www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ سی و یکم (۳۱)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

قادیانی مشن (۱)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی ویکم (۳۱) قادیانی مشن (۱)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۶۴
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عرض مؤلف ۹
مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالویؒ ۱۱
مرزا قادیانی عدالت میں (۱) ۱۲
مرزا قادیانی کھل کھیلے ۱۵
مرزا قادیانی عدالت میں (۲) ۱۸
مرزا قادیانی کی تذکرۃ الشہادتین پر ریویو ۲۳
مرزا قادیانی کا مرہم عیسی (۱) ۲۷
مرزا قادیانی کا مرہم عیسی (۲) ۳۳
مرزا قادیانی کا مرہم عیسی (۳) ۳۵
مولوی کرم الدین کی بریت ۴۱
سیالکوٹ میں مرزائیوں کا مقدمہ (۱) ۴۱
مرزا قادیانی کا مہمل الہام ۴۴
مرزائیوں کا جلسہ لاہور میں ۴۶
مرزا قادیانی بدزبانی ۴۶
سیالکوٹ میں مرزائیوں کا مقدمہ (۲) ۵۰
مرزائیوں کو دوبارہ شکست ۵۴
ضربت عیسوی یا ابطال مرزا پر ریویو ۵۶
مرزا قادیانی اور مسیح اسرائیلی ۵۷
مرزا قادیانی، نیچری اور آریہ سماج ۶۰
مرزا قادیانی کا اعتقاد خدا کی نسبت ۶۲
قادیان میں طاعون (۱) ۶۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون (۲)	۶۷
مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت (۱)	۷۰
مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت (۲)	۷۱
قادیان میں طاعون (۳)	۷۳
قادیانی کے بطلان دعاوی کا فوٹو	۷۸
استفتاء	۷۹
چند قادیانی الہامات	۸۱
مرزا قادیانی اور اسلامی اخبار	۸۲
ایک واقعہ کا اظہار	۸۵
مرزا قادیانی کا دعوی اور اس کا بنیادی پتھر	۸۶
مرزا قادیانی	۹۷
مرزا قادیانی پر فرد جرم کی تکمیل	۹۹
مرزا قادیانی عدالت میں	۱۰۱
مرزا قادیانی پر بے جا اعتراض	۱۰۲
مرزا جی کے الہام	۱۰۳
مرزا قادیانی کا لیکچر	۱۰۴
مسیح ہندوستانی اور مہدی ایرانی کا مقابلہ	۱۰۵
مرزا قادیانی کے مقدمات	۱۱۳
کھلی چٹھی بخدمت مولوی نورالدین قادیانی	۱۱۵
مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی	۱۱۸
قادیانی، سری کرشن جی، سیالکوٹ میں	۱۲۰
قادیانی کرشن جی کے متلق ایک مراسلہ	۱۲۲
قادیانی کرشن کی نسبت ہندو پریس کی رائے	۱۲۵
دیوالی اور کرشن قادیانی	۱۲۷
قادیانی اشتہار: امام مہدی	۱۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موازنۃ الحق پر ریویو	۱۳۶
کیا مرزائی کرشن پینتھی نہیں؟	۱۳۷
کرشن قادیانی کے متعلق	۱۴۰
قادیانی مقدمات	۱۴۱
قادیانی کاہن کی روسیاہی ۔۱	۱۴۶
قادیانی کاہن کی روسیاہی ۔۲	۱۵۱
قادیانی کاہن کی روسیاہی ۔۳	۱۵۴
قادیان میں طاعون	۱۶۰
مرزائیوں کی مقدمہ بازی	۱۶۱
قادیانی کاہن کے متعلق ایک تجویز	۱۶۵
قادیان میں طاعون	۱۶۷
قیامت کا نمونہ	۱۶۹
اہالی دہلی خبردار	۱۷۰
قادیانی کاہن نہ رہ سکے	۱۷۰
نظم درذکر قادیانی مسیلمہ ثانی (۱)	۱۷۳
قادیانی کاہن کی روسیاہی ۔۴	۱۷۵
قادیانی کاہن کی روسیاہی ۔۵	۱۷۹
مرزا قادیانی اور مرزا دہلوی	۱۸۳
نظر درذکر قادیانی مسیلمہ ثانی (۲)	۱۸۶
کادیانی کاہن بے شک رسول ہے	۱۹۴
کرشن قادیانی اور نجومی	۱۹۶
امروہہ کی حالت	۲۰۲
مرزائیوں میں طاعون	۲۰۵
مرزا قادیانی کی آسمانی ندا	۲۱۳
قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی	۲۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہار در قادیاں بنی	۲۲۱
قادیان کی سیر	۲۲۴
کرشن قادیانی اور ان کی الہامی مشین	۲۳۶
کرشن قادیانی اور پیسہ اخبار	۲۴۱
مرزائیوں کا صریح جھوٹ	۲۴۲
مخمّس قادیانی	۲۴۳
موت العالم موت العالم	۲۴۵
کرشن قادیانی کا دعوی نبوت ورسالت (۱)	۲۴۷
کرشن قادیانی کا دعوی نبوت ورسالت (۲)	۲۴۹
سچے مسیح کی قبر	۲۵۲
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۱)	۲۵۳
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۲)	۲۵۹
عبدالعزیز مرزائی ساکن تیجہ ضلع گورداسپور کو نوٹس	۲۶۲
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۳)	۲۶۳
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۴)	۲۶۸
کرشن قادیانی امرتسر میں	۲۷۲
اڈیٹر الحکم کی دیانت داری	۲۷۷
کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی	۲۸۴
میاں عبدالعزیز موضع تیجہ کا جواب	۲۸۷
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۵)	۲۸۸
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۶)	۲۹۱
مرزا حیرت دہلوی اور مرزا قادیانی	۲۹۴
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۷)	۲۹۶
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۸)	۲۹۹
کرشن قادیانی کو الہام کیسے ہوتے ہیں	۳۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ برسرِ جنگ است یا علی مددے	۳۰۵
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۹)	۳۰۸
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۱۰)	۳۱۱
مرزا صاحب قادیانی کا خاتمہ	۳۱۴
میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۱۱)	۳۲۲
مرزا قادیانی اور اخبار وطن لاہور	۳۲۵
کیسا بھاری ٹیکس ہے	۳۲۸
مرزا قادیانی اور پنڈت گردھاری لعل لاہوری	۳۲۹
قادیانی مشین میں الہام بافی	۳۳۲
کرشن قادیانی پر ایمان لانے والا	۳۴۰
کرشن قادیانی کے جھوٹ پر قلعی	۳۴۲
کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں	۳۵۳
قادیانی شدادی بہشت کا سنگین ٹیکس	۳۵۹
قادیانی خیانت	۳۶۱
کرشن قادیانی کی دھوکا دہی	۳۶۲
ایک مرزائی کی توبہ	۳۶۴
کھسیانی بلی کھمبا نوچے	۳۶۶
دجاجلہ قادیانی کی حرکت مذبوحی	۳۶۹
مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ کی صورت	۳۷۴
کیا مرزا قادیانی اور رسولوں کی طرح ہیں؟	۳۷۸
غزلان در ذکر میرزا قادیان	۳۸۲
مرزا قادیانی سے مباہلہ	۳۸۵
جواب نظم مرزا	۳۸۹
مرزا قادیانی کا پوتا علی گڈھ کالج میں	۳۹۲
الحکم قادیان اور وکیل امرتسر	۳۹۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسر میں ڈاکٹر عبدالحکیم کا لیکچر	۳۹۴
مرزا قادیانی اور احمد مسیح دہلوی	۳۹۶
قادیانی دجل	۳۹۹
مسیح قادیانی کی شکوہ طرازی	۴۱۱
حکیم محمد حسن خان کی نظم	۴۱۲
ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مرزا قادیان	۴۱۷
قادیانی الہاماں کا مقابلہ	۴۲۱
حنفی مرزائی دیانندی اور وہابی	۴۲۲
اڈیٹر وطن پر الحکم کی عنایت	۴۲۹
کیا ایڈیٹر الحکم مرزائی ہے	۴۳۰
مرزا قادیانی کی حدیث دانی	۴۳۵
حافظ محمد یوسف بنام مرزا قادیان	۴۴۱
الحکم اور وطن	۴۴۲
حکیم نورالدین قادیانی	۴۴۳
قادیانی کے لئے ایک سچا نشان	۴۴۴
منشی سعد اللہ کا انتقال	۴۴۶
مرزا قادیانی اور ہم	۴۴۶
کرشن قادیانی کی ایک اور پیش گوئی سچی ہوگئی	۴۵۰
مرزا قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن	۴۵۶
کرشن قادیانی اور پنڈت گردھاری لال منجم لاہوری	۴۵۹
کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی	۴۶۲
قادیانی گپ	۴۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

عرض مؤلف

نحمده و نصلی علی رسو له الکر یم : اما بعد

۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء کو حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اہل حدیث کے نام سے امرتسر سے اپنا ہفت روزہ اخبار جاری کیا۔ یکم اگست ۱۹۴۷ء کو اس کا آخری شمارہ اس وقت شائع ہوا جب تقسیم ہندوستان کے موقع پر امرتسر میں ہونے والے فسادات کی لپیٹ میں شیخ الاسلام کا خاندان، پریس، اخبار اور کتب خانہ بھی آ گیا تھا۔ شیخ الاسلام امرتسر سے ہجرت کر کے لاہور اور گوجرانوالہ سے ہوتے ہوئے سرگودھا تشریف لے گئے جہاں مارچ ۱۹۴۸ء میں ان کا انتقال ہوگیا۔

۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء سے یکم اگست ۱۹۴۷ء تک شائع ہونے والے بیشتر شماروں میں قادیانی مشن کے عنوان سے ردقادیانیت پر تحریریں شائع ہوتی رہی ہیں جو تحریک ختم نبوت ۱۹۰۳ء سے ۱۹۴۷ء تک کا معاصر ریکارڈ ہے۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ کس وقت قادیانی حلقوں میں کیا ہورہا تھا، اور اہل اسلام کی طرف تحریک ختم نبوت کے کون کون سے کارکن قادیانیوں کے سرگرمیوں کا توڑ اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام کس کس انداز میں سرانجام دے رہے تھے۔

اس بندہ عاجز نے گذشتہ اٹھارہ برسوں سے اہل حدیث کے شماروں کے کو اکٹھا کرنے کا کام جاری رکھا ہوا ہے اور اللہ تعالی کی عنایات بے پایاں کے طفیل بیشتر شمارے (اصل، یا فوٹو کاپی، یا ای کاپی، کی صورت میں) مجھے مل چکے ہیں والحمدللہ۔ اوران میں موجود ردقادیانیت اور تحفظ ختم نبوت پر مشتمل مواد اس بندہ عاجز نے کمپوز بھی کر لیا ہے جو کم وبیش ساڑھے چار ہزار صفحات کو محیط ہے۔

تحریک ختم نبوت کے نام یہ سلسلہ کتب چونکہ ۱۹۱۲ء تک محدود ہے، اس لئے اہلحدیث امرتسر کے سن آغاز سے آخرِ ۱۹۱۲ء کے شماروں میں سے ردقادیانیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورتحفظ ختم نبوت سے متعلق مواد قادیانی مشن (۱)، قادیانی مشن (۲)، قادیانی مشن (۳) کے نام سے اس سلسلہ کتب میں شامل کیا جارہا ہے۔ ان تینوں جلدوں ں کی مجموعی ضخامت تقریباً ۱۴۵۰ صفحات ہے۔

ان تین جلدوں میں ۱۹۰۳ء سے ۱۹۱۲ء تک ہونے والے مناظرے، جلسے، مباحثے، مباہلے، تردیدی اور اثباتی مضامین، معاصرانہ چشمک، وغیرہ سب کچھ ہے جو اہل حدیث امرتسر میں رپورٹ ہوا۔ (یقیناً اس دور میں ایسا مواد بھی کچھ کم نہیں ہے جو اہل حدیث میں رپورٹ نہیں ہوا، اور اس دور کے دیگر رسائل و اخبارات میں رپورٹ ہوتا رہا ہے) تاہم جو چند شمارے نہیں تا حال نہیں مل سکے ان میں موجود مواد شامل اشاعت نہیں کیا جا سکا۔

جلد ہذا (جو ۱۳۔اگست ۱۹۰۳ء سے تا ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے دستیاب شماروں پر مشتمل ہے)
جن کارکنوں کی تحریروں اور کاوشوں کا احاطہ کر رہی ہے ان میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، حافظ محمد یوسف امرتسری، مولانا محمد منیر خان بنارسی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا ابو نعیم عبدالعظیم حیدر آبادی، منشی اللہ دتا جھنگوی، مولوی ابو عبداللہ رفیع اللہ سیالکوٹی، حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر، مولوی ابوالمسیح احمدالدین سیالکوٹی، مولوی عبدالکریم مدرس عربی ہائی سکول منٹگمری (ساہیوال پاکستان)، منشی غلام احمد اخگر امرتسری، خواجہ غلام الثقلین چیف جج مالیر کوٹلہ، منشی منور علی مینیجر عصر جدید، مولانا عبدالعزیز بن مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ، مولوی اللہ دتا ٹھل ضلع سیالکوٹ، مولوی عبداللہ مدرسہ اسلامیہ امروہہ، قاضی ظہور الحسن سھوارہ ضلع بجنور، مولوی عبداللہ محرر تحصیل ضلع ڈیرہ غازی۔ مولانا رفعت اللہ خان شاہ جہان پوری، منشی علم الدین نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر، منشی سعد اللہ لدھیانوی، حکیم محمد حسن خان لدھیانوی ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی وغیرھم شامل ہیں۔

یاد رہے اس جلد میں شامل کہ مولانا ثناء اللہ کی تحریریں تحریک ختم نبوت کی بیسویں جلد میں بھی نقل ہو چکی ہیں۔ تاہم امید واثق ہے کہ قارئین انہیں قند مکرر جان کر حظ اٹھائیں گے۔

والسلام: **محمد بهاء الدين**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

اخبار اہل حدیث امرتسر کے پہلے شمارے میں حضرت شیخ الاسلام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ نے

مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی

کے عنوان سے ایک مضمون تحریر فرمایا جس میں لکھا مولانا بٹالوی کو گورنمنٹ کی طرف سے دربار دہلی کا تمغہ ملا ہے، مگر افسوس کہ گورنمنٹ قدر دان نہیں ورنہ کیا بات تھی کہ مرزا قادیانی جیسے مخلص دوست کی عزت نہ کرتی؟ جو بقول اس کے تمام دنیا کو گورنمنٹ کے ساتھ جہاد کرنے سے روک رہا ہے آج جو کچھ گورنمنٹ کو اوج اقبال حاصل ہے وہ صرف اسی لئے ہے کہ میرزا قادیانی اس کے زیر حکومت اپنی مسیحائی پھیلا رہا ہے اور خدا نے اسے الہام دیا ہے کہ جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ ہے۔

پھر گورنمنٹ کا کیا انصاف ہے کہ ایسے مخلص کی جس کے وجود باجود سے گورنمنٹ کی سلطنت اس وقت قائم ہے قدر نہیں کرتی؟ حالانکہ اسکا الہام بھی ہے لك خطا ب العزة یعنی تجھے کوئی نہ کوئی عزت کا خطاب ملے گا۔ بجائے اس کے اس کے مخالف کی اس قدر عزت کرتی ہے کہ اعزاز پر اعزاز دیتی ہے دربار دہلی میں بلاتی ہے، تمغہ دیتی ہے۔ جس سے یہی نہیں کہ ایک مخلص کی حق تلفی ہے بلکہ ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ مولوی محمد حسین کی ایسی عزت افزائی میں مرزا صاحب کے ایک بڑے الہام کی تکذیب لازم آتی ہے وہ یہ ہے

انی مهين من ارا د اهانتك ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جو تیری ہتک کرنے کا ارادہ کرتا ہے میں (خدا) اس کی ہتک کرونگا۔

گو یہ الہام مولوی محمد حسین پر آج تک پورا نہیں ہوا، مگر خطرہ ہے کہ اگر گورنمنٹ نے ایسی ہی بے پرواہی اور اپنے مخلص کی بے قدری کی تو خود گورنمنٹ کے حق میں یہ الہام صادق نہ ہو جائے۔ مرزا صاحب افسوس نہ کریں؛

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر اول جلد اول ۲۲ شعبان ۱۳۲۱ھ۔ ۱۳ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۶،۷)

مرزا قادیانی، عدالت میں (۱)

ان دنوں گورداسپور کی عدالت میں مولوی کرم الدین جہلمی اور مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کے درمیان مقدمے کی سماعت ہو رہی تھی۔ عدالتی کاروائی کی ایک رپورٹ نامہ نگار ہفت روزہ اہل حدیث کی زبانی منقول ذیل ہے۔ بہاء

۱۲، ۱۳، ۱۴، اور ۱۶ نومبر (۱۹۰۳ء) کو مرزا صاحب کا مقدمہ ہوا۔ پہلے روز مستغیث مولوی کرم الدین صاحب جہلمی نے اپنا تتمہ بیان دیا کہ میری نسبت مرزا نے کذاب اور لئیم اور بہتان عظیم کے الفاظ لکھے ہیں، یہ الفاظ نہایت حقارت آمیز ہیں جن سے میری سخت حقارت ہوئی۔

یہ دعویٰ کتاب مواہب الرحمٰن پر ہے جو مرزا صاحب پر تو بحیثیت مصنف کے ہے اور حکیم فضل الدین پر بحیثیت مالک یا مہتمم مطبع قادیان کے۔

پیادے کے آواز دینے پر کہ، مرزا غلام احمد حاضر ہے؟ سامعین کی نظریں لگ گئیں کہ، وہ آتے ہیں، یہ آتے ہیں، انگلیاں سر وا ٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں۔

مرزا جی تو حاضر عدالت ہو گئے مگر حکیم فضل دین سخت بیمار تھا۔ اس کی بابت عذر کیا گیا اور حاضری سے معافی کی درخواست کی گئی۔ مگر عدالت نے منظور نہ کی، بلکہ کہا کہ وہ خود عدالت کے روبرو اپنے وکیل کو سیاہ سفید کا اختیار دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ بڈھے میاں (حکیم فضل دین) کو ایک مصنوعی ڈولی پر بٹھا کر شہر گورداسپور سے حاضر عدالت کیا گیا۔اس بے چارے کی یہ حالت تھی کہ دستخط بھی نہ کر سکا، آخر انگوٹھا لگا کر اپنے سیاہ سفید کا مختار وکیل کو کر گیا۔ایسی حالت میں بڈھے کی یہ کیفیت ہو کہ: اگر ماند شبے ماند شبے دیگر نمے ماند، کچہری میں مارا مارا کھینچا پھرے مگر کیا کریں پیرو مرشد کی تابعداری۔آہ:

اس کشمکش دام سے کیا کام تھا مجھے
اے الفت چمن تیرا خانہ خراب ہو

مستغیث (مولوی کرم الدین جہلمی) کی طرف سے چار گواہ گذرے۔ پہلا گواہ مستغیث نے بابو محمد علی ایم اے، مرزا کے اڈیٹر کو گذارا جس کی شہادت اس امر کی تھی کہ یہ کتاب (مواہب الرحمٰن) مرزا جی کی تصنیف ہے یا نہیں؟ جس کا جواب بابو صاحب نے محض رعایت اور جانب داری سے یہ دیا کہ میرے خیال میں یہ کتاب مرزا صاحب کی ہے (کیا ہی بچاؤ کی بات ہے)۔یہ بھی پوچھا گیا کہ ضلع جہلم میں جو مستغیث کا وطن ہے یہ کتاب مرزا صاحب وہاں شائع کی یا نہیں۔جس کا جواب بابو صاحب نے دیا کہ مجھے معلوم نہیں (کیوں بابو جی! آیت قرآنی لا تكتموا الشهادة، گواہی مت چھپاؤ) کے یہی معنی ہیں ؟مسیح موعود کی تعلیم کا یہی اثر ہے؟

دوسرے گواہ ملک تاج الدین صاحب اہلمد ضلع جہلم گذرے تھے جن کی شہادت کا مطلب یہ تھا کہ مستغیث صاحب عزت وحیثیت رئیس ہے۔

تیسرے گواہ مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری گذرے جن کی گواہی پر مرزا اور مرزائی جماعت کو خاص نظر تھی۔آپ نے مستغیث کی حیثیت عالمانہ کی گواہی دینے کے علاوہ الفاظ استغاثہ کی تشریح کی۔ خاص کر لئیم کے معنی کو واضح کر کے بتلایا کہ اس کے معنی ایک اخلاقی کمینہ کے ہیں جو تمام برائیوں کو شامل ہے پھر ایک عربی کا شعر سنایا کہ:

مررت على اللئيم يسبّني
فمضيت ثم و قلت لا يعنيني

نیز مرزا جی کی اسی کتاب کے صفحہ ۵ پر دکھایا کہ یہی لفظ انہوں نے خود فرعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نسبت لکھا ہے جو مسلمانوں کے علاوہ تمام دنیا میں ذلیل وخوار ہے۔

ان سے بعد مولوی اللہ دتا صاحب ساکن سوہل ضلع گورداسپور کی اسی مضمون پر شہادت ہوئی۔اور مرزا کے وکیل کو کہا گیا کہ جرح کرو۔اس نے جواب دیا کہ آج میں تیار نہیں کل جرح کرونگا۔چنانچہ ۱۳، ۱۴، ۱۶ تاریخوں میں مستغیث پر جرح ہو کر ۱۵ دسمبر مقرر ہوئی۔

ایک لطیفہ یہ ہوا کہ مرزا کے وکیل نے اخبار کرزن گزٹ دہلی پیش کیا اور یہ کہا کہ مولوی لوگوں کی کچھ عزت اور حیثیت نہیں ہوتی۔دیکھئے یہ ایک نامی اخبار ہے جس میں مولویوں کی نسبت کیسے حقارت آمیز الفاظ لکھے ہیں۔اسکے جواب میں مستغیث نے کہا کہ یہ بھی مرزا ہے اور وہ (اڈیٹر کرزن گزٹ مرزا حیرت دہلوی) بھی مرزا ہے اس لئے یہ دونوں علماء کو برا کہتے ہیں۔ان دونوں کے سوا اور کوئی علماء کو برا نہیں کہتا۔علاوہ اس کے اگر سب مولوی اس میں شامل ہیں تو مولوی نور الدین مولوی احسن امروہی، مولوی عبدالکریم بلکہ خود مرزا صاحب بھی تو مولوی ہیں۔تو کیا یہ بھی برے اور بے حیثیت ہیں؟

مگر ہمارے خیال میں کرزن گزٹ جن مولویوں کی مذمت کرتا رہا ہے وہ صرف مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے مولوی ہیں اس لئے اڈیٹر کرزن گزٹ ہمیشہ لکھتا رہا ہے کہ ہماری مراد وہ مولوی ہیں جو دین بدنیا فروش ہیں، نہ کہ متقی صالح اور پرہیزگار جو حقیقی وارثان انبیاء کہلانے کے حقدار ہیں یہی وجہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی پارٹی نے جب ان قرائن اور اشارات کو نہ سمجھا تو آخر اڈیٹر گزٹ نے ۲۳۔ اگست سنہ رواں میں کے پرچے میں مرزا کو کھلے لفظوں میں مباحثہ کا چیلنج دیا اور لکھا کہ لاہور میں آکر مجھ سے مباحثہ کرلو۔میں دو ہفتہ تک اس نوٹس کا انتظار کرونگا۔

تعجب ہے کہ ایسے صریح اور صاف قرائن کے ہوتے ہوئے بھی ایسے سمجھ دار کرزن گزٹ کی تحریروں کو دیگر علماء کی طرف کررہے ہیں۔

افسوس ہے کہ ۱۶ نومبر کو جب کہ مقدمہ پیش تھا مرزا صاحب بھی بیمار ہو گئے تو وکیل نے عذر کیا کہ مرزا صاحب کو عدالت سے باہر ٹھہرنے کی اجازت ہو جس پر حکم ہوا کہ باہر کچہری کے حلقے میں حاضر رہیں۔چنانچہ مرزا صاحب لحاف لے کر پڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ ہماری یہی دعا ہے کہ خدا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اختتام مقدمہ تک تو کم از کم بخیریت رکھے۔

کی دعا حق سے بڑھے اور شرارت تیری
خیر خواہوں نے تری خیر بھی چاہی کیسی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر دوم، جلد اول، ۲۰ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۳۔۴)

مرزا قادیانی کھل کھیلے

خدا کی شان تھوڑے دنوں کا ذکر ہے کہ علمائے کرام کہتے تھے کہ مرزا نبوت کا مدعی ہے تو مرزائی بلکہ خود مرزا، خود بدولت بھی ایک مصنوعی شعر پڑھ دیا کرتے تھے:
من نیستم رسول ونیا ورده ام کتاب۔ یعنی میں اللہ کا رسول نہیں۔....
مگر اب صاف اور کھلے لفظوں میں نبوت اور رسالت کے القاب مریدوں کی طرف سے دیئے جاتے ہیں اور خود بدولت سنتے ہیں، بلکہ سن کر جاموں میں نہیں سما سکتے۔
ہم اس موقعہ پر قادیانی اخبار الحکم کا ایک غیر معمولی پرچہ مورخہ ۳ دسمبر سنہ رواں نقل کرتے ہیں۔ ناظرین اس کے بیان اور عبارت رواں کو دیکھیں کہ ان دجاجلہ نے دجال اکبر کو کہاں تک پھلایا ہے اور موٹا کیا ہے۔ و ھو ھذا:

امۃ النصیر کا انتقال

(قادیانی اخبار میں لکھا ہے) اگرچہ موت ایک ایسا ناگریز راہ ہے جس پر ایک کو آگے پیچھے جانا ضروری ہے اور بظاہر یہ خبر ایک معمولی خبر ہے، اور اس کے لئے خاص پرچہ کی ضرورت نہ سمجھی جائے۔ مگر اصل یہ ہے کہ انبیاء ورسل کی زندگی کا ہر واقعہ، ان کا اٹھنا بیٹھنا، سونا جاگنا، کھانا پینا، ان کے درو دیوار، ان کے زن وفرزند، اپنے اپنے رنگ میں آیۃ اللہ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان آیات کی تلاوت کے لئے حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود (مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی) کی زندگی کے پیش آمدہ واقعات کو شائع کرنا ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں۔

عزیزہ معصومہ ۲۸ جنوری کی صبح کو پیدا ہوئی تھیں اور پیدا ہونے سے پہلے حضرت حجۃ اللہ (مرزا) کو دو بجے شب کے قریب غاسق الہام ہوا، جو انہی ایام میں شائع ہو چکا تھا۔ اور اسی وقت آپ نے ایک رؤیا بھی دیکھا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو حضرت ام المومنین (مرزا کی بیوی) کہتی ہیں کہ اگر میرا انتقال ہو جائے تو آپ اپنے ہاتھ سے میری تجہیز و تکفین کریں۔

...حضرت اقدس کو ..بھی عرصہ ہوا الہام ہو چکا ہے کہ بعض بچے کم عمری میں ہی فوت ہونگے، تو عزیزہ امۃ النصیر بھی اس الہام کے موافق کم عمری میں فوت ہونے والی اولاد میں شامل ہو کر حضرت حجۃ اللہ کی اس پیش گوئی کو پورا کرنے والی ٹھہری ہیں۔

خاندان رسالت اور سلسلہ احمدیہ کیلیئے یہ صدمہ جانکاہ ہے اللہ تعالی.. خاندان رسالت کو اس کا نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اس پرچہ کی عبارت اور الفاظ جو بتلا رہے ہیں کسی شرح یا حاشیہ کے محتاج نہیں۔ کیا کوئی لفظ باقی بھی ہے جس سے ہم کسی نبی یا رسول کا ذکر کریں۔ انبیاء، رسل، خاندان رسالت وغیرہ سب موجود ہے، باوجود اس کے پھر بھی دجاجلہ کہتے ہیں کہ دجال اکبر (مرزا) کو دعوی نبوت نہیں۔

اللہ اللہ! ایک زمانہ وہ تھا کہ لاہور میں مولوی عبدالحکیم صاحب کلانوری کے مقابلے پر مرزا نے مان لیا تھا کہ میری تحریروں میں جو اپنی نسبت نبی یا رسول کے الفاظ ہیں جن سے لوگوں نے مجھ کو مدعی نبوت سمجھا ہے میں ان کو کاٹ دونگا۔ چنانچہ ان کو لکھنا پڑا تھا کہ: من نیستم رسول و نیاورہ ام کتاب۔ مگر آج یہ ترقی ہے کہ بجز رسالت اور خاندان رسالت کے کوئی لفظ ہی نہیں ملتا۔ ترقی اسی کا نام ہے:

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے بے لاگ غیر متعصب دوستو اور علم کے مدعیو! سچ کہنا ..مثنیٰ و فرادیٰ ہو ہو کر کہنا، ہنوز کوئی کسر ہے، یا آپ کو خود بدولت کے رسول ماننے میں کوئی تردد ہے، یا خاندان رسالت سے مل کر اہل بیت ہوا چاہتے ہو؟

اب اس دختر نیک اختر کا (جس کو آیت بتلایا گیا ہے) ذرہ شان نزول بھی سنیئے ۔

مرزا جی نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں ایک پیش گوئی کی کہ خدا نے مجھے چار بیٹے عطا کئے ہیں اور پانچویں کی خوش خبری دی ہے۔ چنانچہ ۲۸ جنوری کو حرم سرائے میں دختر مذکورہ کا نزول ہوا اس پر مرزا جی اور ان کے خاندان رسالت اور لنگر کے ٹکر کھا نے والوں کو سخت رنج ہوا جس کی تلافی اور تعزیت کو انجمن نصرۃ السنہ امرتسر نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

مرزا صاحب کادیانی کو مبارک

۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو مرزا صاحب کے حرم محترم کے ایام وضع چونکہ قریب تھے اس لئے انہوں نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں جو اسی تاریخ شائع ہوئی تھی..لکھا کہ خدا نے مجھے چار بیٹے عطا کئے اور پانچویں بیٹے کی خوش خبری دی ہے ۔ ہر چند مرزا صاحب نے قیافہ شناسی اور طبی نشانات سے جو عموماً عورتوں اور دائیوں کو بھی معلوم ہوتے ہیں، کام لیا ہوگا، تاہم خدا کی پاک کتاب کا ارشاد و لا یعلم ما فی الارحام کون غلط کر سکے ۔چنانچہ ۲۸ جنوری کو ۴ بجے صبح مرزا صاحب کے محل سرائے میں دختر نیک اختر پیدا ہوگئی ہر چند مرزا صاحب کو تو اس کا رنج ہوگا اور ہونا بھی چاہیے ۔

مگر انجمن نصرت السنہ مبارک باد کے بعد آپ کی خدمت میں عرض کرتی ہے کہ گو آپ کی پیش گوئی کے مطابق لڑکا نہیں ہوا لیکن راستہ تو صاف ہو گیا کسی روز لڑکا بھی ہو جائے گا۔ اس لئے کسی مخالف کا پیسہ اخبار ہو، یا عام اخبار، ملا جعفر لاہوری ہو یا کوئی اور، یہ حق نہ ہوگا کہ مرزا صاحب پیش گوئی جھٹلا وے ورنہ انجمن نصرت السنہ اس پیش گوئی کی نظیر مرزا صاحب کی پہلی پیش گوئیوں میں دکھا دے گی۔ خبر دار

دختر نیک اختر کی مبارک باد کے علاوہ انجمن ہذا اپنے صدق اور اخلاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک دو مبارکیں اور عرض کرتی ہے کہ جہلم میں دو مقدمے جناب کی ذات پر قائم ہیں ایک کی پیشی ۱۷۔ فروری کو ہے اور دوسرے کی ۲ مارچ کو۔ پچھلے مقدمہ میں آپ کے نام نامی اور اسم گرامی پر وارنٹ جاری ہو چکا ہے جس کی تعمیل ۲ فروری کو ہو گئی ہو گی۔ مرزا ئیو گھبراؤ نہیں بلکہ اپنا ایجادی مصرع پڑھتے جاؤ:

کبھی نصرت نہیں ملتی درِ مولا سے گندوں کو

المشتر: حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرت سر چوک لوہگڈھ

ادیٹر اخبار اہل حدیث لکھتے ہیں: مگر افسوس ہے کہ وہ دختر نیک اختر ایک ہی سال میں اپنے باپ بلکہ اسکے تمام متعلقین کو دائمی مفارقت دے گئی جس پر ہمیں افسوس ہے ہم چاہتے تھے کہ مرحومہ کو زندگی نصیب ہوتی اور اگر اس کی اجل آ ہی چکی تھی تو اس کے باپ کو اس کے بدلے لے لیا جاتا تو بڑی خوشی سے تمام دنیا سے خس کم جہاں پاک کا ایک نعرہ سننے میں آتا مگر حکم خداوندی بالکل سچ ہے..

لن یؤخر اللہ نفساً اذا جاء اجلھا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۔۵)

مرزا قادیانی عدالت میں (۲)

(اخبار اہل حدیث کا نامہ نگار بتاتا ہے) مرزا قادیانی کے مقدمہ کی تفصیل اور کیفیت تو ہم پہلے نمبروں میں بتلا چکے ہیں۔ مولوی کرم الدین جہلمی کے حق میں اس نے کذاب لئیم اور بہتان عظیم وغیرہ الفاظ اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں لکھے ہیں جن کی وجہ سے مولوی صاحب موصوف نے ایک استغاثہ لائیبل ہتک عزت کا دائر کیا تھا جس کی مختلف پیشیاں ہو چکی ہیں۔ چنانچہ ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۹ دسمبر کو بھی مقدمہ ہوتا رہا۔ ان تاریخوں میں استغاثہ کے گواہوں پر جرح ہوتی رہی۔ دو روز تو مولوی غلام محمد قاضی چکوال، اور مولوی محمد جی قاضی جہلم اور بابو برکت علی منصف بٹالہ وغیرہ کے بیان اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرح ہوتی رہی۔ مگر مرزائی پارٹی اور دیگر ناظرین مقدمہ کو ایک خاص گواہ پر نظر تھی کہ جس طرح ہوسکے اس کی جرح سنیں یعنی مولوی فاضل ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ چنانچہ اس تماشہ کے لئے دور دور سے مرزائی گروہ جمع ہو رہے تھے اور خوب افواہیں اڑا رہے تھے کہ آج مولوی ثناء اللہ سے حضرت عیسیٰ کی وفات منوالی جائے گی۔ مسئلہ جہاد بھی (جس کے مرزا جی کو عموماً خواب آیا کرتے ہیں) آج ہی صاف کرایا جائے گا۔ اسی لئے جب مولوی صاحب موصوف کے پیش ہونے کا ذکر ہوتا تو حاکم کو یہ کہہ کر کہ ان پر تو ہم نے بہت سی جرح کرنی ہے، التواء کرا دیتے۔

خیر اللہ اللہ کر کے ۱۷ دسمبر (۱۹۰۳ء) کو مولوی (ثناء اللہ) صاحب پر مرزا کے وکیل نے جو مرزا جی کا راسخ الاعتقاد مرید ہے، مع دیگر دو مرید وکیلوں اور مرزائی مولویوں کے جو وکیلوں کی مدد کو کمر بستہ تھے، جرح شروع کی۔

مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے شہادت میں لکھایا تھا کہ کذاب کے معنی ہیں بہت جھوٹ بولنے والا۔ جس کی عادت عموماً جھوٹ بولنے کی ہو۔

اب معنی کو خفیف کرنے کی نیت سے مرزائی وکیل نے پہلا سوال یہ کیا، مولوی صاحب یہ بتلایئے کہ قرآن شریف کے فارسی اور اردو ترجمے تمام صحیح ہیں۔ ان مصنفوں نے جو لعنت کا ترجمہ کیا ہے، صحیح ہے؟

مولوی صاحب نے جواب دیا، صحیح بھی ہے اور بعض جگہ تساہل بھی ہے۔

پھر انہوں نے ایک فہرست ان الفاظ کی پیش کی جو استغاثہ میں تھے یعنی کذاب بہتان وغیرہ جن کا ترجمہ مترجموں نے عموماً دروغ گو یا جھوٹا کیا ہوا تھا، نہ کہ بسیار دروغ گو اور بہت جھوٹا جو ان کا اصلی ترجمہ ہے۔

اس فہرست کی تصحیح یا تغلیط سے تو سوال نہ کیا بلکہ یہ پوچھا کہ آیا یہ فہرست اصل سے مطابق ہے۔

مولوی صاحب نے جواب دیا کہ ہاں۔

اس سے بعد مشکوۃ، ترمذی، ابوداؤد، تفسیر کبیر وغیرہ کی بعض عبارتیں جو وہ اپنے مدعا کو بزعم خود مفید جانتے ہیں پیش کر کے مولوی (ثناء اللہ) صاحب سے پڑھوائیں اور ترجمہ کروایا۔ ان میں سے ایک حدیث خاص قابل ذکر ہے جس کے جواب پر مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئی جماعت نے نہایت استعجاب سے مولوی صاحب کی طرف دیکھا تھا اور دھمکایا تھا کہ آپ کی علمیت پبلک دیکھے گی۔ وہ حدیث معراج کے متعلق ہے جس میں آنحضرتﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک آدمی دیکھا جو اپنے جبڑے چیر رہا تھا۔ اس کی بابت فرمایا کہ کذاب یحدّث بالکذ بته اس سے مطلب مرزائی جماعت کا یہ تھا کہ ایک دفع جھوٹ بولنے سے بھی ایک آدمی کذاب ہو جاتا ہے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ کاذب اور کذاب میں مرزا جی کا مشن فرق نہیں جانتا۔ مگر مولوی صاحب نے جب اس کا صحیح مطلب بیان کیا تو حیران و ششدر رہ گئے۔

آپ (ثناءاللہ) نے فرمایا کہ ان الفاظ میں یحدث کا لفظ بظاہر مضارع ہے مگر معنی میں یہ ماضی استمراری ہے۔ معنی حدیث کے یہ ہیں کہ کذاب کی تشریح آنحضرتﷺ نے یہ فرمائی ہے کہ جو عموماً جھوٹ بولا کرتا تھا۔

یہ سن کر مرزائی وکیل نے مع مرزائی علماء کے ضحك الخجل سا کیا،

تو مولوی صاحب نے فرمایا کہ مضارع بمعنی ماضی استمراری قرآن شریف میں بکثرت آیا ہے مگر افسوس ان کو حوصلہ نہ ہوا کہ اس کی نظیر پوچھتے شائد مولوی صاحب موصوف یہ آیت سناتے کہ

ولاکن الشياطين كفروا يعلّمو ن النّاس السّحر الآیۃ (البقرہ:۱۰۲)۔

غرض اسی طرح کے اور بھی بہت سے سوالات کئے گئے، تو وقت ختم ہونے پر بوجہ تعطیل جمعۃ الوداع کے ۱۹ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔

پیش ہوتے ہی حاکم نے سوال کیا کہ مولوی صاحب پر ابھی کتنی جرح باقی ہے۔ مرزائی وکیل نے کہا کہ ابھی تو دوسو کتاب ان پر پیش ہوگی۔ اور واقعی اس روز سامان بھی بہت کچھ لائے تھے مگر حاکم نے جو ایک بیدار مغز تجربہ کار ہیں، سمجھا کہ اس طرح تو شاید یہ لوگ میرا اور مولوی صاحب کا بہت سا وقت لیں گے، فرمایا کہ اس وقت جرح بند کی جاتی ہے، اور فرد جرم لگانے کے بعد تم کو اختیار دیا جاوے گا کہ تم مولوی صاحب پر جرح کرلو۔ چنانچہ اس مطلب کے لئے ۱۳ جنوری مقرر ہوئی اور مولوی صاحب کا خرچہ مبلغ آٹھ روپیہ دونوں فریقوں پر ڈالا گیا۔ چنانچہ دونوں نے چار چار روپیہ اسی وقت پیش کر دیئے مگر افسوس کہ مرزائی جماعت کو روپیہ دینے میں بہت تکلیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ایک تو یہ کہ ان کے مخالف گواہ کا خرچہ ان پر پڑا، دوئم یہ کہ اس وقت ان کے پاس روپیہ نہ تھا، مگر آخر کہیں سے لاکر پیش کرنا ہی پڑا۔

مخلوق بھی عجیب ہی متوہم اور خام خیال ہے کہ بات بات پر تفاول کر لیتے ہیں چنانچہ ایک روز مرزا جی مع اپنے دس بارہ مریدوں کے گاڑی پر لدے چلے آرہے تھے، تو ابھی باہر قدم رکھ کر زمین پر بیٹھے بھی نہ تھے کہ گھوڑے نے گاڑی توڑ دی اور دو پہیے لے کر بھاگ گیا اور باقی گاڑی کو الٹا گرا دیا۔ سخت افسوس ہوا کہ مرزا صاحب کی تمام کتابیں جن میں مسلمانوں کا قرآن شریف اور حدیث شریف بھی تھیں سب کی سب نیچے گر گئیں۔ بس اتنے ہی واقع سے ناظرین نے مرزا جی کے حق میں یہ فال سمجھی، جس کی تصدیق کرنے کو ہم تیار نہیں۔ ہاں اس بد فالی سے قطع نظر پوچھئے کہ اس مقدمہ کا انجام کیا ہوگا؟ تو اس کا جواب ہمارا علم اور لیاقت بلکہ شان سے بعید ہے ہم کسی طرح نہیں کہہ سکتے۔ نہ ہی ہمارا کوئی حق ہے کہ دوران مقدمہ میں ہم رائے لگائیں جس کی بابت قانون انگریزی کے علاوہ آسمانی قانون خدا کی سچی کتاب قرآن شریف بھی مانع ہے کہ آئندہ کے واقعات کی نسبت کوئی رائے دی جاوے۔ مگر ہاں مرزا جی نے جو اس مقدمہ کی بابت اسی کتاب میں اپنی رائے بلکہ کشف اور الہام لکھا ہے وہ ہم بھی بتلاتے ہیں آپ لکھتے ہیں:

و رئیت کانی احضرت محاکمة کالما خوذین و رئیت انّ آخر امری نجاة بفضل رب العالمین۔ و لو بعد حین۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ عدالت میں ماخوذ ہوکر حاضر کیا گیا ہوں مگر انجام کار میری نجات ہوگی، گو کچھ مدت بعد، (مواھب الرحمن ص ۱۲۹)

اب اس عبارت کے کئی ایک پہلو ہو سکتے ہیں ایک تو یہی کہ میں بری ہو جاؤنگا چنانچہ غالب گمان ہے کہ مرزائی جماعت اس کے معنی یہی سمجھتی ہوگی۔ دوئم یہ کہ سزایاب ہوکر اپیل میں چھوٹ جاؤنگا۔ سوئم یہ کہ کچھ مدت سرکاری مہمان رہ کر مہمان خانہ سے نکل آؤنگا۔ مگر بغور دیکھا جائے تو عبارت مرقومہ میں ماخوذ کا لفظ پہلی توجیہہ کو پسند نہیں کرتا۔ .. اگر یہ معنی ہوتے کہ صرف دوران مقدمہ کی تکلیف ہو ہوگی، اور بس اس سے بعد رہائی ہے، تو مرزا جی کو وہ گھبراہٹ نہ ہوتی جو انہوں نے خود ہی اسی کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ظاہر کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں

ما ر ئیت ا لّا سنة فاذا ظهر قدر الله علی ید عدوّ مبین اسمه کر م الدین و انه هو الذی ر غب لا حراقی فی نا رٍ تضرم، و ضرار یعزم ۔ و اراد ان یسلب امننا و طمع فی عرضنا لنعد م کل العدم و اراد ان یجعل نها ر نا اغسی من لیلة دا جیة الظلم فا حمة اللمم فنحت من عنده استغا ثة ۔ و اعدّ لا فرا س الو کا لة ا ثا ثه و جمعت ا لا حزا ب و شمر الثیاب ۔ لیرمی کلّهم من قوس واحد السهام (موا هب الر حمن۔ ص ۲۹۔۱۳۰)

یعنی مرزا جی خواب دیکھنے کو (جس میں ماخوذ ہو کر حاضر عدالت ہوا تھا) ایک سال ہی گذرا تھا کہ اللہ کی تقدیر میرے دشمن کرم الدین .... نے ایک استغاثہ اپنے پاس سے گھڑ لیا... سپاہیوں کے لئے تمام اسباب جمع کیا۔

عبارت مذکورہ با لا صا ف بتلا رہی ہے کہ مرزا جی کو مقد مے سے سخت گھبراہٹ ہے ایسی کہ روز روشن ان کی نظروں میں ... سے زیادہ سیاہ ہو رہا ہے پس ان وجوہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عبارت سابقہ میں جو ماخوذ کا لفظ ہے اس کے یہ معنی مرزا صاحب کو بھی نہیں سوجھتے بلکہ کچھ اور ہیں جن کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں ۔ اگر مرزا جی کے اسماء گرامی پر نظر ڈالی جائے تو مطلب اور بھی واضح ہو جاتا ہے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ (ملائکہ) میں آپ کے کئی ایک نام ہیں آدم داؤد موسیٰ عیسیٰ ابراہیم یوسف وغیرہ۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو بوجہ مشابہت ہر ایک نبی کے چونکہ ہمہ صفت موصوف سمجھتے ہیں اس لئے ان کی تعریف میں ان کی زبان سے یہ شعر پڑھا جائے تو شاید بہت ہی موزوں ہے:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

لیکن یوسفی مشابہت کے پورا ہونے میں جو کسر ہے وہ کسی مقدمہ میں حسب پیش گوئی مرزا پوری ہوگئی تو اس شعر میں تھوڑی سی ترمیم کرادی جائے گی جو یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبس یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

گو ہماری دعا ہے کہ خداوند تعالی مرزا صاحب کو دنیا و آخرت میں وقت دے اوران سے اپنے دین کی خدمت لے اور اپنی رضا کے کاموں کی توفیق عنایت کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۔۶)

☆ ضلع گجرات میں طاعون بالکل نہیں ہے۔

شائد سب کے سب مرزا قادیانی کے مرید ہو گئے ہونگے کیونکہ بقول مرزا صرف اس کے مرید طاعون سے بچیں گے۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۷)

مرزا قادیانی کی تذکرۃ الشہادتین پر ریویو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے آج کل ایک کتاب تذکرۃ الشہادتین ایک سوبیس صفحوں کی اردو عربی میں شائع کی ہے۔ مضمون حسب معمول وہی حضرت مسیح سے رقابت۔ وہ مر گیا میں زندہ ہوں۔ میں ایسا ہوں یہ ہوں، وہ ہوں۔ ان باتوں کے علاوہ خاص مضمون جس کے نام پر یہ کتاب لکھی گئی ہے ایک افغانی کا سنگسار ہونا ہے جو مرزا سے بیعت کر کے افغانستان میں مرزائی مسیحائیت پھیلانے پر کمر بستہ ہو کر گیا تھا۔ جس کو بقول مرزا، امیر صاحب والی کابل نے بفتوی علماء افغالستان سنگسار کر دیا اس واقع کو مرزا جی نے بڑے رنگ آمیزی الف لیلی کی طرز پر لکھا ہے اور امیر صاحب پر بہت جھلائے ہیں اور مسیحائی کا دم مارا ہے کہ اس نے میرے خلیفہ ملا عبد اللطیف کو ناحق شہید کروا دیا امیر بڑا ظالم ہے سنگ دل ہے سفاک ہے وغیرہ۔

اصل وجہ قتل بقول، تو جان نہ جان میں تیرا مہمان، یہ بتلائی ہے کہ امیر صاحب نے سن لیا ہوگا کہ میں (مرزا قادیانی) جہاد کا مخالف ہوں اور ملا مذکور بھی جہاد کی مخالفت کرتا تھا اس لئے افغانستان کے ملاؤں نے ان کی نسبت فتوی کفر لگا کر سنگسار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرادیا پھراسی ضمن میں لگے ہاتھ جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی پر بھی لے دے کر ڈالی ہے فتنہ انگیز شرانگیز وغیرہ الفاظ سے اشارہ کر کے لکھا ہے کہ اسی نے امیر کو جاکر میری کتابوں کا مضمون بتلایا ہوگا کہ میں جہاد سے مسلمانوں کو روکتا ہوں۔ واقعی اس کے تو ہم بھی قائل ہیں کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے تو خدا جانے مسلمان آج کیا کچھ کر گذرتے... کے پاس بھی تو آخر چھ کروڑ فوج اور بھس کے بارود پڑے تھے سچ پوچھو گورنمنٹ پر مرزا جی بڑا ہی احسان ہے کہ انہوں نے مسلمانوں کو جہاد سے روک رکھا ہے مگر کیا ہی افسوس کی بات ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے مرزا جی کی کچھ بھی قدر نہیں۔ مرزا صاحب بار بار احسان نہیں بلکہ اپنی خدمت پیش کر کے دست دراز کرتے ہیں کہ جس طرح ہو سکے گورنمنٹ کوئی نظر عنایت کرے اور بار بار عرض کرتے ہیں کہ مجھ کو مسلمان محض س وجہ سے برا جانتے ہیں کہ میں جہاد سے روکتا ہوں اس پر بھی گورنمنٹ کی طرف سے کوئی قدر نہیں۔ آہ:

بجرم عشق تو ام کشتہ اند، غوغا ئیست
تو نیز بر سر بام آ عجب تماشا ئیست

مگر گورنمنٹ ہے کہ سب لوگوں کو جو ادنیٰ سے سرحدی لڑائیوں میں شریک ہو کر گاؤں دو گاؤں بھی گورنمنٹ کو فتح کرا دیتے ہیں، خطاب دیتی ہے مگر ایں جانب کوئی توجہ نہیں حالانکہ انجمن نصرۃ السنہ امرتسر کے روشن خیال سکرٹری حکیم محمد دین صاحب نے یہ تجویز بھی پیش کی تھی کہ مرزا صاحب قادیانی کو اور نہیں تو خناس کا خطاب تو ضروری گورنمنٹ عنایت کرے، مگر افسوس صدائے برنخواست

خیر یہ تو مرزا صاحب کی جانب سے شکایتی الفاظ تھے، اب ہم پوچھتے ہیں کہ کیا مرزا صاحب نے گورنمنٹ کو کوئی نابالغ بچہ تصور کر رکھا ہے یا یہ سمجھ رکھا ہے کہ گورنمنٹ انگریزی بھی کسی ریاست کی راجہ ہے، یا یہ سمجھ رکھا ہے کہ وائسرائے بہادر یا خود شاہ معظم بھی مصر کے اس گورنر جتنی عقل کے مالک ہیں جسکی بابت شیخ سعدی نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ لوگوں نے شکایت کی کہ بوجہ امساک باراں کپاس جل گئی ہے خراج میں تخفیف کی جائے تو حضور نے جواب دیا کہ کپاس کیوں بوئی تھی... بوتے تو نقصان نہ ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ شک نہیں کہ اگر آپ کی تعلیم کا اثر مسلمانوں پر ہوتا تو آج ضرور تصویر کا رخ اور ہوتا مگر خیریت سے آپ کی سنتا کوئی نہیں غور تو کیجئے کیسی معقول تقریر ہے کہ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب امیر کو میرے کتابوں کا حال سنا آئے ہوں گے، بس وہ مجھ سے اس لئے بیزار ہیں۔ کیا ہی ابلہ فریبی ہے واقعات کو محض اپنے قیاس سے گھڑ لینا آپ ہی کا حصہ ہے کیوں نہ ہو آپ مسیح بھی تو ہیں علاوہ اسکے اگر مولوی صاحب نے آپ کی کتابوں سے جہاد کی ممانعت دکھا کر امیر مرحوم کو آپ سے رنجیدہ کرادیا تھا تو خود ان سے کیوں رنجیدہ نہ ہوئے۔ انہوں نے بھی تو اقتصاد فی مسائل الجھاد لکھا تھا جسکے آپ خوشہ چین ہیں۔ وہ تو کسی قدر مدلل بھی ہے آپ کی تقریر پر تو بجز آنجناب کی اپنی ہی وحی اور الہام کے کوئی دلیل نہیں ہوتی۔ یہ کیا مولوی صاحب موصوف کے دماغ پر خدانخواستہ کوئی آفت پہنچی تھی کہ جہاد کی ممانعت سے امیر صاحب کو آپ سے کشیدہ خاطر کراتے اور خود ان کو اندیشہ نہ ہوتا کہ میں نے بھی تو اقتصاد فارسی میں لکھ کر افغانستان بھیجا ہوا ہے۔

ناظرین یہ ہیں مرزا جی کی بھول بھلیاں جن سے گورنمنٹ کو بھاندنا چاہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ:

خدا جب حسن دیتا ہے نزاکت آ ہی جاتی ہے

خدا نے جس قوم کو حکومت دی ہے سمجھ بھی دی ہے اس کی روز افزوں ترقی ہی اس کی سمجھ اور لیاقت کی کافی دلیل ہے۔ پھر کیا ممکن ہے کہ آپ کے اتنا کہنے سے کہ مسیح موعود کا فتوی ہے کہ دین کیلئے جہاد آج کل منع ہے گورنمنٹ آپ کی ممنون ہو جائے گی۔ افسوس ہے کہ آپ کے دام افتادہ مرید اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جو آپ کی تشریف آوری کا نتیجہ ہے کہ دینی جہاد کی ممانعت ہوگئی۔ کیا اس سے پہلے لوگوں کو مسلمان بنانے کے لئے جہاد ہوتا تھا؟ کیا خفیہ اسلام کے مخالفوں کے اعتراضات کی پختگی ہے۔ حضرت سنیئے! یہاں آپ کے فتوی کی ضرورت نہیں۔ قرآن شریف نے پہلے ہی سے بتلایا ہوا ہے

افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین۔

(کیا تم لوگوں کو زور سے مومن بنانا چاہتے ہو؟)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں معلوم مرزا صاحب نے کیا سمجھ رکھا کہ گورنمنٹ جہاد کی ماہیت سے واقف نہیں ۔ سنئیے حضرت ہم بتاتے ہیں کہ جہاد کیا ہے ۔ جہاد ایک خدا کی رحمت ہے اور کل نبیوں کی تعلیم ہے جس مذہب اور کتاب میں جہاد نہ ہو وہ مذہب ذلیل ہے اور وہ کتاب ردّی کے صندوقوں میں ڈالنے کے قابل ہے بھلا ایسے مذہب کو لے کر کوئی کیا کرے گا جو دشمنوں کی ایذاؤں کی مدافعت بھی نہ بتلائے اور اپنے پیرؤوں کو روز افزوں ذلت ہی میں دیکھنا پسند کرے ۔ دانا تو ایسے مذہب اور ایسی کتاب کو دور سے سلام کریں گے قرآن بتلاتا ہے غور سے سنو اور اس رحمت الٰہی کا نام ذرہ سوچ کر لیا کرو

اذن للذین یقا تلون با نهم ظلِموا و انّ الله علی نصرهم لقدیر (الحج : ۳۹) بیشک جن لوگوں کو ستایا گیا ہے ان کو اذن ہے کہ بھی ہاتھ اٹھائیں اللہ تعالیٰ انکی مدد کرنے پر قادر ہے)

ہم آئندہ کسی نمبر میں جہاد پر مفصل بحث کر کے مخالفین کے اعتراضات کی بھی قلعی کھولیں گے اور دکھاویں گے کہ کل دنیا قرآن شریف کی تعلیم پر عمل کر رہی ہے مگر ناخلف شاگرد کسی طرح استاد سے اکڑ کر .... ایک بڑے مزے کی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی مسیحائی کے ثبوت میں حضرت مسیح سے ۱۲ مشابہتیں بتلائی ہیں جن میں سے ایک دو خاص قابل ذکر ہیں ایک تو یہ کہ جیسے حضرت مسیح قیصرروم کے ماتحت پیدا ہوئے تھے میں قیصر ہند کے ماتحت ہوں پھر وہی کچی خوش آمد کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ہمارا قیصر اس قیصر سے بہت اچھا ہے۔ بہت خوب ۔ پھر کہتے ہیں کہ جس طرح مسیح بغیر جہاد کے تشریف لائے تھے میں بھی بغیر جہاد کے آیا ہوں ۔ اس مشابہت میں تو مرزا جی نے اپنے دل کا راز داناؤں کے سامنے ظاہر کر دیا۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ ہاں واقعی آپ کی اس مشابہت سے جو مراد ہے اسی پر گورنمنٹ کی خاص نظر ہے کیونکہ گورنمنٹ سے انجیل میں حضرت مسیح کا وہ فقرہ مخفی نہیں ۔ غور سے سنو!

مسیح فرماتے ہیں، اور آپ ہی کو فرماتے ہیں ، یہ مت سمجھو کہ میں دنیا میں صلح کروانے آیا ہوں۔ صلح کروانے نہیں بلکہ تلوار چلانے آیا ہوں ۔ انجیل متی ۱۰ باب کی ۳۴۔

اور اگر مسیحی لڑائیوں اور جہاد کا زیادہ ثبوت چاہو تو اپنے خلیفہ راشد حکیم نور الدین سے پوچھیئے اور اگر وہ بھی منکر ہوں تو فصل الخطاب بمقدمة اهل الكتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے سامنے رکھ کر پوچھئے کہ یہاں پر آپ نے کیا غضب مارا ہے کہ مسیح کی لڑائیاں لکھ دیں ہیں جن سے لازم آتا ہے کہ میں بھی لڑائیوں اور جہاد میں مبتلا ہوں میں تو آج تک یہی کہہ کر گورنمنٹ سے اپنے راز مخفی رکھتا تھا کہ میں خونی مسیح نہیں ہوں بلکہ اسرائیلی مسیح کی طرح بالکل منکسر المزاج ایک سن کر کرسو کہنے والا، مگر آپ نے ڈبویا کہ حضرت مسیح کو ہی جہادی اور خونی مسیح لکھ مارا۔ اب تو ضرور ہے کہ یا تو ہمیں مسیحیت کا دعوی چھوڑوں یا جہاد کروں۔ صورت اول تو ممکن نہیں کیونکہ مسیحائی چھوڑی تو رہا کیا، تم بھی فوراً مجھ سے چلتے بنو گے، ہو نہ ہو تو دوسری صورت ہی اختیار کرنی پڑے گی مگر اس کے لئے ابھی وقت نہیں۔

(اہل حدیث امرتسر ۸ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۴۔۵)

<u>ہمارے ہم عصر</u>

آج کے پرچہ کے ساتھ ایک ٹریکٹ عقاید مرزا، اور کشمیر میں حضرت مسیح کی قبر کا افتراء، جو انجمن نصرۃ السنہ امرتسر نے دوبارہ چھپوایا ہے مفت تقسیم ہوتا ہے اس کے دیکھنے سے تمام نہیں تو مشتے نمونہ از خروار، مرزا قادیانی کے عقاید معلوم ہو سکیں گے۔ حضرت مسیح کی قبر بابت جو مرزا جی نے عظیم بہتان اور تودہ طوفان قائم کیا ہے اس کے گرانے کے لئے یہ رسالہ ایک بڑی قلعہ شکن توپ کا کام دینے والا ہے۔ پس اسلامی اور غیر اسلامی اخبارات اس خبر کو درج کر دیں کہ جس صاحب نے عقاید مرزا دیکھنا ہو وہ ۶؟ پائی کا ٹکٹ محصول بھیج کر انجمن نصرۃ السنہ امرتسر سے مفت منگالیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرت سر ۸ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۶)

<u>مرزا قادیانی کا مرہم عیسی</u>

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا جی کو حضرت مسیح علیہ السلام سے جو دلی رقابت ہے اس لئے ان کی ہر بات کی تحقیق کے درپئے رہتے ہیں چنانچہ مرزا جی نے مدتوں سے یہ شورا ٹھا رکھا تھا کہ حضرت مسیح کو جب سولی پر لٹکا یا گیا اور برچھی سے زخم لگے تو ان کے حواریوں نے ان کے لئے ایک مرہم طیار کیا جس کا نام مرہم عیسی ہے اس سے غرض ان کی یہ تھی کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت کریں کہ مسیح کو سولی دی گئی مگر وہ سولی پر مرے نہیں ۔ اور آیت قرآنی ما صلبوہ کے معنی بتلاتے ہیں کہ مسیح کی موت سولی پر نہیں ہوئی۔ اصل مرزا جی بھی سچے ہیں وہ کیا کریں ان کے روحانی باپ سید احمد خان ایسا ہی لکھ گئے ہیں اس لئے بحکم آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگوئیم ۔ مرزا جی نے بھی وہی راگ الاپا تو اس میں ان کا کیا قصور۔ خیر بہر حال مرہم عیسی کے متعلق ایک تحقیق عیسائیوں کے رسالہ ترقی میں چھپی ہے جس کو ہم بھی اپنے ناظرین کے لئے نقل کرتے ہیں :۔

مرزا صاحب قادیانی نے بڑے طمطراق سے لکھ دیا تھا کہ،قریباً ہزار طبی پرانی کتابوں میں ایک مرہم لکھی ہوئی ہے جو مرہم عیسی اور مرہم حواریین اور مرہم شلیخا کے نام سے مشہور ہے ۔ ان کتابوں کے تمام فاضل مولف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی ۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان جلد اول ص ۴۱۹)

آپ کا پہلا قول سن کر ہم کو ایک ذرہ بھی تعجب نہیں ہوا تھا کہ کوئی مرہم ایسے ایسے متبرک ناموں سے عوام اور خواص میں مشہور ہو گیا۔

اعجاز عیسوی:

کیونکہ مسیحائی تو آج دو ہزار برس سے ضرب المثل ہو رہی ہے جس نے کوڑھی کو چنگا کیا اندھے مادرزاد کو بینا کیا ہر قسم کے بیمار کو شفا بخشی جسمانی اور روحانی دردوں کا مداوا کیا حتی کہ مردوں کو زندہ کیا بلکہ خاک کے پتلے جو پھونک مار کر طائر پراں بنا دیا اور وہ جو سراپا شفا و دوا تھا اگر کسی دارو کو اس کے نام سے منسوب نہ کرتے تو کیا کسی گنجے خارشتی اور سقیم کینام سے کرتے ؟ دوائیوں میں معجون مسیحی مشہور ہے اور مفرّح مسیح بھی (قرابادین شفائی نولکشوری ص ۱۷۳ و ۱۸۳) بلکہ طب کی کتابوں کے نام بھی ایسے ہیں جیسے عجالہ مسیح ، یہ تو ایک معمولی سی بات تھی۔

اگر کوئی بات تعجب کی ہو سکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ جو شخص مرہم عیسی پر ایسا گرویدہ ہو گیا ہو کہ ہر قرابادین کو آیت وحدیث ماننے لگے وہ مدغ عیسی ؟ سے سراسر منکر ہو جس کا خود قرآن شریف شاہد ہے

اگر مرزا صاحب اس مرہم کے نام ہی کو اپنی غلط فہمی کی بنیاد بتاتے تو ہم ان سے کچھ بھی باز پرس نہ کرتے اور ان کو اپنا خیالی پلاؤ پکانے دیتے مگر ان کے دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول نے ہم کو مجبور کر دیا اور ہم کو کہنا پڑا ھوا کذب من قرابا دین اطباء کہ وہ بقول شخصے طبیبوں کے قرابا دین سے بھی زیادہ جھوٹا ہے اور اسی لئے ہم نے اس بہتان کا دروازہ بند کرنے کی نیت سے اپنے آرٹیکل مطبوعہ ترقی ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب سے دو باتیں دریافت کی تھیں۔

دو سوال: ایک یہ کہ، وہ کون لوگ تھے جو لکھ گئے کہ مرہم عیسی حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی تھی؟

دوسری یہ کہ، اگر بالفرض انہوں نے ایسا لکھا بھی تو آپ کے ان فاضل مولفوں کے ذرائع معلومات کیا ہو سکتے ہیں؟

ہمارے انہیں سوالوں کے ٹالنے کی غرض سے جناب مرزا صاحب نے اپنے ریویو ماہ اکتوبر میں بعنوان، طبی شہادت، کچھ ایسا گول مول لکھ دیا کہ جواب تو ہمارا مطلق نہ ہوا مگر عوام الناس کو دھوکہ ضرور پڑ گیا ہوگا۔ اس لئے ہم کو یہ راز محققانہ طور سے فاش کرنا پڑا۔

ناظرین خوب یاد کرلیں کہ مرزا صاحب نے یہ دعوی کیا تھا، ان (قریباً ہزار پرانی) کتابوں کے تمام فاضل مؤلف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی۔،

پس ہمارے پہلے سوال کے جواب میں مرزا صاحب کو مناسب تھا کہ قریباً ہزار فاضل مولفوں میں سے چند سب سے قدیم اور سب سے فاضل مولفوں کی شہادتاس بارے میں پیش کر دیتے کہ یہ، مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔، تاکہ ہم اس تحقیق میں مصروف ہو جاتے کہ، ان فاضل مولفوں کے ذرائع معلومات کیا ہو سکتے ہیں۔

رومی قرابا دین:

مرزا جی کی غرض چونکہ تحقیق سے نہیں ہے انہوں نے اور طریقہ اختیار کیا۔ آپ فرماتے: پہلے رومی زبان میں حضرت مسیح کے زمانہ میں ہی کچھ تھوڑا عرصہ واقعہ صلیب کے بعد ایک قرابا دیں تالیف ہوئی جس میں یہ نسخہ تھا اور جس میں یہ بیان کیا گیا تھا کہ حضرت عیسی کی چوٹوں کے لئے یہ نسخہ بنایا گیا تھا۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اچھا ہوتا اگر مرزا صاحب اس قرابادین سے یہ عبارت نقل کر کے بتلا دیتے کہ فلاں کتب خانہ میں یہ کتاب موجود ہے اور اس کی عمر کی نسبت بھی کوئی دلیل سناتے۔ ناظرین سن لو حضرت مسیح کے زمانہ کی کوئی ایسی رومی زبان کی قرابادین نہیں جس میں حضرت مسیح کے کسی مرہم کا یا آپ کے زخموں کا کوئی اشارہ بھی ہو جن کے لئے مرہم تجویز کیا جانا بیان کیا جاتا۔

ترمیم دعوی: اب ناظرین ایک لطف ملاحظہ فرمائیں پہلے تو آپ نے یہ فرمایا تھا: تمام فاضل مولف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کیلئے بنائی گئی تھی۔،

اب آپ نے اس قول کو ترمیم کر کے یہ فرمایا ہے:

سب نے اس نسخہ کے بارے میں یہی بیان کیا ہے کہ حضرت عیسی کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔،

اور اس کے معنی ہم یہ سمجھے کہ جناب والا نے چوٹوں اور زخموں کی نسبت قریباً ایک ہزار اطبا پر بہتان باندھا تھا۔ اب ان الفاظ کو عبارت سے حذف کر کے آئندہ کے لئے اس قول سے توبہ کر لی اور اقبال کر دیا کہ کسی فاضل یا بوالفضول مولف نے ہرگز یہ نہیں لکھا کہ کوئی مرہم، عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔،

فہرست کتب طب:

مرزا جی نے طب کی کچھ کتابوں کی ایک فہرست دی ہے جس میں قرابادین رومی کو بھی داخل کیا ہے اور اس پر چوب قلم سے یہ عنوان قائم کیا ہے:

فہرست ان کتابوں کی جن میں مرہم عیسی کا ذکر ہے کہ وہ مرہم حضرت عیسی کے لئے یعنی ان کے بدن کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔،

ان کتابوں میں سے کوئی نہ کوئی کتاب ہر شہر میں مل سکتی ہے جس کو دیکھ کر ناظرین خود اپنا اطمینان کر لیں کہ: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔

ہم تو مرزا صاحب کے پہلے ہی قائل تھے اور لکھ چکے ہیں کہ، کتابوں کا نام صفحہ وسطر بتا کر آپ سینکڑوں جھوٹ بول سکتے ہیں۔، مگر یہ تماشا نیا ہے

بوعلی سینا:

اس فہرست میں نمبر اول۔ قانون شیخ الرئیس بوعلی سینا، ہے میں یہاں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عبارت اردو ترجمہ نولکشوری جلد ۵ ص ۹۳ سے نقل کر کے دکھلاتا ہوں کہ مرزا صاحب کیسے سچے آدمی ہیں۔

مرہم رسل :

اس مرہم کو مرہم ذلیلیخا بھی کہتے ہیں یعنی مرہم حوارین کا، اور مریم زہرہ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ ایسا رہم ہے کہ بہ آسانی نواسیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہے کوئی دوا مثل اس کے نہیں ہے اور پھوڑوں کے مردار گوشت اور سب کو نکال ڈالتا ہے اور اندمال کرتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔،

مرزا کا بہتان۔

پس ناظرین دیکھ لو۔

۱۔ شیخ نے اس مرہم کو مرہم عیسی بھی نہیں کہا۔

۲۔ اس نے یہ بھی نہیں کہا کہ حواریوں نے بنایا۔

۳۔ یا آنکہ عیسی کے لئے بنایا۔

۴۔ یا عیسی کے بدن کے زخموں کے لئے بنایا۔

۵۔ اس نے اس میں کوئی اشارہ یا کنایہ حضرت عیسی کے زخموں یا چوٹوں کا نہیں کیا۔

۶۔ بلکہ شیخ اس لغو خیال کا بھی قائل نہیں کہ اس مرہم کو کوئی حقیقی نسبت حواریوں سے ہے۔

۷۔ اس محقق پرانے طبیب نے آج سے نو سو برس پیشتر عوام کے اس گمان کو اس عبارت میں گویا رد کیا ہے کہ، لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔،۔ اس کو شیخ کا کلام مان لینا محض سادہ لوحی ہے۔ اب ہم مرزا جی کے اس سخن کو کیا کہیں کہ تمام فاضل مولف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی اور شیخ سے بڑھ کر ہم کونسا فاضل تلاش کریں جس پر مرزا جی نے اتنا بڑا بہتان باندھا اور وہ بھی ایک بہتان نہیں بلکہ بہتانوں کا سجہ صد دانہ ہے جس کو مرزا جی نے شیخ کے نام سے پھیر پھیر کر جہلاء کو کتنا بڑا دھوکہ دیا۔ افسوس بسم اللہ ہی غلط کر دی اب ہم کو کیا ضرورت ہے کہ اور کتابوں کی ورق گردانی کریں ہم آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صدق مقال کے قائل ہو چکے۔

عوام کا خیال:

سچی بات جو کچھ تھی وہ شیخ الرئیس فرما چکے۔ اور متاخرین میں سے زیادہ سے زیادہ اگر کسی نے کچھ لکھا تو وہ بلا سند و بلا تحقیق وہی غلط العام فصحیح فقرہ اجزاء این نسخہ دوازدہ عدد است کہ حواریین جہت عیسی ترکیب کردہ۔ دیکھو قرابادین فارسی حکیم اکبر ارزانی نولکشوری ص ۵۰۸۔ اور علاج الامراض حکیم محمد شریف خان دہلوی (نولکشوری) ص ۶۳۹۔ اور بقائی بر حاشیہ میزان الطب اردو (نظامی) ص ۸۰۔ غرض کہ کسی نے حضرت مسیح کے زخموں کا ذکر نہیں کیا اور نہ اس مرہم کو ان سے منسوب کیا اور مرزا جی کے تمام حوالجات محض لغو ہیں

علاج ضربہ وسقطہ:

مرزا جی نے نہ صرف یہی غلط کہا تھا کہ تمام اطباء، گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔، بلکہ یہ قول بھی ان کا لغو ہے کہ، یہ نسخہ ان چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضربہ یا سقطہ سے لگ جاتی ہیں۔،

خود شیخ بتلا چکا کہ یہ مرہم نواسیر اور خنازیر یا پھوڑوں کے مردار گوشت کا علاج ہے اور حکیم ناظم جہان اکسیر اعظم جلد رابع (نظامی ۱۲۸۹ھ) ص ۳۰۰ لکھتے ہیں:

مرہم رسل منسوب بحوارییں وخنازیر قادحہ اثر عظیم یافتہ ایم۔،

° غرض کہ اسی طرح اور اطبا نے بھی اس کو سرطانی اور خنازیر اور طاعون وغیرہ گندے پھوڑوں کا علاج کہا ہے اور جیسا کہ خود تمہاری فہرست سے معلوم ہوتا ہے امراض جلد کے باب میں اس کو بیان بھی کیا۔ بھلا اس کو ضرب وسقط سے کیا مناسبت اور یوں آپ کو اختیار ہے چاہے آپ اس کو دوران سر کا علاج سمجھیں یا اسہال کا اور جسم کے جس حصہ میں چاہیں چھڑ دیں

اس مرہم کے مختلف نام:

یہاں تو ہم نے صرف مرزا جی کی گفت وشنید سے بحث کی ہے اب ہم اس امر کی تحقیق کرتے ہیں کہ اس مرہم کی وجہ تسمیہ کیا ہے۔ کیا کیا نام اس کو دیئے گئے۔ اور کیوں اس کے ایسے نام پڑے؟ نہ معلوم کیوں مرزا جی قرابادین کبیر کا نام ترک کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے۔ حالانکہ نسبتاً اس میں مرہم رسل کا زیادہ ذکر آیا ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے:

مرہم حواری

ایں مرہم را مرہم رسل نیز نامند و ترجمہ کردہ شد در قرابا دین رومی بہ مرہم سلیخا و معروف بہ مراہم زہرہ و گفتہ کہ ایں مرہم دوازدہ دوا ست از دوازدہ حواری حضرت عیسی علی نبینا و علیہ السلام کہ ہر یک یک دوا را اختیار کردہ ترکیب نمودہ اند و ایں مرہم بہترین مرہم ہاست۔

اس کے بعد یہ بھی لکھتے ہیں: و گفتہ کہ ایں مرہم را مرہم سنجار و اثنا عشری نیز نامند۔ مطبوعہ ۱۲۴۹ھ جلد دوم ص ۵۰۸ و ۵۰۹

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۴۔ ۶)

مرزا قادیانی کا مرہم عیسی (۲)

پس معلوم ہوا کہ اس مرہم کا کوئی ایک نام نہیں بلکہ متعدد نام ہیں سلیخیا، رسل، حوارین، اثنا عشری، زہرہ، سنجار، سب سے کم مشہور نام اس کا مرہم عیسی ہے جس کو نہ شیخ نے ذکر کیا نہ رومی نے نہ اسرائیلی نے اور نہ صاحب قرابا دین کبیر نے۔ اور سب سے قدیم اور معروف نام سلیخا و رسل ہے اور یہ قول تو نہایت ہی غریب ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسی کے لئے بنایا گیا اور گو اس قول کے بہت سے مفہوم ہو سکتے ہیں مگر وہ مطلب تو ہرگز چسپاں نہیں ہوسکتا جو تم سمجھے۔

وجہ تسمیہ:

اب یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ جب اس مرہم کا نام رسل پڑ گیا تو نادانوں نے فوراً اپنے ذہن میں یہ خیال تراش لیا کہ چونکہ اس میں بارہ اجزاء ہیں اس لئے اسکو مسیح کے بارہ رسولوں نے بنایا ہوگا اور محققین نے اس خیال کو صرف نقل کر دیا اس پر کبھی صاد نہیں کیا۔ چنانچہ شیخ نے بھی اتنا ہی لکھا، لوگ کہتے ہیں۔، اور صاحب قرابا دین کبیر نے بھی یہی لکھا۔ و گفتہ، مگر یاد رکھو کہ لوگوں نے جو کبھی کہا تو صرف یہی کہا کہ ان بارہ دوائیوں میں سے ہر ایک مسیح کے ایک ایک رسول یعنی حواری نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائی ۔کسی نے یہ نہیں کہا کہ اس نسخہ کو مسیح نے بتایا، یا یہ کہ مسیح کے زخموں کے لئے تیار کیا گیا۔

مگر کیا کوئی محقق طبیب ہے عیسائی یا مسلمان ، یہودی یا مجوسی جو عوام کے اس خیال کا قائل ہو سکے کہ دراصل بھی اس دوا کو بارہ حواریوں نے تیار کیا تھا کیا لوگ بھول گئے کہ یہ مرکبات کے ایسے ایسے متبرک نام اور ان کے متعلق عجیب و غریب فسانے ہمیشہ مشہور رہے ہیں ؟ کون یونانی طبیب ہے جو قع ح کوکب کے نام سے واقف نہیں ؟ اسی قرابادین کبیر جلد دوم میں ص ۳۴۶ میں لکھا ہے : شیخ رئیس گفتہ کہ مبالغہ کردہ اند قدمائے اطباء در تعظیم ایں قرص ۔ شیخ داؤدانطا کی گفتہ کہ وجہ تسمیہ ایں بقرصِ کوکب ایں است کہ صاحب ایں قرص ساحیوس حکیم تسخیر کوکب یعنی زحل کردہ بود و زعم سلیموس آن ست کہ زحل بآں خطاب کردہ بصفت و منافع ایں قرص ۔، میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص مرسل کا معتقد ہو جائے وہ کیوں قرص زحل سے بدگمان رہے جس کی تعظیم میں قدمائے اطبا نے اس قدر مبالغہ صرف کیا تھا۔ پھر اور سنو ! اسی قرابادین میں ایک دوائے شریف عطیۃ اللہ کا نام بھی موجود ہے جس کے معنی خدا کی بخشی ہوئی دوا (جلد دوم ص ۳۶۴) شیخ نے بھی اپنی قرابادین میں اس کا بہت کچھ ذکر کیا ۔اور کیا جناب مرزا جی نے کبھی کسی قرابادین میں کسی دوا کی تعریف نہیں پڑھی ؟ دوائے کہ مردم اسناد آں بجبریل امین علیہ السلام نسبت کردہ اند جہت آں سرور علیہ الصلوٰۃ والسلام آوردہ شدہ بطریق تحفہ (قرابادین اکبری)

مرہم کا یونانی نام اور وجہ تسمیہ :

جس زمانہ میں فرنگستان میں طب جالینوس رائج تھا صدہا مرکبات کے ایسے ہی شاعرانہ نام وہاں بھی مشہور تھے ایک تریاق تھا جس کا نام ڈوڈیکا تھیون ہے بمعنی بارہ دیوتا ۔اس میں بھی بارہ اجزاء تھے جو یونان کے ۱۲ بڑے دیوتاؤں سے منسوب ہوئے ۔مرہم رسل جس کا یونانی نام ڈوڈیکا فارمیکم یعنی بارہ دوائیں ہے، عیسائی اطبا نے یونانیوں کے تریاق بارہ دیوتا کے مدمقابل اس کو بارہ رسول کے نام سے منسوب کر کے انگوٹم اپاسٹولورم زبان لاطینی میں کہنا شروع کر دیا (دیکھو ڈاکٹر ہوپر کی میڈیکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈکشنری) جس کے معنی ہیں مرہم رسل اور اس نام میں محض ۱۲ عدد کی رعایت منظور تھی ۔ مسلمان اطباء نے اسی عدد بارہ کی رعایت سے اسے اثنا عشری کہا اور اب مسلمانوں کو بھی حق ہو گیا کہ وہ اس کو بارہ اماموں سے منسوب کر دیں ۔ مگر نہ قرص کو کن زحل کا دیا ہوا نسخہ تھا نہ عطیۃ اللہ خدا کا اور نہ مرہم عیسی اور مرہم رسل اور مرہم اثنا عشری مسیح یا حواریوں یا اماموں کا دیا ہوا ہے، باقی ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۵۔۶)

مرزا قادیانی کا مرہم عیسی (۳)

(شائد اہل حدیث کے ۲۹ جنوری کے شمارے میں اس بقیہ ہے ،لیکن اس شمارے کے متعلقہ صفحات میرے سامنے نہیں ہیں اس لئے ہم بقیہ مضمون رسالہ ترقی لاہور سے نقل کئے دیتے ہیں ۔ بہا)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے قدیم نام اس کا اسم بامسمی ڈوڈیکا فارمیکم ہی تھا یعنی بارہ دوائیں جس کا ترجمہ اثنا عشری ہوا مگر یونانیوں کے تریاق کی ریس میں مجوسیوں نے جو منجم ہوتے تھے اپنے عقیدے کی رعایت میں اس کو مرہم زہرہ کہا ۔ یہودیوں نے اپنے عقیدے کے موافق اس کو مرہم شلیخا کہا عیسائیوں نے مرہم رسل اور مسلمانوں نے اثنا عشری ۔ غرض کہ جتنے منہ اتنی باتیں مگر چونکہ آں قدح بشکست و آں ساقی نماند، یونانی طبابت کا دور دورہ ہی مٹ گیا، آگے کوان ناموں کا سد باب ہو گیا اور اب کتابوں میں نام ہی نام اور شاعرانی گپیں باقی رہ گئیں جن سے کبھی کبھی بعض عقلاء جہلاء کو ٹھگ لیتے ہیں ۔

لفظ شلیخا کی تحقیق :

اب یہ سوال ہے کہ اس مرہم کا نام شلیخا کیوں پڑا ۔ اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور یہ کس زبان کا لفظ ہے مرزا جی نے محض غلط لکھا کہ ،شلیخا کا لفظ یونانی ہے جو بارا ں کو کہتے ہیں ۔، یہ بالکل غلط ہے اس لفظ کو یونانی سے کوئی واسطہ نہیں یہ نرا عبرانی لفظ ہے اور بہت مشہور جس کو شفائے عاجل کے ساتھ عوام کے ذہن میں ایک خاص مناسبت تھی اور ذرہ بھی تعجب نہیں اگر کسی سریع التاثیر مرہم کو اس نام سے نسبت دی گئی ۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لفظ عربی کتابوں میں لے لیا گیا تو چونکہ خود شلیخا ایک عربی لفظ بھی ہے بمعنی خوشبو و عطر دیکھو منتہی الارب وقاموس ۔ لوگ یہ نہ سمجھ سکے کہ لفظ عبرانی تھا۔شائدان کا خیال صرف اس قدر ہوا کہ چونکہ اس مرہم میں ،مر ، کی قسم سے خوش بودار چیزیں شامل تھیں اس لئے اس کو مرہم شلیخا کہا۔یعنی خوشبو دار مرہم اور اگر ایسا سمجھا تو غلط سمجھا۔اس کے متعلق اہل فارس نے ایک اور غلطی کی ہے چنانچہ غیاث اور دیگر کتب لغت میں شلیخا کو لکھ دیا نام مردے کہ از اصحاب عیسیٰ علیہ السلام بود۔اور یہ سراسر خطا ہے۔کسی حواری کا نام شلیخا نہیں ہے چونکہ اس مرہم کو شلیخا بھی کہتے ہیں اور حواری بھی ،لوگ سمجھے کہ دونوں ایک بات ہے اور اس طرح یہ غلطی پیدا ہوگئی۔

..اسرائیلی کا قول :

ایسی ہی غلطی میں مرزا صاحب مبتلا ہیں وہ اس کو، یونانی لفظ سمجھتے ہیں ۔ اور اس کے معنی باراں بتاتے ہیں ۔اور ہم بھی ان کی اس غلطی کو ..ہی غلطی سمجھتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی فہرست کتب طب میں ، تالیف افلاطون... الی قصر العطار لا اسرائیل الہا ...کی کتاب منہاج الدکان و دستور الاعیان کو بھی داخل کر کے اس کی نسبت بھی یہی دعوی کیا ہے کہ، اس میں مرہم عیسیٰ کا ذکر ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ وہ مرہم حضرت عیسیٰ کے لئے یعنی ان کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی ۔،

ہم اس کتاب مطبوعہ مصر کے صفحہ ..سے نقل کر کے دکھلائے دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اس اسرائیلی پر بھی کتنا بڑا بہتان باندھا ہے طبیب موصوف نے صرف یہ لکھا ہے مرهم الرسل لا هو مرهم الحوا ريين و مرهم الشلحين و معنی هذه الشلاحة العبرانی الرسل ۔یعنی مرہم رسل کو مرہم حواریین اور مرہم شلاحین بھی کہتے ہیں اور لفظ شلاحین ے معنی زبان عربی میں ، رسل ہیں چونکہ یہ طبیب اسرائیلی تھا زبان عبرانی کا عالم ،اس نے لفظ کے صحیح معنی بھی بتلا دیئے اور سمجھا دیا کہ وہ لفظ عبرانی ہے ۔پس مرزا جی نے کیوں اس کو یونانی کہا ، یا کیا یہاں بھی مرزا غلام قادر کے کشف نے دھوکا دیا؟

اسرائیلی پر مرزا کا بہتان ۔

اب ناظرین خود دیکھ لیں کہ نہ اس فاضل اسرائیلی طبیب نے حضرت عیسیٰ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام لیا ہے نہ مرہم کو ان سے منسوب کیا نہ حضرت مسیح کے زخموں کی طرف کوئی اشارہ کیا نہ اس نے عوام کے غلط خیال کا تذکرہ کیا۔ پھر اب مرزا جی سے کوئی پوچھے کہ تم نے کیوں اس پر بہتان باندھا اور کیوں رسوا ہوئے؟ سچ ہے اللہ خوار کرتا ہے جسے چاہے جس شخص نے فن طبابت کے ایسے ایسے روشن ستاروں پر جھوٹ باندھا جیسے شیخ الرئیس اور اسرائیلی، تو اس کا اعتبار اٹھ گیا اور وہ مسیلمہ کذاب سے گوئے سبقت لے گیا

...شیلوخ کا تذکرہ:

اب ہم بتلاتے ہیں کہ وجہ تسمیہ اس مرہم کی کیا ہے۔ بیت المقدس میں ایک قدیم حوض تھا شیلوخ اور شیلیخ کے نام سے مشہور جس کا تذکرہ یسعیاہ ۱۱۔ ۶:۸ ؟ ونحمیاہ.. ۱۳، ۱۵ میں بھی آیا ہے اور جو آج کل وہاں کے مسلمانوں میں برکۃ سلون کے نام سے مشہور ہے ایسا ہی ایک دوسرا حوض تھا اسی جگہ بیت حسدا یعنی رحمت کا گھر جس کی نسبت مشہور تھا کہ کبھی کبھی ایک فرشتہ اس کے اندر اتر کر پانی کو ہلاتا تھا اور اسوقت جو بیمار چاہے کسی مرض میں مبتلا ہو جو سب سے پہلے اس میں اتر جاتا فوراً چنگا ہو جاتا اس کا ذکر انجیل شریف میں آیا ہے۔ اس بیت حسدا میں پانی اسی شیلیوخ سے ہو کر آتا تھا دیکھو لنسیبین کا سفرنامہ اور تقصیر... انجیل یوحنا باب ۹ بیت حسدا کی طرح یہ شیلوخ بھی حضرت مسیح کے ایک معجزہ کی یادگار ہے جس کا ذکر یوحنا باب ۹ میں ہوا وہاں لکھا ہے

کہ آپ کو ایک مادر زاد اندھا ملا اور آپ نے معجزانہ طور پر اس کو بینا کر دیا، اور زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹی ملائی اور وہ مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر اس سے کہا، جا شیلوخ (جس کا ترجمہ بھیجا ہوا) ہے کے حوض میں دھو لے۔ پس اس نے جا کر دھویا اور بینا ہو کر واپس آیا۔

اسی طرح ایک اور اندھے کی آنکھوں پر آپ نے اپنا لبِ مبارک لگا کر بینائی عطا کی تھی مرقس باب ۸؟۔ ہم کہتے ہیں کہ اصل مرہم عیسی یہی تھا جس کے تین اجزاء بتائے گئے۔ لاب روح اللہ، گل (مٹی) بر... آپ شیلوخ اور اسی لفظ شیلوخ اور شیلیخ سے شلیخا بن گیا اور اسی سے نسبت اس مرہم کو دی گئی۔ نہ یہ مرہم عیسی ہے اور مرہم شلیخا، بلکہ عیسی اور شلیخا کے نام سے منسوب ہے اور یہی لفظ شلیخا ماخذ ہے لفظ رسول کا کیونکہ اس کے لفظی معنی ہی رسول ہے جیسا کہ اسرائیل نے بھی بتلا دیا اس کو حواری اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ محض اس کے معنی سے واسطہ ہے۔

شلیخا اور رسول دو مترادف الفاظ ہیں اور جب اس مرہم کے بارہ اجزاء کا خیال کیا تو لفظ رسول سے بارہ رسولوں کی طرف ذہن منتقل ہو گیا اور آسانی سے اس کو مرہم رسل کہہ دیا۔

حسن اتفاق سے یہاں ایک اور مناسبت بھی پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے یہ نام اور بھی زیادہ موزوں ہو گیا۔ مرہم کے معنی ہر قسم کا لیپ و مالش ہیں جو خود نرم ہو اور نرمی پیدا کرے اور اگر یہ لفظ عربی ہے تو رحمۃ سے مشتق ہو گا جس کے معنی ہیں نرمی دیکھو منتہی الارب۔ اس معنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ فی الواقع بھی عیسیٰ کے حواریوں کے پاس ایک مرہم تھا اور وہ اصلی مرہم رسل تھا چنانچہ انجیل مرقس باب ٦، آیت ٧، ۱۲، ۱۳ میں لکھا ہے: خداوند مسیح نے بارہ کو اپنے پاس بلا کر دو دو کر کے بھیجنا شروع کیا، ..،

اور انہوں نے روانہ ہو کر منادی کی کہ توبہ کرو اور بہت سی بد روحوں کو نکالا اور بہت سے بیماروں کو تیل مل کر اچھا کیا۔، اسی تیل کو ہم مرسل رسل کہتے ہیں اور شاید یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ بیت المقدس میں جو تیل استعمال ہوتا ہے وہ روغن زیت ہے جو اس مرہم زیر بحث کا جزو اعظم قرار دیا گیا اور جو حوارئین عیسیٰ کے ہاتھ میں ان کی دعا کی تاثیر سے اکسیر کا حکم رکھتا تھا۔ پس جس مرہم کو قدمائے اطباء نے بہترین مرہم مانا اس کو مرہم رسل سے بہتر اور کون نام وہ دے سکتے تھے۔

آخری مالش:

حوارئین عیسیٰ کی سنت میں کلیسا کے درمیان اس وقت تک بیماروں پر تیل ملنے کی رسم جاری ہے چنانچہ حضرت یعقوب حواری نے فرمایا ہے:

> اگر تم میں کوئی بیمار ہو تو کلیسا کے بزرگوں کو بلائے اور وہ خداوند کے نام سے اس کو تیل مل کر اس کے لئے دعا کریں جو دعا ایمان کے ساتھ ہو گی اس کے باعث بیمار بچ جائے گا اور خداوند اسے اٹھا کھڑا کرے گا (یعقوب ۵:۱۴)

اس رسول رسم کو جس کا فیض و برکت اس وقت تک جاری ہے رومن کیتھولک کلیسا میں اکسٹریم افکشن یعنی آخری مالش کہتے ہیں جس کے لئے ہر ایمان دار آرزومند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سمجھتے ہیں کہ اب کسی صاحب فہم کو ذرا بھی دقت نہ رہے گی کہ مرہم شلیخا اور مرسل رسل کی حقیقی وجہ تسمیہ بخوبی سمجھ لے اور مرزا جی کے مغالطوں سے باہر نکل آئے

عوام کا خیال اور مرزا کی تردید:

اس مرہم کی نسبت مرزا صاحب کی غلط بیانیاں شمار میں اس کے اجزا سے بھی بڑھ گئی ہیں ناظرین دیکھ چکے کہ گو اس مرہم کی حواریوں کے ساتھ کسی حقیقی نسبت کا خیال محض لغو اور بے بنیاد ہے تاہم جن لوگوں نے ایسی نسبت مانی ہے وہ بھی یہی کہتے رہے کہ مرہم کو بارہ حواریوں نے ترکیب دیا اور ایک ایک نے ایک ایک دوا ایجاد کی۔ اس قول میں گویا ان لوگوں نے اس بات کی صراحت اور تاکید کی ہے کہ یہ مرہم واقعہ صلیب کے قبل ایجاد ہوا یعنی ایسے وقت میں جب کہ بارہ حواریوں کا شمار برقرار تھا۔ مقدس تاریخ کا یہ ایک یقینی واقعہ ہے کہ صلیب سے ایک دن قبل ہی حواریوں کا شمار کم ہو گیا تھا کیونکہ یہودا اسکریوطی جو بارہ میں ایک تھا رسالت کے دائرے سے خارج کر دیا گیا اور قبل واقعہ صلیب کے خودکشی کر کے مرگیا۔ دیکھو متی ۲۷: ۵۔ پس جب صلیب کے بعد حواری صرف گیارہ رہ گئے تو وہ مرہم شلیخا کے ۱۲ جز کیسے ترکیب دے سکتے تھے؟ پھر مرزا جی کس طرح فرماتے ہیں کہ:

یہ دوا صلیب کے زخموں کے بعد خود ہی حضرت عیسی نے الہام کے ذریعہ سے تجویز فرمائی تھی۔،

دارو مدار تو مرزا صاحب کا جہلا کے بے سند خیال پر تھا اور یہ کہہ کر آپ نے خود اس کی تکذیب کر دی کیونکہ وہ تو اس دوا کو بارہ حواریوں سے منسوب کرتے تھے اور اس کو واقعہ صلیب کے قبل کا حال بتلاتے تھے نہ کہ ،صلیب کے زخموں کے بعد، کا۔ پھر وہ اس کو حواریوں کے الہام سے نسبت دیتے تھے کہ مسیح کے الہام سے۔ بہرکیف اس سے یہ پتہ لگ گیا کہ آپ خود اس بے بنیاد روایت کو دل سے باطل ولغو سمجھتے ہیں ورنہ اس کے منافی ایسا سخن نہ فرماتے۔ گویا آپ یہ فرماتے ہیں کہ قدیم جاہلوں کو یہ کہنا چاہیے تھا جو انہوں نے نہیں کہا کہ مرہم عیسی حواریوں نے صلیب کے بعد تیار کیا۔ ہم دو ہزار سال بعد اس روایت کی اصلاح کرتے ہیں اور فرض کئے لیتے ہیں کہ وہ لوگ ہمیشہ سے یہی کہتے رہے خوب! فن روایت اور درائت کا یہ نیا اصول ہے ہم مرزا جی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داد دیتے ہیں۔

مرزا کی اختلاف بیانی۔

مرزا جی کی غلط بیانیاں بے پایاں ہیں آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ، نسخہ ان چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضرب وسقطہ سے لگ جاتی ہیں اور چوٹوں سے جو خون رواں ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہو جاتا ہے اور اس دوا کے استمال سے حضرت مسیح کے زخم چند روز میں ہی اچھے ہو گئے اور اس قدر طاقت آ گئی کہ آپ تین روز مین یروشلم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پا پیادہ گئے۔ص ۳۹۷۔

حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس مرہم کی تعریف میں مبالغہ کیا انہوں نے بھی اس کو ضربہ وسقطہ کا علاج نہیں بتایا جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے، اور ہم کو خوب معلوم ہے کہ مرزا جی بھی قائل نہیں کہ ایسے مرہم نے کچھ مفید اثر مسیح کے زخموں پر کیا ہو ۔ورنہ وہ باوجود تسلیم اعجاز مرہم یہ نہ فرماتے کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیح کے جسم پر، صلیب، وکیلوں کے تازہ زخم موجود تھے جن سے خون بہتا تھا اور درد تکلیف ان کے ساتھ۔(ریویو۔ج۲ص ۵۰۔۵۱) ہم کو پھر مرزا جی کے حافظہ کی شکایت ہے ان کو بے طرح نسیان ستاتا ہے حتی کہ وہ اپنے تئیں بھی بھول گئے

یہ بحث تو طے ہوگئی مگر مرزا صاحب کے پھڑکتے ہوئے تجارتی اشتہارات دیکھ کر جن میں وہ اس مرہم کو، عجیب وغریب دنیا میں سب سے پرتاثیر تیر بہدف با برکت علاج، خاص کر اپنے مددگار طاعون کا بتلا کر فی ڈبیہ پون اور سوا روپئہ جاہلوں سے وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ناظرین کے دل میں بہت اشتیاق پیدا ہوا ہوگا کہ آخر اس نسخہ کے وہ نادر الوجود اجزاء کیا ہیں جس کے دریافت کرنے کے لئے مرزا صاحب اطبا کے معمولی تجربہ کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ ضرورت الہام واعجاز کو لازم قرار دیتے ہیں۔ وہ نسخہ موافق قرابادین شیخ الرئیس کے یہ ہے: موم سفید، راتینج، زنگار، جادشیر، اشق، زراوندطویل۔کندر۔مرمکّی۔ بیروزہ، مقل، مرداسنگ، روغن زیت

ناظرین بارہ حوالوں کو دیکھئے اور الہام اور اعجاز مسیحائی کو خیال فرمائیے اور ان بارہ دوائیوں کو دیکھئے اور جہاں تک ہو سکے مرزا صاحب قادیانی اور انکے حواریوں کو شرمائیے اور پوچھئے کہ یہ کیا اندھیر ہوگیا کہ ہندوستان میں طاعون کی یہ شدت کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الامان، اور وہ بھی خاص اسی زمانہ میں جب آپ لوگوں نے اعجاز مسیحائی کا با برکت علاج نکالا۔ کیا طاعون بھی پیر قادیان کے دعووں کی آسمانی تکذیب ہو کر آیا ہے۔

مولوی کرم الدین کی بریت

مرزا قادیانی کی طرف سے جو پہلا استغاثہ مولوی کرم الدین صاحب جہلمی پر تھا ۱۴ جنوری کو مولوی صاحب اس میں بری ہو گئے۔

افسوس مرزا جی اور ان کی جماعت کو اس مقدمہ کے متعلق بہت سے الہامات ہو چکے تھے کہ فتح تمہاری ہی ہو گی ضرور فتح ہو گی وہ سب کے سب غلط ہو گئے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولوی کرم الدین بھی مسٹر آتھم کی طرح اندر ہی اندر توبہ کر گئے ہوں گے یا شاید سال دو سال تک کر جائیں گے۔ اسی تاریخ پر مرزا جی کا خیال تھا کہ ایک جلسہ کر کے عام لیکچر دیں گے اور اپنے خیالات لوگوں کے کانوں تک پہنچانے کی کوشش کریں گے کیونکہ شہر گورداسپور میں شومئی قسمت سے فرد واحد بھی مرزا کا مرید نہیں مگر افسوس فیصلہ مذکور نے مرزا جی کو ایسا صدمہ پہنچایا کہ خود بدولت بیمار ہو گئے آہ!

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال
کارے کہ خدا کرد فلک را چہ مجال

اور جو استغاثہ خود مرزا جی پر مولوی صاحب کی طرف سے دائر ہے مرزا جی کی طرف اس کے انتقال کرانے کی درخواست گذرنے پر ۱۴ فروری تک کی مہلت دی گئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۷)

سیالکوٹ میں مرزائیوں کا مقدمہ (۱)

بخدمت اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم

جناب کو بھی معلوم ہو گا کہ صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد کلاں میں ایک امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب تھے جن کے فوت ہونے پر ان کا بیٹا، جس کا نام مولوی مبارک علی ہے، خود بخود امامت کراتا رہا۔ مگر جب اس نے مرزا قادیانی سے بیعت کی تو اہالی مسجد نے اس کو علیحدہ کر دیا، مگر یہ بھی چند مرزائی ہمراہیوں کے ساتھ مسجد میں بدستور آتا رہا۔ آخر ایک روز مقدمہ فوجداری ہوا جس پر مجسٹریٹ صدر نے حکم دیا کہ مسجد بالکل بند کر دی جائے۔ چنانچہ ایک سال سے زیادہ مسجد بند رہی۔ اہالی مسجد نے چیف کورٹ میں اپیل کر کے مسجد واگذار کرائی، مگر مرزائی امام بدستور پھر آنے لگا۔ آخر اہالی مسجد نے دیوانی دعوی کیا اور اپنے گواہ اس بات کے دیئے کہ ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مرزائی امام نے بھی اپنے گواہ مرزائی جماعت کے لکھوائے کہ مرزا اور اس کے مرید مسلمان ہیں۔ مرزائی گواہوں کی فہرست میں مولوی فیروز الدین مدرس فارسی سیالکوٹ، مولوی نورالدین قادیانی، مولوی محمد احسن امروہی، مولوی برہان الدین جہلمی وغیرہ تھے۔ اس پر اہالی مسجد کو فکر ہوئی کہ ان کے مقدمہ میں اور ان پر جرح کے سوالات کرنا کسی وکیل کا کام نہیں، بلکہ کسی لائق مولوی صاحب کا ہے، جو مذہبی علوم کے علاوہ عدالتی طریق سے واقف ہو۔ آخر اس کام کے لئے ان کی نظر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری پر پڑی، اور مولانا صاحب نے بھی بڑی مہربانی سے اس تکلیف کو گوارا کیا۔ پس پھر کیا تھا، تمام سیالکوٹ اور صدر کے مسلمانوں کی جان میں جان آ گئی، اور مولوی صاحب موصوف دو وکیلوں اور ایک بیرسٹر کے درمیان کھڑے ہوئے۔ پہلے مولوی فیروز الدین پر جرح شروع کی۔ بس جرح کیا تھی، میں کیا عرض کروں، مولوی فیروز الدین کو ایسا حیران کیا کہ اس کی تمام شہادت پر پانی پھر گیا۔ قریباً چار گھنٹہ تک جرح کرتے رہے ایک ایک نقطہ پر وکیل اور بیرسٹر عش عش کرتے۔ بیرسٹر صاحب نے کہا بس اب ہماری کیا حاجت ہے۔ میں ایک سوال بطور نمونہ بتلاتا ہوں۔ گواہ نے بیان کیا کہ اہل حدیث پر بھی حنفیوں نے کفر کا فتوی دیا ہوا ہے۔ مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے سوال کیا کہ اس فتوے میں جو وجوہات لکھی ہیں کیا وہ واقعی ہیں یا بعض (محض) بہتان۔ گواہ نے کہا بہت سی باتیں افتراء اور بعض واقعی۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ واقعی کیا ہے؟ گواہ نے کہا کہ اہل حدیث خدا کو عرش پر مانتے ہیں، اس لئے حنفیوں نے ان پر فتوی کفر کا دیا تھا۔ مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے کہا کہ تفسیر مدارک حنفیوں کی ہے؟ کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں ۔ مولوی صاحب نے اس میں سے امام ابوحنیفہ کا قول استواء کے متعلق دکھا کر پوچھا کہ اس میں اور اہل حدیث کے مذہب میں کیا فرق ہے؟ اس پر گواہ کچھ گھبرایا مگر آخر کہلوا لیا کہ دونوں خدا کو عرش پر مانتے ہیں، مگر کیفیت نہیں بتلاتے۔ پھر مولوی صاحب نے پوچھا کہ جو مذہب اور رائے ابوحنیفہ کی ہو، اس پر کوئی حنفی کفر کا فتوی دے سکتا ہے؟ گواہ نے کہا نہیں۔ اسی ضمن میں مولوی صاحب نے ایک طریق سے مرزا کو جھوٹا بلکہ کافر بھی کہلوا لیا اور مرزائیوں کے پیچھے نماز کا ناجائز ہونا بھی کہلوا لیا۔ اتنے میں عدالت کا وقت پورا ہو گیا۔ دوسرے روز ۲۱ تاریخ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔

چونکہ مولوی صاحب موصوف کے آنے کی خبر تمام شہر سیالکوٹ اور صدر میں پھیل گئی تھی اس لئے ۲۱ تاریخ کو بڑے شوق سے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو گئے، چنانچہ حاکم نے بھی مولوی موصوف کے کہنے پر میدان میں اجلاس شروع کیا۔ مندرجہ فہرست مولویان میں مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے جن کی شہادت کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مرزائی پکے مسلمان ہیں اور مرزا، حضرت عیسی سے افضل ہے اور یہ بھی کہا کہ مرزا نے جو یہ کہا ہے کہ

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

تو کوئی تعجب نہیں، کہ منصور وغیرہ نے انا الحق وغیرہ کے دعوے کئے تھے۔

ایک بات جو خاص قابل ذکر ہے یہ ہے کہ مدعا علیہ مولوی مبارک علی نے اپنے گواہ سے پوچھا کہ آنے والا مسیح جہاد کرے گا۔ جس سے غالبًا اس کی وہی غرض تھی جو ان کے نبی مرسل قادیانی کی ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کو ممنون احسان کرتا ہے، کہ میں مسلمانوں کو جہاد سے روکتا ہوں، اسی لئے مجھے کافر کہتے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ سوال غیر متعلق ہے اور کہا کہ ان لوگوں کی یہ عادت ہے کہ ہو نہ ہو جہاد کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں۔ اپنے خیال میں گورنمنٹ پر ثابت کرتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے، تو خدا معلوم مسلمان کیا کچھ کر گذرتے۔ کیسی خام خیالی ہے۔ مختصر یہ کہ سوا تین بجے پر مولوی برہان الدین جہلمی کا بیان ختم ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب جرح کرنے کو کھڑے ہوئے، تو اس نے اپنے ضعف اور تکان کا عذر کیا جس پر عدالت نے رحم کیا، جو واقعی رحم کے قابل بھی تھا، کیونکہ بڈھے میاں کی صورت ہی کہہ رہی تھی کہ لوگ اسے جبراً قبر سے کھینچ کر لائے ہیں۔آخر ۹۔۱۰ تاریخ فروری مقرر ہوئی۔جس کی کیفیت سے پھر اطلاع دونگا۔

ادھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو خلق کے ہجوم نے آ گھیرا۔جس میں تمام شہرو صدر و گاؤں کے لوگوں نے بمنت درخواست کی کہ کل جمعہ ہے آپ ضرور اپنے وعظ سے مستفیض فرمایئے۔مولوی صاحب نے پہلے تو اپنے کاروبار کا عذر کیا، مگر آخر کار سائلین کی درخواست کو منظور کیا اور جمعہ پڑھایا۔جمعہ کے خطبہ میں آپ نے توحید اور دنیا میں دل نہ لگانے پر وعظ فرمایا۔بعد جمعہ کے درخواست حاضرین پر پھر وعظ فرمایا۔ اور حاضرین شہر اور گاؤں اور صدر کے سینکڑوں وعظ کی مجلس میں حاضر تھے اور اپنا قادیان میں مرزا کی دعوت پر جانا بیان کیا، اور لوگوں کو اس کا مکروفریب عمدہ تفصیل وار حاضرین کو سنا دیا۔لوگوں نے مولوی صاحب کی تقریریں سن کر مرزا کو پوری سوسنائیں۔ خدا تعالی جناب مولانا موصوف کو برائے دین احمدی کے دیرگاہ قائم رکھے کیونکہ اس بارہ میں مولوی صاحب کا یہاں آنا ایسا ہوا گویا کہ دین اسلام کو زندہ اور تازہ کیا۔اللھم انصر من نصر دین محمد و اخذل من خذل دین محمد ﷺ۔

راقم: ابوعبداللہ رفیع اللہ امام مسجد متنازعہ صدر سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۶۔۷)

مرزا قادیانی کا مہمل الہام

۲۰ جنوری ۱۹۰۴ء کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز سے معلوم ہوا کہ حضرت (مرزا قادیانی) کو ایک تازہ الہام ۴ جنوری کو ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں:

غلبت الروم۔ فی ادنی الارض و ھم من بعد غلبھم سیغلبون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل میں تو یہ آیت قرآنی ہے جس کے معنی بجائے خود تو یہ ہیں کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تھی اس وقت رومی ایرانیوں سے مغلوب ہو چکے تھے جن کی بابت خدا نے اپنے حبیب پاک حضرت محمد ﷺ کی زبان الہام ترجمان پر یہ خبر پہنچائی کہ رومی اپنی اس مغلوبیت کے بعد چند سال میں پھر غالب آجائیں گے۔ مگر مرزا جی کے الہام میں معلوم نہیں کہ روم سے کیا مراد ہے اور اسکا غلبہ کیا ہے، اور ارض کیا ہے۔ کیونکہ مرزا جی کے الہاموں کا خیریت سے طریق ہی اور ہے: ایں زمین را آسمانے دیگر است

ہم منتظر ہیں کہ پردہ غیب سے کیا راز کھلتا ہے۔ اس لئے ہم اس الہام کے متعلق اپنی کوئی رائے ظاہر نہیں کر سکتے۔ البتہ ہمارا خیال ہے کہ شاید مرزا صاحب سوتے وقت کوئی اخبار پڑھتے پڑھتے سو گئے ہوں گے جس میں یہ لکھا ہوگا، سلطان المعظم نے یورپ کی تجویز در بارہ مقدونیہ منظور فرمالی ہے اس پر آپ کو شائد اس آیت کی طرف خیال دوڑا ہوگا کہ روم اگرچہ اس وقت دول یورپ کے مقابلہ میں کمزور ہے کہ ان کی متفقہ تجویز ان کو ماننی ہی پڑتی ہے لیکن آخر ایک روز آوے گا کہ سلطان روم ہی غالب رہے گا۔

لیکن ہماری اس توجیہہ پر خود ہمیں بھی ایک شبہ ہے کہ جناب مرزا جی کو اس سے پہلے تو مسلمانوں کی بہتری کا الہام کوئی ہوا نہیں بلکہ یہی ہوتا رہا کہ سلطنت روم کی تباہی قریب ہے، امیر کابل کی شامت آئی وغیرہ شاید اب سنت اللہ کچھ بدل گئی ہو۔

دیکھئے روم سے مراد کہیں خود بدولت ہی تو نہیں کہ مقدمہ میں مولوی کرم الدین صاحب سے ہار گئے، تو کیا ہوا، پھر کبھی سہی۔ بہر حال ہم چشم براہ ہیں کہ اس الہام کی تشریح خود مرزا صاحب ہی کر دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۷۔۸)

❁ مرزا قادیانی تو لکھتا ہے کہ میرے مرید ملا عبد اللطیف کابلی کابل میں شہید کئے گئے مگر لاہور کے مولوی چکڑالوی رسالہ اشاعۃ القرآن میں لکھتے ہیں کہ ملا مذکور حرام موت سے مرا ہے۔ اس پر ایک آیت بھی لکھی ہے۔ ہمارا خیال تو وہی ہے جو ہم نمبر ... میں بتلا آئے ہیں کہ یہ قصہ ہی مرزا جی کا ایک ناول ہے اس لئے ہم تو اس میں کچھ نہیں کہتے بلکہ منتظر ہیں کہ قادیانی آرگن ہی اس کا کوئی جواب دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا جلسہ لاہور میں

مرزائیوں کی انجمن فرقانیہ نے الحکم قادیان میں اشتہار دیا ہے کہ اخیر مارچ کے لاہور میں ایک عظیم الشان جلسہ کیا جاوے گا جس کے لئے دو ہزار روپیہ کی ضرورت ہے۔ مگر جو کام انہوں نے بیان کیا ہے ہمارے خیال میں کوہ کندن اور کاہ برآوردن، کے برابر ہے، کیونکہ اگر اسی غرض سے اتنا بڑا جلسہ ہوگا کہ صرف مرزا جی اور ان کے مرید ہی اپنی اپنی تقریریں کریں، تو وہ تو فضول ہے۔ مرزا جی کی تقریریں کیا پہلے کسی نے نہیں سنیں۔ نیز اغلب گمان ہے کہ اس کام میں مسلمانان لاہور مزاحم بھی ہوں گے ممکن ہے انہیں ایام میں اہالی لاہور بھی کوئی جلسہ مقابلہ میں منعقد کر کے مرزائی جلسہ کی رونق کو کم کریں۔ اس لئے بہتر ہے کہ منتظمان جلسہ یا تو مثل آریہ سماج لاہور کے مباحثہ کا اشتہار دیں اور ایک مخالف اسلام اور مخالف مرزا کو جی کھول کر بحث کے لئے وقت دیا جائے یا مثل جلسہ اعظم مذاہب ہر ایک کو لیکچر دینے کی اجازت ہو۔ بہر حال ہمیں امید ہے کہ منتظمان جلسہ اس جلسہ کو ایک شاندار اور مفید بنانے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھیں گے۔ اہل حدیث بھی تحریری امداد دینے کو آمادہ ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ فروری ۱۹۰۴ء ص ۳)

مرزا قادیانی کی بدزبانی

مرزا قادیانی کی بدزبانی خصوصاً حضرت مسیح کی ذات ستودہ صفات کے متعلق اظہر من الشّمس ہے بات بات پر حضرت ممدوح کو شریر مکار جعلساز فریبی رنڈیوں اور زانیوں کا یار، وغیرہ لکھا کرتے ہیں ہم اس مضمون پر آئندہ کسی پرچہ میں لیڈر لکھیں گے سر دست ہم اس مضمون کی نسبت ایک نامہ (مراسلہ) آمدہ از جھنگ درج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں ۔(اڈیٹر اہل حدیث)

مرزا قادیانی کا تحریری اقبال:

ا۔ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۴ و ۵ کے حاشیہ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں کہ:

پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی نام کیوں رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا یسوع فرماتے ہیں کہ حرام کار اور بدکار مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں ان کو کوئی معجزہ نہ دکھایا جاے گا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسے پیش بندی کی۔اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ یں ایسا وِرد بتا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائے گا بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔

اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔آخر ہر ایک وظیفچی کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آ گیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں اپنا پیچھا چھڑانے کیلئے کیسا داؤں کھیلا۔یہی آپ کا طریق تھا۔

اس تحریر سے بقول مرزا قادیانی ثابت ہے کہ یسوع اسرائیلی تھا اور نادان تھا اور یسوع کی روح ایک شریر مکار میں تھی۔

اور تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۰ میں وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں:

اور چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی۔

سبحان اللہ یسوع کی روح بقول مرزا غلام احمد ایک شریر مکار میں تھی اور وہی یسوع کی روح ان میں یعنی خود مرزا میں موجود ہے۔

اور اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۱۵ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہے:

خدا نے اپنے مسیح موعود (یعنی مجھ مرزا کو) کو پیدا کیا جو عیسی کا اوتار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے راجہ رام چندر کو اوتار ماننے والے ہندؤو! خوش ہو جاؤ کہ مرزا صاحب بھی تمہارے ہم اعتقاد ہو گئے ہیں۔

۲۔ تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

وہ باتیں جو میں نے مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھ دیئے ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو باادب التماس کروں۔

اور دافع البلاء کے صفحہ ۳ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں:

اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

اے مرزائیو! ایمان سے کہو کہ جس یسوع مسیح کے مرزا صاحب ایلچی بنتے ہیں وہ کون ہے، اور جس سے اب وہ افضل ہونے کا دعوی کرتے ہیں وہ کون ہے۔ وہی ابن مریم یا کوئی اور؟

واہ آزادی تیری داد ہے
جو ایلچی شاہوں سے زیاد ہے
طمع بنایا ایلچی ضد بنایا شاہ
میرا کچھ نقصان نہ اس دا گیا وساہ

۳۔ فتح المسیح کے صفحہ ۴۸ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

مگر تعجب ہے کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح بوقت عمر، اور اپنے یسوع کے چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے۔ وہ ایسے جوان عورتوں پر نظر ڈالتا ہے جس پر نظر ڈالنا اس کو درست نہ تھا۔ کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا۔ کاش وہ متعہ کا ہی پابند ہوتا تو ایسی حرکات سے بچ جاتا۔ یسوع کی بزرگ نانیوں دادیوں نے متعہ کیا تھا، یا صریح زنا کاری تھی۔

حیا ہو تو ایسا ہو جس میں ادب کی بو بھی نہ ہو۔ اور نبی اللہ اور اس کی دادیوں نانیوں کا لحاظ ہو، تو ایسا ہے کہ جو شیطان کے خیال میں بھی نہ ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال ہے یہ اس کے ہی اخلاق کا
جس کو دعوی ہے وحی افلاک کا

اے مرزائیو! خداوند تعالی سے ڈر کر سچ ہی کہو کہ یہ یسوع جس کی مرزا صاحب توہین کرتے ہیں وہی ابن مریم ہے جس کو خداوند تعالی نے

و جیھاً فی الد نیا و الآ خرہ ومن المقربین

کے خطاب سے ممتاز فرمایا ہے یا کوئی اور ہے۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر مرشد کا تحریری اقبال بھی دیکھ لینا میں بطور خیر خواہی نقل کرتا ہوں تمہاری مرضی احسان مانو یا نہ مانو۔

دیکھو توضیح المرام کے صفحہ ۳ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں:

بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور دوسرا مسیح بن مریم جن کو عیسی اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان پر اٹھا لئے گئے ہیں اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے۔

اس عبارت سے بقول مرزا صاحب صاف صاف ظاہر ہے کہ یسوع حضرت مسیح بن مریم نبی اللہ ہی کا نام ہے نہ کسی اور کا اور مرزا صاحب نے دیدہ دانستہ حضرت مسیح بن مریم کی ہی سخت توہین کی ہے نہ کسی اور کی

حال ہے یہ اس کی تحریرات کا
جس کو دعوی ہے وحی ہر بات کا

دیکھو اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۲۶ کو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ فروری ۱۹۰۴ء ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ میں (۲)

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر

میں حسب وعدہ مقدمہ کی کیفیت عرض کرتا ہوں ۔ ۹۔۱۰ فروری کو مقدمہ سیالکوٹ کی تاریخ تھی۔ بنائے مقدمہ تو پہلے عرض ہو چکی (جو اہل حدیث امرتسر میں چھپ چکی ہے) ۷۔تاریخ کو تمام شہر اور صدر سیالکوٹ کے مسلمانوں کی آنکھیں لگ رہی تھیں کہ کب مولوی ثناء اللہ صاحب تشریف لاتے ہیں ۔اتنے میں ۸ تاریخ کو ۵ بجے شام کے مولانا صاحب تشریف لائے تو مسلمانوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں ۔

۹۔فروری کو سب سے پہلے قادیانی مولوی برہان الدین جہلمی (عدالت میں) پیش ہوئے جن پر جرح باقی تھی ۔ جرح ہوئی مگر کیا عرض کروں ، جرح کیا تھی ، تمام مسائل کا تصفیہ تھا۔تمام جرح کی نقل نہیں ہوسکتی چند جملے نقل کرتا ہوں ۔

مولوی ثناء اللہ نے پوچھا کہ:

کسی سچے نبی کی توہین کرنے والا کون ہے؟

جواب ۔کافر ہے۔

سوال: مرزا جی نے تحفہ قیصریہ میں کہا ہے کہ میں یسوع مسیح کی رنگت میں آیا ہوں۔

جواب: کہا ہے مگر اس لئے کہا کہ وہ کتاب ملکہ معظّمہ کے نام پر بھیجی گئی تھے اور ملکہ معظّمہ عیسی کا نام نہیں جانتی تھیں بلکہ یسوع کو جانتی تھیں ۔

سوال ۔مرزا جی نے یسوع کے حق میں یہ الفاظ لکھے ہیں کہ وہ شریر، مکار، دغاباز ،جھوٹا ،حرام خور وغیرہ تھا۔

جواب ۔ہاں لکھے ہیں مگر عیسائیوں کے الزام کے طور پر۔

سوال: حضرت ہارون ،زکریا، یحی نبی صاحب شریعت جدیدہ تھے ۔

جواب ۔صاحب شریعت جدیدہ نہ تھے۔

سوال ۔خاتم النبیین کا انتظار ایسے نبی ہونے کے لئے مانع ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ (لیت ولعل کے بعد) ایسے نبیوں کو مانع نہیں (یعنی آنحضرتﷺ کے بعد حضرت زکریا جیسے نبی ہو سکتے ہیں)

سوال: مسلمانوں کا عقیدہ حضرت عیسی کی تشریف آوری کی بابت کیا ہے، یعنی وہ کوئی شریعت لائیں گے یا اسلامی شریعت پر عمل کریں گے۔

جواب: یہ ان مسلمانوں سے پوچھو

سوال: آپ کا عقیدہ مرزا صاحب کی بیعت کرنے سے پہلے کیا تھا کہ حضرت عیسی کوئی نئ شریعت لائیں گے یا قرآن وحدیث کے پابند ہوں گے؟

جواب: مجمل ایمان تھا (اس پر ایک فرمائشی قہقہہ لگا)

سوال: براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ پر مسیح موعود کا کام سیاست (حکومت ملکی) بھی لکھا ہے۔

جواب: ہاں لکھا ہے۔

سوال: جو شخص کسی ایسی پیش گوئی کو جو حضرت رسول خداﷺ کی شان میں ہو، اپنے حق میں بتلاوے تو وہ کافر ہے یا مسلمان۔

جواب: کافر ہے۔

سوال: مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے کہ میں مطابق پیش گوئی مجرد احمد آیا ہوں۔

جواب: (کتاب دیکھ کر) ہاں لکھا ہے (حالانکہ یہی حضرت اپنے بیانوں میں لکھا چکے ہیں کہ احمد والی پیش گوئی آنحضرتﷺ کے حق میں ہے)۔

خیر اسی طرح کئی گھنٹے جرح ہوتی رہی۔ اخیر ایک دو سوال لکھتا ہے۔ مولوی برہان الدین نے اپنے بیانوں میں ایک حدیث لکھائی تھی جس کے الفاظ یہ ہے:

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و اما مکم منکم۔

یہ اس دعوی پر لائے تھے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ایک شخص ہو گا نہ کہ اسرائیلی نبی۔ اس پر سوال ہوا کہ جملہ اسمیہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہو سکتا ہے۔

جواب: میں نہیں بتلا سکتا۔

سوال: ابن مریم معرفہ ہے یا نکرہ۔

جواب: آپ بار بار وہی پوچھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: بغیر صرف ونحو جاننے کے کوئی شخص علم حدیث سمجھ سکتا ہے۔

جواب: ہاں استاد سمجھا وے تو سمجھ سکتا ہے۔

سوال: آپ نے بھی بغیر صرف ونحو کے حدیث پڑھی تھی۔

جواب۔ نہیں میں نے تو بڑی بڑی کتابیں پڑھی تھیں۔(جب ہی سوالات مذکورہ کو ایسی صفائی سے حل کر دیا)

سوال: آپ حدیث مذکور کی ترکیب جانتے ہیں۔

جواب: جانتا ہوں۔

سوال: اس میں واؤ کیسا ہے۔

جواب: واؤ عطف کا۔

سوال: عطف کس پر ہے۔

جواب: نزل پر۔

سوال نزل کیا ہے۔فعل یا اسم۔

جواب: فعل ہے۔

سوال: یہ معطوف اور معطوف علیہ مل کر کیا بنے؟

(برہان الدین جہلمی) میں اب تھک گیا ہوں مجھے رخصت ملے۔

حاکم نے پہلے تو سمجھایا کہ اس وقت تو اور چار پانچ منٹوں میں جان چھوٹ جائے گی کل پھر تازہ دم ہو کر آئیں گے اور تم کو بہت ستائیں گے۔مگر بڈھے میاں نے اسی میں خیریت سمجھی کہ اس وقت تو جان بچ جائے کل کو دیکھا جائے گا۔

اس سے بعد ایک دو گواہ معمولی واقعات کے گذرے۔ اخیر میں ایک گواہ بوڑھے سے چلتے پرزے منشی رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ آئے۔ ان کی شہادت کے علاوہ آپ کا طرز بیان کچھ ایسا تھا کہ حاکم نے مجبور ہو کر ان کو متنبہ کیا کہ ہوش سے شہادت دیں۔ ان کے وکیل نے عذر کیا کہ سید ھے آدمی ہیں، تو حاکم نے فرمایا کہ، میں اسے عقل دے دوں۔ آپ نے اپنے بیان میں لکھایا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ اس سال حج ہوگا، تو نہ ہوا، دوسرے سال ہوا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا ثبوت مانگا تو کہا کل دونگا۔ اس بات کو سن کر بعض ہندوؤں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں سے تعجب کے ساتھ کہا، کیا تمہارا پیغمبر ایسا ہی تھا؟ کہ اس سال کی خبر بتاوے تو دوسرے سال کو ہو۔ مگر خدا مولانا ثناء اللہ صاحب کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس کی ایسی آسانی سے تلافی کرائی کہ خود مخالف سے اس کی تکذیب کرائی۔

دوسرے روز بقیہ جرح کیلئے مولوی برہان الدین پھر آئے تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے زاد المعاد پیش کر کے حدیث کا ایک فقرہ پڑھوایا جس کا مضمون تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا؟ کہ اسی سال تم حج کرو گے۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یہ تو نہیں کہا تھا۔ یہ دکھا کر مولوی ثناء اللہ صاحب نے سوال کیا کہ جو کوئی کہے کہ آنحضرت ﷺ کے فرمودہ کے موافق یہ پیش گوئی نہیں ہوئی وہ سچا ہے یا جھوٹا؟ مولوی برہان الدین نے خدا لگتی کہی کہ ایسا شخص جھوٹا ہوتا ہے۔ (اس کو سن کر رحیم بخش مذکور نے بھی اپنے موقع پر اقرار کیا کہ آنحضرت ﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ اس سال حج ہوگا)۔

سوال۔ یسوع عیسائیوں کا مصنوعی معبود ہے۔

جواب: ہاں۔ سوال: قرآن کے صریح حکم کے خلاف کرنے سے بھی کوئی شخص نبی یا ولی ہوسکتا ہے۔

جواب۔ نہیں۔

سوال: مرزا جی نے یسوع کو جو عیسائیوں کا معبود ہے، برے لفظوں میں یاد کیا ہے یعنی شریر مکار جھوٹا وغیرہ کہا ہے۔

جواب: ہاں عیسائیوں کو الزامی طور پر کہا ہے۔

سوال: قرآن شریف میں کوئی آیت اس مضمون کی ہے؟ کہ مشرکوں کے معبودوں کو برا نہ کہا کرو؟

جواب: بعد تامل: ہاں ہے

مولوی برہان الدین اور منشی رحیم بخش دونوں نے اس مضمون کا اقرار کیا اسی طرح اور لوگ بھی کم وبیش کہتے گئے کسی نے صاف اور کسی نے پیچدار الفاظ میں مولوی صاحب نے کہلوایا کہ مرزا جی اور ان کے مریدوں کے پیچھے نماز درست نہیں۔

۳ روز پیشی ہو کر ۲۵ فروری مقرر ہوئی جس کی کیفیت سے اطلاع دونگا۔..

رات کو مولانا ثناء اللہ صاحب نے شہر سیالکوٹ مسجد کشمیریاں میں وعظ فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں اتنا مجمع تھا کہ اہالی شہر نے ایسا مجمع کبھی نہ دیکھا تھا۔ جمعہ صدر کی جامع مسجد کلاں میں پڑھایا۔ دونوں وعظوں میں مرزا کے خیالات پر نہایت شائستگی سے بحث کی
سیالکوٹ کے باشندوں کی خوش قسمتی ہے کہ اسی بہانہ سے مولوی صاحب ممدوح کے وعظ ونصیحت سے مستفیض ہو جاتے ہیں۔ بڑی خوشی یہ ہے کہ اس تقریب پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے رسالہ الہامات مرزا کی قیمت خاص سیالکوٹ والوں کے لئے دوران مقدمہ کے دنوں تک نصف کر دی جو عموماً مسلمانوں نے ہاتھوں ہاتھ سب لے گئے اور بہت بڑا فائدہ حاصل ہوا۔

راقم: ابوعبداللہ رفیع اللہ ولد قاضی عطاء اللہ قریشی سیالکوٹ امام مسجد صدر سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۵،۶)

استفتاء

سوال: مرزا غلام احمد متنبّی کے قصبہ کا نام ان کے معتقد قادیان بولتے ہیں حالانکہ ق عربی ہی سے مخصوص ہے ایک مرزا صاحب کا قول ہے کہ یہ لفظ اصل میں قاضیاں تھا۔ کیا یہ ٹھیک ہے۔

جواب: کچھ شک نہیں کہ قادیان کا نام اصل میں قاضیاں والا تھا کثرت استعمال سے والا کا لفظ حذف ہو کر قاضیاں رہ گیا بعد میں محاورہ پنجابی ض، د سے اور ق، ک سے بدل گئے اور کادیاں ہو گیا۔ یہی وجہ ہے کہ ڈاکخانہ کی مہر میں یہ نام چھوٹے کاف سے ہی لکھا جاتا ہے جس کی بابت ڈاکخانہ کے ... نہ کہ مرزا کے ... بایماء حضرت کوشش بھی کی تھی کہ مہر تبدیل ہو جائے مگر نہ ہو سکی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۷)

مرزائیوں کو دوبارہ شکست

۲۔ فروری ۱۹۰۴ء کو مرزائیوں کی طرف سے درخواست انتقال مقدمات بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور گذری تھی۔ صاحب بہادر نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کرکے مسلیں طلب کر لی تھیں اور تاریخ پیشی ۱۲ فروری مقرر تھی۔ اس تاریخ کو مقدمہ بمقابل علیوال صاحب موصوف کی عدالت میں پیش ہوا۔ مرزائیوں کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مسٹر اور ٹیل صاحب بیرسٹر، خواجہ کمال الدین بابو محمد علی وکلاء تھے اور مولوی محمد کرم الدین صاحب کی طرف سے بابو مولامل وکیل گورداسپور تھے، بحث وکلاء طرفین سنی گئی اور مسلوں کا ملاحظہ کیا گیا۔ مرزائیوں کے وجوہات انتقالات بے بنیاد ثابت ہوئے صاحب بہادر نے درخواست نامنظور کر کے مقدمہ واپس عدالت بابو چندولعل میں بھیجا ۔مرزائیوں کو یہ دوسری ہزیمت نمک بر ریش پاشیدن کا مصداق ہے۔فرمائیے مرزا صاحبان جاء ك الفتح کا تو پہلے حشر ہو چکا تھا ثم جاء ك الفتح کی مبارک قبول ہو ۔کیا اب بھی آپ غور نہیں فرمائیں گے خدا کے لئے اپنے بڈھے میاں (الہامی صاحب) سے پوچھئے تو کیا اسکا ملہم کہیں سویا ہوا ہے یا الہامی مشین کا کوئی پرزہ ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ عبرت عبرت۔

یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ علیوال اور اردگرد کے مسلمانوں نے مولوی صاحب کا بڑے تپاک سے استقبال کیا اور بڑا جوش دکھایا کرسیوں اور فرشوں کا انتظام خاطر خواہ مہیا تھا جزا ھم اللہ خیر الجزاء

مولوی صاحب کی آمد کی خبر سن کر اردگرد سے جوق جوق لوگ زیارت کو دوڑتے آتے تھے بعد فراغت مولوی صاحب نے معہ دیگر جماعت کے علیوال میں مسلمانوں کی ضیافت کھائی ہر چند اس جگہ کے مسلمانوں نے اشتیاق ظاہر کیا کہ جمعہ کی نماز یہاں پڑھائیں لیکن گاڑی کا ٹائم قریب تھا اور گورداسپور میں واپسی ضروری تھی اس لئے مولوی (کرم الدین) صاحب معہ وکیل واپس بسواری ٹمٹم تشریف لے گئے واپسی کے وقت راستہ میں بہت سے مسلمان بٹالہ کے یکوں پر سوار ملے جو مولوی صاحب کی زیارت کو جا رہے تھے راستہ میں ملاقات ہو جانے کے باعث مولوی (کرم الدین) صاحب کے ہمراہ واپس ہوئے۔ راقم: نامہ نگار گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۶۔۷)

☆ مرزا قادیانی کا مقدمہ ۱۶ فروری کو پیش ہوا مرزا نے بیماری کا عذر کیا کہ ایک مہینے تک میں حاضر عدالت نہیں ہو سکتا درخواست نامنظور ہوئی اور ۲۴ فروری مقرر ہوئی۔(اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضربت عیسوی یا ابطال مرزا پر ریویو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ یہ کتاب عیسائیوں کی طرف سے مرزا قادیانی کے رد میں شائع ہوئی ہے گو خطاب تو اس میں مرزا مذکور سے ہے مگر مسائل ایسے ہیں کہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہیں زیادہ زور حضرات انبیاء علیھم السلام کی عدم عصمت اور حضرت مسیح کی عصمت پر دیا گیا ہے ایک دو مضمون میں خاص مرزا کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے مثلاً مرہم رسل یا مرہم عیسی جو (بقول مرزا قادیانی) حضرت عیسی کے زخموں کے لئے حواریوں نے بنائی تھی اسکا ابطال جو اہل حدیث میں بھی نکل چکا ہے، یا حضرت مسیح کی کشمیر میں قبر ہونے کا جواب جو رسالہ عقاید مرزا میں مفصل مذکور ہے۔ مضمون تو پرانے ہیں جن کے جواب اہل اسلام کی طرف سے جو اسلام سے متعلق ہیں کافی ووافی دیئے گئے ہیں اگر کچھ ہے تو مرزا کی ذاتیات کا جواب ہے جو خود مرزا پر فرض ہے ہاں اس کتاب مرزا کی ایک بات کی کھلی تکذیب ہوتی ہے جو وہ کہا کرتے ہیں کہ میں سوروں کو قتل کرنے آیا ہوں اور سوروں سے مراد عیسائیوں کو بتلایا کرتے ہیں اور فرمایا کرتے ہیں کہ میرے دم تحریر سے تمام سؤر (عیسائی) قتل ہو چکے ہیں مگر اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کی آواز آ رہی ہے۔ شائد آخری سانس ہو۔
پتہ ریلی جیئس بک سوسائٹی لاہور انارکلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۰۴ء ص ۶)

افسوس مہینہ کامل گذر گیا اس تمام مہینے میں مرزا کادیانی کا کوئی تازہ الہام سننے میں نہیں آیا۔
زیادہ افسوس یہ کہ موضع قادر آباد ضلع امرتسر میں ایک مرزائی خاندان تمام کا تمام طاعون سے راہی بقاء ہوا۔

وکیل امرتسر الحکم قادیان سے دریافت کرتا ہے کہ اس کی اصل وجہ بتلاوے۔

ہمارے خیال میں وجہ صاف ہے دل سے مرزا صاحب کے حق میں بے ایمان ہونگے۔ اس سے زیادہ معقول وجہ کیا ہوسکتی ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۰۴ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٭مرزا قادیانی کے گورداسپوروالے مقدمہ کی تاریخ ۸؟ مارچ مقرر ہوئی ہے۔

(اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۸)

مرزا قادیانی اور مسیح اسرائیلی

جناب منشی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد نے خاص مسیح علیہ السلام کا نام لے کر بھی سخت گالیاں دی ہیں ان کی کتابوں سے اصل عبارات معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں:

۱۔ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۵ میں لکھتے ہیں:

مسیح کی سخت زبانی تمام نبیوں سے بڑھی ہوئی تھی۔

بقول مرزا صاحب صاف ظاہر ہے کہ تمام نبی بھی سخت زبان تھے لیکن مسیح سب سے زیادہ سخت زبان تھا

جو سخت زبان مسیح نوں جانے نالے سب نبیاں نوں جانے
پھر کیویں مسیح موعود نہ اس نوں احمق خلق پچھانے

۲۔فتح المسیح کے ص ۸؟ میں تحریر کرتے ہے:

مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیئو۔شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار۔متکبر، خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا۔مگر اس سے بھی پہلے اور کئی خدائی کا دعوی کرنے والے گذر چکے ہیں ایک مصر میں بھی موجود تھا۔

اے مرزائیو سچ کہو کہ مسیح خدائی کا دعوی کرنے والا اور فرعون مصری جیسا کون لکھ رہا ہے میرزا صاحب یا کوئی اور۔سچ ہی کہنا ورنہ کاذب کے واسطے خدا کی طرف سے لعنت کا خطاب موجود ہے

فرعوں مصرے دا ثانی جیہڑا خاص مسیح نوں لکھے
پھر کیوں بجھ بجھ احمق خلقت لگے اس دے پچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ فتح المسیح کے صفحہ ۴ میں لکھتے ہیں:

ہاں مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب تو ہمیں بھی نہیں آتا۔ آپ نے سوچا ہوگا، ہم تو سوچ کر تھک گئے عمدہ جواب خیال میں نہیں آیا۔ کیا خوب خدا جسکی دادیاں اور نانیاں اس کمال کی ہیں،

معاذ اللہ اس عبارت سے بقول مرزا صاحب روشن ہے کہ مسیح خدائی کا دعویکرتا تھا اور اس کی دادیاں اور نانیاں بھی بدکار تھیں۔ ہمارے سردار خاتم الانبیا ﷺ نے سچ فرمایا:

اذا لم تستحے فاصنع ما شئت (اخرجہ البخاری)،

جب تجھے شرم نہ ہو پس جو چاہے کر

مسیح دی دادیاں نانیاں تائیں جو بدکار بناوے
پھر کیویں مسیح موعود نہ اپنے تائیں اوہ سداوے

دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۳ میں مرزا صاحب کا فتوی:

وہ انسان کتوں سے بدتر ہے جو عوعو بھونکتا ہے۔،

۴۔ فتح المسیح کے صفحہ ۲۴ میں لکھتے ہیں:

آپ کے خدا صاحب نے دنیا کی چند روزہ زندگی کو ایسا پیار کیا کہ ساری رات زندہ رہنے کے لئے دعائیں مانگتا رہا بلکہ سولی پر بھی رضا وتسلیم کا کلمہ منہ سے نہ نکلا ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا! اے میرے خدا! تو نے مجھے کیوں ترک کر دیا۔ اور خدا نے کچھ جواب نہ دیا کہ اس نے ترک کر دیا۔ مگر بات تو ظاہر ہے کہ خدائی کا دعوی کیا تکبر کیا ترک کیا گیا۔

اے مرزائیو! سچ سچ کہو کہ مسیح علیہ السلام کی نسبت یہ کون لکھ رہا ہے (مگر بات ظاہر ہے کہ خدائی کا دعوی کیا تکبر کیا ترک کیا گیا)، مرزا جی ہیں یا کوئی اور اور تم بموجب آیت لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم کافرکس کو کہو گے۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیر ومرشد کا تحریری اقبال بھی مجھ سے سنو: دیکھو ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

یہ اشارہ اس مشابہت کی طرف ہے جو اس عاجز کو حضرت مسیح سے ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایلی ایلی کی دعا حقیقت حضرت مسیح نے اپنی تنگی کے وقت کی تھی۔

اے مرزا ئیو! کیا اب بھی تم اس تحریر کے سننے کے بعد کہہ سکتے ہو کہ مرزا صاحب نے دیدہ دانستہ مسیح بن مریم کو خدائی کا دعوی کرنے والا، اور تکبر کرنے والا وغیرہ، توہین آمیز الفاظ سے نسبت نہیں کیا ہے۔ بلکہ ان سے مراد ان کی کوئی اور شخص ہے تو مرزا صاحب قادیانی کا فتوی تم پر صادق آ جائے گا۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ میں وہ لکھتے ہیں:

خنزیر سے پلید وہ لوگ ہیں جو اپنے نفسانی جوش کے لئے حق اور دیانت کی گواہی کو چھپاتے ہیں۔

اے مرزا ئیو! دیکھو اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۵ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

جس قدر حضرت عیسی علیہ السلام کے اجتہاد میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں پائی نہیں جاتی۔ شاید خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہے۔

اے مرزا ئیو! کیا اب بھی تم منہ سے بول سکتے ہو یعنی انکار کر سکتے ہو کہ مرزا صاحب مسیح بن مریم کو خدائی کا دعوی کرنے والا نہیں سمجھتے۔ خدا سے ڈر کر سچ ہی کہو ورنہ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۹ میں مرزا صاحب قادیانی کا لکھا ہوا فتوی بالکل تم پر صادق آ جائے گا وہ یہ ہے:

تکلف سے جھوٹ بولنا گوہہ کھانا ہے۔

خدا سے ڈرو توبہ کرو

وجیھاً فی الدنیا و الآخرہ نوں جیہڑا مندا بولیسی
بے شک اللہ جلدی اس نوں ذلیل و خوار کریسی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۳۔۴)

❁ افسوس مرزا قادیانی پر فرد جرم لگایا گیا۔ مزید افسوس یہ کہ مرزا جی کی طبیعت ناساز ہے۔ بیماری دل کی ہے جو ظاہر نہیں کر سکتے۔ خدا نہ کرے خس کم جہاں پاک کی آواز سننے میں آوے۔ ۱۱۔ اپریل مقرر ہوئی۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۸ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۸)

❁ صدر سیالکوٹ کی مسجد کے فیصلے کے لئے ۲۹ مارچ مقرر ہوئی۔ ناظرین دعا کریں۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۸ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی، نیچری اور آریہ سماج

بلا سے کوئی ادا ان کی بد نما ہو جائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

یوں تو کون ہے جو مسیح قادیانی اور مجدد پنجابی کی تجدید کا قائل نہ ہو، اور پنجابی نبی کا لوہا نہ مانتا ہو، بالخصوص کفار خصوصاً آریوں کے مقابلے تو آپ ماشاء اللہ برہنہ شمشیر ہیں۔ لیکن آج کل جو چال ایجاد کی ہے سبحان اللہ تمام پچھلی چالوں کو ماند کرتی ہے۔ واہ کیا کہنے ہیں، قربان ایک ہی کہی، ماشاء اللہ ہم داد دیتے ہیں اور تمام دیکھنے سننے والے بھی داد دیں گے۔

ان دنوں قادیان سے ایک رسالہ آریوں کے جواب میں قادیانی امت کے حکیم نے شائع کیا ہے جس میں معجزات انبیاء پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ:

میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفہ اللہ مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات اور خوارق کا انکار، یہ لوگ اسی ایک مد میں ان تمام ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے، اور یہ لوگ اور ان کے دل و دماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں وسوسوں میں مبتلا ہیں، اور جہاں کہیں کسی معجزہ کا ذکر ہوا، اسے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دے دیا جائے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی ﷺ کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں بھی ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالی کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء کو ملی تھیں ۔ جو عجا ئبات خدا تعالی نے حضرت ابراہیمؑ (اس تشبیہہ سے مرزا جی کی غرض یہی ہے کہ کافروں کو یقین ہو جائے کہ یہ انبیاء میری طرح بانی جمع خرچ کر کے احمقوں کو پھاندتے تھے ۔افسوس۔ نعوذ باللہ) اور موسیٰؑ کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے ،وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش کیلئے قدم اٹھائے

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

سبحان اللہ ! کیا کہنے ہیں۔ خلاصہ اس مضمون کا یہ ہے کہ حضرات انبیاء سابقین علیہم السلام کے کمالات کا مجموعہ مرزا جی میں موجود ہے بہت خوب :

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس ہم بھی آریوں اور نیچریوں سے سفارش کرتے ہیں کہ مرزا جی کی دعوت ضرور قبول کریں اور ان کے کمالات سے مستفیض ہوں۔ ہاں یہ خیال نہ کریں کہ آج تک انہوں نے کیا دکھایا ہے جواب دکھائیں گے ۔آتھم کی پیش گوئی، پنڈت لیکھ رام ،احمد بیگ والی ، میعادی سہ سالہ پیش گوئی مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی والی پیش گوئی قادیان کے طاعون والی پیش گوئی کیسی صاف اور صریح طور پر غلط نکلیں ،تو اب کیا دانائی ہے کہ پھر دوبارہ تحریر کرنے میں وقت ضائع کیا جائے اور :

آزمودہ را آزمودن خطاست ،

پر غور نہ ہو۔

ہمارے خیال میں آریوں اور نیچریوں کے یہ خیالات کسی طرح صحیح نہیں ۔ ممکن ہے کہ ان وقتوں میں مرزا جی کو پورا تجربہ نہ ہوا ہو،مگر اب ہو گیا ہو۔ آخر، پیر شو بیاموز، کا مقولہ مشہور ہے ۔

ہوا کیا اجی یہ تو کرنے کی ودیا ہے۔ مشق آہستہ آہستہ ہی ہوتی ہے ۔تم بھی عجب آدمی ہو، کیا پہلوان ایک دفعہ گر کر کشتی لڑنے کی درخواست کرے ، تو اسکو پہلا حوالہ ہی دیا جاتا ہے ۔ ہرگز نہیں ۔

افسوس ہے کہ اہل حدیث کو اس دعوت میں شریک نہیں کیا گیا کیونکہ مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو یقین ہے کہ اہل حدیث ہمارا عاشق صادق ہے، جو قادیان تک حاضری سے بوقت نصف شب بھی نہیں رکنے کا

ہم کشتہ تیرے ناز کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۲۔۳)

مرزا قادیانی کا اعتقاد خدا کی نسبت

جس کا ملہم کہلاتا ہے

(راقم: منشی اللہ دتا از جھنگ)

مرزا صاحب کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں:

۱۔ توضیح المرام صفحہ ۲۱:

اوپر کی طرف سے وہ اعلیٰ درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے جو اول بندہ کے دل میں بارادہ الٰہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہے ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔

اس عبارت سے چند امور ظاہر ہیں:

۱۔ کم زور انسان کی محبت رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

۲۔ عاجز انسان کی محبت خداوند قادر کی محبت سے درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہے۔

۳۔ خدا اور بندہ کی محبت کے مل جانے سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جس کا نام روح القدس ہے

اور توضیح مرام صفحہ ۲۲ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

اور چونکہ روح القدس ان دونوں محبتوں کے ملنے سے انسان کے دل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوتی ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ دونوں کے لئے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ سمجھ لیا ہے۔

اس عبارت سے بھی چند امور ثابت ہوتے ہیں:

۱۔روح القدس جبریل فرشتہ کا نام نہیں بلکہ جو خدا اور بندہ کی محبت کے مل جانے سے تیسری چیز پیدا ہوتی ہے وہ ہی روح القدس ہے۔

۲۔وہ تیسری چیز پیدا شدہ خدا اور بندہ کے لئے بطور ابن ہے۔

۳۔اور یہی پاک تثلیث ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ سمجھ لیا ہے

اس جگہ مرزا صاحب نے نصاری کی تقلید کی ہے یعنی ان کے ہم اعتقاد ہوئے ہیں دیکھو خط اول یوحنا باب ۷ آیت ۷۔

تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس۔ یہ تینوں ایک ہیں۔

اگر مرزا صاحب اور نصاری کی تقریر میں کچھ فرق ہے تو صرف چال ہی بدلنے کا ہے ورنہ دعوی دونوں کا ایک ہی ہے

اے مرزائیو! دیکھو خدا کا فرمان: و لاتقو لوا ثلا ثه (یعنی مت کہو تین)

اور

لقد کفر الذین قا لوا ان الله ثا لث ثلا ثة و ما من اله ا لا اله واحد و ان لم ینتھوا عما یقو لو ن لیمسّنّ الذین کفروا منهم عذا ب الیم ۔ (المائدة : ۷۳) (البتہ تحقیق کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں کہ تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا اور نہیں کوئی معبود مگر معبود ایک اگر باز رہیں اس چیز سے کہ کہتے ہیں البتہ لگے گا ان کو کہ کافر ہوئے ان میں عذاب دردناک)

مرزائیو! بموجب آیات تم کافرکس کو کہو گے خدا سے ڈر جاؤ ورنہ پچھتاؤ گے

دیکھو مرزا غلام احمد، خدا سے برابر ہونے کے بھی مدعی ہیں

۲۔ ضمیمہ انجام آتھم میں کہتے ہیں:

براہین احمدیہ میں خدا نے مجھے کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی

(یعنی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحیداور تفرید)

اس الہام سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت توحیداور تفرید کا مرتبہ تو حاصل کر چکے تھے لیکن پورا خدا بننے میں کچھ کمی باقی تھی جو مرزا قادیانی کی عبات ذیل سے پوری ہوگئی جو انہوں نے ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کو اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۲۵ پر لکھی اس کے حاشیہ میں کہتے ہیں:

اور دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی زبان میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں، خدا کی مانند۔ یہ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی

مرزا صاحب نے اپ ہی اپنے پہلے الہام کی تفسیر کر دی یعنی دانیال نبی کی کتاب سے تحریری ثبوت پیش کر کے اپنا خدا کی مانند ہونا ثابت کیا۔ اگر اب بھی مرزائی جماعت ہٹ دھرمی سے اس بات کا انکار کریں کہ مرزا صاحب خدا کی مانند ہونے کے مدعی نہیں ہیں تو بجز اس کے ہم اور کچھ نہیں کہیں گے لعنت الله علی الکاذبین اور تم بھی کہواے مرزائیو! آمین۔ دیکھو قرآن میں لیس کمثله شئی اور موجود اور قل هو الله احد الله الصمد بھی موجود اور براہین میں خدا کہے مرزا جی کو انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی۔ میں اللہ سے پناہ مانگتا ہوں ایسے کلمات کفر سے اور ایسے کافروں سے جو خدا کی مانند ہونے کے مدعی ہوں۔

اگر مرزائیوں کی پوری تسلی نہیں ہوئی تو میں ایک اور نقل کرتا ہوں دیکھو اخبار الحکم نمبر ۸ ج ۵۔ ۲ مارچ ۱۹۰۴ء میں عبدالکریم، مرزا جی سے روایت کرتے ہیں:

ایک روز کاسر الصلیب فرماتے تھے اللہ تعالیٰ ضرور جانتا ہے کہ کس قدر جوش مجھے نصرانی مذہب کے استیصال (بیخ کنی) کے لئے ہے پس اس کو ان لفظوں میں ادا کر سکتا ہوں کہ مجھے اس اعتقاد کی تباہی کے لئے اتنا جوش ہے کہ جتنا خود خدا کو۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ نصاری کی بیخ کنی اور ان کے اعتقاد کی تباہی کے لئے مرزا صاحب کے خدا کو بھی مرزا جی کے مساوی جوش ہے اس تحریر کو قریباً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار سال کا عرصہ گذر چکا ہے اور جوش تو دونوں کو اس سے پہلے کا ہو گا لیکن اب تک دونوں سے کچھ نہیں ہو سکا۔ اور مسلمانوں کا خدا تو اس بات سے پاک ہے کہ اس کو کسی چیز کی تباہی کے لئے عاجز انسان کی مانند جوش کھانا پڑے بلکہ وہ تو ایسی طاقت رکھتا ہے کہ اگر وہ چاہے تو تمام جہان کو طرفۃ العین میں ہلاک کر دیوے اس بات کا قرآن شریف گواہ ہے یہاں ثبوت پیش کرنے کی کچھ حاجت ہی نہیں ہے مگر مرزا صاحب کی خوش آمدی حالت قابل تعریف ہے دیکھو تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۱۴ میں لکھتے ہیں:

اے قیصرہ ملکہ معظّمہ! ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں، اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتے ہیں۔

کجا عیسویت کی بیخ کنی اور تباہی کا جوش مزاجی اور مرزا جی کے خدا کو اور کجا اقبال مندی اور سلامتی کے لئے دعا۔ سچ ہے: دروغ گورا حافظہ نباشد

اے مرزائیو! خدا تم کو ہدایت کرے تمہاری تسلی کے لئے ایک اور نقل کرتا ہوں۔ دیکھو رسالہ دافع البلاء کے صفحہ ٦۔ ٧ میں جو مرزا صاحب قادیانی نے ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۲ء کو طبع کرایا ہے کہتے ہیں:

خدا نے مجھے کہا ہے انت منی و انا منك۔

ترجمہ: تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔

اس الہام کے فقرہ انا منك سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا جی کا خدا مرزا جی سے پیدا ہوا ہے معاذ اللہ قرآن میں تو لم یلد و لم یو لد خدا کا کلام اور انت منی و انا منك مرزا جی کا الہام

اے مرزائیو تم خداوند قہار کے قہر سے ڈر کر سچ کہو کہ اگر کوئی اور شخص کہے کہ میں یہ توحید اور تفرید کا مرتبہ رکھتا ہوں، یا یہ کہے کہ دانیال نبی کی کتاب میں مجھے خدا کی مانند لکھا ہے، یا یہ کہے کہ میں خدا میں سے ہوں اور خدا مجھ سے ہے تو تم اس کو کافر کہو گے یا نہیں؟ اگر دیدہ دانستہ جھوٹ کہو گے تو جان رکھو کہ کاذب کے واسطے خدا کی طرف سے لعنت کا خطاب موجود ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اپریل ۱۹۰۴ء ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون (۱)

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

اللہ اللہ! ابھی کل ہی کا ذکر ہے کہ قادیانی مسیح للکار للکار کر کہتا تھا کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا۔ کوئی ہے کہ ہماری طرح الہام سے دعویٰ کرے کہ انہ آوی القریۃ کوئی ہے کہ بتلاوے کہ قادیان سے دو دو کوس پر طاعون نے جو محشر قائم کر رکھا ہے، قادیان میں کیوں نہیں آتا۔ خدا قادیان کو تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے دافع البلاء۔ اللہ اللہ:

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

آج کوئی ہے کہ قادیان میں جا کر طاعون کی تباہی کو آنکھوں سے دیکھے کہ تین ہزار کی آبادی سے بمشکل تین سو آدمی نظر آتے ہیں۔ دوکانیں بند ہیں، بازار ویران سنسان نظر آتے ہیں۔ یا مراسلہ مندرجہ ذیل کو پڑھے:

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث تسلیم

قادیان میں آج کل سخت طاعون ہے مرزا صاحب اور مولوی نور الدین کے سوا تمام مرید قادیان سے بھاگ گئے ہیں۔ مولوی نور الدین کا خیمہ قادیان سے باہر ہے۔ اوسط اموات ۲۰ سے ۲۵ یومیہ ہے۔ مولوی نور الدین کی سالی کا لڑکا منظور الحق بھی چل بسا۔ مرزا جی نے اپنے گھر میں بالکل بندش کر دی ہے کہ کوئی آدمی نہ آنے پاوے۔ حکیم نور الدین اور قطب الدین کو حکم دیا گیا ہے کہ کسی مریض کے مکان پر نہ جاویں۔ مرزا جی کا سکول بھی بیماری کی وجہ سے بند ہے۔ نامہ نگار اں از قادیان۔ ۱۴۔ اپریل

اخبار بدر قادیان ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۴ء میں بھی کمال صفائی سے اڈیٹر نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعون کی قادیان کی صفائی کو تسلیم کیا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۴ء ص ۴۔۵)

قادیان میں طاعون (۲)

بیا با چشم روشن تا چہا در قادیان بینی
خزاں بینی وبا بینی غرض دار الزیاں بینی

مثل مشہور ہے دہقانی کی پینتالیس عزتیں ہوتی ہیں اس لئے وہ ایک دو، بلکہ تین چار، بلکہ چھ سات آٹھ دفعہ ذلیل ہونے سے اپنے آپ کو ذلیل نہیں جانتا۔ جب تک کہ حسب تعداد عزتہا ذلیل ہو کر سلب کلی نہ ہولے۔ پھر یہ شرط بھی ضروری ہے کہ کسی حساب میں اس کو غلطی نہ ہو جاوے۔ یہی حال ہمارے مرزا صاحب کا ہے۔ ایک دفعہ دو دفعہ نہیں، دس بیس دفعہ نہیں، مرات کرات دفعہ آپ کی خاطر خواہ عزت ہوتی ہے بلکہ بعض دفعہ تو یہاں تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ مرزا صاحب زبان حال سے کہا کرتے ہیں:

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی خصال کے
مرزا بنا کے کیوں میری مٹی خراب کی

کون سا مہینہ یا کونسا سال ہے جس میں ہمارے مرزا جی بحکم آیت کریمہ اولا یرون انّهم یفتنون فی کلّ عام مرة او مرتین ثم لا یتوبون و لا هم یذّکّرون (توبہ:۱۲۶) دو تین دفعہ ابتلاء میں نہ آتے ہوں۔

سال ہا گذشتہ کی رپورٹ کا دہرانا تو فضول ہے اسی سال کی سناتے ہیں۔ ۲۲۔ اپریل کے اہل حدیث امرتسر میں قادیان میں طاعون ہونے کا واقع درج کیا گیا تھا اس پر بحکم الحق مرّ مرزائی اخباروں میں ایک غیر معمولی طیش پیدا ہوا، اور اہل حدیث جیسے راست باز، حق شعار پرچے کی نسبت بہت کچھ زہر اگل رہے ہیں۔ چنانچہ الحکم سوال کرتا ہے کہ اہل حدیث کو اگر خدا کا خوف ہے، تو بتلاوے کہ کہاں کہا گیا تھا کہ قادیان میں کبھی طاعون نہیں آئے گا۔ (۲۴۔ اپریل)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو ناظرین اس عبارت سے مرزائیوں کی بے بسی معلوم کر سکتے ہیں کہ قادیان میں طاعون ہونے کا کس لطیف پیرائے میں اقرار ہے۔ اس لطیف سے الطف پیرایہ ایک اور ہے جس کو سن کر ناظرین اس پاک جماعت کی چالاکی اور شرم وحیا سے انگشت بدنداں ہوں گے۔ اخبار البدر قادیان کے دفتر سے ۲۵۔ اپریل کو خریداروں کو اطلاع دی گئی کہ اخبار یکم مئی تک بند رہے گا۔ مطبوعہ کارڈ میں لکھتے ہیں:

طاعون حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہام کے ماتحت اپنا کام برابر کرتی رہی ہے۔

اللہ اللہ! کس دبی زبان سے اقرار ہے اور کس ناز وادا سے معشوقانہ ادا میں تسلیم کیا گیا ہے اب سنئے ہم آپ کو بتلاتے ہیں اور آپ کے سوال کا جواب دیتے ہیں:

دافع البلاء صفحہ ۵ کو پڑھو۔ کیسا صاف لکھا ہے:

قادیان کے چاروں طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی ہے اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلے پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا۔ کیا اس سے بڑھ کر اور کوئی ثبوت ہوگا۔

اسی صفحہ پر لکھا ہے:

قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تاکہ تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ خدا کا رسول قادیان میں تھا۔

پھر صفحہ ۷ پر ایک الہام کا ترجمہ لکھا ہے کہ:

خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو (مرزا غلام احمد قادیانی) اسی میں رہتا ہے۔

پھر صفحہ ۱۰ پر اپنے مخالفوں کو ڈانٹ پلائی ہے کہ میاں شمس الدین اور انجمن حمایت اسلام لاہور کی بابت، اور مولوی عبدالجبار صاحب امرتسر وغیرہ کی نسبت، مولوی نذیر حسین مولوی محمد حسین، دہلی کی نسبت پیش گوئی کریں کہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ اور اگر ان لوگوں نے ایسا نہ کیا تو پھر سمجھا جائے گا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں اپنا رسول بھیجا ہے۔

یہ ہیں مرزا جی کی تعلیاں ! ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ ان عبارات کا کیا مطلب ہے۔ ہاں ہم اس سے انکاری نہیں کہ مرزا جی کو چونکہ اندر کا چور دبا رہا تھا کہ میری باتیں تو جیسی ہیں وہی ہیں اس لئے بطور پیش بندی یا بحکم لو کان من عند غیر الله لو جدوا فیه اختلافاً کثیراً۔ یہ بھی مرزا جی نے لکھا تھا کہ

کچھ حرج نہیں کہ انسانی برداشت کی حد تک کبھی قادیان میں بھی کوئی واردات شاذ و نادر طور پر ہو جائے جو بربادی بخش نہ ہو، اور موجب فرار و انتشار نہ ہو کیونکہ شاذ و نادر معدوم کا حکم رکھتا ہے۔ (دافع البلاء حاشیہ۔ص ۵)

ناظرین! الہامی صاحب کی اس عبارت کو بھی ہماری سفارش سے الہامی مان لیں لیکن مطلب اسکا خوب یاد رکھیں بھولے ہوں تو ہم پھر بتلائے دیتے ہیں:

قادیان میں شاذ و نادر واردات ہوں گی جو ایسی قلیل ہوں گی کہ کالعدم تصور ہوں گی۔

اس کلام کے بعد قادیانی عادل گواہ کی گواہی سنئے۔ جس کا نام البدر ہے آپ ۱۶۔ اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں:

یوگندر پال (آریہ) نے بڑے دعوی سے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ہم بذریعہ ہون کے قادیان کو طاعون سے پاک و صاف کریں گے۔ تو جلسہ کا ختم ہونا تھا کہ یوگندر پال تو کیا صاف کرتے خود طاعون نے صفائی شروع کر دی۔ (ص ۷)۔

اب ناظرین اس شاذ و نادر کو اور اس صفائی کو ذرہ صفائی سے تاکہ کسی قسم کی کدورت باقی نہ رہے۔ اللہ اللہ! کہاں یہ دعوی کہ قادیان سے دو دو کوس تک طاعون ہے، جو بیمار آتا ہے اچھا ہو جاتا ہے، اسی بنا پر اس کا نام دارالامن والامان رکھا گیا تھا، پھر یہ ترمیم کہ شاذ و نادر واردات ہوں گی جو معدوم کے حکم میں ہوں گی، جس کا یہ انجام بقول اڈیٹر البدر طاعون سے صفائی ہی ہوگئی۔ ناظرین منتظر ہوں گے کہ یہ صفائی کس حد تک ہوئی، تو ان کی آگاہی کے لئے ہم اتنا بتلاتے ہیں کہ مارچ اپریل کے دو مہینوں میں قادیان میں ۳۱۴، آدمی طاعون سے مرے حالانکہ کل آبادی قادیان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۰۰ ہے۔ (مفصل مع شہادت آئندہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء ص ۲-۳)

مرزا قادیانی کا اعتقاد

قرآن مجید کی نسبت (۱)

(منشی اللہ دتا صاحب)

ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۰۴ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے

یعنی بقول مرزا صاحب ظاہر ہے کہ قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔ اور خداوند اکثر جگہ قرآن میں فرماوے میری آیات بینات ہیں اور نیز فرمایا

ا لحمد لله الذی انز ل علی عبده الکتا ب و لم یجعل له عوجا

(الکھف: ۱) سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے اتاری اوپر بندے اپنے کے کتاب اورنہیں کی واسطے اس کے کجی

اور جیسے فرمایا:

لا تقو لوارا عنا و قو لوا انظر نا۔ مت کہو را عنا اور کہو انظر نا۔

۲۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۵ میں تحریر کرتے ہیں:

قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کران پر لعنت بھیجتا ہے۔

اس عبارت سے بقول مرزا ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایسی قسم کا سخت زبان اور سخت گالیاں دینے والا ہے کہ جس سے نہایت درجہ کا جاہل اور غبی بھی بے خبر نہیں ہے۔ پس مرزا صاحب کا یہ اعتراض قرآن شریف پر نہیں ہے بلکہ خداوند قدوس و حلیم و حکیم پر ہے کیونکہ قرآن اس کا کلام ہے اور جس نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا یحب اللہ الجھر با لسوء من القول

۳۔ ازالہ اوہام کے صفحہ ۲۷ میں ولید بن مغیرہ کی نسبت نہائت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ استعمال کیئے۔ یعنی مرزا صاحب قادیانی نے خداوندقہار کا خوف دل سے دور کر کے اکمل کلام کی نسبت یہ لکھ دیا کہ قرآن میں ایسے الفاظ استعمال کیئے گئے ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ برین عقل و دانش بباید گریست۔ افسوس تو اس بات کا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے انسان اور مسلمان بلکہ امام الزمان اور مہدی اور مسیح موعود اور رسول اور نبی کہلا کر یہ لکھ دیا کہ قرآن سخت زبانہے اور گندی گالیاں سے پر ہے۔ معاذ اللہ مرزا صاحب گویا خداتعالیٰ کو گندی گالیاں دینے والا تصور کرتے ہیں۔ کاش مرزا صاحب جنّوں میں سے ہوتے تو قرآن کی نسبت ان کے منہ سے یہ تو نکلتا:

قل او حی الیّ انه استمع نفر من الجنّ فقا لوا انا سمعنا قرآناً عجباً ۔یهدی الی الرشد فآ منا به ۔ و لن نشر ك بر بنا احداً (الجن : ۱۔۲) (پس کہا انہوں نے (جنوں کی اپنی قوم کو) تحقیق سنا ہم نے قرآن مجید کو کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے پس ایمان لائے ہم ساتھ اس کے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۰۴ء ص ۸۔۹)

مرزا قادیانی کا اعتقاد

قرآن مجید کی نسبت (۲)

(منشی اللہ دتا از یتیم خانہ بہاولپور)

اور خود اللہ تعالیٰ قرآن کی تعریف میں ارشاد فرماوے

اللہ نز ل ا حسن الحد یث (اللہ نے اتاری بہترین بات)

احسن کے معنی بہت خوبصورت۔ اللہ فرماوے کہ میری کتاب احسن الحدیث ہے اور مرزا کہے کہ قرآن سخت زبان اور گندی گالیاں دینے والا ہے۔

اگر یہاں یہ سوال ہو کہ مرزا صاحب نے قرآن کی نسبت ایسا کیوں لکھا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب پر سخت زبانی کے باعث یعنی سخت اور گندے الفاظ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت تحریر کرنے کے باعث لوگوں نے اعتراض کیئے تو مرزا نے اپنی سخت زبانی کے الزام کو رفع کرنے کے لے یہ لکھ دیا کہ قرآن میں بھی ایسے الفاظ ہیں جو نہایت سخت اور گندی گالیاں ہیں پس جہت ثبوت ازالہ اوہام سے اصل عبارت نقل کرتا ہوں:

پہلی نکتہ چینی اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت کلمات استعمال کیئے ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۲)

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ بے شک مرزا صاحب اپنی بدزبانی کے باعث عند اللہ اور عند الناس بھی ملزم ہیں چنانچہ چند سال کا عرصہ ہوا ہے کہ حکام وقت نے بھی مرزائیوں کو بدزبانی سے حکماً بند کیا تھا لیکن العادت من الموت سے پہلے ہٹنا بھی تو مشکل ہے جیسا کہ سنا جاتا ہے کہ مرزا صاحب پر باعث بدزبانی ایک مقدمہ دائر ہے یہ بھی سنا جاتا ہے کہ مرزا صاحب اس مقدمہ میں فتح کے نقارے بجا رہے ہیں خیر جو کچھ ہوگا دیکھا جائے گا۔

اب میں مرزائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ غور سے سنیں کہ خدا کا معاملہ جو مخلوق کے ساتھ ہے وہ واقعی اور ٹھیک طور پر ہے کیونکہ جیسے وہ تمام اشیاء کا اکیلا خالق ہے ویسے ہی مالک بھی ہے اور اس کو بنی آدم مخلوق اور مملوک میں ہر طرح سے کرنے کہنے کا حق ہے مخلوق میں سے کسی کی کیا مجال ہے کہ اس پر اعتراض کرے یا اس سے پوچھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا یا کہا۔ چنانچہ اس نے اپنی تعریف میں فرمایا ہے

لا يسئل عما يفعل و هم يسئلو ن ۔ (الانبیاء: ۲۳)

(نہیں سوال کیا جاتا اس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ سوال کیئے جاتے ہیں)۔

اے مرزائیو! خداوند قہار سے ڈر کر ضد اور تعصب کو دور کر کے ایماناً سچ ہی کہو

۱۔ اگر کوئی مسلمان یہ کہے کہ قرآن اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔

۲۔ اور یا یہ کہے کہ قرآن ایسا سخت زبان اور گالیاں دینے والا ہے جس سے غایت درجہ کا غبی اور جاہل بھی بے خبر نہیں ہے۔

۳۔ اور یا یہ کہے کہ قرآن میں ایسے الفاظ موجود ہیں جو بصورت ظاہری گندی گالیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتی ہیں تو ایسے شخص کو تم مسلمان کہو گے یا کچھ اور؟ میں کہتا ہوں کہ قرآن کہتا ہے لعنت اللہ علی الکاذبین اور تم کہواے مرزائیو! آمین

خدا سے ڈر تعصب چھوڑ پیارے
اگر حق کی تجھے ہے لوڑ پیارے
نہ مانے جو حدیث مصطفیٰ کو
اسی کو آگ ہو در گور پیارے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء ص ۶۔۷)

قادیان میں طاعون (۳)

نمبر سابق میں قادیان میں طاعون کی بابت مرزا جی کی پیش گوئیاں درج کر کے بتلایا گیا ہے کہ مارچ اپریل کے دو مہینوں میں قادیان میں ۳۱۳۔آدمی طاعون کا شکار ہوئے۔ چونکہ قادیانی پرچہ الحکم کے ایک نامہ نگار نے اہل حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ اہل حدیث کہلا کر بے سند باتیں لکھتے ہو، کیا سلسلہ حدیث کے راویان کا یہی طریق تھا، اسلئے اہل حدیث اس سوال کی قدر کرتا ہے کیونکہ خدا کے فضل سے اہل حدیث کو ناز ہے کہ اس نے آج تک سلسلہ اخبار کو خوب ملحوظ رکھا ہے۔

سنئیے! قادیان میں ۳۱۳ والی روایت کے راوی ایک بڑے معتبر اور ثقہ مرزا جی کے مخلص دوست اور مشیر خاص بلکہ ہمسایہ دیوار بدیوار یعنی سید محمد علی شاہ صاحب قادیانی پنشنر ہیں جنھوں نے گورداسپور میں چند معزز اصحاب کے مجمع میں یہ بیان کیا کہ مارچ اور اپریل کے دو مہینوں کے اندر ۳۱۳، آدمی مرے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ حکیم نور الدین کی لڑکی کو بخار ہوا تھا جس پر شبہ ہوا کہ طاعونی بخار ہے چنانچہ ان کو حکم ہوا کہ باہر درختوں کے نیچے اسکو لے جائیں اور وہ چلے گئے۔

مسٹر الحکم! اہل حدیث اس سے زیادہ اپنی سند کا ثبوت کیا دے سکتا ہے۔ اور اگر آپ سید صاحب موصوف کا اس بیان سے انکار چھاپ دیں گے، تو ہم آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورداسپور پلیگ ڈیوٹی آفس کی رپورٹ سے نام بنام بتلا دیں، جس کی سردست ہم کو ضرورت نہیں۔

بتلایئے جس مقام پر اس قدر طاعون ہو کہ ۲۸ سو کی آبادی سے ۳۱۴ چل بسیں اور موضع کے باشندے تو بجائے خود، مسیح موعود اور مہدی مسعود (مرزا) کے ہاتھوں کا لگایا ہوا پودا مشن کالج (مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان) بھی بند ہو کر مدرسین اور طلبا اپنے اپنے گھروں کو چلتے ہیں وہ طاعون جارف اور موجب انتشار و فرار ہے یا ابھی کچھ کسر ہے۔

اللہ اللہ! مرزا جی کی وہ بھول بھلیاں اور یہ حیلہ سازیاں۔ آہ:

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

بتلایئے اب بیچاری قادیان کو مرزا جی کی وجہ سے دار الامان کہا جائے یا دار الزیان اور بیت الخزان۔

اسی بحث کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ کیا مرزا جی کا کوئی امتی بھی وبائے طاعون سے مرے گا یا نہیں؟ یا دوسرے لفظوں میں یہ کہ بموجب حدیث نبوی ان کو شہادت ہو گی یا نہیں؟

آج تک تو مرزائی اسی بات پر نازاں تھے کہ ہمیں طاعون ہرگز نہیں ہو گا کیونکہ مرزا جی نے اپنی کاغذی کشتی میں مریدوں کی حفاظت کا ذمہ لیا تھا، مگر افسوس کہ جب موضع تلونڈی جھنگلاں اور موضع ننگل باغباناں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں بقول مرزا جی ان کی امت اس وبا سے کتوں کی موت کثرت سے مرے تو مسٹر الحکم کو یہ سوجھی کہ مبادا خود بدولت ہی کہیں تشریف نہ لے جاویں، اس لئے انہوں نے جھٹ لکھ مارا کہ:

حضرت جی کو الہام ہوا تھا:

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنا و ھم لا یفتنون جس سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض مبایعین (یعنی مرزائی) بھی نشانہ طاعون ہونگے۔

(اخبار الحکم قادیان۔ ۲۴۔ اپریل ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلو جی: بس ہو چکی نماز مصلے اٹھائیے

مرزائیو! کس ناز پر تم کہتے تھے کہ ہم خدا کی پناہ میں ہیں۔ مرزا جی نے کس بھروسہ پر تم کو کاغذی کشتی میں ٹیکہ طاعون کرانے سے منع کیا تھا کہ بس میرے سلسلہ عالیہ متعالیہ میں داخل ہونا ہی طاعون سے حفاظت ہے۔ آج اس الہام سے معلوم ہوا کہ سلسلہ عالیہ کے معزز ممبر بھی نشانہ طاعون ہوں گے اور ضرور ہوں گے۔ گو ہماری دعا ہے کہ خدا سب ہندوستان کو اس بلا سے عافیت میں رکھے، مگر مرزا جی کے الہام سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کی خیر نہیں۔ کیونکہ ان کا الہام جتلا رہا ہے کہ چھوٹے بڑے سب کے سب مرزائی حتی کہ خاندان رسالت بطالت بھی اس میں مبتلا ہونگے اور ضرور ہوں گے کیونکہ الہام مرقومہ آیت قرآنی ہے اور اس میں الناس کا لفظ سب امت محمدیہ کو شامل ہے مگر جس حیثیت سے مرزا جی کو الہام ہوا، اس حیثیت سے وہ فرقہ احمدیہ (مرزائیہ) کو گھیرتا ہے جیسا قرآن کی آیت ہونے کی حیثیت سے سب مسلمانوں کو مراد لیتا ہے۔ پس جس طرح آیت کے نزول کے وقت تمام مسلمانوں بلکہ تمام خاندان رسالت حقہ کو اس آیت نے اپنا مصداق بنایا تھا اور سب کو تکلیفات پہنچی تھیں، اسی طرح مرزا جی کے الہام ہونے کی حیثیت سے اب الہام کا مدارِ صدق اس پر ہے کہ کل مرزائی حتی کہ خاندان رسالت کاذبہ بھی اس سے حصہ وافر لیں۔ بہت خوب:

چشم ما روشن دل ما شاد

مرزا جی کا الہام بھی کیا ہوا، جان کا روگ ہوا کہ اپنی صداقت کے لئے سابقہ تمام الہاموں بلکہ تمام مرزائیوں بلکہ تمام خاندان رسالت باطلہ کے ممبروں کو بھی ہضم کر جاوے۔ آہ:

درد ہے جاں کے عوض ہر رگ و پے میں ساری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہو گا

ناظرین! یہ ہیں مرزا جی کے الہام اور یہ ہیں ان کی تاویلات یا یوں کہیے کہ ان کے الہاموں کا حشر اجسام۔ مگر مریدین ہیں کہ وہی سچائی یا ڈھٹائی کا راگ الاپے جاتے ہیں۔ سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء ص ۲۔۳)

(طاعون سے مرزائیوں کے مرنے پر اخبار وکیل امرتسر میں بھی ایک نوٹ شائع ہوا تھا، جس کا نوٹس لیتے ہوئے اخبار الحکم قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۱۲ پر

وکیل اور ہم

کے عنوان سے لکھا گیا:

معزز ہم عصر وکیل نے ۱۹ فروری کی اشاعت میں مولوی بدرالدین احمدی ساکن قادر آباد کے طاعون سے مر جانے پر نوٹ لکھا ہے اور اس میں الحکم کو یوں مخاطب کیا ہے:

> یہ امر واقعی حیرت انگیز ہے کہ مرزا صاحب کے اس دعوی پر کہ میری جماعت کا کوئی آدمی اس وبا سے نہیں مرے گا ان کے مرید طاعون سے فوت ہوں۔ کیا ان کی جماعت کا آرگن اخبار الحکم قادیان اس کا کوئی تسلی بخش جواب دے سکتا ہے؟ ہم ممنون ہوں گے اگر وہ اس عقدہ کو کما حقہ حل کر کے لوگوں کی حیرت کو دور کر دے گا اور ہمیں اس دقت سے نجات دلائے گا کہ لوگ بار بار اس قسم کے سوالات پیش کرتے ہیں اور ہم کو مجبوراً سکوت اختیار کرنا پڑتا ہے۔

(اڈیٹر الحکم لکھتا ہے)...... ہم کو لائق اڈیٹر وکیل پر افسوس ہے کہ انہوں نے باوجودیکہ قرآن شریف میں لا تقف ما ليس لك به علم پڑھا ہوگا پھر بھی انہوں نے بلا سوچے سمجھے اور بغیر ذاتی تحقیق یہ لکھ دیا کہ:

> یہ امر واقعی حیرت انگیز ہے کہ مرزا صاحب کے اس دعوی پر کہ میری جماعت کا کوئی آدمی اس وبا سے نہیں مرے گا ان کے مرید طاعون سے فوت ہوں،

دانشمند اور خدا ترس اڈیٹر کا فرض ہونا چاہیے تھا کہ وہ پہلے اپنی جگہ دیکھ لیتے کہ کیا واقعی مرزا صاحب نے کوئی ایسا دعوی کیا بھی ہے کہ میری جماعت کا کوئی آدمی اس وبا سے فوت نہیں ہوگا۔ اگر یہ دعوی ہی کبھی اور کہیں نہیں کیا گیا تو پھر اعتراض بجائے خود بودا اور کمزور ہو جاتا ہے بلکہ رہتا ہی نہیں۔...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادر آباد کے تمام باشندے اس امر کی شہادت دے سکتے ہیں کہ مولوی بدرالدین ایک اپنے ایک عزیز طاعون زدہ کے گھر دوسرے گاؤں میں جہاں طاعون پڑا ہوا تھا، گئے۔خود انہوں نے اس طاعون زدہ کو غسل دیا۔ یہ ایک واقعہ ہے جس کو کوئی جھٹلا نہیں سکتا۔اور قرآن شریف میں صاف ارشاد ہے لا تلقوا بایدیکم الی التھلکة اور پھر آنحضرت ﷺ نے اور آپ کے پاک ارشاد کے موافق منع فرمایا ہے کہ جہاں طاعون زور سے پھیلا ہوا ہو وہاں مت جاؤ۔ انہوں نے اس حکم نبوی کی بھی خلاف ورزی کی ۔پھر کیا ضروری نہ تھا کہ ان قواعد واحکام کو توڑنے کی وجہ سے اس بیماری میں اسباب عادیہ کے ماتحت مبتلا ہوتے ۔

الحکم کے اس نوٹ سے واضح ہو جاتا ہے کہ ان کا مولوی بدرالدین طاعون سے ہی مرزا ہے۔ اور یہ کہ اس نے ایک طاعون زدہ گاؤں کا جا کر حکم نبوی کی خلاف ورزی کی ۔ بنا بریں الحکم کو یہ بھی جواب دینا چاہیے تھا کہ جب قادیان میں میں طاعون صفائی کر رہا تھا، اس وقت مرزائی وہاں کیا لینے جاتے تھے، اور اس حالت میں وہاں جا کر کیا حکم نبوی ﷺ کی خلاف ورزی کے مرتکب تو نہ ہو رہے تھے۔ بہاء)

❁ مرزا جی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہوتا رہا ہے اور مولوی ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری کی شہادت نئے سرے سے ہوتی رہی ابھی ختم نہیں ہوئی۔

مرزا جی کو الہام ہوا ہے اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم ان شاء اللہ آمنین اعملوا ما شئتم انی امرت الملائکة لکم زاد اللہ عمرک ۔(الحکم ۱۲۔اپریل ۱۹۰۴ء)۔یعنی جو تم چاہو کرو میں نے تم کو بخش دیا۔انشاءاللہ امن پانے والے ہوگے، جو چاہو کرو، میں نے تمہارے لئے فرشتوں کو حکم دیا۔خدا نے تیری عمر زیادہ کر دی (مضمون بدستور دربطن قائل۔دیدہ باید۔

وقت پیری شباب کی باتیں۔ایسی ہیں جیسے خواب کی باتیں)

سرکاری رپورٹ ہے کہ قادیان میں مئی کے پہلے ہفتہ مختتمہ ۷ مئی میں ۶۰۔آدمی آلودہ طاعون ہوئے اور ۵۲ فوت ہوئے اور دوسرے ہفتہ مختتمہ ۱۴ مئی میں ۳۶۔آدمی آلودہ ہوئے اور ۲۷ فوت ہوئے، اور تیسرے ہفتہ میں ۸ فوت ہوئے، حالانکہ ۲۸۔اپریل کو الحکم نے بڑی خوشی سے ایک غیر معمولی پرچہ نکال دیا تھا کہ قادیان میں اب آرام ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۰۴ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے بطلان دعاوی کا فوٹو

ناظرین کو واضح ہو کہ مرزا صاحب قادیانی بخیال خود ملہم ہیں۔ منجملہ ان کے الہاموں کے اس وقت قابل غور مفصلہ ذیل الہام ہے

و ما کا ن اللہ لیعذ بھم و انت فیھم انہ آ وی القر یۃ ۔(دافع البلاء ص ۶)

مرزا صاحب اس الہام کی تفسیر یوں فرماتے ہیں:

اس تمام وحی سے تین باتیں ثابت ہوئیں ہیں۔ اول ، یہ کہ طاعون اس لئے دنیا میں آئی ہے کہ خدا کے مسیح موعود (یعنی مرزا) سے نہ صرف انکار کیا گیا بلکہ اس کو دکھ دیا گیا ..الخ ۔ (دافع البلاء ص ۸)

دوسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ طاعون اس حالت میں فرو نہ ہوگی کہ جب لوگ خدا کے فرستادہ کو قبول کر لیں گے (یعنی مرزا کو) اور کم سے کم یہ کہ شرارت اور ایذا اور بدزبانی سے باز آئیں گے۔ (دافع البلاء ص ۹)

مرزا صاحب طاعون کا آنا بھی اگر آپ مسیحیت کا انکار ہی ہے اور فرو ہونا طاعون کا آپ کے دعوی مسیحیت پر موقوف ہے تو بہتر ہے کہ آپ گورنمنٹ کو اطلاع دے دیویں کہ ٹیکہ وغیرہ جو انسداد طاعون کے لئے تدابیر کر رہی ہے اس پر روپیہ ضائع نہ کریں۔

تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ خداوند تعالی جب تک طاعون دنیا میں ہے گو ستر برس تک دنیا میں رہے قادیان کو اس کے خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے (دافع البلاء ص ۱۰)

ناظرین کو واضح رہے کہ یہ ایک ایسا صاف دعوی مرزا صاحب کا ہے جس کی ذرہ بھر تاویل نہیں ہوسکتی۔ کیا کوئی ایسا بشر ہوگا جس کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ قادیان اس قدر طاعون سے تباہ ہوگیا جو بمقابلہ گردونواح کے بہت بڑھ کر ہے۔ ہم ایک فہرست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص باشندہ قادیان کی طرف سے ذیل میں درج کرتے ہیں جوانہوں نے طاعون کی حالت میں ہمارے پاس ارسال کی تھی مگر وہ صاحب یہ بھی تحریر کرتے ہیں کہ مرزائیوں کی تعداد اموات اس لئے کم ہے کہ شروع ہی میں سب مرزائی بھاگ گئے تھے چنانچہ مرزا صاحب کا سکول وغیرہ بند ہو گئے ۔ ممکن ہے کہ اس کے بعد بھی کئی اموات ہوئی ہوں وہ فہرست یہ ہے ۔ ہندو ۱۰۰۔ مسلمان ۱۵۰۔ مرزائی ۵۰۔ چوہڑے ۲۵

مرزا صاحب ! ابھی تو دو سال کامل بھی نہیں گذرے کہ قادیان جس کو حضور دارالامان سے مشہور کرتے تھے طاعون سے تباہ ہو گیا ۔ کیا اب آپ کے الہامات سچے مانیں جائیں؟ کیا آپ کو مسیح موعود مانا جاوے ۔ کیا قادیان اب دارالامان ہے ۔ کیا آپ سچے شفیع ہیں کیا آپ بروزی طور پر رسول ہیں ۔ نہیں ہرگز نہیں نعوذ باللہ من ھذا الاعتقاد ، ناظرین مذکورہ بالا دعوی مرزا صاحب جو کہ سراسر جھوٹ اور دھوکہ آپ پڑھ چکے ہیں اور بالمشافہ دیکھ چکے ہیں اباوجود مشاہدہ کے پھر کوئی مرزائی ان کے دعاوی کا معتقد ہو ۔ ایسے اعتقاد پر افسوس صد افسوس ۔

راقم: عبدالکریم ۔ مدرس عربی ۔ ہائی سکول منٹگمری

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۰۴ء ص ۸)

استفتاء

سوال نمبر ۱ ۔ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں یا زندہ ہیں ۔ اگر زندہ ہیں تو کہاں ہیں ۔ ان کی زندگی اور دوبارہ تشریف لانے کے کون سے دلائل ہیں ۔ اور جو ہیں وہ قرآن مقدس سے ہیں یا عقلی اور خیالی ۔

جواب: حضرت مسیح زندہ ہیں ۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ

(یعنی جتنے اہل کتاب اس (مسیح) کی موت سے پہلے ایمان لے آویں گے)

حدیث شریف میں آیا ہے ۔

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء ۔ (بیہقی) ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی تم کیسے اچھے ہو گے جب حضرت مسیح آسمان پر سے اتریں گے)۔

یہ سوال کہ کہاں ہیں؟ عقل سے معلوم کرنا کہ جبریل میکائیل وغیرہ ملائکہ کہاں ہیں؟ جب کہ یہاں زمین کے رہنے والوں کا پتہ نہیں لگ سکتا کہ کون کہاں ہے اور کون کہاں؟ حالانکہ زمین بہ نسبت آسمان کے بہت ہی چھوٹی ہے بلکہ نسبت ہی کچھ نہیں۔ تو آسمانیات کا سوال کیسے۔ جہاں خدا نے ان کو حکم کیا ہو گا وہیں ہیں۔

سوال نمبر ۲۔ جو شخص صلیب پر چڑھایا گیا وہ کون تھا۔ عوام الناس کہتے ہیں کہ وہ چور تھا۔ لیکن اس کی صورت حضرت عیسی کی ہو گئی اور جناب مسیح چوتھے آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔ کیا یہ ٹھیک بات ہے یا غلط۔ اگر ٹھیک ہے تو کس آیت یا حدیث کی رو سے۔

جواب: صلیب کی بات قرآن شریف میں اتنا آتا ہے کہ شبّہ لھم جس کے معنی ہیں کہ مسیح کا قتل یا صلب ان پر مشتبہ ہو گیا۔ جس کے متعلق حضرت ابن عباسؓ سے روایت آئی ہے کہ وہ شخص جسکو سولی دیا گیا وہ شخص مسیح کا مخالف تھا اور یہ امر ممکن الوقوع ہے

سوال ۳۔ عہدہ امامت، عہدہ نبوت کی کوئی جزو ہے، یا الگ۔ اگر جزو ہے تو امام کو جزوی نبی کہنا جائز ہے یا ناجائز۔ راقم: ابراہیم خان....

جواب: عہدہ امامت نیابت نبوت ہے یعنی امام اور خلیفہ وقت نبی کا نائب ہوتا ہے جیسے نبی خدا کا ناہب ہوتا ہے پس جس طرح نبی میں خدا کی ماہیت نہیں آجاتی اسی طرح اور امام وقت میں نبوت کا کوئی جزو نہیں آتا۔ نبوت کوئی مرکب چیز نہیں بعض لوگوں کو اس حدیث سے شبہ ہوتا ہے جس میں مذکور ہے کہ سچا خواب نبوت کا چھیالیسواں جزو ہے۔ اس معنی یہ ہیں کہ نبوت کے آثار میں سے چھیالیسواں حصہ ہے نہ کہ نبوت کی ماہیت کے جزو۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۰۴ء ص ۹۔۱۰)

٭مرزا قادیانی کا مقدمہ گورداسپور میں برابر ہر روز ہوتا ہے صرف ۲۸۔۲۹ کی تعطیل کی وجہ سے ناغہ رہا۔ مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ کی شہادت ہفتہ عشرہ میں بصد مشکل ختم ہوئی مرزائی وکیل نے مولوی صاحب اور انجمن نصرۃ السنہ امرتسر کی تحریروں سے ثابت کرنا تھا کہ مولوی صاحب موصوف ہمارے قدیمی مخالف ہیں، انجام کیا ہوا؟ والعلم عند اللہ۔ مرزا جی بدستور گھنٹوں بحیثیت ملزمان عدالت کے کمرے میں کھڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتے ہیں حافظ عبدالقدوس صاحب سہارن پوری مرزائیوں کی طرف سے گواہ تھے۔۲۳ مئی کی تاریخ پر حاضر نہ ہوئے ان کے نام وارنٹ ضمانتی مبلغ پانچ سو روپے کا حکم ہوا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

استفتاء

سوال: حضرت عیسیٰ جب آسمان سے اتریں گے رو اس وقت مخالفین مذہب اس آیت پر اعتراض کریں گے کہ قرآن شریف غلط ہے کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ آسمان پر ہے۔ (جان محمد از جگراؤں)

جواب: حضرت عیسیٰ کا آسمان پر ہونا جیسا مذکور ہے ویسا ان کا دنیا پر آنا بھی تو مذکور ہے ہاں اگر یہ ہوتا کہ دنیا پر کبھی نہ آویں گے، تو قرآن شریف پر اعتراض ہوتا۔ اگر کسی شخص کی بابت کہا جائے کہ آج وہ بمبئی میں ہے اور آئندہ جمعہ تک اپنے مکان پر پہنچ جائے گا تو اس کے پہنچنے کے دن یہ کلام غلط ہو جائے گا۔ نہیں بلکہ صحیح ہوگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۰۴ء ص ۹)

مدراس بفضلہٖ طاعون سے بالکل پاک ہو گیا وہاں عملہ طاعون کو رخصت کر دیا ہے (شاید سب نے مرزا قادیانی کی بیعت کر لی ہوگی) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

اس ہفتہ بھی مرزا قادیانی کا مقدمہ ہوتا رہا مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب کی شہادت ۱۷ جون کو ختم ہوئی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۲۴ جون ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

چند قادیانی الہامات

خدا کا شکر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے چند الہامات اس ہفتہ سننے میں آئے۔ مگر وہی بقول شخصے: خیر کی خبر سننے میں نہیں آتی۔

پہلا الہام یہ ہے کہ:

خدا تیرا دوست ہے اسی کے صلاح ومشورے پر چل۔

افسوس مرزا صاحب کو ہمیشہ اس مضمون کے الہام ہوتے ہیں مگر آپ ان پر خود بھی عمل نہیں کرتے، ورنہ کبھی ممکن تھا کہ مولوی کرم الدین جہلمی دو استغاثوں سے نکل کر مرزا جی کی ذلت کے موجب ہوتے۔ آہ!

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ عفت الدیا ر محلھا و مقا مھا انی ا حا فظ کل من فی الدار ،
اعطیتك کل النعیم

یعنی تمام ملک بر باد ہو گیا یا ہو جائے گا سوائے مرزا کی چار دیواری کے۔ پھر خدا نے کہا میں نے تجھے سب نعمتیں دیں۔

منجملہ ان نعمتوں کے کچہری کی یومیہ حاضری اور پھر خاص قابل ذکر یہ نعمت کہ شدت پیاس میں پانی کی اجازت نہ ملی۔

الہام مذکور میں عربی کی غلطیاں باقی ہیں، ہم منتظر ہیں کہ مسٹر الحکم اس الہام کا ترجمہ شایع کر دیں گے تاکہ تبلیغ عام ہو سکے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

مرزا قادیانی اور اسلامی اخبار

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الا يدوم لها عهد

قادیانی اخبار الحکم ۱۷ مئی میں پیش گوئی شائع ہوئی تھی کہ مرزا صاحب کو الہام ہوا ہے کہ شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہو گا۔ چنانچہ مرزائیوں نے اس کو بڑی شہرت دے کر پبلک کی توجہ کو اس پیش گوئی کی طرف پھیرا، جس میں وہ ایک حد تک کامیاب بھی ہوئے۔ یعنی عام رائے کا رجحان اس طرف ہوا کہ دیکھیں اب کی دفعہ بھی یہ پیش گوئی پوری ہوتی ہے۔ چنانچہ خدا خدا کر کے ایام حمل پورے ہوئے تو ناگہاں خبر پہنچی کہ ۲۵ جون کو امۃ الحفیظ پیدا ہوئی۔ اس پر ہمعصر سراج الاخبار جہلم یوں رقم طراز ہے:

لڑکے سے لڑکی ہو گئی

ناظرین سراج الاخبار ۲۰ جون کے پرچہ میں پڑھ چکے ہیں کہ مرزا جی نے شوخ و شنگ لڑکا پیدا ہونے کا الہام کیا تھا اور یہ الہام الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شائع ہو چکا ہے۔ اب یہ خبر ناظرین کی بے حد دلچسپی کا باعث ہو گی کہ مرزا جی کے حرم سرائے میں ۲۴ جون ۱۹۰۴ء یوم جمعہ کو بجائے لڑکے کے لڑکی پیدا ہو گئی۔ آج ساکنان دارالامان میں سخت اداسی کا عالم برپا ہے اب قادیانی کے اس الہام کی قلعی کھلنے پر گورداسپور میں خوب تمسخر ہو رہا ہے

...قیافہ دانوں، منجموں طبیبوں کی بھی فیصدی دس باتیں پوری ہو جاتی ہیں، لیکن قادیانی ملہم کی فیصدی ایک گپ بھی پوری نہیں ہوتی، ہائے غضب پھر بھی مرزائی نہیں سوچتے۔ کیوں جی بتائیے؟ اب کیا تاویل ہو گی۔ بس یہی کہ، لڑکا پیدا ہو گا، استقبال کا صیغہ ہے۔ آخر کبھی نہ کبھی تو پیدا ہو ہی جائے گا۔ لیکن بھائیو! یہ تب سنا جاتا کہ خاص ایام وضع حمل کے دنوں میں یہ الہام شائع نہ کیا جاتا۔ اودھر ایام معدودہ سے چند دن باقی ہیں اور ادھر دنیا میں ڈنکے کی چوٹ کہا جاتا ہے کہ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہو گا۔ بجز اس کے اور کیا ہو سکتا ہے کہ اسی حمل میں ہو گا۔ ہاں اب تو کہہ دیجئے کہ الہام غلط ہو گیا اور بڑی صفائی سے غلط ہو گیا۔ اب مرزا جی کو اندیشہ کرنا چاہیے کہ جب ایک الہام کا یہ حشر ہوا تو بقیہ کے ساتھ کے الہاموں کا بھی یہی انجام ہو گا انشاء اللہ تعالی۔ بقیہ الہامات جو فتح ونصرت کے متعلق شائع کئے گئے ہیں وہ بھی اس لڑکے والے الہام کی بدشگونی سے برعکس ہوتے نظر آتے ہیں۔ جب ستون گر گیا تو پھر کوٹھے کا خدا حافظ۔

او مرزا جی! خدا کے لئے آئندہ باز آ جائیے جانے دو۔ بہتیری جگ ہنسائی ہو چکی ہے۔ اب عاقبت کی فکر کیجئے دنیا روزے چند آپ کو ان الہاموں کے بدلے کیا کیا مصیبتیں پیش آئیں اور کیا کیا آئیں گی ان بطش ربك لشدید یا اللہ تو سب مسلمانوں کو ہدایت کر آمین

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مگر ہمارے خیال میں سراج الاخبار کی یہ جلد بازی ہے کہ مرزا صاحب کے اس الہام کو جھوٹا لکھا۔ اگر سراج الاخبار شعر مندرجہ عنوان کو غور سے پڑھتا تو کبھی ایسا نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتا شعر مذکور کا اردو ترجمہ یہ ہے، جب کوئی محبوبہ خلاف وعدہ کرے تو خلاف ورزی نہ سمجھو کیونکہ اس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ عہد کو پورا نہ کرے گی

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

ان معنی سے گو یہ پیشنگوئی ظاہر بینوں کی نظر میں پوری نہ ہوئی ہو، لیکن اہل باطن کے لئے اس میں بھی ایک راز ہے۔ کیونکہ اگر لڑکا پیدا ہوتا تو پھر تو یہ ایک معجزہ تھا کہ بیّن ثبوت رکھتا، پھر جو اس کو نہ مانتا (بقول مرزا صاحب) اس کی خیر نہ تھی۔ اس لئے خدا کی حکمت ہوئی کہ مخلوق ایک دم نہ تباہ ہو جائے کیونکہ ایک تو پہلے ہی مرزا طاعون بیگ سے ہلاکت ہو رہی ہے دوسری بلائے عام اگر بھیج دی جاتی تو خدا حافظ

اس حکمت کرنے میں یہ نقصان تو ہوا کہ مرزا جی کی پیش گوئی پر زد پہنچی، سو خیر یہ کوئی نئی بات نہیں ہمیشہ سے رسم چلی آ رہی ہے۔ پہلے بھی کئی دفعہ لڑکے سے لڑکی ہوئی، زندوں سے مردہ اور مردہ سے زندہ ہوا۔ پچھلے سال ہی ۱۵ جنوری کو مرزا جی پیش گوئی کی تھی کہ خدا نے مجھے چار لڑکے دیئے ہیں (حالانکہ چھ دیئے تھے اور سب زندہ تھے۔ اڈیٹر) اور پانچویں کی خوش خبری دی ہے، چنانچہ اسی مہینے میں لڑکی پیدا ہوئی۔ جس پر انجمن نصرۃ السنہ امرتسر کے زندہ دل سکرٹری حکیم محمد الدین کا اشتہار نکلا تھا، کہ گو لڑکی ہوئی لیکن لڑکے کی بھی تو امید ہوئی کیونکہ راستہ تو صاف ہو گیا۔ اس پر مرزا صاحب قادیانی کو غاسق کا الہام ہوا تھا یعنی وہ لڑکا اب کی دفعہ پیدا نہیں ہوا، لیکن ہو گا کیونکہ وہ غاسق اندھیرے میں چھپنے والا ہے۔ اس پر مرزا جی کے دوستوں کی آئندہ کے لئے آنکھیں لگیں۔ چنانچہ اب کے بھی منتظر تھے مگر افسوس:

یاں انتظار وصل وہ آغوش غیر میں
قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

اس لئے ہم نے کہا کہ سراج الاخبار نے جلد بازی کی کہ حضرت (مرزا قادیانی) کا کلام سمجھا نہیں:

اے کہ آگاہ نئی ء عالم درویشاں را
تو چہ دانی کہ چہ سودا ء سر است اشاں را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۔۳)

ایک واقعہ کا اظہار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے ایک پمفلٹ چو ورقہ شائع کیا ہے جس میں مولوی کرم الدین سے مصالحت کے واقعات لکھے ہیں مگر افسوس کہ ان میں راست گوئی سے پوری عداوت کا اظہار کیا ہے جس کی ایک ہی مثال کافی ہے۔ لکھتے ہیں:

میرا مسودہ جناب خان بہادر شیخ خدا بخش صاحب جج نے بھی پسند کیا۔

حالانکہ شیخ صاحب سے ہم نے خود سنا کہ وہ اس مسودے کو ناپسند فرماتے تھے۔ بلکہ فرماتے تھے کہ میں نے کہہ دیا ہے کہ صلح کرنی ہے تو اتنا کافی ہے کہ دونوں فریق دعوی چھوڑ دو۔ چنانچہ مولوی کرم الدین نے منظور کر لیا تھا مگر مرزا جی نے منظور نہ کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ ہم سے انہوں نے اس واقع کے چھاپ دینے کا ذکر کیا تو ہم نے سخت منع کیا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۹)

امر تسر میں اسلامی کتب خانہ

امرت سر میں ایک اسلامی کتب خانہ قائم کرنے کی تحریک ہو رہی ہے ہم اس کی بابت آئندہ مفصل لکھیں گے۔ سر دست ہم محض نیک نیتی سے اتنا مشورہ دیتے ہیں کہ جناب مولوی غلام رسول (رسل بابا) صاحب مرحوم کے کتب خانہ کو استعمال میں لانے کی کوئی صورت نکالی جاوے تو سب سے مقدم ہے۔ اس کی بابت مولوی غلام مصطفیٰ صاحب برادر زادہ مرحوم اور شیخ غلام صادق صاحب اور میاں غلام نبی صاحب سوداگر غور کریں تو نتیجہ عمدہ ہونے کی توقع ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۰)

٭مصر میں کچھ دنوں سے طاعون کا ٹیکہ مویشیوں کو بھی لگایا گیا تجربہ سے سودمند ثابت ہوا۔ اس لئے اب ادویات ٹیکہ عام طور سے ان مقامات میں بھیج دی گئی ہیں جہاں مویشیوں میں طاعون پھیلا ہوا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کو کیوں نہیں لے جاتے کہ طاعون ایک دم دفع ہو جاوے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جولائی ۱۹۰۴ء ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا دعوی اور اس کا بنیادی پتھر

مرقومہ منشی غلام احمد امرتسر قلعہ بھنگیاں

شیخ غلام احمد نامی ایک مرزائی بتلاش روزگار گذشتہ سے پیوستہ برس میں کلکتہ آیا اور وہاں بعد حصول ملازمت اس نے مرزائی مشن کے لئے اپنے آپ کو کیٹی لسٹ بنا لیا۔ ہر چند کہ وہ اپنی کوششوں میں ناکام رہا، تاہم بعض جاہل لوگ اس کے دام فریب میں آ گئے۔ پھر کیا تھا شیخ مذکور نے کلکتہ میں لاف زنی شروع کر دی کہ کلکتہ بھر میں کوئی عالم فاضل ہو، اور وہ میرے سامنے آوے تو چند باتوں میں اس کو تسلیم کرا دونگا کہ مرزا کا دعوی سچا ہے۔

کلکتہ کے علماء کرام کے کانوں تک ایسی آوازوں کا پہنچنا آسان نہ تھا، کیونکہ شیخ مذکور کے دام افتادہ عموماً اہل پنجاب تھے، اور ایسے لوگ علماء سے واقفیت نہیں رکھتے۔ البتہ نیاز مند کے کان ایسی آوازوں سے نا آشنا نہ تھے۔ مگر محض اس خیال سے سکوت کیا جاتا تھا کہ شیخ مذکور کوئی مشہور ذی علم نہیں، اس لئے آپ کو مخاطب بنانا اور اس سے مباحثہ کرنا فضول ہے۔ لیکن اس سکوت نے اس کا حوصلہ اور بھی بڑھا دیا۔

چنانچہ گذشتہ عید الفطر کے دن (جب کہ اہل پنجاب و کشمیر حسب معمول کلکتہ کے چڑیا خانہ میں جمع تھے) شیخ مذکور مرزائی مشن کا واعظ بنا اور تبلیغ مذہب مرزائی کے فرض کو ادا کرنے لگا۔ چند اشخاص نے جب مخالفت کی آوازیں نکالیں تو بڑے زور سے کہا کہ کوئی ذی علم شخص اگر ہے تو اس کو لاؤ ہم چند باتوں میں اس کو ساکت کر دیں گے۔

یہ سن کر میرے بعض دوستوں نے چڑیا خانہ میں تلاش کیا اور مجھ کو پا کر انہوں نے سب قصہ سنایا۔ میں ان کے ساتھ ہو لیا۔ جب شیخ مذکور کے پاس پہنچے پہلے تو انہوں نے یہ کہہ کر ٹالنا چاہا کہ اب وقت تنگ ہے۔ بعد ازاں صاف انکار کیا کہ میں ان سے (راقم سے) مباحثہ نہیں کرنا چاہتا۔ مگر یہ لوگ کب مانتے تھے۔ انہوں نے اس کو سخت شرمندہ کیا اور کہا کہ ابھی تو آپ لاف زنی کر رہے ہیں اور ابھی دال بسری جا رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ کشمکش چند منٹ تک رہی آخر شیخ مذکور کو سوائے بحث مباحثہ کے کچھ بن نہ پڑی مگر یہ کہہ کر اس وقت پیچھا چھوڑا یا کہ اتوار کے دن، رات کو مباحثہ کرونگا۔

اتوار کو شام کے بعد حسب وعدہ میاں نادر شاہ سوداگر پشمینہ امرتسری مجھ کو حافظ محمد صاحب تاجر کے مکان پر بلا کر لے گئے جہاں ۶۔۷۔آدمی شیخ مذکور کے ہمراہ موجود تھے اور اہل اسلام کی طرف سے بذمہ داری میاں نادر شاہ صاحب بھی آ گئے تھے۔فریقین کی طرف سے دو کاتب تقریریں لکھنے کے لئے مقرر کئے گئے۔

میں نے چند مختصر الفاظ میں خواہش ظاہر کی کہ مرزا صاحب کے دعوے ماموریت من اللہ پر بحث کا دارومدار رکھا جائے۔ اگر وہ اپنے دعوی میں صادق ہیں تو ان کے مسائل مخترعہ خود بخود واجب التسلیم ہوں گے۔لیکن اگر وہ اپنے دعوی میں کاذب ہیں تو کسی فروعی مسئلہ پر بحث کر کے وقت ضائع کرنا فضول ہوگا۔ چونکہ یہ امر شیخ صاحب موصوف کے لئے بہت مشکل تھا اس لئے اسی پر بحث شروع کر دی کہ مسئلہ زیر بحث نہیں آنا چاہیے بلکہ حیات وممات مسیح پر بحث ہو۔

چار تقریریں نیازمند کی ہوئیں اور تین تقریریں شیخ مذکور ہوئیں۔اور میری آخری تقریر کے ختم ہونے پر رات کے ۱۱ بج گئے اور وقت گذر گیا جو شیخ مذکور کی استدعا پر صدر مجلس نے مقرر کیا تھا۔

میری تقریر کے ختم ہونے پر شیخ مذکور بہت سٹ پٹایا کہ اب میں اسی وقت تقریر کرونگا مگر صدر مجلس نے اجازت نہ دی، کیونکہ میں نے تمام رات بیٹھے رہنے پر رضامندی ظاہر کی تھی مگر شیخ مذکور نے خود ہی ضد کر کے وقت مقرر کرایا تھا۔

اس کے بعد شیخ مذکور نے دوسری اتوار پر جواب دینے کا وعدہ کیا۔دوسری اتوار کو وہ نہ آئے تو منتظمان مجلس مباحثہ نے ان کو بلوایا اور بحث کرنے پر اصرار کیا۔ پہلے تو چند روز تک یہ کہا جاتا تھا کہ تقریریں کادیان بھیجی گئی ہیں وہاں سے جواب جواب دیا جائے گا لیکن آخر کار شیخ صاحب ایسے ففرو ا ہوئے کہ پتہ ہی ندارد۔

میں ان تقریروں کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ ہر چند کہ اس میں کسی اختلافی مسئلہ کا تصفیہ نہیں ہے لیکن پھر بھی ناظرین ضرور اس سے لطف اٹھاویں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار کی پہلی تقریر: بسم اللہ الرحمن الرحیم:

چونکہ بہت سے مسائل مختلف فیہ ہیں اور ان سب کے تصفیہ سے مرزا صاحب کی تصدیق یا تکذیب نہیں ہوسکتی، اس لئے ضروری ہے کہ صرف اس امر کی تحقیق کی جاوے کہ آیا مرزا صاحب من جانب اللہ ہیں یا مامور من اللہ ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے دعوی میں سچا ہے تو اس کے مسائل اختراعیہ واجب التسلیم ہیں لیکن اگر اس کے برعکس ہے تو کسی دوسرے مسئلہ کی تحقیق کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔

شیخ غلام احمد مرزائی کی پہلی تقریر

قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

چونکہ علت غائی مطابق دعوی مرزا صاحب مبنی ہے اس بات پر کہ مسیح ناصری فوت ہوچکے ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں واپس نہیں آویں گے بلکہ ان کے قولوں پر ایک شخص امت محمد ﷺ سے جس کو رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا فخر حاصل ہے آیت استخلاف کے وعدے کے موافق بمقتضائے اس امر کے رسول اللہ ﷺ کا سلسلہ موسوی سلسلہ کے ہم رنگ ہے جس پر آیت انا ارسلنا الیکم شاھداً .. الخ مصداق ہے ایسے وقت میں جب کہ اسلام کی روحانی حالت نہایت تنزل ہوگئی مبعوث ہوگی۔ پس جب کہ اصلی بنیاد دعوی مامور من اللہ وفات مسیح کے ساتھ لازم پڑی ہوئی ہے اور جزو لاینفک کی طرح ہے اول وفات مسیح کا فیصلہ ہونا چاہیے۔ نیز کسی مامور من اللہ کے دعوے کے ثابت کرنے کے لئے کہ وہ مامور من اللہ ہے یا نہیں، کسی خارجی شہادت کی ضرورت نہیں بلکہ صرف اللہ کی شہادت کافی ہے اور تمام اہل اسلام کا یہ متفق مسئلہ ہے کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں ہوتا۔ پس تفہیم دعوی مامور من اللہ ہر متنفس کے لئے علیحدہ رنگ رکھتی ہے اور ہر ایک فرد و بشر تصدیق کے مختلف معیار رکھتا ہے۔ وقت کی ضرورت اسلام کا تنزل مامور کا دعوی خدا کی شہادت تفہیم دعوی کے لئے کافی ہیں۔ پس سب سے اول مکرر میں یہی کہتا ہوں کہ نیک نیتی چونکہ فریقین کی ہے سب سے پہلے مسیح کی حیات یا وفات پر بحث ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار:

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر

یہ سب تو شیخ صاحب کی تقریر سے معلوم ہو گیا کہ مرزا صاحب کا دعویٰ مبنی ہے وفات مسیح پر اور اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ وفات مسیح ان کے نزدیک بمنزلہ ایک دلیل کے ہے، ہر چند کہ یہ صحیح نہیں، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو مرزا صاحب بوقت تصنیف براہین احمدیہ جب کہ وہ مسیح مہدی ہونے کا دعویٰ کر چکے تھے حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر موجود ہونا اور ان کا واپس آنا تسلیم نہ کرتے۔ اگر وفات مسیح میں کسی دوسرے مسیح کے آنے کا پتہ چلتا ہو تو نیچری جو وفات مسیح کے قائل ہیں یا معتزلہ بھی بلاچون و چرا مرزا صاحب کو مسیح مان لیں، حالانکہ ایسا نہیں۔ اس لئے وفات مسیح کو دعویٰ مامور من اللہ کی دلیل میں پیش کرنا غلطی ہے لیکن اگر مان لیا جاوے تو بھی شیخ صاحب کے بیان کے مطابق وفات مسیح کا مسئلہ دلیل کا ہی حکم رکھتا ہے اور بہرحال دعویٰ وہی رہا جس کی تحقیق کے لئے میں نے اشارہ کیا تھا۔ شیخ صاحب کو اختیار ہے کہ دعویٰ کی دلیل میں صرف مسئلہ وفات مسیح پیش کریں، یا اور کچھ دلائل اور میرا اختیار ہے کہ علاوہ اثبات حیات مسیح کے مرزا صاحب کے اس دعویٰ کو اور دلائل سے غلط ثابت کروں۔ شیخ صاحب نے فرمایا ہے کہ معجزہ دلیل نبوت نہیں لیکن یہ مرزا صاحب کے قول کے خلاف ہے کیونکہ وہ ہمیشہ نشان ہائے آسمانی کا ذکر سنایا کرتے ہیں اور ان ہی نشانوں کو اصطلاح شرح میں خوارق یا معجزات کہا جاتا ہے۔ علاوہ براں میں نے کب معجزہ طلب کیا تھا میں تو دعویٰ کی دلیل مانگتا ہوں، اور اس کی تردید کرنی چاہتا ہوں۔ عام اس سے کہ دلیل مسئلہ وفات مسیح ہے یا کچھ اور۔ بہرحال مسئلہ وفات مسیح ایک دلیل کا حکم رکھتا ہے اور بلا تعیین دعویٰ دلیل پر بحث کرنا خلاف اصول مناظرہ ہے۔

شیخ غلام احمد صاحب: اگر مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حیات مسیح کا تذکرہ کیا ہے جیسا کہ عام مسلمانوں کا اعتقاد ہے، اور اب اس کی وفات بتاتے ہیں تو اس سے ان کی صاف باطنی کے لئے کھلی کھلی دلیل ہے کہ جب خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور من اللہ نہیں مقرر ہوئے تھے تو ان کا وہی اعتقاد تھا جس کا براہین احمدیہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہے لیکن جب خدا تعالی کی طرف سے وہ ما مور من اللہ مقرر ہوئے اور خدا تعالی کی طرف سے اعتقاد مندرجہ براہین احمدیہ کی نسبت ان کو کہا گیا کہ عیسی فوت ہو چکے ہیں اور تو مثل عیسی ہے جس کا وعدہ ہے تو پھر انہوں نے وہی راستہ اختیار کیا جس کی بابت انہوں نے خدا کا ایما پایا۔ اس سے تو اور بھی صاف باطنی معلوم ہوتی ہے۔ فرقہ نیچریہ یا معتزلہ کی عدم شناخت ما مور من اللہ کی تکذیب نہیں کر سکتی۔ ہر ایک شخص کو کسی ما مور من اللہ کے دعوی کو تسلیم یا انکار کرنے کا اختیار ہے اور ان دو فرقوں کا تذکرہ کرنا تکلیف مالا یطاق ہے۔ دیکھو جب تک قرآن شریف میں شراب کے لئے صریح ممانعت کا حکم نہ آ گیا، اس کا استعمال جاری رہا۔ کیا نعوذ باللہ اس پر کوئی حرف گیری کر سکتا ہے۔ یا جب تک نکاح کے قوانین منضبط نہ ہو چکے متعہ کی رسم جاری رہی یا جب تک سود کی ممانعت کا صریح حکم نہ ہوا، استعمال ہوتا رہا۔ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تک ما مور من اللہ کو کسی امر کے لئے خدا تعالی کی طرف سے صراحت نہ کرائی جائے وہ برائے رسم و رواج خواہ وہ غلط اصولوں پر ہی مبنی ہوں، یا بطور تقلید رواج پا گیا ہو، چھوڑنے یا ترک کرنے کا حکم نہیں دیتا۔ و ما ینطق عن الھوی... الخ

صاف ظاہر ہے کہ اگر فریق مناظرہ اول مسیح ناصری کی وفات کو نہیں مانتا تو پھر مرزا صاحب کے دعوی کے متعلق بحث کرنا تحصیل لا حاصل ہوگی (تحصیل لا حاصل شیخ صاحب کی علیت کا نمونہ ہے بایں خیال کہ کہیں کاتب کی غلطی نہ لکھ دیویں میں نے منشی غلام محمد صاحب احقر امرتسری (برادر میاں جان محمد مرزائی) کو جو اس مجلس میں موجود تھے شاہد رکھا ہوا ہے نیز مقابلہ ہو چکا ہے، ان کے کاتب نے بھی جو سنا لکھ دیا۔ خاکسار) اگر مسیح ناصری نے دوبارہ آنا ہے تو پھر بحث کا اختتام ہے۔ کیا بحث کرتے ہوئے اول قدم ہی پر یہ سوال پیدا نہ ہوگا کہ مسیح ناصری نے آنا ہے۔ یہ صرف بحث سے ایک گریز کا طریق ہے ورنہ مسیح کی آمد ثانی کو حل کرنے کے لئے اول مسیح ناصری کی حیات و وفات کا فیصلہ کر لینا نہائے ضروری پڑا ہوا ہے۔ اور معجزات دلیل نبوت نہیں ہوتے، اس سے یہ مراد نہیں ہے۔ جو انبیاء معجزات نہیں دکھاتے۔ دکھلاتے ہیں اور ضرور دکھلاتے ہیں مگر کسی نبی کی شناخت کے لئے یہ ضروری معیار نہیں ہے تا وہ ضرور ہی معجزہ دکھلاوے۔ پس بجائے اس کے کہ ہم تمہیدی عبارتوں کو لمبا کرتے جاویں اور حاضرین کا اوقات عزیز ضائع کریں میں دریافت کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہوں کہ میرے فریق ثانی کو مسیح ناصری کی حیات و وفات پر بحث کرنا منظور ہے یا نہیں

خاکسار: تعجب ہے کہ باوجود میرے ان الفاظ کے کہ علاوہ اثبات حیات مسیح کے میں اور دلائل سے بھی تردید کرونگا بحث سے گریز کا فتوی لگا دینا تاویل القول بمالا یرضی به قائله کا خیال نہ رکھا گیا۔ زیادہ تعجب یہ ہے کہ اپنے پہلے بیان سے کنارہ کشی اختیار کی گئی۔ شیخ صاحب اپنے بیان میں فرما چکے تھے کہ مرزا صاحب کا دعوی مبنی ہے وفات مسیح پر۔ اگر شیخ صاحب نے یہ صحیح فرمایا تھا تو وفات مسیح کو بمنزلہ دلیل تسلیم کرنے میں کون سی وجہ مانع ہے۔ میں نے یہ نہیں دریافت کیا تھا کہ مرزا صاحب کا مافی الضمیر بوقت تصنیف براہین احمدیہ آج کے مافی الضمیر کے برخلاف کیوں تھا بلکہ میری مراد صرف یہ ہے کہ بوقت تصنیف براہین احمدیہ اپنے آپ کو مسیح موعود مہدی معہود اور ملہم من اللہ ظاہر کر چکے تھے ان کے اشتہارات موجود ہیں جن میں انہوں نے اقرار کیا ہے کہ براہین احمدیہ بذریعہ الہام لکھی گئی اس لئے یہ کہنا کہ مرزا صاحب اس وقت مامور من اللہ نہیں تھے یا وفات مسیح کے متعلق ان کو الہام نہیں ہوا تھا، صراحتاً مرزا صاحب کی تصدیق نہیں کرتے۔ کسی الہامی کتاب میں کسی واقعہ کا خلاف اصل لکھا جانا خود اس امر کی دلیل ہے کہ وہ الہامی نہیں لیکن شیخ صاحب کو مناسب تھا کہ مرزا صاحب کی بعد کی تحریرات پر بھی خیال رکھیں مرزا صاحب نے یہ عذر پیش نہیں کیا جو شیخ صاحب پیش کر رہے ہیں بلکہ انہوں نے عدم فہم الہام کا اعتراف کیا ہے اور اپنی غلطی کا اقرار۔ اس لئے شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ اس وقت مرزا صاحب نے بلا ایماء الٰہی حیات مسیح کو تسلیم کیا، نہ صرف غلط ہے بلکہ مدعی سست گواہ چست کا مصداق ہے۔ مرزا صاحب ہمیشہ الہام کا دعوی کرتے رہے مگر مسیح کے متعلق ان کے بہت سے الہام غیر صحیح ہوتے گئے نہ صرف انہوں نے حیات مسیح کو اپنی الہامی کتاب میں تسلیم کر کے وفات کا الہام سنایا بلکہ ان کی وفات کے بعد بھی ان کے الہام مختلف ہیں پہلی تصانیف میں تو انہوں نے مسیح کو سولی پر مارا تھا اور بیت المقدس میں ان کو دفن کیا تھا چنانچہ شہادتی خط بھی شائع کئے گئے ان کے بعض الہاموں نے مسیح کو گلیل میں دفن کیا اور آخری الہام جو آج کل مروج ہے ظاہر کرتا ہے کہ مسیح کشمیر میں دفن ہوئے۔ کس قدر افسوس کی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے باوجود ان سخت اختلاف کے ان الہاموں کو معیار صداقت ٹھہرایا جائے۔ بایں ہمہ شیخ صاحب کو اختیار ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی مامور من اللہ کی دلیل میں اپنے پہلے بیان کے مطابق وفات مسیح ہی کو دلیل پیش کریں۔ بالآخر میں یہ عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ جس صورت میں شیخ صاحب اوامر ونواہی اور قصص کو ایک ہی سمجھتے ہیں اوت قصص ماضیہ کو مثل حکم شراب سود وغیرہ کے سمجھتے ہیں تو میں نہیں سمجھتا کہ وہ قرآن مجید کے احکامات پر کس طرح حاوی ہوسکیں گے۔ ایک آدمی کی نسبت بیان کیا جائے کہ وہ فلاں سنہ میں زندہ تھا۔ اور پھر کہا جائے کہ وہ اسی سنہ میں مرگیا ہا تھا، کیا احکام کا ہم رنگ ہوسکتا ہے۔ خیر یہ تو شیخ صاحب کی خوش فہمی کی دلیل ہے حاضرین خوداس کا اندازہ لگاسکیں گے۔ مجھے شیخ صاحب کے پہلے ہی بیان کے مطابق منظور ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی مامور من اللہ کی دلیل میں وفات مسیح کے مسئلہ کو پیش کریں مجھے اختیار ہوگا کہ اثبات حیات مسیح کے ساتھ ہی بین اور قطعی دلائل سے ثابت کرونگا کہ مرزا صاحب اپنے دعوے میں سچے ہیں۔

شیخ غلام احمد صاحب: میں نے اپنے پہلے بیان سے کنارہ کشی نہیں کی میں پیشتر عرض کرچکا ہوں ... کہ اس بحث کو اگر عمارت فرض کیا جائے تو وفات مسیح اسکا بنیادی پتھر ہے۔ اور براہین احمدیہ کو اگر فریق ثانی نے اس لحاظ میں الہامی کہا ہے کہ اس میں بعض الہام درج نہیں تو درست ہے ورنہ وہ کل کتاب الہامی نہیں ہے۔ اس لئے سوال فریق ثانی میں جو اشتہار کا ذکر ہے اس سے پبلک کو مغالطہ دہی مراد ہے اور نہ میں نے یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب اس وقت ملہم نہیں تھے انبیاء یا مامور من اللہ ہوسکتا ہے کہ قبل دعوی نبوت یا مامور من اللہ ہونے کے ملہم ہوں۔ میرے کہنے کا صرف یہ مطلب تھا کہ بوقت تحریر براہین احمدیہ مرزا صاحب کو خدا تعالی طرف سے صراحت نہیں کرائی گئی تھی اسی براہین احمدیہ میں خدا تعالی نے مرزا صاحب کا مسیح بھی نام رکھا مگر چونکہ ہر ایک کام کے لئے ایک وقت مقرر ہوتا ہے خدا تعالی نے ان کو نہ بتلایا کہ اس نام کا تو ہی مصداق ہے اور ضیات مسیح کی نسبت جو براہین میں درج ہے وہ ان کی اپنی اجتہادی رائے ہے۔ یہ صرف ایک نمایاں امر کو دھندلا کرتا ہے کہ تصنیف اور الہامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے الفاظ استعمال کر کے جیسا کہ فریق ثانی نے استعمال کئے ہیں دونوں الفاظ کو ایک معنی کر کے دکھلایا ہے کل کتاب براہین الہامی نہیں ہے۔ وہ دو حصوں پر مشتمل ہے ایک اجتہادی اور دوسرا الہامی۔ الہامی حصے میں خدا تعالی نے مرزا صاحب کا نام مسیح رکھ دیا ہے گو ان کو اس وقت نہیں بتلایا گیا کہ تو ہی اس کا مصداق ہے پس اس میں واقع کا اختلاف نہیں ہے اور اسی لئے فریق ثانی نے جو تمثیل بیان کی ہے اس واقع پر چسپاں نہیں ہوسکتی۔ اور یہ کہنا کہ مرزا صاحب کے الہام غیر صحیح ہوتے گئے، یہ اس وقت فریق ثانی کو کہنے کا حق پہنچتا تھا جب بحث الہام کی شروع ہوتی اور اسی لئے جو متضاد باتیں نسبت مسیح کے سولی پر مارنے یا کشمیر میں دفن کئے جانے کے فریق ثانی نے بیان کئے ہیں یہ قبل از وقت ہیں۔ اور علاوہ اس کے بے محل ہیں مثال دے کر سمجھانے سے جو قصص اور اوامر کو فریق ثانی نے ایک رنگ میں سمجھا ہے معلوم نہیں ہوتا کہ تجاہل عارفانہ کیوں کیا جاتا ہے۔ اس سے غرض صرف سمجھانے کی تھی کسی شخص کی نسبت اس کے معلومات کا پہلے ہی غلط خیال دل میں قائم کریں جیسا کہ میرے قرآن فہمی کی نسبت کیا گیا ہے بعید از انصاف ہے۔ بار بار فریق ثانی کا پیچدار گفتگو میں وفات و حیات مسیح کے قصے کو چنداں ضروری نہ سمجھنا اور اس کے ساتھ ہی دیگر دلائل کا در بارہ اثبات دعوی مرزا صاحب لانے کی حجت کرنا جب تک اول بڑی بھاری دلیل جو اس تمام عمارت کے بنیادی پتھر کی طرح ہے فیصلہ نہ پا جائے صرف تضیع اوقات ہے ہاں فریق ثانی حیات و وفات مسیح کے فیصلہ کے بعد دوسرے دلائل کی طرف جا سکتا ہے نہ کہ ایک بات کو معلق چھوڑ کر دوسری باتوں کو درمیان میں لاوے اگر فریق ثانی کی نیت واقعی صاف ہے اور ہم کو امید ہے کہ ضرور صاف ہے تو کیوں اول حیات و وفات کی نسبت فیصلہ نہ کیا جاوے۔

خاکسار:

شیخ صاحب! انصاف کریں کہ تصفیہ دعوی کا ہوا کرتا ہے یا دلیل کا فن مناظرہ کے بانیوں اور اس کے مطابق مناظرہ کرنے والوں کا ہمیشہ سے یہ اصول رہا ہے کہ ایک فریق اپنا دعوی معین کرتا ہے اور اس دعوی کیا ثبات کیلیئے دلائل سناتا ہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ دعوی کا تو نام ہی نہ ہو اور دلائل کا تذکرہ کیا جائے۔ جب دعوی نہیں تو دلائل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا نتیجہ نکلے گا سخت افسوس ہے کہ باوجود اس اقرار کے کہ دعوی ماموریت من اللہ مبنی ہے وفات مسیح پر (دیکھو شیخ صاحب کا پہلا بیان) دعوی اور دلیل کو بہ پابندی قواعد مناظرہ کیوں بیان نہیں کیا جاتا میں بار بار شیخ صاحب کو اختیار دیتا ہوں کہ مرزا صاحب کے دعوی کی دلیل میں وہ اسی مسئلہ کو پیش کریں جس کو کہ وہ اس عمارت کا بنیادی پتھر سمجھتے ہیں مگر تعجب ہے کہ پھر بھی کہا جاتا ہے کہ فریق ثانی تنقیہ مباحثہ وفات وحیات میں منکر ہے۔ حاشا و کلا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ شیخ صاحب اپنے بیان سے ضرور کنارہ کش ہیں کیونکہ یہ ان کے دو الفاظ کہ مرزا صاحب کا دعوی مبنی ہے مسئلہ وفات مسیح پر خود ہی اس امر کا ناطق فیصلہ ہے کہ مسئلہ وفات وحیات بمنزلہ دلیل کے ہے اور جیسا کہ شیخ صاحب نے اس مسئلہ کو دلیل قرار دیا ہے میں نے بطور دلیل کے سننا منظور کیا۔ پھر میں نہیں سمجھتا کہ خواہ مخواہ کیوں پیچیدگیاں پیدا کی جارہی ہیں۔

شیخ صاحب کا یہ فرمانا کہ واقع کا اظہار معلومات کی بنا پر ہے اور مرزا صاحب کا اقرار حیات مسیح اجتہادی رائے ہے اور اسکے بعد الہامات بایماء الہٰی ہیں، البتہ غور طلب ہیں۔ کیا مرزا صاحب نے خدا کے پاک کلام قرآن شریف کی آیت هو الذي ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله کی تفسیر میں مسیح کا دوبارہ آنا اور کافروں پر غلبہ پانا جب لکھا تو کیا خدائے غیور کی غیرت کا یہ تقاضا نہ ہوا کہ ایک ایسے شخص کو جو اس کے نام پر الہام ظاہر کرتا ہے ایک صریح اور فاش غلطی سے بچاوے غلطی بھی کسی دنیاوی معاملہ میں نہیں تھی، کسی انسانی کلام کے مطلب بیان میں نہیں تھی بلکہ اس پاک کلام کے متعلق تھی جو دنیا میں بطور معجزہ قیامت تک موجود رہے گی۔ ہر چند کہ مرزا صاحب خود تو الہام کے سمجھنے کا عذر کرتے ہیں لیکن مان لیا جاوے کہ شیخ صاحب کا یہ فرمانا صحیح ہے کہ اقرار حیات مسیح کو الہام سے کچھ تعلق نہیں، تو بھی سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب شیخ صاحب کتاب براہین کے بعض حصے کو الہامی مانتے ہیں تو ضروری ہوا کہ خدا ملہم کے اقوال کا خیال رکھے جیسا کہ خود شیخ صاحب بھی اپنے ایک بیان میں و ما ينطق عن الهوى سے تعبیر کر چکے ہیں، شیخ صاحب کو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب نے اپنے حق میں ایک الہام لکھا ہوا ہے کہ انا كفينا ك المستهز ئين مگر افسوس کہ اس الہام کی صریح مخالفت مستهز ئين تو متضاد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متناقض الہاموں پر ہنسی اڑاتے ہی اڑاتے مگر وہ لوگ جو سلیم الطبع وہ بھی استہزاء سے رک نہیں سکتے کیا رسول اللہ ﷺ کے وقت مبارک کا نابینا کا تذکرہ آپ کو معلوم ہوگا مامور من اللہ اگر تقاضائے بشریت کسی امر میں رائے صائب نہ رکھتا ہو تو فوراً وحی الہی کے ذریعہ سے اس کی تفہیم ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خدا کی پاک کلام میرے اس بیان کی تائیدی ہے عبس و تولی ان جاء ہ الا عمی .. الخ ۔اب غور کا مقام ہے کہ جس مسئلہ کو پیروان مرزا صاحب مرزا صاحب کی عمارتی دعوے کا بنیادی پتھر قرار دیں اور جس کو اسی دلیل پر مبنی قرار دیں اسی کے اظہار میں ملہم صریح اور بین غلطی کر رہا ہے اور اسپر طرفہ یہ کہ الہام کا سلسلہ جاری ہو پھر بھی دس برس یا اس سے زیادہ زمانے تک اس کی اصلاح نہ ہو۔ شیخ صاحب کا اختیار ہے کہ میرے ان دلائل کو قبل از وقت قرار دیں یا غیر محل بتاویں لیکن اس سے انکار نہیں کر سکتے کہ یہ مسئلہ ہرگز دلیل نہیں ہوسکتا کیونکہ قاعدہ ہے کہ دلیل دعوی کے قائم ہوتے ہی پیدا ہوتی ہے مگر جس دعوی کے وقت اس دلیل کا نام ونشان بھی نہ ہو بلکہ اس دلیل کی تردید کی جارہی ہو اور اس سے ایک طویل مدت تک یعنی ایام الصلح کی تصنیف تک یا ازالہ اوہام کی تصنیف تک وہ راز سربستہ رہا ہو اور کسی ضرورت یا مصلحت کے لئے اس مسئلہ کا پہلو بدلا گیا ہو اس کو دعوی کی دلیل قرار دینا نہ صرف غلطی ہے اور نہ صرف فن مناظرہ سے مخالفت اور نہ صرف تحقیق حق سے انحراف ہے بلکہ انصاف کا خون کرنا ہے بلکہ اگر حق کہا جائے تو اس امر کی بین؟ دلیل ہے کہ مرزا صاحب کے دعوے کی تائید کسی دلیل سے نہیں ہوسکتی۔ بلکہ اس دعوی اور اس دلیل کا وہی حال ہے کہ

مسکن ملاح درچین است وکشتی درفرنگ ،

باوجود ان زبردست دلائل کے میں نے اختیار دیا تھا کہ وہ بصد شوق دعوی کی دلیل اس مسئلہ کو قرار دیں مگر واللہ اعلم کیوں دلیل نہیں قائم کی جاتی اور کیوں بار بار کہا جاتا ہے کہ زبردست دلیل ہے۔

تصنیف اور الہامی کتاب کی نسبت شیخ صاحب نے کچھ لفظ لکھوائے ہیں، جو صریح تو نہیں مگر میں نے ان کا ماحصل یہ سمجھا ہے کہ میری نسبت کہا گیا ہے کہ میں الہامی کتاب اور تصنیف کو ہم رنگ قرار دیتا ہوں۔ اگر شیخ صاحب کی یہی مراد ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عرض کرتا ہوں کہ تصنیف ایک جنس ہے جو شامل ہے اپنے افراد پر الہامی کتاب تصنیف کا ایک فرد ہے۔ قاعدہ ہے کہ ہر ایک کتاب عام اس سے کہ وہ الہامی ہو یا غیر الہامی تصنیف سے پس اگر میں نے ایک کتاب کو تصنیف بھی کیا اور الہامی بھی کہا تو بتلا دیا جائے از روئے قواعد منطقیہ کے اس میں کون سی غلطی ہے۔ اور اگر شیخ صاحب کی مراد اور ہے تو المعنی فی بطن الشاعر کی مصداق ہے، باقی رہی یہ بات کہ فریق حیات و وفات مسیح کے فیصلہ کے بعد دوسری طرف جا سکتا ہے۔ نہ کہ ایک بات کو معلق چھوڑ کر دوسری باتوں کو درمیان میں لایا جاوے، سو نہایت ادب سے اس کے جواب میں گذارش ہے کہ جب آپ دعوی قائم کر کے صرف وفات مسیح کا مسئلہ ہی اس کی دلیل میں پیش کریں گے تو خود بخود مجھ پر لازم ہوگا کہ میں آپ کے جواب میں اس بات کا اثبات کروں کہ آپ کا فرنا غلط ہے۔ اور نیز یہ ثابت کروں کہ حضرت مسیح بجسدہ العنصری آسمان پر تشریف لے گئے اور جو وقت کہ ان کی تشریف آوری کے مقرر ہو چکا ہے اس وقت کا اشارہ قرآن شریف میں بھی موجود ہے، پھر دنیا میں تشریف لاویں گے۔ علاوہ اس کے اگر میں نے یہ کہا کہ میں اور دلائل بھی ان کی تکذیب کے لئے پیش کرونگا، اس سے یہ لازم نہیں آیا کہ میں مسئلہ وفات مسیح سے بالکل الگ ہو جاؤنگا یا اس کو ادھورا چھوڑ دونگا۔ آپ بحیثیت مدعی مرزا صاحب کا دعوی ماموری من اللہ ہونا بیان کریں اور اس کی تائید مسئلہ وفات مسیح سے کریں میں بڑی خوشی سے اس مسئلہ کے انفصال کی طرف متوجہ ہونگا۔ ایک طے شدہ بات۔ آپ مسئلہ وفات مسیح کے متعلق بحث کرنا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی اس مسئلہ کو تمہید اور بنیادی پتھر قرار دے چکے ہیں اس لئے ضروری نہیں کہ زیادہ تمہیدوں میں الجھن پیدا کی جاوے میں نہیں سمجھتا کہ نزاع کس بات میں ہے؟ آپ بصد شوق اسی مسئلہ سے مرزا صاحب کے دعوی کی تائید شروع کریں میں انصافاً آپ سے پوچھتا ہوں کہ میرے بیان میں کون سی پیچیدگی ہے جو بات آپ نے بیان کی اسی پر میں زور دیتا ہوں باوجود اس کے اگر میرے بیان میں پیچیدگی سمجھی جاوے یا میری نیت کے صاف ہونے میں ایک ذرہ بھر بھی اشتباہ کیا جاوے تو آپ ہی فرماویں کہ بحکم الظلم وضع الشیء فی غیر محله، ظلم نہیں ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ اب آپ مرزا صاحب کے دعوی پر دلیل وفات مسیح پیش کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کا افتتاح کریں گے۔
اڈیٹر اہل حدیث: معلوم نہیں مرزا اور مرزائی سیدھی راہ سے کیوں کترا کر چلتے ہیں جب کہ مرزا جی خود ہی، رسالہ شہادت القرآن میں اپنا صدق و کذب اپنی پیش گوئیوں پر موقوف رکھتے ہیں اور ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۴۳۲ پر سچے ملہم کی پہچان بھی بتلائی ہے کہ اسکا کشف بالکل صاف ہوتا ہے پھر اگر مرزا جی سچے ملہم اور پکے کشفی ہیں تو ان کے الہاموں کی جانچ کیوں نہ کی جائے بنا بریں منشی غلام احمد کی ڈگری وخرچہ وغیرہ بذمہ مدعا علیہ۔ اڈیٹر اہل حدیث

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۳۔۹)

مرزا قادیانی

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

اخبار البدر قادیانی ۲۱ جون سے معلوم ہوا کہ مولانا حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی نے کسی مرزائی کی گفتگو پر فرمایا کہ میں حضرت مسیح موعود کے آسمان پر زندہ ہونے پر قسم کھا سکتا ہوں۔ اس پر مرزا جی کو الہام ہوا کہ حافظ صاحب تین باتوں پر قسم کھائیں۔ ایک تو آیت لما تو فیتنی سے وفات ثابت نہیں۔ دوسرے یہ کہ صحابہ کا اجماع حضرت مسیح کی وفات پر نہیں ہوا۔ چوتھے یہ کہ ہم (مرزا قادیانی) ۲۴ سال سے مفتری ہیں

اصل قصہ صرف اتنا ہے کہ شیخ غلام قادر سوداگر صدر سیالکوٹ کے بیٹے نے جو مرزا قادیانی کا مرید ہے، اپنے بہنوئی شیخ ابراہیم سے کہا کہ اگر حافظ عبدالمنان صاحب اس بات پر قسم کھائیں کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ ہیں، تو میں مرزا صاحب قادیانی سے ہٹ جاؤنگا۔ شیخ ابراہیم نے حافظ صاحب سے ذکر کیا، تو حافظ صاحب نے فرمایا کہ حق بات پر قسم کھانے میں حرج نہیں۔ بس حافظ صاحب کی آمادگی دیکھی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مرزائی صاحب رفو چکر ہو گئے اور قادیان دار الزور و البھتان کو لکھ مارا جس پر مضمون مذکورہ بالا نکلا۔

ہم حیران ہیں کہ قادیانی مرزاجی ایسے بزرگوں سے اس قسم کی چالیں چل کر کہاں تک کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر ان کو حافظ صاحب یا کسی اور عالم اسلام کی قسم پر ایسا ہی بھروسہ ہے، تو اصل نزاع میں کیوں فیصلہ منظور نہیں کرتے۔ اگر البدر کا اڈیٹر تکلیف کر کے مرزاجی کا اقرار نامہ چھاپ دے گا، تو ہم بھی حافظ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ اگرچہ یہ امر اب کسی خفا میں نہیں رہا تاہم آپ اس کو بدیہی جان کر بطور.. کرنے کے قسم کھالیں کہ مرزا قادیانی اپنے دعوی میں جھوٹا ہے، بلکہ اور کچھ بھی ہے۔ پس اگر مرزاجی یا کوئی اور مرزائی حافظ صاحب موصوف کی قسم پر فیصلہ کرنا پسند کرتے ہیں تو عام فیصلہ کریں جس سے تمام نزاعات طے ہو جائیں۔ یہ کیا بات ہے کہ اتنے بڑے بڑے بزرگوں کو قسم کھانے کی تکلیف بھی دی جائے ار پھر نزاع بھی بدستور قائم رہے۔ اور کوہ کندن وکاہ برآوردن، کا مصداق ہو۔

ہاں ناظرین! مرزاجی کی قسمیں دینے پر تعجب نہ کریں کہ کس اینچ پینچ سے سیدھے معاملہ کو الجھن میں ڈالتے ہیں۔ آپ کی یہ قدیمی عادت شریف ہے کہ ہر ایک سیدھی بات کو بھی اندھوں کی لکیر کی طرح ٹیڑھا کیا کرتے ہیں۔ جن دنوں ڈپٹی آتھم ان کی پیش گوئی کی زد سے بچ رہا تھا، تو اس کو قسم کی زد میں لانا چاہتے تھے، جو عام زبان زد عام ہے مگر قسم کا مضمون قابل غور ہے جس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزاجی فن ابلہ فریبی میں کہاں تک چست و چالاک ہیں۔ آپ ایک اشتہار میں لکھتے ہیں:

> اگر آتھم کو یہ یقین ہے کہ مسیح سال تک تو مجھے زندہ نہیں رکھ سکتا ہے تو وہ تین روز ہی کی شرط لگالیں۔

سبحان اللہ کیا ہوشیاری سے گرہ کتری ہے۔ بھلا اگر کسی کو یہ یقین خدا کی نسبت ہو کہ خدا مجھے تین روز کیا تین سال تک زندہ رکھ سکتا ہے تو کیا اس پر بھروسہ بھی کر سکتا ہے۔ اور تو اور آپ کو الہام سے کہ اسّی (۸۰) سال تک زندہ رہے گا، تو کیا آپ نے آریوں سے ڈرتے ہوئے سرکار سے قادیان میں پولیس کے رکھنے کی درخواست نہ دی تھی؟ جو خیریت سے بالکل گدھے کے سینگ کی طرح کامیاب ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی۔

مختصر یہ کہ ہم بھی اس فیصلہ کے منتظر ہیں کہ آئے دن کے فسادات بھی طے ہوجائیں مرزا جی اور حافظ صاحب کا معاہدہ پہلے تو عام طور پر اخباروں کے ذریعہ مشہور ہو، جس کا مضمون یہ ہو کہ اگر حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی قسم کھا جائیں کہ میں مسیح موعود نہیں ہوں تو میں اپنا دعوی چھوڑ دونگا۔ ادھر حافظ صاحب بغرض حفاظت دینی قسم کھا کر اپنا مافی الضمیر اظہار فرماویں، تو مسلمانوں پر ان کا عام احسان ہوگا۔

لیکن کیا مرزا جی اس فیصلہ پر آمادہ ہوں گے؟ توقع نہیں۔ مگر ہم ان کی خدمت میں بھی عرض کریں گے کہ اگر آپ کو حافظ صاحب کی قسم پر اعتبار ہے تو عام فیصلہ کرائے اور اگر اعتبار نہیں تو کیا فائدہ؟

مٹا نہ، رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ، ابھی ہے رگ گلو باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۴)

مرزا قادیانی پر فرد جرم کی تکمیل

یوں تو قادیانی مرزا صاحب پر مشہور مقدمہ لائیبل میں رائے چندو لال صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرارداد جرم عائد کر ہی دی تھی لیکن مرزائی صاحبان اس کے قائل نہ ہوتے تھے کیونکہ مرزا جی کی غیر حاضری یں فرد جرم لگی تھی اور مرزا جی بیماری ظاہر کر کے خانہ نشین ہو گئے تھے اور طبی سرٹیفکیٹ بھیجتے رہتے تھے اور عدالت کے سامنے آنا موت نظر آتی تھی۔ آخر مرزا جی کی دعوات سحری نے مجسٹریٹ موصوف کو (بقول ان کے مریدوں کے) تبدیل کرادیا اور ان کی جگہ بابو آتمارام صاحب تشریف لائے۔ مرزا جی نے دفعہ (۳۵۰) ضابطہ فوجداری کی آڑ میں دوبارہ تحقیقات ہونے کی درخواست کی اور خیال کیا کہ اس لمبی دوڑ میں ممکن ہے کہ فریق مخالف تھک جائے اور یوں مقدمہ سے نجات ملے لیکن بہادر حریف نے پھر بھی حوصلہ نہ ہارا اور مردانہ وار مقابلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا رہا۔ آخر شہادت استغاثہ دوبارہ ختم ہوئی اور مرحلہ پہنچا جہاں مرزا جی مارے ڈر کے مرض شدید میں مبتلا ہو گئے تھے۔ چنانچہ ۲۹ جولائی مولوی غلام محمد صاحب آخری گواہ استغاثہ کی شہادت ختم ہو گئی تو مرزا جی کے وکلاء نے دوہائی مچادی کہ ملزمان کو اسی مرحلہ پر بری کیا جائے اور صفائی طلب نہ ہو۔ اس بارہ میں ملزمان کی طرف سے ایک درخواست بھی گذری اور ایک لمبا چوڑا تحریری بیان بھی داخل کیا گیا۔ اور علاوہ ازیں مرزا جی نے خود بھی اس روز زبان کھولی اور بہت کچھ معذرت ظاہر کی کہ میں نے جو کچھ لکھا نیک نیتی سے لکھا اور اپنے بچاؤ کے لئے لکھا وغیرہ۔ لیکن مجسٹریٹ نے فرد قرار داد جرم مرتبہ مجسٹریٹ سابق مرزا جی کو سنا دی اور جواب بھی لے لیا۔ اور وکلاء ملزمان کو کہا کہ میں آپ کو بحث کا موقع دوں گا چنانچہ بحث کے لئے ۳۔ اگست کو مناسب حکم ہوگا۔

اس تاریخ کو دور دراز مواضع سے مرزائی صاحبان جمع ہو گئے تھے کیونکہ مرزائیوں میں یہ مشہور ہو گیا تھا کہ آج مرزا جی نے بری ہو جانا ہے (شاید یہ کوئی الہام ہوا ہوگا) لیکن برعکس اس کے تاریخ کو صاحب مجسٹریٹ نے فرد قرار داد جرم کی تکمیل کر کے ملزمان کا بیان لے لیا کہ صفائی پیش کرنا چاہتے ہیں یا نہیں؟ ملزمان نے لکھایا کہ صفائی پیش کریں گے اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی لکھایا کہ گواہان استغاثہ پر بھی مکرر جرح کرنا چاہتے ہیں چنانچہ زیر دفعہ ۲۵۶ ضابطہ فوجداری گواہان ذیل مکرر جرح کے لئے طلب ہوئے مولوی برکت علی بی اے منصف بٹالہ، مولوی غلام محمد قاضی چکوال، مولوی محمد جی قاضی جہلم، تاریخ پیشی مقدمہ ۱۵۔۱۸۔ اگست مقرر ہوئی اس کے بعد گواہان صفائی کے لئے تاریخ ہوگی۔

اب سنا جاتا ہے کہ مرزا جی اپنے اہل وعیال کو بھی گورداسپور میں منگوانے کی تجویز کر رہے ہیں اور مستقل رہائش گورداسپور میں ہوگی چنانچہ مرزانی صاحبہ کے لئے ایک علیحدہ مکان تجویز ہو گیا (۱۳۔ اگست کو مرزائی صاحبہ گورداسپور پہنچ گئیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) ہائے دارالامان (قادیان) تیری بدنصیبی اب خدا کے رسول کا تخت گاہ تجھ سے منتقل ہوتا ہے اور یہ سزا تجھے اس لئے ملتی ہے کہ باوجود تیرے حق میں د خلہ کا ن آ مناً کی بشارت ملنے کے تو خود حضرت اقدس کو امن میں نہ رکھ سکی اور باوجود اس کے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انی احافظ کل من فی الدار

کا بھی وعدہ تیرے متعلق ہوا لیکن تو کسی طرح کی حفاظت نہ رکھ سکی۔ جا اب تیرے حق میں عفت الدیار محلھا و مقامھا کا الہام پورا ہوتا ہے۔

او قادیان کے مسیحی مینار تیری بنیاد کسی ایسے وقت میں شروع ہوئی ہوگی کہ تو نے ساری بنی بنائی عمارت (مسیحیت) کو بھی برباد کر دیا اب تو ہمیشہ کے لئے سرنگوں رہے گی۔(پیسہ اخبار) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۷)

مرزا قادیانی، عدالت میں

(حکیم محمد الدین امرتسری)

خوش قسمتی سے خاکسار ۱۵۔ اگست ۱۹۰۴ء کو گورداسپور پہنچا اور زہے قسمت عدالت کے کمرے میں بینچ پر بیٹھ کر مرزا صاحب کی زیارت سے بہرہ ور ہوا۔

مرزا صاحب بحیثیت ملزم ایک خاص ممتاز کھڑے تھے اور ان کے مقابل ان کے حریف مستغیث۔ اتنے میں تیسرے حریف مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسری بلائے گئے۔ مولوی صاحب موصوف پر مکرر جرح جو بعد فرد جرم لگنے کے ملزم کا حق ہوتا ہے، باقی تھی، اس لئے حاکم نے ان کو پہلی دفعہ کہا تھا کہ ایک دفعہ آپ کو پھر آنا ہوگا۔ چنانچہ ۱۵۔ اگست کو مولوی صاحب موصوف بذریعہ سمن حاضر عدالت ہوئے۔

حاکم نے خوش اخلاقی سے پوچھا کہ آپ کتنے دن کا ارادہ کر کے آئے ہیں۔ مولوی صاحب نے جواب دیا کہ جب آپ اجازت دیں گے، جاؤں گا۔ یہ کہہ کر یہ لطیفہ (مگر نہایت ہی پر معنی جو اپنے اندر نہایت غامض راز رکھتا ہے) کہا کہ میرا آنا تو آپ کی پیشگوئی تھی جو سچی ہوگئی۔ اگر بیٹے کی پیش گوئی ہوتی تو پوری نہ ہوتی۔

یہ کہنا تھا کہ خواجہ کمال الدین وکیل نے بڑے زور سے فریاد کی کہ حضور دیکھئے عدالت میں کھڑا ہو کر ہم پر طنز کرتا ہے۔ ہم یہ کریں گے، ہم وہ کریں گے۔ ہم پر ذاتی حملہ کرتا ہے۔ خواجہ صاحب نے یہ سمجھا کہ مولوی صاحب نے مرزا جی کی ولادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرزند کی پیش گوئی کی طرف اشارہ کیا جو آخر کار بیٹی سے متبدل ہوگئی ۔ جب وکیل صاحب نہایت جھلائے تو عدالت نے کمال انصاف مگر بڑی سختی کے ساتھ خواجہ صاحب کو ڈانٹ بتلائی کہ انہوں نے میرے سوال کا جواب دیا، تمہیں اس سے کیا، نہ تمہارا نام لیا نہ تمہارا ذکر کیا۔

اس لطیفہ کے علاوہ ایک اور لطیفہ یہ ہوا کہ خواجہ کمال الدین نے کہا کہ اربعین غزنویہ پیش ہونی چاہیے مستغیث نے عذر کیا کہ اوس کو مقدمہ سے کوئی تعلق نہیں ۔ چنانچہ بعد کسی قدر بحث کے حاکم نے فیصلہ دیا کہ وہ پیش نہیں ہوسکتی ۔ غرض میرے سامنے مرزا جی اور مرزائی پارٹی کوکئی پے درپۓ فاش ذلتیں ہوئیں ۔ آخر کار اس کا سبب سوچا تو معلوم ہوا انی مهین من اراد اهانتك یعنی مرزا جی کا الہام مولوی صاحب کے حق میں سچا ثابت ہوا کہ جو تیری اہانت کرے گا خدا اوس کی اہانت کرے گا ۔مرزائیو ! گنتے جاؤ

اربعین پیش نہ ہوئی ۔ایک ذلت ۔ بیٹے کی پیشین گوئی کا ذکر عدالت میں ہوا دوسری ذلت ۔تمہارے وکیل نے شور مچایا تیسری ذلت ۔ حاکم نے اس پر ڈانٹ پلائی چوتھی ذلت ۔

اب تمہیں کہو کہ انی مهین والا الہام مرزا جی کے حق میں ہے یا اون کے مخالفوں کے حق میں ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔اگست ۱۹۰۴ء ص ۸)

مرزا قادیانی پر بے جا اعتراض

مرزا جی نے کہیں لکھا ہے کہ ۱۸۹۳ء میں جن دنوں آتھم سے میرا مباحثہ تھا میری عمر ۶۴ سال کی تھی۔اب آپ اپنے ایک بیان میں عدالت کے کمرے میں حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ ۱۹۰۴ء میں میری عمر ۶۵ سال کی ہے ۔اس پر بعض اخباروں نے اعتراض کیا ہے کہ مرزا جی کا بیان غلط ہے کیونکہ ۱۸۹۳ء میں جب ان کی عمر ۶۴ سال کی تھی تو ۱۹۰۴ء تک گیارہ سال ہوئے ۷۵ سال کی ہونی چاہیے تھی مگر یہ کیا غضب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ابھی تک ۶۵ سال کے ہوئے گویا گیارہ سال میں مرزا جی صرف ایک سال بڑھے۔ مگر ہمارے خیال میں یہ اعتراض ٹھیک نہیں بلکہ معترض کی قلت تدبر اور اصل راز سے ناواقفی پر مبنی ہے۔ اصل راز یہ ہے کہ مرزا جی اللہ والے ہیں ان کے جو کام ہیں خدائی قانون کے مطابق ہیں اس لئے ان کی عمر بھی خدائی قانون کے مطابق ہوگی اور یہ تو سب مسلمان جانتے ہیں کہ خدا کے ہاں ایک دن سال بھر کے برابر ہوتا ہے ان یوماً عندہ کألف سنة مما تعدون پس اس حساب سے یعنی ہمارے معمولی حساب سے ...لاکھ ساٹھ ہزار سال کے ختم ہونے پر مرزا کی عمر ایک سال ترقی کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں۔ ۱۸۹۳ء میں ۶۴ سال قریب ختم ہوں گے ۱۹۰۴ء میں پینسٹھواں سال شروع ہوا ہوگا جو مرزا جی نے ۶۵ سال کی عمر لکھا دی تو کون سا جرم کیا اور کیا غلط کہا

اے کہ آگاہ نہء عالم درویشان را
توچہ دانی کہ چہ سودائے سر است ایشان را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اگست ۱۹۰۴ء ص ۱۔۲)

مرزا جی کے الہام

ہر چند مرزا جی کی الہامی مشین کے پرزے ایک دراز عرصہ سے سخت بگڑے ہوئے ہیں اور جو الہام ہوتا ہے وہ الٹا ہی پڑتا ہے لیکن حضرت ملہم بھی کچھ ایسے شرم مجسم ہیں کہ پھر بھی کوئی نہ کوئی الہام ٹھونس ہی دیتے ہیں۔ الحکم ..میں چند نئے الہام شائع ہوئے ہیں جو ۲۷ و ۲۹ جولائی کے مابین خاص گورداسپور میں مرزا جی کو القاء ہوئے ہیں اور جن کی اشاعت اخبار مذکور میں بڑی اہمیت سے کسی نیک نتیجہ کے انتظار میں کی گئی ہے لیکن افسوس کہ یہ سب الہام مثل گذشتہ زٹلیات کے مرزا جی کے حق میں نہیں ہوئے الہامات حسب ذیل ہیں:

۲۷ جولائی ۱۹۰۴ء:

ایک نظارہ دکھایا گیا کہ کوئی امر درپیش ہے۔ پھر الہام ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا انز لناہ فی لیلۃ القدر انا انز لناہ المسیح الموعود

یہ نظارہ غالباً وہی ہوگا جو فرد جرم سننے کے وقت مسیح کو اپنی عمر میں پہلی دفعہ دیکھنا نصیب ہو۔ ہائے یہ نظارہ واقعی منحوس نظارہ ہے جو ایک رئیس اعظم آف قادیان کی شان کے ہرگز شایان نہیں کہ وہ حکومت کی طرف سے ایک جرم کے الزام قائم ہونے پر عامیوں کی طرح جواب دینے کو کھڑا ہے اور عدالت اسکا عذر سماعت نہیں کرتی

۲۹ جولائی ۱۹۰۴ء:

مبارک! سومبارک! آسمان تائیدیں ہمارے ساتھ ہیں۔

بے شک مبارک سومبارک بلکہ ہزار مبارک اور آسمانی تائیدوں کی معیت کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ باوجود ہزار طرح کے حیلے بہانے کرنے کے بھی جرم سے برأت نصیب نہ ہوئی اور فرد جرم کا داغ لگ گیا۔ ایسا مبارک دن دشمنوں کو بھی نصیب نہ ہو۔ مرزائیو! عبرت۔

ایک پچھلا الہام جو شائع ہونے سے رہا ہوا ہے:

میں تجھے بھی ایک معجزہ دکھاؤنگا۔

جی ہاں بہت بڑا معجزہ ہے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔

مرزائی صاحبان سے باادب التماس ہے کہ سچے دل سے بتائیں کہ مرزاجی کی ملہمیتاب بھی قابل تسلیم ہے۔ نامہ نگار از گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اگست ۱۹۰۴ء ص ۲)

مرزا قادیانی کا لیکچر

۳۔ستمبر (۱۹۰۴ء) کو لاہور میں مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا لیکچر پڑھا گیا جسکا کئی دنوں سے شوروغوغا تھا۔ لیکچر کا عنوان تھا:

اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب

اس لیکچر کے دو حصے تھے۔ ایک حصے میں لیکچرار نے عیسائی مذہب اور آریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مت کی تحقیق کی کہ ان مذاہب میں کسی طالب حق کی تسلی نہیں ہوسکتی۔ عیسائیوں میں تو یہ عیب ہے کہ وہ گناہوں کا علاج کفارہ بتلاتے ہیں جو بجائے خود گناہ ہے۔ آریوں میں یہ خرابی ہے کہ وہ بعد ویدوں کے تمام دنیا کو مکالمہ الہیہ کی نعمت سے محروم جانتے ہیں۔ نیز اس میں ایک مسئلہ اخلاقی بیخ کن ہے یعنی نیوگ۔

دوسرے حصے میں لیکچرار (مرزا قادیانی) نے اپنے دعوی کا ثبوت دیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ ان کے دلائل تو جو ہیں، وہ عام طور پر سب کو معلوم ہیں۔ مگر ایک دلیل نئی بھی ہے کہ قرآن مجید میں جو آیت ہے: و نفخ فی الصور فجمعنا ھم جمعاً اسکا مطلب یہ ہے کہ جب دنیا کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کر دیں گے تو مسیح موعود آئے گا۔ چونکہ اس وقت دنیا بھر کے مذاہب ایک دوسرے پر حملہ کرتے ہیں اسلئے میں مسیح موعود ہوں۔

یہ ہے خلاصہ مسیحائی لیکچر کا جو ۵۴ صفحوں پر چھپ کر قیمتاً تقسیم ہوا۔ اس دلیل بازی سے بچوں کو بھی ہنسی آتی ہے کہ یہ دلیل بعینہ اس مشہور دلیل کی طرح ہے جو کسی آپ جیسے فلاسفر نے بیان کی ہوئی ہے کہ زمین اس لئے گول ہے کہ چاول سفید ہیں۔ چلو چھٹی شد۔

۳ ستمبر کو (مرزا صاحب قادیانی) لیکچر دے کر ۴ ستمبر ۱۹۰۴ء کو گورداسپور پہنچے۔
۵ کو دو گواہ استغاثہ کے مکرر جرح کے لئے طلب تھے۔
باقی ۶۔۷۔۸۔۹۔۱۰۔۱۱ کو گواہان صفائی گذرنے ہیں اور پھر بعد غور حکم سنایا جائے گا۔ غالباً اکتوبر کے وسط میں فیصلہ ہوگا۔ کیا ہوگا؟ العلم عند اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۷)

مسیح ہندوستانی اور مہدی ایرانی کا مقابلہ

ہمارے مسیح ہندوستانی یعنی مرزا صاحب قادیانی کے حالات سے تو ہندوستانی واقف ہیں۔ مزید واقفی کے لئے رسالہ، چودھویں صدی کا مسیح، کا انتظار کریں جو مطبع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث میں چھپ رہا ہے۔ سر دست جتنی واقفی ہندوستانی مسیح کو حاصل ہے اس کو کافی جان کر ایرانی مہدی محمد علی باب بانی فرقہ بابیہ کے حالات کو پڑھیں جو ہم علی گڈھ گزٹ سے نقل کرتے ہیں:

باب اور فرقہ بابیہ

کے مختصر حالات ہم ایسٹ اینڈ ویسٹ کے ایک مضمون سے اقتباس کرتے ہیں جو انگلستان کے مشہور عربی و فارسی داں عالم مسٹر ایف ایچ براؤن کی دریافت کا نتیجہ ہے

مرزا علی محمد جو باب کے خطاب سے یاد کیا جاتا ہے ۹۔ اکتوبر ۱۸۲۰ء کو شیراز میں پیدا ہوا اس کی تاریخ ولادت کے متعلق مختلف روایات ہیں خاص مقالہ میں (وہ کتاب جو باب کی ایک تاریخ ہے) تاریخ ولادت ۱۸۱۹ء بیان کی گئی ہے مگر زیادہ صحیح یہی ہے کہ ۹۔ اکتوبر ۱۸۲۰ء میں پیدا ہوا۔ باب کی اوائل عمر کا حال اچھی طرح سے معلوم نہیں ہو سکتا ہے اس کی پرورش اس کے ماموں نے کی اور جب علی محمد کی عمر سترہ سال کی ہوئی تو ماموں نے خلیج فارس کی مشہور بندرگاہ بوشہر میں بھیج دیا تا کہ تجارت کی تعلیم ملے اور تجارت پیشہ ہو سکے۔ علی محمد نہایت خاموش سنجیدہ اور متین نوجوان معلوم ہوتا تھا اور کچھ ایسی بات تھی کہ جس سے ملتا تھا اس پر اسکا اثر ہو جاتا تھا۔ تجارت میں ایسی طبیعت سے کوئی مناسبت نہیں رکھتی اور تجارت میں دل نہ لگنا ظاہر ہے۔ چنانچہ تجارت سے نفرت پیدا ہوئی اور وہ مزارات کی زیارت کے قصد سے کاروبار چھوڑ کر چلا گیا غور و فکر کی عادت بہت تھی عارف باللہ ہونے کا شوق پیدا ہوا اور مذہبی تعلیم حاصل کرنے کی غرض سے حاجی سید کاظم رشدی کی شاگردی اختیار کی۔ ان بزرگ کے علم و اخلاق کی شہرت دور دور تھی اور ان کے پاس دور دور سے بوڑھے اور نوجوان مرید اور شاگرد آن کر جمع ہوتے تھے اور ان کی صحبت اور تعلیم سے مستفیض ہوتے تھے۔ مرزا علی کی بھی شہرت ہونے لگی اور علماء اس نوجوان شیرزای سے مذہبی مسائل کی تحقیق دریافت کرنے لگے اور قرآن شریف کی وہ خوبیاں جو نظر ظاہربین سے پوشیدہ ہیں، ان باتوں سے مرزا علی کو اپنی بزرگی اور علم پر ایک فخر سا ہو گیا اور عارف باللہ ہونے اور دنیا سے کنارہ کشی کے شوق نے جو عام لوگوں سے پوشیدہ نہ تھا علی محمد کی پرغور طبیعت پر ایک نیا اثر پیدا کیا اور اس نئے اثر نے یہاں تک قوت حاصل کی کہ مئی ۱۸۴۴ء میں اس نے اپنے باب النجاۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خدا کی تجلی ہونے کا اعلان کیا گویا نجات ابدی اور خدا کی تجلی سے دیدہ و دل کو مشرف ومنور کرنا انسان کو اس کے توسل سے حاصل ہوسکتا ہے۔ اپنی کتاب، بیان، میں اس نے اس اعلان کی آنخضرت ﷺ پر قرآن شریف نازل ہونے سے تشبیہہ دی ہے نوری من نور اللہ اور باب النجاۃ ہونے کے دعوی کے ساتھ جیسا کہ ہونا چاہیے تھا مخالفت شروع ہوئی مگر چند لوگ مرزا علی محمد کے معتقد بھی ہو گئے۔ ان معتقدوں کی تعداد باب کے استاد حاجی سید کاظم رشدی کے انتقال کے بعد زیادہ ہوگئی اور ان لوگوں میں باب نے وعظ اور تلقین شروع کی مذہب تصوف اور فلسفہ ... و حیات میں بہت تھوڑی تعلیم پائی تھی مگر اس پر یہ حال تھا کہ وعظ نہایت پر اثر ہوتا تھا اور بڑے بڑے مولویوں سے مسائل مذہبی میں مقابلہ کرتا تھا اور ان کو قائل معقول کر دیتا تھا اس کی شہرت رفتہ رفتہ اصفہان پہنچی اور اصفہان سے آگے تبریز اور یران کے دیگر امصار و دیار میں پہنچی یہاں تک کہ گورنمنٹ ایران کو بھی اطلاع ہوئی معتقدین کی تعداد بھی روز بڑھتی گئی اور پہلے چند معتقدین نے باب کے مذہب کی اشاعت شروع کی اور اس نئے مذہب کے عقاید کا وعظ اور تعلیم کرنے لگے لوگوں کو یہ سمجھایا گیا تھا کہ وہ شخص جس کی توریت اور انجیل اور فرقان مجید میں بشارت ہے مرزا علی محمد ہے (یہی دعوی ہمارے مہدی مسیح قادیانی کا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور نام کا فرق کوئی فرق نہیں اس لئے کہ مختلف ملکوں میں مختلف زبانیں اور مختلف نام ہوتے ہیں۔ بہر حال مہدی موعود ہونے کا ثبوت کسی ڈھب سے دیا اور مولوی اس نئے مذہب کے بطلان اور بے وقوفی دکھانے پر آمادہ ہوئے۔ حاکم فارس کو مجبور کیا گیا کہ وہ اس مذہب کی حالت اور شورش کی تحقیق کرے۔ ایسا نہ ہو کہ اسلام جو بارہ سو برس سے زندہ چلا آرہا ہے اس کو نقصان پہنچے اور خود گورنمنٹ ایران کو نقصان پہنچے جو ایک اسلامی سلطنت ہے ادھر مولویوں کے غیظ وغضب کی آگ بھڑک گئی مرزا علی محمد کے مکان پر یورش کی اس کو گرفتار کیا اور اس کی فضیحت کی ایک مولوی صاحب نے اس منہ پر گھونسا مارا مگر اس کو آخر میں اس وعدہ پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ فساد نہیں بڑھائے گا۔ لوگ بہت کم اس قدرتی بات کو سمجھتے ہیں کہ کسی نئے اعتقاد کی سخت مخالفت کرنی اس طرح پر جس طرح مرزا علی محمد کے مذہب کی کی گئی اس اعتقاد کو تقویت اور زیادہ اشاعت دینی ہے۔ زنجان میں بھی یہی ہوا جو فرقہ بابیہ کا دار القامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مامن وملجا بننے والا تھا۔ باب کے عقاید اور باب پر مظالم ہونے کی خبر پہنچی وہاں ایک شخص پیر مرد علامہ وقت ملا محمد علی کے نام سے مشہور تھا اس کو حیرت ہوئی تھی اور حقیقت معلوم کرنے کا شوق ہوا۔ اور اس نے اپنے ایک خلیفہ کو بھیجا کہ جائے اور عینی شہادت لائے اور حقیقت حال آکر بیان کرے۔ ملا محمد علی کا خلیفہ باب سے ملنے گیا اور باب کا سلام و پیام اور چند تحریریں لیکر آیا اس کے چند روز بعد ملا محمد علی نے یکا یک بحالت شوق و وجد عقیدہ بابیہ کی تلقین شروع کر دی اور بہت سے آدمیوں کو سلسلہ بابیہ میں منسلک کر لیا اس کے روز افزوں اثر اور معتقدین کی روز فزوں تعداد کی اطلاع شاہ ایران کو ہوئی اور اس پر شاہی فرمان صادر ہوا کہ فوراً طہران کو روانہ کیا جائے۔

باب کو زنجان میں ایک زبردست اور با اثر معتقد تو ملا ہی تھا ایک اور شخص سید یحی نامی حسن اتفاق سے اس کا معتقد ہو گیا سید یحی کو محمد شاہ نے شیرزا بھیجا تھا تاکہ عقاید بابیہ کی تحقیق کرے اور اس کے جھوٹ اور ریا کاری کی تحقیق کرے، سید یحی آیا اور مرزا علی محمد باب سے کئی بار خلوت وجلوت میں ملاقات کی باب قرآن شریف کی مشکل سے مشکل آیتوں کے معانی اس قدر عمدگی اور روانی کے ساتھ بیان کرجاتا تھا اور وہ معانی اس قدر معقول ہوتے تھے کہ سننے والے حیران منہ تکتے رہ جاتے تھے۔ سید یحی پر باب کا کچھ ایسا اثر پڑا کہ محمد شاہ کے لئے رپورٹ تیار کرنے کے ساتھ ہی اس نے کھلم کھلا باب کا مذہب اختیار کر لیا۔ ۱۸۴۵ء میں اس نے یہ نیا مذہب اختیار کیا اور اپنے انتقال تک نئے مذہب کی تعلیم جابجا بڑے جوش سے کرتا رہا اور سینکڑوں کو باب کا معتقد بنا لیا (حکیم نورالدین کی طرح کا ہوگا۔ اڈیٹر اہل حدیث) مولویوں کا فرقہ جو سید یحی پر بہت بڑا بھروسہ کرتا تھا اس کو دیوانہ سمجھنے لگا یہاں تک کہ اسے یزد میں قید کرا دیا۔ مگر وہ یزد سے بھاگ نکلا اور شیراز سے بھی پرے جا کر وہی تعلیم وتلقین کا کام شروع کر دیا۔ وہاں کے گورنر نے اس کو گرفتار کرنا چاہا اور مولوی آمادہ پرخاش ہوئے، سید یحی معہ ہمراہیوں کے ایک قلعہ میں محصور کر لیا گیا اور شیراز سے فوج طلب کی گئی مگر فوج کی بھی نہ چلی آخر کار دھوکہ سے کام نکالا گیا اس کو امن قائم رکھنے اور خاموش رہنے کے وعدہ پر نجات دی گئی مگر پھر قتل کر ڈالا اور ساتھ ہی اس کے ہمراہیوں کو بھی قتل کر ڈالا اس کی نعش کی ہر طرح بے عزتی کی گئی یہاں سید یحی کا خاتمہ ہوا اور ادھر باب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفت پر مخالفت ہوئی ہی تھی مرزا عکاسی وزیر ایران کا حکم ہوا کہ علی محمد کو قید کر لیا جائے چنانچہ وہ شیراز میں چھ ماہ کے قریب قید رہا مگر منوچہر خان گورنر اصفہان کی مدد سے قید سے بچ نکلا اور ۱۸۴۶ء میں اصفہان کی طرف کوچ کیا منوچہر خان بہت اخلاق سے پیش آیا اور کئی مجتہدوں کو جمع کر کے باب سے مباحثہ ومناظرہ کرایا اس مباحثہ کے متعلق مختلف روایتیں ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ اس مباحثہ میں کبھی باب اپنے مدمقابل کو دبا لیتا تھا اور بڑی زبردست بات کہہ جاتا تھا اور کبھی کوئی مضحکہ خیز حماقت کی بات کہہ دیتا تھا۔ بہر حال یہ یقینی ہے کہ باب وہاں باطمینان کلی زیادہ قیام نہ کر سکا۔ گورنر کو فتنہ فساد کے آثار نظر آئے اور اس نے یہی مناسب خیال کیا کہ باب کو دارالخلافہ کی طرف روانہ کر دیا جائے چنانچہ باب سواروں کی حراست میں طہران روانہ ہوا۔ راستہ میں جب طہران کوئی تیس میل کے فاصلہ پر رہ گیا تھا باب کو ایک گاؤں میں ٹھہر جانے کا حکم ملا یہاں سے باب نے شاہ ایران کے پاس ایک خط بھیجا اور حضوری میں حاضر ہونے کی درخواست کی۔ کوئی مناسب حال عذر کر دیا گیا اور باب کو حکم ملا کہ ماکو روانہ ہو۔ ماکو کے راستہ میں وہ تبریز ٹھہرا اور یہاں اس کے ساتھ انسانیت کا برتاؤ کیا گیا۔ ماکو میں سخت کی قید نہ تھی بلکہ ایک گونہ آزادی ہی تھی کہ اپنے مریدوں اور معتقدوں سے خط وکتابت کی اجازت حاصل تھی۔ ماکو میں نظر بندی کی مدت چھ ماہ سے اوپر بیان کی جاتی ہے اور یہ زمانہ فرقہ بابیہ کے لئے خاص تاریخی وقعت رکھتا ہے۔ یہیں اس نے اپنی مشہور روحانی تصانیف خصوصاً، بیان، اور ہفت اثبات، لکھیں۔ کہا جاتا ہے کہ یہاں سے اس نے وزیر اعظم کے نام ایک خط جو پندو نصائح کا بھرا ہوا تھا لکھا مگر یہاں کی قدرے قلیل آزادی اور اطمینان زیادہ مدت تک نصیب نہ ہوا شہر میں اس کے عقاید پھیلے مخالفت کا جوش بڑھا اور مخالفت کے ساتھ ہی بہت سے وفادار اور جوشیلے معتقد بھی پیدا ہو گئے۔ مجبوراً اس کو ماکو سے بھی نکلنا پڑا۔ اور وہ چہرخ سخت مزاج یحیی خان کی نگرانی میں بھیج دیا گیا یہاں اس نے اپنی تصانیف کو مرتب کیا اور بدقت تمام اس کو اپنے مریدوں اور معتقدوں سے جو اس کے مذہب کی اشاعت میں سرگرم، اس کی تعلیم کی جا بجا تلقین کرتے پھرتے تھے نامہ و پیام کا سلسلہ رکھنے کا موقعہ ملا۔ اس مے معتقدوں کی ہر جگہ ذلت ..کی جا رہی تھی لوگوں کو... ان کے مارڈالنے میں بھی تامل نہ تھا اختلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی یہ حالت تھی آخر کار معتقدین بھی مجبور ہو گئے اور زنجان ماژندران اور یزد وغیرہ مقامات میں شورشیں برپا ہونے لگیں مرحوم شاہ نصیر الدین اس وقت آذر بائیجان کے گورنر تھے وہاں کے مجتہد نے انہیں مجبور کیا کہ باب کو یہاں پکڑوا بلائیں اور اسکو سخت سزا دیں۔ باب تبریز میں گرفتار ہو کر آیا اور یہاں بھی اصفہان کی طرح مباحثہ کا بازار گرم ہوا مگر انسانیت کے ساتھ مباحثہ نہ ہو سکا باب کی بے عزتی کی گئی اور اس کو پٹوایا ۔اور پھر چہرخ واپس بھیجا۔ اس نے ان تمام تکالیف ومصائب کی صبر اور مردانگی کے ساتھ برداشت کی اور خدا پر بھروسہ کیا ان باتوں کا اثر خلق خدا پر پڑا اور بہت سے آدمی اس کے گرویدہ ہو گئے۔ اسی عرصہ میں باب کا حکم معتقدوں کے پاس پہنچا کہ صبر کرو اور شکر کرو قسمت کی شکائیت نا مناسب ہے لوگوں کے ستانے پر آمادہ ہونا فساد ہونا شہادت کی بزرگی اور شان کھو دیتا ہے معتقدین کا اس پر بہت اثر پڑا۔

شاہ ایران مریض تھے گنٹھیا کا عارضہ تھا بے دست پا تھے سلطنت میں پورا اختیار وزیر اعظم کو تھا ۱۸۴۸ء میں شاہ محمد شاہ ایران کا ایران ہوا اور نصیر الدین تخت سلطنت پر متمکن ہوئے، مرزا تقی خان کا عروج شروع ہوا اور ان پر بابیوں کا خوف اس قدر چھایا کہ اس فرقہ کو نیست و نابود کرنا شروع کیا۔ بابیوں نے نہایت مردانگی کے ساتھ زنجان وغیرہ مقامات میں مرزا تقی خان کے ظلم وتعدی کی برداشت کی اور تلواروں کے آگے اپنی گردنے جھکا دیں مقالہ میں لکھا ہے کہ ایک پارسی نے اس صبر و استقلال کو دیکھ کر کہا کہ یہ باتیں مذہب کی سچائی کا ثبوت دیتی ہیں۔ اب وہ وقت آ گیا کہ باب کی تصانیف جمع کی جانے لگیں اور ان کی ترتیب ہونے لگی مرزا علی محمد کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک خوب صورت طغرا جس میں ایک انسان کی شکل بنی ہوئی تھی مذہب بابیہ کا خاص نشان بن گیا۔ چہرخ سے باب معہ چار حواریوں کے تبریز آیا یہاں علماء نے آخری فیصلہ اس کے لئے تجویز کر دیا تھا۔ اور اس سے سوال کیا گیا کہ اپنے عقاید پر لعنت ملامت کرنے کے لئے تیار یا نہیں۔ اگر عقاید چھوڑ دے گا تو اس کی جان بخشی ہو جائے گی اسے ایک تنگ کوٹھڑی میں بند کر دیا اور اس تیرہ وتار کوٹھڑی میں معتکف ذات بے چون و چرا کے خیال میں ....وہ خاموشی کے ساتھ زندگی بسر کرنے لگا علماء کا فتوی پیام اجل لایا اور اس کو تین دن تک اپنے خاص چار معتقدوں کی صحبت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت ملی۔ اس نے اپنے دو معتقدوں کو جن کے قتل کا حکم بھی ساتھ کے ساتھ صادر ہوا تھا کہا کہ مجھے میری قسمت پر چھوڑ دو اور تم چلے جاؤ۔ مگر پیر اور مرشد اور آقا کا ساتھ کس دل سے چھوٹ سکتا تھا۔ ایک نے کہا کہ میں ...سب کی جان بچانے کے لئے توبہ کر لیتا ہوں اور دو سال بعد طہران میں جا کر مر جاؤنگا دوسرا مرنے کے لئے تیار ہے۔ اپنے پیر کے ساتھ راہی ملک بقا ہونا اور درجہ شہادت حاصل کرنا ان کے لئے دنیا کی ہزار زندگیوں سے بہتر ہے۔ رات کو پیر اور مرید کامل اطمینان کے ساتھ خدا پر بھروسہ کر کے سو گئے اور صبح کو جان دینے کے لئے تیار ہو گئے۔ یہ دن ۲۸ شعبان ۱۲۶۶ھ یا ۹ جولائی ۱۸۵۰ء کا ہے۔ باب اور محمد علی زنجانی پا نزنجیر گورنر کے محل میں آتے ہیں رسی کے سروں پر دونوں کو لٹکایا جاتا ہے اس طرح کہ محمد علی کا سر باب کے سینہ پر ٹکتا ہے۔ دونوں کو کہا جاتا ہے کہ یہ آخری وقت ہے توبہ کرو جان بخشی تمہاری توبہ پر منحصر ہے۔ مگر جن طبیعتوں میں سے موت کا ڈر نکل گیا ہے جن کو شوق شہادت ہے

پائے خوباں تا بپائے داری آئین ما

کے جوش یہاں لائے ان پر کیا اثر ہو سکتا ہے تماشائیوں کا مجمع ہو جاتا ہے ان میں سے چند وہ لوگ ہیں جو اپنے آقا کے شہید ہونے کی حالت میں اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں اور خون کے آنسو بہا رہے ہیں کچھ وہ لوگ ہیں جو نوجوان شیرازی کی قسمت پر افسوس کر رہے ہیں اور کچھ وہ لوگ ہیں جو منتظر ہیں کہ یہ نجس روح اس دنیا سے جائے یکا یک حکم ہوا اور بندوقیں چلیں مظلوموں پر دھوئیں کی چادر پڑ گئی مگر جب یہ چادر ہٹی تو عجیب ایک معجزہ نظر آیا۔ رسی کے سرے پر مرید با عقیدت گولیوں سے چھدا ہوا لٹک رہا ہے مگر باب کا پتا نہیں مجمع پر عجیب حیرانی اور سناٹا طاری ہوتا ہے سپاہی ادھر ادھر دیوانہ وار دوڑتے ہیں شہر تبریز میں حیرت اور مسرت کا اظہار ہوتا ہے مگر باب کا وقت آچکا تھا وہ اپنے تیرہ و تاریک قید خانہ کے پاس ملا پکڑا گیا اور پھر اسی رسی کیسرے سے باندھ کر لٹکایا گیا۔ سپاہی تعینات ہوئے اور پھر گولیوں کی ایک باڑ چلائی گئی دھوئیں نے ہٹ کر شہید کی صورت دکھائی اور معلوم ہوا کہ وہ روح جو آلام و مصائب میں مبتلا تھی رخصت ہو گئی نعش خندق میں پھینک دی گئی وہاں دو دن تک پڑی رہی پھر کچھ معتقد مل کر اٹھا لائے باب کی زندگی کا خاتمہ ہوا اور نجات کا دروازہ خاک و خون میں مل گیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر موت کا پردہ پڑ گیا کیسی جوان موت تھی مرزا علی محمد کی عمر شہادت کے وقت صرف تیس سال کی تھی۔

کہتے ہیں کہ باب کے بہشتی دروازہ کھولنے کی پیش گوئی حاجی سید کاظم رشدی نے کی تھی اور جب باب ان سے درس لیتا تھا تو سید کاظم کو اس کی بزرگی کی بشارت ہوتی تھی۔ باب کی شہادت کی خبر شہر در شہر اور گاؤں در گاؤں گئی اور سلطنت کے دور دراز مقامات تک پہنچی لوگوں میں شور پیدا ہوا کوئی کہتا تھا کہ یہ کیا ہوا۔ کوئی کہتا تھا آہ کیسا صبر کیسا استقلال کیسی مردانگی فلا واللہ باب مردے بود بزرگ برتر۔ گورنمنٹ نے باب اور اس کے جانباز معتقد کی جان لینے پر اکتفا نہیں کیا چن چن کر بابی مارے جانے لگے اور بابیوں میں وہ لوگ بھی آ گئے جن کے خلاف علماء تھے۔ ایران میں ایک تہلکہ مچ گیا ممانعت ممنوع بات کے معلوم کرنے کا دل میں شوق پیدا کرتی ہے بہت سی طبیعتیں مقتولوں کو سمجھ کر ان کے لئے روتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس اعتقاد کی بیخ کنی کی جاتی ہے وہ اور زیادہ جڑ پکڑ جاتا ہے چنانچہ اسقدر خونریزی کے بعد بھی بابیوں کا فرقہ بڑھتا گیا۔

باب کی ۹۰ تصانیف ہیں بعض تلف ہو گئیں مختلف خباب اور القاب اختیار کئے شروع میں باب نے مہدی موعود ہونے کا دعوی کیا پھر نعوذ باللہ خدا ہونے کا دعوی کیا مگر جب زندگی زیادہ معلوم نہ ہوئی اور دیکھا کہ اب تھوڑی دیر بعد خاتمہ ہو جائے گا تو اعلان کیا کہ میں اس ذات کی بشارت دینے والا ہوں جس کو خدا ظاہر کرے گا۔ اس کا ذکر اس نے اپنی کتاب، بیان، اور دیگر آخری تصانیف میں بار بار کیا ہے اپنا عجز ظاہر کیا ہے اور جس کی بشارت دی ہے اس کی بزرگی اور عظمت بیان کی ہے اس کے ایک لفظ کو ہزار، بیان، پر ترجیح دی ہے جو اس پر ایمان لائے گا اس پر رحم و کرم ہو گا اور جو نہ لائے گا اور کفر کرے گا اس پر خدا کی لعنت ہو گی۔

باب کے مرنے کے بعد کئی آدمیوں نے دعوی کیا کہ میں ہی وہ شخص ہوں جس کی باب نے بشارت دی ہے اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ فرقہ بابیہ میں اختلاف پیدا ہو گیا باب زیر زمین آرام کر رہا ہے اور اس کے معتقد اس کی امت کے لوگ اس کا ذکر ملک در ملک لئے پھرتے ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۲-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے مقدمات

آج دو برس ہونے کو آئے ہیں کہ قادیانی مرزا جی کے مقدمہ کی خبریں بڑی گرما گرمی سے سنائی جاتی ہیں، مگر تاہم بہت سے ناظرین کو ان مقدمات کی اصلیت سے اطلاع نہیں کہ یہ کیونکر پیدا ہوئے اور کہاں تک پہنچے۔

اصلیت ان مقدمات کی یہ ہے کہ پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ ضلع راولپنڈی نے ایک کتاب سیف چشتیائی مرزا کے جواب میں لکھی، جس کی وجہ سے مرزا جی کو سخت پریشانی ہوئی، اور اس فکر میں تھے کہ کوئی صورت ہو کہ اس کتاب کی وقعت لوگوں کی نظروں میں کم ہو۔ چنانچہ وہ تو اسی خیال میں تھے، اتنے میں ایک مسمی شہاب الدین کا، جو شاید مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین ضلع جہلم کا شاگرد ہے، خط مرزا جی کو پہنچا کہ ہمارے پاس مولوی محمد حسن مرحوم مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور کی کتاب ہے جس کی مدد سے پیر مہر علی شاہ نے اپنی کتاب سیف چشتیائی لکھی ہے۔

بس پھر تو کیا، مرزا جی نے جھٹ ایک اپنا معتمد آدمی حکیم فضل الدین مینیجر مطبع کو بھیجا کہ وہ کتاب لے آویں۔ خیر حکیم جی گئے اور کچھ نذرانہ دے کر وہ کتاب لے آئے۔ جب مرزا جی نے اس کتاب کو قبضے میں کیا تو ایک محشر بپا کر دیا کہ پیر مہر علی کی چوری پکڑی گئی۔ اب تو ذلیل ہوگا، خوار ہوگا، یہ ہوگا، وہ ہوگا، بلکہ زندہ درگور ہو جائے گا۔ جب ان کا یہ طوفان بے تمیزی حد سے بڑھ گیا تو سراج الاخبار جہلم ۶۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء میں ایک مضمون نکلا جس کا راقم کرم الدین لکھا تھا۔ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم نے تمہارا الہام اور غیب دانی آزمانے کو یہ چال چلی تھی۔ سیف چشتیائی کی عبارتیں بے شک ان کتابوں کے حاشیوں پر مرقوم ہیں، مگر یہ صحیح نہیں سیف چشتیائی منقول ہے بلکہ غیر منقول ہے۔ یعنی ہم نے تمہارا الہام آزمانے کو سیف چشتیائی سے کچھ عبارتیں ایک زشت خط بچہ سے لکھوا دی تھیں تم خود اسکا اندازہ کر سکتے ہو کہ مولوی محمد حسن صاحب بڑے خوش نویس تھے، حالانکہ یہ حاشیہ سخت زشت خط ہے۔ اسی ضمن میں مرزائی اخبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکم کے اڈیٹر کو بھی کسی بات کے جواب میں سخت سست لکھا تھا۔ جب یہ مضمون نکلا تو مرزا جی کو حیرانی ہوئی کہ یہ تو الٹے لینے کے دینے آئے۔ آخرانہوں نے سوچ بچار کر مولوی کرم الدین صاحب پر حکیم فضل الدین صاحب سے دعوی کرا دیا کہ مستغاث علیہ نے ہم سے دغا کیا ہے۔

ادھر مولوی کرم الدین صاحب نے اپنے بھائی مولوی محمد حسن مرحوم کی طرف سے دعوی کیا کہ مرزا نے میرے بھائی کو برا کہا ہے۔ مولوی صاحب کا دعوی تو بدیں وجہ خارج ہو گیا کہ مرحوم کے بیٹے کا حق دعوی کا ہے، وہ کرے۔

مگر مرزا جی نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں خود مولوی صاحب موصوف کو ہی کذاب لئیم وغیرہ سے یاد کیا ہے۔ دعوی مذکورہ کے خارج ہونے پر مولوی صاحب موصوف نے اپنی طرف سے استغاثہ ہتک عزت کا دائر کر دیا۔ کچھ مدت تو مقدمات کو کوئی جگہ ہی نہ ملی۔ مولوی صاحب کہیں مقدمہ جہلم میں رہے، مرزائی پارٹی کہے گورداسپور میں رہے جو مرزا جی کا ضلع ہے۔ آخر مقدمات ضلع گورداسپور میں رہے

اس دغا کے مقدمہ کے ضمن میں مولوی صاحب نے ایک کتاب نزول مسیح مصنفہ مرزا صاحب پیش کی جو ابھی شائع نہیں ہوئی تھی، تو جھٹ سے مرزا جی نے اس کتاب کی وجہ سے مولوی صاحب پر دفعہ ۴۱۱ میں چوری کتاب کا دعوی کرا دیا۔

یہ دو دعوے ہوئے۔ تیسرا دعوی اڈیٹر الحکم سے ہتک عزت کا کرایا۔

خیر مقدمات برابر چلتے رہے مولوی صاحب موصوف کی طرف سے جواب تھا کہ مضمون مندرجہ سراج الاخبار جہلم میرا نہیں ہے۔ مجھے نہیں معلوم کسی نے میری طرف سے لکھوا دیا ہے۔ میں نے دغا نہیں کی بلکہ جو کتاب دکھائی تھی وہی دے دی۔

نتیجہ یہ ہوا مولوی کرم الدین صاحب دغا اور چوری کے دعوی سے تو پہلے ہی بری ہو گئے۔ مگر مرزا جی پر جو دعوی تھا وہ اور اڈیٹر الحکم کا دعوی برابر چلتے رہے۔ دونوں پر فرد جرم لگایا گیا۔ اتنے میں حاکم کی تبدیلی ہوگئی دوسرے حاکم کے آنے پر قریباً نئے سرے سے کاروائی ہوئی۔ اور مولوی صاحب نے اپنی صفائی کے گواہوں میں خود مرزا جی اور اڈیٹر الحکم کے باپ کو لکھایا۔ مرزا جی کے بیانات سے بھی ان کو بہت کچھ فائدہ پہنچا۔ اور اڈیٹر کے والد کو تو اس لئے لکھایا تھا کہ وہ اپنی قومیت کا ٹھیک پتہ نہیں بتاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ آخر اس کے والد کے نام پر جو سمن گیا اس پر لکھا تھا جٹو ولد تا نا قوم میراسی ساکن جاڈلہ ضلع جالندھر۔ اس شہادت نے بھی مولوی صاحب کو بہت کچھ فائدہ پہنچایا۔ مگر مقدمات نے اس قدر طول پکڑا کہ پبلک انتظار کرتے کرتے تھک گئی۔ اسی اثنا میں کئی دفعہ خبر اڑی کہ مرزا صاحب قید ہو گئے۔ اس سارے مختصر بیان سے یہ تو معلوم ہوسکتا ہے کہ مقدمہ بازی کی چھیڑ خانی پہلے مرزا صاحب کی طرف سے ہوئی جو آخر کاران کے گلے کا ہار بن گئی۔ مفصل روئداد مطبع سراج الاخبار جہلم سے بقیمت ..مل سکتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱۔۲)

٭مرزا صاحب قادیانی کے مقدمہ میں یکم کو حکم سنایا جانا تھا مگر فیصلہ ناتمام تھا اس لئے ۸۔ اکتوبر مقرر ہوئی۔ مرزائی اخبار دعا کے خواستگار ہیں اس لئے ہماری یہی دعا ہے خدا وہ کرے جو مسلمانوں کے لئے بہتر ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱۱)

کھلی چٹھی بخدمت مولوی نورالدین قادیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولوی حکیم نورالدین صاحب قادیانی کے خطاب میں لکھتے ہیں:

میں نے آپ کی تفسیر سورہ جمعہ پڑھی۔ جس میں بعض باتیں اچھی بھی ہیں، مگر جس نے مجھے اس کھلی چٹھی کے لکھنے پر آمادہ کیا ہے وہ ایک ہی بات ہے جو آپ نے مرزا صاحب کی آزمائش کے متعلق اصول لکھا ہے۔ میرے خیال میں بھی وہ اصول سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔ پس میں پہلے اس اصول کو نقل کرتا ہوں پھر اپنی گذارش کرونگا۔ آپ فرماتے ہیں:

گورداسپور میں ایک موقع پر ایک شخص حضرت امام علیہ السلام کے متعلق مجھ سے کچھ سوال کرنے آیا۔ میں نے جب اس سے یہ کہا کہ تم وہ معیار پیش کرو جس سے تم نے کسی کو راست باز مانا ہے، تو وہ خاموش ہی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ اور سلسلہ کلام کو آگے نہ چلا سکا۔ یہ بڑی پکی اور سچی بات ہے کہ راست باز ہمیشہ ایک ہی معیار پر پرکھے جاتے ہیں اور ان میں کوئی نرالی اور نئی بات نہیں ہوتی چنانچہ ہمارے ہادی کامل فخر بنی آدم حضرت محمد ﷺ کو ارشاد الٰہی یوں ہوا

قل ما کنت بدعاً من الرسل

کہدے میں کوئی نیا رسول دنیا میں نہیں آیا، دنیا میں مجھ سے پہلے رسول آتے رہے ہیں، تم نے اگر کسی کو راست باز اور صادق مانا ہے تو جس قاعدہ اور معیار سے مانا ہے وہی قاعدہ اور معیار میرے لئے بس ہے۔ میں نے قرآن شریف کے اس استدلال کی بنا پر بارہا ان لوگوں سے جو حضرت مرزا صاحب کے متعلق سوال اور بحث کرتے ہیں پوچھا کہ تم نے کبھی کسی کو دنیا میں راست باز اور صادق تسلیم کیا ہے یا نہیں؟ اگر کیا ہے تو وہ ذریعے اور معیار کیا تھے؟ جن ذریعوں سے تم نے صادق تسلیم کیا ہے پھر میرا ذمہ ہوگا کہ اس معیار پر اپنے صادق امام کی راست بازی اور صداقت ثابت کردوں ۔ میں نے بارہا اس گر اور اصول سے بہتوں کو لاجواب اور خاموش کر دیا ہے اور یہ میرا مجرب نسخہ ہے اس راہ سے اگر چلو تو تمام مباحث کا دولفظوں میں فیصلہ کر دو۔ گورداسپور کا جو واقعہ میں نے بیان کیا ہے جو لوگ میرے ساتھ تھے انہوں نے دیکھا کہ باوجود سوال کرنے والا بڑا چلبلا اور چالاک آدمی تھا مگر میرے اس سوال پر وہ کچھ بھی نہ کہہ سکا۔ بعض آدمیوں نے اس کو کہا بھی کہ تم کسی کا نام لے دو، اس نے یہی کہا کہ میں نام لیتا ہوں تو مرتا ہوں (یعنی ماننا پڑتا ہے اور لاجواب ہونگا) صفحہ ۲۱،۲۲ تفسیر سورہ جمعہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جیسا آپ نے فرمایا ہے میرا بھی یہی خیال ہے کہ اسی ایک اصول سے تمام مباحث کا خاتمہ ہوسکتا ہے۔ سائل مذکور نے تو خدا جانے کیوں خاموشی اختیار کی ہو، مگر میں تو یہ اصول پڑھ کر بہت ہی خوش ہوا کیونکہ یہ عقل ونقل کے مطابق ہے۔ قرآن مجید کفار کو پیغمبر خدا ﷺ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بتلاتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقد لبثت فیکم عمراً من قبله افلا تعقلو ن

پس میں اس اصول کو بڑی خوشی سے تسلیم کرتا ہوں۔ بلکہ میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ کے اظہار سے پہلے ہی میرا یہ اصول ہے جو میں نے رسالہ الہامات مرزا میں لکھا ہوا ہے۔ خیر مجھے اس سے بھی بحث نہیں کہ میں نے آپ کے کہنے سے قبول کیا یا پہلے سے کیا، بہر حال مجھے یہ اصول منظور ہے۔ آپ کے سوال کا جواب دیتا ہوں کہ میں نے دنیا میں صرف ایک ہی شخص کو راست باز اور صادق تسلیم کیا ہے غالباً آپ سمجھ گئے ہوں گے مگر ناظرین کی آگاہی کے لئے ان کا نام بتلاتا ہوں لیکن:

ہزار بار بشوئم دہن بمشک گلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

یعنی سید الانبیاء محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ فداہ ابی و امی علیہ افضل الصلوۃ و السلام۔

اصل صداقت تو آپ کی تسلیم کرتا ہوں۔ باقی جن کو راست باز جانتا ہوں اسی راستگو کی شہادت سے جانتا ہوں۔ لیکن اگر یہ سوال ہو کہ آپ کی صداقت ماننے کا کیا ذریعہ ہے، تو میں عرض کرتا ہوں کہ آپ کی راست گوئی صدق مقالی یعنی جو بات آپ نے بتلائی اور جس طرح آپ نے کوئی خبر دی، اسی طرح اور اسی کیفیت سے پوری ہوئی۔ غلبہ روم، فتح مکہ، فتح عرب، فتح قیصر و کسری، فتح بدر، غلبہ امت، وفات طول الیدین وغیرہ وغیرہ جن کا شمار نہیں ہوسکتا اور ضرورت بھی نہیں۔ پس آیئے اسی ایک اصول سے مرزا صاحب کی راست بازی آزمائیں کہ اکی پیش گوئیاں بھی ایسی نمایاں طور پر ظہور پذیر ہوئی ہیں کہ کسی دوست دشمن کو انکار کی مجال نہ ہو۔ مگر اس کا جواب دیتے ہوئے یہ تکلیف تو بہت ہے کہ آپ میرا رسالہ الہامات مرزا سارا پڑھیں البتہ یہ تو مختصر ہے کہ آپ اپنا ہی ایک کارڈ بغور پڑھ لیں جو آپ نے آتھم والی پیش گوئی کے خاتمہ پر بنام بابو غلام محی الدین کلرک دفتر لوکو سپرنٹنڈیٹ ریلوے لاہور کے نام بھیجا تھا جس کے الفاظ قابل توجہ یہ ہیں:

پیش گوئی میرے خیال میں پوری نہیں ہوئی۔ اب اس کا سرّ کیا ہے، انشاء اللہ چند روز کے بعد ظاہر کرسکوں گا چند روز تامل فرمائیں میں کسی کام میں جلدی کو پسند نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اخبار کا یہ پرچہ آپ کی خدمت میں بھیجتا ہوں اور امید وار ہوں کہ اس کا جواب عنایت ہوگا۔ آپ کا اختیار ہے کہ جواب اہل حدیث میں بھیج دیں یا قادیانی الحکم میں دیں، یا دونوں میں دیں، مگر اہل حدیث میں پورا شائع ہونا غالباً انسب ہوگا۔ میں ہوں آپ کا دوست باوفا۔ ابوالوفا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۱۔۳)

مرزا صاحب قادیانی کا مقدمہ فیصل ہوگیا خود حضرت پر تو مبلغ پانسو اور آپ کے مہتم مطبع پر مبلغ دو سو روپیہ جرمانہ ہوا۔

ہمیں ان سات سو کا تو افسوس نہیں، یہ تو کیا ہے مریدوں کے سر سلامت رہیں:

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمیماند

افسوس تو یہ ہے (گو یہ بھی کوئی نئی بات نہیں) کہ حضرت کی پیش گوئی پر سخت زد پہنچی جس کا مضمون تھا کہ میں اس مقدمہ سے صاف نکل جاؤں گا (مفصل آئندہ) (اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء ص ۶)

مرزا قادیانی، مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے براہین لکھی تو اکثر حصے آریوں کے جواب اور ردّ میں تھے۔ سرمہ چشم آریہ لکھا تو اسی گروہ کے جواب میں تھا۔ تصدیق (براہین احمدیہ) لکھوائی تو اسی فرقہ کے ردّ میں۔ حکیم نور الدین، نے نور الدین لکھا تو اسی مذہب کے جواب میں۔ نیوگ ناول بنا تو اسی گروہ کو شرمندہ کرنے، اور ان کے حیا سوز مسئلہ نیوگ کے نتائج قبیحہ دکھانے کو نسیم دعوۃ وغیرہ کئی کتابیں لکھیں۔

مرزا صاحب نے اپنے لاہوری لیکچر میں کہتے کہتے بے ساختہ کسی جذبہ میں کہہ مارا کہ خدا چونکہ قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب مرزا صاحب قادیانی کا یہ ہے کہ موجودہ دنیا گو قدیم نہیں لیکن اس سے پہلی دنیا اور اس سے پہلی دنیا، علی ہذا القیاس دنیا کا سلسلہ قدیم ہے۔ جب سے خدا ہے تب سے مخلوق ہے۔ یا یوں کہیے کہ خدا کی قدامت اور دنیا کی نوی کی قدامت برابر چلی آئی ہے۔

اب اسی مسئلہ کی بابت سوامی دیانند بانی آریا سماج کی کتھا بھی سنیے:

> جیسے دن کے پہلے رات اور رات کے پہلے دن اور نیز دن کے پیچھے رات اور رات کے پیچھے دن برابر چلا آتا ہے۔ اسی طرح پیدائش کے بعد فنا اور فنا کے بعد پیدائش کا دور چلا آتا ہے اس کا شروع یا انتہا نہیں۔ البتہ جیسے دن اور رات کا آغاز اور اختتام دیکھنے میں آتا ہے اسی طرح پیدائش اور فنا کا آغاز اور اختتام ہے (ستیارتھ پرکاش۔ صفحہ ۲۹۵)

اگر ان دونوں عبارتوں کو ملا کر پڑھیں، لفظ بے شک مختلف ہوں گے مگر مضمون بالکل ایک ہے۔ بعد غور کرنے کے ہمارے مضمون کی تصدیق کا ایک کارڈ ہم کو لکھیں کہ ہم نے کوئی غلطی کی ہے یا مرزا صاحب خود ہی دل سے آریوں کی حمایت میں ہیں۔ آریا اس موقع پر مرزا صاحب کو مخاطب کر کے یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے:

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہوگی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی

آریا اور مرزائیوں کے اس وحدت الوجود پر تو ہم ان کو مبارکباد دیتے ہیں لیکن مسئلہ کی غلطی کا اظہار کرنے کو مختصر اتنا کہتے ہیں کہ نیوگ کی سچائی کے بعد بھی ایک مسئلہ ہے جو آریا سماج کو اہل علم کے ماننے کے لائق نہیں رہنے دیتا۔ ایک مرزا صاحب نہیں بیسیوں مرزا بھی مل کر اس مسئلہ میں حامی اور مددگار بن جائیں، جو کچھ امداد کریں گے اس سے زیادہ نہ ہوگی:

سگ چو تر شد پلید تر باشد

سنیئے کچھ شک نہیں کہ دنیا اجسام کا نام ہے (مادہ اگر آریوں کے خیال میں کوئی شئے ہے تو اس کا نام دنیا نہیں وہ ایک مفرد حالت میں ہے) اور اجسام کتنے ہی ہوں مگر سب مرکب ہیں اور مرکب کوئی بھی ہو حادث ہے، کیونکہ اس کی ترکیب ہی بتلا رہی ہے کہ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجزاء ایک وقت میں از ہم جدا تھے۔ نتیجہ صاف ہے کہ کوئی جسم قدیم نہیں، دنیا قدیم نہیں، دنیا کا سلسلہ قدیم نہیں۔

علاوہ اس کے جب دنیا کا ہر فرد حادث ہے تو مرزا صاحب کی یا آریہ سماج کی کون سی منطقی دلیل ہے کہ اس کے نوع کو قدیم کہا جائے۔ کیا کسی نوع کا وجود خارجی بغیر کسی فرد کے ہوسکتا ہے؟ پھر کیونکر ممکن ہے کہ سلسلہ کے تمام افراد تو حادث ہوں مگر سلسلہ اس کا قدیم ہو۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء)

قادیانی، سری کرشن جی، سیالکوٹ میں

مرزا غلام احمد قادیانی اکتوبر۔ نومبر ۱۹۰۴ء میں اپنے مریدوں کی دعوت پر سیالکوٹ تشریف لے گئے تھے جہاں انہوں نے ایک لیکچر بھی دیا جس میں کرشن ہونے کا دعوی فرمایا جیسا کہ شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم قادیانی مسیح تو سنتے رہے مگر قادیانی کرشن جی نہیں سنا۔ یہ وہی حضرت قادیانی مسیح ہیں۔ بقول استاد

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو، حور ہو، انسان ہو، کیا تم ہو

آپ کا نزول اجلال سیالکوٹ میں ۲۷۔ اکتوبر بوقت ۶ بجے شام کے ہوا۔ چونکہ تشریف آوری کے پہلے چند روز علمائے کرام نے آپ کی تشریف آوری کی خبر عوام کے کانوں تک پہنچا دی تھی، گردونواح سیالکوٹ کے علماء اپنا فرض منصبی پورا کرنے کو چند روز پہلے ہی رونق افروز تھے اور خوب زور شور سے آپ کی آؤ بھگت مناسب الفاظ میں کر رہے تھے اور چشم براہ تھے کہ ناگاہ گاڑی قریب سٹیشن سیالکوٹ پہنچی۔ پھر کیا تھا

انگلیاں سر واٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

دیکھتے ہی نعرہ لعنت بلند ہوا۔ تمام ریلوے سٹیشن اور باہر کا میدان (جس میں تقریباً دواڑھائی ہزار آدمی ہوں گے) پر تھا۔ جدھر کو حضور (مرزا قادیانی) کی گاڑی جاتی تھی لعنت کے چیرز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نعرے بلند ہوتے تھے۔ خاک اڑائی جاتی تھی۔ خیر بصد شکرانہ آپ فرودگاہ تک تشریف لے گئے۔ اس واقعہ کو قادیانی مرزا جی کے لیکچر کے سرورق کے صفحہ ۲ پر یوں لکھا گیا ہے کہ:

تقریباً پینتیس چالیس ہزار ہندو مسلمان استقبال کو آئے تھے اور بہت سے لوگوں نے اس خوشی میں روشنی کی تھی۔

حالانکہ تمام شہر سیالکوٹ کی مردم شماری تقریباً ۴۰ ہزار ہے جن میں ہندو، مسلمان، چوہڑے، چمار، زن و مرد، بوڑھے، جوان، بالغ، نابالغ سب شامل ہیں۔ روشنی کا یہ عالم تھا کہ خاک اور دھول کے اڑنے سے ایک اندھیرے کی صورت پیدا ہو رہی تھی۔ کاش اس روز بادل ہی چمکا ہوتا تو ہم سمجھتے کہ مرزا جی کی خاطر آسمان پر روشنی ہوئی ہے جیسا کہ خود ان کا خیال ہے۔ چنانچہ ۱۱ مئی ۱۹۰۳ء کے اشتہار میں لکھتے ہیں کہ:

آج جو میں بیماری سے اٹھ کر باہر آیا ہوں اور بادل چمک رہا ہے اور بارش بھی کسی قدر ہو رہی ہے۔ یہ اسی طریق سے ہے جو بادشاہوں کے آنے پر سڑکوں پر چھڑکاؤ کیا جاتا ہے اور آتش بازی چھوڑی جاتی ہے اسی طرح ہماری باہر تشریف آوری کی وجہ سے آسمان پر چھڑکاؤ ہوا ہے اور آتش بازی چھٹی ہے۔ (حاضرین) سبحان اللہ جل جلالہ امام الزمان کی برکت ہے مگر شقی ازلی ایسے صریح معجزات بھی دیکھ کر بدنصیب رہے۔

خیر خدا خدا کر کے حضرت (مرزا قادیانی) فرودگاہ تک پہنچے اور لیکچر لکھنے میں مشغول ہوئے۔ ۲ نومبر کی تاریخ لیکچر کے لئے تھی۔ لیکچر کیا تھی وہی معمولی شاعروں کی طرح بطور تشبیب چند لفظوں میں اسلام کی تعریف، پھر آریوں سے دو چار ہو کر اپنی تعریف کہ میں ایسا ہوں، یہ ہوں، میں وہ ہوں۔

ہاں ایک نئی بات لیکچر میں کہی گئی جو اس سے پہلے نہ سنی گئی تھی۔ جس کا خود حضرت کو بھی اقرار ہے کہ آج سے پہلے میں نے یہ بات ظاہر نہیں کی تھی یعنی آپ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے تو مسیح موعود ہو کر آیا ہوں مگر ہندوؤں اور آریوں کے لئے خدا نے مجھے کرشن جی بنا کر بھیجا ہے۔

اس دعویٰ کو سن کر مجسٹریٹ کیمپ سیالکوٹ نے مسلمانوں سے کہا کہ اب تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤ، مرزا صاحب جانیں اور ہندو جانیں۔ مگر مسلمانوں کو اپنے پیدائشی مسلمان کی جدائی کہاں گوارا تھی؟ جس حال میں کہ وہ بابو عبدالغفور نوآریہ کی جدائی کو ابھی تک نہیں بھولے تھے، حالانکہ بابو مذکور ایک کمسن بائیس تئیس سالہ عمر کا لڑکا اور مرزا جی ایک معمر تجربہ کار مسنّ۔ پھر بھلا ایسے گرگ کہن کی جدائی مسلمانوں کو کہاں گوارا ہو سکتی ہے؟ چنانچہ جہاں تک ہو سکا مرزا صاحب کا ساتھ دیا۔ روانگی کے وقت بدستور ریلوے سٹیشن تک جیسا استقبال کیا تھا، اس سے بڑھ کر استدبار کیا، بلکہ مزید بات یہ ہوئی کہ مسلمانوں نے قادیانی کرشن جی کی مہما میں اپنے اسلامی اخلاق کو بھی بالائے طاق رکھ دیا۔ چلتی گاڑی کے وقت اسٹیشن سے ایک طرف پرّہ باندہ کر کھڑے ہو گئے اور مرزا صاحب کی مستورات کے سامنے جوش جنوں میں ننگے ہو کر ناچتے رہے۔ مگر ان کا بیان ہے کہ اس کی وجہ بھی مرزا صاحب کی مستورات ہوئی ہیں جنہوں نے ریل گاڑی پر بیٹھ کر اپنی مبارک پاپوش (جوتی) پر تھوک کر مسلمانوں کو دکھائی۔ پس پھر تو مجنونوں نے سمجھا کہ ہم پر کمال عنایت مبذول ہے۔ لیکن اسلامی غیرت ہمیں اس کہنے پر مجبور کرتی ہے کہ گو مستورات مرزائیہ نے چھیڑ کی ہو، تاہم یہ حرکت اسلامی اخلاق سے بہت گری ہوئی ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۰۴ء ص ۷۔۸)

قادیانی کرشن جی کے متلق ایک مراسلہ

(از خوجہ غلام الثقلین چیف جج مالیر کوٹلہ)

جناب اڈیٹر صاحب! آخر اکتوبر ۱۹۰۴ء؟ میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے نے ایک خط اور ایک کاپی رسالہ ریویو آف ریلی جنز کی خواجہ غلام الثقلین صاحب کے پاس بھیجی تھی کیونکہ اس میں سید دلاور حسین صاحب کے مضمون کا جواب انگریزی میں اور غلام الثقلین صاحب نے آبزرور میں ایک مختصر چٹھی اس کے جواب میں لکھی تھی اڈیٹر صاحب عصر جدید نے جواب میں اس مضمون کی تعریف لکھی تھی اور یہ بھی لکھا تھا کہ اس تمہید کو ضرور پورا کر کے اس کے مضامین جدا کتاب کی شکل میں مرتب کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان میں مسیح موعود کا زیادہ ذکر نہ ہوتا کہ اور مسلمان برافروختہ نہ ہوں۔

اس انگریزی دوستانہ خط کے علاوہ ایک اردو خط بھی ساتھ تھا جس کا جواب طلب کیا گیا تھا دو ہفتہ سے زیادہ ہوئے جواب نہیں ملا وہ خط آپ کی خدمت میں چھپنے کی غرض سے مرسل ہے کہ شائد اس کے مضامین کی داد مرزا صاحب یا ان کے حواری دیں۔ فقط خاکسار منور علی

آپ کو معلوم ہوگا کہ مجھ کو آپ کے مرزا صاحب کے دعاوی سے بہت دلچسپی ہے چنانچہ ایک قصہ نقل کرتا ہوں

اثنائے گفتگو میں بعض صاحب کہہ رہے تھے کہ اب مرزا صاحب کے دعاوی بہت بڑھ چلے ہیں چنانچہ ان کے اخبار میں ایک شخص نے نظم چھاپی ہے کہ مرزا صاحب علی، اور عیسی، سے بہتر ہیں اور حسین بن علی سے افضلیت کا دعوی تو مشہور ہی ہے۔ مرزا صاحب نے حضرت علی اور حضرت عیسی سے اپنی بریت ظاہر نہ کی، ان کو یہ دعوی قبول ہے۔

میں نے کہا کہ جھگڑے کی بات کیا ہے۔ مرزا صاحب کا درجہ دراصل ان تینوں بزرگوں سے بہتر ہے بوجوہ ذیل:

۱۔ عیسی عام مسلمانوں کے اعتقاد میں کلمۃ اللہ ہیں۔ عیسائی ان کو ابن اللہ سمجھتے ہیں۔ مرزا قادیانی صاحب پر الہام ہوا انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی۔ پس درجہ توحید ابنیت سے افضل ہے۔ دوسرے عیسی بقول مرزا صاحب مر گئے مرزا زندہ ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ زندہ مردہ سے بہتر ہوتا ہے۔ انگریزی مثال زندہ حمار مردہ کی آپ نے سنی ہوگی۔

۲۔ رہے حسین بن علی سو ان کی فضیلت بموجب آیت مباہلہ اس قدر ہے کہ وہ بمنزلہ ابن محمد رسول اللہ ﷺ ہیں مرزا صاحب پر الہام ہوا ہے انت منی بمنزلۃ ولدی لہذا خدا کا بیٹا (حقیقی یا مجازی) فرزند رسول سے بہتر ہے صاف اور سیدھی بات ہے

۳۔ علی بن ابی طالب، اس میں شک نہیں کہ نفس رسول کے نام سے پکارے جاتے ہیں (آیت مباہلہ میں) مگر کجا مرزا صاحب کجا وہ۔ بقول علامہ سیالکوٹی حضرت علی تو بوجہ افلاس اور مجبوری کے مغضوب علیھم کی تعریف میں داخل ہیں بلکہ ہر دو برگان سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذکر بھی ایسے ہی ہیں ان کو ریز و ریلوے گاڑیاں، عمدہ کھانے مکانات، زیور، جائداد کہاں میسر تھے۔ چند سال خلیفہ وہ ضرور رہے مگر اس میں بھی اپنی مزدوری جدا کرتے تھے۔غرض مرزا صاحب کی طرح انعمت علیھم کے مصداق نہ تھے۔ علاوہ اس کے فاضل سیالکوٹی کی فضیلت جانے دو بقول اہل سنت و جماعت کے علی خلیفہ رابع تھے اور بقول شیعان خلیفہ اول تھے حالانکہ مرزا صاحب خاتم الخلفاء ہیں جس طرح خاتم الرسل رسولوں سے افضل ہیں اسی طرح خاتم الخلفاء بھی خلفاء سے افضل ہیں۔ اگر میری یہ تو جیہات غلط ہوں تو آپ ضرور حضرت مرزا صاحب اور حکیم الامۃ مولانا نورالدین سے دریافت کر کے میری غلطی پر مطلع کیجئے۔ اگر یہ توجیہات صحیح ہیں تو بھی مطلع کیجئے۔

فقط۔ غلام الثقلین

اڈیٹر اہل حدیث: ان توجیہات کی تقلید وہ کیسے کر سکتے ہیں انہی کے الہام میں انہیں کا کلام ہے۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ آپ نے ان کے اصلی معنی نہ سمجھے ہوں۔ سو آپ کے برا ماننے کی بات نہیں، جب کہ خود کرشن جی مہاراج (مرزا صاحب) ہی اپنے الہام کو بسا اوقات نہیں سمجھ سکتے۔ آتھم کے ہاویہ میں گرائے جانے سے موت بتا چکے تھے حالانکہ غلط معنی تھے جن کی غلطی کا مہاراج کو خود اقرار ہے حالانکہ میاں محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ، ایک معرکہ کی پیش گوئی تھی جب خود ملہم صاحب کا یہ حال ہے تو دوسروں کا کیا حال ہوگا۔

ہاں آپ کی دلیل ہماری سمجھ میں ایک پہلو سے کمزور ہے شاید مہاراج کا وہ کلام آپ کی نظر سے نہیں گذرا جس میں مہاراج دیا گھیان دیتے ہیں کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ میں خدا ہوں اور مجھے خیال آیا کہ کچھ پیدا کروں تو میں نے آسمان زمین پیدا کئے۔ بتائیے اس مرتبہ پر کون ہے (حاضرین!) سبحان اللہ جل جلالہ ہمارے امام الزمان مہاراج کے وہ مرتبے ہیں کہ کیا کہنے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کرشن کی نسبت ہندو پریس کی رائے

قادیانی مسیح نے جیسے نئے عہدے کا چارج لے کر نیا صوبہ مفتوح کیا ہے۔ خدا کی شان جس صوبہ پر آپ پہلے گورنر تھے جن دونوں قوموں (مسلمان اور عیسائیوں) کے لئے آپ پہلے عہدے کے مطابق مسیح موعود بن کر آئے تھے جسقدر دونوں قومیں آپ کے حکم سے سرتاب تھیں اور آپ کی گورنری..کو خداوند تعالی کا ایک مجسم غضب سمجھتی تھیں دوسرے صوبہ کی رعیت یعنی ہندو آریہ بھی آپ کی صوبہ داری اور گورنری سے راضی نہیں۔آپ کے نئے عہدے کے چارج کی نسبت ہندو پریس کی رائے درج ذیل ہے:

قادیانی کا کرشن بننا

مرزا قادیانی ابھی تک مسیح موعود بنے تھے اب کے آپ کوئی اونچ سوجھی تو سری کرشن جی کے اوتار بن بیٹھے نعوذ باللہ لا حول ولا قوۃ۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

اگر مرزا جی مسیح ہی بنے رہتے تو شاید کچھ عذر چل سکتا تھا لیکن کرشن مہاتما کا اوتار بننا اور یہ دعوی کرنا کہ میں ہندؤوں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں، اپنے منہ کی کھانا ہے کہاں کرشن کامل انسان اور کہاں مرزا قادیان۔

ہم نہیں جانتے یہ الہام آپ کو قادیان کے حجرہ میں آیا یا مجسٹریٹ کی عدالت میں جبریل نے آکر سنایا (کرشن بننے کے لئے جبریلی الہام کیسے ہوسکتا ہے ہاں کسی گوپی کے ذریعے کہو تو ممکن ہے۔اڈیٹر اہل حدیث)۔

مرزا صاحب ہندؤوں پر نظر شفقت رکھیں، ہندو ان کی انوکھی لیلاؤں سے پناہ مانگتے ہیں:

خطائے تو بلقائے تو بخشیدم

ابھی بہت دن نہیں ہوئے مرزا صاحب جن لفظوں میں ہندؤوں کو یاد کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تھے وہ شاید بہتوں کو نہ بھولے ہونگے۔ مرزا جی کے نئے سوانگ سے لوگ بھرّے میں نہ آئیں گے:

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

مرزا جی کی یہ موشگافیاں اور وقت وقت پر مطلب گانٹھنے کے لئے نئی نئی بندشیں سوچنا چاہیے جیسی سمجھی جائیں گی مگر ان کا اصلی مطلب ان سے... نہ ہوگا اس سے تو بہتر ہوتا کہ کوئی اور چال چلتے۔

ازیں موشگافی چہ اندا ختی۔ چرا موتراشی نیا موختی

اوتار وغیرہ کا مسئلہ تو سوائے پورانے ہندوؤں کے اور کوئی قائل نہیں ہے اور یہ لوگ بھی کبھی مرزا جی کے پھندے میں آنے والے نہیں ہیں کیونکہ وہ کسی غیر ہندو کو اس نگاہ سے دیکھنے کے عادی نہیں اگر مرزا صاحب نے شدھی کرالی ہوتی اور مونڈ منڈا کر کسی سنیاسی کے چیلے بنے ہوتے تو شاید یہ داؤں چل جاتا مگر ہندو تو ایسوں کی شدھی بھی کرنے کو تیار نہیں۔ ہم پھر مرزا جی کو رائے دیں گے کہ آپ اس بہروپ سے باز آیئے ہندوؤں پر نظر عنایت کیجئے اور صرف اپنے چیلے چانٹوں کی خیر منایئے اور بخوبی ذہن نشین کر لیجئے:

ہزار نکتۂ باریک تر ز مو ایں جاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

اکبر نے بیربل سے کہا کہ مجھ کو ہندو بنا لو۔ بیرمل نے تامل کے بعد جواب دیا ،ایک ہفتہ بعد اس کا جواب دونگا۔ آج کل تو آریہ سماج نے شدھی کا طریقہ جاری کر دیا لیکن اس وقت جس کو اپنے ساتھ اپنی قومیت کا لحاظ کرتے تھے اسکا نمونہ اب بھی موجود ہے جب ایک ہفتہ گذر گیا بیربل ایک گدھے کو لے کر شاہی محل کے نیچے نہر کے کنارے جا پہنچے اور صابون لگا کر اسکو خوب مل مل کر دھونے لگے بیربل کے رتبہ کے آدمی کو ایسا ذلیل کام کرتے ہوئے دیکھ کر لوگوں نے اکبر تک خبر پہنچائی شہنشاہ اکبر خود وہاں آئے اور متحیر ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھنے لگے بیربل یہ کیا ہو رہا ہے۔ بیربل نے سادگی سے جواب دیا خداوندا! اس کی سیاہی دور کر کے گھوڑا بناؤنگا۔ اکبر نے ہنس کر کہا نادان ایسا بھی کہیں ہوتا ہے؟ بیربل نے کہا خداوندا اگر یہ امر غیر ممکن ہوتا تو حضور کیسے حکم دیتے کہ آپ کو ہندو بنالوں۔

گو یہ ایک مذاقیہ روایت ہے لیکن اس کو مرزا قادیانی کے آخری اعلان سے کسی قدر نسبت ضرور ہے مرزا جی مسلمان کے گھر پیدا ہوئے فرض کردم وہ مسلمان نہ بھی ہوں کیونکہ اکثر دین دار و بزرگ مسلمان ان کے محمدی طریقہ کے پیروکار ہونے میں شک کرتے ہیں لیکن ان کی محمدی پیدائش ہندؤوں کی نگاہ میں اس کے اس حوصلہ کی راہ میں رکاوٹ سمجھی جائے گی مرزا جی کو تو ہندو کبھی بھی کرشن بھگوان کا اوتار نہیں سمجھیں گے بلکہ ...حقارت اور تمسخر کی نگاہ سے دیکھی جائے ہم نہیں جانتے اس مرزا جی کے اللہ پاک کو کیا ہو گیا ہے جو مرزا جی کی تضحیک کے لئے آئے دن ایسے اول پھول وحی نازل فرماتا رہتا ہے اگر ہم سے ملاقات ہوتی تو ہم ضرور کہتے۔ افسوس چندیں مدت خدائی کردی وکس ناکس را نہ شناختی (آریہ گزٹ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۱-۲)

دیوالی اور کرشن قادیانی

قادیانی مسیح نے جب سے کرشن جی کا روپ بدلا ہے آپ کے چیلوں میں ایک غیر معمولی حرکت معلوم ہوتی ہے۔ گو لفظی معنی سے تو مرزائی بھی ہیں اور بقول خود احمدی بھی، مگر صحیح معنی سے ان کو کرشن پینتھی کہنا بھی بہت زیبا ہے۔ اس لحاظ سے کہ مرزائی یا احمدی تو پرانے نام ہیں اور پرانے اولڈ فیشن عہدے سے متعلق ہیں، اب جو نیا عہدہ کا چارج لیا ہے اس کی رو سے بہت زیبا ہے کہ اس گروہ کو کرشن پینتھی ہی کہا جائے۔ غالباً مرزا اور مرزائیوں کے برا منانے کی کوئی بات نہیں۔ علاوہ ازیں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ سے آپ کا عروج معراج بھی ترقی کرسکتا ہے کیونکہ کرشن جی بقول ہندوؤں کے ایشور کا اوتار تھے، تو بس چند دنوں تک یہ عہدہ بھی آپ کو مل جائے گا جس کی آپ کو مدت سے تمنا ہے:

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

اسی لئے قادیانی اخباروں میں دیوالی کے اجراء کی کوشش شروع ہورہی ہے اخبار البدر قادیان مورخہ یکم دسمبر ۱۹۰۴ء میں ایک مضمون مندرجہ ذیل نکلا ہے جس کو ہم انہی الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

چونکہ ہمارے مرشد ومولا حضرت مرزا غلام احمد صاحب اہل ہنود کے لئے کرشن اوتار ہیں اور اسلئے اب ہمیں اپنے پرانے سناتن دھرم بھائیوں سے دن بدن تعلقات بڑھنے کی امید ہے لہذا ان کے تیوہار دیوالی کی نسبت ذیل کا ریمارک غیر مناسب نہ ہوگا۔

عام روایت جو مذہبی عقیدہ کے درجہ تک پہنچ گئی ہے یہ ہے کہ نیکی اور فرض شناسی کے اوتار سری راجہ رام چندر جی مہاراج کی واپسی اجودھیا کے وقت جب آپ لنکا سے بحیثیت فاتح اعظم کے مراجعت فرما ہوئے، تمام رعایا نے اظہار خلوص ومسرت میں اپنے گھروں میں چراغاں کی تھی۔ اور دیوالی اسی قابل یادگار تقریب کی ایک مسرت آمیز یادگار ہے قطع نظر روایت بالا سے جو اہل ہنود کے جذبات روحانی کی سیری کا دل خوش کن ذریعہ ہے، عملی صورت اس تہوار کی یہ ہے کہ ہر ایک ہندو بالخصوص ہندو دکاندار دیوالی کے روز اپنا سال بھر کا حساب پڑتال اور صاف کرتا ہے۔ اور نہ صرف دکان کی بلکہ گھر کی بھی صفائی اور آرائش اور زیب وزینت کرنا اپنا فرض منصبی سمجھتا ہے اور اس عملی صورت کے نیچے پھر ایک اور خیالی رو کام کررہی ہے وہ یہ کہ ہنود کا خیال ہے کہ دیوالی کے روز لچھمی دیوی اوتار لیتی ہے اور اس دکان یا گھر میں جو نہایت پاکیزہ صاف اور آراستہ ہو، نواس کرتی ہے۔ بغور دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ بالا استعارہ اعلی درجہ کی دوراندیشی پر مبنی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندو قوم کو حساب کی صفائی یا مکانات کی آراستگی و پاکیزگی پر متوجہ کرنے کا بہترین ذریعہ ان حالات میں جو خیالات دیوالی منانے کی تحریک کرتے ہیں وہ واجب التعظیم ہیں۔ اگر دیوالی کا مقصد یہ ہے کہ راجہ رام چندر جی کی فتح عظیم کو ہمیشہ زندہ رکھا جائے، تو بھی خوب ہے۔ کیونکہ اسی سے ایک ہمہ صفت موصوف بزرگ کا تصور ہماری دماغی آنکھوں کے سامنے رہتا ہے۔ اور اگر اس کا منشا یہ ہے کہ ہندو قوم کو حساب اور مکانات کی صفائی کا عملی سبق دیا جائے، تو بھی مناسب ہے، کیونکہ یہ دونوں باتیں ایک شائستہ قوم کی زندگی کا ضروری جزو سمجھی گئی ہیں۔ لیکن آج کل دیوالی کے دن کیا ہوتا ہے۔ دیوالی سے کئی روز پہلے ایسی دیوانہ کن ہوا چل جاتی ہے کہ بڑے بڑے عقل مند تعلیم یافتہ ہندو دن رات جوئے میں غرق رہتے ہیں اور خاص دیوالی کے دن تو وہ زور ہوتا ہے کہ جوا کھیلنا نہیں بلکہ جوا نہ کھیلنا گناہ سمجھا جاتا ہے اور گناہ بھی شخصی نہیں بلکہ قومی۔ اہل ہنود میں دیوالی کی قمار بازی تو یہاں تک مقبول ہے کہ جو شخص اس روز قمار بازی کا مرتکب نہ ہو، سمجھا جاتا ہے کہ اگلے جنم میں اسے مینڈک کی جون بھگتنی پڑے گی۔ یہ نشانیاں ایک زندہ قوم کی نہیں ہیں جس قوم میں دیوالی کے دن والدین خود اپنی اولاد کو قمار بازی کی اجازت اور ترغیب دیتے ہیں وہ قوم شائستہ نہیں کہی جا سکتی۔ افسوس! ہندو قوم کیوں گر گئی ہے۔ مگر ایک ہندوؤں پر کیا موقوف ہے دیوالی میں مسلمان قوم بھی اپنی ہمسایہ قوم کی دیکھا دیکھی جوّا کے لئے مالی نقصان اٹھاتی اور اپنی مقدس شرع کی نافرمان برداری کرتی ہیں۔ (اخبار البدر۔ قادیان)

قادیانی اخباروں کی اس کوشش سے ہمیں امید بندھتی ہے کہ اس سال اگر نہیں تو آئندہ سال دیوالی کے تیوہار کی برکت حاصل کرنے کی عملی صورت اختیار کریں گے۔ چشم ما روشن دل ما شاد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۰۴ء ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اشتہار: امام مہدی

کرشن قادیانی نے اس نام کا ایک اشتہار فارسی زبان میں جاری کیا ہے (گو یہ اشتہار بظاہر کسی مرید کے نام پر ہے مگر چونکہ دارالامان قادیان کے مطبع خاص میں چھپا ہے اس لئے یقین ہے کہ کرشن مہاراج کے حکم سے چھپا ہوگا یا کم از کم ان کی اجازت ہوگی نیز کرشن جی ازالہ اوہام صفحہ ۴۱۸ میں لکھتے ہیں کہ مریدوں کے کام پیروں ہی کے ہوتے ہیں اسلئے ہم نے اس اشتہار کو مہاراج کی طرف منسوب کیا۔ اڈیٹر اہل حدیث) جس میں مکہ معظّمہ کشمیر، مصر، طرابلس، قسطنطنیہ وغیرہ کے سر برآوردہ اصحاب (مفتی دیار مصریہ، مفتی کشمیر، شریف مکہ، محمد رضا مصری شیخ الاسلام۔ ملا مانکی سرحدی، حافظ محمد موسی تونسوی سجادہ نشینان بغداد وغیرہ) کو شرف خطاب بخشا ہے مضمون اشتہار وہی ہے جو کئی سال سے اہل ہند سنتے آئے ہیں یہ کہ میں مسیح موعود ہوں میں امام مہدی مسعود ہوں میں امام الزمان ہوں میں یہ ہوں میں وہ ہوں مختصر یہ (تریاق القلوب ص۳) کہ

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

مگر افسوس کہ اس اشتہار میں آپ نے اپنے جدید خطاب، کرشن، کا ذکر نہیں کیا۔ شاید اس وجہ سے کہ بلاد اسلامیہ میں، کرشن جی، کے نام سے لوگ متوحش ہوں گے۔ مگر یہ خیال تو ہندوستان کے مسلمانوں کے حق میں بھی ملحوظ چاہیے تھا۔ علاوہ اس کے سچائی کے اظہار کو کسی قوم کا شخص کا توحش کیوں مانع ہوا، بہر کیف کچھ بھی ہو یہ نقصان آپ کے دعوی کے متعلق ہے کہ دعوی قابل ترمیم ہے

آپ نے اپنے دعوی کے ثبوت میں میں تین معجزوں کا ذکر کیا ہے مناسب ہے کہ کرشن جی کا مضمون انہی کے الفاظ میں لکھا جائے آپ فرماتے ہیں:

معجزہ اول: مخالفے و مکذبے سخت از نام مولوی غلام دستگیر قصوری موسوم بود بر صفحہ بیست ہفت کتاب فتح ربانی خود از الحاح و دردمندی بسیار مباہلہ کرد، کہ اے قادر خدا کہ اگر ایں مدعی مسیحیت و مہدویت در دعاوی خویش برحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

است مرا کہ تکذیب او کنم ہلاک کن کہ برائے عامۃ الناس راہ ہدایت کشاید ولکن اگر فی الحقیقت او در دعاوی خویش برحق نیست بل مفتری و کذاب است او را ہلاک کن کہ تا از فتنہ اش اہل اسلام مصئون باشد یعنی از فریقین مرزا غلام احمد و غلام دستگیر ہر کہ برراستی نیست او را بچنیں فوق العادت عذاب شدید مبتلا ساختہ ہلاک کن کہ دنیا را عبرت شود و مردمان ایں ماجرائے ہولناک را ملاحظہ کردہ خود بخود عاست و ناراست امتیاز خواہند کرد و قدرت خدا بینید کہ بعد..... ایں مباہلہ آن مخالف و مکذب کہ از امام مہدی مباہلہ کردہ بود مورد غضب الٰہی گشت و در عذاب الیم مبتلا شدہ ازیں جہان فانی رحلت کردہ از موت خوفناک خویش بر صداقت امام مہدی مہرے کرد و مخالفین و منکرین امام مہدی را رو سیاہ ساخت

ترجمہ مختصراس عبارت کا یہ ہے، کہ مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ پر میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی سچا ہے تو تو مجھے سخت عذاب سے ہلاک کر۔ چنانچہ مولوی غلام دستگیر مر گیا پس ثابت ہوا کہ میں سچا ہوں۔

اگر چہ دانا تو اس قسم کے دعوں کو فضول جانتے ہوں گے...غلام دستگیر مرحوم کی طرف نسبت کیا گیا ہے کیونکہ ادنی عقل کا جاہل مسلمان بھی اس قسم کے مباملے نہیں کرسکتا، اس لئے کہ اگر کوئی شخص سچا ہو، تو اس کی تابعداری کی دعا مانگنی چاہیے، نہ کہ اپنی ہلاکت کی۔ علاوہ اس کے موت کا کس کو علم ہے کہ کس وقت آجائے۔ پس داناؤں کا فیصلہ تو یہی ہوگا کہ اگر مولوی غلام دستگیر نے ایسا کیا ہے ،تو سخت غلطی کی ہے۔ اسکا جواب دہ وہی ہوگا دوسروں کے حق میں حجت نہیں ہوسکتا۔

ہاں مولوی غلام دستگیر مرحوم کا فعل تو دوسروں کے لئے حجت نہیں اور نہ ہی اس سے کرشن جی صداقت ثابت ہوسکتی ہے۔ البتہ اس بات کی جو اصل تحقیق ہے اس سے کرشن جی کی اصلیت کا پتہ بخوبی چل سکتا ہے

مولوی غلام دستگیر مرحوم کی نسبت قادیانی کرشن نے کئی ایک تحریروں میں یہ ادعا کیا ہے کہ اس نے اپنی کتاب میں مجھ سے یہ مباہلہ کیا ہے کہ جو ہم دونوں (مرزا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی قصوری) سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جاوے گا، چنانچہ وہ مر گیا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ آج تک تو ہم خاموش تھے کہ شاید کسی مرزائی یا کرشن پینتھی ہی کو خدا توفیق دیوے کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب مذکور دیکھ کر کرشن جی کو دور سے سلام کرے مگر افسوس کہ ان کے حق میں تو حافظ شیرازی مرحوم کا یہ شعر صادق ہوا کہ:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون
رو بسوئے خانہ ء خمار دارد پیر ما

اس لئے ہم ہی اس راز کی تہ بتلاتے ہیں تاکہ کرشن پینتھیوں کو کرشن مذکور کے دجال ہونے میں اگر کوئی شک وشبہ ہے تو دور ہو جائے۔

مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اپنی کتاب فتح رحمانی کے صفحہ ۲۷ پر جو لکھتے ہیں، وہ یہ ہے:

دعا والتجاء اس فقیر قصوری سے (جو سچے دل سے تیرے دین متین کی تائید میں حتی الوسع ساعی ہے) مرزا قادیانی اور اسکے حواریوں کو توبۃ النصوح کی توفیق رفیق فرما اور اگر یہ (توبہ) مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا

فقطع دا بر القوم الذین ظلموا

و الحمد لله رب العا لمین انك علی کل شیء قدیر و با لا جابة جد یر۔ آ مین۔

مطلب اس عبارت کا صاف ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو توبہ نصیب کر اور اگر ان کی قسمت میں توبہ نہیں تو ان کو ہلاک کر۔

نہ اس کلام میں مولوی صاحب موصوف نے اپنے لئے بددعا کی ہے، نہ مقابلہ میں دونوں میں سے جھوٹے کے لئے موت مانگی ہے، نہ مرزا جی کے سچے ہونے کی صورت کا ذکر ہے۔

ناظرین دونوں منقولہ عبارتوں فارسی اور اردو کو مقابلہ میں دیکھیں تو ان کو منشی شیخ سعد اللہ صاحب لودہانوی کے کلام میں ذرہ شک نہ رہے گا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے منحوس نا فرجام مرزا
ڈبویا کادیاں کا نام تو نے
کہیں کیا او بد و بدنام مرزا

مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب فتح رحمانی کوئی ایسی نایاب نہیں تھی۔ مطبع احمدی لودہانہ میں طبع ہوئی ہے ہاں البتہ کم یاب ہوگی اور کسی کسی خاص شخص سے ملے گی۔ ہمیں بھی بہت ہی تلاش سے ملی تھی۔ پھر ایسی ایک مطبوعہ کتاب کی نسبت کرشن جی قادیانی کا یہ دروغ بے فروغ اگر اس بنا نہیں کہ: چہ دلاور است دز دے کہ بکف چراغ دارد، تو پھر کیا ہے۔

ہمیں مرزا اور کرشن جی سے تو کسی طرح کی امید نہیں مگر ہاں ان کے بعض دام افتادہوں سے ہنوز توقع ہے کہ وہ ہماری اس تحریر کو بغور پڑھیں گے اور اشتہار مذکور کی عبارت کو اصل کتاب سے ملا کر دیکھیں گے تو ان کو فائدہ ہوگا اور یقین ہو جائے گا کہ آج تک جس خیال پر انہوں نے بیعت کی ہوئی تھی وہ مولوی روم کے شعر کی مصداق ہے:

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

مرزائیو! کرشن پینتھیو! الیس منکم ر جل رشید۔ کوئی بھی تم میں سعید نہیں کوئی بھی تم میں جری نہیں کہ یہ جرأت کرے کہ کرشن جی کے اس معجزہ کی تحقیق کرے۔ ہم تحریری وعدہ کرتے ہیں کہ اگر تم اشتہار مذکور کی عبارت مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب سے دکھا دو، تو ہم بھی تمہارے پیر و مرشد کرشن جی کی ایک بڑی مہم اور ضروری کام میں مدد دیں گے، یعنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کرا دینے میں ساعی ہونگے اور اس داغ جدائی کو مٹا دیں گے جس کو یاد کر کر کے کرشن جی آہ و بکا کیا کرتے ہیں کہ

میں طالب وصال وہ آغوش غیر میں
قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں

اور اگر نہ دکھا سکو بلکہ یہی مضمون نکلے جو ہم نے لکھا ہے تو آ ؤ پھر ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال سے اتفاق کرو کہ کرشن جی معجزہ نما بے شک نہیں اور معجزہ کی جو تعریف ہے مقابل سے وہ کام نہ ہو سکے، یہ بھی ٹھیک ہے اور قادیانی کرشن جی پر صادق آتا ہے کہ ان جیسا جھوٹ کسی کو گھڑنا نہیں آتا اور اگر کوئی گھڑ بھی لے تو اس سے اسطرح علی الاعلان پبلک میں شائع نہیں ہو سکتا۔ بس یہی ان کا معجزہ ہے

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خود کام بھی ہیں

پھر مرزا صاحب قادیانی اس اشتہار میں لکھتے ہیں:

دریں ملک ہزارہا معجزات چنیں قبیل ظہور آمدہ چنانچہ مولوی اسماعیل ساکن علی گڈھ و مولوی محی الدین باشندہ لکھوکے و پندت لیکھ رام آریہ و عبداللہ آتھم عیسائی وغیرہ وغیرہ ہم چنیں مباہلہ کردہ ہلاک شدند

اس کلام میں دجالیت کوٹ کوٹ کر بھری ہے۔ نہ مولوی محمد اسماعیل صاحب مرحوم نے نہ مولوی محی الدین صاحب مرحوم نے، نہ پنڈت لیکھ رام نے، نہ عبداللہ آتھم نے، تم سے اس قسم کے مباہلے کئے۔ قول کے پکے اور بات کے سچے ہو، تو ان کی عبارتیں دکھاؤ۔ آتھم سے تو تم نے ہزار سر پٹخا کہ مباہلہ کرلو، مگر اس نے بھی ایک ہی کہی کہ جب ایک دفعہ پندرہ مہینے والی پیش گوئی کے مطابق تم بقول خود شیطان اور شیطان سے بدتر قابل پھانسی ہو چکے ہو (جنگ مقدس) اب یہ کیا دانائی ہے کہ پھر از سر نو میں تم کو مخاطب کر کے اور ایک سال تک پبلک کو منتظر رکھوں۔ ہاں جس شخص (عبدالحق غزنوی) نے تم سے امرتسر کی عیدگاہ میں مباہلہ کیا، اس کا تو نام بھی نہ لکھا۔ شاید اس لئے کہ وہ (بوقت تحریر ۱۹۰۴ء میں) زندہ سلامت ہے۔

معجزہ دوم۔ کہ مجھ کو معارف وحقائق قرآنی اچھے آتے ہیں۔، اس کے تو ہم بھی قائل ہیں چنانچہ یہ آپ ہی کا کام تھا کہ سورہ والعصر سے ۱۳۰۰ عدد نکال کر اپنی طرف اشارہ نکالا مگر یہ نہ بتلایا کہ اس میں ۱۳۰۰ سال بعد مسیح ابن مریم کے آنے کا اشارہ ہے یا مسیح دجال کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا معجزہ یہ لکھا کہ کوئی شخص میرے ساتھ قبولیت دعا میں مقابلہ نہیں کر سکتا میری بہت دعائیں قبول ہوئیں۔ مگر افسوس کہ یہ معجزہ بھی واقعات کے خلاف ہے آپ نے مع اپنے دام افتادوں کے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کی نسبت کہاں تک دعائیں کیں۔ آپ نے لیکھ رام کی نسبت کہاں تک دعائیں کیں۔ آپ نے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت کہاں تک دعائیں کیں۔ اخیر میں آپ نے بقول:

روز و شب سجدہ کنم بر خاک مہ یا لم مبین
جمع کن با دوستاں یا جامع المتفرقین

آسمانی منکوحہ کے ملنے کے لئے آپ نے کتنی دعائیں کیں۔ امیر کابل کے لئے کہاں تک تم نے بددعائیں کیں۔ پھر کیا ہوا وہی کہ بقول استاد:

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

اخیر اس اشتہار کے لکھا ہے:

محض در خانہ نشستہ تکذیب وتوہین نمودن وبرائے مقابلہ برسر میدان نیامدن کار ملعوناں است نہ کہ صالحان نیک نیت۔

مگر افسوس کہ یہ جملہ بھی کرشن جی ہی پر صادق آتا ہے کہ آپکی دعوت مندرجہ اعجاز احمدی کے مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو کادیان دارالزیان میں خاکسار پہنچا، تو آپ حضرت خاص حرم سرائے سے بھی باہر تشریف نہ لائے۔ بتایئے یہ جملہ،

در خانہ نشستہ کار ملعوناں ست

کس پر صادق آتا ہے۔ اب بھی آپ اسی طرح بلائیں تو دیکھیں کہ خاکسار آپ کے دارالزیان میں بلائے بے درماں کی طرح پہنچتا ہے یا نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موازنۃ الحق پر ریویو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ کرشن قادیانی نے عوام کو دھوکہ دینے کے واسطے اپنی دعویٰ مسیحیت سے الگ ایک بحث کانوں میں ڈال رکھی ہے یعنی حیات و مماۃ مسیح ۔ حالانکہ اس بحث کو کرشن جی کی مسیحیت سے کوئی علاقہ نہ تھا مگر خواہ مخواہ تضیع اوقات کرنے اور اور پبلک کی توجہ اپنے دعاوی باطلہ سے پھیر کر ایک بے مطلب بحث کی طرف لے جانے کے لئے جہاں دیکھو اسی مسئلہ پر خامہ فرسائی کی ہے اور اس کا نام رکھا ہے کسر صلیب کیونکہ بزعم ان کے عیسائیت اسی بحث سے فتح ہو سکتی ہے کہ مسیح کو مار دیا جائے مگر خوش قسمتی سے یا تو سمجھتے نہیں یا پبلک کو دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ مسیح کی موت کے مسئلہ سے تو عیسائیوں کو ایک گونہ تائید ملتی ہے ۔ بھلا موت سے ان پر فتح کیسے ہو سکتی ہے جب کہ خود انجیل میں لکھا ہے کہ، مسیح نے چلا کر جان دی ۔، پھر بتاؤ موت کا مسئلہ عیسائیون کی تائید ہے یا تردید اس فہم و فراست پر مسیح موعود اور مہدی مسعود اور سب سے آخر کرشن جی مہاراج:

بت کریں آرزو خدائی کی ۔ شان ہے تیری کبریائی کی

علاوہ اس کے مسیح کی وفات کے مسئلہ کے بانی سر سید احمد خان ہیں جنہوں نے اپنی تفسیر میں اسکو بڑے بسط سے لکھا ہے اس بحث کو مسیح کی مسیحائی سے کیا تعلق خواہ مخواہ تضیع اوقات کرنے کو اسے درمیان میں لایا جاتا ہے ہاں مسیحیت سے تعلق آپ کی پیش گوئیوں کو ہے جو بقول آپ کے (شہادۃ القرآن مصنفی مرزا قادیانی ۔ ص ۸۰) محک صدق و کذب ہو سکتی ہیں ۔ اگر وہ سچی ہیں تو آپ بے شک سچے ہیں اور اگر وہ جھوٹی ہیں تو آپ کے جھوٹ میں کیا کلام ہے ۔ اسی لئے رسالہ الہامات مرزا میں اس بے تعلق بحث کو روگردانی کر کے اصل مطلب پر بحث کی گئی ہے یعنی صرف آپ کی پیش گوئیوں کی جانچ کی گئی مگر چونکہ باوجود اظہار بے تعلقی کے کرشن جی اور کرشن پینتھی ایسی بحث پر ہمیشہ زور دیا کرتے ہیں اس لئے کتاب مندرجہ عنوان کے فاضل مصنف نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحث پر مفصل محاکمہ کیا ہے فریقین کی تقریروں کو بڑی شرح وبسط سے نقل کر کے فیصلہ دیا ہے کتاب فارسی زبان میں ہے مصنف اس کے جناب قاضی محمد اکبر تحصیل دار ہیں مگر ملنے کا پتہ:

قاضی عبداللطیف قاضی خیل معلم افسران یورپئن مقام ایبٹ آباد ضلع ہزارہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۷۔۸)

کیا مرزائی کرشن پینتھی نہیں؟

اہل حدیث (امرتسر) میں کہیں کسی موقعہ پر مرزائیوں کو کرشن پینتھی لکھا گیا تھا۔ کیونکہ ان کے پیرومرشد نے بڑے زور سے اپنا کرشن ہونا ظاہر کیا ہے، تو ان کو کرشن پینتھی اسی بناپر کہا گیا۔ مگر قادیان کے آرگن الحکم کو یہ لقب ناپسند ہوا، اسلئے لکھتا ہے:

کرشن پینتھی:

اہل حدیث کا مولوی فاضل اڈیٹر گو قرآن کریم کی اصطلاح کے خلاف اپنا نام اہل حدیث رکھتا ہے، مگر پھر بھی حضرت حجۃ اللہ (مرزا) کے اس دعوی کرشن اوتار پر احمدیوں کا نام کرشن پینتھی تجویز کرتا ہے۔ میں نہایت ادب سے اپنے مولوی فاضل (ثناءاللہ) کو بتانا چاہتا ہوں کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ آپ حضرت عیسی نبی کی نبوت اور صداقت کے قائل ہیں، لیکن پھر بھی آپ عیسائی کہلانا غالبًا پسند نہیں کریں گے۔ میرا خیال ہے کہ آپ موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی نبوت ورسالت پر ایمان لاتے ہیں، مگر باایں آپ پسند نہیں کریں گے کہ آپ کا نام یہودی رکھا جائے۔ اگر آپ ان دونوں ناموں کو اپنے لئے قبول کرنے کو تیار ہیں، تو اسی حیثیت سے اگر آپ کسی احمدی مسلمان کو کرشن پینتھی کہتے ہیں کہ وہ حضرت کرشن کی رسالت کا اسی طرح قائل ہے جس طرح اور نبیوں کی رسالت کا، تو برا منانے کی کوئی بات نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"کیونکہ میں تو حضرت کرشن کو سچا مسلمان یقین کرتا ہوں اور منعم علیہ گروہ میں کا ایک فرد پھر جماعت منعمین سے ہونا تو عیب کی بات نہیں۔

(اخبار الحکم۔ قادیان۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء)

شیخ الاسلام امرتسریؒ فرماتے ہیں: اہل حدیث نام رکھنے کے برخلاف کوئی آیت قرآنی ہم نے تو نہیں دیکھی شائد اسی قرآن میں ہوگی جس میں بقول کرشن جی قادیان کا نام دائیں صفحہ پر لکھا ہے (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۷۷)۔ اہل حدیث دو لفظوں سے مرکب ہے۔ اہل اور حدیث سے، مگر حدیث کا مضاف الیہ محذوف ہے یعنی رسول، پورا نام یہ ہے: اہل حدیث الرسول (پیغمبر ﷺ کی حدیث والے)۔

اور حدیث کی تعریف تو صاف ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کے قول و فعل کو کہتے ہیں۔

مطلب یہ ہوا کہ پیغمبر علیہ السلام کے قول و فعل پر عمل کرنے والے۔ کہیے ان معنی سے اہل حدیث کہلانا قرآن کا حکم ہے یا برخلاف۔ اسی لئے تو آپ کے حکیم امت مرزائیہ، جن دنوں ان کی سعادت غالب تھی، اپنے رسالہ فصل الخطاب فی مسئلہ فاتحۃ الکتاب میں دعا کرتے تھے کہ خدا مجھ کو اہل حدیث ہی زندہ رکھے اور اہل حدیثوں ہی میں اٹھائے۔ پھر اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اہل حدیث کی برائی کرنا بدعتیوں کی نشانی ہے سچ ہے

اما الذین سودت وجوھھم اکفرتم بعد ایمانکم

کالے منہ والوں سے کہا جائے گا کیا تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے تھے۔

جیسا اہلحدیث نام کے برخلاف آپ نے استدلال بے معنی کیا ہے، ایسا ہی کرشن پینتھی کے دفعیہ کے لئے بھی آپ کا استدلال عجیب ہے۔ سنیئے! ہم باوجود حضرت عیسیٰؑ اور موسیٰؑ وغیرہ کے ماننے کے اس لئے عیسائی نہیں کہلاتے کہ جس ذات ستودہ صفات کی طرف ہماری نسبت ہے، وہ ان تمام نسبتوں کو جامع اور متاخر ہے، یعنی محمد رسول اللہ فداہ ابی وامی۔ پس اس نسبت کے ہوتے ہوئے ہم اگر عیسائی کہلائیں یا ہمیں کوئی عیسائی کہے تو اشتباہ ہوگا کہ محض عیسائیت مراد ہے جو محمدیت سے (محروم؟) ہیں۔ اس لئے ہم باوجود تسلیم نبوت عیسوی کے عیسائی نہیں کہلاتے اور نہ کہلانا جائز اور پسند کرتے ہیں۔ مگر تم لوگ تو ایسے نہیں۔ تم نے یہ نسبت محمدی کیوں چھوڑ دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں احمدی بنے ؟ صرف اس لئے کہ تمہارا احمد جو درحقیقت غلام احمد ہے، (جیسا کہ سعدی لودھانوی نے لکھا ہے: غلامی چھوڑ کر احمد بنا رسول حق باستحکام مرزا) محمد ﷺ سے پیچھے آیا تھا، اس لئے تم نے محمدیت کی نسبت کو چھوڑ کر احمدیت کو اختیار کیا۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ اب تم لوگ کرشن پینتھی نہ بنو، یا اس نسبت کو برا اور ناجائز جانو۔ بلکہ جیسا تم نے احمدی کہلانے کو فخر سمجھا تھا کرشن پینتھی کہلانا بھی موجب افتخار جانو۔ اس لئے کہ جیسا احمدیت کا عہدہ تمہارے احمد کا سب سے آخری عہدہ تھا، کرشن جی کا چارج بھی تو اس کا آخری ہے۔ سردست کرشن پینتھی کہلاؤ، جب تک کوئی دوسرا عہدہ تجویز ہو، جب کسی اور عہدہ کا چارج لیں گے، تو اس طرف منسوب ہو جانا۔

اخیر میں ہم اپنے دوست الحکم کے اڈیٹر سے ایک بات پوچھتے ہیں امید ہے کہ وہ ایمانداری سے اس کا جواب دیں گے۔ راست بازی سے بتلانا کہ مرزا جی نے جب سیالکوٹ میں کرشن جی کا اوتار لیا ہے اور اس دعوی کو ظاہر کیا ہے اس سے ایک منٹ پہلے تمہارا کرشن کی نسبت کیا خیال تھا؟ وہی جو ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عورتوں کے کپڑے لیکر درختوں پر چڑھ جاتا تھا اور ان کو برہنہ دیکھا کرتا تھا وغیرہ، لیکن جب مرزا جی اسی کرشن کے اوتار بنے تو آج یوں لکھا جاتا ہے کہ حضرت کرشن علیہ السلام، سچا نبی سچا رسول، وغیرہ القاب تجویز ہو رہے ہیں۔ اس لئے اگر ہم یہ نتیجہ نکالیں تو ایمان سے بتلانا کہ غلط تو نہ ہوگا کہ اگر آج خود بدولت یہ دعوی کریں کہ میں گدھے کا اوتار ہوں، تو تم لوگ گدھے کی نسبت کیا گمان کرو گے؟ یہی کہ وہ سب دنیا کے داناؤں سے دانا اور سب بزرگوں سے بزرگ اور سب مہاتماؤں کا مہاتما، غرض جامع صفات کمال ہے۔ اور جو لوگ گدھے کو بیوقوف کہیں گے تم ان کو گدھا کہنے پر تیار ہو گے۔ پیارے دوست سچ کہنا یہ نتیجہ صحیح ہے یا غلط۔

تمہاری جماعت کے ایک رکن عبد الرحمٰن ولد مولوی خان ملک سے میری گفتگو ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں اس سے کہا کہ اگر مرزا صاحب تم کو کہیں کہ ضرب مضارع کا صیغہ ہے تو تم کیا کہو گے۔ اس نے کہا ہم ضرور مان لیں گے کہ ضرب مضارع ہی کا صیغہ ہے، ماضی کا صیغہ کہنا ہماری غلطی تھی۔ پھر میں نے کہا اگر وہ کہیں کہ نماز پنجگانہ مت پڑھا کرو۔ بولا ہم نہیں پڑھیں گے۔ میں نے کہا ٹھیک ہے اتخذوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احبار ھم و رھبانھم ار بابا من دو ن اللہ (التو بہ : ۳۱)۔ سچ ہے:

پھرے زمانہ، پھرے آسمان ، ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء ص ۲۔۳)

کرشن قادیانی کے متعلق

بخدمت شریف جناب مولوی صاحب السلام علیکم۔۔

خداوند کریم آپ کو جزا دیوے کہ آپ نے دین کا بہت کام کیا اور آپ کی کتابیں ترک اسلام وغیرہ دیکھی تھیں، آپ نے واقعی معقول اچھے جواب دیئے ہیں، اور مرزا قادیانی کے بھی خوب جواب دیتے ہیں۔ ہم اس جگہ مرزائیوں کو بہت زیر کرتے ہیں مگر اس جگہ ہم رک جاتے ہیں جو وہ کہتے ہیں کہ اگر مولوی صاحب حق پر ہیں تو کیوں مباہلہ نہیں کرتے۔ اس بات سے گر کوئی جاہل بھی۔۔وہ ان کی بات کرتا ہے آپ مہربانی کر کے اس بات کا جواب جلدی دیں اور اپنے اخبار میں بھی جواب معقول تحریر فرمائیں، مہربانی ہوگی۔۔

خاکسار (ثناءاللہ): مجھ کو مرزا جی نے صرف رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے بلایا ہے جس کے جواب میں میں نے آمادگی ظاہر کی تھی۔ چنانچہ خود بدولت میری آمادگی کا ذکر نا کافی الفاظ میں ضمیمہ انجام آتھم میں کیا ہوا ہے آپ دیکھ لیں۔ لیکن افسوس کہ باوجود دعوت کے میرے ساتھ مباہلہ پر نہ آئے۔ پھر کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۱ وغیرہ پر مجھ کو قادیان میں پہنچنے کا حکم کیا تو میں در دولت پر بھی پہنچا، مگر افسوس کہ زیارت سے بھی بے نصیب واپس آیا، جس کی مفصل کیفیت رسالہ الہامات مرزا میں آپ کو مل سکتی ہے۔ اب بھی اگر کرشن جی مجھ کو اسی طرح دعوت دیں تو میں اب بھی حاضر ہوں۔ یہ تو صرف ان لوگوں کی ابلہ فریبیاں ہیں۔ بھلا اگر مباہلہ ہی سچائی کا اظہار ہے تو صوفی عبدالحق غزنوی نے جو امرتسر میں مرزا جی سے مباہلہ کیا، جسے سب لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دیکھا، تو اسکی کون سی ٹانگ ٹوٹ گئی۔ وہ اسی طرح زندہ سلامت بدستور مرزا جی کا دشمن ہے۔ اگر کہیں کہ میں بھی ویسا ہی ہوں تو اسکا جواب یہ ہے کہ اول تو آپ پر اس مباہلہ کے بعد بڑی بڑی مصیبتیں پہنچیں۔ آتھم کی پیش گوئی کے موقع پر آپ کی وہ درگت ہوئی کہ خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ مقدمہ فوجداری میں دو سال تک کمرہ عدالت میں چار چار گھنٹے حاضری سے ناک میں دم آیا۔ ہزار ہا روپئہ کا حرجہ خرچہ ہوا۔ دوئم یہ کہ فریقین کی سلامتی بھی آپ کے حق میں مضر ہے کیونکہ آپ بقول خود نبی، رسول، اللہ کے بیٹے ہیں۔ آپ کا اثر اس پر ہونا چاہیے تھا۔ ان دعووں میں سے اس کا تو کوئی دعوی ہی نہیں، بخلاف اس کے آپ تو بہت کچھ بنتے ہیں۔ پس ذرا انصاف سے کہنا کہ کون اپنے دعوی میں فیل ہوا۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۔ فروری ۱۹۰۵ء۔ ص ۴۔ ۵)

قادیانی مقدمات

جب سے قادیانی کرشن کا جرمانہ معاف ہوا ہے، قادیانی اخباروں نے وہ اودھم مچا رکھی ہے کہ الامان۔ کیوں نہ ہو؟ اسلئے کہ مقدمات کے متعلق کرشن جی نے کہیں کہا تھا کہ میں صاف نکل جاؤنگا۔ بس اس خوشی میں ایسے ناچ ناچتے ہیں کہ نظامی کا شعر گویا انہی کے حق میں ہو:

زمیں شش شدہ آسمان گشت ہشت

حالانکہ اگر ان میں حیا ہوتی تو کبھی ایسی بیہودہ سرائی کا نام بھی نہ لیتے۔ اول تو اس لئے کہ جس مقدمہ سے یہ سارا سلسلہ چلا، خود کرشن جی کی طرف سے مولوی کرم الدین صاحب پر اٹھایا گیا تھا۔ جس کے بعد مولوی صاحب نے بغرض مدافعت دعوی کیا تھا، جس میں مولوی صاحب موصوف مدت سے بری ہو چکے تھے، اور کرشن جی خود بدولت قریب سال عدالت میں ملزم، بلکہ مجرم بنے۔ پھر سینکڑوں نہیں ہزاروں کا خرچہ اٹھا کر اپیل میں کہیں جا کر مولوی صاحب کے ہم رتبہ ہوئے، یعنی جرمانہ معاف ہوا۔ تو بتلاؤ اس مجموعی کاروائی میں کون خائب وخاسر رہا۔ وہی جس نے ابتداء میں بات اٹھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوئم، اگر کرشن جی نے یہ خبر الہام سے بتائی تھی جو سچی ہوئی تو کیا وجہ ہے کہ وہ الہام سچے نہ ہوئے جن پر کل دنیا کو آگاہ کر کے کہا گیا تھا کہ بس یہی میرے صدق و کذب کے معیار ہیں۔ ہم یہاں چند ایک تمثیلات بتلا کر ناظرین سے انصاف چاہتے ہیں۔

پہلی پیش گوئی تو وہی ہے جسکی بابت خود بدولت نے اقرار کیا ہوا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوا تو میرے لئے سولی تیار رکھو، اور تمام شیطانوں اور بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ لعنتی مجھے قرار دو (کتاب جنگ مقدس۔ص ۱۹۰)۔

نہ سمجھے ہو، تو سنو۔ یہ وہی پیش گوئی ہے جو ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق کی گئی تھی کہ ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں ڈالا جائے گا جس کی مدت ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہوکر کاذبوں کی روسیاہی کی موجب ہوئی تھی۔ اس روز تمام ہندوستان نے سنا تھا

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ہے کادیانی ہی جھوٹا مرا نہیں آتھم
گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی

افسوس کہ آپ نے اس لعنت سے بچنے کے لئے ناخنوں تک زور لگائے لیکن آسمانی لعنت کیا لک (تارکول) کی سیاہی سے کم ہوتی ہے کہ معمولی حیلوں سے اتر جائے۔ آخر آپ کی مقررہ مدت کو پورا کر کے چھ سات ماہ بعد جب آتھم مرا تو آپ کس ہوشیاری اور چالاکی سے کہتے ہیں کہ:

اگر پیش گوئی جھوٹی نکلی تھی تو آتھم کہاں ہے۔ (ایام الصلح)

چہ خوش! کوئی سمجھے کہ پیش گوئی کا مدعا صرف اتنا ہی تھا کہ آتھم کبھی تو ضرور مرجائے گا۔ اس کے لئے کسی وقت کی تحدید نہ تھی۔ کیوں نہ ہو، آخر مسیح موعود اور مہدی مسعود اور کرشن گوپال بھی تو ہیں۔ اگر آپ مریدوں اور چیلوں کی آنکھوں میں ایسی گرم گرم ریگ نہ ڈالیں، تو مسیحائی کیا ہو۔ لیجئے اگر یہی پیش گوئی ہے تو ہم بھی آپ کی بلکہ آپ کی کل ذریات صلبی اور روحانی کی نسبت یہ پیش گوئی کرتے ہیں کہ ایک روز آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کے حق میں زور سے آواز آئے گی: خس کم جہاں پاک۔

دوسری پیش گوئی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کے حق میں تھی کہ وہ ۱۵ نومبر ۱۸۹۸ء سے ۱۳ مہینوں تک ذلیل وخوار ہو جائے گا، جس کا نتیجہ بھی پبلک نے دیکھ لیا کہ مولوی صاحب موصوف کتنے کچھ ذلیل ہوئے۔ ہاں یہ اعزاز بے شک ان کو حاصل نہ ہوا کہ عدالت میں پانی مانگنے پر بھی اجازت پانی پینے کی نہ ملی۔ یہی پیش گوئی تھی جس کی بابت کرشن جی نے رسالہ راز حقیقت کے اول صفحہ پر اپنے چیلوں کو بڑے صبر سے انتظار کرنے کا حکم دیا تھا اور کہا تھا کہ دیکھو اب مثل مقدمہ خدا کی عدالت میں پیش ہے مگر افسوس کہ عدالت عالیہ سے جو فیصلہ آیا وہ بھی یہی تھا:

جوہر تو مجھ میں تھے ملکوتی صفات کے
مرزا بنا کے کیوں مری مٹی خراب کی

اس سے آگے چل کر ایک پیش گوئی آپ کی بڑی زبردست تھی جس کو آپ ہی کے الفاظ میں نقل کرنا مناسب ہے:

اے میرے مولا! قادر خدا اب مجھے راہ بتلا۔ آمین۔ اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا، اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر اگر میں تیرے حضور سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔

(قادیانی اشتہار نومبر ۱۸۹۹ء)

اس اشتہار کو گذرے ہوئے بھی آج دو سال سے زیادہ گذر گئے ہیں، مگر ابھی تک وہی آسمان ہے وہی زمین ہے۔ ہاں کاش کہ شدت سرما ہی میعاد مذکورہ کے اندر ہوئی ہوتی جو آپ کی.. ہوتی ہے تو کرشن جی کو کہنے کا حق حاصل ہوتا کہ ہماری دعا یا پیش گوئی کا اثر ہے۔ افسوس کہ میعاد مقررہ کے اندر یہ بھی تو نہ ہوا۔ پھر ہم آپ کی نسبت کیا خیال کریں؟ وہی جو آپ نے اس پیش گوئی کے خالی جانے پر ہم کو خود بتلایا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کرشن پینتھیو! غور سے سنو کرشن جی اسی اشتہار کے صفحہ ۳ پر دیان کہیان دیتے ہوئے کہتے ہیں:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے، میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلائے، اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے، جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا ان الزاموں کا جو مجھ پر لگائے جاتے ہیں۔ میں اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو، تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے (ص ۳) (ہر شک آرد..الخ)

اب کون کرشنی ہے جو ہمیں ہمارے اس ایمان سے منحرف کر سکے جو خود بدولت نے ہم کو خود تلقین کیا ہے۔ کرشن جی ہمارے جیسا بھی کوئی راسخ الاعتقاد آپ کا مرید ہوگا کہ جو کچھ آپ نے اس عبارت میں اپنے دست شریف اور قلم مبارک سے لکھا ہے ہمارا اسی پر ایمان ہے:

مجھ سا مشتاق جہاں میں نہ کہیں پاؤ گے
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اس کے بعد آپ کی ایک پیش گوئی خاص قابل ذکر ہے جو خاکسار راقم (ثناء اللہ امرتسری) کے متعلق تھی۔

اعجاز احمدی مصنفہ کرشن جی میں ہے کہ مولوی ثناء اللہ تمام پیشگوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس قادیان میں نہیں آئیں گے۔ خاکسار کو ذرہ سی دیر ہوئی تھی، تو آپ کے اخبار الحکم کے اڈیٹر نے آپ کو بڑی مبارک باد لکھی، اور ایک بڑا سا آرٹیکل لکھ مارا۔ مگر چونکہ تحدید کوئی نہ تھی اس لئے خاکسار ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو آپ کے دارالامان قادیان میں پہنچا۔ پھر کیا ہوا؟ وہی جو ہمیشہ ایسے نازک موقع پر ہوا کرتا ہے کہ میں (قادیانی کرشن جی) خدا کے ساتھ وعدہ کر چکا ہوں کہ ان مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا، اس لئے میں اس وعدہ کو توڑ نہیں سکتا۔ پس چلو چھٹی شد۔ آخر لاچار یہ شعر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتا ہوا واپس آیا:

بیا با چشم روشن تا چہا در قادیان بینی
بلا بینی وبا بینی غرض دار الزیاں بینی
یکے قطاع نسل و یک امام بھنگیاں بینی
مسیح ابن مریم بچہ چنگیز خان بینی

یہ تو ابھی ہم نے بہت اختصار سے آپ کی پیشگوئیوں کا مضمون لکھا ہے مفصل جس نے دیکھنا ہو ہمارا رسالہ الہامات مرزا مطالعہ کرے۔

کرشن پینتھیو! بتلاؤ جس شخص کے اتنے الہامات گوزشتر کی طرح ہوا میں اڑ کر بدبو پھیلا چکے ہوں اس کی بھی کسی بات کا اعتبار ہے۔

ہائے افسوس تمہیں وہ حدیث بھی یاد نہیں، یا دانستہ غفلت کرتے ہو جس میں ذکر ہے کہ آنحضرت فداہ ابی وامی نے ابن صیاد سے پوچھا تھا کہ تو اخبار غیبیہ کے بتلانے کا مدعی ہے، بتلا میرے دل میں کیا ہے۔ آپ ﷺ نے اپنے دل میں، دخان، کہا تھا۔ اس نے کہا د خ د خ۔ آپ ﷺ نے فرمایا خلط عليك الامر۔ تجھ پر راز مشتبہ کیا گیا۔ حالانکہ اس نے گو پورا جواب نہ دیا تھا، تاہم کسی قدر تو دیا تھا۔ مگر چونکہ اس میں صفائی نہ تھی، اسلیئے وہ الہامی ثابت نہ ہوا، بلکہ لوگوں کو اس کی دجالیت کا اشتباہ بلکہ گمان تھا۔ چنانچہ کرشن جی نے بھی اپنے ازالہ اوہام میں اس کو دجال ہی لکھا ہے۔

بتلاؤ ایک ذرہ سے اشتباہ سے تو یہ حال ہے، مگر آپ کی پیش گوئیاں اور وہ بھی ایسی کہ جن پر معیار صدق وکذب رکھا گیا تھا، محض زٹل اور بے ہودہ ثابت ہوں۔ مگر ایک زٹل (بقول شخصے چوصد زدہ آید یکے بر ہدف)، کہیں پوری ہو جائے، تو آپ یہ اور وہ بننے کے مدعی ہوں۔ شرم

دیکھو کسی کاغذ کی کتنی بڑی طویل عبارت ایک آدھ مقام پر مشتبہ معلوم ہو جائے، تو وہ کاغذ ردی اور ناقابل حجت سمجھا جاتا ہے۔ کرشن جی کے علماء دوستو! تمہیں اتنی بھی خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ اور دائمہ کی مطلقہ عامہ ہوتی ہے۔

افسوس کہ تم لوگ اپنے علم وفضل کو چھوڑ کر ایسے فونوگراف بنے ہو کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما ہر چہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
الّا حدیث یار کہ تکرار می کنیم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

افسوس کہ مولوی جمال الدین ساکن سید والا ضلع منٹگمری جو قادیانی کاہن کے مخلص مریدوں میں سے تھا طاعون سے (بقول کاہن) کتوں کی موت مارا گیا۔ نامہ نگار) کرشن پینتھیو! کیا کہتے ہو۔

کرشن قادیانی کی طرف سے ایک اشتہار لمبا چوڑا تقسیم ہوا ہے جس میں کرشن مہاراج کے نبی ہونے پر بڑا زور دیا گیا ہے پہلے یہ عنوان لکھا گیا ہے:

حضرت کرشن علیہ السلام کا قرآن سے ثبوت۔

اس کی نسبت ہم آئندہ کچھ کہیں گے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱۲)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۷ جنوری ۱۹۰۵ء میں قادیانی کاہن کے چیلوں کے جواب میں ایک لیڈر آرٹیکل نکلا تھا جس کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم اہل حدیث ہیں کیونکہ اہل حدیث کے معنی ہیں پیغمبر خدا ﷺ کے کلمات طیبات پر بلا واسطہ کسی درمیانی شخص کے عمل کرنے والے، اور قادیانی کاہن کے چیلے کرشن پینتھی ہیں کیونکہ ان کا پیر مرشد پہلے احمد تھا، تو وہ احمدی بنے۔ اب کرشن کا مدعی ہوا، تو کرشن پینتھی ہوئے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ جب سے قادیانی نے کرشن کا دعوی کیا ہے اس سے پہلے تم لوگ کرشن کی نسبت وہی اعتقاد رکھتے تھے جو عام ہندوؤں کی کتابوں میں لکھا ہے کہ عورتوں کے کپڑے اٹھا کر درختوں پر چڑھ جاتا تھا۔ (واللہ اعلم)

اس کے جواب میں قادیانی کاہن نے (مریدوں کے کام پیروں کے ہوتے ہیں۔ ازالہ اوہام) نے اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء میں جلے تن ایک مضمون لکھا ہے جس میں واقعی اس نے اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں گرم گرم ریگ ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ پہلے تو یہ لکھا ہے کہ حکیم نورالدین صاحب نے جن دنوں اہل حدیث ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کی دعا کی تھی، ان دنوں حدیث کے نام سے لوگ نا آشنا تھے، اس لئے آپ نے وہ دعا کی تھی۔

کوئی بھلے مانس سے اتنا تو پوچھے کہ تم خود مانتے ہو کہ میں نے وہ کتاب حکیم نورالدین صاحب کی نہیں دیکھی جس میں یہ دعا ہے، پھر یوں ہی اٹکل پچو ہانکنے سے کیا فائدہ۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: سنو! اسی کتاب میں مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالویؒ اور نواب (صدیق حسن) صاحب مرحوم بھوپال کی اعلی درجہ کی تعریف ہے، اور امام شوکانیؒ کی نیل (نیل الاوطار) کو حرز جان لکھا ہے۔ علاوہ اس کے ہمیں اس سے کیا مطلب؟ ہماری مراد تو اس سے بھی حاصل ہے کہ اہل حدیث کہلانا قرآن مجید کے خلاف نہیں۔ اگر خلاف ہوتا تو تمہارے حکیم الامت (نورالدین) کیوں اس کی دعا کرتے، اور کیوں تم خود اسی نمبر میں مانتے کہ اس مفہوم کے موافق پکے اہل حدیث ہم ہیں۔

دوسرے حصہ مضمون کا جواب دیا کہ ہم احمدی اس لئے ہیں کہ ہماری نسبت آنخضرت ﷺ کے دوسرے نام احمد کی طرف ہے مطلب یہ کہ ہم احمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ آنخضرت ﷺ کا دوسرا نام احمد تھا۔ حالانکہ یہ بھی غلط۔ ہم اس موقع پر ناظرین کو کاہن مذکور کی سب سے بڑی مایہ ناز تصنیف سے اقتباس دکھاتے ہیں۔ غور سے سنیں۔

اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسی بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا ہے اور فرمان جعلناك المسيح ابن مريم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے وكان الله على كل شيء قديراً۔ اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی، اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ياتي من بعدي اسمه احمد۔ مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں، لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

اس عبارت کا مدعا صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ کو گو دونوں صفتوں (احمد و محمد) سے موصوف لکھا ہے مگر خالص احمدیت کا مصداق اپنے آپ ہی کو بنایا ہے چنانچہ فقرہ، آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد بھیجا گیا، اس ایک ہی فقرہ میں قادیانی کاہن نے دو دعوی کئے ہیں۔ایک تو یہ کہ قرآنی پیش گوئی جو احمد کی بابت ہے، اس سے مجرد احمد مراد ہے، یعنی آنحضرت ﷺ کے لئے نہیں کیونکہ آنسرور ﷺ کو تو آپ خود ہی محمد اور احمد کا مجموعہ بتاتا ہے (یہ بھی صرف دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے اور خاموش رکھنے کے لئے) دوسری دعوی یہ کیا کہ وہ مجرد احمد میں ہوں جو عیسویت اپنے اندر رکھتا ہوں۔اس کا صاف مدعا ہے کہ جہاں اس کی تقریر میں صرف احمد بولا جائے گا اس سے مراد خوب آپ کی ذات نکو ہیدہ صفات ہوگی اسی لئے آپ نے بیرونی مما لک کو دھوکہ دینے کیلئے رسالہ حمامۃ البشری، کے اخیر میں اپنا نام مرزا احمد لکھا ہے جبھی تو حضرت سعدی لدھیانوی نے کہا تھا:

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا
مسلمانوں سے تجھ کو واسطہ کیا
پڑا کہلا نبیء تام مرزا

پس ثابت ہوا کہ جہاں کہیں خود کاہن جی کی تقریر و تحریر میں یا ان کے چیلوں کی کسی نسبت میں احمد نام آتا ہے وہاں خود بدولت ہی مراد ہوتے ہیں اور یہ عام محاورہ ہے اسی لئے درود پڑھنا یوں صحیح جانتے ہیں اللھم صل علی احمد و علی آل احمد کما صلیت علی محمد و علی آل محمد

تیسرے حصہ مضمون کا جواب کرشن پینتھی نے دیا کہ ہم سیالکوٹ کے دعوی سے پیشتر ہی کرشن جی کی نسبت صلاحیت کا خیال رکھتے تھے جب سے حضرت مرزا نے ۱۸۹۳ء میں سناتن دھرم رسالہ لکھا ہے۔

بہت خوب! بندہ خدا کہتے ہوئے کچھ شرم چاہیے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔مخالف کی مراد کو نہ سمجھنا اور جواب دینے کی کوشش کرنا، بالکل دھرمپال کی سی کاروائی ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے حکیم امت (نورالدین بھیروی) کے کفارہ کو نہ سمجھا اور جواب دینے لگ گیا (دیکھو تغلیب الاسلام ۔ص ۴۷)

ہماری غرض بھی تو اتنی ہی تھی کہ جو کچھ تم نے کرشن جی کی نسبت اعتقاد بدلا ہے وہ قادیانی کاہن ہی کے کہنے سے بدلا ہے ۔ایک منٹ پہلے ہو یا ایک سال پہلے ۔ آخر ثبوت اس کی صلاحیت بلکہ نبوت اور رسالت کا تمہارے پاس بجز اس کے تو کچھ نہیں کہ خود بدولت کے منہ سے نکلا ہے ۔اسی لئے ہم نے لکھا تھا، جس کا جواب تم نے نہ دیا، کہ خود بدولت (مرزا قادیانی) اگر فرماویں کہ میں گدھے کا اوتار ہوں، تو تم گدھے کی نسبت کیا خیال کرو گے ۔بس یہی کہ حضرت گدھا علیہ السلام ۔اس سے زیادہ اور کیا؟ جھٹ سے اشتہار دو گے کہ حضرت گدھا علیہ السلام کی نبوت کا ثبوت قرآن شریف سے ۔،

یہ تو تمہارے ایمان کا حال ہے اور تمہارے تقوی کا تو کیا کہنا ہے ۔دانا جب تم لوگوں سے تقوی کا نام سنتے ہیں تو واللہ ہنس دیتے ہیں کہ یہ لوگ بھی تقوی کے مدعی ہیں ۔خدا پر جھوٹے افتراء کرنا ،جھوٹی نبوت کا دعوی بھرنا، اللہ کے سچے نبیوں کی توہین کرنا، آیات قرآنی اور احادیث رسول پاک ﷺ کی تحریف کرنا ،سب سے بڑھ کر یہ کہ لوگوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی نرم نوالوں کی طرح اڑا جانا، خلاف حدیث معدوم چیز (براہین احمدیہ) کی بیع کر کے ہزار ہا روپیہ پبلک کا خرد برد کر جانا، کلمہ گوؤں کی محنت کا ہزار ہا روپئہ ایسی حالت زار کے وقت مقدمات اور گھنٹہ گھر کی عمارت پر صرف کرنا ، صرف اسلئے کہ ایک خیالی منصوبہ تیار ہو جائے ۔ پھر ان کاروائیوں پر یہ دعوی کرنا کہ میرے ماننے والوں کی نجات ہوگی اور بغیر میرے ماننے کے کوئی شخص مسلمان ہی نہیں

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اسی پرچہ الحکم قادیان نے مجھ پر بہتان لگایا ہے کہ میں نے مولوی کرم الدین کے مقدمہ کی شہادت میں لکھایا تھا کہ فاسق فاجر جھوٹا بھی متقی ہوتا ہے ۔اس بات کا تو رنج نہیں کہ راقم مضمون نے ایمان داری سے میرے سارے الفاظ نقل نہیں کئے کیونکہ یہ قادیانی کاہن کی طبعی عادت ہے جس کی تفصیل رسالہ الہامات مرزا میں مل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتی ہے۔ افسوس اس بات کا ہے کہ اس سوال کا جواب میں نے عدالت کے کمرے ہی میں دے دیا تھا، اگر کچھ راستی اور راست بازی سے ان کو مطلب ہوتا تو وہ بھی نقل کرتے۔ مجھ سے عدالت میں سوال کیا گیا کہ جھوٹا آدمی متقی ہوسکتا ہے؟ میں نے جواب دیا: ہاں ایک قسم کا متقی ہوسکتا ہے بشرطیکہ توحید پر پختہ ہو۔ اس پر تمہارے وکیل نے جب ناک بھوں چڑھائی تو میں نے اسی وقت کہہ دیا تھا کہ ذرا تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا۔

مگر ان حیا کے پتلوں کو اتنے سے کیا ہوسکتا تھا، تمام ملک میں اس سرے سے اس سرے تک پھیلا دیا کہ ثناء اللہ نے شہادت دی کہ جھوٹ بولنا جائز ہے۔ کوئی کہتا پھرا کہ یہ کہا ہے کہ تین دفعہ جھوٹ بولنے سے آدمی جھوٹا نہیں ہوتا۔ حالانکہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ ایسی شہادت کسی عدالت میں دینا گویا اپنی ہی شہادت کو جھوٹا بنانا ہے کیونکہ حاکم سمجھ سکتا ہے کہ جس شخص کا یہ مذہب ہے کہ جھوٹ بولنا جائز ہے، ممکن بلکہ اغلب ہے کہ وہ اس شہادت میں بھی جھوٹا ہو۔ مگر اس باریک راز تک ایسے دانا کب پہنچ سکتے ہیں جن کا پیر مغاں (مرزا قادیانی) آتھم کے متعلق پہلے تو موت سمجھا جو تمام ملک میں مشہور کر دیا لیکن جب وہ وقت پر نہ مرا، تو دبی زبان سے قائل ہوا کہ موت سمجھنے میں میری غلطی تھی اس نے تو دل میں رجوع کر لیا ہے۔

سنو! بات وہی تھی جو میں نے اوپر لکھی ہے کہ میں بشہادت تفسیر بیضاوی لکھا یا تھا کہ جھوٹ بولنے والا اگر شرک سے بچتا ہے تو ایک قسم کا متقی وہ بھی ہے چنانچہ تفسیر بیضاوی کی شہادت درج ذیل ہے:

و له ثلاث مرا تب الا ولی الترقی من العذاب المخلد با لتبری ون الشر ك و الثا نية التجنب عن كل ما يو ثم من فعل او تر ك و الثا لثة ان يتنزه عما يشغل سره عن الحق و يتبتل اليه بشرا شره و قد فسر قو له هدى للمتقين على ا لاو جه الثلا ثه

یعنی تقویٰ کے تین مراتب ہیں: پہلا مرتبہ یہ ہے کہ شرک سے بچے (جس کو میں نے عدالت میں یوں بیان کیا تھا کہ توحید پر پختہ ہو)۔ دوسرا مرتبہ یہ ہے کہ ہر گناہ کے کاموں سے بچے (بے شک صحیح ہے)۔ تیسرا مرتبہ یہ ہے کہ جو چیز انسان کے دل کو خدا سے مشغول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے ان سب سے بچے اور بالکل ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو جائے (بہت ٹھیک)۔
پھر مفسر لکھتے ہیں کہ هدى للمتقين والی آیت ان تینوں مراتب سے تفسیر کی گئی ہے۔
یعنی متقین سے مراد تینوں مراتب لئے گئے ہیں، کسی نے کوئی کسی نے کوئی۔
قرآن وحدیث سے بھی تینوں مراتب ثابت ہیں۔ ہاں میں مانتا ہوں کہ قسم دوئم اول سے اور سوئم دوئم سے اعلیٰ ہیں میں نے بھی ادنیٰ نہیں کہا تھا بلکہ تمہارا محض بہتان ہے
بتاؤ میری شہادت بعینہ اس تفسیر کے مطابق ہے یا نہیں۔ پھر تمہارے افتراؤں سے قادیانی کاہن کی روسیاہی نمبر اول ثابت ہوئی یا نہیں؟

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء مطابق ۳ محرم ۱۳۲۳ھ جلد ۲ نمبر ۱۸۔ ص ۱-۴)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۲)

اصل کاہن کی بابت جو ہندوؤں کی روایات ہیں ان سے اتنا امر تو بالاتفاق ثابت ہے کہ کاہن جی سیاہ فام تھے مگر قادیانی کاہن نے جب دعویٰ کیا کہ میں کاہن ہوں تو جلد بازوں کو شبہ ہوا کہ اگر کاہن ہیں، تو ان کا منہ کالا کیوں نہیں؟ تو ایسے جلد بازوں کی غلط فہمی بھی ہمارے اس آرٹیکل سے رفع ہو سکے گی کیونکہ قادیانی کا یہ دعویٰ نہیں کہ میں بعینہ وہی کاہن ہوں بلکہ یہ ہے کہ میں معنوی طور پر وہ ہوں۔ سو روسیاہی ان کی بھی معنوی ہوگی اور اصل پوچھو تو جسمانی روسیاہی اس عزت کی موجب نہیں جس کے حقدار قادیانی کاہن ہیں اس لئے ان کی روسیاہی بھی معنوی ہے۔

نمبر اول میں ہم نے کاہن جی کی تحریر مندرجہ الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۵ء کا جواب دیا تھا آج مندرجہ ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء کا جواب ہے۔

آپ کی ساری تحریر کا جو شیطان کی آنت کی طرح لمبی ہے، خلاصہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ آپ کی دعوت مباہلہ مندرجہ رسالہ انجام آتھم پر آمادہ نہیں ہوئے۔ اب جو تیار ہوتے ہیں تو ان کی دفع الوقتی ہے۔

جواب دینے سے پہلے آپ کے مباہلہ کی کیفیت بھی آپ ہی کے الفاظ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتانی ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ مباہلہ میں اہم شرط یہ تھی کہ کم از کم دس آدمی حاضر ہوں۔ (الحکم قادیان ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء ص ۴ کالم ۲)

اب اصل واقعہ پر ناظرین غور کریں۔ کاہن جی نے ایک تو یہ چالاکی کی کہ، انجام آتھم، میں مباہلین کی فہرست میں تو مجھے درج کیا، اور آخر کتاب کے یہ بھی لکھا کہ یہ کتاب ہر ایک شخص کے پاس، جن کے نام اس کتاب میں بغرض مباہلہ لکھے ہیں، بھیجی گئی ہے۔ حالانکہ میرے نام آج تک بھی نہیں آئی۔ خیر تاہم میں نے خط لکھا کہ آپ (یعنی مرزا قادیانی کی) کی کتاب، انجام آتھم، اگرچہ آپ نے مجھے نہیں بھیجی مگر میں نے دیکھا ہے کہ آپ نے میرا نام بھی اس میں لکھا ہے، اس لئے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں (ثناء اللہ امرتسری) مباہلہ کے لئے تیار ہوں مگر پہلے مباحثہ کر کے، کیونکہ صرف مباہلہ پہلے ہو چکا ہے جسکے آثار بھی نمایاں ہیں۔

اس خط میں، میں نے کئی ایک باتوں کی طرف اشارہ کیا تھا۔ ایک تو اشارۃً کتاب طلب کی تھی کیونکہ کاہن جی لکھ چکے تھے کہ جن کے پاس کتاب ہذا نہ پہنچے وہ اطلاع دیں تاکہ بذریعہ رجسٹری ان کے نام بھیج دی جائے۔ مگر افسوس کہ:

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

آج تک بھی کتاب نہ پہنچی۔ کیا مناسب نہیں کہ آپ اپنے وعدے کو پورا کریں۔ لیکن کیا وہ کریں گے؟

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

خیر یہ تو آپ کے ایفائے وعدہ کے متعلق گفتگو ہے جس کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے لا دین لہ لمن لا عہد لہ جس کے وعدہ کا اعتماد نہیں اس کے دین کا بھی اعتبار نہیں۔

دوسرا اشارہ میں نے خط مذکور میں اپنی آمادگی کا کیا تھا مگر بشرط مباحثہ۔ اس شرط کی ضرورت اور ثبوت میں مجھے کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں، خود کاہن جی (یعنی مرزا قادیانی) کا قول کافی ہے۔ آپ اپنے ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ میں یہ بھی ضروری ہوتا ہے کہ اول ازالہ شبہات کیا جائے بجز اس صورت کے کہ کاذب قرار دینے میں کوئی تامل اور شبہ کی جگہ باقی نہ ہو لیکن میاں عبدالحق بحث مباحثہ کا تو نام تک نہیں لیتے ایک پرانا خیال دل میں جما ہوا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ طبع اول۔ ص ۶۳۸)

ناظرین! اس عبارت کا مطلب آپ لوگ خوب سمجھ گئے ہوں گے کہ قادیانی کاہن کے نزدیک مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری ہے تاکہ ازالہ شبہات ہو کر کوئی فریق انکار کرے تو پورا مستوجب لعنت قرار دیا جا سکے۔

اس امر کی تحقیق باقی ہے کہ کاہن مذکور اپنے مخالفوں کو کیا جانتے ہیں۔ یعنی یقینی مستوجب لعنت سمجھتے ہیں، یا مخطی اور خطا کار غیر مستوجب اللعنت۔ اس امر کے ثبوت کے لئے ابھی آپ ہی کا قول کافی ہے آپ لکھتے ہیں:

اگر میں فریق مخالف پر لعنت کروں تو کس طرح کروں اگر میں لعنة الله علی الکاذبین کہوں تو صحیح نہیں کیونکہ میں اپنے مخالفین کو کاذب تو نہیں جانتا بلکہ مأوّل مخطی سمجھتا ہوں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۳۷)۔

پس ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے، جو ایک کتاب سے بلکہ ایک ہی ورق سے، نقل ہوئے ہیں یہ امر بدیہی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی کاہن کو میری شرط کا مان لینا ضروری تھا کیونکہ یہ شرط انہی کی ایجاد و اختراع تھی۔ لیکن افسوس کہ حضرت (مرزا) جی نے ان ساری باتوں کا تو ذکر تک نہ کیا، ہاں اتنی مہربانی کی کہ ضمیمہ انجام آتھم میں میرے خط کا ذکر کر کے لکھا کہ مولوی ثناء اللہ نے مباہلہ کی دعوت پا کر اپنے خط میں عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کا ذکر کیا ہے کہ اس مباہلہ کا کوئی اثر نہیں ہوا۔ پھر آگے چل کر خوب بے نقط سنائی ہیں اور بہت کوشش کی کہ کسی طرح صوفی عبدالحق غزنوی پر اپنے مباہلہ کا اثر ثابت کریں مگر بقول: الطبع خلاف التطبع اصلی اور مصنوعی میں جتنی تمیز ہوتی ہے اسی قدر آپ کے بیانات میں ہے۔

اب ذرہ میں ناظرین سے انصاف چاہتا ہوں کہ میں نے آپ کی دعوت مباہلہ قبول کرنے میں کوئی کسر رکھی ہے؟ جو شرط لگائی، وہ ایسی تھی کہ خود کاہن جی کی تجویز کردہ۔ پھر نہیں معلوم ان کو کیا حق کا رعب چھایا کہ آپ ایسے مبہوت ہوئے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فبهت الذی کفر کی پوری تفسیر مجسم کر کے دکھا دی۔ نہیں معلوم قادیان کی سرزمین میں سانپ زیادہ ہیں کہ کوئی سانپ سونگھ گیا تھا جو ایسے خاموش ہوئے کہ صدائے برنخاست

ہاں یہ بھی عجیب انصاف کی بات ہے کہ مباہلہ کے لئے بلایا تو مجھے جائے، مگر ساتھ ہی یہ حکم بھی ہوا اپنے ساتھ نو آدمی اور لاؤ، ورنہ تمہارا دعوی ڈسمس۔ کیونکہ بقول شخصے، نہ نومن تیل ہو، نہ رادھا ناچے۔ انصاف دیکھئے کہ درخواست مباہلہ کی کریں تو خود، مگر نو آدمیوں کی تلاش کروں میں۔ وہی مثل ہے نہ، نانی تو خصم کرے چٹی دھوھتا (نواسہ) بھرے۔ کیوں صاحب میں کس جرم میں نو آدمی تلاش کروں، کیا مجھے نو پر مع اپنے حضور نے دس سپاہیوں کا دفعدار بنانا ہے؟

کرشن پینتھیو! اب تمہیں کادیانی کاہن کی روسیاہی کا یقین نہ ہو تو حیف ہے تمہاری سمجھ پر

اگر اب بھی نہ وہ سمجھے، تو اس بت سے خدا سمجھے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۷ مارچ ۱۹۰۵ء۔ مطابق ۱۰ محرم ۱۳۲۳ھ جلد ۲ نمبر ۱۹۔ ص ۲۔۳)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۳)

گذشتہ نمبر اخبار اہل حدیث امرتسر میں ناظرین پڑھ چکے ہیں کہ میں (ثناء اللہ) نے حسب دعوت قادیانی کاہن (مرزا غلام احمد) مندرجہ رسالہ انجام آتھم مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی تھی اور جو شرط لگائی تھی وہ کاہن مذکور کی خود ایجاد تھی۔ مگر افسوس کہ اس نے نہایت ہی کجروی سے منظور نہ کی۔ اب ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء کے اخبار الحکم قادیان میں لکھتا ہے کہ

مباہلہ کی درخواست پر مولوی ثناء اللہ ہرگز نہیں آئے اور اب بھی کوئی آمادہ نہیں اور یہ آمادگی محض بندش مباہلہ سے فائدہ اٹھانے کی خاطر ہے ورنہ وہ اب بھی آمادہ نہیں۔

(شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) کیسا سفید جھوٹ ہے۔ میں جب بھی (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ۱۸۹۷ء میں) آمادہ تھا، اور اب بھی (یعنی ۱۹۰۵ء میں) اگر آپ بلائیں تو آمادہ ہوں ،کیونکہ میرا دعوی ہے:

مجھ سا مشتاق زمانے میں نہیں پاؤ گے
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

اس سے آگے میرے ایک جملہ پر بہت کچھ زہر اگلا ہے کہ میں نے کہیں لکھا تھا کہ بھلا مباہلہ ہی سے سچائی کا اظہار ہوتا ہے ،تو صوفی عبدالحق غزنوی کو جس نے تمہارے ساتھ عیدگاہ امرتسر میں مباہلہ کیا تھا کیا ہوا، وہی جو سب نے دیکھ لیا کہ اسی مباہلہ کے بعد ڈپٹی عبداللہ آتھم کی پیش گوئی کے خاتمہ پر تمام دنیا میں کا ہن جی کو وہ وہ سنائیں جس کے وہ حقدار تھے جن کا خلاصہ عیسائیوں کے ایک اشتہار سے چند ایک شعر نقل ہیں۔ جو یہ ہیں:

ارے سن او رسول قادیانی
لعین و بے حیا شیطان ثانی
نہ باز آیا تو کچھ بکنے سے اب بھی
بڑھاپے میں ہے یہ جوش جوانی
نچائیں گے تجھے اک ناچ ایسا
یہی ہے بس مصمم دل میں ٹھانی
نچائے ریچھ کو جیسے قلندر
یہ کہہ کہہ کر تری مر جائے نانی

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

اس پر آپ (مرزا قادیانی) نے بڑی تلاش سے صوفی عبدالحق غزنویؒ کی ایک ذلت کا نشان دیا ہے جو اگر سچ بھی ہو تو کچھ شک نہیں کہ ،کوہ کندن وکاہ برآوردن ، کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصداق ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ

اربعین غزنویہ (جو تفسیر القرآن مصنفہ خاکسار ثناء اللہ کے برخلاف لکھی گئی تھی جس کا جواب کلام المبین میں دیا گیا تھا) لکھ کر وہ ذلیل ہوا یا نہیں؟ آپ یقیناً تسلیم کریں گے کہ یہ اسکی علمی پردہ دری ہے، پھر یہ عزت بھی اسے مباہلہ ہی کے بعد ملی ہوگی صوفی عبدالحق کے مباہلہ کا اثر کس کے حق میں ہوا۔

سبحان اللہ جل جلالہ کیوں نہ ہو، لو لا الحمقاء لبطلت الدنیا:

چو احمق در جہاں بس شد کسے بے زرنمی ماند

جناب والا پہلے تو آپ کو یہی الہام غلط ہوا کہ اربعین غزنویہ صوفی عبدالحق غزنویؒ نے لکھی ہے۔ آپ مجھ سے پوچھتے ہیں، مگر کلام المبین کی طرز تحریر نہیں دیکھتے۔ دیکھئے کہ میں اور تمام واقفان حال اربعین کا مصنف کس کو سمجھتے ہیں۔ ذرہ آنکھ کھول کر کلام المبین کو پڑھو تو تمہیں معلوم ہو جائے گا کہ اربعین کا مصنف: کوئی محبوب ہے اس پردہ زنگاری میں۔ اگر میرا اعتبار نہ ہو تو جناب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالویؒ سے پوچھ لو۔ پس جب کہ اربعین عبدالحق غزنویؒ کی تصنیف ہی نہیں تو اس کی بے عزتی ہی کیا؟ ہاں جس کی تصنیف ہے اس نے آپ سے کوئی مباہلہ نہیں کیا تھا۔ بتلاؤ اب اس جھوٹ سے کس کی ذلت ہوئی۔

علاوہ اسکے یہ کیا بات ہے کہ کسی مصنف نے کوئی کتاب لکھی، دوسرے نے اس کا جواب لکھا، جو ایک معمولی بات ہے۔ مگر اتنے سے ہی آپ کا الہامی بمب کا گولہ اسے بھی زخمی کر گیا۔ کیا ہی ابلہ فریبی ہے۔ مگر یہ نہ سوچا کہ صوفی عبدالحق اربعین کے جواب کلام المبین سے اگر ذلیل ہوا اور آپ کے مباہلہ کی زد میں آیا ہے، تو آپ بھی تو میرے ایک ہی گولہ (رسالہ الہامات مرزا) سے ایسے چلچا چور ہوئے ہیں کہ کہیں سسکتے بھی نظر نہیں آتے۔ پس اگر یہ کوئی کمال اور کرامت ہے تو میری ہے کہ جو میری مخالفت کرتا ہے ذلیل ہوتا ہے، آپ ہوں یا کوئی اور

نازک خیالیاں مری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب معمول یہ بھی دروغ بے فروغ ہے کہ اربعین میں خاکسار کی نسبت فتوی کفر لکھا گیا تھا۔ یہی زٹل اور غلط گوئی آپ نے ۲۴ سنہ گذشتہ کے پرچہ میں کی تھی، جس کو میں نے فضول سمجھ کر کوئی نوٹس نہ لیا تھا۔ بلکہ اس میں یہ بھی بڑھ ہانکی تھی کہ نگینہ کے مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ کا فتوی تکفیر پیش ہوا تھا جس سے بڑی خرابی ہوئی۔

معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے الہام کنندہ معلم الملکوت کو یہی خبر پہنچی ہوگی کہ نگینہ میں فتوی تکفیر پیش ہو کر موجب خرابی ہوا تھا، حالانکہ وہاں کسی کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی۔ ہاں یہ ممکن ہے کہ آریوں کے پاس کوئی نسخہ پہنچا ہو، مگر نہ تو پیش ہوا نہ کوئی خرابی ہوئی، اور نہ ہو سکتی تھی کیونکہ وہ فتوی تکفیر کا نہیں ہے، بلکہ ایک معمولی سا معاصراتی رنج ہے جس نے بقول المعاصرہ اصلا لمنافرۃ یہ رنگت اختیار کر لی ہے۔ علاوہ اس کے یہ بڑے مزے کی بات ہے کہ ۱۷ مارچ کے اخبار الحکم ص ۳ کالم ۴ کے اخیر پر آپ خود ہی لکھتے ہیں کہ علماء نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اہل حدیث سے بذریعہ فتوی خارج کر دیا۔ اس تحریر سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ فتوی مذکور کفر کا نہیں۔ چنانچہ بانی فتوی مولوی عبدالجبار صاحب غزنویؒ کا حلفی بیان عدالت میں یہی ہے کہ ہم مولوی ثناء اللہ کو اسلام سے خارج نہیں جانتے۔ پس بتلاؤ اس سفید جھوٹ سے کس کی ذلت ہوئی۔

مشہور حکایت ہے کہ ایک کبڑی سے کسی نے کہا کہ بڑی بی تم چاہتی ہو کہ تم اچھی ہو جاؤ یا اور بھی تمہاری طرح ہو جائیں۔ اس تجربہ کار بڑھیا نے کہا، میں تو یہی چاہتی ہوں کہ سب میرے جیسے ہو جائیں، تاکہ میں بھی ان کو اپنی طرح دیکھوں۔ یہی حال آپ کا ہے کہ آپ کی دلی تمنا یہی رہتی ہے کہ کہیں نہ کہیں سے آواز آئے کہ کسی پر کفر کا فتوی لگا ہے۔

سنو اربعین غزنویہ کے فتوے کا اصل مضمون تکفیر کا نہیں، بلکہ شروع سوال ہی یہ ہے کہ ان چالیس مقامات کی ایسی تفسیر کرنے سے مصنف اہل سنت سے ہے یا نہیں؟ جس کا جواب اکابر علماء نے کوئی ایسا نہیں لکھا کہ مصنف اہل سنت سے بھی خارج ہے، گو ان کی تحریروں کو آپ جیسے خود غرضوں نے یہ رنگت دے رکھی ہے، مگر خود راقم مضمون یہ نہیں کہتے چنانچہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی اور حضرات علماء دیوبند اور جناب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی مفتی محمد عبداللہ مرحوم بنارسی کی تحریرات قلمی میرے پاس موجود ہیں کہ ہم مصنف (مولوی ثناءاللہ امرتسری) کو اہل سنت سے خارج نہیں کہتے۔

ہاں آپ کہتے ہیں کہ میں نے صوفی عبدالحق غزنویؒ کے حق میں (بوقت مباہلہ امرتسر ۱۸۹۳ء) کوئی بد دعائیہ کلمہ نہیں کہا تھا، بلکہ یہ کہا تھا کہ خداوندا! اگر میں تیری طرف سے نہیں ہوں تو تو مجھ پر ایسا عذاب نازل کر کہ دنیا میں کسی مفتری پر نہ ہوا ہو۔

کوئی دانا کاہن جی سے پوچھے کہ آپ جو بقول خود استخارہ کر کے بغرض مباہلہ امرتسر میں آئے تھے، تو کیوں آپ نے عبدالحق پر بد دعا نہ کی؟ آخر پر ان الفاظ کے انتخاب سے آپ نے کوئی نتیجہ بھی سوچا تھا یا فریق مخالف نے آپ کو ان الفاظ کے کہنے پر مجبور کیا تھا۔ اللہ اکبر! کیسے صاف گو ہیں، یہ بھی نہیں جانتے کہ دنیا میں ہنوز داناؤں کی آبادی گو کم ہے، مگر ہے۔ کوئی مجھ سے یہ نہ پوچھے گا کہ آخر آپ جو نبی رسول ،ابن اللہ بلکہ بقول خود اللہ کے پانی سے پیدا شدہ ہیں تو کیا ایک شخص آپ کے مقابل بڑھا جاتا ہے کہ کھلے میدان میں آپ سے مباہلہ کرتا ہے، آپ کو کافر بے ایمان دجال کہتا ہے، اور کہنے پر (درصورت کذب) مباہلہ کے میدان میں اپنے او پر لعنت کرتا ہے، تو کیا خدائے تعالی آپ کے الفاظ کو دیکھے گا یا اس مجرم کے فعل کو۔ کیا یہ دبی زبان سے اقرار نہیں ہے کہ صوفی عبدالحق پر کوئی بد اثر نہیں ہوا، حالانکہ اب یہ دعوی ہے کہ پچاس ہزار آدمی بھی میرے سامنے مباہلہ کو آئیں تو ایک نہ بچے۔ اللہ اکبر:

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

یہ بیان تو ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء کا ہے، الحکم ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کے پرچہ میں آپ نے بڑے غور وفکر کے بعد صوفی عبدالحق غزنویؒ کی ایک دو ذلتیں اور بتلائی ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

مباہلہ کے بعد پہلی برکت اس کو یہ ملی کہ اپنے بھائی کے مرنیکے بعد اس کی بیوہ سے شادی کی، اور بدقسمتی سے شیخ چلی کی طرح خیال کر بیٹھے کہ اسکے بطن سے بیٹا پیدا ہوگا۔ مگر نہیں معلوم وہ بیٹا کدھر چلا گیا اور صوفی صاحب کو داغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندامت دے گیا۔ (ص۲ کالم ۱)۔

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) کیا ہی ابلہ فریبی ہے۔ ہم نے صوفی عبدالحق کی کوئی تحریر وتقریر اس مضمون کی نہیں دیکھی، اور تمہارا ہم کو بحکم اصول محدثین اعتبار نہیں۔تم وہی تو ہو جو مولوی غلام دستگیر مرحوم پر بہتان لگائے جاتے ہو کہ اسنے اپنی کتاب فتح الرحمانی کے صفحہ ۲۷ پر تم سے مباہلہ کیا تھا اور کہا تھا کہ جو جوٹھا ہے وہ پہلے مرے۔اس کو تمہارے دام افتادہ آنکھیں بند کر کے نقل در نقل کئے جاتے ہیں اور آرٹیکل پر آرٹیکل لکھتے ہیں، مگر کتاب مذکور اٹھا کر دیکھنے کی کسی کو جرأت نہیں کہ مصنف مرحوم نے کیا لکھا ہے۔ اس نے وہی لکھا ہے جو قادیانی کاہن اور اس کے دام افتادوں کے منہ پر لک کی سیاہی کا کام دیتا ہے اور نہیں تو اہل حدیث مورخہ ۲۰ جنوری دیکھو۔ پس صوفی (عبدالحق) مذکور کی کسی تحریر کا حوالہ بتلاؤ۔ہم خود دیکھیں گے تو اسوقت تم کو جواب دیں گے۔ کیا ہی ایمان داری کی بات ہے کہ اگر حضرت (مرزا) کی ذلتیں شمار کرتے ہوئے کوئی کہے کہ تم چار چار گھنٹے عدالت میں کھڑے رہے،تم کو پانی مانگنے پر نہ ملا، تو اسکے جواب میں کہتے ہیں کہ اس قسم کی تکلیفیں اور ابتلاء تو انبیاء خصوصاً حضرت مسیح کو آئی ہیں (الحکم قادیان۔۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء) حالانکہ اگر صوفی عبدالحق نے بیٹے کی خواہش ظاہر کی بھی ہوگی تو ایک معمولی بات ہے۔ ہر ایک متاہل ایسے موقعہ پر بیٹے کی خواہش اور امید کیا ہی کرتا ہے کیا تم کو حضرت سلیمانؑ کا قصہ یاد نہیں... یاد نہ ہو تو پڑھو القینا علی کرسیه جسداً ثم اناب ۔اور نہیں تو خود اپنا حال ہی دیکھ لو کہ مباہلہ کے بعد ایک دفعہ تم نے بیٹے کی پیش گوئی کی تو لڑکی پیدا ہوئی جس پر تم بہت گھبرائے۔غاسق کا الہام گھڑ لیا کہ یہ بیٹا غاسق ہوگا،جس طرح چاند بعد گم ہونے کے نکلتا ہے اسی طرح یہ بھی نکلے گا۔ پھر دوسرے حمل پر تم کو الہام ہوا: شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔ پھر لڑکی پیدا ہو کر تمہارے منہ پر لک کا داغ لگا گئی ۔ یہ تو تمہارا تحریری ثبوت ہے۔عبدالحق کا بھی کوئی تحریری ثبوت ہے،تو دکھاؤ پھر اسکو اپنے منصوبوں سے مقابلہ کرو۔

کرشن پینتھیو! کاہن جی کی روسیاہی نمبر ۳ میں پوری ہوئی یا نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں طاعون

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

پبلک آگاہ ہے کہ قادیانی مہاراج نے کس طرح زور شور سے پیش گوئی کی تھی کہ

قادیان خدا کے رسول کا پایہ تخت ہے اس لئے طاعون سے محفوظ رہے گا

(دافع البلاء)

خدا کی شان ۔ کہنے کی دیر تھی کہ قادیان طاعون سے آلودہ ہو گیا پچھلے سال کی واردات تو ناظرین اہل حدیث دیکھ چکے ہیں۔

اس سال کی ۲۵ فروری تک ،۲۔ ، ۱۱ مارچ تک ۴،۔ ۱۸ مارچ تک ۸

سب پوسٹ ماسٹر قادیان نے سپرنٹنڈنٹ کو رپورٹ کی ہے کہ قادیان میں طاعون آگ کی طرح بڑھ رہا ہے پچھلے سال جب طاعونی واردات ہوئی تھیں تو قادیانی مہاراج نے اپنے الہام کی تاویل کی تھی کہ میرے مریدوں کو نہیں ہوگا ، مگر اسے کیا معلوم تھا کہ:

ما درچہ خیالیم وفلک درچہ خیال

سخت افسوس اخبار الحکم صفحہ اول سے معلوم ہوا کہ حضرت (مرزا قادیانی) کا ایک مرید خاص طاعون سے قادیان ہی میں مر گیا۔ مرید بھی کوئی ایسا ویسا نہیں بلکہ بڑا رکن رکین جو قادیانی مہاراج کو اڑانے میں کوئی کسر نہ چھوڑتا تھا یعنی اخبار البدر کا اڈیٹر بابو محمد افضل مع اپنے بیٹے کے۔

کرشن پینتھیو ! اب بھی نہ تم سمجھو تو جانو تمہارے برے دن آئے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کی مقدمہ بازی

(نامہ نگار خود ذمہ دار ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

جناب اڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔

آپ جانتے ہیں کہ آج کل قادیانی اخبارات میں اس مقدمہ بازی کے متعلق جس میں مرزا جی اور ان کے حواری سال ہا سال تک پھنسے رہے عجیب عجیب مضامین چھپ رہے ہیں اور فتح کے شور سے مرزائیوں نے آسمان سر پر اٹھالیا ہوا ہے۔ چونکہ ہر ایک مضمون میں عموماً آپ کے معزز اخبار پر بھی حملہ کیا جاتا ہے اس لئے اسی گرامی قدر اخبار کے ذریعہ سے میں قادیانیوں کی خدمت میں مقدمات کی نسبت کچھ مختصر عرض کرنا چاہتا ہوں امید ہے کہ میری ملکی بھائی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔

مجھے نہایت تعجب ہے کہ قادیانی اخبارات کس بات پر شور مچارہے ہیں۔ مقدمہ بازی نے تو مرزا جی کی مسیحیت مہدویت نبوت وغیرہ کی قلعی کھول دی ہے اور ان کے الہامات کو خاک میں ملا دیا ہے۔ پھر بجائے اسکے کہ آئندہ اس سلسلہ کا ذکر ہی نہ چھیڑتے خود دنیا کو اس کے نتائج پر غور کرنیکی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

لیجئے کچھ ہم بھی بتائیں:

مقدمہ بازی کا ابتداء مرزائیوں کی طرف سے ہوا چنانچہ پہلا استغاثہ حکیم فضل الدین نے خاص مرزا جی کے حکم سے مولوی کرم الدین صاحب پر دائر کیا۔ اس سے مرزا جی اعتراضات ذیل کا نشانہ بنتے ہیں:

۱۔ مرزا جی بحیثیت مسیح خود حکم عدل ہونے کے مدعی تھے پھر نہایت تعجب ہے کہ وہ فیصلہ نزاع کے لئے دنیوی حکام کے محتاج کیوں ہوئے۔ یہ امر شان مسیحیت سے بمراحل بعید تھا۔

۲۔ مسیح امن اور صلح کاری پھیلانے کے لئے آئیں گے لیکن مسیح قادیانی بجائے اسکے مقدمہ بازی کے ذریعے مسلمانوں میں فتنہ وفساد بدامنی پھیلانیکے موجب کیوں ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ خداوند کریم کا رشاد ہے

فا ن تنا زعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسو ل (النساء:۵۹)

(مسلمانو! کسی امر میں تمہارا تنازع ہوتو خداورسول کے سپرد کردو)

تو پھر مرزا جی عجب مسیح ہیں جو بر خلاف حکم الہی حکیم فضل الدین کو یہ ہدایت کریں کہ رائے گنگا رام صاحب کی عدالت سے فیصلہ نزاع کراؤ۔

پھر دیکھنا یہ ہے کہ مقدمہ بازی سے مرزا اوران کے حواریوں نے کون سی کامیابی حاصل کی۔ وہ سب سے پہلا مقدمہ جو حکیم جی کے ذریعے دائر کیا گیا تھا اور جس کی فتح کی نسبت مرزا جی کوالہامات کی بھرمار ہو رہی تھی آخر کار مرزائیوں کے برخلاف فیصل ہوا، مقدمہ خارج مولوی کرم الدین صاحب بری ہو گئے سارے الہامات میں خاک میں مل گئے۔

اوراس مقدمہ کے اجراء سے اصل مقصد مرزائیوں کا یہ تھا کہ پیر صاحب گولڑہ کوشہادت کی تکلیف دی جائے۔ اپنے اس مقصد میں بھی سخت نا کامیاب رہے باوجود سرتوڑ کوشش کے مدعا حاصل نہ ہوا۔

اس مقدمہ میں جو مرزا صاحب قادیانی کی شہادت ڈیفنس میں گذری اس کو سن کر لوگوں کوسخت بے اعتقادی ہوئی۔ باوجود دعوی صداقت کے آپ نے بہت سی غلط بیانیاں کیں اور آپ کی علمی لیاقت کی بھی اس شہادت میں قلعی کھل گئی۔ مطبع کا معنی چھپائی کرنا، علم الیقین کی تعریف خالی یقین سے کرنا، مرزاصاحب کی علمی پردہ دری پر ایک زبردست دلیل اس شہادت سے ملتی ہے۔

حکیم نور الدین کا سرقہ کی عجیب تعریف کر کے مرشدی مطول اکسیر کا غلط حوالہ دینا حکیم جی کی فاضلانہ لیاقت کا اعلی معیار اس مقدمہ نے قائم کیا اور آپ کی مبصری کی تو باوجود بہت بڑے ادعا کے ایسی قلعی کھلی کہ خادم حسین فضل احمد کی دستخطی چھٹیوں کوعبد الکریم کی دستخطی ظاہر کرتے رہے اور پھر اپنا لکھا ہوا شناخت نہ کر سکے۔ الغرض مولوی صاحب کی شہادت پڑھنے سے عجیب عجیب راز کھلتے ہیں۔ تماشا دیکھنا ہو تو روئداد مقدمات مطبوعہ سراج الاخبار جہلم منگا کر دیکھئے۔ یہ سارے اسرار نہ کھلتے اگر مقدمہ بازی کا سلسلہ مرزا جی نہ چھیڑتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دوسرا مقدمہ زیر دفعہ ۴۱۱ تعزیرات ہند حکیم جی کے ذریعے دائر کیا گیا اس امید پر کہ پہلے مقدمہ کی وار خالی گئی ہے تو یہ نشانہ ضرور خطا نہ کرے گا۔ اور ثبوت میں ایک درجن کے قریب قادیانی جماعت کے ممبران گواہ گذرے لیکن یہ مقدمہ بھی آخر خاک میں مل گیا تمام امیدوں کا خون ہو گیا شرمندگی پر شرمندگی اٹھا پڑی۔ الہامات غلط ہو گئے۔

کیا مرزائیوں میں سے کوئی ہے جو اس بات کا جواب دے کہ ان دونوں مقدمات میں مرزا جی اور ان کے حواریوں کو زبردست شکست ملی یا نہ۔ مرشد کے الہامات کیا ہو گئے تھے۔ اور مجموعہ فتوحات اور جاء ك الفتح ثم جاء ك الفتح کی مٹی کیوں خراب ہو گئی۔ گر مرزائیوں میں شرم ہے تو ان مقدمات کی شکستوں کو یاد کر کے فتح فتح کے ادعا سے باز آ جائیں۔

رہا تیسرا مقدمہ جس میں مرشد جی (مرزا صاحب قادیانی) خود بدولت پھنسے رہے اور اپنی تخت گاہ (قادیان) سے نکل کر گورداسپور میں عیال واطفال سمیت خراب ہوتے رہے۔ عدالت کی روزہ مرہ حاضری، متواتر کئی کئی گھنٹے کھڑے رہنا، اور پانی تک نصیب نہ ہونا۔ یہ ساری سزائیں تھیں جو قدرت نے مرزا قادیانی کو دلائیں۔ بالآخر سنگین جرمانہ یا قید کی سزا نے لك خطاب العزة اور سا کرمك اکراماً عجیباً کے الہامات کی بالکل تصدیق کرادی۔ اور درمیانی مرحلوں میں جس قدر بزدلی جری الله فی حلل الانبیاء نے دکھائی وہ آپ کی جرأت پر مدة العمر یادگار رہے گی۔

رائے چندولعل صاحب کی عدالت میں فرد جرم کی نوبت پر ایسا حوصلہ ہارا کہ اپنی چار دیواری سے باہر نکلنا محال ہو گیا۔ سرٹیفکیٹ طبی پیش ہوتے رہے آخر رائے صاحب تو اپنی درخواست پر یہاں سے تبدیل ہو گئے دوسرے حاکم نے بھی فرد جرم سے نجات نہ دلائی بلکہ جو رعایتیں پہلے حاکم کے وقت تھیں کہ کرسی پر بیٹھ رہا کرتے تھے وہ بھی سلب ہو گئیں اور ناشکری کی سزا قدرت کی طرف سے قرار واقعی ملتی رہی۔

ہاں اپیل پر جرمانہ واپس ہوا، بس اس بات پر اتنی چیخ وپکار ہو رہی ہے کہ بڑا زبردست نشان نبوۃ قائم ہو گیا عظیم الشان فتح ہو گئی۔ افسوس کہ ایسی فتح روزمرہ عدالتوں سے کئی چور، ڈاکو، خونی حاصل کیا کرتے ہیں اپیلوں سے سزا معاف ہو جایا کرتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ان کے معجزے بھی تسلیم کرنے چاہییں۔

اور اس بات کا فیصلہ تو خدائے علیم وخبیر نے مرزا جی کے اپنے ہاتھ سے لکھا کر کر دیا ہوا ہے کہ، بریت وہ ہوتی ہے جو قبل از فرد جرم ہو بعد از فرد جرم بریت کوئی شئے نہیں (دیکھو تریاق القلوب مولفہ مرزا قادیانی) پھر جب بعد فرد جرم بلکہ سزا ہونے کے بعد مرزا جی چھوٹ گئے تو بموجب ان کے اپنے فیصلہ کے یہ بریت لاحاصل ہے۔ ایسی بھدی بریت پر کیوں فخر کیا جاتا ہے اور اپیل کی نسبت مرزا جی کا کوئی الہام تھا ہی نہیں۔ اگر ہے تو بتائیے۔

ہاں شیخ یعقوب علی کا ازالہ حیثیت عرفی والا مقدمہ بھی مرزائیوں کے ہاتھ میں ایک سند ہے کہ اس میں فریق ثانی کو کچھ خفیف جرمانہ ہوا۔ لیکن افسوس کہ اس مقدمہ کے چھیڑنے سے تو شیخ جی خود پچھتاتے تھے کہ اس نے سارے سربستہ اسرار کھول دیئے اور کوئی اس مقدمہ کا ذکر کرے تو کرے لیکن شیخ جی اگر اس پر شیخی کریں تو بڑے شرم کی بات ہے۔ یہ وہ مقدمہ ہے جس نے شیخ جی کا سارا اتا پتا بتا دیا۔ حالانکہ شیخ جی نے اپنے بیان میں لکھایا کہ، مجھے معلوم نہیں ہماری کیا ذات ہے۔، (دیکھو بیان یعقوب علی)۔ لیکن آپ کے ہم عصر مرشد بھائی اڈیٹر البدر شاہد عدل کہہ اٹھے:

بعض لوگ کہتے ہیں کہ آپ ذات کے میراسی ہیں۔، (دیکھو بیان محمد افضل گواہ استغاثہ)

پھر آپ کے والد ماجد کے نام کا سمن حسب ذیل پتہ پر تعمیل ہو کر آیا بنام چٹو ولد تا نا ذات میراسی ساکن جاڈلہ ضلع جالندھر۔ (دیکھو سمن بنام چٹو گواہ)

اور تماشے جو اس مقدمہ میں ظاہر ہوئے اس کے علاوہ ہیں۔ افسوس اب بھی شیخ یعقوب علی اپنی شیخی سے باز نہیں آتے (اس مقدمہ کی نسبت سنا گیا ہے کہ فریق ثانی نگرانی کرانے والے ہیں)

الغرض مقدمہ بازی مرزائیوں کے حق میں اچھی نہیں ہوئی ان کو اس کے تذکرہ سے شرم کرنی چاہیے اور آئندہ زبان درازیوں سے باز رہنا چاہیے۔ والسلام۔

راقم: ایک واقف حالات مقدمات۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کاہن کے متعلق ایک تجویز

از خواجہ غلام الثقلین بی اے چیف جج مالیر کوٹلہ
(مرقومہ منشی منور علی مینیجر عصر جدید)

مالیر کوٹلہ کے مشہور چیف جج نے اہل حدیث میں مرزا صاحب کے متعلق جو جواب آپ نے شروع کئے ہیں ان پر تعجب اور افسوس ظاہر کیا۔ جو ان کا خیال ہے وہ میں آپ کی خدمت میں لکھتا ہوں اور یقین کرتا ہوں کہ آپ اور مولوی نور الدین صاحب ہر دو غور فرما کر بذریعہ اخبارات اپنی رائے ظاہر فرمائیں گے اور کوئی طریقہ قرار دیا جائے گا جس سے مسلمان اس خانہ جنگی سے بموجب اس سہل معیار کے بچ جاویں گے۔ جج صاحب موصوف کا خیال یہ ہے کہ میرزا صاحب کے دعوی میں قابل غور جو چیز ہے اس پر بحث نہیں ہوتی اور مسلمان فضول اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔

ایک فریق کہتا ہے اور بظاہر خود تصانیف مرزا سے ثابت کرتا ہے کہ وہ پیش گوئیاں کرتے ہیں جو اکثر غلط نکلتی ہیں۔

اس وقت وہ انبیاء پر الزام دیتے ہیں کہ وہ بھی ایسے ہی کم فہم تھے۔

ایک باعفت منکوحہ عورت کو اپنی زوجہ بتاتے ہیں اور کہتے تھے کہ آسمان پر نکاح ہو گیا ہے لیکن وہ یا ان کا.. (خدا) اس بدنام کن قصہ کا خاتمہ نہیں کر دیتے۔

انبیاء اور اہل بیت طاہرین کے حق میں کلمات رکیک استعمال کرتے ہیں۔

بڑے بڑے معجزوں کا دعوی کرتے ہیں۔

اور انبیاء سلف کے معجزات کو عمل الترب اور مسمر یزم اور شعبدہ بازی یا کاری گری بتاتے ہیں۔

اپنے آپ کو مسیح و علی و حسین سے افضل ظاہر کرتے ہیں اور شجاعت کا یہ حال ہے کہ ایک ادنی دنیاوی مجسٹریٹ کی دھمکی پر مچلکہ لکھ دیتے ہیں کہ آئندہ کوئی الہام کسی شخص کی موت یا بے عزتی کا شائع نہ کرونگا مباحثہ کے لئے علماء کو بلاتے ہیں اور پھر ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے گریز کرتے ہیں وغیرہ۔

دوسری طرف ان کے مقلد جن میں علماء محدث اور رئیس اور گریجوایٹ اور وکیل ہیں ان کو احمد موعود (جس کا ذکر انجیل وفرقان میں ہے) مانتے ہیں اور عین مسیح اور مثیل مسیح اور مہدی اور رسول اور نبی اور مجدد اور بروزی خاتم الرسل اور خاتم الخلفاء اور مجازی فرزند خدا، بلکہ مقام توحید میں مثل توحید خدا کے مانتے ہیں اور بڑی بڑی کتابیں خوش خط ان مسائل کی تائید میں شائع کر کے کہتے ہیں کہ جو میرزا صاحب کا منکر ہے وہ مومن نہیں اور طاعون وغیرہ ان کے انکار کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔

انہوں (خواجہ غلام الثقلین) نے کہا بڑا معجزہ مرزا صاحب کا یہ ہے کہ باوجودیکہ مخالفوں کی تقریر بظاہر ثابت معلوم ہوتی ہے مگر پیروان مرزا صاحب کے اعتقاد میں تزلزل نہیں آتا۔ اس لئے مناسب ہے کہ ایک ایسا نشان جس میں اختلاف نہیں ہوسکتا تحقیق کے لئے لایا جائے وہ یہ ہے:

اب تک کسی سچے نبی یا رسول نے اپنے دعوی سے روپیہ اور جائداد پیدا نہیں کی۔ چند کو جو حکومت ملی وہ بھی بطور امین قوم کے تھے۔ پس بروئے منہاج نبوت اس بات کے فیصلے کے لئے چند بے لاگ آدمیوں کی ایک کمیشن مقرر ہونی چاہیے کہ جب سے میرزا صاحب نے اپنا ادعا کیا ہے ان کی یا ان کے متعلقین کی ذاتی جائداد میں اضافہ ہوا یا نہیں، اور کہاں سے اضافہ ہوا۔

اگر کمیشن کے نزدیک بعد لینے شہادت فریقین یہ ثابت ہو کہ میرزا صاحب نے نبی و مسیح بن کر روپیہ ذاتی کمایا ہے، تو یہ سب معاملہ دھوکہ بازی ہے اور وہ اور انکے راز دار محض سادہ مسلمانوں کو لوٹتے ہیں۔ اس امر کے اظہار کے بعد مباحثہ بند ہو۔

برخلاف اس کے اگر ان کے ہاتھ پاک نکلیں تو بدگوئی بند کر کے نہایت سنجیدگی کے ساتھ ان کے دعاوی کو قلم بند کر کے یک یک تحقیق کیا جائے اگر وہ تحقیق سے گریز کر جاویں تو پھر وہ کمیشن اس بات کا اعلان کر دیوے۔

شاید آپ کہیں کہ ضرور مرزا صاحب نے مال پیدا کیا ہے مگر وہ یکطرفہ بات ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ حسب رائے چیف جج صاحب اول معیار کو منظور کیا جائے کمیشن نامزد کی جاوے اس کے ممبر فریقین میں سے ہوں قادیان جا کر تحقیق کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر اہل حدیث: اس تجویز کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں، بلا چون و چرا ہمیں منظور ہے۔ مگر بعد طے ہونے اس مرحلہ کے اس قسم کا ایک آسان طریق کمیشن کی خدمت میں یہ پیش ہوگا کہ حضرات انبیاء صلوات اللہ علیھم اجمعین کی پیش گوئیاں ایسے طور سے وقوع میں آتی تھیں کہ ان کے انکار کی کسی دوست و دشمن کو گنجائش نہ ہوتی تھی۔ گو بعد وقوع مومنین تو ایمان میں ترقی کرتے تھے اور مخالفین اس کو کہانت وغیرہ کہہ کہہ کر کفر میں بڑھتے تھے بہر حال وقوعہ سے انکاری کوئی نہ ہوتا تھا۔ اس منہاج نبوت پر مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کی پڑتال ہوگی کہ کیا انکی پیشگوئیوں کا وقوع ایسا ہوا ہے۔ امید کیا یقین ہونا چاہیے کہ مرزا صاحب اوران کے حواریوں کو اس کمیشن کی منظوری سے کسی طرح سے انکار نہ ہوگا کیونکہ وہ ہمیشہ پکارا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی نبوت اور رسالت کو منہاج نبوت پر پرکھ لو۔

مگر آج کل کمیشن کے قادیان جانے کا موقع نہیں۔ اس کی وجہ مراسلہ مندرجہ ذیل سے ملے گی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۷۔۸)

قادیان میں طاعون

(از نامہ نگار قادیان)

مورخہ ۲۷ مارچ ۱۹۰۵ء۔ جناب مولوی صاحب دام برکاتہ۔

بعد نیاز کے التماس ہے کہ محمد افضل اڈیٹر اخبار البدر کا بیٹا کلاں ۱۸ مارچ ۱۹۰۵ء کو بیماری طاعون سے ہلاک ہوگیا اور اسی بیماری سے مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۰۵ء کو محمد افضل خود ہلاک ہوگیا۔

محمد افضل بیمار ہوتے ہی جامع مسجد میں آگیا۔ یعنی گھر چھوڑ کر بمع قبائل مسجد میں آگیا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے جب اس کے مسجد آنے کا سنا تو اپنی جماعت کو حکم دے دیا کہ کوئی میری جماعت سے مسجد میں نہ جائے اور نہ وہاں کوئی نماز پڑھے۔ اور مسجد کے کنویں سے ڈول وغیرہ بھی اٹھوا کر رکھ دیا تا کہ کوئی مسجد میں نہ آئے اور نہ نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھے۔

اس کی خبر گیری تو در کنار بلکہ وہاں آنا جانا بند کر دیا۔وہ بے چارہ تین یوم بیمار رہ کر بیماری طاعون سے آخرکار ہلاک ہو گیا۔

اس کو فوت ہوئے ہوئے قریباً چھ یوم گذر گئے ہیں مگر آج تک وہاں کوئی نماز نہیں پڑھتا۔اس کے جنازہ پر مرزا غلام احمد کا کوئی مرید نہ آیا بلکہ اس کے یعنی محمد افضل کے چار ملازموں نے اٹھا کر باہر قبرستان میں لے جا کر دفن کفن کیا۔مرزا کا کوئی مرید بالکل جنازہ پر اور قبر پر نہ گیا بیماری طاعون کے قادیان میں آنے کی وجہ سے مرزا نے سکول میں رخصت دے دی ہے۔مرزا کے مرید کل باہر کوئی کسی گاؤں کوئی کسی جگہ دوڑ بھاگ کر چلے گئے ہیں مرزا صاحب خود اپنی چھت پر خیمہ لگا کر بیٹھے ہیں اور وہاں ہی صبح و شام رہتے ہیں۔

اڈیٹر اہل حدیث: اس خط کے متعلق زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔کئی دفعہ ایسا واقع ہوا کہ کرشن جی کے چیلے طاعون سے (بقول ان کے) کتوں کی موت مرے ہیں مگر تاہم قادیانی اخبار ہمیشہ انکار ہی کرتے رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خود انکار کنندوں میں سے ایک شکارِ طاعون ہوا۔اب ذرہ کرشن جی کی بڑھ بھی سنئیے۔لکھتے ہیں:

> اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے ہم ٹیکہ طاعون کراتے۔اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانے میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔(کشتی نوح۔ص ۱)

کرشن پینتھیو! محمد افضل اور اسکے بیٹے کے مرنے پر تمہارا ایک ہی جواب صحیح ہوسکتا ہے۔کہدو کہ یہ دل سے بے ایمان تھا جس کی تصدیق ہمیں بھی مشکل نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۸۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کا نمونہ

۴۔ اپریل کو سورج نکلتے ہی قیامت کا نمونہ قائم ہوا۔ زلزلہ اس قدر زور سے آیا کہ الامان والحفیظ۔ قریباً ڈھائی منٹ زور دکھا کر دھیما ہوا۔ پھر بھی تمام روز اور شب برابر ۶ (اپریل) کی صبح تک کئی دفعہ مرات کرات آتا رہا۔ امرتسر لاہور میں پختہ مکانات قریباً سب پھٹ گئے۔ کئی ایک آدمیوں کا بھی نقصان ہوا۔ حمل بھی ضائع ہوئے۔ لوگ دیوانہ وار پھرتے تھے۔ دماغوں سے عقل، چہروں سے خون اڑ چکا تھا۔ مکانوں سے نکل نکل کر میدانوں کو بھاگ رہے تھے۔ غرض قرآن شریف میں جو نمونہ قیامت کا بتلایا گیا ہے

یوم ترو نها تذ هل كل مر ضعة عماار ضعت وتضع كل ذا ت حمل حملها وتر ى الناس سكا رى و ما هم بسكا رى و لكن عذاب الله شد يد (الحج:۲)۔

آیت موصوفہ کے تمام اجزاء کا نمونہ تھا۔ کشمیر سے اسکی رفتار شروع ہونے کی خبر آئی ہے کہ... کشمیر میں بہت تباہی ہوئی ہے۔ امرتسر میں بڑی مسجد شیخ خیرالدین مرحوم کے تین منار گر گئے اور چھت پھٹ گئی۔ لاہور کی سنہری مسجد کو بھی نقصان پہنچا۔ آٹھ پہر لوگوں کے ہوش بحال نہیں ہوئے۔ امرتسر میں سو سال سے زائد عمر کے لوگ کہتے ہیں کہ ہم نے ایسا زلزلہ دیکھا نہ سنا۔

دیکھیں اہالی ملک عموماً اور مسلمان خصوصاً اس نشان الٰہی سے کیا عبرت پاتے ہیں خدا ذوالجلال کی عظمت اور جلالت کو کہاں تک دلوں میں جگہ دیتے ہیں اللهم لا تقتلنا بغضبك ولاتهلكنا بعذابك و عا فنا قبل ذ لك

بڑی ضروری بات یہ بھی دیکھنے کے قابل ہے کہ قادیانی کرشن جی اس سے کیا نتیجہ نکالتے ہیں اور اپنے الہامی تھیلے (براہین احمدیہ) سے کس الہام کا نشان دیتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہالی دہلی خبردار

آج تک اہل اسلام بلکہ اہالی ہندوستان مرزا صاحب کرشن قادیانی کے الہاموں اور روحانی تعلیمات سے فارغ نہ ہوئے تھے کہ بیٹھے بٹھائے دہلی میں مرزا حیرت صاحب نے بھی ایک روحانی مدرسہ زن ومرد کے لئے جاری کردیا۔ آپ ۸۔اپریل کے کرزن گزٹ میں لکھتے ہیں کہ بڑی خوشی ہے کہ میری روحانی درسگاہ میں جوق جوق مسلمان مردوزن داخل ہورہے ہیں ہمیں بھی یہی خوشی ہے کہ مسلمانوں میں کوئی ایسا ہو جو روحانی تعلیم دے سکے جس کی مسلمانوں کو آج کل سخت ضرورت ہے مگر بقول، سانپوں کیڈ سے رسیوں سے ڈریں، ان مرزاؤں سے خوف ہی لگتا ہے خدا نہ کرے کہ مرزا حیرت بھی اپنے بھائی مرزا قادیانی کی طرح ترقی کرجائیں اس لئے کہا ہے، اہالی دہلی خبردار۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔اپریل ۱۹۰۵ء ص۴)

قادیانی کاہن نہ رہ سکے

کس بشنود یا نشود من گفتگوئے میکنم

خدا کی شان جب کبھی ملک میں کوئی آفت بندوں کی شامت اعمال سے آتی ہے ہمارے کرشن جی مہاراج اس کو اپنی ہی بدولت قرار دیتے ہیں گویا وہ اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں نہ کہیں سے کوئی بری آواز آئے تو احمقوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کا ان کو موقع ملے، اسی لئے ہم نے اہل حدیث مورخہ ۷۔اپریل میں اندیشہ ظاہر کیا تھا کہ دیکھیں قادیانی کرشن جی اپنے الہامی تھیلے (براہین احمدیہ) سے زلزلہ کی بابت کون سا الہام بنائیں گے۔

چنانچہ ۴۔اپریل کے بھونچال کی بابت بھی آپ نے ایک اشتہار الدعوۃ دیا ہے جس میں لکھتے ہیں کہ یہ زلزلہ میرے مکذبوں کی سزا ہے اور میں نے براہین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیہ میں یہ پیش گوئی لکھی ہوئی ہے۔ اور اشتہار الوصیت میں جو اخبار الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء میں شائع ہوا ہے (کرشن جی کے اشتہار میں ۲۸ فروری لکھا ہے مگر یہ غلط ہے۔ ۲۴ فروری ہے۔ اڈیٹر) میں نے لکھ دیا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ موتا موتی لگ رہی ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت۔ مقاموں پر اور عارضی سکونت گاہوں پر آفت آئے گی۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی تک دنیا میں دانا اور محقق موجود ہیں۔ سارا اشتہار الوصیت ہمارے پاس موجود ہے اس میں عبارت مذکور کے ساتھ یہ بھی لکھا ہوا موجود ہے، یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔

یہ فقرہ صاف بتلا رہا ہے کہ آپ کا اشتہار الوصیت طاعون کی خبر دیتا ہے نہ یہ کہ بھونچال کی لیکن جب آپ نے دیکھا کہ بھونچال سخت آیا ہے تو اس کو بھی نعمت غیر مترقبہ جان کر فوراً اشتہار دے دیا کہ میں نے پہلے ہی براہین احمدیہ میں کہہ دیا تھا۔ کوئی پوچھے کیا کہا تھا، کہاں کہا تھا، کوئی نشان نہیں کیا کوئی کرشن پینتھی ہم کو الہامی تھیلہ (براہین احمدیہ) سے وہ الفاظ بتلا سکتا ہے جو اس زلزلہ کے متعلق کرشن جی نے لکھے ہیں۔

پھر لکھتے ہیں کہ مارچ کے مہینے میں مجھے خدا نے بذریعہ وحی کے بتلا دیا تھا کہ مکذبوں کو ایک نشان دکھایا جاوے گا، چنانچہ بھونچال خدا نے مکذبوں کو ایک نشان دکھایا ہے۔

کون پوچھے کہ (بقول الحکم قادیان مورخہ ۲۴ فروری۔ ص ۹) کرشن جی کے خطرناک دشمن امرتسر میں خاندان غزنویہ، مولوی احمد اللہ صاحب اور خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) ہیں، بٹالہ میں جناب مولوی محمد حسین صاحب ہیں۔ لیکن یہ کس قدر آپ کے حق میں افسوس کا مقام ہے کہ یہ سب کے سب خطرناک دشمن بالکل بخیر و عافیت ہیں۔ لیکن بجائے اس کے گورنمنٹ کے اعلیٰ افسر یورپئین اور فوج بہاگسو میں زلزلہ کی بھینٹ چڑھے تو بتلاؤ یہ نشان کن مکذبوں کو دکھایا گیا۔ ہاں یاد آیا کہ گورنمنٹ انگریزی وہی تو ہے جس کو آپ رسالہ راز حقیقت میں اولوا الامر قرار دے کر اپنے مریدوں کو حکم دیتے ہیں کہ انگریزی گورنمنٹ کو اپنا اولوا الامر سمجھ کر اطاعت کریں پس بتلاؤ ایسی مکذب گورنمنٹ کو اولوا الامر قرار دینا منافقانہ خوش آمد تو نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہی لطیفہ ہے کہ مکذبوں کو نشان دکھانے کو تو بھونچال آوے مگر خود بدولت پر اس کا یہاثر ہے ہو کہ آپ اپنا پختہ مکان چھوڑ کر جنگل میں ڈیرہ ڈالے بیٹھے ہیں کیوں نہ ہو آخر خوف ہو گا کہ نشان دکھاتے دکھاتے خود بھی نہ دیکھ لیں۔

ناظرین حیران ہوں گے کہ کرشن جی مہاراج کے الہام کیسے گورکھ دھندے ہیں سو ہم اپنے ناظرین کی خاطر آپ کے ایک دو الہاموں کی اور مثال دیتے ہیں۔ ایک دو الہام آپ کے ایسے جامع ہیں جیسے آریوں کا اوم۔ ایک الہام آپ کا یہ ہے تخرج الصدور الی القبور یعنی بڑے بڑے سب مرجائیں گے

جن دنوں حضرت مولانا شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک سو دس سال کی عمر پا کر انتقال ہوا تو آپ نے اسی الہام سے کام لیا تھا پھر مولوی رسل بابا صاحب مرحوم امرتسری کا ۶۳ سال کی عمر پا کر انتقال ہوا تو یہی الہام پیش ہوا۔ مگر افسوس کہ ملکہ معظّمہ (وکٹوریہ) کے انتقال پر یہ الہام پیش نہ ہوا، شائد اس کی کوئی وجہ ہوگی۔ غرض دنیا بھر کے سب بڑوں کو یہ الہام شامل ہے۔ دوسرا الہام جامع آپ کا یہ ہے انی مھین من اراد اھا نتك یعنی (خدا فرماتا ہے) جو کوئی تیری (مرزا قادیانی کی) اہانت کرنے کا ارادہ کرے گا میں اس کی اہانت کرونگا۔ جونہی کسی مخالف کو زکام ہوا بس یہ الہام سچا ہوا۔

ناظرین! یہ ہیں کرشن جی اور مسیح قادیانی کی نبوت کے دلائل جن سے احمقوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالا کرتے ہیں۔ مزید بحث آیندہ نمبروں میں بجواب، دشمنوں میں پھوٹ، آئے گی۔ ان شاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظم در ذکر قادیانی مسیلمہ ثانی (۱)

(مولوی عبدالعزیز خلف الصدق مولانا غلام رسول مرحوم قلعہ میہاں سنگھ۔ گوجرانوالہ)

عجب افسوس ناک اس وقت میں لوگوں کی حالت ہے
کہ ان کی عقل میں یکساں ہدایت اور ضلالت ہے
کوئی چکڑالوی ہے اور کوئی مرزا کا شیدائی
کوئی نیچر کا ہے پیرو عجب چھائی جہالت ہے
تمیز ان کو نہیں ہرگز ذرا بھر حق وباطل میں
بزرگان سلف کی ان کے دل میں کچھ نہ عزت ہے
یہ کہتے ہیں غلط کہتے تھے جو عالم ہوئے پہلے
معاذ اللہ کیا یہ شرع دانی اور فقاہت ہے
کہاں ہے یہ سمجھ ان میں کہ جانیں راز اسلامی
کہاں اگلوں سی ان میں جودت طبع و ذہانت ہے
نہ قرآن کی خبر ان کو حدیثوں سے نہ واقف ہیں
مگر ان کے دلوں میں علم طبعی کی ہی وقعت ہے
طبیعی کا مخالف گر کوئی امر شریعت ہو
نہیں یہ مانتے اس کو اگر قرآن کی آیت ہو
چنانچہ معجزہ موسیٰ کا فلق البحر سے موسوم
کریں یہ اس کی تاویلیں بھلا یہ کیا حماقت ہے
نبی صاحب ﷺ کا جانا آسمان پر لیلۃ المعراج
کہاہے اس کو ناممکن کہاں انسان کی طاقت ہے
ہوائے جوّ ہے مانع بشر کو اس تصاعد سے
ہوا کے روکنے کی گویا اللہ میں نہ قدرت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ممکن انتزاع اشیا کی تاثیرات کا ان سے
کیا یہ لغو باتیں ہیں یہ کیا بے ہودہ حرکت ہے
نہیں عیسی ہوا بن باپ کے یہ لوگ کہتے ہیں
کیونکر اس طرح کرنا نہ اس اللہ کی عادت ہے
بھلا عادات کلیہ (خدا؟) سے کب یہ واقف ہیں
سند اس کی دکھائیں گر کوئی شرعی روایت ہے
خلاف تجربہ جس کو سنیں جھٹ بول اٹھتے ہیں
یہ ہے قانون قدرت کے مخالف اور بطالت ہے
وہ ہے قانون کا پابند قدرت جس کی ہو محدود
خدا کی ذات کو ایسے نقائص سے برأت ہے
نہیں پابند وہ ہرگز کسی کا اور نہ ہے محکوم
وہی کرتا ہے جو اسکا ارادہ اور مشیت ہے
مہذب یہ بنے بیٹھے ہیں اپنے گھر میں اور مصلح
نہیں تہذیب کچھ ان میں نہ کچھ بوئے عدالت ہے
یہ مفسد ہیں بڑے بھاری نہیں اصلاح ذرا ان میں
یہ ہیں اسلام کے دشمن نہ ان میں کچھ حمایت ہے
انہیں میں سے ہے مرزا قادیانی ملہم کاذب
زبان سے بن رہا وہ مہبط وحی و نبوت ہے
نہ اس کے دل میں ہے خوف خدائے قادر مطلق
معاذاللہ خدا پر کیسی جرأت ہے
خدا پر جھوٹ بولے یہ مثیل اسود عنسی
جو ایسا مفتری ہو مورد نفرین و لعنت ہے
کلام اللہ کے معنی میں یہ دیتا دخل ہے بے جا
مرے اس قول پر اعجاز(۱) کی کافی شہادت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکات اس نے بیان ایسے کئے تفسیر فاتحہ میں
مجھے اس کی ذہانت پر بہت افسوس وحیرت ہے
نظیر اپنا نہیں رکھتا فصاحت اور بلاغت میں
دریں امرا رشکے آری شکست عینِ ضلالت ہے
میں اس کی نکتہ فہمی پر تصدق جان و دل سے ہوں
مبارک آپ کو ایسی فصاحت اور بلاغت ہے

(ا: یعنی اعجاز احمدی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۹)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۴)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں) گزشتہ نمبروں میں ہم نے بتلایا ہے کہ قادیانی کاہن نے ہم سے مباہلہ نہیں کیا، اور جو صوفی عبدالحق غزنوی سے امرتسر میں کیا تو اس کا اثر الٹا قادیانی پر پڑا۔ آج کے نمبر میں ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کے الحکم کی تحریر کا جواب ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

مباہلہ کا صریح اثر تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ غزنویہ گروہ خصوصاً عبدالحق کی قبولیت بڑھ جاتی اور ایک دنیا اسکی طرف رجوع کر کے اسکی عزت افزا ٹھہرتی، مگر آپ خود ایمان سے کہیں کہ اس مباہلہ کے بعد کس قدر عزت اور قبولیت عبدالحق کو ہوئی۔

اس تقریر میں جو آپ نے اپنے ناظرین کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے وہ سابقہ بیانات سے بڑھ کر ہے۔ آپ کی اس مغالطہ دہی کے بیان کرنے سے پہلے ہم آپ کی سرمایہ ناز کتاب ازالہ اوہام سے ایک مقام کی عبارت نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

اگر اب بھی ہمارے مخالف الرائے مولوی صاحبان ماننے میں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے، تو ہم انہیں مخطی ہونے کی وجہ سے مباہلہ کے لئے نہیں بلاتے۔ کیونکہ اگر اختلاف باہمی کی وجہ سے مسلمانوں کا باہم مباہلہ جائز ہو، تو اسکا نتیجہ یہ ہو کہ مسلمانوں پر عذاب نازل ہونا شروع ہو جائے، اور بجز کسی خاص فرد جو بکلی خطا سے خالی ہو، تمام مسلمان نیست و نابود کئے جائیں۔ سو خدا تعالی کا یہ ارادہ نہیں۔ اسلئے صرف اختلافات کی بنا پر مباہلہ جائز نہیں۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۴۶۱ طبع اول)

(مرزا قادیانی کی) اس عبارت سے کئی ایک فوائد نکلتے ہیں۔ اول تو مباہلہ کا اثر یہ ہے کہ راست گو کے مقابلہ ہر غلط گو کو فنا اور نیست ہو جائے۔ دوئم یہ کہ ان اختلافات کی وجہ سے جو اہل اسلام کے مابین ہیں، مباہلہ جائز ہی نہیں۔

بہت خوب! اب بتلائیے آپ بقول خود راست گو ہیں، نبی ہیں، رسول ہیں، ابن اللہ ہیں، مسیح ہیں، مہدی ہیں، امام حسینؓ سے افضل ہیں، سب سے اخیر میں آپ کا ہن ہیں، کرشن ہیں وغیرہ وغیرہ، تو آپ کے مقابل صوفی عبدالحق کی حیثیت ہی کیا تھی۔ پھر کیا وجہ کہ وہ اور اس کے تمام اعوان وانصار نیست و نابود نہ ہوئے۔ اگر یہ کہیں کہ ہم (مرزا) بھی تو نیست و نابود نہیں ہوئے، تو پہلے یہ بتلاؤ کہ تم عبدالحق کے ہم مرتبہ تھے؟ تمہارا دعوی ہے کہ پچاس ہزار بھی میرے مقابل مباہلہ میں آئیں تو ایک بھی بچ کر نہ جائے۔ خدا نے مجھے کہہ دیا ہے کہ جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ۔ پھر بھلا بتاؤ تمہارے مقابلہ پر بیچارے عبدالحق کی حقیقت ہی کیا۔ مگر پھر بھی اسکا نیست و نابود نہ ہونا، سچ کہو تمہارے لئے موجب ذلت ہے یا اسکے لئے؟

اچھا لو ہم مانے لیتے ہیں کہ نہ تمہارا کچھ بگڑا، نہ صوفی عبدالحق (غزنوی) کا، تو نتیجہ کیا ہوا؟ یہی کہ تم دونوں روحانیت سے گرے ہوئے ہو۔ تم دونوں کا یہ دعوی کہ ہم الہامی ہیں غلط ہے۔ بہت خوب! مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت۔ اسلئے میں نے اشارۃً لکھا تھا کہ آج کل مباہلہ سچائی کے اظہار کا ذریعہ یقینی نہیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ سید الانبیاء ﷺ کو مباہلہ کرنے کے لئے رب العزت سے حکم ہوا تھا۔ مگر وہ روحانی طاقت آج کل نہیں۔ البتہ جس بندہ خدا میں ہو، اس کے لئے بے شک فیصلہ کن ہے۔ ورنہ ایسوں ویسوں نے تو مباہلہ کو بازیچہ اطفال بنا رکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں آپ کی عبارت مذکورہ کا فائدہ دوئم آپ کے ان دام افتادوں کے لئے خاص قابل توجہ ہے جنہوں نے اخبار اہل حدیث امرتسر کے مضامین پڑھ کر سخت لفاظی سے مباہلہ کے انکار پر مجھے ناراضی کے خطوط لکھے ہیں، مگر ان نادانوں کو یہ معلوم نہیں کہ ثبت العرش ثم انقش (پہلے تخت بناؤ پھر رنگ کرو) پہلے وہ روحانی طاقت تو پیدا کرلو جس پر یہ مرتب ہو سکے کہ:

گفتہء او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

آپ نے اسی ۱۰ مارچ ۱۹۰۵ء کے الحکم میں چند ایک نمبر شماریاں کی ہیں۔ لکھتے ہیں:

کہ اس مباہلہ کے بعد رمضان میں کسوف خسوف ہماری تائید میں ہوا۔ قرآنی معارف ہم کو بتلائے گئے۔ ہماری جماعت کو خدا نے بڑھایا۔ وغیرہ

اللہ رے بے حیائی! سب سے پہلے نمبر کا ذکر ضروری ہے، کیونکہ آپ ہمیشہ اسی کے ذریعہ سے دام افتادوں کی آنکھوں میں دھول ڈالا کرتے ہیں۔ پس پہلے کسوف خسوف والی روایت کے الفاظ سنو:

ان لمهدينا آيتين لم تكونا منذ خلق السما وات و الارض ينكسف القمر لاول ليلة من رمضا ن و تنكسف الشمس فى النصف منه

پہلے تو یہ محمد بن علی کا قول ہے، آنحضرت ﷺ کا فرمودہ نہیں۔

دوم، ضعیف اور موضوع ہے۔

سوم، اس کے ترجمہ کے مطابق واقع نہیں ہوا۔ اسکا ترجمہ یہ ہے:

ہمارے مہدی کیلئے دو نشان ہیں ایسے کہ جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے ہیں وہ نہیں ہوئے یعنی قمر کو رمضان کی پہلی رات میں اور سورج کو رمضان کے نصف میں گرہن ہوگا۔

بتلاؤ اس روایت کے ترجمہ کے مطابق کب ہوا؟ کب قمر کو رمضان کی اول رات اور سورج کو نصف رمضان میں گرہن ہوا۔ اگر کہو کہ ایسا تو ہونا ہی محال ہے کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہو ہی نہیں سکتا تو اس جواب یہ ہے کہ اسی لئے تو کہا گیا ہے کہ یہ نشان ایسے ہیں کہ ابتدائے پیدائش دنیا سے آج تک نہیں ہوئے۔ پس بتلایئے یہ روایت آپ کی تکذیب کرتی ہے یا تصدیق؟ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

☆ شیخ الاسلام لکھتے ہیں: قادیانی کاہن۔ وہ بھاگا

قادیانی کاہن نے اپنے اڈیٹروں کو حکم دے دیا ہے کہ اہلحدیث کے جوابات مت دو۔ خدا پر چھوڑ دو۔ ہم اس کے متعلق آئندہ نمبر میں کچھ لکھیں گے۔ سردست اتنا ہی کافی ہے:

اے لو وہ دم دبا کے بھاگ گیا ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶)

قادیان میں طاعون

اگر چہ قادیانی اخباروں میں ابھی تک دارالامان ہی لکھا جاتا ہے اور ایک زمانہ میں دعویٰ سے کہا گیا تھا کہ قادیان طاعون محفوظ رہے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے مگر اب کیا حال ہے۔ روئداد مفصلہ ذیل پڑھو

ہفتہ مختتمہ ۲۵ مارچ ۱۹۰۵ء طاعونی اموات

کالی زوجہ مہتاب شاہ۔ دوست بی بی زوجہ شیخ احمد۔ عیدا ولد فتح دین۔ کریم بی بی زوجہ نتھو۔ نواب بی بی زوجہ فتح دین۔ بڈھی زوجہ پیراں دتا۔ بنو والد اسماعیل۔ رکّھا ولد امامی۔ تتھی زوجہ بوڑا۔ سندر لدروڈا۔ لبھو ولد امام الدین

ہفتہ مختتمہ یکم اپریل ۱۹۰۵ء

جیون ولد دینا۔ کیسر سنگھ ولد گلاب سنگھ۔ ودھاوا ولد دیا کی۔ اللہ دتا ولد جانی۔ پچھی زوجہ مولا۔ جمیتا ولد بھولا۔ بوٹا ولد رلدو۔ بانی ولد بوٹا۔ عمر دین ولد کمان۔ بھاگو زوجہ سجان۔ مہر ولد کشن سنگھ

ہفتہ مختتمہ ۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔ کرم بی بی زوجہ عمر دین

بتلایئے ایک چھوٹے سے قصبہ میں جس کی کل آبادی اڑھائی ہزار کے قریب ہو اتنی اموات کیا تباہی نہیں۔ کیا یہ اموات بمبئی کی آبادی کے لحاظ سے زیادہ نہیں، پھر محفوظ کیسے۔

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶)

قادیانی کاہن کی روسیاہی (۵)

جب سے اہل حدیث امرتسر میں قادیانی کاہن کی روسیاہیوں کی فہرست کھلی ہے آپ (مرزا قادیانی) ایسے مبہوت ہوئے ہیں کہ ایک کا جواب بھی نہیں دیا، اور نہ دے سکتے ہیں۔آخر تنگ آکر ۱۰۔اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں آپ نے آرڈر جاری کر دیا ہے کہ اہل حدیث کو جواب نہ دو بلکہ خدا کے سپرد کر دو، خدا خود فیصلہ کر دے گا۔اس حکم کی تعمیل کرنے کو اڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ:

خدا کے مامور اور مہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ کسی مخالف کے جواب میں قلم اٹھاؤں۔

مگر ہم بتلانا چاہتے ہیں کہ آپ اور آپ کا گرو کئی ایک دفعہ اس گناہ سے آلودہ ہو چکے ہیں اور کئی ایک دفعہ نازک موقعوں پر اس ٹٹی کی آڑ میں آئے مگر پھر رندوں کی توبہ کی طرح۔بقول شخصے:

شب کو مئے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

وقت پر فوراً پہلو بدل لیا کرتے ہیں۔غور سے سنو! آپ نے کتنی دفعہ اس مئے سے توبہ کی ہے:

سب سے اول آپ نے ۱۸۹۳ء کے مباحثہ امرتسر کے بعد توبہ کی تھی۔جب علماء اسلام نے آپ کو مباحثہ کی دعوت دی تو آپ نے اشتہار دیا کہ مجھے الہام ہوا ہے دعھم و انصارھم یعنی علماء اور انکے اعوان وانصار کو چھوڑ دے، اسلئے میں جاتا ہوں ۔مگر اس سے بعد پھر آپ نے کئی ایک کتابیں علماء اسلام کے جوابات میں لکھیں، جن میں خوب جی کھول کھول کر موشگافیاں اور درافشانیاں کیں۔ایک ہی فقرہ اخلاقی آپ کا کافی مثال ہے جو آپ نے انجام آتھم کے صفحہ ۲۱ پر لکھا: اے بدذات فرقہء مولویاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ۱۸۹۶ء میں آپ نے رسالہ انجام آتھم لکھا تو اس کے اخیر میں لکھا کہ:

قصد کردیم بعد توضیحات علماء را مخاطب نکنیم اگر چہ دشنام ہا دہند

پھر اس توبہ کو توڑا اور کئی ایک رسالوں میں علماء کو مخاطب کیا، بلکہ علماء کے نام پر ان کو ڈیڈیکیٹ کیا۔ کسی کا نام تحفہ غزنویہ رکھا، جس میں صوفی عبد الحق غزنوی کے اقوال نقل کر کے جواب دیتے رہے۔ کسی کا نام تحفہ گولڑویہ رکھا۔ کسی کا نام تریاق القلوب۔ غرض ۱۸۹۶ء کے بعد جتنی تصنیفات ہیں سب میں علماء کو مخاطب کیا، اور اس وعدہ کی کوئی پرواہ نہ کی۔ یہاں تک کہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے اشتہار معیار الاخیار کے صفحہ ۳ پر علماء کو قادیان یا بٹالہ میں خاص بحث کے لئے طلب کیا ہے۔ پھر اعجاز احمدی میں خاکسار (ثناء اللہ) کو مخاطب کیا اور کئی ایک جگہ پر دعوت دی کہ قادیان میں آ کر تحقیق کرو۔ بلکہ ایک لاکھ پندرہ ہزار (روپئہ) انعام بھی مقرر کیا۔

یہاں پر میں ڈبل افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جب خاکسار (ثناء اللہ) حسب دعوت آپ کی قادیان پہنچا، اور اطلاع دی کہ میں حسب دعوت آپ کے قادیان میں آیا ہوں، زیارت کرائیے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ آپ نے تمام شرم و حیا کو دشمن ننگ و ناموس جان کر مجھے یہ جواب دیا کہ ہم نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ علماء سے بحث نہ کریں گے۔ حالانکہ جو وعدہ ہے وہ صرف اتنا ہی ہے جو انجام آتھم سے ہم نے نقل کیا ہے کہ ہم نے قصد کر لیا ہے کہ آئندہ علماء کو مخاطب نہ کریں گے۔ کیا آپ نے مجھ کو اعجاز احمدی میں مخاطب نہ کیا تھا؟ کیا آپ نے مجھے دعوت نہ دی تھی؟ پھر کیا اس وقت آپ کو یہ وعدہ یاد نہ رہا تھا؟

لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح آپ کے دار الزیان پر جا پہنچا، تو وعدہ یاد آیا کہ ہم نے خدا کے ساتھ عہد کیا ہوا ہے، حالانکہ عہد اور وعدہ بھی کوئی نہیں صرف قصد ہے جس کو وعدہ الٰہی کہنا آپ جیسے مسیحوں کا کام ہے۔

اللہ اکبر! ایسے دروغ گو اور ایسے وعدہ خلاف اور راستی کے دشمن ہی مہدی اور مسیح ہوں تو تف اے چرخ گردوں تف۔

خیر اسے بھی جانے دیجئے۔ آپ نے اپنے رسالہ راز حقیقت کے شروع میں جو اپنے دام افتادوں کو سرکلر (حکم) دیا ہوا ہے وہ بھی قابل غور ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنی جماعت کیلئے خصوصاً یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ وہ اس اشتہار کے نتیجہ کے منتظر رہیں کہ جو ۲۱ نومبر ۱۸۹۸ء کو بطور مباہلہ شیخ محمد حسین بٹالوی صاحب اشاعۃ السنہ اور اس کے دو رفیقوں کی نسبت شائع کیا گیا ہے جس کی میعاد ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ء میں ختم ہوگی

اور میں اپنی جماعت کو چند الفاظ بطور نصیحت کے کہتا ہوں کہ وہ طریق تقوی پر پنجہ مار کر یاوہ گوئی کے مقابلہ پر یاوہ گوئی نہ کریں، اور گالیوں کے مقابلہ میں گالیاں نہ دیں، وہ بہت کچھ ٹھٹھا اور ہنسی سنیں گے، جیسا کہ وہ سن رہے ہیں، مگر چاہیے کہ خاموش رہیں ،اور تقوی اور صبر کے ساتھ خدا تعالی کے فیصلہ کی طرف نظر رکھیں، اگر وہ چاہتے ہیں کہ خدا تعالی کی نظر میں قابل تائید ہوں، تو صلاح وتقوی اور صبر کو ہاتھ سے نہ دیں۔ اب اس عدالت کے سامنے مثل مقدمہ ہے جو کسی کی رعایت نہیں کرتی اور گستاخی کے طریقوں کو پسند نہیں کرتی جب تک انسان عدالت کے کمرے سے باہر ہے اگر چہ اس کی بدی کا بھی مواخذہ ہے مگر اس شخص کے جرم کا مواخذہ بہت سخت ہے جو عدالت کے سامنے کھڑے ہوکر بطور گستاخی ارتکاب جرم کرتا ہے اس لئے میں تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تعالی کی عدالت کی توہین سے ڈرو اور نرمی اور تواضع اور صبر اور تقوی اختیار کرو اور خدا تعالی سے چاہو کہ وہ تم میں اور تمہاری قوم میں فیصلہ فرمائے۔

یہ کتاب نومبر ۱۸۹۸ء کی طبع ہے۔ کیا اس کے بعد آپ کے مریدوں نے مسلمانوں سے مباحثات نہیں کیئے؟ کیا آپ نے کوئی کتاب نہیں لکھی؟ عسل مصفی، جو حقیقت میں آب مکدر ہے، اس سے بعد کا نہیں ہے؟ رسالہ نور الدین میں مصنف نے ترک اسلام سے منہ زوریاں نہیں دکھائیں۔ آپ کے اخبارات البدر اور الحکم میں مسلمانوں کے برخلاف یا جوابات میں مضامین شائع نہیں ہوئے۔ خود بدولت نے بھی کوئی کتاب اس کے بعد نہیں لکھی؟ تریاق القلوب ۱۹۰۲ء میں چھپی، تحفہ گولڑویہ ۱۹۰۳ء میں نکلی، خطبہ الہامیہ ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی، پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو آپ نے اس سے بعد مخاطب نہیں کیا جس کی ذلت تمام عمر نہ بھولیں گے۔ پھر بتلایئے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف سے بتلایئے خدا سے نہیں تو مخلوق سے شرم کر کے بتلا یئے خدا کی عدالت کی کس نے توہین کی۔ یا وہی مضمون ہے:

اذا غدرت حسناء اوفت عهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

ان واقعات پر (جو بہت ہی اختصار سے لکھے گئے ہیں) نظر کر کے کون عقل کا مالک ہے جو آپ کی یا آپ کے دام افتادوں کی نسبت ایک منٹ کے لئے فیصلہ کر سکے کہ اپنے وعدہ پر کار بند رہیں گے (توڑ بھی چکے ہو۔ ۲۱۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے اشتہار میں پیسہ اخبار لاہور کا نام لے کر جواب دیئے ہیں۔ اڈیٹر) بلکہ یہی کہا جائے گا:

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

ناظرین کہاں تک آپ کو اس مسیح کذاب اور پنجابی دجال کا دجل سناؤں۔ البتہ بحکم، عیب ہائش ہمہ گفتی ہنرش بگو، ایک بات میں آپ کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا، جو واقعی پوچھو تو ان کا معجزہ ہے تو وہی ہے، کیونکہ معجزہ کے وسیع معنی میں اعجاز داخل ہے، یعنی ایسا کلام کرنا جس کی مثل کرنے سے دوسرا عاجز ہو۔ یہ وصف تو بیشک آپ میں ہے کہ (مریدوں) کی آنکھوں میں مٹی نہیں، باریک باریک مرچیں ایسی ڈال دیتے ہیں تو ان کو خبر تک نہیں ہوتی کہ نیچے سے ان کی جیب کتری جاتی ہے

قیامت کے مفتن ہو، غضب کے دلربا تم ہو
خدا جانے پری ہو، حور ہو، انسان ہو، کیا تم ہو

اخیر میں قادیانی کاہن کے اڈیٹروں سے یہ التماس کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ آپ کو جواب دینے سے روکا گیا ہے، مگر مہربانی کر کے اتنا تو مطلع کر دیجئے گا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مرحوم نے کس جگہ یہ لکھا ہے کہ جو ہم دونوں (مرزا اور مولویوں) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا۔

یہ تو کوئی مباحثہ یا مناظرہ نہیں، صرف ایک بات کی دریافت ہے۔ آپ کو اختیار ہے کہ اخبار میں جواب دیں، یا پرائیویٹ چٹھی میں۔ میں ہر طرح مشکور ہونگا، مگر اس مقام کی حرف بحرف عبارت بھی نقل کر دیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۔۳)

مرزا قادیانی اور مرزا دہلوی

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

خدا کی شان لوہا کیسی سخت دہات ہے مگر اس کے توڑنے کو بھی خدا تعالی نے لوہا ہی بنایا ہے۔ اسی طرح مرزا قوم جو ایک زمانہ میں تخت ہند کی مالک تھی گو اب وہ سلطنت اور حکومت نہیں مگر آخر یہ بھی تو سچ ہے کہ:

تیغ چوں بشکست خنجر مے شود

مرزا قادیانی کے دعوے اور لن ترانیاں تو ملک نے سنی ہیں خدا نے ان کے توڑنے کو دہلی میں ایک دوسرا مرزا پیدا کر دیا یعنی مرزا حیرت اڈیٹر کرزن گزٹ۔

آپ نے مرزا صاحب قادیانی پر چونکہ حملہ کرنے کی ٹھان لی ہے اس لئے عرصہ ہوا آپ اپنے او پر روح القدس کا نزول فرمایا کرتے تھے اسی وقت دانا تاڑ گئے تھے کہ دال میں ضرور کالا ہے۔ چنانچہ آپ نے بھی ایک روحانی مدرسہ جاری کر کے مریدوں کی فہرست شائع کر دی ہے مگر ابھی تک ان کو مرزا صاحب قادیانی سے پوری مشابہت ہونے میں بہت سے مراتب کی کمی تھی۔ منجملہ یہ کہ مرزا صاحب قادیانی میں یہ بڑا کمال ہے کہ مخالف کی نسبت ایسی بات گھڑ لیتے ہیں کہ اسکے وہم وگمان میں بھی نہ ہو مثلاً مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحومین کی نسبت مرزا قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں یہ بہتان لگایا ہے کہ مرحومین نے اپنی کتابوں میں مجھ سے بدیں مضمون مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم دونوں (مرزا قادیانی اور مولویوں) میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے چنانچہ دونوں پہلے مر گئے۔ حالانکہ دونوں مرحوموں نے یہ مضمون کہیں بھی نہیں لکھا چنانچہ اس کے ثبوت طلب کرنے پر ہماری طرف سے دو اشتہار اور کئی ایک آرٹیکل اہل حدیث میں نکل چکے ہیں ایک اشتہار میں ہم نے وعدہ کیا تھا کہ اگر مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب قادیانی یا ان کا کوئی مرید ہم کو مولوی صاحبوں کی کتابوں سے یہ مضمون دکھا وے تو ہم اسی روز سے مرزا کی مخالفت چھوڑ دیں گے اس کی میعاد پندرہ روز تھی جو ۱۵۔ اپریل کو پوری ہوگئی پھر دوسرا اشتہار ۲۰۔ اپریل کو دیا کہ مرزا صاحب کا کوئی مرید ہم کو مولوی صاحبوں کی کتابوں سے یہ مضمون دکھاوے تو ہم پچاس روپئے نقد اس کو انعام دیں گے۔ تو بھی کسی نے جرأت نہ کی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مرزا صاحب یا ان کے مریدوں نے ہمارے اشتہارات دیکھے ہیں مولوی صاحبوں کی کتابوں کو (اگر وہ ان کو ملی ہوں) نہ پڑھا ہوگا۔ ضرور پڑھا ہوگا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ صدائے برنخواست۔ یہی وجہ ہے کہ ان کتابوں سے یہ مضمون نکالنا جو مرزا صاحب قادیانی نے ان کی نسبت اختراع کیا ہے چڑیوں سے دودھ لینے کے برابر ہے۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا غرض یہ تھی کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی کی کمزور نبوت کی ٹانگ توڑنے کے لئے خدا نے مرزا صاحب دہلوی کو پیدا کیا ہے اس لئے لاچار ان کو بھی اسی ہتھیار سے کام لینا پڑا یعنی انہوں نے اس فن میں مشق حاصل کی کہ مخالف کی نسبت ایسی باتیں مشہور کی جائیں جو اس کے دل و دماغ سے باہر ہوں چنانچہ آپ نے کرزن گزٹ کے کئی ایک پرچوں میں لکھ مارا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے لاہور میں آکر ہم سے مباحثہ کرنا منظور کر لیا ہے۔ پس ہم طیار ہیں مرزا صاحب تاریخ مقرر کریں یہ کریں وہ کریں۔ چنانچہ حال ہی میں ۱۵۔ اپریل کے کرزن گزٹ میں لکھتے ہیں کہ:

> محمد افضل اڈیٹر البدر قادیان نے ہمیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے دعوت مناظرہ دی تھی۔

حالانکہ انصاف یہ ہے کہ افضل مذکور نے جو دعوت مباحثہ دی تھی وہ اپنی طرف سے دی تھی وہ خود مباحثہ کو طیار تھا نہ کہ مرزا قادیانی جیسا کہ مرزا حیرت صاحب کا بیان ہے تعجب ہے کہ مرزا حیرت دہلوی ۲۳ مارچ کے پرچے میں خود لکھتے ہیں کہ:

> اب میں مرزا صاحب (قادیانی) سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ ۱۳ کے البدر میں یہ مضمون آپ نے تحریر فرمایا ہے یا آپ کے کسی مرید نے کیونکہ مضمون کے اخیر میں کسی کا نام نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عبارت مرزا صاحب دہلوی کی ہمیں کئی وجوہ سے حیرانی میں ڈالتی ہے ایک تو یہ کہ آپ خود ہی اس امر میں متامل ہیں کہ یہ دعوت مباحثہ کس کی جانب سے ہے پھر اس عدم تعیین ہونے پر بھی آپ کس تیقن سے ۱۸ اپریل کے پرچہ میں لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد کی طرف سے دعوت مناظرہ کے متعلق ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا۔ حالانکہ مرزا صاحب نے اپنے اخبار البدر میں تو بہت دھوم دھام مچائی تھی مگر جب ہم تیار ہوگئے تو مرزا غلام احمد صاحب کو سانپ سونگھ گیا۔

دوسری وجہ حیرانی یہ ہے کہ مرزا حیرت جیسا کہنہ مشق اڈیٹر اتنی غلطی کرے کہ یہ بھی نہ سمجھے کہ جس مضمون کے اول آخر کسی کا نام نہیں ہوتا وہ یقیناً اڈیٹر ہی کا ہوتا ہے یا اڈیٹر کا سمجھا جاتا ہے پھر آپ کو کیوں تردد پیدا ہوا کہ مضمون دعوت مندرجہ البدر جس پر آپ خود ہی مانتے ہیں کہ کسی کا نام نہیں، کس کا ہے مرزا قادیانی کا یا اڈیٹر کا۔

اگرچہ ہمیں اس سے خوشی تھی کہ مرزا صاحب قادیانی اور مرزا صاحب دہلوی کا مباحثہ ہوتا جس میں کئی ایک فائدے متصور تھے:

ایک تو یہی کہ ہم بھی شریک دنگل ہوکر فریقین کی علمی اور روحانی مضامین سے مستفیض ہوتے۔

دویم یہ کہ مرزا صاحب قادیانی دہلوی مرزا سے بحث کرتے تو ہمارا حق مقدم تھا کیونکہ ہم کو تو وہ بقلم خود کتاب اعجاز احمدی میں قادیان بلا چکے تھے جس پر ہم وہاں پہنچے مگر آپ نے یہی عذر کیا کہ میں بحث نہیں کرتا گو یہ عذر بھی عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے لیکن جب وہ دہلوی مرزا سے مباحثہ کرتے تو غالباً ہمیں بھی کچھ امید ہوتی مگر انصاف یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے میرزا حیرت دہلوی کو دعوت مباحثہ نہیں دی بلکہ وہ مباحثہ اڈیٹر البدر نے دی تھی جو .... دہلوی مرزا کی بے ادبی کرنے سے مر ہی گیا ۔زندہ کرامت ہے تو یہ ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی نے دہلوی مرزا کو دعوت مباحثہ نہیں دی تو پھر انہوں نے کیوں اتنی شہرت دے رکھی تھی کہ لاہور میں یہ مباحثہ ہوگا یہ ہوگا وہ ہوگا، تو اس کا جواب یہ ہے کہ دہلوی مرزا نے چونکہ قادیانی مرزا پر حملہ کرنا ہے اس کے بڑے علوم وفنون سے یہ بھی ہے کہ اپنے مخالف کی نسبت ایسی بات مشہور کردیا کرتا ہے جس کا اسے خواب وخیال بھی نہ ہو جس کی مثال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڈھی موجود ہیں جنکا ذکر اہل حدیث میں کئی دفعہ ہو چکا ہے اس لئے دہلوی مرزا نے پہلے قادیانی مرزا ہی کو اس مشق کیلئے تختہ بنایا جیسا کہ علم فقہ کا مسئلہ ہے کہ جادوگروں کے مقابلے کے لئے جادو سیکھنا جائز ہے۔

گو ہم اس طریق کو جو دونوں مرزاؤں نے ایجاد اور اختیار کیا ہے پسند نہیں کرتے جو شائد ہماری پست ہمتی کی وجہ سے ہے مگر اس میں تو شک نہیں کہ عوام میں ایک تہلکہ ڈالنے کا ذریعہ تو خوب ہے لیکن ہم یہ کہے بغیر کسی طرح نہیں رہ سکتے کہ اس دروغ کے ایجاد اور اختراع کا فخر بھی ہمارے قادیانی مرزا ہی کو حاصل ہے دہلوی مرزا کرے تو ان کا پیرو ہے: فقلت: الفضل للمتقدم

بہر حال دونوں مرزاؤں کا جوڑا اچھا ہے

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گذرے گی جو مل جائیں گے دیوانے دو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اپریل ۱۹۰۵ء ص ۳۔۵)

نظم در ذکر قادیانی مسیلمہ ثانی (۲)

(مولوی عبدالعزیز خلف الصدق حضرت مولانا غلام رسول مرحوم
ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

کیا اسرار کھولے آپ نے تفسیر فاتحہ میں
دکھائی اس میں کیا ہی جودت ذہن و طبیعت ہے
کھلائے پھول کیا کیا آپ نے گلزار ذہنی میں
نہ ان سی بو کسی میں ہے نہ ان کے مثل رنگت ہے
بھلا جب آپ ہیں حضرت یگانہ اس زمانہ میں
تو پھر تصنیف میں کیونکر نہ یکتائی و وحدت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام ہے آپ کا معجز جو لائے شک وہ کافر ہے
وہ مستوجب ہے لعنت کا سزاوار عقوبت ہے
کیا اب شک فصاحت اور بلاغت میں رہا باقی
جب اعجاز المسیح اس بات پر کرتی دلالت ہے
جو یوم الدین سے نکتہ کیا ہے آپ نے ظاہر
بھلا کس شخص میں ایسی لیاقت اور فراست ہے
مراد اس یوم سے وہ وقت جس میں آپ ہیں صاحب
عجب قرآن دانی ہے عجب فہم و فراست ہے (۱)
خدا اس یوم کو یوم الجزاء ہے آپ فرماتا
چنانچہ تیسویں پارہ میں اس پر دال آیت ہے (۲)
و له الحمد فی الا ولی سے ہے احمد مراد اول
جو ہے والآخرہ اس سے یہ مرزا با شرارت ہے (۳)
کیا ہی حمد کے معنی عجب ہیں آپ نے لکھے
نہ شاہد ہے لغت اس پر نہ مصطلح جماعت ہے
دکھاؤ حمد کی تفسیر احمد سے کہاں پر ہے
وگرنہ رائے سے تفسیر قرآنی قباحت ہے
کہا ہے سرور عالم کرے رائے سے جو تفسیر
ٹھکانہ اس کا دوزخ بے گماں روز قیامت ہے
وعید احمدی سے ڈر ذرا اے مرسل کاذب
نہ نیکوں کا یہ شیوہ ہے نہ منصف کی یہ خصلت ہے
لگاتا زور ہے کیوں خواہ مخواہ اپنی فضیلت پر
نہ حاصل فضل ہو اس سے سراسر یہ فضیحت ہے
تری پردہ دری اچھی ہے اس اعجاز سے ہوتی
بلا شک ایسا لکھ سکتا کہاں صاحب لیاقت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترا اعجاز اسم بامسمی ہو گیا ہے یہ
صداقت میں تری کیا اس سے بڑھ کر اور حجت ہے
نکالا آپ نے نکتہ عجب الحمد للہ سے
تصدق آپ پر ہوتی فصاحت اور بلاغت ہے
اگر علامہ صاحب زندہ ہوتے اس زمانہ میں
تلمذ آپ کا کرنا سمجھتے بس غنیمت ہے
مطول مختصر کو رو برو تیرے جلادیتے
سمجھتے بس فصاحت کی بھلا اب کیا حقیقت ہے
فصاحت اور بلاغت کی کمر کو خوب توڑا ہے
فصاحت اور بلاغت کی بنائی خوب درگت ہے
فصاحت اور بلاغت دونوں پھرتی در بدر ہیں اب
نہ عزت کچھ رہی ان کی مگر ذلت ہی ذلت ہے
بھلا ایسے بہادر کے مقابل کب ہیں آ سکتیں
نہ تیرے پاس آئیں گی اگر کچھ ان میں غیرت ہے
وہ چوہے کی طرح بھاگیں جو بلی سے وہ بھاگے ہے
دلوں پر ان کے چھائی آپ کی ایسی یہ ہیبت ہے
تکلم میں ترے دیں گی نہ مطلق دخل پھر آ کر
اگر کچھ ہے حیا ان میں اگر بوئے حمیت ہے
ذرا تفسیر دیکھو سورہ زلزال کی یارو
مخالف ہے نبی صاحب کی جو ان سے روایت ہے (۴)
طبیعت ارض لکھی اور دماغی طاقتیں اثقال
جو ہے انسان اس سے مرد عارف ذی فراست ہے
اسی پر آپ نازاں ہیں کیا تفسیر لکھتے ہیں
اگر ایسا ہی لکھنا ہے مسلمانوں کی شامت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتے اہل علم تفسیر آپ کی مانند
مفسر اس طرح بننا کہاں مومن کی طاقت ہے
بلاتے کس لئے ہو عالموں کو پھر مقابل میں
نہ جب تفسیر قرآنی پہ مطلق تم کو قدرت ہے
خدا ایسے مفسر سے بچائے اہل ایمان کو
ترشح آپ کی تفسیر سے ہوتی بلادت ہے
سوا تیرے رموز مصحفی کون جا نے ہے
کھلا کیا آپ پر دروازۂ سرّ شریعت ہے
اگر اسرار شرعی ہیں یہی جو آپ لکھتے ہیں
توان کی پیروی کر نا ہماری کب یہ قسمت ہے
بلاشک آپ قرآنی حقائق پر ہیں خوب آگاہ
نہ مانے آپ کو جو اس کی قسمت میں سعادت ہے
لکھاہے آپ نے عیسی تھا عامل مسمریزم کا
نہ ہو ئی معجزہ سے اکمہ وابرص کو صحت ہے
نہ گر اب اس عمل کو قابل نفرت سمجھتا میں
دکھا دیتا کرشمے اس سے بڑھ کر لیک نفرت ہے
صفائی قلب عامل مسمریزم کی بہت کم ہو
بہت کم اسلئے اس کا رہا در جہ ہدایت ہے
رہا ناکام ہے بلکہ مسیح امر ہدایت میں
معاذ اللہ نبی کے حق میں ایسا لفظ ردّت ہے
مداری کی طرح عیسی بناتا تھا پرندوں کو
بطور لہو تھا یہ اور نہ کچھ اس کی حقیقت ہے
نہیں معلوم عیسی سے ہے مرزا جی کو کیا غصہ
خدا جانے مسیحا سے اسے کیسی عداوت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تھا اک تارک دنیا نہ دنیا سے لگاؤ تھا
کئی سو سال پہلے اس مسیحا کی ولادت ہے
نہ دیکھا اس نے یہ مرزا کبھی اپنے زمانے میں
نصیبوں میں نہ اسکے بھی کبھی ان کی زیارت ہے
یہ چاہے ہے بنوں افضل عیوب عیسوی لکھ کر
معائب کیا لکھے گا یہ جو حاصل اس کو عصمت ہے
لکھا ہے اک رسالہ میں مسیحا سے میں بہتر ہوں
معاذاللہ اسے کیا اس سے نسبت ہے
کہاں سورج کہاں ذرہ کہاں طوطی کہاں کوا
کہاں نور و ضیا ہے اور کہاں اندھیر و ظلمت ہے
کہاں ہے سایہ الّو کہاں ظل ہمائی ہے
کہاں صاحب سعادت اور کہاں صاحب شقاوت ہے
کہاں شاہ ولی نعمت کہاں پر ہے گدائے کو
کہاں مفلس جو بھوکا ہے کہاں صاحب امارت ہے
کہاں متنبّی کاذب جو دنیا کا ہوا طالب
کہاں صادق جو سچ مچ مہبط وحی و رسالت ہے
کہاں ہے نفس پرور جو شکم کا ہو رہا بندہ
کہاں ہے نفس کش زاہد سدا صاحب قناعت ہے
مداری سے جو دی تشبیہ معاذ اللہ پیمبر کو
کیا اس میں نہ مرزائیو مسیحا کی اہانت ہے
پیمبر جب مداری کی طرح ٹھہرا بنا ساحر
بتاؤ میرزا کے کفر میں کچھ شک و شبہت ہے
عقاید اس کے گندے ہیں مکائد اسکے بھاری ہیں
بچو اس سے بچو اس سے بری اس کی اطاعت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبث ایماں گنواتے ہو یہ نعمت ہے بڑی بھاری
یقیناً جان لو اس کی اطاعت میں مضرت ہے
یہ چھوڑو خود سری مرزا سے ہو جاؤ بری سارے
جو ایسا بے ادب ہو کب وہ شایان امامت ہے
مسیح پر کس طرح اس کو فضیلت ہے ذرا سوچو
تمہاری عقل پر پتھر پڑے افسوس و حیرت ہے
وہ مرسل خاص اللہ کا یہ کافر ہے عدو اللہ
بھلا کافر کو مرسل پر کہاں حاصل فضیلت ہے
اٹھاؤ ہاتھ اس کے اتباع سے اور باز آؤ
ہمارے واسطے اللہ سے یہ اسلام نعمت ہے
کرو اس کو نہ ضائع تم مطیع میرزا ہو کر
یہ مرزا محض جھوٹا ہے طلبگارِ مشیخت ہے
میاں مٹھو یہ اپنے منہ سے بنتا ہے کتابوں میں
یہ خالی ہے یہ خالی ہے نہ کچھ اس میں کرامت ہے
سلاسل اس نے پھیلائے کہ لوٹو مال لوگوں سے
یہ دنیا دار ہے پورا نہ اس کو دین کی حاجت ہے
کیا ہے آپ نے اک سلسلہ تالیف کا جاری
سر سر کفر اور الحاد کی جس سے اشاعت ہے
کیا ہے سلسلہ تعلیم پھر آپ نے قائم
موافق اپنی رائے کے اسمیں تعلیم و دراست ہے
بہت اور سلسلے جاری کئے ہیں ما سوا ان کے
غرض ان سب سے اسکی خاص جذب مال و دولت ہے
منارے کے بنانے کا کیا اعلان مریدوں میں
کہاں لکھا مسیح سے اس منارے کی عمارت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ گھنٹہ گھر ہے امرت سر کا یا شوالہ ہے کوئی
ذرا مجھ کو تو بتلاؤ کہ کیا اس کی حقیقت ہے
نہیں کوئی پوچھتا اس سے یہ اندھا دھند چلتا ہے
مطیع جو ہوگئے ان کے نہ کچھ ان میں بصارت ہے
زیادہ تر مجھے افسوس نور الدین پہ آتا ہے
ڈبویا اس نے سارا علم کھوئی عقل و حکمت ہے
نہ سوچا بھیروی نے یہ کہ کیا کرنے لگا ہوں میں
اگر اب بھی کرے توبہ تو بس صاحب سعادت ہے
خدا ہوتا ہے خوش توبہ سے یہ آیا حدیثوں میں
اطاعت میرزا کی چھوڑ دو میری نصیحت ہے
بگڑتا ہے کچھ نہیں تیرا رہ اسلام پر آجا
اگرچہ اس مرے کہنے میں تلخی و مرارت ہے
خدا کا خوف کر دل میں نہ بن مرزا کا ہمراہی
برا مرزا کا رستہ ہے بری اس کی معیت ہے
عذاب ایزدی سے ڈر کہ اللہ ہے شدید البطش
جب اس کا امر آئے گا کہاں پھر وقت و مہلت ہے
اطاعت چھوڑ مرزا کی نہیں کچھ منفعت اس میں
اطاعت میں تجھے اس کی بڑی بھاری خسارت ہے
مبارک ہے جو سلکوٹی اسے بھی واضح ہو یہ
بآواز بلند اس کو مری جانب سے دعوت ہے
محمد احسن ہندی سے بھی یہ عرض ہے میری
مسلمانی کی ان سب کو اگر کچھ بھی ضرورت ہے
خصوصاً میرزا صاحب سے آخر میں ملتمس ہوں میں
خدا پر جھوٹ کہنا چھوڑ دے اس میں سلامت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیزا کر خموشی اب کہا تیرا جو مانے گا
خدا کا دوست ہو جائے ٹھکانہ اس کا جنت ہے
خدا اس پر کرے نازل سدا ہی برکتیں اپنی
ہمیشہ حال پر اس کے صباح و شام رحمت ہے

۱۔ صفحہ ۱۴۰۔ اعجاز احمدی میں آپ لکھتے ہیں و ذا لك وقت المسیح الموعود وھو زمان ھذا المسکین والیه اشارۃ فی آ یة یوم الدین ۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۱۴۳ پر لکھا ہے وسمی زمان المسیح الموعود یو م الدین لانه زما ن یحیی فیه الدین ۔ سبحان اللہ کیا قرآن دانی ہے: بریں عقل و دانش بباید گریست

۲۔ قال اللہ تعالیٰ: ثم ما ادرك ما یو م الدین۔ یو م لا تملك نفس لنفس شیئاً والا مر یو مئذ لله۔ (الانفطار: ۱۸۔۱۹)

اور اول اس کے حکم فرمایا: و ان الفجار لفی جحیم۔ یصلونھا یوم الدین ۔(الانفطار: ۱۴۔۱۵)

اور سورہ واقعہ میں بعد بیان اطعمہ واشربہ اہل نار کے کہا۔ ھذا نز لھم یوم الدین۔ ہم کو تفسیر اذا زلز لت کی دیکھ کر افسوس آتا تھا کہ اس ملہم نے آنحضرت ﷺ کے خلاف کیوں تفسیر کی ۔ اب جو دیکھا کہ یہ خدا کا بھی خلاف کرنے سے نہیں چوکتا، تو تعجب نہ رہا۔

۳۔ اعجاز المسیح صفحہ ۱۳۵ میں لکھا ہے کہ اللہ نے اس آیت و له الحمد فی الاو لی و الآ خرہ میں دو احمدوں کی طرف اشارہ کیا ہے اولی سے حضرت محمد ﷺ اور آخرہ سے احمد پچھلا یعنی غلام احمد قادیانی۔ اسکے بعد لکھتے ہیں وقد استنبطت ھذہ النکتة من قوله ، الحمد لله رب العا لمین ۔ سبحان اللہ استنباط نکات نادرہ آپ کا ہی حق ہے۔ کیا اسی ناز پر کہتے ہو کہ میں حقائق معارف دیا گیا ہوں۔

۴۔ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۰۰ سے ۱۳۶ تک سورہ قدر و بینہ وزلزال کی عجیب تفسیر لکھی ہے۔ اخیر میں یہ لکھتے ہیں:

> ہمارے علماء نے جو ظاہر طور پر اس سورہ زلزال کی یہ تفسیر لکھی ہے کہ در حقیقت زمین کو آخری دنوں میں زلزلہ آئے گا اور جو زمین کے اندر چیزیں ہیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب باہر آ جائیں گی اور انسان یعنی کافر لوگ زمین سے پوچھیں گے کہ تجھے کیا ہوا۔ پس اس روز زمین باتیں کرے گی اور اپنا حال بتلائے گی۔ یہ سراسر غلط تفسیر ہے۔انتہی۔

اسکا جواب پیر مہر علی شاہ نے اپنے رسالہ شمس الہدایت میں تفسیر نبوی سے دیا ہے۔دیکھو شمس الہدایہ صفحہ ۹۴۔۹۶۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۶۔۹)

قادیانی کاہن کو طاعون

قادیانی کاہن کے ایک مرید بابو عطا الٰہی وزیر آبادی سٹیشن ماسٹر لالہ موسی نے امرتسر میں اپنے ایک قریبی رشتہ دار کے سامنے بیان کیا کہ جن دنوں افضل اڈیٹر البدر طاعون سے مرا ہے قادیان میں مرزا صاحب سے میں ملنے گیا تھا تو سات روز بعد ملاقات ہوئی کیونکہ مرزا صاحب خود بھی طاعون میں آلودہ ہو گئے تھے آپ کو خون کا بول آتا رہا آپ نے خود فرمایا کہ یہ طاعون تھا مگر مجھے خدا نے پہلے بتلا دیا تھا کہ میرے ساتھ یہ واقعہ پیش آئے گا۔

کیا عجب ہے کہ: چاہ کن را چاہ درپیش (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مئی ۱۹۰۵ء ص ۹)

امرتسر، و لاہور کے کرشن پینتھی بحکم کرشن قادیانی بخوف زلزلہ آئندہ مکانوں سے نکل کر میدانوں میں خیمہ زن ہو رہے ہیں (خدا احمقوں کا بھلا کرے)(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء)

جس انگریز نے پیش گوئی کی تھی کہ ۱۱ سے ۱۴ مئی تک سخت زلزلہ آئے گا اس کی تردید جموں کے ایک لائق جوتشی اور انگریزوں نے کر دی ہے (ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ مئی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

کاہن کادیانی بے شک رسول ہے

(از مولوی اللہ دتا ٹھل ضلع سیالکوٹ)

کون کہتا ہے کہ کاہن کادیانی رسول اور نبی نہیں ہے اور اس کا منکر مستوجب سزا نہیں ہے۔ بے شک کادیانی کرشن جی مہاراج ہیں اور رسول ہیں اور اس میں بھی موئے برابر شک نہیں کہ کادیانی مہاراج ہی کل عذابوں کا سبب ہیں دنیا میں کادیانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودگی میں کون سا ایسا عذاب نہ آیا ہوگا۔اب جو زلزلہ آیا ہے آپ اپنے اشتہاروں میں لکھتے ہیں کہ یہ عذاب زلزلہ کا اس لئے آیا ہے کہ میری شناخت ہو جائے۔(اشتہار۔۸۔اپریل)

سچ ہے اس پر تو میں ڈبل صاد کرتا ہوں اور آپ کی تصدیق میں جناب رسول اکرم ﷺ فداہ وابی وامی کی حدیث نقل کرتا ہوں:

قا ل لا تقوم الساعة حتی تقتل فئتان عظیمتان تکو ن بینهما مقتلة عظیمة، دعوتهما وا حدة ،و حتی یبعث د جا لون کذا بو ن قریب من ثلاثین ،کلهم یز عم انه رسول الله و حتی یقبض العلم و تکثر ا زلا زل ویتقا ر ب الزما ن و تظهر الفتن و یکثر الهرج .. الخ ،

(ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ آپس میں لڑیں گے دو بڑے گروہ دونوں کے درمیان بڑی لڑائی ہوگی دونوں کا دعوی ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ قریب تیس کے بڑے چھوٹے دجال ظاہر ہوں گے ہر ایک گمان کرے گا کہ میں خدا کا رسول ہوں ، اور یہاں تک کہ قبض ہوگا علم کا اور بہت ہوں گے زلزلے اور قریب ہو جائے گا زمانہ اور فتنے فساد ظاہر ہوں گے ...صحیح بخاری۔حدیث نمبر۷۱۲۱)

اس حدیث سے آفتاب کی طرح روشن ہوگیا کہ مرزا جی ہی کے سبب زلزلہ آیا اور آتا رہے گا کیونکہ حضرت محمد ﷺ احمد مجتبی کی پیش گوئی میں لفظ زلازل جو جمع کا صیغہ ہے اور قبل اس کے اکثر کا لفظ موجود ہے کہ بہت سے زلزلے آئیں گے، کیوں ظہور نہ ہو۔اس سے ثابت ہوا کہ مرزا جی رسول ہیں ،کون رسول ؟ وہی تیس دجالوں میں سے ایک دجال یا تیس کذاب رسولوں میں سے ایک رسول ہیں ، پھر کیا وجہ جو زلزلے نہ آتے ۔ جو لوگ مرزا جی کے اشتہارات اور زلزلہ آنے میں شک کرتے ہیں اور مخالفت ظاہر کرتے ہیں سخت عیب ظاہر کرتے ہیں جب کہ مخبر صادق ﷺ کی حدیث صحیح موجود ہے کہ جب کوئی دجال نبوت کا دعوی کرے گا تو زلزلے آویں گے پھر چون و چرا کی کیا وجہ ۔ میں تو مرزا جی یا کرشن کادیانی مہاراج کی اشتہارات سے متفق ہوں اور مخالفوں سے مقابلہ کرنے پر آمادہ ہوں ۔ ہاں اتنی بات ضروری ظاہر کر دینے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل ہے کہ مرزا جی نے ۸۔اپریل کے اشتہار الا نذار میں سخت غلطی کھائی ہے۔ وہ یہ ہے کہ، مجھے علم نہیں کہ زلز لے سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی شدید آفت۔ بہت خوب کرشن جی آپ کو کو علم نہیں یا ہر ایک عربی دان کو، اگر آپ کو علم نہیں تو میں بتا دیتا ہوں زلزلہ کے معنی بھونچال یا زمین کے لرزنے کے ہیں مگر مجھے یہی پتہ نہیں لگتا کہ جناب نے آفت کا لفظ کس طرح سے لکھ دیا۔ جناب کرشن جی مہاراج آفت کے لئے تو کرب کا لفظ چاہیے جو الہام میں درج نہیں لہذا یا تو آپ کی غلطی ہے یا آپ کا ملہم بھول گیا اس کو چاہیے کہ ام لگا کر کرب کہہ دیتا تاکہ آپ کو اس وقت ندامت نہ اٹھانی پڑتی۔ پھر آپ لکھتے ہیں مجھے علم نہیں دیا گیا کہ یہ حادثہ کب ہوگا۔ (جب تک جناب کا وجود موجود ہے)، پھر آپ لکھتے ہیں کہ مجھے علم نہیں کہ چند دنوں یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا یا خدا تعالی اس کو چند مہینوں تک یا چند سال تک کے بعد ظاہر فرمائے گا۔ شاباش شاباش مرزا جی تیرے کیا کہنے آپ کے سوا کون ایسے پختہ پتے بتاوے۔ مرزا جی اگر یہ پیش گوئی بھی اپنے معنوں میں پوری نہ ہو تو برائے خدا پھر ایسے خدا کو تو نمستے کہہ کر خلاصی ہی کرانی بہتر ہے۔ اور بہت سے زلزلوں اور حادثوں کے منتظر رہیں اور میں بھی منتظر ہوں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء ص ۴-۵)

۱۱ مئی سے ۱۴ مئی تک زلزلہ کی پیش گوئی کی تاریخیں تھیں جو بخیریت گذر گئیں۔

۱۴-۱۵ مئی کو امرت سر لاہور میں نہیں معلوم یہ خبر کیونکر بجلی کی طرح پھیل گئی کہ قادیانی کرشن جی اس دنیا سے سدھار گئے (زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

کرشن قادیانی اور نجومی

آج دعوی ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا
رو برو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

۲۔ اپریل کو جو پنجاب اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں نمونہ قیامت کا زلزلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تھا، اس کا ذکر تو ناظرین مفصل سن چکے ہیں، اسلئے اس کا دہرانا آج مقصود نہیں۔ بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس زلزلہ سے جہاں ملک کے بعض حصوں میں نقصانات عظیمہ ہوئے ہیں، کئی ایک فائدے بھی لوگوں کو حاصل ہوئے۔ ایک شخص نے بیان کیا کہ ہمارے علاقہ میں پانی کی کمی تھی جب سے زلزلہ آیا ہے ہمارے قریب ایک پہاڑ میں نہایت شیریں چشمہ جاری ہوگیا آہ سچ ہے:

بذا قضت الایام ما بین اھلھا
مصائب قوم عند قوم فوائد

مگر جس فائدہ کا ہم آج ذکر کرنے کو ہیں اس کے مقابل ایسے ویسے فائدے سب ہیچ ہیں۔

زلزلہ کے بعد ہی ایک انگریز کی چٹھی لاہور کے ایک انگریزی اخبار میں چھپی کہ میں نے پہلے بھی زلزلہ کے متعلق پیش گوئی تھی جس کو لوگوں نے ہنسی ٹھٹھے میں اڑایا ۔اب میں پھر پیش گوئی کرتا ہوں کہ ۱۱مئی سے ۱۴مئی کی تاریخوں میں ایک سخت زلزلہ آئے گا۔ اس خبر کا شائع ہونا تھا کہ ملک میں اس سرے سے اس سرے تک تہلکہ مچ گیا ادھر قادیانی کرشن نے دیکھا کہ اوہو ہم تو ہمیشہ ایسے واقعات سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کیا کرتے ہیں پھر یہ کیا عقل کی بات ہے کہ اب ہم خاموش رہیں چنانچہ آپ نے بھی ایک اشتہار ۸۔ اپریل کو دیا جس کا نام الا نذار ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

آج رات تین بجے کے قریب خدا تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے:

تازہ نشان ۔ تازہ نشان کا دھکا زلزلة السا عة قوا انفسکم ان اللہ مع الا برار ۔ دنی منك الفضل جاء الحق وزھق البا طل۔

ترجمہ: یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا مخلوق کو اس نشان کا دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ ۸۔ اپریل

اصل الفاظ الہامیہ آپ کے صرف اتنے ہیں ان سے آگے آپ اپنا عندیہ بتاتے ہیں جس کو ہم الگ کرکے بیان کرتے ہیں تاکہ ناظرین اس کو الہامی الفاظ نہ سمجھ لیں۔ حالانکہ کرشن جی کا یہ اصول ہے کہ میری تشریح غلط ہو جائے تو ممکن ہے بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہی کرتی ہے مگر اصل الہام غلط نہیں ہوتا۔ پس ناظرین الہامی الفاظ کو ذہن نشین کرے آپ کی تشریح الگ سنیں آپ کہتے ہیں:

> مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جسکو قیامت کہہ سکیں گے اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا۔ ۸۔ اپریل

گو اس عبارت میں آپ نے اپنے الہام کو ہر طرح سے گول مول کرنا چاہا ہے مگر اس کے بعد کے جتنے کلمات طیبات آپ کے ہیں ان سب سے اس امر کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ زلزلہ واقعی بھونچال ہے اور اس کا وقت بھی ۱۱ مئی سے ۱۴ مئی تک ہے۔

جن دنوں کسی انگریز کا مضمون لاہور کے اخبار سول ملٹری گزٹ میں زلزلہ کی بابت پیشگوئی کا چھپا تھا انہیں دنوں اس کے مقابل دو قسم کے مضامین نکلے تھے بعض انجینئروں نے لکھا تھا کہ زمین کا جوش چونکہ بہت کچھ نکل گیا ہے، اس لئے مدت مدید تک ایسا کوئی زلزلہ نہیں آئے گا۔ جموں کے ایک پنڈت جی نے علم نجوم کے حساب سے اخبار ٹریبیون لاہور میں چھپوایا تھا کہ تاریخہائے مذکورہ میں ہندوستان کی حدود میں کوئی زلزلہ ثابت نہیں ہوتا۔

قادیانی کرشن جی ان دونوں (انجینئروں اور پنڈتوں) کو ڈانٹ بتلاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

> یہ خداتعالی کی خبر اور خاص وحی ہے جو عالم الاسرار ہے اسکے مقابل پر جو لوگ یہ شائع کر رہے ہیں کہ کوئی زلزلہ آنے والا نہیں ہے وہ اگر منجم ہیں یا کسی اور علمی طریق سے اٹکلیں اڑاتے ہیں وہ بھولے ہیں اور لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اس ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گذرا۔ کوئی ہے جو ہماری اس بات پر ایمان لائے میں محض ہمدردی کی راہ سے یہ بھی کہتا ہوں کہ اگر بڑے بڑے مکانوں سے جو دو منزلہ سہ منزلہ میں اجتناب کریں تو اس میں رعایت ظاہر ہے۔ (۲۹۔ اپریل)

عبارت مذکورہ صاف بتا رہی ہے کہ گو ۸۔ اپریل کا اشتہار لکھتے وقت آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم نہیں کہ زلزلہ کیا چیز ہے بھونچال ہے یا کچھ اور آفت نزدیک ہے یا دور مگر ۲۹۔ اپریل کا اشتہار لکھتے وقت آپ کو اس بات کا کمال وثوق اور یقین ہے کہ زلزلہ واقعی بھونچال ہے اور وہ ۱۱ مئی سے ۱۴ مئی کے اندر اندر آنے والا ہے کیوں کہ آپ ان لوگوں کا رد کرتے ہیں جو ان تاریخوں میں زلزلہ یعنی بھونچال کے آنے سے منکر ہیں ان کو کرشن جی ڈانٹے ہیں کہ تم جھوٹے ہو دھوکہ باز ہو۔ پس اگر آپ کی مراد یقیناً بھونچال اور وہ بھی ۱۱ سے ۱۴ مئی کی تاریخوں میں نہیں ہے تو آپ ان کو کیونکر جھوٹا ٹھہرا سکتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں جب تک موضوع محمول اور زمانہ واحد نہ ہو، دو مختلف چیزوں میں تعارض اور تناقض نہیں ہوتا۔ مثلاً ایک شخص کہے کہ کل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی امرتسر میں آویں گے، دوسرا شخص کہے پرسوں امام الدین امرتسر میں آ گئے، تو ان ان دونوں خبروں میں کیا تعارض؟ جب تک دوسرا شخص بھی اسی خبر کی نفی اسی وقت میں نہ کرے جسوقت میں پہلے شخص نے اثبات کیا ہے پس آپ کا یہ کہنا کہ منجم اور انجنیئر جھوٹ کہتے ہیں مخلوق کو دھوکہ دیتے ہیں، یہ اسی صورت میں ہوسکتا ہے کہ آپ کی خبر اور ان کی خبر کا زمانہ واحد ہو، اور مخبر عنہ یعنی وہ چیز بھی ایک ہی ہو۔ ورنہ اگر دو ہیں تو آپ کا کلام نازک مزاج معشوق کے جواب کی طرح دفع الوقتی ہو جائے گا جسے کسی شیدا نے کہا تھا:

میں نے کہا سایہ کرو مجھ پر اے پری
بولا کہ اس کے سایہ سے پرہیز چاہیے

ہمارے اس دعوی کی کہ آپکی مراد زلزلہ سے واقعی بھونچال ہے اور انہیں ۱۱ مئی سے ۱۴ مئی کی تاریخوں میں ہے آپکی مندرجہ ذیل تقریر بھی تائید کرتی ہے:

طبقات الارض والے اور جوتشی سب مل ملا کر فیصلہ کر دیں کہ کوئی زلزلہ نہیں آئے گا پھر خدا تعالی کی وحی کی اور بھی عظمت ظاہر ہو گی حقیقت میں اگر وہ بھی یہی رائے دیتے کہ زلزلہ آئے گا تو ہماری بات مشتبہ ہو جاتی اور کمزور سمجھی جاتی لیکن اب تو ان لوگوں نے اقرار کر لیا ہے کہ زلزلہ نہیں آئے گا۔

(اخبار الحکم قادیان۔ ۱۰ مئی)

کیا اب بھی کسی کو اس میں شبہ ہے کہ آپ کے الہامی زلزلہ سے مراد واقعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھونچال ہے اور انہیں ۱۱ سے ۱۴ مئی کی تاریخوں میں ہے۔ چنانچہ آپ اور آپ کے کل دام افتادہ اسی خیال سے اپنے مکانات چھوڑ کر میدانوں میں خیمہ زن ہو کر مخلوق کی تباہی کی دعا کرتے رہے کہ کسی طرح ہماری کہی ہوئی بات پوری ہو جائے مگر آپ کو معلوم نہ تھا کہ آپ کے مقابل کئی ایک مسلمین بندے بھی دست بدعا تھے اللھم قنا شر ما قضیت فانك تقضی و لا یقضی علیك وہ مسکین ایسے تھے کہ انہیں کی دعاؤں کے حق میں صحیح ہے:

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

بعد اس تحقیق کے دریافت ہے کہ کیا اس ملک میں ان تاریخوں میں کوئی ایسا زلزلہ آیا جو کسی آنکھ نے نہ دیکھا ہو کسی کان نے نہ سنا ہو کسی دل پر نہ گزرا ہو جیسا کہ کرشن جی نے ۸۔ اپریل کے اشتہار میں لکھا تھا تو اس کا جواب آپ ہی کے الفاظ میں دیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں:

> ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ زلزلہ ایسے وقت آئے گا کہ کسی کو خبر بھی نہ ہو یا کہ لوگ ہماری تکذیب کر چکے ہوں گے کہ وہ پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ قرآن شریف سے بھی معلوم ہوتا ہے فلما نسوا ما ذکروا۔ (الحکم ۱۰ مئی)

اس کلام سے جہاں یہ بات محقق ہوتی ہے کہ الہامی زلزلہ واقعی بھونچال ہے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ ان تاریخوں (۱۱ سے ۱۴ مئی) میں نہیں آیا بلکہ اس کو کسی ایسے وقت پر ملتوی کیا گیا ہے کہ مہاراج کے مکذب اس پیش گوئی کی تکذیب کر کے فارغ ہو جائیں گے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ ایسا وقت کب ہوگا۔ جس کا جواب یہ ہے کہ قیامت کے قریب، کیونکہ جن آپ کی پیشگوئیوں کو ختم ہوئے آج بیس تیس سال ہو گئے ہیں مثلاً لڑکے سے لڑکی، آسمانی منکوحہ، آتھم کی موت، لیکھرام کا فوق عادت عذاب، قادیان میں طاعون، مرزائیوں میں طاعون، وغیرہ آج تک آپ کے مخالفین ان کی تکذیب سے فارغ نہیں ہو چکے، برابر کئے جاتے ہیں، تو اس پیش گوئی کے لئے کون سی تاریخ مقرر ہو سکتی ہے کہ اس کے بعد مخالف خاموش ہو جائیں گے۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسا.. رادھا کے نو من تیل سے مشابہ ہے جس کی بابت کہا جاتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ نو من تیل ہو، نہ رادھا ناچے

بعد اس گفتگو اور تصفیہ کے کہ قادیانی کرشن جی کی پیش گوئی ان کے حسب منشاء پوری نہیں ہوئی ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ایسی پیش گوئیوں کی خود آپ کی نظر میں کیا وقعت ہے۔ آپ اپنی مایہ ناز کتاب ازالہ اوہام میں حضرت مسیح کی توہین کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش گوئیوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں کیا تالاب والا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے کیا یہ بھی کچھ پیش گوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے مری پڑے گی لڑائیاں ہوں گی قحط پڑیں گے۔،

یہاں تو ان پیش گوئیوں پر یہ لے دے کی ہے اور کس حقارت سے ان کا ذکر کیا ہے مگر واہ رے حافظہ نباشد، ۵۔ اپریل کے اشتہار الدعوت میں انہیں پیش گوئیوں سے خود فائدہ حاصل کرنے کو مہاراج دیان کہیان دیتے ہیں:

خود عیسائیوں کی انجیل میں ہے کہ مسیح کے وقت میں مری پڑے گی یعنی طاعون اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر چڑھائی کرے گا اور سخت زلزلے آئیں گے پس تم نے ان علامتوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ پھر جب تمام نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ان دونوں منصبوں کا مدعی میں ہوں جو تم میں اس وقت پچیس سال سے موجود ہوں پس میرے بعد کس کا انتظار کرو گے (کیا مرزا صاحب کا دعوی مسیحیت ۱۸۸۰ء میں سامنے آ چکا تھا؟ وہ تو بقول ان کے ۱۸۸۴ء میں مسیح بنائے گئے جسے وہ سمجھ نہ سکے، گویا اسے ۲۰ سال ہوئے، اور جب انہیں خود پتہ چلا کہ میں مسیح ہوں اور دعوی مسیحیت کیا تو وہ ۱۸۹۰ء کی بات ہے یعنی ۱۵ سال قبل۔ بہاء)

حالانکہ خود ہی ایسی بلکہ انہی مسیحائی پیش گوئیوں کی بابت اخبار الحکم ۳۰؟ نومبر ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح کی تحقیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

رہی پیش گوئی تو وہ بھی قوی نہیں بلکہ قیافہ اور تفرس؟ معلوم ہوتا ہے جسے انجیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھا ہے کہ زلزلے آئیں گے۔ بھلا آپ انصاف کریں کہ کیا پیشگوئی ہے ایسا تو اور لوگ بھی کہہ سکتے ہیں دوسری پیش گوئی کہ لڑائی ہو گی، اب فرمائیے کہ کون سی نئی بات ہے۔

کرشن جی کے چیلو! اور کرشن پینتھیو! ایمان سے (ان کنتم مومنین) سچ کہنا جن اصولوں پر کرشن جی نے مسیح کی پیش گوئیوں کا خاکہ اڑایا ہے ہمارا بھی حق ہے یا نہیں کہ ہم بھی مہاراج کے دیا کہیان کو ویسی ہی معمولی گپ سمجھیں۔ اسی اصول سے جب ہم مہاراج کے ...کو جانچتے ہیں تو تم لوگ ہم سے ناراض ہو جاتے ہو بھلا یہ بھی کوئی انصاف ہے اگر یہ اصول غلط ہے تو مہاراج کی سیوا میں نویدن کرو

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

امروہہ کی حالت

جب سے امروہہ میں طاعون نے قدم رکھا ہے مذہب اسلام ترقی پر ہے۔ ہمارے مولانا حضرت مولوی احمد حسن صاحب کو خدا ہم لوگوں کے سر پر قائم ودائم رکھے انہیں کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ مولانا موصوف کا روزمرہ شہر میں وعظ ہوتا رہتا ہے نیز مولانا مولوی عبدالرحمٰن صاحب مدرس ثانی مدرسہ اسلامیہ امروہہ بھی بڑے زور شور سے وعظ فرماتے رہتے ہیں۔ صاحبان موصوف بڑی گرم جوشی سے خدا و رسول کے احکام خلق کو سناتے رہتے ہیں۔ ترغیب وترہیب میں مصروف رہتے ہیں مذاہب باطلہ کی تردید کرتے رہتے ہیں۔ لوگوں کو صاحبان موصوف کے وعظ سے اس قدر دلچسپی ہے کہ روزمرہ دو چار جگہ سے وعظ کی دعوتیں آتی ہیں، مگر چونکہ مدرسہ کی تعلیم بھی انہیں کے متعلق ہے لہذا اکثر دعوتیں رد کرنی پڑتی ہیں۔ کثرت وعظ کی وجہ سے دردسر کی شکایت رہتی ہے، مگر دریادلی سے سب کام انجام دیتے ہیں۔ انہیں کی کوششوں کا نتیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو امروہہ کی حالت بہت درست ہوگئی ہے۔ اکثر امور شرعیہ کی پابندی ہونے لگی ہے مساجد آباد نظر آتی ہیں۔ تمام شہر میں ایک دو موتیں طاعون کی سنی جاتی ہیں اگر ہماری یہی حالت رہی تو خدا سے امید ہے کہ انشاء اللہ ہم پر ضرور رحم کریگا اور اس بلاء طاعون سے ہم کو نجات دے گا کیونکہ ہمارے ہی اعمالوں کی وجہ سے ہم پر طاعون اور طرح طرح کی مصیبتیں آتی ہیں چنانچہ کلام پاک میں ارشاد ہے:

و ما اصابکم من مصیبة فبما کسبت اید یکم (الشوری : ۳۰)

نیز دوسری جگہ ارشاد ہے:

واذا اردنا ان نهلك قرية امرنا مترفيها ففسقوا فيها فحق عليها القول فدمرناها تدميرا (الاسری : ١٦)

جب ہم سچے دل سے اپنے گناہوں سے توبہ کریں اور اپنی خطاؤں پر نادم ہوں تو ضرور ہم سب بلاؤں سے محفوظ رہیں گے چنانچہ خداوند عالم نے وعدہ فرما لیا ہے کہ:

وما کان الله معذبهم و هم یستغفرون (الانفال :۳۳)

(یعنی جب تک میرے بندے توبہ کرتے رہیں گے میں ان پر عذاب نہیں بھیجونگا)۔

نیز دوسری جگہ فرمایا:

و ما کان ربك ليهلك القرى بظلم واهلها مصلحون ۔(ہود: ۱۱۷)

یہاں پر فرقہ شیعہ اور مرزائیہ کی کثرت ہے صاحبان موصوف ان دونوں فرقوں کا بڑے زور شور سے بہت خوبی کے ساتھ رد کرتے رہتے ہیں مگر وہ کور باطن جن کے دلوں پر اللہ تعالی نے مہر لگادی ہے اور ان کی عقل کی آنکھوں پر پردہ ڈال دیا ہے ان کی مخالفت اور بڑھتی جاتی ہے سیدھی بات الٹی سمجھ میں آتی ہے سچ فرمایا اللہ نے:

من یضلله فلا هادی له (جس کو خدا گمراہ کرتا ہے اس کو کوئی ہدایت نہیں کرسکتا)...

حضرات شیعہ کی سنئیے جب امروہہ میں طاعون کا زور ہوا تو شیعہ صاحبان نے ایک عرضی کلکٹر صاحب کو لکھی جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم لوگ دفع طاعون کے واسطے تعزیہ نکالنا چاہتے ہیں ہم کو اجازت دی جائے۔

اس پر سب شیعوں کے دستخط ہوئے اور ہندو اور مسلمانوں سے بھی رضامندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دستخط کروانے چاہے۔ چنانچہ اکثر ہندؤوں نے اور بعض بیوقوف سنیوں نے بھی دستخط کر دیئے۔

اور وہ عرضی پیش کی گئی بعض مصلح قوم دوراندیش سنیوں نے دستخط نہیں کیئے یہ سوچ کر کہ یہ لوگ ایک جدید بات کرنا چاہتے ہیں جو ہم لوگوں کو ناگوار معلوم ہوتی ہے۔ اور محرم میں بھی اس کا نکالنا ہماری دل آزاری کا باعث ہوتا ہے نیز تمام سنیوں کا خیال ہے کہ یہ طاعون تعزیہ نکالنے کی وجہ سے امروہہ میں آیا ہے اس وجہ سے کہ عشرہ محرم میں تعزیے نکلتے ہیں تب سے طاعون آیا ہے مبادا کہ عام جہلاء کچھ تعرض کر بیٹھیں اور فساد برپا ہو۔ اس خیال سے ایک عرضی شیعوں کے مخالف لکھ کے پیش کی جس کی وجہ سے تعزیہ کا نکلنا موقوف رہا۔

اب ایک صاحب نام کے سنی جنہوں نے شیعوں کی عرضی پر دستخط کیئے تھے خبیث النفس کور باطن نئی روشنی کے تعلیم یافتہ نام کے مسلمان اصلاح کے مدعی مگر فساد کے بانی تہذیب کی ٹانگ توڑنے والے ان مصلحان پر تیز ہوئے اور ان کو مفسد قرار دیا اور اپنے کو مصلح قرار دے کر شیعوں کے ہمدرد بنے ہیں اور صحیفہ بجنور میں ایک مضمون لکھا ہے اور شیعوں کے ساتھ ہمدردی ظاہر کی ہے اور تعزیہ بند کرانے والوں کو سخت سست لکھا ہے اگر یہی اسلام اور یہی ہمدردی ہے تو خدا حافظ

گر ہمیں مکتب وہمیں ملاں۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

اب سنئے فرقہ مرزائیہ کی جس کے سرگروہ یہاں پر مولوی محمد احسن ہیں۔

جب انہوں نے دیکھا کہ یہاں پر وعظوں کی کثرت ہے اور ہماری تردید ہوتی رہتی ہے یہ سوچ کر کہ مبادا کوئی ہم سے پھر جائے اپنے مریدوں کی آنکھوں میں گرم گرم ریت ڈالنی چاہی اور ایک جلسہ وعظ نہم مئی کو مقرر کیا جس میں اشتہار کے ذریعہ سے عام دعوت کی اور یہ شرط کی کہ اثناء جلسہ میں کوئی نہ بولے۔ اگر کسی کو کچھ دریافت کرنا ہے تو وہ بعد اختتام جلسہ کے بذریعہ تحریر دریافت کرسکتا ہے۔ جس کا جواب اہل سنت کی طرف سے بذریعہ اشتہار یہ دیا گیا:

کہ اگر آپ کو مناظرہ منظور ہو تو کوئی خاص تاریخ مقرر کر کے مناظرہ کر لیں اور بذریعہ اشتہار ہمیں اطلاع دیں اور شرائط مناظرہ وہ ہونی چاہییں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرفین منظور کرسکیں اور جسکو آپ چاہیں سوائے فرقہ مرزائیہ کے حکم مقرر کر لیں۔

جس کا جواب اب تک کچھ نہیں دیا۔ نیز ان کے جلسہ وعظ میں سوائے فرقہ قادیانی اور دو چار جاہل سنیوں کے اور کوئی شریک نہیں ہوا، اپنے مریدوں کی آنکھوں میں خاک ڈال کے چل دیئے۔

راقم نیاز مند: عبداللہ طالب علم مدرسہ اسلامیہ امروہہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء ص ۷۔۹)

٭ قادیانی کرشن کے مرید راسخ قاضی امیر حسین کا بیٹا قادیان ہی میں طاعون کی نذر رہوا ماچھی واڑہ ضلع لدھیانہ میں منشی عبدالہادی مرزائی طاعون کی بھینٹ ہوا۔

کرشن قادیانی کے دام افتادہ جو بھونچال کے خوف سے میدانوں میں خیمہ زن تھے آہستہ آہستہ بوریا بستر باندھ کر بیک بنی و دوگوش گھروں کو واپس تشریف لے آئے ہیں

کرشن قادیانی کو الہام ہوا ہے کہ: پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

جس کا مطلب بتایا گیا ہے کہ موسم بہار میں بھونچال کی پیش گوئی پوری ہوگی۔

شور بختاں بہ آرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

مرزائیوں میں طاعون

لو ان صدور الفعل یبدون للفتا
کاعقابہ لم تلفہ یتندم

شعر مذکور کا مطلب ہے کہ اگر انسان کو اپنے کاموں کا انجام معلوم ہو تو ندامت نہ اٹھائے کیونکہ وہ ایسی حرکت ہی نہ کرے جس کا انجام بد پیدا ہو۔ اسی لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فارسی استاد کا قول ہے:

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

مگر افسوس ہے کہ اور تو اور ہمارے زمانے کے مسیح مہدی اور کرشن جی مہاراج بھی اس اصول کے پابند نہیں۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ایک زمانے کرشن جی نے بڑے زور سے کہا تھا کہ میرے مریدوں میں طاعون نہیں آئے گا دیکھو رسالہ کشتی نوح۔ اس پر جو خدا تعالی کی قدرت کا ظہور ہوا کہ اکے دکے مرزائی طاعون کا شکار ہونے لگے۔ آپ کے اور آپ کے مریدوں کی طرف سے ہمیشہ انکار ہی ہوتا رہا، یہاں تک کہ حضرت کے دہنے ہاتھ کا وزیر محمد افضل اڈیٹر بدر قادیان ہی میں طاعون کا شکار ہوا۔ اس پر بھی مرزائی ناک بھوں چڑھاتے رہے۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ آپ کے علماء میں سے قاضی امیر حسین ساکن حال قادیان کا بیٹا طاعون کی بھینٹ ہوا جس کے جنازہ پر کوئی مرزائی ممبر نہ پہنچے۔ قاضی مذکور نے حضرت صاحب کی خدمت میں اس بے مروتی کی شکایت کی (جو ہمارے خیال میں تو بے جا شکایت تھی کیونکہ حضرت جی کا ارشاد ہے کہ طاعون سے مرنے والے کتوں کی موت مرتے ہیں تو پھر کتوں کے جنازے کون پڑھا کرتا ہے۔ اڈیٹر) اس پر کرشن جی نے ایک لیکچر دیا جو اخبار بدر قادیان ۴ مئی میں درج ہوا ہے ناظرین غور سے پڑھیں کہ کیسے دبی زبان سے کھلے لفظوں میں امت مرزائیہ میں طاعون کا اقرار ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

> اس وقت تمام جماعت کو نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری ہمدردی اور اخوت کا سلوک کرنا چاہیے۔
>
> یاد رکھو تم میں اس وقت دو اخوتیں جمع ہو چکی ہیں۔ ایک تو اسلامی اخوت اور دوسری اس سلسلہ کی اخوت ہے۔ پھر ان دو اخوتوں کے ہوتے ہوئے گریز اور سرد مہری ہو، تو یہ سخت قابل اعتراض امر ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جن لوگوں کو تم خارج از مذہب سمجھتے ہو اور وہ تم کو کافر کہتے ہیں ان میں ایسے موقع پر سرد مہری نہیں ہوتی۔ جن لوگوں سے یہ سرد مہری ہوتی ہے وہ دو باتوں کا لحاظ نہیں رکھتے، افراط کا اور تفریط کا۔ اگر افراط اور تفریط کو چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتدال سے کام لیا جائے تو ایسی شکائت پیدا نہ ہو جب کہ

تواصوا بالحق و تواصوا بالمرحمة

کا حکم ہے تو پھر ایسے مردوں سے گریز کیوں کیا جائے۔ اگر کسی کے مکان کو آگ لگ جائے اور وہ فریاد کرے تو جیسے یہ گناہ ہے کہ محض اس خیال سے کہ میں جل نہ جاؤں اس مکان کو اور اس میں رہنے والوں کو جلنے دے اور جا کر آگ بجھانے میں مدد نہ دے، ویسے ہی یہ بھی معصیت ہے کہ ایسی بے احتیاطی سے اس میں کود پڑے کہ خود جل جائے۔ ایسے موقع پر احتیاط مناسب کے ساتھ ضروری ہے کہ آگ بجھانے میں انکی مدد کرے

پس اسی طریق پر یہاں بھی سلوک ہونا چاہیے۔ اللہ تعالی نے جا بجا رحم کی تعلیم دی ہے کہ یہی اخوۃ اسلامی کا منشاء ہے۔ اللہ تعالی نے صاف طور پر فرمایا ہے کہ تمام مسلمان مومن آپس میں بھائی ہیں۔ ایسی صورت میں کہ تم میں اسلامی اخوت قائم ہو اور پھر اس سلسلہ میں ہونے کی وجہ سے دوسری اخوۃ بھی ساتھ ہو۔ یہ بڑی غلطی ہوگی کہ کوئی شخص مصیبت میں گرفتار ہو اور قضا و قدر سے اسے ماتم پیش آ جائے تو دوسرا تجہیز و تکفین میں بھی اس کا شریک نہ ہو۔ ہرگز ہرگز اللہ تعالی کا یہ منشاء نہیں ہے۔ آنخضرت ﷺ کے صحابہ جنگ میں شریک ہوتے یا مجروح ہو جاتے تو میں یقین نہیں رکھتا کہ صحابہ انہیں چھوڑ کر چلے جاتے ہوں۔ یا پیغمبر ﷺ اس بات پر راضی ہو جاتے ہوں کہ وہ ان کو چھوڑ کر چلے جاویں۔

میں سمجھتا ہوں کہ ایسی وارداتوں کے وقت ہمدردی بھی ہوسکتی ہے اور احتیاط مناسب بھی عمل میں لائی جاسکتی ہے۔ اول تو کتاب اللہ سے یہ مسئلہ ملتا ہی نہیں کہ کوئی مرض لازمی طور پر دوسرے کو لگ بھی جاتی ہے، ہاں جس قدر تجارب سے معلوم ہوتا ہے، اس کے لئے بھی نص قرآنی سے احتیاط مناسب کا پتہ لگتا ہے۔ جہاں ایسا مرض ہو کہ وہ شدت سے پھیلی ہوئی ہو، وہاں احتیاط کرے۔ یہی مناسب ہے۔ لیکن اس کے یہ بھی معنی نہیں کہ ہمدردی چھوڑ دے۔ خدا تعالی کا ہرگز یہ منشاء نہیں ہے کہ انسان ایک میت سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر بعد اختیار کرے کہ میت کی ذلت ہو اور پھر اسکے ساتھ جماعت کی ذلت ہو۔ خوب یاد رکھو کہ ہرگز اس بات کو نہیں کرنا چاہیے جب کہ خدا تعالی نے تمہیں باہم بھائی بنا دیا ہے، پھر نفرت اور بعد کیوں کر ہو سکتا ہے۔ اگر وہ بھی مرے گا تو اس کی بھی کوئی خبر نہیں لے گا۔ اور اس طرح پر اخوۃ کے حقوق تلف ہو جائیں گے۔ خدا تعالی نے دو ہی قسم کے حقوق رکھے ہیں حقوق اللہ اور حقوق العباد۔ جو شخص حقوق العباد کی پرواہ نہیں کرتا وہ آخر حقوق اللہ کو بھی چھوڑ دیتا ہے، کیونکہ حقوق العباد کا لحاظ رکھنا یہ بھی تو امر الہی ہے جو حقوق اللہ کے نیچے ہے۔

یہ خوب یاد رکھو اللہ تعالی پر توکل بھی کوئی چیز ہے۔ یہ مت سمجھو کہ تم نرے پرہیزوں سے بچ سکتے ہو۔ جب تک خدا تعالی کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو ، اور انسان اپنے آپ کو کارآمد انسان نہ بنائے اس وقت تک اللہ تعالی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ خواہ ہزار بھاگتا پھرے۔ کیا وہ لوگ جو طاعون میں مبتلا ہوتے ہیں وہ پرہیز نہیں کرتے۔ میں نے سنا ہے کہ لاہور میں نواب صاحب کے قریب ہی ایک انگریز رہتا تھا وہ مبتلا ہو گیا۔ حالانکہ یہ لوگ تو بڑے پرہیز کرنے والے ہوتے ہیں۔ نرا پرہیز کوئی چیز نہیں جب تک خدا تعالی کے ساتھ سچا تعلق نہ ہو۔ پس یاد رکھو کہ حقوق اخوۃ کو ہرگز نہ چھوڑو، ورنہ حقوق اللہ بھی نہ رہیں گے۔ خدا تعالی ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ طاعون کا سلسلہ جو مرکز پنجاب میں ہو گیا ہے کب تک جاری رہے گا لیکن مجھے بتایا گیا ہے

انّ اللّٰہ لا یغیّر ما بقوم حتی یغیّروا ما بانفسھم

اللہ تعالی کبھی حالتِ قوم میں تبدیلی نہ کرے گا جب تک لوگ دلوں کی تبدیلی نہ کریں گے۔ ان باتوں کو سن کر یوں تو ہر شخص جواب دینے کو تیار ہو جاتا ہے کہ ہم نماز پڑھتے ہیں استغفار بھی کرتے ہیں پھر کیوں مصائب اور ابتلاء آجاتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالی کی باتوں کو جو سمجھ لے وہی سعید ہوتا ہے۔ اللہ تعالی کا منشاء کچھ اور ہوتا ہے اور سمجھا کچھ اور جاتا ہے اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی عقل اور عمل کے پیمانہ سے اسے ناپا جاتا ہے۔ یہ ٹھیک نہیں۔ ہر چیز اپنے مقررہ وزن سے کم استعمال کی جائے تو وہ فائدہ نہیں ہوتا جو اس میں رکھا گیا ہے۔ مثلاً ایک دوائی جو ایک تولہ کھانی چاہیے اگر ایک تولے کی بجائے ایک بوند استعمال کی جائے تو اس سے کیا فائدہ ہوگا اور اگر روٹی کی بجائے کوئی ایک دانہ کھالے تو کیا وہ سیری کا باعث ہو سکے گا۔ اور پانی کے پیالہ کی بجائے ایک قطرہ سیراب کر سکے گا؟ ہرگز نہیں۔ یہی حال اعمال کا ہے جب تک وہ اپنے پیمانہ پر نہ ہوں وہ اوپر نہیں جاتے۔ یہ سنت اللہ ہے جس کو ہم بدل نہیں سکتے۔

پس یہ بالکل خطا ہے کہ اسی ایک امر کو پلے باندھ لو کہ طاعون والے سے پرہیز کریں تو طاعون نہ ہوگا۔ پرہیز کرو جہاں تک مناسب ہے لیکن اس پرہیز سے باہمی اخوت اور ہمدردی نہ اٹھ جائے۔ اور اس کے ساتھ ہی سچا تعلق پیدا کرو۔ یاد رکھو کہ مردہ کی تجہیز و تکفین میں مدد دینا اور اپنے بھائی کی ہمدردی کرنا صدقات و خیرات کی طرح ہی ہے۔ یہ بھی ایک قسم کی خیرات ہے، اور یہ حق، حق العباد کا ہے، جو فرض ہے۔ جیسا خدا تعالیٰ نے صوم وصلوٰۃ اپنے لئے فرض کیا ہے اسی طرح اس کو بھی فرض ٹھہرایا ہے کہ حقوق العباد کی حفاظت ہو۔ پس ہمارا کبھی یہ مطلب نہیں ہے کہ احتیاط کرتے کرتے اخوۃ ہی کو چھوڑ دیا جائے۔ ایک شخص مسلمان ہو پھر سلسلہ میں داخل ہو اور اس کو یوں چھوڑ دیا جائے جیسے کتے کو، یہ بڑی غلطی ہے۔ جس زندگی میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو، وہ کیا زندگی ہے۔

پس ایسے موقع پر یاد رکھو کہ اگر کوئی ایسا واقعہ ہو جائے تو ہم دردی کے حقوق فوت نہ ہونے پائیں۔ ہاں مناسب احتیاط بھی کرو۔ مثلاً ایک شخص طاعون زدہ کا لباس پہن لے یا اس کا پس خوردہ کھالے تو اندیشہ ہے کہ وہ مبتلا ہو جائے۔ لیکن ہمدردی یہ نہیں بتاتی کہ تم ایسا کرو۔ احتیاط کی رعایت رکھ کر اس کی خبر گیری کرو۔ اور پھر جو زیادہ وہم رکھتا ہو وہ غسل کر کے صاف کپڑے بدل لے۔ جو شخص ہمدردی کو چھوڑتا ہے وہ دین کو چھوڑتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن شریف فرماتا ہے من قتل نفساً بغیر نفسٍ او فساد .. ا لآ یة یعنی جو شخص کسی نفس کو بلاوجہ قتل کر دیتا ہے وہ گو یا ساری دنیا کو قتل کرتا ہے۔ ایسا ہی میں کہتا ہوں کہ اگر کسی شخص نے اپنے بھائی کے ساتھ ہمدردی نہیں کی تو اس نے ساری دنیا کے ساتھ ہمدردی نہیں کی۔ زندگی کے ساتھ اس قدر پیار نہ کرو کہ ایمان ہی جاتا رہے۔ حقوق اخوۃ کو کبھی نہ چھوڑو۔ وہ لوگ بھی تو گذرے ہیں جو دین کے لئے شہید ہوئے ہیں۔ کیا تم میں سے کوئی اس بات پر راضی ہے کہ وہ بیمار ہو اور کوئی اسے پانی تک نہ دینے جائے۔

خوفناک وہ بات ہوتی ہے جو تجربہ سے صحیح ثابت ہو۔ بعض ملّا ایسے ہیں جنہوں نے صدہا طاعون سے مرے ہوئے مردوں کو غسل دیا اور انہیں کچھ نہیں ہوا۔ آنحضرت ﷺ نے اسی لئے فرمایا ہے کہ یہ غلط ہے کہ ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جاتی ہے۔ وبائی ایام میں اتنا لحاظ کرے کہ ابتدائی حالت ہو تو وہاں سے نکل جائے۔ لیکن جب زور شور ہو تو مت بھاگے۔

حضرت یعقوبؑ نے اپنے بیٹوں کو کہا تھا کہ تم ابواب متفرقہ سے داخل ہونا۔ اس لحاظ سے کہ مبادا کوئی جاسوس سمجھ کر پکڑ نہ لے۔ احتیاط تو ہوئی، لیکن قضا و قدر کے معاملہ کو کوئی روک نہ سکا۔ وہ ابواب متفرقہ سے داخل ہوئے لیکن پکڑے گئے۔ پس یاد رکھو کہ سارے فضل ایمان کے ساتھ ہیں۔ ایمان کو مضبوط رکھو۔ قطع حقوق معصیت ہے اور انسان کی زندگی ہمیشہ کے لئے نہیں ہے۔ ایسا پرہیز اور بعد (دوری) جو ظاہر ہو وہ عقل اور انصاف کی رو سے صحیح نہیں۔ ایسے امور سے اپنے آپ کو بچاؤ جو تجربہ میں مضر ثابت ہوئے ہیں۔

یہ جماعت جس کو خدا تعالیٰ نمونہ بنانا چاہتا ہے اگر اس کا بھی یہی حال ہو کہ ان میں اخوت اور ہمدردی نہ ہو تو بڑی خرابی ہوگی۔ میں دوسرا پہلو نہ بیان کرتا لیکن مجھے چونکہ سب سے ہمدردی ہے اس لئے اسے بھی میں نے بیان کرنا ضروری سمجھا۔

بہرحال باہم ہمدردی ہو۔ اور اب میں اس دعا کی طرف متوجہ ہوتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی ہماری جماعت سے اس طاعون کو اٹھا لے۔آمین۔

(اخبار بدر۔قادیان ۴ مئی ۱۹۰۵ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں، ناظرین! بغور پڑھیں کہ قادیانی کرشن جی مہاراج کیسی کھلی زبان میں مریدوں میں طاعون کا وقوعہ مانتے ہیں اس تقریر کو پڑھ کر مندرجہ ذیل تقریر بھی حضرت کرشن جی کی پڑھیئے۔آپ لکھتے ہیں:

ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے آسمانی روک نہ ہوتی تو پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے۔اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانے میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھائے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تو اور جو شخص تیری چار دیواری کے اندر ہوگا اور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا یا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلا وے۔(کشتی نوح۔ص ۱۔۲)

کیا ان دونوں بیانوں کو پڑھنے والا اس نتیجہ پر نہ پہنچے گا:

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۰۵ء ص ۲۔۴)

(محمد افضل اڈیٹر بدر کی طاعونی موت کا حال خود اڈیٹر الحکم نے یوں بیان ہے:

بابو محمد افضل اڈیٹر بدر کی وفات

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں جب میں عبداللہ کی خبر وفات درج کی تھی اس وقت مجھے یا کسی اور کو وہم وگمان بھی نہ تھا کہ الحکم کا اگلا شمارہ خود بابو محمد افضل صاحب کی عبرت ناک موت کی خبر کا اعلان کرنے والا ہوگا لیکن مقادیر الٰہی سے کون مقابلہ کرسکتا ہے اور عاجز انسان کو کیا معلوم ہے کہ کب اسے اس جہان سے پیام کوچ آ پہنچے گا۔بابو محمد افضل صاحب اپنے بچہ عبداللہ کو دفن کرنے کے تیسرے دن بعد بخار سے بیمار ہوئے اور دوسرے دن ہی یہ بخار نمونیا کے رنگ میں تبدیل ہو گیا اور طاعونی تپ ثابت ہوا اور آخر ۲۱ مارچ ۱۹۰۵ء کو عصر کے قریب وہ اس جہان سے رخصت ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابو محمد افضل صاحب کے ساتھ مجھے طالب علمی کے زمانہ سے واقفیت تھی میں ان کے اور وہ میرے علمی اور مذہبی مذاق سے بہت کچھ واقف تھے پھر اس سلسلہ میں داخل ہونے پر تو تعلقات اور بھی بڑھ گئے وہ صبر اور استقامت کے ایک اچھے نمونے تھے جن مشکلات اور مصائب کے درمیان سے گذر کر وہ البدر کے کاروبار کو چلا رہے تھے ہر شخص کا کام نہیں کہ ان ابتلاؤں میں ثابت قدم رہ سکے۔

مرحوم ایک لڑکا اور چار لڑکیاں یتیم اور دو عورتیں بیوہ چھوڑ مرا ہے۔ اسکی ناگہانی موت ہم لوگوں کے لئے ایک سبق اور عبرت ہے اس کی عمر کچھ بہت بڑی نہ تھی چونتیس پینتس برس کا ایک خوش رو جوان تھا۔ آخر دم تک وہ حضرت حجۃ اللہ (مرزا قادیانی) کی رسالت پر ایمان رکھتا تھا۔ مرنے سے دو دن پہلے مجھے کہلا بھیجا کہ میں الحکم میں ان کی بیماری کی خبر شائع کر دوں اور احباب سے دعا کی درخواست کروں، اور منتظر ناظرین بدر کو اطلاع دوں کہ ان کی بیماری کے باعث البدر شائع نہ ہوگا۔ کون کہہ سکتا تھا کہ یہ اطلاع آخری اطلاع ہوگی (الحکم قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱)

نیز اڈیٹر الحکم نے یہ بھی لکھا ہے:

برادرم بابو محمد افضل

بعض اخبارات نے جن کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے نہایت شدید بغض اور عناد ہے برادرم بابو محمد افضل صاحب کی رحلت پر نہایت بے ہودہ بکواس کی ہے جس سے بعض احمدی احباب کو مجھ سے استفسار کرنے کی ضرورت پیش آئی ہے میں ان اخبارات پر تو کیا افسوس کروں کیونکہ وہ تو

نیش عقرب نہ از پئے کین است۔ مقتضائے طبیعتش ایں ست

کے مصداق ہیں، لیکن مجھے اپنے ان احمدی بھائیوں پر افسوس ہے جنہوں نے افضل کی وفات کے متعلق ان اخبارات کی بنا پر استفسار کرنے شروع کر دیئے۔ وہ بخوبی جانتے ہیں کہ یہ لوگ سلسلہ عالیہ کے خلاف بیہودہ اور رنج دہ خبریں شائع کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں، پھر وہ کیوں ان کی باتوں پر اعتبار کرتے ہیں۔ یہ نقص اور خرابی کیوں ہے؟ صرف اس لئے کہ کثرت کے ساتھ احمدی احباب اپنے اخبارات کو نہیں پڑھتے جن کے ذریعہ انہیں دارالامان کے صحیح واقعات بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ اگر وہ اپنے اخبار پڑھیں تو ایسے وسوسے ان کے دل میں خلل انداز نہ ہوں۔ یاد رکھو یہ ضروری بات ہے کہ ان وسوسوں سے رہائی پانے کیلئے اخبارات کو پڑھیں۔ میں بابو محمد افضل صاحب کی وفات کی خبر لکھ چکا ہوں۔ یہ محض جھوٹ اور افتراء ہے کہ اس کی مرض الموت میں کوئی پاس نہ تھا اور وہ پانی پانی کرتا مر گیا۔،

اس کے اخیر دم تک متعلقین نے اور دوسرے احمدیوں نے جہاں تک جس سے ممکن ہو سکا پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خبر گیری کی اور اس نے نہایت اطمینان اور صبر کے ساتھ اپنی جان خدا کو سونپی۔ اخیر وقت تک وہ حضرت حجۃ اللہ کی مسیحیت ومہدویت پر ایمان رکھتا تھا۔ یہ بھی محض افتراء ہے کہ تین دن تک اس کا جنازہ نہیں پڑھا گیا۔ اسی دن قبل از عشاء دفن ہوا اور بعد عشاء سب احمدیوں نے اس کا جنازہ مسجد مبارک میں پڑھا۔ ہاں یہ بالکل سچ ہے کہ وہ طاعون سے شہید ہوا اور اس پر اعتراض کرنا سلیم الفطرت کا کام نہیں۔

(اخبار الحکم ۲۴ مارچ ۱۹۰۵ء ص ۱)

مرزا قادیانی کی آسمانی ندا

(مرقومہ: جناب مولانا محمد منیر خان صاحب از بنارس)

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد۔

ایک اشتہار مسمی النداء من وحی السماء مورخہ ۲۱، اپریل ۱۹۰۵ء مرزا غلام احمد قادیانی جو کہ چند آدمیوں کے بنانے سے جن کا شمار دو انگلیوں پر ہوسکتا ہے مثیل عیسی اور مہدی موعود بلکہ کرشن اوتار ہوکر قادیان ہی میں بیٹھے ہیں نظر سے اس ہیچ مدان کی گذرا ارادہ کیا کہ لفظ بلفظ عبارت نقل کر کے صورت رسالہ میں جواب لکھ کر ہدیہ ناظرین کرے لیکن بوجہ عدیم الفرصتی کثرت درس تدریس سے وت؟؟؟ نہ وسعت نہ دی۔ پس بعض باتیں مرزا جی کی نقل کر اور اس کا جواب لکھ کر ہدیہ ناظرین منصفین کرتا ہے کہ صرف اسی قدر ملاحظہ فرما کر ان کی کھینچ تان کا موازنہ کریں کہ مرزا صاحب کیسے بے پر کی اڑانے میں مشاق ہیں۔

آپ (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں:

> مجھے خدا عزوجل نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ دونوں زلزلے تیری سچائی کے لئے دو نشان ہیں انہی نشانوں کی طرح جو موسی نے فرعون کے سامنے دکھائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلایا تھا اور یاد رہے کہ ان نشانوں کے بعد بھی بس نہیں ہے۔ الخ

میں کہتا ہوں جب آپکو یہ دو نشان مثل حضرت موسی اور حضرت نوح آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچائی کے لئے ملا ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کی سچائی کے لئے یہ کافی نہ ہوئے بلکہ اور نشان ایک بعد دوسرے کے ظاہر ہوتا رہے گا معلوم نہیں کہ کل کا اختتام آپ کی عین حیات میں ہو جائے گا کہ نہیں۔ اور حضرت موسیٰ اور نوح کو جو نشان دیئے گئے تھے صرف ان حضرات علیہما السلام کو وہی کافی ہوئے اور کی حاجت نہ پڑی پس آپ کے نشان مثل ان حضرات علیہما السلام کے نہ ہوئے لہذا جیسا کہ گول مول آپ نے یہ وحی تراش لی ہے ایسا ہی تو قیامت نامہ پڑھ کا پڑھنے والا بچہ بھی کہہ سکتا ہے بلہ آپ سے اچھی تشریح کر سکے گا تو کیا وہ مدعی الہام ہو سکتا ہے کیوں نہیں آپ سے زیادہ حق دار ہے۔

آپ (یعنی مرزا صاحب) لکھتے ہیں:

> بعض نادان کہتے ہیں کہ پھر کئی لوگ احمدی جماعت میں سے طاعون سے کیوں مر گئے۔ پس یاد رہے کہ اب تک ایک فرد بھی ہماری جماعت میں سے طاعون یا زلزلے سے نہیں مرا جس نے عملی حالت کو محبت کاملہ اور قوت ایمان اور پورے صدق اور صفا اور دین کو مقدم رکھنے کے ساتھ جمع کیا ہو اور جس کو میں نے ان علامات کے ساتھ شناخت کر لیا ہو یا مجھ کو اس کے اس مرتبہ کی خبر دی گئی ہو۔ الخ

میں کہتا ہوں پہلے تو آپ بڑے زوروں سے کچھ روز تک دھمکیاں دیں کہ طاعون عذاب الٰہی میری سچائی ظاہر کرنے کے لئے نازل ہوا ہے اور یہ بھی زبان الہام بیان سے صادر ہوا تھا کہ یہ عذاب قادیان میں نہ آئے گا حالانکہ پہلے پہل اگر یہ عذاب ہوتا تو قادیان ہی میں نازل ہوتا، پھر اقرب فاقرب کیونکہ پہلے آپ کے منکر وہیں کے لوگ ہوئے اور عادت خدا بھی یہی جاری ہے کہ جس قوم کی طرف انبیاء مبعوث ہوئے اور اس قوم نے ان کی تکذیب کی تو ہلاک کر دی گئی حضرت نوح اور لوط کی قوم کا حال ملاحظہ ہو۔ پس بمبئی وغیرہ میں طاعون پہلے کیوں ہوا۔ وہ لوگ تو آپ کے شاید نام تک نہیں جانتے ہوں گے۔ مسیح یا مہدی کرشن اوتاری کا علم تو درکنار۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ اور نیز وہ مقامات کہ جہاں اب تک آپ کی پیدائش تک کو نہیں جانتے ہیں مستحق عذاب الٰہی کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ کیا خدا کی عادت میں دھبہ لگانا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو ظالم قرار دینے سے بری ہو سکتے ہیں نعوذ باللہ من سوء الفہم و قسی القلب۔ معہذا خدا نے آپ کی کیسی تکذیب فرمائی کہ خاص قادیان میں عذاب طاعون نازل فرمایا سوا اس کے قادیان میں کچھ روز تک طاعون کا نہ آنا کچھ آپ کی دلیل صداقت نہ تھی ورنہ اور بہت مقامات کو خدا نے محفوظ رکھا ہے تو کیا اگر کوئی مثل آپ کے وہاں مدعی ہو کر مثیل مسیح اور مہدی موعود بنے تو بن سکتا ہے کیونکہ وہ آپ سے زیادہ حق دار ہے۔ بعد اسکے یہ تراشا کہ میرے مرید نہ مریں گے جب خداوند عالم نے اس کی بھی تکذیب کی کہ آپ کا پیارا اور راز دان مرید محمد افضل اڈیٹر البدر شکار طاعون ہوا تو اب آپ یہ لکھتے ہیں کہ جو کامل الایمان ہوں گے وہ نہ مریں گے حالانکہ یہ تاویل رکیک بھی آپ کی محض لغو اور پوچ ہے کیونکہ جس کے گھر کے بھیدی کا یہ حال ہو تو اوروں کا کیا حال ہوگا۔ پس یہ تاویل آپ کے حق مین مضر ہے مفید نہیں سو اسکے اس دعوی کی بھی تکذیب ہو چکی چنانچہ جب مولوی بدر الدین قادیانی مبتلائے طاعون ہوئے تو آپ کو اطلاع ہوئی آپ نے چند پڑیاں دوائیں ہم دست قاصد ارسال کیں اور کہدیا کہ وہ ہرگز نہ مریں گے مطمئن رہیں حالانکہ قاصد مولوی صاحب کے مکان تک نہیں پہنچا تھا کہ مولوی بدرالدین صاحب شکار بند طاعون میں جکڑ لئے گئے۔ معلوم ہوا کہ وہ بقول آپ کے کامل الایمان نہ تھے مگر پھر آپ نے کیوں کہلایا کہ وہ نہ مریں گیا وجودیکہ آپ فرماتے ہیں کہ جس کو میں نے ان علامات سے پہچان لیا ہو یا اس کے مرتبہ سے خبر دی گئی ہو وہ نہ مرے گا پس مولوی بدرالدین کیوں مرے اس لئے کہ جب آپ نے کہلایا کہ وہ نہ مریں گے۔ صاف طور پر ثابت ہے کہ آپ کو خبر بھی دی گئی تھی اور آپ ان کو پہچانتے بھی تھے کہ کامل الایمان ہیں سچ ہے بنائی بات کہاں تک یاد رہے خدا پر واجب ہے کہ جب کوئی مفتری اور کاذب مدعی الہام ہوت اس کی تکذیب فرمائے ورنہ انبیاء کرام اور غیر ان کے میں امتیاز کیوں کر ہو سکتا ہے اگر آپ کو اس یں شک ہو تو آپ بھی آزمائش کریں، اس طور پر کہ آپ اپنے مریدوں کے نام جن کو آپ کامل الایمان جانتے ہیں اگرچہ کل کی خاطر شکنی کی وجہ سے نہ سہی، دس پانچ کا لکھ کر شائع فرمایئے اور تحدی کیجئے اگر آپ سچے ہوں گے تو ضرور آپ کا دعوی صحیح ہو گا ضرور کیجئے اس تحدی میں اگر آپ سچے ٹھہرے تو پہلا شخص بعد اس کے ایمان والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ پر میں ہونگا۔ مجھ کو یقین کامل ہے کہ آپ نے اگر تحدی کی بھی تو ہرگز آپ کی تحدی صحیح نہ ہوگی جیسا کہ ثابت ہوا ہے کہ آپ کا بطلان برابر ہوتا رہا ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ جس شرط پر میں لوگوں کو بیعت میں داخل کرتا ہوں اور جس راہ پر چلانا چاہتا ہوں اس پر مضبوط پنجے مار کر پھر بھی کوئی کوئی شخص مورد الٰہی ؟ نہیں ہوسکتا ہے۔ میں کہتا ہوں تاوقتیکہ آپ عام طور پر شناخت مریدان خاص اور نام ان کے شائع نہ کریں گے کیونکر معلوم ہوسکتا ہے کہ فلاں شخص جو مریدان مرزا سے مراوہ کامل الایمان نہ تھا۔ البتہ آپ کے خوش عقیدہ لوگ جو چاہیں سمجھیں مگر خصم پر کوئی حجت نہیں ہو سکتے۔ پس یہ ڈھینگ ڈھانگ آپ کی محض بے سود ہے۔ ہاں ایک بات آپ سے اور دریافت کرنی ہے کہ جب طاعون مورد عذاب الٰہی ہو تو کیوں آپ نے حب جدوار اور مرہم عیسی تجویز فرمایا۔ کیا عذاب کا آپ کو تیقن نہ تھا اور ضرور نہ تھا ورنہ عام طور پر اشتہار اس کے لئے شائع نہ کئے جاتے کہ حب جدوار اور مرہم عیسی اس میں مفید ہیں اور میرے فلاں فلاں مرید کے ہاں مل سکتے ہیں۔ پس جب آپ کو اپنے الہام کا خود تیقن نہیں ہے تو مکذبین یعنی آپ کی گت بنانے والے اگر صحیح نہ جانیں غلط کہیں تو اسقدر منہ کیوں چڑھاتے ہیں اور بار بار کاغذ کیوں سیاہ کرتے ہیں۔ پہلے اصلاح گھر کی کیجئے۔ مگر آپ کے مکذبین ہی کی فوقیت ہوگی۔ اگر عذاب ہونے کا آپ کو تیقن تھا تو یہ دوائیں کیوں ایجاد فرمائیں اس لئے کہ یہ دوا میں کیا مجال کہ عذاب خدا کو روک سکیں۔ اگر کہیے کہ دوائیں خاص مریدوں کیلئے ہیں تو بھی صحیح نہیں کیونکہ مریدان کامل الایمان کو آپ استثنا فرماتے ہیں اور ضعیف الایمانوں کیلئے طاعون کو باعث نجات فرماتے ہیں چنانچہ اسی اشتہار میں آپ نے لکھا ہے، ہاں کمزوری کی حالت میں ان کے لئے طاعون سے فوت ہونا ایک شہادت ہے جو گناہ سے صاف کر کے ان کو بہشت میں پہنچائے گی۔، لہذا اشتہار میں آپ نے کسی فریق کو خاص نہیں کیا ہے۔ پس اب ہم ان آیتوں کو جن کو مرزا صاحب نے اپنا الہام قرار دیا ہے ناظرین کے پیش کر کے انصاف چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی دیانتداری کہاں تک ہے اور آپ کی روش الہام کے اندر کیا ہے۔ اکثر آپ آیت قرآنی کو بعینہ یا کچھ کم زیادہ کر کے اور بعض لفظ ایجاد خود ملا کر اپنے زعم فاسد میں اعجاز اور الہام قرار دیتے ہیں اور نادان احمق آپ کے اس دام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تزویر میں پھنس جایا کرتے ہیں اس اشتہار میں آپ نے چند آیتیں قرآنی نقل کر کے اپنا الہام قرار دیا ہے جن کو بعینہ ہدیہ ناظرین کرتا ہوں پہلی آیت:

الذین آ منوا ولم یلبسوا ایما نهم بظلم او لئك لهما لا من و هم مهتدو ن ۔ یہ سورہ انعام کی ہے۔

دوسری آیت و اصنع الفلك با عيننا و و حينا ولا تخا طبنی فی الذين ظلموا انهم مغر قو ن ۔ یہ سورہ ہود کی ہے

تیسری آیت۔ بخور آنچہ ترا بخورانم لك در جة فی السما ء فی الذين هم يعمرو ن قل عندی شهادة من الله فهل انتم مو منو ن كففت عن بنی اسرائيل ان فرعو ن و ها ما ن و جنو دهما كا نوا خا طئين انی مع الافوا ج آتيك بغتةً ۔

اب اس الہام میں اکثر عبارت ایجاد بندہ ہے صرف

ان فرعو ن و ها ما ن و جنو د هما كا نوا خا طئين ، ایک آیت ہے سورہ قصص۔

چوتھی پانچویں چھٹی آیت فبرأه الله مما قا لوا و كا ن عند الله و جيها ۔ اليس الله بكاف عبده فلماتجلی ر به للجبل جعله دكا ۔ والله مو هن كيد الكافرين ۔

آپ کے اس الہام میں صرف جملہ اخیر و الله مو هن كيد الكافرين ایجاد اور تراش ہے اور قبل اس کے تین آیت قرآنی کو یک جا کر دیا ہے۔ پہلی آیت سورہ احزاب کی دوسری سورہ زمر کی تیسری سورہ اعراف کی ہے۔ بعد ان الہاموں کے ایک طولانی الہام اور درج ہے نصف سے زاید عبارت اردو انجیل سے ملتی ہوئی بلکہ غالباً اسی کی ہے اور مابقی عبارت عربی ہے اور اس میں صرف ایک آیت مسبوق الذکر (سورہ احزاب رکوع ۱۷ کی) کی ہے اور عبارت تراش بندہ ہے۔ ان آیتوں میں جو کھینچ تان آپ نے کیا ہے اور اپنی بڑھ کو اس سے ثابت کیا ہے اس کا کیا کہنا۔ ناظرین صرف اسی قدر پر اندازہ کرلیں کہ مرزا صاحب تفسیر بالرائے کے امام ہیں پھر بھلا آپ جس مدعا کو چاہیں قرآن سے نہ ثابت کر سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعو ذ با للہ من شرو رانفسنا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۰۵ء ص ۶۔۸)

قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی

ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ کرشن جی موصوف نے ۱۰۔اپریل کے الحکم میں اپنے اڈیٹروں اور مریدوں کو اہل حدیث وغیرہ مخالفین کے جواب دینے سے روک دیا تھا اور فرمایا تھا کہ

ان سب کو تفویض الی اللہ کرو۔اللہ تعالیٰ کی یہ وحی بتاتی ہے کہ وہ آپ فیصلہ کرنے والا ہے۔خدا تعالیٰ کے اس فعل میں اپنا دخل بھی معصیت ہے،وہ خود احکم الحاکمین ہے۔تمہارے قلم میں اتنا زور نہیں ہوگا جو خدا تعالیٰ کے فعل میں ہوگا۔

اس پر قدیمی فرمانبردار اڈیٹر الحکم نے اپنا ریمارک لکھا تھا کہ:

خدا کے ماموراور مہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ میں کسی مخالف کے جواب میں قلم اٹھاؤں۔پس اہل حدیث ہو یا کوئی اور اخبار جو اس سلسلہ احمدیہ پر اعتراض کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے مہدی اور مسیح کی توہین کرتا بے باکی اور شوخی کے ساتھ گالیاں دینے میں اپنی کامیابی سمجھتا ہے وہ جسقدر گالیاں دینی چاہتا ہے دیتا رہے میں اس کو مخاطب نہیں کرونگا اور خدا تعالیٰ کے فیصلہ پر نظر رکھونگا۔آج سے یہ سلسلہ الحکم میں بند کیا جاتا اور خدائی فیصلہ کا انتظار فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔

(الحکم قادیان ۱۰۔اپریل ص ۱۲ کالم ۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

لیکن افسوس کہ (الحکم قادیان کے) اڈیٹر صاحب نے اس عہد واثق کو نہ نباہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑے ہی دنوں بعد ۱۰ مئی کے الحکم کے صفحہ ۲ پر پیسہ اخبار کو جوابات دیئے جس کے سرے پر ایک شعر بھی لکھا کہ

نیش عقرب کہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعتش ایں ست

اس شعر کے بعد ایک بڑا لمبا مضمون پیسہ اخبار کے جواب میں لکھا ہے۔

پھر اسی پرچہ ۱۰ مئی کے صفحہ ۸ پر اخبار وطن لاہور کے ایک مضمون کا جواب ہے جس کی سرخی یہ ہے: وطن کے لئے تو خاموشی ہی بہتر تھی

پھر ۲۴ مئی کے صفحہ ۱۱ پر پیسہ اخبار اور پرکاش کو جواب دینے کی کوشش کی ہے ۔غرض اس طرح کئی ایک مخالفوں کو جوابات دینے میں مضامین لکھے ہیں۔سوال یہ ہے کہ کیا اب آسمانی فیصلہ کا انتظار نہیں رہا، یا فیصلہ ہو گیا ،تو کیا آپ کے خلاف منشاء ہوا ہے جو اپنے قلم سے کام لینے لگ گئے ۔ بلکہ اصل یہ ہے کرشن جی ...کبھی اپنے قول وقرار کے پکے نہیں آپ نے کئی ایک دفعہ توبہ کی مگر وہ توبہ آپ کی ایک رند کی توبہ سے زیادہ دیرپا ثابت نہ ہوئی جو کہتا ہے

شب کو مئے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہی حال جناب کرشن جی کا ہے چنانچہ ۱۰۔ اپریل کے الحکم میں آپ نے خاموشی کا سرکلر دیا تو ۱۸۔ اپریل کو ایک اشتہار النداء چھاپا جس میں پیسہ اخبار وغیرہ کے نام لے کر جواب دیئے پھر ۲۲۔مئی کا اشتہار چھاپا وہ تو سارے کا سارا ہی پیسہ اخبار کے ایک مضمون کا جواب ہے جس میں پیسہ اخبار نے لکھا تھا کہ جب کہ مرزا صاحب نے گورنمنٹ سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت خوف ناک پیش گوئی کا اظہار نہ کرونگا تو اب زلزلہ کی پیش گوئی کیوں کی ۔ گورنمنٹ کو اس پر توجہ دلائی تھی اس پر حضرت مسیح اور مہاراج کرشن جی کو لالے پڑ گئے ،تو ۲۲ مئی کو گورنمنٹ کے حضور میں ایک معذرت لکھی جس میں پیسہ اخبار کو جواب دینے کی کوشش کی۔

یہ وجہ ہے کہ الحکم کو بھی حوصلہ ہوا کہ وہ مخالفوں کو جواب دینے لگا کیونکہ اس نے دیکھا کہ خود بدولت مہاراج ہی اپنے کہے پر عمل نہیں کرتے مسیح مہدی کرشن اور کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیا ہی خدا کے فیصلہ سے پہلے قلم اٹھا چکے ہیں۔ پھر ہمارا تو منصب ہی یہی ہے کہ:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

لیکن کیا اہل حدیث کا حق نہیں کہ کرشن جی مہاراج سے درخواست کرے کہ:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

ہم نے آپ کا کیا گناہ کیا کہ ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے۔ اور اہل حدیث کے لئے فیصلہ الٰہی کا انتظار بتاتے ہو۔ یہ کیا حق تلفی ہے؟ کیا اہل حدیث کا کوئی قصور ہے۔ ہاں یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ اہل حدیث معمولی باتیں نہیں لکھا کرتا، بلکہ چونکہ آپ کے گھر کا بھیدی ہے اسلئے ہر ایک بات پتہ کی کہتا ہے جسکا جواب مشکل ہے۔

اچھا اور نہیں تو براہ مہربانی اتنا تو بتا دو کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مرحوم نے کس جگہ لکھا ہے کہ ہم دونوں (مرزا اور مولویوں) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائیگا جیسا کہ کرشن جی مہاراج کا دعوی ہے جس کا ذکر اہل حدیث کے کئی ایک سابقہ نمبروں میں مفصل ہو چکا ہے۔ اگر مہاراج خود بتلائیں تو مبلغ پانچ سو اور اگر ان کا کوئی چیلہ بتلائے تو دوسو روپیہ انعام لیں۔ گر نہ بتلائیں تو پبلک جان جائے گی کہ:

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

(الحکم کا متذکرہ بالا مضمون یوں ہے:

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالفوں کو آخری جواب

آج ۹۔ اپریل کو ظہر اور عصر کی نماز سے پہلے جو جمع کی گئی تھیں اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کے حضور مخالفوں کی نکتہ چینیوں اور اعتراضوں کا ذکر کیا گیا کہ وہ کس پر درندگی سے حملے کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں۔ یہ ذکر اس وقت آیا جب کہ آپ خدا تعالیٰ کی وہ وحی جو دوسری جگہ درج ہے سنا چکے تھے مخالفوں کے ذکر میں اہل حدیث کے مضامین اور لاہور کے ڈیلی ٹائمز اور ست دھرم پرچارک وغیرہ کے اعتراضات کا ذکر کیا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اس پر آپ (مرزا) نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ، ان سب کوتفویض الی اللہ کرو۔اللہ تعالی کی وحی بتاتی ہے کہ اس فعل میں وہ خود احکم الحاکمین ہے تمہارے قلم میں اتنا زور نہیں ہوگا جو خدا تعالی کے فعل میں ہوگا۔ اس نے ہم پر ظاہر کیا ہے کہ وہ خود ہی ایک فیصلہ کریگا اور ہم اسی کے منتظر ہیں۔ مجھے اسی لئے اس نے فرمایا فاصبر کماصبر اولو العزم انبیاء علیھم السلام کو ایسا ہی کرنا پڑتا ہے۔آخر ان کے صبر کا انجام عجیب ہوتا ہے۔اب یقیناً سمجھو کہ وہ وقت بہت ہی قریب آ گیا ہے جو جس قدر یقین کرے گا اسی قدر اس کا ایمان بڑھے گا خدا تعالی پہلے سے مجھے فرما چکا ہے

قرب اجلك مقدر و لا يبقى لك من المخز يا ت ذكراً

غرض اللہ تعالی اس جماعت کو اپنے وجود پر روشن اور تازہ ایمان دینا چاہتا ہے میں یہی دعا کرتا رہتا ہوں کہ خدا تعالی ان کو ہر قسم کی آفات سے محفوظ رکھے۔

خدا کے مامور ومہدی کی زبان سے یہ باتیں سن لینے کے بعد گناہ ہے کہ میں کسی مخالف کے جواب میں قلم اٹھاؤں پس اہل حدیث ہو یا کوئی اور اخبار جو اس سلسلہ پر اعتراض کرتا ہے اور خدا تعالی کے مہدی اور مسیح کی توہین کرتا ہے اور بے باکی اور شوخی سے گالیاں دینے میں اپنی کامیابی سمجھتا ہے وہ جس قدر گالیاں دینی چاہتا ہے دیتا رہے میں اس کو مخاطب نہیں کرونگا اور خدا تعالی کے فیصلہ پر نظر رکھونگا آج سے یہ سلسلہ الحکم میں بند کیا جاتا ہے اور خدائی فیصلہ کا انتظار فا نتظروا انی معکم من المنتظرین

(الحکم ۔۱۰۔اپریل ۱۹۰۵ء ص ۱۲)

چہا در قادیان بینی

(نامہ نگار خود ذمہ دار ہے۔اڈیٹر اہل حدیث)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
خطا بینی دغا بینی ریا بینی زیاں بینی

صاحبان! قادیانی اخبار الحکم ۲۴ مئی صفحہ ۲ کالم ۳ پر یہ مضمون میری نظر سے گذرا کہ پیسہ اخبار کو مبارک ہو کہ لاہور میں دو دفعہ زلزلے کے دھکے لگے۔ پیسہ اخبار اور اس کے دوستوں کو مبارک ہو جو کہتے تھے کہ لاہور وغیرہ میں زلزلہ نہیں آئے گا۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائے عشق ہے خدا تعالی کا کون مقابلہ کر سکتا ہے اور اس کے علوم پر کون احاطہ کر سکتا ہے ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ مرزا صاحب کا صرف یہی دعوی نہ تھا کہ زلزلہ صرف لاہور والوں کے لئے آئے گا۔ زلزلہ آئے گا یا کوئی اور آفت آئے گی بلکہ یہ دعوی تھا کہ تمام خطہ زمین پر کوئی آفت آئے گی اور ساتھ یہ بھی لکھا تھا کہ وہ زلزلہ جو کہ مورخہ ۱۴ ۔اپریل ۱۹۰۵ء کو آیا تھا اس سے کئی درجہ سخت اور آفت رسان ہوگا اور آنے والے زلزلہ یا آفت کی کوئی حد نہیں دی گئی تھی حالانکہ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء جس کا الحکم حوالہ دیتا ہے کہ لاہور میں زلزلہ آیا جس کی یہاں کوئی اصلیت نہیں ہے شاید چند ہی ایسے وہم پرست ہوں گے جن کو یہ وہمی زلزلہ محسوس ہوا ہوگا اگر ایسا ہی خفیف یعنی وہمی زلزلہ آنا تھا تو مرزا نے اپنے وہم پرست مریدوں کو کیوں لکھ بھیجا تھا کہ تم اپنے گھروں کو چھوڑ کر جنگلوں میں چلے جاؤ کیوں مرزا نے ان کو اور ان کے اہل و عیال کو جنگلوں میں در بدر خاک بسر کیا اور بچاروں پر ڈاکے پڑے اور طرح طرح کی مصیبتیں اور ناجائز تکلیفیں ان بے چارے وہم پرستوں نے اٹھائیں اور زلزلہ بھی نہ آیا آخر کار وہ تنگ آکر اپنے اپنے گھروں کو چلے آئے اور مرزا کے حکم کو بالائے طاق رکھ دیا اور گھروں کو آتے اور مارے شرم کے کسی کو منہ نہ دکھاتے تھے یہی مثال ہو رہی تھی

چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

اب اڈیٹر الحکم قادیان کو شرم کرنی چاہیے اور ڈوب کر مر جانا چاہیے کہاں وہ عظیم الشان اور خوفناک زلزلہ آیا جو آگے کبھی کسی آنکھ نے نہیں دیکھا تھا اور نہ کسی کان نے سنا تھا جس کی کہ مرزا نے بڑے زور سے خبر دی تھی شاید یہ زلزلہ قادیان میں آیا ہوگا کیا اب مرزا کی رسوائی دور کرنا چاہتے ہو اور لوگوں کو دھوکے دیتے ہو شرم شرم شرم مگر مرزائیوں کو شرم کہاں؟ اگر مرزائیوں کو یا مرزا کو شرم ہوتی تو مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں یعنی محمدی بیگم والی پیش گوئی جس کے بارے میں مرزا نے لکھا تھا کہ اس کا نکاح میرے ساتھ آسمان پر خدا نے کر دیا ہے اور وہ دوسرے کے گھر تڑا تڑ بچے جن رہی ہے، مرزا کی اس پیش گوئی کو دیکھ کر مرزائی گروہ میں اگر کچھ حمیت ہوتی تو وہ چلّو بھر پانی میں ڈوب کر مر جاتے مگر شرم چہ کنی چو پیش مردان بیا یدوالا معاملہ ہے۔

کیوں رے الحکم اب بھی شرم کرو گے یا نہیں۔ کیا الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۵ء و ۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مئی ۱۹۰۵ء میں جو مضمون مرزا نے بعنوان ضروری گذارش لائق توجہ گورنمنٹ لکھا ہے اس میں کسقدر خوش آمد درآمد مارے خوف کے مرزا نے کی ہے اور مارے خوف کے اس امر کو مان لیا ہے کہ میں نے لوگوں کو بالکل نہیں ڈرایا اور نہ ہی میں نے یہ کہا ہے کہ ضرور ہی زلزلہ آئے گا اور کوئی وقت بھی میں نے مقرر نہیں کیا میں نے تو یہ لکھا تھا کہ کوئی آفت آئے گی جو اپنے اندر زلزلے کی ہیبت رکھتی ہوگی وغیرہ وغیرہ میں نے زلزلے کی پیش گوئی کوئی نہیں اب تم کس منہ سے کہتے ہو اور تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ لاہور میں ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو دو دفعہ زلزلہ کے دھکے لگے اگر تم اس کے ثبوت میں لاہور کی دو لاکھ کے قریب آبادی میں سے ایک ہزار آدمیوں کی تحریری شہادت پیش کرو تو ہم تم کو ایک ہزار روپیہ انعام دیں گے کیا مرزا مارے خوف کے کانپ نہیں رہا اور گورنمنٹ کے آگے رو رو اور چلا چلا کر بار بار یہ نہیں کہہ رہا کہ میں نے کوئی بھی لوگوں کو خطرے میں نہیں ڈالا اور نہ ہی میں کچھ بد نیتی سے زلزلہ کے متعلق لکھا ہے۔ کیا مارے خوف کے مرزا نے یہ نہیں کہا کہ میری پیش گوئی کو لوگ ٹھٹھا کرتے ہیں اور مضحکے اڑاتے ہیں اور میری پیش گوئیوں سے لوگ نہیں ڈرتے اور مجھے ہمیشہ جھوٹا کافر اور دجال کہتے ہیں کیا میرے اشتہار کو مارے خوف کے مرزا نے الحکم و بدر میں بار بار نہیں لکھا بھلا تم ہی بتاؤ کہ اس کے کیا معنی ہیں کہ مرزا بار بار اپنے خانہ ساز اخباروں میں میرے اشتہار ۶ مئی ۱۹۰۵ء کو کیوں درج کرتا ہے اور مرزا کی کیا غرض ہے میں پھر تمہیں اس امر کا بڑے زور سے چیلنج دیتا ہوں اگر تم میں کچھ غیرت یا حمیت ہے تو یہ ثابت کرو کہ ۲۲ مئی ۱۹۰۵ء کو لاہور میں دو دفعہ زلزلہ آیا اور مرزا کی پیش گوئی سچی ہوئی اگر تم ثابت کر دو تو میں تمہیں تین ہزار دونگا۔ میں مرزا کی تمام پیش گوئیوں کو اور الہام جھوٹے ثابت کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہوں فی پیش گوئی صرف دس دس روپیہ داخل کرو تو میں تمام الہام اور پیش گوئیاں براہین سے لے کر آج تک مرزا نے جس قدر کی ہیں جھوٹی ثابت کرونگا اگر کچھ بھی غیرت ہے تو میدان میں آؤ اور مرزا کو ساتھ لاؤ میں نے جس قدر پیش گوئیاں مرزا کے متعلق کی تھیں وہ سب کی سب پوری ہوگئیں صرف نکاح والی پیش گوئی ابھی باقی ہے اس کی میعاد ابھی دور ہے وہ بھی خدا نے چاہا تو ضرور پوری ہوگی۔

راقم ملا محمد بخش سکرٹری انجمن حامی اسلام لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جون ۱۹۰۵ء ص ۶۔ ۷)

قادیان کی سیر

(قاضی ظہور الحسن ساکن سھوارہ ضلع بجنور)

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
پئے یک سود مرزا صد زیاں با مرداں بینی

ماہ جون ۱۹۰۵ میں میں قادیان پہنچا یہ ایک چھوٹا سا بے رونق قصبہ ہے یہاں کے باشندے مفلوک الحال زیادہ، باعلم کم ہیں سب سے پہلے میں نے مرزا صاحب کا مدرسہ اور بورڈنگ دیکھا۔ انتظام آسائش وطلباء وطرز تعلیم قابل تعریف ہے۔ مگر زیادہ وقت معلمین و متعلمین کا بحث مباحثہ اور مرزائی کرامات و معجزات کے بیان میں گذرتا ہے۔ اسکے بعد مہمان خانہ دیکھا جہاں ایک معقول رقم روزانہ بے دردی سے صرف ہوتی ہے۔ متعدد اور نفیس کھانے طیار رہتے ہیں۔ سفید پوشوں کی خاصی مدارات ہوتی ہے۔ غریب کو یہاں بھی چار دھکے زیادہ پڑتے ہیں (بلا از آسمان آمد پرسید خانہ غریب کجا است، اڈیٹر اہل حدیث)۔

پھر مرزا صاحب کا مکان دیکھا جو پختہ اور وسیع ہے۔ اب اس میں فیشن ایبل کمروں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ تھوڑی دور آگے چل کر ایک پرانی مسجد ہے۔ اسی کے صحن میں مرزا صاحب کے والد کا مزار ہے۔ قبر کے قریب منارۃ المسیح (جس کی فضول اور بے کار تعمیر آج کل بند ہے) واقعہ ہے۔

جہاں تک مجھے تحقیق ہوا ہے مرزا صاحب کی جائدادی آمدنی مصارف مذکورہ کا عشر عشیر بھی برداشت نہیں کرسکتی۔ یہ اخراجات اسی گراں قدر ٹیکس سے پورے ہوتے ہیں جو مریدین ادا کرتے ہیں۔

مرزا صاحب ادائے نماز پنجگانہ کیلئے باہر آتے ہیں۔ اسی وقت نو واردوں سے مختصر ملاقات ہو جاتی ہے۔ البتہ نماز مغرب کے بعد کچھ دیر بیٹھتے ہیں۔ تنہائی میں کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نہیں ملتے ۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ جب خدا نے ان سے حفاظت کا وعدہ کرلیا ہے تو یہ احتیاط کیوں ہے؟

نماز با جماعت ہوتی ہے خود ایک ہی مصلے پر امام کے برابر کھڑے ہوتے ہیں نماز میں امام اور مقتدیوں کے رونے کی آوازیں آتی ہیں مگر آنسو نہیں نکلتے ۔

آج کل قصبہ سے باہر ایک باغ میں معہ کثیر تعداد مریدین کے مقیم ہیں۔ ڈیرہ خیمہ شامیانہ استادہ ہیں جن کی کثرت اور شان وشوکت کو دیکھ کر یہ گمان ہوتا ہے کہ کسی والی ملک کا کیمپ ہے ۔مرزا صاحب خوش پوشاک خوش خوراک آدمی ہیں۔ غالباً سیر بھر عطر روزانہ ملا جاتا ہوگا۔ قیمتی ادویات مصفی مفرح مقوی مبہی کی تلاش وتیاری ہوتی رہتی ہے ۔ الغرض ہر قسم کا سامان عیش وعشرت کافی طور پر مہیا ہے اور مرزا صاحب خوب لذات دنیاوی کے مزے اڑاتے ہیں۔ اور اس قدر ثروت اور دولت کے حاصل ہونے کے باوجود دعوی امامت ، حج بیت اللہ سے محروم ہیں۔ سخت تعجب کا مقام ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ وحضرات خلفاء راشدین نے جو بڑی بڑی سلطنتوں کے مالک ہوئے ہیں کبھی اس قسم کے ٹھاٹھ نہیں ڈالے ، بلکہ لذات نفسانی اور اظہار شان و شکوہ سے متنفر رہے ۔ اور جناب عیسیٰؑ بالکل ہی تارک الدنیا تھے۔ مرزا صاحب جو آپ کو جناب سرور کائنات ﷺ کا متبع صادق امام امت مرحومہ اور مسیح موعود بتاویں ان کے خلاف تعیش میں زندگی بسر کریں ، میرے خیال میں انبیاء اور آئمہ اولیاء اسلام اور دنیا کے تمام مذاہب کے مقدس لوگوں میں کوئی بھی عیش پسند نہیں ہوا۔

سیکھے معشوقی کے انداز نرالے تم نے
جیسی طینت تھی وہی رنگ نکالے تم نے

نماز عصر سے قبل میں نے حکیم نورالدین صاحب (جو قادیانی کشتی کے ناخدا ہیں) سے عرض کیا کہ مجھ کو مرزا صاحب کی خدمت میں کچھ شبہات پیش کرنے ہیں اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مجھ کو اسکا موقع دیا جائے حکیم صاحب نے فرمایا کہ حضرت صاحب زبانی مباحثہ کو ناپسند کرتے ہیں اور اکثر ناراض ہو جاتے ہیں (چوں حجت نماند جفا جوے را۔ بہ پیکار کردن کشد روئے را۔ اڈیٹر) آپ جو کچھ چاہیں بعد نماز مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں ۔تھوڑی دیر میں اذان ہوئی اور مرزا صاحب برآمد ہوئے سلام ومصافحہ کے بعد مختصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات چیت کر کے نماز کو کھڑے ہو گئے اور بعد نماز فوراً چلے گئے میں حکیم صاحب کے ساتھ ان کے مقام نشست پر چلا آیا اور اس طرح گفتگو شروع ہوئی

حکیم صاحب: ہاں صاحب! آپ فرمایئے آپ کیا دریافت کرنا چاہتے ہیں؟

قاضی: پہلے یہ عرض کرنا ضروری خیال کرتا ہوں کہ میں نہ کوئی پیرزادہ ہوں نہ امیر زادہ نہ عالم نہ کہیں کا حاکم نہ موجودہ علماء یا صوفیاء میں سے کسی سے بیعت ہوں۔ الغرض مجھ میں کوئی بات ایسی نہیں جس سے مجھ کو مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہونے پر یہ خیال ہو کہ ان سے بیعت کرنے میں میری ہتک یا کوئی جرح ہے۔ اسکے بعد گذارش ہے کہ آپ نے کس عقلی دلیل سے مرزا صاحب کو مامور من اللہ سمجھا۔ اور میرا خیال یہ ہے کہ جو لوگ مامور من اللہ ہوئے ہیں ان کی ماموریت سے جناب باری عز اسمہ کا یہ منشا ہوتا ہے کہ خلق اور دین حق کو برکات اور فوائد حاصل ہوں اس لئے معلوم ہونا چاہیے کہ مرزا صاحب کی ماموریت سے خلق خدا اور اسلام کو کیا کیا فوائد اور برکات حاصل ہوئی

حکیم صاحب: اول یہ کہ اگر مرزا صاحب مامور من اللہ نہ ہوتے تو اللہ تعالی ضرور ان پر عذاب نازل کرتا اور اتنی دراز مدت تک مہلت نہ دیتا۔

دوم، حضرت صاحب کی ان عظیم الشان پیش گوئیوں کا راست ثابت ہونا جن کا قوت و علم انسانی سے بالاتر اور مثیل انبیاء کے ہونا عقل سلیم تسلیم کرتی ہے (جن کی مفصل بحث ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں ملتی ہے جس کے جواب کے لئے مبلغ دو ہزار روپیہ انعام ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔

سوم، حضرت صاحب کے عربی الہامات جن کی خوبی پر مثل قرآن شریف کے دعوی ہے چنانچہ آج تک کسی نے اس مقابلہ میں کامیابی حاصل نہیں کی آپ بھی کسی عالم کی کوئی عربی تصنیف یا مضمون ایسا بتلاویں جو حضرت اقدس کے الہامات کا ہم پلہ ہو۔

چہارم، استقلال، کیونکہ کاذب بے انتہاء مصائب و مخالفت کی تاب نہیں لاسکتا۔

پنجم، آپ کا صبر و اخلاق جو مثل انبیاء کے ہے۔

ششم، ضرورت وقت، کہ اسلام میں نئے نئے فرقے پیدا ہو گئے جن کی وجہ سے ترقی اسلام مسدود ہو گئی، باہمی اختلافات غیروں کے اعتراضات سے صداقت پر پردہ پڑ گیا تھا۔ سب کو متحد و متفق کرنے صراط مستقیم پر لانے کے لئے ایک امام کی ضرورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔ سیدھے اور صاف دلائل اور کرامات صادقہ سے سب کو دین حق کا راستہ دکھلایا مسلمانوں کے دلوں سے بغض وعناد کو نکالا گیا (سب مسلمانوں کی بات چھوڑیں ان کے اپنے مریدوں کے کے ایسے پاکیزہ اخلاق ہیں کہ خود ہی شہادت القرآن کے ملحقہ اشتہار میں دام افتادوں کی شکایت کرتے ہیں کہ کتوں کی طرح آپس میں لڑتے ہیں)۔ خونی مہدی کی آمد کے عقیدہ کو جس کے مسلمان غیروں کی خون آشامی کے لئے منتظر تھے۔ باطل کیا۔ خلق خدا میں اتفاق پھیلایا۔ دشمنان اسلام جو کمال دلیری سے اسلام پر حملہ آور ہوتے تھے حضرت صاحب نے ان کو ایسے دنداں شکن جواب دیئے کہ سب دم بخود رہ گئے اس کے دلائل اور کرامتوں کو دیکھ کر ششدر اور اسلام کے گرویدہ ہو گئے،

یہ فوائد ہیں جو دین خدا کو حضرت اقدس کی ماموریت سے پہنچے اور یہ ایسے سیدھے سادھے دلائل حضرت صاحب کی ماموریت کے ہیں کہ جن پر غور کرنے سے خوش فہم اور طالب حق کو تردد کا مقام نہیں رہتا،

قاضی: جو لوگ اللہ پر افتراء کریں ان پر عذاب نازل ہونے کی کوئی میعاد مقرر ہے؟ کسی آیت یا حدیث کے حوالہ سے فرمائیں۔ اور کوئی ایسی پیش گوئی پیش کریں جو ٹھیک وقت پر موافق... ظاہری معنوں کے پوری ہوئی ہو اور کونسا نیا فرقہ اسلام میں پیدا ہوا ہے۔

حکیم صاحب: کسی آیت یا حدیث میں خدا پر افتراء کرنے والوں پر عذاب نازل ہونے کی کوئی میعاد مقرر نہیں ہے لیکن مسیلمہ کذاب وغیرہ کے حالات سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسے لوگ بہت جلد مبتلائے عذاب ہو جاتے ہیں لیکھرام کی نسبت پیش گوئی اس کے مرنے سے عرصہ دراز پہلے کی تھی اس کے تفصیلی حالات کئی بار مشتہر ہو چکے ہیں۔ اگر آپکو اس سے آگاہی نہیں ہے تو فرماویں ابھی اشتہارات وکتابیں منگا کر دکھلایا جاوے۔ اسی طرح صدہا پیش گوئیاں ہیں اور ایسا تو بارہا اتفاقا ہوا ہے جس کے شاہد یہاں کے کئی آریہ ہیں کہ حضرت صاحب نے فرمایا آج ہمارے نام فلاں مقام سے اتنے روپیہ کا منی آرڈر آئے گا تھوڑی دیر کے بعد منی آرڈر آ گیا۔ اسی طرح زلزلہ کی پیش گوئی فرمائی تھی جو بڑی صفائی سے پوری ہوئی بعض پیش گوئیوں میں استعارات بھی ہیں۔ اس زمانہ میں ایک تو علی گڈھ والے سید نے نیچری مذہب ایجاد کیا اور اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تفرقہ ڈالا۔

قاضی: آپ کی پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ جب کہ کسی آیت یا حدیث سے اللہ پر افتراء کرنے والوں کے لئے کوئی میعاد نزول عذاب کے واسطے مقرر نہیں تو مرزا صاحب کا اب تک مبتلائے عذاب نہ ہونا ان کے دعوی کی صداقت کی دلیل نہیں بن سکتا کیونکہ ممکن ہے آئندہ ایسا ہو: دیر گیر د سخت گیرد در بلائے

میرے نزدیک تو جن لوگوں نے اللہ پر افتراء کیا ہے ان میں بعض ایسے ہوئے ہیں کہ ان کا کچھ تھوڑا ہی عرصہ میں خاتمہ کر دیا گیا جیسے مسیلمہ وغیرہ اور اکثر ایسے ہوئے ہیں کہ ان کا معاملہ عاقبت پر رکھا گیا ہے۔

محرفین معتقدین توریت و انجیل، مصنفین ژند اوستہا وغیرہ جنہوں نے اپنے خیالی مضامین اور من گھڑت مسائل کو جناب باری کی طرف منسوب کیا ایسا مروج کیا کہ ان کے معتقدین کی تعداد پیروان دین حق سے زیادہ ہے اور اب ان کے مقلدین دلائل سے ان انسانی تصانیف کو الہامی مشہور کر کے افتراء پر افتراء کر رہے ہیں اور تمام آفات سے محفوظ ہیں چونکہ یہ زمانہ غایت درجہ شرور وفتن اور امتحان اہل ایمان کا ہے اس لئے غالباً مرزا صاحب قسم آخر کے لوگوں میں ہوں گے۔

دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ اکثر پیش گوئیاں تو ایسی ہیں کہ جن میں نہ کوئی میعاد ہے اور نہ ہونے والے معاملے کا صاف مذکور ہے جیسے زلزلہ کا ایک دھکا، اس میں نہ کوئی میعاد مقرر ہے جیسا کہ مرزائی اشتہارات سے ثابت ہوتا ہے نہ یہ معلوم ہے کہ درحقیقت زلزلہ ہی ہے یا کسی اور آفت کو زلزلہ سے تعبیر کیا ہے۔ اس قسم کی پیشگوئیاں ضرور پوری ہو جاتی ہیں کیونکہ تمام آفات اور قیامت تک کا زمانہ اس پیشگوئی کے تحت میں داخل ہے۔ منجموں کی پیش گوئیوں میں میعاد اور حادثہ کا نام اور باتیں ہوتی ہیں، اکثر صحیح ہوتی ہیں بعض غلط اس مقابلہ میں ان کا نمبر مرزا صاحب سے بڑھا ہوا ہے کوئی مرزائی پیش گوئی ایسی نہیں جو موافق اپنے ظاہری معنی کے ٹھیک وقت پر پوری ہوئی ہو۔ اور اس کو معمولی منجمین کی پیش گوئیوں کے مقابل میں رکھ سکیں۔ جیسے آتھم اور احمد بیگ کی لڑکی والی پیش گوئیاں، لیکھ رام والی پیش گوئیوں میں عذاب کا وعدہ ہے نہ کہ موت کا۔ موت چونکہ لازماً سب پر وارد ہوتی ہے اور اس کے لئے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبب ضرور ہوتا ہے اس لئے موت معہ اپنے سبب کے خواہ مرض ہو، یا قتل یا غرق وغیرہ، داخل عذاب نہیں ہوسکتی ۔ علاوہ ازیں وہ اپنی میعاد سے ایک سال قبل وقوع میں آئی جس کا مرزا صاحب کو تحفہ گولڑ ویہ میں اقبال ہے اس کی تاویل یہ کی گئی ہے کہ لیکھ رام اپنی بدزبانی میں بڑھ گیا ہے اس لئے ایک سال قبل مورد عذاب ہوا ۔ لیکن جو شخص یہ جانتا ہے کہ خدا صادق الوعد ہے وہ ایسی لچر تاویل کو کب قبول کرسکتا ہے خصوصاً ایسے نازک موقع پر جب کہ خدا نے اپنے ایک مامور کی صداقت ثابت کرنے کے لئے ایک میعاد مقرر کی ہو ۔ اور اس میں کئی قسم کی تشریح بھی تقدیم وتاخیر کی نسبت نہ ہو، پھر اس میں کمی بیشی واقع ہو ۔ قادیانی آریئے لیکھ رامی استفسار پر مرزائی کراماتوں اور پیشگوئیوں کی تصدیق سے انکار کر چکے ہیں منی آرڈر کی آمد کی پیشین گوئی ایک معمولی امر ہے عام قاعدہ ہے کہ روپیہ بھیجنے والا دو چار روز قبل اطلاع دے دیتا ہے زلزلہ کی پیش گوئی کو مرزا صاحب خود ازالہ اوہام حصہ اول میں بے حقیقت قرار دے چکے ہیں اور قبل از آمد زلزلہ کوئی اشتہار ان کی طرف سے بہ تعیین تاریخ صاف الفاظ میں نہیں ہوا ، اور اب تو اسی نام سے الہاموں کی ڈاک لگ گئی وہ سادھو جس نے دھرم سالہ میں ایک روز قبل کہا تھا کہ کل خوفناک زلزلہ آئے گا ، اور اب ایک بڑی آفت کے آنے کی خبر دیتا پھرتا ہے مرزا صاحب سے سبقت لے گیا جن کی پیشگوئیوں میں استعارات بتلائے جاتے ہیں وہ ایسے نرالے ہیں جن کو سن کر احمق بھی ہنستے ہیں ۔ جیسے آتھم والی پیش گوئی میں جب وہ مر کر ہاویہ میں نہ گرا ، تو اس کے خائف ہونے کو ہاویہ بنایا ، اور اسکے دل میں تائب ہونے کو (جس کا علیم خدا ہے ، لیکن بظاہر آثار نہیں پائے گئے) موت سے بچنے کا سبب ٹھہرایا ۔

تیسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ مرزائی عربی الہامات میں زیادہ حصہ آیات قرآنی اور احادیث محبوب سبحانی ومشہورے شعراء وعلماء کے کلام کا ہوتا ہے (جس کی مثال احمد بیگ کی لڑکی والا الہام ہے سنعید ھا سیرتھا الاولی ، رسالہ انجام آتھم ، یعنی ہم اس کو کنواری کرکے تیرے پاس لائیں گے جس کی مرزا صاحب کو ابھی امید ہے ۔ آہ : یاں انتظار وصل وہ آغوش غیر میں ۔ قدرت خدا کی درد کہیں اور دوا کہیں ۔ اڈیٹر اہل حدیث) البتہ مرزا صاحب کہیں مقدم موخر کر دیتے ہیں یا کوئی لفظ بڑھا دیتے ہیں جیسے لیکھ رام والی پیش گوئی عجل جسد له

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوار اور زلزلہ کی پیش گوئی، ایسی صورت میں انکا عدیم النظیر ہونا مرزا کی ماموریت کا ثبوت نہیں ہوسکتا اس پر بھی پیسہ اخبار وغیرہ میں ان کے مقابلہ پر عربی عبارتیں لکھی جاتی ہیں الہامی قصیدہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے بہت سی غلطیاں نکالیں اور مرزا صاحب سے بجز سکوت کے کچھ نہ بن پڑا۔ متقدمین کی تو مصنفہ بہت سی ایسی کتب عربی میں موجود ہیں کہ جن کے مقابلے پر مرزا صاحب ایک حرف بھی نہیں لکھ سکتے علماء زمانہ حال میں سے ہندوستان میں ایک عربی اخبار البیان نکلتا ہے مولانا رحیم اللہ صاحب بجنوری نے ایک کتاب جسکا نام غالبًا قاسم العلوم ہے مولوی ثناء اللہ صاحب نے تفسیر القرآن بکلام الرحمن تصنیف کی ہے مصر وعرب کا تو ذکر ہی کیا ہے اگر کچھ حوصلہ ہے تو مرزا صاحب مرد میدان بنیں اور تصانیف مذکورہ میں سے اپنے الہامات کا مقابلہ کریں اور جو غلطیاں ان کے الہامی قصیدہ میں نکالی گئی تھیں ان کا تسلی بخش جواب دیں

چوتھی دلیل کا جواب یہ ہے کہ مفصل بیان فرمائیے کہ کون کون سے ناقابل برداشت مصائب مرزا صاحب کو پڑے اور کس کی مخالفت سے کون سا عظیم الشان نقصان پہنچا۔ زیادہ سے زیادہ کسی مولوی نے تکفیر کا فتوی دے دیا ہو لیکن آپ کے حضرت صاحب نے اس کا بدلہ نہ چھوڑا ہوگا جناب من یہ گورنمنٹ انگلشیہ کا پرامن عہد حکومت ہے جو جس کا جی چاہے کرے اور جب تک چاہے نباہے کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ اسی طرح ذرہ سرسید احمد خان اور پنڈت دیانند کے استقلال پر نظر کیجئے اور اپر بھی ایمان لائیے۔

پانچویں دلیل کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب کو صابر وخلیق کہنا برعکس نام نہند زنگی کا فور کا مصداق ہے باوجودیکہ خدا نے ان سے نصرت وحفاظت کا وعدہ کرلیا ہے اسپر بھی اگر کوئی ان پر ایک دعوی کرے تو وہ دس کرتے ہیں جناب رسالت مآب ﷺ کی پیروی نہیں کرتے کہ جو آپ پر ظلم کرتے آپ ان سے نیکی سے پیش آتے تھے جنہوں نے کھانے میں زہر دیا تھا ان کی بہتری چاہی جو تارک الوطنی اور طرح طرح کے مصائب کے باعث ہوئے ان کو امن دیا حفاظت کی۔ اخلاق کی یہ کیفیت، اگر کسی نے ایک سخت کلمہ کہا یا لکھا ہے (مرزا نے) اس کو ہزار گالیاں سنائیں مولوی صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالوی وغیرہ کے مقابلے کی تحریرات شاہد ہیں بلکہ جنہوں نے کچھ بھی نہیں کہا ان کی نسبت خواہ مخواہ بعض تصانیف میں سخت الفاظ استعمال کیئے ہیں جیسے مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مسلمانوں کی دل آزاری کے لئے امام مہدی اہل اسلام کو خونی مہدی وغیرہ الفاظ سے یاد کیا اگر کوئی متلاشی حق کوئی شبہ پیش کرے تو ناراض ہو جاتے ہیں جیسا کہ آپ پیشتر فرما چکے ہیں گویا زود رنج بھی ہیں۔ احمد بیگ کی لڑکی کے معاملہ میں فضل احمد کی بیوی کو کیسے ناجائز دباؤ ڈالے ان کی وہ شرمناک تحریریں مولوی ثناء اللہ صاحب نے رسالہ الہامات مرزا میں چھاپی ہیں اور مرزا صاحب کی طرف سے ان کی تغلیط نہیں کی گئی۔ اگر وہ تحریریں فرضی ہوتیں تو مرزا صاحب ایسے نہ تھے جو مولوی صاحب پر بغیر دعوی کئے یا جواب دیئے رہ جاتے۔ یہ تمام معاملات آپ کے حضرت صاحب کی سخت مزاجی خود غرضی نفس پروری کو بڑی صفائی سے ثابت کرتے ہیں۔ صبر و اخلاق میں بھی سرسید کا نمبر بڑھا ہوا ہے کسی اخبار کا کوئی نمبر اسکے ہجو سے خالی نہیں ہوتا تھا اور نہایت فحش گالیاں اسکو لکھی اور دی جاتی تھیں۔ اگر وہ آپ کے حضرت کی طرح دعوی کرتا تو سودوسو آدمی ضرور سزایاب ہو جاتے۔ تکفیر کے فتووں کا تو شمار مشکل ہے بہتوں کو اس کی تکفیر کی بدولت حج نصیب ہو گیا (اور اسی وجہ سے ہم نے کرشن قادیانی سے اسکا مقابلہ کیا) اس پر اس نے نہ کسی پر دعوی کیا نہ کسی کو گالی دی نہ کافر کہا۔ چھٹی دلیل کا جواب یہ ہے اس وقت اسلام میں جس قدر فرقے ہیں سب کے سب صدیوں سے تھے۔ امام رازی امام غزالی، ہارون الرشید کے عہد میں نیچریہ فرقہ کا ہونا ثابت ہے غالباً مولوی شبلی صاحب نے تذکرہ ہارون رشید میں بھی اس قسم کے عقاید کے لوگوں کا تذکرہ لکھا ہے۔ آج کل ترقی اسلام بغیر کسی سہارے کے بفضلہٖ تعالی روزفزوں ہے انگلستان وغیرہ میں بہت سے لوگ مشرف باسلام ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ ایسے ہی ہندوستان میں، چین میں تو کوئی حد ہی نہیں، اور اتحاد اتفاق بھی بڑھتا جاتا ہے اور ان میں سے کسی بات میں آپ کے حضرت صاحب کے مشن کو دخل نہیں حالات مذکورہ سے ثابت ہے کہ اس وقت کسی امام کی ضرورت نہیں البتہ زمانہ شناس علماء کی جو بفضل خدا اب پوری ہوتی جاتی ہے مرزا صاحب کی ماموریت تو صرف پنجاب ہی کے لئے مخصوص معلوم ہوتی ہے ورنہ اول درکعبہ پر جو سرچشمہ ہے دین متین کا مرزائی لیکچر ہوتا، اور عرب میں نہ خود گئے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی دوسرے معتبر حواری کی سرکردگی میں مشن روانہ کیا مقصد اصلی کو چھوڑ دیا جس کے ساتھ سب کچھ حاصل ہو جاتا۔ اور مسیح کی فرضی قبر کی تلاش کرنے کو مشن دوڑا دیا۔ صرف اشتہار بازی سے حق تبلیغ ادا نہیں ہوسکتا بتلایئے کتنے عرب اور ایرانی روسی جاپانی مرید ہوئے۔ پنجاب میں ہی دس بارہ ہزار آدمی مرزائی ہوئے ہوں گے اور اشتہاروں میں کبھی پچاس ہزار کبھی ایک لاکھ تعداد ظاہر کرنے سے نہ رعب پڑ سکتا ہے نہ صداقت ثابت ہوتی ہے مولانا حاجی امداد اللہ مہاجر، مولوی فضل الرحمٰن، خواجہ اللہ بخش حاجی وارث علی صاحبان رحمۃ اللہ علیھم میں سے ہر ایک صاحب کے مریدین کی تعداد لاکھوں ہے اور مولانا احمد حسن امروہی و مولانا رشید احمد گنگوہی کے مریدین کا اور معتقدین کا کا شمار مشکل ہے ممالک متحدہ آگرہ واودھ کے ہر شہر و قصبہ کی آبادی میں سے ۷۵ فی صد مسلمان ان حضرات کے معتقد ہیں اور ایسے ہی حضرات کو صراط مستقیم پر لانے اور متحد کرنے میں ساعی و مصروف ہیں چونکہ یہ کام انہوں نے محض خلوص سے اختیار کر رکھا ہے اس لئے ان کی سعی ایک حد تک کامیاب ہے مرزا صاحب قادیانی نے بجائے اتحاد و اتفاق کے اپنے لئے جدید فرقہ کی بنیاد قائم کر کے مسلمانوں میں نفاق ڈال دیا اور بجائے راہ راست پر رہنمائی کر کے کے لغو پیشین گوئیاں اور تاویلات رکیکہ کر کے بہتوں کو انبیاء سے بدظن اور اسلام سے مشکوک کر دیا:

حیف در دین نبی رخنہ گری پیدا شد

یہ آپ کا فرمانا غیر صحیح ہے کہ مسلمانوں کو غیر مذاہب سے بغض و عناد تھا۔ اگر تھا بھی تو فرمایئے، اب آپ کے حضرت نے اس کا کیا انسداد کیا۔ عوام پر ان کا کیا اثر ہے اور کیا ہوسکتا ہے اگر اپنی جماعت کی نسبت ارشاد ہے تو یہ مٹھی بھر آدمی کس شمار قطار میں ہیں غیروں کا تو ذکر ہی کیا ہے مرزائیوں کو تو مسلمانوں سے عناد ہے مرزائی اور مرزائیوں کی تالیفات شاہد ہیں لیکن لیکھ رام، ڈپٹی عبداللہ آتھم وغیرہ کی نسبت پیش گوئیاں کر کے ہندوؤں اور عیسائیوں سے عمر بھر جھگڑا بندھوا دیا۔ ہمیں ایسے مہدی کا انتظار ہے جو مسلمانوں کی غایت درجہ کی ذلت و قلت کی حالت میں مامور ہوگا ظالموں، مذہب میں رخنہ اندازوں سے بہ نظر حق طلبی بدلہ لے گا اور ظلم و فساد کو روکے گا۔ اس کو خونی مہدی کہنا بے جا خونی وہ ہوتا ہے جو بغیر گناہ کسی کو قتل کرے یا کسی کی موت کا باعث بنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے کرشن قادیانی لیکھ رام آتھم مولوی رسل بابا مرحوم مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم اور مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور خدا جانے کون کون جیسا کہ تحفہ گولڑویہ میں مذکور ہے (بقول خود بلاثبوت) ان کی وجہ سے مرے:

زندوں کے مارنے کو مسیح زمان ہوئے

ذرا کسی نے مخالفت کی اور مرزا جی نے کوسنے کو ہاتھ اٹھایا، جب جناب رسالت مآب رونق افروز عالم ہوئے، تو ملک پر برکات کا نزول ہوا۔ قحط دور ہوا، عرب فارسیوں کی غلامی سے آزاد مرفہ الحال ہوئے مرزا صاحب کی تشریف آوری سے ایسے قحط پڑے کہ الحفیظ

نہ برکوہ سبزہ نہ در باغ شخ۔ ملخ بوستاں خورد و مردم ملخ

طاعون ایسا پھیلا کہ الا ما ن۔ خدا کے دارالامان میں بہت سے گھر بے چراغ اور بہت بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوگئیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ طاعون سے دارالامان اور مرزائی جماعت دونوں محفوظ نہ رہے لیکن اس عاصی کا وطن بفضلہٖ تعالی اب تک محفوظ ہے زلزلہ ایسا آیا کہ کو نمونہ تھا ان زلزلة الساعة شیء عظیم

جگہ جو امن کی ڈھونڈی تو راہ بھی نہ ملی
وہ قہر تھا کہ خدا کی پناہ بھی نہ ملی

اور جس قدر دیہات وقصبات شہر اضلاع قادیان کے قریب تھے انہی کو سب سے زیادہ ان آفات سے حصہ ملا ہے۔ الغرض جو آفت آتی ہے وہ مرزا صاحب ہی کی بدولت جیسا کہ ان کے اشتہارات وتالیفات سے ثابت ہوتا ہے:

آگے آگے ترے قامت کے قیامت آئی

سو جناب من ایسے امام کو دور ہی سے سلام اور جو کچھ جرمانہ تجویز کریں ہم دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ دنیا سے جلد تشریف لے جاویں تاکہ خلق خدا آفات سے نجات پاوے:

ایسے آنے سے تو بہتر تھا نہ آنا تیرا

مخالفین کے رد میں جو مرزا صاحب نے کثیر التعداد کتابیں تالیف کی ہیں کسی ایک کتاب میں بتلایئے، کہ آپ کے مجدد صاحب نے کون کون سے مسائل کے نئے قابل اطمینان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیئے ہیں جو متقدمین یا متاخرین میں سے کسی کو نہیں سوجھے۔ اوران کی تصانیف میں مجملاً یا مفصلاً مذکور نہیں۔ اور کون سا مخالف دم بخود ہوا۔ ہنود کو یہ حوصلہ کہ ردّ اسلام میں متعدد اخبار جاری اور بہت سی کتابیں تالیف کریں مرزا صاحب ہی کی وجہ سے ہوا ہے:

اے بادصبا ایں ہمہ آوردہ تست

کرشن قادیانی نے بزرگان ہنود ونصاری کو ایک سخت کلمہ لکھ کر جناب رسالت مآب ﷺ اور دیگر بزرگان دین کی شان میں لاکھوں گستاخانہ کلمات لکھائے ہیں اور ان کی ہر تالیف میں اگر ایک ورق کسی کے رد یا جواب میں ہے تو تین ورق اپنی کرامات کے تذکروں میں بھرے ہوئے ہیں۔ یہ بھی ایک اشتہار کا ذریعہ نکالا ہے جیسے آج کل اکثر سوداگر جنتریاں وغیرہ بنا کر اس میں اپنی تجارتی مال کا اشتہار درج کرتے ہیں جب لیکھ رام نے براہین احمدیہ کا جواب لکھا آپ کے گرو تو خاموش رہے آپ نے اسکا جواب الجواب دیا۔ پھر اسنے متعدد رسائل لکھ ڈالے آخر آپ بھی تھک کر بیٹھ گئے مجبوراً علماء کرام نے توجہ کی اور ایک ایک کے پرخچے اڑا دئے۔ مرزا کی کراماتوں کو دیکھ کر کون کون سے پادری یا پنڈت یا سو پچاس غیر مذاہب والے ایمان لائے ہیں بلکہ ان کے ساتھ ہی مخالفین نے انبیاء کے بھی ٹھٹھے اڑائے ہیں۔ ان کے سوا مولویوں نے بہت سے سلمان کئے اور کر رہے ہیں ہاں کرشن قادیانی کے دعوے اور کراماتوں کا اتنا اثر ضرور ہوا ہے کہ بہت سے مسلمان معجزات وغیرہ کے منکر ہو گئے کئی مسلمان آریہ عیسائی بن گئے عبدالغفور بی اے محمد عمر وغیرہ اپنے آریہ ہونے کی وجہ یہ بھی بیان کرتے ہیں۔ خوب یاد آیا کوئٹہ بلوچستان میں ایک عیسائی الطاف مسیح یا فضل مسیح مجھ کو ملا تھا اس نے بیان کیا کہ میں پہلے مسلمان تھا پھر مرزائی ہو گیا جب قادیان عرصہ تک رہا اور مرزا صاحب کے حالات دیکھے تو مجھ کو خیال ہوا کہ آپ کے نبی آخرالزمان نے بھی ایسے ہی ڈھنگ ڈالے ہوں گے۔ میرے نزدیک تو مرزا صاحب کو آپ سے بھی احتیاط کرنی چاہیے (مگر یہ ناممکن ہے کیونکہ بغیر آپ کے ان کا کام نہیں چل سکتا۔ اڈیٹر) کیونکہ جب میں آپ کے پاس آکر بیٹھا تھا تو آپ اپنے ہم مشربوں سے فرما رہے تھے (کہ جب میری عمر چودہ پندرہ برس کی تھی تو میں فلاں صوفی صاحب کا مرید ہوا، پانچ سات سال بعد ان سے عقیدت نہ رہی، تو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے فقیر صاحب سے بیعت کی، کچھ عرصہ بعد ان کی حالت اچھی نہ معلوم ہوئی تو ایک مولوی صاحب کا مرید ہوا، پھر ایک عرصہ کے بعد ان کی بیعت شکست کر کے حضرت صاحب کے قدموں پر آ پڑا)

اللہ رے تلون ابھی کیا تھے ابھی کیا ہو
شوخی ہو تو شوخی ہو حیا ہو تو حیا ہو

اس تلون مزاجی سے بعید نہیں کہ اگر لندن جاؤ تو جناب عیسائی بھی ہو جائیں۔ المختصر کوئی ایک عقل سلیم مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی معہود تو ایک طرف مقدس عالم یا خیر خواہ اسلام بھی نہیں کہہ سکتا۔ کرشن کا القاب البتہ میرے خیال میں مرزا صاحب کے لئے موزوں ہے۔

حکیم صاحب۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مجھے کچھ شبہات پیش کرنے ہیں اس لئے میں کچھ مختصر دلائل عرض کئے تھے اب آپ کی تقریر سے معلوم ہوا کی کہ آپ مباحثہ کرنے آئے ہیں اور برسرضد ہیں میرے درس کا وقت ہے اس لئے مجبور ہوں:

جاہل منکر نہ آئے راہ پہ معجزہ سے کبھی۔ جہل سے بجہل اپنے نامسلمان ہی رہا

اگر پھر کبھی تشریف لاویں تو مناسب ہے

قاضی: لیجئے سلام یار زندہ صحبت باقی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۲۔۸)

وہ بھاگا

موضع تیجہ ضلع گورداسپور میں ایک جامع مسجد بنی تھی بانی مسجد نے جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو جمعہ پڑھانے کے لئے دعوت دی صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار اور کئی ایک اور دوست بھی تھے اس نواح میں ایک مرزائی نیم مولوی نے بھی کچھ شورش مچا رکھی تھی چنانچہ بانی مسجد نے مولوی مذکور کو بھی بلایا کہ آ کر تحقیق کر لیں جس کا جواب آیا کہ اگر مباحثہ کرنا ہے تو ۱۵ روز مورچہ بندی کرو، تو ہم آئیں گے۔

کیوں نہ ہو نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے۔ (حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اوران کی مشین الہامی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اگرچہ عام قاعدہ ہے:

میان عاشق و معشوق رمزیست
کراماً کاتبیں را ہم خبر نیست

مگر کرشن جی قادیانی اس سے بھی مستثنیٰ ہیں آپ کے الہامات یا دوسرے لفظوں میں توہمات یا اعلانات ایک تو بذا تہا ایسے گول مول ہوتے ہیں کہ دائرے کی طرح ان کی ابتداء یا انتہاء ہی معلوم نہیں ہوتی۔ وقت پر جدھر چاہا لگا دیا،اور وہ قدرتی طور پر ایسے پر معنی ہوتے ہیں کہ مغالطہ عامہ الورود کی طرح کہیں نہیں رکتے۔ مثلاً آپ کا الہام ہے تخرج الصدور الی القبور یعنی بڑے بڑے لوگ سب مرجائیں گے۔ کوئی ہے کہ حضرت جی کے اس الہام کو غلط ثابت کر سکے۔ جب کوئی مرا یہ الہام ثابت۔ آپ کے مرید بھی ان بھول بھلیوں میں مشاق ہیں کہ آپ کو کسی الہام کے معنی اگر سمجھ میں نہیں آتے، تو وہ خود یاد دلاتے ہیں۔ مثلاً ایک الہام آپ کو براہین احمدیہ میں ہوا تھا یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة ،اے آدم تو اور تیری بیوی باغ میں رہو۔، آدم سے مراد خود بدولت ہیں۔ چنانچہ بھونچال اور طاعون سے ڈرتے ہوئے بیوی خاوند مع دیگر دام افتادوں اور متعلقین کے باغ میں جا ٹھہرے، تو اخبار بدر قادیان ۴۔ جولائی میں کسی مرزائی کا ایک مضمون نکلا کہ الہام مذکور سچا ہو گیا۔ چلو جی بھلے انتظار تو نہ رہا۔ مگر کیا باغ میں جانے سے الہام سچا ہوا۔ (ص ا۔۳)،

تو اس وقت سچا نہ ہوا تھا جب مرزا جی نے اپنے باغ کی رجسٹری صاحبہ کے نام کرادی تھی۔ الغرض ملاحظہ باغ مذکور میں دونوں داخل ہوئے تھے یا اس سے بعد آج تک کئی ایک دفعہ ہوتے رہے۔ اتنے دنوں تک الہام مذکور کی صداقت کو ناحق التوا میں رکھا، بہت ہی برا کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر یہ تو محض ایک تمہید تھی جو عقل کے پتلوں کی نادانی کے اظہار کے لئے لکھی گئی اصل مطلب ہم نے یہ جتلانا ہے کہ مرزا صاحب جو ابھی اپنے الہاموں کے صحیح معنی نہیں سمجھتے بلکہ محض دیوانوں کے کلام کی طرح اونگ بونگ، تو تی ترانگ بجا دیتے ہیں پھر حسب موقع جو چاہا کہہ دیا۔

مثال کے طور پر یا اس دعوی کی دلیل کے لئے ہم ایک الہام آپ کا (یعنی مرزا قادیانی) بیان کرتے ہیں آپ کو بقول خود الہام ہوا کہ

عفت الدّیار محلّھاو مقامھا

جس کا ترجمہ آپ نے اپنے اشتہار الوصیت مورخہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء میں خود کیا ہے جو بجنسہ درج ہے:

> یعنی ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی نہ عارضی سکونت امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔

اس کلام ضلالت نظام میں الہام مذکور کا ترجمہ اور مطلب گو پورا ادا کیا گیا مگر تاہم اگر کسی کو یہ خیال ہو کہ ممکن ہے طاعون بھی اس عذاب الٰہی میں شامل ہو جس کا وعدہ اس الہام میں دیا گیا ہے، تو ایسے ذکی اور فہیم اصحاب کے لئے ہم خود بدولت کا ایک اور کلام نقل کرتے ہیں جو اس شبہ کے ازالہ کے لئے بہت کافی ہے۔

اخبار الحکم مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۲ کالم ۲ پر کرشن جی کی ڈائری لکھتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> طاعون کے ذکر پر فرمایا کہ کسوف وخسوف کے ساتھ ہی قرآن شریف میں این المفر آیا ہے جس سے یہی مراد ہے کہ طاعون اس کثرت سے ہو گی کہ کوئی جگہ پناہ کی نہ رہے گی اور میرے الہام عفت الدیار محلھا و مقامھا کے یہی معنی ہیں۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ ناظرین! اس یہی کے لفظ کو غور سے دیکھیں جو حصر کے لئے ہے جس کا مطلب صاف ہے کہ الہام مذکور کے اور کوئی معنی ہی نہیں۔

بایں ہمہ زلزلہ عظیمہ کے بعد آپ ... اس الہام کا مطلب یوں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا اور جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے پیش گوئی مذکورہ الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً دو ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور پیشگوئی یہ ہے عفت الدیار محلھا و مقامھا یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آ جائے گی جس سے مکانات بے نشان ہو جاویں گے ان گھروں اور مکانوں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے؟ دیکھو! کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں۔ اگر تم عربی دان نہیں ہو تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنی ہیں کہ عفت الدیار محلھا و مقامھا۔ اے عزیزو! اس کے یہی معنی ہیں کہ محلوں اور مقاموں کا نام و نشان نہیں رہے گا طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنی ہیں کہ نہ خانہ رہے گا اور نہ صاحب خانہ، سو خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہو گیا آپ صاحبوں کو معلوم ہے اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں خبر دی گئی تھی وہ جو ہوا سو ہوا۔ (قادیانی اشتہار..اپریل ۱۹۰۵ء)

سبحان اللہ! چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اخبار الحکم اور اشتہار الوصیت کا حوالہ خود ہی لکھتے ہیں مگر پھر بھی احمقوں کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہوئے مقامات مذکورہ سے پوری پوری عبارت نقل نہیں کرتے جو ہم نے لفظ بلفظ نقل کی ہے۔ تاہم عقل سے خالی اور دین کے دشمن حاشیہ نشین سبحان اللہ جل جلالہ کہنے کو تیار ہیں۔ ایسے ایمان دار تو جو کچھ چاہیں سو کہیں مگر ہم تو یہی کہیں گے:

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

اس پر طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ آپ اپنے اشتہار مورخہ ۲۲ مئی میں کس حوصلہ اور جرأت سے لکھتے ہیں:

جس قدر میری جماعت میں سے دھرم سالہ اور کانگڑہ اور کلو وغیرہ میں لوگ رہتے تھے یا ملازم تھے ایک بھی ضائع نہیں ہوا۔ اس کی وجہ یہی ہو گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ زلزلہ کی خبر سن کر پہلے سے یاد رکھتے ہوں۔

کیا ہی ڈھٹائی ہے، حضرت کو تو خبر نہ ہوئی۔ الہام مذکور کو ہمیشہ طاعون کی طرف جو ایک موجودہ بلا تھی نسبت کرتے رہے اور اقرار کیا کہ اس کے یہی معنی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ آپ خود بھی زلزلہ سے اس وقت مطلع ہوئے جس وقت آپ کے حرم محترم چیختے ہوئے آپ کے پاس پہنچے، اور دارالامان قادیان میں آپ کے خاص خاص بیت الخلا اور بیت الفکر سب پھٹ گئے، نہ صرف آپ کے ہی بلکہ آپ کے خلیفہ راشد یا پیر کامل حکیم نورالدین کا مکان بھی ساتھ ہی پھٹ گیا۔ خدانخواستہ اگر کہیں خاکسار کی سکونتی جھونپڑی کی طرح بچے رہتے، تو خدا جانے کیا کیا زمین کے قلابے آسمان تک ملائے جاتے۔ مگر خدا کی شان کہ اس نے گنجے کو ناخن نہیں دیئے۔ آخر یہاں تک نوبت پہنچی کہ آپ اور آپکے دام افتادہ نہ صرف قادیان میں، بلکہ ہر جگہ سقفی مکانوں کو چھوڑ کر باہر میدانوں میں خیمہ زن رہ کر مخلوق خدا کی بدخواہی کی دعائیں کرتے رہے۔ آخر کار خائب و خاسر ہو کر بیک بینی و دوگوش واپس گھروں کو چلے آئے۔ علاوہ اس کے یہ بھی غلط ہے کہ مقام دھرم سالہ وغیرہ میں کوئی مرزائی ضائع نہیں ہوا۔

ہم یہاں پر صرف دھرم سالہ کی فہرست بتلاتے ہیں:

۱۔ منشی عبدالاکبر نقل نویس قلعہ کانگڑہ مرزائی زلزلہ سے دب کر مر گیا۔

۲۔ عبدالملک نیلاری مع بیوی دو لڑے اور ایک لڑکی کے جو سب مرزائی تھے مر گیا۔

۷۔ عبداللہ روٹی والے مرزائی کی بیوی مر گئی۔ مسمات مذکور کو عارضہ جذام شروع تھا اور حضرت کے پاس واسطے دعا صحت کے لائی گئی تھی دونوں میاں بیوی بیعت تھے۔

نیز مرزا رحیم بیگ مرزائی کی ٹانگ ٹوٹ گئی اور مرزا سلامت اللہ بیگ اور اکبر خان سارجنٹ پولیس نے جو مرزائی نہیں ہیں مرزا رحیم بیگ کو بصد مشکل گویا قبر سے نکالا۔

۹۔ فتح الدین مرزائی کی مرزائین بیوی کی ٹانگ ٹوٹ گئی

علی ہذا اور بھی کئی ایک کا نقصان ہوا۔ اس پر بھی کرشن قادیانی شیخی بگھارتے ہیں کہ ہمارے مرید اس لئے ضائع نہیں ہوئے کہ ان کو خبر تھی۔ اللہ اکبر!

دروغ گوئم بر روئے تو

کرشن پنتھیوں! ایمان سے (ان کنتم مومنین) سچ کہنا کہ زلزلہ سے پہلے تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کسی ایک کو بھی خیال تھا کہ زلزلہ آئے گا اور قادیانی کرشن جی نے اس کے متعلق خبر دی ہوئی ہے، حلفیہ بتلانا ہوگا۔ اس کا فیصلہ خود تمہارے ہی ایمان پر چھوڑتا ہوں۔

ناظرین! چونکہ اہل حدیث کرشن جی کے سربستہ رازوں کا ایسا واقف ہے جیسے دایہ پیٹ سے، یہی وجہ ہے کہ خود بدولت نے اپنے اڈیٹروں کو سخت تاکیدی سرکلر دے رکھا ہے کہ اہل حدیث کا جواب نہ دیا کرو چنانچہ راسخ الاعتقاد اپنے رسوخ دکھانے کو اس وصیت مسیحیہ پر ایسے پابند ہیں کہ ہمارا مجوزہ دوسو روپیہ کا انعام بھی تو نہیں لیتے۔ کیوں نہ ہو:

زاہد نہ داشت تاب وصال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۰۵ء۔ ۱۷ جمادی الاول ۱۳۲۳ھ۔ جلد ۲ نمبر ۳۷)

٭ قادیانی مقدمات: اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات طویلہ کی مفصل روئداد طبع ہوئی ہے چاروں مقدمات کی پوری کیفیت جن سے قادیانی اور قادیانی پارٹی کی حرکت مذبوحی کس طرح ثابت ہوتی ہے۔ پتہ مطبع سراج الاخبار جہلم (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء)

٭ شہادت قرآنی علی کذب کرشن قادیانی: کتاب ہذا کا مضمون نام ہی سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعووں کی تردید ایک شیعہ مصنف نے کی ہے۔ پتہ منشی عبداللہ لاہور چوک نواب صاحب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۹)

٭ کرشن قادیانی نے اپنے مقرب خاص حکیم فضل دین بھیروی کو نکال دیا۔ کیوں؟ اڈیٹر الحکم بتلاوے گا (اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

(تحقیق کیا گیا ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے مرید خاص حکیم فضل دین بھیروی کو اس جرم میں کارمفوضہ سے الگ کیا ہے کہ وہ کتابوں کی قیمت زیادہ لیتے تھے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اور پیسہ اخبار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اگرچہ دنیا میں اس رائے کے مالک بہت ہیں جو کسی مخالف کی ذرہ سی تکلیف پر شاداں وفرحاں ہوتے ہیں مگر دانا ان باتوں سے روکنے کو حکیمانہ الفاظ میں فرما گئے ہیں کہ

مرگ عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

لیکن کرشن جی جیسے دین میں مجدد ہیں، اخلاق میں بھی آپ کا نمبر اول ہے۔ پیسہ اخبار لاہور کے اڈیٹر اور مینیجر پر کسی طرح سے کوئی مقدمہ فوجداری قائم ہوا جو ایک معمولی بات ہے۔ دنیا میں کون بشر ہے جو ایسے دھندوں میں پھنس کر کبھی سچا کبھی جھوٹا مبتلا نہ ہوا ہو۔ پس کرشن جی اور ان کے چیلے آپے سے باہر ہوا جاتے ہیں۔ چاروں طرف سے وہ مارا، وہ گرا، کے نعرے بلند ہو رہے ہیں۔ بس صاحب خدا کے مرسل اور مامور اور ایسے اور ویسے کی مخالفت کا یہی تو نتیجہ ہے جو مسٹر محبوب عالم اڈیٹر پیسہ اخبار پر ظاہر ہوا۔

اللہ اکبر! یہ بدخواہ خلائق ہمیشہ اسی تاک میں رہتے ہیں کہ کہیں کسی کو تکلیف ہو تو ہم اپنا الوسیدھا کریں۔ او ظالم! فوجداری مقدمات وہی تو ہیں جنہیں تم خود بھی دو سال تک روزانہ عدالت کے کمرے میں چار چار پانچ پانچ گھنٹے حاضر بلکہ کھڑے رہتے رہے یہاں تک کہ تم کو پانی مانگنے پر پانی پینے کی اجازت نہ ملی۔ کس قدر شرم کی بات ہے، اس کو تو تم نے اپنے حق میں مشابہت مسیحائی بنایا، اور اگر قید ہوتے تو مما ثلت یوسفی لکھ دیتے، مگر وہی ایک معمولی مقدمہ پیسہ اخبار کے اڈیٹر پر ہوا ہے تو تم اپنی نبوت کا ثبوت دیتے ہو۔ شم شیم (شرم)۔ کرشن جی: آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا صریح جھوٹ

(موضع تیجہ ضلع گورداسپور میں ایک جامع مسجد بنی تھی بانی مسجد نے جناب مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کو جمعہ پڑھانے کے لئے دعوت دی صاحب موصوف کے ساتھ خاکسار اور کئی ایک اور دوست بھی تھے اس نواح میں ایک مرزائی نیم مولوی نے بھی کچھ شورش مچا رکھی تھی چنانچہ بانی مسجد نے مولوی مذکور کو بھی بلایا کہ آکر تحقیق کرلیں جس کا جواب آیا کہ اگر مباحثہ کرنا ہے تو ۱۵ روز مورچہ بندی کرو، تو ہم آئیں گے۔ کیوں نہ ہو: نہ نو من تیل ہو، نہ رادھا ناچے (حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ ماہ جولائی (۱۹۰۵ء) میں موضع تیجہ ضلع گورداسپور کی جدید جمعہ مسجد میں جمعہ پڑھانے کو حسب دعوت بانیان مسجد تشریف لے گئے تھے۔ آپ کے ہم رکاب خواجہ حبیب اللہ صاحب، شیخ عبدالرحمٰن نومسلم، میاں محمد قاسم سوداگر، اور خاکسار وغیرہ بھی تھے۔ جس کی کیفیت اہل حدیث مورخہ ۱۴ جولائی میں درج ہو چکی ہے مگر اب جو ۳۱ جولائی کا قادیانی اخبار الحکم دیکھا تو اس میں مولانا کے اس سفر کی کیفیت میں سراسر جھوٹ اور بہتان سے کام لیا ہے اڈیٹر اخبار مذکور لکھتا ہے:

موضع تیجہ لودی ننگل میں مولوی ثناء اللہ امرتسری گیا تھا وہاں اس نے عام مجمع میں اثناء وعظ میں کہا کہ مرزا صاحب کے مرید لاالہ الا اللہ مرزا غلام احمد رسول اللہ یہ کلمہ پڑھتے ہیں۔ اس پر ایک مخالف مگر انصاف پسند شخص نے کھڑے ہو کر کہا کہ مولوی صاحب! اگر یہ کلمہ مرزا صاحب کی کسی تصنیف سے نکال دیں تو میں پانچ سو روپیہ ابھی آپ کو نقد انعام دیتا ہوں۔ (اس گاؤں میں یہ شخص لاکھوں کروڑوں پتی ہوگا کہ اس بات پر نقد پانچ سو روپیہ دینے کا اعلان کر رہا ہے۔ اس دور میں تو کسی گاؤں کے غیر ہندو سکھ کے پاس تو شائد سو روپیہ نقد بھی بمشکل ہوتا تھا، اور مباحثہ لدھیانہ میں جو اس کے ۷ سال بعد ۱۹۱۲ء میں ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس وقت مرزائیوں نے بڑی مشکل سے ادھر ادھر سے رقم حاصل کر کے تین سو روپیہ پورا کیا تھا۔ بہاء) یہ سن کر مولوی صاحب چکرائے اور اکثر لوگ بے زار ہو کر حلقہ وعظ سے اٹھ گئے مولوی صاحب اپنا سا منہ لے کر واپس آئے۔

اس کی اصلیت صرف اتنی ہے کہ مولوی صاحب ممدوح نے اثنا وعظ میں فرمایا کہ ہم لوگ تو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہیں مگر قادیانی کہتا ہے کہ تم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی طرح مرزا رسول اللہ بھی جانو یعنی جس طرح تم حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا یقین رکھتے ہو میری (مرزا کی) رسالت کا بھی یقین رکھو اس پر نہ تو کسی نے چون چرا کی نہ کوئی وعظ سے بیزار ہوا نہ انعام مقرر ہوا۔ بھلا اگر کوئی اس مضمون پر انعام مقرر کرتا تو کیا یہ مضمون مشکل تھا، کہ اس کی تلاش میں ایک منٹ سے بھی زیادہ خرچ ہوتا۔ اڈیٹر الحکم اپنے فرضی کذاب راوی سے اجازت لے کر اس مضمون بتلانے پر ہمیں پانچ سو کے عوض پانچ پیسہ ہی دینے کا وعدہ کرے تو ہم اس کو رسالہ معیار الاخیار مصنفہ کرشن جی صفحہ ۳ سے اور دافع البلاء کے ہر ایک صفحہ سے اتنا مضمون دکھا کر وہی پانچ پیسہ جناب کرشن جی کے نکاح آسمانی کے تنبول میں جمع کرا دیں گے۔ اصل یہ ہے کہ جب گرو جی جھوٹ کے عادی ہیں تو چیلے پھر کیوں نہ ہوں۔ سچ ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون
رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

راقم: حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۰۵ء ص ۹)

مخمس قادیانی

از منشی غلام احمد اخگر

مرزا صاحب قادیانی نے فارسی چند اشعار لکھے جن کا مطلع ہے

بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر منشی صاحب نے (جو مرزا صاحب قادیانی کے ہم نام ہونے کے علاوہ ان کے قدیمی تعلقہ دار بلکہ خدمت گذار بھی ہیں) مخمس لکھی ہے جو درج ذیل ہے۔ (ثناء اللہ امرتسری)

چرا رفتید دنبالِ تبہ کارے سیہ کارے
مثالِ میرزا در دہر دیگر نیست مکارے
چساں مثلِ نبی اللہ باشد کفش بردارے
بترسید از خدائے بے نیاز و سخت قہارے
نہ پندارم کہ بد بیند خدا ترسے نکو کارے

اگر مرزا ز احکام خداوندی نہ برگردے
خدا او را دریں دنیا چنیں رسوا نمی کردے
غلط گوید کہ از خوف خدا دارم بدل دردے
مرا باور نمے آید کہ رسوا گردد آں مردے کہ مے ترسد
ازاں یارے کہ ستار است و غفارے

کلام حق اگر مرزائیاں بادل شنیدندے
مآل پیش گوئی ہائے مرزا گر بدیدندے
بکنہِ اختر او زورِ مرزا گر رسیدندے
گراں چیزے کہ من بینم عزیزاں نیز دیدندے
ز مرزا توبہ کردندی بچشم زار و خونبارے

بدینِ حق کہ کامل بود پیدا شد تو آئینی
فزوں کردی تواے مرزا بدنیا سخت بے دینی
مگر وقت است اکنوں ہم بکنج توبہ بنشینی
بہ تشویش قیامت ماند ایں تشویش گر بینی
علاجے نیست بہر دفع آں جز حسن کردارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنایت شد رسولاں را ز رب العالمین عزت
نباید دیگرے ہرگز نباید ایں چنیں وقعت
نبیؐ خود را چرا گوئی تو اے دہقاں پۓ شہرت
نشائد تافتن سر زاں جناب عزت وعزت؟
کہ گر خواہد کشد در یک دمے چوں کرم بیکارے

الا اے میرزا بنگر کہ ہستی چوں جفا کارے
گراں کر دی بہ پشت خود بجرم و معصیت بارے
تو میدانی مرا با توعداوت نیست زنہارے
من از ہمدردیت گوئم تو خواہم فکر کن بارے
خرد از بہرِ ایں روز است اے دانا و ہشیارے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔اگست ۱۹۰۵ء ص ۷)

موت العالم موت العالم

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری،حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کے سانحہ ارتحال پر لکھتے ہیں:

ایک عالم کا فوت ہونا گویا ایک جہان کا فوت ہونا ہے خصوصاً ایسے عالم کا جس کا رسوخ اور اقتدار قوم کے دلوں پر کامل طور سے ہو اس کا فوت ہونا بالکل اس حدیث کا مصداق ہے جس میں ارشاد ہے کہ خداوند تعالی علم کو دلوں سے نہیں چھینے گا بلکہ علماء کے مرنے سے علم چھینا جائے گا ، کہ علماء راسخین مرجائیں گے تو لوگ جہلاء کو اپنا پیشوا بنائینگے۔پس وہ خود بھی گمراہ ہونگے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے مسلمانوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدقسمتی یہ کیا کم ہے کہ استاذ فاضل محمد عبدہ مفتی دیارمصریہ کے انتقال کی خبر ہنوز کانوں میں گونج رہی تھی کہ ہندوستان میں حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی کے انتقال کی خبر پہنچی انا للہ و انا الیہ را جعون۔

مرحوم کس پائے کے عالم تھے اظہار کی حاجت نہیں۔حنفیوں میں مرحوم ہی کی کوشش سے حدیث کی اشاعت ہوئی ہے۔ بدعات و رسوم قبیحہ کی بیخ کنی آپ ہی کے طفیل ہوئی۔ سال بھر میں دورہ حدیث کا ختم کرانا کوئی بات نہ تھی۔حضرت میاں نذیر حسین صاحب دہلوی قدس سرہ اور حضرت ممدوح ہی کی توجہ سے گھر گھر حدیث کا چرچہ ہوا ہے۔ مدرسہ دیو بند اور سہارن پور کے علاوہ کئی ایک درسگاہیں آپ کی زیرنگرانی تھیں مدت سے آنکھوں سے معذور تھے ہر چند خدام آنکھیں بنوانے کی بابت عرض کیا کرتے تھے مگر آپ یہی عذر کرتے کہ نمازوں میں خلل آئے گا کیونکہ کچھ مدت کے لئے ڈاکٹر بالکل بے حس وحرکت رہنے کا حکم دیا کرتے ہیں۔آخر زہریلے سانپ کے ڈسنے سے آپ نے ۸۰ سال کی عمر میں دنیا فانی کو چھوڑ کر جاودانی ...لیا اور خدام کو قلق میں چھوڑ کر خدا کے سپرد کیا۔ رحمہ اللہ

خیر موت تو ایک طبعی ناگزیر امر ہے جس سے کسی کو چارہ نہیں لیکن فکر ہے تو دو باتوں کا ایک تو یہ کہ مدرسہ دیو بند کا کیا حشر ہوگا۔ گو یقین ہے کہ خدا نیک دل بزرگوں کی بنیاد بدیر قائم رکھا کرتا ہے مگر آخر کسی وجیہ کی وجاہت کو بھی اس میں ظاہری طور سے دخل ہوتا ہے خدا کرے کہ مدرسہ کو کوئی صدمہ نہ پہنچے۔

دوسری بات یہ ہے کہ دیکھو کرشن قادیانی اپنے الہامی تھیلے سے کون کون الہام نکالتا ہے ایک الہام تو اس کا مشہور ہے جو ایسے ہی اڑے وقت کے لئے تجویز ہے تخرج الصدور الی القبور (یعنی بڑے بڑے سب مرجائیں گے) دیکھیں اس کے سوا اور بھی کوئی ہے یا یہی ہے۔ سچ ہے

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔اگست ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی کا دعوی نبوت و رسالت (۱)

منشی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں:

جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی وحی اور نبوت کے مدعی نہیں ہیں ان کی خدمت میں مرزا صاحب کے چند الہام معہ ترجمہ جوانہوں نے خود کہا ہے ان کی کتابوں سے معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں تا کہ اہل انصاف کے لئے تسلی کا باعث ہو اور مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو مگر پہلے ایک صحیح حدیث مشکوۃ سے معہ ترجمہ بھی نقل کرتا ہوں تا کہ سب پر یہ بات بھی ظاہر ہو جاوے کہ نبوت کے مدعی کا نام حضرت محمد ﷺ نے کیا رکھا ہے: دیکھو مشکوۃ کتاب الفتن...

قال رسول الله ﷺ اذا وضع السيف فى امتى لم يرفع عنها الى يوم القيامة و لا تقوم الساعة حتى تلحق قبائل من امتى بالمشركين وحتى تعبد قبائل من امتى الاوثان، وانه سيكون فى امتى كذابون ثلاثون، كلهم يزعم انه نبى و اناخاتم النبيين ،لا نبى بعدى، و لا تزال طائفة من امتى على الحق۔ قال ابن عيسى :ظاهرين، ثم اتفقا۔ لا يضرّهم من خالفهم حتى يأتى امر الله(رواہ ابو داؤد حدیث نمبر ٤٢٥٢)

(فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جسوقت رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جائے گی تلوار وقتل اس سے قیامت تک، اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں گے کتنے قبیلے میری امت میں سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے سب دعوی کریں گے کہ وہ نبی خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔نہیں کوئی نبی دوسرا میرے بعد۔ اور ایک جماعت میری امت میں سے ثابت رہے گی حق پر نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آوے حکم خدا کا ۔روایت کیا اس کو ابوداؤد نے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ مدعیان نبوت کو مخبر صادق ﷺ نے کذاب کہا اور یہ بھی بیان کر دیا کہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد قیامت تک نبی کا لفظ کسی کے نام پر صادق نہ ہوگا اس واسطے کہ نبوت مجھ پر ہی ختم کی گئی ہے۔

اب میں ذیل میں چند کتب مرزا صاحب سے مرزا کی نبوت کا ذکر کرتا ہوں دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۳۳ میں تحریر کرتے ہیں وھو ہذا

خدا تعالی نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب بقول خود امتی بھی ہیں اور نبی بھی پس یہ دعوی ان کا حدیث مرقومہ بالا کے خلاف ہے۔

۲۔ دافع البلاء کے صفحہ ۱۱ میں ہے:

وہی خدا جس نے قادیان میں سچا رسول بھیجا۔

کیا یہ کھلے طور پر رسول ہونے کا دعوی نہیں تو اور کیا ہے؟

۳۔ اربعین نمبر۲ کے صفحہ ۵ میں فرماتے ہیں:

داعی الی اللہ اور سراج منیر وہی خطاب خاص آنحضرت ﷺ کو قرآن مجید میں دیئے گئے پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے۔

اس عبارت سے دو امر صاف ظاہر ہیں۔

۱۔ مرزا صاحب کا الہام بھی قرآن کی آیات کے برابر ہے۔

۲۔ مرزا صاحب بھی رسول خدا محمد ﷺ کی طرح داعی الی اللہ و سراج منیر ہیں۔ افسوس غ ل ال ف م پھر نام کے پہلے کیسا ہے۔

۴: اربعین نمبر۲ صفحہ ۵ میں ہے و ھو ھذا :

قل ان کنتم تحبو ن اللہ فا تبعو نی یحببکم اللہ۔

صفحہ ۱۴ میں ترجمہ، ان کو کہدے کہ اگر خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت رکھے۔

افسوس کہ مرزا غلام احمد بھی بذریعہ الہام بطور آیت قرآن محمد ﷺ کی طرح اپنی پیروی کرانے کے لئے مدعی ہوئے ہیں یہ کہہ کے بطور نبوت کے دعوی نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اربعین نمبر۲ صفحہ ۳۵ میں ہے و ھو ھذا:

انا اعطیناک الکوثر۔ فصل لربک و انحر

مرزا صاحب نے اس الہام کا ترجمہ تو نہیں لکھا مگر مطلب تو ظاہر ہے کہ جیسا رسول خدا کو قرآن مجید میں حوض کوثر کی خوش خبری دی گئی تھی ویسے ہی مرزا صاحب بھی حوض کوثر دیئے جانے کے مدعی ہیں۔ شاید یہ حوض ان لوگوں کے واسطے ہوگا جن کو رسول خدا ﷺ اپنے حوض سے قیامت کے دن دور ہٹائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۸۔۹)

کرشن قادیانی کا دعوی نبوت و رسالت (۲)

(گزشتہ اشاعت سے پیوستہ)

۶۔ اربعین نمبر۳ کے صفحہ ۲۳ میں ہے:

و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔

صفحہ ۲۵ پر اس کا ترجمہ ہے: ہم نے دنیا پر رحمت کے لئے تجھے بھیجا ہے۔

مرزا صاحب بذریعہ الہام بمقابلہ آیت قرآن محمد ﷺ کی طرح رحمت للعالمین ہونے کے بھی مدعی ہیں۔ شاید وہ طاعون وغیرہ کی پیش گوئیاں بھی اسی واسطے کرتے ہیں۔

۷۔ اربعین نمبر۳ صفحہ ۳۶ میں ہے:

و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی،

صفحہ ۳۷ میں ترجمہ ہے:

اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا جو کچھ کہتے ہیں یہ خدا کی وحی ہے۔

قرآن مجید میں جیسا رسول خدا ﷺ کی ہر بات کو خدا کی وحی کہا گیا ویسا ہی مرزا صاحب بذریعہ الہام ہر ایک بات کو خدا کی وحی کہتے ہیں مگر:

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں مرزا صاحب کے مریدوں سے چند سوالوں کے جوابوں کا طلب گار ہوتا ہوں

اے مرزائیو! اگر مرزا صاحب کا یہ دعوی کہ میری ہر بات خدا کی وحی ہے، تمہارے نزدیک درست ہے تو سوال یہ ہیں:

ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۲ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ عنقریب تمام ہندو مسلمان ہو جائیں گے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔ (بوقت تحریر مضمون ہذا) اس بات کو عرصہ گیارہ بارہ سال کا گذر چکا ہے۔

۱: اس عرصہ میں خاص قادیان میں کتنے ہندو مسلمان ہوئے ہیں؟

۲: اور تمام ہندوستان کے ہندؤوں کے مسلمان ہونے میں کتنا عرصہ باقی ہے؟

ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۹۶ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

۱۸۸۶ء میں مجھ کو الہام ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں تمہارے نکاح میں آوے گی۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۸ میں لکھا ہے کہ...

میں سخت بیماری کی حالت میں مرزا صاحب کے دل میں پہلے الہام کے باعث یہ خیال ہوا کہ اب تک مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے میرا نکاح کیوں نہ ہوا شائد پہلا الہام میں نے غلط سمجھا ہے تو دوسرا الہام ہوا الحق من ربك فلا تكونن من الممترين یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے اور تو کیوں شک کرتا ہے

۳۔ آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۵۶ میں اپنے الہام کا ترجمہ لکھتے ہیں:

اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہہ اپنے رب کی قسم سچ ہے تم اس بات کو وقوع میں آنے سے نہیں روک سکتے۔ ہم نے تیرا عقد باندھ دیا ہے اللہ کی باتوں کو کوئی ...نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر.. یہ کوئی پکا فریب یا جادو ہے۔

۴: اگر سچ مچ ہی خدا نے مرزا صاحب کا نکاح اس عورت کے ساتھ باندھ دیا تھا تو پھر بغیر طلاق اور بغیر موت مرزا صاحب اس عورت کی شادی دوسرے شخص کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں ہوئی ؟

۵۔ اور اس عورت کی شادی ہو جانے کے بعد مرزا صاحب نے اشتہار میں ظاہر کیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اس عورت کا خاوند.. ماہ نومبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا۔ مگر یہ بھی غلط نکلا کیونکہ آسمانی منکوحہ کا دوسرا خاوند میعاد مقررہ کے اندر فوت نہ ہوا بلکہ وہ اب تک (۱۹۰۵ء کی بات ہے) خدا کے فضل سے زندہ ہے

۶۔ اور اربعین نمبر ۲ کے صفحہ ۳۴؟ میں جس کو مرزا صاحب نے ۱۹۰۰ء میں تصنیف کیا ہے لکھتے ہیں کہ یر د ھا الیك۔ اور حاشیے میں لکھتے ہیں یر د ھا الیك سے صاف ظاہر ہے کہ ایک مرتبہ اس عورت کا جانا اور واپس آنا شرط ہے۔

مرزا صاحب نے ۱۲ برس کے عرصہ میں ایک عورت کے شوق میں چند الہام لکھے جو غلط ہی نکلے ناحق صادق خدا پر جھوٹ بولا۔

(راقم: منشی اللہ دتا از جھنگ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔۱۵ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۹)

❁ کرشن قادیانی کو تازہ الہام ہوا۔

فزع عیسی و من معه۔ یعنی عیسی اور اسکے ساتھی گھبرائے

(معنی دربطن قال) (اہل حدیث امرتسر یکم ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۱)

❁ ۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ آج کے الہام انی مهین من اراد اھا نتك کا ذکر تھا (مرزا نے) فرمایا بڑے بڑے مکفر ین اور ایذا دہندہ جو ہیں ان کو خدا تعالی ہمارے سامنے ہی اس زمین سے ناکام اٹھا رہا ہے اور ان کی مرادوں کے برخلاف دن بدن اس سلسلہ کو ترقی دے رہا ہے ابتداء میں جن لوگوں نے بہت زور شور سے مخالفت کا بیڑا اٹھایا تھا ان میں سے کوئی چودہ پندرہ ایسے یاد ہیں جو ہماری مخالفت کے معاملہ میں ناکام مر چکے ہیں ان میں سے مولوی غلام دستگیر قصوری تھا جو مکہ سے کفر کا فتوی لایا تھا۔ نواب صدیق حسن خان، لکھو کے مولوی محمد اور عبدالحی (محی الدین ؟) رشید احمد گنگوہی۔ لدھیانہ کے تین مولوی۔ سید احمد خان جو کہتا تھا کہ ہماری تحریریں بے فائدہ ہیں محمد عمر مولوی شاہ دین لدھیانوی نذیر حسین دہلوی محمد حسن بھیں مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی۔ رسل بابا امرتسری۔ جس نے جلدی معجزہ دیکھنا ہوا سے چاہیے کہ دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرے یا تو سخت مخالف بنے یا محبت کا کمال تعلق پیدا کرے اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری اہانت کرے گا اس کی میں اہانت کرونگا اور جو تیری اعانت کرے گا اس کی میں اعانت کرونگا (اخبار بدر قادیان ۱۴ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۲)

اور مرزا صاحب محمد حسین صاحب بٹالوی، حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی،، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، مولوی عبدالحق غزنوی، مولانا عبدالجبار عبدالجبار صاحب غزنوی و غیرہ کو بھول رہے تھے اور خود ہی ان کے سامنے چل بسے۔ (بہاء)

سچے مسیح کی قبر

عنوان بالا کے تحت منشی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں:

ایک ہے انسان جس کی دو زبان۔ یہ تو ہیں بس میرزائے قادیان

دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۷۳ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

یہ سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا لیکن یہ ہرگز سچ نہیں کہ وہی جسم جو دفن ہو چکا تھا زندہ ہو گیا۔

اس عبارت سے بقول مرزا صاحب دو امر ظاہر ہیں۔

۱۔ بے شک مسیح اپنے وطن گلیل میں فوت ہوا۔

۲۔ گلیل میں دفن ہونے کے بعد دفن شدہ جسم زندہ نہیں ہوا۔

اور ستارہ قیصر ہند کے صفحہ ۱۲ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

ایک بڑی خوشخبری جو ہمیں ملی ہے وہ یہ ہے کہ دلائل قاطعہ سے ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسی کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔

سوال: اے مرزائیو! ایمان سے ہی سچ کہو کہ بقول مرزا صاحب مسیح گلیل میں تو فوت ہوئے اور مدفون شدہ جسم بھی پھر زندہ نہیں ہوا، تو پھر کشمیر میں ان کی قبر کس طرح سے ہو گی۔ تم کچھ عقل سے بھی کام لیا کرتے ہو یا اندھے مقلد کی مانند ہو۔ تم دیدہ دانستہ حق اور باطل میں فرق نہیں کرتے یا حق کی طرف رجوع کرنا عار سمجھتے ہو۔ تم کس طرح ایسے شخص کی بات پر اعتبار کرتے ہو جس کو اپنے قول پر ہی اعتبار نہیں رہتا۔ تم جلد تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھکر و ورنہ میرے سوال کا جواب دو کہ دورنگی کیوں، آپکے مرشد صاحب کی ازالہ اوہام کی عبارت سچی یا ستارہ قیصر ہند کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔۱۵ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۶)

۲۶۔ اگست کو کرشن قادیانی کے سر میں الماری کے تختے سے چوٹ لگی جس کی وجہ سے آپ کو سخت تکلیف ہوئی اب زخم کچھ اچھا ہے۔

اسی تاریخ کو الہام ہوا فزع عیسی و من معه گھبرا گیا عیسی اور اس کے ساتھی، (کیا یہ گھبراہٹ سر کی چوٹ کے باعث ہوئی یا کوئی اور موجب ہے خدا خیر کرے۔

۲۔ اگست کو آپ نے صبح کی رؤیا میں چند مرغے ایک بکرا بھی دیکھا اور اوپر سے ایک بلی بھی منہ میں چوہا لئے آ گئی، لیکن خیر بچی مرغ نہ چھینے۔ پھر آپ ان مرغوں کو گھر لے گئے۔

۲۴۔ اگست کو الہام ہوا، پہاڑ گرا اور زلزلہ آیا۔

(از الحکم ۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء) (ہفت روزہ اہل حدیث ۱۹۰۵ء ۸۔۱۵ستمبر ص ۲۳)

کرشن قادیانی کو الہام ہوا کہ پندرہ روپئہ کا منی آرڈر آئے گا چنانچہ آ گیا۔

ایک اور الہام ہوا: عفت الديار كذكرى

جس کا اصل ترجمہ یہ ہے کہ ملک ویران ہو گیا جیسا میرا ذکر۔

یعنی جس طرح مجھے کوئی نہیں جانتا اسی طرح ملک کو بھول گئے۔ ہمارا بھی صاد ہے: خس کم جہاں پاک۔ مگر کرشن جی اس کی تاویل کرتے ہیں کہ کذکری سے مراد ہے کہ جیسا پہلی پیش گوئی ہو چکی ہے۔ الحکم ۱۰ستمبر ۱۹۰۵ء (جل جلالہ) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۱)

(از مولوی عبداللہ ضلع ڈیرہ غازی خان)

عام طور پر مرزا صاحب قادیانی کی نسبت یہ سن کر کہ آپ اسلام کی حمایت میں مذاہب باطلہ کی تردید کرتے ہیں، اور کہ بالذات وہ نیک چلن آدمی ہیں، مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی نسبت اچھا خیال رکھتا تھا جس سے بعد ازاں یہ خیال کرنا لگ پڑا تھا کہ شاید آپ ابتلاء میں ہوں، اسی قسم کے اعتقاد سے میں قادیان پہنچا تھا۔ اس وقت تک بھی میرا یہی خیال تھا کہ چونکہ مرزا صاحب کے برخلاف کوئی صریح ثبوت میرے پاس نہیں ہے لہذا مجھے ان کی مذمت کا کبھی حق نہیں پہنچ سکتا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ڈیرہ غازی خان کے بعض مرزائیوں خصوصاً مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرزائی مدرس برانچ سکول نمبر۲ سے میری موانست رہتی تھی۔ یہ یاد رہے کہ قادیان میں جانے پر بعض مرزائیوں نے ایسے خیالات مجھ سے محسوس کر کے مجھے موافق سا تصور کر لیا تھا اور خیال کیا تھا کہ یہ بھی کبھی مرزائی ہو جائے گا جیسا کہ ایک دفعہ محمد افضل سابق اڈیٹر البدر نے اس موقع پر جب کہ ہم تین آدمی شیخ عبدالحق بی اے، کاتب ہذا، و افضل مذکور بٹالہ سے قادیان کو آ رہے تھے صاف طور پر مجھ سے ایسا کہہ دیا تھا۔ لیکن میرا اس طرز کا مذبذب عقیدہ مرزا صاحب کی تصنیفات کے مضمون کی ناواقفیت سے تھا۔ مذکورہ بالا مذبذب عقیدہ نے عام طور پر مرزائیوں کو میری طرف خلیق سا بنا دیا تھا، لیکن مختلف فیہ مسائل پر اکثر مرزائیوں سے میری کشمکش رہتی۔ عام طور پر میں نے مرزائیوں کو منع بھی کیا کہ ایسے لاحاصل مباحثات میرے ساتھ نہ کریں مگر قاضی امیر حسین صاحب عربی مدرس سکول قادیان یہ فرماتے تھی کہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ بنظر مناسب تم مختلف فیہ مسائل کا ایسا موقع مل جانے پر تصفیہ کر کے جاؤ۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا میرا قادیان سے چلا جانا نہ بن پڑا، اور اسی طرح میں معرض اعتراض بنا رہا... سکوت سے کام لیا گیا اور اکثر ان کے بعض عقاید کو منکر سمجھ کر تردید کی گئی، میرا رہنا چونکہ ہمیشہ مرزائیوں میں تھا لہذا ان سے سن کر مرزا صاحب کے اعلی اخلاق (نزد مرزائیاں) کی نسبت میرے کان پر ہونے لگے اور ایک میاں فضل الدین مدرس سکول قادیان جو متوطن تحصیل کھاریاں ضلع گجرات تھے مرزا صاحب کے کمالات اور سادہ پنے پر بڑی سنجیدگی سے ہیبت زدہ صورت بنا بنا کر مجھے حکایتیں سناتے جنہیں میں تعجب سے سنتا اور ہوتے ہوتے مجھے بہم مرزائیوں کے حالات والہامات سننے کا اتفاق ہوا۔ ابتداء شیخ عبداللہ صاحب جو بورڈنگ ہاؤس کی ڈسپنسری کے مہتمم اور بورڈنگ کے معالج ہیں اپنے مرزائی ہونے کی وجہ جو بنا بر ایک خواب کے تھی مجھے سنائی، اور ایسا ہی شیخ عبدالحق بی اے نومسلم سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی سابق مسلمان، وشیخ اسماعیل صاحب سرساوی مدرس سکول قادیان نے وقتاً فوقتاً مجھے اپنے خواب سنائے اور پھر شیخ عبدالرحمٰن صاحب مدرس سکول سے تعارف ہونے پر آپ نے جو مشہور ملہم ہیں اپنے الہامات سنائے جن سے میرا دل اور بھی تذبذب میں پڑ گیا اور میں نمازوں میں التزاماً حقیقت کھولنے کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگنے لگا۔ مگر عجب کہ باوجود عرصہ کی بار بار کی استدعات کے مجھے تو کوئی خواب بھی نہیں آیا۔ میں دعا کے اثر سے ہرگز منکر نہیں ہوں مگر یہ واقع میں ہوا کہ باوجود استدعا اور دعا کے مرزا صاحب کے بارے میں تو مجھے کوئی خواب تک بھی نہیں آیا۔ سچ ہے خدا تعالیٰ کو پرواہ ہی کیا ہے۔ دین کو اس نے بحوائے مضموم فیض مشحون قد تبین الر شد من الغی .. الخ خوب واضح کر دیا ہے اور کسی وسواس زدہ آدمی کی تسلی شرعی معیاروں سے نہ ہو سکے یا کوئی نادانی سے خواہ مخواہ خوش اعتقادیاں رکھتا پھرے تو اللہ تعالیٰ کا کوئی ذمہ اس کے لئے از سر نو کسی فرقان نازل کرنے کا نہیں ہے۔ غرض میں تذبذب کی حالت میں رہا۔ لیکن مرزائیوں کے طرزِ عمل سے جن کے ساتھ میں بورڈنگ ہاؤس میں رہتا تھا مجھے نفرت ضرور ہو گئی کیونکہ بورڈنگ ہاؤس کے پانی خانہ میں پانی کے گھڑے ننگے (ابتداء بلا کسی ڈھکنے کے) پڑے رہتے کہ اس سے ایک فاصلے پر کے محراب دار دروازے اور کھڑکی دار (جس میں دو کھلی کھڑکیاں تھیں) کمرہ کا کوئی کواڑ تک نہ تھا۔ کتوں کا پھرنا وہاں ایک معمولی امر تھا مہینوں کے بعد ہم نے گھڑوں پر ڈھکنے دیکھے۔ مرزائی کسی چارپائی یا بنچ یا معمولی میلی چٹائی .. پڑی رہتی نماز پڑھ لیتے۔ شاید ان کے نزدیک طہارت مصلے کی ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ وہ اس کی چنداں پرواہ نہ کرتے تھے مرزا صاحب کی نسبت ہم سنتے تھے کہ صرف ظہر اور عصر کی نماز اس چھوٹی مسجد میں جو اوپر ان کے گھر میں بنی ہوئی ہے آتے ہیں ورنہ بیمار رہتے ہیں خیال آتا کہ شاید ان دو وقتوں کے سوا باقی تمام وقت ملنے جلنے تک سے معذور رہتے ہونگے۔ واقعی وہ سخت سردی اور تکلیف کے ایام تھے۔ ابتداء میں نے مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے گریز کیا کیونکہ مرزائی اثنائے نماز میں حسب تعلیم مرزا صاحب ہندی میں زور شور سے دعائیں مانگتے ہیں لیکن بعد میں معلوم ہونے پر کہ مقررہ امام عادةً (نہ کرنا جائز سمجھ کر) مسنون دعائیں ہی عربی میں مانگتے ہیں میں ایسی نماز کو درست خیال کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخوف ترک جماعت کبھی کبھی ان کے پیچھے نماز پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اس طرح میں نے خود بھی مرزا صاحب کی چند تقریریں چھوٹی مسجد میں سنیں اور حکیم صاحب کے درس بھی جو سردی کی وجہ عام تام نہ ہوتا تھا کبھی کبھی جاتا۔ گھر سے واپس ہو کر مولوی صاحب سے مل کر میں پیدل قادیان پہنچا ان مولوی صاحبان میں ایک ثناء اللہ صاحب نے ایک تازہ اشتہار بعنوان، کرشن قادیانی سے فیصلہ، مجھے دکھایا اور وہ تصریف جو مرزا صاحب نے اپنی کتب میں مولوی غلام دستگیر کی کتاب فتح رحمانی کے مضمون میں کیا ہے مولوی صاحب موصوف نے کتب متعلقہ کھول کر مجھے دکھایا جس کو دیکھ کر میں دنگ رہ گیا۔ اور کچھ دیر تک حیرت میں کتاب فتح رحمانی کے الفاظ کو دیکھتا اور انہیں مرزا صاحب کے منقولہ مضامین سے مقابلہ کرتا رہا جو نیک خیال مجھے مرزا صاحب کی نسبت ابھی باقی تھا اس پر یک لخت صدمہ پڑا اور سابقہ تذبذب نے مرزا صاحب کے دعوی کے غلط ہونے کی طرف راستہ دے دیا جس سے میرے سینے کی ہرج اور تنگی بہت کچھ رفع ہوئی اور مجھے اسی وقت سے مرزا صاحب کے بارے میں فیصلہ کرنے کا خصوصاً خیال آیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب موصوف میرے اس اظہار پر کہ میں حکیم نورالدین کے پاس عربی علوم دینیہ کی تعلیم پانے جا رہا ہوں اور حکیم صاحب نے مجھے خود تعلیم دینے کا وعدہ کیا ہے، بولے، امید نہیں کہ حکیم نورالدین تجھے تعلیم دے ۔جس پر میں نے کہا کہ وہ وعدہ کا ایفا کریں گے مولوی صاحب بولے کہ اچھا چل کر دیکھ لو۔ تعجب ہے کہ مولوی صاحب موصوف کا کہنا درست ہوا اور حکیم صاحب نے ایفائے عہد سے جی چرا لیا۔

غرض اس دوسری بار میں قادیان سے مرزائی مذہب سے اشتہار مذکور دیکھنے کی وجہ سے طبعاً متنفر آیا کیونکہ اس اشتہار کے حوالہ کے بموجب اردو عبارت کتب مندرجہ اشتہار کو دیکھنے اور ان کا باہم مقابلہ کرنے میں کوئی مشکل نہ تھی (کرشن قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں یہ دعوی کیا ہے کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہم (مولوی صاحبان اور مرزا) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے گا حالانکہ مولوی صاحبان نے ایسا کہیں نہیں لکھا بلکہ ان کے انتقال کر جانے کے بعد کرشن جی نے من گھڑت بات بنائی ہے اسی مضمون کا اشتہار مذکور میں تقاضا کیا گیا تھا بلکہ مضمون مذکور دکھانے پر کرشن جی کو مبلغ ...سو روپئے اور ان کے دام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتادوں کو دکھانے پر مبلغ دوصد چہرہ دار انعام کا وعدہ بھی کیا گیا تھا مگر افسوس کسی کرشن پینتھی کو یہ حوصلہ نہ ہوا کہ انعام کے علاوہ اپنے گرو کی لاج تو رکھ لیتے ۔ اسی اشتہار سے مولوی عبداللہ کو فائدہ ہوا) قادیان میں آ کر میں نسبتاً فارغ تھا اور مرزائی طرز عمل کو غور سے دیکھنے کا مجھے موقع حاصل تھا۔ سوا س واپسی پر جو اپریل کے دوسرے ہفتہ میں وقوع میں آئی میں نے مرزائیوں کو قادیان کے باہر بظاہر آنے والے زلزلہ کے خوف سے مرزا صاحب کے باغ میں مقیم پایا۔ عام طور پر سب مرزائی جو باغ میں رہتے اس کنویں سے پانی پیتے جو باغ میں ہے ۔ اس کنویں کو مجھے بالذات دیکھنے کا اتفاق ہوا ۔ اس کے آگے غلاظت کو روکنے کے واسطے کوئی تختہ نہ تھا اور کنویں مذکور پر بیل چلا کرتا تھا ۔ ایک ڈھیر گوبر کا کنویں کے غربی کنارہ پر چکر کے نیچے لگا ہوا تھا جس پر چکر سے پانی پڑ رہا اور اسے متعفن کر رہا تھا اس متعفن ڈھیر سے گوبر گر کر کنویں میں پڑ رہا تھا جیسا کہ عام طور پر وحشی دہقانوں کے دیہاتی کنوؤں پر ہوتا ہے کہ چلتے بیل کی معمولی لات لگنے سے گوبر کے ڈھیر کنویں میں گرتے رہتے ہیں کنویں کے شرقی و شمالی کنارہ پر زمین سے کچھ اونچی مند یلیاں تھی چونکہ گوبر ایک وزنی مادہ اور اپنے مساوی الحجم پانی سے بھاری ہوتا ہے لہذا وہ کنویں میں پڑ کر تہ نشین بھی ہو جاتا ہے اور جب مدت تک پڑ تا رہے تو مادہ تہہ میں ڈھیر ہوتا جاتا ہے جب کہ ٹوبی پڑے ایسے غلاظت کے متعفن ڈھیر نکلتے ہیں اور پھر جو ذرات کے طور پر تیرتا رہتا ہے وہ پانی بھرنے والوں کے برتنوں اور نہانے دھونے والوں کے کپڑوں اور بدن پر جاتا ہے اور پانی کی طہارت اور ستھرا پن تو ایسے مادہ کے پڑتے رہنے اور بند کنویں میں جمع رہنے سے معلوم ہی ہے ۔ یہ عجیب نادانی کا خیال ہے، جو بعض لوگ کہتے ہیں (جیسا کہ بعض مرزائیوں نے بھی اس گوبر کے ذکر کرنے پر کہا) کہ جاری کنواں جاری نہر کے حکم میں ہے ۔ نہر میں ایسی غلاظت ایک جگہ پر جمع نہیں رہ سکتی اور بہہ کر چلی جاتی ہے حالانکہ کنویں میں ڈھیر بنی رہتی ہے اور جو نکلتی ہے وہ پانی لینے والوں کے برتن وغیرہ میں پڑ کر ان کی نصیب ہوتی ہے ۔ نہ کنویں کا پانی نہر کے صدہا میل کے پانی کی طرح عام تام ہوتا ہے کہ ایسی غلاظت کا خیال تک نہ کیا جا سکے ۔ غرض کہ مرزائی ایسے کنویں سے پانی پیتے ہیں اور نہاتے دھوتے ہیں ۔ ایسے مکروہ کنویں سے پانی لینے سے میں نے پرہیز کی اور ازیں وجہ ان کے پیچھے نماز پڑھنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجتنب ہوا ہاں نفل کے طور پر ایک آدھ دفعہ جماعت ہوتی دیکھ کر شامل بھی ہوا۔ ایک دفعہ سعید المعروف عرب نے مجھ پر نماز نہ پڑھنے کا اعتراض کیا تو اسے جب میں نے ساتھ لے جا کر گوبر مذکور کا تعفن اور اس کا گرنا دکھایا تو بولا واقعی متعفن گوبر کنویں میں جاتا ہے۔ مگر کہنے لگا کہ اس کا کوئی حرج نہیں ہے۔ تعجب یہ ہے کہ ان لوگوں کو پانی کی پلیدی و پاکی کا کوئی بھی خیال نہیں آتا اور غالباً یہی وجہ ہے کہ میں نے کبھی ایک کو بھی احتیاط کرتے نہیں دیکھا۔

میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ بورڈنگ ہاؤس کے باورچی خانہ کے گھڑے کھلے اور بالکل ننگے پڑے رہتے ہیں اور میں نے خود بھی ان پر کتے دیکھے ایسے ہی چودھری فتح محمد مرزائی حال متعلم ایف اے نے ایک دن ذکر کرنے پر مجھے کہا کہ کئی بار اس ننگے پانی خانہ سے کتے ہانکے ہیں۔ اس کمرہ کو جس کا ایک محراب اور دو کھڑکیاں معمولی آڑ کے کواڑ لگانے کی کسی کو غیرت نہیں ہے۔

حکیم نور الدین صاحب کے مطب کے نزدیک والے کنویں میں جہاں سے عام طور پر تمام مرزائی پیتے ہیں اور جو مرزائیوں کا سب سے بڑھ کر مستعملہ کنویں ہے میں نے خود مرزائیوں کو اقسام کے میلے اور خراب برتن ڈالتے دیکھا۔ خاص ملہم اعلی پیر سراج الحق نعمانی کو جو مطب کی چھت پر رہتے ہیں میں نے (جب کہ میں مطب کے متصل ابوسعید عرب کے پاس رہتا تھا) دیکھا کہ بعض دفعہ ایک گھڑی کے منہ میں جو ہرگز صاف نہ ہوتی تھی بلکہ جسے زمین پر رکھنے سے مٹی لگی ہوتی تھی اور میلی نظر آتی تھی ایک رسی ڈال کر اور پھر اسے کنویں میں لٹکا کر پانی نکال لیتے۔ عام طور پر پیر صاحب ایک ڈول سے پانی کھینچتے تھے ہاں کبھی کبھی (شائد ڈول نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے) میں نے انہیں گھڑی ڈالتے بھی دیکھا۔ بارش کے وقت جب دلو (بوکہ)... میں پار ہتا تھا تو اسے کنویں میں پانی کھینچنے کو لٹکاتے ہوئے غلاظت کنویں میں پڑتی۔ سخت سردی کے ایام میں جب بارش کے موقعہ پر کہیں جانا نہ ہوسکتا تو چند دفعہ مجھے بھی اس دلو سے کنواں مذکور سے پانی نکالنا پڑا۔ پھر تو کپڑے اور ہاتھ رسی کی غلاظت سے لتھڑ گئے۔ اس وجہ سے اور ایک طالب علم محمد حسین نام پسر مصنف چٹھی مسیح کو ہاتھ پاؤں خراب ہونے کی .. میں کنویں میں اترتے دیکھ کر میں نے ہمیشہ کے لئے اس کنویں سے پانی لینے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ کر لی۔طریق الصحت میں مرزائی کنویں کو صاف رکھنے کے اسباب ... کریں۔مگر کیوں وہ تو سب (جیسا کہ مولوی ثناءاللہ صاحب نے اشتہار، کرشن قادیانی سے فیصلہ، میں لکھا ہے)، ایک نابیناؤں کی قطار کی طرح حکیم نوردین صاحب اور مرزا صاحب کے پیچھے بلا چون و چرا جکڑے چلے جاتے ہیں اور ایک بھی نہیں جو اتنا سوچے کہ آخر ہم کو کہاں جا رہے ہیں۔باقی آئندہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔ستمبر ۱۹۰۵ء ص ۴۔۶)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۲)

یہ تو اس قوم کی طہارت کا نمونہ ہے۔دینیات میں بھی عربی دان مرزائی سخت باہمی اختلاف سے خالی نہیں ہیں۔نمونہ کے طور پر صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہے کہ حکیم صاحب اور قاضی امیر حسین موصوف میں درس میں گویا دائمی چکری رہتی ہے بسا اوقات حکیم صاحب قرآن کا کچھ معنی کرتے ہیں اور قاضی صاحب کسی اور طرف کو جاتے ہیں (کیا حکم کے ہوتے ہوئے بھی یہ اختلاف؟) قاضی صاحب موصوف تو خود مرزا صاحب اپنے اولوالعزم رسول سے اختلاف کرنے میں بھی دریغ نہیں کرتے ہاں بہ نسبت قاضی صاحب موصوف حکیم صاحب واقعی بہت احتیاط سے کام لیتے ہیں مگر وہ بھی بعض اوقات (غالباً نئے تعلیم یافتہ معترضین کے فضول اعتراضات سے بچنے کے لئے) نادر لغات سے کام لیتے ہیں جو اعلیٰ فصاحت قرآن کے بالکل منافی ہے اور قاضی صاحب موصوف نے تو عجیب راہ تفسیر کی نکالی ہوئی ہے، ان کے نزدیک کبھی کوئی نبی قتل نہیں ہوا۔آپ جا بجا قتل الانبیاء کے معنی قرآن میں قتال بالانبیاء کرتے یا کسی مستعار لغت سے کام لے کر قتل کے معنی ایسے مواقع پر جا بجا ضرر شدید کے کرتے ہیں کیونکہ قتل انبیاء کے ماننے سے ان کے فرضی اصول پر زد پڑنے کا خوف ہوتا ہے۔فرماتے ہیں کہ اس سے انبیاء کی ناکامی لازم آتی ہے حاشا کہ قتل سے ناکامی لازم آئے۔ایسے انبیاء جس مطلب کے لئے آئے اسے انجام دے کر ہی قتل ہوئے۔انہوں نے کافی تبلیغ رسالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی جو محض مقصد بعثت (بحوائے و ما علی الرسول الا البلاغ) ہے اور انجام کار کفار کی ہٹ دھرمی سے بعض قتل ہو گئے، وہ سینکڑوں ہزاروں کو مسلمان بنا گئے۔ اور علی ہذا اپنے عرصہ کی تعلیم سے ہدایت کا عام تام ذخیرہ اپنے پیچھے چھوڑ گئے۔

اس شخص کے نزدیک بنی اسرائیل میں توبہ قتل النفس سے نہیں ہوتی تھی آپ اقتلوا انفسکم کے معنی فارسی لفظ نفس کشی فرماتے ہیں حالانکہ نفس کشی جو بظاہر قتل النفس کا ترجمہ ہے، اردو فارسی کا محاورہ ہے نہ کہ عربی کے محاورہ میں قتل النفس کے معنی اردو اور فارسی والی نفس کشی کے ہو سکتے ہیں۔ ایک دفعہ اس مضمون پر بحث کرتے ہوئے کہ بنی اسرائیل میں توبہ قتل النفس سے ہوتی تھی میں نے قاضی صاحب کو ان کے انکار پر یہ توجہ دلائی کہ مرزا صاحب اشتہار الانذار کے آخری حصے میں بنی اسرائیل کا طرز توبہ جان کا مار ڈالنا ہی تسلیم کرتے ہیں، اور اسے حجتاً پیش کرتے ہوئے عوام کو توجہ دلاتے ہیں کہ اگرچہ تم پر اسی طرح کی توبہ تو نہیں ہے مگر اس قدر روؤ کہ گویا مر ہی جاؤ۔ اس پر قاضی صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب کی باتیں پیش نہ کیا کرو کیونکہ میرے (قاضی صاحب) اور مولوی نور الدین کے درمیان بعض مسائل پر بعض دفعہ جو جھگڑا ہو کر معاملہ حضرت جی (مرزا) کے روبرو تصفیہ کے واسطے پیش ہوا تو آپ نے انجام کار فرمایا کہ میں نے اس مسئلہ اور عقیدہ پر غور نہیں کی ہے اور کہ میں (مرزا) کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ انتہی (سبحان اللہ! دعوی تو یہ کہ دنیا کے اختلاف مٹانے کو آیا ہوں اور حال یہ کہ میں نے غور نہیں کیا۔ ثناء اللہ)

پھر قاضی صاحب نے نمونہ کے طور پر فرمایا کہ ہماری (درمیان قاضی صاحب و حکیم صاحب) تکرار بہ نسبت قتل انبیاء پر بھی حضور (مرزا) نے انجام کار ایسا ہی جواب دیا تھا۔ سبحان اللہ! کہ اول تو اس وقت تک مرزا صاحب نے قتل انبیاء کی نسبت کوئی خاص قطعی عقیدہ نہ رکھا ہو۔ کیا اس سے مرزا صاحب کے الہام الرحمن علم القرآن لتنذر قوما .. الخ کا سرّ اب صاف طور سے نہیں سمجھا جا سکتا ہے اور تو۔ اس شخص (قاضی صاحب) کا یہ بھی مذہب ہے کہ پیغمبر ﷺ نے بیت المقدس کی طرف کبھی نماز نہیں پڑھی۔ اور نہ ہی انہیں تبدیل قبلہ کا حکم ہوا ہے۔

فلنولینك قبلة ترضاها کے یہ معنی کرتے ہیں کہ ہم تجھے ایسے قبلہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والی بنائیں گے..الخ۔

نہ معلوم یہ پارہ۲ کے شروع میں لفظ ما و لا ھم عن کے کیا معنی کرے گا۔اور پھر اسی رکوع میں ولّ و جهك شطر المسجد الحرا م کی کیا تفسیر کرے گا۔ وہاں ضرور منہ پھیرنے کے معنی کرے گا کیونکہ منہ کی ولایت کا کچھ مطلب نہیں بن سکتا۔ پھر ایک رکوع میں ایک ہی لفظ کے ایسے مختلف معنی کرنے کا اسے کیا حق پہنچ سکے گا؟

میں اس شخص کے عقاید پر کوئی طویل بحث کرنا نہیں چاہتا کیونکہ میرا مضمون اس صورت میں بہت ہی طویل ہو جائے گا صرف اس قدر کہہ دینا کافی سمجھتا ہوں کہ اگر ایک غیر مرزائی آدمی جو عربی سے کچھ واقفیت رکھتا ہو کسی ثالث منصف کی منصفی سے مرزائیوں کے ساتھ ان کے ایسے عقاید میں گفتگو کرے تو مرزائی ذرا بھی چل سکنے کے قابل نہیں رہتے کیونکہ وہ کوئی فصیح محاورات اپنے عقاید کی تائید میں پیش نہیں کر سکتے اور نادر لغات اور علم تام مستعار معانی لینے سے قرآن کریم کا ابہام بلکہ چیستان ہونا لازم آتا ہے۔ یہ خاص طور سے قابل لحاظ ہے کہ اس رکیک تاویل کی نسبت مرزا ئیوں کو مرزا صاحب ہی سے ملی ہے کیونکہ آپ ایسے مرادوں سے کام لیتے رہتے ہیں جنہیں انہیں کا پیٹ اگل سکتا ہے۔

خیر مجھے یہ دکھانا تھا کہ خاص علمائے مرزائیہ میں عقاید اختلاف ہے بلکہ خود مرزا صاحب سے بھی بعض علمائے اصحاب قادیان کو گہرا اختلاف ہے جیسا کہ قاضی صاحب موصوف اور مرزا صاحب کے مذکورہ بالا اختلاف نسبت طرز تو بہ بنی اسرائیل سے ظاہر ہے۔ پھر یہ ہے نمونہ صحیح بخاری کے امام حکم وعدل کا،جس کی پچیس سالہ تعلیم نے مرزائیوں میں ایسا اثر ہے کہ بعض اصحاب کبار کو ان سے تھیں میں میں وہ یک جہتی ہے جو نمونہ کے طور پر اوپر بیان ہوئی اور عام طور پر مرزائیوں پر ستھرے پن کا وہ اثر پڑا جس کا کچھ خاکہ اوپر کھینچا گیا ہے۔

یہ تو میں نے ان کے نمونہ نبوی کا حال پایا ہے۔ پھر ان کا حضرت ﷺ سے یہ مقابلہ کیسا ہی خوب ہے جنہیں (ﷺ کو) دوسرے ہی نزول وحی پر عملی زندگی سنوارنے کا حکم و ربك فكبّر و ثيا بك فطهّر ۔ الر جز فا هجر۔ و لا تمنن تستكثر (المدثر : ۲۔۶) سے ہو گیا اور آپ (مرزا) کو تو مسلمانوں پر لعنت نامے لکھنے سے کہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرصت کہ علم دین پر توجہ کریں ۔ مسلمانوں پر ایسی زیادتیاں کرنے میں آپ نے وہ کمال کیا کہ انہیں دیکھ کر یہ خیال گذرتا ہے کہ اس شخص کو اہل اسلام سے بڑھ کر شاید کسی سے بھی دشمنی نہیں ہے ۔ دیکھئے یہ شخص مسلمانوں کو صرف ابن مریم کی حیات کا اعتقاد رکھنے کی وجہ سے مغضوب ہوئے اور ایسے عقیدہ کو مشرکانہ فرماتا ہے مگر آپ بھول گئے حضور (مرزا) نے بھی اپنی نیک نیتی کے ثبوت میں اپنے اس سابق عقیدہ کا حوالہ دیا ہے کہ میں پہلے بھی مانتا تھا کہ ابن مریم آسمان سے نازل ہوگا اور فرماتے ہیں کہ میں نے بھی ایسا ہی لکھا تھا جس سے آپ...اسی شرک میں جسے مسلمانوں کے سر تھوپ دیا چالیس سال کی عمر تک مبتلا رہنا پایا جاتا ہے ۔ پھر نبی ! اور شرک کرے، یہ تو خود آپ ہی غلط قرار دے چکے ہیں ۔ کیا آپ یہ خلاصہ فرما نہیں چکے کہ انبیاء خدا کی کو صرف عرف عام سے سن کر محض اپنی لطیف عقل سے اس کی توحید پر دلدادہ ہوتے ہیں اور شرک سے ہمیشہ انہیں طبعاً نفرت رہتی ہے

پھر آپ اسی شرک میں جو مسلمانوں کی نسبت ان کی حیات ابن مریم کے اعتقاد کی وجہ سے بتلا رہی ہیں ، یا تو اپنی تحریر کے بموجب چالیس سال کی عمر تک مبتلا رہے اور آئندہ کے لئے نیک نیتی کی سند بنانے کو براہین میں ایسا لکھ مارا کہ ابن مریم آسمان سے اترے گا (باقی) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۹۔۱۰)

عبدالعزیز مرزائی ساکن تیجہ ضلع گورداسپور کو نوٹس

آپ نے اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰ ستمبر میں میرے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس میں اپنے پیر و مرشد کی طرح سراسر کذب و بہتان سے کام لیا ہے جس کا جواب دینا میں ضروری نہیں جانتا ۔ کیونکہ جو لوگ شریک جلسہ تھے ان کو تو خوب معلوم ہے کہ آپ کا بیان محض جھوٹ ہے اور جو غیر حاضر تھے ان کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں ، جو سچائی کے لئے اک اچھا سرٹیفکیٹ ہے ۔ اس مضمون میں جو آپ نے یہ لکھا ہے کہ اگر (مرزا قادیانی کی طرف سے) آنحضرت ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی برابری کا دعوی مضمون رسالت میں مولوی ثناء اللہ وغیرہ نکال دیں، تو میں اب بھی مبلغ پانچ سو روپیہ دینے کو آمادہ ہوں۔ پس آپ مبلغات مذکورہ امرتسر میں حاجی محمد.. حبیب اللہ صاحبان سوداگران شال کی دکان پر جمع کرا دیں اور کسی معتبر آدمی کو منصف مقرر کریں۔ اگر فیصلہ میرے حق میں ہوا تو مبلغات مذکورہ میرا حق ہوں گے اور اگر آپ کے حق میں ہوا تو آپ واپس لے جائے گا۔ حاجی صاحب اور خواجہ حبیب اللہ صاحب سے آپ کو بھی ذاتی تعلق ہے اس لئے آپ کو ان کی دکان پر روپیہ جمع کرانے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ اور اگر خدانخواستہ کوئی عذر ہو تو کسی اور مہاجن کی دکان پر جمع کرا دیں۔ بس دیر نہ کیجئے۔ سنئیے میں آپ کے پیرو مرشد قادیانی کی حلف آپ کو سناتو ہوں لعنت اللہ علی من تخلف (جو اس سے ہٹے اس پر خدا کی لعنت) باقی آپ کے مضمون کا میں جواب نہیں دیتا بس یہی کافی ہے، اسی سے ثابت ہو جائے گا کہ یہ کون کاذب ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ٦۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۵)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۳)

اور کچھ واقعہ میں آپ سرے ہی سے ابن مریم کے نزول سماوی کے قائل نہ تھے تو اس صورت میں ان کا صریح کذب لازم آتا ہے۔ اور یہ نرا جھوٹ ٹھہرا کہ میں پہلے خود نزول سماوی ابن مریم کا قائل تھا۔ وغیرہ

بہرحال مرزا صاحب پیچیدگی میں پڑتے ہیں۔ یہ ہے اس شخص کی اختلاف بیانی جس کا کچھ اور خاکہ بھی آگے چل کر دکھاؤنگا۔ درحقیقت مسلمانوں کے مذکورہ بالا عقیدہ کو شرک لکھنا ایک ہوائی اور نفسانی کلمہ ہے جس کی وجہ سے مرزا صاحب کی ذات پر مذکورہ بالا سخت اعتراضات پڑتے ہیں اور محض نفسانی کلمات (بعداوت اہل اسلام) کی بنا پر ہی مسلمانوں کو مشرک گردانئے کا فعل ہی اس امر کی مکمل دلیل ہے کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہونا تو کیا ایک ہوشیار مسلم کی حیثیت بھی نہیں رکھتے کیونکہ مومن کو حضرت نے ذکی اور صاحب فراست فرمایا ہے اتقوا فراسة المو من ۔ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب تو جا بجا اختلاف بیانی میں بڑی ٹھوکریں کھا چکے ہیں اور کھا رہے ہیں یہی اختلاف جو ایسا وسیع ہے واقع میں بفحوائے آیت و لو کان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً معیار قائم ہو کر اسی امر قطعی کی دلیل ہے کہ مرزا صاحب کبھی بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں ہو سکتے اور کہ خدا تعالیٰ کا ہاتھ انہیں محفوظ رکھنے کے لئے ان کے ساتھ ہرگز نہیں ہے۔ پھر بشری نقص انہیں لغزش میں ڈال ہی دیتے ہیں جیسا کہ ذکر ہوا۔ آپ کے اختلافات کا کچھ اور نمونہ بھی جو وہاں قادیان میں میں نے دیکھا یا سنا آگے چل کر اپنے موقعہ پر انشاء اللہ دکھاؤنگا۔

غرض کہ دکھانا یہ تھا کہ مرزا صاحب کو کہاں فرصت کہ عملی و اعتقادی زندگی سنوارنے کے لئے توجہ کریں آپ نے بقول قاضی امیر حسین مرزائی موصوف تو ابھی بعض عقاید کی آیات میں بھی غور نہیں کیا (جیسا کہ اوپر بیان ہوا) اور لہذا تا حال عقاید کا کوئی فیصلہ نہیں کر سکے۔ کیا صحیح بخاری کے امام حکم دعوی کا یہ نمونہ مجھے ایک قطعی معیار کا کام نہ دے سکتا تھا کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے۔ میں نے حکیم نور الدین صاحب اور قاضی امیر حسین سے بارہا سنا ہے کہ حضرت (مرزا) فرماتے ہیں کہ جس طریق پر میں قوم کو چلانا چاہتا ہوں ابھی تک اس کی طرف قوم نے منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اول تو یہ کیونکر ہوا کہ اس قدر انبیاء کے کمالات کا مجمع اور اپنی وحی میں کبھی احمد کبھی موسیٰ کبھی عیسیٰ کبھی نوح کبھی ابراہیم سے مخاطب ہوا اولو العزم نبی کیا اتنا جاذب اثر بھی نہ رکھتا تھا کہ ۲۵ سالہ تعلیم سے مرزائیوں کے منہ اس راستہ پر تو لاتا جس پر انہیں چلانا چاہتا تھا۔ ثانیاً یہ کہ اگر قوم نے ابھی تک منہ پھیر کر دیکھا تک نہیں تو ہم کہتے ہیں کہ دیکھتے کیونکر، جب انہیں امام کا ذاتی نمونہ نہ ملا، اور امام ان کی رنج و راحت میں شریک نہ ہوا۔ تو پھر اثر ہی کیا ہو۔ بھلا مرزا صاحب نے پچھلے ایام میں محمد افضل اڈیٹر البدر کی بیمار پرسی کی یا اس کے جنازہ پر تشریف لے گئے۔ حاشا! بلکہ جیسا کہ پیر سراج الحق نعمانی نے محمد شاہ پسر قاضی صاحب موصوف.. طاعونی موت کے موقع پر حیض میں ہیں؟ کہ مرزائی محمد شاہ کے جنازہ پر بھی نہیں گئے، صاف طور سے کہا کہ حضور (مرزا) کی طرف سے افضل کے بیمار ہونے پر مولوی نور الدین صاحب نے چھوٹی مسجد میں لوگوں کے اجتماع میں (جو بوقت نماز ہوتا ہے) حضور (مرزا) کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقعہ مجلس کو پڑھ کر سنایا کہ محمد افضل کو طاعون ہو گیا ہے اور کہ اس کے غضب کیا کہ کلاں مسجد میں چلا آیا۔ لہذا اب اس کے پاس کوئی بھی وہاں نہ جاوے پھر تو افضل جس بیچارگی سے مرا وہ دنیا کو معلوم ہے اس تنہائی کی موت اور مرزائیوں کی ایسی ڈرپوکی اور سردمہری ہی سے وہ تنفر (آنجہانی) افضل کی ایک عورت (بیوی) کو حاصل ہوا کہ اس نے مرزائیت سے بھی جواب دے دیا اور جب وہ قطع تعلق کر کے قادیان سے چلنے لگی اور میرے روبرو مولوی عبیداللہ بسمل امرتسری مدرس فارسی قادیان کالج وسکول نے مولوی نورالدین صاحب کے سامنے میرے روبرو اس عورت کی یہ بیزاری حکیم صاحب پر ظاہر کی، تو آپ نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں کو دل میں حضرت صاحب سے کوئی تعلق نہ تھا اور شاید یہی وجہ موت افضل کی ہوئی ہو، تو مولوی عبیداللہ صاحب جو وہی صرف خلاف ہدایت مرزا صاحب محض آشنائی سابقہ کی وجہ سے افضل کے سر پر رہے تھے طیش میں آکر بولے کہ مولوی صاحب! کیا افضل کو حضرت سے دل میں تعلق نہ تھا جس نے مرتے دم تک استقلال دکھایا اور عین مرتے ہوئے بولا کہ میں مرزا صاحب پر ایمان رکھتے ہوئے مرتا ہوں۔ جس پر حکیم صاحب نے .. جواب دیا کہ خیر اس عورت کو کوئی تعلق نہ تھا۔ مگر حکیم صاحب نے نہ سوچا کہ عورت کا پختہ ایمان تو مرزائیوں کی سردمہری کے نمونہ ہی سے ٹوٹا، جس سے وہ سمجھانے پر بھی تعلق توڑنے سے نہیں رہتی؟؟ تھی اور غصہ میں آکر وہ وہ سناتی تھی جو مرزائیوں ہی کو خوب معلوم ہے۔ میں خود ان دنوں قادیان میں تھا اور یہ جھگڑا اپریل۔ مئی میں درپیش تھا جب کہ افضل کا متروکہ تقسیم ہو رہا تھا اور وہ عورت سخت طیش میں آئی ہوئی تھی۔ پھر یہ تو افضل سے گذری جس پر افسوس ... جاتا ہے کہ بجواب اعتراض اخبار شبھ چنتک جو قادیان کے آریوں کی طرف سے نکلتا ہے خواہ مخواہ اڈیٹر الحکم نے انہیں کوسا اور غلط لکھ مارا کہ افضل پر پوری ہمدردی و رفاقت کا ساتھ دیا گیا تھا۔ حاشا! مرزا صاحب نے تو جیسا کہ بیان ہوا، رقعہ کے ذریعہ سے لوگوں کو افضل کے پاس جانے سے منع کیا تھا پھر ہمدردی چہ معنی۔ کیا یہ سخت سے سخت افسوس کا مقام نہیں کہ اڈیٹر الحکم خواہ مخواہ مرزائیت کی تائید میں سرگرم رہتا ہے۔

مولوی عبیداللہ صاحب نے محض اپنی ہمدردی سے افضل کا اخیر دم تک ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا تھا خدا کی قسم کہ جب حکیم صاحب کے ساتھ مولوی عبید اللہ کی مذکورہ بالا قیل وقال ہو چکی تو میں اٹھ کر اکیلا ان کے ساتھ ہولیا۔ مولوی عبید اللہ نے مرزائیوں کی سخت شکایت کی کہ کوئی بھی مرزائی افضل کے پاس بیمار پرسی یا جنازہ کے لئے نہیں آیا اور بولے کہ میں نے مرزا صاحب صرف اتنا مان لیا ہے کہ وہ جھوٹ نہیں کہتے بلکہ سچ کہتے ہیں مگر نہ یہ کہ کسی مرزائی کو صدیق اکبر یا عمر پر ترجیح دیتا پھروں۔ آپ کی غرض اس سے حکیم صاحب کے رتبہ کی نسبت تھی۔ اور میرے آخری دن مجھ سے بولے کہ میں بھی اسی غور میں ہوں کہ مرزا صاحب کے معاملہ کی اصلیت معلوم کروں۔ پھر یہ شخص تو ابھی مجمل سا ایمان رکھے ہوئے تھا وہ مرزا صاحب یا مرزائیوں کے رطب و یابس کا پیرو نہ تھا اور نہ مرزائیوں کی مجلسوں یا نور الدین کے درس میں جاتا ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائیوں کے نمونہ کا اس پر کوئی اثر نہ پڑا اور اپنی طبعی مستقل مزاجی میں مرزائیوں سے ممتاز ہے۔ لہذا اس نے طاعون زدہ افضل کے پاس جانے، اس کی تیمارداری کرنے، اس کی میت کے ساتھ رہنے میں باوجود ممانعت مذکورہ بھی دریغ نہ کیا۔ پھر یہی شخص تھا کہ محمد شاہ کے جنازہ کے ساتھ محض طبعی استقلال سے گیا، یہ آنجہانی افضل سے ہمدردی ہوئی۔ ایسا ہی محمد شاہ مذکور آنجہانی سے ہوئی۔ جس کا وہ نتیجہ ہوا کہ قاضی امیر حسین نے اپنے لڑکے کے مرنے کے دوسرے دن بذریعہ رقعہ مرزا صاحب کو قوم کی نسبت شکایت کی جس پر آپ نے قاضی صاحب کی دلجوئی کے لئے نماز کے موقع پر مرزائیوں کو تنبیہ کی کہ تم تو کفار سے بھی بدتر ہو اگر تم میں جنازہ پر جانے تک کی ہمدردی نہ ہو۔ مگر یہ یاد رہے کہ محمد شاہ کی بیماری کے دنوں اندر والے باغ کے دروازہ پر خادم مرزا صاحب (وہ غالباً مہدی حسین شاہ تھا) کا پہرہ لگا ہوا تھا اور وہ لوگوں کو رقعہ بھی دکھایا جاتا تھا کہ حضرت نے اندر والے باغ میں (جہاں حضرت کا ڈیرہ تھا) آنے سے مطلق منع کیا ہے اور اپنی اولاد کو بھی باہر نکلنے سے منع کی ہوئی تھی۔ چنانچہ حضور کی مذکورہ بالا ہدایت کے بعد مرزائیوں میں ابوسعید کے دوکان کے آگے یہ قیل وقال میرے روبرو ہوئی کہ ہم کو تو خدام اور میر صاحب (خسر مرزا) اندر والے باغ میں بھی نہیں جانے دیتے تھے پھر ہم کو مریض کے پاس جانے کی کیسی اجازت تھی جب کہ لاگ کا اس قدر خوف تھا۔ بعض کہتے تھے کہ یہ خادم کی ساخت ہے دوسرے کہتے تھے نہیں، اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس رقعہ بھی ہے، جس پر گفتگو کے دوران میں آنجہانی افضل کے ذکر پر پیر صاحب موصوف بولے ہم نے تبھی سے بلا چون و چرا مریض کے پاس جانے سے دریغ کیا تھا ۔ جب سے افضل کی بیماری کے موقعہ پر حکیم نور الدین صاحب نے حضرت کا رقعہ چھوٹی مسجد میں سنا کر آنجہانی کے پاس جانے سے منع کیا تھا۔ اس پر اس نے حیران ہو کر اس مجلس میں مکرر حکیم صاحب سے کہا کہ آیا واقعہ میں حکیم صاحب نے وہ رقعہ مجلس میں پڑھ کر منع کیا تھا تو آپ نے بڑی سنجیدگی اور تاکید سے جواب دیا کہ واقعہ میں ہم کو بذریعہ رقعہ منع کی گئی تھی ۔ اس مجلس میں قاضی صاحب موجود تھے اور ابوسعید بھی حاضر تھا کسی نے پیر صاحب پر جرح نہ کی، اور جرح کیونکر کرتے ، یہ پیر صاحب مرزا ئیوں کے بڑے صاحب کشف سمجھے جاتے ہیں۔ پھر میں نے قاضی امیر حسین کو توجہ دلائی کہ آپ کی سختی مرزائیوں پر محمد شاہ آپ کے پسر کی موت پر پاس نہ آنے میں صریح زیادتی ہے کیونکہ وہ رقعہ مذکور کے وقت ہی سے سمجھے ہوئے تھے کہ ہم نے بڑی مسجد میں یا کسی طاعون زدہ مرزائی بھائی کے پاس نہیں جانا ہے اور یہی وجہ تھی کہ آج تک ہر ایک مرزائی یہی سمجھے ہوئے ہے کہ ایسا کرنا منع ہے ۔ چنانچہ افضل کو قضا کئے ہوئے عرصہ گذرا مگر اب تک بورڈنگ والے بورڈنگ میں ہی نماز پڑھ رہے ہیں ورنہ ان کی جماعت ہمیشہ بڑی مسجد میں ہوا کرتی تھی اور وہ سب یہی کہتے ہیں کہ اس مسجد میں جانا منع ہے ۔ پھر مرزائیوں کا قصور ہی کیا ہے۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۴۔۶)

استفتاء

سوال: مرزائیوں کے ساتھ کھانا جائز ہے یا نہیں؟

جواب: اسلام میں چھوت چھات مثل ہندوؤں کے تو نہیں اس لحاظ سے کسی صریح کافر مشرک کے ساتھ بھی کھا لینے میں کوئی قباحت نہیں ہاں بعض دعوتیں جو موجب ازدیاد محبت فریقین کے ہوتی ہیں ان میں کسی بے دین آدمی (مرزائی ہو یا کوئی اور) کے ساتھ نہ کھانا چاہیے حدیث شریف میں آیا ہے لا یاکل طعامك الا تقی یعنی دوستانہ دعوت متقیوں کی کیا کرو اور انہی سے دوستانہ ملاپ رکھا کرو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۴)

پھر جب مرزا صاحب کے نمونہ ہمدردی کا یہ حال ہے کہ آپ کی یہ شکایت کہ قوم نے ابھی تک اس رستہ کی طرف منہ پھیر کر بھی نہیں دیکھا جس پر میں قوم کو چلانا چاہتا ہے، زیادتی ہی زیادتی ہے۔

دیکھئے! آنحضرت ﷺ عرب جیسے شورش زدہ ملک میں کیسے صحابہ کے ساتھ رہتے تھے ایک ایک صحابی کو ساتھ لے کر حضور ﷺ نے کئی سفر کئے اعلیٰ نمونہ یہی تو تھا کہ جس سے صحابہ متاثر ہوئے اور وحشی سے انسان اور انسان سے بااخلاق انسان پھر باخدا انسان بن گئے ان کے ایمان کی حد خدا ہی کو معلوم ہے اور یہاں تو مرزا کو میں نے تمام پانچ ماہ میں ایک دن میں پوری تین نمازوں میں متواتر دو تین دن شامل ہوتے بھی نہیں دیکھا نہ سنا۔ ظہر اور عصر کی نماز پر آپ آتے، لیکن کبھی کبھی تو ان میں بھی تشریف نہ لاتے۔ سنا تھا کہ گرمی کے موسم میں رات کو مجلس فرمایا کرتے ہیں، یہ خیال تھا کہ اس وقت حضور سے کچھ سوال کرنے کا موقعہ ملے گا اور انہیں کے انتظار میں رہتے تھے مگر گرمی میں تو باغ میں خیمہ کے اندر گذارنے پر بھی ہم نے انہیں نماز ظہر یا عصر کے موقع پر تشریف لاتے اور یہ عموماً ہوتا، آتے ہی حضور کے کے گرد مرزائیوں کے جم گھٹے ہو جاتے اگر کسی نو وارد نے کچھ پوچھنا ہوتا تو کھڑے کھڑے پوچھ لیتے۔ پھر دفعۃً نماز شروع ہو جاتی، فرض پڑھتے ہی حضور چل دیتے، سنتوں تک وہاں نہ پڑھتے۔ کسی مباحث کو ایسی حالت میں خاک موقعہ سوالات کا ملتا خصوصاً اس لئے کہ حضور کو مباحثہ سے نفرت ہے اور ناراض ہو جاتے ہیں، پھر سوالات کیا کرنے تھے۔ اور حقیقت میں جب سب کچھ علم لدنی وہ اپنی کتب مصنفہ میں پلٹ چکے ہیں تو پھر اب ان سے کیا پوچھنا تھا۔ صرف نمونہ دیکھنا البتہ رہتا تھا، جس پر ذرا غور کی گئی اور اس کا کچھ خاکہ پیش کیا جا رہا ہے۔

تنگ ظرفیء حضور کا کیا کہنا ہے۔ اتنا اشارہ کافی ہے کہ آپ نے کتب مصنفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اشتہارات میں لوگوں کو کوسنے اور گندہ گندہ الفاظ استعمال کرنے میں کوئی کمی نہیں رکھی۔ خوب لعنت نامے لکھے ہیں اور سلسلہ لعنت سے بالترتیب لعنت نمبرا سے لعنت نمبر۱۰۰ تک پہنچایا جب جا کر کچھ جوش میں ٹھنڈک آئی۔ ہر شخص دیکھ کر یہی رائے لگا سکتا ہے قادیان کے آریوں نے مجھے کہا کہ مرزا صاحب ہمیشہ سے تنگ ظرف رہے ہیں اور کہتے تھے کہ ایام قبل از دعوی میں جب شرم پت و ملاوامل آریوں سے آپ کی مصاحبت تھی تو بسا اوقات آپ کی سخت کلامی پر طرفین میں بگڑ جاتی۔ ایسے نمونہ نے بعض مرزائیوں کو وہ گندہ کلام اور بدزبان بنایا ہے کہ ایک ہی ضرب میں تمام دنیا کے مولویوں کو تبرا کر کے چھل ڈالتے ہیں۔ ایسے مرزائی کیا ہیں اسلام اور مسلمانوں کے سخت دشمن ہیں۔ نمونہ کے طور پر ذکر کرتا ہوں کہ ایک دن ایک شخص مرزائی جسے وہاں فلاسفر کہتے تھے مجھ سے خود بخود مذہبی تکرار کرنے لگا اسے میں نے کہا کہ تکرار بے فائدہ ہے تنگ نہ کرو اگر شوق ہو تو کسی مسئلہ مختلف فیہ پر شرطیہ ایک منصف ثالث غیر مرزائی کی منصفی سے بحث کرلو، مگر وہ باز نہ آیا۔ میں اسے ناخواندہ سا پا کر چپ ہو رہا۔ میرے چپ ہونے پر میری نسبت بولا کہ کوئی دلیل تو میرے پاس نہیں پھر بولے کس طرح؟ میں نے اسے صرف الزاماً اتنا کہا کہ اگر چپ ہو جانا اور جواب نہ دینا بہر حال دلیل مغلوبیت ہے تو پھر مرزا صاحب بدرجہ اولی مغلوب ہو چکے ہیں جنہوں نے بر بنا الہام فرمایا کہ مولویوں سے کبھی مباحثہ نہ کرونگا اور میں تو یہاں آپ کو شرطیہ چیلنج دے رہا صرف بیہودگی سے متنفر ہو کر کسی ثالث سے منصفی سے شرطیہ مباحثہ چاہتا ہوں۔ بس اتنے پر یہ شخص عام طور پر مولویوں پر وہ بدزبانی کرنے لگا کہ جس پر اسے شیخ عبدالرحیم سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہاؤس و میاں قدرت اللہ ایک ہندوستانی مرزائی نے اسے منع کیا کہ وہ تمام مولویوں کو نہ کوسے مگر وہ باز نہ آیا اور بولا کہ حضور (مرزا) کی سنت ہے اور حضور (مرزا) نے غزنوی مولویوں کو سکھ کہہ کر پکارا ہے اور کہ وہ سنت ابھی منسوخ نہیں ہوئی

غور سے دیکھئے! اپنے زعم میں کیسے باقاعدہ طور سے بدزبانی میں مفرط، ایسے لوگ حضرت اقدس مرزا کی سند پیش کرتے ہیں، تو کیا مرزا صاحب قادیانی نے نمونہ پیش کر کے ایسے مرزائیوں کو بدزبانی نہ دکھائی کہ جس سے وہ سند بھی پکڑ لیتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ فی الحقیقت مرزا صاحب نے بوجہ اینکہ وہ خواہش نفس ہی سے کلام کرتے ہیں اور کوئی ید قدرت اونہیں سنبھالنے کے لئے نہیں ہے حوصلہ سے کام نہ لے کر مرزائیوں کو خوب افراط کلامی کا موقعہ دیا ہے۔

ایسے ہی ایک اور موقعہ پر جب کہ ہم پیریاں بار کے پاس کھڑے تھے اور شام کا وقت تھا اور اس وقت ماسٹر محمد الدین صاحب اور ایک چھوٹا لڑکا عبدالعلی طالب علم بھی پاس کھڑے تھے اور ایک دو آدمی اور بھی تھی اس شخص (فلاسفر) نے مجھ پر اثنائے گفتگو میں یہ پیش کیا کہ جس طرح عہد نامہ عتیق میں لکھا تھا کہ مسیح سے پہلے ایلیا نبی آسمان سے نازل ہوگا مگر ایلیا نبی علیہ السلام کی شکل میں آیا اور کہ ایسے ہی حضور مرزا صاحب کا آنا ہوا (یہی تو کرشن جی کہا کرتے ہیں جو اس نے کہا۔ پھر یہ یہ فلاسفر کیا ہوا، فونوگراف ہوا۔اڈیٹر اہل حدیث)

اسپر میں اسے سمجھانے لگا کہ دیکھو کتب سابقہ محرف ہیں ان کا کوئی اعتماد نہیں ہے اس سے یہ لازم آتا ہے کہ خدا تعالی مخلوقات کو گمراہ کرنے اور خواہ مخواہ انہیں عذاب دینے پر تلا ہوا ہے کیونکہ انسانی برداشت سے باہر ہے کہ وہ ایسے حقیقی اختلاف کو سمجھ سکیں اور اس کی پیروی کر سکیں۔ ہاں ایسے آدمی جن کی طبعی شرافت کسی وجہ سیذبح ہوچکی ہوتی ہے وہ ایسے اختلافات کی پرواہ نہیں کرتے۔ یہ کبھی ہو نہیں سکتا کہ خدا وعدہ تو ایلیا کے آسمان سے اترنے اتارنے کا کرے اور پھر نہ ایلیا کو آسمان سے اتارے اور نہ ہی ایلیا کو بھیجے بلکہ کسی اور کو بھیج دے اور لوگوں کو جبر کرے کہ ماننا ہے تو اسی مغائر شخص کو مانو ورنہ عذاب دونگا بھلا ایسی صورت میں کسی کی نسبت پیش گوئی کرنے کی کیا ضرورت رہتی ہے کسی شخص کی نسبت اس کا نام اور نقشہ ذکر کر کے پیش گوئی کرنے کا یہ مقصود ہوتا ہے کہ جب وہ آدمی وجود میں آئے تو اس کی پہچان میں تکلیف نہ ہو کیونکہ خدا تعالی رحمٰن ہے نہ کہ ظالم۔ پھر جب پیش گوئی تو خدا کچھ ذکر کرے اور اس کے وجود میں لانے میں کچھ اور کرے اور استعارے لے بیٹھے تو انسان کا طبعاً وشرافتاً کوئی فرض نہیں ہوسکتا کہ اس کی پیروی کرے کیونکہ اس کی طبیعت خلقاً اس قسم کی نہیں بنی ہے بلکہ اسے کھلی اور ظاہر چیز سے ہی تسلی ہوتی ہے اسی وجہ سے خدا تعالی نے جابجا آنحضرت ﷺ کی نسبت فرمایا کہ جاء کم بالبینات (کہ رسول تمہارے پاس کھلے اور روشن دلائل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ آیا) ایسی پیش گوئی تو مزاحم ہو کر از دست پہچان میں مزاحم ہو کر مضر ثابت ہوتی ہے حاشا کہ خدا تعالیٰ جو صفات کمال سے متصف ہے کبھی ایسا کرے کہ پیش گوئی تو کچھ اور کرے اور وقوع میں اس کے مخالف لائے۔ بناء علیہ صاف نظر آتا ہے یہود نے جو اپنی شرارت میں ضرب المثل تھے مسیح پر ایمان لانے کی روک پیدا کرنے کے لئے یہ پیش گوئی درج کر دی اور نصاریٰ نے یہ چالاکی کی کہ پیش گوئی کا انکار نہ کر سکنے سے ایک کہانی وضع کر ماری کہ یسوع سے پوچھا گیا کہ ایلیا بموجب نوشتہ کیوں نہیں آیا تو آپ نے جواب دیا کہ ایلیا یوحنا کے رنگ میں آچکا ہے۔ اگر الفاظ کو دیکھا جائے تو بھی خود یحییٰ سوال ہونے پر ایلیا ہونے سے انکار کرتا ہے جب کہ انجیل یوحنا میں صاف واضح ہے اور یحییٰ نبی ہو کر جھوٹ نہیں کہہ سکتا۔ پھر جب یحییٰ خود منکر ہے تو معلوم ہوا کہ یا تو یہ قصہ ہی غلط تھا یا یہ تمام امور یحییٰ کا جواب وغیرہ سب تراش ہیں اور ہمیں پیغمبر ﷺ کی صریح اور صاف اور صحیح تعلیم کے مقابلہ میں ان محرف کتابوں کی طرف نظر نہ اٹھانی چاہیے۔

بس میرے اس جواب پر یہ شخص جوش میں آیا اور کہنے لگا کہ نہیں انجیل موجودہ بڑی صحیح کتاب ہے کیونکہ اس میں عیسیٰ کی اہانت درج ہے اور اس میں لکھا ہے کہ عیسیٰ کی فلاں جگہ پر (عیسیٰ کی شرم گاہ کا نام لے کر) جوتے لگائے گئے اور اسے ذلیل کیا گیا۔

جس جوش سے اس نے عیسیٰ کی شرم گاہ کا نام لے کر اہانت میں زور لگایا اس کا دیکھنا حاضرین ہی کو نصیب تھا اور جو فرحت اس شخص کو اس پاک نبی کی اہانت میں آئی وہ میں نے محسوس کی۔ گویا اس کے دل کو ٹھنڈک پڑ گئی۔ معاذ اللہ کہ موجودہ انجیل میں کہیں بھی لکھا ہو کہ عیسیٰ کی شرم گاہ فلاں پر جوتے لگائے گئے۔ اس مسلمانوں کے دشمن نے صرف مسلمانوں کے بغض سے اس پاک نبی کی ایسی سخت اہانت کی۔ مجھے ضرور غیرتاً جوش آیا اور الزاماً میں نے اسے کہا کہ اگر تم بلاوجہ ایک معصوم نبی کی نسبت غلط حوالہ دے کر ایسی دریدہ ذہنی کا مجاز ہو، تو ہم تمہارے امام کی نسبت فلاں امر کہہ سکتے ہیں۔

میں نے مرزا صاحب کے نقص کو یاد کر کے استعارتاً اور الزاماً کچھ شرطی الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کہا جس پر مرزائیوں میں شور مچ گیا کہ یہ شخص مرزا صاحب قادیانی کو گالیاں دیتا ہے، حالانکہ اس کے عیسیٰ علیہ السلام کی اہانت کرنے پر کسی نے چوں تک نہ کی اور میرا کہنا اور جواب دینا شرطیہ تھا یعنی یہ کہ اگر تم بلا وجہ ایسی اہانت کے مجاز ہو اور تمہیں یہ حق پہنچتا ہے تو بالوجہ ہمیں بھی فلاں امر کہنے کا حق پہنچ سکتا ہے۔

یہ ہے خلاصہ اس گفتگو کا جو اس کے اور میرے درمیان اس موقعہ پر ہوئی۔ اس سے دیکھا جا سکتا ہے کہ مرزائی کیسے دریدہ دہن ہیں کہ معصوم انبیاء کی اہانت میں لذت لیتے ہیں۔ باقی دارد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۲۳ھ جلد ۲ نمبر ۵۰۔ ص ۴۔۶)۔

کرشن قادیانی امرتسر میں

وہ آئیں گھر پہ ہمارے خدا کی قدرت ہے
کبھی ہم ان کو کبھی اپنے گھر کو دیکھتے ہیں

کرشن جی مہاراج حرم محترم کو دہلی کی سیر کرانے لے گئے تھے۔ واپسی وقت حسب دعوت احباب امرتسر میں اترے۔ پہلے تو یہی معلوم نہ تھا کہ شائد صرف درشن ہی درشن کرانا منظور ہے۔ چنانچہ گذشتہ نمبر اہل حدیث میں لکھا گیا تھا کہ یہ سفر پرائیویٹ ہے تبلیغ کچھ نہیں۔ مگر بعد میں معلوم ہوا.... مسیح مہدی کرشن اور خاموشی؟ این چہ معنی دارد۔ چنانچہ آپ نے اشتہار دلوایا کہ ۶۔ نومبر کو ۸ بجے سے ۱۰ بجے تک بابو کنہیا لال صاحب کے تھیٹر ہال میں حضور این جانب کا اور ۳ بجے کے بعد دوپہر حکیم الامت حکیم نورالدین صاحب کا لیکچر ہوگا۔ پھر تو کیا تھا مخلوق ہے کہ جوق جوق بلا پوچھے ہی چلے جا رہے ہیں۔ بعض بلکہ بہت کم تو لیکچر سننے کو جا رہے ہیں مگر اکثر صرف مہاراج کے درشن کو پرابت ہونے کے لئے اچھلتے کودتے چھلانگیں مارتے ہوئے تھیٹر ہال میں پہنچے۔ مگر وہاں مشکل یہ ہوئی کہ ایک تو اندر جگہ کم اور لوگ بہت گویا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تنگ و مردمان بسیار
وقنا ربنا عذاب النار

کا پورنقشہ نظر آ رہا تھا۔ دوئم ہال مذکور سے باہر مسلمان واعظ کھڑے ہیں کہ یہ شخص ایسا ہے ویسا ہے۔ جو اس کو ایسا نہ جانے وہ تیسا ہے۔ عوام بے چارے اس کشمکش میں حیران کہ الٰہی ماجرا کیا ہے

دو گونہ رنج و عذابست جان مجنون را
بلائے صحبت لیلیٰ و فرقت لیلے

لیکن جہاں تک ہو سکا حاضرین نے اپنا مدعا پورا کیا۔ یعنی کرشن جی کے درشن اچھی طرح کر لئے کیونکہ مہاراج خود بدولت کھڑے ہو کر لیکچر دیتے تھے مگر آخر کار یہ دقت پیش آئی کہ عاشقان زار جب دیدار پر انوار سے مستفیض ہوئے تو پھر ان سے صبر و شکیب محال۔ وہ تو یہی چاہیں کہ جس طرح ہو سکے مہاراج کے چرنوں پر گر پڑیں۔ وہ شور اٹھا کہ کوئی کسی کی نہ سنتا۔ راویان کا بیان ہے کہ شروع ہی سے حاضرین اپنے جذبہ شوق میں خاموش نہ بیٹھ سکتے تھے مگر کرشن جی نے جب اثنا تقریر میں بدست خاص چاء کی پیالی اٹھا کر پی لی، پھر تو حضار مجلس کو کوئی چیز نہ روک سکی۔ نہ پولیس کا خوف، نہ کسی رئیس کی آہ و بکا کی پرواہ۔ ادھر سے آواز آ رہی ہے کہ رمضان شریف میں سور کھایا۔ دوسرا کہہ رہا ہے شراب پی ہے۔ تیسری آواز آ رہی ہے کہ روزے دار و روزے چھوڑ دو۔ چوتھا کچھ، پانچواں کچھ۔ یہاں تک کہ کرشن جی کے حق میں اس پیالی نے وہی اثر کیا جو امام حسنؓ کے حق میں زہر کی پیالی نے کیا تھا۔ یعنی ایسے خاموش ہوئے کہ تھیٹر کے پردوں میں راجہ اندر کی طرح جا چھپے۔ گو یہ مسئلہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ مسافر کو روزہ رکھنا ضروری نہیں تاہم عوام کا یہ شور شغب کرنا ضرور کوئی راز الٰہی اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ خدا ہی کو کرشن جی کی ایسی گت کرانی منظور تھی۔ بہر حال افسوس ہے کہ ایسے لیکچر سے پبلک محروم رہی جس کے سننے کا ہمیں تو نہیں مگر گئی ایک امرتسری باشندوں کو شوق تھا۔ ہمیں کیوں نہیں، اس لئے کہ ہم نے اپنے احباب سے سورہ یوسف کے اختصار کی طرح لیکچر کا مضمون پہلے ہی بتا دیا تھا۔

کسی عدیم الفرصت نے ایک مولوی صاحب سے عرض کیا کہ حضرت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوکری پر جانے کو پا بر کاب ہوں مگر سورہ یوسف کا مطلب سننا چاہتا ہوں۔ مولوی صاحب نے کہا کہ ۱۲ رکوع کی صورت ایسے تنگ وقت میں کیونکر آپ کو با ترجمہ سنا سکتا ہوں۔ آخر شخص مذکور کے تنگ کرنے پر مولوی صاحب نے سورہ یوسف کا اختصار کیا کہ۔ پیرے بود، پسرے داشت۔ گم کرد، باز یافت۔ یعنی ایک ضعیف العمر بزرگ تھا اس کا ایک بیٹا تھا۔ وہ گم ہو گیا۔ پھر مل گیا۔ ٹھیک اسی طرح مہاراج کے لیکچر کا مضمون بلکہ کل تصنیفات کو اگر ہم چاہیں تو اپنے کرشن پینتھی سجنوں کے لئے دریا کو کوزہ میں بھر دیں۔ غور سے سنئے:

مسیح اسرائیلی مر گیا۔ ہندوستان میں طاعون آ گیا۔ میرے مرید اتنے ہو گئے۔ لہذا میں مسیح اور کرشن۔

بقول شخصے زمین گول ہے کیونکہ چاوہ سفید ہیں۔ چنانچہ انہیں تینوں مقدمات کو مہاراج نے بیان کرنا شروع کیا تھا کہ واقعات مذکورہ بالا پیش آئے اور مجمع منتشر ہو گیا۔ مہاراج راجہ اندر کی طرح ٹھیٹر کے کردے میں ہو گئے تو لوگوں نے بے صبری سے ٹھیٹر کے دروازوں کو گھیر لیا مہاراج کے چیلوں نے مہاراج کو اندر روک رکھا۔ اگر نکلنا چاہتے ہیں تو سیوا میں نویدن کرتے ہیں..

آخر مہاراج نکلے.. پھر تا کیا تھا مشتاقان زیارت لپکے۔ ہر ایک نے حسب طاقت رمی جمار کی تعمیل کی پولیس کے سپاہیوں کو بھی دو چار رسید ہوئیں۔ راویان حال کا بیان ہے کہ کسی ظالم نے حضرت کے سر مبارک پر بھی ایک پرانا جوتا رسید کر ہی دیا۔ گاڑی کی کھڑکیاں ٹوٹ گئیں کو چوان سراوندھا ڈالے ہوئے گاڑی کی آڑ لے کر وہ بھاگا، وہ بھاگا، عوام بھی پیچھے پیچھے یہ شعر پڑھتے ہوئے چلے جاتے ہیں

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

گو ہم یہ جانتے ہیں کہ مصلحان قوم کو ہمیشہ تکالیف آیا ہی کرتی ہیں پہلے زمانے کے قصوں کو جانے دیجئے اسی زمانہ کے رفارمر آپ ہی کے ہم عصر سوامی دیانند سرسوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کیا کیا نہیں ہوتی رہی۔مگر آپ سے ایسا ہونا نہایت تعجب کی بات ہے۔کیوں؟ اس لئے کہ آپ کا ایک الہام جنرل رول (عام قاعدہ) تو یہ ہے کہ انی مهين من اراد اها نتك یعنی اللہ فرماتا ہے اے مرزا تیری ہتک کرنے والا تو کجا جو تیری ہتک کرنے کا ارادہ بھی کرے گا میں اس کو ذلیل کرونگا۔ یہ بھی الہام ہے کہ جو تیرے مقابل آئے گا مغلوب ہوگا۔ یہ بھی الہام ہے: جدھر تیرا منہ ادھر ہی خدا کا منہ ہے۔ یہ بھی الہام ہے: جو تو کہے گا میں تیری سنوں گا۔ وغیرہ وغیرہ تو پھر ایسے الہامات کے ہوتے ہوئے بھی یہ ذلت کم از کم ان الہامات کی تکذیب تو ضرور ہے۔ اگر کہیں کہ ہمیشہ ہر نبی کو فتح و نصرت کے الہامات ہوتے رہے، مگر شروع شروع میں تکالیف کا سامنا رہا۔ مگر آخرکار فتح ہوئی تو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ ان الہامات کو کئی ایک دفعہ زمانہ حال سے لگا چکے ہیں کہ فلاں مخالف کو زکام ہوگیا۔ بس مهين والا الہام سچا ہوگیا۔ پھر کیوں کر ہم مان سکتے ہیں کہ ان الہامات کا وقت آئندہ زمانہ ہے۔ ہاں ہماری رائے میں ایک توجیہ اس الہام (انی مهين والے) کی ذہن میں یہ آتی ہے جو بالکل سہل قابل تسلیم ہے۔ وہ یہ ہے مهين کی ھ کو ع سے بدل دو۔ بس معنی اور مطلب بالکل صاف ہے۔ اصل میں مرزا صاحب کو غلطی ہوئی ہے الہام یوں تھا انی معين من اراد اهانتك (جو تیری اہانت کرے گا خدا اس کا مددگار ہوگا،) جو واقع کے بھی بالکل مطابق ہے جس کے لئے کسی قسم کے تکلف کی حاجت نہیں

خیر یہ واقع جو ہوا سو ہوا مگر بڑی بات یہ ہوئی کہ تیسرے پہر کو پنڈت نور الدین (حکیم نور الدین کو پنڈت کا لقب ہم نے نہیں دیا بلکہ رسالہ کرشن اوتار کے مصنف ماسٹر عبدالرحیم مرزائی نے دیا ہے دیکھو رسالہ مذکور ص ۵؟ آئندہ کو ہم بھی حکیم ساحب کو اسی لقب سے یاد کیا کریں گے۔ اڈیٹر اہل حدیث) صاحب کا لیکچر تھا۔ ادھر انجمن نصرۃ السنہ نے جلسہ کا پنج صد؟ رکھا تھا اودھر پولیس کو صبح کے جلسہ سے سبق مل چکا تھا اسلئے انسپکٹر پولیس نے بحکم صاحب ڈپٹی کمشنر دونوں جلسے بند کر دیئے کہ مبادا کرشن جی یا انکے کسی چیلے کا یہیں مزار بنایا جاوے اس سے تو بڑھ کر حیرانی بخش بات یہ واقع ہوئی کہ علماء کرام امرتسر ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے اسلام اور مرزا صاحب قادیانی

سوال: چونکہ آج کل مرزا صاحب نے امرتسر میں آن کر از سر نو چھیڑ چھاڑ شروع کی ہے اس لئے علماء کرام جن کے دستخط ذیل میں درج ہیں آپ سے آپ کی نبوت و مسیحائی کا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔ پس اگر آپ سچے ہیں تو مرد میدان بنیں اور اپنا ثبوت علمی یا روحانی جو کچھ بھی آپ رکھتے ہیں پیش کریں آپ کا بغیر تصفیہ یہاں سے چلا جانا آپ کے کذب کی کافی دلیل ہوگی۔

المشتہر حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرت السنہ امرتسر۔ ۹ نومبر ۱۹۰۵ء۔

دستخط علمائے کرام: ابو عبید احمد اللہ امرتسری۔ عبد الجبار غزنوی۔ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسری۔ ابو الحسن غلام مصطفیٰ امرتسری۔ حکیم ابوتراب محمد عبد الحق۔ سید حیدر علی شاہ سنبھلی، خلیفہ عبد الرحمٰن۔ نور احمد عفی اللہ عنہ۔ ابو یوسف عبد الصمد امرتسری۔ پیر سلام الدین امرتسری

اس اشتہار کے علاوہ جناب مولوی سید حیدر علی صاحب مدرسہ اسلامیہ سکول شاخ دینیات نے ایک خط حضرت کی خدمت میں لکھا جو درج ذیل ہے

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔ السلام علی من اتبع الهدی

میں مدت سے چاہتا تھا آپ سے ممات مسیح علیہ السلام کے بارے میں گفتگو کروں خوش قسمتی سے آپ امرتسر میں تشریف لے آئے ہیں اور خاکسار پہلے ہی سے موجود ہے اور اچھا موقعہ ہے کہ ایک عام جلسہ میں تصفیہ ہو جائے اور روزمرہ کا باہمی تنازع تو رفع ہو اور غالباً اس قسم کا تصفیہ آج تک نہ ہوا ہوگا۔

جن آیات اور احادیث سے آپ مسیح علیہ السلام کی ممات ثابت کرتے ہیں اور آپ کی عبارات مقدرہ سے جو اون کا ترجمہ ہے وہی تسلیم کریں مسیح علیہ السلام کی ممات کا ردّ کر کے ہم حیات مسیح ثابت کر دیں گے۔ اور نیز طریق فلسفہ پر یہ ثابت کیا جاوے گا کہ خدا ایک بشر کو جس کو چاہے جس قدر چاہے زندہ رکھ سکتا ہے یا نہیں۔ فلسفہ کے جس پہلو کو آپ پسند کریں منظور ہے۔ مگر مکرر التماس ہے کہ بغیر بحث کے آپ کا امرتسر سے تشریف لے جانا اچھا نہیں ورنہ گریز تصور ہوگا اور خاص و عام کی آگاہی کیلئے ہمیں مجبوراً اس امر کا اشتہار دینا پڑے گا۔ خلق خدا میں تفرقہ اندازی ٹھیک نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار اور خط کا جواب کیا ملا، یہ کہ خاندان رسالت (کاذبہ) مع اپنے باڈی گارڈ اور ایڈی کانگ کے اسی شب کو بحراست پولیس تشریف لے گئے۔ آپ کے جانے کے بعد لوگوں نے کیا خیال کیا، اظہار کی حاجت نہیں۔ مگر ہاں ہم ان لوگوں سے متفق نہیں ہو سکتے جو آپ کے چلے جانے کے بعد کہتے پھرتے تھے کہ

اے لو وہ دم دبا کے بھاگ گیا
ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا

ہاں یاد آیا کہ جن دنوں خاندان غزنویہ کی کوشش سے میری عربی تفسیر کی چالیس غلطیاں شائع ہوئی تھیں تو قادیانی اخبار الحکم نے کہا تھا کہ، دشمنوں میں پھوٹ ہو جانے کا الہام حضرت جی کو پہلے ہی سے ہو چکا تھا جس کی سچائی کی ابتداء امرتسر سے ہوئی ہے۔ مگر افسوس کہ علمائے امرتسر کے مشترکہ اشتہار مذکور نے ثابت کر دیا کہ گو علماء آپس میں کسی وجہ خاص سے سر پھٹول کریں مگر جناب کے حق میں سب متفق ہیں

ہم ہوئے تم ہوئے کہ میر ہوئے
انہی زلفوں کے سب اسیر ہوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ رمضان ۱۳۲۳ھ۔ ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء جلد ۳ نمبر ۲۔ ص ۱۔۴)

اڈیٹر الحکم کی دیانت داری

(مولوی محمد رفعت اللہ خان شاہجہان پوری)

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

معزز ناظرین نے اڈیٹر الحکم قادیان نے بریلی اور شاہجہان پور کے خلاف واقعہ حالات چھاپ کر اپنی جماعت کو جوش دلانا اور بھڑکانا چاہا ہے۔ ۲۴۔ اگست ۱۹۰۵ء میں لکھتا ہے:

اسی طرح پر اب شاہجہان پور کی غریب احمدی جماعت کو دکھ دینے کے منصوبے کئے جاتے ہیں اور ان کو اشتعال دلانے کے لئے گندے اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاری کئے جاتے ہیں مگر وہ بے چارے صبر کرتے ہیں اور اللہ کے حضور ہی اپنی اس تکلیف کو پیش کرتے ہیں۔

آگے چل کر لکھتا ہے:

میری رائے میں بریلی اور شاہجہان پور کے احمدیوں کو مناسب طریق سے مقامی حکام کو اپنی تکالیف سے مطلع کر دینا چاہیے۔

ناظرین! ہم اصل واقعہ آپ کے سامنے پیش کر کے انصاف چاہتے ہیں کہ اڈیٹر الحکم سچا ہے یا ہم۔ گندے اشتہار ہم نے شائع کئے یا مرزائیان شاہ جہان پور نے ، اور بانی اس کا کون ہوا؟ ہم کو بریلی کے حالات سے واقفیت نہیں نہ ہم وہاں کے ذمہ دار، ہاں شاہجہان پور کے حالات ہم سے سنئے۔

اپریل ۱۹۰۵ء میں ایک اشتہار الانذار مرزائیوں کی طرف سے تمام ضلع شاہجہان پور میں تقسیم ہوا جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک عظیم الشان زلزلہ آنے والا ہے جو زلزلہ حال سے بڑھا چڑھا ہوگا۔ اور اس میں منشا یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ مرزا کادیانی کو مسیح موعود مان لو۔ یہ سب کچھ اسی وجہ سے ہے کہ لوگ ایک مامور من اللہ (رسول اللہ) کی تکذیب کرتے ہیں۔ مرزائیوں نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ لوگوں کو جابجا بہکانا اور گمراہ کرنا شروع کر دیا اور بعض سادہ لوح بے علم دھوکا بھی کھا گئے۔ اس اشتہار سے شہر میں ہلچل مچ؟ گئی اور لوگ پریشان ہونے لگے۔ عوام کے عقاید بگڑنے کا اندیشہ ہوا تو ہم نے حضرت اقدس جناب ابوالمعظم سید محمد اعظم شاہ مفتی شاہجہان پور کے حکم سے علماء روہیل کھنڈ کا فتوی مرتب کر کے تمام ضلع میں شائع کر دیا جس کا مضمون یہ تھا کہ مرزا صاحب اور اس کے معتقد اسلام سے خارج ہیں ان سے اسلامی طریق پچ میل جول رکھنا ناجائز ہے اس کے عقاید ملحدانہ ہیں ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں اور مرزا کادیانی کے عقاید بھی اس کی تصانیف سے بحوالہ صفحہ کتاب لکھے تھے مثلاً حضرت عیسی و امام حسین کی توہین کرتا ہے ختم نبوت من کل الوجوہ کا منکر ہے معراج کا منکر ہے حضرت عیسی کے مردہ زندہ کرنے کو منکرانہ خیال بتاتا ہے رسالت اور نبوت اور نزول وحی کا دعوی ہے۔ اور یہ فتوی شائع اس غرض سے کیا گیا تھا کہ عوام مرزائیوں سے علیحدہ رہیں تاکہ عقائد ملحدانہ کے اثر سے محفوظ رہیں اور نیز راہ رسم میل جول سے کسی قسم کا فتنہ بپا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو، کیونکہ مرزائیوں کی عادت ہے کہ بزرگان دین کی شان میں توہین آمیز اور گستاخانہ کلمات بک دیتے ہیں (جیسے مرزا صاحب خود کہا کرتے تھے، او بدذات فرقہ مولویاں۔ انجام آتھم۔ اڈیٹر) جیسا کہ ان کی تحریرات سے ظاہر ہے۔ اور ظاہر ہے کہ عوام اس کا جواب کس طرح دینا جانتے ہیں۔ لہذا مناسب یہی معلوم ہوا (اور شریعت کا بھی یہی حکم ہے) کہ تمام اہل اسلام کو ان سے علیحدہ کر دیا جائے تاکہ امن میں کسی قسم کا خلل نہ ہو۔ مگر مرزائی فساد پر ایسے آمادہ ہیں کہ اشتہار پر اشتہار شائع کرنا شروع کر دیا کہ ہم کو الگ کیوں کیا؟ ہمارا کیا قصور تھا۔ قطع نظر علمی بحث کے ہم کہتے ہیں کہ شر و فساد سے مطلب کیا۔ ہم تم کو اسلام سے خارج سمجھتے ہیں، اور اپنے یہاں موت شادی میں شامل نہیں کرتے۔ زبردستی کس بات پر اور شوں شاں کیسی؟ اور بار بار اشتہار بازی کیا مطلب؟

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ جب مرزائیوں کو کسی کامیابی نہ ہوئی تو جون ۱۹۰۵ء میں ایک اشتہار اظہار الحق نمبر ا شائع کیا جس میں ہمارے بزرگان ملت کا کفر نامہ لکھا گیا اور تمام مفتیان روہیل کھنڈ کو گندے اور ناپاک الفاظ سے یاد کیا۔ اور پھر اسی ماہ میں دو اشتہار الحق نمبر ا، اور ۲ اور شائع کیے جس میں ایک تحریر ایک عالم سے فریب اور دغا دے کر لی تھی چھاپ دی اور ایک تحریر ایسی تھی کہ مرزائیوں کے بالکل خلاف، مگر اسکا مطلب بگاڑا گیا اور تیسری تحریر ایک غیر معروف شخص کی چھاپ کر اپنی طرز کے موافق ذاتیات پر حملے شروع کر دیئے۔ ہم نے بھی مجبور ہو کر اسی ماہ جون میں ایک چھوٹا سا اعلان انہیں بزرگوار سے جن کو دھوکہ دیا گیا تھا لکھا کر شائع کر دیا، اور کل مکاریاں مرزائیوں کی ظاہر کر دیں اور نیز اسی ماہ جون میں ایک اشتہار فتنۃ المسیح بھی ہم نے شائع کیا جس میں دوسرے بزرگوار کی تحریر درج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں نے ان بزرگوار کے منشاء کے خلاف اس کا مطلب لکھا تھا اور مرزا قادیانی کے عقاید کفریہ بحوالہ کتب اور صفحہ بھی درج کیے ہیں، اور ان کے غلط ثابت ہونے پر سو روپئہ کا انعام بھی رکھا ہے جو کہ جمع ہیں۔ ہم نے اس نوٹس میں یہ ظاہر کر دیا ہے کہ ایک غیر مذہب کا آدمی مقرر ہو وہ جس کے حق میں فیصلہ کر دے وہی غالب اور فریق مغلوب، غالب کا مذہب فوراً قبول کر لے۔ ورنہ مناظرہ کا خرچ جو پہلے عقاید کفریہ کا جواب دے کر انعام حاصل کیا اور نہ مناظرہ کا اب تک جواب دیا۔ ہاں ایک اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق نمبر۳ بجواب اعلان شائع کر دیا اور اس میں تمام مفتیان شاہجہان پور کو خصوصاً حضرت مولانا محمد اعظم مفتی شاہجہان پور کو دل کھول کر برا بھلا لکھا۔ ہم کو تو پہلے ہی سے معلوم ہے کہ مرزائی بجز تبرے بازی کے نہ علمی جواب دیں گے اور نہ مناظرہ کریں گے۔ کریں کیسے جب حقانیت اور علمیت بھی ہو۔ ان کا دل خود ان کی تکذیب کرتا ہے۔ یہ سنت تو ان کے پیر کی ہے کہ دہلی سے دم دبا کر بھاگے تو قادیان دم لیا۔ حضرت مولانا ثناء اللہ مولوی فاضل کادیان تشریف لے گئے اور یہاں تک کہا کہ مرزا ۳ گھنٹہ تقریر کریں اور وہ صرف چند؟؟ منٹ مگر یہ بھی منظور نہ کیا۔ پھر مرید اسکے سنت مرزائی کی خلاف کیونکر کریں، گرا ڈیٹر الحکم کو لازم نہ تھا کہ خلاف واقعہ مضمون درج اخبار کر کے اپنی جماعت کو بھڑکانا شروع نہ کر دیتا۔ کیا وہ اپنے سوا کسی کو پڑھا لکھا نہیں سمجھتا یا یہ خبر نہیں کہ ہندوستان میں اور اخبار بھی ہیں۔ اس کو اس ...کی خبر نہ تھی کہ اسکی قلعی کھل جائے گی۔

ناظرین اگر اب کسی کو یقین نہ ہو تو ..ہم سے طرفین کے اشتہار منگا کر خود انصاف کر لیں بلکہ اخبار میں اپنی رائے منصفانہ ظاہر کر کے ہم کو اطلاع دیں ہم نے کل اشتہارات آج تک مفت تقسیم کئے ہیں اس وقت میں واجب ہے کہ اس دجالی فتنہ کے انسداد کے لئے چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ برابر مفت تقسیم ہوں مگر یہ کام ایک شخص نہیں کر سکتا۔

اور اب ہم اڈیٹر الحکم کی دیانت داری ظاہر کرتے ہیں ہم نے طرفین کے اشتہارات ایک معتبر مرزائی کے پاس کادیان بھیج دیئے تھے اور پہنچنے کے بعد خط بھی آیا تھا جو کہ موجود ہے مگر پرائیویٹ خطوط یا نام شائع کرنا تہذیب اور دیانت کے خلاف ہے ورنہ ہم ظاہر کر دیتے۔ جب کہ کادیان اشتہار پہنچ گئے تو اڈیٹر الحکم نے ضرور دیکھے ہوں گے اگر نہیں دیکھے تو رائے کس امر پر اور کیونکر دیتا ہے اور جب اس نے اشتہار دیکھ کر رائے دی تو ہم بجز اس کے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین پڑھیں اور کیا کہہ سکتے ہیں۔ اڈیٹر مذکور کی سادگی تو دیکھئے کہ اپنی طرح گورنمنٹ کو بھی سادہ لوح سمجھتا ہے، یا آزادی کے قانون سے ناواقف ہے محض ناواقفی سے جو لکھتا کہ مقامی حکام سے اطلاع کرنا چاہیے۔ اس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ مذہبی خیالات مہذ بانہ طریقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بذریعہ اشتہار یا اخبار کے شائع کرنا جرم نہیں اور اگر ہے تو تمام دنیا کے لیڈر اور واعظ مجرم ہیں اور سب سے اول اس کا پیر علیہ ما علیہ۔ تعجب تو اس امر کا ہے کہ اس نے ایسی محدود قابلیت پر اخبار جسکے فرائض پبلک پر ظاہر ہیں اپنے ہاتھ میں کیوں لئے ہیں اس نے مقامی حکام یا گورنمنٹ کو ایسا بے خبر سمجھ رکھا ہے کہ ضلع شاہ جہان پور اور دور دور اکثر شہروں میں ۷۔۸۔ اشتہار تقسیم ہوں اور حکام کو خبر نہ ہو۔ اللہ اللہ گورنمنٹ اتنی بڑی سلطنت کا انتظام اڈیٹر مذکور کے بھروسہ پر کر رہی ہے کہ حضرت اپنے پرچہ میں خبر دیں تو ہو ورنہ وہ بے خبر رہے۔ مگر ہم اڈیٹر صاحب کی منشا اچھی طرح سمجھ گئے غالباً غرض یہ ہے کہ کوئی مرزائی اپنا سر پھوڑ کر یا کوئی اور حرکت کر کے جھوٹے دعوی پر چند علماء اسلام کو پھانس لے۔ مگر وہ اس خیال خام سے ہاتھ دھولے ایسا نہ ہو کہ الٹے گلے آنتیں پڑ جائیں۔ کسی کو بے قصور پھانسنا مذاق نہیں ہے اگر فی الحقیقت اڈیٹر صاحب کا یہی منشاء دلی ہے جو کہ ہم نے اپنے قیاس سے ظاہر کیا ہے تو اس نے لکھنے کی ناحق تکلیف گوارا کی اس کے گرو گھنٹال کرزا کادیان کی کھوپڑی مبارک ایک الماری کے تختہ سے زخمی ہوگئی ہے ان کو بیرنگ شاہجہان پور بھیج کر کس پر جو کہ اوپر والا تا، دعوی کرا دیا ہوتا تا کہ ہزار دو ہزار مل جاتے مگر یہ کام اہل علم کا نہیں البتہ اوباش ایسا کرتے ہیں۔ غالباً اڈیٹر صاحب کا ایسا خیال ناقص نہ ہوگا۔

اب ہم اخیر میں مرا کادیانی سے اس کے سر پھوٹنے پر ہمدردی ظاہر کرتے ہیں کہ اس عمر میں غریب پر خدائی غضب نازل ہوگا۔ چونکہ مولانا رشید احمد صاحب رحمہ اللہ کی نسبت مرزا کادیانی کی کھوپڑی میں خیالات توہین آمیز بھرے تھے اسی طرح اللہ تعالی نے اپنا غضب اس پر نازل کر کے کھوپڑی پھاڑ دی مگر جب بھی وہ باز نہ آیا اور ایک مضمون اسی اخبار میں، **ایک اور نشان ظاہر ہوا،** کی سرخی لکھ ماری۔ اور اس میں مولانا رشید احمد صاحب کے مرنے پر خوشی ظاہر کر کے یہ ظاہر کیا کہ مولانا صاحب کو ۱۴ روز قبل سانپ سونگھ گیا تھا اسی سے آپ کا انتقال ہوا۔ ان کی اخبار میں طرح طرح کی تعریف ہوتی تھی، مگر وہ امن تھا، کیونکہ موعود اور خدا کے مرسل کو اس نے باوجود زمانہ پانے کے نہیں پہچانا اور محروم رہ گیا۔ اور نہ خود ہی گمراہ کیا بلکہ بہت سے اس کی وجہ سے حجاب میں پڑے رہے۔ امید کہ اس کی موت سے اور لوگ عبرت حاصل کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خدا کے راست باز اور مرسل کو مان لیں گے۔

اس لغو اور بے ہودہ دعوی پر دلچر اور پوچ دلیلیں لکھی ہیں اول یہ کہ مرزا کو الہام ہوا تھا تخرج الصدر الی القبور یعنی جو لوگ بڑے بڑے مسند نشین اور اکا برقرار دیئے گئے ہیں وہ قبروں کی طرف نکالے جائیں گے۔ کیا مطلب کہ یہ بڑے بڑے بزرگ اور صاحب وجاہت جو بنے ہوء ہیں وہ عنقریب مرنے والے ہیں جس طرح مولانا سید نذیر حسین اس پیش گوئی کا مصداق ہوئے اسی طرح مولوی رشید احمد صاحب بھی اسکے مصداق ٹھہرے۔

دلیل دوم مولوی رشید احمد صاحب کی موت ایک اور پہلو سے بھی نشان عظیم ہے اور وہ یہ ہے کہ انجام آتھم میں جو لوگوں کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا تھا ان میں سے مولوی رشید احمد صاحب بھی ایک تھے۔ اور اس مباہلہ کا نتیجہ مندرجہ ذیل آپ نے قرار دیئے تھے کسی کو اندھا کر دے اور کسی کو مجنون۔ اور کسی کو مفلوج اور کسی کو مصروع اور کسی کو سانپ یا سگ کا شکار بناو غیرہ الآ خر۔

دعوی کی نسبت عرض یہ ہے کہ اسی طرح دوسرا لکھ سکتا ہے کہ افسوس ہے کہ مرزا کا دیانی پر کہ بوجہ اپنی جہالت کے مولانا صاحب کی شان کو نہ پہچانا اور محروم رہا اور نہ خود ہی گمراہ ہوا بلکہ ہزار ہا جاہلوں کو گمراہ کر دیا۔ امید ہے کہ لوگ اس کے سر پھوٹنے سے عبرت حاصل کریں۔ ان کی بابت علمائے اسلام کے پہلے ہی تحریریں اور الہام تھے کہ یہ ذلیل وخوار ہوگا یعنی لڑکے کی بجائے دختر ہوئی۔ پھر لڑکا مرا۔ مقدمہ میں ذلیل ہوا۔ اب مولانا صاحب کی شان میں بے ادبی کی۔ تو سر پھوٹ گیا۔ وغیرہ ذالک۔

اب دلیل اول کا حال ملاحظہ ہو کہ یہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ بالکل بے معنی ہے ایسا غیر فصیح کلام ایک ادنی عربی دان بھی نہیں لکھ سکتا چہ جائے کہ خدا کا کلام ہو۔ اگر جملہ ہذا تخرج الصدور الی القبور میں الی انتہائی غایت کے لئے ہے تو معنی یہ ہوئے کہ نکالے جائیں گے بڑے لوگ قبروں کی طرف۔ اس سے موت کیا ثابت ہوئی، ہاں قبروں کی طرف جانا نکلا۔ اور اگر الی کے تحت میں مفہوم قبر داخل کیا جائے یا الی بمعنی فی کہا جاوے تو تخرج صحیح نہ ہوا۔ آخر اس کا مطلب کیا ہوا کہ بڑے لوگ قبروں میں خارج ہونگے۔ ہاں بجائے تخرج کے تدخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتو صحیح ہو جائے گا اس وقت میں یہ معنی ہوں گے کہ بڑے لوگ قبروں میں داخل ہوں گے۔ ایسی حالت میں تخرج اور الی دونوں خارج کر کے اس طرح لکھا جائے تدخل الصدور القبور، تو البتہ درست ہو۔ ہماری رائے میں ایک چھوٹے سے جملہ میں دو جگہ اصلاح ایک فضول امر ہے۔ معنی ایسے کرنے چاہییں کہ الہام کے الفاظ میں بھی اصلاح ہو اور مطابقت بھی ہو جائے تو اس کے معنی ہم سے سنیئے۔ الی بمعنی من کر لئے جائیں تو معنی یہ ہوں گے کہ بڑے بڑے لوگ قبروں سے نکلیں گے۔ یعنی دنیا جو تنگ و تاریک مثل قبر کے ہے اس سے بڑے لوگ نکل کر یعنی مر کر حیات ابدی پائیں گے۔ اس معنی سے مولانا سید نذیر حسین صاحب و مولانا رشید احمد صاحب رحمهم الله دونوں بزرگواروں کا مرنا صحیح ہے۔ مرزا بقول خود اپنا الہام سمجھنے میں قاصر ہے اس سے اجتہادی غلطیاں بہت ہوتی ہیں۔ کیوں کادیانی صاحب الہام آپ کا ہم درست کیا۔ شاگردی میں مٹھائی داخل کرو، تو ایسے بیسیوں نکات بتا دیں۔ قطع نظر اعتراض بالا کے غیر فصیح ہونا تو کوئی باطل نہیں کر سکتا۔ ہم کو مرزا کی حالت پر بار بار افسوس آتا ہے کہ اسکو شیطان نے کیسا گمراہ کر رکھا ہے اور مریدوں پر بھی حیرت ہے کہ وہ ایسی لغو باتیں بھی سن کر تسلیم کر لیتے ہیں کیا ان میں کوئی بھی پڑھا لکھا موجود نہیں آخر خیال تو فرمایئے یہ کیا بات ہے کہ بڑے لوگ مریں گے۔ کیا دنیا میں ہر روز بڑے لوگ نہیں مرتے کیا یہ بات اگر کوئی لال بیگی بھی کہہ دے تو کیا اس کی یہ بات ہر منٹ پر پوری نہ ہوگی۔ اس میں عجیب بات کون سی ہے۔ مرزا کو خیال نہیں رہا، ہم بتاتے ہیں وہ اپنا الہام خان بہادر جناب ڈپٹی برکت علی خان صاحب شاہجہان پوری کے مرنے پر چپکا وے خیال تو کیا ہوتا، کہ اگر مرنا ہی باعث تصدیق و تکذیب ہے تو کادیانی پیسہ اخبار، اہل حدیث و الحکم وغیرہ دیکھ کر شمار کرے کہ اس کے کتنے مرید طاعون (جس میں اس کا دعوی تھا کہ میرا کوئی مرید نہیں مرے گا) اور غیر طاعون میں کتنے مرے۔ ابھی حال ہی میں اڈیٹر البدر طاعون میں مرا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء ص ۷۔۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی

رات کو تھوڑی سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

یہ کسی اوباش رند مشرب کا شعر ہے، مگر جب ہم بغور دیکھتے ہیں تو ہمیں خیال گذرتا ہے کہ کہیں ہمارے قادیانی کرشن مہاراج کا تو نہیں۔ آپ نے (بقول خود) خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ کب کیا؟ رسالہ انجام آتھم کے اخیر صفحہ پر۔

خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) جب حسب دعوت مہاراج (مرزا غلام احمد قادیانی) کے در دولت پر قادیان پہنچا تو مہاراج نے جب بھی یہی عذر پیش کیا تھا کہ میں نے ایشور سے عہد کیا ہوا ہے کہ کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ خیر اس عذر کا صدق کذب معلوم کرنے کے لئے تو رسالہ الہامات مرزا ہے جس نے دیکھنا ہو دیکھ لے۔ بہر حال آپ آج تک بھی کبھی کبھی اس عہد کا اظہار کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ امرت سر میں جب مہاراج (مرزا) براجمان تھے تو فرودگاہ پر ایک تقریر کے ضمن میں آپ نے فرمایا کہ قرآن میں صاف لکھا ہے کہ کل نبی مر چکے ہیں۔ یہ سن کر حافظ محمد کلانوری کھڑے ہو گئے کہ مرزا صاحب ذرہ وہ آیت پڑھ دیجئے جس میں ذکر ہے کہ کل نبی مر چکے۔ تو مہاراج (مرزا قادیانی)نے فرمایا کہ ہم بحث نہیں کرتے۔ حافظ صاحب نے ہر چند اصرار کیا کہ یہ بحث نہیں ،میں تو صرف اس آیت کا حوالہ پوچھتا ہوں۔ پر کرشن جی نے نہ تو کچھ کہنا تھا، نہ کہا۔ یہی کہتے گئے کہ ہم نے بحث نہ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ مگر افسوس کہ حافظ صاحب موصوف کو ایسے صاف اور سیدھے سوال کو تو یوں ٹال دیا گیا لیکن (حسب بیان اخبار الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۵ء) قادیان میں جب ایک ترک اور ایک یہودی نے آن کر چند سوال کئے، تو ان کو بڑی خوشی سے جواب دیئے، اور خوب جی کھول کر توجہ سے سوال و جواب ہوئے۔ اس وقت نہ تو کوئی وعدہ یاد آیا، نہ کوئی خلاف معاہدہ کا خوف ہوا۔ کیوں ہو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا غدرت حسناء اوفت عهدھا
و من عھد ھا ان لا یدوم لھا عھد

بالکل ٹھیک:

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

کیا الحکم کا اڈیٹر بتلا سکتا ہے کہ بحث مباحثہ (جس سے قادیانی کرشن جی نے توبہ کی ہے اس) کی تعریف کیا ہے اور یہ کہ کرشن قادیانی نے کہاں ایسی بحث و مباحثہ کرنے سے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہے؟

لطیفہ: امرتسر میں جو مہاراج کی درگت ہوئی وہ ناظرین اہل حدیث نمبر۲ میں ملاحظہ کر چکے ہوں گے اس کے متعلق الحکم ۱۷ نومبر میں بتلایا گیا ہے کہ

حضرت اقدس (مہاراج مرزا) نے اسی صبح یعنی ..نومبر کو خواب میں گنے دیکھے تھے اور فرمایا تھا کہ گنے فساد ہوتے ہیں (کون پوچھے کہ ثبوت کیا۔کوئی لغت ہے یا اصول تعبیر) پھر الہام ہوا انی مع الرسو ل اقوم یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔ پھر لکھتا ہے کہ امرت سر میں جو مفسدوں نے فساد کیا وہ یہی تھا جس کا الہام پہلے ہی سے ہو چکا تھا۔

بہت خوب! مگر جناب والا اس میں بھی دو طرح سے آپ ہی ملزم ہیں جب کہ خدا نے آپ کو اس فساد کی خبر بھی دی تھی تو پھر آپ کیوں لیکچر دینے گئے۔ کیوں حکم خداوندی لا تلقوا با ید یکم الی التھلکۃ (اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو) کا خلاف کیا حالانکہ اسی آیت کے مطابق آپ لاہور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ والوں کے مقابلہ پر نہ آئے تھے کہ ان کے ساتھ آدمی زیادہ ہیں مجھے مار ڈالیں گے۔لیکن یہاں آپ کو یہ نہ سوجھی۔

دوسری وجہ اس الہام کی غلط ہونے کی یہ ہے کہ جب خدا نے آپ کے ساتھ ہونے کا وعدہ کیا تھا تو اس نے آپ کا ساتھ کیوں نہ دیا کیوں آپ کو (بقول اڈیٹر ریویو) پتھروں کی مار میں چھوڑ دیا۔آپ کو یاد ہوگا کہ یہی الہام آپ سے پہلے ایک سچے رسول موسیٰ کو ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں اننی معکما اسمع و اری یعنی اے موسیٰ تو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرا بھائی فرعون کے پاس جاؤ میں تمہارے ساتھ ہونگا سنونگا اور دیکھونگا۔ اس الہام نے دربار فرعونی میں وہ جلوہ دکھایا تھا کہ حضرت موسیٰ اور ہارون یکہ وتنہاء تھے مگر فرعون سے نہ کسی اس کے حمایتی سے جرأت ہوئی کہ موسیٰ کی طرف انگلی بھی اٹھا سکے۔

مرزائیو! کرشن پینتھیو! دیکھا نا سچے اور جھوٹے الہاموں میں تمیز ہوسکتی ہے۔ سچ ہے:

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۳۔۴)

(جلسہ امرتسر کی روداد بزبان مرزائیاں: ۹ نومبر ۱۹۰۵ء کو امرتسر میں رائے کنہا لال وکیل کے لیکچر ہال میں مرزا صاحب کی تقریر ہوئی..:

۸ بجے حضرت نے تقریر شروع کی پہلے یہ بیان فرمایا کہ قریباً چودہ سال پہلے میں جب یہاں آیا تھا تو اس وقت چند آدمی میرے ساتھ تھے مولوی لوگوں نے مجھے کفر کا فتوی دیا اور عبدالحق غزنوی نے میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی میں نے اور اس نے قسم کھائی جس میں میں نے کہا کہ اگر میں اپنے دعوی میں جھوٹا اور مفتری ہوں تو خدا مجھے ذلیل اور ہلاک کرے۔ اس مباہلہ کے بعد خدا تعالی نے میری بڑی نصرت کی تین لاکھ سے زیادہ آج میرے مرید ہیں...

افسوس ہے کہ مخالفین نے جو پہلے سے منصوبہ کر کے آئے تھے کہ درمیان میں شور ڈالیں تاکہ کوئی سننے نہ پائے اور جن میں غزنوی گروہ اور مولوی ثناء اللہ کی پارٹی کے آدمی شامل تھے ایک بڑا ہنگامہ اور شور مچایا اور بعض نے تالیاں بجائیں اور سیٹیاں ماریں اور بعض نے گالیاں فحش دینی شروع کر دیں۔ امرتسر کے رؤساء نے کھڑے ہوکر بار باران کو سمجھایا اور پولیس نے بہت بٹھانا اور خاموش کرنا چاہا مگر کسی نے ایک نہ مانی اور اس قدر شور برپا کیا کہ لیکچر کو بند کرنا پڑا اور لوگوں کو منتشر کرنا چاہا مگر نہ ہوئے اور جب حضرت گاڑی پر سوار ہونے لگے تو پتھراؤ اینٹیں بارش کی مانند برسانی شروع کیں خدا کی حفاظت تھی کہ ہم سب بچ گئے ورنہ ہم پر پتھر اس طرح پڑ رہے تھے جس طرح طائف والوں نے آنحضرت ﷺ پر پتھر پھینکے تھے..

حضرت (مرزا قادیانی) نے اسی جگہ فرمایا، ضرور تھا کہ یہ سنت بھی پوری ہوتی کیونکہ تمام نبیوں کے ساتھ یہ حالت ہوتی رہی ہے اور آنحضرت ﷺ کے وعظ کے وقت بھی یہ منصوبہ بندی کی گئی تھی کہ جب قرآن شریف پڑھا جائے تو درمیان میں شور ڈال دو تاکہ کوئی شخص قرآن شریف نہ سن سکے (بدر ۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار جلسہ امرتسر:

اعلان: دیکھو! ہم ہر ایک مسلمان اور دوسرے مذاہب کے پیروؤں کو اللہ تعالیٰ قسم دیتے ہیں جس کی قسم سے تجاوز کرنا سخت گناہ ہے کہ کوئی صاحب ہماری تقریر کے پہلے یا درمیان یا بعد میں ہمارے مقابل مخالفانہ اعتراض یا سوال نہ کریں۔

عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود رئیس قادیان حسن اتفاق سے سفر دہلی سے واپس آتے ہوئے ہم لوگوں کی درخواست پر جو جماعت احمدیہ ہے امرتسر قیام پذیر ہوئے ہیں اور آپ نے ہماری درخواست پر ایک پبلک وعظ کرنا منظور فرمایا ہے چنانچہ آپ ۹ نومبر یوم جمعرات بوقت ۸ بجے صبح بمقام منڈوہ بابو گھنیا لال صاحب وکیل ایک عام لیکچر دیں گے۔ اس لیکچر میں آپ اسلام کی خوبیوں اور اس کی سچائی پر زبردست عملی دلائل پیش کریں گے جو معقولی رنگ کے علاوہ ثمراۃ اور انوار اور برکات پر مشتمل ہوں گے اور مسلمانوں کی حقیقی ترقی اور اسلام کی حقیقی ترقی کے وسائل کی مسلمانوں کو نصیحت کریں گے اپنے دعاوی پر بھی دلائل دیں گے اسلام اور آنحضرت ﷺ اور قرآن کریم کے کمالات کا بیان فرمائیں گے۔ پس جو ہمارے بھائی جماعت احمدیہ میں سے آپ کی تشریف آوری اور اس لیکچر دینے سے بے خبر ہوں اور ایسا ہی دیگر صاحبان جو حضرت اقدس مرزا صاحب کے دعاوی کے متعلق دلچسپی رکھنے والے ہیں وہ وقت مقررہ پر تشریف لا کر فائدہ اٹھائیں اس امر کو بخوبی یاد رکھیں کہ چونکہ یہ جلسہ محض تبلیغ حق کی خاطر ہوگا اس سے کوئی غرض مباحثہ یا مناظرہ کا جلسہ منعقد کرنا نہیں ہے اس لئے کسی صاحب کو جلسہ کے اول یا درمیان میں یا آخر میں قطعاً بولنے کی اجازت نہیں ہے جو صاحب اس غرض اور مقصد کو مدنظر نہ رکھ سکیں ان کو آنے کی اجازت نہیں۔ بہتر ہے کہ وہ تشریف نہ لائیں اور اسی وجہ سے شروع میں ہم نے خدا کی قسم دے دی ہے۔

والسلام المشتہر جماعت احمدیہ امرتسر (اخبار بدر قادیان۔ ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء ص ۶)

میاں عبدالعزیز موضع تیجہ کا جواب

ناظرین اہل حدیث کو یاد ہوگا کہ میاں عبدالعزیز مذکور نے اخبار الحکم قادیان میں دعویٰ کیا تھا کہ (ثناء اللہ امرتسری) دکھا دیں کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت آنحضرت ﷺ کی طرح کیا ہے تو میں مبلغ پانچ سو روپیہ آپ کو انعام دوں گا جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب اہل حدیث میں دیا گیا تھا کہ آپ روپئہ کسی مہاجن کے ہاں جمع کرائیں اور منصف مقرر کریں تو میں دکھا دونگا۔ اس کا جواب عبدالعزیز مذکور نے بذریعہ اخبار الحکم بہت لمبا چوڑا (حسب عادت رسول خود) گالی گلوچ کا بھرا ہوا دیا۔ خیر ان گالیوں کا جواب ہمارے پاس نہیں البتہ روپئہ جمع کرانے کے متعلق جو ایک عذر اس نے کیا ہے اس کا جواب دینا ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ، تم پانچ سالوں میں جواب دو گے، تو ہمارا پانچ سو روپئہ اتنے سال بلا منافع یوں ہی رکا رہے گا۔ پھر اس منافع کا اندازہ لگا کر کئی سو کی رقم داخل کرنے کو مجھے کہا ہے۔ جسکا جواب یہ ہے کہ میں تو اپنا دعوی ثابت کرنے کو پانچ منٹ سے زیادہ نہ لونگا۔ آپ کو کس نے کہا کہ پانچ سال میں ثبوت دونگا، مرزا جی کے متعلق کوئی دعوی ایسا ہے کہ ایک واقف کار آدمی کو اس کے ثبوت دینے میں پانچ منٹ بھی لگیں۔ پس آپ مطمئن رہیں۔ میں منصف کے سامنے پانچ منٹوں میں نہیں تین منٹوں میں اپنے دعوی کا ثبوت دے دونگا۔ اگر ثبوت نہ ہوا تو آپ فوراً اپنا روپئہ واپس لے جایئے گا۔ مرد میدان بنو! گھبرانے کی کیا بات ہے، اپنے مضمون نگار دہقانی فاضل کو بھی ساتھ لے آنا وہی تمہاری مدد کر دے گا۔ بس اب ادھر اودھر کی باتیں نہ بناؤ اپنے وعدے کو یاد کرکے فوراً رقم کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کرا کر مجھے اطلاع دو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۴)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۵)

مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر میرا متوجہ ہونا اور میرا اسے حرف بحرف خلاف پانا

چونکہ میں نے تمام کتب مرزا صاحب مطالعہ نہیں کی تھیں نہ تو مجھے معلوم ہوتا کہ کہ مرزا صاحب قادیانی نے کون سی پیش گوئیاں کیں، اور آیا کہاں تک بموجب مضمون الفاظ کے وہ پوری ہوئیں خدا کے فضل سے اس اس بات کے پرکھنے کے لئے کہ آیا واقعہ میں کوئیایسی پیش گوئیاں بھی ہیں جو صریح طور سے غلط نکلی ہوں محمد اعظم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس رہتے ہوئے میں نے حسن اتفاق سے مرزا صاحب قادیانی کی دافع البلاء کا مطالعہ کیا تو میں نے طاعون کی نسبت بڑے زور کی پیش گوئی اس خلاصہ کی درج پائی کہ بقوائے انه آوی القریة قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ اور پھر اس کی زاید تشریح الہام لولا الاکرام لهلك المقام سے کی گئی تھی اور حاشیہ میں مندرج ہے کہ ہوسکتا ہے کہ کوئی کیس شاذونادر کے طور پر قادیان میں ہو جاوے مگر کبھی بھی طاعون کا فلاں قسم مہلک نہیں پڑے گا کہ جس سے افراتفری پڑے اور لوگ بھاگیں۔ پھر قادیان میں رہ کر میں نے تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ پچھلے سال ایسی سخت طاعون پڑ چکی ہے کہ قریباً چار سو آدمی قادیان جیسی چھوٹی سی بستی میں ہلاک ہوئے۔ اور یہ بھی سنا کہ قریباً بیس اکیس کیس روزانہ ہوتے تھے۔ الامان۔ حافظ شمس الدین نے جو مرزا صاحب کے استاد کے بیٹے سنے جاتے ہیں اور جو مرزا صاحب کی لمبی لمبی صفتیں بیان کرتے رہتے ہیں۔ مگر حالت یہ کہ محمد اعظم موصوف سے میں نے سنا کہ وہ مرزائی تک نہیں اور بیعت تک بھی نہیں کی ہوئی ہے بلکہ مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے انہیں کچھ روپئہ خیرات کے طور پر ملتا رہتا ہے۔ یہ طرز قادیان کے ایسے لوگوں کی ناقابل سمجھ ہے۔ پھر مرزائی لوگ مرزا صاحب کی نسبت شہادت بھی ایسے غیر مرزائیوں کی پیش کرتے ہیں جیسا کہ میرے ساتھ بعض دفعہ ہوا۔

ایسا ہی محمد علی شاہ کی بابت میں نے سنا کہ وہ بھی بیعت تک نہیں ہوئے مگر جب اس کی جگہ پر رہنے لگا تو اس کے جوش وخروش کو جو مرزا صاحب کی موافقت؟ میں ظاہر کرتے اور وہ تپاک جس سے مرزائی صاحبان سے کھلم کھلا دیکھ کر میں حیران ہو گیا خصوصاً جب کہ میں نے یہ سنا کہ اس شخص نے مرزا صاحب کی بیعت تک بھی نہیں کی ہوئی ہے ایک مرزائی صاحب سے میں سن چکا تھا کہ یہ شخص مرزا صاحب کے ابتدائی سن کا واقف ہے اور کہ وہ ہمیشہ سے ان کی نسبت وصّاف رہا ہے اور نمونۃً اس نے ایک کہانی بھی سنائی تھی۔ ان حالات میں ایسے اشخاص کی حالت کو میں سمجھ تک نہ سکا کہ معاملہ کیا ہے۔ ان کی زبانی جو محمد اعظم سے کلام کر رہے تھے اتفاقاً ایک شام کو سن لیا کہ قادیان سے طاعون سے بھاگے ہوئے لوگ اب تک قادیان میں واپس نہیں آئے اور باہر رہتے ہیں۔ واللہ اعلم یہ کہاں تک صحیح ہے، مگر ایک جاہل ہندو دہقان سے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کے باہر مویشی چراتا ہوا ملا میں نے پوچھا کہ طاعون قادیان میں پڑی تھی اور کہ سینکڑوں آدمی مرے میں نے پوچھا کہ آیا لوگوں میں افراتفری بھی پڑی تھی؟ اس نے جواب دیا کہ الامان ۔ پھر بولا کہ قادیان کے غربی طرف یہاں میرے باغ میں اور باقی ہر طرف قادیان کے لوگ بھاگ کر بستی سے نکل گئے تھے اور عرصہ تک باہر پڑے رہے تھے ۔ علاوہ ازیں میں نے بورڈنگ ہاؤس میں بھی سنا تھا کہ بورڈنگ ہاؤس بند کر دیا گیا تھا اور لڑکوں کو کہا گیا تھا کہ جان نچانے کے لئے اپنے اپنے گھروں کو منتشر ہو جاؤ۔ یہ ہے انه آوی القریة کا حیرت ناک سرّ اور یہ ہے افراتفری نہ ہونے اور شاذو نادر کیس کا معمہ ۔ میں حیران رہ گیا کہ ایسے زور کی پیش گوئی جو ایسی جرأت سے دافع البلاء میں کی جاوے کہ فلاں فلاں مولوی بھی تو اپنے شہر کی نسبت کر دیں کہ وہاں طاعون نہ آئے گی (بھلا خدا کی خدائی میں کون ہاتھ ڈالے اور کون اتنی دلیری خدا تعالی پر کر کے حکماً ایسا دعوی کرے، خدا کی بے نیازی نے قادیان سے بخلاف پیشگوئی مرزا صاحب کیا کچھ کر دکھا یا ۔ توبہ توبہ توبہ) ایسے صاف طور سے ہر ایک لفظ پیش گوئی کو توڑ کر بلکہ مرزا صاحب کی احتیاطی تاویل کو بھی پھاند کر سخت افراتفری اور چیخ پکار پیدا کرے

کوئی مرزائی طاعون سے مرا یا نہ مرا۔ وہ ایک روشن چیز ہے۔ خواہ کوئی کتنا کہے کہ درحقیقت اس کے ضمن میں رحمت ہے خود ساختہ کہانیوں یعنی اناجیل موجودہ کی رو سے یسوع نے بھی تو سلطنت حواریوں کو دے ہی دی تھی ، جواب روحانی و ضمنی سے تعبیر کرتے پادری پیش کرتے ہیں ۔ اور یہ بھی کہہ سکتا ہے کہ جن جن امم ماضیہ کی نسبت یا کسی شخص کی نسبت سمجھا جاتا ہے کہ وہ عذاب سے ہلاک ہوا ، وہ درحقیقت ابتلاء بلکہ رحمۃً تھا ۔ اور کہ ویسا شخص تمام گناہوں سے پاک کر کے بہشت میں پہنچایا گیا۔ دیکھئے کیسی صفائی سے پیش گوئی غلط نکلی ۔ اور پیش گوئی کے ان پرزور اردو کے الفاظ کی اب کوئی کیا تاویل کرے گا جس میں مرزا صاحب کے حاشیہ والے مفصل احتیاطی معنی کا بطلان بھی صاف صاف خدا تعالی نے ظاہر کر دیا۔ مجھے کسی سے کوئی نفسی بغض نہیں ہے الحمدللہ کہ میں نے تو وہ کچھ دیکا جس نے مجھے تذبذب سے نکال دیا۔ ڈیرہ غازی خاں میں منشی عبدالرحمٰن خان مرزائی مدرس برانچ ۳ کے پاس رہ کر مجھے مرزا صاحب کی نسبت ان کی تعریفیں سن سن کر بڑا وساوس تھا ، اور میں اس شخص کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنے کتنے نیک اعتقاد کر کے خیالات دوڑاتا تھا الحمد للہ کہ خود تحقیق کر کے فیصلہ کر لیا۔ کیا نبی اور نبی بھی اولوالعزم جو ابن مریم سے کہیں بہتری کا مدعی ہو اور جو اعلیٰ انبیاء کے کمالات کا مجمع ہو کی پیش گوئی صاف طور سے غلط ہو کر پیش گوئی کے الفاظ کو مٹا دیوے اور پھر بھی مانا جاوے کہ وہ خدا کی طرف سے ہے۔ حاشا! ظاہر ہے کہ وہ پیش گوئی کے الفاظ بشریٰ یعنی مرزا صاحب کی اپنی طرف سے لکھے ہوئے تھے جو ہرگز پوری نہ ہوئی بلکہ ان کا عکس ہو گیا۔ پھر کیونکر ہو گیا کہ نبی محض ہوائی خیالات کی بنا پر دنیا میں چیلنج دی گئی استغفر اللہ انبیاء تو بفحوائے هم بامره يفعلون ہرگز اپنی طرف سے تحدی نہیں کرتے۔ کیا یہ پیش گوئی کا صاف طور سے خلاف ہونا جو اردو الفاظ میں تھی اور جس کی کوئی بھی تاویل نہیں کر سکتا، اس طرح بر باد ہو جانا محکم معیار ہو کر اس امر کے لئے بالکل کافی نہیں ہے کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہو سکتے۔ میں تو صرف نمونہ کے طور پر پیش کر رہا ہوں جو اتفاقاً میری نظر سے گذر گیا۔ نہ معلوم مرزا صاحب کے گذشتہ حالات پر بصیرت سے غور کرنے اور ان کی تمام تصنیفات کی ورق گردانی کر کے پیش گوئیوں کے الفاظ کو واقعات سے مقابلہ کرنے پر اور انہیں قرآنی پیش گوئیوں سے مقابلہ دینے پر کیا کچھ مرزا صاحب کا اندھیر معلوم ہوگا۔ یہی نہیں بلکہ میں نے کچھ اور بھی پایا جو ذکر ہوتا ہے۔ باقی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۵۔۶)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۶)

خلاف بیانی مرزا صاحب پر میری نظر

علاوہ ان سب امور مذکورہ بالا کے جو میں نے قادیان میں رہ کر معلوم کئے قریباً سب سے معتبر فیصلہ کی جو چیز مجھے ملی جس نے خصوصاً مجھے فیصلہ کی طرف توجہ دلائی، مولوی فاضل ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری کا اشتہار بعنوان، کرشن قادیانی سے فیصلہ، تھا کہ مرزا صاحب نے اپنی تائید میں برخلاف مولوی غلام دستگیر مرحوم سخت زیادتی سے کام لیا بلکہ اس زیادتی کو ثبوتِ نبوت گردانا۔ اور پھر بلاد اسلامیہ تک اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھاپ کر پہنچایا گیا۔ چنانچہ مولوی عبداللہ کشمیری مرزائی نے جس نے ایک دفعہ مجھے کہا تھا کہ میں تو اس واسطے مرزائی ہوا ہوں کہ الہام مرزا صاحب کا قائل ہو کر نفسی وساوس سے بچوں۔ جو برخلاف رسالت پڑھتے رہتے ہیں۔ جب بلاد اسلامیہ کو مخاطب کر کے اشتہار چھپوایا تو اس میں مولوی غلام دستگیر کی (طبعی) موت کو بڑے زور سے ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا اور مجھے خیال آتا ہے کہ محمد عظیم ؟؟ کے پاس ایک رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں جو یورپ اور امریکہ کو مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت لے کر جاتا ہے اسے میں نے چھپا ہوا دیکھا تھا۔ اب وہاں کے لوگ اس کی کیا تردید کر سکتے ہیں۔ یہ ظاہر ہے کہ مرحوم ہرگز بقول مرزا صاحب اپنی استدعا سے نہیں مرے اور قطعاً کو استدعا اس قسم کی انہوں نے نہیں کی۔ پھر مرزا صاحب کا اس پر زور دینا کہ وہ اپنی استدعا سے مرے اور کہ اپنی موت کی صفائی سے درخواست کی، سخت زیادتی ہے۔ ظاہرا جب مرزا صاحب نے مرحوم کی طرف منسوب کر کے عبارتیں نقل کیں اور عبارت پر موکد ڈیش (لکیریں) دیں تو ہرگز اس وقت ان کے پاس کتاب نہ تھی۔ اور صرف دل میں کچھ خیال کر کے وہ عبارتیں لکھ دیں جس میں صریح خلاف بیانی ہوگئی۔ حاشا کہ اولوالعزم نبی تو کیا ایک بھلا مانس آدمی سے بھی ارادۃً ایسا امر وقوع میں نہیں آتا۔

یا اگر ان کے پاس کتاب تو موجود تھی مگر عمداً انہوں نے مرحوم کی نسبت ایسا لکھ مارا تو پھر اندریں صورت بہتان مرحوم کے برخلاف باندھا۔ حاشا کہ نبی ایسا کرے۔ مولوی غلام دستگیر نے جس کی کتاب کا وہ موقعہ.... خود اپنی آنکھوں سے مولوی ثناء اللہ کے پاس پڑھا۔ ہرگز استدعا نہیں کی خواہ کوئی مرزا صاحب کا فدائی یہ کہدے کہ ان کا ایسا کرنا کسی رعب کی وجہ سے تھا، یا یہ کہدے کہ بطور عذاب ان کی موت پہلے ہوئے، مگر کلام تو اس میں ہے کہ اس نے ہرگز کوئی اپنی نسبت استدعا نہیں کی۔ (ناظرین اہل حدیث کو یاد ہوگا کہ کئی دفعہ اس امر کا اظہار کیا گیا ہے کہ اگر کوئی مرزائی مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم کی کتابوں سے وہ مضمون دکھاوے جو مرزا صاحب ان کی نسبت لکھتے ہیں تو نقد دو سو روپیہ انعام میں دونگا۔ اگر خود بدولت مرزا صاحب دکھا دیں تو پانچ سو روپیہ نذرانہ کرونگا۔ اور آئندہ کو مخالفت میں قلم نہ اٹھاؤنگا۔ مگر افسوس کہ آج تک اس صاف اور سیدھے فیصلے کی طرف بھی نہ مرزا صاحب کو نہ کسی مرزائی کو رخ کرنے کا حوصلہ ہوا باوجودیکہ الحکم کے اڈیٹر کو جناب حافظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبد القدوس سہارن پوری نے غیرت بھی دلائی کہ یہ کیا ڈوب مرنے کی بات ہے کہ اہل حدیث ایک سہل فیصلہ چاہتا ہے مگر آپ لوگ توجہ نہیں کرتے۔ جس کے جواب میں اڈیٹر مذکور نے ان کو لکھا کہ میں اس کے لئے حتی المقدور کوشش کرونگا، مگر افسوس آج تک بالکل سناٹا ہی رہا۔ ہاں ہاں سچ ہے حتی المقدور کوشش کی ہوگی ،مگر لائیں کہاں سے۔ افسوس کہ ایسے لوگ بھی دعوی کیا کرتے ہیں کہ ہم دین اور رضائے الٰہی کی خاطر مرزائی بنے ہیں اور ہم متقی ہیں اور ہم ہی مومن خالص ہیں باقی کل دنیا کے مسلمان بدنصیب ہیں اندھے ہیں، بلکہ کافر ہیں انکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اللہ اللہ!

کار شیطان میکند نامش ولی۔ گر ولی این ست لعنت بر ولی

مرزائیو! حوصلہ ہے تو آؤ۔ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا۔ اڈیٹر اہل حدیث)

اور کہ مرزا صاحب کا یہ کہنا اور اسے بطور مباہلہ اپنی نبوت کے ثبوت میں پیش کرنا اور غلط عبارتیں نقل کر دینا اور ان پر تاکیدی لکیر کھینچ دینا نہایت کی مکروہ زیادتی ہے۔ مرحوم مسلمانوں کا امام یا مجدد نہ تھا کہ نہ مرتا اپنی طبعی موت بھجوائے لا یستاخرون ساعۃ و لا یستقدمون سے فوت ہوئے مرزا صاحب اگر چالیس سال بعد ناکام مرجائیں تو بھی ان کی دعا پوری ہو جائے گی کیونکہ اس نے صرف مرزا صاحب کی نسبت ہدایت ورنہ ہلاکت کی استدعا کی۔ کیا یہ صریح خلاف بیانی اعلی درجہ کا معیار اس امر پر نہیں ہے کہ مرزا صاحب ہرگز خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتے اور کہ ہرگز خدا تعالی کا یدِ قدرت ان کی محافظت نہیں کر دیا۔ لہذا وہ سخت ٹھوکریں کھا رہے ہیں

اب جب کہ ان سب مذکورہ بالا امور کو بطور معیاروں کے مجموعاً لیا جائے حالانکہ ان میں سے ہر ایک بھی بجائے خود مرزا صاحب کے بطلان میں محکم دلیل ہے اور اس پر خیال کیا جائے کہ یہ سب امور ایسے شخص سے وقوع میں میں آئے جو کہ اولو العزم نبی ہونے کا مدعی ہے اور جسے آدم نوح ابراہیم موسی وعیسی ومحمد ﷺ کے کمالات کا مجموعہ بتلایا جاتا ہے (۲) جس کو اس کے الہاموں میں کبھی موسی کبھی عیسی کبھی نوح کبھی آدم وغیرہ سے خطاب کیا گیا ہے، تو خیال آتا ہے کہ انبیاء بھی اگر ایسے ہو گذرے ہیں تو ہرگز خدا تعالی طرف سے مامور نہیں ہو سکتے۔ باقی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؎ افسوس صد افسوس مرزا صاحب قادیانی کو ۲۸ نومبر کے روز الہام ہوا کہ:

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔

لوگ تو یہ سن کر کہیں گے، خس کم جہاں پاک، مگر ہماری یہ رائے نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

مرزا حیرت دہلوی اور مرزا قادیانی

آ کے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم نے کسی گذشتہ نمبر اہل حدیث میں بدلائل واضح کیا تھا کہ ہر دو مرزا صاحبان اپنی خوخصلت میں یکساں ہیں اور مشابہت تامہ رکھتے ہیں ان وجوہ اور دلایل کے علاوہ اور بھی کئی ایک ایسے وجوہ پیدا ہو گئے ہیں جو ہمارے دعوی کی تائید کرتے ہیں بلکہ بعض معزز ہم عصروں (مثل وطن وغیرہ) کی رائیں پہنچنے سے ہمیں اپنے دعوی کا یقین ہوتا ہے۔ ہم عصر وطن نے مرزا حیرت کی نسبت لکھا تھا کہ اگر کوئی الگ ہو کر آپ سے امام حسین کی شہادت کا واقعہ پوچھے تو آپ صاف کہیں گے کہ میاں باؤلے ہو، انکار کس کو ہے؟ ہم تو صرف شہرت چاہتے ہیں۔ یہی گمان مرزا صاحب قادیانی کی نسبت بعض اکابر کا ہے کہ وہ جو کچھ کہتے ہیں دل سے نہیں کہتے بلکہ محض دنیا سازی سے کہتے ہیں۔ کئی ہفتوں سے بوجہ سفر وغیرہ ضروریات کرزن گزٹ نہیں دیکھا تھا اب جو دیکھا تو مرزا حیرت صاحب کی تقریر مندرجہ ۲۳۔ اکتوبر پر نظر پڑی تو سخت حیرت نہیں بلکہ خوشی ہوئی کہ معزز وطن کا خیال قریب قریب صحیح ثابت ہوا۔ آپ نے اصل مضمون کو چھوڑ کر ادھر ادھر کی بعض دور از کار باتوں کو لے کر ہمارے مباحثہ کے چیلنج کو یوں ہی ٹال دیا۔

ناظرین کو یاد ہو گا کہ اہل حدیث ۶۔ اکتوبر میں لکھا گیا تھا کہ حیرت صاحب اپنے اعلان کے مطابق لاہور آئیں تو امام حسین کی شہادت کے متعلق ہم سے بحث کر لیں۔ اس کا جواب چاہیے تو یہ تھا کہ بہت اچھا آتا ہوں مگر خیریت گذری کہ ایسا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ آیا کیونکہ ایسا جواب آنے سے ہمارے پہلے دعوی کی تکذیب لازم آتی تھی کہ یہ دونوں مرزا صاحبان ایک ہی تھیلے کے بٹے ہیں یعنی بہت سے امور میں باہمی مشابہت رکھتے ہیں۔ مباحثہ سے گریز کرنے میں بھی ان حضرات کو پوری مشابہت ہے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں متعدد مقامات پر مجھے دعوت دی تھی کہ قادیان میں آ کر تحقیق کر لو لیکن جب خاکسار بلائے بے درمان کی طرح قادیان بھی جا پہنچا تو حضرت کو یاد آ گیا کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی مخالف سے بحث نہ کرونگا۔ اسی طرح مرزا صاحب دہلوی نے اس مشابہت کو پورا کیا کہ پہلے تو بڑے زور سے دعوی کیا کہ کوئی مخالف ہے کہ ہم سے بحث کر لے۔ لاہور، دہلی، لکھنو، کلکتہ، ان شہروں میں سے کہیں آ جائے مگر جب میں نے لاہور کو منتخب کر کے مرزا صاحب دہلوی کو چیلنج دیا تو مرزا قادیانی کی طرح آنے بہانے کر لئے چنانچہ اسی پرچہ ۲۳۔ اکتوبر میں لکھتے ہیں:

> جب آپ کی تحقیق کی یہ کیفیت ہے تو آپ حضرت امام حسین کی شہادت کیونکر ثابت کر سکیں گے اور کون ایسا کم عقل ہوگا کہ آپ سے مناظرہ کر کے وہ اپنے اور لاکھوں آدمیوں کے وقت کا خون کرے۔

اس کلام ہدایت نظام میں جناب حیرت نے اپنے حق میں تعلّی اور مخاطب کی جو توہین کی ہے وہ مخفی نہیں پھر لطف یہ ہے کہ خود ہی بطور طنز کے مجھے لکھتے ہیں:

> علماء کا سب سے پہلا فرض یہ ہے کہ مخاطب کو جاہل قرار دیں۔ (۲۳۔ اکتوبر۔ ص ۵)

حیرت صاحب! بتلایئے علماء کا یہ پہلا فرض آپ نے کیوں اختیار کیا۔ کیا آپ اپنے کو اس فرض کا متحمل جانتے ہیں۔ ہاں یاد آیا کہ آپ متحمل کیا اس فرض کے موجد ہیں آپ نے اس ایجاد کا فخر ان دنوں حاصل کیا تھا جن دنوں آپ نے جناب مولوی حافظ نذیر احمد خان صاحب ہیڈ لیکچرار کو زیر مشق بنا رکھا تھا کہ اپنے معمولی اوچھے پن سے ان کے صغائر کو بھی کبائر بتا رہے تھے۔ پھر ان دنوں تو آپ کو بہت ہی فخر تھا جن دنوں آپ علماء اسلام پر زوردار دو دھاری تلوار سے حملے کرتے تھے۔

حیرت صاحب! آپ بھی یہ کہہ سکتے ہیں کہ علماء اپنے مخاطب کو جاہل سمجھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ واللہ ایں چہ بوالعجبی است۔ تمام دنیا کی گندی گندی گالیاں جو آپ نے علماء کرام کو عموماً اور مولوی نذیر احمد خان کو خصوصاً دی ہیں اخباری دنیا انہیں بھول نہیں گئی۔ پھر اس برتے پر تتا پانی؟

ہاں بغور توجہ فرمائیے کہ خاکسار چونکہ آپ کی دعوت مباحثہ کو قبول کر چکا ہے اس لئے آپ کا فرض ہے کہ آپ اپنی دعوت سے روگرداں نہ ہوں۔ اور ناحق اپنی خجالت پر پبلک کو مطلع نہ کریں۔ ۲۳۔ اکتوبر کے پرچہ میں جو آپ نے اہل حدیث کی نسبت بعض اعتراضات لکھے ہیں اس کا جواب بھی اسی جلسہ مباحثہ میں سب سے پہلے سن لیجئے گا پس آپ تیار ہو جائیں اور روانگی کی اطلاع خاکسار کو دیں تا کہ امرتسر سے ایک ساتھ لاہور کو جائیں

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۔۲)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۷)

مرزائیوں کے الہام پر نظر

الہام کی نسبت جس نے مجھے زیادہ حیرت میں ڈالا میں نے سنا کہ متعدد مرزائیوں کو ہوتا ہے مفصلہ بالا امور دیکھنے کے بعد یہ یقین نہیں ہوسکتا تھا کہ مرزائیوں کو الہام بمعنی اصطلاحی (خدا کی طرف سے) ہوتا ہو۔ کوئی القاء وغیرہ ہوں تو بعید نظر نہ آتا تھا۔ مرزائیوں کو بموجب قول ان کے خواب آتے ہیں جو بمقابلہ حدیث و وحی نبوی کے ہرگز سند نہیں سمجھے جا سکتے۔ ہاں میں نے یہ بھی سنا کہ بعض مرزائیوں کو اس قسم کا الہام بھی ہوا ہے کہ یا تو ان کی زبانیں خود بخود چلی ہیں یا کوئی آواز سنائی دیتی ہے۔ ماسٹر عبدالرحمٰن مدرس قادیان نے ایک دن کہا تھا کہ مجھے آواز بھی بعض دفعہ آئی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض دوسرے موقع پر زبان بھی خود بخود چل پڑی ہے۔ میں ایسی چیزوں کی کیفیت پر کوئی گفر گو کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ شائد علماء اس پر کچھ روشنی ڈال سکیں۔ مجھے اول یہ دکھانا ہے کہ آیا یہ الہامات (میں انہیں بمعنی مطلق القاء لونگا) آیا مرزائیوں سے خاص ہیں یا کہ غیر مرزائیوں کو بھی ہو جاتے ہیں۔ اگر غیر مرزائیوں کو بھی ہو جاتے ہیں تو پھر متابعت مرزا صاحب کی وجہ نہ ہوئی بلکہ کئی اور اسباب سے بطور فن وغیرہ ٹھہرے۔ آیا جو آئندہ کے لئے ہوویں وہ سب بھی پورے بھی ہوتے ہیں۔ اور کہ کس قسم کے ہوتے ہیں۔ ہر ایک امر میں میں نمونہ کے طور پر کچھ ذکر کرونگا جو مجھے اتفاقاً وہاں معلوم ہو گیا

اس بارہ میں کہ آیا بعض ان میں سے کسی خاص قسم کے بھی ہیں، میں اسقدر کہتا ہوں کہ ایک دفعہ ماسٹر محمد الدین صاحب سابق کلرک دفتر و مہتمم بورڈ نگ ہاؤس قادیان نے اتفاقاً مجھ سے ذکر کیا کہ مولوی نور الدین صاحب نے کہا تھا کہ میں (حکیم) ایک دفعہ رام موہن رائے بنگالی کی کاب پڑھ رہا تھا کہ مجھے الہام ہوا:

اس مان ہادی دی کتاب نہ پڑھ

(لفظ ہادی کا فحش وشتم ہے میں نے خوف گرفت قانون وشرافت کے خیال سے اسے سالم نہیں لکھا۔ ناظرین یا کا حرف آگے دل میں بڑھا کر سمجھ سکتے ہیں)

اب خدا تعالی فحش اور شتم کے الہام سے مبرا ہے قرآن میں کفار پر غلظت کی گئی ہے۔ انہیں لعین کہا گیا ہے۔ مگر شتم اور فحش ہرگز ذکر نہیں ہوا۔ فرج کا لفظ قرآن میں ذکر ہوا ہے مگر یہ لفظ عربی میں فحش نہیں۔

فرج عام طور پر کشائش کو کہتے ہیں سوراخ اور کشائش بمقابلہ تنگی پر بھی بولتے ہیں ایسا ہی ایک کافر کی نسبت زنیم (بدکار) کا لفظ آیا ہے مگر وہ ہرگز شتم نہیں ہے واللہ اعلم کہ یہاں حکیم صاحب کے الہام میں کیوں یہ فحش اختیار کی گئی۔ آیا ایسا ہو کر بھی وہ خدائے منزہ قدوس وموصوف بہ صفات کمال سے ہوسکتا ہے۔ ناظرین خود اس پر رائے زنی کریں۔

اس امر کے بارے میں کہ ایسے رسومات مرزائیوں سے خاص ہیں یا کسی اور کو بھی ہو جاتے ہیں، نگارش ہے کہ میں نے مرزا صاحب کی دافع البلاء میں پڑھا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ فلاں فلاں آدمی منشی الہی بخش وغیرہ مخالفین جو اپنے آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملہم خیال کرتے ہیں..الخ ۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مرزائی بھی ملہم ہیں ۔ اگر کہا جاوے کہ ان پر اعتماد نہیں تو سخت زیادتی ہے کیونکہ وہ سنجیدہ اور معتبر آدمی ہیں ۔ اور پھر اندروں صورت مرزائیوں کے معتبر ہونے کی کیا دلیل ہوگی کیونکہ سنجیدگی اور پوزیشن اور یوم الحساب کے ایمان میں جو خوف دلا کر سچائی پر رکھنے کا خصوصاً ذریعہ ہے ظاہراً وہ لوگ نڈر مرزائیوں سے اچھے ہیں ۔

اور پیر سراج الحق صاحب نعمانی مشہور مرزائی کبھی کبھی رات کو اتر کر بیٹھ جاتے اور میرے ساتھ باتیں یا کبھی مذہبی تکرار کرتے ایک دن اثنائے گفتگو میں آپ نے ابوسعید مذکور وغیرہ کے روبرو فرمایا کہ میرے بڑے بھائی مرزا صاحب کے دعوے کے بڑے مخالف ہیں اور کہ میں نے اس زلزلہ کے آنے پر انہیں خط لکھا کہ دیکھو مرزا صاحب کی پیش گوئی پر یہ زلزلہ آیا ہے ۔ اور ابھی ایک اور مہیب زلزلہ آنے والا ہے۔ اب آپ ایمان لائیں۔ مجھے (پیر) وہاں سے جواب آیا کہ گذشتہ زلزلہ آئندہ ماہ اپریل کی نسبت تو مجھے خود سابقاً الہام ہو چکا تھا ۔ اور کہ چنانچہ میں نے (برادر پیر صاحب مخالف مرزا) دس یا بارہ ہزار خط جن کی ٹھیک تعداد مجھ کاتب مضمون ہذا کو یاد نہیں ۹ مریدوں کے نام ہوشیار رہنے اور احتیاط کرنے کو بھیجے اور کہ میرے کسی مرید سے پوچھ لو۔ آخر میں نے اپنے سب مریدوں کو سمجھا تو نہیں دیا ۔ پیر صاحب فرمانے لگے کہ خط مذکور (یعنی مرسلہ ان کے بڑے بھائی موصوف سجادہ نشین) میں یہ بھی درج تھا کہ ساتھ ہی مجھے (برادر پیر صاحب) الہام ہوا کہ سلسلہ مرزائیہ نابود ہونے والا ہے تم (پیر صاحب) واپس آجاؤ ۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۹)۔

❀ کرشن قادیانی نے شیخ الکل محدث دہلوی کی تاریخ وفات لکھی تھی

مات ضال ھائماً

جواز روئے علم نحو غلط ہے کیوں اس میں ذوالحال (ضال) نکرہ ہے جو خلاف نحو ہے۔ عبدالکریم مرزائی کی موت کی تاریخ قرآن مجید سے نکالی ہے۔ آپ اس کو درج اخبار کر کے ممنون فرمائیں۔ تاریخ وفات یہ ہے: اعد له عذاباً عظیماً (۱۹۰۵ء)۔

راقم: مرزا محمد بیگ از لاہور۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۸)

اس پر میں کاتب مضمون ہذا نے پیر صاحب سے سوال کیا کہ آیا آپ کا وہ بڑا بھائی شریف اور نیک عمل آدمی ہے۔ بولے وہ حرام خور نہیں ہے نمازی ہے اور دیگر عمدہ صفتیں بھی بیان کیں جن کا مطلوب یہ تھا کہ واقعی وہ نیک عمل ہے اور ورد وظیفہ کا پابند ہے اور کہ وہ (برادر پیر صاحب) مرزا صاحب کو مسیح نہیں مانتے بلکہ کہتے ہیں کہ کوئی بڑی بات نہیں کہ مرزا صاحب ملہم ہوں کیونکہ ہم بھی ملہم ہیں۔ انتہی

میرے متعجب ہونے پر پیر صاحب موصوف بولے کہ میرے بھائی کا آمدہ خط میرے گھر اور چھت پر رکھا ہے۔ دیکھئے یہ پیر صاحب کا بڑا بھائی نکوکار ہے جو الہام کا مدعی ہے۔ اگر یہ الہام ہے تو مرزا صاحب کی مخالفت میں بھی لوگوں کو ہورہا ہے۔ پھر کیا دلیل ہے کہ مرزائیوں کا الہام خدا کے ارادے سے ہے اور ان کا نہیں۔ اور جب ایسا الہام حسب تفصیل مذکورہ خاصہ مرزائیہ نہ ہوا بلکہ مرزا صاحب کی مخالفت میں اوروں کو بھی ہوتا ہے اور وہ پھر پورا بھی ہوجاتا ہے جیسا کہ حسب تقریر بالا نسبت زلزلہ ہوا۔ پھر مرزائیوں کا الہام قابل التفات نہ ٹھہرا اور نہ دلیل نبوت بنا۔

اس امر کی بابت کہ ایسے الہامات سب پورے بھی ہوتے ہیں اس قدر گذارش ہے کہ جب لوگ عام طور سے کہتے ہیں کہ فلاں فلاں الہام مرزا صاحب کے پورے نہیں ہوئے تو اوروں کا کیا کہنا۔ ہاں اس قدر اور بھی گذارش ہے کہ سردی کے موسم میں بماہ مارچ میرا قادیان سے اول دفعہ کے چلے جانے سے کچھ روز پہلے ایک روز سویرے مجھے سفید ریش باورچی بورڈنگ ہاؤس مسمی مسیح اللہ نے بارچی خانہ میں جانے پر یہ الہام سنایا کہ رات تہجد کے وقت میری زبان پر خود بخود یہ چند بار جاری ہوگیا کہ مولوی عبداللہ مرگیا مولوی عبداللہ مرگیا۔ واضح رہے کہ مجھے وہاں بورڈنگ ہاؤس میں مولوی عبداللہ کہا جاتا تھا۔ اور باورچی صاحب موصوف بھی مجھے مولوی کہہ کر پکارتے تھے۔ نہ معلوم اس کا کیا مطلب تھا۔ انتہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے پوچھا کہ آیا یہ میری نسبت ہوا ہے، بولے معلوم نہیں۔ پھر بولے، اور مولوی عبداللہ کشمیری بھی تو مولوی عبداللہ ہیں (مگر وہ اسوقت وہاں موجود نہ تھے) اور مولوی عبداللہ چکڑالوی بھی تو ہے واللہ اعلم۔ یہ الہام کس کی نسبت ہوا۔ انتہی

سبحان اللہ دنیا بھر کی نسبت اب قیاس کرلیا جاوے کہ کوئی مولوی عبداللہ تو مر جاوے گا۔ مگر ناظرین واقف رہیں کہ خواہ ان کے ان لئے ہوئے اشخاص میں سے کسی کو لیا جائے ہم تینوں مذکورین اب تک زندہ ہیں آئندہ ہم میں سے کوئی بہ قضائے الٰہی مر جاوے تو مر جاوے۔ خصوصاً وہاں بورڈنگ میں تو مولوی کہلائے جانے والا میں ہی تھا اور میں اب تک بفضل تعالیٰ زندہ ہی ہوں۔ پھر یہ ہے ملہم مرزائیوں کے ایسے الہامات کا پورا ہونا جس پر زبانیں ان کی بعض دفعہ خودبخود چل جاتی ہیں (بقول ان کے)

اور لو، علاوہ ازیں ایک دن میری واپسی قادیان پر میں حکیم نورالدین کے پاس بیٹھا تھا کہ سید مہدی حسین ہندوستانی خادم مرزا صاحب کچھ فاصلے پر اپنے لڑکے کو مار رہے تھے حکیم موصوف نے دیکھ کر آدمی بھیج کر اسے بلوایا جب وہ مضطرب حالت میں جو غصہ عارضی ہونے سے اس کی تھی، آیا تو حکیم صاحب نے میرے روبرو اسے مخاطب کیا، ایک طرف سے تو تمہیں بقول تمہارے جھوٹے یا سچے الہام ہوتے ہیں اور اس طرف زیادتی بچوں پر کرتے ہو۔ میں سن کر حیران ہوا کہ حکیم صاحب کے نزدیک بھی الہام؟؟ بعض جھوٹے بعض سچے ہوتے ہیں یا ہو سکتے ہیں۔

علاوہ ازیں میں نے بورڈنگ ہاؤس میں رہتے ہوئے سنا تھا کہ مرزا صاحب نے منع فرمایا ہے کہ عام طور سے مرزائی لوگ اپنے الہام مشہور نہ کریں کیونکہ ان لوگوں کو الہامات وغیرہ کی کوئی سمجھ نہیں ہے۔

پھر ایسے بھی مرزائیوں کے الہامات ہیں جیسا مسیح اللہ باورچی کو میرے ہوتے ہوا۔ پھر بھلا ایسے الہامات بمقابلہ احادیث نبویہ صحیحہ کے مرزا صاحب کو عیسیٰ بن مریم بنا سکتے ہیں جو شام دمشق میں بروئے حدیث صحیحہ جاوے گا اور بھلا انہی کو ہم سند گردانیں اور سابقہ امم کو گمراہ کہیں اور اندراں صورت آنحضرت ﷺ کی حدیث فرقہ من امتی لا یزا لو ن عن الحق .... کو غلط ٹھہرائیں کیونکہ بموجب قول مرزا صاحب ابن مریم کے حیات کے قائلین کو مشرک ٹھہرا کر (کیونکہ ایسے عقیدہ کو آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرکانہ فرمایا ہے) کوئی بھی فرقہ تو نہیں رہتا جو حق پہ رہتا ہو۔ پھر حسب تفصیل مذکورہ بالا جس الہام کی کیفیت ہوا کہ۔ کہ نہ تو مرزائیوں سے مختص ہو، بلکہ غیر مرزائیوں کو بھی ہو کر پورا ہو جائے، اور مرزائیوں کو فاحشانہ الفاظ میں بھی ہووے، اور پھر جیسا کہ دیکھا گیا پورا بھی نہ ہووے، اسی الہام کو ہم مان کر صحیح احادیث پیغمبر ﷺ کو جواب دیں۔ اور قرآن کی وہ وہ تاویل بہ اقتدائے مرزا صاحب کریں جنہیں الفاظ بھی برداشت نہ کر سکیں اور جس سے قرآن کا ابہام لازم آئے نہ کہ فصیح ہونا۔ استغفر الله و معاذ الله کہ ایسا کر کے اسلام سے دست بردار ہو جائیں۔ صرف اس لئے کہ مرزا صاحب کی صداقت بن پڑے، ہمیں تو اسلام منظور ہے نہ کہ مرزا صاحب۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۵۔۶)

میعاد قریب ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

افسوس ہے کہ کرشن قادیانی کو بار بار الہام ہونے لگے کہ تیری میعاد قریب ہے (اللہ خیر کرے)

مزید افسوس یہ ہے کہ قادیان میں مرزائیوں میں مار پیٹ ہو رہی ہے جس کی بابت الحکم اور بدر کے اڈیٹر لکھتے ہیں کہ

ہماری جان مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔

دہائی رے قادیان تجھے دارالامان بھی کہا گیا، مگر تیرا امان بھی کچھ ایسا اکبر بادشاہ کے نورانی لباس کی طرح ہے کہ حلال زادوں کو نظر نہیں آتا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

کرشن قادیانی کو الہام کیسے ہوتے ہیں

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

آج تک ہندو مسلمان سرگردان تھے کہ یا اللہ! یہ کیا ماجرہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کرشن قادیانی حلفیہ بیان دیتے ہیں کہ، مجھے الہام ہوتا ہے۔ حالانکہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کیفیت یہ ہے کہ دن کی خبر دیں، تو رات ہو جاتی ہے۔ اور اگر رات کہیں، تو دن ہو جاتا ہے۔ کانے کو بغرض صحت دم کرتے ہیں تو اندھا کر دیتیں ہیں۔ غرض آپ کے الہامات کی کیفیت سب کو معلوم ہے۔ بطور نمونہ چند ایک ہم بھی بتلاتے ہیں۔

نمبر اول: عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں مرجائے گا۔ (وہ زندہ رہا)۔

پنڈت لیکھ رام پر خرق عادت عذاب آئیگا (حالانکہ کوئی خرق عادت عذاب نہ آیا)

محمدی بیگم (جو رشتہ میں آپ کی بھانجی ہے) آپ کے نکاح میں آئے گی (مدت گذر گئی مگر وہ بدستور اپنے خاوند مرزا سلطان محمد کے پاس ہے)

قادیان طاعون سے محفوظ رہے گی۔ (مگر وہاں ایسی طاعون آئی کہ الامان! مہاراج مرزا قادیانی کا سکول بھی کثرت طاعون سے بند رہا)۔

میرے مریدوں کو طاعون نہ ہوگا (لیکن، یہاں تک کہ اڈیٹر البدر طاعون کا شکار ہوا)

مولوی ثناء اللہ قادیان میں الہامات کی تحقیق کے لئے نہیں آئے گا (مگر وہ بلائے بے درماں کی طرح جا پہنچا اور آپ (یعنی مرزا صاحب) حرم سرا میں چھپ گئے)

غرض کہاں تک گنوائے جائیں۔ رسالہ الہامات مرزا میں پوری کیفیت آپ کے الہاموں کی مل سکتی ہے۔

ہاں بڑی مشکل تو یہ باقی رہتی تھی کہ جو عموماً جہلاء کے دلوں میں کھٹکتی تھی کہ مرزا صاحب تو قسمیں کھا کھا کر کہتے ہیں کہ مجھے الہام ہوتے ہیں، خواب آتے ہیں۔ پس اگر وہ الہام ان کے جھوٹے ہیں، تو وہ ایسی سخت قسمیں کیوں کھاتے ہیں۔

خدا کا شکر ہے کہ قادیانی اخبار الحکم ۱۰ دسمبر (۱۹۰۵ء) سے یہ عقدہ حل ہو گیا۔ ہم ناظرین کی مزید اطلاع کے لئے الحکم کی پوری عبارت نقل کرتے ہیں، پھر اس پر اپنا مناسب ریمارک کریں گے۔

۲۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کو (مرزا صاحب قادیانی نے) رؤیا دیکھی کہ ایک دیوار پر ایک مرغی ہے، وہ کچھ بولتی ہے۔ سب فقرات یاد نہیں رہے، مگر آخری فقرہ، جو یاد رہا، یہ تھا:

ان کنتم مسلمین۔ (ترجمہ: اگر تم مسلمان ہو)۔

اس کے بعد بیداری ہوئی۔ یہ خیال تھا کہ مرغی نے یہ کیا الفاظ بولے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر الہام ہوا:

انفقوا فی سبیل اللّٰہ ان کنتم مسلمین ۔

(ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرو، اگر تم مسلمان ہو)

فرمایا (مرزا صاحب نے) کہ مرغی کا خطاب اور الہام کا خطاب ہر دو جماعت (مرزائیہ) کی طرف تھے۔ دونوں فقروں میں ہماری جماعت مخاطب ہے۔ چونکہ آج کل روپیہ کی سخت ضرورت ہے، لنگر میں بھی خرچ بہت ہے، اور عمارت پر بھی بہت خرچ ہو رہا ہے۔ اس واسطے جماعت کو چاہیے کہ اس حکم پر توجہ کریں۔

فرمایا (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے): مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہیے، کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے۔ اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے کھانے کے واسطے انڈا دیتی ہے۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آ گئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم، درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے۔ اور سردی زدہ ہے، اس کے واسطے ہم کیا کریں۔ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔

چنانچہ انہوں نے ایسا کیا۔

پھر انہوں نے کہا یہ بھوکا ہے، اس کے واسطے کیا دعوت طیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی، ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا تاکہ ان کے گوشت کا ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔

سو ہماری جماعت کے مومنین، اگر ہماری آواز نہیں سنتے تو اس مرغی کی آواز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوسنیں۔ مگر سب برابر نہیں۔ کتنے مخلص ایسے ہیں کہ اپنی طاقت سے زیادہ خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دے۔

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ) اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو جیسا کچھ خیال یا ضرورت درپیش ہو، اس کے متعلق جو تجویز آپ کو سوجھتی ہے، اس کا نام آپ کی اصطلاح میں الہام ہے۔ جس میں ہمیں کیا، کسی کو بھی، کلام نہ ہوگا کیونکہ لا مشاحة فی الاصطلاح۔

جب مضمون واضح ہو جائے تو اصطلاح میں اعتراض نہیں ہوا کرتا۔ پس آپ کے الہامات کی بنا آپ کے خیالات پر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن دنوں آپ کو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی، امام خود، کی صحت کا خیال تھا، تو صحت کے الہام اور خواب آتے رہے۔ لیکن جب اس کی حالت ردّی اور قریب المرگ ہوگئی، تو مشتبہ خواب آنے لگے۔ آخر نتیجہ وہی ہوا جو مشیت ایزدی میں تھا، مگر آپ دونوں حالتوں میں سچے۔

جس طرح کلام کے صدق، کذب کی تعریف میں اختلاف ہوا ہے، بعض علماء کی رائے ہے کہ کلام وہ سچا ہے جو متکلم کے خیال اور اعتقاد کے مطابق ہو، اور جھوٹا وہ ہے جو متکلم کے اعتقاد کے خلاف ہو۔ پس ان کے نزدیک اگر کوئی مشرکانہ اعتقاد رکھ کر لا الہ الّا اللہ کہے گا، تو وہ بھی جھوٹا ہوگا۔ کیونکہ اس کا اعقاد اس کے خلاف ہے۔ اور اگر کوئی تثلیث کا اعتقاد رکھ کر عیسیٰ ابن اللہ کہے گا، تو سچ ہے کیونکہ اس کا اعتقاد وہی ہے۔ گو نجات کا حقدار نہ ہوگا۔

ٹھیک اسی طرح آج ظاہر ہوا کہ الہام کی تعریف میں مرزا جی کا اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپ کے نزدیک الہام کی تعریف میں مرزا جی کو اور علماء سے اختلاف ہے۔ آپ کے نزدیک الہام کی تعریف یہ ہے کہ کسی ضرورت کے مطابق کوئی تدبیر سوجھ جائے، خواہ وہ انجام کار، کارآمد ہو یا نہ ہو۔ پس اس اصول کو مدنظر رکھ کر آپ کے جملہ الہام سچے ہو جاتے ہیں۔

مثال کے لئے ہم آسمانی منکوحہ کو پیش کرتے ہیں جس پر مرزا جی کے معاند بہت کچھ دانت پیسا کرتے ہیں، حالانکہ وہ بالکل ٹھیک ہے کیونکہ جس وقت آپ کی نظر اس باعفت پری پیکر پر پڑی تو آپ کے دل میں بقول:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیدار مے نمائی و پرہیز مے کنی
بازار خویش و آتشِ ما تیز مے کنی

جوش پیدا ہوا، تو آپ کو سوجھی کہ اس کے والد کو لکھا جائے کہ اگر تو نے اس لڑکی کا نکاح کسی اور جگہ کر دیا، تو تمہاری خانہ ویرانی ہوگی ۔ یہ ہوگا ۔ وہ ہوگا۔ انسان ضعیف البنیان ضرر سے عموماً ڈرتا ہے، فوراً آ جائیں گے اور کام بن جائے گا۔ چونکہ آپ کا الہام ان خیالات سے بالکل مطابق ہے اس لئے یہ الہام سچ ہیں۔

کسے نوشتہ خواند کسے شکستہ خواند
ہر کس بہ ثبوت خویش حدیثے دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری۔ ۱۹۰۶ء، ص ا۔۳)

زمانہ برسرِ جنگ است یا علی مددے

(علی، اللہ تعالی کا ایک نام ہے، اس لئے عنوان میں بایں طور استعمال ہوا)

آج تک قادیان کو دارالامان سنتے سنتے تھک گئے ، اور ہمارے کان بھی سن ہو گئے، مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ قادیان کن معنی سے دارالامان ہے۔

پہلے تو ہم سنتے رہے کہ یہاں طاعون نہیں آئے گا، ان معنی سے دارالامان ہے۔ پھر جب وہاں بھی طاعون آیا، ایسا کہ الامان! یہاں تک کہ مرزا جی کے مریدوں کو بھی ہڑپ کر گیا، تو ہم نے سمجھا کہ شائد ان معنی سے قادیان دارالامان ہے کہ جیسے دوسرے مقامات پر مرزائیوں کو مار پیٹ سے آؤ بھگت ہوتی ہے، قادیان میں نہ ہوتی ہوگی، اس لئے ان کے حق میں دارالامان ہے۔ مگر افسوس کہ الحکم ۱۷ دسمبر (۱۹۰۵ء) کے دیکھنے سے یہ خیال بھی صحیح نہیں۔ بلکہ بقول

بہر کجا کہ رسیدیم آسمان پیدا ست

مرزائیوں کے حق میں ہر ایک جگہ پٹنا ہی مقدر ہے۔ الحکم لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں سکھا شاہی

چونکہ اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعو...اپنی جماعت کو نرمی درگذر اور شر کا مقابلہ نہ کرنے کی تعلیم دیتے ہیں اس لئے اکثر ناعاقبت اندیش اس بات سے فائدہ اٹھا کر اس غریب جماعت کو عماماً ہر جگہ دیکھ دیتے ہیں۔ آئے دن الحکم کے ذریعہ کسی نہ کسی مقام کی جماعت یا احمدیوں پر مظالم کے حالات لکھتا رہتا ہوں لیکن آج عرصہ کے بعد آپ بیتی یعنی خاص قادیان کے حالات لکھے جاتے ہیں اور یہ حالات اب نہایت خطرناک حالت اختیار کرتے جاتے ہیں۔

قادیان کے سکھوں کی جماعت نے بارہا ہماری جماعت پر حملہ کیا ہے اور یہ تو ایک معمولی بات ہوگئی ہے کہ وہ ہمارے مزدوروں سے کیّاں (بیلچے، کسّیاں وغیرہ۔ بہاء) اور ٹوکریاں چھین کر لے گئے ہیں جب کہ وہ ہمارے کام پر لگے ہوئے تھے۔ بلکہ یہ کہنے میں مبالغہ نہیں کہ یہاں کے سکھ زمین دار ایک عرصہ سے ٹوکریوں اور کیّوں کی خرید سے بے فکر ہو چکے ہیں۔ انہیں جب ضرورت ہوتی ہے وہ حملہ کر کے چھین لے جاتے ہیں، اور ہم خاموشی کے ساتھ ان کی حرکات کو دیکھا کرتے ہیں۔ لیکن اب صبر کی حد ہو چکی ہے، زیادہ انتظار کرنے کی طاقت ہم میں نہیں رہی۔ اس لئے ہم متواتر ان کے مظالم مقامی اور ذمہ دار حکام کو سنائیں گے اور اپنے درد کی دوا انہیں سے چاہیں گے۔ تازہ واقعہ ۱۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کا ہے کہ بہت سے سکھوں کا ایک گروہ میاں احمد نور پر بلوہ کر کے آپڑا۔ اور اس غریب کو سخت مارا۔ وہ کسی طرح انکے قبضہ سے نکل کر بھاگا اور بھاگ کر اس نے اپنے مکان میں گھس کر پناہ لی، تو یہ سکھا شاہی کرنے والے دلیر اور بہادر اس کے دروازے پر پہنچے دروازے کو توڑنے کی کوشش کی اور سخت گالیاں دے رہے تھے کوئی اندر اینٹیں پھینکتا تھا، کوئی کچھ۔ بڑی تشویش ہوئی، آخر مرزا نظام الدین صاحب نمبر دار اور نظام دفعدار قادیان کو اطلاع دی گئی وہ سنتے ہی موقعہ واردات پر پہنچے، اور انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آ کر نہایت عقل مندی کے ساتھ اس حملہ آور گروہ کو منتشر کیا۔ لیکن یہ لوگ بہت بڑے جوش میں ڈانگوں اور لاٹھیوں سے مسلح تھے کہ بس ماردو اور خون بہا دو۔ اس واقعہ کی اطلاع تھانہ میں مظلوم احمد نور نے جا کر دی، جس پر منشی سندھی خان ہیڈ کانسٹیبل تفتیش کیلئے مامور ہوکر اسی روز شام کو آئے اور انہوں نے نہایت سلامت روی کے ساتھ جیسا کہ انکی عادت میں ہے موقعہ واردات کو دیکھا اور سب کے بیانات لئے اور ۱۶، کس کو ملزم قرار دے کر ۱۹ ۔تاریخ کے لئے مقدمہ چالان کرنے کے واسطے مقرر کی۔ یہ تو معمولی بات ہے۔

اس امر سے ان لوگوں کے جوش کا پارہ اور بھی چڑھ گیا ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس فساد کی تہ میں یہاں کے بعض اور لوگ ہیں جن کی بابت گذشتہ واقعات اور کاغذات سے مدد مل سکے گی کہ انہوں نے کبھی ہماری مخالفت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جس کے متعلق مقامی ذمہ دار حکام یقیناً بے خبر نہیں ہوں گے۔ قادیان کے بے طرف اور ہمارے مخالف بھی ایسی شہادت دے سکتے ہیں کہ یہ لوگ ہم پر کئی مرتبہ حملہ کر چکے ہیں ایسی سکھا شاہی، سرکار انگریزی کے راج میں سخت اندھیر ہے اور اگر اس کا تدارک نہ کیا گیا تو ہماری جان مال اور آبرو سخت اندیشہ اور خطرہ میں ہے۔ اور اس امر میں اڈیٹر الحکم کو محض اس وجہ سے کہ وہ ایسے معاملات میں قلم سے کام لیتا ہے خصوصاً نشانہ بنایا گیا ہے جس کے لئے مین اپنے ضلع کے ذمہ وار حکام کو خصوساً توجہ دلاتا ہوں اور آئندہ کو خاص طور پر متوجہ کرنا چاہتا ہوں، جن لوگوں کا یہ مجمع خلاف قانون ہو رہا ہے اور جو سازشیں اور منصوبے ہمارے خلاف کئے جارہے ہیں اس کی تہ میں جو امر ہے اس کا راز بھی عنقریب افشا کر دیا جائے گا۔ اڈیٹر الحکم

(بدر۔ قادیان۔ ۱۵ دسمبر ۱۹۰۵ء)

واقعی ہمیں بھی آپ کے پٹنے سے دو رنج ہیں۔ ایک تو آپ لوگوں کے پٹنے کا، یہ تو ظاہر ہے۔ دوسرا سخت رنج یہ ہے کہ قادیان کے دارالامان ہونے کے اب ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا معنی سمجھیں۔ برائے مہربانی قادیانی اڈیٹران ہمارے اس عقدے کو حل کر دیں تو ہم ان کے مشکور ہوں گے۔ ورنہ کہا جائے گا:

بیا با چشم روشن تا چہا در قادیان بینی
وبا بینی بلا بینی غرض دار الزیاں بینی
یکے قطاع نسل و یک امام بھنگیاں بینی
مسیحِ ابن مریم بچہء چنگیز خان بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ ذی قعد ۱۳۲۳ھ ۔ ۵ جنوری ۱۹۰۶ء جلد ۳ نمبر ۹۔ ص ۳۔۴)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۹)

حکیم نور الدین کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونے کا حال

جب مجھے حسب فرمودہ حکیم نور الدین صاحب خود مطالعہ کتب کرنا پڑا، تو چونکہ مرزائیوں کے پاس رہنے میں میرا بہت سا وقت کشمکش میں ضائع ہو جاتا جس سے مجھے بڑی نفرت تھی لہذا بوجوہ اخری انجام کار میں ان سے الگ ہو کر اول محمد علی شاہ کے مکان پر اور پھر وہاں سے منشی محمد اعظم صاحب کے مکان پر جارہا چونکہ میرا روٹی کا کوئی پختہ انتظام باوجود حکیم صاحب کی خدمت میں عرض کرنے کے بھی نہیں ہوا تھا فقط باورچی بورڈنگ ہاؤس نے خود میرا آٹا تنور میں لگا دینا منظور کیا تھا اور یہ انتظام بے قاعدہ تھا لہذا مجھے یقین تھا کہ عارضی ہونے کی وجہ سے آخر کار نہ رہے گا۔ اندران صورت قادیان سے چل دینا پڑے گا۔ لہذا میں نے اکیلے رہ کر نصاب مقررہ حکیم صاحب کی ابتدائی چار کتابوں کو پڑھنے اور پھر جلد دہرا لینے کی ٹھانی۔ تاکہ چلے جانے کی نوبت آنے سے پہلے ان چار کتابوں کو خریدنے کی ضرورت نہ پڑے لہذا میں نے حکیم صاحب کے پاس زائد از پندرہ روز تک آنا بند کر دیا کیونکہ جب اون کے پیچھے نماز تک پڑھنا ناجائز سمجھ چکا تھا لہذا اون کے پاس جا کر وقت ضائع کرنا بے سود سمجھا۔ غرض کہ کچھ عرصہ میں میں نے چاروں رسائل مذکور ختم کر لئے اور ان کو دوہرا کر ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے کچھ تھوڑا سا حصہ باقی تھا کہ میری روٹی کا بورڈنگ میں پکنا بند ہو گیا اور مجھ پر بدظنی ہوئی کہ یہ شخص مرزا صاحب کے قتل کے لئے یہاں مقیم ہے۔ پھر جس دن میرا حکیم صاحب سے تکرار ہوا تو اثناء گفتگو میں مجھے معلوم ہوا کہ آپ بھی باوجود نیک ظنی کی تعلیم دینے کے میری نسبت اس بدظنی سے محفوظ نہیں ہیں آپ نے باثناء گفتگو میرے اس کہنے پر کہ میں صرف تعلیم عربی اور پرائیویٹ تعلیم انگریزی کیلئے قادیان میں آیا تھا، جوش میں آکر فرمادیا کہ ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ تم یہاں دینی یا دنیاوی تعلیم کیلئے ٹھہرے ہوئے ہو اور کہ ہم تو جانتے ہیں کہ تم یہاں کیوں مقیم ہو۔

استغفر اللہ! نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہو کر آپ کا فرض تھا کہ مجھ پر اس قدر بدظنی نہ کرتے۔ خصوصاً جب کہ میں ان ہی کے کہنے سے اور انہی کے وعدے پر عربی پڑھنے کے لئے واپس قادیان میں آیا تھا۔ اور پھر اسے اخیر یہ بھی کہہ دیا تھا کہ میں نے ابتدائیچار حصے اس نصاب تعلیم سے جو آپ نے لکھ دیئے تھے بپابندی ہدایات جناب اکیلے ہ کر اور خود تعلیم کر کے دہرا لئے ہیں اور یہ یہ ضروری کام تھا لہذا انجوائے: الاول فا الاول اسی پر خصوصاً متوجہ رہا ہوں اور آپ کے پاس اس عرصہ میں نہیں آیا ہوں۔ تو پھر آپ کو جوش میں آکر میری نسبت یہ کہنے کا کیا حق تھا کہ ہم تو نہیں جانتے کہ تم یہاں کیوں ٹھہرے ہو۔

اس سے آپ نے مجھ پر صاف طور سے وہی شک کیا جو چند اور مرزائیوں نے اوڑا دیا تھا کہ میں قادیان میں قتل مرزا صاحب کے لئے ہی مقیم تھا۔ جس سے مجھے طبعاً جوش آ گیا اور اسے جو کچھ بالمقابل سنایا وہ اسے اور اس کے اس وقت کے جلیس مصاحبین کو خوب معلوم ہے جوش اس لئے آیا کہ مجھ پر ایسی بدظنی کی گئی حالانکہ یہ شخص درس میں پکارتا رہتا ہے کہ بدظنی سے بچو کہ یہ بہت بری چیز ہے شائد اس سے آپ کا مقصود یہ ہوتا ہے کہ دنیا مرزا صاحب کے رطب و یابس کو بے چون و چرا لے لے اور کہ اس سے زیادہ کسی اور بدظنی سے بچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گویا مرزا صاحب کے دعویٰ کو تسلیم نہ کرنے ہی کو بدظنی سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ لیکن یہ آپ کو یاد رہے کہ اگر کسی شخص کو دیکھا جائے کہ وہ ایک دوسرے شخص کو گالیاں نکالتا چلا جا رہا ہے تو جو شخص اس کی نسبت یہ کہدے کہ یہ شخص اس دوسرے شخص سے کدورت رکھتا ہے ہے اس کی یہ بدظنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوگی کیونکہ اسباب وعلامات دیکھ کر جو شخص باقاعدہ طور سے نتیجہ نکالے وہ ظن نہیں ہے اور مرزا صاحب کے نہ ماننے والے علماء اس معیار کے بموجب مرزا صاحب کی تردید کرنے میں ہرگز بدظن نہیں کہلائے جاسکتے

غرض کہ یہ تو حکیم صاحب کی نیک ظنی کی تعلیم پر خود عمل پیرا ہونے کا حال ہے اور ظن بھی وہ جس کی نسبت قرآن شریف میں آیا ہے کہ ا جتنبوا کثیراً من الظن اس شخص کا کچھ اور خاکہ جس کا کوئی خاص نام مرزائیوں کے چندا حسانات کی وجہ سے میں نہیں رکھ سکتا۔

ا۔ قادیان میں ایک لڑکا سا مسمی بہ مہدی کبراء (کوز پشت) میرا بھی وہ واقف ہو گیا تھا ایک دن میں نے اس سے پوچھا کہ کیا کچھ پڑھتے بھی رہتے ہو۔ کہنے لگا ہاں کچھ تھوڑا پڑھتا ہوں اور کہ میں پہلے کچھ نہیں پڑھتا تھا حکیم صاحب نے مجھے کہا تھا کہ بعض آدمی پڑھتے ہیں اور پڑھ کر بعض فلاں طرز کے بنتے ہیں اور بعض فلاں طرز کے اور بعض صرف اتنا ہو جاتے ہیں کہ فقط گھر کو کفایت کرتے ہیں۔ تم اتنا تو پڑھ لو کہ گھر کے لئے کافی ہو جاؤ۔ اور یہ بھی کہا کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ بھی ہے (اس وقت مجھے وہ رشتہ یاد نہیں)۔ یہ تو مہدی مذکور کا اپنا بیان ہے۔ اب غالباً اپریل کا مہینہ تھا کہ ایک دن جب کہ میں حکیم صاحب کے پاس باغ میں بیٹھا تھا ایک ہندوستانی قدرت اللہ نام اور یہ مہدی مذکور جھگڑتے ہوئے حکیم صاحب کے پاس آئے جھگڑا کچھ اس قسم کا تھا کہ مہدی مذکور نے قدرت اللہ کو حکیم صاحب کے ذخیرہ سے کوئی ایسی دوائی جو کہ فی الحقیقت اسے مضر تھی اور ان کی مطلوبہ دوائی نہ تھی، اسے موافق بتلا کر دے دی تھی جو اسے انجام کار معلوم ہوگئی۔ حکیم صاحب کے پاس لے آنے پر جہاں تک مجھے یاد ہے قدرت اللہ نے اس خلاصے کی تقریر کی تھی کہ اس نے مجھے فلاں دوائی دے دی اور میں نے یہ سمجھ کر کہ آپ کے مطب میں آنے جانے والا ہے اس پر اعتبار کر لیا اس پر حکیم صاحب جو قدرت اللہ کے خلاف بھڑکے ہوئے نظر آتے تھے ناراضگی سے مہدی کی طرف اشارہ کر کے بولے کہ میں تو اس شخص کو جانتا تک نہیں ہوں کہ یہ کون ہے۔ اور نہ کبھی یہ شخص میرے پاس آیا ہے۔

میں حکیم صاحب کی یہ تقریر سن کر حیران رہ گیا۔ مہدی مذکور مرزائی، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا رہنے والا، حکیم صاحب کے درس میں کم از کم سدا جانے والا، اپنے کبڑے پن سے مرزائیوں میں بالکل ممتاز اور متمیز، جس پر آنکھ پڑتے ہی تجسس کے درپئے ہو جائے، مرزائیوں میں برتنے والا، اور بڑا چلتا پرزہ،.... ادھر حکیم نورالدین جیسا چوکنا آدمی جس کا ایک رسالہ اشاعة القرآن جوان کے پاس رکھا ہوا، ان کی بے توجہی میں میں نے اٹھا کر دیکھا اور معلوم کر کے کہ وہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کا شائع کردہ ہے اس کے پڑھنے کا شائق ہو کر آپ سے اجازت چاہنے پر انہیں یہ جتلانے پر کہ آپ کا فلاں رسالہ دیکھنے کو میں نے لے لیا ہے، آپ نے فرمایا کہ دیکھو میں ہوشیار آدمی ہوں۔ اگرچہ بظاہر میری توجہ نہ تھی، تو بھی میں خبردار رہتا ہوں۔ پھر کس طرح ممکن ہے کہ یہ حکیم صاحب اس مہدی کو جانتے تک نہ ہوں۔ اب پھر مہدی کے مذکورہ بیان سے موازنہ سے کہ حکیم صاحب سے میرا فلاں رشتہ ہے اور کہ ابتداء آپنے مجھے اس طرح تعلیم پانے کی تاکید کی، حکیم صاحب کے مذکورہ بالا قول پر تعجب آنا ایک قدرتی امر تھا۔ اندریں صورت ناظرین حکیم صاحب کے طرز مقال پر غور کر کے خود نتیجہ نکال لیں۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۴۔۵)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۱۰)

حکیم نورالدین صاحب نے جب مجھے یہ کہا کہ خود مطالعہ کیا کرو جیسا اوپر بیان ہوا تو بعد ازاں میرا رہنا ابوسعید عرب کی دوکان پر ہوا۔ میں نے بلا وجہ واپس باغ میں جانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ خصوصاً ایک انگریزی کتاب کی نقل میں لگ گیا جس پر مجھے قریباً پندرہ روز لگے۔ درمیان میں ایک دن مین نے ابوسعید مذکور کی طرف سے مولوی ثناءاللہ کے برخلاف نکلا ہوا ایک اشتہار دیکھا جس میں مولوی صاحب موصوف کو للکارا گیا تھا کہ جس معیار سے آپ آنحضرت ﷺ کی رسالت کے قائل ہیں اسی معیار سے ہم مرزا صاحب کے دعوی رسالت کو صحیح ثابت کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اس وقت ابوسعید مذکور پر حیرت ظاہر کی کہ کہاں تو جو دین سے محض ناواقف سا ہے اور کہاں مولوی ثناء اللہ صاحب؟ جو قادیان میں خاص مرزا صاحب قادیانی سے مباحثہ کرنے آئے۔ لو میں اب مولوی صاحب کی طرف سے معیار کے طور پر پیش کرتا ہوں کہ نبی کبھی بھی کسی پر افتراء نہیں کرتے اور نہ جھوٹ بولتے ہیں، مگر مرزا صاحب کا یہ حال ہے کہ زندوں پر تو تھا ہی مردگان بھی آپ سے نہیں چھوٹے۔ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈی کے متعلق مرزا جی کے افتراء کا قصہ سب کو یاد ہوگا۔

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب پر کچھ:

میرا مضمون طویل ہو گیا ہے ماسٹر عبدالرحمٰن کی نسبت صرف اس قدر کہہ دینا کافی ہے کہ یہ وہی آدمی ہے جس نے بمتابعت مرزا صاحب افتراء کر کے بڑے زور سے اپنی کتاب اختیار الاسلام میں جس کی نسبت کسی مرزائی نے کہا ہے کہ گویا اسے فرشتہ لکھتا رہا ہے مولوی غلام دستگیر کی موت کو ثبوت نبوت مرزائیہ میں پیش کیا ہے (افسوس کسی مرزائی کو خصوصاً اڈیٹران اخبارات مرزائیہ کو یہ حوصلہ نہیں ہوتا کہ.. غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی کی تحریرات سے وہ مضمون دکھاویں جو مرزا صاحب نے ان سے منسوب کیا ہے۔ اور ہم سے انعام لیں۔ شرم۔ ادیٹر اہل حدیث) ہم کہتے ہیں کہ ہلاکت اگر ضروری تھی تو کیوں مولوی عبد الحق غزنوی باوجود صاف مباہلہ کرنے کے ہلاک نہ ہوا۔ دیکھو مرزا صاحب اس مباہلہ کو تحفہ غزنویہ میں صاف طور پر تسلیم کرتے ہیں اور اپنی نسبت اس مباہلہ کے اثر کی یہ کامیابی دکھلاتے ہیں کہ مجھے مریدوں نے بعد اس مباہلہ کے بڑا روپیہ بھیجا۔ اف! پھر ماسٹر عبدالرحمٰن اس افتراء میں شریک اور شامل ہیں کہ مولوی غلام دستگیر اپنی استدعائے موت اور مباہلہ سے مرا۔ استغفر اللہ۔ اگر عبدالرحمٰن موصوف کو کچھ غیرت ہے تو وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۰۵ء کے کم از مبلغ دوسو روپیہ انعام جو غلام دستگیر صاحب مرحوم کی کتاب سے وہ مضمون یا عبارت دکھلانے والے کے حق میں شائع ہوا حاصل کر چکے ہوں گے۔ ورنہ کسی غار میں جا کر منہ چھپایا ہوگا کیونکہ میرے خیال میں وہ ایک باحیا آدمی ہیں۔ آخر کچھ فیصلہ کیا ہی ہوگا۔ یہ ہے موازنہ اس ملہم کے قسط وعدل وصدق کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی عبدالکریم:

مولوی عبدالکریم کی صحبت بفضلہٖ تعالی مجھے چنداں میسر نہیں ہوئی صرف ایک دن اونہیں اکیلا پا کر یہ سوال خدمت میں پیش کیا گیا

میں: آیا آپ مرزا صاحب کی حقیت اور اون کے دعوی کی صدق پر کوئی قطعی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔

مولوی عبدالکریم: میں ایسی چیزوں کو پسند نہیں کرتا خصوصاً میں بیمار ہوں مولوی نور الدین صاحب اس مطلب کے لئے کافی ہیں

میں: مگر آپ اس وقت رقت؟ سے ہوتے ہیں جب جمعہ کے خطبہ میں بڑے زور سے تقریریں کرتے ہیں

مولوی عبدالکریم: (کچھ طیش سے) تو کیا میں جھوٹ بولتا ہوں؟

میں: یہ ضرور نہیں کہ آپ کا ایسا کہنا محض جھوٹ کی بنا پر ہو۔ ہوسکتا ہے کہ وسواس سے اپنے تئیں بیمار گردانتے ہوں۔ مگر آپ طیش کیوں..

مولوی ساحب: نہیں میں واقعی بیمار ہوں مجھے ذیابیطس ہے۔ نور الدین صاحب اس مطلب کے لئے موجود ہیں ھو خیر منی مرات ۔ میں طیش نہیں کرتا۔ اگر ہم طیش کریں تو پھر ہم نے سیکھا کیا ہے۔

میں؛ (مکالمہ سے مایوس ہوکر) اچھا سلام علیکم۔

میں نے ان سے یہ معلوم کر کے کہ آپ ایسے مکالمہ اور گفتگو کو پسند نہیں کرتے، بعدازاں کبھی ان سے نہیں بولا تھا۔ گذشتہ موقعہ پر صرف میں یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ آپ کے اعجاز گفتگو جو وہ بہ ثبوت دعوی مرزا صاحب پیش کرتے ہیں دیکھ لوں کہ وہ کس طرز سے اس میں چلتے ہیں مگر مجھے کچھ بھی اس میں وصول نہ ہوا۔ اور میں بفضلہٖ تعالی اس باز پرس قیامت سے بچ گیا کہ کیوں قیمتی وقت ان کے پاس جانے میں ضائع کیا تھا کیوں ان کے قرآن پر استہزاء کرنے میں ان کے پاس بخلاف آیت لا تقعد معھم بیٹھا تھا کیونکہ عام طور پر مرزائیوں کی تفسیر جو مرزا صاحب کے کمالات ڈھونڈنے ہی کو جھکتی رہتی ہے یقیناً قرآن پر صریح استہزاء ہے۔ جیسا کہ حکیم صاحب کے پاس بیٹھنے سے اب اس جواب دہی کا خوف ہے خدا معاف کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بھی اس شخص کا خلق مرزائی بتلانے کو صرف ایک بات بتلاتا ہوں کہ مجھے منشی محمد اعظم نے جوان کے مکان پر رہتے ہوئے سنائی تھی منشی صاحب جو گو قرآن کے پڑھ سکنے تک سے معذور تھے کیونکہ میرے سامنے مرزا حیرت صاحب کا مترجم قرآن خرید لائے اور کہنے لگے کہ تجھ سے عبارت پڑھنا و وقف کرنا وغیرہ دیکھتا ہوں لیکن فلاں مذکور کی جن کا ذکر خیر اس مضمون میں ہو چکا ہے تمام غیر مرزائی مولویوں کو ایک ہی ضرب زبان سے نشانہ بنا کر ایسے کوستے کہ میرا دل گویا پارہ پارہ ہو جاتا۔ مجھے فضول گفتگو سے نفرت تھی لہذا میں بہت دفعہ چپ کر کے سو رہتا۔ ہاں کبھی سخت زیادتیوں پر غیرت میں آ کر جوش میں آ جاتا اور مجبوراً سخت الزامی جواب دینا پڑتا۔ آپ نے مولوی عبدالکریم کی نسبت ذکر کر کے فرمایا کہ آج مولوی عبدالکریم نے حامد علی مہتمم مہمان خانہ کو کہا کہ ایک تنڈی صراحی اور ...خرید لاؤ اور کہ پھر وہ شخص ایک صراحی مولوی صاحب کے پاس خرید لایا.. جو ٹھنڈی تھی مگر کچھ ایسی خوبصورت نہ تھی مولوی صاحب کو کچھ ایسی تیزی آئی کہ فرمایا اسی وقت جاؤ اور پیسے واپس لاؤ۔ پیسوں کی سخت ضرورت ہے، محمد اعظم مذکور نے کہا کہ وہ صراحی ہماری ...مگر وہ خوبصورت نہ تھی مجھے تعجب آتا ہے کہ آیا واقعی مولوی صاحب ...صرف ایسی صراحی کی قیمت کل تین پیسہ پر ....دے دیا یا یہ صرف تقاضائے خلق مرزائی سے کیا۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۴۔ ۵)

مرزا صاحب قادیانی کا خاتمہ

ہر آنکہ زاد بناچار باشدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیہا فان

اللہ اللہ! انسان بھی عجیب مختلف خیالات اور مختلف قویٰ کا مجموعہ ہے۔ ایک وقت میں ایسا کمزور ہوتا ہے کہ ایک چیونٹی کی مدافعت پر بھی قدرت نہیں رکھتا۔ پھر ایک وقت ایسا آتا ہے کہ زبان حال نہیں، بلکہ قال سے کہنے لگ جاتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج میں وہ ہوں کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں
پہاڑ ہووے تو اک آن میں ہلا ڈالوں

آخر اپنے زعم فاسد میں یہاں تک ترقی کر جاتا ہے کہ اس کے منہ سے یہ بھی نکلنے لگ جاتا ہے۔

نموت و نحیی و ما یھلکنا الّا الدھر

لیکن رب العالمین خالق کائنات نے اس کے سر پر ایک ایسا محوط بٹھلا رکھا ہے جس کا نام موت ہے اگر کوئی چیز اس کو سیدھا رکھنے والی ہے، تو بس وہی ہے سچ ہے

موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انسان
تھا وہ کافر کہ، خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

یعنی ایک چیز ہے جس کی یاد بہت سے انسانوں کو موجب ہدایت ہوسکتی ہے، تس پر بھی افسوس کہ بعض لوگ اس کو یادرکھ کر بھی بلکہ سامنے رائی العین دیکھ کر بھی یقین نہیں رکھتے۔ احادیث میں یہ واقع موجود ہے کہ ابوجہل کو جب دم آخری پر ایک صحابی نے دیکھا تو کہا ابوجہل ہے؟ تو کم بخت سے اتنا تو نہ ہو سکا کہ اس دم واپسی میں کچھ آئندہ کی فکر کرتا۔ بولا،

ہائے افسوس رہا تو یہ کہ کاش کوئی شریف آدمی مجھے قتل کرتا۔ ان زمین دارول کے لونڈوں سے قتل ہونا میرے لئے سخت توہین ہے۔

اسی طرح مسیلمۃ الکذاب جب مدینہ منورہ آیا تو خود جناب رسالت مآب ﷺ اس کو سمجھانے کے لئے تشریف لے گئے، تو کم بخت کہنے لگا کہ:

اے محمد! اگر آپ لکھ دیں کہ آپ کے انتقال فرمانے کے بعد میں آپ کا جانشین بنوں، تو میں آپ کی تابعداری اختیار کرتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا:

ملک خدا کا ہے، جس کو چاہے دے۔ میں تو اللہ کے حکم کے بغیر تجھے یہ لکڑی (جو اس وقت آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی) بھی نہیں دے سکتا۔

غرض اس قسم کی کئی ایک مثالیں ہیں کہ بہت سے لوگوں کو موت کے تصور سے بھی فائدہ نہ ہوا، کیونکہ ان کے دل و دماغ میں اس زندگی کے علاوہ کوئی دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی نہ تھی۔

ٹھیک اسی طرح ہمارے زمانہ کے مجدد، بلکہ مہدی، بلکہ مسیح، بلکہ کرشن قادیانی ہیں۔آپ کو آج کل موت کا جس قدر تصور ہے آپ کی تحریر موسومہ الوصیت سے معلوم ہوسکتا ہے۔جس کا خلاصہ ہم بھی درج ذیل کرتے ہیں۔مگر افسوس کہ آپ کو ایسے دم واپسی میں بھی وہی دھن لگ رہی ہے کہ کسی طرح میرے بعد میرا نام باقی رہے۔اور یہ نہیں جانتے کہ نام کے ساتھ نیکی نہ ہوئی تو صرف نام باقی رہنے کا کیا فائدہ؟۔

خیر بہرحال آپ نے ایک رسالہ الوصیت ۲۴ دسمبر (۱۹۰۵ء) کو ۲۰ صفحات کا شائع کیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔آپ فرماتے ہیں:

خدائے عز وجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے.. مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا۔بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ، جو نفس پاک رکھتے ہیں، میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں...

خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت (یہ اپنی اولاد کی دکان لگائی ہے۔اڈیٹر اہل حدیث) سے ایک شخص کو قائم کروں گا۔اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا..

اور چاہیے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو...

تمہیں خوش خبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے..

پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے، تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوی بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے..

اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی، لیکن جب میں خدا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے آ گیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے، تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمان داری کا شیوا نہیں (گویا آپ کا انکارنا قابل معافی ہے۔ کیوں نہ ہو۔اڈیٹر اہل حدیث)

میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے، اور زمین پر بھی ۔اورصدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا، اور ہزار ہا نشان ظہور میں آ گئے۔ اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا۔تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا، یہ کس قسم کی سخت دلی ہے۔

دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے ۔اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴۔اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا، جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی (جھوٹے پر خدا کی لعنت۔اڈیٹر اہل حدیث) پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ

بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہو گا جب کہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے، یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔

جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں:

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

مجھے نہیں معلوم کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں، جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنے والے ہیں، یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہو گا۔ بہر حال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے۔خواہ کوئی بہار ہو۔مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح آئے گا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے۔ یہ بھی خدا نے مجھے فرمایا ہے۔

پھر فرمایا کہ

بھونچال آیا اور شدت سے زمین تہ و بالا کر دی۔

یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔

اور پھر فرمایا:

انّی مع الا فواج آتیك بغتةً

یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا اس دن کی کسی کو خبر نہیں ہو گی۔..

اور پھر فرمایا:

زندگیوں کا خاتمہ..

اور فرمایا کہ:

تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا میں کچھ حوادث پڑیں۔ اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے۔اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔

اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہو گی۔ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔

پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔تب مجھے کہا گیا کہ تیری قبر ہے۔

اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا۔اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔

تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کیلئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے۔لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں اسلئے یہ غرض مدت تک معرض التواء میں رہی۔اب اخویم مولوی عبد الکریم صاحب...کی وفات کے بعد، جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی، میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین، جو ہمارے باغ کے قریب ہے، جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں، اس کام کے لئے تجویز کی ۔اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اس کو بہشتی مقبرہ بنا دے ...

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہے، نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے، بلکہ یہ بھی فرمایا کہ

انزل فیها کل رحمة

یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے، اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔

اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راست بازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔سو وہ تین شرطیں ہیں اور سب کو بجالانا ہوگا:

۱۔اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے ،لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائے گی، جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔اور اس کے خوش نما کرنے کیلئے کچھ درخت لگائے جائیں گے۔اور ایک کنواں لگایا جائے گا۔اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے، اسلئے وہاں ایک پل تیار کیا جائے گا۔اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا، جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔

سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے۔اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے، نہ دوسروں سے۔

بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہیے۔ لیکن اگر خدا تعالی نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا۔اس صورت میں ایک انجمن چاہیے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا، اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناسب سمجھیں خرچ کریں۔

۲۔ دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا جو یہ وصیت کرے، جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اسکے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھ دے، لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔

۳۔ تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان میں دفن ہونے والا متقی ہو۔

۴۔ ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائداد نہیں اس قبرستان میں دفن ہوسکتا ہے۔

ہدایت: ا۔ ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں، تو ان کی وصیت پر عمل درآمد ان کی موت کے بعد ہوگا۔ لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کرنا بھی۔

۲۔ ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں، جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں، اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں، جو درج ہو چکی ہیں، تو ان کے وارثوں کو چاہیے کہ ان کی موت کے بعد جو ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھ کر قادیان میں پہنچا دیں۔

واضح ہو کہ خدا تعالی کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں تا آئندہ نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں۔

کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الہی ہے انسان کا اس میں دخل نہیں (رسالہ الوصیۃ)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں) ہمیں نہ تو اس وصیت مرزائیہ کی نسبت کچھ کہنا ہے، نہ آپ کے بہشتی مقبرہ کی بابت، کیونکہ وصیت کی بابت ہر ایک شخص کو اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، جو چاہے کرے۔ مقبرہ کی بابت بھی آپ کا اختیار ہے، جو جی میں آئے نام تجویز کریں۔ آپ سے پہلے پاک پٹن میں دنیا سازوں نے ایک دروازہ کا نام بہشتی دروازہ رکھا ہوا ہے، تو انہیں کون مانع ہے؟ بلکہ بہتیرے احمق دور دراز سے صد ہا، ہزار ہا، بلکہ لاکھ ہا، روپیہ بھیجتے ہیں۔ پس آپ کو بھی اگر اس بہشتی مقبرہ کی وجہ سے بہت (دولت) مل گئی تو کیا تعجب کا مقام ہے

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زرنمی ماند

ہاں افسوس ہے تو یہ ہے کہ آپ اس جہان سے تشریف لے جانے کو ہیں اور وصیت بھی کر چکے ہیں اور بہشتی مقبرہ کی بنیاد بھی لگا چکے ہیں۔ لیکن آسمانی منکوحہ کو پاس لانے کی کوئی فکر نہیں۔ مرزائی جماعت بھول گئی ہے کہ مرزا صاحب کا یہ الہام قطعی ہے کہ آسمانی منکوحہ (جسکے نکاح میں آنے کا آپ کو الہام ہے اور وہ آج کل ایک دوسرے شخص کے ہاں آباد ہے اور خدا کے فضل سے صاحب اولاد، اس کی بابت آپ کا الہام ہے کہ) آخر کار میرے نکاح میں آئے گی اور ضرور آئے گی۔ پس جب تک یہ نکاح نہ ہولے تب تک تو آپ کی زندگی یقینی ہے۔ بعد نکاح آپ کا اختیار ہے کہ خواہ جلد، خواہ بدیر تشریف لے جائیں۔ سردست اس تجویز کو ملتوی فرمائیں۔ آئندہ آپ کا اختیار ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا جی کا الہام متعلقہ نکاح آسمانی منکوحہ اون کو انتقال کے فرمانے سے بقول اون کے مانع نہیں کیونکہ آپ پر جب اعتراض ہوا کہ احادیث کے ظاہری نشانات کے ساتھ آپ نہیں آئے۔ مسیح موعود کا نزول تو دمشق میں ہوگا آپ قادیان میں کیسے تشریف لائے ہیں، تو اس کا جواب آپ نے ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۷ طبع اول پر دیا کہ بعض کام مریدوں کے ہاتھوں سے ہوتے ہیں اور پیروں کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ پس کیا عجب کہ میرا کوئی مرید دمشق میں چلا جائے، یا ظاہری نشان اسکے ہاتھ سے ظاہر ہوں، تو بس وہ کام بھی میرے ہی نام لگیں گے۔

پس اس الہامی نکاح کو بھی اسی پر قیاس کر لیجئے کہ ممکن ہے اس کا حصہ دار بھی کوئی مرید ہی ہو، اور آنجناب کے نام لگایا جائے، تو کس کا سر پھرا ہے کہ خواہ مخواہ اعتراض کرے۔

پس اس اصول عامہ سے آپ کی موت پر یہ سوال بھی وارد نہیں ہوسکتا کہ مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے کہ مدینہ منورہ میں دفن ہوگا اور آپ نے اپنا بہشتی مقبرہ قادیان شریف میں بنایا ہے۔ ممکن ہے وہاں بھی کوئی مرید ہی چلا جائے۔ آئندہ کی بات کو کون تکذیب کرسکتا ہے۔ سردست تو اس اصول نے آپ کو بہت کچھ فائدہ دیا۔ آئندہ کو جو جیتا رہا وہ جانے گا، اور جو جانے گا بھی تو کیا آپ کو قبر میں الزام دینے آئے گا۔

چلو جی خیر بہرحال تو آپ کے انتقال بے ملال پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہو سکتا۔ اگر کوئی کرے گا، تو اہل حدیث جواب دینے کو طیار ہے۔ آپ اس کی فکر نہ کیجئے تشریف لے جایئے۔ لیکن ہم ان لوگوں سے متفق نہیں ہو سکتے جو ابھی سے آپ کے مرثیوں کا مقطع: خس کم جہان پاک، کہنے کو طیار ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۲۔۵)

میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا (۱۱)

کس کس طرز کے آدمیوں کو میں نے مرزائی پایا

جب مرزائیوں کو میں دیکھ چکا اور ان کے حالات پر جو اتفاقاً مجھ پر کھلتے گئے غور کر چکا تو میں نے پایا کہ عام طور پر قبل از قبول مرزائیت وہ ایسے آدمی تھے کہ کسی ایک یا دوسری وجہ سے وسواس کے گڑھے میں پڑ گئے تھے لیکن پھر عموماً ویسے آدمی بز دل تھے لہذا ان کا دل طبعاً اس جاہل کی طرح جو بہت گندہ عمر بسر کرتا ہے تو پھر خدا کے عذاب سے بچنے کا دل کو سہارا دینے کے لئے کسی بدکار پیر تک کی بیعت میں سبقت کرتا ہے کہ اس کے طفیل میں ہر ایک باز پرسی سے محفوظ رہوں گا چنانچہ یہاں ضلع ڈیرہ غازی خان میں جہاں پیروں کا بڑا رواج ہے اور تونسہ اور چاچڑ کی قبریں گویا ایک عالم کی گمراہی کا باعث ہو رہی ہیں بیعت کنندگان کا بڑا مقصود یہی نظر آتا ہے اندھا دھند جہالت میں پڑ کر اور قرآن کریم کی تعلیم سے صدیوں سے اور پشت ہائے سے غفلت میں رہ کر انہیں یہ کبھی نہ سوجھی کہ آخرت کے امتحان کے پاس کرنے اور فرضیات کا حساب دینے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بفحوائے صریح آیت

ام لم ینبه بما فی صحف موسی و ابرا هیم الذی و فأی ان تزر وازرة وزر ا خری و ان لیس للا نسا ن ا لا ما سعی و انّ سعیه سو ف یر ی

وبفحوائے موکدآیات

لا تجزی نفس عن نفس شیاً ، ولا یقبل منها عدل ولا تنفعها شفا عة ولا هم ینصرو ن ۔

انسان کیلئے اپنے اعمال وخدا کی رحمت کے سوا اورکوئی بھی امدادنہیں کسی سہارے کی طرف مائل تھا۔ عام طور پر لیکھ رام کے قتل نے اونہیں ایک ڈھارس بندھوا دی اور بموجب مضمون الغر یق یثبت با لحشیش دل جمع کے لئے اپنے خیال میں ایک بلا سے نکلے اورمرزائی ہوگئے۔

۲۔بعض ایسے بھی نظر آئے جومحض جاہلیت اورفرط خوش اعتقادی سے کہ بھلا آپ کس طرح کبھی خلاف بولتے ہوں گے،مرزائی بن گئے

۳۔ایک گروہ ایسا بھی نظر پڑا جومرزا صاحب کی نسبت شورسن کرآپ کی بابت وسواس میں پڑا جس پرطبعًا وہ آپ کی نسبت خواب دیکھنے لگ پڑا اورآخرمرزا صاحب کی موافقت میں کسی خواب کے دیکھنے پراس امت میں داخل ہوا۔

۴۔کچھ ایسے بھی ہیں جوابتداء غیرمسلم مثلاً سکھ وغیرہ تھے اورکسی بات کی پسندیدگی پر مثلاًبابا نانک صاحب کی نسبت مرزا صاحب کے موحد لکھنے سے ان کے دل پگھل گئے جس پروہ مسلمان ہوگئے۔

۵۔چندایک مولوی بھی ہیں جوفخرمرزائیاں ہیں اورجن کے مرزائی ہونے کی وجہ زمانہ کی رفتاراور یورپ کے میلان الحاد کے اثر سے آزادمگر بے سرو پا خیال نے انہیں نرا بےاعتقاد بنایا۔اورکسی خاص فرقہ اسلام میں نہ مل سکنے سے یہ محسوس کرکے کہ ان کے خیالات مرزا صاحب سے ملتے ہیں دل کے عقیدے کو برحق سمجھ کراورمرزا صاحب سے اس کی تائیدپا کرایک برادری بنانے اور ایک فرقے کے افراد بنانے کوجھٹ مرزائی ہوگئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶ ۔ اور بہت سا حصہ جہلاء کا ایسا بھی ہے جنہیں مرزا صاحب کے کمالات کی نسبت مبالغہ کلامی کہ حضور ایسے ہیں ویسے ہیں، اول خوش اعتقاد بنا کر مرزائی کرتی ہے پھر عدم بصیرت اور مرزائیوں کی تاویلات کی وجہ سے قادیان میں آنے پر بھی بقحوائے

من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی و اضلّ سبیلاً

اپنی ابتداء خراب ہونے سے انجام میں بھی کوتاہ بین ہو کر گمراہ ہی رہ رہ جاتے ہیں اور زعم میں پڑتے ہیں کہ حضور ہی کی وجہ سے الہامات وغیرہ ہوتے ہیں حالانکہ فی الحقیقت (جیسا کہ اس مضمون میں دکھلایا گیا ہے) ایسی چیزیں مرزائیوں کی نسبت خاص نہیں ہیں۔

ہاں میں نے بعض مرزائیوں کو جبلاً شریف و بے تکلف بھی پایا اور جب تک کہ انہیں کسی کے قبول مرزائیت کی کچھ بھی امید ہو خلیق بھی دیکھا۔ مگر عام مسلمانوں کی نسبت تعصب اور ان میں مخالفت بعض دفعہ عام احادیث آنحضرت ﷺ کے صریح فرضی معنی اور علی ہذا بعض آیات قرآن کے صریح مضمون پر بچوں کی طرح ٹھٹھے کراتا ہے۔ غرض کہ عام طور پر اس قوم کو مسلمانوں کے عروج کے خیال پر کوئی خوشی نہیں ہوتی ۔ وہ سلطنت ترکی اور اعلیٰ حضرت خادم الحرمین وخلیفۃ المسلمین سلطان المعظم کی خوبصورت طرز حکمرانی کے ذکر سے ان کو عموماً کچھ سرور نہیں ہوتا بلکہ اکثر تو یورپ کے دباؤ سے جو ترکی پر مسلمانوں کی قومیت کو توڑنے اور اسلام کا بخیہ ادھیڑنے کیلئے سال ہا سال سے اس سلطنت عظمیٰ پر ڈال رہا ہے اور ہمیشہ اس میں خوفناک سازشی سرنگیں کھود رہے ہیں انبساط میں آتے ہیں۔ ہاں بعض نئے تعلیم یافتہ ایسے بھی ہیں جنہوں نے کالجوں اور سکولوں میں تعلیم پانے سے عام قومیت کا خیال ہے اور پھر وہ کسی وجہ سے مرزائی ہونے پر بھی اس خیال کو باقی رکھے ہوئے ہیں۔ ہائے افسوس کہ مسلمان پہلے ہی تفرقے میں پڑے بقحوائے و لا تنازعوا فتفشلوا و تذهب ریحکم خراب وخوار ہو رہے ہیں اور اس فرقے نے تو تفرقے کی خوفناک راہ نکالی ہے جس پر رونے کے سوا کوئی چارہ نہیں نظر آتا۔ خدا ہی ہے جو اس تفرقے کا فیصلہ کرے ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین ۔

راقم محمد عبداللہ۔ محرر تحصل ڈیرہ غازی خان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور اخبار وطن لاہور

چند دنوں سے مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے اخبار وطن کے معزز اڈیٹر کے ساتھ خط وکتابت ہو رہی تھی کہ رسالہ ریویو آف ریلی جنز جو مرزا صاحب کے ہاں سے اردو اور انگریزی میں ماہواری نکلتا ہے، اسکو یورپ امریکہ اور جاپان میں بکثرت مفت بھیجا جایا کرے۔

اڈیٹر وطن نے کہا تھا کہ اگر اس میں مرزائیت کا ذکر نہ ہوا کرے، بلکہ صرف اسلام ہی کے مسائل اور تبلیغ ہو، تو ہم اس کی اشاعت میں کوشش کریں گے۔

مرزا صاحب کی طرف سے بعد کسی قدر حیض وبیص کے یہ منظور ہوا کہ ہم اپنے خیالات الگ ضمیمہ میں چھاپا کریں گے، اور رسالہ بالکل اسلامی مسائل پر ہوگا۔

اس پر اڈیٹر وطن نے راضی ہو کر رسالہ کی خریداری اور اشاعت کے متعلق بڑے زور سے سفارش کی ہے، مگر ہمارے خیال میں اڈیٹر موصوف نے جلدی سے کام لیا۔ گو ہم تو رسالہ کے مضامین کو بھی سر سید احمد خان کی کاسہ لیسی جانتے ہیں، مگر یہاں پر اس کے مضامین سے بحث نہیں، البتہ قابل افسوس امر یہ ہے کہ معزز اڈیٹر وطن باوجود تجربہ کار اور معاملہ فہم ہونے کے مرزائی داؤ میں کس طرح آ گیا۔ اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اگر بعد اشاعت کثیرہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنا وعدہ توڑ دیا، اور اس عہد شکنی کے لئے یہ بہانہ بنا لیا کہ مجھے ایسا ہی الہام ہوا ہے۔

کیا آپ کو یاد نہیں کہ جب ان ذات شریف (یعنی مرزا قادیانی) نے عبداللہ آتھم کی بابت پیش گوئی کی تھی کہ پندرہ ماہ میں مر جائے گا، لیکن جب نہ مرا تو یہ الہام گھڑ لیا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ وہ دل میں ڈر گیا۔

اس موقع پر اگر مسلمانوں نے ان حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) کو الگ نہ کیا ہوتا، تو تمام دنیا کے مسلمانوں کو وہی ندامت حاصل ہوتی جو بقول محمد علی خان (آپ کا خط اس مضمون کا رسالہ الہامات مرزا میں درج ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) رئیس مالیر کوٹلہ مرزائیوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔

زاں بعد کس آن بان اور زور شور سے رسالہ اعجاز احمدی میں خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) کو دعوت دی کہ قادیان میں آن کر میرے ساتھ تحقیق کر لو، اور ساتھ ہی اس کی پیش گوئی بھی جڑ دی کہ تو کبھی نہیں آئے گا۔ مگر جب خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) بلائے بے درمان کی طرح ۱۰ جنوری ۱۹۰۲ء کو قادیان دارالزیان پر حملہ آور ہوا، تو جھٹ سے ذات شریف نے کہہ دیا کہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی سے بحث نہ کروں گا اور کس دلیری اور جرأت سے رسالہ انجام آتھم کا حوالہ دے دیا۔ حالانکہ اس میں خدا کے ساتھ کوئی بھی وعدہ نہیں۔ اگر کوئی مرزائی دکھا دے تو مبلغ سو روپیہ انعام لے۔

غرض اسی قسم کے بہت سے الہام ان حضرت (مرزا قادیانی) کے تمام ملک نے دیکھ لئے ہیں کہ بقول:

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

آپ کے وعدے بقول زار روس توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں۔

اس بات کی بھی کوئی ضمانت نہیں کہ جو ضمیمہ الگ چھاپیں گے وہ بھی رسالہ کے ساتھ ساتھ یورپ کو بھیجا نہ جائے گا۔ آخر اس ضمیمہ کو رسالہ ماہواری سے اتنا تعلق تو ہوگا کہ اس پر ضمیمہ لکھا ہوگا۔ نہ اس بات کی ضمانت ہے ہوسکتی ہے کہ مرزا صاحب کا کوئی مضمون اس میں درج ہو اور اس عنوان سے ہو کہ یہ مضمون حضرت مسیح موعود کا ہے۔ غرض یہ کسی طرح ممکن نہیں کہ مرزائیت کا اس میں کسی پیرایہ میں ذکر یا تبلیغ نہ ہو۔

علاوہ اس کے اگر اسلام ہی کے مسائل پر بحث ہوگی، تو اسلام بھی تو وہی بتلاویں گے جس کا نمونہ وہ خود بنتے ہیں۔ چنانچہ اس امت کے حکیم (جو دراصل مریض ناقابل علاج ہیں) آریوں کے جواب میں لکھتے ہیں، وہ اڈیٹر صاحب اور دیگر ناظرین کے لئے ہم یہاں نقل کرتے ہیں، جو حسب ذیل ہے:

میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خوارق کا انکار۔ یہ لوگ اسی ایک مد میں ان ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل و ماغ کے نیچری بھی بد قسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا سے ہنسی اور ٹھٹے میں اڑا دیا۔ اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جس قدر معجزات اور خوارق انبیاء علیھم السلام کے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کے ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالی کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیھم السلام کو ملی تھیں۔ جو عجائبات خدا تعالی نے حضرت ابراہیم اور موسی علیھما السلام کے ہاتھ پر منکروں کو دکھائے، وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو تیار ہے۔ کوئی ہے جو آزمائش کیلئے قدم اٹھائے۔ (رسالہ نورالدین)۔

کیا اس عبارت کا مطلب یہ نہیں کہ:

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

فرمایئے! کیا اسی اسلام کی اشاعت آپ کرانا چاہتے ہیں، اور اسی اسلام کی اشاعت پر اپنے ناظرین کو ترغیب دیتے ہیں جس کا نمونہ بلکہ کل انبیاء علیھم السلام کے کمالات کا مجموعہ قادیان میں ذات شریف ہیں۔

اڈیٹر صاحب! معاف رکھئے گا، اگر آپ نے اس رائے کو نہ بدلا تو اسلام کے اول ضرر رسان آپ ہوں گے۔ آپ ایک ایسے مشن کی ترقی کے حامی ہوں گے (گو بالالتزام نہ سہی باللزوم ہی سہی) جس کی بنیاد سراسر کذب، بہتان، افترا، دغا، فریب، جعل سازی، عیاری، غرض تمام دنیا کی چال بازی پر مبنی ہے۔ آپ بہت جلد دیکھیں گے کہ آپ کو خود اس رائے سے رجوع کرنا پڑے گا۔

امید ہے کہ پیسہ اخبار، کرزن گزٹ، وکیل، شحنہ ہند، روزگار، سراج الاخبار،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر جدید، البشیر ،..وغیرہ وغیرہ معزز اسلامی اخبار اس اہم قومی معاملہ کو یوں ہی نہیں چھوڑیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء ص ۹۔۱۰)

(بعد میں پیش آنے والے حالات کی روشنی میں شیخ الاسلام امرتسری کی رائے درست ثابت ہوئی اور اخبار وطن کے اڈیٹر نے اپنی رائے سے رجوع کرلیا تھا، جیسا کہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں شیخ الاسلام نے بایں الفاظ ایک نوٹ لکھا:

مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ کی امداد کے لئے اخبار وطن نے ایک فنڈ قائم کیا تھا اس شرط پر کہ مرزائی خیالات کو اس میں دخل نہ ہو۔ مگر آخر کار اہل حدیث کا خیال یا پیش گوئی سچی ہوئی کہ مرزائی اڈیٹر نے کہا کہ ہم اپنے اعتقادات ضرور لکھیں گے۔ جس پر وطن نے اس فنڈ کو بند کر دیا۔ ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۱)

کیسا بھاری ٹیکس ہے

ہر ایک سلطنت میں حسب ضرورت ٹیکس ہوتے ہیں جو رعایا کی ثروت اور آمدنی کے لحاظ سے لگائے جاتے ہیں مگر قادیانی سلطنت کے ٹیکس جیسے سنگین ہیں، روئے زمین کی کسی سلطنت کے نہ ہوں۔ قادیانی کرشن جی نے اپنے شدادی بہشت کے لئے جو ٹیکس تجویز کئے ہیں، وہ تو ہمارے ناظرین کسی گذشتہ نمبر اہل حدیث امرتسر میں دیکھ چکے ہیں لیکن اس سے بعد جو ضروری ہدایات وصیت کنندگان یا داخل شدگان شدادی بہشت کے لئے تجویز ہوئی ہیں، ان میں سے ایک یہ ہے:

جو احباب کوئی جائداد نہیں رکھتے، مگر آمدنی کی کوئی سبیل رکھتے ہیں، وہ اپنی آمد کا کم از کم دسواں حصہ ماہوار انجمن (قادیان) کے سپرد کریں۔

(الحکم ۱۰ فروری ۱۹۰۶ء)

کیا کہنے ہیں۔ آخر شدادی بہشت میں جگہ لینی کوئی آسان کام تو نہیں۔ بتلایئے کسی شخص کی دس روپیہ ماہوار آمدنی ہے، ایک بیوی دو تین بچے۔ کنبہ داری کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ سفید پوشی۔ پھر ساتھ ہی اس کے شدادی بہشت کی ہوس۔ تو وہ بے چارہ کم بختی کا مارا کیا کچھ نہ کر گذرے گا۔

مرزائیو! کیا اس حدیث کے یہی معنی ہیں جس میں یہ لفظ بھی ہے:

یفیض المال (مسیح موعود مال لٹا وے گا)

واہ! تمہاری قسمت پھوٹی کہ تم کو مسیح بھی ملا، تو ایسا کہ تمہارے ہی چمڑے اتارے، گو کسی بہانہ سے۔ سچ ہے:

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۳)

مرزا صاحب قادیانی

اور پنڈت گردھاری لعل لاہوری

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو کچھ رمل یا جفر میں دخل ہے، انہی علوم سے وہ مدد لے کر آئندہ کی پیش گوئیاں کرتے ہیں۔ مگر ہم ابتداء ہی سے اس خیال کے مخالف ہیں۔ آج اس مخالفت کی ایک دلیل ہم بیان کرتے ہیں، ذرہ ہمارے مرزائی دوست غور سے سنیں۔

آج ہم مرزا صاحب قادیانی کی ایک بڑی زبردست اور منذر پیش گوئی کو پنڈت گردھاری لعل منجم کی پیش گوئی سے مقابلہ کر کے دکھلاتے ہیں کہ جن لوگوں کا یہ خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی علم نجوم سے مدد لیتے ہیں وہ بالکل غلط ہے، بلکہ ان کی مدد اور منبع فیض جو ہے، وہ خود قرآن شریف ہی نے بتلایا ہے، جو ہم بھی سنائیں گے۔

پنڈت گردھاری لعل لاہوری نے اپنی مشہور عالم جنتری میں ماہ فروری کے متعلق لکھا ہے:

ہوا زیادہ چلے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶، ۲۱، ۲۳ فروری کو آسمان ابر محیط اور بعض مقامات مثل لاہور، جموں، امر تسر، پشاور، میں خفیف بارش ہوگی۔ وغیرہ

یہ پیش گوئی کیسی صاف صاف لفظوں میں مقید بقید تاریخ ہے۔ گو اس کے صدق میں اتنا شبہ ہے کہ ۱۶ فروری کی بجائے ۱۴ فروری کو خفیف اور ۱۶، اور ۲۱ کو شدید بارش ہوئی، جس سے قرآن شریف کی تصدیق ہوتی ہے کہ

انّ اللہ عندہ علم السّاعۃ و ینزّل الغیث۔

(اللہ ہی بارش اتارتا ہے اور وہی اس کے وقت کو جانتا ہے)۔

بہر حال جو کچھ ہوا، ہم تو پنڈت جی کی صفائی بیان کی داد دیتے ہیں اور مانتے ہیں کہ واقعی اگر پیش گوئی ہے، تو یہ ہے۔

اس کے مقابلہ میں ذرا کرشن بھگت کی بھی سنیئے۔ یوں تو ماشاء اللہ آپ کی تمام پیش گوئیاں نور علی نور اور ظہور علی ظہور ہی ہوتی ہیں، مگر قریب کی ایک پیش گوئی کا مقابلہ مناسب ہے۔ آپ اپنے رسالہ الوصیت میں فرماتے ہیں:

پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنے والا ہے وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتہ نکلتا ہے، یا درمیان اس کا، یا اخیر کے دن، جیسا کہ الفاظ وحی یہ ہیں:

پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی۔

مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دن سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنے والے ہیں، یا اور وقت پر اس پیش گوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کے وقت ہوگا۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ: یہاں تو بھلا بہار کے موسم ہی کو (مرزا صاحب) وسعت دے رہے ہیں، لیکن دوسری تحریروں میں خیریت سے زلزلہ کو بھی وسیع معنوں میں لیا ہے۔ فرماتے ہیں:

مجھے یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ زلزلہ واقعی بھونچال ہوگا، یا کوئی اور مصیبت ہوگی

(اشتہار النداء وغیرہ)

بتلائیے! اس مہمل کلام کو اس صریح بیان سے کیا نسبت۔ مگر واہ رے مرزائیو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاباش تم کو کہ تم اتنے ہی پر قانع ہو کہ شدا دی بہشت کیلئے دسواں اور پانچواں حصہ دینے کو تیار ہو جاتے ہو۔ آخر یہ بھی تو کم نہیں

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

پس جو لوگ جناب مرزا صاحب قادیانی کی نسبت بدگمانی رکھتے ہیں کہ آپ نجوم یا جفر میں کچھ دستگاہ رکھتے ہیں، اون کو شرمانا چاہیے کہ نجومیوں کی پیش گوئیاں کیا ایسی ہی مہمل اور غیر مقید ہوتی ہیں (واہ)

اب سنئے ہم مرزا صاحب کے الہامات کی اصلیت بتلاتے ہیں کہ نہ آپ کے الہامات علم نجوم پر متفرع ہیں، نہ علم جفر پر۔ بلکہ ان کی بنا وہی ہے جو کلام اللہ شریف میں ہے کہ:

هل انبّئكم على من تنزّل الشيا طين۔ تنزّل على كلّ افّاك ا ثيم يلقو ن السّمع و اكثر هم كاذ بو ن (الشعراء:۲۲۱،۲۲۳) یعنی شیاطین ہمیشہ جھوٹے مفتریوں اور مجرموں پر اترا کرتے ہیں جو سنی سنائی باتیں ان تک پہنچاتے ہیں اور بہت سے جھوٹے ہوتے ہیں)۔

مرزا صاحب کی پیش گوئیوں، بلکہ معمولی گفتگو، کے کذب میں کسی کو کیا شک ہے۔ پیش گوئیوں کا حال تو رسالہ الہامات مرزا سے معلوم ہو سکتا ہے، معمولی دعووں اور کلام کا کذب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم کی بابت بہتان لگایا کہ انہوں نے آپ (خود بدولت مرزا قادیانی) کے ساتھ اپنی کتابوں میں مباہلہ کیا ہے کہ جو ہم (مرزا صاحب اور مولوی صاحبوں) میں سے جھوٹا ہو، وہ پہلے مرے۔ چنانچہ وہ دونوں مر گئے۔

اس افتراء اور کذب اور سراسر جعل نے مرزائی پینتھ پر وہ اثر کیا کہ مرزائی عقل کے اندھے بلا سوچے سمجھے اندھا دھند اس مباہلہ کو نقل در نقل کرتے جاتے ہیں۔ اور اہل حدیث کی طرف توجہ نہیں کرتے کہ مدت مدید سے کہہ رہا ہے کہ مولوی صاحبوں کی کتابوں سے یہ مضمون دکھا دو، اور مبلغ پانچ سو نقد لو۔ مگر کیا مجال کہ کوئی مرزائی دکھانے کا حوصلہ کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

مرزا جی کے یہی وہ اسرار ہیں جن کے افشا کرنے کا اہل حدیث کو خاص فخر حاصل ہے، جس پر قادیان کا بے نور اخبار بدر ۱۶ فروری کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ :

اہل حدیث میں کبھی کوئی لطیف مضمون تو ہوا نہیں، البتہ عشقیہ اشعار کا ذخیرہ کر رکھا ہے۔

ہاں صاحب ! لطیف مضمون مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام الزمان، اور کیا نہیں کیا، کی صحبت کے بغیر کہاں ۔ آہ

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں
نا سمجھ کہتا ہے ناصح ! تو نے کیا سمجھا ہمیں

باقی بدر مورخہ ۱۶ فروری کا جواب آئندہ دیا جائے گا جب وہ اپنے مضمون کو ختم کرلے گا۔ ناظرین ذرا تامل فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۳۔ ۵)

قادیانی مشین میں الہام بافی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں :

یوں تو ہمارے ناظرین خوب آگاہ ہوں گے کہ قادیانی مشین میں جس قدر روزانہ الہامات طیار ہوتے ہیں، شاید اتنے کاغذ بھی کسی مشین میں نہیں چھپتے ہوں گے۔ پھر لطف یہ کہ ایسی صفائی سے پورے کئے جاتے ہیں کہ اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑوں کی طرح بجز حلال زادوں کے کسی دوسرے کو نظر نہیں آسکتے ۔ کیوں نہ ہو

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

۴۔ اپریل کے زلزلہ شدیدہ کے بعد قادیانی کرشن جی نے ۸۔ اپریل کو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار دیا تھا جس کا نام تھا الا نذار ۔اس میں آپ نے اپنے معمولی کرتب سے یہ ثابت کر کے کہ اس شدید زلزلہ کی خبر میں نے پہلے ہی بتلادی تھی (حالانکہ سفید جھوٹ ۔کہیں نہیں بتلائی تھی جس کا مفصل رد اہل حدیث مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۵ء میں آ چکا ہے) آئندہ کو بھی ایک زلزلہ شدیدہ کی پیش گوئی کی تھی۔ چنانچہ آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

آج رات تین بجے کے قریب خداتعالی کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی جو ذیل میں لکھی جاتی ہے:

تازہ نشان ۔تازہ نشان کا دھکہ زلزلة السا عة ۔ قوا انفسکم ان الله مع الا برار ۔ د نی منك الفضل جاء الحق و ذهق البا طل ۔

ترجمہ مع شرح ۔یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکہ لگے گا وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا مجھے علم نہیں دیا گیا کہ زلزلہ سے مراد زلزلہ ہے یا کوئی اور شدید آفت ہے جو دنیا پر آئے گی جس کو قیامت کہہ سکیں اور مجھے علم نہیں دیا گیا کہ ایسا حادثہ کب آئے گا۔اور مجھے علم نہیں کہ وہ چند دن یا چند ہفتوں تک ظاہر ہوگا، یا خدا تعالی اس کو چند مہینوں یا چند سال کے بعد ظاہر فرمائے گا۔ بہر حال وہ حادثہ زلزلہ ہو یا کچھ اور ہو قریب ہو یا بعید ہو ،پہلے سے بہت خطرناک ہے سخت خطرناک ہے اگر ہمدردی مخلوق مجھے مجبور نہ کرتی تو میں بیان نہ کرتا۔

وہ پہلی پیش گوئی جو میں نے الحکم اور البدر میں حادثہ سے پانچ ماہ پہلے ملک میں شائع کر کے خبر دی تھی کہ ملک میں بڑی تباہی پیدا ہوگی اور شور قیامت برپا ہوگا۔اور یک دفعہ موتا موتی ظہور میں آ جائے گی ۔ دیکھو وہ نشان کیسا پورا ہوا۔

اور جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے کہ یہ پیش گوئی مذکورہ اخبار الحکم اور البدر میں اس زلزلہ سے قریباً پانچ ماہ پہلے شائع کر دی گئی تھی اور پیش گوئی مذکور یہ ہے

عفت الدّیا ر محلّھا و مقا مھا

یعنی بہت سی مخلوق کو مٹا دینے والی تباہی آئے گی جس سے مکانات بے نشان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں گے۔ ان مکانوں اور گھروں کا پتہ نہ ملے گا کہ کہاں تھے۔ دیکھو کیسی صفائی سے یہ خدا کی باتیں پوری ہو گئیں۔

اگر تم عربی دان نہیں ہو، تو عربی دانوں سے پوچھ لو کہ اس وحی الٰہی کے کیا معنی ہیں۔ کہ عفت الدّیار محلّھا و مقامھا

اے عزیزو! اس کے یہی معنی ہیں کہ محلوں اور مقاموں کا نام و نشان نہیں رہے گا۔ طاعون تو صرف صاحب خانہ کو لیتی ہے، مگر جس حادثہ کی اس وحی الٰہی میں خبر دی گئی تھی اس کے تو یہ معنی ہیں کہ نہ خانہ رہے گا، نہ صاحب خانہ

سو خدا تعالیٰ کا فرمودہ جس طور سے اور جس صفائی سے پورا ہو گیا، آپ صاحبوں کو معلوم ہے۔ اس کی نسبت اشتہار الوصیت میں بھی خبر دی گئی تھی وہ تو جو ہوا سو ہوا مگر اس کے بعد جو آنے والا حادثہ ہے وہ بہت بڑھ کر ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا امرتسری لکھتے ہیں کہ) یہ ہیقادیانی کرشن جی کا پہلا الہام۔ اسی کی تائید میں آپ نے پھر ایک رسالہ النداء من وحی السماء لکھا جس کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں:

۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔

پھر رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۳ پر لکھا کہ:

خدا نے فرمایا زلزلۃ السّاعۃ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔

اور پھر فرمایا:

لك نری آیات و نھدم ما یعمرون یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے، ہم ان کو گراتے جائیں گے۔

اور پھر فرمایا:

بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔

یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔

یہ سب حوالجات آئندہ زلزلہ کی جو کیفیت بتلاتے ہیں وہ اظہر من الشّمس ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کی سب عبارات باعلی ندا کہہ رہی ہیں کہ آئندہ زلزلہ، جس کی آپ نے پیش گوئی کی ہے، بہت ہی شدید اور ۴۔ اپریل والے زلزلہ سے بھی سخت، بلکہ قیامت کا نمونہ ہو گا۔ تمام مکانات گر جائیں گے، قوم لوط کی تباہی جیسا ہوگا۔

اب ہم پہلے ناظرین سے پوچھتے ہیں کہ خدا را انصاف سے خدا کو حاضر و ناظر جان کر سچ سچ کہہ دیجئے کہ ۴۔ اپریل کے زلزلہ شدیدہ کے بعد ایسا کوئی زلزلہ آیا جس پر اس مرزائیہ پیش گوئی کو چسپاں کیا جائے؟ (خدا نہ کرے)

بعد اس وجدانی شہادت کے اب کرشن جی کی سنیئے ! آپ نے ۲۔ مارچ سنہ حال (۱۹۰۶ء) کو ایک اشتہار دیا ہے جس کی عبارت کو ہم فقرہ فقرہ کر کے ہندسے لگا کر نقل کرتے ہیں:

ا: اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالی نے اپنی وحی میں فرمایا تھا۔

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

چنانچہ میں نے یہ پیش گوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کر دی تھی سو الحمد للہ والمنت کہ، اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔

۲۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے الفاظ یہ ہیں۔

زلزلہ آنے کو ہے۔

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے، وہ ابھی نہیں آیا بلکہ آنے کو ہے۔ اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیش گوئی کے مطابق پورا ہوا۔

۳۔ میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۴ میں قبل از وقت لکھا تھا، صرف ایک زلزلہ کی پیش گوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ سو یہ وہ زلزلہ تھا جس کا موسم بہار میں آنا خداتعالی کی وحی کے مطابق ضروری تھا، سو آ گیا۔

۵۔ اور ممکن ہے کہ وہ موعودہ زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے۔

کرشن پینتھیو! اسی راست بازی کو لے کر تم جاپان امریکہ اور یورپ میں اسلام پھیلاؤ گے۔ تف ہے ایسی دروغ گوئی پر، اور حیف ہے ایسی بد دیانتی پر۔ کہاں وہ زلزلہ جس کو باوجودیکہ سال بھر ہونے کو ہے، تاہم مخلوق خدا ایسی سہمگین ہے کہ نام سننے سے بدن پر زلزلہ آتا ہے، اور کہاں یہ۔

میں اپنی ہی کہوں کہ واللہ مجھے اس کی خبر تک نہیں ہوئی۔ میری اہلیہ کو بچہ نے اس وقت اٹھا دیا تھا، تو اس نے مجھے کہا کہ بھونچال آیا۔ میں نے کہا کوئی نہیں، تمہیں یوں ہی شبہ ہوا ہوگا۔

اسی طرح بہت سے لوگ اس سے بے خبر رہے۔ پھر بتلایئے یہ اس زلزلہ والی پیش گوئی کو کیوں کر سچا کر سکتا ہے جس سے نہ کوئی مکان بچنا تھا نہ مکین۔

اس پر طرہ یہ کہ اسی معمولی بھونچال کو کرشن جی کا چیلہ بدر کا اڈیٹر ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ ۴، اپریل کے زلزلہ سے زیادہ تیز تھا۔ سچ ہے:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

مرزائی گریجوایٹو! اور علم وفضل کے مدعیو! آؤ ہم تمہیں اسی اشتہار میں کرشن کی مخبوط الحواسی اور پریشانی دکھائیں۔ پھر تم خود ہی بتلانا کہ مہاراج خود پاگل ہیں، یا پاگل گر۔

فقرہ نمبر اول میں آپ لکھتے ہیں کہ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت میں نے کہا تھا۔ یعنی جس کو اوپر کی عبارتوں میں قیامت کا نمونہ کہا ہے اور جو بہار کے موسم میں آنا تھا۔ چنانچہ اس پر فخر کرتے ہیں اور خدا کا شکر کرتے ہیں کہ بہار کے ایام میں عین پیش گوئی کے مطابق زلزلہ آیا۔ اور صاف کہتے ہیں کہ اسی کی پیش گوئی رسالہ الوصیت وغیرہ میں کی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فقرہ دوئم میں اسی اپنے قول پر بول (پیشاب) کرتے ہیں اور صاف طور سے اس کا ردّ کرتے ہیں کہ قیامت کا نمونہ ابھی نہیں آیا۔ وہ ابھی آنے کو ہے۔

فقرہ سوئم میں لکھتے ہیں کہ ایک نہیں کئی زلزلوں کے آنے کی مجھے خبر ہو چکی ہے۔

فقرہ چہارم میں فقرہ نمبر ۲ کی تردید کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ یہی زلزلہ بہار کے موسم میں آنا تھا، سو آ گیا۔

فقرہ نمبر ۵ میں پھر اس سے انکار کرتے ہیں اور لکھتے ہیں ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے۔

مرزائیو! خدارا بتلا سکتے ہو کہ جس اتنی سی عبارت میں اتنے اختلافات ہوں کیا وہ قرآن مجید کی تصدیق نہیں کر سکتی کہ

لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلا فاً کثیراً

(یعنی جس کلام میں اختلاف ہو، وہ اللہ کے ہاں سے نہیں ہوا کرتا)۔

کیا اسی دیانت اور لیاقت پر تم لوگ مرزا جی کو مسیح، مہدی، کرشن گوپال، سلطان القلم، ابن الرسول اور ابن اللہ وغیرہ وغیرہ کیا کیا نہیں کہا کرتے ہو؟ اللہ اللہ!

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

اچھا ہم ایک ہی سوال آپ سے پوچھتے ہیں کہ آپ یہ بتلا دیں یہ ۲۸ فروری کا زلزلہ آپ کا موعودہ زلزلہ یعنی قیامت کا نمونہ تھا یا نہیں۔

اگر تھا تو پھر آپ قیامت کے نمونہ والے زلزلہ کو آئندہ پر کیوں ڈالتے ہیں۔

اور اگر نہیں تھا، تو اپنی پیشین گوئی کو اس سے کیوں چسپاں کرتے ہیں، اور کیوں فقرہ نمبر اول میں کہتے ہو کہ یہ وہی زلزلہ تھا۔

شاید ہمارے ناظرین حیران ہوں گے کہ ایسی بیہودہ بکواس کون سنتا اور مانتا ہے جس کے دفعیہ کے لئے اہل حدیث کو اتنی محنت کرنی پڑی۔ تو ایسے دوست ہمیں معاف رکھیں اور اس مقولہ کو بالکل ٹھیک جانیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو لا الحمقاء لبطلت الدّ نیا۔(اگر احمق نہ ہوتے تو دنیا برباد ہو جاتی)

مرزا جی کے ایسے تفنن دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے

قیامت کے مفتن ہو غضب کے دل ربا تم ہو
خدا جانے پری ہو حور ہو انسان ہو کیا تم ہو

خدا کی شان!

چو احمق در جہان باشد کسے بے زر نمی ماند

ایسے بدیہی البطلان دعوی اور تناقض مضمون پر بھی قادیانی اخبار بدر کا اڈیٹر ناز کرتا ہوا لکھتا ہے:

زلزلہ کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ اب مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب، مولوی ثناء اللہ صاحب، مولوی ابراہیم سیالکوٹی، غزنوی صاحبان سے سننا چاہتے ہیں کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ (۹ مارچ ۱۹۰۶ء)

خاکسار (ثناء اللہ) کا بیان تو آپ سن ہی چکے ہیں، دیگر علماء مذکورین کو بھی اسی پر قیاس کرلو۔ ہاں مرزائیت کے نور نے اڈیٹر مذکور کو بے نور کر رکھا ہو تو کسی کا کیا قصور؟ جیسا کہ وہ بار بار ناسمجھی سے میری شہادت حقہ متعلقہ مقدمہ مرزا صاحب پر چڑا ہوا لکھتا ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب سے عرض ہے کہ کم از کم اس کے جواب میں اپنے اس تقوی سے کام نہ لیں جس کے مطابق جھوٹ، چوری، زنا، خیانت سب جائز ہونے کی شہادت دے چکے ہیں۔ (۹ مارچ)

حالانکہ آپ خود اس کے مرتکب (فاعل) ہیں۔ اس بیان میں بھی جھوٹ بولتے ہیں اور الزام مجھ پر لگاتے ہیں۔ شہادت میں سوال تھا کہ جھوٹ بولنے والا بھی متقی ہوسکتا ہے۔ میں نے جواب دیا تھا کہ اگر توحید پر پختہ ہے، تو ایک قسم کا متقی ہوسکتا ہے۔ یہ بیان تو مجسٹریٹ کی تحریر میں آچکا ہے مگر جب تمہارے دونوں وکیلوں نے (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں ایک مولویت کا بھی دعویدار ہے) ناک چڑھائی، تو میں نے کہا کہ ذرہ تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا۔ اگر اب بھی آپ کو شبہ ہو تو بیضاوی میں ھدی للمتقین کی تفسیر پڑھ کر بتلائیے کہ میری شہادت غلط ہے؟ اور اگر بیضاوی پر اعتبار نہ ہو تو سنئیے قرآن شریف میں آتا ہے

تلك الجنّة التی نورث من عبادنا من کان تقیاً (مریم:۶۳)

یعنی جنت کے وارث ہم متقیوں کو کرینگے)

اور حدیث ابوذرؓ کی تو مشہور ہے، جس میں یہ الفاظ بھی ہیں:

و ان زنا و ان سرق۔

اس حدیث کا مطلب اپنے مصنوعی باپ (حکیم نورالدین) سے پوچھ کر قرآن کی آیت سے ملا کر نتیجہ نکالو۔ پھر میری شہادت کو جانچو۔ آہ! افسوس

عشق بازی تو نہ جانے اور ہم نادان ہوں
ناسمجھ کہتا ہے ناصح تو نے کیا سمجھا ہمیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۲۔۴)

❁مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ کی امداد کے لئے اخبار وطن نے ایک فنڈ قائم کیا تھا اس شرط پر کہ مرزائی خیالات کو اس میں دخل نہ ہو۔ مگر آخر کار اہل حدیث کا خیال یا پیش گوئی سچی ہوئی کہ مرزائی اڈیٹر نے کہا کہ ہم اپنے اعتقادات ضرور لکھیں گے۔ جس پر وطن نے اس فنڈ کو بند کر دیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۱)

❁دعاوی قادیانی:

اس کتاب میں مصنف نے مرزا صاحب قادیانی کے کل دعاوی اونہی کی اصل عبارتوں سے بحوالہ صفحات لکھے ہیں اور بعض مناسب ریمارک بھی کئے ہیں۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ اچھا ہے قیمت ۴۔ آنے پتہ منشی اللہ دتا صاحب مقام جھنگ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی پر ایمان لانے والا

(مولانا ابوالنعیم محمد عبدالعظیم حیدرآبادی)

(نامہ نگار خود ذمہ وار ہیں ۔اڈیٹر اخبار اہل حدیث)

کرشن قادیانی پر ایمان لانے والا خارج از امت رسول اللہ ہے بلکہ مرتد عن الاسلام کہیں تو بجا ہے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم کو خدا یا رسول پاک کا یہ حکم نہیں کہ خدا ورسول کے حکم احکام کو چھوڑ کر غیروں کے امر ونواہی کے عامل ہوں اگر چہ عیسی علیہ السلام کیوں نہ ہوں ۔صرف عیسی علیہ السلام اونہیں امر ونواہی کو جو خدا واوس کے رسول برحق نے تعلیم فرمایا تھا تازہ کرنے کے لئے آئیں گے،اونہیں کو پھیلائیں گے ان کے کوئی نئے حکم یا نئی باتیں نہ ہوں گی ۔مگر کرشن جی کے سینکڑوں امر ونواہی ہیں ۔یہ کیسے مسیح ہوگیا ۔تھوڑی دیر کے لئے یہ بھی مان لیا جائے کہ مثیل عیسی ہے تو بھلا اوصاف مثل عیسی کے کہاں ہیں جب اس کے سینکڑوں امر ونواہی ہیں تو اس کا ایک دین ہی علیحدہ ہے ۔اور یہ سب خدائے عزوجل ورسول پاک کے احکام سے باہر ہیں اس لئے مرزا مرتد ہوا اور اس کے امر ونواہی کے عامل بھی خارج از امت رسول اللہ ہیں اور اسکے کاذب ہونے کے لئے وہی دلیل یعنی عیسی خاص خدا اور رسول ہی کے امر ونواہی کو پھیلائیں گے اپنے نئے حکم نئی ایجاد نہ کریں گے کافی ووافی ہے۔

دوسری صاف بات کھلی بتلائے دیتا ہوں جتنے مرزائی ہیں اپنے نام کے بعد احمدی لکھتے ہیں غلام احمد کی طرف منسوب کرتے ہیں کبھی محمدی نہیں لکھتے۔

(اعوذ باللہ) پھر حضرت کی امت ہونیکا دعوی کرنا باطل ہے اور یہ کون سی حدیث میں ہے کہ عیسی علیہ السلام نزول فرمائیں گے تو لوگ اون کے کہلائیں گے،۔

یہ کہیں نہیں بلکہ سب محمدی کہلائیں گے ۔صرف ان پر اتنی ہی تصدیق کرنا چاہیے کہ یہ عیسی ہیں نہ کہ ان کے امر ونواہی کے عامل ہونا۔ یہاں ایک اعتراض مرزا ئیوں کا یہ ہوگا کہ بعض مجتہدوں کے اجتہاد بھی تو کبھی خلاف قرآن وحدیث کے ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو ان کے امر و نواہی بھی علیحدہ ہوئے یہ کیوں نہیں خارج من الاسلام ہوتے (نعوذباللہ)

اس کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ جتنے مجتہدوں نے اجتہاد کیا ہے تو وہ قرآن وحدیث کے احکام پر ہی کیا ہے کوئی علیحدہ ان کا حکم نہیں تھا بخلاف کرشن جی کے ان کے کوئی حکم واحکام کو حدیث وقرآن سے مطلق تعلق نہیں بلکہ اس کی شاستر ہی علیحدہ ہے اور دوسرے جتنے مجتہد تھے ان کا ساتھی یہ قول بھی ہوتا تھا کہ ہمارا اجتہاد جو خلاف حدیث وقرآن ہو تو مطلق چھوڑ دو بخلاف مرزا کے یہ تو اپنے نئے دین بنانیکی کوشش میں ہے جیسے ایک زمانہ میں مسیلمہ کذاب کا خیال تھا پھر ساتھ ہی سنی بھائیوں کا بوجہ نافہمی یہ اعتراض ہوگا کہ مرزا تو کلمہ پڑھتا ہے اس کی نئے امر ونواہی کے علاوہ اچھی باتیں بھی تو لکھتا ہے۔ شرک و بدعت کی برائی بتلاتا ہے اس میں دو اعتراض ہیں پہلی بات کا جواب یوں دیا جاتا ہے کہ اس کا کلمہ پڑھنا ایسا ہے جیسے منافق حضرت رسول اللہ ﷺ کے وقت میں پڑھ لیا کرتے تھے یا جیسے اب ہنود پڑھ لیں دوسرے اس کی اچھی باتیں ایسی ہیں کہ دس اچھی تو دس بری۔ اچھی بتلاتے ہی لوگ سمجھ جائیں کہ یہ کیا اچھی باتیں موافق سنت کے بتلاتا ہے اور دوسرے اپنے امر ونواہی اس لئے کہ کچھ اپنی امت بنے۔ اس کی اچھی باتوں پر ایمان لانا جیسے کاہنوں کی سچی اچھی بری باتوں سے پرہیز کرنا چاہیے۔ اسی طرح کرشن جی کی صحیح باتوں کو بھی نہ ماننا صرف حدیث وقرآن کافی ہے کرشن جی سے ہی صحیح باتیں کا؟ یکولیں۔ غرض یہ کہ اس مرزا کا دین ایک نیا دین ہے ہر اس کی امت والا اس ہی کی طرف اپنے کو منسوب کرتے ہیں اور اس کی نئی امر ونواہی کے عامل ہیں۔ اس وجہ سے یہ خارج از امت رسول اللہ کہے گئے ہیں اور عام سنیوں کو کہا جاتا ہے کہ اس کی اچھی باتوں کو ہرگز نہ دیکھیں اچھی باتوں کا خیال نہ فرمائیں ورنہ ضرور اس کی بد باتوں کا بھی عامل ہونا ہوگا جو خلاف قرآن وحدیث عمل ہو جائے گا (نعوذ باللہ) کیا وہ حدیث معلوم نہیں جو چند صحابی مسجد نبوی میں کتاب آسمانی دیکھ رہے تھے آنحضرت ﷺ نہایت غصہ ہوئے اس کے دیکھنے سے منع فرمایا اس کی وجہ یہ یہ تھی کہ ان کے خیالات نہ پلٹ جائیں اس لئے دست بستہ مسلمانوں سے عرض کرتا ہوں کہ مرزا جی کی اچھی باتوں کا ہرگز خیال نہ فرماویں اس کے مکر میں نہ آئیں۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عام تقریر صرف مسلمانوں کو اس کی اچھی بری باتوں سے بچانے کیلئے کی گئی ہے اور اسکے اصول و مذہب کا ردّ انشاء اللہ پھر کسی ہفتہ میں درج ہوگا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۰۶ء۔ص ۹)

کرشن قادیانی کے جھوٹ پر قلعی

لائے اس بت کو التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

ابھی چند ہی روز کا ذکر ہے کہ کرشن قادیانی نے اپنے چیلوں کو ہدایت کی تھی کہ خبردار اہل حدیث امرتسر کا جواب مت دینا۔ چنانچہ کچھ مدت تو آپ کے دام افتادہ اس حیص وبیص میں رہے۔ مگر آخر جب اہل حدیث کے حملے کی زد چاروں طرف سے پڑنے لگی خصوصاً مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مرحومین کے افتراء کے ثبوت کا تقاضا جب اپنی حد سے تجاوز کر گیا تو آخر قادیانی اخبار بدر کے ایک نامہ نگار (محمد سرور) نے ایک مضمون ۹۔ مارچ ۱۹۰۶ء کے بدر میں شائع کیا، جو داناؤں کے نزدیک مرزائیوں کی حرکت مذبوحی اور اہل حدیث امرتسر کی پکڑ کی مضبوطی کا ثبوت دے رہا ہے۔ چونکہ وہ مضمون تمام کا تمام ہی قابل دید ہے، اس لئے ہم اس کو، جو ہمارے سوال سے متعلق ہے، تمام کا تمام ہی نقل کرتے ہیں۔ مگر اس سے پہلے مرزا صاحب کرشن قادیانی کے الفاظ ناظرین کی آگاہی کیلئے مکرر نقل کرتے ہیں۔

ناظرین آگاہ ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے کئی ایک کتابوں میں دعوی کیا ہے کہ مولوی اسماعیل علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے، وہ پہلے مر جائے۔ چنانچہ ایک جگہ کے الفاظ یہ ہیں:

ان نادان ظالموں سے تو مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی۔ یہی دعا کی کہ

یا الٰہی! اگر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب میں حق پر نہیں، تو مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت دے۔ اور اگر مرزا غلام احمد اپنے دعوی میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔

بعد اسکے بہت جلد خدا نے اسے موت دی۔ (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ ص ۷)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں) نمونہ کیلئے یہی عبارت کافی ہے۔ باقی ۹ مارچ کے اہل حدیث امرتسر میں نقل ہو چکی ہیں۔ اس پر اعتراض صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس کلام میں جھوٹ بولا ہے، فریب دیا ہے، افتراء باندھا ہے جو کسی نبی یا ولی کی شان سے تو کیا، ادنی مومن کی شان سے بھی بعید ہے، کیونکہ اس کلام میں دعوی تو یہ کیا ہے کہ مولوی غلام دستگیر نے (اور اس کے سوا اور مقاموں پر دونوں اسماعیل علی گڈھی نے بھی) یہ دعا کی ہے کہ

ہم دونوں (مرزا اور مولوی) میں سے جو جھوٹا ہے، وہ پہلے مر جائے۔

حالانکہ یہ دعا اونہوں نے نہیں کی۔ صرف ان کی موت سے ناجائز فائدہ اٹھانے کو قادیانی کرشن نے بات بنالی ہے۔

اس اعتراض کو تو ہمارے ناظرین مدت سے سنتے چلے آئے ہیں، مگر اس کا جواب نہیں سنا تھا۔ آج ہم اون کو جواب بھی سناتے ہیں جو قادیانی اخبار بدر مورخہ ۹ مارچ ۱۹۰۶ء میں چھپا ہے۔ وہ یہ ہے:

(مرزائی مضمون نگار لکھتا ہے) اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔

اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بھی ویسی ہی موت کی بد دعا کرے جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کیلئے بد دعا کرنا بھی استدلال کیلئے کافی ہے۔

دوم یہ کہ اگر ضروری ہے تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔

امر اول کی نسبت میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ ہرگز ضروری نہیں ہے کیونکہ حضرت اقدس نے بھی یہ لکھا ہے کہ

اگر آپ اس قدر دعائیں کریں کہ زبانوں میں زخم پڑ جائیں، اور اس قدر رو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گھس جائے ، اور آنسوؤں سے آنکھوں کے حلقے گل جاویں، اور پلکیں جھڑ جاویں ، اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے، تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میری بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔

اب ہم اس کے مطابق دیکھتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس کی موت پر بددعا کی۔ ضرور کی ، اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا امرتسری لکھتے ہیں) ناظرین ! غور کریں کہ کس طرح سے راقم مضمون دبی زبان سے اہل حدیث امرتسر کے سوال کو پختہ کر رہا ہے۔ سوال تو صرف یہ تھا اور ہے کہ کرشن جی نے جو دونوں مولوی صاحبان کی نسبت ایک حکایت کی ہے اس کا محکی عنہ بتلاؤ، ورنہ اس حکایت کو جھوٹا کہو۔

بھلے مانس صاف لفظوں میں تو نہیں کہتا کہ یہ حکایت جھوٹ ہے، مگر حسب عادت شریفہ اینچ پینچ کرتا ہے۔ یہ ضروری نہیں، وہ ضروری نہیں۔

کچھ بھی ضروری نہ ہو، ہمیں کیا ، ہم نے تو یہ پوچھا تھا کہ دکھا دو، دونوں مولوی صاحبان نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے۔ جو آپ نے بتلایا ہی نہیں بلکہ تسلیم کر لیا کہ اس مضمون کی دعا کرنا ضروری نہیں۔ ہاں صاحب یہ تو ضروری نہیں مگر جس نے نہ کی ہو، اس پر بہتان لگا دینا ضروری ہے۔ نہ آپ نے مرزا صاحب کی اس کتاب کا حوالہ دیا جس میں انہوں انہوں نے لکھا ہے کہ میرے مخالفوں کی بددعائیں انہیں پر پڑیں گی۔

خیر اور سنئیے ۔ آپ لکھتے ہیں :

اور ہمارا یہ دعوی (کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرنے میں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو) قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بددعا کا ذکر تو کیا ہے لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی اپنے راست باز بندوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے جو کہ ان راست بازوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اورخاتم النبیین کو یہ پرتحدی جواب سکھاتا ہے:

فا نتظروا انّی معکم من المنتظرین

و نحن نتر بص بکم ان یصیبکم اللہ بعذا ب من عندہ او بایدینا ۔ فتر بّصوا انّا معکم من المتربّصین ۔ (التوبہ: ۵۲)

قل تر بّصوا فا نّی من المتر بّصین۔(الطور: ۳۱)

و یتر بّص بکم الدّوا ئرعلیھم دا ئرۃ السّو ء (التوبۃ :۹۸) وغیرہ ذلک۔

پس اگرقرآن کی بتلائی ہوئی مذکورہ بالا دلیل کے لحاظ سے قصوری کی موت کودیکھا جائے تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بین اور برہان ساطع ہے کیونکہ اس کی دعا کا مفہوم ،جس قدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے،اس کے منتظر ہلاکت مرزا صاحب اورمتربص ہونے کا کافی مثبت اس کی بددعا ہے اوراس کے بعداس کا ناکام مرجانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پردلیل ہے جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔،

اللہ رے طول پرفضول کیسا بےمعنی مقالہ ہے جناب من! آپ کسی کی موت سے استدلال کریں یا نہ کریں،اس سے تو ہمیں مطلب نہیں ۔اگر مرزا صاحب یہ لکھتے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی کے مرنے سے میری سچائی کا ثبوت ہوتا ہے تو ہم بھی یہ جان کرکہ

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

خاموش رہتے کہ آپ نے تو یہ غضب کیا کہ ان دومولوں کی نسبت ایسی خبر دی کہ جس کا مخبر عنہ نہیں پایا جاتا۔جس کی مثال بعینہ یہ ہے کہ زید کی نشست کی حالت میں اس کے قیام کی خبر دیں، جسے دانا سمجھ سکتے ہیں کہ سراسر کذب ہے جو قادیانی مشین میں سینکڑوں نہیں ہزاروں گز بنا جاتا ہے۔

ناظرین! خدارا انصاف کریں کہ جس مضمون کا ثبوت مانگا گیا تھا،یعنی یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحبوں نے کہاں اس مضمون کی دعا کی ہے، اس کی نسبت راقم مضمون کس حوصلہ سے لکھتا ہے کہ مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر استدلال کرتے ہیں۔

کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو۔،

سبحان اللہ! اس پر بھی اگر کوئی شخص اہل حدیث امرتسر کے اعتراض کی مضبوطی نہ مانے تو

پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھے تو کیا سمجھے

(شیخ الاسلام امرتسری لکھتے ہیں کہ مرزائی مضمون نگار) اس سے آگے چل کر پھر بڑی ہوشیاری سے اپنے ناظرین کی گانٹھ کترتا ہوا لکھتا ہے:

جب یہ ثابت ہو گیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لئے یہی دعا کرے لہذا اب اس کے ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہ رہی کہ اس نے اپنے لئے بھی بددعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتاؤں گا کہ قصوری نے اپنے لئے بھی بددعا موت کی ہے اور یقیناً کی ہے اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں ثم نبتھل فنجعل لعنة الله علی الکا ذبین ۔.. یہاں... اگر مگر کا نام ونشان ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو فی الواقعہ اور عند اللہ کاذب ہیں ان پر لعنت کریں۔ اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے اور نبی کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل ہوتا ہے، اور کاذب ہونے کا وہم وگمان تک نہیں ہوتا۔ اور فریق ثانی بھی تب ہی مباہلہ پر جرأت کرسکتا ہے کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو، اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرأت نہیں کرسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ جن کو آنحضرت ﷺ نے مباہلہ پر مدعو فرمایا تھا چونکہ وہ اپنے آپ کے صدق اور آنحضرت ﷺ کے کذب پر یقین نہ رکھتے تھے، لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کرسکے تھے۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ جو دو فریق مباہلہ کریں گے ان میں سے ہر ایک کا یہی یقین ہوگا کہ الکا ذبین کا مصداق میں نہیں ہوں، بلکہ فریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابل ہے۔ اوران کی بددعا کا یہ مطلب ہوگا کہ

لعنت الله على الكاذبين

جوکہ یقیناً فریق مخالف ہے۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی یہ بددعا عام رہے گی کیونکہ اس کی علت، کذب واقعی قرار دیا ہے، نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو۔

پس جن میں یہ کذب واقعی ہوگا اس پر یہ بددعا پڑے گی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنة الله على الكاذبين کا مورد بنا، تو چونکہ یہاں پر بھی کذب واقعی علت قرار دیا گیا ہے جو کہ مقابل کے ساتھ مختص کیا، بلکہ اب تک یہ بھی ثابت نہیں ہوا کہ اس میں ہے بھی، اور زبان اور شریعت میں یہ قاعدہ مسلم رکھا گیا ہے کہ جب مورد خاص ہو اور علت حکم عام ہو، تو حکم عام رہتا ہے۔

لہذا یہ دعا مقابل کے ساتھ مخصوص نہ ہوگی بلکہ جس میں کذب واقعی پایا جائے گا (خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل رہے گی۔

اس تمہید کے بعد قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ۲ سطر۴ سے صفحہ۳ سطروں تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزند زادوں کو لے کر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اور سب شرائط بھی میں نے منظور کر لئے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو، تب ہم مباہلہ کریں گے۔ تو اسوقت میں نے یقین کر لیا کہ یہ اشتہاری ہیں اور میں مایوس ہوکر واپس چلا گیا۔

پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۶، ۲۷ پر لکھتا ہے:

جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع البحار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑہ غارت کیا تھا ویسا ہی دعا و التجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو... مورد اس آیت قرآنی کا بنا فقطع دابر القوم الذين ظلموا و الحمد لله رب العالمين۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی۔

ظاہر ہے کہ اس میں بھی نہ تو میں ہے نہ اگر مگر ہے۔ اور قطع دا بر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے، جس کی نہ تو داعی کے ساتھ خصوصیت ہے نہ مدعو علیہ کے ساتھ، اور نہ اس کے مورد بنانے کا یہ مطلب ہے کہ پہلے الذین ظلموا کا آپ کو مورد بنا اور پھر قطع دا بر کا۔ بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہے اس کا قطع دابر کر۔

ہاں جس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکا ذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا، اسی طرح قصوری کے نزدیک الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں۔ لیکن جس طرح لعنۃ اللہ علی الکا ذبین اپنے مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بد دعا ہے اور خصوص مورد اس کے عموم کو باطل نہیں کرسکتا، خواہ وہ تخصیص نیت واعتقاد میں ہو، یا الفاظ میں ہو، اسی طرح اللھم اقطع دا بر القوم الذین ظلموا بھی اپنے مفہوم اور علت کے عموم کے لحاظ سے عام بد دعا ہے جو کہ فریقین میں سے ہر ایک کو شامل ہوسکتی ہے، اور مورد خاص کی تخصیص اس عموم کو باطل نہیں کرسکتی، خواہ وہ نیت واعتقاد تک محدود رہے یا الفاظ میں ہی (بھی) کی جاوے۔

ہاں اگر کوئی قصوری کی تخصیص کو سب اہل زبان اور رسول اور خدا قدیر کی تخصیص سے زیادہ قوی تسلیم کرتا ہو، جو سب قواعد کو پامال کر کے ایک ٹانگ پر کھڑی رہ سکتی ہو، اور پھر تخصیص بھی ایسے مورد کی کہ اس کی خود ہی دعا اور واقعہ شہادت دیتے ہیں کہ علت بد دعا اس میں موجود نہیں، تو یہ اس کا اختیار ہے۔ لیکن ابھی ہم اس بات کے ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا و رسول اور انسانوں کے کلام کے معنی کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بد دعا کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ

اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں) کا جو واقعی مصداق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کا قطع دابر کردے اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہے۔

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں) واہ سبحان اللہ!

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

میں حیران ہوں کہ تم لوگوں نے شرم و حیا سے کیوں اتنی عداوت کر رکھی ہے۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک حکایت کی ہے کہ مولوی صاحبان نے یہ دعا کی ہے، اس حکایت اور خبر کا ثبوت کہاں ہے۔

ہاں اگر مرزا صاحب یہ کہتے کہ چونکہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی نے مجھ پر بددعا کی تھی،

خدا نے اونہی پر ڈالدی اور وہ مر گئے،

تو ہم بھی قادیان تک انکا تعاقب نہ کرتے مگر غضب تو یہ کیا کہ یہ لکھتے ہیں:

انہوں نے دعا یہ کی تھی،

حالانکہ انہوں نے یہ دعا نہیں کی جس سے آج دنیا میں مرزا صاحب کو پہلی ذلتوں پر ایک ذلت اور ہوئی۔

چونکہ قادیانی راقم مضمون کا ضمیر ایسی بے جا تاویل پر خود اس کو نادم کر رہا ہے اور اندر سے ایک باریک سی آواز اس کو آ رہی ہے کہ یہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہے اس لئے اس نے ایک اور چال نکالی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

اور جب کہ آنحضرت ﷺ کی حدیث میں بھی روایت بالمعنی کثرت کے ساتھ موجود ہے جو کہ علاوہ حامل شریعت ہونے کے من کذب علیّ متعمداً کا سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے، تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی عام بددعا کی روایت بالمعنی کر دی تو کون سا نقص لازم آ گیا۔

کیوں نہ ہو:

پیراں نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

روایت بالمعنی ہو تو ایسی ہی ہو کہ جس سے لفظ اور مضمون دونوں بدل جائیں بلکہ مضمون ہی اور بن جائے کوئی شخص کہے کہ زید نے کھانا کھایا۔ اس کی روایت بالمعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ یوں کریں کہ زید مر گیا۔، جب کوئی تعاقب کرے کہ کہاں مرا، تو آپ کہدیں کہ بسا اوقات کھانا کھانے سے چونکہ مر بھی جاتا ہے اس لئے یہ میری روایت بالمعنی ہے واہ سبحان اللہ ! مرزائی جماعت کی تجدید کہاں تک پہنچی ہے کہ ہر ایک بات میں جدت ہے۔

روایت بالمعنی کے تو صاف معنی ہیں کہ الفاظ گو نہ رہیں، مگر معنی وہی ہوں۔ اسی لئے محدثین نے روایت بالمعنی کی صحت کے لئے یہ ضروری شرط لگائی ہے کہ راوی قادر الکلام ہو، یعنی جس زبان میں روایت کرتا ہے۔ اس کے مترادفات مشترکات وغیرہ سے خوب واقف ہوتا کہ تبدیل الفاظ میں غلطی نہ کر جائے۔

یہ کیا روایت بالمعنی ہے کہ جو مضمون متکلم کے خواب وخیال میں بھی نہ ہو، وہ تراش کر اس کے ذمہ لگا یا جاوے، اور اسکو روایت بالمعنی کہا جائے۔ ایسی تحریف اور افتراء کو قادیانی محاورہ میں روایت بالمعنی کہیں تو تعجب نہیں۔

چونکہ اس زور پر بھی راقم مضمون کا دل اس کی تکذیب کرتا تھا اس لئے اس نے ایک اور چال اختیار کی۔ آپ لکھتے ہیں:

> اور چونکہ موت تو ہر ایک پر آنے والی ہے، لہذا ایسی بددعاؤں میں عرفاً یہی معتبر ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مر جاوے نہ یہ کہ کبھی مر جاوے۔ اسی وجہ سے خداوندتعالی نے ایسے عذابوں میں بھی و انتم تنظرون فرمایا اور یہ مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خداوند کریم و أمر بالمعروف فرماتا ہے۔ تو اگر اس معروف اور معتبر شرط کو ظاہر کر دیا تو کون سا نقص ہو گیا۔ ہر ایک عقل مند غور کر سکتا ہے کہ اگر قصوری کی اس عام بددعا کی تفصیل کریں تو بجز اسکے اور کیا ہو گی کہ اگر میں ظالم ہوں اور حق پر نہیں ہوں، تو مجھے پہلے ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے، یا حق پر نہیں ہے، تو اس کو مجھ سے پہلے ہلاک کر۔

سبحان اللہ !

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

سوال گندم جواب چنا۔ بہت خوب ! یہی سہی، مگر آخر مرے کون۔ وہی جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے قائل نے بددعا کی ہو، نہ کہ خود مر جائے۔

پس بر تقدیر تسلیم آپ کی اس تقریر کے مولوی غلام دستگیر قصوری کی کلام کے یہ معنی ہوئے (گو صحیح نہ ہوں) کہ خداوندا مرزا قادیانی کو میری زندگی میں موت دے۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف فوت ہو چکے ہیں اور مرزا صاحب زندہ ہیں، اسلئے کہا جائے گا کہ آپ کی توجیہ کے مطابق مولوی صاحب کی دعا قبول نہ ہوئی۔ اور بس۔ نہ کہ وہ مباہلہ کے اثر کی زد میں آ گیا۔

مہربان من! ذرہ ایمان داری سے نہیں تو علمداری ہی سے کام لیجئے۔ کہتے ہوئے کچھ تو سوچئے کہ جتنے مقدمات آپ نے جمع کئے ہیں سب کے سب شعری ہیں ایک بھی تو بدیہی یا مدلل نہیں۔ سوال تو صرف یہ ہے کہ آپ کے پیر مغاں نے اپنی نبوت کے دلائل میں یہ دلیل بڑے زور شور سے بیان کی ہے اور تمام دنیا کو چیلنج دیا ہے لکھتے ہیں:

> مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور نہیں، مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا (قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو۔ ص ۷)

پس اس خبر کی تصدیق کر کے اس حکایت کا محکی عنہ بتلا دیجئے۔ یاد رکھئے کہ اس کلام میں، لکھتا ہے، فعل ہے، اور ہم کے لفظ سے لے کر مرے گا۔ تک اس کا مفعول ہے۔

اگر آپ وہی محمد سرور ہیں جو کسی زمانہ میں مدرسہ نعمانیہ لاہور میں پڑھتے تھے، تو میرا خیال ہے کہ آپ نے معقول اور فلسفہ کی کتابیں بھی پڑھی تھیں۔ پھر نہیں معلوم آپ ایسے بھولے کیوں ہیں کہ ایک خبر کا مخبر عنہ اور حکایت کا محکی عنہ بھی نہیں جانتے کہ کس طرح ہوتا ہے۔ کیا وہی بات تو سچ نہیں:

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نکتہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جہاں دھری تھی واں دھری رہی

ہاں یاد آیا کہ آپ کے پیغمبر صاحب نے دو مولوی صاحبان کے نام پر بہتان لگایا ہے، مگر آپ نے بھی ایک ہی طرف توجہ کی ہے۔ مہربانی کر کے جناب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد اسماعیل مرحوم علی گڈھی کی طرف بھی توجہ فرمایئے اور جس طرح مولوی غلام دستگیر کی عبارت نقل کی، علی گڈھی مرحوم کی بھی کیجئے جن کی بابت آپ کے پیغمبر صاحب نے لکھا ہے کہ:

مولوی محمد اسماعیل نے صفائی سے خدا کے روبرو یہ درخواست کی کہ ہم دونوں فریق میں سے جو جھوٹا ہے، وہ مر جائے۔ سو خدا نے اس کو جلد تر اس جہان سے رخصت کر دیا۔ (ضمیمہ تریاق القلوب انعامی پانچ سو ص ۷)

اب میں آپ کو اور ناظرین کو بتلاؤں کہ کرشن جی کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ جب کوئی ان کا مخالف مرے، بس جھٹ سے اس کی بابت یہ منصوبہ گھڑ لیا کرتے ہیں۔ جھوٹ بولنا، افترا باندھنا، توان ذات شریف کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ مگر اس پر بھی افسوس ہے کہ ان کے دام افتادوں کو ذرہ بھی خبر نہیں ہوتی کس آن بان سے اسلام کا نمونہ انہی حضرت کو پیش کرتے ہیں۔ بلکہ کس شرم وحیا سے کہا کرتے ہیں کہ تمام انبیاء کے کمالات کا مجموعہ ذات شریف ہیں (دیکھو رسالہ نور الدین۔ ص ۱۲۰)

ناظرین! غور سے ان ذات شریف کی چالبازی سنئے۔ آتھم عیسائی سے جو آپ کا مباحثہ ہوا تھا، تو اس کے اخیر میں آنے ایک بڑ ہانکی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:

اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے، اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا، بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ (کتاب جنگ مقدس۔ ص ۱۸۹)

صاف عبارت ہے۔ پندرہ ماہ کی قید بھی لگائی گئی ہے، جو کسی حاشیہ یا شرح کی محتاج نہیں۔ لیکن قادیانی شر سے خدا محفوظ رکھے، جب آتھم پندرہ ماہ میں باوجود عیسائی رہنے کے بھی نہ مرا، بلکہ کئی ماہ بعد مرا، تو آپ نے اسی صاف مضمون کو جو تمام ملک میں شائع ہو چکا تھا، اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کو ایک اور قالب میں بدلا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ پہلے مرے گا۔ سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔ (قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو روپیہ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے تو کیسی روایت بالمعنی کی، اور کس ہوشیاری سے حمقاء کے کان کترے ہیں، اور کس جرأت سے پندرہ مہینے کی قید اٹھا کر، پہلے، کا لفظ رکھ دیا جس کے یہ معنی ہیں کہ اگر آتھم آج کے روز بھی مرتا تو بھی آپ کی بڑ سچی تھی۔ حالانکہ یہ پیشین گوئی جون ۱۸۹۳ء میں ہوئی تھی جس کے پندرہ ماہ ستمبر ۱۸۹۴ء میں پورے ہو چکے ہیں جسے آج تیرہ سال گذرے ہیں۔

ناظرین! یہ ہیں کرشن جی کے اسرار نہانی جن کے افشا کرنے کا اہل حدیث کو خاص فخر ہے۔ مرزا جی سچ ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(شیخ الاسلام مولانا امرتسری آخر میں لکھتے ہیں) راقم مضمون (محمد سرور قادیانی) نے میرے رسالہ الہامات کے بعض مقامات پر بھی کچھ خامہ فرسائی کی ہے۔ مگر میں اسکا جواب نہیں دیتا، جب تک کہ اس رسالہ کا مکمل جواب شائع نہ ہو۔ خلط مبحث کرنا قادیانی شان ہے نہ کہ مناظرین کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ صفر ۱۳۲۴ھ۔ ۳۰ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۱۔۵)

کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں)

قادیانی اخبار بدر نے اس عنوان سے ۹ مارچ ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں ثابت کرنا چاہا ہے کہ کرشن جی قادیانی کے منکر کافر ہیں۔ چونکہ یہ مضمون دراصل ہمارا اوران کا فیصلہ کن ہے، نیز ان دوستوں کی توجہ بھی چاہتا ہے جو کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نہ تو رسول بنتے ہیں، نہ خدا کہلاتے ہیں ۔، وہ تو صرف مجدد بننے کے مدعی ہیں، اس پر ان کا ایک پرانا مصرع بھی پڑھا کرتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من نیستم رسول و نہ آوردہ ام کتاب

لیکن وہ نہیں جانتے کہ قادیانی مشین میں ہر سال نئی طرح کے الہامات بنے جاتے ہیں۔ ایک مرتبہ اگر یہ کہا ہے کہ مسیح علیہ السلام دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں گے، تو دوسری مرتبہ یہ لکھ دیتے ہیں کہ عیسی مسیح ہرگز نہ آئیں گے۔ غرض اسی قسم کی بہت سی مثالیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ

ایک جا رہتے نہیں عاشق بدنام کہیں
دن کہیں رات کہیں صبح کہیں شام کہیں

بہرحال ہم بدر کا مضمون بتلا کر جواب دیتے ہیں۔

ایک فضول اور بے مطلب تمہید کے بعد کہ کافر کے لغوی معنی کیا ہیں، اور شرعی کیا ہیں، آپ نے علماء اسلام سے تین سوال کئے ہیں۔ یا یوں کہیے کہ اپنی دلیل بلکہ دلائل کو تین حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ لہذا ہم بھی آپ کی تقریر کو نمبروار مع جواب لکھیں گے پس سنئے۔ آپ لکھتے ہیں:

اس تمہید کے بعد اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے مخالفین کافر ہیں یا نہیں۔ اور اس کے واسطے میں چند ایک باتیں نمبروار پیش کرتا ہوں جس سے خود بخود ثابت ہو جائے گا کہ وہ لوگ کیا ہیں۔

ا۔ خود ان لوگوں سے اور ان کے مولویوں سے سوال کرنا چاہیے کہ تمہارے نزدیک جو مسیح اور مہدی آسمان سے یا زمین سے نکلنے والا ہے، جب وہ آوے گا، تو جو لوگ اس کو نہ مانیں گے وہ کافر ہوں گے یا نہ ہوں گے۔

ہمارے ایمان میں یہ مسیح اور مہدی وہی موعود ہے، جس کا وعدہ ہم کو دیا گیا تھا اور یہ سچا ہے۔

جواب: مطلب تو آپ کا صاف ہے کہ تم مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ماننے والوں کو کافر جانتے ہو۔ جیسے کہ ہم لوگ مسیح موعود کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ مگر افسوس کہ آپ نے اس دعوی اور دلیل میں اپنے پیرومرشد کی طرح دجل سے کام لیا۔ اول تو ہم نہیں کہتے کہ مسیح موعود زمین سے نکلے گا۔ دوئم، ہمارے مسیح موعود اور تمہارے مسیح میں فرق ہے۔ غور سے سنو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر مسیح موعود کسی ایسی جگہ میں نہ آئے گا جو جگہ اس کے نزول کی حدیثوں میں آئی ہے، مثلاً دمشق کی بجائے مکہ معظّمہ یا مدینہ منورہ میں نازل ہوگا، جیسے تمہارا مسیح بجائے دمشق کے قادیان میں آیا ہے، تو ایسی صورت میں وہ مسیح تمام کار مفوضہ بھی کر دکھاوے گا، تاہم اس کا منکر کافر نہ ہوگا۔ کیونکہ ظاہر الفاظ حدیث کے اس کی تائید میں ہوں گے۔ اور اونہی الفاظ سے وہ استدلال کرتا ہوگا کہ مسیح موعود کا نزول تو حدیثوں میں منارہ دمشق کے قریب آیا ہے، لہذا میں تم کو نہیں مانتا۔ پھر وہ شخص کافر کیسے ہوسکتا ہے۔

مجھ سے پوچھئے تو میں اس شخص کو بھی کافر نہ کہوں گا جو مسیح کے دمشق میں نازل ہونے کی صورت میں بھی اس سے انکاری ہو، مگر شرعی وجہ اور تاویل سے، نہ کہ انکار اور استکبار سے۔

اس کی نظیر ہمارے پاس موجود ہے۔ اہل سنت کہتے ہیں کہ ابوبکر صدیقؓ کو آنحضرت ﷺ نے خلیفہ بنایا اور شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ کو بنایا۔ حالانکہ ایک فرقہ دوسرے کی بات سے منکر ہے، تاہم اس وجہ سے کوئی کسی کو کافر نہیں کہتا۔ پس مسیح موعود یا مہدی مسعود کا درجہ بھی بلحاظ ان کی موعودیت کے ان حضرات جیسا ہے، اور بلحاظ رسالت سابقہ کے اعلیٰ اور افضل ہے جس سے وہ منکر بھی منکر نہ ہوگا۔

مختصر یہ کہ تمہارا خیال بھی غلط اور تمہارا قیاس بھی غلط۔

نمبر دوم میں آپ لکھتے ہیں:

۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے، تو وہ کفر اس شخص کو جا کر لگتا ہے بشرطیکہ وہ کافر ہو۔ لیکن اگر وہ کافر نہ ہو، تو لوٹ کر وہ کفر اس شخص کو جا لگتا ہے جس نے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے اگر وہ (نعوذ باللہ) خدا کے نزدیک کافر ہیں، تب تو علماء کی بات بن گئی۔ اور اگر وہ نہیں ہیں (اور فی الحقیقت نہیں ہیں) تو پھر یہ کفر لوٹ کر کس پر پڑا۔ بینوا و توجروا۔

اس نمبر میں بھی آپ نے بے سوچے سمجھے اپنے کرشن جی کا پس خوردہ کھایا ہے، جس پر یہ پہلا موقع افسوس کا نہیں کیونکہ تم لوگوں کی عادت ہی یہی ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگوئم

سنو: تمہارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی چونکہ مسیح موعود ہیں ان کا منکر کافر ہے۔

یہ تمہارا دعوی عام ہے، مگر دلیل میں تم نے اس کفر کی بنا تکفیر مرزا کو بتایا ہے، حالانکہ کل منکر مکفر نہیں۔ اس سے تو تمہاری علمی لیاقت اور مناظرہ دانی معلوم ہوتی ہے کہ دعوی اور دلیل میں مطابقت نہیں جانتے ہو۔

اب سنو! دلیل کا سقم۔ اس حدیث کے یہ معنی نہیں جو تمہارے کرشن جی نے تم کو سکھائے ہیں کہ جو شخص کسی کو کافر کہے پس اگر وہ کافر نہیں تو کہنے والا کافر ہے۔ بھلا اگر ایسا ہوتا تو بتلاؤ کتنے علماء ہیں جو بے نماز کو کافر واجب القتل کہتے ہیں، اور کتنے ہیں جن کے نزدیک وہ کافر نہیں ہے۔ تو کیا جن کے نزدیک بے نماز کافر نہیں اون کے نزدیک بے نماز کو کافر کہنے والے کافر ہوں گے۔ نعوذ باللہ

ناظرین کی خاطر واضح مثال دیتا ہوں کہ حضرت امام شافعیؒ وغیرہ کے نزدیک بے نماز کافر ہے۔ مگر حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک کافر نہیں۔ حالانکہ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے متبع امام شافعیؒ کو کافر نہیں کہتے کہ اس نے ایک ایسے شخص کو کافر کیوں کہا جو دراصل کافر نہ تھا۔

اس سے بھی اوپر چلو۔ آنحضرت ﷺ کے حضور میں جب حاطبؓ بن ابی بلتعہ کا خط مکہ کے مشرکوں کے نام کا پکڑا گیا، تو آنحضرت ﷺ کے سامنے حضرت عمر فاروقؓ نے کہا حضرت! یہ منافق ہے مجھے اجازت ہو کہ میں اس کی گردن اڑا دوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا، تو نہیں جانتا یہ بدری ہے۔ خدا نے ان کو بخشا ہوا ہے۔

بتلایئے! حاطبؓ کو جو بشہادت نبوی نہ صرف مسلمان تھا، بلکہ مغفور اور بخشیدہ مسلمان تھا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے منافق کہا (جو کافر کے برابر کا بلکہ سخت تر لفظ ہے) تو کیوں نہ حضرت عمر فاروقؓ کو اس کہنے سے پیغمبر خدا ﷺ نے کافر یا منافق کہا۔ کیوں نہ تجدید اسلام اس سے کرایا۔

سنو اس کی لِم اور وجہ ہم بتلاتے ہیں۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کسی شخص کو محض عناداً اور نفسانیت سے کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہے ،تو وہ کفر اسی پر لوٹتا ہے۔ نہ اس شخص پر جو کسی دوسرے کو کسی شرعی وجہ سے کافر کہتا ہے (گو وہ وجہ واقع میں غلط ہو اور وہ شخص خدا کے نزدیک مسلمان ہی ہو) کیونکہ حدیث مذکور کے اگر ایسے عام معنی کئے جائیں تو بڑے بڑے لوگوں پر (جن کا میں بطور نمونہ ذکر کر آیا ہوں) بھی زد پہنچ سکتی ہے۔ مگر دراصل نہیں کیونکہ بے نماز کو کافر کہنے والے بھی ظاہر آیت حدیث سے ستدلال کرتے ہیں حضرت عمر فاروقؓ نے بھی ظاہر حال پر بنا کر کے حاطبؓ کو منافق کہا تھا کیونکہ اس نے ایک ایسے راز کی خبر مشرکین مکہ کو بتلانی چاہی تھی جس کو آنحضرت ﷺ بصد تاکید مخفی رکھتے تھے۔ اس لئے نہ تو حضرت عمر فاروقؓ پر آپ ﷺ خفا ہوئے۔ نہ ہی امام شافعیؒ وغیرہ مکفرین تارک الصلوۃ پر حضرت امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اتباع غیر مکفرین نے کفر کا فتویٰ لگایا۔

ٹھیک اسی طرح تمہارے پیر مغاں کو کافر کہنے والے دلائل شرعیہ سے کافر کہتے ہیں نہ کہ ضد اور نفسانیت سے۔ یہ بات جدا ہے کہ تم مہاراج کرشن جی کے معجزات ایسے ظاہر باہر جانتے ہو کہ ان سے سوائے ضدی اور نفسانی آدمی کے دوسرا کوئی شخص منکر نہیں ہوسکتا ،سو یہ تمہاری خوش قسمتی ہے۔ اس بے ہودہ خیال کو رفع کرنے کو ہمارا رسالہ الہامات مرزا بغور پڑھو۔

نمبر سوئم میں آپ لکھتے ہیں:

۳۔ خدا تعالی کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدمؑ سے لے کر نبی کریم ﷺ تک سب پر ایمان لاتا ہے، درمیان میں ایک رسول کو (بالفرض مسیح ابن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ بھلا وہ شخص یہودی کہلائے گا یا مسلمان؟ (حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالی کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں) جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے اس کا حشر کیا ہوگا۔ آپ ہی بتلایئے۔ مگر انصاف شرط ہے۔

مختصر الفاظ میں ہم نے یہ تین سوال اس جگہ پیش کئے ہیں۔ یہ سوال ان علماء کے سامنے پیش کرنے چاہییں جو ہمارے مخالف ہیں اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں، وہی جواب ہماری طرف سے ان لوگوں کے حق میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے صد بار التجا کر کے
کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: آج تک تو اگر ہم کہتے تھے کہ کرشن جی کو دعوی رسالت اور نبوت کا ہے، یعنی وہ رسول اور نبی بننے کے دعویدار ہیں، تو ہمارا کہنا ضد اور تعصب پر مبنی سمجھا جاتا تھا۔ اور مرزائی تو کیا ہمارے بعض دوست بھی اس کو ہمارا افتراء ہی جانتے تھے۔ اب ایسے لوگ ذرہ غور سے بدر کی منقولہ عبارت، جو خطوط وحدانی میں ہے، بغور پڑھیں۔

جواب اس کا یہ ہے کہ اول تو آپ کے پیر و مرشد کی رسالت ہی اس شعر کی مصداق ہے

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

دوئم، اگر وہ واقعی رسول بھی ہوں، تو چونکہ اون کا منکر آیت قرآنی سے استدلال کی بنا پر انکاری ہے، نیز ان کے معجزات ماشاء اللہ خود دیکھتا ہے کہ کانے کے لئے دعا کرتے ہیں تو اندھا ہو جاتا ہے، جن کی تفصیل کا یہاں موقع نہیں، ان کے اخلاق کا یہ حال ہے کہ زندوں اور مردوں سب پر افتراء کرتے ہیں، چنانچہ مولوی محمد اسماعیل مرحوم اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کے قصے کو ناظرین بارہا سن چکے ہیں، اسلئے وہ ماوّل ہے۔ کیونکہ آیت قرآنی سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بعد سرور کائنات ﷺ کوئی رسول نہیں ہوگا۔ اس کی مثال سابقہ رسولوں میں آپ نہیں بتلا سکتے کہ کتب سابقہ میں کوئی آیت اس مضمون کی آئی ہو کہ اب کوئی رسول نہیں آئے گا۔ پھر کوئی رسول آیا ہو، تو اس کے منکر کو بھی علماء نے کافر کہا ہو۔

بدر کے اڈیٹر سے امید ہے کہ ہمارے جوابات کو ٹھنڈے دل سے دیکھے گا۔ صحیح پاوے تو اخبار میں تصدیق کرے، ورنہ بادلائل تغلیط۔

من آنچہ شرطِ وفا بود با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر خواہ ملال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل۔ ۱۹۰۶ء ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی شدادی بہشت کا سنگین ٹیکس

ناظرین اہل حدیث کو معلوم ہو گا کہ تھوڑے دن ہوئے اہل حدیث میں مرزا صاحب قادیانی کے بہشتی قبرستان کے چندہ کے متعلق ایک مضمون اڈیٹر صاحب کی طرف سے شائع ہوا تھا جس کا عنوان تھا:

کیسا بھاری ٹیکس

جس کا سارا مطلب یہ تھا کہ مرزا صاحب کے ٹیکس جو وہ اپنے مریدوں پر لگاتے ہیں حد سے زیادہ سنگین ہوتے ہیں اور آپ کے بہشتی قبرستان کے ٹیکس کا خاص طور پر ذکر کیا تھا جو حقیقت میں بالکل سچ اور بلا مبالغہ تھا۔ مگر بدر کا ایک نامہ نگار میاں میر سے اس مضمون پر اپنا شبہ (جو اسے پڑا) مٹانے کے لئے مندرجہ ذیل عبارت لکھ کر جواب طلب کرتا ہے:

مرزا صاحب نے جو اپنے مریدوں کو دسواں حصہ جائداد و آمدنی کا دینے کا حکم و تاکید کی ہے اس کو آپ نے شدادی بہشت کا لالچ قرار دیا ہے اور سخت ٹیکس تجویز فرمایا ہے، تو اس پر خاکسار کی عرض ہے کہ اگر دسواں حسہ آمدنی و جائداد کا دینا سخت ٹیکس اور شدادی بہشت ہے تو جس نے یہ حکم فرمایا ہے کہ:

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبو ن یعنی جب تک اپنی پیاری سے پیاری چیزیں اللہ تعالیٰ راہ میں خرچ نہ کرو جب تک تم نیکی کو پا ہی نہیں سکتے۔ الخ۔

سو واضح ہو کہ یہ آیت عام ہے اور تفصیل و تشریح کی محتاج ہے اس کی تشریح وہ آیت کرتی ہے جس میں ارشاد ہے:

یسئلو نك ما ذا ینفقون قل العفو

یعنی اے رسول! تجھ سے مسلمان پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں کیا خرچ کریں تو کہدے کہ اپنی ضرورتوں اور حاجتوں سے بڑھا ہوا خرچ کرو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مطلب بالکل صاف ہے کہ اپنی حاجات ضروریہ کو پورا کرنے کے بعد جو کچھ بچے اس مال کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنا چاہیے۔ نہ کہ قرض دام لے کر خواہ نخواہ قرض دار بنو۔ اس مضمون کی زیادہ تائید اور تفصیل وہ حدیث کرتی ہے جس میں آیا ہے کہ ایک شخص حضور ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کیا حضرت میرے پاس ایک دینار ہے۔ اس کا مصرف بتلائیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اسے اپنے اہل وعیال پر خرچ کرو۔ وغیرہ۔

زکوۃ بے شک اسلامی ٹیکس ہے مگر اس کا اور مرزا جی کے ٹیکس کا زمین آسمان کا فرق ہے کیونکہ وہ مال کا چالیسواں حصہ ہوتی ہے جو سال بعد دی جاتی ہے مگر جو مال حاجت اصلی سے زیادہ نہ ہو اس پر زکوۃ نہیں جیسے کھانے کا غلہ پہننے کے کپڑے گھر کے برتنے کا اسباب سواری کے جانور مزدوری کے ہتھیار پڑھنے کی کتابیں وغیرہ۔

اب ذرا کیجئے مرزائی ٹیکس سے اس کا موازہ جس میں دسواں حصہ ماہواری دینے کا حکم کرتے ہیں اور وہ بھی حاجات اصلی کا گلا گھونٹ کر، اور کوئی عذر منظور نہیں کیا جاتا۔ کسی کی اولاد بھوکی مرے تو مرزا صاحب کی بلا سے۔ ان کو کیا۔ انہوں نے تو اس ٹیکس کی ادائیگی سے اپنی اولاد کو مستثنی کر لیا مگر ادھر دیکھئے کہ حضور انور ﷺ نے اپنی آل پاک کو باوجود حاجت کے زکوۃ لینا سختی سے منع فرمادیا۔

پس خود ہی انصاف کر لیجئے کہ کون سا ٹیکس سنگین ہے۔ سچ ہے

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

مختصر یہ کہ اسلام میں اس کی نظیر آپ نہیں دکھا سکتے کہ ایک غریب آدمی دس روپئہ کی ماہوار آمد والا ایک روپئہ ہر ماہ کے بعد بہشتی مقبرہ کے لئے دیوے۔ یہ تو صریح ظلم ہے شائد اسی لئے تو مرزائیوں کی وصیتوں کا دورہ بند گیا۔

راقم: علم الدین از امرتسر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل۔ ۱۹۰۶ء ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی خیانت

(از مسٹر فضل اڈیٹر رسالہ ترقی لاہور)

چونکہ آپ کے اخبار میں مرزا صاحب کی کارروائیوں کے متعلق مضامین چھپتے رہتے ہیں اور آپ ان کی خلاف بیانی وغیرہ سے لوگوں کو مطلع کرتے رہتے ہیں مفصلہ ذیل اقتباس خدمت شریف میں ارسال کرتا ہوں۔ اگرچہ یہ امر ایک عیسائی رسالے کے متعلق ہے تاہم جہاں تک میرا علم ہے اسلام نے کبھی یہ لوگوں کو نہیں سکھایا کہ مخالف کی باتوں کو تحریف کر کے یا ان کے اصلی معنوں کو بگاڑ کر خواہ اس سے اسلام کی تائید ہی مقصود کیوں نہ ہو لوگوں کے سامنے پیش کر کے ان کو دھوکہ دیا جائے۔ یقیناً یہ حرکت ہر ایک حق پسند کے نزدیک قابل نفرین ہے۔ و هو هذا

ریویو آف ریلی جنز کا دین ماہ مارچ ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۱۵ پر لکھتے ہیں کہ:

تجلی کے تازہ نمبر میں بائیبل کے عنوان کے نیچے لکھا ہے کہ ایک زمانہ تھا جب مسیحی علماء کا یہ خیال تھا کہ بائیبل کلام الٰہی ہے مگر زیادہ غور وفکر اور آزادانہ تحقیقات اور حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا،،

مقابلہ کے لئے دیکھو تجلی بابت ماہ فروری صفحہ ۵۳ جہاں لکھا ہوا کہ:

ایک زمانہ تھا جب کہ بعض مسیحی علماء کا بھی یہی خیال تھا کہ بائیبل خدا کا کلام ان معنوں میں ہے کہ اس کا ہر ایک حرف خدا کا لکھا ہوا ہے۔ اور نبی یا رسول یا تاریخ نویس فقط بطور ایک قلم کے تھا جسے الٰہی مصنف نے استعمال کیا۔ نیز یہ کہ اس کے کل بیانات خواہ علوم طبعیہ یا تاریخ کے متعلق ہیں تمام وکمال حرف بہ حرف صحیح ودرست ہیں اور ان میں کسی قسم کی غلطی کا امکان نہیں ہے۔ زیادہ غور وفکر اور آزادانہ تحقیقات اور حق پسندی نے اس خیال کی غلطی کو واضح کر دیا۔

میں صرف یہ دو فقرے مشتے نمونہ از خروارے نقل کرتا ہوں۔ سارا مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی غلط بیانیوں سے بھرا ہوا ہے اور ہر طرح سے پبلک کو دھوکا میں ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ایسا کرنا ایمان داری ہے؟

(قادیانی اڈیٹر جواب دیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۔۱۹۰۶ء ص۵)

کرشن قادیانی کی دھوکا دہی

روایت ہے بخاری اور مسلم میں ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا ﷺ نے:

و الذی نفسی بیده لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر یضع الجزیة

(یعنی قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بے شک اوتریں گے تم میں ابن مریم حکم کریں گے عدل کریں گے توڑیں گے صلیب کو اور قتل کریں گے خنزیر کو اور موقوف کریں گے جزیہ لینا)۔

ایک حدیث صحیح مسلم میں بروایت ابوہریرہ یوں بھی آئی ہے:

و الله لینزل عیسی ابن مریم حکماً عدلاً فلیکسر الصلیب

(یعنی قسم ہے خدا کی البتہ اتریں گے عیسی ابن مریم حکم کریں گے انصاف کریں گے پس البتہ صلیب کو توڑیں گے)۔

ان حدیثوں میں مخبر صادق ﷺ نے خدا کی قسم کھا کر اوترنا عیسی علیہ السلام کا بیان کیا۔ چند باتیں ان حدیثوں کی قابل غور ہیں۔

۱۔ رسول خدا کا عیسی کے اترنے کے واسطے قسم کھانا۔ (نہ کہ مرزا صاحب کے واسطے)۔

۲، عیسی بن مریم کے واسطے تاکیدی الفاظوں میں امت کو جتلانا۔

۳۔ حکم کرنا عیسی کا انصاف اور عدل کے ساتھ امت محمدیہ کو (نہ کہ روٹی کمانے کے واسطے مرزا صاحب کی طرح)۔

۴۔ توڑنا صلیب نصاری کا جس صلیب کو نصاری بزرگ اور اشرف سمجھتے ہیں (نہ کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی جھوٹی تاویلیں اور دلی گھڑنت)۔

۵۔قتل کرنا خنزیر کا وہ خنزیر جس کو کل بنی آدم خنزیر سمجھتے ہیں۔

۶۔ناجائز ہونا جزیہ کا۔ جزیہ کا ناجائز ہونا تو مرزا صاحب کے کچھ مفید نہیں۔

رہا صلیب کا توڑنا، رسول خدا کا الفاظ ابن مریم کا بیان اور امت کو یقین قسمیں کھا کر دلانا، خنزیر کا حقیقتاً قتل کرنا اور صلیب وہ صلیب جس کو آنحضرت ﷺ کے وقت میں صلیب کہتے تھے، وہ مراد ہونا البتہ قابل غور ہے۔ کیا مرزا صاحب اپنی نسبت اتنی باتیں حقیقتاً ثابت کر سکتے ہیں کہ ہاں میں نے حقیقت میں یہ کام دنیا میں آکر پورے کئے۔ ویسے تو ہمارے ناظرین اخبار اہل حدیث کو ہمیشہ اور ہر ہفتہ مرزا صاحب کا فوٹو کھنچا ہوا دیکھتے ہوں گے مگر چند باتیں بندہ بھی آپ کی ذات ستودہ صفات سے دریافت کرنا قابل سواب سمجھتا ہے۔

پہلے اس کے کہ میں کچھ کہوں یہ بات قابل غور ہونا چاہیے کہ کلام کے معنی کرنے میں ہمیشہ دو حال ہوا کرتے ہیں ایک حقیقی دوسے مجازی۔ ... یہ اصول کا قاعدہ ہے کہ جب معنی حقیقی بن سکیں اس وقت مجازی معنی کیا کرتے ہیں اور ویسے بھی حقیقت مقدم ہوتی ہے مجاز پر۔ اب مجازی معنی بہت طرح کے ہوتے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک معنی استعاری بھی ہوتے ہیں تمام احادیث نبویہ پر مرزا صاحب کا استعاری حالت کا طاری ہونا، ناظرین جان سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کو حقیقت سے کچھ غرض نہیں مگر دھوکہ دینے کے واسطے مجازی معنی استعاری طور پر خواہ مخواہ استعمال کرتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب ظاہر الفاظ سے ہم کو بتا سکتے ہیں کہ میں نے فلاں فلاں مقام پر صلیب کی تکسیر کی کیا خنزیر کا قتل کرنا ظاہری طور پر مرزا صاحب ثابت کر سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔

اگر مرزا صاحب نے قتل خنزیر مراد رکھا ہے تو استعاراً اور تاویلاً کسی دوسرے پہلو سے مان رکھا ہے۔ ہرگز ہرگز یہ اون کا قتل خنزیر اور تکسیر صلیب نہیں ہوسکتا۔ کیا مرزا صاحب بتا سکتے ہیں کہ میں وہی عیسی بن مریم ہوں جس کی قسم کھا کر رسول خدا نے امت کو درجہ عین الیقین پر پہنچایا ہے۔ کیا مرزا صاحب کی والدہ کا نام بھی مریم ہی ہے۔

اعتراض ... دنیا میں قاعدہ ہے کہ ہر چیز اپنے اعلی وانسب شیء کی طرف مشہور ... ہوتی ہے جب مرزا صاحب یوز آسف کو عیسی علیہ السلام کا باپ ... ہیں تو ہر ایک پھر عیسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کا ماں کی نسبت سے کلام خدا و رسول میں الفاظ ابن مریم سے ظاہر و بیّن ہونا کیا معنی رکھتا ہے۔ اگر حدیث کے راوی باپ کا نام بھول گئے تھے تو کیا خداوند کریم بھی بھول گیا تھا کہ ان کو ماں کے نام سے مشہور کیا اور باپ کے نام کو چھپایا نعوذ باللہ۔ یا تو مرزا صاحب کہہ دیویں کہ کلام خدا و رسول میں غلطی واقع ہوئی ہے یا صاف الفاظ میں اپنی غلطی کا اقرار کریں۔ افسوس تو ہم کو یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنی ہمیشہ دعووں میں کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں، اس پر خود ان کی تحریر قدیم و جدید شہادت دے رہی ہے کہ وہ ہمیشہ پبلک کے دھوکا دینے کے واسطے استعارے اور مجاز اختیار کیا کرتے ہیں۔ ان ہر دو حدیث کے معنی اگر لفظی بھی کر کے عوام الناس کو سنائے جائیں تو سب کو یقین ہو جاوے گا کہ بے شک ابن مریم جن کا ذکر قرآن پاک میں ہے مراد ہیں اور مرزا صاحب ہرگز ہرگز مراد نہیں ہو سکتے۔ مگر چند مولوی جو مرزا صاحب کے گرویدہ ہیں وہ کیونکر جان بوجھ کر مرزا صاحب کے جال تزویر میں آ گئے۔ یقین ہے کہ ہمارے ناظرین ان حدیثوں کو غور سے پڑھیں گے اور مرزائی دوستوں کو سمجھا دیں گے۔

راقم: محمد شفیع الحسن سکندر آبادی۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۶ء۔ ص ۶۔۷)

ایک مرزائی کی توبہ

ماہ فروری ۱۹۰۶ء میں اتفاقاً میری کم بختی جو آئی تو یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا ایک الہام اخبار الحکم میں پڑھا کہ اب میرا وقت نزدیک آ گیا میرے دل میں وسوسہ پڑ گیا کہ اب مرزا صاحب کا آخری وقت ہے ایسا نہ ہو کہ میں محروم رہ جاؤں۔ میں نے اس خیال کے آتے ہی بلا سوچے سمجھے بیعت کا خط لکھ دیا جس کا مضمون یہ تھا کہ مجھے کوئی دنیا کی ہوس نہیں صرف یہ چاہتا ہوں کہ روحانی فیض حاصل ہو اور قرآن شریف کے معارف مجھ پر کھل جاویں۔ اس وقت سترہ سپارے ختم کر چکا ہوں۔

وہاں سے جواب آیا کہ تقوی اور طہارت میں کوشش کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب جس وقت میں نے بیعت کا خط لکھا اس روز سے میری یہ حالت ہوئی کہ وہی بے قراری اور اضطرابی۔ میں پہلے نقش بندی (طریقے) میں بیعت تھا اور میرا قلب جاری تھا وہ بھی بند ہو گیا اور وہ جو اسرار اکتشافات میں دیکھا کرتا تھا بند ہو گئے اور قرآن شریف کے پڑھنے سے بھی جی چرانے لگا اور جو لذت نماز میں یا رات کے جاگنے میں ملتی تھی وہ بھی نہ رہی۔ کیوں رہتی دل میں تو ہزار.. ولولے تھے۔ چنانچہ ۱۱۔۱۲ مارچ ۱۹۰۶ء کی درمیانی رات کو خواب دیکھتا ہوں کہ میں ایک ایسے مکان میں ہوں جو بہت روشن ہے اس کے پچھلی طرف ایک مکان ہے جس میں ایک چراغ ہلکا سا ٹمٹمار ہا ہے۔ میں اس روشن مکان سے نکلا اور ایک گنجان شہر میں ہوں وہاں سرگردان اور حیران ہوں ن کوئی رستہ نہیں ملتا۔ آخر پھرتا پھرتا باہر کی طرف آیا تو دیکھتا ہوں کہ کھنڈرات سے مکان ہیں۔ کچھ مقبرے پھوٹے ہوئے ہیں ایک طرف ایک زمین تردد کی ہوئی؟ ہے یہ کیسی جگہ ہے جہاں سے ڈر معلوم ہوتا ہے وہاں سے پیچھے نظر کر کے اس شہر کو دیکھا تو اس شہر میں بھی اجاڑ نظر آتی ہے اور عمارتیں مسمار معلوم ہوتی ہیں۔ پھر مجھے جاگ آئی میں نے خیال کیا کہ مرزا صاحب کی بیعت سے میرا نور ایمان جاتا رہا۔اوسی وقت اٹھ کر اپنے عقیدے سے توبہ کہ ایک خط فسخ بیعت کا آج ۱۳ مارچ ۱۹۰۶ء کو لکھ دیا استغفار کر رہا ہوں۔ تمام مومن بھائیوں سے میری عرض ہے کہ میرے حق میں دعا فرماویں کہ اللہ تعالی اپنے فضل سے وہی تسلی جو میرے دل میں تھی عطا فرماوے اور سابق عنایات سے ممتاز کرے۔

راقم: محمد الدین مدرس از رعیہ ضلع سیالکوٹ

اڈیٹر اہل حدیث: آپ کی طرح کئی ایک مرزائی بھی اپنی خوابوں پر اعتماد کر کے مرزا سے بیعت کر لیتے ہیں مگر شریعت نے اس اصول ہی کو غلط فرمایا ہے اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم و لا تتبعوا من دونه اولیاء خوابوں پر کسی دینی مسئلہ کی تحقیق کا انحصار سمجھنا ضمناً اپنے دعوی نبوت کے برابر ہے۔ خیر بہر حال آپ کا خواب مرزائیوں کے خوابوں کیلئے آہن بآہن زد کا مصداق ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔اپریل ۱۹۰۶ء۔ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک مثل ہے کہ جب بلی تنگ آتی ہے تو ستون کو نوچنے لگتی ہے یہی حال آج کل ہماری قادیانی پارٹی کا ہے۔ جب سے اہلحدیث میں ان کا باقاعدہ تعاقب شروع ہوا ہے۔ کئی پہلوؤں سے اُنہوں نے اِس مثل کو پورا کیا ہے مگر خدا کے فضل سے ایک بھی نہیں چلا۔ اب ایک تازہ مکر نکالا ہے۔ ۱۷-اپریل کے الحکم میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے ''اہلحدیث امرتسری سے استفسار۔'' ہم نے جب اِس مضمون کو دیکھا تو خیال ہوا کہ شائد کوئی معقول سوال ہوگا۔ مگر افسوس کہ زنگ آلودہ قادیانی مشین میں کسی معقول بات کا خیال ''چیلوں کے گھونسلوں سے ماس کی تلاش'' کے برابر ثابت ہوا معقول ہو یا نامعقول جواب تو دینا ضروری ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

اہلحدیث امرتسری سے استفسار:

قبل ازیں ہم نے ثناء اللہ امرتسری کی اخبار اہلحدیث مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۶ء کے سوال نمبر ۴۴ کے جوابات بغرض تحریر جواب بجواب بھیج دیا تھا۔ جن کو آج تک فاضل صاحب نے ہضم کر کے ڈکار تک نہ لیا۔ اب پھر ہم امرتسری ٹھیکہ دار سے مطالبہ اس مضمون کے جواب کا کرتے ہیں اور دو امور اور استفساراً پیش کرتے ہیں۔ دیکھیں کہ ایمانداری سے اس کا بھی کوئی جواب دیتے ہیں یا حسب عادت خود دم سادھ لیتے ہیں۔

سنئے! مرزا صاحب نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴ پر یہ تحریر فرمایا تھا کہ:

یہ میں نے سُنا ہے بلکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر مَیں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور سے فیصلہ کے لئے بدل خواہشمند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔'' انتہی بقدر الحاجۃ صفحہ ۱۴ سطر ۸۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر آگے چل کر اسی صفحہ پر تحریر فرمایا ہے:

''اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کی رو سے ایسے چیلنج کے لئے تیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں۔ پس ہمیں اس سے کوئی انکار نہیں کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے اون کو اجازت ہے کیوں کہ اُن کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔''

یہ مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمالیں۔ اُن کو مولوی غلام دستگیر سے کیا کام۔''

''کیوں کہ وہ خود کو اِس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں'' صفحہ ۱۵-۳۷۔ سطر۲۰ میں یہ پیشگوئی بھی درج فرمادی ہے کہ

''میری اگر اِس چیلنج پر وہ (ثناء اللہ) مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو ضرور وہ (ثناء اللہ) پہلے مرینگے۔''

یہ عبارات صاف طور پر اپنا مدعا اور مطلب بیان کر رہی ہے۔ کہ حضرت اقدس نے لوگوں کی زبانی بھی سُنا ہے کہ ثناء اللہ ایسے مباہلہ کے لئے مستعد ہے اور خود ثناء اللہ کے دستخطی تحریر بھی ملاحظہ فرمائی ہے کہ وہ ایسے مقابلہ کے واسطے تیار ہے۔ نیز یہ بھی ان سے صاف عیاں ہے کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام نے بڑی فراخ حوصلگی سے ایسے مقابلہ کو منظور فرمالیا ہے اور ثناء اللہ کو اجازت بھی دیدی ہے۔ کہ وہ ضرور ایسے میدان میں نکلے اور یہ بھی علی الاعلان فرمادیا ہے کہ اگر ثناء اللہ اِس چیلنج پر آمادہ ہوگیا تو ضرور پہلے مرجائے گا۔ اب اس کا جواب بصورت اقرار مندرجہ ذیل ہونا چاہئے تھا۔ کہ بیشک میں (ثناء اللہ) اِس مقابلہ کے واسطے تیار ہوں اور اشتہار حسب تصریح مندرجہ صفحہ ۱۵- اعجاز احمدی شائع کرتا ہوں۔''

غنیمت ہے کہ جو جواب اہلحدیث کی طرف سے اِس غلط گوئی کا ہونا تھا وہ راقم مضمون نے خود ہی لکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

''اور بصورت انکار یہ جواب ہوتا کہ میں نے آج تک کبھی ایسا ارادہ ظاہر نہیں کیا۔ نہ کسی کے سامنے یہ ذکر آیا۔ مرزا صاحب نے کس سے سنا ہے اُس کا نام بتلا دیں ورنہ یہ غلط بیانی تصور ہوگی۔ (وہ مضمون وفات مسیح کے متعلق تھا۔ چونکہ میں بتحقیق جان چکا ہوں کہ مرزائیوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح کے متعلق مباحثہ کرنا بالکل بے سود ہے۔ بلکہ تضیع اوقات ہے اس لئے جواب نہیں دیا۔ کیوں کہ وفات مسیح سے مرزا کے صدق وکذب کو کوئی بھی تعلق نہیں۔ مرزا صاحب کا صدق یا کذب تو اون کی پیشگوئیوں اور الہاموں پر ہے۔ چنانچہ وہ خود بھی رسالہ شہادت القرآن کے صفحہ ۸۰ پر یہی لکھتے ہیں کہ میری پیشگوئیوں کو جانچو۔ پھر نہیں معلوم مرزائی لوگ ایسے بے سود اور پُر فضول مسئلہ کو کیوں پیش کرتے ہیں۔ اور پیشگوئیوں کی تحقیق سے کیوں جی چراتے ہیں جیسے عیسائی تثلیث سے اور آریہ نیوگ سے۔ محمد حسین صاحب مرزائی کے مضمون مندرجہ بدر ۲۶-اپریل کا جواب بھی پس یہی ہے۔ ثناء اللہ)

(۲) میری کوئی تحریر دستخطی نہیں ہے جس میں میں نے ایسے مقابلہ کے واسطے مستعدی دکھلائی ہو۔ اگر میری ایسی تحریر ہے تو مرزا صاحب پیش کریں۔ ورنہ یہ بھی جھوٹ سمجھا جاویگا۔''

پس اس پر میرے بھی دستخط ہیں کہ یہ سب کچھ کارستانی تمہاری پیر مغاں کی ہے جس نے سب سے اوّل خدا پر افتراء کیا۔ اُس سے بعد اُس کے رسولوں پر۔ اُن سے بعد مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری پر بہتان باندھا کہ وہ میرے ساتھ مباہلہ کر کے مرگئے۔ جس کا ثبوت دینے پر حضرت کو پانسو روپیہ کا انعام ملتا ہے اور مرزائیوں کو ۲ سو کا اشتہار ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

اب یہ نیا شگوفہ خاص میری ذات کے متعلق ہے۔ پس اگر تم اپنے باپ کے سپوت اور پیر کے مخلص مرید ہو تو میری تحریر حرف بحرف کرشن جی سے شائع کراؤ۔ پھر ایک عام مجمع میں جو تمہاری خاطر قادیاں کے قریب بٹالہ ہی میں کیا جائیگا۔ اُس تحریر کا معائنہ ہوگا۔ اُس سے بعد جواب دونگا۔ لیکن یاد رکھو ایسی تحریر تم کو میری دستخطی نہ ملے گی بلکہ یہ سب کرشمے اُسی دجال اکبر کے ہیں جس کی شان میں بالکل صحیح ہے:

جفا جو ، سنگدل ، بے رحم ، کاذب
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

پس تمہارا پہلا فرض ہے کہ تم اپنے بوڑھے باپ کی اور اپنے پیر مغاں کی عزت بچالو۔ ورنہ دنیا جان جائیگی کہ قادیانی مشن میں بجز اِس کے کچھ نہیں کہ:

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی اُن سے سیکھ جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳ نمبر ۲۶۔ مورخہ ۹ ربیع الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۴ مئی ۱۹۰۶ء ص:۱-۲)

کرشن قادیانی سے ہم کیوں بیعت کریں

جناب اڈیٹر صاحب! السلام علیکم کرشن جی مہاراج یہ طمع دیتے تھے کہ میری بیعت کرنے والوں کو آسمان پر طاعون کا ٹیکہ ہو جاتا ہے۔ مگر جب ہم نے دیکھا تو یہ ثابت ہوا کہ جس مرزائی کو طاعون ہوا وہ نہ بچا یہاں تک کہ کرشن جی کے دائیں ہاتھ پر بیٹھنے والا اخبار البدر کا اڈیٹر محمد افضل قادیان میں مرا اور امرتسر میں بھی جس مرزائی کو طاعون ہوا نہ بچا، مگر خدا کا شکر ہے کہ میری بیوی کو طاعون ہوا لیکن محض خدا کے فضل سے بچ گئی۔ اب سوال یہ ہے کہ ہم کرشن جی کی کیوں بیعت کریں؟ امید ہے کہ مرزائی اس کا جواب دیں گے۔ خاکسار محمد بخش امرتسر کٹرہ خزانہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ ص ۸)

دجاجلہ قادیانی کی حرکت مذبوحی

مرتا کیا نہیں کرتا۔ کرشن قادیانی کے چیلے چانٹے اہل حدیث کے تعاقبات سے تنگ آکر ادھر اودھر کی باتیں بنا رہے ہیں۔ وہ چاہتے ہیں کہ اہل حدیث ان کے سبز باغ میں سیر کرنے کو آجائے۔

۶۔ اپریل ۱۹۰۶ء کے اہل حدیث میں ناظرین نے ایک مضمون پڑھا ہوگا جس میں جناب مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی کا ایک خط درج تھا کہ قادیانی اخبارو ں نے ان کی نسبت ہذیان بکا ہے۔ محض قادیانی اخلاق کا اظہار ہے، ورنہ اصل بات کچھ بھی نہیں۔

اس کے جواب میں پھر قادیانی اخبار الحکم الحکم ۲۴۔ اپریل میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی تعمیل پر راقم مضمون نے جناب مولانا ممدوح کے لئے مبلغ پچاس روپئہ اور اڈیٹر اخبار نے اپنی طرف سے مبلغ سو روپئہ انعام بھی مقرر کیا ہے۔

کام کیا ہے؟ جس پر اتنی بیش بہا رقم قادیان کے روحانی خزانہ سے دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گی ۔ دو ہیں:

ایک تو دہلی میں مرزائی جلسہ کریں گے ۔ اس جلسہ میں مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی حلف اٹھائیں گے کہ جو خط میری طرف سے مرزائیوں نے شائع کیا ہے، وہ میرا نہیں ۔

دوسرا کام جس پر اڈیٹر الحکم نے مبلغ سو روپیہ دینا کہا ہے، یہ ہے کہ امرتسر میں مولوی محمد بشیر صاحب کو بلوائیں ۔ اور وہ جلسہ میں کھڑے ہو کر کہیں کہ قرآن اور احادیث سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر گیا ، اور پھر وہی اترے گا ۔ اور جناب مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوی مسیح موعود میں جھوٹے، مفتری علی اللہ ہیں ۔ اگر میں جھوٹ بولتا ہوں تو جھوٹے پر خدا کی لعنت ہو۔،

واہ ! واہ! بعض بھولے ناظرین کہیں گے کہ کام تو بالکل مختصر ہے ، پھر مولانا محمد بشیر صاحب علاوہ ڈیڑھ سو کی رقم کے، اسلامی کام سمجھ کر بھی اگر کریں تا کہ ایک کاذب ہمیشہ کیلئے خاموش ہو، تو بہتر ہے ۔ سو ایسے دوست جواب کو غور سے سنیں ۔

ان دجاجلہ کے راز اہل حدیث سے پوچھیں ۔ پہلا کام تو فضول ہے کیونکہ مولانا موصوف نے اس خط سے انکار ہی نہیں کیا ، تو جلسہ میں اقرار کیسا ۔ بلکہ اس خط کی توجیہ بیان کی ہے ۔ اس خط میں یہ لکھا ہے کہ:

مجھے بھی ملاقات کا شوق ہے۔

اور خط مندرجہ اہل حدیث ٦ ۔ اپریل میں لکھا ہے کہ:

میں نے ملاقات سے انکار کیا ۔،

اس میں کوئی تعارض نہیں ۔ بسا اوقات طبعی طور پر کسی کام کے کرنے کا شوق ہوتا ہے، یا کسی شخص کے ملنے کا اشتیاق ہوتا ہے، مگر وضع داری یا مصلحت دینی کے لحاظ سے انکار کر دیا جاتا ہے (اس میں تعارض سمجھنا قادیانی دجاجلہ کی خوش فہمی ہے) ۔

دوسرا کام بھی بظاہر تو آسان ہے۔ ہر ایک عالم کا فرض ہے کہ جو بات قرآن و حدیث سے ثابت ہو، وہ کہدے ۔ چنانچہ مولانا محمد بشیر سہسوانی صاحب نے بھی یہ باتیں ، جو جلسہ میں ان سے کہلوانی چاہتے ہیں، چھاپ کر مشتہر کر دی ہوئی ہیں ۔ مگر پھر بھی ان سے جلسہ پر یہ کیوں کہلوایا جاتا ہے ۔ سو اس راز کے سمجھنے کے لئے لعنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے فقرہ کا مطلب سمجھنا مقدم ہے۔ پس سب کچھ اسی میں راز سربستہ ہے۔ کیا معنی؟

معنی یہ کہ اس جلسہ کے بعد اگر مولانا موصوف کو ذرہ زکام بھی ہوا، تو یہ ذات شریف کہدیں گے کہ بس یہی اس لعنت کا اثر ہے جو جلسہ میں جھوٹے پر کہی گئی تھی۔ ہاں اگر یہ لعنت کا جملہ چھوڑ دیں، یا اگر ان کو لعنت ہی سے محبت ہے تو ذرہ اس لعنت کی تشریح کر دیں کہ اس کا اثر کیا ہوگا۔ مگر وہ تشریح بدستخطی کرشن جی کے ہو۔ ایسا نہ ہو کہ آئندہ کو حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو کوئی الہام ہو جائے کہ مولانا ممدوح کو جو فلاں روز نزلہ یا زکام ہوا تھا، پس یہی اس لعنت کا اثر ہے جو جھوٹے پر ہونی تھی۔ اور چیلے چانٹے بھی سبحان اللہ جل جلالہ کہتے ہوئے آمنا و صدقنا کہنے لگ جائیں۔

جب وہ ایسا کریں گے تو ہم بھی مولانا ممدوح سے درخواست کریں گے کہ اس مضمون کا ایک قلمی خط بھیج دیں جو اہل حدیث میں شائع کیا جائے، جو امید ہے کہ مولانا ممدوح بھی منظور فرماویں گے۔

ناظرین! آپ لوگ یہ باتیں کوئی فرضی نہ جانئے۔ ان ذات شریفوں سے اسی قسم کی نظائر پہلے ہو چکی ہیں۔ آتھم عیسائی کی بابت پندرہ ماہ میں مرنے کا الہام ہوا۔ آخر جب (۱۵ ماہ میں) نہ مرا تو منصوبہ گھڑ لیا کہ میری پیش گوئی سے دل میں ڈر گیا، اس لئے بچ گیا۔ اگر نہیں ڈرا تو جلسہ میں قسم کھائے، پھر دیکھئے سال تک اسے کیا ہوتا ہے۔ اس بڈھے تجربہ کار نے جانا کہ پہلی پیش گوئی کے خاتمہ پر جوان حضرت کو ذلت نصیب ہوئی ہے کہ لوگ کہتے پھرتے ہیں کہ

مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گذرے
ہے آتھم زندہ اے ظلّام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے
ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا
ڈبویا قادیاں کا نام تو نے
کہیں کیا اے بد و بدنام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی یہ کہتا پھرتا ہے کہ

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

یہ حضرت اس ذلت کو ایک سال تک ملتوی کرنا چاہتے ہیں۔اس لئے اس کی بلا کو غرض پڑی تھی کہ وہ جلسہ میں قسم کھاتا۔

ایسا ہی جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابوالحسن صاحب تبّتی حال مقیم مسوبرہ (شملہ) اور ملا محمد بخش لاہوری کی بابت متفقہ پیش گوئی کی تھی کہ اگر یہ توبہ نہ کریں گے اور میری مخالفت نہ چھوڑیں گے، تو تیرہ ماہ کے عرصہ میں ان کو سخت ذلت پہنچے گی۔

آخر کیا ہوا؟ میعاد گذرنے کے بعد جب سوال ہوا کہ کیا ذلت پہنچی ،تو بہت سی ذلتیں گنوا دیں۔منجملہ ان کے ایک بڑی ذلت یہ پہنچی کہ سرکار کی طرف سے مولوی صاحب کو چار مربع یعنی دو تین سو بیگھہ جو زمین ملی ہے بس وہی ذلت ہے، کیونکہ زمینداری کا پیشہ ذلیل ہے۔

اس پر بھی سوال ہوا کہ اچھا مولوی صاحب کو تو یہ ذلت پہنچی (خدا کرے کہ سب مومنوں کو ایسی ذلت پہنچے کہ سینکڑوں بگھوں اراضی کے زمین دار بن جائیں) مگر باقی اور شخصوں (ملا محمد بخش اور ابوالحسن تبّتی) کو کیا ذلت پہنچی؟ تو اسکا جواب دیا کہ ان کی ذلت اصلی نہ تھی، تبعی تھی۔ جب مولوی (محمد حسین بٹالوی) صاحب کو پہنچ گئی تو بس وہ بھی ذلیل ہو گئے۔ واہ کیا کہنے ہیں:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

مرزائیو! کرشن پینتھیو! تم تو ایک فضول کام کے لئے جلسے کرنا چاہتے ہو، مگر ہم تمہیں ایک ضروری کام کے لئے جلسہ میں بلاتے ہیں اور انعام بھی دیتے ہیں۔ پس سنو! تمہارے پیر و مرشد، بلکہ مجدد، بلکہ مہدی، بلکہ مسیح، بلکہ کرشن گوپال قادیانی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی تصنیفات میں اپنی نبوت کے دلائل میں ایک دلیل یہ بھی دی ہے کہ

مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی نے دعا کی تھی کہ خداوندا! جو ہم دونوں (مولوی صاحبان اور مرزا صاحب) میں سے جھوٹا ہے، وہ سچے سے پہلے مرے۔ چنانچہ وہ مر گئے۔

اس مضمون کی دعا دونوں مرحوموں کی کتابوں سے دکھا دو، تو مبلغ پانچ سو نقد ہم سے انعام لو۔ دیکھو ہم اس میں کوئی بحث نہیں کرتے، کوئی لعنت نہیں کرتے، نہ کراتے۔ صرف اس مضمون کا، جو تمہارے مسیح نے لکھا ہے، مولوی صاحبان کی کتابوں سے ثبوت چاہتے ہیں۔ وہ بھی اس لئے کہ تمہارے مہدی اور مسیح نے اس دعا کو اپنی نبوت کی صداقت پر بطور دلیل کے پیش کیا ہے۔

تمہاری خاطر جلسہ بٹالہ میں ہوگا، جو قادیان سے سات آٹھ کوس ہے، اور امرت سر سے اٹھارہ کوس۔ تین معزز اشخاص اس عبارت کا فیصلہ کریں گے اور سب حاضرین کے سامنے مرزا صاحب قادیانی کی عبارت اور مولوی صاحبان کی عبارتیں سنا کر اپنا فیصلہ دیں گے۔

مرزائیو! حوصلہ ہے تو یہ کام کرو

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

اڈیٹر الحکم! تمہارا تو مقدم فرض ہے کہ تم اس جلسہ میں آؤ۔ تمہیں یاد نہیں کہ تم نے جناب حافظ عبدالقدوس صاحب سہارن پوری کو لکھا تھا کہ میں حتی المقدور اس امر کے متعلق کوشش کرونگا۔ کیا تمہاری کوشش کا نتیجہ یہی ہے کہ دم بخود ہو رہے ہے:

چنین خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

مرزائیو! کیا تمہاری غیرت کا یہی تقاضا ہے کہ ایک مخالف تم سے ایک ایسی بات کا ثبوت مانگتا ہے جس کو تمہارے نبی نے اپنی صداقت کی دلیل میں پیش کیا ہے، مگر تم ہو کہ کروٹ ہی نہیں لیتے۔ سچ پوچھو تو ایسی بے حمیت اور بے غیرت زندگی سے تمہارے لئے مر جانا بہتر ہے۔

کیا تم اتنے کو کافی جانو گے۔ اور ثبوت دینے کو آؤ گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ تم جانتے ہو کہ اہل حدیث کی پکڑ ایسی ویسی نہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازک خیالیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشہ سے پتھر کو توڑ دوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱مئی ۱۹۰۶ءمطابق ۱۶ ربیع الاول۱۳۲۴ھ۔ص ۱۔۳)

استفتاء

سوال: ایک شخص کرشن پینتھی یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ملا اور بہت کچھ بعد گفتگو کہنے لگا کہ ہم کلمہ گو ہیں اور رسول اللہ ﷺ کی اتباع کرتے ہیں البتہ مسیح موعود جناب مرزا صاحب کو جانتے ہیں جس سے ہماری مسلمانی میں کچھ فرق نہیں آسکتا ہے اور تم بھی اگر مسیح موعود مانو تو ایمان میں تمہارے کچھ ضرر نہ ہوگا ۔مہربانی فرما کر دلیل قویہ سے مفصل جواب دیں کہ کرشن قادیانی کی بابت کیا اعتقاد ہونا چاہیے اور ان کے مریدوں سے میل جول رکھنا اور ان کو مسلمان سمجھنا چاہیے یا نہیں۔فقط۔

فیاض الدین وعلی حیدر خریدار اخبار نمبر ۱۸۲۔

جواب: کرشن قادیانی کی بابت ہم اور کچھ نہیں کہتے جو اس نے اپنے لئے خود کہا ہے وہی کہتے ہیں،عبداللہ آتھم عیسائی کے مباحثہ کے خاتمہ پر اس نے ایک پیش گوئی کی تھی اور لکھا تھا کہ اگر یہ جھوٹی نکلے تو مجھے لعنتیوں کا لعنتی اور شیطانوں کا شیطان جانو۔سو چونکہ وہ غلط نکلی اس لئے جو کچھ کرشن جی نے کہا تھا ہم بھی وہی کہتے ہین ہاں جس کسی اسپیش گوئی کے کذب میں شک ہو وہ رسالہ الہامات مرزا دیکھ لے۔پس مرزا ئیو ں سے مسلمانوں کی طرح میل جول کرنا نہ چاہیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱مئی ۱۹۰۶ء ص ۱۰)۔

مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ کی صورت

مکرم بندہ جناب مولانا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم کے بعد عرض ہے کہ ایک عرصہ سے خاکسار آپ کے اخبار اہلحدیث کو پڑھتا ہے اور خصوصیت سے وہ مضامین جو کہ میرزا قادیانی کے بارہ میں لکھے جاتے ہیں اُن سے زیادہ دلچسپی رکھتا ہے آپ نے جو کئی دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی کا ذکر کر کے یہ ثابت کیا ہے۔ کہ انہوں نے ہرگز ہرگز مباہلہ ان الفاظ میں جو مرزا قادیانی اور اُن کے مرید لکھتے ہیں نہیں کیا۔ اور اُدھر سے مرزا قادیانی اور اُن کے مرید اِسی بات کو ثابت کرتے ہیں کہ ضرور بضرور مباہلہ کیا ہے۔ اور میرزا جی نے کہا ہے جو کوئی میرے لئے بددعا کریگا۔ وہ خود ہی ہلاک ہوگا۔ سو اب چونکہ یہ ایسے امور ہیں کہ طالب صادق کے فیصلہ کی کوئی راہ نکل آتی (آپ بھی غضب کرتے ہیں۔ بدیہیات میں بھی جس شخص کو فیصلہ کرنے کی راہ نظر نہیں آتی اُس سے کیا توقع ہے۔ صاف بات ہے کہ ایک ہاتھ میں مرزا صاحب کی کتاب لو جہاں اُنہوں نے ہر دو مولوی صاحبان کی نسبت دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے یہ دعا کی تھی اور دوسری ہاتھ میں مولوی صاحبان کی کتابیں لے لو۔ اور عبارت کا مقابلہ کرلو۔ دونوں کی تصنیف عام زبان اردو میں ہے۔ کوئی مشکل کام نہیں۔ پھر جو شخص ایسی آسان راہ کو بھی اختیار نہ کرے اُس کی بابت کیا کہا جائے۔ کہ اُسے بھی حق طلبی ہے۔ اڈیٹر اخبار اہل حدیث) ۔ اس لئے مناسب یہی ہے کہ میرزا جی سے اُس طریق پر جو اُنہوں نے اعجاز احمدی میں تحریر فرمایا ہے جو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ مباہلہ کریں۔ تو صادق طالب کے لئے راہ کھل جاوے۔ کیوں کہ جب آپ کے نزدیک مسلم امر ہے آپ کا اِس پر پورا پورا یقین ہے کہ مرزا قادیانی دراصل کاذب ہے اور دجال ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام دراصل آسمان پر ہیں اور وہی کسی زمانے میں آسمان سے نازل ہوکر وغیرہ وغیرہ امور انجام دینگے تو کیوں آپ اِس سیدھی راہ پر آ کر مرزا جی سے مباہلہ نہیں کرتے۔ کیا جناب کا خدا تعالیٰ پر بھروسہ ہے کہ وہ صادق کو کاذب کے سامنے ہلاک کردے گا۔ ہم نہیں خیال کرتے کہ خدا تعالیٰ ایسا ظلم کرے کہ صادق کو ہلاک کرے اور کاذب کو زندہ رکھے امید ہے کہ جناب ضرور ایسا مباہلہ کر کے عامہ مسلمین کو گمراہ ہونے سے بچائیں گے کیوں کہ جو سینکڑوں مسلمان مرزا قادیانی کے جال میں آئے دن پھنستے چلے جاتے ہیں۔ وہ گمراہ ہونے سے بچ جائیں گے اور مجھ جیسے جو کہ تذبذب حالت میں ہیں اور جھوٹ اور سچ میں تمیز نہیں کرسکتے (آپ جیسے تعلیمیافتہ اگر اردو مضمون کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ سمجھ سکیں تو افسوس کا مقام ہے۔اڈیٹر) بے ایمان ہونے سے بچ جائیں گے کیوں کہ جب آپ کی تحریر دیکھی جاتی ہے وہ وزن دار معلوم ہوتی ہے۔ اور جب مرزا صاحب کی تو وہ پچی معلوم ہوتی ہے لہذا امید ہے۔ آپ ضرور بضرور مباہلہ کر کے جھوٹے کو اس کے گھر تک پہونچائیں گے اور ہزار ہا مسلمانوں کا جو کہ آئے دن گمراہ ہوتے جاتے ہیں اورمرزائی عقیدہ اختیار کرے جاتے ہیں۔ گناہ آپ کے گردن پر ہوگا (مَیں تو جھوٹے کو قادیان تک پہونچا آیا۔اب بھی مجھ پر گناہ رہے گا۔ چہ خوش۔اڈیٹر)۔ اور امید ہے کہ جناب میری اس خط کا جواب مثبت میں دے کر مجھے اور عامہ مسلمین کو ممنون احسان بناوینگے۔اعجازی احمدی کی عبارت ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

وھو ھذا:

''اگر ایک کذّاب دنیا سے کوچ کرجائے اور باقی لوگوں کو ہدایت ہوجائے تو ایسے مقابلہ والا اس کا اجر پائے گا۔لیکن ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کرسکتے۔ کیوں کہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفوں کو منع نہیں کہ وہ ایسے چیلنج سے ہمیں جواب دینے کے لئے مجبور کریں۔خواہ مولوی ثناء اللہ ہوں یا اور کوئی ایسا مولوی ہو جو مشاہیر میں سے ہو اور اپنی جماعت میں عزت رکھتا ہو جس کے بارہ میں کم سے کم پچاس معزز آدمی اس کے اشتہار پر تصدیقی شہادت ثبت کردیں۔ اور چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی تحریر کی رو سے ایسے چیلنج کے لئے تیار بیٹھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں (بالکل جھوٹ محض افترا ہے سچے ہو تو ثابت کرو۔اڈیٹر اخبار اہل حدیث)۔ پس ہمیں اِس سے کوئی انکار نہیں۔ کہ وہ ایسا چیلنج دیں۔ بلکہ ہماری طرف سے اُن کو اجازت ہے کیوں کہ ان کا چیلنج ہی فیصلہ کے لئے کافی ہے۔مگر شرط یہ ہوگی کہ کوئی موت قتل کے رو سے واقع نہو بلکہ محض بیماری کے ذریعہ سے ہو مثلا طاعون سے یا ہیضہ سے یا اور کسی بیماری سے تا ایسی کارروائی حکام کے لئے تشویش کا موجب نہ ٹھیرے اور ہم یہ بھی دعا کرتے رہیں گے کہ ایسی موتوں سے فریقین محفوظ رہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف وہ موت کاذب کو آوے جو بیماری کی موت ہوتی ہے۔ اور یہی مسلک فریق ثانی کو اختیار کرنا ہوگا۔"

الراقم خاکسار علی احمد حنفی کلرک سٹیشن سپلائی آفس میاں میر چھاؤنی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

سنو! جو طریقہ ہم کو پیغمبر خدا ﷺ نے نہ سکھایا ہو۔ ہم اُس کو ایجاد نہیں کر سکتے ہم کو تحقیق مذہب کے لئے اِس قسم کے مباہلوں کی تعلیم نہیں دی کہ ہم اِس قسم کی دعا کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ ہاں ہم کو سکھایا ہے کہ موت کا وقت کسی کو معلوم نہیں۔ علاوہ اس کے ایسے مباہلوں سے آپ جیسے تیسرے شخص کو کیوں کر فائدہ ہوسکتا ہے۔ ممکن ہے تیسرا ان دونوں سے پہلے مرجائے اور تذبذب ہی میں چلا جائے۔ آپ کو کیوں کر یقین ہوسکتا ہے کہ آپ یا آپ جیسے اور تماشہ بین دونوں میں سے جھوٹے کے مرنے تک زندہ رہیں گے پھر اُس سے بعد کچھ وقت راستباز کی صحبت سے مستفیض ہونگے۔ بتلائے جس راہ میں اتنی خس وخاشاک ہوں کہ نہ مجھے اپنی موت کا علم نہ آپ کو پھر میں اگر ایسے مباہلہ پر جرأت کروں تو حقیقت میں مجھ جیسا احمق کون ہوگا۔ اور اگر آپ بھی باوجودیکہ موت کا آپ کو علم نہیں کہ شاید دونوں سے پہلے چل بسیں اپنی تحقیق کو مباہلہ کے انجام پر ملتوی رکھیں تو آپ جیسا بھی کون عقل کا دشمن ہوگا۔

سنئے! یہ کرشن قادیانی کے احمقوں کو پھاندنے کے لئے آئے دن نئی ہتھکنڈے ہیں۔ اور اپنی پیشگوئیوں کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے لکھتا تھا کہ میری پیشگوئی کا انتظار کرو۔ اور انہی سے مجھ کو پہچانو۔ چنانچہ رسالہ شہادت القرآن کے ... پر اِسی پہلو پر بڑا زور دیا ہے پھر جب پیشگوئیاں بھی محض ...... تو سہ سالہ میعاد کا ایک اشتہار دیا کہ اِس مدت میں میرا اور میرے مخالفوں کا فیصلہ ہوگا۔ آخر جب وہ بھی یوں ہی چرگیا۔ تو یہ پخ نکالی کہ آؤ ایسا مباہلہ کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ اب ایسا کون دانا ہے جو ان تمام واقعات سے چشم پوشی کرکے اِس نئے فضول جھگڑے میں دخل دے۔ مختصر یہ کہ ایسا مباہلہ کرنے کی اجازت ہم کو شرع شریف سے نہیں ملتی۔ اور نہ کرنے کی ضرورت ہے کیوں کہ ان حضرت کی ذات شریف کو پہچاننے کے لئے ان کی پیشگوئیاں ہی کافی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن پر ان کا صدق وکذب موقوف ہے بس وہی دیکھئے اور اِس کے لئے رسالہ الہامات مرزا غور سے پڑھئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۲۹۔ یکم ربیع الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۵ مئی ۱۹۰۶ء ص: ۳-۵)

کیا مرزا قادیانی اور رسولوں کی طرح ہیں؟

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ باشد در نوشتن شیر و شیر

ہمارے حضرت مرزا صاحب پنجابی نبی کا ہمیشہ سے دعویٰ ہے کہ میں مثل اور رسولوں کے رسول ہوں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

بلکہ ان کا یہ بھی قول ہے کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

آپ اس بات پر بھی زور دیا کرتے ہیں کہ میری نبوت اور رسالت کو منہاج نبوت پر جانچو۔ ہر چند کئی ایک دفعہ ان حضرت کی نبوت کو منہاج نبوت پر جانچا گیا جس کا نتیجہ یہی نکلا کہ

رسول قادیانی کی رسالت۔ جہالت ہے جہالت ہے ضلالت

مگر جس طریق اور منہاج نبوت سے ہم آپ کی نبوت کی جانچ کرنا چاہتے ہیں وہ سابقہ منہاجوں سے نرالا ہے۔ پہلے وہ منہاج بتلا دینا ضروری ہے۔

حدیث ہرقل بخاری میں مشہور ہے جب مکہ کے چند آدمی ہرقل کے دربار میں پہنچے، تو ہرقل نے ان سے بہت سے سوال کئے۔ منجملہ ان کے یہ سوال بھی تھا کہ

و ھل یر تد ا حد منھم سخطة لدینه

کیا اس نبی کے ماننے والوں میں سے کوئی اس کے دین کو برا جان کر مرتد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہو جاتا ہے؟

جواب ملا کہ نہیں۔

ہرقل بادشاہ نے کہا کہ ہمیشہ سے سچے نبیوں کا یہی دستور چلا آیا ہے کہ ان کے اصحاب میں سے دین کو غلط جان کر کوئی نہیں پھرا کرتا۔

اب یہ ایک منہاج نبوت ہے کہ نبی کے اصحاب میں سے کوئی مرتد نہیں ہوتا جس نے دین نبی کو خالص دل سے قبول کیا ہو۔ اب ہم اسی اصول سے مرزا جی کی نبوت جانچتے ہیں۔ آج سے پہلے کے واقعات جانے دیجئے کہ کتنے لوگ قادیانی نبی سے برگشتہ ہوئے ہیں، آج کل کا ایک عجیب واقعہ سنیئے۔

آپ کا ایک راسخ الاعتقاد مرید، جس نے مرزا صاحب کی تائید میں تصنیفات کر کے اپنی جیب خاص سے چھ ہزار روپۓ لگا کر ان کو شائع کیا ہے، اور مرزا صاحب کے چندے بھی ہر ایک قسم کے ادا کئے ہیں (غالباً شدادی بہشت کے لئے بھی ٹیکس دیا ہوگا)، جن کا نام ڈاکٹر عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ ہے، سال ہا سال کے تجربہ کے بعد آپ مرزا صاحب سے علیحدہ ہو گئے ہیں۔ چنانچہ خود حضرت نے ان کی علیحدگی کا اعلان اپنے اخباروں میں دیا ہے۔:

چونکہ ڈاکٹر عبدالحکیم اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ نے جو پہلے اس سلسلہ میں داخل تھا، نہ صرف یہ کام کیا کہ ہماری تعلیم سے اوران باتوں سے جو خدا نے ہم پر ظاہر کیں، منہ پھیرلیا، بلکہ اپنے خط میں اور سختی اور گستاخی دکھلائی ،اور وہ گندے اور ناپاک الفاظ میری نسبت استعمال کئے کہ بجز ایک سخت دشمن اور سخت کینہ ور کے کسی کی زبان اور قلم سے نکل نہیں سکتے۔ اور صرف اسی پر کفایت نہیں کی، بلکہ بے جا تہمتیں لگائیں۔ اور اپنے صریح لفظوں میں مجھ کو ایک حرام خور اور بندہء نفس اور شکم پرور اور لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا قرار دیا۔ اور محض تکبر کی وجہ سے مجھے پیروں کے نیچے پامال کرنا چاہا۔ اور بہت سی ایسی گالیاں دیں جو ایسے مخالف دیا کرتے ہیں جو پورے جوش عداوت سے ہر طرح سے دوسرے کی ذلت اور توہین چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا کہ پیش گوئیاں جن پر ناز کیا جاتا ہے کچھ چیز نہیں۔ مجھ کو ہزارہا ایسے الہام اور خوابیں آتی ہیں جو پوری ہو جاتی ہیں۔ غرض اس شخص نے محض توہین اور تحقیر اور دل آزاری کے ارادہ سے جو کچھ اپنے خط میں لکھا ہے اور جس طرح اپنی ناپاک بدگوئی کو انتہاء تک پہنچا دیا ہے۔ ان تمام تہمتوں اور گالیوں اور عیب گیریوں کے لکھنے کے لئے اس اشتہار میں گنجائش نہیں۔ علاوہ اس کے میری تحقیر کی غرض سے جھوٹ بھی پیٹ بھر کے بولا ہے مگر مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے مفتری اور بدگولوگوں کی کچھ پرواہ نہیں، کیونکہ اگرجیسا کہ مجھے اس نے دغا باز، حرام خور، مکار، فریبی اور جھوٹ بولنے والا قرار دیا ہے، اور طریق اسلام اور دیانت اور پیروی آنحضرت ﷺ سے باہر مجھے ثابت کرنا چاہا ہے، اور میرے وجود کو محض فضول اور اسلام کے لئے مضر ٹھہرایا ہے، بلکہ مجھے محض شکم پرور اور دشمن اسلام قرار دیا ہے، اگر یہ باتیں سچ ہیں تو میں اس کیڑے سے بھی بدتر ہوں جو نجاست سے پیدا ہوتا ہے اور نجاست میں ہی مرتا ہے۔ لیکن اگر یہ باتیں خلاف واقعہ ہیں تو میں امید نہیں رکھتا کہ خدا ایسے شخص کو اس دنیا میں بغیر مواخذہ کے چھوڑے گا۔ جو مرید ہوکر اور پھر مرتد ہوکر اس درجہ تک پہنچ گیا ہے کہ جو ذلیل سے ذلیل زندگی بسر کرنے والے جیسے چوہڑے اور چمار (جو شکم پرور کہلاتے ہیں اور مردار کھانے سے بھی عار نہیں رکھتے) ان کی مانند مجھے بھی محض شکم پرست اور بندہء نفس اور حرام خور قرار دیتا ہے۔ اب میں ان باتوں کو زیادہ طول دینا نہیں چاہتا اور خدا کی شہادت کا منتظر ہوں اور اس کے ہاتھ کو دیکھ رہا ہوں اور اس اشارہ پر ختم کرتا ہوں انّما اشکوا بثّی و حزنی الی اللّٰہ و اعلم من اللہ مالا تعلمو ن

(بدر قادیان ۳ مئی ۱۹۰۶ء ص ۱)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں)

اس اعلان سے بلا کسی بیان کے صاف ثابت ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پہلے مرزا جی کے راسخ الاعتقاد مرید تھے، مگر اب جو ہیں وہ ظاہر ہے۔ اب ذرہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا بیان بھی پڑھیئے جو قلمی خط میں ہم کو پہنچا ہے:

جناب من! تسلیم۔

جس خط و کتابت کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مجھ کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا، وہ میں نے چھپوانی شروع کر دی ہے۔ اس سے صاف طور پر معلوم ہو جاوے گا کہ مرزا صاحب کیسے علم و عقل اور کیسے اخلاق کے انسان ہیں۔ میں لکھتا کچھ ہوں اور وہ سمجھتے کچھ ہیں۔ میں ہر امر میں قرآنی آیت پیش کرتا ہوں اور وہ ان کو ردّ کرتے ہیں اور میرا قول قرار دیتے ہیں میں حضرت مسیح الزماں لکھتا ہوں اور وہ مجھے مرتد بتاتے ہیں۔ خداوند عالم قرآن مجید اسلام اور تمام انبیاء کی توہین کر رہے ہیں۔ کروڑھا مسلمانوں کو بلاوجہ خارج از اسلام اور غیر ناجی قرار دیتے ہیں۔ اور تمام عالم کو جہنمی قرار دیتے ہیں۔ وباؤں اور حوادثات کو، خواہ ایکوے ڈور میں ہوں، یا اٹلی میں، یا فارموسا میں، یا سان فرانسسکو میں، خواہ ان کو حضرت جی کی خبر بھی ہو یا نہ ہو، اپنی تکذیب کا ہی نتیجہ قرار دیتے ہیں۔ خداوند عالم ایک باؤلا جھلا اردلی سمجھ لیا ہے جو جوش خیال میں ازخود رفتہ ہوکر مرزا کی خاطر دنیا کو تباہ کرتا پھرتا ہے اور اتنا بھی نہیں سوچتا کہ اس کے اصل مکذب اور دشمن کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن ہیں۔ دنیا میں کہیں تباہی آوے تو خود مرزا اوران کے مرید بغلیں بجاتے اورعید مناتے ہیں کہ یہ ہمارے واسطے ایک نشان ظاہر ہوا ہے۔ اور ہر وقت اس ہوس اورانتظار میں ہیں کہ دنیا تباہ ہو۔ فلاں ہلاک ہو۔ جس قدر زیادہ تباہی آئے اسی قدران کی گہری عید ہو۔ وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ وہ میرے خلاف البدر اور الحکم میں ایک اعلان شائع کر چکے ہیں اور میرا کوئی خط شائع نہیں کیا، اس لئے اصل خط وکتابت آپ کی خدمت میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ بغرض افادہ عام آپ اس تمام خط وکتابت کو تھوڑی تھوڑی کر کے اپنے اخبار میں شائع کرنا شروع کر دیں، یا بطور ریویو کچھ عبارت لکھ کر یہ اعلان شائع کر دیں کہ کل خط وکتابت ایک رسالہ میں جمع ہوگئی ہے جس کا نام الذکر الحکیم نمبر ۴ ہے۔ وہ ایک آنہ بابت محصول ڈاک بھیجنے پر مفت پتہ ذیل سے مل سکتی ہے

مینجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال۔ الراقم: عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ

(مولانا امرتسری لکھتے ہیں) مرزا جی کے اڈیٹرو اور لنگر کے مستفیضو! کیا کہتے ہو اب بھی سمجھ جاؤ اور یاد رکھو یو مئذ یتذ کّر الا نسا ن انّی له الذّ کری (الفجر ۲۳)

لو ان صدور الفعل یبدون للفتی
کاعقابه لم تلفه یتندم

ڈاکٹر صاحب اور مرزا صاحب کا جس مسئلہ میں اختلاف ہوا ہے وہ یہ ہے کہ نبوت محمدیہ کے منکر عمل صالح کر کے مستحق نجات ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ مرزا صاحب منکر ہیں اور ڈاکٹر صاحب قائل۔

مسئلہ کے متعلق تو جمہور کا خیال مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ ہوگا، مگر ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا دعوی مثلیت انبیاء کا غلط ہے

رسول قادیانی کی رسالت
بطالت ہے بطالت ہے بطالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۰۶ء ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزلان در ذکر میرزا قادیان

از نتیجہ طبع جناب مولوی عبدالعزیز
خلف الصدق مولانا غلام رسول مرحوم ساکن قلعہ میہاں سنگھ
بجواب اشعار مندرجہ لوح اخبار الحکم قادیان

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

...

الا اے میرزا آخر ازیں کفراں زیاں بینی
براہ راستی باز آ کہ از دوزخ اماں بینی
گذر ایں ناز و کبر آخر تعلیٰ کن بروں از سر
چو زیں دنیا روی بیروں؟ نہ ایں بینی نہ آں بینی
نہ تو زیبد مسیحائی ز تو اے کاذب و غدار
ستا؟ آں مے سزد زایں امر خود را کراں بینی
کجا معصوم روح اللہ کجاد جال مرجو می
دریں امر یست بعدے از زمیں تا آسماں بینی
چو با آں کلمۃ الرحمٰن نہ گو نہ نسبتے داری
نمیدانم چرا خود را باو از ہم سراں بینی
کجا مرسل کجا کافر چہ با ہم نسبتے دارند
مثیلش کے شوی خود را چوز ایماں بے نشاں بینی
بکن اثبات ایمانت در اول باز کن دعوی
روا نبود بجز ایماں تو خود را.. اہل آں بینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخواں شرف المکان بالمکین کایں قول معقول ست
مکیں را چوں شرف نبود کجا آں درمکاں بینی
ز عدل و سایۂ برطانیہ ہر قصبہ و شہرے
شدہ دار الامان اکنوں نہ تنہا قادیان بینی
وگر چوں کعبہء دار الامان باشد مراد تو
معاذ اللہ کجا کعبہ کجا دیر مغاں بینی
نہ داری شرم از داع الاماں گفتن دہِ خود را
مگر آں دار کفرانست بے شبہ وگماں بینی
ہر انکو رفت نزد تو و بیعت کرد بر دستت
شدہ از اسلامیاں مرتد بسلک کافراں بینی
بکفر خویش مینازی مگر مرگت نیاد آئد
چور روز مرگ پیش آید تو خود را مستہاں بینی
درآنوقتیکہ روحت را ملائک چوں بخود ببرند
برائے روح خود مفتوح نہ باب آسمان بینی
بروز حشر چوں طلبند برہانے طریں دعوی
درآنجا در جواب خویش را عجم اللسان بینی
مددگارے نباشد اندرآندم از مریدانت
مگر ہر یک بحال خویشتن حسرت کناں بینی
نہ نور الدین بکار آئد نہ برہان و نہ امروہی
غرض ہر یک زقرب خود ز دل نفرت کناں بینی
چو اتباعت بھمراہت بدوزخ در فرود آرند
برائے ہر یکے آنجا نہیقی چوں خراں بینی
کنند اظہار رنج و غم زکربت از تہ دلہا
برائے خویشتن ہر یک دراں طعنہ زناں بینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بگو یند ت کہ اے مرزا چو ما را کر دہء گمراہ
چہ تد بیر نجا ت اکنو ن دریں ر نج گرا ں بینی
تو گو ئی من ہمی سو زم شما با شد ہمرا ہم
نہ خود را اندرا ن زندہ و نے از مر د گان بینی
ہمی گو ئم ترا از بہر نصیحت بگذر از الحا د
کزیں الحاد روزے خویشتن را سر گراں بینی
بباغ این جہاں گر چہ دو روزے گشتہء مسرور
و لیکن اندریں بستاں تو روزے ہم خزا ں بینی
بہا ر گل رسد آ خر نخوا ہد ما ند ایں رو نق
نہ مر غا ن نوا سنجان سپس در گلستا ن بینی
نہ یا قوت مفرح حا فظت از مرگ خوا ہد شد
اگر چہ چندروز آ نرا پئے تفریح جان بینی
بوقت کو چ ازیں د نیا نہ ما لت ہیچ کا ر آ ید
اگر چہ در دل خود عز ت آ ن بے کراں بینی
نہ فر زندا ن و خو یشا نت نبا شد نا صری آ ندم
بفکر قسمت اموال ہر یک را دراں بینی
چون نعشت مرد ماں از خا نہ سو ئے مقبرہ آ رند
برا ئے نصرتت آ ند م نہ کس از مر دما ں بینی
چو در زیر لحد بنہا دہ سو ئے خا نہ باز آ یند
نہ از اتبا ع خود یا رے در آ نجا آ نز ما ں بینی
ملا ئک چو ں پر ست ز اسلا م اے عدو دین
ندا نم در جواب شا ن چہ چیزیں بر زباں بینی
چو در د نیا ندانستی چہ اسلا م ست مذہب چیست
جوا بے بر زبان کود مگر ھا ی ھاہ رواں بینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ندا آ ید بقبر آ نگہ کہ ایں کا ذب بقو ل آ مد
بجز آ تش نہ فر شے د یگرے از پر نیا ں بینی
بگیر د تنگ چو ں قبرت بر آرے از گلو فر یا د
و لے آ نجا مگیشے نے و نے خود را معاں بینی
مرا از جا نبت رنجے بخاطر نیست اے مرزا
مگر گوئم مسلمان با ش تا رو ئے جنا ن بینی
ہمی گو ئد ترا عبد العزیز از صدق و از ا خلا ص
بکن تو بہ کہ خود را در حشر از ناجیاں بینی

اڈیٹر اہل حدیث ۔ سعدی لودہانوی سلمہ سے امید ہے کہ مرزا صاحب کے حقوق ادا کرنے کی نیت سے اس نظم کو مخمس یا مسدس اردو میں کریں گے کیونکہ اون کو مرزا صاحب سے قدیمی ایک تعلق ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۰۶ء ص ۳)

مرزا قادیانی سے مباہلہ

جناب مولانا صاحب دام اشفاقہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔

جناب نے جو مضمون بابو علی احمد میاں میری، کلرک کے جواب میں اخبار اہل حدیث میں شائع کیا ہے وہ خاکسار نے اس کو حرف بحرف سنا دیا۔

اصل سوال صرف اتنا ہی تھا کہ جناب مرزا صاحب سے مباہلہ کی درخواست کریں جس پر جناب نے جواب میں تحریر فرمایا کہ مباہلہ شریعت میں جائز نہیں۔

اس پر بابو علی احمد نے قرآن شریف کی یہ آیت پیش کی ہے جس میں جواز مباہلہ کا پایا جاتا ہے:

قل یا ایّہا الّذین ھا دوا ان زعمتم انّکم او لیا ء للہ من دو ن النا س فتمنوا المو ت ان کنتم صا دقین ۔ و لا یتمنّو نہ ابداً بما قدّمت اید یھم و اللہ علیم بالظّا لمین (الجمعة :٦-٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہودیوں کو ارشاد ہے کہ موت کی آرزو کریں اور پھر پیش گوئی ہے کہ کبھی نہیں کریں گے۔

اسی طرح مرزا صاحب ارشاد فرماتے ہیں کہ موت کی آرزو کرو۔ اور پھر اگر مولوی کتنی ہی دعائیں کریں مگر میں ہی کامیاب رہوں گا۔

قرآن شریف کی ایک اور آیت سے بھی مباہلہ ثابت ہوتا ہے جہاں ارشاد ہے کہ ہم اپنی اولاد کو بلاتے ہیں اور تم بھی اپنی اولادوں کو بلاؤ۔ اور پھر دعا مانگو۔

فقط۔ اخبار میں مذکورہ بالا آیات پر روشنی ڈالیں۔

ثناءاللہ کلرک از میاں میر

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری جواباً لکھتے ہیں) اسی مضمون کا ایک کارڈ حافظ عبد القدوس صاحب سہارن پوری کا بھی آیا ہے۔ پس واضح ہو کہ میں نے یہ نہیں لکھا کہ مباہلہ شریعت میں جائز نہیں، اگرچہ مرزا صاحب قادیانی اس کو ناجائز کہتے ہیں۔ دیکھو ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۶۲۔

میں نے تو یہ لکھا تھا کہ ہم تحقیق مذہب کے لئے اس قسم کے مباہلوں کی تعلیم نہیں آئی کہ ہم اس قسم کی دعا کریں کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ دیکھو اہل حدیث امرتسر (۲۵ مئی ص ۴ کالم ۲)

آپ کی پیش کردہ آیت اول پر مرزا صاحب عامل نہیں۔ آپ غور کریں کہاں یہ مضمون کہ مخالفوں سے کہا جائے تم اپنے لئے موت چاہو، جس کی کوئی قید نہیں کہ کتنے دنوں تک مرو گے، اور کہاں یہ مضمون کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔ ان دونوں مضمونوں میں جو فرق ہے وہ اہل علم اور اہل زبان پر مخفی نہیں۔

ہاں اگر مرزا صاحب قادیانی اس آیت پر عمل کر کے اپنے مخالفوں کو موت مانگنے کی درخواست کرتے، تو مسلمان مخالف کہہ سکتے کہ ہمیں موت مانگنے سے چونکہ منع کیا گیا ہے، اس لئے ہم تحقیق مذہب کے لئے خلاف تعلیم مذہب نہیں کر سکتے۔ حدیث صحیح میں ہے جو بخاری کی روایت سے مشکوۃ کتاب الجنائز باب تمنی الموت میں بھی ملتی ہے

لا یتمنی احدکم الموت اما محسناً فلعله یزد خیراً و اما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیئاً فلعلہ ان یستعتب (کوئی تم میں سے موت نہ مانگا کرے کیونکہ اگر وہ نیک ہے تو نیکی زیادہ کر لے اور اگر بد ہے تو شائد توبہ کر لے)

پس اس حدیث کے مطابق ہر ایک مسلمان خصوصاً، اہل حدیث مسلمان، مرزا صاحب قادیانی کی دعوت موت کا جواب دے سکتا ہے کہ موت کی تمنا ہمارے مذہب میں منع ہے۔ یہی سبب ہے کہ آج تک مرزا صاحب قادیانی نے بھی اس قسم کی درخواست نہیں کی جو آیت مرقومہ میں پیغمبر خدا ﷺ نے یہودیوں سے کی تھی۔ کیونکہ مرزا صاحب جانتے ہوں گے کہ میں اپنے مخالف مسلمانوں کو یہ دعوت دونگا تو وہ یہ حدیث پیش کریں گے۔

ہاں یہودیوں میں چونکہ یہ ممانعت نہ تھی، نیز وہ اپنی بدعملی کے خود معترف تھے، اور دل سے پیغمبر خدا کے صدق کے اقراری تھے: چنانچہ ارشاد ہے:

الّذین آ تینا ھم الکتا ب یعرفونہ کمایعرفون ا بنا ء ھم (البقرہ: ۱۴۶) یعنی پیغمبر ﷺ کو ایسا سچا نبی جانتے ہیں جیسا اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں)

اسلیئے ان کی خاموشی اس بنا پر نہ تھی کہ ہم کو ایسی درخواست کرنے سے ہمارا مذہب مانع ہے جیسا کہ عبداللہ آتھم عیسائی کو جب مرزا صاحب نے بعد گذر جانے میعاد پیش گوئی کے قسم کھانے کو کہا تھا تو اس نے عذر کیا تھا کہ انجیل متی میں قسم کھانے سے منع آیا ہے، اس لئے میں تصدیق مذہب کی خاطر مذہب کے خلاف نہیں کر سکتا۔ جس کا کوئی معقول جواب مرزا صاحب قادیانی سے بن نہ پڑا تھا۔

غرض یہودیوں کا قسم سے انحراف کرنا باوجودیکہ ان کے مذہب میں منع نہ تھا، صاف نبوت محمدیہ کے صدق اور ان کی بداعمالی کا ثبوت ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

و لن یتمنوہ ابداً بما قدمت اید یھم و اللہ علیم بالظالمین۔ (الجمعہ: ۷) (یعنی یہودی اپنی بدعملی کے خوف کی وجہ سے ہرگز ہرگز کبھی موت کی خواہش نہ کریں گے اور اللہ بھی ظالموں کو جانتا ہے)۔

پس آیت اول کا جواب تو ہو لیا کہ ہم اس آیت کے مخاطب نہیں ہو سکتے۔ نہ مرزا صاحب اس کے قائل بن سکتے ہیں جب تک کہ احادیث نبویہ کو ایک دم منسوخ نہ کر دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ آیت ثانیہ پر عمل کرنے کے لئے ہم طیار ہیں۔ چنانچہ امرت سر میں اس قسم کا مباہلہ خود مرزا صاحب سے ہو بھی ہو چکا ہے جس کا نتیجہ بفضلہٖ تعالیٰ ایسا ہوا کہ سب دنیا نے جان لیا کہ مرزا صاحب کا انجام بخیر نہیں۔

مگر میں اب بھی ایسے مباہلہ کے لئے طیار ہوں جو آیت مرقومہ سے ثابت ہے۔ لیکن ساری آیت کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مباہلہ سے پہلے مباحثہ بھی ہے اور دلائل سے سمجھا کر پھر کہا گیا تھا کہ

فمن حا جّك فيه من بعد ما جا ئك من العلم فقل تعا لوا ندع ابنا ء نا و ابنا ء كم و نساء نا و نسا ء كم ثمّ نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين (آل عمران: ٦١)

یعنی یہ دلائل سن کر اور مباحثہ کر کے بھی تم سے جھگڑا کریں تو تم ان سے مباہلہ کرو۔

غرض مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری ہوتا ہے کہ اول ازالہ شبہات کیا جائے (دیکھو ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۳۸)۔ پس میں ایسے مباہلہ کے لئے بالکل طیار ہوں جو آیت مرقومہ سے ثابت ہوتا ہے جسے مرزا صاحب نے خود تعلیم کیا ہے۔

واضح رہے کہ یہ میری طیاری آج ہی سے نہیں ہوئی بلکہ ۱۸۹۶ء میں جب مرزا صاحب نے رسالہ انجام آتھم میں مجھ کو مباہلہ کے لئے مدعو کیا تھا تو میں نے ایک خط اس مضمون کا آپ کو بھیجا تھا جس کا ذکر مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم میں حسب عادت شریفہ ادھورے طور سے گالیوں کی بوچھاڑ کے ساتھ کیا ہے۔ جس کو ہم نے بھی اسی اصول پر مبنی سمجھا تھا جو سعدی مرحوم نے بتایا ہے:

چوں حجت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

مختصر یہ کہ جو طریق مباہلہ کا قرآن و حدیث سے ثابت ہے، اس کے لئے تو ہم طیار ہیں۔ اور مرزا صاحب کہتے ہیں اس کا ثبوت قرآن و حدیث میں نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ حوصلہ سے کہتے ہیں کہ آؤ یہ کہو کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ اول تو کوئی مسلمان اہل علم ایسا کرنے کا نہیں۔ دوئم اگر کسی نے کیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاقاً وہ مجھ سے پہلے مر گیا، تو میری چاندی تو کھری ہے۔ اور اگر میں مر گیا تو کوئی کیا میری قبر پر الزام دینے آئے گا۔ مر گئے سو مر گئے۔ الزام کس کو۔ یہ ہیں آپ کی وجوہات مخفیہ جو بقول شخصے

سر مستاں منطق الطیر ست جامی لب ببند
جز سلیمانے نشائد فہم ایں گفتار را

اہل حدیث کے سوا کوئی کم سمجھتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جون ۱۹۰۶ء ص ۳۔۴)

جواب نظم مرزا

نظم مرزا غلام احمد قادیانی مندرجہ الحکم ۱۰/اپریل ۱۹۰۶ء

تم تو ہو آرام میں پر اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو!
ہوگئی ہیں اس کا موجب میری جھٹلانے کے دن
وہ گھڑی آتی ہے جب عیسیٰ پکارینگے مجھے
اب تو تھوڑے رہ گئے دجال کہلانے کے دن

جواب

ہے ہمارا حافظ وناصر وہ رب العالمین
کیوں خدا ہم پر نہوویں عیش دکھلانے کے دن
اپنے قصّے کی تمہیں گر خبر ہوتی بے شبہ
پھر نہ یوں آنکھوں کے آگے آتے گھبرانے کے دن
یہ تو واللہ آپ کے ہاتھوں کی سب کرتوت ہے
ورنہ کیا معلوم تھے قسمت کے پھر جانے کے دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود غضب کرتے ہو تم حق کو نہیں پہچانتے
اس کا موجب ہیں تمہارے کفر پھیلانے کے دن
نام عیسیٰ یوں لکھا اس کا دکھایا یہ ادب؟
ہے یہی ایماں تمہارا ہیں یہ سلجھانے کے دن؟
اس مسلمانی پہ تم اوتار پھرتے ہو بنے؟
ہیں یہی تو آپ کے فی النّار ہوجانے کے دن
کون ہو تیری سوا یوں دشمن ایمان ودین
ڈگمگا کر یوں دکھائے اپنے جھٹلانے کے دن
رودیا ہر طالب حق سن تیری غمازیاں
یہ فریب ومکر اور یہ جال پھیلانے کے دن
یہ طریقہ کیا ہی ہے موزوں برایں ریش وفش
گھر میں بیٹھے بیٹھے ہے لاکھوں کما کھانے کے دن
سچ بتاؤ کیا یہی سمجھے شعار اسلام؟
لوٹ کر کھانے کے اور گمراہ کرجانے کے دن
گریہی حالت رہی تو آرہینگے غافلو!
سب سے پہلے قادیاں کے صاف ہوجانے کے دن
تیری وحدت آگا جب یوں جگر کو چیرتا
تابہ کہ قائم رہیں پھر فتنہ پھیلانے کے دن
جب تلک دعویٰ نبوت ہے رہینگی یہ ضرور
آپ کے گمراہ اور دجال کہلانے کے دن
واہ مسلمان تمہاری نظم بھی ایسی لکھی
جس میں ساری خلق کے مانگے ہیں مرجانے کے دن
اس لئے میں چھوڑ کر لو کروں تجھ سے دعا
فضل سے اورلطف سے اب لا سنبھل جانے کے دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناجات

تجھ سوا کوئی نہیں ہے اے میرے مولا رحیم
فضل سے اب ختم کر دجال کے آنے کے دن
صد تحیات وسلام اس پر کہ جو بتلا گیا
ایسے دجالوں کے سب آنے کی اور جانے کے دن
ورنہ امت کب سمجھتی ایسے دجالوں کے مکر
گر نہ بتلاتا وہ اِس گمراہ کے آنے کے دن
ہم تو عاجز ہیں گناہوں کے ہیں اپنے معترف
فضل سے ہے لامرادیں ساری برلانے کے دن
اپنے مطلب کے لئے یہ دیں کو کرتا ہے خراب
جلد لا یارب تو اس کے ٹھیک ہوجانے کے دن
تیرے بندوں کو تو یہ لینے نہیں دیتا ہے چین
اب تو اس کی خود خبر لے اور دکھا جانے کے دن
دے ہدایت تو اسے چشم بصیرت اس کی کھول
مانگتا ہے سب تیرے بندوں کے مرجانے کے دن
مربھی جائے تو پھر خس کم جہاں سب پاک ہو
اور چلے جائیں تیری خلقت کے گھبرانے کے دن
ہے یہ وہ دیں جس کو تونے کامل واکمل کیا
پھر یہ بدخواہ مانگتا ہے اس کے مٹ جانے کے دن
یہ تو وہ دیں ہے جس کا آپ تو حافظ بنا
پھر یہ دشمن لارہا ہے اس کے مرجھانے کے دن
رکھ ہمیشہ فضل سے اپنے اسے تا دَور حشر
سبزوشاداں اور نہ آویں اس پہ مرجھانے کے دن

الراقم یکے از سابق ارادتمندان مرزا مذکور

(اہل حدیث امرتسر جلد۳۔نمبر۳۴۔مورخہ ۶ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۹ جون ۱۹۰۶ء۔ص:۷-۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا پوتہ علی گڈھ کالج میں

اِس عنوان سے اخبار الحکم قادیان نے اُن لوگوں کے سوالات کے جوابات دیئے ہیں جنہوں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پوتے عزیز احمد کے علی گڈھ کالج میں داخل ہونے پر کئے ہیں کہ اسلامیہ کالج لاہور چھوڑ کر علی گڈھ کیوں گیا اور کہ وہاں کی صحبت کا بُرا اثر اُسے نہو گا؟ وغیرہ۔

مگر اہلحدیث کا اعتراض علی گڈھ کالج کے داخلہ پر نہیں، بلکہ سرے سے اِس نسبت پر ہے کہ عزیز احمد کو مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتا کیوں کہا جاتا ہے۔ جب کہ عزیز احمد کے والد ماجد مرزا سلطان احمد ہی کو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے بیٹوں کی فہرست میں نہیں لکھا۔ تو اُس کے بیٹے کو پوتہ کیوں کہا جاتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب مواہب الرحمٰن صفحہ اخیر پر لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے چار بیٹے دیئے ہیں حالانکہ مرزا سلطان احمد اور اُن کے بھائی مرزا فضل احمد کو بیٹوں میں گنتے تو چھ ہوتے۔ پھر یہ آج کیا بات سننے میں آتی ہے کہ مرزا سلطان احمد کے بیٹے مرزا عزیز احمد کو مرزا غلام احمد قادیانی کا پوتہ کہا جاتا ہے؟ شرم۔

شائد ناظرین کو خیال ہو کہ یہ کیا بات ہے کہ جب مرزا سلطان احمد، مرزا غلام احمد قادیانی کا بیٹا ہے۔ بیٹا بھی ایسا لائق بیٹا کہ آج اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر (ڈپٹی) ہے۔ پھر کیوں ایسے لائق بیٹے کو مرزا غلام احمد صاحب نے بیٹوں میں نہیں گنا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا من گھڑت اصول ہے کہ جو کوئی میرا مخالف ہے وہ ناجائز مولود ہے۔ اسی غلط اصول پر شائد بنا کر کے لائق بیٹے کو اولاد سے الگ کر دیا ہے۔ کیوں کہ مرزا سلطان احمد، مرزا صاحب قادیانی کو مسیح مہدی نہیں مانتے۔

بہر حال یہ ایک عقدہ لاینحل ہے کہ جس شخص کو اپنا بیٹا نہیں بنایا گیا اُس کے بیٹے کو پوتا کیوں کہا گیا۔ کیا الحکم اس کا جواب بھی دے گا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جون ۱۹۰۶ء ص:۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکم قادیان اور وکیل امرتسر

آج کل ہمارے قادیانی پہلوان الحکم کی توجہ ہمارے معزز (اخبار) وکیل امرت سر پر ہورہی ہے۔ آپ نے اپنے معمولی مسیحائی رنگ میں آن کر کم زبان وکیل کو خوب سنائی ہیں۔ بے حیا، بے سمجھ، بے ایمان، بے غیرت، جاہل وغیرہ تو ان کی الہامی مشین میں ہمیشہ چھپتے رہتے ہیں۔ ممکن ہے (اخبار) وکیل بھی ان کا جواب دے۔ مگر ہم تو الحکم قادیان سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ تمہارے مسیح، مہدی اور کرشن گوپال جی مہاراج کا سرکلر تو یہ تھا کہ

تم اہل حدیث امرتسر اور دیگر مخالفوں میں سے کسی کا جواب ندو، خدا نے یہ فیصلہ خود اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔ تمہارا جواب خدا کے جواب سے بڑھ کر نہیں ہوگا۔

اس پر تم نے خود بھی اقرار کیا تھا کہ آج سے خدا کے مامور کی اطاعت میں ہم کبھی کسی مخالف کا جواب نہ دیں گے۔ اب یہ کیا بات کہ تم نے توبہ توڑ دی۔ گو اہل حدیث امرتسر کی نسبت تو ابھی تک بحال ہے مگر معزز اور شریف وکیل سے کیوں تو تو میں میں پر آ گئے۔ کیا کہیں استاد کا قول تو نہیں سن لیا

شب کو مئے خوب سی پی صبح اٹھتے توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

کیا الحکم اس حکم مسیحائی کا کوئی ناسخ پیش کر سکتا ہے؟ شائد وہ حکم خاص اہل حدیث امرتسر کے حق میں تھا۔ بہت خوب۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٦۔ جولائی ۱۹۰٦ء ص ۳)

سوال: مرزا قادیانی نے جو تصویر اتروائی ہے اس کی نسبت شریعت کیا کہتی ہے اور کیا تصویر اتارنا یا باعزاز رکھنا گناہ کبیرہ ہے یا نہیں۔ بابو عبدالحی از کوہاٹ

جواب (از اڈیٹر اہل حدیث): تصویر اتروانے اور رکھنے سے حدیثوں میں سخت منع آیا ہے بخاری مسلم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ہے اشد الناس عذا باً عند الله المصورون یعنی قیامت کے روز سخت عذاب مصوروں کو ہوگا ۔ایک حدیث میں ہے کہ جس گھر میں تصویریں ہوں اس گھر میں خدا کی رحمت خاصہ کا نزول نہیں ہوتا ۔ احادیث میں تو اس سے منع آیا ہے رہے مرزا صاحب قادیانی سو، اون کو کون منع کرے جب کہ وہ (بزعم خود) مہدی مسیح کرشن نبی رسول اللہ اور ابن اللہ ہیں ان کا اصول ہے کہ میرا حکم خدائی حکم ہے میں جس حدیث کو غلط کہوں غلط ہے جس کو صحیح کہوں صحیح ہے ۔ پس ایسے شخص کو کون روک سکتا ہے بعض لوگ پیسہ روپئہ وغیرہ کی تصویریں رکھنے سے تصویر کے رکھنے کا جواز سمجھا کرتے ہیں سواسکا جواب یہ ہے کہ الضرورة تقدر بقدر ھا ضرورت اپنے اندازہ ہی پر رہا کرتی ہے مثلاً ایک شخص کسی لق ودق جنگل میں ہے جہاں پر کوئی چیز کھانے کی میسر نہیں ہوسکتی تو بحکم قرآن اس کو سور مردار وغیرہ کھانا جائز ہے مگر آبادی میں آن کر جائز نہیں ۔اسی طرح روپئہ پیسہ پر جو تصویر ہے سلطنت کے حکم کی مجبوری سے ہے لیکن بالاختیار ایسا کرنا جائز نہیں ۔

(اہل حدیث امرتسر ۶ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۹)

امرتسر میں ڈاکٹر عبدالحکیم کا لیکچر

حکیم محمد الدین امرتسریؒ بتاتے ہیں:

ڈاکٹر (عبدالحکیم خان پٹیالوی) صاحب بیس سال مرزا قادیانی کے مرید رہے، ایسے ویسے نہیں بلکہ ایسے کہ قریبا تین سو روپیہ سالانہ چندہ دینے والے تھے۔ اب کچھ دنوں سے علیحدہ ہوگئے ہیں۔ علیحدہ بھی ایسے ہوئے ہیں کہ جا بجا مخالفت کے لیکچر دیتے ہیں۔ امرتسر میں بھی اہالی شہر کی درخواست پر آپ دوبارہ تشریف لائے اور انجمن نصرت السنہ کے انتظام سے ۱۳ جولائی کو لیکچر دیا۔

آپ نے لیکچر شروع کرتے ہی فرمایا کہ اگر سوال ہو کہ باوجود لکھا پڑھا اور صاحب قلم ہونے کے میں کیوں اتنی مدت تک مرزائی رہا اس کا جواب یہ ہے کہ دجال کا فتنہ بھی بہت بڑا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ہر ایک نبی دجّال کے فتنہ سے ڈراتا گیا۔ یہ کہہ کر ڈاکٹر صاحب نے دجال کی تمام صفات مرزا صاحب قادیانی پر چسپاں کر کے دکھائیں۔ ضمناً آپ کی پیشگوئیوں کا بھی ذکر کیا۔ یہ بھی فرمایا کہ مرزائیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جب میری تحریرات کا جواب نہ ہوسکا تو مجھے بدنام کیا۔ کہ میں رسالت سے منکر ہوں (معاذ اللہ)۔ یہ مجھ پر سراسر بہتان ہے۔ میں رسالت سے ہرگز منکر نہیں ہوں۔

اثناء تقریر میں آپ نے بڑے دعویٰ سے کہا کہ مرزا نہ عربی جانتا ہے نہ اچھی اُردو۔ اس کو قرآن دانی کا بہت بڑا زعم ہے بیشک میرے سامنے بیٹھ کر تفسیر لکھے۔ پھر کہا کہ مرزا تو بڑا چالباز، مکار اور دجال ہے البتہ اُس کے بعض مرید بیشک مخلص ہیں مگر اس عیار کے پھندے میں پھنس رہے ہیں۔ اس کی عیاریوں کا سمجھنا کوئی آسان کام نہیں۔ پھر یہ بھی اعلان کیا کہ میری جن کتابوں میں مرزا کی تائید پائی جاتی ہے مَیں نے ان کی اصلاح چھپوائی ہے جس صاحب کے پاس وہ کتابیں ہو وہ اصلاحی پرچے مجھ سے طلب کرلیں۔

آپ کے لیکچر کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب نے بیان کیا کہ مرزا صاحب کہا کرتے ہیں کہ میری نبوت کو منہاج نبوت پر جانچو۔ لیجئے ہم جانچتے ہیں۔ بخاری کی حدیث ہے کہ ہرقل شاہ روم نے کفار مکہ سے سوال کیا تھا کہ هل يرتد احد منهم سخطة لدينه یعنی کوئی شخص اس نبی (علیہ السلام) پر ایمان لاکر اس کے دین کو ناپسند سمجھ کر مرتد بھی ہوتا ہے؟ جواب ملا کہ نہیں۔ بادشاہ نے کہا کہ یہی سنت نبیوں کی تھی کہ اُن کے اصحاب میں سے اُن پر ایمان لانے کے بعد اُن کی دین کو ناپسند سمجھ کر مرتد کوئی نہیں ہوتا تھا۔ پس جب ڈاکٹر صاحب مرزائی نبوت پر ایمان لاکر الگ ہوئے تو اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ ؎

رسول قادیانی کی رسالت جہالت ہے جہالت ہے جہالت

اس کے بعد جلسہ برخواست ہوا۔ ڈاکٹر صاحب نے ایک رسالہ اسی مضمون پر المسیح الدجال لکھا ہے جو مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال سے ملتا ہے۔

(حکیم محمد الدین امرتسری)

(اہل حدیث امرتسر جلد۳۔ نمبر۳۷۔ مورخہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۹-۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور احمد مسیح دہلوی

مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

۲ مئی ۱۹۰۶ء کی ڈاک میں ۱۰ بجے کے قریب دہلی سے آیا ہوا مجھے ایک پیکٹ ملا جو احمد مسیح واعظ نے شائع کیا ہے اور جس میں میرے ساتھ مباہلہ کی درخواست کی ہے۔ اگر چہ ایک عرصہ گذر چکا ہے کہ میں اللہ کے الہام اور ایماء کے موافق اس ذریعہ سے تمام پادریوں اور دوسرے مخالفین اسلام پر حجت پوری کر چکا ہوں، اور کوئی شخص مباہلہ کے لئے نہیں آیا۔ پادریوں نے تو ہمیشہ یہ عذر کر کے ہی اس پیالہ کو ٹالا کہ ہمارے مذہب میں درست نہیں۔ مگر اب معلوم نہیں کہ احمد مسیح نے اس کے جواز کا فتویٰ کہاں سے حاصل کیا۔..

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک گمنام آدمی سے مباہلہ کا کیا فائدہ ہوگا..

اور علاوہ بریں وہ تو پہلے ہی سے اندھا ہے...

اور کوئی وجہ نہیں بتاتا کہ وہ میر قاسم علی سے کیوں مباہلہ نہیں کرتا جب کہ مباحثہ اسی سے کیا ہے...

اگر میرے ساتھ ہی مباہلہ ضروری ہے، تو میں اس کی درخواست کو اس صورت میں منظور کرسکتا ہوں جب لاہور، کلکتہ، مدراس اور بمبئی کے بشپ صاحبان ..ایسی درخواست کریں۔ کیونکہ اس صورت میں مباہلہ کا اثر تمام قوم پر ہوگا..

پس اگر احمد مسیح میرے ہی ساتھ مباہلہ کا شائق ہے ..تو اس کا فرض ہے کہ وہ مذکورہ بالا بشپ صاحبان کی دستخطی درخواست میرے پاس بھجوا دے..

مرزا غلام احمد ۵ مئی ۱۹۰۶ء

(بدر ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء ص ۱۔۲، مجموعہ اشتہارات۔ ج ۳۔ ص ۵۵۴۔۵۵۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

آج میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مباہلہ کے واسطے خود احمد مسیح نابینا کے بالمقابل ہی طیار ہوں۔ بشپ صاحبان اگر پسند نہیں کرتے تو وہ بالمقابل اپنا نام پیش نہ کریں بلکہ اپنی تحریری سند دے کر بذریعہ چھپے ہوئے اشتہار کے اخبار پائونیر یا سول میں صرف یہ شائع کر دیں کہ احمد مسیح کا مغلوب ہونا ہر چہار بشپ صاحبان کا مغلوب ہونا سمجھا جاوے گا۔...

مکرراً یہ کہ اگر ہر چہار بشپ منظور نہ کریں تو صرف لاہور کے بشپ صاحب کی ہی تحریر کافی سمجھی جائے گی۔ مرزا غلام احمد ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء

(بدر ۱۷ مئی ۱۹۰۶ء ص ۳۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۵۵۶۔۵۵۷)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دہلی میں ایک حافظ احمد مسیح عرصہ سے عیسائی ہیں۔ اُن کی طبیعت میں مذہبی مناظروں کا ذرہ شوق ہے۔ ہوتے ہوتے دہلی میں کہیں مرزائیوں سے بھی اُن کی گفتگو ہوگئی۔ گفتگو کا انجام یہاں تک پہنچا کہ حافظ جی نے مرزا صاحب کو ''مباہلہ'' کیلئے بلایا۔

کہاں تو مرزا صاحب ہمیشہ اپنے مخالفوں کو مباہلہ کے لئے بلایا کرتے تھے (گو ان کی تیاری پر چُھپ بھی جاتے ہیں) کہاں یہ حالت ہوگئی کہ حافظ احمد مسیح خود ان کو مباہلہ کے لئے بلاتے ہیں۔ جس کی جواب میں مرزا جی نے اشتہار دیا کہ میں حافظ احمد مسیح سے تب مباہلہ کرونگا کہ اُس کے ساتھ فلاں فلاں پادری اور بشپ ہوں تاکہ مباہلہ کا اثر سب قوم پر پڑے۔ اِس کے جواب میں حافظ احمد مسیح نے پھر ایک اشتہار دیا جس میں کئی ایک طرح سے جواب دیئے کہ تمہارا یہ لکھنا کہ فلاں فلاں پادری اور بشپ میرے ساتھ ہوں۔ گویا مباہلہ کو ٹلانا ہے یہ ہے وہ ہے۔

اِس میں شک نہیں کہ احمد مسیح کا دعویٰ سچا ہے، مگر نہ اور کسی دلیل سے بلکہ اُس ایک ہی دلیل سے جو اہل حدیث بتلادے گا جس کا بتلانا خاص اہلحدیث امرتسر کا حق ہے۔ یہی تو باعث ہے کہ اخبار اہلحدیث امرتسر کے سامنے مرزا جی اور مرزا جی کے ایڈیکانگ دم بخود ہیں اور سرکلر ہورہے ہیں کہ اہل حدیث امرتسر کا جواب مت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو۔ کیوں؟ اس لئے کہ پوری پتہ کی کہتا ہے۔

سنو! مرزا جی نے ایک دفعہ پہلے مباہلہ کیا ہے۔ کس سے؟ صوفی عبدالحق غزنوی حال ساکن امرتسر سے۔ اُس کے ساتھ کون بڑے بڑے علماء تھے؟ کوئی نہیں۔ بلکہ وہ اکیلا تھا۔ کسی اور کی شہادت تو تم کاہے کو سنو گے، خود تمہاری ہی شہادت پیش کرتا ہوں۔ پس سنو! رسالہ ریویو قادیانی بابت جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۱۲۰ پر لکھا ہے کہ:

> ''آتھم کے مباحثہ کے بعد (یہ بھی غلط، بعد نہیں بلکہ درمیان میں) عبدالحق غزنوی نے آپ (مرزا جی) سے بمقام امرت سر مباہلہ کیا۔ مگر یہ مباہلہ صرف عبدالحق کی طرف سے تھا۔''

پس جس طرح تم نے پہلے صرف عبدالحق سے مباہلہ کیا، اسی طرح اب صرف احمد مسیح سے کرو۔ پہلی نظیر کافی ہے۔ پس اب حافظ احمد مسیح سے مباہلہ نکرنے کی وجہ بجز اس کے کیا ہے کہ کرشن جی نے سمجھا کہ پہلے مباہلہ میں چونکہ عبدالحق اکیلا مقابل تھا، اس لئے اُس کی صحت سلامتی سے کوئی داؤ نہ چلا کہ کسی در پر مباہلہ کی آفت گراتے۔ لہذا بہتر سمجھا کہ آئندہ کو ایک جماعت کثیر سے مباہلہ ہو۔ ممکن ہے اُن میں سے کوئی خود مرے، کِسی کا کوئی متعلق مرے یا بیمار ہو۔ نزلہ ہو یا زکام ہو۔ طاعون ہو یا ہیضہ ہو۔ تپ ہو یا کھانسی ہو۔ مقدمہ ہو یا شہادت ہو۔ غرض کچھ نہ کچھ تو بہتوں میں ضرور ہو کر رہیگا۔ بس پھر تو یاروں کی چاندی کھری ہے۔ حمقا تو پہلے ہی سے تیار ہیں کہ سنتے ہی کہیں آمنّا وصدقنا فاکتبنا مع الشّاھدین... سچ ہے:

چو احمق در جہاں باشد کسے بے زر نمی ماند

مختصر یہ کہ حافظ احمد مسیح کا دعویٰ صحیح اور قادیانی کا اشتہار محض فرار ہے۔ پس حافظ صاحب کو چاہیئے کہ صوفی عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کی نظیر پیش کر کے مرزا جی سے مباہلہ کا تقاضا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد۳۔ نمبر۳۷۔ مورخہ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۲۴ھ مطابق ۲۰ جولائی ۱۹۰۶ء ص:۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دجل

مکرم معظم جناب مولانا صاحب.. السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ذیل کے اشعار مرزا غلام احمد قادیانی نے ولی نعمت اللہ صاحب کی تصنیف اور پیش گوئی ظاہر کر کے اپنی صداقت کی دلیل قائم کی ہے۔ درحقیقت چند اشعار سے شبہ پڑتا ہے۔ چونکہ جناب کے سوا اس بارہ میں اور کسی سے جواب کی توقع نہیں، اس لئے التماس ہے کہ یا تو اس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر میں چھاپ دیا جائے، ورنہ بصیغہ بیرنگ مجھ کو جواب عنایت ہو۔ مشکور ہونگا

قدرت کردگار مے بینم
حالت روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمے گوئم
بلکہ از کردگار مے بینم
در خراسان و مصر و شام و عراق
فتنہ و کار زار مے بینم
ہمہ را حال مے شود دیگر
گر یکے در ہزار مے بینم
قصہ بس غریب مے شنوم
غصہء در دیار مے بینم
غارت و قتل لشکرِ بسیار
از یمین و یسار مے بینم
بس فرو مایگان بے حاصل
عالم و خواند کار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب دین ضعیف می یابم
مبدعِ افتخار مے بینم
دوستانِ عزیز ہر قومے
گشتہ غمخوار خوار مے بینم
منصب و عزل تنگ چہ عمال
ہر یکے را دو بار مے بینم
ترک و تاجیک را بہم دیگر
خصمی گیر دار مے بینم
مکر و تزویر و حیلہ در ہر جا
از صغار و کبار مے بینم
بقعہء خیر سخت گشت خراب
جائے جمع شرار مے بینم
اند کے امن گر بود امروز
در حد کوہسار مے بینم
گرچہ مے بینم ایں ہمہ غم نیست
شادیء غم گسار مے بینم
بعد امسال چند سال دگر
عالمے چون نگار مے بینم
بادشاہ مشام دانائے
سرورِ با وقار مے بینم
حکم امثال صورتے دگر ست
نہ چو بیدار وار مے بینم
غین و رے سال چون گزشت
از سال بو العجب کار و بار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گہ در آئینہء ضمیر جہاں
گرد و زنگ و غبار مے بینم

ظلمتِ ظلم ظالمانِ دیار
بے حد و بیشمار مے بینم

جنگ و آشوب فتنہ و بیداد
درمیان و کنار مے بینم

بندہ را خواجہ وش ہمے یابم
خواجہ را بندہ وار می بینم

ہر کہ او بار یار بود امسال
خاطرش زیرِ بار مے بینم

سکہ نو زنند بر رخِ زر
در ہمش کم عیار مے بینم

ہریک از حاکمان ہفت اقلیم
دیگرے را دو چار مے بینم

ماہ را روسیاہ مے نگرم
مہر را دل فگار مے بینم

تاجر از دور دست وبے ہمراہ
ماندہ در رہگذار مے بینم

حال ہند خراب مے یابم
جورِ ترک و تتار مے بینم

بعض اشجار بوستان جہاں
بے بہار و ثمار مے بینم

ہم دلی و قناعت و کنجے
حالیا اختیار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غم مخور زانکہ من دریں تشویش
خرمی وصلِ یار مے بینم
چوں زمستاں بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
بندگانِ جناب حضرت او
سر بسر تاجدار مے بینم
بادشاہ تمام ہفت اقلیم
شاہ عالی تبار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر
علم و حلمش شعار مے بینم
ید بیضا کہ با او تابندہ
باز با ذوالفقار مے بینم
گلشن شرع را ہمے بوئیم
گل دیں را ببار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من
دورِ آن شہسوار مے بینم
عاصیان از امام معصوم
خجل و شرمسار مے بینم
غازی دوستدار دشمن کش
ہمدم و یار غار مے بینم
زینت شرع رونق اسلام
محکم و استوار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گنجِ کسری و نقد اسکندر
ہمہ بر روئے کار مے بینم
بعد ازاں خود امام خواہد بود
بس جہاں را مدار مے بینم
ا ح م و دال مے خوانم
نامِ آں نامدار مے بینم
دین و دنیا از و شود معمور
خلق زو بختیار مے بینم
مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم

(ذیل کے اشعار اس شمارے میں نہیں ہیں انہیں تائید آسمانی سے نقل کیا گیا ہے بہاء)

ایں جہاں را چو مصر مے نگرم
عدلِ او را حصار مے بینم
ہفت باشد وزیر سلطانم
ہمہ را کامگار مے بینم
بر کفِ دست ساقی وحدت
بادہء خوش گوار مے بینم
تیغ و آہن دلان زنگ زدہ
کند و بے اعتبار مے بینم
گرگ با میش شیر با آہو
در چرا با قرار مے بینم
ترک عیار سست مے نگرم
خصم او در خمار مے بینم
نعمت اللہ نشست بر کنجے
از ہمہ بر کنار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابعدار احمد خان ویٹری دفع دار۔ ٹرانسپورٹ کور نمبر ا۔ پشاور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری جواباً لکھتے ہیں:

اس قصیدہ کا کیا ثبوت کہ نعمت اللہ مرحوم کا لکھا ہوا ہے۔

پھر اسکا ثبوت کیا کہ نعمت اللہ مرحوم واقعی کوئی اہل الہام تھا۔

پھر اس میں مرزا صاحب کا کیا تعلق؟ اس میں تو ایک ایسے بزرگ کی خبر دی گئی ہے جو اخلاق حمیدہ واعلی درجہ کے مثل پیغمبر ﷺ کے رکھتا ہوگا۔ اور مرزا صاحب کے اخلاق حمیدہ کے تو کیا کہنے ہیں۔ جھوٹ بولنا، وعدہ خلافی کرنا، جھوٹے الہام گھڑنا وغیرہ وغیرہ تو آپ کے بائیں ہاتھ کے کھیل ہیں۔

علاوہ اسکے شاہ نعمت اللہ مرحوم کے کئی ایک قصیدے مشہور ہو رہے ہیں۔ ایک تو یہی ہے جو اوپر مرقوم ہوا، اور ایک دو اور بھی ہیں جو درج ذیل ہیں:

قصیدہ از ولی نعمت اللہ صاحب مرحوم کشمیری

راست گویم بادشاہے در جہاں پیدا شود
نام او تیمور شاہ صاحب قران پیدا شود
بعد زان میراں شہے کشور ستاں گردد پدید
والی صاحب قِران اندر جہاں پیدا شود
بعد زیں گردد عمر بن شیخ مالک ویں زمین
در زمانش عیش و عشرت بیگماں پیدا شود
شاہ بابر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
ایں بدنیا والی ہندوستان پیدا شود
از سکندر چوں رسد نوبت بابراہیم شاہ
زیں یقین واں فتنہء در ملک آن پیدا شود
بعد نوبت بر ہمایوں میرسد از لا یزال
ہمدراں افغان یکے از آسمان پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
زانکہ نامش شیر شاہ اندر جہاں پیدا شود
میرود در ملک ایراں پیش اولاد رسول
تا کہ قدر ومنزلت آن قدر داں پیدا شود
تا زمانے آنکہ لشکر آورد آن سوئے ہند
شیر شاہ فانی شود پس پسر آں پیدا شود
پس ہمایوں بادشاہ در ہند قابض میشود
بعد ازاں اکبر شہے کشور ستاں پیدا شود
بعد ازاں شاہے جہانگیر ست گیتی را پناہ
اینکہ آمد در جہاں بدرِ جہاں پیدا شود
چوں کند عزم سفر آں ہم سوئے دار البقا
ثانی صاحب قِراں شاہِ جہاں پیدا شود
پیشتر از قرن کمتر چہل شاہی میکند
تا کہ پسرش خود بہ پیشش ہمدراں پیدا شود
تفرقہ گردد بعالم ملک او گردد خراب
ایں عجب ہائے شنو کز آنزماں پیدا شود
راستی کمتر شود کذب و دغل گردد فزوں
دوست دشمن گردد و شک اندراں پیدا شود
بعدہٗ پسرش دہد آوازہٗ اندر جہاں
والی در خلق عالم بیگماں پیدا شود
خلق راضی جملہٗ در دور او گردد فزوں
بر جراحت ہائے عالم مرہماں پیدا شود
ایں چنیں در چند سالے پادشاہی او کند
او فنا گردد ز عالم پسر آں پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از طفیل مقدمش آید جہاں در اعتدال
ایں پسر آید پس از سروے ازاں پیدا شود
نادر از ایران آید اوستاند ملک ہند
قتل دہلی ہم بزور تیغ آں پیدا شود
بعد زاں شاہے قوی زور است احمد پادشاہ
او بملک ہند آید حکمراں پیدا شود
چوں کند عزم سفر سوئے بقا آں بادشاہ
فتنہء در خاندانش بیگماں پیدا شود
قوم سکھاں چیرہ دستی میکند بر مسلماں
تا چہل ایں جور و بدعت اندراں پیدا شود
بعد ازاں گردد نصاری ملک ہندوستان تمام
تا صدی حکمش میاں ہندوستان پیدا شود
چوں شود در عہد آنہا جور و بدعت را رواج
شاہ غربی بہر قتلش بیگماں پیدا شود
قاتل کفار باشد آن شہ شیر علی
حامی دین محمد پاسباں پیدا شود
فتح یابد شاہ غربستاں بزور تیغ وجہد
قوم عیسی را شکستے بیگماں پیدا شود
غلبہ اسلام باشد تا چہل در ملک ہند
بعدہ دجال ہم از اصفہان پیدا شود
از برائے دفع دجالے بتو گوئم شنو
عیسی آمد مہدی آخر زماں پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجرت بود تا ایں گفتہ شد
در ہزار و سہ دو صد و ہشتاد آن پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگہی شد نعمت اللہ شاہ را ز اسرار غیب
گفتۂ او بیگماں بر مردماں پیدا شود

یہ سب باتیں حسن عقیدت کی ہیں، ورنہ کیا ثبوت کہ نعمت اللہ شاہ کشمیری کون تھے۔ پھر یہ قصیدہ اونہی کا ہے۔ اگر ہے، تو واقعی الہام سے کہا ہے۔ علاوہ اس کے قصیدہ مذکور اپنی اندرونی شہادت سے بھی غلط ٹھہرتا ہے۔ چنانچہ یہ شعر

بعد ازاں گردد نصاریٰ ملک ہندوستان عام
تا صدی حکمش میاں ہندوستاں پیدا شود

قطع نظر شعر کی لفظی اور معنوی غلطیوں کے، اس کی خبر بھی غلط ہے۔ کیونکہ عیسائیوں کی حکومت اس ملک میں سو سال تک لکھی ہے اس سے بعد زوال ہوگا حالانکہ نصاریٰ کی سلطنت ہندوستان پر سو سال سے پہلے کی ہے۔ سچ ہے

علم غیبی کس نمے داند بجز پروردگار
ہر کہ گوئد من بدانم تو ازو باور مدار
مصطفیٰ ہرگز نگفتے تا نگفتے جبریل
جبرئیلش ہم نگفتے تا نگفتے کردگار

اس کے علاوہ شاہ نعمت اللہ مرحوم کا قصیدہ ایک اور بھی مشہور ہے جو ایک کشمیری کے ذریعہ سے ہمارے پاس پہنچا ہے۔ جس کا مطلع یوں ہے:

چوں آخر زمانہ آید بایں زمانہ
شہباز سدرہ بینی در دست روزگانہ

اس قصیدہ میں ایک دو شعر یوں ہیں

مردے ز نسل ترکاں رہزن شود چو شیطان
گوید دروغ دستاں در ملک ہندیانہ
دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

اس قصیدے میں مرزا صاحب قادیانی اور ان کے پیر و مرشد سر سید احمد خان علی گڈھی کا نام لے کر ردّ کیا گیا ہے۔ اور ان دونوں کو گمراہ کنندہ کہا گیا ہے۔ تو کیا مرزا جی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعروں کو بھی مانیں گے؟

قصیدہ اول میں، ا۔ح۔م۔د، سے اگر احمد مراد ہو، تو مرزا صاحب قادیانی پر کسی طرح چسپاں نہیں ہوسکتا کیونکہ ان کا نام غلام احمد ہے، احمد نہیں۔

اگر احمد ہے تو پچھلے قصیدے میں دو احمدوں کو ملحد کہا گیا ہے۔ کیا مرزا صاحب قادیانی اس لقب کو پسند کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔اگست ۱۹۰۶ء ص ۶۔۷)

(ایک قصیدہ بدر۔قادیان، ۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں صفحہ ۴ پر بھی شائع ہوا، جو یوں ہے:

راست گویم بادشاہے در جہان پیدا شود
نام تیمورے بود صاحب قران پیدا شود
بعد ازاں مرزا محمد وارثش گردد پدید
وائے صاحب قران اندر در زمان پیدا شود
چون کند عزم سفر او از فنا سوئے بقا
بعد ازاں اخواں شاہ انس و جان پیدا شود
بعد ازاں گردد عمر شاہنشہِ مالک رقاب
گردد آں ہم مدعیّش ہم دراں پیدا شود
شاہ نادر بعد ازاں در ملک کابل بادشاہ
پس بدہلی وائے ہندوستان پیدا شود
از سکندر چوں رسد نوبت بابراہیم شاہ
ایں یقین دان فتنہء در ملک آن پیدا شود
حادثہ رو آورد سوئے ہمایوں بادشاہ
آں کہ نامش شیر شاہ باشد ہماں پیدا شود
میرود در ملک ایران پیش اولاد رسول
تا کہ قدر و منزلت زاں قدر واں پیدا شود
شاہ شاہاں مہربانیہا کند بر حال او
تا وقار و عزتش چوں خسرواں پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا زماں آ نکه او لشکر بیارد سوئے ہند
شیر شاہ فانی شود، یورش براں پیدا شود
پس ہمایوں میرسد در ہند و قابض میشود
بعد ازاں اکبر شه کشور ستاں پیدا شود
بعد ازاں شاہ جہانگیر است گیتی را پناہ
وارث او در جہاں شاہجہان پیدا شود
چوں کند عزم سفر زیں جا سوئے دار البقا
ثانی صاحب قران شاہ جہان پیدا شود
بیشتر از قرن کمتر از چہل شاہی کند
تا که پورش خورد پیش آں کلاں پیدا شود
برختہا گردد بعالم، ملک او گردد خراب
از عجائب ہا چه گرداب جہاں پیدا شود
در تحیر خلق افتد چوں جہاں گردد چنیں
مہترے از آسمان آتش فشان پیدا شود
راستی کمتر شود کبر و دغل گردد فزوں
دوست دشمن میشود شک اندراں پیدا شود
ہم چناں دو عشر یا سه بادشاہی او کند
تا ز فرزندان کوچک بعد ازاں پیدا شود
او برادر بر کند از حکم خود اندر جہان
والئے از خلق عالم سر فشان پیدا شود
اندریں آید قضا از آسمان گردد پدید
وانکه نام او معظم بے گماں پیدا شود
خلق را فی الجملہ اندر دور رو گردد سکون
مرہمے بر زخم ہائے مردماں پیدا شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایں چنیں تا چند سال او پادشاہی را کند
عاقبت از کوشکے ابدالیاں پیدا شود
از طفیل مقدمش در دور گردد اعتدال
غم بدر گردد ز عالم خوش جہاں پیدا شود
ہم چنیں دہ عشر یک سال او بود آخر فنا
آں پسر آید دریں شاہ زماں پیدا شود
نادر آید ہم ز ایراں اوستاند ملک ہند
قتل دہلی پس بزور تیغ آں پیدا شود
چوں کند عزم سفر سوئے بقا ایں بادشاہ
رخنہ اندر خاندانش زیں میان پیدا شود
بعد ازاں شاہ قوی زور است گیتی را پناہ
او بملک ہند آید حکم آں پیدا شود
قوم سکھاں جبر دستیہا کند بر مسلمین
تا چہل ایں دور بدعت اندر آن پیدا شود
بعد ازاں گیرد نصاریٰ ملک ہندوستان تمام
تا صدی حکمش میان ہندیاں پیدا شود
از برائے دفع دجالے ہے گویم شنو
عیسی احمد مہدی آخر زمان پیدا شود
پانصد و ہفتاد ہجری تا زمن ایں گفتہ شد
یک ہزار و دو صد و ہفتاد آن پیدا شود

تمام شد قصیدہ حضرت ولی نعمت اللہ کشمیری

یاد رہے کہ یہ قصیدہ درج ذیل نوٹ کے ساتھ نقل کیا گیا ہے:

نعمت اللہ ولی کی پیش گوئی دربارہ مسیح موعود

برادرم محمد ظہور الدین صاحب اکمل آف گولیکے نے نعمت اللہ ولی کے قصیدے کا ایک نسخہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے بھیجا ہے۔ یہ نسخہ اس نسخہ سے مختلف ہے جو حضرت مرزا نے اپنی کتاب نشان آسمانی میں شائع فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔اس نسخہ میں جس قدر تفصیل نام بنام لکھی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صحیح اور اصلی نہیں کیونکہ پیش گوئیوں کا عموماً یہ رنگ نہیں ہوتا۔لیکن کم از کم یہ نسخہ ۱۲۷۰ ہجری سے پہلے کا لکھا ہوا ہے اور حضرت مرزا صاحب کے دعاوی سے پہلے کی لکھی کتابوں میں پایا جاتا ہے اور اس سے اور نہیں تو یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ مسیح اور مہدی کا عام انتظار جمہور اہل اسلام میں تیرھویں صدی کے آخر اور چودھویں صدی کی ابتداء میں تھا۔)

مسیح قادیانی کی شکوٰی طرازی

بزبان منشی سعد اللہ سعدی لودہانوی وحافظ شیرازی

بود از قادیاں تا پٹی[۱] منحوس منزلہا
نہ آب چشم بنمودم بہ خاک منزلش گلہا
ببوئے نافۂ کا خرمبا زاں طرہ بکشائد
زتاب جعد مشکینش چہ خون افتاد دردلہا
بگوانی رسول اللہ ملہم ہرزماں گوید
بدہ اے بچہ ام تصویر خود با مرداں گوید
رہق افزودم احسن ہر چہ من گویم ہماں گوید
بہ مے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوید
کہ سالک بے خبر نبود زراہ ورسم منزلہا
قریب آئے ہمارے دن، ہیں اب دنیا سے چلتے ہم
ان الہاموں نے منہ کالا کیا جب سے ہوئے ملہم
بسو سلطاں محمد گھر میں اپنے عیش سے جم جم
مرا در منزل جاناں چہ امن وعیش چوں ہردم
جرس فریاد می دراد کہ بربندید محملہا
مسیحا ہوکے احمد بیگ کے در پر ہوا سائل
بڑھاپے کا اندھیرا سخت اور رحلت پہ دم مائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رقیبوں کا در مقصد سے قبضہ نہوا زائل
شب تاریک وبیم موج وگردابے چنیں ہائل
کجا دانند حالِ ما سبکساران ساحلہا
طمع اور دھمکیاں بھی دیں بہت تزویج کی خاطر نہایت
احتیاط کیں کہ پوشیدہ رہے یہ سر
بڑے دکھ جھیلے اے سعدی کروں کیا نفس ہے کافر
ہمہ کارم زخود کامی بدنامی کشید آخر
نہاں کے ماند آل رازے کزو سازند محفلہا
یہی حق کر چکے ہوں جائداد اپنی گرو حافظ
کیا ہے ترک دنیا یوں برائے عفت نو حافظ
نصیحت آپ کی لے کر بیٹھا ہوں تو حافظ
حضور فکر ہمی خواہی از و غالف مشو حافظ
متی ماتلق من تہوی دع الدنیا
واہملہا

۱؎ موضع پٹی مرزا سلطان محمد کا مسکن ہے۔ اُس کے حق میں مسیح قادیانی اپنی کتاب کرامات الصادقین کے اخیر میں لکھتے ہیں۔ ساکن القریۃ المنحوسۃ المسمّاۃ بالفتی ۔فتی پٹی کا معرب بنایا گیا ہے۔ (منہ)۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۴۰۔ مورخہ ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۰؍ اگست ۱۹۰۶ء ص:۵)

حکیم محمد حسن خان لدھیانوی کی نظم

ارے او مریدان مرزا خدارا
بتاؤ کہ ہے دین کیسا تمہارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول خدا سے پھرے جا رہے ہو
نبوت کو مرزا کی تم گا رہے ہو
دلوں میں نہیں خوف رکھتے خدا کا
نہ اندیشہ ہے تم کو روز جزا کا
گھٹایا ہے رتبہ حبیب خدا کا
بڑھایا ہے رتبہ مگر میرزا کا
بلا شبہ ہیں چرخ پر ابن مریم
زمیں میں مکیں ہیں رسول اکرم
دوبارہ جب آئینگے عیسی زمین پر
پس مرگ مدفون ہونگے یہیں پر
گھٹا اس میں کیا رتبہ خیرالوری کا
حبیب خدا اشرف انبیاء کا
گئے ہیں فلک پر مع الجسم عیسی
ہوا ہے یہ قرآن سے ہم پر ہویدا
احادیث و قرآن کو دیکھو سمجھ کر
پڑے ہیں تمہاری تو عقلوں پہ پتھر
عبث دین بر حق کو چھوڑا ہے تم نے
صداقت سے منہ اپنا موڑا ہے تم نے
تصانیف مرزا پہ رکھتے ہو ایمان
بھلا بیٹھے دل سے احادیث و قرآن
کلام خدا سے جو آگاہ ہوتے
تو یوں دین حق سے نہ گمراہ ہوتے
کلام الٰہی سے لو ہم پتا دیں
سنو غور سے لاؤ ایماں بتا دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹے پارہ قرآن میں سورہ نساء ہے
پڑھو اس کی تفسیر میں کیا لکھا ہے
فلک پر مع اجسم عیسی کا جانا
صداقت سے سب عالموں نے ہے جانا
فقیہ و محدث ہوئے جس قدر ہیں
سبھی متفق حق کے اس قول پر ہیں
سمجھ میں نہ یہ بات کیا ان کی آئی
جو مرزا نے ہے اس صدی میں سجھائی
عقیدہ یہی اہل اسلام کا ہے
رہے گا ہمیشہ سے یوں ہی رہا ہے
یہی تھا بزرگوں کا مذہب تمہارے
اسی قول کو مانتے آئے سارے
مگر آج تم دام مرزا میں پھنس کر
ہوئے جاتے ہو قائل قول منکر
تمہیں کون رستہ بتانے کو آئے
پڑھو علم دین جو جہالت مٹائے
دوبارہ وہ آئیں گے بے شک زمین پر
جو ہیں ابن مریم خدا کے پیمبر
عقیدہ ہمارا یہی مستند ہے
حدیثوں سے بڑھ کر بھلا کیا سند ہے
نہیں بات مشکل یہ کچھ نزد داور
کہ عیسی کو لائے فلک سے زمین پر
تمہاری سمجھ گرچہ الٹی ہوئی ہے
خدا کے تو نزدیک ممکن سبھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ نہیں ہے جو اس پر تمہارا
تو سمجھو کہ دین سے کیا ہے کنارا
بتا کیا رسول خدا نے کہا ہے
ذرا لا بخاری کہاں یہ لکھا ہے
کہ موعود عیسیٰ جو آئے جہان میں
تو پنجاب کے موضع قادیان میں
دکھاؤ وہ ہیں کون سی تیس آیت
جو ہیں مرگ عیسیٰ پہ کرتی دلالت
کوئی ایک آیت تو لا کر دکھاتے
وفات مسیحا کا جھگڑا مٹاتے
نشان سماوی بھلا کون سے ہیں
کہ مرزائیوں پر وہ ظاہر ہوئے ہیں
ذرا ان نشانوں کا ہم کو نشان دو
کہ موعود کا وقت جن سے عیاں ہو
مسیحائے موعود گر میرزا ہے
کہاں پہلے دجال اس سے ہوا ہے
بتاتے ہو ریلوں کو دجال کافر
یہ بیہودگی اور خری ہے سراسر
اگر ریل کو کوئی دجال مانے
سوار اس پہ ہوتے ہیں کیوں لنگڑے کانے
وہ دجال جو ہو عدوے مسیحا
گدھے پر چڑھے اس کے ہیہات مرزا
ہوئے کب ہیں ظاہر نشان سماوی
کہ بن بیٹھے عیسیٰ عبث میرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں ہے یہ فرمایا حق نے قرآن میں
کہ موعود ہوگا عیاں قادیان میں
نہ زنہار دے گا کلام الٰہی
کسی دعویٰء میرزا پر گواہی
یہ قول نبی صدق سے مان لو تم
کہ دجال تیس آئیں گے جان لو تم
بتاتے ہیں ہم کو احادیث و قرآن
کہ مرزا نہیں فی الحقیقت مسلمان
خدا کے لئے سیدھے رستے پر آؤ
حدیث اور قرآن پر ایمان لاؤ
مریدی سے اب اس کی ہو جاؤ تائب
کہ ہے میرزا مفتری اور کاذب
عقیدہ کرو ٹھیک اپنا خدا را
مسلمان بنو مانو کہنا ہمارا
خدا سے ڈرو اس کی بیعت کو توڑو
وہ دجال ہے اس سے منہ اپنا موڑو
خدا کے مٹانے سے بے شک مٹے گا
نبی کے ہٹانے سے بے شک ہٹے گا
جو دار الفتن موضع قادیان ہے
بنایا اسے تم نے دار الامان ہے
ہوئے حج کعبہ سے منکر سراسر
سمجھتے ہو جانا وہاں حج اکبر
پسند آئی دجال کی کیوں اطاعت
ہوئے حیف کیوں تم گرفتار لعنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطاعت جو ہے چھوڑی رسول خدا کی
محمد نبی خاتم الانبیاء کی
یقین ہے اسی حال میں تم مرو گے
جہنم کو مرزائیوں سے بھرو گے
دعا ہے خدایا یہ نامی کی دائم
کہ رکھنا ہمیں سیدھے رستے پہ قائم

ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مرزا قادیان

خوب گذرے گی جومل بیٹھیں گے دیوانے دو

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ بیس سال تک مرزا صاحب قادیانی کے مخلص مرید رہ کر ان کی اندرونی کرتوتوں پر واقف ہوکر برگشتہ ہوگئے ہیں۔ خدا کی شان، بحکم آہن با آہن باید کوفت، ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کو بھی الہامات کا دعویٰ ہے۔ مرزا صاحب کی بابت ان کو الہام ہوا ہے کہ:

> وہ (مرزا قادیانی) مسرف، عیار اور کذاب ہے۔ کاذب، صادق کے سامنے ہلاک ہوگا، اور اس کی میعاد تین سال بتلائی۔

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کی بابت الہامات ہوئے، ہیں جو انہوں نے ... اگست (۱۹۰۶ء) کو بذریعہ اشتہار شائع کر دیئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

> خدا سچوں اور جھوٹوں میں تمیز کرے گا۔ وہ مصلح اور صادق کو دیکھتا ہے۔

بہت خوب! اب دونوں الہامیوں کا دنگل پبلک کے سامنے ہے جس کو خدا فتح دے اوس کی فتح ہوگی۔ ان الہاموں میں تو ہم کسی طرح کی گفتگو نہیں کرتے، نہ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا شاید حق ہوگا کہ جس کوچہ سے ہم نا آشنا ہیں اس میں دخل دیں۔ نہ ہم الہامی ہیں، نہ ہی الہامی کے باپ، نہ بیٹے۔ مگر ہاں اس مقابلہ میں ہمیں ایک دو وجہ سے خطرہ ہے اس لئے وہ خطرہ پیش کر کے ہر دو ملہموں کی خدمت میں گزارش کرتے ہیں کہ ذرا اپنے الہاموں کی تشریح اور صفائی کر دیں۔ ایسا نہ ہو کہ پبلک تین سال تک انتظار کی تکلیف اٹھا کر آخر اتنا ہی حاصل کرے جو: کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی مثال کو پورا کرے۔

۱۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے تو اپنی پیش گوئی کو تین سال تک محدود کر دیا ہے مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حسب عادت بے قید ہی رکھا ہے۔ یعنی صادق کاذب کی پہچان کے لئے کوئی میعاد مقرر نہیں کی۔

۲۔ ہم حیران ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کو اس الہام کی آج کیا ضرورت پیش آئی۔ آپ نے تو اس سے قبل کئی سال اشتہار میعادی سہ سالہ دیا تھا جس میں لکھا تھا کہ تین سال کے اندر اندر میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا۔ ہم ناظرین کی آگاہی کے لئے اس اشتہار کو آپ ہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔

اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا (آمین)

اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں، تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے اور کوئی نشان دکھلا، اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے، جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔ دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اوٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں، تو ان تین سال میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔

(قادیانی اشتہار۔ دسمبر ۱۸۹۹ء)

گو یہ الفاظ دعائیہ ہیں، مگر مرزا جی اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں اس دعا کو پیش گوئی قرار دیتے ہیں۔ پھر ہمارا کیا حق ہے کہ ہم اس کی نسبت یہ گمان کریں کہ یہ صرف دعا ہی دعا ہے جس کی قبولیت قطعی نہیں۔ اسلئے کہ ایک تو مرزا جی کی دعا ہے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی آدمی کی نہیں۔ مرزا جی تو اپنی دعا کی بابت اسی اشتہار کے صفحہ ۴ پر فرماتے ہیں:

مجھے بار بار خدا تعالیٰ مخاطب کر کے فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے، تو میں سنوں گا۔

اب سوال یہ ہے کہ اس سہ سالہ پیش گوئی کا، جسے ختم ہوئے بھی آج چار سال ہونے کو ہیں، کیا اثر ہوا۔ کیا اس مدت کے اندر مرزا جی کی تائید میں کوئی نشان ایسا ظاہر ہوا جو اس پیش گوئی کو صادق کر سکے۔ اگر ہوا، تو کیوں اسے کافی سمجھ کر پیش نہیں کیا جاتا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے حق میں ایک جدید غیر محدود پیش گوئی کیوں کی جاتی ہے۔ اور اگر اس کا ظہور کچھ نہیں ہوا، اور واقعی نہیں ہوا، تو پھر اس کے نہ ہونے پر جو آثار مرتب تھے، وہ کہاں گئے۔ آپ بھولے ہوں تو میں آپ ہی کے الفاظ میں وہ آثار نقل کرتا ہوں۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے، میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلاوے، اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح ردّ کرے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر یہ دعا قبول نہ ہو، تو میں ایسا مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے کہا گیا۔

مرزا جی اور مرزا جی کے دوستو! ہمارا حق ہے یا نہیں کہ ہم مرزا جی کے ان الفاظ پر جو اس پیش گوئی کے عدم ظہور پر آپ نے خود فرماتے ہیں، سعدی لودہانوی کے الفاظ میں اپنا ایمان یوں ظاہر کریں:

ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے منحوس نافرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈبویا قادیان کا نام تو نے
کہیں کیا اے بدو بدنام مرزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳ نمبر ۴۴۔ ۷ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۱۔۲)

(مرزا صاحب قادیانی کے اگست ۱۹۰۶ء والے اشتہار میں ان کی پیش گوئی یوں ہے۔ فرماتے ہیں میں اس وقت دونوں پیش گوئیاں یعنی میاں عبدالحکیم کی میری نسبت پیش گوئی اور اس کے مقابل پر جو خدا نے میرے پر ظاہر کیا ذیل میں لکھتا ہوں اور اس کا انصاف خدائے قادر پر چھوڑتا ہوں اور وہ یہ ہیں:

میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی میری نسبت پیش گوئی جو اخویم مولوی نوردین صاحب کی طرف اپنے خط میں لکھتے ہیں، ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

مرزا کے خلاف ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء کو یہ الہامات ہوئے ہیں۔

مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی ہے۔ (اس میں میاں عبدالحکیم خان نے خدا کے اصل لفظ بیان نہیں کئے بلکہ یہ کہا کہ تین سال میعاد بتائی گئی ۔ مرزا غلام احمد)

اس کے مقابل پر وہ پیش گوئی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے میاں عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کی نسبت مجھے معلوم ہوئی جس کے الفاظ یہ ہیں:

خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے اور علامتیں ہوتی ہیں اور وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں (خدا تعالیٰ کا یہ فقرہ کہ وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عبدالحکیم خان کے اس فقرہ کا رد ہے کہ جو مجھے کاذب اور شریر قرار دے کر کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ گویا میں کاذب ہوں اور وہ سادق، اور وہ مرد صالح اور میں شریر۔ اور خدا تعالیٰ اس کے ردّ میں فرماتا ہے کہ جو خدا کے خاص لوگ ہیں وہ سلامتی کے شہزادے کہلاتے ہیں ذلت کی موت اور ذلت کا عذاب ان کو نصیب نہیں ہوگا۔ اگر ایسا ہو تو دنیا تباہ ہو جائے اور صادق اور کاذب میں کوئی امر فارق نہ رہے۔ غلام احمد قادیانی) ان پر کوئی غالب نہیں آ سکتا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے (اس فقرے میں عبدالحکیم خان مخاطب ہے اور فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار سے آسمانی عذاب مراد ہے کہ جو بغیر ذریعہ انسانی ہاتھوں کے ظاہر ہوگا) پر تو نے وقت کو نہ پہچانا نہ دیکھا نہ جانا (یعنی تو نے یہ غور نہ کی کہ کیا اس زمانے میں اور اس نازک وقت میں امت محمدیہ کے لئے کسی دجال کی ضرورت ہے یا کسی مصلح اور ... کی۔ غلام احمد)

رب فرق بین صادق و کاذب انت تری کل مصلح و صادق (یعنی اے میرے خدا صادق اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاذب میں فرق کر کے دکھلا تو جانتا ہے کہ صادق اور مصلح کون ہے۔ اس فقرہ اختتامیہ میں عبدالحکیم کے اس قول کا رد ہے جو وہ کہتا ہے کہ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ پس چونکہ وہ اپنے تئیں صادق ٹھہراتا ہے خدا فرماتا ہے کہ تو صادق نہیں ہے میں صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلاؤنگا۔ مرزا قادیانی)

(اخبار بدر قادیان۔ ۲۳۔ اگست ۱۹۰۶ء ص ۵)

قادیانی الہاموں کا مقابلہ

مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۰۶ء کی رات کو مجھے خدا تعالی نے خبر دی ہے کہ اے میرے بندے تیری فکر کیوں کر پریشان ہے تجھے اس فکر مٹانے کے لئے ایک خبر سناتے ہیں اس کے بعد مجھے معلوم ہوا، ایک کہنے والا کہتا ہے ہندوستان میں یا کسی اور علاقے میں جتنے مرزا صاحب کے مرید ہیں ان میں سے ایک ماہ کے عرصہ تک بہت مریدوں کو ہدایت ہو جائے گی یعنی اپنے مسیح زیاں وجھوٹا پائیں گے۔ پھر ان کے مریدوں کا کم از کم تیسرا حصہ اصل اصول کی طرف لوٹ آئے گا (دیدہ بائند۔ اڈیٹر اہل حدیث)

۱۳۔ اگست ۱۹۰۶ء رات کو میں نے ورد وظائف کے بعد دعا کی یا باری تعالی یہ کیا معاملہ ہے کہ دنیا میں مرزا صاحب نے عجیب قسم کا دعوی کیا ہے کہ تمام دنیا کے علماء اس کو برا جانتے ہیں مگر وہ بذات خود نبوت کا دعوی رکھتا ہے۔ وہ اپنے خیال میں اپنے آپ کو بے نظیر سمجھتا ہے۔ اس کے بعد خدا تعالی کی طرف سے ایک آواز آئی اے میرے بندے تجھے خوش خبری سنائی جاتی ہے کہ عنقریب وہ زمانہ آتا ہے یعنی تین مہینہ کے عرصہ میں اس کو وجود پر یعنی مرزا صاحب کے وجود پر ایک حادثہ ہونے والا ہے جس کا نمونہ یہ ہو گا کہ مرزا صاحب خود ایک بیماری میں ایسے مبتلا ہوں گے کہ بیماری کے باعث اس کے جسم کا ایک طرف رہ جائے۔ اب میں نہیں جانتا کہ اس بیماری کو ادھرنگ کہتے ہیں یا کچھ اور۔ اور ساتھ ہی یہ بھی یاد رکھنا کہ ان کی آنکھوں کا نور بھی کم ہو جائے گا، میں خاص نیت سے تمام مسلمانوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ بندے کو مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ کوئی ذاتی عداوت نہیں بلکہ براہ راستی اور نیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیتی کے اعلان کرتا ہوں نہ اس لئے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے مجھے اس سے کوئی مطلب نہیں

راقم الحروف : غلام قادر قادری امرتسری چوک چنت پورنی بازار نمک منڈی۔

اڈیٹراپ؛ حدیث: سر دست ان الہاموں کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے بجز اس کے کہ ان یك كا ذباً فعليه كذ به ۔قائل اگر جھوٹا ہے تو ذلیل ہوگا۔ ہاں مدت کچھ زیادہ نہیں دیکھا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۲)

حنفی مرزائی دیانندی اور وہابی

چند روز ہوئے آگرہ کے بازاری اخبار نے ایک حنفی اخبار کی مدد سے... جماعت اہل حدیث کو فرقہ جدیدہ ،عبدالوہاب نجدی کا پیرو لکھا تھا۔اس لئے اس مضمون میں ہم اس امر کی تحقیق کریں گے کہ ان چاروں فرقوں میں سے کون کون فریق اپنے اپنے دعوی اور نسبت میں سچا ہے اور کون منکر ہے۔ اور اوس کا انکار کہاں تک صحیح ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ اس مضمون کو پڑھ کر ہمارے بعض ناظرین بالخصوص بازاری اخبار آگرہ کشیدہ خاطر ہوں گے، اور بہت کچھ بڑ بڑائیں گے۔شائد جواب لکھنے پر بھی آمادہ ہوں گے۔مگر جواب اس کا نام نہیں کہ ادھر اودھر کے الاہنے دے کر جواب نام رکھ لیں۔نہیں بلکہ جو کچھ لکھیں واقعات پیش کریں اور ہمارے پیش کردہ واقعات کی باقاعدہ تکذیب کریں۔

اصل بحث اس میں ہے کہ یہ چاروں فرقے جن اپنے اپنے لیڈروں کی طرف منسوب ہیں، یہ نسبت واقعی ہے یا یوں ہی ہے۔یعنی حنفی امام ابو حنیفہؒ صاحب کے، اور مرزائی مرزا صاحب قادیانی کے اور دیانندی آریہ سوامی دیانند کے اور وہابی محمد بن عبدالوہاب نجدی کے۔

ہمارے خیال میں بحث بالکل صاف اور واضح ہے۔ جو کوئی بغور ان فرقوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مذہبی برتاؤ اور تحقیقات مسائل پر غور کرے گا، اوس پر یہ امر آفتاب نصف النہار سے بھی صاف واضح ہوسکتا ہے کہ فرقہ حنفیہ امام ابوحنیفہ صاحبؒ کے پیرو ہیں، اور مرزائی مرزائے قادیانی کے، اور آریہ دیانند جی کے۔ البتہ چوتھا فرقہ جن کے مخالف ان کو وہابی کہتے ہیں اور وہ خود اپنا نام اہل حدیث لکھتے ہیں۔ اور سرکاری کاغذات میں بحکم وائسرائے گورنر جنرل ان کو وہابی لکھنے کی ممانعت اور اہل حدیث لکھنے کا حکم ہے۔ گو یہ مسئلہ واضح ہے تاہم ہم اس پر ذرہ روشنی ڈالتے ہیں تاکہ کوئی صاحب اس خیال کو ہمارا ذاتی نہ جانے۔

حنفیوں کا طریق عمل اور رسم المفتی یعنی علماء حنفیہ کی فتوی نویسی دیکھو کہ جو کچھ امام ابوحنیفہؒ صاحب کا قول ہوگا وہی فتوی دیں گے (مفتی اپنی غلط فہمی سے امام کا قول چھوڑ دے تو اور بات ہے، مگر دانستہ امام کے قول کیخلاف نہ کہے گا) کیونکہ فقہ حنفیہ کی معتبر کتاب درمختار اور رد المختار میں صاف لکھا ہے:

و الا صح انه یفتی بقول الامام علی الاطلاق (رسم المفتی)

(یعنی صحیح تر یہی ہے کہ امام ابوحنیفہؒ کے قول ہی پر ہمیشہ فتوی ہونا چاہیے)۔

اس علی الاطلاق کی شرح میں صاحب ردالمختار لکھتے ہیں:

سواء انفرد وحده فی جانب او لا

(یعنی خواہ امام ایک طرف اکیلا ہو یا اکیلا نہ ہو۔)

غرض ہر حال میں جہاں تک امام ابوحنیفہؒ صاحب کا قول ہے اسی پر فتوی ہونا چاہیے۔

ہمارے خیال میں بھی یہ حکم فقہاء حنفیہ کا بہت ٹھیک ہے کیونکہ جب کسی امام کی تقلید کریں، تو اس کے معنی بس یہی ہیں کہ اسی کے قول کی تابعداری ہو۔

بے چارہ خسرو خستہ را خوں ریختن فرمودہ اند
عالم بمنت یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

چنانچہ آج علماء حنفیہ کا بس اسی پر عمل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ حنفی کہلانا اسی امر کو مقتضی ہے کہ جو کچھ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے کہا بس اوس پر عمل کیا جائے۔

لاہور کے ایک بڑے حنفی عالم نے ایک دفعہ مجھ سے کہا کہ ہم لوگ حدیث تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اس لئے پڑھتے ہیں کہ اہل حدیث لوگ جو ہم کوتنگ کرتے ہیں اون کو جواب دے سکیں، ورنہ ہمیں کیا ضرورت ۔ میں نے جب ان کی یہ بات بڑی حیرانی سے سنی تو مولانا فرمانے لگے آپ حیران کیوں ہوتے ہیں، اتنا نہیں سوچتے کہ جب ہم مقلد ہوئے ،تو ہم اپنے امام کے قول کو چھوڑ کر کس کی تحقیق قبول کر سکتے ہیں۔ میں نے بھیان کی بات کی تحسین کی کہ واقعی تقلید کی یہی شان ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

اسی طرح مرزائی فرقہ کی کیفیت ہے کہ جو کچھ مرزا جی فتوی دیں بس وہی سند ہے۔جس بات میں مرزا جی کا قول مل جاوے پھر کسی آیت یا حدیث کی طلب نہیں۔ایک زمانہ میں جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر کفر کا فتوی لگا،تو وہ یوں کہتے تھے کہ دیکھو جی مجھ پر کفر کا فتوی لگاتے ہیں،حالانکہ میں اسلام علیکم کرتا ہوں اور خدا فرماتا ہے

و لا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومناً (النساء:۹۴)
(یعنی جوکوئی تم کو السلام علیکم کہے اس کو کافر مت کہو)

مرزا صاحب قادیانی نے جب اس آیت سے استدلال ظاہر کیا تو ان کے دام افتادہ اس آیت کو پڑھتے پھرتے تھے اور علماء اسلام کی تجہیل اور تضحیک کرتے تھے کہ دیکھو جی ہم تو السلام علیکم کہتے ہیں اور یہ لوگ ہم کو کافر کہتے ہیں ۔ دوسرے ایک حدیث بھی ان کی زبان زد تھی جس میں حضورﷺ نے فرمایا ہے:

من صلّی صلوتنا و استقبل قبلتنا و اکل ذبیحتنا فھو فی ذمّۃ اللہ فلا تحقرن اللہ فی ذمتہ یعنی حضورﷺ فرماتے ہیں کہ جوکوئی ہماری طرح نماز پڑھے، اور ہمارے قبلہ کی طرف رخ کرے، اور ہمارا ذبیحہ کھائے، وہ اللہ کی پناہ میں ہے۔پس تم اللہ کو اس کی پناہ دینے کے متعلق ذلیل نہ کرو (یعنی تم بھی اوس کو مسلمان ہی جانو)

ایک زمانہ تھا کہ یہ حدیث اور آیت مرزا جی کی تعلیم کے مطابق مرزائیوں کو وردزبان تھی ۔مگر اب جو مرزا جی نے رخ بدلا اور اپنے منکروں کو کافر کہنا شروع کر دیا تو یہ دونوں آیت اور حدیث کو بھول گئے ۔حالانکہ مرزا جی کے مخالف مسلمان آیت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور پر عمل کرتے ہیں، لیکن مرزا جی سب کو ایک ڈانٹ بتلاتے ہیں۔ پس مرزا جی کا رخ بدلنا تھا کہ تمام چوکڑی بھول گئی۔ سب مرزائیوں پر ایسا اثر ہوا کہ گویا سانپ سونگھ گیا۔ تمام پہلی تقریریں بھول گئے۔ اب ان کو نہ وہ اصول یاد رہے، نہ فروع کہ جو کوئی ہماری طرح نماز پڑھے وہ مسلمان ہے۔ اب یہ آیت اور حدیث دونوں منسوخ ہیں۔ یہاں تک کہ حکیم نورالدین جیسے علم کے مدعی نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۲۷ جون ۱۹۰۰ء میں لکھا ہے کہ

چونکہ مرزا صاحب حکم و عدل ہیں اس لئے مسائل شرعیہ میں جو فیصلہ کریں وہی ناطق ہوگا۔

بس یہی ہمارا مدعا ہے کہ مرزائی لوگ اپنا کل دار و مدار مرزا جی کی رائے پر رکھتے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس فرقہ کی نسبت مرزا جی کی طرف انہی معنی سے ہے جن سے حقیقی بانی کی طرف نسبت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب سے مرزا جی نے سرکلر دیا ہے کہ تم اپنا نام احمدی لکھاؤ، مرزائیوں نے اسے قبول کیا اور احمدی لکھانے لگ گئے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ مرزا جی کہیں کوئی بات آیت یا حدیث کے برخلاف کہدیں اور مرزائی اس کو نہ مانیں۔ میں نے ایک مرزائی سے جو میرا کلاس فیلو (ہم درس) بھی کچھ مدت رہا تھا، ایک دفعہ کہا کہ مرزا جی اگر کہیں کہ نماز مت پڑھو تو مان لوگے۔ وہ بلا تکلف بولا کہ بے شک چھوڑ دیں گے۔ پھر میں نے کہا کہ مرزا جی اگر کہیں کہ ضرب مضارع کا صیغہ ہے، تو مان لوگے۔ بولا بے شک۔ میں نے سچ فرمایا اللہ تعالی

اتّخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا مّن دون اللہ۔

غرض کچھ شک نہیں کہ مرزائی فرقہ، مرزا غلام احمد قادیانی کا پکہ پیرو ہے۔ اسی لئے احمدی بھی کہلاتے ہیں۔ بس یہی ان کے مرزائی ہونے کی دلیل ہے۔

دیانندی

آریہ سماجی گو اپنے آپ کو دیانندی نہیں لکھتے (اگرچہ لالہ منشی رام جی آریہ مہاتما پارٹی کے لیڈر اس نام کو اپنی نسبت اخبار ست دھرم پرچارک جائز جانتے ہیں) مگر اس میں شک نہیں کہ دیانند جی کو آریہ سماج کا بانی تو سب مانتے ہیں (دیکھو بھومکا مترجمہ لالہ منشی رام جی ص ۲) ایسا ہی دیانند جی کی سوانح عمری کے دیباچہ میں دیانند جی کو کئی ایک جگہ آریہ سماج کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بانی لکھا ہے۔ امرتسر میں یکم ستمبر سنہ رواں کو پنڈت رام بھجدت جی وکیل لاہور نے آریوں کے جلسہ میں لیکچر دیا مضمون لیکچر کا تھا: آریہ اور آریہ سماجی۔، آپ نے آریہ سماجی کی تعریف یوں کی کہ آریہ سماجی وہ ہے جو سوامی دیانند کے مشن کا پابند ہو۔

اخبار ست دہرم پرچارک مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۰۶ء میں ذات پات کیمسئلہ پر بحث کی گئی ہے۔ جو یہاں ہم اس غرض سے نقل کرتے ہیں کہ ناظرین یہ اندازہ لگا سکیں کہ آریوں کا عملی طریق کیا ہے، اور اپنے لئے انتہاء مراتب کیا تجویز کرتے ہیں اور کس کے قول وفعل کو اپنے دعووں کے ثبوت میں سند لاتے ہیں۔ اخبار مذکور میں لکھا ہے کہ

> آریہ سماج کا عام طریق جو رہا ہے اس سے یہی نتیجہ نکالا جا سکتا تھا کہ غیر ہندو چاہے وہ کتنے ہی نیک چلن اور سدا چاری کیوں نہ رہے ہوں، فطرتاً ناپاک ہیں۔ اور درا چاری ہندو ہی فطرتاً پاک ہیں۔ محض اس لئے کہ وہ ہندو ہیں۔ اسلئے موخر الذکر لوگوں کو پردیس کے سمہ شدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے کیول ایک فارم پر دستخط کرالینا ہی کافی ہے۔
>
> رشی (دیانند) کے سدہانتوں کا پرچار جاری رہا۔ اور اس کا قدرتی نتیجہ یہ ہوا کہ چند آدمیوں نے آریہ سماج کا عمل رشی کی ہدایات کے برخلاف دیکھ کر اس امر پر زور دیا کہ ویدک دہرم کیول ہندوؤں کے لئے ہی نہیں بلکہ منش ماتر کے لئے ہے۔
>
> آریہ سماج کی خانہ جنگی اور اس کے بحث مباحثوں میں شریک ہونے کا دیسن ان کو اس حد تک دامن گیر ہو گیا ہے کہ وہ سماج کو الوداع کہنے کے لئے تیار نہیں۔ اپنی کمزوری ماننے میں ان کو شرم آتی ہے۔ اس لئے وہ واکیہ چھل سے کام لے کر اپنی کمزوریوں کو رشی (دیانند) کی تعلیم کے گلے مڑھنا چاہتے ہیں۔ جب کبھی کوئی آریہ اپنے کسی مسلمان یا عیسائی دوست یا رشتہ دار کے ہاتھ کا کھا لیتے ہیں، تو کہا جاتا ہے کہ اس نے اناچار کیا۔ لیکن سینکڑوں آریہ جو خود مانس کھاتے ہیں یا مانس خور اور شرابی رشتہ داروں کے ساتھ ایک برتن میں طعام کرتے ہیں، ان کے عمل پر کوئی حرف گیری نہیں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔ اس لئے یہی سمجھنا چاہیے کہ اس قسم کی نکتہ چینی کے محرک ہندو پن کے سنسار ہیں نہ کہ رشی سکھشا کی رکشا کا خیال۔

اب ہم ایک ایک معاملہ زیر بحث کے متعلق رشی کی رائے پیش کرتے ہیں اور اس بات کا فیصلہ اپنے ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ آیا یہ لوگ واک چھل سیاپنے آپ کو اور دوسروں کو دھوکا دے کر اپنی کمزوریوں پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں، یا واستو میں رشی کی سدھانتوں کی انا چاریوں کی رکشا کرنا اون کو منظور ہے۔

یدی رشی (دیانند) کا یہ سدھانت ہوتا کہ پہلے ہندوؤں کو آریہ بنانا قرین مصلحت ہے تو وہ اپنی وصیت میں لکھ جاتے کہ میرا دھن ہندوؤں کے اندر ویدک دھرم کا پرچار کرنے میں خرچ کیا جائے۔

ناظرین! اس عبارت مرقومہ سے آپ لوگ سمجھ سکتے ہیں کہ آریہ سماجی جب آپس میں بحث کرتے ہیں تو ان کے استدلال کی بڑی قوت سوامی دیانند کے قول اور فعل سے ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب کبھی مسلمان بھی ان کے مقابلہ پر دیانند جی کا قول یا ترجمہ پیش کرتے ہیں، تو آریہ مناظر یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم اس کے ذمہ دار نہیں بلکہ اوس کو بسر و چشم رکھتے ہیں۔ بلکہ صاف کہتے اور لکھتے ہیں کہ ہم دیانند کے سوا کسی دوسرے کی نہیں سنیں گے۔ چنانچہ مہاشہ دھرمپال نو آریہ صاف لکھتا ہے:

سوامی دیانند کی تفسیر کے سوا اور کوئی تفسیر ہمارے نزدیک معتبر نہیں

(تہذیب الاسلام جلد چہارم۔ ص ۲۳۹)

پس نتیجہ اس کلام کا ناظرین خود ہی نکال لیں کہ آریہ سماجی کیسے دیانندی ہیں

چوتھا فرقہ اہل حدیث ہے جس کو عوام مخالف وہابی کہتے ہیں۔ عنوان میں بھی ہم نے مخالفوں کے تسمیہ ہی سے وہابی لکھا ہے۔ اس فرقہ کی بابت مخالفوں کا بیان ہے کہ یہ لوگ عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں، پھر اس پر بہت سے حاشیئے لگاتے ہیں۔ واللہ ہمیں ان لوگوں کی یہ بات سن کر ہنسی بھی آتی ہے اور ان کے حال پر رحم بھی۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں آتا کہ جو لوگ فرقہ اہل حدیث کو عبدالوہاب نجدی کے پیرو کہتے ہیں ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس کیا ثبوت ہے۔ بڑا ثبوت یہ ہے کہ چونکہ یہ لوگ وہابی ہیں، پس عبدالوہاب کے پیرو ہیں۔مگر ان عقل و حیا سے کوروں کو کوئی اتنا بھی نہیں پوچھتا کہ وہابی کا نام اہل حدیث کا اپنا تجویز کردہ ہے یا ان کے دشمنوں کا۔

کیا کوئی ہے کہ جس طرح ہم نے ان تینوں فرقوں (حنفی، مرزائی، دیانندی) کا ثبوت خود ان کی مسلمہ تحریروں سے دیا ہے کہ یہ لوگ اپنے اپنے اماموں کے تابع اور پیرو ہیں، اسی طرح کوئی صاحب ہمت کرکے یہ ثابت کردے کہ اہل حدیث، عبدالوہاب یا محمد بن عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں۔ کیا کبھی کسی نے سنا کہ اہل حدیث آپس میں اپنے دعووں کے ثبوت میں یا اپنے فتووں میں کبھی یہ بھی لکھتے ہیں کہ ہمارے امام عبدالوہاب نجدی کا یہ مذہب ہے، معاذ اللہ۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اہل حدیث کے کوچہ سے گذر جانے والا بھی یہ گمان نہ کرے گا۔ بلکہ اہل حدیث پکار پکار کر کہتے ہیں

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلم داشتن

کیا کوئی باپ کا جوانمرد بیٹا ہے کہ اہل حدیث کو وہابی کہنے کا باقاعدہ ہماری طرح ثبوت دے۔ اگر دے تو ایسے بہادر کو ہم پانچ سو روپیہ انعام تجویز کرتے ہیں۔ ورنہ ایسے فضول دعوی کرنے سے شرم کرے۔ خدا سے نہیں تو مخلوق ہی سے حیا کرے کہ جس بات کا ثبوت نہ ہو، اوس کا منہ سے نکالنا اور قلم سے لکھنا کون نہیں جانتا کہ مخبوط الحواسوں کا کام ہے، یا پرلے درجے کے بے حیاؤں کا۔ ہاں اگر باقاعدہ ثبوت ہو تو پیش کریں اور مقررہ انعام لیں

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

چونکہ اہل حدیث کا طریق عمل صرف قرآن و حدیث ہے وہ ہمیشہ اپنے فتووں اور مسائل میں انہی دو (آیت اور حدیث) سے استدلال کرتے ہیں اور باقی فرقے عموماً اپنے اپنے اماموں اور بزرگوں کے اقوال پر فیصلے اور فتوے دیتے ہیں، اس سے ثابت ہوا کہ اسلام میں جتنے تفرقے اور اختلافات اور فرقہ بندیاں ہوئی ہیں اس میں اہل حدیث کا کوئی قصور نہیں، کیونکہ یہ اصل سیدھے خط مستقیم پر ہیں جو صحابہ کرام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روش تھی۔ باقی جو فرقے نئے پیدا ہوئے ہیں یہ سب خطا او نہی کی ہے۔ اگر وہ آج اپنا طریق بدل دیں اور براہ راست قرآن وحدیث سے سند لاویں اور کسی خاص شخص سے نسبت نہ پیدا کریں، تو آج یہ سب اختلاف مٹ جائیں۔

یہ تو ہم نہیں کہتے کہ تمام فرقے مسائل میں متفق ہو جائیں۔ ایسے تو اہلحدیث بھی آپس میں نہیں، اور نہ حنفی سب کے سب متفق ہیں۔ آج کل کے حنفی تو کیا ہوں گے، خود امام ابو حنیفہ صاحبؒ کے شاگردوں میں اختلاف تھا۔ یہ تو نہ مٹا اور نہ مٹے گا۔ لیکن اگر مسلمان ہماری مان لیں اور بقول میر درد مرحوم اپنی تمام نسبتیں حضور نبویﷺ سے لگا لیں تو فریق بندی تو ضرور مٹ جائے۔ آہ

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آوے کوئی آواز جز اللہ اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۳ نمبر ۴۵۔ ۱۴ ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۱۔۴)

اڈیٹر وطن پر الحکم کی عنایت

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اڈیٹر الحکم قادیان نے تمام اڈیٹران کے نام ایک کھلی چٹھی لکھی ہے جس میں توجہ دلائی ہے کہ ایڈیٹر اخبار وطن عیسائیوں کی تصنیفات بیچتا ہے جو اسلام کے حق میں زہریلا اثر رکھتی ہیں۔

ہم نے وہ فہرست تو اخبار وطن کی نہیں دیکھی، لیکن اس رائے سے ہم متفق ہیں کہ اسلام کی مخالف کتابیں بیچنا ایک مذہبی اور قومی جرم ہے۔ خدا فرماتا ہے:

و لا تعاونوا علی الاثم و العدوان

اڈیٹر الحکم قادیان کو تو اب اس طرف خیال ہوا، ہم تو اسی وقت سے متنبہ ہیں جب سے اخبار وطن نے قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز کی اشاعت تو اس خیال سے بند کردی کہ اس میں قادیانی مشن کی تائید ہوتی ہے، لیکن بایں ہمہ پھر اسی کا اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وطن میں چھپتا رہا کیوں؟ اس کا جواب دینا معزز اڈیٹر وطن کا کام ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ستمبر ۱۹۰۶ء ص ۶)

کیا اڈیٹر الحکم مرزائی ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جن دنوں مرزا صاحب قادیانی کے مقدمات گورداسپور میں تھے اور خاکسار بطور شہادت جاتا تھا اُنہی دنوں مولوی سید سرور شاہ مرزائی مدرس سکول قادیاں سے اثناء گفتگو میں ذکر آیا کہ اڈیٹر الحکم کو لوگ مرزائی نہیں جانتے، تو مولوی سرور شاہ صاحب نے کہا، بیشک ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ یہ شخص مرزا جی کا پکا مرید اور معتقد نہیں۔ میں نے کہا اس پر کیا دلیل ہے وہ تو بڑا جان فشاں ہے۔ مرزا جی کے حق میں اس کا یہ اصول ہے۔

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

تو مولوی سرور شاہ نے کہا ایک واقع اس کے ثبوت میں کافی ہے۔ میرے دریافت کرنے پر اُنہوں نے بیان کیا کہ

ایک دفعہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے اڈیٹر الحکم یعقوب علی کو بلایا کہ مجھے مل جاؤ۔ وہ حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں اجازت لینے کو حاضر ہوا۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیکھو اگر وہ میرے نام کا کوئی خط دیں تو مت لانا۔ بہت تاکید سے کہا۔ پھر اسی پر بس نہ کی بلکہ اخیر وقت پھر بلایا اور تاکیدی حکم دیا کہ خبردار میرے نام کا کوئی خط مت لانا۔ مگر اڈیٹر مذکور جو گیا تو بٹالہ سے ایک خط مولوی محمد حسین صاحب کا لے آیا۔ جس کے لفافہ پر لکھا تھا کہ چھ مہینے تک یہ خط مت کھولنا۔ امانت رکھنا چھ مہینے کے بعد کھولنا۔ یہ خط دیکھ کر مرزا صاحب بڑے خفا ہوئے کہ میں نے تم سے اتنی تاکید کی تھی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرگز کوئی خط میرے نام کا نہ لائیو، مگر تم پھر بھی لے آئے۔

یہ بیان کر کے مولوی سرور شاہ قادیانی نے کہا کہ اس واقعہ سے ہم جانتے ہیں کہ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم مرزا غلام احمد صاحب کا معتقد نہیں بلکہ معتقد ہوتا تو ایسے موکد حکم کے خلاف نہ کرتا۔

خیر یہ تو ایک واقعہ زبانی ہے۔ اُسی کے وزن کا بلکہ اس سے بھی قوی تر ہم ایک تحریری واقعہ پیش کر کے ایڈیٹر موصوف سے دریافت کرتے ہیں کہ تم حلفی بتلاؤ کہ تم دل سے مرزا قادیانی کو مسیح اور کرشن اور خدا کا بیٹا جانتے ہو۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ اپریل ۱۹۰۵ء کے الحکم میں تم نے لکھا تھا کہ

مرزا صاحب نے حکم دیا ہے کہ اہلحدیث وغیرہ مخالفوں کے جوابات مت دو۔ خدا خود ان کا فیصلہ کرے گا۔ تمہارا جواب خدا کے جواب کے برابر نہ ہوگا۔ اس لئے میں (اڈیٹر الحکم) مامور من اللہ کے حکم کی تعمیل کرنے کے کبھی جواب نہ لکھوں گا۔

لیکن باوجود اس موکد وعدہ کے یہ کیا ماجرا ہے کہ تم نے کئی ایک دفعہ اہلحدیث اور دیگر مخالفین کے برخلاف آرٹیکل لکھے۔ پچھلے تو جانے دو، تازہ مثال سنو:

۷ ستمبر کے الحکم میں تم نے لکھا ہے۔ پس غور سے سنئے:

تِلكَ اذاً قسمةٌ ضيزىٰ:

اختلاف رائے اگر نیک نیتی اور حق جوئی کی غرض سے ہو اور محض اللہ تعالیٰ کے رضا مقصود ہو تو وہ اختلاف مبارک اور نتیجہ خیز ہوتا ہے لیکن جب اختلاف کی بنیاد عداوت اور بغض ہو تو وہ اختلاف قوم اور ملک کے لئے کبھی مفید اور مبارک نہیں ہوسکتا۔

حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو مخالفت علماء اسلام (اگر انہیں علماء کہا جائے) کر رہے ہیں وہ ایک لمبی دوڑ اور تجربہ کے بعد ثابت ہوگئی ہے۔ کہ شق ثانی کے ماتحت ہے۔ میں اس کا نہایت ہی مختصر نمونہ مولوی ثناء اللہ کی تحریر میں دکھانا چاہتا ہوں۔ اس نے اپنے ۷ ستمبر کے اخبار میں غلام قادر قادری امرتسری کے حضرت مسیح موعود کے خلاف دو الہام شائع کئے ہیں پہلے الہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ظاہر کیا ہے کہ کسی علاقہ میں ان کے مریدوں کا کم از کم ایک حصہ پھر جائیگا۔اور دوسرا الہام یہ شائع کیا کہ تین ماہ کے اندر مرزا صاحب ایک خوفناک بیماری ادھرنگ میں مبتلا ہوں گے اور آنکھوں کا نور کم ہوجائیگا۔

ان الہامات کو شائع کرکے مولوی فاضل صاحب نوٹ دیتے ہیں:

''سردست ان الہاموں کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے بجز اس کے کہ ان يك كاذباً فعليه كذبه'' فی الحقیقت یہ رائے قابل قدر ہے لیکن سوال یہ ہے کہ کیا حضرت مسیح موعود کے الہامات پر بھی اسی طرز سے کبھی ریمارک کیا؟ ہرگز نہیں۔ تلك اذاً قسمة ضيزىٰ۔ اسی اخبار میں اس سے پہلے ڈاکٹر عبدالحکیم خان والی پیشگوئی پر ریمارک کیا ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اس کو تمام وکمال درج کیا جاتا اور اس کے آخر میں بھی یہی نوٹ ہوتا۔ مگر نہیں اس پیشگوئی کا نہایت ہی مختصر خلاصہ جس میں اصل پیشگوئی کو بالکل نہیں چھوڑا درج کرکے نکتہ چینی شروع کردی ہے اور سہ سالہ پیشگوئی کا حوالہ دے کر جو چاہا لکھا۔ کاش! اس عقل کے اندھے کو اتنا ہی معلوم ہوتا کہ یہ پیشگوئی اس لئے نہیں کی گئی کہ اس سے پہلے آپ کی صداقت ظاہر نہیں ہوچکی کیا آنحضرتﷺ نے ساری عمر میں ایک ہی نشان دکھایا تھا۔اگر ایک سے زیادہ اور فی الحقیقت کثیر التعداد دکھائے تھے تو اس کی وجہ یہ نہ تھی کہ پہلے نشان نشان نہ تھے؟ فاضل صاحب! نشانات کا ظہور واقعات پیش آمدہ کی بنا پر ہوا کرتا ہے اور ہر نشان مامور کی صداقت کو واضح کیا کرتا ہے۔ اسی طرح پر یہ نشان ہے۔ڈاکٹر نے خود لکھ دیا ہے کہ کاذب صادق کے سامنے ہلاک ہوگا۔ اب زمانہ دیکھے گا جو ظاہر ہوگا اگر تقویٰ اور خدا ترسی تیرے مزاج اور فطرت میں ہوتی تو تو انتظار کرتا اور خدا کی قدرت کا تماشا دیکھتا۔مگر جب حالت یہ ہو صمّ بكم عمى فهم لا يرجعون۔تو ایسی امید ہو تو کیوں کر!

انّا للّه وانّا اليه راجعون.

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اڈیٹر صاحب اپنے ہی کہے پر عمل نکرنا۔کھوجی کون دھرم ہے۔خیر اس بحث کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہم یہیں چھوڑتے ہیں تم جانو اگر مرزائی ہو تو بھی نقصان میں اور نہیں ہو تو بھی نفاق سے خالی نہیں۔ تم جانو اور تمہارے پیر بھائی مولوی سرور شاہ جانے۔

اب سنو! اپنے سوال کا جواب:

صوفی غلام قادر امرتسری کے الہامات کی بابت جو میں ان یّك کاذبا لکھا تھا تو قبل از ظہور کذب کے لکھا تھا جس کا وہ محمل تھا۔ جب اُس کا کذب ظاہر ہو جائے گا۔ تو یہ الفاظ اُس کے حق میں نہونگے بلکہ وہی ہونگے جو جھوٹوں کے لئے ہوتے ہیں یعنی لعنت اللّٰہ علی الکاذبین.

اب سنو اُس کے مقابلہ پر اپنے پیر مغاں کی کیفیت کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے اُن کا نکاح آسمان پر ہوا جس کی میعاد بھی گزر گئی، مگر تا حال:

جدا ہوں یار سے ہم اور نہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

جب لوگوں کے اعتراض ہوئے کہ آپ کی آسمانی منکوحہ تو دوسرے سے بیاہی گئی، بلکہ صاحب اولاد بھی ہوگئی۔ تو پیر مغاں جی نے رسالہ انجام آتھم میں الہام ظاہر کیا سنعیدھا سیرتھا الاولی. جس کی تفسیر کی کہ خدا اُس کو پہلی حالت پر یعنی کنواری بنا کر لائیگا مگر آج تک بھی نہ آئی۔

پھر آتھم کے متعلق پیشگوئی کی کہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائیگا۔ مگر وہ زندہ رہا ہے۔

اسی طرح پنڈت لیکھ رام کے متعلق خرق عادت عذاب کی پیش گوئی کی، مگر وہ مرنے تک خرق عادت عذاب سے خالی رہا۔

پھر مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ابوالحسن تبّتی اور ملا محمد بخش لاہوری کی نسبت پیشگوئی کہ تیرہ ماہ کے عرصہ میں مبتلائے عذاب ہونگے مگر وہ بھی صحیح سالم رہے۔ بلکہ آج تک ہیں۔

پھر خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) کی نسبت بڑ ہانکی کہ تم قادیان میری پیشگوئیوں کی تحقیق کرنے کے لئے نہ آؤ گے۔ مگر جب میں بلائے بے درماں کی طرح جا پہونچا تو آپ گدھے کے سینگوں کی طرح الوپ ہوگئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سہ سالہ پیشگوئی فرمائی کہ تین سالوں میں میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہوجائے گا۔ آخر وہ تین سال بھی گذر گئے۔ لیکن مخالفوں کی نزاع کے لئے ہنوز روزِ اول ہے۔ وغیرہ وغیرہ مفصل کے لئے رسالہ الہامات مرزا مصنفہ خاکسار بغور دیکھو۔

پس بتلاؤ جس شخص کے اتنے کذب بلکہ کذبات مکرر سہ کرر ثابت ہوئے ہوں، اُس کیلئے بھی ایسے الفاظ لکھا کرتے ہیں۔ نہیں بلکہ ایسے مفتری اور کاذب کیلئے تو صاف یہ لفظ ہوتے ہیں:

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

بس یہی جواب تمہارے نامہ نگار میر قاسم علی دہلوی کا ہے جس نے الحکم میں چند ایک سوال کئے ہیں کہ فلاں پیشگوئی مرزا صاحب کی سچی ہے یا نہیں، فلاں سچی ہے یا نہیں۔ اُس کو اتنی بھی خبر نہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتا ہے جس کی مثال تمسکات میں پوری ملتی ہے کہ تمسک کی غلطی کے لئے ایک سطر بلکہ ایک جملہ بلکہ ایک لفظ بھی کافی ہے۔ جس طرح تمسک کا غدار یہ عذر نہیں کرسکتا۔ اور حاکم سے یہ فیصلہ نہیں کراسکتا کہ انگلی رکھ رکھ کر پوچھے کہ حضور یہ سطر اس کی صحیح ہے یا نہیں بلکہ اُس کا فرض ہے کہ جو غلطی اُس کی پکڑی گئی ہے اُس کی صفائی کرے جب تک اس کی صفائی نہ کرے گا ایسی باتیں عدالت میں دیوانہ کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھینگی۔ اسی طرح جب تم لوگ مع کرشن جی مہاراج کے اُن اعتراضات کے جواب صحیح نہ دوگے تمہارا حق نہ ہوگا کہ یوں سوال کرو۔ کہ فلاں پیشگوئی مرزا نے کی تھی کہ کل پانچ روپیہ کا منی آرڈر آئیگا پوری ہوئی یا نہیں۔ پس اصول کو یاد رکھو اور آئندہ ہوش سے سوال کیا کرو۔

(اہلحدیث امرتسر جلد ۳۔ نمبر ۴۸۔ مورخہ ۱۵ شعبان المعظم ۱۳۲۴ھ مطابق ۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۲-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی حدیث دانی

سخن دانی عالم بالا معلوم شد

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی ہے کہ میں مجدد ہوں، مہدی ہوں، کرشن ہوں، کرشن گوپال ہوں، مسیح زمان ہوں، کل انبیاء کا خلاصہ ہوں، خدا کا بیٹا ہوں وغیرہ وغیرہ ہوں۔ اس لئے جو معنی قرآن وحدیث کے میں کروں وہی صحیح ہوں گے کیونکہ میں عالم بالا سے سیکھا ہوں میرا معلم خود خداوند تعالی ہے غرض آپ کے دعووں کا خلاصہ (ازالہ اوہام میں) یہ ہے:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

اور دافع البلاء میں آپ نے فرمایا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور تریاق القلوب میں یوں درافشانی کرتے ہیں:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

مگر بغور دیکھا جاتا ہے تو آنجناب کو قرآن وحدیث سے مطلب براری کے سوا کچھ بھی مناسبت نہیں۔ یوں تو ہم قائل ہیں کہ آنجناب لوہا ڈبونے اور بھس تیرانے میں بڑے مشاق ہیں ان کی حدیث دانی میں پرانی نظیر تو وہی روایت ہے جو موضوع اور غلط ہونے کے علاوہ محمد بن علی راوی کا قول ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

ان لمهدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السماوات والارض ینکسف القمر لاول لیلة من رمضان و الشمس فی النصف منه

(یعنی محمد بن علی کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں جب سے آسمان و زمین پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہوئے ہیں وہ کبھی نہیں ہوئیں۔ وہ یہ ہیں کہ پہلی رات میں قمر کو گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں سورج کو)۔

اس روایت کا یہ ترجمہ بالکل لفظی ہے اگر کسی کو اس ترجمہ میں شک ہو تو کسی ہندو یا انگریز عربی دان سے اس کی تصدیق کرا لے۔ خیر اس ترجمہ کو ذہن نشین کر کے بتلاویں کہ ایسا واقع کبھی ہوا کہ رمضان میں قمر کو پہلی رات میں گرہن ہوا ہو، اور سورج کو نصف رمضان یعنی چودہ یا پندرہ تاریخوں میں۔ آج سے سو سال پہلے کی جنتریاں اٹھانے کی کوئی حاجت نہیں، صرف مرزا صاحب کی زندگی بلکہ دعوی مہدویت ہی سے جس کو پچیس چھبیس برس ہی گذرے ہیں دیکھو کہ کبھی ایسا واقع ہوا ہے ہرگز نہیں مگر شاباش ہے مرزا جی کا کہ باوجودیکہ روایت مذکورہ کے الفاظ صاف ان کی تکذیب کرتے ہیں لیکن وہ ہیں کہ اسی روایت کو پیش کیے جاتے ہیں اور احمقوں کے کان ایسے بھرے ہیں کہ الامان و الحفیظ۔ کہیں کسی گذشتہ رمضان میں چاند اور سورج دونوں کو گرہن ہوا پس دہقانیوں نے شور بپا کر دیا وہ پیش گوئی ظاہر ہوگئی۔ زمین و آسمان نے شہادت دے دی حالانکہ رمضان میں اگر دونوں گرہن ہوئے تھے تو اس طرح نہیں ہوئے تھے جس طرح روایت مذکورہ میں آیا ہے بلکہ یوں ہوئے تھے کہ چاند حسب دستور قدیم تیرہ تاریخ کو اور سورج اٹھائیس تاریخ کو۔ مگر بے حیائی تیرا آسرا۔ مرزا صاحب نے مرزائیوں کی زبانوں کو ایسا فونوگراف بنایا کہ بے سمجھے سوچے اس روایت کو پیش کیے جاتے ہیں اور بحکم:

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگوئم

خیر اس دیرینہ قصہ کو تو ہم یہاں ہی چھوڑتے ہیں نہ اس کا پیش کرنا ہمارا اس مضمون میں اصل مقصود ہے بلکہ ہم ایک نئی نظیر آپ کی حدیث دانی کی پیش کرتے ہیں جس پر بہت سے احکام مرتب ہیں اور جو بقول مرزا صاحب ان میں اور ہم میں حد فاصل ہے آنجناب سے کسی شخص نے سوال کیا ہے جس کا جواب بذریعہ خط کے آپ نے دیا جو بذریعہ الحکم ۲۴۔ اگست (۱۹۰۶ء) کے شائع ہوا ہے، جو یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود کا ایک تازہ خط

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
مجبی اخویم ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب سلمہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

اور جو خط مولوی محمد علی صاحب کے نام آیا تھا میں نے اس کو سنا ہے مجھے تعجب ہے کہ کیونکر مخالف لوگ ہم پر تہمتیں لگاتے ہیں تکفیر کے معاملہ میں اصل بات یہ ہے کہ پہلے میں ان تمام لوگوں کو کلمہ گو خیال کرتا تھا اور کبھی میرے دل میں نہیں آیا کہ ان کو کافر قرار دوں پھر ایسا اتفاق ہوا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے میری نسبت ایک استفتا تیار کیا اور وہ استفتا مولوی نذیر حسین دہلوی کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے فتوی دیا کہ یہ شخص اور اس کی جماعت کافر ہیں اگر مر جاویں تو مسلمانوں کی قبروں میں ان کو دفن نہیں کرنا چاہیے۔ پھر بعد اس کے دوسو مہر تکفیر کی اس فتوی پر مولویوں کی لگائی گئیں یعنی تمام پنجاب اور ہندوستان کے مولویوں نے اس پر مہریں لگا دیں کہ درحقیقت یہ شخص کافر ہے بلکہ یہود و نصاری سے بھی زیادہ کافر ہیں۔ اور اگر یہ مسلمان ہیں تو پھر ہم کافر ہیں کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی مسلمان کو کافر کہے تو کفر الٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ پس اس بنا پر ہمیں ان لوگوں کو کافر ٹھہرانا پڑا۔ ورنہ ہماری طرف سے ہرگز اس باب کی سبقت نہیں ہوئی کہ یہ لوگ کافر ہیں۔ ان لوگوں نے خود سبقت کی۔ اس کا فتوی پہلے ان لوگوں کی طرف سے شائع ہوا ہم نے کوئی کاغذ ان لوگوں کی تکفیر کا شائع نہیں کیا۔ اب جس شخص کو یہ امر گراں گذرتا ہو کہ اس کو کیوں کافر کہا جائے تو اس کے لئے یہ سہل امر ہے کہ وہ اس بات کا اقرار شائع کر دے کہ میں ان لوگوں کو کافر نہیں جانتا بلکہ وہ لوگ کافر ہیں جنہوں نے ان کو کافر ٹھہرایا اسی بات کا ہمارے مکفروں مولوی محمد حسین وغیرہ کو اقرار ہے کہ بموجب اصول اسلام کے مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے پس جب کہ پنجاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کے تمام مولویوں نے مجھے اور میری جماعت کو کافر ٹھہرایا اور عدالتوں میں بھی لکھا دیا کہ یہ کافر اور دین اسلام سے خارج ہیں تو پھر اس میں ہمارا کیا گناہ ہے ان کو پوچھ کر دیکھ دیکھ لیا جائے خود کہتے ہیں کہ مسلمان کو کافر ٹھہرانے والا خود کافر ہو جاتا ہے اور اگر ہم نے اس فتوی کفر کے پہلے ان کو کافر ٹھہرایا تو وہ کاغذ پیش کرنا چاہیے۔ پھر جو شخص مولوی محمد حسین اور نذیر حسین وغیرہ کو باوجود اس فتوی کے مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ہمیں مسلمان کہہ سکتا ہے اور اگر ہمیں مسلمان جانتا ہے تو کیونکر ان کو مسلمان قرار دیتا ہے پس یہ ہے اصلیت اس خبر کی کہ ہم ان لوگوں کو کافر کہنے کے لئے مجبور ہوئے۔ والسلام۔ خاکسار میرزا غلام احمد

خط مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے مخالفوں کو اس لئے کافر کہتے اور جانتے ہیں کہ ان کے مخالفوں نے ان کو کافر کہا ہے۔ اس مضمون میں آپ نے گو حدیث کا ذکر نہیں کیا مگر دراصل یہ مخفی اشارہ ہے اس حدیث کی طرف جس میں ارشاد ہے

لا یرمی رجل رجلاً بالکفر الا ارتدت علیه ان لم یکن صاحبه کذلك۔ (یعنی جو آدمی کسی آدمی کو کفر کی طرف نسبت کرے اگر وہ درحقیقت ایسا نہیں ہے تو وہ کلمہ کفر کہنے والے پر آتا ہے)۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کو محض عناد سے کافر کہے تو اس کا یہ حکم ہے نہ اس شخص کا یہ حکم ہے جو کسی دلیل شرعی سے کسی کی تکفیر کرے خواہ واقع میں وہ دلیل شرعی غلط ہو بلکہ عند اللہ وہ شخص نہ صرف مومن بلکہ کامل مومن ہو تو بھی ایسے شخص کو کافر کہنے والا خود کافر نہ ہوگا۔

ہم نے اس حدیث کے معنی میں یہ قید لگائی ہے کہ عناد اور محض حسد سے کسی کو کافر کہنے والے کے حق میں یہ حکم ہے اس کا ثبوت دینا ہمارا فرض ہے۔ پس غور سے سنئے۔ حضرت حاطب بن ابی بلتعہؓ نے آنحضرت ﷺ کی تیاری جہاد کی خبر مشرکین مکہ کو کرنی چاہی بلکہ ایک عورت کے زریعہ سے خط بھیج بھی دیا جو بالہام الٰہی آنحضرت ﷺ نے پکڑ والیا مجلس میں وہ خط پیش ہوا تو حضرت عمرؓ نے عرض کیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعنی اضرب عنق ھذا المنافق فانّہ خان اللہ و رسولہ۔

یا حضرت مجھے اجازت ہو کہ میں اس منافق (حاطب) کی گردن اتار دوں کیونکہ اس نے اللہ اور رسول کی خیانت کی ہے ایک راز نبوی کو جسے حضور چھپاتے تھے مشرکین تک پہنچانا چاہا۔ حضور ﷺ نے فرمایا ٹھہرو حاطب کا عذر بھی سن لو۔ حاطب ؓ نے عرض کیا حضور کو معلوم ہے کہ میں مکہ میں ایک نو وارد ہوں میری رشتہ داری مکہ میں نہیں ہے اور اولاد چھوٹی چھوٹی وہاں ہے۔ میرا ایمان ہے کہ خدا نے جو آپ سے فتح کا وعدہ کیا ہے ضرور سچا ہوگا میری خبر رسانی سے اسمیں کوئی حرج نہیں آنے کا ہاں مجھے اس خبر رسانی سے یہ فائدہ ہوگا کہ مشرکین مکہ اس احسان کے عوض میری اولاد کو نہ ستائیں گے، یہ سن کر حضور نبوی ﷺ نے فرمایا:

دعہ فانّہ بدری قد اطلع اللہ علیھم فقال اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم۔

(یعنی اے عمر اسے کچھ نہ کہہ یہ بدر کی جنگ میں شریک تھا خدا نے اہل بدر کو بخشا ہوا ہے)۔

اب اس شہادت نبوی سے صاف ثابت ہے کہ حاطب ؓ بن بلتعہ نہ صرف معمولی مسلمان ہیں بلکہ مغفور لہ مسلمان ہیں۔ لیکن حضرت عمر فاروق ؓ ان پر فتوی کفر لگا چکے ہیں کیونکہ زمانہ نبوت میں منافق کافر بھی ہوا کرتے تھے جن کی بابت نص قطعی ہے و ما ھم بمومنین، یعنی نافق ایمان دار نہیں ہے۔ تو کیا اس فتوی سے حضرت عمر فاروق ؓ خود کافر ہو گئے۔ جناب کرشن قادیانی کے فتوی کے مطابق تو حضرت عمر فاروق کو تجدید اسلام کرنی چاہیے تھی، حالانکہ نہ حضور نبوی نے حاطب کو کافر کہا نہ حضرت عمر فاروق ؓ کو تو اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیوں حضرت عمر فاروق ایک مومن متقی صالح مغفور لہ کو کافر کہنے سے کافر نہ ہوئے۔ جواب یہ ہے کہ حضرت عمر فاروق ؓ اس فتوی کی وجہ شرعی خود بتلاتے ہیں کہ فانہ خان اللہ و رسولہ یعنی یہ شخص اللہ اور رسول کا خائن ہے مگر یہ وجہ حضرت عمر فاروق کی حضور نبوی میں منظور نہ ہوئی تو ثابت ہوا کہ کسی شخص پر دلیل شرعی کی آڑ میں محض نیک نیتی سے فتوی کفر لگانے والا خود کافر نہیں ہوتا جب تک محض حسد اور عناد قلبی سے نہ کہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری مثال لیجئے۔ بے نماز کے کفر میں علماء اسلام کا اختلاف ہے جماعت کثیرہ صحابہ اور تابعین بڑے بڑے محدثین اور مجتہدین بے نماز کو کافر کہتے ہیں۔ ادھر ایک جماعت علماء کی ایسی بھی ہے جو اس کو کافر نہیں جانتی بلکہ مومن سمجھتی ہے لیکن باوجود اس کے جو علماء کافر نہیں کہتے وہ کہنے والوں کو بھی کافر نہیں جانتے ورنہ لازم آئے گا کہ امام شافعیؒ جناب شیخ عبدالقادرؒ جیلانی جیسے بزرگوار بھی جو بے نماز کو کافر کہتے ہیں نہ کہنے والوں کے نزدیک کافر ہوں کیونکہ یہ لوگ ایک ایسے شخص کی تکفیر کرتے ہیں جو پچھلے گروہ کے نزدیک مسلمان ہے حالانکہ پچھلے گروہ کے نزدیک جیسا بے نماز کافر نہیں اس کو کافر کہنے والا بھی کافر نہیں۔ لیکن اس نئے مجدد کی حدیث دانی پر بنا کر کے لازم آیا ہے کہ یہ بزرگوار کافر ہوں (خاکش بدہن) پس نتیجہ نکلا کہ جن لوگوں نے کرشن جی پر کفر کا فتوی دیا ہے چونکہ وہ دلیل شرعی کی آڑ میں دیا ہے (گو وہ دلیل شرعی کرشن جی اور ان کے ءچیلوں کی نظر میں ضعیف ہو، سردست اس پر گفتگو نہیں تاہم) وہ کافر نہیں ہو سکتے۔

کیا کرشن جی یا ان کا کوئی چیلہ ہماری اس تقریر کا معقول جواب نظائر پیش کر کے دے سکتا ہے۔ سنو

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

مرزائیو! مجدد مہدی اور مسیح بننے کے لئے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ سچ ہے:

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ دردِ دل عاشق کی دوا ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۶۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ محمد یوسف بنام مرزا قادیان

کھلا خط از طرف حافظ محمد یوسف پنشنر ساکن امرتسر بنام مرزا غلام احمد رئیس قادیان

سلام مسنون: مرزا صاحب وہ دن آپ کو یاد ہے؟ جب آپ نے قبل از دوی میسیحیت ونبوت اشتہار دیا تھا کہ مخالفین اسلام میں سے کوئی ہمارے پاس آئے اور ایک سال تک ہمارے پاس رہ کر اسلام کی حقانیت کے دلائل سنے اور آسمانی نشانات دیکھے۔ اگر اسے اثر ہو جاوے تو صرف کلمہ طیبہ پڑھ کر ایمان لاوے اور اگر اس پر اثر نہ ہو تو دوسو روپے ماہوار کے حساب سے م میں اسے چوبیس سو روپیہ ایک سال کا ہرجہ دونگا۔ اس کے جواب میں منشی اندرمن مرادآبادی نے آپ کو لکھا کہ میں کپورتھلہ سے تمہارے پاس آتا ہوں مگر ایک سال کے لئے مبلغ چوبیس سو روپیہ بحساب دوسو روپیہ ماہوار ایک ہفتہ کے اندر اندر میرے پاس لاہور پیشگی بھیج دو تو میں تمہارے پاس قادیان آجاؤنگا۔

اس پر آپ نے اپنے سب دوستوں کو لکھا کہ ہم کو اس موقع پر چوبیس سو روپیہ دے دو اور ہماری جائداد ارہن رکھ لو۔ آپ نے اس موقع پر یہ بھی فرمایا تھا کہ یہ کام کسی عالی رتبہ شخص سے ہوگا جو اہل اللہ اور اہل جنت ہوگا۔ مگر اس وقت کسی دوست نے آپ کو مدد نہ دی۔ البتہ اس وقت ایک میں ہی واحد آدمی تھا جس نے اس بات میں از حد کوشش کی اور چوبیس سو روپیہ لے کر منشی اندرمن کے پیچھے پیچھے بھاگا پھرا۔ اور اس وقت میں ہی نے اندرمن کو ہزیمت کو دی جس سے آپ کی فتح ہوئی حالانکہ کوئی مسلمان نہ چاہتا تھا کہ آپ کی فتح ہو۔

اب میں آپ کو اتنی مدت کے بعد اس غرض سے یہ بات یاد دلاتا ہوں کہ میں بھی اخیر عمر کو پہنچ گیا ہوں اور آپ نے بھی اپنی عمر کے اختتام کا اعلان کر دیا ہے۔ اور یہ ظاہر بات ہے کہ آپ اور آپ کے سب دوستوں سے موقع مذکور پر کوئی کمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر نہ ہوا۔ صرف ایک میں ہی واحد شخص تھا جس نے ایسے نازک موقع پر ایسا بڑا کام کر کے آپ کی لاج رکھ لی اور بموجب آپ کے قول کے کامل اہل اللہ اور اہل جنت ہو چکا۔ اس واسطے آپ کو چاہیے کہ امرت سر میں بندہ کے غریب خانہ پر تشریف لا کر خاکسار سے بیعت کریں اور اپنی عاقبت بالخیر بنالیں۔

آپ کا دلی خیر خواہ۔ حافظ محمد یوسف پنشنر از امرت سر کٹرہ مہان سنگھ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم سفارش کرتے ہیں کہ جناب حافظ صاحب مرزا صاحب کو اس ضعیفی میں اتنی تکلیف نہ دیں کہ وہ آپ کے در دولت پر حاضر ہوں بلکہ ایک کارڈ کے ذریعہ ہی سے بیعت قبول فرمالیں۔ ملاقات ان کی استطاعت پر موقوف رکھیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء ص ۵۔ ۶)

الحکم اور وطن

قصہ مشہور ہے کہ ایک کبڑی سے کسی نے پوچھا کہ تو اپنی کمر سیدھی چاہتی ہے یا اوروں کو کبڑا دیکھنا پسند کرتی ہے؟ کبڑی نے کہا کہ میری دلی آرزو یہی ہے کہ سب کبڑی ہوں۔ میں بھی ان کو اپنی طرح دیکھو۔ یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ ان کی دلی خواہش رہتی ہے کہ جس طرح ہم پر نئی رسالت کی وجہ سے کفر کا فتویٰ لگا ہے اوروں پر بھی لگتا رہے چنانچہ آج کل اڈیٹر وطن پر انہوں نے فتوی لے کر شائع کیا ہے کہ یہ عیسائیوں کی کتابیں اسلام کے خلاف بیچتا ہے ایسی فتوی بازیوں کے تو مخالف ہیں البتہ اس میں شک نہیں کہ اڈیٹر وطن کا یہ فعل کسی طرح کسی دیندار دانا کی نظر میں مستحسن تو جائز بھی نہیں ہوگا اس سے بڑھ کر حیرانی ہے کہ جن ہم عصروں نے اڈیٹر وطن کے اس کام کو ناپسند کیا ہے ان کی بابت لکھا ہے کہ وطن کی ترقی پر ان کو حسد آتا ہے (معاذ اللہ ....)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۰۶ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین قادیانی

حکیم نورالدین صاحب نے ایک کارڈ کے ذریعہ ہم سے ایک سوال کیا ہے جو درج ذیل ہے:

جناب نے ۷ستمبر کے پرچہ اہل حدیث میں غلام قادر نام ملہم کی پیشگوئی مع ان یّك کا ذباً شائع فرمائی تھی ،بحمد اللہ ۱۳ نومبر کو وہ باطل ہوئی۔ جناب اس کا ابطال یا اس کی توجیہ شائع فرماویں۔اور تھانیسری صاحب سے تاریخ منگوائیں۔اللہ تعالی محض اپنے فضل سے متکبر ضدی دنیا طلب دھوکہ دھندہ مفتری علی اللہ اور مکذب آیات اللہ کو دنیا کے لئے عبرۃ بنائے۔ مرنا حق ہے مگر ناکام اور نامراد مرنا اچھا نہیں۔

نورالدین از قادیان

(جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے لکھا):

غلام قادر والی پیش گوئی کا بطلان مفصل لکھیں تو شائع کیا جائے گا۔جھوٹے ملہموں کا اظہار کذب کرنا تو اہل حدیث کا اصلی کام ہے۔یہی تو وجہ ہے کہ حسب نوبت قادیانی کذاب (یہ ہماری تحقیق ہے اس لئے آپ برا نہ مانیئے گا) کی قلعی اکثر کھولی جاتی ہے ،البتہ تھانیسری نامہ نگار اور ملہم سے ہم التماس کریں گے کہ وہ تاریخ بتلادیں بشرطیکہ آپ بھی اپنے نبی اور رسول حضرت مرزا صاحب سے درخواست کریں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم والی پیش گوئی مشتہرہ ۱۶۔اگست ۱۹۰۶ء کی تاریخ اور تحدید کر دیں۔کم از کم اتنا تو کردیں جتنا ڈاکٹر موصوف نے کیا ہے کہ مصرف کذاب کی ہلاکت کے لئے تین سال بتلا دیئے۔بلکہ آئندہ کو بھی ایسی پیش گوئیوں کی تاریخ بتلا دیا کریں۔

یہ سوال مدت سے پبلک کی زبان پر تھا کیا عجب آپ کے ذریعہ سے حل ہو جائے۔پس ہم آپ کے جواب کے منتظر ہیں۔اور نامہ نگار تھانیسری سے بھی التماس کرتے ہیں کہ وہ جناب باری میں توجہ کریں۔اگر اس میں تاریخ معلوم ہو سکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اطلاع دیں پھر جب حکیم صاحب کا جواب متضمن تاریخ آجائے گا اس وقت ہم دو نوں کو شائع کر دیں گے انشاء اللہ۔ اڈیٹر

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۴ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۳)

قادیانی کے لئے ایک سچا نشان

۶ دسمبر کا الہام ۔ مرزا جھوٹا مسیح تیرے مقابلہ میں نہ آئے گا اور نہ خلق اللہ کو گمراہ کرنے کو سفر کرے گا ۔ اور اگر کرے گا ذلیل ہو گا ، اور دی ہم نے اس کو بیماری عذاب کی ، اور کر دیا ہم نے ساتھ اس کے پہاڑ روٹیوں کا اور نہر پانی کی اور ہمراہ اس کے بہشت اور دوزخ ہے ۔ پس جس کو وہ بہشت کہتا ہے وہ دوزخ ہے ، اور جس کو وہ دوزخ کہتا ہے وہ بہشت ہے اور ہیں خادمین اس کے ٹوٹا پانے والے آخرت میں ، اور یہ آخری وقت ہی امتحان ہو گا ۔

۷ دسمبر کا الہام ۔ کیا نہیں دیکھا تو نے جھوٹے مسیح کو کہ جس نے اول دعویٰ کیا نبوت کا اور پھر ہو گیا شریک ...اور بے ادبی کی میرے رسولوں اور صادقوں کی اور ہم نے پورا کر دیا اس کے کمالات کو واسطے آزمانے اپنے بندوں کے اور بے شک ہم لاویں گے اس پر زوال ، تا کہ ٹوٹے فخر اس کا ، اور ہے وہ فخر کرنے والوں میں سے ریا کار ۔

لہذا مرزا صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ اگر وہ سچا نبی اور مسیح موعود ہے تو میرے ان الہاموں کو غلط ثابت کر کے مشتہر کرے نہیں تو ان الہاموں کے سچا ہونے کی تفصیل ایک رسالہ میں بیان کی جاوے اگر مرزا صاحب نے خاموشی اختیار کی اور ان الہاموں کا جواب... (نہ دیا) تو وہ جھوٹے مسیح اظہر من الشّمس ہوں گے ۔

اور علاوہ اس کے میں ایک نشان مرزا صاحب کے کاذب ہونے کا بطور کرامت کے دکھلا سکتا ہوں ورنہ مرزا صاحب بطور معجزہ کوئی نشان دکھلانے کا تحریری وعدہ کریں اور ایک تاریخ کہ جس میں دو ماہ کی مہلت مقرر فرماویں ۔ آئندہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اختیار ہے۔ قاضی عبدالعزیز ملہم و مرید قادیانی از قصبہ تھانیسر ضلع کرنال

اڈیٹر اہل حدیث:

حکیم نورالدین صاحب نے گذشتہ نمبر اہل حدیث میں تھانیسری ملہم سے تاریخ مانگی تھی پس اب حکیم صاحب اپنے حضرت ہی میدان میں لاویں۔ کیا لاویں گے؟ مشکل ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۶)

لنگر خانہ قادیاں میں مہمان نوازی اور حکیم نورالدین کا نیک خُلق

بندہ چند روز ہوئے کہ بیمار ہوگیا۔ امرتسر علاج سے چنداں فائدہ محسوس نہوا تو خیال آیا کہ قادیاں جا کر حکیم نورالدین سے علاج کراؤں۔ چنانچہ میں قادیاں جا پہنچا اور حکیم نورالدین کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنی کیفیت سنائی۔ آپ نے میری سادگی لباس اور غریبانہ وضع کو دیکھ کر میری طرف توجہ نہ کی اور بے التفاتی کے لہجے میں بولے۔ کہ میں ظہر سے بعد تمہاری نبض دیکھوں گا مگر میرے ذرا سے اصرار پر یہ بھی کہہ دیا کہ جاؤ امرتسر چلے جاؤ۔ جس سے میرا دل مایوس ہوگیا اس لئے میں نے امرتسر واپس بے نیل مرام چلے آنے کا ارادہ کرلیا۔

ایسا ہی مرزا جی کے لنگر خانے کی کیفیت ہے۔ کہ باوجودیکہ میں ایک بیمار آدمی تھا۔ مگر دو وقت ماش کی دال سے روٹی ملتی رہی۔ جب مہتمم لنگر خانہ سے عرض کیا۔ کہ میں بیمار آدمی ہوں مجھے دال مضر ہوگی تو اُس نے سوال کیا کہ ''تم احمدی ہو؟'' میں نے کہا میں احمدی تو نہیں البتہ محمدی ہوں کیوں کہ قرآن شریک میں ہے ماارسلناك الا كافة للنّاس یعنی حضرت محمد ﷺ سب کے نبی اور رسول ہیں۔ اس لئے ہم سب کو محمدی کہلانا چاہئے احمدی میں نہیں جانتا کیوں کہلایا جائے۔'' تو اُس نے کہا کہ ''آپ اِس جماعت سے نہیں ہیں اس لئے آپ کی حسب خواہش کھانا نہیں مل سکتا۔''

الراقم: رستم از امرتسر کوچہ موتی رام۔

(اہلحدیث امرتسر جلد ۴۔ نمبر ۱۰۔ مورخہ ۲۵ ذی قعدہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۱۱۔ جنوری ۱۹۰۷ء ص: ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشی سعد اللہ کا انتقال

افسوس صد افسوس اس ہفتہ جماعت اہل حدیث کے سرگرم ممبر اور اخبار اہل حدیث کے قدر دان منشی سعد اللہ سعدی لدھیانوی ایک ہی روز کے نمونیا سے انتقال کر گئے۔ مرحوم نومسلم تھے بلکہ نومسلموں کے لئے ایک نمونہ تھے۔

کرشن قادیانی کے اوچھے پن سے تعجب نہیں کہ مرحوم کے متعلق کوئی پیش گوئی نکال لیں مگر یاد رکھیں

مرگ عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانیء ما نیز جاودانی نیست

ناظرین سے درخواست ہے کہ مرحوم کے لئے جنازہ غائب پڑھ کر دعائے مغفرت کریں۔ امرتسر میں پڑھا گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

مرزا قادیانی اور ہم

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک مضمون اخبار بدر ۲۷ دسمبر (۱۹۰۶ء) میں لکھا ہے جو درج ذیل ہے:

بعض اپنے مکرم احباب کی زبانی میری شنید تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منطق بے جا کبھی ممکن نہیں کہ مقابلہ میں رک سکے، میرا بھی گمان تھا کہ شاید مولوی صاحب تلبیس حق کے لئے میرے مضمون پر اخبار کے چند ورق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوٹ پٹانگ لکھ کر سیاہ کر دیں گے، مگر آپکے اہل حدیث کے دو نمبر جو میرے مضمون کے دو نمبروں کے بعد نکلے، دیکھ کر اب میری پہلی رائے تبدیل ہو کر یہ قرار پایا کہ یہ غیر ممکن ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیوں کے دلائل اور مضبوط بینات کا ذکر کر جاوے۔ ہمیشہ سے جناب کو علماء سوء کی طرح متشابہات پر اڑنے کی بدعادت رہی ہے۔ ابتداء سے آپ نے احمدیوں کی ناحق مخالفت شروع کی۔ آپ کا فی قلوبھم زیغ کا وتیرہ رہا ہے۔ اس خائنانہ طریق (براپیشہ) کا پتہ آپ کے اخبار کی ورق گردانی سے مل سکتا ہے۔ اس حیا سوز نے کہیں ان بینات کا ذکر کیا ہو جن پر اللہ تعالی نے اس سلسلہ کی بنیاد رکھی، اوران آیات کا بیان کیا ہو جن کو ہمارے امام نے روح مقدس کی تائید سے بیان فرمایا ہے، ہرگز نہیں۔ نہ معلوم یہ فطرت آپ کو وراثت میں آئی یا کسی پیش.... کی رفاقت کا نتیجہ ہے۔ جہاں کہیں اس نے احمدی سلسلہ کا ذکر کیا ہے ایسے بھدی اور کمزور نکتہ چینی اور حرف گیری کی ہے کہ جس سے آپ کی نکتہ رس طبیعت کا پتہ چلتا ہے۔ خدا تعالی کے ہزاروں ہزار نشانات جو اپنے اس مامور کے ہاتھ سے ظاہر ہوئے، اس ناعاقبت اندیش نے ان پر مدتوں نکتہ چینی کر کے جو خلاصہ پیش کیا ہے وہ رسالہ الہامات مرزا ہے جس کو پڑھ کر آپ کے علمی دعاوی پر تعجب آتا ہے تو اپنی جبلی عادت کے مطابق تمام سچے اور صحیح واقعات کی حقیقی صورت کو نظر انداز کر کے ان کو بدنما شکل میں ظاہر کر دیا ہے۔ بہر حال اب میں اپنے اس نمبر کو شائع کرتا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں: ناظرین حیران ہوں گے کہ اتنی خفگی کیوں اورکس بات پر ہے، اس لئے ہم ان کو بتلاتے ہیں کہ کرشن جی نے کئی ایک مقام پر اپنی تصنیفات میں دعوی کیا ہے اور اس کو اپنی نبوت کی ایک بڑی بھاری دلیل بتایا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے میرے ساتھ مباہلہ کیا کہ جو ہم (مولوی صاحبان اور مرزا قادیانی) میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔ پس وہ مر گئے۔ اس دعوی کی اصل عبارت مرزا صاحب کے الفاظ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج بھی لکھے دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی یہی دعا کی کہ یاالٰہی اگر میں مرزا غلام احمد کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد اپنے دعوی میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۱۱)

اسی کتاب کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے:

جیسا کہ مولوی غلام دستگیر نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مریگا اور ضرور ہم سے پہلے مریگا کیونکہ کاذب ہے (قادیانی اربعین نمبر ۳ ص ۹)

ایسا ہی اربعین لاتمام حجة علی المخالفین کے صفحہ ۶ پر لکھا ہے:

جو شخص میرے ساتھ اپنی کشتی قرار دے کر دعائیں کرتا ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے اس کا نتیجہ وہی ہے جو مولوی غلام دستگیر نے دیکھ لیا کیونکہ اس نے عام طور پر شائع کر دیا تھا کہ مرزا غلام احمد اگر جھوٹا ہے اور ضرور جھوٹا ہے تو وہ مجھ سے پہلے مرے گا۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میں پہلے مر جاؤنگا۔ اور یہی دعا بھی کی۔ تو پھر آپ ہی چند روز کے بعد مر گیا۔ اگر یہ کتاب چھپ کر شائع نہ ہو جاتی (بے شک اگر چھپ کر شائع نہ ہوتی تو آپ کو بھی یہ کلنگ کا ٹیکا نہ لگتا۔ اڈیٹر اہل حدیث) تو اس واقعہ پر کون اعتبار کر سکتا تھا مگر اب تو وہ اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔

ناظرین دیکھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے مولوی صاحبان کے واقع کو ان حوالجات میں کس طرح اپنی سچائی کا ثبوت پیش کیا ہے، تو یہ بیان آیات بینات کے درجہ کا ہوا یا متشابہات کا۔ پس اسی بیان پر ہم نے اخبار اہل حدیث میں اور مستقل اشتہاروں میں مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے دام افتادوں سے ثبوت مانگا تھا کہ مولوی صاحبان کی تصنیفات میں یہ مضمون دکھا دو۔ نہ صرف مطالبہ کی تکلیف ہی نہ دی تھی بلکہ تکلیف کے عوض پانچ سو روپیہ انعام کا وعدہ تھا۔ بس اس مطالبہ پر مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے حواری بگڑ کر آج اس مضمون میں ہم کو گالیاں سناتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ہم تو نا امید ہو کر خاموش ہو گئے تھے مگر ان حضرات نے آج پھر ہم کو یاد دلایا چنانچہ اسی مضمون کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

ناظرین کو شاید معلوم ہو کہ ان دونوں مولویوں نے (مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل) حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت چاہی تھی جس کے مطابق وہ سزایاب ہو کر آیات اللہ قرار پائے ہمارے امام نے جب ان کا کہیں تذکرہ فرمایا تو امرت سری مولوی نے حق پوشی کی راہ سے ایک بیہودہ عذر اٹھایا کہ حضور نے جو عبارتیں نقل کی ہیں بعینہ ان کے رسائل میں نہیں ہیں۔اس اعتراض کو امرتسری مخالف نے بار بار پیش کیا ہے اگر کہیں موقع ہوا تو انشاء اللہ اس کے متعلق ایک مستقل مضمون بتوفیق ایزدی ہدیہ ناظرین کیا جائیگا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

غلط کہتے ہو، ہم نے کبھی ان عبارات کو بعینہ طلب نہیں کیا، سچے ہو تو ہمارا کلام پیش کرو جس میں ہم نے بعینہ یہ عبارت مانگی ہوں ۔ بلکہ ہم تو اس مضمون کی عبارت مانگتے ہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ مولوی صاحبان نے یہ دعا کی ہو:

ہم میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مرجاوے۔

آپ نے لاف زنی تو کر دی، مگر یقین نہیں کہ آپ مرد میدان بن کر دکھا سکیں۔ میں آپ کی سہولت کے لئے مرزا صاحب کی تصنیف سے اس کتاب کا نام اور نمبر صفحہ بھی بتلا دیتا ہوں غور سے پڑھو۔اعجاز احمدی صفحہ ۱۵ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

پہلے اس سے اسی قسم کا مباہلہ کتاب فتح رحمانی صفحہ ۲۷ پر مولوی غلام دستگیر قصوری بھی کر چکے ہیں اور اس کے بعد تھوڑے دنوں میں میری زندگی میں ہی قبر میں داخل ہو گئے اور میری سچائی کو اپنے مرنے سے ثابت کر گئے مگر مولوی ثناء اللہ اگر چاہیں تو بذات خود آزمائیں ان کو غلام دستگیر سے کیا کام کیونکہ وہ خود ہی اس کے لئے مستعدی بھی ظاہر کرتے ہیں۔

گو مولوی اسماعیل صاحب مرحوم کی کسی کتاب کا نام نہیں لیا مگر مولوی صاحب کی کتاب مرزا صاحب کے متعلق ایک ہی ہے جو طبع ہو چکی ہے اور مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس ضرور ہوگی۔ پس ان سے لے کر بہت جلد اصل عبارتیں شائع کر دیجئے:

تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ دیانتدار اور راست باز ہیں، تو درصورت نہملنے اس مضمون کے اخبارات میں شائع کرادیں گے کہ مرزا صاحب نے جس مضمون کا دعوی کیا ہے وہ نہیں ملتا جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہوگا کہ مرزا صاحب خدا پر رسول پر فرشتوں پر تو بہتان بازی کرتے تھے بندوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے لگے۔ پھر ہم آپ سے پوچھیں گے کہ بتلاؤ جھوٹ بول کر تمام دنیا کو دھوکہ دینے والا حیا سوز ہے یا حیا دوز۔ آہ

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۰۷ء ص ۲۔۴)

کرشن قادیانی کی بابت جو خیال اہل حدیث ۱۱ جنوری میں منشی سعد اللہ مرحوم کے انتقال پر ظاہر کیا گیا تھا کہ کوئی نہ کوئی پیش گوئی نکال لیں گے وہ صحیح ثابت ہوا اخبار الحکم نے ایک لمبا چوڑا مضمون نکالا جس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر میں آئندہ ہفتہ نکلے گا۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۰۷ء ص ۳)

کرشن قادیانی کی ایک اور پیش گوئی سچی ہوگئی

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

کرشن قادیانی کی پیش گوئیوں کی تصدیق ہمیشہ سے ہوتی رہی ہے ہم بھی آپ کی تصدیق کرتے ہیں مگر انہی معنوں میں جن میں عرب کے شوخ طبیعت شاعر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متنبّی نے شعر مندرجہ عنوان میں کی ہے شاعر مذکور لکھتا ہے: محبوبہ جو وعدہ خلافی کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کیا کیونکہ اس کے وعدہ کا ضمیمہ یہ بھی ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کرے گی۔،

یہی حال کرشن جی (مرزا جی کو کرشن کا خطاب ہم نے نہیں دیا بلکہ خود انہی کا تجویز کردہ ہے کہ انہوں نے سیالکوٹ کے لیکچر میں اس لقب کا خود اظہار کیا تھا۔ مگر افسوس کہ ایک دفعہ اظہار کر کے پھر ایسے شرمائے ہیں کہ نہ انہوں نے خود نہ ان کے کسی حواری نے آپ کو اس لقب سے کبھی یاد کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید وہ اس عہدہ سے معزول کئے گئے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) کی پیش گوئیوں کا ہے کہ کب کبھی کوئی پیش گوئی کرتے ہیں اس کے ضمیمے میں گویا کہہ دیتے ہیں کہ یہ سچی نہ ہوں گی، تاہم محض اپنی کوشش سے ان کو بناتے ہیں۔

منشی سعد اللہ لودہانوی مرحوم کی بابت ایک پیش گوئی مہاراج (مرزا قادیانی) نے کی تھی جو ۴ جنوری کو صاف لفظوں میں جھوٹی ہوئی، مگر کرشن جی اور چیلے ایسے کہاں تھے کہ حیاداری سے خاموش رہتے۔ الٹے اکڑتے ہوئے الحکم کا اڈیٹر ایک لمبے چوڑے مضمون میں مہاراج کی حمایت کرتا ہے۔ چونکہ وہ مضمون سارے کا سارا دلچسپ ہے نیز سیاہ باطنوں کے اندرونی حالات کا آئینہ ہے اس لئے ہم اسے تمام وکمال نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

ایک نشان پورا ہوا

الحکم کے ناظرین لودہ نہ کے مشہور زبان دراز مخالف سلسلہ عالیہ احمدیہ منشی سعد اللہ نومسلم متخلص بہ سعدی کے نام سے خوب واقف ہیں یہ وہی شخص ہے جس نے اپنی بدزبانی اور دشنام دہی سے سلسلہ کی مخالفت میں خاص شہرت حاصل کی تھی اور یہ وہی شخص ہے جس نے آتھم عیسائی کی پیش گوئی کی میعاد گذرنے پر بہت شور مچایا اور اپنی بدزبانی سے حزب اللہ کو دکھ دیا تھا اور عیسائیت اور باطل کی حمایت کرتے ہوئے حضرت حکیم الامۃ (نور الدین) کے ایک بچہ کے فوت ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا،، اسے عیسائیت کی تائید کی دلیل بنایا (غلط کہتے ہو، عیسائیت کی تائید نہیں بلکہ تمہاری تکذیب میں لکھا تھا۔ اڈیٹر اہل حدیث) جس پر حی وقیم اور غیور خدا نے حضرت امام (مرزا قادیانی) کو مولوی (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورالدین) صاحب کے گھر میں ایک خوش رو اور زندہ رہنے والے کی بشارت دی جو رسالہ انوار الاسلام کے صفحہ ۲۶ کے حاشیہ میں چھپی اور آخر ایک مدت کے بعد ۱۵ فروری ۱۸۹۹ء کی رات کے دس بجے عبدالحی پیدا ہوا۔ اور یوں خدا تعالی کی پیش گوئی پوری ہوکر اس ہندوزادہ کی ندامت کا موجب ہوئی۔ غیور خدا نے جہاں ہمارے امام (مرزا قادیانی) کو یہ رحمت کا نشان دیا وہاں اس مخالف دین اور عدو اللہ کے لئے اسی رنگ میں ایک خاص نشان دیا۔ اس نے حکیم الامۃ (نورالدین) کے ابتر ہونے کی آرزو کی تھی لیکن خدا تعالی کے صادق بندوں پر اعتراض کرنے والے خالی نہیں رہا کرتے وہ خدا کے عذاب کا مزہ چکھ لیا کرتے ہیں۔ اشتہار انعامی تین ہزار مشتہرہ اکتوبر ۱۸۹۴ء کے صفحہ ۱۲ پر حضرت امام (مرزا قادیانی) نے سعد اللہ کو مخاطب کر کے یہ پیش گوئی شائع کی:

حق سے لڑتا رہ۔ آخر اے مردود دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں خدا سے لڑ رہا ہے بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے ان شانئك هو الا بتر اور ہم نے اس طرح پر آتھم کا رجوع بحق ہونا بے ثبوت نہیں کہا۔

یہ وہ پیش گوئی ہے جس کو شائع ہوئے آج ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء تک ۱۴ برس ۳ مہینے اور ۱۲ دن ہو چکے ہیں اس کے بعد متواتر وحی شائع ہوتی رہی۔ یہ اتنی لمبی مدت ہے کہ اسی میں سعد اللہ جیسا نوجوان اور مضبوط قوی کا آدمی ایک اور شادی کر کے بھی اولاد پیدا کر سکتا تھا، مگر خدا تعالی باتیں ٹلا نہیں کرتیں اور وہ پوری ہو کر رہتی ہیں۔ سعد اللہ کا ایک بیٹا موجود ہے لیکن اب تک اس کی کوئی اولاد نہیں۔ قطع نظر اس سوال کے کہ اس نے شادی کی یا کیوں نہیں۔ پس سلسلہ نسل کا ختم ہو جانا ابتر ہونے کو پورے طور پر ثابت کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ سعد اللہ دونوں طرح سے ابتر سلسلہ اولاد کے لحاظ سے بھی اور اس لحاظ سے بھی کہ وہ حضرت اقدس کے مقابلہ میں مخالفت کے لئے اٹھا مگر ناکام اور نامراد رہا۔ اور پوری نامرادی کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوری کے پہلے ہی ہفتہ میں فوت ہوگیا۔

اور اس طرح اپنے انجام نامرادی کے ساتھ حضرت اقدس کی سچائی پر مہر کر گیا۔ اس پیش گوئی میں جو اوپر دکھلائی، یہ بھی لکھا گیا ہے کہ سعد اللہ کا ابتر رہنا، اس امر پر بھی ایک دلیل ہوگا کہ آتھم کے رجوع کے متعلق بھی جو کچھ کہا گیا تھا وہ خدا تعالیٰ کے اعلام اور وحی سے تھا، سو آج آتھم کا نشان پھر ظاہر ہوا۔ پھر اس پیش گوئی میں سعد اللہ کے انجام کی خبر اس پیش گوئی میں موجود، آخر اے مردار دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔

ان الفاظ میں مردار کا لفظ بتا رہا ہے کہ وہ حضرت ہی کی زندگی میں فوت ہوگا۔ یہ تیسری پیش گوئی ہے جو اسی سلسلہ میں پوری ہوئی۔ پھر انجام آتھم میں جہاں حضرت اقدس نے مباہلہ کے لئے مخالفوں کو بلایا ہے وہاں نمبر ۱۰ پر سعد اللہ نومسلم لدھیانہ لکھا ہے اور گویا اس سے مباہلہ ہوگیا ہے کیونکہ اسی جگہ یہ لکھا ہے کہ، گواہ رہ اے زمین اور اے آسمان کہ خدا کی لعنت اس شخص پر کہ اس رسالہ کے پہنچنے کے بعد نہ مباہلہ میں حاضر ہو اور نہ توہین و تکفیر کو چھوڑے اور نہ ٹھٹھا کرنے والوں کی مجلسوں سے الگ ہو اور اے مومنو! برائے خدا کہو آمین۔

اب بتاؤ کہ اس سے بڑھ کر اس دعا کی قبولیت کا کیا اثر ہوگا کہ وہ ایک مضبوط تندرست قوی الجثہ اور کم عمر تھا اور حضرت اقدس (مرزا قادیانی) اس کے مقابلے میں ہمیشہ بیمار رہنے والے اور پیر مرد اور پھر مخالفوں کے خیال میں معاذ اللہ مفتری علی اللہ پھر یہ بات کیا ہے کہ جو اس کے مقابلہ میں آتا ہے اس کے سامنے اس جہان سے چل دیتا ہے یہ خدائے بزرگ و برتر کے نشانات ہیں جس کی آنکھیں دیکھنے کی ہوں دیکھے اور جس کے سننے کے کان ہوں، سنے۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۰۷ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس مضمون میں اڈیٹر الحکم نے کمال جسارت سے کام لیا ہے اور: دروغ گوئم بر روئے تو، کی مثل کو بالکل صادق کر دکھایا ہے، منشی سعد اللہ مرحوم کو جوان لکھا ہے حالانکہ وہ پنشن یاب تھے جو گور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمنٹ کے قاعدہ سے کسی طرح مضبوط اور قوی الجثہ اور کم عمر نہیں ہو سکتے۔ پھر مرحوم کی عمر کا مقابلہ کرشن جی سے کرتا ہے مگر افسوس کہ مولوی عبدالکریم، کرشن جی کے امام سے نہیں کرتا جس کی نسبت حضرت (مرزا قادیانی) کو کئی ایک الہام ہوئے تھے کہ بیماری سے صحت یاب ہوگا۔ مگر آخر کار وہ اسی بیماری میں مرا۔

خیر یہ تو اس کی معمولی لاف گزاف ہے اب سنئیے اصل مضمون کا جواب۔

ہم بتلاتے ہیں کہ کرشن جی کی پیش گوئی بالکل جھوٹی ہوئی کیونکہ کرشن قادیانی کا الہام تھا کہ منشی سعد اللہ مرحوم ابتر ہوگا۔ اور ابتر کے معنی ہیں جسکی اولاد نہ ہو۔ چنانچہ مفردات راغب میں (جس کو حکیم نورالدین قابل اعتماد لغات قرآنی جان کر حوالے دیا کرتے ہیں) لکھا ہے فقیل فلا ن ابتر اذا لم یکن له عقب یخلفه۔ یعنی ابتر اس شخص کو کہتے ہیں جس کی پیچھے اولاد نہ ہو۔ اور سنئیے قاموس میں ہے الذی لا عقب له و لا نسل له یعنی ابتر وہ ہے جس کی اولاد اور نسل نہ ہو، اور سنئیے صراح میں ہے:

بے فرزند شدن

چونکہ کرشن قادیانی فقہ حنفیہ کی نسبت لکھ دیا کرتے ہیں کہ میرا اس پر عمل ہے سنئیے فقہ کی کتاب رد المحتار جلد ۵ صفحہ ۴۵۵ پر ہے۔

العقب عبارة عمن و جد من الولد بعد موت ا لا نسا ن

(یعنی عقب اس کو کہتے ہیں جو مرنے کے بعد انسان کی اولاد رہتی ہے)۔

پس ان سب حوالجات کے ملانے سے ثابت ہوا کہ جس انسان کی اولاد خصوصاً نرینہ ہو وہ ابتر نہیں (چنانچہ تم خود ہی لکھتے ہو کہ منشی مرحوم نے حکیم نورالدین کے بیٹا مرنے پر حکیم کے لئے ابتر ہونے کی آرزو کی تھی۔ اڈیٹر اہل حدیث) اسی لئے عرب کے مشرک آنحضرت ﷺ کو ابتر کہتے تھے کہ آپ کی اولاد نرینہ نہ تھی جن کے جواب میں یہ آیت ابتر والی نازل ہوئی تھی۔ منشی سعد اللہ کے ہاں جوان لڑکا ہے، پھر وہ ابتر کیسے ہوئے؟

چونکہ مرزائیوں کو معلوم تھا کہ منشی صاحب مرحوم کے ہاں لڑکا ہے جس کی عمر خدا کے فضل سے ۱۹۔۲۰ برس کی ہے اور وہ دفتر سرکاری میں ملازم ہے اور اس کی نسبت بھی حضرت حاجی عبدالرحیم ساکن کوم ضلع لدھیانہ کی دختر نیک اختر سے ہو چکی ہے اور عنقریب شادی ہونے والی تھی کہ منشی صاحب کا انتقال ہو گیا اس لئے بڑی چالاکی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشیاری یا مکاری سے اس بات کو تسلیم کر کے کہ منشی صاحب مرحوم کا لڑکا ہے یہ بڑ ہانک دی کہ گو لڑکا ہے مگر آگے اس کی اولاد نہیں اس لئے منشی صاحب ابتر ہیں۔ تف ہے ایسی نبوت پر اور لعنت ہے ایسی بے جا حمایت پر۔ مرزائیو! ایمان سے کہنا یہی تمہاری ایمان داری ہے کہ پیش گوئی تو منشی سعد اللہ کے بے اولاد ہونے کی کی جاوے اور ثبوت اس کے بیٹے کے بے اولاد ہونے سے دیا جائے۔ شرم چہ کنی کہ پیش مرداں بیائد۔ سنو! خدا نے چاہا تو تمہارا یہ خیال بھی محض جھوٹا ثابت ہوگا عنقریب صاحبزادہ کی شادی ہوگی اور خدا کے فضل سے توقع ہے کہ اولاد بھی خدا دے گا لیکن بفرض محال (نصیب اعداء) اگر اس لڑکے کے ہاں اولاد پیدا نہ ہو تو لڑکا ابتر ہوگا نہ کہ منشی صاحب مرحوم کیونکہ ابتر کے معنی تو ہیں کہ اس کی اولاد نہ ہو (جس کو پنجابی میں اونترہ کہتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) منشی صاحب کی اولاد تو اس وقت موجود ہے، پھر وہ ابتر کیسے ہوئے۔

ناظرین! یہ ہیں مرزائی ہتھکنڈے اور یہ ہیں کرشن جی کے بائیں ہاتھ کے کھیل جن سے اپنی پیش گویوں کو زور لگا کر سچا کیا کرتے ہیں حالانکہ وہ محض غلط ہوتی ہیں اسی لئے کسی اہل دل نہیں کہا ہے:

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

خدا کی شان جہاں کوئی مرے، یا کوئی بلاء عام نازل ہو، کہیں زلزلہ آئے کہیں طاعون ہو تو یہ منحوس پارٹی خوشیاں مناتی ہے کہ ہمارے حضرت اکذب کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ بدخواہ مخلوق ہمیشہ اسی تاک میں رہتی ہیں کہ کہیں سے کسی بلا کی خبر پہنچے

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

چونکہ اڈیٹر الحکم نے منشی صاحب مرحوم کی کارگذاری کا ذکر کرتے ہوئے آتھم کی پیش گوئی کا ذکر کیا ہے اس لئے منشی سعد اللہ صاحب مرحوم کے چند اشعار ہم لکھتے ہیں جو مرحوم نے اس زمانہ میں بذریعہ اشتہار شائع کئے تھے۔ اشتہار تو بہت طویل ہیں جس نے دیکھنے ہوں الہامات مرزا میں دیکھے، چند اشعار یہ ہیں

ارے او خود غرض خود کام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارے منحوس نا فرجام مرزا
ڈبویا قادیان کا نام تو نے
کہیں کیا او بد و بدنام مرزا
کہاں ہے اب وہ تیری پیش گوئی
جو تھا شیطان کا الہام مرزا
درِ توبہ ہے وا ہو جا مسلمان
یہی سعدی کا ہے پیغام مرزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ فروری ۱۹۰۷ء ص ۳۔۵)

مرزا قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مولوی عبداللہ اہل قرآن نے جو احادیث سے بالکل منکر ہیں صرف قرآن شریف ہی کو مدارعمل جانتے ہیں مرزا صاحب قادیان کو مباحثہ کی دعوت دی کہ قرآن شریف سے اپنے دعوے کا ثبوت بتلاؤ۔

غالبًا اس سوال کو ہر ایک دانا منصف مزاج معقول سمجھے گا۔ مگر افسوس کہ قادیانی پیغمبر کے محاورہ اور اصطلاح میں انصاف کا لفظ مہمل لکھا ہے جس کے معنی کچھ بھی نہیں لکھے اس لئے قادیانی اخبار بدر نے نہایت ہی اپنے مصنوعی انصاف سے اس درخواست کا جواب ان الفاظ میں دیا ہے:

مولوی چکڑالوی کے چیلنج کا جواب

رسالہ اشاعۃ القرآن مورخہ ۱۵ جنوری ۱۹۰۷ء میں بابا محمد چٹو نے ایک مضمون بعنوان کھلا نوٹس شائع کیا ہے کہ مرزا صاحب، مولوی عبداللہ چکڑالوی کے ساتھ مباحثہ کرلیں اور از روئے قرآن شریف اپنے دعوی مہدویت و مسیحیت کے دلائل پیش کریں۔ یہ بات کسی مولوی سے مخفی نہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابا چٹو بھی جانتے ہیں کہ حضرت اقدس سلسلہ مباحثات کا بند کر چکے ہیں۔ جہاں تک ضروری اور مناسب تھا حضرت نے بذریعہ مباحثات کے بھی مخالفین پر اتمام حجت کیا، لیکن اب مدت سے حضرت اقدس ایسے مباحثات کی نسبت اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکے ہیں کہ پھر نہیں کریں گے ۔ ہاں اگر مولوی عبداللہ صاحب نہ بحیثیت مباحثہ بلکہ اپنے شبہات دور کرانے کے لئے مہذب طریق پر درخواست کریں اور اس میں اپنا یہ شبہ پیش کریں کہ یہ دعوی قرآن شریف کے خلاف ہے اور مخالفت کی وجوہ بھی لکھیں ،تو اس وقت ان کی ازالہ شبہات کی طرف توجہ ہوسکتی ہے، کیونکہ یہ بار ثبوت ان کی گردن پر ہے کہ وہ یہ ثابت کریں کہ یہ دعوی قرآن شریف کے نصوص صریحہ قطعیہ کے مخالف ہے۔(اخبار بدر قادیان ۔۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس جواب میں گو اڈیٹر بدر نے اپنے مرشد پیر مغاں کرشن قادیان کی تقلید کی ہے کیونکہ یہی جواب کرشن جی نے خاکسار کو دیا تھا جب میں ان کی درخواست کے مطابق ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان میں پہنچا تھا ۔مگر افسوس کہ بدر کے قابل اڈیٹر نے اس جواب دینے میں ایمانداری اور دیانت داری سے کام نہیں لیا جس کی تفصیل ہم بتاتے ہیں کہ

از معنا ان لا نخاطب العلماء بعد هذه التوضيحات و لو سبونا (اخیر صفحہ) یعنی اس سے بعد ہم علماء کو مخاطب نہ کیا کریں گے گو وہ ہم کو گالیاں دیں

یہ کتاب ۱۸۹۶ء میں چھپی۔ اس کے بعد کرشن قادیانی (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کئی ایک رسالوں میں علماء کو مخاطب کیا جوابات دیئے حتی کہ نومبر ۱۹۰۲ء کو رسالہ اعجاز احمدی خاص اس خاکسار (ثناءاللہ امرتسری) کے نام ڈیڈی کیٹ (نذر) تھا۔ اس میں میرے علاوہ تمام کو مخاطب کیا ہے اور قصیدہ عربی کا جواب مانگا ہے بلکہ تمام اخباروں میں بذریعہ اشتہار تمام علماء کو مخاطب کر کے اپنا معجزہ ثابت کرنے کا چیلنج دیا تھا۔ کیا یہ خطاب علماء کو نہ تھا؟

اچھا یہ بھی جانے دیجئے : ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کا قادیانی اشتہار معیار الاخیار صفحہ ۲ دیکھئے۔ کرشن جی لکھتے ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اسلام کے علماء آپ لوگ ایک مجلس مقرر کریں جس مجلس کے سرگروہ آپ کی طرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہوں جو آپ کے نزدیک مسلّم ہوں پھر ان پر واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر بحث کریں اور ان کا حق ہوگا کہ تین طور سے مجھ سے تسلی کرالیں۔ اول قرآن وحدیث کی رو سے ...(وغیرہ)

کیا یہ خطاب علماء کو نہیں ہے۔ کیا یہ بحث کے لئے مطالبہ نہیں۔ کیا ۱۹۰۲ء، ۱۸۹۶ء سے بعد نہیں ہے۔ پھر یہ کیا ماجرا ہے کہ کرشن جی ۱۸۹۶ء میں علماء کو مخاطب نہ کرنے کا وعدہ کریں مگر اس سے بعد ہر تصنیف میں مخاطب کر کے اپنے اقرار کو بھولتے ہیں۔ آہ سچ ہے

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

خیر اس وعدہ خلافی پر تو تعجب نہیں، بقول زار روس وعدہ توڑنے ہی کے لئے ہوتے ہیں، اور حدیث میں منافقوں سے اس فعل کے وقوع کی خبر بتلائی گئی ہے۔ مگر تعجب تو یہ ہے کہ جب کوئی مخالف مرزا جی کو مباحثہ کے لئے للکارتا ہے تو آپ اور آپ کے دام افتادہ سخت اندھی تقلید اور جہالت بلکہ کمال بے حیائی سے کرشن جی کے انجام آتھم کا حوالہ دے کر مباحثہ سے طرح دینے کا بہانہ نکال لیتے ہیں، حالانکہ انجام آتھم کے بعد خود ہی اس قول وقرار کو توڑ بھی چکے ہیں۔ آہ:

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ ہاتھ دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

کیا کوئی ہے جو ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کا جواب دے سکے

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر الجوامع

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۰۷ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اور پنڈت گردہاری لال منجم لاہوری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ہم ان دونا مورمخبروں کی خبر رسالہ کا مقابلہ ذرا تفصیل سے کرنا چاہتے ہیں اس مقابلہ میں جہاں ان دونوں کی باہمی نسبت معلوم ہوسکے گی اس خیام خام کا دفعیہ بھی ہوجائے گا جو بعض لوگ اپنی نادانی سے کرشن قادیانی کو بھی نجومی سمجھ کر ان کے الہاموں کو القاء الٰہی تو نہیں مگر منجموں کی سی خبر مظنونالصدق مانا کرتے ہیں ہمارے خیال میں مرزا صاحب کو منجم کہنا بالکل غلط ہے بلکہ مرزا صاحب قادیانی کو نجوم کے کوچہ سے بھی واقفی نہیں ناظرین ذرا تفصیل سے سنیں۔

ماہ فروری کے متعلق پنڈت گردھاری لال جی نے اپنی جنتری میں مندرجہ ذیل احوال لکھے ہیں:

اس ماہ کی ۱۴،۱۶ کو آسمان ابر محیط اور ۱۴،۲۰،۲۱ کو آسمان ابر محیط بادل کی گرج اور خفیف بارش، اور ۲۷، ۲۸ کو آسمان گرد آلود ہوگا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جن دنوں کو پنڈت جی نے شمار میں نہیں لیا، ان دنوں میں یہ کیفیت پیدا نہیں ہوگی۔ یعنی ۱۷، ۱۸ کو نہ تو بارش ہوگی، نہ ابر محیط ہوگا۔ حالانکہ ۱۷، ۱۸ کو پنجاب میں بڑے زور کی بارش ہوئی، ۱۹ کو بجائے خفیف بارش کے سخت بارش ہوئی، اور ایسے سخت اولے پڑے کہ کوئی فرد انسانی ایسا نہ ہوگا جو حواس باختہ نہ ہوا ہو۔ ۲۰، ۲۱، ۲۷، ۲۸ کو آسمان بالکل صاف رہا، اور دھوپ خوب چمک کر لگی جس سے فرمان قرآنی صاف ثابت ہوگیا لا یعلم الغیب الا اللہ یعنی اللہ کے سوا کوئی غیب نہیں جانتا۔

لیکن باوجود اس کے ہم پنڈت جی کی اس امر میں داد دیتے ہیں کہ وہ اپنی پیش گوئیوں کو کھلم کھلا پبلک میں شائع کر دیتے ہیں تاکہ ہر ایک کو رائے لگانے کا موقع مل سکے۔ پھر مزید قابل داد بات یہ ہے کہ اس پیش گوئی کو اپنی حساب دانی کا نتیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتلاتے ہیں نہ کہ الہام ربانی یا القاء رحمانی۔ مگر ہمارے کرشن جی کہتے تو سب کچھ ہیں مگر ہوتا کچھ بھی نہیں۔ ایک تو آپ کے الہامات بھی تمام کے تمام سبحان اللہ کیا کہتے ہیں، کسی استاد نے جو اپنے محبوب سے درخواست کی ہے کہ:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

وہ درخواست شاید کرشن جی نے کہیں سن لی ہے اس لئے جو بات ہے گول ہے، جو ادا ہے نرالی ہے۔

نمونہ کے طور پر ہم اس جگہ مرزا صاحب کرشن قادیانی کا ایک بڑا زبردست الہام پیش کرتے ہیں جس کو وہ بار بار اپنے لئے سند لایا کرتے ہیں۔ آپ کا الہام ہے شاتان تذبحان یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔ ایک زمانہ تھا جب آپ کے فرضی خسر (یعنی آسمانی منکوحہ کے والد جس کے ساتھ آپ کا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے مگر آج تک باوجود صدہا کوششوں کے ہنوز یہی کہتے ہیں: جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا۔ ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا) یعنی مرزا احمد بیگ جب مر گئے تو اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۷ میں اس الہام کے معنی اور تفسیر اور تشریح خود یہ کی کہ:

> دو بکریاں ذبح کی جائیں۔ پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری ہے اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد ہے (جس سے کرشن جی کی آسمانی منکوحہ بیاہی ہوئی ہے)

باوجود اس تشریح اور تفسیر کے ناظرین حیران ہوں گے کہ کرشن جی انہی دو بکریوں کو اپنے دو کامل مریدوں پر لگاتے ہیں جو (بقول ان کے) کابل میں مروائے گئے تھے چنانچہ کتاب تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۶۷ پر لکھتے ہیں:

> ذکر اس پیش گوئی کا جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۱ میں درج ہے مع اس پیش گوئی کے جو براہین کے صفحہ ۵۱۰ میں مندرج ہے یعنی وہ پیش گوئی جو صاحبزادہ مولوی محمد عبداللطیف اور میاں عبدالرحمٰن کی شہادت کی نسبت ہے اور وہ پیش گوئی جو میرے محفوظ رہنے کی نسبت ہے واضح ہو کہ براہین احمدیہ کے صفحہ پانچ سو دس اور صفحہ پانچ سو گیارہ میں یہ پیش گوئیاں ہیں؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ان لم يعصمك الناس يعصمك الله من عنده يعصمك الله من عنده و ان لم يعصمك الناس شا تا ن تذ بحا ن۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے متعلق آپ نے اسی کتاب کے صفحہ ۷۰ پر یوں لکھا ہے کہ:

یہ پیش گوئی مولوی عبداللطیف صاحب اور ان کے شاگرد عبدالرحمٰن کے بارے میں ہے۔،

چہ دلا وراست دزدے کہ بکف چراغ دارد

حیرانی ہے کہ مرزا جی کے الہاموں کو کوئی دوسرا شخص کیا سمجھ سکتا ہے جب کہ خود بدولت کو بھی ان کی سمجھ نہیں۔ اگر ہے تو دانستہ اپنے دام افتادہ حمقاء کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکر ڈالتے ہیں۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا جب ضمیمہ انجام آتھم میں تم نے ان دو بکریوں کو خریدا تھا، تو اس وقت ان کے داموں میں تم مرزا احمد بیگ وغیرہ کو دے کر سبک دوش ہو گئے تھے۔ مگر تمہیں کیا معلوم تھا کہ یہ دو بکریاں تم لوگوں کو ایسی گراں بہا پڑیں گی کہ یہ دام تمہارے دیئے ہوئے ردی ہو جائیں، اور تم کو اس کی قیمت میں اور دو ڈبل دینے ہوں گے۔ ابھی کیا معلوم آئندہ کو کہاں تک نوبت پہنچے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

لطف یہ ہے کہ پہلی دو بکریاں یعنی مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد آپ کے مخالف ہیں، مگر دوسری دو بکریاں آپ کی مرید ہیں اور الہام کی گولائی دونوں کو سما سکتی ہے کیوں نہ ہو:

لطف پر لطف ہے املاء میں میرے یار کے یار
حائے حطی سے گدح لکھتا ہے ھوز سے ہمار

کرشن پینتھیو! بتلا سکتے ہو کہ یہ الہام دیوانہ کی بڑ سے کچھ زیادہ وقعت رکھتے ہیں: اگر اب بھی نہ تم مانو تو پھر تم سے خدا سمجھے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے مرزا صاحب قادیانی کی طرح امریکہ میں بھی ایک شخص ڈاکٹر ڈوئی تھا جس نے بھی مسیحیت کا دعوی کیا تھا اب اس کے مرنے کی خبر آئی ہے جس پر قادیانی کرشن پینتھی پارٹی مارے خوشی کے آپ سے باہر ہوئی جاتی ہے کہ ہمارے کرشن جی کی پیش گوئی ثابت ہوگئی۔ اس لئے ہم ان بہادروں سے پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ بتلاؤ تمہارے کرشن جی مرزا صاحب قادیان نے کب پیش گوئی کی تھی۔ اس کی تاریخ معہ اصلی الفاظ کے ظاہر کرو۔ مگر یاد رکھنا مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر قصوری کے معاملہ کی طرح اس کو بھی خورد برد نہ کر جانا۔ بلکہ بہت جلد ہمارا معقول جواب دینا، بدر اور الحکم وغیرہ کے اڈیٹر! تمہیں تو کھانا حرام ہے جب تک مہاتما کرشن جی کی اصل پیش گوئی مع تاریخ شائع نہ کرو:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

یادرکھو اخبار اہل حدیث امرتسر تمہارے ہر قسم کے مکر وفریب کو ظاہر کرنے پر ہر وقت مستعد ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱)

قادیانی گپ

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الحکم قادیان کے اڈیٹر نے حسب تعلیم اپنے پیغمبر اور کرشن گوپال کے وعدہ کیا تھا کہ میں اہل حدیث (امرتسر) اور دیگر مخالفوں کے جوابات نہ دونگا کیونکہ مجھے مہدی اور مسیح نے منع کر دیا ہے مگر بقول استاد:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کو مے کشی کی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

مشکل وقت کو ٹال کرگا ہے ماہے ٹرایا کرتا ہے۔ چنانچہ ۱۷ مارچ کے پرچہ میں لکھتا ہے کہ:

قادیان کے آریہ وثناء اللہ امرتسری:

اس رسالہ کی ایک جلد مولوی ثناء اللہ امرتسری کو بھی بھیجی گئی ہے قادیان کے آریوں نے حضرت مرزا صاحب کے جو نشانات دیکھ کر تکذیب کر رہے ہیں، اس رسالہ میں ان سے مباہلہ کر دیا ہے اس میں آریوں کو اعلان کیا ہے کہ اگر انہوں نے نشانات نہیں دیکھے ہیں تو قسم کھا جاویں کہ یہ نشانات صداقت اسلام کے ہم نے نہیں دیکھے۔ اب ثناء اللہ کو بھی چاہیے کہ اپنے دوستوں قادیان کے آریوں کو اس قسم کے لئے آمادہ کرے اور ان کے پاؤں پڑے ورنہ ان کی قسم کے گریز سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر مہر لگ گئی۔ اور ثناء اللہ نے بھی کوئی نشان صداقت بطور خارق عادت نہیں دیکھا ہے تو وہ بھی قسم کھا کر پرکھ لے تا کہ معلوم ہو کہ خدا تعالی کس کی حمایت کرتا ہے اور کس کی قسم کو سچا کرتا ہے۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس تحریر کا مطلب جہاں تک ہم سمجھے ہیں دو ہی فقرے ہیں۔

۱۔ ہم اپنے دوست آریوں کو قسم پر آمادہ کریں۔

۲۔ اور ہم خود قسم کھائیں۔

اول فقرہ کی بابت تو یہ ہے کہ آریوں سے ہمارا کوئی خاص یارانہ نہیں، ہاں اس میں شک نہیں کہ وہ ہمارے کنڑی فیلو (ملکی باشندے) ہیں جیسے تمہارے اور تم ہمارے۔ چونکہ قسم کھانا ان کے مذہب میں منع ہے اس لئے ہم ان کو قسم کھانے کا مشورہ دیں گے تو وہ وہی جواب دیں گے جو عیسائیوں نے قادیانی کرشن کو دیا تھا۔ جب کرشن جی نے کہا تھا کہ آتھم قسم کھائے کہ وہ دل میں ڈرا، تو ڈاکٹر ہنری کلارک نے جواب دیا تھا کہ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب مسلمان نہیں اگر مسلمان ہیں تو خنزیر کا گوشت کھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئیں ۔ اگر کہیں کہ مسلمانی کا ثبوت خنزیر کھانے سے کیسے ہوگا، وہ تو مذہب اسلام کیبر خلاف ہے، تو اسی طرح آتھم اپنی عیسائیت کا ثبوت قسم کھا کر نہیں دے سکتے کیونکہ قسم کھانا عیسائی مذہب میں منع ہے۔، تو پھر ہم ان کو کیا کہہ سکتے ہیں۔

ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں، سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں آؤ! جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم حلفیہ کہہ دیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلی درجہ کا جھوٹا، مکار، فریبی ہے، اور اسکی کوئی پیش گوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔

مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم پہلے ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرت سر میں نہیں تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کاروائی ہوگی، مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کر دو، اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا۔

مرزائیو! جانتے ہو میں کون ہوں میں وہی ہوں جس نے تمہارے گروہ کا طلسم تمہارے دارالخلافہ قادیان دارالزیان میں جا کر توڑا تھا مگر تمہاری عقل و دانش پر افسوس کہ تم مجھے نہیں جانتے۔ آہ

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سر پیچیدہ اند
جامیء بیچارہ ما چوں دیگراں پنداشتی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۹۔۱۰)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

تحریک ختم نبوت

حصہ سی و دوم (۳۲)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

قادیانی مشن (۲)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی و دوم (۳۲) قادیانی مشن (۲)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۶
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عرض مولف	۸
کرشن قادیانی اور ہم	۹
قابل توجہ مرزا صاحب و مرزائیاں	۲۴
مرزائی پارٹی کا تکیہ کلام	۲۶
مرزا قادیانی کے استفسار کا جواب	۲۸
مرزا قادیانی خود جواب دیں	۳۱
مرزا قادیانی کے متعلق ایک رائے	۳۳
مرزا صاحب ان سوالات کے جوابات دیں	۳۴
قادیانی کھسیانی بلی	۳۶
قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں	۳۸
کرشن قادیانی کی تنگ ظرفی	۴۶
قادیانی الہام کی گولائی	۴۷
عبدالحکیم پٹیالوی کی سہ سالہ پیش گوئی	۴۸
الحق یعلو ولا یعلی	۶۱
نزول مسیح قادیانی یکم اپریل ۱۹۱۰ء	۶۵
میری علالت میں چہ میگوئیاں	۷۶
کرشن قادیانی سے فیصلہ	۷۸
کھلی چٹھی بنام مرزا غلام احمد قادیانی	۸۲
مولوی محمد احسن امروہی کے خط کا جواب	۸۵
مرزا قادیان اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان	۹۱
قادیانی دجاجلہ کی وفاداری	۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر	۱۰۱
قادیانی نیرنگیاں	۱۱۵
قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ	۱۱۸
مرزا قادیانی وغیرہ غور سے پڑھیں اور جواب دیں	۱۳۲
مرزا قادیانی کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف	۱۳۵
کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی	۱۳۸
آریوں کی بددیانتی اور بدعہدی	۱۵۱
آسمانی نشان	۱۵۲
مرزا قادیانی اور آریہ سماج لاہوری	۱۵۷
مرزا قادیانی کے تبصرے کا خاکہ	۱۶۲
ایک مرزائی کا خط اور اسکا جواب	۱۶۹
مرزاجی کا دابۃ الارض	۱۷۴
مرزا قادیانی اور اس کے حواری	۱۷۷
مرزا صاحب اور حافظ محمد یوسف امرتسری	۱۸۰
مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر	۱۸۳
مرزائیوں کو عام نوٹس	۱۸۴
ایک مرزائی کی ابلہ فریبی	۱۸۵
لعنت اللہ علی الکاذبین	۱۸۶
قادیانی کی کذب بیانی اور اس پر بیہودہ لن ترانی	۱۸۷
مبارکہ بیگم اور نواب	۱۹۲
قادیان میں فنانشل کمشنر	۱۹۴
مرزا قادیان اور آریہ سماج کا ہذیان	۱۹۵
دعوت مرزائیہ اور اس کا جواب	۲۰۴
مرزا غلام احمد قادیانی اور نبوت	۲۱۸
قادیانی دجال لاہور میں	۲۱۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی موت	۲۲۰
مرزا قادیانی سے ایک سوال	۲۲۲
جناب مرزا صاحب قادیانی	۲۲۳
اونچی دکان کا پھیکا پکوان	۲۲۸
کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی	۲۳۳
مرزا قادیانی کا انتقال	۲۳۵
مرزائیو! جلدی توبہ کرو	۲۴۰
انتخاب الاخبار	۲۴۱
مرزا قادیانی کی ہلاکت اور سچے مومن کی فتح	۲۴۲
خط بنام حکیم نورالدین خلیفہ مرزا	۲۴۸
سرسید احمد خان اور مرزا قادیان	۲۵۳
بے حیائی آسرا تیرا	۲۵۷
پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند	۲۵۹
موت کے بعد مرزا کا اپنے حق میں تحریری فیصلہ	۲۶۰
ڈاکٹر عبدالحکیم اور مرزا قادیان	۲۶۲
خلیفہ قادیانی جواب دے	۲۶۳
ڈاکٹر عبدالحکیم کی تصحیح	۲۶۴
مرزائی پارٹی کی بدزبانی	۲۶۶
مرزا جی کی دکانداری اور دنیا پرستی	۲۷۲
جماعت اہل حدیث کو ایک سخت صدمہ	۲۷۸
مرزا قادیانی کا پیغام صلح یا اعلان جنگ	۲۷۹
قادیانی کیمپ میں بے چینی	۲۸۶
دہلی میں عجیب مقدمہ	۲۹۲
مرزائیوں سے ایک سوال	۲۹۳
قادیانی فرعون	۲۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور الہامی پیدا ہو گیا	۲۹۶
مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے الہامات	۳۰۰
مرزا کے نشانات	۳۰۳
دھوکے کی ٹٹی میں پیغام صلح	۳۰۸
حافظ جماعت علی شاہ	۳۱۰
قادیانی تواریخ	۳۱۱
قادیانی تواریخ	۳۱۳
قادیانی مشین میں الہام بافی	۳۱۴
ایک نیا مہدی	۳۱۶
حکیم نور الدین قادیانی سے چند سوال	۳۱۷
مرزا قادیانی نام کے ساتھ، مرحوم ومغفور	۳۲۱
غزل در ذکر قادیانی	۳۲۸
رسی تو جل گئی پر بل نہ گیا	۳۳۲
عبدالحکیم پٹیالوی کے خواب اور الہامات	۳۳۵
الحکم پر بجلی گری یا نہیں	۳۳۷
امام مہدی اور عیسیٰ مسیح	۳۳۸
بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن	۳۵۱
قادیان میں بجلی گری	۳۵۸
مرزا قادیانی ایجوکیشنل کانفرنس میں	۳۶۴
رئس المجانین حکیم نور الدین	۳۶۷
مرزا قادیانی اٹلی میں	۳۶۸
قادیانی باسی کڑہی میں ابال	۳۷۳
مرزائیوں کی موشگافیاں	۳۷۵
مرزا قادیانی یادش بخیر	۳۷۹
مرزا غلام احمد قادیانی بخیال خود کون تھا	۳۸۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تعبیر طلب سچا خواب	۳۸۷
مرزا غلام احمد کی عمر کی نسبت فیصلہ	۳۸۹
قادیانیوں سے مباحثہ	۳۹۰
قادیانی مشن اور ہم	۳۹۲
ایک پیش گوئی کا اعلان	۳۹۳
قادیانی مشن کلکتہ میں	۳۹۷
کبھی تو سچ بھی بولا کرو	۳۹۹
مرزائی مشن کے متعلق مکالمہ	۴۰۲
زلازل اور مدعیان نبوت	۴۱۳
رام پور میں مباحثہ کی کیفیت	۴۲۱
رام پور کے مباحثہ میں مرزائیوں کی شکست	۴۲۹
مباحثہ رام پور	۴۵۲
مراسلت مابین ابراہیم سیالکوٹی ونورالدین قادیانی	۴۵۵
مباحثہ رام پور اور اس کے نتائج	۴۶۹
نواب رام پور کا سرٹیفکیٹ	۴۶۱
مناظرہ رام پور	۴۶۳
مرزائیوں کی حقیقت	۴۶۶
مناظرہ رام پور اور شیعہ	۴۷۰
قادیانی فرار کا ایک تازہ نمونہ	۴۷۲
قادیانی بھگوڑے	۴۷۴
مولانا ابراہیم میر اور قادیانی اخلاق	۴۷۵
تبراسلام پر قادیانی ریویو	۴۷۷
قادیانی مشن کلکتہ میں	۴۸۲
فرار اہل قادیان بمقام رامپور	۴۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

عرض مولف

نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کے قادیانی مشن کی دوسری جلد پیش خدمت ہے اور اس میں ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کے ابتدائے اپریل ۱۹۰۷ء سے ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء تک کے دست یاب شماروں سے کارکنان تحریک ختم نبوت کے درج ذیل کارکنوں کی نگارشات اور دیگر تحریکی سرگرمیوں کی رودادیں نقل ہوئی ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری، حافظ محمد یوسف امرتسری، ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی، منشی علم الدین اسسٹنٹ اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر، جناب فتح محمد خان مینیجر عزیزی پریس ضلع کرنال، مولانا ظفر علی خاں (نقاش)، قاضی ظفرالدین پروفیسر اورینٹل کالج لاہور، مولانا رفعت اللہ خان شاہجہان پوری، مولوی محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور، منشی اللہ دتا جھنگوی، مولوی محمد ادریس وکیل جودھپور، مولانا عبدالعزیز بن مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ، مولانا عبدالرؤف صاحب داناپوری، جناب ابوحمید صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ، مولانا ابوالمسیح احمد الدین سیالکوٹی، مولانا ابوالمنظور عبدالحق کوٹلوی سرہندی، خواجہ عبدالحی صاحب گورداسپوری، مولوی امام الدین گجراتی، مولانا ابونعیم عبدالعظیم حیدرآبادی، شیخ عبدالعزیز صاحب امرتسری، منشی مولابخش کشتہ امرتسری، مرزا محمد امیر بیگ آف پٹی ضلع لاہور، اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی شامل ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ کی تحریریں اس سے قبل بھی بعض جلدوں میں نقل ہوچکی ہیں تاہم امید ہے کہ قارئین قند مکرر جان کر ان سے حظ اٹھائیں گے۔

والسلام: محمد بهاء الدين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔اپریل ۱۹۰۷ء ۔ ۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ نمبر۲۴ جلد۴ کے صفحہ اول کے آخر پر نیچے حاشیہ میں بعنوان: معذرت، شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ نے لکھا ہے:

میں سفر سے آیا تو ۱۲۔اپریل (۱۹۰۷ء) کا اخبار مرتب تھا اور مرزا صاحب کے مباہلہ کا جواب جلد دینا تھا، اس لئے ۱۹۔اپریل ۱۹۰۷ء کا بھی اسی ہفتہ تیار کیا گیا ہے۔...

کرشن قادیانی اور ہم

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

۱۷۔ مارچ (۱۹۰۷ء) کے قادیانی اخبار الحکم میں ایک مضمون نکلا تھا کہ ثناءاللہ امرتسری قسم کھائے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کوئی الہام ثابت نہیں۔ اس کا جواب ۲۹ مارچ (۱۹۰۷ء) کے اہل حدیث میں دیا گیا تھا کہ ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ امرتسر یا بٹالہ میں جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوا لو، مگر پہلے یہ بتلاؤ کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا؟ اس کا جواب کرشن جی نے اپنے اخباروں (بدر مورخہ ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء اور الحکم مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں) جو دیا ہے ہم اس مضمون کو تمام وکمال سارا نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنے کا موقع مل سکے۔ مزید آسانی کے لئے ہم نے مضمون منقولہ کے فقروں پر نمبر لگا دیئے ہیں۔ پس ناظرین ان نمبروں کو دیکھ کر ہمارے جوابات کو نمبروار پڑھتے جائیں اور لطف اٹھائیں۔ قادیانی اڈیٹروں سے بھی توقع ہے کہ وہ ایمانداری سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام لیکر ہماری طرح ہمارا تمام مضمون نقل کریں گے۔ بہرحال وہ مضمون یہ ہے:

مباہلہ کے واسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

(حضرت مسیح موعود کے حکم سے لکھا گیا)

مولوی فاضل ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں حضرت اقدس مسیح موعود کی تازہ تصنیف، قادیان کے آریہ اور ہم، کا ذکر کرتے ہوئے اور آریوں کی قسم کھانے کے متعلق اپنی پرانی عادت کے مطابق بے جا نکتہ چینی کرتے ہوئے اخیر میں لکھتے ہیں:

ہاں البتہ ہم اپنے نفس کے ذمہ وار ہیں، سو ہم تمہارے کرشن کی کذب بیانی پر قسم کھانے کو تیار ہیں۔ آؤ جس جگہ چاہو ہم سے قسم دلوالو۔ مگر پہلے یہ شائع کرادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔

ہم حلفیہ کہہ دیں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم خدا کی طرف سے مامور نہیں جانتے بلکہ اعلیٰ درجہ کا جھوٹا، مکار اور فریبی ہے اور اس کی کوئی پیش گوئی خدائی الہام سے نہیں ہے۔

مرزائیو! سچے ہو تو آؤ اور اپنے گرو کو ساتھ لاؤ۔ وہی میدان عیدگاہ امرتسر تیار ہے جہاں تم پہلے، ایک زمانہ میں صوفی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کر کے آسمانی ذلت اٹھا چکے ہو۔ امرتسر میں نہیں، تو بٹالہ میں آؤ۔ سب کے سامنے کاروائی ہوگی۔ مگر اس کے نتیجہ کی تفصیل اور تشریح کرشن جی سے پہلے کرادو، اور انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو، سب امت کیلئے کافی نہیں ہوسکتا۔

اس مضمون میں سے بے جا طعن و تشنیع چھوڑ کر جس کے جواب کی ضرورت نہیں، اصل مطلب کی بات صرف یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب، حضرت مسیح موعود کی تکذیب پر ایسا یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ وہ اس پر خدا تعالیٰ کی قسم کھانے کو تیار ہیں اور اس مباہلہ (۱) کے واسطے حضرت مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب (۲) کو بلاتے ہیں اور حضرت مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ اس مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا اور اس مباہلہ کے واسطے امرتسر یا بٹالہ میں طرفین کا جمع ہونا تجویز کرتے ہیں۔

اس مضمون کے جواب میں میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو منظور کر لیا ہے (۳) وہ بیشک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوی میں جھوٹا ہے اور بیشک (۴) یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو

لعنة الله علی الکاذبین

اور اسکے علاوہ ان کو اختیار ہے کہ اپنے جھوٹا ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہیں، خدا سے مانگیں۔ لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم وکریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت (۵) میں نہ پڑے، اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں، حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ (۶) چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شائع ہو جاوے گی۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ (۷) کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی، اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ (۸) کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر ہمارا یہ افترا ہے تو لعنة الله علی الکاذبین۔

ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ ایک چھپے ہوئے اشتہار کے قسم کیساتھ یہ لکھ دیں (۹) کہ میں نے اس کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افترا ہے اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنة الله على الكاذبين۔

اور اس کے ساتھ اپنے واسطے اور جو کچھ عذاب (۱۰) وہ خدا سے مانگنا چاہیں مانگ لیں۔ان اشتہارات (۱۱) کے شائع ہو جانے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دیگا۔ ہاں اتنی بات ہم اس پر اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا تعالیٰ سے دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو (۱۲)۔ باقی رہا یہ امر کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا، مولوی ثناء اللہ کو واقف قرآن ہو کر اس امر کے دریافت کرنے کی ضرورت نہ تھی (۱۳)۔مباہلہ کی بنیاد جس آیت قرآنی پر ہے اس میں تو صرف لعنة الله على الكاذبين ہے اور اس جگہ خدا تعالیٰ نے لعنت کو قائم مقام ان تمام عذابوں اور وبالوں کا رکھا ہے جو ایک صادق کی تکذیب میں مکذبین کے لاحق حال ہوتے ہیں اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق بھی زمانہ بروقت امتحان ان میں سے کسی کو خود دیکھ لے گا (۱۴) ہاں یہ ضروری ہے کہ مباہلہ کی تاثیر کاذب کے لئے ایک ایسے رنگ میں ظاہر ہو کہ جس کو دیکھ کر ایک زمانہ بول اٹھے کہ یہ ایک صادق کی تکذیب کی سزا ہے۔معمولی تکلیفات یا مکروہات کا لاحق ہو جانا فی الواقع تاثیر مباہلہ نہیں ہو سکتا۔مولوی ثناء اللہ (۱۵) جو چاہے اپنے لئے کذب کی سزا میں عذاب تجویز کرلے لیکن خدا تعالیٰ کسی کا محکوم نہیں (۱۶) وہ اپنے مصالح آپ سمجھتا ہے۔انسانی گورنمنٹ (۱۷) کسی مجرم کو سزا دینے میں مجرم کے منشاء کا لحاظ نہیں کرتی تو وہ احکم الحاکمین خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ پورے کرے۔فی الواقعہ یہ ایک قسم کی شوخی اور گستاخی ہے کہ ہم قرآن کریم کی آیت مباہلہ کے مقابل تشریحات کے طالب ہوں۔البتہ ہم ایمان رکھتے ہیں کہ اگر مولوی ثناء اللہ (۱۸) نے کوئی حیلہ جوئی کر کے اس مباہلہ کو اپنے سر سے نہ ٹال لیا تو پھر اللہ تعالیٰ بالضرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی مذکور کے متعلق کوئی ایسا ہی نشان ظاہر کریگا جو صدق و کذب کی پوری تمیز کرے گا۔ آخر درخواست کنندگان عرب نے تو اپنے لئے یہ عذاب چاہا تھا کہ ان پر پتھر آسمان سے برسائے جاویں، خدا تعالی نے ان پر عذاب تو نازل کر کے انہیں ہلاک کر دیا لیکن پتھر برسانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ دیکھو سورہ انفال، رکوع ۴:

و اذ قا لوا ا للهم ان كا ن هذا هو الحق من عند ك فا مطر علينا حجارة من السماء او أتنا بعذا ب اليم ۔

اور دراصل مولوی جس صورت میں ہمارے کذب پر علی وجہ البصیرت ایمان رکھتا ہے تو اسے تو مناسب ہے کہ جو شرط ہم کریں وہ قبول کرے (۱۹) اور ہم کو کسی گریز (بزعم خود) کا موقع نہ دے اور وہ منظور کر کے ہم کو اطلاع دے کہ ہم بروقت طیاری کتاب حقیقت الوحی کا ایک نسخہ اس کو بغرض مباہلہ بھیج دیں (۲۰) اور ساتھ ہی لکھ دے کہ کتاب کے پہنچنے پر وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھے گا اور پھر وہ اشتہار مباہلہ میں اعلان کر دے کہ میں قسم کھاتا ہوں (۲۱) کہ میں نے کتاب حقیقۃ الوحی کو شروع سے آخر تک پڑھ لیا اور میں اس کتاب کو پڑھنے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کو مفتری اور فریبی سمجھتا ہوں اور اس کے تمام الہامات اور پیش گوئیوں کو افتراء سمجھتا ہوں اور اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنة الله على الكا ذبين کی آیت کے ماتحت اللہ تعالی مجھے لاوے۔

امید ہے (۲۲) کہ اب مولوی ثناء اللہ کو اس خود تجویز کردہ مباہلہ سے گریز کرنے کی راہیں تلاش کرنے کی ضرورت نہ محسوس ہوگی۔ امرتسر (۲۳) یا بٹالہ میں مجمع کرنے کی جو تجویز انہوں نے بمراد حصول شہرت پیش کی ہے اس سے بڑھ کر اس طرح ان کی شہرت ہو جائے گی کیونکہ اشتہار کے اندر جو مباہلہ ہوگا وہ تمام دنیا میں شائع ہو جائے گا اور ہمارے انگریزی رسالہ ریویو کے ذریعہ سے یورپ امریکہ اور جاپان تک بھی مولوی ثناء اللہ کا نام پہنچ جائے گا۔ اس زمانہ میں بہ سبب مطبع اور ڈاک کے ایسے امور میں تشہیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے میدانوں میں جمع ہونے کی ضرورت بھی نہیں رہی اور اس مباہلہ کی تازہ مثال اس وقت قائم بھی ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے کہ ڈوئی کے ساتھ (۲۴) (جو امریکہ کے ملک میں تھا اور مدعی نبوت تھا) حضرت اقدس کا مباہلہ ہوا تھا جس کے بعد اول تو وہ ولد الزنا ثابت ہوا جس کا اقرار اس نے خود بھی کیا ،اور پھر اسکے مریدوں نے اس کو تمام جائداد سے بیدخل کر دیا اور بالآخر فالج میں مبتلا ہو کر خستہ و خراب حالت میں مر گیا۔ وہ امریکہ میں تھا اور حضرت قادیان میں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ سب زمین خدا کی ہے اور سب لوگ اس کے دست تصرف کے نیچے ہیں خواہ کوئی امریکہ میں ہو یا ایشیا میں امرت سر میں ہو یا قادیان میں۔ امید ہے کہ اب اس کے بعد مولوی ثناء اللہ کوئی نیا عذر نہ گھڑیں گے اور حقیقت الوحی کے ملنے اور اس کے تمام و کمال پڑھنے کے بعد فوراً مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیں گے۔ (مولانا امرتسریؒ پوچھتے ہیں کہ یہ چیلنج دیتے ہو یا میرے چیلنج کو منظور کرتے ہو)

مولوی صاحب کو یہ بھی یاد رہے کہ ہم کو قرآن کریم نے فتنہ سے بچنے کی تاکید کی ہے۔ امرت سر یا بٹالہ میں مباہلہ کے لئے جمع ہونا ایک قسم کے فتنہ کو برپا کرنا ہے۔ کیا ۱۹۰۵ء میں حضرت اقدس کا ایام رمضان میں امرت سر آنا مولوی ثناء اللہ کو یاد نہیں رہا اور جو درندگی اس وقت مولوی ثناء اللہ کے اہل وطن سے ظاہر ہوئی تھی اس کو بھول گئے ہیں (مولانا امرتسریؒ یہاں وضاحتاً لکھتے ہیں کہ دہلی میں مرزا صاحب کی چاہیتی بیوی کے ہم وطنوں سے کیا ظاہر ہوا تھا۔ کانٹے تو ہر جگہ کانٹے ہی کا پھل دیں گے) کیا مولوی ثناء اللہ حفظ امن کا امرتسر یا بٹالہ میں ذمہ دار ہو سکتا ہے۔ مولوی مذکور کی جو ذاتی وجاہت ہے اس سے تو ہم خوب واقف ہیں لیکن ایسے مباہلہ میں تو ان کی وجاہت بھی خواہ کیسی ہی ہو، جہلاء کا مقابلہ نہ کر سکے گی۔ مولوی ثناء اللہ خوب جانتا ہے کہ حضرت اقدس کا سفر میں روزہ کو چھوڑنا اصل میں تعلیم قرآن کی ترویج تھی لیکن مولوی ثناء اللہ کو یاد ہو گا کہ مولوی مذکور نے اس پتھر برسانے کے فعل کو عمدہ ظاہر کر کے اپنی فطرت کا اظہار کر دیا۔ کیا اس شہر میں اب مباہلہ تجویز ہونا مناسب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب اگر آپ نے (۲۵) امرت سر یا بٹالہ کو تجویز کرنے میں گریز کی بنیاد پہلے ہی نہیں رکھی تو پھر کیا حرج ہے کہ تحریر کے ذریعہ مباہلہ ہو جائے۔ لیکن اگر آپ اس (۲۶) پر ہی راضی ہیں کہ بالمقابل کھڑے ہو کر زبانی مباہلہ ہو تو پھر آپ قادیان آسکتے ہیں اور اپنے ہمراہ دس تک آدمی لا سکتے ہیں اور ہم آپ کا زاد راہ آپ کے یہاں آنے اور مباہلہ کرنے کے بعد پچاس روپیہ تک دے سکتے ہیں (مولانا ثناء اللہ طنزاً فرماتے ہیں کہ میرے پہلے قادیان پہنچنے پر جو آپ نے حسب وعدہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ مجھے دیا تھا، وہی کافی ہے۔ان پچاس کی بھلا کیا حقیقت ہے) لیکن یہ امر ہر حالت میں ضروری ہوگا کہ مباہلہ ہونے سے پہلے فریقین میں شرائط تحریر ہو جاویں اور الفاظ مباہلہ (۲۷) تحریر ہو کر اس تحریر پر فریقین اور ان کے گواہوں کے دستخط ہو جاویں گے۔ اور قادیان آنے کی صورت میں ہم شرط حقیقت الوحی کو بھی ضروری نہیں سمجھتے۔ لیکن یہ ضروری ہے (۲۸) کہ مباہلہ کرنے سے پہلے ہمارا حق ہوگا کہ ہم دو گھنٹہ تک اپنے دعاوی اور ثبوت کی تبلیغ کریں اور مولوی ثناء اللہ خاموشی سے سنتا رہے اور بیچ میں نہ بولے اور بعد میں وہ قسماً ظاہر کرے کہ میں اس تبلیغ کے سننے کے بعد بھی مرزا غلام احمد کے دعاوی کو صحیح نہیں سمجھتا۔ اگر آخر الذکر مباہلہ کو مولوی ثناء اللہ پسند کرے تو جب چاہے آسکتا ہے البتہ اپنے آنے سے پہلے ایک ہفتہ ہم کو اطلاع دے۔ اور اس کے قادیان آنے کی صورت میں اس کی جان اور آبرو کے ہم ذمہ دار ہیں کیونکہ ہماری جماعت (۲۹) مثل بھیڑوں کے ہے اور ہمارے تابع ہے اور ان لوگوں کی طرح درندہ نہیں جن کا نمونہ امرتسر میں دیکھا گیا تھا۔

(اخبار بدر قادیان۔۴۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۴۔۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

نمبر اول دوم سوم اور چہارم میں آپ نے بالکل سفید جھوٹ سے کام لیا ہے کیونکہ میں نے آپ کو مباہلہ کے لئے نہیں بلایا۔ بلکہ آپ نے یا آپ کے حکم سے (بقول آپ کے دیکھو نمبر ۲۹) آپ کے تابعدار مرید اڈیٹر الحکم نے مجھ کو قسم کھانے کے لئے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،جس کو میں نے منظور کیا ہے۔ افسوس ہے کہ میں نے قسم کھانے پر آمادگی کی ہے مگر آپ اس کو مباہلہ کہتے ہو۔ حالانکہ مباہلہ اس کو کہتے ہیں جو فریقین مقابلہ پر قسمیں کھائیں۔ حلف اور قسم تو ہمیشہ ہر روز عدالتوں میں ہوتی ہے لیکن مباہلہ اس کو کوئی نہیں کہتا۔ پس ہوش سے سنئیے اور مخلوق کو دھوکہ نہ دیجئے۔ میں نے جو کہا ہے وہی کہیے۔ اپنے معمولی کذب سے کام نہ لیجئے۔ یہ نہیں کہ میں آپ سے مباہلہ کرنے سے ڈرتا ہوں۔ معاذ اللہ جب میں آپ کو محض خدا کے واسطے ایک مفسد اور دجال جانتا ہوں، نہ اب بلکہ سالہا سال سے، تو میں آپ کے مباہلہ سے کیوں ڈر سکتا ہوں۔ یہ تو نہیں بلکہ آپ کو راست گوئی کا سبق دیتا ہوں کہ آپ عموماً ہر معاملہ میں اور خصوصاً میرے مقابلہ پر کذب بیانی نہ کیا کریں کیونکہ میں آپ کے مکائد سمجھنے میں بفضلہٖ تعالیٰ مجتہد کا درجہ رکھتا ہوں۔

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را مے شناسم

پس میں نے جو کہا وہی میرے طرف ثبت کیجئے، دروغ گوئی سے کام نہ لیجئے۔ میں نے حلف اٹھانا کہا ہے، مباہلہ نہیں کہا۔ نہ میں نے آپ کو دعوت دی ہے بلکہ آپ کی دعوت کو منظور کیا ہے۔ نہ میں نے لعنت اللہ علی الکاذبین کہنا لکھا تھا۔ قسم اور ہے مباہلہ اور ہے۔ قسم کو مباہلہ کہنا آپ جیسے راست گووں ہی کا کام ہے اور کسی کا نہیں۔

نمبر ۵، میں بھی آپ نے معمولی کذب سے کام لیا ہے۔ بھلا اگر آپ ایسے ہی رحم دل تھے تو پادری عبداللہ آتھم کی بابت کیوں کہا تھا کہ پندرہ ماہ کے اندر اندر مر جائے گا۔ کیوں آپ نے مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور اسکے بے گناہ داماد کی موت کی پیش گوئی شائع کی تھی؟ ہاں ہم تمہاری اس مہربانی کا گر بھی جانتے ہیں کہ گورنمنٹ سے چونکہ تحریری اقرار ہے کہ میں (مرزا قادیانی) کسی کے حق میں موت یا عذاب کی پیش گوئی نہ کرونگا اس لئے اب رحمت اور مہربانی کی سوجھی ہے سچ ہے:

عصمت بی بی ست از بے چادری

نمبر ۶ کے مطابق بھی ہم تیار ہیں مگر نمبر ۷ میں جو آپ دلائل سنانے کا وعدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں، کیا اس قسم کے وعدے آپ نے پہلے نہیں کیئے تھے کیا آپ کو یاد نہیں کہ شروع شروع میں آپ نے اپنی کتاب ازالۃ الاوہام کے انتظار کرنے کے لئے کیسے کیسے اشتہارات شائع کئے مگر جب وہ نکل آیا تو کیا نکلا۔ وہی بقول شخصے:

جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

نمبر ۸ میں بھی آپ نے اپنے دجال ہونے کا ثبوت دیا۔ خواہ مخواہ اپنی قسم کا ذکر کر دیا۔ اے جناب ہم نے آپ کو کب قسم اٹھانے کے لئے کہا۔ ہم تو نہ آپ کو قسم کھلاتے ہیں نہ آپ کی قسم کا اعتبار کرتے ہیں۔ خواہ آپ تپتے توے پر ... رکھ دیں۔ ہمیں تو قرآن میں آپ کی قسم پر اعتبار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ پھر ہم آپ کو کیوں قسم دیں اور کیوں اعتبار کریں۔ ہاں آپ نے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا ہے اس لئے ہم تمہارے کہنے سے قسم کھانے کو تیار ہیں۔

نمبر ۹ بھی فضول ہے۔ ہم تو اسی وعدے پر قائم ہیں جو ہم نے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں شائع کیا ہے جس کو آپ نے بھی منظور کیا۔ زاید باتوں کو ہم آپ کی فضول گوئی جانتے ہیں۔ جب آپکی کتاب نکلے گی تو اس کا جواب بھی دیا جائے گا۔ سردست تو جہاں سے بات چلی ہے وہ یہ ہے کہ آپ کے کہنے کے مطابق (دیکھو الحکم قادیان ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۷ء) ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ قسم کے الفاظ بھی ہم نے لکھ دیئے ہیں اور آپ نے منظور کر لئے ہیں۔ باقی فضول۔

نمبر ۱۰ میں تو آپ مجھ کو عذاب کی تعین کا اختیار دیتے ہیں مگر نمبر ۱۷ میں اس اختیار کو چھنتے ہیں، کیونکہ آپ لکھتے ہیں، خدا کیوں کسی مجرم کے من کے چاؤ کو پورا کرے۔ پس اس اختلاف کو جو بموجب تعلیم قرآن جھوٹ کی علامت ہے آپ اٹھادیں گے تو میں بھی حسب (نمبر ۱۰) آپ کو عذاب کی تعین سے اطلاع دونگا۔

نمبر ۱۱ میں آپ فیصلے کے منتظر ہیں۔ کیا ابھی آپ کا اور آپ کے مخالفوں کا فیصلہ نہیں ہوا۔ اگر نہیں ہوا تو پھر آپ کے دجال اور کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے کیونکہ آپ نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو خود ہی اشتہار دیا تھا جس میں یہ دعا لکھی تھی:

اے میرے مولا! قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندے کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں ؟ سے کچلا گیا ہے دیکھ میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر کہ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر کاذب نہیں ہوں، تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے، کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔

(قادیانی اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء)

یہ دعا بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کوئی ایسا نشان مانگتے ہیں جس سے ان کا اور انکے مخالفوں کا بکلی فیصلہ ہو جائے۔ حالانکہ بقول آپ کے ابھی تک فیصلہ نہیں ہوا، بلکہ اشتہارات شائع ہونے پر آئندہ کو ہوگا۔ پھر ساتھ ہی اس کے اس دعا کے پورا ہو جانے کی صورت میں آپ نے اپنے لئے یہ فرمایا تھا کہ:

اگر تو (اے خدا) تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلا وے اور اپنے بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بیدین اور کذاب اور دجال اور خائن اور فاسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا۔ اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں کا مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ میں نے اپنے لئے قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بیدین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے (اشتہار مذکور)

کیا مرزا جی! واقعی آپ ایسے ہی ہیں؟ یہ ترقی آپ کو مبارک ہو۔

نمبر ۱۲ میں آپ انسانی ہاتھ کی بے دخلی مانتے ہیں مگر پنڈت لیکھ رام کو جب کسی انسان نے قتل کیا تو آپ نے اس کو کیوں اپنا نشان لکھا تھا اور اب بھی لکھ رہے ہیں۔

نمبر ۱۳۔ اگر مباہلہ ہوتا تو شائد ضرورت نہ ہوتی، مگر مباہلہ تو ہے نہیں، بلکہ آپ نے حسب درخواست میری طرف سے قسم کھانے پر آمادگی ہے، اس لئے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب کی تعیین کرا لینا آیت مباہلہ کے خلاف نہیں۔ علاوہ اس کے میں حضرت (مرزا) کا مزاج شناس ہوں۔ آپ وہی تو ہیں جو آتھم کی بابت لکھ چکے تھے کہ پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ مگر جب نہ مرا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے۔ پنڈت لیکھ رام کی بابت لکھا تھا کہ خرق عادت عذاب اس پر آئے گا، مگر جب وہ معمولی طور پر چھری سے مارا گیا تو آپ نے اپنی سچائی کا اظہار کیا۔ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی بابت لکھا تھا کہ تیرہ ماہ میں ذلیل وخوار ہوگا۔ جب مدت گذر گئی تو لکھ مارا کہ چونکہ اس (مولوی محمد حسین صاحب) نے عجبت کا صلہ لام غلط لکھا ہے اس لئے وہ ذلیل ہو گیا۔ سرکار سے اس کو چار مربع زمین ملی اس لئے وہ ذلیل ہو گیا۔ حالانکہ پہلی بات کی مولوی صاحب تکذیب کرتے ہیں اور دوسری بات تو جیسی ذلت کی ہے خدا ہم کو بھی نصیب کرے۔ پھر میری بابت لکھا کہ تو قادیان میں نہ آئے گا لیکن جب میں بلائے بے درمان کی طرح جا پہنچا، تو بات بنائی کہ نیک نیتی سے نہیں آیا۔ اپنی آسمانی منکوحہ کے نکاح کا الہام شائع کیا جب مدت گذر گئی تو کہا چونکہ اس کے متعلقین دل میں ڈر گئے اس لئے تاخیر واقع ہوگئی۔ غرض اسی قسم کے بہت سے واقعات ہیں جو روزمرہ دیکھنے میں آتے ہیں پھر کیا یہ سوال بے جا ہے کہ آپ سے پوچھا جائے کہ وہ عذاب کیا ہوگا۔ کیا یہ مثل غلط ہے من جرّب المجرّب حلت به الندا مة۔

اسی لئے میں پوچھتا ہوں کہ حلف اٹھانے پر میرے لئے عذاب کی تعیین کر دیجئے۔ پس آپ دعا کر کے خدا سے اس عذاب کا علم حاصل کریں کیونکہ آپ تو (بقول خود) بڑے مستجاب الدعوات ہیں خصوصاً دشمنوں کے حق میں آپ کی دعا ردّ نہیں ہوتی (دیکھو اپنا ازالہ اوہام طبع اول) آپ کو خدا نے کہا:

جدھر تیرا منہ، ادھر ہی میرا منہ ہے۔

آپ یہ بھی لکھتے ہیں کہ:

مجھے بارہا مخاطب کر کے خدا فرما چکا ہے کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنونگا۔ (دیکھو اشتہار ۵ نومبر ۱۸۹۹ء ملحق تریاق القلوب)

یہ بھی آپ کا الہام ہے:

الفو ق معك و التحت مع اعدا ءك۔ یعنی تو ہمیشہ بلند رہے گا اور تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالف ہمیشہ نیچے رہیں گے (دافع البلاء)۔

پس آپ کو کیا مشکل ہے کہ آپ اس حلف کے نتیجہ سے مجھے ابھی اطلاع نہ بخشیں اور مخلوق خدا کو اپنی محبت سے فیض یاب ہونے کا موقع دیں لیکن میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ آپ کبھی ایسا نہ کریں گے کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ اہل حدیث کا مقابلہ آسان نہیں

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

نمبر ۱۴ میں جو آپ نے فرمایا اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ پکے کاذب اور دجال ہیں کیونکہ صوفی عبدالحق غزنوی سے جو آپ نے مباہلہ کیا تھا اس کے بعد جو جو ذلتیں آپ پر وارد ہوئی تھیں ایک زمانہ بول اٹھا تھا کہ:

مدد ہے مباہل کو یہ آسمانی
ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی

آتھم کے زندہ رہنے پر جو جو لعنتیں تم پر پڑی تھیں وہ مباہلہ ہی کا اثر تھا۔ ورنہ تم ہی بتلاؤ کہ عبدالحق پر کون سی ایسی ذلت آئی جس کی نسبت ایک زمانہ بول اٹھا کہ یہ مباہلہ کا اثر ہے۔

نمبر ۱۵ کا ردّ آپ نے نمبر ۱۷ میں خود ہی کر دیا ہے۔ مرزا ئیو! یہی تمہارا مہدی ہے اور یہی تمہارا کرشن گوپال اور یہی تمہارا سلطان القلم ہے جو ایک ہی سطر میں تو مجھے اختیار دیتا ہے کہ جو عذاب چاہوں مانگوں جس کا مطلب صاف ہے کہ جو عذاب مانگوں گا وہی آئے گا تب ہی تو فیصلہ ہوگا، پھر ساتھ ہی لکھتا ہے کہ خدا کسی کا منشاء پورا نہیں کیا کرتا۔ یہ اس لئے کہا کہ اگر وہ عذاب نہ آیا تو کہدونگا کہ میں نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ خدا کسی کا منشا پورا نہیں کیا کرتا۔ سچ ہے:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں مطلب دونوں

نمبر ۱۸ بھی نمبر ۱۵ کے برخلاف ہے کیونکہ اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ منہ مانگا عذاب نہیں ملتا۔ پس میں کیوں اپنے منہ سے عذاب کی تعیین کروں۔ اسی لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو میں کہتا ہوں کہ آپ ہی اس عذاب کی تعیین کر دیں کیونکہ آپ خود مانتے ہیں اور قرآن سے ثبوت دیتے ہیں کہ خدا کسی مجرم کو منہ مانگا عذاب نہیں دیتا۔ پھر کیوں کہتے ہو کہ عذاب کی تعیین میں کروں۔ مرزائیو! تم بھی اس خبطی کو نہیں پوچھتے کہ کیا کہتا ہے۔

نمبر ۱۹ میں بھی آپ نے اپنے معمولی کذب سے کام لیا ہے اور اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ آپ کے اخبار میں مجھ کو قسم کھانے کی بابت کہا گیا، میں نے منظور کیا، مگر اس شرط پر کہ اس حلف کے نتیجہ سے اطلاع دیں۔ اب اس کے بعد آپ نے میری اس تحریر کی منظوری دی۔ بتلایئے شرط ہماری طرف سے تھی یا آپ کی طرف سے۔ ہماری تجویز کو منظور کرنا گویا ہماری شرط کو بھی منظور کرنا ہے۔ باقی یہ کہ آپ کو بھاگنے نہ دیں یہ ہم سے کیونکر ہوسکتا ہے، شیروں کو تو قابو کیا جاسکتا ہے مگر گیدڑوں کو کون قابو کرے جن کے لئے سب راہیں کھلی ہیں۔ ورنہ دانا سمجھ سکتے ہیں کہ بات صرف دوحرفہ ہے کہ آپ نے ہم کو قسم کھانے کے لئے کہا ہم نے آپ کی دعوت قبول کی مگر حلف کے نتیجہ سے اطلاع چاہی۔ پس آپ فرما دیجئے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

نمبر ۲۰۔ بے شک بھیجئے، مگر یقین نہیں کہ آپ اس وعدے کو بھی سچا کریں کیونکہ رسالہ انجام آتھم میں بھی آپ نے یہی لکھا تھا کہ جن لوگوں کو اس میں مباہلہ کی دعوت ہے ان کو یہ کتاب بھیجی گئی ہے جس کو نہ پہنچی ہو وہ اطلاع دے تو دوبارہ رجسٹری کرا کر بھیجی جائے گی۔ مگر میں نے نہ پہنچنے کی اطلاع کی تاہم کتاب نہ پہنچی۔ یہ تو ہیں آپ کے وعدے۔ سچ ہے

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

نمبر ۲۱۔ یہ ایک نئی تجویز ہے جب کتاب چھپ کر ہمارے پاس آئے گی تو اس وقت اس کا جواب دیا جائے گا۔ سردست تو آپ کی دعوت کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں پس آیئے اور تشریف لایئے۔

نمبر ۲۲۔ بے شک میں نے جس طرح آپ کی تجویز کو منظور کیا ہے اس سے مجھے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح انکار نہیں۔ یاد رکھو کہ میں کون ہوں؟

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

نمبر۲۳۔ اس میں بھی آپ نے غلط بیانی سے کام لیا۔ بھلا میرے جیسے آدمی کو جو محض خدا کے فضل وکرم سے ہندوستان کے اس سرے سے اس سرے تک جلسوں مناظروں میں بلایا جاتا ہے، اس کو امرتسر یا بٹالہ میں شہرت کی خواہش ہوسکتی ہے؟ ہاں میں آپ کو بتاؤں کہ میں نے ان دو مقاموں کو کیوں منتخب کیا؟ امرتسر کو تو اس لئے کہ ایک دفعہ پہلے آپ کا مباہلہ اس شہر میں ہو چکا ہے نیز مجھے اس میں آرام بھی ہے کیونکہ میرا شہر ہے نہ کہیں جانا نہ آنا۔ بٹالہ کو اس لئے منتخب کیا کہ میرے اور آپ کے درمیان میں ہے اور آپ خود ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں بغرض مباحثہ بٹالہ کو منتخب کر چکے ہیں ۔پس یہی وجہ ہے کہ میں نے بھی بٹالہ کو منتخب کیا اگر اس انتخاب میں کوئی شہرت پسندی ہے تو اس کی ابتداء بھی آپ ہی سے ہے۔ اگر اب فساد کا خطرہ ہے تو ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء میں جبکہ آپ نے خود ہی بٹالہ کو منتخب کیا تھا فساد کا خطرہ نہ تھا؟ کیا ہی خبط ہے۔

نمبر۲۴۔ میں آپ نے محض جھوٹ اور سراسر کذب سے کام لیا ہے سچے ہو تو اس مباہلہ کے الفاظ نقل کرو اور بتاؤ کہ ڈوئی نے تمہارے مقابلہ پر کیا کہا تھا۔ تمہیں خوب معلوم ہے کہ اہل حدیث تمہارے اس قسم کے کذب کئی ایک دفعہ ظاہر کر چکا ہے مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل مرحوم کی بابت جو تقاضا ان کے مباہلہ کا تم پر مدت سے کیا جاتا ہے اس پر مسٹر ڈوئی والے مباہلہ کا تقاضا مزید ہے۔ بس سچے ہو تو اس مباہلہ کو اصلی الفاظ میں شائع کرو ورنہ لعنت اللہ علی الکاذبین

نمبر ۲۵۔ اس کا جواب پہلے آ چکا ہے کہ بٹالہ کا انتخاب آپ ہی نے کیا ہوا ہے۔

نمبر۲۶۔ کیا آپ کی طرح قادیان میں آنے پر مجھے خطرہ نہیں ۔ تاہم بٹالہ میں نہ آنے کی کوئی معقول وجہ بتلا دیں گے تو میں قادیان میں بھی آجاؤنگا۔ کیا آپ کو میرا پہلے ایک دفعہ قادیان پر حملہ آور ہونا یاد نہیں ۔ اگر تمہیں ذرہ بھی شرم وحیا ہوتی تو تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ کو قادیان میں کبھی نہ بلاتے۔ ہندوستان کے ہندو سلطان محمود غزنوی مرحوم کے حملات بھول جائیں تو تعجب نہیں مگر آپ کو میرا قادیان پہنچنا نہ بھولنا چاہیے۔

نمبر ۲۷۔ بے شک الفاظ مباہلہ مقرر ہو چکے ہیں جن پر ہم نے تمہارے ہی منقولہ مضمون میں خط دے دیا ہے جن کو تم نے بھی منظور کر لیا ہے

نمبر ۲۸۔ بے شک اپنی سچائی کے دلائل سنایئے لیکن یہ تو بتلایئے کہ وہ دلائل ایسے ہی ہوں گے جو آج تک آپ نے تمام ملک شائع کیے ہیں جن کا خلاصہ صرف یہ ہے

قلم تیرا ہوا جب آشنا گوہر فشانی سے
عبارت کو سبک دوشی ہوئی بارِ معانی سے

یا کوئی ایسے دلائل ہیں جو ابھی تک خاص میرے ہی لئے ریزور (محفوظ) کر رکھے ہیں۔ اگر کوئی خاص دلائل ہیں تو میں بخوشی سنونگا اور اعتراض بھی کرونگا کیونکہ ازالہ اوہام میں آپ نے مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہونا ضروری لکھا ہے۔ پس حسب تجویز آپ کے میں آپ سے مباحثہ بھی کرونگا مگر خطرہ ہے کہ آپ کو اس وقت کوئی الہام نہ ہو جاوے کہ مجھے خدا نے مباہلہ سے منع کر دیا ہے جیسا کہ میرے قادیان پہنچنے پر آپ نے کہہ دیا تھا۔

نمبر ۲۹۔ کیسا سفید جھوٹ ہے، تمہاری جماعت کے اکثر لوگ بھیڑیں نہیں بھیڑیئے ہیں، بد خلق ہیں، خود غرض ہیں، سفلہ ہیں، دل آزار ہیں، بد تہذیب ہیں، کمینہ ہیں، متکبر ہیں، کینہ توز ہیں۔ ہم نہیں کہتے تم خود کہتے ہو۔ غور سے سنو تمہارا ہی کلام سناتا ہوں اور تمہیں کو شہادت میں پیش کرتا ہوں۔ آپ اشتہار التواء جلسہ ۱۸۹۲ء میں لکھتے ہیں:

> مولوی نورالدین صاحب بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے۔ بعض حضرات ایسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارے تکبر کے سیدھے منہ سے اسلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائے کہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آئیں اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے ہیں۔ اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ (اشتہار مذکور)

مرزائیو! تمہارے پیر بلکہ پیغمبر صاحب نے تم کو یہ اچھا سرٹیفکیٹ دیا ہے، تم کو مبارک ہو۔

مختصر یہ ہے کہ جہاں سے بات چلی ہے اس کو یاد کیجئے۔ اس کے مطابق ہم قسم کھانے کو تیار ہیں۔ مگر پہلے یہ بتادو کہ اس قسم کا نتیجہ کیا ہوگا۔ کیونکہ تمہارا تجربہ ہو چکا ہے کہ تم معمولی واقعات کو اپنی پیش گوئی کی صداقت بتلایا کرتے ہو اسلئے خطرہ ہے کہ کہیں مجھے زکام ہوگا یا نکسیر پھوٹے تو آپ اسی کو اپنی صداقت کا انسانی ہاتھوں سے بالا آسمانی نشان بنالیں۔ میں آپکی ان چال بازیوں سے خوب واقف ہوں:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۲۴ جلد ۴۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۲۵ھ۔ ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۔۷)

قابل توجہ مرزا صاحب و مرزائیاں

(حافظ محمد یوسف امرتسری)

میں نے کل ۸۔ اپریل ۱۹۰۷ء جو وقت ۱۰۔۱۱ بجے دن کے سنا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ ملہم ربانی آج رات کو اس جہان فانی سے انتقال فرما گئے ہیں دل کو سخت صدمہ پیدا ہوا اس وقت سے رنج اور غم میں مبتلا ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کو بعد نماز عشاء اسی غم میں سو گیا بعد ۱۲ بجے رات کے آنکھ کھلنے کے بعد غنودگی میں ابھی رضائی میں پڑا ہوا تھا معلوم ہوا کہ مولوی برہان الدین جہلمی و مولوی عبد الکریم سیالکوٹی اور اڈیٹرا خبار بدر مرزائیوں کو بسبب تقلید مرزا قادیانی سخت عذاب کر رہے ہیں اور وہ لوگ مرزائی ہونے سے انکار کر رہے ہیں اس واسطے مرزائیوں کی نسبت شہادت لینے کے واسطے منشی الٰہی بخش صاحب برگزیدہ بارگاہ صمدانی کو نہایت عزت سے طلب کیا گیا ہے جو کچھ ملہم ربانی منشی الٰہی بخش صاحب مرزائیوں کی نسبت شہادت پیش کریں گے اسی طرح پر عمل درآمد کیا جاوے گا۔ اس بات کو سن کر دل کو اطمینان ہو گیا۔ اس واسطے بھائی مرزائیوں کو اور بالخصوص مرزا صاحب کو آگاہ کرتا ہوں کہ قیامت قریب آ گئی ہے مگر ابھی تک دروازہ رحمت کا واسطے قبول ہونے توبہ کے کھلا ہے مرزائیو! تم کو لازم ہے کہ جلدی توبہ کریں اور تقلید مرزا سے علیحدہ ہو جائیں ورنہ تمہارا بھی یہی حال ہو گا۔ صرف بطور خیر خواہی آپ لوگوں کو اطلاع دیتا ہوں پہلے بھی بذریعہ قطع الوتین اور کھلے خط کے اطلاع دی گئی ہے اب پھر تبلیغ کرتا ہوں آئندہ اختیار ہے۔

حافظ محمد یوسف پنشنر از امرتسر ۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء (بدر ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۰)

مولانا ثناء اللہ اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

اگر چہ شریعت میں ایسے الہامات اور مکاشفات امت کا کچھ ہی درجہ ہو لیکن مرزا صاحب قادیانی کا چونکہ یہ اصول ہے کہ:

ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور لمبی چون و چرا سے باز آ جائے (ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۴۸)۔

اس لئے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب اور مرزائی اس کشف یوسفی کے سامنے اپنی دین داری کا ثبوت دیتے ہیں یا کچھ اور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی پارٹی کا تکیہ کلام

(از منشی علم الدین اسسٹنٹ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

کرشن قادیانی اور اس کی پاک جماعت کا مدت سے یہی وطیرہ ہے کہ جب کوئی مخالف فوت ہو جاتا ہے تو جھٹ بول اٹھتے ہیں کہ دیکھو اس شخص کو مرزا صاحب کی مخالفت کی وجہ سے موت آئی ہے اور یہ شخص اپنی موت سے مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت دے گیا۔ مگر سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ بیّن نشان کیسا اور اس سے صداقت مرزائیہ کا ثبوت کیونکر؟ یہ نشان کسی نبی اور رسول نے اپنی صداقت کا کبھی قرار نہیں دیا۔ گیا اگر مرزا جی (۱) کے مخالف مرکر مرزا جی کی صداقت کا ثبوت دیتے ہیں تو مرزا جی ہمیشہ زندہ رہیں گے اور کیا مرزا موت کا منہ کبھی نہ دیکھیں گے؟ یا کیا مرزا جی اپنے سب مخالفین کے مرنے کے بعد مریں گے (۲)؟ اور کیا اس وقت جب کہ ان کے مخالف اپنی موت سے مرزا جی کی تصدیق کررہے ہیں (۳) تو خود مرزا جی کے اولوالعزم حواری طاعون کے شکار ہو کر (اور بقول مرزا جی کے کتوں کی موت مرکر) مرزائی نبوت کی ٹانگ نہیں توڑ گئے؟

غالباً مرزائی لوگ اپنی سمجھ اور ادراک سے بہت کم کام لیتے ہیں اور عموماً جو کچھ مرزا جی کے قلم و زبان گوہر فشاں سے ٹپکتا ہے اسی کی خوشہ چینی ہی پر التفا کرتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ بے معنی دعوی (مرزا جی نے تو اپنا الوسیدھا کرنے کے واسطے شائع کر دیا ہی تھا مگر) یہ لوگ کبھی فوراً سے پیشتر اسے تسلیم نہ کرتے جیسا کہ انہوں نے کر دکھایا کیونکہ قرآن کریم میں جو مسلمانوں سب سے مقدم قابل قبول کتاب ہے صاف ارشاد ہے

و ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افأن مت فهم الخا لدو ن

(الانبیاء: ۳۴)۔ یعنی اے رسول ہم نے تجھ سے پہلے کسی آدمی کو ہمیشہ نہیں رکھا پھر کیا اگر تو مرگیا تو یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے؟ (نہیں) ہر شخص موت کا ذائقہ چکھے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے ہمارے پہلے سوال کا جواب تو آ گیا کہ ہر ایک نفس کو موت ہے اور مرزا جی بھی ضرور مریں گے۔ باقی رہا یہ کہ سب مخالفین کو مار کر مریں گے یا پہلے ، اس سوال کا جواب بھی مرزا جی اپنے رسالہ الوصیت لکھ کر نفی میں دے چکے ہیں یعنی کہہ چکے ہیں کہ میری موت عنقریب اسّی (۸۰) کے کچھ نیچے اوپر ہے۔ جس کے سب زینے آپ غالباً طے کر چکے ہیں اور جہاں سے بقول اپنے ارشاد کے رخصت ہوا چاہتے ہیں اور مخالفین ابھی حیات طیبہ کے مزے لے کر مسرور ہو رہے ہیں۔ تیسرے سوال کا جواب اظہر من الشّمس ہے کہ مرزا جی کے حواری مولوی عبدالکریم صاحب ایک عرصہ کی مرض الموت کے بعد اس جہان سے رخصت ہو کر مرزا جی اور ان کی جماعت کو سخت صدمہ دے گئے جن کی مرض الموت میں مرزا صاحب کو ان کی زندگی کے نت نئے الہام سوجھتے تھے جن سے الحکم کے ورق ہر ہفتہ سیاہ نظر آتے تھے مگر:

ا ذا جا ء ا جلھم لا یستا خرو ن سا عۃ و لا یستقد مو ن

(الاعراف: ٣٤) (جب جب لوگوں کی موت کا وقت آتا ہے تو وہ اسے گھڑی بھر آگے پیچھے نہیں کرتا)

نے اپنا پورا جلوہ دکھلایا اور ملک الموت نے ان کا کام تمام کر کے اپنی کارگذاری میں ایک نمبر کا اضافہ کر ہی لیا اور مرزا جی کی کچھ بھی پیش نہ گئی وہ سب کے سب الہام الحکم کے فائل میں ڈھکے کے ڈھکے رہ گئے۔

اسی طرح البدر کا اڈیٹر محمد افضل جو مرزا قادیانی کا ڈائری نویس اور معتقد اور جانفشاں تھا طاعون کا شکار ہو گیا پھر بھی مرزا جی کا کوئی بہانہ بنائے نہ بن سکا۔ مگر جو ہونا تھا وہ ہو کر ہی رہا۔ ان کے علاوہ مرزا جی کا مخلص مرید مولوی برہان الدین جہلمی بھی طاعونی موت سے مر کر مرزا جی کو از حد صدمہ پہنچا گیا نوشیروان کی حکایت کسی کتاب میں یوں مسطور ہے

کسے مژدہ پیش نوشروان عادل برد و گفت شنیدم کہ فلاں دشمن ترا خدا تعالیٰ برداشت۔ گفت ہیچ شنیدی کہ مرا بگذاشت

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر مرزائیوں اور کرشن پنتھیوں کو کیا خبر کہ سعدی جیسے عالی دماغ نے کیا کہا اور قرآن مجید میں کیا ارشاد ہے وہ تو اتنا ہی جانتے ہیں

رشتہ در گردنم افگندہ دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

مرزا صاحب ہی کو ان کے دوست کہیے، ان کے رسول سمجھئے یا خدا، سبکچھ یہی ذات والا ہیں اور انہی پر ان کا دینی سلسلہ ختم ہے اور آمنا وصدقنا وہ صرف انہی کے کلام کو کہنا جانتے ہیں ان کو قرآن کی خبر نہیں حدیث کا پتہ نہیں کیوں نہ ہو اسی بہانہ سے وہ کہہ سکتے ہیں کہ

تو و طوبیٰ و ما و قامتِ یار
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

افسوس! ذلك مبلغهم من العلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۰۷ء ص ۶۔۷)

مرزا قادیانی کے استفسار کا جواب

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے اخبار بدر مورخہ ۲ مئی میں ایک مضمون لکھا ہے جو ہمارے خیال میں ہم میں اور ان میں فیصلہ کن ہے امید ہے مرزا صاحب اس دعوی پر قائم رہ کر ہمیشہ کی چخ چخ اور مسلمانوں میں آئے دن کے فسادات کو بند کر دیں گے ناظرین کو پہلے مرزا صاحب قادیانی کا استفسار سناتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

مخالفوں سے ایک استفسار

دنیا کے ملوک اور سلاطین میں یہ رسم ہے کہ جب ان کا کوئی غضب کسی شہر کا پر نازل ہوتا ہے اور اس شہر کے باشندوں کے قتل کے لئے عام حکم دیا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو ایسی صورت میں اگر کسی شخص کو اس سلطنت سے خاص تعلق ہوتے ہیں تو اس شخص اور اس کے عیال اطفال کی نسبت فرمان شاہی صادر ہو جاتا ہے کہ اس شخص کے مال اور عزت اور جاہ پر کوئی شاہی سپاہی حملہ نہ کرے ایسا ہی حضرت جل شانہ کی عادت میں داخل ہے کہ جس شخص کو اس جناب میں کوئی تعلق عبودیت ہے تو اس زمانہ میں جب قہر اور غضب الٰہی زمین پر نازل ہوتا ہے اور ایک عام قتل کا حکم نافذ ہوتا ہے تب ملائک کو جناب حضرت عزت جل شانہ سے فہمائش کی جاتی ہے کہ اس گھر کے محافظ رہیں بس یہی بھید ہے کہ جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی تو اسی ابتدائی زمانہ میں جب اس ملک میں طاعون شروع ہوئی خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا انی ا حافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر کی چاردیواری کے اندر ہے میں اس کو طاعون سے بچاؤنگا۔

چنانچہ قریباً گیارہ برس ہو رہے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس وقت میں لاکھوں انسان اس دنیا سے شکار طاعون ہو کر گذر گئے، لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا۔

یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے لیکن ان کے لئے جو آنکھ بند نہیں کرتے ۔اب بھی اگر کسی کو یہ گمان ہے کہ یہ انسان کا افتراء ہے یا یہ خدا کا کلام نہیں تو اسے چاہیے کہ ایسا ہی افتراء وہ بھی شائع کرے یا قسم کھا کر یہ شائع کرے کہ یہ خدا کا کلام نہیں پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ خدائے قدیر ضرور اس کو اس بے باکی کا جواب دے گا۔ اگر تم مشرق سے مغرب تک اور شمال سے جنوب تک سیر کرو تو تمام دنیا میں تمہیں کوئی ایسا ملہم نہیں ملے گا کہ خدا نے اسکو طاعون کی نسبت یہ تسلی دی ہو کہ اس کے گھر میں نہیں آئے گی چاہیے کہ ہمارے مخالف مسلمان اور ہندو اور عیسائی ضرور اس بات کا جواب دیں۔

و السلا م علی من اتبع الھدی ۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس مضمون میں صرف ایک فقرہ تشریح طلب ہے یعنی گھر کی چاردیواری والا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو اس کی تشریح کرنے کو ہم مرزا صاحب ہی کا کلام پیش کرتے ہیں جو اسی الہام کی تشریح میں ہے۔ آپ اپنے مستند رسالہ کشتی نوح کے صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں:

پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ میرے اس گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کے کلام میں یہ وعدہ ہے

انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤنگا۔

اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودو باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔،

اس تشریح سے اس الہام کا مطلب صاف کھل گیا کہ مرزا صاحب کا کوئی پیرو طاعون سے نہیں مرے گا، تو کیا یہ سچ ہے کہ کوئی نہیں مرا؟

قادیان میں البدر کا اڈیٹر محمد افضل جو فنا فی المرزا تھا طاعون کی نذر نہیں ہوا؟

جہلم میں مولوی برہان الدین طاعون سے نہیں مرا؟

قادیان میں قاضی امیر حسین کا جوان لڑکا طاعون کا شکار نہیں ہوا؟ جس کے جنازہ کو کسی مرزائی نے ہاتھ نہ لگایا تو اس نے مرزا قادیانی کے سامنے آن کر کہا کہ آپ کے مرید تو کافروں سے بدتر ہیں جس پر مرزا جی نے بڑی لمبی چوڑی تقریر کی جو بدر مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۵ء میں چھپی تھی۔ جس کا شروع یوں ہے:

اس وقت تمام جماعت کو یہ نصیحت کی جاتی ہے کہ اپنی جماعت کے اندر طاعون کے بیماروں اور شہیدوں کے ساتھ پوری پوری ہمدردی اور اخوت اسلامی کا سلوک کرنا چاہیے،۔

پھر آپ نے ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے الحکم میں مرزائی طاعونی مردوں کے ساتھ برتاؤ کرنے کی ہدایات کیوں کیں کہ جنازہ گاڑی پر رکھ کر لے جاؤ سو گز کے فاصلہ پر دور رہو یہ کرو وہ کرو۔ بتلاؤ یہ کیوں کیا؟

امرتسر کے مرزائیو! تم بھی بھول گئے ہو کہ تمہارے درمیان ایک مرزائی بڑا بولنے اور لڑنے جھگڑنے والا ساکن کٹرہ جیمل سنگھ کو چہ منتواں کیوں طاعون سے مرا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؟ پچھلے ہفتہ تک جن مرزائی طاعون زدوں کا ذکر اہل حدیث میں لکھا گیا ہے ان کے علاوہ تازہ خبر لاہور کی سنو! کہ حکیم فضل الٰہی جو بڑا سخت مرزائی تھا یکم مئی کو طاعون سے چل بسا۔مولوی نور احمد ساکن لودی ننگل ضلع گورداسپور کی بیوی بھی طاعون سے مرگئی

اب ہم مرزا جی کے اس فقرہ کے معنی ان سے پوچھتے ہیں جو آپ نے لکھا ہے:

اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا،

اس قاعدہ کے مطابق یہ مرزائی مردے کون ٹھہرے، آدمی یا کتے، یا کتوں سے بدتر۔ہم کچھ نہیں کہتے، آپ ہی فیصلہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰مئی ۱۹۰۷ء ص ۶۔۷)

مرزا قادیانی خود جواب دیں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب نے میری بابت دعا شائع کی ہے کہ تو میری زندگی ہی میں طاعون یا ہیضہ سے مرجائے گا اس کے جوابات تو کئی ایک بذریعہ اخبارات میں نے دیئے ہیں مگر ایک خاص بات آپ سے دریافت طلب ہے جو ان جوابات میں نہ آسکی، اسلئے عرض خدمت ہے، وہ یہ ہے کہ آپ کا دعوی ہے کہ جتنے لوگوں نے آپ سے مباہلہ کیا ہے سب ہلاک ہوگئے ہیں چنانچہ آپ کے اصل الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء یہ ہیں:

جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے خدا تعالی نے سب کو ہلاک کردیا۔

حالانکہ جہاں تک مجھے یاد ہے اور پبلک کو معلوم ہے صرف مولوی عبد الحق صاحب غزنوی سے امرتسر میں آپ کا مباہلہ ہوا تھا جو آج تک اچھی طرح زندہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنومند ہیں۔ بلکہ جہاں تک میں جانتا ہوں وہ اس بات کے دل سے متمنی ہیں کہ کبھی موقعہ بنے تو آپ سے کشتی لڑ کر ادھر یا ادھر معاملہ یک سو کر دیں۔ خیر اس کی بابت یا آپ یا آپ کے ہم خیال کہہ سکتے ہیں کہ میرا ذاتی خیال ہے لیکن اس میں تو شک نہیں کہ مولوی عبدالحق مباہل آج تک زندہ ہے پھر آپ کے اس کلام کا کیا مطلب ہے کہ مباہلہ کرنے والے سب مر گئے۔ مجھے اس سوال کے کرنے کی ضرورت اس لئے ہوئی ہے کہ اسی قسم کی پیش گوئی یا دعا آپ نے میری نسبت بھی شائع کر دی ہے تو مہربانی کر کے اس سے اطلاع دیں کہ میری ہلاکت کی پیش گوئی یا دعا بھی اسی قسم کی ہلاکت ہے جو مولوی عبدالحق غزنوی پر آئی ہے یا کچھ اور مراد ہے۔

مرزائیو! جی چاہتا ہے کہ ایک سوال تم سے بھی کروں۔ کیا تمہارا ایمان اور کانشنس اس مرزائی کلام کو صحیح جانتا ہے جو مرزا جی نے دعویٰ کیا ہے کہ مباہلہ کرنے والے سب مر گئے۔ اول تو سوائے مولوی عبدالحق غزنوی کے کسی نے مباہلہ ہی نہیں کیا اور اگر کیا بھی ہے تو مولوی عبدالحق غزنوی کی زندگی تک کل کا لفظ کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

اگر تمہیں علم نہ ہو تو اپنے کسی عام فاضل حکیم طبیب سے پوچھو کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہے یا کچھ اور، اور سالبہ کلیہ کی نقیض موجبہ جزئیہ ہے یا نہیں۔ اگر تم میں ذرہ بھر بھی خدا کا خوف اور ماشہ کا ہزارواں حصہ شرم و حیا ہو تو کرشن قادیانی کے اتنے ہی دعویٰ سے اس کا کذب تم پر واضح ہو سکتا ہے مگر افسوس ہے کہ تم لوگوں نے اپنی باگ ایسے شخص کے ہاتھ میں دے رکھی ہے جو تم کو بہت بری طرح نچاتا ہے مگر یاد رکھو اہل حدیث تمہارا دلی خیر خواہ ہے اسلئے تمہاری اور تمہارے گرو کی ناراضگی کی پرواہ نہ کر کے بھی تم کو سمجھاتا رہتا ہے کہ:

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر گبر و بت پرستی باز آ

(ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے متعلق ایک رائے

مکرمی جناب مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ
میرزا قادیانی کے مقابلہ پر جو کچھ آپ کررہے ہیں اللہ تعالی اس کی جزائے خیر آپ کو عطا فرماوے۔ حال ہی میں اس نے بذریعہ مصنوعی دعا کے آپ کو ڈرا کر اپنی آئندہ مخالفت سے روکنا چاہا ہے۔ مجھے امید ہے کہ اس کی ہرگز پرواہ تک نہیں کریں گے کیونکہ اس شخص کا مسلک شریعت محمدیہ کے بالکل برخلاف ہے اور اس کے دعاوی اور دلائل سب باطل ہیں۔ انشاء اللہ تعالی اس امر میں اس کو ضرور شکست ہوگی۔ گو اس کے الفاظ اس کی چال بازی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے مگر پھر بھی عامہ جہال میں جو اس کے دام میں آچکی ہیں ان کی بڑی وقعت ہے آج تک تو اللہ تعالی نے اس کو کسی میدان میں سرخرو نہیں ہونے دیا اور آئندہ بھی ایسا یقین ہے کیونکہ کاذب کبھی عزت نہیں پاتا مگر آپ ثابت قدم رہیں اور اس کا مقابلہ بڑے زور سے کرتے ہیں مجھے معلوم ہے کہ آپ کی تردید کا بڑا بھاری اثر ہوتا ہے اور مرزائیوں کو سخت شاق گذرتا ہے آپ علیحدہ ضمیمہ کی تجویز کو ضرور نافذ کریں اور اسی کا ایک عام اشتہار تمام اخبارات میں شائع کرائیں بہت سی خریداری ہوگی۔ یہ چند کلمات محض آپ کی حوصلہ افزائی کیلئے تحریر ہیں گو مجھے معلوم ہے کہ ان کی کچھ ضرورت نہ تھی مگر صرف اس خیال سے کہ آپ کو عام لوگوں کے خیالات کا اندازہ ہو جاوے کہنا مناسب سمجھا۔ بہرصورت آپ بڑے زور سے اس کا مقابلہ کریں علمائے زمان میں اب بجز آپکے کوئی اور اس کی طرف متوجہ نہیں اگر ہو سکے تو ایک انجمن تردید قادیانی قائم کریں۔ اور اس میں مختلف علماء کرام کو مدعو فرماویں۔ یہ امر مرزائیوں کے لئے ایک بھاری مصیبت ہوگا۔ امید کہ بذریعہ اپنے اخبار کے میرے اس خط کا جواب عطا فرماویں گے۔

راقم: آپ کا اخبار پڑھنے والا اور آپ کا مؤید۔

اڈیٹر اہل حدیث: کئی وجہ سے ضمیمہ کی نسبت رسالہ خوب ہے اس لئے اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارادہ کیا گیا ہے۔ خدا راست لا وے۔ بس آپ ذات خاص کے علاوہ اور احباب کو بھی ترغیب دیں۔ رہا انجمن کا کام اس کی بابت ابھی غور نہیں کیا آئندہ انشاء اللہ احباب سے مشورہ کیا جائے گا۔ مرزا احمد بیگ والی خط وکتابت کلمہ فضل رحمانی اور الہامات مرزا میں ملے گی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء ص ۴)

مرزا صاحب ان سوالات کے جوابات دیں

سوال نمبر ۱: کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۳ میں لکھا ہے:
اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن اخیری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔
یعنی یہ پیش گوئی و مبشراً جناب (مرزا صاحب) کے حق میں ہے اور جناب کو ہونے سے پوری ہوئی۔ ترجمہ آیت یہ ہے،
یعنی حضرت عیسیٰ اپنے حواریوں سے فرماتے ہیں کہ خوشخبری سناتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئے گا اس کا نام احمد ہے۔ مگر اس آیت و انجیل سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح اپنے لوگوں کو فرماتے ہیں کہ میرے بعد ایک رسول احمد نام آئے گا جو کہ تم کو دین کی باتیں سکھلائے گا چنانچہ حضرت محمد احمد مصطفیٰ ﷺ اپنے زمانہ میں پیدا ہوئے اور یہ پیش گوئی پوری ہوگئی جس پر جملہ اہل اسلام کا اتفاق ہے۔ مگر جناب اس پیش گوئی کا اپنے وجود مبارک سے تعلق فرماتے ہیں حالانکہ آیت میں لفظ صاف احمد رسول کا لکھا ہے مگر جناب رسول نہیں ہیں۔ چنانچہ جناب فرماتے ہیں:
من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک دوسری جگہ اسی ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۸۱؟ میں فرماتے ہیں کہ قرآن کریم نے بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھا۔

پس جب کہ خود جناب اس بات کے قائل ہیں کہ ہم رسول نہیں تو پھر اس پیش گوئی کو کس طرح اپنے متعلق فرماتے ہیں۔

دوئم یہ جو جناب نے لکھا ہے کہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ گویا جناب کا مطلب یہ ہے کہ ہمارے پیغمبر کے دو نام محمد و احمد تھے محمد جلالی جس کی صفتیں ان کے زمانہ میں پوری ہوگئیں ہیں اور احمد جمالی، اس کی صفتیں پورا کرنے کے لئے خداوند نے ہم کو پیدا کیا ہے فقط۔

یہ تاویل و معنی جناب کے درست نہیں۔ اگرچہ جناب نے بروئے قاعدہ ابجد و جفر محمد نام کو جلالی قرار دیا ہے مگر ہمارے حضرت ﷺ کے حلم خلق سخاوت مروت غریبی فروتنی عادات پوشاک خوراک وغیرہ کا حال جناب کو خود بھی معلوم ہوگا۔ اور احادیث بتلا رہی ہیں کہ ان میں کوئی جلال نہیں تھا۔ اگر آپ یہ کہیں کہ انہوں نے جہاد کئے تو عالیجاہا وہ پہلے کفار کی طرف سے ان پر ظلم و تعدی شروع ہوں پھر ان کو بموجب حکم ایزدی اپنی جان کا بچانا اور دین کا پھیلانا ضروری تھا ورنہ انہوں نے اپنا کوئی جلال کسی پر ظاہر نہیں کیا وہ ایک سیدھے سادھے امی نبی تھے۔

سوئم، جناب کا یہ مطلب ہے کہ احمد جمالی نام ہے یعنی جسکی صفتیں ہماری معرفت پوری ہوں، سو یہ بھی غلط ہے احمد نام میں چار حرف الف ح م د ہیں جن کے ا، م، آتشی ہیں اور ح د آبی۔ یعنی احمد نام میں عنصر آتش و آب برابر ہے تو ہم اس نام کو کبھی جمالی قرار نہیں دے سکتے بالفرض جمالی ہی سہی تو ہمارے نبی ﷺ تو خود جمالی صفتوں کا مجموعہ تھے۔ انہوں نے کوئی بات باقی نہیں چھوڑی تھی جو کہ اب جناب کے ہونے سے پوری ہوئی۔

علاوہ ازیں یہ مسئلہ مشہور ہے کہ ایک کافر عورت آنحضرت ﷺ پر ہر روز کوڑا پھینکا کرتی تھی اور آنحضرت ﷺ بالکل اس بوڑھی کی اس کمینہ حرکت سے کوئی غصہ یا رنج نہیں کیا کرتے تھے۔........

المختصر وہ عورت اس کریمانہ اخلاق کا عاشق ہو کر معہ عیال اطفال مسلمان ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ۔ اگر خدانخواستہ کو ہندو عورت اسی طرح قصداً جناب پر ایک روز کھاد کوڑا پھینکتی تو امید کہ جناب تمام جائداد کی قیمت لگا کر فوراً ہتک عزت کی نالش کر دیتے ۔

ایک جگہ خداوند کریم قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ آج کے دن میں نے تیرے دین کو مکمل کر دیا ۔ یعنی اب کوئی تکمیل وغیرہ تیرے دین کی باقی نہیں رہی یہ دین تکمیل کو پہنچ گیا ہے ۔ پھر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ باوجود اس آیت کے نازل ہونے کے کوئی تکمیل حضرت احمد ﷺ کے دین کی باقی تھی جو اب جناب (مرزا قادیانی) کے ذریعہ پوری ہوئی ہو۔

سوال ۲ ۔ میں نے جناب کے مریدوں سے سنا ہے کہ جناب آنخضرت ﷺ کا بروز ہیں اور اخبار الحکم میں دیکھا ہے کہ جناب بروز ہیں۔ چنانچہ الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء میں ایک مرید آپ کا لکھتا ہے کہ اس زمانہ میں حضرت محمد ﷺ اب جناب کے جسم میں ظاہر ہوئے ہیں یعنی انہوں نے نیا جنم لیا ہے ۔ روح وہی ہے اور جسم مل کر مرزا غلام احمد بنے مگر یہ یہ بالکل تناسخ بن گیا ۔ لیکن جناب تناسخ کے قائل نہیں بلکہ مسلمان اور مسلمانوں کے امام کہلاتے ہیں اور نہ ہی حضرت آدم سے لے کر آج تک کبھی یہ بروزی مسئلہ سنا گیا ہے کہ فلاں ولی یا نبی نے فلاں شخص کے جسم میں بروز کیا ہے ۔

نوٹ : جناب مرزا صاحب براہ مہربانی اس سوالات کے جواب اہل حدیث میں درج فرما کر مشکور کریں ۔

راقم : یکے از خاکپایان اہل حدیث ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء ص ۴ ۔ ۵)

قادیانی کھسیانی بلی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں ؛

قادیانی کرشن اور اس کی پارٹی کو جو اہل حدیث سے صدمہ پہنچتا ہے اس کا اندازہ کرشن جی کے اشتہار متضمن پیش گوئی مندرجہ اہل حدیث ۲۶ ۔ اپریل سے ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے اسلیئے وہ اب اہل حدیث کے مواخذات شدیدہ سے تنگ آ کر ۱۷ مئی کے اہل حدیث کے ایک مضمون کی نسبت گورنمنٹ اور مسلمانوں کو اکساتے ہیں چنانچہ الحکم کے اڈیٹر نے اپنی معمولی عادت کے موافق ۳۱ مئی کے پرچہ میں بہت سا زہر اگلا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ گورنمنٹ انگریزی جیسی ذی علم گورنمنٹ کے پاس اپنی عادت کے مطابق اہل حدیث کے مضامین کی تحریف کر کے چغلی کرتا ہے لیکن اسکو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ خوب جانتی ہے کہ تمہاری ہمیشہ سے عادت ہے کہ تم مخالف کے کلام کو الٹا لباس پہنا کر دکھایا کرتے ہو مولوی غلام دستگیر مولوی محمد اسماعیل ڈاکٹر ڈوئی وغیرہ کے واقعات پبلک نہیں بھولی چنانچہ اس مضمون میں بھی اس غدار نے ایسا ہی کیا ہے۔ اہل حدیث میں ہم نے ہندوؤں کی شورش کو بلی کے مقابلہ پر چوہوں کی کمیٹی سے تشبیہ دی تھی جسکا مطلب صاف ہے کہ جس طرح بلی کے مقابلہ میں چوہا کمزور ہے اسی طرح گورنمنٹ کے مقابلہ پر رعایا بالکل بے دست و پا ہے جس طرح چوہوں کا اجتماع بلی کے مقابلہ پر کچھ نہیں اسی طرح ہندو پارٹی کا ایجی ٹیشن گورنمنٹ کی قوت کے مقابلہ پر کچھ نہیں مگر اس صاف وسیدھے کلام کا مطلب دجالی آرگن لکھتا ہے کہ اہل حدیث نے گورنمنٹ کو ایک بلی بنایا ہے جو معاذ اللہ مکر وفریب سے گھات لگا کر ہندوستانیوں کو ہڑپ کر رہی ہے۔ واہ رے تیری لیاقت۔ خیر اہل حدیث نے تو جو لکھا ہے وہ صاف ہے کہ زوردار اور کمزور کی تمثیل ہے مگر تم تو بتلاؤ کہ تمہارے گرو نے جو گورنمنٹ کو دجال اور یاجوج ماجوج لکھا ہے (دیکھو ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۶۸۵) اور آپ خیریت سے مسیح بنتے ہیں حالانکہ حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح دجال کو قتل کر کے اس پر غالب آئے گا اور اسی حدیث کی سند پر وہ مسیح بنتا ہے تو کیا اس کا یہ معنی نہیں کہ تمہارے ارادے خطرناک ہیں صاف کہنا اگرچہ صاف اور سچ کہنے کی تم لوگوں کو عادت نہیں۔ ایسا ہی لالہ لاجپت رائے سے ہمدردی کرنے کا الزام بھی تمہارا ایک فضول اور بیہودہ بکواس ہے۔ ہم لالہ لاجپت رائے سے ان کی لیاقت کے لحاظ سے ہمدردی کریں گے نہ کہ ان کے اس کام میں جس میں وہ ماخوذ ہیں۔ اسی طرح تمہارے اور ہذیان بھی فضول ہیں جب کہ ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء کا اہل حدیث موجود ہے تو گورنمنٹ اس کے مضامین کو خود دیکھ سکتی ہے۔

او نادان! اہل حدیث نے اگر گورنمبٹ کو ممالک اسلامیہ کے نقصانات پر تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہ دلائی تو کون سا جرم کیا جب کہ گذشتہ ایام میں جلسہ کرکر کے گورنمنٹ کوتاروں پر تار دیئے جاتے تھے کہ گورنمنٹ انگریزی سلطان المعظم سے بگاڑ نے میں مسلمانوں کی فیلنگ کا خیال رکھے مگر چونکہ تم ہمیشہ سے مسلمانوں کے بدخواہ ہو اور تمہارا گروہ محض منافقانہ زبان سے مکہ اور مدینہ پر بھی انگریزی جھنڈا دیکھنے کا متمنی ہے اسلئے تم اہل حدیث کے برخلاف گورنمنٹ کو اکساتے ہو۔ او ظالم! تم وہی تو ہو جو ہمیشہ لکھا کرتے ہو کہ مسلمان خونی مہدی کے منتظر ہیں اور ہم اس کے منکر ہیں، آج تم مسلمانوں کے ... لگنے کے دعویدار ہوکر مسلمانوں کو اہل حدیث کے برخلاف جلسہ کرنے کی رائے دیتے ہو۔ بقول سعدی مرحوم لودھانوی:

مسلمانوں سے تجھ کو واسطہ کیا
پڑا کہلا نبیء تام مرزا

تم مسلمانوں کے کیا لگتے ہو۔ یاد رکھو مسلمان ایسے عقل سے خالی نہیں کہ تمہارے جیسے دشمن کے کہنے میں آجائیں۔

دشمنان کہن دوستانِ نو کردن
بدست دیو بود عقل را گرو کردن

(باقی حسب ضرورت)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جون ۱۹۰۷ء ص ۹)

قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں

الا یا ایها الساقی ادر کاساً و ناولها
کہ عشق آسان نمود اول ولے افتاد مشکلہا

کرشن جی نے خاکسار کو مباہلہ کے لئے بلایا جس کا جواب اہل حدیث ۱۹۔ اپریل میں مفصل دیا گیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ میں حسب اقرار خود تمہارے کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں بشرطیکہ تم پہلے یہ بتادو کہ اس حلف کا نتیجہ کیا ہوگا۔ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں کرشن جی نے ایک اشتہار دیا جو بقول شخصے سوال از آسمان جواب از ریسمان ۔ پھر اس پر طرہ یہ کہ اس اشتہار کو اہل حدیث میں درج کرنے کی ہم سے درخواست کی ہے ۔ ہماری تو پہلے ہی سے عادت ہے کہ ہم مرزائیوں اور غداروں کی طرح مخالف کے کلام میں تصرف نہیں کیا کرتے یہ تو کرشن جی وغیرہ کی عادت ہے کہ اپنے مخالف کے کلام کو پورا نقل نہیں کرتے بلکہ اس میں تصرف بے جا اور یعنی در یعنی لگا کر ایسا بگاڑتے ہیں کہ یہودیوں کے بھی کان کتر جاتے ہیں ۔ اعتبار نہ ہو تو مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحومین کا قصہ ملاحظہ کرو۔ بہر حال کرشن قادیانی کا اشتہار یہ ہے:

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔

یستنبئونك احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی (۱) اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔

اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید۔
مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

(ا) آپ اس دعوی میں قرآن شریف کے صریح خلاف کر رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے۔ سنو!

من كان فى الضّلا لة فليمدد له الر حمن مدّاً (پارہ ۱٦: ع ۸)؛

اور انّما نملی لهم ليز دادوا اثماً (پ ۴: ع ۹)؛

اور و يمدّ هم فى طغيا نهم يعمهو ن (پ ۱: ع ۲)

وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں۔ اور سنو:

لمتّعنا هؤلا ء و آ باء هم حتى طال عليهم العمر (پ ۱۷: ع ۱٤)

جن سے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ جھوٹے، دغاباز، مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے، تاکہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں۔ پھر کیسے من گھڑت اصول بتاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی، کیوں نہ ہو؟ دعوی تو مسیح،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن، اور محمد، احمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت۔ ذلك مبلغهم من العلم۔ (نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

اس کے بعد اس اشتہار کے جواب میں مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کی تحریر نقل کی ہے جو یوں ہے:

اس ساری لمبی چوڑی تحریر کا جو شیطان کی آنت سے بھی زیادہ طویل ہے، خلاصہ یہ ہے کہ کرشن جی دعا کرتے ہیں کہ جھوٹا سچے سے پہلے طاعون ہیضہ وغیرہ سے مر جائے۔ اس میں آپ نے کئی طرح سے دجل وفریب سے کام لیا ہے:

اول۔ یہ کہ اس دعا کی منظوری مجھ سے نہیں لی اور بغیر میری منظوری کے اس کو شائع کر دیا۔

دوم۔ یہ کہ اس مضمون کو بطور الہام شائع نہیں کیا، بلکہ یہ کہا ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر تم مر گئے تو تمہارے دام افتادہ خس کم جہاں پاک کہہ کر یہ عذر کریں گے کہ حضرت صاحب کا یہ الہام نہیں تھا، بلکہ محض دعا تھی۔ یہ بھی کہہ دیں گے کہ دعائیں تو بہت سے نبیوں کی بھی قبول نہیں ہوئیں۔ دیکھو حضرت نوح کی دعا قبول نہ ہوئی۔ بلکہ وہ آپ (یعنی مرزا قادیانی) ہی کی دعاؤں میں بہت سی مثالیں دے دیں گے کہ قبول نہ ہوئیں۔ آپ (یعنی مرزا قادیانی) نے تین سال کے اندر فیصلہ ہو جانے کی دعا کی تھی، جو قبول نہ ہوئی۔ حالانکہ آپ نے لکھا تھا کہ اگر قبول نہ ہوئی تو میں اپنے آپ کو کافر، مردود، کذاب اور دجال سمجھوں گا جس کی تفصیل گذشتہ نمبر میں ہو چکی ہے۔

سوم۔ یہ کہ میرا مقابلہ تو آپ سے ہے۔ اگر میں مر گیا تو میرے مرنے سے اور لوگوں پر کیا حجت ہو سکتی ہے؟ جب کہ (بقول آپ کے) مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم، مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم اور ڈاکٹر ڈوئی امریکن اسی طرح سے مر گئے تو کیا لوگوں نے آپ کو سچا مان لیا؟ (ان تینوں کے متعلق آئندہ کسی پرچہ میں ہم ایک مفصل مضمون لکھیں گے جس میں آپ کا اور آپ کے دام افتادوں کا بخیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھیڑیں گے۔ انشاء اللہ) ٹھیک اسی طرح اگر یہ واقعہ بھی ہو گیا تو کیا نتیجہ؟
چہارم ۔ آپ نے بڑی چالاکی یہ کی کہ دیکھا ان دنوں طاعون کی شدت ہے، خصوصاً پنجاب میں سب صوبوں سے زیادہ ہے ۔ بالخصوص پنجاب کے دارالسلطنت لاہور میں، جو امرتسر سے بہت قریب ہے، یہ کیفیت ہے کہ مردوں کا اٹھانا مشکل ہو رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہر ایک شخص طاعون سے خائف ہے ۔ اور کوئی آج اگر ہے تو کل کا اعتبار نہیں ۔ اور دیکھنے میں بھی ایسا ہی آیا ہے کہ وہ ہے، تو یہ نہیں۔ یہ ہے، تو وہ نہیں ۔ ایسے وقت میں طاعون ہیضہ وغیرہ موت کی دعا محض حسن بن صباح کی دعا کی طرح ہے ۔ جب اس نے دیکھا کہ جہاز ڈوبنے لگا ہے تو بلند آواز سے کہہ دیا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ جہاز نہیں ڈوبے گا۔ جس سے اس کی غرض یہ تھی کہ اگر ڈوب گیا تو سب مر جائیں گے ۔ کون میرے کذب پر مجھے الزام دے گا۔ اور اگر بچ رہا تو سارے معتقد ہو جائیں گے ۔ یوں ہی چال تمہاری ہے کہ اگر مخالف مر گیا تو تمہاری چاندی ہے اور اگر خود بدولت خس کم جہاں پاک ہو گئے تو کوئی قبر پر لات مارنے آئے گا؟۔
پنجم ۔ تمہاری یہ دعا کسی صورت میں فیصلہ کن نہیں ہو سکتی کیونکہ مسلمان تو طاعونی موت کو بموجب حدیث شریف کے ایک قسم کی شہادت جانتے ہیں ۔ پھر وہ کیوں تمہاری دعا پر بھروسہ کر کے طاعون زدہ کو کاذب جانیں گے ۔
ششم ۔ آپ نے ایک چالاکی یہ کی کہ پہلے تو صرف طاعون یا ہیضہ سے موت کی دعا کی مگر اخیر میں آ کر یہ بھی کہہ دیا کہ: یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو، مبتلا کر۔
اس تعمیم کرنے سے آپ کی غرض وہی ہے جو آتھم کے معاملہ میں آپ نے ظاہر کی تھی کہ موت کی پیش گوئی جب جھوٹی نکلی تو بات بنا لی کہ چونکہ وہ امرتسر سے فیروز پور تک چلا گیا اور چھپ کر رہا، پس یہی موت کے برابر ہے
ہفتم ۔ آپ نے پہلے اپنے گذشتہ مضمون مندرجہ اہل حدیث ۱۹۔ اپریل (۱۹۰۷ء) کے فقرہ نمبر ۴ میں لکھا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے۔

مگر آپ کیوں میری ہلاکت کی دعا کرتے ہیں۔ مرزائیو! بتا سکتے ہو، یہ تہافت اور تخالف کیوں ہے؟ ایک ہی ہفتہ میں اتنا اختلاف کیوں ہوا؟ سچ ہے لو جدوا فیہ اختلا فاکثیراً

مختصر یہ ہے کہ میں تمہاری درخواست کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔ اگر تم اس حلف کے نتیجے سے مجھے اطلاع دو۔ اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اس کو منظور کر سکتا ہے۔

مرزائیو! تمہارا گرو اور تم کہا کرتے ہو کہ مرزا صاحب منہاج نبوت پر آئے ہیں۔ کسی نبی نے بھی اس طرح اپنے مخالفوں کو اس طریق سے فیصلہ کرنے کی طرف بلایا ہے؟ بتلاؤ تو انعام لو۔ ورنہ منہاج نبوت کا نام لیتے ہوئے شرم کرو۔ شیم شیم شیم۔

میں اب امید کرتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے ماتحتوں کو حکم دیں گے کہ اپنے اخباروں میں میرا جواب بھی نقل کر دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۳۔۶)

اڈیٹر الحکم اور بدر جلدی جواب دیں

کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کا کوئی الہام اس مضمون کا ہے کہ آپ نے تین اشخاص (مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی، اور منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری، اور ایک کوئی شخص) کو مکاشفہ میں دیکھا تھا کہ آپ (مرزا) کے پیرو ہیں؟ جواب ایمانداری اور حافظہ سے دینا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۸)

قادیانی کے متعلق ناظرین سے مشورہ

چونکہ قادیانی کرشن کا فتنہ بہت بڑھتا جاتا ہے اور اخبار میں اتنی گنجائش نہیں کہ اس کے تمام متعلقات کو درج کیا جائے۔ نہ اخبار کے کل خریداروں کو اس بحث سے دلچسپی ہے اس لئے مدت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال تھا کہ اس معاملہ کا کسی احسن صورت میں فیصلہ کیا جائے پس ناظرین اپنی اپنی رائے سے اطلاع بخشیں کہ ایسے مضامین کو ضمیمہ اخبار میں سمویا جائے یا ماہواری رسالہ کی صورت میں اخبار سے بالکل لگ تھلگ۔ خاکسار اڈیٹر کی رائے میں رسالہ مالواری بہت اچھا ہے جو محفوظ بھی رہے گا...اخبار کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہ ہوگا...ناظرین اپنی اپنی راؤں سے اطلاع بخشیں اور رسالہ کا نام بھی تجویز کریں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۸)

❁ افسوس کہ آج کل ہر طرف سے طاعونی شدت کی خبریں آرہی ہیں مولوی عبدالرحمٰن دینانگری جوان صالح، اور مولوی فیروز الدین صاحب سیالکوٹی جو کئی ایک کتب کے مصنف تھے انتقال کر گئے ملک چراغ دین ساہووالہ ضلع سیالکوٹ بھی طاعون سے فوت ہو گئے۔ ناظرین سے ان کے جنازہ غائب کی درخواست ہے اللھم اغفر لھم۔

مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ جہاں پر ایک شخص بھی خدا کا نیک بندہ ہوگا وہاں بھی طاعون کی بلا نہ پہنچے گی مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہوگے کہ گزشتہ سال کی تباہی کے علاوہ امسال بھی فروری اور مارچ میں قادیان جیسے چھوٹے سے مقام پر جہاں کل آبادی دواڑھائی ہزار ہے ۳۵ آدمی ہلاک ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

❁ طاعونی اموات کا حساب: ۱۸۹۶ء میں ۱۷۰۴۔ ۹۷ء میں ۵۶۰۵۵۔ ۹۸ء میں ۱۰۱۸۵۳۔ ۹۹ء میں ۱۳۴۷۸۹۔۱۹۰۰ء میں ۹۳۱۵۰

۱۹۰۱ء میں ۲۷۳۶۷۹۔ ۱۹۰۲ء میں ۵۷۷۴۲۷۔ ۱۹۰۳ء مین ۸۵۱۰۲۶۳۔۱۹۰۴ء میں ۱۰۴۲۲۹۸

۱۹۰۵ء میں ۹۵۰۸۶۳۔ ۱۹۰۶ء جنوری سے اپریل تک ۱۷۰۰۰۰

پنجاب میں ہفتہ مختتمہ ۶۔اپریل ۱۹۰۷ء: جو طاعون سے اموات ہوئیں ان کی ضلع وار تفصیل: حصار ۱۰۰۔ رہتک ۱۹۷۹۔ گورغاؤں ۱۳۷۔ دہلی ۵۷۷۔ کرنال ۳۳۷۔ انبالہ ۱۶۷۸۔ ہوشیار پور ۸۱۵۔ جالندھر ۲۴۷۵۔ لودیانہ ۲۴۱۱۔ فیروز پور ۱۷۹۰۔ منٹگمری ۲۶۹۔ لاہور ۲۷۰۔ امرتسر ۱۱۳۲۔ گورداسپور ۲۲۷۵۔ سیالکوٹ ۳۷۸۱۔ گوجرانوالہ ۵۲۵۴۔ گجرات ۲۶۵۹۔ شاہ پور ۱۱۸۴۔ جہلم ۵۲۷۔ راولپنڈی ۴۳۶۔ اٹک ۲۳۱۔ ملتان ۱۔ ریاست پٹیالہ ۱۲۳۶۔ کپورتھلہ ۷۶۴۔ مالیرکوٹلہ ۱۰۶۔ جنید ۲۰۰، کلیسہ؟ ۱۱۹۔ فریدکوٹ ۱۱۷۔ نابھہ ۱۷۷۔ کل ۳۴۴۳۶؟۔ اس سے گزشتہ ہفتہ ۲۹۱۵۴۔ پچھلے سال کے اسہ ہفتہ میں کل ۴۲۷۵۔ (کرشن قادیانی کا ضلع گورداسپور خاص قابل غور ہے) (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرقع قادیانی

پچھلے ہفتہ کے پرچہ میں لکھا گیا تھا کہ مرزا قادیانی کا فتنہ روز بروز ترقی کر رہا ہے اس کا تعاقب کرنا بہت ضروری ہے مگر اہل حدیث میں اس کے پورے تعاقب کے لئے جگہ نہیں ہوتی نیز اہل حدیث کے بہت سے خریدار اس بحث سے دلچسپی نہیں رکھتے کیونکہ ان کے علاقوں میں یہ وبا نہیں ہے اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک مستقل رسالہ خاص اسی موضوع کے لئے الگ جاری کیا جائے چنانچہ وہ ارادہ خیال سے عزم بالجزم تک پہنچ چکا ہے اسی لئے اس کا نام بھی مرقع قادیانی تجویز ہوا ہے ..قادیانی مباحث کے شائقین بہت جلد درخواستیں بھیجیں کیونکہ جون کے شروع سے جاری کرنے کا ارادہ ہے ۔ انشاء اللہ ۔

خاکسار ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۰۷ء ص ۱)

کرشن قادیانی کی تنگ ظرفی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ کرشن جی نے ایک بڑا لمبا چوڑا اشتہار دیا تھا جس میں خاکسار کو بدعا دی تھی کہ تم طاعون ہیضہ وغیرہ سے میری زندگی میں مرجاؤ گے۔ گو آپ کی یہ دعائیں اور پیش گوئیاں تو بقول استاد کے:

زندوں کے مارنے کو مسیح الزمان ہوئے۔

اس قابل ہیں کہ ان کی طرف خیال ہی نہ کیا جائے بلکہ گوزشتر سے کم ہیں تاہم ہم نے آپ کی استدعا کے مطابق آپ کا اشتہار سارا اہل حدیث مورخہ ۲۶۔ اپریل میں درج کر دیا لیکن ہم نے اس کے جواب کی بابت لکھا تھا کہ آپ بھی اس جواب کو اپنے اخباروں اور رسالوں میں طبع کرائیں مگر افسوس کہ آپ ایسے عالی ظرف کہاں تھے کہ اس جواب کو بھی نقل کراتے چنانچہ آج تک انہوں نے نہ کیا نہ کرائیں گے۔ یہ ہیں ہمارے مسیح اور یہ ہیں ہمارے مہدی اور کرشن گوپال بلکہ بقول خود خدا کے بیٹے

بس سمندر دیکھ لی ہم نے تری دریا دلی
تشنہ لب رکھا صدق کو بوند پانی کی نہ دی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی الہام کی گولائی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی الہاموں کی گولائی کا کئی ایک دفعہ اہل حدیث امرتسر میں ذکر آیا ہے مگر آج جس الہام کا ذکر ہم کرنے کو ہیں وہ ان سب گذشتہ الہاموں سے فسٹ نمبر ہے وہ یہ ہے:

اے بسا خانہ دشمن کہ تو ویراں کردی

اس الہام کو ۳۱ مئی کے الحکم میں مولوی اللہ دتا مرحوم ساکن ..... ضلع گورداسپور کی نسبت لگایا ہے جس کے انتقال کا ذکر گذشتہ اہل حدیث میں کیا گیا ہے۔ مرحوم گو عالم نہ تھا بلکہ معمولی نوشت وخواند جانتا تھا اور درزی کا کام کرتا تھا مگر قادیانی مشن کا مخالف تھا اس لئے اس کی موت پر خوشیاں منا کر اخیر میں لکھا ہے:

اخیر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے بھی ہمدردی ہے کہ ان کا ایک وکیل اس سلسلہ کی مخالفت میں ہلاک ہو گیا اور اسکا بازو ٹوٹ گیا۔

مگر کس قدر افسوس اور کمینہ پن ہے کہ ایک معمولی مخالف کی موت پر تو الہام لگائے جاتے ہیں لیکن جب اپنے بڑے بڑے خرانٹ مرجاتے ہیں تو کان پر جوں نہیں رینگتی او ظالم تمہارا مولوی عبدالکریم امام مرزا کہاں ہے تمہاری پارٹی کا رکن رکین مولوی برہان الدین جہلمی کہاں ہے تمہارے گرو کی دائیں مونچھ کا بال افضل اڈیٹر بدر کا کہاں ہے۔ بتلاؤ ان بڑے بڑے رکنوں کے مرنے سے بھی تمہارا کوئی الہام جھوٹا ہوا یا نہیں۔ حالانکہ عبدالکریم کی بابت تمہارے گرو نے کئی ایک دفعہ الہام سے بتلایا تھا کہ اچھا ہو جائیگا مگر آخر وہ فی النار ہوا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین الہام مذکور کی گولائی دیکھئے کس بلا کی ہے کوئی ہندو مرے تب سچا، کوئی مسلمان مرے تو سچا۔ کوئی آریہ مرے تو سچا کوئی عیسائی مرے تب بھی سچا بلکہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئی چوہڑہ مرے تو بھی سچا۔ واہ! چہ خوش

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۰۷ء ص ۵)

عبدالحکیم پٹیالوی کی سہ سالہ پیش گوئی

(فتح محمد خان مینیجر عزیزی پریس. ضلع کرنال)

(ناظرین کی آگاہی کے لئے اتنا بتلا دینا ضرور ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب بیس سال تک مرزا قادیانی کے راسخ الاعتقاد مرید رہ کر تائب ہوئے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی سہ سالہ پیش گوئی جو انہوں نے ۱۲ جولائی کو کی تھی، مرزائی اصولوں کے مطابق پوری ہو چکی۔ اصل پیش گوئی کے یہ الفاظ ہیں:

مرزا مسرف کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی

مرزا کے اپنے الفاظ اور الہامات جو اخبارات بدر و الحکم میں شائع ہوتے رہے ان سے ظاہر ہے کہ جس بنا پر مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان سے خلاف کیا تھا اس عرصہ میں اس نے اس سے صاف رجوع کیا۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان سے خوابوں میں بھی ڈرتا رہا۔ الفاظ ذیل اس کے منہ سے نکلے،

اے سیف تو اپنا رخ پھیر لے۔ (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ء)،

اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے اندھا ہونے مفلوج ہونے اور مجذوم ہونے سے (بدر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء)،

کمترین کا بیڑہ غرق ہو گیا (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ء)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے یہ مسئلہ پیش کیا تھا کہ جن لوگ ں پر کسی رسول کی تبلیغ نہیں ہوئی ان میں جو خدا کو مانتے اور عمل صالحہ کرتے ہیں نجات پا سکتے ہیں۔ اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا نے ان کو مرتد قرار دیا تھا مگر اب الحکم میں فضل دین کے الفاظ شائع ہوتے ہیں بے خبر کو خدا تعالی عذاب نہیں دیتا۔ جب کہ وہ انذار منذر سے غافل ہے خواہ وہ مشرک اور ظالم ہی کیوں نہ ہو۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے جب یہ لکھا کہ، اٹلی، فارموسا، ایکوے ڈور، کانگڑہ اور سانس فرانسسکو کے زلازل و آتش فشانیاں آپ کے خلاف کا نتیجہ کیسے ہوسکتی ہیں جب کہ ان پر آپ کی پوری تبلیغ ہی نہیں ہوئی اس کے جواب میں مرزا غضب ناک ہو کر بے ہودہ جواب دیتا رہا۔ نورالدین نے یہ لکھا کہ نبیوں کے آنے سے ساری دنیا پکڑی جاتی ہے۔ اب خود مرزا کے الفاظ الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۷ء میں شائع ہوتے ہیں کہ

> اگر ایک امریکہ و یورپ ہمارے سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ معذور ہیں اور جب تک ہماری طرف سے ان کے آگے اپنی صداقت کے دلائل پیش نہ کیے جائیں وہ انکار کا حق رکھتے ہیں۔

خوابات میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان سے ڈرنا مرزا کے خواب ذیل سے ظاہر ہے جو بدر مورخہ ۱۳ستمبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا۔

> میں نے دیکھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان ہمارے مکان کے پاس کھڑا ہے اور مولوی محمد اسحاق اس کو اپنے گھر میں بلاتے ہیں مگر میں نے اسے اندر نہیں آنے دیا اور میں نے کہا کہ میں نہیں آنے دیتا اس میں ہماری بے عزتی ہے دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی مخالفت کے بعد مرزا مسلسل بیماریوں میں مبتلا چلا آتا ہے۔ بار بار دوار اور صداع کے دور ہوتے ہیں۔ مرض نقرس میں مبتلا رہا۔ ایک بار فالج بھی محسوس ہوا۔ الغرض جب کہ اس نے غیر کے واسطے شائع کیا تھا، خدا اس کے واسطے سلامتی نہیں چاہتا انا اخذ ناہ بعذاب الیم۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔

یہ ہو بہو نقشہ مرزا کی حالت کا ہے برعکس اس کے اس عرصہ میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی غیر معمولی طور پر صحیح اور تندرست رہے۔ فرسٹ گریڈ کے امتحان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعزت کامیاب ہوئے۔صدہا بشارات پوری ہوئیں۔

۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو بشارت ہوئی انا نبشرك بغلا م اسمه یحی۔

یہ بشارت ڈاکٹر صاحب نے مولوی نورالدین صاحب کے نام بھی ایک خط میں لکھ دی تھی۔۔الحمداللہ کہ ۲۹۔اپریل کو رات کے ۱۲ بجے کے قریب ان کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا اور اس کا نام حسب بشارت خداوندی یحی رکھا گیا۔پٹیالہ میں یہ بشارت قبل از وقت بہت اشخاص کو سنادی گئی تھی جن میں سے چند ایک یہ ہیں۔مولوی فضل حق و محمد بیگ یہ دونوں مرزائی ہیں مولوی فضل حسین جنرل رجسٹرار ریاست پٹیالہ، سردار سروپ سنگھ فرسٹ گریڈ ہاسپٹل اسسٹنٹ ، اور خاکسار (فتح محمد) یہ تو مرزا صاحب کے دکھ درد امراض توحش رجوع اور پریشانی دماغ کا بیان ہوا۔اب اصل موت کا ذکر اسی کے الفاظ میں سنئیے کہ وہ کتنی بار اس پر وارد ہوئی اور کس طرح ٹلی۔

۱۔مرزا قادیانی لکھتا ہے:

> ۱۶۔اکتوبر ۱۹۰۶ء کو میں نے دیکھا کہ کسی کی موت قریب ہے۔یہ متعین نہیں ہوا کس کی موت آئی ہے۔تب اس کشفی حالت میں میں نے دعا کی۔
>
> الہام ہوا
>
> ان المنا یا لا تطیش سھا مھا،یعنی موتوں کے تیر خطا نہیں جاتے تب میں نے اسی کشفی حالت میں ہی پھر دعا کی کہ اے خداوند تو ہر چیز پر قادر ہے۔تب الہام ہوا
>
> ان المنا یا قد تطیش سھا مھا۔(موتوں کے تیر کبھی ٹل بھی جایا کرتے ہیں)
>
> اس کے بعد یہ بھی الہام ہوا۔
>
> رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت
>
> میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے۔
>
> (دیکھو الحکم ۱۷،اکتوبر ۱۹۰۶ء)

۲۔الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۶ء میں مرزا نے اپنا الہام شائع کیا:

> کمترین کا بیڑہ غرق ہو گیا۔

۳۔بدر ۱۴ستمبر ۱۹۰۶ء میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان کو خواب میں دیکھنے کے بعد یہ تعبیر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع کی:

دشمن کے گھر میں داخل ہونے سے مراد کوئی مصیبت یا موت ہوتی ہے۔

۴۔موت ۱۲ ماہ حال کو۔الہام مندرجہ بدر ۲۷ ستمبر ۱۹۰۶ء

۵۔ایک دم میں رخصت ہوا۔، نہ معلوم کس کے حق میں مرزا کا الہام۔(دیکھو الحکم مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۰۶ء)

۶۔ خواب میں ڈاکٹر عبداللہ سامنے آتے نظر آئے جب قریب پہنچے تو مسکرا کر مجھے کہنے لگے کہ تار آئی ہے کہ دو پل ٹوٹ گئے۔ (دیکھو بدر ۱۲ فروری ۱۹۰۷ء)۔

۷۔ مت ایھا الخوّان۔مراے بڑے خیانت کرنے والے۔

چونکہ خود مرزا کے اپنے الفاظ خوابات اور الہامات سے ڈرنا ،متوحش رہنا ، عدم تبلیغ کی حالت میں یورپ و امریکہ کو معذور سمجھنا ،عبدالحکیم خان کے حق میں دعا کرنا ، بے خبر لوگوں کو معاف سمجھنا ، پھر موت ، تباہی ، اور مصیبت کا مختلف صورتوں میں سامنے آنا ، موت کا اس کی دعا وزاری سے ٹلنا، رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت، اس کے منہ سے نکلنا صاف طور پر ظاہر ہے ، اس لئے انجام آتھم کی طرح ہمیں ضرورت نہیں کہ پیش گوئی کی میعاد گذر جانے کے بعد ہم خود ہی مدعی بنیں اور مکرر و مبسوط اشتہارات و رسالجات میں شاعری انشا پردازی اور فسانہ طرازی پر سارا زور خرچ کر کے دنیا کو دکھانا چاہیں کہ وہ ڈر گیا تھا۔ہمیں آتھم کی طرح مرزا کو قسم دینے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ خود مرزا کے بیانات پہلے ہی صاف طور پر اسی کے اخباروں میں شائع شدہ ہیں۔عبداللہ آتھم کے محض ڈرنے کو نا کافی سمجھ کر مخالفین نے جو شور مچایا تو مرزا نے ان کو بے شرم جاہل اور یہودی صفت کہا تھا۔اب دیکھئے مرزائی اس پیش گوئی کی نسبت کیا کہتے اور کہاں تک راستی اور ایمان داری دکھاتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اے بی کے دیگر خوابات جو مرزا کے متعلق پورے ہو چکے:

مرزا کو ایک لڑکے کی ہیئت میں دیکھا اس کا بایاں پاؤں باہر کی طرف مڑا ہوا ہے اور ٹخنہ پر پٹیاں بندھی ہوئی ہیں (دیکھو الذکر الحکیم نمبر ۴ ص ۵۰ مطبوعہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)۔

اس کے بعد مرزا نقرس میں مبتلا ہوا اور اس کے پاؤں میں درد ہوا۔ دیکھو الحکم

۲۔ میں مولوی فضل حکیم صاحب کے مکان پر گیا ہوں اور مرزا کے خلاف ذکر ہو رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ پھر ایک جگہ مولوی محمد حسین مراد آبادی خوش نویس ملا، چہرہ افسردہ ہے۔ میں اسے کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کی آپ ایک حدیث بھی ثابت نہیں کر سکتے جس پر ساتھ کے ساتھ عمل قائم نہ ہوا ہو، مگر مرزا کے اقوال میں باتیں ہی باتیں ہوتی ہیں اور عمل مطلق نہیں۔ دیکھو الذکر الحکیم نمبر۴ ص ۴۹۔ چنانچہ اشاعت الذکر الحکیم نمبر۴ کے بعد ڈاکٹر صاحب کا مولوی فضل حکیم صاحب کے مکان پر بکثرت جانا ہوا محمد حسین مراد آبادی بھی وہاں ملتا رہا اور یہی اذکار ہوتے رہے۔

۳۔ تیرے ہاتھ سے دجالی فتنہ پاش پاش کر دیا جائے گا۔ دیکھو الذکر الحکیم نمبر۴ ص ۱۲۔ ،اس کے بعد رسالہ المسیح الدجال ایسا ایک زبردست حربہ ڈاکٹر صاحب کے ہاتھ سے نکلا جو حقیقت میں دجالی فتنہ پاش پاش ہو گیا۔ جس شخص کو یہ رسالہ یاد ہوتا ہے مرزائی اس کے مقابل بالکل نہیں ٹھہر سکتے۔ اور حیلہ بہانہ کر کے بھاگ جاتے ہیں جس شہر یا گاؤں میں یہ رسالہ پہنچ چکا ہے مرزائیوں کا جوش دب گیا ہے اور سینکڑوں مریدان مرزا رجوع کر چکے ہیں۔ جن کی فہرست علیحدہ شائع کی جائیگی۔ جن صاحبوں نے ابھی تک مطبع عزیزی میں اپنی فسخ بیعت سے اطلاع نہیں کی فوراً بھیج دیں تاکہ فہرست مکمل کر کے شائع کی جاوے۔

۴۔ مرزا کے الہامات دکھ و مصیبت و قتل کے بعد ڈاکٹر صاحب کو بشارتیں ملیں و لمن خاف مقام ربہ جنتان۔ جس کی تعبیر ڈاکٹر صاحب نے یہ دی کہ وہ دشمنوں کے گزند سے محفوظ رہیں گے اور دشمن کی بددعائیں اور رونا پیٹنا اس پر کچھ اثر نہ کر سکیں گے چنانچہ گذشتہ دس ماہ میں ڈاکٹر صاحب خدا کے فضل سے صحیح سلامت رہے۔ ترقی حاصل کی اور مرزا سخت دکھ اور مصیبت کی حالت میں رہا۔

۵۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۰۶ء کو خواب میں دیکھا کہ محمد حسین مراد آبادی ہے۔ میں اسے کہہ رہا ہوں کہ اب وہی لعنتیں جو مرزا اوروں پر برسایا کرتا تھا اب اس پر الٹ پڑیں اور اب وہ تمہیں کچل دیں گی اور تمہارا چھپتا؟ ہو جائے گا۔ اس خواب کے بعد عثمان پور شادی پور اور محمود پور میں مرزائی بکثرت مرے۔ ابراہیم اور اس کی بیوی اور اسکے دونوں بیٹے اور ان کی بیویاں پلیگ سے فوت ہوئیں اور ان کا گھر بند ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا ایک اور جھوٹ اور اس پر بے ہودہ لن ترانیاں

قادیانی اخبار بدر میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان سابق مرید قادیانی چوبیس سال کے تجربہ کے بعد ثابت ہوئے ان کی بابت لکھا تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم مرید ۱۵ یوم سے بسی کے شفا خانہ میں مامور ہے۔ بسی میں آتے ہی اس نے بڑا شور وشر برپا کیا۔ لمبے لمبے لیکچر حضرت اقدس کی مخالفت میں بیان کرنے شروع کئے لوگوں کو اپنے رسالے دکھائے اور زبانی اپنے اعتقاد بیان کئے۔ اور مسجد میں امامت کرانے لگے۔ جس کا نتیجہ یہ سنایا گیا کہ لوگوں نے قریباً دس یوم کے بعد ڈاکٹر صاحب کو تنگ کیا بدین وجہ کہ آپ صریح طور پر رسالت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ سے بایں طرز انکاری ہیں کہ بغیر وساطت آنحضرت ﷺ کے نجات مل سکتی ہے جس کا جواب ڈاکٹر صاحب موصوف نے یہ دیا کہ جب میں مرزا صاحب کی مخالفت میں تحریریں لکھ رہا تھا، مخالفت نے مجھے اس امر پر توجہ کرنے نہ دی اور یہ غلطی واقعی مجھ سے ہوئی۔ میرا نجات کی نسبت یہ عقیدہ نہیں ہے جو میں نے اپنے رسالہ جات میں شائع کیا ہے۔ عجیب عقاید ہیں جو نت نئے گھڑے جاتے ہیں اب میں نجات کے بارے میں سابقہ تحریر کے برخلاف لکھ رہا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کو چاہیے کہ وہ پورا زور لگاویں اور جس طرح چاہیں مرزا صاحب اور ان کے سلسلہ کے برخلاف تحریریں لکھیں مگر وہ اچھی طرح یاد رکھیں کہ تھوڑے دنوں میں انہیں سخت ناکامی کا منہ دیکھنا پڑے گا۔ اور اب تو آنحضرت ﷺ سے انکاری ہیں۔ اگر اب بھی تفاسیر فروخت نہ ہوئیں تو بہتر ہے کہ خدا سے نکاری ہوں۔ مگر سلسلہ الٰہی اور ربانی سلسلہ کو کچھ بگاڑ نہیں سکتے۔ افسوس کرتا ہوں۔ ڈاکٹر صاحب کے عقاید پر کہ بوجہ نہ فروخت ہونے تفاسیر کے مرزا صاحب کے مخالف ہوئے اور مرزا صاحب کی مخالفت میں رسول اللہ ﷺ کو چھوڑ دیا۔ اور اب چند وجوہات سے اپنے نئے عقیدہ نجات کو روزانہ بدلتے ہیں۔ ناظرین غور فرماویں کہ یہ لیاقت اور علمیت اور ایمان ڈاکٹر صاحب میں موجود ہے۔ لیس پر ملہم ہونے کا دعوی اور ڈاکٹر صاحب کے لمبے لمبے لیچروں کا یہ اثر ہوا کہ چھوٹے سے قصبہ بسی میں جہاں حضرت اقدس کا ذکر اذکار بہت کم تھا وہاں سے بہت سے لوگ تحقیق کے در پئے ہوگئے چنانچہ آج ہی ایک شخص برکت اللہ امین محکمہ بندوبست نے حضرت اقدس کی خدمت میں بیعت کا خط لکھا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نہایت مشکور ہیں کہ ان کی اس چھیڑ چھاڑ سے سلسلہ حقہ کی عمدہ تائید ہو رہی ہے اور امید ہے کہ عنقریب اور بہت سی نیک روحیں بسی سے حضرت اقدس کی بیعت میں داخل ہوں اور اب ڈاکٹر صاحب قیاس کریں کہ ان کا دعوی دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنا کہاں تک صحیح ہوسکتا ہے (خاکسار قدرت اللہ سنوری نامہ نگار بدر ۹۔ اگست ۱۹۰۶ء)

جواب: کیا ہی سچ ہے: درخت اپنے پھل سے ہی پہچانا جاتا ہے۔، چونکہ خود مرزا بڑا کذاب ہے اس لئے لازمی ہوا کہ اس کے مرید بھی بڑے کذاب ہوں۔ مرزا قادیانی کی دروغ گوئی اور خلاف بیانی تو جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم بی کی بے نظیر تصنیفات یعنی الذکر الحکیم نمبر۴، اور المسیح الدجال میں اظہر من الشّمس کر دی گئی ہے۔ واقعی یہ ہر دو رسالے ایسے کامل اور زبردست ہیں کہ دجالی فتنہ کو پاش پاش کرنے کے واسطے ان سے بڑھ کر کوئی کتاب نہیں۔ اگرچہ مرزا کے خلاف بہت سی تصانیف شائع ہوئیں مگر جس کمالیت اور صفائی سے ان رسالوں نے مرزا کی دجالیت کو فاش کیا ہے ان تمام کتابوں کے مجموعہ سے بھی یہ بات حاصل نہیں ہوتی۔ چنانچہ مرزائیوں کا حال ہم بسی میں بچشم خود ملاحظہ کر رہے کہ جب سے یہ رسالہ جات یہاں پہنچے ہیں وہ ایسے دم بخود اور حواس باختہ ہوئے ہیں کہ سوائے گریز اور خاموشی کے اور کچھ ان سے بن نہیں پڑتا۔ مرزا کے حمایتی اخبارات الحکم بدر اور ریویو آف ریلیجنز بھی جو نکلتے ہیں وہ مبہوت الحواسوں کی طرح کبھی ارتداد پر طول طویل مضمون شائع کر دیتے ہیں کبھی جناب ڈاکٹر صاحب ممدوح کی نسبت انکار نبوت کے الزامات شائع کرتے ہیں ان کا نام مرتد رکھ کر بغلیں بجاتے ہیں۔ یہ کیسی بے حیائی اور سفلگی ہے۔ چاہیے تو یہ کہ جن واقعات اور مرزائی تحریرات کی بنا پر انہوں نے مرزا کو دجال، عیار، کذاب، مسرف، نفس پرست، آرام طلب، فحش گو، خداوند عالم کی توہین کرنے والا، انبیاء علیھم السلام کی تحقیر کرنے والا، شیخی باز، متکبر، بدعقل اور مغلوب الغضب ہونا.. ثابت کر دیا ہے، ان کو غیر واقعی اور جھوٹ ثابت کریں۔ یا شرعی طور پر ان کا جواز ثابت کریں۔ نفس الامر کو چھوڑ کر غیر متعلق مضامین پر شاعرانہ رنگ میں طبع آزمائیاں کر رہے ہیں۔ ہم تمام بسی کی مساجد کے امام اور دیگر مسلمانان حلفیہ ظاہر کرتے ہیں کہ قدرت اللہ سنوری جو مرزا کی طرح اسلام سے مرتد ہے اس کا تمام خط بالکل سفید جھوٹ ہے جناب ڈاکٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے نبوت محمدیہ ﷺ سے کبھی انکار نہیں کیا دیکھو ان کا رسالہ الذکر الحکیم نمبر ۴ صفحہ ۱۱ وہ لکھتے ہیں:

محمد مصطفیٰ ﷺ سید المرسلین خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہیں۔ جو شخص عمداً ان کی مخالفت کرتا ہے وہ شقی اور بدبخت ہے،۔ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو المسیح الدجال۔ صفحہ ۵ تا ۱۱۔ مرزا کا یہ کہنا کیسا دلیرانہ کفر ہے کہ اس نے اور اس کی ذریت نے خداوند عالم کو مدار نجات قرار دینے پر کیسی بے حیائی سے شور مچایا اور پھر خود ہی اپنے اخباروں میں شائع کیا کہ بے خبر کو اللہ تعالی عذاب نہیں کرتا خواہ وہ مشرک اور ظالم ہی کیوں نہ ہو۔ اہل امریکہ کو اپنے انکار میں معذور ٹھہرایا منشی الٰہی بخش اکونٹنٹ کا الہام ڈاکٹر صاحب کی نسبت کیسا سچا ہے یریدو ن لیطفئوا نور الله با فوا ههم و الله متم نوره و لو کر ه الکا فرو ن

ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہاں کے مسلمانوں نے نہ کسی مسئلہ میں تنگ کیا نہ انہوں نے کسی غلطی کا اقرار کیا۔ نہ وہ سابقہ تحریر کے برخلاف کچھ لکھ رہے ہیں بلکہ ان کے رسالہ حق اور سراسر حق ہیں پھر وہی مرتد یہ الزام لگاتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب موصوف اپنی تفاسیر کے فروخت نہ ہونے کی وجہ سے مرزا سے انکاری ہوئے ہیں یہ اس کی اپنی اور اپنے مرشد کی نفسانیت اور خباثت کا اظہار ہے ڈاکٹر صاحب تو اپنے مینیجر کو حکم دے چکے ہیں اور لاہور اور امرت سر کے لیکچروں میں اعلان کر چکے ہیں، جن میں مرزائی بھی تھے، کہ چونکہ مرزائیت نکل جانے کے بعد ممکن ہے کہ میری دینی کتابوں کی اشاعت بڑھ جائے اور منافع کثیر حاصل ہونا شروع ہو جس سے نفس موٹا ہو کر مرزا کی طرح عیش و تنعم اور خود پرستی میں غرق ہو جائے اس لئے میں مرزا کی بدانجامی اور تباہی سے متنبہ ہو کر آج اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ اپنی دینی تصانیف سے جو کچھ نفع مجھے حاصل ہوگا تمام دینی خدمات میں ہی صرف کرونگا۔

پھر قدرت اللہ کی بڑی بے حیائی ہے جو یہ لکھتا ہے کہ ڈاکٹر ساحب کے عجیب عقاید ہیں جو نت نئے کھڑے کئے جاتے ہیں۔ کیا اس بے حیا کو یہ معلوم نہیں کہ مرزا نے براہین میں شائع کیا کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں دوبارہ تشریف لائیں گے اور دنیا کے ظاہری بادشاہ ہوں گے، اور اب .... معلوم نہیں کہ مرزا نے ازالہ اوہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شائع کیا تھا کہ میرے نہ ماننے سے کوئی مسلمان جہنمی اور کافر نہیں ہوتا......

من نیستم رسول و نیا آورہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

اوراب بات بات میں رسول اور نبی بنتا ہے کیا اس کانے دجال کو یہ خبر نہیں کہ مرزا کا کا یہ قول تھا کہ: جانم نثار کو چہ ...محمد است۔ اب کہتا ہے کہ میں حسین سے بڑھ کر ہوں اور سو حسین میرے گریبان میں ہیں وہ تو ذلت کی موت میدان میں مرا۔ کیا اس کانے دجال کو معلوم نہیں کہ المسیح الدجال حضرت ﷺ کو خاتم النبیین کہتا تھا اور اب خود نبی بنتا ہے۔ پھر یہ کانے دجالی جو اپنی ظاہری کامیابی اور روپیہ کمانے پر اتراتے ہیں تو کیا انہیں معلوم نہیں کہ سینٹ پولوس کو کس قدر کامیابی ہوئی اور اٹھارہ سو سال سے روز بروز ترقی ہے۔ کیا اس کو خبر نہیں بت پرستی کے بانی کو دنیا میں کس قدر استحکام ہوا۔ کیا ان کانوں کو خبر نہیں کہ سید احمد خان، سوامی دیانند کو جو کامیابی ہوئی اس کا لاکھواں حصہ بھی مرزا کو اب تک نصیب نہیں ہوا۔ کیا ان کانوں کو خبر نہیں کہ سرسید نے جو خواب علی گڈھ کی نسبت دیکھا تھا وہ کس شان وشوکت کے ساتھ پورا ہوا۔ کیا یہ کانے نہیں دیکھ سکتے کہ جس شخص نے راگ اور ناچ اور زناکاری کا آغاز کیا اس کی دنیا میں کیسی عزت ہوئی کہ اکثر امراء کا مال انہیں کی نذر ہوتا ہے۔ اے کانے دجالیو! اگر ظاہری عزت اور دنیاوی جماعت کا کثیر ہوجانا الٰہی کارخانہ کی دلیل ہوسکتا ہے تو بے شک تثلیث پرستی اور رنگ ناچ سب سے بڑے الٰہی کارخانے ہیں۔ نہیں ہرگز نہیں بلکہ حق وہی ہے جس کو خداوند عالم کا سچا کلام اور کارخانہ عالم سچا ثابت کریں۔ پھر عجیب بے حیائی سے اخبارات الحکم و بدر میں جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان ایم بی کی تشریف فرمائی لاہور وامرتسر کی نسبت بار بار یہ الفاظ شائع ہوتے ہیں انی مھین من اراد اھانتك۔ اے ڈاکٹر تو سارا زع لگالے تو نامراد رہے گا اور الٰہی کارخانہ کا کچھ نہیں بگاڑ سکے گا ایسا ہی حالات بسی کی نسبت جھوٹی باتیں بنا کر قدرت اللہ نے ظاہر کیا ۔اے کانے دجالو اتنا گھمنڈ اور اتنی بے شرمی! کیا ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا بار بار کی درخواستوں پر لاہور تشریف لے جانا اور سچے اور مدلل لیکچر دینا تو ذلت میں داخل ہے اور دجالیوں کا جھوٹی باتیں اڑانا اور پریشان غیر متعلق مضامین شائع کرنا عزت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہیں۔ ڈاکٹر صاحب کی نسبت مرزا نے الہامات بدشائع کئے کہ خدا اس کے واسطے سلامتی نہیں چاہتا۔ ہم نے اسے عذاب دردناک میں پکڑ لیا فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔، اوران الہامات کے بعد مرزا متواتر سخت بیمار رہا۔ نقرس کے درد میں مبتلا ہوا مفلوج ہوا مسلوب الحواس ہوا۔ چند بار موت اس کے سامے آئی یہاں تک کہ مرزا کو الہام ہوا رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت، کمترین کا بیڑہ غرق ہو گیا۔، عبدالحکیم خان سے خواب میں ڈرتا رہا۔ عبدالحکیم کے نام پر الہام ہوئے:

اے عبدالحکیم خدا تجھے ہر ضرر سے بچاوے اندھا ہونے سے مجذوم ہونے اور مفلوج ہونے سے۔،

پہلے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو محض اس قول کی بنا پر مرتد قرار دیا تھا، بے خبر لوگوں میں جو خدا کو مانیں اور عمل صالحہ کریں وہ نجات پا سکتے ہیں۔، اور اب خود ہی شائع کر رہے ہیں کہ اہل امریکہ پر جب تک پوری تبلیغ نہ ہو جائے اس وقت تک وہ معذور ہیں اور بے خبر کو اللہ تعالی سزا نہیں دیتا خواہ وہ مشرک اور ظالم ہی کیوں نہ ہو۔، پس مرزا کا ڈرنا اور رجوع کرنا ثابت اور موت کا بار بار سامنے آنا پھر اس کے رونے پیٹنے اور دعاؤں سے موت کا ٹلنا ثابت، یہ تمہارے ان اصولوں کے مطابق جو تم نے عبداللہ آتھم کی پیش گوئی میں پیش کئے تھے اور ہمیشہ پیش کیا کرتے ہو ڈاکٹر عبدالحکیم کی سہ سالہ پیش گوئی کا پورا ہونا ثابت ہے جس کے الفاظ یہ تھے:

مرزا مسرف ہے کذاب اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔ اور اس کی مدت تین سال بتائی گئی۔

مگر اس تمام عرصہ دراز میں ڈاکٹر صاحب ممدوح کا سر بھی نہیں دکھا۔ اے کانے دجالیوں! کیا مرزا کی ذلت ہوئی یا ڈاکٹر صاحب کی۔ مرزا نے ۲۴ مئی کو الہام شائع کیا:

تجھ پر جوانی کے نور واپس لائے جائیں گے تجھ پر عنقریب جوانی کا زمانہ آئے گا اور اے لوگو اگر تم شک میں ہو اس کی نسبت جو ہم نے اپنے بندہ پر اتارا ہے تو اسکی مثل شفا لا کر دکھاؤ۔

اس کی بیوی کی طرف اس کی روح اور شگفتگی لوٹائے جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الہاموں کو نو مہینے ہو چکے مگر بدحواسی ضعف دوران سرنقرس وغیرہ مسلسل مرزا پر غالب رہے وہ اس کے اخباروں میں شائع ہوتے رہے پھر اس کی بہو کو سخت دردناک مرض کے سبب سے علاج کے لئے لاہور جانا پڑا۔

اے کانے دجالیو بتلاؤ! آیا کہ ڈاکٹر صاحب سلامتی سے دور رہے اور عذاب دردناک میں گرفتار ہوئے یا خود تمہارا دجال؟

ڈاکٹر صاحب کا وہ خواب بھی پورا ہو گیا جس میں انہوں نے مرزا کا پاؤں مڑا ہوا اور پیر پر پٹیاں بندھی ہوئی دیکھی تھیں جو الذکر الحکیم نمبر ۴ کے صفحہ ۵۰ پر شائع ہو چکا ہے۔ مگر مرزا کی جوانی اور تازگی واپس نہ آئی بلکہ برعکس حال چلا جارہا ہے اب بولو مرزا کی ذلت ہوئی یا ڈاکٹر صاحب کی۔ اے کانے دجالو ڈاکٹر صاحب آج تک اپنی تمام مرادوں میں عزت کے ساتھ ہوتے رہے مڈل کا امتحان ایک سال میں پاس کیا اور اول رہے۔ انٹرنس میں دوم رہے۔ ایف اور ایم بی میں اپنی جماعت میں اول رہے۔ حال میں فرسٹ گریڈ کے امتحان سے بعزت کامیاب ہوئے۔ ملازمت میں ترقی پائی۔ ملازمت میں سب سے زیادہ نیک نام ہیں۔ تصانیف میں سب سے بڑھے ہوئے ہیں۔ تفسیر القرآن ایسی عجیب وغریب شائع کی کہ دجال بھی بول اٹھا:

> نہایت عمدہ ہے شیریں بیان ہے نکات قرانی خوب بیان کئے ہیں۔ دل سے نکلی اور دلوں پر اثر کرنے والی ہے،

پھر قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ اور تفسیر شائع کرنے میں بھی پہلے مسلمان ہیں جنہوں نے یہ میدان فتح کیا۔ پھر مفتاح القرآن جیسا عجیب وغریب رسالہ تصنیف کیا جس نے قرآن مجید کا پڑھنا اردو کتابوں کی نسبت بھی آسان کر دیا۔ مگر مرزا اپنی ساری مرادوں میں نامراد رہا ملازمت میں نامراد رہا وکالت میں نامراد رہا براہین کا اشتہار بڑے زوروشور سے دیا اور ہزاروں روپیہ بھی پیشگی وصول کیا مگر آج تک نامراد رہا تفسیر کتاب عزیز کے ارادے کئے اور اشتہار دیئے مگر آج تک نامراد رہا منن الرحمٰن کا بیڑہ اٹھایا پر نامراد رہا اربعین کا اشتہار دیا پر نامراد رہا۔ آریوں کے خلاف خم ٹھوکے پر نامراد ہی رہا اور ان کا روز بروز عروج ہی عروج ہوتا گیا۔ عیسائیوں کو نیست و نابود کرنے کے دعوے کئے پر نامراد ہی رہا۔ بت پرستی کے مٹانے کا دعوی کیا پر نامراد ہی رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کا مصلح اور مجدد بلکہ مسیح موعود پر کوئی اصلاح نہ کر سکا خود کافر اور مرتد بنا اور کل مسلمانوں کو کافر بنایا۔ نیچریوں کا طوفان بند کرنے کا دعوی کیا پر نامراد رہا۔ دہریت کو مٹانے کا دعوی کیا پر نامراد رہا۔ حکم ہونے کا مدعی ہوا پر نامراد رہا۔ منارہ کا ارادہ کیا پر نامراد رہا۔ مگر واہ رے دجال اور دجالیو تمہاری بے حیائی ہر طرف سے نامراد رہ کر بھی یہی گھمنڈ ہے کہ ہم بامراد ہیں اور دعوی ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ اب اے کانے دجال اور دجالیو تم نے آریاؤں کا کیا بگاڑ دیا عیسائیوں کا کیا بگاڑا نیچریوں کا کیا بگاڑا بلکہ انہیں کے کالج میں اپنے ذریات کو تعلیم کے واسطے بھیجنا پڑا۔ تم نے بت پرستوں اور دہریوں کا کیا بگاڑا تم نے شیعوں کا کیا بگاڑا۔ جو تم اپنے نہ بگڑنے کا گھمنڈ کرتے ہو۔ ہاں ڈاکٹر عبدالحکیم نے دو رسائل ایسے شائع کر دیئے جنہوں نے تمہاری ہوا بگاڑ دی اور جہاں جہاں پہنچے دجالی طوفان کو بند کر دیا۔ تم ایسا ایک شخص بھی پیش نہ کر سکو گے جو ان کو پڑھ لینے کے بعد پھر تمہارے دام میں آسکے۔

اے کانے دجالیو! کیا عبداللہ آتھم والی پیش گوئی کے انجام پر کل ہندوستان میں تمہاری تھوڑی ذلت ہوئی تھی۔ اے کانوں یہ یہ ذلت نہیں کہ مرزائی آسمانی منکوحہ غیر کے نیچے ہے اور گیارہ بچے جن چکی ہے۔

اے کانوں! کیا طاعون نے تمہاری تھوڑی روسیاہی کی کہ خاص قادیان میں نسبتاً ہزاروں شہروں اور دیہات سے زیادہ پلیگ ہوا۔ ایسا ہی زلزلہ تمہاری اور روسیاہی کرے گا جس قیامت خیز زلزلہ کی دجال نے پیش گوئی کی اور دنیا کی تباہی کی امید میں مہینوں ۴۔ اپریل ۱۹۰۴ء کے زلزلہ کے بعد میدان میں پڑے رہے پر آخر کار کالا منہ کرا کر گاؤں میں جا گھسے۔ پھر ۲۸ فروری ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے بعد اسی تباہی کی امید میں میدان میں نکل پڑے اور خلق خدا کی تباہی کی دعائیں مانگتے رہے مگر نامراد گاؤں میں واپس ہوئے۔ اے کانے دجالیو کیا ابھی تمہاری ساری مرادیں پوری ہیں اور تمہاری عزت قائم ہے مگر ڈاکٹر صاحب جن کو دنیا اپنے اپنے شہر میں مدعو کر رہی ہے اور وہ نہیں جاتے خاص بستی میں یہ حال ہے کہ سب مساجد کے لوگ اپنی اپنی مسجد میں ان کا وعظ پہلے چاہتے ہیں مگر وہ یوم جمعہ کے وعظ کے علاوہ اور کوئی دن وعظ کے واسطے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دے سکتے ۔ ے کذابو! کیا یہ بھی کوئی بے عزتی ہے جو

انی مهین من اراد اها نتك

ان پر منطبق کیا جاتا ہے کچھ تو شرم کرو آخر انسان ہو۔ اور یاد رکھو کہ معمولی زلزلہ تو ہمیشہ آیا ہی کرتے ہیں مگر وہ قیامت خیز زلزلہ جو دنیا کو ایک دم میں تباہ کر دے گا اور جس کی نسبت تجھ کو بڑا گھمنڈ اور ناز ہے تیری زندگی میں اور تیری تصدیق کے واسطے ہرگز نہ آئے گا بلکہ اے ظالم! خون عالم کے پیاسے! تجھ کو اس پیش گوئی میں بھی ایسا ہی ذلیل ہونا پڑے گا جیسا کہ عبداللہ آتھم والی میں ۔ آسمانی منکوحہ والی میں سہ سالانہ نشان آسمانی میں، مولوی محمد حسین ملا محمد بخش، اور مولوی تبّتی والی میں، طاعون والی میں، لك خطا ب العزت والی، فرزند ارجمند کانّ اللہ نزل من السماء والی میں، مولوی ثناء اللہ والی میں، زلزلہ آنے کو ہے والی میں، دیگر خواتین مبارکہ والی میں، حفاظت قادیان والی میں، قیصر ہند کے شکریہ والی میں، شیخ مہر علی کی ذلت والی میں، عود جوانی اور صحت کامل والی میں، ایک کلمہ اور دو لڑکیوں والی میں، ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے دکھ عذاب اور قتل والی میں ۔ باقی آئندہ بشرط ضرورت۔

تمام اڈیٹران اخبارات و رسالہ جات کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بھی ہمارے اس مضمون کو اپنے اپنے اخباروں اور رسالوں میں شائع فرما کر خلق خدا کو دجالی فتنہ سے بچانے کی کوشش کریں اور تمام ناظرین ایک ایک کاپی الذکر الحکیم نمبر ۴ اور المسیح الدجال کی ایک ایک کاپی مطبع عزیزی تروڑی ضلع کرنال سے منگوا کر ضرور مطالعہ میں رکھیں کیونکہ دجالی سحر کو توڑنے کے واسطے یہی ایک اسم اعظم ہے۔....

و ما علینا الا البلاغ المبین:

العبد: جملہ اماما ن مساجد و دیگر مسلمانان قصبہ بسی ریاست پٹیالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق یعلو و لا یعلی

(حق غالب ہوتا ہے مغلوب نہیں ہوتا)

از ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی

میں نے مرزا کے نام پہلے خط میں لکھا تھا کہ قرآن مجید کی رو سے مدار نجات اللہ پر ایمان اور اعمال صالحہ ہیں

من آ من با للہ و الیو م ا لآ خر و عمل عملاً صا لحاً فلھم اجرھم عند ر بھم و لا خوف علیھم و لا ھم یحز نو ن۔

ان اللہ لا یغفر ان یشر ك بہ ویغفر ما دو ن ذ لك لمن یشا ء ۔

ان آیات کے پیش کرنے پر مرزا نے آگ بگولا ہو کر مجھے فوراً مرتد اور واجب القتل قرار دیا اور سخت بے باکی اور گستاخی سے آنحضرت ﷺ کی ذات بابرکات پر حملہ کیا اور لکھا کہ آنحضرت ﷺ نے بڑی غلطی کی کہ دین اسلام کی دعوت کے لئے زمین پر خون کی نہریں چلا دیں بلکہ خداوند عالم کی ذات پ بھی حملہ کیا چنانچہ میں نے لکھا کہ ربوبیت باری تعالی اور نیکی بدی کا علم ہر فطرت میں منقوش ہے اور آیات ذیل دلیل میں پیش کیں

فالھمھافجور ھا وتقوا ھا ۔

الست بر بکم قا لوا بلی ۔

ھد یناہ السبیل اما شا کراً و اما کفوراً ۔

فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبد یل لخلق اللہ ۔ ذ لك الدین القیم ۔ اور حدیث ذیل پیش کی

کل مولو د یو لدعلی فطرۃ ا لاسلا م ،

تو از خود رفتہ ہو کر لکھ بیٹھا کہ فطرتی ایمان ایک لعنتی چیز ہے اگر اس کو نشانوں سے قوت نہ ملے ۔ اس احمق نے اتنا بھی نہ سوچا کہ فطرتی ایمان اگر لعنت ہے تو اس کو کون سی چیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدل سکتی ہے۔ اگر فطرۃً انسان ملعون ہو تو کیا شئے اس کو سعید بنا سکتی ہے اور فاطر لسماوات و الارض کی وہ کون سی شئے ہے جو بذات خود ایک نشان نہیں ہے مثلاً آنکھوں کی فطرت دیکھنا ہے اگر تمام حکیم اور فلاسفر زور لگائیں تو آنکھوں میں سننے کی طاقت پیدا نہیں کر سکتے خواہ وہ لاکھوں کیوں نہ دکھائیں۔ فطرت نے ایک مچھر میں دیکھنے سونگھنے کھانے پینے کھانا ہضم کرنے چلنے اڑنے کاٹنے عرق چوسنے سننے اور بولنے کی طاقتیں رکھی ہیں اگر تمام عالم جمع ہو کر اس کی فطرت کو بدلنا یا ایک گھاس کے پتہ میں مچھر کی فطرت پیدا کرنا چاہیں تو ممکن نہیں تمام عالم جمع ہو کر چنے میں گیہوں کے خواص اور گیہوں میں چنے کے خواص پیدا نہیں کر سکتا۔ الغرض فطرت کی ہر شئے بذات خود ایک بے نظیر نشان ہے جو خداوند عالم کی وحدت اور عظمت کی طرف دلالت کرتا ہے قرآن مجید نے جو بار بار چاند سورج ستاروں نفس پھل پھول درخت برگ انسانوں حیوانوں کی طرف اشارات کر کے فرمایا ہے کہ ان میں نشانات ہیں گویا کہ مرزائی اصول کے مطابق ایک لغو اور جھوٹی بات ہے بلکہ لعنتی بات ہے۔ سچ ہے کہ دجال کانا ہوگا پر خدا کانا نہیں۔

دوسرے خط میں میں نے یہ بھی لکھا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ سید المرسلین خاتم النبیین اور رحمۃ للعالمین ہیں جو شخص عمداً ان کی مخالفت کرتا ہے وہ شقی اور بدبخت ہے۔ ہاں جن لوگوں پر آپ کی تبلیغ نہیں ہوئی یا جو نقص علم یا نقص فہم سے۔ نہ ضد اور تعصب کی رو سے غافل یا مخالف ہیں ان کی نسبت قرآن مجید یہ فرماتا ہے

و ما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً ۔لا یکلف اللہ نفساً الّا وسعھا

مگر ان آیات قرآنی کو بھی لغو اور ناقابل التفات سمجھا اور ان سے صاف اعراض کر کے لکھا کہ پھر گویا آنحضرت ﷺ کا تمام جدوجہد اور اس قدر ہنگامہ کہ زمین خون سے بھر گئی وہ آپ کے نزدیک سب غلطیاں تھیں۔ یہ ناپاک اصول سید احمد خان کا تھا۔ میں نے پھر لکھا کہ جو لوگ آنحضرت ﷺ کی عمداً مخالفت کرتے ہیں وہ ہرگز ناجی نہیں ہو سکتے مگر جن لوگوں پر اسلام کی تبلیغ نہیں ہوئی اگر اون میں خدا پرست اور صالح ہوں تو وہ نجات پا سکتے ہیں۔ مگر حالت جوش وجنون میں مرزا اوسی طرح مجھے مرتد لکھتا رہا۔ خود قرآنی بینات سے صاف ارتداد کرتا رہا۔ اون آیات کو مطلقاً قابل خیال نہ سمجھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرتﷺ کی ذات پر تہمت لگاتا رہا کہ اونہوں نے بزور شمشیر اپنے آپ کو منوایا تھا اور محض اپنے منوانے کے واسطے خون کی نہریں چلا دیں تھیں ...

اب خود ہی لکھتا ہے کہ اگر اہل امریکہ و یورپ ہمارے سلسلہ کی طرف توجہ نہیں کرتے تو وہ معذور ہیں اور جب تک ہماری طرف سے ان کے آگے اپنی صداقت کے دلائل نہ پیش کیئے جائیں وہ انکار کا حق رکھتے ہیں۔ دیکھو الحکم مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۹ء صفحہ ۹۔ پھر ایکوے ڈور، اٹلی فارموسا اور سان فرانسسکو کے زلازل اور آتش فشانیوں پر کیوں بغلیں بجائی گئی تھیں اور اون کو انکار اور مخالفت کا نتیجہ قرار دیا گیا تھا اور میرے سوالوں کے جواب میں فوراً مرتد کا لفظ پکار اٹھے تھے۔ نور الدین نے بھی لکھ دیا تھا کہ نبیوں کے آنے سے ساری دنیا پکڑی جاتی ہے۔ کیا ہی سچ ہے:

دجال کانا ہوگا، پر خدا کانا نہیں۔

قاضی ثناء اللہ نے جب سوال ذیل کیا کہ رسالہ نوردین سے پتہ چلتا ہے کہ بیت المقدس، مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں ہمیشہ اہل اسلام قابض رہیں گے اور مشرکوں کا عمل دخل نہ ہو سکے گا۔ اور اب باوجودیکہ محافظ ان مقامات کے مرزا صاحب کے دعاوی کے واقف ہیں مگر پھر بھی ایمان نہیں لاتے تو کیسے مسلمان کہلا سکتے ہیں۔ اور جب وہ مسلمان نہیں تو کیسے محافظ ہیں؟

اس سوال کا جواب جو الحکم مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا وہ یہ ہے:

یہ سچ ہے کہ مشرکوں کا دخل حرمین شریفین پر نہ ہوگا کیا اب کسی مشرک کا قبضہ ہے؟ آپ نے ثبوت نہیں دیا۔ دوسرا سلطان روم القب خادم الحرمین ہے نہ شاہ حرمین۔ تیسرا مرزا صاحب کے دعاوی کا انکار تو اوس وقت سمجھا جاوے جب کہ پہلے سے اون کو تبلیغ پورے طور پر کی جاوے۔ کیا آپ کے پاس اس تبلیغ کا کوئی ثبوت ہے۔ بے خبر کو اللہ تعالی عذاب نہیں دیتا جیسا کہ فرمایا لم یکن ربك مھلك القری بظلم و اھلھا غافلون۔ اللہ تعالی کسی بستی کو ہلاک نہیں کرتا باوجودیکہ وہ مشرک شریر ظالم بھی ہوں جب کہ وہ لوگ انذار و منذر سے بے خبر ہوں اور ایسا کرنا ظلم ہے اور تیرا رب بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی الحکم نے ۳۰ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ میں میری عدم تبلیغ اور عمل صالحہ کی شرط کو اوڑا کر میرا یہ عقیدہ ظاہر کیا تھا کہ محض اقرار توحید نجات کے لئے کافی ہے۔ اور اس الزام باطل کی بنا پر لاف وگزاف کا ایک طوفان اوٹھایا تھا اور آئندہ جاری رکھنے کا وعدہ کیا تھا، مگر سچ ہے کہ منافق اپنی مراد کو نہیں پہنچتے اور وعدہ کے خلاف کیا کرتے ہیں میں نے تو نجات کے لئے عدم تبلیغ رسول کی حالت میں خدا کو ماننے اور اعمال صالحہ کی شرط بھی لگائی تھی مگر مرزائیوں نے یہ بھی اڑا دی اور خدا اور اعمال کو اڑا کر صاف الفاظ میں بول اوٹھے کہ بے خبر کو خدا عذاب نہیں کرتا خواہ وہ مشرک شریر اور ظالم ہی کیوں نہ ہو۔ گویا کہ اون کے نزدیک خدا کا ماننا اور اعمال صالحہ غیر ضروری ہیں ۔قرآن مجید کا یہ ارشاد کہ خداوند مشرک نہیں کو نہیں بخشتا، باطل ہے۔ بے خبر رہنا عذاب سے دور رکھتا ہے اور نبی کا آنا سخت فتنہ ہے کیونکہ منکر تو انکار کی وجہ سے پکڑے جاتے ہیں اور مومن لوگ نقص عمل کی وجہ سے۔ پس انسان بے خبر رہے۔ پھر خواہ شرک کرے، چوری کرے، ظلم کرے، سب معاف ہے۔ بہتر ہوتا اگر خدا نبیوں کو نہ بھیجتا تاکہ سب کے سب عذاب سے بچے رہتے۔

اے مرزائیو! خدا کے واسطے کچھ تو سوچو۔ کیا یہ انصاف ہے کہ جب میں نے یہ لکھا کہ خدا کے ماننے اور اعمال صالحہ کے بغیر تو نجات مل ہی نہیں سکتی، ہاں بے خبری یا نقص فہم کی وجہ سے اگر کوئی شخص نبی کو نہ مانے تو عذور ہے۔

اس پر آپ لوگوں نے یہ شور مچایا تھا کہ عبدالحکیم خان نبوت کی ضرورت ہی نہیں سمجھتا اور نجات کے واسطے محمد ﷺ پر ایمان لانا ضروری قرار نہیں دیتا۔ اب آپ کے مرزا اور ہم جنسوں نے اعلان دے دیا کہ بے خبر کو خدا عذاب نہیں دیتا، خواہ وہ مشرک اور ظالم اور بدکار ہی کیوں نہ ہو، تو آپ خاموش ہیں۔

اب صاف کیوں نہیں کہتے کہ مرزا اور اوس کی جماعت کے نزدیک خدا کا ماننا اور نیک عمل کرنا نجات کے واسطے ضروری نہیں۔ کیا ایسا بھی کوئی شخص ہے جس کو خدا اور اعمال صالحہ کی خبر نہ ہو۔ یہ علم تو ہر فطرت میں منقوش ہے۔ اس علم سے تو چوہڑے چمار اور وحشی قومیں بھی خالی نہیں۔ ہاں کسی خاص نبی کی نسبت قائل ہونا تبلیغ اور تعلیم چاہتا ہے۔ پس صحیح بات یہی ہے کہ خدا کو نہ ماننے اور شرک وظلم کرنے کی حالت میں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجات مل ہی نہیں سکتی ہاں بے خبری کی حالت میں اگر کوئی شخص کسی نبی کو نہیں مانتا تو وہ معذور ہے کیونکہ انسان کی فطرت میں ہر ایک نبی کا علم تفصیل سے منقوش نہیں کیا گیا بلکہ یہ علم خارجی تحقیق سے ہی پیدا ہوتا ہے۔ عبدالحکیم خان از پٹیالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۰۷ء)

قادیانی طاعون

مرزا قادیانی کے مرید افضل بیگ اور ان کا بیٹا عبدالعزیز بیگ اور اس کا پوتا محمد فاضل ساکن پٹی ضلع لاہور طاعون سے مر گئے۔ تمام گھر ویران ہو گیا۔ مرزا کو لکھا گیا کہ دعا کریں۔ جواب آیا کہ میں کس کس کے لئے دعا کروں۔ (نامہ نگار)

(اہل حدیث امرتسر **جلد ۴۔ نمبر ۳۰۔ مورخہ ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ مطابق ۳۱۔ مئی ۱۹۰۷ء** ص:۱۱)

نزول مسیح قادیانی

یکم اپریل ۱۹۱۰ء

(یہ مضمون مرزا قادیانی کے مشن کی ایک تصویر ہے گو کسی واقع کی حکایت نہیں مگر ہاں قادیانی مشن جس بنا پر چل رہا ہے اس کا نقشہ نہایت عمدگی سے دکھلایا گیا ہے چونکہ راقم مضمون کی غرض صرف قادیانی مشن کی تصویر کھینچنا ہے اس لئے اہل حدیث میں درج ہونے سے اڈیٹر اہل حدیث پر نا مشروع کام کا الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ تاہم راقم مضمون اپنے اس مضمون میں ہر طرح ذمہ دار ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

حضرت غبارہ آ گیا۔ مبارک ہو!

یہ الفاظ جوش مسرت سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز کے منہ سے نکلے جو ہاتھ میں ایک انگریزی خط لئے بے تحاشا دوڑتے ہوئے بیت الفکر میں داخل ہوئے۔

صبح کے سات بجے ہوں گے اعلیٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت الفکر میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں ان کو خدا پاک سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا کرتا ہے اور جہاں سے وہ ہر صبح چار پانچ نہایت پر لطف اور نشاط انگیز الہام لے کر نکلا کرتے ہیں لیکن آج خلاف معمول اکیلے نہ تھے بلکہ چند برگزیدہ اصحاب کا مجمع تھا جو جلوت میں تو مرزا صاحب کو اعلیٰ حضرت، اور حجۃ الاسلام، اور مسیح موعود سبھی کچھ کہتے ہیں لیکن خلوت میں جب نمائش و تصنع کا پردہ اٹھا جاتا ہے تو کار دیگر مے کنند۔ ان میں سے ایک تو حکیم الامت علامہ نورالدین تھے ایک شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم تھے اور ایک مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر تھے۔

جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت مرزا صاحب کے ادعاء نبوت کا آفتاب نصف النہار پر پہنچ چکا تھا آپ کی امت کی تعداد پانچ لاکھ نفوس سے متجاوز ہو چکی تھی۔ شیر انگلستان کی روبہانہ خوش آمد اور دول اسلامیہ کی سفیہانہ مذمت کے صدقہ میں آپ اپنے وقت کے منصور بلکہ بلعم باعور بن چکے تھے مریدان باصفا کی ارادت نے آپ کے خزانہ میں گنج قارون اور بنک آف انگلینڈ کی شان پیدا کر دی تھی اور آپ کے الوئیت انتساب اقبال کا پرچم اس عظیم الشان منارہ پر عنقریب لہرانے کو تھا جسے سال ہا سال کی پیہم کوششوں اور کئی لاکھ روپیہ کے صرف نے (جس کا تالاب بے چارے مریدوں کے پانچ پانچ اور چھ چھ روپیہ ماہوار کی آمدنیوں سے ان کے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر چھوٹیاں چھوٹیاں کر کے بھرا گیا تھا) واقعہ نفس الامری بنا کر دکھا دیا تھا وہ مینار جس پر سے از روئے روایات قدیمہ مسیح موعود کے رایات اجلال کا نزول دنیا میں مکرر ہونے کو ہے جناب مرزا صاحب کے دعاوی کی تائید میں قادیان میں بن کر تیار ہو چکا تھا۔ پیرس کے ایفل ٹاور اور لندن کے سینٹ پال دہلی کے قطب مینار بلکہ کوہ ایورسٹ کے کنگرہ کو اس مینار کی بلندی شرماتی تھی اور اب فقط اس بات کی دیر تھی کہ حضرت مسیح موعود جو مہدویت مسیحیت احمدیت اور کرشنویت سبھی طرح کے پاپڑ بیل چکے تھے اپنا آخری کرشمہ دکھائیں یعنی اس مینار سے فوق العادت طور پر نیچے اتر کر اپنے مریدوں کو اچنبھے میں ڈال دیں۔

مرزا صاحب نے حسب معمول اپنے خاص حواریوں سے جن کی جیبوں کو آپ کے لنگر فنڈ سے بہت قریب کی نسبت ہے یہ مشورہ کیا تھا کہ منارہ کی روایت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق کیلئے آسمان سے اترنے کا کون سا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو بیسویں صدی کی مہذب نبوت کے شایان شان ہونے کے ساتھ ہی انوکھا ہو۔ اس مسئلہ پر بہت دیر تک غور وخوض ہوتا رہا آخر آسمانی صحیفہ الحکم کے مدیر کی تحریک اور حکیم الامۃ کی تائید کی بنا پر یہ ٹھہرائے بالاتفاق قرار پائی کہ ولایت کی کسی غبارہ ساز کمپنی سے ایک عمدہ غبارہ بنوا کر منگوایا جائے جس پر مسیح موعود کسی تاریخ مقررہ کو جس کی پیش گوئی پیش از پیش کر دی جائے سوار ہو کر آسمان کی طرف پرواز کریں اور غبارہ مینار پر لا کر اتارا جائے اس کے ساتھ ہی یہ رائے بھی قرار پائی کہ اسروز امت قادیانی کے جملہ نفوس کو انوار سماوی سے مستنیر اور فیوض الٰہی سے مستفیض ہونے کے لئے قادیان میں دعوت دی جائے تا کہ جس وقت مرزا صاحب کا غباہ مینارہ کی چوٹی پر آ کر ٹھہرے تو ان کی نظریں اس خرق عادت پر پڑیں اور جب اعلیٰ حضرت نیچے اتریں تو کل امت لبیك ! لبیك! یا مسیح المو عود لبیك ! کے نعرے مارتے ہوئے آپ کے قدم لے۔ اسی مشورہ کی بنا پر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے جن کی نسبت جناب مرزا صاحب کو الہام ہو چکا ہے کہ انگریزی انشا پردازی کے فن میں بڑے سے بڑا اہل زبان بھی ان کے آگے پانی بھرتا ہے بمبئی کے ایک کمیشن ایجنٹ کے نام انگریزی چٹھی کا مسودہ تیار کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک لاکھ روپیہ تک کی لاگت کا ایک غبارہ جس میں دس آدمی بآسانی سفر کر سکیں اور جو جدید ترین اکتشافات متعلق بہ فن غبارہ سازی کا بہترین نمونہ ہو، ولایت کے کسی کارخانہ غبارہ سازی سے بہت جلد تیار کرا کے بھیج دیا جائے اور ۳۰ مارچ ۱۹۱۰ء تک قادیان میں پہنچ جائے۔ یہ خط بعجلت تمام بمبئی روانہ کر دیا گیا۔ اس کے دوسرے روز جو جنوری ۱۹۱۰ء کی تیسری تاریخ تھی مرزا صاحب نے بیت الفکر سے برآمد ہو کر اپنی امت کے ان لوگوں کو جو حاضر باشان دار الامان کہلاتے ہیں اپنی زبان الہام ترجمان سے یہ بشارت دی کہ یکم اپریل ۱۹۱۰ء کو ایک بہت بڑا آسمانی نشان ظاہر ہونے والا ہے جو دنیا کو محو حیرت کر دے گا اور جو لوگ اس نشان کے ظاہر ہونے پر بھی مابدولت کی رسالت کو تسلیم نہ کریں گے وہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں گے آپ نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ زبردست اور روشن نشان جو عالم کباب کے غیر معین التواء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نعم البدل ہے قادیان میں ظاہر ہوگا پس ہماری کل امت کو لازم ہے کہ اس روز اس نشان آسمانی کے مشاہدہ کے لئے صبح سے لیکر شام تک موجود رہیں۔ یہی خبر قادیانی گزٹ یعنی الحکم اور اس کے سوتیلے بھائی ریویو آف ریلی جنز اور اس کی حقیقی بہن بدر میں بہ خط جلی اڈیٹوریل نمک مرچ کے ساتھ چھپوا دی گئی اور بہت جلد گروہ قادیانی کا نقل محفل بن گئی۔ اخبار وطن، اخبار اہل حدیث، پیسہ اخبار اور دوسرے اخباروں نے جو پیشین گوئیوں کی عدم تعین زمانی کے متعلق مرزا صاحب بالقابہ کے طرز عمل سے بخوبی واقف ہیں اسموقعہ پر پیشین گوئی کے ساتھ یکم اپریل کا دم چھلا لگا دیکھ کر طرح طرح کی چہ می گوئیاں کیں اور آخر یہ کہہ کر چپ ہو رہے کہ یہ بھی مرزا کے شطحیات و ہفوات کے نزع کا ایک کرشمہ ہے۔

جنوری اور فروری کا مہینہ گذر گیا مارچ کے پچیس دن بھی گذر گئے لیکن بمبئ کے یورپئین کمیشن ایجنٹ نے جس کے پاس روپیہ پیشگی پہنچ چکا تھا باوجود اس وعدہ کے جس کے ایفاء کے لئے انگریزی کارخانہ دار مشہور ہیں غبارہ نہ بھیجا جب قادیان سے تقاضا ہوا تو اس نے یہی جواب دیا کہ غبارہ اگلے جہاز میں آتا ہے وصول ہوتے ہی بلٹی کر دیا جائے گا اب تو بیت الفکر کی مجلس شوری کے پیٹ میں چوہے ناچنے لگے۔

مفتی محمد صادق: غبارہ اگر نہ آیا اور یکم اپریل کو آسمانی نشان نہ ظاہر ہوا تو بڑی خرابی ہوگی لوگ دور دراز مقامات سے آکر جمع ہو رہے ہیں تین لاکھ آدمی آبھی چکے ہیں میلوں تک خیمے ہی خیمے نظر آ رہے ہیں۔

شیخ یعقوب علی۔ اونہہ! کوئی تاویل کر دی جائے گی کہہ دیا جائے گا کہ لوح محفوظ پر یکم اپریل کے معنی یکم جولائی کے ہیں۔

حکیم الامت: بھاڑ میں جائے تمہاری تاویل۔ یہ نہیں دیکھتے کہ لنگر فنڈ کا روپیہ بے دریغ خرچ ہو رہا ہے پانچ لاکھ آدمیوں کو دو وقتہ کھانا کھلانا اور ایک وقت کی چائے بھی دینا کس قدر مصارف کا باعث ہوگا میں نے اگرچہ باورچیوں کو حکم دے دیا ہے کہ ایک وقت صرف دال پکائیں اور گوشت دوسرے وقت ہو لیکن کفایت پر بھی لاکھوں ہی کے وارے نیارے ہو جائینگے اور جو روپیہ ہم نے سال ہا سال کی کوششوں اور سازشوں اور عبدالحکیم اور ثناء اللہ اور انشاء اللہ جیسے منہ پھٹ مخالفین کی طعن و تشنیع سن سن کر جمع کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ سب ان عقل کے اندھوں کے پیٹوں کی نذر ہو جائے گا جنہیں ہم نے یہاں پھانس رکھا ہے۔

مسیح موعود: حکیم جی کیوں خفا ہوتے ہو روپیہ خرچ ہو رہا ہے تو امت پر گھی کہاں گیا کھچڑی میں۔

حکیم الامت: کیوں جی! یہ آپ ہمارے آگے بھی دوں کی لینے لگے.... اب میں نہ ہوتا تو تجھ کو کوئی تین کوڑی کو بھی نہ پوچھتا۔ دعا دے نور الدین کو جس کی بدولت تو بروز محمد اور مثیل مسیح اور خدا جانے کیا کیا بن گیا ورنہ جو کچھ تو اصل میں ہے اس کو تو بھی جانتا ہے اور میں بھی۔

شیخ یعقوب علی: اور مجھے چھوڑ ہی گئے جس کے ہاتھ میں الحکم کی باگ ہے۔

اس الہامی گروہ میں یہ تو تو میں میں ہو رہی تھی کہ مولوی محمد علی صاحب وہ خط لے کر بیت الفکر میں داخل ہوئے جس کا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے۔ خط کا مضمون انہوں نے پڑھ کر سنایا تو سب کی خفگی دور ہوگئی باچھیں کھل گئیں خصوصاً حضرت مرزا صاحب تو یہ سن کر کہ غبارہ آ گیا پچاس سال کی الٹی زقند لگا کر پچیس سال کے نوجوان کی طرح مشق رقص کرنے لگے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ:

ترد علیك انوار الشبا ب سیا تی علیك زمن الشبا ب و ان

كنتم فی ر یب مما نز لنا علی عبد نا فاتوا الشفاء من مثله۔

والا الہام جو آپ پر چار سال ہوئے نازل ہوا تھا اس وقت پورا ہو گیا

جب مولوی محمد علی صاحب خط سنا چکے اور سامعین کا جوش مسرت فرو ہو چکا تو غبارہ کی تیاری وغیرہ کے متعلق مشورہ ہونے لگا مولوی صاحب نے غبارہ کے آ جانے کی خبر کے علاوہ یہ خوش خبری بھی سنائی کہ امت احمدیہ کا جو ہونہار نوجوان غبارہ کے طریقہ پرواز کی تعلیم پانے کے لئے الہامات ربانی کی... سے ولایت بھیجا گیا تھا وہ بھی آج شام کو قادیان پہنچ جائے گا کیونکہ اس کا تار... سے ابھی وصول ہوا ہے۔ سر شام سے غبارہ کی تیاری شروع ہو جائے گی پھر رات رہے سے ہمیں غبارہ میں سوار ہو جانا چاہیے۔ اس رائے پر حکیم الامت اور دوسرے حضرات نے صاد کیا۔

آج کا دن مرزا کی معراج تھا اس انتظار میں کہ کب اس آسمانی نشان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا ہونے کا وقت آئے جس کا اعلان بابانگ دہل کئی مہینے پہلے سے کیا جا چکا تھا مرزا اور اسکے حواریوں کو ایک ایک منٹ ایک ایک دن ہو گیا خدا خدا کر کے شام ہوئی اور مرزا شہباز بیگ غبارہ باز بھی آ پہنچے۔ مرزا نے جوش شادمانی سے بے اختیار ہو کر اس نوجوان کو جسے خلائے بسیط میں کچھ عرصہ کے لئے اس کے حواریوں کی جان کی محافظت تفویض ہونے والی تھی گلے لگالیا اور حکیم الامت نے جو عشق مجازی کو عشق حقیقی کا پہلا زینہ تصور کرتے ہیں اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ رات بھر مرزا کو نیند نہ آئی اٹھ اٹھ کر گھڑی دیکھتے رہے کہ کتنے بجے ہیں حکیم الامت اور دوسرے حواریوں کی رات بھی آنکھوں میں کٹی۔ علیٰ ہذا القیاس اس مقدس پڑاؤ میں جہاں خیموں کی قطاریں کئی میل تک چلی گئی تھیں نشان موعودہ کے انتظار میں لوگ اختر شماری کر رہے تھے۔

آخر وقت مقررہ آ پہنچا غبارہ میں گیس بھر دی گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک ریشمی متحرک شامیانہ زمین سے اور کچھ اوپر کھڑا جھوم رہا ہے اور اگر وہ مضبوط رسی نہ ہو جس نے اسے مرزا صاحب کے پائین باغ کے ایک درخت کے تنہ سے جکڑ رکھا ہے تو طرفۃ العین میں تارہ ہو جاوے۔ مرزا صاحب ایک شاندار لباس زیب تن کئے اور عطر میں بسے ہوئے خراماں خراماں حواریوں کے حلقہ میں غبارہ کے قریب پہنچے اور پہنچتے ہی فرمایا کہ اسے بٹھاؤ اب ہم سوار ہوں گے۔ شہباز بیگ نے جو یورپ کی آنکھیں دیکھے ہوئے تھے اپنے مرشد کے اس بے تکے فقرے پر باوجود حفظ مرتبت کے جی ہی جی میں مزے لئے اور کہا کہ حضرت یہ اونٹ نہیں جو گھٹنے ٹیک کے بیٹھ جائے۔ تامل فرمائیے میں سیڑھی لگاتا ہوں چنانچہ سیڑھی لگائی گئی اور مرزا صاحب نے بسم اللہ کر کے اس پر قدم رکھا یا تو سیڑھی ہی بے ڈھنگے طور پر رکھی گئی تھی اور یا بوجہ مشق اولین ہونے کے حضرت مرزا صاحب کا مرکز ثقل قائم نہ رہا، بہر حال سبب خواہ کچھ بھی ہو نتیجہ یہ ہوا کہ قدم رکھتے ہی حضرت امام زمان سلمہ الرحمٰن مہدی مسعود و مسیح موعود اپنی شان جلالی و آن جمالی کے دھڑام سے چاروں شانے چت زمین پر آ رہے۔ پیچھے حکیم الامت کھڑے تھے مسیح موعود کے ناگہانی ہبوط کو کشش ثقل نے جو زبردست تحریک پہنچائی تھی اس کا اثر ان پر بھی ہوا اور ان کے ساتھ وہ بھی اڑا ڑا دھیسم بقد اپنے قد کی خمدار درازی کے زمین کی پیمائش کرتے نظر آئے۔ مالی کی بے احتیاطی سے باغ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نالیوں میں سے پانی بہہ نکلا تھا اور صحن باغ میں سامان لغزش بافراط فراہم ہوگیا تھا مسیح موعود اور حکیم الامت کو سنبھالنے کے لئے مدیر الامۃ یعنی شیخ یعقوب علی تراب جو بھکے تو ان کا پاؤں بھی رپٹا اور انہوں نے بھی اپنے جسم کو اس مساحت نیم شی کی نذر کر دیا۔ مولوی محمد علی اور مفتی محمد صادق کا بھی یہی حشر ہوا۔ غرض بجز شہباز بیگ کے جو اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی فوق العادت کوشش میں اپنے جبڑوں اور پسلیوں کو تکلیف ما لا یطاق دے رہا تھا باقی سب حواریوں کے کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے اور متانت و ثقاہت سب ففرو ہوگئی۔ اس شان بوترابی کے ساتھ جب یہ حضرات اٹھے تو ان پر کسی رسول اور اس کے حواریوں کا گمان نہ ہوتا تھا کہ چند نباش ہیں جو مخدوم الملت کے مزار سے ابھی ابھی برآمد ہوئے ہیں۔

اس حادثہ کی وجہ سے ان سب میں کھلبلی سی پڑ گئی مدیر الامۃ جو سب میں زیادہ وہمی ہیں فرمانے لگے کہ نیا شگون ہوا حکیم الامت نے تشفی کی راہ سے کہا کہ شگون وگون سب لغو مسیح موعود جو حکیم الامت کی ہاں میں ہاں ملانے کو نشانات آسمانی کا سب سے زبردست اقتضاء خیال کرتے ہیں فرمایا سچ تو ہے بدشگونی کیسی؟ ایسے اتفاقات ہر روز پیش آیا کرتے ہیں۔ مفتی محمد صادق جن کے لئے جگ ہنسائی کا خیال سوہان روح ہے کہنے لگے اس موقع پر مولوی ثناء اللہ امرتسری اور عبد الحکیم پٹیالوی موجود نہیں ورنہ وہ فرمائشی قہقہہ پڑتا کہ مسیحیت و مشیخت سب بھول جاتے۔ مولوی محمد علی نے جو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے اپنی انگریزی دانی کا ثبوت دیا کرتے ہیں ایک انگریزی مثل دہرا دی جس کا ترجمہ یہ ہے: کام وہ اچھا جس کا مآل اچھا ہے۔ غرض کپڑوں کے چند نئے پرتکلف جوڑے منگوائے گئے اور مسیح موعود معہ اپنے خدم وحشم کے نہا دھو کر اور از سر نو آراستہ و پیراستہ ہو کر مع الخیر غبارہ میں سوار ہو گئے۔

مقررہ پروگرام کے بموجب غبارہ ساڑھے چار بجے چھوٹ جانا چاہیے تھا لیکن بیچ میں اتفاقیہ طور پر جو کیچڑ میں لوٹ لگائی گئی تھی اس کی وجہ سے کوئی آدھ گھنٹہ کی دیر ہوگئی ٹھیک پانچ بجے کا عمل تھا کہ شہباز بیگ نے غبارہ کی رسی کھول دی مثیل مسیح کی سواری اوج ہوا پر بلند ہوئی اور غبارہ نشینوں نے جن کا کلیجہ مہد زمین سے الگ ہوتے ہی دھک دھک کرنے لگا تھا خلائے بے حساب کی طرف گھبرائی ہوئی نظر ڈالی اور یک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان ہو کر کہا:

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا

دل افگندیم بسم اللہ مجریها و مرسا ها

غبارہ بلند ہوتا گیا کچھ دیر تک تو مسیح موعود اور ان کے حواری آنکھیں بند کئے ہوئے بلا بات چیت کئے پڑے رہے لیکن جب کرہ ہوا کی طبقہ فوقانی کی لطافت نے ان کے اضمحلال کا ردعمل کرنا شروع کیا تو ہاتھ پاؤں میں تھوڑی بہت سکت آ گئی اور انہوں نے آنکھیں کھول کر ڈرتے ڈرتے نیچے نگاہ ڈالی۔ ابھی تک چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ دریچہ افق میں سے صبح کاذب کی دھندلی دھندلی روشنی نمودار ہو چلی تھی لیکن یہ روشنی اتنی تیز نہ تھی کہ بلندی پر سے روئے زمین کا منظر صاف صاف دکھائی دے سکے مسیح موعود نے شہباز بیگ کو حکم دیا کہ تاوقتیکہ اچھی طرح پو نہ پھٹ لے غبارہ کو قادیان کے گرد چکر دے اور انہیں خوب سیر کرائے اور جب طلوع آفتاب کا وقت قریب ہو تو آہستہ آہستہ غبارہ کو مینار پر جا اتارے۔

صبح کاذب کا پردہ اٹھا ہی تھا کہ اس گروہ کثیر نے جو منارہ کے چاروں طرف دور دور تک پھیلا ہوا تھا آسمان پر ٹکٹکی لگا دی تھوڑی دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ ایک قبہ زمردیں بصد وقار و تمکنت منارہ سے کوئی سو گز جانب شمال گھومتا ہوا نظر آیا سب کے سب کسی آسمانی نشان کے ظہور کے منتظر تو تھے ہی اسے دیکھتے ہی ایک ساتھ پکار اٹھے کہ ہو نہ ہو یہی وہ نشان ہے جس کی حضرت نے خبر دی تھی اور باآواز بلند اپنے نبی کو صلواتیں بھیجنی شروع کیں۔ اور جب غبارہ ذرا نیچے آیا اور ان کی اشتیاق آمیز نگاہیں جناب مرزا صاحب اور ان کے حواریوں پر پڑیں تو ان کے جوش و خروش کی کوئی انتہا نہ رہی اور سب نے چلانا شروع کیا

بارك الله يا مسيح الموعود۔ السلام عليك يا مهدى المعهود

۔ هنيئاً لك يا زبدة الاصفياء۔ السلام عليك يا عمدة الانبياء

یہ شور جو پانچ لاکھ گلوں سے نکل رہا تھا رہ رہ کر بلند ہوا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی آواز دس میل تک پہنچتی مگر دفعۃً سب کے سب ساکت و صامت ہو گئے چاروں طرف سناٹا چھا گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص پر گویا بجلی گری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بلا کا سکوت جو شور محشر سے ہزار حصہ زیادہ ڈراؤنا تھا بے سبب اور بے محل نہ تھا کیونکہ وہ شخص جسے وہ مامور من اللہ اور مرسل برحق سمجھے ہوئے تھے جو سالہا سال سے مسند رسالت پر براج رہا تھا جس کی شان میں اللہ میاں آئے دن عرش پر قصیدہ خوانی کیا کرتے تھے اور جو آج انہیں اپنے آسمان سے نازل ہونے کا آخری ہتھکنڈا دکھا کر اپنی عقیدت کا ابدی سکہ ان کے دلوں پر جمانا چاہتا تھا بجائے مینارہ پر نازل ہونے کے یکا یک دھم سے زمین پر آ گرا۔

حقیقت حال یہ ہے کہ جس وقت شہباز بیگ نے غبارہ کے اس پیچ کو گھما کر جس سے کوئی خاص سمت اختیار کی جاسکتی ہے، مینارہ کی طرف جانا چاہا تو گیس کا خزانہ غبارہ کی بناوٹ کے کسی سقم کی وجہ سے دفعتہً بڑے زور سے پھٹا، اور ایسا دھما کا ہوا جیسا توپ کے چلنے سے ہوتا ہے۔ شہباز بیگ کا دم تو اسی وقت نکل گیا، لیکن دوسرے حواریوں کی صرف کان کے پردے پھٹ گئے اور سب کے سب بے ہوش ہو گئے اس کے ساتھ ہی غبارہ نیچے گرا۔ حسن اتفاق یا شومئی قسمت سے نیچے ایک بہت بڑا گھورا تھا حضرت مسیح موعود مع اپنے چاروں حواریوں کے اس گھورے پر گرے اگر زمین سخت ہوتی تو ہڈیاں چکنا چور ہو جاتیں لیکن زندگی کے ابھی کچھ دن باقی تھے گھورے کی وجہ سے جان بچ گئی۔ پھر بھی پانچوں میں سے .... ایک نہ بچ سکا۔ حضرت مرزا صاحب کی ایک ٹانگ بالکل ٹوٹ گئی اور ہمیشہ کے لئے بے کار ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی ایک تیز شیشہ کے ٹکڑے کے لگنے سے ناک آدھی اڑ گئی حکیم الامت کی آنکھ میں ایک پھچی گھس گئی اور ڈھیلا پچی ہو گیا مفتی محمد صادق کی ریڑھ کی ہڈی کو سخت ضرب پہنچی شیخ یعقوب اور مولوی محمد علی کا ایک ایک ہاتھ شانہ کی ہڈی پر سے ٹوٹ گیا۔ غرض مثیل مسیح مع اپنے حواریوں کے آسمان سے اترے تو سہی مگر اس طرح کہ خود بدولت تو نکٹے اور لنگڑے تھے ایک حواری کانا تھا ایک لولا تھا اور دو لنجے تھے اور بہرے تو سب کے سب تھے۔

کچھ دیر تک امت قادیانی اس عبرت خیز اور وحشت زا نظارہ کو دیکھ کر مبہوت و بے خود رہی ان کے دلوں ں کی اس وقت جو حالت تھی قلم میں طاقت نہیں کہ اس کا پورا اندازہ کر سکے اور زبان میں قدرت نہیں کہ اسے اچھی طرح ظاہر کر سکے بجلی کی سی سرعت کے ساتھ ہزاروں خیالات یکے بعد دیگرے ان کے دلوں میں دوڑ گئے قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرز استدلال نے اگرچہ سال ہا سال کی مزاولت نے ان کی عقلوں کو کند اور ان کی فہم وادراک کو مسخ کر رکھا تھا لیکن اس اٹل اور زبردست منطق کا کیا جواب تھا کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو خاصہ خاصان رسل ظاہر کرتا ہو اور جس کی خدا کی نظروں میں اتنی بڑی وقعت ہو کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد ﷺ تک تو بسا اوقات ڈانٹ دیئے جائیں لیکن اس کی ہمیشہ تعریفیں اور خوش آمدیں ہی ہوا کریں وہی شخص اس ذلت اور رسوائی کے ساتھ بحال تباہ نجاست میں لتھڑا ہوا گھورے کے ایک ناپاک ڈھیر پر پڑا ہے اس وقت مرزا قادیانی کی تاویلیں اور واویلیں سب دھری رہ گئیں لوگوں کے دلوں میں شک وشبہ اور بداعتقادی کا ایک تلاطم بپا ہو گیا اور سب ایک ساتھ پکار اٹھے۔

یہ شقی ازلی جھوٹا ہے جسے ہم عیسیٰ سمجھتے تھے وہ تو دجال نکلا شکر ہے کہ اس کی حقیقت ہم پر خدا نے وقت پر کھول دی ورنہ ہماری گردنوں میں تو ابدی لعنت کا طوق پڑ ہی چکا تھا۔ کوئی ضرورت نہیں ہم کو کسی مثیل مسیح یا رسول کی خاتم النبیین کی نبوت ہمارے لئے کافی ہے اور ان کا دین جو ہر طرح سے کامل ومکمل ہے ہماری ضروریات کا پورا کرنے والا ہے

نشهد ان لا اله الّا الله و نشهد ان محمداً عبده و رسوله و
نعوذ بالله من کل همزة لمزة الذی جمع ماله و عدده

اس کے بعد لوگوں نے اپنا رخت سفر باندھا اور ہر ایک کے دل میں یہی خواہش موجزن تھی کہ اس مقام ضلالت سے جو سالہا سال تک اس کی گمراہی کا باعث بنا رہا ہے جہاں تک جلدی بن پڑے چل دے۔....

قادیانی طلسم کو ٹوٹے ہوئے ایک سال کا زمانہ گذر چکا ہے اور آج مرزا کے آسمان سے نازل ہونے کی پہلی سالگرہ یعنی یکم اپریل ۱۹۱۱ء کا دن ہے مسیح قادیانی اور اسکے ضلالت انتساب گروہ کا جو حشر ہوا وہ ایسا عبرت خیز ہے کہ آئندہ ایک عرصہ کے لئے مدعیان نبوت و ملتبسین رسالت کے حوصلوں کو خود ان کی جبلی ڈھٹائی اور بے جگری کیسی ہی بڑھی ہوئی کیوں نہ ہو پستکر دینے کے لئے کافی ہے حکیم الامت تو نزول المسیح کی مشہور ومعروف تاریخ کے بعد ہی سے آنکھ پر انگلی رکھے ہوئے روپوش ہو گئے ہم نے سنا ہے کہ آج کل وہ بہ تبدیل ہیئت راجہ سرامر سنگھ بہادر کے پرائیویٹ دواخانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کمپونڈر ہیں لیکن معلوم نہیں یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔ مولوی محمد علی شیخ یعقوب علی اور مفتی محمد صادق کی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نہیں اول الذکر دفتر پیسہ اخبار میں مترجمی کی خدمت پر مامور ہیں اگرچہ ان کے ترجمہ میں بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں جن کی اصلاح منشی محبوب عالم صاحب کے بھائی منشی عبدالعزیز صاحب کو کرنی پڑتی ہے تاہم مولوی صاحب موصوف کی قدردانی کی بدولت ... ماہوار کا بیز قرار مشاہرہ پاتے ہیں ثانی الذکر اخبار وطن کے مطبع پر پریس مین ہیں اور ثالث الذکر مطبع اہل حدیث کے پیچ کس ہیں۔ سب سے زیادہ افسوس ناک انجام مرزا صاحب کا ہوا یعنی آپ کا قلب الٹ گیا اور آپ لاہور کے دارالمجانین (پاگل خانہ) میں بھیج دیئے گئے۔ دارالمجانین (پاگل خانہ) کا جو حجرہ آپ کی سکونت کے لئے مقرر کیا گیا ہے اس میں ایک آئینہ بھی لگا ہوا ہے سنا گیا ہے کہ آپ اکثر اس کی سیر کیا کرتے ہیں اور یہ شعر گنگناتے ہیں:

چہرے سے ان کی کٹوا کر فلک نے
خدا جانے ہماری ناک کیا کی

خدا کی شان دیکھو کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب آج کل لاہور میں مامور ہیں اور دارالمجانین کے ساکنین کی دیکھ بھال انہیں سے متعلق ہے دارالمجانین میں مرزا صاحب مسیح کے نام سے مشہور ہیں کیونکہ مسیحیت کا خبط باوجود مسلوب الحواس ہونے کے ابھی تک سر پرسوا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان جب ان کو دیکھنے آتے ہیں تو ان کی قوت حافظہ کو جو فتور دماغ کے باعث معطل ہے دفعۃً ایک زبردست تحریک پہنچتی ہے اور وہ ڈاکٹر ساحب کو پہچان کر پہلے تو ہزاروں صلواتیں سناتے ہیں اور پھر ڈھیکلی کرتے ہوتے ہوئے ان پر حملہ کرنے کو جھپٹے ہیں اور کہتے ہیں اب تو خوش ہوا ہوگا کہ تیری پیش گوئی پوری ہوگئی۔ ڈاکٹر صاحب جو ایک رقیق القلب مشہور ہیں مرزا صاحب کی اس حالت کو دیکھ کر آبدیدہ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں ہوئی تو سہی لیکن آدھی۔ ... (آخری دو سطریں پڑھی نہیں جاتیں۔ بہاء).

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۰۷ء ص ۷۔۱۱).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری علالت میں چہ میگوئیاں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میرے دائیں بازو میں عرصہ دو تین ماہ سے درد تھا پہلے تو معمولی بہت خفیف پھر دفعۃً ایک روز درد شدید ہو گیا یہاں تک کہ اسسٹنٹ سول سرجن کے مشورہ سے پچکاری کے ذریعہ مارفیا (دوا) پہنچایا گیا اس سے بعد درد کا انتقال پہلو کی طرف ہو گیا اس جگہ بھی بمشورہ اسسٹنٹ سرجن پچکاری سے مارفیا پہنچایا۔ الحمد للہ اب آرام ہے۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات ہے۔ خاص بات قابل ذکر یہ ہے کہ بحکم:

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

شہر میں مختلف قسم کی افواہیں اڑ رہی تھیں۔ ایک روز شب کو ۱۰-۱۱ بجے کے درمیان پانچ چھ کس احباب میرے گھر آئے تو بعد مزاج پرسی کے کہنے لگے کہ ہم نے اسی وقت سنا تھا کہ آپ آخری دموں پر ہیں۔ میں نے کہا زندگی کا تو کسی کو اجارہ نہیں مگر جو ہے سو تم دیکھ لو۔ اسی روز صبح کو ایک دوست کی زبانی معلوم ہوا کہ ایک موقع پر چند مرزائی باتیں کر رہے تھے کہ ثناء اللہ کا تو آخری دم ہے اور بیٹا اس کا قید ہو گیا ہے۔ دوست مذکور نے کہا ان کا بیٹا ہنوز نابالغ دو سال کا ہے۔ ایک اور صاحب عبدالرزاق حیرانی میں میرے دوست حکیم محمد الدین صاحب کے پاس پہنچے کہ مجھ کو منشی غلام احمد صاحب اڈیٹر اہل فقہ نے نہایت افسوس کے لہجہ میں کہا ہے کہ ثناء اللہ کی کمر میں سخت دنبل ہے جس سے وہ سخت تکلیف میں ہے۔ اب کیا ہو گا؟ ان سب چہ مہ گوئیوں سے بڑھ کر یہ ہے کہ چند روز ہوئے ابھی درد بھی نہ تھا کہ ایک شخص موضع تھہ غلام متصل قادیان کا آیا کہ میں آپ کی زیارت کو آیا ہوں ہمارے علاقہ کے مرزائیوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ ثناء اللہ مر گیا۔ ایک بٹالوی بزرگ کا بیان ہے کہ قادیان میں مشہور ہے کہ مولوی ثناء اللہ کو فالج ہو گیا حالانکہ میں ہر روز مکان سے نکل کر دفتر کو آتا جاتا بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب مغرب سیر کو بھی جا تا تھا۔ ہمارے محلّہ میں مرزائی اور مرزائیوں کے مخبر بھی مجھ کو دیکھتے ہیں۔

خیر یہ تو ہوا ایک طرفہ بیان، اب دوسری طرف کی سنئے۔ میرے معالج ڈاکٹر صاحب ایک روز صبح کی تشریف لائے فرمایا آج مجھ کو ایک بزرگ خواب میں فرما گئے ہیں کہ مولوی صاحب کو یہ دوا جو دیتے ہو نہ دو، بلکہ فلاں قسم کی گولیاں دو، جو واقعی اس مرض کے لئے مفید ہیں۔ بعض دوست ایسے گھبرائے ہوئے تھے کہ حضرت آدم کی طرح اپنی عمر کا حصہ بخشنے کو تیار تھے۔ آخر کار خدا کے فضل وکرم سے انجام بخیر ہوا۔ درد معمولی ریحی تھا اور کچھ نہیں۔ اسی کے متعلق ایک خط کا ذکر کرنا بھی دل چسپی سے خالی نہ ہوگا ایک دوست ضلع میانوالی سے لکھتے ہیں:

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته:

یہاں ایک ہیڈ ماسٹر سکول انگریزی سکونتی میانوالی رہتا ہے اور وہ مرزائی ہے اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ رہتا ہے اور اس نے فی الحال کہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرت سری سے مرزا صاحب نے مباہلہ کیا ہے کہ میری زندگی میں مر جائے گا اور یقیناً وہ مر جائے گا۔ ایک آدمی قدرے خواندہ ہے اور اس نے وعدہ قلت فہمی مرزائی المذہب سے کرلیا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ موت اختیاری سے سے مرا تو معتقد مرزا صاحب ہونگا اور اگر مرزا صاحب پہلے مرے تو تم مرزائی مذہب سے انکار کرو اور جماعت ہماری کے ساتھ پھر شریک ہو جاؤ۔ اس نے مرزا صاحب سے اس امر کا ذکر کیا ہے اس نے جواب لکھا کہ بے شک مولوی ثناء اللہ عنقریب مرے گا۔ مطمئن رہنا۔ شائد استدراج ہو جائے اور سنا جاتا ہے کہ اس نے جاسوس بھی رکھ چھوڑے ہیں۔ زہر دے دیتے ہیں چونکہ آنجناب سب اسلام کے ممد ہیں اور اکثر اوقات اس کے ساتھ مباحثہ کرتے رہے ہیں اور سنت والجماعت کو ترقی دیتے رہے ہیں میں آپ کا خادم ہوں اور آپ کو خبر کرتا ہوں کہ شائد کسی آدمی کے ذریعہ یا دیگر ذریعہ سے آپ کو تکلیف نہ پہنچ جائے۔ خدا آپ کا محافظ ہو اور آپ کو زندہ سلامت باکرامت رکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم: ۔۔۔۔از میانوالی

راقم خط کو واضح ہو کہ مرنا جینا تو انسان کے اختیار سے باہر ہے یہ تو کوئی بڑی بات نہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دامافتادہ ایسے مضبوط جال میں جکڑے گئے ہیں کہ کوئی صورت ان کے نکلنے کی نہیں کوئی ان سے یہ تو پوچھے کہ ہم دونوں کے مرنے سے پہلے ہی اگر تم مر گئے اور تحقیق نہ کیا، تو تمہارا کیا حال ہوگا۔ یاد رکھو کسی جاسوس کے زہر دینے یا کسی مرید کے چھری مارنے وغیرہ سے اگر میں مرا تو مرزا کی دعا غلط ہو جائے گی کیونکہ اس نے لکھا ہے کہ طاعون یا ہیضہ سے مرے گا، کسی انسان کی شرارت سے نہیں۔ پس میرے دوستو! یاد رکھو: لکل اجل کتاب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۵۔۶)

کرشن قادیانی سے فیصلہ

(قیامت پر رہنے دو مگر کوئی فیصلہ باقی)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے عنایت فرما مرزا صاحب قادیانی آئے دن ہم سے فیصلہ کی نئی راہ نکالتے رہتے ہیں لیکن جب ہم فیصلہ منظور کرتے ہیں تو وہی ٹاں ٹاں فش۔ بقول شخصے

نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

آپ نے ۱۱ جولائی کے بدر اخبار میں فیصلہ کا ایک اشتہار دیا ہے جو درج ذیل ہے:

فیصلہ کی آسان راہ

ایک صاحب نے حضرت (مرزا قادیانی) کی خدمت میں ذکر کیا کہ حضور کی اس تحریر پر جو اخبار میں چھپی ہے کہ اگر ہمارے مکذب ہمارے شائع کردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام الٰہی کو کہ انی احافظ کل من فی الدار افتراء سمجھتا ہے اور یقین کرتا ہے کہ محض ہم نے اپنے دل سے یہ بات بتائی ہے اور یہ خدا کا کلام نہیں جو ہم پر نازل ہوا ہے اور صرف اتفاقی طور پر ہمارے گھر کی حفاظت ہو رہی ہے تو چاہیے کہ ہمارے مکذبین میں سے بھی کوئی ایسا الہام شائع کرے تب اس کو معلوم ہو جائے گا کہ افتراء کا کیا نتیجہ ہوتا ہے۔ اس بات کو پڑھ کر بعض مخالف یہ کہتے ہیں کہ ہم مفتری نہیں ہیں جو خدا تعالیٰ پر افتراء کریں ہم کس طرح ایسا الہام شائع کر سکتے ہیں۔ حضرت (مرزا قادیانی) نے فرمایا یہی بات ہے جو ہم ان کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر افتراء کر کے کوئی شخص بچ نہیں سکتا اگر یہ کلام ہم پر خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہ ہوتا اور ہمارا افتراء ہوتا تو اللہ تعالیٰ اس کلمہ کے مطابق ہمارے گھر کی حفاظت کیوں کرتا جب کہ ایک کلام صریح الفاظ میں پورا ہو گیا ہے تو پھر اس کے ماننے میں کیا شک ہے۔ لیکن ہم نے مخالفین کے واسطے فیصلہ کی دوسری راہ بھی بیان کر دی ہے کہ جو شخص یہ اعتقاد رکھتا ہے کہ یہ انسان کا افتراء ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افتراء ہے خدا کا کلام نہیں و لعنت اللہ علی من کذب و حی اللہ اگر کوئی شخص ایسی قسم کھاوے تو خدا تعالیٰ اس قسم کا نتیجہ ظاہر کر دے گا۔

چاہیے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب اور غزنوی صاحبان بہت جلد اس کی طرف توجہ کریں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہی اشتہار الحکم ۱۰۔ جون ۱۹۰۷ء (ص۳) میں مفصل شائع ہوا ہے جس کا جواب ہم نے مرقع قادیانی میں مفصل دیا ہے یہاں پر صرف اسی مجمل اشتہار کا جواب دیتے ہیں کہ ہم آپ کی تکذیب پر حلف اٹھانے کو طیار ہیں مگر براہ مہربانی اس حلف کے نتیجہ سے پہلے ہم کو آگاہ کر دو کیونکہ ذات شریف کی عادت ہے کہ مخالف کے حق میں ہر ایک بات کو آپ لعنت کا اثر قرار دیا کرتے ہیں۔ غضب خدا کا جناب مولوی ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت ذلت اور خواری کی پیش گوئی آپ نے کی۔ جب سرکار کی طرف سے چار مربع زمین ان کو ملی جیسی اور بھی بہت سے سفید پوشوں کو ملا کرتی ہے، تو آپ نے جھٹ سے اس کو اپنی پیش گوئی مصداق بتایا کہ بس میری پیش گوئی پوری ہوگئی کہ مولوی محمد حسین کو جو زمین ملی ہے یہ ان کے لئے ذلت ہے۔ دام افتادہ ہیں کہ ہر بات پر سبحان اللہ جل جلالہ کہنے کو تیار ہیں اسی لئے ہم ہمیشہ آپ کے حق میں کہا کرتے ہیں

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

بس جب آپ کی شرم وحیا یہاں تک ترقی کر گئی ہے کہ آپ اپنی پیش گوئی کے صدق کے لئے ایسی شرم ناک کاروائیاں کرنے سے بھی نہیں رک سکتے تو کیا عجب کہ ہمارے حلف اٹھانے کے بعد اگر ہم کو کوئی معمولی یا غیر معمولی جسمانی یا روحانی تکلیف پہنچ جائے یا جناب مولوی محمد حسین صاحب کی طرح ہم کو بھی کوئی جاگیر مل جائے، تو آپ اسی کو اپنا معیار صداقت بنالیں اس لئے بہت ضروری ہے کہ آپ ہم کو اس حلف کا نتیجہ پہلے بتلاویں اور آپ کو مشکل بھی کیا ہے جب کہ بقول آپ کے خدا نے آپ سے کہہ رکھا ہے کہ جب تو دعا کرے گا میں قبول کرونگا۔ بس دعا کیجئے کہ خدایا میرے مخالف مجھ سے اس حلف کا نتیجہ پوچھتے ہیں اور تیرا وعدہ یاد دلاتے ہیں۔ پس تو مجھ کو اس سے اطلاع دے کہ میں ان کو خبر کر دوں۔ بس یہ دو حرفہ فیصلہ ہے:

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

مرزا صاحب دیکھا نہ ہم آپ کے کیسے مخلص ہیں کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں ہم ماننے کو تیار ہیں مگر ذرہ باقاعدہ، تاکہ بعد میں کسی قسم کا شک وشبہ نہ رہے۔ باقی آپ کی یہ بڑ کہ یہ پیش گوئی ہماری سچی ہے اور ہمارے گھر کی حفاظت ہے اس کا جواب اہل حدیث مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۷ء میں بڑی وضاحت سے دیا گیا ہے اور ثابت کیا گیا ہے کہ آپ کی یہ پیش گوئی بھی گوزشتر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

مرزا صاحب کو عربی دانی اور عربی نویسی پر بڑا ناز ہے مگر افسوس ہے کہ آپ کی عربی کو جب کبھی غور سے دیکھا جائے تو ان کی عربی اروہ خوروں کی سی ہوتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے اس الہامی فقرہ کو کیسے بنا کر لکھتے ہیں

لعنت اللہ علی من کذ ب و حی اللہ

کذ ب اگر بصیغہ مجرد ہے تو غلط ہے کیونکہ اس کا صلہ علی آتا ہے جو یہاں نہیں اور اگر مزید؟ یعنی باب تفعیل سے کذّب ہے تو اس کا صلہ ب آتا ہے یوں چاہیے تھا کذ ب یو حی الیہ۔ دیکھو کذ بوا بآ یا تنا۔

اگر چہ ہم اس قسم کے مواخذات کو ایک قسم کا اوچھاپن جانتے ہیں مگر مرزا صاحب کے حق میں اس قسم کے مواخذات اسلئے کرتے ہیں کہ ایک تو خیریت سے آپ کو عربی نویسی میں معجز نمائی کا دعوی ہے اگر اس معجزہ کی تکذیب اچھی طرح پہلے ہو چکی ہے اشاعۃ السنہ میں اغلاط کی فہرست چھپی۔ ہم نے رسالہ الہامات مرزا میں آپ کے الہامی اور اعجازی قصیدہ کی دھجیاں اڑائیں جس کا جواب آج تک آپ سے نہ بن سکا۔ دوم اس قسم کی غلطی فرضی یا واقعی کہیں مرزا صاحب کے مخالفین سے ہو جائے تو آپ جھٹ اسے اپنا معجزہ بتایا کرتے ہیں جناب مولوی محمد حسین صاحب کی بابت مشہور کیا تھا کہ انہوں نے میرے کلام عجبت له پر اعتراض کیا ہے کہ له غلط ہے، حالانکہ صحیح ہے۔ پس مولوی محمد حسین ذلیل ہو گیا اور میری پیش گوئی سچی ہو گئی، اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم بھی آپ سے پوچھیں کہ آپ کی ایسی عربی نویسی سے کس کا، معجزہ ثابت ہوا ہمارے خیال میں یہ معجزہ اسی سید الانبیاء ﷺ کا ہے جن پر آپ ہمیشہ افتراء کرتے ہیں

محمد عربی کہ آبروے ہر دو سراست
کسی کہ خاک درش نیست خاک بر سر او

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۶ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۲۔۳)

❁ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب (سابق مرید مرزا) کو الہام ہوا ہے کہ ۲ جولائی سے ۱۴؟ ماہ کے اندر مرزا صاحب اس جہان سے کوچ کر جائیں گے (حقیقت میں یہ الہام مرزا صاحب کی تائید میں ہے وہ بھی تو اپنی موت کو قریب جان کر بہشتی مقبرہ کی وصیت کر چکے ہیں (آئندہ دیدہ بائد)

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲ اگست ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مرزائی اعتراض

جناب مولانا مولوی صاحب۔ السلام علیکم:

آج کل ہر ایک انسان تسلیم کرتا ہے کہ دنیا پر اللہ تعالی کا عذاب مختلف صورتوں اور رنگوں میں نازل ہو رہا ہے طاعون سے کئی گھر بے خانماں ہو گئے ہیں گھروں کا کیا ٹھکانہ ہے کئی بستیاں نیست و نابود ہوگئی ہیں اللہ تعالی قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ جب تک ہم پہلے رسول نہ بھیج لیں ہم کسی پر اپنا عذاب نازل نہیں کرتے ہیں۔ براہ مہربانی آپ اس عقدہ کو حل کر کے بندہ کی تسلی فرماویں بندہ بہت تشویش میں ہے

جواب: اس سوال کا جواب تو قرآن مجید میں بصراحت ملتا ہے غور سے سنیئے ما ارسلنا ك الا كا فة للناس خدا فرماتا ہے ہم نے تجھ کو اے نبی تمام لوگوں کے لئے بھیجا ہے یہی وجہ ہے کہ آپ کا نام خاتم النبیین ہے پس اسی رسول بلکہ خاتم الرسل کی رسالت ہر بات میں ارسال رسول کے قائم مقام ہے جو لوگ اس رسول کو کافی نہیں جانتے بلکہ اپنی رسالت کا ذبہ کا سکہ بٹھانا چاہتے ہیں قرآن مجید ان سے سوال کرتا ہے ام لم يعرفوا رسولهم فهم له منكرو ن کیا انہوں نے ہنوز اپنے رسول کو نہیں پہچانا جو اس سے منکر ہیں۔ مطلب یہ کہ رسول آ بھی آ چکا اور اس کی بے فرمانی بھی ہو رہی ہے۔ پس اور کسی رسول کی حاجت نہیں، نہ آ سکتا ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۰۷ء ص ۶)

کھلی چٹھی بنام مرزا غلام احمد قادیانی

از مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی

اڈیٹر اخبار اہل حدیث بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک مضمون انگریزی اخبار سول ملٹری گزٹ لاہور میں لکھا یا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ مسلمان خونی مہدی کے قائل ہیں اس لئے ان سے خطرہ ہے اور میں جہاد کا مخالف ہو ں میرا مرید عبد اللطیف کابل میں اسی لئے مارا گیا کہ جہاد کو منع کرتا تھا۔ اس کے جواب میں مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک مضمون اسی انگریزی اخبار میں لکھا یا جس کا خلاصہ تھا کہ تم جھوٹ کہتے ہو مسلمانوں کی کسی صحیح روایت میں ہے کہ مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مہدی جنگ کریں گے، بلکہ وہ معجزات و کرامات سے اشاعت اسلام کریں گے اور عبد اللطیف جہاد کے سبب سے نہیں مارا گیا بلکہ تمہاری نبوت کا ذبہ کی تصدیق اور حضرت مسیح کی توہین کرنے سے مارا گیا۔ اس کے متعلق مولانا محمد حسین صاحب کی یہ چٹھی بغرض درج کرنے کے آئی جو درج ذیل ہے۔

مولانا محمد حسین صاحب کے مضمون کی نسبت قادیانی اخباروں نے ہم سے بھی رائے طلب کی ہے جس کا جواب مرقع قادیانی نمبر۴ میں ہماری طرف سے نکلے گا (اڈیٹر اہل حدیث)۔

مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں:

میرے مضمون مندرجہ سول ملٹری گزٹ ۱۹ جولائی ۱۹۰۷ء سے جو تشویش (کھلبلی) آپ کی پارٹی (اہل لاہور اور قادیان وغیرہ) میں پھیل گئی مجھ کو اس کا علم ہو گیا۔

اس تشویش کی موجب آپ کی ذات اور آپ ہی کا قلم ہوا ہے آپ جانتے ہیں کہ میں مدت سے خاموش تھا آپ ہی کے آرگن الحکم کی تحریک سے میں نے ایک نصیحت نامہ ۱۷ مئی کو آپ کے نام لکھا۔ اس کے جواب میں آپ نے ۲۲ مئی کے خط میں دجل وجدل سے کام لیا اور اس کے ساتھ ایک پر از دجل وجدال کتاب حقیقۃ الوحی میرے پاس بھیج دی۔ پھر اسی پر اکتفا نہ کر کے ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء کے سول ملٹری گزٹ میں آپ نے ایک ایسا مضمون شائع کر دیا جس سے تمام مسلمانان رعایا برٹش گورنمنٹ اور گورنمنٹ کے صادق دوست ہز میجسٹی امیر افغانستان پر سخت بے رحمانہ اور غیر شریفانہ اور برخلاف واقعہ حملہ کیا جس سے کروڑوں مسلمانوں کا دل دکھایا۔

وہ خط اور یہ مضمون دیکھ کر حمیت حق اور حمایت اسلام اور ایک بادشاہ اسلام مجھے باعث ومحرک ہوئے کہ میں اس دجل وجدل پر گورنمنٹ اور اسلامی پبلک کو آگاہ کر دوں۔ اور حدیث نبوی الدین النصیحۃ للہ و رسولہ و لآئمۃ المسلمین و لعامتہم عمل میں لاؤں۔ بناء علیہ اس خط ۲۲ مئی کے جواب میں میں نے ایک کھلی چٹھی ۲۸ مئی ۱۹۰۷ء کو لکھی جو زیر طبع ہے اور اشاعۃ السنہ جلد ۲۱ میں درج ہو کر عنقریب ملاحظہ سے گذرے گی انشاء اللہ تعالی۔ اور مضمون مذکور سول ملٹری کے جواب میں ایک آرٹیکل اڈیٹر سول ملٹری گزٹ کو مخاطب کر کے شائع کیا جو ۲۱ جولائی کو مرزائی کمپنی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخص ارکان کی مجلس میں بمقام قادیان پڑھا گیا۔اس مجلس میں اس آرٹیکل کے پڑھے جانے سے وہ شور وغل پیدا ہوا جو ہرقل قیصر روم کی مجلس میں آنحضرت ﷺ کے خط پڑھے جانے سے پیدا ہوا تھا اوران لوگوں کے ہوش وحواس کواس آرٹیکل نے پراگندہ کر دیا اور لیجو پکڑیو بچالوسنبھالو کا نعرہ بلند ہوا۔کوئی کہتا سول ملٹری گزٹ میں اس کا جواب شائع ہونا چاہیے کوئی بدحواس کہتا کہ راقم آرٹیکل پر مباہلہ کا تیر چلانا یا گولہ مارنا چاہیے کوئی سراسیمہ وخوف زدہ کہتا اس کے جواب میں کچھ بھی مشتہر نہ کرنا چاہیے بلکہ کنج خاموشی اختیار کرنی چاہیے جس پر حضرت اقدس کمپنی کے افسر نے یہ فرمایا کہ اس صورت میں گورنمنٹ ہم پر بدظن ہو جائے آخر اس تجویز پر اتفاق رائے ہوا کہ پمفلٹ شائع کر کے معزز افسران گورنمنٹ کے پاس بھیج دینا چاہیے اور یہ کام مولوی محمد احسن یا حکیم نورالدین کے سپرد ہوا کہ نواب صاحب بھوپال کی تالیفات جمع کر کے ان میں سے نواب صاحب کے خیالات متعلق آمد خونی مہدی نکال کر یہ ثابت کرنا چاہیے کہ راقم آرٹیکل مذکور نے نواب صاحب کو اپنا امام وپیشوا مانا ہوا ہے لہذا یہ بھی گویا خونی مہدی کا قائل ہے۔

حاضرین مجلس میں ایک اجنبی آدمی بھی تھا اس نے کہا کہ اگر مرزا صاحب خدا کی طرف سے ہیں تو پھر وہ کیوں اور لوگوں سے رائے اور مدد لیتے ہیں، اور کیوں اس بات میں خدا تعالی سے حکم نہیں پوچھ لیتے۔اور نیز اگر وہ خدا کی طرف سے ہیں تو گورنمنٹ کی بدگمانی کی کیوں پرواہ کرتے ہیں۔مگر اس خوف زدہ حواس باختہ کمپنی نے اس اجنبی کی رائے کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور یہی رائے پاس ہوگئی کہ اس آرٹیکل کے جواب میں پمفلٹ ضرور شائع ہونا چاہیے۔خاکسار نے یہ حال سن کر پہلے اسکو زبانی ایک طالب علم راست گو کے پیغام بھیجا اور اب اس کھلی چھٹی کے ذریعہ یہ پیغام دیتا ہوں کہ اگر مولوی محمد احسن صاحب یا کسی اور صاحب مددگار مرزا جی کو میدان مقابلہ میں قلم اٹھانے اور اس آرٹیکل کے جواب میں پمفلٹ کے شائع کرنے کا حوصلہ ہو تو یہ خاکسار....اس کا مواد وسامان بہم پہنچانے کو حاضر ہے وہ تصانیف نواب صاحب سے جو رسالہ چاہیں خاکسار سے مستعار طلب کریں اور جس نمبر رسالہ اشاعۃ السنہ میں نواب صاحب کے خیالات کا بیان اوران پر بحث ہے وہ اردو انگریزی میں شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکے ہیں ان کو بارسال قیمت جو رؤساء سے لی جاتی ہے (جن میں مرزا صاحب بھی شامل ہیں کیونکہ وہ امت جدیدہ کے اعلیٰ رئیس وفرمانروا ہیں اور تمام رئیسوں کے برابر آمدنی رکھتے ہیں) ارسال کر کے طلب کریں۔ پھر پمفلٹ تیار کریں اور ثابت کریں کہ آمد مہدی کے منتظر اور معتقد سب کے سب باغی سرکار انگلشیہ ہیں اور اس کا جواب اس خادم الاسلام و المسلمین اور ایڈوکیٹ اہل حدیث سے لیں اور اس کا لطف حاصل کریں اور مزہ چکھیں اس چیلنج کے ساتھ اس کمپنی کو یہ نصیحت کرنا بھی ہمارا فرض ہے کہ وہ خام خیال اور سودائے محال کو اپنے دماغوں سے نکال پھینکیں کہ وہ اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں تمام مسلمانان معتقدین آمد مہدی کو باغی ثابت کر دیں گے اور اس میں عہدہ برآ ہوں گے۔ پندرہ برس میں پہلے ان سے اشاعۃ السنہ کے مقابلہ میں کیا ہوا جو آئندہ ہوگا لہذا اپنی خیر چاہتے ہو تو وہ اسی اجنبی کی رائے پر کاربند ہو کر بس چپ ہی ہو رہو اور اس رباعی پر عمل کرو

آنانکہ چشم بر گل تحقیق وا کنند
از ہرچہ فہم رنگ نگیرد حیا کنند
در مبحثے کہ غیر خموشی علاج نیست
پہر ہرزہ است تکیہ بچون و چرا کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۰۷ء ص ۵۔۶)

مولوی محمد احسن امروہی کے خط کا جواب

اور اڈیٹر بدر والحکم کی غلط گوئی کا ردّ باصواب

جناب مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کی آج کل خط وکتابت قادیانی پارٹی سے ہو رہی ہے مولوی صاحب موصوف نے ایک مضمون لاہور کے انگریزی اخبار میں چھپایا تھا اس مضمون سے قادیانی پارٹی بہت کھسیانی ہو رہی ہے کیونکہ جو کچھ منصوبے وہ آج تک طفل تسلیوں کی طرح دل میں ٹھانے ہوئے تھے کہ مولوی صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر کار ہماری طرف رجوع کر آئیں گے اس مضمون سے تمام ملیا میٹ ہو گئے۔ اس پر مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے مولوی صاحب کو خط لکھا کہ آپ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں تو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کو کیوں کافر نہیں کہتے حالانکہ دونوں کا دعوی یکساں ہے۔ نیز مرزائی اخباروں میں لکھا گیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب نے بھی رجوع کیا ہے جو کہتے ہیں کہ مہدی اور مسیح جنگ نہیں کریں گے ان سب باتوں کا جواب مولوی صاحب دیتے ہیں (اڈیٹر اہل حدیث)

میرے پرانے دوست مولوی محمد احسن صاحب:

میں نے آپ کا خط مورخہ ۲۲ جولائی مندرجہ بدر ۲۵ جولائی ۱۹۰۷ء کمال تعجب وافسوس سے پڑھا۔ اس خط میں آپ نے میرے مضمون ۱۶ جولائی پر (جو سول ملٹری گزٹ ۱۸ و ۱۹ جولائی میں شائع ہوا) دو ناروا الزام (ایک قطعی دوسرا شرطی) قائم کئے ہیں جن میں آپ نے علم وفہم وخدا ترسی وحق گوئی سے کام نہیں لیا۔

آپ کا قطعی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان دربارہ نجات اتباع خاتم النبیین ضروری نہیں ٹھہراتا پھر آپ نے (خاکسار کو کہتے ہیں) ان کو اس مضمون (۱۶ جولائی) میں سچا مسلمان تحریر فرمایا ہے۔

آپ کا شرطی الزام یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اپنے خط ۱۹ جولائی میں (مولوی نورالدین صاحب کے نام جو انہوں نے لکھا ہے اور وہ بدر ۲۵ جولائی میں مشتہر ہوا ہے) یقیناً وہی دعوی وہی عقاید ظاہر کئے ہیں جو مرزا صاحب نے کئے ہیں کہ، میں مسیح موعود ہوں، نبی ہوں، رسول ہوں رحمۃ للعالمین ہوں۔، وعلی ہذا القیاس جن کی وجہ سے آپ نے مرزا صاحب کو کافر مرتد اور واجب القتل قرار دیا۔ اب اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو بھی مرزا صاحب کے مانند کافر ومرتد واجب القتل سمجھتے ہیں تو لازم ہے کہ سول ملٹری گزٹ میں اسکا اشتہار کریں اور اگر آپ ڈاکٹر صاحب کو ان عقاید اور دعاوی کی نظر سے کافر ومرتد واجب القتل نہ کہیں گے تو یہ بے انصافی ہوگی اور اس صورت میں آپ کو ڈاکٹر صاحب کی بیعت وپیروی لازم ہوگی۔

الزام اول کا جواب یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب آنحضرت ﷺ کا اتباع وایمان اس شخص کے لئے جس کو آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچ چکی ہو ضروری اور شرط نجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں اور جو شخص اس سے انکار کرے اس کو جہنمی کہہ چکے ہیں اور اخبار وطن ۱۷ مئی ۱۹۰۷ء میں اس کا اشتہار کر چکے ہیں اور آپ لوگوں کے اس الزام کو محض اتہام قرار دے چکے ہیں اصل عبارت ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا صاحب میں جو نمبر ۱۲ جلد ۲۱، اشاعۃ السنہ میں درج ہو کر عنقریب شائع ہو گی ان شاء اللہ تعالیٰ (جن لوگوں نے اصل عبارت نہ دیکھی ہو جو جلد ۲۱، اشاعت السنہ کا انتظار کریں) (یا اسی پرچہ میں آئندہ صفحوں میں ڈاکٹر صاحب کا مضمون پڑھیں۔اڈیٹر اہل حدیث)

الزام دوم کا جواب یہ ہے کہ خاکسار نے مرزا صاحب کے صرف دعویٰ نبوت و رسالت وغیرہ عقاید کفریہ کو اسلامی حکم سیاسی ہز میجسٹی فرمانروائے افغانستان کا سبب و موجب قرار نہیں دیا بلکہ ان کا انبیاء علیہم السلام خصوصاً حضرت مسیح بن مریم کی توہین کرنا اور ان کو گالیاں دینا (جو رعایا اہل اسلام میں پولیٹکل جوش پھیلانے اور نقص امن عامہ خلائق پیدا کرنے کا موجب ہوتا ہے) ہز میجسٹی امیر افغانستان اور اس کی مانند دیگر خود مختار اسلامی فرمانروایان و حکام کے (نہ عوام غیر حکام کے) سیاسی حکم قتل کا موجب قرار دیا ہے

میرے اس مضمون اردو میں جو رسالہ نمبر ۱۲، جلد ۲۱ میں شائع ہوگا مرزا صاحب کو دعوائے نبوت و دیگر عقاید کفریہ کو سبب سیاسی حکم قتل نہیں ٹھہرایا اور نہ کسی پہلی تصنیف یا تحریر میں ایسا پایا گیا ہے تاکہ اس کے مطابق حکم قتل ڈاکٹر صاحب یا کسی اور مدعی و معتقد کفریات کا الزام قائم ہو سکے۔مترجم مضمون نے انگریزی ترجمہ میں آپ کے دعویٰ کو بھی شامل و داخل سبب کر دیا اور خاکسار نے اس دعویٰ نبوت کو اصل سبب حکم سیاسی مثل (توہین و دشنام دہی پیغمبر) ضمیمہ یا موید (نہ بالاستقلال) سمجھ کو اس کو ترجمہ سے نہ نکالا۔

کوئی شخص ہزار کلمہ کفر بکے پیغمبری کرے یا اور عقاید کفریہ ظاہر کرے وہ سیاسی حکم سلاطین سے قتل تب ہی کیا جاوے گا جب کہ اسکے کفریہ اقوال و افعال سے اسلام کے پولٹیکل نظام میں خلل واقعہ اور نقص امن عامہ خلائق وقوع میں آنے کا اندیشہ ہو۔

اقوال افعال و عقاید کفریہ کا موجب کفر ہونا بھی اسی صورت میں تسلیم کیا جاسکتا ہے کہ ان عقائد کا معتقد اور ان دعاوی کا مدعی عمداً و عناداً ایسے عقاید کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار و ارتکاب کرے اور اگر وہ اس میں کوئی غلطی کرے، یا لاعلمی و اصول احکام اسلام سے ناواقفی کی وجہ سے اس کا مرتکب و معتقد ہو گیا ہو، یا نفس کا دھوکہ کھا جائے اور حدیث النفس کو وحی الٰہی سمجھ کر مدعی نبوت یا رسالت بن بیٹھے یا اور کفریات بکنے لگے یا شطحیات زبان پر لاوے تو باوجودیکہ اس کے افعال و اقوال وعقاید کو کفر قرار دیا جائے گا اس شخص پر یقیناً فتوی کفر نہ لگایا جائے گا جب تک کہ اصول اسلام سے اس کا جحود وانکار وتکذیب ثابت نہ ہو۔ اس کی تفصیل ہمارے مضمون کفر وکافر میں بضمن جلد ۴۔ اشاعۃ السنہ مطبوعہ ۱۸۸۱ء اور ریویو براہین احمدیہ میں بضمن جلد ۷ مطبوعہ ۱۸۸۴ء میں ہو چکی ہے اور کسی قدر اس کا تتمہ ہماری کھلی چٹھی بنام مرزا مندرجہ نمبر ۱۲ جلد ۲۱ میں بیان ہوا ہے جو عنقریب ہدیہ ناظرین ہوگا ان شاء اللہ تعالی

بناء علیہ ڈاکٹر صاحب اس وقت تک بعض ان دعاوی کے ساتھ جو دعاوی مرزا صاحب کے ہم رنگ و ہم سنگ بقول آپ کے ان سے سرزد ہو رہے ہیں ان تاویلات کے ساتھ فتوی کفر سے بچ سکتے ہیں جیسے مرزا صاحب ان کا موجودہ حال کھل جانے سے پہلے ریویو براہین احمدیہ میں بچا لئے گئے تھے اور بعض دعاوی میں وہ فتوی کفر سے بایں وجہ بچ سکتے ہیں کہ اصول و مسائل اسلام سے ناواقفی کے سبب حدیث النفس کو وحی الٰہی سمجھ کر انہوں نے وہ دعاوی کئے ہیں نہ جحوداً و عناداً و تکذیباً بشریعۃ الحمدیہ کما ثبت ذلک کلہ بالشواھد الواضحۃ و التجارب الکاملۃ من صاحبکم المتنبی القادیانی

القصہ ڈاکٹر صاحب نے اگر ایسے دعاوی کئے ہیں تو وہ ابتدائی درجہ میں ہیں اور اجتہاداً بعض کلمات کفریہ زبان یا قلم میں لائے ہیں اور مرزا صاحب انتہائی درجہ پر پہنچ چکے ہیں اور جحوداً عناداً الزام کفر پر جمے ہوئے اور ڈٹے ہوئے ہیں شتان بینھما لہذا ڈاکٹر صاحب قبل از استکشاف اعتقاد و فہمائش و تحقیق وعرض وتاویل اس فتوی کے محل نہیں ہو سکتے جو ہندوستان و پنجاب کے صدہا علماء نے مرزا صاحب کے جحود وعناد کو ان کی تصانیف وتقاریر اور شبانہ روزی بست سالہ اقوال وافعال سے ثابت ومحقق کر کے ان پر لگایا ہوا ہے ومع ہذا ہم ڈاکٹر صاحب سے اس باب میں خط وکتابت کریں گے اور امید ہے کہ اگر انہوں نے دعوی رسالت و مسیحائیت کیا بھی ہوگا اور مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے ایک خلیفہ چراغ دین جمونی کی (جو آپ ہی کے نقش قدم کی پیروی کر کے پہلے ملہم بن بیٹھا تھا پھر آخر کو آپ سے منحرف و مرتد ہو گیا تھا) طرح آپ ہی کے فیض سے اپنے خیال میں ملہم ہو گئے ہیں اور اپنے احادیث النفس کو الہامات الہیہ سمجھ بیٹھے ہوں تو وہ ہمارے اس مضمون اور کھلی چٹھی کو پڑھ کر ان دعاوی سے دست بردار ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالی۔ اور اگر وہ بھی مرزا صاحب کی طرح آخر کھل کھیلے اور باوجود فہمائش دعوی نبوت و مسیحائیت پر مصر رہے تو محکمہ عالیہ شریعت محمدیہ سے بواسطہ اس کے خادم اشاعۃ السنہ النبویہ کے ان پر بھی وہی فتوی لگایا جائے گا جو مرزا صاحب پر لگایا گیا ہے ان شاء اللہ تعالی

حضرات اڈیٹران بدر والحکم: آپ لوگوں نے جو کچھ بدر ۲۵ جولائی والحکم ۳۰ جولائی میں لکھا ہے محض غلط اور برخلاف واقع ہے آپ لوگوں نے اس میں خود دھوکہ کھایا یا دیدہ دانستہ اوروں کو دھوکہ دینا چاہا ہے۔

مضمون سول میں میرا سابق اعتقاد سے رجوع کرنا تب ثابت ہوتا جب کہ اس سے پہلے میں کسی تحریر یا تصنیف میں یا کسی مجلس میں اس مضمون کے برخلاف اپنا اعتقاد ظاہر کر چکا ہوتا حالانکہ میں نے کسی تھڑیر میں یا زبانی تقریر میں کبھی اس اعتقاد کا اظہار نہیں کیا کہ حضرت مسیح بن مریم اور ان کے رفیق امام مہدی آئیں گے تو تلوار چلائیں گے اور دین اسلام کو بزور شمشیر پھیلائیں گے (اسلام بزور شمشیر پھیلانے کے معنی یہ ہیں کہ کافروں کو تلوار دکھا کر دھمکایا جائے کہ یا تو اسلام قبول کرو یا قتل۔ اس قسم کی جنگ تو بیشک کبھی کسی نبی نے نہیں کی اور مولوی صاحب کو اسی سے انکار ہے.... اڈیٹر اہل حدیث) جو آج تک کسی ہادی اسلام سے نہیں ہوا۔ نہ بانی اسلام ﷺ سے اور نہ ان کے خلفائے قائم مقام سے۔ اگر میرے اعتقاد سابق کی نسبت آپ کا یہ دعوی ہے تو بنقل میرے صریح کلام کے اس دعوی کا ثبوت آپ لوگوں کے ذمہ ہے اور اگر آپ لوگوں نے اپنے غلط اجتہاد سے یہ خیال و قیاس کر لیا ہے کہ چونکہ خاکسار اہل حدیث ہے اور احادیث صحیحہ کا فیصلہ اس کا عین مذہب و اعتقاد ہوتا ہے اور احادیث صحیحہ میں حضرت مسیح و امام مہدی کا بزور شمشیر اسلام پھیلانا اور کافروں پر تلوار چلا کر ان کو مسلمان بنانا آچکا ہے لہذا خاکسار کا یہی اعتقاد ہو گا، تو اس صورت میں آپ لوگوں کا اس خیال و قیاس میں صادق ہونا (جس کا اخبار بدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جا بجا، بدر صدق ،لکھ کر دعوی کیا گیا ہے اور حکم ہونے کے لئے تو راستی لازم ہی ہے) تب ہی مسلّم ہو گا جب کہ آپ ایسی احادیث صحیحہ کو اپنے اخباروں میں مشتہر کر دیں جن میں یہ بیان ہو کہ حضرت مسیح و امام مہدی بر خلاف سیرۃ نبوی و خلفاء راشدین بزور شمشیر اسلام پھیلائیں گے اور زمین میں خونریزی کر کے کافروں کو مسلمان بنائیں گے۔

جس قدر احادیث صحیحہ اس مضمون کی آپ صاحبان پیش کریں گے اسی قدر بحساب فی حدیث ایک اشرفی انعام پائیں گے۔ مگر اس میں یہ شرط ملحوظ رکھنے کے لائق ہے کہ جو حدیث پیش کریں وہ صحیح ہو جس کا معیار ابن الصلاح وغیرہ آئمہ حدیث نے یہ بیان کیا ہوا ہے کہ وہ حدیث کسی کتاب التزام الصحت میں (جیسے بخاری مسلم میں) پائی گئی ہو یا کسی امام حدیث نے اس کو صحیح کہا ہو۔ صرف کسی ایسی کتاب میں جو ملتزم الصحۃ نہ ہو (جیسے کتاب ترمذی وسنن ابی داؤد وغیرہ ہیں) اس حدیث کا پایا جانا کافی نہیں کتب حدیث اور کلام آئمہ حدیث تک پہنچنا آپ لوگوں کو مشکل ہو گا لہذا آپ کے لئے مناسب ہے کہ ایسی حدیث پیش کرنے سے پہلے اپنے ہی امام مہدی زمان اور متنبّی قادیانی کے رسالہ حقیقت المہدی کے ٹائٹل پیج کا صفحہ ۲ ملاحظہ کر لیں جس میں اس قسم کی جملہ احادیث کو غیر صحیح و موضوع قرار دیا۔

اگر اس مضمون کی حدیث آپ لوگوں کو نہ ملے تو اپنے اس خیال غلط اجتہاد کو واپس لے لیں اور اپنے اخباروں میں صاف یہ اقرار مشتہر کر دیں کہ ہم نے جو اڈیٹر اشاعۃ السنہ پر رجوع کا الزام لگایا ہے وہ صحیح نہیں غلط ہے اور غلط فہمی پر مبنی ہے اس الزام رجوع سے ہمارا خود رجوع ہے۔

یہی جواب ان علماء کی طرف سے ہے جن سے آپ لوگوں نے اس رجوع کی بابت استفسار کیا ہے (ہمارا جواب مرقع قادیانی نمبر۴ بابت ستمبر ۱۹۰۷ء میں ملے گا۔ اڈیٹر) ازانجملہ جو صاحب اس خاکسار کو اپنا ایڈوکیٹ (وکیل) تسلیم کر چکے ہیں ان کی طرف سے مجھے یہ کہنے کا حق ہے آپ لوگوں نے ان کی کسی تصنیف یا تحریر میں ان کا پرانا یہ اعتقاد دیکھا ہے کہ حضرت مسیح و امام مہدی تلوار چلانے او دنیا میں خون بہانے آئیں گے و ازانجملہ جو حضرات مجھے اپنا وکیل نہیں سمجھتے وہ جو جواب چاہیں دیں مگر ان کی خدمت میں مجھے اس قدر عرض کرنے کا حق ہے کہ وہ حضرات جب تک میرا مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانی مسیح اوران کا رفیق مہدی،

جوعنقریب (اشاعۃ السنہ کی اشاعت کاعنقریب بھی و نراہ قریباً کی مانند ہے اس لئے انتظار شاق ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) جلد۲۲ ۔ اشاعۃ السنہ میں شائع ہونے والا ہے ملاحظہ فرمالیں اس درخواست وسوال کا کوئی جواب نہ دیں ۔ان کے حق میں یہی آسان اور مناسب ہے کہ وہ بھی اس سوال کی جواب دہی کیلئے خاکسار ہی کو وکیل کرلیں ۔اس زمانہ میں اور آج کل کے جھگڑالوؤں سے وکیلوں ہی کے ذریعہ سے اچھی طرح بھگتان ہوتا ہے۔

اورمرزائی پارٹی اور دیگر اہل مذاہب باطلہ جدیدہ کی نبض شناسی اور جواب دہی میں جو ملکہ اشاعۃ السنہ کو حاصل ہے وہ دوسروں کو کم حاصل ہے ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء

مولوی محمد احسن صاحب آپ حسب وعدہ اس جواب کو اخبار بدر وغیرہ میں مشتہر کردیں۔

اڈیٹر صاحبان ۔آپ بھی اپنا فرض منصبی ادا کریں اور اس مضمون کو درج اخبار کردیں ۔ابوسعید محمد حسین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔اگست ۱۹۰۷ءص ۶۔۹)

مرزا قادیان اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان

چندروز ہوئے ڈاکٹر صاحب نے ایک خط متضمن اپنے الہامات کا حکیم نور الدین صاحب کے دریافت کرنے پرحکیم صاحب کو لکھا تھا اس خط میں چونکہ ڈاکٹر صاحب دو بڑے غضب کئے تھے ایک مسیح کا نام اپنے لئے بتایا تھا جس پر مرزا صاحب اوران کے حواریوں کو طیش آنا لازمی تھا کہ ہیں ہم تو اتنی مدت تک لعن طعن سن کربھی مسیحیت میں کامل نہ ہوئے تو کون ہے کہ ہماری برابری کرے ۔ دوسرا غضب یہ کیا کہ ان الہاموں میں ایک الہام مرزا صاحب کی موت کا بھی تھا کہ ۲ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ کی مدت میں تشریف لے جائیں گے یک نہ شد دو شد۔اس لئے اس خط کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اخباروں میں آج کل بڑے زور شور سے بحث ہوتی ہے نیچے کی مراسلت مع جواب بھی اسی کے متعلق ہے (اڈیٹر اہل حدیث)

مکرم بندہ ڈاکٹر عبدالحکیم:

السلام علیکم کل مجھ کو مولوی عبداللہ خان احمد ریلوے سٹیشن پٹیالہ پر ملے انہوں نے بتلایا کہ ڈاکٹر عبدالحکم خان نے مسیح اور رسول ہونے کا دعوی کیا ہے۔ پہلے تو وہ اپنے فرزند کو مسیح بتلاتے تھے اب خود بن گئے ہیں اپنے آپ کو رسول بھی کہتے ہیں اخبار بدر میں خود ان کا خط موجود ہے۔

آج میں نے اخبار بدر مورخہ ۲۸ جولائی پڑھا اس میں آپ کے ۸۔ الہام چھپے ہیں جن میں سے یہ چار الہام ہیں:

۲۔و ما ارسلناك الّا رحمة للعالمين۔

۳۔ انك لمن المرسلين۔

۶۔انا ارسلناك بالحق بشيراً و نذيراً و لاتسئل عن اصحاب الجحيم

۷۔ دجالی فتنہ میرے ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔

اسکی بابت یہ سوالات ہیں: کیا الہام نمبر ۲ کے موافق آپ اپنے آپ کو رحمة للعالمين سمجھتے ہیں۔

کیا الہام نمبر ۳ کے موافق آپ اپنے کو مرسل جانتے ہیں۔

کیا الہام نمبر ۶ کے موافق آپ اپنے آپ کو رسول حق اور بشیر و نذیر جانتے ہیں۔،

الہام ۷ میں دجالی فتنہ سے مراد آپ کی کون فتنہ ہے اور مسیح ہونے سے آپ کی کیا مراد ہے۔ کیا جس آنے والے مسیح کی بشارات احادیث میں ہیں آپ وہی مسیح ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی مسیح ہونے کا دعوی کرتے ہیں کیا آپ مہربانی سے مطلع فرماویں گے کہ اس الہام کے صحیح معنی کیا ہیں۔

آپ نے مولوی نور الدین صاحب کو یہ فقرہ بھی لکھا ہے کہ گالیاں نکالنا تو ملعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا۔ اس فقر میں خدا کا مسیح اور مرسل رسول کی مراد کیا آنے خود اپنی ذات سے لی ہے یا یہ فقرہ حسب معتقدات مولوی نورالدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب تعریفاً لکھا گیا ہے۔

اڈیٹر اخبار بدر نے مولوی محمد حسین صاحب اور اڈیٹر پیسہ اخبار کو ان دعاوی پر روشنی یا تاریکی ڈالنے کے لئے متوجہ کیا ہے لیکن میں نے یہ بہتر سمجھا کہ خود آپ ہی سے اس کے متعلق دریافت کرلیا جائے صاحب البیت ادری بما فیہ۔

نیاز مند محمد سلیمان عفی عنہ از پٹیالہ

رفیق ربانی قاضی محمد سلیمان صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ:

رات میں نے ایک خواب میں دیکھا کہ آپ ایک کوچ پر بیٹھے ہیں اور ساتھ ہی میں بیٹھا ہوں آپ ایک حدیث صحیح سے میری تصدیق فرما رہے ہیں۔ پس آپ میرے رفیق ہیں۔ آپ کے خط کا جواب اس تحریک آسمانی کے بعد عرض کرتا ہوں

۱۔ و ما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین۔ اس میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی جو کل عالم پر لعنتیں برساتا ہے، فطرت اللہ کو لعنت قرار دیتا ہے، حقیقی رحمۃ للعالمین محمد ﷺ کی نسبت لکھتا ہے کہ انہوں نے زمین کو خون سے بھر دیا اور خون کی نہریں چلا دی ہیں اور دنیا کی تباہی کو اپنے لئے عید قرار دیتا ہے وہ میرے مقابلہ میں فنا ہو جائے گا اور دجالی فتنہ پاش پاش۔

۲۔ انک لمن المرسلین، اس میں یہ بشارت ہے کہ تبلیغ حق میرے ہاتھ سے عین سنن انبیاء اور منشائے ایزدی کے مطابق ہوگی۔ اللہ کریم کی محبت ولایت نصرت اور ہدایت میرے شامل حال ہوگی۔

۳۔ انا ارسلناک بالحق بشیراً و نذیراً .... اس کی تعبیر وہی ہے جو نمبر۲ میں بیان ہو چکی۔

۴۔ دجالی فتنہ سے مراد مرزائے قادیانی کا فتنہ ہے مسیح کے مبارک نام میں یہ بشارت ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف سے ہلاک ہو جائے گا۔ میں یقیناً جانتا ہوں اور خداوند عالم کی طرف سے بھی بار بار یہی علم ملا ہے کہ محمد ﷺ خاتم النبیین وسید المرسلین ہیں آپ کے بعد جو کوئی شخص نبی یا رسول ہونے کا دعویٰ کرے وہ کذاب اور دجال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے قرآن مجید پر تمام مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی فلاح منحصر ہے جب تک وہ قرآن مجید سے غافل ولا پرواہ ہیں اس وقت تک ان کا نہ دین درست ہوسکتا ہے نہ دنیا۔ نمبرا، ۲، ۳ کے الہامات کی میں یہ بھی تاویل سمجھتا ہوں کہ قرآن مجید کی تبلیغ میرے ہاتھ سے سرانجام پذیر ہوگی مجھ کو الہام ذیل ۱۸۹۸ء میں ہوا تھا جب کہ میں نارنول میں تھا

انا ارسلناك بالحق بشيراً و نذيراً و لا تسئل عن اصحا ب الجحيم۔

اس الہام کے بعد مجھ کو رب العالمین نے یہ توفیق عطا فرمائی کہ مفتاح القرآن، تذکرۃ القرآن، اور تفسیر القرآن میرے قلم سے شائع ہوئے۔ تفسیر القرآن انگریزی میں بھی شائع ہوسکی۔ پس میری مسیحیت اور رسالت کی یہی تاویل ہے کہ دجال قادیانی میرے خلاف میں ہلاک ہو اور تبلیغ قرآنی سے مجھ سے ہو سکے۔ انبیاء علیھم السلام تو دنیا سے گذر چکے ہاں ان کے بروز اور مثیل تا قیامت رہیں گے تا کہ کشف اور رؤیائے صادقہ نبوت رسالت الہام ایک رفت گزشت قصہ نہ بن جائیں میرا عقیدہ ہے کہ وحی منقطع ہوچکی اور اب محض مبشرات باقی ہیں بس۔

میں نے جو فقرہ لکھا تھا کہ گالیاں نکالنا تو لعون کا کام ہے نہ کہ خدا کے مسیح اور مرسل کا، اس میں مسیح اور مرسل کے الفاظ سے یہی مراد ہے کہ خداوند عالم نے مجھ کو ان پاک ناموں میں ہلاکت دجال اور تبلیغ قرآن کی بشارت دی ہے تمام مسلمان اپنی اولاد کے نام انبیاء کے نام پر اس نیت سے رکھتے ہیں کہ ان کے مبارک نام موجب برکت وسعادت ہوں اور وہ اعمال واخلاق میں ان سے مشابہت پیدا کریں جب اللہ کریم کسی مومن کا نام مسیح یا محمد یا ابراہیم یا عیسیٰ یا موسیٰ رکھتا ہے تو اس سے مراد یہ ہے کہ اس کو ان کی صفات اور برکت سے حصہ مل چکا یا مل جائے گا پس جو نام اسلام میں جائز ہیں وہ خدا کے لئے کیوں حرام یا قابل اعتراض ہوگئے۔

والسلام الراقم محمد عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ۔ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۷ء

اڈیٹر اہل حدیث: گو آپ نے اپنی مراد واضح کر کے بتادی لیکن چونکہ مسلمان پہلے ایک دفعہ ایسے الفاظ و القاب سے ڈنگ کھا چکے ہیں اس لئے ان کا چونکنا واجبی ہے بہتر ہے کہ ایسے القاب اگر آپ کو الہامی بھی ہوں تو ان سے جو مدعا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصود ہو ان الفاظ کو پبلک میں شائع کیا کریں۔ اس مضمون کے متعلق ہم نے مرقع قادیانی میں ذرہ تفصیل سے بحث کی ہے جو یکم ستمبر ۱۹۰۷ء کو شائع ہو گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ اگست ۱۹۰۷ء ص ۹۔۱۰)

قادیانی دجاجلہ کی وفاداری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی بھی عجائبات روزگار سے ہیں آپ کی دور اندیشی آپ کی نازک خیالی، اللہ اللہ! پرنس بسمارک اور مسٹر گلیڈ سٹون کو بھی ماند کرتی ہے۔ ایک زمانہ تھا کہ گورنمنٹ نے طاعون کی شدت کو روکنے کے لئے ٹیکہ تیار کرنے کا حکم کیا جس کے فوائد بھی بتلائے تھے اور ترغیب بھی دی تھی مگر ہمارے مرزا صاحب نے اس کی مخالفت کرتے ہوئے لکھا تھا:

ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکہ کراتے۔ اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے۔ سو اس نے بھی مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہو گا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہو جائے گا، وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے۔

اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہو گا تا کہ وہ قوموں میں فرق کر کے دکھلاوے (فرق تو خوب کیا کہ دائیں مونچھ کے بال اڈیٹر البدر ہی کو طاعون نے قادیان میں شکار کیا۔ اڈیٹر اہل حدیث) لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں اس کے لئے مت دل گیر ہو۔

یہ حکم الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کیلئے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے گھر کی چار دیواری میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں (کشتی نوح)
اور اس دعوی کی دلیل میں آپ نے شروع مضمون ہذا پر آیت قرآنی لکھی تھی:
لن یصیبنا ا لا ما کتب الله لنا (یعنی ہم کو وہی تکلیف پہنچے گی جو خدا نے لکھ دی ہے)
لیکن آج کل جونہی گورنمنٹ کے تیور بدلے تو آپ کو خیال ہوا کہ آج کل تو ذرہ سی مخالفت پر بھی بدگمانی ہوتی ہے ادھر ملک معظم نے بھی طاعون کے متعلق توجہ فرمائی ہے تو آپ نے جھٹ سے اشتہار مندرجہ ذیل شائع کیا، جو یہ ہے:

تمام مریدوں کے لئے عام ہدایت

مجھے معلوم ہوا ہے کہ جناب وائسرائے گورنر جنرل ہند اس تجویز کو طاعون کے لئے پسند فرماتے ہیں کہ جب کسی گاؤں یا شہر کے کسی محلّہ میں طاعون پیدا ہو، تو یہ بہترین علاج ہے کہ اس گاؤں یا اس شہر کے اس محلّہ کے لوگ جن کا محلّہ طاعون سے آلودہ ہے، فی الفور بلا توقف اپنے اپنے مقام کو چھوڑ دیں، اور باہر جنگل میں کسی ایسی زمین میں جو اس تاثیر سے پاک ہے، رہائش اختیار کریں۔

سو میں دلی یقین سے جانتا ہوں کہ یہ تجویز نہایت عمدہ ہے۔ اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو، تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالی سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔ عذاب کی جگہ سے بھاگنا انسان کی عقل مندی میں داخل ہے۔

کتب تاریخ میں لکھا ہے کہ جب خلیفہ دوم حضرت عمرؓ فتوحات ملک شام کے بعد اس ملک کو دیکھنے کے لئے گئے تو کسی قدر مسافرت طے کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ اس ملک میں سخت طاعون کا زور ہے۔ تب حضرت عمرؓ نے یہ بات سنتے ہی واپس جانے کا قصد کیا اور آگے جانے کا ارادہ ملتوی کر دیا۔ تب بعض لوگوں نے عرض کی یا خلیفۃ اللہ! کیوں آپ ارادہ ملتوی کرتے ہیں۔ کیا آپ خدا کی تقدیر سے بھاگتے ہیں۔، تو انہوں نے فرمایا کہ ہاں میں ایک تقدیر سے بھاگ کر دوسری تقدیر کی طرف جاتا ہوں۔ سو انسان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں چاہیے کہ دانستہ ہلاکت کی راہ اختیار کرے۔

خوب یاد رکھو کہ جو کچھ یہ گورنمنٹ عالیہ کر رہی ہے اپنی رعایا کی بہبودی کے لئے کر رہی ہے۔اور رعایا کی جان کی حفاظت کے لئے اب تک کئی لاکھ روپیہ ضائع ہو چکا ہے اس شخص جیسا کوئی نادان نہیں کہ جو گورنمنٹ کے کاموں کو بدظنی سے دیکھتا ہے۔

سوائے میری جماعت! تم اطاعت کرنے میں سب سے پہلے اپنا نمونہ دکھاؤ، اسی میں تمہاری بہتری ہے۔تم اب خدا کے فضل سے چار لاکھ کے قریب ہو اور تمہارا نمونہ بہتوں کی جان کو بچائے گا۔ میں تمہیں حکم کرتا ہوں کہ اگر تمہارے کسی شہر میں خدانخواستہ یہ وبا ظاہر ہوجائے تو سب سے پہلے تم اس زمین کو چھوڑ دو جو طاعون سے آلودہ ہے۔ ہاں میں اسی قدر پر کفایت نہیں کرونگا کہ تم اس زمین کو چھوڑ دو بلکہ اے خدا کے بندو! میں اس بات سے بھی تمہیں اطلاع دیتا ہوں کہ کہ طاعون خود بخود اس ملک میں نہیں آئی بلکہ اس خدا کے ارادہ اور حکم سے آئی ہے جس کے حکم کے ماتحت ذرہ ذرہ زمین و آسمان کا ہے۔اور مجھے معلوم کرایا گیا ہے کہ کثرت گناہوں کی وجہ سے وہ تمہارا خدا اہل زمین پر ناراض ہے۔سو تم توبہ اور استغفار کو لازم حال رکھو۔ اور جیسا کہ تم اس زمین کو چھوڑو گے جو طاعون سے آلودہ ہے ایسا ہی تم ان خیالات کو بھی چھوڑ دو جو گناہوں سے آلودہ ہیں۔

اے میری جماعت میں ہمیشہ تم میں نہیں رہونگا۔ یہ میرے کلمات یاد رکھو کہ کوئی حادثہ زمین پر ظاہر نہیں ہوتا جب تک کہ آسمان پر پہلے قرار نہ پالے۔ سو وہ خدا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے اس سے ڈرو اور ایک سچی تبدیلی پیدا کرلو تا تم عذاب سے بچائے جاؤ اور یاد رکھو کہ یہ طریق شوخی اور شرارت کا طریق ہے کہ جس گورنمنٹ کے ماتحت تم امن سے زندگی بسر کر رہے ہو اور اس کی عنایات کو آزما چکے ہو،تم اس پر بدگمانی کرو، یا اس کے حکم کے مطابق نہ چلو۔اور تمہاری یہ بدقسمتی ہوگی کہ اس کے ان احکام سے جو سراسر تمہاری بھلائی کے لئے ہے مجھے ضرورت نہیں کہ گورنمنٹ کی خوش آمد کروں کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی آقا ہے جس کا میں نے دامن پکڑا ہے۔ وہی جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس وقت تک کہ میں مروں کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہوں گا۔ مگر اس بات کو کیونکر چھپایا جائے کہ درحقیقت یہ گورنمنٹ ہمارے لئے ایک محسن گورنمنٹ ہے اور بجز اس کے کہ اس گورنمنٹ کے سایہ میں امن سے زندگی بسر کریں ہمارے لئے ایک بالشت بھی ایسی زمین نہیں جو ہمیں پناہ دے سکے۔ سو جس خدا نے ہمارے آرام اور امن کے لئے اس گورنمنٹ کو منتخب کیا ہے اس کے ہم ناشکر گذار ہوں گے اگر اس گورنمنٹ کا شکر ادا نہ کریں۔ اور اگر میں اس رائے میں غلطی کرتا ہوں تو مجھے بتاؤ کہ اگر ہم اس گورنمنٹ کے ملک سے علیحدہ ہو جاویں تو ہمارا ٹھکانہ کہاں ہے۔ تم سن چکے ہو کہ ہمارے مخالف مولوی جن کے ہم زبان اس ملک میں اور دوسرے ملکوں میں کروڑ ہا انسان ہیں، صد ہا رسالوں اور اشتہاروں اور اخباروں میں ہماری نسبت کفر کے فتوے شائع کر چکے ہیں اور نیز واجب القتل ہونے کی نسبت فتوی دے چکے ہیں۔ بلکہ گذشتہ دنوں میں مولوی ابو سعید محمد حسین بٹالوی جو موحدین کا ایڈوکیٹ کہلاتا ہے، اور ایک اور صاحب سید محمد نام بھی فتوے ہمارے واجب القتل ہونے کا اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ میں شائع کر چکے ہیں۔ اب بتلاؤ کہ اس گورنمنٹ کے سوا تمہارا گذارہ کہاں ہے اور کون سی اسلامی سلطنت تمہیں پناہ دے سکتی ہے۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور سچے دل سے اس گورنمنٹ کی اطاعت کرو اور کسی صلہ کی بھی خواہش نہ کرو کیونکہ یہ صلہ تھوڑا نہیں ہے کہ تمہاری عزت اور جان کا محافظ خدا تعالی نے اسی گورنمنٹ کو ٹھہرایا ہے۔

یہاں اپنی جماعت کی اطلاع کے لئے اس قدر اور بڑھا دینا بھی ضروری ہے کہ گورنمنٹ نے بڑی مہربانی سے یہ ارادہ کیا ہے کہ جو لوگ ان تجاویز پر عمل کریں ان کو ہر طرح سے مدد دے اور ان کی سہولت کے لئے انتظام کرے۔ اسلئے ہم یہ بھی امید کرتے ہیں کہ ایسے اضلاع میں جیسے سرحدی اضلاع ہیں جہاں باہر میدانوں میں نکلنے میں جانوں کا خطرہ ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصاً احمدیوں کوجن پر مولوی لوگ قتل کا فتویٰ دے چکے ہیں گورنمنٹ اس انتظام کے علاوہ جو دوسری جگہ اس نے مالوں کی حفاظت کے لئے کرنے کا ارادہ کیا ہے ایسے مقامات پر لوگوں کی جانوں کی حفاظت کا بھی انتظام کرے گی پس جو لوگ باہر نکلیں انہیں چاہیے کہ گورنمنٹ میں ایسی درخواست کریں کہ گورنمنٹ ان کی جانوں اور مالوں کی محافظت کا کافی انتظام کرے۔

خاکسار مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود ۲۲۔اگست ۱۹۰۷ء

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس مضمون میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حسب عادت شریفہ کئی ایک جھوٹ بولے ہیں حتی کہ پیغمبر ﷺ پر بھی بہتان لگایا ہے۔کوئی ان بھلے مانسوں سے پوچھے کہ گورنمنٹ کی ہر تجویز اچھی ہوتی ہے تو تم نے کشتی نوح میں ٹیکہ کی مخالفت کیوں کی تھی جو مندرجہ بالا عبارت سے ظاہر ہوتی ہے۔

مرزائیو! بتلا سکتے ہو یہ اختلاف رائے کیوں ہے خدارا اس بڈھے میاں سے اتنا تو پوچھو کہ ان حضرت نے ٹیکہ کے منع پر جو آیت لن یصیبنا لکھی ہے، کیا اب وہ منسوخ ہوگئی ہے۔افسوس ہے تمہارے اور تمہارے ان مولویوں کے حال پر جن کے ناموں کے ساتھ مرزا جی بڑے بڑے لمبے چوڑے القاب لگایا کرتے ہیں۔ان کا صرف یہی فرض ہے کہ جو کچھ مرزا کے منہ سے نکلتا ہے اس پر آمنا و صدقنا کہہ دیتے ہیں اتنا حوصلہ نہیں کہ مرزا قادیانی سے ان کے فتوے کی دلیل ہی پوچھیں تاکہ اتّخذوا احبارھم، کی وعید شدید سے نکل جائیں۔

گورنمنٹ کی بے جا خوش آمد، مرزا صاحب کسی سرکاری خطاب کی امید پر کرتے ہیں تاکہ کسی طرح سے آپ کا وہ الہام سچا ہو جو آپ نے یکم ستمبر ۱۹۰۲ء کو ضمیمہ تحفہ گولڑویہ میں شائع کیا تھا کہ:

ایک عزت کا خطاب۔ایک عزت کا خطاب۔

لك خطاب العزت۔ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا (ص ۲۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی بابت ہم بھی گورنمنٹ کے حضور سفارش کرتے ہیں کہ آپ کو کسی ایسے خطاب سے معزز کرے جو آج تک کسی کو نصیب نہ ہوا ہو۔ ہماری سفارش اگر قبول ہو تو ہم آپ کے لئے خناس کا خطاب بہت ہی موزوں پاتے ہیں:

گر قبول افتد زہے عز و شرف

مگر افسوس ہے کہ آپ اس خوش آمد کرنے میں بحکم حبك الشيء يعمي و يصم یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ پیغمبر ﷺ پر بھی آپ نے افترا کیا۔ کیوں نہ ہو

بازی بازی باریش بابا بازی

آپ لکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو ان لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف شہر کو چھوڑ دیں ورنہ خدا تعالیٰ سے لڑائی کرنے والے ٹھہریں گے۔

اس بیان میں آپ نے اپنی دجالیت کا کامل ثبوت دیا ہے حضور ﷺ کا ارشاد تو بخاری کی روایت سے یہ ہے:

ا ذا سمعتم با الطاعو ن بار ض فلا تد خلوها، و اذا وقع بار ض و انتم بها فلا تخر جوا منها (صحيح بخاری حد يث نمبر ۵۷۲۸)

یعنی طاعون جب کسی ملک میں ہو تو تم وہاں نہ جاؤ اور اگر تمہارے مقام میں ہو تو تم بھاگنے کی نیت سے وہاں سے نہ نکلو۔

مرزائیو! تم سے تو امید نہیں کہ تم اس حضرت سے پوچھو کہ یہ حدیث جو ذات شریف نے بتلائی ہے کس کتاب میں ہے کیونکہ تمہارا تو اصول ہی یہ ہے:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

مگر اتنا تو کرو کہ حضرت موصوف کی خدمت میں اہل حدیث کی طرف سے تقاضا کرو کہ آپ کی یہ حدیث سوائے ایٹ البحر کے کس کتاب میں ہے بتلا نے پر سوا پانچ پیسہ انعام لو۔

خلیفہ دوم نے بھی اسی ہماری منقولہ حدیث پر عمل کیا تھا کیونکہ حدیث مرقوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جیسا طاعونی جگہ سے نکلنا منع ہے طاعونی مقام میں جانا بھی منع ہے اسی لئے حضرت عمرؓ نے وہاں جانے کا ارادہ فسخ فرمایا۔ باقی رہی آپ کی چار لاکھ فوج سو اس کا جائزہ بھی ہم کبھی لیں گے اور دکھائیں گے کہ کس ہوشیاری سے آپ کے اخبار ایک ایک نام کو متعدد دفعہ دکھاتے ہیں یاد رکھو: من انداز قدت را مے شناسم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۱۔۳)

مرزا قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک دفعہ مجھ کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا میں آپ سے مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہوں مگر یہ بتلاؤ کہ اس مباہلہ کا اثر کیا ہوگا؟

آپ کا دعویٰ ہے کہ میں جب دعا کروں میری دعا قبول ہوتی ہے مجھے خدا نے کہا ہے جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ ہے۔ پس آپ خدا سے دعا کر کے اس بات کا پتہ حاصل کریں اور مجھے بتلا دیں کہ اگر میں آپ کے ساتھ مقابلہ میں جھوٹے پر لعنت کروں یعنی مباہلہ کروں تو مجھ پر کیا اثر ہوگا۔

ایسا نہ ہو کہ مجھے کبھی زکام ہو جائے تو آپ جھٹ سے اسے اپنے مباہلہ کا اثر بنالیں اس لئے بغرض تصفیہ اس کی تعیین پہلے ہی سے ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس معقول سوال کے جواب میں مرزا جی نے ایک گہری چال نکالی کہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جس کا عنوان تھا:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

یہ اشتہار مع جواب ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث (امرتسر) میں درج ہے۔ اس میں مرزا جی نے میرے ساتھ فیصلہ کی دعا کی تھی کہ،

خداوندا! ہم (مرزا قادیانی و ثناء اللہ) میں سے جھوٹے کو سچے کی زندگی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مار دے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کرے،

ہر چند یہ خاکسار نہ الہامی ہے، نہ الہامی کا بیٹا، نہ الہامی کا باپ، مگر ایک سچے الہامی بلکہ الہامیوں کے سردار فداہ روحی کے الہام کا مبلغ ہوں، اس لئے غیرت خداوندی نے مرزا جی کی یہ دعا انہی پر ڈالی جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا جی کا ایک لڑکا جس کی ابھی چندروز ہوئے ۳۰۔ اگست (۱۹۰۷ء) کو شادی ہوئی تھی اور مرزا جی کا گھر ایک عشرت کدہ بنا تھا وہی لڑکا ۱۶ ستمبر کو فوت ہو کر مرزا جی کو ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے گیا (دیکھو اخبار الحکم ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء) کون نہیں جانتا کہ اولاد لخت جگر ہے جس کی موت سے گو والدین پر حقیقی موت نہ آئے لیکن موت کے برابر مصیبت تو ہوتی ہے۔ اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے:

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو
یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

اس مصیبت میں مرزا جی کے غم کا اندازہ خود ان کی تقریر مندرجہ الحکم ۲۴ ستمبر سے مترشح ہوتا ہے اگرچہ مرزا جی نے بڑی ہوشیاری سے اس غم کو دبانا چاہا ہے مگر آخر طبعی امر کسی طرح نہیں رک سکتا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

> کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پر ہی تکلیف اور ابتلاء کا زمانہ آیا ہے بلکہ ابتداء سے سب نبیوں پر آتا رہا۔ حضرت آدم کا بیٹا جب فوت ہوا تھا تو کیا انہیں غم نہیں ہوا تھا۔ ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے (مرزا یو! مرزا جی کی اینٹ البحر کے سوا یہ روایت کہاں ہے۔ اڈیٹر) آخر بشریت ہوتی ہے غم کا پیدا ہونا ضرور ہے۔

ناظرین میں سے اکثر واقف کار اصحاب کو یاد ہوگا کہ جن دنوں مرزا جی نے عبداللہ آتھم کی موت کی پیش گوئی کی تھی اور وہ وقت پر نہ مرا تھا مگر اس کی مدت میں ایک یوروپئین پادری مر گیا تھا تو مرزا جی نے اس یورپئین پادری کے مرنے کو آتھم کے مرنے کے قائم مقام بنا لیا تھا (دیکھو انوار الاسلام مصنفہ مرزا قادیانی ص ۲) حالانکہ وہ پادری آتھم کا نہ باپ تھا، نہ بیٹا، نہ کوئی اور رشتہ قریبی۔ بلکہ وہ یورپی تھا اور آتھم پنجابی۔ لیکن محض اتحاد مذہبی کے لحاظ سے مرزا جی نے اس کے مرنے سے اپنی پیش گوئی کو صادق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کی کوشش کی تھی ۔ تو کیا اب کوئی دانا اس سے انکار کرے گا کہ میرے مقابلہ پر گومرزا جی کو ہنوز موت نہیں آئی لیکن بیٹے کے مرنے سے موت کے برابر مصیبت تو ضرور آئی ہے ۔ جن لوگوں کو جوان اولاد خصوصاً ایسے بیٹے کے مرنے کا صدمہ کبھی پہنچا ہو جس کی شادی کو ہنوز ۱۶ روز ہی گذرے ہوں تو وہ ہمارے دعوی کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ مرزا جی کو گو موت نہ آئی ہو مگر موت کے برابر مصیبت تو ضرور ان پر آئی ہے ۔

اس واقع کے ہولناک اور مرزا جی پر موت کے برابر مصیبت پڑنے کا ثبوت خود ان کے الہامات سے ملتا ہے جو مرزا جی اور ان کے مرید اس غم کو غلط کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں چنانچہ بدر کا خوش عقیدہ اڈیٹر لکھتا ہے:

> اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالی نے آج سے پندرہ ماہ قبل اس امر کی خبر کر دی تھی کہ اس لڑکے کے فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملے گا مگر جس قدر وہ خوشی کریں اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیش گوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں ۔ ایک وہ الہام ہے جو مخالفوں کی خوشی کو ظاہر کرتا ہے اور وہ یہ ہے ۔ الہام الٰہی ، دشمن کا بھی ایک وار نکلا تلك ا لا یا م ندا و لها بین الناس ۔ (دیکھو بدر مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء)۔ یعنی کوئی ایسا امر رنجدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائے گا اور وہ امر رنجدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا ۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس واقعہ ہائلہ سے موت کے برابر مصیبت آئی ہے ۔ ناظرین ذرا اس عبارت میں ان الفاظ کو بغور دیکھیں ، یعنی ، ایسا امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہوگا ۔ اس الہام کو مبارک احمد کی موت پر لگانا گویا تسلیم کرنا ہے کہ یہ واقع مرزا صاحب کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں موت کے برابر مصیبت لایا ہے پس یہی ہمارا مطلب ہے۔ فالحمدللہ کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اس بحث کے بعد ہم اس واقعہ ہائلہ کی مزید تحقیق کرنا چاہتے ہیں اور مرزا جی اور انکے دام افتادوں کی گہری چال کی تہ بتلاتے ہیں مرزا جی کی جوتیوں کا غلام (اڈیٹر اخبار بدر، مرزا جی کو جب کبھی خط لکھتا ہے تو اپنا نام اس طرح لکھا کرتا ہے، حضور کی جوتیوں کا غلام۔ تف ہے ایسی خوش آمد پر۔ پھر لطف یہ ہے کہ گاڑی میں جب مرزا صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہے صدر کی جانب بیٹھا کرتا ہے گورداسپور میں ہم نے بچشم خود دیکھا ہے یا تو ان کو تمیز نہیں کہ صدر کی جانب گاڑی میں کون ہوتی ہے یا وہ مرزا صاحب کو صدر کے لائق نہیں جانتا۔ جوتیوں کا غلام کسی اور مطلب کے لئے بنتا ہوگا۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور حکیم نورالدین کا مصنوعی بیٹا اڈیٹر بدر لکھتا ہے کہ:

انا للہ و انا الیہ راجعون

خدا تعالی کی پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔

کیا ہی مبارک تھا وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالی کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک شاندار نشان ہوا۔ مبارک احمد کی روح اسی لئے دنیا میں آئی تھی کہ اللہ تعالی کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کر کے جلد اپنے خدا کے ساتھ جاملے۔ ا۔ سب سے اول نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالی کی وحی میں پیش گوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیش گوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۷ء میں کی گئی تھی جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۴)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ضمیمہ انجام آتھم پر جس الہام کا حوالہ دیا گیا ہے اسکے الفاظ یہ ہیں:

خدا تین کو چار کرے گا۔ (ص ۱۵)۔

اس الہام کا نہ سر ہے نہ پیر۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ یہ الہام بقول مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۸۶ء کا ہے مگر اپنی گولائی کی وجہ سے جدھر کو مرزا جی چاہیں چسپاں کر سکتے ہیں۔ اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ جس وقت یہ الہام ہوا تھا اس وقت مرزا جی کے ہاں ایک لڑکا بھی نہ تھا چنانچہ مرزا جی خود ہی لکھتے ہیں کہ:

اس وقت ان تین لڑکوں کا جو، اب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا (حوالہ مذکور)

اب ایک زیرک آدمی کے لئے سوچنے کا موقع ہے کہ جس حال میں کوئی بچہ بھی نہیں تو اس وقت چوتھے بچے کی خوش خبری دینے کی کیا ضرورت ہوئی۔ اس قسم کے الہامات یا عبارات اس وقت بولا کرتے ہیں جہاں پہلے تین موجود ہوں تو کہا جاتا ہے کہ چار کرنے والا اور اگر چار ہوں تو کہا جاتا ہے کہ پانچ کرنے والا یا پانچواں آنے والا ہے۔ چنانچہ مرزا جی خود ہی اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں لکھتے ہیں:

الحمد لله الذی و هب لی علی الکبر ار بعة من البنین

وبشر نی بخا مس فی حین من ا لا حیا ن (مواہب الرحمٰن۔ص ۱۳۹)

یعنی خدا نے مجھے چار بیٹے دیئے ہیں اور پانچویں کی بشارت دی ہے کہ کسی نہ کسی وقت ملے گا۔

گو یہ الہام بھی آپ کا غلط ہو گیا تھا کہ اس الہام کے شائع ہونے سے بعد چند روز ہی میں مرزا کے حرم محترم میں لڑکی پیدا ہوئی تھی جس پر امرت سر کی انجمن نصرت السنہ کی طرف سے ایک اشتہار نکلا تھا کہ گو مرزا جی کے ہاں پیش گوئی کے مطابق لڑکا نہ ہوا بلکہ لڑکی ہوئی تاہم شکر ہے کہ راستہ تو صاف ہو گیا جس سے آئندہ کی امید بندھتی ہے۔

خیر سردست ہمیں اس پیش گوئی کے متعلق بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا الہام مذکور کسی طرح چوتھے بیٹے مبارک احمد کے حق میں نہیں ہے بلکہ یہ محض ان کا معمولی ہتھکنڈا ہے۔

ایک شخص کے گھر میں بیوی خاوند اور ایک لڑکی ہے وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے یعنی آئندہ مجھے بیٹا یا بیٹی ہو گی ایک شخص تین بھائی ہیں وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے یعنی آئندہ ہمارا چوتھا بھائی پیدا ہو گا۔ ایک پیر کے تین مرید ہیں، یا ایک گرو کے تین چیلے ہیں، یا ایک استاد کے تین شاگرد ہیں، یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک رئیس کے تین مکان ہیں، یا ایک رنڈی کے تین یار ہیں، یا ایک وکیل کے تین مقدمے ہیں، یا ایک شخص کی تین بیویاں ہیں، یا اے نواب کے تین ضلع ہیں، یا ایک بادشاہ کے ماتحت تین ملک ہیں، غرض دنیا کے جتنے آدمی تین چیزوں کے مالک یا متصرف ہیں وہ سب کہہ سکتے ہیں کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو مرزا جی کا الہام اپنی گولائی کی وجہ سے ان کے سب الہاموں پر فوقیت رکھتا ہے۔

اصل میں مرزا جی بھی دانا ہیں دام افتادوں کو وہ عقل سے خالی جانتے ہیں ان کو خوب معلوم ہے کہ جونہی میں نے کوئی بڑ ہانکی تو ان کی طرف سے صدا آئے گی

آمنا وصدقنا فاکتبنامع الشاھدین

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید ؟ کیا تمہارے علم وعقل کا مقتضا یہی ہے کہ ایسے راولی الہاموں پر مدار نبوت قرار دیتے ہو۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے:

ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہوگی اس کو سخت دورہ ام الصبیان ہوا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالی طرف توجہ کی تو وہ دو منٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور وہ زندہ ہو گیا (حضرت عیسی کے معجزات احیاء موتی بھی اسی قسم کے تھے) (ص ۴۔ اخبار بدر مذکور)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس کا ثبوت دربطن ہے کوئی صحیح حوالہ نہیں دیا کہ مخالف کو تحقیق کا موقع ملے بلکہ محض طفل تسلی ہے اگر ہو بھی تو کیا تعجب ہے ام الصبیان کی بیماری کا دورہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ بچہ مردہ سمجھا جاتا ہے مگر بعد دورہ کے وہ خود بخود اچھا ہو جاتا ہے اس قسم کے واقعات کو معجزہ عیسوی کے برابر کہنا بالکل اس کے مشابہ ہے کہ:

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے چل کر جوتیوں کا غلام لکھتا ہے:

اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ کئی بار غشی تک نوبت پہنچ گئی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور سر مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہو کر نومیدی کی حالت ہو چکی تھی اسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔

یہ الہام اخبار بدر ۲۹۔ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا چنانچہ اسکے مطابق ۳۔ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۱۴ ستمبر کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔

اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالی کا ایک پرانا فرمودہ پورا ہونا تھا اس واسطے ایک دوسرے مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے منہ کی ساری باتیں پوری ہو جاتیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے : مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الہی مسیح موعود کو جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالی سے جا ملے گا۔ چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ میں کر دی تھی۔ (بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء۔ ص ۴)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس تحریر کو محققانہ تدقیق سے دیکھیں تو عجیب ہی گورکھ دھندا معلوم ہوتا ہے۔ .. اگست کو بخار ٹوٹا، بہت اچھا۔ ۳۱ ہی کو اس کا نکاح بھی کیا گیا۔ کیا کوئی دانا ایسا کرے گا یا اس کو باور کر سکتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ ۱۴ ستمبر کو بخار ٹوٹا اور ۱۶ کو مر گیا۔ ایک دن کا کل وقفہ ہوا۔ اس میں یہ بڑا نکتے ہیں کہ لڑکا بالکل صحت یاب اور تندرست ہو گیا۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا کیا ہی مزے کی بات ہے شاید ان الہامیوں کے ہاں ایک روز سال دو سال کی مدت کا ہوتا ہوگا (بے شک ہوتا ہے عبارت تریاق القلوب منقولہ آئندہ میں اس کا ثبوت ملے گا) پھر ان اعتراضات ؟ کا جواب تو شاید یہی ملے کہ ہم جو کہ الہامی ہیں بس ہم جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیں کریں جو چاہیں کہیں۔ اس لئے ہم اصل پیش گوئی پر آتے ہیں،

کچھ شک نہیں کہ جوتیوں کے غلام نے تریاق القلوب سے جو عبارت نقل کی ہے وہ ٹھیک نقل ہے اگر چہ درست عبارت کا نقل کرنا مرزائی پارٹی کے خلاف معمول ہے مگر ناظرین بغور دیکھیں کہ اس عبارت میں مرزا جی نے کیا ہی دورنگی دکھائی ہے۔ فرماتے ہیں یہ لڑکا نیک ہوگا یا جلد فوت ہو جائے گا۔ یہ دورنگی ہمیشہ اس لطیفے کے مشابہ ہے جو کسی میراثی کا مشہور ہے کہ اس نے یہی دعوی کیا تھا کہ ہم (میاں بیوی) میں سے ایک تو ضرور ولی ہے۔ لوگوں نے کہا ابے احمق نانا کے نانا تجھے ولایت سے کیا کام اور کیا تعلق۔ اس نے کہا صاحب ہوں تو میں بے شک (خدا) کا بیٹا مگر کیا بات ہے کہ میرے دعوے کا ثبوت مجھ سے نہیں لیا جاتا لوگوں نے کہا اچھا بتا تو سہی۔ اس نے کہا سنئے صاحب جب بادل اٹھتا ہے تو میں کہتا ہوں برسے گا، میری بیوی کہتی ہے نہیں برسے گا۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم دونوں میں سے ایک کا کہنا ضرور سچا ہوتا ہے کبھی میں ولی کبھی میری صاحبہ ولی، غرض ولایت سے ہمارا گھر سے کبھی خالی نہیں ہوتا۔ سبحان اللہ یہی حال مرزا جی کے الہاموں کا ہے فرماتے ہیں، یا تو..(بخار ٹوٹ جائے گا؟) یا جلد مر جائے گا (کیوں نہ ہو آخر ولی ہیں)

خیر یہی سہی ہم آپ کی اس دورنگی سے بھی درگذر کرتے ہیں مگر آپ یہ تو بتلاویں کہ اس، جلدی، کے لفظ سے کیا مطلب ہے۔ عرف عام میں، جلدی، کا یہ مطلب ہوتا ہے شیر خواری کے زمانہ میں مرے گا۔ یہ نہیں کہ نکاح کر کے شادی کے نقارے بجوا کر مرے گا اور مرزا جی کے عشرت کدہ کو ماتم کدہ بنائے گا۔

پس اگر مان لیا جائے کہ یہ الہام آپ کا اس بچے کے متعلق ہے تو بھی اس کا اتنی عمر کو پہنچ جانا کہ آپ نے اس کے نکاح کا بھی انتظام کر دیا بلکہ نکاح کر ہی دیا، اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آپ خود بھی اس کے متعلق جلدی مرنے والی شق کو لاگو نہیں سمجھتے تھے بلکہ پہلی شق میں صالح مرد ہونے کی تفسیر صحیح جانتے تھے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ آپ کی تفسیر اور تفہیم کے خلاف مر گیا۔

اگر آپ یہ عذر کریں کہ الہام صحیح ہے مگر میرا فہم اور تفسیر صحیح نہ ہو تو الہام کی صحت پر اعتراض نہیں۔ ملہم کا فہم الہام کے سمجھنے میں کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے الہام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اصلی الفاظ میں دیکھنا چاہیے۔تو جناب آپ کے اس عذر سے مطلع بالکل صاف ہے غور سے سنئیے ۔آپ کا پہلا الہام، تین کو چار کرے گا۔، کیا کہہ رہا ہے۔کہاں اس میں ذکر ہے کہ چوتھا لڑکا ہوگا یا کہاں اس میں مذکور ہے کہ وہ پھر مر بھی جائے گا۔ صرف اتنے الفاظ ہیں۔خدا تین کو چار کرے گا۔محض ایک مہمل فقرہ ہے جس کا سر ہے نہ پیر۔

جب ہم آپ کی تفسیر اور تفہیم کو ہٹا کر آپ کے اس الہام کو دیکھتے ہیں تو صرف اتنے الفاظ ہیں انی اسقط من اللہ و اصیب جو عربی محاورہ کے خلاف ہونے کے علاوہ محض ایک مہمل سا فقرہ ہے جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ میں خدا کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔کیونکہ عربی محاورہ ہے اصبت الضالۃ میں نے گم شدہ کو پالیا۔گو یہ محاورہ خدا کی ذات کی نسبت نہیں بولا جاتا تاہم اصیب مضارع کا صیغہ اسی سے ہے ہے مصدر اس کا صابت ہے جس کے معنی پانے کے ہیں۔قرآن شریف میں کئی ایک جگہ اس کا استعمال آیا ہے۔ ما اصاب من مصیبۃ ۔ ان یصیبنا وغیرہ بتلایئے اس مہمل الہام کو اگر اصلی الفاظ میں لیں تو اس کے مہمل ہونے میں کچھ شک رہتا ہے۔کیا ہی شستہ کلام ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ سبحان اللہ اس دورنگی عربی کے کیا کہنے۔ناظرین یہ ہے مرزاجی کی الہام بافی۔

اب ہم ناظرین کی ملالت طبع رفع کرنے کو مرزاجی کی بڑی لمبی چوڑی تقریر اس بچے کے متعلق نقل کرتے ہیں۔جو اگرچہ لمبی ہے مگر ناظرین کی کامل تفریح اس کے دیکھنے پر موقوف ہے۔مرزاجی کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ:

میرے چوتھے لڑکے کے متعلق ایک اور پیش گوئی کا نشان ہے جو انشاء اللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم وایمان ویقین ہوگا۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ الہام جس کو میں نے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲، و۱۸۳، اور ضمیمہ انجام آتھم کے ص ۵۸ میں لکھا ہے جس میں چوتھا لڑکا پیدا ہونے کے بارے میں پیش گوئی ہے جو جنوری ۱۸۹۷ء میں بذریعہ کتاب مذکور یعنی انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم کے لاکھوں انسانوں میں شائع کی گئی جس کو آج کی تاریخ تک جو ۲۰۔اگست ۱۸۹۹ء ہے پونے تین برس سے کچھ زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن گذر گئے ہیں۔ اس تھوڑی سی مدت کو مخالفوں نے ایک زمانہ دراز خیال کر کے یہ نکتہ چینی شروع کر دی کہ وہ الہام کہاں گیا جو انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲، و۱۸۳، اور اس کے ضمیمہ کے صفحہ ۵۸ میں درج کر کے شائع کیا گیا تھا۔ اور لڑکا سب تک پیدا نہیں ہوا۔ اسلئے میرے دل میں دعا کی خواہش پیدا ہوئی۔ گو میں جانتا ہوں کہ نا منصف دشمن کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔ اگر مثلاً کوئی لڑکا الہام کے بعد دو تین مہینے میں ہی پیدا ہو جائے تو یہ شور مچاتے ہیں کہ پیش گوئی کرنے والا علم طبابت میں دسترس کامل رکھتا ہے لہذا اس نے طبیبوں کی قرار دادہ علامتوں کے ذریعہ معلوم کر لیا ہوگا کہ لڑکا ہی پیدا ہوگا کیونکہ حمل کے دن تھے۔ اور اگر مثلاً پسر کے پیدا ہونے کی پیش گوئی تین چار برس پہلے اس کی پیدائش کے کی جائے تو پھر کہتے ہیں کہ اس دور دراز مدت تک خواہ نخواہ کوئی لڑکا ہونا ہی تھا۔ تھوڑی مدت کیوں نہیں رکھی۔ حالانکہ یہ خیال بھی سراسر جھوٹ ہے۔ لڑکا خدا کی عطا ہے اپنا دخل اور اختیار نہیں۔ اور اس جگہ ایک بادشاہ کو کوبھی دعوی نہیں پہنچتا کہ اتنی مدت تک ضرور لڑکا ہی پیدا ہو جائے گا۔ بلکہ اس قدر بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت تک آپ ہی زندہ رہے گا اور یا یہ کہ بیوی زندہ رہے گی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان دنوں کی ہمیشہ کی وباؤں نے جو طاعون اور ہیضہ ہے لوگوں کی کمر ایسی توڑ دی ہے کہ کوئی ایک دن کے لئے بھی اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ علاوہ اس کے جو شخص تحدی کے طور پر ایسی پیش گوئی اپنے دعوی کی تائید میں شائع کرتا ہے اگر وہ جھوٹا ہے تو خدا کی غیرت کا ضرور یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ ابداً ایسی مرادوں سے اس کو محروم رکھے کیونکہ اس کا ابتر اور بے فرزند مرنا اس سے بہتر ہے کہ لوگ اس کی ایسی مکاریوں سے دھوکہ کھائیں اور گمراہ ہوں اور یہی عادۃ اللہ ہے جس کو ہمارے اہل سنت علماء نے بھی اپنے عقیدہ میں داخل کر لیا ہے۔ الغرض میں نے بار بار کی نکتہ چینیوں کو سن کر کہ چوتھا لڑکا پیدا ہونے میں دیر ہوگئی ہے جناب الہی میں تضرع کے ہاتھ اٹھائے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری دعا اور میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متواتر توجہ کی وجہ سے ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا:

اصبر ملیّا سأهب لك غلاماً ذكيّاً

یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا اور یہ پنج شنبہ کا دن تھا اور ذی الحج ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جب کہ یہ الہام ہوا۔ اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا

رب اصحّ زوجتی هذه

(بچہ پیدا ہونیکے بعد جیسا کہ الہام کا منشاء تھا میری بیوی بیمار ہوگئی چنانچہ اب تک بعض عوارض مرض موجود ہیں اور اعراض شدیدہ سے بفضلہ تعالیٰ صحت ہوگئی ہے۔ مرزا قادیانی)۔

یعنی اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا، اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام کو میں نے اس تمام جماعت کو سنا دیا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھ کر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۱۳ جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جس پر الہام مذکوری تاریخ کو جو ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا، پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا میں نے سنا

انّی اسقط من اللہ و اصیبه

یعنی اب میرا وقت آگیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گرونگا، اور پھر اسی کی طرف جاؤنگا۔ اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ:

مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔

یعنی اے میرے بھائیو میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملوں گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔

اور پھر بعد اسکے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا (ناشر قادیانی خزائن نے لکھا ہے: یہاں سہواً اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر، لکھا گیا۔ درست اسی کتاب کے ص ۲۲۱ پر یوں لکھا ہے: پسر چہارم کی پیش گوئی کو ۱۴ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چہارشنبہ پورا کردیا۔ ناشر۔ یہ کیا درستی ہوئی، دوسرے مہینے والی بات تو وہیں کی وہیں ہے۔ نیز مرزا صاحب چوتھا مہینہ تو اس لئے بتارہے ہیں کہ بیٹا چوتھا کہ فلاں چیز بھی چوتھے روز ہوئے فلاں کام کام بھی چوتھے گھنٹے میں ہوا۔ وغیرہ، بہا) یعنی ماہ صفر۔ اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چارشنبہ۔ اور دن کے گھنٹوں میں سے دو پہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا اور پیش گوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اس کا عقیقہ ہوا۔ اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چارشنبہ چوتھے گھنٹے میں کئی دن کے امساک باراں کے بعد خوب بارش ہوئی۔ (تریاق القلوب۔ص۴۰۔۴۲)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

عبارت مذکورہ اگرچہ ایسی لذیذ ہے کہ بغیر تشریح کے بھی لطف دے سکتی ہے تاہم ہم نے جو اس میں لطف پایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اس میں شریک کریں۔غور سے سنیئے:

لکھتے ہیں اس بچے نے اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ لیا۔اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ ماہ صفر، کیا خوب! محرم سے تو سنہ ہجری شروع ہوتا ہے جس کے لحاظ سے صفر دوسرا مہینہ ہے مگر مرزاجی کی قادیان میں شاید ذی قعد سے سنہ شروع ہوتا ہوگا جس کے حساب سے صفر چوتھا مہینہ ہوتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں ہفتہ کے دنوں میں چوتھا دن لیا یعنی چہارشنبہ۔ معلوم نہیں ہفتہ کس روز سے آپ نے شمار کیا ہے مسلمانی ہفتہ تو شنبہ (سنیچر) سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہارشنبہ پانچواں روز ہے اور سرکاری ہفتہ پیر کے روز سے شروع ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کے حساب سے چہار شنبہ تیسرا روز۔ پھر نہیں معلوم ہفتہ کا چوتھا روز چہار شنبہ کیسے ہو گیا۔ یہ بھی لکھتے اس بچے نے پیٹ میں دو دفعہ باتیں کیں مگر اس پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجھ میں اس کی روح بولی پھر جب اس کی روح مرزا صاحب میں بولی اور وہی بولنا ان کا پیٹ میں بولنا شمار کیا گیا تو کیا یہ نتیجہ ثابت نہ ہوا کہ وہ لڑکا مرزا صاحب کے پیٹ سے نکلا ہو گا۔ بے شک نکلا ہو گا کیونکہ کشتی نوح کے صفحہ ۲۷ پر مرزا نے اپنا نام مریم بتا کر اپنے حاملہ ہونے کا ذکر بھی کیا ہے کیا عجب کہ اس حمل کا یہی بچہ پیدا ہوا ہو۔

لطف یہ ہے کہ بچہ ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا مگر مرزا صاحب کے اندر اس کی روح نے یکم جنوری ۱۸۹۷ء ہی کو بولنا شروع کر دیا گویا دنیا میں قدم رکھنے سے اڑھائی سال پیشتر اس نے انڈے کے اندر بلکہ اس سے بھی پہلے اذان دینا شروع کر دیا۔ سبحان اللہ جل جلالہ دیکھو جی ایسے صاف اور صریح معجزات دیکھ کر بھی لوگ ایمان نہیں لاتے کیسے بدنصیب ہیں: پڑیں پتھر سمجھ ایسی پر وہ سمجھے تو کیا سمجھے

مرزائیو! ہم مانتے ہیں کہ تمہارا مسیح اور کرشن لوہا ڈبونے اور بھس تیرانے میں کمال رکھتا ہے: ہر کہ شک آرد کافر گردد

سب سے زیادہ مزے کی بات ہے کہ مرزا جی خود پہلے ہی اپنے الہام کی تفسیر بلکہ ترجمہ بھی غلط کرتے ہیں اصل الفاظ الہام کے یہ ہیں:

انی اسقط من اللہ و اصیب۔

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔

مگر مرزا جی نے اس کا ترجمہ یہ کیا کہ پھر اسی کی طرف جاؤنگا، حالانکہ یہ ترجمہ ان الفاظ کا نہیں بلکہ مرزا جی کا من گھڑت ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب کو مطلب بگاڑنے میں ایسی مہارت ہے کہ اپنے الہام کو تو بگاڑتے ہی تھے اس معصوم بچے کے کلام کو بھی بگاڑ دیا جس نے مرزا جی کے اندر اذان دیتے ہوئے کہا تھا کہ، مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔، اس کی تفسیر آپ خیریت سے کرتے ہیں کہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں ایک دن سے مراد دو برس کیوں نہ ہو الہامیوں کے دن بھی الہامی ہیں مگر لطف یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ان بھائیوں میں دو سال نہیں بلکہ چار سال کی میعاد ہے کیونکہ تیسرے لڑکی کی پیدائش مرزا جی ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء لکھتے ہیں دیکھو صفحہ ۴۰ تریاق القلوب۔ ۹۵ سے ۹۹ تک چار سال کی میعاد ہے۔ پھر بھی مرزا صاحب کا حساب ٹھیک ہوا اور اگر اس کی آواز دینے سے میعاد کی ابتداء سمجھی جائے تو بھی دو سال ساڑھے چار ماہ ہوتے ہیں غرض کسی طرح بناؤ مرزا جی کا الہام ملا دو پیازہ کی میت کی طرح بنتا ہے جس کی ٹانگیں اونچی کرنے سے سر نیچے اور سر نیچے کرنے سے پاؤں اوپر جائیں گے۔ غرض مرزا جی کا الہام کیا ہے خاصہ اس شعر کا مصداق ہے:

لطف پر لطف ہے املاء میں مرے یار کے یار
حاء حطی سے گدرح لکھتا ہے ہوز سے ہمار

مرزائیو! ہم جانتے ہیں اور سنتے ہیں کہ تم لوگ اہل حدیث کے مواخذات سے کھسیانے ہوتے ہو مگر یاد رکھو تمہارا کھسیانے ہونا کافی جواب نہیں جب تک کہ اہل حدیث کے پیش کردہ حوالہ جات اور واقعات کی صحیح واقعات سے تکذیب نہ کرو۔ اہل حدیث میں یہی ایک عیب ہے کہ جو مضمون لکھتا ہے حوالجات اور صحیح صحیح واقعات سے لکھتا ہے سچ ہے

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

یہاں تک مضمون تیار ہونے کے بعد اخبار بدر اور الحکم پہنچے دونوں میں ایک تازہ الہام دیکھنے میں آیا جس سے ہمارے دعوی کی تصدیق ہوتی ہے کہ مرزا پر ہمارے مباہلہ کا اثر کامل ہوا چنانچہ بدر مورخہ ۳۔ اکتوبر اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء میں یہ انگریزی الہام درج ہے: لائف آف پین۔

جس کا ترجمہ بدر میں کیا گیا ہے۔ تلخ زندگی۔

یعنی مرزا صاحب پر آج کل نہایت تلخ زندگی گذر رہی ہے۔ یہ الہام آپ کا ۳۰ ستمبر کا ہے اور بیٹے کی وفات ۱۶ ستمبر کی ہے یعنی مبارک احمد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب کی زندگی تلخ ہو رہی ہے اور یہی مباہلہ کا اثر ہے۔ فالحمد للہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۳ رمضان ۱۳۲۵ھ ص ۱۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نیرنگیاں

ہم چو سبزہ بارہا روئیدہء
سی صد و ہفتاد قالب دیدہء

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نیرنگیوں کا نقشہ وہی ہے جو شیخ فریدالدین مرحوم عطار نے لکھا ہے

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پر د بر ہوا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ تفصیل کے لئے واقعات ذیل سنئیے۔

۱۸۹۳ء میں ایک دفعہ مرزا صاحب نے عیسائیوں سے مباحثہ کیا بعد مباحثہ علماء امرتسر نے ان سے مباحثہ کی درخواست کی تو آپ نے لکھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ دعھم و انصار ھم یعنی ان مولویوں اوران کے حمایتیوں کو چھوڑ دو اسلئے میں مباحثہ نہیں کرتا میری طرف سے مولوی نورالدین صاحب اور مولوی محمد احسن صاحب کریں گے۔ اس سے بعد آپ نے متعدد کتابوں میں علماء اسلام کا خوب رد کیا آخر ۱۸۹۶ء میں رسالہ انجام آتھم لکھا تو اسکے اخیر صفحہ پر لکھ دیا کہ ہم نے قصد کرلیا ہے کہ آج سے بعد علماء کو مخاطب نہ کریں۔ اس سے بعد متصل ہی ۱۸۹۷ء میں اسی کتاب کے ضمیمہ پر علماء اسلام کو خوب کوسا۔ پھر نومبر ۱۸۹۸ء میں کتاب راز حقیقت لکھی جس کے پہلے صفحہ ہی پر اپنے مریدوں کو ہدایت فرمائی کہ:

اب یہ مسئل خدا کے سامنے پیش ہے تم اپنے مخالفوں کو ہرگز کوئی جواب نہ دو خدا خود فیصلہ کرے گا۔

اس سے بعد ...ایک طویل اشتہار موسومہ اشتہار معیار الاخیار لکھا جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ۲ پر خاص کر علماء اسلام کو مباحثہ کا چیلنج دیا کہ بٹالہ یا قادیان میں آکر مجھ سے بحث کرلو۔ اپریل ۱۹۰۲ء؟ میں دافع البلاء لکھی اور اکتوبر ۱۹۰۲ء میں کشتی نوح لکھی ان سب کتابوں میں علماء اسلام سے خطاب کیا اور ان کا خوب رد کیا نومبر ۱۹۰۲ء میں ایک کتاب اعجاز احمدی خاص میرے نام کی ڈیڈی کیشن (تحفہ) لکھی۔ علی ھذا القیاس تحفہ غزنویہ اور تحفہ گولڑویہ، یہ اور وہ بہت رسالے لکھے جن میں علماء اسلام سے مناظرہ کیا اور ان کا خاص رد اور خطاب کیا۔ اس کے بعد چوتھی دفعہ الحکم کے اڈیٹر کو ہدایت فرمائی کہ تم مخالفوں کے جواب میں کچھ نہ لکھو بلکہ ان کو خدا کے سپرد کرو چنانچہ الحکم کے سادہ اڈیٹر نے ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے پرچے میں اعلان کر دیا کہ آج سے بعد کسی مخالف خصوصاً اہل حدیث پیسہ اخبار وغیرہ کا کبھی جواب نہیں دیا جائے گا حضرت امام زمان نے منع فرمایا ہے۔ اس سے بعد پھر امام زمان اور آپ کی امت کو خارش نے غلبہ کیا تو خاکسار سے مباہلہ کی ٹھہرائی پہلے تو آپ کے اڈیٹروں نے کچھ لکھا پھر آپ خود ہی درمیان میں کود پڑے اور مباہلہ کا اشتہار دے دیا جس کا اثر بھی بحمداللہ حضرت پر اچھا خاصہ ہوا جس کا مفصل ذکر ۱۱۔ اکتوبر کے پرچہ میں کیا گیا ہے۔ زاں بعد آپ نے حقیقۃ الوحی، بے ایمان بنئے کی بہی سے بھی بڑی کتاب لکھی جس میں سب مخالفین کا رد کیا اور اچھی طرح سے خطاب کیا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ ان واقعات صحیحہ کے پیش کرنے سے ہماری یہ غرض ہے کہ ناظرین کو اس مسیح اور مہدی اور کرشن گوپال کی کسی قدر نیرنگیاں دکھاویں کہ جس کے اپنے استقلال اور اصابت رائے کا یہ حال ہے کہ گویا کسی استاد کا شعر اسی کے حق میں زیبا ہے

شب کو مئے خوب سی پی صبح کو توبہ کر لی
رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

ایک وقت اعلان ہوتا ہے کہ ہم کبھی نہ بولیں گے کوئی کچھ بھی کہے دوسرے وقت اتنا بولتے ہیں کہ مغز چاٹ جاتے ہیں۔ ان واقعات گذشتہ اور توبہ شکستہ کو خوب یاد کر کے مندرجہ ذیل توبہ نامہ کو بغور دیکھیں جو اڈیٹر الحکم اور اڈیٹر بدر دونوں کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہر دو صاحب لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع عام:

چونکہ ہماری طرف سے کیا تحریراً اور کیا تقریراً پورے طور پر مخالفوں پر اتمام حجت ہو چکا ہے اس لئے اب ان کے ایسے کلمات کا اخباروں میں رد کرنا جو انصاف پر مبنی نہیں ہیں ہر گز مناسب نہیں اب یہ تمام امور خدا تعالی کی عدالت میں ہیں وہ خود آسمان سے ان کا فیصلہ کرے گا اس لئے ہم تمام لوگوں اور تمام مخالفین کو عام اطلاع دیتے ہیں کہ اب مخالفین کی تحریروں کے مقابل پر ان کا نام لے کر کوئی تحریر شائع نہیں ہو گی بجز اس صورت کے کہ کوئی ایسا افتراء شائع کریں جس پر خاموشی کرنے سے دین کا حرج ہو۔

والسلام علی من اتبع الہدی۔ (بدر و الحکم۔۱۰۔اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اس اعلان کی پختگی کی بابت تو ہم جانتے ہیں اور واقعات ہم کو بتلاتے ہیں کہ: قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔ اس لئے ہم یہ تو خوب جانتے ہیں کہ ان ہر دو اعلانوں کا اثر اسی قدر ہو گا جتنا کہ محرم کے مرثیہ سننے سے بازاری فاحشات کو زنا کاری کے چھوڑنے پر ہوتا ہے جس کی انتہاء محرم کی گیارھویں تاریخ ہوتی ہے مگر ہمارا یہ سوال نہیں بلکہ سوال یہ ہے کہ چونکہ ہم اہل حدیث ہیں علم حدیث کے اصول میں ایک حدیث مرفوع ہوتی ہے ایک موقوف۔ ان دونوں میں بہت بڑا فرق ہے پہلی قسم شریعت میں حجت ہے اور دوسری قسم حجت نہیں اس لئے دونوں صاحب اڈیٹر بدر و الحکم کم سے کم یہ اطلاع دیں کہ یہ اعلان آپ دونوں صاحبوں نے اپنے اختیار سے دیا ہے یا مرزا صاحب کے حکم سے گو مرزا صاحب کے ایسے اعلانات کو بھی ہم جانتے ہیں کہ مخالفوں کے سخت مواخذات سے چند روز تک آرام سے بسر کرنے کے لئے اس قسم کے سرکلر دیا کرتے ہیں آج کل تو اہل حدیث اور مرقع کی پکڑ کی پکڑ سے ایسا کرنا ان کو بہت ہی ضروری ہے جس سے دانا سمجھ سکتے ہیں

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۷رمضان ۱۳۲۵ھ۔ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۶، ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک رسالہ اعجازی احمدی لکھا تھا جس میں ایک قصیدہ عربی بھی تھا۔ اُس کا نام مرزا صاحب نے قصیدہ اعجازیہ کہا تھا۔ بایں زعم کہ اُس کے مقابلہ کا کسی سے بن نہیں سکے گا۔ خاکسار نے اُس قصیدہ کی کسی قدر اغلاط رسالہ الہامات مرزا میں لکھی ہیں جن کا جواب آج تک نہ مرزا صاحب سے اور نہ اُن کے کسی حواری سے ہوسکا۔ جن احباب نے رسالہ مذکورہ نہ دیکھا ہو، ان کی اطلاع کے لئے قصیدہ مذکورہ کے دو تین شعر لکھے جاتے ہیں۔ مطلع قصیدہ کا یہ ہے:

ایا ارض مد قد دفاك مدمرٌ
و ارداك ضليل واغراك موغرٌ

باوجودیکہ مجریٰ اس کا رفع ہے۔ تاہم بہت سے اشعار ایسے بھی ہیں جن میں نہ نحو کا لحاظ ہے نہ عروض کا پاس۔ چنانچہ

اأخيت ذئبا عائثا او ابالوفاء
او اخيت مدا او ء يت امرتسرٌ

اس شعر میں امرتسر۔ روء یت کا مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب چاہئے تھا۔ مگر قادیانی مسیح نے اپنی اعجاز سے اُسے مرفوع کردیا۔ اور سنئے!

و لما اعتدى الامرتسرى بمكائده
و اغرىٰ على صحبى لياما وكفروا

اِس شعر کا ترجمہ ہی اس کی خوبی کا مظہر ہے جو حضرت نے خود ہی کیا ہے۔ فرماتے ہیں:

”اور جب ثناء اللہ اپنے فریبوں سے حد سے گذر گیا اور لوگوں کو میرے دوستوں پر برانگیختہ کیا۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِس ترجمہ میں یہ چالاکی ہے کہ نہ تو لیاماً کا اظہار ہوتا ہے نہ کفروا کا ترجمہ نکلتا ہے۔ اس کے علاوہ اِس شعر میں جو ما حرف شرط ہے اس کی جزاء دوسرے شعر میں نکلتی ہے جو یہ ہے:

فقالوا لیوسف ما نری الخیر ھٰھنا
ولکنّہ من قومہ کان یحذر

لما کی جذا پرف کا آنا جائز نہیں۔ قرآن شریف میں لما زاغوا ازاغ اللّٰہ قلوبھم غرض اسی قسم کی سینکڑوں لفظی اور معنوی غلطیوں سے یہ قصیدہ پُر تھا اِس لئے کسی اہل علم نے اِس کے مقابلہ میں قصیدہ لکھنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ تاہم اللہ تعالیٰ نے چونکہ مرزا صاحب قادیانی کے بے جا غرور کو توڑنا تھا، اس لئے خدا نے قاضی صاحب ظفر الدین مرحوم پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کو توجہ دلائی تو مرحوم نے ایک قصیدہ لکھا لیکن طبع ہونے تک نوبت نہ آئی تھی کہ مرحوم نے پیغام الٰہی کو لبیک کہا اور قصیدہ کہیں ردّی ہی میں پڑا رہا۔

آخر کار مرحوم کے اور میرے ایک شاگرد رشید مولوی محمد داؤد مولوی فاضل نے مجھ سے کہا کہ اِس قصیدہ کو چھپوا دیا جائے تا کہ مصنف کی محنت ضائع نہو۔ میں نے خیال کیا کہ رسالہ کی صورت میں چھاپنے میں خرچ ہوگا اور اشاعت بھی کم ہوگی، اس لئے اخبار میں ایک کالم میں پورا کر دیا جاویگا۔ چنانچہ آج سے شروع کیا جاتا ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ قصیدہ کے مصنف اور ساعی کے لئے دعا خیر فرماوینگے۔ بہرحال قصیدہ مذکورہ یہ ہے۔ (ثناءاللہ امرتسری)

قفا نبك من ذكرى علوم تبعثر
قلوبا اماتتہ الھوی و تذکر
تذکرھا عوداً الی البدء للوری
و لقیان ذات اللہ یوم تبعثر
و اھل لھا اضحوا رمیماً و اقفرت
منازل علم الدین منھم وسیّروا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع السیر اخلاقاً حسانا و کلھم
نجوم اضاء ت ثم غابوا و غوروا
کانی اذا ما اذکر المھدی و الھدی
اشیم بروقا قد تلوح و تستر
و صحبی قیام فی مقام نصیحة
یقولون لا تحزن فانك توجر
و ان شفائی سنة نبویة
فھل من کریم یرتضیھا و یؤثر
الا رب یوم کان یوما مبارکا
و لا سیما یومٍ بھیٍ مدنر
لھم فیه نصح للبریة والوری
بتذکار یوم کلنا فیه یحشر
بتذکار یوم لیس یخفی علی الوری
به الله یعطی من یشاء و یخسر
به الله یصمی من اتی متکبراً
به الله یوھی کید من ھو یفخر
به الله یقضی بیننا کل امرنا
و یفتح مھما فتحه متعسر
و یوم عقرنا فیه لیل نفوسنا
الی کل ما یفنی و ما یتغیر
ومِلنا الی باق و خیر ذخیرة
و نعنی رضاء الله فیما یدخر
فاول ما یعلو به المرء فی الوری
قبول لما قال الا له المکبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و تسلیم احکام اتت فی کتابه
مرادی به ذاك الکتاب المنور
مرادی به ما قد تراه مفصلاً
بایدی الکرام المسلمین و یزیر
و کیف یریدون الاناس به فهم
سواء علیهم انذروا ام تناذروا
فمن کان منهم مرسلاً کان مرسلاً
الی نفسه او غیره ذاك یعسر
و ذاك لان الغیر ایضاً کمثله
فمن کان منهم آمرا کان یومر
و مامورهم ایضاً کتاب و آمر
لآمره حقاً کذلك یعثر
و اعشار شئی نفسه مثل ما مضی
عسیر محال مثله لا ییسّر
رجعنا الی ما قد آتیناه اولا
و قلنا اردنا منه ما هو یزیر
کتاب حوی ما یتبعه اولو النهی
من الهدی و العلم الذی هو الجر
فلولاه کنا فی الضلال کغیرنا
و ذقنا کما ذاقوه ام هو اکثر
کتاب شفاء للصدور ویاله
من الخیر و الفصل الذی لا یغمر
کتاب هدانا حسن اخلاق ربنا
کتاب هداه خیر کم لا یزنتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب هدانا ان فجّ رسوله
هو الملك الابهى السنّى المظهر
کتاب هدانا الاجتماع فلا نرى
على الحق من وافى الينا يبخثر
يفرق شمل المسلمين بقو له
انا المقتدى الجر الامام الموزر
انا الحجة البيضاء فى كل ساعة
اغوص على علم عليم و اصدر
بدر بهى ذى سناء فلا ترى
مثالاً له فيما يرون و ابصروا
فا نى انا الموعود للناس فى الدنا
مسيح و مهدى تعالوا قتنظروا
على انه يهدى الاناس على السواء
لقد مات عيسى فانظروا و تفكروا
فاى كتاب الله ينطق هكذا
كذا قول خير الناس يهدى ففكروا
و لست نبيا بالاصالة للورى
انا الظل لا الاصل الاصيل و اشكر
فعوا و اسمعوا من كلامى فاننى
اريد جوابا يرتضيه مبصّر
لان مات عيسى فالرجوع محرم
الى هذه الدنيا لديه مقرر
فكيف يقول المرء انى خليفة
مسيح له فى القاديان تستّر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ان کان حیاً فالجواب میسّر
وسهل علی من کان یخشی و یحذر
بان لیس هذا ذاك و قط بلا مرا
فکیف یکون العز حراً یوقر
و ان کان دعواه بانی مثیله
فما قوله قد مات عیسی فابشروا
لان مثیل الامر لا یقتضی ولا
یدنی لاعدام الممثل فا حذروا
علی ان اختم الانبیاء یقیمنا
علی منهج حقٍ سوی یدّ تز
اذا تم مضمار النبوة فی الوری
فما قول شبه و مثل فابصروا
متی لم یکن امر لامر مشارکا
فما ذا وما ذاك انظروا و تدبروا
لان مثیل الشئی یاتی مشارکاً
له فی امور الذات و هو مقرر
علی ان هذا جاء من حصص له
و ذاك له نوع کذالك یوثر
و لیس نبی بعد حضرته و لا
یحوم علی الانکار الا مغذفر
فکیف یقول المرء انی مسیحکم
و لیس شریکا فی النبوة ینذر
فان قال انی ظله لا اصیله
فما الظل الا ضده المستحقر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فهذا هو المحروم من نور شمسه
و ذاك مضیء نیر متنور
یبائن هذا ذاك حقا بلا مرا
فهذا هو العرض الذی یتهور
و ذاك محل قائم باصوله
بناء قوی امره لا یصور
فان كان هذا مثله او مثیله
فقل كلنا الامثال واطال مخبر
فقال كتاب الله انی مثلكم
و لیسوا النبیین الكرام ففكروا
لانهم مثل النبی لكونهم
اناساً كما كان النبی محرروا
فما قاس مردود بقول اقوله
فقد قلت ما فیه الكفایة فاشكروا
و لیس نبی خصمنا و خصیمنا
بل الخصم ضد للنبی مقرر
براهمة الهند الذین نراهم
حیاری یرون ما یراه و یامر
بان الاناس الساكنین علی البری
جمیعا صحیفات عن الرب تذكر
فلیس كتاب ناطقا عن حقوقه
و كلهم فی الوحی یسوی و یخبر
و لیس نبی خاتما لنبوة
و لیس كتاب نازل جاء ینذر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجیب علی اهل الذکاوة و النهی
اذا ما دروا ان النبوة تعسر
لختم النبوات البهیة ؟ عذ ما
امات الکریم حی من جاء ینذر
ترجهم ؟ نحو العلامات و هی لا
تفید اذا للاصل کان تهور
فما ذا حراب القوم بعد رسولنا
مسیلمة الکذاب اذ جاء یاشر
و ما ذا اتفاق القوم بعد رسولنا
علی ان الهام الوری لا یهزبر
و لیس ببرهان علی من دعاه من
کرام خلیفة الکریم فذکروا
و لیس بمغنی من دعاه من النصوص
بل امره امر عجیب فیهجر
عجیب علینا المسلمین اتباعه
و لو جاء فی اثواب یتبختر
عجیب علینا بعد اقرارنا بما
اتانا به ذاك النبی المطهر
ایترك ذاك العذب ساغ حلاله
بال رأه المرء کالنهر یسجر
تلون فی رقراق و کان
تلون غول خیثعور تختعر
سمعنا و اقررنا بان ثلاثة
من الاوجه اللتی تلوح و تزهر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکون براهیناً لمن قد اتی بها
فمن لم یسلمها یعاب و یوتر
فمنهن احساس سلیم و بعد ذا
یعدون اخباراً بصدق یخبّر
و ثالثها عقل و ثم جمیعها
و لیس سواها وجه یجشّر
فقول اله الخلق ثم نبیه
یعمهما الاخبار بالصدق فاشکروا
و کذلك اخبار الاناس کثیرهم
اذا اخبرونا بالتواتر فازبروا
یضل به من کان فیه مسلّکا
یقول الا یا لیت قومی یشعر
بانی فصل ضل عن مسلکی فلا
مسلك یهدینی الطریق و یشکر
یقید طوراً لغوه بزیادة
و اخری بنقض فهو همسیان یصفر
یفور کتنّورٍ مراراً و ربّما
یقور کخاشٍ ربه یتضور
الم یدر ان الاطلاع علی المغیب
لا ینفع المرء الذی لا یعذر
اذا کان مما لیس یعثره علی
مشارع للشرع الجدید فیخبر
و ذلك مختص بمختار ذی العلا
تبارك و یعطی من یشاء و یقتّر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الا فدخ قاله لنبينا
جهارا فلم ينكره الا المعذمر
جهاراً بلا شك و حريب و ريبةٍ
بمحضر اصحاب صغير مصغر
و ليس نبينا عندنا بل محقر
صبى و فى امره لا يوقر
و ليس ولياً قائماً بمحبته
لامر الا له الحق ذاك الجوكر
بل شك فى اسلامه و وفاته
سواه و ذا يروى و يوعى و يوثر
على ان اخبارا بريب يريبها
وبحزه؟ الرياب امر مختعر
و ليس من الحق الحقيق لدى الورى
و لا مثله يجنى و يوعى و يوثر
و دعوى المسيح القاديانى اننى
اقول على علم هباء تختعر
فقد ابطلوا دعواه من غير ريبة
من اراد لم ينكره الا المنكر
عجبت لقومى كيف زال عقولهم
يهدون اسّاً امره لا يشنر
الم ينظروا ان الفراسة حقنا
اذا حصلت فينا به نتذخزر
فنخبر طورا ان هذا يضرنا
و هذا يفيد القوم حقاً و ينصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و هذا یروم العلم و الدین و الهدی
و هذا المشمخر الغرور یدنقر
و هذا یقیم الخلق عن نهج العمی
و هذا یزکیهم و هذا یطهر
و هذا یدیم النظر فی طلب العلی
و هذاك یغوین و هذا یشنطر
و هذا العلیل الجسم یرتاد موته
فلا یعدون الموت فهو مقدر
و هذا الزکی الطاهر الاصل قد حوی
علوفا فیرضی الخلق و هو موقر
علی ان احوال الوری لا یعدها
خبیر اناس بالحساب مزّزر
ولا یعلم الاحوال الا ملیکنا
خبیر بقطمیرٍ و ما هو اصغر
علیم بادواء الوری و دوائهم
فمن شاء فلیومن و من شاء یکفر
فمکة اهلها و سکانها بها
لادری بما فیها شعاباً و اجرر
الم تر جعفر الکرام و قد اتی
خبیث رشیداً بالمغیبات یخبر
و اخبر حیناً ان یوم وفاته
قریب بلا ریب و ذا سوف یقبر
فاخبرتهم هذا و ضاق صدورهم
و قاموا علی احر یخاف و یحذر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاه بسیف ثم قال ایا فتی
کم العمر باق و هو خزیان ینظر
فقال لعمری مدتی لمدیدة
فاحماه ذاك و الحرّ ذاك و الغضنفر
فسرّ امیر المومنین بفعله
و زال هموم قد اتت تتکدر
دری ان من وا عاجزا کیف یدعی
باخبار امر دائما عنه یحذر
فان حیاتنا و موت جمیعنا
بامر اله الخلق حقا مقدر
فنحن علی جهل بمقدار خطنا
عن العمر فی دار الفناء نعذر
اصاح تری نورا مزیلا عن العمی
مضیئا منیر نیّرا یتنوّر
عن الاحرف اللاتی حواها تلا لو
نجوم اضاء ت لاتغور و تزهر
تضئی طریقا مستقیما مسلّکا
الی ان دعواه هبأ تختعر
و ما یدعی من کون عیسی میتا
یتجدیده هذا انتحال مفرر
فان الامیر السید الهندی نبی لهم
بناء رفیعا قوله ذاك اشهر
وما مات الا من سنین قلائل
و عاش طویلاً امره لا یمستر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی انه لما تلالاء للوری
بآیات صدق ان عیساه یقبر
فما النفع فی اثبات قبر ثوی به
و لتصویره الظلی للناس فا نظرو
باخبار من یزری علیه بلا مراء
احادیث جاء ت من خرافة توثر
نعم قوله من بعد ذاك اننی
مسیح جدید بعد ما صار یقبّر
نعم قوله ان التصاویر للوری
ابیحت جدید لیس فیها یحذّر
علی ان تصویر الجلیل مقامه
یزار و لا یرعاه الا مطهر
نعم قوله لا تقتدوا احدا سوا
اناس حواهم فضله المتکبر
جدید فلیسوا مقتدین سواهم
فما بالهم خانوا و جالوا و خسّروا
فمن یعترت منهم مقیماً باجره
یصلی اذا ما الناس ادوا و یحثروا
و الا فیعروه ملال فیتبغی
مذاهب لغشاها و ماء فینخر
یعلك طوراً بالسواك و تازه
بذاك الاعضداء تضیء و تزهر
یقول ترکت الامر و هو محتم
علی فربی بالجماعة یامر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و لكننى لا عيب فى تركتها
بامر مسيح القاديان و احذر
يمن اله الخلق طراً بانه
يولف بيننا و ذاك مقرر
و هذا يفرّق الجميع بقوله
و فعل له حتى يخاف و يعذر
فكيف يهجر؟ المرء ما يقتدى به
بغير تقاة و هو امر محقر
اهذا هو الامر الذى يبتغيه من
يقبله فيما يقول و يزير
ليصد عن الجمع الجميع و نفسه
يصد فمن يحمى و من هو يفر
نعم جد منه انهم يجزونه
باسماء اولاد لهم ثم يامر
لهم بازدواج او فراق فكلهم
اسير لديه امره لا يغير
سواء عليهم قطع رحم و وصلها
اذا ما اتاهم ما يراه و يوثر
نعم جد منه انهم يخبرونه
بايراد لفظ الاحمدى فياشر
لتركهم مختار صدق ذى العلاء
و سماكم عما ذكرت يذكر
نعم جد منه انهم يرتجونه
اذا ما دنا يوم عسيب مشنزر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و یاتوه من یاتیه عراً مشتمراً
و مسنجدا فیما وهاه محّذر
یشمجر کالرمیمان ضلّ سبیله
الیه و یهدیه فینبئی و یخبر
نعم جد منه انهم یجتنبونه
فیاتونه و الشیء بالشیء یذکر
فمن لم یود المال و هو یحتم
علیه فذا یقلی و یشنا و یهجر
و لو لم اخف ربی تعالی و شئونه
و اکرم من یهدی الوری و یذکر

ہفت روزہ اخبار اہلحدیث امرتسر ۱۹۰۷ء کے شماروں (۱۱ جنوری، ۱۸ جنوری، ۲۵ جنوری، یکم فروری، ۱۵ فروری، ۲۲ فروری، ۸ مارچ) میں درج بالا اشعار اس قصیدہ کے موجود ہیں، مجھے یہ شمارے فوٹو کی صورت میں علی گڈھ اور گوجرانوالہ سے حاصل ہوئے تھے، اور کاغذ خستہ اور پرانا ہونے کی وجہ سے فوٹو بھی اچھی نہیں آئی، اس لئے اسے پڑھنا کارے دارد ہے۔ تاہم جیسا کچھ مجھ سے پڑھا جا سکا ہے، نقل کر دیا ہے اور درخواست ہے کہ اگر کوئی صاحب علم اس کی تصحیح میں میری مدد فرمانا چاہیں تو رابطہ کئے جانے پر انتہائی ممنون ہوں گا اور بعد تصحیح اسے کسی دوسری جگہ نقل کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ بہا

مرزا قادیانی وغیرہ غور سے پڑھیں اور جواب دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالویؒ کا ایک تحریر کردہ خط بایں الفاظ نقل فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی یا اسکے چیلہ مولوی نورالدین یا محمد احسن یا کوئی اور مرزائی غور سے پڑھیں اور جواب دیں

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

میں نے ایک خط ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو بخدمت مولوی نورالدین صاحب بھیجا تھا اور اس کی ایک نقل بغرض اشاعت آپ کی خدمت میں ارسال کی تھی، مگر افسوس کہ آپ نے اس کو اہل حدیث یا مرقع میں شائع نہ فرمایا (آپ نے اس کی اشاعت کو ضروری نہیں لکھا تھا۔ اڈیٹر) اس خط میں اس عاجز کے ۲۷ خوابات والہامات درج تھے۔ منجملہ ان کے بہت سے پورے ہو چکے ہیں جن میں سے تین حسب ذیل ہیں:

۱۔ مرزا پر ایک بجلی گرے گی تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

تصدیق: ۱۶ ستمبر کو مرزا کا الہامی لڑکا مبارک احمد جو تین کو چار کرنے والا، اسیروں کو رستگاری دینے والا، علوم ظاہری و باطنی سے پر ہونے والا، اور کانّ اللہ نزل من السماء وغیرہ وغیرہ تھا ایک ..(مرض) سے صحت یاب ہونے اور شادی ہو جانے کے بعد اچانک فوت ہو گیا جس سے مرزا قادیانی کو ایک ناگہانی صدمہ پہنچا اس کا منہ کالا ہوا۔ اور اس کے تمام الہامات جو اس چوتھے لڑکے کی نسبت تھے جھوٹ ثابت ہوئے۔ اصل الہام کے یہی تین اجزاء تھے۔

پھر ۷ستمبر ۱۹۰۷ء کو مجھے الہام ہوا جو آپ کے مرقع میں بھی شائع ہوا تھا:

آج مرزا کے ٹوسٹ میں قلق ہے۔ چنانچہ صحت اور شادی کے بعد مبارک احمد مریض ہوا اور ۱۶ ستمبر کو فوت ہو گیا۔

۲۔ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مجھے القاء ہوا:

انا نبشرك بغلام اسمه يحيى

تصدیق: ۲۹۔ اپریل کی رات کو یہ لڑکا پیدا ہوا۔

۳۔ شیخ محمد حسین مراد آبادی کو میں نے خواب میں کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب وہ لعنتیں جو مرزا اوروں پر برسایا کرتا تھا اب اس پر الٹ پڑیں اور وہ اب تمہیں کچل ڈالیں گی اور تمہارا چھیتا؟ ہو جائے گا۔،

تصدیق: اس کے بعد محمد حسین وجع مفاصل میں مبتلا ہوا۔ اس کے عیال و اطفال سخت مریض ہیں اور بہت سے مرزائی طاعون سے ہلاک ہوئے جن کی تفصیل، کانے دجال، میں عنقریب شائع ہوگی۔

۴: میرے لئے ایک پختہ مکان پٹیالہ میں تیار ہوا۔

تصدیق۔ اس وقت میں انسپکٹر آف ویکسی نیشن و رجسٹریشن تھا جس کی وجہ سے ہمیشہ دیہات میں دورہ کرنا پڑتا تھا۔ اس کے بعد میری تبدیلی شفاخانہ فوجی میں ہوگئی اور سو روپیہ تنخواہ زیادہ ہوگئی۔

کیا کوئی سعید مرزائی ہے جو ان چار بشارات سے متنبہ ہو کر دجالی مذہب سے تائب ہو جائے اور یکم ستمبر ۱۹۰۸ء کا انتظار نہ کرے۔

والسلام خاکسار عبدالحکیم خان ایم بی اسسٹنٹ سرجن ملٹری ہسپتال پٹیالہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

کوئی کم فہم مرزائی یہ نہ سمجھے کہ مبارک احمد (پسر مرزا قادیانی) کے مرنے کو اسی اہل حدیث ۱۱۔ اکتوبر کے پرچے میں بڑی شرح و بسط سے اڈیٹر (ثناء اللہ) نے مرزا صاحب پر اپنے مباہلہ کا اثر بتلایا، اب اسی واقع کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اپنی تصدیق میں پیش کرتے ہیں، لہذا یہ دونوں تو آپس میں پہلے فیصلہ کر لیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں جھگڑا ہی کوئی نہیں، تو فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب کے الہامات میں اجمالاً اس کے وقوعہ کی خبر دی گئی تھی اور میرا مباہلہ اس کے لئے علم الٰہی میں سبب بنتا تھا اور دانا خوب جانتے تھے کہ ایک واقع کے لئے سبب اور اعلان وقوع میں کوئی تعارض نہیں۔ پس اس لحاظ سے ڈاکٹر صاحب کے الہامات تو کیا خود مرزا صاحب کے الہامات متعلقہ موت مبارک احمد بھی اگر کوئی ہو تو وہ بھی صحیح ہو سکتا ہے اور میرے مباہلہ کا اثر بھی ٹھیک ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۸۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے چیخ کر بجائے خود میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار دے دیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا یا اس پر کوئی موت کے برابر مصیبت آوے گی۔ خدا کی شان اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پر طرح طرح کی آفتیں نازل ہوئیں۔آپ کا عزیز فرزند مبارک ۱۶ ستمبر گذشتہ کو مرگیا جس سے مرزا صاحب کی کمر کو ایسا صدمہ پہنچا کہ موت سے بدتر جس کی تفصیل ۱۱۔اکتوبر کے اہل حدیث میں دکھائی گئی ہے۔اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ۱۰ نومبر کے بدر اور الحکم میں ایک لمبا ہاتھی کے دو کانوں کے برابر اشتہار دیا ہے جس کا ایک حصہ درج ذیل ہے۔(اس تحریر میں بین القوسین نمبر لگا کر بعد میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے ان کا جواب بھی لکھا ہے۔بہاء)

مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

تبصرہ

مجھے اس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف اور نہی منکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قائم کروں جن سے ان کا ایمان قوی ہو اور معرفت زیادہ ہو اور صراط مستقیم پر قائم ہو جاویں واضح ہو کہ اس ہفتہ کے اخبار عام (۱) میں اس کے پہلے کالم میں ہی پڑھا ہے کہ بعض کوتہ اندیش لوگوں نے میرے فرزند مبارک احمد کی وفات پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے بلکہ دوسرے بعض اخباروں میں بھی بڑے زور سے اس واقعہ کو ظاہر کر کے یہ رنگ اس پر چڑھایا ہے کہ گویا ان میں سے کسی کا مباہلہ میں فتح یاب ہونا اس سے ثابت ہوتا ہے۔ ہم اس جگہ زیادہ نہیں لکھنا چاہتے کیونکہ جھوٹ کی سزا دینے کے لئے خدا تعالیٰ کافی ہے۔ واضح ہو کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں کیا جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر معیار صدق کذب بنا جاوے (۲) کہ اگر اس فریق کا لڑکا مر گیا تو وہ جھوٹا ٹھہرے گا بلکہ میں ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو جس کا گناہ ہے جس نے خدا پر افتراء کیا ہے (۳) یا صادق کو کاذب ٹھہراتا ہے ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو کر خود مباہلہ سے حصہ لے اور افتراء کے حامی یا تکذیب کے حامی ہو جائیں جیسا کہ قرآن شریف سے سمجھا جاتا ہے تب وہ کاذب ہونے کی حالت میں عذاب میں بھی شریک ہوں گے جیسا کہ وہ مقابلہ میں شریک ہوگے ورنہ بموجب حکم آیت

لاتزر وازرۃ وزر اخری ،

خدا ایک کے گناہ کیلئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا۔ میرا لڑکا مبارک احمد نابالغ تھا اور ابھی نو برس کی عمر کو نہیں پہنچا تھا جب وہ فوت ہو گیا اور خدا نے اس کی وفات سے کئی برس پہلے دو مرتبہ اس کی نسبت خبر دی تھی کہ ابھی وہ بالغ نہیں ہوگا جو فوت ہو جائے گا (۴) اور یہ بھی فرمایا تھا کہ دشمن اس دن خوش ہوگا اور اپنا وار کرے گا (۵) مگر ساتھ ہی دشمن کے بد انجام کی بھی خبر دی تھی کہ آخر کار وہ غضب الٰہی کے نیچے آئے گا (مرزا صاحب یہاں کس دشمن کی بات کر رہے ہیں؟ بہاء) اور میری نسبت یہ بھی فرمایا تھا کہ وہ دن تلخ زندگی کے ہوں (۶) ساتھ اس کے میرے دل کی حالت کو ان الفاظ سے ظاہر کیا تھا کہ انی مع

اللہ فی کل حال

یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں اور جو اس رضا ہے وہی میری رضا ہے اور یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے تحریر بالا میں بین القوسین لگے ہوئے نمبروں پر یوں حواشی لکھے ہیں:

۱: اصل مقابل کا نام لینے سے کیوں شرماتے ہو وہ وہی ہے جس کو مباہلہ کے لئے آپ نے بلایا تھا جس کا نام ابوالوفا ثناء اللہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ جھوٹ کہتے ہوئے شرم کرو ہم بھی تو یہ نہیں کہتے کہ مباہلہ میں اولاد کے مرنے کو مدار صدق و کذب آپ نے بنایا تھا بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ موت جیسی مصیبت کو بنایا تھا۔ مصیبت ایک مفہوم کلی ہے جس کے افراد کثیر میں سے ایک فرد، اولاد کی موت بھی ہے جو آپ کو مبارک احمد کے مرنے سے پیش آئی۔ خدا کے علم میں تھا وہ ہو گیا اور آپ کو موت کے برابر مصیبت پہنچ گئی جس کا آپ کو بھی اعتراف ہے۔

۳۔ پھر عبداللہ آتھم والی پیش گوئی پوری نہ ہونے پر آپ نے پادری وائٹ کے مرنے کو کیوں پیش کیا تھا وہ تو آپ کے مقابلے پر نہ آیا تھا۔ علاوہ اس کے ہم نے تو یہ بتلانا ہے کہ آپ پر مصیبت آئی خواہ وہ اولاد کے مرنے سے آئی یا پہاڑ گرنے سے ہاں اگر آپ کی کوئی ایسی اولاد مرتی جس کے مرنے کا آپ پر کوئی صدمہ نہ ہوتا جیسے فضل احمد (باغی پسر) کی موت ہوئی تھی، تو ہم بھی اس کو مباہلہ کا اثر نہ بتلاتے لیکن جب ایسی اولاد مری ہے کہ اس کے مرنے سے آپ کی زندگی تلخ ہو گئی اور ہو رہی ہے تو ہمارا حق ہے کہ ہم اسکو اپنے مباہلہ کا اثر ظاہر کریں جو خدا کے فضل سے ہماری تائید میں ہوا ہے

۴۔ کیسا سفید جھوٹ ہے اگر یہ الہام تھا تو آپ نے اس کا نکاح کیوں کیا تھا۔ اس کے خسر ڈاکٹر ستار شاہ سے کوئی رنج تھا کہ اس کو بھی صدمہ پہنچایا۔ اگر سچے ہو تو یہ الہام کسی سابقہ تحریر میں دکھاؤ کہ مبارک احمد بالغ ہونے سے پہلے مر جاوے گا ورنہ جھوٹے پر لعنت کہو۔

۵،۶: دیکھا آپ خود قائل ہیں کہ اس بچے کے مرنے سے آپ کی زندگی تلخ ہوئی یعنی آپ پر اور آپ کے تمام اہل بیت پر سخت مصیبت آئی اور ہمارا وار آپ پر چلا۔ رہا یہ کہ یہ آپ کا الہام ہے سو ہمیں اس سے مطلب نہیں ممکن ہے خدا نے آپ پر حجت قائم کرنے کو کسی طرح یہ سمجھا دیا ہو تا کہ وقت آنے پر آپ کو اس مصیبت سے انکار کی گنجائش نہ ہو۔ مختصر یہ ہے کہ ہمارے مباہلہ میں جو آپ نے موت جیسی مصیبت جھوٹے کے لئے چاہی تھی وہ آپ پر پڑ گئی جس سے آپ کی زندگی تلخ ہو رہی ہے۔ پس بحمد اللہ ہمارے مباہلہ کا اثر آپ پر پورا ہوا۔ کیا خوب:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(باقی اشتہار کا جواب آئندہ)۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۴، ۵)

کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی

عاشقاں از ہیبت تیغ تو سپر پیچیدہ اند
جامیء بے چارہ را چوں دیگراں پنداشتی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کرشن قادیانی نے جب سے میرے ساتھ مباہلہ کیا ہے سخت ابتلاء میں ہیں ۔نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن، کی مثال آپ پر صادق آ رہی ہے۔مباہلہ چونکہ خدا کی مرضی کے خلاف آپ نے کیا تھا اس لئے اس کی سزا بھگت رہے ہیں۔گذشتہ ہفتہ کے (اخبار) اہل حدیث میں آپ کے اشتہار کا ایک حصہ نقل ہو چکا ہے، آج باقی حصہ نقل کرتے ہیں جو آپ نے گیدڑ بھبکی دینے کو شائع کیا ہے۔

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب کی قدیمی عادت ہے کہ جب کبھی کسی مقابلہ میں عاجز آتے ہیں تو جھٹ سے ایک دو پیش گوئیوں کا اشتہار شائع کر دیتے ہیں ۔جب سے آپ نے ڈپٹی کمشنر گورداسپور سے تحریری وعدہ کیا تھا کہ آئندہ کو کسی مخالف کی ہلاکت کی بابت پیش گوئی نہ کرونگا، چندروزہ آپ کے الہامات منذرہ رکے تھے۔مگر آپ نے جو گورنمنٹ کو دوسری طرف متوجہ دیکھا ہے تو آپ نے عادت کا اظہار کرنا پھر شروع کر دیا ہے ۔اب اس پر سوال ہے کہ گورنمنٹ اس عہد شکنی پر کیوں نوٹس نہیں لیتی، اس کا جواب یہ ہے کہ:

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

بہر حال وہ اشتہار درج ذیل ہے۔مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

خدا کی قدرتوں پر قربان جاؤں کہ جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالی نے یہ الہام کیا

انا نبشرك بغلامٍ حليمٍ ينزل منزل المبارك۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوش خبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا اور اس کا قائم مقام اور اس کا شبیہ ہوگا۔ پس خدا نے نہ چاہا کہ دشمن خوش ہو اس لئے اس نے بمجرد وفات مبارک احمد کے ایک دوسرے لڑکے کی بشارت دے دی، تا یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا، بلکہ زندہ ہے (اس لڑکی کا کیا بنے گا جو بچپن میں بیوہ ہوگئی۔ کیا وہ شادی نہ کرے؟ اور جب مبارک کی شبیہ پیدا ہو تو کیا وہ بغیر نکاح اس کے پاس چلی آئے؟ وہ کب تک شبیہ کا انتظار کرے؟ بہاء) اور ایک الہام میں مجھے مخاطب کر کے فرمایا

انی اریحك و لا اجیحك و اخرج منك قوماً

یعنی میں تجھے راحت دونگا اور میں تیری نسل قطع نہیں کرونگا اور ایک بھاری قوم تیری نسل سے پیدا کرونگا۔ یہ خدا کا کلام ہے جو اپنے وقت پر پورا ہوگا اگر اس زمانہ کے بعض لوگ لمبی عمریں پائیں گے تو وہ دیکھیں گے کہ آج جو خدا کی طرف سے یہ پیش گوئی ہے وہ کس شان اور قوت اور طاقت سے ظہور میں آئے گی۔ خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں وہ خدا جس نے ابراہیم علیہ السلام کو اور پھر موسیٰ علیہ السلام کو اور پھر عیسیٰ علیہ السلام کو اور سب کے بعد ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت ﷺ کو جانی اور خونی دشمنوں سے بچایا، وہ مجھے بھی بچائے گا۔ اور وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے، کیونکہ خدا شریر کو دوست نہیں رکھتا۔ جو شخص تقویٰ سے کام نہیں لیتا اور بدزبانی میں حد سے بڑھ جاتا ہے وہ آخر پکڑا جاتا ہے مگر خدا متقی کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ معمولی سلسلہ موت کا ہر ایک نیک اور بد پر محیط ہے، کسی خاص فرقہ سے مخصوص نہیں۔ اگر ہماری اولاد میں سے کوئی مر گیا، یا آئندہ مرے تو دشمنوں کے لئے یہ خوشی کی بات نہیں، کیونکہ یہ موت ہر ایک کے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ بلکہ مجھے خبر دی گئی ہے کہ ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے ہمارے بہت قریب متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے (بقول آپ کے مریدوں کی تعداد تین لاکھ تک ہے، اور یہ تو ظاہر ہے کہ مریدوں سے زیادہ عزیز اور متعلق کون ہوسکتا ہے، تو ان، مصنوع، تین لاکھ کی جماعت میں ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روز موت ہے اور ہر روز حیات ہے۔ پس اس طرح جس روز آپ کا جی چاہے گا اس پیش گوئی کو سچا کر لیں۔ ناظرین منتظر رہیں کہ عنقریب ہاتھی کے کان کے برابر کوئی اشتہار نکلے گا کہ دیکھو ہمارا فلاں عزیز جماعت کا سرگرم ممبر ایسا اور ویسا مر گیا جسکی بابت ہم نے پہلے ہی لکھ دیا تھا کہ مر جائے گا۔ کیا اب بھی مخالف ہدایت حاصل نہیں کریں۔ اس پر آپ ڈوم میراسی آپ کو مبارک بادی ایڈریس چھاپیں گے یا مسیح الخلق مبارکباد۔ لاچار ہمیں بھی کہنا پڑے گا: آپ کا ہونا اپنی شامت اعمال ہے۔ اڈیٹر) سو ایسے واقعات دشمن کے لئے خوشی کی جگہ نہیں کیونکہ موت فوت سے کسی نبی کا خاندان مستثنی نہیں رہا۔ آنحضرت ﷺ کے کئی لڑکے فوت ہو گئے یہاں تک کہ خبیث فطرت کافروں نے آنحضرت ﷺ کا نام ابتر رکھا، مگر آخر کار خدا نے فتح اور نصرت کے تمام وعدے پورے کئے یہاں تک کہ ان عرب کے کافروں کا نام ونشان نہ رہا جو آنحضرت ﷺ کو معدوم کرنا چاہتے تھے اور جزیرہ عرب اسلام سے بھر گیا۔ یہ سچ ہے کہ

العاقبة للمتقين

سو خدا کا یہ وعدہ ہے کہ وہ مجھ سے بھی ایسا ہی کرے گا جیسا کہ آنحضرت ﷺ سے کیا۔ ایک دن آتا ہے کہ جب متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے، وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے اور ان کا نام ونشان نہیں رہے گا۔

اس بارے میں ان دنوں جو کچھ خدا تعالی نے مجھے فرمایا ہے وہ پیش گوئی اس جگہ لکھتا ہوں۔ چاہیے کہ میری جماعت اس کو یاد رکھیں اور اس کو اپنے گھروں کے نظارہ گاہ جگہوں پر چسپاں کریں اور اپنی عورتوں اور لڑکوں کو اس سے اطلاع دیں، اور جہاں تک ممکن ہو نرمی اور آہستگی سے اپنے واقف کاروں کو اس امر پر مطلع کریں کیونکہ یہ دن آنے والے ہیں اور خدا نے سب کچھ دیکھا ہے اور اب وہ ہم میں اور ان مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کرے گا، وہ حلیم ہے مگر اسکا غضب بھی سب سے بڑھ کر ہے، اور وہ سزا دینے میں دھیما ہے، مگر اس کا قہر بھی ایسا ہے کہ فرشتے بھی اس سے کانپتے ہیں۔ اور اس پیش گوئی میں ہمارے مخالف صرف وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بدزبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے، بلکہ بعض نے ان میں سے میرے قتل کے فتوے دیئے (میں ان کی رائے سے اتفاق نہیں کرسکتا بلکہ آپ کی ہدایت چاہتا ہوں۔اڈیٹر) اور سب لوگ چاہتے ہیں کہ میں قتل کیا جاؤں اور زمین سے نابود کیا جاؤں اور میرا تمام سلسلہ پراگندہ اور نابود ہو جائے مگر خدا جو میرے دل کو جانتا ہے وہ وہی فیصلہ کرے گا جو اس کے علم کے موافق ہے اس نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہیں:

الم تر كيف فعل ربك باصحاب الفيل الم يجعل كيدهم في تضليل انك بمنزلة رحى الاسلام افترتك و اخترتك۔

ترجمہ۔تو نے دیکھ لیا یعنی تو ضرور دیکھے گا کہ اصحاب الفیل یعنی وہ جو بڑے حملے والے ہیں اور جو آئے دن تیرے پر حملہ کرتے ہیں اور جیسا کہ اصحاب الفیل نے خانہ کعبہ کو نابود کرنا چاہا تھا وہ تجھے نابود کرنا چاہتے ان کا انجام کیا ہوگا؟ یعنی ان کا وہی انجام ہوگا جو اصحاب الفیل کا ہوا، پھر فرمایا

و ينصرك رجال نوحي اليهم من السماء يأتون من كل فج عميق ۔یعنی تیری مدد وہ لوگ کریں گے جن کے دلوں میں ہم الہام کریں گے وہ دور دراز جگہوں سے تیرے پاس آویں گے۔

اس جگہ استعارہ کے رنگ میں خدا تعالی نے مجھے بیت اللہ سے مشابہت دی کیونکہ آیت یاتون من کل فج عمیق خانہ کعبہ کے حق میں ہے۔اور پھر فرمایا کہ تو مجھ سے بمنزلہ اسلام کی چکی کے ہے،اس چکی میں جو پڑے گا وہ آخر کو پیسا جائے گا۔یعنی تجھ سے لڑنے والے اور تیرے پر حملہ کرنے والے سلامت نہیں رہیں گے۔اور پھر فرمایا کہ تیرے مخالفوں کا اخزاء اور افناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا۔یعنی جو لوگ تجھے رسوا اور ہلاک کرنا چاہتے ہیں وہ آپ ہی رسوا اور ہلاک ہوں گے۔اور پھر فرمایا

انى انار بك الرحمن، ذو العز و السلطان۔ من عاد اوليائى فكانما خر من السماء انى موجود فانتظر۔ سينالهم غضب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من ر بهم و ما کنا معذ بین حتی نبعث رسو لا ۔ قد افلح من زکا ها و قد خا ب من دسا ها قل انی امر ت لکم فافعلوا ما تؤمرو ن ۔ الیو م یو م البر کا ت ۔ یا عبد الله الی معك و الضحی و ا للیك اذا سجی ما و دعك ر بك و ما قلی ۔

یعنی میں رحمان ہوں صاحب عزت اور سلطنت جو میرے ولی سے دشمنی کرے گو یا وہ آسمان سے گر گیا میں موجود ہوں پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے عنقریب ان پر غضب الٰہی نازل ہوگا ہم عذاب نازل نہیں کیا کرتے مگر اس حالت میں کہ جب پہلے رسول آجاوے یعنی دنیا پر عذاب شدید ہونا اس بات پر دلالت کرتا کہ رسول آگیا ہے اور پھر فرمایا کہ عذاب سے وہ لوگ نجات پائیں گے جنہوں نے دلوں کو پاک کیا اور وہ لوگ سزا پائیں گے جنہوں نے اپنے نفسوں کو گندہ کیا۔

اور پھر فرمایا کہ میں تیری نسل کو جڑھ سے معدوم نہیں کرونگا بلکہ جو کچھ کھویا گیا وہ تجھے خدائے کریم واپس دے گا ان کو کہدے کہ میں تمہارے لئے مامور ہو کر آیا ہوں پس وہی کرو جو میں حکم کرتا ہوں یہ برکت کے دن ہیں ان کا قدر کرو۔ اے خدا کے بندے میں تیرے ساتھ ہوں یعنی روز روشن کی قسم ہے اور اس رات کی جو تاریک ہو جو تیرے رب نے تجھے دشمن نہیں پکڑا اور پھر اردو میں فرمایا کہ ہر ایک حال میں تمہارے ساتھ موافق ہوں اور تیرے منشاء کے مطابق۔ اور پھر فرمایا

لکم البشری فی الحیوۃ الد نیا خیر و نصرت و فتح ان شا ء الله تعا لی و ضعنا عنك وزر ك الذی انقض ظهرك و رفعنا لك ذكر ك انی معك ذكر تك فا ذ کر نی وسع مکا نك حان ان تعان و تر فع بین الناس انی معك یا ابرا هیم انی معك و مع اهلك انك معی و اهلك انی انا الر حمن فا نتظر قل یاخذ ك الله

یعنی تمہارے لئے دنیا اور آخرت میں بشارت ہے۔ تیرا انجام نیک ہے، خیر ہے، نصرت اور فتح انشاء اللہ تعالیٰ ہم تیرا بوجھا اتار دیں گے جس نے تیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمر توڑ دی اور تیرے ذکر کو اونچا کر دیں میں تیرے ساتھ ہوں، میں نے تجھے یاد کیا ہے۔ سو تو مجھے بھی یاد کر، اور اپنے مکان کو وسیع کر دے۔ وہ وقت آتا ہے کہ تو مدد دیا جائے گا اور لوگوں میں تیرا نام عزت اور بلندی سے لیا جائے گا۔ میں تیرے ساتھ ہوں اے ابراہیم، اور ایسا ہی تیرے اہل کے ساتھ۔ اور تو میرے ساتھ ہے اور ایسا ہی تیرے اہل ۔ میں رحمان ہوں، میری مدد کا منتظر رہ اور اپنے دشمن کو کہہ دے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔ اور پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دوں گا۔ یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھا دوں گا، تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست اور میری عزت اور دشمن کی ذلت اور میرا اقبال اور دشمن کا ادبار بیان فرمایا ہے، اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے۔ مگر میری نسبت لکھا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جائے گا اور نصرت اور فتح تیرے شامل حال ہو گی۔ اور دشمن جو تیری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہو گا خدا ایک قہری تجلی کرے گا اور جو جوٹھ اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دے گا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دے گا سو چاہیے کہ میری جماعت کے لوگ اس پیش گوئی کے منتظر رہیں اور تقوی وطہارت سے پاک نمونہ دکھاویں۔

مرزا غلام احمد ۵ نومبر ۱۹۰۷ء

(اس اشتہار کا آخری پیراگراف شیخ الاسلام نے نقل نہیں، جسے مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد سوم صفحہ ۵۹۲ سے یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔ بہاء۔:

اس پیش گوئی کے ساتھ یہ پیش گوئی بھی ہے کہ ایک سخت طاعون اس ملک میں اور دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممالک میں بھی آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ وہ لوگوں کو دیوانہ کی طرح کردے گی۔ معلوم نہیں کہ اس سال یا آئندہ سال میں ظاہر ہو گی۔

مگر خدا مجھے مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ میں تجھے اور تمام ان لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر ہیں بچاؤں گا۔

گویا اس دن یہ گھر نوح کی کشتی ہوگا جو شخص اس گھر میں داخل ہو جائے گا وہ بچایا جائے گا۔

اور خدا نے فرمایا میں روزہ بھی رکھوں گا اور افطار بھی کروں گا اور اس گھڑی تک جس کو بجز خدا کے کوئی نہیں جانتا میرا عذاب دنیا کے شامل حال رہے گا اور طاعون دور نہیں ہوگی اور کبھی دور نہیں ہوگی جب تک لوگ اپنی اصلاح کر کے نیکی اور خدا کی طرف رجوع نہ کریں۔ خدا چاہتا ہے کہ زمین گناہ سے پاک ہو جائے۔ سو اس لئے ایک طرف اس نے طاعون اور کئی عذاب بھیجے اور دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنے والا بھیجا تا زمین کو گناہ سے پاک کرے۔)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

جن لوگوں کو مرزائی تحریرات دیکھنے کا ملکہ ہے وہ جان سکتے ہیں کہ یہ اشتہار کوئی نیا نہیں ہے بلکہ وہی پرانا رونا رویا ہے جو آج سے کئی سال پیشتر رویا کرتے ہیں کہ میں فتح یاب ہونگا، میں بلند اقبال ہونگا، میرا دشمن ذلیل ہوگا، یہ ہوگا وہ ہوگا، تاہم ناظرین کی آسانی کے لئے ہم اس اشتہار کو چند فقروں میں مختصر کرتے ہیں ناظرین غور سے دیکھیں

فقرہ اول: میری بہت بڑی عزت ہوگی فتح ہوگی، میرے ہاں مبارک احمد جیسا لڑکا پیدا ہوگا (بہت خوب)

دوئم: موت کا سلسلہ ایک معمولی بات ہے دشمن کی خوشی کا موجب نہیں (بہت خوب)

سوم: ایک دن آنے والا ہے کہ میرے دشمن مر جائیں گے اور جڑ سے کاٹے جائیں گے یعنی ان کا کوئی قائم مقام نہ رہے گا۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کون سا لفظ آپ نے اس اشتہار میں زائد لکھا ہے جو اس سے پہلے کئی دفعہ شائع نہیں کر چکے۔ ہمیشہ آپ عزت کے طالب ہوتے رہے ہیں اس جگہ ایک مقام کی عبارت پوری نقل کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک الہامی پیش گوئی کا اشتہار:

چونکہ مجھے ان دنوں چند متواتر الہام ہوئے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی عنقریب آسمان سے کوئی ایسا نشان ظاہر کرے گا جس سے میرا صدق ظاہر ہو، اس لئے میں اس اشتہار کے ذریعہ سے حق کے طالبوں کو امید دلاتا ہوں کہ وہ وقت قریب ہے کہ جب آسمان سے کوئی تازہ شہادت میری تائید کے لئے نازل ہوگی۔ یہ ظاہر ہے کہ جس قدر خدا تعالی کے مامور دنیا میں آئے ہیں گو ان کی تعلیم نہایت اعلی تھی، اور ان کے اخلاق نہایت اعلی تھے، اور ان کی زیرکی اور فراست بھی اعلی درجہ پر تھیں (لیکن مسیح کے بارے میں تو آپ الٹ لکھتے ہیں۔ بہاء) لیکن ان کا خدا سے ہم کلام ہونا لوگوں نے قبول نہ کیا جب تک کہ ان کی تائید میں آسمان سے کوئی نشان نازل نہیں ہوا (مسیح کے لئے کون سا نشان نازل ہوا ان کے معجزات کو تو آپ مکروہ اور مسمریزم کہتے ہیں، لہو کہتے ہیں۔ بہاء) اسی طرح خدا تعالی اس جگہ بھی بارش کی طرح اپنے نشان ظاہر کر رہا ہے، تا دیکھنے والے دیکھیں اور سوچنے والے سوچیں۔ اور اب مجھے بتایا گیا ہے کہ ایک برکت اور رحمت اور اعزاز کا نشان ظاہر ہوگا جس سے اکثر لوگ تسلی پائیں گے جیسا کہ ۱۴ستمبر ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا:

ایک عزت کا خطاب، ایک عزت کا خطاب لك خطا ب العزة۔ ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا۔ (ضمیمہ تریاق القلوب)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین بغور دیکھیں کہ کس آرزو سے عزت کی تمنا ہے مگر افسوس کہ مرزا صاحب قادیانی جس عزت کے خواہش مند ہیں وہ ہنوز پردہ عدم ہی میں ہے۔ ہم ناظرین کی دل چسپی اور تفریح کے لئے ذرہ اور سامان بھی مہیا کرنا چاہتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کے مباحثات ہمارے خیال میں اب محض تفریح طبع کے لئے ہیں، ورنہ آپ کا کذب اور بطلان تو اظہر من الشمس ہے، تمام دنیا سے آواز آرہی ہے

رسول قادیانی کی رسالت۔ جہالت ہے جہالت ہے جہالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی نے اسی طرح مخالفوں سے تنگ آ کر پہلے بھی کئی ایک دفعہ فیصلے اشتہار دیئے ہیں، چنانچہ ایک اشتہار آپ کا جو اپنی تاریخ آپ بتلاتا ہے یہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

کبھی نصرت نہیں ملتی در مولی سے گندوں کو
کبھی ضائع نہیں وہ اپنے نیک بندوں کو
وہی اس کے مقرب ہیں جو اپنا آپ کھوتے ہیں
نہیں رہ اس کی عالی بارگہ تک خود پسندوں کو
یہی تدبیر ہے پیارو کہ مانگو اس سے قربت کو
اسی کے ہاتھ کو ڈھونڈو جلاؤ سب کمندوں کو

اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کیلئے ایک دعا اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست

اے میرے حضرت اعلی ذو الجلال قادر و قدوس حی و قیوم جو ہمیشہ راست بازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابداً لآباد مبارک ہے۔ تیرے قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔ تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ:

اٹھ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔،

اور تو نے ہی مجھے کہا کہ:

تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں۔،

اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ:

،تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔،

اور تو نے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

اور تو نے ہی مجھ کو فرمایا کہ:

میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا۔ ان کو کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں،...

مگر اے میرے قادر خدا تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا۔ اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں۔ اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے ستایا گیا۔ اور میری نسبت یہ بھی کہا گیا کہ، حرام خور، لوگوں کا مال کھانے والا، اور وعدوں کا تخلف کرنے والا، حقوق کو تلف کرنے والا، لوگوں کو گالیاں دینے والا، عہدوں کو توڑنے والا، اپنے نفس کے لئے مال جمع کرنے والا، اور شریر اور خونی ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو خود ان لوگوں نے میری نسبت کہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے تئیں اچھے اور اہل عقل اور پرہیزگار جانتے ہیں۔ اور ان کا نفس اس بات کی طرف مائل ہے کہ درحقیقت جو کچھ وہ میری نسبت کہتے ہیں، سچ کہتے ہیں۔ اور انہوں نے صدہا آسمانی نشان تیری طرف سے دیکھے مگر پھر بھی قبول نہ کیا۔ وہ میری جماعت کو نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہر ایک ان میں جو بدزبانی کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ بڑے ثواب کا کام کر رہا ہے۔

سو اے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول بندہ ہوں۔ اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو، اور تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں اور تیرے اس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک پاک تبدیلی ان کے اندر پیدا ہو، اور زمین پر پاکی اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ دکھلاویں...

لیکن اگر اے میرے پیارے مولی میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں ہے تو مجھ کو اس صفحہ دنیا سے مٹا دے تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس درخواست کے لئے جلدی نہیں کرتا تا میں خدا کے امتحان کرنے والوں میں شمار نہ کیا جاؤں لیکن میں عاجزی سے اور حضرت ربوبیت کے ادب سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر میں اس عالی جناب کا منظور نظر ہوں تو تین سال کے اندر کسی وقت میری اس دعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہو جس کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں سے کچھ بھی تعلق نہیں ... مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ پس اگر تو تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلا وے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح ردّ کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا کہ ملک میں امن اور صلح کاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور ان کی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے۔ اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو اور میں کسی مخالف کو اس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ ان کو کسی مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں۔ یہ میری دعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں ہے۔ میری روح گواہی دیتی ہے کہ تو صادق کو ضائع نہیں کرتا اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی طرح تحدی کرتے ہیں اور ان کی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ راست بازنبیوں کی وہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبوت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں۔ بلکہ تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے مگر صادق تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں۔ تیری نصرت اور تائید اور تیرا فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین۔

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

(مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد سوم ص ۱۷۴۔۱۷۹) (شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اس اشتہار سے مختصر اقتباس نقل کیا تھا میں نے مجموعہ اشتہارات قادیانی سے نسبتاً تفصیل سے نقل کر دیا ہے۔ بہاء)

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک مرزا صاحب اور ان کے مخالفوں میں بین طور پر فیصلہ ہو جائے گا جن دنوں یہ اشتہار نکلا تھا ہم تین سال تک منتظر رہے تھے کہ دیکھئے پردہ عدم سے کیا کچھ ظہور پذیر ہوتا ہے مگر افسوس کہ تین سال بخیر و عافیت پورے ہو گئے نہایت افسوس ہے کہ زلزلہ عظیمہ بھی آیا تو اس میعاد کے باہر اپریل ۱۹۰۵ء میں آیا جو مرزا صاحب کی میعاد گذر کر دو سال چار ماہ بعد پیش ہوا کاش کہ یہ زلزلہ ہی میعاد کے اندر آ جاتا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہو جاتا۔ خیر بہر حال جو کچھ ہوا وہ دنیا نے دیکھ لیا مگر اب ہم دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حسب مراد اس دعا کے قبول نہ ہونے پر اپنے لئے کیا کیا اگریمنٹ (اقرار نامہ) کیا ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلح کاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور ان کی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جن تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو۔ (اشتہار مذکورہ بالا)

ناظرین! بغور دیکھئے مرزا صاحب اپنے زبانی اپنے اقرار کے موافق کیا کچھ بن رہے ہیں اگر ہم ان کو ایسا کہیں گے تو وہ ہم سے خفا ہوں گے پس بہتر ہے کہ مرزا صاحب اپنے الفاظ کو خود ہی ملاحظہ فرماویں۔ ہم تو بس مرزا صاحب کے اسی فرمودہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان رکھتے ہیں مرزا جی آمنا و صدقنا فا کتبنا مع الشا ھد ین

خیر مرزا صاحب کو عزت اور کامیابی کے الہامات تو چھچھوڑوں کے خواب سے زیادہ وقعت نہیں رکھتے۔ ہوا ہی کرتے ہیں مگر اشتہار منقولہ میں خاص لطف یہ ہے کہ فقرہ نمبر۲ میں تو آپ موت کو ایک معمولی واقعات سے جانتے ہیں مگر پھر فقرہ نمبر۳ میں آپ خود ہی دشمنوں کی موت کو اپنا نشان قرار دیتے ہیں (چہ خوش) واللہ! اس الہام کی گولائی اس مسخرے کے الہام سے کہیں بڑھ کر ہے جس نے اپنے الہام میں یہ کہا تھا کہ ہفتہ کے ایام میں تمام دنیا فنا ہو جائے گی جس پر ہمارا بھی صاد ہے۔

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

چونکہ تاریخیں بتلا بتلا کر مرزا صاحب بارہا ذلیل وخوار ہوئے ہیں آتھم کی تاریخ بتلائی، آسمانی نکاح کی تاریخ بتلائی، لیکھرام کے لئے بتلائی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے لئے بتلائی۔ علاوہ ازیں کئی اور تاریخیں بتلائیں مگر سب تاریخوں میں یہی سننے میں آیا کہ

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اس لئے اب آپ نے تاریخ بتلانے کی رسم بالکل اٹھادی اور بقول استاد:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

گول مول الہاموں سے کام لینا شروع کر دیا جس کے جواب میں ہم یہ مختصر سا جواب عرض کرتے ہیں:

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۳۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریوں کی بد دیانتی اور بدعہدی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آریوں کا دعویٰ تو ہمیشہ سے لوگ سنتے ہیں کہ مذہبی مباحثات میں تحقیق حق کا ہوتا ہے مگر جب کبھی دیکھا گیا تو یہ دعویٰ ہاتھی کے دانتوں سے زیادہ عمدہ ثابت نہ ہوا۔ پرانے واقعات کا تو ذکر ہی کیا۔ نیا واقع قابل ذکر ہے کہ لاہور کی آریہ سماج نے مجھے اپنی مذہبی کانفرنس کے اشتہار اور دعوت کے خطوط بھیجے میں نے چند ایک استفسار کیئے جن میں ایک سوال یہ بھی تھا کہ ہر مذہب کا مقرر محض اپنے مذہب کا ثبوت دے گا یا دوسرے مذہب پر بھی اعتراض کر سکے گا؟ اس کا جواب آیا کہ آپ تہذیب اور شائستگی کے ساتھ دوسرے مذہب پر بھی اعتراض کر سکتے ہیں۔ میں نے اسی بھروسہ پر مضمون تیار کیا بلکہ کاتب کے سپرد بھی کر دیا تو قریب جلسہ کے ایک خط آیا کہ افسوس امسال کے لئے آپ کے لئے گنجائش نہیں۔ اس پر میں نے سکرٹری سماج کو رجسٹری کرا کر خط لکھا کہ کن کن اصولوں پر آپ نے انتخاب کیا ہے کہ میرے لئے گنجائش نہیں رہی اسکا جواب ہی نہ آیا۔ ہاں مرزا صاحب قادیانی کو بڑی خوشی سے موقع دیا گیا اور اسلام اور اہل اسلام کا وکیل انہی کو سمجھا گیا، اس لئے کہ آریہ سماج جانتی ہے کہ مرزا صاحب اپنے مضامین میں خواہ اسلام اور قرآن کی وکالت میں ہوں اپنے آپ کو پیش کیا کرتے ہیں مثلاً ان کی ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اسلام کی تعلیم ایسی ہے کہ اپنے پیرو کو خطاب الٰہی کے لائق بنا دیتی ہے چنانچہ میں (مرزا قادیانی) اس کا ایک زندہ نمونہ ہوں کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے الہامات اور نمونہ کی جو قدر و منزلت اس وقت پبلک کی نگاہ میں ہے وہ کسی سے مخفی نہیں جس کی تہ میں آریہ سماج کی غرض یہ ہے کہ بقول، درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، مرزا صاحب کے نمونہ سے لوگ اسلام کو بھی ایسا ہی سمجھیں گے اور ویدک دھرم ایک حد تک محفوظ رہے گا۔ ہمیں اس موقعہ پر اس بات کا رنج نہیں کہ مرزا صاحب کو کیوں وقت دیا، ہرگز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ اگر مرزا صاحب صرف قرآن مجید کی خوبیاں بیان کرتے تو اس کام میں ہم ان سے متفق ہوتے اور ہیں یہ تو پاگلوں کا کام ہے کہ مخالف کی کسی بات میں بھی ساتھ نہ دیا جائے۔ بلکہ رنج تو یہ ہے کہ ہمارے ساتھ خط و کتابت اور وعدہ کر کے عین وقت پر ٹلا دیا حالانکہ تمام ہندوستان کے مباحثات آریہ سے قطع نظر خاص میں آریہ سماج لاہور میں بھی کئی سال سے حصہ لیتا رہا ہوں۔ پھر ہم اس کو آریہ سماج کی بد دیانتی اور بدعہدی نہ کہیں تو کیا کہیں؟

خیر آریہ سماج نے اگر مجھ سے بد دیانتی کی تو وہ جانے اوراس کا کام جانے۔ میں نے جو مضمون جلسہ میں سنانا تھا اسکو چھاپ دیا ہے۲۴ صفحہ کا رسالہ ہے جس نام القرآن العظیم ہے جس میں قرآن شریف کے الہامی ہونے کا ثبوت ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد پنجم۔ نمبر ۵۔ ۲۹ شوال ۱۳۲۵ھ۔ ۶ دسمبر ۱۹۰۷ء ص ۸)

آسمانی نشان

(راقم: ابوالسخا محمد رفعت اللہ خان، شاہجہان پور محلہ انٹہ)

عزیز ناظرین! آپ مرزا صاحب سے تو بخوبی واقف ہیں اور یہ بھی جانتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح ومہدی وکرشن وغیرہ وغیرہ کر رہے ہیں اور طرح طرح کے عقاید باطلہ سے مخلوق خدا کو گمراہ کر رکھا ہے۔ آپ کے الہام، آپ کی پیش گوئیاں ہمیشہ الٹی پڑیں۔ اگر آپ نے کسی کے جینے کی پیش گوئی کی تو وہ مر گیا۔ اور مرنے کی پیش گوئی پر زندہ رہا۔ ہم ہمیشہ سے یہی تماشہ دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ مسٹر آتھم کا قصہ ناظرین کو بھولا نہ ہوگا۔ کیا مرزا صاحب نے اس کے پندرہ ماہ تک مرجانے کی پیشگوئی نہیں کی، اور کیا وہ میعاد معینہ پر مر بھی گیا۔ استغفر اللہ۔

پھر دیکھئے! احمد بیگ والی پیش گوئی کہ مرزا صاحب کی الہامی منکوحہ ایک دوسرے کے تصرف میں ہے اور وہ اب تک زندہ ہے۔ اور ملاحظہ ہو عبدالکریم حواری کے واسطے مرزا صاحب نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر دعا کی اور مرزا صاحب کو اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کے الہام بھی ہوئے مگراب مرزا صاحب قادیانی بتائیں کہ عبدالکریم کہاں ہے اور باوجود بشارات کے وہ کیوں مر گیا؟ شرم شرم شرم!

ہم ناظرین کا عزیز وقت ان پرانے الہاموں میں ضائع کرنا نہیں چاہتے اور نہ یہ کہتے ہیں کہ وہ مدت کے بوسیدہ اوراق الٹ پلٹ کر دیکھیں ہاں کسی وقت ہم ایک بسیط مضمون اس پر لکھیں گے۔ فی الحال ہم ناظرین کو ایک نئے واقعہ کی طرف متوجہ کرتے ہیں اور وہ ایسا واقعہ ہے کہ ہر ایک کو بخوبی یاد ہوگا۔ سنئیے

جب مرزا صاحب قادیانی ہمارے مولوی فاضل کی دھواں دھار تقریروں اور تحریروں سے تنگ ہوئے اور کسی طرح سے اس فاضل کا جواب نہ بن سکا، تو اپنی پرانی چال چلے۔ وہ یہ کہ مولوی فاضل اگر مرد میدان ہے، تو مباہلہ کر لے۔ مگر ہمارا شیر پنجاب بھلا ان گیدڑ بھبکیوں میں کب آنے والا تھا۔ وہ خم ٹھونک کر میدان میں آ ڈٹا اور کہا بسم اللہ: ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گو۔ مگر مرزا صاحب مہربانی کر کے اتنا بتا دیں کہ اس مباہلہ اختراعی مرزا صاحب کا اجام کیا ہوگا اور کس مدت تک اس کا انتظار کرنا چاہیے۔ جس وقت مرزا صاحب نے اس کا جواب دو حرفی شائع کیا میں لعنت کرنے کو موجود ہوں۔ مگر مرزا صاحب اور صاف الہام یا پیش گوئی؟

ایں خیال ست ومحال ست وجنون

آپ نے جواب دینا تو در کنار اس طرف رخ بھی نہیں کیا اور کرتے کیسے، حضرت کی دوکانداری میں جو فرق آتا۔ ادھر یہ مشکل ہوئی کہ خاموش رہنے میں بھی نقصان تھا اور خیال تھا کہ اگر اس شیر کو حیلہ حوالا سے نہ ٹالا تو خود شکار ہونا پڑتا ہے۔ ایسے ہی امور پر غور کر کے حضرت نے خواہ بمشورہ یا بے مشورہ ایک مضمون ۱۷۔ اپریل کے الحکم قادیان میں لکھ مارا، جس کی سرخی تھی،

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔

اس مضمون کو بتمامہ نقل کرنا فضول ہے کیونکہ ناظرین یہ کل تحریریں دیکھ چکے ہوں گے متعدد اخباروں میں اس کا ذکر ہوا اور اس معاملہ کو عام طور پر شہرت ہوگئی تھی میں یہاں پر مضمون کا آخری حصہ نقل کرتا ہوں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی ہی مے دنیا سے اٹھال یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے نزا بر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر آ مین۔ ر بنا افتح بیننا و بین قو منا بالحق وانت خیر الفاتحین۔

کیوں مرزا صاحب! یہ صاف جملے نہیں کہ نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ کیا ان صاف اور صریح جملوں میں بھی کوئی راز پوشیدہ ہے؟ حضرت یہ تو ایسے صریح اور صاف جملے ہیں کہ اس کے سمجھنے میں ایک غبی اور جاہل کو بھی تکلف نہیں ہوسکتا اس کے لئے مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔ صاف ظاہر ہے کہ فریقین میں سے جھوٹے کو یا موت ہے یا کوئی ایسی آفت اس پر آئے گی جو موت کے برابر ہو۔ ہاں یہ امر قابل غور ہے کہ وہ کون سی آفت ہوسکتی ہے جو موت کی برابری کرے اس میں ہم اپنے رائے ظاہر نہیں کرتے بلکہ ناظرین سے ملتجی ہیں کہ وہ اپنے اپنے کلیجوں پر ہاتھ رکھ کر اور دیانت داری وانصاف سے بلا رعایت غور کریں اور اپنے دل سے خود ہی جواب طلب کریں کہ کیا اولاد کا مرنا موت سے کم ہے خصوصاً ایک ستر سالہ بڈھے کے سامنے اس کا نوعمر لڑکا کھیلتا کودتا مر جائے تو اس کا کیا حال ہوگا۔ کیا اس کے سامنے زمانہ تاریک نہ ہوگا کیا وہ اپنی موت نہ چاہے گا۔ کیا یہ آفت موت سے کچھ کم ہے یا بدر جہا زاید۔

ہم نہیں کہہ سکتے کہ کسی بڈھے کی یہ خواہش ہو کہ میرا لڑ کا مر جائے اور میں قیامت کے بورئے بٹورے کو بیٹھا رہوں۔ ناظرین! خدالگتی کہنا واقعی اولاد کا صدمہ موت سے بدر جہا بڑھ چڑھ کر ہے۔ مرزائیو! بولو۔ گریبانوں میں سر کیوں ہے۔ خاموش کیوں ہو۔ اب منہ سے جواب نہیں نکلتا۔ کیا غضب ہے کیا تم کو انصاف کرنا نہیں آتا یا خدا کا خوف نہیں۔ اگر ہے تو بول اٹھو لا الٰہ ا لّا اللہ محمد رسو ل اللہ ۔ کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ہم کو کسی کے مرنے پر خوشی ہوئی، استغفر اللہ توبہ۔ واللہ ہم کو کسی کی موت سے خوشی نہیں اور نہ ہم مرزا صاحب کی طرح خوش ہونا اور اچھلنا کو دنا پسند کرتے ہیں بقول سعدی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر بمرد عدو شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

مگر وہ امر جس کو خداوند کریم نے تائید مذہب حق میں خود ظاہر کیا اس کو پوشیدہ کرنا صریح ظلم اور ناجائز امر ہے۔ لہذا ہم ظاہر کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کا لڑکا مبارک احمد جس کی عمر بقول اخبار بدر ۹ سال کی تھی بتاریخ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء بروز دو شنبہ انتقال کر گیا اور خدا نے شیر پنجاب کو فتح بخشی، نہیں نہیں دین حق کو فتح ہوئی کیونکہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے مباہلہ نہیں کیا بلکہ مرزا صاحب نے خود ہی خداوند جبار وقہار سے یہ دعا مانگی تھی کہ

اے اللہ جو جھوٹا ہو اس کو موت دے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔

اور پھر نہایت زوردار الفاظ میں یہ کہا تھا کہ

اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

اس اخیری جملے سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب کی دراصل یہی خواہش تھی کہ کوئی صدمہ جھوٹے پر واقع ہو جاوے اور حق و باطل میں تمیز ہو۔ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اپنی پیش گوئیوں پر خود ہی اعتماد نہیں ورنہ وہ موت ہی چاہتے اور کسی دوسرے نشان کا ذکر بھی نہ کرتے مگر نہیں ان کو اپنی ننھی سی جان کا خیال آ گیا اور علاوہ موت کے دوسری آفت مانگ کر اپنے معصوم بچے کو موت کی بھینٹ چڑھا دیا۔

مرزا صاحب! ہم انصاف کا خون کرنا نہیں چاہتے صاف صاف کہتے ہیں کہ آپ کی تمام عمر میں یہی ایک ایسی دعا ہے جو نہایت صفائی سے بلا تاویل ۵ ماہ میں پوری ہو گئی۔ ہم خیال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کسی پرچہ الحکم میں یہ بھی شائع کیا تھا کہ میری دعا بمقابلہ ثناء اللہ مقبول ہو گئی مطلب یہی تھا خواہ الفاظ دوسرے ہوں بے شک ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ اے خدا تیرا ہزار ہزار شکر ہے کہ تو نے ہمیشہ دین حق کی جھوٹوں کذابوں شریروں سے حفاظت کی اور موقع پر ہمیشہ ایسے لوگوں کو ذلیل وخوار کیا۔ اے خدا! تیری حمد ہے کہ تو نے اس معاملہ میں بھی ایک ایسا فیصلہ آسان کر دیا کہ کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہ رہی یہ ایسا چمکتا ہوا نشان ہے کہ مرزا صاحب سر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھا سکتے اور ان کے حق میں یہی بہتر ہے کہ فوراً قبل اس کے کہ آواز برآید فلاں نماند شیر پنجاب کے ہاتھ پر اپنی حرکات سے تائب ہوں (یہ تو مرزا کی موت کی پیش گوئی ہے جو جلد واقع ہونے والی تھی ۔ بہاء) اور اگر اسی حال میں ملک الموت کا بقول ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب سامنا ہو گیا تو بجز حسرت ویاس کے اور کچھ نہیں ہو سکتا سیدھے وہیں جائیں گے جہاں ایسے لوگ جایا کرتے ہیں ۔ مرزائیو! کہاں ہو کچھ تم ہی انصاف کرو تمہارے پیر صاحب سے تو ہم کو امید نہیں کہ وہ انصاف کریں ۔

معزز ناظرین ! اس معاملہ کے دوسرے پہلو پر بھی نظر کیجئے اور غور فرمایئے کہ اگر خدانخواستہ مولانا ثناء اللہ کے صاحبزادے پر کوئی صدمہ گذرتا تو کیا مرزا صاحب مع اپنی ذریت کے دنیا نہ ہلا دیتے اور یہ نہ کہتے کہ وہ مارا۔ اب کدھر ہیں مولوی محمد احسن اور حکیم نور الدین ذرا تعصب کی عینک علیحدہ کر کے انصاف کریں اور سب مل کر مارے مضمون کا جواب لکھیں اور جواب لکھتے وقت مرزا کی ان تحریروں کا بھی خیال رہے جن میں انہوں نے نہایت رکیک امور پر اپنی پیش گوئیاں پوری کی ہیں ۔ ہم امید کرتے ہیں کہ اس بین اور صاف نشان سے بہت سے لوگوں کا ایمان درست ہو گا اور جو شقی ازلی ہیں ان کا تو ذکر ہی نہیں وہ تو بمصداق آیت ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصار ھم غشاوہ کے نجات سے بے بہرہ ہیں ۔ ہم زاید تحریر کو طول دینا نہیں چاہتے ورنہ اس میں بہت سے نکات باقی ہیں اگر کسی صاحب نے حق کا مقابلہ کیا تو ہم مرزا صاحب کی تحریر سے بخوبی ثابت کر دیں گے اور دکھا دیں گے کہ مباہلہ کا فیصلہ ہو چکا اور ہم ثابت بھی کر چکے ہیں کہ درحقیقت فیصلہ تو ہو ہی گیا باقی رہا دوسرا پہلو کہ صاحبزادے موعود تھے یا ان کے زندہ رہنے کے مرزا صاحب کو الہام ہو چکے تھے اس کو ہمارے مضمون سے تعلق نہیں یہ حصہ ہمارے شیر پنجاب کا ہے ہم مولانا فاضل صاحب سے اچھا نہیں لکھ سکتے ۔ اخیر میں ہم مرزا صاحب سے ہمدردی کرتے ہیں کہ ان کو پیری میں ایسا زخم جگر لگا کہ اس کا بدل ممکن نہیں گو کہ انہوں نے الہام سے اپنا... کر لیا مگر ہم کو امید نہیں کہ ان کے لڑکا ہو گا (یہ پیش گوئی بھی مضمون نگار کی سچ نکلی ۔ بہاء) کیوں مرزا صاحب سچ کہنا کیا کچھ امید ہے ۔ یہ باتیں چھوڑیئے اور صبر کیجئے (دراصل مرزا صاحب اپنی جائداد رہن رکھ چکے تھے، اس لئے مجبور ہو گئے تھے ورنہ وہ کسی بھی گری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی مرزائن سے شادی کر کے ایک اور لڑکے کی کوشش کر سکتے تھے، نصرۃ بیگم تو بیمار تھیں اور انہی کی تبدیلی آب و ہوا اور علاج کے لئے مرزا صاحب نے قادیان چھوڑ کر اپریل مئی ۱۹۰۸ء میں لاہور میں ڈیرہ لگایا تھا ۔بہاء)۔ یہ آفت تو آپ نے خود ہی اپنے سر لی تھی خود کردہ را درمانے نیست ۔ بموجب آپ کی دعا کے خدا نے حق ظاہر فرما دیا آگے کو خیر منایئے اور آپ بھول کر بھی مباہلہ کا نام نہ لیجئے بلکہ الہام کر دیجئے کہ خدا نے مباہلہ سے روک دیا ہے جیسا کہ مباحثہ سے روکے گئے ۔ ہمارے شہر کے مرزائیوں کو نہایت بے چینی سے اس مباہلہ کے نتیجہ کا انتظار تھا اور فخر یہ کہتے تھے کہ عنقریب ظاہر ہونے والا اور ہماری آنکھوں کے سامنے مولوی ثناء اللہ صاحب کی نعش رکھی ہوء ہے۔اب شرم سے خاموش ہیں ۔کس کی نعش کا انتظار تھا اور کون سامنے اا گیا۔، یہ بھی خدا کی قدرت اور حقانیت کا فیصلہ ہے ۔مرزائیو! اب بھی وقت ہے خدا کی جناب میں توبہ کرو آئندہ تم کو اختیار ہے

و ما علینا الا البلا غ ۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد پنجم نمبر ۶ ۔ مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۷ء مطابق ۷ ذی قعد ۱۳۲۵ھ ص ۵۔۷)

مرزا قادیانی اور آریہ سماج لاہوری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۰۷ء میں لاہور کی مذہبی کانفرنس کی نسبت لکھا تھا کہ آریوں نے عام اشتہار دے کر مسلمانوں کے کسی عالم کو وقت نہیں دیا۔ بلکہ صرف مرزا صاحب قادیانی کو منتخب کیا ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ آریوں نے مرزا صاحب کے انتخاب میں اپنا فائدہ یہ سمجھا ہے کہ چونکہ مرزا عموماً ہر ایک جگہ اسلامی ثبوت اور قرآنی الہام بتلانے کے موقع پر بھی اپنی ذات خاص کو بطور نمونہ اسلام کے پیش کیا کرتے ہیں اور..... جمہور انام اس پر متفق ہیں کہ:

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے جہالت ہے جہالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے جولوگ اس سنہرے اصول سے واقف ہیں کہ، درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، ان کو اس نمونہ (مرزا قادیانی) سے اسلام کی حقیقت بھی ایسی ہی معلوم ہوگی اور وہ کہہ اٹھیں گے:

ترا دیدہ یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

یہ تھا راز پنہانی جس کی وجہ سے آریہ سماج لاہور نے سخت بددیانتی اور بدعہدی کی اور مسلمانوں کی حق تلفی کی بھی پرواہ نہ کی۔ الحمدللہ کہ ایک حد تک ہمارا خیال صحیح ثابت ہوا۔ الحکم قادیانی ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء میں مرزا جی کے مضمون کا خلاصہ دیتے ہوئے اڈیٹر الحکم بڑے فخر سے لکھتا ہے کہ:

کھلے کھلے الفاظ میں فرمایا کہ امتیازی نشان جو الہامی کتاب میں ہونا چاہیے وہ صرف قرآن مجید میں ہے اور اسکے ثبوت میں ظاہر فرمایا کہ قرآن مجید میں یہ طاقت ہے کہ اس کا سچا پیرو خدائی طاقت کے نمونہ معجزات کے رنگ میں دکھاتا ہے اور اس کے لئے اپنے باجود وجود کو پیش کیا اور ان کثیر تعداد نشانات اور معجزات میں سے بعض کا ذکر فرمایا جو اللہ تعالیٰ نے آپ کے ہاتھ پر ظاہر فرمائے ہیں، (الحکم مذکور۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۷ء ص ۶ کالم ۲)

اس اقتباس سے ہمارا خیال بالکل صحیح ثابت ہوا۔ آہ! آج سے پہلے ہم نے بھی کوئی الہامی بڑ ماری ہوتی تو کون تھا کہ ہمارے اس الہام کی تصدیق نہ کرتا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزائیو! ایسا صاف اور واقعات کا سچا کوئی الہام مرزا جی کا بھی دکھلا سکتے ہو؟ بقیہ رائے اس لیکچر پر لیکچر پہنچنے پر ظاہر کی جائے گی اور ان معجزات کی بھی پوری پڑتال کر کے جو قادیانی کرشن اور پنجابی مہدی کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے قلعی کھول کر آریہ سماج کی بددیانتی کا اظہار ایک دفعہ اور بھی کیا جائے گا۔

کیا کسی کو اب بھی آریہ سماج کی بددیانتی اور بدعہدی میں شبہ ہوسکتا ہے کہ باوجودیکہ ۱۶ گھنٹوں میں صرف ۱۰ گھنٹے رکے تھے اور ۶ گھنٹے خالی تھے۔ پھر بھی کسی مسلمان عالم کو موقع نہ دیا گیا، حالانکہ اشتہار میں عام دعوت دے کر سب کو بلایا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں دیا تو صرف مرزا صاحب قادیانی کو دیا۔ ہم کو مرزا صاحب سے رشک نہیں کہ کیوں ان کو دیا، البتہ رنج ہے تو آریہ سماج کی بدعہدی اور اسلام اور اہل اسلام کی حق تلفی کا ہے اور مرزا صاحب پر رنج ہے تو یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کی وکالت کرتے ہوئے اپنے آپ کو کیوں نمونہ پیش کیا۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ عام رائے میری نسبت اچھی نہیں ہے۔ کیا وہ جانتے نہ تھے کہ میری بدظنی سے مخالفوں کو اسلام سے بھی بدظنی ہو جائے گی۔ پھر ان کا کیا حرج تھا اگر وہ اسلام کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں اور واقعی اسلام کی خدمت کے لئے انہوں نے مضمون لکھا تھا تو تھوڑی دیر کے لئے اپنی دوکانداری کا اشتہار بند رکھتے۔ کاش کہ وہ اتنا ہی جانتے کہ میں اگر خالص اسلام کی خدمت کرونگا تو میرے اشتہار دینے سے زیادہ مجھے فائدہ ہو سکے گا مگر یہ کام وہ کرتا جس کے دل میں اسلام کی سچائی جاگزین ہو۔

اس موقع پر حکیم نورالدین خلیفہ کرشن جی کے دعوی علم وفضل پر بھی ہم افسوس کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ آپ کی نسبت الحکم میں لکھا ہے:

> اخیر میں اس مضمون کے لکھنے کے وقت جو الہامات حضرت (مرزا قادیانی) کو ہوئے تھے وہ درج تھے۔ ان کے ترجمہ کے متعلق عام لوگوں نے خواہش ظاہر کی جس پر حضرت حکیم الامت (نورالدین) نے کھڑے ہو کر بیان فرمایا کہ جب ملہم نے ترجمہ نہیں دیا، تو مجھے کوئی حق نہیں کہ میں ان کا ترجمہ کروں۔ لیکن حاضرین کی پرزور خواہش اور آرزو کی بھی میں قدر کرتا ہوں، اس لئے میں اپنے فہم اور سمجھ کے موافق ان کا ترجمہ سنا دیتا ہوں۔ مگر یاد رہے کہ ملہم جس پر یہ وحی ہوئی ہے میرے اس ترجمہ کا پابند نہیں، اور نہ اس پر یہ ترجمہ حجت ہو سکتا ہے۔ اصل وہی ہوگا جو وہ خود پیش کرے گا۔ جب چاہے گا یا یہ کہ کب خدا تعالی اس پر کھولے گا۔
>
> بہر حال ترجمہ حاصل بالمطلب کے طور پر یہ ہے:
>
> کہ تیرے مخالفوں اور منکروں نے تیرے خلاف جو منصوبہ کیا ہے اور چاہا ہے کہ تیری عظمت اور تیرے اقبال اور ان سچائیوں کو جو تو پیش کرتا ہے پامال کریں، یاد رکھ وہ باریک در باریک تجویز اور منصوبے تیرے خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں، اور کریں گے، مگر وہ یقیناً یقیناً ان میں با مراد نہیں ہوں گے ،خواہ وہ کسی رنگ میں حملہ کریں۔ جس طرز سے حملہ کریں گے اسی رنگ میں نامراد رہیں گے۔ تو میرے حضور میری روح کی طرح ہے۔ تو مجھ سے بمنزلہ اس ستارہ کے ہے جو قوت اور روشنی کے ساتھ شیطان پر حملہ کرتا ہے۔ گویا تیرے کلام اور بیان میں وہ اثر اور روشنی ہے کہ شیطانی باتیں اس کے سامنے ٹھہر نہیں سکتیں۔ اور سچ تو یہ ہے کہ حق آ گیا اور باطل اپنی نحوستوں کو لے کر بھاگ گیا۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء)

کس قدر باریکی جتلائی ہے حالانکہ وہ الہام معمولی عربی میں ہیں اور ایسے ہیں کہ قادیانی مشین میں ہر سال بلکہ ہر ماہ بلکہ ہر ہفتہ بنے جاتے ہیں۔ ناظرین سے حکیم صاحب کے تکلف اور نازک مزاجی کی داد حاصل کرنے کے لئے ہم ان کو اصل عربی میں بھی نقل کرتے ہیں۔ اسی الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۷ء میں درج ہیں:

انت منی بمنزلة النجم الثاقب۔

انهم ما صنعوا هو كيد ساحر و لا يفلح الساحر حيث اتی۔

انت منی بمنزلة روحی۔

انت منی بمنزلة النجم الثاقب۔

جاء الحق وزهق الباطل (ص ۸)

دیکھئے کیسی معمولی عربی ہے مگر ہاں حکیم صاحب بھی چونکہ مرزا صاحب کی ذات والا صفات سے تجربہ رکھتے ہیں کہ ایک ہی الہام ہوتا کہ اس کے ایک موقع پر کچھ معنی لئے جاتے ہیں، پھر دوسرے موقع پر اسی سے کچھ اور کام بھی لینا ہو، تو عیار عطار کی طرح ایک ہی بوتل سے ہر قسم کے شربت نکال دیا کرتے ہیں۔ اسی لئے حکیم صاحب نے سوچا ہوگا کہ مبادا میں کوئی ایسی تفسیر کر دوں جو ایک ہی معنی میں ان گول مول الہاموں کو بند کر دے تو حضرت صاحب (مرزا قادیانی) مجھ پر خفا ہو جائیں:

یار کا پاس نزاکت دل ناشاد رہے
نالہ رکتا ہوا تھمتی ہوئی آواز رہے

ہمارے ناظرین ہماری یہ رائے مخالفانہ نہ سمجھیں اس لئے ہم اس دعوی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مثال بھی سناتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک بڑا زوردار اور نہایت ہی گول الہام ہے:

شاتان تذبحان یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی۔

اس الہام کی تفسیر کرتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۷ پر لکھا ہے،

پہلی بکری سے مراد مرزا احمد بیگ (والد منکوحہ آسمانی) اور دوسری بکری سے مراد اس کا داماد (خاوند منکوحہ آسمانی) ہے۔(محمدی بیگم کا الہامی خاوند بھی تو ہوسکتا ہے۔ اور اس صورت میں یہ پیش گوئی اپنی پوری تشریح کے ساتھ درست ہو جاتی ہے کہ محمدی بیگم کا باپ بھی مریگا اور اس کا خاوند جس سے آسمان میں اس کی شادی ہوئی ہے، وہ بھی مرے گا۔ بہاء)

باجود اس تصریح کے جب مرزا صاحب کے دو مرید (بقول ان کے) کابل میں مارے گئے اور آپ کو ایسے واقعہ ہائلہ کی بابت کسی پیش گوئی کی تلاش ہوئی، تو عیار عطار کی طرح اسی بوتل سے، جس سے شربت بنفشہ نکالا تھا، سکنجبین بھی نکال کر آنکھ کے اندھے اور گانٹھ کے پورے مریدوں کے گلاس میں نہیں بلکہ حلق میں اتار دی۔ چنانچہ آپ نے اپنے کامل مریدوں کے متعلق جو ایک کتاب تذکرۃ الشہادتین لکھی تو اس کے صفحہ ۶۷ پر اسی الہام کو دو کامل مریدوں پر لگا دیا اور بڑی ہوشیاری سے لکھا کہ

ہم نے براہین احمدیہ (الہامی تھیلہ) میں پہلے سے لکھ لیا تھا کہ دو بکریاں ذبح کی جاویں گی، پس وہ یہی ہمارے دو مرید ہیں جو کابل میں مارے گئے۔

حاشیہ نشین ہیں کہ آنکھیں بند کر کے سر ہلا کے کہتے ہیں آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین۔

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید (کیا تم میں کوئی بھلا آدمی سمجھدار نہیں)۔

اخیر میں ہم حکیم نورالدین صاحب سے پوچھتے ہیں کہ جب یہ اصول آپ کے نزدیک بھی صحیح ہے کہ جو معنی ملہم کرے وہی صحیح ہوں گے تو آپ کا یا مرزا صاحب کا کیا حق ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کے الہامات کے معنی اپنی طرف سے حسب مراد خود کرتے ہیں۔ غور سے سنئے! حضور ﷺ فرماتے ہیں:

فینزل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق (سنن ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں مذکور ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم، دمشق کے مشرقی جانب میں سفید منارہ کے قریب اتریں گے۔ بتلایئے کس نے آپ کو اجازت دی ہے کہ ملہم ربانی کے سچے الہام کو بگاڑ کر دمشق سے مراد قادیان اور مسیح سے مراد مرزا غلام احمد سمجھیں؟ حالانکہ آپ خود ہی لکھتے ہیں:

ظواہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے۔ (خط ملحقہ بازالہ اوہام۔ ص ۹)

حکیم صاحب! انصاف سے کہنا آپ کے اور آپ پیر مرشد کے تراشے ہوئے معانی کے لئے بھی کوئی قرینہ قویہ اور موجبات حقہ ہیں؟ ایمان سے کہتے ہوئے شرم نہ کیجئے گا شرم مانع ہو تو آئینہ سامنے رکھ کر اپنی سفید داڑھی کو ملاحظہ فرما کر غور کیجئے گا کہ عمر کتنی باقی ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء ص ۴۔۶)

مرزا قادیانی کے تبصرے کا خاکہ

(از مولوی محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

تبصرے کے عنوان سے مرزا قادیانی صاحب نے جو لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے وہ خاکسار کی نظر سے گذرا۔ اس میں مرزا صاحب نے اپنے مخالفوں پر اس بات کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری نے (جن سے مرزا صاحب نے بزعم خود مباہلہ کیا تھا) مرزا صاحب کے فرزند دلبند مبارک احمد نامی کے فوت ہو جانے پر بذریعہ اپنی تحریروں کے اخباری دنیا میں جو اپنی فتح یابی پر بڑی خوشی ظاہر کی ہے اور مرزا صاحب کے مقابلہ میں خود کو نصرت یاب ثابت کیا ہے اس اشتہار کی طرز عبارت اور مرزا جی کے مندرجہ الہامات و دلائل سے (جیسا کہ بیان کیا جاوے گا) معلوم ہوتا ہے کہ واقعی مرزا صاحب کی موجودہ زندگانی کے دنوں کو مبارک احمد کی موت و فوت نے سخت تلخ کر دیا ہے اور مبارک احمد کی موت نے ان پر نہایت مصیبت ڈھائی اور مخالفین سے انہیں جگ ہنسائی کرائی ہے مگر تعجب ہے کہ اسی غم آلودہ الفاظ والہاموں کو خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدولت تحریر کرتے ہوئے بھی کھسیانے لہجے میں یہی لکھتے چلے جارہے ہیں کہ مجھ پر کوئی مباہلہ کا اثر نہیں ہوا حالانکہ مرزا صاحب کو اپنے الہاموں میں اپنے خدا کی طرف سے بار بار تاکیدیں ہو رہی ہیں کہ یہ شکست و رنج، ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔

اس اشتہار کو مرزا صاحب قادیانی نے عجیب و غریب نقیض اور غلط در غلط الہاموں سے لبریز کر رکھا ہے لہذا نیاز مند نے محض ناظرین کی دلچسپی کے لئے اس کے خاکہ کو کھینچ کر خدمت شریف میں پیش کیا ہے امید ہے کہ ناظرین بے لاگ و بے رو رعایت کے اس کو ملاحظہ فرما کر مرزا صاحب کے الہام اور اس پر میری جرح کا انصاف فرماویں گے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک ذرہ سی زد میں آجانے سے (کہ جو کسی طرح سے اب ٹل نہیں سکتی) مرزا صاحب نے اپنے آپ کو اس سے صحیح و سلامت بچانے کی بے طرح کوشش کرتے ہوئے ایک ذراسی معمولی بات کا بتنگڑ بنا کر اپنی اور جگ ہنسائی کرالی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

واضح ہو کہ میں نے کسی سے ایسا مباہلہ نہیں جس سے کسی دوسرے فریق کی اولاد کو اس طرح پر صدق و کذب بنایا جاوے... بلکہ میں تو ہمیشہ یہی چاہتا ہوں کہ وہی شخص نابود ہو کہ جس کا گناہ ہے۔ (اس پر مرزا صاحب چند ماہ بعد خود بھی نابود ہو گئے۔ بہاء)

حضور ذرا ہوش میں آیئے سوائے آپ کے وجود پر عذاب ثابت کرنے کون کہتا ہے کہ مبارک احمد پر مباہلہ کا اثر جا پڑا؟ مخالف و مکفر تو یہ کہتا ہے کہ مبارک احمد کے جوانا مرگ جانے سے حضور اقدس نامراد ہو گئے اور اس کی بے وقت موت سے جو زبردست صدمہ کی چوٹ حضور فیض گنجور کے دل و دماغ پر خصوصاً اور آپ کی جماعت پر عموماً خاص خداوند کریم کی عنایت و مہربانی سے مباہلہ کا انصاف فرمانے سے حقیقی و قدرتی سزا کے طور پر ماری گئی ہے اس سے آپ کی زندگانی تلخ ہو چکی اور عاقبت برباد ہو چلی ہے۔ جلدی اپنی بے ایمانی افترا پردازی سے باز آ کر توبہ کرو اور آئندہ خدا سے معافی مانگو اور ہم بھی آپ کو دوستانہ طور پر کہتے ہیں اور تبصرہ بتلا رہے ہیں کہ مبارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد مردود نہیں مرزا بلکہ اس کی موت سے خداوند کریم نے آپ کو مردود و خاسر ثابت کر دیا ہے اب آپ کی وہی بات ہے کہ جیسے کسی دہقانی کو کسی نے اس زور سے لاٹھی ماری کہ جس سے لاٹھی بھی ٹوٹ گئی مگر وہ ڈھیٹھ اور بے شرم حضور کی طرح یہی کہنے لگا کہ مجھے تو کچھ صدمہ نہیں ہوا بلکہ صدمہ تو لاٹھی کو پہنچا ہے۔ اب اسی طرح سے خدا تعالی نے تو بجائے دنیاوی سزاؤں کے (جو دنیاوی مجرموں کو اس کے مقررہ بندوں کے عدالتی ہاتھوں سے دی جاتی ہیں) خود اپنے دست مبارک سے (جیسا کہ مباہلہ کے ذریعے درخواست بھی اس کی عدالت میں کی گئی تھی) مبارک احمد کو آپ کے سر پر ایسا دے مارا کہ آپ کا دل و دماغ چور کر جانے کے ساتھ ہی وہ بھی مر گیا۔ اب آپ از راہ مہربانی مبارک احمد کو تو چھوڑو کیونکہ وہ تو پیش گوئی بابا جان کی مر کے جھوٹی کر گیا آپ ذرا اپنے دل کی کیفیت بتلایئے کہ آپ کو اس کی موت سے کیا کچھ تبصرہ حاصل ہوا؟ آپ کو اگر اپنے فرزند دلبند معصوم و خوبصورت لخت جگر کے کٹ جانے سے کچھ بھی خوشی ہوئی تو تمہیں خدا کی قسم ذرا ایک دفعہ اسی طرح پھر ہاتھ اٹھا کر اور خوب گڑگڑا کر فتمنوا الموت ان کنتم صادقین پس اگر تم اپنے دعوی میں سچے ہو تو خدا سے اپنے سارے گھرانے کے لئے مر جانے کی دعا مانگو تا کہ تمہیں کمال خوشی حاصل ہو اور ہمارے گلے سے بھی روز روز کا جھگڑا دور ہو۔ حضرت جی آپ کی لیاقت اور مذہبی ناواقفیت کا تو یہ حال ہے کہ جو کچھ زبان پر آیا کہہ دیا اور جو لفظ قلم سے نکل گیا خود بخود نکل گیا سو وہ وہی دھر گھسیٹا جیسا کہ آپ ذرا آگے چل کر فرماتے ہیں:

> ہاں اگر کسی کی اولاد مباہلہ کے وقت حاضر ہو تب وہ عذاب میں شریک ہو گی ورنہ بموجب حکم آیت لا تزر وازرۃ وزر اخری خدا ایک کے گناہ کے لئے دوسرے کو ہلاک نہیں کرتا۔

واہ حضرت جی واہ! آپ کے کیا کہنے ہیں ہم تو کہتے ہیں کہ مباہلہ کا عذاب اور قہر الہی حضور کی جان پر پڑا ہے۔ آپ کے جگر کے ٹکڑے ہو رہے ہیں اور آپ کے الہام کے ذریعہ آپ ہی کو یہ خوش خبری آپ کے دل و دماغ کو تازہ کرنے والی فرحت افزا پیش گوئی دی گئی تھی کہ:

> وہ بالغ نہیں ہو گا جب وہ فوت ہو گا تو دشمن اس دن خوش ہو گا اور تمہارے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن تلخ زندگانی کے دن ہوں گے۔

ہم تو یہ کہتے ہیں کہ چونکہ مبارک احمد کو حضور پر کوئی امید نہ تھی اس لئے وہ تو دنیا سے نامراد نہیں گیا بلکہ حضور کے نگوڑے چھوڑتے دیدے اس کی طرف ہزاروں امیدوں سے لبریز دیکھ رہے ہیں جن سب پر اس کے مرنے سے پانی پھر گیا اور آپ اپنی ان کل مرادوں سے نامراد ہو گئے مرزاجی ذرا اتنا تو فرمایئے کہ اگر آپ کے یہ پیش کردہ الہام واقعی سچے ہیں اور آپ کو مباہلہ کے وقت وقت سے پیشتر ہو چکے ہوئے تھے (جیسا کہ لڑکے کی عمر سے ظاہر ہے) تو مباہلہ کے وقت یا اپنے خصم کو اپنے ہاتھ کاٹ کر تحریر کر دیتے وقت ہی کیوں نہ آپ یا آپ کے خدا نے مبارک احمد کی موت فوت کو عذاب مباہلہ سے مستثنیٰ کر دیا تھا؟ تاکہ آپ کی روسیاہی نہ ہوتی۔ کاش آپ کو یا آپ کے ایسے فضول الہام کرنے والے کو اب اس تبصرہ لکھنے سے پیشتر ہی کچھ عقل ہوتی تو ان الہاموں کو اب بھی مشتے بعد از جنگ سمجھ کر ہم سے اپنا سر نہ تڑواتے۔ ذرا ہوشیار ہو کر اور سنئے اور بے شک کھلے دل سے سنئے کہ آپ کا یہ فرمانا کہ بالکل ٹھیک نہیں کہ مبارک احمد مباہلہ میں شامل نہیں تھا کیونکہ جو مباہلہ آپ نے فاضل امرتسری سے کیا ہے وہ دو بدو یا روبرو میدان میں آ کر (مطابق کلام الٰہی کے) نہیں کیا تھا بلکہ اسی منحوس گھر بیت الفکرات میں اپنے بال بچوں میں بیٹھے ہی فقط قلم سیدھر گھسیٹا تھا لہٰذا فقط اکیلا مبارک احمد ہی نہیں گھسیٹا بلکہ: آنخانہ ہمہ گھسیٹا شدہ است، اسی لئے اس کے بقایا لوگوں کی نسبت بھی خواہ وہ آپ کے عزیز ہیں یا بہت قریبی رشتہ دار ایک دم سب کی موت کی ایک زبردست خوش خبری آپ کو مل چکی ہے جیسا کہ حضور نے اپنی آئندہ روسیاہی مٹانے کی خاطر ابھی سے اپنے خصم کو اس تبصرے میں لکھ کر خوش خبری سنادی ہے کہ: ہمارے گھر کے عزیزوں میں سے یا ہمارے بہت ہی قریبی متعلقین میں سے بعض کی اجل قریب ہے۔

الحمد للہ رب العالمین۔ رب لاتذر علی الارض من الکافرین دیارا

مرزاجی! بھلا یہ بھی کوئی عقل کی بات ہے کہ سان فرانسسکو کے لوگ جن کو آپ جیسے کی کبھی (بد) ہوا بھی نہیں لگی ان کو تو آپ یہ فرماویں کہ وہ آپ کے منکرین ہونے کے سبب زلزلوں سے تباہ کئے گئے اور جب اپنے مبارک احمد کی باری آئی تو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کرنے والے کی گود میں بیٹھا ہوا بھی مباہلہ کے شر سے الگ بتلانے لگ گئے۔ شائد حضور کو حافظہ نباشد۔ کیا انی مع الله فی کل حال یعنی میں ہر ایک حال میں خدا کے ساتھ ہوں، لکھتے ہوئے اور برخلاف اسلام کے آریوں کے اصول کو قبول کرتے ہوئے شرم نہیں آئی ؟ یا آپ نے اس غلط خواب وخیال کی بات کو حالت سکر میں لکھا ہے؟ کیا روح مادہ اور خدا تینوں ابدی ہیں اور روح مادہ کے آپ جیسے پتلے کا خدا کے ساتھ ہر حال یا ہمیشہ ہونا، یہ دونوں باتیں ایک ہی ہیں؟ پھر کیا وجہ ہے کہ خود تو آپ آریہ کہلانا پسند نہیں کرتے جب کہ ان کے اصولوں کے مطابق آپ کے ڈھکوسلے دلی خیال یا الہام ہوتے ہیں۔ تف۔ پھر اس آگے چل کر یہ آپ کے الہام کیسے نقیض غلط اور لغو ہیں کہ، یہ بھی میرے گھر کے لوگوں کو خدا نے مخاطب کر کے مجھے یہ الہام کیا تھا کہ

ہے تو (شکست) بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر،

اور یہ بھی ان کی نسبت الہام تھا، کہ

انما یر ید الله لیذھب عنکم الر جس اھل البیت و یطھر کم تطھیرا

اس الہام میں بھی اس مصیبت کی طرف اشارہ تھا۔

آپ کے اس پہلے الہام سے تو ظاہر ہے کہ آپ کے خاندان کو (جس میں خود بدولت سب سے پہلے شامل ہیں) اس مبارک احمد کی موت والی مصیبت وامتحان الہ کو منظور و قبول کرنے کی تاکید ہے مگر دوسرے الہام سے صاف طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضور کا مبارک احمد حضور کے خاندان کی محض ایک گندگی تھا کیونکہ الہامی آیت کا ترجمہ یہ ہے:

تحقیق اللہ چاہتا ہے کہ تم سے نجاست کو الگ نکال دیوے۔ اے گھر والو۔

سو جو کنبے میں سے نکال دیا گیا وہی سارے گھر کی نجاست ہوا۔ لہذا اس میں تو آپ کے گھر والوں کو مبارک احمد کے مرنے سے گھر کی گندگی نکل جانے کی رحمت حاصل ہوئی ہے اسکے شکریہ کی ان کو تاکید ہے جیسا کہ ان کا گھر مبارک احمد کے ماردینے سے خدا نے خس کم جہاں پاک کر دیا۔ پس کہاں اس پہلے الہام کے الٰہی امتحان کی مصیبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزحمت اور کہاں دوسرے الہام میں گھر کے گند دھوئے جانے کی رحمت:

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بہ کجا

مگر حضور ہیں کہ اپنی پراگندہ دماغی سے اپنے من گھڑت غلط الہاموں کو اپنے حاشیہ دار ترجموں سے موم کی ناک کی طرح اپنی اور اپنی جماعت کی جھوٹی وکھوٹی تسلی ودل جمعی کی خاطر جدھر چاہیں مروڑ لئے جا رہے ہیں۔

اس سے ذرا اور آگے بڑھ کر مرزا صاحب نے اپنے اس تبصرہ میں ایک اور الہام دنیا میں اپنی روسیاہی کرنے والا، اپنی عادت قدیمہ کے مطابق لکھا ہے کہ:

جب مبارک احمد فوت ہوا ساتھ ہی خدا تعالی نے الہام کیا انا نبشرك بغلام حليم ينزل بمنزلة المبارك ایک حلیم لڑکے کی ہم تجھے خوش خبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد کے ہوگا،

مرزا صاحب نے اپنے اس خوش خبری دینے والے الہام کو اپنی طرف سے تو ایسے لفظوں کی ترکیب دے کر لکھا ہے کہ تا ایک سادہ لوح، جاہل مرید کو یہ معلوم ہو کہ گویا مرزا صاحب کو اب مبارک احمد کے غم سے بالکل بےفکری ہوگئی ہے اور اس الہام سے آپ بڑے ہشاش بشاش ہوگئے ہیں مگر ایک میرے جیسا مرزا جی کی چالبازیوں، ابلہ فریبیوں، افتراپردازیوں سے ادنی سے ادنی درجہ کا واقف کار بھی مرزا صاحب کے اس ڈھکوسلے کو بخوبی سمجھ گیا ہے۔

میں کہتا ہوں کہ اول تو مرزا صاحب! اگرچہ بالفرض ایسا ہی ہو مگر مبارک احمد کا جو صدمہ آپ کے دل ودماغ پر پہنچ چکا ہے سو ہر صورت میں پہنچ ہی چکا ہے۔ اب اگر بمنزلہ مبارک احمد کے دس ہزار عبدالحلیم کیوں نہ پیدا ہو جاویں اور شیخ چلی سے بڑھ کر خواہ آپ ساری دنیا کے باوا آدم کیوں نہ بن جاویں نہ تو وہ وقت ہی ہاتھ آسکتا ہے اور نہ وہ آپ کو دنیا میں روسیاہی دلانے والا اور نامرادوں میں شامل کرنے والا مبارک احمد ہی پھر مل سکتا ہے۔ ہاں: صد سال میتواں بتمنا گریستن، جس طرح ان سے اپنے ہاتھوں کی مباہلہ نما مطبوعہ لکیروں کو آپ چاٹ کر بھی واپس نہیں لے سکتے۔ اسی طرح سے جو زبردست لعنتی صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا آپ کے روح دل دماغ بلکہ جناب کی کل امت پر پڑا ہے وہ ہرگز ہرگز آپ کے سر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا قیامت نہیں ٹل سکتا۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے میرے انصاف کو کہ میں آپ کا مخالف ہو کر بھی مانتا ہوں کہ اس تبصرے میں جناب نے یہ بالکل بالکل بجا اور درست فرمائی ہے کہ، خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں،، مگر افسوس ہے کہ خدا کے عذاب مباہلہ نے آپ کے ہوش وحواس کو کچھ ایسے جونی چکر میں ڈالا ہے کہ آپ خود ہی اپنے اس سچے اور سنہرے قانون کو لکھ کر چھاپ کر مشتہر کر کے ناحق اور فضول بچنے کی خاطر جھٹلا رہے ہیں حالانکہ جو صدمہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مباہلہ کا بذریعہ مبارک احمد کی موت کے آپ کی جان وایمان ومریدان پر خدا نے ڈال دیا ہے وہ ہرگز ہرگز اب ٹل نہیں سکتا کیونکہ، خدا کی باتیں ٹل نہیں سکتیں۔،

میں آپ کے اس اشتہارے تبصرے کے لفظ لفظ پر جرح کر کے عامہ اہل اسلام کے روبرو آپ کی جھوٹی نبوت کو طشت از بام کرتا مگر چونکہ کافہ اہل اسلام آپ جیسے جھوٹے لغو اور فضول آدمی کے ڈھکوسلوں سے آگاہ ہیں اور آپ کے اشتہاروں اور کاغذی رسالوں کی ایک گوزشتر کے برابر بھی وقعت نہیں جانتے علاوہ اس کے آپ آپ کی بے حیائی لغو گوئی دریدہ دہنی دروغ گوئی افتراپردازی غلط نویسی پرلے درجہ کی ضدیت ہٹ دھرمی سے میں خود اچھی طرح سے آگاہ ہوں اس لئے خواہ نخواہ اپنے عزیز وبزرگ ناظرین کی زیادہ سمع خراشی پسند نہیں رکھتا۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء ص ۷۔۹)

❁ سلطان المعظم (عثمانی خلیفہ) نے مکہ سے عرفات ریلوے تیار کرنے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ امید ہے کہ ۱۳۲٦ھ کے حج سے پیشتر مکہ اور مدینہ کے درمیان ریلوے مکمل ہو جائے گی۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

❁ مرزائیوں اور آریوں کے اخباروں میں آریہ کانفرنس کے متعلق خوب نوک جھونک ہو رہی ہے۔ مرزا صاحب نے جو اپنی نبوت کو پیش کیا تو آریہ اخبار لکھتے ہیں کہ آج کل جو سب سے زیادہ ڈھیٹھ ہوتا ہے وہ نبوت کا دعوی کرتا ہے۔

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

ایک مرزائی کا خط اور اس کا جواب

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دسمبر ۱۹۰۷ء کے رسالہ مرقع قادیانی امرتسر میں ایک مضمون نکلا تھا جس کو بالاختصار اور اخباروں میں بھی دیا گیا تھا۔ خلاصہ اس مضمون کا یہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام میں مسیح موعود کے آنے کی تواریخ ایسی متضاد بتلائی ہیں کہ ان تواریخ کے لحاظ سے وہ خود بھی اس عہدے کے لائق نہیں ہیں۔ یہ بھی لکھا تھا کہ اگر مرزا صاحب قادیانی ان تواریخ متضادہ میں تطبیق کر دکھائیں تو ہم ان کو مبلغ پانچ سو روپئہ انعام دیں گے۔

اس پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مدرسہ کے ایک عربی مدرس نے ہم کو خط لکھ کر جواب مانگا ہے، جو درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

بخدمت جناب مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب اڈیٹر مرقع امرتسر

السلام علی من اتبع الھدی۔

میں نے کل ۱۵ دسمبر ۱۹۰۷ء کو آپ کا مرقع مجریہ دسمبر سن رواں پڑھا۔ انعامی مضمون، چیستان مرزا، کے آخر میں آپ نے احمدیوں کو خطاب کر کے لکھا ہے الیس فیکم رجل رشید۔

یہ مضمون پڑھ کر مجھے تحریک ہوئی کہ میں آپ کو یہ نیاز نامہ لکھوں آپ اس چیستان کے حل پر پانچ سو روپئہ کی نذر کرنا چاہتے ہیں۔ آپ سے بترسیل ہذا استفسار کرتا ہوں کہ آپ نے اس چیستان کا حل اور انعامی رقم کی نذر صرف حضرت مرزا صاحب سے مخصوص کی ہے، یا ہر ایک احمدی کو اجازت دی ہے کہ آپ کے اس معما کو حل کر کے اس رقم کو آپ سے وصول کرے۔ جہاں تک میرا خیال ہے آپ نے اس مضمون سے عوام کو مغالطہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ڈالنا چاہا ہے۔ انعامی رقم کو شائع کر کے اس مضمون کی عظمت اور وقعت کو ظاہر کیا ہے اور ساتھ ہی اپنا بچاؤ یوں کیا ہے کہ اس کی تخصیص صرف حضرت مرزا صاحب کی ذات سے کر دی ہے۔ آپ اس بات کو خوب جانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب (قادیانی) کے عزیز اوقات اور ان کی گرامی ذات ان لا حاصل امور سے ارفع ہے۔ آپ نے اس مضمون میں یہ بڑی چالاکی کی ہے کہ عوام پر تو اسکا اثر یوں ڈالا کہ اس کو انعامی قرار دے دیا اور اپنی جان بچانے کے لئے اس وعدہ کو صرف انہی کی ذات سے مخصوص کر دیا۔ اور دوسری طرف احمدیوں کی طرف سے آپ کو یقین ہو چکا ہے کہ وہ آپ کے مضامین کا جواب دینا تضیع اوقات سمجھتے ہیں، اور وہ بلا فائدہ دینی و دنیوی کب اپنے وقت کو ضائع کرنے لگے، اس لئے اس بات سے خوف زدہ ہو کر کہ کہیں کسی احمدی کا شکار نہ ہو جائیں اس انعام کو مرزا صاحب کی ذات سے مخصوص کر دیا۔ ایسی چالاکی کے وتیرے جو مومنوں کی شان سے بعید ہیں ظاہر کرتے ہیں کہ آپ لوگوں کو صرف عوام میں غلط فہمی پھیلانے کا شوق ہے ورنہ اگر یہ اعتراض حقیقۃً لا ینحل و چیستان ہوتا تو آپ اس قدر ہشیاری اور چالاکی سے کام نہ لیتے جو سراسر دھوکا ہی پر مبنی ہے۔

اگر میرا یہ خیال غلط ہے تو آپ ہی بتائیے کہ اس چالاکی سے اور کیا فائدہ ہے۔ اگر آپ کے نزدیک یہ مضمون درحقیقت چیستان اور معما ہے اور آپ اس کو لا ینحل خیال کرتے ہیں تو اس کے حل کرنے کی جو تخصیص آپ نے کی ہے اس کو اڑا دیجئے، اور احمدیوں کے سامنے عام سوال کے طور پر پیش کیجئے۔ گو امید نہیں کہ بزرگان ملت میں سے کوئی بزرگ اس طرف توجہ بھی فرمائیں، مگر تاہم ممکن ہے کہ اللہ تعالی آپ کے اس کبر اور تعلّی کو اگر چاہے تو کسی اور خادم سے تڑوا ڈالے۔ مجھے ضرورت نہ تھی کہ میں آپ کو یہ نیاز نامہ لکھتا مگر اس وجہ سے کہ میرے خیال میں آپ نے بڑے دھوکا سے کام لیا ہے اور اس مضمون کو انعامی قرار دے کر شائع کیا ہے میں نے مناسب سمجھا کہ آپ کو یہ مشورہ دوں اگر آپکو حوصلہ ہے اور سمجھتے ہیں کہ آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون میں کچھ جان ہے، تو اسکو عام احمدیوں کے نام سے شائع کیجئے۔ ممکن ہے کہ کوئی احمدی آپ کے اس چیستان کے حل پر بھی توجہ نہ کرے اور آپ کی انعامی رقم کو وصول نہ کرے مگر قبل از وقت یہ فرض کر لینا ٹھیک نہیں کیونکہ یہ مضمون آپ کے سابقہ مضامین سے خاص امتیاز کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ بالفرض اگر کسی احمدی نے اسکے بعد بھی توجہ نہ کی تو آپ کی طرف سے تو قطع حجت ہو جاوے گا، اگر آپ کا یہ اعتراض اپنے اندر کچھ روح رکھتا ہے اور آپ کو اعتماد ہے کہ یہ لا جواب ہے تو امید ہے کہ آپ ضرور یہ اعلان شائع کریں گے کہ حضرت مرزا صاحب ہی اس کے حل پر انعامی رقم حاصل کرنے کا حق نہیں رکھتے بلکہ اگر کوئی احمدی بھی اسکا حل کرے تو اس کو یہ رقم مل سکے گی۔ مگر اسکے ساتھ یہ امر بھی ضروری ہے کہ آپ ایک ماہ کی میعاد اس دن سے شروع کریں جب کہ یہ اطلاع اخبار میں شائع ہو جائے۔ اس سے آپ کو یہ اندازہ بھی ہو سکے گا کہ احمدیوں نے جو اس قدر عہد موثق حضرت مرزا صاحب سے کیا ہے اس کی کوئی وجہ ہے یا نہیں۔ دوسرا امر جو انعامی رقم کے حاصل کرنے کے متعلق چاہیے اس کے متعلق آپ نے کچھ نہیں لکھا کہ اسکا فیصلہ کس طرح ہوگا، اور یہ محاکمہ کون کرے گا کہ آیا چیستان کا حل ہوا یا نہیں۔ اس کے متعلق بھی آپ کو واجب ہے کہ اس اطلاع کے ساتھ ہی کچھ لکھیں۔ اگر کسی احمدی کو خدا نے توفیق دی تو وہ آپ کے مضمون کا جواب لکھ دے گا۔ پر آپ کو یہ امر معلوم رہے کہ اس میں آپ کا نام نہیں آئے گا۔ البتہ آپ کے سوال کا جواب ہونا ضروری ہوگا اور اس کے بعد آپ کا فرض ہوگا کہ آپ اپنے اخبار میں اسکو شائع کر کے اپنے ناظرین کے سامنے پیش کریں۔ امید کہ آپ میری اس درخواست کو قبول فرما کر جواب سے مطلع فرماویں گے۔ والسلام ۱۶ دسمبر (۱۹۰۷ء)۔

خاکسار فضل الدین دوم مدرس عربی تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! راقم خط کی بدحواسی دیکھئے کہ جس امر پر پہلے خود ہی استفسار کرتا ہے کہ پانچ سو کی رقم خاص مرزا صاحب قادیانی کو دیں گے یا ہر ایک مرزائی کو، جس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کو ابھی تک اس مضمون سے یہ معلوم نہیں ہوا کہ یہ انعام خاص مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لئے ہے یا ہر ایک مجیب کے لئے، مگر اس سے ایک ہی سطر نیچے اتر کر کئی ایک دفعہ اس انعام کو خود ہی مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ مخصوص لکھتا ہے۔ یہاں تک کہ اخیر خط میں صرف یہی درخواست کرتا ہے کہ آپ نے جو انعام کی تخصیص مرزا صاحب قادیانی سے کی ہے اس کو اٹھا دیجئے۔ کیا کوئی صاحب عقل سلیم کہہ سکتا ہے کہ ایسا شخص بھی مرقع یا اہل حدیث کے مواخذات کا جواب دے سکتا ہے؟ حقیقت میں یہ بھی مرزا صاحب کی صحبت کا اثر ہے

ساحری کرد دو چشم تو وگرنہ زیں پیش
بود ہشیار تر از دل دیوانہء او

شروع میں لکھا تھا احمدی تمہارا جواب دینا تضیع اوقات سمجھتے ہیں، پھر خود ہی جواب دینے کی آمادگی ظاہر کرتا ہے، اور دوسروں سے بھی توقع دلاتا ہے۔ کیا یہ اس خاکسار کے ذریعہ سے ہمارے نبی کریم ﷺ کا زندہ معجزہ نہیں ہے، کہ مسیح کاذب کی عبارات میں تناقض دکھایا تو اس کے جواب دینے پر مستعد ہونے والے شروع ہی میں عبارات متناقضہ لکھ کر ثابت کر رہے ہیں کہ

در پس آئینہ طوطی صفتم داشتہ اند
آنچہ استاد ازل گفت ہماں می گوئم

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ مضمون بھی خود بدولت مرزا صاحب قادیانی ہی نے لکھا ہے جو اس بے چارے کم گو بے زبان کے نام پر بھیجا گیا ہے۔

اب سنئے اصل سوال کا جواب:

ہم نے مرزا صاحب قادیانی سے انعام کی تخصیص اسلئے نہیں کی تھی کہ کوئی مرزائی نہ حاصل کر لے، بلکہ اس لئے کی تھی کہ چونکہ ہمارا اعتراض خاص مرزا صاحب کی عبارات پر ہے، اور یہ تو ظاہر ہے، تصنیف را مصنف نیکو کند بیان۔ پھر تم لوگوں کی کوئی تحریر یا تقریر خود بدولت پر حجت نہیں ہوسکتی۔ کیا تم کو معلوم نہیں کہ حکیم نورالدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے بایں دعوی ہمہ دانی لاہور کے جلسہ میں مرزا صاحب کے الہاموں کا ترجمہ کرتے ہوئے کیا کہا تھا، جو گذشتہ نمبر اہل حدیث میں نقل ہو چکا ہے۔ اسلئے ہم نہیں چاہتے کہ ایسے لوگوں کو انعام دیں جن کو انعام دینے سے کوئی عام فیصلہ نہ ہو سکے۔ ہاں تم بھی عجیب دنیا پرست ہو گے کہ تمہارے نبی مہدی اور مسیح موعود پر سوال وارد ہوں اور تم بقول خود جواب دینے پر قدرت رکھتے ہو مگر انعام نہ ملنے سے جواب ہی سے خاموش رہو۔ کیا یہی تمہاری دینی خدمت ہے۔ پیغمبر خدا ﷺ نے سچ فرمایا ہے۔

تعس عبد الدرهم والدينار ان اعطى رضى و ان لم يعط سخط یعنی درہم و دینار کا بندہ ہلاک ہوا اگر اسے کچھ ملے تو خوش ہوتا ہے، ورنہ ناراض۔

تمہارا یہ عذر بھی کیسا کمزور ہے کہ مرزا صاحب کی شان جواب دینے سے ارفع ہے۔ اے جناب! اسی قسم کی تحریرات سوال و جواب پر تو وہ فخر کیا کرتے ہیں اور آپ جیسے دام افتادہ ان کو سلطان القلم کا لقب دیتے ہیں۔ اس کے سوا اور کون سا سونا تول رہے ہیں جس سے فرصت نہیں۔ کیا آج سے پہلے انہوں نے مجھ سے کبھی خطاب نہیں کیا؟ سنئے! میں تو مرزا صاحب کا ایسا مخاطب ہوں کہ مجھ کو قادیان پہنچنے کی دعوت دی تھی اور آپ جیسوں کی جیبوں سے نکلوا کر لاکھ روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔ مگر جب میں بلائے بے درمان کی طرح قادیان جا پہنچا تو آپ حرم سرائے سے بھی باہر نہ آئے۔ سنئے! میں وہی ہوں جس کے نام پر مرزا صاحب نے رسالہ اعجاز احمدی خاص ڈیڈیکیشن کیا تھا (نذر) ہاں میں وہی ہوں جس سے مرزا صاحب قادیانی نے چند ہی روز ہوئے مباہلہ کا اشتہار دیا تھا جس پر اثر بفضلہ تعالی انہی پر پہنچا۔ یاد نہ ہو تو سنو! میں وہی ہوں جس کے مباہلہ کے اثر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لخت جگر مبارک احمد مر کر مرزا غلام احمد صاحب کو موت جیسی مصیبت میں پھنسا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ میرے جواب دینے کی حضرت کو فرصت نہیں یا بقول آپ کے شان ارفع ہے:

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

البتہ یہ سوال معقول ہے کہ انعام کا فیصلہ کس طرح ہوگا۔ سو یہ سوال کرنا مرزا صاحب کا کام ہے۔ جب وہ سوال کریں گے تو ہم ان کے جواب میں کہیں گے کہ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح آپ کے مقررہ انعامات بابت جواب براہین احمدیہ اور سرمہ چشم آریہ وغیرہ کا فیصلہ ہوا تھا یا ہوگا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ یہ مضمون کاتب لکھ چکا تھا کہ آج (۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء کو) راقم خط (مرزائی) کا مطبوعہ جواب پہنچا جس کے شروع میں آپ نے مبلغ پانچ سو روپیہ نہ دینے پر نالش کی دھمکی دی ہے۔ میں راقم مضمون بڑی خوشی سے موکد بقسم غلیظ اجازت دیتا ہوں کہ وہ مرزا صاحب کی عزت بچانے کی خاطر مبلغ پانچ سو کا دعوی مجھ پر کریں۔ بے شک کریں دعوی کرنے سے پہلے آپ کو کھانا حرام ہے۔ پس عدالت ہی میں فیصلہ ہو جائے گا کہ جواب صحیح ہے یا نہیں۔ آپ کے دعوی کا انتظار کر کے مرقع میں جواب دیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۴، ۵)

(قادیانی معجزہ: الحکم قادیان میں بڑے فخر سے مرزا صاحب قادیانی کا معجزہ لکھا تھا کہ آریہ کانفرنس کے لئے جو مضمون مرزا صاحب قادیانی نے تیار کیا تھا وہ تین روز میں تحریر ہو کر چھپ بھی گیا، کیا یہ معجزہ نہیں۔ مگر ناظرین افسوس سے سنیں گے کہ وہ مضمون آج تک بھی شائع نہیں ہوا بحالیکہ اس خاکسار کا مضمون القرآن العظیم تمام ملک میں پہنچ گیا ہے۔ کیا یہ معجزہ کم ہے؟ تو پھر کس کا ہے؟ اسی قرآن لانے والے (فداہ روحی) کا صلوات اللہ علیہ وسلامہ۔ ہفت وزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ ۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۹۔ ۱۰)

مرزا جی کا دابۃ الارض

(منشی اللہ دتا)

بخدمت اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث السلام علیکم۔

مرقع قادیانی میری نظر سے گذرا جس کے صفحہ ۱۱ و ۱۲ میں ایک طویل مضمون قادیانی رسالہ ریویو بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں کسی مرزائی نامہ نگار یا مرزا غلام احمد کی طرف سے نسبت طاعون قرآن کی آیت سے درج ہے اس کا دنداں شکن جواب مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب نے عمدہ طور سے دے دیا ہے لیکن راقم الحروف کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھوڑا سا مضمون ذیل بھی اخبار اہل حدیث یا مرقع قادیانی بابت ماہ جنوری ۱۹۰۸ء میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

نقل ذیل از قادیانی رسالہ ریویو

طاعون کی پیش گوئی قرآن مجید میں

بغیر کسی لمبی تمہید کے میں ناظرین کے آگے قرآن مجید پیش کر کے دکھاتا ہوں کہ اس کتاب پاک میں کھلے الفاظ میں طاعون کے ظہور کی اصل وجہ بیان کی گئی ہے چنانچہ سورہ نمل میں آیت ہے

و اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابۃ من الارض تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون۔(النمل:۸۲)

یعنی جب لوگوں پر حجت پوری ہو جائے گی تو ہم زمین سے ان کے لئے ایک کیڑا پیدا کریں گے جو ان کو زخمی کرے گا....

(پھر ایک اور جگہ) بہر حال یہ ایک عظیم پیش گوئی ہے جو اس آخری زمانہ میں طاعون کے کیڑوں کے ذریعہ سے پوری ہو رہی ہے جو زمین سے نکلتے ہیں اور انسانوں کو زخمی کرتے ہیں۔

اے نامہ نگار رسالہ ریویو اگر یہ مضمون تیری طرف سے ہے تو تجھ پر ڈبل افسوس ہے اس واسطے کہ تو اپنے مرشد مرزا غلام احمد کی کتب الہامیہ سے بھی ناواقف ہے اور اگر یہ مضمون مرزا صاحب کی طرف سے درج ہوا ہے تو ان پر کچھ افسوس ہی نہیں اس لئے کہ ان کو اپنا پہلا لکھا ہوا یاد نہیں رہتا یا دیدہ دانستہ لوگوں کو دھوکہ دے کر اپنی طرف مائل کرنا چاہتے ہیں۔ اے نامہ نگار! تم خود اور تمہارے تمام مرزائی بھائی غور سے سنو! کہ مرزا صاحب اپنے ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۱۰ میں تحریر فرماتے ہیں اور اسے نکال کر تو دیکھو ھو ھذا:

ایسا ہی دابۃ الارض یعنی علماء واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتدا سے چلے آتے ہیں لیکن قرآن کا یہ مطلب ہے کہ آخر زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی اور ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد کی عبارت بالا سے چند امور صاف ظاہر ہیں:

۱: دابۃ الارض سے مراد علماء واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے

۲۔ جو ابتداء سے چلے آتے ہیں

۳۔ لیکن قرآن کریم کا مطلب کہ آخر زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی

۴۔ ان کے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔

افسوس صد افسوس ان کی ایسی حالت پر جو اپنے پہلے نوشتہ کے کے خلاف ریویو ماہ اکتوبر ۱۹۰۷ء میں لکھتے ہیں

۱۔ دابۃ الارض ایک عظیم الشان پیش گوئی ہے جو آخری زمانہ میں طاعون کے کیڑوں کے ذریعہ سے پوری ہورہی ہے جو زمین سے نکلتے ہیں

۲۔ پس صاف ثابت ہوا کہ وہ عذاب جو آخری دنوں میں دابۃ الارض کے ذریعہ ظاہر ہوگا جس سے ایک دنیا ہلاک ہوگی

اے مرزا کے مرزائیو! اور اڈیٹر رسالہ ریویو! تم خود یا اپنے مرشد سے دریافت کر کے تحریر کرو کہ ازالہ اوہام میں جو انہوں نے تحریر کیا ہے کہ دابۃ الارض سے مراد علماء واعظین ہیں جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے اور ابتداء سے چلے آتے ہیں۔ اور قرآن کریم کا مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی۔ یہ سچ ہے کہ عبارت رسالہ ریویو کہ دابۃ الارض ایک عظیم پیش گوئی ہے جو آخر زمانہ میں طاعون کے کیڑوں سے پوری ہورہ ہے جو زمین سے نکلتے ہیں مگر تم سے امید نہیں کہ جواب دو گے کیونکہ جب مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب نے تم کو دو دوسو روپیہ اور پانچ سو روپیہ تک انعام دینے کا اقرار کر کے جواب طلب کئے تو تم ایک کا بھی جواب صحیح نہ دے سکے۔ یہ سوال تو بلا انعام ہے شاید تمہاری توجہ اس کے جواب کی طرف ہو یا نہ ہو لیکن میری اس تحریر سے اہل انصاف پر بخوبی ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے رسالہ ازالہ اوہام میں دابۃ الارض کے معنی علماء واعظین تحریر کر چکے ہیں جو ابتداء سے چلے آتے ہیں اسکے خلاف اب طاعونی کیڑے کہتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۷،۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی معجزہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

الحکم قادیانی نے بڑے فخر سے مرزا صاحب کا معجزہ لکھا تھا کہ آریہ کانفرنس کے لئے جو مضمون مرزا صاحب نے تیار کیا تھا وہی تین روز میں تحریر ہو کر چھپ بھی گیا کیا یہ معجزہ نہیں۔

مگر ناظرین افسوس سے سنیں گے کہ وہ مضمون آج تک بھی شائع نہیں ہوا بحالیکہ اس خاکسار کا مضمون القرآن العظیم تمام ملک میں پہنچ گیا ہے۔کیا یہ معجزہ کم ہے؟ تو پھر کس کا ہے؟ اسی قرآن لانے والے (فداہ روحی) کا صلوات اللہ علیہ وسلامہ

(اہل حدیث امرتسر ۱۰۔۱۷ جنوری ۱۹۰۸ء مطابق ۵۔۱۲ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ جلد ۵ نمبر ۱۰۔۱۱ص ۹۔۱۰)

مرزا قادیانی اور اس کے حواری

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ شعر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں کے حال پر بہت ہی موزوں ہے مرزا صاحب قادیانی جیسے اپنے مطلب میں ہوشیار اور اپنی تصانیف کے ناظرین کو دھوکہ دینے میں پکے ہیں، ان کے مرید بھی کسی طرح سے کم نہیں۔

الحکم قادیان میں ایک کھلی چٹھی اڈیٹر مرقع قادیانی کے نام شائع ہوئی ہے جو نہ کسی مسئلہ کے متعلق تھی بلکہ محض اس دریافت کے لئے کہ مرقع قادیانی میں جو میں نے انعامات مرزا صاحب قادیانی کے لئے مقرر کئے ہیں ان پر کچھ استفسار تھا، اس لئے اس کا جواب بہت ضروری تھا کہ اسی اخبار میں چھپتا، تا کہ الحکم کے ناظرین کو حقیقت حال سے پوری آگاہی ہو جاتی۔مگر قادیانی پارٹی ایسی کہا کہ صحیح صحیح واقعات اپنے دام افتادوں کو پہنچنے دیں۔

اخبار الحکم کے اڈیٹر سے دریافت کیا گیا کہ آپ اس چٹھی کا جواب اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار میں چھاپنے میں کا وعدہ کریں تو جواب بھیج دیا جائے۔ جواب آیا کہ آپ اپنے اخبار میں جواب دیں۔

ناظرین غور کریں کہ محققین، ہاں جدید مسیحین کی، یہی جدید تحقیق ہے؟ کہ ایک معمولی مراسلہ کا جواب بھی فریق مخالف کا اپنے ناظرین تک پہنچانا نہیں چاہتے۔ بغور دیکھا جائے تو جتنے کج رو یہ لوگ ہیں ان کی عادت یہی ہے کہ حتی المقدور اپنے مخالف کی بات کو اپنے ناظرین سے پوشیدہ رکھتے ہیں۔

ہمارے شہر کی حنفی پارٹی کے فخر اڈیٹر اہل فقہ بھی اسی قبیل سے ہیں۔ آپ نے ایک مراسلہ میرے برخلاف شائع کیا، جو نہ کسی مسئلہ کی تحقیق تھی بلکہ محض ذاتیات پر حملہ تھا، لیکن میں نے جو اخباری مذہب کے مطابق اس کا جواب لکھ کر بغرض درج کرنے کے بھیجا، تو اس کو درج نہ کیا۔ اور ایک نوٹ میں یہ لکھ دیا، کہ نامہ نگار اپنا جواب اہل حدیث میں مانگتا ہے... یہ ان (اہل حدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے اس لئے یہ جواب درج نہ ہوگا۔ (اہل فقہ ۱۳ دسمبر) حالانکہ امر اول محض جھوٹ تھا۔ نامہ نگار اہل حدیث میں جواب اور بات کا مانگتا تھا، نہ کہ اس مراسلہ کا۔ اس کی عبارت کو بھی اڈیٹر صاحب نہ سمجھے۔ دوسری وجہ کو بھی بفضلہ تعالی خود ہی ثابت کر دیا کہ اسی نامہ نگار کے نام کا ایک اور مراسلہ ۳ جنوری کے پرچہ میں پھر درج کر دیا، جو محض میری ذات پر حملہ تھا۔ نہ پہلے نہ دوسرے مراسلہ کو درج کرتے ہوئے یہ سوچا کہ یہ ان (اہل حدیثوں) کا اپنا معاملہ ہے مگر میرے جواب کو شائع کرتے وقت یہ عذر یاد آیا۔ یہ ہے ان لوگوں کی ایمان داری اور یہ ہے ان کی دیانت داری کہ میں جواب دوں تو اس بنا پر درج نہ ہو کہ تمہارا اہلحدیثوں کا آپس کا جھگڑا ہے اور جب میرا کوئی مخالف اپنے نام کے ساتھ اہل حدیث لگا کر بھیج دے تو اس کو غنیمت کبری جان کر شائع کیا جائے۔ کیا کوئی دانا اس قسم کی کاروائیوں کو دیانت پر مبنی جان سکتا ہے؟ مگر حیف اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے نام کے ساتھ اہل حدیث لکھ کر اپنے بھائی کی عیب جوئی کرنے کو ایک دشمن کے ہاں جاتے ہیں جو منہ در منہ ان کو سناتا ہے کہ تمہارا آپس کا جھگڑا ہے مگر وہ پھر بھی شرم نہیں کرتے۔

خیر مختصر یہ کہ مرزائی اخبار نے انکار کیا، لہذا اہل حدیث میں اس کا جواب دیتا ہوں۔ چٹھی مذکور کا راقم یعنی مولوی فضل دین مدرس سکول قادیان لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کل ۲ جنوری ۱۹۰۸ء کو آپ کا مرقع مجریہ بابت جنوری ۱۹۰۸ء پڑھا ہے اس میں آپ نے اور دو انعامی مضمون علاوہ دسمبر ۱۹۰۷ء کے انعامی مضمون چیستان مرزا، کے بوعدہ ایک ہزار روپیہ شائع کیے ہیں سو آپ کو اس چٹھی کے ذریعہ مطلع کیا جاتا ہے کہ جو رقم انعامی پانچ سو روپیہ چیستان کے حل کی آپ کے ذمہ واجب الادا ہے اور آپ نے اب تک اس کو ادا نہیں کیا پہلے آپ وہ ادا کریں جب تک آپ پہلا قرضہ ادا نہ کر لیں ہم کس طرح اس دوسری بحث کو شروع کر دیں۔ اگر خلط مبحث کا اندیشہ نہ ہوتا تو میں بفضلہٖ آپ کو ان دونوں سوالوں کے جواب بہت جلدی چھپوا کر بھیج دیتا۔ مگر چونکہ آپ نے اس وقت تک پہلے پانچ سو کے متعلق اب تک کچھ اطلاع نہیں باوجودیکہ آپ کے چیستان کا حل کامل میعاد کے اندر چھپ کر آپ کو پہنچ چکا ہے اس لئے مناسب خیال کیا گیا ہے کہ جب تک پہلی بحث کا خاتمہ ہو کر مبلغ پانچ سو روپیہ آپ سے وصول نہ ہو جاوے، تب تک اس دوسری بحث کو جو آپ نے جنوری کے پرچہ میں لکھی ہے نہ چھیڑا جاوے۔ لہٰذا آپ اس چٹھی کے پڑھتے ہی اطلاع دیں کہ آپ نے اس وقت تک کیوں انعامی رقم مبلغ پانچ سو روپیہ جو حل چیستان پر مقرر تھی باوجود چیستان کے حل ہو جانے کے مجھے نہیں بھیجی اور نیز یہ امر بھی شائع کریں کہ آپ کے ان دونوں شائع کردہ انعامی مضمونوں اور ان کے جوابات کا کون محاکمہ کرے گا جس کے بعد ہم آپ سے انعامی رقم یک ہزار کے وصول کرنے کے مستحق ٹھہریں گے۔

(اخبار الحکم ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶ کالم ۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

اس چٹھی میں بھی آپ تخالف اور تہافت سے نہیں بچے پہلے تو مجھ سے انعامی رقم کا تقاضا کرتے ہیں اور اسکو واجب الادا کہتے ہیں نیچے اتر کر فیصلہ کی صورت پوچھتے ہیں کہ محاکمہ کون کرے گا۔ اے جناب! پہلے آپ اپنے دماغ کا تو علاج کرائیے مرزا صاحب کی صحبت کا اثر آپ پر پورا ہے جس طرح وہ بہکی بہکی باتیں کرنے میں مشاق ہیں آپ بھی ان سے کم نہیں مگر اتنا تو سمجھو کہ مقابلہ کس سے ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اے جناب! آپ کا جواب بالکل ناقص بلکہ میری تائید میں ہے میں منتظر تھا کہ آپ نے حسب اطلاع نالش کی ہوگی اور عدالت ہی میں فیصلہ ہوگا مگر آپ بھی ایسے کچے کہاں تھے کہ نالش کرتے۔ آخر آپ کو نہیں تو آپ کے مشیر قانونی کو تو اتنی سمجھ ہوگی کہ لینے کے دینے پڑ جائیں گے۔ پس سنو! تم جس مضمون کا چاہو جواب لکھواور جو انعام اس پر مقرر ہے اس کے لینے کا طریقہ یا تو مرزا صاحب سے پوچھو کہ آپ جو انعامی اشتہار دیتے ہیں ان کی رقوم دینے کا کیا ذریعہ سوچا کرتے ہیں؟ یا بذریعہ نالش مجھ سے وصول کرو، یا میرے جواب الجواب کو دیکھ کر اپنی تسلی کر لیا کرو اور یاد رکھو:

باندھے ہوئے ہاتھوں کو بامید اجابت
رہتے ہیں کھڑے سینکڑوں مضموں مرے آگے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۳۔۵)

مرزا صاحب اور حافظ محمد یوسف امرتسری

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو تو سب لوگ جانتے ہیں البتہ حافظ صاحب کا تعارف کرانا ضروری ہے آپ کی مختصر تعریف یہ ہے کہ آپ بقول مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی امرتسر کی جماعت اہل حدیث کے سابقین افراد سے ہیں۔ آپ ایک زمانہ میں مرزا صاحب قادیانی سے نیک ظن تھے مگر اب تو خاصے مدمقابل ہیں گو آپ پنشن لے کر خانہ نشین ہیں مگر دینی غیرت میں کبھی کبھی کچھ نہ کچھ حرکت کر لیا کرتے ہیں۔ بعض بیرونی لوگوں نے آپ سے دریافت کیا کہ آپ نے مرزا صاحب کو کیوں قبول کیا تھا اور کیوں چھوڑا، اس سوال کے جواب میں آپ نے ایک مضمون لکھ کر دفتر اہل حدیث میں بھیجا ہے جو درج ذیل ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم بخدمت جناب مکرم السلام علیکم

آپ کا کارڈ پہنچا حال معلوم ہوا بعض بعض اور اشخاص نے بھی مجھ سے یہ حال دریافت فرمایا ہے، ان کا بھی جواب ہو جاوے گا۔

جناب من! اصل حال میرے معتقد ہونے کا اور بد اعتقاد ہونے کا یہ ہوا کہ مرزا غلام قادر صاحب برادر حقیقی مرزا غلام احمد صاحب محکمہ نہر میں ملازم تھے اور میں بھی اسی محکمہ میں ملازم تھا۔ کمترین گاہ گاہ موضع قادیان مرزا صاحب کے والد مرحوم اور ان کے بھائی صاحب مرحوم سے ملاقات کو جایا کرتا تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب سے بھی ملاقات ہو گئی اور کبھی ان کے والد صاحب اور ان کے برادر صاحب امرتسر میں آ کر میرے مکان میں اترا کرتے تھے۔ اور ایک دو مرتبہ مرزا غلام احمد صاحب، عبداللہ صاحب غزنوی سے ملنے آئے۔ میری ذریعہ سے عبداللہ صاحب سے ملاقات کی۔ شاید بیعت بھی کی ہو گی۔

غرضیکہ میری اور مرزا صاحب کی بہت ملاقات تھی، مگر ابھی مرزا صاحب نے کسی قسم کا کوئی دعوی اور کسی قسم کا کوئی اشتہار نہیں دیا تھا۔ بعد انتقال عبداللہ صاحب مرحوم، مرزا صاحب کے والد اور برادر بھی اس جہان سے انتقال کر گئے چند روز بعد مرزا صاحب نے ایک اشتہار اسلام کی تائید میں مخالفین اسلام کو دیا۔ اس اشتہار میں دس ہزار روپیہ دینے کا بھی وعدہ تھا۔ اس زمانہ میں اکثر مسلمان اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی بھی معتقد ہو گئے۔ ان کے سبب میں بھی مرزا صاحب کا معتقد ہو گیا اور میں نے مرزا صاحب کو مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بڑی بڑی امداد کی کہ آج تک کسی نے ایسی امداد نہیں کی اور مولوی محمد حسین صاحب نے بھی مرزا صاحب کی بہت امداد کی اور جس وقت مرزا صاحب امرتسر میں آیا کرتے تھے مولوی عبدالجبار صاحب بھی ان سے دعا کرانے جایا کرتے تھے (انجام کیا معلوم تھا۔ خبث نفس نہ ردد بسالہا معلوم۔ اڈیٹر اہل حدیث) یہ باتیں سب کو معلوم ہیں اور مشہور ہیں۔ ابھی مرزا صاحب بھی زندہ ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی زندہ ہیں تحقیق کر لیں۔

جب مرزا صاحب نے دعوی مثیل مسیح ہونے کا کیا تو کمترین موضع قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا۔ مرزا صاحب میری تعظیم کو کھڑے ہوئے۔ میں نے ان سے معانقہ کرنے سے انکار کیا، اور کہا کہ آپ نے اسلام میں تفرقہ کر دیا۔ مرزا صاحب نے فرمایا کہ جو دعوی کیا ہے قرآن وحدیث کے موافق ہے۔ میں نے عرض کیا کہ اب تک آپ کے تمام علماء معتقد ہیں آپ کو چاہیے تھا مولوی محمد حسین صاحب اور مولوی عبدالجبار صاحب امرتسر میں آپ کے معتقد ہیں ان سے مشورہ کر کے اپنا دعوی مشتہر کرتے تاکہ تفرقہ نہ ہوتا۔

اس وقت مرزا صاحب نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور لکھ دیا کہ جہاں حافظ یوسف علماؤں کے جلسہ میں مجھ کو طلب کریں گے میں وہاں حاضر ہو کر اپنا دعوی قرآن وحدیث سے ثابت کر دونگا۔

چنانچہ میں نے تمام علماؤں کو لاہور طلب کیا کوئی عالم نہ آیا مگر میرے جواب میں آیات قرآن اور حدیث رسول اللہ ﷺ کا نشان دے دیا۔ اس میں یہ بھی حدیث درج تھی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ۳۰۔ آدمی کذاب دجال ہوں گے اور نبوت کا دعوی کریں گے اور میرے بعد کوئی نبی نہیں ہو گیا۔ یہ دلائل دیکھ کر میں بداعتقاد ہو گیا۔ ماسوائے اسکے اور بھی چند غلطیاں دیکھیں جن کا ذکر بہت طویل ہے۔

بعد اس کے کتاب عصائے موسی کے دیکھنے سے مرزا صاحب کی تکذیب خوب تصدیق ہوگئی۔ منشی الٰہی بخش صاحب مرحوم نے اپنے الہامات سے یہ کتاب تحریر کی۔ مرزا صاحب نے اب تک اس کا کچھ جواب نہیں دیا۔ میں نے اکثر الہامات منشی صاحب مرحوم کے معلوم کر کے تصدیق کئے۔ مرزا صاحب کا کوئی الہام آج تک مجھ کو تصدیق نہیں ہوا گویا کہ مرزا صاحب دلائل اور الہامات میں بالکل کاذب ہیں وہ تو اپنے عیش وطمع نفسانی اور جمع مال میں مصروف ہیں یہ کام نبی اور ولی اللہ کا نہیں ہوتا۔ فقط۔

محمد یوسف از امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ ج ۵ نمبر ۱۳ مطابق ۳۱ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۸۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کافر ہونے، نہ ہونے میں بہت موشگافیاں ہورہی ہیں، مگر ہم آج جس طریق سے مرزا جی کا کافر ہونا ثابت کریں گے وہ سب سے آسان تر ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ مرزا جی کا اپنا اقرار بھی ہے۔ مرزا جی حمامۃ البشری میں لکھتے ہیں:

ما کان لی ان ادعی النبوۃ و اخرج عن الاسلام و الحق بقومٍ کافرین

یعنی یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعوی کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جاملوں۔

قادیانی مرزا جی کے اس کلام سے معلوم ہوا کہ دعوی نبوت اسلام سے خارج ہونے اور کافر ہونے کا موجب ہے۔ اب سنئے! کہ مرزا جی نے دعوی نبوت کیا یا نہیں ؟ پرانے حوالے تو سب کو معلوم ہیں کہ کس آن بان سے اظہار نبوت ہوا کرتا تھا مگر آج ایک نیا حوالہ سب سے واضح تر بتلا کر مرزائیوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ کیوں ایسے بڈھے خبطی کے پیچھے پڑے ہو جو بقول خود کافر ہے۔

مرزائیو! نیچے کا حوالہ بغور سنو:

مولوی احسن امروہی نے جمعہ کے خطبہ میں بموجودگی مرزا صاحب وعظ کرتے ہوئے کہا کہ:

پھر چودھویں صدی میں آفتاب نبوت طلوع کرے گا اگر اس نبی (مرزا) کی اطاعت نہ کریں گے تو وہی ہوگا جو عادیوں اور فرعونیوں کے ساتھ ہوا۔

(اخبار بدر قادیان۔ ۲۳ جنوری ۱۹۰۸ء)

مرزائیو! دیانتداری سے ان دونوں کلاموں کو ملا کر نتیجہ نکالو تم میں سے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرہ منطق جانتے ہیں، ان کی آسانی کے لئے ہم یہاں صغری۔ کبری بنا کر بتلاتے ہیں۔ سنو!

مرزا نے دعوی نبوت کیا (صغری)

اور بقول مرزا جی دعوی نبوت کرنے والا کافر ہے (کبری)

نتیجہ تم خود ہی سوچ لو کہ کون کافر ہے

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ فروری ۱۹۰۸ء ص ۱)

مرزائیوں کو عام نوٹس

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے جو اختلاف بیانی دسمبر ۱۹۰۷ء اور فروری ۱۹۰۸ کے مرقع قادیانی (مرقع والا مضمون اسی کتاب میں دوسری جگہ درج ہوگا۔ بہاء) میں مرزا صاحب کی لکھی ہے، اس کے جواب کے لئے ہم نے سابق میں مبلغ پانچ سو روپیہ خاص مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لئے انعام رکھا تھا، جس پر مرزائیوں نے واویلا مچایا کہ یہ تخصیص مرزا صاحب سے کیوں کی گئی ہے، اس تخصیص کو اٹھا دیجئے۔ اس لئے آج ہم بذریعہ اس اعلان کے اس تخصیص کو اٹھاتے ہیں کہ اگر کوئی مرزائی بھی اس چیستان کو حل کر دے گا تو اس کو بھی مرزا جی سے نصف انعام دیا جائے گا کیونکہ وہ مرزا جی کے ماتحت ہونے کی حیثیت میں ان کے برابر انعام نہیں پا سکتے۔ درصورت نہ دینے کے ان کا حق ہوگا کہ بذریعہ نالش وصول کریں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزائیو! ہمت ہے تو آؤ۔ اپنے پیغمبر اور کرشن کی لاج رکھ لو ورنہ دنیا کیا کہے گی؟ مگر اتنا سوچ لینا کہ مقابلہ کس سے ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ فروری ۱۹۰۸ء ص ۲)

ایک مرزائی کی ابلہ فریبی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ابلہ فریبی میں مشاق ہیں ان کے دام افتادہ معتقد بھی کم نہیں۔ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی (سابق مرید مرزا قادیانی) نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے: کانا دجال، جس میں قادیانی مرزا جی کی مرزائیت بس کھول کر دکھا دی ہے۔

اس رسالہ پر کھسیانے ہو کر ایک مرزائی نے قادیانی اخبار الحکم میں ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب کی بعض پہلی تحریرات ایام جاہلیت (ارادت مرزا کے زمانہ) کی شائع کر کے اپنے ناظرین کو دھوکہ دیا ہے، حالانکہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب خود ہی ان تحریرات کو رد کر چکے ہیں۔ بلکہ جس جس کتاب میں ان کی اس قسم کی تحریریں تھیں، ان کو ترمیم کر کے چھاپ چکے ہیں۔

مگر اس مرزائی کو اتنا معلوم نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی بھی تو اس الزام میں آئے ہوئے ہیں جو براہین احمدیہ میں حضرت مسیح کی زندگی اور دوبارہ تشریف آوری لکھ چکے ہیں۔ جب ہم نے موضع مد ضلع امرتسر کے مباحثہ میں وہ مقامات پیش کئے تو مرزا صاحب قادیانی نے رسالہ اعجاز احمدی میں کس وضع داری کے ساتھ تسلیم کیا کہ عیسی کی آمد ثانی کا عقیدہ سادگی سے لکھ دیا تھا (اعجاز احمدی۔ص ۷)۔جس کا مطلب دوسرے لفظوں میں یہ ہے کہ بے وقوفی سے ایسا کیا گیا۔حالانکہ آپ بقول خود اس وقت بھی الہامی تھے اور کتاب براہین احمدیہ محض الہام ہی سے لکھی گئی تھی۔

تو جب پیر طریقت اور پیغمبر امت سے بے وقوفی ہوگئی تو ڈاکٹر عبدالحکیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب پر بحیثیت مریدی تھوڑی سادگی نے اثر کر دیا ہو، تو کیا عجب، جب کہ انہوں نے دیانتداری سے اصلاح بھی کر دی پھر اسی قسم کی تحریروں کو پیش کرنا ابلہ فریبی نہیں تو کیا ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ فروری ۱۹۰۸ء ص ۶)

لعنت اللہ علی الکاذبین

حافظ غلام رسول گلگو وزیر آبادی ہمارے موضع مکھانہ میں گزشتہ ماہ کی کسی تاریخ کو آیا اللہ تعالیٰ شاہد ہے کہ نہ وہ مجھے ملا نہ مجھے اس کے گاؤں میں آنے اور وعظ کہنے کی کچھ خبر ہے اسکے چلا جانے کے بعد میرے سامنے کسی نے بیان کیا کہ یہاں فلاں مرزائی واعظ آیا تھا اور فلاں دھوبی کے ہاں اترا تھا اور اسنے رات اس کے گھر بہت کچھ بکواس کیا۔ اس کی ساری تقریر کا خلاصہ بجز اس کے اور کچھ نہیں کہ مرزا کادیانی خدا کا رسول ہے اور وہ خدا کی طرف بلاتا ہے اور علماء اسلام کور باطنی سے اسے کتوں کی طرح بھونکتے ہیں۔ جوں ہی اہل اسلام نے اس کی ان ہفوات کو سنا تو وہ فوراً اس ابلہ فریب کی مجلس سے اٹھ گئے اور نادان لڑکوں نے اس کی تخریب وتذلیل کے لئے چکارہ والے کو بلا کر امام قاسم کا قصہ سننا شروع کر دیا جس سے کاذب گلگو کی سخت گت بنی اور بڑی تذلیل سے صبح سویرے دم دبا کر بھاگ گیا رؤساء گاؤں میں سے کسی کو بھی اس خفاش کی اطلاع نہیں ہوئی وہ صرف جھوٹے اعزاز کیلئے بدر (قادیان) میں طبع کراتا ہے کہ میں نے موضع سکھانہ میں جا کر وعظ کہا اور محمد عبداللہ خاں ذیلدار نے میرے مقابلہ میں چکارہ بجوانا شروع کیا۔ ضلع سیالکوٹ کا ہر کہ ومہ میری لائف سے واقف ہے کہ میں منکرات سے کیسے متنفر ہوں اور میں کبھی ایسی مجالس میں شامل نہیں ہوا چہ جائے کہ میں خود چکارہ بجوا کر سنتا۔ گلگو بیچارہ اور اسکا میزبان میرے گاؤں میں چیز ہی کیا تھے کہ میں ان کی مجلس کو اس طرح منتشر کرنے کی کوشش کرتا واللہ علماء کی توہین سننے سے میرے بدن پر رونگھٹے کھڑے ہو گئے اور مجھے اس کاذب بطال کے اچھوتا نکل جانے پر نہایت ہی افسوس ہوا بھلا کسی مومن کی غیرت تقاضا کرتی ہے کہ وہ اپنے پیشوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یانِ دین کی نسبت ایسے کلمات سنے اور جان فدا نہ کرے۔ اگر کسی مرزائی میں بھی مادہ عقل ہے تو وہ گریبان میں منہ دے کر سوچے کہ ایسے مہمان ومیزبان کے اس جرم کی پاداش میں ایک ذیلدار رئیس ضلع سے یہ ہی سزا ہو سکتی ہے؟

اللہ تعالیٰ جھوٹے شہرت حاصل کرنے والوں کی عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے اور جیسے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بھکے ہوئے ہوتے ہیں ویسے ہی وہ عقل وخرد سے بھی بھڑک جاتے ہیں اگر حافظ مذکور یا اس کا اڈیٹر بدر اپنے بیان میں سچے ہیں تو وہ مرد میدان بن کر ہمارے گاؤں میں آکر اہل دہ کے سامنے اپنی راستی اور سچائی کا ثبوت دیں والّا میری طرف سے اپنی برأت کیلئے اتنا ہی کافی ہے۔لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔

راقم: محمد عبداللہ خان۔ اہلحدیث۔ ذیلدار موضع سکھانہ ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ فروری ۱۹۰۸ء ص ۹)

قادیانی کی کذب بیانی

اور اس پر بے ہودہ لن ترانی

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

مرقع قادیانی بابت فروری ۱۹۰۸ء میں ہم نے دجال اکبر (مرزا غلام احمد قادیانی) کی ایک کذب بیانی پر مواخذہ کر کے جواب طلب کیا تھا۔

دجال موصوف نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں اثناء تقریر میں کہا تھا کہ پنڈت لیکھ رام آریہ نے خدا سے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور پنڈت لیکھ رام) میں سے جو جھوٹا ہے پرمیشر اسے ہلاک کرے (الحکم ۲ جنوری۔ص ۵)

اس دعویٰ کی تصحیح نقل مانگی گئی تھی اور لکھا تھا کہ تمہاری یہ ایک معمولی عادت ہے۔ جب بھی تمہارا کوئی مخالف مرتا ہے، تو تم کہہ دیا کرتے ہو کہ اس نے مجھ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا۔

چنانچہ مولوی محمد اسماعیل صاحب علی گڑھی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحومین وغیرہ سے تم نے بھی یہی برتاؤ کیا جس کی کئی ایک دفعہ اخبار اہل حدیث اور مرقع قادیانی میں قلعی کھولی گئی ہے اور اچھی طرح ثابت کیا گیا کہ:

رسول قادیانی کی رسالت

بطالت ہے بطالت ہے بطالت

سچے ہو تو لیکھ رام کی یہ دعا اس کی کسی تحریر سے دکھاؤ کہ اس نے خدا سے مانگا ہو کہ جھوٹے کو ہلاک کر۔ اسکا جواب دجال اکبر (یہ مضمون دراصل تو اڈیٹر الحکم کا ہے مگر دجال قادیانی چونکہ ازالہ اوہام صفحہ ۴۱۸ پر مانتا ہے کہ مریدوں کے تمام کام پیروں کے ہوتے ہیں (خصوصاً اشاعت تعلیم میں) اس لئے ہم نے یہ مضمون دجال ہی کا سمجھا اور اسی کو مخاطب کیا۔ اڈیٹر اہل حدیث) نے اخبار الحکم ۱۴ فروری میں دیا ہے جس کا عنوان ہے، ثناء اللہ کی بے حیائی، اس میں وہ اپنی معمولی لن ترانی اور مزیدار گالی گلوچ کے بعد پنڈت لیکھ رام کا ایک حوالہ دیتا ہے جس کی نسبت لکھتا ہے کہ:

> ثناء اللہ کو چاہیے کہ عینک اتار کر نہیں، بلکہ لگا کر پڑھے۔ اور اگر بالکل ایمان اور علم مامور من اللہ کی مخالفت میں سلب نہیں ہو گیا، تو اپنی غلطی کا اعتراف کرے.... لیکھ رام کے مباہلہ کے متعلق دیکھو کلیات آریہ مسافر صفحہ ۵۸۵۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس لن ترانی کے بعد پنڈت لیکھ رام کی عبارت نقل کی ہے جس کو جلی لفظوں میں لکھا ہے، جس سے معلوم ہو کہ یہ عبارت بعینہ وہی ہے جو لیکھ رام کے قلم سے نکلی تھی۔ مگر ناظرین دیکھ کر حیران ہوں گے کہ پرانی مشہور مثل: چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد، جو مدت مدید سے ایک مفہوم کی صورت میں تھی، آج اس کا مصداق بھی قادیان دارالزیان میں ملتا ہے۔ بہر حال دجال اکبر نے پنڈت لیکھ رام کی عبارت ان لفظوں میں نقل کی ہے:

> ہے پرمیشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر (ایسا ہو) کہ جہالت اور تعصب اور جور و ستم والے کا ناش ہو کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت نہیں پاتا۔ دستخط: لیکھ رام شرما از پشاور (الحکم ۱۴ فرورص ۵ کالم ۱)

اسی عبارت کو بدستخط پنڈت لیکھ رام دجال اکبر نے اپنی نئی تصنیف حقیقت الوحی میں یوں لکھا ہے کہ:

اے پرمیشور ہم دونوں فریقوں میں سچا فیصلہ کر کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا (راقم آپ کا ازلی بندہ لیکھ رام شرما سبھا سد آریہ سماج پشاور حال اڈیٹر آریہ گزٹ فیروز پور پنجاب۔) ص ۳۱۹

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ دو نقلیں ہوئیں آیئے اب ہم ناظرین اصلی عبارت لیکھ رام کی اصل کتاب سے دکھا دیں:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔

کلیات آریہ مسافر اور خبط احمدیہ جس کا حوالہ خود دجال اکبر (مرزا قادیانی) نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۱۹ پر دیا ہے نکال کر دیکھئے جہاں لیکھ رام نے اپنا مدعا ان الفاظ میں لکھا ہے کہ:

اے پرمیشور ہم دونوں میں سچا فیصلہ کر اور جو تیرا ست دھرم ہے اس کو نہ تلوار سے بلکہ پیار سے معقولیت اور دلائل کے اظہار سے جاری کرا اور مخالف کے دل کو اپنے ست گیان سے پرکاش کر تا کہ جہالت اور تعصب وجور وستم کا ناش ہو کیونکہ کاذب صادق کی طرح کبھی تیرے حضور میں عزت نہیں پا سکتا۔

راقم: آپ کا ازلی بندہ لیکھ رام شرما سبھا سد آریہ سماج پشاور۔ ص ۳۴۷

ناظرین بغور دیکھیں کہ پنڈت لیکھ رام نے جہالت اور تعصب کا ناش ہونا لکھا ہے مگر چونکہ جہالت اور تعصب کے ناش ہونے کی دعا ایک معمولی دعا ہے جو ہر ایک مذہب کا پابند کیا کرتا ہے۔ اور اتنی عبارت سے دجال کا کام نہ بنتا تھا اس لئے اس نے اور اسکے دام افتادہ اڈیٹر الحکم نے حیاو شرم کو نصیب اعداء جان کر، والے، کا لفظ بڑھایا اور اس عبارت کو ان لفظوں میں ادا کیا کہ:

جہالت اور تعصب اور جور وستم والے کا ناش ہو۔،

جس سے غرض انکی یہ ہے کہ جہالت والے کے لفظ سے ہم پنڈت لیکھ رام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہلاکت کا ثبوت دیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! یہ ہے عذر گناہ بدتر از گناہ جس اعتراض کو اٹھانے کے لئے کوشش کی تھی اس سے زیادہ سنگین اعتراض اپنے اوپر لے لیا۔

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں جو دجال اور دجاجلہ کی بے حیائی اور بے شرمی کی داد دے۔

دجالیو! ہم اتنا تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ تمہارا دجال اکبر مخالف کی تحریر کو اصل الفاظ میں نقل نہیں کرتا چونکہ جھوٹ اور کذب کا عادی ہے اس لئے اس موقع پر تنگ آ کر اس نے لیکھ رام کی اصل عبارت کو نقل کیا تو بھی اپنی عادت مردار خوری سے نہ چوکا۔

مرزائیو! آؤ ہم تم کو بتلاویں کہ لیکھ رام کی دعا کا کیا مطلب ہے اور کہ وہ کہاں تک قبول ہوئی۔

سنو! ہر ایک مذہب کا پابند اپنے مخالف مذہب کو جہالت اور تعصب جانتا ہے جیسے مرزا صاحب ویدک دھرم کو کہا کرتے تھے اسی طرح لیکھ رام بھی اسلام اور قرآن کو جہالت اور جور وستم جانتا تھا چنانچہ لیکھ رام بالتصریح اپنے اس مدعا کو اسی کتاب میں اس دعا کے متصل ہی لکھتا ہے کہ:

> چونکہ توریت زبور انجیل قرآن تغیر تبدل سے بھری ہوئی غلطیوں سے مملو اور جور وستم کے ہاوی؟ ہیں ان کی سچائی کی دلیل سوائے طمع یا نادانی یا تلوار کے ان کے پاس کوئی نہیں اس واسطے وہ سچے نہیں ... پس ناراستی کے پھیلانے والا اور جھوٹ کو ترقی دینے والا سچا کبھی نہیں ہوسکتا۔ (خبط احمدیہ۔ص ۳۴۶)

پس اس عبارت کو ملحوظ رکھ کر لیکھ رام کی دعا کا مدعا یہ ہے کہ اے پرمیشور جہالت اور جور وستم یعنی اسلام اور قرآن (خاکش بدہن) کا ناش کر ان کو صفحہ دنیا سے مٹادینے غالباً لیکھ رامی دعا کا یہ مطلب سمجھنے سے کسی مومن یا کافر کو بھی انکار نہ ہوگا۔
اب مطلع بالکل صاف ہے تم ہی بتلاؤ کہ اس کی یہ دعا قبول ہوئی؟ کیا اس کی دعا کے موافق اسلام اور قرآن کا ناش ہوگیا؟ ہرگز نہیں اور کبھی نہ ہوگا۔ اور اگر تم یہ کہو کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ذہن میں گو تعصب اور جہالت سے مراد قرآنی تعلیم تھی مگر چونکہ خدا کے نزدیک قرآنی تعلیم جہالت نہیں اسلیئے خدا نے اس کے الفاظ کے موافق اسکو تباہ کیا تو اسکا جواب یہ ہے کہ یہ سچ ہے قرآن کے نزدیک قرآنی تعلیم جہالت نہیں تو ویدک تعلیم تو یقیناً جہالت ہوگی اور اسکی تسلیم تو تم بھی خوشی سے کرو گے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ ہنوز ناش نہ ہوئی بلکہ اس کی دعا اور اسکے مرنے کے بعد جتنا اس کو فروغ ہوا ہے وہ واقف حال لوگوں سے مخفی نہیں۔

بہر حال کوئی صورت ہی لیں، کہنا پڑتا ہے کہ لیکھرام کی یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔ بلا سے نہ ہوئی ہو، ہمیں اس سے کیا رنج ہے۔ قرآن مجید ہم کو پہلے ہی بتلاتا ہے

مادعاء الکافرین الّا فی ضلال

پھر تم لوگ کس منہ سے کہتے ہو کہ لیکھرام نے جو دعا کی تھی اس کے مطابق وہ مر گیا جس کا مطلب تمہارے قول کے مطابق یہ ہے کہ لیکھرام کی دعا قبول ہوگئی حالانکہ ہم ہر دو صورتوں سے بتفصیل بتا چکے ہیں کہ اسکی دعا بالکل غلط ہوئی بلکہ اس شعر کی مصداق رہی:

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

مرزائیو! آؤ ہم تم کو اس فیصلہ کی صورت آسان بتلاویں امرت سر یا لاہور میں ایک جلسہ قرار دو، اس میں چند معزز اہل علم بطور ججوں کے انتخاب کیئے جائیں۔ ان کے سامنے لیکھرام کی اصل کتاب خبط احمدیہ اور کلیات آریہ مسافر رکھ دیں گے، وہ خود ان مقامات میں لیکھرام کی عبارت کو دیکھ کر ہماری اور تمہاری عبارات منقولہ میں سے جس عبارت کو اصل کتاب سے مطابق نہ بتلاویں وہ سو روپیہ جرمانہ دے۔ اس سے بعد اسی جلسہ میں جھوٹے کے لئے لعنت کا ووٹ پاس کیا جائے گا۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا تمہارے مذہب میں نبی اور رسول مہدی اور مسیح کرشن اور کاہن وغیرہ بننے کے لئے اعلیٰ درجہ کا کذاب ہونا بھی ضروری ہے؟ آہ!

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۰۸ء ص ۳۔۵)

مبارکہ بیگم اور نواب

(بدر اور الحکم جواب دیں)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے اخبار اہلحدیث امرتسر کے نائب اڈیٹر جناب منشی علم الدین لکھتے ہیں:

اہل حدیث اور مرقع قادیانی کے مواخذات بے شک زبردست ہیں اور مرزائی عمارت کو منہدم مسمار اور تہ و بالا کرنے میں واقعی اپریل ۱۹۰۵ء کے قیامت خیز زلزلہ سے بڑھ کر ہیں۔ جس قدر مرزائی پارٹی کو اپنے نبی، کرشن، ابن اللہ اور ابو اللہ (مرزا جی کے الہامات انت منی بمنزلة او لادی ۔ انت منی و انا منك ۔ انت من ماءی وغیرہ سے نکلتے ہیں ۔یعنی ہم نے زبردستی ان پر نہیں لگائے بلکہ وہ خود ان القاب کو اپنے اوپر لیتے ہیں) اعلیٰ حضرت مرزا صاحب کی پیش گوئیوں اور الہاموں پر ناز ہوا کرتا ہے، اہل حدیث اور مرقع اسی قدر آسانی سے ان سب کے بخئے ادھیڑ ڈالتے ہیں اور ان کی تہ تک پہنچ کر ان دجاجلہ کے شرمناک اور کذب مجسم کارناموں کی قلعی کھول کر پبلک کے سامنے لے آتے ہیں جس سے کرشن پینتھیوں کا بنا بنایا کھیل بگڑ جاتا ہے۔ چنانچہ ناظرین کئی بار دیکھ چکے ہیں کہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی والے مرزائی مباہلہ کے متعلق مرزا جی کے جھوٹے کاذب بلکہ اکذب الناس ہونے کا بین ثبوت دیا جا چکا ہے۔ ایسا ہی ڈاکٹر ڈوئی امریکن کے معاملہ کے متعلق سب کی سب تحریرات چھانٹ کر مرزا جی کا جھوٹ اظہر من الشّمس کیا گیا ہے۔ لیکھ رام کے مباہلہ میں کرشن قادیانی کا صریح کذب دکھلایا گیا اور اسکے نافرمان مرید (نافرمان مرید اس لئے کہ وہ بعض اوقات کرشن کی حکم عدولی بھی کرلیا کرتا ہے چنانچہ ایک دفعہ بٹالہ گیا اور باوجود مرزا کی ممانعت اور فہمائش اور موکد حکم کے مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا خط مرزا جی کے نام لے آیا۔ جس کے باعث مرزا جی نہایت ناراض ہوئے۔ مفصل واقعہ مولوی سرور شاہ مرزائی سے دریافت ہوسکتا۔ نائب اڈیٹر اہل حدیث) الحکم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریبانہ چالاکی جو اس نے جور وستم کے ساتھ، والے، کالفظ اضافہ کرنے سے کی، طشت از بام کی گئی۔

ان مواخذات سے تنگ آکر اب مرزائی اخباروں نے اعلی حضرت کرشن مقدس کی مقدس پیشگوئیوں کو بلا حوالہ درج کرنا شروع کر دیا ہے۔ گویا ہمارے مواخذات سے بچاؤ کے لئے یہ روباہانہ چال نکالی ہے۔ مثال کے طور پر تازہ واقعہ سنیئے کہ ۱۷ فروری (۱۹۰۸ء) کو مرزا صاحب کی دختر نیک اختر مبارکہ بیگم کا نکاح محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ سے ہوا۔ ۲۷ فروری کا بدر اس کے متعلق ایک پیش گوئی بلا حوالہ یوں بیان کرتا ہے۔ لکھتا ہے:

> مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے۔ ان میں سے صرف ۱۹۰۱ء میں ایک الہام اس بارے میں اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا جب کہ مبارکہ بیگم کی عمر صرف چار برس کی تھی اور نواب محمد علی خان کی پہلی بیوی صحیح وسالم ان کے گھر میں آباد تھی۔ وہ الہام یہ ہے:
>
> **نواب۔ مبارکہ بیگم**
>
> یہ الہام دو الگ الگ فقرے ہیں ایک نواب۔ دوسرا فقرہ مبارکہ بیگم۔ اس الہام میں دونوں فقروں کو ایک جگہ بالمقابل لکھ کر یہ پیش گوئی کی گئی تھی کہ مبارکہ بیگم نوابی خاندان میں بیاہی جائے گی۔
>
> (بدر۔ قادیان ۲۷ فروری ۱۹۰۸ء ص ۲ کالم ۱)

پہلے تو اڈیٹر بدر کا یہ صریح جھوٹ دیکھئے کہ،

> مبارکہ بیگم کے واسطے بہت سے الہام ہوئے تھے جو اخباروں میں شائع نہیں ہوئے۔،

دیکھئے کیا یہ بات تسلیم کے قابل ہے کہ الہام تو مرزا جی کو ہوں اور ہوں بھی بہت سے، مگر مرزائی اخباروں میں درج نہ ہوں۔ پھر وہ اخبار کاہے کے لئے رکھے ہیں اور وہ اخباروں والے جو اپنے خطوں اور عرضیوں میں اپنے آپ کو کرشن کی جوتیوں کا غلام لکھا کرتے ہیں کس مرض کی دوا کے لئے حضرت اقدس کے قادیان میں بیٹھے جوتیاں کھا رہے ہیں۔ بھاڑ میں جائیں ایسے اخبار اور اخباروں والے۔ ہم یہ بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی طرح تسلیم نہیں کر سکتے، کیونکہ کمہار کے گدھے جب بوجھ نہ اٹھائیں گے تو چارہ کہاں سے کھائیں گے؟ بندر اور ریچھ قلندر کی ڈگڈگی پر نہ ناچیں گے، تو ان کی بھلا خیر کہاں؟ اور سنیئے کہتے ہیں کہ، صرف ایک الہام ۱۹۰۱ء میں الحکم میں شائع ہوا تھا۔ یہ بھی صریح کذب معلوم ہوتا ہے اگر کوئی الہام ہے اور وہ الحکم میں شائع بھی ہو چکا ہے جیسا کہ تم نے اس کے الفاظ نقل کیئے ہیں کہ، مبارکہ نوابی خاندان میں بیاہی جائے گی، تو کیوں اس الحکم کا پورا حوالہ صفحہ مع تاریخ و ماہ کے نہیں بتایا؟ اسی سے تمہارے کذب، فریب اور چالاکی کا پتہ چلتا ہے۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں (اور ہمارا یہ دعوی اس وسیع تجربہ کی بنا پر ضرور صحیح ہوگا جو عموماً مرزا جی اور مرزائی اخبارات کے بات بات پر جھوٹ بولنے سے ہمیں حاصل ہو چکا ہے) کہ ضرور ہی یہ الہام جھوٹا شائع کیا گیا ہے۔ اگر بدر اپنے دعوی میں سچا ہے تو الحکم ۱۹۰۱ء کے مندرجہ بالا الہام والے پرچہ کا پورا پتہ بتلا وے اور اگر اسے نہ مل سکے تو اڈیٹر الحکم کو بھی اس دینی کام میں اپنے ساتھ ملا لے اور دونوں مل کر پورا حوالہ بتلاویں۔

فا ن لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقو د ھا الناس والحجار ۃ (البقرة: ٢٤)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۹-۱۰)

قادیان میں فنانشل کمشنر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

فنانشل کمشنر بغرض دورہ ۲۱ مارچ (۱۹۰۸ء) کو قادیان میں پہنچے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ان کی خاطر تواضع کرنے میں کوئی دقیقہ نہ اٹھا رکھا۔ اپنے مریدوں میں سے برگزیدہ اصحاب کو دور دور سے جمع کیا اور مکلّف دعوت دی۔ خود ملنے گئے۔ ملاقات کے وقت مرزا غلام احمد قادیانی نے گورنمنٹ کے حق میں وفاداری کا اظہار کرتے ہوئے جہاد کی مخالفت کی۔ یہی ایک نسخہ قادیانی دجال کے پاس ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کسی پولٹیکل تقریر میں حکام کو دھوکہ دیتے ہیں تو بس یہی ایک تکا چلا دیتے ہیں کہ میں جہاد کا مخالف ہوں۔

او ظالم! جہاد کو مع شرائط کس نے منع کیا اور کون دجال ہے جو اس کو منسوخ کرے۔ او ظالم تم ہمیشہ کہتے ہو کہ میں نے جہاد کو منسوخ کر دیا کہ میرے آنے کے بعد اشاعت اسلام کے لئے جہاد جائز نہیں۔

ظالم! تم کفار کو موقع دیتے ہو کہ وہ اعتراض کریں کہ تم سے پہلے اس قسم کا جہاد جاری تھا۔ تف ہے ان لوگوں کی سمجھ پر جو تم دشمن اسلام کو مسیحائے اسلام سمجھتے ہیں۔ تمہارا الہام تھا کہ بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے کیا یہی برکت ہے کہ بادشاہ کے ایک ادنی ملازم فنانشل کمشنر کی خوش آمد کرتے ہوئے تم خود اس کے ڈیرہ پر ملنے گئے اور نہایت لجاجت سے قدم بوسی کی۔

ہمارے خیال میں فنانشل کمشنر صاحب کو تمہاری دعوت کا شکریہ ادا کرنا چاہیے۔ مگر صرف لفظی شکریہ نہیں بلکہ عملی شکریہ۔ اس کی صورت ہم بتلاتے ہیں کہ صاحب موصوف گورنمنٹ میں تمہارے لئے خطاب ملنے کی سفارش کریں کیونکہ تم کو سالہا سال سے خطاب کے لئے الہامات ہو چکے ہیں جو ہنوز معرض التواہی میں ہیں اور خطاب کی تعیین ہم سے کرائیں تو ہم ایسا خطاب بتلا دیں کہ جس پر کسی حاسد کو حسد بھی نہ ہو اور کوئی اس میں شریک بھی نہ ہو سکے، یعنی خناس۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء ص ٦)

مرزا قادیان
اور آریہ سماج کا ہذیان

وہ قصے اور ہوں گے جن کو سن کر نیند آتی ہے
تڑپ جاؤ گے کانپ اٹھو گے سن کر داستان میری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب سے لاہور میں آریوں نے گذشتہ نومبر (۱۹۰۷ء) میں مذہبی کانفرنس کر کے قادیانی مرزاجی کو بلایا اور اپنے لیکچر میں حضرات انبیاء علیہم السلام پر عموماً اور حضرت مسیح اور جناب رسالت مآب فخر عالم افتخار دو عالم سید ولد آدم ﷺ کی ذات ستودہ صفات کی نسبت خصوصاً بزدلانہ حملے کئے ہیں مرزائی اخبارات چیخ رہے ہیں کہ آریوں کا یہ برتاؤ اخلاقی تعلیم کے بالکل برخلاف ہے۔ بلکہ بعض دفعہ تو قادیانی اخباروں نے یہاں تک لکھا ہے کہ مسلمانوں نے صبر وشکیبائی کا ثبوت دیا ہے ورنہ ایسے پرازاشتعال مضامین پرخون کی ندیاں بہ جائیں۔ ہم نے آج تک اس پہلو پر کچھ نہیں لکھا کیونکہ صحیح واقعات ہمارے سامنے پیش نہ ہوئے تھے بلکہ راویان کلام محض اپنی آراء ہمارے سامنے پیش کرتے رہے جس کو ہم حسب قواعد علم روایت کافی نہ جانتے تھے۔ الحمدللہ ہمارا یہ انتظار رفع ہوا آج قادیان کا رسالہ ریویو ہمارے سامنے ہے جس میں اس واقع کو الفاظ ذیل میں لکھا ہے جو ناظرین کی واقفیت کے لئے ہم اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ وھو ھذا:

> ان میں سے ایک یہ ہے کہ اس نے حضرت مسیح کی پیدائش پر ایک سخت ناگوار حملہ کیا جس کو خواہ کسی طرح بچ بچ کر پیش کیا گیا ہو مگر صاف طور پر یہ بتایا گیا تھا کہ نعوذ باللہ گویا ان کی ولادت ناجائز طور سے ہوئی تھی۔ اس اعتراض کرنے میں اس نے آریہ سماج کے بانی کی اتباع کی ہے۔ اگرچہ وہ الفاظ جو اس نے استعمال کئے تھے لفظ بلفظ ستیارتھ پرکاش سے نقل نہ کئے گئے ہوں مگر تاہم اسکا بیان اس عبارت سے بہت ملتا جلتا تھا اور مضمون دونوں کا واحد تھا ستیارتھ پرکاش میں متی باب اول آیت ۱۸ سے ۲۰ پر سوامی دیانند بانی آریہ سماج نے یوں حاشیہ چڑھایا ہے (اور وہ یہ الفاظ ہیں جن سے آریہ لیکچرار ناواقف نہیں ہوسکتا کیونکہ خود اس نے اس کتاب ستیارتھ پرکاش کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا ہے)، کوئی تعلیم یافتہ آدمی کبھی بھی ایسی باتوں پر یقین نہیں کر سکتا جو کہ شہادت کی تمام اقسام اور قوانین قدرت کے برخلاف ہوں۔ صرف وحشیانہ حالت کے لوگ ایسی باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں کیا دنیا میں کوئی ایسا متنفس ہے جو خدا کے قوانین کو توڑ سکے ...اگر یسوع کی پیدائش کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہانی سچی تصور کی جاوے تو ہر ایک غیر منکوحہ لڑکی جو حاملہ ہو جائے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہوئی ہے۔ وہ یہ بھی جھوٹ بول سکتی ہے کہ خداوند کے فرشتے نے اس کو خواب میں بتلایا ہے کہ جو کچھ اس کے رحم میں ہے سو روح القدس سے ہے ...صرف ایسے لوگ جو عقل نہیں رکھتے اور صرف روپئہ رکھتے ہیں ان باتوں پر اعتقاد کر سکتے ہیں اور آسانی سے توہم پرست بن سکتے ہیں یہ اس طرح وقوع میں آیا ہو کہ (نعوذ باللہ) مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی اور اس طرح حاملہ ہوئی ہوگی ۔،

اب جائے غور ہے کہ ایک صدیقہ کو آریہ سماج نے کیسی تہمت لگائی ہے حالانکہ قریباً نصف دنیا اس کو صدیقہ اور راست باز یقین کرتی ہے یہ سچ ہے کہ اوروں نے بھی اس بات سے انکار کیا ہے کہ مریم روح القدس سے حاملہ ہوئی لیکن آریہ سماج کے حامی طرز بیان ایسا ناپاک اختیار کرتے ہیں جس سے ناحق کا دکھ دینا مقصود ہوتا ہے اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو وہ اعتراض ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا کہ بغیر کسی فرد بشر کا دل دکھانے کے عیسائیوں اور اسلام کے کسی خاص عقیدہ پر بڑے زور سے حملہ کیا جا سکتا تھا لیکن یہ کہنا کہ، مریم کسی سے ہم بستر ہوئی ہوگی، یا یہ کہ، کوئی غیر منکوحہ لڑکی جو اتفاق سے حاملہ ہو جاوے کہہ سکتی ہے کہ وہ روح القدس سے حاملہ ہے۔، گویا یہ مریم پر بالفاظ دیگر زنا کی تہمت لگانا ہے۔ یہ سچ ہے کہ دہریہ لوگ ایسے الفاظ حضرت مریم اور عیسی علیہما السلام کے متعلق استعمال کرتے ہیں لیکن کیا یہ وطیرہ اختیار کرنا ایک مذہبی پیشوا کو مناسب ہے۔،

(ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ بابت مارچ ۱۹۰۸ء ص ۱۰۱۔۱۰۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

آریہ کانفرنس کی رپورٹ چھپ گئی مگر اس مضمون پیش کردہ ریویو آف ریلی جنز کا اس میں پتہ نہیں ملتا۔ ہاں اس میں اتنا لکھا ہے:

مریم کا روح القدس سے حاملہ ہونا اور اس حمل کا نتیجہ یسوع مسیح کا پیدا ہونا، اب یہ ایسی بات ہے کہ جس کو کوئی بھی عالم موجودہ معلوم شدہ قوانین قدرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مطابق ثابت نہیں کر سکتا اور جب تک کوئی عیسائی عالم ایسا کوئی قانون قدرت دریافت نہ کرے کہ جس کے مطابق مسیح کی پیدائش ثابت ہو جاوے تب تک عیسائی لوگ ہم کو ایسی باتوں کے ماننے سے معذور سمجھیں

(رسالہ الہام یعنی مجموعہ مضامین کانفرنس آریہ سماج)

مرزائی اخبار چیختے ہیں کہ آریوں نے جو مضمون سنایا ہے خوف کے مارے وہ درج نہ کریں گے بلکہ اس کو بدل ڈالیں گے۔ بہت خوب۔ پس مضمون ہذا میں ہم مرزائیوں کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی آریوں نے اپنے مضمون میں تحریف کی ہے تاہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی اس الزام کے ملزم ہیں جس کی تفصیل بتلانا ہمارا کام ہے۔

حضرات انبیاء کی شان میں گستاخیاں سن کر بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمیں بھی رنج ہے اور ہر ایک مسلمان کو رنج ہونا چاہیے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ آریہ سماج نے جس قسم کی گالیاں اور ہتک آمیز باتیں استعارہ کے طور پر طے کر کے اور لپیٹ کر حضرت مسیح کو دی ہیں جناب مرزا صاحب قادیانی نے ان سے بڑھ کر دی ہوئی ہیں جن کا ثبوت درج ذیل ہے۔

جناب مرزا صاحب (خود بدولت) اپنے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں، ناظرین عموماً اور مرزائی دوست خصوصاً غور سے سنیں:

یسوع کی تمام پیش گوئیوں میں سے جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیش گوئی بھی اس پیش گوئی کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہر ایک تاوان دینے کو طیار ہیں۔ اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں، صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے، لڑائیاں ہوں گی۔ پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنھوں نے ایسی ایسی پیش گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں، اور ایک مردہ کو خدا بنا لیا۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے، کیا ہمیشہ قحط نہیں آتے، کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا نام پیش گوئی کیوں رکھا۔ محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں، ان کو کوئی معجزہ نہیں دکھایا جائے گا۔ دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی۔ اب کوئی نابکار اور بدکار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی کہ جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایک ایسا ورد بتلا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائے بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک وظیفچی کو کہنا پڑتا تھا کہ ہاں صاحب نظر آ گیا۔ سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان ہی جائیں اپنا پیچھا چھڑانے کے لئے کیسا داؤ کھیلا یہی آپ کا طریق تھا۔ ایک مرتبہ کسی یہودی نے آپ کی قوت شجاعت آزمانے کے لئے سوال کیا کہ اے استاد قیصر کو خراج دینا روا ہے یا نہیں۔ آپ کو اپنی جان کی فکر پڑ گئی کہ کہیں باغی کہلا کر پکڑا نہ جاؤں، سو جیسا کہ معجزہ مانگنے والوں کو ایک لطیفہ سنا کر معجزہ مانگنے سے روک دیا تھا اس جگہ بھی وہی کاروائی کی، اور کہا کہ قیصر کا قیصر کو دو اور خدا کا خدا کو۔ حالانکہ حضرت کا اپنا عقیدہ یہ تھا کہ یہودیوں کے یہودی بادشاہ ہونا چاہیے نہ کہ مجوسی۔ اسی بنا پر ہتھیار بھی خریدے شہزادہ بھی کہلایا مگر تقدیر نے یاوری نہ کی۔

متی کی انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کی بیماری نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ جن کا آسیب خیال کرتے تھے۔ ہاں آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔ ادنی ادنی بات میں غصہ آ جاتا تھا۔ اپنے نفس سے جذبات روک نہیں سکتے تھے۔ مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں، کیونکہ آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ جن جن پیشگوئیوں کا اپنی نسبت توریت میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تولد سے پہلے پوری ہو گئیں ۔ اور نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب تالمود سے چرا کر لکھا ہے، اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے لیکن جیسے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں ۔ آپ نے یہ حرکت شائد اس لئے کی ہو کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں لیکن آپ کی اس بے جا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچہ مار رہے ہیں ۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت سبقاً سبقاً پڑھا تھا ۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا ۔ بہر حال آپ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے ۔

ایک فاضل پادری صاحب فرماتے ہیں کہ آپ کو اپنی تمام زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہو گئے تھے

آپ کی انہی حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی آپ سے سخت ناراض رہتے تھے اور ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور وہ ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو شائد خدا تعالیٰ شفا بخشے ۔

عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا اور اس دن سے کہ آپ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں، اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا، اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام کار اور حرام کی اولاد بنیں ۔ آپ کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور ان کو کچھ اثر نہ ہو گا بالکل جھوٹ نکلا کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت خودکشی ہو رہی ہے، ہزار ہا مرتے ہیں ۔ ایک پادری گو کیسا ہی موٹا ہو، تین رتی اسٹرکینا کھانے سے دو گھنٹے تک بآسانی مر سکتا ہے ۔ پھر یہ معجزہ کہاں گیا۔ ایسا ہی آپ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ اور وہ اٹھ جائے گا ۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک الٹی جوتی کو سیدھا کر کے تو دکھلائے ۔

ممکن ہے کہ آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے ۔خیال ہوسکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالات نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے ۔اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا ، پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں ۔

آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا وے، اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے ،اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے ۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔ آپ ہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ ابھی یہ تمام لوگ زندہ ہوں گے کہ میں پھر واپس آ جاؤنگا۔ حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انیس نسلیں ان کے بعد بھی انیس صدیوں میں مر چکیں مگر اب تک تشریف نہ لائے ۔خود تو وفات پا چکے مگر اس جھوٹی پیش گوئی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلنک اب تک پادریوں کی پیشانی پر باقی ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ۔ص ۴، ۵، ۶، ۷، ۸)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزائیو! غور سے دیکھو۔ کوئی شریفانہ یا غیر شریفانہ گالی ہے جو تمہارے پیر مغان نے حضرت یسوع کی شان والا شان میں اٹھا رکھی ہو۔ پھر تم کس منہ سے کہتے ہو کہ آریوں نے مسلمانوں کے دل دکھائے اور کس منہ سے گورنمنٹ کو آریوں کے برخلاف اکساتے ہو؟

ذرہ انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

ہاں اگر تم یہ کہو کہ مرزا صاحب قادیانی نے جو برا بھلا کہا ہے تو اس کی وجہ مرزا صاحب نے خود ہی بتلائی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

اور مسلمانوں کو واضح رہے کہ خدا تعالی نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا اور پادری اس بات کے قائل ہیں کہ یسوع وہ شخص تھا جس نے خدائی کا دعوی کیا اور حضرت موسی کا نام ڈاکو اور بٹمار رکھا، اور آنے والے مقدس نبی کے وجود سے انکار کیا اور کہا کہ میرے بعد سب جھوٹے نبی آئیں گے پس ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائے کہ اس کو نبی قرار دیں۔ (ص ۹۔ ضمیمہ انجام آتھم)

جواب: یہ بھی مرزا صاحب قادیانی کی ایک ابلہ فریبی ہے جس سے ان کی غرض تمہاری آنکھوں میں مٹی نہیں بلکہ کنکر ڈال کر تمہاری جبیں کترنے کی ہے آؤ ہم تمہاری آنکھوں سے یہ کنکر نکالیں ذرہ تحفہ قیصری نکال کر پڑھئے جس میں لکھا ہے کہ:

یہ عریضہ مبارک بادی اس شخص کی طرف سے ہے جو یسوع مسیح کے نام پر آیا ہے (ص ۱)۔...

اس (خدا) نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا (ص ۱۵)...

اس (خدا) نے مجھے اس بات پر بھی اطلاع دی ہے کہ درحقیقت یسوع مسیح خدا کے نہایت پیارے اور نیک بندوں میں سے ہے... میں وہ شخص ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسکی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے (ص ۱۶)
...خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب اور دائمی مقبول کی نسبت جس کا نام یسوع ہے (ص ۱۹)
..اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اس لئے جرأت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں ...ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں ...کیا خوب ہو کہ جناب (ملکہ) کو اس چھپی ہوئی توہین پر نظر ڈالنے کے لئے توجہ پیدا ہو جو یسوع مسیح کی شان میں کی جاتی ہے۔ (ص ۱۸)
...آخر جو موحد فرقہ تھا اور حضرت یسوع مسیح کو صرف خدا کا رسول اور نبی جانتا تھا وہ غالب آگیا (ص ۲۱)

غرض اسی طرح کئی ایک مقامات پر یسوع مسیح کی نسبت اعزازی الفاظ درج ہیں پھر لطف یہ کہ پہلی تحریر یعنی ضمیمہ انجام آتھم جنوری ۱۸۹۷ء کی ہے اور یہ تحریر مئی ۱۸۹۷ء کی، جائے غور ہے کہ جس شخص کی نسبت جنوری میں ایسے فحش الفاظ لکھے گئے تھے اس کی نسبت چار ماہ بعد اس قدر تعظیمی الفاظ بھرے گئے اور یہ خیال بھی ذات شریف کو نہ آیا کہ ابھی چار ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ میں نے یسوع کو ماں بہن کی گالی دے کر یہ لکھا تھا کہ یسوع کا ذکر قرآن شریف میں نہیں ہے۔ یہ بڑا مکار تھا جھوٹا تھا دغا باز تھا۔ آج میں کس شرافت اور دیانت سے چار ہی ماہ بعد اس رائے کو بدل کر اسی یسوع کو خدا کا دائمی محبوب مقبول اور رسول ظاہر کرتا ہوں کیا دانا مجھے یہ نہ کہیں گے کہ

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

اس سے بڑھ کر افسوس اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز پر ہے کہ وہ بھی باوجود چنین وچناں کے آنکھیں بند کر کے اپنے پیر مغاں کی طرح بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔سوامی دیانند کی عبارت میں خود ہی یسوع کا لفظ نقل کرتا ہے۔ پھر خود ہی اس کو مسیح کے ہم معنی سمجھ کر یوں لکھتا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر صرف ولادت مسیح پر اعتراض کرنا ضروری تھا تو یہ ایسے ایسے پیرایہ میں کیا جا سکتا تھا۔

دیکھئے، بقول، جادو وہ جو سر پر بولے، خود ہی مان گئے کہ یسوع اور مسیح ایک ہی شخص کے دو نام ہیں مرزائیو! دیکھا نہ

رگوں میں دوڑ نے پھرنے کے ہم نہیں قائل
جو آنکھ ہی سے نہ ٹپکے تو وہ لہو کیا ہے

مختصر یہ ہے کہ آریوں کی بدزبانی پر ہر مسلمان کو رنج ہے مگر اس رنج میں ہم واقعات نہیں چھپا سکتے۔ واقعات ہم کو بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب اس الزام کے زیادہ ملزم ہیں جنھوں نے باوجود تسلیم رسالت مسیحائی اور نبوت عیسائی کے حضرت ممدوح کی شان میں گستاخیاں کی ہے۔ تو یہ کہنا بے موقع نہ ہوگا کہ

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۰۸ء ص ۳۔ ۶)

دعوت مرزائیہ اور اس کا جواب

(راقم: مولوی محمد ادریس وکیل جودھپور)

کچھ عرصہ ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدین میں سے کسی بزرگوار قاضی حبیب اللہ نام مقیم دولت کدہ شیخ میراں بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر لاہور کی طرف سے ایک تحریر ہمارے پاس پہنچی تھی جس میں ہم کو کاتب تحریر نے اپنے مذہب کی طرف مدعو کیا تھا اور اس کا جو کچھ جواب ہم نے بوساطت شیخ میراں بخش صاحب موصوف کو دیا تھا اس کی نقل زیر عنوان مندرجہ صدر ۲۱۔ ۲۲۔ ۲۵ جون ۱۹۰۶ء کے پرچہ ہائے روزانہ اخبار لاہور کے ذریعہ سے ہدیہ ناظرین ہو چکی ہے اور ان تحریرات سے جو بعد اشاعت مضمون مذکور لاہور وغیرہ مقامات سے ہمارے پاس پہنچیں اس جواب کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل اطمینان ہونا ظاہر ہے بلکہ شیخ میراں بخش صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے (جو اس معاملے میں ہمارے اور قاضی صاحب کے درمیان حکم قرار دیئے گئے تھے) صاف لفظوں میں ہمارا حق پر اور ان لوگوں کا طریقہ باطل پر ہونا لکھا ہے۔

قاضی حبیب اللہ صاحب نے اگرچہ اس پر کچھ لکھا پڑھی نہیں کی لیکن ان کے سکوت سے ظاہر ہے کہ انہیں کوئی اعتراض باقی نہیں تھا، ورنہ وہ ضرور پھر لب کشائی کرتے اس لئے کہ ان کو لکھا گیا تھا کہ جو دریافت کرنا ہو بلا تکلف لکھیں انکے اطمینان کے لئے کافی سامان موجود ہے۔

اب اس قدر عرصہ کے بعد اسی مضمون کے متعلق مرزا صاحب کے دوسرے مریدین کی طرف سے دو تحریریں میرے پاس پہنچی ہیں جن میں

۱: منجانب محمد حسین صاحب جنہوں نے بیس صفحہ سیاہ کر کے بھیجے ہیں اور اپنا قیام لاہور میں لکھا ہے مگر پتہ نہیں لکھا جو ان کے نام پر براہ راست جواب بھیجا جا سکے۔

۲۔ منجانب عبداللہ خاں صاحب دوم مدرس عربی مہندر کالج پٹیالہ ریاست

پہلی تحریر میں ایک ایک بات کو کئی دفعہ دہرا کر طول دینے کے علاوہ فحش اور گستاخانہ الفاظ بھی بھرے ہوئے ہیں اور اس پر صاحب مضمون کی خواہش ہے کہ ان کی تحریر کسی اخبار میں شائع کرائی جائے اور اس کے بعد جواب چھپوایا جائے۔ یہ خواہش ان کی ایسی ہے کہ ہرگز پوری نہیں ہوسکتی اس لئے کہ مجھ کو ایسا کوئی اخبار نظر نہیں آتا جو اس قسم کے مضامین کے لئے ناحق اپنے کالم مہینوں تک وقف رکھے۔

دوسری تحریر اگرچہ تحریر اول کی طرح فحش اور عامیانہ الفاظ میں نہیں ہے لیکن مضمون دونوں کا قریب قریب یکساں ہے۔ اسلئے دونوں تحریروں سے جس قدر سوالات پیدا ہوتے ہیں ان کے جوابات لکھے جاتے ہیں۔

اگر دونوں تحریروں کے کاتبوں کو یا ان کے ہم مشربوں میں سے کسی کو اور بھی کوئی خدشہ ہو تو ہم بفضلہ تعالیٰ اسکے رفع کرنے کو ہر وقت تیار ہیں

ان جوابات کی ایک نقل مولوی عبداللہ خان صاحب (کاتب دوم) کے پاس پٹیالہ ریاست بھیجی گئی ہے اور دوسری نقل بذریعہ اخبار ہذا ہدیہ ناظرین ہے اسی سے کاتب اول (محمد حسین) کو بھی جواب سے اطلاع ہو جائے گی اگر وہ اپنا مفصل پتہ لکھ دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو براہ راست بھی ان کو مطلع کیا جا سکتا تھا و باللہ التوفیق و ھو خیر الرفیق

سوالات ماخوذ از تحریر نمبرا مع جوابات:

سوال نمبرا: ہر ایک نماز میں بطور دعا اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم پڑھنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے اور گروہ مذکور میں (دوسرے مقام پر) انبیاء صدیق شہداء اور صالحین کا شامل ہونا بیان ہوا ہے اگر یہ مدارج نماز پڑھنے والوں کو نہ مل سکتے ہوں تو ایسی دعا کیوں تعلیم فرمائی جاتی؟

جواب: اس سوال کے مضمون سے معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو سورۃ فاتحہ..غلط پڑھایا گیا ہے اس میں ہرگز ہرگز انعمت علیھم کے مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے بلکہ اللہ جل شانہ نے اپنے کلام پاک میں ایک جگہ ارشاد فرمایا ہے و ما خلقت الجن و الانس الّا لیعبدون یعنی جن وانس صرف عبادت کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔ نماز بھی ایک عبادت ہے۔ اس حکم کی تعمیل میں نماز ہی پڑھی جاتی ہے اور شروع میں یہ..کیا جاتا ہے کہ ہم تیری ہی عبادت کریں گے۔ چونکہ کوئی کام بدن اعانت خداوندی کے پورا نہیں ہوسکتا، اس لئے ساتھ ہی یہ بھی عرض کیا جاتا ہے کہ ہم تجھ ہی سے اعانت چاہتے ہیں۔ مگر عبادت کرنے میں بھی کئی طرح کے لوگ نظر آتے ہیں ایک وہ جو گروہ انعمت علیھم میں شامل ہیں (اور جن سے مراد انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین مراد ہیں) دوسرے وہ لوگ جو مغضوب علیھم یا گمراہ ہیں۔ اور انسان میں بالطبع سہو ونسیان کا مادہ ہے اس لئے یہ دعا کی جاتی ہے کہ ہم وہ طریقہ عبادت بتا جو گروہ انعمت علیھم کا ہے اور اس راستہ پر نہ چلا جو مغضوب علیھم اور گمراہوں کا ہے۔ اس میں کسی جگہ مدارج ملنے کی درخواست نہیں ہے اور نہ ایسی درخواست کی جا سکتی ہے کہ انسان انسان ہونے کی حیثیت سے جب کہ عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو عبادت کرنا اسکا فرض منصبی ہوا، اور فرض منصبی پر کسی انعام کا خواہش مند ہونا داخل حماقت ہے۔

یہ اور بات ہے کہ ادائے فرض منصبی پر..حسب رضا وارادہ خداوندی کوئی درجہ مل جاوے۔ مگر کوئی شخص استحقاقاً اس کی خواستگاری نہیں کرسکتا۔

کاتب تحریر نمبر ایک نے اس دعا کا ترجمہ یہ کیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم پر رحمتیں نازل فرما جو گروہ انعمت علیھم پر نازل کی ہیں۔

یہ ترجمہ بالکل غلط ہے نہ قواعد عربیہ کے موافق صحیح ہوتا ہے اور نہ ان ترجموں اور تفسیروں کے مطابق ہے جو مسلمانوں میں مروج ہیں۔ پس جب کہ یہ سوال ایک غلط ترجمہ کی بنا پر کیا گیا ہے اور مدارج ملنے کی کوئی درخواست ہی نہیں کی جا سکتی۔ نہ مدارج کے حاصل نہ ہونے پر شکایت کا موقع ہے تو یہ سوال ہی فضول ہے۔

سوال نمبر ۲: جب کہ گروہ انعمت علیھم (انبیاء صدیقین شہداء صالحین) میں قبل ازیں بندگان خدا داخل ہو چکے ہیں تو اب کیوں نہیں ہو سکتے؟

جواب: اس سوال کے متعلق ہم پہلے سوال کے جواب میں لکھ چکے ہیں کہ استحقاقاً تو کوئی شخص کسی درجہ کا مدعی ہو ہی نہیں سکتا اور فضل خداوندی اس کی رضا اور اس کے ارادہ پر منحصر ہے جب اور جس شخص کے لئے اس نے چاہا ان مدارج سے معزز ہوا اور جس کو چاہے آئندہ بھی معزز کر سکتا ہے یہ اس کے قبضہ قدرت واختیار میں ہے اس کی قدرت سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا لیکن گروہ انعمت علیھم میں سے درجہ انبیاء کا بعد حضور سرور کائنات ﷺ کے کسی کو حاصل ہونا محالات سے ہو گیا ہے اس کی وجہ یہ تو ہرگز نہیں ہو سکتی کہ معاذ اللہ خداوند تعالیٰ میں قدرت نہیں رہی اور اب وہ مجبور محض ہے جیسا کہ کاتب مضمون نے طنزاً براہ گستاخی لکھا یا ہے، بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی عہدہ دار کی جگہ دوسرے عہدہ دار کا تقرر محض انہیں دو صورتوں پر ہو سکتا ہے، ایک یہ عہدہ دار مذکور مر جائے، دوسرے یہ کہ وہ اپنے عہدہ سے معزول کر دیا جائے۔ حضور سرور عالم ﷺ کی جناب میں یہ دونوں باتیں نہیں کہی جا سکتیں۔ لہذا جناب باری عز اسمہ نے ان کو خاتم النبیین فرمایا اور خود انہوں نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ایسی حالت میں اگر بعد آنحضرت ﷺ کے کسی شخص کو درجہ نبوت حاصل ہو تو کلام الٰہی و ارشاد رسالت پناہی کا کاذب ہونا لازم آتا ہے۔

اس موقع پر یہ بھی کہہ دینا ضروریات سے ہے کہ گو مسلمانوں میں یہ مسئلہ متنازعہ فیہ ہو چکا ہے، آیا اللہ تعالیٰ اپنے فرمودہ کے خلاف کرنے پر قادر ہے یا نہیں؟ بعض نے کہا ہے کہ قادر نہیں اور اکثر قادر تو کہتے ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ خلاف فرمودہ او تعالیٰ شانہ کا واقعہ ہونا محالات سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر صورت تمام مسلمان اس امر پر متفق ہیں کہ خلاف ارشاد الٰہی و فرمودہ رسالت پناہی ہرگز واقع نہیں ہوسکتا اس لئے درجہ نبوت بھی بعد آنحضرت ﷺ کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔

رہے باقی مدارج (صدیقین شہداء صالحین) وہ مسلمانوں کو حاصل ہوئے ہیں اور اب بھی بارادہ و رضائے الٰہی محض تفضلاً حاصل ہوسکتے ہیں۔ استحقاقاً نہ پہلے کوئی شخص ان مدارج پر فائز ہوا، نہ آئندہ ہوسکتا ہے۔ اس لئے کہ مرتبہ الوہیت و ربوبیت اس کا شایان نہیں ہے کہ کوئی بات جناب باری عز اسمہ پر واجب ہو۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو نہیں چاہتا نہیں کرتا۔ اس لیے کسی فعل کی بابت کوئی شخص جواب طلب کرنے کا مجاز نہیں ہے اور کوئی درجہ عنایت کرنا اس کا فضل ہے اگر دے تو عنایت ہے ورنہ شکایت نہیں ہوسکتی۔ یفعل اللہ مایشاء و ھو فعال لما یرید

خداوند تعالیٰ کے ایسا کرنے یا نہ کرنے کو ظلم سے بھی تعبیر نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ ظلم دو معنوں میں مستعمل ہے۔ ایک یہ کہ دوسرے کے مِلک میں تصرف کیا جائے۔ دوسرے کسی چیز کا استعمال بے موقع کرنا۔ پہلی صورت تو ظاہر طور سے محال ہے کہ جو کچھ ہے خداوند تعالیٰ کی مِلک ہے وہ ہر طرح تصرف کرسکتا ہے اور دوسری صورت اس لئے محال ہے کہ وہ حکیم ہے اور حکیم کا کوئی فعل خلاف حکمت نہیں ہوسکتا۔ اگر وہ مرزا صاحب کو یا ان کے مریدین کو کوئی درجہ نہیں دیتا تو اس میں بھی کوئی حکمت ضرور ہوگی جس کو ہم دریافت نہیں کرسکتے مگر دنیا ایسے پاک نفوس سے خالی نہیں ہے۔

سوال نمبر۳: جو لوگ اللہ شانہ کو اپنا رب کہتے ہیں اور اس پر ہمیشہ مستقیم رہتے ہیں ان کی نسبت کلام الٰہی میں وعدہ ہے کہ ان پر فرشتے نازل کئے جائیں گے کہ وہ کچھ خوف و حزن نہ کریں اور ان کو جنت کی بشارت دی جائے گی پس جب کہ مومنین پر بھی فرشتوں کے نازل ہونے کا وعدہ ہے اور نبیوں پر بھی فرشتے نازل ہوتے رہے ہیں تو کیا یہ نبیوں کی برابری نہیں ہے؟

جواب: یہ سوال فرشتوں کے نزول کے اسباب سے ناواقفیت کے سبب کیا گیا ہے۔ سب مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ فرشتوں کے متعلق جدا جدا خدمات ہیں بعض بارش پر، بعض رزق پہنچانے پر، بعض قبض ارواح پر متعین ہیں۔ آسمانی وحی پہنچانے پر بھی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتہ متعین تھا سلسلہ نبوت ختم ہونے سے صرف فرشتہ وحی کی آمد بند ہوئی ہے نہ کہ کل فرشتوں کی ۔ایسی صورت میں اصحاب استقامت کو بوقت مرگ (اس لئے کہ استقامت کا یقین وقت مرگ سے پہلے ہو ہی نہیں سکتا) اگر بذریعہ ملائکہ قبض ارواح اطمینان اور جنت کی بشارت دی جائے تو کون سی بڑی بات ہے۔

قابض روح کے نزول کو فرشتہ وحی کے نزول پر قیاس کرنا عقل کیخلاف ہے مگر یہ دھوکہ مرزا صاحب کے مریدین کی طرح پہلے بھی محض بھولے آدمیوں کو ہو چکا ہے چنانچہ مشہور ہے کہ ایک شخص کا باپ بیمار تھا اور حکیم صاحب نے کئی آنہ کا نسخہ لکھ دیا ۔عطار کی دکان کی طرف جاتے ہوئے اس شخص کو ایسے مقام سے گذرنا پڑا جہاں کوئی مولوی صاحب وعظ کہہ رہے تھے ۔ذکر یہ تھا کہ جس مکان میں کتے یا تصویریں ہوں فرشتے نہیں آتے۔ چونکہ یہ صاحب ایک خوش عقیدہ بزرگوار تھے فوراً مکان کو لوٹ آئے اور چار کتے پکڑ کر اپنے والد ماجد کے پلنگ سے باندھ دیئے، اور اس خیال سے کہ اب فرشتہ تو آ ہی نہیں سکتا جو بڑے میاں کی روح قبض کرے گا نسخہ پھاڑ کر باطمینان سو رہے ۔کتوں نے رات بھر غل مچایا، پلنگ کو ادھر ادھر گھسیٹا۔ ان صدمات سے بڑے میاں صبح کو مردہ پائے گئے ۔اب اس شخص کو سخت حیرت ہوئی اور مولوی صاحب سے شکایت کی کہ اگر فرشتہ مکان میں داخل نہیں ہوا، تو بڑے میاں کیسے مرے ۔اس کی وجہ بتلایئے ۔انہوں نے جواب دیا کہ میاں آخر کتوں کی جان بھی تو فرشتہ نکالتا ہے، وہی آ گیا ہوگا ۔ایسے مکان پر صرف ملائکہ رحمت داخل نہیں ہوا کرتے نہ کہ اور قسم کے فرشتے بھی ۔

بہر حال جو فرشتہ وحی لے کر آتا تھا وہ اور تھا اور جو اصحاب استقامت پر بوقت مرگ نازل ہوں گے وہ دوسرے ہیں دونوں موقعوں کی صورت جداگانہ ہے اور اس لئے حضرات انبیاء سے کسی حالت میں کسی صاحب استقامت کی (جو نبی نہ ہو) برابری لازم نہیں آسکتی ۔

سوال نمبر ۴: اگر بعد آنحضرت ﷺ کے کسی شخص کا نبی ہونا غیر ممکن تھا تو علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کیسے فرمایا گیا۔

جواب: اس سوال میں جو حدیث بیان کی گئی ہے قطع نظر اس کے کہ اس کی صحت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثین کو کلام ہے۔ مدعا مریدین مرزا سے وہ کوسوں دور ہے اس لئے کہ اس میں صرف علماء کو انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دی گئی ہے اور تشبیہ کے لئے یہ ضروری نہیں جس چیز کو جس چیز سے تشبیہ دی جاوے وہ بالکل ایک ہو جائے۔ مثلاً کسی شخص کو مثل شیر کے کہا جائے تو سننے والا شخص مذکور کی نسبت یہ خیال ہرگز نہیں کرسکتا کہ وہ اس صحرائی مخلوق کا ہم جنس ہو گیا ہے جو درندہ کہلاتا ہے اور انسانیت سے بالکل نکل گیا ہے ۔ بلکہ یہ خیال کرے گا کہ وصف بہادری میں اس کو بھی ایک حصہ حاصل ہے۔ اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل سے تشبیہ دینے کا ماحصل بھی یہی ہوگا کہ وہ علماء ہرگز نبی نہ ہوں گے ہاں انبیاء میں جو وصف ہدایت مخلوق اور کثرت اتباع تھا وہ انہیں بھی حاصل ہوگا یعنی مثل انبیاء کے وہ لوگوں کو ہدایت کریں گے اور ایک جماعت کثیر ان کی تابع ہوگی چنانچہ اسلام میں بے تعداد علماء ایسے ہو گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جنہوں نے اپنی زندگی کو صرف ہدایت مخلوق کے لئے وقف کر دیا ہے اور لاکھوں آدمی ان کے پیرو ہیں مثال کے لئے بہت سے آئمہ شریعت و بزرگان طریقت کے نام لئے جاسکتے ہیں اور جس سے ہر شخص واقف ہے۔

کاتب مضمون نے اس موقعہ پر یہ بھی لکھا ہے کہ اگر کوئی عالم درجہ نبوت حاصل نہیں کرسکتا تو اس مشابہت سے انبیاء علیہم السلام کی جناب میں کیوں گستاخی نہ ہوگی ۔ اس کا جواب اس قدر کافی ہے کہ ایسی عام تشبیہوں سے بظاہر کوئی گستاخی لازم نہیں آسکتی اسلئے کہ اگر عام طور سے یہ کہا جائے کہ دیہات کے چودھری و نمبردار ایسے ہی ہیں جیسے اپنے علاقہ میں ڈپٹی کمشنر و کمشنر تو کسی ڈپٹی کمشنر یا کمشنر کی اس سے توہین نہیں ہوسکتی لیکن اگر کسی خاص چودھری کو کسی ڈپٹی کمشنر سے مشابہت دی جائے گی تو اس وقت ایسی تشبیہ دینے والے کو توہین کا مرتکب سمجھا جاسکتا ہے۔ مثلاً اگر یوں کہا جائے کہ علماء انبیاء کے وارث و جانشین ہیں، تو کوئی بے جا نہیں۔ لیکن مرزا صاحب کے مریدین کی طرح جب مرزا صاحب یا کسی دوسرے کو مثل مسیح علیہ السلام وغیرہ کہا جائے تو یہ صریح گستاخی اور بے ادبی ہے اور اسی وجہ سے علماء دین منع کرتے ہیں کہ مرزا صاحب یا کسی دوسرے شخص کو بالکل مثل مسیح علیہ السلام یا ان سے بہتر نہ کہا جائے مثلاً مرزا صاحب کی ذریات کے لئے لفظ خاندان رسالت تجویز کرنا یا معاذ اللہ یوں کہنا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

یا پناہ بخدا یوں سمجھنا:

کل اولیاء سے بہتر بعض انبیاء سے افضل

یہ مصطفیٰ ہمارا یہ دلربا ہمارا

سوال نمبر ۵: بعض حدیثوں میں آیا ہے کہ امام مہدی (جو درحقیقت مرزا صاحب ہیں) بہت سے انبیاء سے بڑھ کر ہوں گے تو پھر بعد آنحضرت ﷺ کے کسی نبی کا نہ ہوسکنا کیسے صحیح ہوسکتا ہے؟

جواب: یہ سوال مذہب سنت والجماعت کے مقابلہ میں ہرگز پیش ہونے کے قابل نہیں اس لئے کہ ان کے نزدیک تمام انبیاء بہترین مخلوقات سے ہیں۔ لہذا ثواب اور اس قرب ومنزلت میں جو انہیں درگاہ خداوندی میں حاصل ہے کوئی غیر نبی ان کا مثال نہیں ہوسکتا، ان سے افضل ہونا تو کیسے ممکن ہوسکتا ہے۔

کاتب مضمون نے کوئی حدیث پیش نہیں کی اور نہ کتب مستندہ اہل سنت سے وہ ایسی حدیث پیش کرسکتا تھا غالباً اس نے کسی اہل تشیع بزرگ سے سن کر یہ بات لکھ دی ہے اس لئے کہ بعض فرق شیعہ ضرور اس امر کے قائل ہیں کہ غیر اولوالعزم انبیاء سے آئمہ اہل بیت افضل ہیں مگر جمہور علماء مذہب امامیہ کا بھی یہ عقیدہ ہرگز نہیں انبیاء اپنی جگہ پر ہیں اور آئمہ اپنی جگہ پر۔ دوسرے کو اول پر ترجیح دینا سخت بے ادبی ہے اور پھر امام مہدی بھی کس کو بتایا جاتا ہے مرزا صاحب جن کے حالات ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور آئندہ بھی لکھنے والے ہیں۔ اگر ایسے ہی بزرگوار کے لئے یہ تمام بشارتیں تھیں تو یہ شعر کسی شاعر نے غالباً اسی موقع کے لئے بنایا ہوگا:

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا

جو چیرا تو ک قطرہ خون نہ نکلا

اگر ایسے ذات شریف، انبیاء علیہم السلام سے نعوذ باللہ افضل ہوں تو انبیاء کی حالت کا دشمنان اسلام کے آگے کیا اندازہ ہوگا اور وہ اسلام کی نسبت کیسا برا خیال قائم کریں گے لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ ایسے کفریہ عقیدہ سے توبہ کرنی چاہیے دنیا چندروزہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال نمبر ٦ : جب کہ خدا وہی خدا ہے اور وہی اس کی قدرت ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک وقت میں تو لوگوں کو نبی اور رسول بنا دے اور پھر ایسا نہ کر سکے؟

جواب : یہ سوال آریوں کے اعتراضات کی بنا پر کیا گیا ہے مگر ہمارا مخاطب اپنے کو مسلمان بتاتا ہے۔ اگر وہ آریہ ہونے کا مدعی ہوتا تو ہم اس کو دوسری طرح سے سمجھا سکتے تھے لیکن موجودہ حالت میں بجواب سوال نمبر۲ جو کچھ ہم نے لکھا ہے وہ کافی ہے اس سے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۷ : کلام الٰہی میں ارشاد ہے کہ

قل ان کنتم تحبو ن اللہ فا تبعو نی یحببکم اللہ ۔ یعنی اے نبی کریم لوگوں سے کہہ دو کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا۔

اس صورت میں اتباع نبوی سے درجہ محبوبیت حاصل ہو سکتا ہے اور محبوب سے بخل غیر ممکن ہے بول چال شروع ہو جائے گی اسلئے نبوت بھی حاصل ہو جائے گی۔ اسے کیوں محال سمجھا جائے؟

جواب : اس سوال کا جواب بھی نمبر۲ میں گذر چکا ہے اور معلوم ہو چکا ہے کہ نبوت کا حصول کیوں محال ہے۔ اب رہی محبوبیت اس کے لئے صرف اسی قدر لکھ دینا کافی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہونے سے مراد اس قدر ہے کہ اس بندہ کی بندگی درگاہ الٰہی میں مقبول ہو جاتی ہے۔ یہ دنیاوی محبوبیت ہرگز مراد نہیں ہے جن کی وجہ سے محبّ اپنے محبوب سے اضطراری معاملات کرنے لگتا ہے اور جب اختیار کا معاملہ ہے تو اپنے بندہ سے ہم کلام ہونا نہ ہونا رضا وارادہ خداوندی پر منحصر ہے اور جس حالت میں کہ اس نے سلسلہ نبوت کو آئندہ کیلئے بند کر دیا تو کسی کی محبت اس کے اپنے حکم کے خلاف کرنے پر مجبور نہیں کر سکتی اس لئے جس طرح انبیاء کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا اب کسی شخص کو حاصل بھی غیر ممکن ہے۔ ہاں دوسرے طرق الہام والقاء ایسے ہیں جن کے ذریعہ سے بزرگان دین کو کبھی کبھی یہ شرف حاصل ہو سکتا ہے مگر چونکہ الہام والقاء میں وہ حفاظت نہیں ہوتی جو وحی کے لئے ہوتی تھی اور بزرگان دین انبیاء کی طرح معصوم بھی نہیں ہیں۔ اس لئے جو بات الہام القاء سے معلوم ہو، بروئے شرع شریف خود ملہم علیہ شخص کو بھی جب تک کہ وہ احکام کتاب وسنت کے مطابق نہ ہو، اس پر یقین کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درست نہیں ۔ پھر دوسرے لوگوں کو تو اس پر یقین کر لینا کیسے درست ہوگا ۔

سوال نمبر ۸: چالیس پچاس سال کی ان تھک کوشش کے بعد اگر کسی کو خدا تعالی اپنے کلام پاک کے ذریعہ سے بتلائے کہ تو نبی اور رسول ہے اور وہ تحدیث بالنعمت کے طور پر بموجب حکم خداوندی اعلان کرے تو کیا وہ کافر ہوگا؟ اگر یہ شخص کافر ہے تو ایسے لوگ بہت گذرے ہیں جنہوں نے نہ صرف نبی ورسول ہونے کا دعوی کیا بلکہ نام بنام انبیاء علیهم السلام کی نسبت کہا کہ میں وہ ہوں، ان کی نسبت کیا کہا جائے گا ؟

جواب: اس سوال کا جواب پہلے جوابوں سے بخوبی حاصل ہوسکتا ہے اس طرح کہ حصول نبوت کا محال ہونا نمبر۲ کے جواب میں ثابت ہو چکا ہے اور نمبر۷ کے جواب میں معروض ہو چکا ہے کہ جس طرح انبیاء کو ہم کلامی کا شرف حاصل ہوتا تھا اب کسی کو وہ شرف حاصل نہیں ہوسکتا ۔ اب شخص مذکور سوال کو بجز اس کے کہ الہام یا القاء سے معلوم ہوا ہو اور کوئی صورت نہیں ہے اور الہام سے جو کچھ معلوم ہو جب تک کہ کتاب و سنت کے موافق نہ ہو قابل یقین نہیں ہوسکتا لہذا شخص مذکور کو اگر اپنا نبی اور رسول ہونا معلوم ہو تو وہ بوجہ خلاف کتاب وسنت ہونے کے لائق اعتبار نہیں ۔ بلکہ وسوسہ شیطانی ہے اور ایسی حالت میں وہ خود بھی اس پر عمل کرنے کا مجاز نہیں چہ جائیکہ دوسروں کو گمراہ کرے ۔ نہ دوسرے لوگوں کو اس کے کہنے پر عمل کرنا جائز ہوسکتا ہے ۔ رہا یہ امر کہ وہ شخص کافر ہوگا یا کیا ۔ اس کی نسبت علماء دین سے فتوی طلب کریں ہم اپنی زبان سے کسی کلمہ گو کی تکفیر پسند نہیں کرتے ۔ گو اس میں شک نہیں کہ ختم نبوت کا اعتقاد ضروریات دین میں سے ہے اور اس کا منکر کافر ہی ہوتا ہے ۔

دوسرے بزرگوں کی نسبت جو لکھا ہے کہ انہوں نے نام بنام انبیاء کی جگہ اپنے کو ظاہر کیا مثلاً میں آدم ہوں شیث ہوں وغیرہ، یہ کلمات غلبہ حال میں کسی بزرگ کے زبان سے نکل گئے ہوں گے بے اختیاری میں جو کچھ منہ سے نکل جائے وہ اول تو قابل گرفت نہیں ہوسکتا، دوسرے جن بزرگوں کی جانب ایسے قصے منسوب ہیں ان میں حضرت سلطان بایزید بسطامی کی نسبت مشہور ہے کہ جب ہوش میں آنے پر انہیں اطلاع کی گئی تو انہوں نے توبہ ظاہر کی اور فرمایا کہ اگر پھر ایسے کلمات منہ سے نکلیں تو قتل کر ڈالنا ۔ چنانچہ لوگوں نے جب دوبارہ وہی الفاظ سنے تو تلواریں ماریں مگر آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کرامت سے زخم نہیں لگے۔ پس کجا وہ حالت اور کجا یہ خواہ مخواہ زبردستی علانیہ نبوت کا دعوی ہو رہا ہے اور جہاں کسی نے کچھ کہا اور اس کے مقابلہ میں رسائل و اشتہار چھپنے شروع ہو گئے ایسا مقابلہ شرع شریف سے کسی بزرگ نے کیا ہو تو اس کا پتہ دیا جائے۔ یہ کام سوائے کسی انتہاء درجہ کے دشمن دین کے کسی بزرگ تو کیا ادنی مسلمان سے بھی نہیں ہو سکتا۔ خداوند تعالی ایسے مدعی کاذب اور اس کے معتقدین کو ہدایت دے آمین

سوال نمبر ۹: ہم نے اپنے ابتدائی مضمون میں لکھا تھا کہ انبیاء کے مدارج ملنے کی خواہش کرنے میں علاوہ دوسری خرابیوں کے بے ادبی بھی ہے اس لئے کہ اپنے باپ کی نسبت یہ خواہش کرنا کہ اسکا اعزاز چھن کر اسے مل جاوے سخت گستاخی ہے اور اس کی وجہ یہ تھی کہ ہمارے حضور ﷺ جو تمام مسلمانوں کے دینی باپ ہیں بروئے عقیدہ اہل سنت بلحاظ اپنی تعلیم کے زندہ ہیں اور ان کی نبوت بھی ابدا لآباد کے لئے ہے ایسی صورت میں خواستگار درجہ نبوت کا بجز اس کے اور کوئی منشاء نہیں ہو سکتا کہ آنحضرت ﷺ (معاذ اللہ) نبوت سے معزول ہوں اور وہ ان کی جگہ قائم ہو۔

اس پر کاتب نمبر ایک نے کئی ورق سیاہ کئے ہیں اور ہم کو دل کھول کر برا بھلا کہا ہے مگر ہم اس کی بدزبانی پر صبر کرتے ہیں اور اس کے شبہات کا حسب ذیل جواب دیتے ہیں:

جواب: ۱۔ حضور ﷺ نے اپنی پیروی کا حکم دیا ہے بے شک صحیح ہے مگر پیروی اور چیز ہے اور ان کا درجہ مانگنا اور شئے۔

۲۔ ہر شخص اپنے باپ کا رتبہ حاصل کرنے کا خواہش مند ہوتا ہے ہاں ہوتا ہے مگر مرنے کے بعد نہ کہ جیتے جی۔ اس کے معزول ہونے اور اپنے قائم ہونے کی خواہش کرتا ہے مگر ایسا فعل کسی ناخلف سے سرزد ہو سکتا ہے لائق اولاد کبھی ایسا نہیں کر سکتی۔

۳۔ تمام بزرگان دین نماز پڑھتے تھے کیا برابری کے خیال سے ایسے بھی چھوڑ دیا جائے اسے برابری کی خواہش کرنا نہیں کہتے۔ یہ عین بزرگان دین کا اتباع ہے۔ اتباع کو کوئی منع نہیں کرتا بلکہ منع جس فعل سے کیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ درجہ نبوت کے حاصل کرنے کی خواہش نہ کی جائے وہ علاوہ طلب محال کے گستاخی بھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوالات ماخوذ از تحریر نمبر ۲ مع جوابات:

سوال نمبر ۱۰: اس زمانی میں کون شخص امامت کے رتبہ پر فائز ہے اس کا پتہ دیا جائے

جواب: اس سوال کا دینے سے پہلے یہ بتلا دینا ضروریات سے ہے کہ مذہب اہل سنت والجماعت میں لفظ امام کئی معنوں میں مستعمل ہوتا ہے۔

ایک وہ جس کو مسلمان اپنے میں سے بغرض انجام دہی مہمات دینی و دنیوی رئیس بنائیں۔ ایسے امام خلفائے راشدین اور وہ سلاطین ہوئے ہیں جنہوں نے بپابندی شریعت سلطنت کی ہو۔

دوسرے پیشوایان دین جیسے آئمہ اربعہ فقہ میں اور امام غزالی و امام رازی عقاید کلام میں نافع اور عاصم قرأت میں اور بہت سے بزرگان دین علم حدیث میں امام ہوئے ہیں اور اسی طرح آئمہ اہل بیت جوان تمام علوم اور بالخصوص ہدایت باطن اور ارشاد طریقت میں یکتا تھے۔

۳۔ کبھی ہر ایک مسلمان بادشاہ کو بھی وقت کا امام کہا جاتا ہے اس لئے کہ بادشاہ ہر چند کہ خوش سیرت نہ ہو لیکن محض امور دین مثل اقامت جمعہ و جماعت و اعیاد وغیرہ میں وہی پیشوا ہوتا ہے۔

اس صورت میں سائل کو یہ لکھنا چاہیے تھا کہ وہ کس قسم کے امام کی تلاش میں اگر قسم اول کا پتہ پوچھتا ہے تو وہ اس ملک میں دنیا بھر میں مفقود ہے اور قسم سوم کا امام اس ملک میں کوئی نہیں۔

البتہ قسم دوم کے امام جن سے پیشوایان مذاہب مراد ہیں بفضلہ تعالیٰ دنیائے اسلام میں ہر جگہ موجود ہیں گو ان کو لفظ امام سے یاد نہ کیا جاتا ہو۔ دور کیوں جائیں پنجاب اور صوبجات متحدہ کے شہروں اور قصبوں کے علماء کی فہرست منگا کر دیکھیں اس میں سے جس شخص کو بڑا عالم اور زیادہ پرہیز گار دیکھئے اسی کو امام سمجھ لیجئے۔

سوال نمبر ۱۱: کیا امام کے لئے ملہم، کلیم اللہ، صاحب الوحی ہونا شرط نہیں ہے۔ اگر نہیں ہے تو اس نے الہام سے لیا ہی کیا؟

جواب: یہ سوال بھی عقاید کی لاعلمی کی وجہ سے کیا گیا ہے اہل سنت کے نزدیک صا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حب الوحی ہونا تو درکنار یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ امام اپنے تمام ہم عصروں سے افضل ہو۔ یہ عقیدہ حضرات اہل تشیع کا ہے اور انہوں نے خلفاء ثلاثہ کو اماموں سے خارج سمجھنے کے لئے اس قسم کی قیدیں بڑھائی ہیں پہلے قسم کے امام کے لئے زیادہ تر انتظامی قابلیت کا ہونا ضروریات سے ہے۔ اگرچہ دوسری باتوں میں کم ہو اس لئے کہ بہت سے ولی کامل و علماء متبحر ایسے ہوتے ہیں کہ وہ اپنے گھر کا بھی انتظام نہیں کر سکتے، مسلمانوں کی دینی و دنیوی ضرورتوں کا احساس تو ان کو کیا ہو سکتا ہے۔

اور قسم دوم کے امام کے واسطے اس فن میں کمال ہونا چاہیے جس کا وہ امام ہو۔

رہا ملہم، کلیم اللہ، صاحب الوحی ہونا، اس میں صاحب الوحی ہونا تو قطعاً محالات سے ہے جیسا کہ نمبر۲ و نمبر۷ میں ہو چکا ہے۔ ملہم، کلیم اللہ بذریعہ الہام ہونا گو ممکن ہے اور بزرگان دین اس سے مشرف بھی ہوتے ہیں مگر چونکہ محض الہام کافی نہیں ہوتا اس لئے اس کا مشرف ہونا کسی طرح ضروری نہیں ہو سکتا۔ اور جب ہماری ہدایت کے لئے کتاب و سنت موجود ہے تو اس غیر ضروری شئے (الہام) کی قید لگانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ اسلام میں الہام و القاء کو بہ نسبت دیگر فضائل کے شرف دیا گیا ہے۔ اس لئے کہ بسا اوقات جوگی، رمال اور بعض صحیح الخیال انگریز ایسے ایسے واقعات بتا دیتے ہیں جو وہم و گمان میں بھی نہیں آتے۔

سوال ۱۲: اگر کوئی آنحضرت ﷺ کی نبوت کا مصدق ہو تو گو وہ مستقل نبی نہ ہو سکے لیکن طفوائے علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل، نبیوں کی مثال کیوں نہیں ہو سکتا اور آنحضرت ﷺ کے رنگ میں رنگین ہو کر انا النبی کیوں نہیں کہہ سکتا، اور ایسی حالت میں اس کو امتی اور نبی کیوں نہیں کہہ سکتے۔ اس سوال کے متعلق نمبر۴ میں لکھا جا چکا ہے

جواب: صرف تشبیہی لفظ کے استعمال سے کسی کی حقیقت نہیں بدل سکتی ایسی صورت میں وہ عالم، عالم ہی رہے گا اور اس کو ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوگا کہ وہ کلمہ انا النبی کا بحالت ہوش و حواس کہے۔ غلبہ حال میں اگر منہ سے نکل جائے تو وہ امر دیگر ہے مگر ہوش میں آنے پر اسے توبہ کرنی چاہیے ورنہ ایمان کی خیر نہیں۔

سوال ۱۳: کیا آیت اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکم الاسلام دیناً کا یہ مطلب نہیں کہ اسلام ناسخ الادیان ہے۔کسی دوسرے مذہب میں وجود انبیاء محالات سے ہے۔اور آنحضرت ﷺ کی نبوت کے رنگ میں رنگین ہونے سے نبیوں کا سا قلب نبیوں کی سی وحی حاصل ہوسکتی ہے۔

جواب: معلوم نہیں کہ سائل نے یہ سوال کس تفسیر کی بنا پر کیا ہے۔آج تک کسی مفسر نے ایسا نہیں لکھا۔بظاہر یہ تفسیر بالرائے معلوم ہوتی ہے جس کا نتیجہ کفر ہے جس حالت میں کہ سلسلہ نبوت ختم ہو چکا اور دین مکمل ہو گیا،تو وحی اور دوسرے نبی کی ضرورت ہی کیا باقی رہی۔اسی قرآن شریف سے تمام ضروریات رفع ہوسکتی ہیں۔آئندہ وحی کی ضرورت تو اس وقت ہوسکتی ہے جب قرآن میں کمی ہو۔یہ معاملہ شریعت ہے اس میں تشریح جدید کی ہرگز گنجائش نہیں۔نہ مولانا روم کے اس مصرعہ کہ، نبی وقت باشد اے پسر، سے آپ کو کچھ مدد مل سکتی ہے۔اس لئے کہ عام طور سے تشبیہی لفظ کے استعمال میں چنداں حرج نہیں لیکن خاص شخص کی نسبت یہ لفظ بطور تشبیہ کے خواہ حقیقتاً استعمال کیا جائے تو بالضرور ممنوع ہوگا۔

سوال نمبر ۱۴: مرزا غلام احمد قادیانی نبوت مستقلہ کے دعویدار نہیں ہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ماتحت نبوت کے مدعی ہیں۔اگر کسی کو خداوند تعالی ایسی نبوت عطا کرے تو کیا تعجب کی بات ہے؟

جواب: اس بارہ میں کئی مرتبہ لکھا جا چکا ہے نبوت کا ہونا محالات سے ہے،اور اس کا مدعی خدا و رسول کو (عیاذاباللہ) جھوٹا ثابت کرنے کوشش کرتا ہے۔لہذا نبوت تو درکنار اس کو مسلمان سمجھنا بھی مشکل ہے خواہ رسول اللہ ﷺ کی ماتحتی کا بظاہر کیسا ہی ادعا کرتا ہو۔

سوال نمبر ۱۵: سینکڑوں بہشتی کو چہ وگلیاں ہندوستان میں ہیں۔اگر قادیان میں بہشتی مقام بنے تو کون استبعاد ہے؟

جواب: اس میں استبعاد یہی ہے کہ ابھی تو جنت البقیع اور روضۃ العلی کا مقابلہ ہے لیکن آئندہ کعبہ بھی قادیان میں نہ بننے لگے

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و السلام علی من اتبع الھدی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۰۔اپریل ۱۹۰۸ء۔مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ ج ۵ نمبر ۲۳ ص ۴۔۹)

مرزا غلام احمد قادیانی اور نبوت

راقم: مولوی عبدالعزیز از قلعہ میہاں سنگھ۔گوجرانوالہ

آپ اس عنوان کو دیکھتے ہی متعجب ہونگے کہ مرزا اور نبوت یہ کیسی بے جوڑ بات ہے اور ایسے شخص کو نبوت سے کیا نسبت۔آپ حیران کیوں ہوتے ہیں کیا آپ نے مرزا کی کتابیں نہیں دیکھیں وہ تو اسی دعوی بے بنیاد سے بھری ہیں اور جا بجا یہی لکھا ہے کہ میں مرسل ہوں ماموں ہوں اللہ کی وحی مجھ پر آتی ہے اور میری وحی دخل شیطانی سے منزہ ہے اور اس دعوے کے ماننے والے بھی عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے بہتیرے ہیں خداوند کریم مرزا اور اسکے مقلدین کو راہ راست پر لائے۔آمین ثم آمین

آؤ ہم آپ کو واضح کر کے سمجھائیں کہ مرزا اس دعوی میں سچا ہے یا جھوٹا۔

سو جمیع اہل اسلام پر یہ امر مخفی نہیں کہ نبوت محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہو چکی ہے چنانچہ اللہ تعالی خود فرماتا ہے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب: ٤٠)

اور خود آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا ہے: لا نبی بعدی۔

اور یہ بھی کہا ہے میرے پیچھے کئی جھوٹے ہوں گے جو نبی کا دعوی کرنے والے ہوں گے۔

اور یہ بھی آنحضرت ﷺ سے مروی ہے کہ میرے پیچھے اگر کوئی نبی ہوتا تو عمر ضرور ہوتا لیکن میرے پیچھے کوئی نبی نہ ہوگا۔

اور زیادہ تر تعجب کی بات تو یہ ہے کہ نبی میں مومن ہونا ضروری ہے کافر کبھی نبی نہیں ہوتا اور مرزا صاحب جب سرے سے مومن ہی نہیں تو پھر آپ کو عہدہ نبوت ملنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا معنی رکھتا ہے پہلے اپنا ایمان ثابت کرے ازاں بعد نبوت کا دعویدار بنے کیا خدا تعالی ایسے شخص کو جس میں ایمان ہی نہ ہو نبوت کا عہدہ ذی شان بخشتا ہے حاشا وکلا اور مرزا کا کفر اظہر من الشمس ہے ہے چنانچہ فتوے تکفیر مرزا ہندوستان اور پنجاب کے علماء سے مرتب ہو کر چھپ چکا ہے اور یہ کہنا کہ علماء کرام نے ضد اور عناد سے یہ فتوی دیا ہے صحیح نہیں کیونکہ جب تک مرزا نے عقاید باطلہ شائع نہ کئے تھے اس وقت تک علماء عظام ان کے مؤید اور ممد اور محبّ تھے چنانچہ ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو براہین احمدیہ پر اس امر کا شاہد ہے اور کسی نے علماء میں سے کفر کا فتوی نہ لگایا تھا اگر اب علماء نے فتوی لگایا ہے تو محض اس واسطے کہ مرزا کے شر سے بچ جاویں اور اس کی تقلید میں اپنا ایمان نہ ضائع کریں۔

دیگر امر یہ کہ مرزا نے نبوت کا دعوی صحیح کرنے کے واسطے بہتیری پیش گوئیاں کیں لیکن بفضل اللہ تعالی ایک بھی پوری نہ ہوئی اگر میرے اس دعوی کی تصدیق چاہتے ہو تو الہامات مرزا مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب دیکھو۔

(اہل حدیث ۲۴۔اپریل یکم مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۲۔۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ۔جلد ۵ نمبر ۲۵۔۲۶ ص ۱۴)

قادیانی دجال لاہور میں

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ قادیانی اخبار بدر لکھتا ہے کہ:

> میرے آقا میرے سید ومولا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ۲۷۔ اپریل (۱۹۰۸ء) کی صبح کو بجانب لاہور تشریف لے گئے مہاجرین قادیان پر جو کچھ اس مفارقت کا اثر ہوا وہ الفاظ سے ظاہر نہیں ہوسکتا مبارک وہ قوم جن میں خدا کا نبی موجود ہو چونکہ حضرت ام المومنین کی طبیعت علیل ہے اسلئے محض تبدیلی آب وہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ (بدر ۳۰۔اپریل ۱۹۰۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی شان ایک زمانہ تھا کہ بڑ ہانکی جاتی تھی:

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

آج اسی دارالامان سے نکل کر لاہور جیسے (بقول مرزا صاحب قادیانی) مغضوب شہر میں بغرض تحصیل صحت جاتے ہیں۔

مرزائیو! کیا اب ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم تمہارے شعر مذکور کی یوں ترمیم کریں

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مئی ۱۹۰۸ء ص ۶)

(جب سے مرزا صاحب قادیانی لاہور گئے ہیں ان کی مخالفت میں جلسے ہو رہے ہیں ملا محمد بخش کا ان جلسوں کے انعقاد میں بہت حصہ ہوتا ہے۔ افسوس ہے مرزا صاحب نے دارالامان چھوڑ کر آرام نہ پایا ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مئی ۱۹۰۸ء ص ۱۱)

مرزا قادیانی کی موت

ہر آنکہ زاد بنا چار باشدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیها فا ن

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں ہزاروں لاکھوں آدمی مشہور زمان ہوئے، مگر آج ان کو کوئی نہیں جانتا۔ دنیا! تو کیسی بے وفا ہے، آخر تو وہی ہے نہ، جس کی بابت کہا گیا ہے

زال دنیا چوں عروس آراستہ ست
در دور روزے شوئے دیگر خواستہ ست

آج ہم پنجاب کے ایسے مشہور شخص کی موت کا ذکر کرتے ہیں جن کی شہرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب قریب شیطان کی شہرت کے سب لوگوں میں پہنچی ہوئی ہے۔آ ہ! ہم افسوس سے کہتے ہیں ہمارا اس خبر کے شائع کرنے سے دل دکھتا ہے، مگر کیا کریں واقعات کا اظہار ہے۔ ہمارا ماتھا تو اسی وقت اس بدخبر کے سننے کے لئے ٹنکا تھا جب مرزا صاحب نے اپنا آخری وصیت نامہ شائع کیا تھا، جس میں اپنے شدادی بہشت (بہشتی مقبرہ) کا اعلان تھا، جو شخص ہمارے اس مقبرہ مین دفن ہوگا وہ بخشا جائے گا۔ یہ بھی فرمایا تھا کہ جو کوئی اس شدادی بہشت میں جگہ پانا چاہے وہ اپنی جائداد میں سے کم از کم دسواں حصہ ہمارے اس بہشتی مقبرہ کیلئے وصیت کر کے رجسٹری کرا دے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ مجھے وحی الہی نے متنبہ کر دیا ہے کہ جلد ہی وہ وقت آنے والا ہے کہ میری نسبت لوگ کہیں گے، خس کم جہان پاک۔ لیکن تاہم ہم قانون خداوندی ویمد هم فی طغیا نهم پر نظر ڈال کر ایسے جلدی کے متوقع نہ تھے جتنی جلدی کی خبر ہم کو آج ہمارے دوست ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی نے سنائی ہے۔ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

مرزا قادیانی کے متعلق میرے الہامات ذیل آپ شائع فرما کر ممنون فرماویں۔

۱۔ مرزا، ۲۱ ساون ۱۹۶۵ (۴۔ اگست ۱۹۰۸ء) کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔

۲۔ مرزا کے کنبہ میں سے ایک معرکۃ الآراء عورت مر جائے گی۔

اس سے پہلے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا ایک الہام ہے کہ ۲ جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ ماہ تک مرزا صاحب مر جائیں گے جس کی میعاد ۴ ستمبر ۱۹۰۸ء تک ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گو مرنا جینا معمولی بات ہے لیکن ایک ایسے شخص کا مرنا جو اسی دنیا کے لئے تمام قسم کی ذلتیں کو گوارا کر رہا ہو، جس نے خدا و رسول اور مومنین بلکہ کل دنیا کے لوگوں پر طرح طرح کے بہتان باندھے ہوں، جس کی زندگی کا خلاصہ یہ دو حرف ہوں

عاقبت کی خبر خدا جانے
اب تو آرام سے گذرتی ہے

اسکی موت دنیا پر دل لگانے والوں کیلئے کافی سے زیادہ موجب ہدایت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! ڈاکٹر (عبدالحکیم پٹیالوی) صاحب کے الہامات کی نسبت ہمارا تو وہی اصول ہے جو قرآن شریف نے ہم کو بتلایا ہے کہ

ان يك كا ذباً فعليه كذ به وان يك صادقاً يصبكم بعض الذى يعدكم (غافر :۲۸) (اگر جھوٹا ہے تو اس کی گردن پر وبال ہے اور اگر سچا ہے تو اس کا بتلا یا ہوا عذاب تم پر ضرور آئے گا)

لیکن تم لوگوں کو تو جہاں کرشن قادیانی نے یہ سکھار کھا ہے کہ دیندار آدمی کا فرض ہونا چاہیے کہ الہام کے آگے چوں نہ کرے (ازالہ اوہام طبع اول۔ص۱۴۰) پس اس لحاظ سے گو ہم تو سوا قرآن شریف کے کسی الہام کے معتقد ہوں لیکن تم لوگوں کو خوف زدہ ہونا چاہیے کہ پردہ کتم عدم سے کیا ظہور پذیر ہوتا ہے علاوہ اسکے مرزا صاحب کا الہام بھی ہے: مباش ایمن از بازیء روزگار

پس ہم تم کو اس الہام کی طرف توجہ دلا کر ایک شعر سناتے ہیں:

تو مشو مغرور بر حکم خدا
دیر گیرد سخت گیرد مر ترا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ جلد ۵ نمبر ۲۸۔ص ۶۔۷)

مرزا قادیانی سے ایک سوال

بخدمت شریف جناب مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

آج میں نے آپ کے پرچہ اخبار اہل حدیث ۸ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۶ دوسرے کالم کے آخری حصہ پر دیکھا ہے کہ بدر تحریر فرماتا ہے چونکہ حضرت ام المومنین (نصرت) کی طبیعت علیل ہے اس لئے محض تبدیل آب و ہوا کے لئے تشریف لے گئے ہیں (یعنی بمعہ مرزا صاحب لاہور میں)۔

جناب مولوی صاحب! میری ایک آرزو خدمت والا میں ہے کہ ہم کو مرزا صاحب سے بذریعہ اپنے اخبار اہل حدیث (امرتسر) کے جواب منگوا دیں کہ اگر خدا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیر سے مرزا صاحب فوت ہو جاویں تو حضرت ام المومنین (نصرت) صاحبہ کے واسطے کوئی مومن حق دار نکاح کا ہو سکے گا یا نہ۔ اور مرزا صاحب کی اولاد مرزا صاحب کا مال تقسیم کر سکیں گے یا نہ، یالا نورث میں داخل ہوگا۔ والسلام۔

میرے خیال میں اس سوال کا جواب بڑا اگراں ہے۔ دیکھئے کیا جواب دیتے ہیں۔ بندہ حکیم خیر محمد ڈیرہ غازی خان محلہ مسجد گلا لہ۔ جواب طلب

اڈیٹر اخبار اہل حدیث نے ادارتی نوٹ میں لکھا ہے:

مرزا صاحب جو جواب دیں گے وہ تو وہی جانیں اسکا علم تو خدا کو ہے، مگر ہم اس کا اصول بتلائے دیتے ہیں کہ جس میں فائدہ ہوگا وہ کریں گے۔ کیونکہ مرزا صاحب کی نبوت چونکہ ذوالوجوہ بلکہ ذوالوجوہات ہے، گویا حضرت عطار مرحوم کا یہ شعر آپ ہی کے متعلق ہے:

چوں شتر مرغ شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرو بر ہوا
گر پر گوئیش گوید اشترم
ور نہی بارش بگوید طائرم

اسلئے غالباً نکاح بیوہ کی تو اجازت نہ دیں گے، مگر اولاد کو وراثت سے محروم نہ کریں گے۔ اگر چہ حضرات انبیاء کی اولاد وارث نہ ہوتی تھی لیکن مرزا صاحب کو اس سے مطلب نہیں، وہ تو اسی اصول پر ہیں جو ہم نے ذکر کیا۔ ممکن ہے ہمارا جواب غلط ہو، اور مرزا صاحب یا ان کے حواری کوئی اور جواب دیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ سوال ایک جدید ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء ص ۴۔۵)

جناب مرزا صاحب قادیانی

راقم: مولانا عبدالرؤف دانا پوری

کل جدید لذیذ۔ یہ ایک سچا مقولہ ہے اور جتنا زمانہ گذرتا جائے گا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اعلی اعلی درجہ کی مثالیں پیدا ہوتی جائیں گی۔

مجھے اکثر میرے احباب نے دق کیا کہ تم بھی مرزا صاحب کی نسبت کچھ لکھو مگر مجھے طبعًا ایسے مباحث سے چونکہ نفرت ہے آج تک کچھ نہ لکھ سکا مگر کب تک، الامر فوق الادب۔ آج کچھ لکھنا ہی پڑا۔

نفرت کی وجہ ظاہر ہے نئی تعلیم نے جہاں صد ہا سچے اور صاف مسائل سے نئے تعلیم یافتوں کے دل و دماغ کو بھر دیا ہے وہاں اسی تعلیم نے ہر جدت طرازی کو عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے ہمارے مرزا صاحب کو تو یہ موقعہ غنیمت ہاتھ آگیا ان کی جدت طبعی اور مستقل مزاجی کو قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا اس سے کسی کو کیا غرض کہ ان کے دعوی دلائل پر مبنی ہیں یا لا طائل ہیں سب سے بڑی دلیل ان کی مستقل مزاجی ہے اور بس دوسرے دلائل دیکھنے کی حاجت ہی کیا ہے۔

اسلامی سیاسی قوت اسکا بہت کچھ انسداد کر سکتی تھی مگر خوش قسمتی سے مرزا صاحب ایسی سلطنت میں ہیں جسکو مذہبی اور اخلاقی مباحث سے کوئی سروکار ہی نہیں کوئی زنا کرے تو پرواہ نہیں شرب پئے تو غرض نہیں عبادات شرعی بجا لائے تو کوئی حرج نہیں تماشا کرے تو اچھا ہے۔ ناچ گانا ہو تو لطف ہے ایسے موقع پر مرزا صاحب کا دعوی جو بڑی دلیری پر مبنی ہے اگر قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے تو کون تعجب ہے۔

ہم ٹھیٹر دیکھنے کو منع کرتے ہیں مگر کون سنتا ہے ناچ دیکھنے کو منع کرتے ہیں مگر کس کو پرواہ ہے جو چھوڑتا ہے وہ اسی وقت چھوڑتا ہے جب وہ دیکھ کر آسودہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ہمیں انتظار کرنا چاہیے کہ یہ قادیانی کھیل ... اور اپنے تماشے دکھا لے پھر یہ خود اپنی طبعی موت مر جائے گا جب اس تماشے کے پردے ختم ہو جائیں گے پھر نہ تو وہ مرزائی مرید رہیں گے نہ مرزا صاحب مرزا صاحب رہیں گے توبہ کریں گے اور خدا کے سچے بندے بن کر یہ تمام خرافات دعوی چھوڑ دیں گے اور تکبر و انانیت سے استغفار پڑھنے لگیں گے بشرطیکہ موت نے مہلت دی۔

واقعی مرزا صاحب نے جس علو ہمتی سے اپنے دعوی کو قوم اور ملک کے سامنے پیش کیا وہ قابل قدر ہے اور اگر صرف ڈھٹائی نبوت کی دلیل ہوتی تو میں ضرور مرزا صاحب کو نبی مان لیتا مرزا صاحب کی تمام تحریروں کو دیکھنے سے یہ عجیب بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کو جس مذہب اور جس قوم کے بھی سردار کا حال معلوم ہوا یہ جھٹ اسی کے مثل ہو جاتے ہیں اور الہام و رؤیا صادقہ بھی حاصل ہو جاتا ہے اور یہی الہام مرزا صاحب کی صداقت کی دلیل ہوتی ہے۔

مرزا صاحب اور نبیوں کی طرح ایک دفعہ نبی نہیں ہو گئے یہ پہلے ایک مولوی تھے پھر صوفی ہوئے پھر انبیاء کے مثل ہوئے پھر نبی ہوئے پھر محمد رسول اللہ ﷺ کے مثل ہوئے پھر سکندر ہوئے پھر کرشن ہوئے وغیرہ وغیرہ یہاں تک خدا نے ان سے فرمایا انت منی وانا منکم یعنی تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں۔

مرزا صاحب پر یہ بھی الہا، ہوا کہ تمام دنیا تیرے قدموں کے نیچے ہے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ عیسیٰ کے معجزات لہو ولعب تھے مگر میرے معجزات روحانی ہیں۔
مرزا صاحب کے زور کلام کا اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ تریاق القلوب فرماتے ہیں:

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

ازالہ اوہام میں ایک بڑی نظم لکھتے ہیں اس کا ایک شعر یہ ہے

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسیٰ کجا ست تا بہ نہد پا بہ منبرم

انہیں کی زبان سے یہ بھی سن لیجئے کہ کب تک ہمارے علماء نے ان کا تعرض نہ کیا اور آخر یہ کہاں تک اس سکوت کے زمانہ میں بڑھتے گئے وہ خود ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۳۔۲۵۴ میں لکھتے ہیں:

انصاف کی نظر سے دیکھنا چاہیے کہ کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور کسی کو علماء میں سے اس بات پر ذرہ رنج دل میں نہیں گذرا اور پھر مثیل نوح قرار دیا اور کوئی رنجیدہ نہیں ہوا اور پھر مثیل یوسف قرار دیا اور کسی مولوی صاحب کو اس پر غصہ نہیں آیا اور مثیل حضرت داؤد بیان فرمایا اور کوئی علماء میں سے رنجیدہ خاطر نہیں ہوا اور پھر مثیل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا تو کوئی اور فقیہوں اور محدثوں میں مشتعل نہیں ہوا یہاں تک کہ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کسی شخص نے ایک ذرہ بھی غیظ وغضب ظاہر نہیں کیا اور پھر مثیل ٹھہرانے کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ بار بار احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر مثیل سید الانبیاء وامام الاصفیاء حضرت مقدس محمد مصطفیٰ ﷺ قرار دیا تو کوئی ہمارے مفسروں اور حدثوں میں سے جوش وخروش میں نہیں آیا اور جب خدا نے اس عاجز کو عیسی یا مثیل عیسی کر کے پکارا تو سب کے شدت طیش وغضب کی وجہ سے چہرے سرخ ہو گئے اور سخت درجہ کا اشتعال پیدا ہو کر کسی نے اس عاجز کو کافر ٹھہرا دیا اور کسینے اس عاجز کا نام ملحد رکھا۔

معجزات کو مسمریزم یا جادو کہنا معمولی بات ہے جس کی سمجھ میں معجزات کی حقیقت نہیں آتی وہ جادو ہی کہدیتا ہے یا آج کل کی اصطلاح میں عموماً معجزات کو مسمریزم کہا کرتے ہیں مگر کبھی یہ نہیں سنا کہ کسی نبی نے بھی دوسرے نبی کے معجزے کو جادو کہدیئے ہوں یا قرآن کا ماننے والا کسی نبی کے معجزے کو مسمریزم یا جادو کہتا ہو مرزا صاحب اس کی پہلی مثال ہیں جنہوں نے ایک طرف تو ملہم من اللہ نبی کرشن اور کیا کیا ہونے کے دعویدار ہیں اور دوسری طرف عیسی کے ایک بڑے معجزے جو مسمریزم یا کاری گری کہتے ہیں قرآن پاک میں حضرت عیسی کا ایک معجزہ یوں مذکور ہے۔

انی قد جئتکم بآیة من ربکم، انی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن الله (آل عمران:۴۹)

میں تمہارے خدا کی طرف سے ایک نشانی کے ساتھ تمہارے پاس آیا ہوں وہ یہ ہے کہ مٹی سے جانور کی شکل تمہارے لئے بناؤں پھر پھونکوں تو وہ اللہ کے حکم سے اڑنیوالا جانور ہو جائے۔

حضرت عیسی فرماتے ہیں کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لا یا ہوں مگر مرزا صاحب اس نشانی کی نسبت فرماتے ہیں کہ چونکہ ان کے باپ نجاری کا کام کرتے تھے اور بائیس برس تک یہ بھی ان کے ساتھ رہے تھے اس واسطے کل ول بنانا سیکھ لیا ہو جس سے جانور بنا کر اڑا دیا ہو پھر فرماتے ہیں:

ماسوااس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں...

(ازالہ اوہام۔ص ۳۰۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بحث کو مرزا صاحب نے بہت طول دی ہے اور پھر اپنے الہام سے ...
دی ہے اور ثابت کیا ہے کہ یہ عمل الترب ہی تھا مگر غالباً مرزا صاحب کو چونکہ اپنے الہام پر وثوق نہیں ہے ورنہ بڑھئی والا قصہ نہ ذکر کرتے۔

مجھے سب سے زیادہ تو یہ تعجب ہے کہ خدا نے بھی لوگوں کو دھوکہ دیا جس نے معمولی طریق مسمریزم کو ایک نشان اپنا بنایا اور عیسی پر اس سے زیادہ تعجب ہے کہ انہوں نے ایسے لہو ولعب کو اپنی نبوت کی دلیل میں پیش کیا اور بقرینہ غالب مرزا صاحب کو خود میری طرح تعجب ہے کیونکہ وہ اس مبحث میں آگے چل کر لکھتے ہیں:

> مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا عوام الناس اسکو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام).

مگر مرزا صاحب ذرا چوکے، ایسا خدا ان کی کیا مدد کرتا اور اس کے پاس تھا کیا جب ایک فعل کی تعریف کرتا ہے اور ایک نبی کا وہی معجزہ ہوسکتا ہے اور جس کو اپنی نشانیوں میں ذکر کرتا ہے جو خود مرزا صاحب کے نزدیک مکروہ ہے اور واقعی ہر سمجھدار جس کو مکروہ سمجھے گا بشرطیکہ وہ معجزہ عمل الترب یا بڑھئی کے کل و پرزہ سے بنا ہو..۔

اسی ضمن میں مرزا صاحب پر مجھے افسوس آتا ہے کہ ایسے شخص کو جو ایسے تماشے کیا کرتا تھا یا کچھ کل و پرزے بنانا جانتا تھا۔ لہو ولعب میں مشغول رہتا تھا جیسا کہ وہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

> سخت گو اور زبان دراز تھا

نبی کیوں مانتے ہیں اور ایسے شخص کے مثل ہونے پر انہیں کیوں فخر ہے۔

مجھے دافع البلاء کا یہ شعر یاد ہے:

> ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
> اس سے بہتر غلام احمد ہے

مگر جو مرقع حضرت مسیح کا مرزا صاحب نے کھینچ دیا ہے اس سے صرف اتنا ہی کافی نہیں ہوتا وہ صاف لفظوں میں ان کی نبوت سے انکار کیوں نہیں کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس رسول کی امت ہونے پر ہمیں فخر ہے اس کے اہل بیت پر جن کی عبادت ریاضت خدا ترسی مشہور عالم ہے ان کی شان مرزا صاحب قادیانی اپنے سے کیونکر گھٹاتے ہیں ذرا دیکھئے فرماتے ہیں:

انا قتیل الحب لا کن حسیناً
قتیل العدو ذا لفرق اجلی و اظہر

افسوس اعدائے امام سید الشہداء شہادت کے بعد بھی انہیں چین نہیں لینے دیتے اور صدیاں گذرنے کے بعد بھی ان پر منہ آتے ہیں۔

الغرض جو فائدہ مرزا صاحب نے اس آزادی سے لیا ہے جو گورنمنٹ نے مرحمت فرما رکھی ہے وہ بہت ہی قابل افسوس ہے۔ کہیں انبیاء پر حرف آتا ہے۔ کبھی مسلمانوں کے بزرگوں پر طعن کرنا، کبھی ہندوؤں کے دیوتاؤں کو گالی دینا۔ جسکو بڑا سنا اس سے خود کو بڑا ظاہر کر دینا، یہ کوئی اچھی حرکت نہیں ہے۔ مرزا صاحب کو تو اس میں لطف آ گیا ہے اور وہ سمجھنے ہی کیوں لگے مگر ذرا مرزا صاحب کے مقلدوں کو سوچنا چاہیے اور اس سے زیادہ میں کچھ کہنا نہیں چاہتا و اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء ص ۵، ۷)

اونچی دکان کا پھیکا پکوان

یا چھپن ہزار حق مہر

(راقم: محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور)

تمام مخلوقات کی خدمت کا جو زبردست بوجھ علماء اسلام پر ہے وہ زیادہ سے زیادہ اتنا ہی ہے کہ خلق خدا کو نیک و بد کا تجربہ کرا دیا جائے تاکہ دنیا میں جہاں کہ سچے اور جھوٹوں کی کثرت و بہتات ہے خدا کے نیک بندوں کو نیکی کرنے میں کوئی دقت واقع نہ ہو اور ان کو کوئی رہزن چور گمراہ کر کے ان کی نیکی برباد کرا کر ان کے ذمہ گناہ لازمی کرا سکے قدرتاً انسان اپنی زبان کو ذرا سی حرکت دے کر خدائی تک بڑھ مار دینے پر قادر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا دیا گیا ہے اور اسکے مقابلہ میں ایک نیک سیرت فرشتہ خصلت تک کو کسی کی دلی منشاء سے آگاہ ہونا قدرتاً ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غیروں کے شر سے بچنے کی خاطر خداوند تعالی نے پیغمبروں کو مبعوث فرمایا۔ اپنے احکامات نازل فرمائے۔ اور بعد از خدا و رسول پیغمبروں کی نیابت کا اعزاز عنایت فرمایا ہے۔ اس میں بھی شک نہیں کہ دنیا بھر میں جس قدر جھوٹے اور بٹ مار اور ٹھگ ہیں وہ سب کے سب تمام راست بازوں کو ہی الٹا ٹھگ اور دکاندار پکارتے رہتے ہیں تاکہ لوگ انہیں نیک سمجھ کر ان کی ٹھگی میں مبتلا ہو جاویں۔ اور اکثر لوگ محض اسی جال میں پھنس رہے ہیں۔ لہذا گو سارے زمانے کے ٹھگ الٹا ہمیں ہی ٹھگ قرار کیوں نہ دیں، مگر خلق خدا کو ایسے مکاروں کے پھندے سے نکالنے اور نہ پھنسے ہوئے لوگوں کو پھنسنے سے بچانے کی خاطر ہمارا یہ عین فرض ہے کہ پھیکے پکوان کی اونچی دکان کو ضرور انگشت نمائی کر کے لوگوں پر ظاہر کر دیں بے شک ہمارے ہر ناظرین کا یہ فرض ہے کہ اچھی طرح پہلے پرکھے کہ آیا ہمیں کوئی اس سے ذاتی غرض تو نہیں؟ ہم ایک تجربہ دکھلانا چاہتے ہیں نہ کہ کسی پہیلی کا معمہ کا پیش کرنا۔

خلاصہ یہ ہے کہ مرزائے قادیان جو اونچی دکان کے آج کل بنئے بنے ہوئے ہیں ذرا ان کے پھیکے پکوان کو حضور کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ یہ تو آپ کو اچھی طرح معلوم ہوگا کہ آپ نبوت کا دعوی بھی رکھتے ہیں اور اپنے مریدوں کی تعداد لاکھہا ہونے کی گپ بھی مار رہے ہیں ان کی صاحبزادی مبارکہ بیگم کی شادی صرف چھپن ہزار روپیہ حق مہر پر نواب محمد علی خان صاحب سے مرزا جی نے کی ہے!!

حق مہر کی رقم سے پیشتر آپ کی اصلی غرض اور بھی معلوم ہو جاوے گی کہ جب آپ کو یہ معلوم ہو جاوے گا کہ مرزا جی کہتے تھے کہ، میں بروزی محمد ہوں۔، اور اب ان کو اپنے الہام کی صداقت کے لئے ایک بروزی علی داماد بھی مل گیا ہے۔ جیسی روح تیسے فرشتے مثل مشہور ہے، ایسے ہی غلام احمد ہو کر جب احمد ہی بن گئے تو اب محمد علی کا فقط علی ہی بنا دینا کیا مرزا جی کے لئے کچھ مشکل بات ہے؟

جب کہ صریح مرزا جی کی دامادی کا فخر بھی ان کو حاصل ہو چکا ہے۔ چھپن ہزار مہر کی بھاری رقم والی سنت قادیانی نبی نے اس لئے نکالی ہے کہ آپ کی صاحبزادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی برابری کوئی مرید نہ کر سکے کیونکہ آپ ویسے نبی نہیں کہ جن کی سنت پر ہر کوئی بیچارہ مرید بھی عمل کر سکے۔ یہ مبارکہ بیگم بھی (خدا جھوٹ نہ بلوائے) انہی امان جان کے بطن مبارکہ سے ہیں کہ جس (فرضی مومنین کی) ام المومنین نے مرزا جی کی کل نبوتی جائداد کو بیس تیس سال کیلئے باقبضہ گروی لیا ہوا ہے گویا جس نے اپنے خاوند نبی اوراس کے چار لاکھ (فرضی) مومنین کی ناک کاٹ کر مرزا جی کو اپنی دکان بڑھانے کا چکر یا چلتر بنا دیا ہوا ہے۔

وہ اگلے زمانے کے ہی نبی تھے کہ جن کو بادشاہوں کی لڑکیاں شادی میں ملا کرتی تھیں یا جن کی لڑکیاں شریف غریبوں کو نکو ہی دی جاتی تھیں۔ یہ تو انگریزی زمانہ کے اشتہاری نبی ہیں اور وہ بھی ایک چھوٹے سے گاؤں کے باشندے۔ ایسے طالب دنیا کی لڑکی تو بیشک ضرور ہی اگر بادشاہوں کی قبولیت کے لائق نہ بھی ہو تو بھی نوابوں سے کم رتبہ اشخاص کو تو ضرور ہی ملتی، تو کیا بلکہ بصد منت وزاری خود پاؤں پڑ کر بھی دے دینی چاہیے تا کہ ایسے طالب دنیا کو دنیا داروں کے دروازے پر جانے کا فخر تو حاصل ہو سکے۔ اور تا کہ امت کے لوگوں کو بھی امیروں اور دنیا داروں کی طرف ہی نگاہ رہے اور اونچی اونچی اتاریاں ہی جھانکا کریں۔

چھپن ہزار حق مہر کی رقم نے واقعی قادیانی مرزا جی کا جہاں محض دنیا کی ہوس میں غرقاب ہونا ظاہر کر دیا ہے وہاں اپنے بھوکے دماغ والے مریدوں میں اور نیز قادیان کے ضعیف العمر بانیا لوگوں کی نظروں میں بڑی وجاہت بھی پیدا کر لی ہے کیونکہ جب ان کو مرزا جی کی خود اپنی والدہ کا چندروپیہ حق مہر یاد آتا ہے جو کہ ان کی دو نانیوں اور دو دادیوں کے مہر سے بھی زیادہ تھا تو اب مرزا جی کی لڑکی کا ان سب کے مقابلہ پر چھپن ہزار حق مہر تک کی ترقی کو دیکھ کر جب زمانے کو اس قدر انقلاب میں پاتے ہیں تو دارالامان قادیان کے مرزائی لنگر کے سوکھے ٹکڑے چبانے والے بھوکے ندیدے مرید الامان الامان اور وہ ضعیف العمر جانیئے رام رام پکار اٹھتے ہیں! سچ ہے نبوت ہو تو ایسی ہو، ترقی ہو تو ایسی ہو۔

اپنی صاحبزادی کا چھپن ہزار حق مہر کروانے سے کون شخص نہیں جانتا کہ مرزا جی کے دل میں دنیا داری کا کہاں تک امنگ ہے؟ یہ تو لینے کی باری ہی تھی جو ایسی رقم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص وحی نے مرزا جی کو یاد کرادی ورنہ جب مرزا جی کی اپنی شادی اسی لڑکی کی والدہ سے ہوئی تھی تو اس وقت کیوں لکھو کھہا حق مہر نہ لکھوایا؟ سچ ہے اس وقت تو اپنی لالچ تھی وحی کی کیا مجال تھی کہ نزدیک بھی آ سکتا۔

خیر جو کچھ ہوا سو ہوا، مگر نواب محمد علی خان صاحب کا اتنا بڑا نام سن کر شائد آپ سمجھتے ہوں گے کہ خدا جھوٹ نہ بلوائے یہ تو ضرور ریاست حیدر آباد دکن یا سندھ کے اگر نواب نہیں تو لاہور کے نواب تو ضرور ہی ہوں گے کیونکہ نواب محمد علی خان قزلباش تو لاہور ہی کے نواب ہیں۔ ظاہر ہے کہ چھپن ہزار روپیہ حق مہر تو ایسی ہی اسامیوں سے وصول ہوسکتا ہے مگر معززین رؤساء ایسے گنواروں کے ہاں تو جانے والے نہیں؟ تو پھر آخر مرزا جی کے داماد جو نواب ہیں وہ بھی تو کہیں کے نواب ضرور ہوں گے یا ویسے ہی اپنے خسر مرزا جی کے لئے (خسرا ناً مبیناً) الہامی ہی ہیں؟ نہیں صاحب نہ تو یہ کسی دنیاوی ریاست کے مالک ہیں اور نہ ہی جاگیر دار ہیں اور نہ ان کی کوئی فوج ہے نہ لشکر توپ خانہ اور نہ خزانہ اور نہ ہی یہ سرکاری خطاب بلکہ ہم جھوٹ بھی کیوں کہیں آج تک تو مرزا صاحب نے کبھی اپنے جھوٹے الہامی اعزاز سے بھی ان کو ایسا سرفراز نہیں فرمایا تو پھر یہ کیسے نواب ہیں؟ بھائی یہ تو ریاست مالیر کوٹلہ ضلع لدھیانہ کے موجودہ نواب کے کسی رشتہ سے ماموں جان ہیں گو وہاں سے ان کو روزینے میں ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں ملتی۔ پس جب نواب صاحب کے ماموں جان ہوئے تو کھرے؟ خاصے نواب ہو گئے اور گو مدت سے مرزا جی کے دروازے پر سوالی پڑے اور لنگر خانے کے ٹکڑوں کا حلال جانتے تھے سو خدا سب کی مرادیں برلانے والا ہے۔ خیر ، تو کیا یہ چھپن ہزار مہر بھی ادا کر سکتے ہیں یا نہیں؟ میاں کیسے تم بھی عقل مند آدمی ہو چھپن ہزار روپیہ تو کیا بلکہ ان کو تو چھپن ہزار دفعہ کسی بے ایمان گنوار کے منہ پر تھوکنے کی بھی توفیق نہیں ہوئی چونکہ ان کا مطلب مرزا جی کی لڑکی سے شادی کرنے کا تھا سو جو مرزا جی نے کہا وہی انہوں نے اقبال کرلیا۔ اجی حضرات اگر یہ صرف اقبال ہی ہے تو مرزا جی کا اس سے کیا فائدہ؟ بھائی کہہ تو رہا ہوں کہ، اونچی دکان اور پھیکا پکوان، اگر نہ دیکھا ہو تو اب دیکھ لو۔ فقط مایہ کی محبت ہے اگر دست رسی نہیں تو نہ سہی گنوار بچوں کا کام ہی باتوں ہی باتوں میں ہر کوئی دل کو بہلا لیتا ہے اس سے ذرا مرزا جی کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس اخباروں میں روشن ہو گیا کھیل ہی سہی : نہ سہی وصل تو حسرت ہی سہی

ہمارے خیال میں مرزا جی کو چاہیے کہ ضرور اس چھپن ہزار کی رجسٹری کرا لیویں کیونکہ یہ امر ظاہر ہے کہ چھپن ہزار حق مہر والی شادی از روئے شرع و معمولِ دنیا اشرافت کے خلاف اور زبردستی کی دوستی لگانا ہے کیونکہ اس سے محض دلہا کا تعشق ثابت ہوتا ہے غرض مند دیوانہ ہوا ہی کرتا ہے بعد میں پچھتانا نہ پڑے اور عبداللہ آتھم کی پیش گوئی کی طرح ناحق کی دوبارہ رسوائی اٹھانی نہ پڑے۔ بھائی تم بھی عجیب آدمی ہو! پہلے ہی چار لاکھ مریدوں سے دس باراں سال میں دس ہزار کا مینار نہ بن سکا بلکہ دس ہزار تو کجا صرف پانچ ہزار کے عوض مرزا جی کی کل نبوتی جائداد خود مرزا جی کی جورو کے پاس گروی پڑی ہوئی باراں سال سے آج تک نہ چھوڑا سکے تو اب نئے سرے سے اتنی غیرت ان میں کہاں سے آئی کہ چھپن ہزار کی رجسٹری کے اسٹامپ وغیرہ کا خرچ مرزا جی کو مہیا کر دیں۔ آئے دن نئے نئے چندوں کی بھرمار سے زچ ہو کر اکثر مریدوں جی کو سلام کر کے اپنی راہ لی۔

مولوی صاحب یہ بات تو آپ نے عجیب ہی سنائی کہ مرزا جی کی جورو نے مرزا جی کی جائداد گروی رکھی ہوئی ہے۔ پھر تو لعنت ہے ایسی نبوت پر کہ جس کو جورو بھی نہ مانے اور دس ہزار لعنت ہے ایسے چار لاکھ مریدوں میں سے ہر ایک پر کہ جو اپنے نبی کے ساتھ صرف دو پائی کا بھی سلوک نہیں کر سکتے۔

اجی حضرت یہ دو پائی کی کیا کہی؟ بھائی یہ یوں کہی کہ اگر مرزا جی کے چار لاکھ کہنہ مرید ہیں اور ہر ایک مرید فقط خدا کے واسطے مرزا جی کو ایک اندھا محتاج سمجھ کر ان کی جھولی میں دو پائی ہی ڈال دیں تو مرزا جی کی گروی شدہ جائداد چھوٹ سکتی ہے واقعی مرزا صاحب بڑے ہی جھوٹے ہیں ان کے مرید اتنے ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتے؟ ورنہ ناممکن ہے کہ ایک مرید دو پائی کی بھی اپنے نبی کیخدمت نہ کرے لہذا مرزا جی فقط ، پھیکے پکوان کی اونچی دکان ہے۔ اور اگر ذرا بھی مرزا جی کے مذہب میں اشرافت و خلوص ہوتا تو وہ یہ لڑکی حکیم نورالدین، اپنے مخلص دوست، کی نذر کرتے۔ اور اگر خاندان وقوم کا لحاظ بھی رائے کے دانے کے برابر ان میں ہوتا تو یہ لڑکی اڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلی جنز کو دی جاتی۔ یا اگر مرزا جی کے مذہب و ایمان میں ذرا بھی غریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوازی کا لحاظ ہوتا تو یہ لڑکی ہمارے گلفام یعقوب علی اڈیٹر الحکم کا حق تھا اور اگر کسی ایسے خالص مرید کی حق الخدمت کی شکر گذاری کا ذرا بھی مرزا جی کی تعلیم میں اثر ہوتا تو جو پشاور سے لے کر گورداسپور کی عدالتوں میں (اپنے موکلوں کا حق مار کر) در بدر پھرتا رہا، تو یہ لڑکی جناب خواجہ کمال الدین وکیل کا حق تھا۔ مگر یہ سیانا کوا، تو گو سے بھی پرے جا گرا۔ سچ ہے ذات کی ٹیٹری اور چھپن ہزار حق مہر۔ افسوس عادت قدیمہ کے مطابق مرزا جی نے یہ بھی ایک خوانخواہ کا گناہ بے لذت کما کر اپنی نبوت کو کلنگ کا ٹیکہ لگوایا ہے مرزا صاحب کو واضح رہے کہ نواب محمد علی کا کوئی حق نہیں کہ اپنی اولاد کا حق کسی صورت سے مار کر (حسب عادت اپنے پیر مرزا جی کے) اپنی جدی جائیداد کو ایسے بے جا مصرف میں لاوے۔ ناظرین مرزا جی کی لالچ کو اس وقت اچھی طرح سے محسوس فرمائیں گے کہ جب ان کو معلوم ہو گیا کی مرزا جی کی نابالغہ دختر کی عمر ابھی چند سال ہے۔ اسلئے ابھی شادی کی رسم چند سال کے بعد وقوع میں آئے گی جب مطابق الہام مندرجہ تبصرہ کے یہ لڑکی اور اس کی والدہ مع دیگران کے مر چکی ہوگی۔ فلعنت اللہ علی القوم الفاسقین۔ (اہل حدیث ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ۔ ص ۸۔۹)

کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی

عاشق تمہارے اور ہیں فرہاد و قیس اور
آخر کو کہنہ کہنہ ہیں اے جان، نئے نئے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر بخوبی جانتے ہیں کہ ہمارے پنجابی نبی نے جب سے مسیحیت کا جامہ پہنا ہے آپ کا حضرت عیسیٰ کے حق میں گندی گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کا وطیرہ چلا آیا ہے چنانچہ حضرت موصوف کی شان والا مقام میں جس قدر گستاخی اور بے ادبی مرزا جی کر چکے ہیں اس میں سے مشتے نمونہ از خروار، یہ ہے جو ہم بحکم نقل کفر کفر نباشد حقیقت حال بیان کرنے کے لئے ذیل میں نقل کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں بغور سنئے مرزا جی فرماتے ہیں:

آپ (یعنی حضرت عیسی) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے، ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگاوے ،اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے، اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہوسکتا ہے۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

مگر آپ لوگ حیرانی سے سنیں گے کہ انہی مرزا صاحب قادیانی پر آپ کے لاہور کے سفر میں جب ایک شخص نے آپ کے داڑھی منڈانے والے مریدوں کی نسبت سوال کیا ،تو آپ نے اپنے جواب کے ضمن میں حضرت عیسی کے اس فعل کو مستحسن بتلایا اور اسکی تصدیق وتعریف کی ۔ہم آپ کے الفاظ کو آپ کے مقرب چیلے بدر کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں وہ لکھتا ہے:

داڑھی منڈانے کا ذکر آیا (تو مرزا قادیانی نے) فرمایا لوگ کن بے ہودہ اعتراضوں میں پڑے ہیں۔ وہ ظاہر کو دیکھتے ہیں، ہماری نگاہ باطن پر ہے... جب انکار حد سے گذر جاتا ہے تو ایسے ہی اعتراض سوجھتے ہیں... حضرت عیسی پر ایک شخص نے، جوان کا مرید بھی تھا، اعتراض کیا کہ آپ نے ایک فاحشہ سے عطر کیوں ملایا۔ انہوں نے کہا کہ دیکھ تو پانی سے میرے پاؤں دھوتا ہے اور یہ آنسوؤں سے۔ خدا کے نزدیک خلوص کی قدر ہوتی ہے اور میں سچ کہتا ہوں کہ آج کل کے جو فقیہ اور فریسی ہیں ان سے ایسی کنچنیاں پہلے بہشت میں جائیں گی (یہ بیان کر کے مرزا جی کہتے ہیں) درحقیقت انہوں نے اس زمانہ کے علماء کی حالت کے اعتبار سے ٹھیک کہا۔

(اخبار بدر قادیان۔ ۲۴ مئی ص ۱۹۰۴ء)

مرزا جی کی یہ اختلاف بیانی دیکھئے کہ کس فریبانہ چال پر مبنی ہے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس جگہ ایک فعل کو حد درجہ کا قبیح بتلا کر حضرت عیسیٰؑ جیسے پاک دل (وجیهاً فی الدنیا والآخرۃ) اور پاک نفس انسان کو چوہڑے چماروں سے بڑھ چڑھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغلظات اس لئے سنائیں کہ وہاں ان کی توہین منظور تھی ،اور یہاں اپنے داڑھی منڈے مریدوں کی تعریف کرنے میں چونکہ اسی عیسیٰؑ کے فعل سے استدلال کرنا منظور تھا اسلئے اس جگہ اسی فعل کی جسے پہلے حد درجے کا برا بھلا کہہ چکے ہیں تصدیق وتحسین کر دی اوران کے معترضوں کو کوس دیا:

تذکرہ میری وفا کا ان کے ہاں آنے لگا
جذب دلداری اثر کچھ کچھ تو دکھلانے لگا

یہ ہیں آپ کے دجالی ہتھکنڈے جن کو اہل حدیث اور مرقع بیان کرنے سے نہیں رک سکتے کیونکہ یہی ظاہر کرنا ان دونوں کا فرض منصبی ہے اوریہی معنی ہیں و لو کا ن عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلا فاً کثیراً کے،اوربس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء ص ۱۰)

مرزا قادیانی کا انتقال

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانیء ما نیز جاودانی نیست

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شعر مذکور میں جو اخلاقی تعلیم دی گئی ہے وہ اس موقعہ کے لئے ہے جب کسی شخص کی دشمنی کسی سے ذاتی عناد اور شخصی بغض پر ہو، لیکن جس شخص سے عداوت کی بنا مذہبی اختلاف، یا اس کا دینی فساد ہو،اس کی نسبت خوشی کرنے سے قانون اورشریعت منع نہیں کرتی۔ اس لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ ابوجہل کے مرنے کے موقع پر حضور پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا تھا:

ما ت فرعو ن ھذہ ا لا مۃ یعنی امت محمدیہ کا فرعون مرگیا۔

قرآن مجید میں کفار کی ہلاکت پر فرمایا گیا ہے:

فقطع دا بر القو م الذین ظلموا فالحمد للہ ر ب العا لمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لحاظ سے آج کوئی شخص مرزا صاحب کے انتقال پر خوشی کرے، تو کوئی ایسا قابل ملامت نہیں۔ مگر ہم کو مرزا صاحب کے انتقال پر اس لئے خوشی نہیں بلکہ ایک اور وجہ سے ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے خاص میرے متعلق ایک اشتہار دیا تھا جو مرزا صاحب اور مجھ ہی میں نہیں بلکہ مرزا صاحب کے تمام مشن کے فیصلے کے متعلق کافی ہے۔ گو آج سے پہلے بھی ایک دفعہ اشتہار درج ہو چکا ہے مگر ناظرین کے استحضار کے لئے اسے آج بھی درج کیا جاتا ہے:

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔
یستنبئونك احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلا م علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اشتہار مرقوم کا مضمون کسی شرح یا حاشیہ کا محتاج نہیں، بلکہ اپنا مضمون آپ صاف بتلاتا ہے کہ مرزا صاحب اور ثناء اللہ میں سے جو پہلے مرے گا، وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہے۔

گو اس قاعدہ کو خاکسار نے تسلیم نہ کیا ہو، مگر مرزا صاحب پر تو اس اشتہار سے اقبالی ڈگری ہے۔ بلکہ ایجاد کردہ اصول ہے۔ پس اس اصول کو مدنظر رکھ کر ناظرین کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کا واقعہ سناتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت قادیانی جو حرم محترم (نصرت) کی علالت کی وجہ سے لاہور تبدیل آب و ہوا کے لئے گئے ہوئے تھے، ۲۶ مئی کو خود ہی علیل ہو کر چند گھنٹوں میں راہی ملک بقا ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ میں نے اسٹیشن لاہور پر حکیم نورالدین کو کہتے سنا کہ مرض اسہال سے مرے ہیں۔

۴ بجے صبح کے مرض لاحق ہوا۔ ۶ بجے زبان بند ہو گئی۔ دس بجے انتقال ہو گیا۔ معتقدین کی آنکھوں میں اندھیرا ہو گیا۔ اور مخالفین کو خوشی ہوئی کیوں نہ ہو، جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کا عام قاعدہ ہی یہ ہے جو عرب کے مشہور شاعر متنبّی نے کہا ہے:

بذا قضت الایام ما بین اهلها
مصائب قوم عند قوم فوائد

یعنی دنیا میں دستور ہی چلا آیا ہے کہ ایک قوم کی مصیبت پر دوسری قوم کو فوائد ہوتے ہیں۔ افسوس کہ میں اس روز اعظم گڈھ سے امرتسر کو آتا ہوا ریل کے سفر میں تھا، ورنہ عجب نہیں کہ جس وقت جنازہ آپ کا اسٹیشن امرتسر پر آیا تھا، خاکسار بلند آواز سے کہتا کہ: عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

اور آپ کے خلیفہ راشد حکیم نور الدین صاحب کو مرزا جی کا اشتہار منقولہ بالا دکھا کر پوچھتا کہ مرزا صاحب نے جلدی کیوں کی۔ ابھی تو میں زندہ ہوں پھر وہ کیوں چل دیئے۔ ایسی بے وفائی بھی کیا؟ ایسے مسیح، ایسے مہدی، ایسے کرشن، ایسے ابن اللہ اور یہ بے مروتی؟ آہ

قتل عاشق کسی معشوق سے دور نہ تھا
پر ترے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

الحمد للہ کہ مرزا صاحب میرے مقابلہ پر اپنے کذب اپنے افتراء اپنے دجل غرض اپنے بہمہ صفات موصوف ہونے پر مہر کر گئے جس کی بابت میں ان کا مشکور ہوں اور اس احسان کے عوض میں ان کے لئے دعا کرتا ہوں

بخش دے اس بت سفاک کو اے داور حشر
خون خود مجھ میں نہ تھا خون کا دعوی کیسا

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب کے انتقال کے وقت سے یہی نہیں کہ بمو جب اشتہار مرقومہ آپ کے مشن اور آپ کی نبوت کو صدمہ پہنچا بلکہ کئی ایک اور اسباب بھی ایسے جمع ہو گئے ہیں جو فرداً فرداً قادیانی مشن کو نقصان پہنچا رہے ہیں۔

منجملہ آسمانی منکوحہ کا نکاح ایک عظیم الشان امر ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب کی برادری میں ایک لڑکی تھی جس کا والد ہوشیار پور کا رہنے والا تھا۔ اسکے والد کو مرزا صاحب نے پیغام نکاح دیا، مگر بوجوہات مختلفہ وارثان معصومہ نے انکار کر دیا۔ اس پر مرزا صاحب نے ان کو دھمکایا کہ اگر تم نے اس لڑکی کو اور کسی جگہ بیاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا تو یہ بیوہ ہو کر بھی میرے پاس آئے گی۔ چنانچہ رسالہ کرامات الصادقین کے اخیر صفحہ پر لکھا:

قا ل و بموت بعلها و ابو ها اله ثلڑ سنه من یو م النکا ح
ثم نر دها الیك بعد مو تهما

میرے خدا نے مجھے بذریعہ الہام کہا ہے کہ اس عورت کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک مر جائیں گے اور ان کے مرنے کے بعد اس عورت کو ہم تیری (مرزا کی) طرف پھیر لائیں گے۔

اس پیشین گوئی کے متعلق جب کبھی سوال ہوا تو یہی جواب ملا کہ میں کیا مر گیا ہوں۔ میری زندگی میں ضرور مسمات مذکورہ میرے نکاح میں آئے گی۔ مگر افسوس کہ آج اس امید کا بھی خاتمہ ہو گیا اور مرزا صاحب قادیانی یہ شعر پڑھتے ہوئے تشریف لے گئے

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵ جون ۱۹۰۸ء۔ ۵ جمادی الاول ۱۳۲۶۔ ج ۵ نمبر ۳۱۔ ص ۱۔ ۲)

مرزائیو! جلدی توبہ کرو

مرزائے قادیانی فرعون بود ثانی
از فوت او مدامی شد پاک دار فانی
بد بخت بود ازلی با ایں ہمہ رعونت
زد خیمہء شیطانی فی نار جاودانی

افسوس کہ مرزا صاحب کی شقاوت ازلی نے ان کو مثل شداد دارالامان میں مرنے بھی نہ دیا۔ مرزا صاحب کی پیشگوئیاں در بارہ اموات مخالفان کس کو یاد نہیں کہ ان کے پورا نہ ہونے کی صورت میں کس طرح لایعنی تاویلات سے تائید کرتے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوشی سے جامہ میں پھولے نہ سماتے۔

بہر کیف ان کی بے وقت موت پر ہمیں رونا بھی آتا ہے اور ہنسی بھی۔ رونا تو تبصرہ کے نفس مضمون سے اور ہنسی اس بات سے کہ آپ کے دعاوی باطلہ سے کنارہ کشی ہوئی۔ اب مرزا کے جھوٹا ہونے میں کیا شک ہوسکتا ہے کہ خدا نے ابوحمید جیسے ناقص بندے کو جو دنیا میں کسی نیکی کا مدعی نہیں ان کے مرنے کی سچی خبر دے دی، ورنہ گذشتہ ۲۵ سال کے عرصہ میں کوئی نیک نہاد بھی اس بات کو زبان پر نہ لا سکا۔ یہ تائیدایز دی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ زمانہ تا حال نزول مسیح اور حدیث مہدی سے مستغنی نہیں ہوا اور یو ں تو مرزا صاحب جیسے مہدی کا ذب اور نبوت باطلہ کے مدعی کئی ایک سوڈان مصر امریکہ وغیرہ دنیا کے اکثر حصوں میں بموجب حدیث شریف .. چکے ہیں۔ پس مسلمانو! اس واقعہ چشم دید سے عبرت حاصل کرو اور اپنے عقاید درست کرو اور مرزائیوں کو پیام اجل آنے سے پہلے تائب ہونا چاہیے و ما علینا الا البلاغ۔

ہاتف غیبی نے دی ہے مجھ آ کر یہ ندا
اب گرا ہے قعر دوزخ میں حریص میرزا

راقم: ابوحمید سابق چونڈہ حال ظفروال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جون ۱۹۰۸ء ص..)

انتخاب الاخبار

حجاز ریلوے کی نسبت سول اینڈ ملٹری گزٹ ۲۱ مئی لکھتا ہے کہ..

مدینہ میں تکمیل ریلوے لائن میں صرف ایک سو کلو میٹر کی مسافت باقی ہے جس پر دو کلو میٹر روزانہ کی اوسط سے مٹی کا کام مکمل کیا جارہا ہے۔ مکہ اور اس کے نواح عرفات میں جہاں حجاج بعض مراسم ادا کرنے کی غرض سے جاتے ہیں تہری لائن بچھائے گی، تاکہ ریلوے ایام حج میں آسانی سے ہزاروں کو حجاج کو وہاں تک پہنچا سکے۔ تعمیر لائن کے متعلق بدوؤں کے کسی تازہ ہنگامہ کی خبر موصول نہیں ہوئی۔ نیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرکاری طور پر ظاہر کیا گیا ہے کہ سلطان المعظم اپنے عزیز لڑکے پرنس برہان الدین کو مدینہ منورہ تک ریلوے لائن کے مراسم افتتاح ادا کرنے کے لئے روانہ فرمائیں گے مراسم مذکور ۳۱ اگست ۱۹۰۸ء کو ادا ہوں گے۔ مدینہ منورہ سے مکہ معظّمہ تک مابین ۱۵۰ میل مسافت کی لائن غالباً ۱۹۰۹ء تک تیار ہو جائے گی یہ افواہ ہے کہ اس سیکشن (مدینہ تا مکہ) کی تکمیل پر لائن کا کام ختم نہیں ہوگا بلکہ جنوب میں صنعا و عدن تک اس کا سلسلہ بڑھا یا جائے گا لیکن سلسلہ مذکور سے پیشتر معان، مدینہ اور مکہ کی شاخیں عقبہ ینبوع اور عدن تک پہنچائی جائیں گی۔

مرزا قادیانی کی وفات پر امرت سر میں ایک جلسہ ہوا جس میں شیخ عبدالعزیز صاحب سوداگر بوٹ حکیم محمد الدین صاحب اور مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے تقریریں کیں مولانا ابوالوفا کی تقریر سب پر جامع تھی آپ نے مرزا کی گویا مختصر سی سوانح عمری بیان کردی۔

ملا محمد بخش لاہوری لکھتے ہیں کہ مجھ کو مخالفت مرزا قادیانی کے لحاظ سے علماء لاہور نے... اسلام کا لقب دیا اور حافظ جماعت علی شاہ نے خلعت فاخرہ اور دوصد روپیہ اور ایک تمغہ انعام بھی دیا (مبارک ہو)

ہندوستان کے ہر قوم کے اخبارات مرزا قادیانی کی موت کے بعد اس پر نفرین کر رہے ہیں۔ افسوس مرزا صاحب کا آخری الہام بھی جھوٹا ہوا کہ تمام دنیا میں میری قبولیت ہوگی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جون ۱۹۰۸ء ص ۱۱)

مرزا قادیانی کی ہلاکت

اور سچے مومن کی فتح

(اڈیٹر اہل حدیث، نامہ نگاروں کی رائے کا ذمہ دار نہیں)

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی لکھتے ہیں:

میں خداوند عالم کی حمد کرتا ہوں جس نے اپنے فضل سے دجال قادیانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ پر خاص طور سے میری مدد فرمائی۔ مئی ۱۹۰۶ء میں اس نے مجھ کو فرمایا تھا:

دجالی فتنہ تیرے ہاتھ سے پاش پاش کرایا جائے گا۔

سو جیسا کہ اس نے فرمایا تھا، بعینہ ایسا ہی ہوا۔

الذکرالحکیم نمبر ۴، المسیح الدجال، اور کانا دجال، ایسے زبردست رسائل مرزا قادیانی کی تردید میں میری قلم سے شائع ہوئے کہ انہوں نے اس کے تمام قلعوں کو توڑ پھوڑ دیا۔ ۱۲۔ جولائی ۱۹۰۶ء کو اس نے مجھ پر ظاہر فرمایا کہ:

مرزا مسرف ہے کذاب ہے اور عیار ہے، صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا۔

اور اس کی میعاد تین سال تک بتلائی گئی ہے۔

پھر ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو خبر دی کہ مرزا پھیپھڑے کی مرض سے ہلاک ہوگیا۔

سو ایسا ہی ہوا۔ میعاد سہ سالہ کے اندر مرزا قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں پھیپھڑے کی مرض میں مبتلا ہو کر ہلاک ہوگیا۔

یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو اس علیم و قدیر اور سمیع و بصیر خدا کی طرف سے مجھ پر کلام نازل ہوا:

مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

چنانچہ اس میعاد کے اندر مرزا ہلاک ہو کر واصل جہنم ہوا۔

بے شک خدا قادر مطلق مجیب الدعوات حی القیوم اور سمیع بصیر ہے کیونکہ جب مرزا نے اپنے شیطانی یا بناوٹی الہامات میرے مقابلہ پر مئی ۱۹۰۶ء میں الفاظ ذیل میں شائع کیے:

فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے، خدا نے تجھے عذاب دردناک میں پکڑ لیا۔ خدا تیرے واسطے سلامتی نہیں چاہتا۔ صبر کر خدا تیرے دشمن کو ہلاک کرے گا۔

ان تمام شیطانی یا جھوٹی دھمکیوں کے خلاف اللہ تعالیٰ نے میری پکار کو سنا، اور مجھے تسلی بخش الفاظ میں جواب دیا انك لمن المرسلين، دجالی فتنہ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ سے پاش پاش ہوگا اور میں مسیح ہوں۔، خداوند عالم میرا حافظ ہے۔،

مرزا کی نسبت الہام ہوا:

شیطان شیطان شیطان، الطاغوت۔،

مرزا کو ایک سیاہ سانپ کی صورت میں دکھلایا گیا جس کو میں نے مارا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔،

مگر یہ تب بھی بولتا اور پھنکارتا ہے۔

والدہ مبارک احمد (یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم کی اہلیہ) کو کالا سانپ دکھلایا گیا جسکو اس نے کاٹا اور ہنڈیا میں بھونا مگر جب وہ کاٹا گیا، تب بھی بولتا اور پھنکارتا رہا۔ اور جب بھونا گیا تب بھی بولتا اور پھنکارتا رہا۔

چنانچہ میری تحریروں اور تقریروں اور پیش گوئیوں نے اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور بھون دیا، مگر وہ بولنے اور پھنکانے سے باز نہیں آیا۔ آخر دم تک یہی کہتا رہا کہ میرا دشمن میرے سامنے ہلاک ہو جائے گا اسکا نشان مٹ جائے گا خدا مجھے فتح دے گا۔

۱۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مجھے خواب میں بتلایا گیا کہ مرزا اپنی کمر مٹکا کر مجھے کہتا ہے کہ سیر کا پتھر من کے پتھر کو توڑنا چاہتا ہے۔ اس کے مقابلہ پر میں نے کہا کہ یہ وہی پتھر ہے جسے معماروں نے رد کیا، کونے کا سرا ہوا۔

مرزا پیشگوئیوں کی میعاد سے پہلے کیوں فوت ہوا؟

اس کی وجہ مرزا کی مسلسل شوخی اور کذابی ہوئی جو وہ میرے الہامات حقہ اور نشانات قاہرہ کے خلاف کرتا رہا۔ اس نے اخبارات میں یہاں تک شائع کیا کہ حضرت محمد و موسیٰ و عیسیٰ وغیرہ انبیاء کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں اور ان پر زنا و خیانت وغیرہ کے الزامات لگائے گئے ایسا ہی میرا حال ہے۔

بینات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے اس کا صریح ارتداد اور کفر ثابت کیا گیا۔ مگر وہ تائب نہ ہوا۔ خود اُس کو خدا کی طرف سے تنبیہات ہوئیں مگر اُس نے کچھ پرواہ نہ کی۔ چنانچہ ۱۲/ جولائی ۱۹۰۶ء والی پیشگوئی میں نے شائع کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور الذکر الحکیم نمبر ۴- اور المسیح الدجال میں نے اس کے پاس بھیجی مگر تکبر اور خود پرستی کے نشہ میں اُس نے مطلق غور نہ کیا۔ بلکہ ۱۶/اگست ۱۹۰۶ء کو میرے مقابلہ پر کمال بے باکی کے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کر دیا جس میں اُس نے ظاہر کیا کہ

''عبدالحکیم میرے سامنے مرجائیگا اور اگر ایسا نہ ہو، تو میں کذاب، مفتری، دجال، بدمعاش، ملعون اور تمام بدمعاشوں سے بدتر ٹھہرونگا۔

پھر اللہ تعالیٰ نے اُس کی زبان پر الفاظ ذیل جاری کرائے

''اے عبدالحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ اندھا ہونے سے، مفلوج ہونے سے اور مجذوم ہونے سے۔'' (دیکھو بدر ۱۱/اکتوبر ۱۹۰۶ء)

پھر اس کو الہامات ہوئے:

اے سیف تو اپنا رخ پھیر لے۔ کمترین کا بیڑا غرق ہو گیا۔''

(اخبار الحکم قادیان ۱۷/نومبر ۱۹۰۶ء)

''مت ایھا الخوان۔ مر اے بڑی خیانت کرنے والے۔'' دو پل ٹوٹ گئی۔'' (اخبار بدر قادیان ۱۳/فروری ۱۹۰۷ء)

چونکہ مرزا المسیح الدجال تھا یعنی مسیحیت اور دجالیت کا مرکب، اس لئے اس کو بعض اوقات منذر الہامات سچ بھی ہو جایا کرتے تھے۔ چنانچہ یہ منذر الہامات سچ ثابت ہوئے۔ مگر مرزا ان سے بالکل متنبہ نہ ہوا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی شوخیوں اور نافرمانیوں کی سزا میں سہ سالہ میعاد میں جو ۱۱/جولائی ۱۹۰۹ء کو پوری ہونی تھی۔ دس مہینے اور گیارہ دن کم دیئے اور مجھے یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو الہاماً فرمایا:

مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔''

یہ الہام کثرت سے اس کے اخبارات میں شایع ہوا۔ اور ۱۶/ستمبر ۱۹۰۷ء کو اس کا بیٹا مبارک احمد میری پیشگوئیوں کے مطابق فوت ہوا۔ خود اس کو تنبیہ ہوئی ''ان خبر رسول اللہ واقع'' (بدر ۲۲/اگست ۱۹۰۷ء) مگر اُس نے متنبہ ہونے کی بجائے نہایت گستاخی، عیاری اور کذابی کے ساتھ تبصرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع کر دیا جس میں اس نے ظاہر کیا کہ جو دشمن میری موت جولائی سے ۱۴ ماہ تک بتلاتا ہے وہ خود ہلاک ہو جائے گا۔ اس کا نشان مٹ جائے گا۔ اس کا نمود نہ رہے گا۔ اصحاب فیل کی طرح وہ خود تباہ ہو گا۔ خدا میری عمر بڑھا دیگا۔ مبارک احمد کی بجائے مجھے ویسا ہی اور لڑکا دیگا وغیرہ وغیرہ اس کو پڑھ کر اور مرزائیوں کا طغیان دیکھ کر خود بخود میرے منہ سے یہ دعا نکلی کہ اے خدا اس ظالم کو غارت کر اے خدا اس بدمعاش کو غارت کر۔ اس لئے خدا کا غضب مرزا پر بھڑکا اور اس میعاد میں سے بھی ۲۷ دن کم کئے جا کر ۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ مطابق ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک میعاد مقرر فرمائی اور مجھ کو فرمایا کہ "مرزا کی جڑ بنیاد اکھڑ جائیگی۔" وہ تباہ ہو جائیگا۔" اس کو بھی تم کدہ کے الہام سے متنبہ کیا گیا اور منذر الہام ہوا۔" مباش ایمن از بازئی روزگار۔

(بدر ۳۰/اپریل ۱۹۰۸ء)

میں نے ۸ مئی ۱۹۰۸ء کو اس کی تنبیہ کے واسطے ۲۱ ساون والا الہام پیسہ، وطن، واہلحدیث وغیرہ اخبارات میں شائع کر دیا۔ اور رجسٹری کرا کر اُس کے نام بھیجا۔ اور یہ بھی لکھا۔ کہ اگر وہ توبہ کے ساتھ گریہ وزاری کرے تو اس کو سہ سالا پیشگوئی کے مطابق ۱۱ جولائی ۱۹۰۹ء تک مہلت مل سکتی ہے۔ اس کو میری پیشگوئی کے مطابق پھیپھڑہ کا مرض بھی ہوا۔ اور داہنا ہاتھ بھی بے حس وحرکت ہوا جیسا کہ میں ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو مولوی نورالدین صاحب کے نام الہاماً لکھ چکا تھا۔ مگر وہ بدستور سرکش اور شوخ بنا رہا۔ اس کے کفریہ کلمات اخبارات میں شائع ہوتے رہے اور مرزائی بدستور مرتد اور سرکش بنے رہے۔ اس لئے میں نے پھر وہی الہامی الفاظ پڑھے۔ اور مجھے ۲۴/مئی ۱۹۰۸ء کو اس کی موت لومڑ کی شکل میں دکھائی گئی۔" پھر دو چیلوں کی موت جو میری ضربات سے مرے اور جن کو میں نے اپنے پاؤں کے نیچے کچلا۔" اس کی اطلاع میں نے اپنے احباب کو زبانی اور نیز بذریعہ خطوط کر دی تھی۔ سو الحمد للہ کہ یہ کالا ناک شیطان، لومڑ، دجال، کذاب، عیار، ملعون ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو بسزائے موت داخل جہنم ہو گیا۔ اور دنیا کو اس کے مکاید اور دھمکیوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجات مل گئی۔ اور خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کی وہ پیشگوئی پوری ہوگئی جو ابوداؤد میں موجود ہے کہ المسیح الدجال ایک مردمومن کے ساتھ مارا جائیگا۔ جو حسب ذیل ہے:

لاتزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاھرین علی من ناداھم حتی یقاتل اٰخرھم المسیح الدجال۔

راقم (ڈاکٹر) عبدالحکیم خان ایم بی۔ اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے حق میں بھی بُری طرح ہلاکت کی پیشگوئی کی تھی چنانچہ اشتہار (تبصرہ) مجریہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء میں ڈاکٹر صاحب کی طرف اشارہ کرکے لکھا ہے کہ:

''دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا

خدا ایک قہری تجلی کرے گا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے اُن کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا۔''

ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی میعاد چودہ ماہ کی تردید میں مرزا صاحب قادیانی نے اسی اشتہار میں لکھا ہے:

''(خدا نے مجھے فرمایا) میں تیری عمر کو بڑھاؤنگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیشگوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر بڑھادونگا، تامعلوم ہوا کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔''

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی چودہ ماہیہ جو ستمبر ۱۹۰۸ء کو ختم ہونے والی تھی مرزا کی عمر اس سے زیادہ ہوگی یعنی وہ ستمبر ۱۹۰۸ء کے اندر اندر کسی طرح نہیں مر سکتے تھے۔ حالانکہ مرے تو ۲۶ رمئی ۱۹۰۸ء کو جو چودہ ماہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تین ماہ قبل ہے۔ یہاں تک تو ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کمال صفائی رکھتی ہے مگر ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسی پر بس کرتے یعنی چودہ ماہہ پیشگوئی کرکے مرزا کی موت کی تاریخ مقرر نہ کردیتے جیسا کہ انہوں نے کیا۔ چنانچہ ۱۵رمئی کے اہلحدیث میں ان کے الہامات درج ہیں کہ ۲۱ ساون یعنی ۴راگست کو مرزا مریگا تو آج وہ اعتراض نہوتا جو معزز ایڈیٹر پیسہ اخبار نے ۲۷ کے روزانہ پیسہ اخبار میں کیا ہے کہ ''۲۱ ساون کو کی بجائے ۲۱ ساون تک ہوتا تو خوب ہوتا۔ غرض سابقہ پیشگوئی سہ سالا اور چودہ ماہہ کو اُسی اجمال پر چھوڑے رہتے اور اُن کے بعد میعاد کے اندر تاریخ کا تقرر نہ کردیتے تو آج یہ اعتراض پیدا نہوتا۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ مرزا اپنے اقرار کے مطابق آپ کے مقابلہ پر بھی ویسا ہی ماخوذ ہے جیسا کہ میرے مقابل پر۔ کیوں کہ اُس نے جیسی میری نسبت اپنی زندگی میں موت کی دعا اور پیشگوئی کی تھی ایسی آپ کی نسبت بھی کی تھی۔ گو میری نسبت صاف اور واضح تر الفاظ میں فیصلہ چاہا تھا اور یہ بھی لکھا تھا کہ اگر میں (مرزا) مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مرجاؤں تو مجھ کو کذاب، مفتری، مفسد، اور دجال سمجھو۔ غرض یہ کہ مرزا صاحب نے جو ہم دونوں اور دیگر ہمارے ہم خیال احباب کیلئے چاہا تھا وہ خود اُسی کے لئے پیش آیا۔ کیا سچ ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۰۸ء۔ ۱۲ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ جلد ۵ نمبر ۳۲ ص: ۶-۷)

خط بنام حکیم نورالدین خلیفہ مرزا

(از مولوی ابوالمسیح احمد الدین صاحب سیالکوٹی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

میرے قدیم مکرم و معظم مولوی نورالدین صاحب بعد ما وجب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی وفات پر از آفات ومَمات مملو از حسرات پر میرے سامنے آپ کا بت کھڑا ہو گیا اُس وقت جو مکالمہ ہوا وہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے اور آپ سے استفسار کیا جاتا ہے کہ آیا واقعی اُس بت نے جو جواب دیئے وہ آپ کے ہی ہیں یا نہیں۔قبل اس کے کہ میں مکالمہ بیان کروں اپنا نام و پتہ بتانا اور اُس خواب کا جو آپ نے بمقام جموں میرے پاس بیان کیا تھا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ میرا نام احمد دین ہے۔کنیت میری ابوالمسیح ہے۔ سیالکوٹ کا رہنے والا ہوں۔صدر کچہری ضلع سیالکوٹ میں ایک ملتخوان ہوں بس اتنا ہی پتہ کافی ہے۔ ہاں جب مسیح (اللھم اعذنا شرہ) پیدا ہوا تھا یعنی مدعی مسیحیت بنا تھا اُس وقت بھی میں نے سخت مخالفت کی تھی اور آپ سے خط وکتابت ہوئی تھی اب پھر جب وہ مرگیا ہے تو پھر آپ ہی سے اُس کے متعلق کارسپانڈنس شروع کی جاتا ہے للعك تزكى او تذكر فتنفعك الذكرى آپ کا خواب یہ تھا:

''میں دیکھتا ہوں کہ مسلمانوں کی جماعت ایک صاف سیدھی سڑک کے اوپر جارہی ہے میں بھی اُس جماعت کے ساتھ ہوں اور سڑک پر آرام وسلامتی سے جارہا ہوں میں نے اپنے دائیں بائیں طرف جو نظر اٹھائیں تو کیا دیکھتا ہوں کہ جنگل بیاباں اور لق دق سنسان میدان پڑا ہے میں نے ارادہ کیا کہ اس ویرانہ کی سیر بھی کروں چنانچہ اُس سیدھی سڑک سے نیچے اتر کر میں ویرانہ میں چلا گیا مگر اپنی نظر بار بار اُس صراط مستقیم پر چلنے والے قافلہ کی طرف ڈالتا ہوں جب ذری دور فاصلہ پر چلا جاتا ہوں تو پھر جھٹ سے قافلہ سے آملتا ہوں۔ جنگل کی سیر بھی کرتا جاتا ہوں اور دل میں یہ خطرہ بھی ہے کہ خدانخواستہ کہیں قافلہ سے بالکل الگ نہ ہوجاؤں اور جنگلی درندے نہ پھاڑ کھائیں۔غرض کہ جب میں دیکھتا ہوں کہ اب قافلہ سے بہت پیچھے رہ گیا ہوں اور خطرناک حالت ہوچلی ہے تو اُس دم جنگل کا راستہ چھوڑ کر ہمہ تن اس طرف مصروف ہوجاتا ہوں کہ قافلہ کو جا پکڑوں چنانچہ میں بفضلہٖ تعالیٰ اس قافلہ کے ساتھ جا ملتا ہوں اسی طرح کرتا چلا جاتا ہوں کبھی جنگل میں نکل جاتا ہوں اور کبھی پھر قافلہ کو آملتا ہوں غرض اسی تگاپو میں تھا کہ جاگ اٹھا۔''

یہ ہے آپ کا خواب جس کے الفاظ خاص خاص تو آپ کے ہیں اور باقی میری بہرحال مطلب وہی ہے جو آپ نے بیان کیا تھا۔ میں نے آپ سے اس خواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تعبیر پوچھی تو آپ نے فرمایا کہ میں فرقہ اہل السنۃ کے ساتھ ہی انشاء اللہ تعالیٰ جنت میں جاؤنگا۔ گو کبھی کبھی اہل السنۃ کی راہ چھوڑ کر دل سے نہیں بلکہ صرف ظاہری طور پر۔ اہل ضلالت کا راستہ بھی اختیار کرلیتا ہوں بہرحال نتیجہ نیک ہے کیوں کہ نیت صحیح ہے۔

میں نے اُسی دم آپ سے کہا تھا کہ مولانا صاحب ممکن ہے کہ آپ عین اُس حالت میں جب جنگل میں سیر کر رہے ہوں آپ کو کوئی درندہ اچانک قابو کرلیوے اور آپ اُسی جنگل میں ہلاک ہوجاویں اور قافلہ آپ کی کچھ بھی مدد نہ کرسکے۔ بہتر یہ ہے کہ آپ اپنے اُس خواب سے یہ سبق حاصل کریں کہ آپ جنگل کی سیر کا خیال تک نہ کریں اور ہر دم صراط مستقیم پر چلنے والے قافلہ کے ساتھ ساتھ رہیں۔

بہرحال میں آپ کی خواب کے نتیجہ کی انتظار میں تھا کہ آپ بفضلہٖ تعالیٰ اس مسیح کاذب (جو بلاشک وشبہ وادی ضلالت کا رہبر کامل تھا) کے جنگل اور اُس جنگل کے سبز باغ کو دیکھ دیکھ کر حیران نہ ہوں گے بلکہ اپنی خواب کے موافق اُسکی تبعیت چھوڑ کر اہل السنہ کی شمولیت کو اپنا فرض عین سمجھیں گے مگر افسوس ''مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی'' میں نے آپ کی خواب کا دوسرا پہلو اختیار کیا اور سمجھ بیٹھا کہ بس آپ گئے اور سیدھی سڑک پر اب آنے کی توفیق آپ کو نہ ملے گی۔ الحمد للہ کہ مسیح کاذب ٹھیک سنۃ اللہ کے مطابق اپنی جھوٹی پیشگوئیاں بدستور سابق ادھوری نامکمل اور جھوٹی کی جھوٹی چھوڑ کر مرگ مفاجات اور اپنی منہ مانگی بیماری ہیضہ سے بمصداق آیت لایستطیعون توصیة ولا الی اهلهم یرجعون مرگیا اور ان دنیوی فانی آرام وآسائش کو چھوڑ کر عذاب خلد وآلام جاودانی کا شکار ہوگیا۔ آپ میرے پرانے مہربان اور سچ پوچھو تو میں واقعی دل سے آپ کا خیرخواہ ہوں گو آپ کی نجات سے مایوس ہوگیا تھا مگر اب پھر امید بندھ گئی ہے کیوں کہ آپ کے بت نے مجھ سے گفتگو کرکے میری مایوسی دور کردی ہے۔

مکالمہ یہ ہے:

احمد: ارے بت تو مجھے بتا تو سہی کہ احمد بیگ کی دختر مرزا صاحب کے نکاح میں کسی حالت میں بھی نہیں آئی۔ مرزا جھوٹا ہے یا سچا۔

بت: میں ملہم نہیں ہوں الہام کے الفاظ کے معنی ملہم ہی بتا سکتا ہے۔

احمد: ملہم درگور ہے۔ اب ہم تو اُس سے پوچھ نہیں سکتے۔ یہ تو نکیرین کا کام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بت: مگر الہام میں صاف درج ہے کہ ہم نے اُس عورت کے ساتھ تیرا نکاح کر دیا اور ظاہر ہے کہ یہ نکاح آسمان پر ہوا تھا نہ کہ زمین پر۔ ملہم نے جدلی کر کے اس نکاح آسمانی کو نکاح زمینی سمجھ لیا

حالانکہ آسمانی نکاح ہے۔ پس دنیا میں اگر نکاح نہ بھی ہوا تو پھر کیا ہوا۔

احمد: مرزا صاحب تو اسی دھن میں مرگئے کہ مرنے سے پیشتر کبھی نہ کبھی میرے ساتھ نکاح ہوگا۔ کیا کبھی بھی اُس کے ملہم نے اُسے یہ تنبیہ نہ کی کہ خبردار آسمانی نکاح کو زمینی نکاح مت سمجھو۔ زمینی نکاح تو کسی دوسرے شخص سے ہوگا۔ ہاں آسمان پر فرشتوں میں یہ تیری ہی زوجہ کہلاتی ہے۔

بت: یہ مرزا صاحب کی غلطی تھی۔ ہاں ایک اور مطلب بھی ہوسکتا ہے یعنی یہ کہ ہم لوگ جو مرزا صاحب کے تابع ہیں مرزا صاحب کے ناتمام کام کو تمام کریں گے۔

احمد: تو کیا تم مرزا صاحب کی آسمانی زوجہ کو جو تمہارے قول کے مطابق ام المرزائین ہے نکاح میں لانا چاہتے ہو۔

بت: ہاں انشاء اللہ تعالیٰ یہ کوئی عیب کی بات نہیں کیوں کہ فی الحقیقت فرشتوں میں وہ زوجہ مرزا صاحب ہے نہ کہ انسانوں میں۔

احمد: خیر کچھ ہی ہو ارے بت یہ تو بتا کہ یہ پیشگوئی جسے دنیا میں ہی پوری کرنے کے در پے رہتا تھا پوری ہوئی یا جھوٹی ثابت ہوئی۔

بت: مرزا صاحب کے اپنے خیال ووہم واعتقاد کے مطابق تو واقعی جھوٹی نکلی ہے مگر جو معنی میں نے وضع کئے ہیں ان کے مطابق تو پیشگوئی ابھی پوری ہونے والی ہے گو مرزا صاحب کے بعد پوری ہو۔

احمد: اے بت اب تو توبہ کر تیرا کام یہ نہیں ہے کہ تو مرزا صاحب کی اپنی متعقد فیہ پیشگوئی کو توڑ پھوڑ کر کچھ اور کا اور بنا ڈالے۔ خدا کا خوف اور شرم اور انصاف کہاں ہے

بت: میری توبہ۔ خدا سے ڈر کر میں کہتا ہوں کہ مرزا جھوٹا تھا مرزا جھوٹا نکلا ہے۔

احمد: وہ پانچواں پسر کہاں ہے جس کی پیشگوئی مرزا صاحب نے بڑی زور سے کی ہوئی ہے۔

بت: پانچواں چھوڑ کر اُس کا چوتھا پسر بھی مرگیا۔ زیادہ کیا کہوں۔ یہ بھی جھوٹی پیشگوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلی مرزا نے ہمارا منہ کالا کر دیا ہے۔

احمد: ارے بت ہیضہ کی بیماری سے کون مرا کس کی زندگی میں مرا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری یا مرزا صاحب۔

بت: اجی اب تو کچھ کہنے کی حاجت نہیں ہے۔ مرزا ہی اپنے اعتقاد کے موافق صادق کی زندگی میں صادق کے سامنے ہیضہ کی بیماری سے مر گیا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب ہی صادق نکلے مرزا صاحب.... نکلے۔

احمد: ڈاکٹر عبدالحکیم کی پیشگوئی کی مخالفت میں مرزا صاحب پیشگوئی کی کہ خدا اپنی خدائی ظاہر کرے گا اس طرح پر کہ اُس نے میری عمر زیادہ کر دی ہے اور ڈاکٹر کی پیشگوئی کی میعاد گذار کر وہ مجھے ماریگا اور ڈاکٹر ہی کو میرے روبرو زندگی میں ذلیل وخوار کر کے ہلاک کرے گا ارے بت اب کیا ہوا۔

بت: مرزا ہی جھوٹا نکلا اب آپ مجھے چھوڑ دیں۔ ہماری کمیٹی ہونے والی ہے دیکھیں وہ ان پیشگوئیوں کی کیا تاویل کرتے ہیں۔ جو میرے دل نے فیصلہ کیا ہے وہ تو یہی ہے۔ ہاں کمیٹی کی تاویل بھی دیکھنی ضروری ہے اُس کے فیصلہ کے بعد پھر آپ سے ملاقات ہوگی۔ فقط (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۰۸ء ص: ۷-۹)

٭ مرزا صاحب قادیانی کے انتقال پر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کو ہر طرف سے مبارک بادی کے خطوط آ رہے ہیں۔

مرزا قادیانی کے انتقال کے بعد تمام مرزائی جہاں جہاں ہیں اداس اور خاموش نظر آتے ہیں مگر ڈھٹائی سے تائب نہیں ہوتی، امرتسر میں چند مرزائی تائب ہوئے ہیں۔

بعض احباب دریافت کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی کا مولوی صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کس مرزائی اخبار میں درج ہوا۔ ایسے احباب الحکم ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء اور بدر ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۷ء ملاحظہ فرمائیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۰۸ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرسید احمد خان اور مرزا قادیان

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

علی گڈھ گزٹ مورخہ ۳ جون ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب قادیانی کی موت کی خبر لکھتے ہوئے حلیم سلیم اڈیٹر نے اپنے حلم کے دباؤ میں آکر بہت سی باتیں مرزا صاحب کی تعریف میں ایسی لکھی ہیں جو تمام امت ہی کے خلاف نہیں بلکہ علی گڈھ کے باوا آدم سرسید احمد خان کے بھی خلاف ہیں۔ اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں کہ:

اس میں شبہ نہیں کہ مرزا صاحب نے مذہب اسلام کی حمایت میں نہایت سرگرمی دکھائی ہے آپ کی طرز تحریر نہایت پرزور اور جذبیلی ہوتی تھی۔

سرسید احمد خان نے مرزا قادیانی کی تصنیفات کی نسبت جو ریویو کیا تھا وہ بہت مختصر تھا مگر معانی کے لحاظ سے بہت جامع۔ لطف یہ ہے کہ اس ریویو کو مرزا صاحب نے اپنے دافع الوساوس میں خود نقل کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

> چھ ماہ کا عرصہ ہوا کہ سید احمد صاحب نے ایک ایک دوست کے نام جو سیالکوٹ میں رہتے ہیں اس عاجز کی تالیفات کی نسبت لکھا تھا کہ، ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں یعنی بکلی صداقت سے خالی ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ سید صاحب نے ایک اخبار میں چھپوا بھی دیا تھا کہ کسی سے الہامی پیش گوئیوں کا ظہور میں آنا یا مکاشفات و مخاطبات الہیہ سے مشرف ہونا ایک ممکن امر ہے اور اگر کوئی ایسا دعوی کرے تو وہ مجانین میں سے ہے۔ (دافع الوساوس۔ ص ۲۳)

افسوس ہے کہ ہم سرسید کی اس رائے سے متفق نہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات مفید نہیں بلکہ ہماری رائے یہ ہے کہ مرزا کی تصنیفات اسلام کو سخت مضر ہیں، کیونکہ مرزا کی تحریرات متعلقہ مشن خود سے قطع نظر متعلقہ اسلام کا بھی یہی خلاصہ ہے کہ اسلام میں ایسا کمال ہے کہ اس کی اتباع سے میرے جیسے باکمال آدمی پیدا ہو سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔بغور دیکھا جائے تو یہی ایک فقرہ ایسا ہے کہ مخالفین اسلام کو جو مرزا کی کیفیت سے آگاہ ہیں اسلام سے سخت روکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ:

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم اس جگہ ایک واقعہ پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارے مکرم دوست اڈیٹر موصوف اپنی اس غلطی کو واپس لیں جو انہوں نے مرزا کی تصنیفات کی نسبت رائے دینے میں کی ہے۔ہم اپنے دوست سے مکرر التماس کرتے ہیں کہ وہ مندرجہ ذیل حوالہ کو بغور پڑھیں پھر ہم کو بتلا دیں کہ کیا ایسے شخص کی تصنیفات مفید اسلام ہوسکتی ہیں۔حوالہ مذکور یہ ہے ۔حکیم نورالدین رأس المجانین اپنے رسالہ نورالدین میں لکھتے ہیں:

ایک نہایت لطیف اور ضروری نکتہ

میں نے اس مضمون کو قبل از نماز عشاء حضرت امام ہمام خلیفۃ اللہ مسیح موعود کی خدمت میں پیش کیا آپ نے فرمایا ان اعتراضوں کی اصل ہے معجزات اور خوارق کا انکار۔ یہ لوگ اسی ایک مد میں ان ہزاروں معجزات کو شامل کرتے ہیں جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور یہ لوگ اور ان کے دل و ماغ کے نیچری بھی بدقسمتی سے اسی قسم کے اعتراضوں یا وسوسوں میں مبتلا ہیں اور جہاں کسی معجزہ کا ذکر ہوا سے ہنسی اور ٹھٹھے میں اڑا دیا اس وقت مناسب یہ ہے کہ ان تمام سوالات کا ایک ہی جواب بڑی قوت اور تحدی سے دیا جاوے کہ جسقدر معجزات اور خوارق انبیاء علیہم السلام کے اور ہمارے نبی کریم ﷺ کے قرآن میں مذکور ہیں ان سب کے صدق اور حقیقت کو ثابت کرنے کے لئے آج اس زمانہ میں ایک شخص موجود ہے جس کا یہ دعوی ہے کہ اسے وہ تمام طاقتیں کامل طور پر خدا تعالی کی طرف سے عطا ہوئی ہیں جو انبیاء علیہم السلام کو ملی تھیں جو عجائبات خدا تعالی نے حضرت ابراہیم اور موسی کے ہاتھ پر منکروں کو دکھلائے، وہی عجائبات زندہ اور قادر خدا آج اس کے ہاتھوں پر دکھانے کو موجود اور تیار ہے کوئی ہے جو آزمائش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے قدم اٹھائے۔ (رسالہ نورالدین)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! بغور دیکھئے کہ مرزا صاحب نے اس کلام میں اسلامی حمایت کن لفظوں میں کی ہے تمام مدار بحث صرف اپنا وجود بے جود قرار دیا ہے کہ تمام انبیاء کی طاقتوں کا مجموعہ مجھے دیکھ لو اور آپ خیریت سے جو کچھ تھے، وہ سب کو معلوم ہے۔ تمام عمر آپ کی اعجاز نمائی میں گذری۔ یہاں تک کہ آپ کی موت بھی اعجازی ہوئی۔ سبحان اللہ: ہر کہ شک آرد کافر گردد

ہم اس مضمون کے ذرہ دل چسپ بنانے کے لئے ایک اور حوالہ نقل کرتے ہیں جس میں مرزا صاحب قادیانی نے خاص سر سید احمد خان کو دعوت دی ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

جب کہ یہ حال ہے کہ عقل بجائے خود کوئی چیز نہیں بلکہ ثابت شدہ صداقتوں کے ذریعہ سے قدر و منزلت پیدا کرتی ہے تو ہم کہتے ہیں کہ وحی سماوی ایک ثابت شدہ صداقت ہے جو اپنے اندر اعجازی قوت رکھتی ہے اور علوم غیبیہ پر مشتمل ہوتی ہے اور ہم اس دعوی کے ثابت کرنے کے ذمہ وار ہیں پھر آزمائش کے لئے متوجہ نہ ہونا کیا ان لوگوں کا شیوہ ہوسکتا ہے جو حقیقی صداقتوں کے بھوکے اور پیاسے ہیں۔

اگر آپ ایک صادق دل سے میری طرف متوجہ ہوں تو میں خدا تعالی سے توفیق پا کر عہد کرتا ہوں کہ آپ کو مطمئن کرنے کے لئے اس قادر مطلق سے مدد چاہونگا اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ میری فریاد سنے گا اور آپ کو ان غلطیوں سے نجات دے گا جن کی وجہ سے نہ صرف آپ بلکہ ایک گروہ کثیر گرداب شبہات میں مبتلا نظر آتا ہے... اگر آپ تھوڑی سی زحمت اٹھا کر اور بزرگواری کے حجابوں سے الگ ہوکر چند ہفتہ اس عاجز کی صحبت میں رہیں تو میں امید رکھتا ہوں کہ آپ کے بہت سے امور ما فوق العقل بڑی آسانی سے آپ کو معقول اور ممکن دکھائی دیں۔ گو آپ اپنے خیال میں فلسفہ اور سائنس کا نچوڑ اپنے دماغ میں جمع رکھتے ہیں اور نیچر کے تمام درجے طے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے نئی روشنی سے منور ہو چکے ہیں لیکن عزیز من (سرسید احمد خان کو عزیز لکھتے ہیں، کیسی تعلیٰ دکھائی ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) ناراض نہ ہوں آسمانی روشنی شئے دیگر ہے اور مغربی علوم کی روشنی دیگر۔ اگر آپکو اس روشنی کی تاریکیوں اور مضرتوں کی کچھ خبر ہوتی تو آپ اسلام کی امیت کو اس نابکار... روشنی پر ہزار مرتبہ ترجیح دیتے اور دین العجائز اختیار کر کے اور اس زمانہ کے دجالی فتنوں سے ڈر کر اور ایمانی امور پر صبر کی خواہش کر کے ہمیشہ تضرع سے یہ دعا کیا کرتے کہ ربنا افرغ علینا صبراً و توفنا مسلمین۔

(دافع الوساوس۔ص۲۴۲۔۲۴۳)

معزز اڈیٹر صاحب بغور ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا صاحب قادیانی، اسلامی صداقت کے ثبوت میں کیا طریق اختیار کرتے ہیں۔

ہم کوئی خدالگتی پوچھے، تو ہم انصاف سے کہیں گے، یہ نہیں کہ آج کہیں گے، بلکہ آج سے مدت پہلے ہم اس رائے کا اظہار کر چکے ہیں کہ قطع نظر اختلاف رائے کے (جو کہ ان دونوں حضرات مرزا قادیانی اور سرسید احمد میں ہے) فن تصنیف میں ہم سرسید احمد کو ایک ثقہ اور معتبر مصنف جانتے ہیں اور مرزا جی کو پرلے درجے کا خائن اور سارق سمجھتے ہیں، کیونکہ سرسید احمد اپنی رائے کچھ ہی رکھتے ہوں، مگر مخالف کے کلام کو جس کا جواب دینا ان کو ضروری ہوتا تھا، اسی کے الفاظ میں پورے کا پورا نقل کر کے کتاب اور صفحہ کا نشان بتلاتے تھے۔ مگر قادیانی صاحب ہیں کہ ایسا کرنے کو گویا جرم جانتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ قادیانی حضرات کی تصنیفات سے کوئی شخص مخالف سے مناظرہ کرنے پر قدرت نہیں کر سکتا۔ جس کسی نے ہمارے اس دعوی کا ثبوت ہم سے لینا ہو وہ مرقع قادیانی بابت ماہ اگست ۱۹۰۷ء ملاحظہ کرے۔ مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے (قطع نظر آپ کی الہامی مشن کے) ایک مصنف کی حیثیت سے بھی اسلام کو کچھ فائدہ نہیں پہنچا مناظرہ میں کوئی نیا اصول آپ نے ایجاد نہیں کیا جو کارآمد ہو بخلاف اس کے ہم ثبوت دینے کو تیار ہیں کہ ہمارے ایجاد کردہ اصولوں سے انہوں نے کہیں کہیں بطور سرقہ کے کام لیا ہے

غرض کہ مرزا صاحب قادیانی کی وہی مثال ہے جو قرآن شریف میں ہے:

یدعوا لمن ضرّہ اقرب من نّفعہ۔ لبئس المولی و لبئس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العشیر (الحج:۱۳)

مرزائی دوستو! ہماری اس تلخ رائے سے تم خفا نہ ہونا کیونکہ ہمارا اور مرزا صاحب کا برابر کا جوڑ تھا۔ ہم خود ان کی جدائی میں مغموم ہیں، تم نے اگر خفگی کا اظہار کیا تو یاد رکھنا:

شیشہء مئے کی طرح اے ساقی
چھیڑیو مت کہ بھرے بیٹھے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۰۸ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ جلد ۵ نمبر ۳۳۔ ص ۱۔۳)

بے حیائی آسرا تیرا

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا قادیانی اپنی دعا سے مر گیا۔ خدا کی شان تمام عمر میں اسکی یہ ایک ہی دعا قبول ہوئی جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مولوی ثناءاللہ میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔ چنانچہ خود بدولت ۲۶ مئی (۱۹۰۸ء) کو اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔ چونکہ اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مرزائی، مرزا جی کے دعاوی کو جھوٹا سمجھ کر تائب ہو جاتے، شاید ان کو یہ منظور نہیں اس لئے (بقول خود) مرزا جی کی جوتیوں کے غلام اڈیٹر بدر نے ایک نوٹ لکھا ہے جو ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

> یاد رہے کہ جہاں کہیں حضرت (مرزا قادیانی) نے ایسا لفظ لکھا ہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو میں ہلاک ہو جاؤنگا، یا کسی مخالف زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا، سو آپ کی اس قدر کامیابی کے ساتھ زندگی کا پورا ہونا، اور آپ کے بعد آپ کے قائم کردہ سلسلہ کا پوری قوت اور طاقت کے ساتھ قائم رہنا، اس امر کی دلیل ہے کہ آپ ہلاک یا فنا نہیں ہوئے۔ ہاں آپ فوت ہوئے، اور آپ کی رفع اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی۔ جیسا کہ پہلے سے پیش گوئی میں درج تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں ہلاکت کی مثال آپ کے مخالفین نے دکھائی۔ جیسا کہ چراغ دین جمونی، جو مسیح بنتا تھا مگر آج کوئی اس کا نام نہیں لیتا۔ یا بابو الٰہی بخش، جو موسیٰ بنتا تھا مگر آج کوئی نہیں جانتا کہ وہ کون تھا۔ اور ڈاکٹر ڈوئی، جس کے ہزاروں مرید تھے اور جس کے پاس کروڑوں روپیہ تھا، حضرت کی پیش گوئی سے (سچے ہو تو اس پیش گوئی کا حوالہ دو ورنہ جھوٹے کی سزا لعنت سے ڈرو۔ اڈیٹر اہل حدیث) ایسا فنا ہوا کہ اسکا نام ونشان مٹ گیا۔ اور یہی ہلاکت ناکامی اور نامرادی انشاء اللہ تعالیٰ ان مخالفین پر وارد ہوگی جو اب تک مسیلمہ کذاب کی طرح زندہ ہیں کہ وہ ہلاک ہوں گے اور ان کا کوئی نام لینے والا باقی نہ رہے گا۔

(اخبار بدر۔ قادیان۔ ۲۔ جون ۱۹۰۸ء)

اڈیٹر بدر نے اس تحریر سے مرزا صاحب قادیانی کی نبوت پر اور پانی پھیرا، کیوں کہ آپ کے نزدیک ہلاکت یعنی کمال موت یہ ہے کہ اس کا مذہب اور مشن سب برباد ہو جائیں، حالانکہ مرزا صاحب ہمیشہ اپنے دشمنوں کی ہلاکت کرتے تھے۔ سب سے پہلے سوامی دیانند بانی آریہ سماج کو ہلاک شدہ لکھا کرتے تھے۔ اس سے بعد پنڈت لیکھرام آریہ کی ہلاکت پر تو آپ کو بڑا ناز تھا۔ مگر افسوس کہ آج معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کا ناز بالکل بیجا تھا۔ نہ دیانند ہلاک ہوا، نہ لیکھرام مرا، کیونکہ ان کا مشن برابر زندہ بلکہ ترقی پر ہے۔ سوامی کا نام زندہ رکھنے کے لئے ایک سول کالج اور پریس ہندوستان میں موجود ہیں۔ علیٰ ہذا القیاس لیکھرام کا مشن بھی زندہ رکھنے کو کل آریہ سماج خصوصاً رسالہ آریہ مسافر اور اخبار مسافر ہیں جن کو ان کے رویہ سے دیکھا جائے تو گمان پڑتا ہے کہ شاید بقاعدہ تناسخ پنڈت مذکور کی روح اس میں حلول کر آئی ہے۔

اس کے علاوہ حضرت مولانا شمس العلماء سید محمد نذیر حسین قدس اللہ سرہ اور مولانا رشید احمد مرحوم مغفور کی موت کو مرزا صاحب اپنی مخالفت کا نتیجہ بتلاتے تھے۔ اڈیٹر مذکور نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ بھی از قسم ہذیانات ہی تھا کیونکہ ان دونوں بزرگوں کا مشن آج تک زندہ ہے اور انشاء اللہ زندہ رہے گا۔ انہی دونوں بزرگوں سے بالواسطہ ایک مستفیض (خاکسار ثناء اللہ) کے سامنے مرزا جی اور مرزائیوں کو آج یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ عام شہرہ ہے: خس کم جہاں پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم حیران ہیں کہ ان لوگوں کے علم و عقل پر تو زوال آیا ہی تھا حیا پر بھی آ گیا۔ او ظالمو! تمہیں شرم نہیں آتی کہ دنیا کے کروڑ ہا مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا تھا تو تمہارا دجال اکبر جھٹ سے کہا کرتا تھا کہ میری مخالفت اور مباہلہ سے مرا ہے۔ آج یہ کیا آفت تم پر آئی ہے کہ تم کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ جس اصول سے تمہارا دجال اکبر کام لیتا تھا آج اسی اصول سے تمہارے مخالف کیوں کام نہ لیں۔ ہوش کرو خدا سے ڈرو۔ آخر کب تک اس دنیا میں رہو گے۔ کب تک مرزا کے لنگر کی روٹیوں پر گذارہ کرو گے۔ اور اگر خدا پر تم لوگوں کو ایمان نہیں تو مہذبانہ طور پر مخلوقات ہی سے حیا کرو۔ مرنے والا تو مر گیا، اب تمہارے باتیں بنانے سے کیا ہو گا۔ یہ تو تم جانتے ہو کہ تم مرنے والے سے باتیں بنانے میں بڑھ چڑھ کر نہیں ہو، پھر جب اخبار اہل حدیث نے خدا کے فضل سے اس کا ناطقہ بند کر دیا تھا کہ وہ اپنے اشتہار مباہلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں چیخ اٹھا تھا کہ اہل حدیث نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے، تو تم بھلا کس شمار و قطار میں ہو۔ اسلئے ہوش سے بات کیا کرو، اور پہلے دل میں یہ سمجھ لیا کرو کہ اہل حدیث کا اڈیٹر جس کے حق میں تمہارے گرو مہاراج نے موت کی بدعا کی تھی وہ بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہے۔

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۰۸ء ص ۳)

پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا قادیانی کے مرنے پر بہت سے لوگوں کو الہامی بننے کا شوق ہوا، حالانکہ اس کی موت سے عبرت حاصل ہونی چاہیے تھی۔ مگر خدا کی شان، ہماری ہر ادا نرالی ہے۔ اڈیٹر (اخبار) اہل فقہ (امرتسر) نے سوچا کہ ہم کیوں پیچھے رہیں۔ انہوں نے اپنے پیر مرشد حافظ جماعت علی شاہ سیالکوٹی کا الہام شائع کر دیا کہ حضرت شاہ زبدۃ العارفین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے وعظ میں مرزا قادیانی کی نسبت ان الفاظ میں پیش گوئی کی تھی کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت سے مرے گا۔ (۲۹ مئی ۱۹۰۸ء)

کیا کہنے ہیں ایسے الہاموں کے۔ دیکھئے کیسے صاف لفظوں میں الہام ہوا کہ بہت جلد مرے گا۔ بغور دیکھا جائے تو یہ الہام بھی قادیانی مشین ہی سے نکلا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ہم حیران ہیں اور اس حیرانی کو ظاہر کرنے کے لئے ہمیں لفظ نہیں ملتے کہ ان لوگوں نے الہاموں کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ ہر ایک شخص ادنی اعلی اپنی تمنا اور حدیث نفس کو الہام ہی سے ظاہر کرنا چاہتا ہے۔ شاباش ہے کہ مریدوں کو تو ایسے الہاموں کو بھی ماننے کے لئے تیار ہیں جن کی نظیر یہی ہے کہ:

بہت جلد مر جائے گا۔

ہم سے پوچھیں تو ہم ان کو نیک مشورہ دیں کہ یوں کہہ دیا کریں کہ:

یہ کام ایام ہفتہ کے اندر اندر ہو جائے گا۔

اور اس سے بھی واضح کہنا ہو تو یوں کہہ دیا کریں کہ:

یہ کام دن کو یا رات کو ضرور ہو جائے گا۔

اگر وہ ایسا کریں گے تو اغلب گمان ہے پبلک کی طرف سے ان لفظوں میں ان کی قدر ہوگی کہ:

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۰۸ء ص ۴)

موت کے بعد مرزا کا اپنے حق میں تحریری فیصلہ

(راقم: منشی اللہ دتا مختار چک نمبر ۳ نہر گوگیرہ ضلع گجرانوالہ)

تمام اہل اسلام اور دیگر اہل مذاہب کی خدمت میں عرض ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر ذیل کو غور سے پڑھیں اور پھر جملہ مریدان مرزا غلام احمد قادیانی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اطلاع کر دیں کہ وہ بھی مرزا صاحب کی اس تحریری وصیت کو پڑھ سن کر فوراً اس پر عمل کریں اور ضد و تعصب دل سے نکال کر حق کی طرف رجوع کریں۔

دیکھو اخبار البدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۴ میں۔ ھو ھذا :

جب میں نے دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے اور میرے لئے نشان ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشانوں کے نہیں گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنخضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ فقط غلام احمد

حکیم نورالدین صاحب کی خدمت میں چند سوال :

۱۔ درحقیقت مرزا صاحب کے تین لاکھ سے زیادہ مریدوں کی فہرست آپ نام بنام پیش کر سکتے ہیں؟

۲۔ تین لاکھ نشانات کی بجائے آپ ایک لاکھ نشان کی فہرست دکھا سکتے ہیں (ہم تو ایک پر بھی قناعت کر سکتے ہیں کوئی دکھاوے بھی۔ اڈیٹر اہل حدیث)

۳۔ میں آپ سے حلفاً دریافت کرتا ہوں کہ عیسی پرستی کا ستون مرزا صاحب کی زندگی میں ٹوٹ گیا اور بجائے تثلیث کے توحید پھیل گئی؟

۴۔ علت غائی ظہور میں آ گئی؟

۵۔ جو کام مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا وہ مرزا صاحب کر گئے۔

۶۔ کیا مرزا صاحب کا یہ تحریر کرنا کہ اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں میں جھوٹا ہوں، سچ ہے؟ (بے شک سچ ہے۔اڈیٹر اہل حدیث)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۰۸ء ص ۴۔۵)

ڈاکٹر عبدالحکیم اور مرزا قادیان

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے اخبار الحکم کا اڈیٹر ابو الحکم ۱۴ جون ۱۹۰۸ء کے پرچے میں لکھتا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی پیش گوئی ۴۔ اگست کو مرنے والی کی تکذیب چونکہ پیسہ اخبار اور اہل حدیث ... نے کر دی ہے اس لئے یہ دونوں جھوٹے ہیں، پس پہلے وہ آپس میں فیصلہ کریں۔ مگر اسے معلوم نہیں کہ ہماری کوئی نزاع ہی نہیں جس کا ہم فیصلہ کریں ہم دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے متعلق مرزا کا الہام تھا کہ ڈاکٹر صاحب مرزا کی زندگی میں ضرور مریں گے، اور میری نسبت تو یہاں تک تھا کہ میری (یعنی مرزا قادیانی کی) زندگی میں ثناء اللہ کو طاعون و ہیضہ وغیرہ نہ ہوا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ پس ہم دونوں ان دونوں پیش گوئیوں کے مطابق مرزا کو جھوٹا کہہ کر اس کی دجالی ذریت کا سر کچلنے پر متفق ہیں باقی رہی ڈاکٹر صاحب کی ۴۔ اگست والی پیش گوئی وہ اگر نہ ہوئی تو اس پر کوئی امر موقوف ہی نہیں جب کہ دجال اکبر کا اپنا منہ مانگا فیصلہ موجود ہے تو کسی اور کی کیا ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

دجاجلہ کی تحریرات ختم ہونے پر سب کا ایک ساتھ جواب دیا جائے گا۔ پس وہ جو کچھ کہنا چاہتے ہیں کہہ لیں۔ اتنا یاد رکھیں کہ دجال اکبر سے زیادہ نہ کہہ سکیں گے۔

اطلاع: ڈاکٹر صاحب کی تصحیح الہام آئندہ ہفتہ درج ہوگی انشاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۰۸ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی جواب دے

اخبار وطن میں ایک چٹھی چھپی ہے جو درج ذیل ہے:

ایک احمدی کا لطیف خط بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اخبار وطن لاہور۔ تسلیم۔
بعض مخالفین جماعت احمدیہ اپنی کوتاہ نظری سے یہ اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود مہدی معہود کی بہت سی پیش گوئیاں پوری ہونے سے رہ گئیں مگر یہ صرف جماعت احمدیہ کے نور ایمان کے امتحان کے لئے ایسا ہوا ہے کہ بعض پیش گوئیاں پوری نہیں ہوئیں اور اب حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ سے پوری ہوں گی مثلاً منارہ کی تعمیر براہین احمدیہ کی تکمیل وغیرہ وغیرہ۔ البتہ دو تین پیش گوئیوں کے پورا ہونت سے بحسب ظاہر کسی قدر اشکال معلوم ہوتا ہے منجملہ اس کے زلزلۃ الساعہ کی پیش گوئی ہے مگر ان معترضین کم فہم کو سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت اقدس کا درحقیقت انتقال نہیں ہوا اور جب یہ زلزلہ آئے گا جس کی خبر دی گئی ہے تو قبر شریف میں حضرت اقدس کو اس کا کامل احساس ہوگا۔ دوسری اہم پیش گوئی مرزا احمد بیگ کی بیٹی کے نکاح کے متعلق ہے اور غالباً یہ پیش گوئی بھی اس طرح پوری ہو جائے گی کہ حضرت حکیم الملہ خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین اس سے نکاح فرمائیں گے اور بمجوائے احکام سنت حضرت ام المومنین بعد انقضائے مدت عدت حضرت حکیم الملۃ خلیفۃ المسیح کے نکاح میں آ جائیں گی اور غلام حلیم ان کے بطن سے پیدا ہوگا۔ اس طریق پر انشاء اللہ یہ پیش گوئی بھی پوری ہو کر رہے گی پھر مخالفین جو خدا کی باتوں سے ٹھٹھا اور تمسخر کرتے ہیں پشیمان اور نادم ہوں گے اور ان کو خدا کی قدرت کا دوسرا ہاتھ نظر آئے گا جس کی بابت حضرت مسیح موعود نے الوصیت میں مفصل ذکر کیا ہے۔

عبداللہ احمدی از پٹیالہ دروازہ شیرانوالہ

اڈیٹر اہل حدیث: خلیفہ صاحب قادیانی سے استفسار ہے کہ کیا یہ تجویز صحیح ہے یعنی واقعی ایسا کرنے کا آپ لوگوں کا ارادہ ہے امید ہے کہ بہت جلد جواب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع دیں گے

(اہل حدیث ۲۶ جون ۱۹۰۸ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۲۶ھ۔ص ۹)

ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کی تصحیح

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:
ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی اپنے الہام متعلقہ موت مرزا غلام احمد قادیانی، مورخہ ۴۔ اگست والے کی تصحیح لکھتے ہیں:

ایک غلطی کی اصلاح

بخدمت مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔
۱۶ فروری ۱۹۰۸ء کو جو مجھے الہام ہوا تھا اسکے الفاظ یہ تھے۔ ۲۱ ساون ۱۹۶۵ (۴۔ اگست) تک مرزا ہلاک ہو جائے گا۔

اسی طرح پر یہ الہام موٹی قلم سے میرے رجسٹر الہامات میں درج ہے۔ اور اسی طرح پر ان تمام رسائل پر قلمی لکھوایا گیا جو ۱۶ فروری کے بعد مختلف شہروں میں بھیجے گئے۔ چنانچہ جو رسائل شروع مئی میں دوبارہ بخدمت مولوی نورالدین صاحب و مرزا صاحب و یعقوب علی تراب و حکیم فضل دین صاحبان بھیجے گئے تھے ان پر بھی اسی طرح درج ہے۔ ۲۰ رسائل مارچ میں بخدمت عبدالغنی صاحب ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور بھیجے گئے تھے ان پر بھی یہی درج ہے ایک اور الہام تھا جس کے الفاظ یہ تھے:

مرزا...کو مرض مہلک میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو جائے گا۔،

اس میں جو تاریخ تھی وہ یاد نہیں رہی تھی اس لئے یہ درج رجسٹر بھی نہیں کیا گیا تھا۔ جب ۸ مئی کے اخبارات کے نام میں نے خط لکھے اس وقت رجسٹر الہامات میرے پاس نہ تھا، زبانی یادداشت کی بنا پر لکھنے سے یہ غلطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگئی کہ ۱۶ فروری والا اور بعد کا الہام خلط ملک ہو گئے، اور ۲۱ ساون الہام میں بجائے، تک کے، کو، ہوگیا و الله علی مانقول شہید و السلام
عبدالحکیم خان۔ ایم بی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اور کوئی شخص اس تصحیح کو مانے یا نہ مانے، اس کا تو اختیار ہے۔ مگر دجالی ذریت اگر اس سے انکار کرے گی تو کافر ہو جائے گی کیونکہ دجال اکبر (مرزا قایانی) نے خود آپ کے الہام کو یوں لکھا ہے:

ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام ونشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ جس کا دعوی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا، اور یہ اس کی سچائی کے لئے نشان ہوگا...

اس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اسکو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہونگا۔

سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔

(چشمہ معرفت مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۳۲۱۔۳۲۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کہاں ہے دجال کی جوتیوں کا غلام اڈیٹر بدر جو ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو اس تصحیح کرنے پر کانا دجال کہتا تھا (بدر۔۱۱ جون)۔ کیا اب وہ اپنے آقا اور اپنے مولا پیرو مرشد نبی بلکہ متنبّی کو بھی ڈاکٹر کے الہام میں، تک، لکھنے پر وہی الفاظ لکھے گا یا نہیں (ایسے انصاف کی امید نہیں)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ جلد ۵ نمبر ۳۵۔ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی پارٹی کی بدزبانی

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ کے اخبار اہل حدیث کے نائب اڈیٹر جناب منشی علم الدین صاحب لکھتے ہیں:

آج کل جب کہ مرزا جی اپنے ہی فیصلہ کی رو سے مرکر جھوٹے ثابت ہو چکے ہیں، اس وقت مرزائی جماعت میں عجیب کھلبلی مچ رہی ہے۔ وہ اہل حدیث کی تحریروں کا کافی جواب دینے کی سکت اور طاقت نہیں رکھتے، اس لئے بدگوئی اور گندی گالیوں تک پہنچ رہے ہیں اور بدزبانی سے اپنی اصلیت کا اظہار کر رہے ہیں۔ وہ پہلے ہی کریلے تھے، اب مرزا جی کی موت سے نیم چڑھے ہو گئے ہیں:

یکے بود مجنون دگر سنگ گزید

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی اخباروں کا منشاء ایسا کرنے سے یہ ہے کہ ہم بھی ان کی طرح گالی گلوچ پر اتر آئیں اور بحث کا اصلی پہلو مرزا جی کا فیصلہ نظر انداز ہو جائے۔ مگر ہم ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔ مرزائیوں کی یہ حالت صاف بتلا رہی ہے کہ ان کے پاس اب کوئی دلیل نہیں۔ اور یہ لوگ بے بس ہو کر بدزبانی کر کے حیلہ حوالہ بنا رہے ہیں کیوں نہ ہو:

چو حجت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

مرزائی پارٹی کے لیڈرو! یاد رکھو اگر تم اپنے پیر و مرشد کی اندھی تقلید کرتے ہوئے بدزبانی ہی سے کام لو گے، اور ایسی حرکات ناشائستہ سے باز نہ آؤ گے، تو ہم ایسا ہرگز نہ کریں گے۔ گو اینٹ کا جواب پتھر ہی ہوتا ہے مگر اخبار اہل حدیث امرتسر خدا کے فضل و کرم سے ایسے اوچھے پن کو اپنے لئے زیبا نہیں سمجھتا، اور نہیں چاہتا کہ ایسے فرومایہ پرچوں کے مقابلہ پر اپنا متین شیوہ بدل دے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشنام اگر دہد خسیسے چارہ نبود بجز شنیدن
گر پائے کسے سگے گزیدہ باسگ نتواں عوض گزیدن

کرشن پینتھی اخبارات اس بیہودہ طریق سے اہل حدیث پر ہرگز فتح نہیں پا سکتے ،اور نہ ہی ہمیں انکی ان حرکات مذبوحی پر رنجیدہ ہونا چاہیے کیونکہ دانا ؤں کا مجرب قول ہے

گر ہنر مند ز اوباش جفائے بیند
تا دل، خویش نیازارد درہم نشود
سنگِ بد گوہر اگر کاسہء زرین شکند
قیمت سنگ نے فزائد و زر کم نشود

ناظرین بات یہ ہے کہ جب سے مرزا جی نے اپنا آخری فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں شائع کیا تو ہم نے بھی اسے بتمام وکمال ۲۶۔اپریل (۱۹۰۷ء) کے اہل حدیث میں نقل کر دیا۔مرزا جی نے اس فیصلے میں یہ الفاظ لکھے تھے کہ:

اگر میں (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (یعنی ثناء اللہ امرتسری) اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی ۔

(مرزا صاحب قادیانی کی یہ بات) چونکہ قرآن مجید کے بالکل خلاف تھی اس لئے خاکسار (منشی علم دین) نے اس پر اسی جگہ حاشیہ میں یہ لکھا کہ:

آپ اس دعوی میں قرآن شریف کے صریح خلاف کہہ رہے ہیں قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے سنو!

من کان فی الضلا لة فلیمدد له الر حمن مدا ۔(پ۱۶ع۸)

اور انما نملی لهم لیزدا دوا اثماً۔(پ۴ع۹)

اور و یمد هم فی طغیا نهم یعمهو ن (البقرة: ۱۵)

وغیرہ آیات تمہارے اس دجل کی تکذیب کرتی ہیں ۔اور سنو!

بل متعنا هؤلا ء و آ با ء هم حتی طا ل علیهم العمر (پ۱۷ع۴)

جن کے صاف یہی معنی ہیں کہ خدا تعالی جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تا کہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کرلیں پھر تم کیسے من گھڑت اصول بتلاتے ہو کہ ایسے لوگوں کو بہت عمر نہیں ملتی کیوں نہ ہو دعوی تو مسیح کرشن اور محمد بلکہ خدائی کا ہے اور قرآن میں یہ لیاقت ذلك مبلغهم من العلم ۔ نائب اڈیٹر اہل حدیث

آج کل جب کہ مرزا صاحب اسی اپنے تجویز اور تسلیم کردہ فیصلہ کی رو سے مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مرکر اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر گئے تو مرزائی جماعت کو اس حالت میں عجیب دقت پیش آئی ان سے اور تو کوئی جواب بن نہ آیا ان کے اخبار الحکم کے اڈیٹر نے اپنے ۱۴ جون کے پرچہ میں بھجوائے الغريق يتثبت بالحشيش یعنی ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، مولانا صاحب کے جواب میں صرف میرے اسی نوٹ کو پیش کر دیا اور کہہ دیا کہ تمہارا حق نہیں کہ تم مرزا جی کے فیصلے کو پیش کر کے مرزائی سلسلہ کی تکذیب پر شہادت پیش کرو بلکہ تم اپنا نوٹ ملاحظہ کرو تم اپنے نوٹ سے خود ہی جھوٹے ثابت ہو رہے ہو اسکے ساتھ میراسیوں کی طرح بات کو چٹ پٹا کرنے کے لئے کئی ایک گالیاں بھی سنا دیں اور بزعم خود پیچھا چھڑا لیا۔

اے اڈیٹر الحکم ! سن رکھئے کہ تمہاری ان لمبی چوڑی ادھر ادھر کی بے ٹھکانہ باتوں سے کچھ بن نہیں سکتا اور تمہارے یہ ہوائی قلعے تمہیں کسی طرح مخالفوں کی زد سے محفوظ نہیں رکھ سکتے تم لوگ اب چاہتے ہو کہ مرزا جی کا وہ فیصلہ لوگوں کی نظروں سے چھپا دیا جائے مگر وہ پہلے ہی سے طشت از بام ہو چکا ہے اس کا اخفا کسی صورت سے اب ممکن نہیں۔

سنو! ہم نے مرزا جی کے فیصلے پر جو نوٹ لکھا تھا وہ مرزا جی کی اجازت ہی سے لکھا تھا اگر تمہاری نظر اس فیصلے پر آخر تک پڑتی تو تمہیں معلوم ہو جاتا کہ یہ نوٹ اصل فیصلے کے مخالف نہیں اور نہ اصل فیصلے کو مسترد اور منسوخ کرسکتا ہے۔

سنو مرزا جی اس فیصلے کے آخر میں لکھتے ہیں:

بالآخر مولوی ثناء اللہ صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر مذکور ذرا دومنٹ کے لئے اپنی آنکھوں سے تعصب اور ضد کی پٹی اتار کر انصاف کی عینک لگائے اور مرزا جی کے ان آخری الفاظ پر:

جو چاہیں اسکے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے،

نظر ڈالے کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ ان الفاظ میں مرزا جی ہمیں صاف لکھ رہے ہیں کہ مضمون فیصلے کا اپنے اخبار میں درج کرو اور جس طرح سے چاہو تر دیدی نوٹ حاشئے اور متن میں لکھو تمہیں ہر طرح اجازت ہے۔ اور ساتھ ہی یہ کہتے ہیں کہ یہ فیصلہ تمہارے کچھ لکھنے نہ لکھنے سے ہرگز بدل نہیں سکے کیونکہ اب یہ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں جا چکا ہے وہی اس کو عملی طور پر فیصل کرے گا اور سب لوگ دیکھیں گے اور پبلک خود ہی صادق اور کاذب میں رات دن کی طرح تمیز کر لے گی۔ سچے کا صدق سب تسلیم کریں گے اور کاذب علی رؤس ا لا شہاد ذلت کا کفن پہن کر گور نہیں بلکہ قعر دوزخ میں جا گرے گا۔ سو خدا کے فضل و کرم سے اچھا فیصلہ ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب زندہ سلامت ہیں اور مرزا جی چل بسے۔ و هو خير الفاتحين

اڈیٹر صاحب سنئے! ہمارا وہ نوٹ بھی ہر طرح صحیح اور سچا ہے کیونکہ آیات قرآنی اسکی تائید کر رہی ہیں کہ بداعمالوں اور سرکشوں کو زیادہ مہلتیں اور لمبی عمریں دی جاتی ہیں۔ چنانچہ مرزا جی نے بھی اپنی بداعمالی میں بہت دراز عمر حاصل کی جس کا مرزائیوں کو بھی اعتراف ہے۔ مرزا جی ارذل العمر تک پہنچ چکے تھے اس بے چارے کا حافظہ برمحل نہیں رہا تھا، اس کی بات بات میں تخالف پیدا ہو گیا تھا، وہ کئی بیٹوں کا باپ اور پوتوں کا دادا بن چکا تھا۔ اس سے زیادہ عمر اب کیا ہونی تھی۔ وہ قبر میں پاؤں لٹکا چکا تھا۔ اپنی بداعمالیوں اور شرارتوں سے جب وہ باز نہ آیا بلکہ ان میں دن بدن ترقی کرتا گیا، تو خدا نے اپنی قدیمی سنت کے موافق اسے فوراً پکڑ لیا۔ اور مرزا بے خبر تھا کہ فا خذناه بغتة و هم لا يشعرو ن (اعراف:۹۵) خدائی سنت اور قدیمی عادت الٰہی کی خبر نہ ہو، تو گوش ہوش سے سنو! وہ خود فرماتا ہے:

فلما نسوا ما ذكروا به، فتحنا عليهم ابواب كلّ شيء حتّى اذا فرِحوا بما اوتوا اخذ نا هم بغتة فا ذا هم مبلسو ن۔ فقطع دابر القو م الذين ظلموا۔ و الحمد لله رب العا لمين ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الانعام:۴۴۔۴۵)

یعنی جب سرکش اور نادان نافرمان لوگ ہماری نصیحتوں کو فراموش کر دیتے ہیں تو ہم ان پر دنیا کی سب نعمتوں اور ہر طرح کے آرام و آسائش کے دروازے کھول دیتے ہیں حتی کہ جب وہ ان نعمتوں اور آسائشوں میں خوش ہوتے ہیں تو ہم انہیں فی الفور پکڑتے ہیں پس وہ اپنی آرزوؤں اور امنگوں میں ناامید رہ جاتے ہیں۔ بس سرکش اور ظالم لوگوں کا پیچھا اس طرح قطع کیا جاتا ہے اور سب تعریف اللہ رب العالمین ہی کے لئے باقی ہے۔

مرزائیو! بتلاؤ! کیا مرزا جی کا انجام بعینہ اسی طرح نہیں ہوا۔

ہاں یہ آیت مرزا جی پر ہر طرح سے چسپاں ہے۔ اس شخص نے خدا کے احکام کو بھلا دیا اور مسلمانوں میں سے بہت سے لوگوں کو اصل اسلام سے گمراہ کر دیا۔ اس لئے خدا نے اسے دنیا میں فراخی دی۔ اور جب اس پر فراخی اور آسودہ حالی اور گمراہی کی حد ہوگئی تو اچانک اور دفعتاً گیارہ گھنٹے کے اندر اندر مہلک مرض ہیضہ سے ہلاک کر دیا۔ اور یہ اپنی تعمیر منارہ، نکاح آسمانی، ثناء اللہ اور عبدالحکیم پٹیالوی کی وفات، غلام حلیم کی پیدائش وغیرہ سب آرزوؤں میں ناامید اور ناکام رہ کر کوچ کر گیا۔

یہ شخص ساری عمر خدا پر افتراء اور جھوٹ باندھتا رہا اور سب سے بڑا ظلم خدا نے اسی بات کو بتلایا ہے:

و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً اوقال اوحی الیّ و لم یوح الیہ شیء..الآیۃ (الانعام:۹۳)

یعنی اس شریر سے زیادہ ظالم کون ہوسکتا ہے جو نبوت اور رسالت کا جھوٹا دعوی کر کے خدا پر افترا کرے اور کہے کہ میرے پر خدا کی وحی اور الہام ہوتا ہے حالانکہ وحی والہام اس پر کچھ نہ ہوتا ہو۔

جب خدا کی مہلت ایسے ظالم اور مفتری لوگوں کے لئے ختم ہو چکتی ہے تو وہ فی الفور پکڑے جاتے ہیں بات کرنے کا موقع انہیں میسر نہیں آسکتا، کیوں نہ ہو:

تو مشو مغرور بر حکم خدا
دیر گیرد سخت تر گیرد ترا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اڈیٹر مذکور اگر صاحب حیا ہوگا تو آئندہ کو شرم کرے گا اور صادق کاذب کو بصیرت کی نگاہ سے دیکھنے کی کوشش کرے گا۔ مگر ان لوگوں سے ایسی امید رکھنا صحیح نہیں کیونکہ، اگر یہ لوگ شرم کو کام میں لاتے تو اپنے مسیح کی لاش کو دجال کے گدھے پر لاد کر قادیان تک نہ لے جاتے، بلکہ لاہور میں اسے چھوڑ کر اعوذ پڑھتے ہوئے اس کے پاس سے بھاگ جاتے۔

اے بدر کے اڈیٹر! تو تو اپنے آپ کو صادق کہتا ہے پھر کاذب کے کذب ظاہر ہو جانے کے بعد اس کی حمایت میں کیوں سرگرم ہے۔ اور اے صادق کے ہاتھ بٹانے والے اکمل! تو کیوں اپنے کمال پر نازاں ہے جب کہ تجھ میں کامل بننے کا کوئی نشان نہیں۔ کامل اور اکمل تو کجا تجھے اگر ناقص بلکہ انقص کہا جائے تو بجا ہے تو تو بالکل بچوں کی سی بے دلیل باتیں کرتا ہے۔ دعوی کرنا آتا ہے دلیل اور ثبوت دینے سے تجھے کوئی کام نہیں۔ تو ہی مرزا صاحب کے اس بین فیصلہ سے کام لے اور اپنی آخرت کو سنوار۔

مرزائی چوکڑی کے ممبرو! مجھے تمہاری حالت پر سخت تعجب آتا ہے کہ یہی وہ معیار ہے جس پر ساری عمر تمہارے مسیح کو اپنے مخالفوں پر فتح حاصل کرنے کے خواب آتے رہے۔ جب اس کا کوئی مخالف مرجاتا تو جھٹ کہتا کہ اس سے ہمارا مباہلہ تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا۔ خواہ مباہلہ وغیرہ کچھ نہ ہوا ہو، اور بالکل جھوٹ ہی جھوٹ پر اتنی بڑی عمارت کھڑی کی گئی ہو۔ تب بھی تم لوگ اس کے ہم آہنگ ہو کر دنیا پر دوہائی مچادیا کرتے تھے کہ ہمارا مسیح زندہ ہے اور فلاں مخالف مرکر ان کو صادق قرار دے گیا۔ پھر اب جب کہ آخری فیصلہ اور بین فیصلہ مرزا جی اپنے لئے تجویز کر گئے ہیں تو تم کیوں اس پر عمل نہیں کرتے اگر تم ان کی نصیحت بھول گئے ہو تو ہم مکرر سناتے ہیں مرزا جی فرماتے ہیں:

> اور دشمن (ڈاکٹر عبدالحکیم) جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا (قادیانی اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

> اور سنو!

> پس اگر وہ سزا جو انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ (یعنی مولوی ثناء اللہ) پر میری زندگی ہی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

(قادیانی اشتہار آخری فیصلہ۔اپریل ۱۹۰۷ء)

مرزائیو! بتلاؤ! یہ دشمن ڈاکٹر عبدالحکیم نابود ہوا یا مرزا جی خود ہی اصحاب الفیل کی مانند گیارہ گھنٹوں میں دفعتاً تباہ ہوگئے؟ یا مولوی ثناء اللہ پر کوئی مہلک بیماری آئی یا خود مرزا جی ہیضہ میں راتوں رات چل بسے؟ (حکیم الامت کی موجودگی میں؟ ہاں حکیم الامت شائد اس لئے علاج نہ کر سکے کہ وہ تو امت مرزائیہ کے حکیم تھے اور مرزا صاحب، امت نہیں تھے، نبی تھے۔ بہاء) اگر تم لوگوں میں اب بھی کچھ خوف خدا، اور شرم رسول ﷺ ہے تو اس فاسد عقیدہ سے باز آؤ اور مسلمانوں سے علیحدہ ہو کر ڈیڑھ اینٹ کی جدی مسجد نہ بناؤ۔ مرزا جی تو سکرات الموت میں تمہیں یہی وصیت کرتے گئے ہیں کہ: من نکردم شما حذر بکنید۔

فاعتبروا یااولی الابصار۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۔۹)

مرزا جی کی دکانداری اور دنیا پرستی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل جب کہ مرزا جی فوت ہو چکے ہیں اور ان کی جگہ پر حکیم نورالدین صاحب خلیفہ مقرر ہوگئے ہیں ان کے اس تقرر سے مرزائی اخبار بدر، مرزا جی کی سچائی پر استدلال کرتا ہے چنانچہ اس کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

ہمارا مسیح جیسا کہ نادان مخالف سمجھتا ہے اگر دنیا پرست ہوتا اور دنیا کے لئے اس نے یہ دکان نکالی ہوتی تو ضرور اپنا جانشین اپنی اولاد میں سے مقرر کر جاتا (اسے موقع ہی کب ملا، وہ تو ابھی پندرہ بیس سال اور زندہ رہنا چاہتا تھا، لیکن جب خدا کی پکڑ آئی تو اسے کچھ بولنے اور لکھنے کا موقع ہی نہیں ملا، نہ بول سکتا تھا نہ لکھ سکتا تھا، کاغذ بھی منگوایا تھا، لکھنے کی کوشش بھی کی، لیکن قلم گھسٹ گیا اور کچھ بھی لکھا نہ جا سکا۔ بہاء) کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دنیا پرست سے ناممکن ہے کہ وہ اپنی عمر کی کمائی اور محنت کا ثمرہ کسی غیر کے سپرد کر جائے اور یہ تو سب مانتے ہیں کہ آپ اگر ایسا کوئی حکم بلکہ اشارہ تک بھی فرما دیتے تو سب احمدی اس پر عمل کرنا اپنی سعادت دارین سمجھتے

(مرزا قادیانی نے کہا میری شادی محمدی بیگم سے نہ ہو، تو مجھے جھوٹا سمجھنا۔ کیا تم نے ایسا کیا؟

مرزا صاحب قادیانی نے کہا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو مجھے جھوٹا سمجھنا۔ تم نے ایسا کیا؟

مرزا صاحب قادیانی نے عبدالحکیم پٹیالوی کو کہا کہ تم میرے رو برو مرو گے، جب ایسا نہ ہوا تو کیا تم نے مرزا کو جھوٹا سمجھا۔ بہاء) حالانکہ اپنی وصیت لکھی جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے کیا، پس صاف ثابت ہے کہ وہ مبارک خدا کی طرف سے مامور تھا اور دنیا کی ذرہ بھی ہوس اس میں نہ تھی۔

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے نائب اڈیٹر جناب منشی علم الدین صاحب لکھتے ہیں:

ہمارا دعوی ہے کہ مرزا جی پکے دکاندار اور اعلی درجہ کے دنیا پرست تھے۔ ہم بھی اپنے دعوی کا ثبوت اسی طریق پر دیتے ہیں جس طریق پر بدر نے ان کے دین دار ہونے پر دیا ہے۔ یعنی ہم بھی ان کی خلافت ہی کے مسئلہ کو لیتے ہیں اور اسی سے ثابت کرتے ہیں کہ مرزا جی پکے دنیا دار تھے۔ پس ذرا کان لگا کر سنیئے! کہ یہ خلافت مرزا جی کے منشاء سے ہرگز واقع نہیں ہوئی۔ ہم اس دعوی کو انہیں کے رسالہ وصیت ہی سے ثابت کرتے ہیں سنو۔ مرزا جی الوصیت کے صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں:

اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لے لیں۔

اس فقرہ کے حاشیہ پر اس کی وضاحت اور تفسیر یوں بیان فرمائی ہے:

ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے سے ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بنا دے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا، اور اسکے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے ، اور قبل از وقت ممکن نہیں کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھیرے۔ جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔

(قادیانی رسالہ الوصیت۔ص ۶)

پس اڈیٹر بدر ذرا غور سے مرزا جی کی وصیت پڑھے اور سوچے کہ (خدا نے مجھے خبر دی ہے ...مخصوص کرونگا) کے کیا معنی ہیں۔

مرزائیو! مرزا جی کی اصلی وصیت تو یہ تھی جس کو تم لوگوں نے گوز شتر سمجھ کر پس پشت ڈالا اور اس کی پرواہ نہ کر کے حکیم جی کو خلیفہ بنالیا، حالانکہ مرزا جی صاف اور واضح الفاظ میں بتلا رہے ہیں کہ، میرے بعد میری اولاد جانشین ہوگی ،کوئی اور اس بات کا حق دار نہیں۔

بلکہ یہاں تک اس بات کو واضح کر دیا کہ اگر میری اولاد نا لائق اور نا قابل بھی معلوم ہو، تب بھی اس کی جدی وقعت کو، جو آئندہ اس میں ظاہر ہوگی، فراموش نہ کرنا چاہیے کیونکہ ہر ایک نیک آدمی جو بڑے اعلی پایہ کا ہوتا ہے اس پر بھی ایک وقت آیا ہوتا ہے کہ وہ ایک نا قابل ذکر نطفہ کی حالت میں ماں کے پیٹ کے اندر ہوتا ہے۔ پس تم میری اولاد کی اصل حقیقت پر نظر ڈالنا اور اسے میرے بعد جانشین بنالینا۔

پھر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ

ممکن ہے کہ، وہ جانشین اور خلیفہ مقرر ہونے کے وقت معمولی انسان دکھائی دے، یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات (یعنی کم عمری یا کم علمی) کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے، مگر تم نے میری وصیت کو نہ بھولنا اور میری اولاد ہی کو میرا جانشین بنانا اور اسکی اصلی آنے والی عظمت اور وقعت کو ذہن نشین رکھنا۔

یہ ہے مرزا جی کی اصل وصیت جس میں انہوں نے اپنی اولاد کے خلیفہ بنانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق صرف اشارہ سے ہی کام نہیں لیا بلکہ صاف الفاظ میں ہدایت کر دی۔ پس اگر مرزائیوں نے مرزا جی کے بعد ان کی اس واضح وصیت کا خلاف کر کے حکیم جی کو خلیفہ بنا لیا تو اس سے مرزا جی کے دین دار ہونے پر کسی طرح استدلال نہیں ہو سکتا۔ مرزا جی کو اس سے کیا دخل؟ جب کی ان کی وصیت اور روح اس خلافت کی مخالفت میں چلاّ رہی ہے۔

اس کے علاوہ قادیانی مرزا جی کے دنیا پرست اور عبد الدرہم والدینار ہونے کے کئی ثبوت ہمارے پاس موجود ہیں۔ ساری عمر وہ قارون کی طرح دولت سمیٹنے میں لگے رہے۔

سنو! جب مرزا جی مختاری کے امتحان میں فیل ہو گئے اور اس صیغہ میں آپ کامیاب نہ ہو سکے تو دوسرا رنگ بدلا اور سادہ لوح مسلمانوں سے روپیہ بٹورنے کی خاطر مخالفین کے جواب میں ایک کتاب براہین احمدیہ لکھنے کا اشتہار دیا، اور دعوی کیا کہ میں اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل قرآن مجید ہی سے نکال کر اس کتاب میں لکھونگا۔ بہت سے نیک دل اور سادہ لوح مسلمان ان کی چال میں آ گئے۔ چنانچہ مرزا جی نے ان بیچاروں سے ہزاروں روپئے دم دے کر لے لئے، مگر حقانیت اسلام کے لئے تین سو چھوڑ تین دلائل بھی حسب وعدہ پیش نہ کر سکے، نہ کتاب مذکور کو اختتام تک پہنچا سکے۔ بلکہ اس کی ایک آدھ جلد برائے نام لکھی جس میں اپنے واہی تباہی الہام بھر دیئے اور اپنی نبوت کی بنا قائم کر کے اسے ڈبل الہامی تھیلہ بنا کر پیش کر دیا، مگر ایفائے وعدہ نہ کر سکے اور سب روپیہ بلا ڈکار ہضم کر گئے۔

اس سے بعد رسالہ سراج منیر کے نام سے مسلمانان پٹیالہ وغیرہ کا چودہ سو روپیہ کھا گئے۔

پھر حضرت مسیح کی سیاحت کے واقعات کی تحقیق کے لئے بہانہ کر کے بہت سا چندہ ہڑپ کر گئے۔

پھر منارۃ المسیح کے چندہ کے لئے اشتہار دے کر دس ہزار روپیہ مریدوں سے طلب کیا اور منارہ بنانے کی بجائے وہ سب روپیہ اپنے ہی عیشوں میں صرف کر لیا اور منارہ چھوڑ بالشت بھر برجی بھی نہ بنائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لنگر خانہ کا بہانہ کر کے جو اشتہار دیا اس میں صاف اور بتصریح لکھ دیا کہ ہر ایک مرید کو کچھ نہ کچھ چندہ دینا ضروری ہے۔ جو نہ دے گا تین ماہ کے بعد اس کا نام رجسٹر مریدوں سے خارج کر دیا جائے گا (اس کا مطلب ہے کہ رجسٹر موجود تھا جس میں مریدوں کے نام لکھے جاتے تھے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ اس رجسٹر کا چہرہ کرایا جائے۔ اور اس رجسٹر میں تین لاکھ یا چار لاکھ مریدوں کے نام لکھے ہونا دکھایا جائے۔ بہاء)۔

بدر کا اکمل ہمیں بتلا وے کہ کیا سچے نبیوں کا یہی طریقہ چلا آیا ہے کسی نبی نے اپنی امت سے یوں زور دے کر طوعاً کرہاً چندہ وصول کیا اور کسی رسول نے اپنا پیٹ پالنے کی خاطر اپنی امت سے جبراً مال مانگا۔ اور اگر کوئی اپنی مفلسی کے باعث نہ دے سکا تو اسے اپنی جماعت سے نکال دیا؟ سچے نبیوں کو تو اس کے خلاف وحی اور الہام ہوتے تھے۔ یاد نہ ہو تو سنو سچے نبیوں سے سوال ہوتا ہے:

ام تسئلهم اجراً فهم من مغرمٍ مثقلو ن (طور:۴۰)

کیا تم تبلیغ احکام پر لوگوں سے کچھ اجرت طلب کرتے ہو جس کے باعث ان پر اس چٹی کا بوجھ بھاری ہو رہا ہے؟

آنحضرتﷺ فرماتے ہیں کہ ما اسئلكم عليه من اجر میں تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگتا

حضرت نوحؑ جو اپنی قوم کی ہدایت کے لئے نوسو پچاس برس تک کوشش کرتے رہے، انہوں نے اپنی قوم اور امت پر کچھ بوجھ نہ ڈالا بلکہ یہی فرماتے رہے کہ:

فان تو ليتم فما سألتكم من اجر ۔ انّ اجر ى ا لّا على الله ۔(یونس:۷۲)

حضرت ہودؑ نے بھی اپنی قوم عاد کو یہی فرمایا کہ:

يا قو م لا اسئلكم عليه ا جراً ۔ ان اجر ى الّا على الذى فطر نى افلا تعقلو ن (هود : ٥١)

حضرت صالح نے اپنی قوم ثمود کو اور حضرت شعیب نے ایکہ والوں کو... اور حضرت لوط وغیرہ سب سچے رسولوں نے اپنی اپنی قوموں سے یہی کہا تھا

لا اسئلكم عليه من ا جرٍ ۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اجری الّا علی اللہ۔

بتاؤ مرزا جی کو کبھی ایسا الہام ہوا، یا کسی وقت ان کے منہ سے ایسے الفاظ نکلے جوان کے دنیا سے بے رغبت ہونے پر دلالت کرتے ہوں؟

نہیں، بلکہ وہ آخری وصیت میں مرتے مرتے بھی غریب مریدوں کو قادیانی مقبرے میں دفن ہونے سے بہشت کا لالچ اور دھوکہ دے کران کی جائدادیں ہضم کرنے اوران کے گھر بار لوٹنے، ان کے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کراپنی اولاد کا پیٹ بھرنے کے لئے خوب ہی بندوبست کر گئے۔ کیا یہ اللہ والوں اور مقربان خدا خصوصاً نبیوں اور رسولوں کا کام ہے؟ ہرگز نہیں۔ سچے نبیوں کے مرنے کے بعد تو ان کی جائداداور ورثہ سے ان کی اولاد بھی محروم رہا کرتی ہے وہ اپنے آخری دم میں یہ وصیت کیا کرتے ہیں کہ

نحن معاشر الانبیاء لانورث ما ترکنا صدقة

یعنی ہماری اولاد کو ہمارا ورثہ تقسیم نہیں ہوا کرتا بلکہ جو کچھ ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ اورخیرات میں دے دیا جاتا ہے۔

اگر مرزا جی سچے نبی تھے تو اپنے وصیت نامہ میں یہ وصیت اپنی اولاد کے لئے کیوں نہ کر جاتے۔

سنو! مرزا جی اعلی درجے کے دنیاپرست اور تمام جہان کی دولت سمیٹ کر اپنی اولاد کے لئے اکٹھا اور جمع کرنے کی فکر میں ہردم لگے رہتے تھے یہی وجہ تھی کہ اپنی لڑکی مبارکہ بیگم کا نکاح بھی مالیرکوٹلہ کے ایک رئیس محمد علی خان سے کر دیا اور چھپن ہزار مہر مقرر کرا کے اس کی ساری جائداد پر پانی پھیر دیا۔اور جو باقی رہا وہ بھی شاید بہشتی مقبرہ کی وصیت کے بہانہ سے ضبط کرلیا، جس کی وجہ سے اس کی پہلی اولاد کو ساری عمر روزے رکھنے نصیب ہوں گے۔

مرزائیو! بتلاؤ یہی معیار ہے تمہارے نبی کی نبوت کے سچے ہونے کا، اسی لئے تم لوگ منہ پھاڑ پھاڑ کر کہا کرتے ہو کہ مرزا جی کے دعاوی کو منہاج نبوت پر پرکھنا چاہیے؟ کیا مرزا جی کے یہ کارنامے کسی سچے نبی کے کاموں سے کچھ بھی مماثلت اور مشابہت رکھتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی نسبت ایسا کوئی لفظ کسی واقف کی زبان سے ہرگز نہیں نکل سکتا جو ان کی بے رغبتی اور زہد یا خدا ترس ہونے پر دلالت کرے۔ جو شخص مرزا جی کی ہسٹری (سوانح عمری) سے واقف ہوگا وہ ضرور ہی انہیں کذاب مفتری غدار اور قارون ثانی کہے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ ج ۵ نمبر ۳۶۔ ص ۳۔۵)

خلیفہ مرزا سے سوال

کیا فرماتے ہیں احمدی جماعت والے کہ جب مرزا صاحب مدعی نبوت تھے حسب الارشاد مخبر صادق محمد رسول اللہ ﷺ ماقبض الله نبياً الّا فی المو ضع الذی يحب ان يد فن فيه (مشکوۃ از ترمذی) یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا نہیں قبض کی اللہ نے روح کسی پیغمبر کی مگر اس جگہ کہ چاہتا ہے اللہ یہ کہ دفن کیا جاوے وہ پیغمبر اس میں۔ جس جگہ (لاہور) آنجہانی ہوئے اسی جگہ نہ دفنائے گئے۔ بينوا و تو جروا۔ سائل: ابو المنظور محمد عبد الحق نزیل سرہند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۶)

جماعت اہل حدیث کو ایک سخت صدمہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

گذشتہ اخبار طیار ہو چکنے کے بعد دہلی سے خطوط آئے کہ حضرت مولانا و بالفضل اولانا جناب مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی مقیم دہلی ۳۰ جمادی الاول کو طاعون سے شہید ہوگئے۔ انا لله و انا اليه را جعو ن

مولانا ممدوح جیسے جامع عالم کا اٹھ جانا قوم کے لئے کوئی ایسا صدمہ نہیں کہ اس کا عوض ہو سکے اخبار گذشتہ چونکہ تیار ہو چکا تھا اس لئے خاکسار نے ارکان اہل حدیث کانفرنس کو بذریعہ خطوط کے مولانا کے انتقال کی خبر بتلا کر جنازہ غائب کی درخواست کی امرتسر میں متعدد جگہ جنازہ پڑھا گیا۔ ناظرین اخبار سے التماس ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اپنے علاقہ میں جنازہ غائب پڑھ کر مرحوم کے لئے دعا خیر کریں۔

مرحوم، حضرت شیخ الکل مولانا سید نذیر حسین صاحب مرحوم کے ارشد تلامذہ میں سے تھے جناب نواب صدیق حسن صاحب مرحوم کے اعلیٰ مصاحب رہے تھے۔ سرکار بھوپال میں بہت بڑی عزت رکھتے تھے۔ ہفتہ میں دو دفعہ سرکار عالیہ بھوپال کو وعظ فرمایا کرتے تھے۔

عرصہ مدید ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی جن دنوں دہلی بغرض تبلیغ اور برائے مناظرہ محدث دہلوی گئے تھے تو حضرت ممدوح بھی بھوپال سے مناظرہ کے لئے طلب ہوئے تھے وہ مباحثہ مولانا چھپ چکا ہے۔ مرزا صاحب کا حیات مسیح کے مسئلہ میں ایسا ناطقہ بند کیا تھا کہ مرزا صاحب کو بجز بھاگنے کے کچھ سوجھی نہ تھی۔

آپ نرے حدیث محدث نہ تھے بلکہ معقول و منقول کے جامع علماء میں آپ فرد اعظم تھے۔ خدا بخشے بہت ہی خوبیاں تھیں مرنے والے میں۔

افسوس کہ جو کوئی اہل کمال اٹھ جاتا ہے اس کا جانشین نہیں ملتا آپ کی عمر غالباً ۷۰۔۸۰؟ سال کے درمیان ہوگی مگر اولاد ہو کر بھی جانشین کوئی نہیں ... انا للہ۔

شکر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے بعد آپ کا انتقال ہوا ورنہ خدا جانے ان کی موت کو بھی مرزا صاحب کسی مباہلہ کا اثر بتلاتے۔ اللھم اغفر له و ارحمه

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۹)

مرزا قادیانی کا پیغام صلح یا اعلان جنگ

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے ایک مضمون تیار کیا تھا جس کو وہ عام مجمع میں سنانا چاہتے تھے، مگر خدا کی شان ان کی دعا قبول ہوئی کہ وہ حسب دعائے خود مجھ سے پہلے مر گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا ہمیں بھی افسوس ہونا چاہیے۔ وہی مضمون پیغام صلح کے نام سے ۲۱ جون (۱۹۰۸ء) کو بمقام ہزار ہا مخالفین وموافقین کے سامنے پڑھا گیا۔ ہم نے اس مضمون مطبوعہ کو دیکھا ہے۔ ہم منتظر تھے کہ دیگر ہم عصر اس کے متعلق کیا لکھتے ہیں، لیکن آخر میں معلوم ہوا کہ ہمعصروں نے بجز ایک معمولی خبر لکھ دینے کے باقی حصہ اہل حدیث کے لئے چھوڑ دیا ہے کیوں نہ ہو:

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

مرزائی پیغام کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ ہندوؤں اور آریوں کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ تم ہمارے نبی کو اور مجھ کو مان لو، اور ہم تمام مسلمان خصوصاً مرزائی تمہارے اوتاروں اور ویدوں کو الہامی اور خدا کا کلام مان لیتے ہیں۔ پس تمہاری ہماری صلح ہوجائے گی۔ چنانچہ ایک مقام پر آپ (مرزا قادیانی) کے الفاظ یہ ہیں:

> اے مسلمانو! جب کہ ہندو صاحبان تمہیں بوجہ اختلاف مذہب کے ایک غیر قوم جانتے ہیں، اور تم بھی اس وجہ سے ان کو ایک غیر قوم خیال کرتے ہو، پس جب تک اس سبب کا ازالہ نہ ہوگا کیونکر تم میں اور ان میں ایک سچی صفائی پیدا ہوسکتی ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ منافقانہ طور پر باہم چند روز کے لئے میل جول بھی ہوجائے مگر وہ دلی صفائی جس کو درحقیقت صفائی کہنا چاہیے، صرف اسی حالت میں پیدا ہوگی جب کہ آپ لوگ ویدا اور وید کے رشیوں کو سچے دل سے خدا کی طرف سے قبول کرلو گے، اور ایسا ہی ہندو لوگ بھی اپنے بخل کو دور کر کے ہمارے نبی ﷺ کی نبوت کی تصدیق کریں گے۔

(پیغام صلح۔ از مرزا قادیانی۔ ص ۲۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ سودا تو بہت سستا ہے مگر ہم کہتے ہیں کہ اس پیغام صلح میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے (مرزائی دوست معاف فرماویں) اپنی دجالیت کا پورا ثبوت دیا ہے۔ اس پیغام میں آپ نے شریعت اسلام کی مخالفت کے علاوہ اپنی سابقہ تحریرات کے بھی خلاف کیا ہے۔ بلکہ بغور دیکھیں تو عقل ودانش کی بھی پرواہ نہیں کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ہم اس بات کا ثبوت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی سابقہ تحریروں کے خلاف کیسے کیا ہے۔ آپ اپنی مایہ ناز کتاب (جس کو آپ کے خلیفہ نور الدین بڑے فخر سے آریوں کے مقابلہ کی تصنیف کہتے ہیں) شحنہ حق میں ویدوں کی نسبت اظہار رائے یوں کرتے ہیں:

وید صرف اس زمانہ کے موٹے اور پست خیالات ہیں کہ جب آریوں میں مخلوق اور خالق میں تمیز کرنے کا مادہ پیدا نہیں ہوا تھا۔ اور عناصر اور اجرام سماوی کو خدا تعالیٰ کی جگہ دی گئی تھی۔ چنانچہ رگ وید کے شاعروں کے وہ سب پر جوش شعر جن میں اندر و اگنی وغیرہ سے بہت سی گوئیں اور گھوڑے اور لوٹ کا مال مانگا گیا اس بیان پر شاہد ہیں۔ (شحنہ حق مصنفہ قادیانی۔ ص ۱۱)

شاید کوئی مرزا جی کا مرید یہ کہے کہ یہ رسالہ بہت پرانی تصنیفات سے ہے ممکن ہے اس زمانہ میں مرزا صاحب کا یہی خیال ہو مگر بعد کی تحقیقات سے ثابت ہوا کہ ویدوں کو جتنا برا جانا گیا تھا وہ دراصل اس برائی کے مستوجب نہیں، بعد کا کلام صحیح ہے، تو ایسے دور اندیش حضرات کیلئے ہم مرزا صاحب کے اسی پیغام صلح میں ایک مقام دکھاتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب آج تک اسی .. پر مصر ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اگر آج وہی ہندو کلمہ لا الہ الّا اللہ محمد رسول اللہ پڑھ کر مسلمانوں سے آکر بغل گیر ہو جائیں یا مسلمان ہی ہندو بن کر اگنی وایو وغیرہ کی پرستش وید کے حکم کے موافق شروع کر دیں، اور اسلام کو الوداع کہہ دیں تو جن تنازعات کا نام اب پولٹیکل رکھتے ہیں وہ ایک دم میں ایسے معدوم ہو جائیں گے کہ گویا کبھی نہ تھے۔ (پیغام صلح ص ۱۸)

لطف یہ ہے کہ سابقہ حوالہ کے ساتھ پہلے ہی صفحہ پر یہ تحریر ملتی ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی نے ویدوں کو اگنی وایو پرستی کا راہ نما کہہ کر مشرکانہ تعلیم کا معلم بتلایا ہے پھر اسی وید کو مسلمانوں کے لئے قابل تسلیم بتلا کر مصالحت کی بنا قرار دیتے ہیں (واہ سبحان اللہ)

مرزائیو! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی زندہ ہوتے تو ہم ان سے بہت کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھتے۔آہ افسوس آج ہمارا مخاطب ہم سے دور ہے، اس لئے ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہی تمہارے ہادی پیغمبر، ابن اللہ، مسیح اور مہدی کی ہدایت ہے کہ جس کتاب کو خود ہی مشرکانہ تعلیم کا معلم کہتا ہے اسی کو تم سے منواتا ہے؟ (معاف کیجئے) تف ہے ایسی مسیحائی پر اور حیف ہے ایسی مہدویت پر۔ مسیحائی اور مہدویت تو بڑی بات ہے ایک ادنی مصنف کی شان سے بھی بعید ہے کہ اپنی کہی ہوئی بات کے خلاف ایسی جلدی دوسری بات کہدے کہ پہلی بات لکھنے والے قلم کی سیاہی بھی ہنوز خشک نہ ہوئی ہو۔اسی قرآن شریف میں ایسی اختلاف بیانی کو اس امر کی دلیل گردانا ہے کہ اس کا قائل خدا کے بلانے سے نہیں بولتا۔

دوسری بات کا ثبوت کہ مرزا صاحب کا یہ پیغام شریعت اسلامی کے بھی خلاف ہے، یہ ہے کہ قرآن مجید نے گو یہ کہا ہے کہ ہر ایک قوم میں خدا کی طرف سے سمجھانے والے آتے رہے، مگر ہندوستان کی کسی کتاب یا کسی ملہم کا نام نہیں بتلایا۔ پس یہ مجمل بات تو ٹھیک ہے کہ ایسے وسیع ملک میں بھی ضرور خدا کی طرف سے کوئی ڈرانے والا سمجھانے والا آیا ہوگا، مگر ان کی اور ان کی کتاب کی تعیین ثابت نہیں۔اسی لئے آج سے پہلے جن بزرگوں نے ہندوستان میں کتاب اور ملہموں کے آنے کی بابت اظہار رائے کیا ہے، انہوں نے کتاب کا نام اور ملہم کا نام نہیں بتلایا۔ چنانچہ سید الطائفہ حضرت مجدد الف ثانی ، مرزا جان جاناں ، مولوی شیخ عبید اللہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے بھی اپنی اپنی تحریرات میں یہ لکھا ہے کہ ہندوستان میں الہامی کتاب اور ملہم ہوئے ہیں مگر تعیین ان کی نہیں کر سکے کیونکہ شریعت میں تعیین نہیں آئی تھی۔ مرزا صاحب چونکہ خود ملہم تھے اس لئے ہم ان کے الہام کی تو نہیں کہتے، البتہ شریعت اسلام کی سناتے ہیں کہ ہندوستان کی کسی الہامی کتاب اور الہامی شخص کی تعیین قرآن و حدیث میں نہیں آئی۔لہذا مرزا صاحب کی یہ تعلیم کہ وید الہامی ہیں اور کرشن جی نبی تھے ،قرآن شریف ہم کو اس کی ہدایت نہیں کرتا۔

ایک اور طرح سے بھی مخالف ہے کہ قرآن شریف نے غیر قوموں سے مصالحت کرنے کے لئے یہ شرط ہرگز نہیں لگائی کہ وہ ہماری کتاب اور ہمارے نبی کو مان لیں گے تو مصالحت ہوگی ورنہ نہیں ، نہ ایسا کبھی ہوا، نہ کسی اسلامی تاریخ سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتراء کا نشان ملتا ہے۔ ہاں عیسائیوں اور آریوں کا یہ ایک پرانا الزام ہے کہ اسلام ایمان بالجبر کی تعلیم دیتا ہے جس کو مرزا صاحب نے اور تقویت دی۔

ہم حیران ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دماغ میں خلل تھا یا وہ اپنے دام افتادوں کو احمق جانتا تھا۔ اس سے بڑھ کر تعجب ہے کہ حکیم نورالدین راس المجانین اسی کتاب کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

میں حضرت امام مسیح موعود و مہدی معہود کے خلاف ذرہ بھر کو بھی ہلاکت کا باعث اعتقاد رکھتا ہوں۔

ناظرین! یہ ہیں پاگل پارٹی کی باتیں جن کو حکیم امت اور بہت بڑے عالم فاضل کہا جاتا ہے جو خود ہی اپنے دعوی علم میں اس قدر تکبر رکھتا ہے کہ اپنے مخالفوں کو نادان اور متکبر کے سوا کوئی لفظ بولنا پسند نہیں کرتا۔ ہم نے جہاں تک آپ کی تحریرات متعلقہ مشن مرزا دیکھی ہیں وہ سب کی سب اسی پاگلانہ بکواس کے ذیل میں آتی ہیں کیونکر نہ ہو آخر مرید کس کے ہیں: گرو جنہاں دے ٹپڑیں چیلے جان ٹڑپ ٹڑپ

کفار کے ساتھ مصالحت بغیر کسی شرط کے جائز رکھی گئی ہے غور سے سنو:

و ان جنحوا للسلم فاجنح لها و توکل علی الله (الانفال: ٦١)

(اگر مخالف صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی منظور کرو اور اللہ پر بھروسہ کرو)

اس مصالحت میں یہ بھی نہیں کہ مذہبی مناظرہ نہ کریں، بے شک کریں لیکن اپنے شبہات کو شائستگی سے پیش کریں، نہ کہ دل آزاری سے۔ پس لعن طعن اور دل آزاری کے چھوڑنے پر مصالحت کلی ہے۔ اس میں یہ شرط نہیں کہ ہم ان کی کتاب کو مانیں، یا وہ ہمارے نبی پر ایمان لاویں۔ افسوس کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کو خلافت راشدہ کی تاریخ بھی معلوم نہیں، یا اپنے الہاموں کے مقابلہ پر اس سب کو فضول اور غلط جانتے ہیں۔

اب ایک اور طرح سے ثابت کرتے ہیں کہ یہ لیکچر پیغام صلح نہیں بلکہ اعلان جنگ ہے۔ لیکچر کے مرتب نے جو ایک گریجوایٹ وکیل ہیں اور اپنے دماغ میں بہت کچھ بو رکھتے ہیں، مرزا جی کے مشیر قانونی اور فدائی ہیں۔ دیباچہ میں لکھا ہے کہ:

(یہ نسخہ پیغام صلح) ایک ایسے حقیقی طبیب کا تجویز کردہ ہے جسے خدا تعالیٰ نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک میں امن وآشتی کے پھیلانے کے لئے بھیجا۔ جو صلح کا مشن لے کر دنیا میں آیا، اور جو اپنی مدت العمر میں جہادی جنگوں کی بیخ کنی کر کے اپنے آخری ایام میں مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ اس پیغام صلح کے ذریعہ کر گیا (ص۱)

اس کلام میں دعوی کیا گیا ہے کہ پیغام صلح مذہبی مجادلات میں دل آزاری کا خاتمہ کرنے والا ہے، مگر جب اس کو اندر سے پڑھتے ہیں تو انصافاً کہنا پڑتا ہے کہ آریوں کی سخت توہین اور دل آزاری کوٹ کوٹ کر اس میں بھری ہے۔ شاباش ہے آریوں پر کہ انہوں نے اس کو خاموشی سے سنا (شاید دیوانے کی بڑ سمجھا ہوگا)

ہم اپنی عادت کے مطابق مخالف کا مضمون اسی کے الفاظ میں بتلاتے ہیں مرزا صاحب قادیانی اسی پیغام صلح میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:

> ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے۔ یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید ہی کی تعلیم ہے بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئیں ہیں (پیغام صلح۔ص۲۴)

یہ فقرات ایسے مذہبی مجادلہ اور دلآزاری سے بھرے ہوئے ہیں کہ ہمارے کیا ہر ایک اہل انصاف کے خیال میں اس سے بڑھ کر کوئی لفظ دل آزار ہو نہیں سکتا۔ آریوں کی مذہبی تعلیم نیوگ پر دو طرح سے حملہ کیا گیا ہے۔ ایک تو اس کو ویدوں کے خلاف بتلایا ہے، دوئم انسانی غیرت اور شرافت کے بھی مخالف کہا ہے۔ بتلایئے اس سے زیادہ اور دل آزاری کیا ہو سکتی ہے؟

مرزائیو! شرم کرو ایک ایسے پر از شر مضمون کا نام تم پیغام صلح رکھتے ہو؟ جو دل آزاری میں اس درجہ بڑھا ہوا ہے کہ مخالف کا جوش بھڑکانے میں اعلان جنگ کا کام دے۔ کیا سچ ہے

کیئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ایک اور طرح سے بھی اس پیغام صلح پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب باوجود مجدد اور کرشن گوپال ہونے کے مذہبی مناظروں میں کسی اصول کو یجاد کرنے کی بجائے خود سوامی دیانند کے اصولوں کے پیرو ثابت ہوتے ہیں ۔ہمارے مرزائی دوست ذرا صبر سے ہمارے دعوی کو سنیں اور دلیل کو غور سے دیکھیں۔

سوامی دیانند ستیارتھ پرکاش میں اصولاً ایک بات لکھتے ہیں۔غور سے سنو!

جو مذہب دوسرے مذہبوں کو کہ جن کے ہزاروں کروڑوں آدمی معتقد ہوں جھوٹا بتلاوے اور اپنے کو سچا ظاہر کرے اس سے بڑھ کر جھوٹا اور مذہب کون ہوسکتا ہے (ستیارتھ پرکاش۔طبع اول۔ص ۶۹۷)

اس کلام دیانندی کا مطلب صاف ہے کہ جس مذہب کو ہزاروں اور کروڑوں آدمی مانتے ہوں وہ سچا ہے گویا کثرت معتقدین اس مذہب کی حقانیت کی دلیل ہے ۔(دیانندیوں ! اسلام کے معتقدین کا شمار کتنے کروڑ تک ہے۔ جانتے ہو؟ سوچ کر کہنا۔ پھر اسلام کو جھوٹا کہنے والا کون ہوگا ؟ کہو جی کون دھرم ہے؟)

اسی اصول کو لے کر مرزا جی ویدوں کی تصدیق فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت (ہندوستان) کے کئی کروڑ آدمی ہزار ہا برس سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے جو مفتری کا کلام ہے۔

(پیغام صلح۔ص ۲۴)

مرزائیو! سچ کہنا یہ اصول کتاب اللہ کا ہے، یا دیانند جی کا؟ کہتے ہوئے ذرہ اس آیت کو بھی غور کر کے پڑھنا:

ان تطع اکثر من فی الا رض یضلّوك عن سبیل الله

(الانعام : ۱۱٦)

(زمینی باشندوں کی کثرت کی پیروی کروگے تو تم کو خدا کی راہ سے بہکا دیں گے)۔

یہ آیت بتلا رہی ہے کہ کثرت رائے حقیت کی دلیل نہیں، مگر دیانندی اور مرزائی اصولوں کے لحاظ سے۔

مرزائیو! قرآن مجید چھوڑ کر تمہیں اچھا ساتھی ملا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

اس لیکچر کے دیکھنے سے ہمارا مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے رہا سہا اعتقاد بھی اٹھ گیا۔ گو ہم مرزا صاحب کے دعووں کے مصدق نہ تھے، مگر ہمارا اعتقاد تھا کہ آپ مصنف بے شک ہیں کیونکہ ۲۸ سال سے آپ کی مشق ہے۔ گو آپ کی تصنیف کا خلاصہ دو حرفہ اتنا ہی تھا کہ : جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جا

مگر اس لیکچر کے اخیر میں چند متفرق یادداشتیں مرزا صاحب کی جمع کی گئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب فن تصنیف میں وہی مرتبہ رکھتے تھے جو ایک نوآموز واعظ رکھتا ہے کہ قبل از تقریر مختلف مواقع کی چند آیات لکھ کر اپنے پاس جمع کر لیتا ہے، پھر وقت پر ان سے کام لیتا ہے۔ لیکن جو لوگ فن تصنیف میں کمال رکھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ یہ درجہ طفلانہ ہے، نہ کاملانہ۔

اخیر میں ہم اپنی حیرانی ان مسلمان بیرسٹروں اور گریجوایٹوں کی نسبت بھی ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتے جنہوں نے باوجود مرزائی نہ ہونے کے ایک مرزائی کے جال میں پھنس کر ایسے پیغام صلح کے لئے جلسہ کے اشتہار پر دستخط کر دیئے جو درحقیقت اسلام کے، عقل، بلکہ خود لکھنے والے کے بھی مخالف ہے جو محض ایک بازیچہ اطفال اور مضحکہ صبیان سے بڑھ کر وقعت نہیں رکھتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۰۸ء۔ ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۲۶ھ ج ۵ نمبر ۳۷۔ ص ۲۔۵)

قادیانی کیمپ میں بے چینی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

قادیانی دجال کا حال ناظرین اہل حدیث سے مخفی نہ ہوگا کہ اس نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جو قادیانی اخبارات بدر اور الحکم میں علی الترتیب ۱۸۔ اور ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہوا تھا اس میں دجال نے بڑے زور کے ساتھ بطور تحدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دعا کی تھی جس کو آخری فیصلہ کہا تھا کہ، مولوی ثناء اللہ پر میری زندگی میں طاعون ہیضہ وغیرہ نہ آئے تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ بھی لکھا تھا کہ

اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات مولوی ثناء اللہ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔

یہ بھی لکھا تھا کہ

اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔

یہ بھی لکھا کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔

اب جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو دجال کے مرنے پر اس دعا کا اثر ظاہر ہوا تو قادیانی کیمپ میں بے چینی کے آثار نمودار ہونے لگے اس خدائی فیصلہ کو جس سے مرزا صاحب کی شان عالی کا ثبوت ہونا تھا کہ آنجناب کی یہ دعا خدا نے قبول کر کے آپ کا مستجاب الدعوات ہونا ثابت کیا دجالی ذریت نے پبلک کی نظر میں خدائی فیصلے کو مشتبہ کرنے کے لئے بہت سی تاویلیں نہیں بلکہ ایسی تحریفیں کیں کہ یہودیوں کے کان کاٹ ڈالے۔

اس کے متعلق انہوں نے چند وجوہات پیش کی ہیں جن کی تفصیل مع جواب درج ذیل ہے:

اول یہ کہ مرزا صاحب ہلاک نہیں ہوئے بلکہ فوت ہوئے ہیں ہلاک وہ ہوتا ہے جس کا سلسلہ مٹ جاوے مگر مرزا کا سلسلہ ہنوز جاری ہے (بے حیائی ہے)

جواب: ہلاک کا یہ معنی کسی قادیانی ڈکشنری (لغات) میں ہوں تو عجب نہیں ورنہ اور کسی لغت میں تو نہیں ملتے۔ مرزائیو! آؤ ہم قرآن مجید کو اس امر میں حکم مانیں۔ جب پہلے بدر مورخہ ۲ جون میں یہ جواب نکلا تھا تو میں منتظر تھا کہ یہ لوگ قرآن کو دیکھ کر جلدی خود ہی نادم ہوں گے اور اس تاویل کو واپس لینے کا اعلان کریں لیکن آج تک بھی وہ اس پر مصر ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن مجید سے ایسے ناواقف اور نابلد ہیں جیسے کہ عموماً حق پسندی سے دور ہیں۔ مرزائیو ہوش سے سنو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و لقد جا ئکم یو سف من قبل با لبینا ت فما زلتم فی شك مما جا ء کم به ۔ حتی اذا ھلك قلتم لن یبعث الله من بعده رسو لًا۔ (غافر۔۳۴)۔

اس آیت میں مذکور ہے کہ حضرت یوسف سلام اللہ علیہ کے ہلاک ہونے یعنی مرنے کے بعد حضرت موسیٰ مبعوث ہوئے۔ اور حضرت یوسف ہلاک ہوئے تو کیا ان کا سلسلہ اتباع مٹ گیا تھا، آج کوئی ان کو سچا واجب التعظیم رسول نہیں جانتا۔ کہتے ہوئے خدا سے نہیں تو مخلوق سے ذرہ شرم کرنا۔

اور سنو: بخاری میں حدیث ہے۔

(ترجمہ) رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں بنی اسرائیل میں جب کوئی نبی ہلاک ہوتا تو اس کی جگہ اور نبی ہوتا۔

ایمان سے کہنا (ان کنتم مو منین) جن انبیاء کے لئے حدیث میں ہلاک کا لفظ آیا ہے ان کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔۔۔

ہائے افسوس تمہارے حال پر، دجال کو نبی بنانے میں یہاں تک بڑھ جاتے ہو کہ تمام نبیوں پر بھی حملہ سے نہیں رکتے۔ افسوس ہے تمہاری سچائی پر اور حیف ہے اس حمیت بے جائی پر۔

۲۔ دوسری تاویل دجاجلہ نے یہ کہ کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق کوئی پیش گوئی نہ تھی بلکہ محض دعا تھی جس سے نتیجہ نکالتے ہیں کہ دعا کا قبول ہونا نہ ہونا خدا کے اختیار میں ہے۔ یہ بھی دھمکی دی ہے کہ ثناء اللہ اپنے کیفر کردار کو ضرور پہنچے گا۔

اس کا تو ہمیں رنج نہیں بلکہ خوشی ہے کہ دجاجلہ اب بالکل حرکت مذبوحی پر پہنچ گئے ہیں۔ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں جو دجال اکبر کی ڈائری چھپی تھی اس میں صاف لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ جو کچھ کیا گیا ہے اس کی بنیاد خدا ہی کی طرف سے ہے۔ ہم (مرزا قادیانی) نے اس کی طرف خیال کیا تو الہام ہوا:

اجیب دعوۃ الدا ع ا ذا دعان۔

جس کا مطلب صاف تھا کہ خدا نے مرزا کی اس دعا کو قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے پھر کیوں کہتے ہیں کہ صرف دعا ہی دعا تھی۔ اس الہام کو ملا کر دیکھو تو پیش گوئی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا۔ سو الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔ کیا ہی سچ ہے:

دعوی تو یہ تھا کہ مر جائیں گے اور
اور تو زندہ ہیں خود ہی مر گیا

۳۔ تیسری تاویل یا عذر بارد یہ کیا کہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں نائب اڈیٹر کی طرف سے ایک نوٹ تھا کہ مرزا قادیانی کا یہ کہنا صحیح نہیں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی، بلکہ بعض اوقات مفسد اور کذاب کی عمر زیادہ ہو جاتی ہے، اس پر آیت قرآنی پیش کی تھی و نمد هم فی طغیا نهم یعمهو ن ۔

پس اس نوٹ پر دجاجلہ نے وہ طوفان بے تمیزی برپا کیا کہ اس کے مقابل پر تمام مرزائی الہامات یک دم مٹی میں نہیں پائخانہ میں ڈال دیئے۔ شور مچا دیا کہ ثناء اللہ اپنے ہی اقرار کے مطابق خود مفسد اور کذاب ہے کیونکہ وہ حضرت (قادیانی) صاحب سے پیچھے زندہ رہا ہے۔ اگر ہم ان کی سمجھ پر افسوس کریں تو بے جا ہے کیونکہ ایسے سمجھدار ہوتے تو دجال کے جال میں پہلے ہی کیوں پھنستے۔

مرزائیو! اول تو وہ نوٹ میرا نہ تھا، بلکہ راقم کا نام پیچھے اس کے لکھا تھا (یعنی منشی احمد الدین صاحب نائب اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر)۔ تاہم میں اس کو صحیح جانتا ہوں اور اسکو مرزا قادیانی کے حق میں سمجھتا ہوں، کیونکہ وہ صرف اس اصول کے توڑنے کو تھا کہ مفسد اور کذاب کی عمر بہت نہیں ہوتی۔ اس کی تردید یوں تھی کہ مفسد اور کذاب کی عمر کبھی بہت ہو جاتی ہے۔ چنانچہ خود مرزا قادیانی کی عمر بقول اس کے ۷۵ سال کی ہوئی، حالانکہ حدیث میں آیا ہے

اعمار امتی بین ستین و سبعین و قل من یجوز یعنی امت محمد یہ کی عمر ساٹھ ستر کے درمیان ہوگی اور بہت کم اس سے آگے بڑھیں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر اس حدیث اور طبی قاعدہ سے بھی طبعی عمر سے بڑھ گئی۔ پس وہ نمد هم فی طغیا نهم کی ذیل میں آ گیا۔ اور میں تو ابھی پورے چالیس سال کا ہوا ہوں۔ پھر کیونکر کوئی دانا کہہ سکتا ہے کہ میری عمر اس وقت تک بہت لمبی ہوئی ہے۔ (آئندہ کی خبر نہیں)

دجاجلہ نے اصل درازی اور تاخیر موت میں دانستہ یا جہالت سے تمیز نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی۔ نوٹ مذکور کا مطلب اصل درازی سے تھا جو مرزا کو حاصل ہو چکی تھی یہ نہ تھا کہ مقابلہ میں بوقت تحدی جھوٹے کی زندگی سچے سے کم ہوتی ہے۔

مرزائیو! بتلاؤ کوئی شخص اسّی (۸۰) کی عمر پا کر مرے، اور ایک شخص چالیس سال کی عمر کا اس کی موت کے وقت زندہ ہو، تو تم یہ کہو گے کے مردے سے زندہ کی عمر زیادہ ہے۔ کہو گے تو تف ہے تمہاری سمجھ پر۔ بس سمجھو کہ میری چالیس سالہ عمر کے مقابلہ پر (بقول مرزا قادیانی) ۷۵ سالہ عمر پانے والا بڑی عمر پا کر مرا، اور یہی اس نوٹ کا مطلب تھا کہ جھوٹے بھی کبھی کبھی عمر طبعی سے بڑھ جاتے ہیں۔

مرزائیو! آؤ ہم تم کو ایک اور طرح سے سمجھا دیں۔ غور سے سنو۔ ایمان اور دھرم سے بتلانا کہ ایک طرف میری تعلیم اور مسلمہ امور ہوں، دوسری طرف مرزا صاحب کی تعلیم اور مسلمہ امور ہوں، تو کس کو مانو گے اور کس کو چھوڑو گے۔ میری تعلیم اور مسلّمات کو یا مرزا کے مسلّمات کو۔ کچھ شک نہیں کہ مرزا کے مقابلہ پر میری تو کیا تمام دنیا کی اور دنیا کے بزرگوں کی بھی پرواہ نہ کرو گے۔ پس اس اصول کے مطابق بتلاؤ کہ اگر میں ہی نے وہ نوٹ لکھا ہو، اور اس کا مطلب بھی وہی ہو جو تم نے سمجھا ہے، تو تمہارا اس میں کیا بھلا ہوسکتا ہے۔ تم تو مرزا قادیانی کی امت ہو۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد، رسول، نبی، کرشن اور امام مہدی وغیرہ کہتے ہو، نہ کہ مجھ کو۔ پس میرے اعتقاد میں کچھ ہی ہو، میں تو تم کو مرزا قادیانی کے فیصلے کی طرف بلاتا ہوں، نہ کہ اپنے منشاء کی طرف۔ پس اگر تم واقعی مرزا قادیانی کی موت سے پہلے اس کو اپنا امام سمجھتے تھے تو تم کو چاہیے تھا کہ اس کے آخری فیصلہ پر نظر کر کے موت کے بعد (بقول اڈیٹر اہل فقہ) بے گوروکفن اس کو چھوڑ جاتے۔

اور سنو! چوتھی تاویل یا تحریف دجاجلہ نے یہ کی ہے کہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ نے اس صورت فیصلہ کو خود ہی منظور نہیں کیا تھا، لہذا مرزا صاحب قادیانی کی موت پر اس کو اس اشتہار سے استدلال کرنے کا حق حاصل نہیں۔ واہ خوب (بقول خود) پیغمبر، مرسل، خدا کے بیٹے کے منہ سے ایک بات بطور فیصلہ کرے، اور خدا اس کی اس دعا کو قبول کرنے کا الہام کر دے، مگر ثناء اللہ اس سب کو ملیا میٹ کر دے۔ افسوس ہے یہ لوگ قرآنی تعلیم سے ایسے ہی ناواقف ہیں جیسے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برہمن گائے کے گوشت کے ذائقہ سے۔

مرزائیو! سنو خدا تعالی فرماتا ہے

ربك يخلق ما يشاء ويختار ما كان لهم الخيرة.

اور سنو! مایبدل القول لدیّ ۔خدا کے نزدیک حکم بدلا نہیں کرتا۔

سنو! میں نے تو اس لئے انکار کیا تھا کہ موت وحیات کسی کے اختیار میں نہیں ممکن تھا کہ میں مرزا قادیانی سے پہلے مرجاتا (نہ اس کے بتلانے سے بلکہ تقدیر سے) تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو مخلوق کے گمراہ کرنے کے لئے ایک بات مل جاتی ۔اس لئے میں نے اعلان کیا تھا ۔مگر یہ اعلان خدائی فیصلہ میں کسی طرح موثر نہیں ہوسکتا تھا، اور نہ ہوا۔ ہاں اس بات کا کھلے لفظوں میں اعلان کرتا ہوں اور علماء کرام کے خوف سے نڈر ہوکر بلند آواز سے کہتا ہوں کہ اعلی حضرت مرزا صاحب کیسے مستجاب الدعوات ثابت ہوئے کہ جو کچھ حضرت ممدوح نے خدا سے مانگا تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے، وہ اسی طرح ہوا۔

فقطع دابر القوم الذين ظلموا ۔فالحمد لله رب العالمين ۔

آہ! کیا سچ ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اخیر میں ناظرین کو مرزا صاحب کی تحریر میں سے ایک فقرہ سنا کر مضمون ہذا کو ختم کرتا ہوں ۔آپ فرماتے ہیں:

پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں، بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں، آپ (ثناء اللہ) پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

کیا سچ ہے:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء ۔۲رجب ۱۳۲۶ھ ۔ج ۵ نمبر ۳۹ ۔ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہلی میں عجیب مقدمہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں:

دہلی میں ہمارے دوست مولوی حشمت علی صاحب اور منشی قاسم علی مرزائی کی تکرار ہوئی کہ مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ کا مباہلہ ہوا تھا۔آخر ہوتے ہوتے یہاں تک بات پہنچی کہ منشی مذکور نے تحریری معاہدہ لکھ دیا کہ مولوی ثناء اللہ نے اگر مرزا صاحب سے مباہلہ کیا ہو، یا اس مباہلہ کو مدار فیصلہ قرار دیا ہو، تو میں مبلغ...روپے مولوی حشمت علی صاحب کو دونگا۔مولوی صاحب نے دلائل سے اپنے مدعا کو ثابت کیا، مگر فریق مخالف نے تسلیم نہ کیا۔آخر نوبت عدالت تک پہنچی۔منصف صاحب نے جو ایک گریجوایٹ مسلمان ہیں اس تکا بوٹی کو اسلامی قوم کے لئے فضیحہ جان کر فریقین کو صلح کے لئے سمجھا۔منشی صاحب سے کہا کہ آپ مبلغ..روپئے کسی اسلامی انجمن میں دے دیں تو دونوں کو ثواب ہوگا۔انہوں نے نہ مانا۔پھر کہا کہ دونوں صاحب کسی کو ثالث مان لو۔اس پر مولوی صاحب نے جناب مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم کو ثالث مانا، جو دہلی میں مقیم تھے مگر مرزائی فریق نے مولوی محمد احسن صاحب مرزائی مقیم قادیان کو اپنا ثالث بنایا۔عدالت نے کہا اتنی دور سے ثالث کا آنا مشکل ہے اور بلانا عدالت کے اختیار سے باہر ہے۔مرزائی فریق چونکہ اس پر مصر رہا آخر کار یہ بات بھی قرار نہ پائی تو عدالت نے مولوی صاحب کو سمجھایا کہ آپ لوگ مصلحان قوم ہیں، آپ ہی معاف فرمادیں۔مولوی صاحب نے بڑی فراخ دلی سے معافی نامہ لکھ دیا اور مقدمہ داخل دفتر ہوا۔

بحمد اللہ گو مولوی صاحب کو مبلغات نہ ملے مگر اس میں بھی ان کی عزت ہے کیونکہ اگر ثالث نامہ لکھا جاتا، اور مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم دوسرے ہی روز انتقال فرماتے (جیسا کہ وقوع میں آیا) تو مرزائی پارٹی خوب بغلیں بجاتی کہ یہ بھی ہمارے امام کا معجزہ ہوا کہ مولوی صاحب فیصلہ بھی نہ کرسکے۔کیونکہ اس فریق کے پیشوا نے ان کو اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کے معجزات کی مشق کرا رکھی ہے۔ گویا لوہا ڈبونے اور بھس تیرانے میں یہ اور ان کا گرو کمال رکھتے ہیں۔

سچ ہے:

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء۔ ص ۵۔۶)

مرزائیوں سے ایک سوال

جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم۔

بندہ نے جناب کے اہل حدیث کی معرفت مرزا صاحب سے ایک سوال کا جواب طلب کیا تھا جو آپ کے پرچہ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء اہل حدیث میں درج ہے کہ فوت ہوجانے مرزا صاحب کے بعد جناب ام المومنین صاحبہ کے ساتھ کوئی مومن نکاح کر سکے گا یا نہ، جس کا جواب اب تک تو مرزا صاحب دے سکا، نہ بدر صاحب نے دیا۔ مرزا صاحب کو تو اس جواب کے دینے کی گرانی نے راہِ موت دکھایا، اور اڈیٹر صاحب بدر نے سر بگر یبان فرمایا۔ خیر اب ہم جناب کو تکلیف دیتے ہیں کہ جواب میرا بذریعہ اہل حدیث جناب حکیم نور الدین صاحب سے طلب فرماویں کہ جناب ام المومنین (نصرت) بعد وفات مرزا صاحب کسی مومن سے نکاح کر سکتی ہیں یا نہ۔ واضح رہے کہ میرا یہ غرض نہیں کہ وہ خواہ مخواہ نکاح کریں یا نہ کریں، بلکہ غرض یہ ہے کہ نکاح کرنا حضرت ام المومنین کو شرح احمدیہ میں جائز ہے یا نہیں۔ اس کا جواب خواہ اڈیٹر صاحب بدر دیں یا جناب حکیم نور الدین صاحب دیں، یا کوئی اور صاحب فرقہ احمدیہ دے دیں، مگر دیں ضرور۔ مگر واضح رہے کہ یہ جواب ایسا ہے کہ جس نے مرزا صاحب کو موت تک پہنچایا اور اڈیٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب بدر کو سر بگریبان فرمایا۔ اب دیکھئے جناب حکیم نورالدین صاحب کیا جواب دیتے ہیں ۔ ۱۶ جون ۱۹۰۸ء ۔

حکیم خیر محمد ممبر کمیٹی ڈیرہ غازی خاں محلّہ گلالہ

اڈیٹر اہل حدیث نے ادارتی نوٹ میں لکھا:

آپ کے سوال نے تو کمال ہی کیا۔ جوں ہی شائع ہوا گویا بندوق سے گولی نکلی تھی کہ فوراً ہی دوسرے ہفتہ مرزا صاحب انتقال کر گئے۔ اگر اس قسم کا سوال کسی شخص کی نسبت مرزا یا کوئی مرزائی شائع کرتا اور اس شخص کا انتقال بھی ہو جاتا، تو خدا جانے یہ لوگ کتنے ایک معجزات کے پل باندھتے ۔ بہر حال ہم بھی سفارش کرتے ہیں کہ امت مرزائیہ اس سوال کا جواب دیں۔ غالباً منہاج النبوت کے مطابق جواب دیں گے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۱ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۸)

قادیانی فرعون

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

امروہہ سے ایک اشتہار ہمارے پاس پہنچا ہے جو قادیانی خلیفہ مولوی احسن صاحب امروہی نے اپنے کسی ملنے والے کے نام پر شائع کیا ہے۔ اس میں اور جو کچھ لکھا ہے اس کا جواب دینا امروہہ والوں کا فرض ہے مگر لگتے ہاتھ بقول کھسیانی بلی کھمبا نوچے، مولوی محمد احسن صاحب ہم سے بھی الجھ پڑے ہیں۔ لکھتے ہیں:

ہم نے سنا ہے کہ امروہہ والے مولوی ثناء اللہ کو ہمارے مقابلہ کے لئے بلانے والے ہیں مولوی ثناء اللہ کی بے علمی کی وجہ سے ہم نے اس کو آج تک اپنا مخاطب نہیں بنایا اور نہ بنانا چاہتے ہیں۔،

شیخ الاسلام امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس کے جواب میں ہماری تو دعا ہے کہ رب زدنی علماً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما خاک نشینم انا را نشاسیم

صد شکر کہ در مذہب ما کبر و انا نیست

لیکن اے جناب آپ اتنا تو فرمایئے کہ جھوٹ بولنا آپ کے مذہب میں کیا حکم رکھتا ہے۔عرصہ مدید ہوا آپ مجھ سے قلمی خط وکتابت کرتے تھے، اس سے بعد جب میں قادیان دارالزیان پر حملہ آور ہوا، تو آخری فراری خط آپ ہی کی طرف سے آیا تھا۔زاں بعد آپ نے فی سبیل اللہ مرقع قادیانی مفت طلب کیا، تو آپ نے لکھا تھا کہ مرقع مجھ کو مفت دیا کرو، میں اس کے عوض میں آپ کا جواب لکھا کرونگا۔اس کے علاوہ آپ نے رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت جون وجولائی کے صفحات ۲۲۸ پر بزعم خود میرے جوابات دیئے ہیں۔

اور سنئے جب کہ آپ کے پیر و مرشد نبی اور رسول مرزا صاحب قادیانی میرے ساتھ مناظرہ مباحثہ کرتے رہے، یہاں تک کہ جب وہ جواب دینے سے تنگ آگئے تو میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اشتہار دیا۔

اعجاز احمدی کتاب میرے ہی مقابلہ میں لکھی جس میں کئی جگہ مجھ کو قادیان پہنچنے کی دعوت دی میری نسبت آپ کا ایک شعر یہ ہے

أ آخيت ذئباً عايشاً او ابا الوفاء

أوافيت مداً او رأيت امرتسر

(اس اخیت کے مفعول بہ امرتسر کو مرفوع دیکھ کر ہم نہ ہنسیں بلکہ اس تصویر کا مصور ایسا ہی جانیں۔اڈیٹر اہل حدیث) رسالہ انجام آتھم میں مجھ کو مباہلہ وغیرہ کے لئے بلایا۔غرض کہ آپ کے پیر و مرشد مجھ کو ہمیشہ اپنا مخاطب بناتے رہے، بلکہ آپ خود بھی لکھتے رہے۔مگر آج کیا دال میں کالا ہے کہ آپ میرے سامنے آنے سے انکار کرتے ہیں۔کیا آپ اپنے پیر و مرشد سے مرتد ہو گئے ہیں یا اپنے آپ کو اس سے افضل جانتے ہیں۔نہیں نہیں کچھ بھی نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان

کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

میں بھی آپ کی طرح انا خیر کہنے والے کا شاگرد ہوتا تو آپ کو صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنا تا کہ مولوی صاحب میرے سامنے آ یئے ،اپنی علمیت کی سندیں دکھا کر جو ہر دکھایئے۔امتحان دیجئے اور لیجئے:

تا سیہ روئے شود ہر کہ دد روغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اگست ۱۹۰۸ء۔مطابق ۹ رجب ۱۳۲۶ھ ج ۵ نمبر ۴۰۔ص ۳)

ایک اور الہامی پیدا ہو گیا

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

پنجاب کی زمین بھی ایک عجیب مردم خیز قطعہ ہے۔الہامی اور پیش گوئیاں کرنے والوں کا تو گویا مولد یہی ہے۔ابھی کل کا ذکر ہے کہ مرزا قادیانی نے الہاموں اور پیش گوئیوں سے اودھم مچا رکھی تھی۔خدا خدا کر کے وہ ختم ہونے کو آئے ،تو آج ایک ثانی الہامی پیدا ہو گیا۔

ابھی تک ثانی الہامی کی اپنی تحریر تو کوئی ہم نے دیکھی نہیں،مگر اس کے مریدین اپنا حق نمک ادا کر رہے ہیں۔پھر کمال خوبی یہ ہے کہ اسی طرح کی الہامی مشین میں ان لوگوں نے بھی الہام بافی شروع کی ہے جس طرح کی مشین میں قادیانی مرزا کیا کرتا تھا۔مگر چونکہ ابھی نوآموز ہیں اس لئے کوئی کوئی الہام باوجود کوشش کے بھی اکارت جاتا ہے۔

ثانی الہامی کے مریدوں نے اول الہامی (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مرنے پر اپنے الہاموں کی پڑی جمانی شروع کی ہے۔ہم اس موضوع پر کچھ نہ لکھتے مگر اتفاقاً ایک اشتہار حافظ ظفر علی لاہوری کا ہماری نظر سے گذرا جس کو دیکھ کر ہمیں خوف ہوا کہ یہ تو وہی قادیانی مشین ہے جس نے پہلے دنیا میں ایک تہلکہ مچا رکھا تھا۔ناظرین اب بغور سنتے جائیں کہ ثانی الہامی کے مریدوں نے کہاں تک درجہ بدرجہ ترقی کی ہے۔

سب سے پہلے ان کی طرف سے ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کے پیسہ اخبار لاہور میں ایک مضمون نکلا تھا جو یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲ مئی کو بعد نماز جمعہ شاہی مسجد میں جو جلسہ مرزا صاحب قادیانی کے عقاید کی تردید میں منعقد ہوا اس میں حضرت سید جماعت شاہ صاحب مجددی نقشبندی محدث علی پوری نے اپنے وعظ میں مرزا صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ آپ سب گواہ رہیں کہ مرزا قادیانی بہت جلد عذاب کی موت سے مرے گا۔،

پھر اسی مضمون کو المجد دنمبر ۶ میں یوں لکھا تھا:

رسالہ المجد دنمبر ۵ میں دیکھ سکتے ہیں کہ زبدۃ العارفین قدوۃ السالکین مدۃ العاشقین ،فرزند ختم المرسلین امام المسلمین قبلہ مومنین مجدد دوراں قطب زمان واقف اسرار خفی وجلی حضرت مولانا مولوی حافظ حاجی صوفی پیر سید جماعت علی شاہ صاحب مجددی نقش بندی محدث علی پوری ادام اللہ فیو ضھم کی پیش گوئی جو حضور نے ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء بروز جمعہ شاہی مسجد میں اپنے وعظ کے اخیر میں مرزا قادیانی کی نسبت فرمائی تھی کہ مرزا بہت جلد ذلت اور عذاب کی موت سے مارا جائے گا ،یہ چوتھے ہی دن پوری ہوئی یا نہ ہوئی ،اور تازیانہ نقشبندی روحانی رنگ میں ظاہر ہوا یا نہ ہوا؟

اڈیٹر اہل فقہ (جو ثانی الہامی کے حلقہ بگوشوں میں فرسٹ نمبر ہے) نے بھی اخبار اہل فقہ مورخہ ۲۶ جون ۱۹۰۸ء میں پیسہ اخبار کے مذکورہ مضمون ہی کا حوالہ دیا تھا۔ لیکن چونکہ ۱۲ جون کے اہل حدیث میں ایک مضمون مدلل نکلا تھا جس کا عنوان تھا۔ پیراں نمی پرند و مریداں ہمے پرانند،، اس میں ثابت کیا گیا تھا کہ اس قسم کے الہامات اور پیش گوئیاں قادیانی مشین کی ساخت اور اس شعر کے مصداق ہیں کہ:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

ایسا کہنا کہ فلاں شخص جلد مر جائے گا یا ذلت کی موت سے مرے گا اپنے مفہوم میں بہت کچھ گنجائش رکھتا ہے، اس لئے ثانی الہامی کے مریدوں نے اس پیش گوئی کو ذرہ کسی قدر معقول پسند بنانے کے لئے ایک اور اشتہار دیا جو ہمارا یہ نوٹ لکھنے کا باعث ہوا جس کے مضمون کے اصل فقرات یہ ہیں ۔ راقم اشتہار مرزا کے قیام لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کچھ واقعات لکھ کر کہتا ہے کہ:

اس کے بعد ہر روز مرزا کے جائے قیام کے بالمقابل حضرات علمائے لاہور کی طرف سے ایک جلسہ حضرت شاہ صاحب قبلہ عالم کی سرپرستی میں ساڑھے پانچ بجے شام سے دس بجے تک منعقد ہوتا رہا، جس میں مرزا کو دعوت دی جاتی رہی اور ہزاروں روپیہ کی طمع بھی دی گئی۔ لیکن شقاوت قلبی غالب تھی کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ۲۵۔۲۶ مئی (۱۹۰۸ء) کی درمیانی رات کو حضرت اقدس نے کھڑے ہو کر فرمایا:

کہ اب تک مرزا یا اس کا کوئی حواری مقابلہ پر نہیں آیا، حالانکہ میں اس کے ساتھ مناظرہ یا مباہلہ کرنے اور اسکے غالب آنے کی صورت میں اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ حسب وعدہ دینے کو تیار ہوں۔ اچھا نہیں تو دیکھنا چوبیس گھنٹہ کے اندر کیا ہوتا ہے۔

حضرت یہ فرما کر بیٹھ گئے اور جلسہ حسب معمول برخاست ہو گیا۔ ۲۶ مئی کے دن دو پہر سے پہلے پہلے مرزا کی موت کی خبر مشہور ہوئی۔ تحقیق سے معلوم ہوا رات کو حضرت اقدس نے جس وقت اپنے الفاظ ختم کئے تھے اس سے تھوڑے ہی عرصہ بعد مرزا کو ہیضہ کے آثار نظر آنے لگے۔ ۱۲ بجے تک مرض کا پورا غلبہ ہو گیا جس میں ۱۰ گھنٹہ مبتلا رہ کر جمعہ کی پیش گوئی سے پورے تین دن ۱۸ گھنٹے بعد مرزا ہزاروں ارمان سینے میں لئے ہوئے قبر میں سونے کے بالکل تیار ہو گیا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! دیکھئے کیسا نکتہ بعد الوقوع بنایا گیا ہے۔ اسی کو کہتے ہیں:

پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند

ہم پوچھتے ہیں کہ اگر ۲۵۔۲۶ مئی کی درمیانی شب کو یہ گول مول پیش گوئی ثانی الہامی نے کی تھی تو کیا وجہ ہے کہ تم لوگوں نے آج تک اسکو شائع نہ کیا، حالانکہ ۲۶ مئی کو مرزا قادیانی مرا، تو ۲۷ مئی کے پیسہ اخبار میں اس کی موت کی خبر کے ساتھ ہی ۲۲ مئی والی گول مول، بے جوڑ پیش گوئی بھی شائع کر دی، مگر ۲۵۔۲۶ مئی والی یہ پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوئی کیوں چھپا رکھی۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیش گوئی نکتہ بعدالوقوع سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔علاوہ اس کے کیا یہ کوئی قابل فخر پیش گوئی ہے کہ دیکھنا چوبیس گھنٹوں میں کیا ہوتا ہے؟ اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیش گوئی بھی قادیانی مشین میں ڈھلی ہوئی ہے، جو احمقوں کو پھاندنے کے لئے بنائی گئی ہے۔لیکن تم لوگ یادرکھو اہل حدیث کو خدا کے فضل سے الہام شناسی اور تنقید کا پورا ملکہ ہے اس لئے آئندہ کو ایسی الہامی مشین کو نہ چلانا

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

اب سنئے اصل واقع کہ ہمارے مکرم برادر جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب اڈیٹر الہادی سیالکوٹ بھی لاہور کے جلسوں میں برابر شریک تھے۔مولوی صاحب کا بیان ہے کہ ۲۵۔۲۶ مئی کی درمیانی شب کو جو جلسہ ہوا تھا، اس میں حافظ جماعت علی شاہ نے یہ کہا تھا کہ میں نے مرزا قادیانی کو مباحثہ کی دعوت دی تھی اس نے اس کی قبولیت کی اطلاع نہ دی۔اب میں ۲۴ گھنٹوں کی اس کو اور مہلت دیتا ہوں ۔ یہ واقعہ ۲۵،۲۶ مئی (۱۹۰۸ء) کی درمیانی شب بوقت ۹،۱۰ بجے کا ہے اس بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ شاہ صاحب کو مرزا کی موت خواب و خیال میں بھی نہ تھی بلکہ اس کی زندگی کا خیال تھا اسی لئے تو ۲۴ گھنٹوں کی مہلت دی تھی مگر افسوس کہ تقریر سے بارہ گھنٹے بعد مر گیا۔

افسوس ہے کہ ان لوگون نے احمقوں کے پھاندنے کے کیا کیا جال بنا رکھے ہیں۔آج کل پیری مریدی کا کیا کم تھا کہ اس پر الہاموں اور پیشگوئیوں کا ضمیمہ لگا لیا ہے سچ ہے:

حافظا مئے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگران قرآن را

ایک وہ صوفی تھے جن کی کتابوں میں ہم پڑھتے ہیں کہ کرامتیں مردوں کا حیض ہیں۔یعنی جس طرح عورتیں حیض کو چھپاتی ہیں اسی طرح اللہ تعالی کے بندے کرامتوں کو چھپاتے تھے کہ کہیں نفس میں عجب اور تکبر نہ آجائے۔آج یہ زمانہ ہے کہ اصل حیض تو بند ہے، مگر مصنوعی سرخی کپڑوں پر لگا کر حیض کا اظہار کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمال صرف یہ ہے کہ بڑے بڑے القاب علمی اور تعظیمی اپنے نام کے ساتھ لگا لئے جاتے ہیں۔ وہ القاب دیکھ کر تو افسوس ہوتا ہے کہ حضرت حسن بصریؒ اور پیر عبد القادر جیلانیؒ اور حضرت نقش بندؒ وغیرہ رحمۃ اللہ علیھم اجمعین کے لئے بھی کوئی لفظ باقی نہیں چھوٹتا۔

اخیر میں ہم بھی ایک وجدانی پیش گوئی کرتے ہیں کہ ثانی الہامی اور ان کے حلقہ بگوش ہمارے جواب کی طرف توجہ تو کریں گے مگر یہ ان سے نہیں ہو سکے گا کہ ہماری طرح صحیح واقعات پیش کر کے جواب دیں، ہاں برا بھلا کہیں گے، اور گالیاں دے کر اپنے تصوف کا ثبوت دیں گے جس کے جواب میں ہم صرف دو حرفہ مضمون لکھیں گے:

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی
جوابِ تلخ مے زیبد لبِ لعلِ شکر خارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اگست ۱۹۰۸ء ص ۳۔۵)

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے الہامات

صدق اللہ تعالی: و قد خاب من افتری

(مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ ضلع گجرانوالہ)

میں یقیناً کہتا ہوں اور حلفاً بیان کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جس قدر الہامات مبشرہ یا منذرہ اپنی زندگانی میں بذریعہ اشتہارات یا کتب شائع کئے وہ سب کے سب جھوٹے نکلے اور کیوں نہ جھوٹے نکلتے جب کہ اللہ تعالی اپنے کلام مقدس میں فرماتے ہیں: و قد خاب من افتری
یعنی مراد کو نہیں پہنچا جس نے جھوٹ باندھا۔ چنانچہ مرزا صاحب احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے بارہ میں نامراد رہے اور یہ حسرت دل ہی میں لے کر چلے گئے بہتیرے الہامات سنائے لیکن کوئی پورا نہ ہوا۔ پہلے آپ نے کہا تھا کہ میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ تعالیٰ نے مجھے بشارت دی ہے قد زوجنا کھا۔ ازاں بعد اس کے رشتہ داروں کی طرف خطوط اور کاتیب عاجزانہ طور پر لکھتے رہے کہ میرے ساتھ محمدی بیگم کا نکاح کردو چنانچہ وہ سب خطوط کلمہ فضل رحمانی میں چھپ کر ہدیہ ناظرین ہو چکے ہیں۔ پھر جب سلطان محمد پٹی والا سے اس کا نکاح ہوگیا تو آپ نے ایک الہام منذر شائع کر دیا جس کی یہ عبارت تھی و یموت بعلھا الی ثلاث سنین یعنی اس کا خاوند تین سال تک مر جائے گا۔ جب اس کا خاوند اللہ کے فضل سے تین سال گذار کر خوش وخرم نظر آیا تو پھر لوگوں نے مرزا صاحب پر اعتراض کیا کہ وہ تو مرا نہیں اب کیا جواب ہے تو آپ نے کہا میں ابھی زندہ ہوں اور احمد بیگ کی لڑکی بھی زندہ ہے کسی وقت نکاح میں آجائے گی اور آپ کے مریدوں نے بھی یہی جواب معترضین کو دیئے چنانچہ میں نے ایک قصیدہ بائیہ شحنہ ہند کے ضمیمہ میں جون کے مہینہ میں طبع کرایا تھا اور یہ اعتراض کیا تھا

چرا نہ دختر احمد بہ عقد او آمد
کہ بود زوجہء سلطان مرد حقانی

تو اس کے جواب میں ایک قصیدہ الحکم اخبار میں شائع ہوا جس میں مجھے مخاطب کر کے لکھا تھا:

مسیح و دختر احمد چو زندہ اند ہنوز
چرا بعقدِ سماوی ازو بحیرانی

اب میں اس شاعر سے پوچھتا ہوں کہ اب کیا حیرانی کا موقع نہیں کہ مرزا صاحب تشریف لے گئے اور نکاح میں نہ آئی؟ شاید یہ جواب دیوے کہ جب نکاح آسمان پر پڑھا ہوا ہے تو مرزا صاحب کے گھر میں وہاں جا کر آباد ہوگی (وہاں کافر اور مسلمان ہوگا۔ احمد بیگ اور محمدی بیگم مرزا کے انکار میں مرے۔ سو وہ بقول مرزا جہنمی ہیں۔ ایک کافر اور مسلمان کا نکاح کیوں ہوگا۔ اور مسلمانوں کے نزدیک یعنی محمدی اور اسکے والد کے نزدک مرزا جہنمی ہیں، اس صورت میں مرزا، کافر جہنمی کا نکاح، ایک مسلمان جنتی عورت سے کیوں کر ہوگا؟ بہاء)

مجھے مرزائیوں سے سخت تعجب ہے کہ باوجود جھوٹا ہونے مرزا کے اس کو مورد وحی والہام سمجھتے رہے بلکہ خود مرزا صاحب اپنے آپ کو مسیح ابن مریم و امام حسین سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افضل لکھتے رہے چنانچہ آپ نے دافع البلاء میں لکھا تھا:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور اعجاز احمدی میں یہ شعر ہے

و قالوا علی الحسنین فضل نفسه

اقول نعم و الله ربی سیظهر

اور بہتیرے اشعار مرزا کی کتابوں میں ہیں جن سے مرزا کی تعلّی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے۔

علاوہ اسکے قرآن دانی بھی آپ پر ختم تھی قرآن کی آیات کو اپنے اوپر خواہ مخواہ چسپاں کرتے تھے چنانچہ قصہ ذوالقرنین کو اپنے پر لگایا دیکھو لیکچر لاہور جو ستمبر میں وہاں دیا۔ اس میں لکھتے ہیں کہ خدا نے مجھے ذوالقرنین کے نام سے پکارا افسوس۔ کیا کفار سائلین نے اس وقت حضرت محمد ﷺ سے مرزا کی بابت سوال کیا تھا کہ بتاؤ مرزا کون ہوا؟ اور اسکا قصہ کس طرح سے ہے؟ اور اللہ تعالی نے صیغہ ماضی سے اس قصہ کو بیان کیا سبحان اللہ قرآن دانی مرزا پر ختم تھی جیسا مرزا نے قرآن سمجھا آج تک کسی نے اہل علم سے نہیں سمجھا اور ہم دعا کرتے ہیں کہ ایسی سمجھ بھی کسی کو نہ ملے۔ اگر مرزائی لوگ مرزا کی قرآن دانی کی بابت مجھ سے سوال کریں گے تو میں اس کی تحریف اس کی کتابوں سے نکال کر پیش کر دونگا۔ ایک نظیر مجھے مرزا کی قرآن دانی کی اور یاد آئی اور وہ یہ ہے کہ دابہ کے معنی کبھی آپ نے علماء ٹھہرائے اور کبھی دابہ کی تعبیر نبی سے کی اور کبھی طاعون کے کیڑے سے۔ شاید آپ کے الہام کرنے والے کو پھر پھر خیال آتا ہوگا کہ شاید یہ معنی صحیح ہوں گے یا یہ ہوں گے۔ جیسے کسی نے کسی سے پوچھا کہ آپ کیا پڑھتے ہو؟ اس نے کہا کنز (کاف پر زبر)۔ اس نے کہا غلط کہتے ہو۔ اس نے کہا کُنز (کاف پر پیش) پھر اسکے ڈانٹا تو اس نے کہا کِنز (ک کے نیچے زیر)۔ سو ایسا ہی مرزا صاحب کے الہام کا حال ہے بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ اس میں کنز (کاف پر زبر) تو صحیح تھا، اور اس الہام میں ایک معنی بھی صحیح نہیں۔ والسلام

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اگست ۱۹۰۸ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے نشانات

(مولانا رفعت اللہ خان شاہجہان پوری)

نکاح والی پیش گوئی:

میرزا جی کی پیش گوئی احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم کی نسبت جو کچھ تھی وہ ہم انہی کے الفاظ میں لکھتے ہیں:

اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۸ء میں درج ہیں لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اسد ختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا پھر ان دنوں میں جو زیادہ تفریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالی نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی ہے ہر ایک ..دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لائے گا ...اور انجام کار اس کی لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔ (قادیانی اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

تعجب ہے کہ اس لڑکی کا نکاح بھی ہوگیا اور بیس اکیس برسیں ہونے آئیں مگر اس کا خاوند اب تک نہ مرزا اور مرزا کی اڑھائی سالہ الہامی پیش گوئی اب تک پوری نہ ہوئی۔ جب مرزا کی زندگی میں اعتراض کیا گیا کہ حضرت آپ کا رقیب زندہ ہے اور الہامی منکوحہ اسی کے تصرف میں ہے تو یہ جواب دیا کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی یہ بات ٹل نہیں سکتی۔ ایک جگہ بلکہ متعدد رسالوں اور اخباروں میں یہ خیال نہایت مضبوطی سے ظاہر کیا ہے اور یہی خیال مرزائیوں کا بھی تھا وہ کل عبارتیں اگر نقل کی جائیں تو ایک رسالہ چاہیے بعض قول یہاں پر نقل کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء ص ۲ کالم ۲:
اعتراض پنجم ۔ مسماۃ محمدی کو دوسرا شخص نکاح کر کے لے گیا وہ دوسری جگہ بیاہی گئی۔
جواب: وحی الٰہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول بیاہی جائے سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا کہ، دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا الہا الٰہی کے یہ لفظ ہیں۔
فسیکفیکھم اللہ و یر دھا الیک یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا بھی اس کو تیری طرف لائے گا۔
الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۵ء ص ۲ کالم ۲۔ والہام بکر و ثیب ۔معنی خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتین تیرے نکاح میں لائے گا ایک بکر ہوگی دوسری ثیب (مرزائیو! بیوہ سے مرزا نکاح کب ہوا ہوا)
ذوالفقار علی مرزائی الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵ میں لکھتا ہے:
نکاح میں ناکامیابی تو جب کہنا روا ہے جب فریقین میں سے کوئی کوئی مرجاوے۔ (کہو مرزائیو اب بھی ناکامیابی ہوئی یا نہیں) باوجود مرزا کی ایسی صاف تحریروں کے مرزائی اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہیں آتے چنانچہ ایک صاحب بدر میں اس نکاح کا جواب لکھتے ہیں کہ اس پیش گوئی کے متعلق حضرت اقدس نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں میں خود لکھ دیا تھا کہ خدا نے اب اس کو منسوخ کر دیا ہے۔

اول تو مرزا کا یہ مذہب نہیں کہ وحی اور الہام میں ناسخ و منسوخ ہوتا ہے،

دوم یہ کہ حقیقۃ الوحی مرزا کی اخیری تصنیف ہے جب آپ نکاح سے مایوس ہوئے تو گول مول الفاظ لکھنے لگے کہ بعد میرے مرید تاویلیں کر لیں۔

سوئم یہ کہ مرزائی بچہ نے دھوکہ دینے کو پتہ اور نشان نہ دیا کہ عبارت منقولہ کس صفحہ پر ہے کہ اس کو دکھا جاتا۔

چہارم یہ کہ عبارت منقولہ حقیقۃ الوحی سے بھی منسوخ ہونا ثابت نہیں ہوتا صرف اتنا ثابت کر سکتے ہیں کہ خدا کی قدرت ہے خواہ منسوخ کر دے یا کسی اور وقت پر ٹال دے اور یہ بھی ثابت ہوسکتا ہے کہ نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ ہم نے مانا خدا میں قدرت تو سب طرح کی ہے مگر وہ وعدہ کیخلاف تو نہیں کرتا جب کہ خدا نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا نکاح عرش پر پڑھا دیا اور الہام سے خبر دے دی تو وعدہ خلافی چہ معنی دارد۔ دوسرے یہ کہ مرزا جی کو اپنے الہام پر خود یقین نہیں ورنہ وعدہ نکاح پر اخیر وقت تک جمے رہتے۔ یہ کیا کہ منسوخ ہو گیا، ٹل گیا۔ بھلے آدمی ایک پہلو اختیار کر۔ مگر ایسی صورت میں تاویل ..کہاں۔

پنجم یہ کہ عبارت منقولہ الہامی نہیں ہے مرزا جی کا اپنا اجتہاد ہے اور نکاح کی بابت الہام، الہام میں شک نہیں اور اجتہاد جائز ہے کہ... پھر اجتہادی عبارت سے الہام کس طرح رد ہو سکتا ہے۔ اور مرزا کا بھی یہ مذہب ہے اگر وہ انکار کریں تو ہم ہزار موقع دکھا سکتے ہیں۔

پانچواں لڑکا: مرزا جی کو الہام ہوا تھا کہ میرے پانچواں لڑکا ہوگا (۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء کا الحکم دیکھو) مگر وہ ہنوز در بطن مادر کا حصہ ہے اس کی بابت اڈیٹر بدر لکھتا ہے۔

پانچویں لڑکے کے متعلق بھی حضرت اقدس خود فیصلہ فرما چکے ہیں کیونکہ یہ الہام دیر سے تھا کہ خدا نے مجھے ایک پانچویں لڑکے کی بشارت دی اور جب صاجزادہ محمود احمد کے ہاں لڑکا ہوا تو حضرت نے فرمایا تھا کہ یہ کہ یہی وہ پانچواں لڑکا ہے کیونکہ پوتا بھی لڑکا ہی ہوتا ہے (عزیز احمد بھی تو موجود تھا وہ کیوں نہیں پانچواں لڑکا شمار ہوا، پھر اسکا باپ سلطان احمد موجود تھا کیا وہ پانچواں لڑکا نہیں تھا، بات تو مرزا کے لڑکوں کی تھی نہ کہ نصرت بیگم کے لڑکوں کی۔ بہاء)

اس کا جواب یہ ہے کہ پوتے کو لڑکا کہنا بھی مرزا صاحب کا اجتہاد ہے۔ اور لڑکے کی بابت الہام تھا۔ پھر اجتہاد سے ظاہری معنوں میں کیوں تاویل کی جائے، بلکہ مرزا کے کسی دوسرے الہام سے یہ بات دکھائی جائے کہ مراد لڑکے سے پوتا ہے تو قابل تسلیم ہو۔ اب مرزا کی جوتیوں کے غلام جواب کم از کم اتنا تو لکھا کر کہ لکھتے وقت تیری تسکین ہو جایا کرے۔ یہ کیا ہٹ دھرمی ہے کہ جواب پر خود ہی تیرا اطمینان نہ ہو تو دوسرے کو کیسے اطمینان ہو سکتا ہے۔ اگر مذکورہ بالا جواب پر تیرا اطمینان ہو گیا تھا تو پھر اخیر میں عبارت ذیل کیا جھک مارنے کو لکھی تھی کہ، انشاء اللہ یہ پیش گوئی اپنے وقت پر پوری ہوگی۔

اگر پہلا جواب صحیح ہے تو اخیری قول گوزِ شتر ہے ورنہ پہلا جواب غلط ہے۔ رہا پیش گوئی کا پورا ہونا یہ تو معلوم مگر ہم کو شکوک ضرور پیدا ہو گئے سچ کہنا کیا کچھ امید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یا معاملہ دیگر ہے

مولانا ثناء اللہ فاضل کی نسبت موت کی پیش گوئی:

مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت لعنتی دجال نے لکھا تھا کہ ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، وہ یہ کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور سچا فیصلہ یہ کہ جو تیری (خدا) کی نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ ناظرین خدالگتی کہنا کیا یہ صاف الفاظ نہیں کیا ان میں تاویل ممکن ہے۔ کیا مرزا زندہ ہے بولو سراٹھاؤ کیا شیر پنجاب دنیا سے اٹھ گیا۔ اگر ایسا نہیں ہوا بلکہ مرزا فی النار ہوا تو پھر کیوں توبہ نہیں کرتے کیوں ضد پر کمر باندھی ہے کیوں ہر طرح کی بے جا تاویلیں کی جاتی ہیں کہ جن کو سن کر جہ متلاتا ہے سننے والوں کو شرم آتی ہے ضرورۃً ہم وہ تاویلیں جو اخبار بدر میں پیش کی گئی ہیں اپنے الفاظ میں نقل کرتے ہیں ملاحظہ ہو۔

نمبر ا۔ مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میرے سامنے مریں گے پیش گوئی نہ تھی۔

نمبر ۲۔ مرزا صاحب نہ ہلاک ہوئے نہ فنا کیونکہ ان کا سلسلہ قائم ہے ہلاک وہ ہوتا ہے جس کا سلسلہ مٹ جائے۔

نمبر ۳: مولوی ثناء اللہ خود جھوٹے ہو گئے کیونکہ آپ نے مباہلہ منظور نہیں کیا تھا۔

نمبر ۴۔ اڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے سب اڈیٹر نے نوٹ دیا تھا کہ جھوٹے کی عمر لمبی ہوتی ہے لہذا خدا نے موافق قول مخالف کے اس کی عمر دراز کر کے اس کو جھوٹا کر دیا، بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں مرزا کہتا ہے:

> ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلک بخدا ہی کی طرف سے اسکی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ ہماری توجہ اسکی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے۔ (ص ۷ کالم ۲)

ناظرین عبارت مذکورہ کو دیکھ کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ مرزا کی یہ دعا پیش گو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئی ہے یا نہیں جب خدا نے اس کے قبول کرنے کا الہام کیا تو پیش گوئی اور کیا ہوگی۔
جواب نمبر۲۔ مرزائیو کہاں تک تاویلوں سے کام لوگے۔ یاد رکھو تم تاویلیں کرتے کرتے تھک جاؤ گے مگر ہم جواب سے نہیں رک سکتے بہتر ہے اگر تم کو لفظ ہلاک اور فنا سے نفرت ہے تو ہم یہ الفاظ نہیں لکھیں گے آؤ دوسرے لفظ سے فیصلہ کرلیں مرزا ہلاک ہوا نہ فنا بلکہ صادق کے سامنے دنیا سے اٹھ گیا۔ اب توبہ کرنے میں کیا عذر ہے اگر یقین نہ ہو تو دجال صاحب کا فیصلہ سنو:

> جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔

او کانے دجالیو! کیا اب بھی تاویل کرو گے کیا کاذب (مرزا) صادق (مولانا ثناء اللہ) کی زندگی میں دنیا سے نہیں اٹھا۔ اگر نہیں اٹھا تو لاؤ دکھاؤ دنیا کے کس کونہ میں پوشیدہ ہے۔ رہا یہ فقرہ کہ جس کا سلسلہ قائم ہے وہ زندہ ہے ورنہ مردہ، بالکل غلط ہے کیونکہ تمہارا پیر بار بار لکھ چکا ہے کہ مولانا رشید احمد صاحب ومولانا سید نذیر حسین صاحب میرے سامنے جھوٹے ہو کر ہلاک ہو گئے اگر تمہارا یہ اصول صحیح ہے تو پھر ہم کہہ سکتے ہیں کہ دونوں بزرگوار زندہ ہیں ہلاک نہیں ہوئے کیونکہ اس کا سلسلہ موجود ہے اور انشاء اللہ موجود رہے گا۔ اس صورت میں بھی مرزا جھوٹا ثابت ہوگا۔
جواب نمبر۳۔ یہ مسلّم ہے کہ مرزا قادیانی نے دعا کی تھی اور یہ بھی ہم ثابت کرچکے کہ وہ دعا بقول مرزا مقبول ہوگئی بلکہ یہ کہ وہ خدا ہی کے حکم سے تھی۔ جب ایسا ہے تو شیر پنجاب کی منظوری یا عدم منظوری سے تعلق کیا رہا۔ یہ عجیب لطف ہے کہ مرزا تو دعا کرے اور صدق وکذب کا اسے معیار ٹھہرائے اور پھر یہ بھی شائع کرے کہ یہ حکم خدا کی طرف سے تھا اور میری دعا مقبول ہوگئی اور خود ہی اس کی جھپٹ میں فی النار ہو جائے مگر مرزائی بعد کو جواب دیں کہ فاضل امرتسری نے اسے منظور نہیں کیا تھا تو کیا کوئی عقل مند تسلیم کرسکتا ہے کہ ایک صادق کی دعا جو قبول ہو جانے کے کاذب کے انکار سے رد ہو سکتی ہے اور اگر فی الحقیقت وہ فیصلہ، فیصلہ نہیں رہا تھا تو بڈھے خبطی نے اعلان کیوں نہ دیا۔ کیوں مخلوق خدا کو گمراہی کے گڑھے میں جان کر گرا دیا شرم شرم شرم۔
جواب نمبر۴: یہ ہے کہ مرزا تو لکھتا ہے کہ جھوٹے کی عمر لمبی نہیں ہوتی اور اہل حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سب ادیٹر کا قول ہے کہ جھوٹا لمبی عمر نہیں پاتا اور اڈیٹر الحکم کا قول ہے کہ بموجب نوٹ سب اڈیٹر اہل حدیث کے خدا نے فیصلہ کیا اور جھوٹے کی عمر دراز ہوئی، نتیجہ ظاہر ہے کہ مرزا اپنے اس قول میں کہ، جھوٹے کی عمر لمبی نہیں ہوتی، جھوٹا ہوا۔ اب مرزائی سب اڈیٹر اہل حدیث کی بیعت کریں سب اڈیٹر اہل حدیث کے نوٹ کو مرزا کے فیصلہ سے کوئی تعلق نہیں اول تو مرزا تحریر کر چکا تھا کہ جو چاہو لکھو یہ فیصلہ تو آخری گویا قطعی ہے۔ دوئم یہ کہ سب اڈیٹر بھی اپنے قول میں سچا ہے کیونکہ مرزا نے بہت لمبی عمر پائی بقول مرزائیوں کے وہ ۷۵ سال کا ہوکر مرا اور عرصہ تک مخلوق کو گمراہ کرتا رہا اور مرزا بھی اپنے اس قول میں سچا ہوا کہ کاذب صادق کے سامنے فی النار ہوا۔ اور اگر مرزائی سب اڈیٹر ہی کے نوٹ سے فیصلہ چاہتے ہیں تو بہتر ہے چشم ما روشن دل ما شاد۔ فی الحال تو شیر پنجاب کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہو جائیں اور آپ کے ہاتھ پر توبہ کریں جب آپ کی عمر مرزا کی طرح لمبی ہو جائے اور رسالت کا دعوی بھی کر لیں تو پھر ان کو کاذب کہہ دینا اگر ہم زندہ رہے تو تمہاری شرکت کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اگست ۱۹۰۸ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۲۶ھ جلد ۵ نمبر ۴۱ ص ۸۔۹)

دھوکے کی ٹٹی میں پیغام صلح

(راقم: محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور تکیہ سادھواں)

ایک گھوڑا اور ایک گدھا دونوں بوجھ سے لدے کہیں جا رہے تھے گھوڑے پر نمک اور گدھے پر اون لدا ہوا تھا۔ جب راستے میں نالہ آیا تو گھوڑا پانی میں بیٹھ گیا تب اٹھنے پر بوجھ ہلکا ہو جانے سے آسانی سے چلنے لگا۔ گدھے نے گھوڑے سے بوجھ ہلکا ہو جانے کا احوال سن کر اپنا بوجھ بھی ہلکا کرنا چاہا اور جب دوسرا نالہ آیا تو وہ بھی پانی میں بیٹھ گیا مگر اون میں جب پانی داخل ہو گیا تو گدھے کا بوجھ اس قدر بھاری ہو گیا کہ وہ پھر اٹھ نہ سکا اور مالک سے جو مار کھائی سو الگ۔ اسی طرح سے قادیانی خرد جال نے دیکھا کہ جناب سراج الملۃ امیر حبیب اللہ خان شاہ کابل نے ہندوستان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشریف لا کر عید قربانی کے موقع پر گائے کی قربانی کو ہندؤوں کی دل جوئی اور تالیف قلوب کی خاطر اپنے لئے روک دیا تو ہندؤوں نے ان پر چاروں سے صدائے مرحبا کو بلند کر کے ان کی عزت وتو قیر کو اپنے دل میں جگہ دی۔تو خرد جال کے کوڑ مغز میں بھی یہ بات سما گئی کہ کرشن اور نانک بننا تو بے شک بالکل فضول ہے ہاں شاہ کابل نے جو ہندؤوں کو پھانسنے کا تجربہ دکھلایا ہے وہ درست ہے اس طرح سے ہندو جھٹ پٹ میرے بھی ہتھے چڑھ جائیں گے اور میں ان کا ایک بڑا پولٹیکل ہیرو بن جاؤنگا چنانچہ اس نے آج کل ہندؤوں کو انگریزوں کے برخلاف پا کر اپنے قدیمی گہری دلی پولٹیکل چال کو فروغ دینے کی خاطر ہندؤوں کو اپنے ہمراہ کرنے کے لئے وہی شاہ کابل والا چکمہ دینا چاہا اور اس دھوکے کی ٹٹی میں ایک پیغام صلح تیار کرنے لگا اور اپنے کوڑ مغز میں ہندؤوں کو ایک بھولی بھالی قوم تصور کر کے اس پیغام صلح میں یوں بکواس لکھی:

یہ تفرقہ کہ جو گائے کی وجہ سے ہے اسکو بھی درمیان سے اٹھا دیا جائے جس چیز کو ہم حلال جانتے ہیں ہم پر واجب نہیں کہ ضرور اسکو استعمال بھی کریں،

مگر کذاب کو اس کا نتیجہ کیا معلوم تھا قدرت کی طرف سے:

قضا نے مار طمانچہ منہ اس کا لال کیا

اور لالہ لاجپت رائے نے اس کے خواب میں جو اس کی حجامت بنائی وہ الگ ۔کیا اس سے بڑھ کر بھی کوئی پاگل پنے کی علامت ہوسکتی ہے کہ خود ہی تو پیغام صلح میں یہ لکھا کہ:

اگر چہ ہم دیکھتے ہیں کہ وید کی تعلیم پورے طور پر کسی فرقے کو خدا پرست نہیں بنا سکی اور نہ بنا سکتی تھی ، اور اگر چہ ہم نے وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہیں پڑھا لیکن بلا شبہ اگنی ، وایو، جل اور چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے اور کسی شرتی میں ان چیزوں کی پرستش کے لئے ممانعت نہیں ہے۔

مگر تاہم پھر بھی اپنا خیال ویدوں کی نسبت یوں لکھا ہے کہ:

تاہم خدا کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افتراء نہیں۔

پھر کیا اس سے صاف ثابت نہیں کہ قادیانی کا پختہ اعتقاد خدا کی تعلیم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت بالکل مشرکانہ تھا؟ ایسے پاگل کی بات کا کیا ٹھکانہ ہے کہ پیغام صلح کے ۲۵ صفحوں تک خود ہی تو بڑے شد و مد سے ویدوں کو کلام الٰہی اور رشیوں اور باوانانک کو خدا کا نبی ثابت کیا ہے اور اس کے بعد لکھا ہے:

اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان طیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے۔

بھلا جب وہ ویدوں اور اس کے رشیوں وغیرہ کو پہلے ہی سے سچا مانتا ہے تو پھر اس کی شرط فضول ہے۔ اب چاہے ہندو محمد صاحب کو مانیں یا نہ مانیں، مگر دجال تو ویدی ہو چکا۔

(اہل حدیث ۲۱۔ اگست ۱۹۰۸ء، مطابق ۲۳ رجب ۱۳۲۶ھ۔ ج ۵ نمبر ۴۲ ص ۷۔۸)

حافظ جماعت علی شاہ

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حافظ جماعت علی شاہ صاحب کی بابت جو اہل حدیث مورخہ ۷۔ اگست میں ایک مضمون لکھا گیا تھا جس کا عنوان تھا، لو ایک اور الہامی پیدا ہوگیا۔ اسکی بنا شاہ صاحب کی ان تحریروں پر تھی جس میں ان کے مریدوں نے شاہ صاحب کو آسمان پر نہیں بلکہ عرش عظیم پر پہنچا کر مرزا قادیانی کی موت کو آپ کی پیش گوئی کا صداق بنایا تھا۔ اس کے جواب میں ملا محمد بخش لاہوری نے ایک مضمون بھیجا اور زبانی بھی بیان کیا ہے کہ اڈیٹر الحمد اور حافظ ظفر علی وغیرہ کے بیانات سب غلط ہیں۔ حافظ جماعت علی شاہ صاحب نے مرزا کی بابت کوئی پیش گوئی یا الہام نہیں کیا۔ اس کے جواب میں ہم ملا صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ آپ اس مضمون کا ایک مختصر سا رقعہ حافظ جماعت علی شاہ صاحب سے لکھوا کر بھیج دیں، تو کافی ہوگا، یا آپ خود ہی اس مضمون کا ایک خط الحمد د

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں چھپوا دیں۔ ہم نے بھی جو تردید کی تھی تو ان مریدوں ہی کی کی تھی، جو شاہ صاحب کو ناحق زور سے بلندی پر پہنچا کر ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ:

پیراں نمی پرند و مریدان ہمی پرانند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اگست ۱۹۰۸ء ص ۶)

قادیانی تواریخ

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم۔

میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کے چند ہی روز بعد میرے ایک ذی علم بھائی نے متوفی کے چند تاریخ وفات لکھ کر مجھے اشاعت کے لئے دیئے۔ چونکہ میں ایسی باتوں کو ہزلیات سمجھتا ہوں لہذا میں نے ان کی اشاعت کا خیال نہ کیا۔ اب ایک مرزائی کے پاس چھوٹا سا رسالہ، آئینہ صداقت، دیکھا جس میں فضول تاویلات سے کام لے کر متوفی (مرزا قادیانی) کی صداقت ظاہر کی گئی ہے۔ چونکہ اس کے مؤلف نے ایک دلیل مرزا کی سچائی کی یہ بھی دی ہے کہ بعض دعائیہ فقروں سے تاریخ وفات ظاہر ہوتی ہے، اسلئے اپنے دوست کی نوشتہ تاریخیں ارسال خدمت اس امید پر کرتا ہوں کہ آپ انہیں اہل حدیث میں شائع کر دیں گے۔ اگر دعائیہ فقروں کی تاریخ سے مرزا سچا ہوسکتا ہے تو کیا ایسی تاریخوں سے اس کا کاذب ہونا ثابت نہ ہوگا؟

اصل تو یہ ہے کہ مؤلف، آئینہ صداقت، کی کم فہمی ہے ورنہ ایسی تاریخوں سے نہ کوئی سچا ہوسکتا ہے نہ جھوٹا۔ راقم: راز دان

کاذب القادیان قد هلك

سنةً قبل موته

قلنا احمد الله كاشف الغمه

(مات هامان هذه الامه) (۱۳۲۶)

دیگر:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی قادیانی بنگر چہ در طی آمد
آخر ہلاک گشتہ بر راہ حق نی آمد
تا ریخ ہندی او چستم زہادی عقل گفتا
(مسیح و مہدی ضا ل و مضل آ مد) (۱۹۲۶ بکرمی)

دیگر

قادیانی بدعوائے وہی
در شت در سرسری و جم جاہی
خویشتن را مسیح و مہدی خواند
بر خلاف طریق آ گاہی
شد گرو ہے بہ دلفریبی او
صید در قید کید چون ماہی
مرگ خود فجہ را نمے دانست
با ہمہ پیروان گمراہی
مرد با خویشتن طعن مردان برد
عاقبت خورد زخم نا گاہی
اللہ اللہ ز فیض روح اللہ
بہ شدی ہر مریض جانکاہی
مدعی در دمِ میسحیت
مرد اندر معالجت خواہی
طعنہ بر پیروانش باقی ماند
گرچہ شد در رہ فنا راہی
نسخۂ فو ت او طبیب خرد
بنوشتہ (مریض گمراہی) (۱۳۲۶ھ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اگست ۱۹۰۸ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

✽ انتخاب الاخبار: مبارک مبارک مبارک ۔ مدینہ منورہ تک ریل پہنچ گئی ۔ ..ستمبر تک دمشق سے مدینہ منورہ تک آمدورفت شروع ہو جائے ۔ (ہفت روزہ اہل حدث امرتسر ۲۸۔ اگست ۱۹۰۸ء ص ۱۱)

قادیانی تواریخ

اس عنوان سے اہل حدیث مورخہ ۳۰ رجب ۱۳۲۶ھ میں ، راز دان ، نے میرزائے قادیانی آنجہانی کی وفات کے متعلق چند تاریخیں چھپوائی ہیں۔ ایک مادہ ء تاریخ مجھے بھی سوجھ گیا ہے جو بر سبیل تفنن طبع اہل حدیث میں درج ہونے کی غرض سے خدمت عالی میں بھیجتا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کے ناظرین کی لطافت طبع اس مادہ کے استشمام کی متحمل ذرا مشکل ہی سے ہوگی کیونکہ اس میں اس خلط کا غلبہ ہے جس کی تحتیک سے مرزا جی علی رغم انف حکیم الامۃ دارالبوار کو فرار ہو گئے ۔لیکن مثل شہور ہے کہ ،جیسی روح ویسے فرشتے ، اسی خیال سے تاریخ بھی ویسی ہی کہی گئی ۔امید ہے کہ ہمارے کرم فرما جناب اڈیٹر الحکم اپنے آسمانی صحیفہ میں ضرور اسکا اقتباس فرمائیں گے ھو ھذا :

میرزائے قادیانی مر گیا
احمدی فرقہ کا بانی مر گیا
ہو گیا اسلام کا ایک رخنہ بند
سنتے ہیں دجال ثانی مر گیا
اس کے الہامات تھے سب مہملات
کرتے کرتے بادخوانی مر گیا
وصل تھا بیٹے کی سالی کا محال
سن کے اس کی لن ترانی مر گیا
لیکے اپنے دل کے اندر سینکڑوں
آرزو ہائے جوانی مر گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ کر اپنے مریدوں کے لئے
گمرہی کی زندگانی مر گیا
آئی شامت، کی ثناء اللہ سے
مسخرے نے چھیڑ خانی مر گیا
اس تحدی پر قضا ٹلتی کہاں
فیصلہ تھا آسمانی مر گیا
کرتے ہیں مرزائی تاویلیں عبث
آئی مرگ ناگہانی مر گیا
رات کو ہیضہ کیا اور صبح کو
قادیانی پیر فانی مر گیا
جب ہوا تاریخ کا مجھ کو خیال
ساری تاریخوں کا پانی مر گیا
(داد) (۴)، دی ہاتف نے جب میں نے کہا
(ہگتے ہگتے قادیانی مر گیا) (۱۳۱۷)

۹ جمع ۱۳۱۷ برابر ہے ۱۳۲۶۔

راقم: نقاش

(یاد رہے مولانا ظفر علی خان نے نقاش کے نام سے لکھا ہے۔ بہا)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء ص ۸)

قادیانی مشین میں الہام بافی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین اور احباب ہم سے پوچھا کرتے ہیں کہ قادیانی خلیفہ راس المجانین حکیم نور الدین کو بھی الہام ہونے شروع ہوئے ہیں یا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج تک تو ہم لاعلمی بتلاتے رہے کیونکہ کوئی اطلاع اس امر کی نہ آئی تھی۔

آج ہم ایک اشتہار سے کچھ اقتباس بتلاتے ہیں جو اخبار الحکم کے ساتھ آیا ہے۔ یہ اشتہار کسی محمد یمین مرزائی ساکن داتہ ضلع ہزارہ کی طرف سے ہے۔ اس میں راقم اشتہار نے اپنے الہاموں کی فہرست دی ہے۔ چنانچہ ایک الہام آپ کا یہ ہے کہ:

جواب مورخہ ۲۱ مئی ۱۹۰۶ء۔ دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک کتاب ہے اور اس میں میرے نام ایک خط درج ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اے محمد یمین تجھ کو معلوم ہو کہ الہامات کی شکل ایک بڑے ریگستان کی سی ہے اور اس ریگستان کے بیابان میں بہت ہی سنبھل کر قدم رکھنا چاہیے۔ تم کو معلوم ہو کہ صاحبزادہ عبداللطیف اسی بیابان میں یک لخت جان قربان کر کے منزل مقصود کو پہنچ گیا اور دوسرا (عبدالحکیم) ہلاک ہو گیا۔ پس تم کو چاہیے کہ جس طرح ممکن ہو اس میدان میں ہوش سے چلو تا ہلاک نہ ہو جاؤ،

راقم۔ اللہ (جل جلالہ)

اسی فہرست الہامات میں راقم اشتہار اپنا یہ الہام بھی لکھتا ہے:

محمد یمین، امیر المومنین۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ ایسے الہامات سے ہم تو خائف نہیں کیونکہ ہمارے ہاں تو بس ایک مثل ہے جو عربی میں ایک مثل کے طور پر بولا جاتا ہے کل صید فی جوف الفراء

دجال اکبر کے الہامات سے زیادہ ان کی وقعت نہیں جانتے، لیکن مرزائیوں کو ان الہامات سے ضرور خائف ہونا چاہیے کہ ان کے امیر المومنین حکیم نورالدین کی موجودگی میں دوسرا شخص امیر المومنین کے لقب کا مدعی بنتا ہے۔ دیکھو بموجب حکم فاقتلوا، مرزائی خلیفہ اس کے قتل کا حکم دیتا ہے یا نہیں:

ماراچہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ ستمبر ۱۹۰۸ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نیا مہدی

(راقم: خواجہ عبدالحی گورداسپوری)

واللہ پنجاب کی زمین عموماً اور ضلع گورداسپور کی خصوصاً عجیب وغریب مردم خیز خطہ ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ایک حضرت مرزا قادیانی تو فی النار و السقر ہوئے مگر ان سے کب ہوسکتا تھا کہ مولوی نورالدین خلیفہ الدجال گدی نشین ہوں جھٹ سے آپ نے خود ایک اوتار بنا کر اہالیان گورداسپور کے سامنے پیش کیا ماشاء چشم بددور، مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں خیر سے اس کے ساتھ الہام بافی کی دم بھی لگادی۔

آپ تحصیل شکرگڈھ ضلع گورداسپور کے ایک گاؤں گوسل کے رہنے والے ہیں طویل القامت، نحیف البدن، ہیں گندمی رنگ اور اس پر حنا شدہ داڑھی مبارک اور سر کے بال سفید ایک عجیب بہار دکھاتے ہیں سر اور پاؤں ننگے رہتے ہیں ایک گاڑھے کا لمبا سا کرتہ اور غرارہ پہنے ہوتے ہیں۔ ایک دوست نے ان کا ذکر کیا تو مجھے ان کے دیکھنے کا شوق ہوا۔ اتنے میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص حقہ کی ٹوپی ہاتھ میں لئے اس میں آگ رکھ کر آرہے ہیں میرے دوست نے اشارہ کیا کہ آپ ہی مہدی ہیں نام نامی میراں بخش ہے۔ فرماتے ہیں جیسا میں قرآن مجید پڑھتا اور سمجھتا ہوں سوائے رسول اکرم ﷺ کے اور کسی نے نہیں پڑھا اور سمجھا (نعوذ باللہ من ھذا القول النجس من البول)

تازہ الہام آپ کو ابھی دو ہوئے ہیں اول یہ کہ میری شادی عنقریب اقبال جان سے ہوگی (اقبال جان گورداسپور کی طوائفوں میں سے ہے اعلیٰ درجہ کی حسین اور عمر غالباً سولہ برس کی ہے اس پر آپ فریفتہ ہیں) اور جو کوئی اس کو دیکھے گا یا اس کے پاس بیٹھے گا ہلاک ہو جائے گا۔

دوسرے گورداسپور کے مسلمان وکلاء میں سے ایک معزز وکیل صاحب حشم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائیداد انتقال کر جائیں گے (مدت ندارد)۔

اگر مزید حالات کا پتہ چلا تو ہدیہ ناظرین کرونگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۰۸ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۲۶ھ۔ ج ۵۔ نمبر ۴۷ ص ۴)

حکیم نورالدین قادیانی سے چند سوال

(راقم: منشی اللہ دتا مختار چک نمبر ۳ نہر گوگیرہ)

جناب حکیم صاحب! سلام مسنون۔

مرزا غلام احمد صاحب نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۴ میں لکھا ہے:

اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہ ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دے گا جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی جیسا کہ براہین احمدیہ میں وعدہ ہے وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔

اے حکیم صاحب! مرزا صاحب تو چلے گئے ہیں وہ دوسری قدرت جس کا سلسلہ قیامت تک باقی رہنا ہے آگئی ہے یا نہیں؟ اور اس دوسری قدرت کے آنے کا وعدہ جو مرزا صاحب کی ذات کی نسبت نہیں تھا براہین احمدیہ میں کس جگہ درج ہے؟

نیز دیکھو اسی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۵ کے حاشیہ میں مرزا صاحب قادیانی تحریر کرتے ہیں:

خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کرونگا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کرونگا اس کے ذریعہ سے حق ترقی کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب! مرزا صاحب کی جماعت کے لئے مرزا صاحب کی ذریت سے کوئی شخص ایسا قائم ہوا جس کو خدا نے اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کیا ہو یا ابھی دیر ہے؟ خداوند قہار سے ڈر کر جواب دینا دیدہ دانستہ حق بات کو نہ چھپانا۔ یہ زندگی چند روزہ ہے، موت کے بعد خدا کے سامنے ہونا ہے۔

جناب حکیم صاحب! میں نے مرزا صاحب کی چند کتب کا مطالعہ کیا ہے تو مرزا صاحب کی تحریرات میں اس قدر اختلاف ہے کہ جن کے پڑھنے اور سننے سے صاحب انصاف اور طالب حق کے دل میں یہ بات واضح طور پر روشن ہو جاتی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب یاد کے کچے تھے یا ان کے دماغ میں خلل تھا۔ یا وہ دیدہ دانستہ خدا کی مخلوقات کو دھوکہ دیتے تھے پس ذیل میں صرف نبوت اور وحی کی نسبت مرزا صاحب کے خیالات مشتے نمونہ ازخروارے، ان کی کتابوں سے اصل عبارت مع پتہ صفحہ نقل کرتا ہوں انصافاً اور ایماناً جواب تحریر کریں۔

۱۔ دیکھو فیصلہ آسمانی صفحہ ۷:

میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ ایسی نبوت کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

پھر دیکھو مرزا صاحب دافع البلاء صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں:

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

۲۔ دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۱۷۸:

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

پھر دیکھو وہی مرزا صاحب ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۳۳ میں لکھتے ہیں:

خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

۳۔ دیکھو آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۸ مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں:

اے لوگو! مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو۔ اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔

پھر دیکھو وہی مرزا صاحب دافع البلاء کے صفحہ ۵ میں تحریر کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس کی عبارت یہ ہے:

ان اللہ لا یغیر ما بقو م حتی یغیروا ما بانفسھم انہ آ وی القر یۃ ۔

یعنی خدا نے آوی فرمایا کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک کہ لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو نہ مان لیں۔

اگر حکیم صاحب یہ جواب دیویں کہ مرزا صاحب کی وحی کیقسم اور تھی اور حضرت محمد ﷺ کی وحی اور قسم کی تھی تو مرزا صاحب کی تحریر ذیل کو غور سے پڑھ کر ایمانا و انصافاً لکھیں۔ دیکھو اربعین ۳ کے صفحہ ۲۲ میں مرزا صاحب ہی تحریر کرتے ہیں:

سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے تئیس برس کی مدت دی گئی ہے۔ اور تئیس برس تک یہ سلسلہ وحی جاری رکھا گیا۔

حکیم نورالدین صاحب نمونہ اور تئیس برس کی مدت سے کیا ظاہر ہو رہا ہے؟ سچ ہی کہنا۔

اب طالبان حق کی تسلی اور تشفی کے واسطے کچھ اور بھی مرزا صاحب کی تحریر نقل کر دیتا ہوں۔ دیکھو اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۶ میں

و ماینطق عن الھوی ان ھو الّا و حی یو حی د نی فتد لی و کا ن قا ب قو سین او اد نی ذر نی و المکذ بین انی مع الرسول اقو م ۔ ترجمہ: اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے یہ خدا کے قریب ہوا یعنی اوپر کی طرف گیا اور نیچے کی طرف تبلیغ حق کے لئے جھکا، اسلئے یہ دو قوسوں کے وسط میں آ گیا۔ اوپر خدا اور نیچے مخلوق ۔مکذبین کے لئے مجھ کو چھوڑ دے میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔

اے طالبان حق!

حال ہے یہ اس کی تحریرات کا
جس کو دعوی تھا وحی افلاک کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین کی خدمت دوبارہ گذارش:

بے شک آپ بڑے عالم فاضل ہیں اور اس بات میں بھی ہرگز شک نہیں کہ آپ سے بھی بعض بڑے عالم اور فاضل ایسے بھی موجود ہیں جو مثل شیطان ضد کے مارے حق بات کے کہنے اور قبول کرنے سے کنارہ کش ہیں۔ اور جو کچھ میں نے اوپر جناب مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں سے نقل کیا ہے ان کا جواب آپ سے اس واسطے طلب کیا گیا ہے کہ آپ مرزا صاحب کے بعد ان کا خلیفہ ہیں آپ مہربانی کر کے بذریعہ اخبار اہل حدیث یا بدر یا الحکم میرے سوالات کا جواب ضرور دیویں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۰۸ء ص ۷۔۸)

حیدر آباد میں موسی ندی کی طغیانی

حیدر آباد میں موسی ندی کی طغیانی سے سخت تباہی آئی ہے۔ چھتیس گھنٹے کے اندر ۱۵۔ انچ بارش ہوئی۔ بیگم پت کا آہنی پل ٹوٹ گیا۔ ہزاروں مکانات برباد ہوگئے جن میں بہت سے آدمی دب گئے۔ بہت سی لاشیں برباد شدہ مکانات کے قریب پائی گئیں جن کی شناخت نہیں ہوسکتی۔ ٹیلی فون اور ریلوے کا سلسلہ منقطع ہوگیا۔ پولیس کے نصف سپاہی اور افسر غائب ہیں۔ ایک شفاخانہ مع اپنے مریضوں کے غرق ہوگیا۔ غلے کے گودام بہتے دکھائی دیتے ہیں۔ نقصان مال کا اندازہ دو کروڑ روپیہ کے قریب کیا جاتا ہے اور نقصان جان کا اندازہ پچاس ساٹھ ہزار۔

حضور نظام نے پناہ گزینوں کے لئے اپنے دو محل خالی کر دیئے ہیں اور امداد کا کام سرگرمی سے جاری ہے۔ ملک معظم اور وائسرائے نے ہمدردی کے تار حضور نظام کو بھیجے ہیں۔

اڈیٹر اہل حدیث: خدا کرے یہ واقعہ حضور نظام کو عیش وعشرت کے ترک کرنے اور عاقبت کی فکر کی طرف راہنما ہو جس میں رعایا کی بہبودی اور ملک کی فلاح ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔۹۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء مطابق ۵۔۱۲ رمضان ۱۳۲۶ھ ص ۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی نام کے ساتھ، مرحوم ومغفور

(مولوی امام الدین ۔از گجرات پنجاب)

۲۲ جون ۱۹۰۸ء کے اخبار زمین دار میں میں عاجز راقم نے اپنے پرائیویٹ پوسٹ کارڈ کو نہ صرف شائع شدہ ہی دیکھا، بلکہ توقع سے بڑھ کر منشی سراج الدین صاحب مالک اخبار مذکور کا عالمانہ جواب بھی مطالعہ میں آیا۔

موصوف کو لازم تھا کہ جس تحریر کا بندہ نے ذکر کیا تھا، بجائے پرائیویٹ خط کے چھاپنے کے پہلے اسکو اپنے قابل قدر اور لاثانی اخبار میں جگہ دیتے اور اسپر .. ریمارک کرتے۔لیکن اس کے برعکس کاروائی عمل میں آئی۔ بہر حال آپ کا شکر یہ ادا کیا جاتا ہے۔ چونکہ مذکورہ بالا ریمارک قبل از وقت سے بندہ کی پوری اطمینان نہیں ہوئی اس لئے اگر آپ کے جواب پر کچھ حرف سرائی کی جاوے تو امید ہے کہ میری گستاخی معاف فرماویں گے۔

ا ۔مندرجہ عنوان بزرگ (مرزا غلام احمد قادیانی) کے بارے میں اس وقت دوقسم کے خیالات کے احباب موجود ہیں ۔یعنی مرزا جی کی اخلاص مند جماعت کے لوگ جن کا ایمان آپ کی رسالت یا نبوۃ پر ہے۔پس الفاظ مرحوم مغفور تو بجائے خود وہ تو ہر موقعہ پر الفاظ الصلوة و السلا م بھی ایزاد کیا کرتے ہیں بلکہ انت بمنزلة ولدی ، انت منی وانا منك ، یحمدك الله ویمشی الیك اور اس قسم کے دیگر الہامات پر بھی کامل یقین رکھتے ہیں۔

آپ ان کو اگر کسی مسئلہ کی حقیقت یا اصلیت ہزاروں روشن دلائل کے ساتھ سمجھائیں اور مشاہدہ کرادیں کہ آفتاب اس وقت اپنے نصف النہار پر ہے لیکن وہ آپ کی ایک نہ سنیں گے اور شب تاریک ہی کہے جاویں گے اور حق ہے فرمودہ خداوند تعالی

او لئك كا لا نعا م بل هم ا ضلّ

دوسری قسم کے وہ لوگ ہیں جن کا قرآن مجید پر کامل ایمان ہے اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کو بمصداق آیت کریمہ

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لا کن رسو ل اللہ و خا تم النبیین

کے خاتم المرسلین یقین کرتے ہیں اور ختم نبوۃ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والوں کو شرک فی النبوۃ کا مرتکب بتاتے ہیں۔ اور ایسے لوگوں کو جو دین اسلام میں تفرقہ انداز ہیں اور لا تفر قوا پر ایمان نہیں رکھتے ان کو الذین فرّقوا دینھم کا مصداق پاتے ہیں۔

اب اس میں تو آپ کو بھی ہم سے اتفاق رائے ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے لے کر آج تک جن لوگوں نے نبوۃ کے دعاوی کئے اور سخت بے دردی سے اسلام سے کاٹے گئے اور جس قدر مہدیان کاذب صفحہ ہستی پر نمودار ہوئے ہیں قادیانی صاحب بھی غایت مافی الباب یکے از انجملہ ہیں۔

پس ان دعویداروں کو بعد از مرگ جو جو خطابات ملے انہی خطابات کے مستحق قادیانی صاحب ہیں۔ اگر وہ صادق تھے تو ان کے ناموں کے ساتھ رحمۃ اللہ علیھم لکھا جاتا ہوگا اور اگر کاذب تھے تو لعنت اللہ علی الکا ذبین ان کے حق میں راست آوے گا۔ اس لئے بقول:

من نگویم کہ این مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

ا۔ کیا آپ نے مرزا صاحب کی مصنفہ کتابوں میں نہیں پڑھا کہ سوا اپنی جماعت کے لوگوں کے باقی تمام اسلامی دنیا کو جہنمی بتاتے ہیں (انجام آتھم)

جمعہ جماعت تو بجائے خود وہ تو کسی مسلمان کے نماز جنازہ میں بھی شامل نہیں ہوتے اور سب کو کافر اور کاٹے جانے کے قابل بتاتے ہیں۔

اسلئے میں حیران ہوں کہ ایسے شخص کے نام کے ساتھ الفاظ، رحم کیا گیا، بخشا گیا، کیونکر آپ سے روشن دماغ کے قلم سے لکھے جارہے ہیں۔

۲۔ آپ کے مرحوم و مغفور (مرزا صاحب) نے حضرت عیسی علیہ السلام جیسے سچے اور پاک رسول سے لے کر دین اسلام کے مقدس پیشواؤں عالموں سجادہ نشینوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر نفوس قدسیہ وغیرہ تک کے حق میں جو سبّ وشتم کی بوچھاڑ کی ہے (نور القرآن حصہ دوم ،انجام آتھم) ان کی ردیف وارڈکشنری غالبًا آپ کی نظر کیمیا اثر سے گذر چکی ہوگی۔ اگر نہیں گذری تو ملاحظہ ہو عصائے موسی مولفی منشی الٰہی بخش لاہوری صفحہ ۱۴۳۔۱۴۶۔

اب آپ ہی للہ انصاف کریں کہ جس شخص کے اس قسم کے کارنامے ہیں جن کا ایک شمہ عرض کیا گیا ہے کیا وہی شخص آپکے نزدیک مرحوم ومغفور کا مستحق ہے۔

۳۔ آپ کے مرحوم ومغفور (مرزا قادیانی) نے قرآن مجید کی پاک آیات کو توڑ کر یعنی کسی آیت کا اول حصہ لیا، کسی کا درمیانی، کسی کا اخیر ٹکڑا، اور ان سے نیا قرآن گھڑا۔ (دیکھو اربعین حصہ دوم) لیکن قرآن مجید کے ساتھ اس قدر ظلم کرنے والا شخص پھر بھی آپ کے نزدیک مرحوم ومغفور ہی مانا گیا ہے۔ آخر قرآن مجید کی معنوی طور پر عزت اور بے حرمتی کرنے والوں میں کچھ تو مابہ الامتیاز ضروری ہے۔

اب میں آپ کے تعجب انگیز اجتہاد اور حیرت انگیز استدلال پر کچھ عرض کرنے کا آزادی خواہ ہوں۔

اول بیس ہزار یا تین لاکھ آدمیوں کا (جیسا کہ آپ نے تحریر کیا ہے) کسی شخص کے جھنڈا تلے آجانا بلاشبہ اس کی مستقل مزاجی پولیٹکل دماغ کی سرسبزی کی دلیل ہوسکتی ہے لیکن کیا یہ اشخاص مرزا قادیانی کی امت بننے سے قبل غیر مسلم تھے۔ یعنی آریا ہندو سکھ عیسائی بدھ وغیرہ؟ ہرگز نہیں۔

کیا مسیلمہ کذاب کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ جماعت مرتدین شامل نہیں ہوگئے تھے۔ کیا جبلہ بن ایہم مرتد اسلام کے ساتھ ۶ لاکھ مرتدین عرب نہیں تھے ؟ کیا افریقہ کے مہدیوں کے جھنڈوں تلے لاکھوں مسلمان کٹ کٹ کر ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوئے؟ کیا کروڑوں خلق خدا کا بت پرستی میں غرق ہو کر کفر وشرک کی موت میں مرتے رہنا، بت پرستی کی صداقت کی دلیل ہے۔ .... کس قدر دنیا ہے جو تثلیث کے عقیدہ میں غرق ہے، اور اسلام کو (معاذ اللہ) ایک جعلی مذہب جانتے ہیں، تو کیا وہ راستی پر ہیں؟

اسی دفعہ میں ضمن میں آپ نے ایک اس سے بھی زیادہ تر روشن دلیل پیش کی ہے کہ ہندو بزرگوں کو سرگ باش (جنت نصیب) لکھنے کا رواج ہے۔ اس کے جواب میں صرف اسی قدر گذارش ہے کہ جو لوگ اپنے پیدا ہونے سے لے کر موت تک کفر وشرک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جکڑے رہے، اور قرآن کے مواعظ اور ہدایات کو پس پشت ڈالتے رہے، قرآن مجید تو ان کو سرگ باش نہیں کہتا۔ ہاں بعض مداہنت پسند اور خوش آمدی نام کے مسلمان اس رواج کے دلدادہ اور پابند ہوں تو ایسے لوگوں پر مذہب اسلام کا کیا انحصار ہے۔ پس یہ کوئی اسلام کا مسئلہ نہیں کہ ہندؤوں کے رواج کی خواہ مخواہ اہل اسلام پیروی کریں۔

اسی دفعہ کے ضمن میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ مرزا جی مدعی اسلام تھے اور کلمہ گو..الخ

لیکن میری عاجزانہ التماس ہے کہ صرف یہی ایک طریق ان کی مطلب براری کا تھا جس سے انہوں نے بہت کچھ فائدہ اٹھایا۔ مذہبی آڑ سے بڑھ کر کونسا عمدہ پیرایہ عوام کالانعام کو اپنے ڈھنگ پر لانے کا بہتر ہے۔ اگر وہ مدعی اسلام نہ بنتے تو کوئی شخص ان کے بس میں نہ آتا اور اس قدر زر و مال جو عوام سے وصول کر کر اپنی اولاد و احفاد کے لئے جمع کر گئے ہیں کبھی حاصل نہ ہوتا۔

اور یہی ایک پیرایہ ہے جس کی بدولت مریدان باصفا سے اپنی رسالت کا اعتراف کرایا لیکن آخر الامر نتیجہ یہ نکلا کہ جن کو خدا تعالی نے انما المومنون اخوۃ .. الخ کا رشتہ نصیب کیا تھا ان میں آتش نفاق ڈال کر خانہ جنگی کے لئے تلواریں ان کے ہاتھوں میں پکڑا گئے۔

دوئم گاڈ فری ہیگنز جیسے (بقول آپ کے) غیر مسلمان اور منکر رسالت شخص نے نہ تو آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کیا، نہ کوئی اسلام کا ٹکڑا کاٹا، بلکہ جنم کا عیسائی ہو کر اسلام کی حمایت میں ایک کتاب لکھی جو تمام دنیا میں شائع ہوئی۔ اس نے اسلام کے پاک اور مقدس بزرگوں کو جہنمی کا خطاب نہیں دیا۔ اس پر بھی اگر سرسید احمد خان نے اس کو مرحوم لکھا ہے تو سرسید احمد مرحوم کے تمام اجتہادوں اور استدلالوں سے نہ آپ کو اتفاق رائے ہے نہ دیگر مسلمانوں کو۔ اور مرزا صاحب قادیانی تو سرسید احمد کو دائرہ اسلام سے خارج اور نجاست خوروں کے لئے نجاست تیار کرنے والا گمراہ وغیرہ الفاظ لکھتے رہے (دیکھو آئینہ کمالات مصنفہ مرزا کا خط اسمی سرسید)۔ پس وہ سرسید احمد خان کے اجتہادات اور استدلالات سے کیونکر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں آپ نے بلا شبہ توقع سے بھی بڑھ کر سر سید کے اجتہاد سے فائدہ اٹھایا ہے کہ ایک مسلمان کو جو تبدیل مذہب کر کے عیسائی ہو گیا تھا اور تثلیثی عقیدہ پر مرزا آپ نے مرحوم کے لفظ سے اس کو یاد کیا (زمین دار اخبار ۸۔ اگست ۱۹۰۸ص ۶ کالم ۲)

سوئم: آپ نے تحریر فرمایا ہے فی الحقیقت کوئی شخص آپ کے کہنے سے داخل جنت نہیں ہوسکتا اور نہ ہی دوزخ میں دھکیلا جا سکتا ہے، تو میں حیران ہوں کہ خواہ مخواہ بے اختیاری کے عالم میں آپ نے غیر مستحق کو جنت میں داخل کرنے کی کیونکر زحمت اٹھائی ہے۔

چہارم: حضرت منصور کے اناالحق والی مثال ان کو دیجئے جو خدا تعالی اور بندوں میں کچھ تمیز نہیں کر سکتے وہ وقت عالم سکر تھا لیکن اہل شریعت کے نزدیک کلام المجانین لایعتبر (دیوانوں کے کلام کا کچھ اعتبار نہیں ہے) لیکن مرزا جی نے عمداً بقائمی ہوش وحواس مسلمانوں کے حق میں ایسی ایسی درفشانیاں کی ہیں جن کا اعادہ کرنا بھی گناہ میں داخل ہے۔

پنجم: قرآن مجید کی چندروایات در بارہ مغفرت جو آپ نے تحریر فرمائی ہیں (گستاخی معاف) وہ اس محل اور موقع پر چسپاں نہیں ہوسکتیں اگر ان کا وہی مفہوم ہے جو آپ نے ظاہر کیا ہے تو بمصداق: چنیں نیست بازی غلط باختی

اس طرح تو معاذ اللہ انبیاء کے مبعوث ہو کر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر وغیرہ کے مواعظ کی کچھ ضرورت ثابت نہیں ہوتی اور سراسر تکلف وعدہ اس مالک حقیقی کا لازم آتا ہے حالانکہ ہم ہر روز قرآن مجید پڑھتے ہیں

۱۔ وعد الله الذين آمنوا و عملوا الصالحات لهم مغفرة و اجر عظيم (المائدہ:۹)۔ اللہ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور اچھے عمل کئے کہ ان کے لئے بخشش اور اجر عظیم ہے

۲۔ و الذين كفروا و كذبوا بآياتنا اولئك اصحاب الجحيم (المائدۃ:۱۰)۔ اور جو لوگ کافر ہوئے اور جھٹلایا ہمارے احکام کو وہی لوگ ہیں جہنم میں جانے والے

۳۔ وعد الله المومنين و المومنات جنات تجري من تحتها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا نھار خالدین فیھا۔ (توبہ:۷۲) وعدہ کیا ہے اللہ نے ایمان والے مردوں اور ایمان والی عورتوں سے بہشتوں کا بہتی ہیں ان کے نیچے نہریں ہمیشہ رہنے والے ہیں ان میں

۴۔ وعد اللہ المنافقین و المنا فقا ت و الکفار نا ر جھنم خالدین فیھا (توبہ:۶۸) وعدہ کیا ہے اللہ نے منافقین مردوں اور منافقین عورتوں سے اور کافروں سے جہنم کی آگ کا ہمیشہ رہنے والی ہیں اس میں

۵۔ ان اللہ لا یخلف المیعاد۔ (آل عمران)۔ بے شک اللہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں کرتا

۶۔ و کان وعد اللہ مفعو لا (مزمل) اللہ کا وعدہ پورا ہو چکا ہے

۷۔ فاصبر انّ وعد اللہ حق ۔(مومن) پس صبر کر اللہ کا وعدہ حق ہے

اس مدعا کی بہت سی آیات ہیں مگر طوالت سے بچنے کے واسطے میں نے انہیں سات پر قناعت کی ہے جس شخص کا مذکورہ بالا آیات پر کامل ایمان ہے وہ کبھی بھی اپنے دل میں خیال نہیں کر سکتا کہ (معاذ اللہ) خدا کے ہاں ایسی سکھا شاہی ہے کہ نیک عمل کرنے والے سچے مسلمانوں کو خواہ مخواہ دوزخ میں دھکیل دے اور جو لوگ پیغمبری کا جھوٹا دعوی کر کے جہلاء اور حمقاء سے ٹکے بٹوریں نیک اور پاک مسلمانوں کو ناحق اور بے موجب جہنمی کا خطاب دیں تو ایسے لوگوں کو بہشت میں داخل کرے۔ چونکہ قرآن مید میں بعض آیات بعض کی تفسیر ہیں پس جن پاک آیات کا آپ نے حوالہ دیا ہے ان کی تفسیر میں مفصلہ ذیل آیات مدد دیتی ہیں۔ اور مغفرت کے حصول کے لئے توبہ ایک لازمی اور ضروری امر ہے

سلا م علیکم کتب ربکم علی نفسه الر حمة ،انه من عمل منکم سو ءً بجھا لۃٍ ثم تا ب من بعده و ا صلح فا نه غفور ر حیم ۔(الانعام:۵۴) سلامتی ہو تم پر تمہارے پروردگار نے لکھ لی ہے اپنے آپ پر رحمت کہ جو کوئی تم میں سے نادانستہ برا کام کرے اور پھر اس کے بعد توبہ کرے تو بے شک وہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

۲۔ و انی لغفار لمن تا ب و آمن و عمل صا لحاً ثم ا ھتدی ۔(طہ:۸۲) اور بے شم میں بخشنے والا ہوں اس شخص کے لئے جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کئے پھر اچھی راہ پر پڑا۔

۳۔ الّا من تاب و آمن و عمل عملاً صالحاً فاولئك يبدل الله سيآتهم حسناتٍ و كان الله غفوراً رحيماً۔ (فرقان: ۷۰) مگر وہ شخص جس نے توبہ کی اور ایمان لایا اور اچھے کام کئے۔ پس ایسے ہی لوگ ہیں جن کی برائیوں کو اللہ تعالی بھلائیوں سے تبدیل کر دیتا ہے اور اللہ غفور رحیم ہے

لیکن جہاں تک ہمارا علم و یقین ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اس نے مسلمانوں کو صراط مستقیم سے گرانے، پاک اور مقدس بزرگان اسلام کو سبّ وشتم کرنے کافہ اہل اسلام کو جہنمی کہنے اور قرآن مجید کی آیات کو توڑ کر اپنے تصرف میں لانے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا اور اپنے مرنے کے وقت تک ایسے کفریات سے سچے دل سے توبہ نہیں کی اور نہ ہی نبوۃ کے جھوٹے دعوی کو اپنی زندگی بھر میں واپس لیا۔ حتی کہ مرگ مفاجات نے جو ہیضہ کی شکل میں نمودار ہوئی اسے دفعتاً ہی دبوچ لیا۔

اخیر پر یہ عرض ہے کہ آپ نے آخر الامر اسی مضمون میں تسلیماً تحریر کر دیا ہے کہ، میں مرزا صاحب مرحوم کے دعاوی اور الہامات کا قائل اور معتقد نہیں ہوں۔، یعنی بالفاظ دیگر ان کے ان دعاوی وغیرہ میں کاذب مانتے ہیں پھر جس شخص کے باب میں آپ کی یہ رائے ہو اس کے نام کے ساتھ آپ کو مرحوم و مغفور لکھنے کا حق کہاں سے حاصل ہو گیا جب کہ قرآن میں برملا پڑھا جاتا ہے لعنت الله على الكاذبين

میں اپنی گستاخی کی معافی مانگتا ہوں اور خداوند تعالی کی درگاہ میں عجز وزاری کے ساتھ دعا مانگتا ہوں اهدنا الصراط المستقيم۔ امید ہے کہ آپ فرصت کے وقت میں اس مسئلہ پر پھر تدبر اور غور فرمائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔۲۳۔اکتوبر ۱۹۰۸ء نمبر ۵۰۔۵۱ ص ۱۲۔۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزل در ذکر قادیانی

(مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ)

چہ نشنیدید مرگ قادیانی
چگو نہ رفت زیں دنیائے فانی
کہ او خود خواستہ بود از خدائے
برائے خویش فصل آسمانی
ازاں کرد او دعائے فیصلہ کن
.. دانائے اسرار نہانی
کہ اے پیدا کنِ گیتی و گردوں
منم گر کاذب و دجال ثانی
چنانکہ مینویسد دشمن من
ثناء اللہ بکلک نیستانی
فاهلكني الهي في حياته
اجب و افتح بذاك فانت داني

(ترجمہ: پس ہلاک کر مجھے اے خدا اس کی زندگانی میں، قبول کر اور فیصلہ کر ساتھ ....ضرورت شعری کے واسطے ہے ورنہ بحالت رفع ساقط ہو جاتی ہے)

و ان كان ثنا ء الله ضالاً (۳)
فاهلكه و انی غير فانی (۴)
اجاب (۵) الله دعوته على الفور
ليظهر قدر كذاب الزمان
فاهلكه (٦) على ما كان فيه
فبشرى للاقاصى و الادانى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و خصمه (۷) ثناء الله حیّ
شب و عوز آں ... و شادمانی
چو خود داد را ما ایں فیصلہ کرد
چہ در دے باز از خود نکتہ دانی
اگر آرے برم تاویل فاسد
بگویم تف ترا بر نکتہ دانی
نمی آری تو ایمان بر خدائے
کز و شد فصل امر قادیانی
عجب از حامیان و پیروانش
کہ بیجا میکنندش پشت بانی
نمی دارند برہانے بدعوئے
نمی آرند سندِ شائگانی
مگر عو عو کہ بے معنیٰ است لفظی
نہ شرمے از خدائے آسمانی
کجا شد نور دین میرزائیاں
کجا آن مرد اکمل گولیانی (۸)
کجا مرد مبارک (۹) صدر ایشاں
چہ مستور اند در کنج نہانی
چرا نائید بیرون سوئے میداں
پئے اثبات صدق پیر فانی
کجا یعقوب(۱۰) چندہ خواہ ز مردم
چرا خامش کنوں از کلک رانی
چرا ندہد جواب از صدق مرزا
کہ دستے داشت اندر مدح خوانی
سیاہ در مدحتش الحکم کردے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمے گفتی بمرزا ایں و آنی
درا ہر شب بگردون میرسا ندے
درا گفتی خلیل و موسیٰ ثانی
گہی احمد مثال او را نوشتے
ہمے کردے بمدحش باد خوانی
غرض مرزائیاں پس شرمسارند
جوابے نے ز مرگِ ناگہانی
بمرد آں کاذب غدار ناگاہ
گرفتہ شد بہ بطش آسمانی
فراواں نعمت از حق حاصل بود
ازاں دائم بعیش و کامرانی
ہمہ دم منہمک اندر تنعم
مگر غافل ز عیش جاودانی
نہ پروائے خدائے ذو الجلالش
ازاں میکرد تحریف معانی
بقرآں و کلام پاک یزداں
کہ آوردش امین آسمانی
اگر باور نداری بین تو اعجاز (۱۱)
کہ دردے کرد ز نیستاں در فشانی
کہ روز من مرا در روز دین است
چہ از من دین را شد زندگانی
بقرآن روز دین روز جزا ہست
اگر شبہے است واقعہ (۱۲) را بخوانی
بسورۃ انفطار (۱۳) از ایزد پاک
ہمیں تفسیر رد قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض بے گانہ بود از فہم قرآن
یقین دانی اگر از مومنانی
ہمہ الہام او بے مغز و مہمل
بہ بیں الہام عقد آسمانی
ہمے گفت از روئے او ہمہ عمر
بآخر رفت زیں دنیائے فانی
مگر شرمش نمے آمد ازیں امر
بہ پیری آرزوہائے جوانی
نویسم تا کجا حالات او را
عزیز آں بہ اگر خاموش مانی

۳۔ اگر ثناء اللہ گمراہ ہے پس اسے میری زندگانی میں ہلاک کر

۴۔ یہ اسم فاعل ہے فتی یفتی سے قاضِ کے وزن پر اور اثبات یا بسبب وجہ مذکور کے ہے

۵۔ قبول کی اللہ نے دعا جلدی تا کہ ظاہر کرے کذاب وقت کا دھوکا

۶۔ پس مرزا کو اللہ نے ہلاک کیا جس حالت میں کہ وہ تھا پس خوش خبری ہو بڑوں اور چھوٹوں کو۔

۷۔ اور اس کا دشمن ثناء اللہ زندہ ہے

۸۔ یعنی ساکن گولیکے کہ فی الحقیقت اجہل است
یعنی مبارک علی فیروز والی ثم السیا لکوٹی

۱۰۔ یعنی اڈیٹر الحکم کہ درتعریف وتوصیف مرزا اوراق الحکم سیاہ میکرد

۱۱۔ اعجاز المسیح از مرزا قادیانی

۱۲۔ کما قال اللہ تعالیٰ فی الواقعہ: ھذا نز لھم یوم الدین

۱۳۔ کما قال اللہ تعالیٰ: و ما ادراك مایوم الدین ثم ما ادرك ما یوم الدین یوم لا تملك نفس لنفس شیئاً و الامر یومئذ لله ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔۲۳۔اکتوبر ۱۹۰۸ء ص ۱۵۔۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسر بیماری کی لپیٹ میں

امرتسر بیماری کی لپیٹ میں آیا تو قادیانی اخبار بدر امرتسر کی کیفیت لکھ کر لکھتا ہے کہ یہی امرت سر جس نے اہل طائف کی طرح اللہ کے رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) پر پتھر مارے تھے۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ اسی جرم کی سزا امرت سر کو پہنچی ہے۔ کیوں نہ ہو، ہم تو منتظر تھے کہ کوئی الہام بھی اس بارے میں دیکھتے مگر افسوس کہ آج الہامی صاحب اپنے الہاموں کی سزا بھگت رہے ہیں اور زبان حال سے نہیں بلکہ قال سے کہہ کہہ کر پسماندگان کو سمجھا رہے ہیں کہ: من نکردم شما حذر بکنید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۰۸ء ص ۳)

رسی تو جل گئی پر بل نہ گیا

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پارٹی حقیقت شناسوں کی نگاہ میں برباد ہوگئی مٹ گئی ان کا سرگروہ اپنے کیفر کردار کو پہنچ گیا مگر ابھی تک اس کے دم خم باقی ہیں حیدر آباد (دکن) کی تباہی پر جہاں تمام مسلمانوں ہی کے نہیں ہندوستان بھر کے تمام دردمندوں کے دل آٹھ آٹھ آنسو جاری ہیں یہ پارٹی اس دردناک واقع کو بھی اپنے گرو (مرزا قادیانی) کی طرح ڈھٹائی سے اپنی صداقت کا ثبوت پیش کرتی ہے چنانچہ قادیان کا آرگن الحکم، قہری تجلی، کا عنوان دے کر لکھتا ہے:

جو لوگ اللہ تعالی کے ماموروں اور مرسلوں کے حالات سے واقف ہیں ان پر مخفی نہیں کہ ان کی تبلیغ پر انکار کی وجہ سے اللہ تعالی کے عذاب مختلف رنگوں میں آیا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے وقت پر اہل دنیا کو آگاہ کیا، مگر شوخ اور بے باک لوگوں نے خود مخالفت کر کے دوسروں کو بھی گمراہی میں رکھا۔ طاعون نے ملک پر جو آفت برپا کی، وہ کوئی چھپی ہوئی بات نہیں۔ قحط کی بلا نے لاکھوں جانوں کا نقصان کیا۔ پھر زلزلہ نے جو تباہی دکھائی وہ ابھی کل کی بات ہے۔ اسپر بھی لوگوں نے بس نہ کی، اور خدا تعالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قہری تجلیوں کے اور تماشے دیکھنے کی آرزو کی۔

اتنے میں حضرت مسیح موعو کا وصال اور رفع ہو گیا اس پر نادانوں نے خوشیاں منائیں اور امراض مہلکہ کو آپ کی نحوست بتائی، اسی طریق پر جو پہلے بدکاروں اور شریروں نے کیا تھا، اور شائع کیا کہ اب امن ہو گیا۔ مگر وہ مکر اللہ سے غافل تھے، اور اوروں کو غافل کر رہے تھے۔ اس سال جیسا کہ قبل از وقت اپنے بندے (مرزا قادیانی) کو خبر دی تھی ایسی پر زور بارشیں ہوئیں جس کی نظیر چوتھائی صدی پہلے تک نہیں ملتی۔ ان بارشوں نے سینکڑوں مکانات اور جانوں کا نقصان کیا اور اس پر بھی بس نہیں ہوا۔

بخار اور ہیضہ نے اس مرتبہ وہ کام کیا جو طاعون کی سختی بھی بھول گئی۔ جس قسم کے خطوط یہاں آتے ہیں ان کو پڑھ کر سنگ دل سے سنگ دل انسان بھی کانپ جاتا ہے۔ یہ سب خدا تعالی کی قہری تجلی کے نمونے ہیں۔ یاد رکھو جس قدر تکذیب شرارت شوخی بڑھے گی، اسی قدر عذاب الٰہی زیادہ آئے گا۔ ان احمقوں کو اتنی بھی خبر نہیں ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کا وجود باجود تو ایک امان تھا۔ وہ امان اب نہیں رہی، اس سے زیادہ خطرہ کے دن ہیں۔ ان سطور کی سیاہی ابھی ختم نہ ہوئی تھی کہ حیدر آباد دکن کی تباہی کی خبر پہنچی۔ عبرت کیلئے اسے یہاں درج کیا جاتا ہے۔ یہ باتیں خدا تعالی کے موعود کے منہ نکل چکی تھیں پوری ہوئیں۔ احمق کہیں گے کہ حیدر آباد کا نام بتاؤ، صریح الہام بتاؤ، وغیرہ وغیرہ۔ وہ کہتے رہیں اور بکتے جائیں۔ اللہ تعالی خود ان کے لئے کافی ہے۔ وہ شہر جو عروس دکن تھا آج تباہ اور برباد پڑا ہے۔ یہاں لاشوں کے ڈھیر اور کھنڈرات کا نظارہ نہایت ہی مؤثر ہے مفصل پھر لکھیں گے۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کس ایمان داری اور شوخ چشمی سے لکھتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) تو امان تھا۔ اب تو وہ نہیں رہا۔ او ظالم! اس امان کی موجودگی میں تو طاعون جیسی بلا، تمام ہندوستان حتی کہ تمہارے دار الامان نہیں دار الکفر والطغیان قادیان پر بھی مسلط تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ تمہاری روحانی دیوار کے اندر بھی اسنے کئی دفعہ حملے کئے اور شکار لے گئی۔ تمہارا بھائی افضل اڈیٹر البدر اسی بلا کی نذر ہوا۔ قاضی امیر حسین کا بیٹا اسی کی بھینٹ قادیان میں ہوا۔ تمہارا اسکول اسی بلا کے خوف سے مدت تک بند رہا۔ تمہارے سالانہ جلسے رکے رہے۔ لیکن جوں ہی یہ خودساختہ امان دفع ہوئی تو مثل مشہور خس کم جہاں پاک، کی صداقت نے جلوہ دکھایا۔ خدا کی شان اسی دم طاعون تمام ہندوستان میں قریب قریب معدوم ہوگیا۔ کیا یہی تمہاری امان تھی؟ کیا یہی حضرت اقدس کا الہام تھا ماکان اللہ لیعذبھم وانت فیھم (اخبار الحکم قادیان ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء) او ظالمو! او بد خواہ خلائق لوگو! کیوں مخلوق کی تباہی پر خوشیاں مناتے ہو۔ خدا کا خوف نہیں تو مخلوق ہی ہی سے شرم کرو۔

یہی ظالم ۲۲۔ اکتوبر کی اشاعت میں امرتسر کی بیماری پر بھی اظہار مسرت کرتا ہے۔ مگر اسکو معلوم نہیں کہ خود قادیان دارالزیاں میں بھی یہ کیفیت ہے کہ اسی کا بھائی بدر لکھتا ہے کہ:

موسمی بخار کی وجہ سے پورا اخبار شائع نہ ہوسکا۔،

بلکہ الحکم کا اڈیٹر خود بھی لکھتا ہے کہ:

میں مع متعلقین عیال وسٹاف بخار میں مبتلا رہا۔ (۳۰۔ اکتوبر)

ہم حیران ہیں کہ مرزائی معجزات کو ہم کس سے تشبیہ دیں بجز اسکے کہ یہ کہدیں

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید وگفت باراں شد

چونکہ اندر کا چور خود اسے نادم کرتا ہے کہ مخالف صریح الہام پوچھیں گے اسلئے آپ ہی شوخی سے اس کا جواب دیتا ہے کہ مخالف بکتے جائیں۔ واہ رے تیری شوخی۔

اخیر میں اس دعوی پر کئی ایک الہام بھی نقل کئے ہیں:

مثلاً ایک وبا پڑے گی۔، قیامت برپا ہوئی، لاکھوں انسانوں کو تہ وبالا کردو نگا۔ آسمان ٹوٹ پڑا۔ وغیرہ

اس قسم سے الہامات حیدرآباد دکن کی تباہی پر چسپاں کئے ہیں۔ کیا ہی مرزا صاحب قادیانی کے گول مول الہام ہیں کہ جدھر چاہو پھیر لو۔ چنانچہ اعلی حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرزا قادیانی) خود فرماتے ہیں:

معلوم نہیں کیا ہونے والا ہے ... ہم کسی خاص پہلو پر زور نہیں دے سکتے کہ کیا مراد ہے۔ (الحکم قادیان۔ ۱۷ فروری ۱۹۰۷ء)

او مرزائیو! تمہیں یاد نہیں کہ تمہارے خلیفہ راس الجانین حکیم نور الدین نے آریہ سماج لاہور کی کانفرنس کے موقع پر مرزا غلام احمد قادیانی کے الہاموں کا ترجمہ کرتے ہوئے یہ کہا تھا کہ الہام کا صحیح ترجمہ کرنا ملہم کا کام ہے، میرا ترجمہ حجت نہیں۔ اب تم ہی بتلاؤ کہ جب تمہارے خلیفہ (حکیم نور الدین) کا ترجمہ حجت نہیں تو تم کون ہو کہ مرزا قادیانی کے گول مول الہامات مذکورہ کو حیدر آباد کے متعلق چسپاں کرو۔ تمہیں شرم نہیں آتی۔ تمہارا گرو تو کہتا ہے ہم کو معلوم نہیں کیا مراد ہے، اور تم اس کو معلوم بتلاتے ہو (تف)

ایسے چو مکھیئے الہامات کی نسبت کسی رند شاعر نے کیا اچھا کہا:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کر کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۰۸ء ص ۳۔۴)

عبدالحکیم پٹیالوی کے خواب اور الہامات

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی اڈیٹر اخبار اہل حدیث کو لکھتے ہیں:

جناب اڈیٹر صاحب: تسلیم۔

مضمون ذیل اپنے اخبار میں شائع فرما کر پبلک کو مشکور فرماویں۔

والسلام خاکسار عبدالحکیم

ایک شہاب ثاقب:

اعلان الحق کی تیسری اڈیشن لکھی جا چکی اور نصف سے زیادہ طبع بھی ہو چکی تھی کہ عزیز میاں محمد صاحب کا خط مورخہ ۹۔ اکتوبر ۱۹۰۸ء مجھے موصول ہوا جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لکھتے ہیں کہ آج صبح میاں منظور محمد صاحب کی بیوی کا انتقال ہو گیا جس کا نام محمدی بیگم تھا۔

یہ وہ معرکہ آراء عورت ہے جس کی نسبت مرزا غلام احمد قادیانی نے اگست ۱۹۰۶ء اخبارات الحکم البدر اور ریویو وغیرہ میں یہ پیش گوئی شائع کی تھی کہ اس کا ایک لڑکا ہوگا جس کے نام یہ ہیں

۱۔ عالم کباب یعنی اس کے پیدا ہوتے ہی تمام عالم کباب ہو جائے گا تباہ ہو جائے گا گویا کہ دنیا کا خاتمہ ہو جائے گا

۲۔ شادی خان۔ بشیر الدولہ۔ یعنی اس کی پیدائش ہماری جماعت کے واسطے موجب شادی و ترقی دولت و اقبال ہوگی

۳۔ کلمۃ اللہ خان، اور، اے ورڈ اینڈ ٹو گرلز۔ یعنی ایک کلمہ اور دو لڑکیاں۔

پھر مئی ۱۹۰۸ء کے اخبارات میں مرزا نے محمدی بیگم کی نسبت یہ پیش گوئی شائع کی حم و الکتاب المبین یعنی محمدی بیگم کے وجود سے بہت سے نشانات ظاہر ہوں گے۔

مگر افسوس وہ بے وقت فوت ہوگئی مرزائیوں کو اس کے وجود سے کوئی نشان دیکھنے نہ ملے نہ عالم کباب ہی پیدا ہوا جس کے پیدا ہوتے ہی تمام دنیا کباب ہو جاتی، اور مرزائیوں کی فتح اور شادی ہوتی، بقول نقاش یہ ایک چار نالی سرنگ تھی اور عالم کباب کا پیدا ہونا اس کو آگ دینا تھا بس آگ لگتے ہی یہ تمام دنیا کو اڑا دیتی اور مرزائی کل دنیا کے مالک بن بیٹھتے۔ مجھے اس عورت کی نسبت الہامات ذیل ہوئے تھے یعنی:

۱۔ مرزا کے کنبہ میں سے ایک بڑی معرکہ آراء عورت مرے گی۔ مورخہ ۷ مئی ۱۹۰۸۔ یہ الہام بہت سے اردو اخبارات میں شائع ہوا تھا مثلاً اہل حدیث پیسہ اخبار وطن وکیل دیش اپکارک۔ آریا گزٹ وغیرہ میرے رسائل اعلان الحق میں بکثرت شائع ہو چکا ہے۔

۲۔ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء کو میں نے ایک خواب دیکھا تھا جس میں میں نے ایک لومڑ کو مارا تھا پھر دو چیلوں کو مارا پھر الہاماً اس کی یہ تعبیر معلوم ہوئی تھی کہ لومڑ سے مراد مرزا ہے اور دو چیلوں سے مراد ایک تو اس کی بیوی اور دوسری عالم کباب کی ماں ہے۔ یہ خواب معہ تعبیر الہامی پیسہ اخبار اور اعلان الحق میں بکثرت شائع ہو چکا ہے۔ ایک چیل تو مر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکی دوسری باقی ہے۔ جولائی ۱۹۰۸ء میں مجھے مرزائیوں کی نسبت الہام ذیل بھی ہو چکا ہے:

مرزائی کارخانہ اگرچہ پہاڑ معلوم ہوتا ہے مگر اب یہ پہاڑ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر رہے گا اور ان پر ایک شہاب ثاقب گریگا۔

مئی ۱۹۰۸ء کے الہامات ہیں:

مرزائی اٹھے وے اور ہتے وے پھر رہے ہیں فبا ؤا بغضب علی غضب و للکا فرین عذا ب مھین۔

۹۔ اکتوبر کی رات کو میں نے ایک طویل خواب دیکھا جس میں میں قادیان پہنچا اور مولوی نورالدین اور چند اور مرزائیوں کو دیکھا اور ایک نہایت ہی موثر اور پرزور تقریر کی جس کا خلاصہ یہ ہے:

نورالدین سے میں نے سوال کیا کہ کیا آپ نے میرے برخلاف بددعا شائع کی ہے؟ اس نے کہا ہاں۔ میں نے جواب میں کہا کہ یہ آپ نے بڑا ہی غضب ناک کام کیا۔ آپ کب تک خدا سے منقطع اور محض ایک ایک فوٹوگراف مشین بنے رہیں گے۔ کاش اب بھی کوئی راست باز سمجھے اور مردم پرستی چھوڑ کر خدا پرستی اختیار کرے۔

و ما علینا الا البلا غ المبین؛

خاکسار۔عبدالحکیم خان پٹیالوی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۰۸ء ص ۵)

الحکم پر بجلی گری یا نہیں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

میں نے مرقع قادیانی کے کسی پرچہ میں لکھا تھا کہ کرشن قادیانی کے مرنے سے قادیانی مشن پژمردہ ہو رہا ہے۔ اخبار الحکم پر بھی بجلی گری ہے کیونکہ باقاعدہ وقت پر نہیں نکلتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر الحکم نے بجلی گرنے سے انکار کیا تھا مگر ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں آخر کار ہماری بات کی تصدیق کرنے کے سوا اس کو چارہ نہ رہا۔ بہت بڑا لمبا مضمون اپنی دردسری خسارہ اور خریداروں کی ناقدری کا لکھ کر تحریر کرتا ہے کہ:

ایک سال ختم ہونے سے پہلے ہی دو ہزار روپئہ کے قریب خسارہ پڑا۔،
الحکم مندرجہ بالا وجوہ سے مشکلات میں ہے اور سخت مشکلات میں ہے، انہی وجوہات سے اخبار کی باقاعدہ اشاعت پر اثر پڑتا ہے اور مجھے ہدف ملامت ہونا پڑتا ہے۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

الحکم کی اس بے وقت موت پر ہمیں بھی رنج ہے۔ اے کاش وہ ہماری مدد قبول کرے تو معاصرانہ لحاظ سے ہم بھی اس کو مدد پہنچا سکیں، اگرچہ فرمان خداوندی فقطع دابر القوم الذین ظلموا کا تو کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء۔ ۲۵ شوال ۱۳۲۶ھ ص ۵)

امام مہدی اور مسیح عیسی

(مولانا ابو نعیم عبد العظیم حیدر آبادی)

ناظرین! قادیانی رسالہ ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۸ء نمبر ۴ جلد ۷ میری نظر سے گذرا۔ اس رسالہ میں مسٹر شیر علی بی اے کا مضمون جس میں مہدی اور مسیح کو ایک کرنے اور لا مھدی الّا عیسی کے مضمون کو پورا کرنے کی کوشش اور جرأت کی گئی ہے اور ایسے بے جا ڈھکوسلہ سے کام لیا گیا ہے کہ خدا کی پناہ۔

میری سمجھ میں نہیں آتا کہ وہ لوگ جن کی عمر کا کثیر حصہ ایک ایسے فن میں گذرا ہو جس کو دینی فن سے کوئی تعلق نہ ہو، کیوں دینی امور میں ایسی بے جا کوشش کرتے ہیں جب کہ اپنی نادانی اور اپنی سفاہت کو اظہر من الشّمس کر کے اپنی لیاقت حاصلہ پر بدنما دھبہ لگاتے ہیں۔ خوب مثال ہے لکل فن رجال یعنی ہر ایک فن کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آدمی ہوتا ہے۔.. اسی بنا پر میں نہیں سمجھتا کہ بی اے، ایم اے، دینی علوم میں کیا بحث کریں گے، اور احادیث اور قرآن کے معانی کو کیا سمجھیں گے۔ یونہی دیکھا گیا ہے کہ جب کوئی شخص اپنے غیرفن میں قدم مارتا ہے تو ذلت اور لغزشوں کو پاتا ہے۔ بہر حال ہمارے دوست مسٹر نے بڑی کوشش مہدی اور مسیح کے اتحاد کی کر کے اپنا مطلب یہ نکالنا چاہا ہے کہ مرزا مہدی اور مسیح موعود تھا گو ہم مسٹر کی لکھی ہوئی باتوں کو تسلیم کر لیں تو بھی مرزا صاحب پر کسی طرح وہ باتیں چسپاں نہیں ہوسکتیں جس کی تفصیل اور تشریح ذیل میں آئے گی۔

غرض ہمارے مسٹر کی عبارت مسیح آمد ثانی کے عنوان کے بعد حسب ذیل ہے:

> افسوس! ایک سخت غلطی کی گئی جسکی وجہ سے مسلمانوں کو مہدی کی پیش گوئی کے سمجھنے میں بڑا مغالطہ ہوا مسیح کو مہدی سے الگ کیوں سمجھا گیا؟ اسلئے کہ مسیح کی نسبت مسلمانوں کا یہ خیال غلط تھا کہ وہ آسمان پر زندہ بیٹھا ہوا ہے اس لئے یہ ان کے وہم وگمان میں بھی آ سکتا تھا کہ مسیح ومہدی ایک ہی ہوسکتے ہیں۔انتہی

اب یہاں میں اس بحث پر چلنا نہیں چاہتا جو عیسی کی حیات آسمانی سے متعلق ہے کیونکہ اس کے متعلق ہزاروں مباحثے ہو چکے ہیں ہزاروں تقریریں ہوچکیں۔ مگر سر دست میں مسٹر کے خیال کا اظہار آپ ناظرین کے روبرو کیا چاہتا ہوں کہ مسیح اور مہدی ایک ہیں۔ اب بعد ازیں دیکھنا چاہیے کہ مسٹر نے اپنے اس دعوی میں وہ کون سے دلائل پیش کئے ہیں اور وہ کون سے بین دلائل کو کام میں لایا ہے مسٹر کی ضروری عبارات قابل تردید کو ہم یہاں نقل کر کے اس کی تردید اور ساتھ ہی ساتھ یہ ثابت کر دکھائیں گے کہ مہدی اور مسیح میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔ مہدی مسیح نہیں، اور مسیح مہدی نہیں۔ مہدی ایک شخص اور ہے اور مسیح ابن مریم اور ہیں۔ مسٹر پانچویں دلیل صفحہ ۳۵۶ میں لکھ کر فقرہ وار مسیح اور مہدی کے اتحاد میں چند دلائل پیش کرتے ہیں۔

> ۲۔ یہ کہ مہدی اور مسیح کا ایک ہونا اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ بہت سی باتیں ایسی ہیں جو مہدی کے متعلق بیان کی گئی ہیں اور وہی باتیں بعینہ مسیح موعود کے بارہ میں بیان کی گئی ہیں ان کی وحدت کا پتہ چلتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ دونوں کا زمانہ ظہور ایک ہی بیان کیا جاتا ہے۔

اقول: یہ کیا آپ لکھتے ہیں زمانہ قریب یا یک دگر ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ مسیح اور مہدی بھی بنفسہ ایک ہی ہوں۔ اگر ایسا ہی ہے تو دجال اور مسیح اور مہدی بھی ایک ہی ہونا چاہیے کیونکہ احادیث صحیحہ سے ظاہر ہے کہ مسیح اور مہدی اور دجال کا اترنا قریب بایک دگر ہے۔ اسی وجہ سے جلال الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے کہ دجال سرصدی پر نکلے گا۔ آپ کی یہ دلیل کسی طرح آپ کے مفید اور آپ کے لئے سودمند نہیں۔ زمانہ قریب یا یک دگر ہونے سے وقت نزول ان کا ایک نہیں ہوجاتا ماہ سنہ میں تو ضرور فرق ہوتا۔

قولہ: ۲۔ دونوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ چالیس سال دنیا میں کام کریں گے۔

اقول: یہ تو کسی حدیث میں نہیں بتلایا گیا کہ مسیح مہدی دجال سب مل کر ایک وقت واحد میں اتریں گے بلکہ ما بینھم فرق نکالا گیا ہے اور احادیث وآثار سے ظاہر ہے کہ مہدی کے سامنے عیسی آئیں گے۔ جب یہ بات قابل تسلیم ہوگئی کہ عیسی روبرو مہدی کے نازل ہوں گے تو فرق بینھما بھی معلوم ہوگیا۔ اور گو دجال اور مسیح اور مہدی کا زمانہ قریب قریب بتلایا گیا ہے لیکن دجال اور مسیح میں بھی فرق ہے۔ دجال پہلے آئے گا اور عیسی بعد میں اتریں گے۔ پس سمجھ لیجئے کہ جس طرح عیسی اور دجال میں فرق ہے اسی طرح مہدی اور عیسی میں بھی فرق ہے۔ مہدی کی مدت میں اختلاف عظیم ہے لیکن عیسی کے متعلق اتنا اختلاف نہیں اس سے بھی فرق مابینھما ظاہر ہے۔ مہدی کے تعلق ہے پانچ برس سات برس نو برس انیس برس، بیس برس، تیس برس چالیس برس۔ گو سفارینی کی رائے چالیس ہی کی طرف ہے مگر یہ اختلاف مسیح اور مہدی میں فرق نکالتا ہے اور مسیح کے متعلق تو صرف چالیس پنتالیس برد کی زندگی بتلائی گئی ہے اس کے قطع نظر بھی اگر مہدی کی مدت بھی چالیس سال ہو اور عیسی بھی چالیس سال زندہ رہیں تو یہ ممکن ہے کہ دونوں کی عمر ایک ہو اور بنفسہ بزمانہ ایک نہ ہوں۔ اگر آپ کی مدت اور میری عمر ایک ہی ہو تو کیا یہ لازم آتا ہے کہ ہم اور آپ بذاتہ بنفسہ ایک ہی ہوں۔ جب آپ خروج مہدی اور نزول عیسی میں فاصلہ اور فرق کو مانتے ہیں تو پھر دونوں کی ایک عمر پانا کس طرح منافی اور ان کے اتحاد بالذات کا باعث نہیں ہوتا۔ اگر آپ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں کے مابین فاصلہ اور فرق کو نہیں مانتے تو آپ کو چاہیے کہ ان کے اتحاد بالذات کے لئے وقت اور مقام خروج ونزول کا تعین کریں اور احادیث سے اس تعین کو ثابت کریں ورنہ صرف مجرد اس قول پر کہ زمانہ دونوں کا قریب قریب ہے ما بینھما اتحاد بالذات کا قائم رکھنا انصاف کا خون کرنا ہے۔ اگر اسی بنیاد پر کہ زمانہ قریب قریب ہے عیسی اور مہدی ایک ہیں تو ہمارے اس اعتراض کا کیا جواب ہوگا کہ دجال اور مسیح اور مہدی ایک ہی ہیں ان میں بھی اتحاد کلی ہے۔ اگر آپ دجال اور عیسی کے مابین فرق نکالتے ہیں تو بس سمجھ لیجئے کہ اسی طرح مہدی اور مسیح کے مابین فرق و فاصلہ ہے۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ پہلے مہدی آئیں گے پھر مہدی کے سامنے عیسی، عیسی کے پہلے دجال آئے گا پھر عیسی، الغرض زمانہ تینوں یعنی دجال مہدی عیسی کا قریب ہے لیکن وقت ومقام نزول میں مطلق اتحاد نہیں یہ بھی آپ کی دلیل واثق قابل اعتماد نہیں آگے چلئے

قولہ: دونوں کے متعلق لکھا ہے کہ وہ خون ریزی نہ کریں گے

اقول: عجیب بات ہے اور اس سے آپ کے ادراک وفہم کا بھی پتہ چلتا ہے۔ جناب اچھے خصائل کا ہونا ہر ایک نیک بندے میں ضرور ہے کیا مہدی خونریزی کریں گے اور زمین میں فساد برپا کریں گے، یا عیسی ایسا کریں گے، اسی واسطے یہ عمدہ خصلت وصفت دونوں میں یکساں ہے۔ کیا اگر زید جھوٹ نہیں بولتا تو لازم ہے کہ عمر جھوٹ بولے۔ اگر دونوں جھوٹ نہیں کہتے تو کیا ان دونوں میں اتحاد بالذات لازم آجاتا ہے؟ یہ آپ کیسی باتیں کرتے ہیں ذرا اعتراض کے ہر ایک پہلو پر نظر رکھیئے تاکہ معترض کو ذرا ذرا سی بات پر اعتراض کا موقع نہ ملے۔

قولہ: مہدی اور مسیح کی نسبت لکھا ہے کہ علماء بے بصیرتی سے ان کی تکفیر کریں گے۔

اقول: یہ بھی آپ کی کیسی مجہول باطل عاطل دلیل ہے کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حق بات کے اور حق گو کے لوگ دشمن ہو جاتے ہیں یہاں تک کہ علمائے بے بصیرتی حق گوؤں کو کفر کا فتوی دیتے ہیں تو کیا اس سے یہ لازم آتا ہے کہ وہ ہر ایک شخص جس کے حق میں کفر کا فتوی دے دیا گیا ہو وہ یا دیگرے بذاتہ بنفسہ اتحاد رکھتا ہو۔ ممکن ہے کہ جیسے مہدی کی ہدایت... پر علمائے بے بصیرت کفر کا فتوی دیں اسی طرح عیسی کی نیک ہدایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سچی باتوں پر کفر کا فتوی دیں۔غرض کہ ایسی عمدہ باتیں جس کا ہر ایک میں ہونا لازمی ہو یا عادتاً ضروری معلوم ہوتا ہو جیسے فساد کا بپا نہ کرنا اس بات کو ہر گز جگہ نہیں رہتا کہ ہر ایک کو ہر ایک سے متحد بنفسہ و بذاتہ کر دے۔اب یہاں آپ خوش ہو کر اس بات کی طرف آئیں گے کہ ہمارے مرزا صاحب بھی حق گو تھے اور دیکھو علماء نے ان پر کفر کا فتوی لگایا۔ یہ آپ کی خوشی مبدل بر نج وغم اس طرح ہوسکتی ہے کہ مرزا صاحب حق گو نہ تھے بلکہ اسلام میں ایک فتنہ فساد بپا کرنے والے، اگر ہم لو فرضنا مثیل عیسی بھی ان کو مانیں تو عیسی کا وہ کام جو تمام ملل کو مٹادیں گے ان میں نہ تھا۔ غیر ملل کو محو کرنا تو کجا اسلام ہی کی ایک جماعت کثیر ان کی مخالف رہی اور نہ کوئی مذہب دنیا سے اٹھا معلوم نہیں پھر مرزا کیسے مثیل عیسی ہے۔میرے نزدیک کل هذا ضرب من الجنون و الهذيان ہے۔

حاصل یہ کہ علماء کا کفر کا فتوی مرزا پر ایک حد تک بجا ہے آپ کی یہ دلیل بھی قابل سماعت نہیں۔

قولہ: جیسا کہ مہدی کی نسبت ہے کہ وہ اسلام کو سب مذاہب پر غالب کرے گا ایسا ہی مسیح موعود کے متعلق ہے کہ يهلك الله في ... الملل كلها الا الاسلام۔

اقول: اس جگہ ہمارے مسٹر سمجھنے میں کتنی غلطی کر رہے ہیں مولانا! غالب اور ہلاکت ملل میں فرق عظیم ہے غالب ہونے میں فریق ثانی کا مغلوب ہونا اور پھر فریق ثانی کا بقاء ضروری ہے یعنی کثرت اسلام کی پائی گئی لیکن بالکل ملل باطل نہیں ہوئے بلکہ کچھ ملل قائم رہے۔مثلاً زید، عمرو پر غالب آیا تو معلوم ہوا کہ زید اپنے جنگ وجدل میں سبقت لے گیا لیکن عمرو زندہ ہے۔اسی طرح اسلام سبقت لے گیا لیکن پھر بھی.. یہ تو صفت مہدی کی ہے۔لیکن عیسی کی صفت میں ہے کہ اس کے زمانہ میں کل ملل مٹ جائیں گے۔اس کے متعلق تمثیل یہ ہے کہ زید نے عمر کو مٹایا تو معلوم ہوا کہ عمرو کا نام ونشان باقی نہ رہا۔اب ناظرین غالب اور ہلاکت کا فرق نکال لیں گے۔...

اب یہاں ایک اہم بات یہ ہے کہ آپ کا تو دعوی ہے کہ مرزا مثیل مسیح ہے چنانچہ آپ خود اس رسالہ میں لکھتے ہو۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوسکتا ہے کہ اگر عیسی ابن مریم وفات پا چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو آنحضرت ﷺ کی اس پیش گوئی کے کیا معنی ہیں جس میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم آخری زمانہ میں نزول فرمائیں گے۔سو واضح ہو کہ اس پیش گوئی میں عیسیٰ بن مریم سے ایک ایسا شخص مراد ہے جو عیسیٰ بن مریم سے مشابہت رکھتا ہو۔انتہی

مولانا مسٹر! آپ بتلایئے کہ مرزا مثیل مسیح ہے تو مسیح عیسیٰ کا کیا کیا کام انہوں نے کیا؟ بجز ایں نیست کہ مرزا صاحب نے اپنی ایک جدی پارٹی قائم کی جیسا کہ ہم نے پہلے لکھ دیا ہے کہ کسی ملت کو نہ میٹا۔نہ پیشین گوئی حدیث کے موافق کسر صلیب کیا۔میں سمجھتا ہوں اور خوب اچھی طرح باور کرتا ہوں کہ مسیح اور مہدی کو ایک کر دینے سے آپ کا مطلب یہ ہے مرزا کو مہدی اور مسیح کہو مگر مسٹر آپ کی یہ ویسی ہی ہوس اور آپ کی پارٹی کا ویسا ہی خیال ہے جیسا کہ ہر ایک فرقہ جو ایک زمانہ میں ہر ایک شخص کو مہدی خیال کرتا آیا۔شیعہ نے خیال کیا کہ محمد بن عبداللہ مہدی ہے اور کسی کا خیال تھا کہ موسیٰ بن طلحہ مہدی تھے اور ایک شخص نے ۷۰۰ میں کربلا میں یہ دعویٰ کیا تھا کہ میں مہدی ہوں۔اور ۸۰۰ میں صوفی تو برزی نے مہدویت کا دعویٰ کیا۔اہل سوس اس کے تابع ہو گئے۔ملک مغرب کا ایک شخص محمد بن تومرت نامی نے مہدویت کا دعویٰ کیا اس کی ایک جدی پارٹی تھی ملک اکراد میں عبداللہ نام ایک شخص نے اپنے بیٹے کا نام محمد لقب مہدی رکھا اور دعویٰ کیا کہ موافق قول حضرت کے میرا نام عبداللہ ہے اور میرا بیٹا محمد نام کا مہدی ہے۔جون پور میں سید محمد نامی ایک شخص مہدی خیال کیا گیا حال میں ایک شخص نے مقام ...علاقہ سوڈان میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا۔غرض جیسے کے اگلے لوگوں نے مہدویت کا دعویٰ کیا اور مہدیوں کو عوام نے تسیم کیا اسی طرح مرزا نے مہدی اور مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور تم لوگوں نے اس کو تسلیم کیا۔مگر میں دیکھتا ہوں کہ اگلے مہدیوں تو صرف درجہ مہدویت پر اپنا خاتمہ کیا مگر مرزا صاحب نے اپنے فتنہ میں ایسی ترقی کی کہ مسدتح ہونے کا بھی دعویٰ کر دیا۔امید تھی کہ مرزا صاحب زندہ ہوتے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی بددعا سے نہ مرتے تو دعویٰ مثیل محمد ہونے کا کرتے ۔خدا کا فضل کہ یہیں تک ہو کر فتنہ رفع ہوا۔حاصل کلام حیرت ہے کہ مرزا صاحب ایک بھی کام عیسیٰ کا نہ کیا۔پھر مثیل عیسیٰ کیسے ہو گئے اور مرزا کے مثیل عیسیٰ ہونے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو آپ لکھتے ہیں:

کہ ایک اور امر بھی ہے جس پر غور کرنے سے یہ امر صاف ہو جاتا ہے کہ آنخضرت نے آخری زمانہ کا خلیفہ کا نام کیوں عیسیٰ بن مریم رکھا۔ ہمارے نبی کے حضرت موسیٰ مثیل تھے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کماارسلنا الی فرعون رسولاً۔

جب حضرت کے مثیل موسیٰ تھے، تو موسیٰ مر گئے۔ جب حضرت رسول ہوئے تو آپ کے قول سے (کہ ہمارے نبی ﷺ حضرت موسیٰ کے مثیل تھے) یہ بات بھی نکلی کہ حضرت ﷺ موسیٰ کے مثیل تھے مگر مجھے آپ کی اس تقریر پر ڈبل تعجب ہوتا ہے کہ موسیٰ ایک جدے رسول تھے اور آنخضرت ﷺ جدے رسول۔ نہ موسیٰ کی کتاب آنخضرت کو ملی تھی نہ آنخضرت کی کتاب موسیٰ کو۔ پھر آپ نے مشابہت کس بات میں دی؟ اگر بقول آپ کے مشابہت کو مابین ان کے قائم رکھا جائے تو یہ نتیجہ اس کا نکلتا ہے کہ اگر موسیٰ مثیل محمد ہیں تو موسیٰ کی رسالت ناقص تھی اور اگر محمد مثیل موسیٰ ہیں تو محمد ﷺ کی رسالت ناقص تھی۔ گویا حضرت رسالت مآب ﷺ موسیٰ کی کتاب یا ان کے دین کی بعض باتوں یا کل باتوں کے عامل تھے جب موسیٰ کی کتاب موسیٰ کا دین محمد کا تھا، پھر محمد رسول نہ تھے بلکہ نبی تھے کیونکہ جو فرق نبی و رسول میں ہے وہ فرق ان دونوں میں نکل آتا ہے۔ اور درحالیکہ ایسا نہیں۔ موسیٰ ایک مستقل رسول ہیں اور محمد ایک مستقل رسول۔ پھر مشابہت آپ کی کس بات میں ہے۔ یہ آیت آپ کے مرزا کے مثیل ہونے میں سودمند نہیں ہے کیونکہ مرزا تو رسول نہیں نہ اس پر کوئی کتاب نازل ہوئی نہ اسکا کوئی دین ہے۔ ایسی مہمل باتیں معلوم نہیں آپ کیوں کرتے ہیں۔ قرآن کا مطلب کما سے صرف یہی ہے اور آیت کا مطلب یہی ہے کہ لوگو! جو تم کو حضرت ﷺ کی رسالت میں شک ہو سو دیکھو یہ عیسے ہی رسول تمہاری طرف مبعوث ہیں جیسے موسیٰ فرعون کی طرف۔ یہاں ذات میں کسی کے مثل یا شریک ہونے کا ذکر نہیں۔

قولہ: مسیح اور مہدی کے حلیوں میں بھی تطابق پایا جاتا ہے مسیح موعود کے متعلق ہے.....کہ وہ گندم گوں ہوگا جیسا کہ نہایت ہی خوب صورت گندم گوں لوگ ہوتے ہیں (حجج الکرامہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی مہدی کے متعلق ہے آدم حزب فی الرجال ۔گندم گوں ہوگا جیسا کہ اسی ملک کے گندم گوں لوگ ہوتے ہیں (نعیم بن حماد)

اقول : کاش مسٹر آپ ...کو دونوں کے نقل کر کے دونوں میں مطابقت اور موافقت لگاتے تو البتہ آپ کا ... سچ اور ایک حد تک بجا ہوتا صرف لفظ گندم گوں سے مطابقت بیٹھما ایک کید عظیم ہے کیونکہ گندم گوں تو بہت سارے لوگ ہوتے ہیں۔

مسٹر دوست عزیز! اگر آپ دونوں کے پورے پورے حلیہ کو احادیث میں دیکھتے تو آپ کا یہ زعم باطل کبھی اس تحریر کا مقتضی نہیں ہوتا سچ ہے یہ آپ کا قصور نہیں بلکہ یہ کہ آپ کے غیرفن کے ماہر ہونے کا ہم پہلے ہی ذکر کر چکے ہیں کہ لکل فن رجال ۔خیر! ہم آپ کی خاطر دونوں کے پورے حلیوں کو نقل کرتے ہیں جو احادیث صحیحہ کثیرہ میں وارد ہیں۔

حلیہ مہدی کا یہ ہے: میانہ قد، سرخ سفید رنگ کشادہ پیشانی، ماتھا چمکتا ہوا ۔ناک اونچی، بھویں؟ باریک، داڑھی گھنی بڑی آنکھ سیاہ چشم دانت چمکتے گال پر تل شانہ پر مہر، بدن بھاری۔ دونوں رانوں میں کسی قدر بعد دو عبا سفید پہنے ہوئے، رنگ عرب کا سا، بدن اسرائیلی کا سا، کمر پتلی، سیدھی ہتھیلی میں تل، زبان میں لکنت، بات کرتے ہوئے جب دیر ہوگی تو بائیں زانوں پر ہاتھ ماریں گے۔صورت میں علیحدہ، سیرت میں مثل رسول خدا، بائیں ران میں بھی تل ہوگا سر پر بال ہوں گے کاندھے تک۔

اب جو ناظرین کے روبرو حلیہ حضرت مہدی کا پیش کیا گیا ہے اس میں بعض علامات جیسے سرخ سفید میانہ قد وغیرہ، عیسی میں موجود ہیں، پھر بعض کی موافقت سے کل کا عیسی میں نہ ہونا محض بے جا ہے جب حضرت عیسی اور حضرت مہدی ایک ہیں تو کل علامات میں عیسی اور مہدی ایک ہونا چاہیے۔ایک دو علامات اگر باہم پائی جاتی ہیں تو اتحاد بالذات کیسے لازم آجاتا ہے۔آپ کی یہ لایعنی باتیں میری سمجھ میں مطلق نہیں آتیں۔ یہ ممکن ہے کہ آپ میں اور مجھ میں رنگ وقدات وغیرہ میں موافقت ہو تو کیا میں اور آپ ایک ہی بنفسہ ہوجائیں گے۔ دیکھنا یہ چاہیے کہ تمام علامات دونوں میں ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں تو اتحاد بھی لازم نہیں اگر ہیں تو ہم اس کو تحد بذاتہ کہنے میں دیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں ۔لیکن مہدی کی کثیر علامات عیسی میں اور عیسی کی کثیر علامات مہدی میں نہیں پائی جاتیں ۔عیسی کا حلیہ ہے:

سرخ سفید رنگ ،سینہ چوڑا ،سیدھے بال ،گویا پانی ٹپکتا ہے ابھی حمام سے سے نکلے ہیں ۔میانہ قد گیروے کپڑے پہنے ہوئے اتریں گے ۔صلیب کو توڑیں گے۔ خنزیر کو ہلاک کر دیں گے۔ جزیہ کو اٹھا دیں گے۔ اسلام کے سوا کل مذاہب کو غالب نہیں بلکہ مٹا دیں گے۔شکل عروہ بن مسعود کی جیسی ہوگی (مسلم)

دیکھ لیجئے مہدی کی علامات کا صلیب کا توڑنا ، جزیہ کا اٹھانا، اسلام کے سوا کل مذاہب کو بالکل مٹا دینا ،شکل عروہ بن مسعود کے جیسا ہونا نہیں ہے ۔ یہ عیسی کی خصوصیات سے ہے ۔اب آپ حضرات غالباً سمجھ گئے ہوں گے کہ گو بعض علامات میں موافقت ہے لیکن اکثر میں نہیں جیسا کہ دونوں کے حلیوں سے ظاہر ہے ۔اور ایک فرق دونوں میں یہ بھی ہے کہ مہدی دو سفید عبا پہنے ہوں گے اور عیسی کے کپڑے گیروی ہوں گے بہر حال دونوں میں اختلاف عظیم ہے اور پھر دونوں کو ایک کرنا محض ضد اور ہٹ دھرمی ہے اس کے قطع نظر بھی دووں کی ولادت اور نزول وخروج میں اختلاف اورفرق ہے ۔ اگر اخلاق فاضلہ مثلاً دونوں کا امام عدل ہونا، یااور اور اخلاق حمیدہ کا دونوں میں برابر ہونا کبھی دونوں کو ایک نہیں کر دیتا بھلا اب بتایئے کہ اگر دونوں ایک ہیں ہے مقام ولادت اور نزول و خروج میں کیوں فرق ہے؟

مہدی کی ولادت میں احادیث میں آتا ہے :

عن سعید بن مسیب قال کنا عند ام سلمه فتذا کرنا المهدی فقالت :سمعت رسول الله ﷺ یقول: المهدی من ولد فاطمه (ابن ماجہ حدیث نمبر۴۰۸۶) حضرت ام سلمہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ مہدی اولاد فاطمہ سے ہوں گے۔

اسی کے لگ بھگ حدیث ہے:

نحن ولد عبد المطلب، سادة اهل الجنة، انا و حمزه و علیّ و جعفر و الحسن و الحسین و المهدی (ابن ماجہ حدیث نمبر۴۰۸۷) یعنی اولاد عبدالمطلب میں حضرت ﷺ نے خود کو اور حمزہ کو، علی جعفر حسن حسین مہدی کو داخل کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترمذی کی روایات میں ہے:

قال رسول الله ﷺ لا تذهب الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتى يواطىء اسمه اسمى (سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۰)

عن عاصم عن زرّ عن عبد الله عن النبى ﷺ قال يلى رجل من اهل بيتى يواطىء اسمه اسمى، قال عاصم: و حدثنا ابو صالح عن ابى هريرة، قال: لو لم يبق من الدنيا الّا يوماً لطوّل الله ذلك اليوم حتى يلى (سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۱)

(ترمذی شریف سے یہ دونوں روایات میں نے نقل کی ہیں کیونکہ مولانا عبدالعظیم کی نقل کردہ روایت ترمذی سے ان کے نقل کردہ الفاظ کے مطابق مجھے اس وقت نہیں مل رہی۔ان کے نقل کردہ الفاظ کے قریب ایک روایت سنن ابوداؤ میں ملی ہے جسے ذیل میں نقل کیا جارہا ہے۔بہاء)

یعنی خلاصہ یہ کہ راوی کا شک ہے حضرت ﷺ نے یا تو یہ فرمایا کہ مجھ سے ایک شخص ہوگا یا میرے اہل بیت سے، اس کا نام میرے نام سے موافق ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے والد کا نام۔

ابوداؤد کی روایت میں ہے:

عن عبيد الله بن موسى عن فطرٍ.. عن عاصم عن زرٍّ، عن عبد الله عن النبى ﷺ قال: لو لم يبق من الدنيا الا يوم، قال زائدة فى حديثه:لطوّل الله ذلك اليوم،

ثم اتفقوا: حتى يبعث رجلاً منّى او من اهل بيتى يواطىء اسمه اسمى و اسم ابيه اسم ابى۔

زاد فى حديث فطرٍ: يملأ الارض قسطاً و عدلاً كما ملئت ظلماً و جوراً۔

و قال فى حديث سفيان: لا تذهب او لا تنقضى الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتى يواطىء اسمه اسمى

(سنن ابوداؤد حديث نمبر ٤٢٨٢)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ام سلمه قالت سمعت رسول الله ﷺ یقول المهدی من عترتی من ولد فاطمة (سنن ابو داؤد حدیث نمبر ٤٢٨٤) (یعنی میری عترت اولاد فاطمہ سے ہے)

ابو داؤد کی ایک اور روایت میں ہے:

عن ابی اسحاق قال قال علیّ و نظر الی ابنه الحسن فقال: ان ابنی هذا سیّد کما سمّاه النبی ﷺ و سیخرج من صلبه رجل یسمّی باسم نبیکم ﷺ یشبهه فی الخلق۔ ثم ذکر قصة یملأ الارض عدلاً (سنن ابو داؤد حدیث نمبر ٤٢٩٠) حضرت علی نے اپنے بیٹے حسن کی طرف نظر کر کے کہا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے جیسا کہ رسول پاک ﷺ نے نام رکھا اور قریب میں اس کی اولاد سے ایک شخص ہوگا جس کا نام تمہارے نبی کا نام ہوگا سیرت میں حضرت ﷺ کے مشابہ ہوگا۔

اور طیبی نے کہا ہے:

الاحادیث عنه ﷺ فی التنصیص علی خروج المهدی من عترته من ولد فاطمة ثابتا اصح ۔خروج مہدی اور مہدی کے اولاد فاطمہ سے ہونے میں احادیث ثابت صحیح آئی ہیں۔

حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں لکھا ہے:

تواترت الاخبار بان المهدی من هذه الامة و ان عیسی یصلی خلفه ۔یعنی متواتر حدیثیں اس بارہ میں آئی ہیں کہ مہدی اس امت سے ہوں گے اور عیسیٰ ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے

ناظرین غور کریں کہ فرق عیسیٰ اور مہدی میں معلوم ہو رہا ہے یا نہیں ۔اور حافظ ابن حجر کا یہ قول کہ کئی حدیثیں آئی ہیں کہ مہدی کے پیچھے عیسیٰ نماز پڑھیں گے فرق کو نکال رہا ہے یا نہیں۔ افسوس بے سمجھ لوگوں پر کہ اجماع امت پر بھی پانی پھیرنے پر کم نہیں کرتے اور دیکھئے! مہدی کے مقام ولادت کا ذکر کتاب السن الجلیل بتاریخ القدس والخلیل میں ہے، مہدی مدینہ میں پیدا ہوں گے ان کا نام پیغمبر ﷺ کا ہوگا بیت المقدس کو ہجرت کر کے آویں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت محمد بن حنفیہ نے کہا کہ خراسان کی طرف سے کالے نشان نکلیں گے۔ لشکر والوں کے کپڑے سفید ہونگے۔ اس لشکر کا سپہ سالا رشعیب ابن صالح نام مولی بنی تمیم ہوگا وہ اصحاب سفیانی کوشکست دے کر بیت المقدس میں آویں گے۔ اس کے نکلنے اور مہدی کو حکومت سپرد کرنے میں تہتر ماہ کا فرق ہوگا۔

اب اس جگہ چند باتیں قابل غور ہیں۔

۱۔ مہدی اولاد فاطمہ سے ہوں گے۔

۲۔ مہدی کا نام حضرت ﷺ کا نام ہوگا۔

۳۔ مہدی کے باپ کا نام حضرت ﷺ کے والد کا نام ہوگا۔

۴۔ بعض احادیث سے واضح ہے کہ مہدی کی ماں کا نام حضرت ﷺ کی والدہ کا نام ہوگا۔

۵۔ مہدی کی مقام ولادت مدینہ ہے۔

اب ہم ان باتوں کو زیر نظر رکھ کر عیسی میں ان باتوں کو دیکھتے ہیں تو مطلق نہیں پاتے۔

۱۔ عیسی اولاد فاطمہ سے کیسے ہوسکتے ہیں؟

۲۔ عیسی کا نام عیسی ہے حضرت کا نام کہاں ہے۔

۳۔ عیسی کے والد بھی نہیں۔

۴۔ عیسی کی والدہ کا نام مریم تھا نہ کہ آمنہ۔

۵۔ عیسی کا مقام نزول سفید منارہ ہے جو دمشق کی طرف ہے۔ وہاں دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے پروں پر رکھے اتریں گے جب سر جھکاویں گے ایسا ثابت ہوگا کہ پانی ٹپکتا ہے موتی جھڑتے ہیں۔ چھ بجے صبح کے اتر کر دمشق کے ممبر پر بیٹھیں گے۔ اور یہاں تک تصریح ہے کہ امام مہدی امام نماز ہوں گے۔

اب مسٹر انصاف سے کہہ سکتے ہیں کہ دونوں میں فرق نکلا یا نہیں۔ جب مقام ولادت اور ان کے نسب میں بہت بڑا فرق ہے، تو کیسے اتحاد لازم آئے گا۔ منصف مزاج حضرات سے امید ہے کہ ہمارے مسٹر کی باتوں اور ہمارے پیش کردہ دلائل کو زیر نظر کر کے غور وتامل کے ساتھ دونوں میں فرق نکال لیں گے۔ یہ کوئی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ بعض باتوں میں موافقت دیکھ کر دونوں کو ایک سمجھنا انصاف کا خون کرنا ہے۔

ہاں اب یاد آیا کہ آپ نے اتنی کوشش کیوں کی؟ اور لا مھدی الا عیسی کے مضمون کو کیوں حل کیا۔ جہاں تک ہم غور کرتے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مرزا کو مثیل عیسی بنانے کی کوشش کی ہے مگر افسوس کی بات ہے کہ آپ کے رسالہ میں مثیل عیسی ہونے کی نہ کسی حدیث سے نہ آیت قرآنی سے کہیں پتہ چلا پھر کس بنا پر آپ مہدی اور عیسی کو ایک کر کے اپنا مدعی ثابت کرنا چاہتے ہو اس کے قطع نظر بھی عیسی کی ماں ماں کا نام مریم ہے اور دوسرا احادیث صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی کے باپ کا نام عبداللہ ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ اور مہدی مدینہ میں پیدا ہوں گے اور عیسی دمشق کے منارہ پر اتریں گے جب ہم ان باتوں کو مرزا میں دیکھتے ہیں تو کسی بات کو مرزا میں نہیں پاتے نہ مرزا کے باپ کا نام عبداللہ تھا نہ ماں کا نام آمنہ، نہ مرزا صاحب مدینہ میں پیدا ہوئے نہ دمشق کے منارہ پر اترے۔ پھر باوجود اس فرق کے مرزا کو مثیل مسیح کہہ دینا یا مہدی ماننا محض ضد اور ہٹ دھرمی ہے۔

اب ہم مضمون ختم کرتے ہیں پھر انشاء اللہ اس پر اور روشنی ڈالیں گے مگر ختم کرتے ہوئے ہم مسٹر کو کہے دیتے ہیں کہ مہدی اور عیسی بن امریم کو ایک بنانے کے لئے لازم ہے کہ عیسی کی ولادت بھی مدینہ کی ثابت کریں۔ عیسی کے باپ کا نام خدا نخواستہ عبداللہ بتلاویں، عیسی کو اولاد فاطمہ سے ثابت کریں۔ ورنہ آپ کی تمام کوشش بالکل باطل عاطل ہے جب تک ان باتوں کو ثابت نہ کریں گے آئندہ کی تقریر محض لغو ہے۔ اور مینیجر صاحب میگزین کے اخلاق فاضلہ سے امید قوی ہے کہ وہ جس رسالہ میں اس مضمون کی تردید درج ہوگی اس رسالہ کو میرے پاس بایں پتہ بھیج دیں۔

حیدرآباد دکن قریب مکان افضل یار جنگ محلّہ براق پنچی مکان ابوالنعیم محمد عبدالعظیم۔ فقط

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر۴ دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۱۲۔ ۱۷)

قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی کذب بیانیاں ایسی نہیں کہ ان کے اظہار کی حاجت ہو۔اعلی حضرت آنجہانی تو تھے ہی، ذریت شیطانی بھی اس رنگ میں رنگی ہوئی ہے کہ کا نہ ہو کا نقشہ نظر آ جاتا ہے۔قادیان کا اخبار جس کا دعوی ہے کہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سب سے پہلا اور مشہور ومعروف اخبار ہوں، اپنی پیشانی پر دکھاتا ہے کہ میں ہر مہینے کی ۲، ۶، ۱۰، ۱۴، ۱۸، ۲۲، ۲۶، ۳۰ تاریخوں کو نکلتا ہوں، مگر کذب بیانی کا نمونہ دیکھئے کہ ۱۸ نومبر کو نمبر ۵۸ نکلا تو ۱۰ دسمبر کو نمبر ۵۹ پیدا ہوا۔اس پر بھی ہمیشہ یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ ہم صادقین ہیں، راست باز ہیں، ہم مسیح موعود کی امت ہیں، ہم اصحاب محمد ہیں۔کیا سچ ہے:

کار شیطان میکند نامش ولی
گر ولی این ست لعنت بر ولی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۸)

مرقع قادیانی کی بندش

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کی تردید میں دفتر اہل حدیث سے بڑی آب وتاب سے نکلتا تھا مرزا کے مرنے کے بعد چونکہ قادیانی مشن کا ضرر بھی طاعون کے ضرر کی طرح رفع دفع ہو گیا یا ہونے کو ہے لہذا اب مرقع کی ضرورت بھی چنداں محسوس نہیں ہوتی اس لئے احباب کے مشورے کے ساتھ نومبر (۱۹۰۸ء) سے مرقع قادیانی کو سر دست بند کیا گیا اگر کوئی مضمون قابل جواب مشن قادیانی کی طرف سے نکلا تو اہل حدیث میں جواب دیا جائے گا۔انشاء اللہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۰۸ء ص ۷)

بے حیا باش وہر چہ خواہی کن

یہ مثل قادیانی مشن پر خوب صادق آتی ہے۔ان کے گرو، نبی، رسول، کرشن گوپال نے جو جو کام کئے دنیا کو معلوم ہیں۔جس عزت کے ساتھ اس نے زندگی گذاری سب جانتے ہیں۔جس ناموس یا بے ناموسی سے وہ تشریف لے گئے کسی سے مخفی نہیں۔تاہم ان کے معتقدین ان کی بڑھائی اور سچائی کے خواب دیکھتے ہیں چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریویو کا لائق اڈیٹر چند ایک باتیں شمار کرتا ہے کہ مہدی کے زمانہ میں زمین اپنے خزانے اگل دے گی، چنانچہ سونے چاندی کوئلہ وغیرہ کی کانیں نکل رہی ہیں۔ مہدی کے زمانے میں لوگ مرتد ہونگے چنانچہ ہو رہے ہیں۔ زلزلے بہت آئیں گے، چنانچہ آئے اور آرہے ہیں۔ طاعون ہوگا چنانچہ ہوا۔ قحط ہوگا چنانچہ ہوا۔ وغیرہ شمار کر کے لکھتا ہے کہ:

> اب میں مخالفین سے پوچھتا ہوں کہ کیا یہ حضرت اقدس احمد (مرزا قادیانی) کے اختیار میں تھا کہ ان سب علامات کو وجود میں لاتے۔ جب یہ سب علامتیں ایسی صفائی سے تمہاری آنکھوں کے سامنے پوری ہوئیں تو کیا اب تمہارا فرض نہیں کہ احمد کو مہدی موعود قبول کرو۔ خدا تعالی سے ڈرو اور اس کی آیات کی تکذیب نہ کرو، ورنہ قیامت کے دن کیا جواب دو۔
>
> (ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت دسمبر ۱۹۰۸ء)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مخالفین کا جواب سننے کی طاقت رکھتے ہو تو سنو، ان اعدا دو شمار میں بعض کا تو تم نے مطلب بگاڑا ہے، اور بعض محض اقوال الرجال ہیں حدیث خیر الانام ﷺ نہیں۔ پہلی علامت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مہدی کے زمانہ میں خود ان کی سیاست سے یہ کیفیت ہوگی کہ ہر طرف امن وامان ہوگا۔ چنانچہ حدیث مرفوع کے لفظ ہیں

> يملأ الارض قسطاً و عدلاً كما ملئت ظلماً و جوراً ويملك سبع سنين (سنن ابوداؤد حدیث نمبر ۴۲۸۵)
>
> یعنی امام مہدی زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ اس سے پہلے وہ ظلم و جور سے بھری ہوگی اور مہدی سات سال تک حکومت کرے گا۔

اس روایت سے آپ کی پیش کردہ روایت کے معنی کھلتے ہیں کہ امن امان کے زمانہ سے مراد مہدی کی اپنی سیاست ہے۔ اگر بقول علامہ ابن خلدون، مہدی کے متعلق کوئی روایت صحیح نہیں تو آپ کی پیش کردہ روایت بھی صحیح نہیں، لیکن ہم کو اس جگہ کسی روایت کی صحت یا ضعف سے بحث نہیں بلکہ دیکھنا یہ ہے کہ جو فقرے آپ نے چھانٹ چھانٹ کر لکھے ہیں ان کا مطلب کیا ہے:

زمین اپنے خزانے اگل دے گی۔ اس کا مطلب جو آپ نے بیان کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلط ہے، چنانچہ اس روایت کے سارے الفاظ یہ ہیں:

(مضمون نگار نے صحیح مسلم سے حدیث نقل کی تھی، لیکن میں کم وبیش انہی الفاظ کی حدیث جامع ترمذی سے نقل کررہا ہوں جو درج ذیل ہے۔ بہاء)

قال رسول اللہ ﷺ تقی الارض افلاذ کبدھا امثال الاسطوانِ من الذھب و الفضۃ قال: فیجیء السارق فیقول فی مثل ھذا قطِعت یدی، و یجیء القاتل فیقول فی ھذا قتلت، و یجیء القاطع فیقول فی ھذا قطعت رحمی، ثم یدعونہ فلا یاخذون منہ شیئاً۔ (جامع ترمذی حدیث نمبر ۲۲۰۸)

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ زمین اپنے خزانے سونے چاندی کے منہ سے جیسے اگل دے گی اس وقت قاتل آئے گا تو کہے گا کہ اس مال کے لئے میں نے خون کیا۔ اور رشتوں کو توڑنے والے کہیں گے اس مال کے لئے ہم نے رشتے ناطے توڑے۔ چور کہے گا اس مال کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا۔ پھر اس مال کو وہیں چھوڑ دیں گے اور کوئی نہ لے گا۔

قادیانی ممبرو! ایمان سے کہنا اس روایت کا کیا مطلب ہے۔ صاف ترجمہ ہے کہ اس مال کو چھوڑ دیں گے اور کوئی نہ لے گا۔ یہاں یہ حال ہے کہ حضرت مہدی (مرزا قادیانی)، مال کے ایسے حاجت مند تھے کہ مریدوں پر حکم جاری تھا جو مرید تین مہینے تک چندہ نہ دے گا اس کا نام دفتر مریدوں سے خارج کیا جاوے گا۔

بلکہ مال جمع کرنے کو ایک نیا ڈھنگ نکالا کہ قادیان میں ایک بہشتی مقبرہ بنایا۔ اس کے متعلق یہ سرکلر جاری کیا کہ جو کوئی اس میں دفن ہوگا وہ بہشت میں جائے گا، مگر شرط یہ ہے کہ اپنی جائداد کا کچھ حصہ مشن قادیانی کے لئے زندگی میں وصیت کیجائے۔ غرض اسی قسم کے کئی ایک ذرائع مال جمع کرنے کے پیدا کر رکھے تھے۔ کیا سچ ہے

صیاد نے لگائے ہیں پھندے کہاں کہاں
سارے پتے عیاں ہیں اسی سبز باغ میں

الغرض اسی طرح کی اور بہت سی روایتیں ہیں۔ ان سب میں واضح ترین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو خاص مہدی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے، یہ ہے:

عن عبید اللہ بن موسی عن فطرٍ.. عن عاصم عن زرٍّ، عن عبد اللہ عن النبی ﷺ قال: لو لم یبق من الدنیا الا یوم،
قال زائدۃ فی حدیثہ: لطوّل اللہ ذلک الیوم،
ثم اتفقوا: حتی یبعث رجلاً منّی او من اھل بیتی یواطیء اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی۔
زاد فی حدیث فطرٍ: یملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً و جوراً۔
و قال فی حدیث سفیان: لا تذھب او لا تنقضی الدنیا حتی یملک العرب رجل من اھل بیتی یواطیء اسمہ اسمی
(سنن ابو داؤد حدیث نمبر ٤٢٨٢)

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر دنیا کی مدت میں ایک دن بھی باقی رہ جائے گا تو خدا تعالیٰ اس دن کو لمبا کر دے گا تاکہ اس میں ایک شخص میرے اہل بیت سے پیدا کرے گا جس کا نام میرے نام سے ملتا ہوگا اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے ملے گا یعنی اس کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا، وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسی اس سے پہلے ظلم اور جور سے بھری ہوگی۔

یہ روایت مرفوع صاف الفاظ میں حضرت مہدی کی کیفیت مفصلہ بیان کرتی ہے یہاں تک کہ اس کا نام بلکہ اس کے باپ کا نام بھی بالتصریح بتلاتی ہے۔

اب میں قادیانی مشن کے خلیفہ اور اعلیٰ ممبروں سے پوچھتا ہوں کہ تمہارے مہدی کا نام محمد اور اس کے باپ کا نام عبد اللہ تھا، یا کچھ اور تھا۔ اور کیا وہ اولاد فاطمہ سے تھا یا مغلوں سے تھا۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ تم لوگ بھی ان احادیث کو پیش کرتے ہو جن میں تمہارا صریح طور پر ردّ ہے۔ آیئے میں آپ کو ایک اور حدیث سناؤں جس میں آپ کے مہدی کے متعلق صاف پیش گوئی ہے۔ غور سے سنیئے:

قال رسول اللہ ﷺ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی اللہ و انا خاتم النبیین (ترمذی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس کذاب ایسے پیدا ہوں گے کہ ہر ایک ان میں کا نبوت کا مدعی ہوگا حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔

یہ حدیث آپ کے مہدی کے لئے صاف پیش گوئی ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی ان تیس میں ہونگے جو دعوی نبوت کریں گے۔ مرزائیو! کیا تم نے اپنے مہدی کی مجلس میں ان کی مدح میں یہ شعر نہیں سنا کہ:

سب اولیاء سے بہتر بعض انبیاء سے افضل

یہ راہ نما ہمارا یہ دل ربا ہمارا

تو پھر تمہیں اس حدیث کے متعلق کیا شک ہے۔

ایک بڑی بھاری علامت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مہدی ہونے کی اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز نے یہ لکھی ہے کہ:

مہدی کے زمانہ میں باطل مرے گا اور حق زندہ ہو جائے گا۔ (ملاحظہ ہو حجج الکرامۃ صفحہ ۳۵۴)۔

یہ علامت بھی احمد (مرزا غلام احمد قادیانی) کے حق میں پوری ہوئی آپ نے حجج نیرہ سے اور آسمانی نشانوں سے اسلام کو از سر نو زندہ کیا اور مخالفین کے اعتراضات کو پاش پاش کر کے دکھا دیا کہ جس جگہ مخالف نادانی سے یا تعصب سے اعتراض کرتا ہے وہی جگہ حکمت اور اسرار الٰہی سے پر ہے۔ ایسا ہی مذاہب باطلہ کا باطل ہونا زبردست دلائل اور خارق عادت نشانات سے ثابت کیا۔ جلسہ مہوتسو کے مضمون جیسے زبردست مضامین لکھ کر اسلام کو کل مذاہب پر غالب کیا، اور آسمانی نشانوں میں مقابلہ کرنے کے لئے دوسرے مذاہب کے لیڈروں کو بلا کر اسلام کا زندہ مذہب ہونا، اور دوسرے مذاہب کا مردہ اور روحانی فیض سے بے بہرہ ہونا روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا۔ آپ کے ہاتھ پر جو اسلام کی خدمت اور مذاہب باطلہ کی تردید ہوئی اس کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ نہایت ہی متعصب دشمن بھی اس امر کے قائل ہو گئے، بلکہ تحریک پیش کی کہ سب مسلمان چندہ فراہم کر کے حضرت مہدی موعود کے مضامین کو دنیا میں شائع کریں، تا اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مذاہب کو فتح کرتا ہوا دنیا کے کونوں میں اپنے خیمے جمائے۔ مگر تعصب سے یہ شرط پیش کی کہ مہدی موعود اپنے دعوی کے متعلق ان مضامین میں اشارہ تک نہ کریں۔ مگر جاہلوں کو یہ معلوم نہ تھا کہ آپ کا وجود اسلام کے لئے ایک زندہ نشان اور دوسرے مذاہب کے لئے ایک آسمانی حربہ تھا پھر کس طرح ممکن تھا کہ آپ اس زندہ نشان کو دنیا کے آگے پیش نہ کرتے اور اس آسمانی حربہ کو نیام میں رکھتے اور جس کام کے لئے آپ مامور کئے گئے تھے مخالفین کو خوش کرنے کے لئے اس کام کو ادا نہ کرتے۔ مگر مخالفین نے یہ تجویز پیش کر کے اس بات کا اقرار کر لیا کہ بے شک آج دنیا میں ایک ہی شخص ہے جس کا زبردست ہاتھ دنیا کے باطل مذاہب کو مغلوب کر کے اسلام کو غالب کر سکتا ہے اور اس کا پاک اور روشن چہرہ دنیا کو دکھا سکتا ہے۔ وہ کیا بات تھی جس کی وجہ سے ان کو باوجود شدید مخالفت کے اسلام کی حمایت کے لئے مہدی موعود کی طرف توجہ کرنی پڑی۔ کیوں انہوں نے دوسرے مسلمانوں میں سے ایک شخص کو اس غرض کے لئے منتخب نہ کیا۔ یہ باتیں اس امر کا کافی ثبوت ہیں کہ احمد جیسا زبردست ہاتھ اسلام کی حمایت کرنے والا اور مخالفین کے لشکر کو بھگانے والا دنیا میں ان کو نظر نہیں آتا تھا۔ مخالف مسلمانوں کے علاوہ دیگر مذاہب کے پیرووں نے بھی احمد کا حمایت اسلام میں بے نظیر ہونا قبول کر لیا ہے۔

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ان باتوں سے کیا ہوتا ہے۔ تم کو واجب و لازم ہے کہ اپنے مہدی کی دینی خدمات شمار کراؤ کہ فلاں فلاں کام ہمارے مہدی نے کیا جو اسلام کی زندگی میں مؤثر ہے۔ ہاں یہ تو ہم بھی مانتے ہیں کہ تمہارے مہدی نے ہر ایک مقابلہ میں اپنے آپ کو پیش کیا، اور یہی وجہ اس کے ذلیل ہونے کی تھی کہ وہ اپنی شخصیت کو اسلام کا نمونہ پیش کرتا تھا، اور خود تو جو کچھ تھا وہ سب کو معلوم ہے۔

عیسائیوں کے مباحثہ میں اس نے یہی ہتھیار چلایا کہ میں الہام سے کہتا ہوں کہ میرا مقابل ۱۵ ماہ کے عرصہ میں مر کر داخل جہنم ہوگا۔ آخر جو ہوا سب نے دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنڈت لیکھ رام کے متعلق اس نے الہام شائع کیا کہ چھ سال کے عرصہ میں اس پر خرق عادت عذاب آئیگا اس عرصہ میں اس پر کوئی خرق عادت عذاب نہ آیا۔

مسلمانوں کو مخاطب کر کے اس نے ایک مسلمان خاتون کی نسبت پیش گوئی کی کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی، اور اس پیش گوئی کے متعلق مسلمانوں کو خاص ہدایت کی کہ انتظار کریں۔ یہاں تک لکھا کہ اگر یہ خاتون میرے نکاح میں نہ آئے، تو میں ہر ایک بد سے بدتر ہوں گا (انجام آتھم ضمیمہ)۔ افسوس کہ زندگی کا خاتمہ ہوگیا لیکن یہ حسرت قبر میں ساتھ ہی لے گئے اسی افسوس میں گویا ان کے منہ پر جاری تھا:

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

آخر میں آن کر اس خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) کے ساتھ قطعی فیصلہ کا اشتہار دے دیا جس کا عنوان تھا:

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

اس اشتہار کا خلاصہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں طاعون یا ہیضہ سے نہ مرے تو میں (مرزا، ہاں آپ کا مہدی) خدا کی طرف سے نہیں، بلکہ مفتری کذاب اور دجال ہوں۔

اس کا فیصلہ یہی ہوا جو سب نے سن لیا جس کا خلاصہ یہی ہوا کہ:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

مرزائیو! یہ ہیں آیات بینات جو تمہاری اور تمام دنیا کے لئے رہنما ہیں اور تمہارے مہدی کی قلعی کھولنے کو کافی سے زیادہ ہیں۔

سنو اور غور سے سنو! تمہارے مہدی نے جو کچھ کیا ہے وہ سب نے دیکھ لیا کہ تمام عمر جھوٹ سچ کو ملاتا رہا، اور تم کو لٹو بنا کر لوٹتا رہا۔ اب ہم دیکھیں گے کہ تم اور تمہارے خلیفہ راس المجانین حکیم نورالدین کیا کرتے ہیں۔ اور تم بھی کہاں تک ہوائی قلعے بنانے میں اپنے پیر کے نقش قدم پر چلتے ہو۔

مرزائیو! اگر خدا کو مانتے ہو تو اس کے خدا سے خوف کرو۔ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مانتے تو ان سے شرم کرو۔

مرزائیو! ایمان سے کہنا کہ مرزا قادیانی کے مرنے سے ایک منٹ بھی پہلے تم لوگوں کے دلوں میں یہ بات پختہ طور جمی ہوئی تھی یا نہیں کہ ثناء اللہ اور عبدالحکیم کا جنازہ مرزا کی زندگی میں نکلے گا۔ تم اپنے احباب سے کہا کرتے تھے یا نہیں کہ اب تو بحث مباحثہ کی ضرورت نہیں رہی، خود دیکھا جائے گا۔

او مرزائیو! او کرشن پینتھیو! تمہیں خدا کی قسم ہے (اگر خدا کو مانتے ہو) کہ اگر میں یا ڈاکٹر عبدالحکیم خان مر جاتے، تو تم کیا کہتے۔

سچ بتلانا، زمین کا ایک طبقہ اٹھا کر آسمان سے ملاتے یا نہ۔ تو جب ایسا نہ ہوا ،تو اب بتلاؤ تمہارے مخالفوں کا حق نہیں کہ وہی معاملہ تم سے کریں۔ مرزائیو!

آنچہ بخود مپسندی بدیگراں مپسند۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ا۔۸ جنوری ۱۹۰۹ء ص ۲۔۴)

قادیان میں بجلی گری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

(اخبار اہل حدیث امرتسر کے) کسی گذشتہ پرچے میں لکھا تھا کہ قادیان کے اخبار الحکم پر بجلی گری۔ اس کے ثبوت میں اخبار مذکور کی نیم مردگی اور ابتری پیش کی تھی۔ اس کے جواب میں قادیانی الحکم نے بہت کچھ زہر اگلا ہے۔

وہ تو اپنی اور اپنے گرو (مرزا قادیانی) کی عادت کے مطابق خیانت کا عادی ہے، اس لئے ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نہیں لکھتا، جس کی شکایت ہم کو آنجہانی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی زندگی میں تھی اور اب بھی ہے۔ مگر ہم کیوں اس کی خاطر اپنی عادت بگاڑیں۔ لہذا ہم اسی کے الفاظ میں اس کا مضمون نقل کرتے ہیں۔

الحکم لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجلی کس پر گری!

امرت سری مکذب نے الحکم کے اس نقصان پر جو گذشتہ سال مشین کی وجہ سے ہوا ہنسی کی تھی، اور لکھا تھا کہ الحکم پر بجلی گری۔ اگرچہ دانش مندوں اور معاملہ فہم لوگوں کے نزدیک اس کا یہ اوچھا پن کوئی وقعت نہیں رکھتا تھا، کیونکہ تجارتی معاملات میں نفع اور نقصان کے دونوں پہلو ہوتے ہیں۔ مگر حق وحکمت کا دشمن (جو گھاس پھونس کو ہاتھ مارنا اپنی تجارت اور رفع خجالت کا ذریعہ یقین کرتا ہے) اس نقصان کو خوشی سے ظاہر کرنے میں اپنی کامیابی سمجھتا رہا۔ اور اس نتیجہ سے بے خبر تھا جو چند ہی روز بعد اسے پیش آنے والا تھا۔ اور آخر وہ بیگنی رنگ کھل کر رہا ہے۔ مرقع قادیانی جو بڑے زور شور اور جوش اور جلال کے ساتھ شروع کیا تھا اور جس کے لئے بڑے پر زور الفاظ میں حضرت اقدس کے وصال پر وعدہ کیا تھا کہ یہ کبھی بند نہ ہوگا، ثناء اللہ کی ذلت و ناکامی اور حسرت و یاس کا اعلان کرتا ہوا بند ہو گیا۔ اور جس قلم نے نہایت شوخی اور تکبر کے ساتھ یہ دعوی کیا تھا کہ یہ کبھی بند نہ ہوگا، اسی کو پھر نہایت بے حیائی کے ساتھ اعلان کرنا پڑا کہ اسے بند کیا جاتا ہے:

بہ بیں تفاوت راہ از کجا است تا بکجا

مولوی فاضل صاحب دیدہ عبرت کشاء یہ ہے حق کی بجلی جو خس وخاشاک کو جلادیتی ہے میں تو تیرے مرقع کو پہلے ہی دن دیکھ کر یقین کر چکا تھا کہ یہ مرقع ناکامی ثناء اللہ کے چہرہ پر ایک اور داغ ہے، اور اسکا وہی حشر ہوگا جو اس کے پہلے بزرگ ضمیمہ شحنہ ہند اور اشاعۃ السنہ اور دوسرے ان معاصرین کا ہوا جو یہ مشن لے کر آئے تھے کہ سلسلہ حقہ کی مخالفت کیا کریں گے۔ کیا ان کا پتہ دے سکتے ہو وہ کہاں ہیں؟ نادان امرتسری تو اس مرگ انبوہ کو جشنے دارد، کا مصداق سمجھ کر شائد خوش ہو مگر یہ بڑی بے حیائی ہوگی۔

دیکھ خدا تعالی کے محض فضل سے تو جس الحکم کے لئے چاہتا تھا کہ بند ہو جاوے تاکہ اس کی ضربوں سے محفوظ ہو جائے، وہ بدستور تیری اصلاح اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنبیہ کے لئے موجود ہے۔ اور اس کے شورہ پشت دشمن کا مرقع ناکامی کی قبر میں لیٹا ہوا بتا رہا ہے کہ بجلی کا نشانہ ہو گیا ہوں۔ حق کی بجلی اس طرح گرا کرتی ہے اور اس طرح پر رسوا کرتی ہے۔ دیکھ میں نہایت دردمند دل سے تمہیں صلاح دیتا ہوں کہ اس شوخی کو چھوڑ دے۔ یہ اچھے پھل پیدا نہیں کرے گی۔ تیرے پہلوں نے کیا کھایا جو تو کھائے گا:

بازآ ہر آنچہ کردی بازآ

امرتسری مکذب نے اپنے بجلی والے مضمون میں الحکم کو مالی مدد دینے کا بھی ذکر کیا تھا۔ اسے شاید یہ معلوم نہیں کہ میرے نزدیک دینی جنگ میں اگر فاسقہ فاجرہ کے گھر بارود ہو تو وہ بھی استعمال کر لینا درست ہے پس اس صورت میں ثناء اللہ کی مدد جو مولوی ہے قبول کرنے سے کیوں احتراز کرونگا، اسے چاہیے کہ وہ شوق سے بھیجے تا کہ پھر ایک مرتبہ مجھے اس فقرہ کا مزا آجاوے، اسی کی جوتی اسی کا سر۔ اس کے بھیجے ہوئے روپئہ کو میں ایسے طور پر استعمال کرونگا جو ثناء اللہ کو مزہ آجاوے گا۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ اپنے وعدے کو کہاں تک وفا کرتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اور باتوں کا جواب تو بعد میں دونگا، پہلے جوتی کا جواب سنیئے جس کے متعلق مجھے ایک حکایت یاد آئی۔ ایک میراثی کا لڑکا کسی زمیندار رئیس نے پرورش کیا تھا، جب وہ قریب بلوغت کے پہنچا تو زمین دار نے ایک روز اس کی آزمائش کرنے کو کپڑے میں پرانی جوتی کا ایک پیر لپیٹ رکھا۔ جب میراسی زادے نے روٹی مانگی تو اسے کہا جاوہ لے لے۔ صاحبزادہ بھی بقول: زادہ ظالم ستمگر میشود۔ آخر میر زادہ ہی تھا، ہونہار بروا کے چکنے چکنے پات۔ پرانی جوتی کے پیر کو دیکھ کر سمجھا کہ انہوں نے میرا امتحان کیا ہے، لیکن آج اگر فعل ہو گیا تو ہمیشہ کے لئے قومی لاج مٹ جائے گی۔ ادھر زمین دار اور اس کے مصاحب منتظر تھے کہ دیکھئے شیخ سعدی مرحوم کا کلام:

عاقبت گرگ زادہ گرگ شد
گرچہ با آدمی بزرگ شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا ثابت ہوتا ہے یا غلط۔ اتنے میں دیکھتے ہیں کہ صاحبزادہ روتا چلاتا آرہا ہے۔ پوچھا بیٹا کیوں روتے ہو۔ صاحبزادہ صاحب اپنے مربی مگر ممتحن کو فرماتے ہیں کہ اسلئے روتا ہوں کہ آپ تو دو کھا چکے، میرے لئے ایک ہی رکھی ہے۔،

غالباً یہ جوتا جو مسٹر الحکم کے ہاتھ میں ہے وہی ہے، جو کسی طرح وراثت میں یا ہبہ میں مسٹر موصوف تک پہنچا ہے۔

قادیانی مشن کے ممبرو! آؤ ہم تمہیں تمہارے اس کذاب آرگن کا کذب بتاویں، گو کذب بیانی تمہارے خمیر میں ہے۔ بقول شخصے:

گرو جنہا ندے ٹپڑین چیلے جان شڑپ

لیکن ہمیں توقع تھی کہ چونکہ تمہارے جھوٹ کا سٹیمر (مرزا قادیانی) اب نہیں رہا، شائد تم کذب بیانی اور بیہودہ لن ترانی سے باز آجاؤ گے، مگر نہیں۔ بالکل سچ ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

اوظالمو! سنو ہم نے یہ لکھا تھا کہ:

الحکم کی بے وقت موت پر ہمیں بھی افسوس ہے اے کاش وہ ہماری مدد قبول کرے تو معاصرانہ لحاظ سے ہم بھی اس کو مدد پہنچا سکیں۔ (اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۰۸ء)

بتلاؤ اس میں کہاں ہے کہ ہم تمہاری مدد میں روپیہ دیں گے۔ او ظالم! گو دنیا کو معلوم ہے کہ تمہارا گرو اور پیر مغاں ایک بڑا دنیا دار، عبد الدرہم والدینار تھا، اس لئے تم بھی بقول حافظ

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

اسی طرح مردار خور ہو، اسلئے تمہیں ہر طرف سے روپیہ ہی کے خواب آتے ہیں۔ لیکن کسی اخبار سے پوچھو کہ، معاصرانہ مدد، کے کیا معنی ہیں؟

اوظالمو! سنو معاصرانہ مدد ہوتی ہے کہ ایک اخبار کا مالک دوسرے اخبار کا اشتہار اپنے اخبار میں مفت دیدے، یا اس پر کوئی عمدہ ریویو کردے، یا اپنے خریداروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کواس کے خریدنے کا شوق دلائے، یا اپنے تجربات سے اس کو مفید مشورے دے۔ ہم نے جب یہ لفظ لکھا تھا تو سوچ سمجھ کر لکھا تھا کیونکہ ہم جانتے تھے کہ تم وہی لوگ ہو جن کی بابت حدیث شریف میں آیا ہے

نفس عبد الدر ھم و الد ینار ان اعطی ر ضی و ان لم یعطه سخط

اب سنو! اصلی جواب۔ مرقع قادیانی کو اگر تم ناکام کہو تو تمہارے جیسا جھوٹا ہی کوئی نہیں۔ او ظالم! مرقع کا اجرا تو بعینہ اسی طرح تھا جس طرح گورنمنٹ کی طرف سے پلیگ ڈیوٹی۔ جب تک تمہارے گرو کی وجہ سے پلیگ رہا، پلیگ ڈیوٹی بھی رہی۔ جب اس کے مرنے پر پلیگ معدوم یا کم ہوئی تو پلیگ ڈیوٹی بھی نہ رہی۔ اسی طرح جب تک مرزا قادیانی کے شر انگیز مضامین نکلتے تھے، اس کا جواب دینے کو یا یوں کہو کہ ان کے ضرر سے مسلمانوں کو محفوظ رکھنے کے لئے مرقع قادیانی جاری ہوا۔ لیکن جب وہی نہ رہا تو مرقع کیا۔ اس موقع پر مجھے ایک بزرگ قوم معزز مکرم مولانا محمد حسن صاحب رئیس و آنریری مجسٹریٹ لودہانہ کا مقولہ یاد آیا جو مرقع کے بند ہونے پر ممدوح نے خط میں لکھا تھا کہ:

قادیانی ہی نہیں، تو مرقع کس کا

ہاں ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ جب تک مشن قادیانی باقی رہے گا تب تک مرقع بھی رہے گا۔ یہ اس لئے تھا کہ ہم نے سمجھا تھا کہ تمہارا خلیفہ راس المجانین حکیم نور الدین بھی مرزا قادیانی کی طرح الہاموں کی پھول جھڑیاں اڑائے گا جس سے مسلمانوں کے گمراہ ہونے کا خوف تھا۔ مگر بعد میں ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کی شان مرزا قادیانی ہی سے تھی، اس لئے تمہارے مشن کو ہم زندہ نہیں جانتے بلکہ نیم مردہ۔ بلکہ بالکل مردہ۔ اگر تم لوگ اپنے جلسوں کی رونق اور چندے پر اتراتے ہو، تو اس کا جواب وہی ہے جو عربی شاعر نے دیا ہے

لا تعجبن الجهول حلته
فذاك میت و لباسه کفن

ہاں تمہارا یہ کہنا کہ ضمیمہ شحنہ اور اشاعۃ السنہ بند ہو گئے، کیسا پر فضول جھوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ضمیمہ کیا تھا جب کہ شحنہ ہند برابر تم کو حوالات کرنے پر ہر وقت مستعد ہے۔اور اشاعۃ السنہ بھی جاری ہے جو حسب معمول اپنے وقت پر (سہ سالہ) نکلتا ہے۔ گو خلاف توقع اس میں قادیانی تردید کم اور اپنے بھائیوں کی زیادہ ہوتی ہے۔سو خیر یہ ایک گردش زمان ہے،اس سے یہ تو لازم نہیں آتا کہ اشاعۃ السنہ بند ہو گیا۔

ہاں یاد آیا کہ تمہارے گرو (مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی) نے الہام شائع کیا تھا کہ مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ آخر کار میرے مرید ہو جائیں گے۔اس کا وقت کون سا ہے۔ ذرا سوچ کر جواب دینا۔

او مرزائیو! سنو، میں تم کو ایک بات سناؤں۔تم جانتے ہو میں کون ہوں۔ بھولے ہو،تو یاد کرو، میں وہی ہوں جس کے مقابلہ سے تنگ آکر تمہارے پیر مغان نے شائع کیا تھا:

مولوی ثناء اللہ اگر میری زندگی میں نہ مرا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں
بلکہ جھوٹا ہوں، مفتری ہوں، لعنتی ہوں، وغیرہ وغیرہ ہوں۔،

پھر تم نے دیکھا نہ کہ آسمانی فیصلہ کیا ہوا۔بھولے ہو تو میں ہی تم کو بتلاؤں۔ وہی ہوا جو تمہارے سالانہ جلسہ میں ایک دہلوی نے نظم میں کہا تھا

مسیحا سب تیرے خادم ہیں حاضر
مگر تجھ بن تڑپتے ہیں مضطر
ہوئے ہیں ہجر میں مردوں سے بدتر
چلا تو اب انہیں صورت دکھا کر

یہ خطاب کس کو تھا؟ اسی کو جس نے میرے لئے موت مانگی تھی اور اپنی زندگی میں میرے نہ مرنے کو لعنت کا نشان قرار دیا تھا۔پس مجھ سے خطاب کرتے ہوئے ذرہ اس بات کا خیال رکھا کرو کہ میں کون ہوں

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جنوری ۱۹۰۹ء ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی ایجوکیشنل کانفرنس میں

مرزائی اخبار الحکم کو افسوس ہے کہ امرتسر کے اجلاس کانفرنس میں مولوی سمیع اللہ خان مرحوم اور خلیفہ سید محمد حسن مرحوم کی موت پر افسوس کا ریزولیوشن پاس ہوا، مگر مرزا صاحب کی موت پر افسوس نہ کیا گیا۔ چنانچہ الحکم کے الفاظ یہ ہیں:

تعلیمی کانفرنس میں ماتمی ریزولیوشن:

مسلمانوں کی تعلیمی کانفرنس کا گذشتہ اجلاس امرتسر میں ہوا، اور ناظرین الحکم ایک حد تک اس کے ضروری کوائف سے واقف ہو چکے ہیں۔ آج میں تعلیمی کانفرنس کے ماتمی ریزولیوشنز پر کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔

شاید ناظرین حیران ہوں کہ تعلیمی کانفرنس کیا اور ماتمی ریزولیوشنز کیا؟ انہیں زیادہ حیران نہ کر کے میں بتا دیتا ہوں کہ کانفرنس میں ان دو جلیل القدر مسلمانوں کی وفات پر اظہار افسوس کیا گیا جو علی گڈھ کالج کے لئے خصوصیت سے دست و بازو تھے، اور انہوں نے گذشتہ سال میں اس دنیا کو چھوڑا۔ ان میں سے ایک آنرایبل خلیفہ سید محمد حسن صاحب مرحوم تھے، اور دوسرے مولوی سمیع اللہ خان صاحب مرحوم۔ اس لحاظ سے کہ ناظرین میرے مضمون کو بخوبی سمجھ سکیں میں ان دونوں ریزولیوشنز کی اصل عبارت کو درج کرتا ہوں۔

۱۔ یہ کانفرنس آنرایبل خلیفہ سید محمد حسن صاحب مرحوم کی وفات کے دردناک واقعہ کو ایک قومی مصیبت سمجھتی اور اس پر اظہار افسوس کرتی ہے۔

۲۔ یہ کانفرنس مولوی سمیع اللہ خان صاحب سی ایم جی مرحوم کی وفات حسرت آیات پر اظہار افسوس کرتی ہے۔

یہ وہ الفاظ ہیں جن میں اظہار افسوس کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمی کانفرنس بجائے خود تعلیمی لحاظ سے کل مسلمانوں کی قائم مقام سمجھی جاتی ہے، اور جیسا کہ وہ ظاہر کرتی ہے مسلمانوں کے کسی خاص فرقہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ اگر چہ یہ اظہار افسوس ایک رسمی طریق سے بڑھ کر کوئی وقعت نہیں رکھتا، لیکن جب کہ کانفرنس نے اپنے اجلاس میں اظہار افسوس کی ضرورت سمجھی اور ایک یا دوسرے بزرگ کی وفات کو قومی مصیبت قرار دیا تو میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ کانفرنس کے ارکان خصوصاً نواب وقار الملک کو متوجہ کروں کہ کانفرنس نے بہت بڑی فروگذاشت کی ہے۔

مسلمانوں کی تعلیمی اصلاح فی الجملہ ایک مفید اور مناسب وقت کام ہے، لیکن مسلمانوں کو مسلمان رکھنا سب سے زیادہ ضروری کام ہے۔ خصوصاً اس زمانہ میں اگر مسلمان بڑی بڑی ڈگریاں حاصل کر لیں اور بڑے بڑے عہدے بھی حاصل کر لیں اور دنیا میں ان کے بنک اور ساہوکارہ کی کوٹھیاں بھی قائم ہوں لیکن وہ مسلمان نہ ہوں، تو پھر کیشو داس اور امام الدین میں کیا فرق ہوگا۔ اسلام ہی ایک ایسی نعمت اور دولت ہے جو دوسروں سے ہمیں ممتاز کرتی ہے۔ لیکن اگر یہ نہیں تو پیران رتھ شیلڈ اور کارونگی جیسے انسان دنیا میں موجود ہیں کیا کوئی مسلمان ان پر فخر کر سکتا ہے۔ کبھی نہیں۔

ایسی صورت اور حالت میں جس شخص نے مسلمانوں کو مسلمان بنانے کی کوشش کی اور اسلام کے چہرہ سے بدنما داغ دور کر کے اس کے منور اور درخشاں چہرہ کو دنیا کے سامنے پیش کیا اور مخالفین اسلام کے اعتراضوں کے دندان شکن جواب دیئے اور ممالک غیر میں اشاعت اسلام کے لئے ایک مستقل انتظام کیا، کیا اس کی وفات پر کانفرنس میں اظہار افسوس کا ریزولیوشن پاس نہ ہونا افسوس کے قابل امر نہیں؟ یہ حامی اسلام کون تھا؟ دنیا اس سے واقف ہے، حضرت مرزا غلام احمد صاحب۔

کانفرنس اگر آپ کی وفات پر اظہار افسوس کا کوئی ریزولیوشن پاس کرتی تو اس سے حضرت ممدوح کے مدارج اور آپ کی خدمات اسلام میں کوئی ترقی نہ ہو جاتی، اور اب پاس نہ کرنے سے کوئی کمی پیدا نہ ہوئی لیکن جب کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانفرنس نے اظہار افسوس کے طریق کو اختیار کیا تھا تو اس کا فرض تھا کہ وہ اس جلیل الشان انسان کی وفات پر (جو فی الحقیقت قومی مصیبت اور موت العالم قرار دیئے جانے کے قابل ہے) (بلکہ خس کم جہان پاک کا مصداق۔ اڈیٹر، اہل حدیث) بھی اظہار افسوس کر کے بتا دیتی کہ اسے کسی خاص فرقہ سے تعصب اور ضد نہیں۔ کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آریہ سماج کے بانی پنڈت دیانند صاحب کی وفات پر سید صاحب مرحوم نے ایک پرزور آرٹیکل اپنے اخبار میں شائع کیا بحالیکہ پنڈت دیانند صاحب نے اسلام پر جس قدر اعتراضات کئے ہیں وہ کوئی مخفی امر نہیں۔ لیکن ان کی وفات پر تعلیمی کانفرنس کے بانی مبانی نے اپنی فراخ حوصلگی کا ثبوت اس طرح پر دینا چاہا کہ جو کسی غیور مسلمان کو شاید ناپسند ہو (لیکن حضرت میاں صاحب محدث دہلوی مرحوم کی وفات پر دجال قادیانی نے جو ہذیان بکا تھا اس کا بھی تمہیں علم ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) مگر اب وہی تعلیمی کانفرنس ایک ایسے شخص کے لئے جو اسلام کا عظیم الشان مجدد تھا اظہار افسوس کے لئے دو لفظ نہیں نکال سکتی۔ (الحکم قادیان ۱۴ جنوری ۱۹۰۹ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہمیں بھی افسوس ہے کہ مسلمانوں کے علماء کو تو مرزا صاحب سے غصہ تھا اس لئے انہوں نے مرزا کی قدر نہ کی، لیکن تعلیم یافتہ پبلک نے بھی مرزا صاحب کی قدر نہ کی۔ بلکہ سچ پوچھو تو گورنمنٹ نے بھی کوئی قدر نہ کی باوجودیکہ مرزا قادیانی صاحب نے اپنے الہامات لك خطاب العزت لك خطاب العزت (ضمیمہ تریاق القلوب) کے ذریعہ سے گویا گورنمنٹ سے خطابات کی درخواست بھی کی۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب کی درخواست پر اہل حدیث نے بھی سفارش کی تھی کہ اگر کسی اور خطاب کی گنجائش نہیں تو سر دست مرزا صاحب کو خناس ہی کا خطاب دے دیا جائے، لیکن گورنمنٹ نے ذرہ بھی توجہ نہ کی۔ جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔ اے کاش کہ کانفرنس میں مرزا صاحب کی موت کا ریزولیوشن پیش ہوتا تو سب سے پہلے میں اس کی تائید کرتا اور اس تائید کا خاتمہ اس شعر پر کرتا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء ص ۱۔۲)

راس المجانین حکیم نورالدین

ہمارے مرزائی دوست اپنے خلیفہ وقت کی نسبت راس المجانین کا لقب سننا پسند نہ کرتے ہوں گے مگر ہم کیا کریں حکیم نورالدین صاحب اس لقب کی تصدیق خود ہی فرماتے ہیں۔ ہمیں خود اس کا افسوس ہے کہ وہ کیوں ایسا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی تقریر جو اخبار الحکم جنوری میں چھپی ہے اس کا ایک حصہ انبیاء کی پیش گوئیوں کی نسبت تھا آپ فرماتے ہیں:

پیش گوئیاں

ایسے ہی اہل اللہ بھی خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر پیش گوئیاں کرتے ہیں اور اگر وہ راست باز ہوں اور اگر فی الواقع ...تو ان کی پیش گوئیاں غالباً سچ ہوتی ہیں، مگر ان کی ترقی کے لئے کبھی کبھی ان کی پیش گوئیاں خود ان کی نظر میں یا لوگوں کی نظر میں غلط ہو جاتی ہیں اور یہ ان کی ترقیات کا موجب ہے۔

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گو آج سے پیشتر کئی ایک بار مرزا صاحب قادیانی پر اہل حدیث کو فتح یابی ہو چکی ہے آخر میں تو سب سے بڑی عظیم فتح خدا نے اس کو دی ہے، تاہم حکیم صاحب کے ساتھ بھی فیصلہ کرنے کو چیلنج دیتا ہے کہ کوئی ایک پیش گوئی کسی نبی کی ایسی دکھا دیں کہ حسب محاورہ اس زبان کے جس میں وہ پیش گوئی ظاہر کی گئی ہو، اس نبی اور پبلک سامعین نے جو معنی قرار دیئے ہوں، آخر کار وہ پیش گوئی ان معنی سے غلط ثابت ہوئی ہو۔ آپ ایسی ایک مثال بھی قرآن و حدیث یا تاریخ سے ثابت کر دیں گے تو ہم بھی آپ کے مہدی اور مسیح مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں پر اعتراض نہ کریں گے۔ بلکہ آ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پ کی اس محنت کے شکریہ میں ہم یہ کہنے کو بھی تیار ہوں گے کہ گو آپ کے پیر و مرشد نے ہمارے ساتھ آخری فیصلہ کر کے دنیا پر اپنا کذاب اور مفتری ہونا ثابت کر دیا ہے، تاہم ہم ابن کو جھوٹا کہنے کے لئے تیار نہیں۔ اور اگر آپ اس قسم کی کوئی مثال نہ دکھا سکیں گے (اور ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ کبھی نہ دکھا سکیں گے) تو پھر آپ ہی بتلا یئے کہ آپ کے راس المجانین ہونے میں کیا کلام ہے۔ مرزائیو! سنتے ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء)

مرزا قادیانی اٹلی میں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۸ دسمبر ۱۹۰۸ء کو اٹلی کے جنوبی حصے اور جزیرہ سسلی کے اوسی حصہ میں جو اٹلی کی طرف واقع ہے، ایک نہایت ہی خوفناک زلزلہ آیا جس میں تخمینا دولاکھ آدمی ضائع ہوئے العظمۃ للّٰہ۔ اس زلزلہ کی مجمل کیفیت لکھ کر رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان کا قابل ایڈیٹر اپنے مطلب کی کہتا ہے کہ:

ان باتوں کی خبر اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک برگزیدہ بندہ کی ذریعہ آج سے تین سال پیشتر بلکہ اس سے بھی زیادہ عرصہ پہلے دی تھی۔ پہلے ایک اشتہار

"النداء من وحی السّماء"

میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک زلزلہ عظیمہ کی خبر دی تھی کہ وہ ایسا زلزلہ آئے گا کہ اس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہ ہوگی اور پھر یہی پیشگوئی الوصیت میں شائع فرمائی۔ اور بعدہٗ کتاب حقیقۃ الوحی میں۔ چنانچہ اس موخر الذکر کتاب میں صفحہ ۲۵٦ پر پیشگوئی درج ذیل کے الفاظ میں موجود ہے جو اس سے مدت پہلے انگریزی میں ترجمہ ہوکر رسالہ میں شائع ہو چکی ہے بلکہ اس رسالہ سے لے کر امریکہ کے بعض اخباروں نے بھی اس پیشگوئی کو شائع کیا جس کا حوالہ انگریزی رسالہ میں موجود ہے۔ پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئیگی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیروزبر ہوجائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقلمند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہوجائیں گی۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔''

اس زبردست اور کھلی پیشگوئی کے پورا ہونے کا اقرار ہر ایک سمجھدار انسان کو کرنا پڑے گا۔ جس نے سسلی اور اٹلی کے زلزلہ اور ان دوسری آفات ارضی وسماوی کا حال پڑھا ہے۔ جنہوں نے آباد شہروں کو چشم زدن میں ویرانہ کردیا۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ صاحبِ کشف نے یہی نقشہ بعینہ برسوں پہلے کھینچ دیا تھا جسے ہم آج جسمانی آنکھوں سے اخباروں میں مطالعہ کرلیتے ہیں۔ ...الفاظ میں کہ مصنوعی خدا تمہیں نہیں بچا سکتا، یہ اشارہ تھا کہ اس زلزلہ عظیمہ کا نظارگاہ وہ ملک ہوگا جہاں اس مصنوعی خدا کا خلیفہ اب تک حکومت کررہا ہے۔ اور ایسا ہی جزائر کے رہنے والوں کو خصوصیت سے مخاطب کیا گیا ہے کہ کیوں کہ سسلی بھی ایک جزیرہ ہے۔ پھر ہندوستان کو مخاطب کرکے فرمایا ''میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔'' سو نوحؑ کا زمانہ تو حیدرآباد کے طوفان میں لوگوں نے دیکھ لیا اور دوسرا حصہ بھی جب اللہ تعالیٰ چاہے گا دکھا دیگا۔

(ریویو آف ریلی جنز، بابت جنوری ۱۹۰۹ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی دجل کی قلعی کھولنے میں اہلحدیث کو جو خداداد ملکہ ہے وہ ناظرین اخبار اہلحدیث امرتسر وغیرہ سے مخفی نہیں۔ پس ناظرین عموماً اور مرزائی دوست خصوصاً بغور جواب سنیں۔

عبارت مذکورہ بالا میں ایڈیٹر ریویو نے جن جن کتابوں کے حوالے دیئے ہیں مناسب ہے کہ پہلے ہم اُنہی کی عبارات نقل کریں اوس کے بعد اس پیشگوئی کی جانچ پڑتال کریں گے۔

مرزا قادیانی آنجہانی اپنی کتاب حقیقت الوحی کے صفحہ ۲۵۶ پر لکھتے ہیں کہ:

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔''

اس حوالہ سے معلوم ہو کہ ایڈیٹر صاحب نے اپنی معمولی دیانت سے بعض الفاظ عبارت مذکورہ کے ایسے ہضم کئے ہیں جن پر بحث کا مدار ہے یعنی جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اس عبارت کے لکھنے سے پہلے یورپ اور امریکہ میں زلزلے آچکے ہیں اور خوفناک زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ایشیا میں آنے والا ہے چنانچہ مرزا صاحب کے اُن الفاظ پر جن سے یہ مدعا ثابت ہوتا ہے ہم نے خط دے دیا ہے ناظرین بغور پڑھیں۔

گو اتنے ہی سے ایڈیٹر مذکور کی کافی تکذیب ہوسکتی ہے مگر ہم اس دلالت النص پر قناعت نہیں کریں گے بلکہ عبارت النص سے ایڈیٹر مذکور کی تکذیب دکھاویں گے۔

دوسرا حوالہ اڈیٹر نے رسالہ الوصیت کا دیا ہے اس رسالہ میں مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں کہ:

آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا (خدا نے) مجھے خبر دی اور فرمایا ''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی'' اس لیے ایک شدید زلزلہ کا آنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے۔ لیکن راست باز اس سے امن میں ہیں۔ (ص:۴)

اس کلام ضلالت التیام میں مرزا قادیانی نے جو شدید زلزلہ کی بابت پیشگوئی کی ہے اس کی بنا صرف ایک الہام پر ہے جس کے الفاظ بھی خود بتلائے ہیں کہ

''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔''

پس ناظرین اسے خوب یاد رکھیں اور آگے چلیں الہامات کی تفسیرات اور توضیحات اگر مختلف ہوں تو اُس موقعہ کیلئے مرزا صاحب کا ایک عام اصول ہے جو اُنہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے کہ:

ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا۔ (تتمہ حقیقت الوحی، ص:۷)

پس اس اصول عامہ کو ناظرین ذہن نشین کر کے مندرجہ ذیل ہمارا اقتباس سنیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک اشتہار ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کو دیا تھا جس کے شروع میں آپ لکھتے ہیں:

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ر فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا یہ وہی زلزلہ تھا جس کی بابت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا ''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی'' چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالِ الوصیت کے صفحہ ۳-۴-۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کردی تھی سو الحمد للہ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں زلزلہ آیا۔''

الحمد للہ کہ یہ عبارت باآواز دہل ایڈیٹر مذکور کی تکذیب کرتی ہے اور بتلاتی ہے کہ مرزا کی جس پیشگوئی کو ایڈیٹر ریویو اٹلی اور سسلی کے زلزلہ پر چسپاں کر کے مرزا کی میرزائی ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ ''پیران نمی پرند و مریداں ہمے پرانند'' کی مصداق ہے۔ مرزا صاحب آنجہانی آج سے بہت پہلے اوسی پیشگوئی کو ۲۸ر فروری ۱۹۰۶ء والے زلزلہ پر چسپاں کر چکے ہیں جو بوجہ ایک معمولی زلزلہ ہونے کے کسی کو یاد بھی نہیں۔

پس اب بحث کا مطلع بالکل صاف ہے کہ مرزا کی اس پیشگوئی کو اٹلی وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے زلزلوں پر چسپاں کرنا پیشگوئی کے الفاظ ہی کے برخلاف نہیں بلکہ خود مرزا آنجہانی کی تصریح کے بھی مخالف ہے۔ علاوہ اس کے ایک وجہ تکذیب کی ہنوز اور بھی ہے وہ یہ ہے کہ اس پیشگوئی میں بہار کے دنوں میں خدا کی باتیں پوری ہونے کا ذکر ہے لیکن اٹلی میں زلزلہ ۲۸ دسمبر کو آیا ہے جو سخت سردیوں کا موسم ہے۔ موسم بہار مارچ سے شروع ہوتا ہے اس کی مفصل تحقیق مرقع قادیانی نمبر ا جلد ۲ میں ہم کر چکے ہیں۔

مرزا صاحب کی پیشگوئی کے الفاظ صرف اتنے ہی ہیں کہ

''پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی''

اس میں نہ تو زلزلہ کا نام ہے نہ اُس کی کیفیت ہے کہ شدید ہوگا یا ضعیف بلکہ اپنی گولائی کی وجہ سے بالکل اوس بوتل کی طرح ہے جو بے ایمان عطار بیماریوں میں رکھا کرتے ہیں جس میں سے ہر ایک قسم کے شربت جو کسی کو چاہئے نکال دیا کرتے ہیں اوسی طرح مرزا کی یہ پیشگوئی گول مول ہے جو اپنی گولائی کی وجہ سے ہر طرف لگ سکتی تاہم مرزا اور مرزائی اتنا اتراتے ہیں کہ ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔ لیکن حضرت مسیح سلام اللہ علیہ پیشگوئی کی تھی کہ لڑائیاں ہوں گی اور زلزلے آئیں گے تو دجال قادیانی نے ''ازالہ اوہام اور ضمیمہ انجام آتھم'' میں اُن پر مسخری اور استہزا کیا تھا کہ یہ کیا پیشگوئی ہے کہ زلزلے آئیں گے لڑائیاں ہوں گی کیا دنیا میں زلزلے آیا نہیں کرتے کیا لڑائیاں نہیں ہوا کرتیں۔

مرزائیو! انصاف سے کہنا (بشرطیکہ قادیانی جال میں پھنس کر انصاف کا مادہ تم میں بالکل زائل نہ ہو گیا ہو) کہ حضرت مسیح کی پیشگوئی زلزلوں کی بابت صاف الفاظ میں ہے یا مرزا قادیانی کی پھر یہ بھی بتلانا کہ جو اعتراض صاف کلام پر ہوسکتا ہے مجمل اور گول پر اوس سے ہیں زیادہ ہوسکتا ہے یا نہیں۔ مگر اس کے سمجھنے کو دل و دماغ چاہئے جس کی تم لوگوں میں کمی ہے۔

شکریہ۔ الحمد للہ کہ مرزا صاحب کا اور ہمارا گو آج سے پیشتر بھی کئی ایک بار فیصلہ ہوا یہاں تک کہ آخری تحریر میں تو مرزا صاحب نے ہم کو بالکل فتحیاب قرار دیا جس کے لیے ہم اُن کے شکر گذار ہیں لیکن ان سے بڑھ کر اُن کے پس ماندگان خصوصا قابل ایڈیٹر ریویو کے شکر گذار ہیں جنہوں نے پیشگوئی مذکور کو اٹلی اور سسلی کے زلزلہ عظیمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر چسپاں کر کے گویا ہم کو راست باز اور متقی تسلیم کیا کیوں کہ مرزا صاحب کی اُس پیشگوئی کے الفاظ یہ ہیں کہ:

شدید زلزلہ آنا ضروری ہے لیکن راستباز اُس سے امن میں ہیں سو راستباز بنو اور تقویٰ اختیار کرو تا بچ جاؤ۔ (الوصیت، ص:۴)

اس عبارت سے صاف پایا جاتا ہے کہ ہم مخالفین مرزا پر جو یہ زلزلہ نہیں آیا بلکہ اٹلی میں آیا ہے اور ہم امن میں سے رہیں تو ہم راستباز اور متقی ہیں۔ کیا خوب ہے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

لیکن ایک افسوس ہے کہ ہم مسلمان مخالفوں کے ساتھ مرزا صاحب کے جانشینوں نے آریوں، عیسائیوں اور دیگر مخالفین اسلام قوموں کو بھی راستباز اور تقویٰ شعار گویا تسلیم کرلیا کیوں کہ وہ بھی اس زلزلے سے امن میں رہے ہیں دونوں فرقوں کو خوش کرنے کی اچھی ٹھرائی۔ کیا سچ ہے

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

(اہل حدیث امرتسر جلد ۶ نمبر ۱۴۔ ۱۳ر محرم الحرام ۱۳۲۷ھ مطابق ۵ر فروری ۱۹۰۹ء ص: ۴ تا ۶)

قادیانی باسی کڑہی میں اُبال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی تو گذر گئے جس کا ہمیں بھی افسوس ہے کہ نامراد گذرے۔ اب اُنکے جانشین مذبوحی حرکات سے اُن کو کامیاب کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن دانا جانتے ہیں کہ:

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک زمانہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے جب میرے ساتھ بردبازی کی شرط لگائی تھی کہ اگر مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرا، تو میں جھوٹا۔ اُنہی ایاّم میں بماہ مئی ۱۹۰۷ء میرے بازو میں عصبی درد کسی قدر شدت سے ہوا جس کی شہرت عام طور پر شہر میں پھیل گئی۔ یہاں تک کہ مرزائیوں کو کچھ اور بھی اُمیدیں ہوئیں۔ ہمارے محلّہ کے چودھری میاں رحیم شاہ کا بیان ہے کہ ایک روز صبح سویرے چار مرزائی (ڈاکٹر عباداللہ، امیر بخش دلال وغیرہ) میرے مکان پر آئے اور مجھ کو نیند سے اٹھا کر کہتے ہیں کہ ہم نے سنا ہے مولوی ثناء اللہ مرگیا ہے، تم اس کی تحقیق کردو۔ چودھری صاحب کا بیان ہے کہ میں نے انُسے کہا اگر ایسی بات ہوتی تو ہم سوئے نہ رہتے، تم کیا کہتے ہو۔ لیکن اُن کے اصرار کرنے پر ہم سب مولوی ثناء اللہ کے مکان کے پاس آن کر کان لگایا، تو آہ وبکا کی کوئی آواز نہ سنائی دی جس سے سب طرح کی خیرت معلوم ہوئی اس پر میں (چودھری) نے اُن کو ڈانٹا اور شرمندہ کیا۔

ناظرین اس سے نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ مرزا کی زندگی مرزا کے مرید بحکم

شور بختان بآرزو خواہند
مقبلان را زوال نعمت وجاہ

مرزا کی دعا کے مطابق اس فیصلے کے کہاں تک منتظر تھے۔ آخر پھر کیا ہوا یہ کہ:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

اب چاہیئے تو یہ تھا کہ سب مرزائی نہیں تو کم سے کم وہی جو میری موت کی خوشخبری حاصل کرنے کو آرہے تھے وہی قادیانی جال سے نکل آتے مگر نہیں نکلے ، کیوں کہ ان کو قادیانی انجن سے بھاپ برابر پہو نچائی جارہی ہے۔ چنانچہ ۴۔فروری کے بدر میں مرزا آنجہانی کے بیٹے برخودار مرزا بشیرالدین محمود احمد کی طرف سے ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے ''تازہ نشان'' اس میں برخوردار مذکور نے مرزا صاحب کا ایک الہام لکھا ہے:

''تزلزل در ایوان کسریٰ افتاد''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس الہام کو شاہ ایران پر چسپاں کیا ہے کیوں کہ آج کل ایران میں پارلیمنٹ کے ممبروں اور شاہ میں جنگ ہورہی ہے جس سے شاہ ایران سخت ضیق میں ہے، پس مرزا کا مذکورہ الہام صحیح ہوا۔ ہم حیران ہیں کہ مرزائی لوگ اب کن طفل تسلیوں سے کام لے رہے ہیں خیر ہم اس بحث کو صاف کرنے کیلیئے برخوردار موصوف اور اُنکے حوالی موالی سے پوچھتے ہیں کہ وہ ہم کو بتلادیں کہ مرزا آنجہانی کا یہ الہام سب سے پہلے کب شائع ہوا تھا اور کس کتاب یا اخبار میں درج ہے۔ پھر جواب دیں گے۔

آج کل مرزائیوں نے یہ وتیرہ اختیار کر رکھا ہے کہ بات بات میں مرزا کے الہامات نکالتے ہیں ہم اپنے احباب کو نیز مرزائیوں کو متنبہ کرتے ہیں کہ جس الہام کا نام لیا کریں وہ تاریخ اور کتاب یا اخبار کا نام، جس میں الہام پیش کردہ سب سے پہلے درج ہوا ہو، مع صفحہ بتلایا کریں۔ ورنہ جھوٹا سمجھا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۶ نمبر ۱۶۔ مورخہ ۲۷ محرم الحرام ۱۳۲۷ھ ۱۹ فروری ۱۹۰۹ء ص: ۳-۴)

مرزائیوں کی موشگافیاں

(راقم: محمد عبدالعزیز امرتسر کٹڑہ گھنیاں)

مولانا مکرم السلام علیکم ۔ مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں درج فرما کر شائع کرا دیجئے عنایت ہوگی

اَرے قاسم علی دہلی کے ناداں
تو دے کر گالیاں ہتا ہے شادان
تیرے بے پیر مرشد کی یہ سنت
شدی بر کار آن شیطان نازاں
بدورانش ہمہ کذاب دانند
بر آں مایستحق ہم بخوانند

اخبار بدر مطبوعہ ۴ فروری ۱۹۰۹ء کے صفحہ ۴ میں تصدیق المسیح کے عنوان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مضمون شائع ہوا ہے اینجانب کے ملاحظہ سے گذرا جس کے دیکھنے پر مجھے حضرت مسیح کا یہ قول مندرجہ انجیل یاد آیا کہ ہر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ صاحب مضمون نے شروع کلام سے اخیر تک اپنے پیرومرشد کی ناپاک سنت کا النعل بالنعل ثبوت دیا ہے۔

اور لطف یہ کہ جس خوشی میں آ کر اس مرزائی نے یہ زہر اگلا ہے وہ بعینہ اس کی مثل ہے جیسے ایک پیاسا کسی لق ودق جنگل میں عین دوپہر کے وقت مارے پیاس کے جاں بلب ہو کر ادھر ادھر پانی کی تلاش میں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھتا ہوا دور سے چمکارے مارتی ہوشئے کو پانی سمجھ کر گرتا پڑتا اس تک پہنچ تو گیا ہو، مگر اپنی بدنصیبی سے ناکام ہی رہا ہو۔ آہ! آخر پیاس کی بھڑک اس کی ہلاکت کا موجب ہوگئی ہو۔ میں افسوس کرتا ہوں کہ اس بدنصیب مضمون نگار کی یہ موہوم خوشی کہ حضرت (مرزا) کی ۷۹ سال کی عمر کا ثبوت ایک بدترین دشمن کے اقرار سے۔ اے سادہ لوح آدمی عنقریب تیری یہ موہوم خوشی تجھے آٹھ آٹھ آنسو رولائے گی (بشرطیکہ تم میں حیا کی کچھ رمق باقی ہوتو) مجھے اس مضمون نگار کی عقل اور فہم پر تعجب آتا ہے کہ یہ کس فرضی امر پر خوشیاں منا رہا ہے اسے اتنا بھی سمجھ میں نہ آیا کہ حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب اشاعۃ السنہ نے جو مرزا کی تریسٹھ سال کی عمر کا تخمینہ بیان کیا ہے کن معنوں میں ہے

آنکس کہ نہ داند و بداند کہ بداند۔ در جہل مرکب ابدادہر بماند

غالباً پورے طور پر تو تیرے مخاطب مولانا ابوالوفا صاحب تیرے اس اچھل کود پر تازیانہ تادیب لگائیں گے مگر میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جن فقرات مندرجہ اشاعۃ السنہ کو مدنظر رکھ کر آپ مارے خوشی کے پھولے نہیں سماتے بلکہ اپنے فہم و فراست کو جواب دے کر یوں رقم طراز ہیں کہ منگل کا دن ۲۶ جنوری ۱۹۰۹ء ایک بجے بعد دوپہر کا وقت جب کہ خداوند قدیر و نصیر کے فضل و کرم سے مجھے اپنے ایک احمدی عزیز بھائی چودھری غلام قادر صاحب قانون گو بندوبست ضلع دہلی کے پاس سے ایک کتاب ملی جس کا نام اعاذہ رحمانی رد وساوس قادیانی المعروف اشاعۃ السنہ نمبر ۲ ج ۱۵ مطبوعہ ۱۸۹۳ء مصنفہ مولوی محمد حسین بٹالوی ہے اس کے صفحہ ۵۵ پر سرسری ورق گردانی کرتے ہوئے جو نظر پڑی تو مندرجہ ذیل ثبوت نسبت عمر مبارک حضرت مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود ملا جس کو پڑھ کر اس قدر خوشی ہوئی کہ میرا دل ہی جانتا ہے اور میری روح سجدہ شکر بجالائی ۔۔الخ ۔

اس عقل کے ڈھنی نے فقرات مندرجہ اشاعۃ السنہ پر جس قدر خوشیاں منائی ہیں وہ تو آپ دیکھ چکے اب ہم فقرات مندرجہ اشاعۃ السنہ کو ذیل میں لکھ کر مرزائیوں ہی سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا اشاعۃ السنہ کی یہ عبارت مرزا آنجہانی کی عمر کے ثبوت میں قطعی فیصلہ کن ہے؟ اور مہربانی فرما کر ساتھ ساتھ یہ بھی بتاتے جائیں کہ اس سے پیشتر جس قدر چھان بین مرزا صاحب کی عمر کے متعلق مرزا کے عقیدت مندوں کی طرف سے وقوع میں آئی ہے جو بڑے بڑے دعووں کے ساتھ بذریعہ رسائل ظاہر کی گئی ہے وہ ان تلاش کنندوں کی صداقت کا نمونہ تھی یا ہٹ دھرمی یا اندھی تقلید کا نتیجہ ۔ میں آپ کو بالفعل اتنا ہی یاد دلانا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے مرزا صاحب کی عمر کی تحقیق میں الہاموں کا ایک تھیلہ مرزا صاحب کے ایک صاحبزادہ محمود احمد بھی پیش کر چکے ہیں جس میں صاحبزادہ کو پوری پوری ناکامی ہوئی اور مرزا صاحب قادیانی اپنی اسّی (۸۰) سالہ عمر کی پیش گوئی میں اپنے فیل ہونے کا ثبوت دے گئے ہیں

ہم حیران ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے معتقدین ایک عجیب کینڈے کے آدمی ہیں جب کوئی چارہ نہیں چلتا تو ڈوبتے کو تنکے کا سہارہ جہاں کہیں رطب و یابس پاتے ہیں جھٹ منہ مارنا شروع کر دیتے ہیں اس امر کا کوئی خیال نہیں رہتا کہ اس کا انجام کیا ہوگا صاحبو! اس اندوہناک شرک فی الرسالت کو چھوڑو اور اوہام پرستی سے منہ موڑو، ورنہ

جس دن کہ فراق روح و تن میں ہو گا
مشکل آنا اس انجمن میں ہوگا
نازاں نہ ہو رختِ نو پہن کر غافل
اک روز یہی جسم کفن میں ہو گا

ہاں یہ بھی بتا دیجئے گا کہ اس سے پہلے مرزا صاحب آنجہانی کی عمر کی تحقیق میں جو منہ زوریاں دکھائی گئی ہیں وہ ناقص اور غیر مکمل ہیں؟ اور کیا دہلی سے جو ایک نامشخص کی آواز آئی ہے مکمل اور ایک فیصلہ ناطق ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بارہ میں ہم اس سے زیادہ لکھنا ضروری خیال نہیں کرتے اگر کسی مرزائی نے ہمارے سوال کا جواب دیا تو یار زندہ صحبت باقی ہم بھی بالتفصیل عرض کریں گے

اب ہم ناظرین اخبار کو اشاعۃ السنہ کے ان فقرات کے دیکھنے میں زیادہ انتظار میں رکھنا پسند نہیں کرتے لہذا وہ یہ ہیں:

آنحضرت ﷺ کے حضرت مسیح سے پہلے فوت ہو جانے سے آپ کی توہین لازم آتی ہے تو چاہیے تھا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص زندہ نہ رہتا۔ اس توہین کی تجویز کے وقت کادیانی کو یہ خیال نہ آیا کہ آنحضرت ﷺ فوت ہوکر زیر زمین مدفون ہیں اور میں زمین پر زندہ پھرتا ہوں اور توہین کرتا ہوں اور کیوں ...نہیں مرجاتا اور اگر یہ توہین عمر کی زیادتی سے پیدا ہوتی ہے تو بھی چاہیے تھا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص آنحضرت ﷺ کی عمر سے زیادہ عمر نہ پاتا اور قادیانی کو چاہیے تھا کہ آنحضرت ﷺ سے اپنی عمر زیادہ نہ ہونے دے کچھ کھا کر مرجائے کیونکہ تریسٹھ برس کا تو وہ ہو چکا ہے۔

معزز ناظرین آپ نے دیکھا عبارت بالا مندرجہ اشاعۃ السنہ میں صرف ایک ہی فرضی فقرہ ہے (کیونکہ ۶۳ برس کا تو وہ ہو چکا ہے) جسے مولانا نے محض بطور مناقشہ کے پیش کیا ہے اور اردو بول چال میں یہ روزمرہ ہے کہ ایک ریشا ئیل کو دیکھ کر کہہ دیتے ہیں کہ میاں ستّرے (۷۰) بہتّرے (۷۲) ہوکر یہ بڑ ہانک رہے ہو۔ اس خیال سے مولانا موصوف نے مرزا کی چال ڈھال رنگ و روغن کو دیکھ کر یہ کہہ دیا ورنہ مولانا کے پاس مرزا کی پیدائش کا کوئی رجسٹر یا جنم پترہ نہ تھا

خطت رسیدہ مطلب عاشق تمام شد
اے ترک من مناز کہ ترکی تمام شد

اڈیٹر اہل حدیث۔ ہم اپنی تحقیق آئندہ پرچے میں لکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

مرزائیو! جانتے ہو میں کون ہوں۔ مرزا صاحب کی دعا...سے زندہ رہنے والا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۲۶ فروری ۱۹۰۹ء ص ۶۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی یادش بخیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آہ! ابھی کل کا ذکر ہے کہ ہم اپنے قلم سے اس نام کے بزرگ کو مخاطب کے صیغے سے بلایا کرتے تھے آج یہ دن ہے کہ ہم اُن کی عمر کا حساب لگاتے ہیں۔ سچ ہے

یہ چمن یونہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

ہم کیوں ایسے مضمون پر قلم اٹھاتے ہیں؟ اس لیے کہ مرزا صاحب نے اپنی زندگی کی طرح موت کو بھی بازیچہ طفلاں بنایا، اور ملا دو پیازہ کی طرح وعدہ کیا تھا کہ میں مرا پڑا ابھی ہنساؤنگا۔ آہ!

ز سر تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا این ست

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی زندگی کی بابت پیشگوئی کی تھی کہ خدا تعالی نے مجھے بتلایا ہے کہ:

میں تجھے اسّی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا۔

(تریاق القلوب حاشیہ۔ ص:۱۳)

اب جو مرے تو محققین کو آپ کی عمر کی تفتیش ہوئی۔ خدا کا شکر ہے کہ اہل حدیث کی روش ہمیشہ یہ رہی ہے کہ مخالف کی تردید میں حتی المقدور نصوص بینہ سے کام سے کام لیتا ہے، نہ کہ استنباطات اور قیاسات سے۔ چنانچہ یہ روش ناظرین اہل حدیث سے مخفی نہوگی۔ اس لیے مرزا کی عمر کی تحقیق خود مرزا کی تحریری اقبالات سے جو ثابت ہوئی ہے وہ ظاہر کردی تھی کہ حسب بیان مرزا صاحب قادیانی اُن کی عمر پینسٹھ سال چار ماہ کی ہوئی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کا اپنا اقبال ہے کہ:

یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس سال پورے ہونے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(چودھویں) صدی (ہجری) کا سر بھی آپہونچا تب خدا نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔

(تریاق القلوب، ص:۶۸)

اس صاف اقرار سے نتیجہ صاف تھا کہ مرزا قادیانی ماہ موت (ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ) کو پورے پینسٹھ سال چار ماہ کی عمر میں پہنچے تھے، وہ بھی قمری حساب سے، شمسی سے اور بھی کم۔ حالانکہ الہام ۸۰ سال کا تھا۔ اس صاف اور صریح فیصلے کے مقابل مرزائیوں نے کیا کوشش کی؟ وہی جو مثل مشہور ہے ''مرتا کیا نہیں کرتا'' چنانچہ ۴ فروری ۱۹۰۹ء کے بدر اور الحکم قادیان میں ایک مضمون کسی دہلوی مرزائی کی طرف سے نکلا (جس کا مجمل جواب گذشتہ اہلحدیث میں شیخ عبدالعزیز امرتسری کی طرف سے ناظرین کے ملاحظہ سے گذرا ہوگا)۔ نامہ نگار مذکور نے اپنے پیرومرشد کی اتباع سنت میں بہت سی گالیاں اور بدزبانیاں سنا کر لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے اشاعۃ السنہ جلد ۱۵ بابت ۱۸۹۲ء میں مرزا صاحب کی عمر تریسٹھ سال لکھی ہے۔ لہذا ۱۹۰۸ء میں اُنکی عمر ۷۹ سال کی ہوگی جو الہام کے مطابق ہے۔ مگر لطف یہ ہے کہ جس بزرگ کی شہادت سے اتنا بڑا معرکہ کا مسئلہ ثابت کرنا چاہا ہے اُس کی نسبت یہ بھی لکھا ہے کہ

اس (محمد حسین بٹالوی) کے قلم نے سوائے حق کی مخالفت کے الا ماشاء اللہ کوئی حرف نہیں لکھا۔

مرزائیو! انصاف سے کہنا، ہماری طرف تو خود بدولت مرزا صاحب، جو صاحب الہام ہونے کے علاوہ بقول تمہارے مسیح موعود مہدی مسعود بلکہ ابن اللہ بھی تھے، جن کے شہادت پر شک کرنے سے تم ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھے ہو، اور تم نے جو گواہ پیش کیا ہے خود ہی اُس پر جرح کر کے مقدمہ جیتنے کی توقع رکھتے ہو، تو عقل کے دشمن ہو یا دوست۔

مرزائیو! کیا تم میں کوئی قانونی مشیر نہیں جو تم کو سمجھاوے کہ جس گواہ کو تم پیش کرو اس کی توثیق اور اعتبار اس طرح نہیں کیا کرتے کہ اُس نے کبھی سچ نہیں کہا۔ اس اپنی لیاقت پر متنبہ ہو کر سنو!

ہم نے جب یہ مضمون دیکھا تو دفتر ہذا سے مولانا محمد حسین بٹالوی کی خدمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک خط بھیجا گیا کہ آپ نے جو مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر ۱۸۹۲ء کی جلد میں تریسٹھ سال کی لکھی ہے اس کا ثبوت آپ کے پاس کیا ہے۔ کیا اپنے علم سے لکھی ہے یا محض سُنی سنائی۔ اس کا جواب جو آیا وہ بعینہ درج ذیل ہے:

وعلیکم السلام۔

میں مرزا کا پروہت نہ تھا کہ اُس کی جنم پتری لکھتا۔ اور اُس سے دیکھ کر اس کی عمر تریسٹھ بتاتا۔ موالید ووفیات کا رجسٹرار نہ تھا کہ رجسٹر پیدائش سے تاریخ وعمر لکھتا۔

میں نے تو صرف ظن وتخمین سے اسکی ڈارھی دیکھ کر یہ عمر اس کی قرار دی تھی اور یہ بھی لائق لحاظ ہے کہ اشاعۃ السنہ ۱۸۸۰ء سے لیٹ چلا آتا ہے۔ ۱۸۹۲ء کا رسالہ (جس میں مرزا کی عمر تریسٹھ سال لکھی ہے) معلوم نہیں کس سنہ میں نکلا تھا۔ جو تاریخ اس جلد پر لکھی ہے تاریخ طبع اشاعت نہیں بلکہ وہ بابت سال ۱۸۹۲ء ہے۔" ابوسعید محمد حسین از بٹالہ ۷رفروری

اس خط کے اخیر فقرے کی تحقیق جو ہم نے کی، تو مولانا محمد حسین بٹالوی کا فرمانا بہت صحیح پایا، کیوں کہ جو جلد اشاعۃ السنہ ۱۸۹۲ء کو شائع ہوئی جس سے نامہ نگار مذکور نے سند لی ہے، اُس کی اندرونی شہادت سے ثابت ہوتا ہے کہ جلد مذکور ۱۸۹۲ء میں نہیں نکلی تھی بلکہ بہت پیچھے نکلی، کیوں کہ مرزا قادیانی کی کتاب دافع الوساوس جس کا یہ جواب ہے ۱۸۹۳ء میں نکلی تھی۔ نیز اُس کے صفحہ ۲۰۵ء پر اپریل ۱۸۹۳ء کی ایک تحریر کا ذکر ہے اور صفحہ ۲۸۶ پر حامد شاہ سیالکوٹی کا ایک خط مورخہ جنوری ۱۸۹۴ء درج ہے۔ اور صفحہ ۲۹۹ پر ایک اور خط مورخہ جنوری ۱۸۹۴ درج ہے۔ علی ہذا القیاس اور بھی کئی ایک اندرونی شہادتیں ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جلد مذکورہ ۱۸۹۲ء کو شائع نہیں ہوئی بلکہ بہت پیچھے ہوئی ہے۔ بھلا ۱۸۹۲ء میں شائع ہوتی تو ۱۸۹۳ء کا جواب اور ۱۸۹۴ء کے واقعات اُس میں کیوں کر ہوتے۔ پس مرزائی نامہ نگار خود ہی غور کرے کہ اُس کی شہادت کیسی کمزور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخلاف اس کے ہماری شہادت ایک تو صاف لفظوں میں ہے دویم شاہد معتبر ہے۔سوئم بحکم یؤخذ المرء باقرارہ (آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے) حجت قطعی ہے۔ اور تمہارا گواہ ایک تو بقول تمہارے حق کا مخالف۔ دویم اپنی شہادت کی بنا اٹکل پر بتلاتا ہے۔سوئم اس کی شہادت پھر بھی تمہارے لیے کافی نہیں کیوں کہ جس تحریر میں اُس کی شہادت ہے اُس کی تاریخ اشاعت ٹھیک معلوم نہیں گو اتنا یقیناً معلوم ہے کہ ۱۸۹۲ء کو شائع نہیں ہوئی۔

مرزائیو! بتلاؤ اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ ہم سے پوچھو، تو سنو!

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے جہالت ہے جہالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۶ نمبر ۱۸۔مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۲۷ھ۔ ۵ مارچ ۱۹۰۹ء ص: ۳-۴)

مرزا غلام احمد قادیانی بخیال خود کون تھا

جناب منشی اللہ دتا صاحب آف چک نمبر ۳ نہر گوگیرہ، لکھتے ہیں:

میں پبلک کے سامنے مرزا صاحب کی بعض کتب سے چند دعاوی باطلہ کی فہرست معہ پتہ صفحہ مشت نمونہ خروارے نقل کر کے پیش کرتا ہوں اور اسکے نتیجہ کا فیصلہ پبلک کی رائے پر چھوڑتا ہوں:

(۱) ان کا دعوی تھا کہ میں ایک دفعہ خدا بن گیا اور اس حالت میں میں نے آسمان اور زمین کو بھی پیدا کیا۔ (کتاب البریہ۔صفحہ ۷۸)

پھر ایک کشف ہے جو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ و ۵۶۵ میں مدت سے چھپ چکا ہے اُس کو ذیل میں درج کرتا ہوں۔ وہ یہ ہے: ترجمہ۔ میں نے اپنی ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں...

اور صفحہ ۷۹ میں ہے:

”میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترتیب اورتفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انّا زیّنا السّماء الدّ نیا بمصا بیح۔

(۲) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں توحید اور تفرید کا مرتبہ رکھتا ہوں (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲):

انت منّی بمنزلة توحیدی وتفریدی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید وتفرید۔

(۳) اُن کا دعویٰ تھا کہ خدا کی مانند ہوں۔ دیکھو اربعین نمبر ۳ کی صفحہ ۲۵ کے حاشیہ میں ھو ھذا۔

رائیل؟؟؟؟ نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا اور عبرانی زبان میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں ''خدا کی مانند'' یہ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے انت منّی بمنزلة توحیدی وتفریدی فحان ان تعان وتعرف بین النّاس یعنی تو مجھ سے ایسا قرب رکھتا ہے اور ایسا ہی میں تجھے چاہتا ہوں جیسا کہ اپنی توحید وتفرید کو سو جیسا میں اپنی توحید کی شہرت چاہتا ہوں ویسی ہی تجھے دنیا میں مشہور کروں گا اور ہر جگہ جو میرا نام جائے گا تیرا نام ساتھ ہوگا۔

(۴) اُن کا دعویٰ تھا کہ خدا وہیں کھڑا ہو جاتا ہے جہاں میں کھڑا ہوں۔

''مجھے الہام ہوا:

انّ اللّٰہ معك انا اللّٰہ یقوم اینما قمت یعنی خدا تیرے ساتھ ہی خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔ (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۷)

(۵) اُن کا دعویٰ تھا کہ

خدا مجھ میں سے ہے اور میں خدا میں سے ہوں۔

(دافع البلاء۔ صفحہ ۸)۔ انت منّی وانا منك ۔ترجمہ: تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں۔

(۶) اُنکا دعویٰ تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خدا کے نزدیک بمنزلہ اولاد کے ہوں۔ انت منّی بمنزله اولادی یعنی
تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔ (الحکم ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۶)

(۷) اُن کا دعویٰ تھا کہ
خدا عرش پر میری تعریف کرتا ہے۔ (اربعین نمبر ۲ صفحہ ۸):
یحمدك اللّٰه من عرشه یعنی خدا عرش پر تیری تعریف کرتا ہے۔

(۸) کتاب البریہ کے صفحہ ۷۶ میں۔
جس طرف تیرا مونھ اُس طرف خدا کا مونھ۔

(۹) اُن کا دعویٰ تھا کہ اگر میں نہوتا آسمان نہوتا (البدر ۱۰ مئی ۱۹۰۶ء صفحہ ۲):
انّی مع الاکرام لولاك لما خلقت الافلاك
ترجمہ: تحقیق میں بزرگوں کے ساتھ ہوں اگر تو نہوتا تو میں آسمان پیدا نکرتا۔

(۱۰) اُنکا یہ بھی دعویٰ تھا کہ
خدا نے رات دن میرے لئے پیدا کیا ہے (قادیانی اربعین ۳ ص ۱۱)
خلقت لك لیلة ونهارًا یعنی تیرے لئے میں نے رات اور دن پیدا کیا۔

(۱۱) اُن کا دعویٰ تھا کہ
میں خدا کا سب سے بڑا نام ہوں (قادیانی اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴)۔
انت اسمی الاعلیٰ یعنی تو میرا سب سے بڑا نام ہے۔

(۱۲) اُن کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ
میں پانی سے پیدا ہوا ہوں اور دوسرے خشکی سے۔
تو ہمارے پانی میں سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے (کتاب البریہ ص ۷۵)
اور انت من ماء وهم من فشل یعنی تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے۔ (قادیانی اربعین نمبر ۳ ص ۳۴)

(۱۳) اُنکا خیال تھا کہ میں جو چاہوں کروں میں مغفور ہوں (اربعین نمبر ۳ ص ۱۱)
اعمل مائشت فانی قد غفرت لك جو چاہے کر تو مغفور ہے۔

(۱۴) اُن کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ میں خدا کا رسول ہوں۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۱)
”سچا خدا وہی خدا ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۵) اُن کا دعویٰ تھا کہ خدا کی پاک وحی میرے پر نازل ہوتی ہے (دافع البلاء۔ص ۵)

خدا کی پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی جس کی عبارت یہ ہے

انّ اللّٰہ لایغیّر مابقوم حتّی یغیّروا ما بانفسھم انّہ اوی القریۃ۔

خدا نے یہ ارادہ فرمایا کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ اُن خیالات کو دور نہ کرلیں جو اُن کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول نہ مان لیں۔

(۱۶) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں داعی الی اللہ اور سراج منیر ہوں (اربعین نمبر۲ص ۷)

داعی الی اللہ اور سراج منیر یہ دونام اور دو خطاب خاص آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن شریف میں دیئے گئے ہیں پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے۔

(۱۷) اُن کا دعویٰ تھا کہ مجھے آنحضرت صلعم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس برس کا عرصہ دیا گیا ہے (اربعین نمبر۳۔ص ۲۲)

''سو امت میں ایک شخص میں ہی ہوں جس کو اپنی نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے کی تئیس برس کی مدت دے گئی ہے اور تئیس برس تک برابر یہ سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا ہے۔

(۱۸) اُن کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ میری ہر بات خدا کی وحی ہے (قادیانی اربعین نمبر ۳ص ۳۶)

وما ینطق عن الھوا ان ھو الّا وحی یوحیٰ، دنی فتدلّی فکان قاب قوسین او ادنی، ذرنی والمکذّ بین انی مع الرسول اقوم

یعنی اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے یہ خدا کے قریب ہوا یعنی اوپر کی طرف گیا اور پھر نیچی کی طرف تبلیغ حق کے لیے جھکا اس لئے یہ دو قوسوں کے وسط میں آگیا اوپر خدا نیچے مخلوق مکذبین کے لیے مجھ کو چھوڑ دو میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔

(۱۹) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں حوض کوثر دیا گیا ہوں۔ (اربعین نمبر۲ص ۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّا اعطیناك الکوثر فصلّ لربك وانحر۔

(۲۰) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں۔ (اربعین نمبر۳ ص ۲۵)

وما ارسلناك الا رحمة للعالمین اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کیلئے تجھے بھیجا ہے۔

(۲۱) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں تمام جہان پر فضیلت رکھتا ہوں اور میں تم سبکی طرف بھیجا گیا ہوں۔ (الحکم مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۰ء)

خدا کی کلام میں مجھ سے یہ محاورہ نہیں ہے۔ مجھے حضرت خداوند کریم محض اپنے فضل سے صدیق کے لفظ سے یاد کرتا ہے اور نیز دوسرے لفظوں سے جن کے سننے کی آپ کو برداشت نہیں ہوگی اور حضرت خداوند کریم نے مجھ کو اس خطاب سے معزز فرما کر انی فضلتك علی العالمین. قل ارسلت الیکم جمیعًا یہ بات بخوبی کھولدی کہ اس ناکارہ کو تمام عالمین یعنی زمین کے باشندوں پر فضیلت بخشی ہے۔

(۲۲) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں خدا کا رسول ہوں نبیوں کے لباس میں (اربعین نمبر۲ ص ۱۰) جری اللّٰہ فی حل الانبیاء خدا کا رسول ہوں نبیوں کے حلول میں۔

(۲۳) اُن کا دعویٰ تھا (تریاق القلوب صفحہ ۳) کہ:

منم مسیح زماں منم کلیم خدا　　منم محمد واحمد کہ مجتبےٰ باشد

(۲۴) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمان اور عیسائیوں کے لیے مسیح موعود ہوں (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۱۹)۔

(۲۵) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں امام حسین سے افضل ہوں۔ (دافع البلاء صفحہ ۱۳):

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہار منجی ہے کیوں کہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو حسین سے بڑھ کر ہے۔

(۲۶) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں زندہ علی ہوں۔ (اخبار الحکم ۴ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء):

اس لئے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو اب نئی خلافت لو ایک زندہ علی تم میں موجود ہے اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۷)ان کا دعویٰ تھا کہ میں خاتم الخلفاء ہوں (اعجاز احمدیہ صفحہ ۷)۔

(۲۸) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں علم کا شہر ہوں۔ (اربعین نمبر ۳۰ صفحہ ۳۳):

انت مدینۃ العلم تو علم کا شہر ہے۔

(۲۹) اُن کا دعویٰ تھا کہ میں نبی اور رسول ہونے کا انکار نہیں کرتا ہوں:

پس جب کہ اس مدت میں ڈیڑھ سو پیشگوئی کے قریب خدا کی طرف سے پاکر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیوں نہ کروں۔ (اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۱ء مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان)

مریدان مرزا غلام احمد نے انہی اوصاف بالا مرقومہ کو مرزا صاحب کی زبان سے سن کر یا اُن کی کتابوں سے پڑھ کر اُن کو مسیح موعود رسول اور نبی اور کرشن وغیرہ مان لیا۔

(اہل حدیث جلد ۶ نمبر ۲۱۔ مورخہ ۳ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۶ مارچ ۱۹۰۹ء ص:۹-۱۰)

ایک تعبیر طلب سچا خواب

جناب منشی مولا بخش کشتہ امرتسری لکھتے ہیں:

آج رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ شیخ یعقوب علی ایڈیٹر اخبار الحکم قادیان دفتر اہل حدیث کو جارہے ہیں۔ میں یہ عجوبہ خیال کر کے کہ شیخ صاحب کیوں اپنے حریف کے مکان پر جارہے ہیں، دفتر اہلحدیث میں پہونچا، دفتر میں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ اور خواجہ حبیب اللہ سوداگر جو مولانا صاحب کے دوست ہیں تشریف فرما تھے۔

مولوی صاحب سے شیخ صاحب کی کچھ گفتگو ہوئی۔ قرآن سے پایا جاتا تھا۔ کہ شیخ صاحب قادیانی خیالات سے تائب ہوکر مولوی صاحب کے زیر سایہ رہنا چاہتے ہیں۔ میں نے شیخ صاحب سے کہا کہ آپ کے اخبار کے مضامین جو آج کل شائع ہوتے ہیں۔ وہ پھیکے پھیکے کیوں ہیں؟ اور اُن کے پڑھنے سے بجائے اطمینان وسرور کے دل کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدمزگی کیوں ہوتی ہے؟ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ دراصل بات یہ ہے کہ پہلے مضامین میں جو لکھا کرتا تھا وہ مرزا غلام احمد صاحب کے عشق والفت میں ڈوبے ہوتے تھے۔ اب کچھ عرصہ سے میری ضمیر ان کی سچائی پر شہادت نہیں دیتی اور جو کچھ میں لکھتا ہوں اپنی کانشنس (ضمیر) پر جبر کر کے لکھتا ہوں۔ میں نے کہا کیا یہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا کچھ اثر ہے؟ انہوں نے فرمایا نہیں۔ میں نے کہا آپ کا ارادہ اب امرتسر جانے کا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں! اب میں قادیانی خیالات سے چونکہ مطابقت نہیں رکھتا اس لیے میرا مصمم ارادہ ہے کہ مولانا صاحب کے پاس آ جاؤں۔

میں اس بات پر غور کر رہا ہوں کہ جب میں قادیان سے اٹھوں گا تو وہاں لوگ (مرزا صاحب کے مریدوں میں سے) مجھے کچھ مالی نقصان پہنچائیں گے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ مالی خسارہ بھی نہو۔ اور میں امرتسر میں بھی آ جاؤں۔ میں نے کہا تو آپ اعلان کر دیجئے کہ الحکم اب امرتسر سے نکلا کرے گا پھر مولانا صاحب سے کچھ گفتگو ہوئی۔

پھر میں جاگ اٹھا۔ میں نے دل میں کہا کہ عجیب خواب ہے۔ مجھے کبھی اس معاملہ کی طرف خیال بھی نہیں ہوا۔ چند منٹ جاگتا رہا۔ پھر سو گیا۔ پھر دیکھتا ہوں کہ وہی صاحب دفتر اہلحدیث میں ہیں۔ خواجہ حبیب اللہ نے کہا شیخ صاحب آپ کھلے طور پر کیوں نہیں آ جاتے، اُنہوں نے کہا آپ اس معاملہ کو نہیں سمجھے مجھے اس طرح آنے سے کچھ (مالی نقصان کو مدنظر رکھ کر) تامل ہے۔ میں نے مولانا صاحب کی خدمت میں عرض کر دیا ہے۔ ایک بات اور دیکھنے میں آئی کہ ایسا معلوم ہوا کہ شیخ صاحب مولانا ثناء اللہ صاحب سے تفسیر پڑھنا چاہتے ہیں۔ اس پر میں نے کہا شیخ صاحب مولوی نورالدین صاحب ایک علامہ شخص ہیں آپ اُن سے کیوں نہیں پڑھتے۔ انہوں نے جواب میں کہا بھائی وہاں تشفی نہیں ہوتی۔ پھر شیخ صاحب اُٹھ کر آ گئے اور میں بھی چلا آیا۔ مگر شیخ صاحب یہ کہہ آئے کہ میں آپ کو جلدی پتہ دوں گا۔ آپ میرے لیے مکان کا بندوبست کریں۔ فقط

صادق ہوں اپنے قول میں غالب خدا گواہ
کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

(اہلحدیث امرتسر جلد ۶۔ نمبر ۲۲ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۔ اپریل ۱۹۰۹ء ص: ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد کی عمر کی نسبت فیصلہ

جناب منشی اللہ دتا مختار۔ آف چک نمبر ۳ نہر گوگیرہ لکھتے ہیں:

جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فوت ہوئے ہیں، تب سے ان کی عمر کی نسبت مرزائیوں اور غیر مرزائیوں میں تحقیقات ہو رہی ہے جس کا سبب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے براہین احمدیہ وغیرہ میں لکھا ہے کہ

خدا نے مجھے خطاب کر کے فرمایا ہے ثمانین حولًا او قریباً مّن ذلك او یزید علیه وتریٰ نسلاً بعیدًا. یعنی تیری عمر اسی برس کی ہوگی، یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھ لے گا۔ اور یہ الہام قریبا پینتیس برس سے ہو چکا تھا۔ اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔ دیکھو قادیانی اربعین صفحہ ۳ نمبر ۳۰ میں عبارت بالا۔

فریقین اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد ۱۹۰۸ء میں لاہور میں فوت ہوئے، ان کا جھگڑا ان کی عمر کی نسبت ہے۔ فریق مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی موت الہام کے مطابق ہوئی ہے۔ فریق غیر مرزائی دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی موت ان کے الہام کے مطابق واقعہ نہیں ہوئی۔ اب یہ دیکھنا ہے کہ کون فریق اپنے دعویٰ میں سچا ہے اور جھوٹا کون ہے۔

پس میں ہر دو فریق کے روبرو مرزا صاحب قادیانی ہی کا فیصلہ پبلک کے سامنے حرف بحرف نقل کر کے پیش کرتا ہوں۔

دیکھو کتاب البریہ کے صفحہ ۱۴۶ کے حاشیہ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں وھو ھذا:

> ”اب میرے ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے اخیر وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا یا سترھویں برس میں تھا۔ اور ابھی ریش و بُرودت کا آغاز نہیں ہوا تھا۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض مرزا غلام احمد بقول خود ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۹۰۸ء میں فوت ہوا۔ ۶۸ برس مدت حیات ہوئی۔ افسوس صد افسوس اور حیف صد حیف ہے مریدان مرزا کی ہٹ دھرمی پر، اور اُن سے ڈبل افسوس ہے مولوی نورالدین صاحب پر کہ باوجود حکیم و عالم وفاضل اور حاجی ہونے کے دیدہ دانستہ جھوٹ کو سچ بناتے ہیں جو پیراں نمی پرند کے مصداق بن رہے ہیں یا ''مدعی سست اور گواہ چست کی مثل ہیں۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۶۔ نمبر ۲۲۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۔ اپریل ۱۹۰۹ء ص:۱۰)

قادیانیوں سے مباحثہ

جناب اڈیٹر اہل حدیث صاحب دام افضالکم۔ السلام علیکم وقلبی لدیکم۔ ہماری اس مختصر تحریر کو اپنے گوشہ اخبار گہربار میں جگہ دے کر مجھے اور میرے بھائیوں کو شکرگزاری کا موقع عنایت فرمائیں۔

شہر کٹک اوڑیسہ ملک علاقہ بنگال سے کون نہیں واقف ہے مسلمانوں کی جماعت کثیرہ علاوہ اس شہر کے اس کے قریوں میں بھی آباد ہے۔ مگر چند سال سے ایک ایسی آفت اختلاف مذہب کی وجہ سے پیدا ہورہی ہے کہ جس کا بیان بطریق اختصار ہماری ذیل کی تحریر سے ظاہر ہوگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیحیت ومہدویت کی پیروی کرنے والے ان میں اکثر تو عوام کالانعام ہیں مگر دو چار نیم ملاں بھی شامل ہیں۔ شہر سے تھوڑے فاصلے پر دو ایک دیہات میں مرزائی جماعت کا ظہور حشرات الارض کا سا ہوگیا۔ خاص کٹک میں بھی معدودے چند لوگ قادیانی رسول کی امت ہیں۔

گو ان لوگوں کا شور وغوغا چند سالوں سے اطراف وجوانب میں گونج رہا ہے اور یہ مرزائی جماعت والے ہمیشہ اسی فکر میں لگے رہتے ہیں کہ عوام الناس کو کسی نہ کسی طرح سے اپنے دام تزویر میں پھانس کر قادیانی گروہ میں داخل کریں۔ اکثر تو کھلے بند قادیانی کلمہ گو ہورہے ہیں اور بعض متزلزل خیالوں میں غوطے کھا رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں میں جنہیں کچھ دو چار حرف معلوم ہیں ان کی حالات عجیب وغریب ہیں۔ وفات مسیح، خروج دجال وغیرہ جو مسائل مختلفہ ہیں اسی کا راگ شبانہ روز گایا کرتے ہیں۔ ان لوگوں کا دعوی تھا کہ کوئی شخص قرآن کریم اور حدیث صحیح سے حیات مسیح بن مریم ثابت نہیں کرسکتا۔ انہیں اختلافات کی وجہ سے خود میری طبیعت اکثر اوقات پریشان رہا کرتی تھی۔ الحمد للہ کہ پروردگار عالم کی طرف سے تائید غیبی اور ہدایت باری ہمارے شامل ہوئی، یعنی مولوی غلام مصطفیٰ صاحب واعظ سہسرامی شہر کٹک میں ہر سال بغرض اشاعت اسلام تشریف لاتے ہیں حسب دستور قدیم ہمارے مولوی صاحب رونق افروز شہر ہوئے اور ابھی خاکسار کے غربت کدہ پر فروکش ہیں۔ ہم لوگوں نے یہ کل حال ان مرزائیوں کا کہہ سنایا۔ پھر کیا تھا حیات مسیح اور رفع آسمانی کا ثبوت دلائل عقلیہ ونقلیہ سے ایسا مدلل اور معقول بیان فرمایا کہ سبحان اللہ۔ جلسہ وعظ کا منعقد کیا گیا، ہزاروں خلقت کا ہجوم تھا۔ مولوی صاحب کی تقریر کا سامعین پر ایسا اثر ہوتا ہے کہ جس کا بیان ہو ہی نہیں سکتا۔ جس قدر مسائل متنازعہ فیہا تھے ہر اک مسئلہ کا جواب حدیث صحیح و آیت قرآنی سے دیتے دلائل عقلیہ ان کی تائید میں جا بجا پیش کرتے تھے۔ ان بیانات سے شہر کے کل لوگ جو متزلزل خیال تھے یک سو ہو گئے اور لوگوں کے دلوں سے وسوسہ شیطانی جاتا رہا۔ فالحمد للہ علی ذلك

اب مرزائی جماعت بغلیں جھانکنے لگی، ان کی موت آ گئی۔ آخر الامر ایک مرزائی (کھسیانی بلی کھمبا نوچے) نے اور نہ ہوا تو مولوی صاحب کے پاس گالیوں سے بھرا ہوا ایک خط بھیج دیا۔ جس پر ہمارے مولانا نے بڑی متانت سے جواب دے کر طلب کیا کہ جس امر کا سوال منظور ہو بالمقابل آ کر گفتگو کر لو۔

خیر دو چار روز کے بلانے میں ضیاء الحق نامی ایک مرزائی جس کو کسی قدر شد بد ہے مولویصاحب کی خدمت میں آیا۔ اس وقت اکثر لوگ شہر کے جمع ہو گئے۔ مولوی صاحب نے سوال کیا

میاں تو فی کے معنی موضوع لہ کلی کیا ہیں۔

اس جملے کو اس نے سمجھا نہیں۔ فقط ایک کتاب اردو کی جو اس کے زیر بغل تھی اسے کھول اوراق گردانی کر کے جواب دیا، کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توفی کے معنی موت کے ہیں ۔اور کچھ نہیں ۔

مولوی صاحب نے ایک آیت قرآنیہ پیش کیا اور کہا اس کا ترجمہ کرو

هوا لذی یتو فا کم با للیل (الا نعام: ٦٠)

تو مرزائی نے کہا یہاں موت ناقص مقصود ہے جس کو نیند کہتے ہیں ۔

مولوی صاحب نے لغوی معنے بیان کئے اور معنی موضوع لہ کو بیان کیا کہ حقیقی معنی توفی کے قبض الشیء وا فیاً ہیں ۔ چونکہ نیند اور موت بھی اس کے انواع ہیں اس لئے بطریق مجاز موت اور نیند پر بھی توفی کا اطلاق ہوا کرتا ہے ۔اور یہ ظاہر ہے کہ مجاز کے لئے قرینہ کی ضرورت ہے ۔اس آیت میں کون سا قرینہ ہے اس کو بتلاؤ

ہمارا بہادر مرزائی یہ سن کر کچھ ایسا مبہوت بن گیا کہ بس کچھ نہ پوچھو ۔

مختصر یہ کہ اسنے کہا ہم تو وہی مانیں گے جو ہمارے مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے اور بس چلتا ہوا ۔

راقم: سید مکرم علی (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مئی ۱۹۰۹ء ص ۳-۴)

قادیانی مشن اور ہم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

ہمارے دوست خیال کرتے ہوں گے کہ کئی دنوں سے قادیانی مشن کی طرف توجہ نہیں کیا، وہ مرمٹ گئے یا ہدایت پر آ گئے ۔سو ایسے دوستوں کو واضح ہو کہ نہ وہ مرمٹ گئے، نہ ہدایت پر آگئے ۔ بلکہ ابھی تک اپنی معمولی ڈھٹائی پر کسی قدر قائم رہ کر دوسری طاقت کے منتظر ہیں جو اُن کے سابق مہدی مسیح اور کرشن جی نے اون کو بتلائی تھی ۔مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ پہلی طاقت نے ہم کو کیا عزت دی اور کون سے اعلیٰ معراج پر پہونچایا جو دوسری طاقت ہم کو اُس سے اوپر لے جاوگی ۔''قیاس کن زگلستان من بہار مرا۔'' آخر اول طاقت کا معراج یہی تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ مجھ سے (مرزا قادیانی سے) پہلے نہ مریں تو مرزا جھوٹا ثابت ہوگا ۔ جو اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہیں ۔ یہ دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات ہے کہ قادیانی محاورے میں سوا مرزائیوں کے دوسرا شخص زندہ نہیں۔ بعض مخبوط الحواس تو یہاں تک کہتے سُنے گئے ہیں کہ ہمارے حضرت اقدس نے پیشگوئی کی تھی۔

''زلزلہ در گور نظامی فگند''

نظامی سے مراد حضور نظام حیدر آباد ہیں اور گور سے مراد ان کا دارالخلافہ ہے، کیوں کہ حیدر آبادی بے دین ہیں، لہٰذا اُن کا شہر گویا اُن کی قبر ہے۔ پس ہمارے اعلیٰ حضرت کی پیشگوئی کے معنی یہ ہوئے کہ حیدر آباد میں طوفان آئے گا۔ سبحان اللہ! پھر بھی مخالف لوگ نہیں مانتے۔ سچ تو ہے کہ شعر مندرجہ ذیل آپ ہی کے حق میں نازل ہوا ہے

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

خیر یہ تو ان کی ایک اصطلاح ہے کہ زندوں کو بھی مردہ جانیں پڑے جائیں ان کا اختیار ہے۔ لیکن اتنا مانتے ہیں کہ جس وقت پیشگوئی ہوئی تھی اُس وقت بھی یہ دو شخص مخالف تھے پس اگر موت سے مراد روحانی موت ہوتی تو بقول تمہارے دونوں اُسوقت بھی مردہ تھے پھر پیشگوئی سے کیا مطلب ہوا۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ:

لکھا تھا کاذب مریگا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۶۔ نمبر ۲۸۔ مورخہ ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۰۹ء ص:۳)

ایک پیش گوئی کا اعلان

۱۔ خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہندوستان میں پلیگ بہت کم ہو گیا ہے اس کے متعلق ۲۔ فروری ۱۹۰۹ء کے اخبار اہل حدیث میں درج ہے کہ اخبارات کے نام ایک سرکاری مراسلت مشتہر ہوئی ہے جس میں صوبہ ہذا کی گذشتہ تین سال کی اموات پلیگ کا مقابلہ کر کے بتلایا گیا ہے کہ پچھلے سال پلیگ کی وارداتوں اور اموات میں نمایاں تنزل ظہور میں آیا ہے یعنی ۱۹۰۶ء میں قریب ایک لاکھ کیس ہوئے تھے اور ۱۹۰۷ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب سات لاکھ کے اور ۱۹۰۸ء میں صرف ۳۶ ہزار۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ در اصل پلیگ گھٹ گیا اور پھر اسی پرچہ میں اہل حدیث کی طرف سے سوال ہوا ہے کہ کیا یہ قادیانی کے مرنے کا نتیجہ ہے؟

۲۔ اس کے بعد ۹۔ اپریل ۱۹۰۹ء کے پرچہ اہل حدیث میں ہفتہ مختتمہ .. مارچ ۱۹۰۹ء کی تعداد طاعون ۱۲۷۷ کا مقابلہ پچھلے سال کے اسی ہفتہ کی تعداد سے کیا گیا ہے جس میں ۱۹۱۶۔ اموات واقع ہوئی تھیں اس مقابلہ سے بھی تعداد میں بہت کمی معلوم ہوتی ہے لیکن ۲ فروری والے پرچے میں جو سوال اہل حدیث کی طرف سے کیا گیا تھا کہ کیا یہ قادیانی کی موت کا نتیجہ ہے؟ اس کا جواب ۹۔ اپریل والے پرچے میں بایں الفاظ دیا گیا (کمی، مرزا قادیانی کی موت کی برکت ہے)

۳۔ اس کے معنی صاف معلوم ہوئے کہ آیا پلیگ مرزا کے وجود کی منحوسیت سے منسوب کیا گیا یا کہ اس کی بددعا کا نتیجہ تصور کیا گیا ہے اگر اسکی بددعا کا نتیجہ سمجھا گیا ہے تو اس کی دعا سے اختتام پذیر بھی ہونا چاہیے تھا جو اسی اہل حدیث کی گذشتہ ایشوز سے پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ نہیں ہوا اور مرزا کئی ایک کیس میں عین ناکام رہا۔ اور ۱۹۰۴ء کی زیادتی سے وہ اس قدر گھبرایا کہ اس نے اپنے ایک مرید کو صاف لکھ دیا کہ میں کس کس کے لئے دعا کروں۔ اور اہل حدیث کے فاضل اڈیٹر نے مرزا کی توجہ کو اس کی طرف مبذول بھی کیا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ کسی نے اس پر کافی غور نہیں کیا۔

اب رہا شق اول سو وہ ان لوگوں کے غور کے لائق ہے جو مرزا سے دلچسپی رکھتے ہیں مجھے معلوم نہیں کہ مرزا کے پیرو اس کی نسبت کیا خیال کرتے ہوں گے

۴۔ دعا کی مقبولیت کے لئے بعض خاص روحوں میں ایک خاص قسم کی صداقت اور قابلیت ہوتی ہے جو کثرت قبولیت اور صدور خوارق سے ثابت ہوتی ہے نہ کہ محض دعوی بلا دلیل سے اور یہ امر تمام مومنین کے نزدیک مسلّم ہے حاجت تفصیل نہیں چونکہ مجھے شغل دعا میں بکثرت کامیابی حاصل ہو چکی تھی میں نے ارادہ کیا کہ اس پلیگ کو دفع کرنے کے کام میں لاؤں۔ پس میں اواخر ۱۹۰۷ء سے لغایت ۱۹۰۸ء تک اسی شغل دعا میں مصروف رہا، گو اپنا کاروبار بھی جاری رکھا اور اس میں بھی مصروف رہا اور جس مقام (اکبرآباد ؟) میں اس شغل میں بیٹھا وہاں کے لوگ کثرت سے واقف ہیں اور میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی احباب کو پیشتر سے بذریعہ خطوط کے اطلاع بھی دی اور مجھے امید ہے کہ یہ لوگ از روئے ایمان داری کے اس امر کی تصدیق فرماویں گے۔ غرض کہ مقام مذکور کے اکثر لوگ جو اس امر سے واقف تھے ۱۹۰۸ء کی کمی کو جو وقتاً فوقتاً بذریعہ اخبارات کے ان کو معلوم ہوتی رہی دیکھ کر متحیر ہوتے گئے اور علانیہ تصدیق کرتے رہے۔

۵۔ ابتدائے مارچ ۱۹۰۹ء میں بعض اعلیٰ تعلیم یافتہ ہندوؤں نے مجھ سے ذکر کیا کہ کان پور کے ایک جوتشی نے ایک پیش گوئی مشتہر کی ہے کہ ۲۔ اپریل ۱۹۰۹ء کو ایک ایسا سخت زلزلہ آوے گا جس سے جان و مال کا کثرت سے نقصان ہوگا یہ سن کر مجھ کو دعا کے بھروسہ پر جوش آ گیا اور میں نے ان سے صاف کہدیا کہ ایسا ہرگز نہیں ہوگا اور میں پھر چند روز تک اس کام کیلئے دعا میں مشغول ہوا اور ... ہفتہ بعد میں نے اپنی پیش گوئی کو اخبار پایونیر میں شائع کرایا کہ

> زلزلہ والی پیش گوئی باطل ثابت ہو کر رہے گی اور ۲۔ اپریل ۱۹۰۹ء کو زلزلہ بالکل نہ ہوگا بلکہ بخلاف اس کے پلیگ اور کئی دیگر خراب تاثیریں اب چھاویں گی اس وقت تک کہ وہ خاص قدرت آسمانی جو کرہ ارض کو گھیر کر اس کو زلزلہ سے محفوظ رکھنے والی ہے اٹھا نہ لے جاوے۔

یہ مضمون میں نے علمی اصطلاح انگریزی میں شائع کرایا تھا جو اخبار پایونیر میں چھپ کر شائع ہوا اور ۲۳ مارچ کے کلکتہ کے انگریزی اخبار انڈین ایمپائر نے بھی اسکی نقل شائع کی۔ ان دونوں اخباروں کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اردو اخباروں کے مضامین سے انہیں خبر نہیں اور نہ اردو اخباروں کو انگریزی اخباروں کے مضامین سے اطلاع۔ غرض کہ تاریخ مقررہ گذر گئی اور زلزلہ نہیں آیا۔ ہمارے یہاں یونیٹو؟ ڈاکٹر ہیں اور ان کے داماد کان پور سے لکھا کرتے تھے کہ یہاں پلیگ بکثرت ہے اور دو دو سو کیس روزانہ ہوا کرتے ہیں۔

ماہ اپریل کے ہفتہ اول کے ختم ہونے پر انہوں نے لکھا کہ یہاں پلیگ بالکل بند ہو گیا ہے اور پچھلے ہفتہ کے بیمار جلد اچھے ہوتے جا رہے ہیں۔

علیٰ ہذا القیاس فقرہ نمبر۳ مذکورہ بالا سے بھی کمی ثابت ہوتی ہے اور اپریل کے ہفتہ دوئم کی تعداد جو پایونیر اور انڈین ایمپائر میں شائع ہوئی ہے وہ بھی اسی امر کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت کرتی ہے بلکہ ملک حیدر آباد دکن میں تو اس ہفتہ صرف دو کیس مشتہر ہوئے ہیں غرض کہ یہ اس خاص کوشش دعا کا نتیجہ ہے جس کی مجھے توفیق ملی اور جو میں نے حسب تفصیل مذکورہ بالا کی۔

۶۔ اس کے بعد اہل حدیث اخبار سے معلوم ہوا کہ وہ جوتشی دراصل بمبئی کا تھا جس نے ایک نہیں بلکہ متعدد پیش گوئیاں کی تھیں کہ

۲۔ اپریل کو زلزلہ ہوگا اور ۱۹۰۹ء میں پلیگ بالکل کافور ہو جائے گا۔ اور ۲۲، اپریل کو مسٹر تلک رہا ہوں گے۔ وغیرہ۔

اب ۲۲۔ اپریل بھی گذر گئی لیکن مسٹر تلک رہا نہیں ہوئے۔

۲۔ اپریل کو زلزلہ بھی نہیں آیا اور نہ اب تک پلیگ پورے طور پر دفع ہوا۔

غرض کہ یہ پیش گوئیاں باطل ہو چکیں۔ باقیوں کی نسبت بھی انہی پر قیاس کیا جا سکتا ہے پلیگ کی نسبت شاید وہ یہ کہہ سکے گا کہ اخیر سال تک بند ہو جاوے گا۔

سو واضح ہو کہ جب تک خاص کوشش نہیں کی جاوے گی پلیگ بند نہیں ہوگا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ہے کہ جو نمایاں تنزل ظہور میں آیا ہے وہ خاص کوشش دعا کا نتیجہ ہے۔

۷۔ بلحاظ اس کامیابی کے جو مجھے پلیگ کے معاملہ میں حاصل ہوئی میں بڑے وثوق اور کامل اطمینان کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں اپنا کاروبار بند کر کے صرف اسی کام میں مشغول ہو جاؤں تو کم از کم ایک ماہ زیادہ سے زیادہ تین ماہ میں پلیگ قریب کل کے فنا ہو جاوے گا لیکن ابھی اس کی قسمت میں چندے ترقی کرنا لکھا ہے اور امسال دو بارشیں ہونی ہیں ایک موسم گرما میں دوسری ایام بارش میں اور اس کی وجہ سے پلیگ کا ترقی کر جانا ضرور ہے اور عجب نہیں جو پیش گوئی ہذا کے شائع ہونے تک وہ کم سے کم ملک پنجاب میں ترقی کر جاوے۔

اور یہ پیشین گوئی اسی تاریخ کی سمجھنا چاہیے جس تاریخ کو ۹۔ اپریل والا پرچہ اہل حدیث مطالعہ میں آیا۔ اس سے کم سے کم یہ تو ثابت ہو جاوے گا کہ جوتشی مذکور کی پیش گوئی محض غلط ہے و نیز یہ کہ پلیگ کی کمی محض مرزا کے مرنے کی وجہ سے نہیں ہوئی۔ اب جس وقت مجھے اپنے دیگر اشغال کی مصروفیت سے فراغت حاصل ہوگی اور لوگ پلیگ کی زیادتی کو بھی دیکھ لیں گے اس وقت میں از سر نو اس کام کی طرف متوجہ ہونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قبل اس کے اس امر کا بھی اعلان کر دونگا تا کہ لوگ اس فرق بیّن کو ذہن نشین کر کے غلط فہمی سے بچ نکلیں ۔علم غیب اور قدرت اور اختیار سب خدا کا ہے انسان کا کچھ بھی نہیں البتہ یہ امر خدا داد ہے وہ جس کو چاہے دیوے ذلك فضل الله يوتيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم ۔فقط ۔

راقم: اے زیڈ محمدی

شیخ الاسلام مولانا ثنا اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

تو کیا آپ بھی مرزا قادیانی کی طرح کسی منصب کے مدعی ہیں جس سے کچھ دنیاوی منفعت ہو سکے اگر نہیں ہیں تو پھر ایسے اعلانوں کی حاجت کیا ہے ۔آپ کی دعا سے مخلوق خدا کو فائدہ پہنچے تو آپ کو بھی بغیر جتلانے کے خدا کے ہاں سے اجر عظیم ملے گا ۔پس آپ کی دعا اگر واقعی ایسی ہے جس کے آپ دعویدار ہیں تو مبارک ہے آپ مخلوق کے حق میں دعا خیر کیا کریں خصوصاً مسلمانوں کے حق میں ہماری بتلائی ہوئی ایک یہ دعا بھی ضرور کیا کریں اللهم اجعل لنا من لدنك وليّاً و اجعل لنا من لدنك نصيراً (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مئی ۱۹۰۹ء ص ۳)

قادیانی مشن کلکتہ میں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اپریل گذشتہ کو کلکتہ میں ایک مذہبی جلسہ ہوا تھا جس میں ہر ایک مذہب کے پیرووں کو شرکت کی دعوت دی گئی تھی ۔افسوس کہ اس جلسہ کی خبر ہم کو ایسے وقت میں ہوئی کہ ہم نہ تو اس میں شریک ہو سکتے تھے، نہ اپنا مضمون بھیج سکتے تھے ۔جس کا ہمیں سخت افسوس ہوا ۔لیکن یہ سن کر کہ قادیان سے ایک مشن اسلام کی تعلیم بتلانے کو جائے گی ہمارے افسوس میں کسی قدر تخفیف بھی ہوئی تھی، لیکن ساتھ ہی اس کے ہم کو خطرہ بھی تھا کہ لاہور کی آریہ کانفرنس کی طرح کلکتہ میں بھی قادیانی مشن عربی اسلام بجائے قادیانی اسلام کو نہ پیش کرے ۔نہایت افسوس ہوا جب ہم نے قادیانی پیش کردہ مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں پڑھا۔ جسکو دیکھ کر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلا:

وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے

سارے مضمون میں اسلام کی تعلیم یہ ہے کہ اسلام سب لوگوں کو ایک نظر سے دیکھتا ہے اور ہر ایک قوم کے بزرگوں کی عزت کرتا ہے اسکے سوا باقی جو ہے اس کے عنوانات درج ذیل ہیں:

سلسلہ احمدیہ (مرزائیہ) کی حقیقت۔، سلسلہ کی مختصر تاریخ۔، احمدی نام کی حقیقت۔، شرائط بیعت۔، (سلسلہ مرزائے کا) اہم مقصد۔، ایک بڑی غلطی کی اصلاح (متعلقہ حیات مسیح)۔، مسیح کی آمد ثانی کا عقیدہ، وغیرہ

ان عنوانوں ہی سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی مشن نے عربی اسلام کی وکالت نہیں کی بلکہ قادیانی وہی اسلام کی تبلیغ کی جس پر بحیثیت قادیانی مشن کے ہم ان پر الزام نہیں دے سکتے کیونکہ بحیثیت قادیانی ریپریذنٹیٹو (قائم مقام) ہونے کے وہ اور کچھ نہ کر سکتے تھے۔ ہاں الزام ہے تو ان پر یہ ہے کہ سلسلہ غالیہ احمدیہ کے جہاں اتنے عنوانات اور بیانات مقرر کیئے تھے ایک بہت ضروری عنوان کو چھوڑ گئے وہ یہ ہے:

بانی سلسلہ غالیہ احمدیہ کا انجام

اس عنوان میں ان کو وہ واقعات لکھنے چاہیے جو مرزا صاحب بانی سلسلہ غالیہ نے اپنی زندگی سے وابستہ کیئے تھے اور جن واقعات کا اپنی زندگی میں ہونا ضروری لکھا تھا مگر وہ آخر دم تک نہ ہوئے۔ مثلاً آسمانی منکوحہ کا ان کے نکاح میں آنا جس کی بابت لکھا تھا کہ اگر یہ نکاح نہ ہو تو میں تمام بدوں سے بدتر ہونگا۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا مرزا کی زندگی میں مرجانا جو اب تک زندہ ہیں۔

سب سے اخیر صاف اور بین فیصلہ قابل ذکر وہ تھا جو اس خاکسار سے مرزا آنجہانی کے اپنے قلم کا لکھا ہوا شائع شدہ ہے جس کا نام ہے مولوی ثناء اللہ صاحب سے آخری فیصلہ۔ جس میں صاف صاف اور کھلے کھلے لفظوں میں مرقوم تھا اور ہے کہ مولوی ثناء اللہ میری (یعنی مرزا قادیانی کی) زندگی میں طاعون یا ہیضہ وغیرہ سے نہ مریں تو میں (یعنی مرزا قادیانی) خدا کی طرف سے نہیں ہونگا بلکہ جھوٹا ہونگا۔ یہ اشتہار کیوں دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا؟ اس کی وجہ خود اسی اشتہار میں مرقوم ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے میرے (مرزا قادیانی کے) سلسلہ کو بیخ و بنیاد سے ہلا دیا ہے مجھے اور میرے سلسلے کو اس نے سخت نقصان پہنچایا ہے وغیرہ پھر آخر کیا ہوا؟ یہی کہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

پھر کون کہہ سکتا ہے کہ سلسلہ غالیہ احمدیہ کے قائم مقاموں نے ایک ایسے اہم تاریخی واقعہ کو چھوڑنے میں انصاف کا خون نہیں کیا۔ جب شروع میں اس کو درج نہیں کیا تو اب ان سے کیا توقع ہوسکتی ہے۔

باقی رہے ان کے مذکورہ عنوانات متعلقہ سلسلہ مرزائیہ، سو ان کے متعلق اس قدر مباحث طویل ہو چکے ہیں کہ مزید کی حاجت نہیں۔ دیکھنا اور دکھانا یہ چاہیے تھا کہ انجام کس کی فتح ہوئی۔ و العاقبۃ للمتقین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۰۹ء ص ۱۔۲)

کبھی تو سچ بھی بولا کرو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کی بنا جس ریتلی نیو (بنیاد) پر ہے اس پر قیاس کر کے یہ تعجب بالکل بے جا ہے کیونکہ:

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

مگر ہم سمجھتے تھے کہ الکذوب قد یصدق (جھوٹا بھی کبھی سچ بول دیا کرتا ہے)

لیکن قادیانی اخباروں کو اس کے بھی برخلاف پایا۔ چنانچہ اڈیٹر بدر قادیان لکھتا ہے:

جالندھر میں آج کل وعظ کی مجلسیں قائم ہو رہی ہیں۔ چنانچہ سنا گیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ایک جگہ مقلدوں اور غیر مقلدوں کے درمیان جھگڑا ہو کر نوبت یہاں تک پہنچی کہ ناچار ان میں سے بعض کا وعظ بند کرنا پڑا۔ سنا گیا ہے کہ اس فتنہ کی ابتداء مولوی ثناء اللہ امرتسری کی طرف سے ہوئی۔ (بدر ۲۰ مئی ۱۹۰۹ء)

تفصیل اس کی یہ ہے کہ بستی لداں (جالندھر) میں ایک مختصر سا جلسہ تھا جس میں دو تین سال سے میں مع اپنے احباب کے جایا کرتا تھا۔ جناب مولانا غلام محمد ہوشیار پوری بھی شریک ہوا کرتے تھے۔ جلسہ کی غرض و غایت صرف وعظ و نصیحت اور اخلاقی تعلیم تھے۔ مجھ سے اس جلسہ کا تعلق تھا کہ جو تاریخ میں مقرر کروں وہی ہوتی تھی۔ امسال جلسہ ہذا سے پیشتر شہر جالندھر میں بعض جگہ مولود کی مجلسیں ہوئیں، جن میں مولوی وصی احمد پیلی بھیت والے کے صاحبزادے مولوی عبدالاحد اور حافظ جماعت علی شاہ صاحب کے مرید مولوی محمد عظیم کاتب وغیرہ بھی شریک تھے۔ بانیان جلسہ میں سے بعض ناواقفوں نے ان کو بھی شرکت کی دعوت دی، چنانچہ وہ شریک ہوئے۔ میں مع برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور عزیزی مولوی محمد ابو القاسم بنارسی جب پہنچے تو محمد عظیم کاتب تقریر کر رہا تھا۔ اثناء تقریر میں مسلمانوں کی بے اتفاقی کا ذکر کرتے کرتے تقریر کا رخ اسی طرف پھر گیا کہ سلطنت اسلامیہ کی کمزوری سے ایسے فتنے پیدا ہوئے کہ لوگ عبادتیں گھٹانے لگے، بیس تراویح کی آٹھ کر دیں وغیرہ۔ چونکہ یہ بیان صریحاً جماعت اہل حدیث پر حملہ تھا جو جلسہ کی غرض و غایت کیخلاف تھا، اس لئے میں نے کھڑے ہو کر کہا کہ یہ جلسہ اس غرض کے لئے نہیں ہے، بلکہ اخلاقی مسائل کے بیان کے لئے ہے۔ آپ اس قسم کی گفتگو چھوڑ دیں۔ مگر حافظ جماعت علی شاہ کے فیض یافتہ مرید سے یہ توقع کیونکر ہو سکتی تھی کہ وہ مرنجاں مرنج کے پاکیزہ اصول کا پیرو ہوتا جو اصل الاصول صوفیا کرام کا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ آپ اپنے وقت میں میرا جواب دیجئے گا۔ میں نے کہا یہ جلسہ مناظرہ کا نہیں، اگر آپ کو مناظرہ کا شوق ہے تو ہم حاضر ہیں۔ بلائیے اپنے علماء کو اور سامنے کھڑے ہو جائیے۔ چونکہ میری شکایت بالکل بجا تھی اسلئے جمہور حاضرین نے میرا ساتھ دیا، اور کاتب صاحب کو اس روش کے چھوڑنے پر مجبور کیا۔ باوجود چھوڑنے کے پھر ایک دفعہ حملہ کیا تو معزز حاضرین نے پھر ٹوکا۔ آخر کار مجبور ہو کر اس نے تقریر کو بند کیا۔ بعد عصر میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریر تھی، ہم اور ہمارا خدا، جس پر نکتہ چینی کرنے کو تمام پارٹی کیل کانٹوں سے لیس ہو کر بیٹھی تھی کہ اتنے میں مرزا محمد ظفر اللہ خان صاحب سب جج جالندھر تشریف لے آئے۔ بس پھر تو کیا تھا اپنی اپنی جگہ سب بیٹھ گئے۔ میری ساری تقریر میں مرزا صاحب بیٹھے رہے۔ میں تقریر پوری کر کے ہوا خوری کے لئے چلا گیا۔ رات کو فریق ثانی کی تقریر ہونی تھی، مگر مرزا محمد ظفر اللہ صاحب جج نے جب ان کے تیور دیکھے تو فرمایا کہ بس رات کو جلسہ نہ کیا جائے۔ چنانچہ بانیان جلسہ نے تمام استر بستر اٹھا کر تہہ کر دیا مگر پیلی بھتی صاحبزادے نے بڑی خفگی کے لہجے میں کہا کہ میری اس میں ہتک ہے، میں تم پر نالش کرونگا۔ آخر بصد دقت کوٹھے پر بیٹھ کر کچھ نعت خوانی کی اور کچھ جوش نکالا اور چلتے بنے۔ مرزا محمد ظفر اللہ صاحب نے بانیان جلسہ کو یہ بھی فرمایا کہ تم لوگوں نے ان (فریق ثانی) کو کیوں بلایا۔ جلسوں میں تو بڑے سلجھے ہوئے آدمیوں کا شریک ہونا مفید ہوتا ہے نہ کہ ایسوں کا۔

شیخ الاسلام امرتسری مذکورہ بالا روداد بیان کر کے لکھتے ہیں:

ناظرین باانصاف غور فرماویں کہ اس میں میرا قصور اور میری طرف سے فساد تھا، یا فریق ثانی کی طرف سے۔

ہاں یاد آیا لاہور میں مولوی محمد ابراہیم صاحب لاہوری ناظم انجمن مجاہدین نے مولوی محمد عظیم سے کہا کہ تم نے ایسی تقریر کیوں کی، تو عظیم صاحب نے جواب دیا کہ میں نے دانستہ یہ حرکت کی تھی تاکہ مولوی ثناء اللہ کا جالندھر میں آنا بند ہو جائے۔ وجہ تو معقول ہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پیلی بھیتی صاحبزادے اور ان کی پارٹی کی بابت خود فریق ثانی کی رائیں بھی ہم نے اچھی نہ پائیں۔ ایک بڑے بزرگ حنفی کا قول جو نواح جالندھر میں پیر و مرشد مانے جاتے ہیں ہم نقل کریں تو شائد ہمارے ذمہ لگایا جاوے، اس لئے ہم اس پارٹی کی جالندھر سے روانگی پر صرف ایک شعر لکھتے ہیں جو بوقت روانگی اس پارٹی نے جالندھر کو مخاطب کر کے پڑھا ہوگا

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۰۹ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی مشن کے متعلق مکالمہ

مرزا محمد امیر بیگ، پٹی ضلع لاہور سے لکھتے ہیں:

از جانب محمد امیر بیگ پٹی بنام مولوی محمد صادق صاحب قادیانی دام محبته

پس از سلام وعلیکم متقدمہ خدمت ہوں کہ بجواب عالی نامہ آپ کو تکلیف دی جاتی ہے کہ معروضات راقم پر توجہ فرما کر جواب باصواب سے معزز فرماویں گے۔ غالباً آپ کی توجہات وہمدردی سے شبہات رفع ہو جاویں گے۔ زیادہ سلام۔

قول نمبر (۱) مولوی صاحب: میں نے عرض کی تھی کہ آپ خود تشریف لاتے بلکہ چند اور فہیم آدمیوں کو ساتھ لاتے جو حق کی تلاش میں ہوں سب باتوں کا جواب عرض ہوسکتا تھا مگر آپ نے پسند نہ فرمایا۔

عرض نمبر (۱) از جانب محمد امیر بیگ۔ جناب من آپ کے آنے سے پیشتر ایک متقی شخص امام دین نامی مرزا غلام حیدر بیگ کی خدمت میں جن کا دعویٰ ملہم ہونے کا تھا اور بلکہ بحوالہ الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء قابل خطاب بنی تھی معہ رسالہ آئینہ صداقت حاضر ہوا تھا اور صفحہ ۵۲ کو مع براہان احمدیہ پیش کر کے عرض کیا تھا کہ یا عیسیٰ انّی متوفّیك کے نیچے یہ کلمات نہیں ہیں کہ موت طبعی سے ماردیگا۔ کلمہ وفات موت طبعی وغیر طبعی پر بھی بولا جاتا ہے ہم کو یہ کلمات جیسا آئینہ صداقت والا کہتا ہے براہان احمدیہ میں دکھایا جاوے اور الہام واللّٰہ یعصمك من النّاس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں کی شرارت سے بچایا جاویگا، اللہ کے عذاب اور آفت اور وبا سے بچنے کے لیے اس سے نہیں نکلتا، رسالہ والہ کا دعویٰ ٹھیک نہیں ہے، اگر کسی دوسرے موقعہ پر یہ کلمات براہان احمدیہ میں درج ہیں اُس کا پتہ نمبر صفحہ بتلایا جاوے ہم دیکھ لیویں گے، مرزا صاحب نے سختی سے جواب دیا تھا اس نے بھی اس کی مثیل مرزا کردیا تھا مرزا صاحب کو برداشت کہاں تھی آخر الامر وہ بیچارہ اُن کی ذریت کے ہاتھ سے مضروب ہو کر خاموش رہا اس حرکت ناشائستہ سے باشندگان قصبہ نہایت ناراض ہوئے تھے اسی وجہ سے میرے ہمراہ کسی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے پاس آنا پسند نہ کیا، میں نے مجبور ہو کر آپ پیغام دعوت دیا تھا اس تقریب پر اگر آپ میرے مکان تشریف لاتے تو اکثر آدمی آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر مستفید ہوتے اور آپ کی خدمت جان و مال سے کر دیتے خواہ آپ کے کیسا ہی خیالات موافق یا مخالف ہوتے۔ آپ نے میرے معروض پر کچھ توجہ نفرمائی بلکہ طنزاً الزام رشوت خور تحریر فرمایا جو آپ کی شان سے بعید تھا۔

نمبر۲۔ مرزا غلام حیدر بیگ تو فوت ہو گئے وہ بہت ہی نیک آدمی تھے اُن کی اولاد کو بھی میں نے بانماز اور باغیرت متعلق دینی پایا ہے۔

جواب۔ مرزا (غلام حیدر) صاحب نے مجھ کو بذریعہ تحریر خود اطلاع (دی) ہوئی ہے کہ میں ملہم ہوں، آپ اتفاقیہ تشریف لائے تھے آپ کو دکھلانے کے لیے نماز پڑھ لی گئی ہوگی۔ مرزا (غلام حیدر) صاحب کی وفات کے بعد کل رسوم جو مخالفین کیا کرتے ہیں عمدہ طور سے اُنہوں نے ادا کیا ہے جو سراسر مخالف اسلام ہیں آپ ان کو غیرت مند دین ایک ہی شب میں جان گئے ہیں اور ہم تو رات دن ان کے حالات سے بخوبی ماہر ہیں کہ وہ قواعد اسلام و شرائط بیعت مرزا صاحب کو پس پشت ڈال رہے ہیں، اگر یہ غیر تمندی ہے تو بس اسلام کو سلام ہے۔ مرزا صاحب متوفی کو ہمدردی سے بہت ہی ضد تھی ان کی طبعیت ضد اور حسد سے پاک نہ تھی۔ تھوڑا عرصہ ہوا کہ ایک نمبر دار پر نالش جھوٹی کر دی کہ یہ لائق نمبرداری کے نہیں ہے ہم کو ملجاوے۔ عدالت سے یہ نالش بوجہ بے اصل ہونے کے خارج ہوگئی۔ یہ تمثیل سنداً آپ کو ان کے خیالات کی بتلائی گئی ہے ذریت کا چال چلن فقرہ نمبر ا سے تصدیق ہو سکتا ہے زیادہ تشریح ضروری نہیں ہے۔ اور صفحہ ۹۶ آئینہ صداقت پر درج ہے کیا اس باہمی اخوۃ اور محبت کو چھوڑ دیویں جو آپ کی طفیل ہمارے درمیان پیدا ہو گئی ہے اس مضمون سے امید تھی کہ کل جماعت احمدی میں مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم سے ایسا اثر پیدا ہو گیا ہوگا مگر جب آپ تشریف لائے تو بعض احمدی آپ کی خبر پا کر عمداً گھر سے غیر حاضر ہو گئے تا کہ طلبی چندہ سے بچ جاویں تا روانگی آپ کے گھر میں واپس نہیں آئے تھے۔ اس تازہ واقعہ سے زیادہ اطمینان ہو گیا ہے کہ یہ دعویٰ مصنف صاحب رسالہ آئینہ صداقت زبانی ہے عملی نہیں۔

نمبر۳ مولوی صاحب۔ جن امور کی طرف اشارہ کر کے آپ نے مجھے مرزا غلام حیدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگ کے مکان پر ٹھہرنے سے منع کرتے ہیں کچھ زیادہ یہاں کے بعض لوگ آپ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور آپ کی اندوختہ زمانہ ملازمت کے مکدرات کے چہ میگوئیاں کرتے ہیں تب بھی آپ کی نسبت ان کو غنیمت سمجھتا ہوں کیوں کہ یہ غداری اور بغاوت کے اس بڑے گناہ سے بچے ہوئے ہیں انہوں نے خدا کو مامور کو مان لیا۔''

جواب نمبر۳۔ بیشک زبان سے مان لیا اور عمل سے تکذیب کی اور چہ میگوئیاں سے کوئی فرد بشر بزرگ و یا حکیم ہو محفوظ نہیں رہ سکتا۔ چونکہ آپ تصدیق حصول مال حرام ہو چکی ہے تو یہ آپ کس واسطے مجھ کو ہدایت خریداری البدر اب فرماتے ہیں۔ کیا وہ رقم آپ کے ہاتھ میں پہونچ کر پاکیزہ ہو جاوے گی۔ علاوہ اس کے یہ بات ظاہر کر رہا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے راقم کو ایسی حرکات ناجائز سے بچا رکھا ہے کیوں کہ جب کسی موقعہ پر کسی زمیندار نے اپنے رواج پر راقم کو کسی رقم کے دینے کے لیے مجبور کیا وہ زمیندار معہ رقم کے بذریعۂ درخواست راقم عدالت میں پیش ہوا اور وہ رقم خزانہ سرکار میں ضبط ہو کر جمع ہوگئی اگر آپ کی تسلی نہووے تو ایسے مقدمات کی نقل ان اضلاع سے جہاں میں رہ چکا ہوں لے کر اطمینان کر سکتے ہیں چہ میگوئیاں کرنے والے میرے ایام ملازمت ۳۷ سالہ میں اُن اضلاع میں نہیں گئے جو میرے حالات اور برتاؤ سے واقف ہوتے عام طور پر چہ میگوئیاں کرنی محض فضول ہیں آپ اگر اُن سے کوئی سند خاص طور پر طلب فرماتے تو وہ منکر ہو جاتے۔

نمبر۴ مولوی صاحب: جو خدا کے مامور کا انکار کرتے ہیں خدا ان پر سخت ناراض ہے کیونکہ اُنہوں نے خدا کے فرستادہ کا انکار کیا ہے وہ جہنم میں گرائے جائینگے سخت گرم بھپے جس سے بدن جھلس جاوینگے اس سے ڈرنا چاہئے غرض اس سلسلہ کے مخالف جس گنہ کے مرتکب ہوئے ہیں وہ سخت گنہ ہے۔''

جواب نمبر۴۔ مرزا (غلام احمد) صاحب آپ کے اس اصول بیان کردہ کے مخالف ہیں کیوں کہ وہ ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی مسلمان جہنمی اور کافر نہیں ہو جاتا اور مولوی نورالدین صاحب بحوالہ الحکم مورخہ ۲ جولائی ۱۹۰۴ء میں شائع کرتے ہیں کہ اگر کوئی شخص جو کہ ضد اور تعصب سے تو پاک ہے اور سچی ارادت سے حق کا طالب ہے اور اس لیے کسی کو متقی مان کر اُس کی تقلید سے وہ حضرت امام علیہ السلام کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر ہے تو میرے نزدیک معذور ہے جب تک کہ اللہ تعالیٰ اُس پر حقیقت کو واضح نکردے۔اور اخبار بدر مورخہ ۱۲ فروری ۱۹۰۹ء میں ایک تازہ فیصلہ من جانب نورالدین صاحب درج ہے کہ ایک شخص نے مجھے ایک خاص آدمی کے بارے میں پوچھا کہ آپ اسے کیا سمجھتے ہیں؟ میں نے کہا نیک ہے بزرگ ہے۔اس کے بعد اُس نے مجھ سے پوچھا کہ وہ تو مرزا صاحب کا مخالف ہے۔ میں نے کہا پھر کیا ہو، آدم کی خلافت پر اوسکے خلاف کہنے والے تو ملائکہ کہلاتے ہیں۔ پس اون فیصلہ جات سے آپ کا سب دعویٰ باطل ہے اور مامور من اللہ قادیان کے مخالفت سے کوئی نقصان نہیں ہوسکتا پس مرزا صاحب کی بغاوت اور غداری سے وہ قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔اور سزا جسمانی کے متعلق مرزا صاحب ازالہ صفحہ نمبر ۳۵ میں لکھتے ہیں ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہوا۔اور صفحہ ۳۶۴ میں تحریر ہے کہ روحانی طور پر لوگ میدان حساب میں بھی ہوں گے اور بہشت میں بھی پس آپ کا وہ قول کہ بدن جھلس جاویں گے باطل ہوا اور راقم ایک عرصہ تک ایک ایسے بزرگ کی خدمت میں حاضر رہا ہے جس کے اتقاء کی نسبت مرزا صاحب کو بھیب ہت بڑا اعتراف ہے اُس کا ثبوت فقرہ ذیل سے آپ کو معلوم ہوجائے گا۔

خط بنام مولوی احمد اللہ صاحب امرتسر مندرجہ الحکم ۲۲ فروری ۱۹۰۴ء
محض مصلحت دینی کی وجہ سے آنمکرم کو تکلیف دیتا ہوں کیوں کہ دیکھتا ہوں کہ تقویٰ جو رأس الخیرات ہے آن مکرم میں پایا جاتا ہے اور ہر ایک امر دینی اور فہم اور فراست اور درایت کا تقوی پر موقوف ہے۔ فقط

پس مامور من اللہ کے منکروں کیلیے فیصلہ جات مذکورہ صدر کافی ہیں اور آپ کی دلائل سب باطل ہیں۔

نمبر ۵ مولوی صاحب: یہ ظاہر کردینا ضروری خیال کرتا ہوں کہ آپ کے تمام سوالات فروعی ہیں اور اصولی رنگ میں آپ نے کوئی امر پیش نہیں کیا۔“

جواب نمبر ۵۔ مرزا صاحب کسی اصول پر قائم نہیں رہتے اس واسطے اُن پر اعتراضات بذریعہ اخبار واشتہار شائع ہوتے رہے ہیں اور درخت پھل اپنے سے پہچانا جاتا ہے اور پھل فروع نہیں ہوتے ہیں نہ کہ اصول میں اس واسطے چند امور فروعی طور پر پیش ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں نظیراً آپ کا خیال اور مرزا صاحب ونورالدین کے خیالات کا اندازہ فقرہ نمبر۴ سے ہویدا ہے زیادہ تشریح کی ضرورت نہیں ہے۔

نمبر ۶ مولوی صاحب۔ ہمارا اُن کو نبی ماننا سوا ان معنوں میں سے نہیں جو آپ سمجھتے ہیں اس کی تشریح بارہا ہوچکی۔''

جواب نمبر ۶۔ جن معنوں سے آپ نے اُن کو نبی سمجھا ہوا ہے اُن معنونکی تردید بھی بارہا اخبارات میں ہوچکی ہے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں اور شیخ محمد معصوم صاحب اپنی مکاتب میں لکھتے ہیں:

دو از حصول کمالات نبوۃ بعض افراد امت را بطریق تبعیت ووراثت لازم نمی آید کہ آن نبی باشد ویا مساواۃ بانبی پیدا کند چہ حصول کمالات دیگر است وحصول منصب نبوت دیگر است۔''

پس یہی قول شیخ صاحب آپ کیلئے کافی ہوگی آپ کے معنوں سے مرزا کو بعض انبیاء سے افضل نہ جانے اور نہ اُس کو نبی مانے اور ذو معنی الفاظ سے بہ تعمیل لاتقولوا راعنا پر عمل فرماویں۔

نمبر ۷۔ مولوی صاحب: لفظ بروز کے جو معنی آپ نے سمجھے ہیں یہ درست نہیں ہیں۔''

جواب نمبر ۷۔ بروز کے معنی ظاہر ہونا اور باہر نکلنا۔ دیکھو منتخب اللغات اور قرآن شریف میں

(۱)برزوا للّٰہ الواحد القھّار(ابراھیم :٤٨) (٢) و برزوا للّٰہ جمیعا(ابراھیم :٢١) (٣) یوم ھم بارزون لایخفیٰ علی اللّٰہ (غافر :١٦)(٤) ولما برزوا لجالوت (البقرہ : ٢٥٠) (٥) قل لوکنتم فی بیوتکم لبرزالذین کتب علیھم القتل(آل عمران :١٥٤) (٦) فاذا برزوا من عندك (النساء:٨١)

اس سے ثابت ہوا کہ احکم الحاکمین کے نزدیک بروز اس کو کہتے ہیں جو جسم چھپ گیا تھا وہی آشکارا ہوجاوے اوجھل جسم سامنے آجاوے پس یہ نہیں ہوسکتا کہ اس لفظ کا اطلاق ایک ایسے غیر شخص پر کیا جاوے جو خود بھی شخصیت کے لحاظ سے اپنا غیر ہونا تسلیم کرتا ہوں اگر آپ بروز کے معنی قرآن شریف سے اس کے برخلاف ثابت کرکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھلا دیویں تو بہتر ہوگا ہم اس غلطی کو مان لیں گے اور کتب سیر میں کثرت طرق کے ساتھ یہ امر بیان کیا گیا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم اطہر وجود سنور کا سایہ نہ تھا شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ کسی مدعی کو بطور مجاز بھی کہنے جرأت نہ ہوسکے کہ میں ظل محمد ہوں کیوں کہ جس چیز کی حقیقت بھی موجود نہیں اُس کے لیے مجاز کیوں کر ہوسکتا ہے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند اصحاب کو مشابہ دیگر انبیاء وخود اپنی زبان مبارک سے فرمایا تھا تاہم کسی اصحاب نے بعد وفات رسول کریمؐ کے دعویٰ بروز یا مشابہت نہیں کیا تو یہ دیگر بزرگان کی اس میں کیا سند ہوسکتی ہے قرآن وحدیث کو چھوڑ کر پشتینی سجادہ نشینوں کی مثالیں پیش کرنا کیا درست ہے اور جب رسول کریمؐ نے فرمایا تھا خبردار میرے بعد کوئی نبی نہیں اور میں خاتم النبین ہوں تو آں حضور کو نبی کے معنی نہ آتے تھے اور جزوی نبی اور ظلی نبی کا علم نہ تھا آج تک امت محمدیہ میں سے جماعت احمدی کے سوا کسی کو یہ علم نہ ہوا کہ جزوی یا تمثیلی لحاظ سے نبی اور رسول آتے رہیں گے۔

نمبر ۷ مولوی صاحب۔ اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ دوسرا نبی آوے جو ظاہری رنگ میں تلوار پکڑے اور عیسائیوں کو قتل کرے۔

جواب نمبر ۷۔ ایسے عقیدہ کی تردید بذریعہ رسالجات اور اخبارات شائع ہوچکی ہے تاہم آپ دیدہ دانستہ معترض ہیں دیکھو اخبار اہل حدیث ورسالہ اشاعۃ السنہ۔

نمبر ۸ مولوی صاحب۔ رسالہ البرہان صریح حضرت صاحب کی تصنیف نہیں ہے مجھے یاد نہیں کہ اس میں کیا لکھا ہے لیکن اس کے مصنف اللہ تعالیٰ کے فضل سے زندہ موجودہ ہیں آپ ان کو خط لکھ کر دریافت کرلیں۔

جواب نمبر ۸۔ میں نے آپ کو بذریعہ خط لکھ دیا تھا کہ یہ رسالہ نزد غلام محمد احمدی حاضرالوقت کے پاس پٹی میں موجود ہے طلب کرکے دیکھ لیں اور تفسیر جلالین وبیضاوی بھی جن کے حوالہ رسالہ مذکور میں درج تھے آپ کے ملاحظہ کے لیے بھیج دئے تھے آپ نے تفاسیر واپس بھیج دیا تھا صرف آپ نے دفع الوقتی کو پسند فرمایا تھا۔

نمبر ۹۔ اگر بخاری شریف یہاں ہوتی اور اصل عبارت دیکھا جاتا تب کچھ کہا جاسکتا ہے جب تک کہ میں اصل عبارت کو پڑھ نہ لوں اس کے متعلق کچھ کہنا طریقہ تقویٰ کے برخلاف سمجھتا ہوں۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب نمبر ۹۔ بخاری میرے پاس موجود تھی طلب فرما کر دیکھ لیتے۔ آپ روانگی کے خیال میں تھے اس واسطے طلبی کا موقعہ نہ ملا ہوگا۔ اب آپ دیکھ کر قادیان سے جواب بھیج دیویں۔

نمبر ۱۰۔ مولوی صاحب۔ مرزا صاحب ان پڑھ تھے قریب بیس کے عربی کتابیں نظم ونثر میں لکھ کر شائع کر دیں اُن کے مقابل میں کوئی کتاب ایسی فصیح وبلیغ عربی لکھ نہ سکے۔"

جواب نمبر ۱۰۔ اکثر علماء نے عربی عبارت کی غلطیاں نکال کر مشتہر کر دی تھیں وہ نمائیں تو علما کا کیا قصور ہے اور آریہ جماعت والوں کا اعتراض ہے کہ اللہ تعالیٰ کو کیا ضرورت تھی جو حوا کو آدم کی پسلی سے پیدا کیا۔ یہ اعتراض مرزا صاحب سے حل نہ ہوسکا بلکہ اس کے متعلق مرزا صاحب کا خیال ہے کہ حوا کو علیحدہ پیدا نہیں کیا بلکہ آدم کی پسلی سے ہی اس کو نکالا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں فرمایا ہے وخلق منها زوجها یعنی آدم کے وجود سے اس کا جوڑا پیدا کیا۔ اور مولوی نورالدین صاحب نے اس اعتراض کو اچھی طرح سے رفع کیا وہ رسالہ نورالدین کے صفحہ نمبر ۶۲ میں تحریر فرماتے ہیں کہ پسلی کا لفظ بھی قرآن میں نہیں ہے خلق منها زوجها سے ہر دو صاحبان سند پیش کرتے ہیں جب کہ ایک ہی جماعت والے کے دعویٰ برابری ویا زیادہ بڑھ کر اپنی اپنی لیاقت علمی دکھلا رہے ہیں پھر مخالفین کب باز رہ سکتے ہیں اس قدر تصانیف کثیرہ سے مرزا صاحب کو معرفت الٰہی پیدا نہ ہوئی تو پھر صرف تضیع اوقات ہے اس کی تصدیق کے لیے یہ الہام انت لا تعرفین القدیر اور یہ الہام 'وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی موافق نہ ہوگا' کافی ہیں۔ دیکھو حقیقۃ الوحی۔

نمبر ۱۱ مولوی صاحب۔ یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا کہ حضرت عیسیٰؑ کی قبر کسی پہاڑ پر ہے اور دوسری جگہ لکھا ہے کہ کشمیر پر ہے یہ باتیں حضرت موصوف نے قوم عیسائی وغیرہ کے مسلمات اور تاریخی امور کے حوالے سے لکھی ہیں۔

جواب نمبر ۱۱۔ صاحب کی حدیث جو بیہقی میں بدیں مضمون درج ہے

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السّماء وامامکم منکم نہ مانا جاوے اور مسلماۃ قوم عیسائی وغیرہ سے اہل اسلام پر اعتراض کیا جاوے حالانکہ اس حدیث سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مورخین کی عمدہ طور سے تردید ہورہی ہے آپکو اس حدیث کی نسبت حسب قواعد جماعت احمدیہ کے اعتراض ہوتو تحریر فرمادیں

نمبر۱۲ مولوی صاحب۔ آپ کا یہ فرمانا کہ کسوف خسوف ماہ رمضان میں پہلے سالوں میں ہوتا رہا ہیاس کے متعلق عرض ہے کہ اول تو یہ دیکھنا چاہئے کہ جن تاریخوں کی قید اس حدیث میں لگائی ہے آیا ان تواریخوں میں اسی طرح وہ کسوف وخسوف ہوتی تھیں یا نہیں دوسرا اس زمانہ میں کسی نے مسیح ومہدی ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے یا نہیں کیا تھا۔

جواب نمبر۱۲۔ یہ مسئلہ میرے مسودہ میں بحوالہ رسالہ البرہان الصریح کے درج تھا آپ نے بلامطالعہ رسالہ مذکور کے یہ جواب تحریر کردیا اور فتویٰ نمبر ۹ کے مضمون کو آپ اس موقعہ پر بھول گئے اور برخلاف قواعد تقویٰ کے جواب تحریر فرمایا اور دوئم یہ عرض ہے کہ یہ دعویٰ جماعت احمدی کہ ہماری مہدی کے واسطے دو نشان ہیں جو ابتداء پیدائش زمین آسمان سے آج تک نہیں ہوئے یعنی قمر تو رمضان کی اول شب میں گہنائیگا اور سورج اس کے نصف میں گہنائیگا یہ ایک موضوع قول ہے جس کو دار قطنی میں امام محمد باقر کی طرف منسوب کیا گیا ہے اس کو مرزائی بڑے دعویٰ کے ساتھ ہمیشہ مرزا صاحب کی تصدیق میں پیش کیا کرتے ہیں۔ سوئم تاریخوں کی نسبت شیر پنجاب نے عمدہ طور سے جوابات مشتہر کئے ہوئے ہیں چہارم مرزائی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگر اس حدیث میں پہلی رات مراد ہوتی تو اس جگہ ہلال کا لفظ چاہئے تھا نہ کہ قمر کا کیوں کہ کوئی شخص اہل لغت واہل زبان سے پہلی رات کے چاند پر قمر کا لفظ اطلاق نہیں کرتا بلکہ وہ تین رات تک ہلال کے نام سے موسوم ہوتا ہے آپ بتلائے کہ آیات ذیل میں کیا قمر سے مراد محض وہ چاند ہے جو تین تاریخوں سے بعد کا ہو والقمر قدّرناہ منازل حتّی عاد کالعرجون القدیم زبان عرب میں چاند کے واسطے اسم جنس سواء القمر کے اور کیا ہے کیا قرآن مجید نے لغت عرب کے خلاف قمر کا لفظ چاند کیواسطے غلطی سے استعمال کیا اور تیسری تاریخ کی رات پر بھی لفظ قمر کا استعمال کیا جاتا ہے دیکھو مظاہر حق صفحہ ۲۱ کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلّیھا سکوت القمر الثالثۃ پس ان دلائل سے دعویٰ مرزائیاں باطل ہے آپ انصاف فرماکر غور کریں اور اگر میں غلطی پر ہوں تو اصلاح کردیویں۔

نمبر۱۳ مولوی صاحب۔ آپ کہتے ہیں کہ ایک حدیث ہے جس میں لفظ آسمان کا مسیح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق موجود ہے مرزا صاحب کو معلوم نہ تھا لیکن یہ سوچنا چاہئے کہ اگر مرزا صاحب کو معلوم نہ تھا تو کیا علماء کو بھی معلوم نہ تھا یا بھول گئے تھے۔

جواب نمبر ۱۳۔ آپ لوگ بھول رہے تھے علماء نے تو وہ حدیث مشتہر کر دی تھی دیکھو صفحہ نمبر ۱۲۲ تفسیر ثنائی۔ تا حال جماعت احمدی کی طرف سے سکوت ہے وہ حدیث فقرہ نمبر ۱۱ میں درج ہو چکی ہے۔

نمبر ۱۴ مولوی صاحب۔ حالانکہ چاہئے تھا کہ جب سے نشانات پورے ہو چکے تھے اگر یہ ایک بھی نہ ہوتا تب بھی مان لیا جاتا۔''

جواب نمبر ۱۴۔ مرزا صاحب حقیقۃ الوحی نمبر ۳۲۹ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ایک جھوٹ کے مقابل میں ہزار نشانیاں بھی مفید نہیں آپ اس کے برخلاف کہتے ہیں کہ مان لیا جاوے۔

نمبر ۱۵ مولوی صاحب۔ انجیل میں طاعون کے متعلق جو حوالہ آپ نے ذکر کیا ہے یہ حوالہ انجیل میں نہیں ملتا بہرحال عرض کرتا ہوں کہ طاعون کا ذکر انجیل کی کتاب مکاشفات اخری باب میں ہے نیز متی کی چوبیسویں باب میں ہے جو کہ آپ نے نکال کر دیا ہے۔''

جواب نمبر ۱۵۔ انجیل کی کتاب مکاشفات کا آخری باب نمبر ۲۲ ہے اور مرزا صاحب نے باب نمبر ۲۲ کا پتہ دیا ہوا ہے ہمارا اب اعتراض تو صرف لفظ طاعون پر نہیں ہے اعتراض تو یہ ہے کہ کشتی نوح کے صفحہ ۵ کے حاشیہ پر یہ عبارت ہے کہ مسیح موعود کے وقت میں طاعون کا پڑنا بائبل کی کتابوں میں موجود ہے ذکریا باب ۱۴/ ۲۲، ۱۳ انجیل متی باب ۲۴ مکاشفات باب ۸/ ۲۲ ان آیتوں سے ثابت ہونا چاہئے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں طاعون ہوگا سو ان آیات سے تو یہ نکلتا ہے کہ جھوٹے مسیح کے وقت طاعون ہوگا اور مکاشفات باب ۸/ ۲۲ کی یہ عبارت ہے توریت ہمارے پاس موجود نہیں ہے جو باب زکریا دیکھا جاتا باب ۸/ ۲۲ مکاشفات اور جب یوحنا نے ان چیزوں کو دیکھا اور سنا۔ اور جب سے سنا اور دیکھا تھا تب اُس فرشتے کے پاؤں پر جس نے مجھے یہ چیزیں دکھائیں سجدہ کرنے کو گرا یہ عبارت مکاشفات کی ہے اگر غلطی ہے تو آپ اصلاح فرما کر مطلع فرماوے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۱۶ مولوی صاحب۔ آپ کا پیغام رسان پھر وہی ناقص انجیل لایا میں نے یہاں عیسائیوں کی طرف بھی آدمی بھیجا تھا مگر وہ نہ ملی اور آپ کتاب بھی ناقص ہے اور کشتی نوح آپ کے پاس بھی نہیں اور اس وقت کتابیں میرے پاس بھی نہیں ہیں۔''

جواب نمبر ۱۶۔ میں نے اسی انجیل ناقص سے آپ کو یہ بات مکاشفات دفعہ نمبر ۸ کا لکھدیا جو حوالہ مرزا صاحب نے کشتی نوح میں دی ہوئی تھی اسی انجیل ناقص میں موجود تھی آپ پڑتال کر لیتے تو آپ کو بھی مل جاتی۔ ایک انجیل غلام محمد احمدی (جو آپ کی خدمت میں تا روانگی آپ کے حاضر رہا تھا) کے پاس موجود تھی اور کشتی نوح بدست احمد دین احمدی ۱۲ بجے دن آپ کی خدمت میں پہونچادی تھی پڑتال کرنا آپ کا فرض تھا یا آپ کو برخلاف حوالوں کے مضمون نظر آیا ہوگا اس حیلہ سے ٹال دیا اور براہان احمدیہ اور ازلہ اوہام وغیرہ بہت سی کتابیں مکان مرزا غلام حیدر بیگ صاحب موجود تھیں آپ کو حق الامر بیان کرنا منظور ہوتا تو کوشش فرماتے آپ روانگی کی وجہ سے دل برداشتہ تھے اس واسطے موقع کاملنہ ملا ایک خفیف بہانہ سے سبکدوش ہوگئے اور چار بجے دن سواری ریل روانہ امرتسر ہوئے۔

نمبر ۱۷ مولوی صاحب۔ مرزا صاحب کی دادی سیدہ تھی بہر حال آپ آل رسول ہیں۔''

جواب نمبر ۱۷۔ آل رسول میں کل مومن داخل ہیں ان میں مرزا صاحب کی کوئی خصوصیت نہیں ہے اور تاوقتیکہ دادی کا شجرہ نسب تا فاطمۃ الزہراء ؓ آپ نہ بتلادیں گے ہم تسلیم نہیں کرتے اور الحکم ۱۷ جون ۱۹۰۵ء میں درج ہے کہ مرزا صاحب برلاس مغلوں میں سے ایک مغل ہے اگر آپ تواریخ ادیباق مغول دیکھیں گے تو ظاہر ہوگا کہ مرزائیوں کا نسب خاندان چنگیزی تک پہونچے گا اور سلمان فارسی کا نام بھی اُس شجرہ میں نسب میں نہیں آتا۔ تاویلات رکیکہ کو آپ چھوڑ دیویں اور حق الامر کو پسند کرے۔

نمبر ۱۸ مولوی صاحب۔ بالآخر میں پھر آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ آپ بدظنی کی طرف جانے کے لیے جلدی نکریں بحیثیت مجموعی حضرت مرزا صاحب کے حال پر غور کریں۔''

جواب نمبر ۱۸۔ بحیثیت مجموعی بعد مطالعہ اکثر تصانیف کے غور کیا اور تعلیم یافتوں اور سالانہ جلسوں کے حاضر ہونے والوں کو دیکھا اور انت لا تعریفین القدیر سے واقف ہوکر بآخر بدظن ہوگیا کیوں کہ بیعت کی اصل غرض یہ ہے کہ خدا کی محبت میں ذوق وشوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہو اور گناہوں سے نفرت پیدا ہو کر اس کی جگہ نیکیاں پیدا ہوں اور جس شخص نے سلسلہ بیعت جاری کیا اُس کو خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوتا ہے کہ تو ہم کو معاف نہیں کرتا۔ اور الہام بھی بصیغہ مونث ہے تو پھر دیگر مریدان خدا تعالیٰ کو کیوں کر پہچانیں گے اور لوگوں کو ہدایت کریں گے اور ماسوا اس کے مرزا صاحب بحوالہ پیشگوئی خصوص کے تریاق القلوب میں تحریر فرماتے ہیں کہ یہ پیشگوئی میرے متعلق ہے اس پیشگوئی میں تحریر ہے کہ بعد پیدائش موعود کے جس کی پیشگوئی ہے کوئی سلسلہ تولید تا قیامت جاری نہ ہوگا مرزا صاحب اس سے مراد لیتے ہیں اولاد صالح پیدا نہ ہوگی اور قیامت آجاویگی پس ظاہر ہو رہا ہے کہ کوئی وسیلہ صالح ہونے کا بعد پیدائش مرزا صاحب کے نہیں رہا تو یہ کیا ضرورت ہے کہ بحیثیت مجموعی مرزا پر غور کیا جاوے اور جنھوں نے غور کیا ہوا ہے وہ اُن کی ہدایت پر عمل نہیں کرتے حالانکہ مرزا کی طرف سے یہ ہدایت آچکی ہے کہ جو شخص بیعت میں داخل نہیں ہیں بلحاظ بنی آدم ہونے کے ایک دوسرے کے بھائی ہیں ان سے سلام و تعظیم وغیرہ درست ہے، اس ہدایت کی تعمیل اس طرح ہو رہی ہے کہ جب میں اپنے عزیزوں خورد سالہ جو احمدی ہیں ملتا ہوں کبھی سلام و تعظیم سے پیش نہیں آتے بلکہ ناجائز محفلوں میں شریک ہوتے ہیں میری ممانعت پر عمل نہیں کرتے اور سالانہ جلسہ قادیان پر حاضر ہو جاتے ہیں مگر نماز کی پابندی نہیں کرتے ایک شخص جماعت احمدی سے مر گیا ہے اس کے پسر نابالغ ہیں انکے پاس بجز جائیداد جدی کے اور کوئی ذریعہ معاش نہیں ہے اور متوفی کا کل کنبہ جماعت احمدی میں داخل ہے متوفی کے بچوں کی خبر گیری اور ہمدردی نہیں کرتے کل آمدنی جائیداد پر خود متصرف ہیں یہ واقعات چشم دیدہ روزہ مرہ کے ہیں ان واقعات سے جماعت احمدی کی تعلیم کا اثر بخوبی ظاہر ہے۔

نمبر ۱۹ مولوی صاحب۔ انجیل سے جواب دیکھنا چاہئے تھا وہ میں نے صفائی سید کھا دیا۔''

جواب نمبر ۱۹۔ انجیل نامکمل پا کر آپ نے واپس کر دی تھی اور کسی پادری سے بھی آپ کو نہ ملی تھی جو آپ صفائی سے دکھاتے میں نے آپ کو اوسی انجیل نامکمل سے بحوالہ فقرہ ۱۶ صفائی سے دکھا دیا کہ انجیل اور مکاشفات سے آپ کا مطلب حاصل نہیں ہوسکتا۔

نمبر ۲۰ مولوی صاحب۔ خدائی وعدہ کے مطابق وصال کے وقت چار لاکھ غلام اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود تھے۔''

جواب نمبر ۲۰۔ پیشگوئی مندرجہ خصوص وتریاق القلوب سے تو صاف لفظوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس کو کوئی قبول نکرے گا اور قیامت آجاویگی آپ تعداد چار لاکھ کی بیان کرتے ہیں کہ تاریخ وفات تک موجود تھی یہ امر ناممکن ہے کہ اس قدر جماعت موجود ہو کیوں کہ سلسلہ بیعت سے تا تاریخ وفات اکثر مرید فوت ہوچکے تھے، ان کا معہ جسم کے تاریخ پر موجود ہونا بہت بعید ہے۔ اور پھر ایسے عرصہ میں اکثر مرید سلسلہ بیعت سے پھر گئے ہیں، ان کے نام بھی رجسٹر سے خارج ہوچکے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ چار لاکھ کی تعداد بعد منہائے فوت شدگان ومنکرین کے ہیں یا اوس تعداد میں سب لوگ آچکے ہیں، اور کیا تاریخ وفات پر سب لوگ جنازہ پر موجود تھے جو آپ نے لفظ موجود سے ظاہر کیا ہے۔ بعد ملاحظہ رجسٹر کے منہائے فوت شدگان ومنکرین کے مطلع فرماویں میں آپ کا ممنون ہوں گا اور جو ذریعہ صالح ہونے کا آپ جانتے ہوں اس ذریعہ کی بھی تفصیل بیان کریں۔ مرزا صاحب کی تعلیم سے بحوالہ پیشگوئی تو کوئی امید صالح ہونے کی نہیں رہی اور جس قدر مریدان نے اُن سے جو بعد پیدائش مرزا صاحب کے پیدا ہوئے ہیں بیعت کی ہے وہ بھی صالح نہیں ہوئے کیوں کہ اُن کی پیدائش کے بعد اکثر مرید پیدا ہوئے اور جو مرزا صاحب کے پہلے پیدا ہوچکے ہوں تو ان میں مادہ صالحہ ہونے کا ضرور ہوگا بعد پیدائش مرزا صاحب کے امید صالح ہونے کی نہیں رہی آپ مہربانی فرما کر نمبروار جواب سے معزز فرماویں۔

مورخہ ۱۴ اپریل ۱۹۰۹ء۔ مرزا محمد امیر بیگ از پٹی ضلع لاہور

(اہلحدیث جلد ۶۔ نمبر ۳۳/۳۴۔ مورخہ ۱۸/ ۲۵ جون ۱۹۰۹ء ص ۴ تا ۹)

زلازل اور مدعیان نبوت

مولانا ابوالنعیم عبدالعظیم حیدرآبادیؒ لکھتے ہیں:

دیکھا گیا جس کسی ملک کے لوگ غفلت کی نیند میں ایسے آرام وراحت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے رہتے ہیں کہ اُن کو ایمان واسلام تک کی فکر نہیں رہتی اور شہوات نفسانی میں بالکل مغروق ومسرور رہتے ہیں اور آیت اضاعوا الصّلوۃ واتّبعوا الشّھوات کے تحت چلنے لگتے ہیں اور اپنے خالق کو چھوڑ غیر خدا کی پرستش اور عبادت کرنے لگتے ہیں۔ جھوٹ، دغابازی، جعلسازی ہر طرح کے مکروفریب میں اپنی عمر کو گذارنے لگتے ہیں تو عذابات الٰہی اوس قوم کو غفلت کی نیند سے جگانے کے لیے آتے رہتے ہیں۔ جب ہم صحابہ کے بعد سے ہر زمانہ پر نظر ڈالتے ہیں تو ہر صدی اور ہر سنہ میں طرح طرح کے عذابات دیکھنے میں آتے ہیں۔ غرض عذابات کے نزول کی وجہ خدائے وحدہ لاشریک لہ کی توحید اور اتباع سنت مطہرہ کا چھوڑنا ہے۔ لیکن قابل مضحکہ مرزائیوں کا اصول ہے جو وہ زلازل وفتن کو مرزا کے انکار کی وجہ بتلاتے ہیں۔ عجیب اصول ہے اور عجیب ان کی گفتگو۔ کہ جہاں کہیں کوئی مرا۔ بس یہ پارٹی بغلیں بجانے لگتی ہے کہ لو وہ مرزا صاحب کو برا بھلا کہتا تھا دیکھو آج مر گیا مگر کوئی ان سفہاء سے پوچھے کہ جب تم مرتے ہو تو وہ کس وجہ سے اور کس کے انکار کے سبب سے (غالباً ان کی موت انکار احکام رسول اللہؐ سے ہوگی) اسی طرح جہاں زلزلہ ہوا یا سیلاب نے بستی کو اجاڑا اور ویران کیا تو ساتھ ہی ان جہلاء کا آواز گونجنے لگتا ہے کہ یہ سب بلائیں مرزا صاحب کے انکار کی وجہ سے آرہی ہیں۔ نہ اس پر کوئی دلیل شرعی ہے نہ کوئی حجت قرآنی لیکن صرف یہ ان کا زعم وباطل وعاطل ہے۔ دراصل وجوہ زلازل وعذابات الٰہی احادیث ذیل سے ثابت ہیں۔

(۱) حدیث سمرۃؓ سے مرفوعاً آیا ہے کہ علامت قیامت سے پہاڑوں کا اپنی جگہ سے سرک جانا ہے۔ رواہ الطبرانی۔

(۲) حضرت ام سلمہؓ سے آیا ہے کہ حضرت صلعم نے ارشاد فرمایا میرے بعد ایک خسف مشرق میں اور ایک مغرب میں اور ایک جزیرۂ عرب میں ہوگا پوچھا گیا کہ کیا زمین دھنس جائیگی فرمایا کہ جب لوگوں میں بدافعالی زیادہ ہوگی۔ رواہ الطبرانی۔

(۳) صحیح بخاری وسنن ابن ماجہ میں بروایت حضرت ابوہریرۃؓ آیا ہے کہ قیامت اُس وقت تک نہ آئے گی جب تک کہ علم صفحہ دنیا سے اُٹھ نہ جائے۔ زلزلے بہت ہوں۔ فتنے ظاہر ہوں۔ قتل بہت ہو۔

(۴) حضرت عروہ کی حدیث ابن عساکر کے نزدیک آیا ہے کہ میری امت میں رجفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی زلزلہ ہوگا۔

(۵) حدیث حضرت ابن عمرؓ میں مرفوعاً آیا ہے کہ میری امت میں قذف ومسخ وخسف ہوگا۔ رواہ مسلم وحاکم وکذا فی ابن ماجہ۔

(۶) حضرت ابوامامہؓ نے کہا کہ آں حضرت صلعم نے فرمایا کہ کچھ قوم میری امت کی اکل لہو ولعب میں مشغول سو جائیگی اور صبح کو بندر سور ہو کر اوٹھے گی۔ اللّٰھم احفظنا ہ۔ رواہ الطبرانی۔

(۷) مرفوعاً بروایت حضرت علیؓ وحضرت ابو ہریرہؓ آیا ہے کہ قوم جب بدافعال اور برے کام کرنے لگے گی تو پھر تم منتظر رہو سرخ آندھی اور قذف ومسخ وخسف کی۔ رواہ التّرمذی۔

(۸) حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے کہا قیامت نہ آویگی جب تک کہ سر ایسے اقوام کے جو عمل قوم لوط کو حلال کر لئے ہیں کواکب سماء سے نہ کچلے جائیں۔ رواہ الدیلمی۔

(۹) حضرت ابن عباسؓ نے کہا حضرت صلعم نے فرمایا اسے سلمانؓ جب پادشاہ سیر سپاٹے کے لیے حج کرے اور اغنیاء تجارت وبیوپار کے لیے اور مساکین بھیک مانگنے کے لیے اور قاری ریاء وسمعہ کی غرض تو اُس وقت دم دار تارہ نکلے گا۔

ناظرین! غور فرمائیں کسی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ ایک شخص مرزا غلام احمد نام کا مثیل مسیح قیامت کے قریب پنجاب کے قریہ قادیان میں دعویٰ نبوت کا کریگا اور جو قوم اُس کو نہ مانے گی زلازل رجف وقذف وخسف ومسخ اوس قوم میں ہوگا بلکہ صاف طور پر احادیث سے یہ بات مترشح ہے کہ جب قوم میں بداعمال بدافعال غرض جب احکام شریعت سے قوم منحرف ہونے لگے گی تو زلازل رجف وقذف اُن پر نازل ہوں گے۔ مگر مجھے حیرت ہے کہ یہ سفہاء کس دلیل شرعی پر زلازل کو اپنے نبی کے انکار پر محمول کرتے ہیں۔ اور یہ بات بھی نہیں کہ زلازل مرزا کے وجود کے بعد ہی چوطرف ہونے لگے ہیں جس سے ہم یہ سمجھ سکیں کہ انکار مرزا وجہ زلازل ہے۔ بلکہ مرزا کے وجود کے پہلے صحابہ کے زمانہ بعد سے ہر وقت اور ہر سنہ میں زلازل نازل ہوتے رہے۔ ہماب چند کتب معتبرہ جیسے تاریخ ابن کثیر، تاریخ الخلفاء لجلال الدین السیوطیؒ، کتاب منتظم لابن الجوزیؒ، کتاب ماروا ہ الواعون فی اخبار الطاعون للسیوطیؒ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواھب لدنیہ، مرءۃ الزبان سے قدیم زلازل کو بطور تاریخ معہ سنہ نمبر وار لکھتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو کہ مرزا کے بعد زلازل کا آنا ہمیشہ عادت خداوندی کے مطابق ہے ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ جب قوم غفلت کی نیند میں رہتی ہے تو عذاب الٰہی جگانے کے لیے آتے ہیں۔ نہ یہ کہ انکار مرزا کی وجہ سے۔ سنئیے۔ اور احادیث مذکورہ کے ساتھ عذابات ذیل کو مطابق دیجئے۔

(۱) تاریخ الخلفا میں ہے ۲۴۲ھ میں خلیفہ متوکل باللہ کے زمانہ میں ایک پہاڑ یمن سے ایک کھیت والے کی زمین سرک کر دوسرے مزارع میں جان نصب ہونا۔ (ملاحظہ ہو حدیث نمبر(۱)

(۲) زمانہ مقتدر باللہ ۳۰۰ ہجری میں دینور کا پہاڑ زمین میں گھس گیا اور پھر اس کے نیچے سے اتنا پانی نکلا کہ بستیونکی بستیاں ڈوب گئیں۔ (ملاحظہ ہو حدیث نمبر۲)

(۳) ۲۰۸ھ تیرہ گاؤں مغرب میں دھنس گئے۔ (۔۔ ۔۔ ۔۔)

(۴) ۳۴۴ھ ماہ شعبان میں ایک زلزلہ غرناطہ میں ہوا جس سے بہت مکان اور قلعہ خسف ہو گئے۔ (ملاحظہ ہو حدیث نمبر۳-۴-۵)

(۵) ۵۹۷ھ میں ایک خسف اعمال بصری میں ہوا چند گاؤں دھنس گئے۔ (۔۔ ۔۔ ۔۔)

(۶) ۵۳۳ھ میں شہر بحیرہ خسف ہو گیا۔ (۔۔ ۔۔ ۔۔)

(۷) ۳۴۶ھ بعہد مطیع باللہ رَیُ اور حوالی رَیُ میں بہت سے زلزلہ ہوئے بلدہ طالقان دھنس گیا سوا ۳۰ آدمی کے کوئی نہ بچا۔ یہ زلزلہ حلوان پہنچا وہاں بھی خسف ہوا زمین سے مُردوں کی ہڈیاں باہر قبروں سے ہو گئیں۔ رَیُ میں ایک پہاڑ پھٹ پڑا ایک گاؤں اسمان زمین کے بیچ کچھ دیر تک معلق رہ کر نیچے گر پڑا زمین میں دراڑیں پڑ گئیں بدبودار پانی نکلا دھواں اٹھا۔ (۔۔ ۔۔ ۔۔)

(۸) ۲۳۲ھ زمانۂ متوکل باللہ میں ایک دہشتناک زلزلہ دمشق میں آیا جس سے بستی کی بستی ویران ہو گئی خلق کثیر مر گئی یہ زلزلہ انطا کیہ پہونچا وہاں بھی تباہی آئی۔ موصل پہونچا وہاں پچاس ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔

(۹) ۲۴۲ھ میں تونس، ری، خراسان، نیساپور، اصبہان، طبرستان میں ایک زلزلۂ عظیم ہوا پہاڑ ٹوٹ پڑے زمین پھٹ گئی دراڑیں ایسے پڑ گئے کہ ۵۰ بہالو لکڑیوں تک بھی اُس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی انتہا نہیں لگتی۔

(۱۰) ۲۸۰؁ھ بزمانہ معتضد دبیل میں زلزلہ ہوا اکثر شہر گر گیا ڈیڑھ لاکھ آدمی نیچے ڈھیروں کے دبے ہوئے نکلے۔

(۱۱) ۵۵۲؁ھ میں شام، حلب، شیراز، انطاکیہ، طرابلس میں زلزلہ ہوا ایک خلق کثیر تباہ ہوئی۔ شیراز میں فقط ایک عورت اور ایک لڑکا بچا۔

(۱۲) ۹۲۲؁ ہجری میں ارزیکان میں زلزلہ ہوا ایک جہان کا جہان مر گیا۔

(۱۳) قسطلانی نے مواہب لدنیہ میں، سید سمسودی نے تاریخ مدینہ میں لکھا ہے کہ بزمانہ فاطمیہ مدینہ میں کچھ لوگ عاشورے کے دن قبۂ عباس میں جمع ہوکر شیخین اور دیگر اصحاب کو برا بھلا کہتے تھے اتنے میں ایک سائل آیا اور کہا کہ مجھ کو محبت ابوبکر میں کون روٹی دیگا۔ اُن میں سے ایک شخص نے کہا کہ میرے گھر چلو گھر لے گیا اور سائل کی زبان کاٹ ڈی اور اُس کے ہاتھ میں رکھدی اور کہا کہ یہ محبت ابوبکر ہے۔ جب سائل چلا گیا تو ساتھ ہی وہ شخص قاطع لسان بندر ہو گیا (ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۶ و نمبر ۷)

(۱۴) اور دواجر میں یہ بھی ہے کہ حلب میں ایک شخص ساتب ابوکر و عمر مر گیا اتفاقاً اُس کی قبر کھودی دیکھا کہ سور کی شکل میں ہے۔ (؍؍ ؍؍ ؍؍)

(۱۵) تاریخ الخلفاء میں ہے۔ ۲۸۷؁ھ بزمانہ متوکل ایک امام نماز پڑھا رہا تھا ایک شخص نے اُس سے نماز میں عبث کیا امام نے نماز نہ توڑی پوری کر لی بعد ختم نماز عابث کو سور پایا۔ (؍؍ ؍؍ ؍؍)

(۱۶) ۲۸۵؁ھ میں سفید اور کالے پتھر برسے وزن ہر اولہ ڈیڑھ سو درہم کا تھا اس سے بصرہ کا ایک گاؤں تباہ ہو گیا۔ (یہی قذف ہے ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۵)

(۱۷) ۲۴۲؁ھ میں قریۂ سوید پر پتھر برسے ہر پتھر دس رطل کے وزن میں تھا۔ (؍؍ ؍؍)

(۱۸) ۲۸۰؁ھ میں بعہد معتضد باللہ دنیا عصر تک اندھیرا ہو گیا کالی آندھی آئی تین رات تک رہی اس کے بعد بھونچال آیا شہر دبیل ویران تباہ ہو گیا۔ (ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۷)

(۱۹) ۵۴۴؁ھ میں موصل پر ایک بادل آیا اُس سے آگ برسنا شروع ہوئی جس پر پڑی وہ جل کر مر گیا۔ (؍؍ ؍؍)

(۲۰) ذاکر بن حجلہ- عراق میں اڑنے والے بچھو ظاہر ہوئے ایک خلق کثیر مر گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۱) ۵۹۶ھ میں مصر میں ایسا قحط ہوا کہ لوگ مردار کھانے لگے آدمی کو آدمی نے غذا بنایا۔

(۲۲) ۵۹۳ھ میں ایک بڑا تارا ٹوٹا جس سے ایک بڑی آواز ہوئی مکانات ہل گئے اکثر مکانات قلعے منہدم ہوئے۔ (ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۸)

(۲۳) ۳۲۳ھ بعہد راضی باللہ تمام رات تارے ٹوٹے لوگ اسکے صدمے سے مرے (ملاحظہ ہو نمبر ۸)

(۲۴) ۵۷۰ھ ماہ جمادی الآخر میں دم دار تارا ایک مہینہ یا زیادہ رہا اس کی چال چاند کی چال سے زیادہ تیز تھی۔ دیکھو اشاعہ (ملاحظہ ہو حدیث نمبر ۹) سنا جاتا ہے کہ ہند میں غدر کے وقت بھی نکلا تھا اور جس وقت برما کو برٹش نے لیا تھا ۱۸۸۵ء ماہ نومبر ۲۹ تاریخ کی رات آسمان کے تارے ٹوٹتے رہے۔

(۲۵) طاعون عمواس مشہور ہے۔

(۲۶) ۴۹ھ کو کوفہ میں طاعون ہوا مغیرہ بن شعبہ صحابی وہاں سے چلے گئے پھر ۵۰ھ میں آئے آخر کار اس طاعون سے مرے۔

(۲۷) اصبہان میں ۳۴۶ھ میں عراق میں مرگ مفاجات بہت ہوا۔

غرض اس قسم کے واقعات دیکھتے دیکھتے میری آنکھیں دکھ گئیں اس سے یہ مراد ہے کہ اس طرح کے بہت سے واقعات ہوئے ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ یہ سب واقعات وحادثات قوم کے بگڑتے وقت پیش آئے ہیں۔ ہمارے زمانہ کی حالت بھی سخت ابتر ہو چلی ہے۔ بے دینی بے ایمانی، نماز روزہ سے کوئی سروکار نہیں۔ کوئی علم پرست بت پرست ہے تو کوئی سنگ وگل پرست کوئی قبر پرست ہے تو کوئیبت پرست۔ کوئی سیندھی پیتا ہے تو کوئی شراب جھوٹ جعل ودغا کا تو کوئی حساب نہیں۔ اسلام اور مسلمان ذلیل ہو رہے ہیں آج ادنےٰ اسفل قوم کی جو عزت ہے وہ ایک مسلمان شخص کی نہیں۔ شرک وبدعت تو علانیہ ظاہرا طور پر ترقی کر رہا ہے۔ یہی ہمارے برے افعال کی وجہ تھی امرت سر میں موسمی بخار سے لاکھوں مر گئے اور اسی سبب سے حیدرآباد میں موسی ندی کے طغیانی سے شہر کا اکثر حصہ ویران ہو گیا اور ہزارہا مردے کس مپرسی کی حالت میں پڑے رہے۔ اور اٹالیہ میں زلزلہ ہوا بستی زیر زمین ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعون سے کوئی حصہ ہندوستان کا نہ چھوٹا۔ الا ماشاء اللہ۔ یہ سب ہمارے اعمال کی وجہ ہے جیسا کہ احادیث مذکورہ سے واضح ہے لیکن میں نہیں سمجھتا کہ مرزائی اپنے جھوٹے نبی کے انکار کو کس دلیل شرعی پر ان عذابات کو محمول کرتے ہیں۔ اور جہاں زلزلہ ہوا ساتھ ہی خوشیاں منانے لگتے ہیں۔

خبطیو! دیکھتے ہو کہ مرزا قادیانی کے پہلے بھی تو زلزلے ہوئے پھر کس وجہ سے ہوا کیئے اگر انکار احکام رسول کی وجہ سے زلزلے آئے تو پھر اب بھی یہی سمجھنا چاہئے مگر تمہاری عقل میں نہیں آتا۔ سچ ہے

بریں عقل ودانش بباید گریست

ناظرین! یہ خوب سمجھ رکھئے اصل میں مرزا خود کاذب اور مدعی نبوت تھا اسکی اور اسکی پارٹی کی کوئی بات ٹھیک نہیں۔ اس قادیانی کے مثال قدیم زمانہ میں کئی جھوٹے نبوت کا دعویٰ کیئے۔ اُن کا بھی یہی خیال تھا کہ زلازل وفتن اون کے انکار کی وجہ سے نازل ہوتے تھے۔ اب نمبروار مدعیان نبوت کا ذکر سنئے۔

(۱) مسیلمہ کذاب قبیلہ بنی حنیفہ میں نکلا اور دعوائے نبوت کا کیا اس نے بعض قرآن کا جواب لکھا۔ نماز معاف کی شراب وزنا حلال کردیا۔ زمانۂ ابوبکر میں خالدؓ بن ولید نے مارڈالا۔

(۲) اسود عنسی، یہ اور مسیلمہ، حضرت رسول اکرم ﷺ ہی کے زمانہ میں دعویٰ نبوت کا کیئے اسکو فیروز دیلمی نے مارڈالا۔

(۳) ابن صیاد دجال صغیر تھا۔

(۴) طلیحہ بن خویلد اسدی زمانہ ابوبکر صدیقؓ میں دعویٰ نبوت کا کیا۔

(۵) ایک عورت مسماۃ سجاح بنت سوید بنی تغلب سے نکلی دعوائے نبوت کا کیا اس کی ایک اُمت ہوگئی مسیلمہ گھبرایا اور مسیلمہ نے ایک حیلہ نکالا اور اُس عورت کے پاس کہہ بھیجا کہ مجھ کو وحی آئی ہے (مرزا کو بھی تو وحی آتی تھی) کہ جو ہم میں غالب ہو دوسرا اوسکی تابعداری کرے اوس مدعیہ نے رضامندی ظاہر کی ایک دن مقرر کیا گیا۔ وحی کے الفاظ مسیلمہ نے سنائے۔

الم تر ان للّٰہ خلقنا افواجا وجعل النّساء لنا ازواجاً نوبج فیھن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایلا جا وتخرج منهن اذا شئنا اخراجا۔

سجاح مسکرائی۔ پھر دونوں کی شادی ہوگئی۔ بعد سجاح نے اپنی نبوت مسیلمہ کو دیدی اور ان دونوں کا مہر نماز عصر کی معافی ٹھیرا۔ لکھتے ہیں کہ سجاح زمانہ معاویہ میں تائب ہوکر مسلمان ہوئی۔

(۶) مختار زمانۂ ابن زبیر میں قبیلہ ثقیف سے نکلا تھا کہتا تھا کہ مجھ کو وحی آتی ہے (جیسے مرزا صاحب) اور اپنے مکاتبت میں لکھتا تھا من مختار رسول اللّٰہ.

(۷) متنبّی شاعر جس کا دیوان مشہور ہے۔

(۸) زمانہ معتمد باللہ میں بہبوذ نام کا کذاب مدعی نبوت نکلا تھا اپنے کو عالم الغیب سمجھتا تھا۔

(۹) زمانہ مکتفی میں کذاب یحییٰ بن زکرویہ قرمطی نے دعویٰ نبوت کا کیا۔

(۱۰) کذاب برادر یحییٰ بن زکرویہ ہے۔

(۱۱) عیسیٰ بن مہرویہ اس نے کہا مدثر میرا ہی لقب ہے ملک شام پر غالب آیا ایک فساد بپا کیا۔

(۱۲) ابوطاہر قرمطی ہے زمانہ مقتدر باللہ میں نکلا تھا۔

(۱۳) زمانہ راضی باللہ میں محمد بن علی شُلمغانی نکلا۔ مدعوی الوہیت۔ مدعی احیاء موتیٰ تھا۔

(۱۴) ایک جوان شخص فرقہ تناسخیہ سے زمانہ مطیع باللہ میں نبوت کا دعویٰ کیا اور کہا کہ مجھ میں حضرت علیؓ کی روح اور میری بی بی میں فاطمہ کی روح پھونکی گئی ہے۔

(۱۵) زمانہ مستظہر میں ۴۹۹ھ کو ایک شخص اطراف نہاوند میں نکلا کہا کہ میں پیغمبر ہوں ایک خلق کثیر اُس کے تابع ہوگئی۔

(۱۶) ایک شخص (لا) نام کا مغرب میں نکلا کہا کہ تمہاری حدیث میں آیا ہے لا نبی بعدی. یعنی لا نام کا ایک نبی آئے گا سو وہ (لا) میں ہی ہوں۔

غرض اس طرح کے مدعیان نبوت ہزاروں ہو چکے ہیں منجملہ ان کے ایک مرزا بھی گذر گیا۔ پھر وہ کون سفیہ وجاہل ہوگا جو باوجود حضرت صلعم کو خاتم النبین والمرسلین سمجھتے اور جانتے ہوئے اور دجال ابھی نہیں آیا جس کی صفت میں کانه عنبة طافیه آیا ہے یعنی آنکھ مثل اخروٹ پھوکل ہوگی اور مثیل مسیح کا لفظ نہ قرآن میں آیا ہے اور نہ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں۔ پھر مرزا کو نبی مانتا ہو یہ صریح سفاہت وجہالت ہے۔ حاصل کلام مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہیں۔ اور زلازل وفتن ان کے انکار کی وجہ نہیں۔ باقی والسلام علیکم۔

راقم ابوالنعیم محمد عبدالعظیم حیدر آبادی۔

(ہفت روزہ اہلحدیث جلد ۶ نمبر ۳۳/۳۴ ، ۱۸/۲۵ جون ۱۹۰۹ء ص: ۱۳ تا ۱۶)

رام پور میں مباحثہ

نواب صاحب رام پور کے مصاحبوں میں ایک صاحب مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں او ن کی باتیں سنتے سنتے نواب صاحب نے مباحثہ کرانے کا حکم فرمایا فریقین کے علماء جمع ہوئے۔ اہل اسلام کی طرف مولانا ثناء اللہ صاحب گفتگو کرتے ہیں خدا کے فضل سے آج تک غلبہ ہے ۱۵ جون سے مباحثہ شروع ہے۔ (مفصل آئندہ)

بعد کی خبر: دو دن کی گفتگو کے بعد قادیانیوں نے بحث سے انکار کر دیا اور بھاگ نکلے۔ مفصل آئندہ۔ رپورٹر۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۸۔۲۵ جون ۱۹۰۹ء ص ۲۲)

رام پور میں مباحثہ کی کیفیت

(معذرت: رام پور کے مناظرہ سے پندرہ روزہ غیر حاضری کے بعد ایسے وقت دفتر میں حاضر ہوا کہ اخبار مرتب نہ ہوسکتا تھا مگر بالکل خاموشی بھی مناسب نہ تھی اسلئے مباحثہ رام پور کی کیفیت پر قناعت کر کے ناظرین سے معافی کی خواستگاری ہے۔ اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر)

ریاست رام پور کے رئیس ہز ہائنس نواب صاحب بہادر ہندوستانی رئیسوں میں ایک خاص مذاق کے ہیں۔ باوجودیکہ آپ خود شیعہ مذہب کی پیروی کے مدعی ہیں، مگر ساتھ ہی اس کے آپ کا عام دعوی اور بیان جو سننے میں آیا آپ کی دلی مراد ہے کہ شیعہ سنی میں مغائرت نہ رہے، بلکہ ایک دوسرے کے دل سے خیر خواہ ہو جائیں۔ شیعہ علماء کے تعصب سے ممکن نہیں کہ نواب صاحب بہادر کی یہ آرزو پوری نہ ہو سکے جو آئے دن اہل سنت کو ستانے کی نئی مشین ایجاد کرتے رہتے ہیں۔ ہز ہائی نس کو باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوانی کی عمر کے، علماء اسلام سے خاص انس ہے، بلکہ ان کی ملاقات کے متمنی رہتے ہیں۔ میرے سامنے علماء کی نسبت کہا کہ آپ حضرات ضرور تشریف لایا کریں جو وقت آپ لوگوں کی مصاحبت میں گذرے وہ غنیمت ہے۔ یہی علمی اور مذہبی مذاق دراصل اس مباحثہ کا باعث ہوا، مگر ظاہری سبب یہ ہوا کہ رام پور میں محکمہ آب کاری کے سپرنٹنڈنٹ منشی ذولفقار علی خان، مرزا صاحب قادیانی کے راسخ الاعتقاد مرید ہیں۔ انہی کے چچیرے بھائی حافظ احمد علی خان افسر کارخانجات ذات خاص، مرزا جی کو ویسا ہی جانتے ہیں جیسے کہ وہ واقع میں ہیں۔ان دونوں بھائیوں کی سرکار کے سامنے کچھ باہمی گفتگو رہتی، جو حضور نواب صاحب بھی سنتے۔ آخر حکم فرمایا کہ تم دونوں اپنے اپنے علماء کو بلاؤ ہم مباحثہ کرائیں گے۔ چنانچہ منشی ذوالفقار علی خان (مرزائی) نے اپنے دار الخلافہ (قادیان) کو لکھا جہاں سے حسب الحکم مندرجہ ذیل اصحاب پہنچے:

مولوی محمد احسن صاحب امروہی۔ مولوی سرور شاہ مقیم قادیانی، مولوی مبارک علی سیالکوٹی، مولوی محمد علی ایم اے مقیم قادیان، شیخ یعقوب علی اڈیٹر الحکم، حافظ روشن علی، ڈاکٹر محمد حسین لاہوری، ڈاکٹر یعقوب بیگ لاہور، شیخ رحمت اللہ سوداگر لاہوری وغیرہ وغیرہ۔

علماء اسلام شرکاء کی فہرست ان کے فیصلہ میں ملے گی۔ ۱۵ جون مباحثہ کے لئے مقرر تھی۔ ۱۴ کو سب حاضر ہو گئے۔ ہمیں کچھ علم نہ تھا کہ شرائط کیا ہیں، اور مناظر کون کون ہے۔ میں نے اپنی طرف کے علماء میں تجویز پیش کی کہ سب سے مقدم تقرر امیر ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اختلاف رائے سے بے عزتی اور بدنامی ہو۔ چنانچہ الحمد للہ کہ میری اس تجویز کو علماء نے پسند فرمایا اور جناب مولانا سید احمد حسن صاحب امروہی امیر جماعت (محمدیہ) مقرر ہوئے۔

امیر صاحب کے حکم سے مناظرہ کا قرعہ اس خاکسار کے نام پر پڑا۔ ہماری طرف کے وکیل حافظ احمد خان تو کہتے تھے کہ شرط کوئی طے نہیں ہوئی، موضوع بحث مقرر ہوا ہے، ہاں فریق مرزائیہ نے مقدم مسئلہ حیات مسیح کو رکھا ہے، مگر فیصلہ دراصل وہی ہوگا جو سرکار سن کر اجلاس میں فرماویں گے۔ یہ سن کر ہم تیار تھے کہ تعین مبحث پر ہم خوب لڑیں گے اور اس اور اوس دلیل سے ثابت کریں گے کہ حیات وممات مسیح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ کو مرزا کے دعاوی سے کوئی تعلق نہیں، بلکہ بحث مرزا صاحب کے صدق و کذب سے ہوگی۔

مگر فریق ثانی کا اصرار دیکھ کر بغیر سنے وجوہات کے سرکار (نواب رام پور) نے فیصلہ فرمایا کہ مقدم اسی کو شروع کیا جاوے اور اس سے بعد نبوت مرزا کا مضمون شروع کیا جاوے گا۔

چنانچہ ۱۵ جون کو فریق مرزائی کے مناظر بلکہ سالار قافلہ جناب مولوی محمد احسن امروہی نے کل کی لکھی ہوئی ایک تحریر پڑھی۔

مضمون تو وہی تھا جو مرزا آنجہانی کی کتابوں میں اسی مسئلہ (وفات مسیح) پر لکھا ہوا ملتا ہے مگر اداء مضمون ایسا بے لطف تھا کہ کوئی بھی کان لگا کر سننا نہ چاہتا تھا۔ خدا خدا کر کے ڈیڑھ گھنٹے میں ان کی تقریر ختم ہوئی۔

اس سے بعد میری باری آئی تو میں نے ان کی ساری تحریر کا فی البدیہہ جواب پون گھنٹے میں دے دیا۔ جواب کی خوبی اور صفائی کا ذکر کرنا مقصود نہیں، ہاں فخر ہے تو یہ کہ جناب نواب صاحب نے اپنی کرسی سے اٹھ کر میری کرسی کے پاس آ کر زبان سے تو فرمایا، مولانا مبارک ہو، اور ہاتھ سے میری پیٹھ کو ٹھونکا۔

اس واقعہ کا ذکر میں نے اس لئے کیا ہے کہ اس سے بھی مرزا صاحب آنجہانی کی ایک پیش گوئی غلط ہوتی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں انی مهين من اراد اهانتك۔ یعنی خدا نے مرزا کو کہہ رکھا تھا کہ جو کوئی تیری اہانت کرنا چاہے گا میں اس کی اہانت کرونگا۔ یہ الہام ایسا عام تھا اور ہے جس طرح شاعروں میں خط و خال کا مضمون عام پامال ہے۔ کون نہیں جانتا کہ میں مرزا اور مرزائی مشن کا رجسٹرڈ اور مسلّمہ مخالف ہوں اور اسی مخالفت و اہانت؟ کی غرض سے گیا تھا پھر یہ اعزاز کیسا (شاید مستثنیات میں ہو)

غرض اس طرح دوسرے روز بھی مباحثہ رہا فرق صرف اتنا ہوا کہ مرزا کے گروہ کی تحریر مولوی احسن صاحب کے منشی محمد قاسم علی مقیم دہلی نے پڑھی جس کا جواب بفضلہٖ ایسا دیا کہ حضور نواب صاحب سرور میں آ کر بار بار فرماتے تھے کہ مولانا آج تو ان کو بری طرح پھٹکارا۔ اس کا ذکر بھی اسی غرض سے ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی کا الہام دوسرے روز بھی جلوہ افزا نہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے روز بوجہ ناسازی طبیعت حضور نواب صاحب جلسہ ملتوی رہا۔

چوتھے روز قادیانی جماعت کے سرگروہ بے اجازت مراد آباد چلے گئے، اس لئے بھی مباحثہ نہ ہو سکا۔

پانچویں روز نواب صاحب نے تشریف لاتے ہی فرمایا کہ آج مسئلہ وفات مسیح کو ختم کیا جائے گا۔ اس مسئلہ میں چونکہ قادیانی جماعت نے مدعی ہونے کی حیثیت سے پہلے تقریر کی تھی، دوسرے مسئلہ نبوت مرزا پر محمدیہ جماعت کا مناظر ابتدائی تقریر کرے گا۔ اس پر قادیانی جماعت مصر ہوئی کہ ہم ایسا نہ کریں گے۔ نواب صاحب نے فرمایا کہ دیکھو انصاف یہی ہے، تم اس پر الگ بیٹھ کر غور کرو۔

میں نے عرض کیا کہ گو ہماری جماعت کی رائے کچھ ہی ہو مگر میری رائے تو یہ ہے کہ حضور ہر مسئلہ پر ابتدائی اور انتہائی تقریر کرنے کا موقع انہی کو دیں۔ ہاں یہ شرط ضروری ہے کہ دس پندرہ منٹ سے زیادہ وقت کسی فریق کو نہ ملے۔

یہ بھی منظور نہ ہوا۔ آخر قادیانی جماعت نے کہا کہ ہم اس وقت اس کا جواب نہیں دے سکتے۔ رات کو مشورہ کر کے صبح جواب دیں گے۔ جس پر نواب صاحب نے ان کو بقیہ تقریر متعلقہ وفات مسیح کے پورا کرنے کی اجازت بخشی جس کا جواب بھی اسی وقت دیا گیا۔

اس جواب میں ایک لطیفہ قابل ذکر تھا۔ مرزائیوں کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا وہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ میں داخل ہوا

(قادیانی خطبہ الہامیہ)

یہ حوالہ پڑھ کر بطور ظرافت قادیانیوں کی طرف اشارہ کر کے کہا حضرات یہ ہیں اصحاب رسول، جس نے تابعی بننا ہو ان کو دیکھ لے۔ یہ فقرہ جیسا کہ حاضرین کو نمکین معلوم ہوا، قادیانیوں کے زخموں پر نمک ہوا۔

خیر دوسرے روز ہم بدستور مقام مباحثہ پر پہنچے، مگر قادیانی کوئی نہ آیا۔ حافظ احمد علی خان صاحب ایک کاغذ ہاتھ میں لئے ہوئے آئے کہ سرکار نے فرمایا ہے آج مباحثہ نہ ہوگا، یہ کاغذ قادیانیوں کی تحریر ہے جس میں لکھا ہے کہ ہم مباحثہ جاری نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ سکتے جس کی وجوہات کچھ تو سرکار کے سر پر تھوپیں کہ آپ اعانت کرتے ہیں، کچھ میرے سر پر کہ یہ ہمارے پیشوا کے حق میں ایسے الفاظ کہتا ہے کہ دل پاش پاش ہوتا ہے۔ جب یہ تحریر سنی گئی تو دانا سمجھ گئے

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہا نہ ساخت

حالانکہ یہ ایک ایسا موقعہ تھا کہ تمام لوگ بھی ان کی مخالفت کرتے، بلکہ راستہ چلتے ہوئے اینٹیں پتھر پھینکتے، بلکہ حوالات اور جیل خانے میں بھی بھیجتے، تاہم تبلیغ مذہب کے اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہ دیتے۔ اور سمجھتے کہ تبلیغ کے لئے اس سے اچھا موقع کوئی نہ ملے گا کہ خود ایک والی ریاست کا انتظام ہے، بلکہ خود شریک جلسہ ہے۔ تمام لوگ دم بخود ہو کر سنتے ہیں۔ کھانے کو پلاؤ زردہ وغیرہ ملتے ہیں، رہنے کو آرام کی جگہ ہے، اس سے عمدہ موقع تبلیغ مذہب کا کیا ہوگا۔ حالانکہ (بقول مرزا آنجہانی) یہ لوگ اصحاب رسول اللہ ﷺ ہیں جنہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ باندہ کر تبلیغ اور اشاعت کی تھی۔ لیکن چونکہ وہ اصحاب اپنے دین کو دل سے سچا جانتے تھے یہ لوگ دل میں اپنا ضعف محسوس کرتے ہیں، اس لئے یہ کہنا بالکل موزوں ہے:

شیر قالین دگت است شیر نیستان دگرست

چونکہ مولانا احمد حسن صاحب امروہی (امیر جماعت محمدیہ) نے حضور نواب صاحب کے سامنے ہی حضرات علماء کرام رامپور وغیرہ سے استفسار فرمایا تھا کہ آپ حضرات دیانتاً فرماویں کہ ہمارے مناظر (ثناءاللہ) نے قادیانی مضمون کا کافی جواب دے دیا یا نہیں، سب نے بالاتفاق کہا: دے دیا۔ دے دیا۔، اس لئے علماء کرام نے اپنے فیصلہ کو قلم بند کر کے حافظ احمد علی خان صاحب منتظم مناظرہ کو دیا جس کی نقل درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فیصلہ علماء کرام ریاست رامپور وغیرہ

دربارہ مباحثہ حیات ممات حضرت مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع ۱۵۔۱۶۔۱۹ جون ۱۹۰۹ء بمکان قلعہ معلیٰ

بموجودگی سرکار معلیٰ القاب دا م اقبالھم و ملکھم

یہ مباحثہ مجمع عام میں ہم لوگوں کے (جن کے دستخط اس فیصلہ پر ہیں) سامنے تواریخ مذکورہ میں ہوا۔ جماعت اہل اسلام کی طرف سے جناب مولانا مولوی ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری مناظر مقرر ہوئے اور جماعت قادیانی کی طرف سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی مقرر ہوئے۔ مگر دوسرے اور تیسرے روز جماعت قادیانی کی طرف سے منشی قاسم علی صاحب دہلوی نے تحریر پڑھی۔ ہمارے رو برو سب کاروائی ہوئی۔ وفات مسیح کے متعلق جتنے دلائل قادیانی جماعت کی طرف سے پیش ہوئے اسلامی مناظر نے ایک ایک کا جواب بڑی خوبی سے دیا، اور واضح تقریر سے حیات مسیح کو ثابت کر دیا، بلکہ جو زائد امور خارج از بحث بھی قادیانیوں کی طرف سے داخل تحریر و تقریر کئے گئے، ان کے جوابات بھی نہایت خوبی اور خوش اسلوبی سے دیئے فجزاه الله عنا و عن سائر المسلمين خيراً۔

اس بحث سے شکستہ خاطر ہو کر قادیانیوں کو دوسرے مسئلہ (نبوت مرزا قادیانی) پر باوجود قرار داد اور وعدہ موثوقہ اور پیش گوئی کرنے اسلامی مناظر کے (۱۹ جون کو میں نے کہا تھا کہ میں وجدانی پیش گوئی کرتا ہوں کہ قادیانی جماعت نبوت مرزا پر بحث نہ کرے گی۔ اڈیٹر اہل حدیث) بحث کرنے کی جرأت نہ ہوئی لہذا وہ بغیر پیش کرنے دوسرے مسئلہ کے خود بخود چلے گئے

فلله الحمد على ذلك صدق الله العظيم جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقا۔

محررہ ۲۲ جون ۱۹۰۹ء مطابق ۳ جمادی الآخر ۱۳۲۷ھ روز سہ شنبہ۔

مولوی محمد عبدالغفار خان رام پوری۔ مولوی محمد لطف اللہ قاضی رام پور۔ محمد اعجاز حسین (وکیل) رام پوری۔ مولوی محمد فضل اللہ رام پوری۔ مولوی محمد بشیر احمد (مدرس مدرسہ اول انوار العلوم) رام پوری، مولوی محمد اسلم۔ مولوی فضل حق مدرس اول مدرسہ عالیہ، رامپوری، مولوی افضال الحق رام پوری، مولوی محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی رام پوری، مولوی مرتضیٰ حسین (مدرس مدرسہ عربی دیو بند) مولوی ابراہیم سیالکوٹی۔ مولوی محمد میاں (دیو بندی) مولوی عبد الرحمٰن مدرس اول مدرسہ مراد آباد۔ مولوی محمود حسن مدرس دوم مراد آباد۔ مولوی اشرف علی تھانوی۔ مولوی احمد حسن امروہی۔ مولوی محمد امین امروہی۔ مولوی رضا حسن امروہی۔ مولوی عبدالرؤف امروہی۔ مولوی محمد شفیق احمد امروہی۔ مولوی محمد معظم حسین امروہی۔ مولوی عبد الرحمٰن امروہی۔ مولوی محمد سلیم سکندر پوری۔ مولوی سید محمد شاہ محدث رام پوری، مولوی سید حامد شاہ رام پوری۔ مولوی منور علی مدرس درجہ حدیث مدرسہ عالیہ رام پور۔ مولوی محمد طیب عربی۔ مولوی محمد قیام الدین جون پوری۔ مولوی محمد سہول دیو بندی۔ مولوی محمد ابراہیم دہلوی۔ مولوی محمد قدرت اللہ مدرس مراد آبادی، مولوی محمد خلیل احمد مدرس سہارن پوری۔ مولوی محمد عاشق الٰہی میرٹھی۔ مولوی محمد یحیٰ مدرس مدرسہ سہارن پور۔ مولوی محمد اسماعیل امروہی۔ مولوی بدر الدین امروہی۔ مولوی سردار احمد امروہی۔ مولوی محمد موسیٰ سنبلی۔ مولوی محمد خلیل اللہ مقیم رام پور۔ مولوی احمد امین مدرس دوئم مدرسہ عالیہ رام پور۔ مولوی غلام رسول رام پوری۔ مولوی صاحبزادہ محمد الطاف علی المعروف میاں جان خان رام پوری۔ مولوی معز اللہ خان مدرس مدرسہ عالیہ رام پور۔ مولوی محمد یوسف مقیم رام پور۔ مولوی غلام رحمانی ولایتی مقیم رام پور۔ مولوی سئد سجاد علی بسولوی مقیم رام پور۔ مولوی وزیر محمد خان مدرس مدرسہ عالیہ رام پور۔ مولوی فضل کریم مقیم رام پور۔ مولوی دیانت حسین مقیم رام پور۔ مولوی حافظ محمد عبد الغفار دہلوی۔ حافظ نور الدین احمد دہلوی۔ مولوی نظیر الدین مدرس مدرسہ عالیہ رام پور۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ ساری تقریریں قلم بند ہو چکی ہیں۔ حضور نواب صاحب ان کو رسالہ کی صورت میں شائع کروائیں گے انہی کے ساتھ حضور کا اپنا فیصلہ بھی طبع ہوگا۔

بعد اختتام مباحثہ بھی کئی روز تک رام پور میں رہنا ہوا۔ ایک روز انگریزی خوان طلباء نے دعوت الفواکہ (فروٹ پارٹی) دی اور جلسہ کیا جس میں میں نے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے طلبا کے سامنے تقریریں کیں۔ایک روز عربی خوان طلباء نے بھی اسی قسم کا جلسہ کیا جس میں دونوں قسم کے طلبا اور علماء اور شہری لوگ بھی شامل تھے۔وہاں بھی اسی قسم کی تقریریں ہوئیں۔آخری روز بالحاح و اصرار مسلمانان رام پور جامع مسجد میں جمعہ کے روز وعظ کہہ کر چلے آئے۔

نواب صاحب کی طرف سے مہمان نوازی کے علاوہ حضور کی مصاحبت اور تقریری نوازشات ہمیشہ یادرہنے کے قابل ہیں۔علماء کی ملاقات کا حضور کو متمنی پایا گو آپ مذہب میں راسخ شیعہ ہیں مگر علماء اہل سنت سے بھی حضور کو خاص انس ہے۔کسی قسم کی وحشت یا نفرت نہیں۔اخیر ملاقات میں حضور نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا:

مولانا ہمیں بھول نہ جایئے گا اپنا گھر سمجھ کر کبھی کبھی تشریف لایا کریں۔

اسی قسم کی حوصلہ افزا تقریریں کئی ایک دفعہ فرمائیں اس لئے علماء کرام نوازشات شاہی کے شکرگزار ہیں۔

رام پور کو اسلامی ریاست ہونے کے علاوہ خاص امتیاز جو حاصل ہے وہ یہ ہے کہ قدیم سے اہل علم کا مخزن رہا ہے علماء اور طلباء اسقدر ہیں کہ گویا ایک یونیورسٹی ہے باوجود علم وفضل کے خاکسار ہیچ مدان پر بڑے چھوٹے سب عنایت فرماتے تھے بزرگانہ شفقت سے جدائی پر اظہار افسوس کر کے آئندہ ملاقات کے لئے دعا کرتے تھے جس پر نیازمند بھی مخلصانہ آمین کہتا ہے

روز و شب سجدہ کنم بر خاک می مالم جبین
جمع کن با دوستاں یا جامع المتفرقین

علماء رام پور کے علاوہ پبلک رام پور اور تعلقداران سرکار بھی جو علماء کرام کے ساتھ عموماً اور مجھ خاکسار کے ساتھ خصوصاً محبت کا اظہار کرتے رہے۔نیازمند سب کی طرف سے ان کے شکریہ کے ساتھ کہتا ہے جزاکم اللہ فی الدارین خیراً

رام پور میں جس روز عربی خوان طلباء نے جلسہ کیا تھا اس جلسہ میں ایک شخص ہندو کا ستھ مسلمان ہوا حسب تجویز مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اس کا نام محمد حسین رکھا گیا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جولائی ۱۹۰۹ء ص ۱۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رام پور کے مباحثہ میں مرزائیوں کی شکست

خود مرزائیوں کے اقرار سے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اگرچہ گذشتہ پرچے میں ہم نے مجملاً کیفیت مباحثہ رامپور لکھدی ہے مگر اس خیال سے کہ شائد کوئی صاحب اسکو ایک طرفہ بیان سمجھیں فریق ثانی کی شائع کردہ کیفیت مع ان کی غلط بیانیوں کی تردید کے آج شائع کی جاتی ہے۔قادیانی اخبار بدر مورخہ ۲۴ جون آمدہ ۳۰ جون میں روئداد مباحثہ رامپور شائع ہوئی ہے جو درج ذیل ہے۔

بعد معمولی تمہید کے راقم مضمون لکھتا ہے کہ:

چونکہ ایک صاحبِ اقتدار والئی ریاست کی طرف سے خواہش تھی اور ان کا منشاء بظاہر ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ عام مباحثات کی طرز پر نہیں بلکہ احقاق حق کے رنگ میں فریقین کی گفتگو سننا چاہتے ہیں۔اور یہ بھی خیال کیا گیا کہ عوام الناس کا اس جلسہ مباحثہ میں کچھ دخل نہوگا اور گفتگو متانت اور شائستگی سے ہوگی۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کیلئے اجازت دیدی۔ اور ۱۵ جون سے اس مباحثہ کا شروع ہونا قرار پایا اور مندرجہ ذیل امور مولوی سید محمد احسن کی طرف سے پیش ہوکر نواب صاحب نے ان کو منظور فرمایا۔(۱)

اولؔ یہ کہ مباحثہ نواب صاحب کی موجودگی میں ہوگا۔

دوئمؔ یہ کہ مباحثہ تحریری ہوگا اور فریقین کی تحریریں مناظرین اور فریقین کے میرِ مجلسوں کے دستخطوں سے مصدق ہوکر فریقین کو دیجاوینگی۔

سوم یہ کہ مباحثہ مندرجہ ذیل پانچ سوالوں پر ہوگا۔ اوراسی ترتیب سے ہوگا جس ترتیب سے سوالات دیئے گئے ہیں۔ وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ حالات زمانہ اس امر کے مقتضی ہیں یا نہیں، کہ ایک مجدد کا صدی کے سر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبعوث ہونا ضروری تھا۔ دعوئ حضرت مرزا صاحب۔ الہامات حضرت مرزا صاحب۔ وفات حضرت مسیح موعود۔

چہارم یہ کہ استدلال صرف قرآن کریم سنت صحیحہ مثبتہ علی منہاج النبوت ہوگا۔ اس قرارداد کے مطابق ہم میں سے بعض دوست ۱۳/ جون کی شام کو اور بعض ۱۴ جون کی صبح کو رامپور پہنچ گئے۔ یعنی حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب بھمراہی مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب ومولوی مبارک علی صاحب وحافظ روشن علی صاحب ۱۳ جون کی شام کو اور راقم اور خواجہ کمال الدین صاحب ۱۴ جون کی صبح کو رامپور پہنچ گئے۔ اتفاق سے جس گاڑی میں ہم پہونچے اسی میں مولوی ثناء اللہ امرتسری اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی بھی رامپور پہنچے۔ ہم حیران تھے کہ علمائے ہندوستان میں اور پھر رامپور اور امروہہ جیسے مقامات میں کوئی علماء اس قابل نہ تھے کہ وہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی کے بالمقابل اپنے دلائل پیش کرسکیں کہ ان لوگوں کو جنہوں نے سفیہانہ طرز پر گالیاں دینا اپنا شیوہ بنا رکھا ہے مقابلہ کے لئے بلایا گیا ہے۔ مگر آخر یہ خیال کیا گیا کہ شائد مدد کے لئے ان لوگوں کو بھی بلایا گیا ہوگا۔ اور علمائے رامپور نے ان کے اس ناپاک اور ناشائستہ طریق کو جو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حق میں دل آزار کلمات استعمال کرنے اور استہزا کرنے کا اختیار کررکھا ہے چھوڑ کر صرف ان کے معلومات سے فائدہ اٹھانے کے لئے انہیں بلایا ہوگا۔ (۲) ۱۳ جون کی شام کو ایک طول طویل تحریر شرائط کے متعلق نواب صاحب کی وساطت سے حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب کے پاس پہنچ چکی تھی۔ جس کے اخیر میں بجائے کسی خاص شخص کے دستخطوں کے ''مناظر اہل سنت والجماعت'' لکھا ہوا تھا۔ اس تحریر میں کچھ تو شرائط کی ترمیم پر زور دیا گیا تھا (۳) اور ایک حصہ اس کا بالکل غیر متعلق تھا۔ ترمیم شرائط میں تو سب سے بڑی یہ بات پیش کی گئی تھی۔ کہ وفات مسیح کے متعلق بحث کی ضرورت نہیں۔ اور غیر متعلق حصہ میں حضرت صاحب کی ایک کتاب سے چند عربی اشعار معہ اردو ترجمہ نقل کئے گئے تھے جن میں حضرت امام حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ السلام کا ذکر تھا۔ یہ دوچالیں فریق مخالف خاص اغراض کو مدنظر رکھ کر چلا تھا وفات مسیح کی بحث کو تو اس لئے ٹالنا چاہتے تھے کہ وہ اپنی کمزوری کو جانتے تھے۔ ورنہ یہ کہنا کہ وفات حیات مسیح کے فیصلہ سے حضرت مرزا صاحب کے دعاوی پر کوئی اثر نہیں پڑتا محض ایک دھوکا ہے اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے متعلق حضرت اقدس کے اشعار کو نقل کرنے سے یہ غرض تھی کہ نواب صاحب چونکہ شیعہ مذہب رکھتے ہیں۔ وہ ان اشعار سے برافروختہ (۴) ہوجائیں ورنہ اس بات کو کون نہیں جانتا۔ کہ اہل سنت والجماعت کے اپنے عقیدہ کی رو سے آنے والا مسیح حضرت امام حسین سے افضل ہے۔ (۵) مگر اہل تشیع کے اعتقاد کے رو سے چونکہ امام حسینؑ کے مرتبہ میں بہت غلو کیا گیا ہے۔ اس لئے یہ لازمی امر تھا۔ کہ ایک شیعہ مذہب کا پیرو ایسے کلمات سے برافروختہ ہو۔ اسی بات کو مدنظر رکھ کر اور نواب صاحب کو احمدیوں کے برخلاف برافروختہ کرنے کے لئے فریق ثانی نے حضرت اقدس کے ان اشعار کو شرائط کی ترمیم کے کاغذ میں داخل کردیا۔ ورنہ ہر ایک شخص آسانی سے اسبات کو سمجھ سکتا ہے کہ مباحثہ کی شرائط کا اس امر سے کیا تعلق ہے کہ حضرت مسیح موعود امام حسین سے افضل ہیں یا نہیں؟ غرض کہ فریق مخالف کی پہلے دن سے ہی بلکہ مباحثہ شروع ہونے سے پہلے ہی یہ کوشش تھی۔ کہ ایک تو حیات ممات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مسئلے کو بحث سے خارج کیا جاوے۔ اور یہ تلخ گھونٹ انہیں پینا نہ پڑے۔ اور دوسرے کسی نہ کسی طرح جناب نواب صاحب کو ان کے شیعی عقیدہ کی وجہ سے احمدیوں کے خلاف اکسایا جائے۔ فریق مخالف کی یہ تحریر ہمارے پاس موجود ہے اور ہر ایک عقلمند سوچ سکتا ہے کہ حضرت امام حسین کے قصہ کو شرائط مباحثہ کے درمیان میں لانے کی کیا ضرورتھی۔ اور وفات مسیح پر بحث کرنے سے کیوں یہ فریق گریز کرتا تھا۔

اس تحریر کا جواب ہماری طرف سے صرف یہ دیا گیا۔ کہ ہم شرائط طے ہونے اور نواب صاحب کے ان کو منظور کرلینے کے بعد یہاں آئے ہیں۔ اور اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازسرنو ان شرائط میں پڑنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔ البتہ مسئلہ ختم نبوت جس پر نواب صاحب نے بھی بحث ضروری سمجھی ہے۔ اس پر بحث کرنے کے لئے ہم تیار ہیں اور وفات مسیح کے مضمون کے بعد ہم باقی مسائل کو چھوڑ کر پہلے اسی مضمون کو لے لیں گے۔ علاوہ ازیں فریق ثانی کی طرف سے یہ بھی استدعا تھی کہ مسئلہ وفات مسیح میں احمدی مدعیانہ حیثیت میں ثبوت مسئلہ دیں اور انہی کی طرف سے ابتدا ہو۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ فریق مخالف اس بات کو خوب سمجھتا تھا کہ حیات مسیح کے لئے اس کے ہاتھ میں کوئی دلیل نہیں۔ اس لئے انہوں نے اس بار ثبوت کو ہمارے ذمہ ڈالا۔ (۶) اور چونکہ اس معاملہ میں نواب صاحب کا بھی یہی خیال تھا۔ اس لئے ہم نے بخوشی اس بات کو منظور کیا کہ ہم مدعیانہ حیثیت میں وفات حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہیں۔ ان امور کے طے ہونے کے بعد ۱۵ جون کو قریبا پونے چار بجے پہلا پرچہ وفات مسیح کے ثبوت میں ہماری طرف سے حضرت مولوی سید محمد احسن صاحب نے پڑھا۔ فریق مخالف نے اب تک اپنے مناظر کا نام ظاہر نہ کیا تھا۔ (۷) حضرت مولوی صاحب موصوف کی تقریر کے اختتام پر مولوی ثناء اللہ امرتسری فریق مخالف کی طرف سے کھڑا ہوا۔ اور ہندوستان کے علماء کی طرف سے کوئی اس قابل نہ سمجھا گیا کہ حضرت مولوی صاحب موصوف کے دلائل کا جواب دیتا۔ ہمیں کوئی وجوہات معلوم نہ ہوئیں کہ کیوں علماء ہندوستان نے اپنے آپ کو اس بات کے ناقابل سمجھا۔ (۸) ان علماء میں سے کوئی گفتگو کرتا۔ تو ہمیں یقین ہے، کہ کم ازکم متانت سے تو گفتگو کرتا، مگر سارا گروہ علماء ہند جو اس موقع پر جمع تھا اس بات کے ناقابل سمجھا جاکر وہ شخص منتخب کیا گیا۔ جو اپنی دریدہ ذہنی کی وجہ سے جو اس نے اس سلسلہ کے متعلق اختیار کرکھی ہے بدنام ہو چکا ہے۔ (۹) افسوس کہ بات کی بھی کچھ پرواہ نہ کی گئی۔ کہ اس جلسہ کا انعقاد معمولی رنگ میں نہیں ہوا۔ بلکہ ایک والئی ریاست نے خاص اطمینان دلاکر یہ جلسہ کیا ہے۔ اور اوس شخص کو تقریر کرنے کے لئے کھڑا کیا گیا جس کی عادت ہوتے ہوتے آخر یہ امر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرت میں داخل ہوگیا ہے۔ کہ وہ اپنے تمسخرانہ آمیز کلام سے عوام کالانعام کو خوش کرے۔ اور دو منٹ بعد ایک ایک شعر پڑھ کر واہ واہ کی داد دلے۔ اس کی مناظرہ میں اگر کوئی غرض ہے تو صرف یہ کہ جہلاء اس کے ساتھ ہو کر یہ شور مچادیں کہ مولوی صاحب کو فتح ہوگئی ہے۔

وہ شخص جس کو اتقاء اور تقویٰ کی صرف اس قدر عزت ہے کہ اس کے نزدیک اس کے حلفی بیان کی رو سے ''نماز نہ پڑھنے والا زنا کرنے والا ایک قسم کا متقی ہے''۔ (۱۰) جس کی جھوٹ سے محبت اس کے اس حلفی بیان سے ظاہر ہوتی ہے کہ ''ایک شخص جھوٹ بول کر پہلی آیت کے معنوں میں متقی ہوسکتا ہے''۔ اور کہ ''دروغ گو، جعلساز، بہتان باندھنے والا افترا باندھنے والا دغا دینے والا (۱۱) ایک معنی سے متقی ہے۔ جس شخص میں تقویٰ اور صداقت کی یہ عزت ہو اُسے علمائے ہندوستان نے اپنا لیڈر بنایا۔ محض اس لئے کہ سلسلۂ احمدیہ اور اس کے مقدس بانی کے حق میں گالیاں سن کر دل خوش کریں۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ وہ کس شخص کو اپنا لیڈر بنارہے ہیں۔ اور ساتھ ہی اس ذلت کو بھی برداشت کیا۔ کہ ان میں کوئی اس قابل نہیں ہے کہ گفتگو کر سکے۔ اور پنجاب سے اُنہیں آدمی منگوانے کی ضرورت پڑی۔ (آخر مجھ سے اتنا ڈرتے کیوں ہو؟ ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

مولوی ثناء اللہ نے کھڑے ہوتے ہی وہی اپنا قدیمی شیوہ اختیار کیا۔ افسوس کہ مجمع بھی اس رنگ کا نہ تھا۔ جیسا کہ ہم نے خیال کیا تھا۔ گو چند معزز اہل کار بھی موجود تھے۔ مگر کثرت سے وہی عوام یا ان کے پیشرو علماء موجود تھے جو مولوی ثناء اللہ کے شعروں کی داد دینے کے لئے تیار تھے۔ مولوی صاحب کی تقریر کے اختتام پر جناب نواب صاحب نے بھی ان کی پیٹھ ٹھونکی۔ پھر کیا تھا انہوں نے سمجھ لیا کہ نواب صاحب بھی ہماری حمایت پر ہیں۔ جو چاہو اب کہہ لو پہلے دن گو ان کی تقریر اسی تمسخر آمیز پیرایہ میں تھی۔ جو ان کا خاصہ ہوگیا ہے، مگر پھر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ذاتی حملہ کرنے کی جرأت انہیں نہ ہوئی تھی مگر جب ان کی پیٹھ ٹھونکی گئی۔ تو اُنہوں نے سمجھ لیا کہ اب ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب متانت اور شائستگی کی ہر قید سے آزاد ہیں۔ اور کوئی روکنے والا نہیں جو چاہیں کہہ لیں۔ ان کی تقریر جس قدر ہوسکا شیخ یعقوب علی صاحب نے لکھی مگر خاتمہ پر نہ تو مقابلہ ہی ہوا اور نہ میر مجلس کے دستخطوں سے تصدیق ہوئی۔ اور ہو بھی کیسے سکتا تھا۔ اردو میں کوئی شارٹ ہینڈ لکھنے کا طریق تو مروج ہی نہیں کہ ساری تقریر لکھی جا کر اُس کی تصدیق ہوسکتی اور مقابلہ ہوسکتا۔ دوسری طرف والئی ریاست کو اتنی فرصت کہاں کہ وہ شرط کی تعمیل کرا کر اُسی وقت فریقین کی تقریروں کی تصدیق کراتے۔ دوسرے دن جاتے ہی سب سے پہلے ہماری طرف سے مطالبہ کیا گیا کہ ہماری تقریر لکھی ہوئی موجود ہے۔ فریق ثانی کو تصدیق کر کے دی جاوے۔ اور فریق ثانی کی تقریر ان سے لیکر تصدیق کر کے ہمیں دیجاوے نواب صاحب نے اس تحریک پر فریق ثانی سے تحریر شدہ تقریر کا مطالبہ کیا تو اُنہوں نے ٹالدیا اور کہا ہم کل دینگے اور اس طرح پر شرائط طے شدہ کی پہلے دن سے ہی خلاف ورزی شروع کی گئی۔ (۱۴) اور مباحثہ کی جو اصلی غرض تھی مفقود ہوگئی یعنی یہ کہ ہر ایک لفظ جو بولا جائے، وہ ضبط تحریر میں اگر محفوظ ہو جاوے تا کہ پبلک کو غور کرنے کا موقع بعد میں مل سکے۔ کہ فریقین کی طرف سے کیا دلائل دیئے گئے۔ مگر فریق مخالف کو چونکہ یہ تو معلوم تھا کہ ان کی تقریر میں سوائے ان اشعار کے جو وقت پر عوام کالانعام کو خوش کر دینے کے لئے کافی ہوتے ہیں اور کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے وہ تحریر دینے سے گریز کرتے رہے اور باوجود بار بار اصرار کے بھی اپنی تحریر نہ دی۔ بلکہ آخری دن مباحثہ کے یہ تجویز پیش کی کہ دس دس منٹ ہر دو فریق تقریر بازی کریں۔ یعنی دس منٹ تک ایک فریق بولے۔ پھر دوسرا دس منٹ تک اس کا جواب دے علی ہذا القیاس۔ افسوس ہے کہ مباحثہ کی غرض ان لوگوں کے نزدیک احقاق نہیں۔ بلکہ اسے محض بچوں کے ڈبیٹ کی طرح ایک مشغلہ بنانا چاہتے ہیں۔ (۱۵) اور جہاں تک یہ مباحثہ ہوا، اسی طرح کا ایک مشغلہ فریق ثانی نے اسے بنا کر دکھا دیا۔

دوسرے دن ہماری طرف سے فریق ثانی کا جواب ہونا تھا۔ مولوی ثناء اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے چونکہ یہ فخریہ بیان کیا تھا۔ کہ ان کے اُستاد مولوی احمد حسن نے اپنی جگہ انہیں کھڑا کیا ہے۔ اس لئے اُن کی اسبات کا جواب دینے کے لئے ادھر سے بھی مولوی سید محمد احسن صاحب نے میر قاسم علی صاحب کو جواب دینے کے لئے ہدایت فرمائی۔ میر صاحب کی تقریر نہایت متاثر تھی۔ اور فہمید ناظرین پر اس کا صاف اثر نظر آتا تھا۔ میر صاحب کی تقریر کے خاتمہ پر پھر مولوی ثناء اللہ کھڑے ہوئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ وقت تقریر کے لئے تھا۔ اس میں سے پورا سوا گھنٹہ تو مولوی صاحب نے حضرت مرزا صاحب کو گالیاں دینے میں صرف کیا (۱۶) اور باقی پندرہ منٹ وہ بھی نواب صاحب کے دو تین دفعہ توجہ دلانے پر وفات مسیح کے مضمون کو دیئے اس تقریر میں جو وفات مسیح پر ہونی چاہیئے تھی اور جس کو حضرت مرزا صاحب کی ذات سے کوئی تعلق نہ تھا مولوی ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں وہی الفاظ استعمال کئے۔ جو ناپاک طبع پادری آنحضرت ﷺ کی شان پاک میں استعمال کیا کرتے ہیں۔ اُنہوں نے کہا مرزا صاحب چوروں اور ڈاکوؤں سے بدتر ہیں۔ کیوں کہ چور اور ڈاکو تو لوگوں کا مال چھینتے ہیں اور یہ مال اور ایمان دونوں لیتے ہیں۔ (۱۷) پھر آپ کو پاگل، سڑی، دیوانہ وغیرہ کہا۔ اور خائن لوگوں کا مال کھانے والا بتلایا۔ کہ یہ براہین کا روپیہ کھا گئے وغیرہ وغیرہ۔ (تو کیا جھوٹ ہے؟ ایڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر)

اگرچہ ان الفاظ کے استعمال سے چند معزز تعلیم یافتہ اصحاب بیزار ہوئے (۱۸) جیسا کہ اُنہوں نے مضمون کے خاتمہ پر خود ہی اس رنج کا اظہار کیا مگر علماء کرام اور اُن کے پیرو عوام مولوی صاحب کی اس تقریر سے بہت خوش ہو رہے تھے خود نواب صاحب بہادر بھی احمدی گروہ کی اس طرح دل آزاری سے ناخوش نہ تھے۔ اور نہ ہی اُنہوں نے زبان دراز مقرر کو بند کیا۔ بلکہ جب خواجہ کمال الدین صاحب نے توجہ دلائی تو یہی جواب دیا کہ جب مرزا صاحب کا دعویٰ ہے تو پھر مخالف کو حق پہنچتا ہے کہ جو چاہے کہے۔ خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ وفات مسیح کے مضمون سے ان ذاتی حملوں کا کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق ہے تو ہز ہائی نس نے مولوی ثناء اللہ کو کہا کہ ان باتوں کا وقت پھر آئے گا۔ جب مرزا صاحب کا دعویٰ زیر بحث ہوگا۔ اس وقت اصل مضمون کے متعلق کچھ بیان کرو۔ (۱۹) مگر مولوی صاحب نے اس رنگ کو چھوڑ کر پھر ایک اور رنگ دل آزاری کا اختیار کیا۔ اور یہ بیان کرنا شروع کیا کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ انبیاء کی توہین کرتے اور ان کو برا کہتے اور اُنہوں نے حضرت مسیح علیہ السلام کی دادیوں اور نانیوں کو زانی کہا ہے۔ اور حضرت مسیح کی توہین کی ہے۔ اس مضمون کو بھی جیسا کہ ظاہر ہے وفات مسیح کے مسئلے سے کچھ تعلق نہ تھا۔ (۲۰) مگر فریق مخالف کی غرض ہی یہ نہ تھی کہ اصل مضمون پر کچھ بیان کیا جائے۔ بلکہ اس میں وہ اپنی کمزوری کو سمجھ کر وقت کو ٹالنے کی کوشش کررہے تھے۔ اور ساتھ ہی پبلک کو اور خصوصا جہال کو اکسانے کی کوشش کررہے تھے۔ اُنہوں نے بڑی چالاکی سے اصل واقعات کا اخفا کرکے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف توہین انبیاء کو منسوب کیا اور لوگوں کو مخالفت میں بہت جوش دلا دیا۔ مخالفت بھی انسان کو ایسا اندھا کردیتی ہے۔ کہ وہ حق کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ یہی حال مولوی ثناء اللہ کا اس وقت ہورہا تھا۔ وہ خوب جانتا تھا۔ کہ جو کچھ وہ کہہ رہا ہے صحیح نہیں (۲۱) اور مرزا صاحب کی تحریروں سے جو حوالے دے رہا تھا وہ ایسے ہی تھے جیسا کہ کوئی کہے کہ قرآن شریف میں لاتقربوا الصّلوۃ کا حکم ہے۔ مگر اس کی غرض پبلک کو صرف جوش دلانا تھا۔ تاکہ اصل مضمون کی طرف سے ان کے خیالات دور چلے جاویں۔ اور وہ اصل مضمون زیر بحث پر غور ہی نہ کرسکیں اگرچہ اس مضمون کی قلعی اگلے دن کھولی گئی اور (جواب بھی اسی وقت دیا گیا تھا۔ ایڈیٹر اخبار اہل حدیث) سمجھدار پبلک نے دیکھ لیا۔ کہ اُس نے کس قدر دھوکہ دہی سے کام لیا۔ مگر عین اس وقت پر جب کہ مولوی صاحب تقریر کررہے تھے سب طبائع حضرت صاحب کے خلاف جوش میں تھیں۔ اور مولوی صاحب کی تقریر جادوگروں کی سوٹیوں اور رسیوں کی طرح اپنا کام کررہی تھیں۔ غرض کہ اصل مضمون کی طرف سے پبلک کی توجہ روکے رکھنے کے لئے فریق مخالف نے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو چالیں اختیار کیں۔ یعنی ایک حضرت مرزا صاحب کا نہایت ناپاک الفاظ میں ذکر کرنا اور دوسرے آپ کے برخلاف جھوٹے واقعات کا ذکر کر کے عوام الناس کو اکسانا۔ یہ تھا نتیجہ نواب صاحب کی اُس پیٹھ ٹھونکنے کا۔ کہ اُس نے سمجھ لیا کہ جو کچھ میں اب کہتا جاؤں گا مجھے کوئی روکنے والا نہیں اور اس کے اس خیال کو ہز ہائی نس کے عملدرآمد نے مضبوط کر دیا۔ اور سب سے بڑی دقت یہ تھی کہ گو ہماری طرف سے شیخ یعقوب علی صاحب اس تقریر کا خلاصہ ساتھ ساتھ لکھتے جاتے تھے مگر حسب شرائط کوئی تحریر مصدقہ اس سے نہ لی گئی۔ تا کہ پبلک بعد میں اندازہ کر سکتی کہ جہلا میں فتح کا نقارہ کس بنا پر بجایا جاتا ہے۔ اور گو ہز ہائی نس کو ادھر سے توجہ دلائی جاتی رہی۔ مگر نتیجہ کچھ نہ ہوا۔

دوسرے دن کی کارروائی پر ہز ہائی نس اٹھتے ہوئے فریق مخالف کو ساتھ ہی اپنی نشست گاہ میں لے گئے۔ اس کا اثر بھی وہی ہوا۔ جو پہلے دن پیٹھ ٹھونکنے کا ہوا تھا۔ اور غالباً اس طرح ایک فریق کے ساتھ خاص تعلقات ظاہر کرنے سے ہز ہائی نس کا منشا وہی تھا جس کا اعلان مباحثہ کے آخری دن اُنھوں نے خود فرمایا۔ یعنی یہ کہ وہ اور فریق مخالف ایک ہی ہیں۔ تیسرے دن فریقین حسب معمول بحث کے لیے آئے تو نواب صاحب کی طرف سے یہ پیغام ہم کو پہونچایا گیا کہ ہم اپنی تقریر شروع کریں۔ نواب صاحب تشریف نہیں لاوینگے۔ اس پر احباب نے مشورہ کیا۔ تو سب کی یہی رائے قرار پائی کہ جس صورت میں فریق مخالف نے نواب صاحب کی موجودگی میں ایسی زبان درازی سے کام لیا۔ اور کھلم کھلا ہمارے امام اور پیشوا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو گالیاں نکالیں۔ تو نواب صاحب کی غیر حاضری میں تو وہ رہی سہی قید سے بھی اپنے آپ کو آزاد سمجھ کر جو مونہہ پر آئے گا کہہ دیگا۔ اس لئے نواب صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ آپ کی غیر حاضری میں ہم مباحثہ جاری رکھنا نہیں چاہتے اور یہ امر شرائط طے شدہ میں بھی ہے کہ مباحثہ آپ کی موجودگی میں ہی ہوگا۔ اس پر دوبارہ ہز ہائی نس نے پیغام بھیجا کہ احمدی مناظر اپنی تقریر شروع کرے ہم آدھ گھنٹہ میں آجاوینگے۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احباب نے مشورہ کر کے پھر یہی فیصلہ کیا کہ ذرا دیر ہو جانے میں کوئی ہرج نہیں مگر نواب صاحب کی عدم موجودگی میں کسی تقریر کا ہونا مناسب نہیں۔ چنانچہ فریقین نواب صاحب کے انتظار میں بیٹھے رہے۔ مگر ہز ہائی نس اس دن تشریف نہ لا سکے اور بالآخر چھ بجے کے قریب کہلا بھیجا کہ آج کے دن مباحثہ ملتوی کیا جاوے اور ساتھ ہی فریق مخالف کے کل علماء کو اپنے پاس بلا بھیجا۔ (۲۲) اس سے اگلا دن جمعہ کا تھا لہذا اس دن مباحثہ کے متعلق کوئی مزید کارروائی نہ ہوئی۔

جو حالات اس وقت تک پیش آ چکے تھے یعنی تحریر کے متعلق شرائط کی پابندی نہ ہونا جس سے مناظرہ بالکل بے سود ہو رہا تھا۔ اور پھر فریق مخالف کا نواب صاحب کی حاضری میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک بالکل بے تعلق بحث میں حملے شروع کر دینا اور نہایت ناشائستہ اور ناپاک الفاظ میں آپ کا ذکر کرنا۔ اور لوگوں کو آپ کے خلاف اکسانا گویا حضرات مرزا صاحب انبیاء علیھم السلام کی توہین کرتے ہیں اور خود نواب صاحب کا فریق مخالف کو بھری مجلس میں پیٹھ ٹھونکنا۔ اور ان کی خصوصیت سے روزانہ اپنے پاس بلانا۔ اور ایسا ہی بعض اور باتیں ہیں جن کا ذکر اس وقت مناسب نہیں جن سے معلوم ہوتا تھا کہ ہز ہائی نس اپنے آپ کو فریق مخالف سے علیحدہ نہیں سمجھتے یہ سب حالات ایسے تھے کہ ان کی وجہ سے مباحثہ آئندہ جاری نہیں رکھا جا سکتا تھا۔ کیوں کہ وہ غرض ہی مفقود ہو گئی تھی۔ جس کے لئے ہم ہز ہائی نس کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے۔ اور عدم پابندی شرائط نے مباحثہ کو صرف ایک وقتی جنگ کا رنگ دیدیا تھا مگر ہم نے اس معاملہ میں جلدی کرنا مناسب نہ سمجھا اور ۱۹ جون کو پھر مجلس میں حاضر ہوئے۔ اس دن بھی اولاً ہمیں یہی پیغام پہنچا کہ تقریر شروع کی جائے۔ ہز ہائینس تھوڑی دیر میں تشریف لاتے ہیں۔ ہماری طرف سے وہی جواب دیا گیا جو پہلے دن دیا گیا تھا۔ اس کی تھوڑی دیر بعد نواب صاحب تشریف لائے مگر بجائے اس کے کہ مباحثہ شروع ہوتا۔ ایک نئی بحث ہز ہائی نس نے چھیڑ دی جس کا منشا یہ تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح کے مسئلہ میں چونکہ احمدی گروہ مدعی بنایا گیا تھا۔ اب دوسرے مسئلہ میں جو حضرت مسیح موعود کی بعثت سے متعلق ہے۔ فریق مخالف مدعی بنایا جاویگا۔ اور آخری جواب الجواب کا حق اسی فریق کو ہوگا۔ غرض اس سے یہ تھی کہ چونکہ مباحثہ تحریری تو ہے نہیں۔ اخیر میں جو کچھ جھوٹ فریق مخالف کہہ گذریگا۔ اس کے جواب دینے کا موقعہ ہمیں ندیا جاوے، ہماری طرف سے نواب صاحب کی خدمت میں عرض کیا گیا کہ اگر مسئلہ وفات میں ہمیں مدعی بنایا گیا ہے تو نہ ہماری اپنی خواہش کے مطابق فریق مخالف کی استدعا پر کیوں کہ وہ اس مسئلہ میں خود مدعی بننے سے ڈرتے تھے جس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنی کمزوری کو جانتے ہیں۔ کہ ان کے ہاتھ میں حضرت مسیح کے حیات کی کوئی دلیل نہیں باقی رہی حضرت صاحب کی بعثت اور الہامات کے دعاوی ان میں تو لازماً ہم ہی مدعی ہیں۔ کیوں کہ جب تک ہماری طرف سے ایک مجلس میں دعویٰ پیش نہیں ہوتا۔ تو فریق مخالف تردید کس بات کی کرے گا۔ جبتک ہم اپنا دعویٰ صحیح الفاظ میں پیش نہ کرلیں ایک مخالف کو جواب کا کیا حق ہے۔

(۲۳) اس کا جواب فریق مخالف کی طرف سے یہ دیا گیا۔ کہ مرزا صاحب کا دعویٰ تو دنیا میں پیش ہو چکا ہے اس لئے اس کی تردید بھی پیش ہوسکتی ہے۔ اس طرف سے جواب میں پھر یہ عرض کیا گیا کہ اگر دعویٰ دنیا میں پیش ہو چکا ہے۔ تو دنیا میں لوگ اپنی طرف سے تردید بھی کر چکے ہیں۔ سوال تو اس مجلس مناظرہ کے متعلق ہے۔ کہ پہلے یہ مجلس ہماری طرف سے صحیح الفاظ میں دعویٰ سن لے۔ تو پھر تردید بھی سن سکے گی اس کے کیا معنے کہ دعویٰ کا تو ان کو علم نہو۔ اور تردید پہلے ہی شروع ہوجائے۔ ہاں حیات مسیح میں ان کو مدعی ہونا چاہئے تھا۔ مگر اس میں خود اپنی کمزوری کو سمجھ کر انہوں نے وفات مسیح کا بار ثبوت ہم پر ڈالا۔ جسے ہم نے بخوشی قبول کیا۔ مگر دوسرے مسائل میں جن میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی ہیں۔ مدعی ہم ہیں۔ فریق مخالف کی طرف سے اس بحث میں خود ہز ہائی نس ہی اس بات کو پیش کرتے تھے۔ اور بحث کے اثناء میں آخر آپ نے یہ فرمایا کہ ہم فریق مخالف کی طرف سے وکیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور ان کا تحریری وکالت نامہ ہمارے پاس موجود ہے۔ کہ ان کی طرف سے جو کچھ کارروائی کرنی ہوگی وہ بذات خود ہم ہی کرینگے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ ہم اور یہ فریق ایک ہی ہیں۔ ہم ان سے الگ نہیں ہو سکتے۔ ہماری طرف سے مکرمی ومخدومی خواجہ کمال الدین صاحب گفتگو کرتے تھے۔ اور جب نواب صاحب نے اپنے تحریری وکالت نامہ کا اعلان فرمایا تو ساتھ ہی خواجہ صاحب کو کہا کہ تمہیں احمدیوں کی طرف سے گفتگو کرنے کا کیا حق ہے تمہارے پاس کوئی تحریری وکالت نامہ (۲۴) ہے تو دکھاؤ۔ جس کے جواب میں خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ تحریری وکالت نامہ کی کیا ضرورت ہے۔ یہ سب لوگ حاضر ہیں اور زبانی بتا سکتے ہیں۔ بہر حال اس وقت ہماری پوزیشن نہایت نازک ہوگئی تھی کیوں کہ بجائے فریق مخالف سے مخالفانہ گفتگو کرنے کے ہمیں خود والئی ریاست سے یہ گفتگو کرنی پڑی اور یہ آسانی سے سمجھ میں آ سکتا ہے کہ اس میں کس قدر مشکلات تھیں اب گویا مباحثہ میں بھی ہمارے مخاطب نواب صاحب ہی تھے۔ اور دیگر امور پیش آمدہ بھی ہز ہائی نس ہی سے گفتگو کرنی ضروری ہوئی۔ یہ وکالت نامہ اور طرز بحث میں تبدیلی غالباً انہیں ملاقاتوں کا نتیجہ تھا جو فریق مخالف کی پہلے دو تین دنوں میں ہز ہائی نس سے ہوتی رہیں۔ فریق مخالف کی بدزبانی کو تو پہلے ہی کوئی حد نہ رہی تھی (۲۵) مگر جب کھلے طور پر اس بات کا اعلان خود ہز ہائی نس نے کر دیا کہ ہم ان کے وکیل ہیں۔ اور ان ہی کے ساتھ ہیں۔ تو پھر کونسی بات مولوی ثناء اللہ کو مجبور کرنے والی باقی رہ گئی تھی کہ وہ زبان کو قابو میں رکھ کر بات کرے مزید براں یہ ہوا کہ ہز ہائی نس نے یہ فرمایا کہ جب آپ مرزا صاحب کے دعاوی کے مسئلے میں مدعی بنتے ہیں۔ تو انکا (یعنی فریق مخالف کا) حق ہوگا کہ جو کچھ چاہیں کہیں آپ کو اعتراض کرنے کا کوئی حق نہوگا۔ یہ گویا ہمارے لئے آخری نوٹس تھا کہ ہمارے امام کے حق میں جس طرح فریق مخالف چاہیگا۔ زبان درازی سے کام لیگا۔ اور نہ صرف اسے کوئی روکنے والا نہوگا۔ بلکہ اگر ہم اعتراض کرینگے تو وہ اعتراض بھی سنا نہ جاویگا۔ بلکہ یہ بھی ہمیں کہا گیا۔ کہ اگر تم ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں کو اور ان شرائط کو جو اس وقت پیش کی جاتی ہیں قبول نکرو گے تو تمہاری طرف سے مباحثہ میں فرار سمجھا جاوے گا خواجہ صاحب نے عرض کیا کہ نتیجہ نکالنے کا تو ہر شخص کو اختیار ہے جو چاہے نتیجہ نکالے۔ مگر ہم اپنے حقوق کو نہیں چھوڑ سکتے۔ اور یہ بھی عرض کیا گیا کہ تحریر کے متعلق شرائط کی آج تک پابندی نہ ہوئی۔ مگر فریق مخالف ان باتوں کو کب پرواہ کرتا تھا۔ وہ تو اُس وقت نواب صاحب کی وکالت کی وجہ سے ایک کریلا اور دوسرا نیم چڑھا کا مصداق تھا۔ اسی اثناء میں یہ بات بھی پیش کی گئی کہ فریقین دس دس منٹ کے لیے گفتگو کریں۔ گویا مناظرہ کیا تھا مرغ بازی یا بٹیر بازی کا ایک تماشا تھا۔ ایسے اہم مسائل میں احقاق حق کا دعویٰ اور یہ صورت غرض کہ ایک گھنٹہ اسی ردوکد میں گذر گیا۔ نواب صاحب اس بات پر مصر تھے کہ جب تک اسی عام مجلس میں شرائط کا فیصلہ نہوے اس وقت تک ہم تقریر نہ ہونے دیں گے۔ اور اس طرف سے یہ عرض کیا جاتا تھا کہ جو شرائط پہلے طے ہو چکی ہیں ان کے مطابق کام شروع کیا جائے۔ جو نئی باتیں پیش کی جاتی ہیں۔ اُن پر ہم لوگ گھر میں فراغت سے غور اور مشورہ کر کے کل عرض کر دینگے۔ آخر چار بجے کے قریب نواب صاحب نے ایک ایک گھنٹہ وقت دونوں فریق کو آج کی تقریروں کے لئے دیا۔ ہماری طرف سے میر قاسم علی صاحب نے کوئی آدھ گھنٹہ میں تو ان غلط بیانیوں کا ازالہ کیا جو ۱۶ جون کی تقریر میں فریق ثانی کر چکا تھا۔ اور جن کا تعلق وفات مسیح کی بحث سے نہ تھا بلکہ غیر متعلق امور صرف حضرت مسیح موعود پر حملہ کرنے کے لئے فریق مخالف نے بحث میں داخل کر دیئے تھے اور پبلک کو آپ کے متعلق سخت دھوکا دیا تھا۔ یہ حالات ظاہر ہونے پر ذی فہم حاضرین مجلس نے فریق مخالف کی چالاکی پر سخت تعجب کیا۔ میر صاحب کی تقریر کے اختتام پر مولوی ثناء اللہ نے اسی رنگ میں گفتگو شروع کی جس کا وہ عادی ہے۔ حالانکہ آج ہی کی پہلی گفتگو میں خود نواب نے بھی اس کی زبان درازی کو تسلیم کیا تھا کہ اس نے ایسے الفاظ یعنی چور اور ڈاکو ہمارے امام کے متعلق استعمال کئے مگر وہ کب ٹلنے والا تھا۔ بجائے اس کے کہ اپنی پہلی حرکت پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نادم ہوتا یہ کہا کہ جب میں اپنے ایمان کی رو سے مرزا صاحب کو ایسا ہی سمجھتا ہوں تو کیوں ایسے الفاظ استعمال نہ کرو (بالکل جھوٹ کہتے ہو۔ میں نے یہ ہرگز نہ کہا تھا۔ ثناء اللہ) بلکہ یہ بھی کہا میں تو ''مرزا صاحب'' بھی انہیں کہنا پسند نہیں کرتا۔ (۲۶) اس کی اس بات سے ظاہر ہے۔ کہ اس کی نیت کیا تھی۔ کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ کیا تم عیسائیوں یا شیعوں سے کسی ایسے مباحثہ کو پسند کروگے جس میں وہ اپنے اعتقاد کے مطابق آنحضرت ﷺ یا حضرت خلفاء ثلاثہ کے متعلق وہ ناپاک الفاظ استعمال کریں جن کو سن کر ایک سچے مسلمان کے بدن میں آگ لگ جاتی ہے (۲۷) اسی تقریر میں اور بھی بہت سے ایسے الفاظ استعمال کیئے جو آداب مناظرہ کے خلاف تھے اور جو ضرورت ہوئی تو بالتفصیل شائع کیئے جاوینگے۔'' (۲۸)

حواشی از شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری:

(۱) غلط کہتے ہو منظور نہ فرمائے تھے بلکہ منظوری نامنظوری کے لئے فریق ثانی کو دیدیئے تھے جو آخر تک نامنظور رہے۔

(۲) غلط کہتے ہو علماء رامپور کو اس میں کوئی دخل نہ تھا میری طلبی تو غالبا اس لئے ہوئی ہوگی کہ مرزا صاحب اپنی اشتہار آخری فیصلہ مورخہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء میں خود لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے میری عمارت کو جڑ سے ہلا دیا یہ ڈپلومہ (سند لیاقت) مرزا صاحب نے کسی مخالف کو نہیں دی۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو شائد اس لئے بلایا ہو کہ وہ بھی الہام کے مدعی ہیں اور یہ مثل تو مشہور ہے کہ آہن را آہن باید کوفت۔ رہا ہمارا سفیہانہ طریق سو خود اسی سے ظاہر ہے کہ ہم کوئی بات بغیر صحیح حوالہ کے نہیں کیا کرتے۔ دجاجلہ کی طرح فریق مخالف پر افترا اور بہتانات لگا کر جاہلوں میں فتحیابی نہیں منایا کرتے۔ مثال کیلئے تمہارے گرو کی دو تین واقع بتلاتے ہیں (۱) اول مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری مرحوم کی نسبت بہتان باندھا کہ اُس نے دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے چنانچہ وہ مرگیا (۲) مولوی محمد اسماعیل صاحب علیگڈھی مرحوم کے حق میں افترا کہ اونھوں نے بھی دعا کی تھی کہ خداوند! جھوٹے کو سچے سے پہلے موت دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ مرگئے (۳) خاکسار راقم اثم کی نسبت بہتانکہ کفن فروشی اور وعظ کی دو دو آنوں کی آمدنی پر گذارہ ہے فلعنة الله علی المفترین۔ اصل وجہ میں بتلاتا ہوں وہی ہے جو علماء رامپور وغیرہ نے خود بیان کی تھی۔ جناب مولوی عبدالغفار خان صاحب نے سرکار کے سامنے میری موجودگی میں فرمایا تھا کہ علمی جوابات تو ہم بھی دے سکتے تھے مگر ہم اُن کے گھر کے بھیدی نہیں جیسے یہ (راقم اثم) ہیں اور اسی کی ضرور تھی۔

(۳) اگر نواب صاحب نے شرائط منظور فرمائی ہوتیں تو کس کو یارہ تھا کہ ترمیم کی درخواست کرتا بلکہ وہ درخواست تعیین شرائط کی تھی نہ ترمیم کی۔ جس دماغ میں قادیانی نبوت کا ذبہ سمائی ہو اُس میں تعیین اور ترمیم کے مابین تمیز کیونکر آسکتی ہے۔ سچ ہے ٹیڑھی جوتی میں ٹیڑھا پاؤں گھسا کرتا ہے سیدھا نہیں۔

(۴) غلط کہتے ہو اور شرماتے نہیں ہو تمہاری تحریر میں تمہارے پیش کردہ امور خمسہ کو بیان کر کے لکھا گیا کہ ان امور خمسہ کو پنجتن پاک سے مناسبت ہے چونکہ تم لوگوں نے رئیس کے مذہب سے (بزعم خود) فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اس لئے جواب میں یہ چال اختیار کی گئی کہ مرزا کے دل میں پنجتن پاک کی یہ عزت ہے اصل واقع کو چھپانا ''کھوجی کون دھرم ہے''۔ ہاں ہم تو اب بھی کہتے ہیں کہ جناب مسیح کی وفات کو مرزا صاحب کے دعویٰ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ میں نے اثناء تقریر میں کہدیا تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ہم میں موجود ہیں جو وفات مسیح کے قائل ہیں تاہم مرزا کو نہیں مانتے۔ یہ تو صرف تمہارے بے ہودہ اصرار کی وجہ سے ہم نے اس مسئلہ پر گفتگو کرنی منظور کی تھی ورنہ ہم تو اس کو بے تعلق جانتے ہیں چنانچہ میں نے رسالہ ''الہامات مرزا'' میں بھی اس کو تصریح سے لکھا ہے ہاں یادر ہے کہ بے تعلق ہونے کی وجہ سے اعراض تھا بے ثبوت ہونے سے نہیں۔

(۵) جھوٹ کہتے ہو سچ ہو تو کسی معتبر کتاب کا حوالہ دو ورنہ اپنے پیر کی طرح ہوا کھاؤ۔

(۶) کیسی جاہلانہ تقریر ہے۔ او نادان علم مناظرہ میں مدعی کا فرض ہے کہ اپنے دعویٰ کے دلائل پیش کرے اور ان دلائل میں جتنی مقدمات نظری یا نزاعی ہوں اُن کو مبرہن اور مدلل کرے وفات مسیح چونکہ تمہاری دلیل کا مقدمہ ہے اس لئے اس کا ثبوت دینا تمہارا فرض ہے قانون شاہی کا عام اصول ہے کہ جو تنقیح کسی فریق کو مفید ہوتی ہے اس کا ثبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُسی کے ذمہ رکھا جاتا ہے۔ افسوس تم میں اتنے موٹے موٹے لحیم وشحیم وکیل ہو کر بھی تم کو اتنی سمجھ نہیں۔

(۷) غلط کہتے ہو مناظر کئی روز پہلے مقرر ہو چکا تھا جس پر تمہارے موکل منشی ذوالفقار علی خان نے حضور نواب صاحب کے سامنے حافظ احمد علی خان صاحب کو کہا تھا کہ مولوی ثناء اللہ تو غیر مقلد ہیں کیا آپ ان کو مانیں گے۔ حافظ صاحب نے جواب دیا تھا کہ اس میں مقلدی غیر مقلدی کی تمیز نہیں ہم سب کو مانیں گے اور سرکار کے سامنے جب تمہارے وکیل نے مولانا احمد حسن صاحب (امیر قافلہ محمدیہ) سے کہا تھا کہ ہم تو آپ کے فیض سے مستفید ہونے کو آئے تھے تو مولانا نے بھی یہی جواب دیا تھا کہ آپ غلط کہتے ہیں آپ کو امروہہ ہی سے معلوم ہو چکا تھا کہ مناظر کون ہوگا۔ ہاں تمہاری کوشش اور آرزو ضروری تھی کہ خاکسار مناظر نہ ہو مگر ؎

وہی ہوتا ہے جو منظور خدا ہوتا ہے۔

(۸) یہ کونسا لاینحل مسئلہ ہے لو ہم ہی بتلائے دیتے ہیں اس کی وجہ وہی ہے جو مولوی عبدالغفار خان صاحب رامپوری کے قول میں منقول ہو چکی ہے کہ علماء ہندوستان نے عموماً اور رامپور نے خصوصا مرزا کی تصانیف کو ہذیان سمجھ کر ملاحظہ کرنے کی طرف توجہ نہ فرمائی اس میں کیا شک ہے کہ جب تک کوئی شخص فریق مخالف کے گھر سے پورا واقف نہ ہو مناظرہ میں قادر الکلام نہیں ہوسکتا۔ ورنہ مجھے خود اعتراف ہے کہ علماء ہندوستان علم وفضل میں مجھ سے بدرجہا افضل ہیں۔

(۹) دریدہ دہنی کی وجہ سے بدنام نہیں بلکہ اوسی حوصلہ اور جرأت کی وجہ سے جس حوصلہ سے تمہارے دارالکفر والطغیان دارالخلافہ قادیان پر حملہ آور ہو کر تمہارے طلسمی قلعہ کو پاش پاش کر آیا تھا۔

(۱۰) اس افترا کا جواب کئی ایک دفعہ دیا گیا مگر حیادار اور بے حیا میں یہی فرق ہے کہ موخر الذکر جواب سنا نہیں کرتے۔ مرزا کے مقدمہ میں میں نے ایک سوال کے جواب میں کہا تھا کہ جھوٹ بولنے والا توحید پر پختہ ہے تو ایک معنے سے متقی ہے تمہارے موٹے اور دبلے وکیلوں نے عدالت یں منہ چڑھایا تو میں نے اوسی وقت کہا تھا کہ تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا اب بھی اگر تم حیا کو بالکل جواب نہیں دے چکے تو تفسیر بیضاوی زیر آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ھدی للمتقین دیکھو کہ متقیوں کو تین قسم لکھا ہے (۱) اول توحید پر پختہ اور صغائر کبائر دونوں سے مجتنب (۲) دوئم توحید پر پختہ کبائر سے مجتنت اور صغائر کے مرتکب (۳) سوئم توحید پر پختہ اور صغائر کبائر دونوں سے آلودہ۔ یہی میری مراد تھی کہ ایک معنی سے متقی ہے۔

(۱۱) سچے ہو اور سچے گرو کے چیلے ہو تو یہ الفاظ میرے بیان میں دکھادو۔

(۱۲) گو میرا مذاق ہے کہ میں لطف سخن کے لئے حسب موقعہ شعر پڑھا کرتا ہوں کیوں کہ

اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی
بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

مگر اس مجلس میں شعر خوانی میں میں نے ابتداء نہیں کی۔ بلکہ تمہاری فریق نے اپنی تقریر میں ٹوٹے پھوٹے شعر پڑھنے سے ابتدا کی تھی دوسرے تیسرے روز تو حمد ونعت بھی تملوگوں نے اشعار ہی سے شروع کی تھی اور اثنا تقریر میں بھی بہت سے اشعار پڑھے ہاں فرق اتنا تھا کہ تمہارے اشعار بے محل ہونے کی وجہ سے موثر نہوتے تھے۔ سرکار نے میری پیٹھ بے شک ٹھونکی مگر نہ کسی جانبداری سے بلکہ خوبی تقریر اور فصاحت کلام سے بے خود ہو کر اُنہوں نے ایسا کیا۔ تم نے جو یہ معنی سمجھے کہ سرکار نواب نے پیٹھ ٹھونکنے سے گویا مجھے بدتہذیبی کی اجازت دی یہ تمہارا بیہودہ خیال ہے بلکہ سرکار نواب نے حسن تقریر کی داد فرمائی۔ تمہارا حسد بیجا اور فضول ہے۔ تم لوگوں کو سمجھنا چاہئے تھا کہ

ہرچہ ہست از قامت ناساز و بد اندام ماست
ورنہ تشریف تو بر بالاء کس کوتاہ نیست

(۱۳) سچ ہے جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے بھلا تحریر مصدقہ فریقین کو دینے کی شرط تھی تو تم لوگوں نے اپنی پہلی تحریر جو پڑھی تھی کیوں میرے حوالے نہ کی۔ میں نے اگر طلب نہ کی تھی تو تم لوگوں نے اس شرط پر کیوں عمل نہ کیا۔ کیوں مجھے جواب شروع کرنے دیا۔ اسی سے پایا جاتا ہے کہ تحریر کی شرط نہ تھی حضور نواب صاحب نے بھی دوسرے روز مجھے صرف اتنا فرمایا کہ آپ کی تقریر تحریر ہو چکی ہے میں نے کہا مجھے تو علم نہیں یہ لوگ کچھ نوٹ لکھتے تھے میں نے نہیں دیکھے اس پر نواب صاحب نے فرمایا آپ اس کو صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیجئے میں چھپواؤنگا واللہ اس بات کا کوئی ذکر بھی نہ تھا کہ فریق ثانی کو مصدقہ تحریر دینی لازمی ہے اگر ہم مان بھی لیں کہ لازمی شرط تھی کہ فریقین کی مصدقہ تحریریں فریقین کو دیجائیں تو اس کا خلاف بھی تم ہی لوگوں نے اول کیا کہ اپنی کوئی تحریر بھی ہم کونہیں دی: ؎

ذرا انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

(۱۴) تمہارے پیش کردہ تحریر کو پڑھنے والے منشی قاسم علی کیوں عیسائیوں اور آریوں کے مباحثوں میں اس اصول پر عمل کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ تم لوگ مغالطہ آمیز تقریروں کے عادی ہو اور مغالطہ آمیز تقریر ہمیشہ لمبی ہوتی ہے اس لئے تھوڑے وقت میں تمہاری دال نہیں گلا کرتی۔

(۱۵) غلط کہتے ہو میں نے یہ نہ کہا تھا چونکہ مولانا امیر قافلہ مقرر ہوئے تھے اس لئے میں نے کہا تھا کہ میں اون کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔

(۱۶) جھوٹ بولتے ہوئے شرم کرو نہ کسی نے گالی دی نہ کسی نے ہتک کی علاوہ اس کے تم جانتے ہو کہ خود مرزا صاحب نے اپنے ''ازالہ'' کے صفحہ ۱۳ پر لکھا ہوا ہے کہ گالی اُس کو کہتے ہیں جو واقع کے خلاف دل آزاری کی نیت سے کہی جائے۔ اس تعریف کے مطابق میری تقریر میں گالیاں دکھاؤ تو ہر گالی مبلغ پانچ روپیہ لیتے جاؤ۔

(۱۷) کیسا سفید جھوٹ ہے اصل بات یہ ہے کہ میں نے مرزا صاحب کا وہ اشتہار پڑھا تھا جس میں اُنہوں نے خدا سے دعا کرتے ہوئے لکھا ہے ''چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب مجھے چوروں اور ڈاکوؤں سے بدتر جانتے ہیں اس لئے مجھ میں اور اُن میں یہ فیصلہ فرما کہ جھوٹے کو سچے کی زندگی میں موت دے۔'' اس عبارت میں چونکہ مرزا صاحب نے میری طرف سے حکایت کی ہے کہ میں اُن کو ایسا جانتا ہوں اس لئے میں نے بطور تصدیق کہا تھا کہ ہاں واقعی ایسا جانتا ہوں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ چور تو ایک چیز لیتے ہیں مگر مرزا صاحب دونوں چھینتے تھے۔ ناظرین غور کریں کہ اگر میں یہ تصدیق نہ کرتا تو مرزا صاحب اس حکایت میں کذاب ٹھیرتے۔ میں نے اُن کی تصدیق کر کے اونکو کذب سے بچایا تو کیا برا کیا۔ ہاں اگر وہ میری نسبت ایسا نہ لکھتے تو مجھے بھی تصدیق کرنے کی ضرورت نہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸) ایسے تعلیم یافتہ خواب میں تم کو ملے ہونگے۔

(۱۹) تمہاری کذب بیانی اسی سے ظاہر ہے کہ اوپر لکھتے ہو کہ نواب صاحب نے بند نہ کیا، نیچے لکھتے ہو کہ کہا اصل مضمون کے متعلق بیان کرو۔ کیا ایسا کہنا روکنا نہیں ہے؟ اصل بات نہ یہ ہے نہ وہ ہے بلکہ یہ ہے کہ تمہاری شکایت پر نواب صاحب نے روکا تھا لیکن میں نے جب عرض کیا کہ فریق ثانی نے فلاں فلاں امر میں میری شخصیت کا ذکر کیا ہے اس لئے جواب میں میں حق رکھتا ہوں کہ بانی مشن کی شخصیت کا ذکر کروں یہ عذر سن کر نواب صاحب نے کسی قدر خاموشی سے سننے کے بعد فرمایا اب اصل دعویٰ کے متعلق کہیئے۔ ناظرین انصاف کریں کہ نواب صاحب نے جانبداری کی یا انصاف فرمایا۔

(۲۰) غلط بلکہ جھوٹ کہتے ہو تعلق اس لئے تھا کہ تم نے کہا تھا کہ تم لوگ حضرت مسیح کو خدا کی طرح زندہ مانتے ہو ایسا کہتے ہو ویسا کہتے ہو اس کے جواب میں کہا گیا تھا کہ ہم ہرگز حضرت مسیح کو خدا نہیں مانتے بلکہ اللہ کا ایک مقرب بندہ مانتے ہیں ہاں ہم حضرت مسیح کی نسبیت ایسا خیال بھی نہیں رکھتی کہ (بقول مرزا قادیانی) معاذ اللہ ان کی تین دادیاں اور تین نانیاں زنا کار تھیں۔ بتلاؤ بے تعلق ہے۔

(۲۱) یہ بھی جھوٹ ہے تم کو میرے ضمیر سے کیسے خبر ہوئی کہ میں اون مضامین کو دل سے صحیح نہیں جانتا۔ اسی کو کہتے ہیں: دروغ گوئیم برروئے تو۔"

(۲۲) بلا کر تمہارے برخلاف کوئی تجویز پاس نہیں ہوئی بلکہ اپنی عدم تشریف آوری کا عذر کیا کہ مجھے دو تین دوست آئے تھے اس سے بعد عام گفتگو ہوتی رہی کبھی شیعہ سنی کے متعلق کبھی کسی مسئلہ پر غرض کبھی کچھ اور کبھی کچھ تمہیں کیوں اس کا رنج ہے کیا تم لوگ ہماری غیبوبت میں نہیں جایا کرتے تھے پھر اس سے کیا ہوا۔ سبحان اللہ ! کیا احسان فراموشی ہے۔

(۲۳) اس بیان میں بھی تم نے حسب عادت پیر قادیان حق پوشی سے کام لیا میں نے اس کے جواب میں کہا تھا کہ جس طرح اثبات میں کلام کرنے والا مدعی ہوتا ہے نفی میں کلام کرنے والا بھی مدعی ہوسکتا ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے نفی تثلیث کے دلائل خود دیئے ہیں حالانکہ مثبتین کے دلائل مذکور نہیں۔ اسی طرح ہم مرزا صاحب کی نبوت پر بصورت نفی مدعی بنیں گے اور ایسا ہونا قواعد مناظرہ کے خلاف نہیں مگر قادیانی جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس طریق گفتگو کو پسند نہ کیا۔

(۲۴) بالکل جھوٹ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ چونکہ یہ مباحثہ صرف نواب صاحب کی اجازت اور مرضی سے ہوا تھا اس لئے ہمارے موکل نے اپنی عرضداشت میں اپنی وجوہات لکھ کر آخر میں لکھا تھا کہ آئندہ جو حضور فرماویں ہم کرنے کو حاضر ہیں جیسا کہ شاہانہ خطاب کا طریق ہے۔ اس لئے نواب صاحب نے جب مرزائیوں کو بہت کچھ سمجھایا مگر وہ نہ مانے تو آخر فرمایا کہ میں جو کچھ تم سے کہتا ہوں تم میری نہیں مانتے مگر وہ لوگ (یعنی ہم لوگ) سب مانتے ہیں بلکہ اُنہوں نے مجھے اپنا مختار عام اور وکیل بنایا ہوا ہے اس لئے ان کی طرف سے مجھے اطمینان ہے کہ جو کہونگا وہ مانیں گے۔ یہ نہیں کہ کسی سے سند وکالت طلب کی ہو یا کچھ اور کہا ہو۔ اوس وقت کی گفتگو کو جن لوگوں نے سنا اور سرکار کے حکم سے سرتابی اور سرکار کا اپنے غصہ کو دبایا جانا دیکھا وہ بے ساختہ کہتے تھے مرحبا نواب مرحبا۔ سچ ہے

تواضع ز گردن فرازاں نکوست
گدا گر تواضع کند خوئے اوست

یہاں تک کہ نواب صاحب جب اس قسم کی باتیں کر رہے تھے اتفاقیہ آپ کی نظر پڑی تو ایڈیٹر الحکم کچھ لکھ رہا تھا تو نواب صاحب نے فرمایا کیوں جی میری گفتگو بھی لکھ رہے ہو اچھا لکھئے میں بھی اب سنبھل کر بولتا ہوں اس وقت اتنا فرمانا تھا کہ ایڈیٹر الحکم کی شکل ایسی مرجھائی کہ گویا مرزا صاحب سے مل کر آیا ہے اتنے میں منشی ذوالفقار علی کانپتے کانپتے آئے کہ حضور نہیں نہیں یہ ان کی غلطی ہے۔ چاک کردو چاک کردو۔ مگر نواب صاحب نے فرمایا نہیں رہنے کچھ حرج کی بات نہیں۔ اس حلم اور عفو کے مقابلہ میں یہ الزامات کہ حضور بھی فریق ثانی کی اعانت کرتے تھے کیسی ناشکری اور ناسپاسی ہے حضور نے تم لوگوں کی جس قدر رعایت کی ہے اس کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ جس روز مباحثہ صبح کو ہونے والا تھا ہم لوگوں کو سرکار نے طلب فرمایا۔ اثناء گفتگو میں ہم نے کہا کہ تعین مبحث کے وجوہات فریقین سے سن کر جس مسئلہ پر بحث کرنے کا فیصلہ حضور فرماویں گے ہم اُس پر بحث کریں گے مگر پہلے وجوہات سن لیں۔ نواب صاحب نے فرمایا اچھا مگر تم لوگ چونکہ وفات مسیح کے مسئلہ پر مصر تھے اس لئے محض تمہاری رعایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سرکار نے مباحثہ گاہ میں تشریف لاتے ہی بغیر سننے کسی وجہ کے تمہاری طرف رخ کر کے فرمایا ہاں بسم اللہ فرمائیے۔ ورنہ اگر وجوہات سن کر تعیین مبحث فرماتے تو اسی روز تم لوگوں کو چھٹی کا دودھ یاد آجاتا، یوں تو تم لوگ پانچ روز ٹھیرے مگر اُس صورت میں دوسرے روز ہی ایسے غائب غلا ہو جاتے کہ گدھے کے سینگ تو دکھائی دیتی مگر تم لوگ نظر نہ آسکتے اسی قسم کی اور بہت سی رعایتیں سرکار تمہارے ساتھ کرتے رہے اسی لئے میں نے اپنی تقریر میں سرکار کو متوجہ کر کے کہا تھا:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بہر وفا کچھ تو ادھر بھی

سرکار نواب کی رعایات دیکھ کر میرے احباب مجھے کہتے کہ تم ایسی رعایات کیوں مان لیتے ہو میں کہتا بھائی سرکار کا آج وہی اصول ہے جو آنحضرت ﷺ کا اصول صلح حدیبیہ میں تھا کہ جو کچھ مشرکین مکہ کہیں گے مانونگا۔ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیطرح کتنا ہی عرض کریں نہیں سنایا جاویگا۔ مگر واہ رے مرزائیو! تمہاری ناسپاسی۔ سچ ہے:

نکوئی با بداں کردن چناں است
کہ بد کردن بجائے نیک مرداں

(۲۵) میری بدزبانی کی شکایت جب تم نے نواب صاحب کے سامنے کی تھی تو یاد نہیں میں نے کیا کہا تھا۔ میں نے کہا کہ جو جو لفظ میں نے سخت کہی ہیں اُن کی فہرست پیش کریں تو درصورت صحیح شکایت ہونے کے میں آئندہ کو اُن الفاظ سے پرہیز کرونگا پھر کیوں نہ وہ فہرست پیش کی۔ کرتے کیا وہاں تو مطلع صاف تھا بغیر مرزا صاحب کی مطبوعہ تحریروں کے کچھ کہا نہ جاتا تھا۔

(۲۶) واقعی تم لوگ پکے دجاجلہ ہو اظہار حق سے تم لوگوں کو اُسی قدر نفرت ہے جس قدر ایک مسلمان کو خنزیر کے گوشت سے او ظالمو! تم اتنا تو سوچو کہ جو گفتگو سینکڑوں آدمیوں کے سامنے ہوئی ہے تم اُس کو کیوں کر چھپا سکتے ہو اصل بات تو یہ تھی کہ تم لوگوں نے جہاں جہاں حضرت عیسیٰ مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا محض مفرد کے صیغے سے کیا تھا مثلاً مسیح آیا تھا مسیح گیا۔ مسیح مرگیا وغیرہ اس پر میں نے تم لوگوں کو تنبیہ کرنے کی غرض سے اور ادب سکھانے کی نیت سے یہ کہا تھا کہ جس طرح تم لوگوں نے ایک اولوالعزم رسول کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفرد کے صیغوں میں ذکر کیا ہے میرا بھی حق ہے اور جائز ہے کہ میں بھی مرزا صاحب کو مفرد کے صیغے سے اور بغیر ''صاحب'' کے صرف ''مرزا'' کہوں مگر میں اخلاقی طور پر ایسا کرنا نہیں چاہتا اور یہ میرا تم لوگوں پر آج پہلا احسان نہیں بلکہ ہمیشہ سے احسان ہے کہ میں مرزا صاحب کا نام اوس طرح مفرد کے صیغے سے نہیں لیتا جس طرح تم لوگ جناب مسیح علیہ السلام کا نام لیتے ہو۔ کہو اس بیان کو تمہارے بیان سے کیا مناسبت ہے۔

ہاں یاد آیا کہ جب تم لوگوں نے میری شکایت کی تو سرکار نے فرمایا تھا کہ دیکھو وہ تو مرزا صاحب کا نام بھی کیسے ادب سے لیتے ہیں یعنی ہر موقع پر ''جناب مرزا صاحب'' کہتے ہیں۔ اس کے جواب میں تم کیسے خاموش رہے تھے۔

(۲۷) بے شک اگر کوئی بدزبان ایسا کرتے تو برا ہے لیکن اگر وہ مطبوعہ اور ہماری مسلمہ تحریریں پڑھ دیں تو اوس پر کھسیانے ہونا ہماری غلطی ہے غرض کسی کلام کو اصل الفاظ میں یا قریب الفہم نتائج میں پیش کرنے کا حق ہر فریق کو حاصل ہے لیکن اس کے سوا بغیر ثبوت کے محض دل آزار الفاظ بولنا سخت گناہ کبیرہ ہے جیسے مرزا صاحب آنجہانی نے حضرت مسیح ؑ کی نسبت لکھا ہے کہ آپ کی تین دادیاں اور تین نانیاں حرامکار تھیں اور معاذ اللہ حضرت یسوع مسیح میں روح خبیث کا حلول تھا آپ کو حرامکار عورتوں سے تعلق تھا یہ بھی آپ کے نجیب الطرفین ہونے کی وجہ سے تھا وغیر ذلك من الهذيانات نعوذ بالله منها۔ اس قسم کی گفتگو کرنا گناہ کبیرہ وفساد ہے مگر ہم نے ایسا نہ کہا تھا۔

(۲۸) شائع ہونے پر جوابات بھی ایسے دیئے جاوینگے کہ مرزا کو مزار شریف میں بھی تمہاری نالائقی پر صدمہ ہوگا اور وہ تمہیں خواب میں آکر کہیں گے نادانو! میں تو بایں ریش وفش ساری عمر میں اس (ثناء اللہ) سے بازی جیت نہ سکا یہاں تک کہ میں نے آخری فیصلہ میں اس کیلئے اپنی زندگی میں موت کی دعا کی اور خدا سے فیصلہ چاہا لیکن یہ حضرت اُس میں بھی مجھ سے بازی لے گیا۔ تم تو نواب صاحب رامپور کی شکایت کرتے ہو مگر میں تو خدا کا شاکی ہوں باوجودیکہ میرے ساتھ اُس کا وعدہ تھا اجیب کلّ دعائك (میں تیری ہرایک دعا قبول کرونگا) یہ بھی اُس نے کہا تھا کہ جدھر تیرا منہ ادھر ہی میرا منہ۔ مگر آخر کار اُس نے آخری فیصلہ میں میری اس دعا کو میرے ہی حق میں الٹا ڈالا جیسا کہ اُس نے قرآن مجید میں پہلے ہی سے فرمایا تھا لا یحیق المکر السیئ الا باھلہ میں تو مرکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ...... ہوا مگر وہ حضرت آج تک دندناتا پھرتا ہے آہ اگر یہ دشمن آج مرا ہوتا تو تم کو رامپور سے ایسی ذلت کے ساتھ کیوں نکلنا ہوتا کہ تم رامپور جیسے اسلامی شہر کو مخاطب کر کے کہتے ہوئے اسٹیشن پر جارہے تھے کہ:

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہوکر تیرے کوچے سے ہم نکلے

نادانو! جب اس ہوشیار دشمن کے مقابلہ میں میں خود کامیاب نہوا تو تمہاری کیا حقیقت بقول ''کیا پدی، کیا پدی کا شوربا'' پس تم ذرا سنبھل کر اس سے مقابلہ کرنا خبر دار : من نکردم شما حذر بکنید

یہ بھی تمہارا افترا ہے کہ میں نے مسئلہ حیات مسیح کو شکی کہا تھا۔ افسوس ہے تم لوگ کیسے کذاب یا بے سمجھ ہو

مالھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثا

نادانو! تم نے جو دلیل وفات مسیح کی دی تھی (لما توفیتنی) اس کے دوسرے معنی کر کے میں نے کہا تھا کہ اول تو اس کے معنی یہی ہیں جو میں کہتا ہوں اور اگر یقیناً یہ نہیں تو کم از کم احتمال ہے پھر یہ احتمال تم کو مضر ہے جو مدعی بن کر اس آیت کو پیش کررہے ہو قاعدہ ہے اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال مطلب یہ ہے کہ تمہاری دلیل کو شکی کہہ کر تمہارے دعویٰ کو مشکوک کہا تھا جو علم مناظرہ کا قاعدہ ہے مگر افسوس ہے تم لوگ مسیح موعود مہدی مسعود اور کرشن گوپال سے مصاحبت کر کے بھی فہم وادراک سے ایسے ہی بے نصیب ہو جیسے وہ آسمانی منکوحہ کے وصال سے۔ سچ ہے:

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

(ہفت روزہ اہلحدیث جلد ۶۔ نمبر ۳۶۔ مورخہ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۲۷ھ مطابق ۹ جولائی ۱۹۰۹ء ص:۱-۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ رام پور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ مباحثہ رامپور کے زیر عنوان لکھتے ہیں :
مباحثہ رام پور کی فتح کے متعلق جن احباب نے خطوط بھیج کر مبارکبادیں دی ہیں خاکسار ہیچکار اُن کے حسن ظن کا شکرگذار ہے تمام خطوط جن میں احباب نے اظہار مسرت کیا ہے نقل نہیں ہوسکتے ایک خط نمونہ کے طور پر درج ہے:

ہمارے معزز اسد الہند جناب مولانا ثناء اللہ صاحب زید مجدہٗ

السّلام علیکم ورحمة اللّٰه وبرکاته

آج مورخہ ۵/جولائی سنہ رواں کو کیفیت مباحثہ رامپور پرچہ میں نہایت شوق سے دیکھا۔ مولانا مبارک ہو، مبارک، شاباش، مرحبا، جزاک اللہ۔
ایسے بھرے دربار میں جس میں حضور ہز ہائنس بذات خاص جلوہ افروز تھے اور علماء اسلام کا جم گھٹا تھا، ایسی حالت میں آپ کا مرد میدان ہوکر مرزائی پارٹی کو دندان شکن جواب دیکر قافیہ تنگ کرنا اور اُن کی دھجیاں اڑانا، بس یہ آپ ہی کا حق تھا۔ اس میں شک نہیں کہ یہ واقعہ ہمیشہ کے لیے یادگار رہے گا۔
بصد آرزو جمیع اہل اسلام آپ کے ترقی حیات کے دعا گو ہیں۔ فقط والسلام۔

راقم آپ کے دیدار کا شائق ودعا گو:

عبدالستار بسکو ہری مدرس مدرسہ اسلامیہ آسنسول۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ بعض احباب نے فرط محبت میں اس ہیچکار بداعمال کو مجدد کا لقب عنایت فرمایا۔ ایسے احباب مطلع رہیں کہ جس دشمن اسلام پر فتح پانے کی خوشی میں مجھ کو مجدد کہہ رہے ہیں اوسکا دعویٰ بھی مجددیت ہی کا تھا، لہذا تمام مسلمانوں کو یہ لقب دیتے اور لیتے ہوئے ذرہ ڈرنا چاہیئے۔ خاکسار ایسے تمام احباب کے لیے دعا گو ہے خداوند تعالیٰ حامیان دین کو دین ودنیا میں حسنہ عطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماوے۔

گو اخباری دنیا میں مباحثہ رامپور نے بہت شہرت حاصل کی اور لوگوں نے سمجھا کہ قادیانیوں کو آج ایسی شکست ہوئی ہے کہ اب وہ آئندہ کو نہ سنسکینگے مگر میرے خیال میں ان کی شکست کی بنیاد ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء سے رکھی گئی تھی جس روز مرزا صاحب نے میرے متعلق اشتہار دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے میری عمارت کو ہلا دیا ہے اس لیے میں دعا کرتا ہوں کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے۔''

چنانچہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس اشتہار کے مطابق آنجہانی تشریف لے جا کر میری (نہیں نہیں اسلام کی) فتح اور اپنی شکست پر دستخط کر گئے۔ اصل شکست تو اونکو ۲۶ مئی کے روز ہوئی تھی مگر خیر چونکہ قادیانی پارٹی کو وفات مسیح کے مسئلہ پر بڑا گھمنڈ تھا اس لیے خدا کو منظور تھا کہ کسی خاص موقعہ پر اس میں بھی ان کی ذلت کا ظہور ہو، سو الحمد للہ کہ ہو گیا۔

کچھ شک نہیں کہ ہزہائینس نواب صاحب کے زیر اہتمام جلسہ نہ ہوتا تو یہ حضرات پہلے ہی روز سامنے نہ آتے۔ اب تو بہانے کر رہے ہیں کہ ثناء اللہ نے ہم کو گالیاں دیں، اول تو کوئی نادان بھی باور نہ کریگا کہ ایک بااختیار والی ریاست کے زیر اہتمام جلسہ ہو، پھر اُس میں بازاریوںکی طرح گالی بازی ہو۔ اصل یہ ہے کہ مرزائیوں کو شروع ہی سے میری شرکت کا خوف تھا۔ امرتسر میں ایک موقعہ پر مرزائیوں کا اجتماع تھا۔ اس میں وہ مشورہ کررہے تھے کہ کسی طرح ایسی کوئی صورت ہو کہ ثناء اللہ مناظرے میں پیش نہو۔ آخر یہ رائے قرار پائی کہ مولوی محمد احسن امروہی کو لکھنا چاہیئے کہ نواب صاحب کے سامنے عذر کریں کہ ثناء اللہ میرے مقابلے کا نہیں۔ میں نے یہ سن کر کہا، اچھا وہ اگر یہ عذر کریں گے تو اول تو مجھے جواب دینے کی حاجت نہوگی، اگر ہوئی تو میں عرض کروں گا کہ جس حال میں اُن کا نبی اور مسیح مجھ کو خطاب کرتا رہا، یہاں تک کہ آخری فیصلہ کے اشتہار میں جان کی بردبازی مجھ سے اس نے لگائی، تو کیا یہ لوگ اپنے رسول سے بڑھے ہوئے ہیں کہ ان کے خطاب کے میں قابل نہیں۔ اسی سے ثابت کروں گا کہ یہ لوگ دل سے مرزا کے مرید نہیں بلکہ یونہی ایک کمیٹی بنائی ہوئی ہے۔ مگر خیریت رہی کہ محمد احسن صاحب نے یا کسی اور نے یہ عذر نہ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رامپور میں مباحثہ سے دوسرے روز شاید ۱۶ جون کے میں نے خواب میں دیکھا کہ مرزا صاحب سے میری ہاتھا پائی ہوئی، مگر حملہ میری طرف سے ہے۔ آخر یہ ہوا کہ میں نے اُن کو گرا کر اونکی ایک ٹانگ کو ہاتھ سے پکڑ کر سر کے ساتھ ملا دیا۔ پھر جو ہٹ کر سامنے آئے تو مٹی کا پیالہ جو میرے ہاتھ میں تھا میں نے اون کے منہ پر زور سے مارا، اور منہ سے بھی کچھ کہا۔ یہ خواب میں نے اپنے احباب کو رامپور ہی میں سنا دیا تھا۔ اس کی تعبیر حکیم نورالدین صاحب کچھ فرماویں گے تو سنوں گا۔

الحکم قادیانی اس شکست سے کھسیانے ہوکر پہلے تو فیصلہ دہندگان علماء کو کوستا ہے پھر لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اور اُن کے معاونین کو اگر دعویٰ ہے تو ہم وفات مسیح کے متعلق اخبار میں مذاکرہ شروع کرتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ کے پاس اس میں کچھ ثبوت ہے تو وہ منظور کریں۔

جواب یہ ہے کہ ہم تو وفات مسیح کا مسئلہ قادیانی مشن سے بالکل بے تعلق جانتے ہیں چنانچہ رسالہ الہامات مرزا میں بھی میں نے اعلان کیا ہوا ہے اور رامپور میں بھی ایسا ہی کہتے رہے۔ اس لیے ہمیں تو شوق نہیں کہ ہم اس مذاکرہ میں حصہ لیں۔ مگر چونکہ تم اس کے لیے درخواست کرتے ہو، لہذا ہم منظور کرتے ہیں، مگر ایک شرط سے جو بالکل واجبی اور تمہارے امام کی منظور کردہ ہے کہ تمہارے ہی اخبار میں ایک مذاکرہ ''قادیانی الہامات'' کے عنوان سے ہوگا دونوں برابر چلیں گے اگر تم میں کچھ سکت ہے تو اس کو منظور کرو، ورنہ نامنظوری کی معقول وجہ بتلاؤ۔

دیکھو اس موقعہ پر بھی میں وہی پیشگوئی کرتا ہوں جو رامپور میں وجدانی طور سے کی تھی کہ تم لوگ ہرگز ہرگز اس مذاکرہ کے لیے تیار نہ ہوگے۔ کیوں؟

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار اون سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۶۔ نمبر ۳۸۔ مورخہ ۵ رجب ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۳ جولائی ۱۹۰۹ء ص: ۳-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراسلت مابین ابراہیم سیالکوٹی

ونورالدین قادیانی

مکرمی جناب مولوی (ثناءاللہ) صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ

خاکسار نے جناب مولوی نورالدین صاحب مقیم قادیان سے اُن کی ایک تحریر کے متعلق خط وکتابت کی تھی جس کا جواب انہوں نے باوجود دوبارہ یاددہانی کے نہیں دیا ،لہذا اب اسے پبلک میں شائع کرنا مناسب ہے۔امید ہے کہ آپ اسے اپنے اخبار گوہربار کے ایک گوشہ میں درج فرما کر ممنون فرماویں گے۔

خط نمبر ۱۔از جانب خاکسار ابراہیم ۲۰ستمبر ۱۹۰۸ء

جناب حکیم صاحب! اخبار بدر مورخہ ۱۷ستمبر ۱۹۰۸ء میں صفحہ ۵ پر آپ کا ایک خط بنام ایڈیٹر البیان طبع ہوا ہے۔اس میں بعض امور قابل استفسار ہیں۔ امید ہے کہ آپ تکلیف گوارا کر کے اُن کی نسبت تسلی بخش تحقیقی نہ تقلیدی واعتقادی جواب ممنون فرماویں گے۔آپ لکھتے ہیں:

"مرزا نے دعویٰ مکالمہ الٰہیہ کا کیا مگر اس دعویٰ کی بنا اس پر تھی کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفات میں الآن کما کان ہے۔پس اگر وہ پہلے کسی سے بولتا اور کلام کرتا تھا تو اب وہ کیوں نہیں بولتا اور اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم میں دعا ہے کہ الٰہی انبیاء،صدیقوں،شہداءاور صلحاء کی راہ عطا فرما اور ان راہوں میں ایک راہ مکالمہ بھی ہے۔پس اگر ہم مکالمہ کے مدعی ہیں تو کیا کفر کیا؟۔"

اس عبارت میں آپنے مکالمہ الٰہیہ کے اجراء کی دو وجہیں بیان کی ہیں ایک عقلی مگراز ورئے نقض دیگر نقلی بحوالہ آیت۔پہلی وجہ آپ کے دعویٰ کی مثبت بدو وجہ نہیں۔اول اس لیے کہ اگر آپ کو یا کسی کو اس کیوں کا جواب معلوم نہ ہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عدم علم کی بنا پر آپ بخلاف آیت و خاتم النّبیّین اجرائے مکالمہ نبوت نہیں کر سکتے۔ دوم اس لیے کہ مطلق مکالمہ محل نزاع نہیں بلکہ محل نزاع مکالمہ نبوت ورسالت ہے پس دلیل ناتمام ہے۔

دوسری دلیل نقلی میں جو آپ نے آیت پیش کی ہے اس سے مراد ابرار کی راہ چلنا ہے نہ کچھ اور۔ صراط سے مراد وہ طریق عمل واعتقاد ہے جس پر وہ لوگ گذرے۔ نہ یہ کہ مکالمہ بھی ایک راہ ہے۔ دیگر یہ کہ نبوت ومکالمہ دعا سے حاصل نہیں ہوتا۔ یہ خدا تعالیٰ کا احسان ہے جس میں کسی رغبت وخواہش کو دخل نہیں۔

(۲) روایت لا مھدی الّا عیسی کو آپ نے صحیح لکھا ہے۔ اس کی تصحیح درکار ہے۔ اصول محدثین پر جواب ہو۔

(۳) نبوت تشریعی کے ختم اور نبوت غیر تشریعی کے جاری رہنے کی دلیل از کتاب وسنت برطریق محدثین مطلوب ہے۔ مہربانی کرکے جواب اقوال الرجال سے نہ ہو۔

والعمدۃ ھی البرھان والسلام علی من اتبع الھدی۔

خاکسار ابراہیم۔ شہر سیالکوٹ۔

یہ خط ۲۰ ستمبر ۱۹۰۸ء کو حکیم صاحب کی خدمت میں بھیجا گیا لیکن جب ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء تک اس کا جواب نہ آیا تو دوسرا خط بطور یاددہانی لکھا:

جناب حکیم صاحب! اخبار بدر مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۰۸ء میں صفحہ ۵ پر آپ کا ایک خط بنام ایڈیٹر البیان طبع ہوا تھا۔ اس میں خاکسار کو بعض امور قابل استفسار نظر آئے تھے۔ سو اُن کے متعلق ۲۰ ستمبر کو آپ کی خدمت میں ایک خط لکھا۔ آج ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء تک اس کا کوئی جواب نہیں ملا۔ معلوم نہیں کیا باعث ہے۔ اتنے عرصہ میں کئی دفعہ ارادہ ہوا کہ خاکسار اپنے استفسارات کو پبلک میں شائع کردے لیکن ہر بار یہی مناسب سمجھا کہ ایک دفعہ اور آپکی خدمت میں لکھ کر دریافت کروں کہ آپ اُس خط کا جواب دیں گے یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ خط آپ کو نہ ملا ہو یا گم ہوگیا ہو تو تحریر فرمادیں۔ تاکہ دوبارہ لکھا جاوے، مجھے امید ہے کہ آپ اس خط پر ضرور توجہ فرماویں گے کیوں کہ وہ استفسارات آپ کے مذاق کے موافق ہیں اور علمی ہیں۔ اور اُن پر آپ جیسے عالم کے علم سے روشنی پڑنی مناسب ہے (یہ بھی آپ کا حسن ظن ہے، وہاں تو جب سے دجال کے پھندے میں پھنسے ہیں حالت ہی دگرگوں ہے۔ جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے ایک دم میں سارا بھلا دیا۔ ثناء اللہ)۔ ایک ہفتہ تک اس کے جواب کا انتظار کروں گا۔

سابقاً بھی جب آپ منشی کریم بخش صاحب ایڈیٹر انوار الاسلام کے مقدمہ کی گواہی میں سیالکوٹ تشریف لائے تھے تو چند آیات کے متعلق خاکسار نے آپ سے سوالات کئے تھے تو آپ نے قادیان پہنچ کر جواب تحریر کرنے کا وعدہ کیا تھا لیکن کئی سال گذر گئے ابھی تک انتظار ہے۔ اگر اُن سوالات کے بابت بھی فرماویں تو تحریر کر کے بھیج دوں۔

و السّلام علی من اتّبع الهدیٰ۔ خاکسار ابراہیم سیالکوٹ۔

اس دوسرے خط کا جواب مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر قادیان کی جانب سے ۵ فروری ۱۹۰۹ء کو پہنچا جس کی پوری نقل یہ ہے:

جناب۔ آپ کا کارڈ بخدمت حضرت خلیفۃ المسیح پہنچا۔ آپ اپنے سوالات لکھ کر بھیج سکتے ہیں۔ (دستخط) محمد صادق عفی عنہ

ناظرین اتنی تحریر میں قادیانی چالاکی کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ میرے پہلے خط کے پہنچنے یا نہ پہنچنے کا اقرار یا انکار ہرگز نہیں۔ اور سوالات کا مطالبہ کیسی سادگی سے کرتے ہیں کہ گویا ان کو کچھ معلوم نہیں۔ واہ رے سادگی اور ہوشیاری۔ خیر کچھ ہو خاکسار نے ۱۰ فروری کو اس کے جواب میں خط نمبر ۳ قادیان دارالامان میں پھر لکھا جہاں ابھی تک وہ تحریر امن وامان سے پڑی ہے اور اس کے جواب کی طرف کسی نے بھی توجہ نہیں کی۔

جناب حکیم صاحب! آپ کا ایک خط ۱۷ ستمبر کے بدر قادیان میں بجواب ایڈیٹر البیان شائع ہوا تھا۔ اس میں خاکسار کو چند امور استفسار نظر آئے تھے۔ سو ۲۰ ستمبر کو اُن میں بعض کی نسبت جناب سے دریافت کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لیے ایک خط آپ کی خدمت میں لکھا۔ لیکن جب ۲۹ جنوری ۱۹۰۹ء تک کوئی جواب نہ آیا تو دوبارہ لکھا۔ اس کے جواب میں مفتی محمد صادق صاحب کے قلم کا لکھا ہوا خط ۵ فروری ۱۹۰۹ء کو ملا بموجب اس خط کے پہلے خط کی نقل مرسل خدمت کرتا ہوں اس کے بعد بندہ نے اپنے پہلے خط مورخہ ۲۰ ستمبر کی نقل مرسل خدمت کرتا ہوں اس کے بعد بندہ نے اپنے پہلے خط مورخہ ۲۰ ستمبر کی نقل لکھ کر روانہ کردی۔ لیکن آج جولائی تک کئی ماہ کے انتظار کے بعد بھی جب کوئی جواب نہیں آیا تو پبلک میں شائع کردینا مناسب جانا کہ پبلک کو معلوم ہو کہ قادیانی امت اور حکم امت عالمانہ سوالوں کے جواب سے کس طرح خاموشی اختیار کرتے ہیں اور باوجود بار بار کے تکرار اور خود اپنے مطالبہ کے پھر دم بخود رہتے ہیں۔

کیا حضرت حکیم نورالدین صاحب اس تحریر کا جواب دے کر اپنے آپ کو سبکدوش کریں گے۔ گر قبول افتد زہے عز و شرف۔

راقم خاکسار ابراہیم سیالکوٹی ایڈیٹر رسالہ الہادی سیالکوٹ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

قادیانی امت اور خلیفہ امت اگر منظور کریں تو ہم اُنکی طرف سے جواب دیتے ہیں امید ہے اسکی منظوری یا نامنظوری سے بجواب صحیح مطلع کرینگے۔

سنئے مکالمہ نبوت سے مراد آپ کی نبوت منتقلہ ہے تو ٹھیک ہے ہم (مرزائی) خاتم النبین مانتے ہیں لیکن ہم مکالمہ نبوت مستقلہ کے مدعی نہیں ہیں بلکہ بروزی کے ہیں یعنی ایسی نبوت جو اصل نبی کی کامل اطاعت سے ایک درجہ حاصل ہوسکتا ہے جسے عرف عام میں ولایت کہتے ہیں۔

صراط مستقیم کی بابت بھی آپ نے غور نہیں کیا۔ یہ عام قاعدہ ہے الشیٔ اذاثبت ثبت بلوازمہ پس یہ کیوں کر ممکن ہے کہ انبیاء کی راہ پر چلنے کا تو سوال ہو لیکن اُس کا نتیجہ اور اثر ممکن الوقوع نہ ہو نبوت غیر تشریعی کے جاری رہنے کی دلیل وہی حدیث ہے جس میں ارشاد ہے علماء امّتی کانبیاء بنی اسرائیل غیر تشریعی نبوت، نبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستقلہ کی کامل اطاعت کا ایک نمونہ ہوتی ہے اسی طرف اشارہ ہے انت منّی بمنزلة هارون من موسی پس یہ ہیں مختصر جوابات جو ہم نے خود ساختہ وکالت میں دیئے ہیں اگر قادیانی خلیفہ کو نا منظور ہوا سے تو صحیح جواب سے پبلک کو آگاہ کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ٦۔ نمبر ٣٨۔ مورخہ ۵ رجب ۱۳۲۷ھ مطابق ٢٣ جولائی ١٩٠٩ء ص: ٨-٩)

مباحثہ رام پور اور اس کے نتائج

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ رام پور کے مباحثہ سے مسلمانوں کو عموماً اور نیاز مند کے کرم فرماؤں کو خصوصاً جو مسرت ہوئی ہے اسکا اندازہ ہمارے مکرم دوست مولانا شاہ محمد سلیمان پھلواروی کے عنایت نامہ مندرجہ ذیل سے ہوسکتا ہے: جناب موصوف فرماتے ہیں:

مجی السلام علیکم۔

افسوس ہے کہ رام پور میں نہ پہنچ سکا آپ کو فتح وظفر مبارک۔ جزاکم اللہ۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر وصحت میں برکت عطا فرمائے۔ کاش مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی وغیرہ سے بھی اسی طرح مناظرہ کرلیں تو ادھر سے بھی اطمینان ہو جائے لعل الله يحدث بعد ذلك امراً

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جناب شاہ سلیمان صاحب کی دعا پر میں اور میرے احباب دل سے آمین کہتے ہیں اور کہیں گے ہاں جناب کی تجویز بابت مناظرہ مولوی احمد رضا خان صاحب تمام ہندوستان کے مسلمان عموماً اور روہیل کھنڈ کے خصوصاً دل سے پسند کریں گے مجھ سے بڑھ کر میرے مکرم دوست جناب مولوی مرتضی حسن صاحب مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند اس مباحثہ کے لئے دل سے متمنی ہیں خدا کرے مولوی احمد رضا خان صاحب کے احباب بھی ان کو سمجھا دیں کہ اب وقت چھپنے کا نہیں (بقول ان کے) فرقہائے ضالہ (وہابیہ رشیدیہ نجدیہ وغیرہ) کی دن بدن ترقی ہے تمام علماء متزلزل ہو رہے ہیں شرک و بدعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹنے کو ہے اب صرف ایک آپ ہیں جن پر تمام ہندوستان کے (بقول خود) اہل سنت و الجماعت کی نظر ہے

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

یہ بھی عرض کریں کہ گو آپ کی محنت کے ہم شکر گزار ہیں کہ آپ نے بہت سے اکابر فرقہا ضالہ پر کفر کے فتوے لگا کر ثابت کر دیا کہ اس زمانے میں داخل خارک کے رجسٹر کے آپ ہی محافظ بلکہ سیاہ نویس ہیں مگر تجربہ سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگوں پر اس قسم کے فتووں کا کوئی اثر نہیں ان سب فتوؤں کے جواب میں وہ ایک ہی سناتے ہیں

کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو
کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے

پس ایسے لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے فریقین کے ممبروں کی ایک کمیٹی بیٹھ کر فیصلہ کرے گی منظوری مباحثہ آنے کے بعد ہم اپنے ممبر نامزد کر دیں گے

جناب مولوی احمد رضا خان یا ان کے کوئی معتبر وکیل اس کا جواب اہل حدیث میں طبع ہونے کے لئے بھیجیں گے تو بلا کم و بیش چھاپ دیا جائے

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ یہاں تک مضمون لکھنے کے بعد مولوی احمد رضا صاحب کے دوست مولوی وصی احمد صاحب پیلی بھیتی کے صاحبزادہ مولوی عبدالاحد صاحب کا مضمون اخبار اہل فقہ (امرتسر) میں دیکھا کہ صاحبزادہ صاحب مباحثہ کے لئے تیار ہیں۔ مجھ سے مقام وغیرہ پوچھتے ہیں۔ بہتر ہو کہ یہ دونوں صاحب مل کر کام کریں، تو ایک ساتھ فیصلہ ہو جائے کیونکہ صاحبزادہ صاحب لکھتے ہیں، روز کے جھگڑوں کا ایک دن فیصلہ ہو جائے۔، ایک دن فیصلے کی یہی صورت ہے کہ دونوں حضرات مل کر بریلی میں جلسہ کریں، ہم ان کی خاطر بریلی میں بھی آنے کو تیار ہیں۔ خدا کرے یہ حضرات اس کار خیر پر مستعد ہو جائیں کہ روزمرہ کی کفر کی منڈی مدھم پڑ جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۰۹ء ص ۲۔۳)

(یاد رہے کہ شاہ احمد رضا خان سے شیخ الاسلام امرتسری کے مناظرے کے انعقاد کی کوشش ایک عرصہ تک ہوتی رہی اور خود شیخ الاسلام بھی اس کی خواہش کا اظہار کا اظہار فرماتے رہے۔ جیسا کہ آپ نے ایک دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

:مراد آباد میں قران السعدین : کے عنوان سے لکھا:

خبر ملی ہے کہ مراد آباد میں علماء دیو بند کا جلسہ ہونے والا ہے۔ اس جلسہ سے پیشتر بعض تحریکات سے یہ قرار پایا کہ بریلی کے بڑے حضرت یعنی جناب مولوی احمد رضا خان صاحب اور جناب مولوی اشرف علی صاحب میں مباحثہ ہو۔ چنانچہ ۲۷ فروری ۱۹۱۱ء کو دونوں طرف کے حضرات آ موجود ہوئے صف آرائی ہونے کو تھی کہ خدا پولیس کا بھلا کرے جس نے فساد کا اندیشہ محسوس کر کے دونوں فریقوں کو مباحثہ سے روک دیا۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ پولیس کو کیوں اندیشہ فساد ہوا جس حال میں اتنے بڑے بڑے علماء جلسہ میں موجود ہوتے عوام کی مجال تھی کہ کچھ بول سکتے۔ علاوہ اس کے فساد کا اندیشہ تھا تو پولیس کا انتظام کر سکتے تھے انتظام مشکل ہوتا تو ایک محدود مکان میں بموجودگی علماء و شرفاء بات چیت ہو سکتی تھی۔ مباحثہ بند کرنے کا کیا مطلب۔ اتنے دنوں کی تمنا تو بمشکل پوری ہونے کو تھی افسوس کہ وہ پوری نہ ہوئی خدا کرے فریقین کو سمجھ آ جائے یا تو ایک دوسرے سے بدگمانیاں چھوڑ کر شیر وشکر ہو جائیں یا کلکٹر صاحب ضلع سے مل کر اجازت مباحثہ لیں اور پولیس کے انتظام میں کچھ خرچ بھی ہو تو مل کر دے دیں غرض اس موقع کو ہاتھ سے نہ دینا چاہیے مگر جو کچھ ہو ایسے طریق سے ہو کہ موجودہ حالت سے بہتر ہو، بدتر نہ ہو۔ یہ نہ ہو کہ اسلام اور اہل اسلام کی موجودہ عزت پر بھی داغ آئے (خدا نہ کرے)

ہاں اعلی حضرت بریلوی کی خدمت میں اتنی گذارش ہے کہ اہل حدیث بھی امیدوار عنایت ہیں ،کیا ان کے حال پر عنایت نہ ہو گی۔ اب تو میری یہ درخواست منفردانہ نہیں ہے بلکہ بفضل خدا اہل حدیث کانفرنس کی ہے جس میں عموماً علماء اہل حدیث شامل ہیں اس لئے اہل حدیثوں سے مباحثہ ہو گا تو قومی ہو گا آپ کی منظوری کی دیر ہے کانفرنس جس کو چاہے گی پیش کرے گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۱۱ء ص ۱۰)

نواب رام پور کا سرٹی فیکیٹ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پارٹی جو رامپور میں شکست یاب ہو کر بھاگی ہے، تو اس کی وجوہات میں وہ یہ بات بیان کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے ہمارے مرشد و مولی کی نسبت سخت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبانی سے کام لیا۔ گو ان کے اس کہنے کو کوئی نادان بھی باور نہ کرے کہ ایک معزز بااختیار رئیس کا دربار ہو اس میں کوئی شخص گالیاں دے کر فتح پا جائے، تاہم ان کی اس بے ہودہ بکواس کو غلط ثابت کرنے کو آج ہم حضور نواب صاحب رام پور کا سرٹی فکیٹ شائع کرتے ہیں جو سرکار عالی نے محض علمی قدردانی سے اس ہیچکارکو اعزاز بخشا ہے۔ نواب صاحب نے لکھا ہے:

رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ ومسرور ہوئے۔ محمد حامد علی خان

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ اس سرٹیفکیٹ سے جہاں قادیانیوں کی تمام غلط گوئیوں کے جوابات حاصل ہو سکتے ہیں، مرزا صاحب آنجہانی کی ایک بڑی مشہور اور زبردست پیش گوئی کی تردید بھی ہو جاتی ہے۔ بڑی غلط گوئی یہ لوگ یہ کیا کرتے ہیں کہ حضور نواب صاحب نے مولوی ثناء اللہ کی پیٹھ ٹھونکنے سے ان کی بدزبانی کرنے پر جرأت دلائی۔ اس کا جواب اس سرٹیفکیٹ سے یوں ملتا ہے کہ حضور کا پیٹھ ٹھونکنا خوبیء تقریر سے تھا کسی جانبداری سے نہ تھا۔ مرزا صاحب کی پیش گوئی کی تردید یوں ہوتی ہے کہ مرزا صاحب کی عام پیش گوئی ہے انی مهين من اراد اهانتك (یعنی جو تیری اہانت کا ارادہ کرے گا، میں (خدا) اس کی اہانت کرونگا)۔ اس پیش گوئی کو مرزا اور مرزائی کئی ایک دفعہ مخالفوں کی علالت یا نقصان جان و مال پر چسپاں کر چکے ہیں۔ اب وہ خود انصاف سے بتلا دیں کہ بقول ان کے، مجھ سے زیادہ کس کی اہانت ہوگی کہ رام پور سے وہ ایسی ذلت سے بھاگے کہ قادیان تک پہنچتے ہوئے بھی وہ رام پور کی طرف منہ کر کے کہتے ہوں گے:

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ

پھر یہ اعزاز جو سرٹی فیکیٹ سے مجھ کو ہوا ہے، اس سے اس مرزائی پیش گوئی کا کچھ حصہ باقی رہ سکتا ہے؟

مرزائیوں یاد رکھنا دجال اکبر کی غلط پیش گوئیاں اس خاکسار کے سامنے نہ چلیں تو تم کیا ہو۔ بقول، کیا پدی کیا پدی کا شوربہ

حضور نواب صاحب نے جو اس ہیچ کار کی نسبت اس سرٹیفیکیٹ میں پاکیزہ خیالات ظاہر فرمائے ہیں حضور کا حسن ظن اور اس خاکسار کے لئے باعث فخر ہیں:

ورنہ من آنم کہ من دانم

جو لوگ مباحثہ رام پور کے متعلق حضور نواب کے فیصلہ کے منتظر تھے وہ خوش ہوں گے کہ حضور کا مفصل فیصلہ بھی شاید چھپے مگر حضور نے اس سرٹیفیکیٹ میں بھی ایسے الفاظ فرمائے ہیں جو گویا فیصلہ اور محاکمہ ہیں چنانچہ حضور کے یہ الفاظ مبارکہ کہ:

انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔

اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ خاکسار (ثناء اللہ) نے اپنے دعوی کو بخوبی ثابت کیا۔ قادیانی فریق اپنے اثبات دعوی میں ناکام رہے۔ فالحمد للہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی۔ ۱۹۰۹ء ص ۴)

مناظرہ رام پور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عنوان بالا سے ہمارے پرانے مہربان اڈیٹر صاحب اصلاح (رافضی دوست) لکھتے ہیں:

مناظرہ رام پور اہلسنت کے فرقہ غیر مقلدین (وہابی) میں فی الحال دو فرقے ہو گئے ہیں۔ ایک مرزائی جو مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی مانتے ہیں، دوسرا وہی جو عام طور سے وہابی مشہور ہے۔ دونوں بھائیوں میں ایک عرصے سے نزاع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائم ہے، جس کے تصفیہ کے لئے ہز ہائی نس نواب رام پور دام اقبالہ حکم مقرر کئے گئے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی مناظر مقرر ہوئے اور عام اہل حدیث کی طرف سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ ۱۵ جون سے مناظرہ شروع ہوا۔

شیخ الاسلام امرتسریؒ اس تحریر پر یوں تبصرہ کناں ہیں:

ہم حیران ہیں کہ لوگ مذہبی واعظ اور مصلح ہو کر بھی جھوٹ سے نفرت کیوں نہیں کرتے۔ جھوٹ بولنے والا آدمی کسی عزت کا مستحق نہیں چہ جائے کہ مذہبی تقدس کا۔ فرقوں کی تقسیم یا جن چیزوں کے لئے کسی تیسری چیز کو مقسم بنایا جاوے اس کے لئے یہ عام قاعدہ ہے کہ مقسم کا اطلاق اور صدق اقسام پر ضرور ہوتا ہے۔

مثلاً حیوان کو جب ہم فرس غنم وغیرہ پر تقسیم کریں، تو یہ ضرور ہے کہ ہر ایکفرس کو اور ہر ایک غنم کو حیوان کہہ سکیں۔ یا مسلمانوں کے فرقوں کا شمار کریں تو یہ ضرور ہے کہ ہر ایک فرقے کو مسلمان کہہ سکیں۔ یا شیعہ کو بقول علامہ شہرستانی جب ان کے فرقوں میں تقسیم کریں تو ہر ایک فرقہ ان میں کا شیعہ ہوگا۔ غرض اہل علم کے نزدیک یہ ایک ایسی کھلی صداقت ہے کہ اس پر کسی دلیل لانے یا بحث کرنے کی ضرورت نہیں کہ مقسم کا اطلاق اور صدق اقسام پر ضروری ہے۔

پس اس لحاظ سے لازمی ہے کہ، غیر مقلد، جو بقول آپکے ان دونوں فرقوں (مرزائیوں اور وہابیوں) کا مقسم ہے، اس کا صدق دونوں فرقوں پر ہونا چاہیے۔ حالانکہ ایسا نہیں کیونکہ فرقہ غیر مقلد کی تعریف یہ ہے کہ انسانوں میں سوا نبی ﷺ کے مذہبی امور میں کسی کا قول و فعل حجت شرعی نہیں جانتے، حالانکہ مرزائیوں کے نزدیک مرزا کا قول و فعل سند ہے۔ چنانچہ ان کے فتاووں میں عموماً لکھا ہوتا ہے کہ حضرت امام ایسا کرتے تھے لہذا جائز ہے۔ پھر بتلائے مرزائیوں کو غیر مقلد کا مفہوم کیسے صادق آیا۔ یہ ہے آپ کا جھوٹ نمبر اول۔

پھر آپ لکھتے ہیں:

کہ ان دونوں فرقوں میں فیصلہ کرنے کے لئے نواب صاحب (رام پور) حکم مقرر کئے گئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ اس نزاع میں ایک فریق حافظ احمد علی خان تھے جو حنفی المذہب ہیں دوسرے منشی ذوالفقار علی خان تھے جو مرزائی ہیں اور حافظ صاحب کے چچیرے بھائی ہیں۔ نہ کسی غیر مقلد کی اس میں نزاع تھی، نہ شرکت، نہ کسی فرقہ میں نزاع تھی۔ یہ ہے جھوٹ نمبر دوئم

نہ کسی فرقے نے نواب صاحب کو حکم بنایا تھا۔ ہاں چونکہ حضور کو اپنے ماتحتوں پر اختیار حاصل ہے نیز یہ جلسہ محض سرکار کے اخراجات سے تھا، اس لئے تو نواب صاحب کو کل اختیار حاصل تھے۔ خصوصاً دونوں بھائیوں کے حق میں، مگر یہ کہنا کہ دونوں فرقوں کے تصفیہ کے لئے حکم بنائے گئے، آپ کا جھوٹ نمبر سوئم ہے۔

اخیر میں آپ نے اس فتح پر مبارک باد دی ہے۔ میں اس مبارکبادی کو دل سے قبول کر کے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس کے بدلے میں آپ کے حق میں دعا خیر کرتا ہوں کہ خدا آپ کو کسی بڑے صدیق کی پیروی میں ایسا صادق بنادے کہ جھوٹ سے آپ کو کلی نفرت ہو۔

شیخ الاسلام امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ مجلّہ النجم لکھنؤ لکھتا ہے:

نواب صاحب رام پور اگر اسی طرح علمائے شیعہ و اہل سنت میں مناظرہ کرادیں تو بڑا نفع ہو، اور نواب صاحب کا ذکر صفحات تاریخ پر بہت دنوں کے ثبت ہو جائے۔ نواب صاحب کے علمی مذاق اور مذہبی دلچسپی سے یہ امر کچھ بعید نہیں معلوم ہوتا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیا علماء شیعہ اور اخبارات شیعہ بھی اس تجویز کی تائید کریں گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اگست ۱۹۰۹ء ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کی حقیقت

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

لیجئے حضرت ! وہ مرزائیوں کی حقیقت کھل گئی خدا نواب صاحب والی رام پور کا بھلا کرے کہ انہوں نے یہ مباحثہ کرا کر مرزائیوں کی حقیقت ظاہر کردی اگرچہ ہم نے اس کے متعلق کوئی صحیح خبر کسی اخبار میں تو نہیں دیکھی البتہ ہمارے ایک دوست (جن کو ہم سچا خیال کرتے ہیں) صحیح طور پر خبر دی ہے کہ مرزائیوں کو بری طرح شکست ہوئی اور انہوں نے کہہ دیا کہ ہم مرزا کی ذات سے بحث کرنے نہیں آئے بلکہ حیات مسیح پر بحث کرنے آئے ہیں۔اس میں تو شک نہیں کہ کسی مذہب کی حقیقت جب ہی معلوم ہوتی ہے جب طرفین سے بالمقابل گفتگو ہو مخالف سامنے اعتراض کرے اور اس کے جواب سنے اور اپنے گھر میاں مٹھو بنے یہ تو سہل ہے خصوصاً موجودہ زمانے میں جب شاہی آزادی کا سارٹیفیکیٹ ہر ایک شخص کے پاس موجود ہو تب تو کچھ مشکل ہی نہیں چنانچہ دیکھ لیجئے آج ہر شخص کا علیحدہ مذہب ہے اختلاف کی وبا ایسی عالم گیر ہوئی ہے کہ بات بات پر اختلاف بھائی بھائی میں اختلاف باپ بیٹے میں اختلاف استاد شاگرد میں اختلاف۔ یہ شبانہ روز اختلاف دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کہ الٰہی یہ کیا ہو رہا ہے۔ پھر عوام الناس کے اختلاف پر تو اتنا رونا نہیں علماء کا اختلاف دیکھئے طرفین سے کفر کت فتوے شائع ہوتے ہیں ایک عام دوسرے عالم کو علانیہ بے دین اور کافر کہتا ہے پھر طرہ یہ ہے کہ محض فروعی مسائل پر۔ زمانے کی نزکت سیاسی اختلاف کی کثرت ، اور پھر مخالفین اسلام کی جرأت زبان حال سے شہادت دیتی ہے کہ اب عیسی ابن مریم کے نزول کا وقت قریب آ گیا عنقریب وہ موقع آنے والا ہے کہ مہدی علیہ السلام کا ظہور ہو اور تمام اختلافات و تنازعات کا فیصلہ ہو جائے۔

زمانے کے موجودہ تغیرات کی وجہ سے لوگ خیال کر رہے تھے کہ عنقریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مسیح نازل ہونے والے ہیں اس لئے مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کر کے لوگوں کو شبہ میں ڈال دیا اگر چہ یہ دعوی مرزا صاحب کا بالکل غلط اور محض افتراء تھا پھر بھی عوام الناس کی گمراہی کے لئے ایک کافی جال تھا۔ مرزا صاحب کی دوکانداری کو جلد فروغ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اکثر لوگ زمانہ کی نازک حالت دیکھ کر مسیح ابن مریم کی ضرورت کو محسوس کر رہے تھے ورنہ ان جناب سے پہلے بھی بہت سے اصحاب کو یہ خبط ہو چکا تھا لیکن ان کی زیادہ گرم بازاری نہ ہونے کی وجہ تھی کہ لوگ اس وقت کسی مسیح کے منتظر نہ تھے بخلاف موجودہ زمانہ کے ہر شخص کی آنکھیں آسمان پر لگی ہوئی ہیں کہ دیکھئے مسیح ابن مریم کب نازل ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب اس موقع کو تاڑ گئے اور سمجھ لیا کہ یہ شکار کا اچھا وقت ہے لیکن ہم کو سخت افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے ایسا.. معقول دعوی کیا جو ان کی شان کے ہرگز لائق نہ تھا۔ ایسے عقل مند اور دانا نے کتنا بڑا دھوکا کھایا

ساتھ ہی ہم احمد یہ فرقہ کی حالت پر بھی افسوس کرتے ہیں کہ وہ ابھی تک اسی لکیر کے فقیر ہوئے بیٹھے ہیں جب راپور کے مباحثہ کی شہرت ہوئی تو دہلی سے بعض احباب جن کو ایسے مسئلوں سے دل چسپی تھی تشریف لے گئے اور احمد یہ فرقہ کے منشی قاسم علی صاحب بھی گئے مین نے ایک احمدی دوست سے دریافت کیا کہ منشی صاحب کہاں گئیہیں انہوں نے فرمایا رام پور کے مباحثہ کے لئے گئے میں نے تعجب سے کہا کیا مباحثہ یہاں نہیں ہوسکتا تھا۔ انہوں نے جواب دیا مباحثہ تقریری ہے (قادیانی اخبار تواب تک کہے جاتے ہیں کہ تحریری کی شرط تھی۔ اڈیٹر اہل حدیث) تحریری نہیں۔ اس پر تو مجھے اور بھی حیرت ہوئی کہ مسیح مرحوم (مرزا کو مرحوم لکھا جا رہا ہے۔ قابل غور ہے۔ بہاء) کو تو تادم مرگ تقریر یہ مباحثہ کی جرأت نہ ہوئی وہ تو ہمیشہ کاغذ ہی سیاہ کرتے رہے کبھی مخالف کے سامنے ایک لفظ بولنے کا حوصلہ نہ ہوا آج مریدوں کو یہ ہمت کہاں سے ہوئی کہ مسیحی سنت کے خلاف کرنے چلے ہیں۔

چار پانچ روز کے بعد پھر منشی صاحب کی صورت نظر پڑی میں نے مسبوق الذکر احمدی سے دریافت کیا کہو صاحب! منشی صاحب کشتی مار آئے؟ تو انہوں نے جھنجھلا کر کہا، تم لوگ بڑے ہٹ دھرم ہو شرائط کی پابندی نہیں کرتے اور مولوی محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسن کے مقابلہ میں امرتسری کو کھڑا کر دیا۔ مولوی صاحب کی ایسے نا قابل آدمی سے گفتگو کرنے میں توہین ہوتی تھی (دجال اکبر کی توہین نہ ہوتی تھی جو مجھ سے بذات خاص خطاب کرتا یہاں تک کہ اخیر میں جانباز مقابلہ بھی مجھ ہی سے کیا) میں نے دریافت کیا، وہ امرتسری شیطان کون؟ فرمایا وہ ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث۔ اگرچہ یہ جملہ مجھے سخت ناگوار گذرا لیکن میں نیضبط کر کے کہا اچھا پھر کیا ہوا؟ جواب دیا ہم نے اس کے مقابلہ میں میر قاسم علی کو کھڑا کیا۔ اول تو امرتسری وفات مسیح پر بحث کرنے سے انکار کرتا رہا پھر مجبوراً نواب صاحب کے فرمانے سے رضا مند ہوا لیکن جب حیات مسیح ثابت نہ کر سکا تو حضرت مسیح موعود کو گالیاں دینے لگا ہم سے اس بے عنوانی پر ضبط نہ ہو سکا اور تیسرے دن خلیفۃ المسیح کے تار آنے پر مباحثہ بند کر دیا۔

بڑا تعجب ہے کہ جب احمدیہ فرقہ کے سرغنہ خلافت ثانیہ کے متمنی مولانا مولوی محمد احسن صاحب تبلیغ حق کے لئے تشریف لے گئے تھے تو ہتک عزت کیسی؟ اللہ اکبر محمد احسن کی کیا لیاقت کہ مولوی ثناء اللہ ساحب سے بحث کرنے میں آپ کی توہین ہوتی ہے مجھے افسوس ہے کہ مین اس جلسہ میں شریک نہ تھا ورنہ نواب صاحب سے ضرور عرض کرتا کہ دونوں صاحبان کا امتحان لے لیا جائے تاکہ محمد احسن کی لیاقت کا اندازہ ہو جائے۔ اور احمدیو! اب سہی تم کو محمد احسن پر بڑا ناز ہے خدا جانے وہ کہاں کیا یسے علامہ ہیں کہ ثناء اللہ سے گفتگو کرنے میں ان کی ہتک عزت تھی

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

رسول اکرم ﷺ تو ایک ایک ادنی کافر کے سمجھانے میں کوشش کریں اور محمد احسن ثناء اللہ جیسے عالم فاضل سے گفتگو کو خلاف شان تصور کریں لا حول ولاقوۃ الا باللہ

اور ثناء اللہ سے تو بحث ہی فضول تھی مولوی ثناء اللہ تو مجسم مرزا صاحب کے مفتری ہونے کی دلیل ہے کیا اچھا ہوتا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب صرف مرزا صاحب کا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا اشتہار لے کر چپکے کھڑے ہو جاتے زیادہ گفتگو کی ضرورت ہی نہ تھی (کھڑے ہو کر پڑھ دیا تھا اسی کو تو گالیاں کہتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔ کیا مرزا صاحب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود کردہ فیصلہ سے بڑھ کر کسی دلیل کی ضرورت ہے مرحوم کی زندگی میں تو اس کی ہر بات وحی الٰہی خیال کی جاتی تھی لیکن اب بیچارہ ریکو کیوں سچا نہیں کہا جاتا۔ (حالانکہ یہی ایک دعا اس کی قبول ہوئی ہے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

مرزائیو! تم پر خدا رحم کرے تمہاری حالت پر سخت افسوس ہے تم مرزا کے کیسے مرید ہو کہ اس کی آخری وصیت آخری فیصلہ پر عمل نہیں کرتے اگر تم اس کو ملہم صادق خیال کرتے ہو تو اس نے ثناء اللہ کے مقابلے میں جو آخری فیصلہ کیا ہے اس کے ماننے کے لئے کیوں تاویلیں کرتے ہو۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار پر مرزائی کہا کرتے تھے کہ زمین آسمان ٹل جائے لیکن ثناء اللہ مرزا سے پہلے مرے گا۔ مگر واہ رے حق تیرا بول بالا رہے۔ تو بلند ہو کر رہا تو نے خود مرزا قادیانی کی زبان سے حق و باطل میں فیصلہ کرا دیا الحق یعلو و لا یعلی اور اے میرے پیارے احمد یو! بحث تو مرزا صاحب کی ہی کی ذات سے تھی ہمیں وفات مسیح اور حیات مسیح سے کیا غرض؟ ہم تو اس مصلح کاروائی کو دیکھتے ہیں کہ اس نے جدید مذہب قائم کرنے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کے علاوہ اصلاح کیا کی۔ وہ جو تھوڑے بہت لوگ ہم خیال تھے بھی ان کے بھی دو گروہ کر دیئے کیا اصلاح اسی کو کہتے ہیں، مسیح ابن مریم کے نازل ہونے کی یہی غرض تھی جو ظہور میں آئی۔ دعوی تو یہ تھا:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

واہ مرزا صاحب! آپ کی بہتری کے قربان۔ آپ نے کون سی کاروائی ابن مریم پر ترجیح حاصل کرنے کے لائق کی ہے کیا آپ مسیح اس لئے بنے تھے کہ سینکڑوں آدمیوں کو قتل کریں جس نے آپ کی مخالفت کی وہی طاعون کی موت مارا گیا اور آپ کے مریدوں نے تو مقتولین کی ایک معقول فہرست پیش کی ہے جس میں اکثر علماء کا نام درج ہے۔ واہ جناب اس چنگیز خانی پر دعوی مسیحائی۔

قتل کرنے کو آیا تھا مسیحا بن کر

آپ خوب مصلح بن کر آئے کہ ہزاروں لوگوں میں تفرقہ ڈال گئے خود تو پاؤں پھیلا کر بہشتی مقبرہ میں جا سوئے اور اب لوگ یہاں آپ کی جان کو رو رہے ہیں وہی اختلاف وہی جھگڑے باقی رہے بلکہ آپکی وفات کا جھگڑا ایک اور بڑھ گیا یہ اصلاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوئی وہ بے چارے تو اور زیادہ خرابی میں پڑ گئے خدا ایسے مصلح کے متبعین کو ہدایت فرماوے

میں امید کرتا ہوں کہ احمدی بھائی اس مضمون پر ضرور توجہ فرماویں گے

و السلا م علی من اتبع الھدی

چونکہ خاکسار کو معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ہز ہائنس والی رامپور نے نہائت اخلاق و متانت کے کے ساتھ مباحثہ کا انتظام کیا اور خصوصاً احمدیہ جماعت کے ساتھ بڑی ہمدردی کا برتاؤ کیا اور فیصلہ کے وقت بھی نہایت انصاف سے کام لیا اس لئے میں نواب صاحب مدظلہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

خاکسار محمد معصوم احمد سعید ناصح۔ امام زینۃ المساجد دہلی

عام اطلاع: جو صاحب مباحثہ رام پور کی مطبوعہ روداد متضمن تقریرات طلب کرتے ہیں وہ جناب حافظ احمد علی خان صاحب رام پور سے دریافت کریں چھپے گی یا کب چھپے گی۔ سب کچھ انہی سے معلوم ہو سکے گا۔ ما المسؤل عنھا اعلم من السائل (اڈیٹر اہل حدیث) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اگست ۱۹۰۹ء ص ۳۔۵)

مناظرہ رام پور اور شیعہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ مناظرہ رام پور کے عنوان سے رسالہ شیعہ کے اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں اور کیا خوب لکھتے ہیں کہ:

دو معزز ملازمین ریاست کی باہمی چشمک کو یکسو کرنے کی غرض سے ہز ہائی نس عالی جناب نواب صاحب والی رام پور نے دونوں کو اجازت دی تھی کہ اپنے اپنے عالموں کو بلا کر رام پور میں وہ مناظرہ کرالیں۔ مہمانوں کے کھانے رہنے کا سامان ہز ہائی نس نے کر دیا تھا۔ سنیوں اور قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے علماء یک جا ہوئے لیکن کوئی نتیجہ نہ نکلا۔ مسائل زیر بحث ختم نہ ہو سکے اور دونوں قبل از اختتام رخصت ہو گئے۔ تاہم مولوی ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث اپنی عادت کے مطابق شور کر رہے ہیں کہ قادیانی فرقہ کو شکست ہوئی۔ معلوم نہیں اڈیٹر اہل حدیث اس کذب صریح کو کس قاعدہ سے روا تصور فرما رہے ہیں جب کہ وہ اصول تقیہ پر برملا قہقہہ لگاتے ہیں اور محض شیعہ کی عداوت میں حضرت سرور کائنات کے عمل کو ترک کر کے بلکہ ناجائز بتانے سے نہیں چوکتے۔ مولوی صاحب دینی مباحثہ کو مرغ بازی اور بٹیر بازی کے عنوان سے چلانا چاہتے ہیں اور پھر اجر خیر کے مطالبہ کی جسارت کرتے ہیں:

جماعت پئے تسخیر ابلہاں پوشند
کلاہ و خرقہ و عرعر زنند ہم چو حمار

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ناظرین سلسلہ واقعات کو یاد کریں اور خود قادیانی اخباروں کے اعتراف کو ذہن نشین کر کے بتلاویں کہ ان دونوں مقدس بھائیوں (اڈیٹر اصلاح اور شیعہ) کو حضرت صدیق اکبر کی عداوت نے کیسے کذب بلکہ کذبات کی دلدل میں پھنسایا ہے۔ سب واقعات میں بڑا واقعہ نواب صاحب رام پور کا وہ سرٹیفکیٹ ملاحظہ کریں جو اہل حدیث مورخہ ۳۰ جولائی میں شائع ہوا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ ہمارے شیعہ دوستوں کو کیوں ایسی آگ لگی۔ ہاں یاد آیا کہ اخبار النجم لکھنؤ میں مناظرہ رام پور کا ایک لطیفہ چھپا تھا، جو میں نے بھی رام پور میں سنا تھا کہ مولانا خلیل احمد صاحب سہارن پوری کو ملنے کے لئے دو شیعہ عالم آئے۔ مولانا نے فرمایا سرکار نے بہت اچھا کیا کہ قادیانیوں سے مباحثہ کرانے کے لئے علماء اہل سنت کو طلب فرمایا، ورنہ اگر شیعہ کو بلاتے تو ایک منٹ مقابلہ نہ کر سکتے، کیونکہ جو اوصاف، قادیانی لوگ، ایک مرزا میں مانتے ہیں، شیعہ لوگ آئمہ اہل بیت میں کئی ایک میں مانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالباً اسی واقعہ کا ان دونوں بھائیوں کو رنج ہے۔ لیکن دانا جانتے ہیں کہ اس واقع کو مناظرہ سے کیا تعلق۔ اگر ہو بھی تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ دونوں فریق قبل از اختتام مباحثہ رخصت ہو گئے، تف۔

اچھا ہم کہتے ہیں، بہت خوب تم میں اگر سکت ہے تو آیئے:

ہمیں میداں ہمیں چوگان ہمیں گوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۲۰ اگست ۱۹۰۹ء ص ۳)

قادیانی فرار کا ایک تازہ نمونہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے اخبار الحکم نے لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ اور اس کے ہم خیالوں کو رام پور کے مباحثہ پر گھمنڈ ہے تو ہم اخبار الحکم میں ایک مذاکرہ جاری کرتے ہیں، اس میں حیات مسیح کے مسئلہ پر بحث ہوگی۔ اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ حیات مسیح کے مسئلہ کو ہم قادیانی مشن سے ہمیشہ بے تعلق سمجھتے رہے ہیں، اس لئے ہم صرف اس مسئلہ پر بحث کرنا تضیع اوقات جانتے ہیں۔ ہاں اگر تم کو شوق ہے تو اسی مذاکرہ کے ساتھ قادیانی الہامات کا مذاکرہ بھی شروع کرو۔

اس کے جواب میں الحکم نے وہی چال نکالی، جو اس کا گرو پیشتر کئی بار نکال چکا ہے۔ چنانچہ ۲۸ جولائی کی اشاعت میں، ثناء اللہ کی حرکت مذبوحی، کا عنوان دے کر بہت سی اناپ شناپ کے بعد لکھتا ہے:

الہامات پر ہی مناظرہ کا شوق ہے تو میں اس کو بھی منظور کرتا ہوں۔ سب سے اول تمہارے رسالے الہامات مرزا کا جواب میں اہل حدیث میں دیتا ہوں، تم اس کا وعدہ کرو اور اعلان کر دو جب تک وہ پورا نہ ہولے اس پر تمہیں تنقید کی اجازت نہ ہوگی۔ بعد ختم ہونے کے جب تک تم نہ لکھ لو، میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاموش رہونگا اور جواب الجواب پر میں اسے ختم کر دونگا۔ اگر حوصلہ ہے تو ذرا جرأت سے اس کا اعلان تو کرو، تا کہ تمہیں اپنی پیش گوئی کی بھی قدر معلوم ہو جائے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

اس میں تم نے کئی دجل کیئے ہیں:

اول تو یہ کہ اہل حدیث میں مذاکرہ کا اجزاء مانا ہے حالانکہ الحکم میں ہونا ضروری ہے، تا کہ مرزائیوں کو مرزا کے دجل کا علم ہو سکے۔

دوئم، بغیر ہمارے منشاء از خود رسالہ الہامات مرزا کو جواب کے لئے تجویز کیا ،حالانکہ اس تجویز کے مجوز ہونے کی حیثیت سے ہمیں حق حاصل ہے کہ ہم اس مذاکرہ کو جس عنوان سے چاہیں چلائیں۔

تیسرا دجل تمہارا یہ ہے کہ تم نے اس مذاکرہ کو شیطان کی آنت بنانا چاہا کہ جب تک رسالہ الہامات مرزا کا جواب ختم نہ ہولے میں کچھ نہ بولوں۔ زہے دخے حالانکہ اخباری مذاکرات جاننے والے جانتے ہیں کہ اس قدر طول طویل یک طرفہ مضامین لطف دہ نہیں ہو سکتے۔

پس بہتر تجویز جو ہر ایک دانا کے نزدیک قابل تسلیم ہو سکتی ہے یہی ہے کہ دونوں مضمونوں (حیات مسیح اور قادیانی الہامات) پر دونوں اخباروں (اہل حدیث اور الحکم) میں مضامین چھپیں گے۔ جاؤ تمہارے حسب خواہش حیات مسیح کے مدعی بھی ہم ہی بنیں گے۔ ہر ایک سوال پر تین تین دفعہ تحریریں ہو کر پبلک کے انصاف پر چھوڑی جائیں گی ۔ہم کو اختیار ہو گا کہ ہم جس الہام سے چاہیں شروع کریں۔

ہمارے رسالہ الہامات مرزا کا جواب تم نے دینا ہے تو الگ رسالہ کی صورت میں دو، جو کار آمد بھی ہو سکے۔ لیکن کیا تم ایسا کرو گے؟۔ اسکے جواب میں میں پھر وہی کہونگا:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اگست ۱۹۰۹ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی بھگوڑے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی بھگوڑوں کے بہکانے سے بعض احباب متقاضی ہوتے ہیں کہ جو تقریریں رام پور میں ہوئی ہیں جن کی وجہ سے خدا نے حق کو غلبہ دیا ان کو شائع کیا جائے۔ لہذا ایسے احباب کو اطلاع دی جاتی ہے کہ میری طرف سے تو جوابی تقریر تھی، جو کچھ مرزائیوں نے اپنے اثبات دعوی کے لئے کہا تھا، میں نے اسی کا جواب دیا تھا۔ اس تقریر کے نوٹ کچھ کچھ محرروں نے لکھے تھے، جو میرے پاس نہیں بلکہ ریاست ہی میں ہیں۔ اخبار وطن مورخہ ۲۰۔ اگست کے ایک رام پوری نامہ نگار کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ.... سب تحریریں چھپیں گی جناب نواب صاحب نے بھی مجھ سے خود فرمایا تھا کہ میں ضرور چھپواؤنگا۔ مزید حالات حافظ احمد علی خان افسر کارخانہ جات سرکار رام پور سے دریافت ہوں۔ میری تقریر کا طرز دیکھنا ہو تو اسی مسئلہ پر تفسیر ثنائی جلد ثانی میں میں نے لکھا ہوا ہے۔ قریب قریب اسی کے میں نے تقریر کی تھی، زائد وہی تھا جس کی مجلس متقاضی تھی جواب ادا ہی نہیں ہوسکتا۔ جن لوگوں کو تقریر کرنے یا سننے کا مذاق ہے وہ میرے اس بیان کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ مباحثہ چونکہ تقریری تھا اور نواب صاحب گو یا حکم تھے، اس لئے جو کچھ ہوا انہیں کے گوش گذار کرنے کو ہوا، اور بس۔

اخبار بدر قادیانی نے اپنی ذلت اتارنے کو رسالہ شیعہ کا ایک نوٹ نقل کیا ہے جو اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۶۔ اگست میں نقل ہوا ہے۔

عنوان میں لکھا ہے کہ، نواب صاحب کا ہم مذہب رسالہ شیعہ لکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ یونہی فتح کا شور مچاتا ہے۔ مگر اس بدرو میں اتنا انصاف نہیں کہ نواب صاحب کے ہم مذہب کی شہادت سے کیا ہوسکتا ہے جو سینکڑوں میل کا ٹ کوسوں میں رہتا ہے، خود نواب صاحب کا سرٹیفیکیٹ کیوں نہیں دیکھتے جس میں حضور نے اس خاکسار کی نسبت تعریفی الفاظ لکھتے لکھتے یہ بھی فرمایا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس امر کی انہوں نے تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا۔
مفصل سٹرفکیٹ ۳۰ جولائی کے اہل حدیث میں عینک لگا کر دیکھیں۔ ممکن ہو تو رسالہ شیعہ کے رافضی اڈیٹر کو بھی ساتھ ملا کر دیکھو پھر بتلاؤ کہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، یہی ہے یا کچھ اور۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۳ ستمبر ۱۹۰۹ء ص ۵)

مولانا ابراہیم میر اور قادیانی اخلاق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب قادیانی کی عادت تھی کہ جونہی کسی نے اعتراض کیا، آپ کپڑوں سے باہر ہو کر لگے اوسکو کوسنے۔ وہی حال اُن کی ذریت کا ہے۔ ہمارے مکرم برادر جناب مولوی حافظ حاجی محمد ابراہیم فاضل سیالکوٹی نے چند سوال خلیفہ قادیانی کی خدمت میں پیش کیے۔ سوال کیا تھے، عالمانہ استفسار تھے۔ جب قلمی جواب نہ ملا تو آخر اُنہوں نے اہل حدیث میں شائع کرا دیئے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ قادیانی اُمت شرم کرتی کہ جواب دینے میں کیوں غفلت ہوئی، بجائے اس کے فاضل موصوف کا نام رکھا ''ملا ابراہیم''۔ یہ کہہ کر خوب ہی دل کے پھپھولے پھوڑے، اور اپنے اُستاد کی سنت پر پورا عمل کر کے انا خیر کا ورد کیا۔ جوابات کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہتے، نہ مولوی صاحب ممدوح خود لکھیں گے۔ ہاں اتنا پوچھتے ہیں کہ ''ملا'' کے لفظ سے تمہاری مراد اگر افغانستان کی اصطلاح ہے یا الہ آباد یونیورسٹی کا سند یافتہ، تو یہ لفظ کوئی حقارت آمیز نہیں۔ مگر غالباً تمہاری مراد یہ نہیں کیوں کہ تمہیں تو مولوی صاحب کی تحقیر شان منظور ہے۔

پس ہندی عام اصطلاح کے مطابق ملّا وہ ہے جو علوم دینیہ سے خالی کسی مسجد کا امام اور مسجد کی آمدنی پر گذر اوقات کرتا ہو۔ اس تعریف کے مطابق تم بتلا سکتے ہو کہ جناب فاضل سیالکوٹی کسی مسجد کے امام ہیں؟ ہاں ہم کہتے ہیں اور ہمارے اس کہنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق تمہاری سیالکوٹی جماعت کرسکتی ہے کہ مولوی صاحب گھر کے آسودہ حال ہیں، اُن کے والد نے خود کئی ہزار روپیہ لگا کر بڑی نفیس اور بے مثال مسجد سیالکوٹ میں بنوائی ہے۔ اُس کے امام بھی مولوی صاحب خود نہیں بلکہ مولوی حکیم خدا بخش صاحب ہیں، جن کا اپنا گذارہ بھی فن طبابت سے بہت عمدہ ہے۔ پھر بتلاؤ یہ تمہارے اخلاق کیسے گرے ہوئے کہ بات بات میں جھوٹ بولتے ہو۔ کہ تم ہی وہ لوگ جن کی بات ''دجّال اکبر'' نے لکھا ہے کہ

میرے مرید ''اصحاب محمد'' کے برابر ہیں۔ (دیکھو قادیانی خطبہ الہامیہ۔ص ۱۵۱)۔

مگر ہاں تم لوگ بھی سچے ہو۔ تمہارے پیر اور ہادی، مسیح اور مہدی کی بھی یہی کیفیت تھی کہ جھوٹ بولنے سے اسکو کوئی امر مانع نہیں تھا۔ اسی طرح اُس نے میری بابت بھی ایک واقعہ لکھا تھا:

''دو دو آنوں پر وعظ کہنے والا، کفن فروشی سے گذارہ کرنے والا۔

(اعجاز احمدی، ص:۲۳)

حالانکہ میں نہ کسی مسجد کا امام نہ وعظ گو، نہ جنازہ خواں ہوا، نہ ہونے کی خواہش، نہ توقع نہ شوق۔ بلکہ میری دعا ہے کہ خدا میری اولاد میں بھی قیامت تک کسی کو ایسا نہ کرے۔ مگر تمہارے گرو نے میری تحقیر شان کر کے تمہاری آنکھوں میں مٹی ڈالنے کو ایسا لکھا۔ کیا امرتسر کے مرزائی مرزا کے اس بیان کی تصدیق کرسکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ پھر تم لوگ کسی عالم فاضل کی نسبت ایسے الفاظ لکھو تو کیا تعجب ہے۔ بلکہ نہ لکھنا تعجب ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۰ستمبر ۱۹۰۹ء ص:۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبراسلام پر قادیانی ریویو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن مجید کی اخلاقی تعلیم ہے:

لا یجر منکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا، اعدلوا ھواقرب للتقوی (کسی قوم یا شخص کی مخالفت میں بے انصافی نہ کیا کرو بلکہ ہمیشہ انصاف کیا کرو انصاف ہی تم کو تقوی سے قریب کرنے والا ہے)

قادیانی پارٹی کی آزمائش کرنے کو (جن کو دجال اکبر نے اصحاب رسول اللہ ﷺ میں داخل کیا ہے۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) ہم نے بعض دفعہ یہ صورت اختیار کی کہ کوئی کتاب جو مخالفین اسلام کی تردید میں لکھی، بغرض ریویو بھیجی تاکہ دیکھیں کہ یہ اصحاب رسول (کاذب) آیت قرآنی پر عمل کرتے ہیں یا اپنے گرو کی سنت پر چلتے ہیں۔ ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ گروہ دجاجلہ سے آخر وہی ظہور میں آیا جو ان سے گمان غالب تھا۔ بعض دفعہ تو کتاب ہی مفت میں ہضم کر گئے، گویا وہ بھی براہین احمدیہ کی قیمت ہی تھی۔ بعض دفعہ (ریویو) کیا بھی تو وہی اناب شناپ جس میں اپنی فرعونیت کا اظہار ہو۔

تبراسلام جو بدزبان آریہ دھرم پال کے رسالہ نخل اسلام کے جواب میں لکھا تھا، بغرض ریویو (تبصرہ)، (قادیانیوں کو) بھیجا تھا، چنانچہ اس کے ساتھ بھی وہی برتاؤ کیا کہ بعض تو ہضم ہی کر گئے، بدر میں قاضی اکمل نے اس پر ریویو (تبصرہ) کیا مگر وہی شرارت آمیز۔ چنانچہ شروع میں لکھتا ہے کہ:

ناظرین بدر سے یہ امر مخفی نہیں کہ بعض لوگوں کی طرف سے جو طالب شہرت و قیمت ہیں اور جنہیں صرف مسلمانوں کا دل دکھانا مقصود ہے، آئے دن کوئی نہ کوئی رسالہ نکلتا رہتا ہے۔ ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) امرتسری بہت جلد جواب میں ایک کتاب شائع کر دیتے ہیں، جو تا جرانہ خیال سے قابل تحسین ہے۔ (اخبار بدر۔ قادیان ۲۹ جولائی ۱۹۰۹ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اب خدا تعالیٰ کی شان یہ اس بزرگ کی امت ہے جس کا گذارہ ہی کتب فروشی پر تھا۔ یہاں تک کہ بہت سے خریداروں کی قیمتیں بھی کفن میں لپیٹ کر ساتھ لے گیا۔ یہ ہے آیت موصوفہ پر ان کا عمل کہ خود تو جو چاہیں کریں۔

اگر کوئی عالم جواب نہ لکھے تو کووں کی طرح کاں کاں کرتے ہیں کہ یہ نام کے مولوی صرف فتوی لگانے جانتے ہیں۔اصل اسلامی خدمت سے تو ان کو حصہ ہی نہیں ملا، ہمارے پیرومرشد نے کافروں کے یہ جواب دیئے، ہم نے وہ دیئے،۔

اور اگر جواب دیا جائے تو اس کو تاجرانہ حیثیت سے دیکھتے ہیں۔

وجہ یہ ہے کہ آریوں کے مقابلہ میں قادیانی مشن، ثنائی مشن سے ہمیشہ پسپا رہتا ہے۔ثنائی مشن خدا کے فضل سے ہمیشہ ان سے آگے رہا ہے، اور رہے گا۔ واقعات دیکھو:

آریوں کی طرف سے پانچ کتابیں زبردست نکلی ہیں:

۱۔ستیارتھ پرکاش (چودھواں باب)، ۲۔تکذیب براہین احمدیہ۔۳۔، ترک اسلام۔۴۔ نخل اسلام، ۵۔تہذیب الاسلام۔

ان میں سے تکذیب براہین تو میری ایام طالب علمی میں شائع ہوئی تھی، اس لئے میں اس کا جواب دہ نہ تھا۔علاوہ اس کے وہ تھی بھی مرزا غلام احمد قادیانی تصنیف کے جواب میں۔

ستیارتھ پرکاش اردو میری فراغت کے بعد نکلی جس کا جواب میں نے حق پرکاش میں دیا۔اور کسی نے نہیں دیا۔

ترک اسلام کا جواب سب سے پہلے میں نے دیا۔قادیانی مشن سے بھی نکلا مگر بہت دیر بعد۔

تہذیب الاسلام کا جواب تغلیب الاسلام سب سے پہلے میں نے دیا۔

نخل اسلام کا مکمل جواب صرف میں نے دیا۔قادیانی مشن کے ایک دہلوی ممبر نے دیا مگر بعض حصہ کا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ یہ ہیں واقعات، جن پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ قادیانی مشن کو کس بات کی جلن ہے۔ قرآن مجید میں اس کی اصل لم (سبب) بتلاتا ہے، غور سے سنو:

قل یا اهل الکتا ب هل تنقمون منا الّا ان آمنّا باللہ و ما انزل الینا و ماانزل من قبل و ان اکثر کم فا سقو ن (مائدہ۔۵۹)

(یعنی اے اہل کتاب تم ہم سے یہی بات بری سمجھتے ہو کہ ہم خدا پر اور اس کلام پر جو ہم پر نازل ہوا اور جو ہم سے پہلے اترا ایمان لائے ہیں اور تم میں سے بہت سے لوگ بدکار ہیں)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ آگے چل کر راقم ریویو (اکمل قادیانی) لکھتا ہے:

صفحہ ۴ پر یہ فقرہ پڑھ کر:

کہ کوئی شخص کسی قوم کے ہادی اور سب کے پیشوا کی نسبت برا لفظ کہے یا بے ادبی کرے تو گویا (گویا نہیں، یقینی) اس نے تمام قوم کا دل دکھایا۔ پس اس کے جواب میں حق تو یہ ہے کہ تمام قوم ایک ایک کر کے اس بدگو کو اس قدر ستالیں جتنا کہ اس نے سب کو ستایا تب کہیں جا کر عوض معاوضہ گلہ ندارد کا مصداق ہو،

بے اختیار میرے منہ سے نکلا،

ہر کسے ناصح برائے دیگراں
ناصح خود یافتم کم در جہان

مولوی ثناء اللہ کبھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھیں کہ وہ ایک قوم کے ہادی اور پیشوا کی نسبت برے لفظ کہتے اور بے ادبی کرتے ہیں یا نہیں اور یقینی طور پر تمام قوم کا دل دکھاتے ہیں یا نہیں تو مجھے امید ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لئے شرما جاویں اگر اسکے جواب میں کچھ کہہ سکتے ہیں تو وہی جواب ان کو اپنے مخاطب سے بھی مل سکتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس سے غرض اس کی یہ ہے کہ ہماری طرف سے جو مرزا آنجہانی کو دجال اکبر کہا جاتا ہے، تو ہم اپنی اس تحریر کا خلاف کیوں کرتے ہیں۔ اسکا جواب یہ ہے کہ تمہارے پیشوا سے ہم وہی برتاؤ کرتے ہیں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے اپنی زندگی میں ہم سے جاری رکھا، یا ہم اسکے ساتھ کرتے رہے، اس نے ہم کو جن مغلظات سے مخاطب کیا ہم بھی حق رکھتے ہیں کہ اس کو ایسی ہی سنائیں۔ اس لئے ہماری تحریر سے تم کو رنج ہوتا ہے، تو یہ رنج ہم پر نہیں ہونا چاہیے بلکہ اسپر ہونا چاہیے جو ایسی تحریروں کا باعث ہوا۔ بانی اسلام علیہ السلام یا بانی عیسویت حضرت مسیح وغیرہ نے تو آریوں کو مغلظات نہ سنائی تھیں جن کے جواب میں ان کو حق حاصل ہوتا کہ ان کو ایسی سنائیں۔ جس دماغ میں قادیانی نبوت کا ذبہ سما جائے اس میں ایسا باریک فرق نہیں آسکتا۔

آگے چل کر راقم ریویو (اکمل قادیانی) لکھتا ہے:

> ایک دوسری بات اس رسالہ کی خصوصیت شعر بازی ہے، جو مذہبی مباحثات میں قابل ترک ہے۔ چنانچہ آپ نے صفحہ ۱۱ کو اچھا خاصہ بزم مشاعرہ بنا دیا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اگر مرزا آنجہانی کا ناول نیوگ دیکھ لیتے تو کبھی یہ اعتراض منہ پر نہ لاتے افسوس ان لوگوں کی عقل پر۔

پھر (اکمل قادیانی) لکھتا ہے:

> تیسری بات قابل تحسین ہے وہ یہ کہ جو اعتراض پال نے اسلام پر کیا، بعینہ وہی اس کے مذہب میں انہی کی کسی معتبر کتاب سے دکھایا ہے۔ الزامی جواب پر بہت سی بحثیں ہو چکی ہیں مگر خصم کو خصوصاً ایسے خصم کو جسے طلب حق مقصود ہی نہیں ساکت کرنے کے لئے بہت ہی عمدہ طریقہ ہے۔ زینب کے نکاح کے متعلق جو جواب آپ نے دیا ہے وہ مختون آریہ کے لئے دنداں شکن ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کہتے ہوں گے کہ اس فقرے میں تو خصم نے انصاف سے ریویو کیا ہے کیونکہ جوابات کی تحسین کی ہے مگر نہیں اس کی وجہ جو بتلائی ہے وہ مذمت سے بڑھ کر ہے۔ وجہ یہ لکھتا ہے:

> ابو الوفاء اس سلسلہ (مرزائیہ) کی کتابوں کو اکثر پڑھتے رہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سال ہوئے میں اتفاقاً ان کے دفتر میں گیا۔ مولوی صاحب بہت مصروف تھے۔ دریافت کرنے معلوم ہوا کہ آپ نے آج کسی آریہ سے بحث کے لئے جانا ہے۔ آپ اس وقت سرمہ چشم آریہ غوروخوض سے مطالعہ کر رہے تھے، جس کو دیکھ کر میں نے بے اختیار اپنے ہادی پر درود پڑھا کہ اللہ اکبر ایک مخالف جب میدان جنگ میں جاتا ہے تو میرے آقا کے ہتھیار پہن کر جانے کے سوا اسے بھی کوئی اطمینان کا طریق نہیں ملتا۔ جہاں مولوی صاحب ایسی مدد نہ لیں کمزوری دکھاتے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ جی تو چاہتا تھا کہ وہی آیت پڑھوں جو قرآن مجید میں جھوٹوں کے حق میں ہے، مگر یاد آیا کہ شاید قادیان سے آواز آئے کہ:

آب از سر گذشت آنرا کہ می ترسانی از باراں

عرصہ ہوا مولوی فیض اللہ صاحب امرتسری میرے پاس آئے۔ ایک معمر آدمی اور ایک نوجوان لڑکا، ڈہاری منڈا، ان کے ساتھ تھا۔ مولوی صاحب نے الگ مجھ سے کہا کہ یہ مولوی امام الدین میرے سالے ہیں، مرزا کے معتقد ہیں، ذرہ ان کو سمجھایئے گا۔ خیر اتنی واقفی کے بعد میں نے مولوی امام الدین صاحب سے گفتگو کی۔ نوجوان لڑکا (راقم ریویو ہذا) کچھ نہ بولا۔ جمعہ کا روز تھا، نہ کوئی مباحثہ کی تیاری تھی، نہ سرمہ چشم آریہ میرے پاس تھا، نہ اب تک میں نے اسے مطالعہ کیا۔ مگر جن لوگوں نے خدا پر افتراء کیئے مخلوق پر کرنے سے ان کو کون امر مانع ہوسکتا ہے۔

رہا مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیفات سے استفادہ کرنا، سو یہ کون نہیں جانتا کہ میں ان سے استفادہ کر ہی نہیں سکتا کیونکہ آپ کی تصنیفات کا ملخص تو یہ ہے کہ اسلام ایسا دین ہے کہ میرے جیسے باکمال آدمی پیدا کرسکتا ہے۔ آپ کیسے باکمال تھے، اس کی بابت عیاں راچہ بیان، جس کا خلاصہ ہے:

رسول	قادیانی	کی	رسالت
جہالت	ہے	جہالت	ہے جہالت

آپ کی قابل قدر تصنیف براہین احمدیہ ہے۔ مگر حاشا آج تک بھی میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکا مطالعہ کیا ہو۔ میں حیران ہوں یہ لوگ کن بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہاں ثنائی مشن اگر کسی امر میں قادیانی کا مرہون منت ہے تو دجال قادیانی کی تردید کے لئے حوالہ جات کا، کیونکہ میں نے ان کی انہی کتابوں کو دیکھا ہے جو متعلق دعوی مسیحیت کے ہیں انہی سے میرا کام تھا اور بس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ستمبر یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء ص ۳،۴)

قادیانی مشن کلکتہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جون ۱۹۰۹ء کے اہل حدیث میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا تھا جس میں ذکر تھا کہ کلکتہ کے مذہبی جلسہ میں جو قادیانی مشن گیا تھا اس میں مشن مذکور نے بجائے عربی اسلام کے قادیانی اسلام کو پیش کیا جو حقیقتاً ان کا منصب بھی تھا کیونکہ عربی اسلام تو ان کے خیال کے مطابق بوسیدہ اور دیرینہ ہو رہا ہے، اور قادیانی اسلام ان کا جزو لاینفک ہے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں اڈیٹر وطن نے تحریک کی تھی کہ قادیانی رسالے ریویو کی امداد کر کے تکمیل تک پہنچایا جائے، تاکہ یورپ اور امریکہ میں اس کی اشاعت کافی ہو سکے، مگر اس شرط پر کہ اس میں مرزائی مشن کا ذکر نہ ہو۔ قادیانی مشن نے اس شرط کو منظور نہ کیا تھا، کہا تھا کہ اسلام کے اہم مسائل کا ذکر بغیر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے ذکر کے ہو نہیں سکتا۔ اس لئے ہم بھی ان کو ایسا کرنے میں معذور جانتے ہیں۔ شکایت تو صرف یہ تھی کہ یہ لوگ جب عربی اسلام کی حمایت میں (بقول دجال اکبر کے) یہ کہتے ہیں کہ اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے جس میں حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) جیسے باکمال آدمی پیدا ہو سکتے ہیں تو مخالفین بوجہ ان واقعات عامہ کے جو اعلی حضرتکے پبلک میں مشہور ہیں، اسلام سے بدکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اسلام واقعی ایسا مذہب ہے کہ اس میں ایسے ایسے کذاب، غدار، خائن، مفتری علی اللہ پیدا ہوئے ہیں۔ اس خیال پر پھر وہ یہ تفریع کرتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

اس لئے ہم کہا کرتے ہیں کہ اسلام کی حمایت کرتے ہوئے اس نافہ کستوری (اعلی حضرت قادیانی) کو ڈھانپ کر رکھا کرو۔ اس پر قادیانی اخبار بدر کا ایک نامہ نگار ہم سے خفا ہو کر کہتا ہے:

سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جو تبلیغ کلکتہ کی مذہبی کانفرنس میں فتح مندی و کامیابی کے ساتھ کی اس پر اسلام کا نادان دوست اور سلسلہ احمدیہ کا غالی دشمن یعنی امرتسری منکر دل میں بہت کڑھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ ہر چند کہ سلسلہ احمدیہ کا یہ کام ایک مسلمان کی نظر میں نہایت تحسین و آفرین کے قابل تھا مگر شور بخت منافق اسپر بھی دل کے جلے ہوئے پھپھولے توڑے بغیر نہ رہا۔ سچ ہے:

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

اہل حدیث لکھتا ہے کہ قادیانی مشن نے عربی اسلام کی وکالت نہیں کی۔ اس حاسدانہ بلکہ احمقانہ نکتہ چینی کا جواب تو اسی مضمون سے حاصل ہو سکتا ہے جو کلکتہ کانفرنس میں پیش ہوا اور ریویو میں چھپ چکا ہے مگر میں پوچھتا ہوں کہ اہل حدیث کے نزدیک عربی اسلام کی وکالت کیا یہی ہے کہ ایک مسلمان جھوٹ بول کر چوری کر کے، زنا کر کے، پھر بھی متقی بنا رہتا ہے۔ شرم شرم شرم

جواباً حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حاسدانہ کہو، یا محققانہ بتلاؤ ہم نے بھی تو وہی مضمون مندرجہ ریویو دیکھ کر ہی رائے قائم کی تھی۔ چنانچہ اب بھی وہ ہمارے سامنے ہے جس میں لکھا ہے:

سلسلہ احمدیہ کی حقیقت: سلسلہ احمدیہ اسلام میں اس تحریک کے مقابل واقع ہے جو یہودی مذہب میں حضرت عیسی کے ساتھ شروع ہوئی۔

بتلایئے اس کے کیا معنی ہوئے؟ ہم سے پوچھو تو ہم بتلاتے ہیں اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ قدیمی اسلام کی وقعت اس وقت وہی ہے جو یہود کے مذہب کی تھی، اور قادیانی اسلام ویسا ہی زندہ اور تر و تازہ ہے جیسا ابتداء میں عیسائی مذہب زندہ تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، جب کہ اس پر کسی قسم کا تغیر نہ آیا تھا۔ چنانچہ ان معنی کی دلیل خود اسی تمہارے مضمون میں ملتی ہے جہاں لکھا ہے:

یہ سلسلہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی بانی سلسلہ کو مسیح موعود اور مہدی معہود تسلیم کرتا ہے اور جس قدر پیش گوئیاں اسلام کی آئندہ کامیابیوں اور غلبہ کے متعلق مسیح اور مہدی کے نام سے وابستہ ہیں ان سب کا آپ کے ظہور سے پورا ہونا مانتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ یہ ہے خطرہ کا مقام کہ تم لوگ بقول:

نہ تنہا من دریں مے خانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

خود تو جو ہو، سو ہو، تمام انبیاء خصوصاً آنحضرت سید الانبیاء ﷺ کو بھی اپنے ساتھ ہی آلودہ کرتے ہو۔

کرشن پینتھیو! اب بھی ہمارے بیان میں شک کرو گے کہ تم نے عربی اسلام کی بجائے قادیانی اسلام کو پیش کیا۔

زانی اور چور کے متقی رہنے کا جواب بھی کئی ایک دفعہ دیا گیا، مگر بے حیائی تیرا آسرا، مرغے کی ایک ہی ٹانگ ہے۔ یہ تو ممکن نہیں کہ جواب الجواب دے سکیں، ہاں شور ضرور مچاتے رہیں گے۔

ناظرین اہل حدیث کی خاطر سارا قصہ اور جواب درج ذیل ہے۔

مرزا کے مقدمہ میں میں استغاثہ کا گواہ تھا مرزائی وکیل نے مجھ پر سوال کیا جھوٹ بولنے والا متقی ہوسکتا ہے۔ میں نے جواب دیا (جو درج مسل ہے) کہ اگر توحید پر پختہ ہے تو ایک معنی سے متقی ہے۔ جب مرزائی وکیلوں کی کچھ نہ چلی تو بڑ بڑانے لگے ۔میں نے کہا تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا۔ بس یہ تو ہے عدالت کی گفتگو، اس کے بعد اخبار میں ایک دفعہ میں نے اس دعوی کی دلیل بھی دی، جو یہ ہے:

قرآن مجید میں ارشاد ہے

تلك الجنة التی نورث من عبادنا من كان تقیاً (مریم:۶۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جنت کے وارث ہم متقیوں کو ہی کریں گے)۔

اس آیت نے فیصلہ کیا ہے کہ جنت میں صرف متقی لوگ جائیں گے۔ حدیث حضرت معاذؓ کی مشہور ہے جس میں ارشاد نبوی ہے

و ان زنی و ان سرق

کہ مومن کلمہ جنت میں داخل ہو جائے گا خواہ زنا کار ہو، یا چور ہو۔

مطلب یہ کہ جو شخص توحید کامل رکھتا ہو، اسکو گناہوں کی سزامل کر انجام کار نجات اس کی ہوگی۔ اس آیت اور حدیث کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ توحید کامل کے ساتھ گناہ کبیرہ کرنے والے بھی ایک معنی سے متقی ہیں، ورنہ ان کی نجات نہ ہوتی۔ علامہ بیضاوی نے ھدی للمتقین کی تفسیر میں لکھا ہے متقی تین قسم کے ہیں ایک تو اعلی درجہ کے جو توحید کامل پر ہوں اور گناہ کبیرہ اور صغیرہ سے پاک ہوں۔ دوم وہ جن سے صغیرہ گناہ ہوتے ہوں، سوم وہ جو توحید پر تو پختہ ہیں مگر گناہ صغیرہ اور کبیرہ ان سے ہو جاتے ہیں۔

مزید تفصیل مع توضیح کے چاہو، تو اہل معقول کی اصطلاح میں سنو:

متقی کلی مشکک ہے متواطی نہیں۔ ایک متقی حضرات انبیاء ہوتے ہیں ۔دوسرے متقی ان کے اصحاب خاص۔ تیسرے متقی عام مومنین ۔ یہ تقسیم ایسی واضح ہے کہ بغیر کسی غبی شخص کے جس کے دماغ میں نبوت کا ذبہ نے گھر کیا ہو سب تسلیم کرتے ہیں۔

او بدر! اگر تو واقعی بدر ہے اور بدرو نہیں...تو تیرا فرض ہے کہ میرے بیان کو مسل مقدمہ سے مع ان دلائل کے نقل کر کے جواب دے ورنہ سمجھا جائے گا کہ تو جو نور الدین کو باپ لکھا کرتا ہے آریہ تعلیم ...کے مطابق ہے، اسلامی تعلیم کے وافق نہیں۔

پھر نامہ نگار لکھتا ہے:

افسوس صد افسوس مسلمانوں میں ایسے لوگ اس وقت بہت پائے جاتے ہیں جو خود تو اشاعت اسلام و حفاظت اسلام کا کام بخوبی انجام نہیں دے سکتے مگر پھر بھی نفسانی اغراض سے مجبور ہو کر چلتی ہوئی گاڑی میں روڑا اٹکانے کو تیار ہیں۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اگر مرد میدان ہو تو اسلامی خدمات کا ہم سے مقابلہ کرلو۔ سنو ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ باوجودیکہ مرزا کے ساتھ کئی ایک اہل علم اور اہل قلم معاون تھے، باوجودیکہ کہ آسودگی اور فراہمی روپیہ میں اسکو بہت دسترس تھی، باوجود کہ وہ عمر میں مجھ سے بہت زیادہ تھا، باوجودیکہ مجھ سے بہت زیادہ تجربہ کار تھا، تاہم بفضل خدا جس قدر اسلامی خدمات مجھ سے لی ہیں وہ اس کی خدمات سے بہت زیادہ ہیں۔

سنو! آریوں کی عموماً ہر کتاب کا جواب میں نے دیا۔ عیسائیوں کے متعلق میں نے ایک جامع کتاب (تقابل ثلاثہ) لکھی جس کے جواب سے عیسائی قاصر ہیں۔ علاوہ ان تحریری خدمات کے ہندوستان میں بڑے بڑے مباحثات میں اللہ نے مجھ کو کامیاب کیا۔

ہندوستان میں یوں تو بہت سے مباحثات ہوئے اور ہوتے ہیں، مگر دیور یا و نگینہ کے دونوں مباحثے ایسے بڑے پیمانے پر ہوئے کہ ہندوستان کی تاریخ میں یادگار رہیں گے۔ وہ اسی خاکسار کے ہاتھوں فتح ہوئے۔ تازہ مثال سننا چاہو تو رام پور میں سرکار ریاست کے سامنے خدا نے میرے ہاتھ سے اہل اسلام کو غالب کیا اور بھگوڑے گدھے کے سینگوں کی طرح ایسے بھاگے کہ لوگ کہہ رہے تھے:

اے لو دم دبا کے بھاگ گیا
ایک ہی چوٹ کھا کے بھاگ گیا

سنو! حضرت علی مرتضیٰؓ کا قول ہے

ان الفتی من قال ھا انا ذا
لیس الفتی من قال کان ابی

ادھار نہ کھاؤ، اب بھی آزمالو:

ہمیں میداں ہمیں چوگاں ہمیں گو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ آگے چل کر نامہ نگار لکھتا ہے:

مضمون کے اخیر پر اہل حدیث نے یہ تین اعتراضات پھر دہرائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں: آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح میں نہیں آئی۔عبدالحکیم کیوں نہ مرا۔خود اہل حدیث کیوں اب تک زندہ ہے۔

ایک انصاف پسند محل شناس غیر متعصب انسان اس بات کو بآسانی سمجھ سکتا ہے کہ غیر مذاہب کے مقابلہ میں سلسلہ احمدیہ نے اسلام کی حمایت میں جو نمایاں خدمت کی ہے اس پر ریمارک کرتے ہوئے کسی مسلمان کی طرف سے چند فرسودہ اور خانگی تنازعات کی بنا پر مخالف کا زہر اگلا جانا کس قدر شرم ناک و جہالت آمیز کاروائی ہے۔مگر افسوس کہ نفاق مجسم خود پسند، نخوت خو مولوی فاضل اپنی دنیوی مصلحتوں کے مقابلہ میں دینی مصالح کا خون کرنے کو ہر وقت آستین چڑھائے تیار پائے جاتے ہیں سچ ہے

او لئك هم شرّ البر يه

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

خانگی تنازعات پر زہر اگلنا ان لوگوں کا کام ہے جو تردید کفار کی تصنیف کو کتب فروشی نام رکھیں (دیکھو بدر ۲۹۔اگست صفحہ ۵ کالم اول) ہم تو واقعات صحیحہ پیش کرتے ہیں۔پس سنو! سب سے پہلے بڑا مباحثہ تمہارے گرو نے اسلامی خدمات کا وہی کیا نہ جو امرتسر میں عیسائیوں سے ہوا تھا،جس کے آخر میں اس باکمال نے خود ہی لکھا:

آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے ،تو اس نے مجھے یہ نشان دیا کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے، وہ ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس نشان کو بیان کرکے اعلیٰ حضرت (مرزا قادیانی) خود ہی لکھتے ہیں:

میں حیران تھا اس بحث میں کیوں آنے کا اتفاق پڑا۔معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کیا کرتے ہیں۔اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(رسالہ جنگ مقدس)

پس مضمون صاف ہے کہ قادیانی مشن کے پاس دیگر مناظرین سے ممتاز ہتھیار فقط الہامی پیش گوئیاں ہیں اور بس۔ ورنہ دلائل بحث میں (بقول مرزا قادیانی) دیگر مناظرین اور خود بدولت مرزا صاحب برابر ہیں۔ پس مطلع بالکل صاف ہے کہ اس ممتاز ہتھیار سے تم لوگوں کو جو فتح ہوئی وہ قابل بیان نہیں کہ جو پیش گوئی حضرت صاحب نے کی اس میں منہ کی کھائی۔ کیا تم لوگوں کو اس پیش گوئی کا انجام یاد نہیں۔ خدا دشمن کو بھی وہ روز نہ دکھائے۔ آہ وہ روز بد کیا تھا۔ خاتمہ میعاد کے دوسرے روز امرتسر میں عیسائیوں نے عبداللہ آتھم (عیسائی مناظر) کو گاڑی پر سوار کیا تھا اور پڑھتے تھے:

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے کا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آویں گے

ایک طرف سے ایک کہتا:

ارے او سن رسول قادیانی
لعین و بے حیا شیطانِ ثانی

دوسرا کہتا:

نچائیں گے تجھے اک ناچ ایسا
یہی بس ہے مصمم دل میں ٹھانی

ایک بولتا تھا:

نچائے ریچھ کو جیسے قلندر
یہ کہہ کہہ کر تیری مر جائے نانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا جواب دیتا تھا:

نہ باز آیا تو کچھ کہنے سے اب بھی
بڑھاپے میں یہ ہے جوش جوانی

غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔ اس کے جواب میں تمہارے گرو نے کیا کہا۔ وہ تمکو بھی اور ہم کو بھی یاد ہے۔ مختلف فنون سے جواب دیئے، مگر سب سے لطیف اور نہایت ہی لطیف تر جواب یہ ہے کہ پندرہ مہینہ میں اگر نہیں مرا، تو کیا؟ آخر مرا تو سہی۔ چنانچہ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

اگر کسی کے حق میں یہ پیش گوئی ہو کہ وہ ۱۵ مہینہ تک مجذوم ہو جائے گا۔ پس اگر وہ بجائے ۱۵ کے بیسویں مہینہ میں مجذوم ہو جائے اور ناک اور تمام اعضا گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ نفس واقعہ پر نظر چاہیے۔ (حقیقت الوحی حاشیہ ص ۱۸۵)

دجالیو! اس ہتھیار سے تم نے مخالفین پر فتح پائی ہے۔ کیا کوئی احمق سے احمق بھی مانے گا کہ ۱۵ ماہ کی پیش گوئی بیس ماہ تک پوری ہو تو بھی سچی؟ حالانکہ یہ مثال بھی ٹھیک نہیں بلکہ عبداللہ آتھم ۱۵ ماہ میعاد کے بعد ۲۴ ماہ اور یعنی بجائے ۱۵ ماہ کے، ۳۹ ماہ تک زندہ رہا۔ (دیکھو تریاق القلوب مصنفہ مرزا قادیانی۔ ص ۱۰۱)۔

او ظالمو! کیوں دنیا کو ہنساتے ہو۔ کیوں اسلام پر کفار کو یہ کہنے کا موقع دیتے ہو کہ خاندان نبوت اور سلسلہ رسالت سب کا سب ایسا تھا:

این خانہ ہمہ آفتاب است

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! انصاف کو کام فرماویں کہ قادیانی مشن اپنے ممتاز اور مخصوص طریق میں کہاں تک کامیاب ہوا قادیانی دجاجلہ سے توقع نہیں کہ وہ اس پر غور کریں اولئك كالانعام بل هم اضل (چار پایہ بر و کتابے چند)

آگے چل کر قادیانی نامہ نگار لکھتا ہے:

اس جملہ معترضہ کے بعد گذارش ہے، کیا اہل حدیث حلفاً بیان کر سکتا ہے کہ ان اعتراضات کے جوابات سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے بار ہا نہیں ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں، تو پھر اعتراضات مردودہ کو بار بار پبلک کے سامنے پیش کرنا اور ان کے جواب کا اشارۃً بھی ذکر نہ کرنا کسی بھلے مانس کا کام تو نہیں ہو سکتا۔

چیستی اے کودک فطرت تباہ
طعنہ بر خوباں بریں روئے سیاہ

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

تمہاری طرف سے جواب بیشک دیئے گئے لیکن ہم پوچھتے ہیں کیا آریوں نے نیوگ کی تصحیح کے اور عیسائیوں نے تثلیث کے اثبات کے جواب نہیں دیئے تو پھر تم لوگ کیوں ان کے مقابلہ میں یہ مسائل پیش کرتے ہو۔ غالباً اسکے جواب میں تم کہو گے کہ ان کے جواب ناقص اور غیر کافی ہیں تو ہم سے اسی جواب کی توقع رکھو کہ تمہارے جوابات بھی ایسے خام ہیں کہ الٹے اعتراض کو پختہ کرتے ہیں اعتبار نہ ہو تو دیکھ لو (دو قادیانی تحریریں بطور نمونہ وشہادت، مضمون کے آخر پر باریک خط میں نقل کی جارہی ہیں۔ بہاء)

پھر کہتا ہے:

آخرہ فقرہ اہل حدیث کا یہ ہے، دیکھنا اور دکھانا چاہیے تھا کہ انجام کس کی فتح ہوئی و العاقبة للمتقین۔ میں کہتا ہوں کہ ہم احمدیوں نے خود بھی دیکھ لیا اور لوگوں کو بھی دکھایا کہ انجام کار امام المتقین حضرت مرزا صاحب کی فتح ہوئی اور وہ گندم نما جوفروش جو کذب بیانی اور افترا پردازی کو اپنا شعار بنا کر بھی متقی ہونے کا مدعی تھا اپنی شامت اعمال سے خائب وخاسر رہا فللہ الحمد۔ اہل حدیث اس بات پر بہت نازاں ہے کہ الحق کی تکذیب میں ایکٹو پارٹ لینے پر بھی وہ خود اور اسکا ہم خیال کا نادجال اب تک عذاب الٰہی کے نیچے نہیں آئے۔ مگر اے بدقسمتو! خدا کے لئے اپنی جانو پر رحم کرو۔ آیات اللہ کی تکذیب اور شوخی واستہزاء سے باز آجاؤ ورنہ سنت اللہ کے مطابق اس وعید پر تہدید کے منتظر رہو

ساوریکم آیاتی فلا تستعجلون۔ سن اے مغرور مکذب سن…

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہی فقرہ تو جان ہے تمام مضمون کی جسے تم نے یونہی مہمل چھوڑ دیا۔ کس ڈھٹائی سے لکھتا ہے کہ امام المتقین مرزا صاحب کی فتح ہوئی۔ او ظالم دکھا تو دجال اکبر کہاں ہے؟ کہاں اس کی وپ لاف وگزاف اور کہاں اس کا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا آخری فیصلہ جس میں اس نے ثنائی مواخذات سے تنگ آکر کچھ دنوں کے لئے ایکچیلہ بنانے کو لکھا تھا: مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔

کہو تو پھر کیا ہوا؟ دیکھا خدائی فیصلہ اس کا نام ہے۔ او نا عاقبت اندیش کرشن پینتھیو! ساور یکم مستقبل کا صیغہ اب نہیں بلکہ ماضی کے صیغے کا موقع ہے۔ پس سنو:

قد بينا لكم الآيات ان كنتم تعقلون

مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید

(کوئی بھی تم بھی بھلا آدمی نہیں جو مرزا کے آخری فیصلہ کو غور سے دیکھے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ستمبر۔ یکم اکتوبر ۱۹۰۹ء ص ۵۔۸)

(مولوی عبداللہ احمدی کشمیری نے لکھا ہے:

ایک دوست نے رسالہ الہامات میرزا پر مجھے متوجہ فرمایا تھا جب میں نے اس کو سرسری نظر سے دیکھا تو میں نے یہ فیصلہ کر لیا کہ ایسی بے جا تحریروں پر ہماری جماعت کے افراد کو متوجہ نہیں ہونا چاہیے اس لئے کہ قرآن کریم و اعرض عن الجاهلين کا ارشاد صادر ہے

(جن لوگوں نے توجہ کی انہوں نے قرآنی حکم کی خلاف ورزی کی۔ بہاء)

نیز یہ بھی فرمایا گیا ہے

من حسن اسلام المرء تركه ما لا يعنيه

وجہ اس کی یہ ہے کہ مصنف رسالہ نے اس بات پر زور دیا ہے کہ مرزا کی پیش گوئیوں کی پڑتال کرنی چاہیے جن سے ان کی روحانی کدورت اور صفائی کا حال کھل جائے۔ بادی النظر میں مصنف رسالہ کا یہ قاعدہ انصاف پر مبنی نظر آتا ہے لیکن پیش گوئیوں پر جرح وقدح کرتے ہوئے وہ اس قاعدہ کو ایسے طریق پر استعمال کرتا ہے کہ اس کے درمیان اور ابوجہل و دیگر کفار کے درمیان کوئی فرق نظر نہیں آتا بلکہ بعض سفیہانہ اقوال میں کچھ زیادہ ترقی کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے وہ اگر حضرت اقدس کی پیش گوئیوں کی جانچ پڑتال قرآن کریم اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہاج نبوت کو معیار قرار دے کر کرتا تو بہت مناسب ہوتا مگر اس نے سراسر کفار اشرار کی تقلید کی ہے۔

وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کی پیش گوئی کے متعلق بعض میرزائی متردد ہو گئے اور یہ نہیں سوچتا کہ، آنحضرت ﷺ کے بارہ میں بھی صلح حدیبیہ کے متعلق یہی لغو اعتراض شامل رہتا ہے۔ اسی طرح وہ تحریر کرتا ہے کہ آتھم کا رجوع الی الحق معتبر نہیں۔ اور یہ نہیں جانتا کہ قرآن کریم میں یکتم ایما نہ موجود ہے۔ وہ یہ بھی لکھتا ہے کہ رجوع اور ہاویہ میں تضاد کا علاقہ ہے مگر یہ نہیں جانتا کہ ہاویہ کا مطلق لفظ ہاویہ کاملہ و ناقصہ پر مشتمل ہے اور شرط رجوع ہاویہ کاملہ سے معلق ہے۔ وہ یہ بھی تحریر کرتا ہے کہ ایک ہی فعل رجوع اور ہاویہ نہیں کہلا سکتا مگر افسوس کہ اس کو لو لا الاعتبارات لبطل الحکمۃ بھی یاد نہیں رہا۔ کیسی صاف بات ہے کہ جب ایک ہی فعل یا شئے کے دو مختلف پہلو یا حیثیتیں ہوں تو ہر ایک کے اعتبار سے جدا جدا حکم بھی پیدا ہو سکتا ہے آتھم کا خوف و اضطراب بلحاظ مصائب و آوارگی بذاتہ وہ ہاویہ بھی تھا جو کہ شرط سے معلق نہ تھا اور وہی خوف بلحاظ اعتبار صداقت اسلام رجوع الی الحق بھی تھا۔

لیکھرام کے متعلق بھی اس کی جرح اسی قبیل سے ہے وہ کہتا ہے کہ خارق عادت عذاب کا ہونا لیکھرام کی زندگی کو مستلزم تھا اور یہ نہیں سمجھتا کہ اگر یہ استلزام صحیح ہے تو بوقت نزول عذاب وہ مقتول ابھی زندہ ہی تھا۔

غرض کہ اسی قسم کے بے ہودہ ہزلیات سے رسالہ مذکور بھرا ہے جس کے جواب کی طرف متوجہ ہونا ہی بے ہودگی ہے۔

چونکہ رسالہ مذکور کے آخری حصہ میں مصنف رسالہ نے حضرت اقدس کے اعجازی قصیدہ پر نکتہ چینی کی ہے اور وہ نکتہ چینی بھی بعینہ کفار کی طرح کی گئی ہے مگر ہو سکتا ہے کہ بعض لوگ بوجہ ناواقفی یہ خیال کر لیں کہ اسکے وہ اعتراضات شائد کسی علمی طاقت پر مبنی ہوں لہذا خاکسار ان اعتراضات کے متعلق چند اشارات عرض کرنا چاہتا ہے تا کہ ناظرین کو پتہ لگ جاوے کہ مولوی فاضل کیا تنگ ظرف اور خام خیال آدمی اور نا قابل خطاب ہے وہ قصیدہ پر تو اعتراض کرتا ہے مگر یہ خیال نہیں کرتا کہ اگر کاتب کے زہول سے کہیں تسمی یا یسمی الحکم لکھا گیا ہے تو ایسے بات کو اعتراض کا تختہ مشق بنانا چہ معنی دارد بھلا جس شخص نے اعجازی رنگ میں صدہا فصیح بلیغ عربی کتابیں دنیا میں شائع کی ہوں تو اس کی طرف ایک ادنی اور خفیف سی غلطی کو منسوب کرنا حماقت اور نادانی ہے اور ایسے ثقات کا تخطیہ صرف جہالت ہے، نہیں بلکہ سخت بے ادبی اور گناہ ہے.... عبداللہ احمدی ساکن کشمیر شوپین۔ (بدر ۲۸ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قادیانی اخبار بدر کے نائب اڈیٹر اکمل نے ۱۹۱۱ء میں:

کام تو بہت ہیں، پر کام کرنے والا بھی کوئی ہو

کے زیر عنوان لکھا:

سب سے پہلے جو خیال میرے دل میں اٹھا وہ یہ تھا کہ ایک ایسی جامع کتاب تالیف ہونی چاہیے جس میں ہمارے عقاید اور طرز عمل کا مفصل و مدلل ذکر ہو۔ اس بارے میں میں نے قوم کے بزرگوں کو بھی گولیکے سے خطوط لکھے۔ مگر میری استدعا پر پہلے بہت کم توجہ ہوئی۔ آخر ہمارے شیخ یعقوب علی نے ایسی کتاب کا اشتہار دیا اور یہ فرض یہیں ختم ہو گیا۔

اس کے بعد میر قاسم نے دین الحق لکھا۔ مگر یہ حصہ اول ہے۔ حصہ دوم جو بہت ہی ضروری ہے اور جو اصل غرض ہے، اس کا انتظار ہے۔

آخر میں نے ایک کتاب تیار کی جو پانچ سو صفحہ ہے اور اس کا خلاصہ عقائد احمدیہ وسنت احمدیہ میں تیار کیا گیا مگر یہ حضرت امام سلسلہ کے الفاظ میں نہیں بلکہ میری اپنی ذاتی ذمہ داری پر ہے...

پھر جس چیز کو شدت کے ساتھ میں محسوس کر رہا ہوں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیری نوٹ ہیں... سیدنا امیر المومنین ہی اس کے اہل تھے، مگر سنت سلف صالحین ہمیں بتاتی ہے کہ کسی امام قوم نے آج تک پوری تفسیر نہیں کی.. ہاں ہم ممنون ہیں سید محمد سرور کے اور بالخصوص شیخ یعقوب علی کے کہ ان بزرگوں نے اپنی ہمت کے مطابق کچھ کام شروع کیا، مگر افسوس نہ شیخ صاحب نے استقلال سے کام لیا نہ قوم نے پوری قدر کی، اور اتنے سالوں میں صرف سات پارے طبع ہوئے۔ اور ان میں سے پہلے پاروں کی کتابت وترجمہ ایسا ہے کہ اس پر اطمینان نہیں۔ مگر اس امر کا اقرار بھی ہے کہ ان کی تفسیر بے نظیر ہے، اور تمام احمدی لٹریچر کی جو تفاسیر کے متعلق ہے جامع۔ صرف کسر یہ ہے کہ ترجمہ میں کسی علمی دماغ کی شمولیت ضروری ہے تاکہ ہمیں ذو العرش المجید کا ترجمہ، عرش معظم کا مالک، نظر نہ آئے۔ اور مولوی سرور شاہ کی تفسیر تو پھر آئندہ نسلوں کے لئے ہی مفید ہوگی۔ میرا اس سے یہ مطلب ہرگز نہیں کہ مختصر ہو، بلکہ مجھے افسوس ہے کہ اب وہ خاص شرائط کی پابندی میں کھل کر نہیں لکھ سکتے...

۱۹۰۵ء میں جب سے مفتی صادق نے بدر کا چارج لیا.. حضرت مرزا اپنے دست مبارک سے تمام الہامات وخوابات ہفتہ کے لکھ بھیجتے پھر آپ پروف پڑھتے پھر پروف درست کر کے دکھایا جاتا اور آپ کا ارشاد، صحیح ہے، پا کر طبع ہوتا۔ لیکن اس سے پہلے کے الہامات جمع کرنے کے لئے ضروری ہے کہ تمام کتابوں بدر الحکم کے فائلوں اور اشتہاروں کا مطالعہ کیا جائے..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک اور عرض ہے وہ یہ کہ بعض مخالف کتابیں ایسی ہیں کہ وہ اندر ہی اندر اپنا زہر پھیلا رہی ہیں۔ الہامات مرزا، شہادۃ القرآن یہ دو کتابیں ایسی ہیں کہ ان کی اشاعت بہت ہے اور باہر سے ان کے متعلق خط بھی آتے رہتے ہیں مگر آج تک ان کا جواب ہماری طرف سے شائع نہیں۔ کیا ان کتابوں کا کوئی جواب نہیں؟ ہرگز نہیں۔ بات صرف یہ ہے کہ سستی اور غالباً اعجبتکم کثر تکم۔ یہاں کے رہنے والے کچھ ایسی حالت میں رہتے ہیں کہ وہ محسوس ہی نہیں کر سکتے کہ باہر والوں کو کیا مشکلات ہیں۔ محل کے اندر محبوب کے حضور بیٹھا ہوا کیا جانتا ہے کہ اس محل اور بوستان کے گرد ایک خاردار جنگل ہے اور بلڈاگ کاٹنے کو دوڑتے ہیں۔

میں نے جیسا شہادۃ القرآن حصہ اول کا جواب لکھا تھا (مولانا میرؒ نے شہادۃ القرآن کے نئے ایڈیشن میں اس جواب کی دھجیاں بکھیر دی تھیں۔ بہاء) میں حصہ دوم کا جواب بھی ضرور لکھ دیتا مگر مولوی مبارک علی صاحب نے مجھے کہا میں لکھ رہا ہوں۔ پھر میں یہاں (قادیان) آ گیا۔ اور پھر رہتے رہتے رہ گیا۔ اب انشاء اللہ پھر ارادہ ہے۔... (بدر قادیان یکم مارچ ۱۹۱۱ء ص ۴۔۵)

قاضی ظہور اکمل کی تحریر سے واضح ہوتا ہے کہ مارچ ۱۹۱۱ء تک الہامات مرزا مصنفہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کا جواب نہیں لکھا جا سکا تھا اور مرزا صاحب قادیانی اس کا جواب اپنے ذمے ادھار لے کر دنیا سے رخصت ہو چکے تھے اور بعد میں بھی کسی کو ہمت نہ ہوئی تھی اور اگر کسی نے (مثل عبداللہ احمدی وغیرہ) اپنے زعم میں کچھ لکھا، تو انہیں قادیانیوں کے عوام اور محققین نے درخور اعتنا اور کافی نہیں سمجھا۔ اور شہادۃ القرآن مصنفہ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کا جواب بھی نہیں لکھا جا سکا، اور مولوی مبارک علی جو جہلم والے مباحثے میں مولانا میر کے مقابل تھے، دعوی کرنے کے باوجود جواب لکھنے سے عاجز رہے تھے۔)

عجیب ڈھٹائی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ عنوان بالا کے تحت لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار بدر، سراج الاخبار کے جواب میں لکھتا ہے کہ رامپور میں اخلاقی فتح ہم کو ہوئی۔ اس اخلاقی فتح کے معنی نہیں سمجھتے۔ اخلاقی فتح تو اس کا نام ہے کہ فریق مخالف مان جائیں کہ یہ لوگ گو مذہب میں جھوٹے ہیں مگر اخلاق ان کے بڑے پاکیزہ ہیں۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قادیانی جماعت کو رامپور میں کسی نے یہ ڈپلومہ (سند) نہیں دیا، یہاں تک کہ جب تم لوگوں نے رخصت کے لیے چیف سکریٹری کی معرفت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور نواب صاحب کی خدمت میں درخواست بھیجی کہ ہم کو حاضری کی اجازت ہو، تو نواب صاحب نے تمہاری بداخلاقی کی وجہ سے اُسکو سننا بھی پسند نہیں کیا۔ رامپور کے علماء تو کیا، عام پبلک بھی تمہاری نسبت یہی رائے رکھتی تھی کہ

جفا جو سنگدل بے رحم ظالم
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہی ہو

پھر نہیں معلوم اخلاقی فتح کس کا نام ہے۔ ہاں اب سمجھے کہ بے حیا کی سرین پر درخت اگا تھا، اُس نے کہا ہم سایہ میں رہیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۶۔ نمبر ۴۹-۵۰۔: ۲۲/ ۲۹ رمضان ۱۳۲۷ھ مطابق ۸/ ۱۵/ اکتوبر ۱۹۰۹ء ص:۴)

فرار اہل قادیان بمقام رامپور

مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کے عنوان بالا کے تحت لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار چاہے کتنا ہی بڑ ہانکے مگر ہم کو معتبر خبر پہونچی ہے کہ ایک شخص شیر محمد خان نے حکیم نورالدین سے رامپور کے مباحثہ کی کیفیت دریافت کی تو حکیم صاحب نے کہا خواجہ .. کی بدلگامی کا نتیجہ ہے کہ رامپور میں ذلت ہوئی۔ میں تو وہاں جانے سے منع کرتا تھا۔ گو بیان وجہ میں حکیم سے ہم کو یا کسی اور صاحب کو اختلاف ہو مگر اصل مطلب میں اتفاق ہے کہ قادیانی ذلیل ہوئے۔ اس لیے ہمارے دوست حکیم محمد شریف بانکی پوری کی مندرجہ ذیل تاریخی نظم کے صدق میں کلام نہیں۔

اے بوالوفا مبارک رحمت خدا کی تم پر
کیا حق کا تمنے کھینچا پیشِ حریف خاکا
تقریر ہو تو یوں ہو تحریر ہو تو یوں ہو
دشمن بھی جس کو مانے مداح ہو ثنا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تھا کس طرح پر بھاگا ہے کس طرح سے
حق نے جمادیا ہے اوسپر تمہارا ساکا
دھجی اوڑائی تو نے کیّاد قادیاں کی
باقی نہ چھوڑا اوسپر عزت کا ایک تاگا
لتّی لی اوسنی ایسی پھر کر بھی پھر نہ تاکا
بخیا اودھیڑی ایسی باقی نہ چھوٹا ٹانکا
گیڈر نے آکے کی تھی شیروں سے پنجہ بازی
کیا منہ کی کھاکے بھاگا کیا دُم دباکے بھاگا
شورش بہت مچائی شرطیں عجب لگائیں
آڑے لیا جب اوسکو کیا بغل ہی وہ جھانکا
منہ زوریاں بھی کی تھیں پشتک بھی تھی اڑے
مہمیز جب اڑایا کیا ہی دو گاما بھاگا

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۶ نمبر ۵۱۔ مورخہ ۷ شوال ۱۳۲۷ھ۔ ۲۲ اکتوبر ۱۹۰۹ء ص: ۷)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه
اجمعین و الحمد لله ر ب العا لمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ سی و سوم (۳۳)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

قادیانی مشن (۳)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی وسوم (۳۳) قادیانی مشن (۳)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۸۰
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
عرض مولف	٩
مرزائیوں کو سمجھانا بے فائدہ ہے	١٠
بقیہ: تحریف مرزا	١۵
بقیہ: تحریف مرزا	١٨
قادیانی کذب بیانی	٢١
مباحثہ منصوری۔ا	٢۵
قادیانی دعوت قبول	٢٨
استفسار از جماعت مرزا قادیان	٢٩
مباحثہ منصوری۔٢	٣٨
لاہور میں قادیانی جلسہ	٣٩
قادیانی کذب بیانی	۴٠
قادیانی کذب بیانی درستہ ضروری	۴٢
مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی جواب دیں	۴٧
جواب استفسار متعلق قادیان	۴٧
قادیانی فرار	۵٠
قادیانی کذب بیانی اور انعامی اعلان	۵١
الحق کی حق پسندی	۵٦
مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اسکا جواب دیں	۵٧
قادیان جنت نشان دریں چہ شک	٦٠
نشانات قیامت اور مرزا کی جہالت	٦٢

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد حسین کے بیٹے کا لیکچر قادیان میں ۶۵

بدر قادیانی جواب دے۔ ۱ ۶۹

بدر قادیانی جواب دے۔ ۲ ۷۱

مرزا قادیانی کی مختصر سوانح عمری ۷۳

قادیانی کذب بیانی۔ ۱ ۷۸

قادیانی کذب بیانی۔ ۲ ۸۹

قادیانی وسوال ۹۳

قادیانی کذب بیانی۔ ۳ ۱۰۱

بدر کی بدروی ۱۰۴

بدر قادیانی اور اصلاح کھجوی ۱۰۶

مولوی محمد حسین کے دونوں لڑکوں نے قادیان چھوڑ دیا ۱۱۰

یہ بھی شرط کوئی مشکل نہیں ۱۱۲

محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی ۱۱۴

مرزائیوں سے مباحثہ ۱۱۶

قادیانی کذب بیانی و بدزبانی ۱۱۸

قادیانی پیؤ کی اماں ۱۲۵

مرزائیوں سے چند سوال ۱۲۷

مرزا غلام احمد کے چند خیال ۱۲۸

کیا مرزائیوں کو مرزا پر ایمان نہیں ۱۳۴

قادیانی کذب بیانی ۱۳۷

قدرت ثانیہ ۱۳۹

مولانا شبلی اور قادیانی وفد ۱۴۳

قادیانی خلیفہ گر پڑے۔ مبارک! ۱۴۸

مرزائیوں کے ساتھ مسلمانوں کی فیاضی ۱۵۰

مرزائیوں کو کس لقب سے پکارا جاوے؟ ۱۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھوڑے سے گر پڑے	۱۵۶
قادیانی بدر نے کمال کیا	۱۶۰
ایک قادیانی کے سوالوں کا جواب	۱۶۱
تذکرہ مرزائیہ	۱۶۶
حکیم الامت چاہتے ہیں	۱۶۷
نورالدین کا گھوڑے سے گرنا اور نقاش کی پیشگوئی	۱۶۸
عبدالحکیم اور مرزا کے الہامات کی رام کہانی	۱۷۱
الہ آباد کی مذہبی کانفرنس میں قادیانی لیکچر	۱۷۹
قادیانی اصطلاح میں خاتم النبیین	۱۸۲
کیفیت مناظرہ گوجرہ	۱۸۷
حکیم الامت کیا فرماتے ہیں	۱۸۹
سر آغا خان اور مرزا قادیان	۲۰۰
قادیان میں طاعون	۲۰۲
حکیم الامت کا فیصلہ	۲۰۳
مذاکرہ بابت نبوت و رسالت	۲۰۷
نورالدین کا نور	۲۰۹
حکیم الامت اور ان کی ذریت سے چند سوال	۲۱۵
مذاکرہ علمیہ	۲۱۷
اڈیٹر بدر کو نوٹس	۲۱۸
فیصلہ ہو گیا	۲۲۰
مرزائی چکر یا دعا مرزا میں میرا ذکر	۲۲۲
قادیانیوں میں اختلاف اور اس کا فیصلہ	۲۲۹
بابا نانک کے مسلمان ہونے پر اشتہار بازی	۲۳۲
قادیانی مشاعرہ	۲۳۵
ایک قادیانی کا سوال اور اس کا جواب	۲۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح کی قبر پر دو پھول ۲۴۲
مینڈک کی کوز کا م ۲۴۴
مرزا قادیانی کے دعوے اور اس کی متضاد باتیں ۲۴۵
قادیانی مشاعرہ ۲۴۸
حقانی بیان ۲۵۰
تزک مسیح (قادیانی) ۲۵۲
مختصر روئداد جلسہ مناظرہ مونگیر ۲۵۳
بدر جواب سنے ۲٦۹
خطبات احمدیہ اور براہین احمدیہ پر سچی رائے ۲۷۳
حضرت میاں صاحب دہلوی ۲۷٦
بنارس میں ایک قادیانی کی لاش ۲۷۷
آئینہ نوری (۱) ۲۸۰
قادیانی وحی اور نبوت ۲۸۴
قادیانی مباحثہ ۲۸۹
تردید مرزا ۲۹۱
قادیانی سرور ۲۹۵
قادیانی خاتم الخلفاء ۲۹٦
آئینہ نوری (۲) ۳۰۷
قادیانی عربی اشتہار ۳۰۹
آئینہ نوری (۳) ۳۱۱
مسلمانوں کے حق میں مرزائیوں کا فتوی ۳۱۴
قادیانی نبی اور خلیفہ میں اختلاف ۳۱۹
ظہور قادیانی ۳۱۹
قادیانی خلیفہ اور قادیانیوں سے فیصلہ کن سوال ۳۲۹
جملہ مریدان مرزا غلام احمد سے ایک سوال ۳۳۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ ریویو قادیانی میں سفید جھوٹ	۳۳۲
قادیانی مشن سے فیصلہ کن سوال	۳۳۴
مولوی نورالدین خلیفہ قادیان سے چند سوال	۳۳۷
طرابلس کے مسلمانوں کو پیغام قادیان سے	۳۴۱
قادیانی مشاعرہ	۳۴۲
قادیانی خلیفہ سے مخاطبہ	۳۴۳
منگیری مباحثہ میں کون کون مدعو تھا؟	۳۴۵
قادیانی نبوت اور ہم	۳۴۶
قادیانی خلیفہ صاحب	۳۵۱
مرزائیوں کی شکست	۳۵۳
حکیم نورالدین خلیفہ قادیانی سے چند سوال	۳۵۹
تقسیم بنگال کا نسخ اور قادیانی مشن کا مسخ	۳۶۴
قادیانی مناظرہ	۳۶۷
قادیان میں تثلیث	۳۷۲
قادیانی حرکت مذبوحی	۳۷۳
قادیانی مذاق	۳۸۱
قادیانی بیعت سے توبہ	۳۸۵
منشی قاسم علی دہلوی کے چیلنج کا جواب	۳۸۶
چیلنج حق گو بنام ثناء اللہ اینڈ کو	۳۹۰
مولوی سرور شاہ مرزائی کا مبلغ علم	۳۹۴
قادیانی بیعت سے توبہ	۳۹۸
قادیانی مباحثہ	۳۹۹
فتح قادیان پر حصول غنیمت	۴۰۲
قادیانی فتح پر حقانی مبارک باد	۴۰۹
حاصل ضرب تین سو	۴۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی علماء جواب سے دینے قاصر رہے	۴۱۵
نظم بر فتح مباحثہ لدھانہ	۴۱۶
مثنوی مبارک باد امرتسر	۴۱۷
قادیانی مقابلہ	۴۱۹
الحکم جواب دے	۴۲۴
جماعت اہل حدیث کو قادیانیوں پر فتح مبارک	۴۲۵
قادیانی وفد کا سفر اور ندوہ کا جلسہ	۴۳۱
قادیانی خلیفہ کی خدمت میں مراسلہ	۴۳۵
قادیانی گیدڑ بھبکی	۴۳۷
مثلث مساوی الاضلاع	۴۳۸
قادیانی خلیفہ لاہور میں	۴۴۲
قادیانی اخفاء حق	۴۴۳
امامت واقتداء	۴۴۵
قادیانی خلیفہ کا تلون	۴۴۸
تنقیح امامت قادیانی	۴۵۱
قادیانی مسیح کا نشان	۴۶۱
خواجہ کمال الدین ولایت میں	۴۶۹
کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر اخبار بدر قادیان	۴۷۰
خلیفہ قادیان سے سوال	۴۷۲
قادیانی بلی کھمبا نوچے	۴۷۴
قادیانی فیصلہ کی نگرانی	۴۷۶
قادیانی مشن کا فیصلہ	۴۷۸
تعبیر خواب کا سوال	۴۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض مولف

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ اما بعد :

زیر نظر جلد میں نومبر ۱۹۰۹ء کے آغاز سے ۶ دسمبر ۱۹۱۲ تک شائع ہونے والے ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں ردّ قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت سے متعلق جن کارکنوں کی نگارشات اور دیگر سرگرمیوں کی روداد نقل کی گئی ہے ان میں یہ اصحاب شامل ہیں:

مولانا عبدالعزیز بن مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ، شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری، منشی قائم الدین نقشہ نویس ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ، شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، مولوی ابو یحیٰ حشمت علی دہلوی، جناب میجر بہادر کلکتہ، حافظ عبدالکریم دارالحدیث شاہ جہان پور، مولوی عبدالکریم بن ملا محمد صدیق پشاوری، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، شیخ عبدالعزیز امرتسری۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی، منشی علم الدین نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر، منشی اللہ دتا جھنگوی، جناب دوست محمد پنجابی از مدراس، منشی مولا بخش کشتہ امرتسری، جناب فخر الدین اشرف خان بنارسی ۔ جناب محمد معشوق علی پھلواری، سید انور حسین مونگیری، حکیم محمد یعسوب مونگیری، مولانا عبدالحق حقانی دہلوی، مولوی نور محمد مدرس مدرسہ مہند ریاست بہاولپور، مولوی دوست محمد نقشبندی بھوانہ ضلع جھنگ، حکیم محمد عبدالغفور مدرسہ اسلامیہ گریڈیھ، جناب محمد عبدالرؤف محلّہ مہولی مونگیر، جناب ابو محمد محبوب حسین آف مونگیر، مولانا ابوالبر عبدالحکیم نصیر آبادی، جناب ابوسعید محمد شریف محمدی، حکیم فیروز الدین فیروز امرتسری۔ جناب محمد علی کوارٹر ماسٹر کلارک رسالہ نمبر ۱۷، بریلی۔ جناب حبیب اللہ از لاہور، منشی برکت علی، حکیم مجیب الرحمٰن حسین پوری، سید نور اللہ شہر سیالکوٹ محلّہ کشمیری، مولانا احمد اللہ مدرسہ حاجی علی جان دہلی، مولانا محمد عبداللہ پٹنہ ، بابو پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر لاہوری ۔ جناب غلام مصطفیٰ سہسرامی از مقام کٹک

مولانا ثناء اللہ کی نگارشات کسی سابقہ جلد میں آچکی ہیں تاہم امید ہے کہ قارئین قند مکرر جان کر ان سے حظ اٹھائیں گے۔ والسلام : محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

مرزائیوں کو سمجھانا بے فائدہ ہے

اور مرزا کے صادق یا کاذب ہونے میں بحث کرنا بے سود

(مولوی عبدالعزیز ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گجرانوالہ پنجاب)

یہ بات اظہر من الشّمس ہے کہ جس قدر فرقہ مرزائیہ کو شریعت مطہرہ کے رو سے سمجھایا گیا ہے اسی قدر ان میں ضد بڑھتی گئی اور دن بدن اپنے تمرد میں ترقی کرتے رہے حتی کہ یہاں تک نوبت پہونچی کہ اپنے مخالفین سمجھانے والوں کے پیچھے نماز کا ادا کرنا بھی اس فرقہ جدیدہ نے چھوڑ دیا اور وہ گالیاں مرزا صاحب نے علماء کرام کو سنائیں کہ الاماں چنانچہ ان گالیوں کی فہرست مختصر طور پر عصاء موسیٰ میں مولوی الٰہی بخش صاحب مرحوم نیدرج کی اور ضمیمہ انجام آتھم مصنفہ مرزا صاحب بھی اس پر شاہد بیّن ہے۔ سو اب بتاؤ کہ کہ اس سے پہلے سمجھانے سے کیا فائدہ ہوا جواب ہوگا۔ کیا سمجھانے والوں کی ابھی تک امید منقطع نہیں ہوئی۔ افتطمعون أن يؤمنوا لكم. کیا آپ نہیں جانتے کہ جب دل اور کانوں پر مہر لگ جاتی ہے تو پھر ایسے شخصوں کو سمجھانا نہ سمجھانا یکساں ہوتا ہے۔

افرأيت من اتخذ الٰهه هواه واضلّه الله على علم وختم على سمعه وقلبه وجعل على بصره غشاوٰة فمن يهديه من بعد الله افلا تذكرون. (الجاثیہ:۲۳)

اور سورہ یٰسین میں فرمایا

وجعلنا من بين ايديهم سدّاً ومن خلفهم سدّاً فاغشيناهم فهم لايبصرون. وسواء عليهم ء انذرتهم ام لم تنذرهم لايؤمنون.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یس:۹:۱۰)

اب تو مرزائیوں کا عقیدہ باطلہ مرض لاعلاج کی طرح ہوگیا ہے۔ الا من شفاہ اللہ۔اب آپ ان سے ہدایت پذیر ہونے کی امید نہ کریں۔اس فرقہ کا بانی جب قرآن اور حدیث کی معانی اپنے خواہش کے مطابق کیا کرتا تھا۔اور اُس کو قرآن وحدیث کے الفاظ کی کچھ پرواہ نہ تھا۔تو بھلا پھر ایسی فرقہ سے ہدایت کی توقع کیا۔اس فرقہ کے بانی کو یہاں تک قرآن وحدیث کے الفاظ کی پرواہ نہ تھی۔کہ جن الفاظ کی خدا اور رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تفسیر کی وہ بھی نہ مانتا تھا بھلا پھر اور شخص کے معنی کئے ہوئے وہ کب سنتا۔لو ہم چند نظیریں ایسی پیش کرتے ہیں کہ جن میں خدا کی تفسیر اُس نے نہ مانی۔اور رسول علیہ الصلوٰہ والسلام کی بھی نہ سنی اور اپنی رائے اور ہوا سے الگ تفسیر کر کے چند احمقوں کو اپنا گرویدہ بنالیا۔

نظیر اول۔اعجاز المسیح میں آپ سورۃ فاتحہ کی تفسیر کرتے کرتے لکھتے ہیں:

۲؎ وذلك وقت المسيح الموعود وهو زمان هذا المسكين واليه اشار فى اٰية يوم الدين۔ یعنی یوم الدین سے مراد میرا زمانہ ہے۔"

سبحان اللہ خدا تعالیٰ تو فرماویں

وما ادرٰك ما يوم الدين۔ ثم مآ ادرٰك مايوم الدين۔ يوم لا تملك نفس لنفس شيئا والامر يومئذ لله۔ (الانفطار:۱۷۔۱۹)

اور سورۃ واقعہ میں بعد بیان اطعمہ واشربہ اہل نار کے فرمایا

هذا نزلهم يوم الدين

کیا مرزا صاحب کے زمانے میں کفار کو زقوم کا کھانا مل رہا ہے اور اس پر گرم پانی پی رہے ہیں۔

یہ نظیر تو خدا پاک کے خلاف کرنے کی ہے اب دوسری نظیر دیکھو جس میں آپ نے رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام اور صحابہ کرام کے مخالف تفسیر کی اور تفسیر نبوی کو غلط قرار دیا چنانچہ آپ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۰۰ سے صفحہ ۱۳۶ تک سورۂ قدر اور سورۂ بینہ اور سورۃ زلزال کی تفسیر لکھتے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت اللہ اسی طرح پر جاری ہے کہ خدائے تعالیٰ کا کام لیلۃ القدر ہی میں نازل ہوتا ہے اور اس کا نبی لیلۃ القدر ہی میں دنیا میں نزول فرماتا ہے۔ الی اٰن قال پھر بعد اس کے آنے والے زمانہ کے لئے خدائے تعالیٰ سورۂ زلزال میں بشارت دیتا ہے اور اذا زلزلت کے لفظ سے اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب تم یہ نشانیاں دیکھو تو سمجھ لو کہ وہ لیلۃ القدر اپنے تمام زور کے ساتھ پھر ظاہر ہوئی ہے اور کوئی ربانی مصلح خدائے تعالیٰ کی طرف سے معہ پھیلانے والے فرشتوں کے نازل ہو گیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:

اذا زلزلت الارض زلزالھا۔ واخرجت الارض اثقالھا۔ وقال الانسان مالھا۔ یومئذ تحدث اخبارھا۔ بانّ ربك اوحیٰ لھا۔ ویومئذ یصدر الناس اشتاتا لیرو اعمالھم۔ فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ۔ ومن یعمل مثقال ذرۃ شرا یرہٗ (الزلزلہ: ۱۔۸)

یعنی ان دنوں کا جب آخری زمانہ میں خدائے تعالیٰ کی طرف سے کوئی عظیم الشان مصلح آئیگا اور فرشتے نازل ہونگے یہ نشان ہے کہ زمین جہاں تک اس کا ہلانا ممکن ہے ہلائی جائیگی۔ یعنی طبیعتوں اور دلوں اور دماغوں کو غایت درجہ تک جنبش دی جائیگی اور خیالات عقلی اور فکر اور سبعی اور بہیمی پورے پورے جوش کے ساتھ حرکت میں آئینگے۔ اور زمین اپنے تمام بوجھوں کو باہر نکال دیگی یعنی انسانوں کے دل اپنے تمام استعدادات خفیہ کو منصۂ ظہور میں لائیں گے اور جو کچھ ان کے اندر علوم وفنون کا ذخیرہ ہے یا جو کچھ عمدہ عمدہ دلی ودماغی طاقتیں ولیاقتیں ان میں مخفی ہیں سب کی سب ظاہر ہو جائیگی اور فرشتے جو اس لیلۃ القدر میں مرد مصلح کے ساتھ آسمان سے اُترینگے ہر ایک شخص پر اس کی استعداد کے موافق خارق عادت اثر ڈالینگے یعنی نیک لوگ اپنے نیک خیال میں ترقی کرینگے اور بُرے برے خیالوں میں اور مرد عارف متحیر ہو کر اپنے دل میں کہے گا کہ یہ عقلی اور فکری طاقتیں ان لوگوں کو کہاں سے ملیں تب اُس روز ہر ایک استعداد انسانی بزبان حال باتیں کریگی کہ یہ اعلیٰ درجہ کی طاقتیں میری طرف سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ ایک وحی ہے جو ہر ایک استعداد پر بحیثیت اس کی حالت کے اتر رہی ہے اور جب یہ ظہور و بروز کا دائرہ پورا ہو جائیگا تب خدا تعالیٰ کے فرشتے ان تمام راستبازوں کو ایک گروہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح اکٹھی کریں گے اور دنیا پرستوں کا بھی ایک گروہ کھلا کھلا نظر آئیگا تا ہر ایک گروہ اپنی کوششوں کے ثمرات دیکھ لیوے۔ تب آخر ہو جاویگی یہ آخری لیلۃ القدر کا نشان ہے جس کی بنا ابھی ڈالی گئی ہے جس کی تکمیل کے لئے سب سے پہلے خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو بھیجا ہے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا

انت اشد مناسبة بعيسى ابن مريم واشبه الناس

به خلقا وخلقا[۵] وزمانا ہماری علماء نے جو ظاہر طور پر اس سورہ زلزال کی یہ تفسیر کی ہے کہ درحقیقت زمین کو آخری دنوں میں سخت زلزلہ آئیگا کہ تمام زمین اس سے زیر وزبر ہو جائیگی اور جو زمین کے اندر چیزیں ہیں وہ سب باہر آجائیگی اور انسان یعنی کافر لوگ زمین کو پوچھیں گے کہ تجھے کیا ہوا۔ تب اوس روز زمین باتیں کریگی اور اپنا حال بتائیگی یہ سراسر غلط تفسیر ہے۔ انتہیٰ۔

اب دیکھنا چاہئے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارض سے کیا مراد رکھا ہے سو ترمذی میں ایک صحیح حضرت حدیث ابوہریرہ سے مروی ہے کہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ آیت پڑھی

یومئذ تحدث اخبارھا اور فرمایا

اتدرون ما اخبارھا قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارھا ان تشھد علیٰ کل عبد وامۃ بما عمل علی ظھرھا ان تقول عمل کذا وکذا یوم کذا کذا فھذہ اخبارھا۔

اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ فرماتے ہیں

اذا زلزلت الارض زلزالھا ای تحرکت من اسفلھا واخرجت الارض اثقالھا یعنی القت مافیھا من الموتیٰ۔

یعنی یہی کرۂ ارض بعد نفخہ ثانیہ کے ہلایا جائیگا۔

اور لیلۃ القدر سے زمانہ ظلمت کا مراد لیتے ہیں۔ حالانکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام حدیثوں میں فرماتے ہیں کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے تیسرے حصہ میں تلاش کرو۔ ذرا انصاف کرو کہ نبی سچا تو کہے کہ ایک رات رمضان شریف میں ہے اور یہ نبی جھوٹا کہے کہ زمانہ ظلمت مراد ہے اب بتاؤ کس کا کہا مانا جاوے۔ اور آپ نے جو لیکچر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں بتاریخ ۴ ستمبر[6] ۱۹۰۴ء دیا تھا اس لیکچر کے اخیر میں آپ نے قصہ ذوالقرنین میں اس طرح تحریف کی ہے کہ ذوالقرنین سے مراد میں ہوں کیوں کہ تیرہویں صدی کا آخر اور چودہویں صدی کا شروع میری حصہ زندگانی میں آیا۔ اس طرح تو جو شخص تیری صدیکے آخر میں پیدا ہوا اور چودہویں صدی میں بھی زندہ رہا اس پر ذوالقرنین کا اطلاق ہوسکتا ہے پھر مرزا صاحب کی خصوصیت کیا۔ اور آگے سدّ سے مراد اپنے دلائل کو ٹھرایا یعنی میرے دلائل سدّ کی طرح مضبوط ہیں جو حقیقت میں اوھن من بیت العنکبوت ہیں پھر جب سدّ سے دلائل کو تشبیہ دی تو سدّ کے پاش پاش ہونے کا ذکر ہی ہضم کر گئے۔ یا شائد کسی اور جگہ کسی اور طرح سے کیا ہو لیکن لیکچر کے آخر میں سد کے پاش پاش ہونے کا ذکر نہیں۔ ہاں یہ ذکر ہے ونفخ فی الصور فجمعناھم جمعا یعنی اے مرزا تیرا آوازہ شہرت خلقت میں ہوجائیگا۔ اور لوگ تیرے پاس ہم جمع کردینگے۔ (باقی آئندہ)

حواشی ۔[1] مرزائیوں سے بحث کرنا دوسروں کی روک تھام کے لئے مفید ہے۔ (ایڈیٹر اہل حدیث)

[2] یہ صفحہ ۱۴۰، اعجاز المسیح میں ہے۔

[3] اور صفحہ ۱۴۳ میں ہے" وسمی زمان المسیح الموعود یوم الدین۔"

[4] یہاں سے سورۃ زلزال کا ترجمہ مرزا صاحب نے شروع کردیا ہے ذرا اس کو ہر ایک صاحب نے غور سے پڑھنا ہوگا۔

[5] پیدائش میں تو ہم نے آپ کی مشابہت اعضاء کے رو سے مانی کیوں کہ اُن کے بھی دو ہاتھ تھے آپ کے بھی اور ناک کان اور پاؤں اُن کے بھی اور آپ کے بھی مگر خُلق اور خو میں آپ کو اُن سے کس طرح کی مشابہت نہیں کیوں کہ آپ تو گالیوں کا منبع یا مصدر ہو اور عیسیٰ علیہ السلام ایسے نہ تھے۔ اگر خلقی مشابہت سے یہ مراد ہو کہ عیسی علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بن باپ پیدا ہوئے تھے اور آپ بھی۔ یہ ہم نہیں مانتے کیوں کہ آپ کا باپ غلام مرتضیٰ تھا۔

[6] تاریخ یا سنہ کی غلطی ہو تو جسے معلوم ہو صحیح کردیوے۔ منہ (۳ ستمبر تھی۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔

(اہل حدیث جلد ۷۔ نمبر ۱۔ مورخہ ۲۱ رشوال ۱۳۲۷ھ مطابق ۵-نومبر ۱۹۰۹ء ص: ۸-۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیہ: تحریف مرزا

اور ایک رسالہ الھدیٰ والتبصرۃ لمن یری میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

وذا نفخ فی الصورفجمعوا جمعا فلیسمع من یستطیع سمعا ولانفی بالصور ھٰھنا ما ھو مرکوز فی متخیلۃ العامۃ بل نعنی بہ المسیح الموعود الذی قام لھذہ الدعوۃ ولیس صور اعز واعظم من قلوب المرسلین من الحفرۃ بل الصور الحقیقی قلوبھم تنفخ فیھا لیجمعوا الناس علی کلمۃ واحدۃمن غیر التفرقۃ

اور اسی رسالہ میں فرماتے ہیں:

ولاریب ان عیسیٰؑ لما من اللہ علیہ بتخلیفہ من بلیتہ الصلیب ھاجر مع امۃ وبعض صحابۃ الی کشمیر وربوتہ التی کانت ذات قرار ومعین ومجمع اللطاجیب والیہ اشار ربنا ناصر النبیین ومعین المستضعفین فی قولہ وجعلنا ابن مریم وامہ اٰیۃ واٰوینٰھما الی ربوۃذات قرار ومعین

حالانکہ پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ربوہ سے مراد رملہ ہے جیسا کہ فتح البیان میں ہے۔ اور اعجاز المسیح میں الحمد کی تفسیر کرتے کرتے فرماتے ہیں کہ اس آیت میں جو ولہ الحمد فی الاولی والاٰخرۃ ہے دو احمدیوں کی طرف اشارہ ہے ایک اولیٰ احمد مصطفےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور اٰخرۃ غلام احمد بن غلام مرتضیٰ۔ چنانچہ ناز کے طور پر کہتے ہیں وقد استنبطت ھذا لنکتۃ من قولہ الحمد للہ رب العالمین۔ سبحان اللہ عجیب استنباط ہے کیا اسی ناز پر مرزائی کہتے ہیں کہ حضرت اقدس حجۃ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن دانی میں بے نظیر ہیں اور حقائق و معارف ایسے بیان کرتے ہیں کہ کسی کو مجال نہیں کہ ایسے بیان کرے۔ بے شک خدا کسی مومن کے نصیب میں یہ نکرے کہ ایسے نکات واہیات تحریف آیات سے پیدا کرے۔ اور سورہ اذا الشمس کورت کی تفسیر اگر دیکھو تو حیران ہو جاؤ کہ وہاں کیسے کیسے پھول کھلے ہوئے ہیں۔ واذا الصحف نشرت سے چھاپہ خانہ نکالدیا واذا العشار عطلت سے ریل کو مراد رکھا۔ اور واذا النفوس زوجت سے ڈاکخانہ تار برقی نکالی بھلا کیوں نہو جب نبی نیا ہے تو معانی بھی نئے ہونے چاہیئے۔

اگر میں تمام آیات محرفۃ المعانی جو مرزا صاحب کے رسائل میں درج ہیں پیش کروں تو ایک کتاب ضخیم بنجاوے۔ اور آپ کی قرآن دانی ساری کھل جاوے لیکن جس قدر امثال ونظائر کے طور پر محرفہ میں نے بالفعل تحریر کی ہیں۔ وہ مشتے نمونہ از خروارے کے قبیل سے تصور فرماویں۔ کیا اسی ناز میں آ کر ایام الصلح میں مرزا صاحب تعلّی وتفاخر کے طور پر بیان فرماتے ہیں:

> ایں وقت زیر سقف نیلگوں ہیچ متنفس قدرت ندارد کہ لاف برابری من زند من آشکار میگوئیم و ہرگز باک ندارم اے اہالی اسلام درمیان ہما جماعتے مے باشند کہ گردن بدعوی محدثیت ومفسریت برمی افرازند طائفہ اند کہ از نازش ادب پاء برزمین نگذارند وگروہ اند کہ دم بلند از خدا شناسی زنند وخود را چشتی و قادری، ونقشبندی، وسہروردی وچھاچھا گوئند ایں جملہ طوائف را نزد من بیارند۔“

واہ رے تیری بہادری کہ اس عبارت سے تو اپنے تمام متنفسوں کے دم ناک میں کر دیئے کیا کوئی متنفس آسمان نیلگوں کے نیچے ہے جو آپ سے برابری کا دم مارے کیا محدث اور کیا مفسر اور کیا ادیب اور کیا اور فرق صوفیہ کرام آپ سے کوئی برابری نہیں کرسکتا۔ سبحان اللہ آپ کو ہر فن میں کمال ہے کمال کیا بلکہ آپ پر ہر فن ختم ہو چکا ہے۔ حدیث دانی میں بھی آپ ماشاء اللہ چشم بد دور کامل ہیں اور تفسیر کرنے میں بھی آپ کو وہ لیاقت ہے جس کی نظیر آج تک خطۂ زمین میں نہیں مل سکتی اور آپ تفسیر کا نمونہ بھی دیکھ چکے ہیں۔ اور ادب میں متنبّی اور دیگر ادباء آپ کے ادنی شاگردوں میں شمار ہوتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کیوں کہ آپ جو کتاب عربی میں لکھتے ہیں اس کو ہی اپنا معجزہ قرار دیا کرتے ہیں چنانچہ ''اعجاز المسیح'' جو سورۃ فاتحہ کی تفسیر میں لکھی ہے اُس کو بھی اپنا معجزہ بیان کیا ہے۔ اور سیف چشتیائی میں پیر مہر علی شاہ نے اس معجزہ کی بہت غلطیاں نکالی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ یہ اعجاز المسیح اس لئے معجزہ ہے کہ ایسے اغلوطات کے لانے سے سب علماء عاجز ہیں۔ اور ایسا ہی اعجاز احمدی جو مدّ کے مباحثہ کی شکست پر خفا ہوکر آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی ہجو میں خصوصا اور دیگر علماء کے عموما تصنیف فرمائی ہے اس کو بھی معجزہ قرار دیا ہے۔ اور اس کے اغلاط مولوی ثناء اللہ صاحب نے الہامات مرزا میں ظاہر کئے ہیں۔ اور صفائی میں تو آپ اس درجہ کے ہیں کہ جو کچھ آپ کے اندر تھا اس کی تمام وکمال صفائی ہوگئی اب صرف اندر خالی خالی ہے۔ میری غرض اس بیان کے لکھنے سے یہ ہے کہ جس فرقہ کا پیشوا ایسا ہوکر اپنی ہوا کا متبع اور پیر ہو اور خدا ورسول کی اس کو کچھ پرواہ نہ ہوتو پھر ایسی قوم سے سمجھ جانے کی توقع رکھنا بالکل خلاف عقل ہے۔ جب ان کے پیشوا کا رہبر اور راہ اُس کی ہوا ہو نہ رسول خدا اور خدا ہو۔ تو بھلا پھر ایسے فرقہ ہوائیہ سے امید اہتداء مشکل ہے۔

آؤ آزمالو لاکھ بار سمجھاؤ۔ اور ظاہر ان کو جھوٹا کر کے چپ بھی کراؤ۔ مگر وہ سر تسلیم شریعت حقہ کے آگے کبھی خم نہ کرینگے۔ اس لئے کہ ان کے پیشوا مرزا صاحب کا یہی طریق تھا۔ کہ گو وہ اپنے دعویٰ میں کیسا ظاہر باہر جھوٹا ہوجائے پھر بھی وہ اپنے ضد سے نہیں مانا کرتا تھا۔ چنانچہ وہ آتھم والی پیشگوئی کر کے جھوٹا نکلا تو پھر بھی یہی کہتا جاتا تھا کہ وہ رجوع بحق کر گیا تھا۔ پھر اخیر میں جب معترضین نے تنگ کیا تو کہنے لگا۔ کیا آخر وہ مرا نہیں۔ خواہ پندرہ مہینہ کے بعد کچھ مدت میں مرا آخر دنیا سے چل تو گیا۔ اور سلطان محمد والی پیشگوئی میں بھی آپ جھوٹے نکلے اور منکوحہ آسمانی کے معاملہ میں بھی آپ کو زک نصیب ہوئی۔ اور طاعون کی پیشگوئی میں بھی آپ کو ذلت نصیب ہوئی جو دافع البلاء میں بڑے زور وشور سے قادیان کے محفوظ رہنے کے بارہ میں آپ نے فرمائی تھی جس کا ماحصل یہ ہے کہ طاعون گو ستر برس دنیا میں رہے مگر قادیان اس سے محفوظ رہیگا۔ کیوں کہ وہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ معلوم نہیں کہ جب طاعون پڑا تو پھر قادیان سے رسول کہاں گیا تھا۔ جو اس کے تخت گاہ پر آگئی۔ مرزا صاحب محمد مصطفٰے علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصلوٰۃ والسلام کی طرح بننا چاہتے تھے یعنی جیسے پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے شہر مدینہ کے بارہ میں فرمایا تھا کہ مدینہ میں دجال اور طاعون نہ داخل ہونگے۔ ویسا آپ قادیان کو بھی بنا بیٹھے تھے مگر قادیان کی طاعون نے وہ مٹی پلید کی کی الاماں۔ حتیٰ کہ رسول قادیانی کے مریدین بھی اس کے شکار ہوئے۔ اور رسول صاحب بھی خیمہ لگا کر باہر جا پڑے۔ اور مدرسہ قادیان کا بند کر دیا گیا۔ اور جلسہ دسمبر کی تعطیلات کا بھی اسی غرض سے روکا گیا۔ کہ اجتماع ناس سے طاعون ستیاناس کر یگی۔ تخت گاہ رسول کی وہ مٹی خراب ہوئی کہ تخت والا بھی مارے ڈر کے بیچارہ باہر خیمہ لگا کر جا پڑا۔ کیا کرتا جب تخت خراب ہو گیا تو تخت نشین کہاں رہتا۔ الغرض جس قدر مرزا صاحب نے اپنے ایام نبوت میں پیشگوئیاں کی ہیں ان میں سے ایک بھی پوری نہ ہوئی۔ ہاں بعض پیشگوئیاں جو غیر محدود تھیں مثلاً تخرج الصدور الی القبور یا زلزلے آئیں گے وغیرہ وغیرہ جن میں تحدید نہیں۔ وہ البتہ قیامت آنے تک پوری ہوتی رہیں گی۔ اور جو محدود تھیں مثلاً لیکھ رام پشاوری پر عذاب آسمانی نازل ہونا اور سلطان محمد کا تین سال کے اندر مرنا اور منکوحہ آسمانی کا پھر نکاح میں آنا اور طاعون کا قادیان میں نہ نازل ہونا وغیرہ ہا جو اس قبیل سے تھیں البتہ نہیں پوری ہوئیں بلکہ مرزا صاحب کو شرمسار ہونا پڑا۔ (باقی آئندہ)۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۷ نمبر ۲۔ مورخہ ۲۸ رشوال ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۲ نومبر ۱۹۰۹ء ص: ۶-۸)

بقیہ: تحریف مرزا

(گذشتہ سے پیوستہ)

لو اب میں پھر مکرر سہ کرر مرزائیوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اگر دعویٰ میں سچے ہو تو مرزا کی ایک پیشگوئی ہی جو اس نے تحدید کے طور پر کی ہو ثابت کر دو۔ میں کہتا ہوں کہ آپ بالکل ثابت نہ کر سکیں گے بلکہ اس کے جواب میں علماء کرام کو کوسنا شروع کرینگے۔ اور اپنے پیر کی طرح کہیں گے ''اے بدذات فرقہ مولویان۔ یا۔ یہود منش مولوی۔ یا حرامخور وغیرہ وغیرہ گندے الفاظ جواب میں ضرور لکھیں گے۔ اور گالیاں نکال نکال کر اپنے دل کا ارمان نکالینگے۔ آؤ حوصلہ سے جواب دو۔ اور لو اگر مرد میدان ہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی ہی جو اُس نے تحدید کے طور پر کی ہو ثابت کر دکھاؤ۔ مرزائیوں کے پاس بڑا ہتھیار اعتراضات کے جواب میں کیا ہے۔ وہ یہ کہ مسیح ابن مریم کی وفات حیات میں بحث کرلو۔ اب وہ ہتھیار آپ کا ریاست رامپور کے مباحثہ میں بمقابلہ مولوی ثناء اللہ صاحب ٹوٹ گیا۔ ان بے سمجھوں کو یہ سمجھ نہیں کہ موت مسیح مستلزم صحت دعویٰ مثلیت مرزا کی نہیں۔ مرزا صاحب کو مسیح علیہ السلام سے کچھ بھی مناسبت نہیں۔ کہاں مرسل خدا۔ اور کہاں مرزا جس کا عقیدہ باطلہ خلاف شریعت نبویہ کے تھا۔ چنانچہ علماء نے فتویٰ میں ثابت کر دکھایا ہے۔ افسوس مرزائی نہ کسی کی بات آرام سے سنتے ہیں اور نہ جواب دیتے ہیں صرف حضرت اقدس حجۃ اللہ جری اللہ بار بار کہہ کر ٹال دیتے ہیں اور جوابات میں یہ لکھتے ہیں کہ حضرت اقدس حجۃ اللہ نے دنیا میں آکر یہ کیا وہ کیا۔ خاک کیا کیا کیا؟ اسلام کی بیخ کنی کرتا رہا۔ اور عقائد اسلامیہ پر خوب ہاتھ صاف کیا نزول ملائکہ جو وسیلہ پہونچنے کے قرآن اور احکام اسلام کا تھا اس سے انکار کرکے ملائکہ کو ارواح کواکب لکھ مارا۔ حالانکہ قرآن سے ثابت ہے کہ ابراہیمؑ کی طرف ملائکہ بصورت بشر آئے۔ اور آپ ان کے کھانے کے واسطے بچھڑا گھی میں بھنا ہوا لائے کیا وہ عکس ملائکہ تھا جس کے واسطے بچھڑا بھنا ہوا لائے کیا ابراہیم علیہ السلام کو اتنی سمجھ بھی نہ تھی۔ کہ عکس کے آگے میں کیوں بچھڑا رکھو۔ آہ افسوس

برین عقل و دانش بباید گریست

اور نیز معجزات عیسویہ کو ازالہ میں قبیل مسمریزم سے قرار دیا۔ اور کہا کہ یہ سب کچھ بطور لہو ولعب کے تھا نہ فی الحقیقت اور اس پر قناعت نہیں کی بلکہ مسیح علیہ السلام کی وہ توہین کی کہ الامان اور ان کے معجزات کو مداری کے شعبدہ بازی سے تشبیہ دی اور نبوت کا دعویٰ کیا۔ اگر شک ہو تو نورالحق کا یہ شعر پڑھو

یا معشر الاعداء توبوا
واللہ انی مرسل ومقرب

اور بہتیری جگہ اپنے آپ کو مامور اور منذر لکھا۔ چنانچہ قصیدہ میمیہ میں آپ نے لکھا ہے

مامورم و مرا چہ دریں کار اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رو ایں سخن بگو بہ خداوند آمرم
حکم سب ز آسماں بر زمیں میرسانمش
گر من نگوئیش آنرا بگو کجا برم
من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم است و ز خداوند منذرم

اس شعر اخیر سے عوام کو دھوکہ لگتا ہے کہ مرزا صاحب تو رسول بننے کے مدعینہیں بلکہ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول نہیں اور کتاب نہیں لایا۔ اتنی بات ہے کہ الہام کیا جاتا ہوں اور خدا کی طرف سے ڈرانے والا ہوں سو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو ایسا رسول نہیں جانتے جس کی طرف کتاب اتاری گئی ہو بلکہ ایسے پیغمبر ہیں جو صاحب کتاب نہیں چنانچہ لفظ منذر مشعر اس امر کا ہے کیوں کہ پیغمبر کے سوا کسی پر منذر کا اطلاق صحیح نہیں جب خدا کی طرف منسوب ہو۔ جیسے آپ فرماتے ہیں ''ز خداوند منذرم'' سو خدا کی طرف سے منذر پیغمبر ہوتا ہے ولی نہیں ہوتا۔ الغرض میں کہاں تک آپ کے عقائد باطلہ لکھتا جاؤں۔ کیوں کہ مرزائی تو سن کر یہی کہیں گے کہ فلاں شخص نے دریدہ ذہنی کی۔ فلاں شخص خدا کے بندوں سے شرارت کرتا ہے خدا اوس کو جلدی سزا دے کر ہاویہ میں گرائے گا یہی عادت مبارک آپ کے پیر مرزا صاحب کی تھی کہ جو آپ کو اعتراضات سے تنگ کرتا۔ اس کے جواب میں یہی لکھتے کہ اس نے اللہ کے نبی (آپ بدولت) کو ستایا اس کو عنقریب خدا پکڑے گا گویا آپ خدا کے بڑے دوست تھے اور اس کے کنجی بردار یا مختار کار تھے اپنے منہ سے تو بڑے مقرب خدا بنتے تھے۔ چنانچہ آپ لکھا کرتے کہ

''خدا نے مجھے کہا ہے کہ اے مرزا جدھر تیرا مونہہ اُدھر ہی میرا ہے۔''

اور انت منی بمنزلة اولادی[1] بھی کئی بار آپ کو الہام ہوا۔

لیکن جو پیشین گوئی تحدید کے طور پر کی اس کے پورا کرنے میں آپ کے الہام کرنے والے نے ذرا بھی مدد نہ کی شائد آپ کا الہام کرنے والا آپ سے تمسخر کرتا ہوگا کہ اول الہام کر دیا کہ یہ پیشگوئی کرو اور پھر اس کے پورا کرنے میں امداد نہ کی۔

مرزا صاحب پیشگوئی کرنے میں زور تو بہت دیا کرتے ہیں چنانچہ کئی بار لکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں کہ زمین و آسمان ٹل جائے مگر خدا کی باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی یہ بات تو ہم نے مانی کہ خدا کی باتیں نہ ٹلیں گی لیکن یہ نہیں مانتے کہ آپ کی باتیں نہ ٹلیں بلکہ ہمارا یہ عقیدہ پکا ہے کہ جو بات آپ نے پیشگوئی کے طور پر کی اس کو خداوند کریم نے ہرگز پورا نہ کیا۔ بلکہ آپ کو ذلت ہی نصیب ہوئی۔ ''الہامات مرزا'' مصنفہ مولوی ثناء اللہ صاحب دیکھو اس میں الہامات مرزا کی خوب چھان بین کی ہے۔ (باقی آئندہ)

حواشی۔ ۱؎ مجھے اس الہام کے اس لفظ اولاد پر شبہ ہوا۔ کہ ایسے الفاظ وہ بولتا ہے جو صاحب اولاد ہو۔ اور جو صاحب اولاد نہو۔ وہ ایسی کلام نہیں کرتا۔ کیا خدا کے ہاں اولاد بھی ہے جس کے مرتبہ میں مرزا کو کہتا ہے شاید اس کا جواب یہ ہو کہ الہام میں غلط ہونے یا صحیح ہونے کا خیال نہیں کرنا چاہئے۔'' منہ۔

(اہل حدیث جلد ۷۔ نمبر ۴۔ مورخہ ۱۲ ذیقعدہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۶-نومبر ۱۹۰۹ء ص: ۸-۹)

قادیانی کذب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ مَثل بالکل صحیح ہے کہ ''گندم از گندم بروید جو ز جو'' قادیانی مشن کی بنیاد چونکہ محض کذب اور افترا علی اللہ پر ہے۔ اوس کے متبعین بندوں پر افترا کریں تو کیا تعجب ہے۔ بلکہ میرے خیال میں نہ کریں تو تعجب ہے۔ مذاہب میں اختلاف راء ہوتا ہے اور ہے۔ مگر جھوٹ کے جواز یا عدم جواز میں کسی کا اختلاف نہیں۔ ہاں قادیانی مشن نے جہاں اور جدتیں کی ہیں یہ جدت بھی خاص ہی سے مخصوص ہے کہ اس کے پیرو مذہبی رنگ میں بھی فریق مخالف پر افترا کرتے ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ ایسے ایسے واقعات میں جھوٹ بولتے ہیں جو پبلک میں شائع شدہ ہیں۔ یہاں تک ان کی جرأت بڑھ گئی ہے کہ مخالف کی کسی تحریر کا حوالہ دیتے ہیں بلکہ نقل کلام بھی کرتے ہیں تو اُس عبارت کو نہ اصلی الفاظ میں نقل کرتے ہیں نہ اوس کی معنوی روایت بتلاتے ہیں بلکہ اپنی طرف سے ایک نیا منصوبہ بنا کر شخص مخالف کی طرف نسبت کر دیتے ہیں جس سے مراد اُن کی وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے جو اُن کے پیر مغاں اعلیٰ حضرت آنجہانی کی ہوتی تھی۔

لیکن ہمارا حوصلہ دیکھئے کہ ہم اُن کو ایسا کرنے میں معذور جانتے ہیں کیوں کہ

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

پیر آنجہانی (مرزا قادیانی) کی بھی یہی عادت تھی کہ فریق مخالف کے کلام کو اوس کے اصلی الفاظ میں نقل نہ کرتے تھے بلکہ ذات شریف سے ایک نیا منصوبہ بنا کر پبلک کو دھوکہ دیا کرتے تھے۔ گو آپ کی اس قلعی کو کھولا جاتا تھا مگر تاہم بہت سے مقامات ایسے بھی ہوتے تھے جہاں اونکی تردید نہ پہونچ سکتی تھی اور بہت سے دل کے اندھے ایسے بھی ہوتے ہیں کہ دیکھ کر بھی نہیں دیکھتے۔ اس اصول کو پیر اکبر اور اس کے ذریت دجاجلہ خوب جانتے ہیں۔

دجال اکبر نے اپنی کئی ایک تصنیفات (اربعین نمبر ۳۔ اشتہار انعامی پانسو روپیہ۔ اعجاز احمدی۔ لیکچر لاہور وغیرہ) میں بڑے فخر سے اس امر کا اظہار کیا ہے کہ مولوی اسماعیل علی گڈھی اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے اپنی تصنیفات میں میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جو ہم دونوں (مرزا صاحب قادیانی اور مولوی صاحبان) میں سے جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے چونکہ یہ دونوں صاحب پہلے مرگئے پس نتیجہ صاف ہے کہ میں سچا۔ ان دونوں مولوی صاحبان کی دو کتابیں مطبوع ہو کر شائع ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم کو ان دونوں کتابوں میں یہ مضمون نہیں ملتا۔ اس لئے میں نے مرزا صاحب کی زندگی میں اشتہار دیا تھا کہ آپ یہ مضمون مولوی صاحبان کی کسی تحریر سے دکھادیں تو میں مبلغ پانسو آپ کی نذر کرونگا۔ چونکہ بنا ہی غلط اور محض ابلہ فریب تھی اس لئے نہ اکبر کو نہ کسی اصغر کو حوصلہ ہوا کہ وہ اپنا پیش کردہ مضمون ہم کو دکھا کر مشتہرہ انعام لیتے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ اسی کی نظیر آج ہم قادیانی مشن میں دوسری دکھاتے ہیں۔ جو ان لوگوں کی اخلاقی کیفیت کا اظہار کرتی ہے۔

میں نے اہلحدیث مورخہ ۲۴۔ستمبر میں ایک جوابی مضمون کے ذیل میں لکھا تھا کہ میں نے مرزا کی تصنیفات متعلقہ تردید مخالفین سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا۔ چنانچہ میرے اصلی الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''رہا مرزا کی تصنیفات سے استفادہ کرنا سو یہ کون نہیں جانتا کہ میں اُن سے استفادہ کرہی نہیں سکتا کیوں کہ آپ کی تصنیفات کا ملخص تو یہ ہے کہ اسلام ایسا دین ہے کہ میرے جیسے باکمال آدمی پیدا کرسکتا ہے آپ کیسے باکمال تھے اس کی بابت عیاں راہ چہ بیاں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے جہالت ہے جہالت

آپ کی قابل قدر تصنیف براہین احمدیہ ہے مگر حاشا آج تک بھی میں نے اوس کا مطالعہ کیا ہو۔ میں حیران ہوں یہ لوگ کن بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ہاں ثنائی مشن اگر کسی امر میں قادیانی مشن کا مرہون منت ہے تو دجال قادیانی کی تردید کے حوالجات کا کیوں کہ میں نے اون کی انہی کتابوں کو دیکھا ہے جو متعلق دعویٰ مسیحیت کے ہیں۔ انہی سے میرا کام تھا اور بس۔''

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس عبارت کا مطلب صاف ہے کسی تشریح یا حاشیہ کی ضرورت نہیں۔ ناظرین اس مضمون کو ذہن نشین رکھئے اور قادیانی اخبار بدر کے کذاب نامہ نگار کی عبارت بھی دیکھئے جس کو وہ میری عبارت بتلاتا ہے۔ نامہ مذکور لکھتا ہے:

''ثناء اللہ کی اسی پرچہ میں یہ تحریر بھی پڑھ کر مجھے اس کی بے ایمانی کا یقین کامل ہوا۔ جہاں اس نے لکھا ہے کہ میں مرزا صاحب اور آپ کے سلسلہ کی کتابوں کو بے شک پڑھتا ہوں، پر نہ استفادہ کی غرض سے اور نہ ہی اول سے آخر تک۔

بلکہ غرض پڑھنے سے یہ ہوتی ہے کہ قادیانی دعاوی پر نکتہ چینی کروں اور پڑھتا صرف وہی حصے ہیں جن میں خاص سلسلہ کا ذکر ہو۔''

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! بغور دیکھیں کہ میرے پیش کردہ اقتباس میں کہیں یہ لفظ بھی ہے کہ میں اول سے آخر تک کوئی کتاب مرزا کی نہیں پڑھتا۔ ایک دفعہ اور میری عبارت پر نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈال کر نامہ نگار کا اعتراض سنئے جو اس اقتباس پر کرتا ہے جسے وہ میری تحریر کہتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

"کوئی عقلمند اس بھلے مانس سے پوچھے کہ اگر تم سب کتابیں پوری نہیں پڑھتے تو بتاؤ تمہیں یہ کون بتاجاتا ہے کہ فلاں حصہ پڑھو اس میں دعادی کا ذکر ہے۔ اور فلاں حصہ ترک کردو کہ اس میں اور باتیں ہیں۔"

اسی کو کہتے ہیں بناء فاسد علی الفاسد۔ آپ تو مجھ سے پوچھنے کے لئے عقلمندوں سے اپیل کرتے ہیں مگر میں آپ سے پوچھنے کے لئے ایمانداروں سے درخواست کرتا ہوں کہ کوئی ایماندار، خداترس ان دجاجلہ سے پوچھے کہ مذہب کی حمایت میں مذہب کی ہدایت کے برخلاف دروغ گوئی کرنا بھی آپ کے مذہب میں ہے۔ آہ کیا سچ ہے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

شیخ الاسلام امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ دوسرا جھوٹ اسی نامہ نگار کا اور سنئے۔ آپ خیریت سے قادیانی مشن کی کارگذاری اور میری نابکاری کا اظہار کرتے ہیں۔

"چوتھی خدمت اسلام ان کی یہ ہے کہ جو لوگ ہزاروں روپیہ اشاعت اسلام کی راہ میں یورپ اور دیگر ممالک میں تبلیغ اسلام کے خرچ کریں اُن کو عبدالدرہم والدینار کہیں۔ اور خود ان کا یہ حال کہ راول پنڈی اور وزیرآباد پنجاب وہندوستان کے کسی موضع میں ان کو کسی خدمت کے لئے بلایا جاوے تو یہ کہیں کہ ہماری فیس بھیجو تو آتے ہیں ورنہ تم جانو اور تمہارا کام۔"

میرے احباب سے اس کا کذب ہونا مخفی نہوگا۔ کیوں کہ جہاں جہاں مجھے جانے کا اتفاق ہوتا ہے میں نے کبھی کسی کو نہیں لکھا کہ میری فیس بھیج دو۔ لکھنا تو کیا، خیال کرنا بھی کمینہ پن کی حرکت سمجھتا ہوں۔ سچے باپ کے بیٹے اور سچے مسیح کے امتی ہو تو میرا ایک ہی خط اس مضمون کا اصلی الفاظ میں شائع کرکے دکھاؤ۔ ورنہ افسوس ہے تمہاری حالت پر کہ مسیح کے حواری ہوکر بھی جھوٹ بولتے ہو۔ لیکن تم بھی اس میں معذور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، کیوں کہ تم تو آخر اپنے پیر ہی کے پیرو ہو۔ کیا سچ ہے

ما مریدان رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

غرض اسی طرح کے کئی ایک کذب اور افترا اس نامہ نگار نے مجھ پر کئے ہیں جو حقیقتاً ان کے سیاہ باطن کی خبر دیتے ہیں۔ افسوس ہے ان لوگوں کو میری تردید کرتے وقت یہ بھی خیال نہیں آتا کہ میں کون ہوں۔ مرزائیو! سنو! میں وہی ہوں جس کے ساتھ تمہارے پیر، بلکہ پیر مغاں نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا۔ آخر کیا ہو بس یہی کہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر۔
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ دسمبر ۱۹۰۹ء ص:۱-۳)

مباحثہ منصوری (۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کوہ منصوری ڈیرہ دون کے قریب ایک پہاڑی مقام ہے۔ وہاں پر چند آدمی قادیانی مشن کے ہوا خواہ ہیں۔ دیگر اہل اسلام سے باتوں باتوں میں مباحثہ کی ٹھیری، چنانچہ میرے پاس خط آیا کہ ۷-نومبر کو مباحثہ ہے، مگر اس سے بعد التواء کا خط بلکہ تار بھی پہنچا۔ اس لئے (میں) ۱۲/نومبر کو دہلی اور ۱۳-۱۴ کو اٹاوہ گیا۔ امرت سر میں واپس آنے پر معلوم ہوا کہ منصوری سے جوابی تار آیا ہوا ہے کہ جلدی آؤ۔ چنانچہ میں نے بذریعہ تار پوچھا کہ مباحثہ کی تاریخ کونسی ہے۔ جواب آیا کہ جلدی آجاؤ۔ خیر میں ۱۷-نومبر کو روانہ ہوکر ۱۸-کو پہونچا۔ راستہ ہی میں سنا کہ مباحثہ تو ۱۴ نومبر کو ہولیا۔ چنانچہ میں ڈیرہ دون سے منصوری کو جا ہی رہا تھا کہ راستہ میں قادیانی جماعت کو واپس ہوتے دیکھا۔ راجپور میں (قریب منصوری) پہونچا تو وہاں کے مسلمانوں نے کہا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے قادیانیوں سے کہا تھا ٹھہریئے ابھی مولوی ثناء اللہ صاحب آتے ہیں۔ ہنوز ہمارا یہ جملہ بھی ختم نہوا تھا کہ فوراً ہی اونہوں نے سواری طلب کر لی کیوں؟ اس کا جواب میں نہیں دیتا، دنیا کو معلوم ہے۔ بہرحال میں ۱۸ نومبر کو کوہ منصوری پر پہونچا۔ جا کر معلوم ہوا کہ مباحثہ تو جناب مولوی یحییٰ صاحب مدرسہ سہارنپور نے کیا۔ کچھ علماء اون کے معین ومشیر بھی تھے۔ بانیان جلسہ سے میں نے کہا کہ جب مباحثہ ہو چکا تھا تو مجھے بلانے کی کیا حاجت تھی۔ اس کا جواب اونہوں نے دیا کہ آپ کے شریک مناظرہ نہ ہوسکنے سے جو یہاں کے مسلمانوں کے دل پژمردہ ہو رہے تھے اون کو شاد کرنا منظور تھا اس لئے آپ کو تکلیف دی گئی۔ خیر میں نے منصوری پر تین تقریریں کیں جن میں ایک جو شب کے وقت تھی محض مرزا صاحب آنجہانی کے لئے وقف تھی جس کے سننے سے کوہ منصوری پر ایسی ٹھنڈک پڑی کہ باید وشائد۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ یہ ہے مختصر واقع کوہ منصوری کا۔ جلسہ مناظرہ میں، میں نہ تھا اور اپنے نہونے کی وجہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں جس کا مجھے خود افسوس ہے اور ہمیشہ رہے گا کہ شکار ہاتھوں سے گیا۔ نہ میں نے فریقین کی تحریریں دیکھیں اس لئے میں اس امر کے متعلق کوئی راء نہیں دے سکتا۔ ہاں قادیانی اخبارات الحکم اور بدر سے معلوم ہوتا ہے کہ کوہ منصوری پر ہماری (مرزائیوں کی) فتح ہوئی جس کی وجہ بیان کرنے میں الحکم نے دبی زبان سے کہا ہے کہ رامپور میں ہماری شکست اس لئے ہوئی تھی کہ ہم اپنے امام کے ماتحت نہ رہے تھے، منصوری کے مباحثہ میں ہم اپنے امام کے حکم اور دعا کے ساتھ گئے تھے، اس لئے مظفر ومنصور آئے ہیں۔ مگر دانا جانتے ہیں کہ اصل وجہ کچھ اور ہے۔ کہ رامپور میں (شیر پنجاب) سے تھا جو تمہارے حق میں دعویٰ رکھتا ہے کہ۔

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

اس لئے دنیا نے دیکھ لیا کہ تمہارا تارو پود کیسا کمزور ہے اور منصوری میں تمہاری خوش قسمتی سے شیر کسی دوسرے شکار میں مصروف تھا، اس لئے تمہیں اتنا کہنے جرأت ہوئی کہ ہماری فتح ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت حال یہ ہے کہ قرآن مجید نے تمہاری ایسی خبروں کی بابت جو تم لوگ اپنی فتح کی بابت اڑایا کرتے ہو ہم کو اور تمام مسلمانوں کو پہلے ہی سے آگاہ کر رکھا ہے۔ پس غور سنو!

اذا جاء کم فاسق بنباء فتبیّنوا (جب کوئی بے دین (غیر معتبر) آدمی تم کو خبر سنائے تو سنتے ہی اوس کو باور نہ کرلیا کرو بلکہ اوس کی تحقیق کیا کرو۔)

خصوصاً قادیانی مشن کے مخبروں سے الحذر الحذر۔ تعجب ہے کہ میرے بعض عنایت فرماؤں نے گھبراہٹ میں مجھ سے دریافت کیا کہ قادیانی اخبار لکھ رہے ہیں کہ آپ منصوری والوں کا زادراہ بھی ہضم کر گئے مگر وہاں مباحثہ کے لئے نہ پہونچے، یہ کیا بات ہے، اس سے اہل ایمان کو گھبراہٹ ہے۔ ان احباب کا دریافت کرنا اگر بغرض تحقیق ہے جو اس آیت کا مفاد ہے تو ٹھیک ہے، اور اگر بطور گھبراہٹ ہے تو اُنہیں مطلع رہنا چاہئے کہ قادیانی گروہ ہی کے حق میں کہا گیا ہے کہ:

جو دن کو کہیں دن، تو تم رات سمجھو

قادیانی گروہ سے میرا خطاب کرنا اگرچہ زیبا نہیں، کیوں کہ ان کے اصل بانیآنجہانی (مرزا غلام احمد قادیانی) سے میرا بین فیصلہ ہو چکا ہے جو سب کو معلوم ہے، اس لئے میں عموماً اپنے احباب سے کہا کرتا ہوں کہ جہاں کہیں مرزائی تم کو تنگ کریں تم چپکے سے اتنا کہہ دیا کرو کہ مرزا صاحب قادیانی کے اشتہار مجریہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب زندہ ہیں۔ پس دیکھئے اتنا کہنا اُن کے حق میں لاحول کا کام دیتا ہے یا نہیں۔

تاہم میں آج چیلنج دیتا ہوں کہ قادیانی مشن اگر چاہے تو علاوہ آسمانی فیصلے کے، میں علمی فیصلے کو اب بھی تیار ہوں۔ آیئے امرتسر یا لاہور میں اس فیصلے کے لئے حاضر ہوں۔ صورت فیصلہ یہ ہوگی کہ ہماری طرف سے صرف ایک ہی مسئلہ پیش ہوگا یعنی تحقیق حال مرزا غلام احمد قادیانی۔ تم لوگ اس کے علاوہ جو مسئلہ چاہو بڑھا لو۔ بحث تحریری ہوگی جو فریقین کے مناظر بپابندی اوقات اپنے ہاتھ سے لکھ کر سنا کر دستخط کر کے فریق ثانی کو دیں گے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس طیار ہو جاؤ اب تو تمہاری مراد پوری ہے آیئے اور جلدی آیئے۔ لیکن میں وہی وجدانی پیش گوئی کرتا ہوں جو رامپور میں کی تھی کہ آریہ نیوگ پر اور عیسائی تثلیث پر بحث کرنے کو آمادہ ہوسکیں گے مگر تم لوگ اس موضوع پر خصوصاً (شیر پنجاب) کے سامنے ہر گز نہ آؤ گے۔ یہ تو ہے پیشگوئی، مگر دعا یہ ہے کہ خدا کرے میری یہ پیشگوئی غلط ہو

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ دسمبر ۱۹۰۹ء ص:۵-۶)

قادیانی دعوت قبول

بدر قادیان نے اپنے مشن کے مبلغین کی بہت بڑی تعریف کی ہے کہ ہمارے لیکچرر اسلام کی بہت خدمت کرتے ہیں۔ ان کے لیکچروں میں سحر کا سا اثر ہوتا ہے۔

گو اس امر میں ہم کو مناقشہ نہ کرنا چاہئے کیوں کہ بحکم لکل ان یصطلح ہر ایک آدمی کا حق ہے کہ اپنے لئے کوئی اصطلاح قائم کر لے، قادیانی مشن کی اصطلاحات ہی جب کہ جدی ہیں تو ہم کو ان سے کیا مناقشہ۔ مگر ایڈیٹر بدر نے غضب تو یہ کیا کہ اپنی لیکچراروں کی تعریف کرتے کرتے مخالفوں کو چیلنج دیا کہ ہمارے ساتھ اس کام میں مقابلہ کر لیں چنانچہ لکھتا ہے:

ہمارے غیر احمدی مسلمان احباب اس بات پر غور کریں اور خوب غور کریں کہ کیوں تمہاری تقریروں اور وعظوں میں خدا نے یہ برکت ڈالی۔

(اخبار بدر۔ قادیان۔ ۹ دسمبر ۱۹۰۹ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اتنی سطور پڑھتے ہی میں نے ارادہ کیا تھا کہ ان کو ایک نوٹس دوں کہ آؤ مقابلہ کر لو۔ لیکن جونہی چند سطور آگے کی پڑھیں تو دیکھا کہ ایڈیٹر صاحب اپنے مخالفوں (غیر مرزائیوں) کو خود ہی نوٹس دیتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور باتوں میں کیوں ہم سے تنازع کرتے ہو۔ بہت مختصر راہ ہماری تمہاری فیصلہ کی اسلام کی تبلیغ میں کسی مضمون پر جس میں صداقت اسلام مقصود ہو تم بھی غیر سامعین میں کچھ بیان کرو اور احمدی مبلغ بھی بیان کرتے ہیں پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ وقت پر کس کی تقریر کو بابرکت ثابت کرتا ہے۔

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ یہ نوٹس دیکھ کر مجھے از حد فزوں خوشی ہوئی کہ اگر میں ایسا نوٹس دیتا تو منظوری تمہارے ہاتھ میں ہو، مگر انہوں نے چیلنج دیا جس کو منظور کرنا میرا کام ہے۔ لیجئے بسم اللہ بلا کسی شرط کے آتا ہوں۔ اس مقابلہ کے لیے لاہور جیسے شہر سے اچھا مقام نہ ملے گا۔ مناسب سمجھیں تو تین اشخاص معززین اہل علم اس کیلیے منصف بھی بنائے جائیں، تاکہ آئندہ کو وہی جھگڑا پیش نہ ہو کہ عبدالحکیم اور ثناء اللہ موافق پیشگوئی زندہ رہے ہیں یا مرگئے ہیں۔ ہاں میری دلی خواہش ہے کہ اس مقابلہ کے بعد ایک روز خاص قادیانی مشن کے متعلق دو دو گھنٹے لیکچر ہوں۔ جن میں بھی منصف ہوں تو اولی ہے، لیکن ہونا شرط نہیں ہم بلاشرط حاضر ہیں۔

مرزا جی کے سچے دوستو! آؤ اب دیر کی بات نہیں لیکن ہم وجدانی پیشگوئی کرتے ہیں کہ کبھی نہ آؤ گے بلکہ یہ کہو گے کہ ہمارے خلیفۃ المسیح اجازت نہیں دیتے۔ کیوں

نہ خنجر اوٹھے گا نہ تلوار اُن سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ مطابق ۱۷ دسمبر ۱۹۰۹ء)

استفسار از جماعت مرزا قادیان

گو یہ ظاہر ہے کہ جس پر کسی کا اعتقاد حسن ظن یا کچھ غرض و مطلب ہوتا ہے اسی کا پروہ جم جاتا ہے، اور پھر اس کے خلاف دلائل قاطع و براہین ساطع بھی نہیں سنتا۔ جیسے فرقہ باطلہ مسیلمہ کذاب، اسماعیلیہ، قرامطہ، حسن بن صباح، محمد علی باب ایرانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و چکڑالوی وغیرہ کا حال ہے۔اور یہ مثل نئی شائدایسوں کے لئے ہے

حبّك الشيء يعمى و يصمّ

مشہور ہے کہ جاہلوں کا اعتقاد بڑا پکا ہوتا ہے لیکن اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدین کا اعتقاد بھی کچھ کم مضبوط نہیں ہے۔مرزا قادیانی اپنی زندگی میں جو کچھ اناپ شناپ کہتا ولکھتا رہا،مریدین سب کچھ بلا چون و چرا قبول کرتے رہے۔مسائل اسلامیہ شرعیہ میں ترمیم وتنسیخ کرکے ان کی ہنسی اڑائی،جیسا کہ

۱: قرآنی توحید کے مقابلہ میں اپنی کتاب توضیح المرام میں پاک تثلیث بنائی۔کفر و شرک والے الہام انت منی بمنز لة او لادی وغیرہ شائع کئے۔حالانکہ قرآن مجید میں ہے کہ آسمان وزمین پھٹ جاویں و پہاڑ گریں،اس لئے کہ انہوں نے اللہ تعالی اولاد مقرر کی۔

۲۔الہام انت منی بمنز لة تو حیدی و تفریدی سے ازلی ابدی صفات باری عز اسمه ہے۔تمام مخلوق،اللہ تعالی حمد کرے پر مرزا نے الہام یحمد ك الله علی عرشه لکھ کر اللہ تعالی کو اپنا حمد خوان بنایا۔

۳: نزول ملائکہ سے انکار و تمسخر کرکے جبریل کا ہیڈ کوارٹر آفتاب کو یعنی ہمیشہ اس میں مقیم رہنے والے بنایا،حالانکہ قرآن مجید میں فرشتوں کا حضرت ابراہیم،حضرت لوط، حضرت موسی،حضرت مریم علیهم السلام پر نازل ہونے کا کئی جگہ ذکر ہے اور جبریل کا انبیاء کے پاس وحی لانا،غزوات میں آنا،قرآن مجید کا دور کرنا،و دیگر ملائکہ کا ذاکرین کے حلقوں میں آنا احادیث سے ثابت ہے۔

۴: قرآن مجید کی آیت و ما قتلوه و ما صلبوه ، و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك وغیرہ کے مخالف مسیح کا صلیب پر چڑھنا،ان کا میخوں سے زخمی ہونا اور زخموں پر مرہم عیسی کا لگنا مریدین کو تعلیم کیا۔

۵۔قرآن مجید کی آیت و لکن رسو ل اللّٰه و خا تم النّبیّین ،اور صحیح حدیث وانا خا تم النّبیّین لا نبیّ بعدی وغیرہ کے مقابلہ میں خود نبی ورسول بنے اور اپنے پر صلوات وسلام اور اپنی زوجہ کو ام المرزائین کہلوایا۔

۶۔لیلۃ القدر کو قرآن مجید خیر من الف شهر فرماوے،تو مرزا قادیانی نے اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلمت کا زمانہ بنایا۔

۷۔معجزات قرآنی ابراء الابرص واحیاء موتی باذن اللہ، یکلم الناس فی المھد و کھلاً وغیرہ سے انکار کر کے پہلے منکروں کی طرح ان کو جادو شعبدہ وعمل الترب کہہ کر پھر تمسخر سے ان کو قابل نفرت کہا۔

۸۔رفع جسد الی السماء کے انکار میں معراج آنخضرت ﷺ کو خواب ورؤیا بنایا۔

۹۔توہین انبیاء کی جو بالاتفاق اہل اسلام کے کفر ہے۔اور بڑی دلیری سے کی مسیح کی نسبت نہ صرف:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔اس سے بہتر غلام احمد ہے

لکھا، بلکہ ان کو اور ان کی نانیوں کو فحش گالیاں دیں۔

حواریین مسیح وصحابہ کرام، جن کی تعریف قرآن مجید میں ہے، کو کم عقل کم فہم وغیرہ کہا۔

امام حسینؑ سے اپنے کو افضل بتایا۔

مشرک و بت پرست بعل بت کے پجاریوں کی جھوٹی پیش گوئی کو صادق نبیوں کی طرف منسوب کیا۔

۱۰۔دجال وخرّ دجال ودابۃ الارض کا حقیقت شناس اپنے آپ کو سید الاولین والآخرین ﷺ سے زیادہ بنایا۔

۱۱۔مرزا قادیانی نے نبوۃ کو ناقصہ وکاملہ بنایا اور بایں استغراق وعشق دنیا اپنے آپ کو انبیاء کرام سے افضل بنایا۔

۱۲۔صوفیاء عظام وعلماء کرام خادمان اسلام پابند صوم وصلوۃ حج وزکوۃ کو خود ایجاد گالیاں دیں، الف الف مرۃ والی لعنتیں ڈالیں۔ ہزار ہزار لعنت اپنی کتابوں میں لکھی۔ ممانعت سبّ وشتم کے بارہ میں جو احادیث شریف ہیں، ان کی کچھ پرواہ نہیں کی۔

۱۳۔مرزا غلام احمد قادیانی اول مجدد، پھر محدث، پھر مثیل مسیح، پھر اصل مسیح ومہدی مسعود، پھر تمام انبیاء کا نچوڑ، پھر آدم، نوح، ابراہیم، یعقوب، یوسف، داؤد وسلیمان، موسیٰ، محمد صلوات اللہ علیھم اجمعین اور آخر کو کرشن رددر گوپال بنے۔مریدین نے بدعوی اسلام یہ بھی سب کچھ قبول کیا اور کچھ غیرت نہیں کی۔

۲: مرزا غلام احمد قادیانی نے طرح طرح کے وعدے واقرار کر کے ہزار ہا روپیہ پیشگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیمت براہین احمدیہ میں لے کر آخر کتاب سے جواب دیا۔
اور علاوہ اس کے کئی طرح کے چندے سراج منیر کا چندہ طبع کتب کا چندہ، خط و کتابت کا چندہ۔ لنگر خانہ کا چندہ جس کے تین مہینے دیر کرنے پر مریدی سے خارج کر دینے کی دھمکی دی تھی۔
نو مسلموں کا چندہ، تعمیر مینار کا چندہ، جسکا اصل مع سود دلانے کا اشتہار تھا، اور آخر میں بناوٹی بہشتی مقبرہ کا چندہ، دسواں حصہ جائداد کی وصیت اور قبرستان اپنی بنجر افتادہ زمین میں چاہ لگوانے اور پل بنانے کے لئے تین ہزار روپیہ کا علیحدہ چندہ کر کے مریدین کی خوب حجامت کی۔ اس پر بھی مریدین نے سر نہیں ہلایا۔
اور اس طرح دوسروں کی جیبیں خالی کر کے اپنے طرح طرح کے زیورات بنائے، جائداد بنائی، شیشہ دار بہلی (بیل گاڑی) سیر کے لئے رکھی، خس کی ٹٹیاں، بید مشک، لاہوری کیوڑہ، جیپوری مشک، عنبر، و روغن بادام، شکر شیرہ ولایتی و دیگر مقویات استعمال کر کے مسرفانہ و غافلانہ گذران کی۔
جائز وارثوں کا حق تلف کر کے اپنی جائداد برائے نام تیس سال کے لئے اپنی نئی زوجہ کے نام رہن کر دی، لیکن مریدین کچھ نہیں بولے۔
علامات منافقین والی حدیث اذا اؤتومن خان و اذا حدث کذب و اذا عاھد غدر و اذا خاصم فجر کا کچھ لحاظ نہیں کیا۔
۳۔ پیشین گوئیوں کے تو پل باندھ دیئے، جن پر اول اول تو بھولے مریدین اعتقاد سے شرطیں لگاتے رہے اور فرط اعتقاد سے ان کے پورے ہونے کے لئے منتظر رہے لیکن قدرت الٰہی کہ مرزا قادیانی جس پیش گوئی کو اپنے صدق و کذب کا معیار ٹھہراتا رہا وہی مرزا کے مخالف ظاہر ہوئی جیسے:
۱۔ عبداللہ آتھم کے ۱۵ مہینے کے اندر موت والی پیش گوئی۔
۲۔ نکاح آسمانی والی پیش گوئی۔ اس منکوحہ نے مرزا صاحب کے روبرو بیوہ ہو کر مرزا صاحب کے نکاح میں آنا تھا اور جس کو شہادۃ القرآن میں چھ پیش گوئیوں کا مجموعہ اور مولوی نورالدین نے اس کو سات پیش گوئیوں کا مجموعہ بنایا اور باوجود حیلہ و حوالہ و خط و کتابت مرزا کے وہ بی بی اب تک اپنے زمینی خاوند (مرزا سلطان محمد) کے گھر صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاد بس رہی ہے۔

۲۔مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، ملا محمد بخش لاہوری وابوالحسن تبتی کی ذلت والی پیش گوئی، جس کا مقدمہ آسمان پر دائر کیا اور جس کے بعد مولوی محمد حسین صاحب کو چار مربع زمین قیمتی ہزار روپیہ، صدہا روپیہ کی آمدنی والی سرکار سے ملی اور اب کئی مربع ریاست بہاولپور میں اس کے علاوہ ملی ہے۔

۴۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مباہلہ و بددعا والی پیش گوئی۔

۵۔ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے مغلوب ہونے والی پیش گوئی۔

۶۔اللہ تعالی سے آسمانی نشان طلب کرنے والی پیش گوئی، علاوہ ان کے اور بہت پیش گوئیاں ہیں جو گاؤ خورد ہو کر پوری نہیں ہوئیں جیسے:

۷۔اول مرزا قادیانی نے فرزند ہونے کی پیش گوئی کی، تو اس پر لڑکی پیدا ہوئی۔

۸۔فرزند کانّ اللّٰہ نزل من السماء والی جو اسیروں کو رستگاری دلانے والا تھا جس کا عقیقہ نہایت دھوم دھام سے ہوا، اور وہ جلدی ہی بحالت شیر خوارگی فوت ہو گیا۔

۹۔قیصر ہند کے شکریہ والی پیش گوئی جس کو متشابہات لکھا تھا۔

۱۲۔لك الخطاب العزۃ والی پیش گوئی۔

۱۱۔آسمانی عیدی والی پیش گوئی۔

۱۲۔ بڑے نشان والی پیش گوئی۔

۱۳۔الکلب یموت علی الکلب والی پیش گوئی۔

۱۴۔تاہشت سال، والی پیش گوئی۔

۱۵۔مرزا صاحب کے نکاح میں بہت سی خواتین آنے والی پیش گوئی۔۔

۱۶۔ طاعون سے قادیان کی حفاظت والی پیش گوئی، کیونکہ وہ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے رسول کا تخت گاہ ہے جہاں کئی مرتبہ بڑے زور سے طاعون آیا۔

۱۷۔کسی مرزائی کو طاعون نہ ہونے والی پیش گوئی، جس کے بعد بہت مرزائی اطراف و جوانب میں طاعون سے ہلاک ہوئے۔

۱۸۔مولوی ثناء اللہ امرتسری کے قادیان نہ پہنچنے والی پیش گوئی، جس پر وہ قادیان پہنچ کر طالب تسکین ہوئے مگر مرزا گھر سے نہ نکلے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔مخالفین کی مرزا صاحب سے موافقت ہو جانے والی پیش گوئی۔
۲۰۔ایک کلمہ اور دو لڑکیوں و عالم کباب والی پیش گوئی۔اب جس سے عالم کباب پیدا ہونا تھا وہ (خاتون) فوت ہی ہوگئی۔
۲۱۔مرزا صاحب کی قریباً پندرہ برس عمر بڑھ جانے والی۔
۲۲۔ مرزا صاحب اوران کی اہلیہ کو دوبارہ نئ جوانی ملنے والی۔
۲۳۔ بادشاہوں کی مرزا صاحب کے کپڑوں سے برکت لینے والی۔
۲۴۔مولوی محمد حسین صاحب، منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری و دیگر تین آدمیوں کے مرزا صاحب سے موافق ہو جانے والی۔
۲۵۔تقسیم بنگال کے بعد بنگالیوں کی دل جوئی ہونے والی، جس کے عوض وہ اپنی سرکشی کرنے بدامنی پھیلانے و بمب چلانے کے سبب بعبور دریائے شور سزا پا رہے ہیں۔
۲۶۔تہ و بالا کرنے والی پیش گوئی۔
۲۷۔کابل پر تباہی و عذاب نازل ہونے والی پیش گوئی۔
۲۸۔چار عمر پانے والے لڑکوں والی، جن میں مبارک احمد بھی تھا، جو نو برس کی عمر میں مرزا صاحب قادیانی سے پہلے ہی رخصت ہوگیا۔
۲۹۔مرزا صاحب کے غلبہ فتح ونصرت و اقبال اور دشمنوں کی ذلت و ادبار و مغلوب ہونے والی پیش گوئی۔
۳۰۔اصلها ثابت و فرعها فی السماء والی پیش گوئی۔
۳۱۔غلام محی الدین خان کے بی اے میں پاس ہونے والی۔وغیرہ

یہ سب کی سب غلط ہوئیں یا برعکس ظہور ہوا۔پس جماعت مرزائی، مسلمانوں کو سمجھا دیں کہ:

جس شخص کی پیش گوئیوں کا یہ حال وانجام ہو،

اخلاق و معاش ایسی ہو کہ طرح طرح کے حیلہ وحوالہ واشتہاروں و وعدوں سے پیشگی قیمت و مال وصول کر کے اپنی جائداد و زیور بنائے،

وعدہ وفا نہ کرے،

امانت میں خیانت کرے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف میں گالیاں نکالے، لعنتیں ڈالے،
ایک کے عوض دس کہہ کر بس نہ کرے،
اور حدیث شریف

اذا اؤتمن خان و اذا حدث کذب واذا عاھد غدر و اذا خاصم فجر

کا پورا مصداق ہو، تو ایسا شخص کس طرح مجدد و محدث مرسل من اللہ وغیرہ ہوسکتا ہے۔

۴۔ بعض مرزائی ضد و ہٹ سے خلاف واقعہ ان پیش گوئیوں میں سے بعض کا پورا ہو جانا مانتے ہیں اور بعض کی نسبت ابھی تک امید رکھتے ہیں کہ وہ ضرور پوری ہونگی۔ چنانچہ نکاح آسمانی والی پیش گوئی کی نسبت ایک عقل مند جوشیلے مرزائی نے بڑے زور سے کہا

کہ وہ نکاح آسمانی والی زوجہ مرزا صاحب کے کسی خلیفہ و جانشین کے پاس آجائے گی جس طرح کہ سرور کائنات ﷺ کی پیش گوئی فتح قیصر و کسری والی آ کے خلفاء کے ہاتھ پر پوری ہوئی تھی۔

لیکن ایسے نادان دوست نے یہ نہ سمجھایا کہ جب مرزا صاحب کی بیویوں کو تمام مرزائی خود ام المومنین (ماں) کہہ چکے ہیں، تو کسی فرزند کا اپنی مسلّمہ ومقبولہ والدہ کا خاوند وشوہر ہونا کس طرح جائز ہوسکتا ہے؟

۵۔ بعض منصف مزاج مرزائی تو انصاف سے کہتے ہیں کہ ان امور مندرجہ تحریر ہذا کا ہمارے پاس کوئی جواب نہیں ہے۔ لیکن بہت سے مریدین اپنی ہٹ وضد پر قائم ہیں اور اکثر اصل حالات مرزا سے بے خبر ہیں۔ لہذا سر برآوردہ جماعت مولوی نورالدین صاحب، مولوی محمد احسن صاحب، مولوی غلام حسن پشاوری، مولوی محمد علی صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب، شیخ رحمت اللہ صاحب ونواب محمد علی صاحب وغیرہ سے درخواست ہے کہ سب پیش گوئیاں غلط شدہ کی نسبت نہ سہی چند مندرجہ ذیل کی نسبت تو اسلامی پبلک عام مسلمانوں کی تسلی وتشفی فرماویں کہ

۱۔ منکوحہ آسمانی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی حیات میں بیوہ ہوکر کہاں مرزا صاحب کے پاس آئی؟

۲۔ قیصر ہند کا شکریہ کہاں اور کب آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔عزت کا نشان کہاں ہے؟
۴۔ مرزا صاحب کے اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء جو بموجب حکم مرزا صاحب مریدین کے گھروں کی نظرگاہوں میں چسپاں ہے، وہ کیا حرف بحرف غلط ہوا۔
غور کیجئے کہ اس کے مطابق دشمنوں پر کہاں غضب الٰہی نازل ہوا؟
کہاں ان کی جڑ کٹی اور اصحاب فیل کی طرح ان کا کہاں انجام ہوا؟
۵۔مخالفوں کا اخزاء و افنا کہاں مرزا صاحب کے ہاتھ سے ہوا؟
اور کہاں وہ رسوا و ہلاک ہوئے؟
بلکہ یہ سب کچھ مرزا صاحب کے اپنے ساتھ ہی ہوا جو مقابلین کے روبرو میدان میں آناً فاناً نابود ہو گئے۔
۶۔مرزا صاحب بموجب الہام دشمنوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح ہلاک ہوئے؟ اللہ تعالیٰ کی قہری تجلی کس پر ہوئی؟
۷۔وہ خیر و نصرت و فتح کا وعدہ کیا ہوا؟
۸۔مرزا صاحب کی عمر جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ مہینے سے کہاں زیادہ بڑھی اور پیش گوئی کرنے والے دشمن کہاں جھوٹے ہوئے؟
۹۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت چاہنے والا دشمن کہاں مرزا صاحب قادیانی کی آنکھوں کے سامنے نابود و تباہ ہوا۔
۱۰۔مبارک احمد بن مرزا غلام احمد قادیانی کا قائم مقام وشبیہ کہاں ہے۔ یہ سب تبصرہ میں الہامی وعدے تھے ان پر غور و فکر فرمایئے کہ کہاں پورے ہوئے؟
۱۱۔بموجب الہام حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۱۸ نشان ۴۱ کے عمر پانے والے چار لڑکوں میں مبارک احمد بھی تھا۔ پھر وہ کیوں ۹ برس کی عمر ہی میں انتقال کر گیا؟
۱۲۔مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے مباہلہ والے اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ میں مرزا صاحب کی تحریر غور سے پڑھیئے جس میں اللہ تعالیٰ بصیر قدیر علیم و خبیر سے فیصلہ طلب کیا و دعا کی کہ،

اگر مسیح موعود ہونے کا دعویٰ میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد ہوں (وغیرہ) تو مجھے مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہلاک کر اور اگر مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ صاحب ناحق پر ہیں تو میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر اور مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما..الخ۔

اب انصاف سے اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر خیال کر کے فرماویں کہ کون ہلاک و نابود ہوا اور فیصلہ کس کے حق میں ہوا؟

مرزا صاحب قادیانی نے جو قاعدہ کلیہ بنا رکھا تھا جس کو بار بار حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے کہ:

کاذب ہلاک ہو جاتا ہے اور صادق زندہ باقی رہتا ہے،

آپ اس قاعدہ کو اس جگہ بھی کیوں نہیں مانتے؟

۱۳۔اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کا اشتہار مندرجہ حقیقۃ الوحی در بارہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی بغور ملاحظہ فرمائیے کہ اس کا انجام کیا ہوا؟

دوسری طرف ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی اور مولوی کرامت علی دہلوی کی پیش گوئی در بارہ انتقال دیکھیں کہ کیسی پوری ہوئی؟

۱۴۔نیست و نابود کرنے والا مرزا صاحب قادیانی کا موعودہ زلزلہ کہاں ہے؟ و یا صرف قادیان ہی میں آ کر بس ہو گیا؟

۱۵۔بنگالیوں کی دل جوئی والے قادیانی الہام پر بھی نظر ڈالئے کہ کیا پورا ہوا؟

۶۔متانت سے بعد غور و فکر ٹھنڈے دل سے معقول و مدلل جواب دے کر سمجھاویں۔ اناپ شناپ غیر متعلق گفتگو سے نہ ٹال دیں جیسا کہ بعض مرزائی لاجواب ہو کر غصہ میں کچھ کا کچھ کہہ دیتے ہیں چنانچہ ایک مرزائی الہام

انا نبشرك بغلام حليم ينزل منزل المبارك

کو جو مبارک احمد کے قائم مقام وشبیہ کی نسبت ہے، اس کو نافلہ یعنی پوتے کی طرف لگا دیا حالانکہ وہ نشان ۴۲ حقیقۃ الوحی پر علیحدہ درج ہے۔

غور کیجئے کہ ایسے دھوکوں و چالوں سے مرزا صاحب کی مسیحیت و مہدویت و نبوت کون مان سکتا ہے؟

۷۔ان امور کا جواب باصواب آنے پر باقی امور پھر دریافت کئے جاویں گے۔

اور مرزا صاحب کے حکم عدل بننے کے بارے میں بھی ان کے دو چار درجن فیصلے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے کچھ فیصلہ کیا اور بعد میں اس کے مخالف کیا۔ جس طرح:

الہام شاتان تذبحان میں اول انجام آتھم میں مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور اس کے داماد یعنی منکوحہ آسمانی کے خاوند کو دو بکریاں ٹھہرایا،

بعد میں جب عبدالرحمٰن وعبداللطیف اپنے ملحدانہ عقاید ہٹ واصرار پر کابل میں سزایاب ہوئے تو وہ دو بکریاں ان کو بنایا۔

دابۃ الارض، اول علماء کو بتاتے و لکھتے رہے،

بعد میں طاعونی کرم کو دابۃ الارض بنایا۔

پہلے جن لوگوں کی تعریف وتوصیف لکھتے رہے، بعد میں ان کو گالیاں نکالیں وغیرہ وغیرہ بھی پیش کئے جاویں گے۔

والسلام علی من اتبع الھدی۔

راقم: مرزا صاحب کا واقف حال از لاہور

اڈیٹر اہل حدیث: سائل نے جن لوگوں سے جواب طلب کئے ہیں وہ یا ان کے حکم سے کوئی اور جوابات بھیج دیں گے تو درج کر دیئے جائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ دسمبر ۱۹۰۹ء۔ ۷ جنوری ۱۹۱۰ء ص ۸۔۱۱)

مباحثہ منصوری (۲)

ہم لوگ جلسہ مناظرہ مقام کوہ منصوری میں ابتدا سے انتہاء تک شریک رہے، جو مابین مولانا مولوی محمد یحیی صاحب سہسرامی اہل سنت والجماعت مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور و مولوی میر قاسم علی احمدی مرزائی تاریخ ۱۴۔۱۵ ماہ نومبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۳۲۷ھ کو منعقد ہوا تھا۔

گفتگو روز اول حیات و وفاۃ عیسی میں اور روز ثانی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی میں ہوئی۔ جانبین کی تقریریں بہت مہذب پیرایہ میں ہوئیں۔ چونکہ کوئی ثالث مقرر نہیں تھا کہ وہ کچھ اپنا فیصلہ سناتا جس سے عوام سامعین وتمام حاضر لوگوں کو اسکا پتہ چلتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کون فریق غالب رہا اور کون مغلوب، اس لئے ہم لوگ بلاتعصب خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر یہ تمام لوگوں پر ظاہر کرتے ہیں کہ مولانا محمد یحیٰ صاحب مناظر اہل سنت کی تقریر باعتبار قوۃ دلائل و زور بحث و مضامین علیہ کے فریق مرزائی کے مناظر کی تقریر کے لحاظ سے بہت بڑھی رہی۔ چنانچہ بعد طبع ہونے کیفیت مناظرہ کے ناظرین پر ہم لوگوں کی اس رائے کا صدق بخوبی ظاہر ہو جائے گا۔ واللہ علی ما نقول وکیل

محمد ابراہیم سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ شیخ محمد یعقوب صدر انجمن اسلامیہ۔ محمد عمر خان ٹھکہ دار نائب سکرٹری انجمن اسلامیہ۔ داروغہ امیر الدین صاحب (صرف ایک روز شریک ہوئے) منشی محمد شعیب ملازم، شیخ طفیل احمد سوداگر۔ آغا عبدالقیوم خان کابلی، نظیر احمد وکلن سوداگران۔ حافظ عبدالحمید سوداگر حافظ دوست محمد خان سوداگر منشی حافظ ریاض الحسن خان سوداگر۔ مولوی محمد سعید مدرس مدرسہ اسلامیہ کوہ منصوری۔ منشی محمد حسن ٹھیکیدار۔ محمد یسین ماسٹر خیاط۔ منشی محبوب خان۔ ماسٹر دین محمد خیاط۔ محمد ابراہیم بیضہ فروش بازار لنڈھور۔ حبیب احمد ولی محمد سوداگر منشی الٰہی بخش۔ نور احمد تمباکو فروش۔ محمد اسماعیل خان سوداگر۔ کریم بخش سوداگر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ دسمبر ۱۹۰۸ء۔ ۷ جنوری ۱۹۱۰ء ص ۱۲)

لاہور میں قادیانی جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ نومبر میں لاہور میں مذہبی جلسوں کی بھرمار رہی تھی آریوں نے شروع کیا۔ اہلحدیثوں نے جوابدیا۔ عیسائیوں نے حصہ لیا اوسکا بھی جواب اہلحدیثوں نے دیا۔ اس سے بعد مرزائیوں (قادیانیوں) کو بھی ہوش آیا اونھوں نے بھی اخیر دسمبر کے میں جلسہ کیا جس میں مختلف مضامین پر تقریریں ہوئیں۔ اس جلسہ میں تو ہم شریک نہ تھے اشتہار دیکھنے سے البتہ ہمیں خوشی اور افسوس دونوں لاحق ہوئے۔ خوشی تو اس بات سے ہوئی کہ قادیانیوں کے اس جلسہ میں کوئی مضمون قادیانی مشن کے متعلق دیکھنے میں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا۔ یعنی کسی مقرر کی تقریر خاص اس مضمون پر نہ دیکھی کہ مرزا صاحب کے دعویٰ ان وجوہ سے ثابت ہیں، حالانکہ بحیثیت قادیانی مشن کے ان کا پہلا فرض یہی تھا۔ بہرحال یہ ایک خوشی کا مقام ہے کہ قادیانی پارٹی اپنا ضعف محسوس کر کے یا اختلاف کے بدنتائج سمجھ کر قادیانی مشن سے آہستہ آہستہ دست بردار ہونے کو ہے۔ ان شاء اللہ

افسوس بھی اس بات کا ہوا کہ تمام جلسہ میں کسی معترض کو دریافت کرنے کا موقعہ نہ دیا گیا۔ حالانکہ سابقہ سب جلسوں میں موقع ملتا رہا تھا، بہرحال جو ہوا، سو ہوا۔ اسے تو جانے دیجئے مگر اوس ضروری مقابلہ کی طرف توجہ کیجئے جس کی تحریک اخبار بدر قادیان مورخہ ۹ دسمبر میں کی گئی تھی۔ اور مخالفین قادیانی مشن کو چیلنج دیا تھا کہ اسلامی فضیلت پر مقابلہ میں لیکچر دیں جس کا ایجاب میری اور برادرم مولوی ابومحمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے ہو چکا ہے مگر قادیانی محرک کو سانپ سونگھ گیا کہ صداء برنخواست۔ کیوں

نہ خنجر اوٹھے گا نہ تلوار اُن سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۱۲۔ مورخہ ۹ محرم ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۱ جنوری ۱۹۱۰ء۔ ص: ۴-۵)

قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اسلامی شریعت میں دعویٰ الہام کاذب سے بڑھ کر کوئی جھوٹ اور دروغ نہیں ہے اس لئے جب قادیانی اعلی حضرت نے نبوت اور رسالت کا دعویٰ کیا تو اور کسی امر کی بابت ان کی شکایت بے جا ہے مگر تعجب ہے کہ اعلیٰ حضرت آنجہانی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی کذب بیانی جماعت قادیانی میں یہاں تک اثر کر گئی ہے کہ ہر ایک فرد ان میں کا کذب بیانی میں طاق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ ہوا کہ آنجہانی نے ایک قصیدہ عربی غلط در غلط لکھ کر اوسکا نام قصیدہ اعجازیہ رکھا تھا اور دعویٰ کیا تھا کہ اس کے مقابلہ کا نہ بن سکے گا مگر الحمد للہ کہ اوسکا جواب اعلیٰ حضرت کی زندگی ہی میں اوس سے اچھا اخبار اہلحدیث امرتسر میں چھپ گیا۔ اوس سے بعد قادیان سے صدا برنخواست۔ اب شائد یہ سمجھا کہ لوگ اصل بات بھول گئے ہونگے اس لئے بدر میں ایک بڑ ہانک دی گئی کہ۔

"حضرات ناظرین کو معلوم ہے کہ میرے سید و مولیٰ نے کئی سو اشعار کا ایک قصیدہ لکھ کر بطور تحدی شائع کیا تھا اور تمام علماء و فضلاء کو چیلنج دیا تھا۔ کہ اگر کسی میں طاقت ہے۔ تو اس کا جواب دے اس قصیدہ کا آج تک کوئی جواب نہیں دے سکا۔" (اخبار بدر۔ قادیان۔ مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۱۰ء)

دانا جانتے ہیں کہ جب ہائی کورٹ میں فیصلہ ہو جائے تو وہی آخری فیصلہ سمجھا جاتا ہے ہائی کورٹ کا مغلوب فریق غالب سے نہیں کہہ سکتا کہ منصفی میں تو میرے حق میں فیصلہ ہوا تھا۔ ٹھیک اسی طرح (بفرض محال) اگر مرزا صاحب کے مقابلہ میں کسی شخص نے قصیدہ نہ بھی لکھا ہوتا اور مرزا صاحب صوری اور معنوی چودھوی صدی کے متنبّی ہوتے تو بھی کیا نتیجہ تھا جب کہ وہ خدائی ہائی کورٹ میں شکست یاب ہو چکے۔ جس سے اُن کے مشن کا ٹکرہ ٹکرہ اڑ گیا اور اینٹ سے اینٹ بجائی گئی۔ آہ! وہ دن (۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء) بھی کیسا بابرکت روز تھا جس روز مرزا صاحب نے میرے حق میں فیصلہ شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری (یعنی مرزا قادیانی کی) زندگی میں طاعون اور ہیضے سے نہ مریگا تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہونگا۔ یعنی فریبی، مکار، دغاباز، مفتری علی اللہ سمجھا جانے کے قابل ہونگا۔ آخر کیا ہوا؟

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۱۴۔ مورخہ ۲۳ محرم ۱۳۲۸ھ مطابق ۴ فروری ۱۹۱۰ء ص:۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کذب بیانی درستہ ضروری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ ماہ جون ۱۹۰۹ء میں بمقام رامپور ہز ہائینس نواب صاحب کے سامنے جو قادیانی جماعت سے مناظرہ ہوا تھا، بفضلہٖ تعالیٰ قادیانی جماعت پر ایسی ذلت طاری ہوئی تھی کہ قادیانی پارٹی رامپور سے بھاگتی ہوئے رامپور کو مخاطب کر کے کہتی جاتی تھی

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

یہاں تک کہ قادیانی اخبار الحکم نے بھی دبی زبان سے اس ذلت کا اقرار کیا تھا۔ چاروں طرف سے پھٹکار پڑی تو چار وناچار مولوی محمد احسن صاحب امروہی (مناظر) نے ایک چال نکالی کہ رامپور کے مباحثہ کی کیفیت مع اپنی پہلی تقریر کے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کی جس کا نام ہے

’’ستہ ضروری بتقریب مباحثہ رامپوری‘‘

اس میں کچھ تو ہز ہائینس نواب صاحب رامپور پر حملے کئے اور کچھ شریک جلسہ علماء کرام پر اور بقیہ اس خاکسار پر۔ خاکسار پر حملے کرنے کا بقول:

بلائیں زلفِ جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

ان کو حق حاصل تھا مگر نواب صاحب اور دیگر علماء پر حملہ کرنا بالکل بے جا ہے۔ خیر اس کی بھی وجہ شائد وہی ہو جو حدیث شریف میں آئی ہے لعن اللہ العقرب لا تدع مصلیا ولا غیرہ جس کا مطلب اس شعر میں لکھا گیا ہے:

نیش عقرب نہ از پئے کین ست
مقتضائے طبیعتش این ست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر افسوس ہے کہ آپ نے بڑی چالاکی یا ابلہ فریبی یہ کی کہ ایک تقریر ایسی نقل کی جو اوس وقت نہ فرمائی تھی۔ بلکہ اپنی اور منشی قاسم علی دہلوی کی تقریروں سے جو دوسرے اور تیسرے روز کی تھیں ایک معجون مرکب بنا کر چھاپ دی۔ جس کا نتیجہ صاف ہے کہ مولوی احسن صاحب گویا تسلیم کرتے ہیں کہ اونکی وہ تقریر جو دربار رامپور میں ہوئی تھی واقعی ٹھیک نہ تھی۔ ہم اس کے فیصلہ کی ایک صورت پیش کرتے ہیں۔

صفحہ ۴۵ پر جو میری کتب ''تبرا سلام'' کے حوالہ سے میرا نام لے کر عبارت نقل کی ہے اس کی بابت مولوی سید سرور شاہ صاحب مقیم قادیان شریک جلسہ مناظرہ اور منشی قاسم علی دہلوی مرزائی شریک بلکہ سپہ گر حلفیہ شائع کریں کہ یہ عبارت پہلے پرچے میں تھی جو مولوی محمد احسن صاحب نے پڑھا تھا۔ اگر یہ دونوں صاحب حلفیہ بیان شائع نکرینگے تو بس یہی ایک دلیل اس دعویٰ کی کافی ہے کہ یہ تقریر احسن صاحب نے بعد میں بنا کر شائع کی ہے اور ابلہ فریبی کرنے کو اس تقریر کو تقریر اول اور اپنی ظاہر کیا ہے۔

علاوہ اس کے اس تقریر میں ایسے الفاظ اور محاورات بھی پائے جاتے ہیں جو مولوی احسن صاحب کی زبان سے مانوس نہیں۔ مثلاً صفحہ ۴۶ پر لکھتے ہیں ''اردو زبان کے لٹریچر میں''۔ یہ محاورہ احسن صاحب کی اردو کا نہیں ہوسکتا۔ جن لوگوں کو مولوی احسن صاحب سے تعارف ہے وہ اس بات کو جان سکتے ہیں کہ اس قسم کے انگریزی الفاظ مدخلہ احسن کے منہ سے احسن نہیں ہوسکتے بلکہ نکل بھی نہیں سکتے۔ یہ بھی ایک سراغرسانی کا طریق جس میں خدا کے فضل سے اس خاکسار کو ملکہ ہے۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب باوجود بڑھاپے کے اتنا جانتے ہیں کہ میری یہ تقریر قابل اعتبار نہوگی کیوں کہ خود ہی صفحہ ۳ پر لکھتے ہیں

''تقریر غیر مصدقہ قابل اعتبار نہوگی''

اس لئے بڑی ہوشیاری بلکہ دلیری سے فرماتے ہیں:

''یہ تقریر حسب شرائط کے غیر مصدقہ ہے۔ ہم مخالفین کو بھی اجازت دیتے ہیں کہ وہ بھی اس کا جواب غیر مصدقہ شائع کردیں۔'' (صفحہ ۱۳)

ناظرین! دیکھئے کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم نے جو جھوٹ بولا ہے ہمارے مقابلہ میں تم بھی جھوٹ بول لو۔ لیکن جو شخص انجمن صادقین کا ممبر بلکہ سکریٹری ہو، اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا پڑی کہ وہ تمہارے بگوڑھوں کو ذلیل کرنے کے لئے جھوٹ بولے۔ اوس کے لئے یہ بس نہیں کہ تمہارے ہی جھوٹ کا اظہار کرکے تم کو رسوا کرے۔ پس آپ اپنا جھوٹ سنئے!

صفحہ ۷ پر آپ مجھ کو مخفی مناظر قرار دیتے ہیں اور صفحہ ۱۱ پر ۱۳ جون کے خط کا ذکر کرکے اوس کی تحریر کو میری طرف نسبت کرتے ہیں حالانکہ میں ۱۴ جون کو رامپور پہونچا تھا۔ اور ۱۳ جون کا خط بحضور نواب صاحب مجھ سے پہلے پیش ہو چکا تھا، مگر آپ اوسکو میری طرف منسوب کرتے ہیں تو کیا یہ دروغ بے فروغ نہیں۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اور شرکاء جلسہ عموماً اور جناب حافظ احمد علی خان صاحب مہتمم جلسہ خصوصاً شہادت دے سکتے ہیں کہ شرائط کے تصفیہ میں میرا کوئی دخل نہ تھا، بلکہ مجھے کوئی خبر نہ تھی کہ شرائط کیا ہیں۔ بلکہ جہانتک مجھے یاد ہے یہی چرچا تھا کہ جس طرح حضور نواب صاحب فرماوینگے وہی ہوگا اور وہی فیصلہ ہے۔ چنانچہ اسی خیال سے جس روز صبح مباحثہ تھا شب کو علماء حضور میں باریاب ہوئے تو حضور نے دریافت فرمایا، مباحثہ کس مضمون پر ہوگا۔ میں نے کہا یہ بھی خود ایک مضمون قابل بحث ہے کہ مباحثہ کس مضمون پر ہوگا۔ فریقین کے وجوہات سن کر حضور جو فیصلہ فرمادینگے اوسی مضمون پر ہوگا۔ نواب صاحب نے فرمایا اچھا صبح کو سہی۔ چنانچہ ہم خوشی خوشی آئے اور وجوہات اس مضمون کے جمع کئے کہ مباحثہ مرزا صاحب کے الہامات پر ہونا چاہئے۔ مگر حضور نواب صاحب جب جلسہ میں رونق افروز ہوئے تو آتے ہی قادیانی جماعت کی طرف اشارہ کرکے فرمایا ''بسم اللہ'' ۔ یہ سنتے ہی مولوی احسن صاحب نے کھڑے ہوکر رام کہانی شروع کی۔ شروع کیا کہ خدا معلوم حق کا خوف تھا یا دربار کا رعب۔ ایسے مبہوت تقریر کرتے تھے کہ خود ان کے حواشی بھی خوش نظر نہ آتے تھے۔ اوسی بھدی تقریر کو اب ادھر اودھر سے مرکب مزین کرکے آپ اپنے نام سے شائع کرتے ہیں اور وعید خداوند سے نہیں ڈرتے یحبون ان یحمدوا بما لم یفعلوا اس کے مقابلہ میں میری تقریر کا نام تک نہیں لیتے بلکہ چند اشعار جو میں نے بطور لطف سخن حسب موقع پڑھے تھے بعض کو صحیح بعض کو غلط ایک جا جمع کردیا۔ گویا یہ جتلایا کہ ثناء اللہ نے ہمارے جواب میں بس یہ اشعار پڑھے تھے اور کچھ نہیں۔ کیسا سفید، نہیں سیاہ جھوٹ ہے۔ اگر جواب کچھ نہ تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو دوسرے روز تم نے کاہے کا جواب دیا تھا۔ پھر تیسرے روز کیا کتھا سنانے آئے تھے۔ پھر میری پہلی تقریر کے بعد مولانا احمد حسن صاحب نے علماء موجودین سے کیوں استفسار کیا تھا کہ جواب پورا ہوا یا نہیں؟ جس کے جواب میں سب نے بیک زبان کیوں کہا تھا کہ جواب کافی دیا گیا ہے۔ پھر کیوں حضور نواب صاحب نے اپنے سرٹیفکیٹ میں تحریر فرمایا:

''مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنا مدعا ثابت کر دیا۔''

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کی تعلّی اور انانیت کی یہ مثال کافی ہے کہ صفحہ ۷ پر لکھتے ہیں کہ فریق ثانی نے مولوی ثناء اللہ کا نام اس لئے ظاہر نہ کیا تھا کہ علماء جماعت احمدیہ اوسکا نام سن کر بسبب اوسکے ناقابل خطاب ہونے کے اوس کو اپنا مقابل ومخاطب نہ کرینگے۔''

اس کلام کے دو نتیجے ہیں (۱) یا تو مولوی احسن صاحب دل سے مرزا قادیانی کو جھوٹا جانتے ہیں کیوں کہ جس کو مرزا صاحب آنجہانی نہ صرف مخاطب ہی بنا دیں بلکہ اخیر دم تک اُس سے جانبازی کی شرط لگا دیں جس کے مقابلہ میں اخیر میدان میں ناکام رہیں، وہی شہسوار مولوی احسن صاحب کے قابل خطاب نہو تو اس سے کیا یہ نتیجہ پیدا نہیں ہوسکتا کہ مولوی صاحب کے نزدیک مرزا صاحب کی سخت غلطی ہی نہیں بلکہ بے وقوفی تھی کہ ایسے ناقابل خطاب کو قابل خطاب ہی نہیں بلکہ ایسا صحیح مخاطب بنایا کہ تمام دنیا کو اوس کے خطاب کے نتیجہ کا منتظر رہنے کا اعلان دیا۔

(۲) دوسرا نتیجہ یہ ہے کہ مولوی احسن صاحب شائد مرزا آنجہانی سے اپنے آپ کو زیادہ بزرگ، زیادہ اہل علم، زیادہ عالیشان سمجھتے ہیں کہ جو لوگ مرزا صاحب کے قابل خطاب بلکہ مخاطب تھے وہ بھی مولوی صاحب کے قابل خطاب نہیں۔ گویا مرزا صاحب اور مولوی صاحب کی مثال بالکل ایسی ہوئی کہ مولوی صاحب گویا بی اے کی جماعت میں ہیں اور مرزا صاحب پرائمری میں۔ اس لئے پرائمری والے مرزا صاحب سے تو مخاطب ہو سکتے ہیں مگر مولوی صاحب کے قابل خطاب نہیں۔ لیکن دانا سمجھ سکتے ہیں کہ مرزائی مذہب میں اس سے بڑھ کر کفر نہیں کہ کوئی شخص خصوصاً مرزائی ہوکر مرزا صاحب سے برتری کا مدعی ہو، کیوں کہ مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کا قول ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان قدمی علیٰ منارۃ ختمت بھا کل رفعۃ (خطبہ الہامیہ)

(میرا قدم ایسے منارہ پر ہے جس پر تمام مراتب کی بلندیاں ختم ہیں)

ایک بڑی قوی وجہ قادیانی پارٹی کے شکست یاب ہونے کی خود ہی کتاب سے یہ ثابت ہوتی ہے کہ آپ نے میری تقریر کو ہضم کیا سو کیا، مگر غضب تو یہ کیا کہ میرے سوالات کو بھی اور ہی رنگ میں دکھا کر اون کے جوابات نئے پیرائے میں دیئے ہیں جو مجلس میں نہ دیئے تھے۔ جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو جواب مجلس میں دیئے گئے تھے اُن کو مولوی صاحب بھی کافی نہیں جانتے۔ اسی لئے نئے جواب نئی صورت میں بنا کر پیش کرتے ہیں مگر دانا جانتے ہیں:

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلۂ خود باید زد

اسی رسالہ میں ایک عجیب قسم کا معجزہ آپ نے لکھا ہے صفحہ ۵۶ پر لکھتے ہیں کہ مولوی احمد حسن امروہی نے حضرت مرزا قادیانی سے مباہلہ کیا تھا تو اُن کی بیوی ایک نواسی اور نواسہ مر گئے۔ (واہ واہ کیا معجزہ ہے مگر پھر بھی لوگ مرزا صاحب کو دجال ہی کہتے ہیں)

محمد احسن امروہی صاحب! آپ تو بڈھے ہیں اس لئے ممکن ہے آپ کو ذہول ہو۔ ہم آپ کو بتلا دیں کہ بڑے میاں خود اپنے اشتہار تبصرہ میں لکھتے ہیں کہ مباہلہ یہ نہیں ہوا کرتا کہ کرنے والا تو زندہ رہے اور اس کے ناکردہ گناہ بچوں پر وبال پڑے۔ ایسا کہنا قرآن شریف کے خلاف ہے۔ پس مولانا احمد حسن کی زندگی میں مرزائی معجزہ کیسا۔

ہاں یاد آیا کہ بڑا معجزہ قابل بیان تو یہ تھا، جو بالکل ٹھیک اور بے داغ سچا اعجاز ہے، جس پر کسی مخالف موافق کو محل کلام نہیں۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی کی دعا حرف بحرف قبول ہوئی۔ اللہ اللہ! ایسی قبول ہوئی کہ کبھی کسی کی نہ ہوئی ہوگی۔ وہ کیا سب کو معلوم ہے کہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

رسالہ مذکورہ دیکھنے کے بعد ہمیں امید ہوئی کہ جناب حافظ احمد علی صاحب مہتمم مناظرہ رامپور بھی تقریریں شائع کرنے کی اجازت سرکار سے حاصل کرینگے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۱۵۔ مورخہ ۳۰ محرم ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۱ فروری ۱۹۱۰ء ص: ۴-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی جواب دیں

مرالہ (ضلع سیالکوٹ) میں جس طرح یہ خاکسار تبدیل ہوکر آیا ہوا ہے۔ اسی طرح چند دیگر مرزائی بھی آئے ہوئے ہیں جن سے عموماً نوک جھونک ہوتی رہتی ہے۔ لیکن آج کل وہ ایک خاص امر کا اظہار بڑے فخر سے کرتے پھرتے ہیں کہ جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوجہل آپ کی نبوت سے منکر رہا اور اوس کا بیٹا مسلمان ہوگیا۔ اسی طرح مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا حال ہے۔ یعنی مولانا ممدوح آج تک مرزا صاحب کے مخالف رہے مگر آج کل اُنہوں نے اپنے چھوٹے لڑکے کو قادیان کے سکول میں داخل کرادیا ہے جس سے مولانا ممدوح کا مرزا صاحب کی طرف رجوع ہونا ثابت ہوتا ہے۔

چونکہ وہ ہروقت ہمارے سامنے یہی نظیر پیش کرتا ہیں اس لئے عرض ہے کہ آپ یا مولوی محمد حسین صاحب اس معاملے کی اصلیت سے پبلک کو آگاہ کریں تاکہ بدگمانی دور ہووے۔

فقط احقر العباد۔ قائم الدین نقشہ نویس۔

از ہیڈ مرالہ دفتر نہر اپر چناب ڈویژن اول ضلع سیالکوٹ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۷۔ نمبر ۱۵۔ مورخہ ۳۰ محرم ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۱ فروری ۱۹۱۰ء ص: ۶)

جواب استفسار متعلق قادیان

مندرجہ اخبار اہلحدیث مطبوعہ ۱۱ر فروری ۱۹۱۰ء مطابق ۳۰ محرم ۱۳۲۸ھ

از مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی

میرے پانچ لڑکے یکے بعد دیگرے علم عربی و دینی پڑھنے میں کوتاہی اور آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف انکار اور مخالفت احکام شریعت پر اصرار کرنے کی سبب میری اطاعت سے خارج اور عاق ہو گئے (جس کی تفصیل میرے مضمون ''عقوق'' میں ہو چکی ہے) جو رسالہ اشاعۃ السنہ جلد ۲۲ میں درج ہے (اور وہ جلد عنقریب شائع ہو گی)۔

انہی کی دیکھا دیکھی باقی ماندہ دو نابالغ لڑکے جو ایک مڈل کی دوسری میں اور دوسرا تیسری میں پڑھتا ہے اور گھر میں میرے جبر سے، نہ اپنے شوق سے، صرف ونحو کی کتابیں پڑھ کر قرآن اور حدیث پڑھنے لگ گئے تھے، گھر سے بھاگنے اور آوارہ پھرنے لگ گئے ہیں۔

اور ان میں سے ایک (بڑا لڑکا ابواسحٰق نامی) اب تک آوارہ پھرتا ہے اور اس کا پتہ نہیں لگتا۔ دوسرا (چھوٹا عبدالباسط نامی) لڑکا قابو آیا تو منشی یعقوب علی ایڈیٹر الحکم نے اس کا حال سن کر ہمدردی کا اظہار اور اپنے سکول کے تعلیم وانتظام کی تعریف کر کے اصرار کے ساتھ کہا کہ آپ ان کو چند روز کے لئے ہمارے سپرد کر دیں اور آپ دیکھیں ہم ان کو کیسا قابو میں لاتے ہیں۔

اس سکول کے انتظام وتعلیم کی تعریف میں نے خارجا بھی سنی۔ بعض سرکاری ملازموں نے بھی کی۔ اور انسپکٹر سررشتہ تعلیم کی رپورٹ کی شہادت دی۔ یہ سن کر میں نے اس چھوٹے لڑکے کو ان کے سپرد کر دیا۔ اور بڑے لڑکے کی تلاش میں وہ خود لگے ہوئے ہیں۔ اس کے ساتھ میں نے ان سے یہ شرط کر لی ہے کہ اپنے خاص مذہب مرزائی یا احمدی کے عقائد کی ان کو تعلیم نہ دیں جس کو اُنہوں نے قبول کر لیا۔ اور اس کا پختہ وعدہ دیا۔ ساتویں جماعت کی تعلیم مذہبی میں بانی مذہب کا لکچر مہوتسو اور حمامۃ البشری لغات صفحہ ۱۰ داخل تھا میرے کہنے سے انہوں نے اس لڑکے کی تعلیم سے اس کو بھی نکال دیا اسٹاف (ارکان) سکول اور بورڈنگ کے حسن تدبیر ونگرانی ولطف سے لڑکے کا دل وہاں تعلیم پر اچھی طرح لگ گیا اور اس کی اوارگی جاتی رہی۔ عید کے موقعہ پر وہ میرے بلانے سے اپنے گھر آیا تو ایک دن سے زیادہ نہ ٹھیرا۔ اور بولا کہ میری تعلیم کا حرج ہو گا۔

اس حسن انتظام وتعلیم کی وجہ سے اس سکول میں اور لڑکے بھی تعلیم پاتے ہیں۔ وہ اور اُن کے والدین اس فرقہ کے عقائد سے تعلق نہیں رکھتے، بلکہ بعض لڑکے ہندو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، جن کے والدین کو اسلام سے بھی تعلق نہیں۔

ان کے اس احسان و ہمدردی کے ساتھ اب بھی میں اس فرقہ کی عقاید کا ایسا مخالف ہوں جیسا کہ پہلے تھا۔ اس امر کا مصدق شاہد عدل میرا رسالہ اشاعۃ السنہ اور آئندہ بھی ہمیشہ انشاء اللہ رہے گا۔ حال میں جو جلد ۲۲ شائع ہوگی اس مخالفت کی کافی دلیل ہے۔

بایں ہمہ کوئی مجھ پر تہمت کرے کہ میں نے عقائد مذہب مرزائی کی طرف رجوع کیا ہے تو میں اس کے جواب میں بجز لعنت اللہ علی الکاذبین اور کیا کہوں۔

ہاں یہ سوال ضرور ہوگا کہ پنجاب و ہندوستان میں بہت سے مدارس اہل سنت واہلحدیث ہیں ان کو چھوڑ کر لڑکے کو وہاں کیوں بھیجا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ میں بہت سے مدارس اہل السنہ اہلحدیث کا امتحان کر چکا ہوں ان میں کوئی بھی ان آوارہ لڑکوں کی اصلاح نہ کر سکا۔ میں نے پہلے ایک لڑکے عبدالرشید نامی کو مدرسہ نعمانیہ لاہور کے سپرد کیا پھر اس کو مدرسہ میں آرہ بھیجا۔ پھر دو لڑکوں احمد حسین ومحمد اطہر کو مدرسہ اہلحدیث لکھو کے علاقہ فیروز پور میں ایک مدت تک رکھا پھر ان دونوں کو مدرسہ آرہ میں ایک مدت تک رکھا۔ پھر ایک لڑکے عبدالشکور نامی کو امرتسر کے مدرسہ ثنائی (۱) میں سپرد کیا پھر ایک لڑکے عبدالنور کو مدرسہ نعمانیہ لاہور کے سپرد کیا اور پھر اس کو تعلیم کے واسطے مدرسہ حمایت الاسلام کے سپرد کیا اور بودوباش اور نگرانی کے لئے مولوی عبدالعزیز سکریٹری مجلس اہلحدیث کے مکان پر رکھا۔ ان مدارس سے کسی مدرسہ میں ان لڑکوں کی تربیت وتعلیم نہ ہوئی۔ جو قادیان میں اس چھوٹے لڑکے کی ہو رہی ہے تو مجبور و ناچار ہو کر منشی یعقوب علی ایڈیٹر اخبار الحکم کی دوستانہ درخواست واصرار پر لڑکے کو قادیان بھیج دیا جس کا نتیجہ اس وقت تک خاطر خواہ نکل رہا ہے ومعہذا مجھے اس اپنے تجویز پر اصرار نہیں اب بھی کوئی مدرسہ یا تعلیم گاہ اس لڑکے کی تعلیم انگریزی کا (جس کی زیادہ خواہش لڑکے کو ہے) اور تعلیم عربی کا (جس کے لئے میری دلی تمنا ہے) اور اس کی تربیت اور نگرانی کا ذمہ دار ہے۔ تو میں اس مدرسہ میں لڑکے کو بھیجنے کے لئے تیار ہوں اور جو بورڈنگ وسکول قادیان میں خرچ دیتا ہوں جس کی اوسط چھ روپیہ ماہوار ہے وہی دوسری تعلیم گاہ میں دینے کو حاضر ہوں۔ بشرطیکہ اس کا انتظام وتعلیم قادیان سکول سے بڑھ کر نہو تو کم بھی نہ ہو برابر ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم ابوسعید محمد حسین بٹالوی۔

(۱) ایڈیٹر اہل حدیث: اس جواب سے سائل کا سوال بجائے رفع ہونے کے پختہ ہوتا ہے۔ مانا کہ آپ مخالف ہیں مانا کہ قادیانی مشن نے اپنی تعلیم نہ دینے کا وعدہ کیا ہے لیکن اثر صحبت سے تو انکار نہیں۔ کیا لاہور جیسے آباد شہر کے اسلامیہ اسکول میں لڑکے کا دل نہ لگا اور قادیان جیسے کور دہ میں لگ گیا۔ این چہ بوالعجبی ست

خیر ماراچہ ازیں قصہ۔ ہاں سائل کا اصل جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے خاص مولوی صاحب کی نسبت پیشگوئی کی تھی کہ آخر کار مجھ پر ایمان لاوینگے کسی لڑکے کا ذکر نہیں تھا پس جب تک مولوی صاحب مخالف ہیں مرزا کی پیشگوئی غلط ہے اولاد کے افعال کا اثر باپ پر اوسی قدر ہے جس قدر مرزا جی کی بڑی اولاد کا اُن پر جن کو مرزا صاحب اپنی اولاد ہی نہ جانتے تھے۔ فافهم۔

مولوی صاحب ہم سے پوچھیں تو ندوہ کے دارالعلوم میں لڑکے کو بھیج دیں۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۱۷۔ مورخہ ۱۴ صفر ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۵ فروری ۱۹۱۰ء ص:۱۰)

قادیانی فرار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ قادیانی پارٹی کے آرگن بدر نے تجویز پیش کی تھی کہ ہمارے مخالف ہم سے مقابلہ میں لیکچر دیں، پھر دیکھیں اثر کے لحاظ سے کون اول رہتا ہے۔ یہ بھی لکھا تھا کہ ہماری جماعت کو خدا نے خاص اثر بخشا ہے، پھر اگر ہم گمراہ ہیں تو یہ اثر کیوں ہے؟

اس مقابلہ کے الفاظ تو عام تھے مگر بعض اشارات خاص مجھ پر تھے اسلئے میں نے اس دعوت کو فوراً قبول کیا اور برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اس کی تائید میں اپنی آمادگی ظاہر کی۔ مگر میں نے پیشگوئی بھی کردی تھی کہ قادیانی بھگوڑے کبھی سامنے نہ آئیں گے کیوں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ خنجر اوٹھے گا ، نہ تلوار اُن سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

الحمد للہ کہ میری پیشگوئی سچی نکلی۔ آج تک قادیانی پارٹی

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

مرزائیو! یاد رکھو تمہاری چالوں سے ہم خوب واقف ہیں اگر کچھ سکت رکھتے ہو تو سامنے آؤ۔ ورنہ

اب دام مکر اور کسی جا بچھایئے
بس ہو چکی نماز مصلّے اوٹھایئے

کیا اخبار الحکم قادیان اس پر کچھ لکھے گا؟ کیوں؟

"یکے دزد باشد، دگر پردہ دار"

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۱۸۔ مورخہ ۲۱ صفر ۱۳۲۸ھ مطابق ۴ مارچ ۱۹۱۰ء)

قادیانی کذب بیانی اور انعامی اعلان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن اور اس کے بانی کی عادات کو جاننے والوں سے یہ مخفی نہ ہوگا کہ ان کا عام اصول ہے:

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

اس لئے ان کی کسی بات کا اعتبار نہیں ہوسکتا جب تک اوس کی تحقیق نہو جائے۔ قرآن مجید بھی اس مشن کی بابت یہی ہدایت کرتا ہے:

"ان جاء کم فاسق بنباء فتبیّنوا
کوئی بے اعتبار آدمی تمہارے پاس خبر لائے تو اُس کی تحقیق کرلیا کرو۔"

دنیا میں مذہبی، تمدنی، معاشرتی، اخلاقی غرض ہر صیغے میں اختلاف ہے۔ پہلے بھی تھا اور آئندہ بھی رہے گا۔ لیکن صدق وکذب کی خوبی اور مذمت میں کسی کا اختلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ الا قادیانی مشن کا۔ کہ اون کا دارومدار ہی کذب پر ہے بلکہ یوں کہنا کہ اشاعت کذب ہی اس مشن کی غرض ہے کوئی بے جا نہیں۔

ہم اگر دعویٰ کو واقعات صحیحہ سے ثابت نہ کردیں تو پھر ہم میں اور اُن میں کیا فرق ہوگا۔ اس لئے گذشتہ واقعات بالاجمال بیان کرکے حال کا واقعہ پیش آمدہ بالتفصیل بیان کرینگے۔

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کا دعویٰ الہام، نبوت، رسالت، ابنیت خدا، برتری از جمع اولیاء انبیاء (دیکھو خطبہ الہامیہ قدمي على منارة ختمت بها كل رفعة، صفحہ ۳۵) کو جانے دیجئے جو مذہبی رنگ میں ہیں۔ ہم ایسے امور پیش کرتے ہیں جو مذہبی نہیں بلکہ واقعات میں اخلاقی رنگ رکھتے ہیں۔

(۱) مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری کی بابت آنجہانی نے کئی ایک مقامات پر لکھا کہ مولوی صاحب موصوف نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے پہلے مرے گا چنانچہ وہ مرگیا، بس یہی میرے صدق کی دلیل ہے۔ حالانکہ اس کا کہیں ثبوت نہیں۔

(۲) مولوی اسمٰعیل صاحب مرحوم علی گڈھی کی بابت لکھا کہ مولوی صاحب موصوف نے کہا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا چنانچہ وہ مرگئے یہی میری سچائی کی دلیل ہے۔ حالانکہ اس کا ثبوت نہیں۔

(۳) خاکسار کی بابت لکھا کہ تیرا گذارہ کفن فروشی پر ہے۔ (دیکھو اعجاز احمدی، صفحہ ۲۳) حالانکہ نہ میں کسی مسجد کا امام ہوں نہ کبھی تھا نہ ہونگا۔ ان شاء اللہ۔

ان تینوں باتوں کی ثبوت اوس کی زندگی میں طلب ہوئے انعامی اشتہارات دیئے۔ مگر صدائے برنخواست۔ اب بھی ہم **انعامی اعلان** دیتے ہیں کہ کوئی مرزائی ان تینوں باتوں کا ثبوت ہم کو دکھادے تو فی امر ایک ایک سو روپیہ **انعام** ہم سے لے۔ متعدد ہوں تو آپس میں بانٹ لیں۔ یہ ضروری تھا کہ گرو کی عادت کا اثر چیلوں میں ہو اس لئے مرزائی بھی اس عادت سے خالی نہ رہ سکے۔

۴- قادیانی بدر نے کئی ایک دفعہ لکھا کہ خاکسار نے عدالت میں بیان دیا کہ:

"شریعت اسلام کے مطابق جھوٹ بولنے سے آدمی کے تقویٰ میں کوئی فرق نہیں آتا گویا جھوٹ بھی بول لو اور متقی کے متقی بھی بنے رہو۔"

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھر سے ہمیشہ اس دعویٰ کا ثبوت مانگا گیا مگر ثبوت دینا اون کے مذہب میں وہی حکم رکھتا ہے جو کسی بخیل کا قصہ مشہور ہے کہ وہ کنوئیں میں گر پڑا لوگوں نے کہا ہاتھ دے تو نکل آ۔ اس نے ہاتھ کھینچ لیا کہا کہ دینا تو میں جانتا نہیں۔ آخر کار ایک دانا نے کہا ہاتھ لے اور نکل۔ بس وہ لینے کے نام سے نکل آیا۔ یہی حال قادیانی مشن کا ہے۔ ثبوت دینا تو جانتے ہی نہیں۔ آنجہانی نے تمام عمر اسی پالیسی میں گذاری۔ بدر سے بارہا اس کا ثبوت مانگا گیا۔ ۱۸۔ فروری کے اہل حدیث میں بھی یہی تقاضا کیا گیا کہ جس مقدمہ میں میں نے یہ شہادت دی تھی اوسکی مسل سے میرے اصلی الفاظ شائع کردو نہیں تو جھوٹوں کی سزا سے ڈرو۔

خیر یہ تو ہیں گذشتہ واقعات۔ تازہ واقع سنئے:

جناب مولانا عبدالمنان صاحب محدث وزیرآبادی کی نسبت قادیانی اخبار بدر نے ۲۴ فروری کے پرچے میں ایک مضمون لکھا ہے جو یہ ہے:

حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی نے احمدیوں کو دعوت دی

کچھ عرصہ ہوا کہ حافظ عبدالمنان صاحب مشہور اہل حدیث نے اپنے پوتے کے عقیقے کی تقریب پر اپنے احمدی بھائیوں کو خصوصیت کے ساتھ مدعو کیا اور یہ کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیوں کہ آخر اتنی مدت قرآن وحدیث پڑھا پڑھا کے اور پھر احمدیوں کا طرز عمل وایثار واخلاق (مرزائیوں کی بدخلقی، کج دلی اور خود غرضی کی داد تو مرزا صاحب خود بھی دیتے ہیں۔ دیکھو اشتہار ملحقہ برسالہ شہادت القرآن) دیکھ دیکھ کر اگر آپ اس نتیجہ پر پہونچ گئے ہوں کہ احمدیوں سے بڑھ کر کوئی سنت نبوی کا تابع اور کوئی متبع قرآن مجید اور پکا موحد نہیں تو اس میں غضب کونسا آگیا۔ کیوں کہ جہاں اہل حدیث نے پیر پرستی قبر پرستی کا ایک حد تک استیصال کیا ہے وہاں احمدیوں نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور ایک شرک عظیم سے نہ صرف خود توبہ کی بلکہ ایک جہاں کی توبہ کرادی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق چند باتیں تھیں

(۱) انکا لایزول ولایحول ہونا

(۲) عالم الغیب (۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کو زندہ کرنے والا

(۴) فیھا تحیون اور ولکم فی الارض مستقر کے خلاف آسمان پر دو ہزار برس سے جاگزیں ہونا

(۵) خاتم النبین سید المرسلین صلعم سے بڑھ کر قوت قدسیہ رکھنا کہ تمام جہاں کو مسلمان بنا دے گا

(۶) بعض آیات قرآنی کا ناسخ ہونا مثل "لا اکراہ فی الدین" و "حتی یعطوا الجزیۃ" وغیرہ ذلک

اور کچھ مسیح الدجال کے متعلق کہ وہ مینہ برسانے مردے کو زندہ کرنے پر قادر ہوگا اور خزانے اس کے تابع ہوجاویں گے۔ غرض ایسی باتوں کو جو صریح آیات قرآن واحادیث سید الانس والجان کے خلاف ہیں۔ ایک باعزت کامل الایمان مومن کب اپنے عقیدہ میں شامل رکھ سکتا ہے۔ پس جو مومن جماعت یہاں تک کہ موحد ہو کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام ایک خدا کے نبی کے متعلق بھی کوئی شرک انگیز بات اپنے عقیدہ میں شامل نہیں رکھ سکتی اور جس جماعت کا ایمان:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

ہو اور جو خاتم النبین علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیوں کا (جو قرب قیامت کے متعلق تھیں) پورا ہونا جزو ایمان قرار دیتی ہو اگر اس سے تحابب وتہادی کا سلسلہ جاری نہ ہو تو پھر کس سے ہو۔

میرے خیال میں وہ لوگ بہت غلطی پر ہیں جو حافظ صاحب کو مہتم کر رہے ہیں اور ان کے پہلے فتویٰ اس کے متعلق یاد دلا رہے ہیں کہ مرزائیوں سے سلام بھی جائز نہیں چہ جائیکہ ان کی دعوت مسنونہ کی جائے اور بڑی عزت واحترام سے خود ان کا استقبال کیا جاوے کیوں کہ انسان آخر انسان ہے ممکن ہے وہ پہلے کوئی رائے غلطی سے دے اور بعد ازاں اس سے رجوع کر لے۔ حافظ صاحب مکرم کو بھی اس پر جھنجھلانے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں۔ مخلوق کی خالق کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ مولوی حافظ غلام رسول صاحب احمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے پرانے رفیق ودوست اب بھی اسی وزیر آباد میں موجود ہیں۔ وہ ہر طرح آپ کی مدد کرنے کو تیار ہیں اور خود ان کا نمونہ اس بات کی کافی ضمانت ہے کہ وللہ العزۃ ولرسولہ وللمؤمنین ولکن المنافقین لا یعلمون۔

وزیر آبادی جماعت کو چاہئے کہ وہ بھی حافظ عبدالمنان صاحب کو اپنی دعوتوں میں مدعو کیا کریں۔'' (اخبار بدر۔قادیان ۲۴ فروری۔۱۹۱۰ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیا یہ ممکن تھا کہ بحکم آیت موصوفہ (ان جاء کم فاسق بنباء) ہم اس خبر کو بے تحقیق ہی مان لیتے! نہیں، اس لئے ہم نے جناب حافظ صاحب موصوف کی خدمت میں عریضہ لکھا کہ اصل حال کیا ہے۔ صاحب ممدوح نے ہم کو اصل حال سے اطلاع فرمائی۔ فرماتے ہیں کہ:

''بدر کو دیکھا، یہ الزامات اپنے برخورداروں کی وجہ سے مجھ پر چسپاں ہوتے ہیں۔ میں نے مرزائیوں کو دعوت نہیں کی، بلکہ عزیز عبدالجبار کو سخت منع کیا، لیکن اس نے میرا کہنا نہیں مانا۔ اس دعوت کا منتظم وہ خود اپنی طرف سے تھا، میں نے دعوت میں کسی قسم کا شمول اپنا نہیں رکھا تھا، نہ ان لوگوں سے مصافحہ کیا، نہ اون کی کسی نوع کی خاطر کی، بلکہ جمعہ میں مرزا اور مرزائیوں کی سخت تردید کی۔ عبدالجبار نے جب دعوت کی فہرست بنائی تو میں نے اوس کے رفیقوں کے سامنے اوس کو بہت زجر کیا، لیکن اُس نے میری کوئی بات نہ مانی۔ میری اولاد کا حال آپ جانتے ہیں فصبر جمیل''

خلاصہ یہ کہ جناب حافظ عبدالمنان صاحب کی اولاد بھی اپنے کاموں میں اوسی طرح آزاد ہیں جس طرح مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے دو بڑے بیٹے مرزا فضل احمد مرحوم اور مرزا سلطان احمد سلمہ جن کے افعال واطوار مرزا صاحب کی نگاہ میں ایسے ناپسند تھے کہ جہاں اپنی اولاد کا شمار کرتے تھے ان دونوں کو شمار میں نہ لیتے تھے۔ رسالہ مواہب الرحمٰن کے اخیر میں لکھتے ہیں خدا نے مجھے چار بیٹے دیئے۔ حالانکہ ان دو کو ملا کر چھ ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

او بدر! اگر تو واقعی بدر ہے تو اپنے اس الزام کو ثابت کرو۔ ورنہ بتلا کہ آئندہ کو تجھے کہیں، یا بد رو:

آپ ہی اپنے ذرا جور وستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷ نمبر ۲۰۔ مورخہ ۶ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۸ مارچ ۱۹۱۰ء ص: ۴-۶)

الحق کی حق پسندی

قادیانی اخبار بدر نے انجمن صادقین کی نسبت لکھا کہ مولوی ثناء اللہ نے عدالت میں کہا تھا کہ جھوٹ بولنے سے تقویٰ میں کمی نہیں آتی۔ اس حوالہ کا مطالبہ کیا گیا تھا کہ جس عدالت میں میں نے ایسا کیا اوس کی مثل کی نقل چھپوا دیں۔ اس پر دہلی کے اخبار الحق نے ایک مختصر سا نوٹ لکھا ہے جو یہ ہے:

انجمن صادقین: ایڈیٹر اہلحدیث نے امرتسر میں مندرجہ عنوان نام کی ایک انجمن بنائی ہے۔ اس پر ہمعصر بدر نے کسی گذشتہ واقعہ کے حوالے سے ایڈیٹرانہ ریمارک کئے تھے اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک طویل نوٹ لکھ مارا جس سے بجز آپس کی پھوٹ بڑھنے اور اغیار کی نظروں میں اپنی ہوا اکھڑنے کے کچھ نتیجہ نہیں معلوم ہوتا۔ اُنہوں نے انجمن صادقین قائم کی اچھا بلکہ بہت اچھا کیا۔ خدا کرے اس میں کامیابی ہو۔ بدر کا چڑانا اور پچھلے نزاع باہمی کو یاد دلانا ہماری رائے میں ضروری نہ تھا۔ بالفرض کل تک ایک شخص کچھ مختلف رائے رکھتا تھا اور آج وہ رو با صلاح آنے لگا ہے تو یہ بڑی مبارک بات ہے نہ کوئی قابل طعن حرکت۔‘‘

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الحق نے گو بظاہر قادیانی مذہب کا اظہار آج تک نہیں کیا اور شائد آئندہ بھی نہ کرے لیکن آخر دل تو اسی طرف ہے اس لئے اس بارے میں بھی الحق نے حق پسندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کام نہیں لیا۔ اوس کو چاہئے تھا کہ اہلحدیث کے مطالبہ کی تاکید کرتا اور درصورت نہ دکھا سکنے کے بدر کو لعنت ملامت کرتا۔ حدیث شریف کا مضمون بھی یہی ہے انصر اخاك ظالما او مظلوما ظالم کی حمایت یہی ہے کہ اوس کو ظلم سے روکا جائے اور مظلوم کی حمایت یہ ہے کہ ظالم کے ظلم کا دفعیہ اوس سے کیا جائے۔ چونکہ بدر نے کئی ایک دفعہ یہ جھوٹی خبر شائع کر کے مجھ پر مظالم کثیرہ کئے ہیں اس لئے بحکم الامن ظلم میرا حق تھا کہ میں بڑی سختی سے بدر کا تعاقب کرتا۔ مگر الحق کو تو اپنے نام کی لاج چاہئے تھی مگر افسوس کہ اوس نے بھی دبی زبان سے بدر کی تصدیق کی اسی کو کہتے ہیں ''سخن برائے خدا و تلوار برائے برادر۔'' کیا آئندہ کو الحق، اہل حدیث امرتسر سے بدر کا ظلم دفع کرنے میں مدد کرے گا۔ (شاید)

(اہلحدیث امرتسر جلد ۷ نمبر ۲۲/۲۳۔ مورخہ ۲۰/ ۲۷ ربیع الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۱/ ۸ اپریل ۱۹۱۰ء ص: ۴-۵)

مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اسکا جواب دیں

اخبار بدر ۳ فروری ۱۹۱۰ء میں جو منشی محمد صادق صاحب نے آپ کی طرف سے ایک سائل کے سوال کے جواب میں تحریر فرمایا ہے کہ

مسیح صلیب پر محض لٹکایا گیا صلیب پر فوت نہیں ہوا جو لعنتی ہوتا۔ رسی یا لکڑی صرف ذرائع اور ہتھیار ہیں جن کے ذریعہ سے موت وارد کی جاتی ہے جب تک کوئی شخص مر نہیں جاتا اوس کو نہیں سکتے کہ وہ مصلوب ہو گیا۔ صرف تذلیل سے اگر کوئی شخص معلون ہوسکتا ہے، تو پھر مثلا حضرت یوسفؑ کے قتل کا منصوبہ کیا گیا۔ اوس کے کپڑے اتارے گئے اوسے ننگا کیا گیا اوسے تاریک کنوئیں میں ڈالا گیا گویا وہ اپنی طرف سے تو قتل کر چکے تھے مگر یوسفؑ بعینہ یسوع کی طرف موت کے منہ سے بچا۔ الی آخرہ۔

اس عبارت میں یسوع کو یوسف سے تشبیہ دینا قرآن شریف کی شہادت سے کسی طرح درست نہیں کیوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال قائل منهم لاتقتلوا يوسف وألقوه في غيابت الجب
يلتقطه بعض السّيارة ان كنتم فاعلين۔(یوسف : ۱۰)
وشروه بثمن بخسٍ دراهم معدودة وكانوا فيه من الزاهدين.
(یوسف : ۲۰)

یہ ہر دو آیات مشابہت کو وضاحت سے باطل کر رہی ہیں کہ یوسفؑ کے بھائیوں نے اس امر پر اتفاق کرلیا تھا کہ یوسف کو قتل تو مت کرو بلکہ اوس کو باپ سے جدا کر کے کسی اندھے کنوئیں میں ڈالو، کوئی قافلہ اوس کو نکال لیگا۔ پھر جب وہ یوسفؑ کو ایسے کنوئیں میں ڈال آئے اور ایک قافلہ آیا اور اُنہوں نے یوسف کو نکال لیا اور بھائیوں کو اس کی خبر لگی تو اُنہوں نے یوسف کو چند درہم کے عوض فروخت کردیا۔

ان آیات سے قتل یوسفؑ کا ارادہ قطعاً نہیں ثابت ہوسکتا، اور نہ کپڑے اوتارنا اور ننگا کرنا۔ پھر آپنے یسوع کو مثل یوسف کن آیات سے بیان کر کے یسوع کی تذلیل کو یوسف کی تذلیل پر قیاس کیا ہے۔

قرآن شریف تو بحیثیت مصدق لما معكم دنیا کی تمام کتب مذہبی اور غیر مذہبی پر نازل ہوا ہے نہ دیگر کتب قرآن مجید کی مصدق خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہیں اور آپ نے مسیح کی تذلیل کا خلاف قرآن شریف اقرار کرلیا ہے ایک معنیٰ سے لعنت میں بھی تذلیل کا مادہ موجود ہے اور تذلیل میں لعنت کا اور مسیح کی نسبت جب آپ نے بھی مثل یہود ونصاری حوالات میں رہنا اور کوڑے اور تماچے کھانا اور صلیب پر چڑھنا اور کانٹوں کا تاج سر پر رکھنا اور یہودیوں کا تمسخر کرنا اور بھالے مارنا اور مثل مردہ ہونا تسلیم کرلیا اور تمام ذلتوں کا مورد بنادیا تو پھر آپ آیت وجيها في الدنيا والآخرة۔ کا کیا جواب دینگے کہ اللہ تعالیٰ نے تو مریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ کرلیا ہے کہ یہ لڑکا دنیا اور آخرت میں معزز ہوگا۔

آپ انصاف سے فرمادیں کہ اگر انجیل اور دیگر کتب کی روایتیں جو قرآن مجید کے مخالف مسیح کی ذلت میں منقول ہیں سچی مان لی جائیں اور وجيها في الدنيا والآخرة کو بھی اس کے مقابل رکھا جائے تو پھر مسیح کی دنیاوی عزت اور وجاہت کیا ثابت ہوسکتی ہے اور اس قدر ذلتوں کا متحمل ہوکر عزت اور وجاہت سے کس طرح مانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاسکتا ہے اور اگر ایسی ذلتوں سے دنیاوی عزت اور وجاہت میں کمی نہیں آتی تو پھر ذلت اور ازالہ حیثیت عرفی کیا چیز ہے اور آپ تو وجیها فی الدنیا والآخرة کے خلاف مسیح کی تذلیل کے قائل ہو تو پھر آپ کا ایمان اس آیت پر کس طرح ثابت ہوسکتا ہے اور مطهّرك من الذین کفروا میں بھی مسیح کو وعدہ دیا گیا ہے کہ تم تسکین اور اطمینان سے رہو اور اپنے مخالفوں سے کسی قسم کا خوف نہ کرو ہم تمہیں ایسے موذیوں اور ظالموں کی کل ایذاؤں اور تکلیفوں جسمانی اور روحانی سے پاک رکھیں گے بلکہ وہ تم کو مس بھی نہ کرسکیں گے۔ اگر کوئی شخص مسیح کے صلیب پر چڑھنے اور دیگر ذلتوں کا قائل ہو تو اوس شخص کا ایمان اس آیت پر کس طرح صحیح ہوسکتا ہے کیوں کہ ان الله لا یخلف المیعاد کا وعدہ ہے کہ ہم تم کو مخالفین کی شرارت جسمانی و روحانی سے پاک رکھیں گے اور اذ کففت بنی اسرائیل عنك کو بھی خیال کرو۔

اس کف کا وعدہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی دیا گیا تھا جس طرح اون کے ساتھ پورا ہوا اوسی طرح مسیح کے ساتھ بھی موجود ہے اور مکروا ومکر الله والله خیر الماکرین (آل عمران: ۵۴) کے فائدہ میں بھی غور کرو کہ اگر یہود نے مسیح پر ایسی ذلتوں کا بوجھ ڈالدیا کہ کالمیت مسیح کو کردیا۔ تو پھر اللہ تعالیٰ کی تدبیر اُن سے بڑھ کر چڑھ کر کیا ہوئے۔ اور ایدناہ بروح القدس کی تائید کہاں رہ گئی۔

مہربانی فرما کر خوب غور سے بحوالہ قرآن حدیث جواب سے مشرف فرماویں ھو سمٰکم المسلمین اور خیر خواہ دارین کی طرح جواب سے محروم نہ رکھیں اور نیز اوس اسلام سے بھی مطلع فرماویں کہ جو اسلام مخالفوں کو حقیقی بھائی کی طرح بناتا تھا وہ اسلام زمانہ نبوت اور خلافت میں کیا صورت رکھتا تھا ہمارے زمانہ کا اسلام تو عینی بھائیوں کو بھید شمن اور مخالف بنا رہا ہے گو آپ بھی جب کبھی گورنمنٹ یا کسی مخالف اسلام کے مقابلہ تقریر اور تحریر کرتے ہیں تو فرماتے ہیں کہ ہندوستان میں چھ کروڑ مسلمان اسلام کے مددگار ہیں، مگر جب باہم اسلامی فرقوں سے گفتگو ہوتی ہے تو صاف کافر کا فتویٰ دے کر اونکے پیچھے نماز وغیرہ سب ناجائز ہوجاتی ہے۔

اور نیز یہ بھی تحریر فرمادیں کہ مرزا صاحب پر ایمان لانے کو جزِ اسلام کس دلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے قرار دیا گیا ہے۔

مولانا نور الدین صاحب! واللہ باللہ! فقیر نے کسی شرارت اور خبث باطنی سے استفسار نہیں کیا بلکہ عین پاک باطنی اور ہمدردی سے جو کچھ لکھا ہے پیش کیا ہے۔

راقم: ابو محمد یحییٰ فقیر حشمت العلی مسلمان واعظ دہلوی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۔۸۔ اپریل ۱۹۱۰ء ص: ۱۲-۱۳)

قادیان جنت نشان دریں چہ شک

(راقم: میجر بہادر۔ از کلکتہ)

مرزائے قادیان تھے پیمبر، دریں چہ شک
وحی آسمان سے آتی تھی ان پر، دریں چہ شک
ہے قادیان مدینے سے بہتر، دریں چہ شک
آتا ہے رشک مکے کو اس پر، دریں چہ شک
ایمان جو نہ لائے مثیل مسیح پر
کافر نہیں ہے اکفر، دریں چہ شک
یہ ہے غلط کہ ختم ہوئی تھی پیمبری
حضرت محمد عربی پر، دریں چہ شک
الہام میرزا کی زبانیں تھیں مختلف
یہ تھا کسی کو بھی نہ میسر، دریں چہ شک
نوح و خلیل و آدم و موسیٰ و ہم مسیح
مرزا سے سب تھے رتبے میں کم تر، دریں چہ شک
مرزائے قادیان ہی تھے کل کائنات
منظور خلقِ خالق اکبر، دریں چہ شک
مرزا کے ہیں خلیفہ اول جو نور دین
بو بکر سے کہیں ہیں وہ بڑھ کر، دریں چہ شک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ مسیح بیٹھے خدا کے نہ تھے مگر
مرزا تھے پورِ خالق اکبر ، دریں چہ شک
ہستی تھی میرزا کی خدا سے تو کیا عجب؟
تھی میرزا سے ہستیء داور ، دریں چہ شک
ہندو دھرم میں ہوتے ہیں اوتار جس طرح
مرزا تھے ذات پاک کے مظہر، دریں چہ شک
سو سال کے بھی ہوکے مرے جو مخالفین
مرزا کی بد دعا پڑی ان پر ، دریں چہ شک
جو شخص دفن مرنے پہ ہو قادیان میں
جنت کا پائے گا وہ کھلا در ، دریں چہ شک
زندہ بھی ہیں جو منکر مرزا ، وہ مر گئے
مرزا ابھی بھی زندہ ہیں مر کر، دریں چہ شک
مرزا کے پیرؤوں پہ نہیں حج کعبہ فرض
ہوں گرچہ مال دار و تونگر ، دریں چہ شک
ایمان جو میرزا پہ نہ لائے دکن کے لوگ
آیا عذاب سیل تب ان پر ، دریں چہ شک
مرزا کی طرح کوستے تھے منکروں کو سب
دنیا میں گذرے جتنے پیمبر، دریں چہ شک
مرزا نے توڑ ڈالا صلیبِ مسیح کو
ہستی نہیں اب اس کی زمین پر ، دریں چہ شک
اک سال قبل موت تھی پینسٹھ برس کی عمر
تا مرگ اسّی (۸۰) ہوگئی بڑھ کر، دریں چہ شک

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۵۔۲۲۔اپریل ۱۹۱۰ء ص ۱۷۔۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشانات قیامت اور مرزا کی جہالت

قیامت کی چھوٹی نشانیاں رسول اللہ ﷺ کی فرمائی ہوئی حدیث میں یہ آئی ہیں۔ کہ علم کم ہو جائے ..
اور امانت کا خیال دلوں سے جاتا رہے
اور حیا شرم جاتی رہے
اور سب کافروں کی عمل داری ہو جائے
اور اسلام میں جھوٹے جھوٹے طریقہ نکلنا شروع ہو جائیں جیسے کہ آج کل تعزیہ داری کا زور ہے،
اور لوگ خدائی مال کو اپنا ملک سمجھنے لگیں،
اور زکوۃ کو ڈنڈ کی طرح بھاری سمجھیں،
اور امانت اپنا مال سمجھیں
اور مرد بیوی کی تابعداری کرے،
اور ماں باپ کو ناخوش رکھیں، یہاں تک کہ غیر سمجھیں اور دوست کو اپنا سمجھیں
اور دین کا علم دنیا کمانے کو حاصل کریں
اور سرکاری حکومت ایسوں کو ملے جو سب میں نکمے ہوں یعنی بدذات لالچی اور بدخلق
اور جو جس کام کے لائق نہ ہو اس کو سپرد ہو
اور لوگ ظالموں کی تعظیم اور خاطر داری اس وجہ سے کریں کہ یہ ہم کو تکلیف نہ پہنچائیں
اور شراب کھلم کھلا پینے لگیں
اور ناچ والی عورتوں کا رواج زاید ہو
اور ڈھولک سارنگی طبلہ اور ایسی چیزیں کثرت سے ہو جائیں
اور پچھلے لوگ پہلے بزرگوں پر کفر کا فتوی لگا دیں
اور حدیث میں یہ بھی آیا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے وقت میں ایسے ایسے عذابوں کے منتظر رہو کہ سرخ آندھی آئے اور بعض لوگ زمین میں دھنس جائیں اور آسمان سے پتھر برسیں اور صورتیں بدل جائیں جیسے آدمی سے سور کتے۔

اور جب یہ ساری نشانیاں ہوچکیں اس وقت سب ملکوں میں نصرانی عمل داری ہو جائے اور ایسے زمانہ میں شام کے ملک میں ایک شخص ابوسفیان کی اولاد میں ایسا پیدا ہو کہ سب بندوں کا خون کرے کیونکہ حضرت امام مہدی بھی سید ہوں گے اور مرزا اپنی بہت سی تصانیف میں لکھ چکا ہے کہ میں امام مہدی و مسیح موعود ہوں۔

جواب اس کا یہ ہے ابھی مہدی و مسیح کے آنے کی ضرورت نہیں جس وقت اسلام میں اس قدر ضعف آجائے گا کہ اس کے نام لیوا سوائے مکہ و مدینہ کے باقی نہ رہیں گے تمام جگہ کفر پھیل جائے گا اہل اسلام اپنے فرائض مذہبی ادا کرنے سے روکے جائیں گے، اس وقت امام مہدی ظاہر ہوں گے اور جہاد کریں گے اور تمام جہان کے کافروں کو مٹا دیں گے۔ اور آپ کا دعوی رکن و مقام کے درمیان ہوگا۔ اور آسمان سے آواز آئے گی اس طرح کہ سب سنیں کہ یہ مہدی خدا کا خلیفہ ہے۔ بعد کو صاحب سلطنت کریں گے۔

اس طرح کی بہت سی نشانیاں حدیث میں آئی ہیں جن میں ایک بھی مرزا غلام احمد قادیانی میں پائی نہیں جاتی۔ حضرت امام مہدی کے والدین کا نام عبداللہ و آمنہ ہوگا۔ یہ حضرت قادیان میں پیدا ہوئے، غلام مرتضی کے لڑکے، جہاد کے منکر، قوم مغل حالانکہ مہدی سید ہوں گے۔ پھر بھلا ان کو کوئی کس طرح مانے کیونکہ حدیث کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اور نہ یہ مسیح ہو سکتے ہیں بعد ظہور امام مہدی کے قتل دجال کے لئے منارہ پر دمشق کے آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے راہ خدا میں کفار سے جہاد کریں گے۔ یہ سب علامتیں حدیث میں موجود ہیں دجال ایک شخص ہوگا واحد العین خدائی کا دعوی کرے گا مگر مرزا قادیانی اپنی تصنیفات میں لکھ چکا ہے کہ دجال پادری ہیں۔

یہ مردود ایسا شریر تھا کہ جس گورنمنٹ کے زیر سایہ رہے، اس گورنمنٹ کے بزرگوں کو دجال بنا کر مسلمانوں کو ابھارتا تھا اور بانی فساد تھا۔ ہمارے خیال میں اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تیس بھلے مانسوں میں شامل کر سکتے ہیں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

میری امت میں تیس کذاب پیدا ہوں گے؛ ان میں کا ہر ایک ہی دعوی کرے گا کہ میں نبی اللہ ہوں وہ سب جھوٹے مکار ہوں گے میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

ہم نے یہاں پر کھول کر ہر ایک امر بیان کر دیا کہ ہر ایک منصف مزاج ہر پہلو سے غور کر لے ورنہ ہمارا یہ لکھ دینا کافی تھا کہ مرزا مدعی رسالت و نبوت تھا کیونکہ وہ لکھ چکا ہے کہ میں مجدد ہوں نبی ہوں رسول ہوں خدا کا بیٹا ہوں خدا کے مانند ہوں، مسیح ہوں فرشتہ ہوں مہدی ہوں محمد ہوں کرشن ہوں آدم ہوں موسی ہوں ابراہیم ہوں نوح ہوں احمد ہوں مریم ہوں غرض سب کچھ ہوں نہ معلوم یہ شخص کس کھوپری کا آدمی تھا کہ سب کچھ میں ہوں اور کچھ بھی نہیں اور کہتا تھا کہ مجھے وحی آتی ہے خوب، اور کہتا ہے کہ دنیا میں جو بلا نازل ہوتی ہے میری ہی تکذیب سے مرتا ہے نہیں تا کہ دنیا پاک ہو جو بڑا شخص مرا کہا وہ مارا، اس کا عقیدہ تھا کہ معراج ایک کشف ہے اور ایسے کشف مجھ کو بھی ہوا کرتے ہیں اور میں حضرت حسین سے بھی افضل ہوں کسی نبی نے کوئی مردہ معجزہ سے زندہ نہیں کیا بلکہ یہ مشرکانہ خیالات ہیں ایک عجیب کھوپری کا آدمی ہے اس کے مرید اس کو نبی و رسول کہتے ہیں اور اس کی عورت کو ام المومنین جو کہ حضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کا لقب تھا، لکھتے ہیں اور اسکے خاندان کو خاندان رسالت اور اس کی مسجد کو مسجد اقصی لکھتے ہیں اس کو بعض انبیاء سے افضل جانتے ہیں غرض کہاں تک اس کا دعوی لکھا جائے۔

ناظرین اس پارٹی کی تصانیف ملاحظہ فرمائیں خیر سے مرزا قادیانی نے جتنی پیش گوئیاں کیں سب غلط ثابت ہوئیں:۔

عبداللہ آتھم ۱۵ ماہ مقررہ کے اندر نہیں مرا،

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا داماد (مرزا سلطان محمد) ڈھائی سال مقررہ کے اندر نہیں مرا

مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب قادیان پہنچ گئے حالانکہ اس کی نسبت پیش گوئی کی تھی کہ یہ قادیان میں نہ آ سکے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب کی موت کی نسبت پیش گوئی کی تھی کہ یہ اگر میری زندگی میں نہ مرا تو میں اور میرا دعوی سب جھوٹا۔اسی پیش گوئی میں مرزا فی النار ہو گیا۔

جو کچھ مرزا صاحب قادیانی کے مرنے کے بعد مصالحہ رہ گیا تھا وہ رام پور کے مناظرہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ردّی کر دیا۔

ناظرین کو یہ سب واقعات دیکھنے منظور ہوں تو: چودھویں صدی کا مسیح، الہامات مرزا، وتازہ تصنیف صحیفہ محبوبیہ دیکھ لیں۔

اب ہم مضمون کو زائد طول دینا نہیں چاہتے اور مضمون ہذا کو ختم کرتے ہیں اور آئندہ انشاء اللہ ہم مرزائیوں سے چند سوالات پیش کریں گے اگر وہ مردمیدان ہیں تو ہمارے سوالوں کا جواب دیں گے۔باقی آئندہ۔

راقم: حافظ عبدالکریم ممبر انجمن صادقین ضلع شاہ جہان پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵-۲۲-اپریل ۱۹۱۰ء ص ۲۱-۲۲)

مولوی محمد حسین کے بیٹے کا لیکچر قادیان میں

مولوی محمد حسین صاحب چونکہ علماء اعلام میں ہیں اس لئے آپ کے اعمال واقوال پر قوم کو خاص نظر رہتی ہے جس کی وجہ سے مخالف موافق راء کا ہونا بھی ضروری ہے۔جن دنوں آپ نے صاجزادے مذکور کو قادیان بھیجا تو مسلمانوں میں غلغلہ اٹھا، سوال ہوئے جواب ہوئے۔

غرض صاجزادہ کا داخل سکول ہونا بھی قوم کی نگاہ میں ایک اچھا خاصہ معرکۃ الآراء مسئلہ بن گیا۔غالبًا اسی لئے سیالکوٹ سے واپسی کے وقت گاڑی میں مولوی محمد حسین صاحب نے مجھ سے فرمایا کہ آپ نے عبدالباسط (بن محمد حسین بٹالوی) کا لیکچر دیکھا۔میں نے چونکہ نہ دیکھا تھا، کہا: نہیں دیکھا۔

فرمایا: اوسنے صاف کہدیا کہ میں تمہارا (مرزائیوں کا) مخالف ہوں۔

میں نے مکان پر آکر لیکچر مذکور دیکھا تو خیال آیا کہ چونکہ صاجزادے کے داخلہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح یہ لیکچر بھی قوم سے ایک قسم کا تعلق رکھتا ہے اس لئے اسے درج اخبار کرنا چاہئے تاکہ مخالف موافق کو رائے قائم کرنے کا موقع مل سکے اور وہ اندازہ کرسکیں کہ صاحبزادہ کی آئندہ زندگی کیسی ہوگی۔ اس لئے ہم بلا کسی حاشیہ یا نوٹ کے اوس کو پورا نقل کرتے ہیں جو یہ ہے:

تقریر عبدالباسط:

بزرگان قوم! میں بڑی جرأت کے ساتھ آپ کے پلیٹ فارم پر کھڑا ہوتا ہوں۔ اس معزز جگہ پر میرے جیسے کم سن بچے کا کھڑا ہونا اور کچھ کہنا بہتوں کے لئے تعجب اور حیرت کا موجب ہوگا۔ مگر میں اپنی دلی جوش سے مجبور ہوں میں خیال کرتا ہوں۔ آپ میں سے بہت ہی کم میرے جاننے والے ہونگے۔ اور میں پسند کرتا ہوں۔ کہ میں اسی طرح غیر معروف رہوں۔

صاحبان! میں نے اپنے گھر میں اور اپنے بزرگ اہلحدیث کے فخر باپ کے ساتھ رہ کر اس مضمون پر عام مسلمانوں کے نیک خیالات کو سنا ہے کہ مسلمان دن بدن کمزور ہوتے جاتے ہیں۔ کیا دنیوی پہلو سے اور کیا دینی پہلو کے لحاظ سے مسلمانوں کے تنزل پر بحث کرنا اور اس بڑے مجمع میں میرے جیسے کم عمر اور کم علم بچے کا کہنا بہت بڑی جرأت ہے۔ مگر میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مسلمانوں کی کمزوری اور تنزل کا اصلی سبب قرآن مجید کی علمی اور عملی لحاظ سے چھوڑ دینا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیم پر دنیاوی تعلیم کو مقدم کیا گیا ہے اور عملی حالت تو جس حد تک گرچکی ہے وہ آپ سے پوشیدہ نہیں ہے۔ جو لوگ دنیوی تعلیم کی طرف متوجہ ہوئے ہیں انہوں نے مسلمانوں کو دوبارہ ترقی کے لئے یہی ایک راہ قرار دی ہے کہ مسلمان انگریزی تعلیم کی اعلیٰ قابلیت پیدا کرلیں اور اعلیٰ درجہ کی ڈگریاں حاصل کریں تاجروں سے اگر پوچھا جائے تو وہ مسلمانوں کی ترقی کے لئے تجارتی راہ بتائینگے میری سمجھ میں اس قسم کے خیالات صرف دوسری قوم کی موجودہ ترقی کو دیکھ کر پیدا ہوئے ہیں۔ مسلمانوں نے دوسری قوموں کو خوشحال دیکھا تو جس طرح اونہوں نے دنیوی ترقی حاصل کی اسی کو اپنے لئے رہنما قرار دے دیا۔ حالانکہ اگر وہ سوچتے تو انہوں معلوم ہوتا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی پاک جماعت کو یعنی صحابہ کرام کو یورپ کے علوم وفنون نہیں پڑھائے تھے بلکہ ان کو سیدھا سادھا مسلمان بنایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خدا کے فرمانبردار بندے اور اپنے رسول کے قدم بقدم چلنے والے تھے ان کی تعلیم کا کورس قرآن مجید تھا جس نے ان کو دنیا میں ایک ایسی نامور قوم بنادیا کہ وہ ساری دنیا کے استاد مانے گئے اور عرب سے نکل کر مشرق مغرب میں پھیل گئے پس اگر مسلمان پھر کوئی ترقی حاصل کریں اور اس گری ہوئی حالت سے اٹھنا چاہتے ہیں تو اس کے لئے ایک ہی راہ ہے کہ قرآن مجید کو مضبوط پکڑیں اور مسلمان اپنے بچوں کی تعلیم قرآن شریف سے شروع کریں۔

صاحبان! آپ کو یہ سن کر اور بھی تعجب ہوگا کہ میں آپ کے سلسلے میں شامل نہیں ہوں مگر میں نے مختلف وعظوں اور خطبوں میں سنا ہے کہ جو شخص انسان کا شکریہ ادا نہیں کرسکتا۔ وہ خدا کا بھی شکر گذار نہیں ہوسکتا۔ اس لئے میں یہ کہنے میں مضائقہ نہیں کرتا۔ کہ اس مدرسے میں داخل ہونے کے بعد میں نے چار مہینے کے اندر تجربہ کیا ہے کہ اِس اصول پر یہاں تعلیم دینے کی کوشش کی جاتی ہے۔ میں اپنے بزرگ شیخ یعقوب علی صاحب کا صدق دل سے شکرگذار ہوں جو میرے یہاں آنے کا موجب ہوئے۔ خدا تعالیٰ اُن پر اور اُن کی اولاد پر بہت بڑی انعام کرے۔ پھر میں اپنے والد بزرگوار کی مہربانی اور فراخدلی کا بھی شکرگذار ہوں کہ انہوں نے میرے حال پر رحم فرما کر مجھے یہاں بھیجنا منظور فرمالیا۔ میں آپ میں سے اُن صاحبان کو مبارکباد دیتا ہوں جن کے بچے یہاں تعلیم پاتے ہیں۔ کیوں کہ وہ نیک استادوں کی نگرانی کے نیچے ہیں اور ان کے مذہبی پابندی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے میں اس بات کو بھی خوشی سے ظاہر کرتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ میں آپ لوگوں کے بعض عقائد سے متفق نہیں ہوں لیکن مجھے کبھی استاد یا شاگرد نے اس قسم کی چھیڑ چھاڑ نہیں کی بلکہ حضرت مولوی (نورالدین) صاحب نے جو مجھ پر کمال درجہ کی مہربانی اور شفقت فرماتے ہیں فرمایا کہ اگر کوئی تم سے کسی قسم کی مذہبی چھیڑ چھاڑ کرے تو مجھے فوراً اطلاع دو۔ تو بھی یہ خوشی کی بات ہے کہ عام مذہبی تعلیم کی حفاظت کے لئے یہاں سامان ہیں پس آپ لوگ اس وقت کو غنیمت سمجھو اور اپنے بچوں کو یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجو میں پھر اس امر کی طرف آپ کی توجہ دلاتا ہوں کہ مسلمانوں کے لئے ترقی کی اصل راہ یہی ہے۔ کہ وہ قرآن مجید کی علمی اور عملی تعلیم کی طرف توجہ کریں۔ اور تمام تعلیم پر اسے مقدم کریں جب تک یہ نہیں ہوگا۔ مسلمان ذلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گڑھے سے نہیں نکل سکتے۔ اب میں آپ کا زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا امید ہے کہ آپ میرے ان خیالات کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے اور جس طرح پر آپ اپنے گھر میں اپنے چھوٹے بھولے بھالے معصوم بچوں کے لفظ سن کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ اگر چہ ان میں سے بہت سی باتیں زبانی دانی کے لحاظ سے غلط ہوتی ہیں اسی طرح میری ان باتوں پر آپ نظر کریں گے اب میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ہم سب کو سچا مسلمان بنائے۔ عبدالباسط طالب علم دوئم مڈل مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان۔

ایڈیٹر اہل حدیث: جیسا میں اس تقریر کو بے حواشی چھوڑتا ہوں نامہ نگار مندرجہ ذیل کے بیان کو بھی اپنے پرچہ (بے تصدیق وتکذیب) درج کرتا ہوں جس کا ذمہ دار بھی خود نامہ نگار ہے۔ جو یہ ہے:

مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کا لڑکا مرزائی ہوگیا:

جب کہ مولوی صاحب موصوف نے ریویو رسالہ الصیف الصارم میں امام بخاریؒ کے شافعی مقلد ہونے کے الزام میں جواب میں ارقام فرمایا کہ

> ممکن ہے ابتداء میں شافعی کے مقلد ہوں پھر درجہ اجتہاد پر پہونچ کر خود مجتہد مطلق ہو گئے ہوں۔''

اس پر ایک فاضل حیدر آبادی نے اخبار اہل حدیث میں لکھا کہ اس پر کتاب وسنت سے کیا دلیل ہے کہ مجتہد ابتداء میں ضرور مقلد ہو۔ اس کے جواب میں مولوی صاحب نے رسالہ الہدیٰ بابت ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۷ھ کے صفحہ ۳۵ میں فرمایا کہ

> اِس پر کتاب کی شہادت ضروری نہیں ہم دیکھتے ہیں کہ جو بچہ مکتب میں قاعدہ بغدادی یا پہلا سیپارہ پڑھتا ہے یا نماز یا کلمہ شہادت سیکھتا ہے تو اُس وقت وہ اس کا مقلد ہی ہوتا ہے۔''

چونکہ مولوی صاحب موصوف نے اپنے ایک فرزند دلبند کو مرزائیوں کا شاگرد بنایا لہٰذا مولوی صاحب کے اس کلیہ کے بموجب فی الحال وہ بیچارہ مرزائیوں کا مقلد مرزائی ہوا۔ آئندہ دیکھا جائے گا۔ مرزائی استادوں کی تعلیم وصحبت بغیر رنگ لائے رہتی معلوم نہیں ہوتی۔ کیوں کہ استادوں کا اثر جو شاگردوں پر پڑتا ہے اس سے کوئی انکار نہیں کرسکتا حتی کہ مولوی صاحب کے مجدد العلم نواب صدیق حسن خان علیہ الرحمۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث الغاشیہ کے صفحہ ۱۷۲ میں فرماتے ہیں

''جو عالم متقی خوش عقیدہ نہو اوس کا ہرگز شاگرد نہ بنے وہ ضرور شاگرد کو گمراہ کردے گا۔

اور جو وجوہات وعذرات لاطائل مولوی صاحب نے اپنے فرزند سعادت مند کے داخل کرنے اسکول مرزائی میں ارقائم فرمائے ہیں وہ قابل التفات نہیں۔

راقم: عبدالکریم بن مولوی صدیق مرحوم از پشاور۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۷۔نمبر ۲۷۔مورخہ ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۶ مئی ۱۹۱۰ء۔ص:۸-۱۰)

بدر قادیانی جواب دے (۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ ایڈیٹر بدر لکھتا ہے:

''گجرات سے مجھے ایک خط ملا کہ یہاں کوئی حضرت ہیں قدرت ثانی بنتے ہیں یہ ہے وہ ہے۔ اسی طرح پچھلے دنوں ایک صاحب دکن سے آئے تھے۔ میں حیران ہوں کہ ہمارے احباب نے ایک راستباز مقدس چہرہ دیکھا اس کے نشانات کو ملاحظہ کیا۔ حقیقۃ الوحی کو پڑھا پھر وہ کیوں ایسے معمولی دعووں پر گھبرا اٹھتے ہیں اور کیوں انکار وتسلیم میں جلدی کرتے ہیں۔ مطلق الہام یا خالی دعویٰ ہرگز قابل توجہ نہیں ہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ آج کل اسلام کے اندرونی وبیرونی دشمنوں کے لئے کس قسم کے حربے کی ضرورت ہے، اور اس کو چلانے والے کے لئے کس قدر قابلیت درکار ہیں۔ کیا محض ایسا شخص کافی ہوسکتا ہے۔ جو اپنی صداقت کا نشان تمام انبیاء علیہ السلام کے طرز عمل کے خلاف تین چار مردوں کی طاقت دینا ٹھہرائے (کیوں کہ انبیاء تو قویٰ شہوانی وغضبی گھٹانے کے لئے آتے ہیں) یا وہ جو ہر صبح اٹھ کر ایک دورویا سنادے۔ ہرگز نہیں بلکہ وہ پہلے اپنی خدمات سے یہ تو ثابت کرے کہ میں اسلام کا خادم ہوں اور مخالفین دین اسلام پر بہ براہین قاطعہ وحجج ساطعہ غالب بھی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آوے اور دعویٰ اس قدر عظیم۔ الہامات تو بہت سنائے۔ مگر عملی رنگ میں پورا ہونا کچھ بھی دکھائی نہ دے۔

ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ایسے لوگوں کی خواہ مخواہ تکذیب کریں بلکہ خاموشی کے ساتھ ان کا انجام دیکھنا چاہئے۔'' (بدر قادیان مورخہ ۵ مئی ۱۹۱۰ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کو انجام سے پیشتر کیوں مان لیا تھا۔ اے کاش اوسکو بھی انجام دیکھ کر مانتے تو آج نہ بدر ہوتا، نہ الحکم، نہ ابوالحکم، بلکہ سرے سے قادیان کا نام بھی کوئی نہ جانتا۔

مرزائیو! مرزا صاحب قادیانی کا انجام جانتے ہو کیا ہوا بھولے ہو تو ہم سے سنو! ہم سہل بتلاویں اور حوالہ پوچھو تو ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کا اشتہار سامنے رکھ لو جس میں لکھا دیکھو گے کہ

''خداوند ہم (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جھوٹے کو سچے کی زندگی میں موت دے۔''

آہ! کیسے سنگدل ہیں جو مرزا صاحب کو مستجاب الدعوات نہیں مانتے حالانکہ اون کو دعویٰ تھا کہ میں ایسا مستجاب الدعوات ہوں کہ قبول شدہ دعا کو واپس لا سکتا ہوں پھر کوئی وجہ نہیں ایسی تحدی اور آخری فیصلہ کی دعا ایسے شدید دشمن سے آخری فیصلہ کے لئے کی گئی ہو جس کا نام ہی آخری فیصلہ ہو مقبول نہ مانی جائے۔ کیا سچ ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

مرزا جی کے دوستو!

قل انما اعظکم بواحدة ان تقوموا لله مثنی وفرادی ثم تتفكروا۔ (سبا:٤٦) (خدا کے خوف سے اکیلے دو کیلے ہو کر سوچو کہ اصل بات کیا ہے)

آہ! کیسا انجام نیک ہے کہ ایک مخالف سے آخری فیصلہ شائع کیا جاتا ہے تو دوسرے دشمن (ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب) کے حق میں لکھا جاتا ہے کہ میرے سامنے پاش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاش ہوگا، لیکن اوس کا بال بھی بیکا نہیں ہوتا۔ تو کیا ان دونوں مخالفوں کا (نہیں بلکہ پیشگوئیوں کا) یہی جواب ہے کہ تم عنقریب دیکھ لوگے حق کے مقابلہ کی تم کو کیا سزا ملتی ہے اللہ اکبر۔ ''مشتے کہ بعد از جنگ یاد آمد بر کلۂ خود باید زد'' کے یہی معنی ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی اسلامی خدمات کا خلاصہ ہم نے کئی ایک دفعہ بتلایا ہے۔ افسوس اس کا جواب کسی مرزائی سے نہ ہوسکا اور نہ ہو سکے گا۔ وہ خلاصہ بہت ہی آسان اور لطف آمیز ہے۔ غور سے سنو! (بقول مرزا)

اسلام ایسا پاک مذہب ہے کہ میرے (مرزا قادیانی) جیسے باکمال آدمی اس میں پیدا ہوسکتے ہیں۔

خود بدولت کیا تھے۔ ''مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید'' یہی کہ جو کچھ کہتے تھے اُلٹ ہوتا تھا۔ جس کی بابت متنبّی (عربی شاعر) آج سے صدیوں پیشتر عذر کر چکا ہے ۔

اذا عذرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الا يدوم لها عهد

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۷ نمبر ۲۹۔ مورخہ ۱۰ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۰ مئی ۱۹۱۰ء ص:۲-۳)

بدر قادیانی جواب دے (۲)

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نے کئی ایک دفعہ بطور طنز لکھا کہ ایڈیٹر اخبار اہلحدیث امرتسر نے عدالت میں بیان دیا ہے کہ جھوٹ بولنے سے تقویٰ میں فرق نہیں آتا۔ ادھر سے بھی کئی ایک دفعہ اس کا جواب دیا گیا لیکن سب سے آخری جواب یہ تھا کہ ایڈیٹر بدر اگر اپنے بیان میں سچا ہے تو مسل سے میرے الفاظ کی نقل چھاپ دے مگر نقل پوری ہو، اپنے پیر و مرشد کی طرح نہ ہو، کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔ جیسا اوسنے لکھا تھا کہ مولوی غلام دستگیر نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا حالانکہ مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے کہیں بھی ایسا نہ لکھا تھا۔

اس کے جواب میں ایڈیٹر اخبار بدر قادیان کا فرض ہونا چاہئے تھا کہ کھانا پیچھے کھاتا اور مسل کی نقل پہلے شائع کرتا مگر آج تک وہ بالکل خاموش ہے بلکہ ''چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند''۔ اس لئے میں اس کو ایک نیک تجویز بتلاتا ہوں کہ اگر مسل میں اوسکا بیان کردہ حوالہ نہیں تو اپنے افترا کو نقل کر کے اتنا لکھ دے کہ یہہ مضمون میری قادیانی بیعت کا نتیجہ ہے۔

مرزائیو! مسیح کے حواری اور نبی کے اصحاب ہوکر بھی جھوٹ بولنا نہ چھوٹا تو تم ہی کہو کہ یہ مثل کس پر صادق آئی کہ ''تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔''

دوسری بات: یہ ہے کہ ایڈیٹر بدر نے لکھا تھا کہ ہماری جماعت (مرزائیہ) کے لیکچراروں اور واعظوں کو خدا نے وہ تاثیر بخشی ہے کہ کسی غیر احمدی (غیر مرزائی) کو نہیں۔ یہی ہماری مقبول الٰہی ہونے کی دلیل ہے پھر لکھا تھا کہ کوئی مخالف ہے جو ہمارے واعظوں سے اس بات میں مقابلہ کرے۔ بالخصوص میری طرف اشارہ تھا۔ اس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ میں اس مقابلہ کے لئے حاضر ہوں میرے ساتھ برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بھی اس دعوت کو قبول کیا تھا۔ زاں بعد ایڈیٹر الحکم دفتر اہلحدیث میں کچھ کتابیں لینے آئے اون سے بھی ذکر آیا کہ ایڈیٹر بدر اس امر میں کیوں خاموش ہے اونہوں نے بھی کہا ہاں اون کو جواب تو دینا چاہئے میں نے کہا میں تم کو مخاطب کر کے پوچھوں گا۔ بولے آپ مجھے مخاطب کرینگے تو میں جواب دونگا۔ لیکن جب اوسے بھی مخاطب کیا تو وہ بھی آخر وہی نکلا جو لکھا تھا کہ ''یکے دزد باشد دگر پردہ دار'' اس لئے اس دفعہ دونوں کو مخاطب کر کے پوچھتا ہوں کہ میری پیشگوئی سچی ہوئی یا نہیں جو میں نے پہلے ہی کر دی تھی کہ تم لوگ کبھی اس مقابلہ کے لئے نہ آؤ گے۔

مرزائیو! آؤ اب ہم تمہیں ایک اور آسان تجویز بتلا دیں۔ لاہور یا امرت سر میں ایک جلسہ کریں جس کا موضوع ہو ''شان مرزا'' اوس میں فریقین مرزا غلام احمد قادیانی کی شان پر گفتگو کریں۔ مصدقین اپنی وجہ تصدیق بیان کریں۔ مکذبین وجہ تکذیب۔ کیا تم لوگ آؤ گے؟ آئندہ زمانہ آپ کا فیصلہ کریگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۳۱۔ مورخہ ۲۴ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ مطابق ۳ جون ۱۹۱۰ء ص: ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی مختصر سوانح عمری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار بدر میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے جو درج ذیل ہے:

”آپ لنا له رجل من ابناء فارس کے ماتحت سمرقندی الاصل ہیں۔ برلاس مشہور قوم مغل کے مورث اعلیٰ میرزا ہادی بیگ نے دسویں صدی ہجری کے قریب خراسان سے نکل کر پنجاب کی راہ لی۔ یہاں ایک بستی کی بنیاد رکھی جس کا نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا۔ اور یہ قاضی۔ قادی۔ کدعہ جواہر الاسرار صفحہ ۵۶ کی حدیث یخرج المهدی من قرية يقال لها كدعة کو پورا کرنے والا ہوا۔

سال پیدائش قریباً ۱۲۵۱ ہجری ہے۔ باپ کا نام میرزا غلام مرتضیٰ صاحب۔ آپ نے ۱۷-۱۸ سال کی عمر تک بعض رسمی کتابیں مختلف استادوں سے پڑھیں۔ والد کے اصرار سے چند سال سیالکوٹ میں ملازمت بھی کی۔ تمام لوگ ان ایام میں آپ کے اعلیٰ اخلاق دیانت۔ امانت۔ تقویٰ وطہارت صادق وامین ہونے کے مقرر ہیں۔ وقد لبثت فيكم عمرا من قبله۔

ملازمت خلاف طبیعت تھی۔ چھوڑ دی۔ والد بزرگوار کو خط لکھا کہ دنیا روزے چند عاقبت کار باخداوند۔ میں چاہتا ہوں کہ دین کی خدمت کروں (اصل خط موجود ہے)

سب سے پہلا الہام والسماء والطارق۔ جس میں آپ کو اپنے والد کی وفات کی خبر اور الیس اللہ بکاف عبدہ میں آپ کی آئندہ زندگی کی نسبت ایک اعجاز نما خوش کن وعدہ تھا۔ آپ نے ۱۸۸۰ء و ۱۸۸۲ء میں براہین احمدیہ لکھی۔ جس کے دلائل توڑنے پر دس ہزار کا انعام مقرر کیا۔ اور اسی میں شائع کیا کہ اس گاؤں میں دور دور سے لوگ آئیں گے اور تحفے لائیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مجھے اسلامی متقی جماعت دی جاوے گی۔

چنانچہ باوجود سخت مخالفت کے ایسا ہی ہوا۔

یکم دسمبر ۱۸۸۸ء کو بیعت کا اشتہار دیا۔ پھر ظاہر فرمایا کہ میں وہ مسیح موعود مہدی مسعود ہوں۔ علامات قرب قیامت۔ ذوالنین ستارہ۔ رمضان میں کسوف وخسوف۔ زلازل۔ قحط۔ طاعون۔ صدی کا سرا۔ اونٹ کا بے کار ہونا۔ دریا میں سے نہریں۔ باہمی ملاقات کے ذرائع بڑھ گئے۔ خود آپ کا حلیہ مطابق حدیث تھا۔ روشن پیشانی۔ بلند ناک۔ دوزرد چادریں یعنی دو بیماریاں، ایک سرکی ایک ذیابیطس (چادریں تو خوب ہیں۔ اڈیٹر اہلحدیث) عیسائیوں۔ آریوں سے مباحثے ہوئے۔ عبداللہ آتھم ولیکھ رام مطابق پیشگوئی مارے گئے۔ جو آپ کی اہانت کو اُٹھا ذلیل ہوا۔ جس نے مباہلہ کیا ہلاک ہوا۔ جلسہ اعظم مذاہب میں آپ کا مضمون سب مذاہب کے مضامین پر غالب رہا لیظهره على الدين كله۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۹ء کو ۳ سال قبل الوصیت کی تحریر کے مطابق کامیاب ہوکر وفات پائی۔ آپ نے اپنی تمام جائداد تمام آمد دین کی راہ میں لگادی اور جانشین کے لئے اولاد کا ایما نہ کیا۔ بلکہ خدا پر چھوڑا۔ اور خدا نے اپنے فضل سے ویسا ہی خلیفہ عطا کیا ہے جو ہے نورالدین۔ ایدہ اللہ تعالیٰ۔" (اخبار بدر قادیان۔ مورخہ ۹رجون ۱۹۱۰ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

افسوس سوانح نویس نے حد درجہ اختصار سے کام لیا یہاں تک کہ ایسے ایسے ضروری واقعات بھی چھوڑ گیا جو کوئی مورخ نہ چھوڑے۔ اس کے علاوہ بہت سے غلط واقعات لکھے ہیں۔ اس لئے ہم تفصیل سے تو کیا بتلاویں، مختصر سے ایک دو واقعات لکھ اس میں ایزاد کرتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے بڑے واقعات میں یہ بھی ہے کہ اونھوں نے خاکسار (ابوالوفاء ثناءاللہ) کو دعوت دی کہ قادیان میں آکر میرے ساتھ تحقیق کرلو۔ یہ بھی لکھا کہ میرا نشان ہوگا کہ تم قادیان میں اس غرض کے لئے کبھی نہ آؤ گے۔ (اعجاز احمدی مصنفہ مرزا قادیانی) مگر میں ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء ۲ بجے دن کے قادیان دارالامان میں جا پہنچا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ مرزا صاحب نے میری اطلاعی چٹھی کے جواب میں لکھا کہ ہم نے خدا کے ساتھ وعدہ کررکھا ہے کہ مباحثہ نہ کرینگے۔ چلو چھٹی شد۔ (حالانکہ کوئی وعدہ نہ تھا)۔

اس سے بعد ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

یستنبؤنک احق ھو قل ای وربّی انّہ لحقّ

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔

السلام علیٰ من اتبع الھدی

مدت سے آپ پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب وتفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے اوس پرچہ میں مردود، کذاب، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دُکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے اُن گالیوں اور تہمتوں اور اُن الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی لفظ سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤنگا۔ کیوں کہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہوجاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نکرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے۔ جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی ہی ہیں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میر مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے۔ جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک! میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے اُن کو اور اُن کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔
مگر اے میری کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگا تا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی اُن کو نابود مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون وہیضہ وغیرہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے وہ کھلے کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دُکھ دیتا ہے۔ آمین یارب العالمین۔
میں ان کے ہاتھ سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے اُن چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کے لئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے اور انہوں نے ان تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لاتقف مالیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دوکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا مگر میں دیکھتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اوراس عمارت کومنہدم کرنا چاہتا ہے جوتو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے، اوس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

ربنا افتح بيننا وبين قومنا بالحق وانت خير الفاتحين۔ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ اس تمام مضمون اپنے پرچہ میں چھاپدیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ وایدہ۔

مرقومہ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کی بابت لکھا کہ میرے سامنے مریگا۔ مگر وہ بھی زندہ ہیں۔ نہایت افسوس ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے سوانح نویس نے ان اہم واقعات کا ذکر نہیں کیا۔ کیا سچ ہے۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

باقی جس قدر احادیث مرزا کے حق میں لکھی ہیں بہت کم ہیں۔ وہ خود تو بقول مولوی نذیر احمد صاحب دہلوی نصف قرآن اپنے حق میں نازل کیا کرتے تھے۔ مگر ہمیں اوس سے بحث نہیں ہمیں تو یہ دکھانا تھا کہ راقم مضمون اہم واقعات کو چھوڑ گیا۔ اس لئے ہم نے اوس کی تلافی کر دی۔ امید ہے آئندہ کو مختصر یا مفصل سوانح نویس ایسا نہ کرینگے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۷۔ نمبر ۳۴۔ مورخہ ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۴ جون ۱۹۱۰ء ص: ۴-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کذب بیانی (۱)

اذا غدرت حسناء اوفت بعھدھا
و من عھدھا الا یدوم لھا عھد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عنوان ہذا بہت پرانا اور سالہا سال کا مصدقہ ہے۔ مرزا قادیانی کی زندگی ہی میں کئی ایک مرتبہ اس کی تصدیق ہو چکی تھی اس لئے آج اس عنوان کی غالبا حاجت نہ تھی مگر صرف یہ بتلانے کو کہ قادیانی مشن بقول:

ما مریدان رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

اپنے بانی (مرزا غلام احمد قادیانی) کے پورے پورے پیرو ثابت ہوئے ہیں یہاں تک کہ تاویل اور تحریف میں بھی اوسی کی چال چلنے پر مشاق ہیں۔ جس کی ایک تازہ مثال پیدا ہوگئی ہے۔

۹ر دسمبر ۱۹۰۹ء کے بدر نے اپنے مشن کی شیخی بھگارتے ہوئے لکھا تھا کہ ہمارے واعظ ایسے خوش بیان ہیں کہ دوسرا ان کے مقابل کوئی نہیں ہوسکتا۔ یہ شیخی بھگار کر مخالفین کو عموماً اور ضمناً خاکسار کو خصوصاً چیلنج دینے کو لکھا تھا:

"آؤ اور باتوں میں کیوں ہم سے تنازع کرتے ہو بہت مختصر راہ ہمارے تمہارے فیصلہ کی ہے۔ اسلام کی تبلیغ میں کسی مضمون پر جس میں صداقت اسلام مقصود ہو تم بھی غیر مسلم سامعین میں کچھ بیان کرو اور احمدی مبلغ بھی بیان کرتے ہیں۔ پھر دیکھو کہ خدا تعالیٰ وقت پر کس کی تقریر کو بابرکت ثابت کرتا ہے۔" (اخبار بدر۔ قادیان ۹ر دسمبر ۱۹۰۹ء)

یہ عبارت کیا بتلا رہی ہے؟ اردو دان اصحاب سے مخفی نہیں۔ صاف طور پر دعوت مقابلہ دی ہے۔ اور صاف مطلب ہے کہ آؤ ہم سے مقابلہ کی تقریریں کرو۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو کہ وقت پر کس کی تقریر پُر اثر ثابت ہوتی ہے۔اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ دونوں تقریریں ایک ہی جلسہ میں ہونگی۔ دوسری تقریر کے حاضرین بھی وہی ہوں گے جو پہلی کے تھے۔ جب ہی تو نتیجہ بروقت ثابت ہوگا۔لیکن جب اس دعوت کی منظوری میں نے ۱۷-دسمبر ۱۹۰۹ء کے اہلحدیث میں دی اور میرے بعد جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے بھی منظور کرلیا، پھر تو قادیانی مشن میں ایسا سناٹا چھایا۔'

'چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔''

میں نے ۱۷ردسمبر ۱۹۰۹ء کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اس دعوت کی منظوری ان لفظوں میں دی تھی:

''یہ نوٹس دیکھ کر مجھے ازحد فزوں خوشی ہوئی اگر میں ایسا نوٹس دیتا تو منظوری تمہارے ہاتھ میں ہوتی۔مگر اب تو تمنے چیلنج دیا ہے جس کو منظور کرنا میرا کام ہے۔ لیجئے بسم اللہ بلا کسی شرط کے آتا ہوں۔اس مقابلہ کے لیے لاہور جیسے شہر سے اچھا مقام نہ ملے گا۔مناسب سمجھیں تو تین اشخاص معززین اہل علم اس کے لیے منصف بھی بنائے جائیں، تاکہ آئندہ کو وہی جھگڑا پیش نہ ہو کہ عبدالحکیم اور ثناء اللہ موافق پیشگوئی زندہ رہے ہیں یا مرگئے ہیں۔ ہاں میری دلی خواہش ہے کہ اس مقابلہ کے بعد ایک روز خاص قادیانی مشن کے متعلق دو دو گھنٹے لیکچر ہوں۔جن میں بھی منصف ہوں تو اولی ہے لیکن ہونا شرط نہیں ہم بلاشرط حاضر ہیں۔

مرزا جی کے سچے دوستو! آؤ اب دیر کی بات نہیں لیکن ہم وجدانی پیشگوئی کرتے ہیں کہ کبھی نہ آؤگے بلکہ یہ کہوگے کہ ہمارے خلیفہ المسیح اجازت نہیں دیتے۔کیوں

نہ خنجر اوٹھے گا نہ تلوار اُن سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس کے بعد جب قادیانی مشن پر غشی کی نیند چھائی تو مرات کرات ان کو یاددہانی کی گئی آخر تنگ آکر بدر نے ایک لمبا مضمون لکھا جو اپنی نوعیت میں پہلا فرد تو نہیں مگر اکمل فرد ضرور ہے۔ اوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بہت سے دل آزار ہتک آمیز فقرے اور حسب مذہب قادیانی بہت سے بہتان لگا کر دل ٹھنڈا کیا گیا۔ خیر چونکہ ہمیں آنجہانی کے زمانے سے سننے کی عادت ہے اس لئے ہمیں ایسے کلمات سننے سے کوئی رنج نہیں ہوتا۔ ہاں اتنے کہے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ حق الامر یہ ہے کہ ایسے ہی خلاف واقع بہتانات سے ہم نے مرزا آنجہانی کی (کذب پر) تصدیق کی تھی۔ خدا کا شکر ہے اوس کے مشن کے طریق عمل سے ہمارے خیال کی غلطی ثابت نہیں ہوئی بلکہ جناب مسیح علیہ السلام کا قول سچا پایا کہ ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔'' اس مضمون میں بدر نے کیا کہا؟ اگر ہم اوسی کے الفاظ میں نقل نہ کریں بلکہ اس کو اپنے الفاظ میں بتلا دیں تو ہم دو جرموں کے مرتکب ہونگے

(۱) ایک تو اپنی عادت کے خلاف کرنے کے کیوں کہ ہماری عادت ناظرین اہلحدیث سے پوشیدہ نہیں کہ ہم مخالف کا مطلب ہمیشہ اوسی کے لفظوں میں بتلایا کرتے ہیں۔

(۲) دوئم ایسا کرنے میں ہم قادیانی مشن کے پیرو ہو جائیں گے۔ جس کے بانی نے یہ بدرسم علمی دنیا میں جاری کی ہے کہ مخالف کا عندیہ اوس کے الفاظ میں نہیں بلکہ اپنے الفاظ میں بتلایا کرتا تھا۔ جس کی مثالیں بکثرت موجود ہیں۔ منجملہ

(۱) غلام دستگیر مرحوم قصوری کی بابت بحوالہ اُن کی کتاب ''فضل رحمانی'' صفحہ ۲۷ لکھا کہ مولوی صاحب موصوف نے میرے ساتھ مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا حالانکہ مقام مذکور پر یہ مضمون نہیں

(۲) مولوی اسمٰعیل علی گڈھی کی بابت لکھا کہ اوس نے بھی میرے ساتھ اسی مضمون کا مباہلہ کیا تھا حالانکہ کہیں نہیں۔ ان دونوں مباہلوں کو دکھانے والے کے لئے ہماری طرف سے انعامی مضامین بذریعہ اشتہارات واخبارات شائع ہوئے۔ مگر کوئی بھی ایسا مرد میدان نہ بنا کہ دکھا دیتا۔

غرض یہ بدرسم قادیانی مشن کے ساتھ مخصوص ہے کہ مخالف کا مضمون اُس کے الفاظ میں نہیں بتلاتے بلکہ اپنے معتقدین کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکریاں ڈالنے کو اپنے الفاظ میں مخالف کا مطلب جس طرح چاہتے ہیں بگاڑ کر بتلاتے ہیں۔ مگر ہم تو بحکم شریعت ایسا کرنے سے ممنوع ہیں لہذا ہم بدر کا مضمون ... اوسی کے الفاظ میں بتلاتے ہیں۔ عنوان اس مضمون کا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"دو منکروں کا چیلنج اور ہمارا جواب"

شیخ الاسلام امرتسری فرماتے ہیں کہ پہلے بسم اللہ ہی غلط بلکہ جھوٹ۔ ناظرین عبارت منقولہ (از بدر ۹-دسمبر ۱۹۰۹ء) دیکھ چکے ہیں کہ وہ از خود ہم کو چیلنج دیتا ہے جس کو ہم نے منظور کیا، نہ یہ کہ ہم نے اوسے چیلنج دیا۔

کیسا ڈبل جھوٹ ہے کہ چیلنج تو خود دیں اور نام مخالف کا رکھیں۔اس سے پایا جاتا ہے کہ یا تو یہ لوگ صدق کذب میں تمیز کرنے کی عادی نہیں یا ان کو چیلنج اور قبول چیلنج میں تمیز نہیں۔ اسی کے قریب قریب بلکہ اس سے بڑھ کر تعجب اس کے بڑے بھائی الحکم قادیان سے ہے جو ۷-۱۴ جون کے پرچہ میں اسی مضمون پر بہت کچھ خلاف بیانیاں کر کے لکھتا ہے:

"میں نہیں کہہ سکتا کہ معزز بدر نے کس بنا پر اس اعلان کو شائع کیا اور کیوں ان (مولویوں) کی دعوت کو انہوں (معزز بدر) نے مسترد کر دیا۔"

افسوس بڑا بھائی بھی جھوٹ بولنے سے نہ بچا دیکھئے انہیں چند لفظوں میں کیسا کچھ غلطاں پیچاں ہے خود ہی لکھتا ہے کہ بدر نے اعلان دیا جس کے معنے ہیں کہ بدر نے چیلنج دیا۔ یہ تکذیب ہے بدر کی جو چیلنج ہماری طرف منسوب کرتا ہے پھر اتنا کہہ کر اصل مذہب (کذب قادیانی) اوس پر غالب آتا ہے تو لکھتا ہے کہ کیوں بدر نے ان کی دعوت کو رد کیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دعوت یعنی چیلنج ہمارا ہے۔ حالانکہ دعوت، اعلان اور چیلنج ہم معنی ہیں۔ جب اعلان بدر کا ہے تو دعوت ہماری کیسی؟ سچ ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

اسی لئے ہم نے ان دونوں بھائیوں کے حق میں بطور مثال لکھا تھا کہ اور غالباً آئندہ بھی لکھیں گے جب تک وہ قانونی کارروائی (جس کی وہ ہمیں دھمکی دیتا ہے) کر کے ہم کو نہ روک دے "یکے دزد باشد دگر پردہ دار" مگر ایسی حمایت پردہ داری نہیں بلکہ دراصل پردہ دری ہے۔ غالباً ناظرین منتظر ہوں گے کہ ہم نے بدر کی اصل عبارت متعلق جواب ہذا اون کو سناویں۔ مگر عبارت مذکورہ سنانے سے پیشتر ہم ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ ایک نظر پھر عبارت مرقومہ بالا منقولہ از بدر ۹-دسمبر پر ڈال جائیں پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارت مندرجہ ذیل کو غور سے پڑھیں۔ اخبار بدر لکھتا ہے:

''ہماری اصل غرض تو اس تجویز سے وہ خدمت دین تھی اور ہے کہ جس کی ضرورت اس وقت سخت اسلام کو ہے۔ اور جس مقابلہ کے لئے ہم اب بھی اپنے منکروں کو بلاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آؤ ہماری طرح اور ہمارے مقابل خدمت دین پر کمر باندھو مختلف شہروں میں نہ اس لئے کہ احمدی مبلغین کی قابلیت اور لیاقت کا مقابلہ تم کو مدنظر ہے۔ بلکہ خدمت اسلام کے لئے جاؤ۔ اور منکران اسلام کے مقابل اپنی خصومتوں اور خصوصیتوں کو چھوڑ کر قرآن اور نبی کریم ﷺ کی شان بلند کرنے کے لئے وعظ و لیکچر دو۔ پھر تم دیکھ لوگے کہ ہم تم میں سے اول کس کو اس خدمت کی توفیق ملتی ہے۔ پھر کس کو خدا مقبولیت اور نصرت عطا کرتا ہے کس کی زبان پر چشمہ معرفت جاری ہوتا ہے۔ لیکن یہ تو وہ راہ ہے جو ایثار اور قربانی کو چاہتی ہے اور جن کی غرض صرف نمود شہرت اور مالی فتوحات ہوں اور جن کی عادت سفر خرچ اور یومیہ فیس لینے کی ہو۔ وہ محض رضائے مولا کے لئے اور وہ بھی جب ان کے تجربہ اور علم میں موہوم ہو اپنے وقت اپنی آسائش اپنے مال کو بلا دم نقد عوضہ کے کس طرح خرچ کرسکیں۔ اس لئے ہماری تحریر کی اصلی منشاء کو یہ لوگ کیوں سمجھنے لگے تھے انہوں نے جونہی یہ تجویز سنی۔ فوراً اس کی للّٰہی غرض کو نظر انداز کر کے اس کو فتوحات مالی اور شہرت کا ذریعہ سمجھا اور اس بے نفس اور ایثار طلب تجویز کو ایک اکھاڑہ کی صورت میں منتقل کرنا چاہا۔''

(اخبار بدر قادیان ۲۳/ جون ۱۹۱۰ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بدر نے اس بیان میں ایک تو اصل کلام کو بگاڑا۔ اصل کلام ہمارے سامنے ہے۔ ناظرین دیکھ کر شہادت دے سکتے ہیں کہ از خود چیلنج دیا، جب ہم نے اوسے منظور کیا تو اب اور ہی پہلو بدل دیا۔ کیا مزے سے لکھتے ہیں کہ اپنے اپنے طور پر اشاعت اسلام کرتے پھر و قبولیت ہم دیکھیں گے۔ واہ کیا خوب۔ عبارت سابقہ میں بروقت اثر دیکھنے کا کیا مطلب تھا۔ کیا یہی؟ کہ احمدی لیکچرار پشاور میں لیکچر دے اور محمدی واعظ کلکتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تو بروقت دونوں کا اثر معلوم ہو جائے۔ او ناداں بدر اور الحکم کے ایڈیٹر ابوالحکم۔ کیا تم نے بھی اپنے پیرو مرشد کی طرح سمجھ رکھا ہے کہ دنیا میں کوئی دانا نہیں۔ پھر کس جرأت اور حیا وشرم سے مجھ پر فیس یومیہ کی چوٹ کرتے ہیں۔ اگرچہ فیس یومیہ دے کر ملک میں بلایا جانا بھی ایک طرح سے قبولیت کی دلیل ہے کہ کسی متکلم میں علم کلام اور علم تقریر کا اس درجہ کمال ہے کہ لوگ سفر خرچ کے علاوہ اوس کو یومیہ فیس دے کر بھی بلاتے ہیں اور اس بلانے میں یہاں تک ترقی ہے کہ بہت سے لوگ بوجہ تعارض تواریخ کے محروم رہ جاتے ہیں۔ میرے احباب بفضل خدا شہادت دے سکتے ہیں کہ ایک ہی ہفتہ میں متعدد مقامات سے طلبی ہوتی ہے لیکن میں چونکہ انجمن صادقین کا خادم ہوں اس لئے جہاں ایک دفعہ وعدہ کرتا ہوں دوسری جگہ کی طرف رخ نہیں کرتا جس پر دوسرے لوگ بعض دفعہ میری غیر حاضری کے سبب سے جلسہ ملتوی کر دیتے ہیں۔ ذٰلك من فضل الله لیکن افسوس ہے کہ اخبار بدر قادیان نے اس میں اپنے پیرو مرشد کی تقلید میں دروغ گوئی سے کام لیا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے رسالہ اعجاز احمدی میں صفحہ ۲۳ پر میری نسبت لکھا ہے:

> ”دو، دو آنہ کے لئے دربدر گدائی کرنے والا۔ مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ کرنے والا۔“

حالانکہ میں نہ کسی مسجد کا امام ہوں، نہ میں جنازہ خوان، بلکہ میری دعا ہے کہ قیامت تک میری اولاد میں بھی کوئی اس پیشہ کا نہ ہو۔ تاہم آنجہانی کو ایسا لکھتے ہوئے شرم نہ آئی، تو تم دونوں چھوٹے بڑے بھائی کو بقول ”کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا“ کیا شرم آتی۔

نہایت افسوس ہے کہ تمہارا پیشوا تو یہ دعویٰ کرے کہ جو میری بیعت میں آیا وہ اصحاب رسول اللہ (ﷺ) میں شامل ہوا۔ (قادیانی خطبہ الہامیہ صفحہ ۱۷۱) مگر تم لوگوں کے اخلاق ایسے ذلیل اور گرے ہوئے ہیں کہ معمولی باتوں میں بھی جھوٹ بولنے سے پرہیز نہیں کرتے۔ ہاں میں بھولا، جب شیخ ہی ایسا تھا تو فنا فی الشیخ کے درجہ والے کیوں ایسے نہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین حیران ہونگے کہ بدر نے اپنے سابقہ کلام کو جو پبلک میں شائع شدہ ہے ایسا کیوں بدلا۔سوان کی حیرت رفع کرنے کو ہم قادیانی مشن کے بانی آنجہانی کا وتیرہ کا ایک نمونہ دیکھاتے ہیں۔

حضرت موصوف نے آتھم عیسائی کی بابت پیشگوئی ان لفظوں میں کی تھی کہ:

''وہ (آتھم) پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاویگا۔''

(کتاب''جنگ مقدس''صفحہ ۱۸۹)

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ آتھم کی موت کی آخری مدت پندرہ مہینے ہے لیکن جب پندرہ مہینے کی بجائے چالیس ماہ کے بعد ڈپٹی عبداللہ آتھم مرا تو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کس خوبی سے فرماتے ہیں کہ:

''میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریبا ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا سو آتھم بھی اپنی موت سے میری سچائی کی گواہی دے گیا۔'' (قادیانی اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۱)

ناظرین غور سے دیکھیں کہ سلطان القلم اور مسیح موعود ایسے ہی ہوتے ہیں جن کو اتنی بھی شرم نہو کہ ہماری تحریر ملک میں شائع ہو چکی ہے۔ لطف یہ ہے کہ یہ عبارت تشریحی بھی نہیں، بلکہ صاف لکھا ہے کہ میں نے کہا تھا یعنی اصل الفاظ ہی یہی ہیں۔ اللہ اکبر اس قدر جرأت کہ پندرہ مہینوں کی محدود عبارت کی حد اٹھا کر غیر محدود کر کے کہتے ہیں کہ میں نے یہی کہا تھا۔یعنی اوس میں پندرہ ماہ کی کوئی قید نہ تھی، بلکہ صرف اتنا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا۔حالانکہ اصل کلام ہمارے سامنے ہے اوس میں تقدیم وتاخیر کا کوئی ذکر ہی نہیں۔لیکن چونکہ واقعہ ایسا ہوا کہ آتھم پہلے مرا گو پیشگوئی سے دوسال بعد مرا اس لئے دجال اکبر آنجہانی نے حیا وشرم کو بالا طاق رکھ کر ارشاد فرما دیا کہ پیشگوئی میں میں نے یہی لکھا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔

دراصل ہمارے پنجابی نبی کے کرتب ان گنت ہیں۔ اصل الہام کی عبارت بھی ناظرین کے سامنے ہے، پھر اوسکی تشریح یا وہی عبارت بالفاظ دیگر ملاحظہ میں ہے۔ ان دونوں عبارتوں میں مانتے ہیں کہ میں نے کہا تھا کہ آتھم مریگا۔مگر ناظرین سن کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیران ہوں گے کہ آتھم کی زندگی (مابعد پیشگوئی) میں آپ لکھتے ہیں کہ

"اعلیٰ درجہ ہاویہ کا جو ہم نے سمجھا اور ہماری تشریحی عبارت میں درج ہے یعنی موت وہ ابھی تک حقیقی طور پر وارنہیں ہوا۔"

اس کلام بے نظام میں آپ نے فیصلہ کر دیا کہ پیشگوئی میں موت کا لفظ ہی نہ تھا۔ چلو فیصلہ شد۔ کسی دل جلے عاشق نے ایسے ہی معشوق کے حق میں کہا ہے

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے اے شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

پس اخبار بدر قادیان کا اپنے کلام کو بگاڑ کر دوسرا مطلب لینا بالکل مرزائی سنت موکدہ کی پیروی ہے۔

او نادان مرزائیو! کیا تم دنیا کی آنکھوں میں مٹی ڈال سکتے ہو۔ یہی قادیانی نبوت ہے جس کی اشاعت تم ملک میں کرنا چاہتے ہو (تف)

دوسری وجہ یہ ہے کہ قادیانی علم الکلام گو بہت بڑا وسیع ہے مگر بحمد اللہ ہم کو اس قدر ملکہ ہے کہ ہم اوس کو مختصر بھی کرسکیں۔ قادیانی مشن کا علم کلام ایک ہی جملہ میں آ سکتا ہے غور سے سنئے!

(ا) اسلام ایک ایسا مذہب ہے جس کی پیروی کرنے سے حضرت مرزا صاحب قادیانی جیسے باکمال آدمی پیدا ہوسکتے ہیں۔"

علماء منطق کے ہاں بعض جملے ایسے ہوتے ہیں جن کی بابت وہ کہا کرتے ہیں: قضایا قیاساتھا معھا یعنی یہ ایسا حکم ہے کہ اس کی دلیل خود اسی میں موجود ہے جس کی مثال وہ دیا کرتے ہیں الحمد للہ (سب تعریفات اللہ ہی کے لئے ہیں) یہ ایک ایسا دعویٰ ہے کہ اس کی دلیل بھی اسی میں ہے۔ اسی طرح قادیانی مشن کا دعویٰ مذکورہ بھی متضمن دلیل ہے۔ دعویٰ ہے کہ اسلام بڑے کمال کا مذہب ہے جس کی دلیل کیا ہی سنہری حرفوں میں لکھنے کے قابل ہے کہ مرزا صاحب کو جو کمالات حاصل ہوئے وہ اوسی مذہب کی بدولت ہوئے ہیں۔ آپ کے کمالات کیا تھے، بس یہی کہ

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی آپ کی پیشگوئی سچی نہیں ہوئی۔ کبھی آپ نے کسی مخالف کا حوالہ صحیح نہیں دیا۔ آہ! آخری سین (نقشہ) اس باکمال کا کس سے مخفی ہے جس کا نام اوس نے خود ہی ''آخری فیصلہ'' رکھا تھا جس کی پوری نقل ۲۴ جون کے اہلحدیث میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں جس کا خاتمہ اس پر ہوا کہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

الحکم کا ابوالحکم اپنے عجز کا ثبوت دیتے ہوئے کہتا ہے کہ ہم اہلحدیث کے جوابات کی طرف اس لئے رخ نہیں کرتے کہ اوس میں بجز تمسخر اور استہزاء کے کچھ ہوتا نہیں مگر اوسنے یہ نہیں بتلایا کہ اہلحدیث کا استہزاء کسی میراسی بچے سے بھی زیادہ ہے جن کا آبائی پیشہ ہی استہزاء ہوتا ہے۔

قادیانی مشن کے نونہال لاہور کے جلسوں میں اپنی کامیابی کو بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ خدا کی شان ہے جب آدمی حیا وشرم سے بے تعلق ہو جائے تو جو چاہے کہتا جائے کوئی پوچھنے والا نہیں۔ ہاں ہمیں خوشی ہے کہ لاہور کے جلسوں میں جو لوگ شریک تھے وہ اصلیت سے خوب واقف ہیں اور جو نہ تھے اون کو بتلانے کی حاجت نہیں۔ کیوں کہ قادیانی مشن کی کذب بیانیاں کسی سے مخفی نہیں۔ مختصر یہ کہ بدر نے ہمیں چیلنج دیا تھا جو ہم نے منظور کیا مگر منظور ہوتے ہی بدر انکار کر گیا۔ جس سے بدر نے گویا ہمارے قول کی تصدیق کر دی کہ

نہ خنجر اوٹھے گا، نہ تلوار اون سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

ہاں الحکم کے ایڈیٹر ابوالحکم کا ایک سوال ہنوز باقی ہے۔ آپ پوچھتے ہیں کہ جالندھر میں خواجہ کمال الدین کے مقابلہ میں لیکچر دینے کی تم نے خواہش ظاہر کی تھی تو اہالی جالندھر نے تم سے کیا کہا تھا؟ اس سوال کے جواب کے لئے اوس نے انجمن صادقین کا مجھے واسطہ دیا ہے اس لئے میں بحیثیت خادم انجمن ہونے کے سچائی سے اظہار کرتا ہوں کہ نہ میں نے خواہش ظاہر کی تھی نہ کسی نے انکاری جواب دیا تھا۔ ہاں احباب جالندھر از خود خواجہ موصوف کے بعد مجھے مجبور کیا تھا تو میں نے جالندھر میں جا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روز مع مولوی راجہ عبدالرحمٰن صاحب تقریر کی تھی جس میں صدر جلسہ جناب صوبیدار صاحب پنشنر، آنریری مجسٹریٹ تھے۔ اس جلسہ کا اثر کیا ہوا تھا؟ میں کچھ نہیں کہتا ایک فقرہ سنائے دیتا ہوں جس سے شناسان علم کلام سمجھ جائیں گے کہ ایک ہی لفظ سے تمہارا سارا اثر مٹ گیا تھا۔ تمہارے لائق لیکچرار خواجہ صاحب نے کئی روز مجھ سے پہلے اپنے لیکچر میں مسلمانوں کو اپنا قرب بتلانے یا دھوکہ دینے کے لئے کہا تھا کہ ہمارا اور ہمارے بھائیوں کا کوئی بڑا اختلاف نہیں صرف اتنا ہے کہ وہ تو مسیح موعود کے منتظر ہیں اور ہم اوس کے گذرنے کے قائل۔ بعض معززین جالندھر نے مجھے کسی کی معرفت کہلوایا کہ چونکہ مرزائی لیکچرار نے کوئی اختلافیہ کلمہ نہیں کہا تھا اس لئے آپ بھی اون کے اختلاف کا ذکر نہ کریں تو مناسب ہے میں نے کہا بہت اچھا۔ مگر جتنا کیا تھا اُتنا تو کہہ لوں۔ جواب ملا ہاں اتنے میں تو ہرج نہیں۔ میں نے اثنا تقریر میں کہا کہ لائق لیکچرار نے سچ کہا تھا کہ کوئی اتنا بڑا اختلاف نہیں واقعی بات بھی یہی ہے کہ اختلاف صرف اتنا ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو جو دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے، ہم کہتے ہیں وہ قبول ہوگئی، مگر ہمارے (مرزائی) دوست کہتے ہیں نہیں ہوئی۔ اس پر اہل مذاق نے جو لطف اوٹھایا اور داد دی میں اوس کا ذکر نہیں کرتا ناظرین خود ہی اندازہ کرلیں۔ کسی سیدھے سادھے عقل سے خالی دیہاتی کو تیر لگا تو ہاتھ پر خون دیکھ کر کہتا جاتا ہے کہ خدا کرے جھوٹ ہو۔

مرزائی نادانو! کب تک جھوٹ جھوٹ کہتے جاؤ گے زمانہ تمہاری چالوں سے واقف ہے۔ سنو!

زمانہ تیرا مبتلا ہو رہا ہے
تمہیں بھی خبر ہے یہ کیا ہو رہا ہے

آؤ میں تم کو منہاج نبوت بتلاؤں جس کا تم لوگ ہمیشہ دعویٰ کیا کرتے ہو۔ حضور پیغمبر ﷺ کو قرآن شریف ایسا فصیح و بلیغ کیوں ملا؟ یہی کہو گے کہ مخاطبوں کو اس فن میں دعویٰ تھا (بقول تمہارے) مرزا صاحب قادیانی کو فن تصنیف میں ایسا ملکہ کیوں ملا؟ کہ (بقول لنگر کے ٹکڑہ خوروں کے) سلطان القلم ہوئے۔ اسلئے نہ؟ کہ زمانہ کی ضرورت مقتضی تھی۔ حضور پیغمبر خدا (ﷺ) کو کسی کافر نے کہا مجھ سے کشتی لڑلو۔ اگر مجھے گرادو گے تو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ہوجاؤنگا۔ حضور نے بے حیلہ حوالہ اوسے پکڑا، اور گرادیا جس کا نتیجہ بھی خاطر خواہ ہوا۔ یہ ہے منہاج نبوت۔

آیئے ہم مانے لیتے ہیں کہ چیلنج ہماری طرف ہی سے تھا۔ یہ بھی مانے لیتے ہیں کہ (بقول تمہارے) ہماری نیت دنگل اور خود نمائی کی ہے مگر تم اور تمہارے خلیفہ تو نیک نیت اور منہاج نبوت کے پیرو ہیں تم لوگ نیک نیتی سے مقابلہ کرو دیکھو ایک ہی فعل بدنیتی سے بدنتیجہ دیتا ہے تو نیک نیتی سے نیک دیتا ہے۔ ہم لوگ بدنیت ہی سہی تم تو نیک نیت ہو پھر تمہیں اس کا کیا فکر۔ آؤ منہاج نبوت کے طریق پر مقابلہ کرو:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

سنو! ہم اس مقابلہ کا پروگرام ابھی سے بتلائے دیتے ہیں۔ بغیر اظہار مقابلہ ایک روز چار گھنٹے تصدیق اسلام پر تقریریں ہوں جن میں دو گھنٹے احمدی لیکچرار اور دو گھنٹے محمدی واعظ تقریر کریں۔ دوسرے روز چار گھنٹے خاص معارف قرآنی پر لیکچر ہوں دو گھنٹے احمدی اور دو گھنٹے محمدی۔ تیسری روز ایک بڑے عالیشان مضمون پر چار گھنٹے لیکچر ہوں جس کا عنوان ہو ''شان مرزا'' دو گھنٹے احمدی لیکچرار تصدیق کے دلائل بیان کرے اور دو گھنٹے محمدی واعظ تکذیب کے مگر یہ ضروری شرط ہوگی کہ کوئی لفظ تہذیب اور دل آزار نہ بولا جائے۔ اس کے فیصلہ کے لئے تین ممبروں کی جیوری پہلے سے مقرر کی جاویگی جو صدارت جلسہ کا کام بھی دیگی۔

مرزائی دوستو! کیا اچھا موقع تبلیغ کا ہے روح القدس کی مدد سے آؤ ہمت کرو ہاں اتنا یاد رکھنا کہ

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

نوٹ نمبر ۱: اس مضمون کے علاوہ دو مضمون اور بھی بدر مورخہ ۱۶ جون میں میرے برخلاف نکلے ہیں۔ ایک آخری فیصلہ کے متعلق۔ دوئم میری شہادت بمقدمہ مرزا کے متعلق مگر شہادت والے کی بابت بدر مورخہ ۲۳ جون میں لکھا ہے کہ آئندہ اس پر مزید بحث ہوگی اس لئے ہم بھی اوس بحث کے منتظر ہیں۔ ہاں آخری فیصلہ کے متعلق آئندہ ہم کچھ لکھیں گے۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ نمبر۲: مضمون بالا میں میرے ساتھ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا ذکر خیر بھی اخبار بدرقادیان میں آتا رہا ہے مگر میں نے اپنے جواب میں ان کا ذکر نہیں کیا کیوں کہ بہت سے واقعات ان کے متعلق ایسے ہیں کہ میں اون سے واقف نہیں اس لئے مولوی صاحب موصوف اپنا جواب آپ دیں گے۔ اور غالباً خوب دینگے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۷۔ نمبر ۳۶۔ مورخہ ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۱۰ء ص:۱-۶)

قادیانی کذب بیانی (۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بدرقادیانی آج کل کسوف کی حالت میں ہے اسی لئے بجائے روشنی کے ظلمت پھیلا رہا ہے۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب قادیانی نے جو اشتہار دیا تھا جس کو ہم نے اہل حدیث مورخہ ۲۴ جون ۱۹۱۰ء میں بتمام وکمال شائع کر دیا ہے۔ مطلب اس کا صرف اتنا ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی کہتے ہیں کہ مولوی ثناءاللہ نے چونکہ میرے مشن کو سخت نقصان پہنچایا ہے اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس کو مجھ سے پہلے موت دے اگر وہ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں جھوٹا ہوں۔ اس کے بعد واقعہ کیا ہوا؟ بتلانے کی حاجت نہیں۔ مرزائی اخبار بدر نے اس کا جواب لکھا ہے جو قابل دید وشنید ہے وہ لکھتا ہے:

> حضرت اقدس مسیح موعود کے اشتہار کا ذکر کرتے ہوئے جس میں مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ دعا کے ذریعہ فیصلہ لکھا تھا سوال کرتے ہیں کہ بتاؤ فیصلہ کیا ہوا؟ اور اس مضمون کی سرخی یوں جماتے ہیں کہ:
>
> بدرقادیانی جواب دے۔
>
> سوسنا چاہیے کہ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب نے جناب مولوی ثناءاللہ صاحب کے آگے فیصلہ کی یہ آسان راہ پیش کی تھی کہ اسلامی طریقہ کے مطابق دعا کے ذریعہ سے یہ جھگڑا طے پائے اور کاذب صادق کی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مر جائے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا مولوی صاحب موصوف نے اور اس کے ساتھیوں نے اس فیصلہ کو منظور کر لیا تھا؟

کیونکہ ہر ایک انسان اپنے مسلمات سے قائل کیا جا سکتا ہے نہ کہ دوسرے کے مسلمات سے۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مطبع اہل حدیث میں ایک اشتہار چھپوا کر شائع کیا تھا اور اس میں حضرت مرزا صاحب کے اشتہار کا جواب دیتے ہوئے ایسا لکھا تھا کہ کسی کے پیچھے زندہ رہنا کوئی ثبوت صداقت کا نہیں ہو سکتا بلکہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے۔ پس جب کہ اس اشتہار میں مولوی صاحب موصوف نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ ان کا عقیدہ درازی زندگی کے متعلق کیا ہے اس واسطے خدا تعالی نے بھی چاہا کہ انہیں اور ان کے ہم خیال جماعت کو ان کے عقائد کے مطابق سمجھا دیا جائے کہ حرامزادہ کون ہے۔

یہ ہے بدر قادیانی کا جواب مختصر الفاظ میں امید ہے کہ مولوی صاحب موصوف کی سمجھ میں آ جائے گا اور ہمیں اور زیادہ تفصیل کرنے کی ضرورت نہ پڑے گی۔ (اخبار بدر قادیان ۱۶ جون ۱۹۱۰ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کیا تمہیں لوگ کہا کرتے ہو کہ اہل حدیث بدزبانی کرتا ہے۔ لو سنو! اصل حرامزادہ تو وہی ہے جو اپنے باپ کے نطفے سے نہ ہو اس لئے وہ غیروں (حکیم نورالدین وغیرہ) کو باپ لکھتا ہو۔ مگر مرزا صاحب کی اصطلاح میں حرامزادہ وہ ہے جو راستی کو چھوڑ کر نا راستی اختیار کرے۔ پس ان دونوں تعریفوں کے مطابق اڈیٹر بدر کا فرض ہے کہ میرا کوئی اشتہار اس مضمون کا دکھاوے جو اس نے میری طرف نسبت کیا ہے۔ یہ تو ہے تمہارے کذب کا جواب نمبر ایک۔

اب سنو! اصل بات کا جواب بدر نے قادیانی مشن کے اثر سے کمال ایمان داری کے ساتھ اصل مضمون کو بگاڑا ہے۔ لکھتا ہے:

مولوی ثناء اللہ کے سامنے فیصلہ کی آسان راہ پیش کی تھی، جس کا مطلب یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ سے دریافت کیا تھا کہ تم بھی اس صورت کو مانتے ہو یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔لیکن مولوی ثناء اللہ نے نہ مانا تو بس وہ صورت بھی رہ گئی۔

سبحان اللہ! ایسی تحریف کی کہ یہودیوں کے بھی کان کتر ڈالے۔۲۴ جون کے اہل حدیث میں سارا اشتہار نقل ہو چکا ہے یہاں بھی چند فقرات نقل کرتا ہوں ناظرین غور سے سنیں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ انہیں تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں۔اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین یہ جملے انشائیہ ہیں یا خبریہ؟ یعنی ان میں مجھ سے کچھ استفسار ہے یا مجھ کو اور پبلک کو خبر دی گئی ہے کہ میں (یعنی مرزا قادیانی) نے خدا سے اس مضمون کی دعا مانگی ہے پس تم بھی منتظر رہو۔ادنی اردو دان بھی اس عبارت کو بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے مجھ کو اور پبلک کو اطلاع دی ہے کہ فیصلہ کے منتظر رہو نہ یہ کہ مجھے فیصلہ کی دعوت دی ہے اور میرے سامنے صورت پیش کی ہے جو بدر نے نکالی ہے۔

او ظالم! اس طرح تم واقعات چھپا کر دنیا کو اندھا بنا سکتے ہو۔آہ کیا سچ ہے

خون نا حق بھی چھپائے سے کہیں چھپتا ہے
کیوں وہ بیٹھے ہیں میری نعش پہ دامن ڈالے

او بدر! اگر تو واقعی بدر ہے اور بدرو نہیں، تو آ ہم تیرے ہی حوالہ سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزاع کا فیصلہ کئے دیتے ہیں۔ لےسن اور بدر ۲۵، اپریل ۱۹۰۷ء کا پرچہ نکال کر سامنے رکھ جہاں تو دجال اکبر آنجہانی (مرزا قادیانی) کی ڈائری لکھتا ہے کہ آپ نے فرمایا:

ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

پھر ۱۳۔ جون کے بدر میں مرزا صاحب کی طرف سے تم (اڈیٹر بدر) نے میرے خط کا جواب دیتے ہوئے لکھا:

مشیت ایزدی نے حضرت حجۃ اللہ (مرزا) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا۔

بتاؤ ان حوالہ جات سے کیا ثابت ہوتا ہے؟ یہ کہ دجال اکبر آنجہانی نے میرے ساتھ قطعی فیصلہ کر دیا تھا یا صورت فیصلہ میرے سامنے پیش کی تھی؟

او ظالم! تمہیں خدا کا خوف نہیں تو مخلوق سے بھی شرم نہیں۔ ہاں یاد آیا، آخر فنا فی الشیخ کا درجہ یہی تو ہے کہ

من تو شدم تو من شدی
من جان شدم تو تن شدی
تا کس نہ گوئید بعد ازیں
من دیگرم تو دیگری

یہ ہیں صحیح واقعات۔ کیا الحکم کا ابوالحکم اس پر کچھ بولے گا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۳۷۔ ۷ رجب ۱۳۲۸ھ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۱۰ء۔ ص ۱۔۲)

نشانات قیامت اور قادیانی جہالت

حافظ عبدالکریم مدرس دارالحدیث شاہجہان پور لکھتے ہیں:

اس عنوان کے تحت کسی نمبر اہل حدیث میں میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں میں نے علاوہ اور باتوں کے کچھ نشانات امام مہدی کی پہچان کے جن سے وہ پہچانے جائیں گے لکھے تھے۔ ان میں ایک نشان یہ تھا کہ آسمان سے ایک پکارنے والا پکارے گا کہ بہترین امت محمد ﷺ کا تمہارا امام بنایا، تم جا کر اس سے ملو کہ وہ مہدی ہے اس کا نام محمد بن عبداللہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نشان کی بابت ایک صاحب نے اہل حدیث میں سوال کیا کہ آسمان سے آواز کا کیا ثبوت ہے ؟ لہذا میں اس کے ثبوت میں جو حدیثیں ہیں ان میں سے چند احادیث نقل کرتا ہوں جس سے کسی صاحب کو شک کی گنجائش نہ رہے گی (بقیہ مضمون نقل نہیں کیا جارہا کیونکہ عبارات کٹی پھٹی ہیں اور احادیث جو مسند نعیم بن حماد، سے نقل کی گئی ہیں، مجھے دستیاب نہیں ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۳۷ ۔ ۷ رجب ۱۳۲۸ھ۔ ۱۵ جولائی ۱۹۱۰ء ص ۸۔۹)

قادیانی سوال و جواب

(از مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ ۔ ایک دوست نے چند سوالات جو اس کو مرزائیوں نے لکھ کر دیئے تھے، میرے پاس جواب کے لئے بھیجے ۔ چونکہ مرزائی لوگ یہ سوالات اکثر پیش کیا کرتے ہیں اور عوام الناس کو مغالطہ میں ڈالتے رہتے ہیں، لہذا ان کے جوابات پبلک میں شائع کرتا ہوں تا کہ دوسروں کو بھی علم ہو جائے اور ان کے دام سے بچ جائیں اور قادیانی بھی اپنے دام کا تار و پود ادھڑا ہوا دیکھ لیں و اللہ الموفق للصواب و ھو یھدی السبیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم :

ہمارے اعتراضات اور سوالات :

جو شخص ہمارے اعتراضات اور سوالات مندرجہ ذیل کے جوابات قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے بدنظر اس کے کہ جوابات تناقض اور تعارض کے نقص اور عیب سے مبرا ہوں ہم ان کو قبول کرنے کے لئے تیار ہیں ۔

سوال ۱: کسی امر میں اللہ اور رسول یا فرستادہ خدا کی صداقت پرکھنے کے لئے قرآن نے جو عام قاعدہ اور قانون کے نیچے منہاج نبوت اور رسالت کے اصول وضع فرمائے ہیں وہ کیا ہیں؟

جواب : قرآن شریف یا رسول برحق کی پرکھ کے لئے تین اصول بیان کئے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول: ظہور معجزہ۔
دوم: تعلیم حق
سوم: صدق وعدہ یعنی خدا تعالی جو وعدہ ان سے کرتا ہے وہ پورا کرتا ہے۔
ظہور معجزہ کی دلیل حضرت موسیٰ کا فرعون کے سامنے دعوی رسالت کرنا اور ظہور معجزہ کا بھی دعوی کرنا اور فرعون کے مطالبہ پر عصا اور ید بیضا کا معجزہ دکھانا اور نیز حضرت کا دعوی رسالت اور ظہور معجزات۔
تعلیم حق کی دلیل قرآن شریف کا دعوی کرنا کہ میری تعلیم سب سے بڑھ کر ہدایت والی ہے اور اس دعوی کا مطابق واقع ہونا اور نیز انبیاء کے دعوی رسالت کے ساتھ ہی اس تعلیم حق کا ذکر ہونا۔
صدق وعدہ کی دلیل آیت سورہ انبیاء ثم صدقنا هم الوعد
پس یہ تین امر ہیں جن سے صادق مدعی نبوت اور کاذب میں تمیز ہوتی ہے۔
مرزا غلام احمد قادیانی میں ان تینوں امروں میں سے ایک بھی نہیں پایا گیا، بلکہ برخلاف ان کے معجزات کا انکار اور باطل کی تعلیم اور سب باتوں یعنی پیش گوئیوں کا خطا نکلنا ثابت ہوا جو اس نے خدا پر افتراء باندھ کر شائع کی تھیں۔ چنانچہ دوسرے سوال کے جواب میں اس کی مثالیں مذکور ہوں گی۔
سوال ۲۔ کیا حضرت مرزا صاحب جو مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرتے ہیں منہاج نبوت کی رو سے جھوٹے ہیں جو مقابلہ سے دکھلاؤ
جواب: بیشک مرزا قادیانی منہاج نبوت کی رو سے بالکل کاذب تھا۔
اول اس لئے کہ اس نے باوجود دعوی نبوت کے کوئی معجزہ نہیں دکھایا بلکہ اپنے عجز کو چھپانے کے لئے معجزات عیسویہ سے انکار کیا دیکھو ازالہ اوہام جلد اول۔
دوم اس لئے کہ اس نے باطل کی اشاعت کی۔ ایک یہ کہ اس نے دعوی رسالت کیا اور آنحضرت ﷺ خاتم النبیین کی مہر کو توڑنا چاہا کیونکہ حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں صاف آیا ہے کہ میری امت میں تیس کے قریب دجال اور کذاب ہوں گے۔ اور آنحضرت ﷺ نے ان کے دجل (فریب) اور کذب (جھوٹ) کی دلیل صرف یہ بیان کی کلّھم یزعم انّہ رسول اللہ یعنی ہر ایک ان میں کا یہ گمان و دعوی کرے گا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خدا کا فرستادہ ہوں۔ بس اس حدیث نے صاف بتلا دیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد صرف دعوی نبوت ہی دجال اور کذاب ثابت کرنے کے لئے کافی ہے۔

دوسری باطل تعلیم یہ کی کہ قرآن نے نص صریح اور ظاہر الفاظ میں فرمادیا کہ یہود نے حضرت مسیح کو صلیب پر نہیں چڑھایا۔ برخلاف اس کے قادیانی، مسیح کے صلیب پر چڑھائے جانے کو بہت زور سے شائع کیا اور حقیقت میں اپنے دعوی کی بنیاد اسی بات پر رکھی۔

تیسری باطل تعلیم یہ کہ قرآن وحدیث نے صراحت سے فرشتوں کا زمین پر نازل ہونا اور پروں والا ہونا بیان کیا، برخلاف اس کے مرزا قادیانی نے ان دونوں باتوں کا انکار کیا۔ ملاحظہ ہو توضیح مرام مصنفہ مرزا قادیانی۔ اسی طرح اور بہت باطل امور ہیں جو قادیانی نے قرآن وحدیث کے برخلاف جاری کیئے۔

سوم اس لئے مرزا قادیانی منہاج نبوت کی رو سے جھوٹا ہے کہ اس نے جو پیش گوئی خدا کا نام لے کر کی وہ غلط نکلی اور ان سے کوئی بھی پوری نہ ہوئی مثال کے لئے واقعات ذیل پر نظر کرو:

۱۔ عبداللہ آتھم کا ۱۵ مہینے میں مرجانا یا مسلمان ہوجانا۔ ان دونوں امروں میں سے کوئی بھی واقع نہیں ہوا۔ نہ عبداللہ آتھم ان ۱۵ مہینوں میں مرا اور نہ مسلمان ہوا بلکہ ۱۵ مہینے گذار کر عیسائی ہی رہا اور قادیانی کو جھوٹا ثابت کرتا رہا۔

۲۔ محمدی بیگم کا مرزائے قادیانی کے نکاح میں آجانا۔ مرزا قادیانی بصد حسرت مرگیا لیکن محمدی بیگم اس کے نکاح میں نہ آئی۔

۳۔ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا مرزا قادیانی کے سامنے مرجانا اور قادیانی کی عمر کا بڑھایا جانا۔ نہ ڈاکٹر عبدالحکیم قادیانی کے سامنے مرے اور نہ قادیانی کی عمر بڑھی بلکہ برخلاف اس کے قادیانی خود ڈاکٹر عبدالحکیم کے سامنے مرگیا اور خدا کے فضل سے ڈاکٹر صاحب ابھی صحیح سلامت ہیں۔ ۱۸، اور ۲۹ مئی سن حال کو خاکسار کو فیروزپور میں مع اپنے دو فرزندوں کے بخیریت ملے تھے۔

۴۔ مرزا قادیانی کے ہاں اس کے بیٹے مبارک احمد کی وفات کے بعد اس کی بجائے ایک اور لڑکا ہونا۔ مبارک احمد کی بجائے اس تاریخ کے بعد مرزا قادیانی کے گھر کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکا نہیں ہوا، بلکہ خود قادیانی مر گیا اور بیوی بھی غیر حاملہ چھوڑ گیا جس نے آئندہ کی امید بھی توڑ دی۔

مثال کے لئے اتنے واقعات کافی ہیں اور آخر میں ہم بطور قاعدہ کلیہ کے مرزائیوں سے اور خاص کر خلیفہ قادیانی سے سوال کرتے ہیں کہ آپ مرزا قادیانی کی صدہا ہزارہا پیش گوئیوں میں سے ایک ایسی پیش گوئی پیش کریں جو الہام کے الفاظ کے مطابق پوری ہوئی ہو اور یاد رکھیں کہ وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکیں

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

نوٹ: قادیانی نے اپنے مریدوں کی نظروں میں جہان کو علم خالی دکھانا چاہا ہے اور ان کی آنکھوں میں مٹی ڈال کر دنیا کو ان کی نظر میں تیرہ کر دیا ہے کہ منہاج نبوت کے یہ معنی بتائے کہ نبی کی پیش گوئی وقوع کے وقت سے کبھی ملتوی بھی ہو جاتی ہے۔ یہ تاویل باطل ہے اور غلط بیانی ہے ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ہزارہا انبیاء میں سے کسی ایک نبی کا کوئی ایسا واقعہ بتائیں جس کی بابت نبی نے خدا سے اطلاع پا کر کہا ہو کہ یہ فلاں امر فلاں وقت پر یا اس سے پہلے یا اس سے پیچھے یا میری زندگی میں یا میری موت کے بعد (غرض کسی طریق پر بھی میعاد مقرر کی ہو) واقع ہو گا تو وہ وقت غیر امر کے وقوع کے گذر گیا ہو خلیفہ قادیانی کتب حدیث کی ورق گردانی کریں اور ہمیں کوئی ایسا واقعہ دکھائیں۔..

سوال ۳۔ حدیث ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا کی رو سے مرزا صاحب اگر مجدد نہیں تو بتلاؤ پھر وہ کون شخص ہے جو اس صدی کے لئے مجدد ہو کر آیا ہو اور اگر یہ مجدد نہیں اور نہ کوئی اور آیا ہے تو کیا یہ حدیث جھوٹی ہے۔ اگر یہ سچی ہے تو کیا اس صدی پر.. منقطع ہوگئی اگر منقطع ہوگئی تو سند پیش کرو۔

جواب: مجددیت کسی خاص شخص کا نام نہیں ہوتا حدیث میں من عام ہے اور .. معنے کی جمع ہوتا ہے۔ پس کسی خاص شخص کے دعوی کی ضرورت نہیں البتہ میاں نذیر حسین صاحب مرحوم دہلوی اور سید صدیق حسن خان صاحب بھوپالوی اسی زمانہ کے تھے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے سنت نبوی کی اشاعت کی۔ مجدد کا کام سنت کو زندہ کرنا اور شائع کرنا ہوتا ہے نہ کہ بدعت کو پھیلانا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بدعت پھیلائی، قرآن و حدیث کے منصوصات کے خلاف تعلیم کی مجدد نہیں بلکہ مبتدع تھا اور بہ سبب دعوی نبوت تیس دجالوں میں سے بموجب اس حدیث کے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے اور اس کا ذکر اوپر سوال کے جواب میں گذر چکا ہے۔

سوال ۴۔ حدیث ان لمهدینا آیتین لم یکونا منذ خلق السماوات و الارض .. الخ کی رو سے حضرت مرزا صاحب کے دعوی مہدویت کی صداقت ہوتی اور یہ حدیث گو کسی طبقے کی ہے بوجہ وقوع کے صحیح ثابت ہوگئی اور اس نشان نے مرزا صاحب کے دعوی مہدویت کے بعد آپ کے دعوی پر آسمانی شہادت سے مہر صداقت لگا دی اگر مرزا صاحب مہدی نہیں تو بتلاؤ وہ مہدی جن کے دعوی کی صداقت کے لئے یہ نشان بطور شہادت کے ظاہر ہوا کہاں ہے؟ اور کس جگہ اور یاد رہے کہ گواہی کی ضرورت دعوی کے بعد ہوتی ہے جیسے وقوع میں آئی

جواب: سائل علم حدیث اور اصول حدیث سے بالکل بے خبر ہے ان لمهدینا کوئی حدیث نہیں ہے جب استدلال کے وقت لفظ حدیث مطلقاً بولا جائے تو اس سے حدیث مرفوع صحیح مراد ہوتی ہے جو استدلال میں کام آتی ہے نہ کہ ہر ایک قول جو حجت میں پیش نہیں ہوسکتا سائل اسکو حدیث قرار دیتا ہے یہ قول تو صحابی کا قول بھی نہیں

دیگر یہ کہ یہ روایت سنداً بھی سخت ضعیف ہے کیونکہ اس میں شمر اور جابر جعفی دونوں راوی ضعیف ہیں۔ امام ابو حنیفہ فرماتے ہیں کہ میں نے جابر جعفی سے بڑھ کر جھوٹا کوئی نہیں دیکھا۔

سوم یہ کہ واقعہ بھی اس کے مطابق وقوع میں نہیں آیا کیونکہ اس روایت میں صاف ہے کہ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں گرہن لگے گا اور سورج کو نصف رمضان میں حالانکہ اس طرح نہیں ہوا۔ اور اگر کہا جائے کہ پہلی رات کو چاند گرہن نہیں لگا کرتا تو اس کے جواب میں یہ یاد رہے کہ اس حدیث میں تو یہی لکھا ہے کہ ایسی بات ہو گی جو آگے کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔ اگر کہا جاوے کہ رمضان میں کسوف و خسوف کا اجتماع پہلے کبھی نہیں ہوا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ بالکل بے علمی ہے یہ تو حساب کی رو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کئی دفعہ ہوا دیکھو: کانا دجال، مصنفہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی۔

سوال ۵: طاعون مسیح موعود کے نشانوں میں سے ایک نشان فرمایا گیا جیسے کہ قرآن اور حدیث میں بیان کیا گیا۔ قرآن میں لکھا ہے کہ طاعونی نشان چاند سورج کے گرہن کے نشان واقع ہونے کے بعد سرزد ہوگا جیسا کہ فرمایا گیا

و جمِع الشّمس و القمر، یقول ا لا نسا ن یو مئذ این المفرّ۔
کلّا لا وزر ۔(القیامۃ: ۹۔۱۱)

یعنی جب مسیح موعود اور مہدی موعود کے نشان شمسی اور قمری کے وقوع کے بعد بھی لوگ انکار کریں گے تو ایسا عذابی نشان ظاہر ہوگا جس کو دیکھ کر انسان بول اٹھے گا کہ این المفر کہاں بھاگوں؟

پھر کہا جائے گا کہ اب کوئی جائے پناہ نہیں کہ اس عذاب کے عالمگیر ہونے کی طرف اشارہ جیسے دوسری جگہ فرمایا:

و ان من قر یۃ الّا نحن مہلکو ھا. قبل یو م القیا مۃ او
معذّبوھا عذا باً شد یداً (الاسری: ۵۸)

پھر عالمگیر عذاب کا ظہور کسی رسول یا فرستادہ خدا کے آنے کے بعد ہوتا ہے۔ فرمایا

و ما کنا معذبین حتی نبعث رسو لاً (الاسری: ۱۵)

اس مذکورہ بالا کی رو سے حضرت مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت کی صداقت ہوتی ہے۔ اگر مرزا صاحب، مسیح موعود نہیں تو بتلاؤ وہ کون فرستادہ خدا آیا جس کے لئے جمالی اور جلالی نشان وقوع میں آئے۔

جواب: سائل نے اس سوال میں جس قدر مقدمات باندھے سب افتراء اور باطل ہیں، اور جو نتیجہ نکالا وہ بنائے فاسد بر فاسد ہے۔

اے قادیانیو! خدا سے ڈرو۔ تمہارا پیر تو افتراء ہی میں مرگیا اور اپنے عبرت ناک موت سے دنیا کو ڈرا گیا۔ اب تم تو خدا پر افتراء کرنا چھوڑ دو۔ آیت میں کہاں لکھا ہے اور کس لفظ کے معنی ہیں:

جب مسیح موعود اور مہدی موعود کے نشان شمسی اور قمری کے وقوع کے بعد بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ انکار کریں گے تو ایسا عذابی نشان ظاہر ہوگا۔

کیا تم خود جاہل ہو اور قادیانی فریب میں آ چکے ہو، تو دوسروں کو بے علم خیال کرتے ہو۔ آیت میں نہ طاعون کا ذکر ہے، نہ مسیح موعود و مہدی موعود کا۔ اور نہ تمہارے فرضی مسیح یا مفتری کذاب کا ذکر ہے۔ اور نہ کسوف وکسوف کے مجتمع ہونے کا ذکر ہے۔ پس تم ہی بتلاؤ! خدا پر اتنے افتراء باندھے اس کی کیا سزا۔

آیت میں تو قیامت کا ذکر ہے۔ چنانچہ پہلی آیت سے پڑھو تو معلوم ہو جائے کہ صاف لفظ قیامت کا لکھا ہے۔ پس ان آیات کے معنی یہ ہیں کہ انسان پوچھتا ہے کہ قیامت کا دن کب ہوگا۔ یعنی خیال کرتا ہے کہ ہرگز نہیں ہوگا۔ سو اس کا جواب فرمایا کہ قیامت اس وقت ہوگی:

پس جس وقت کہ نگاہ پتھرا جائے گی اور چاند بے نور ہو جائے گا اور سورج اور چاند یکجا کئے جائیں گے اور انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔

یہی صاف ترجمہ ہے۔ جو کچھ کہ تم کیا وہ سب افتراء ہے یقین نہ ہو تو قرآن شریف کے تراجم اور تفاسیر دیکھو پھر جس کا ترجمہ صحیح نکلے اس کی پیروی کرو۔

اور دوسری آیت و ان من قریۃ میں جو تم نے طاعون مراد لیا، یہ بھی بے بنیاد ہے (اور پھر مرزا کے دور کا طاعون عالمگیر بھی تو نہیں تھا؟) آیت میں طاعون کیلئے کوئی لفظ نہیں نہ تو کسی زمانے کی تخصیص اور نہ کسی عذاب کی تعیین، بلکہ عام آیت عام ہے۔..

پس اس سے بھی آپ کا مطلب نہیں نکل سکتا کیونکہ اس کو بھی کسی فرستادہ وغیرہ سے تعلق نہیں اور یہ جو تم نے کہا کہ وما کنّا معذّ بین حتّی نبعث رسو لا اس سے بھی تمہارا مذہب ثابت نہیں ہوتا کیونکہ آیت کے معنی ہرگز یہ نہیں کہ جب کوئی عذاب آوے تو اس وقت کا رسول بھی ضرور موجود ہو۔ کیونکہ ایسے ابتلاء جو امراض کے قسم کے ہوتے ہیں وہ رسول کی موجودگی میں آتے ہیں اور رسولوں کی وفات کے بعد بھی۔ اگر تمہارے مذہب کے مطابق رسول کا موجود ہونا ضروری ہے تو حضرت عمر فاروقؓ کے عہد میں جو طاعون آیا تھا اس وقت کون سا رسول موجود تھا۔ اور اس کے بعد جب جب طاعون آیا ان وقتوں میں کون کون رسول تھا۔ اور سلطنت مغلیہ کے وقت جب ہندوستان میں طاعون آیا تھا تو اس وقت کون رسول تھا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان واقعات سے معلوم ہوا کہ طاعون وغیرہ امراض کے لئے کسی فرستادہ خدا کا موجود ہونا ضروری نہیں۔ ہاں رسولوں کے مبعوث ہونے کے بعد عذاب آنے کے یہ معنی ہیں کہ خلقت کے گنا ہوں پر اللہ تعالی گرفت نہیں کرتا جب تک ان کی طرف رسول بھیج کر اپنی شریعت ان کو پہنچا نہ دے۔ پس آنحضرت ﷺ کے بعد جب جب ایسے ابتلاء آئے تو اس سے یہ سمجھنا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ کی معرفت شریعت آسان ظاہر ہو چکی اور لوگوں کو پہنچ چکی اور لوگوں نے نافرمانی کی تو خدا تعالی نے کسی بلا میں گرفتار کیا۔ دیگر یہ کہ جو عذاب رسول برحق کے انکار پر آتا ہے اس میں صرف کفار ہی پکڑے جاتے ہیں کیونکہ عذاب کی وجہ یعنی انکار صرف منکرین میں پائی جاتی ہے اور مومن خواہ وہ کسی قدر گنہ گار بھی ہوں اس عذاب سے بچائے جاتے ہیں جیسا کہ حضرت ہود اور صالح اور حضرت نوح کی قوم کے ساتھ ہوا کہ صرف منکرین ہلاک ہوئے اور مومنین بچائے گئے۔ لہذا اگر یہ طاعون مرزائے قادیانی کی تکذیب کی وجہ سے ہوتا، تو مرزائی اس میں مبتلا نہ ہوتے حالانکہ وہ بھی بیچ میں رگڑے گئے ہندوؤں پر بھی اثر پڑا مسلمان بھی مبتلا ہوئے۔

پس یہ ابتلاء ان ابتلاؤں میں سے ہے جن میں عام طور پر خدا تعالی اپنی یاد دہانی کے لئے بندوں کو مبتلا کیا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا:

و لنبلو نکم بشیء من الخوف و الجوع و نقص من الاموال و الانفس و الثمرات و بشّر الصابرین (البقرۃ:۱۵۵)۔

ایسے ابتلاؤں میں نیک و بد مطیع و عاصی مومن و کافر ہر دو جنس میں سے مبتلا ہوتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا:

و اتّقوا فتنۃ لا تصیبنّ الّذین ظلموا منکم خاصۃ (الانفال:۲۵)

اسی لئے حدیث شریف میں مطعون یعنی طاعون سے مرے ہوئے کو شہادت کا مرتبہ بیان کیا گیا ہے (بخاری موطا مالک) ورنہ اگر طاعون رسالت کے انکار کے باعث ہوتا تو کسی مومن کو نہ ہوتا اور وہ اس کی وجہ شہادت بنتا۔ باقی۔

محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۱۰ء ص ۳-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کذب بیانی (۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ تیسرا نمبر ہے مگر ناظرین یہ نہ سمجھیں کہ قادیانی مشن کی کذب بیانیاں کسی شمار میں آسکتی ہیں۔ ہرگز نہیں۔ اَن گنت اور بے شمار ہیں۔ جن کی اصل ہی افتراء اور بہتان پر ہو اونکی فروعات کا کون شمار کر سکے۔

آج ہم بدؔر کی اُس کذب بیانی کا جواب دینے کو ہیں جو میری شہادت کے متعلق مختلف رنگوں میں چہ میگوئیاں کیا کرتا ہے۔ شکر ہے کہ میرے بار بار کے اصرار پر اوس نے میرے اصلی الفاظ (جنکی میں ہنوز تصدیق نہیں کرسکتا) نقل کردیئے ہیں جو یہ ہیں:

> ''نماز نہ پڑھنے والا، زنا کرنے والا ایک قسم کا متقی ہے۔ قرآن کا کوئی حکم توڑنے والا بھی متقی ہوسکتا ہے۔ دروغ گو میں اگر اور اوصاف شرعیہ ہیں تو وہ ایک معنی میں متقی ہوسکتا ہے۔ دروغ گو، جعلساز، بہتان باندھنے والا، افترا باندھنے والا، دغا دینے والا ایک معنی سے متقی ہے۔ بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو۔'' (اخبار بدر قادیان۔۱۶ جون ۱۹۱۰ء)

یہ ہیں (بقول بدؔر) میرے اصلی الفاظ۔ اِن سب میں اخیر پر جو شرط لگائی گئی ہے (بشرطیکہ توحید پر قائم ہو) یہ سب کے لئے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص توحید خداوندی پر مضبوطی سے قائم ہو۔ اوس سے اگر گناہ کبیرے کسی قسم کی ہوجائیں تو وہ مطلق تقویٰ سے خارج نہیں ہوجاتا بلکہ بوجہ توحید کسی نہ کسی درجے میں متقی رہتا ہے گو تھرڈ کلاس ہی میں ہو۔ یہ نہیں کہ ایسے کام کرنے جائز ہیں۔ اب میں ناظرین کو اپنے اس دعویٰ کی دلیل مع حوالہ سُناتا ہوں۔ قادیانی مشن کے بندوں سے تو توقع نہیں کہ وہ کچھ فائدہ اٹھاوینگے ہاں ناظرین سے امید ہے کہ وہ اصل بات کو پاجاوینگے۔

اصؔل یہ ہے کہ تقویٰ کے مدارج ہیں تین۔

ایک یہ کہ توحید کامل کے ساتھ کبیرے صغیرے گناہوں سے بچنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) دوئم یہ کہ توحید کے ساتھ صغیرے گناہوں کا سرزد ہو جانا۔ مگر کبائر (بڑے گناہوں) سے بچنا۔
(۳) سوئم توحید کامل کے ساتھ صغیرے اور کبیرے گناہوں کا سرزد ہو جانا۔

یہ تین درجے ہیں متقیوں کے۔ تفسیر بیضاوی میں زیر آیت ھدی للمتقین تین قسمیں لکھی ہیں۔ مگر میں اس دعویٰ کو کہ گناہگار مرتکب کبائر بھی بشرط توحید ایک معنی سے متقی ہیں۔ قرآن وحدیث سے ایک دفعہ پہلے ثابت کر چکا ہوں۔ اب بھی اوسکا خلاصہ بتلاتا ہوں:

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ:

تلك الجنّة التی نورث من عبادنا من کان تقیّاً (مریم:۶۳)
(جنت کے وارث متقی ہوں گے)

اس آیت نے صاف بتلایا ہے کہ متقی لوگ ہی نجات پاوینگے۔ بہت خوب۔ حدیث شریف بروایت ابوذر مشہور ہے وان زنٰی وان سرق یعنی موحّد آدمی کلمہ شہادت پڑھنے والا اگرچہ کبائر گناہ بھی کرتا ہو نجات پاویگا۔ اس حدیث کو آیت موصوفہ کے ساتھ ملا کر دیکھیں تو نتیجہ صاف ہے کہ تقویٰ کے مراتب کثیرہ ہیں۔ ایک تقویٰ تو وہ ہے جو تفسیر بیضاوی کے الفاظ میں یوں ہے کہ:

ان یتنزہ عما یشغل سرہ عن الحق ویتبتل الیہ بشراشرہ وھو التقویٰ الحقیقی۔

یعنی اعلیٰ تقویٰ یہ ہے کہ انسان کا دل تمام قسم کی آلائشوں سے جو دل کو خدا کی طرف سے ہٹادیں پاک صاف اور ہمہ تن خدا کی طرف متوجہ ہو۔ کچھ شک نہیں کہ یہ تقویٰ اعلیٰ درجہ کا ہے۔ جیسے مومن کامل کی یہی تعریف ہے کہ اوس سے کسی کو تکلیف نہ پہونچے۔ لیکن یہ نہیں کہ گناہگار مسلمان (بشرط اقرار توحید ورسالت) ایمان اور اسلام سے خارج ہے۔

پس جس طرح ایمان کے مختلف مراتب ہیں۔ جس طرح ایک گناہ گار مرتکب کبائر انسان بھی ایک معنی سے مومن ہے اسی طرح بدکار فاسق فاجر بھی (بشرط توحید) ایک معنی سے متقی ہے۔ یہ مطلب نہیں کہ ایسے کام کرنے سے تقویٰ میں کوئی فرق نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشا وکلا۔ لایقول به الا من سفه نفسه.

او بدر! اب بھی تجھ میں کچھ نور آیا یا ہنوز کسوف ہی میں ہے۔ کیا تو ہمارے پیش کردہ حوالجات کی باقاعدہ ہماری تقریر نقل کر کے تردید کر سکتا ہے؟ انشاء اللہ نہیں۔ مجھے خوب یاد ہے کہ جب میں نے عدالت میں شہادت دی تھی چونکہ مقدمہ بھی مرزا آنجہانی کا تھا اِس لئے مرزائی وکیل خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی نے ناک بھوں چڑھائی تو میں نے اوسی وقت کہہ دیا تھا کہ تفسیر بیضاوی دیکھ کر آنا تھا۔ مگر مرزائی اور انصاف؟

ناظرین! یہ ہے اِن لوگوں کی دھوکا بازی کہ میرے مطلب کو بگاڑ کر مشہور کر رہے ہیں کہ معاذ اللہ میرے نزدیک جھوٹ بولنا وغیرہ جائز ہیں۔ یہ ایسی بات ہوئی کہ ایک شخص سے سوال ہو کہ نماز ترک کرنے سے آدمی ایمان سے خارج ہو جاتا ہے یا نہیں وہ اس کا جواب دے کہ اگر توحید پر پختہ ہے تو ایک معنی سے مؤمن ہے پس قادیاں کا بے نور بدر غل مچادے کہ دیکھو جی اس کے ہاں نماز پڑھنے بھی کچھ ضروری نہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے

چو بشنوی سخن اہلِ دل مگو کہ خطاست
سخن شناس نہء دلبرا خطا ایں جا است

کیا الحکم کا ابوالحکم بھی کچھ بولیگا؟

اخبار پرکاش نے بھی بدر کا مضمون نقل کیا تھا اِس لئے اوس کے سمجھانے اور نقل کرنے کے لئے مختصر فقرے بتلاتا ہوں۔

اخبار بدر نے میری شہادت میں نقل کیا ہے کہ:

جھوٹ بولنے والا وغیرہ ایک معنی سے متقی ہے۔ اس کا مطلب ایسا سمجھو کہ آریہ کی اصل تعریف ہے نیک آدمی لیکن ایک تعریف یہ بھی ہے کہ کسی آریہ سماج کا ممبر ہو۔ پس جو شخص آریہ سماج کا تو ممبر ہو مگر ویدک دھرم پر مضبوطی سے پابند نہ ہو۔ جیسے عموماً آج کل کے آریے ہیں۔ جس کا انکار کسی کو بھی نہیں۔ گو وہ شخص پہلے معنی سے تو آریہ نہیں مگر ایک معنی سے آریہ ہے۔ یعنی ان معنی سے کہ آریہ سماج کا ممبر ہے آریہ سماج کے مشن سے دلی ہمدردی رکھتا ہے۔ اس طرح جھوٹ بولنے والا وغیرہ اعلیٰ درجہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقویٰ سے تو گر جاتا ہے اور بہت دور گرتا ہے لیکن چونکہ وہ توحید اور ایمان کا قائل ہے اِس لئے ایک معنی سے متقی ہے اِس کا ثبوت مذہبی کتابوں میں ملتا ہے۔ میرا مطلب یہ نہ تھا کہ ایسے کام کرنے جائز ہیں۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۳۸۔ مورخہ ۱۴ رجب المرجب ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۲ جولائی ۱۹۱۰ء ص: ۱-۳)

الحکم پر بجلی گری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کے انتقال سے کچھ دن بعد (۲۰ نومبر ۱۹۰۸ء کے) اہلحدیث میں اس عنوان سے لکھا گیا تھا کہ الحکم مرزا صاحب قادیانی کے بعد مردگی کی حالت میں ہے۔ اس پر الحکم کے ابوالحکم نے بہت بُرا منایا تھا۔ مگر خدائی بول پورے ہو کر رہتے ہیں۔ آج کل الحکم پر بجلی کا ایسا اثر ہے کہ کئی کئی ہفتے لیٹ رہتا ہے (اب تو بدر بھی اس اثر سے محفوظ نہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) آتا ہے تو کئی ایک ہفتوں کا اکٹھا چنانچہ ۱۲-۲۸ جون اور ۷ر جولائی کا پرچہ بھی اکٹھا نکلا۔ مگر اوراق خواندگی اہلحدیث کی تقطیع کے برابر کے کل چار۔ اس سے بعد آج (۲۷ جولائی ۱۹۱۰ء) کو پرچہ آیا تو اُس پر مورخہ ۲۱ جولائی لکھا ہے۔ ۱۴ کا ہضم۔ کیا ابھی کسی کو شک ہے کہ الحکم پر بجلی نہیں گری۔ گری اور ضرور گری۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۴۰۔ مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۲۸ھ مطابق ۵ر اگست ۱۹۱۰ء ص: ۲-۳)

بدر کی بد روی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ ۸ر جولائی کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں لکھا گیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے میری نسبت غلط گوئی اور کذب بیانی سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے کہ کفن فروشی اور وعظ گوئی پر تیرا گذارہ ہے۔ اس پر میں نے لکھا کہ میں نہ تو کسی مسجد کا امام ہوں نہ ہوا تھا۔ بلکہ میری دعا ہے کہ میری اولاد میں بھی کوئی کسی مسجد کا امام نہو۔ جس کا مطلب حسب قرائن صاف تھا کہ آج کل امامت جو مردہ شوئی اور کفن فروشی سے تعبیر ہوسکتی ہے اس کی نفی کی تھی۔ اس کے جواب میں قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدر اپنی معمولی بد روی سے لکھتا ہے:

''مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۸؍جولائی ۱۹۱۰ء کے اہلحدیث میں لکھتے ہیں۔ میں نہ کسی مسجد کا امام ہوں، نہ میں جنازہ خواں۔ بلکہ میری دعا ہے کہ قیامت تک میری اولاد میں کوئی اس پیشہ کا نہ ہو۔''

رسول کریم ﷺ، ان کے خلفائے راشدین مسجد کی امامت خود بنفس نفیس فرماتے رہے اور جنازے پڑھاتے رہے۔ آج چودہویں صدی کا ایک مولوی اُسے موجب ہتک قرار دیتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ میری اولاد میں کوئی مسجد کا امام اور جنازہ پڑھانے والا نہو۔ اس پیچیدگی کی کیا ضرورت تھی۔ صاف الفاظ میں کیوں نہیں کہہ دیا کہ میری اولاد میں کوئی مسلمان نہو۔''

(اخبار بدر قادیان ۱۴؍جولائی ۱۹۱۰ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اسی کو کہتے ہیں

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے

دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

ہاں بدر صاحب! یہ تو بتلائیے جب کہ خود حضور پر نور اور آپ کے خلفاء راشدین امامت کراتے تھے تو تمہارے پیرومرشد (مرزا غلام احمد قادیانی) کو کس بھڑنے کاٹا تھا کہ آپ امامت نہ کراتے تھے، بلکہ مولوی عبدالکریم کو امام بنایا ہوا تھا۔

مہدی اور مسیح ہوکر بالاختیار ترک سنت۔ افسوس یہ ہے کہ ان کی ایمانداری یہ ہے کہ مخالف کا مضمون اوسکے اصلی الفاظ میں نہیں دکھاتے بلکہ اپنے حسب منشا بنا کر اپنے ناظرین کی آنکھوں میں مٹی ڈالتے ہیں جو ایک سخت ظلم ہے۔ مگر وہ ایسا کرنے میں معذور بھی ہیں جب کہ اون کے رادھا سوامی (مرزا صاحب قادیانی آنجہانی) بھی ایسا کرتے رہے تو ان سے کیا توقع ہوسکتی ہے۔

رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۴۰۔ مورخہ ۲۸ رجب ۱۳۲۸ھ مطابق ۵؍اگست ۱۹۱۰ء ص:۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدر قادیانی اور اصلاح کھجوی

(از نامہ نگار)

رسالہ اصلاح نمبر ۵ جلد ۱۳ بابت ماہ جمادی الاول ۱۳۲۸ھ میں ایڈیٹر رسالہ مذکور اہلحدیث کو خطاب کرتے ہوئے اپنے ایک سابقہ مضمون کی طرف اشارہ کرتے ہیں جو کہ ''بدر قادیانی کے جواب میں تھا''۔ دوسری جگہ طنزاً لکھتے ہیں''

> کہ مرزائیوں نے تو تحریر کو معقول پا کر سکوت اختیار کیا اور آپ نے بہ تصدیق عقل وتہذیب اہلحدیث اپنی عقلمندی دکھانی شروع کی۔''

ایڈیٹر صاحب اصلاح نے جس مضمون کی طرف اشارہ کیا ہے وہ خاکسار راقم کے ایک مضمون کے جواب میں تھا لیکن چونکہ وہ جواب ناقص اور نامکمل تھا اس واسطے سکوت اختیار کیا گیا تھا علی الخصوص اس وجہ سے کہ آخر مضمون میں انہوں نے جواب الجواب کے واسطے ایسی شرط کی استدعا کی جس کا خود اونہوں نے التزام گوارا نہیں کیا تھا اور وہ یہ تھی کہ اون کا سارا مضمون لفظ بہ لفظ پہلے لکھا جائے اور پھر جواب دیا جائے۔ لیکن چونکہ ایڈیٹر صاحب نے راقم کے سکوت کو اپنی قادر الکلامی اور کامیابی پر محمول کیا ہے اس واسطے راقم نے ضروری خیال کیا ہے کہ اصل حقیقت کو واضح کیا جائے۔ تقریبا ایک سال کا عرصہ ہوا ہے کہ پنڈ دادنخان کے ایک حکیم صاحب شیعی مذہب نے راقم سے دوسوالوں کے جواب کی خواہش کی تھی۔ جن کا جواب میں نے بذریعہ اخبار بدر قادیانی شائع کرا کر وہ پرچہ اُن حکیم صاحب کے پاس بھیج دیا تھا۔ انہوں نے بوجہ خریدار ہونے پرچہ اصلاح کے اس اخبار کو اصلاح کے پاس بھیجدیا۔ یہی وجہ تھی اصلاح کے جواب الجواب لکھنے کی۔ جس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔

افسوس ہے کہ اس وقت وہ پرچہ بدر میرے پاس نہیں ہے ورنہ بعینہ وہی مضمون بذریعہ آپ کے اخبار کے شائع کراتا۔ تاہم اس مضمون کا خلاصہ معہ کسی قدر مزید توضیح کے دوبارہ عرض کرتا ہوں۔ ناظرین خود انصاف کریں کہ حق کس کی جانب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

پہلا سوال یہ تھا کہ جناب سیدہؓ فاطمہ نے جب فدک کا دعویٰ جناب صدیقؓ کے آگے پیش کیا اور انہوں نے حدیث نحن معاشر الانبياء لانورث (ولا نرث یہ لفظ حدیث میں نہیں۔ ایڈیٹر اہل حدیث)ماتركناه صدقة سنا کر ان کو ساکت کیا۔ اس حدیث کی تصدیق قرآن مجید سے کی جائے۔

اصل سوال کا جواب لکھنے سے پہلے تمہیداً اصول کافی سے چند احادیث لکھی گئی تھیں جن سے یہ ثابت ہو کہ مباحثات دینی میں معیار صداقت اور حکم قرآن مجید اور اس کے بعد سنت یعنی رسول ﷺ کا دستور العمل ہے۔ اور جو اس کے مخالف ہے وہ جھوٹ ہے اس کو ترک کردو۔ وہ احادیث یہ ہیں:

(۱) عن ابى عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان على كل حق حقيقة وعلى كل ثواب نوراً فما وافق كتاب الله فخذوه وما خالف كتاب الله فدعوه.

(۲) كل شئ مردود الى الكتاب والسنة وكل حديث لايوافق كتاب الله فهو زخرف.

(۳) خطب النبى بمنىٰ فقال ايها الناس ما جاء كم يوافق كتاب الله فانا قلته وما جائكم يخالف كتاب الله فلم اقله.

(۴) من خالف كتاب الله وسنة محمد فقد كفر.

اس سچے اور اٹل معیار کا جواب ایڈیٹر صاحب اصلاح نے یہ دیا کہ چونکہ قرآن میں صحابہ نے بہت کچھ تصرف اور تحریف کردی ہے اس واسطے وہ معیار صداقت کس طرح ہو سکتا ہے۔ اب آپ انصاف کریں کہ جو شخص شیعہ مذہب کا وکیل ہو کر اپنے ائمہ کے قائم کردہ معیار کی یوں تخفیف کرے اس کا جواب بغیر سکوت کے کیا دیا جاوے (گویا آپنے جواب. جاہلان باشد خموشی پر عمل کیا۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔

اصلاح کے قائل تحریف ہونے میں کسی کو تعجب ہو تو وہ اس جمادی الاول کے پرچہ صفحہ ۱۱ کے نوٹ کو ملاحظہ کرے۔ جس میں وہ "یہ نوٹ ضرور ملاحظہ ہو" کے عنوان کے نیچے تحریر کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ایڈیٹر صاحب (اہلحدیث) نے یہاں وہ تحریف کی کہ حضرت عثمان کو بھی شرمندہ کردیا کیوں کہ عثمانی تصرف قرآن غیر مرتب ومنظم کی نسبت تھا۔الخ۔"

آمدم برسر مطلب جب قرآن مجید والا معیار فریقین میں مسلم ہے تو ہمیں دیکھنا چاہئے کہ قرآن مجید کے اندر جو انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات متعدد مقامات اور مختلف پہلوؤں سے مذکور ہیں آیا اون میں کہیں اُن کے سلسلہ وراثت مالی کا بھی ذکر آیا ہے اور ذکر ضرور ہونا چاہئے کیوں کہ اس کی شان تبیانا لکل شئ ہے۔لیکن افسوس ہے کہ سوائے دو پیغمبروں حضرت سلیمان اور حضرت یحییٰ کے کہ وہاں بھی سیاق وسباق سے ورثہ علم وکتاب کا بیان ہے کسی پیغمبر کی وراثت از قسم جائداد واموال واملاک کا ذکر نہیں ہے۔اور ہاں بقول کلینی جو کہیں شیعوں کے ۱۷ ہزار آیت والے قرآن میں کوئی ایسی فہرست مذکور ہو وہ اور بات ہے۔

لیکن بعض دور اندیشوں نے جیسا کہ اس حدیث کے متعلق یہ تاویل کی ہے کہ متن قرآن مجید تو بعینہ وہی ہے اور جو اس سے زائد ۱۷ ہزار والی حدیث میں آیا ہے اس سے مراد وہ تفسیر قرآن ہے جو رسول ﷺ کے املا سے حضرت علی لکھتے رہتے تھے۔اور جس کے اثار احادیث کتب صحاح اربعہ وغیرہ میں موجود ہیں لہذا ہم ان کتب کی طرف رجوع کرتے ہیں کہ جناب صدیق کی حدیث کی تطبیق کسی حدیث سے ہوتی ہے یا نہ۔ خدا کا شکر ہے کہ اصول کافی کتاب العلم میں امام صادق سے ایک ایسی حدیث مروی نکل آئی ہے جس سے پوری تصدیق ہو جاتی ہے۔اور وہ یہ ہے:

ان العلماء ورثة الانبياء وذاك انّ الانبياء لم يورثوا درهما ولا ديناراً وانّما اورثوا احاديث

اس کی تشریح جو علامہ قزوینی نے صافی شرح کافی میں فرمائی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بہ تحقیق ہر امت کے دانا بعد اپنے پیغمبر کے وارث ہوتے ہیں پیغمبر اپنے کے یعنی مطلب یہ ہے کہ پیغمبروں نے میراث میں نہیں چھوڑا واسطے امتوں اپنی کے نہ چاندی نہ سونا بلکہ جو چیز کہ اُنھوں نے میراث میں چھوڑی ہے واسطے اپنی امتوں کے ان کی احادیث میں سے کچھ احادیث ہیں۔" اصل حدیث میں اِنَّ اور اِنَّما کے الفاظ خاص توجہ کے لائق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر ملا مجلسی کے الفاظ میں جناب صدیق والی حدیث کا ترجمہ شیعہ معتبر خیال کریں تو پھر پوری تطبیق ہوجاتی ہے۔ جیسا کہ جلاء العیون بحث فدک میں وہ لکھتے ہیں کہ ابوبکر صدیق نے جنابہ سیدہ کو یہ جواب عرض کیا تھا:

"وخدارا گواہ میگیرم کہ شنیدم از رسول خدا کہ گفت ما گروہ انبیاء میراث نہ میگذاریم نہ طلاء ونہ نقرہ ونہ خانہ ونہ عقارے ونیست میراث ما مگر کتاب ہا وحکمت وعلم پیغمبری۔"

اب ہم اُن دو آیات وورث داؤد سلیمان اور یرثنی ویرث من اٰل یعقوب۔ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

اول تو قرآن مجید میں ہی ان آیات کے اول وآخر دیکھا جائے تو واضح ہوسکتا ہے کہ یہاں پر مالی ورثہ کا ذکر نہیں ہے پھر حسن اتفاق سے ہم کو دونوں آیات کی تفسیر اصول کافی میں مل گئی ہے اور تفسیر بھی امام صادق کی جو حسب ذیل ہے:

(۱) قال ابوعبدالله ان سلیمان ورث داؤد وان محمداً ورث سلیمان وانا ورثنا محمدا وعندنا علم التوریة والانجیل والزبور وتبیان مافی الالواح۔ معنی اس کے ظاہر ہیں۔

(۲) ثم مات ذکریا فورثه ابنه یحییٰ الکتاب والحکمة وهو صبی صغیر اما تسمع لقوله عزوجل یا یحیٰ خذ الکتاب بقوة۔

(اصول کافی باب حالات الائمة ...، ص:۲۴۲ نولکشور)

غالبًا شیعوں کو اس سے انکار نہوگا کہ جنابہ سیدہ اور امام صادق کے علم کا سرچشمہ ایک ہی تھا۔ اور یہ سب معصومین ایک ہی مدینۃ العلم کے ابواب تھے۔ پھر کس قدر تعجب کی بات ہے کہ امام صادق کو تو سنت انبیاء کرام جس میں جناب رسول صلعم بھی شامل ہیں ورثہ کے بارہ میں حقیقت حال سے آگاہی ہو اور جس سے کہ جناب صدیق بھی واقف ہوں۔ لیکن جنابہ سیدہ جو ام الائمہ ہیں وہ واقف ہی نہوں بہ بیں تفاوت رہ از کجا ست تابکجا نظر بہ وجوہات وبینات بالا جناب صدیق والی حدیث کی تصدیق احادیث امام صادق اور ان کی تفسیر اور قرآن سے بخوبی ہوچکی ہے اور وہ ایک منصف مزاج شیعہ کیواسطے کافی ووافی ہے لیکن اگر ایڈیٹر صاحب اصلاح یا کسی اون کے ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرب کے ہاں یہ تشریح ناکافی ہو تو وہ پہلے تمام مضمون ہذا کو کسی اخبار یا رسالہ میں مندرج کر کے اس کی تردید کریں ورنہ خالی چھیڑ چھاڑ کے سلسلہ کو طول دینا اور پر بدر قادیانی کو سکوت کا الزام دینا فضول ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدی دوسرے سوال کا جواب کے متعلق دوسری اشاعت میں عرض کرونگا۔ فقط۔

خاکسار خادم بھیروی نامہ نگار بدر قادیانی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اگست ۱۹۱۰ء ص:۳-۵)

مولوی محمد حسین کے دونوں لڑکوں نے قادیان چھوڑ دیا

(از۔ شیخ عبدالعزیز صاحب امرتسری)

عبدالباسط (پہلا لڑکا) جس کے مرزائی اسکول قادیان میں داخل ہونے پر اخباروں میں بہت زور کے ریمارک ہوئے تھے۔ اور ابو اسحٰق (دوسرا لڑکا جو اپریل ۱۹۱۰ء کے اخیر میں بھیجا گیا تھا) مندرجہ ذیل وجوہات پر سکول سے واپس بلائے گئے ہیں۔

اول یہ لڑکے شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر اخبار الحکم قادیان کے دو سالہ اصرار اور تقاضے پر بایں اقرار بھیجے گئے تھے کہ ان لڑکوں کو عقائد مرزائی کی تعلیم نہیں دی جائے گی۔ چنانچہ انہوں نے اس پر اس قدر عمل کیا کہ دوسری مڈل میں جو مرزا صاحب کا حمامت البشری اور جلسہ مہوتسو کا لیکچر پڑھائی میں داخل ہے۔ ان کو پڑھائی سے نکال دیا مگر در پردہ انہوں نے اُس عہد کو توڑ دیا۔ اور قرآن شریف کے ترجمہ پڑھانے کے وقت عبدالباسط کو حضرت مسیح علیہ السلام کے فوت ہو جانے اور بجائے ان کے مرزا صاحب کے مسیح ہو کر آنے کی تعلیم دیتے رہے جب مولینا کو خبر ہوئی تو صاحب ممدوح نے دونوں لڑکوں کو قادیان سے بلایا۔ چھوٹے لڑکے (عبدالباسط) کو واپس نہ بھیجا۔ بڑے لڑکے (ابو اسحٰق) کو صرف ۱۵؍ جولائی تک رہنے کی اجازت دی۔ اس مدت کے گذرنے پر دوسرے کو بھی بلا لیا گیا۔

دوئم۔ قادیان میں رہ کر لڑکے پہلے سے بھی زیادہ آزاد ہو گئے۔ پہلے جو مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خوف سے گھر میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔لیکن جب سے قادیان میں گئے تھے جب بٹالہ آتے تو مولانا موصوف کی فہمائش پر بھی نماز میں کوتاہی کرتے۔ اور جب مولوی صاحب ان کو بٹالہ میں بلاتے تو عبدالباسط آنے سے انکار کر دیتا۔ بلکہ ایک دفعہ بلا اجازت قادیان چلا گیا یہ بظاہر شیخ یعقوب علی ایڈیٹر الحکم کی تعلیم وترغیب کا نتیجہ تھا کیوں کہ وہ ان بچوں کو مولوی صاحب سے جدا کرنے اور اپنی جماعت میں ملانے کے خیال سے مولانا ہی کی روپے پیسے سے وہ لباس وغیرہ تیار کرا دیتے رہے جو مولانا کی رائے کے خلاف اور لڑکوں کی خواہش کے مطابق ہوتا۔

سوئم۔ آخری وجہ (جو سب سے بڑھ کر قابل غور اور لائق توجہ تھی) یہ ہوئی کہ جب شیخ یعقوب علی کو ان بچوں کو سکول سے علیحدہ کر لینے کی اطلاع ہوئی تو شیخ صاحب نے ان بچوں کو مولانا صاحب سے تنفر دلانے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا۔ بلکہ ابواسحٰق کے قلم سے ایک خط مشعر چند شرائط لکھوا کر بھجوا دیا اور اس میں یہ بھی لکھا کہ قادیان میں پڑھونگا یا علیگڈھ کے سکول میں۔ اور خاص اپنے لئے مبلغ ۹ روپیہ (لعہ) ماہوار سے کم خرچ نہیں لونگا۔ اور تمہارے زیر نگرانی نہیں پڑھونگا۔ غرضکہ ازیں قبیلہ بہت کچھ لکھوا کر بھجوا دیا۔ چونکہ ان بچوں کا سکول سے علیحدہ کر لینا قادیانی پارٹی کو سخت ناگوار گذرا ہے لہذا باوجود تقاضا عطاء سارٹیفکیٹ لیت ولعل میں ٹالا جاتا ہے۔ بارہا وعدہ دے کر ایفاء نہیں ہوا حالانکہ یہ بھی لکھا گیا ہے کہ سکول کے متعلق جو رقم فیس وغیرہ کی ان بچوں کے ذمہ قابل ادا ہو اُسے سارٹیفکیٹوں کو بذریعہ وی پی بھیج کر وصول کر لو مگر ہنوز اس کی تعمیل بھی نہیں ہوئی۔ کل ۲۶/ جولائی کو مولانا ہر دو لڑکوں کو روپڑ کے سرکاری سکول میں داخل کرنے کی نیت سے لے گئے ہیں۔

راقم عبدالعزیز سوداگر بوٹ امرتسر۔ کٹرہ گھنیاں۔

ایڈیٹر اہل حدیث: خدا کا شکر ہے کہ اہلحدیث اور اس کے نامہ نگاروں کا قیاس صحیح ثابت ہوا اسی لئے اہلحدیث میں شور اٹھایا گیا تھا۔ جس کے جواب میں قادیان کے سکول کی تعریف کی جاتی تھی۔ جس کی تصدیق اب ہوگئی سچ ہے

؎ چرا کارے کند عاقل کہ باز آید پشیمانی

لیکن میں وجدانی پیشگوئی کرتا ہوں کہ لڑکے بطور خود پھر قادیان جائیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کرے میری یہ پیشگوئی غلط ثابت ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۷۔ نمبر ۴۱۔ مورخہ ۶ شعبان ۱۳۲۸ھ مطابق امرتسر ۱۲۔ اگست ۱۹۱۰ء ص: ۹-۱۰)

یہ بھی شرط کوئی مشکل نہیں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ قادیانی اخبار بدر نے فخر یہ لکھا تھا کہ ہمارے (سلسلہ مرزائیہ کے) واعظوں اور لیکچراروں کو خدا نے یہ برکت عطا کی ہے کہ اون کی تقریروں میں ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ اگر ہمارا سلسلہ جھوٹ پر ہے تو یہ برکت خداوندی کیوں ہے پھر شیخی بھگاری تھی کہ کوئی مخالف ہے کہ ہمارا مقابلہ کر سکے۔ جس کے جواب میں بخوشی منظوری دی گئی۔ میرے ساتھ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی بھی اس مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ قادیانی بدر مدت تک کسوف میں رہا آخر کار جب کسوف سے نکلا تو جواب دیا کہ تم بھی ملک میں پھر کر لیکچر دیتے پھرو، ہم بھی دیں گے۔ خدا جس کو کامیاب کریگا معلوم ہو جائیگا۔ اس کے جواب میں لکھا گیا کہ یہ تمہاری سابقہ تحریر کے برخلاف ہے مقابلہ کے لیکچر ایک ہی جلسہ میں ہونے چاہئیں۔ اس پر اس نے ۴۔ اگست کے پرچے میں ایک نوٹ لکھا ہے جو قادیانی کذب بیانی کا ایک ادنیٰ نمونہ ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ:

شرط کیونکر پوری ہو:

ہمارے مکرم دوست بابو فرزند علی صاحب نے ذکر کیا کہ خواجہ صاحب (خواجہ صاحب کا نام کون لیتا ہے ہمیں کسی خاص شخص سے کیا مطلب یہ دروغ نمبر اول ہے۔ اڈیٹر اہلحدیث) کے ساتھ ایک ہی اسٹیج پر تقریر کرنے کی جو تجویز مولوی ثناء اللہ صاحب نے تحریر فرمائی ہے اس میں جو شرط مولوی صاحب نے یہ لگائی ہے۔ کہ سامعین ہر دو تقریروں میں وہی ہوں یہ شرط پوری نہیں ہوسکتی۔ میں نے دو دفعہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا لیکچر سنا ہے ایک تو انجمن حمایت الاسلام لاہور میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دفعہ جب مولوی صاحب نے وعظ شروع کیا۔ تو فوراً لوگ اُٹھنے شروع ہوگئے۔ انجمن کے کارکنوں کو کہا گیا کہ لوگوں کو بٹھانے کا انتظام کرو۔ انہوں نے کہا ہم کیا کر سکتے ہیں۔ ہمارا کام یہ تھا کہ ہم مولوی صاحب کو اسٹیج پر کھڑا کر دیں اب لوگوں کو بٹھانا مشکل کام ہے۔ ہم کس کس کو مجبور کر سکتے ہیں۔ ایسا ہی ایک مباحثہ میں مولوی ثناء اللہ کا حال ہوا۔ جہاں دو گھڑی کھڑے ہوئے لوگوں نے بھاگنا شروع کیا۔'' (بدر ۴۔ اگست ۱۹۱۰ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بابو فرزند علی کو میں جانتا ہوں۔ گو وہ مرزائی ہے مگر ایسا نہیں کہ واقعات خود بنالے۔ ایڈیٹر بدر کی یہ کارستانی معلوم ہوتی ہے۔ غالبا اسی لئے حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیانی نے بھی ایڈیٹر بدر کو غیر ثقہ راوی قرار دیا ہے۔ ایڈیٹر بدر کی خواہش پر وہ خط ہم شائع کر دینگے۔ بدر کی کارستانی نہیں تو بابو مذکور سے انجمن کے اوس جلسہ کی تعیین کرائے (۱۱؍اگست کے بدر میں بابو مذکور نے ایڈیٹر بدر کی تکذیب کر کے لکھا ہے کہ واقع کانفرنس کے جلسہ منعقدہ امرتسر کا ہے۔ چنانچہ اوسکے اپنے الفاظ یہ ہیں:

''مولوی ثناء اللہ صاحب کے کھڑے ہوتے ہی حاضرین میں ہل چل مچ گئی اور گو مولوی صاحب نے منتظمین سے شکایت کی لوگ اٹھتے گئے۔ اور سماں نہ بندھا مگر مولوی صاحب وعظ کئے گئے۔ اور بعض لوگ اخیر تک سنا کئے انجمن حمایت اسلام کے موقعہ پر تو آخر کار مولوی صاحب کو وعظ بند کر دینا پڑا تھا اس وجہ سے کہ لوگ سنتے نہ تھے۔'' بدر ۱۱؍اگست ۱۹۱۰ء

۲) ورنہ یہ بیان کذب نمبر۲ ہوگا۔ اسی طرح اوس مباحثہ (۱۱؍اگست کے بدر میں بابو مذکور نے اس بیان کو بھی جھوٹ قرار دیا ہے یعنی ایڈیٹر بدر کی تکذیب کی ہے یہی ہم کہتے تھے کہ ایڈیٹر بدر ثقہ راوی نہیں حکیم نورالدین کی راء بھی یہی ہے جن کی دستخطی خط ہمارے پاس ہے۔

کانفرنس کا واقعہ صرف اس قدر ہے کہ امرتسر کے بعض اہل بدعت کو خطرہ تھا کہ یہ ہمارے برخلاف کہے گا اس لئے اونہوں نے شروع شروع میں کچھ ہل چل کرنی چاہی تھی لیکن ان کی اس حرکت سے کوئی نقصان نہ ہوا وعظ برابر ہوتا رہا۔ انجمن حمایت اسلام کے جلسہ کا ثبوت اس سال کا تازہ ہے کہ بقول پیسہ اخبار جتنی کثرت ہمارے (میرے اور مولوی ابراہیم صاحب) کے وقت میں تھی دوسرے کسی وقت میں نہ ہوئی تھی۔ اڈیٹر اہل حدیث) کی بھی تعیین کرائے جس کا اوس نے ذکر کیا ہے ورنہ وہ کذب نمبر۳ ثابت ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ اصل مطلب کا جواب یہ ہوگا کہ اگر واقع میں میں ایسا ہوں تو تم لوگ کیوں گھبراتے ہو جلسہ کرو مقابلہ دیکھ لو یہ ضروری کہ حاضرین کے افراد ایک ہوں بلکہ یہ ضروری ہے کہ جلسہ ایک ہو۔ پس اب تو شرط پوری ہوسکتی ہے۔ ہاں یہ شرط بھی اگر تم مان لو تو تمہاری سعادت ہے اور تمہارے مشن میں بہت کچھ ترقی کی موجب ہے کہ دوسرے روز کے جلسہ میں بھی مقابلہ لیکچر ہوں مگر اون کا عنوان بڑا عالیشان ہوگا جو خاص قادیانی مشن کو قوت بخشنے والا اور اوس کی بنیاد کو مستحکم کرنے والا ثابت ہوگا۔ وہ عنوان یہ ہوگا ''شان مرزا''۔

اس عنوان پر تمہار لیکچرار تائیدی تقریر کرے گا اور ہمارے لیکچرار کا تردیدی بیان ہوگا۔ مگر یہ مقدم شرط ہوگی کہ کسی فریق کا کوئی لفظ خلاف تہذیب اور دل آزار نہ ہوگا۔ ایسا نہ ہو کہ ریاست رامپور کے جلسہ کی طرح تو تو میں میں کرنے لگ جاؤ تو ذلیل ہوکر بھاگو۔

مرزائی دوستو! رامپور کا نام سن کر تم کو اوس جلسہ کا سارا نقشہ ذہن میں آ گیا ہوگا۔ لیکن ڈرنا نہیں تم نے یہی سمجھ کر تسلی کر لینا کہ ثناء اللہ وہی تو ہے جو انجمن حمایت الاسلام میں کھڑا ہوا تو لوگ بھاگ گئے تھے۔ نواب صاحب رام پور نے اس کو حسن تقریر اور فصاحت و بلاغت کا سرٹی فیکیٹ دیدیا تو کیا ہوا۔ بس آؤ اور طیار ہو جاؤ۔ ہاں اتنا یاد رکھنا کہ

انا صخرة الوادی اذا مازوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۴۲۔ مورخہ ۱۳ر شعبان ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹ر اگست ۱۹۱۰ء ص: ۴-۵)

محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الحکم آج کل اس عنوان سے مضمون لکھ رہا ہے جس میں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھانے کی کوشش کررہا ہے کہ مولوی صاحب موصوف نے چاہا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی ناکام رہیں مگروہ اللہ کی تائید سے پورے کامیاب ہوکر فوت ہوئے۔

اس امر کی تحقیق کے لئے کہ کامیابی اور ناکامی کس کو کہتے ہیں ان کے معنی کا معلوم کرنا مقدم ہے۔ کامیابی کے معنی ہیں جو انسان اپنا مقصود رکھتا ہو اوسکو پورا ہوا دیکھ لے۔ نہ دیکھے تو ناکامی۔ اب مطلع بالکل صاف ہے مرزا صاحب کا نقطۂ خیال یوں تو بہت سا وسیع تھا مگر مختصر طور پر بتلانے کے لئے اتنا کافی ہوگا کہ وہ دل سے چاہتے تھے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کی موت میرے سامنے ہو۔ چنانچہ اونہوں نے اس کی تمنا کا اشتہار بھی بڑے زور وشور سے دیا تھا پھر کیا ہوا۔ ظاہر ہے۔ تو ایسی صورت میں کون کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کامیاب ہوگئے۔

ہاں اگر یہ سوال ہو کہ یہ اون کا اصل مقصود نہ تھا بلکہ اصل مقصود اون کا تبلیغ اور اشاعت تھی جو کافی طور پر ہوگئی۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ محض تبلیغ اور اشاعت کسی کا اصل مقصود نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اصل مقصود ہدایت خلق اللہ ہوتا ہے اور اشاعت اوس کا ذریعہ مگر جو بات اصل مقصود ہدایت خلق اللہ ہوتا ہے اور اشاعت اوس کا ذریعہ مگر جو بات اصل مقصود میں خلل انداز ہو اور اس کے اٹھانے کی طرف توجہ ہوجائے اور نہ اوٹھے تو کامیابی محال۔

اس کی مثال یوں سمجھو کہ ریل گاڑی چلانے سے اصل مقصود قطع مسافت ہے اگر ریل کی سڑک میں دریا یا پہاڑ ایسے حائل یا مانع ہوں کہ اون پر پل نہ بن سکیں اور سرنگ نہ لگ سکے یہاں تک کہ انجینئریوں کا بھی خاتمہ ہوجائے تو ایسی حالت میں کہا جائے گا کہ انجینئر کامیاب نہوا۔ ٹھیک اسی طرح ہماری بابت مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ میرے مشن میں انہوں نے سخت رکاوٹیں ڈالی ہیں اس لئے میں بحکم خداوندی اعلان کرتا ہوں کہ اگر یہ میری زندگی میں نہ مریں تو میں جھوٹا۔ پھر کیا ہوا؟ آہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

کیا ایسی ناکامی پر بھی کوئی شخص کامیاب کہلاسکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۴۲۔ مورخہ ۱۳؍شعبان ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹؍اگست ۱۹۱۰ء ص: ۵-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں سے مباحثہ

(از مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی)

کل مرزائیوں کے مباحثہ سے مظفر ومنصور واپس آیا ہوں۔ حافظ آباد کی تحصیل مانگٹ ایک گاؤں ہے، وہاں بحث تھی۔ مرزائی سے پہلے تو بہت حیلے کرتے رہے کہ کسی طرح بحث کا کڑوا گھونٹ ٹل جائے مگر وہ جا کہاں سکتے تھے۔ ان کی اپنی لن ترانیوں نے ان کو پھنسایا ہوا تھا۔

حیات عیسوی کے متعلق بحث ہوئی۔

اس کے بعد قادیانی کے دعویٰ مسیحیت کے متعلق۔

بحث بہت دلچسپ تھی۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب ساکن راجیکے ضلع گجرات تھے۔ ناک میں دم ہو گیا۔ ملک محمد وزیر خان صاحب گڑھی آوانان تحصیل حافظ آباد خاص طور پر محافظ امن تھے۔ انہوں نے نہایت عمدگی سے اپنے فرض کو پورا کیا۔ اور اخیر میں اپنا یہ فیصلہ حاضرین کو سنایا اور مرزائیوں کے ہاتھ میں دیا۔

''شفقت ونوازش فرمائے بندہ حافظ غلام رسول صاحب ومولوی غلام رسول صاحب السلام علیکم۔

مباحثہ جو فریقین کی جانب سے ہو چکا ہے اس سے مولوی محمد ابراہیم صاحب نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا زندہ آسمان پر رہنا بذریعہ قرآن مجید ودیگر معتبر کتب ہائے تفسیر کبیر وموضح القرآن ومشکوٰۃ شریف وکتاب الاسماء والصفات سے ثابت کر دیا ہے۔ اور آپ کی جانب سے صرف جو آپ کی زبان سے ترجمہ قرآن مجید ہوا اوس سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فوت ہونا ثابت ہوا۔ جس کی کوئی شہادت معتبر آپ کی جانب سے نہیں گذری اس لئے مباحثہ حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آپ کی ناکامیابی ثابت ہوئی۔ یہ جو جناب نے اب تحریری تفسیرات کے نام پر جو بنا بر شہادت تحریر فرمائی ہیں وہ مجھ منظور ہے مگر ان کا لانا اور بہم پہونچانا آپ کے ذمہ ہے اس کے واسطے آپ کوئی اور تاریخ مقرر فرما سکتے ہیں اس پر وہ کتبہائے آپ بڑے خوشی سے لے آویں اور پھر بحث کر لیں۔

زیادہ نیاز

مکرر یہ کہ جو بقیہ آج کے دن کے متعلق بحث امام کے ہے وہ اگر شروع فرمادیں۔ پرچہ اسماء تفاسیر مرسلہ جناب پہونچ گیا جس کا یہ جواب ہے۔

بندہ محمد وزیر خان مورخہ ۱۲/اگست ۱۹۱۰ء"

اس کے بعد مرزائی بہت حیلے کرنے لگے کہ مرزا قادیانی کی مسیحیت کا رنگ نہ کھلے۔ مگر چھوٹ نہ سکے۔ آخر اس بحث میں پہلی بحث سے بھی بڑھ کر گت بنی اور ۲۱/اگست کو حوالہ کتب پیش کرنے کے بہانے بحث کو ختم کیا۔

ایڈیٹر اہل حدیث: کیا میری زندگی مرزائیوں کی ہدایت کے لئے کافی نہیں؟

اِنّ فی ذالك لأیات لاولی النهیٰ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۱۰ء ص:۱۰)

مباحثہ مرزائیاں

مباحثہ مرزائیاں جو اہل حدیث ۱۹۔ اگست ۱۹۱۰ء میں درج ہوا ہے اوس کا نتیجہ یوں ہوا کہ فریق مرزائی نے حضرت عیسیٰ کی موت کے متعلق تفسیر ترجمان القرآن پیش کی مگر عبارت پوری نہ پڑھی آخر میرے زور دینے پر جب ساری عبارت پڑھی تو اوسی تفسیر سے ان کا رد ثابت ہوا۔ اسی طرح تفسیر فیضی تفسیر جامع البیان اور تفسیر کبیر سے اوس کا رد ثابت کیا گیا حاضرین کی تسلی ہوگئی اور مرزائی اپنی ہی پیش کردہ تفسیروں سے جھوٹے ثابت ہوئے۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی۔

(اہل حدیث جلد ۷۔ نمبر ۴۳۔ ۲۰ شعبان ۱۳۲۸ھ۔ ۲۶ اگست ۱۹۱۰ء ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کذب بیانی وبدزبانی

(جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

سختی سہی کلام میں لیکن نہ اس قدر
کی جس سے بات اوس نے شکایت ضرور کی

اخبار بدر قادیان مجریہ ۱۳/جون سنہ حال میں ایک طویل مضمون بعنوان ''دو منکرانِ دین کا چیلنج اور ہمارا جواب'' شائع ہوا ہے جس میں خاکسار اور برادر مکرم مولوی ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان کے برخلاف نہایت درجہ کی بدزبانی اور سراسر کذب بیانی سے کام لیا گیا ہے۔ جناب مولوی صاحب کے متعلق جو کچھ لکھا اس کا جواب تو اونہوں نے ۸ جولائی ۱۹۱۰ء کے ''اہلحدیث'' میں اچھی طرح دے دیا ہے۔ اور قادیانی کذب بیانی عمدہ طور پر ظاہر کر دی ہے اس لئے خاکسار اس تحریر میں اسکے اوس باقی حصہ کا جواب جو خاکسار کے متعلق ہے بیان کرتا ہے۔

بدر نے مضمون نگار کا نام ظاہر نہیں کیا اور کسی وجہ سے پوشیدہ رکھنا چاہا ہے۔

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس میں پردہ داری ہے

لیکن ہم کو انداز بیان سے اور نیز لاہور کے ایک خط سے معلوم ہوا ہے کہ اس کے مضمون نگار ماشاء اللہ خواجہ کمال الدین صاحب بی اے وکیل لاہور ہیں۔ جو اپنی تعریف اپنے منہ سے کرنے اور لوگوں کی زبان سے سننے کے بہت مشتاق ہیں۔ لیکن بیان کے وقت اُن سے آوازِ دُہل کے سوائے کچھ بھی ظاہر نہیں ہوتا۔ خیر مضمون نگار خواہ کوئی ہو ہمیں اس سے بحث نہیں۔ اس لئے ہم اس مضمون کو تین انواع میں تقسیم کر کے ہر ایک کے متعلق قرآن وحدیث کی تعلیم کے مطابق بحث کرتے ہیں۔

نوع اول: بدزبانی۔ نوع دوم: کذب بیانی۔ نوع سوم: بے علمی نادانی۔

نوعِ اول کے جواب میں جس میں اونہوں نے خاکسار اور فاتح قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حق میں بدزبانی کی ہے ہم

زبانِ خویش بدشنام میالائے صائب
کیں زرِ قلب بہر کس کہ دہی بتو باز دہد

کی بجائے

مرا گرچہ زو قوتے بودبیش
دریغ آمدم کام ودندان خویش

پڑھتے ہیں۔ اور خلیفہ قادیانی سے درخواست کرتے ہیں گوکہ آپ قادیانی کی زندگی میں بھی ان لوگوں کے اخلاق کے متعلق اچھی رائے نہیں رکھتے تھے جیسا کہ قادیانی نے اپنی کتاب شہادۃ القرآن کے اخیر میں آپ کی رائے درج کی ہے۔ مگر اب تو یہ لوگ آپ کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ مہربانی کر کے ان بداخلاقوں سے یہ بدعادت چھوڑائیں۔ اور لوگوں کی عزت وآبرو کو ان آبروریزوں سے بچائیں۔ اور حدیث بخاری المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ (المسلم سے جو مسلم مراد ہے قادیانی امت جب اوس میں ہے ہی نہیں تو خلیفہ صاحب کیا بتاویں۔ اڈیٹر اہلحدیث) کے مطابق ان کو مسلمان بنائیں۔

قادیانی روپوش مضمون نویس نے ہم کو اپنی تحریر میں سخت زبانی کے علاوہ عباد الاغراض اور وعظ کو وجہ معاش بنانے والے کہا ہے۔ اس کے جواب سے پہلے قطع نظر اس سے کہ ہمارے سفر نفس کے لئے ہیں یا خدا کے لئے ہم اس سے پوچھتے ہیں کہ وجہ اعتراض کیا ہے۔ آیا یہ کہ ایک شخص خدمت دینی کے لئے مخصوص ہو کر اپنے کام کاج چھوڑ دے تو اگر لوگ اس کے بوجھ کو خود برداشت کریں تو کیا یہ کام اس کے لئے شرعاً حرام ہے؟ امید ہے کہ خلیفہ قادیانی اس مسئلہ کو شرعی طور پر حل کرینگے۔

اس کے بعد جواباً یہ گذارش ہے کہ نیتوں کا مالک خدا تعالیٰ ہے۔ قادیانیوں کا کوئی حق نہیں کہ کسی کی نیت پر حملہ کریں۔ ہاں اگر ان کی نظر میں کوئی خاص واقعہ ہو جس میں ہم نے پبلک سے کچھ چندہ اس بیان پر لیا ہو کہ ہم مخالفین اسلام کے جواب میں ایک کتاب طبع کرائینگے۔ اور اس میں صدہا دلائل ہونگی اور جو جو صاحب چندہ دینگے اون کو وہ کتاب مفت رقم چندہ کے عوض دی جائیگی اور لوگ اس بیان کو صادق تصور کر کے چندہ جمع کر دیں۔ اور ہم اپنے عہد کو پورا نہ کریں۔ اور مطابق تحریر کے کتاب شائع کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چندہ دہندگان کو نہ پہونچائیں اور نہ رقم جمع شدہ واپس کریں۔ جیسا کہ آپ کے پیر قادیانی نے ''براہین احمدیہ'' کی طبع پر دست سوال اوٹھایا تھا تو البتہ قابل اعتراض ہے۔ یا اگر کوئی ہمارا ایسا واقعہ آپ کو یاد ہو کہ ہم نے اپنے معتقدوں سے کہا ہو کہ ہمیں اتنے ہزار روپیہ جمع کردو ہم اس سے ایک مینار بنوائینگے اور اس میں یہ فوائد ہونگے۔ اور اس کے متعلق ایک الہام بھی گھڑ سنائیں اور اس کا نقشہ بھی اخبار پر شائع ہوتا رہے۔ اور لوگ روپیہ جمع بھی کردیں لیکن مینار نہ بنے اور روپیہ بھی واپس نہ کیا جائے تو البتہ یہ کارروائی قابل ملامت ہے یا اگر آپ ہمارا کوئی ایسا واقعہ یاد ہو کہ ہم نے کسی کنجر (بھڑوا) کا مال ہضم کیا ہو اور اعتراض کے جواب میں یہ بات بنائی ہو کہ مال کا حقیقی وارث خدا تعالیٰ ہے جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور جس سے چاہتا ہے چھینتا ہے۔ جیسا کہ آپ کے پیر قادیانی نے اللہ دیا کنجر کا روپیہ ہضم کرنے کے لئے کہا تھا۔ تو البتہ ہم قابل نفریں ہیں۔ لیکن جب آپ اپنے خیال کو واقعات سے ثابت نہیں کرسکتے تو رجماً بالغیب ایسے امر میں کیوں دخل دیتے ہیں۔ جس کا آپ کو علم نہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ جب قادیانیوں نے دیکھا کہ ان دونوں نے ہماری عمارت کو متزلزل کردیا اور اس کی بنیاد کھوکھلی کردی اور ہر چہار طرف لوگوں میں ان کی قبولیت ہوگئی ہے جیسا کہ قادیانی نے اپنے اخیری فیصلہ میں برادر مکرم فاتح قادیان کی نسبت خود لکھا ہے۔ اور وہ تحریر اس کے دل کے راز کی اصلی حقیقت ظاہر کرتی ہے اور تاب مقاومت نہ لاکر بدزبان عورتوں کی طرح طعنوں پر اُتر آئے۔

الٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ
ناطاقتی کے طعنے ہیں عذرِ جفا کے ساتھ

قادیانیو! سن رکھو یہی قبولیت ہے جس کو دیکھ کر تم مارے حسد کے جلتے ہو اور اپنے دل کے بخار نکالنے کے لئے جھوٹے الزام لگاتے ہو۔ اگر میں نے لوگوں کے لئے سفر اختیار کئے ہوتے تو بیشک اپنی بے غرض اور بے نفس ثابت کرنے کے لئے پبلک میں اشتہار دیتا کہ میں بے غرض ہو۔ لیکن چونکہ وہ بفضل خدا، خدا تعالیٰ کے دین کی حمایت کے لئے ہیں اور وہ علیم بذات الصدور ہے اس لئے مجھے اس کے اظہار کی ضرورت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دردِ دل با تو گویم کہ خداوند منی
یا نگویم کہ تو خود مطلعی براسرار

اگر کوئی خدا کے دین کی حمایت کرتا ہے تو وہ شیخی نہیں کرسکتا جیسا کہ قادیانی مضمون نویس نے اپنی تحریر میں لافیں ماری ہیں کہ ہم یہ کرتے ہیں اور ہم نے یہ کیا۔ کیوں کہ اس میں تو اپنی سعادت ہے خدا پر احسان نہیں لیکن چونکہ قادیانیوں نے اپنی جبلی عادت کے مطابق جھوٹ وافتراء کا طومار باندھا ہے اس لئے اتنا ذکر کردینا مناسب خیال کرتا ہوں کہ خداتعالیٰ نے اپنے مہربانی سے اس عاجز کو اپنے دین کی خدمت کے لئے اتنے سفر کرائے اور اتنی جگہوں میں پہونچایا کہ کسی دوسرے کو اس چھوٹی عمر میں کم توفیق دی ہوگی۔ والحمد لله علي ذلك۔

اور یہ بھی خداتعالیٰ ہی کا احسان ہے کہ جہاں جہاں گیا احباب کو اس خاکسار سے انس ومحبت ہی میں زیادتی ہوئی اور اس تردامن کی نسبت ان کو حسن ظن ہی رہا۔ میں حیران ہوں کہ جو لوگ مجھے بلاتے ہیں اور محبت سے پیش آتے وہ تو خاکسار کی نسبت یہ الزام نہیں لگاتے حالانکہ اُن سے زیادہ واقف خلق اللہ میں کون ہوسکتا ہے۔ لیکن قادیانی حاسدوں کو دیکھئے کہ وہ بن دیکھے بوجھے ایسے طومار کھڑے کرتے ہیں کہ شیطان کے بھی کان کترتے ہیں۔ آخر میں ہم قادیانیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ اور وہ بھی کبھی اپنے سالانہ جلسہ پر قادیان میں ہم کو بلائیں اور ہم کو قادیانی مشن کے متعلق آزادی سے بیان کرنے کا موقع دیں۔ پھر دیکھیں کہ ہم دین کی خدمت کس طرح کرتے ہیں۔ لیکن ہم کو اپنی یہ آرزو پوری ہوتی نظر نہیں آتی۔ کیوں؟

نہ خنجر اوٹھے گا نہ تلوار اون سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

نوع دوم۔ یعنی قادیانی کذب بیانی کے متعلق یہ عرض ہے کہ جس مذہب کی بنا ہی جھوٹ وافترا پر ہو اس کے ماننے والے صداقت سے کیسے کام لے سکتے ہیں اور جس مذہب کا بانی وپیشوا ہی مفتری وکذاب ہو اس کے ماننے والوں پر صدق وراستی کا پر تو کیسے پڑ سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما مریدان رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارو پیرما

مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا تعالیٰ پر افترا باندھ کر نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا اس کے مرید خلق خدا پر جھوٹ باندھنے سے کیسے ڈر سکتے ہیں۔ ان کی کذب بیانی کی ایک مثال تو اوپر کے مضمون میں گذر چکی۔ دوسری اور لیجئے۔

قادیانی مضمون نگار نے اپنے مضمون کی سرخی باندھی ہے۔ ''دو منکران دین کا چیلنج اور ہمارا جواب'' اتنی عبارت میں دو جھوٹ ہیں اور ایک بدزبانی۔

پہلا جھوٹ یہ ہے کہ ہم کو منکرِ دین کہا گیا ہے۔ حالانکہ ہم خدا کے احسان سے اس کی توحید کے قائل، اس کے رسولوں کی صداقت کے شاہد ہیں اور قیامت کو مانتے ہیں۔ اور عام طور پر شریعت محمدی میں منکر دین اسے کہتے ہیں جو آں حضرت ﷺ کی نبوت کا انکار کرتا ہو۔ اس کے متعلق ہم خلیفہ قادیانی سے دریافت کرتے ہیں کہ آپ اپنے قلب پر ہاتھ رکھ کر اور خدا تعالیٰ کی حاضری مدنظر رکھ کر کہہ سکتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرت سری اور خاکسار منکرانِ دین ہیں؟ اگر نہیں تو اپنے بائعین کو جو آپ کو خلیفہ نبی مانتے ہیں درست کریں اور اون کے منہ میں لگام دیں اور حدیث نبوی سے ڈرائیں ''یعنی جو کوئی اپنے بھائی کو کافر کہہ کے پکارے تو ان دونوں میں سے ایک ضرور اس کلمہ کا مستحق ہو جاتا ہے۔''

دوسرا جھوٹ یہ ہے کہ چیلنج کو ہماری طرف منسوب کیا گیا حالانکہ خود دعوت دی تھی۔ اور اسے اس تحریر میں تسلیم بھی کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''اس میں شک نہیں کہ اس چیلنج مذکورہ بالا کی بنیاد ہماری ایک تحریر ہے۔''

اور نیز قادیانی ابوالحکم لکھتا ہے:

''میں نہیں کہہ سکتا کہ معزز بدر نے کس بنا پر اس اعلان کو شائع کیا۔'' (الحکم ۷-۱۴ جون)

قادیانی نادانو! اور علم و عقل سے خالی ڈھولو! ہم نے چیلنج نہیں دیا تھا بلکہ آپ کے چیلنج کو قبول کیا تھا۔ اس لئے ہم نے اس کے متعلق لکھا تھا ''قادیانی دعوت قبول'' ہوش رکھتے ہو تو سمجھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی سرخی میں بدزبانی یہ ہے کہ ہم کو باوجود مسلمان ہونے کے منکر دین کہا گیا ہے۔ حالانکہ مسلمان کے حق میں یہ کلمہ جائز نہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ جب کوئی کسی کو کہے ''او یہودی! تو اسے (کہنے والے کو) بیس بید رسید کردو۔'' (مشکوٰۃ)

قادیانی محرر نے لاہور کے جلسہ کا بھی ذکر کیا ہے۔ اور اپنی کامیابی کی شیخی بگھاری ہے۔ چونکہ ہم قادیانی جلسہ لاہور میں بہ سبب ہندوستان کے سفر کے شریک نہیں ہوسکے تھے اس لئے اس کے متعلق کچھ ذکر نہیں کرسکتے ہاں جس طریق سے یہ جلسہ کیا گیا اس کی حقیقت پر پبلک کو آگاہ کرتے ہیں اور اس کے متعلق قادیانیوں کی ناکامی اور شرمساری ظاہر کرتے ہیں۔

نومبر ۱۹۰۹ء کے اخیر میں آریہ سماج لاہور کا سالانہ جلسہ تھا حسب عادت اونہوں نے دھرم چرچا کا وقت بھی درج پروگرام کیا۔ انجمن اہلحدیث لاہور نے بدیں خیال کہ آریہ لوگ مسلمانوں سے حسن سلوک سے پیش نہیں آتے جیسا کہ اس سے پہلے جلسہ میں ان کا سلوک ظاہر ہوچکا تھا اور جس پر قادیانی اخباروں کے اوراق بہت دیر تک سیاہ ہوتے رہے تھے۔ ان کے مقابلے میں اپنے جلسے شروع کئے اور مسلمانوں کو آریوں کے جلسہ کی شمولیت سے روکا۔ انہی دنوں میں عیسائیوں کی طرف سے بھی ایک اشتہار طبع ہوا جس میں کئی ایک روز کا پروگرام درج تھا۔

انجمن اہلحدیث لاہور نے ان کے مقابلہ میں بھی اسلامی جلسہ مقرر کیا چونکہ عیسائیوں کی طرف سے آریوں کی طرح بدزبانی اور بے امنی کا اندیشہ نہیں تھا۔ اس لئے ہم اپنے جلسہ سے فارغ ہوکر نماز مغرب کے بعد عیسائیوں کے جلسہ میں چلے جاتے تھے۔ پروگرام کے مطابق ہر روز ایک عیسائی لیکچرار ایک مضمون بیان کرتا۔ اس کے خاتمہ پر حاضرین کو اجازت دی جاتی کہ اگر کسی کو اس مضمون کے متعلق کوئی اعتراض کرنا ہو تو کرے۔ معترض کے لئے دس منٹ مقرر تھے۔ جس میں وہ اپنے خیالات کو بیان کرتا۔ اس کے بعد اصل مضمون بیان کرنے والا دس منٹ میں معترض کے اعتراضات کے جواب دیتا۔ پھر دوسرا معترض کھڑا ہوتا اس کا اختتام بھی بطور سابق ہوتا یہاں تک کہ وقت مقررہ پر جلسہ برخواست کیا جاتا۔

معترضین میں ہندو بھی ہوتے تھے مرزائی بھی ہوتے تھے اور ہم بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کی نسبت مہتممان جلسہ کو بدزبانی کی اکثر شکایت رہتی تھی۔ اور علاوہ بریں جب وہ مضمون سے خارج چلے جاتے تھے۔ تو عیسائیوں کو صرف یہ کہہ دینا پڑتا تھا کہ یہ اعتراض ہمارے بیان کردہ مضمون سے متعلق نہیں۔ جس پر قادیانیوں کو نہایت خجالت سے بیٹھ جانا پڑتا تھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ چونکہ قادیانیوں میں کوئی عالم تو تھا نہیں کہ علمی قواعد سے مخالف کی تقریر نقض کرتا اس لئے اون کو پیچھا چھوڑانے کے لئے علوم عربیہ سے انکار کر دینا ہی سوجھتا تھا چنانچہ پادری جوالاسنگھ کے بیان پر جو عیسائی مشنریوں میں مشہور منطقی ہیں۔ مرزائیوں کو سوائے اسلامی علم کلام کے انکار کرنے کے کچھ نہ سوجھا مرزائی مباحث کو نہوتے تھے۔ لاہوری پلیڈر اور ڈاکٹر۔ ان میں تو اس قابل بھی نہیں تھا کہ پادری صاحب کی تقریر سمجھ سکتا۔ جواب کیا خاک دیتا آخر خواجہ کمال الدین صاحب تو بہت جھنجھلا جھنجھلا کر اور زبان لبوں پر پھیر پھیر کر اور قرآن شریف کی آیات غلط پڑھ پڑھ کر کل مرزائیوں کو ایسا ذلیل کرایا جیسا کہ ماہ جون ۱۹۰۹ء میں مولوی محمد احسن امروی نے رامپور کے مباحثہ میں شیر پنجاب فاتح قادیان کے مقابلہ میں کرایا تھا۔ خیر خدا کا احسان ہے کہ ابھی تک علوم عربیہ کے جاننے والے موجود ہیں۔ خاکسار نے علم کلام اور علم منطق ہی کے رو سے پادری صاحب کی تقریر کا جواب دیا۔ جس کی معقولیت کا پادری صاحب نے بھی اقرار کیا۔

ان جلسوں کی کیفیت بہت طویل ہے اس لئے ہم بطور مشتے نمونہ از خروارے اس بیان کو کافی سمجھتے ہیں ۔ یہ ہے حقیقت ان جلسوں کی بنیاد کی۔ قادیانیو! یاد رکھو نہ تمہارے مبلغین میں کوئی عالم ہے اور نہ مناظر۔ تم ہرگز مخالف کے سامنے ہو کر گفتگو نہیں کر سکتے۔ اپنی جگہ پر چاہو کچھ بیان کرو اور کچھ بنتے پھر۔ (باقی باقی)

ایڈیٹر اہل حدیث: میں آپ کی اس رائے سے متفق نہیں کہ قادیانی پارٹی میں کوئی عالم نہیں۔ عالم نہو تو قادیانی نبوت کاذبہ کو صادق بنانے کی کوشش کس طرح کریں کیا آپ ان کے اتنے علم کے بھی قائل نہیں کہ

"جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی اُن سے سیکھ جا"

(اہل حدیث امرتسر جلد ۷ نمبر ۴۴۔ مورخہ ۲۷ رشعبان ۱۳۲۸ھ مطابق ۲ رستمبر ۱۹۱۰ء ص:۶-۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی پئو کی اماں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرت سر میں ایک دیوانی عورت تھی۔ بچے اوس کو چھیڑتے اور اوسکا نام رکھتے تھے پئو کی اماں۔ اتفاقاً کسی روز لڑکوں کو تعطیل ہوتی تو اماں کی اچھی خاصی خاطر کرتے لیکن جس روز کاروبار میں ہوتے تو اماں جی کہتے آج شہر کے لونڈے مرگئے۔ وہی حال ہماری قادیانی پارٹی کا ہے کسی شخص نے مجھے خط لکھا جس میں مرزا کی بابت سوال کیا۔ میں نے اپنی عادت کے موافق بغیر گالی گلوچ کے اصل مطلب کا جواب دیا۔ لیکن قادیانی پئو کی اماں کو یہ جواب ایسا ناپسند آیا کہ بدر نے ایک مضمون لکھ مارا جو ناظرین کی دلچسپی کے لئے سارا نقل کیا جاتا ہے تاکہ معلوم ہو کہ شہر کے لونڈے مرگئے یا زندہ ہیں۔ بدر قادیان لکھتا ہے:

ثناء اللہ کی قوت ایمانیہ

کچھ عرصہ ہوا دو طالبان حق نے حضرت مولوی نورالدین صاحب امیر المومنین اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری کی خدمت میں رقعے لکھے کہ آپ اپنے عقیدہ متعلق (سیدنا) مرزا صاحب سے قسمیہ اطلاع دیں تاکہ اس کی پیروی کریں۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ثناء اللہ نے ایسا کہ اس کی قوت ایمانی سے امید کی جاسکتی تھی۔ نہایت کمزور لفظوں میں جواب دیا اور برخلاف اس کے خلیفۃ المسیح نے پرزور الفاظ میں اپنے حق پر ہونے کا اعلان کیا جس سے یہ امر ثابت ہوگیا کہ ثناء اللہ محض ہٹ دھرمی اور ضد سے اس سلسلہ حقہ کا انکار کرتا ہے ورنہ اوس کا دل خوب جانتا ہے کہ حق کس طرف ہے۔ فائدہ عام کے واسطے وہ سوال و جواب درج اخبار کئے جاتے ہیں:

نقل خط از جانب منشی خدا بخش پٹواری تلونڈی راہ والی وشاہ محمد نمبردارڈ وگرانوالہ تحصیل گوجرانولہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اِ مولانا مولوی صاحب دامت عنایتہٗ۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آج کل مذہب کی تحقیق میں ہر کس وناکس بحدامکان مصروف ہے۔ ہمارا مذہب اسلام ہے اور ایمان قرآن کریم پر ہے آپ مسلمانوں میں سے بڑے عالم اور واقف احادیث مشہور ہیں اور احادیث سے ثابت ہے کہ جناب رسول مقبول ﷺ شاہ دوجہاں نے مہدی آخرالزمان کی نسبت پیشگوئی فرمائی ہے۔ جس کا مرزا صاحب مرحوم قادیانی نے دعویٰ کیا ہوا ہے۔ جن کے حالات سُن سن کر ہمارا رجوع ہو چلا ہے۔ کہ جناب موصوف پر بطور مہدی آخرالزمان ایمان لایا جاوے۔ چونکہ اشتباہ میں ہیں اس واسطے خدمت میں التماس ہے کہ آپ خداوند تعالیٰ اور جناب رسول مقبول ﷺ کو حاضر ناظر کر کے سچے قرآن کریم کی شہادت پر ہم قسم اوٹھا کر اطلاع بخشیں کہ آیا وہ سچے ہیں یا کاذب۔ جواب کے واسطے ۱/ کا ٹکٹ ارسال خدمت ہے۔ تلونڈی راہ والی ڈاکخانہ خاص ضلع گجرانوالہ کے پتہ پر اطلاع بخشیں پاس خدا بخش پٹواری۔

تابعداران شاہ محمد نمبردار ڈوگراں

خدا بخش پٹواری موضع تلونڈی راہ والی، ضلع گوجرانوالہ بقلم خود

نقل جواب از جانب مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری

مرزا قادیانی کا دعویٰ صحیح نہیں کیوں کہ ان کے کئی ایک الہام غلط ہوئے تھے۔ خصوصا آخری فیصلہ میں وہ جھوٹا ثابت ہوا جو اوسنے ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں (مرزا قادیانی) جھوٹا ہونگا۔ پس وہ جھوٹا ثابت ہوا۔

دستخط مولوی ثناء اللہ۔ ابوالوفاء امرت سر۔ (بدر)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میرے جواب کو دیکھ کر کوئی شائستہ آدمی کہہ سکتا ہے کہ میرا ظاہر میرے باطن کے خلاف ہے۔ یا میں دل سے قادیانی مشن کو غلط نہیں جانتا۔ ہاں چونکہ قادیانی مشن میں سبّ وشتم گھٹی میں داخل ہے اس لئے اون کے نزدیک شائستہ لفظوں میں جواب دینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا بے ایمان بننا ہے اس لئے ہمیں ضرور ہے کہ ہم اپنے ایمان کا ثبوت دیں۔ پس سنئے

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے ضلالت ہے بطالت

(اہل حدیث امرتسر جلد ۷۔ نمبر ۴۵-۴۶۔ مورخہ ۴-۱۱ر رمضان ۱۳۲۸ھ مطابق ۹-۱۶ر ستمبر ۱۹۱۰ء۔ ص ۴-۵)

مرزائیوں سے چند سوال

(۱) آج کل مرزائی اخباروں (بدر وغیرہ) میں اس بات کا اعلان بڑے زور سے کیا جارہا ہے کہ ''ہم دو آدمی حج کے لئے بھیجنا چاہتے ہیں۔ لیکن جانے والے اصحاب پہلے حج کر چکے ہوں۔ کیوں؟

(۲) کیا وجہ ہے کہ باجود حکم خداوندی ولله على الناس حج البيت من استطاع اليه سبيلا مرزا صاحب نے باوجود اہل نصاب ہونے کے حج بیت اللہ نہ کیا؟

(۳) آپ جب کہ مرزا صاحب کے سچے عقید تمند اور راسخ الاعتقاد مرید کہلاتے ہو اور مرزا صاحب کو نرا پیر ہی نہیں بلکہ مہدی اور مسیح اور ظل رسول بزعم خویش سمجھتے ہو اور ان کے قدم بقدم چلنا چاہتے ہو تو پھر کیا وجہ ہے کہ جو کام تمہارے پیر نے نہیں کیا تم کرنا چاہتے ہو؟

(۴) جو شخص فرض کو ترک کرے اس کے لئے کیا حکم ہے؟

امید ہے کہ ایڈیٹر بدر جواب باصواب سے پبلک کو ممنون فرماوینگے اگر ایڈیٹر صاحب جواب نہ دے سکیں تو حکیم نورالدین صاحب (خلیفہ) جواب دیں۔

خاکسار خیر الدین نقل نویس امرت سر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔۱۶ ستمبر ص: ۲۱-۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد کے چند خیال

منشی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں:

اے مریدان غلام احمد! اے احمدی کہلانے والو! میں تم کو مرزا غلام احمد کے ملہم کی قسم دیکر تم سے چند سوالات کے جوابوں کا طالب ہوتا ہوں۔ اور میرا ہر ایک سوال مرزا صاحب کی تحریر پر ہوگا۔ اور میں مرزا صاحب کی کتابوں سے اصل عبارت حرف بحرف معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرونگا تا کہ تم کو حق بات کی قبول کرنے سے انکار کی گنجائش نہو اور طالب حق کی تسلی اور تشفی کا باعث ہو۔

نبوت کے متعلق مرزا صاحب کے خیالات:

(۱) دیکھو آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۷ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں: هو هذا۔

”میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔“

(۲) اور دیکھو اُسی آسمانی فیصلہ کے صفحہ ۳۸ میں لکھتے ہیں۔ هو هذا۔

”اے مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو دشمن قرآن مت بنو اور خاتم النبین کے بعد وحی اور نبوت کا نیا سلسلہ جاری مت کرو۔ اوس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کیئے جاؤ گے۔“

(۳) اور دیکھو حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۷۹ میں لکھتے ہیں: هو هذا۔

”ماکان لی ان ادعی النبوة واخرج الاسلام والحق بقوم کافرین۔“ ترجمہ یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے جاملوں۔“

عبارت مرقومہ بالا نمبر ا سے بقول مرزا صاحب نبوت کا مدعی دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے۔ اور عبارت مرقومہ بالا نمبر ۲ سے بقول مرزا صاحب جو شخص خاتم النبین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد وحی اور نبوت کا سلسلہ جاری کرے وہ قرآن کا دشمن ہے اور وہ خدا سے بھی شرم نہیں کرتا۔ اور عبارت نمبر۳ مرقومہ سے بقول مرزا غلام احمد صاف ظاہر ہو رہا ہے جیسے کہ وہ خود تحریر کرتے ہیں کہ اگر میں نبوت کا دعویٰ کروں تو اسلام سے خارج ہو کر کافروں میں ملجاؤں۔ اب مریدان مرزا کو طالبان حق کو یہ ثابت کر کے دکھانا ہے کہ مرزا غلام احمد نے خلاف تحریرات خود نبوت کا اور وحی کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر ان کا دعویٰ وحی اور نبوت کا اون کی کتب سے ثابت ہو جاوے تو وہ بقول خود دائرہ اسلام سے خارج اور کافروں سے ملے ہوئے تصور کئے جاوینگے۔

وحی اور نبوت کے دعویٰ کا ثبوت:

(۱) دافع البلا کے صفحہ ۵ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں۔ ھو ھذا۔

خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی جس کی عبارت یہ ہے ان اللہ لایغیر مابقوم حتی یغیروا ما بأنفسھم انه اوی القربته یعنی خدا نے یہ ارادہ کیا کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا۔ جب تک لوگ اون خیالات کو دور نکرلیں جو اون کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول کو نہ مان لیں۔‘‘

عبارت بالا سے خدا کی پاک وحی ہے اور رسول ہونے کا دعویٰ صاف ظاہر ہے اور عربی عبارت کا ترجمہ بھی الفاظ کے خلاف اور زائد کیا گیا ہے۔

(۲) دیکھو دافع البلاء کے صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں۔ ھو ھذا۔

’’سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔‘‘

رسول ہونے کا دعویٰ صاف ظاہر ہے۔

(۳) دیکھو اربعین ۳ صفحہ ۲۲ میں۔ ھو ھذا۔

’’سو اس نمونہ میں ایک شخص میں ہی ہو جس کو آپ نے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس برس کی مدت دی گئی ہے اور تئیس برس تک یہ سلسلہ جاری رکھا گیا ہے۔‘‘

عبارت بالا مرقومہ سے صاف صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مرزا غلام احمد ویسی ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی کے مدعی تھے جیسے کہ خاتم النبین محمد مصطفےٰ صلعم پر اُترا کرتی تھیں تئیس برس تک۔ اور نمونہ لفظ بھی اہل انصاف کے لئے غور طلب ہے۔

(۴) اور دیکھو اخبار الحکم صفحہ ۱۸ جلد ۴ صفحہ ۹ مورخہ ۱۷ ارمئی ۱۹۰۰ء میں عبدالکریم امام مسجد قادیان اور مرزا کا خاص مرید لکھتا ہے۔ وھو ھذا۔

"یہ مزکی اور مطہر انسان حضرت سید عالم ﷺ کی خو بو اور قوت اور نشان کے ساتھ آیا۔ بلکہ بعینہ وہی آیا کیوں کہ اس میں احیاء اور اماتت کی وہی قدرت ہے۔ یہ ویسا ہی بشیر ونذیر ہے یہ حجۃ اللہ اور آیۃ اللہ ہے۔"

اہل انصاف اور طالبان حق عبارت بالا مرقومہ میں الفاظ ذیل پر خوب غور کریں کہ خو، بو، قوت، نشان، احیاء، اماتت، قدرت، بشیر، نذیر، حجۃ اللہ، آیۃ اللہ ہونے میں مرزا غلام احمد بقول عبدالکریم پیغمبر خدا محمد مصطفےٰ سید الانبیا ﷺ کے برابر ہے۔ اے مسلمانوں نام کا غلام یعنی غلام احمد ایسے برگزیدہ کے اوصاف میں برابر ہونے کا دعویٰ کر رہا ہے جس کو عام مسلمان کہا کرتے ہیں۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر۔

(۵) اور دیکھو اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۶ و ۳۷ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں۔ ھو ھذا۔

"وماینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحیٰ۔ دنی فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ۔ ذرنی والمکذبین انی مع رسول اقوم۔

ترجمہ: اور یہ اپنے طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو خدا کی وحی ہے۔ یہ خدا کے قریب ہوا یعنی اوپر کی طرف گیا اور نیچے کی طرف تبلیغ حق کے لئے جھکا۔ اس لئے دو قوسوں کے وسط میں آ گیا۔ اوپر خدا نیچے مخلوق مکذبین کے لئے مجھ کو چھوڑ دے میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا۔"

عبارت مرقومہ بالا سے مرزا غلام احمد کا وحی اور نبوت کا مدعی ہونا صاف ظاہر ہو رہا ہے اور عربی الفاظ کا ترجمہ بھی جو مرزا جی نے کیا ہے اہل انصاف کے لئے غور طلب ہے۔

(۶) اور دیکھو اربعین نمبر ۳ کے صفحہ ۳۵ و ۳۶ میں مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ ھو ھذا۔

"ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی ودین الحق وتھذیب الاخلاق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر فرمایا خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔''

عبارت بالا مرقومہ اہل انصاف کے لئے عبارت (جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو) مرزا کا مدعی وحی اور نبوت ہونا صاف ظاہر ہے۔

(۷) اور دیکھو اخبار البدر ۵/مارچ ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب فرماتے ہیں۔ ھو ھذا۔

''ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم بغیر نئی شریعت کے رسول اور نبی ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی۔''

عبارت مرقومہ بالا میں رسول اور نبی ہونے کا دعویٰ کھلی الفاظ میں ہے۔ ورنہ جو شخص دن کو رات کہہ دیوے اس کی مرضی۔

(۸) اور دیکھو اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۶ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں۔ ھو ھذا۔

''ماسوائے اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا۔ وہی صاحب شریعت ہوگیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں یوں کہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام۔

قل للمومنین یغضوا من ابصارھم ویحفظوا فروجھم ذلك ازکیٰ لھم۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر تیئیس برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی اور اگر کہو کہ شریعت سے وہ شریعت مراد ہے جس میں نئے احکام ہو تو یہ باطل ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ان ھذا لفی الصحف الاولی صحف ابراھیم وموسیٰ۔

یعنی قرآنی تعلیم توریت میں بھی موجود ہے اور اگر یہ کہو کہ شریعت وہی ہے جس میں باستیفاء امر اور نہی کا ذکر ہو تو یہ باطل ہے۔''

اور اسی کی صفحہ ۶ کے حاشیہ میں لکھتے ہیں۔ ھو ھذا۔

''چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور شریعت کی ضروری احکام کی تجدید ہے اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اوس وحی کو جو میرے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے فُلك یعنی کشتیکے نام سے موسوم کیا۔ جیسا کہ ایک الہام کی یہ عبارت ہے واصنع الفلك باعيننا ووحينا ان الذين يبايعونك انما يبايعون الله فوق ايديهم یعنی اس تعلیم اور تجدید کی کشتی کو ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کرتے ہیں وہ خدا سے بیعت کرتے ہیں یہ خدا کا ہاتھ ہے جو ان کے ہاتھوں پر ہے۔ اب دیکھو خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو کشتی قرار دیا۔ اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھیرایا جس کی آنکھیں ہوں دیکھے اور جس کے کان ہوں سنے۔''

ساری عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد وحی اور نبوت کے مدعی ہیں اسی واسطے اپنی بیعت کو خدا کی بیعت کہتے ہیں۔ اور مدار نجات ٹھیراتے ہیں۔

احادیث سے نبوت کا مدعی دجال اور کذاب ہے:

(۱) دیکھو غور سے دیکھو مشکوٰۃ کے باب الفتن میں حدیث ابوداود اور ترمذی کی ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔

سيكون فى امتى كذابون ثلٰثون كلهم يزعم انه نبى الله وانا خاتم النبين لا نبى بعدى۔ ترجمہ۔ فرمایا حضرت ﷺ نے ہونگے میری امت سے سے جھوٹے وہ تیس ہونگے سب گمان کریں گے وہ نبی اللہ کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبین ہوں نہیں کوئی نبی بعد میرے۔

اور دیکھو مشکوٰۃ کے باب ملاحم میں حدیث بخاری و مسلم کی ابوہریرہ سے روایت ہے:

لاتقوم الساعة حتى ينبعث؟ دجالون كذابون قريب من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله۔ ترجمہ۔ فرمایا حضرت ﷺ نے نہیں قائم ہوگی قیامت پیدا ہوں گے جھوٹے قریب تیس کے ہر ایک کرے گا دعویٰ کہ وہ نبی خدا کا ہے۔

(باریک خط میں ذیل کی احادیث بھی میں یہاں نقل کر رہا ہوں۔ بہاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی ھر یرۃ قا ل قال رسو ل ا للہ ﷺ لا تقوم السا عۃ حتی یخر ج ثلاثون دجا لًا کلھم یز عم انہ رسو ل اللہ تعا لی (ابوداؤد حدیث نمبر ۴۳۳۳)

(عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ : لا تقوم السا عۃ حتی یخر ج ثلا ثو ن کذا باً د جا لًا کلھم یکذب علی اللہ و علی رسو لہ ۔ (سنن ابوداؤد۔ حدیث نمبر ۴۳۳۴)

(عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ: لا تقوم السا عۃ حتی ینبعِث کذابو ن د جا لو ن قریب من ثلا ثین کلھم یز عم انہ رسو ل اللہ (سنن ترمذی حد یث نمبر ۲۲۱۸)

(عن ثو با ن قال قا ل رسو ل اللہ ﷺ لا تقوم السا عۃ حتی تلحق قبا ئل من امتی بالمشر کین و حتی یعبدوا ا لا و ثا ن و انہ سیکو ن فی امتی ثلاثون کذا بو ن کلھم یز عم انہ نبیّ و انا خا تم النبیین لا نبی بعدی ۔

(سنن تر مذی حد یث نمبر ۲۲۱۹)

ان ہر دو حدیث بالا مرقومہ سے آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہورہا ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ مخبر صادق نے خبری کہ میری امت میں سے تیس شخص رسول اور نبی ہونے کا دعویٰ کرینگے حالانکہ میں خاتم النبین ہوں کوئی نبی میرے بعد نہوگا۔ نبوت کے مدعی دجال اور کذاب ہوں گے۔

اور دیکھو مشکوٰۃ کے باب مناقب علی رضی اللہ عنہ میں:

عن سعد بن ابی وقاص قال قال رسول اللہ ﷺ لعلی انت منی بنمزلۃ ھارون من موسی الا انہ لانبی بعدی۔ متفق علیہ۔

ترجمہ: روایت ہے ابن ابی وقاص سے کہ کہا فرمایا رسولخدا ﷺ نے واسطے علی کے کہ تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسیٰ سے مگر فرق یہی ہے کہ نہیں نبی بعد میرے۔ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے۔

(بخاری کی روایت یوں ہے: عن مصعب بن سعید عن ابیہ : ان رسو ل اللہ ﷺ خر ج الی تبو ک و استخلف علیّاً فقا ل: اتخلفنی فی الصبیا ن و النساء ؟ قال : ا لا تر ضی ان تکو ن منی بمنز لۃ ھا رو ن من موسی الّا انہ لا نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعدی ۔صحیح بخاری حدیث نمبر ۴۴۱۶۔ بہاء)

چونکہ حضرت ہارون نبی تھے اور نبوت ختم ہوچکی تھی اس واسطے آں حضرت ﷺ نے ساتھ ہی فرمادیا:

الا انه لانبی بعدی۔ ترجمہ۔مگر فرق یہی ہے کہ نہیں نبی بعد میرے

سبحان اللہ! حضرت علی جیسی برگزیدہ شخص کے لئے جو رسول اللہ ﷺ کا ذاتی بھائی رشتہ دار، اور یار ہو اس کا نبی نہونا یا کہلانا رسول اللہ ﷺ جائز نہ رکھیں اور مرزا غلام احمد قادیانی جیسا شخص وحی پانے اور امر و نہی اور رسول ہونے کا مدعی ہوں جیسا کہ اوپر اون کی تحریرات سے ثابت کیا گیا ہے اور جیسا کہ اخبار البدر نمبر ۴۴ و ۴۵ مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۹ میں لکھا ہے ہو ہذا۔

''چونکہ اس مبارک زمانہ میں خدا کا ایک برگزیدہ نبی اور رسول موجود ہے اس لئے عذاب بھی اسی قسم کے نازل ہو رہے ہیں جو انبیاء کے وقتوں میں ہوا کرتے تھے۔''

اے مریدان مرزا غلام احمد خدا سے ڈر کر سچ ہی کہو کہ رسول خدا ﷺ کا لا نبی بعدی فرمانا سچ ہے یا تمہارا یہ لکھنا (اس مبارک زمانہ میں خدا کا ایک برگزیدہ نبی اور رسول موجود ہے) سچ ہے۔مگر آیت خاتم النبین کا بھی خیال رکھنا اور نبوت کے مدعی کی نسبت جو کچھ مرزا غلام احمد نے لکھا ہے اوس فتویٰ کو بھی مدنظر رکھنا۔فقط۔

الراقم: بندہ اللہ دتا از چک ۳، نہر گوگیرہ۔

(اہل حدیث جلد ۷۔نمبر ۴۷-۴۸۔مورخہ ۱۸-۲۵ رمضان ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۳-۳۰ ستمبر ۱۹۱۰ء ص:۱۹-۲۱)

کیا مرزائیوں کو مرزا پر ایمان نہیں

میں ہوا کافر، تو وہ کافر مسلماں ہوگیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی نے میرے مواخذہ سے تنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ کر ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کا عنوان تھا:

”مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ“

اس اشتہار میں مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میری زندگی میں نہ مریں تو میں اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہونگا۔ اس کے بعد جو کچھ ہوا وہ پبلک کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب ۲۶/مئی ۱۹۰۸ء کو اس دنیا سے چل بسے چونکہ ایک قدرتی فیصلہ تھا اس لئے اس کا اثر بھی عام ہونا ضروری تھا۔ چنانچہ بحمد اللہ ایسا ہی ہوا اس لئے اس کے جواب میں مرزائیوں نے بھی پبلک کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کی بہت کوشش کی۔ چنانچہ ۱۳/اکتوبر کے قادیانی بدر میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے:

”کیا دعا والا اشتہار پیش کرنے کا کوئی حق مولوی ثناء اللہ صاحب کو ہے۔“

اس مضمون سے ایڈیٹر نے بڑے زور سے اپنے ناظرین کی آنکھوں میں مٹی ڈالنے کی کوشش کی ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے چونکہ بعض اشتہارات ایسے شائع کئے ہیں جن میں یہ لکھا ہے کہ مجھے یہ فیصلہ منظور نہیں۔ بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ حرامزادے کی رسی دراز ہے وغیرہ۔ لیکن افسوس ہے کہ دجال مرتے مر گئے مگر دجل نہ چھوڑا میرے یا میرے کسی دوست (حکیم محمد الدین جن کا وہ نام لیتے ہیں اُن) کے اشتہار سے اصل عبارت مع قید تاریخ نقل نہیں کرتے بلکہ محض ابلہ فریبی سے روایت بالمعنے کر کے دھوکہ دیتے ہیں۔ اور چالاکی سے لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ حلف اُٹھائے کہ اوس نے کوئی تحریر ایسی نہیں شائع کی؟

او مرزائیو! سنو! میں حلفاً کہتا ہوں کہ مجھے اس قسم کی کوئی تحریر یاد نہیں جس میں میں نے لکھا ہو کہ حرامزادے کی رسی دراز ہے۔ اگر تمہارے پاس اس مضمون کا کوئی اشتہار ہے تو اوس کو اصل الفاظ میں نقل کرو اور ڈاکٹر کرم الٰہی (مرزائی) مقیم امرت سر کی معرفت اصل اشتہار دکھا کر تصدیق بھی کراؤ اوس سے بعد ہمارا مندرجہ ذیل جواب سنو!

ایک طرف مرزا صاحب کا فرمان واجب الاذعان ہو جو خدائی حکم سے شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہو۔ جس کو بطور تحدی مدار فیصلہ قرار دیا ہو دوسری طرف میرا یا کسی اور مخالف کا بیان مخالفانہ اوس کی تکذیب میں ہو تو تم کس کو مانو گے؟ اور کس پر ایمان لاؤ گے؟ (ان کنتم مؤمنین) کس قدر شرم کی بات ہے کہ مرزا صاحب تو خدا کے حکم سے آخری فیصلہ کا اعلان شائع کریں اور خدا اون کی دعا قبول کرنے کا وعدہ کرے (دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء) اس کے مقابلہ میں میں اس کی تکذیب کرنے کو شائع کردوں کہ میں اس کو نہیں مانتا یہ فیصلہ غلط ہے تو کیا کوئی دانا یا اہل ایمان یہ کہہ سکتا ہے کہ میرے ایسا کہنے سے خدائی حکم ٹل سکتا ہے۔ یا میں خدائی حکم پر غالب آ سکتا ہوں یا میں ایسے شخص کی تحدی کو پا سکتا ہوں جس کے دعاوی یہ تھے کہ:

ان قدمی علیٰ منارۃ ختمت علیها کل رفعة"

''میرے پاؤں ایسے منارہ پر ہیں جس پر تمام بلندیاں ختم ہیں۔''

(قادیانی خطبہ الہامیہ)

یعنی میں سب سے بلند ہوں۔ جس کا دعویٰ تھا کہ

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اوس سے بہتر غلام احمد ہے

جس کا یہ بھی دعویٰ تھا:

صد حسین ست در گریبانم

ایسے شخص کی مخالفانہ تحدی اور مدار فیصلہ کو میں غلط کروں تو کم سے کم لوگوں کو تو یہ ماننا پڑے گا کہ میں ایسے شخص سے ضرور بڑے رتبہ کا ہوں بلکہ یہ بھی ماننا پڑے گا (معاذ اللہ) کہ میں خدائی حکم کو بھی مٹا سکتا ہوں۔ اسلامی عقیدہ میں تو ایسا سمجھنا یا خیال کرنا کفر ہے۔ مرزائیو! غور سے سنو!

واللہ غالب علی امرہ
وھو القاھر فوق عبادہ

ناظرین! آپ لوگ ان دجاجلہ سے ایک ہی بات پوچھو کہ مولوی ثناء اللہ کا حکم خدائی حکم پر غالب ہے، یا خدائی حکم مولوی ثناء اللہ پر غالب ہے؟ صورت اول تو ایمان سے دور ہے۔ صورت ثانیہ میں قطعی فیصلہ ہے۔ فالحمد للہ۔ یہی ایک سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو مدار فیصلہ ہے۔

مرزائیو! بس اسی ایک سوال کا جواب تم سے مطلوب ہے دگر ہیچ

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۲۔ مورخہ ۸ ذی قعدہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۱ر نومبر ۱۹۱۰ء ص:۱-۲)

قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

قادیان شریف سے اگر کوئی کذب بیانی شائع ہو تو مجھے تعجب نہیں ہوتا۔ کیوں کہ بقول

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

قادیانی مشن کی بنیاد ہی جب غلط گوئی اور کذب بیانی پر ہے تو فروع سے کیونکر ممکن ہے کہ راستبازی سے کام لیں یا لے سکیں۔ اوس مرنے والے نے کونسی کسر اٹھا رکھی تھی جو یہ اٹھا رکھیں گے۔

گذشتہ پرچہ اہل حدیث مورخہ ۱۱ر نومبر میں ناظرین نے دیکھا ہوگا کہ ایک صاحب قادیان سے لکھتے ہیں کہ میں نے جو تمہارے فلان انعامی مضمون کا جواب لکھا ہے اب اوس انعام کا فیصلہ انجمن اتحاد المسلمین میں پیش کر کے انعام دلوادیں۔

میں نے اس کے جواب میں کہا کہ انجمن اتحاد المسلمین تو اس میں دخیل نہیں ہوسکتی کیوں کہ وہ اس غرض کے لئے نہیں ہاں تم کو اختیار ہے کہ بذریعہ عدالت وصول کرلو۔

اس کے جواب میں وہی مرزائی لکھتا ہے کہ مولوی صاحب نے شریعت کے فیصلہ سے انکار کیا ہے اس لئے میں بھی مجبوراً عدالت میں جاؤنگا۔

یہ صریح کذب بیانی ہے۔ میں نے شریعت کے فیصلہ سے نہ انکار کیا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کبھی کرونگا، بلکہ ایسا کرنا بے ایمانی سمجھتا ہوں اور سمجھونگا۔ میں نے تو صرف یہ عذر کیا تھا کہ انجمن اتحاد المسلمین اس کا فیصلہ نہیں کرسکتی۔ اس کا نام اگر شرعی فیصلہ سے انکار ہے، تو لیجئے میں اسی انجمن کے تین ممبروں کو نامزد کرکے اقرار کرتا ہوں کہ یہ صاحب جو فیصلہ کردینگے مجھے منظور ہوگا۔

حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیانی بھی اس انجمن کے ممبر ہیں لہذا نمبر (۱)

نمبر (۲) جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی اس انجمن کے ممبر ہیں۔

نمبر (۳) جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔

پس ان تینوں کا بورڈ جہاں چاہو جمع کراکے فیصلہ کرالو۔ تم نے اپنے دعویٰ کا ثبوت دینا ہے کہ جواب صحیح ہے، میں ثابت کرونگا کہ مرزا آنجہانی کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

اب تو راضی ہو۔ اگر اب تم مجھ کو شریعت کے فیصلہ کا منکر کہہ کر عدالت میں جانا چاہو تو مزے سے جاؤ، مگر یادرہے

ستعلم لیلیٰ ای دین تداینت
و ای غریم فی التقاضی غریمها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۴۔ مورخہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۵ رنومبر ۱۹۱۰ء ص: ۲-۳)

دہلی سے احمدی

شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ دہلی کے میر قاسم علی ایڈیٹر الحق لکھتے ہیں:

جنوری (۱۹۱۱ء) سے میں ایک رسالہ احمدی جاری کرنے والا ہوں جس میں رسالہ مرقع قادیانی اور اہلحدیث (امرتسر) کے اعتراضات کے جوابات دیئے جائیں گے۔

ہم بھی اس رسالہ کا خوشی سے خیرمقدم کرنے کو تیار ہیں، مگر سوال صرف یہ ہے کہ آپ سے پہلے رسالوں اور اخباروں بلکہ مرزا صاحب بانی مشن قادیانی نے اہلحدیث کے مقابلہ میں کیا کامیابی حاصل کی تھی جو آپ اوس سے زیادہ کرینگے۔ کیا مرزا صاحب کا اشتہار ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء والا یاد نہیں رہا، جس میں وہ لکھتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ اپنے اخبار اہلحدیث میں مجھ کو یہ یہ لکھتا ہے۔ میں اس سے بہت تنگ آ گیا ہوں ۔اب آخری فیصلہ خدا کے سپرد کرتا ہوں کہ اگر مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں۔

پھر آخر کیا ہوا

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

بہرحال ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ بقول: ''پدر نتواں کرد پسر تمام کند''

شائد آپ ہی کے ہاتھ میں فتحیابی ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔نمبر ۴۔مورخہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۵ر نومبر ۱۹۱۰ء ص:۵)

قدرت ثانیہ

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

آہا خطۂ پنجاب بھی کیسا ہی خوش قسمت ہے۔خصوصاً اس وقت سے تو اس کے بھاگ جاگ اٹھے ہیں جب سے مرزا (غلام احمد قادیانی) آنجہانی نے دنیا میں آ کر پاؤں بطریق دیگر پھیلائے ۔اس میں کچھ شک نہیں کہ جس دن سے مرزا آنجہانی نے پیغمبری کو اختیار کیا، خطۂ پنجاب میں کچھ ایسی آزادی ہوگئی ہے اور ایسی بیحیائی پھیل گئی ہے کہ ایک نہیں ،دو نہیں، درجنوں کے درجن پیغمبری ،مجددی، نائبی، اور طرح طرح کے دعوے کرنے میں پیش قدم ہیں۔

ہمارے مرزا (غلام احمد قادیانی) نے جب تک رہا بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے ۔طرح طرح کے من گھڑت الہام قادیانی مشین میں ہر روز تراشے جا کر الحکم اور بدر کی نذر ہوتے تھے۔ الہاموں کے کیا ہی کہنے تھے، وہ ایسے کچے اور واہیات ہوتے تھے کہ ایک ذی عقل دیکھ کر اور سن کر قہقہہ لگائے بغیر نہیں رہ سکتا۔عقلمند طبائع حیران رہ جاتی تھی کہ یہ کیا کر رہا ہے۔مرید ایسی پٹی پر چڑھے ہوئے تھے کہ خواہ کیا ہو اٰمنا وصدقنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا تکیہ کلام تھا اور ہے۔ یہ سمجھ کسی کو نہ آتی کہ ہمارے رسول کی عجیب رسالت ہے۔ کیوں کہ آپ کے اکثر الہام طمع نفسانی اور کارشیطانی پر مبنی ہوتے تھے۔ عورتوں کے نکاح میں آنے کے الہام تو درجنوں ہوا کرتے تھے۔ لیکن افسوس کہ عمر نے وفا نہ کی، ورنہ آپ تو مرتے دم تک محمدی بیگم کے منہ کو ترستے گئے۔ مقویات استعمال کر کر کے آپ نے خوب دن گذارے۔ اولاد کی بکثرت ہونے سے بھی آپ کو کچھ تامل ہی ہوا کرتا تھا کہ لوگ کیا کہیں گے کہ دعویٰ نبوت خیالات معرفت الٰہی (بقول خود) پھر کا یہ حال کہ کوئی سال خالی نہیں۔

مگر اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب دانا بہت تھے۔ بات کو جھٹ تاڑ جاتے تھے، اس الزام کی بریت کے لئے بھی الہامات کو ہی پیش خیمہ قرار دے رکھا تھا (کیوں نہ دیتے الہام گھر کے تھے مول تو تھوڑے ہی لینے ہوتے تھے) پہلے ہی شائع کر دیتے تھے کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی، وہ ان صفات سے متصف ہوگا وہ اس کام کے لئے پیدا کیا جاویگا اس سے مجہول اور عقل کے اندھے مریدوں کے جس قدر دل خوش ہوتے تھے ان کے بیان کی ضرورت نہیں لوگوں سے فخریہ کہتے کہ دیکھو ہمارے حضرت کا یہ الہام بھی پورا ہوگا یعنی قبل از مرگ واویلا۔ واہ بھئی واہ۔

اس میں کلام نہیں کہ آپ کے دن دنیا میں نہایت عیش وعشرت سے گذرے، خوب گذرے۔ مگر مجھے ازراہ ہمدردی ترس آتا ہے کہ آپ کا انجام ٹھیک نہ رہا۔ ان کی آخری حالت تو بزبان خود کہہ رہی تھی کہ:

من نکردم شما حذر بکنید

کیوں کہ قوم کے فخر، فاتح قادیان، شیر پنجاب مولانا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر آپ نے جو شرط جانبازی لگائی تھی، جس کے مطابق آپ تمام امیدوں کو منقطع کرتے ہوئے چلدیئے، وہ کچھ کم شرم دہ نہ تھی، جس کا نقشہ اس شعر سے آنکھوں کے آگے جم جاویگا۔

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مرگیا

مگر ان کرشن پنتھیوں کو عبرت کہاں؟ خدا ان کی قابل رحم حالت پر فضل وکرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے۔آمین۔

آج مجھے جس پہلو پر روشنی ڈالنے کی ضرورت محسوس ہوئی وہ اور ہے،اور وہ انھی کے ایک صادق مرید کا ذکر خیر ہے۔اس لئے ہم نے پہلے اس کے مرشد کے ذکر کو کر کر ثواب کے حاصل کرنے کو مناسب سمجھا جن کی برکت سے اور جن کی جرأت پر اس نے بھی دوکان کھولی ہے۔

ہمیں اس بات کا فخر ہے کہ یہ سعادت ہمارے ضلع کے حصہ میں بھی آئی ہے۔گورداسپور کا ضلع گو زیادہ خوش قسمت ہے،لیکن شکر ہے کہ ہم دوسرے نمبر سے نیچے نہیں گرے۔ گجرات سے چھ سات کوس کے فاصلہ پر ایک گاؤں عالمگڑھ ہے۔ وہاں ایک صاحب جن کی عمر پچاس سال سے بھی زیادہ ہوگی،اور وہ سائیں احمد کے نام سے مشہور ہیں،ان حضرت نے یہ مشہور کیا ہے کہ ''قدرت ثانیہ'' ہوں۔

یعنی مرزا صاحب قادیانی پہلی قدرت تھے اور میں قدرت ثانیہ ہوں ۔ مجھے آپ کے درشن گجرات میں نصیب ہوئے۔ جب میں نے آپ کو پہلے پہل دیکھا ،تو آپ کی لمبی داڑھی اور متبر کانہ صورت پر نہایت ترس آیا۔اور میں نے تعجب کیا کہ کیسے کیسے آدمیوں کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں،اور خدا جانے ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے کہ خالی از ایمان ہورہے ہیں۔ اس بوڑھے میاں کو دیکھ کر اس وقت جو حالت میری ہوئی اور جس قدر ترس آیا وہ ایک عجیب نقشہ تھا جو کھینچ نہیں سکتا۔ پہلے آپ سے کسی مرزائی نے ہی سوال کیا کیا آپ نے خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت بھی کی ہے۔تو تپاک سے اٹھے کہ کیوں کروں وہ خود میری بیعت کرے گا کیوں کہ میں قدرت ثانیہ ہوں اور اس سے اعلیٰ مدارج پر ہوں۔ پھر آپ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ میں الہام کا قائل نہیں ہوں کیا آپ مجھے قائل کر سکتے ہیں۔آپ نے کہا کہ میں کس طرح کر سکتا ہوں میرا مالک کریگا۔ پھر سوال کیا گیا کہ آپ بھی مدعی الہام ہیں کہنے لگے کیوں نہیں اب بھی الہام ہو رہا ہے۔لیکن یہ نہ بتا سکے کہ کیا حالات منکشف ہو رہے ہیں جس سے ثابت ہوگیا کہ آپ ابھی یہ بھی معلوم نہیں کہ الہام کس جانور کا نام ہے۔ میرے خیال میں وہ پہلا ہی دن تھا کہ آپ کے سامنے لفظ الہام پیش کیا گیا۔ ورنہ آپ تو میرے خیال میں الہام کوئی عام شے سمجھتے تھے جو سوتے اوٹھتے بیٹھتے جاگتے چلتے ساتھ ہی رہتی ہے۔ پھر کہنے لگے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام کوڑیوں کی طرح کردونگا یعنی سیلاب آیا کریگا۔ پھر کہا میں گجرات کا مالک ہوجاؤنگا۔ اس کی تشریح نہ کرسکے کہ آپ کس دن گجرات میں عہدہ ڈپٹی کمشنری پر مامور ہونگے یا کہ پنجاب کے ہی مالک ہوجاوینگے۔ آپ نے کہا کہ میرا ایک یہ بھی الہام ہے کہ میرے مکانات شکستہ جن کے تیار ہونے کے لئے زر کثیر مطلوب ہے بغیر میری لاگت کے تیار ہوجاوینگے۔ وروہ مجھ پر تائید ایزدی ہوگی قبل اس کے کہ یہ گیا پوری ہو۔ چند مرزائی اسی پر لٹو ہوگئے ہیں اور انہوں نے اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ یہ کچھ ہے واہ رے عقل۔ میں تو حیران ہوں کہ کیا اس پارٹی نے بالکل ہی نبوت اور رسالت کو کھیل سمجھ رکھا ہے کیوں کہ یہ نئے میاں عالمگڑھی اپنے آپ کو کبھی رسول کہتے ہیں کبھی قدرت ثانیہ۔ میرے خیال میں قدرت ثانیہ کے لفظ کو اس بوڑھے میاں نے کسی کے کہنے کہانی پر ہی ورثہ بنالیا ہے۔ کیوں کہ سوائے اس کے کہ آپ اس کے یہ معنی کریں کہ میں دوسری طاقت اور کچھ شرح طور پر سمجھا کر مطمئن نہ کرسکے۔ کیوں کہ آپ کی تعلیم کا تو یہ حال ہے کہ آپ خود کہتے ہیں کہ میں قرآن بھی نہیں پڑھ سکتا اور نہ ہی کوئی کتاب دیکھ سکتے ہیں (مجھے ترس آتا ہے کہ آپ کا کام کیسے چلے گا) دیکھئے معنی تو بسم اللہ کے بھی نہیں آتے لیکن نزدیک رہے ہی نہیں ہاتھ رسالت تک مارا ہے۔ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اگر گجرات میں ایک تعلیم یافتہ احمدی ان سوالات کا جواب نہ دیتے جو آپ پر کئے گئے تو قریب تھا کہ آپ تائب ہوکر نجات اُخروی کے حاصل کرنے والے بنتے۔ کیوں کہ جب بہت سے لوگ جمع ہوگئے تو آپ کی حالت نہایت ہی پریشان نظر آرہی تھی پیشانی پر پسینہ کا آنا ہاتھ دیوانوں کی طرح مارنا سر کا گھومنا بتا رہا تھا کہ بیچارہ منہ سے نکال کر بچتا رہا ہے۔ میرے خیال میں اس بیچارے نے کسی طمع نفسانی پر یہ صدا بلند کی ہے کہ کچھ تعجب نہیں اگر چند عقل کے اندھے میری پیرو بھی ہوجاویں ایک تو وہ کام بنجاوے جس کے لئے یہ قصد کیا ہے دوسرا وہ الہام پورا ہوجاوے گا کہ وہ میرے مکانات بغیر میری لاگت کے تیار ہوجاوینگے۔ یعنی خود ہی عقل کے اندھے چندہ دے کر مکان بنادیگے۔ خود ہی میرے الہام کے قائل ہوکر پختہ عقیدہ کے ہوجاوینگے آہا یہ کیسی عقل کی مار ہے لیکن مجھے اندیشہ ہے کہ عالمگڑھی میاں کی یہ دوکان نہیں چلے گی کیوں کہ مرزا آنجہانی علم رکھتے تھے اور اون کو ہاتھ پر تیلی کھلانا خوب ہی آتا تھا اور وہ ملمع پر روغن چڑھانا خوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے تھے انہی کی روش پر پہلے کوئی کہہ گیا ہوا تھا کہ جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے۔ للہ ہمیں کوئی اس جدید (نئے) فرقہ سے بغض نہیں ہے بلکہ ہمیں ترس آتا ہے۔ امید ہے خلیفۃ المسیح (حکیم نورالدین صاحب) جواب سے مطمئن فرمادیں گے کہ کیا واقعی آپ کے گرو صاحب کا کوئی اور ایسا الہام ہے جس سے ہر سال رسولوں کا آتا رہنا ثابت ہے (نہیں تو کوئی پیش کردینگے ہتھ ناٹکی آتی ہے) اور عالمگڑھی بوڑھے کی نسبت کیا فتویٰ ہے کہ وہ آپ کے ہاتھ پر بیعت کریگا یا آپ ان کے ہاتھ۔ افسوس آپ کی جماعت سے تو انصاف بالکل ہی اوٹھ گیا ہے اور مرزا آنجہانی تو ایسی آزادی کر گئے ہیں کہ ان کی طرح ہر ایک وحی کو اپنا پچیرا بھائی سمجھتا ہے پس ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم آپ کو راہ ہدایت پر لاوے اور آپ کی قابل رحم حالت پر ترس کرے اور آپ واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے پیرووں کے زمرہ میں حشر کے دن اٹھنے والے ہوں۔ آمین ثم آمین۔

(راقم آپ کا ایک خیر خواہ۔ خریدار نمبر ۱۷۲۰)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۴۔ مورخہ ۲۲ ذی قعدہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۵ نومبر ۱۹۱۰ء ص: ۵-۷)

مولانا شبلی اور قادیانی وفد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ اخبار بدر قادیانی لکھتا ہے کہ:

> ہم مولوی شبلی صاحب سے ملنے گئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ کیا ہم لوگ مرزا صاحب مرحوم کو نبی مانتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ کیا ہمارا عقیدہ اس معاملہ میں دیگر مسلمانوں کی طرح ہے کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی دوسرا نبی آنے والا نہیں نہ نیا اور نہ پرانا۔ ہاں مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ برابر جاری ہے اور وہ بھی آں حضرت نبی کریم ﷺ کے طفیل آپ سے فیض حاصل کر کے اس اُمت میں ایسے آدمی ہوتے رہے جن کو الہام الٰہی سے مشرف کیا گیا اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ چونکہ حضرت مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب بھی الہام الٰہی سے مشرف ہوتے رہے اور الہام کے سلسلہ میں آپ کو خدا تعالیٰ سے بہت سی آئندہ کی خبریں بھی بطور پیشگوئی کے بتلائی جاتی تھیں جو پوری ہوتی رہیں (جیسی ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت اور منکوحہ آسمانی کے نکاح کی۔ اڈیٹر اہل حدیث) اس واسطے مرزا صاحب ایک پیشگوئی کرنے والے تھے۔ اور اس کو عربی لغت میں نبی کہتے ہیں اور احادیث میں بھی آنے والے مسیح موعود کا نام نبی رکھا۔ اس پر مولوی شبلی صاحب نے فرمایا کہ بے شک لغوی لحاظ سے یہ ہوسکتا ہے۔ اور عربی لغت میں اس لفظ کے یہی معنی ہیں۔ لیکن عوام اس مفہوم کو نہ پانے کے سبب گھبراتے ہیں اور اعتراض کرتے ہیں۔ میں نے عرض کی کہ مرزا صاحب کی نبوت کا مسئلہ ہمارے ایسا نہیں کہ شرائط بیعت میں داخل ہو یا بیعت کے وقت اس کا اقرار لیا جاتا ہو یا اُس کا ہم وعظ کرتے پھرتے ہوں۔ ہاں جیسا کہ اوپر بیان کیا ہے ایسا ہی ہمارا عقیدہ ہے۔ (اخبار بدر قادیان ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار بدر نے اپنے مشن کے اصول کے مطابق نہ صرف مولانا شبلی نعمانی کو دھوکہ دیا بلکہ اپنے ناظرین کو بھی غلطی میں ڈالا۔ قادیانی مشن اور اوس کے بانی کا ہمیشہ سے یہی دستور رہا کہ

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

اس لئے ہم مرزائی کے اصل حالات اوسی (مشن) کے الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں تاکہ مولانا شبلی اور دیگر ناظرین کو قادیانی مشن کی صدق کلامی کی تصدیق ہوسکے۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے ابتدائی رسالہ (ازالہ اوہام) میں ایک شعر لکھا تھا جس کا ایک مصرع مرزائیوں کی زبان پر بطور سند بہت کچھ مشہور ہے۔ جو یہ ہے

”من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب“

ناظرین اس مصرعہ کو یاد رکھیں اور اس کا مطلب اور مرزا غلام احمد صاحب کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل دعویٰ خود مرزا صاحب کے الفاظ میں سنیں جو اسی (ایڈیٹر بدر) نے عرصہ ہوا شائع کیا تھا۔ لکھا تھا کہ:

(مرزا صاحب نے فرمایا) کہ اس (شعر: من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب ..الخ) کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں اون کو بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیئے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو وہ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے جبھی تو لا یخافون لومة لائم کے مصداق ہوئے ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں اصل یہ نزاع لفظی ہے خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت وکیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں اوسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں۔ ہاں یہ نبوت تشریعی نہیں۔ جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعویٰ کو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی۔ صرف خدا کی طرف سے پیشگوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت وصداقت کا اظہار ہو پس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اوس کے لئے اور کونسا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے دیکھو اور لوگوں کو بھی بعض اوقات سچے خواب آجاتے ہیں بلکہ بعض دفعہ کوئی کلمہ بھی زبان پر جاری ہو جاتا ہے جو سچ نکل آتا ہے یہ اس لئے نا ان پر حجت پوری ہو اور وہ یہ نہ کہہ سکیں کہ ہم کو یہ حواس نہیں دیئے گئے۔ پس ہم سمجھ نہیں سکتے کہ یہ کس بات کا دعویٰ کرتے ہیں آپ کو سمجھانا تو یہ چاہیئے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں، ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا۔ اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصہ گوٹھہرے کس لئے اس کو دوسرے دینوں سے بڑھ کر کہتے ہیں۔ آخر کوئی امتیاز بھی ہونا چاہیئے صرف سچے خوابوں کا آنا تو کافی نہیں۔ کہ یہ تو چوہڑے چماروں کو بھی آجاتی ہیں۔ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ ہونا چاہیئے اور وہ بھی ایسا کہ جس میں پیشگوئیاں ہوں اور بلحاظ کمیت وکیفیت کے بڑھ چڑھ کر ہو۔ ایک مصرعہ سے تو شاعر نہیں ہوسکتے۔ اسی طرح معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے۔ ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لئے ہم نبی ہیں۔ امر حق کے پہونچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیئے۔''

(اخبار بدر قادیان ۵/مارچ)

عبارت مذکورہ بالا صاف بتلا رہی ہے کہ مرزا صاحب کن معنی سے نبوت کی مدعی تھے جس کی سمجھ میں نہ آیا ہو اون کے سمجھانے کو ہم بتلاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی حضرت موسیٰ، عیسیٰ، محمد رسول اللہ علیہم السلام جیسے نبی نہ تھے مگر حضرت ہارون، زکریا، یحییٰ علیہم السلام جیسے نبی ہونے کے ضرور مدعی تھے چنانچہ اون کے اپنے الفاظ درج ذیل ہیں۔ ایک انگریز قادیان میں گیا۔ اوس نے آپ سے پوچھا کہ:

آپ اپنے نبی ہونے کا ثبوت دیں حضور (مرزا صاحب) نے فرمایا ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توراۃ میں مذکور ہیں۔ میں کوئی نیا نبی نہیں پہلے بھی کئی نبی گذرے ہیں

(اخبار بدر قادیان ۹/اپریل ۱۹۰۸ء، صفحہ ۲)

۲۳/جنوری ۱۹۰۸ء کے اخبار بدر میں مولوی محمد احسن امروہی کی ایک تقریر نقل کی ہے جو یہ ہے:

''۱۷/جنوری کو آپ (مولانا احسن) نے سورۃ الفجر پر وعظ فرمایا اور منجملہ نکات یہ لطیف نکتہ بھی بیان کیا کہ الفجر رسول کریم ﷺ کا زمانہ ہے خیر القرون تک تین سو برس ہوئے اور دس راتوں سے مراد دس صدیاں لیں تو کل ۱۳۰۰ سو ہوئے۔ اس بعد خدا تعالیٰ والشفع والوتر میں تیرہویں اور چودہویں صدی کی طرف اشارہ فرماتا ہوا واللیل اذا یسر کی خبر دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یعنی پھر چودہویں میں آفتاب نبوت طلوع کرے گا۔ اگر اس نبی کی اطاعت نہ کرینگے تو وہی ہوگا جو عادیوں اور فرعونیوں کے ساتھ ہوا۔"

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس تقریر میں مرزائی نبوت کی تعریف اور اثر (نتیجہ) کا ذکر بھی ہے۔ یعنی آپ کی نبوت پر وہی اثر مرتب ہے جو حضرات انبیاء سابقین کی نبوت پر ہوا تھا کہ اون کی معاندین کو خدا نے تباہ کر دیا تھا۔ اس سے ثابت ہوا کہ نبوت مرزائیہ بھی کسی مجازی یا لغوی معنی سے نہ تھی۔ بلکہ اصلی اور حقیقی شرعی معنی میں تھے۔

اور سنئے محمد علی خان صاحب رئیس مالیرکوٹلہ کی شادی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی لڑکی سے ہوئی تھی تو اسی ایڈیٹر بدر نے ۲۷ر فروری ۱۹۰۸ء کے بدر میں (صفحہ ۲ پر) لکھا تھا کہ:

"نواب محمد علی خان صاحب کی خوش قسمتی ہے کہ اونکے نکاح میں ایک نبی اللہ کی لڑکی آئی۔"

اور بھی سنئے عام طور پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنا رتبہ ان الفاظ میں بتلایا ہے کہ:

"ان قدمی علیٰ منارۃ ختم علیها کل رفعة" (قادیانی خطبہ الہامیہ)

یعنی میرے (مرزا کے) یہ قدم ایسے بلند منارہ پر ہیں جہاں پر تمام قسم کی بلندیاں ختم ہو چکی ہیں۔

اہل علم سے ایسے کلام کا مطلب مخفی نہیں کہ تمام اولیاء بلکہ انبیاء سے بھی برتری کا دعویٰ ہے۔ ایک اردو شعر تو اون کا عام زبان زد ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اوس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بھی مرزائی وفد کی دھوکہ دہی ہے جو اوسنے کہا کہ مرزا صاحب کی نبوت کا مسئلہ ہمارے ہاں ایسا نہیں کہ شرائط بیعت میں داخل ہو۔ اوسکو معلوم ہوگا کہ بیعت کرنے میں مرزا صاحب قادیانی کو بجمیع صفات موصوف مانا جاتا تھا تو اس اعلیٰ صفت کمال کو کیوں دخل نہوگا۔ اگر مرزائی بیعت میں نبوت مرزا کو دخل نہیں ہوگا تو اسلام میں رسالت محمدیہ کو بھی دخل نہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی مسئلہ کے ضمن میں ایک بات بتلانا ہنوز باقی ہے جو دراصل مولوی احسن صاحب امروہی کی تقریر سے پیدا ہوتی ہے کہ اس نبی (مرزا قادیانی) کے مخالف بھی عادیوں اور ثمودیوں کی طرح ہلاک ہونگے اس کے متعلق صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بڑے سے بڑے رجسٹرڈ مخالف اون کی زندگی میں پنجاب بھر میں تین تھے:

مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی

ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی

اور خاکسار ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری۔

پہلے بزرگ کی نسبت تو مرزا صاحب قادیانی کی یہ پیشگوئی تھی کہ آخری عمر میں مجھ پر ایمان لاوینگے وہ بھی ہنوز پوری نہوئی۔ دوئم اور سوئم کی بابت پیشگوئی تھی کہ میری زندگی میں مرینگے۔ جیسی یہ پوری ہوئی کل دنیا کو معلوم ہے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اپنے ایمان کی کہیں کہ

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے جہالت ہے جہالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۵۔ مورخہ ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۱۰ء ص:۱-۳)

قادیانی خلیفہ گر پڑے۔ مبارک!

اخبار بدر قادیانی لکھتا ہے کہ:

جناب امیر المومنین علامہ نورالدین سلمہ رب العالمین جمعہ کے روز (۱۸) نومبر خان محمد علی خان صاحب کے کوٹھی سے واپس آتے ہوئے گھوڑی کے بدکنے کی وجہ سے الحکم پریس کے پاس نیچے آرہے۔ ابرو کے اوپر ایک زخم آیا۔ ہڈی پر ضرب نہیں آئی۔ اور کچھ چوٹیں بھی لگیں مگر الحمد للہ خیرت گذری۔ بہت سال ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیکھا کہ مولوی نورالدین صاحب گھوڑی سے گر پڑے۔ جس سے آپ کی صداقت اور اس تعلق کا شدید پتہ چلتا ہے جو حضور کو مولوی صاحب موصوف سے تھا۔‘‘

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عنوان میں جو ہم نے مبارک کا لفظ لکھا ہے اس لئے لکھا ہے کہ حکیم نورالدین صاحب کا مرزا صاحب قادیانی سے جو روحانی تعلق تھا اوس کا اظہار ہو گیا کہ گرنے والی پیشگوئی صادق آئی۔ الحمدللہ

ایں کرامت ولی ماچہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

لیکن سوال یہ ہے کہ جناب مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یہ پیشگوئی کب اور کس تاریخ میں کی تھی، اس کا پورا حوالہ مطلوب ہے۔ ہم اپنے ناظرین کو باور کراتے ہیں کہ قادیان میں جو ’’الہام بافی‘‘ کی مشین تھی یہ اوسی کی کارگاہ سے بنا ہوا الہام یا خواب ہے، اس لئے ہم اس سوال کو حل کرانا چاہتے ہیں۔ کیا بدر وغیرہ اس کی تحقیق کرینگے (شاید)

بہرحال ہم بھی حکیم (نورالدین) صاحب کو زیست کی مبارک دیتے ہیں اور اون کی صحت کے لئے دعا کرتے ہیں کیوں کہ مرزا صاحب قادیانی کے بعد تو الحکم پر بجلی گری تھی جو قریب قریب بند ہے، حکیم صاحب کے بعد تمام قادیان پر بجلی گر کے ایسا کر جائے گی کہ کان لم تغن بالامس (گویا بسے ہی نہ تھے)۔ اس لئے قادیانی مشن کی جو کچھ بھی اصلاح ہو سکتی ہے اسی بڑے میاں (حکیم صاحب) کے سامنے ہو سکتی ہے ان سے بعد تو وہ اودھم مچے گی کہ جوتیوں دال بٹنے والی مثال صادق ہوگی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۵۔ مورخہ ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۲/دسمبر ۱۹۱۰ء ص: ۶-۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کے ساتھ مسلمانوں کی فیاضی

اور اوس میں اور اضافہ کرنے کی ہماری سفارش

مدراس سے جناب دوست محمد صاحب اڈیٹر اہل حدیث کے نام لکھتے ہیں:

مخدومی مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔

ملتمس ہوں کہ ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر ممنون ومشکور فرماویں۔ معزز ناظرین اہلحدیث آپ مسلمانوں کے گذشتہ اختلافات وتنازعات سے بخوبی واقف ہیں مگر ان میں جو اضافہ پچھلے دنوں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اس کی امت (بخیال خود نمونہ سلف صالحین) نے کیا ہے اس سے بھی آپ ناواقف نہ ہونگے۔ چونکہ ان حضرات کی حمایت میں مجھے مندرجہ ذیل تحریر لکھنی تھی مناسب سمجھا کہ اخبار ہذا کی معرفت آپ تک پہنچاؤں کیوں کہ فاضل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث نے اپنے گوہر بے بہا اخبار کے کالموں کے کالم ان حضرات کی اصلاح اور سچی اسلامی ہمدردی میں وقف کر رکھے۔ وھو ھذا:

صاحبان! میری اس تحریر کا باعث مرزائی صاحبان کی آج کل کی تحریرات وتقریرات ہیں چونکہ گاہے ماہے مجھے قادیانی اخبارات دیکھنے کا موقع ملتا رہتا ہے جن سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگانی میں جولن ترانیاں اور نت نئی چھیڑ چھاڑ ان میں رہا کرتی تھی وہ آج کل کسی قدر کم ہے۔ جو اس بات کا بین ثبوت ہے کہ زمانہ مسیح موعود میں صرف حضرت جی کو ہی یہ فکر دامن گیر رہا کرتی تھی کہ کوئی نہ کوئی فتنہ برپا رہے اور مسلمانوں میں مخالفت ومخاصمت کی جو آگ ہم نے لگائی ہے اس کے شعلے چاروں طرف پھیل کر ساری اسلامی دنیا کو گھر لیں اور پھر اس نہ مٹنے والی آگے میں نفسی نفسی کا عالم ہو جائے اور مریدان باعقیدت اس کشاکشی میں پڑ کر اپنے برے بھلے کی تمیز نہ کر سکیں جس سے ہماری آمد میں کمی ہونے کا جو احتمال ہے وہ جاتا رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورمریدان باصفا مسلمان بھائی کے مفید مشورہ سے متاثر نہ ہوکر مجوزہ نئے ٹیکس ومقررہ پرانے ٹیکس بلا چون وچرا ادا کرتے رہیں جن کے لئے آپ الہام فرمایا کرتے تھے کہ آج تنے روپے کا منی آرڈر آتا ہے اور غالباً یہی وجہ تھی کہ بقول کرزن گزٹ مرزا جی کو مریدونگی گرہ پر قبضہ تھا۔ غرض اس آگ کے لگانے والے ضرور مرزا صاحب ہی تھے ورنہ آج ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے مرید صاحبان ان طول فضول جھگڑوں سے بہت کچھ احتراز کر چکے ہیں اور اگر فضل ایزدی ان کے شامل حال ہو تو عنقریب ہی وہ ایسی نقصان دہ اور ناچاقی کے بڑھانے والی مضر کارروائیوں سے بالکل اجتناب کریں گے۔ جیسا کہ گذشتہ ایام میں انہوں نے مسلمانوں کی مصلحت وقت اور دور اندیشی کی بنا پر دی ہوئی دعوتوں کو قبول کرنے اسلامی مجلسوں میں جانے اور حتی المقدور مرزا جی کے مشن کا ذکر نہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ جو ان کی زمانہ شناسی کا پیش خیمہ کہا جاسکتا ہے اور یہی بنا ہماری اس التجا یا سفارش کرنے کی ہے جو عوام اہل اسلام سے بالعموم وعلماء کرام سے بالخصوص ہے۔ کہ چونکہ آپ حضرات کی مخلصانہ کوششیں اچھا نتیجہ پیدا کر رہی ہیں اس لئے مناسب بلکہ انسب ہے کہ آپ اپنی قومی ومذہبی مجلسوں میں ان صاحبوں کو ضرور مدعو کیا کریں تاکہ جدائی کی وسیع جھیل کا خاتمہ ہوجائے اور مسلمان پھر بھائی بھائی بن کر رہیں اور مخالفین پر ظاہر ہوجائے کہ مسلمانوں کی پھوٹ جس سے ہم فائدہ اٹھایا کرتے تھے وہ دفن ہوچکی ہے۔

آخر میں ایک التجا حضرت مرزائیان سے ہے کہ اب بھی گو آپ کے مذہبی خیالات کیسے ہی کیوں نہو اس نازک وقت میں جب کہ معاندین اسلام چاروں طرف سے وار کرنے پر تلے ہوئے ہیں ایک ہی جھنڈے (محمدی) کی طرف جس کی سمت آپ قدم اٹھا چکے ہیں ذرا زیادہ رفتار میں چل کر آئیں اور اسی کی سایہ میں کھڑے ہوکر مخالفین اسلام کا جواب دیں جس سے ’’تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری‘‘ کا مصداق ہوجائے۔ والسلام

اڈیٹر اہل حدیث: مرزائی مسلمانوں کے جلسوں میں آجائیں گے مگر مرزا سے الگ ہوجانا مشکل ہے قرآن مجید شہادت دیتا ہے اشربوا فی قلوبھم العجل اس لئے گویا ان کا قول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درد ہے جاں کے عوض ہر رگ وپے میں جاری
چارہ گر ہم نہیں ہونے کے جو درماں ہوگا

(اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۶/ ۷۔ مورخہ ۶-۱۳/ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۹-۱۶/ دسمبر ۱۹۱۰ء ص: ۶-۷)

مرزائیوں کو کس لقب سے پکارا جاوے؟

یہ ایک سوال ہے جو مدت سے میرے دل میں کھٹک رہا ہے میرا خیال تھا کہ یہ خود بخود ہی حل ہو جائے گا مگر بقول

جو آرزو تھی اوسکا نتیجہ ہی انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہو

آخر کار اس سوال (مرزائیوں کو کس لقب سے پکارا جاوے) کو پبلک کے سامنے لانے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ میرے دل میں اس سوال کے پیدا ہونے کی چند ایک وجوہات ہیں جو درج ذیل ہیں:

(۱) یہ لوگ بظاہر تو یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں اور ان کے فرمودہ پر عمل کرنے کو اپنا اصل ایمان جانتے ہیں لیکن جب ہم ان کو مرزائی کر کے پکارتے ہیں تو اس لفظ سے ناک بھوں چڑھا کر یہ جواب دیتے ہیں کہ ہمیں مرزائی مت کہو بلکہ احمدی کہو۔ حالانکہ ان کو اس لقب سے خوش ہونا چاہئے تھا جو ان کے پیرو مرشد کے نام کو ظاہر کرتا ہے جس طرح ہم مسلمانوں کو اگر کوئی محمدی کہے تو ہم ہرگز ناراض نہ ہونگے بلکہ فخریہ کہیں گے ہاں محمدی ہیں۔

(۲) اگر ہم ان کے حسب منشا احمدی ہی کر کے پکاریں تو پھر یہ سوال پیدا ہو جاتا ہے کہ یہ لقب انہوں نے کس نسبت سے اختیار کیا ہے آیا مرزا غلام احمد کی نسبت سے یا حضرت محمد رسول اللہ احمد مجتبیٰ ﷺ کی نسبت سے۔

(۳) اگر مرزا صاحب قادیانی کی نسبت سے ہے تو پھر ''غلام احمدی'' ہونا چاہئے تھا نہ کہ احمدی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) اگر ہم اس لقب کو محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کریں تو پھر ہم دیکھتے ہیں کہ ان کا اس طرح نسبت کرنا بھی زیبا نہیں کیوں کہ ان کے اکثر افعال محمد عربی ﷺ کے مریدوں اور آپ کے سچے تابعداروں کے خلاف ہیں یعنی جو حکم اس نبی امی ﷺ نے اپنے سچے تابعداروں کو بجالانے کے لئے ارشاد کیا ہوا ہے یہ اوس کے برخلاف عمل کررہے ہیں چنانچہ آپ کی معرفت اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے

ولاتسبّوا الذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبّو اللہ عدوا بغیر علم۔ یعنی تم ان لوگوں کو گالیاں مت دو جو اللہ کے سوا دوسروں کو پکارتے ہیں اگر تم ایسا کروگے تو وہ اللہ تعالیٰ کو گالیاں دیں گے زیادتی سے بے سمجھی سے۔

مذکورہ بالا حکم سے یہ ثابت ہوا کہ دوسروں یعنی مخالفوں کو برا نہ کہو بلکہ نرمی سے ان کی غلطیوں کی اصلاح کرو اور انہیں شرک وبدعت کے کاموں سے روکو یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ مخالفین اسلام کی خوشنودی کے لئے ان کے تیوہاروں پر تم بھی اسی طریق پر خوشی مناؤ جیسا کہ وہ مناتے ہیں بلکہ اس کے بالکل برخلاف حکم ہے کہ

من تشبّہ بقوم فھو منھم
یعنی جس شخص نے کسی قوم (مخالفین اسلام) کی مشابہت کی (ان کی رسم ورواج کے مطابق شرک وبدعت کے کام کئے) وہ انہیں میں سے ہے۔

اسی کے متعلق میں ایک چشم دیدہ واقع پیش کرکے حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح سے سوال کرتا ہوں کہ ایسا کرنا آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں اگر آپ اس کو جائز قرار دیں گے تو براہ مہربانی اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے دیویں اگر وہاں سے نہ مل سکے تو مرزا صاحب آنجہانی کے اقوال سے ہی دیویں تاکہ پھر اس سوال کے کرنے کی ضرورت نہ رہے کہ مرزا صاحب کا اس میں کیا فتویٰ ہے بہرحال وہ واقع درج ذیل ہے:

غالبا ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ سے آپ لوگ واقف ہونگے جس میں علاوہ دوسرے مذاہب کے قریبا تین چار مرزائی پارٹی کے ممبر بھی ہیں چونکہ بندہ بھی اسی جگہ ملازم ہے اس لئے وقتا فوقتا ان لوگوں سے گفتگو کرنے کا موقع مل جاتا ہے جس کا نتیجہ یہہ ہوا کہ میرے دل میں یہ سوال پیدا ہوا کہ ان کو کس لقب سے پکارا جاوے کیوں کہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اعمال وافعال سے کوئی شخص یہ ثابت نہیں کرسکتا یہ یہ فلاں مذہب سے تعلق رکھتے ہیں بلکہ اس کہاوت کے سوا چارہ ہی نہیں ہوسکتا کہ

''کچھ ان وے کچھ دھن کچھ لاٹاں والی من دے کجھ ایدھر اودھر دیکھدے کجھ مکے والے شیخ دے۔''

واقعہ ۱۶/نومبر ۱۹۱۰ء کو سکھوں کے گرو بابا نانک صاحب کی سالگرہ تھی جس پر ان کے مریدوں کو ضروری تھا کہ اس موقعہ پر خوشی مناتے اور اپنے رواج کے مطابق چراغاں کرتے یا آتشبازی چھوڑتے چنانچہ اونھوں نے رات کو خوب روشنی کی اور جیسا کہ خوشی منانے کا حق تھا منائی ہمیں ان کے خوشی منانے یا نہ منانے پر کسی قسم کا اعتراض نہیں کیوں کہ ان کے عقیدہ کے مطابق ایسا کرنا جائز اور درست ہے اگر اعتراض ہے کہ تو مرزائی دوستوں پر ہے جنھوں نے اس موقع پر ان کی پوری پوری پیروی کر کے ثابت کردیا کہ ہمارا مذہب سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ

واذا لقو الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلو الی شیٰطینھم قالوا انا معکم.

زیادہ تر لطف کی بات یہ ہے کہ ان معدودے چند مرزائیوں میں جن کی تعداد یہاں تین یا چار سے زیادہ نہیں ہے ایسے مسائل پر باہم اتفاق نہیں ہے یعنی ان میں سے ایک شخص مسمی بابو فیض احمد نے چراغاں کی۔ جب دوسروں پر اس بات کا سوال ایک مجلس میں جو اتفاق حسنہ سے اس دن جمع کی گئی تھی کیا گیا کہ ان چراغاں کی نسبت تمہارا کیا خیال ہے؟ تو اونھوں نے جواب دیا کہ چونکہ ایسا فعل نہ مرزا صاحب سے اور نہ قرون ثلاثہ سے ثابت ہے اس لئے ہم اس کو بدعت اور بہت برا فعل جانتے ہیں مگر بابو فیض احمد صاحب سے دریافت کیا تو آپ نے جواب دیا کہ چونکہ آج بابا نانک صاحب کی سالگرہ تھی اور میں اون کو اعلیٰ درجے کا بزرگ مانتا ہوں اس لئے میرے دل نے گواہی دی کہ اس موقعہ پر چراغاں کروں اس پر اعتراض کیا گیا کہ چونکہ آپ اپنے آپ کو مرزا صاحب کے مرید بتلاتے ہو اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم یہ سوال کریں کہ ایسے موقعوں پر چراغاں کرنا انہوں (مرزائیوں) نے جائز قرار دیا ہے یا نہیں اگر جائز قرار دیا ہے تو ہمیں کچھ اعتراض نہیں کیوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

اور اگر انہوں نے اجازت نہیں دی تو آپ نے کیوں ایسا فعل کیا جو آپ کے مرشد کے فرمودہ کے خلاف ہے۔

اہل دانش کے نزدیک اس سوال کے جواب صرف دو ہی ہو سکتے تھے یعنی ہاں یا نہ مگر یہ لوگ اور ایسا صاف جواب دیں۔ ''ایں خیال ست ومحال ست وجنوں۔'' اس معقول سوال کا جواب اسی مجلس میں یہ دیا گیا کہ ''تم یہ ٹسری صافے کیوں باندھتے ہو جس کا حکم رسول (ﷺ) نے نہیں دیا۔'' سبحان اللہ کیسا عمدہ جواب ہے جس پر مخالف وموافق کو سوائے سکوت کے چارہ ہی نہیں ہوسکتا۔

اب میں یہی سوال حکیم صاحب موصوف کی خدمت میں پیش کر کے عرض پرواز ہوں کہ ایسے موقعوں پر چراغاں کرنا آپ کے مذہب کی رو سے جائز ہے یا نہیں اگر جائز ہے تو آپ کے پاس اس کے جواز کی دلیل کیا ہے براہ مہربانی بہت جلد اس کا جواب اخبار البدر اور نیز اہلحدیث میں شائع کر کے پبلک کو مشکوری کا موقع دیویں۔

اسی اثنا میں لفظ وہابی اور مرزائی پر بات چلی۔ مرزائیوں نے کہا کہ تم وہابی کہلانے سے کیوں گریز کرتے ہو میں نے کہا کہ ہم حق پر ہیں بولے کس طرح میں نے جواب دیا کہ اس لفظ سے آپ کی مراد یہ ہوتی ہے کہ عبدالوہاب نجدی کے پیرو ہیں جو کہ سراسر بہتان ہے کیوں کہ ہمارا مذہب ہے

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیثِ مصطفےٰ بر جاں مسلم داشتن

نیز

ہوتے ہوئے مصطفےٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

پس جب ہم اپنے کسی قول وفعل میں عبدالوہاب نجدی کے قول کو پیش نہیں کرتے تو کسی کا کیا حق ہے کہ وہ ہمیں وہابی کہے۔ ہاں البتہ یہ سوال آپ پر وارد ہوسکتا ہے کہ آپ باوجود مرزا صاحب کے مرید کہلانے اور ہر ایک امر میں مرزا صاحب کے قول وفعل کو پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے مرزائی کہلانے سے گریز کرتے ہیں کسی نے کیا سچ کہا ہے
؎میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا۔

ہاں اگر آپ بھی ہماری طرح یہ کہدیں کہ مرزا صاحب ہمارے رہنما یا مرشد نہ تھے اور ہم ان کے قول وفعل کو اپنا اصل ایمان نہیں جانتے تو بے شک ہم آپ کو مرزائی کہنا چھوڑ دیں گے (چیئرز) فقط۔

قائم الدین۔نقشہ نویس از مرالہ ضلع سیالکوٹ دفتر نہر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹-۱۶/دسمبر ۱۹۱۰ء ص: ۱۸-۲۰)

گھوڑے سے گر پڑے

اخبار بدر قادیان نے لکھا تھا کہ خلیفہ قادیانی (حکیم نورالدین) کا گھوڑے پر سے گر پڑنا بھی مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) کی ایک پیشگوئی کی تصدیق ہے کیوں کہ جناب ممدوح نے ایک خواب بیان کیا تھا کہ مولوی نورالدین گھوڑے پر سے گر پڑے اس کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۱۰ء میں سوال کیا گیا تھا کہ یہ خواب مرزا صاحب قادیانی کا کہاں مرقوم یا مذکور ہے سوال چونکہ معقول تھا اس لئے معقول پسند بدر نے اس کے جواب کی طرف توجہ کی اور خوب کی۔لکھتا ہے:

''حضرت امیر (حکیم نورالدین) گھوڑے سے گر پڑے۔اس پر اہلحدیث استہزا کرتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرے۔کاش وہ غور کرتا کہ یہ ایک آیت ہے آیات اللہ سے۔نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گھوڑے نہ خلیفۃ المسیح گھوڑیاں رکھتے اور نہ کوئی ایسی ضرورت بالعموم پیش آتی کہ آپ سواری پر جاویں۔کئی سال قبل مامور من اللہ اپنا رؤیاء بیان کرتا ہے کہ ''حضرت مولوی نورالدین صاحب گھوڑے پر سے گر پڑے۔''

(اخبار بدر قادیان ۸/دسمبر ۱۹۱۰ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

چونکہ دنیا کا ہر ایک واقع آیۃ اللہ ہے، اس لئے ہم مانتے ہیں کہ خلیفہ قادیانی (حکیم نورالدین بھیروی) کا گھوڑے پر سے گر پڑنا بھی آیۃ اللہ ہے۔ مگر سوال تو آیت مرزا صاحب قادیانی سے تھا کہ اوس مرنیوالے (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کب خواب دیکھا؟ اس کا جواب دو۔

بہر حال اس تمہید کے بعد بدؔر لکھتا ہے:

> ''یہ ایک ایسا واقعہ تھا کہ اس پر کوئی اُلّو تمسخر کرے؟ ہرگز نہیں، بلکہ ایمان کا تقاضا یہ تھا کہ گردن خدا تعالیٰ کے حضور میں جھک جاتی۔ مگر کیا کہا جاوے آخر خدا کا ارشاد بھی برحق ہے:
>
> بما كذبوا من قبل۔''

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کسی امر واقع کے متعلق جو تمام قوم اور مذہب سے تعلق رکھتا ہو سوال کرنا تو اُلّو کا کام نہیں۔ البتہ ایسے معقول سوال کے جواب نہ دینے سے آدمی اُلّو بنا کرتا ہے۔ مگر آپ ایسے اُلّو نہیں کیوں کہ آپ نے سوال کا جواب دیا ہے جو ناظرین کی مزید واقفیت کے لئے درج ذیل ہے۔ بدؔر لکھتا ہے:

> ''ذیل میں اس خواب کے گواہ بیان کئے جاتے ہیں اور غالباً یہ خواب چھپ بھی چکا ہے۔ تلاش سے مل جائیگا۔ اور نہ بھی ملے تو بھی اگر صحابہ کرام کا بیان نبی کریم ﷺ کے رؤیاء وکشوف والہامات کے بارے میں قابل تسلیم ہے اور ضروری ہے تو مسیح موعود کے خدّام کی گواہی بھی ماننی پڑیگی اور سلیم الفطرت مانتے ہیں۔''

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ دعویٰ آپ کا کہ مرزا صاحب قادیانی کے مرید بھی مثل اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ہیں درحقیقت آپ کا اپنا اختراع نہیں، بلکہ مرزا صاحب قادیانی ہی کی جودت طبع کا نتیجہ ہے جو کہا کرتے تھے:

> ''جو میری جماعت میں داخل ہوگا وہ اصحاب رسول اللہ میں شامل ہوگا۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قادیانی خطبہ الہامیہ)

بہرحال ہمیں اس وقت اصحاب مرزا کی صداقت اور عدم صداقت سے بحث نہیں بلکہ مطلب سعدی دیگرست ۔مگر وہ مطلب راویان کلام کے بعد عرض ہوگا ۔بہرحال آپکے راوی حسب ذیل شہادت دیتے ہیں:

''ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیاء کہ ''مولوی نورالدین صاحب گھوڑے سے گر پڑے۔'' قبل اس واقعہ کے سنا اور اس پر مذاکرہ ہوتا رہا۔ میں نے تو جنوری ۱۹۰۹ء سے پہلے پہلے سنا تھا اور اس کے متعلق میرے دوستوں میں بہت گفتگو ہوتی رہی۔''

صدرالدین ۴/دسمبر ۱۹۱۰ء، صاحبزادہ محمود احمد صاحب، مفتی محمد صادق عفی عنہ ،عبدالرؤف کلرک مدرسہ، محمد اسمٰعیل مولوی فاضل، شیخ عبدالرحیم، غلام نبی، محمد اشرف عفی عنہ، نعمت اللہ خان بدایونی، غلام محمد فسٹ عربک ٹیچر، قاضی امیر حسین منظور محمد پیر۔''

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بدر (قادیان) کی یہ سعی اور کوشش واقعی قابل داد ہے۔ بہرحال اتنا تو معلوم ہوا کہ ایڈیٹر بدر نے ہمارا مطالبہ معقول سمجھا، اسی لئے اوس نے بغرض ثبوت یہ شہادت پیش کیں۔ لیکن افسوس کہ اوسے معلوم نہیں کہ خطاب کس سے ہے ۔اے جناب خطاب اہلحدیث سے ہے جو محدثین کے قواعد سے نہ صرف واقف بلکہ اُن کا پابند بھی ہے۔ سنئے یہ روایات بقاعدہ محدثین سب منقطع ہیں (آپ منقطع کو کیا جانیں گے اپنے خلیفہ وقت سے دریافت کیجئے) کیوں کہ اس شہادت میں راویوں نے اپنے بتلانے والے کا نام نہیں بتایا اور یہ بات محدثین کے ہاں مبرہن اور مثبت ہے کہ سواء صحابہ کرام کے باقی لوگوں کی روایات منقطعہ اخبار مردود کی قسم سے ہیں۔

علاوہ اس کے ابھی ایک ضروری مرحلہ باقی ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عرصہ سے، بلکہ شروع ہی سے یہ التزام کر رکھا تھا کہ الہام اور خواب قلمبند کرلیا کرتے تھے۔ جب سے اخبارات اور رسالجات قادیان سے نکلنے شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے، تب سے تو کوئی الہام اور خواب بھی درج اخبارت ہونے سے نہ رہ سکتا تھا۔ بلکہ مرزا صاحب قادیانی کے جوتیوں کا غلام (یہ لقب ہمارا دیا ہوا نہیں بلکہ اڈیٹر بدر خود اس طرح لکھا کرتا تھا ''راقم حضرت کی جوتیوں کا غلام'' ۔اڈیٹر اہلحدیث) دریافت کرلیا کرتا تھا کہ:

حضور صفحہ خالی ہے کوئی خواب یا الہام ہو تو اطلاع بخشیں۔ جواب میں الہام ہوتا تو لکھا جاتا ورنہ نفی میں جواب ملتا۔

جہاں ایسا التزام ہو، وہاں کیوں کر باور ہوسکتا ہے کہ کوئی الہام خصوصاً ایسا الہام جو حکیم نورالدین جیسے مقرب سے متعلق ہو، شائع نہوا ہو۔

صحابہ کبار بھی چونکہ قرآن شریف کو حفظ کے ساتھ ضبط تحریر میں بھی لاتے تھے اسی لئے جب قرآن مجید بسرکردگی حضرت زیدؓ بن ثابت ایک جگہ جمع کیا گیا تو زبانی روایت کے ساتھ تحریر بھی مانگی جاتی تھی۔ پس ہمارا تقاضا کرنا صحابہؓ کی روش پر ہے اور تمہارا انکار کرنا دال میں کالا ہے۔

علاوہ اس کے ہماری غرض اور بھی ہے جو ہم کھلے لفظوں میں بتلا دیتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے الہامات کے مصداق بسا اوقات خود بتلا دیا کرتے تھے ۔چنانچہ بعد زلزلہ عظیمہ کے ایک اور زلزلہ کے متعلق الہام ظاہر کیا تھا:

عفت الدیار محلها و مقامها (ایسا زلزلہ آئے گا کہ مکان رہیں گے نہ مکین)

......وسط فروری میں رات کو ایک معمولی سا زلزلہ آیا تو فوراً آنجناب مرزا صاحب قادیانی نے اوسی کو اپنے الہام کا مصداق بتا دیا۔ جس سے ہمیں افسوس ہوا کہ اتنا بڑا زلزلہ عظیمہ کہ نہ مکان رہیگا نہ مکین، مگر واقعہ یہ ایک معمولی خفیف سی حرکت جو دراصل اس شعر کی مصداق کہ

ایں کرامت ولی ماچہ عجب۔ گربہ شاشید گفت باراں شد

ہاں ایک معنی سے موجب خوشی بھی تھا کہ ''رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت''۔ اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ گھوڑی پر سے گرنے کا الہام بھی ہم کو دکھا دیا جائے تاکہ ہم اوس کے وجود کے بعد اس کی تشریح بھی دیکھیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھا تھا۔

کیا قادیانی مشن توجہ کرے گا؟ (شائد)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۸۔ مورخہ ۲۰/ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۳/دسمبر ۱۹۱۰ء ص:۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی بدر نے کمال کیا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ قادیانی اخبار بدر نے کمال کیا کہ تبلیغی کارڈ ایجاد کئے جن کی پیشانی پر قادیانی مشن کے متعلق آیات اور واقعات لکھے ہیں۔ چنانچہ بدر کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

''سادہ کارڈوں کی دوسری طرف جو نصف حصہ خالی ہوتا ہے ہم نے اس پر بدر پریس میں حضرت مسیح موعود کے دعاوی کا ثبوت چھپوایا ہے۔ جس کے مفصلہ ذیل عنوان ہیں: ابن مریم مرگیا، نزول بروزی، نشانات ظہور مہدی، نشان صداقت اور بڑی غور وفکر کے بعد نہایت مختصر ومدلل عبارت میں یہ مضمون ادا کیا گیا ہے پانچ آنے سینکڑہ کے حساب سے بہت جلد منگوالیں اور خط وکتابت میں یہی استعمال کریں۔ ہم خرما وہم ثواب۔ بہت تھوڑے چھاپے گئے ہیں۔ بہت جلد درخواستیں کریں۔''

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری رائے میں ایک فقرہ (بشرط گنجائش) اور بڑھا دیتے ہیں تو کارڈ کی رونق اور قبولیت عام ہوجاتی تو پھر بجائے ۵/ کے ۸/ سینکڑہ بھی رکھتے، تو اہلحدیث بھی اپنے ناظرین کو خریدنے کی ترغیب دیتا۔ وہ فقرہ کچھ ایسا نہیں کہ کوئی واقف حال اوس کی تکذیب یا اوسکا انکار کرسکے۔ ہم نیک صلاح دیئے دیتے ہیں، ماننا نہ ماننا اونکا اختیار ہے۔ بہرحال وہ یہ ہے:

''مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵/ اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔'' کیا بدر اس پر غور کرے گا؟ دیکھا چاہیئے۔

نوٹ: سوالات مندرجہ بدر مورخہ ۱۵/ دسمبر۔ از صادق اٹاوی کے جوابات آئندہ دیئے جائینگے۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۸۔ مورخہ ۲۰ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۲۳ دسمبر ۱۹۱۰ء ص:۳)

ایک قادیانی کے سوالوں کے جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار بدر ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ء میں کسی مرزائی (صادق اوٹاوی قادیانی) نے مجھ سے چند سوال کئے ہیں۔ مناسب ہے کہ اپنے ناقص علم کے مطابق میں ان کا جواب عرض کروں۔ ماننا نہ ماننا ان کا کام ہے۔ گو یہ بات جواب دینے سے مانع بھی ہے کہ ان کا امام مجھ سے آخری فیصلہ کی دعا شائع کر کے آئے دن کے جھگڑوں کو چکا گیا ہے۔ لیکن اس خیال سے کہ شائد کوئی سعید قلب یہ جوابات سن کر ہی ہدایت پر آجائے جواب دئے جاتے ہیں۔

اصل سوالات احادیث مجددین پر ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مأۃ من یجدد لھا دینھا

(مشکوۃ کتاب العلم)۔ ترجمہ: اللہ تعالیٰ اس امت (محمدیہ) کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسے لوگ پیدا کریگا جو دین کو تازہ کریں گے۔

اس حدیث میں لفظ من گو مفرد ہے مگر حکم جمع میں ہے۔ بعد اس حدیث اور ترجمہ کے سائل کا سوال سنو۔ سائل پوچھتا ہے:

مجددین والی بشارت میں ایسے الفاظ آتے ہیں جن کا ترجمہ، ہر صدی کے بعد، ہے یا ایسے الفاظ آئے ہیں جن کا ترجمہ، ہر صدی کے سر پر، ہے کیا بشارت کا مفہوم یہ ہے کہ مجدد ہر صدی کے اندر ہوگا خواہ نصف صدی میں ہو یا اخیر صدی میں یا اس بشارت میں کوئی زمانی قید لگائی گئی ہے جس کی رو سے یہ ضروری ہے کہ مجدد ہر صدی کے شروع میں ہو۔

(بدر قادیان ۱۵ دسمبر ۱۹۱۰ء ص ۵ کالم ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مع ترجمہ کے اوپر لکھ چکا ہوں ، ہر صدی کے سر پر ، اس لفظ کی تفسیر میں چونکہ اختلاف ہے کہ صدی کا پہلا حصہ مراد ہے، یا آخری (ملاحظہ ہو مرقاۃ شرح مشکوۃ) اس لئے میں نے مجمل سا لفظ لکھ دیا۔

سوال ۲۔ جب قرآن وحدیث موجود ہیں، تو مجددین کی بشارت کیوں دی گئی، اور تجدیدین سے کیا مراد ہے۔

جواب : اس سوال کا جواب خود ایک حدیث شریف میں ہے۔ بہتر ہے کہ بجائے اپنا جواب دینے کے ہم وہی حدیث نقل کر دیں۔ غور سے سنئیے :

فطوبی للغرباء الذین یصلحون ما افسد الناس من سنتی
یعنی جو لوگ میری بگڑی ہوئی سنت (نبوی) کو سنواریں گے، یعنی لوگوں سے بدعات دور کر کے اصل سنت پر ان کو لاویں گے، انکو مبارک ہو۔

گو اس حدیث کا سیاق مصلحین کی خوش خبری کے لئے مگر ضمناً مجددین کے آنے کی علت بھی سمجھی جاتی ہے کہ وہ لوگوں کے خیالات فاسدہ کی جو کتاب وسنت کے مخالف ہوں گے اصلاح کرنے کو آئیں گے۔ یعنی وہ اپنی شخصیت کو دین میں داخل نہ کریں گے بلکہ وہ اسی دین کی تعلیم اور تبلیغ لوگوں کو کریں گے جو پیغمبر ﷺ قرآن و حدیث میں صاف صاف چھوڑ گئے تھے۔ یہاں تک کہ وہ یہ بھی نہ کہیں گے جو مجھ کو مانے گا وہی نجات پائے گا جو منکر ہوگا وہ کافر ہوگا، کیونکہ ایسا کہنے سے ان کی شخصیت کا دخل اسلام میں ہونا لازم آتا ہے، مگر مجددین ایسا نہ کریں گے۔ بلکہ وہ محض اتباع سنت لوگوں کو سکھاویں گے جس کی مثال مولانا اسماعیل شہید اور مولانا سید نذیر حسین وغیرہ رحمۃ اللہ علیھم ہیں۔

نمبر ۳ میں سائل لکھتا ہے :

جب مجدد کا آنا خدا کا فضل اور اس کی ایک نعمت ہے اور آنحضرت ﷺ اس کے آنے کی مسلمانوں کو بشارت دیتے ہیں، تو اس بات کے پوشیدہ رکھنے میں کہ وہ مجدد کون ہے، حکمت الٰہی کیا ہے۔ اور ایسا اخفاء و اما بنعمۃ ربك فحدّث کے موافق ہے یا مخالف۔

جواب : مجدد کے نامعلوم رکھنے میں غالباً وہی حکمت ہے جو لیلۃ القدر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامعلوم رکھنے میں ہے تا کہ اس شوق میں بہت لوگ تجدید اور احیاء سنت کریں کہ ہم بھی خدا کے نزدیک مجدد کا درجہ پاویں گو دنیا میں معلوم نہ ہو (یاد رہے کہ علم یقین کو کہتے ہیں اور ایسے امور میں بغیر اخبار صاحب وحی کے یقین نہیں ہوسکتا) بنعمة ربك فحدث میں وہ نعمت مراد ہے جس کا علم بھی ہو۔ علم کے لئے جو ذریعہ ہے وہ ہم نے بتلا دیا کہ صاحب وحی کے اخبار اور اعلام کے بغیر نہیں ہوسکتا۔

سوال ۴۔ کیا آپ کوئی ایسی دلیل عقلی یا نقلی پیش کر سکتے ہیں جس سے مجدد کا معلوم ہونا محال ثابت ہو؟

جواب: محال تو میں نے بھی نہیں کہا البتہ جو کہا ہے اس کا ثبوت بھی مختصر دے دیا۔

سوال ۵۔ اگر کسی مجدد کی خدمات کا لوگوں کو اعتراف ہو تو اس اعتراف کو آپ آوازہ خلق نقارہ خدا کہہ کر غالباً صحیح مانتے ہیں۔ مگر براہ مہربانی یہ بھی تحریر فرمایئے کہ آپ کے نزدیک کتنے لوگوں کا اعتراف آوازہ خلق نقارہ خدا پا کر صحیح مانے جانے کے قابل ہے۔

جواب: آوازہ خلق میں نہ خلق کی تعداد معتبر ہے، نہ عدم تعداد۔ جتنے بھی ہوں انشاء اللہ نقارہ خدا ہو سکتے ہیں بشرائط ذیل۔

الف: صاحب دیانت وامانت ہوں۔

ب۔ مجدد میں منصب مجددیت کی کسی طرح نقیض متحقق نہ ہو۔

یعنی وہ فرد صاحب دیانت وامانت اور راست گو، راست رو، مخلص متبع سنت ہو۔ ورنہ کہا جائے گا مدعی سست گواہ چست

سوال ۶: امام ربانی مجدد الف ثانی نے مکتوبات جلد ۲ مکتوب چہارم میں بڑے زور شور سے بایں الفاظ مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ صاحب ایم علوم و معارف مجدد ایں الف است

اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے تفہیمات الھیہ میں امامت وغیرہ کا دعویٰ علی الاعلان اس طرح پیش کیا ہے:

فهمنى ر بى جل جلا له انا جعلنا ك اما م هذا الطريقه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واوصلناك ذروة سنامها و سدد طرق الوصول الی حقیقت القرب کلھا الیوم غیر طریقة واحدة و ھو محبتك و الانقیاد لك ۔ یعنی میرے رب نے مجھے مطلع فرمایا ہے کہ میں نے تجھے اس طریقہ کا امام مقرر کیا اور اس کی اعلیٰ بلندی تک پہنچایا اور ہم نے ... کے روز سے باقی سب طریقوں کو حقیقت قریب تک پہنچنے سے مسدود کر دیا بجز اس طریقہ کے جو تجھے دیا گیا اور وہ ایک ہی طریقہ ہے جو کھلا رکھا گیا ہے لوگوں کو چاہیے کہ تجھے محبت کریں اور تیری فرمان برداری کو ذریعہ نجات سمجھیں

اب سوال یہ ہے کہ ان دونوں صاحبوں نے جو مجددیت و امامت کا دعوی علی الاعلان کیا یہ دعوی ان کا سچا تھا یا جھوٹا۔

جواب : حضرت مجدد کا کلام سائل نے سمجھا نہیں۔ حضرت مجدد کا مطلب اپنے لئے اظہار دعوی نہیں ہے بلکہ عام طور پر اس مسئلہ کا بیان کرنا مقصود ہے کہ جس کو ایسے علوم حاصل ہوں، آں مجدد این الف است۔ چنانچہ اس خط کا شروع ہی اس طرح ہے۔ درمیان آنکہ علم الیقین وحق الیقین ..الخ ، و بیان آنکہ صاحب ایں علوم مجدد این الف است۔ اس مکتوب میں مجدد کے علوم کا بتلانا مقصود ہے نہ کہ اپنا دعوی۔ معلوم ہوتا ہے کہ سائل کو مرزا غلام احمد قادیانی کی محبت جو غالب ہے اسلئے بحکم حبك الشیء یعمی و یصم عبارت نہیں سمجھ سکے۔

تفہیمات الہیہ بوجہ غیر مطبوع ہونے کے میرے پاس نہیں، ورنہ اسے بھی دیکھ لیتے۔ تاہم جو عبارت منقول ہے اس میں مجددیت کا دعوی نہیں ہے بلکہ امامت کا ہے۔ امامت اور مجددیت میں بہت فرق ہے۔

آپ کے جوابات تو ہم نے اپنے ناقص علم کے مطابق دے دئے جن کا قبول کرنا نہ کرنا آپ کا کام ہے۔ ہماری اس محنت کے عوض میں کیا آپ ہمیں اجازت دیں گے کہ ہم بھی آپ سے چند سوال کریں غور سے سنیں۔

۱۔ جو شخص اپنے الہاموں خصوصاً تحدی کے الہامات میں جھوٹا ثابت ہو وہ بھی مجدد ہو سکتا ہے؟

۲۔ ایسا شخص بھی مجدد ہو سکتا ہے جو علوم شرعیہ میں یہاں تک ناقص ہو کہ ایک کتاب میں تو مسیح کی حیات اور دوبارہ آنے کا اقرار کرے مگر دوسری تصنیف میں اس عقیدے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرک قرار دے؟

۳۔ ایسا شخص بھی مجدد ہوسکتا ہے جو کسی شخص کے پندرہ مہینوں میں مرنے کا الہام تحدی سے شائع کرے مگر وہ پندرہ سے دو سال زائد گذار کر مرے؟

۴۔ کیا ایسا شخص بھی مجدد ہوسکتا ہے جو کسی کے مرنے کی پیش گوئی ۱۵ مہینوں کی کر کے آخر میں کہدے کہ پندرہ مہینوں کی تہدید کیوں، دیکھتے ہو آخر مر تو گیا گو دو سال بعد مرا؟

۵۔ کیا ایسا شخص بھی مجدد ہوسکتا ہے جو اعلان شائع کر دے کہ تین سال کے عرصہ میں میرا اور میرے مخالفوں کا قطعی فیصلہ ہو جائے گا اگر نہ ہو تو میں کافر، مردود شیطان دجال۔ غرض جملہ خرابیوں کا مجموعہ۔ مگر کوئی نمایاں فیصلہ نہ ہوا۔

۶۔ ایسا شخص بھی مجدد ہوسکتا ہے جو بطور تحدی شائع کرے کہ فلاں عورت سے میرا نکاح نہ ہو تو میں تمام مخلوق سے بدتر سمجھا جاؤں۔ مگر اسی حسرت میں مقبور ہو گیا

۷۔ کیا ایسا شخص بھی مجدد ہوسکتا ہے جو شائع کر دے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی تین سال کے عرصہ میں تباہ ہو جائے گا مگر اس عرصہ میں وہ تو زندہ رہے اور خود چلدے۔

۸۔ کیا ایسا شخص بھی مجدد ہوسکتا ہے جو یہ شائع کر دے کہ میرا مرید (عبدالکریم) اس بیماری میں اچھا ہو جائے گا مگر وہ اسی بیماری میں بری طرح تکلیف اٹھا کر مر جاوے۔

۹۔ کیا ایسا شخص بھی مجدد ہوسکتا ہے جو شائع کر دے کہ فلاں شخص میرے مقابلہ کے لئے قادیان نہیں آئے گا مگر جب جا پہنچے تو آپ حرم سرا سے باہر نہ نکلے۔

۱۰۔ کیا ایسا شخص بھی مجدد ہوسکتا ہے کہ جو کسی خاص شخص کی بابت خدا کے حکم سے شائع کرے کہ وہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں اپنے دعوی میں جھوٹا مگر وہ شخص تو زندہ ہو اور وہ خود چلدے۔ تلك عشرة كاملة

امید ہے صادق اٹاوی اور صادق بھیروی وغیرہ سب مل کر ان سوالات کو رفع کرنے کی کوشش فرمائیں گے مگر یہ خیال رکھیں کہ سامنے کون ہے۔

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جنوری ۱۹۱۱ء ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تذکرہ مرزائیہ

جناب مولانا صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

میرے مضمون مندرجہ اہل حدیث مورخہ ۹۔۱۶ دسمبر ۱۹۱۰ء (مرزائیوں کو کس لقب سے پکارا جائے) کے جواب میں کبیر الدین احمد (احمدی) سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ نے ایک کارڈ لکھا ہے جس کا مضمون میرے علم وفہم سے بالاتر ہے۔ چونکہ جناب والا مرزائیوں کے بھیدی ہیں لہذا یہ خیال کر کے کہ، گونگے کی بولی گونگے کی ماں ہی خوب سمجھتی ہے، یہ اصلی کارڈ خدمت اقدس میں روانہ کر کے التماس ہے کہ جناب ہی اس کا منشاء سمجھ کر جواب تحریر فرماویں۔ احقر العباد قائم الدین نقشہ نویس۔ و هو هذا:

قائم کیجئے لقب اپنا بطور تفاول کے لفظ محمدی و احمدی پر اور اسی طرح رکھا اپنا نام مسیح موعود نے غلام احمد اور مسیح موعود آپ اس لئے ہوئے کہ علما امتی کا نبیاء بنی اسرائیل اور نور الدین اس لئے کہ آپ نے دین محمدی کو ایسے وقت میں خوب چمکایا جیسا چمکتا ہوا نشان مارے جانے لیکھ رام آریہ کا مشہور ہے۔ باقی مفصل جواب آپ کو اخبار بدر میں۔

خاکسار کبیر الدین احمد (احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ لکھنؤ)

اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

کارڈ ہذا کا مطلب دربطن شاعر، ہاں جہاں تک غور کیا جاتا ہے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ مرزا صاحب کا نام باوجود غلام احمد کے احمد بطور فال نیک ہے اور وہ مسیح موعود اس لئے ہیں کہ حضرت کی امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں۔

خلاصہ اسکا یہ ہے کہ چاول چونکہ سفید ہیں لہذا زمین گول ہے پس اب آپ سمجھیں کہ مطلب کیا ہوا۔

افسوس یہ جماعت دینداری میں بہک گئی۔ جو بدکاری میں بہکتے ہیں ان کا علاج تو آسان ہے کہ کسی خوش بیان واعظ اور فصیح متکلم کے بیان سے ممکن ہے متاثر ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر ہدایت یاب ہو جائیں۔مگر جولوگ دین داری میں بہکتے ہیں ان کا علاج مشکل ہے ۔ان لوگوں کو یہ سوچ نہیں کہ جس نیو (بنیاد) پر ہم قلعے بنا رہے ہیں وہ مضبوط ہے یا خام ۔ وہ نیو مرزا صاحب کے دعوی کی تصدیق ہے ۔ اس بارے میں زیادہ کہنے سننے کی حاجت کیا ہے مرزا صاحب نے (بقول خود) خدا کے حکم سے اوراس کی ماموری حیثیت سے یہ فیصلہ شائع کیا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔ پھر کیا ہوا ۔سب کو معلوم ہے۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ اس جماعت میں بعض لوگ نیک دل اور نیک نیت بھی ہیں مگر نیک نیتی کے ساتھ سادہ لوحی بھی ہے، جو ان کو ادھر اودھر پھرا رہی ہے۔ خدا ان کو سمجھ دے۔ آمین۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جنوری ۱۹۱۱ء ص ۶)

حکیم الامت چاہتے ہیں

کہ گڑھے مردے اکھاڑے جائیں

قادیانی جماعت کی طرف سے ایک رسالہ شائع کیا گیا ہے جس میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کے ترک اسلام کی نسبت نہایت سخت دریدہ دہنی سے بد زبانی کی گئی ہے۔مگر یہ نہیں جانتے کہ جن مضامین یا کتب اور مواخذات کے جواب دے سکنے سے خود مرزا صاحب آنجہانی اور خلیفہ نورالدین جیسے مدعیان علم و فضل عاجز رہے ان کا جواب ایک ادنی لیاقت کے اردودان محرر سے جو علم و ادب عربی سے بالکل عاری اور محض نابلد ہے کیونکر ممکن ہے ۔یہی وجہ ہے کہ اس میں کسی اعتراض کا جواب دینے کی بجائے نظم ونثر میں بھٹیاریوں کی طرح گالیاں دی گئی ہیں ۔

یہ رسالہ حکیم الامت علامہ نورالدین کے ایما سے شائع کیا گیا ہے اور آپ نے اسکے لئے دس روپئہ چندہ بھی دیا ہے۔اسلئے جو کچھ اس نے بدزبانی یا دل آزاری کی ہے یا آئندہ کرے گا اسکے جواب دہ.. حکیم جی ہونگے ۔وہ یاد رکھیں کہ اس بدزبانی کی ابتداء انہیں کی جانب سے ہوئی ہے۔اب ہم بھی اسکا جواب دیں گے اور مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی گذشتہ لائف پر روشنی ڈالیں گے اور حکیم جی سے ہی خطاب کریں گے۔ وہ اب طیار ہو بیٹھیں۔ ہم تو دل آزار تحریروں کو پسند نہیں کرتے مگر جب خود ہی فریق ثانی اپنے گڑے مردے اکھاڑے جانے کی آرزو رکھتا ہو، تو ہم بھی اس کی اس تمنا کو کسی حد تک پورا کرنے میں مدد دینے سے حتی الامکان دریغ کرنا مناسب نہیں خیال کرتے۔

یاد رہے کہ آپ کی نظم کا جواب نظم میں اور نثر کا جواب نثر میں ایسا دیا جائے گا کہ چھٹی کا دودھ بھی آپ کے نتھنوں سے بہ نکلے گا۔ مگر عاقل وہ ہوتا ہے جو مآل کو پہلے سوچے ورنہ:

آنچہ دانا کند کنند نادان۔ لیکن بعد از حصول رسوائی

تعجب ہے کہ ان لوگوں کو ابھی تک سیری نہیں ہوئی ورنہ جس قدر ان کی اور ان کے پیر و مرشد کی ذلت و رسوائی ہو چکی ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ آتھم کے زندہ رہنے پر انہوں نے منہ کی کھائی، نکاح آسمانی کی حسرت ان کا پیر مغان قبر میں لے گیا۔ پھر شیر اسلام مولانا ابو الوفاء فاتح قادیان کے قادیان پر حملہ آور ہوتے وقت کرشن جی کو قادیان ہی میں ان کے سامنے آنے کا حوصلہ نہ ہو سکا اور آپ محل سرائے سے باہر آنے کی جرأت نہ کر سکے۔ اب آخری دم اپنے کہے کے مطابق ابو الوفا کی زندگی ہی میں مر کر اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر گئے مگر واہ رے ڈھٹائی کہ ابھی تک.. (آخری فقرہ پڑھا نہیں جاتا۔ اور یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ یہ تحریر کس کی ہے۔ شائد منشی علم الدین نائب اڈیٹر اہلحدیث ہو)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جنوری ۱۹۱۱ء ص ۶)

نور الدین کا گھوڑے سے گرنا اور نقاش کی پیشگوئی

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

حکیم نور الدین صاحب (خلیفہ قادیان) ۱۸ نومبر کو گھوڑے پر سے گر پڑے جس سے ان کو آنکھ کے پاس سخت زخم پہنچا جس کا اقرار آپ کا خادم بدر ان الفاظ میں کر چکا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب امیر المومنین علامہ نورالدین جمعہ کے روز (۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء) خان محمد علی خان صاحب کی کوٹھی سے واپس آتے ہوئے گھوڑی بدکنے سے الحکم پریس کے پاس نیچے آرہے ابرو کے اوپر ایک زخم آیا ہڈی پر ضرب نہیں آئی اور کچھ چوٹیں بھی لگیں۔ (اخبار بدر قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۱۰ء)

مرزا جی کے مرید دعوی کرتے ہیں کہ حکیم صاحب کے اس گرنے کی پیشگوئی مرزا جی نے کی تھی۔ مگر یہ دعوی ان کا بالکل جھوٹ ہے کیونکہ وہ اس کا کوئی تحریری ثبوت پیش نہیں کر سکے۔

اب ہم بتلاتے ہیں کہ حکیم جی، مرزا جی کی پیش گوئی سے نہیں، بلکہ نقاش (مولانا ظفر علی خان نے ایک مضمون نقاش کے قلمی نام سے لکھا تھا جو اہل حدیث امرتسر میں شائع ہوا تھا۔ افسانوی انداز کے اس مضمون میں مرزا صاحب کے ایک غبارہ میں سوار ہو کر قادیان میں اترنے کی کیفیت بیان ہوئی تھی۔ اور حادثہ یہ پیش آیا تھا کہ غبارہ کی پرواز ناکام ہوگئی تھی اور مرزا صاحب مع ان حواریوں کے جو ان کے ساتھ سوار تھے، دھڑام سے زمین پر آگرے تھے اور مختلف حضرات کو مختلف قسم کی چوٹیں آئی تھیں۔ بہاء) کی پیش گوئی کی وجہ سے گرے ہیں۔ وہ پیش گوئی نقاش نے اپنے اس مضمون میں کی تھی جو اہل حدیث میں، نزول مسیح قادیانی یکم اپریل ۱۹۱۰ء، کے عنوان سے ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا تھا جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ حکیم الامت تاریخ بالا میں غبارہ سے گریں گے اور ان کو ایسی چوٹ لگے گی کہ ان کی آنکھ زخمی ہو جائے گی۔ چنانچہ اس پیش گوئی کے اصل الفاظ یہ تھے:

حکیم الامت کی آنکھ میں ایک کھچی گھس گئی اور ڈھیلا پچی ہو گیا (۲۸ جون ۱۹۰۷ء)

گویا اس پیش گوئی اور اس کے عنوان کے الفاظ کا جامع مطلب یہ تھا کہ

۱۔ حکیم صاحب یکم اپریل ۱۹۱۰ء کو جب کہ حاضر باشان قادیان دارالامان ہوں گے
۲۔ غبارہ سے منارۃ المسیح پر اترتے ہوئے گر پڑیں گے
۳۔ اور اس صدمہ جانکاہ سے آپ کی ایک آنکھ نکمی ہو جائے گی

اب قابل غور یہ امر ہے کہ کیا نقاش کی یہ پیش گوئی واقعی پوری ہوگئی ہے، اور اسے سچی کہتے ہوئے کوئی اعتراض تو عائد نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ پیش گوئی منہاج نبوت مرزائیہ کے رو سے بالکل صحیح اورلاریب سچی ہے۔ لہذا اس کی تصدیق میں مرزائیوں کو ہرگز کلام نہ ہونا چاہیے۔ غیروں کو ہوتو ہو اور نہیں کیا کوئی اپنا سر کھائے کیونکہ اس میں قابل غور (یا عوام کو اس پیش گوئی کے وقوع میں شبہ ڈالنے والے) تین امر ہیں جن پر ہم نے نمبر لگائے ہیں

پس سنیئے کہ منہاج نبوت قادیانی کی رو سے پیش گوئی اگر وقت مقررہ سے پیچھے جاپڑے تو پیش گوئی کی سچائی میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ دعوی کی دلیل یہ ہے کہ جب آتھم پندرہ ماہ کے اندر (جو قادیانی پیش گوئی میں اس کی موت کی میعاد مقرر تھی) نہ مرا، اور مقررہ مدت سے دو سال بعد فوت ہوا تو مرزا جی نے اس شبہ کو یوں رفع کردیا کہ کچھ مضائقہ نہیں آتھم پندرہ ماہ میں اگر نہیں مرا تو دو سال بعد سہی آخر مر تو گیا۔ ہماری پیش گوئی کی صحت میں اس سے کوئی حرج نہیں آیا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی۔ص ۱۸۵)۔ نقاش کی پیش گوئی بھی بجائے یکم اپریل کے ۱۸۔ نومبر کو ظہور پذیر ہوئی تو کوئی عیب نہیں۔ مدت کا کیا ذکر آخر پیش گوئی کا وقوع تو ہوگیا خواہ ۷ ماہ بعد ہی ہوا۔

امر دوئم کی تصدیق کے متعلق قادیانی نبوت میں ہم کو جلی قاعدہ ملتا ہے کہ پیش گوئی کی ایک ٹانگ پوری ہوجائے تو ساری پیش گوئی کو سچا سمجھنا چاہیے چنانچہ جب آپ نے منکوحہ آسمانی کے باپ اور خاوند کے متعلق تین سال کے اندر اندر مرنے کی پیش گوئی شائع کی مگر اسکا خاوند اس مدت کو گذار کر آج تک نہ مرا تو قادیانی مرزا جی نے فرمادیا کہ پیش گوئی کی دائیں ٹانگ تو احمد بیگ تھا جس کے مرنے سے ہماری پیش گوئی بموجب یصبکم بعض الذی یعدکم سچی ہوگئی (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۰) پس اسی طرح نقاش کی پیش گوئی کی ایک ٹانگ حکیم الامت کا گرنا تھا جو بموجب قاعدہ بالا مرزائیہ کے پیش گوئی کے سارے حصہ کا مصدق ہے خواہ آپ گھوڑی سے ہی گرے لیکن گرے تو سہی۔ گرنے میں تو کسی کو کلام نہیں جیسے مرزا احمد بیگ کا داماد آج تک نہیں مرا اور اس کی موت کی پیش گوئی دائیں ٹانگ کے ٹوٹ جانے (یعنی احمد بیگ کے مر جانے سے) سے صحیح ہوگئی اسی طرح حکیم الامت گو غبارہ سے نہ گرے لیکن یہ نقاش کی پیش گوئی تو اپنی دائیں ٹانگ (یعنی حکیم الامت کا محض گرنا) کے واقع ہوجانے کی وجہ سے بالکل صحیح اور سچی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب باقی فیصلہ طلب ایک ہی بات رہ گئی اس کے حل کرنے کا سہل قاعدہ یہ ہے کہ مرزا جی نے بلاکسی دلیل اور قرینہ کے جب غلام (احمد) کے معنی آقا (احمد) تھے اور دمشق کے کے معنی قادیان کر لئے ہیں تو پھر اسی قابل قدر اصول مرزائیہ کو ملحوظ رکھ کر ہر شخص نقاش کی پیش گوئی کے لفظ، آنکھ، کے معنی بلاکسی مزید غور اور تامل کے، ابرو، کر سکتا ہے اور پھر قادیانی مسیح کے کسی خادم کو یہ جرأت نہیں ہوسکتی کہ وہ سنت مرزائیہ پر عامل ہونے کا دعویدار ہو کر اس پیش گوئی کے وقوع میں کوئی شک یا کسی قسم کا اعتراض کرے۔

مرزا جی کے حواریو! اور حکیم الامت کے جاں نثار فدائیو! سنتے ہو، یہ ہیں منہاج نبوت مرزائیہ کی کرشمہ سازیاں۔ خفا نہ ہونا کیونکہ آپ ہی کے موضوعہ سنہری اصولوں سے یہ پیش گوئی سچی ثابت ہوئی اس میں ہماری کوئی اختراع نہیں بلکہ:

عطائے تو بلقائے تو۔

اب نقاش صاحب نے بھی اگر اپنے لئے مسیحیت ومہدویت کا یا اس سے بڑھ چڑھ کر کوئی دعوی کرنا ہو تو ان کے واسطے یہ اچھا موقع ہے کیونکہ وہ مرزا جی کے منہاج نبوت سے بالکل صادق مصدوق اور سچی پیش گوئی کرنے والے ثابت ہو گئے ہیں اور کیا عجب کہ ان کے ..(اس مضمون کی آخری سطر پڑھی نہیں جاتی۔ بہاء)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۱۱ء ص ۵۔۶)

عبدالحکیم اور مرزا کے الہامات کی رام کہانی

مرزائی اخبارات آجکل ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے الہامات کی تکذیب پر بڑا زور مار رہے ہیں۔ چنانچہ بدر اور الحکم نے حکیم نورالدین کے متعلق ڈاکٹر جی کا ایک الہام شائع کر کے بہت کچھ جرح کی ہے اور انہیں بہت کچھ سخت سست الفاظ سے یاد کیا ہے۔ مگر مرزائیوں کی مثال اسی پاگل کی سی ہے جو شیشے کا اپنا مکان بنا کر دوسروں پر پتھر برسائے کیونکہ جس طریق سے یہ لوگ ڈاکٹر موصوف کی ہنسی اڑاتے ہیں اسی طریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بہت آسانی سے ان کے پیر مغاں کی قلعی کھولی جاسکتی ہے جو اپنے تعلّی آمیز الہامات سے ناممکن الوقوع امور کی پیش گوئیاں کر گئے ہیں۔ اور پھر وہ سب کی سب آپ کے نکاح آسمانی کی طرح عدم سے وجود میں نہ آئیں پر نہ آئیں۔ اخبار الحکم اور اخبار بدر کی تازہ تحریرات دیکھ کر ڈاکٹر موصوف نے ہمیں ایک مراسلہ بغرض اندراج بھیجا ہے و ھی ھذا: نائب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر

اخبار بدر مورخہ ۱۲ جنوری میری نظر سے گذرا اس میں میرے خلاف الفاظ ذیل شائع ہوئے ہیں۔

شیطان پھر جھوٹا ہوا:

ہم نے سنا تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم مرتد کے کان میں شیطان نے یہ پھونکا ہے کہ حضرت مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح گیارہ جنوری تک فوت ہو جائیں گے ...جس خبیث روح کے ساتھ ڈاکٹر مرتد کا تعلق ہے اس کی نامرادی کی وجہ سے وہ معاملہ کافی نہ تھا جو اس نے حضرت مسیح موعود کے متعلق ۲۱ ساون کی پیش گوئی کر کے اپنا کاذب ثابت کر لیا تھا، (بدر مذکور)

اس سے مرزائیوں کی اخلاقی حالت جو ثابت ہوتی ہے اس کے بیان کی تو ضرورت نہیں مگر اوس میں انہوں نے از خود ایک ایسا مسئلہ پیش کیا ہے جس سے اون کا تمام سلسلہ باطل ہو گیا اور وہ یہ ہے کہ جس مسلمان کا کوئی خواب یا الہام غلط ثابت ہو جائے وہ شیطان ہے اور کسی خبیث روح کا اس سے تعلق ہے اور وہ جھوٹا اور ذلیل ہے مرزا صاحب کے تمام الہامات ہمیشہ جھوٹے ثابت ہوتے رہے، مثلاً۔

۱۔ اگر مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں فوت نہ ہوا تو میں دجال اور کذاب (اشتہار مرزا مورخہ ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء)۔

۲۔ جوانی کا واپس آنا (اخبار بدر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)

۳۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان میری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نیست و نابود ہو جائے گا (مرزا قادیانی کا اشتہار تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)۔

۴۔ مرزا کی عمر ۹۵ سال کی ہوگی (اخبار الحکم قادیان ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء)

۵۔ قیامت خیز زلزلہ آنے کو ہے۔ (مرزا قادیانی کا اشتہار مورخہ مارچ ۱۹۰۶ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔غلام حلیم اور یحی کی بشارت۔(قادیانی اشتہار تبصرہ)۔

۷۔عالم کباب کی پیدائش، جس کے پیدا ہوتے ہی تمام عالم نے تباہ ہو جانا تھا اور پھر مرزائیوں کی فتح اور خوشی ہونی تھی۔(اخبار الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۶ء)

۸۔دوبارہ زندگی منسوخ شدہ زندگی (البدر ۲۳ اپریل ۱۹۰۸ء)

(یہ تو پوری ہو چکی۔۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء کو یقیناً اونہیں موت آئی مگر رحمت کی دعاؤں اور کل جماعت کے اضطرار سے منسوخ ہوگئی اور دوبارہ زندگی دی گئی۔بے شک خدا غفور رحیم اور مجیب الدعوات ہے۔عبدالحکیم خاں)۔

۹۔خواتین مبارکہ تیرے نکاح میں آئیں گی جن کو تو نصرت جہان بیگم کے بعد پائے گا اور اون سے تیری نسل بکثرت ہوگی (مرزا کا اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

۱۱۔محمدی بیگم ضرور اوس کے نکاح میں آئے گی (رسائل اربعہ،یعنی انجام آتھم وغیرہ)

۱۱۔قیصر ہند کا شکریہ۔

۱۲۔لك خطاب العزت۔

۱۳،ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی نسبت ۳ مئی ۱۹۰۶ء؟ کو شائع کیا تھا:

فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔

پس بقول مرزائیاں خود مرزا شیطان ٹھہرا اور اوس کے ساتھ کسی خبیث روح کا تعلق تھا اور وہ ہمیشہ جھوٹا ثابت ہو کر ذلیل ہوتا رہا۔زیادہ تفصیل کیلئے دیکھو اعلان الحق جو مینیجر مفید عام تراوڑی ضلع کرنال سے مفت ملتا ہے۔،

تو پھر مرزائی کیوں اوس پر لاحول نہیں پڑھتے۔قرآن وحدیث اور مسلمانوں کو تو مرزائیوں نے چھوڑا تھا،عجب تر بات یہ ہے کہ وہ اپنے پیش کردہ مسئلوں پر بھی قائم نہیں ہوتے۔نہ مرزا کے آخری اور قطعی فیصلوں پر۔چنانچہ مرزا کے فیصلہ جات ذیل سے جو آخری اور قطعی ہیں وہ صریحاً مرتد ہیں:

۱۔مرزا نے آخری فیصلہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا کہ اگر مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرا تو میں دجال اور کذاب ہوں۔،تمام مسلمان تو اس فیصلہ کو لفظ بہ لفظ مان گئے مگر مرزائی اس سے مرتد ہیں اور طرح طرح کے حیلے تراشتے ہیں۔

۲۔اگر محمدی بیگم میرے نکاح میں نہ آئی تو میں سارے بدوں سے بدتر ٹھہروں گا (رسائل اربعہ) تمام مسلمان اس فیصلہ کو من عن مان گئے مگر مرزائی صریحاً اس سے مرتد ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ اگر میں ثناء اللہ کی زندگی میں فوت ہو گیا تو میں جھوٹا کذاب اور مفتری ہوں اور یہ
کہ ثناء اللہ کی نسبت جو لکھا گیا ہے وہ خدا کی طرف سے ہے (بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)
تمام دنیا تو اس فیصلے کو حرف بحرف مان گئی مگر مرزائی اس سے بالکل مرتد ہیں۔
۴۔ مرزا صاحب نے اپنی آخری کتاب چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۲۱۔۳۲۲ پر ڈاکٹر عبد الحکیم کا یہ الہام درج کیا ہے: مرزا ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاوے گا۔ اور لکھا ہے کہ یہ عبد الحکیم کی سچائی کے لئے ایک نشان ہو گا۔ تمام دنیا مرزا کے اس فیصلہ کو صاف طور سے مان گئی مگر خود مرزائی اپنے مرشد کے اس آخری فیصلہ سے مرتد ہیں۔
غلطی سے جو، تک، کی بجائے ،کو، ہو گیا تھا اوس کو تو پکڑتے ہیں مگر اس تمام عبارت کو چھوڑ جاتے ہیں۔ یہ کیسی شرمناک یہودیت ہے۔
۵۔ مرزا نے بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء میں شائع کرایا تھا: میرا کام یہ ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ تمام دنیا مرزا صاحب کے اس فیصلہ کو حرف بحرف مان گئی مگر مرزائی اس سے بالکل مرتد ہیں
۶۔ ۱۶ نومبر ۱۹۰۷ء کو مرزا نے البدر اور الحکم وغیرہ اخبارات میں شائع کیا تھا کہ:
دشمن عبد الحکیم خان جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہو گا۔،
اس پیش گوئی کا نام مرزا قادیانی نے تبصرہ اور عظیم الشان فیصلہ اور نشان رکھا اس فیصلہ کو بھی دنیا نے تو لفظ بلفظ مان لیا مگر مرزائی اس سے صاف مرتد ہیں اور طرح طرح کے حیلہ تراشتے ہیں
۷۔ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو مرزا نے پیش گوئی کی تھی کہ: آخر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ایک زبردست نشان اوس کی تائید میں نازل ہو گا جو دلوں پر قبضہ کر لے گا۔ اگر ایسا نہ ہو تو وہ مردود ملعون کافر بے دین اور خائن ہے۔، اس فیصلہ کو بھی دنیا نے لفظ بہ بلفظ مان لیا مگر مرزائی اس سے مرتد۔

اسلام سے تو مرزائیوں کو کچھ سروکار نہیں تاہم میں اسلامی پہلو سے اس قدر عرض کئے دیتا ہوں کہ غیر نبی کا کوئی خواب یا الہام قطعی نہیں ہوتا۔ بالفرض اگر میرا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواب یا الہام غلط ثابت ہو بھی جائے تو یہ کوئی مضائقہ کی بات نہیں اور مرزائیوں کا تو یہ مسلمہ مسئلہ ہے کہ چند جھوٹ بولنے اور بدعہدی کرنے سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ چنانچہ جب مرزا کی بہت سی پیش گوئیاں اوس کی موت سے جھوٹی ثابت ہوگئیں تو انہوں نے یہی حیلہ تراشا تھا کہ وعدہ خلافی کرنا اور جھوٹ بولنا خدا کی عادت ہے۔ اور آیات ذیل اس کی تائید میں پیش کردی تھیں۔

یمحو الله ما یشاء و یثبت ۔، اما نرینك بعض الذی نعد هم

(دیکھو اخبارات الحکم والبدر و ریویو آف ریلیجنز وغیرہ بابت جون جولائی اگست ۱۹۰۸ء)

مرزا قادیانی نے ازالہ اوہام میں یہاں تک لکھ دیا تھا کہ ایک موقع پر چار سو نبیوں کی پیش گوئی جھوٹی ہوگئی تھی، پھر اگر میری پیش گوئی جھوٹی ہوگئی تو کیا مضائقہ ہوا؟ زیادہ تفصیل کے لئے دیکھو اعلان الحق۔

مرزا نے جب دیکھا کہ اب آسمانی منکوحہ کے ملنے کی کوئی امید نہیں تب اس نے حقیقت الوحی میں یہی لکھ دیا تھا کہ خدا جس خبر اور وعدہ کو چاہے پورا کردے اور جس کو چاہے باطل کردے، تو پھر مرزائیوں کا کیا حق ہے جو ایک پیش گوئی پر ایسا اعتراض کریں۔ دوسرے کا تو تنکا پکڑتے ہیں اور اپنا شہتیر نہیں دیکھتے۔ آپ اونٹ نگلتے ہیں اور دوسرے کا مچھر چھانتے ہیں۔

مولوی نور الدین صاحب کی موت کی نسبت جب خواب میں معلوم ہوا تھا تو اس وقت میں نے رحمت کی دعائیں بھی کی تھیں۔ پہلے موقعوں پر بھی ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ وہ اعلان الحق میں شائع بھی ہوچکی ہیں۔ اس لئے اگر وہ ۱۱ جنوری ۱۹۱۱ء کی رات کے بارہ بجے تک فوت نہیں ہوئے تو اس میں دو تاویلیں ہوسکتی ہیں۔

اول تو یہ کہ میری الہامی دعاؤں اور مرزائیوں کے اضطرار سے اون کو کچھ مہلت مل گئی کیونکہ اللہ کریم غفور ورحیم اور مجیب الدعوات بھی ہے۔

دوم یہ کہ ۱۱ جنوری سے جس مرض میں وہ مبتلا ہوئے اوسی میں ان کا خاتمہ ہوجائے۔

الہامی کتابوں کا یہ محاورہ بھی ہے کہ یقینی اور قطعی پیش گوئیاں صیغہ ماضی میں بیان کردی جاتی ہیں اور کبھی انجام کو اس کے موجب میں ظاہر کردیا جاتا ہے اگر مولوی نور الدین صاحب، مرزا قادیانی کی طرح میرے خلاف مباہلہ کے اشتہارات دیتے یا تحدی کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تے تو وہ دعائے رحمت کے اثر سے محروم ہو جاتے، اور تمام مرزائیوں کا اضطرار مرزا کی طرح اون کے کچھ کام نہ آتا۔ اگر وہ ابھی تک زندہ ہیں تو مرزائیوں کی شوخی اور شرارت کی وجہ سے بہت جلد اون سے علیحدہ کر لئے جائیں گے۔ مرزائیوں نے اس وقت اپنی تحریروں سے ثابت کر دیا کہ مرزا یا مرزائی جو مرزا کی جھوٹی پیش گوئیوں کی بے معنی تاویلات سے ثابت کیا کرتے تھے وہ تمام جھوٹی باتیں تھیں اور دراصل ان کے نزدک تاویل کوئی چیز نہیں اور ہر خواب لفظ بہ لفظ پورا ہونا چاہیے ورنہ وہ باطل ہے اور اس کا دیکھنے والا شیطان۔

ضمیمہ الحکم مورخہ ۱۲ جنوری جو میری نظر سے گذرا۔ اوس میں بے ہودہ گالیوں کے علاوہ ایک یہ اصول بیان کیا گیا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی پیش گوئی متعلقہ مولوی نورالدین صاحب جو غلط ثابت ہوگئی، اوسی سے قادیانی سلسلہ کا حق ہونا ثابت ہو گیا۔ اس اصول کی رو سے نتائج ذیل برآمد ہوتے ہیں۔

۱۔ مرزا کی پیش گوئی کے بعد عبداللہ آتھم نہ تو پندرہ ماہ کے اندر فوت ہوا، نہ اس نے حق کی طرف رجوع کیا، نہ ہی اندھے دیکھنے لگے، نہ لنگڑے چلنے لگے، نہ بہرے سننے لگے، نہ سچے کی عزت ہوئی۔ پس ثابت ہو گیا کہ عیسائی سچے ہیں اور مرزا جھوٹا۔

۲۔ لیکھ رام کی نسبت پیش گوئی کی تھی کہ وہ چھ سال میں مرجائے گا مگر وہ چار سال میں مر۔ اس لئے آریہ سچے ہیں اور مرزائی جھوٹے۔

اگر، میں، کا لفظ غیر معین تھا تو، سو سال میں، کی بھی پیش گوئی ہوسکتی ہے۔ ہر شخص دوسرے کی نسبت پیش گوئی کر سکتا ہے کہ وہ سو سال میں مرجائے گا۔

۳۔ محمدی بیگم مرزا کے نکاح میں نہ آئی اس لئے مسلمان سچے ہیں اور مرزائی جھوٹے و شیطان ٹھہرے...

یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مرزائی لوگ روحانی طور پر قطعاً مر چکے ہیں کیونکہ وہ اپنے پیر یا خلیفہ یا اور کسی مرزائی کا کوئی خواب یا الہام نہیں پیش کر سکے جو میرے مقابلے میں سچا اور پورا ہوا ہو۔ بالفرض اگر میرا کوئی خواب جھوٹا بھی ہو جائے تو وہ انکے واسطے عظیم الشان کیسے ہوسکتا ہے؟ جب تک وہ اس کے مقابلہ پر اپنے خلیفہ یا کسی مرزائی کا مباہلہ یا الہام شائع نہ کر دیتے خدا کی جناب سے تو یہ لوگ قطعاً مردود ہو چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے اب وہ مقدمہ بازی کرنا چاہتے ہیں سو آئیں اور خوب اکٹھے ہوکر آئیں ۔ مجھے انکے الہامات کی قلعی کو لنے کا خوب موقع ملے گا اور ثابت کروں گا کہ یہ لوگ دنیا کے ہر فرد بشر کو ملعون اور جہنمی قرار دیتے ہیں اور ہر قوم کے خون کے پیاسے اور ان کی تباہی کے منتظر ہیں ۔

محمد احسن امروہی کی فرومائیگی اور بد دیانتی بھی خوب روشن ہوگئی۔ میں نے تو یہ حسن ظن کیا تھا کہ وہ امین ہے اور طالب حق کے طور پر ان پیش گوئیوں سے فائدہ اٹھائے گا۔ مگر: خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم ۔

رام پور (یعنی اس مناظرہ میں جو اعیان احمدیہ نے مولانا ثناء اللہ سے نواب رام پور کے روبرو کیا تھا۔ بہاء) میں جو ذلت باقی رہ گئی تھی وہ انشاء اللہ العزیز پٹیالہ میں پوری ہو جائے گی خدا کرے کہ ایسا موقعہ دربار میں مل جاوے۔ آمین ۔

مرزائیوں نے اپنی ان تحریرات میں یک چشمی اور یہودیت کا بھی کمال دکھایا ہے۔ میرا خواب مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۸ء یہ تھا:

کل میں نے ایک لومڑ اور چیلوں کو مار ڈالا اور پاؤں سے کچل دیا۔

جس کی الہامی تعبیر یہ تھی کہ لومڑ سے مراد مرزا اور دو چیلوں سے مراد ایک تو عالم کباب کی ماں ہے اور دوسری مرزا کی بیوی ہے۔

سو اس کے مطابق مرزا اور عالم کباب کی ماں دو تو مر چکے، مگر ان واقعات کو چھوڑ کر یہ لکھ دیا کہ ام المومنین کی نسبت پیش گوئی کی تھی مگر اس میں جھوٹا ثابت ہوا۔ اپنے منہ سے ان اصولوں کی خود تردید کر دی کہ جب ایک پیشگوئی کے بعض جزو پورے ہو جائیں تو باقی کا انتظار کرنا چاہیے مرزا کی پیش گوئیاں میرے خلاف حسب ذیل تھیں:
۱۔ فرشتوں کی کھینچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔،۲۔ صادق کی زندگی میں شریر مرجائے گا۔،۳۔ عبدالحکیم میرے سامنے نابود ہو جائے گا۔

ان کا تو مطلق ذکر نہیں کیا جو لفظ بلفظ جھوٹی ثابت ہو چکی ہیں مگر یہ گول مول لفظ لے لئے، خدا کے مقبولوں میں قبولیت کے نمونے ہوتے ہیں۔، اور اس سے مراد مریدوں کی جماعت لے لی۔ اس میں ایک تو قرآن مجید کی تردید کی ہے جس سے ظاہر ہے کہ انبیاء علیهم السلام پر بہت کم لوگ ایمان لاتے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوئم یہ یک چشمی ہے کہ مرزا کے مخالفین میں سے جن کی جماعت کثیر ہے ان کا ذکر نہیں کیا مثلاً سید جماعت علی شاہ، سوامی دیانند، سرسید احمد خان، مولوی رشید احمد گنگوہی، محمد علی باب، پولوس رسول وغیرہ۔

سب سے زیادہ جماعت تو بت پرستوں اور مشرکوں کی ہے۔ تو سب سے زیادہ مقبول خدا، بت پرست ہوئے۔ سب سے زیادہ کانی یہ بات ہے کہ میرے خوابات یا الہامات کو وہ خطرناک پولیٹکل دستاویز قرار دیتا ہے۔ کیا کسی کا خواب خواہ وہ کسی کے مخالف ہو یا موافق، اپنی طرف سے ہوتا ہے؟ اور وہ کوئی قانون یا پولیٹکل جرم ہے؟ اگر ہے تو مرزا کے ان خونخوار الہاموں اور دعاؤں اور پیش گوئیوں کو کیوں فراموش کر دیا جن میں مرزا نے تین لاکھ فوج مانگی تھی....

دنیا کی تباہی میں اپنی فتح اور خوشی ظاہر کی تھی

گورنمنٹ عالیہ اور ریاست پٹیالہ کی پچاس لاکھ وفادار رعایا کو پلیگ سے ہلاک کر دیا،

فارموسا اٹلی ایکوے ڈور اور کانگڑہ کو زلزلہ سے برباد کر دیا

اور انگلستان اور سویڈن کو برف سے تباہ کیا۔

اور کل عالم پر قیامت خیز زلزلہ کا انتظار کیا

...حکیم نور الدین جیسے سخت بیمار اور قریب المرگ صاحب الفراش کے مردہ تصور کرنے میں کیا کلام ہوسکتا ہے۔ غیر اگر اس پر معترض ہوں تو ان کا حق ہے لیکن مرزائی پارٹی کو یہاں سر تسلیم کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں۔ اگر وہ اس امر کو نہ مانیں تو ذرا اپنے گریبانوں میں منہ ڈال کر سوچیں کہ ان کے اپنے رسول کی کون سی کل سیدھی اور کون سی پیش گوئی راستی کا پہلو لئے ہوئے تھے؟

جس صورت میں یہ لوگ مرزا کو باوجود اس کی سب کی سب پیش خبریاں جھوٹی ہونے کے سچا سمجھتے ہیں تو ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کی اس پیش گوئی کی تکذیب سے شرمانا چاہیے۔ ڈاکٹر صاحب پر اگر کذب کا اثر ہوسکتا ہے تو..... ہمارے قادیانی رسول سے دوسرے درجہ پر۔ (نائب اڈیٹر اہل حدیث)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۱۱ء مطابق ۳ صفر ۱۳۲۹ھ نمبر ۱۴ جلد ۸ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہ آباد کی مذہبی کانفرنس میں قادیانی لیکچر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الہ آباد میں مذاہب کی کانفرنس تھی۔ میں نے اور برادرم مولوی محمد ابراہیم صاحب دونوں نے الگ الگ درخواستیں بھیجی تھیں۔ اور خیال تھا کہ الہ آباد نمائش کے جلسہ کے بعد ہی شریک کانفرنس ہونگے۔ مگر تقدیر سے ۹۔۱۰۔ ۱۱ جنوری کا نفرنس کی مقرر ہوئی، تو ۹۔۱۰ ہی جلسہ آرہ کی، جس میں ہماری شرکت بہت ضروری تھی۔ اس لئے کانفرنس مذاہب میں اسلامی فرقوں کی جانب سے بجز قادیانی مشن کے کوئی شریک نہ ہوسکا جس پر قادیانی مشن بڑا ناز کرتا ہے کہ ہم نے ایسا بڑا کام کیا ہے۔

اس میں تو شک نہیں کہ قادیانی مشن بھی اگر نہ جاتا، تو ہندوستان کے تمام اہل اسلام کی سخت بدنامی تھی کہ ایسے بڑے ملک میں جہاں مسلمان کروڑوں کی تعداد میں ہیں، کوئی وکیل شامل جلسہ نہ ہوا۔ اس لحاظ سے تو قادیانی قابل شکریہ ہے، مگر دیکھنا یہ ہے کہ قادیانی وکیلوں نے اسلام کی کیا وکالت کی۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ عربی اسلام کی وکالت کی یا قادیانی اسلام کی۔ یہ بات لیکچر کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے۔ لیکچرار کہتا ہے:

> ۱۔ اسلام کی بڑی فیاضی یہ ہے کہ اس نے سب برگزیدوں کی تعظیم کا حکم دیا ہے وید مقدس انجیل، گیتا، رام چندر، کرشن، بدھ، اور دیگر انبیاء کو تسلیم کیا ہے خدا نے وسط پنجاب میں ایک مصلح (مرزا قادیانی) بھیجا جو مسلمانوں کیلئے مہدی، عیسائیوں کے لئے مسیح موعود اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوکر آیا (سکھوں کے لئے گرونانک بھی ہوجاتا تو یہ کہنے کا موقع ملتا: آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری۔ اڈیٹر اخبار اہل حدیث) قرآن نے اپنے اندر تمام صداقتوں کو جمع کیا جو وید میں، بائبل میں اور دیگر کتب مقدسہ میں تھیں۔ اسلام کہتا ہے جو کوئی خدا کی راہ میں کوشش کرتا ہے وہ خدا کی ہم کلامی کا رتبہ حاصل کرتا ہے۔ یہ صداقت (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی ہم کلامی) قرآن کریم نے بڑے صریح الفاظ میں تعلیم کی لیکن زمانہ حال کے مادی خیالات جو اس تمام تشکک اور توا ہم کے ذمہ دار ہیں جو چاروں طرف ہم دیکھ رہے ہیں اسقدر زبردست تاثیر رکھتے ہیں کہ یہ صداقت بھی حوالہ نسیان ہو کر الہام کو فسانہ کے رنگ میں لے آتے جیسا کہ اس وقت یورپ میں ہو چکا ہے اگر اس صدی کے سر پر موعود مجدد نہ آتا۔ خدا نے پنجاب میں احمد کو پیدا کیا جس نے ہم جنسوں کے آگے اپنا نمونہ پیش کیا اس نے دکھایا کہ قرآن کریم کی کامل اطاعت اور سنت نبوی کی کامل متابعت نے بفحوائے آیہ کریمہ ومن یّطع اللّٰہ و الرّسو ل فا و لئك مع الّذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصالحین (النساء:۶۹)۔ اسے خدا تعالیٰ کے اعلیٰ سے اعلیٰ انعام کا جس کا نام الہام ہے وارث کیا۔ اس نے ظاہر کیا کہ یہ دروازہ ہر ایک کھٹ کھٹانے والے کے واسطے کھلا ہے۔ یہی اعلیٰ سے اعلیٰ نصب العین انسان کا ہونا چاہیے اور یہی بلند سے بلند منزل مقصود انسانی کوشش کی ہے اسی امر کے حاصل کرنے کے واسطے اسلام نامعلوم وقتوں سے دنیا میں آکر حضرت محمد ﷺ کے ہاتھ پر مکمل ہوا خدا کے خاص الخاص درود اور سلام اس پر ہوں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس بیان سے ناظرین ہمارے ایک پرانے دعویٰ کی تصدیق پا سکتے ہیں کہ قادیانی علم کلام اور اسلامی حمایت کا خلاصہ ایک ہی جملے میں آ سکتا ہے کہ:

اسلام ایسا مذہب ہے جو جناب مرزا غلام احمد قادیانی جیسے پاکیزہ انسان پیدا کر سکتا ہے۔

پس سارا زور مرزا صاحب کی ذات والا صفات پر ٹھہرا۔ اس لئے میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ قادیانی مشن سے جب کبھی مباحثہ ہو، تو اس کا اور اس کے مخالف کا یہی فرض ہونا چاہیے کہ وہ مرزا صاحب کی ذات خاص سے بحث کریں۔ بعد تحقیق کامل مرزا صاحب قادیانی اپنے دعویٰ میں واقعی سچے ثابت ہوں تو ان کا خاص دعویٰ بھی ثابت اور (بقول ان کے) اسلام بھی ثابت۔ یہی وجہ ہے کہ ریاست رام پور میں ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی پر زور دیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے منصب پر بحث ہو مگر قادیانی مشن اپنے ضعف کو محسوس کر کے اس بحث سے طرح دیتا رہا آخرکار یہ ہوا کہ رام پور کو مخاطب کر کے یہ کہتا ہوا فرار ہوا کہ:

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

تعجب ہے کہ ادھر تو قادیانی مشن للکارتا ہے اور اسلام کی صداقت کی دلیل اسی کو بتلاتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جیسے باکمال آدمی اسلام ہی کی تابعداری سے بن سکتے ہیں، ادھر ہر اس تحقیق سے جی چراتا ہے۔ کیا مخالف اسلام کا حق نہیں کہ قادیانی مشن کا یہ دعوی (کہ اسلام کی تعلیم سے ایسے باکمال آدمی پیدا ہو سکتے ہیں) سن کر تحقیق کی غرض سے سوال کرے کہ مرزا صاحب قادیانی میں کیا کمال تھا؟ اگر مخالف کا یہ حق ہے تو پھر اس کے جواب سے جی چرانا کون سی دانائی ہے؟

قادیانی دوستو! تمہاری منطق یہی فتوی دیتی ہے کہ جس امر پر دلیل کا دار و مدار ہو اس کی تحقیق نہ کی جائے۔ کیا علم منطق کا یہ اصول غلط ہے مقدمة الواجب واجب۔ پھر کیوں اس مبحث سے جی چرا کر خواہ مخواہ وفات حیات مسیح کی بحث کو چھیڑا کرتے ہو جو منتج بھی نہ ہو۔ ہو تو دیر بعد ہو۔ بعض اوقات تو محض دفع الوقتی کے لئے صرف اسی مسئلہ (وفات مسیح) پر کل دار و مدار رکھا جاتا ہے حالانکہ مدار دلیل مرزا غلام احمد صاحب کی حیثیت پر ہے اور بس۔

لیکچر کے مضمون کی خوبی کی بابت کہنے سننے کی کچھ حاجت نہیں۔ عیاں راچہ بیان۔ بڑی بات یہی ہے کہ لیکچرار نے اسلام کی صداقت میں مرزا صاحب کی شخصیت کو پیش کیا ہے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اس سے بحث کریں۔ مگر نہ اس لئے کہ ہمیں اسلام کی صداقت کا آزمانا مقصود ہے بلکہ اس لئے کہ لیکچرار نے اس کو ناقابل بحث قرار دیا ہے۔ اسلام کی صداقت کے دلائل تو ہمارے پاس جدا ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کی شخصیت کی بابت ہم کو ایک بات کھٹکتی ہے کہ اعلیٰ حضرت کو جھوٹ بولنے سے نفرت نہ تھی بلکہ رغبت تھی۔ قادیانی دوست اجازت دیں گے تو ہم اس موضوع پر کچھ لکھیں گے۔ قادیانی مشن میں بھی کذب بیانی اور دروغگوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی جرم ہے تو امید ہے ضرور اجازت دیں گے۔ ایسا نہ ہو جواب ملے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اجازت نہیں دیتے۔ کیوں:

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ فروری ۱۹۱۱۔ ۲۴ صفر ۱۳۲۹ھ نمبر ۱۷ جلد ۸۔ ص ۱۔۲)

(اس شمارے کے ٹائٹل پر غلط تاریخ یوں درج ہے۔ ۲۴ جنوری ۱۹۱۰ء)

قادیانی اصطلاح میں خاتم النبیین

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے ہمارے اصل مخاطب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس جہان سے تشریف لے گئے ہیں ہمیں تو قادیانی مشن کے مباحث سے دل چسپی نہیں رہی کیونکہ مرنے والے نے ان مباحث کا اچھی طرح سے فیصلہ کر دیا۔ ہمارے اعتقاد میں جو ہم بلا خوف لومۃ لائم ظاہر کرتے ہیں یہ ہے کہ واقعی خداتعالیٰ ہی نے مرزا غلام احمد صاحب سے فیصلہ کی یہ دعا شائع کرائی تھی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جھوٹا پہلے مرے گا۔ جو خدا نے محض اپنے فضل سے قبول کر کے بندگان امت محمدیہ علی صاحبھا الصلوۃ و التحیہ کو ہمیشہ کے لئے ان مخمصوں سے نجات دلائی۔ الحمد للہ۔

باوجود اس صاف اور قطعی فیصلے کے ہم کیوں قادیانی مباحث کا ذکر کرتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ گاہے ماہے قادیانی اخباروں میں ایسے مضامین مسائل کی صورت میں شائع ہوتے ہیں جن سے غلط فہمی لگ جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ چنانچہ ۲۶ فروری کے اخبار بدر قادیان میں ایک مضمون خاتم النبیین پر نکلا ہے جو اسی قسم کا ہے۔

راقم مضمون مولوی سرور شاہ صاحب ہیں جو ایک زمانہ مدرسہ دیوبند میں میرے ساتھ پڑھتے تھے مگر آج کل قادیان میں مدرس یا واعظ ہیں۔ غرض قادیانی جماعت میں ایک مقتدر بزرگ ہیں۔ میرا گمان ان کی نسبت باوجود قادیانی ہونے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نیک تھا۔ میری زندگی میں مرزا صاحب قادیانی کے انتقال کرنے پر بھی جو لوگ اڑے رہے چونکہ میں ان سب سے بدگمان ہوں، اس لئے افسوس ہے کہ میں اپنے اس پرانے دوست کلاس فیلو کی نسبت بھی وہ حسن ظن نہیں پاتا جو اس سے پہلے تھا۔

بہرحال کچھ بھی ہو ہمیں ان کی نت سے بحث نہیں بلکہ اس مضمون سے بحث ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

خاتم النبیین کے لفظ سے لوگوں کو بڑی ٹھوکر لگی ہے آیت

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب: ٤٠)

پر آپ خوب غور کریں اور دیکھیں کہ اگر خاتم النبیین کے صحیح معنی یہ ہیں کہ حضرت نبی کریم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ بند کر دیا تو اس آیت میں اس جملہ؟ کے فرمانے کا موقعہ اور محل کیا تھا؟ خاتم النبیین سے بالاتفاق اعزاز متصور ہے مگر کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ کسی سلسلہ انعامات کے محض اخیر پر آنے میں کون سا اعزاز ہے؟ انبیاء کے مختلف مدارج ہوا کرتے ہیں پھر ان کی دو قسمیں ہیں ایک تو وہ جو نئی شریعتیں لائے اور دوم وہ جو صاحب شریعت نبیوں کے مددگار تھے یا جنہوں نے موجودہ شریعتوں کی تائید اور تجدید کی مثلاً حضرت موسیٰ صاحبِ شریعت تھے ہارون آپ کے تابع اور مددگار تھے۔ خود صاحب شریعت نہ تھے۔ اسی طرح حضرات موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان سینکڑوں نبی محض موسوی شریعت کی تجدید کے لئے آئے اس قسم کے انبیاء کا یہ منصب ہوا کرتا ہے کہ امتداد زمانہ کے بعد وقتاً فوقتاً جو غلطیاں اور آمیزشیں دین الٰہی میں داخل ہو جاتی ہیں ان کو اپنے اپنے زمانے میں الگ کر کے خالص دین الٰہی کو پھر قائم کرتے رہیں امت مرحومہ محمدیہ بھی ایسے فتنوں سے محفوظ نہیں اس لئے اللہ جل شانہ کا وعدہ ہے کہ اس امت میں بھی وقتاً فوقتاً برگزیدہ بندے پیدا ہوتے رہیں گے جو ایسے فتنوں کا استیصال کیا کریں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے انا لہ لحافظون۔ چودھویں صدی میں یہ منصب ہمارے اعتقاد میں حضرت مرزا صاحب کو عطا ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذ لك فضل الله يوتيه من يشاء (بدر۔قادیان۔۱۶فروری ۱۹۱۱ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس سارے مضمون کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتﷺ کی شان والا شان میں جو خاتم النبیین کا لقب آیا ہے اس سے یہ مراد ہے کہ آنحضرتﷺ منصب نبوت میں اعلیٰ کمال پر تھے یہ نہیں کہ بعد آنحضرتﷺ کے کوئی نبی نہ ہو بلکہ ہوسکتا ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص منصب نبوت پر قائم ہو لیکن آنحضرتﷺ کی تابعداری میں چنانچہ بقول راقم مضمون مرزا صاحب قادیانی اسی قسم کے نبی تھے ہاں ایسا نبی کوئی نہ آئے گا جو آپ کے ہم رتبہ یا آپ سے بڑا ہو۔ چنانچہ یہ رتبہ (منصب نبوت بقول راقم مضمون) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ملا تھا۔ پھر اس خصوص کو عام کرتے ہیں:

> حضرت نبی کریمﷺ کے بعد آپ کے تابع فرمان بندوں میں سے بعض کا منصب نبوت کو پالینا میرے خیال میں اہل اسلام کے لئے باعث فخر ہے مقام اعتراض نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مضمون کا مطلب تو غالباً ناظرین اہل حدیث خوب سمجھ گئے ہونگے۔اب ہم ہاتھی کے اندر کے دانت دکھاتے ہیں۔ اڈیٹر بدر قادیانی ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۱۰ء کے پرچے میں لکھتا ہے:

> ہم مولوی شبلی صاحب سے ملنے گئے تو آپ نے دریافت کیا کہ کیا آپ لوگ مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں میں نے عرض کی کہ ہمارا عقیدہ اس معاملہ میں دیگر مسلمانوں کی طرح ہے کہ آنحضرتﷺ خاتم النبیین ہیں آپ کے بعد دوسرا نبی آنے والا نہیں نہ نیا نہ پرانا۔

اب ناظرین دونوں تحریروں کو ملا کر اپنے دل میں سوچیں کہ ہاتھی کے باہر کے دانت کونسی تحریر ہے اور اندر کے کون سی۔ اڈیٹر بدر کا یہ کہنا کہ دیگر مسلمانوں کی طرح ہمارا عقیدہ ہے، اپنے اندر کچھ سچائی رکھتا ہے خیر اسکا جواب تو اڈیٹر صاحب دیں اور مولوی سرور شاہ سنیں یا دونوں مل کر اس تناقض کو اٹھاویں۔ ہمیں اس سے بھی بحث نہیں ہم تو یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آپ نے جو خاتم النبیین کی یہ تفسیر کی ہے کہ نبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدیدہ کو مانع نہیں اس پر دلیل کیا دی ہے۔اس کی دلیل قرآن وحدیث سے دیں گے تو ہم بھی سنیں گے ایسا ہی ان کا یہ لکھنا بھی دلیل کا محتاج ہے کہ:

حضرت رسول مقبول ﷺ آخری اور کامل شریعت دنیا میں لائے جیسے آپ سے پیشتر ایک جماعت انبیاء کی آپ کے لئے رستہ صاف کرتی آئی کہ اس طرح اگر آپ کے بعد بھی آپ کے ماتحت آپ کی شریعت مبارک کی خادم ایک جماعت پیدا ہو تو کیا ہرج ہے۔شمس وقمر کی تمثیلات حضرت حق سبحانہ نے قرآن کریم میں کثرت سے دی ہیں چاند بذات خود روشن نہیں بلکہ سورج سے روشنی پاتا ہے۔حضرت نبی کریم ﷺ کی ذات پاک وہ شمس تھی جس سے سب انبیاء سابق کو نور ملا اور اب آپ کے بعد بھی آپ کی کامل متابعت سے نور ملتا ہے۔اللہ تعالی اپنے بندوں سے جسے چاہے چن لے خاتم النبیین کا منصب آپ کے تتبع میں نبوت کے ظہور کا منافی نہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ بات خصوصیت سے محتاج دلیل ہے کہ حضرات انبیاء کو آنحضرت کے طفیل نبوت ملی۔اس کا ثبوت کتاب وسنت سے دینا ہوگا۔

آگے چل کر آپ نبوت کے منصب کی تحقیق کرنے کو لکھتے ہیں کہ:

لفظ نبی کے معنی اپنے مصدروں کے لحاظ سے دو ہیں۔

اول اپنے خدا سے اخبار غیب پانے والا،

دوم عالی رتبہ شخص،

جس شخص کو اللہ تعالی بکثرت شرف مکالمہ سے ممتاز کرے اور غیب کی خبروں پر مطلع کرے وہ نبی ہے اس رنگ میں میرے نزدیک تمام مجددین سابق مختلف مدارج کے انبیاء گذرے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

افسوس اس تعریف کے مطابق مرزا صاحب نبوت کے امتحان میں فیل ہوئے نظر آتے ہیں آپ کو اخبار غیبیہ میں جس قدر ملکہ تھا، ماشاءاللہ اس کے نظائر بہت ہیں۔ مثال کے لئے ایک ہی کافی ہے جو آپ نے عبداللہ آتھم عیسائی کے مرنے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندرہ ماہ کی میعاد حتمی اور یقینی مقرر کی تھی مگر جب وہ پندرہ ماہ گذار کر دو سال بعد مرا تو آپ نے اپنی اس غیبی خبر کی یہ تفسیر فرمائی اور کیا ہی اچھی تفسیر فرمائی کہ

اگر کسی کی نسبت یہ پیش گوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہو جائے گا پس اگر وہ بجائے پندرہ کے بیسویں مہینے میں مجذوم ہو جا ہے اور ناک اور تمام اعضا گر جائیں تو کیا وہ یہ کہنے کے قابل ہوگا کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ نفس پیش گوئی پر نظر چاہیے (حقیقت الوحی)

یہ ہے قادیانی اصطلاح میں اخبار غیبیہ جو بطور تحدی (چیلنج) کے کفار کے سامنے ظاہر کی جاتی تھیں بلکہ کی جاتی ہیں ایسی ہی اخبار غیبیہ کی بابت کسی دل جلے عاشق نے کہا ہے

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کر کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ان قادیانی اخبار غیبیہ میں یہ کمال ہے کہ شروع (وقت اشاعت) میں تو پہلے دو نہیں ہوتے بلکہ یقیناً ایک ہی ہوتا ہے مگر آخر پر جا کر دو بلکہ تین بلکہ چار تک بھی ہو جاتے ہیں اسی کے حق میں کہا گیا ہے کہ: عشق آسان نمود اول و لے افتاد مشکلہا

مفصل ہمارے رسالہ الہامات مرزا، اور صحیفہ محبوبیہ میں ملاحظہ ہو۔

آگے چل کر آپ نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی بابت کچھ لکھا ہے جس کے اصل جواب دہ ڈاکٹر موصوف ہیں مگر ہمیں بھی جس قدر اس امر میں واقفیت ہے ظاہر کئے دیتے ہیں۔

راقم مضمون نے انکار کیا ہے کہ مرزا صاحب سے پیشتر رمضان میں کسوف خسوف (چاند گرہن سورج گرہن) کبھی نہیں ہوا۔ بس یہ نشانی مرزا صاحب کی سچائی کی ہے مگر افسوس ہے کہ راقم مضمون مع اڈیٹر صاحب بدر کے باوجود مرزائی ہونے کے مرزا کے اقوال سے پوری طرح واقف نہیں۔ اس کے جواب میں ہم مرزا صاحب قادیانی ہی کا قول پیش کرتے ہیں جو اڈیٹر الحکم نے ۲۸ مارچ ۱۹۰۸ء کے پرچہ الحکم میں صفحہ ۳ پر نقل کیا تھا کہ:

مرزا صاحب قادیانی اس سے انکار نہیں کرتے کہ ہم سے پہلے بھی رمضان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کسوف وخسوف ہوا۔

حوالہ مذکور ملاحظہ ہو۔ ہمارے نزدیک یہ بحث فضول نہ ہوتی تو ہم اس پر بھی مفصل نوٹ لکھتے۔ تاہم قادیانی مضمون نگاروں نے ہمیں اس پر آمادہ کیا تو لکھیں گے۔ پس وہ اپنے سابقہ بیان کے دلائل سے ہمیں اطلاع دیں۔ کیا وہ ایسا کریں گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۱۸ جلد ۸ مورخہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۹ھ۔ ۳ مارچ ۱۹۱۱ء ص ۱۔۳)

کیفیت مناظرہ گوجرہ

گوجرہ ضلع لائل پور میں مرزائیوں سے مخالف مسلمانوں کا مباحثہ ہونا قرار پایا تھا جس کی کیفیت مرزائی اخبار بدر نے چھاپی ہے کہ ہمارے مخالفین نے مباحثہ سے گریز کیا لیکن اہل گوجرہ کی ایک دستخطی چٹھی کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ معاملہ بالکل برعکس ہوا۔ یعنی مرزائی لوگ گریز کرتے رہے۔ اسلئے وہ چٹھی ذیل میں درج کی جاتی ہے ناظرین ملاحظہ فرمائیں۔ و ھو ھذا:

گوجرہ منڈی ضلع لائل پور میں (جو آبادی اور رونق کے لحاظ سے لائل پور کے دوسرے نمبر پر ہے) مسلمانوں نے ایک انجمن کی بنیاد ڈالی ڈاکٹر جلال الدین صاحب کو سکرٹری منتخب کیا گیا اور انجمن کا سب سے بڑا فرض اشاعت تعلیم اور اسلامیہ بورڈنگ رکھا گیا تمام علاقہ میں تحریک شروع ہونے پر جب کہ انجمن بورڈنگ قائم کرنے کے لئے ایک پبلک جلسہ کرنا چاہتی تھی بابو جلال الدین صاحب کو مرزائی بننے کا شوق چڑھ گیا۔ بابو محمد رشید اسسٹنٹ اسٹیشن ماسٹر گوجرہ نے جو مدت سے مرزائی ہے، ڈاکٹر جلال کی معرفت تمام لوگوں میں مرزائیت کی تبلیغ شروع کرائی۔ مسلمانان گوجرہ کو اس سے رنج پہنچا، اور ڈاکٹر صاحب کو سمجھانا شروع کیا کہ انجمن کا بنا بنایا کھیل بگڑ جائے گا۔ لوگوں کی توجہ مذہبی اختلافات کی طرف پھر جائے گی اور یہ قومی کام رک جائے گا۔ مگر ڈاکٹر صاحب نے نہ سمجھنا تھا اور نہ سمجھے۔ چار پانچ آدمیوں کو اپنا ہم خیال بنا لیا ناچار مسلمانوں نے مولوی محمد نعیم کو بلایا تو انہوں نے مرزا صاحب کی خوب قلعی کھولی۔ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ڈاکٹر صاحب خود مولوی صاحب سے بحث کے لئے تیار ہو گئے۔ مولوی صاحب سے آ کر سوال کیا اور مولوی صاحب کے جواب سے تنگ آ کر اقرار کرنے لگے کہ میں اپنے اپنے مولوی صاحبان کو بلا کر بحث کراتا ہوں۔ اسی وقت ایک اقرار نامہ لکھا جس پر مولوی صاحب مولوی صاحب اور ڈاکٹر صاحب نے دستخط کر دیئے اور اقرار ہو گیا کہ بروز جمعہ واقعہ ۱۰ فروری ۱۹۱۱ء کو بوقت ۱۰ بجے دن کے مناظرہ کے لئے مسجد میں جو فریق حاضر نہ ہو وہ جھوٹا سمجھا جائے گا۔

مولوی صاحب نے تو وہیں قیام کر لیا اور ڈاکٹر صاحب نے اپنے مرزائی مولویوں کو قادیان سے بلوایا۔ وہاں سے مولوی غلام رسول وحافظ روشن علی وشیخ غلام محمد صاحبان جمعرات کی صبح کو پہنچ گئے۔ حسن اتفاق سے جناب مولوی احمد دین واعظ جہلم والے بھی تشریف لے آئے مگر مرزائیوں کی طرف سے مناظرہ کے لئے کوئی نہ آیا۔ قریب گیارہ بجے کے اعلان کر دیا گیا کہ چونکہ مناظرہ کے وقت مرزائی صاحبان تشریف نہیں لائے اس لئے حسب اقرار خود وہ جھوٹے ثابت ہو گئے۔

پھر مرزائیوں نے اقرار کیا کہ بعد نماز جمعہ عیدگاہ میں مباحثہ کریں گے لیکن باوجود اس اقرار کے ابھی نماز جمعہ سے ہم لوگ فارغ نہیں ہوئے تھے کہ مرزائی جلدی جلدی نماز سے فارغ ہو کر بوریا بندھنا سنبھال کر چلتے بنے۔

پھر ہفتہ کی شام کے وقت خان صاحب سید مہدی شاہ آنریری مجسٹریٹ گوجرہ و رئیس مہدی آباد کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ کل بروز اتوار میرے سامنے فیصلہ کر لو۔

پھر کیا تھا، مرزائیوں کے مولویوں کو فکر دامن گیر ہوا کہ اب کوئی بہانہ نہیں چل سکے گا رات کو بسترے اٹھا کر چلتے بنے۔ صبح لوگوں کو پتہ چلا کہ وہ تو اب قادیان بھی پہنچ گئے ہوں گے۔ مزید تحقیقات سے سراغ ملا کہ مولوی غلام رسول صاحب ابھی تک یہیں ہیں۔ شاہ صاحب نے فریقین کو کچہری میں بلایا وہاں فریقین کی باہمی گفتگو کے بعد یہ فیصلہ تحریر فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب نے احمدی جماعت کی طرف سے یہ لکھ کر دستخط کر دیئے ہیں کہ، میں احمدی جماعت کی طرف سے لکھ دیتا ہوں کہ جو شخص مرزا غلام احمد صاحب کو نہیں مانتا لیکن وہ کلمہ محمد الرسول اللہ ﷺ کا پڑھتا ہے وہ مسلمان ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کو اس کی نسبت کوئی شبہ مسلمانی کا نہیں ہے۔ اور اس کے مسلمان ہونے کی حیثیت میں اس کے پیچھے نماز جائز ہے۔

الحمد للہ کہ اس بحث کا نتیجہ بہت مبارک رہا سلسلہ مرزائیہ میں ڈاکٹر جلاالدین صاحب جیسے عقل منداور معاملہ چندلوگ پیدا ہو گئے تو مولوی نورالدین صاحب کو اپنا فتوی، غیراحمدی کے پیچھے نماز مطلق حرام ہے، بہت جلد واپس لینا پڑے گا اور اپنے فرضی مسیح موعود کے مندرجہ ذیل الہامات سے انکار کرنا پڑے گا۔

ا۔ جو شخص میری پیروی نہ کرے، تیری بیعت میں داخل نہیں اور تیرا مخالف رہے گا وہ خداورسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے (بلفظہ معیارالاخیار)۔

۲۔ بہرحال جب خداتعالی نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ (مرزاجی کا خط مندرجہ ذکرالحکیم نمبر۴ ص۴۳ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)

خدا کرے وہ دن جلد آئے اور یہ نیا فتنہ مسلمانوں سے دور ہو آمین ثم آمین۔

نیازمندان: شیخ نبی بخش حسن محمد سوداگران چرم گوجرہ منڈی۔ شیخ نبی بخش وحسن شفیع سوداگران چرم گوجرہ منڈی۔ شیخ محمد حسین محمد اسماعیل سوداگران چرم، میاں فتو خان ٹھیکہ دار۔ خاکسار محبوب عالم گرداور قاضی تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مارچ ۱۹۱۱ء۔ ص ۹۔۱۰)

حکیم الامت کیا فرماتے ہیں

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخباروں کی اصطلاح میں حکیم الامت سے مراد جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول قادیانی ہیں جن کو قادیانی لٹریچر میں حضرت صدیق اکبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تشبیہ دی جایا کرتی ہے۔جن کے علم وحلم اور روشن خیالی کے بہت کچھ راگ گائے جایا کرتے ہیں۔غرض تمام خوبیوں کا مجموعہ انہیں کو سمجھا جاتا ہے۔آج ہم ان کی وسیع ظرفی اور روشن خیالی کا ثبوت خود ان ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں ناظرین ذرہ نظر لگا کر پڑھیں اور کان لگا کر سنیں۔اڈیٹر الحکم لکھتا ہے:

ایک خادم امرتسر سے عیادت کے لئے آیا۔اس نے عرض کیا کہ اشاعت اسلام کے نام سے لوگ ہم سے چندہ مانگتے ہیں کیا کیا جاوے۔فرمایا اشاعت اسلام تو ایک مبارک اور مفید کام ہے اور اس کے لئے ہمیں بہت تڑپ ہے اور ہم بھی چاہتے ہیں کہ اسلام دنیا میں پھیلے مگر جو لوگ ہمارے سلسلہ کے دشمن ہیں اور اشاعت اسلام کرنا چاہتے ہیں ان کے متعلق قابل غور یہ امر ہے کہ کیا وہ موید من اللہ اور منصور ہیں یا نہیں؟

اس کے لئے تم اپنے ہی شہر میں دیکھو جہاں ہمارے پانچ دشمن ہیں اور وہ اشاعت اسلام کی مدعی ہیں۔اول غزنوی گروہ۔دوم ثناء اللہ۔سوم احمد اللہ، چہارم اہل فقہ، پنجم مولوی محمد حسین کے ساتھ والے لوگ۔

اب غور کرنا چاہیے کہ اللہ تعالی نے ان کی تائید اور نصرت کہاں تک کی۔ حضرت اقدس کی مخالفت میں انہوں نے فرداً فرداً ناخنوں تک زور لگایا مگر نتیجہ کیا ہوا؟ کیا کوئی جماعت مستقل طور پر ان کو ملی۔اول تا باہم ان پانچوں میں بغض ہے اور ایک نے دوسرے کو مٹا دینے اور ذلیل و رسوا کرنے کی کوشش اٹھا نہیں رکھی۔ایک نے دوسرے کے خلاف اشتہاروں کے ذریعہ وہ باتیں مشتہر کیں جن میں سے بعض کو شرفاء پڑھ بھی نہیں سکتے۔پھر موجودہ حالت میں غزنویوں کی جماعت جو ایک امام کے ماتحت تھی ان کی یہ حالت ہو رہی ہے کہ خود ان کی اپنی ہی نسل کے لوگ اپنی مسلّمہ امامت سے الگ ہو رہے ہیں اور اس گروہ کا ثناء اللہ اور احمد اللہ سے جو بغض ہے وہ ظاہر ہے۔

ثناء اللہ اشاعت اسلام کا مدعی ہے اس کی جو حالت امرتسر میں ہوئی وہ ظاہر ہے اسے بھی کوئی جماعت نہ ملی جو اس کو اپنا امام یقین کر لیتی۔

پھر اہل فقہ تھا اس نے بھی حضرت صاحب کی بڑی مخالفت کی لیکن اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام یہ ہوا کہ اہل فقہ کا نام بھی نہیں۔
مولوی محمد حسین کے ماننے والے بھی کچھ لوگ امرتسر میں تھے مگر اس کی حالت بھی اب ظاہر ہے کہ خود ثناء اللہ نے اس کی مخالفت میں بڑے بڑے مضمون لکھے۔ اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے اس کی تائید اور نصرت نہیں کی اور کوئی جماعت انہیں عطا نہیں کی بلکہ خود ان میں پھوٹ ڈال دی۔
ان واقعات نے جو تجارب صحیح ہیں بتا دیا ہے کہ یہ لوگ کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پھر جب خدا تعالی کی نصرت ان کے ساتھ نہیں تو ہم اپنے مال ان کے سپرد کیوں کریں۔ جناب الہی کا منشاء یہ نہیں کہ ان کو مؤید کرے برخلاف اس کے اس سلسلہ کو اللہ تعالی نے اشاعت اسلام کا ذریعہ بنایا ہے۔ تم جانتے ہو کہ شروع سے لے کر اب تک کس قدر مخالفت اس کی کی گئی شہر والوں نے دشمنی کی برادری نے مخالفت کی، ہندوؤں آریوں عیسائیوں سکھوں نے اور بالآخر خود مسلمانوں ایسی دشمنی کی کہ وہ چاہتے تھے کہ اس سلسلہ کا نام ونشان مٹا دیں۔ مگر اللہ تعالی نے کیسی نصرت فرمائی اور کس طرح پر اس کو نشو ونما دیا۔ ہر مخالفت اور ہر حملہ اس کی ترقی کا موجب ہوا اور ایک جماعت کثیر کو اللہ تعالی نے پیدا کر دیا اور ہر قسم کے لوگ اس کی خدمت کے لئے جمع ہو گئے۔ یہ تائید الہی کا ایک ایسا ثبوت ہے کہ اس کا انکار نہیں کیا ہو سکتا۔ اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے خدا تعالی نے اس سلسلہ کو پیدا کیا ہے اور اسی کے ذریعہ یہ کام ہو گا۔

(الحکم قادیان ۷ جنوری ۱۹۱۱ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:
ماشاء اللہ! چشم بددور۔ وسیع ظرفی کے علاوہ قوت استدلالیہ کیسی کمال پر ہے۔ خیر کچھ بھی ہو بہرحال آپ کی ساری تقریر کا خلاصہ دو حصوں میں ہے:
الف۔ مرزا اور فرقہ مرزائیہ مؤید من اللہ ہیں۔
ب۔ ان کے سوا دوسرا کوئی بھی مؤید من اللہ نہیں۔
نتیجہ: اشاعت اسلام کوئی شخص یا فریق ان کے سوا نہیں کر سکتا لہٰذا کسی کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدد نہ دی جائے (مسلم یونیورسٹی علی گڈھ میں جو روپیہ دینے کا وعدہ آپ نے فرمایا ہے اس کا بھی اعتبار نہ رہا۔ ثناء اللہ امرتسری)

امر اول کی تحقیق کی حاجت نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کی جماعت کہاں تک خدا کی تائید سے بہرہ ور ہیں۔ خدا کا نام لے کر جتنی پیش گوئیاں بطور تحدی کے کیں سب کی سب جھوٹی نکلیں۔ ہر موقع پر آپ کو لینے کے دینے پڑے۔ مرزا کی تو ساری عمر ہی ذلتوں کم نصیبیوں میں گذری۔ کبھی کسی مقابلہ یا مخالفت پر انہوں نے روحانی طاقت یا فوق الفطرت نورانیت سے غلبہ نہیں پایا۔

مرزائیوں کا مؤید من اللہ ہونا ریاست رام پور میں کھل چکا ہے جہاں پر شروع مباحثہ ہی میں ایسے مرعوب تھے کہ آیات قرآنیہ بھی صاف نہ پڑھ سکتے تھے، حالانکہ مسئلہ بھی وفات مسیح کا تھا، جو شب و روز ان کی گردان ہے۔

چیلنج۔ افسوس ہے ہمیں تو مرزا اور مرزائیوں کے مؤید من اللہ ہونے کا کبھی موقع ثابت نہیں ہوا ہم تو اس انتظار ہی میں رہے یہاں تک کہ ایک دفعہ بدر نے اپنی معمولی ڈینگ مارتے ہوئے مقابلہ میں لیکچر دینے کی ہم کو دعوت دی تھی لیکن جب ہم نے اس دعوت کو قبول کیا تو آخر وہی ہوا جو ہم نے کہہ دیا تھا کہ

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

باوجودیکہ ہمیں ان کے مؤید من اللہ ہونے کا خواب میں بھی کبھی وہم تک نہیں آیا تاہم بطور تحدی ہم ان کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اپنا اور اپنے امام کا مؤید من اللہ ہونا ثابت کرنے کو ایک مجمع عام کریں امرت سر میں کریں یا لاہور میں، بٹالہ میں کریں یا گورداسپور میں۔ غرض جہاں ان کی مرضی ہو ہم حاضر ہوں گے۔ سب سے پہلے مرزا صاحب کے مؤید من اللہ ہونے پر بحث ہوگی۔ بحث منظور نہ کریں تو اسی مضمون پر مقابلہ کے لیکچر ہوں گے اور ایک معزز بزرگ صدر جلسہ ہوں گے جو ہر فریق کو دل آزار الفاظ بولنے پر مناسب تنبیہ کریں گے۔ کیا حکیم الامت صاحب اس نشان نمائی کے لئے تشریف لاویں گے، یا اجازت بخشیں گے؟

دوسری بات کہ مرزائیوں کے سوا کوئی بھی مؤید من اللہ نہیں۔ اس کے ثبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حکیم صاحب نے اپنے علم استدلال کا خوب ثبوت دیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہماری جماعت ہے ان کی جماعت نہیں۔ جماعت پر تو بحث میں پھر کرونگا پہلے میں آپ کو آپ ہی کے امام کا قول سنا لوں جس سے دونوں جماعتوں کا مقابلہ معلوم ہو سکے۔ پس غور سے سنیئے۔ جناب مرزا صاحب آنجہانی فرماتے ہیں:

اگر مولوی ثناء اللہ صاحب جو آج کل ٹھٹھے اور ہنسی اور توہین میں دوسرے علماء سے بڑھے ہوئے ہیں، اس گندے طریق سے باز نہیں آتے تو میں بخوشی قبول کرونگا کہ اگر وہ مجھ سے درخواست مباہلہ کریں۔ لیکن امرتسر میں یہ مباہلہ نہیں ہوگا۔ ابھی تک مجھے وہ وقت بھولا نہیں جب میں ایک مجمع میں اسلام کی خوبیاں بیان کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا اور ہر ایک کو معلوم ہے کہ اس وقت اس جگہ کے اہل حدیث نے میرے ساتھ کیا معاملہ کیا اور کس طرح شور کر کے اور پورے طور پر سفاہت دکھلا کر میری تقریر بند کرا دی اور جب میں سوار ہوا تو اینٹیں اور پتھر میری طرف چلائے اور حکام کی بھی کچھ پرواہ نہ کی۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۳۰)

حکیم صاحب! میں سچ کہتا ہوں کہ میں اس ہنگامے میں نہ تھا مگر مجھے یہ سن کر سخت افسوس ہوا کہ کسی ظالم نے حضرت مرزا صاحب قادیانی کے سر مبارک پر بہت پرانی جوتی کا ایک پیر دے مارا تھا جس سے عجب نہیں کہ ناپاک جوتے کا گرد و غبار حضرت موصوف کی ریش مبارک تک بھی پہنچا ہو۔ مگر میری اس میں کوئی سازش نہ تھی نہ مجھے اس کا علم تھا کہ کیا ہونے والا ہے۔ تاہم جماعت کا ثبوت تو ہے ہاں میں اس بات کا اعتراف کرتا ہوں کہ اہل حدیثوں میں پیری مریدی کا جال نہیں کہ جماعت مریدین پر احکام جاری کئے جائیں اور وہ بے سوچے سمجھے پیچھے ہو لیں بلکہ بقول مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی، اہل حدیث ایک لبرل آزاد اور بے قید فرقہ کا نام ہے (اشاعۃ السنہ۔جلد ۹۔ص ۳۷)۔ غرض یہ کہ اہل حدیثوں کا اصول ہے:

کسی کا ہو رہے کوئی، نبی کے ہو رہے ہیں ہم

تاہم آپ کا فخر بے جا ہے۔ آیئے میں آپ کے حقیقی مخالفوں میں آپ سے زیادہ جماعت کا ثبوت دوں۔ آپ جانتے ہوں گولڑہ ضلع راولپنڈی میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگ پیر مہر علی شاہ صاحب ہیں جن کے نام پر جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تحفہ گولڑویہ لکھا ہے جو مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ کے لئے لاہور تک آئے تھے بلکہ میں اور دیگر مشیر نہ روکتے تو قادیان ہی جا پہنچتے۔ آپ کو معلوم ہے انکے مریدوں کا دائرہ کہاں تک وسیع ہے؟ معلوم نہ ہو تو میں ہی آپ کو بتلا دوں کہ اتنا وسیع ہے کہ جب وہ لاہور آئے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان کے مقابلہ کو نہ نکلے تو جناب موصوف نے نہ نکلنے کا یہی عذر پیش کیا تھا کہ پیر صاحب کے خونخوار مریدوں کی بے شمار جماعت تھی، میں کیسے آتا۔

اور سنئیے! آپ کے پکے مخالفوں میں ایک صاحب حافظ پیر جماعت علی صاحب ضلع سیالکوٹ کے بھی ہیں ان کے معتقدین کی جماعت آپ کی جماعت سے کم نہ ہوگی۔

اور لیجئے! ڈیرہ جات (اسماعیل خان، غازی خان) وغیرہ کی طرف تونسہ والے صاحب ہیں۔ ان کی جماعت بھی آپ کی جماعت سے بہت زیادہ ہے۔

اور سنئیے! حضرت مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی کا حلقہ اثر بھی آپ سے بہت زیادہ ہے۔

ادھر مجدد احمد رضا بریلوی کی رضائی پارٹی بھی آپ کے مریدوں سے کسی طرح کم نہ ہوگی۔

ہاں سب سے زیادہ قابل غور آخری نظیر ایک ہی پیش کرتا ہوں جس کو آپ بھی مانیں گے وہ ہز ہائی نیس سر آغا خان ہیں جن کے معتقدین مسلمانوں سے زیادہ ہندو ہیں، ایک ملک میں نہیں بہت سے ملکوں میں ہیں جو مرزائیوں سے زیادہ راسخ الاعتقاد ہیں۔

یہ نظائر اسلامیوں کی بتلائی ہیں۔ غیر اسلامیوں کا ذکر کروں تو بہت زیادہ ہو جائے۔ سوامی دیانند، باب، اور بہاء اللہ، رادھا سوامی، جین مت کے آخری پیشوا مہابیر سوامی، بدھ مت کے بانی ساکھی منی یا گوتم سکھوں کے متعدد گروؤں اور رام سنگھ کوکہ۔ چیت رام اور آپ کے ہمسائے بالمیک وغیرہ کی جماعتوں اور عیسائیوں میں سے کیتھولک پروٹسٹنٹ وغیرہ متعدد فرقوں کو بھی پیش نظر رکھئے (آج کل تقریباً ۱۸ لاکھ جینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں آباد ہیں اور بدھ مذہب کا ہندوستان میں ایک ہزار برس تک قریباً غلبہ رہا۔ تاہم اب بھی اس مت کا یہ زور شور ہے کہ دنیا کی کل آبادی میں سے ایک تہائی باشندے بدھ کے معتقد ہیں جو تبت برما سیام جزیرہ سنگل دین اور چین جاپان وغیرہ ممالک میں پھیلے ہوئے ہیں کیا مرزا جی کی ڈیڑھ دمڑی کی جماعت جس پر حکیم الامت نورالدین خلیفہ قادیان نازاں ہیں ان مذکورہ بالا جماعتوں سے بلحاظ کثرت تعداد کسی طرح بھی لگا کھا سکتی ہے)

حکیم صاحب نے علماء کے اختلاف سے بہت کچھ فائدہ حاصل کرنا چاہا۔ آج میں اس راز خداوندی کو سمجھا جو امرتسر میں واقع ہوا جس کی تفصیل یہ ہے کہ عموماً واقفین کی رائے تھی کہ میری اور خاندان غزنویہ اور جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی مصالحت کبھی نہ ہوگی۔ اسی لئے جب یہ خبر (مصالحت کی) ۱۷ فروری ۱۹۱۱ء کے اہل حدیث میں شائع ہوئی تو اطراف سے بڑے خوشی کے خطوط آئے اور بالکل ناممکن کا ظہور سمجھا گیا۔ مگر حکیم نورالدین صاحب کی یہ تحریر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جونہی آپ کے الفاظ (۷ جنوری ۱۹۱۱ء کے الحکم) میں شائع ہوئے، خدائی حکمت نے تقاضا کیا کہ قادیانی مشن کو اس گھمنڈ میں بھی ذلیل کیا جائے چنانچہ آسمانی حکم زمین پر اسی تاریخ کو آپہنچا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ خلاف توقع مصالحت ہوگئی۔ الحمد للہ

امید ہے ہمارے علماء بموجب تعلیم نبوی آئندہ کو شماتت اعداء کا خوف ملحوظ رکھ کر پناہ مانگا کریں گے

اب میں حکیم صاحب سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اشاعت اسلام میں جو اسلام ہے وہ کیا ہے؟ آیا اس میں مرزا صاحب کی شخصیت (نبوت یا امامت) بھی داخل ہے یا نہیں؟ منطقی اصطلاح میں یوں سنیئے کہ وہ اسلام لا بشرط شئی ہے یا بشرط شئی یا بشرط لا شئی۔ اگر اس میں مرزا صاحب کی شخصیت داخل ہے تو بشرط شئی ہونے کی وجہ سے آپ کو مبارک ہو۔ ہمارے نزدیک تو ایسا اسلام، بجوئے نارزد اور شق ثالث ہے تو ہمارا حق ہے کہ اشاعت کریں اور اگر شق اول ہے تو بھی آپ کی خفگی بےجا ہے۔

لطیفہ۔ میری خوبی قسمت دیکھئے کہ باوجودیکہ میں حسب دعا مرزا صاحب قادیانی محض خدا کے حکم سے ان کے بعد زندہ رہا اور وہ چل دیئے (دیکھو اشتہار دعا مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی۔ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء) جس کا نتیجہ چاہیے تو یہ تھا کہ تمام مرزائی مجھ سے بیعت توبہ کرتے اور سبھی مرزائی یا احمدی کہلانے کے بجائے، ثنائی (گومیں اس نسبت کرانے سے متنفر ہوں) کہلاتے۔مگر یہ حضرات ایسے مجھ سے ناراض ہیں کہ انکے مرد تو مرد، ان کی عورتوں کو بھی مجھ سے ملال ہے۔ایک مرزائن صاحبہ نے رسالہ کشمیری گزٹ میں ایک مضمون اشاعت اسلام کا لکھا جس میں اشاعت کنندگان کی فہرست میں میرا نام بھی چھپ گیا بس جونہی وہ مضمون شائع ہوا تو مضمون نگار صاحب نے جھٹ سے دوسرے پرچہ میں (جنوری ۱۹۱۱ء) میں اس کی تردید شائع کی کہ ثناء اللہ کا نام اڈیٹر نے بڑھایا ہوگا میں تو اشاعت اسلام کا ہیرو صرف حکیم نورالدین صاحب کو جانتی ہوں۔ چہ خوش:

کیا نصیبا ہے ترا بلبل شیدا الٹا
رحم کی جا انہیں آ جاتا ہے غصہ الٹا

اب میں بھی ذرا تفصیل سے بتلانا چاہتا ہوں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے باوجود ادعاء مجدد مسیح کرشن بلکہ ابن اللہ (بقول مرزا صاحب ابن اللہ کا دعویٰ آیات متشابہات سے ہے) کے کہاں تک اسلام کی خدمت کی ہے۔اور میں نے باوجود ایک خاکسار ہیچ کار بے یار و مددگار کیا کیا ہے۔مگر اس مقابلہ سے میری غرض حکیم صاحب اور جماعت مرزائیہ کو صرف واقعات کا دکھانا مقصود ہے کوئی فخر ومباہات نہیں۔

حکیم صاحب! اتنا تو آپ خود ہی مانتے ہیں کہ میری ماتحت کوئی جماعت نہیں جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ میں کسی جماعت کی امداد (چندہ وغیرہ) کا ممنون نہیں ہوں مگر میں نے کیا کیا ہندوستان کے بڑے بڑے مباحثات آریوں کے بفضلہ تعالیٰ میرے ہاتھ سے انجام پائے معمولی معلولی اور کل مباحثات تو اتنے ہیں کہ میں ان کا شمار بھی نہیں کرسکتا (نہ ہی رام پور کا ذکر کرتا ہوں) ہندوستان میں سب سے بڑے مباحثے دو ہوئے ہیں۔ دیوریہ اور نگینہ کا۔ پہلا ہفتہ بھر روزانہ ہوتا رہا۔ دوسرا دس روز تک روزانہ ہوتا رہا جس کی روداد یں مصدقہ مطبوعہ ہیں۔ ان مباحثات کا کیا اثر ہوا؟ میں کچھ نہیں کہتا۔علاقہ روہیل کھنڈ اور علاقہ گورکھپور، گونڈہ بستی وغیرہ اضلاع میں جا کر معلوم کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان ان مباحثات پر فتح بدر اور فتح مکہ سے کم خوش نہ تھے۔ جو مسلمان پہلے مخالفوں کے حملوں سے زمین میں دھنسے ہوئے تھے وہی لوگ اس خوشی میں شاداں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفرحاں مخالفوں پر حملہ آور ہوتے تھے۔

اس کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد صاحب نے تمام عمر میں ایک ہی مباحثہ عیسائیوں سے کیا (میں نے عیسائیوں کے ساتھ اپنے مباحثات شمار نہیں کئے۔ اڈیٹر اہل حدیث) جو امرتسر میں ۱۵ روز ہوتا رہا اس مباحثہ میں اسلام کی شوکت کہاں تک ظاہر ہوئی خود مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں سناتا ہوں آپ اس مباحثہ کے آخری روز فرماتے ہیں:

میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق ہوا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا ۔ (کتاب جنگ مقدس)

اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود محسوس کرتے تھے کہ یہ مباحثہ ان کا ایک معمولی رنگ کا تھا جو عام طور پر لوگ کیا کرتے ہیں۔ خاص رنگت اس میں تھی تو صرف یہ تھی جو مرزا صاحب نے پیش گوئی ظاہر کی تھی کہ فریق ثانی عبداللہ آتھم (عیسائی مناظر) پندرہ ماہ کے عرصہ میں مر جائے گا۔ پھر اس کا انجام جو ہوا سب کو معلوم ہے۔ حق تو یہ ہے کہ اگر علماء کرام شروع ہی سے مرزا صاحب قادیانی کی کاروائیوں سے اپنی علیحدگی ظاہر نہ کر دیتے تو اس مباحثہ میں نتیجہ کے لحاظ سے مسلمانوں کو وہ روز بد دیکھنا نصیب ہوتا جو آج تک کبھی نہ دیکھا تھا کیونکہ میعاد مقررہ کے خاتمہ پر جس جس قدم کی تحریریں عیسائیوں نے نظم ونثر میں شائع کی تھیں اس صورت میں تو خاص قادیانی مشن پر تھیں۔ مگر اس صورت میں اسلام پر ہوتیں تو مسلمانوں کو ان کا جواب نہ سوجھتا جیسا کہ مرزا جی اور ان کی جماعت کو مع حکیم الامت کے نہ سوجھا۔

ناظرین! یہ ہے قادیانی مشن کی اشاعت اسلام۔

دوسرا صیغہ مرزا صاحب کی اشاعت کا تصنیف ہے فن تصنیف میں تو میں کھلے لفظوں میں اس بات کا مدعی ہوسکتا ہوں کہ مرزا صاحب اس فن میں محض ایک نوآموز کی طرح ٹھوکریں کھایا کرتے تھے۔ نوآموز کا لفظ بھی میں نے بپاس خاطر حکیم جی بولا ہے ورنہ میری ذاتی رائے تو یہ ہے کہ آپ کی تصنیفات ایک بددیانت بنئے کی بہی کی طرح پر از زور فریب ہوتی تھیں (مثال آگے آتی ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل اس کی یوں سمجھئے کہ آپ کی تصنیفات دو قسم کی تھیں ایک تو مسلمانوں کے مقابلہ میں جن میں دلائل نقلیہ (قرآن وحدیث وغیرہ) سے اپنے دعاوی کا ثبوت دیتے ہیں۔ دوسری قسم آپ کی تصنیفات کی مخالفین اسلام کے مقابل تھیں مگر جب سے آپ نے دعوی مسیحیت کیا ہے مخالفین کے جواب میں بہت کم تحریریں آپ کی شائع ہوئیں آپ کو مسلمانوں ہی سے فرصت نہ ملی۔ مگر جتنی بھی کتابیں یا اشتہارات آپ نے مسلمانوں کے جواب میں یا اپنے اثبات دعوی میں شائع کئے ان سب کا خلاصہ یہ تھا کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں اور میں مسیح موعود ہوں۔ لیکن کون کہہ سکتا ہے کہ اس موضوع میں آپ نے کیا کیا غلط فہمیاں بلکہ دھوکہ بازیاں پھیلائیں اور کہاں تک ایک بددیانت سے بددیانت بنیئے کی طرح انہوں نے سود در سود کی شاخیں نکال کر بات سے بتنگڑ اور رائی کا پہاڑ بنایا۔ الامان و الحفیظ

اس موقع پر ہم مثال پیش نہ کریں تو غالباً ہمارا دعوی زبانی رہ جائے گا اس لئے ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ایک دو مثالیں بھی پیش کریں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی سچائی کے ثبوت میں مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی کے واقعات ایک ہی جگہ جمع کر کے لکھیں ہیں چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

> مولوی غلام دستگیر نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ وہ کاذب ہے مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر بہت جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح پر ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔ (قادیانی اربعین نمبر ۳ ص ۹)

لیکن ناظرین کس قدر حیران ہوں گے کہ اس کتاب اربعین کے صفحہ ۱۱ پر پھر اس محرفہ عبارت میں یوں ترمیم کی گئی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

> ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی یہی دعا کی کہ یا الٰہی اگر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دعوی میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے ۔ بعد اس کے بہت جلد خدا نے اس کو موت دے دی دیکھو کیسی صفائی سے فیصلہ ہو گیا۔

(قادیانی اربعین نمبر۳ ص ۱۱)

اور سنیئے! ایک مقام پر آپ اسی عبارت کو یوں لکھتے ہیں:

مولوی غلام دستگیر کی کتاب دور نہیں مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے دیکھو کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ (قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو روپیہ۔ص ۷)

پہلے بھی ایک دفعہ ہم اعلان کر چکے ہیں اب بھی کرتے ہیں کہ کوئی مرزائی ہم کو ان مذکورہ عبارات کا ثبوت ان دونوں مولوی صاحبوں کی کتابوں میں دکھا دیں تو ہم سے مبلغ پانچ سو روپیہ انعام لے دکھانے کا طریق یہ ہوگا کہ امرتسر یا لاہور میں مجمع ہوگا جس میں ایک دو آدمی اس غرض کے لئے منتخب کئے جائیں گے ہمارے پیش کردہ حوالہ ان کے ہاتھ میں ہوں گے اور مرزائیوں کی طرف سے جو حوالہ پیش ہوگا اس کو دیکھ کر وہ کہدیں گے کہ حوالہ ثابت ہے یا ثابت نہیں ہے اس میں کوئی بحث نہیں محض عبارت کا ثبوت طلب ہے اور بحث۔

حکیم امت صاحب! دھوکہ بازی دروغ گوئی جعل سازی تو ہر ایک مذہب میں ناجائز ہے۔ قادیانی مشن کو اس کلیہ سے مستثنیٰ کرنے کا ارادہ سامی نہ ہو تو حکم دیجئے کہ جلسہ کیا جائے۔

دوسرا حصہ مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات کا مخالفین سے روئے سخن ہے۔ اس کا مطلع تو بالکل صاف ہے جس کا اختصار بھی ہم نے بہت دفعہ دکھایا ہے جو صرف اتنا ہے کہ:

اسلام ایک ایسا پاک مذہب ہے کہ اس کی پابندی سے مرزا صاحب جیسے خدا رسیدہ صاحب الہام پیدا ہو سکتے ہیں۔

آپ کیسے صاحب الہام راست باز تھے؟ یہ بالکل ایک کھلی صداقت ہے مفصل واقعات سب کو معلوم ہیں۔ ہاں اس موقع پر ایک حدیث یاد آئی جسے سنا کر مضمون ختم کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العبرۃ بالخواتیم ۔ ہر ایک بات میں اعتبار خاتمہ کا ہوتا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا تھا جو سب سے آخری سمجھنا چاہیے اس میں آپ نے لکھا تھا کہ میرا اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کا آخری فیصلہ یوں ہے کہ اگر میں (مرزا قادیانی) اس کی زندگی میں مر جاؤں تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں۔

بس یہ ہے آخری فیصلہ جس سے آپ کے الہامات اور آپ کا صاحب نبوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

آہ! افسوس آج ہم اپنے معزز مخاطب کو اپنے سامنے نہیں دیکھتے..

ہاں میری تصنیفات کا سلسلہ بھی ملک میں شائع ہے جس میں نہ اپنا کوئی دعوی ہے نہ امامت ہے نہ مسیحیت ہے بلکہ سب تصنیفات کا خلاصہ یہ ہے کہ:

مپندار سعدی کہ راہ صفا
تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۰ مارچ۔ ۱۹۱۱ء ص ۱۔۵)

سر آغا خان اور مرزا قادیان

آج دعوی ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا
رو برو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

پنجاب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بہت نام پایا جس کی وجہ ان کا دعوی امامت مہدویت اور مسیحیت وغیرہ ہے جس کا خلاصہ مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں یہ ہے، جو وہ فرماتے ہیں:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے حالات تو ناظرین اہل حدیث سے مخفی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں نہ ان کے واقعات کے بتلانے کے لئے یہ عنوان ہے ان سب کا خلاصہ بھی سب کو معلوم ہے کہ:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر۔کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

بلکہ اس مضمون میں ہمیں یہ دکھلانا ہے کہ مرزا صاحب قادیان اور سر آغا خان میں کیا مشابہت ہے۔ وہ مشابہت اس امر میں نہیں کہ سر آغا خان تعلیم کے بڑے حامی ہیں اسی طرح مرزا صاحب بھی ہوں گے۔ یا اس امر میں کہ سر آغا خان باطنیہ فرقہ (شیعہ) کے امام ہیں مرزا صاحب بھی ایسے ہوں گے۔ نہیں بلکہ ایک خاص بات میں مشابہت ہے جس کو مذہبی حیثیت سے اصل الاصول کہنا چاہیے اور مذہبی لحاظ سے وہی ایک بات قابل غور ہوسکتی ہے اس لئے ہم نے وجہ مشابہت میں اسی کو اختیار کیا پس ناظرین ذرہ غور سے سنیں۔

سر آغا خان کی بابت مشہور ہے (خدا جانے کہاں تک سچ ہے) کہ اپنے مریدوں کو مرنے کے وقت نجات نامہ دیا کرتے ہیں جس کی عبارت کیا ہوتی ہے؟ مختلف روایتیں ہیں غرض ایک چٹھی ہوتی ہے جو مرید کو بعد مرنے کے کام آوے۔ اس چٹھی کی فیس میت کی حسب حیثیت ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سوچا کہ یہ زمانہ اس قسم کی جہالت کا نہیں ہے کہ نجات نامہ کے خطوط حاصل کرنے کے لئے لوگ بڑی بڑی رقوم دیں نیز مجھ سے پہلے ایک بزرگ یہ کام کرتے ہی ہیں اور اونہی پر لوگ ہنسی اڑا رہے ہیں اس لئے کوئی نئی تجویز نکالنی چاہیے۔ بقول:

نہ پیروی ء قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

اس کے جواب میں مرزا صاحب نے بہشتی مقبرہ یا شدادی بہشت بنایا جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے قادیان میں ایک ٹکڑہ زمین اس خاص غرض کے لئے الگ کیا کہ اس میں میرے خاص معتقدین دفن ہوا کریں اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا اس میں دفن ہونے کے لئے یہ شرط قرار دی گئی کہ مرنے والا اپنی جائداد میں سے ایک حصہ اس مقبرہ کے لئے وصیت کر جائے تو اس کو اس میں جگہ ملے گی چنانچہ بہت سے راسخ مریدوں نے ایسا ہی کیا۔ اسی کو کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے امیر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۷ مارچ ۱۹۱۱ء۔ ص ۵)

قادیان میں طاعون

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

جس طرح انگریزوں کی سلطنت دو چیز (ریل اور تار) پر چل رہی ہے اسی طرح مرزائی نبوت کی چکی بھی دو دعووں پر چلتی تھی یا وہ چلانا چاہتے تھے۔

الف۔ میرے مریدوں (مرزائیوں) کو طاعون نہ ہوگا۔ (قادیانی رسالہ کشتی نوح)۔

ب۔ قادیان میں طاعون نہ آئے گا کیونکہ یہ خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے (دافع البلاء۔ ص ۵۔ الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء)۔

افسوس کہ یہ دونوں دعوے مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کے ان کی زندگی ہی میں غلط ہو گئے۔ قادیان میں طاعون آیا اور سخت آیا۔ خاص کر مرزا صاحب کے مریدوں میں آیا۔ یہاں تک کہ دائیں مونچھ کا بال افضل اڈیٹر بدر وغیرہ اسی طاعون سے خاص قادیان میں مرے، جس کا آخر کار آنجناب کو بھی اقرار کرنا پڑا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی۔ حاشیہ۔ ص ۲۵۳۔ ۲۵۴)

مگر جو خلیفۃ المسیح جناب حکیم نور الدین صاحب نے دعوی کیا کہ مرزا قادیانی اور جماعت مرزا ہی موید اور منصور من اللہ ہیں (دیکھو الحکم ۷ جنوری ۱۹۱۱ء مندرجہ اہل حدیث ۱۰ مارچ) تو جس طرح خدا نے مرزا کی زندگی ہی میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب کی تھی، حکیم صاحب کی زندگی میں حکیم صاحب کی تکذیب کرنے کو قادیان میں خاص مرزائیوں کے اندر طاعون بھیجا۔ جس کے متعلق الحکم کے الفاظ یہ ہیں:

نہایت افسوس سے ظاہر کیا جاتا ہے کہ کل ۲۷ فروری ۱۹۱۱ء کو قریب عشاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں محمد یسین مہاجر سہارن پوری نے پلیگ سے وفات پائی۔ مرحوم ایک مخلص مہاجر تھا جو اپنے بہت سے دنیوی مفاد اور رشتہ داروں کو محض خدا تعالی رضا کے لئے چھور کر مع اپنے بھائی محمد یامین کے چلا آیا تھا۔ مرحوم نے نہایت اطمینان اور استقلال کے ساتھ اس جام موت کو پیا۔ ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء کو حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد سے الوصیت کے قواعد کے ماتحت امانتاً اسے دوسری جگہ صندوق میں دفن کیا گیا ہے مرحوم کا استقلال اور اخلاص قابل رشک تھا اس کی ہجرت اللہ تعالی کے لئے تھی وہ آخر دم تک اس پر قائم رہا خدا تعالی اس پر برکات نازل کرے اور اس کے بھائی کو سکینت اور اطمینان دے آمین۔ احباب اس پر جنازہ غائب پڑھ دیں۔

(اخبار الحکم قادیان ۔۱۲۔ ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء)

یہ عبارت بلند آواز سے کہہ رہی ہے کہ مرنے والا باوجود ایمان اور استقلال اور ہجرت وغیرہ اوصاف ایمانیہ کے طاعون ہی سے مرا، جس پر یہ کہنے کا ہمیں حق حاصل ہے کہ:

رسول قادیانی کی رسالت بطالت ہے جہالت ہے ضلالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ مارچ ۱۹۱۱ء ص ۳)

حکیم الامت کا فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۱۱ء میں لکھا گیا ہے کہ حکیم الامت کے لقب سے قادیانی اصطلاح میں جناب حکیم نور الدین صاحب ہیں آج ہم انہی (حکیم صاحب) کا قول فیصل نقل کر کے ناظرین کو ایک پرانے قضیئے کا فیصلہ سناتے ہیں۔

اخبار اہل حدیث اور دیگر اسلامی پرچوں میں جب کبھی قادیانی مشن کے برخلاف کوئی مضمون نکلتا تو صلح کل احباب ہم کو اور دیگر لکھنے والوں کو مانع ہوتے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو آپس میں منازعت اور ایک دوسرے کی تردید نہیں کرنی چاہیے جس کا جواب ہماری طرف سے بہت ہی نرم لفظوں میں ہوتا تھا کہ کیا کریں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی ہی کچھ ایسے ہیں کہ کچھ نہ کچھ لکھنا ہی پڑتا ہے۔ ہمارے اس جواب کو صحیح مان کر بھی صلح جو ہم پر بارڈالا کرتے کہ گو کچھ ہی نہیں، تاہم مسلمان تو ہیں، اسلئے ہمارا ان کا اختلاف فروعی ہے، اصولی (نہیں) ایسے احباب آج حکیم الامت صاحب کا فیصلہ ذرہ غور سے پڑھیں اس کے پڑھنے سے جو اثر ان کے دل پر ہو اس سے ہمیں اطلاع دیں حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں:

ہم اور ہمارے مخالفوں میں فرق

یہ بات تو بالکل غلط ہے کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان کوئی فروعی اختلاف ہے کیونکہ جس طرح وہ نماز پڑھتے ہیں ہم بھی اسی طرح پڑھتے ہیں اور زکوۃ حج اور روزوں کے متعلق ہمارے ان کے درمیان کوئی اختلاف نہیں ہے۔ میری سمجھ میں ہمارے اور ان کے درمیان اصولی فرق ہے اور وہ یہ ہے کہ ایمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ اللہ تعالی پر ایمان ہو اس کے ملائکہ پر کتب سماویہ پر اور رسل پر خیر وشر کے اندازوں پر اور بعث بعد الموت پر۔ اب غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں اور اس کا دعوی کرتے ہیں لیکن یہاں سے ہمارا اختلاف شروع ہو جاتا ہے۔ ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مومن مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں یہ عام ہے خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے ہندوستان میں ہو یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف حضرت مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں۔ اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا قرآن مجید میں تو لکھا ہے

لا نفرق بین احدٍ من رسله

لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے انکار میں تو تفرق ہوتا ہے۔

(الحکم قادیان۔۲۱۔۲۸۔فروری ۱۹۱۱ء ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب کو خدا اس کی جزا دے کہ انہوں نے بہت پرانا مسئلہ حل کر دیا اور ہر ایک پر ظاہر کر دیا کہ قادیانی مشن جو اپنے آپ کو محمدی چھوڑ کر احمدی کہلاتا ہے اس کی وجہ وہی ہے جو محمدی کہلانے کی ہے یعنی جس طرح عام مسلمان محمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ ان کے ہادی اور نبی حضرت محمد ﷺ ہیں، مرزائی احمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ ان کا ہادی غلام احمد ہے۔ اب اس کو ایک مثال میں یوں دیکھو کہ ہم مسلمانوں کا اور مرزائیوں کا اسی طرح کا فرق ہے جو عیسائیوں اور محمدیوں میں ہے کہ ایک فریق دوسرے کی نسبت ایک رسول کو زیادہ مانتا ہے۔ اسی مضمون کی تائید حکیم صاحب نے دوسرے ہفتے ان لفظوں میں فرمائی ہے جو درج ذیل ہیں اڈیٹر بدر لکھتا کہ حکیم صاحب کی خدمت میں سوال پیش ہوا کہ جو غیر احمدی مسلمان ہم سے پوچھتے ہیں کہ ہماری بابت؟ تمہارا کیا خیال ہے، اسے کیا جواب دیا جائے۔

فرمایا لا اله الا الله ماننے کے نیچے خدا کے سارے ماموروں کے ماننے کا حکم آجاتا ہے۔ اللہ کو ماننے کا یہی مطلب ہے کہ اس کے سارے حکموں کو مانا جاوے گا۔ اب سارے ماموروں کا ماننا لا اله ا لا الله کے معنوں میں داخل ہے۔ حضرت آدم، حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت مسیح، ان سب کا ماننا اسی لا اله ا لا الله کے ماتحت ہے حالانکہ ان کا ذکر اس کلمہ میں نہیں۔ قرآن مجید کا ماننا، سیدنا حضرت محمد ﷺ پر ایمان لانا، قیامت کا ماننا، سب مسلمان جانتے ہیں کہ اس کلمہ کے مفہوم میں داخل ہے۔ اور یہ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب نیک مانتے ہیں لیکن وہ اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے، یہ لوگ بڑے جھوٹے ہیں خدا تعالیٰ فرماتا ہے

و من ا ظلم ممن افتری علی الله کذ با او کذ ب بالحق لما جاء ہ ۔(العنکبوت ۔ ٦٨)

و من اظلم ممن افتری علی الله کذ با او کذ ب بآ یا ته (الانعام :٢١)

و من اظلم ممن کذ ب علی الله و کذب بالصدق اذ جاء ہ (الز مر : ٣٢)

دنیا میں سب سے بڑھ کر ظالم دو ہی ہیں۔ ایک جو اللہ پر افتراء کرتا ہے۔ دوم جو ان کی تکذیب کرے۔(ا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صل مضمون میں ایک آیت تھی میں نے دو مزید آیات اس مضمون کی نقل کر دی ہیں۔ بہاء) پس یہ کہنا مرزا نیک ہے دعاوی میں جھوٹا۔ گویا ضدین کو جمع کرنا ہے جو ناممکن ہے۔ حضرت اقدس نے اس سوال کا جواب حقیقۃ الوحی میں دیا ہے۔ پھر آپ عبدالحکیم کو اپنے ایک خط میں لکھتے ہیں:

بہر حال خدائے تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ ۱۴ مئی ۱۹۰۶ء

اور معیار الاخیار صفحہ ۸ میں رقم طراز ہیں:

جو شخص پیروی نہ کرے گا تیری بیعت میں داخل نہیں اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا و رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے (بدر قادیان۔ ۹ مارچ۔ ۱۹۱۱ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس سے بھی کوئی زیادہ صاف فیصلہ ہوگا جو جناب مسیح اور خلیفۃ المسیح کے دستخطی ہے کہ جتنے مسلمان مرزا صاحب قادیانی کی خبر پا کر منکر ہیں سب کافر اور جہنمی ہیں۔ ایک دفعہ اور ہم حکیم صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے ہم کو بہت سی... سے سبک دوش فرمایا اور جو لوگ مولانا شبلی جیسے باخبروں کو بھی دھوکہ دینے کو کہہ دیا کرتے تھے کہ ہم مرزا قادیانی کو رسول نہیں مانتے بلکہ آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین عام معنی میں سمجھتے ہیں حکیم صاحب نے انکی خوب تکذیب اور اہل حدیث کی تصدیق فرمائی جس کے لئے ہم حکیم صاحب کے مشکور ہیں (ملاحظہ ہو اہل حدیث ۴۔ دسمبر ۱۹۱۰ء)۔

اب اصل مطلب بھی سنئیے۔

حکیم صاحب آپ کی تقریر سے یہ بات تو صاف کھل گئی کہ ہمارا اور قادیانی مشن کا اصولی اختلاف ہے۔ یہ بھی واضح ہوگئی کہ اصولی اختلاف صرف مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق ہے پس ہمارا حق ہے یا نہیں کہ ہم آپ کے مشن پر وہ سوالات کریں جو آپ کے رسول کی رسالت کے منافی ہوں جس طرح عیسائی اور آریہ وغیرہ آنحضرت ﷺ کی رسالت پر اعتراض کرتے ہیں اور مسلمان ان اعتراضات کو اٹھاتے ہیں چنانچہ قادیانی مشن کا ہیرو (پیشوا) اور افراد بھی اسی غرض کے لئے مباحثات میں جاتے ہیں بلکہ جناب مرزا صاحب تو اسی کام کی وجہ سے نیک نام بنتے تھے پس ٹھیک اسی طرح ہم ایک جلسہ میں نبوت مرزائیہ پر معترض ہوتے ہیں اور ان اعتراضات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوابات دینے کو آپ (حکیم نورالدین) تشریف لاویں یا کسی وکیل کو (ایک کو یا کئی ایک کو) بھیجیں۔ غالباً نہ ہمارا یہ تقاضا کوئی بے جا ہے نہ آپ کا جواب دینا کچھ غیر مفید اور لایعنی بلکہ جس طرح محمدی ہونیکی حیثیت میں نبوت محمدیہ کا ثبوت دینا اور اعتراضات کو اٹھانا فرض ہے اسی طرح احمدی ہونے کی حیثیت سے نبوت احمدیہ کا ثبوت دینا اور اعتراضات کو اٹھانا احمدی (مرزائی) کا فرض ہے۔ کیا کوئی احمدی (مرزائی) ہے جو اس کام کے لئے لبیک کی آواز ہمارے کانوں میں ڈالے۔ وہ لاہوری ہو یا امرت سری قادیانی ہو یا دہلوی ہمیں اس سے غرض نہیں کسے باشد مگر ہو حکیم صاحب کی اجازت سے۔ ایسا نہ ہو کہ بعد کو کہا جائے کہ چونکہ ہم اپنے امام کے حکم سے نہ گئے تھے اس لئے ذلیل ہوئے جیسے رام پور کے مباحثہ کی بابت کہا جاتا تھا۔ خدا کرے اس درخواست کی قبولیت میرے کان بہت جلد آشنا ہوں مگر رام پور کی طرح میں پیش گوئی کئے دیتا ہوں (خدا کرے میری پیش گوئی غلط نکلے) کہ:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

او مرزا ئیو! اب تمہارا کوئی عذر نہ ہوگا اگر تم لوگ محض اسلام کی آڑ میں قادیانی نبوت کو چھپاؤ گے تو سمجھا جائے گا کہ دال میں کچھ کالا ہے۔ بس تمہارا بحیثیت مرزائی ہونے کے ایسا ہی فرض ہے جیسا کہ محمدی ہونے سے ہمارا فرض ہے کہ ہم نبوت محمدیہ کا ثبوت دیں اور آپ احمدیہ کا۔ ہاں یاد رکھو اگر تم لوگ ہم کو جواب نہ دو گے تو یہی سوال آریوں اور عیسائیوں کی طرف سے پیش ہونے والا ہے۔ اس وقت کے لئے تیار رہو۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء ص ۱۔۳)

مذاکرہ بابت نبوت ورسالت

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث تسلیم:

۲۴ فروری ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں جو جناب فضل دین صاحب قادیانی نے تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال برائے استفسار شائع کرائے ہیں ان کے جوابات احقر کے ناقص فہم میں جو آئے وہ معروض خدمت ہیں:

سوال نمبر ا۔ نبوت اور رسالت کی تعریف کیا ہے

جواب۔ جناب والا اس کی تعریف یوں ملاحظہ فرمایئے گا نبوت کے معنی (نبی ہونا) اور نبی ایسے شخص کو کہتے ہیں کہ من جانب اللہ مخلوق اللہ کی ہدایت کے واسطے دنیا میں آئے عام ہے اس بات سے کہ اس کا دین اور کتاب جدید ہو یا اپنے مقدم نبی کے مذہب پر ہو جیسے حضرت شعیب کہ بلا دین اور کتاب آئے۔

اور رسالت کے معنی رسول ہونا، اور رسول اس کو کہتے ہیں کہ اپنا دین اور کتاب (یعنی وحی) دونوں جدید رکھتا ہو مثل ہمارے نبی ﷺ کے کہ عیسیٰ کے بعد دنیا میں تشریف لائے مگر مع اپنی جدید شریعت اور کتاب (یعنی قرآن مجید) کے۔

اب رہی ان دونوں لفظوں کی لغوی تحقیق وہ یوں خیال فرمایئے کہ نبوت و رسالت یہ دونوں مصدر ہیں۔ نبوت کے معنی خبر دینا اور رسالت کے معنی پیغام پہنچانا۔ و نیز لفظ نبی نباء سے مشتق ہے اس کے معنی خبر دینے والے کے ہیں اور صیغہ صفۃ مشبہ کا ہے رسالۃ بروزن معالۃ مصدر ہے۔

سوال نمبر ۲۔ کیا نبوت اور رسالت کے واسطے کوئی امر مابہ الافتراق ہے؟ اور اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

جواب۔ ہاں نبوت اور رسالت کے مابین ایک امر مابہ الافتراق بھی ہے اگرچہ وہ ضمناً دونوں کی تعریف کرنے ہی سے معلوم ہوتا ہے لیکن بالتصریح یوں سمجھئے کہ جب ہم نے نبی کی یہ تعریف کی کہ وہ شخص جو من جانب اللہ ہدایت مخلوق کے لئے آئے خواہ اس کا دین اور کتاب وہی ہو جو قبل والے نبی کا تھا یا جدید۔

اور رسول کی یہ تعریف کی کہ وہ شخص جو رہنمائی خلق کے واسطے نازل ہوا اور اپنا دین و کتاب جدید رکھتا ہو۔ بس تو معلوم ہوا کہ نبوت میں تعمیم رہی اور رسالت میں تخصیص چنانچہ رب العزت، حضرت ﷺ کی شان میں فرماتا ہے انا رسول رب العالمین اس کو اصطلاح منطق میں عام خاص مطلق کی نسبت کہتے ہیں یعنی جو رسول ہوگا وہ نبی بھی ہوگا اور جو نبی ہوگا وہ رسول نہیں ہوگا۔ بدیہی بات ہے کہ خاص میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام پایا جاتا ہے اور عام میں خاص نہیں۔ غرض کہ نبوت ورسالت کا ما بہ الافتراق امر بھی بالتفصیل ظاہر ہو گیا۔

سوال نمبر ۳۔ نبوت ورسالت کے لئے کیا کوئی ایسا امر ہے جو بطور خاصہ لازمہ کے سمجھا جائے اور اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

جواب۔ جی ہاں نبوت اور رسالت کے لئے (یعنی نبی ہونے اور رسول ہونے کے لئے) ایک خاصہ لازمہ بھی ہے کہ وہ سوائے نبی اور رسول کے کسی اور فرد انسان میں نہیں پایا جاتا جس کو معجزہ کہتے ہیں اس کے معنی خرق عادت کے ہیں یعنی بلا کسی لاگ اور سحر وغیرہ کے ایسے امور کا سرزد ہونا جو عقل میں نہ آسکے مثل معجزہ شق القمر وغیرہ کے۔ خاصہ شئے کا وہ ہوتا ہے کہ علاوہ اس کے دوسرے میں نہ پایا جاوے مثلاً انسان کا خاصہ ضحک ہے کہ وہ فرس غنم بقر میں نہیں پایا جاتا انسان ہی میں پایا جاتا ہے اسی طرح نبی اور رسول کا خاصہ لازمہ یہ ہے کہ وہ معجزہ رکھتا ہو اور کسی وقت قوت معجزہ اس سے زائل نہ ہو جس وقت وہ چاہے بحکم الٰہی غیر ممکن کو ممکن کر دکھائے۔

بلا معجزہ کے وہ کیسا ہی اپنے منہ آپ میاں مٹھو بنے یا مسیح موعود کہلوائے حالانکہ پیشین گوئیاں بھی کرے مگر ہم اس کو حاشا وکلاّ نبی اور رسول نہیں کہیں گے اور نہ کسی اور کہنے دیں گے۔ فیه ما فیه، و ما علینا الاّ البلاغ۔

راقم: ابوالمکارم فیروز بخت فدوی محمد اکرم علی اکرم مولوی عالم عرف مطلوب شاہ عفی عنہ بدایونی حال وارد رام پور متعلم مدرسہ عالیہ درجہ مولوی فاضل عربک

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء ص ۶۔۷)

نورالدین کا نور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیان نے ایک رسالہ نیا مسمی، احمدی، جاری کرایا ہے جس میں خصوصیت سے اہل حدیث کے تعاقبات کے جواب دینے کا اعلان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کیا گیا ہے حکیم صاحب نے علاوہ خلیفہ ہونے کے اس رسالہ کی سرپرستی منظور کی ہے بلکہ ایک رقم خاص اس کی امداد کو جیب خاص سے عطا فرمائی ہے اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اس رسالہ کو حکم صاحب ہی کا سمجھا کریں کیوں؟

نہ سگ دامن کاروانے درید
کہ دہقاں ناداں کہ سگ پرورید

اس رسالہ میں اہل حدیث (امرتسر) کے جوابات کہاں تک دئے گئے ہیں؟

اس کا اندازہ تو خود حکیم نورالدین صاحب ہی کر سکتے ہیں، ہاں اس بات کا اظہار کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے کہ گالیاں بڑی مزے کی دی جاتی ہیں کیونکہ اس کا ادیٹر کسی خاص وجہ سے اس فن میں خاص ملکہ رکھتا ہے (اس وجہ کی تشریح کی ضرورت ہوئی اور اڈیٹر مذکور نے اپنے برتاؤ سے مجبور کیا تو کی جاوے گی۔ اڈیٹر اہل حدیث) جسکا مقابلہ ہم سے نہیں ہوسکتا اور اس کا ہمیں خود اعتراف ہے۔

رسالہ (احمدی) کے تین نمبر شائع ہو چکے ہیں۔ پہلے نمبر میں اس نے مخالفین مرزا قادیانی کو یہودی بنایا اور جس قدر آیات و احادیث یہودیوں کے متعلق ہیں وہ سب مخالفین مرزا قادیانی، مسلمانوں کے حق میں لکھی ہیں حالانکہ اس کا فرض یہ تھا کہ پہلے اپنے مسیح موعود کی حقیت ثابت کر لیتا پھر اس کے مخالفوں کی نسبت جو چاہتا کہتا۔ لیکن ایسا کرنا ذرا کارے دارد، ہے۔ اس لئے حکیم صاحب نے تمام زور ایک نظم پر نکالا جس کا نام رکھا ہے ناصحانی نظم۔ جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں:

ثناء اللہ! اگر تجھ میں ہے کچھ شرم و حیا باقی
تو بول اٹھ اب تری ذلت میں ہے کیا رہ گیا باقی
جو تجھ میں آدمیت تھی وہ مدت سے گئی گذری
سوائے اک یہودیت کے ہے اب تجھ میں کیا باقی
نہ کچھ باقی رہا علم و فضل و عقل و دانش سے
نہ بو ایمان کی تجھ میں نہ زہد و اتقا باقی
کہاں کی افضلیت مولویت ہے لئے پھرتا
یہودوں میں نہ تجھ جیسے بہت تھے پارسا باقی

www.KitaboSunnat.com

جری اللہ (مرزا) کی تکذیب سے ثابت کیا تو نے
کہ دشمن انبیاؤں کا ہے تو ہی اک رہا باقی
بہت نزدیک ہے اے غافل اب تقدیر ربانی
نہ دشمن ہی رہیں گے اور نہ ان کے اقربا باقی
خدا کا ہاتھ آ کر خود کرے گا فیصلہ تیرا
رہیں گے کب تلک تیرے بھلا جور و جفا باقی
نصیحت مان لے ناصح کی اے امرتسری نادان
اگر اسلام کی تیرے بدن پر ہے ردا باقی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں کہ منشی مولا بخش صاحب متخلص کشتہ امرتسری نے حکیم نورالدین صاحب کی خاطر اس نظم کے جواب میں ایک نظم لکھی ہے جو بغرض قادیانی مشاعرہ درج ذیل ہے:

بتاؤ شیخ چلی کے مریدو! اب ہے کیا باقی
نہ سارنگی ہی باقی ہے نہ اب ہے میرزا باقی
کہو وہ کون تھا جس نے کیا رسوا شریفوں کو
وہ داغ عشق سینے پہ رہا کس کے صدا باقی
نکاح آسمانی کے ہوئے الہام گو لاکھوں
لحد میں حسرت وصل آہ لیکن لے گیا باقی
اگر ایسے ہی مرسل عشق باز اور مفتری ہوتے
بجز الحاد و دہریت کے پھر تو کچھ نہ تھا باقی
نہ پوری ہو سکی پیشین گوئی آج تک کوئی
مگر اف رے ڈھٹائی ہے برابر ادعا باقی
مباہل کون عبدالحق سے تھا اور ڈاکٹر جی سے
بتاؤ وہ ہیں زندہ یا کہ ہے اب میرزا باقی
مباہل سب سے ہوتا تھا وہ اک روباہ بازی سے
مقابل شیر یزداں کے نہ کچھ اس کا رہا باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گریباں میں ذرا منہ ڈال کر مرزائیو! سوچو
تمہارے حضرت اقدس سے کیا کیا رہ گیا باقی
یہ کیسی بہکی باتیں ہیں تم اب ہو منتظر کیسے
کبھی کا مرچکا مرزا، ابھی ہے فیصلہ باقی؟
تجاہل عارفانہ سے اگر تم کہہ نہیں سکتے
تو سن میرزا کا ہے جو دنیا میں پتہ باقی
گھٹا حسرت کی اس کی قبر پر ہر دم برستی ہے
نہیں زیر لحد کچھ بھی عفونت کے سوا باقی
سراسر منہ کی کھاتے ہو مگر کچھ ڈھیٹھ ایسے ہو
کہ ہے اب بے حیائی کا تمہیں بس آسرا باقی
تمہیں پر منحصر ہے اس کمی کو اب کرو پورا
تمہارے پیر و مرشد سے اگر کچھ رہ گیا باقی
صریح و صاف دکھلائے نشان اللہ نے کیسے
مگر اب تک ہے ویسا ہی تمہارا افتراء باقی
کیا تھا کس نے دھاوا قادیاں پہ یاد ہے تم کو
نہ نکلا کون بیت الفکر سے، ہے کچھ پتا باقی
تمہارا وہ مسیح و مہدی معہود دیکھو تو
پھنسا خود ایسی مشکل میں کہ چارہ کچھ نہ تھا باقی
وہ مرنا میرزا کا ہگتے ہگتے آہ غربت میں
وہ عبرت ناک نقشہ تھا کہ پہروں تک رہا باقی
ریاست رامپور میں کس نے پہنچائی تھی زک تم کو
نہ چھوڑے تھے بھلا کسنے تمہارے دست و پا باقی
جو آ پہنچے ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل
نہ کچھ حجت رہی باقی نہ کوئی ادعا باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خزاں آنے کو ہے اب گلستان کذب مرزا میں
رہے گا اس چمن کا اب نہ اک پتہ ہرا باقی
کوئی پوچھے تو نور الدین سے اتنا کہ اے حضرت
یہی ایمان داری ہے یہی ہے اتقاء باقی
جواب آیا نہ الہامات مرزا اور مرقع کا
ہوا ثابت کہ حضرت میں نہیں اب ناطقہ باقی
ستا لو، گالیاں دے لو ، خدا کے نیک بندوں کو
ابھی اعمال نامے میں تمہارے ہے جگہ باقی
پڑا ظلمت کدہ میں خود ہے نور الدین نے چارہ
نہ حاصل چشم بینا ہے نہ دل میں ہے ضیا باقی
دلائی ہیں ہزاروں گالیاں دلّی کے پھکڑ سے
رہے تا یادگار اک فعل نور الدین کا باقی
گڑے مردے اکھاڑے جائیں کشتہ کسکی خواہش تھی
مگر ہے شومئی قسمت سے ان کو ولولہ باقی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ رسالہ احمدی دہلی کے دوسرے اور تیسرے نمبر میں حکیم نور الدین صاحب کا سارا زور اس پر ہے کہ علماء کے اخلاق اچھے نہیں۔ ایک دوسرے کو کوستے اور گالیاں دیتے ہیں چنانچہ علماء کی باہمی جدلی تحریرات کو بالاستیعاب درج کیا ہے۔ مگر معلوم نہیں اس کوشش کا نتیجہ ان کے خیال میں کیا ہے جو ابھی تک ظاہر نہیں ہوا۔ غالباً یہ نتیجہ ہوگا کہ چونکہ علمائے اسلام کے اخلاق بہت خراب ہیں اس لئے مسیح موعود کی ضرورت ہے چنانچہ خود بدولت آ گئے۔ مگر حکیم نور الدین صاحب کو یہ معلوم نہیں کہ خود بدولت کے دام افتادہ مریدوں اور صحبت یافتوں کے اخلاق بھی چنداں قابل رشک نہیں بلکہ واجب الترک بھی ثابت ہیں۔ اس دعوی پر ہم کسی بیرونی شہادت کی تلاش کیوں کریں؟ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کی شہادت پیش کرتے ہیں جس میں حکیم نور الدین صاحب کا ذکر بھی ہے بلکہ ایک معنی سے انہی کا مقولہ ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائے کہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں (اشتہار ملحقہ بشہادت القرآن مولفہ مرزا قادیانی۔ ص ۲)

یہ عبارت کیا بتلاتی ہے؟ بس یہی کہ بقول حضرت مسیحؑ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صحبتوں میں بھی کوئی اثر نہیں اور نہ ان سے وہ ضرورت پوری ہو سکتی ہے جس کے لئے ان کا تشریف لانا مانا جاتا ہے۔

امید ہے آئندہ کو حکیم الامت ذرہ سوچ سمجھ کر اس چکر میں قدم رکھیں گے

سنبھل کر پاؤں رکھنا میکدہ میں شیخ جی صاحب
یہاں پگڑی اچھلتی ہے اسے میخانہ کہتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۱۱ء۔ ۲۹ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ ۳۱ مارچ ۱۹۱۱ء ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم الامت اور ان کی ذریت سے چند سوال

دیکھیں تو کس طرح انہیں ہوتا اثر نہیں
لو آج نامہ لکھتے ہیں خون جگر سے ہم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

حکیم الامت سے ہماری مراد حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفہ قادیان ہے۔ یہ ہماری اصطلاح نہیں بلکہ قادیانی مشن کی ہے۔ پس ناظرین اس اصطلاح کو ہمیشہ کے لئے یاد رکھیں۔

حکیم صاحب! یہ بات تو اب کھلی صداقت ہے کہ آپ اور آپ کے اتباع جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی اور رسول مانتے ہیں بلکہ نہ ماننے والوں کو کافر جہنمی مرتد وغیرہ القاب سے یاد کرتے ہیں اور خاتم النبیین کی تفسیر آپ لوگ یوں کرتے ہیں کہ مستقل نبیوں کا آنا بند ہے مگر ایسے نبیوں کا آنا بند نہیں جو اسلام کی اطاعت میں ترقی کر کے درجہ نبوت کو پہنچیں۔ چنانچہ ایسے نبیوں کی مثال جو اسلامی اطاعت میں درجہ نبوت و رسالت پر پہونچے ہوں ایک جناب مرزا صاحب قادیانی بھی ہیں۔

(بقول آپ کے) مرزا صاحب قادیانی امتی بھی ہیں اور نبی بھی۔ ان معنی سے مرزا غلام احمد صاحب کا منصب صرف تبلیغ ہے اختراع اور ایجاد حکم کا نہیں۔ دیگر علماء کی تبلیغ اور مرزا صاحب قادیانی کی تبلیغ میں بقول آپ کے بڑا فرق ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی براہ راست خدا سے علوم حاصل کرتے ہیں اور علماء اپنے اساتذہ سے سیکھتے ہیں یا بزور مطالعہ حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے علماء کے علوم میں غلطی کا احتمال ہے اور جناب مرزا صاحب قادیانی کے علوم اور تبلیغ میں غلطی کا احتمال نہیں۔

حکیم نورالدین صاحب! غالباً میں نے آپ کے دعوی کی تقریر میں کوئی خیانت یا غلطی نہیں کی بلکہ ایک معنی سے پوری تبلیغ کر دی ہے۔ کیا آپ مجھے اجازت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں گے کہ میں آپ سے کچھ سوال کروں؟ (ضرور) پس غور سے سنئے:

(الف) خاتم النبیین کی اس تفسیر کا قرآن وحدیث سے کیا ثبوت ہے؟

(ب) حدیث شریف میں آیا ہے لا نبی بعدی اس میں لا نفی جنس کا ہے یا کچھ اور؟

(ج)۔ حدیث شریف میں آیا ہے میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔ اس کے کیا معنی ہیں۔ کیا حضرت عمر فاروقؓ بحیثیت اطاعت مرزا صاحب قادیانی سے کم تھے؟

(د)۔ جناب مرزا صاحب قادیانی اپنی نبوت یا بالفاظ دیگر اپنے دعاوی کے ثبوت میں اپنے اخبار غیبیہ (پیش گوئیاں) بتلایا کرتے تھے۔ کیا آپ بھی وہی بتلائیں گے؟ یا ان کے سوا اور کوئی ثبوت بھی آپ رکھتے ہیں؟

(ھ)۔ نبی جس قوم کے سامنے تبلیغ کا کام شروع کرتا ہے اس قوم کی عام زبان میں تبلیغ کرتا ہے یا اپنی اصطلاحات در بطن الگ رکھتا ہے۔

(و)۔ نبی جو پیش گوئی بطور تحدی کے مخالفین کے سامنے پیش کرتا ہے اس کو پوری تشریح سے کرتا ہے یا بعد وقوع کے اس کی تشریح کرتا ہے۔

نوٹ: اس سوال کا مطلب سمجھنے میں آپ کو تو نہیں شاید کسی اور صاحب کو غلط فہمی ہو اس لئے میں اس کی تشریح کر دوں:

یعنی نبی جب کسی آئندہ امر غیبی کو مخالفین کے سامنے ظاہر کرتے تھے تو صاف صاف اور کھلے کھلے الفاظ میں کرتے تھے تاکہ اس کے وقوعہ کے بعد مخالفوں پر حجت قائم ہو سکے مثلاً کسی امر کے وقوعہ کی میعادی خبر بتلاتے تھے کہ ایک سال میں ہو جائے گا تو وہ واقع ایک ہی سال میں ہوتا تھا یہ نہیں ہوتا تھا کہ ایک سال کی بجائے دو بلکہ تین سالوں میں تو نبی ان کے جواب میں کہے کہ میعاد کو کیا دیکھتے ہو واقع کو دیکھو۔ کیا آپ کے نزدیک بھی یہ اصول صحیح ہے یا نہیں؟

(ز)۔ نبی اگر اپنی تحدی کی پیش گوئی میں جھوٹا ثابت ہو، تو آپ کے نزدیک بھی مفتری کذاب دجال کے الفاظ کا مستحق ہے یا نہیں؟

(ح)۔ جو نبی ایسا جھوٹا ثابت ہو اس کی اطاعت کرنے والے بھی انہی القاب کے مستوجب ہیں یا نہیں؟

(ط)۔ کیا آپ ان اصولوں کے مطابق جناب مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کا ثبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کو طیار ہیں؟

مہربانی کر کے ان سوالات کے جوابات آپ دیں یا آپ کے حسب الحکم کوئی اور صاحب عنایت کریں۔ان اجر کم ا لا علی اللہ

نوٹ: آج تک تا قادیانی جماعت کہا کرتی تھی کہ ہمارے مخالف خصوصاً اڈیٹر اہل حدیث امرتسر سخت الفاظ میں دل آزاری کرتے ہیں اسی لئے رام پور میں بھی مباحثہ پورا نہ کر سکے۔لیکن آج کے سوالات تو ایسے پیرائے میں ہیں کہ اسکی نظیر قادیانی مشن میں بصد تلاش بھی نہ ملے گی۔پس ان سوالات کے جوابات بھی اگر قادیانی مشن نے نہ دیئے تو سمجھا جائے گا کہ آج تک بھی آپ لوگوں کا عذر اس شعر کا مصداق ہے:

زاہد نہ داشت تابِ وصالِ پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر، ۶ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ مطابق ۷۔اپریل ۱۹۱۱ء ص ۱۔۲)

مذاکرہ علمیہ

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب۔تسلیم

آپ نے مذاکرہ در بارہ نبوت و رسالت اہل حدیث (۲۴ فروری ۱۹۱۱ء) میں شائع کیا اور اس کو اب قریباً ایک مہینہ ہوتا ہے۔مگر تعجب ہے کہ اب تک اس سلسلہ میں کوئی جواب طبع نہیں ہوا۔اگر کوئی جواب نہ آیا ہو، تو دوبارہ ناظرین کو آگاہ کیجئے۔ایسا نہ ہو کہ آپ کے علماء کو آپ کے نوٹ نے ڈرا دیا ہو۔

مجھے تو بہت امید تھی کہ آپ کے ہم خیال علماء اس مذاکرہ پر دلچسپی سے مضامین لکھیں گے۔آپ پھر توجہ دلائیے۔یہ ایک اصولی بحث ہے اگر علماء توجہ کریں تو اس کے بعد اور بھی بعض اس قسم کی اصولی ابحاث کا آپ کے اخبار میں تذکرہ کرنا چاہتا ہوں۔خاکسار فضل الدین از قادیان،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ: آپ کے جواب میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدھ مضمون آیا مگر چونکہ وہ محققانہ نہ تھا اس لئے درج نہ ہوا بلکہ اوروں کا انتظار رہا۔

نبوت اور رسالت میں بنظر قرآن وحدیث کوئی فرق نہیں جن لوگوں نے نبی کو عام اور رسول کو خاص کہا ہے ان کے پاس اس دعوی پر کوئی دلیل نہیں قرآن مجید میں یہ دونوں لفظ برابر ایک دوسرے کی جگہ بولے جاتے ہیں۔ تعریف یہ ہے کہ نبی وہ آدمی ہے جو خدا کی خاص وحی کا محل ہو۔ وحی خاص وہ ہے جو براہ راست بذریعہ جبریل فرشتے کے بندے تک پہنچے۔ خاصہ لازمہ اس کا نبی اور رسول کے حق میں یہ ہوتا ہے کہ وہ براہ راست خدا کے حضور میں ہوتا ہے اور مخلوق کی نسبت یہ ہوتا ہے کہ اس کا منکر کافر کہلاتا ہے اور کسی کا نہیں۔

رہا بروزی اور غیر بروزی نبی وہ ایک قادیانی اصطلاح ہے اس کا ثبوت ہمارے علم میں قرآن وحدیث میں نہیں (اس مسئلہ پر آئندہ کبھی مفصل مضمون نکلے گا) امید ہے اور اہل علم بھی توجہ کریں گے۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر۔ ۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء ص ۳)

مونگیر اور بنارس میں قادیانی اشتہار بازی

آج کل بنارس اور مونگیر میں قادیانی گروہ اور ان کے مخالف مسلمانوں کی خوب اشتہار بازی ہو رہی ہے قادیانیوں کے پاس چونکہ کوئی دلیل صداقت مرزا کی نہیں اس لئے وہ مرزا کی پیشین گوئیوں کی بحث سے منہ پھیر کر بار بار حیات وممات ابن مریم کی طرف رخ کرتے ہیں جس سے مرزا کی تصدیق وتکذیب کو کوئی تعلق نہیں۔ تعجب ہے یہ لوگ مرزا کے کیسے مرید ہیں جب اس نے خود کہہ دیا تھا کہ اگر میں سچا ہوں تو مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں مرجائے گا لیکن اگر میں (مرزا قادیانی) مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مرگیا تو میں (مرزا قادیانی) صریح کذاب ہوں۔ پھر اس نمایاں فیصلہ کے بعد یہ لوگ کیوں اپنے گریبانوں میں نہیں جھانکتے؟ یہ لوگ خدا کے سامنے کیا جواب دیں گے۔ (اہل حدیث امرتسر ۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء ص ۱۳)

اڈیٹر بدر کو نوٹس

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی آنجہانی کا دعوی تو یہ تھا کہ میرے مرید اصحاب رسول اللہ ﷺ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہیں مگر جب ہم ان کے اخلاق معمولی مسلمانوں سے بھی گرے ہوئے پاتے ہیں تو ہمیں مرزا صاحب کے قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ ہماری جماعت (مرزائیہ) نے للّٰہیت میں کوئی ترقی نہیں کی اس کی بہت سی مثالیں ہم پیش کرتے رہتے ہیں۔ تازہ مثال سنئیے۔ میرے والد مرحوم کا نام تھا محمد خضر جو۔ جو کشمیری اصطلاح کے مطابق جو لگانے سے خضر جو بنتا ہے۔ مگر اڈیٹر بدر اپنی معمولی عادت اور مرزائی سنت کے مطابق ض کی بجائے ز بدل کر ابن خزر لکھتا ہے۔ شائد اس نے سمجھا ہو کہ ایسا کرنے سے قادیانی مذہب کو کچھ تقویت ہو سکتی ہو مگر در حقیقت تقویت نہیں ہو سکتی ہاں سنت مرزائیہ کی تعمیل ضرور ہوتی ہے۔ لودہانہ میں مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم نو مسلم تھے۔ جن کے والد ہندو تھے۔ مولوی صاحب نے جوانی کی عمر میں رضاء الٰہی کی خاطر اپنا کنبہ برادری چھوڑ کر اسلام قبول کیا تھا مگر چونکہ مرزا صاحب کے مخالف تھے اس لئے آنجہانی بطور توہین ان کو ہندو زادہ لکھا کرتے تھے۔ اس لئے اس پارٹی سے ایسے اخلاق دینیہ کا ارتکاب کوئی مستبعد امر نہیں۔ اس کے جواب میں اگر ہم ان کو یہ کہیں کہ مخالفت تمہاری تو میں کرتا ہوں مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی کے مطابق مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں مرنے سے بچا تو میں ہوں، میرے والد مرحوم نے تمہارا کچھ نہیں بگاڑا۔ حدیث شریف میں مردگان کو گالیاں دینے سے منع بھی آیا ہے۔ یہ ان سے کیا توقع ہے کہ باز آ جاویں گے؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کو متنبہ کر دیں آئندہ کو اگر انہوں نے میرے والد کے نام میں کسی حرف کی تبدیلی کی تو ہم بھی صرف ایک ہی حرف (ن) کو (س) سے بدل دیں گے۔ پس اپنا نفع نقصان سوچ لیں۔ استاد صائب کہتا ہے:

دہن خویش بدشنام میا لا صائب
کیں زرِ قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۱۱ء۔ ص ۸)

ایک قادیانی تائب ہوا

جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضلع پوری ملک اڑیسہ کے علاقہ میں ایک نو آباد جگہ بھٹنی کے نام سے مشہور ہے اس جگہ ایک شخص سبط احمد نام مرزائی تھا اتفاق حسنہ سے مولوی غلام مصطفیٰ صاحب سہسرامی تشریف لائے اور مولوی صاحب کے وعظ سن کر مرزائی مذکور اپنے خیالات وعقائد مرزائیہ سے تائب ہوا اور جماعت محمدیہ میں شامل ہوا۔ فالحمد لله على ذلك۔ نامہ نگار۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۱۱ء ص ۱۴)

شیعہ اور مرزائی

اڈیٹر صاحب۔ مجھے ایک شبہ پیدا ہوا ہے میں آپ کے ذریعہ سے علماء شیعہ خصوصاً فاخل اڈیٹر اصلاح وغیرہ سے اس کا جواب دریافت کرنا چاہتا ہوں۔

آپ نے اہل حدیث مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء میں قادیانی مذہب کی بابت لکھا ہے کہ مرزائی لوگ مرزا صاحب کو تبلیغ میں مامور من اللہ اور معصوم سمجھتے ہیں جہاں تک مجھے شیعہ مذہب سے واقفی ہے شیعہ بھی اپنے اماموں کو تبلیغ میں معصوم اور مامور جانتے ہیں۔ پس ان دونوں میں کیا فرق ہے؟

آپ مرزائیوں سے ایک مرزا صاحب کی ماموری اور معصومی کی دلیل پوچھتے ہیں شیعوں سے کیوں نہیں پوچھتے کہ اماموں کی معصومی اور ماموری کی کیا دلیل ہے؟ اس مقابلہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں میں ایک تولہ خرابی ہے تو شیعوں میں بارہ تولہ۔ کیا معزز شیعہ علماء اس کا جواب دیں گے؟ سید رحیم شاہ امرتسری

اڈیٹر اہل حدیث: امید ہے علماء شیعہ عموماً اور اڈیٹر صاحب اصلاح خصوصاً شاہ صاحب کے جواب کی طرف توجہ فرمائیں گے مگر یہ یاد رہے کہ شاہ صاحب قرآن وحدیث کے قائل ہیں اس لئے جو دلیل ہو قرآن و حدیث سے ہو۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۱ء ص ۶)

فیصلہ ہو گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

مریض الامت اور ان کی ذریت کی طرف سے فیصلہ ہو گیا

کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

مریض الامت سے ہماری مراد وہی بزرگ ہیں جن کو آج سے پہلے قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاح میں کئی ایک دفعہ ہم حکیم الامت سے تعبیر کر چکے ہیں چونکہ وہ حکیم ہیں اس لئے قادیانی اصطلاح میں حکیم الامت ہیں چونکہ وہ گھوڑی پر سے گرنے کی وجہ سے مریض رہتے ہیں اس لئے ہماری اصطلاح میں مریض الامت بھی ہیں۔ بہرحال یہ کوئی تعارض نہیں بلکہ دو اعتباروں سے دونوں اوصاف ان پر صادق آتے ہیں اور یہ بعینہ ویسی صورت ہے جیسے جناب مرزا صاحب کو وہ لوگ ایک حیثیت سے نبی اور ایک حیثیت سے امتی کہتے ہیں اس وجہ تسمیہ کے بعد ہم بتلاتے ہیں کہ فیصلہ کیا ہوا؟ اہل حدیث مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء میں قادیانی خلیفہ حکیم نورالدین صاحب کا ایک فیصلہ لکھ کر نتیجہ نکالا گیا تھا جس کو بدر قادیانی نے غلط قرار دے کر ایک نتیجہ پیش کیا ہے۔

فیصلہ تو یہ تھا کہ جو لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رسالت سے منکر ہیں وہ کافر ہیں۔ ہم نے اس سے نتیجہ نکالا تھا کہ ہمارا اور مرزائیوں کا فرق عیسائیوں اور محمدیوں یا موسائیوں اور عیسائیوں کا سا ہے جس طرح ان دونوں میں یہ تمیز ہے کہ ایک دوسرے سے ایک رسول زیادہ مانتا ہے اسی طرح قادیانی امت ہم مسلمانوں سے زیادہ مرزا صاحب قادیانی کو رسول مانتے ہیں۔ اس کے جواب میں بدر لکھتا ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ مسلمانوں اور مرزائیوں کا اسی قدر فرق ہے جو عیسائیوں اور محمدیوں میں ہے یہ مثال ان کی درست نہیں ہے بلکہ صحیح مثال یہ ہے کہ احمدیوں اور غیر احمدیوں کا اسی قدر فرق ہے جو زمانہ حضرت عیسی میں یہودیوں اور عیسائیوں کا تھا۔ یہود اہل کتاب تھے ایک شریعت رکھتے تھے ان کے صاحب شریعت نبی حضرت موسی کے متبعین میں سے ایک شخص کو خدا تعالی نے مبعوث اور مامور کیا تھا تا کہ ان کی غلطیوں کو دور کرے۔ وہ شریعت منسوخ کرنے نہ آیا تھا اس کا قبلہ اور نماز اور سب باتیں حضرت موسی کی متابعت میں تھیں۔ یہود نے عموماً اس کو نہ مانا اسے کافر کہا اور اسے ایذا دی مگر یہود میں سے جنہوں نے اس مامور من اللہ کو قبول کر لیا وہ اس کے نام پر عیسائی کہلائے۔ (بدر قادیان ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۱ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بہت خوب! یہی مثال سہی مگر یہ تو بتلاؤ کہ عیسائیوں پر جو یہودی سوال کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اپنے مسیح کی نبوت کا ثبوت دو تو عیسائیوں کا فرض نہیں؟ کہ یہودیوں کے اس سوال کا جواب دیں۔ٹھیک اسی طرح قادیانی مشن کا فرض ہے کہ سب سے مقدم مخالفین کے اس سوال کا (کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کا کیا ثبوت ہے) جواب دے۔مگر افسوس کہ قادیانی امت اس دعوی کا ثبوت دینے میں ہمیشہ کمزور پائی گئی ہے۔کیا اچھا ہوتا کہ مریض امت اپنی خلافت کے سب کاموں میں اسی کام کو سب سے مقدم جانتے۔خود میدان میں آتے یا اپنے کسی لائق بولنے والے کو مامور فرماتے۔کیا وہ ایسا کریں گے ؟ ہرگز نہیں۔عیسائی تثلیث پر بحث کر سکتے ہیں۔آریہ نیوگ کے فضائل بیان کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے مگر مرزائی، مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور رسالت کا ثبوت دینے سے ہمیشہ جی چرائیں گے کیونکہ ان کو اس بات کا علم ہے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کا خاتمہ تو آخر اس پر ہوا تھا جو ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو بذریعہ اشتہار کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میری زندگی میں نہ مریں تو میں جھوٹا۔آخر کیا ہوا؟ سب کو معلوم ہے اس لئے ہمارا یہ نتیجہ بالکل صحیح ہے کہ:

رسول قادیانی کی رسالت۔جہالت ہے جہالت ہے جہالت

چونکہ قادیانی مشن خود اقراری ہے کہ ہمارا اور ان کا فرق صرف مرزا صاحب کی نبوت اور مسیحیت پر ہے اس لئے ہم آئندہ کوئی سوال ان کا نہ سنیں گے بلکہ ہمیشہ یہی سوال کریں گے کہ :

بنما بصاحب نظرے گوہر خود را
عیسی نتواں گشت بتصدیق خر چند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۱۱ء ص ۱-۲)

مرزائی چکر یا دعاء مرزا میں میرا ذکر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل بنارس اور منگیر میں مرزائیوں (قادیانیوں) اور دیگر مسلمانوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان میدان مباحثہ گرم ہے۔ دونوں مقامات میں اشتہار بازی گرما گرمی سے ہو رہی ہے۔ بنارس میں اشتہارات حکیم محمد عیسی صاحب کے نام سے نکلتے ہیں۔ منگیر میں فرید الحسن صاحب ... کے نام سے نکلتے ہیں مگر کیا مزے کی بات ہے کہ دونوں مقامات میں میرا ذکر اور ذکر کے ساتھ مرزائیوں کی طرف سے گالیاں ضرور ہوتی ہیں۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ دونوں مقامات کے مسلمان مرزا صاحب کا اشتہار آخری فیصلہ والا پیش کر کے لکھتے ہیں کہ جناب موصوف نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار کے ذریعہ (وحی) یہ فیصلہ شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مجھ کو بہت ستایا ہے اس لئے میرا اور ان کا آخری فیصلہ ہے کہ اگر وہ مجھ سے پہلے نہ مریں تو میں جھوٹا۔ اس مضمون کو ہر ایک مقام پر پیش کیا جاتا ہے قادیانی جماعت کی طرف سے اس کے جواب میں علاوہ معقول جواب کے مجھ کو کوسا جاتا ہے جو میں شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہوں کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مرزائیوں کو میرے تصور (خیال) سے ضرور اس فیصلہ کا خیال آتا ہوگا پھر اس کے ساتھ یہ بھی خیال آتا ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ ابھی زندہ ہے۔ پھر لازمہ محبت مرزا صاحب قادیانی کا یہ تقاضا بھی ضرور ہے کہ میری زندگی اور میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت سے ان کو رنج ہو۔ بلکہ میری زندگی سے کبیدہ خاطر ہو کر بقول

شور بختاں بآرزو خواہند۔ مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

میری موت کے متمنی ہوں گے۔ خیر یہاں تک تو ان کا تقاضا طبعی ہے جس میں ہم بھی ان کو معذور جانتے ہیں لیکن مرزائی جماعت کے ممبر اس سے آگے تجاوز کر جاتے ہیں وہ جب دیکھتے ہیں کہ ان کی مخالفت میں تمام مسلمان حنفی اور اہل حدیث وغیرہ سب متفق ہیں تو حنفیوں کو میری طرف سے نفرت دلانے کے لئے اہل حدیث اور حنفیہ کے مشاجرات اور اختلافات شائع کرتے ہیں اور بار بار بطور عار دلانے کے کہتے ہیں کیا حنفی علماء مر گئے یا حنفیوں کے لئے باعث شرم نہیں کہ ایک غیر مقلد کی کتاب پڑھتے ہیں وغیرہ۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ اس امر میں حنفی شافعی اہل حدیث بلکہ شیعہ سنی سب متفق ہیں۔ اسلامی فرقوں کے علاوہ آریہ اور عیسائی بھی تو اس فیصلہ مرزا کو بطور سند لا سکتے ہیں۔ جیسے ہم مسلمان، ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی والی پیش گوئی کی غلطی کو مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی کے کذب پر بطور گواہ لاتے ہیں اسی طرح عیسائی میرے متعلق پیش گوئی کو بطور سند لا سکتے ہیں۔ اس کلام کو سند لانے والوں کی غرض صرف مرزا قادیانی کی تکذیب ہے نہ کہ عبداللہ آتھم اور ثناء اللہ کے شخصی خیالات سے توافق۔ مگر ایسی سیدھی بات وہ کیا سمجھ سکتے ہیں جن کے حق میں فرمان خداوندی ہے

و ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً (الاعراف:۱٤٦)

(ہدایت کی راہ دیکھ کر سیدھی راہ کو پسند نہیں کرتے)۔

خیر یہ تو قادیانیوں کی کیدانی ہے جس کا جواب بالکل مختصر دیا گیا ہے۔ اصل بات کے جواب میں بھی قادیانی مرزائیوں نے بہت کچھ دشنام آمیز باتیں لکھی ہیں منگیری مرزائیوں کے نام سے ایک رسالہ دہلی کے ایک پھکڑ نے شائع کیا جس میں خوب جی کھول کر گالیاں دی ہیں اس رسالہ کا نام ہے: ثنائی چکر،۔

ان گالیوں کا جواب تو ہمارے ہاں نہیں اس لئے ان کو اس کی توقع کسی اور جگہ سے کرنی چاہیے ہاں اصل بات اس رسالہ میں صرف اتنی ہے کہ:

مرزا صاحب کا اشتہار مباہلہ نہ تھا بلکہ دعوت مباہلہ تھا مرزا صاحب کے اس اشتہار کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ نے لکھا تھا کہ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اسی لئے مرزا صاحب نے اعلان بار دوئم دیا تھا جس کو بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے منظور نہ کیا۔ وغیرہ

اس سارے قضیہ کا فیصلہ مرزا صاحب قادیانی کی اپنی تحریر سے ہو سکتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس اشتہار میں لکھتے ہیں:

اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر... میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے... اے میرے مالک تو ایسا ہی کر... بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ یہ عبارت کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں۔ اس کے الفاظ صاف کہہ رہے ہیں کہ یہ ایک دعا ہے نہ کہ دعوت مباہلہ ۔ دعوت مباہلہ ہوتی تو یوں ہوتا آؤ ہم تم مباہلہ کریں۔ جیسے قرآن مجید میں ہے

تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم و نساء نا و نساء کم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين (آل عمران:۶۱)

آؤ ہم اپنے بچوں کو بلا کر مباہلہ کریں۔

اس میں کس کو شک ہے کہ دعوت کہتے ہیں کسی کام کے لئے بلانے کو۔ اشتہار کی عبارت منقولہ میں دعوت کہاں ہے؟ وہ تو صاف الفاظ میں دعا ہے۔ اے خدا تو ایسا کر۔ خصوصاً آخری فقرہ بہت ہی قابل غور ہے جو یہ ہے:

اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

اس فقرہ کی مزید تشریح اس کلام سے ہوتی ہے جو ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر قادیان میں چھپا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کی بابت جو اشتہار دیا گیا ہے اس کی بنا بھی خدا کی طرف سے ہے میں نے دعا کی تھی الہام ہوا

اجيب دعوة الداع اذا دعان (دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں)

اب ادنیٰ غور بلکہ بے غور بھی یہ بات سمجھ میں آسکتی ہے کہ جب خدا کی طرف سے اس دعا کے قبول کرنے کا وعدہ ہوا ہے تو پھر میرے انکار کو اس میں کیا دخل؟ ہاں اعلان باردوم کی بابت جو کہا گیا ہے وہ بھی محض دھوکہ اور دفع الوقتی ہے۔ اس اعلان کے بھی اصل الفاظ یہ ہیں:

اعلان۔ باردوم

ومن اظلم ممن افترى على الله كذباً او كذب بآياته

افسوس کہ اس ملک کے اکثر لوگ جو مولوی کہلاتے یا ملہم ہونے کا دم مارتے ہیں جب خدا تعالیٰ کا کلام ان کو سنایا جاتا ہے تو کہتے ہیں کہ وہ افتراء ہے انہیں لوگوں پر اتمام حجت کرنے کے لئے میں نے کتاب حقیقۃ الوحی تالیف کی ہے۔ کب تک یہ لوگ ایسا کریں۔ آخر ہر ایک فیصلہ کے لئے ایک دن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہر ایک قضا وقدر کے نزول کے لئے ایک رات ہے۔اس وقت میں نمونہ کے طور پر خدا تعالی کا ایک کلام ان لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہوں اور بالخصوص اس جگہ مخاطب میرے مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ امرت سری اور مولوی عبد الجبار اور عبد الواحد اور عبد الحق غزنوی ثم امرتسری اور جعفر زٹلی لاہوری اور ڈاکٹر عبد الحکیم خان اسسٹنٹ سرجن تراوڑی ملازم ریاست پٹیالہ ہیں۔اور وہ کلام یہ ہے کہ خدا تعالی نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے:

انی احافظ کل من فی الدار و احافظک خاصةً ۔

ترجمہ اس کا بموجب تفہیم الہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤنگا اور خاص کر تجھے۔

چنانچہ گیارہ برس سے اس پیش گوئی کی تصدیق ہو رہی ہے اور میں اس کلام کے منجانب اللہ ہونے پر ایسا ہی ایمان لاتا ہوں جیسا کہ خداوند تعالی کی تمام کتب مقدمہ پر اور بالخصوص قرآن شریف پر اور میں گواہی دیتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے پس اگر کوئی شخص مذکورہ بالا اشخاص میں سے یا جو شخص ان کا ہم رنگ ہے یہ اعتقاد رکھتا ہو کہ یہ انسان کا افتراء ہے تو اسے لازم ہے کہ وہ قسم کھا کر ان الفاظ کے ساتھ بیان کرے کہ یہ انسان کا افترا ہے خدا کا کلام نہیں و لعنت اللہ علی من کذب و حی اللہ جیسا کہ میں بھی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ خدا کا کلام ہے و لعنت اللہ علی من افتری علی اللہ ۔اور میں امید رکھتا ہوں کہ خدا اس راہ سے کوئی فیصلہ کرے اور یاد رہے کہ میرے کسی کلام میں یہ الفاظ نہیں ہیں کہ ہر ایک شخص جو بیعت کرے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا بلکہ یہ ذکر ہے کہ

الذین آمنوا و لم یلبثوا ایمانھم بظلم اولئك لھم الامن و ھم مھتدون ۔(الانعام:۸۲)

پس کامل پیروی کرنے والے اور ہر ایک ظلم سے بچنے والے جس کا علم خدا کو ہے بچائے جائیں گے اور کمزور لوگ طاعون سے شہید ہو کر شہادت کا اجر پاویں گے اور طاعون ان کے لئے تمحیص اور تطہیر کا موجب ٹھہرے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں دیکھوں گا کہ میری اس تحریر کے مقابل پر بغرض تکذیب کون قسم کھا تا ہے۔مگر یہ امر ضروری ہے کہ اگر ایسا مکذب اس کلام کو خدا کا کلام نہیں سمجھتا تو آپ بھی دعوی کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہونگا اور مجھے بھی خدا تعالی کی طرف سے یہ الہام ہوا ہے تا کہ دیکھ لے کہ افتراء کی کیا جزاء ہے۔ و السلا م علی من اتبع الھدی ۔

الراقم خاکسار میرزا غلام احمد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس اشتہار میں جو کچھ ہے اس کے الفاظ سے ظاہر ہے۔کیا اس میں کہیں ذکر ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے چونکہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا فیصلہ نہیں مانا اس لئے وہ منسوخ ہوکر دوسری صورت پیش ہوتی ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ تو بات ہی کچھ اور ہے۔مطلب یہ ہے کہ مخالفین مرزا قسم کھائیں کہ مرزا قادیانی کا الہام جھوٹا ہے مگر ساتھ ہی یہ ضرور ہے کہ قسم کے ساتھ یہ بھی دعوی کریں کہ ہم طاعون سے نہیں مریں گے۔

ناظرین! خدارا انصاف کیجئے ہم علماء جو شریعت کے علوم سے واقف ہیں کہہ سکتے ہیں کہ ہم طاعون سے نہیں مریں گے۔کیا ہم کو قرآن مجید کی آیت معلوم نہیں

لا یعلم من فی السماوات و الارض الغیب الّا اللہ (النمل:۶۵)

(اللہ کے سوا غیب کی بات کوئی نہیں جانتا)

کیا ہم کو معلوم نہیں

ما تدری نفس بایّ ارض تموت (لقمان:۳۴)

(کسی نفس کو معلوم نہیں کہاں مرے گا)۔

بہرحال اس کا جواب عرصہ ہوا، اسی زمانہ میں رسالہ مرقع قادیانی میں دیا گیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

آپ کی عادت شریفہ ہے کہ جوں ہی کسی مخالف کو نزلہ یا زکام ہوا آپ نے اپنی صداقت کا نشان فوراً اسے قرار دیا۔ دیکھو تو تمہاری ایمان داری کہ حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور مولانا رشید احمد صاحب گنگوہی مرحوم کے انتقال پر تم نے اور تمہارے دام افتادوں نے کیا کیا بیہودہ گوئیاں کیں حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدث دہلوی ایک سو دس سال کی عمر میں اور محدث گنگوہی اسّی (۸۰) سال کی عمر میں انتقال ہوئے اور حدیث شریف میں آیا ہے

اعمار امتی بین ستین و سبعین و قلّ من یجوز۔

میری امت کی عمریں ساٹھ ستر سال کے درمیان ہوں گی بہت کم آگے بڑھیں گے۔

دونوں بزرگوار عام عمر طبعی سے بہت آگے بڑھ کر انتقال ہوئے تاہم تم نے اور تمہارے دام افتادوں نے ان کے انتقال کو اپنا نشان قرار دیا چنانچہ آپ نے یا آپ کے اشارے سے آپ کے ایک دام افتادہ نے لکھا تھا:

اسماعیل علی گڈھی، نذیر حسین دہلوی، رشید احمد گنگوہی، غلام دستگیر قصوری، چراغ دین جمونی۔ رسل بابا امرتسری، راجہ جہانداد خان، ملا احمد پشاوری۔ آتھم امرتسری۔ امریکہ کا ڈوئی، اور ایسا ہی صدہا اور لوگ ہیں جن کا اب نام ونشان نہیں۔ اب وہ ہلاک ہوئے اور عجب بات یہ ہے کہ ان کا کوئی قائم مقام بعد میں نہ رہا۔ (الحکم۔ ۱۷۔ اپریل)

دیکھئے کس جرأت کی دھٹائی ہے کوئی اس ایمان دار سے پوچھے کہ اگر یہ لوگ تم پر ایمان لاتے تو ایک سو دس برس کی عمر سے زیادہ عمر ان کو مل جاتی؟ حالانکہ تم کو خود تو اسّی (۸۰) برس کی عمر کا الہام ہے وہ بھی شکی ہے چنانچہ تم وصیت بھی کر چکے ہو۔ یہ کیسا سفید جھوٹ بولا ہے کہ ان کا قائم مقام بھی کوئی نہیں حالانکہ عموماً سب کی اولاد جسمی اور روحانی زندہ ہے۔ یہ خاکسار بوجہ علاقہ شاگردی کے دونوں محدثوں (دہلوی اور گنگوہی) کا قائم مقام بفضلہٖ تعالیٰ زندہ موجود ہے جس نے بقول کرشن جی کرشنی سلسلہ کو پاش پاش کر دیا۔ یہ کس کی قائم مقامی کا اثر ہے۔ کیا ان بزرگوں کے زمانہ میں جس قدر آپ کی مخالفت تھی وہ اب کم ہے؟ کیا ان باتوں سے آپ اپنی صداقت کا نشان بلند کر سکیں گے؟ تف ہے ایسی راست گوئی پر۔ سچ ہے:

رسول قادیانی کی رسالت۔ جہالت ہے جہالت ہے جہالت

چونکہ تم لوگ ہوائی گھوڑے چلایا کرتے ہو اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ تم سے پوچھ لیا جائے کہ تمہارے مقابلہ میں اگر حلف اٹھائی جائے تو نتیجہ کیا ہوگا؟ اس کا جواب تم نے آج تک کچھ نہ دیا اور آپ دوسرے لباس میں جلوہ آراء ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اور چالا کی دیکھئے کہ صرف قسم اٹھانے پر اکتفا نہیں بلکہ ساتھ ہی یہ بھی شرط ہے کہ ایسا مکذب یہ بھی دعوی کرے کہ میں بھی طاعون سے محفوظ رہونگا۔ چہ خوش آپ چاہتے ہیں کہ جس طرح آپ بڑ مار کر ذلیل ہوتے ہیں اسی طرح آپ کا مکذب بھی ذلیل ہوتا کہ کبڑے والا قصہ صادق آوے۔ (مرقع قادیانی مذکور)

ناظرین! یہ ہیں ان لوگوں کے ڈھکوسلے۔ دوسرے لفظوں میں جن کا نام الہامات مرزا یا ہفوات مرزا ہے۔ انہی معنی میں ہے

این کرامت ولی ماچہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

یہ تو ہماری طرف سے مختصر سا جواب ہے ممکن ہے مسلمانان منگیر کی طرف سے کوئی مفصل جواب بھی نکلے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۵ مئی ۱۹۱۱ء۔ ۵ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ۔ ص ۱۔۴)

قادیانیوں میں اختلاف اور اس کا فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے حکیم نور الدین صاحب نے فتوی دیا ہے کہ مرزا صاحب کے منکر کافر ہیں مرزائیوں میں اس مسئلہ میں اختلاف کی صورت پیدا ہوگئی بعض مرزائیوں کا خیال ہے کہ مسلمان (منکرین مرزا) کافر نہیں مگر چونکہ خلیفہ کا فتوی یہی ہے کہ منکرین کافر ہیں اس لئے عام میجارٹی اسی طرف ہے۔ قادیانی اخبار الحکم وغیرہ اپنے خلیفہ کی رائے کی بڑے زور سے تائید کرتے ہیں۔ الحکم لکھتا ہے کیوں ایسے لوگ اپنے خلیفہ مفترض الطاعت کے فیصلے کو نہیں مانتے؟ غرض ان کو بہت کچھ ڈانٹتا اور دھمکاتا ہے۔ ۷ مئی کے پرچہ الحکم قادیان میں بھی ایک مضمون اس مسئلہ کے متعلق نکلا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ احمدی غیر احمدی کے سوال کے متعلق مرزا غلام احمد کے لڑکے بشیر الدین قادیانی نے ایک مضمون بمنظوری خلیفہ (نور الدین) صاحب شائع کیا ہے بس وہ کافی ہے اب اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کا خاتمہ ہے۔

اس لئے ضرور ہوا کہ ہم بھی اس مضمون کو دیکھیں جو خلیفہ صاحب کے حکم سے شائع ہوا ہے جس کے سامنے سب مرزائیوں کو سر تسلیم کرنے کا حکم ہوتا ہے۔ وہ مضمون اخبار بدر قادیان ۲۷۔ اپریل میں نکلا ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے:

حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب کے زمانہ میں بھی بار بار اس مسئلہ کو اٹھایا گیا ہے اور ہمیشہ آپ نے اس کو خوب واضح کر کے بیان کیا ہے اور ایسا کھول دیا ہے کہ اس کا انکار سوائے اس کے کہ کوئی ان فتووں کو نظر انداز کر دے اور کسی طرح سے نہیں ہو سکتا پھر ہمارے مخالف کیوں بار بار ہم سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں وہ زمانہ یاد کریں جب کہ کفر کی بوچھاڑ ہم پر پڑتی تھی اور ملامت کے تیروں سے ہمارا بدن زخمی کیا جاتا تھا اور تمام لوگوں کی آنکھیں اس طرف لگی ہوئی تھیں کہ کب یہ سلسلہ تباہ ہوتا ہے اور ایسے وقت میں بھی خدا نے ہماری تائید کی اور ہر ایک دکھ اور درد سے ہم کو بچایا اور ہر ایک شر سے محفوظ رکھا تو ہم کیسے ناشکر گزار ہوں گے کہ جب خدا نے ہم کو ہر مصیبت سے بچا کر امن کی زندگی عطا فرمائی تو ہم اس وقت

لا ترکنوا الی الذین ظلموا فتمسکم النار (ھود:۱۱۳)

کی نہی کو نعوذ باللہ پس پشت ڈال دیں....

مرزا صاحب (قادیانی) فرماتے ہیں خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہونچتی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

(بدر قادیان ۲۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ ہے محمدی اور احمدی یعنی مسلمانوں اور مرزائیوں میں آخری فیصلہ جس کا مطلب صاف ہے کہ جو لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعوت پہنچ کر ان کو مامور من اللہ نبی اللہ رسول اللہ بلکہ بقول ان کے ابن اللہ نہیں مانتے وہ کافر ہیں۔ جل جلالہ اس حکم سے ہر ایک مومن کے دل پر خطرہ عظیم پیدا ہوتا ہے خدا خیر کرے ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو کہ تمام عمر کا کیا کرایا ضائع ہوئے بارے شکر ہے کہ دعوت پہنچنے کی تشریح بھی صاحبزادہ مرزا (بشیر احمد) نے خود ہی کر دی جس سے ہم گنہ گاروں کو بھی کچھ امید بہتری ہوگئی۔ صاحبزادہ (بشیر احمد قادیانی) صاحب لکھتے ہیں:

دعوت پہنچنے سے کیا مراد ہے؟ دو امر ضروری ہیں۔ وہ شخص جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہے وہ لوگوں کو اطلاع دے دے کہ میں خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں اور ان کو غلطیوں پر متنبہ کر دے کہ فلاں فلاں اعتقاد میں تم خطا پر ہو، یا فلاں فلاں حالت میں تم سست ہو۔

دوسرے یہ کہ آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ اور نقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کر دے۔ (اخبار بدر قادیان ۲۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الحمد للہ کہ اس تعریف سے ہماری ڈھارس بندھی ہے کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ آسمانی نشانوں اور دلائل عقلیہ ونقلیہ سے اپنا سچا ہونا ثابت کرے۔ ہمیں تو آج تک کوئی دلیل بھی بڑے حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) کی سچائی کی نہیں ملی۔ اس لئے ہم ہمیشہ عرض کرتے رہے کہ گذشتہ زمانے میں نہیں، تو اب ہی سہی۔ مگر خلیفہ (نورالدین) صاحب ہم سے ایسے کچھ کشیدہ ہیں کہ اہل حدیث مورخہ ۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء میں چند سوال ان کی ذات خاص سے کیے گئے، تو ان کے جواب بھی نہیں دیئے۔ قادیان سے ایک فرعونی دماغ مرزائی نے لکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح (نورالدین) تو آپ کے اخبار کو دیکھنا سننا بھی پسند نہیں کریں گے، میں آپ کا جواب دونگا۔

آخر وہ بھی:

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

بہر حال اس بات کو خدائے علیم خوب جانتا ہے کہ ہمارے دل میں مرزا غلام احمد صاحب کی سچائی کسی دلیل سے نہیں آئی۔ ہاں ہم اتنا مانتے ہیں کہ جناب ممدوح کی آخری عمر میں ایک دعا ضرور قبول ہوئی تھی جس کا ذکر انہوں نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں کیا تھا کہ خداوندا! اگر میں جھوٹا ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب کے سامنے مجھ کو موت دے اور ان کو اور ان کے دوستوں کو خوش کر۔ بس یہی ایک دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو مرنے والے موصوف (مرزا قادیانی) کی مستجاب ہوئی جس کی بابت کہنا بے جا نہیں کہ:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

بہرحال مسلمانوں اور مرزائیوں کا آخری فیصلہ شائع ہو گیا۔ آج سے بعد کوئی صاحب مرزائیوں سے مذہبی مصالحت کی توقع نہ رکھیں یہی معنی ہیں اس حدیث کے جس کے الفاظ یہ ہیں: ما سا لمنا هم منذ حار بنا هم ۔ جس کی تشریح اس شعر میں ہے

دشمنانِ کہن دوستانِ نو کردن
بدست دیو بود عقل را گرو کردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۔ ۱۹۱۱ء ص ۲-۳)

بابا نانک کے مسلمان ہونے پر اشتہار بازی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

چند روز سے امرت سر لاہور میں اس امر پر اشتہار بازی ہو رہی ہے کہ سکھ مت کے بانی گرونانک جی مسلمان تھے یا غیر۔ اس بحث میں دو فریق بالمقابل تھے... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید اس امر پر زور دیتے ہیں کہ باباجی مسلمان تھے مگر سکھ کہتے ہیں کہ وہ ہرگز مسلمان نہ تھے چنانچہ فریقین کی جانب سے کئی ایک اشتہار نکلے جو بڑے بڑے لمبے چوڑے جن سے ہاتھی کے کان بھی شرماتے، یہ بحث ہمارے خیال میں عجیب اور پر لطف تھی اسی لئے انجمن اہل حدیث کی طرف سے بھی ایک اشتہار شائع ہوا جس کا مطلب تھا کہ فریقین.. اپنے اپنے دعوی کا تحریری ثبوت پیش کریں اور منصف مقرر ہو کر فیصلہ ہو جاوے چنانچہ وہ اشتہار بعینہ درج ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابا نانک جی گرو مسلمان تھے؟

(از انجمن اہل حدیث امرتسر۔۴ مئی ۱۹۱۱ء)

بابا نانک جی ایک ایسے بزرگ گذرے ہیں کہ ان کی بزرگی کے قائل ہندو مسلمان اور سکھ (غرض سوا آریوں کے) سب لوگ ہیں اسلئے لازمی بات ہے کہ ہر ایک فریق ان کو اپنی طرف کھینچے اور بلاوے جس طرح حضرت عیسیٰ کی بزرگی کے دونوں فریق (مسلمان اور عیسائی) قائل ہیں اسلئے ہر ایک فریق ان کی تعلیم اور تعمیل (طرز عمل) کو اپنے ساتھ ملاتا ہے۔ اسی اصول کے مطابق جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحقیق شائع کی تھی کہ بابا جی مسلمان تھے سکھوں کو چونکہ بوجہ بعض ملکی اور قومی تفرقات کے اس نام سے کسی قدر نفرت تھی اس لئے انہوں نے اس کی تردید میں ایک رسالہ لکھا مگر چونکہ خدا کے علم میں وہ وقت آ گیا تھا کہ اس بزرگ کے اصل حالات پردہ خفا میں نہ رہیں اس لئے آج کل ایک نئی تحریک پیدا ہوئی کہ مرزا صاحب کے پیرؤوں اور سکھوں میں اشتہار بازی شروع ہوئی جس میں مرزائیوں نے درصورت عدم ثبوت اپنے دعوے کے دو ہزار روپیہ دینا منظور کیا اور سکھوں نے اس روپئہ کے جمع کرنے کا چیلنج دیا۔ سنا جاتا ہے کہ مرزائیوں نے رقم جمع کرادی ہے ہماری بھی دلی آرزو ہے کہ اس بات کی تحقیق پورے طور پر ہونی چاہیے۔ البتہ یہ بات قابل غور ہے کہ کہ کیسے ہوسکتا ہے؟ ہمارے خیال میں اسکی آسان صورت یہ ہے کہ دونوں فریق اپنی اپنی تحقیقات منصفوں کے سامنے تحریری پیش کریں عام جلسہ کرنے کی حاجت نہیں بلکہ خطرہ ہے کہ عام جلسہ میں اصل مقصود حاصل نہیں ہو سکے گا۔

تین صاحب (انگریز پادری یہودی) منصف ہوں امرتسر یا لاہور میں ان کا اجلاس ہو۔ فریق اول (مدعی اسلام) سے ثبوت لے کر ایک نقل فریق منکر (سکھوں) کو دی جائے وہ اس کے جواب کے لئے جتنے دنوں کی مہلت مانگیں دی جائے اس سے بعد حسب قانون عدالت پھر مدعی کو جواب الجواب کا موقع دیا جائے اس سے بعد منصف صاحبان فیصلہ شائع کریں۔ یہ ہے ایسے بڑے معاملہ کے تصفیہ کی صورت۔

ہمارا خیال ہے کہ یہ فیصلہ پنجاب حکومت کیلئے ابر رحمت سے کم نہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلئے ہر ایک ہندو مسلمان بلکہ ہر ایک ملکی خیر خواہ کا فرض ہے کہ اس فیصلہ میں مدد دے ۔ہم بھی قومی اور شخصی طور پر اس میں امداد دینے کو تیار ہیں خدا کرے یہ فیصلہ صاف ہو جائے اور ملک کو اس سے فائدہ پہنچے ہماری دعا ہے کہ،

ہند کو اسلام سے اس طرح بھر دے اے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ (مولوی فاضل) سکرٹری انجمن اہلحدیث امرتسر

شیخ الاسلام لکھتے ہیں کہ افسوس ہے کہ فریقین کی اشتہار بازی کے غلو نے اصل مطلب فوت کر دیا اور وہ اپنے اپنے ثبوت قبل از وقت اشتہارات میں ظاہر کرنے لگ گئے ۔ عام لوگوں میں خواہ مخواہ کا جوش معلوم کر کے حکام نے لاہور امرتسر میں اشتہار بازی کی بندش کر دی ہم نے جو طریق فیصلہ بتلایا تھا وہ آسان ہونے کے علاوہ نہایت مفید اور نتیجہ خیز تھا مگر افسوس کہ نتیجہ کی طرف فریقین نے توجہ نہ کی ۔ اب بھی ہماری تجویز پر فریقین عمل کریں تو اس بحث کا خاطر خواہ نتیجہ نکل سکتا ہے یعنی فریقین اپنے ثبوت فی الحال محفوظ رکھیں ۔شرائط بحث اور تقرر منصفین (جس طریق پر ہم نے بتایا ہے) کر کے فیصلہ کرائیں ۔اگر اس طریق پر بحث ہو تو کسی قسم کے فساد کا بھی خطرہ نہیں ہو سکتا کیونکہ زیادہ جوش و بے وجہ تعصب عوام ہی میں ہوتا ہے جب ان کو شامل ہونے کا موقعہ ہی نہ دیا جائیگا رو یہ امر بلا خطر اور بخیر وخوبی انجام کو پہنچے گا۔ دونوں فریق اگر تحقیق کے خواہش مند ہیں تو اس طریق سے بہتر فیصلہ کن طریق نہیں ہو سکتا ۔ وہ اسی پر عمل کریں سکھوں کا طرح دینا تو تو ضروری تھا وہ تو چاہتے ہی نہیں کہ یہ بحث چلے افسوس ہے کہ مرزائیوں نے بھی اس راز کو نہ سمجھا جس کا ہمیں بہت افسوس ہے۔ خیر:

گذشتہ راصلوۃ آئندہ را احتیاط

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشاعرہ

(مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ)

اے مرزائیو! تم میں ہے گر شرم و حیا باقی
تو بتلاؤ کہ مرزا کا کیا اب رہ گیا باقی
جب اس نے یہ ثناء اللہ کو لکھا تھا تحدی سے
کہ جھوٹا جو مرے گا اور سچا جو رہا باقی
سو جھوٹے اور سچے میں خدا نے فصل کر ڈالا
مرا جھوٹا رہا سچا بفضل آں خدا باقی
کیا یہ فیصلہ حق کا نہیں تکذیب مرزا میں
کیا انکار کی اس میں ہے گنجائش ذرا باقی
کیا کافی نہیں یہ فیصلہ بولو نہ شرماؤ
تمہارے پاس ہے یہ فیصلہ لکھا ہوا باقی
اے مرزائیو ہم کو دلائل سے کرو قائل
اگر تم میں ہے کچھ زہد و ورع اور اتقاء باقی
بلا برہاں کوئی دعوی نہیں ہے قابل تسلیم
مدلل بات بولو ہے اگر ذہن رسا باقی
فقط منہ سے ہی کہہ دینا کہ مرزا تھا نبی اللہ
اسے مانے نہیں جس میں ہے کچھ علم و ہدی باقی
اسے مرسل وہ مانے جو شقی ازلی ہے بدقسمت
نہ اس میں بوئے ایمان ہے نہ کچھ خوف خدا باقی
جو پیغمبر اسے جانے وہ احمق ہے بڑا بھاری
نہ اس میں عقل و دانش ہے نہ دل میں کچھ ضیا باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح عیسی کو جو لکھے مداری کی طرح تھا وہ
کیا اس میں بھی ہے کچھ بوئے ایمان کا پتا باقی
جو مانے ہے فرشتوں کو کہ سیاروں کے ہیں ارواح
بھلا مرزائیو! اس میں رہا ایماں ذرا باقی
پروں والے فرشتے ہیں خدا نے خود یہ فرمایا
پڑھو تم سورہ فاطر اگر کچھ ہے حیا باقی
کہے شب قدر کو وہ جا ہلیت کا زمانہ تھا
معاذ اللہ نہ اس کے دل میں تھا خوف خدا باقی
نبی احمد رسول حق کہے وہ رات رمضان میں
اخیری عشیر میں آئے جو ہو رمضان کا باقی
کہاں تک میں لکھوں اسکے عقاید ملحدانہ کو
بجز الحاد اس میں تھی نہ کچھ رشد و ہدی باقی
مطابق اپنی خواہش کے وہ قرآن کا محرف تھا
کوئی تحریف میں اس نے دقیقہ ہے رکھا باقی
یہودوں سے بھی بڑھ کر اس نے کی تحریف قرآن کی
مثل اس کا نہیں تحریف میں اب دوسرا باقی
مگراس کے خلیفہ نور دین کو دیکھتا ہوں میں
کہ شاید وہ کرے تحریف جو اس سے بچا باقی
وہ مرزا جہل سے تھا مدعی اپنی نبوت کا
نبوت کا خبط ہی قبر میں وہ لے گیا باقی
وہ جیسے چھپکلی شہتیر سے ہوتی ہے آویزاں
نہ اس کے دل میں اللہ کا خوف و رجا باقی
وہ ایسا افترا تھا باندھتا اللہ پہ ہو بیباک
نہ اس کے افتراء کی تھی بھی کوئی انتہاء باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اس نے کہ عبد اللہ مرے گا پندرہ ماہ میں
و لیکن امر یزدانی سے وہ زندہ رہا باقی
نکاح آسمانی کا کیا اعلام مریدوں میں
و لیکن اس نکاح کی بھی رہی حرص و ہوا باقی
نکاح آسمانی سے رہا محروم بیچارا
وہ دل میں لے گیا حسرت الی یوم الجزاء باقی
غرض اس کی ہوئی نہ پیش گوئی ایک بھی پوری
کہ اس میں مطلقاً یارو نہ تھا صدق و صفا باقی
صداقت کا نشان اس میں نہ تھا حلفاً میں کہتا ہوں
رہا دنیا میں اب اس سے ہے کذب و افترا باقی
بتاؤ ایک بھی پیشین گوئی گر ہوئی پوری
بھلا اب بھی ہے اس کے جھوٹ میں کوئی خفا باقی
عزیزا کس لئے مرزائیوں کو تنگ کرتا ہے
نہ ان کے پاس ہے حجت، نرا ہے ادعا باقی
وہ اپنے ادعا پر لا نہیں سکتے کوئی برہان
مگر ہاں گالیاں اور جوش اور جور و جفا باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء۔ص ۷۔۸)

طاعون سے قادیانی موت

مرزا صاحب نے اپنے مریدوں کی نسبت لکھا ہے کہ وہ طاعون سے ہرگز نہ مریں گے میں منتظر تھا کہ کسی مرزائی کو اپنی آنکھ سے طاعون سے مرتے دیکھوں چنانچہ جوڑہ پرانہ تحصیل قصور ضلع لاہور میں چودھری نظام الدین سیال کا ایک فرزند بنام نور احمد جو قادیان کے مرزائی سکول میں پڑھتا تھا طاعون سے مر گیا۔ اور اپنے مرنے سے پہلے چار روز تک مجھ سے مرزائی اعتقادات پر بحث و مناظرہ کرتا رہا اور کہتا رہا کہ مرزا اپنے دعووں میں سچا ہے اور میں اس کا صادق مرید ہوں۔ نور احمد مرنے والے کا باپ چوہدری نظام الدین بھی کٹر مرزائی ہے۔ اس کی لڑکی جو مرزائن نہیں اور عورت وہ دونوں طاعون سے محفوظ رہیں۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس کہ سچا مرزائی باوجود مرزا جی کے وعدوں کے طاعون سے محفوظ نہ رہ سکا۔

الہ بخش واعظ از کوٹ کپورہ ریاست فرید کوٹ

ادیٹر اہل حدیث: مختار احمد شاہجہان پوری کی خبر موت پر گالیاں نکالنے والے مرزائیو! اور اس کے نہ مرنے پر خوشیاں منا کر اپنی سچائی کا ثبوت دینے والے قادیانیو! کہاں ہو؟ اب بھی کچھ بولو گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۱۱ء۔ص ۱۳)

ایک قادیانی کا سوال اور اس کا جواب

قادیانی اخبار بدر مورخہ ۱۶ مارچ یوم پنجشنبہ ۱۹۱۰ء کا پرچہ میری نظر سے گذرا جس میں ایک مرزائی نے ہم محمدیوں کو مخاطب کر کے بعنوان۔

منکرین مسیح محمدی سے ایک سوال

پر ایک عجیب وغریب آیت کے معنی بیان کر کے تک بندی کی ہے۔

میں اس مرزائی کے سوال کا جواب تو بعد میں عرض کرونگا قبل اس کے یہ عرض کر دینا ضروری خیال کیا گیا کہ دنیا میں انسانی مذہب کا کوئی معیار صحیح اور میزان عدالت ہے یا نہیں۔ اور اگر ہے تو وہ کون سا معیار ہے جس سے اس کے کھرے کھوٹے ہونے کا پتہ چل جائے۔

جہاں تک غور کیا جاتا ہے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ مذاہب عالم کا صحیح معیار وہی ہے جسے خود خالق مذہب نے دنیا والوں کے لئے قائم کیا ہو اور جب تک ایک قلب سلیم والا انسان اس معیار کی تلاش میں سرگرم ہوتا ہے تو فطرتاً اس کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ جو مذہب خدائے ذوالجلال والاکرام کے پاک کلام سے مستنبط ہوا ہے وہی صحیح اور واجب العمل ہے۔ یعنی قرآن وحدیث کی مطابقت پر عقل انسانی میں اس کی صحت مستحکم اور مضبوط ہو جاتی ہے ورنہ جو مذہب اس میزان خداوندی سے باہر ہو وہ مذہب نہیں ہے بلکہ وہ ایک قسم کا جنون اور مالیخولیا ہے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی مذہب کی صحت کا معیار کلام الہی نہ ہوگا تو دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال سے خالی نہیں۔ کیا تو دنیا کے کل مذاہب باطلہ کی صداقت تسلیم کرنی ہوگی یا ایک کو ہی حق و راست کہنا ہوگا اور جملہ مذاہب مختلفہ کو باطل۔

پہلی صورت خلاف مفروض ہے کیونکہ اگر مذاہب کا صدق تسلیم کیا جائے تو پھر یہ اختلاف و خلاف کی صورت ہی باقی نہ رہے اور اس صورت میں سچ کا وجود ایک ہی مذہب میں معین رہے گا لیکن مشاہدہ اس کے برخلاف ہے یعنی دنیا میں متعدد مذاہب ہیں جو ایک دوسرے سے خلاف ہیں۔

رہی دوسری شق کہ اس جملہ مذاہب میں مختلفہ میں ایک ہی صحیح ہے اس کے لئے ماورائے عقل انسانی کے کوئی جدا معیار کی ضرورت ہے اور وہ معیار خداوندی کلام کے سوا اور اس خالق مذہب کے قائم کردہ میزان عدالت کے علاوہ دوسرا ہونے کے لائق نہیں ہے۔

دنیا میں ہر ایک موجد مذہب جدید کی یہ انتہائی کوشش رہا کی ہے کہ وہ اپنے عقاید و خیالات کی تصحیح کے لئے کلام الٰہی پیش کرے مگر اب یہاں دیکھنا چاہیے کہ اس کا یہ خیال کلام الٰہی سے مطابقت کرتا ہے یا نہیں۔ اور سچ پوچھئے تو یہی ایک بات ہے جو اس راہ میں نہایت دشوار ہے ورنہ آج کے دن بڑے بڑے علماء فضلاء اس سنگلاخ وادی میں ٹھوکریں نہ کھاتے۔ ہمارے مخبر صادق روحی فداہ نے اس کے جانچنے کے لئے نہایت عمدہ آلہ بتلایا ہے بشرطیکہ وہ آلہ زنگ آلود نہ ہو آپ ارشاد فرماتے ہیں الصدق طمانیۃ للقلوب یعنی جو باتیں سچی ہوتی ہیں اور جو مذہب سچا ہوتا اس کی سچائی کی یہ علامات ہیں کہ اس مذہب کے حالات سے قلوب میں اطمینان حاصل ہو جاتا ہے۔

مذکورہ بالا تمہید کی رو سے جب مرزائیوں کے عقاید پر نظر کیا جائے تو کلام الٰہی کی میزان عدالت میں، بجوئے نارزد، والا معاملہ معلوم ہوتا ہے۔ ابتدا سے آج تک اس مذہب کے بانی کا خیال کلام الٰہی اور حدیث نبوی کے معیار پر کھرا نہ ہوا۔ ہاں یہ بات ضرور ہوئی کہ جب یہ لوگ اپنے خیالوں کی تائید میں قرآن و حدیث کو پیش کرتے ہیں تو کسی نہ کسی طرح سے جوڑ توڑ لگا کر اثبات مدعا کے درپئے ہوتے ہیں اگرچہ یہ ان کی انتہائی کوشش خاک میں ہی کیوں نہ مل جائے مگر یہ لوگ مرغی کی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹانگ لئے لئے پھرا کرتے ہیں اور اپنے منہ میاں مٹھو۔

صاحبو! کھرے اور کھوٹے کی کسوٹی انسانی قلب ہے اور قلب بھی وہ جو شائبہ اغراض نفسانیہ سے پاک وصاف ہو ورنہ ضرور ہے کہ ایسے قلوب میں بجائے صدق کے کذب و پلیدی کی جگہ قرار پائے گی اور ایسا شخص باطل کو حق پر محمول کر کے حق والوں سے دست و گریبان ہوتا رہے گا۔

قادیانی مذہب کچھ عجیب معجون مرکب ہے اور آج تک میری سمجھ میں نہیں آیا کہ مرزائی مذہب کا اصول کیا ہے؟ مرزا صاحب آنجہانی کے دعاوی کا جو سنگ بنیاد ہے وہ تو صرف مسئلہ وفات مسیح ہے اسی بنا پر انہوں نے اپنی زندگی میں اپنے کو مسیح موعود و مہدی وغیرہ قرار دیا اور جب اس سے بھی آگے بڑھے تو سب نبیوں سے افضل ہونے کے مدعی ہوئے۔ جب اس مقام سے بھی ترقی کر کے آپ نے آگے قدم رکھا تو خدا کے بیٹے بن بیٹھے کبھی کبھار رام کرشن مہا دیو بھی بنا کئے۔ خیر ہمیں اس سے کوئی مطلب نہیں دیکھنا یہ ہے کہ اس مسیح قادیانی کے بعد ان کے چیلوں نے کہاں تک قائم؟ رکھا ہے ناظرین ذرا صبر کریں ہم ایک مرزائی کا خیال مرزا صاحب کی نسبت اسی کے الفاظ میں دکھلاتے ہیں

قادیانی اخبار بدر کا نامہ نگار اس سرخی کو (منکرین مسیح محمدی سے ایک سوال) قائم کر کے لکھتا ہے

> ان شانئك هو الابتر تیرا دشمن ہی ابتر ہے۔ امید کہ ہمارے مخاطبین قائل اس بات کے ہوں گے کہ قرآن مجید کی مرقومہ بالا آیت شریفہ میں خداوند کریم نے ایک بڑی زبردست پیش گوئی فرمائی ہے جو رسول مقبول ﷺ کے بعد ہر زمانہ ہوتی رہی اور آئندہ بھی پوری ہوتی رہے گی یعنی ہر صدی کے سر پر خداوند کریم اس امت مرحومہ میں تجدید دین کے لئے مجدد اور ملہم مبعوث فرماتا رہا جو مخاطبہ مکالمہ الہیہ سے مشرف ہو کر رسول اللہ ﷺ کے روحانی اولاد کا زندہ ثبوت رہا اس کی تائید حدیث رسول مقبول ان الله یبعث علی رأس کل مأة کے مضمون سے بھی ہوتی ہے۔

ناظرین! مرزائی عبارت کو غور سے ملاحظہ فرمائیں پہلے تو سورہ کوثر کی آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھی گئی پھر اسی آیت کو مجدد و ملہم مبعوث ہونے کی پیش گوئی بتلائی جاتی ہے اور یہ بھی ارشاد ہوتا ہے کہ وہ مجدد و ملہم رسول اللہ ﷺ کا روحانی بیٹا ہوگا۔ واہ جی! تمہارے کیا کہنے ان شانئك هو الا بتر کو دیکھئے اور اس سے مجدد و ملہم کی بعثت کی پیش گوئی کہنا دیکھئے۔ کیوں نہ ہو یہ سب آپ ہی حضرات کا کمال ہے جس آیت سے جو مطلب چاہیں نکالیں اور دنیا کے سامنے بیان کریں..

اس کے بعد مرزائی صاحب گل فشانی فرماتے ہیں کہ:

اب سوال یہ ہے کہ قرآن و حدیث شریف کی متذکرہ بالا پیش گوئی آیا گذشتہ صدیوں ہی کے لئے تھی یا موجودہ اور آئندہ صدیوں کے لئے بھی۔ یہ ایک سوال ہوا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو آپ چودھویں صدی کے مجدد و رسول اللہ ﷺ کے روحانی بیٹے حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کی بیعت میں داخل ہو کر سعادت دارین کیوں نہیں حاصل کرتے (تیسرا سوال مرزا صاحب کا یہ ہے کہ) اگر آپ لوگ اس صادق امام زمان کو قبول نہیں کرتے تو برائے مہربانی دنیا کے کسی حصہ میں امت محمدیہ ﷺ میں سے کسی ایسے شخص کے وجود کو پیش کریں جو رسول مقبول ﷺ کا اصلی معنوں میں روحانی بیٹا کہلانے کا مستحق ہوا اور اس نے مخاطبہ مکالمہ الٰہیہ سے مشرف ہو کر تجدید دین کا بیڑا اٹھا ہو..الخ

ناظرین! قادیانی صاحب کی تحریر ملاحظہ فرمائیں۔ سرخی تو ایک سوال کر کے قائم ہوا اور جب سوال کئے جائیں تو ایک کی خبر اور نہ تین کی۔ شائد تین سوالوں پر ایک ہی سوال کا اطلاق مرزائیوں کے یہاں درست ہوگا کیونکہ تثلیثی مادہ تو یہاں بھی پایا جاتا ہے مگر ہمیں اس سے بحث نہیں ہم تو ایک ہی جواب عرض کریں گے۔

مرزائی تحریر کا ماحصل صرف اسی قدر ہے کہ مجدد قادیانی جو پیغمبر کا بیٹا ہے اس پر دنیا ایمان کیوں نہیں لاتی ہے؟

جواباً عرض ہے نوح علیہ السلام بھی تو آخر پیغمبر جلیل القدر تھے اور ان کا بیٹا بھی تھا جو انه عمل غير صالح کی جھڑکی کھا کر خاندان نبوت سے نکالا گیا اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے ساتھیوں کا بھی وہی حال ہوا جو اس نا خلف اولاد کا ہوا ہم لوگ اس کشتی کے سواروں میں سے ہیں جن کی نسبت ہمارے سردار و آقا نے ارشاد فرمایا ہے

مثل ا صحا بی کسفینۃ نو ح من ر کبھا نجی و من تخلف عنھا غرق۔

اس لئے ہمیں ضرورت نہیں کہ ہم ایسی مستحکم کشتی کو چھوڑ کر پسر نوح کا ساتھ دیں اور آخرکار ہلاکت وتباہی میں گرفتار ہوں۔

و السلا م علی من اتبع الھدی۔

راقم خاکسار غلام مصطفیٰ سہسرامی از مقام کٹک

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۱۱ء۔ ص ۷۔۸)

قادیانی مسیح کی قبر پر دو پھول

۲۶ مئی مرزا صاحب قادیانی کے انتقال کی تاریخ ہے اس لئے مرزا صاحب کے ایک شیدائی نے نظم، دو پھول، کی بھیجی ہے جو تنگ وقت میں پہنچنے کے سبب بے موقع درج ہوتی ہے۔ ہم تو اس قسم کی نظموں کو درج کرنا پسند نہیں کرتے تھے مگر آج کل قادیانی پرچوں نے بے طرح بدزبانی اختیار کر رکھی ہے۔ بدر اور احمدی اس میں سب سے نمبر اول ہیں اس لئے مجھ ان کی خاطر سے ایسا کرنا پڑا۔ اڈیٹر اہل حدیث

تمہاری ہم بنائیں گے وہ گت آتش زبان ہو کر
بگولے کی طرح اڑتے پھرو گے اب دھواں ہو کر
تمہاری طرح پر مشفق قلم ہم نے اٹھایا ہے
رکے گا اب نہ اشہب تیز رو اپنا رواں ہو کر
سنا کرتے تھے قصے افترا پرداز جھوٹوں کے
نمونہ میرزا نے ان کا دکھلایا عیاں ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے حضرت اقدس کی توبہ کیا حقیقت تھی
ہلاک اکثر ہوئے کاذب مسیحائے زماں ہو کر
مہ دین محمد کی ضیاء پھیلے گی دنیا میں
پھٹے گی ہاں تمہارے کذب کی چادر کتاں ہو کر
ہمیشہ رہ کے اس نے خواہشوں میں نفس سرکش کی
اڑائی ہیں بہت بے پر کی مشت استخواں ہو کر
ٹٹولا کرتا تھا جبیں ہمیشہ سادہ لوحوں کی
وہ کید و مکر کا پتلا مسیحائے زماں ہو کر
وہ خواب وصل سے اٹھتے ہی اک الہام گھڑتا تھا
وہ شہرت پا لیا کرتا تھا بدنام جہاں ہو کر
اسے فرصت نہ تھی بیت الصنم کے کارناموں سے
ہوا گمراہ خود ہی رہنمائے گمرہاں ہو کر
ملذذ اور مبہّی ڈھونڈتا تھا ادویہ اکثر
جوانی کا تمنائی تھا پیر ناتواں ہو کر
وہ غیروں کی بہو اور بیٹیوں کو تاکا کرتا تھا
بنا کرتا تھا ملہم خوب رسوائے جہاں ہو کر
نکاح آسمانی کی اسے ایسی تمنا تھی
پڑا تھا راہ میں وہ نقش پائے کارواں ہو کر
میسر وصل بیٹے کی نہ سالی کا ہوا ہرگز
رہا گو عمر بھر بے تاب دل اس کا طپاں ہو کر
بہت ہی سٹ پٹایا اپنی عقل و بختِ واژوں سے
مقابل بو الوفاء صاحب کے مرزا بد زباں ہو کر
چڑھاؤ میرزا محمود کو مینار پر اب تم
کرو مرزا کی پوری کچھ تو خواہش ہم زباں ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا کرتے ہو شبلی ایسے مولانا کو تم دھوکہ
ہوئے ہو مکر میں اکمل مرید قادیان ہو کر
کہاں پیدا ہوئے قاسم تمہارا کون والد تھا
بتاؤ تو ہمارے روبرو اے مہربان ہو کر
ریاست رام پور میں جو بنی تھی ان کی گت افضل
رہے گی قبر پر ان کے وہ گویا سائبان ہو کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۱۱ء ص ۱۱)

مینڈکی کو بھی زکام ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کے بانی مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی اور ان کے مریدوں نے جب شروع شروع میں سر اٹھایا تو بوجہ ان کی شوخیوں اور بداعتقادیوں کے پہلی سزا ان کو یہ ملی کہ علماء اسلام نے ان پر کفر کا فتویٰ لگایا۔ اس سے بھی جب ان کو عبرت نہ ہوئی تو خدا نے ان کو دوسری طرح پکڑا کہ مرزا کی کوئی ایک بات بھی جو اس نے بطور تحدی (مقابلہ) کے کہی پوری نہ ہوئی جس سے تمام دنیا کی نگاہ میں ان کی ذلت ہوئی۔

اس کے بعد آخری ذلت ان کی یہ ہوئی کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے خدائی اجازت سے اعلان کیا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا سمجھا ؤں۔ اس فیصلہ نے تو قادیانی مشن کا جو ستیاناس کیا وہ کسی سے مخفی نہیں۔

ان تمام ذلتوں کے بدلہ میں مرزائیوں کو کیا اچھی شرارت سوجھی جس کا ذکر بدر میں ملتا ہے کہ ہم (مرزائیوں) میں بھی علماء کرام ہیں ہم کیوں نہ اپنے مخالفوں پر ایک فتویٰ کفر مرتب کریں جس سے بدلہ پورا اترے۔ واہ کیا کہنے ہیں۔ شائد اسی لئے حکیم نورالدین صاحب نے فتویٰ دیا ہے کہ جو لوگ مرزا قادیانی کے منکر ہیں وہ کافر ہیں لیکن ان کا یہ کہنا قبل از وقت ہے جب تک حکیم صاحب ہمارے سوالات مندرجہ اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مورخہ ۷۔اپریل ۱۹۱۱ء کے جوابات تسلی بخش نہ دیں ایسا کہنے کا ان کو حق حاصل نہیں ۔مگر افسوس ہے کہ قادیانی پرچے یوں تو بہت شور و شغب کرتے ہیں لیکن اصل بات کا جواب دینے سے عاجز ہیں کیوں نہ ہو جب کہ ان کے دجال اکبر میں یہ طاقت نہ تھی کہ اہل حدیث کے حملوں کو روک سکے چنانچہ انہی حملوں سے تنگ آ کر اس مرنے والے نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو رو رو کر آخری فیصلہ کا اشتہار شائع کیا تھا جس کا نتیجہ وہی ہوا جو قرآن مجید میں پہلے سے بتلایا گیا ہے :

لا یحیق المکر السیی ا لّا با ھلہ

جس کا مطلب ہے: چاہ کندہ را چاہ درپیش

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۱۱ء ص ۱)

مرزا قادیانی کے دعوے

اوراس کی متضاد باتیں اور انجام پر نظر

مبتدء فساد

۱۔ اخبار الحکم مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۵ء مرزا صاحب لکھتے ہیں :

وہ شخص میری جماعت سے خارج ہے جو احمدی ہو کر بھی اپنے رشتہ ناطے غیر احمدیوں سے کرے۔

۲۔ اور تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۸ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

یادرکھو جیسا مجھے خدا نے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مفتری اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔

پس جو لوگ مرزائیوں سے صلح کی امید رکھتے ہیں میں ان کی خدمت میں بلند آواز سے عرض کر دیتا ہوں کہ مریدان مرزا غلام احمد سے صلح کی امید ہرگز نہ رکھیں یہ لوگ :

ما مریداں رخ بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رخ بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مصداق ہیں۔

خدائے واحد کا شریک:

۱۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم میں صفحہ ۳ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی۔

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

۲۔ اور کتاب البریہ کے صفحہ ۷۸ میں تحریر کرتے ہیں:

میں نے اپنے کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہو ں۔

اور اسی کتاب کے صفحہ ۷۹ میں لکھتے ہیں:

میں نے پہلے آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترکیب وتفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاءِ حق کے مطابق ان کی ترکیب اور تفریق کی اور اس کی خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا: انا زینا السماء الدنیا بمصابیح

او مرزائیو! تمہارا مرشد واقعی ایسا ہی تھا یا کچھ فرق ہے۔ یا ایسا کہنا شرعاً کفر ہے۔ ذرا غور سے جواب دینا،

۳۔ اور دیکھو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۵ کے حاشیہ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی زبان میں لفظی معنے میکائیل کے ہیں، خدا کی مانند۔ گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی۔

مرزائیو! سنتے ہو تمہارے مرزا آنجہانی کے دعوی کہاں تک پہنچے ہوئے تھے۔ کیا تم میں سے کوئی اور شخص بھی دانیل نبی کی کتاب سے دکھا سکتا ہے کہ اس میں مرزا غلام احمد کو میکائیل کہا گیا ہے۔

اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔ تو بھی اس خرید وفروخت کا اقرار کر اور کہدے خدا نے مجھ سے خرید وفروخت کی انت منی بمنزلة اولادی انت منی و انا منك۔ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں

عبارت بالا میں تین باتیں اہل انصاف کے لئے قابل غور ہیں۔

۱۔خدا کے پاس کوئی ایسی چیز نہ تھی جس کا اس نے مرزا سے تبادلہ کیا۔

۲۔اور بقول مرزا خدا کی اولاد بھی ہے۔

۳۔خدا بقول مرزا، مرزا سے پیدا ہوا۔

مرزائیو! اسی توحید کو پھیلانے کو تمہارے مرزا صاحب قادیانی آئے تھے؟ کیا یہ خیالات تثلیث پرستوں کے خیالات سے کم ہیں۔

۵۔اور اربعین نمبر۲ کے صفحہ ۱۸ میں لکھتے ہیں:

خدا تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے۔

۶۔اور اربعین نمبر۲ صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں:

اخترتك لنفسي الارض و السماء معك كما هو معي۔

ترجمہ: میں نے تجھ کو اپنے لئے چنا۔ زمین اور آسمان تیرے ساتھ ایسے ہی ہیں جیسا کہ میرے ساتھ۔

۷۔اور اربعین نمبر۳ کے صفحہ ۳۴ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

انت اسمی الاعلی۔

ترجمہ۔تو میرا سب سے بڑا نام ہے

۸۔اور اربعین نمبر۳ صفحہ ۳۴ میں لکھتے ہیں:

انت من ما ئنا و هم من فشل:

ترجمہ۔تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ خشکی سے۔

۹۔اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۸۶ میں لکھتے ہیں:

انت منی بمنزلۃ ولدی۔

ترجمہ: تو مجھ سے بمنزلہ فرزند میرے کے ہے۔

مرزائیو! خدا سے ڈر کر جواب دو ایک تو بقول خود تمہارے مرزا جی خدا کے فرزند ہوئے مگر دوسرا کون ہے؟ شائد عیسی کہو گے۔

۱۰۔اور دیکھو حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۸۴ میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رب الافواج اس طرف توجہ کرے گا۔ اس نشان کا مدعا یہ ہے کہ قرآن شر
یف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں

مرزائیو! خدا سے ڈر کر انصاف سے کہو کہ قرآن مجید تمہارے مرزا کے منہ کی باتیں ہیں۔ جبریل شائد مرزا سے لے کر محمد ﷺ کے پاس لایا ہوگا۔

میرے پاس مرزا کی کتب سے بہت ایسے ایسے باطل اور خام خیال نقل شدہ موجود ہیں اگر کسی کو خدا کا خوف اور تحقیق اور انصاف پسند ہو تو تحریرات بالا ہی کافی ہیں۔ (باقی دارد) (شائد یہ مضمون منشی اللہ دتا صاحب کا ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۱۱ء ص۴)

قادیانی مشاعرہ

مولوی اقبال احمد سہیل اعظم گڈھی مقیم بنارس

(رسالہ احمدی میں شائع ہونے والی نظم:

ثناء اللہ! بتا تجھ میں ہے گر شرم وحیا باقی

کے جواب میں یہ نظم ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

تعجب کیا جو ہے شورِ نہیقِ جاں گزا باقی
مرا دجال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی
ہوئی مدت کہ گذرا کاروان کذب دنیا سے
خر دجال غم میں ہے ابھی تک چیختا باقی
خدا نے مرتے مرتے سن ہی لی دجال کی آخر
مرا کذاب اور ہے حامی دین خدا باقی
تمنا بر نہ آئی آہ عقد آسمانی کی
جگر میں خار ناکامی کھٹکتا رہ گیا باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہیں اے حق پرستو ڈوب مرنا اب تو زیبا ہے
مگر بے نور ایماں کب ہے دل میں حیا باقی
ثناء اللہ سے ہو کر مقابل جان تک دے دی
کہو تکذیب مرزا میں بھلا اب کیا رہا باقی
خدا کا شکر ابھی دنیا میں ہے حق کی حمایت کو
ثناء اللہ کا سا قابل مدح و ثنا باقی
بہت سے معرکے ہارو گے اب بھی رام پور ایسے
ہے جب تک حامی اسلام شیر دیوریا باقی
ہزاروں بار منہ کی کھائی لیکن چپ نہیں ہوتے
ابھی جوع البقر والوں کو ہے کچھ اشتہاء باقی
بھلا ہوتا ہے کیا ان فتنہ پردازوں کی عوعو سے
وہی ہے آفتابِ اوج سنت کی ضیاء باقی
ابھی کشمیر سے بنگال تک ہر اہل ایمان کے
لبوں پر ہے ثناء اللہ کی مدح و ثنا باقی
خر دجال کی اس صوت بے معنی سے کیا ہو گا
رہے گا یوں ہی مدح شیر حق کا غلغلا باقی
نہیبِ شیر حق کا یہ اثر ہے آج تک سن لو
در و دیوار میں ہے قادیان کے زلزلہ باقی
بھلا اسلام کو ان جھوٹے الہاموں کی کیا حاجت
کہ قرآن مبین ہے آج تک معجز نما باقی
مرا جھوٹا کہ سچا؟ آپ ہی انصاف سے کہہ دو
کہ فضل حق سے ہے عبدالحکیم با صفا باقی
بنائے کذب مرزا منہدم کب کی ہوئی لیکن
ابھی پھیلا ہوا ہے دام تزویر و ریا باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے کیا حاجت تلبیس ذریات کے ہوتے
یہ مانا ہے ابھی ابلیس ان سب کا چچا باقی
نہ چھوڑا قادیانی احمدی نے گالیاں دینا
بڑھاپے میں ابھی تک ہے وہ بچپن کی ادا باقی
بھلا زاغ و زغن کے شور سے کیا ہو کہ ہے ابتک
سہیلِ خستہ جاں سا عندلیب خوشنوا باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۱۱ء ص ۵)

حقانی بیان

(از مولانا ابو محمد عبدالحق صاحب حقانی دہلوی)

مولانا! السلام علیکم۔ مطبوعہ کاغذ پہنچا۔ اس کی پشت پر یہ بھی لکھنا چاہیے تھا:

الحمد لله الذی انجز وعده

اس تحریر کے بعد مرزا قادیانی صاحب مجھ ثناء اللہ اور میری جماعت کے سامنے بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء انسانی صدمہ سے نہیں بلکہ اسی ہیضہ کی بلا سے جس کا مرزا صاحب نے بڑے عجز و الحاح کے ساتھ سوال کیا تھا لاہور میں ایسے وقت ہلاک ہوئے کہ صبح کو مناظرہ میں مسلمانوں سے مقابلہ میں آنے کا وعدہ تھا۔ پھر جس طرح ہلاک ہوئے اور ان کے جنازہ کے ساتھ جو کچھ خلق خدا نے سلوک کیا اگر پولیس کی مدد نہ ہوتی تو جانے کیا ہوتا۔ خلق خدا نے بچشم عبرت دیکھا اور میں ثناء اللہ اور میرے احباب نے بھی اپنے سامنے ہلاک ہونے والے کا عبرت سے نظارہ کیا۔ کیا اس کے برعکس ثابت ہوتا تو یہ بات مرزا صاحب کے اعلیٰ معجزات میں شمار نہ ہوتی؟ اور مرزائی اس کو نشان قدرت نہ سمجھتے؟ اور کہتے پھرتے کہ خدا نے جھوٹے مفتری کو ہلاک کر کے دنیا کو راحت بخشی۔ اگر مرزا صاحب کی دعا خدا نے مستجاب کی تو اس کہنے میں کیا مبالغہ ہے کہ مرزا کی موت سے جس کو مرزا صاحب نے مانگا تھا خدا نے گمراہی کے پیڑ کو گرادیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنو! قرآن مجید میں خدا نے فرمایا ہے الیوم اکملت لکم دینکم کہ آج ہم نے اے مسلمانوں تمہارا دین کامل کر دیا۔ دین کے دو جزء ہیں اول عقاید جن کو نظریات کہتے ہیں جن کو علماء نے علم کلام میں بیان کیا ہے۔ دوسرا جزء عملی جس کو علماء نے فقہ و حدیث میں بیان فرمایا ہے کتاب الوضو سے لے کر معاملات تک۔ اب فرمائیے اس نئے ملہم نے ان دونوں جزءوں کسی میں کوئی ترمیم کی؟ اور اگر نہیں تو پھر اس نئے ملہم کے ماننے کی ضرورت کیا؟ اور یہی سبب ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ پر سلسلہ نبوت ختم کر دیا گیا خاتم النبیین ارشاد الٰہی ہے۔

اب اگر ان احادیث کو بھی صحیح مان لیا جائے کہ جن میں مسیح و مہدی کے آنے کی خبر ہے تو ان سے مرزا صاحب کو وہی علاقہ ہے جو ہر ایک خادم دین کو۔ ہر شخص کھینچ تان کر اپنے آپ پر چسپاں کر سکتا ہے اور عرصہ سے یہ سلسلہ جاری ہے ملک مغرب میں بہت سے لوگوں نے یہ دعویٰ کیا اور مدتوں ان کے اتباع میں سلطنت بھی رہی اب بھی مصر کے نواح میں اس کے مدعی پائے جاتے ہیں ہندوستان میں سید محمد جون پوری نے دعویٰ کیا اب تک ان کی جماعت موجود ہے۔ ایران میں قوم مرزا محمد علی اور باب اللہ اب تک اس کے مدعی ہیں اور دیکھئے آئندہ کتنے مدعی کھڑے ہوتے ہیں۔ اول یہ سب باہم حق و باطل کا فیصلہ کر لیں پھر ہم سے مخاطب ہوں مرزا صاحب نے جس قدر ان دعووں میں جلد جلد پلٹیاں کھائیں کبھی مہدی کبھی مسیح کبھی نبی کبھی کرشن اپنے آپ کو ظاہر کیا۔ یہ کہنا کہ سب کا ایک مصداق ہے تو مرزا صاحب کو اس عنوان پلٹنے کی کیا ضرورت پیش آئی تھی اور لطف یہ ہے کہ کبھی موت مسیح پر بحث ہوتی ہے کہ وہ کشمیر میں آ کر مرے اور شاہی امراء میں سے مسیح اللہ خان کی قبر کو حضرت مسیح کی قبر بتایا جاتا ہے اور ایک منار بھی آسمان سے اترنے کے لئے جناب نے تعمیر کیا تھا مگر وہ نا تمام رہ گیا اور اس پر سے اترنے کی بجائے لاہور میں ہیضہ کی سیڑھی سے اوپر چلئے گئے یا کہیں نیچے اتر گئے۔ مگر اس بحث سے مرزا صاحب کو کیا علاقہ؟ سکندر مرا اور فلاں بیماری سے مرا، پس وہ سکندر جس کی دھوم تھی میں ہی شکستہ حال ہوں۔ بہت خوب۔

(مولانا) ابو محمد عبدالحق از دہلی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۱۱ء ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تزک مسیح (قادیانی)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے الحکم قادیان نے ۲۶ مئی (روز وفات مرزا قادیانی) کی یادگار میں ایک بہت لمبا مضمون شائع کیا ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کی زندگی کے حالات مبارکہ ابتدائی زمانہ سے لے کر اخیر تک مختصر مختصر لکھے ہیں، مگر تعجب ہے کہ ان لوگوں کو وقائع نگاری کے نازک فرض کا احساس بھی نہیں۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ جانتے ہی نہیں کہ کسی ہیرو (ممدوح) آدمی کی زندگی پر کس طرح نظر ڈالی جاتی ہے ایسے اہم کام میں ضروری فرض یہ ہے کہ ہیرو کا کوئی تاریخی واقعہ نہ چھوٹے خصوصاً جس واقعہ پر اپنے بیگانے کو نظر ہو۔ یہ دوسری بات ہے کہ وہ واقع مورخ یا وقائع نگار کی طبیعت کے خلاف ہو یا اسکے درج کرنے سے کسی ذمہ داری کا اس کو احساس ہوتا ہو تو اس کو سوچنا چاہیے کہ میرے چھپانے سے اصل واقع تو نہ چھپ سکے گا۔

مرزا (غلام احمد) آنجہانی کے متعلق تاریخی واقعہ جو ان کے سوانح نگاروں کو سب سے مقدم رکھنا چاہیے وہ واقعہ ہے جو انکی تمام زندگی کا لب لباب ہے جسکا نام انہوں نے خود آخری فیصلہ رکھا تھا۔

مرزائیو! جانتے ہو وہ وہی واقعہ ہے جس کے تصور سے تمہارے جسموں پر رعشہ پڑ جاتا ہے۔ جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے مجھ کو بہت ستایا ہے اگر وہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔ آخر کیا ہوا؟ آہ اس کا ذکر مرزائیوں کے لئے سخت دلخراش ہے۔

اسی طرح مرزائی جماعت کے ہادی اور راہ نما بلکہ بہی خواہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا واقعہ بھی نہیں لکھا، جو ان کی بابت بڑے حضرت (مرزا غلام احمد) نے پیش گوئی کی تھی کہ تین سال کے اندر میری (مرزا قادیانی) زندگی میں مر جائے گا۔

اسی طرح آسمانی نکاح کا واقعہ بھی قابل ذکر تھا جو یوں ہی چھوڑ دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار بدر قادیان میں ایک مضمون نکلا تو اس میں بھی ماہ مئی کے واقعات لکھے ہیں کہ فلاں تاریخ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب بیمار ہوئے، فلاں تاریخ انتقال ہوا۔ اگر مئی سے پہلے اپریل کو چھوڑ گئے۔ یہ نہ کیا کہ اپریل کے واقعات بھی لکھتے کہ ۱۵۔ اپریل کو مرزا صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ کا اشتہار دیا تھا۔

ہماری غرض اس نوٹ لکھنے سے اور کچھ نہیں، صرف مرزا صاحب کے سوانح نویسوں کو تنبیہ کرنا مقصود ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے سوانح لکھتے ہوئے بڑے بڑے اہم واقعات نہ بھولا کریں کیونکہ ان کے نہ لکھنے سے اصل واقع نہ چھپ سکے گا۔

خون ناحق بھی چھپانے سے کہیں چھپتا ہے
کیوں وہ بیٹھے ہیں میری نعش پہ دامن ڈالے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۲۳ جون ۱۹۱۱ء ص ۴)

(اہل حدیث ۳۰ جون ۱۹۱۱ء کے شمارہ میں اس کی فہرست مضامین کے مطابق صفحہ ۵ تا ۸ پر مباحثہ مونگیر کی روداد مطبوع ہے۔ لیکن سوئے اتفاق سے مجھے جو شمارہ حاصل ہوا ہے اس میں یہ صفحات موجود ہی نہیں ہیں۔ تاہم مناظرہ مونگیر کی الگ سے مطبوعہ روداد کی ایک فوٹو کاپی ہندوستان سے اور اسی کی ایک کاپی جناب ضیاء اللہ صاحب کھوکھر آف گوجرانوالہ کی لائبریری سے موصول ہوئی ہے۔ اور میرا خیال ہے کہ شائد یہی روداد اہل حدیث امرتسر میں بھی شائع ہوئی ہوگی اس لئے یہاں نقل کی جارہی ہے۔ بہاء)

مختصر روئداد جلسہ مناظرہ مونگیر

جس میں مرزائیوں کا شرائط مناظرہ کی پابندی سے انکار اور جلسہ سے فرار
مفصل روداد بطور کتاب بعد کو شائع ہوگی
مولفہ مولوی سید محمد انور حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔
الا ان حزب اللہ ھم الغالبون
اللہ اکبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

مونگیر میں مرزائیوں کا شرائط مناظرہ کی پابندی سے انکار اور جلسہ سے ان کا فرار

ناظرین اس مناظرہ میں منجانب اہل سنت و جماعت کے مولانا ابوالخیر عبد الوہاب بہاری مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ ومنجانب مرزائیان کے پہلے مولوی عبدالماجد یاان کے صاحبزادے مناظر قرار پائے تھے۔لیکن مولوی عبدالماجد صاحب نے یہ کہا کہ مجھ سے میرے لڑکے سے قابلیت میں مولوی غلام رسول صاحب زیادہ ہیں اس لئے ہم لوگ کی طرف سے وہی مناظر ہوں گے۔ لہذا مولوی غلام رسول صاحب مناظرہ کے وقت مرزائی مناظر قرار پائے اور مولانا مولوی مرتضی حسن صاحب و مولوی مختار احمد صاحب دو وکیل اہل سنت اور مولوی عبدالماجد صاحب ومنشی وزارت حسین دو دو وکیل مرزائیان بنائے گئے تھے۔ و بمنظوری فریقین منشی کملا سہائے صاحب مختار (جو مونگیر میں ایک معزز شخص ہیں) حکم قرار دیئے گئے تھے۔منشی وزارت حسین پہلے روز تو حاضر رہے دوسری روز اپنے عوض میں منشی قاسم علی صاحب مرزائی دہلوی کو مقرر کر کے جلسہ سے چلے گئے۔ ہر چند شرایط مناظرہ مرقومہ ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء دستخطی فریقین میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ حیات ومماۃ مسیح علیہ السلام پر گفتگو نہیں ہو گی بلکہ مسیحیت و مہدویت مرزا صاحب ....اور دیگر مسائل پر گفتگو ہو گی لیکن اس وجہ سے کہ مرزائی اس میں اپنی اصولی چال سے اکھڑ گئے تھے بہت طرح پر علمائے اہل سنت سے چاہا کہ کسی طرح اس شرط کی خلاف ورزی ظہور میں آئے۔مگر علمائے اہل سنت کب ایسے بھولے تھے کہ مرزائیوں کے خوف کا احساس نہ کرتے۔ان کی مرعوبانہ کیفیت دیکھ کر شرائط مقبولہ فریقین پر جمے رہے۔ مرزا صاحب کی مسیحیت ومہدویت کا اثبات مرزائیوں کے لئے گویا موت کا پیالہ ہے کہ کسی طرح اسے حلق سے اتارنا گوارا نہیں کرتے مگر علمائے اہل سنت کے استقلال اور زور سے یہ پیالہ ان کے منہ میں پہنچایا گیا چارو ناچار مجلس مناظرہ میں اترے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ ۲ جون روز جمعہ اول وقت ۷ بج کر ۱۰ منٹ پر جلسہ مناظرہ منعقد ہوا۔

مرزائیوں نے پہلے یہ بات پیش کی کہ اہل سنت مرزا صاحب کی تکذیب کے مدعی ہیں اس لئے وہی پہلے تکذیب کے دلائل پیش کریں۔

جواباً کہا گیا کہ مرزا صاحب کی تکذیب ان کے دعوی کے بعد کی گئی ہے اس لئے تکذیب کے وجوہات دلائل مسیحیت کے بعد ہونی چاہیے اور نیز یہ کہ شرائط مناظرہ میں یہ طے پا چکا ہے کہ مرزا صاحب کی مسیحیت ومہدویت کے دلائل قرآن و حدیث سے بیان کئے جائیں گے پس اس کا اثبات مرزائیوں کا فرض ہے جو انکے دعوی کے مصدق ہیں۔

وہ مرزائی ہی کیسے تھے کہ کسی بات کو صوف دلائل سے مان لیتے۔ نہ ماننے پر نہ مانے اور خوب اڑ بیٹھے۔ آخر صدر مجلس یعنی حکم صاحب نے یہ کہا کہ بموجب شرائط مناظرہ پہلے مرزائیوں کو اپنا دعوی ثابت کرنا چاہیے اس پر مرزائیوں کے اوسان خطا ہو گئے رنگ فق ہو گیا منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ بہت بدحواس ہو کر دلائل لکھنے لگے۔ اس عربی تحریر اور اس کا اردو ترجمہ دونوں کو مجلس مناظرہ میں پڑھ کر سنانے کیلئے ڈیڑھ گھنٹہ وقت مقرر تھا مگر مرزائی اور قواعد کی پابندی میں تو وہی نسبت ہے جو زنگی اور سپیدہ میں ہے۔ بار بار کے مطالبہ پر بھی تین گھنٹہ وقت لے لیا۔ اس روز کے لئے جتنا وقت تھا گویا سارے کا سارا ختم کر دیا۔ اسی اثنا میں ایک اور بڑے مزہ کی بات یہ ہوئی کہ جناب مولانا سید مرتضی حسن صاحب وکیل اہل سنت نے فرمایا کہ بہت وقت ضائع کیا گیا یہ ساری تقریر و بحث آدھ آدھ گھنٹہ میں ہو جاتی۔

حافظ روشن علی صاحب نابینا مرزائی نے کہا کہ یہ مناظرہ علی حالہ مقرر رہے اور اس کے علاوہ جس طریق پر مولوی مرتضی حسن صاحب فرماتے ہیں ہم تقریری مناظرہ کرنے کو بھی تیار ہیں۔ اس پر مولوی صاحب ممدوح نے یہ اعلان کیا کہ بھائیو! بعد نماز جمعہ اسی جگہ مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی (مصنف شہادۃ القرآن وغیرہ) اور حافظ روشن علی صاحب مرزائی سے حیات مسیح کے متعلق تقریری مناظرہ ہوگا۔ سب احباب شوق سے تشریف لائیں۔

اس اعلان پر منشی قاسم صاحب مرزائی دہلوی نے کہا کہ ہم مولوی ابراہیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے ساتھ حیات مسیح یا جس مسئلہ میں ان کو ید طولی ہے مباحثہ کرنے کو تیار ہیں ۔مولوی صاحب ممدوح نے بوساطت حکم صاحب منشی قاسم کی الفاظ ان کی زبان سے مکرر کہلوائے اور اس کے بعد حکم صاحب سے اجازت لے کر کہا کہ میرے دوست منشی قاسم علی صاحب نے نہایت فراخ دلی سے مجھے اختیار دیا ہے کہ جس مسئلہ میں مجھے ید طولی ہو اس پر گفتگو کروں لہذا میں ان کے بخشیدہ اختیار کی رو سے یہ کہتا ہوں کہ کہ مجھے مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کے متعلق ید طولی ہے منشی صاحب اس پر گفتگو کر لیں ۔مولوی صاحب کی اس تقریر پر تمام اہل سنت حاضرین جلسہ نے کمال مسرت ظاہر کی اور مرزائی پارٹی کے رنگ فق ہو گئے ۔پھر منشی قاسم علی نے یہ کہا کہ ہم پیش گوئیوں پر گفتگو کر سکتے ہیں دو شرطوں کے ساتھ۔

ا۔ یہ کہ مولوی صاحب حفظ امن کے ضامن ہوں اس لئے کہ پیش گوئیوں کے ذکر میں ہمارے حضرت اقدس کی شان میں بے ادبانہ الفاظ ضرور استعمال کئے جائیں گے اور ہم بھی اسی طرح کا جواب ضرور دیں گے اس پر عوام کے بگڑنے کا خوف ہے۔

۲۔ یہ کہ مولوی صاحب یہ لکھ دیں کہ ان کو سوائے مرزا صاحب کی پیشین گوئیوں کے کسی اور مسئلہ میں ید طولی نہیں ہے۔

مولوی صاحب نے حکم صاحب کو مخاطب فرمایا کہ یہ شرطیں بعد از وقت ہیں ان کی پابندی مجھ پر ضرور نہیں ۔ با این ہمہ امر اول کی نسبت یہ گذارش ہے کہ میں اس بات کا وعدہ کرتا ہوں کہ پیش گوئیوں کے ذکر میں متکلم کی شان میں بے ادبی نہ ہوگی ،صرف کلام پر جرح ہوگی ۔ ہر چند میں یہاں مسافر ہوں مگر اپنے خدائے بزرگ پر بھروسہ کر کے حفظ امن کا ضامن ہوتا ہوں ۔اور اپنے تمام مسلمان بھائیوں سے امید کرتا ہوں کہ بحکم حدیث شریف یسعی بھا ادنا ھم ہماری ضمانت کا خیال کریں گے ۔اور ہرگز ہرگز کوئی بات خلاف تہذیب وقوع میں نہیں آنے دیں گے ۔اس پر مولوی مرتضی حسن صاحب نے بآواز بلند کہا کہ مسلمانوں! مولوی صاحب کی ضمانت کی منظوری کے اظہار کے لئے ہاتھ اٹھاؤ۔ یہ سنتے ہی مرزائیوں کے سوا تمام حاضرین نے (جو تخمیناً پانچ ہزار ہوں) ہاتھ اٹھایا۔ یہ سین قابل دید تھی ید اللہ فوق الجماعۃ کی شان نمایاں تھی۔

شرط دوم کی بابت مولوی صاحب نے یہ فرمایا کہ اگر حکم صاحب فرمائیں تو میں لکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کو بھی تیار ہوں۔

کچھ دیر اس پر گفتگو رہی آخر میں حکم صاحب نے یہ فیصلہ دیا کہ:

مولوی صاحب لکھنے پر مجبور نہیں کئے جا سکتے ہیں۔ منشی قاسم علی صاحب شرائط وغیرہ لگا کر گریز کرنا چاہتے ہیں۔

اس فیصلہ پر ہر طرف سے صدائے آفرین بلند ہوئی اور عام مسلمانوں نے مسرت وخوشی میں اس پہلی فتح پر چیئرز دے دی جس کو علمائے اہل سنت نے روکا۔ اسی وقت سے مرزائیوں کے چہروں پر اداسی چھا گئی اور ناکامیابی کی علامتیں ان کی پیشانیوں پر ظاہر ہونے لگیں۔

مرزائی مناظر نے تو ڈیڑھ گھنٹہ سے زیادہ وقت لے لیا تھا۔ مولوی سید مرتضی حسن صاحب نے کہا کہ وقت ختم ہو گیا ہے آپ اپنی تحریر سنائیں۔

چند بار کے مطالبہ پر مرزائی مناظر نے کچھ عربی عبارت پڑھنی شروع کی اور اور اعراب کی غلطیاں کیں جن کی اطلاع مولانا سید مرتضی حسن صاحب وکیل نے حکم صاحب کو کی۔ حکم صاحب نے کہا ابھی سن لیجئے جب یہ پرچہ جواب کے لئے آپ لوگوں کو ملے گا اس وقت ان غلطیوں کو بھی ظاہر کیجئے گا۔

پھر مرزائی مناظر نے اس عبارت کا مطلب بطور وعظ بیان کرنا شروع کیا۔ مولوی سید مرتضی حسن صاحب وکیل اہل سنت نے حکم صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا کہ شرائط مناظرہ مقررہ فریقین میں عربی عبارت اور اس کا ترجمہ سنانا ہے، نہ کہ اس کو بطور وعظ بیان کرنا۔ حکم صاحب نے مرزائی مناظر کو روک کر شرائط مناظرہ مقررہ فریقین کو پڑھا تو نمبر ۱۰ میں یہ مضمون شرائط مذکورہ میں ظاہر ہوا:

ساری تقریر وتحریر جانبین کی جو مجلس مناظرہ میں بتعین وقت لکھی جائے گی۔ اول اول عربی میں ہوگی پھر ہر ایک فریق اس کا اردو ترجمہ با محاورہ کر کے اپنے وقت معین پر سناوے گا۔

اس عبارت کی تشریح میں دیر تک گفتگو رہی۔

سرور شاہ صاحب نے کہا ہم لوگ ایک امام (خلیفۃ المسیح) کے ماتحت ہیں اور خلیفہ نے مجھ کو اس وفد کا امیر بنایا ہے۔ ہم اگر ان لوگوں کو روک دیں تو یہ کبھی مناظرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتے ہیں۔ ہمارے (امام خلیفہ) کا حکم ہے کہ ہار جیت کی پرواہ نہ کرنا، اگر تبلیغ کی صورت نہ ہو تو مناظرہ بے فائدہ ہے۔

آخر میں حکم صاحب نے یہ فیصلہ کیا کہ شرائط مقررہ فریقین کی رو سے کوئی فریق ترجمہ کے سوا زیادہ بیان کرنے کا مجاز نہیں۔

دو گھنٹہ سے زیادہ ہو چکا تھا کاغذ طلب کیا گیا معلوم ہوا کہ ہنوز ترجمہ لکھا نہیں گیا ہے۔ ترجمہ لکھنے کے لئے پھر آدھ گھنٹہ دیا گیا۔اس پر بھی ختم نہ ہوا تو بیس منٹ اور دیا گیا۔مناظر صاحب ترجمہ لکھ نہ سکے۔مولوی عبدالقادر صاحب اور سرور شاہ صاحب نے ترجمہ لکھا۔

حکم صاحب نے کہا گیارہ بج چکے ہیں، عربی تحریر اور اس کا ترجمہ دونوں کاغذوں پر فریقین کے وکلاء اپنا اپنا دستخط کر کے مجھ کو دے دیں۔ یہ تحریریں ہماری تحویل میں رہیں گی۔کل یہ تحریریں سنانے کے بعد سنّی مناظر کو جواب لکھنے کے لئے دی جائینگی۔

اس کے بعد مولوی عبدالقادر صاحب نے تخمیناً پندرہ منٹ انگریزی میں (خلاف شرط مقررہ فریقین شاید اظہار قابلیت کے گھمنڈ سے) لیکچر دیا جو اہل سنت کی شکایت میں تھا۔اس کا برجستہ جواب انگریزی ہی میں حسب اجازت حکم صاحب مولوی معین الحق صاحب بی بی ایل وکیل نے دو تین منٹ میں بڑی فصاحت سے دے دیا کہ سننے والے متحیر ہو گئے وھو ہذا:

Every thing looks yellow to the jaundice eye

یرقان والے کی نظر میں سب چیزیں زرد معلوم ہوتی ہیں۔ حالانکہ ہر چیز اپنی اصلی رنگت میں ہوتی ہے یہاں خرابی دیکھنے والوں میں ہے نہ کہ چیزوں میں۔ (یہ ایک فلسفہ کا ضرب المثل مقولہ حکماء کے نزدیک بدیہات سے مشہور ہے جس کا نقل کر دینا اصل مقولہ کا یہاں پر خالی از لطف نہ ہوگا کیونکہ حضرت مرزا صاحب آنجہانی کو بھی اس عارضہ سے خاص نسبت تھی)

پھر حکم صاحب نے عربی اردو دونوں کاغذوں پر وکلاء سے دستخط کرا کے لے لیا۔ساڑھے گیارہ بجے جلسہ برخاست کر دیا گیا۔

دوسرے روز یعنی ۳ جون (۳ تاریخ کو بھی مسیحائی تثلیث سے ایک قدرتی مناسبت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اگر چہ جدید ہی مسیحائی کیوں نہ ہو اس پر سینچر کے روز کی نحوست کا طرہ جیسا کہ نجومیوں میں مشہور ہے مرزا ئیوں کے حق میں نحس اکبر تھا کہ اس لئے کہ عامل روز شنبہ مرزائیوں کا قدیمی دوست زحل ہے جو اپنی نحوست دکھائے بغیر نہیں رہ سکتا) روز شنبہ کو اول وقت ۷ بج کر بیس منٹ پر جلسہ منعقد ہوا۔ حکم صاحب نے اول روز کی تحریریں مرزائی مناظر کو دے دیں۔ اس نے کچھ عربی عبارت پڑھ کر اس کا مطلب بطور وعظ بیان کرنا شروع کیا۔ مولوی سید مرتضی حسن صاحب نے حکم صاحب کو مخاطب کر کے کہا کہ کل حسب شرائط مناظرہ مقررہ فریقین یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ سوائے ترجمہ سنانے کے اور کسی بات کا حق نہیں ہے، مگر آج پھر اس فیصلہ کی خلاف ورزی کی جا رہی ہے۔

مولوی عبد الماجد صاحب نے جواباً کہا کہ مقصود مناظرہ سے احقاق حق ہے اور وہ صرف پڑھنے میں سامعین کو کچھ فائدہ نہ ہوگا، اس لئے مطلب سمجھانا ضرور ہے۔

مولوی مرتضی حسن صاحب نے فرمایا کہ شرائط مقبولہ فریقین اور نیز فیصلہ حکم کے خلاف آپ نہیں کر سکتے۔

اس پر منشی قاسم علی صاحب نے کہا کہ ہم ضرور کر سکتے ہیں حکم کو کوئی حق نہیں ہے کہ ہم کو کسی بات پر مجبور کریں۔

مولانا نے جواباً کہا تو پھر شرائط طے کرنا اور حکم مقرر کرنا فضول ہے۔ یہ کیوں نہیں کہتے کہ آپ لوگوں کو مناظرہ کرنا منظور نہیں ہے۔

اس پر منشی قاسم علی صاحب نے کہا کہ بے شک ایسے نامعقول شرائط پر ہم لوگ مناظرہ نہیں کر سکتے ہیں۔

مولانا مرتضی حسن صاحب نے فرمایا کہ یہ شرائط مناظرہ ۱۴ مئی ۱۹۱۱ء کو طے ہوئے۔ آپ کے خلیفۃ المسیح نے دیکھ کر منظور کیا۔ ایک وفد سرور شاہ صاحب کی ماتحتی میں مناظرہ کے لئے روانہ کیا۔ انہیں شرائط کی بنا پر مناظرہ شروع بھی کیا گیا مسئلہ زیر بحث کے متعلق کل حکم صاحب کا فیصلہ بھی ہو چکا ہے۔ اب پھر شرائط کو نامعقول کہنا مناظرہ سے گریز نہیں تو کیا ہے۔ اگر کوئی شرط نامعقول تھی تو مناظرہ شروع کرنے سے پہلے ہی ترمیم کرا لیتے۔ جیسا کہ توبہ والی شرط کو ترمیم کرا لیا تھا۔

خیر یہ تو ہو لیا، میں تقریری مناظرہ کے لئے بھی موجود ہوں۔ کل مولوی عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المجد صاحب نے کہا تھا کہ عربی تحریر کی قید اظہار قابلیت کے لئے ہے۔ اس کی عمدہ صورت یہ ہے کہ ایک مضمون تجویز کر کے فریقین کے مناظر کو عربی میں تحریر کرنے کے لئے دیا جاوے اور دونوں تحریریں مصر میں یا جہاں مناسب ہو بھیج دیا جائے۔ وہاں سے جو فیصلہ ہو فریقین کو ماننا پڑے گا۔

ہنوز مرزائیوں کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا تھا کہ حکم صاحب نے یہ کہا کہ جب شرائط مناظرہ مقررہ ہی میں گفتگو ہو رہی ہے تو مناظرہ کیوں کر ہوسکتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ یہ جلسہ مناظرہ توڑ دیا جائے اور فریقین کے علماء پھر شرائط مناظرہ کو طے کریں۔ اس لئے ہم اس جلسہ کو شکست کرتے ہیں۔ یہ کہہ کر فیصلہ لکھنے لگے۔

ادھر مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ایک وجدانی جوش کے ساتھ نعرہ اللہ اکبر لگا کر جاء الحق و زھق الباطل انّ الباطل کان زھوقا پڑھا جس سے سارا جلسہ تھرا گیا۔

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمین جس نے جلسہ کی ساری ہلا دی

اس نعرہ کے صدمہ سے مرزائی پارٹی پر وہ رعب طاری ہوا کہ انکے چہروں پر سیاہی چھا گئی۔ حواس خمسہ بجا نہ رہے۔ مارے ہیبت کے گویا زمین میں گڑ گئے۔ اور اہل سنت کی جماعت میں فتح وظفر کی ایک غیر معمولی اور بے پایاں مسرت ظاہر ہوئی۔ ہر شخص خدائے بزرگ کا شکر کرتا ہوا بزبان حال یہ آیت پڑھ رہا تھا و تعز من تشاء و تذل من تشاء۔

القصہ حکم صاحب نے یہ فیصلہ سنایا:

آج ۸ بجے کے وقت میں بعد سننے مباحثہ فریقین میرے خیال سے یہ بات طے پائی کہ شرائط جو تعمیل ہو چکے تھے اس شرائط کی بہت شکست ہو چکی ہے۔ کل پرچہ من جانب مولانا قادیان ملا تھا۔ اس کو آج بجنسہ مولانا قادیان (

واضح رہے کہ مرزائی مناظر نے جو لکھا تھا، نہ تو جلسہ میں پورا پڑھا گیا نہ مرزائیوں اور حکم صاحب کے سوا کسی نے دیکھا۔ علمائے اہل سنت عموماً اور مولانا عبدالوہاب صاحب خصوصاً اس عربی تحریر کو دیکھنے کے متمنی ہی رہے۔ مگر اس تحریر کی حقیقت اس سے ظاہر ہو جاتی ہے کہ مناظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب جنہوں نے لکھا تھا اس کے پڑھنے میں غلطی کرتے تھے۔ مولانا مرتضیٰ حسن صاحب نے اس کے پڑھنے کے درمیان بھی حکم صاحب سے کہہ دیا تھا کہ مناظر صاحب اعراب میں غلطیاں کر رہے ہیں۔ مولف) کو دے دیا۔ لیکن شرائط مناظرہ میں بہت نکتہ چینی ہوئی۔ و منجانب مولانا قادیان یہ کہا گیا کہ جو شرائط مناظرہ ہوئی ہے وہ شرائط معقول نہیں۔ جس حالت میں شرائط مناظرہ منظور نہیں ہے تو ویسی حالت میں اب اس جلسہ کو ہماری دانست میں شکست کر دینا مناسب معلوم ہوا۔

اگر فریقین چاہیں تو پھر بھی شرائط مناظرہ طے کر کے مباحثہ کر سکتے ہیں۔ مجھ کو بہت افسوس کے ساتھ کہنا ہوتا ہے کہ درمیان عالمان فریقین پہلے شرائط طے پالیتا۔ دستخط وکلاء اہل سنت

محمد مرتضیٰ حسن۔ محمد مختار احمد

دستخط وکلاء مرزائیاں: قاسم علی۔ عبدالماجد

دستخط حکم: کملہ سہائے پریسیڈنٹ ۳ جون ۱۹۱۱ء

نقل فیصلہ ہذا نزد سکرٹری انجمن حمایت اسلام مونگیر بھیج دیا جائے۔

کملا سہائے۔ ۳ جون ۱۹۱۱ء

اس فیصلہ کے سننے کے بعد مرزائی پارٹی نے اپنا بوریا بستر اٹھایا۔ کوئی پشتارہ کتابی چند پیٹھ پر اٹھائے، کوئی کرسیوں کو الٹی سر پر رکھے، عجیب وحشتناک طور سے جماعت اہل سنت سے اس طرح نکل گئے جس طرح آٹے سے بال نکل جاتا ہے، اور ان کی زبان حال پر یہ شعر جاری تھا

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے جلسہ سے ہم نکلے

جس وقت وہ لوگ جلسہ سے جا رہے تھے یہ معلوم ہوتا تھا کہ آیہ کریمہ سیھزم الجمع و یولون الدبر (القمر: ۴۵) انہیں کے حق میں نازل ہوئی ہے۔

ساڑھے آٹھ بجے جلسہ مناظرہ ختم کر دیا گیا۔ مرزائیوں کے جلسہ سے چلے جانے کے بعد مولوی محمد ابراہیم صاحب نے یہ تحریک کی کہ حکم صاحب اس وقت اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسہ کے بھی صدر مقرر کئے جائیں۔ بعض حاضرین نے اسکی تائید کی۔ پھر مولوی حافظ شاہ رحمت اللہ صاحب مظفر پوری نے آیہ کریمہ من یطع الله و رسوله تلاوت کر کے عاشقانہ مضامین پر وعظ فرمایا۔ ایک گھنٹہ تک ان کا بیان رہا حاضرین جلسہ نے دل لگا کر سنا بہت محظوظ ہوئے۔ ساڑھے نو بجے شاہ صاحب کا بیان ختم ہوا اور مولانا مولوی سید مرتضی حسن صاحب کا بیان شروع ہوا۔ آپ مرزا صاحب کے عقائد و اقوال جو اہل سنت کے خلاف ہیں ان کی کتابوں سے نکال کر حاضرین کو دکھلاتے تھے اور تردید بھی کرتے جاتے تھے۔ درمیان میں بعض بعض لطیفہ آمیز حکایتیں بھی بیان کرتے تھے جو مرزا صاحب کی حالت پر چسپاں ہوتی تھیں۔ ۱۱ بجے ان کا بیان ختم ہوا پھر مولانا ابوالخیر عبدالوہاب صاحب بہاری نے مختصر تقریر میں مرزائیوں کے فرار کی کیفیت بیان کر کے بلند آواز سے کہا کہ سارے مرزائیوں کو عموماً اور بھائی عبدالماجد صاحب بھاگلپوری کو خصوصاً ہماری طرف سے چیلنج ہے ان میں سے جو شخص ممات مسیح کو قرآن مجید کی کسی قطعی الدلالۃ آیت سے (جو واقعہ قیامت کی حکایت ہو) ثابت کر دے تو مبلغ پانچ سو روپئہ مجھ سے انعام لے۔ ۱۱ بجے دعائے خیر پر جلسہ برخاست ہوا۔

تاریخ ۴ جون روز یک شنبہ کو اول وقت ۷ بج کر ۳۰ منٹ پر جلسہ منعقد ہوا۔ پہلے مولوی مختار احمد صاحب نے اپنا فارسی قصیدہ سنایا جو مرزا غلام احمد کے قصیدہ کے جواب میں ہے۔ آپ مرزا صاحب کا ایک شعر پڑھتے تھے اور اس کا عیب ظاہر کرتے تھے۔ پھر اس کے مقابل میں اپنا شعر سنا کر اس کی خوبیاں بیان کرتے تھے۔ اس میں شک نہیں کہ مولوی صاحب کا قصیدہ مرزا صاحب کے قصیدہ سے بڑھا رہا۔ حاضرین جلسہ بہت محظوظ ہوئے۔

بعدہ مولوی مرتضی حسن صاحب نے مرزا صاحب کے عقاید کی تردید بیان کی۔

پھر مولانا عبدالوہاب صاحب نے یہ تحریک کی کہ مرزا غلام احمد کا آخری فیصلہ (مونگیر میں جس کی اشاعت اس جلسہ مناظرہ کے انعقاد کے باعث ہوئی) جناب مولوی سید محمد انور حسین صاحب پروفیسر ڈی جی کالج حاضرین کو سنا کر سبھوں سے رائے لیں۔ چنانچہ مولوی صاحب ممدوح نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کر کے یہ کہا کہ میں اس بات پر بہت افسوس کرتا ہوں کہ ہمارے محترم دوست مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسری بعض ضرورتوں کی وجہ سے اس جلسہ میں تشریف نہ لا سکے۔ اگر وہ آ جاتے تو مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے کسی مضمون کے بیان کی حاجت نہ ہوتی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اسٹیج پر کھڑا ہونا ہی مرزا صاحب کی تکذیب کی بدیہی اور زندہ دلیل ہوتی کیونکہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ہماری زندگی میں ہلاک نہ ہوئے تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

پھر آخری فیصلہ سنا کر اس کا نتیجہ بیان کیا۔ اور حاضرین جلسہ سے پوچھا کہ آپ لوگ ایماناً اور دیانتاً فرمائیں کہ اس فیصلہ میں کوئی لفظ بھی ایسا ہے کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ مولوی صاحب منظور کریں گے تو فیصلہ ہوگا ورنہ فیصلہ نہ ہوگا۔

سبھوں نے بالاتفاق کہا کہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں بلکہ یہ قدرتی فیصلہ ہے اور مرزا صاحب پر اقبالی ڈگری ہے۔

پھر مولانا عبدالوہاب صاحب نے مختصر تقریر کر کے اپنی رباعیات سنائیں اور دعائے خیر پر ۱۱ بجے جلسہ برخواست کیا گیا۔

مولانا مرتضیٰ حسن نے پہلے روز آخر جلسہ میں یہ اعلان کر دیا تھا مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی تین روز تک تین تین گھنٹہ بعد نماز مغرب حیات مسیح پر تقریر فرمائیں گے۔ سب احباب تشریف لائیں اور جس صاحب کو اس مسئلہ میں شکوک وشبہات ہوں مولانا ممدوح کا بیان سن کر رفع شبہات کر لیں۔ چنانچہ مولانا محمد ابراہیم صاحب نے پہلے روز ولادت مسیح پر، دوسرے روز واقعہ صلیب کی نفی اور حضرت مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی پر، اور تیسرے روز لفظ توفی کے معنی اور اس کے مواقع استعمال پر نہایت مدلل اور واضح تقریر فرمائی۔ اپنے ہر ایک دعوی پر قرآن مجید ہی کے الفاظ اور آیات سے دلائل قاہرہ بیان کر کے مرزائی اعتراضات کا کافی ووافی جواب دیا اور اس کے شبہات اور مغالطات کی قلعی کھول دی اور یہ ثابت کر دیا کہ حیات مسیح کا مسئلہ نہایت قوی اور مستحکم دلائل سے ثابت ہے۔

آپ نے پہلے ہی روز یہ بھی کہہ دیا تھا کہ اس مسئلہ میں جس کسی کو مجھ سے کچھ پوچھنا ہو تو ہمارے بیان کے شروع ہونے سے پہلے ہی مجھ کو مطلع کر دیں تاکہ آدھ گھنٹہ وقت ان کے سمجھانے کے لئے بچا رکھوں اور ہر روز اثناء بیان میں برابر یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے رہے کہ جس مرزائی کا جی چاہے بلا تکلف آئے اور اپنے اعتراضات پیش کر کے جوابات سنے۔ مرزائی وفد مع امیر الوفد موقع بیان کے متصل بمکان حکیم خلیل سکرٹری مرزائیاں موجود تھے مگر کسی کو ہمت نہ ہوئی کہ مولانا کے سامنے آسکے۔

بہت سے ایسے حضرات جو مرزائیوں کا یک طرفہ بیان سن کر اس مسئلہ میں مذبذب ہو رہے تھے، مولانا ممدوح کے بیان سے ان کا تذبذب بالکلیہ جاتا رہا اور حیات مسیح پر ان کو یقین کامل ہو گیا۔ بلکہ بعض نے مرزائی مولویوں سے اسی وقت جا کر بار بار کہا کہ کیوں حضرات اس مسئلہ میں تو آپ حضرات کو بڑا ناز تھا آج ناطقہ کیوں بند ہے۔ کوٹھڑی سے باہر تشریف لائیے اور مولانا کے دلائل کا جواب دیجئے۔ مگر صدائے برنخاست

آنہا که بصد زبان سخن میگفتند
آیا چه شنیدند که خاموش شدند

مولانا ممدوح کی استدلالی قوت اور خوش بیانی کے متعلق اتنا ہی کہہ دینا کافی ہے کہ حاضرین جلسہ میں سے ہر طبقہ کے لوگ محو حیرت ہو رہے تھے اور بزبان حال یہ کہہ رہے تھے

بہار عالم حسنش دل و جان تازہ میدارد
برنگ اصحاب صورت رابوار باب معنی را

ہر شخص کی زبان پر سبحان اللہ و ما شاء اللہ جاری تھا۔

آپ کا تیسرا بیان ۱۲ بجے شب کے بعد ختم ہوا۔

پھر مولوی حافظ رحمت اللہ صاحب نے اپنی رباعیات سنائیں۔

آخر میں مولانا مولوی عبدالوہاب صاحب نے گورنمنٹ اور علمائے کرام اور حاضرین جلسہ کا شکریہ ادا کر کے دعائے خیر پر جلسہ ختم کیا۔ فللہ الحمد

ناظرین! مذکورہ بالا بیان سے آپ نے سمجھ لیا ہوگا کہ اس مناظرہ میں مرزائیوں کی کیا گت بنی اور کس طرح کی ندامت اور ذلت ان کو نصیب ہوئی۔ اس سیاہ داغ کو اپنے چہرے سے مٹانے اور پبلک میں سرخروئی حاصل کرنے کے لئے مرزائیوں نے بھاگلپور میں ایک اشتہار سرخ حرفوں میں (جو ان کے خون جگر کی خبر دے رہا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع کیا جس میں علمائے اہل سنت کو مخاطب کر کے لکھا ہے:

آپ حضرات نے ہمارے عربی پرچہ کا جواب دینا تو در کنار ہم کو اپنا پورا پرچہ سنانے بھی نہیں دیا۔

ذرا ان بھلے مانسوں سے کوئی یہ تو پوچھے کہ آپ لوگوں کے پرچے کو سوائے آپ لوگوں کے اور حکم صاحب کے علمائے اہل سنت میں سے کسی نے دیکھا بھی تھا۔

کیا آپ لوگوں نے اس کا موقع آنے دیا کہ آپ کا پرچہ علمائے اہل سنت کے ہاتھ آئے۔

خدا تعالی کو حاضر و ناظر یقین کر کے سچ سچ جواب دیجئے اور لعنة الله على الكاذبين پر آمین کہیے۔

بلکہ حقیقت حال تو یوں ہے کہ جب مولانا مرتضی حسن صاحب نے مرزائی مناظر کے عبارت خوانی پر اعتراض کیا تو اسی وقت سے مرزائیوں کے دل پر اس بات کا خوف طاری ہوا کہ علمائے اہل سنت کے ہاتھ میں پرچہ جانے سے خدا جانے کس کس طرح کے اعتراضات کئے جائیں گے۔ کیا کیا غلطیاں نکالی جائیں گی۔ اور اس بات کی فکر کرنے لگے کہ کس طرح علمائے اہل سنت کے ہاتھ میں پرچہ نہ جائے۔ بروقت یہی تدبیر سوجھی کہ شرائط مقبولہ فریقین کی خلاف ورزی پر اصرار کر کے ترجمہ بطور وعظ بیان کیا جائے علمائے اہل سنت مزاحمت کریں گے اور آخر مناظرہ بند ہی ہو جائے گا۔ پرچہ دینے کی نوبت نہیں آئے گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ورنہ جب اول روز فریقین کی گفتگو کے بعد حکم کا فیصلہ ہو چکا تھا، تو پھر دوسرے روز شرائط مناظرہ شکنی بلکہ فیصلہ شکنی پر اصرار کرنے کا مطلب کیا تھا۔

بھلا کوئی مرزائی حلفیہ یہ تو بیان کرے کہ کس نا معقول کے منہ سے شرائط مقبولہ فریقین کی نسبت یہ جملہ نکلا تھا کہ ہم اس نا معقول شرائط پر مناظرہ نہیں کر سکتے۔ اور کس عہد شکن نے یہ کہا تھا کہ اگر تبلیغ کی صورت نہ ہو تو مناظرہ بے فائدہ ہے۔

اچھا اب آپ لوگوں کی صداقت کی جانچ کی ایک آسان صورت بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ وہ عربی پرچہ جو مجلس مناظرہ میں لکھا گیا تھا اور جس پر حکم کا دستخط بھی ہے شرعی قسم کھا کر بلا زیادۃ ونقصان چھاپ کر شائع کر دیجئے۔ پبلک پر آپ کے مناظر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی دانی بھی ظاہر ہو جائے گی اور مرزا صاحب آنجہانی کے مسیحیت اور مہدویت کے دلائل بھی معقولیت بھی کھل جائے گی۔ کیا مرزا پارٹی ایسا کرے گی؟ شائد۔

مرزائی پارٹی کی عربی دانی تو اسی سے ظاہر ہے کہ علمائے اہل سنت کی طرف سے اردو خط جانے پر اعتراض کر کے کہ علماء اور اردو میں خط لکھیں ایک خط عربی میں لکھا، جو طرح طرح کی غلطیوں سے بھرا ہوا تھا۔ اس کا برجستہ جواب ترکی بترکی عربی ہی میں فوراً دندان شکن دے دیا گیا۔ پھر مرزائی پارٹی کی ہمت نہ ہوئی کہ عربی میں خط لکیں۔ اس کے بعد جتنے خط آئے اردو ہی میں آئے۔ عربی دانی کی مہارت کا دعوی تھا تو دوسرا تیسرا خط عربی میں کیوں نہ لکھا۔ اف لکم! اف لکم! اف لکم!

ہاں یہ بھی واضح رہے کہ جلسہ مناظرہ میں شکست ہو جانے کے بعد ۴ جون کو ایک خط وہی سرور شاہ امیر الوفد طرف سے مولوی محمد عمر صاحب کے نام آیا کہ جدید مناظرہ کے لئے شرائط طے کیجئے۔ جواباً لکھا گیا کہ آپ پہلے اس بات کا اطمینان کرا دیں کہ اب جو شرائط طے ہوں گے آپ ان کے پابند رہیں گے۔ آپ اول روز مجمع عام یہ کہہ چکے ہیں کہ ہم لوگ ایک امام (خلیفۃ المسیح) کے حکم کے پابند ہیں ان کے مقابلہ میں شرائط مذکورہ وغیرہ کوئی چیز نہیں ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ شرائط طے کرنے کے بعد پھر آپ یہ کہہ دیں کہ ہمارے امام کا یہ حکم آیا ہے کہ مناظرہ مت کرو۔ اس لئے جب تک لوگ خلیفہ جی نورالدین صاحب بلا وساطت احدے شرائط طے نہیں کریں گے ہم لوگوں کو اطمینان نہیں ہو سکتا۔ بقول حافظ رحمہ اللہ:

من جرّ ب المجر ب حلت به الندا مة

آزمودہ را آزمودن جہل است، مثل مشہور ہے۔

ناظرین با تمکین برائے خدا مذکورہ بالا واقعات پر کافی غور کیجئے اور انصاف کے ساتھ اس بات کا فیصلہ کیجئے کہ مرزائیوں کے مقابلہ میں اہل سنت کا یہ عذر قابل پذیرائی ہے یا نہیں۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

جلسہ ہذا میں ذیل کی تحریریں شائع ہوئیں جو نہایت مختصر اور بہت مفید ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح قادیانی کا فیصلہ، اور، مرزا غلام احمد صاحب کا فیصلہ۔

ان دونوں تحریروں میں مرزا غلام احمد کے اقوال سے ثابت کر دیا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں ہیں بلکہ جھوٹے ہیں

تحفہ مرزا، اور دعا مرزا ۔ یہ دو جز کا رسالہ ہے ۔شائقین ان رسالوں کو میر جو ہر علی صاحب ساکن..مونگیر سے منگوالیں۔

شائقین کو میں ایک بڑی کتاب کا مژدہ دیتا ہوں۔اسے ناظرین ضرور دیکھیں۔اس میں کامل طور سے مرزا صاحب کی حالت کا سچا فوٹو کھینچا ہوا ہے اور مرزا صاحب کی ایک مایہ فخر کتاب ازالہ اوہام کا نہایت عمدہ جواب دیا ہے اس کا نام افادۃ الافہام دو جلدوں میں ہے ۔۔۔ حیدر آباد سے مولانا مولوی انوار اللہ صاحب مصنف سے ملے گا یا مونگیر محلّہ مخصوص پور مولوی ابوالحسن صاحب سے ملے گا

بزرگان اسلام کی خدمت میں ضروری التماس

اسلامی فرقوں کے مناظرہ کو اگر چہ میں نے کبھی پسند نہیں کیا مگر مرزا قادیانی کے اقوال وعقائد اس کے طرح کے دیکھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اسلام کو بالکل درہم برہم کرنا چاہتے ہیں مگر اسلام کے پردے میں اسلامی عقائد اور اسلام کی جو صورت حضرت سید المرسلین ﷺ اور بزرگان سلف سے ہمیں پہنچی ہے اسے غلط بتا کر یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ ہوں ، میں ہوں۔ میرا کہنا مانو جب نجات ہوگی ۔ ان کے چند اقوال اونہیں کی کتابوں سے بنظر اطلاع عام نقل کئے جاتے ہیں انہیں آپ لوگ غور سے ملاحظہ کریں کہ وہ اسلام کے کس قدر درہم برہم کرنا چاہتے ہیں

۱۔مرزا جی قرآن مجید کے جو معنی بیان کریں وہ صحیح ہیں اور اگر اس کے خلاف صحابہ کرام اور تابعین وغیرھم نے بیان کئے ہوں تو وہ غلط ہیں۔

۲ ۔ جو حدیث مرزا جی کے الہام کے مطابق ہے اسے وہ مانیں گے اور جو اس کے خلاف ہے اسے ردی کی طرح پھینک دیں گے۔جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قرآن و حدیث جو مسلمانوں کا دین وایمان ہے وہ بیکار اور جو مرزا کہیں وہ دین ہے نعوذ باللہ

۳،مرزا جی کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجا ست تا بنہد پا بمنبرم
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

ایک اولوالعزم نبی کی تحقیر اور ان کی تعلّی ملاحظہ کے جائے۔

۴۔ بنی اسرائیل کے چار سو نبی نے ایک بادشاہ کی فتح کی خبر دی اور وہ غلط نکلی جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کسی نبی کی بات پر سچائی کا یقین نہیں ہوسکتا۔

۵، مرزا جی کہتے ہیں

منم مسیح زمانم منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

یہاں صاف کہہ رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد (نعوذ باللہ) حضرت محمد رسول اللہ کا مرتبہ رکھتا ہے مجھے مانو۔

۶۔ آنحضرت ﷺ پر عیسی بن مریم، دجال، یاجوج ماجوج، اور دابۃ الارض کی حقیقت منکشف نہ ہوئی تھی (ازالہ اوہام مؤلفہ مرزا)۔ مرزا جی پر منکشف ہوئی اسلئے مرزا جی افضل ہوئے نعوذ باللہ۔

۷۔ حضرات حسنین کی تحقیر تو بہت کچھ کی ہے اور حضرت کی مصیبت اور اپنا تنعم دکھا کر اپنی افضلیت ثابت کی ہے۔ یہ تحقیر ضمناً تمام اولیائے امت محمدیہ کی ہے۔

انصاف سے کہو کہ کون مسلمان ان باتوں کو سن سکتا ہے اور یہ باتیں مانی جائیں تو میں بالیقین کہتا ہوں کہ دین اسلام وہ مقدس مذہب نہ رہے بلکہ نیا مذہب قادیانی ہوگا جسکو خدا اور رسول سے کچھ واسطہ نہ ہوگا۔ فقط باقی تفصیل عقاید مرزائیوں انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ علیحدہ شائع کرے گا۔

المشتہر: حکیم محمد یعسوب نائب سکرٹری انجمن اہل سنت والجماعۃ مونگیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدر جواب سنے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار بدر قادیانی نے چند سوالات لکھے ہیں جن کے جوابات خاص اہل حدیث (امرتسر) سے مانگے ہیں اس لئے نمبروار جواب دیئے جاتے ہیں۔

ا۔اہل حدیث مورخہ ۱۴۔ ماہ حال (جون ۱۹۱۱ء) صفحہ ۱۳ پر، قادیانی موت، کی سرخی سے جو مضمون شائع ہے اس کی نسبت آپ یہ بتا سکتے ہیں کہ حضرت اقدس یعنی جناب مرزا صاحب قادیانی نے کون سی کتاب میں ایسا تحریر فرمایا ہے ہمارا کوئی مرید طاعون سے نہیں مرے گا جیسا کہ آپ ہمیشہ شائع فرماتے رہتے ہیں۔اور پرچہ حال میں بھی یہی فقرے درج ہیں۔(بدر ۲۲ جون ۱۹۱۱ء)

اڈیٹر اہل حدیث: تعجب ہے کہ اس سوال کا جواب کئی ایک دفعہ دیا گیا مگر قادیانی جماعت میں ہنوز روز اول ہے۔اچھا سنیئے مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ہم بڑے ادب سے اس محسن گورنمنٹ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر ہمارے لئے ایک آسمانی روک نہ ہوتی تو سب سے پہلے رعایا میں سے ہم ٹیکا کراتے اور آسمانی روک یہ ہے کہ خدا نے چاہا ہے کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیوار کے اندر ہوگا اور جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوی سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جائیں گے اور ان آخری دنوں میں خدا کا یہ نشان ہوگا تا وہ قوموں میں فرق کر کے دکھاوے لیکن وہ جو کامل طور پر پیروی نہیں کرتا وہ تجھ میں سے نہیں ہے اس کے لئے مت دلگیر ہو یہ حکم الٰہی ہے جس کی وجہ سے ہمیں اپنے نفس کے لئے اور ان سب کے لئے جو ہمارے گھر کی چار دیوار میں رہتے ہیں ٹیکا کی کچھ ضرورت نہیں۔ (کشتی نوح۔ص ا۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں چار دیواری والوں کی حفاظت کا وعدہ ہے مگر چار دیواری کے معنی دوسری جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ لکھتے ہیں:

جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالیٰ کی کلام میں یہ وعدہ ہے

انی احافظ کل من فی الدار

یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤنگا۔

اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بودوباش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں (کشتی نوح۔ص ۱۰)

مرزائیو! ان دونوں قولوں کو ملا کر بتلاؤ کہ مرزا صاحب قادیانی کا مطلب صاف ہے یا نہیں کہ مرزا صاحب کا مرید کوئی بھی طاعون سے نہیں مرے گا۔ تو پھر کیا کوئی مرزائی نہیں مرا؟

خبر نہ ہو تو دفتر بدر سے پوچھو کہ اخبار کا پہلا مالک اور اڈیٹر کس بیماری سے اور کس جگہ مرا؟

قاضی امیر حسن کا لڑکا قادیان میں کس بیماری سے مرا؟

منصوری کا سہارن پوری لڑکا کس بیماری سے مرا تھا؟

اچھا آگے چلتے ہیں:

سوال نمبر ۲۔ جناب مرزا قادیانی کی وہ دعا جو آپ کے متعلق تھی وہ کس طرح آپ کے حق میں مفید ہے جب کہ آپ نے آج تک آئینہ صداقت، عداوتوں کی روشنی، ثنائی چکر اور دیگر اخبارات بدر وغیرہ کی معقول پیرایہ میں تردید نہیں کی۔ میرے خیال میں آپ کو کوئی حق نہیں ہے کہ بار بار محض دفع الوقتی کرنے کی غرض سے یا عوام کو مغالطہ میں ڈالنے کی وجہ سے آپ ہمیشہ اس دعا کا ذکر کریں جب کہ پبلک پر اصل معاملہ روز روشن کی طرح واضح ہو چکا ہے۔ امید ہے آئندہ خیال رکھیں گے۔

(بدر قادیان۔ ۲۲ جون ۱۹۱۱ء)

اڈیٹر اہل حدیث: سائل نے جتنے رسالوں کا ذکر کیا ہے ان سب کے جوابات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافی دیئے گئے ہیں۔ سب سے جامع رسالہ ادعاء مرزا ہے جو منگیری دوستوں نے مفصل لکھا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے دعا فیصلہ کی تھی کہ خداوندا اگر میں تیری نگاہ میں جھوٹا ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب سے پہلے مجھے موت دے۔ چنانچہ خدا نے ان کی دعا قبول فرمائی۔ الحمد للہ۔ اس میں میری نامنظوری کو کوئی دخل نہیں ۔آگے چلئے۔

سوال ۳۔ ایسا ہی آتھم والی پیش گوئی سے کوئی ہفتہ شاید ہی خالی جاتا ہو جو آپ سکوت کرتے ہوں پندرہ سولہ برس سے یہ شور اور واویلا مچا رہے ہیں کہ آتھم ۱۵ ماہ میں نہیں مرا۔ کیوں جناب آپ اصل پیش گوئی سے یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ واقعی آتھم پندرہ ماہ تک مر جاویگا۔ اگر آپ یہ فرماویں کہ مرزا صاحب نے ایسا ہی فرمایا بھی ہو تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب نے قبل از وقت جو کچھ فرمایا تھا وہ ایک اجتہادی غلطی تھی۔ کیا انبیاء سے ایسی غلطیاں نہیں ہوئے اور اجتہادی غلطیوں میں خدا تعالی کا کوئی راز مخفی ہوتا ہے ورنہ کبھی غلطی نہ ہو((بدر قادیان۔۲۲ جون ۱۹۱۱ء)

اڈیٹر اہل حدیث: غنیمت ہے آپ اتنا تو مانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے پندرہ ماہ میں موت کا ذکر کیا ہے گو غلط کیا ہے مگر یہ کہنا آپ کا اپنا خیال ہے مرزا صاحب قادیانی تو لکھتے ہیں:

> ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا نہ کسی کا حق ہے جو اس کے مخالف کہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۷)

بتلایئے آپ کون ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سمجھے ہوئے معانی کی مخالفت کرتے ہیں۔ اصل الہامی الفاظ بھی سن لیجئے:

> پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔

میں اس پیش گوئی کی نسبت دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ تمام مرزائی مل کر بھی مجھ سے بحث کریں تو انشاء اللہ بقول:

> چوں بشوئی پلید تر گردد
>
> جتنا بولیں گے الٹے گریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی مخالفت میں یہاں تک ترقی پر ہوں کہ مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں مجھ کو سب مخالفوں سے بڑا مخالف لکھا ہے میری اس مخالفت کا بڑا سبب یہی پیش گوئی ہے۔ مرزائیو! حوصلہ ہے تو خاص اسی پیش گوئی پر قلم اٹھا کر ہمارے مقابلہ پر آؤ۔

او بدر! تو واقعی بدر ہے تو باہر نکل کر ذرہ روشنی دکھلا ہمارے سارے مضمون کو نقل کرنے کا وعدہ کر ہم تیرے مضمون کو نقل کر کے ناظرین اہل حدیث تک پہنچا دیں گے۔ کیا مرزائی ہمت کریں گے؟

آگے چلو:

سوال ۴۔ احمدی رسالہ میں جو آپ صاحبان کا کچا چٹھا درج ہے کیا وہ صحیح ہے۔ بخدا ہمیں تو ان رسالوں کو پڑھ کر سخت افسوس اور رنج ہوتا ہے۔ ہم کبھی آپ کی شان میں ایسے الفاظ دیکھنے پسند نہ کرتے۔ اگر جناب کی سابقہ تحریر مرقع قادیانی وغیرہ نظر سے نہ گذری ہوں۔ خیر کردنی خویش آمدنی پیش۔ اب بجز صبر اور کچھ نہیں ہوسکتا۔ آپ کا خیر اندیش خریدار اہل حدیث ۲۲۳۵۔ کوہ منصوری۔ (بدر قادیان۔ ۲۲ جون ۱۹۱۱ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

احمدی رسالہ میں جو ہمارا کچا چٹھا تم کہتے ہو اس سے برا نہیں جو رسالہ عصائے موسیٰ کے قابل اور الہامی مصنف نے مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کا لکھا تھا مرزائیوں کو شرم ہوتی تو پہلے اس کا جواب لکھتے۔ ہمارا کچا چٹھا وہ کیا لکھے گا اس کے اڈیٹر سے اتنا تو پوچھ دو کہ اس کی ولادت کہاں کی ہے۔ اور داروغہ جیل میر عصمت اللہ اس کے کیا لگتے ہیں۔ بس اسی ایک ہی جواب سے تم کو اس کے کچے چٹھے کا علم ہو جائیگا

او نادانو! کیا بدزبانیوں سے کسی مذہب کی حقانیت کھل سکتی ہے؟ کیا گالیاں دینے میں پورب کی بھٹیارنوں سے تم بڑھ جاؤ گے؟ ہرگز۔ ہاں اپنے پیر و مرشد مرزا غلام احمد قادیانی کی سنت پر ضرور عمل پیرا ہوسکو گے۔ مختصر یہ کہ:

بنما بصاحب نظرے جوھر خود را
عیسیٰ نتواں گشت بتصدیق خرے چند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبات احمدیہ اور براہین احمدیہ پر سچی رائے

(محمد معشوق علی از پھلواری)

گو میری طرز تحریر بعض کو مخالفت کا دھوکہ دے گی مگر درحقیقت میں مخالف ہوں بلکہ جو کچھ میری دیانت میں آیا ہوں اس کو لکھتا ہوں۔ میں خطبات احمدیہ اور براہین احمدیہ کا نام اکثر اخبار و رسالے میں دیکھا کرتا تھا اور یہ دونوں کتابیں میرے یہاں کے کتب خانہ میں موجود تھیں مگر بدقسمتی سے کبھی مطالعہ کا اتفاق نہیں ہوا۔ ادھر قریب دو ہفتہ کے ہوئے کہ میں نے خطبات احمدیہ کو لفظاً لفظاً دیکھا اس میں کوئی کلام نہیں کہ یہ کتاب لاجواب لکھی گئی ہے اس کے مصنف نے جس جوش و جانفشانی سے انجام دیا یہ اس کا کام تھا مگر ہاں اتنا ضرور کہیں گے کہ ہمارے جو شیلے سرسید مرحوم سائینس سے اس قدر مرعوب تھے کہ باوجود تسلیم اعجاز معجزوں کی تاویل کرنے پر مجبور ہوئے۔ اس کے بعد مرزا صاحب کی براہین کو بغور دیکھا۔ اس میں شک نہیں کہ محامد اسلام و لطائف قرآن کو نہایت طوالت کے ساتھ سلسلہ وار لکھا ہے کتاب ضخیم ہے اشتہار کے موتے موٹے حرفوں سے اس کی شان اور بھی دوبالا ہوگئی اس کی تردید کے لئے مخالف کو اک بڑی طویل عمر کی ضرورت پڑے گی۔ یہ کتاب اپنی نوع میں قابل داد لکھی گئی ہے مگر افسوس جیسا کہ ہم خطبات احمدیہ کے وسیلہ سے ایک بڑے عیسائی کو ملزم کر سکتے ہیں ویسا براہین احمدیہ کے ذریعہ سے اپنے مخالف کو ساکت نہیں کر سکتے۔ کاش قرآنی مضامین کو ویدی مضامین سے مقابلہ کر دیا جاتا، ان کے اعتراضوں کی بے وقعتی ان کی کتابوں سے ثابت کر دی جاتی تو کتاب زیادہ دلچسپ ہو جاتی اور مسلمانوں کو بھی وید کے حسن و قبح سے واقفیت ہو جاتی۔ مجھ کو نہایت افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے دیباچہ میں لین دین کا قصہ پیش کر کے اپنے خلوص و قناعت پر بہت کچھ بدظنی کا موقع دیا، اور اس پر یہ غضب کیا کہ اس کتاب کا نصف حصہ اپنی نبوت والہامات کی نذر کر دیا جس سے دوربین نگاہوں میں خلوص کا خاتمہ ہی نہیں ہوا بلکہ محنت برباد گنہ لازم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مقولہ بھی صادق آیا۔ اوران وحیوں میں راز نیز اور مواعید خوشگوار تو اس قدر ہیں کہ کل پیغمبروں سے آپ کا پلہ وزن دار ہوگیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ خدا کو آپ سے ایک خاص عشق تھا۔ اس لئے جس قدر آپ کی دل جوئی وخوش آمد کی گئی اس کا عشر عشیر بھی کسی برگزیدہ کے ساتھ نہیں کی گئی ۔ مگر افسوس یہ دل جوئی محض دل خوش کن تھی اور یہ دلاسہ صرف ایک دھوکہ تھا جس کا نتیجہ بجز طفل تسلی کچھ نہ نکلا ۔ ورنہ آج ہم کل دنیا کو مرزائی رنگ میں دیکھتے اور خود مرزا صاحب کو ستر بار سے کم نہیں مکہ میں وعظ فرماتے سنتے لیکن کم بخت ہراس وبیکسی نے ہندوستان کے بھی دورہ کا موقع نہیں دیا آپ نے اس کتاب میں اپنی نبوت کی دلیل چند منی آرڈر کی پیش گوئی پر موقوف رکھی ۔ گو اس کے علاوہ چند پیش گوئیاں اور بھی ہیں جن کے عدم وقوع میں ایسی تاویل سے کام لیا گیا ہے کہ جس سے ہر خاص و عام بے کھٹکے دس بیس پیش گوئیاں کرسکتا ہے۔ مگر ہاں آج کل مرزائی آپ کی صداقت میں ایک نئی دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ ہمارے مخالفین (یعنی مولوی ثناء اللہ صاحب وغیرہ) کی کوئی جماعت نہیں قائم ہوئی اور ہماری جماعت باوجود مخالفت کے مستحکم اور ترقی پذیر ہوتی جاتی ہے۔ میں استحکام وترقی کو تو کہہ نہیں سکتا کہ کس منزل تک پہونچی مگر یہ ضرور کہوں گا کہ آپ کے مخالفوں نے نہ کبھی امامت و نبوت کا دعوی کیا نہ اس مقصد کے لئے اخبار ورسالے شائع کئے نہ اپنے مذہبی اعلان کے لئے وقتاً فوقتاً روزانہ پیسہ اخبار میں کوئی تحریر چھپوائی ۔۔ نہ ہر جگہ کسی جدید مذہب کے لئے انجمنیں قائم کیں نہ اشاعت اسلام کو اپنے مشن کا ذریعہ ٹھہرایا۔ ہاں آپ کی تردید میں البتہ کوشش کی گئی اور یہ علماء کا فرض منصبی ہے ۔ کوئی نئی بات نہیں ہے ۔ بخلاف اس کے آپ کا کوئی رسالہ کوئی اخبار کوئی وعظ کوئی جلسہ مرزا صاحب کی ستائش و نبوت سے خالی نہیں یہی وجہ ہے کہ پبلک آپ کی اطاعت اسلام کو مرزا صاحب کی نبوت کا اعلان جانتی ہے۔ علاوہ اس کے اگر جماعت ہی صداقت کی دلیل ہے تو آپ سے زیادہ قابل لحاظ بابی ومہدوی فرقہ ہے کہ ان جانبازوں نے اسلامی عہد میں اپنے مشن کی بنیاد ڈالی اور نہایت استقلال کے ساتھ آنے والی مصیبتوں کا سامنا کیا اور آج آپ سے زیادہ ترقی پذیر ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ آپ کے پاس کوئی ایسی زبردست دلیل موجود ہے جس سے ان مستقل مزاجوں کی عظمت نظرانداز کردی جائے اور آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی موہومہ نبوت بلا ثبوت تسلیم کر لی جائے اور بین احدٍ من رسلہ کی صف اول میں مرزا صاحب کو جگہ دی جائے کیا آپ مجھ کو واقف کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی جدید نبوت سے دنیا کو کیا فائدہ پہنچا۔ اور اپنی وحیوں کے مطابق کہاں تک کامیاب ہوئے۔ کیا الحاد و زندقہ میں کچھ کمی ہوئی۔ یا مکر و دغا کی گرم بازاری سرد ہوئی (مشکل تو یہ ہے کہ آپ کسی پیغمبر کو نظیر میں پیش کر دیں گے اور دل جوئی وحیوں کا خیال نہیں کریں گے۔ منہ) میری دانست میں کچھ بھی نہ ہوا بلکہ دن دونا رات چوگونا ہے اگر آپ مجھ کو تعصب و مخالفت کا الزام نہ دیں تو میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ البتہ آپ کے نبی نے اپنی اصلاح کامل کر لی جیسا واقعات سے ظاہر ہوتے ہیں اگر میرے دوست خفا نہ ہوں تو اتنا اور بھی کہنے کو تیار ہوں کہ میں مرزا صاحب کا تو معتقد نہ ہوا مگر آپ لوگوں کا ضرور معتقد ہوں۔ کیا یہ خیال اصلاح کا صحیح ہے کہ ایک جماعت کثیر میرے حلقہ میں داخل ہو کر نجات یافتہ ہو گئیں جیسا بعض تقریروں میں پایا جاتا ہے۔ اگر یہ خیال درست ہے تو میں اکثر اہل خانقاہ اور صاحب حلقہ کو مبارکباد دیتا ہوں بلکہ زیادہ تر اس مبارکباد کے مستحق پھلواری کے خاص سجادہ نشین جناب مولوی شاہ بدرالدین صاحب ہیں جن کے مرید غزنی سے لے کر رنگون تک ہیں حالانکہ آپ کا حکم امتناعی ہے کہ میرا کوئی ذکر اخبار و رسالے میں نہ کیا جائے (پھر آپ نے کیوں کیا؟ ثناء اللہ امرتسری) اگر مرزائیوں کی بے انتہا کوششوں کے ساتھ پنجاب میں اشاعت ہوئی تو کیا جائے نازش ہے گو اسلامی جماعت کا ایک جدید نبی کی امت میں داخل ہونا کسی قدر حیرت انگیز ضرور ہے لیکن تھوڑے تامل میں یہ اندیشہ جاتا رہتا ہے کیونکہ یہ مسلّم ہے کہ صوبہ پنجاب مثل اور علوم و فنون کے مذہبی جدتوں کا بھی گرویدہ ہے اس میں ہندو مسلمان دونوں برابر کے حصہ دار ہیں۔ اس لئے میرا خیال ہے کہ اگر پنجاب میں کوئی خدائی کا دعوی کرے تو ضرور دو چار پرستش کرنے والے نکل آئیں گے چنانچہ میرے صوبے کا بچہ عین اللہ (عین اللہ کی کتاب پنجاب میں چھپی ہے اعلان تو بہار ہی میں ہوا ہے۔ پیدائش بھی وہاں کی ہے۔ اڈیٹر اہلحدیث) نے بھی اپنے اعلان کے لئے پنجاب ہی کو پسند فرمایا اور دو چار معتقد بھی پیدا ہو گئے۔ یہ نازش مرزائیوں کی ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت میاں صاحب دہلوی قدس سرہ

حضرت مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ جن کو دہلی کے محاورہ میں حضرت میاں صاحب کہتے ہیں ایک ایسے بزرگ گذرے ہیں کہ ہندوستان سے باہر کی اسلامی آبادی بھی آپ کی تعظیم کرتی ہے۔ جس قدر خدمات اس بزرگ سے حدیث کے متعلق ہوئی ہیں خود اسی سے ظاہر ہے کہ آپ کے شاگرد اس وقت دنیا کے ہر حصے میں مقتداء بنے ہوئے ہیں، مگر بقول:

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

قادیانی (نیم مردہ) اخبار الحکم نے ۷ جون کے پرچہ میں حضرت ممدوح کی نسبت ژاژ خائی کی ہے۔ وہ بھی صرف اس بات پر کہ حضرت ممدوح درس حدیث کے وقت عاشقانہ اشعار پڑھا کرتے تھے جیسا کہ ان کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ آپ نے یہ شعر پڑھا:

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

مگر الحکم کا اڈیٹر ابوالحکم اتنا نہیں جانتا کہ عاشقانہ اشعار کو فاحشانہ خیال میں پڑھنا برا ہے، لیکن اگر ان کو حسن قرائن کسی اچھے موقع پر استعمال کیا جائے، تو لطف سخن پیدا ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اسی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ:

غالباً یہ شعر حدیث افک کے موقع پر پڑھا تھا۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ نے جب اپنے افک کا حال سنا تو کہا میں حضرت یعقوبؑ کی طرح صبر کرونگی جو جس کا جی چاہے کہہ لے۔ یہی معنی ہیں:

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس ہے الحکم قادیان کا اڈیٹر ایک ایسے خاندان کا ممبر ہے جس کو گانے بجانے سے خاص تعلق ہوتا ہے تاہم وہ نہیں سمجھتا کہ:

اہل معنی کو ہے لازم سخن آرائی بھی
بزم میں اہل نظر بھی ہیں تماشائی بھی

لطیفہ: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حضرت ممدوح کی زندگی میں لکھا تھا کہ حضرت مولانا نذیر حسین صاحب دہلوی مجھ پر ایمان لے آویں گے مگر جب انتقال فرما گئے تو اس ذلت اور کذب کو چھپانے کے لئے شائع کیا کہ:

اب تو میں سمجھتا ہوں کہ مولوی نذیر حسین ہماری جماعت میں داخل ہوا۔ کئی مرتبہ میں نے دیکھا ہے کہ ایک آدمی زندگی میں تو قائل نہ ہوا مگر جب فوت ہو گیا تو ہماری جماعت میں داخل ہوا۔

(البدر قادیان ۲۸ رجب ۱۳۲۰ھ)

سبحان اللہ! کیا کہنے ہیں، اسی کا نام ہے:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۳)

بنارس میں ایک قادیانی کی لاش

ایک چودھری قوم سبزی فروش ساکن چھاؤنی بنارس جو کہ اپنی قوم میں ایک متمول آدمی تھا پہلے مذہب حنفی رکھتا تھا اور اس نے ایک مسجد عیدگاہ اپنی زوجہ کے اصرار پر نہایت عمدہ زر کثیر سے تیار کی تھی جس کی وجہ سے مسلمانان بنارس اس کو اچھی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ اپنی بدقسمتی سے مذہب قادیانی مرزائی میں آ گیا جس کا افسوس مسلمانان بنارس کو ہوا۔

پہلے تو پوشیدہ بات رہی مگر اس کی برادری و نیز اہل محلہ اس کی کوشش و جستجو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رہے کہ کب موقع ہاتھ آوے گا کہ یہ برادری سے خارج کیا جاوے گا۔

خدا کی شان کہ اخبار بدر مورخہ ۸ جون ۱۹۱۱ء میں نام نامی چودھری مذکور بہ سلسلہ داخل ہونے مریدان قادیانی مرزائی شائع ہوا۔ اسوقت سے پورا پورا یقین تمام اہل محلّہ خاص کر اس کی برادری کو ہوگیا۔

حسب اتفاق ۲۵ جون ۱۹۱۱ء کو وقت ۱۱ بجے دن چودھری مذکور مرزائی قادیانی کا انتقال ہوگیا۔ چھاؤنی بنارس میں غل مچ گیا۔ تمام اہل محلّہ ہمسایہ اور اس کی برادری اسکے تجہیز و تکفین سے متنفر ہونے لگے۔ اس کے چھوٹے بھائی محمد اور اس کے لواحقین اپنے تمامی برادری و اہل محلّہ سے بہت کچھ التجا کیئے کہ ہم لوگ مذہب قادیانی نہیں رکھتے ہم لوگوں کا قصور معاف کیا جاوے اور میرے بھائی خدا بخش چودھری متوفی کا بھی قصور معاف کیا جائے۔

اہل محلّہ و نیز اس کی برادری نے شریک تجہیز و تکفین ہونے سے انکار کیا، محلّہ ندیسہ میں جابجا کمیٹیاں ہونا شروع ہوئیں۔ آخر کار نتیجہ کمیٹیاں کا یہ ظہور پذیر ہوا کہ محمد برادر خدا بخش چودھری متوفی اور اسکے لواحقین نے مسجد تالاب چھاؤنی بنارس میں بصدق دل قسم کھائی۔ جس کی وجہ سے کچھ اہل محلّہ و برادری کی یہ رائے ہوئی کہ جنازہ میں جانا چاہیے لیکن تجہیز و تکفین میں شامل نہ ہونا چاہیے۔

غرض کہ اولاً مقام نور الدین شہید دفن کے لئے رائے ہوئی۔ قبر تیار ہوئی مگر نہ معلوم کس وجہ سے رائے تبدیل ہوکر یہ رائے ہوئی کہ مقام عیدگاہ مذکورہ بالا میں قبر کھودی جائے اور دفن کیئے جائیں۔ قبر کھودنے کا سامان ہوا۔ قبر بھی کھودی گئی۔

اب متوفی مذکور کے مکان پر نہلانے دھلانے تجہیز و تکفین کا انتظام ہونے لگا۔ درزی اہل محلّہ نے جواب دے دیا کہ ہم مرزائی مذہب قادیانیوں کا کفن نہیں سئیں گے۔ لاچار ہوکر کسی دیہاتی درزی کے مکان پر پوشیدہ طور پر گئے جو کہ اس مذہب سے واقفیت نہیں رکھتا تھا، کفن سلالائے۔

اب مرزائی قادیانیوں مذہب والوں کو بھی اس کی خبر ہوئی جو کہ قریب محلّہ کی مسجد میں تشریف رکھتے تھے مکان پر خدا بخش چودھری کے آئے اور باہم مشورہ وصلاح کر کے غسل دینے کی تیاری کیا۔ پورے طور سے غسل نہیں ہونے پایا تھا کہ پیر کے گھٹنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس سے مواد جاری ہونا شروع ہوا جو کہ دیر تک بند نہیں ہوا۔ بہت کچھ پانی ڈالا گیا ۔کچھ دیر کے بعد جب مواد جاری ہونا بند ہوا، تو جھٹ پٹ کفن میں لپیٹ کر دفن مقام عیدگاہ مذکورہ بالا لئے چلے۔ لاش ایسی بھاری تھی کہ ہر چہار جانب تین تین چار چار آدمی کندھا دیتے جاتے تھے۔ جنازہ قریب ۷ بجے شب کے مقام عیدگاہ پہنچا۔ مجمع بہت کم تھا جیسا کہ نام نہاد ایسا مجمع اہل محلّہ و برادری کا نہیں تھا۔ اب سامان دفن کا ہونا شروع ہوا۔ عیدگاہ کے قرب و جوار کے لوگوں نے دفن ہونے سے روکا اور کہا کہ یہ عیدگاہ ہے قبرستان قادیانی مرزائی کا نہیں ہے۔ مرزائی مذہب قادیانی والوں کو ہم لوگ دفن نہیں ہونے دیں گے، اور نہ عیدگاہ کو ناپاک بناویں گے۔ اس وقت حاضرین مجمع کو ایسی سبکی ہوئی اور منتظمین نہایت خفیف ہوئے قبر جو کہ کھدی ہوئی تیار تھی اہل محلّہ عیدگاہ نے اسے بند کر دیا۔

اب حاضرین مجمع کی یہ رائے ہوئی کہ نماز جنازہ اسی جگہ پڑھا کر دفن مقام نورالدین شہید لے جانا چاہیے۔ جب نماز جنازہ کے لئے ایک مولوی .. قادیانی کھڑے ہوئے تو ایک شخص نے باآواز بلند پکارا کہ نماز پڑھانے والا مذہب قادیانی رکھتا ہے، اس کے پیچھے حنفی لوگ نماز نہ پڑھیں۔ یہ سنتے ہی اس کے برادر محمود لواحقین نے جنازہ اٹھا لیا اور راہ مقام نورالدین شہید بغرض دفن ہوئی۔ ۹ بجے شب وہاں پہنچے ۔مجمع صرف چالیس خواہ پچاس آدمیوں کا رہ گیا، قادیانی مذہب والے رفو چکر ہو گئے۔ خیر بہزار خرابی ایک بجے شب دفن کیا گیا۔ مسلمانان بنارس پر خدا اپنا رحم کرے: اچھا ہوا وہ مر گیا سر سے میرے بلا ٹلی۔

العبد: فخرالدین اشرف خان ساکن پورانی عدالت ڈاک خانہ چوک شہر بنارس۔ جون ۱۹۱۱ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم جانتے ہیں کہ ایسے واقعات سے قادیانی پارٹی الٹی شیخی بھگارے گی لیکن ہماری غرض اس واقع کے درج کرنے سے یہ ہے کہ تم لوگ اپنے نبی (مرزا قادیانی) کی، آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے ہو حالانکہ حضور ﷺ کی زندگی میں کل تیرہ سال تکلیف کے گذرے۔ اس سے بعد تو آپ کا سلسلہ حکومت شروع ہو گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔خصوصاً انتقال کے بعد تو سب کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ جو وعدے تھے

و لیبدّ لنّهم من بعد خوفهم امناً (النور:۵۵)

بالکل پورے ہوئے تھے۔ مسلمان بفضلہ تعالیٰ نہ کسی سے ڈرتے تھے نہ دبتے تھے بلکہ مخالف لوگ مسلمانوں سے ڈرتے تھے۔ اسی آیت کو مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے بھی اپنے حق میں لکھا ہے پھر کیا وجہ ہے کہ قادیانیوں کے حق میں خوف اور عذاب کا ہنوز خاتمہ نہیں ہوا۔ یہ ایک سوال اہل دانش کے لئے قابل غور ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۳۔۴)

آئینہ نوری (۱)

(مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

مرزائے قادیان کی قرآن دانی کی قلعی ہم اپنے رسالہ آئینہ قادیانی میں کھول چکے ہیں اب اس تحریر میں آپ کے خلیفہ حکیم نورالدین صاحب کی قرآن دانی کا حال منکشف کرتے ہیں اور اہل علم و تحقیق سے انصاف چاہتے ہیں کہ کیا اس قسم کی بہکی باتیں اور بے سر تکیں ہانکنے والا شخص بھی سلطان المفسرین (جیسا کہ ان کو قرآن مترجم کے ٹائٹل پیج پر لکھا گیا ہے) اور حکیم الامت (جیسا کہ قادیانی ان کو لقب دیتے ہیں) ہوسکتا ہے؟

بت کریں آرزو خدائی کی ہے شان تیری کبریائی کی

حکیم صاحب سورۃ فاتحہ میں مالك یوم الدین پر حاشیہ چڑھاتے ہیں:

یوم کے معنی وقت۔ دین کے معنی جزاء اور سزا۔ دنیا میں بھی جزا و سزا ہوتی ہے پھر حشر میں پھر صراط پر پھر جنت اور نار میں۔ اور ان سب مقاموں اور وقتوں کا اللہ ہی مالک ہے۔

ظاہر ہے کہ حکیم نورالدین صاحب نے اس آیت میں یوم الدین کو عام رکھا ہے اور خاص روز قیامت مراد نہیں لیا اور یہ روایۃً و درایۃً قرآن شریف کی اپنی تصریح اور قواعد نحو کی رو سے غلط ہے۔ ہم اس موقع پر مفسرین کے اقوال پیش نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے تا کہ حکیم صاحب ان کو اقوال الرجال کہہ کر ٹال نہ دیں، بلکہ خاص قرآن حکیم ہی سے پوچھتے ہیں کہ وہ خود یوم الدین کسی خاص دن کو کہتا ہے یا عام رکھتا ہے۔ سنئیے منکرین قیامت کے استبعادی سوال کا ذکر اور اس کا جواب۔

یسئلون ایّان یوم الدین۔ یوم هم علی النار یفتنون۔ ذوقوا فتنتکم، هذا الذی کنتم تستعجلون (الذاریات: ١٢۔١٤)

(منکرین) پوچھتے ہیں کہ یوم الدین کب ہوگا؟ (ان سے کہو) جس دن تم آگ پر سینکے جاؤ گے (اور کہا جائیگا) اپنی اس سینک کے مزے چکھو یہ تو وہی ہے جس کیلئے تم جلدی مچاتے تھے

اسی طرح دوسرے موقع پر بتاکید و تکرار کھول کر بتایا اور ٹھیک طرح سمجھایا

و ما ادراك ما یوم الدین۔ ثم ما ادراك ما یوم الدین۔ یوم لا تملك نفس لنفس شیئاً و الامر یومئذ لله ۔(الانفطار:۱۷۔۱۹)۔اورتم کیا سمجھے کہ یوم الدین کیا ہے؟ (پھر (سنو) تم کیا سمجھے کہ یوم الدین کیا ہے؟ (یہ وہ دن ہوگا) جب کوئی نفس کسی نفس کو کچھ بھی نفع نہ دے سکے گا اور حکومت خاص اللہ ہی کی ہوگی۔

اسی طرح منکرین قیامت کے استبعاد کے جواب میں فرمایا:

فانّما هی زجرة واحدة فاذا هم ینظرون۔ و قالوا یا ویلنا هذا یوم الدین۔ هذا یوم الفصل الذی کنتم به تکذبون۔

(الصافات:۱۹۔۲۱)۔ وہ (قیامت) تو بس ایک للکار ہے کہ ادھر ہوئی اور ادھر وہ سب (زندہ ہو کر) لگے دیکھنے۔ اور بول اٹھیں گے ہائے ہماری کم بختی یہ تو وہی یوم الدین ہے (کہا جائے گا) یہ وہی فیصلہ کا دن ہے جسے تم جھٹلاتے تھے۔

اسی طرح سورہ واقعہ میں جو خاص احوال قیامت کی شرح ہے بعض عذاب دوزخ کا ذکر کر کے فرمایا:

هذا نزلهم یوم الدین (الواقعہ۔) یعنی یہ (عذاب) جزاء کے روز ان کی مہمانی ہوگا

ان آیات کے علاوہ اور بھی کئی آیتیں ہیں جن میں یوم الدین مذکور ہے مثلاً حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا شعراء میں۔ ان تصریحات سے صاف معلوم ہو گیا کہ قرآن کریم نے یوم الدین خاص یوم القیامۃ کو کہا ہے نہ کہ عام رکھا ہے جیسا کہ حکیم صاحب نے سمجھ لیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم دوسرے طریق پر ثابت کرتے ہیں اور اس میں بھی قرآن شریف ہی سے آیات پیش کریں گے ۔ دین کے معنی حساب کے ہیں (صحیح بخاری تفسیر سورۃ فاتحہ) اس لئے قرآن نے یوم الدین کو دوسرے مقام پر یوم الحساب کہا ہے چنانچہ سورۃ ص میں متقیوں کی جزاء جنت وغیرہ کا ذکر کر کے فرمایا:

هذا ما توعدون ليوم الحساب (ص:۵۳) یعنی یہ وہ نعمتیں ہیں جن کا تم سے روز حساب (قیامت) کے لئے وعدہ کیا جاتا ہے۔

و قال موسى انى عذت بربى و ربكم من كل متكبر لا يومن بيوم الحساب ۔(غافر:۲۸) ۔اور موسیٰ نے کہا میں تو اپنے پروردگار اور تمہارے پروردگار (یعنی خدائے واحد) کی پناہ لے چکا ہوں ۔ ہر ایک مغرور (کی شر) سے جو روز حساب (قیامت) کو نہیں مانتا۔

اب ہم قرآن مجید میں سے قیامت کے دن کے حساب کی صورت ذکر کر کے بتلاتے ہیں کہ یوم الفصل اور یوم الدین اور یوم الحساب اور یوم القيامة ایک ہی اس بڑے دن کا نام ہے

و نضع الموازين بالقسط ليوم القيامة فلا تظلم نفس شيئاً و ان كان مثقال حبة من خردلٍ أتينا بها و كفى بنا حاسبين (الانبیاء:۴۸) اور لگا دیں گے ہم انصاف کے ترازو قیامت کے دن میں تو کسی شخص پر بھی کچھ بھی ظلم نہ ہوگا۔ اور اگر (کوئی عمل) رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا تو ہم اس کو بھی لا موجود کریں گے اور حساب لینے کو ہم (اکیلے) بس ہیں۔

یوم الحساب کے متعلق اور بھی کئی آیات ہیں جن کو ہم بخوف طوالت نقل نہیں کرتے (مثلاً سورۃ ص رکوع ۱؟)

اس کے بعد علم نحو کے قاعدے سے ثابت کرتے ہیں کہ یوم الدین ایک خاص دن ہے عام نہیں ہے

۱۔ یوم مضاف ہے الدین کی طرف اور مضاف معرفہ ہوتا ہے (الفیہ ص۱۲)

نیز یہ اضافت محضہ ہے اور بوجہ معرفہ ہونے کے جزء اول یعنی مضاف معرفہ ہو گیا (ابن عقیل ص۹۰) اور خاص کر یہ کہ یہ اضافت بمعنی لام ہے چنانچہ الفیہ صفحہ ۹۰ میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الثا نی ا جرروا نو من او فی ا ذا
لم یصلح ا لا ذا ك و ا للا م خذا

اور ابن عقیل میں اس کی شرح میں کہا ہے:

و ضا بطة ذ لك انه لم یصلح ا لا تقدیر من او فی فا لاضا فة بمعنی ما تعین تقدیر ہ و الا فا لا ضا فة بمعنی ا للا م۔

پس یو م الدین کے معنی ہوں گے یو م عین للدین چنانچہ فرمایا:

ان یو م الفصل میقا تهم ا جمعین (الدخان:۴۰) یعنی فیصلہ کا دن سب کے لئے وقت مقرر ہے

پس معلوم ہوا کہ یو م الدین ایک خاص معین دن ہے اور وہی ہے جس کی تفصیل گذر چکی۔

۲۔اگر یو م الدین سے کوئی خاص دن مراد نہ ہوتا بلکہ جزا سزا کی بنا پر عام ہوتا تو الدین کے ساتھ یو م کے ذکر کی ضرورت ہی نہ تھی پس عبارت ما لك الدین ہوتی نہ کہ ما لك یو م الدین۔فافہم

۳۔اگر خاص دن مراد نہ ہوتا بلکہ جزا سزا کے لحاظ سے عام ہوتا تو یو م کا لفظ وا حد نہ آتا بلکہ ایا م الدین بلفظ جمع وارد ہوتا کیونکہ حکیم صا حب کے نزد یک جزا و سزا کے ایام و اوقات متعدد مختلف ہیں اسی لئے خود حکیم صا حب اپنی عبارت میں الفا ظ جمع استعمال کئے ہیں: ان سب مقاموں اور وقتوں کا ما لک اللہ ہی ہے۔

اس تفصیل سے روز روشن کی طرح وا ضح ہو گیا کہ حکیم صا حب نے یو م الدین کو عام رکھنے میں تصریحات قرآن اور قواعد علوم آلیہ کا خلاف کیا ہے۔

کیا حکیم صا حب ہماری تحریر کا جوا ب دیں گے، یا اسے تسلیم کریں گے؟ جواب زمانہ مستقبل دے گا۔باقی دارد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔۲۱ جولائی ۱۹۱۱ء۔ ۱۷۔۲۴ رجب ۱۳۲۹ھ ص ۱۹۔۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی وحی اور نبوت

(از منشی اللہ دتا صاحب)

بجہت ثبوت مشتے نمونہ از خروارے مرزا غلام احمد کی کتب میں سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں درج کرتا ہوں تا کہ مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔

۱۔ دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۳ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

خدا تعالی نے اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

۲۔ دافع البلاء صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں:

خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی جس کی عبارت یہ ہے:

ان اللہ لا یغیر ما بقو م حتی یغیروا ما با نفسھم انہ آ وی القریۃ ۔ ترجمہ۔ خدا نے یہ ارادہ فرمایا کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول کو نہ مان لیں۔

۳۔ دافع البلاء صفحہ ۱۱ میں لکھا ہے:

سچا خدا وہی ہے جس نے اپنا رسول قادیان میں بھیجا۔

۴۔ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۵ میں لکھا:

ھو الذی ارسل رسو لہ با لھدی و دین الحق و تھذ یب الاخلاق۔ ترجمہ۔ پھر فرمایا خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو یعنی اس عاجز کو ہدایت اور دین حق اور تہذیب اخلاق کے ساتھ بھیجا۔

۵۔ اخبار بدر قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۸ء:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم بغیر نئی شریعت کے رسول اور نبی ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کتاب نازل نہیں۔

مرزائیو! اب بھی انکار کرو گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے رسول اور نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔

۶۔ اخبار بدر قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء۔

چونکہ اس مبارک زمانہ میں خدا کا ایک برگزیدہ نبی اور رسول موجود ہے اس لئے عذاب بھی اس قسم کے نازل ہو رہے ہیں جو انبیاء کے وقتوں میں ہوتے تھے۔

۷۔ اخبار الحکم قادیان ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء۔

اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اس میں سب ہمارے شریک ہیں۔

۸۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۹ میں:

جری اللہ فی حلل الانبیاء

ترجمہ۔ یہ رسول خدا ہے نبیوں کے پیرایہ میں یعنی ہر ایک نبی کی خاص صفت اس میں موجود ہے۔

۹۔ اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۱ء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان:

پس جب کہ میں اس مدت تک ڈیڑھ سو پیش گوئی کے قریب خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف طور پر پوری ہو گئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول ہونے کے نام سے کیوں انکار کروں اور جب کہ خدا تعالیٰ نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیوں انکار کروں اور میں جیسا قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ویسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کی اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔

مرزائیو! اب صاف صاف کھلے الفاظ میں نبوت اور وحی کا دعویٰ ہے۔ اس قسم کے حوالے بہت سے میرے پاس موجود ہیں مگر طوالت کے خوف سے نقل نہ کئے اہل انصاف اور طالبان حق کے لئے امید ہے کہ یہ کافی ہوں گے۔

سید الانبیاء سے برابری:

اوپر کی عبارت میں سے باقوال مرزا غلام احمد اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے کہ وہ وحی اور نبوت کے کھلے کھلے مدعی تھے اب ذیل میں اس بات کو بقول مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد ان کی کتابوں سے اصل عبارت مع پتہ صفحہ ذیل درج کرونگا جس سے کھلے طور پر ہر ایک طالب حق پر آفتاب نیم روز کی طرح ظاہر ہو جاوے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو سید الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین و رحمت للعالمین کی خاص خاص صفات میں برابری کا دعوی کھلے طور پر تھا۔

۱۔ دیکھو اربعین نمبر ۳؟ صفحہ ۷ میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

داعی الی اللہ اور سراج منیر یہ دو نام اور دو خطاب خاص آنحضرت ﷺ کو قرآن شریف میں دیئے گئے پھر وہی دو خطاب الہام میں مجھے دیئے گئے۔

۲۔ قادیانی اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۲:

سو اس امت میں وہ ایک شخص میں ہی ہوں جس کو آپ نے نبی کریم کے نمونہ پر وحی پانے میں تئیس برس کی مدت دی گئی ہے اور تئیس برس تک برابر سلسلہ وحی کا جاری رکھا گیا۔

۳۔ قادیانی اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۳:

و ما ارسلناك الّا رحمة للعالمين۔

ترجمہ: اور ہم نے دنیا پر رحمت کرنے کے لئے تجھے بھیجا ہے۔

۴۔ دیکھو قادیانی اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶:

و ما ينطق عن الهوى ان هو الّا وحى يوحى دنى فتدلى.
فكان قاب قوسين او ادنى

ترجمہ: اور یہ اپنی طرف سے نہیں بولتا بلکہ جو کچھ تم سنتے ہو یہ خدا کی وحی ہے ۔ یہ خدا کے قریب ہوا یعنی اوپر کی طرف گیا اور پھر نیچے کی طرف تبلیغ حق کے لئے جھکا۔ اس لئے یہ دو قوسین کے وسط میں آ گیا اوپر خدا اور نیچے مخلوق۔

۵۔ قادیانی اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۱:

انا اعطيناك الكوثر فصل لربك و انحر۔

مرزائیو! خدا سے ڈر کر بتا سکتے ہو کہ تمہارا کوثر کتنا لمبا چوڑا ہو گا۔

۶۔ قادیانی اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یو م یعض الظا لم علی ید یه یقو ل یا لیتنی اتخذ ت مع الرسو ل سبیلاً ۔

ترجمہ۔ اس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہ کاش میں اس خدا کے بھیجے ہوئے کی مخالفت نہ کرتا اور اس کے ساتھ رہتا۔

۷۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸ پر لکھا ہے۔

سبحا ن الذی اسری بعبدہ لیلاً ۔

ترجمہ۔ وہ پاک ذات وہی خدا ہے جس نے ایک رات میں تجھے سیر کرایا۔

۸۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۴ پر لکھا ہے:

انا فتحنا لك فتحاً مبیناً لیغفر لك الله ما تقدم من ذنبك و ما تا خر ۔ ترجمہ۔ میں ایک عظیم فتح تجھ کو عطا کرونگا جو کھلی فتح ہوگی تا کہ تیرا خدا تیرے تمام گناہ بخش دے جو پہلے اور پچھلے ہیں۔

۹۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۷ پر لکھا ہے۔

یس۔ انك لمن المر سلین۔ علی صرا ط مستقیم تنز یل العزیز الر حیم ۔ ترجمہ۔ اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر خدا کی طرف سے جو غالب اور رحم کرنے والا۔

مسلمانو! سنتے ہو یسین کا خطاب کس کو ملا تھا اور اب کون دعوی کر رہا ہے۔

۱۰۔ اخبار الحکم قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۰۵ء صفحہ ۴:

سلسلہ عالیہ احمدیہ ایک ایسا سلسلہ ہے جو منہاج نبوت پر واقع ہوا ہے اور اس سلسلہ کے اندر روح نبوت کام کر رہی ہے یہی وجہ ہے کہ احمدیت ایک تبلیغی سلسلہ ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود اپنے سید و مولا متبوع امام الرسل حضرت خاتم النبیین ﷺ کی طرح کل دنیا کے لئے مبعوث ہوئے ہیں اور خدا تعالی نے ان کے ذریعہ اظہار الدین مقدر کر رکھا ہے اور ھو الذی ارسل رسو له با لھدی و دین الحق لیظھری علی الدین کله کی وحی آپ کو ہو چکی ہے۔ پس جب کہ مسیح موعود کی بشارت کل اقوام عالم اور افراد کے لئے اس رنگ میں ہے جس طرح سید الرسل حضرت احمد مکی ﷺ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب ہوا تھا کہ قل انی رسو ل اللہ الیکم جمیعاً اور خود حضرت مسیح موعود مہدی مسعود اور کرشن مہاراج کے دعوی میں اس امر کو واضح کر کے بتا دیا۔

۱۱۔ اخبار الحکم قادیان ۱۷ مئی ۱۹۰۰ء (جلد ۴) میں مولوی عبدالکریم امام مسجد قادیان مرزا کا خاص مرید لکھتا ہے:

یہ مزکی اور مطہر انسان حضرت سید عالم ﷺ کی خو بہ خو اور قوت اور نشان کے ساتھ آیا بلکہ بعینہ وہی آیا کیونکہ اس میں احیاء اور اماتت کی وہی قدرت ہے یہ ویسا ہی بشیر و نذیر ہے یہ حجۃ اللہ اور آیۃ اللہ ہے۔

مسلمانو! سنتے ہو؟ اور طالبان حق غور سے سوچو، عبارت مرقومہ بالا سے الفاظ، خو، قوت، نشان احیا اماتت، قدرت، بشیر، نذیر، حجۃ اللہ، آیۃ اللہ ہونے میں بقول عبدالکریم، مرزا غلام احمد، پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ ﷺ سید الانبیاء کے برابر۔

سبحان اللہ! جس شخص کے نام سے پہلے وضعاً غلام کا لفظ موجود ہے وہ اپنے آقائے نامدار کے اوصاف کا دعوی کھلے کھلے الفاظ میں کر رہا ہے۔ ایسے برگزیدہ کے اوصاف میں جس کی نسبت عام زبان زد ہے: بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر سچ ہے:

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو رسول حق باستحکام مرزا

۱۲۔ اور دیکھو غور اور فکر سے دیکھو تذکرۃ الصادقین کے صفحہ ۱۹ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں

پس یہ خیال کہ گویا جو کچھ آنحضرت ﷺ نے قرآن مجید کے بارہ میں فرمایا ہے اس سے بڑھ کر ممکن نہیں بدیہی البطلان ہے۔

معاذ اللہ من ھذہ الاعتقاد۔ میں مرزا غلام احمد کے خیالات باطلہ کو کہاں تک لکھوں۔ طالبان حق کے لئے میں اپنے دعوی کا ثبوت پیش کر دیا ہے۔ ضد کا علاج میرے پاس نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۲۸ جولائی۔ ۱۹۱۱ء۔ ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال ۔از جناب قاسم علی سب اورسیئر ۔نہر
جناب حضرۃ مسیح علیہ السلام کی نسبت جو جملہ اہل اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ آسمان پر مع جسدہ العنصری اٹھائے گئے اور قرب قیامت میں دوبارہ نزول فرماویں گے اس کے متعلق دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ ابھی جسم خاکی کے ساتھ اٹھائے گئے تو اس دنیا کے حوائج انسانی مثلاً سونا جاگنا کھانا پینا وغیرہ بدستوران کے ساتھ ہیں یا کوئی اور صورت ہے اور جب کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ہے او صانی بالصلوۃ و الزکوۃ ما دمت حیاً ۔(مریم:۳۱) تو کیا اب موجودہ حالت میں بھی نماز روزہ اور زکوۃ ادا کر رہے ہیں ۔ جواب مہربانی کر کے سہل الفاظ میں ہو جس کو میں سمجھ سکوں خواہ قلمی یا بذریعہ اخبار عنایت فرماویں ۔
جواب (ازمولانا ثناءاللہ) حضرات انبیاء کو جو حکم دیئے جاتے ہیں ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ خود بھی عمل کریں اور اپنی امت کو بھی بتلا دیں ۔ نبی اور امت کے فعل کی کیفیت ادا ایک سی ہوتی ہے ۔امت کو حکم زکوۃ کا مال پر متفرع ہے نبی کو بھی ۔علی ہذا القیاس ۔یہی وجہ ہے کہ کسی حدیث میں یہ ثابت نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے زکوۃ ادا کی ہو کیونکہ مال ہی نہ تھا ۔پس حضرت عیسیٰ کو نماز اور زکوۃ کا حکم یا یابعینہ ویسا ہی ہمارے نبی ﷺ کو حکم تھا مگر ادائیگی کے لئے جو شرط تھی وہ نہ پائی جانے کی وجہ سے حکم بھی نہ پایا گیا تھا ۔ہاں نماز کا حکم بحال ہے تو حضرت عیسیٰ ادا کرتے ہوں گے پانی نہ ہوگا تو تیمّم کرتے ہوں گے تیمّم کا سامان بھی نہ ہوگا تو زبانی ذکر ہی کافی ہوسکتا ہے ۔انشاءاللہ

رہا سونا جاگنا وغیرہ ۔سو اول تو یہ ماہیت انسانیہ میں لازم نہیں ۔ دوم اگر ہیں تو اس کا ادا کرنا آسمان پر بھی ممکن ہے، کسی دلیل (نقلی یا عقلی) سے فریق ثانی نے ثابت نہیں کیا کہ آسمان پر اس قسم کے واقعات کا ہونا محال ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۴)

قادیانی مباحثہ

مورخہ یکم جون ۱۹۱۱ء ۔ مولوی نور محمد صاحب مدرس مدرسہ مہند ریاست بہاولپور اور مولوی نظام الدین صاحب مرزائی تعہد خواہ موضع ترکڑی ریاست بہاولپور کے فیما بین تحریری مباحثہ ہوا جس میں مولوی غلام محمد صاحب احمد پوری مدرس مدرسہ پرائمری موضع مہند کو درمیان میں فاصل (حکم) قرار دیا گیا۔ چنانچہ اصل مبحث اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوابات حسب ذیل ہیں:

دعوی منجانب مولوی نور محمد (ابن مریم صاحب کو زانی شرابی مرزا جی کی تصنیف میں دیکھنا ہو تو فی الحال موجود ہے) اپنے اس قول کے ثبوت کے واسطے کتاب دافع البلاء تصنیف مرزا جی کی پیش فرمائی جس میں درج ہے کہ جناب مرزا صاحب عیسائی پادریوں اور ان مسلمانوں کو جو عیسیٰؑ میں خدائی صفات کا وجود تسلیم کرتے ہیں مخاطب فرما کر مسیحؑ کو اپنے زمانہ کے تمام لوگوں پر عدم فضیلت کو ثابت کرتے ہیں۔ اور یحیی سے یوں کہا گیا کہ مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست نازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیی نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اسکے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں اور سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا۔ یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔ اس وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیی کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا کیونکہ ایسے قصے اس نام کے رکھنے سے مانع تھے۔ انتھی

اور نیز مسیح کا یحیی کے ہاتھ پر توبہ کرنا اور مریدوں میں داخل ہونا، یحیی کی فضیلت کو بداہت ثابت کرتے ہیں۔

جواب میں مولوی نظام الدین صاحب نے کہا کہ عبارت صدر سے مرزا صاحب اعتقاداً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ عیسی زانی یا شرابی تھے کیونکہ یہ عبارت نصاری کی جواب دہی میں لکھی گئی ہے۔ چونکہ وہ ان امور جو عبارت میں پائے جاتے ہیں تسلیم کرتے ہیں لہذا ان کو علی سبیل التسلیم جواب دیا گیا کہ باوجود ان امور کے کیونکر عیسی کو یحیی پر جن کے ہاتھ پر عیسی نے توبہ کی، فضیلت ہو سکتی ہے اور کیونکر لفظ منجی کا مصداق ہو سکتا ہے۔

ثالث جو درمیان فاصل قرار دیئے گئے تھے فرماتے ہیں کہ میں اول سے آخر تک دافع البلاء کی عبارت متن اور حاشیہ کو دیکھا۔ ظاہراً عبارت کا مفہوم وہی پایا جاتا ہے جو عنوان دعوی میں لکھا گیا ہے۔ گو ہاتھ لگانا اور چھونا حقیقۃً زنا کو ثابت نہیں کرتے مگر دعاوی؟ زنا سے تو ضرور ہے۔ شروع میں نصاری اور مسلمانوں کو خطاب کرنا اور دلیل کو ایک فرقہ پر متفرع کرنا تحکّم ہے۔ پس عبارت مذکورہ صاف ظاہر کرتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جناب مرزا جی نے یہ جواب اعتقاداً دونوں فریقوں کو دیا اور مسیحؑ میں صفات مذکورہ عبارت کا وجود یقینی طور پر مسلّم فرمایا۔ ایک پیغمبر اولی العزم کو ایسی تہمت سے متہم کرنا اور اسلام کا مدعی رہنا ایک ٹیڑھی کھیر ہے۔

رقیمہ احقر العباد بندہ خلیل احمد خلف مولوی دوست محمد نقشبندی از موضع منگنی چدھڑاں علاقہ تھانہ بھوآنہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ مورخہ ۶ جولائی ۱۹۱۱ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۸)

تردید مرزا

(مولوی شفیع الحسن سکندر آبادی)

بنا ایک فرقہ جو مرزائی ہے
گروہِ مسیلم کا جو بھائی ہے
نبوت نئی جس نے دکھلائی ہے
غرض مہر خاتم کی تڑوائی ہے
نئی وحی کے مدعی ہیں مگر
مسلمان بنتے ہیں گو حیلہ گر
ہوئے خاتم الانبیاء مصطفیٰ
یہ مرزا پیمبر کدھر سے ہوا
مگر حبّ دنیا میں جب دل لگا
نہ شرم نبی ہے نہ خوف خدا
کہیں وہ نبی ہیں مثیل مسیح
کہیں کشن بننے کا دعوی قبیح
کہیں پاک مریم پہ تہمت لگائیں
زنا کار بدکار ان کو بتائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں اپنی بے پر کی ایسی اڑائیں
ہیں عیسی سے بہتر ہماری ادائیں
سمجھتے کہیں ابن مریم کو فوت
ہیں کہتے ! مرے ہیں وہ بھی اپنی موت
حدیثوں میں آئی ہے بے شک خبر
کہ آویں گے عیسی بصد کر و فر
جو مریم کے ہیں خاص لائق پسر
نہ مریم کا بیٹا ہے مرزا مگر
تو پھر کس طرح مدعی وہ ہوا
بجز اینکہ باعث ہو حرص و ہوا
کہیں شعر بے سود کہتے ہیں یہ
کہ معلوم ہو سب سے بڑھ کر ہیں یہ
محمد سے احمد سے چڑھ کر ہیں یہ
ہے ابنِ خدا یہ بھی کہتے ہیں یہ
نبی کی نبوت نہیں مانتے
ہیں بے سود یہ معجزہ جانتے
ذرا ہوش میں آؤ ! مرزائیو
پیمبر بھی بیٹا خدا کا نہ ہو
غضب ہے کہ مرزا کو بیٹا کہو
ہے دوزخ بلا شک تمہیں مشرکو
خدا ایسی باتوں سے بس پاک ہے
مگر میرزا ہے کہ بے باک ہے
کرے پیش گوئی مریدین سے
کبھی تم مروگے نہ طاعون سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے جب کہ مرنے وہ اس موت سے
تو جھٹ کہہ دیا مجھ سے تھے پھر گئے
ہے شاباش تم کو بھی مرزائیو
کیا رہنما ایسے دم باز کو
نبی نے قسم کھا کے فرما دیا
ہمیں ہر طرح سے یہ سمجھا دیا
نہ شک اس میں تم لانا ہرگز ذرا
ضرور آئیں وہ عیسی با وفا
نہیں شرم کچھ تم کو مرزائیو
کہ اس پر بھی مرزا کو عیسی کہو
خبر یہ حدیثوں میں صاف آ چکی
نہ ہو تا قیامت کوئی اب نبی
نہ لائق ہے مخلوق کو پیروی
کرے بلکہ اس کی سخت بے عزتی
حقیر اس کو ہر طرح سے جاننا
نہ فعل اور قول اس کا تم ماننا
عذاب خدا میں وہ ہو مبتلا
مرے وہ معذب ہی ہو بر ملا
ذلیل اور رسوا وہ ہووے سدا
وہ ملعون و مرتد و کافر ہوا
نہ اس کا کبھی تم کہا مانیو
عدوّ خدا و نبی جانیو
لو مرزا بھی ہو کر معذب مرا
برا جانتا تھا وہ جس کو سدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا نے وہی اس پہ ظاہر کیا
کہ ہیضہ سے ڈرتا تھا وہ با حیا
وہی حق نے اس کو دکھایا یہاں
کہ ہیضہ نے اس کو کیا بے نشان
ذلیل اور رسوا رہا عمر بھر
مخالف رہا حق سے گو خوب تر
مرا خوار جیسے یزید شمر
حقارت کی اس پر تھی سب کی نظر
جنازہ کو حق نے وہ رسوا کیا
کہ لاہور سے قادیان تک گیا
ہمارے نبی وہ شہ انبیاء
جہاں پر کہ دم آپ نے تھا دیا
وہیں دفن مل کر کے سب نے کیا
ہوا کرتی ہے شان یہ انبیاء
ہے افسوس تم پر یہ مرزائیو
کہو تم نبی ایسے حضرات کو
شفیع الحسن تو نہ اب طول کر
حدیث و قرآن اپنا معمول کر
گیا اب تو مر ہے وہ راکب خر
نہ نام اس کا لینا کبھی بھول کر
نتیجے کو اپنے وہ پہنچا ضرور
رکھے ایسے جھگڑوں سے حق سب کو دور

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۱۱ء ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی سرور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن بھی عجیب دل ودماغ رکھتا ہے جس قسم کی مصیبت قادیانی مشن پر اعلیٰ درجہ کی وارد ہوتی ہے اس کا ایک شمہ بھی اگر کسی مخالف پر آئے تو اس قدر خوشی بلکہ کرامت بلکہ معجزہ ظاہر کرتے ہیں کہ گویا جنگ بدر میں فتح حاصل ہوگئی۔ مولانا وحید الزمان خاں حیدرآبادی نے جو تجویز مصالحت بین المسلمین کی پیش کی تھی اس کے متعلق اہل حدیث میں مخالف مضامین نیک نیتی سے نکلے، جو ایک معمولی بات ہے۔

اس پر قادیان کا (نیم مردہ) اخبار الحکم خوشی کے مارے جامے سے باہر ہوکر لکھتا ہے:

> وحید الزمان دکنی کی تجویز اتفاق بین المسلمین پر سب سے پہلے الحکم نے نوٹس لیا تھا۔ اور اس مضر اور خلاف اسلام تجویز پر نفرین کی تھی خدا کا شکر ہے کہ اب فرقہ اہل حدیث میں اس بیہودہ تجویز کی قلعی کھولی جارہی ہے۔ یہ نتیجہ ہے خدا تعالیٰ کے مامور کی ہتک کا، جو اس نے بخاری کے ترجمے میں خواہ مخواہ کی ہے اور صداقت ہے انی مھین من اراد اھا نتك

(الحکم قادیان۔ ۷۔۱۴ جولائی ۱۹۱۱ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولانا وحید الزمان خاں کے مخالف چند مضامین نکلنے سے تو قادیانی معجزہ کا ثبوت ہو مگر قادیانی مشن اور اس کے بانی کے برخلاف جو تمام دنیا برستی ہے وہ کس الہام اور کس کی مخالفت کا نتیجہ ہوتا ہے؟ یہی معنی حضرت مسیح کے قول کے ہیں:

> ظالم دوسرے کی آنکھ کا تنکا دیکھتا ہے پر اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دیکھتا۔

اچھا مولانا وحید الزمان خاں صاحب کے برخلاف دو ایک مضامین نکلنے سے تو وہ مرزائی الہام کی زد میں آگئے مگر قادیانی مشن کے رکن رکین خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری کے برخلاف جو الحکم اور بدر دونوں لکھتے ہیں وہ کس الہام کی زد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں: آہ کیا کہنے ہیں:

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اگست ۱۹۱۱ء ص ۳)

قادیانی خاتم الخلفاء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:
قادیانی رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں ایک مضمون نکلا ہے جسکا عنوان ہے:

خاتم الانبیاء اور خاتم الخلفاء

اس میں راقم مضمون نے (بزعم خود) آنحضرتﷺ کو خاتم الانبیاء اور مرزا قادیانی کو خاتم الخلفاء لکھ کر مقابلہ کیا ہے۔ آنحضرتﷺ کے چند واقعات سے مقابلہ کر کے (بزعم خود) مشابہت ثابت کرنے کی کوشش کی۔ ہم ان میں سے ایک ایک نقل کر کے مطلع صاف کرتے ہیں۔ پس ناظرین بغور دیکھیں۔ راقم مضمون لکھتا ہے:

جناب خاتم النبیین رحمۃً للعالمین کے دست مبارک پر کئی نشان ظاہر ہوئے۔ میں ان میں سے بارہ کا انتخاب کرتا ہوں اور بعینہ اسی رنگ میں ان کے بروز جناب مسیح موعود کے ہاتھ پر جو نشان دکھائے گئے، ان کا بھی ذکر کر کے اپنے مسلمان بھائیوں سے سوال کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ حضرت خاتم الانبیاءﷺ پر ایمان لاتے ہیں تو پھر خاتم الخلفاء کی بیعت سے کیوں انکار کرتے ہیں

❁خاتم الانبیاء: آپ کو قرآن مجید ایسی جامع فصیح و بلیغ کتاب دی گئی اور دعوی یہ تھا لئن اجتمعت الانس و الجنّ علی ان یّا توا بمثل هذا القرآن لا یا تون بمثله و لو کان بعضهم لبعض ظهیراً (بنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل:۸۸)

⚘خاتم الخلفاء: باوجود ہندی موطن ہونے اور کسی استاد سے باقاعدہ تعلیم علوم رسمیہ نہ پانے کے آپ نے عربی کتابیں بڑی تحدی سے شائع کیں اور عرب وعجم کے فصحاء و بلغاء علماء وفضلاء کو چیلنج کیا کہ ان کی مثل لاؤ انعام پاؤ۔ بلکہ یہاں تک ارشاد کیا کہ جو اعجاز المسیح کا جواب لکھنے پر تیار ہوگا وہ ہلاک ہو جائے گا (یہ پیش گوئی اپنے وقت پر پوری ہو چکی ہے) (مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں یہ بالکل جھوٹ ہے۔ سچے ہو تو تحریری ثبوت دیجئے)

حضرت شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب کی عربیت خصوصاً نظم کی کیفیت دیکھنی ہو تو رسالہ الہامات مرزا دیکھیں۔ جب کبھی آپ نے دعوت مقابلہ دی تو یہ قید ساتھ لگائی کہ اتنے روز میں کتاب لکھ کر چھاپ کر میرے پاس بھیج دیں۔اس قید تحدید پر جب اعتراض ہوا کہ یہ کیوں ہے؟ کیا قرآن مجید کی بابت بھی کوئی زمانہ کی تحدید ہے؟ تو حکیم نورالدین نے رسالہ نورالدین میں اس کا جواب دیا کہ نادان لوگ نہیں سمجھتے ہیں، اصل کے ساتھ فرع کیونکر برابر ہو۔یعنی آنخضرت ﷺ چونکہ اصل متبوع ہیں اور مرزا صاحب تابع، اس سے اگر مرزا صاحب بھی قرآن مجید کی طرح بے قید چیلنج (دعوت مقابلہ) دیں تو پھر دونوں میں فرق نہ رہے گا۔

واہ کیا اچھا فرق ہے مگر آج یہاں نامہ نگار کو اس فرق کا علم نہیں اس لئے مرزا صاحب قادیانی کے اعجازی قصیدہ مندرجہ اعجاز احمدی کے جواب میں ایک بڑا عربی قصیدہ اہل حدیث میں عرصہ ہوا مرزا صاحب کی زندگی ہی میں چھپا تھا جس کے جواب میں قادیانی مشن خاموش رہا۔

آج مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عربیت کا نمونہ بھی دکھانے کو جی چاہتا ہے آپ اسی اعجازی قصیدہ مندرجہ اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں:

الٰاخیت ذئبا عائثا او ابالوفاء
او اخیت مدا او رئیت امرتسرٌ

اس شعر میں رئیت کا مفعول بہ امر ت سر ہے مگر مرزا صاحب قادیانی نے اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرفوع لکھا ہے کیونکہ مطلع قصیدہ کا مرفوع ہے جو یہ ہے:

ایا ارض مد قدد فاك مدمرٌ
واردك ضليل واغراك موغرٌ

آپ کے اشعار میں اسی قسم کی اور بہت سی غلطیاں ہیں جن کی پوری تنقید رسالہ الہامات مرزا میں کی گئی ہے جس کا جواب آج تک قادیانی مشن سے نہیں ہو سکا۔ منہ چڑانے کی بات اور ہے۔ آگے چلئے:

❁ خاتم الانبیاء: سیھزم الجمع و یولّون الدبر کے ذریعہ حضور ﷺ نے اعلان کیا کہ تمام مخالف گروہ شکست یاب اور جو مباہلہ کیلئے آئیں گے ہلاک ہونگے۔

❁ خاتم الخلفاء: جلسہ مذاہب اعظم میں پھر مختلف موقعوں پر خدا نے اپنے پاک بندے کی نصرت کی کوئی مخالف سامنے نہ آسکا۔

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند
ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

جو مباہلہ کے لئے اٹھا ہلاک ہوا۔ لیکھرام عبداللہ آتھم ڈوئی چراغ الدین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جلسہ مذاہب میں تو نہ کوئی بھاگا، نہ کوئی بھاگنے کی جگہ تھی۔ ہر ایک شخص نے مضمون سنایا ہر ایک کے معتقدین نے اپنے اپنے وکیل کے مضمون کو سراہا۔ مرزا صاحب کے مریدوں نے مرزا صاحب کے مضمون کی تعریف کی۔ ہاں سب سے برتری اور فتح یابی کا دعویٰ میں کروں تو کر سکتا ہوں کیونکہ میرے مضمون کے متعلق حکیم نورالدین (جو میری تقریر کے وقت میں جلسہ کے پریذیڈنٹ تھے) نے بڑی مسرت کے لہجے میں تعریف کی (ملاحظہ ہو رپورٹ جلسہ مذکور)۔ اور خواجہ کمال الدین لاہوری نے جو اس جلسہ کے سکرٹری تھے، مجھے خاص طور پر سٹیج سے اترتے ہوئے کہا میں آپ کو اس کامیابی پر مبارک باد کہتا ہے۔

مگر ہم تو ایسی باتیں کرنا شیخی بگھارنا جانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں مقابلہ اور بھاگنے کا موقع مباہلہ بیشک ہے۔ سو اس میں راقم مضمون نے جس قدر جھوٹ بولا ہے کبھی نہ بولا ہوگا۔ تمام عمر میں اصلی معنوں میں مرزا صاحب کا مباہلہ صرف صوفی عبدالحق غزنوی امرتسری سے ہوا۔ مگر عبدالحق آج تک زندہ ہے لیکن مرزا صاحب کی بابت چاروں طرف سے، خس کم جہاں پاک، کی آواز آرہی ہے۔

ہاں آخر میں سب سے بڑا اور زبردست برد بازی کا مقابلہ خاکسار سے ہوا مگر افسوس کہ مرزا صاحب قادیانی کی بے وفائی سے لطف نہ آیا۔

مرزائی دوستو! جس وقت تم لوگ میرا نام سنتے یا مجھ کو دیکھتے ہو گے یقیناً اس مقابلہ کا تصور تم لوگوں کو آتا ہوگا کیونکہ اہل منطق کا مسئلہ ہے لا حجر فی التصور (تصور میں روک نہیں ہوسکتی) پھر اس میں تم کو یہ تصور بھی آتا ہوگا کہ کون اس مقابلہ میں پاس ہے اور کون فیل؟ پھر اس کے بعد یقیناً تم لوگ دل کی تسلی کے لئے یہ کہتے ہو گے کہ مرزا صاحب پہلے اس واسطے مرے کہ مولوی صاحب نے مقابلہ منظور نہ کیا تھا۔ میرا مطلب تمہارے اس آخری تصور سے نہیں، بلکہ میں اس تصور سے سوال کرتا ہوں جو میری شکل دیکھتے ہی یا ذکر سنتے ہی تم لوگوں کو آتا ہوگا۔ کیا اس تصور کو خیال میں لا کر بھی تم کہہ سکتے ہو کہ جو مباہلہ کیلئے اٹھا، ہلاک ہوا حالانکہ ایک ایسا شخص زندہ ہے جس کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنی زندگی میں اشد ترین مخالف لکھا تھا۔ ملاحظہ ہو کتاب حقیقۃ الوحی۔

مرزائی دوستو! یہ دھوکہ بازیاں اور غلط گوئیاں ایک ایسی قوم کو زیبا نہیں جن کا دعویٰ ہو کہ ہم تمام دنیا کی اصلاح کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ مگر تم لوگ بھی کیا کرو۔ مرنے والے کے اس قسم کے دعووں نے تمہیں باندھ رکھا ہے۔ وہ خود بھی تو اسی قسم کے ہوائی قلعے بنایا کرتا تھا۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں میری سچائی کے لئے یہ دلیل کافی ہے کہ میرے مقابل پر کسی قدم کو قرار نہیں۔ دیکھو تریاق القلوب صفحہ ۵۴۔ اسی لئے تم بھی ایک حد تک معذور ہو۔ سچ ہے:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمّار دارد پیر ما

سنیئے سب سے اول مخالف قدم مولوی محمد حسین بٹالوی کا تھا، جو زندہ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی عبدالجبار غزنوی امرتسری زندہ ہیں ۔ پیر مہر علی شاہ گولڑہ زندہ ہیں ۔ اور سب سے اشد ترین مخالف ابوالوفا ثناء اللہ زندہ ہے ۔ پھر تم اور تمہارا مسیح کس راستی سے کہتا ہے کہ میرے مقابل کسی قدم کو قرار نہیں ۔

(اور مرزا صاحب قادیانی نے تو مقابلے میں آنا ہی چھوڑ دیا تھا۔ مخالف انہیں للکارتے رہتے اور وہ کان لپیٹ کر پڑے رہتے۔ ۔ آپ انجام آتھم کے صفحہ اخیر پر بے شک لکھتے ہیں کہ

وا زمعنا ان لا نخاطب العلماء بعد هذه التوضيحات و لو سبونا و هذه منا خاتمة المخاطبات ۔ یعنی ہم نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس سے بعد علماء سے خطاب نہ کریں گے گو وہ ہم کو گالیاں دیں اور یہ کتاب ہمارے خطابات کا خاتمہ ہے ۔

لیکن اسکے بعد آپ نے علماء کو مباحثہ اور مقابلہ کیلئے بلایا ہے چنانچہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے اشتہار معیار الاخیار میں لکھتے ہیں :

اگر آپ لوگ اے اسلام کے علماء اب بھی اس قاعدہ کے موافق جو سچے نبیوں کی شناخت کیلئے مقرر کیا گیا ہے قادیان سے قریب کسی مقام میں مثلاً بٹالہ یا آپ کو انشراح صدر میسر آوے تو قادیان میں ایک مجلس مقرر کریں جس مجلس کے سرگروہ آپ کی طرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہوں کہ جو حلم اور برداشت اور تقوی اور خوف باری تعالی میں آپ لوگوں کے نزدیک مسلم ہوں ۔ پھر ان پر واجب ہو گا کہ منصفانہ طور پر بحث کریں اور ان کا حق ہو گا کہ تین طور سے مجھ سے تسلی کر لیں ۔

ا۔ قرآن وحدیث کی رو سے ۲۔ عقل کی رو سے ۔ ۳۔ سماوی تائیدات اور خوارق وکرامات کی رو سے ۔ کیونکہ خدا نے اپنے کلام میں مامورین کے پرکھنے کے لئے یہی تین طریق بیان فرمائے ہیں ۔ پس اگر میں ان تینوں طوروں سے ان کی تسلی نہ کر سکا، یا اگر ان تینوں میں صرف ایک یا دو طور سے تسلی کی تو تمام دنیا گواہ رہے کہ میں کاذب ٹھہروں گا۔ لیکن اگر میں نے ایسی تسلی کر دی جس سے وہ ایمان اور حلف کی رو سے انکار نہ کر سکیں اور وزن ثبوت میں ان دلائل کی نظیر پیش نہ کر سکیں تو لازم ہو گا کہ تمام مخالف مولوی اور انکے نادان پیرو خدا تعالی سے ڈریں اور کروڑوں انسانوں کے گناہ کو بوجھ اپنی گردن پر نہ لیں ۔

لیکن مرزا جی نے اس کو عملی طور سے منسوخ کر کے ردی کے صندوق میں ڈال دیا۔ اسی لئے تو ندوۃ العلماء کے جلسہ (منعقدہ امرتسر) کے موقع پر ۸۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو مرزا کے نام ۴۲ علماء نے مشترکہ نوٹس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا تو حضور نے بغیر رسید ڈاکخانہ کے اف تک نہیں کی ۔ وہ نوٹس ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:

بخدمت مرزا غلام احمد قادیانی ۔

السلام علینا و علی عباد الله الصالحین ۔

آپ کی تحریر مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۰ء کے مطابق ہم لوگ آپ سے بحث کرنے کو حاضر ہیں ۔ گو اس سے پہلے بارہا آپ کی اصلیت ملک کو معلوم ہو چکی ہے تاہم آپکی حجت پوری کرنیکو اس دفعہ بھی ہم طیار ہیں ۔ پس آپ بپابندی شروط مقررہ علم مناظرہ آ کر مباحثہ کریں ۔ آپ کے بتلائے ہوئے طرق ثلاثہ ہمیں منظور ہیں تقدیم وتاخیر ان کی ہمارے اختیار ہے ۔ پس آپ شنبہ کے روز ۱۱ ۔ اکتوبر (۱۹۰۲ء) کی شام تک امرتسر پہنچ جائیں تو ہم لوگ بعد اختتام جلسہ ندوۃ العلماء بروز یک شنبہ آپ سے مباحثہ کریں گے جس صاحب کو ہم اپنے مشورہ سے پیش کرینگے اس کا ساختہ پرداختہ منظور کرینگے چونکہ آپ کو مولوی احمد حسن اڈیٹر شحنہ ہند کے نوٹس مورخہ ۲۳ ستمبر اور ضمیمہ ۲۴ ستمبر سے متنبہ ہو چکا ہے اس لئے آپ قلت وقت کا عذر نہیں کر سکتے غالباً آپ کو اپنے خیالات کی اشاعت اور تحقیق حق کا اس سے عمدہ موقع نہ مل سکے گا ۔

مرسلہ ۔ ابو عبید احمد اللہ امرتسری ۔ عبد الجبار غزنوی ... وغیرھم ۔ منقول از الہامات مرزا ۔ بہاء)

❁ خاتم الانبیاء ۔ و الله یعصمك من الناس ۔

اللہ تجھے لوگوں سے بچائیگا ۔ چنانچہ ایسے ملک میں جہاں باوجود پوری شان وشوکت وحصول سلطنت کے حضرت عمرؓ حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ شہید ہوئے ، آپ ﷺ طوائف الملوکی بے کس و بے بس ہونے کی حالت میں جانی دشمنوں کی ضرر رسانی سے محفوظ رہے ۔

❁ خاتم الخلفاء : خدا نے آپ (مرزا) سے بھی یہی وعدہ فرمایا اور اپنی الہامی عمر کے مطابق طبعی موت سے مظفر و منصور کامیاب و بامراد فوت ہوئے ۔ قتل کے مقدمے بنا کر مخالفوں نے پھانسنا چاہا مگر خدا کی حفاظت و نصرت و تائید آپ کے شامل حال رہی ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں :

مرزا جی کی عمر کا الہام بھی عجیب ہے ۔ ان کا خدا فرماتا ہے :

اے مرزا میں تجھے اسیؔ برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دونگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تریاق القلوب ۔ص ۱۳)

کیا مزے کا الہام ہے ۔تینوں درجہ قائم ۔ اسّی (۸۰) یا کچھ کم یا کچھ زیادہ۔یہی معنی ہیں:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

❁ خاتم الانبیاء : انّا نا تی الارض ننقصھا من اطرا فھا (الرعد : ٤١) ۔ایسے وقت میں پیش گوئی فرمائی جب کہ چاروں طرف سے آپ کی مخالفت ہورہی تھی ۔آخر خدا نے کفر کی سرزمین کو گھٹا دیا اور یہاں تک گھٹایا کہ بل للّٰہ الامر جمیعا کے مطابق سارے عرب میں اسلام پھیل گیا۔

❁ خاتم الخلفاء : ایک گاؤں میں آپ گمنامی اور خلوت کی زندگی بسر کرتے تھے خدا نے آپ کی زبان پر فرمایا یا تو ن من کل فج عمیق دور دور سے لوگ تیرے پاس آئیں گے ۔اس کے ثبوت میں اب کوئی قادیان کو دیکھے کہ ۲۵ برس میں امریکہ آسٹریلیا کابل غزنی کشمیر سے لوگ آرہے ہیں۔

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ زمین عرب کے اطراف میں اسلام پھیلے گا ایسا کہ سب دشمن یا تو مسلمان ہو جائیں گے یا مغلوب ۔ چنانچہ یہ واقع آنحضرتﷺ کی زندگی ہی میں ہو چکا، بلکہ اس کا وعدہ تھا کہ آنحضرتﷺ کوبچشم خود یہ حالت ملاحظہ کرائی جائے گی۔مگر مرزا صاحب کے حق میں یہ کہاں ہوا؟ اور تو جانے دیجئے ابھی تک قادیان میں بھی ایسی حالت پیدانہیں ہوئی ۔مرزائی مردے تو دفن ہونے سے رو کے جاتے ہیں، بنارس کا واقعہ یادنہیں ۔ہاں جی خوش کرنے کیلئے یہ کہہ دینا آسان ہے کہ تمام دنیا ہماری گرویدہ ہےلیکن کلام صادق وہی ہے واقعات جس کی شہادت دیں

❁ خاتم الانبیاء ۔ انّ شا نئك ھو الا بتر ۔آپ کے دشمن مقطوع النسل ہوں گے چنانچہ ان شدید مخالفوں فسادی منکروں کا کوئی نام لیوانہیں۔

❁ خاتم الخلفاء: آپ کے دشمنوں کا بھی یہی حال ہے خود قادیان میں ایسی مثالیں موجود ہیں اور بہت سی مثالیں باہر مل سکتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم بتلا چکے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے سخت ترین مخالف کون لوگ تھے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی عبدالجبار غزنوی پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور وہ جس کو مرزا صاحب اشد ترین مخالف کیا کرتے تھے بفضلہ ان سب کے ہاں اولاد ہے۔

منشی سعد اللہ مرحوم لدھیانوی، مرزا صاحب کے منکروں میں ایک بزرگ تھے۔ مرزا جی نے ان کے حق میں ابتر (بے اولاد) رہنے کی پیش گوئی کی تھی مگر جب خدا تعالیٰ نے مرزا قادیانی کو شرمندہ کیا اور ان کے گھر میں محمود بیٹا دیا جو آج تک زندہ لاہور میں نقشہ نویسی پر ملازم ہے، تو مرزا صاحب نے اس کی تاویل کی کہ گو بیٹا تو ہو گیا مگر آگے پوتا نہیں ہو گا۔ لیکن ناظرین اس مرنے والے بھلے بھانس کی باتیں سن کر تعجب کریں گے کہ حضرت مولانا سید نذیر حسین محدث دہلوی مرحوم مغفور کو بھی ابتر (بے اولاد) لکھا ہو۔ ملاحظہ ہو تتمہ کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۲۔ حالانکہ حضرت ممدوح کے بیٹے بیٹیاں کے علاوہ اس وقت دو پوتے اور پوتوں کی اولاد نرینہ اور زنانہ ہر طرح کی موجود ہے۔ اور لطف تو یہ ہے کہ خود ہی فرماتے ہیں کہ جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں کوئی کام نہیں تتمہ حقیقۃ الوحی۔ اسی کو کہتے ہیں جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔

ہاں یاد آیا مولوی عبدالکریم جو آپ کا راسخ مرید اور امام جماعت تھا اسکا کیا حال ہے؟ ابتر تھا یا غیر ابتر۔ ذرہ سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ خدا تعالیٰ کی شان معجزات ہوں تو ایسے ہوں۔

❁ خاتم النبیین ۔ فتمنّوا الموت ان کنتم صادقین (البقرہ:۹۴)۔ آپ نے اعلان کہ ہمارے خلاف کوئی دعا قبول نہ ہوگی

و ما دعاء الکافرین الّا فی ضلال

❁ خاتم الخلفاء: آپ نے اپنی کتابوں میں کئی جگہ لکھا ہے کہ اگر کوئی دعا کرتے کرتے مر بھی جائے تو میرے خلاف وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کے مخالف تو جیسے کچھ کامیاب ہیں دنیا کو معلوم ہے۔

ایک ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کو دیکھئے کہ جب سے مرزا کے مخالف ہوئے، ترقی پر ترقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاتے گئے ۔آخراس مقابلہ میں کامیاب ہوئے جوان کی بابت مرزاجی نے شائع کیا ہے کہ میری زندگی میں مرے گا۔ دوسرا مخالف یہ خاکسار ہے جس کی نسبت تو قطعی فیصلہ تھا کہ مولوی ثناءاللہ میرے سامنے نہ مرے تو میں جھوٹا۔ یہ کس کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔انہی زخمی دلوں کی جن کی بابت کہا گیا ہے

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آید

❁ خاتم الانبیاء۔حضورﷺ نے فرمایا کہ خانہ کعبہ کی کنجیاں ہمارے قبضہ میں آئیں گی گواب اس کے طواف سے بھی ہمیں روکا جاتا ہے۔

❁ خاتم الخلفاء: آپ نے فرمایا کہ مسجدوں میں جانے سے ہمیں روکا جاتا ہے مگر آخر یہ مسجدیں ہماری ہی ہو جائینگی خدا کے فضل سے اسکے بھی کئی نمونے موجود ہو چکے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

آنحضرتﷺ کی پیش گوئی تو حضور نے بچشم خود ملاحظہ فرمائی مگر مرزا کی پیش گوئی کا یہ حال ہے کہ بنارس میں مرزائی مردہ بھی دفن نہیں کرنے دیا۔مسجد بھی کوئی ایسی نہیں ملی جہاں مسلمان نمازی نماز پڑھتے ہوں اور مرزائیوں نے لے لی ہو یا ان کا اس پر قبضہ ہو گیا ہو۔

خاتم الانبیاء: آپﷺ نے خسرو پرویز کے مرنے کی خبر دی جس نے آپ کا خط پھاڑ ڈالا تھا۔

خاتم الخلفاء: جس نے آپ کی براہین کی ناقدری کی،اس کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا نواب صدیق حسن کی گرفتاری اس کے ثبوت میں پیش کی جاسکتی ہے۔سید احمد خان، اندرمن، دیانند،کئی لیڈران قوم کے مرنے کی خبر قبل از وفات دی۔

(تحریک ختم نبوت ابھی شروع بھی نہیں ہوئی تھی کہ نواب صدیق حسن نے مرزا قادیانی کی مخالفت شروع کر دی تھی جیسا کہ مرزا صاحب ۲۱ جون ۱۸۸۳ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۰۰ھ کو اپنے ایک دوست کو خط میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتداء میں جب یہ کتاب (براہین احمدیہ) چھپنی شروع ہوئی تو اسلامی ریاستوں میں توجہ اور مدد کیلئے لکھا گیا تھا بلکہ کتابیں بھی ساتھ بھیجی گئی تھیں۔ سو اس میں سے صرف ابراہیم علی خان نواب مالیر کوٹلہ، اور محمود علی خان رئیس چھتاری اور مدار المہام جونہ گڑھ نے کچھ مدد کی تھی، دوسروں نے اول توجہ ہی نہیں کی اگر کسی نے کچھ وعدہ کیا تو اس کا ایفاء نہیں کیا بلکہ نواب صدیق حسن خان نے بھوپال سے ایک نہایت مخالفانہ خط لکھا۔ (مکتوبات احمدیہ۔ جلد اول، ص۔ ۲۸۔ ۲۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

سچے ہو تو ایک ہی لیڈر کے مرنے کی خبر بتلاؤ، ایسی کہ جسے پیش گوئی کہہ سکیں ۔ ہاں ایسی تو ہوگی جو مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے تخرج الصدور الی القبور ۔ بڑے بڑے سب قبروں میں چلے جائیں گے ۔ مگر ایسی زٹلیات کو پیش گوئی کہنا مرزائی مشن ہی کا کام ہے۔

❁ خاتم الانبیاء: نہروں کا نکالا جانا، خسوف و کسوف رمضان میں یقتل الخنزیر ایک بڑے سوٗر (بے غیرت انسان) کا قتل، دجال یاجوج ماجوج کا خروج، کتابوں کا پھیلنا ایک روحانی سواری کا نکلنا

❁ خاتم الخلفاء: تمام نشان آپ (مرزا) ہی کے زمانے میں پورے ہوئے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: سب غلط۔ نہ رمضان میں موعود کسوف خسوف ہوا، نہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔ جیسا ہوا ایسا پہلے بھی کئی ایک دفعہ ہوا، جسکا مرزا کو بھی اقرار ہے، نہ دجال قتل ہوا، نہ یاجوج ماجوج مرے ۔ ذلکم قولکم بافواھکم (یہ سب تمہارے منہ کی باتیں ہیں)

❁ خاتم الانبیاء: ایک شخص کی نسبت آپ ﷺ نے جہنمی ہونے کی پیش گوئی فرمائی جس نے عمدہ جنگ کی مگر آخر زخموں کی تکلیف سے خودکشی کر لی

❁ خاتم الخلفاء: چراغ جموئی نے پہلے بڑے اخلاص کا اظہار کیا آپ نے الہام شائع فرمایا: نزل بہ جبیر اور یہ کہ آخر وہ ہلاک ہوگا۔ ایسا ہی ہوا۔ پھر عبدالحکیم۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ بھی محض جھوٹ ہے۔ سچے ہو تو حوالہ پیش کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ خاتم الانبیاء: ﷺ کی دعا سے قریب المرگ تندرست ہوئے۔
خاتم الخلفاء:۔آپ کی دعاؤں سے کئی ایسے مریض جن پر ڈاکٹر موت کا حکم لگا چکے، اچھے ہو گئے۔نواب محمد علی خان کا لڑکا، میر ناصر نواب کا لڑکا۔

❁ اہالی عرب کی جو حالت تھی وہ امرء القیس کے ایک شعر سے واضح ہو سکتی ہے کہ یہ لوگ گناہ کو گناہ بھی نہیں سمجھتے تھے

فمِثلِك حبلی قد طرقت و مرضِعٍ
فالهیتها عن ذی تمائم محولِ
اذا بکی من خلفِها انصرفت له
بشقٍ و تحتی شِقّها لم یحوّلِ

آخر اسی سرزمین کے لوگ عباد الرّحمن یمشون علی الارض هوناً و اذا خاطبهم الجا هلون قا لوا سلاماً ۔تا آخر سورۃ کے شان نزول بنے۔

❁ خاتم الخلفاء: کئی ایسے لوگ جو سیہ کاریوں بدکاریوں میں ضرب المثل تھے آپ کی قوت قدسیہ کے ذریعہ پاک باز بنے۔زندہ نظیریں موجود ہیں اور ایک دنیا ایسے اصحاب کو جانتی ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں کہ میرے مرید کتوں اور بھیڑیوں کی طرح اپنے بھائیوں کو کھاتے ہیں۔دیکھو اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن قوت قدسیہ کی ادنی پہچان جو عام طور پر سب کی سمجھ میں آجائے یہ ہے کہ صاحب قوت قدسیہ جھوٹ نہیں بولا کرتا۔اس تعریف کے مطابق ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ قادیان کے اعلی حضرت خود بھی صاحب قوت قدسیہ نہ تھے۔تو بدیگراں چہ رسد

کیا مرزائی مشن کے خلیفہ صاحب ہم کو اجازت دیں گے کہ ہم بڑے حضرت کی کذب بیانیاں ایک ایک کر کے شائع کریں؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔اگست۔۱۹۱۱ء ص ۱۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ نوری (۲)

(مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

۲۔ حکیم نورالدین صاحب کو ادب عربی میں بھی مہارت کامل ہے اور ان کی جماعت کو ان کی نسبت اس فن میں بہت ہی اعتقاد ہے اس لئے ہم آج خاص علم ادب کے متعلق ان کی موشگافی ظاہر کرتے ہیں جس سے ناظرین اندازہ کرلیں گے کہ حکیم صاحب نے عرب وروم کے ایک ہی سفر میں عرب عرباء کو بھی ماند کردیا ہے چنانچہ سورۃ بقر کے شروع میں یومنون بالغیب کے متعلق حاشیہ چڑھاتے ہیں

یخشو ن ر بھم با لغیب اور فرمایا

یو منو ن با للہ و الیو م ا لآ خر۔ پس معنی ہوئے مانتے ہیں اللہ کو جو غیب ہے یا ماننے کی چیزوں کو تنہائی میں اور لوگوں سے غائب ہوکر۔

واہ واہ! کمال زبان دانی ہے زمخشری وحریری بھی شرمندہ ہیں حکیم صاحب کا اس آیت سورہ بقر کی تفسیر میں بحوالہ آیت یخشو ن ر بھم با لغیب یہ کہنا، تنہائی میں اور غائب ہوکر، ۔ غلط ہے کیونکہ یخشو ن ر بھم بالغیب میں تو ٹھیک ب ظرفیت کے لئے ہے لیکن یو منو ن با لغیب میں ظرفیت کے لئے نہیں بکہ یومنون کا صلہ ہے جو لفظ ایمان اور اس کے دیگر مشتقات کے ساتھ آیا کرتا ہے۔ حکیم صاحب کو ظن ہوا کہ ہر دو آیات میں بالغیب کا لفظ ہے تو معنی بھی ایک ہوں گے حالانکہ ایسا نہیں۔ ہر نقطہ مقامے دارد

۳۔ اسی طرح حکیم صاحب یقیمو ن الصلوۃ میں الصلوۃ پر حاشیہ چڑھاتے ہیں: الصلوۃ میں ال ہے اس کے معنی اس خاص نماز کے ہیں یا ممکن ہے کہ عام دعا کے ہوں۔

حکیم صاحب نے اس میں وہی کمال کیا کہ الصلوۃ کی لغوی عمومیت کو دیکھا لیکن اس کے ساتھ یقیمو ن کا خیال نہ کیا اور حفظت شیئاً و غا بت عنك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشیاء کے مصداق بنے۔ قرآن وحدیث میں الصلوۃ کے ساتھ جہاں کہیں اقامت کا لفظ آیا ہے وہاں وہی نماز معہود شرعی مراد ہے اور علم اصول کا قاعدہ ہے کہ حقیقت شرعی لغت پر مقدم ہوتی ہے ورنہ قریباً تمام شرعیات کی تعطیل لازم آئے گی۔ باطنیہ وغیرہ فرق ضالہ نے اس بہانہ سے شرعیات کو ترک کیا تھا جب حکیم صاحب کے نزدیک یقیمون الصلوۃ سے عا، دعا مراد لینا درست ہے تو قرآن شریف میں ہر جگہ اس کے یہ معنی لینے درست ہوں گے نہ کہ خاص اس موقع پر۔ کیونکہ لفظ ایک ہی ہیں اور قرائن یکساں۔ پس اگر کوئی شخص اس کو دستاویز بنا کر نماز معہود ادا نہ کرے اور عام دعا پر اکتفا کرے تو اسے مخالف قرآن نہیں کہہ سکیں گے کیونکہ اس نے قرآن کے صحیح مراد اور مفہوم پر عمل کیا۔ پس نماز کو جواب ہو جائے گا اور اسی طرح روزہ حج زکوۃ فرائض اسلام کا خاتمہ ہو جائے گا۔..

ہم ناظرین کی توجہ ایک اور امر کی طرف کرتے ہیں کہ حکیم صاحب وہ معنی و مراد بھی ذکر کرتے ہیں جو مشہور ہیں اور ان کے ساتھ کچھ اپنی طرف سے بھی جدت و زیادت کر کے مفسر قرآن بننا چاہتے ہیں لیکن خدا کی قدرت جہاں ان کی اپنی جدت ہوتی ہے وہاں ذلت ہوتی ہے اور ہم یہی دکھانا چاہتے ہیں کہ جماعت قادیانیہ کو قرآن وحدیث اور علوم رسمیہ میں ہرگز رسائی نہیں۔ نہ انفراداً اور نہ اجتماعاً وہ اس بارگراں کو اٹھا سکتے ہیں

کلاہ خسروی و تاج شاہی
بہر کل کئے رسد حاشا و کلا

۴۔ حکیم صاحب۔ ہم نے آپ کے ارشاد کے مطابق سورہ جمعہ کو دیکھا لیکن افسوس وہاں آپ کا مدعا نہیں ملا گو حکیم صاحب نے تصریح نہیں کی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ وہ بالآخرۃ ھم یوقنون میں مرزا صاحب کو بھی داخل کرنا چاہتے ہیں۔ جناب حکیم صاحب! جہاں قرآن نے منکرین قیامت کو ان الفاظ میں ملامت کی ہے وھم بالآخرۃ کافرون (الاعراف:۴۵) اور جہاں یوقنون کے مقابلے میں ان کا یہ قول کیا ہے وما نحن بمستیقنین (الجاثیہ) کیا آپ وہاں بھی مرزا صاحب کے منکر مراد لے سکیں گے۔ کیا خوب!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب یقین بالآخرت جہاں قرآن میں مذکور ہے وہاں الساعۃ الآخرۃ یعنی قیامت کو ماننا مراد ہے۔فقط۔باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۱۱۔ص۶،۷)

قادیان کا عربی اشتہار

قادیان دارالامان سے ایک بہت بڑا جدید اشتہار عربی زبان میں چھپا ہے جو عرب فارس شام وغیرہ ممالک کے علماء کو بطور تبلیغ بھیجا جائے گا۔ یہ اشتہار دو صفحہ کا ہے مگر اتنا بڑا ہے کہ دو جزء کی کتاب بن سکتی ہے سارے اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ:

ملک میں خرابیاں عام ہیں، مسلمانوں کی حالت خراب ہے، کئی ایک لوگ مرتد ہوگئے ہیں، عیسائیوں کا بہت زور ہے حالانکہ حضرت عیسیٰ مرچکے ہیں بعض علماء اسلام خواہ مخواہ عیسائی مذہب کی تائید کرنے کو حضرت عیسیٰ کی حیات کے قائل بنتے ہیں۔

یہ ہے ایک صفحہ کا مضمون۔ دوسرے صفحہ میں امام المہدی لکھا ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی کے کمالات کا اظہار کیا ہے منجملہ کمالات کے یہ بھی لکھا ہے:

و من آیاتہ ایضاً باھلہ بعض الناس کالعالم غلام دستگیر القصوری و چراغ الدین الجمونی و میرزا المتصوف وسعد اللہ اللودیانوی و عبد الرحمن محی الدین الکھوکی و مولوی اسماعیل علی گڈھی و الھی بخش لاھوری مؤلف عصائے موسی و دکتور دوئی مدعی النبوۃ و صاحب الاتباع الکثیرۃ و لیکھ رام و عبد اللہ آتھم و غیرھم فکل ھؤلاء قد ھلکوا و ماتوا بھوان و ذلۃ فی حیات المسیح الموعود و ذلك فضل اللہ علی الاسلام حیث اظھرہ اللہ و لو کرہ الکافرون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مولوی غلام دستگیر قصوری، چراغ الدین جموی، مرزا المتصوف، منشی سعد اللہ لودہانوی، مولوی عبدالرحمٰن لکھوی، مولوی اسماعیل علی گڈھی، منشی الٰہی بخش لاہوری، ڈاکٹر ڈوئی امریکن، پنڈت لیکھ رام آریہ، پادری عبداللہ آتھم عیسائی وغیرہ نے ہمارے امام مہدی سے مباہلے کیئے تو یہ سب لوگ امام مہدی کی زندگی میں مر گئے۔ یہ اللہ کا فضل ہے کہ اس نے اسلام کو ظاہر کیا۔

یہ ہے تمام اشتہار کا خلاصہ جو عرب ایران وغیرہ ممالک میں تو نئی شکل کا ہوگا، مگر ہندوستان میں خصوصاً اہل حدیث کے ناظرین کے سامنے تو روزمرہ کا محاورہ ہے۔ ہم کئی ایک دفعہ کہہ چکے ہیں اور اب بھی کہتے ہیں کہ جن لوگوں کے نام تم نے لکھے ہیں ان کے مباہلہ کا ثبوت بھی ذرہ دکھایئے، تاکہ ہم جان سکیں کہ کس نے مباہلہ کیا اور کس رنگ میں کیا اور کیا نتیجہ ہوا؟ افسوس ہے ہمیں تو ان میں سے ایک کا مباہلہ بھی نہیں ملتا۔

کیا کوئی مرزائی ہمیں دکھانے کی ہمت کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں گالیاں دینے کو تو تیار ہیں۔ قادیان والے دیتے دیتے خود تھک جائیں گے تو کسی جیل زادہ کو کھڑا کردیں گے۔

چونکہ ہندوستان میں سب لوگ ان واقعات کی تحقیق کر چکے ہیں، لہذا یہاں تو ان کا منتر چلنے سے رہا۔ اس لئے اب عربستان وغیرہ دور دور ممالک میں تبلیغ کرنے کو چلے ہیں، اس لئے ہماری طرف سے بھی اجازت ہے:

اب دام مکر اور کسی جگہ بچھایئے
بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم تا ۸ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۵-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئینہ نوری (۳)

(مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

۵۔ و اولئك هم المفلحو ن کا ترجمہ حکیم نورالدین صاحب یوں فرماتے ہیں:

اور یہی بڑے فتح مند ہوں گے۔

اور اس پر حاشیہ چڑھاتے ہیں:

یہ بشارت اور پیش گوئی ہے کہ نبی کریم ﷺ کے صحابہ کرام اور اتباع مظفر و منصور ہوں گے،

اقول: یہ ظاہر ہے کہ حکیم صاحب فلاح سے صرف دنیوی بہتری اور ظفر مراد لے رہے ہیں۔ اور یہ غلط ہے۔ کیونکہ جہاں ایمانیات واعمال صالحہ پر جزائے حسن کا وعدہ ہے وہاں فلاح سے مراد نجات عاقبت اور فوز آخرت ہے۔ چنانچہ اس سے قبل الذین سے لے کر یو قنو ن تک ایمانیات اور نماز وزکوۃ واعمال صالحہ کا ذکر ہے اور اس کے بعد اس کے نتیجہ سے خبر دی ہے کہ فلاح ہوگی۔ اسی طرح سورہ مومنون کے شروع میں فلاح ونماز وزکوۃ اعمال صالحہ کا ذکر کر کے فوز بالجنت کی تصریح کر دی ہے

قد افلح المؤ منو ن۔ الذين هم في صلوتهم خا شعو ن ۔ و الذين هم عن اللغو معرضو ن ۔ و الذين هم للزكوة فا علو ن۔ و الذين هم لفرو جهم حا فظو ن ۔ الّا على ازاوا جهم او ما ملكت ايمانهم فا نهم غير ملو مين ۔ فمن ابتغى وراء ذلك فا و لئك هم العا دون ۔ و الذين هم لا ما نا تهم و عهد هم را عو ن ، و الذين هم على صلو تهم يحا فظو ن۔ او لئك هم الوا ر ثو ن۔ الذين يرثو ن الفر دوس هم فيها خا لدو ن۔ (مومنون:۱۔۱۱)

ایمان والے (اپنی) مراد کو پہنچ گئے (اور یہ) وہ لوگ ہیں جو اپنی نماز میں عاجزی کرتے ہیں۔ اور وہ جو نکمی باتوں کی طرف رخ نہیں کرتے۔ اور جو زکوۃ دیا کرتے ہیں۔ اور وہ جو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا اپنے ہاتھ کے مال (لونڈیوں) سے کہ (ان میں) ان پر کچھ بھی الزام نہیں لیکن جو اس کے علاوہ طلب گار ہوں تو وہی لوگ حد سے باہر ہیں اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس ملحوظ رکھتے اور وہ جو اپنی نمازوں کے پابند ہیں۔ یہی لوگ اصلی وارث ہیں جو بہشت بریں پائیں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔

ان آیتوں میں صاف مذکور ہے کہ فلاح کی صورت فوز بالجنت ہے نہ کہ دنیوی فتح۔ اس کے لئے قرینہ عقلی یہ ہے کہ فلاح کے معنی ہیں، مراد کو پہنچنا، اور ایمان اور اعمال صالحہ سے مراد نجات عاقبت اور رضامندی خدا تعالیٰ ہے نہ کہ دنیا کی ظفرمندی۔ اگر ظفرمندی دنیا میں ہو تو ہو مگر یہ مراد میں داخل نہیں، اور نہ شایان بلاغت ہے کہ ایمان واعمال صالحہ کی فہرست کے بعد اسی پر بس کیا جائے۔

۶۔ یخادعون الله ... حکیم صاحب نے اس کا ترجمہ کیا ہے:

چھوڑتے ہیں اللہ کو اور ان کو جو ایمان لائے اور محروم نہیں کر رہے ہیں مگر اپنے آپ کو۔

اور اسپر حاشیہ چڑھاتے ہیں:

خادع بمعنی ترک بمعنی چھوڑا۔ قاموس اللغت اور اس کی تصدیق نسوا الله فنسیھم ہوتی ہے چھوڑ دیا انہوں نے اللہ تو چھوڑ دیا اللہ نے ان کو۔ خدع کے معنی امسك، یقال فلان کان یعطی فخدع۔ ترجمہ فلانا دیتا تھا اب ممسک ہو گیا۔ رک گیا۔

اس کی تصدیق اللہ تعالیٰ کے اس بیان سے ہوتی ہے

ھم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول الله حتی ینفضوا (المنافقون:۷)۔

اور فرمایا: یقبضون ایدیھم (التوبۃ:۶۷)

اقول: شکر ہے کہ حکیم صاحب نے اپنے فہم کی تائید میں قرآن کی آیات بھی پیش کیں اس سے ہمارے لئے میدان صاف ہو گیا لیکن افسوس حکیم صاحب نے جن آیات سے تمسک کیا ہے وہ خدع کے متعلق نہیں ہیں۔ ان سے تو صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ منافقوں نے خدا کو بھلا دیا اور وہ ممسک ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ یہ تو مضمون کی صحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دلیل ہے نہ کہ اس امر کی تصدیق کہ خدع سے نسیان (ترک) اور قبض و امساک مراد ہے کیونکہ جب تک نتیجہ کا موضوع و محمول صغری و کبری میں نہ پایا جائے قیاس (نتیجہ) درست نہیں ہو سکتا۔ اس سے حکیم صاحب کی منطق دانی بھی ظاہر ہے۔ حکیم صاحب نے قاموس سے خادع کے معنی ترک تو نقل کر دیئے لیکن اس کے پہلے جو کچھ اس آیت زیر تفسیر کی بابت لکھا ہے اسے بالکل ترک کر دیا حکیم صاحب نے اس مقام پر ناحق تکلیف سے کام لیا جو موقع اور محل کے مناسب نہیں انہوں نے خارج کے خدع کے معنی ترک لکھے ہیں جو اس مقام پر نہیں ہو سکتے کیونکہ جب یخدعون میں اس ترک کا اثبات دیا گیا جو واقع میں درست ہے ما یخدعون میں اس کی نفی کے کیا معنی؟

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یخادعون کے ایسے معنی لینے چاہییں جس کا اثر حقیقت خدیت کی رو سے اس کے مفعول پر درست نہ ہو اور اسی لئے دوسری بار اللہ اور مومنین سے اس کی نفی کر کے و ما یخدعون الّا انفسھم میں اس کے اثر کو انفسھم پر ثابت کیا ہے۔ پس حکیم صاحب کا تکلف نادرست اور بے جا ہے مگر حکیم صاحب نے ایک اور چال کی کہ دوسری دفعہ کے یخدعون میں خدع کے معنی امساک لئے ہیں حالانکہ یہ نہیں ہے۔ نہ ہی مناسب ہے کیونکہ یخادعون کو مثبت ذکر کرنے اور اس کے بعد ما یخدعون کو منفی ذکر کرنے میں مقابلہ ہے جو دونوں کے الگ الگ ترجمے مراد لینے میں جاتا رہا۔ اور ظاہر ہے اس طرح کلام فصاحت و بلاغت سے گر جاتا ہے جو شان قرآن کے خلاف ہے۔

اب ہم خدا کے احسان سے اس آیت کا صحیح مطلب بتاتے ہیں جس سے وہ اعتراض بھی جس کے سبب سے حکیم صاحب کو اس قدر تکلفات کی ایچا پیچیوں میں الجھنا پڑا دور ہو جاتا ہے اور قرآن کی بلاغت بھی ظاہر ہوتی ہے و ما توفیقی الا باللہ

خاکسار جو حاشیہ قرآن منۃ الرحمن بتفہیم لطائف القرآن لکھ رہا ہے اس میں خاکسار نے اس آیت کے متعلق یہ حاشیہ لکھا ہے:

یخادعون باب مفاعلہ سے ہے اور اسکے خواص میں سے ایک مشارکت ہے اور کبھی اس میں مجرد بھی مستعمل ہوتا ہے جیسے عاقبت اللص ۔ اور تائید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری قرأت سے ہوتی ہے جس میں باب مجرد یعنی یخدعون آیا ہے اور اسی لئے رسم الخط میں خ کو بفاصلہ الف دال سے قطع نہیں کیا گیا پس یہ آیت پر اعتراض نہیں ہوسکتا کہ کیا (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ بھی ان سے دھوکہ کرتا ہے؟ کہ صیغہ مشارکت کا استعمال کیا گیا؟ اور نہ یہ سوال ہوسکتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ علیم کو کیسے دھوکہ دے سکتے ہیں کیونکہ اس سے مراد فریب کا معاملہ کرنا ہے نہ کہ فریب کا واقع کر لینا۔ اسی لئے دوسری دفعہ و ما یخدعون میں باب مجرد ذکر کر کے اللہ تعالیٰ اور مومنین کی نسبت وقوع فریب کی نفی کی اور الّا انفسھم میں خود انہی کے نفسوں پر اثر پڑنے کو ثابت کیا کیونکہ اس میں وقوع فریب کا ذکر ہے۔ پس اس تقریر پر اعتراض بھی نہیں آسکتا، اور یخادعون اور ما یخدعون کے مقابلہ میں فصاحت بلاغت بھی قائم رہتی ہے بلکہ ثابت ہوتی ہے۔،

اس آیت کی تفسیر کے لئے ہم سورہ نساء پارہ پنجم رکوع اخیر کی آیت بھی بیان کرتے جس میں ہمارے بیان کی تائید کے ظاہر قرائن ہیں لیکن بخوف تطویل اسی پر بس کرتے ہیں اگر ضرورت پڑی تو دوسری بار لکھیں گے۔ انشاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم تا ۸ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۱۳)

مسلمانوں کے حق میں مرزائیوں کا فتویٰ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل مذہبی دنیا میں یہ مسئلہ خاص دلچسپی رکھتا ہے کہ قادیانی لوگ، عام مسلمانوں کو کیا سمجھتے ہیں؟ اس سوال کی وجہ حکیم نورالدین قادیانی خلیفہ کا ایک فتویٰ ہے ...جو اہل حدیث میں درج ہوا تھا جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ جو شخص مرزا صاحب قادیانی کو سچا نہیں مانتا وہ کافر ہے۔

لاہور میں ایک صاحب خواجہ کمال الدین وکیل، مرزا صاحب کے بڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راسخ مرید ہیں۔ اسلامی جلسوں میں بھی تقریریں کیا کرتے ہیں، اس لئے ان پر سوال ہوئے کہ آپ اپنا خیال ظاہر کریں کہ آپ بھی اپنے پیر اور خلیفہ کی طرح مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں یا نہیں؟ اس سوال کے جواب میں وکیل صاحب نے ایک بڑا لمبا چوڑا اشتہار دیا ہے جس کا خلاصہ مطلب انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

میں کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتا البتہ جو شخص ہم کو یا ہمارے امام (مرزا قادیانی) کو کافر کہتا ہے وہ ایک حدیث کے ماتحت خود کافر ہو جاتا ہے (مرزا نے بھی فرمایا ہے) ہم کسی کلمہ گو کو اسلام سے خارج نہیں کہتے جب تک وہ ہمیں کافر کہہ کر خود کافر نہ بن جائے۔

اس بیان کی ہم بھی تصدیق کرتے ہیں، مگر افسوس کہ واقعات اس کی شہادت نہیں دیتے اسلئے ہم اس مضمون میں اس بیان پر دو پہلوؤں سے بحث کرینگے۔ ایک اس پہلو سے کہ مرزا غلام احمد اور انکے خلیفہ حکیم نورالدین کا مذہب کیا ہے؟ دوئم، جس حدیث کی طرف انہوں نے اشارہ کیا ہے اسکا مطلب کیا ہے

امر اول: یعنی یہ بات کیا واقعی یہی ہے جو خواجہ کمال الدین نے لکھا ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ کے نزدیک وہی لوگ کافر ہیں جو ان کو کافر کہتے ہیں، یا ہر ایک شخص جو مرزا صاحب کا منکر ہے خواہ کافر نہ کہے، وہ بھی کافر ہے۔ اس کی تحقیق کے لئے ہم مندرجہ ذیل حوالہ جات پیش کرتے ہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

بہر حال خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا، وہ مسلمان نہیں۔ (بدر۔ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)

معیار الاخیار صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

(خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے) جو شخص پیروی نہ کریگا، تیری بیعت میں داخل نہیں اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا و رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔

(بدر قادیان۔ ۹ مارچ ۱۹۱۱ء)

یہ ہیں مرزا غلام احمد صاحب کے اپنے اقوال۔ اب سنئے خلیفہ صاحب کے۔ خلیفہ صاحب کا فتویٰ عام طور پر شائع شدہ ہے جو اخبار بدر ۴ مارچ ۱۹۱۱ء میں طبع ہوا تھا۔ خلیفہ صاحب نے لکھا تھا آیت لا نفرّق بین احدٍ من رّسله کے معنی میں کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کا بھی ہم انکار نہیں کرتے۔ اس آیت کے مطابق سب رسولوں اور ماموروں کو ماننا فرض ہے۔ پس جس طرح کسی اور رسول کے انکار سے کافر ہوتا ہے اسی طرح مرزا قادیانی کے انکار سے کافر ہوتا ہے۔ چنانچہ خلیفہ نورالدین کے الفاظ یہ ہیں:

> غور طلب امر یہ ہے کہ ہمارے مخالف بھی یہی مانتے ہیں اور اس کا دعوی کرتے ہیں لیکن یہاں سے ہی ہمارا اور ان کا اختلاف شروع ہو جاتا ہے ایمان بالرسل اگر نہ ہو تو کوئی شخص مسلمان نہیں ہو سکتا اور اس ایمان بالرسل میں کوئی تخصیص نہیں عام ہے خواہ وہ نبی پہلے آئے یا بعد میں آئے ہندوستان میں ہوں یا کسی اور ملک میں کسی مامور من اللہ کا انکار کفر ہو جاتا ہے ہمارے مخالف مرزا صاحب کی ماموریت کے منکر ہیں اب بتاؤ کہ یہ اختلاف فروعی کیونکر ہوا قرآن مجید میں تو لکھا ہے لا نفرّق بین احدٍ من رسلہ لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے انکار میں تو تفرقہ ہوتا ہے

(اخبار الحکم قادیان۔ ۲۱ فروری ۱۹۰۹ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کیا یہ عبارت کسی حاشیہ یا شرح کی محتاج ہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ صاف مطلب ہے کہ الرسل میں مرزا صاحب قادیانی بھی شامل ہیں۔ پس جو برتاؤ کسی شخص کو دوسرے نبیوں کے ساتھ انکار کرنے سے کافر خارج از اسلام بنا تا ہے، وہی برتاؤ مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ کرنے سے بقول خلیفہ صاحب، آدمی کافر ہو جاتا ہے۔ کیا حضرات انبیاء سابقین کے انکار سے کافر ہوتا ہے؟ یا وہ ان کو کہنے سے کافر ہوتا ہے؟ (خلیفہ صاحب خصوصاً جواب دیں)

بس اسی طرح خلیفہ قادیانی کے نزدیک مرزا صاحب قادیانی کے صرف انکار کرنے سے آدمی خارج ہو جاتا ہے خواہ ان کو کافر کہے یا کفر سے خاموش رہے، یا ان کے کفر کی نفی کرے۔

اصل بات یہ ہے کہ اس فتوی کو جاری کرتے وقت اسکا انجام نہ سوچا گیا تھا۔ اب جو چاروں طرف سے شور بپا ہوا ہے تو اس میں تاویل کرنے کی سوجھی یہی معنی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو ان صدور الفعل یبدون للمفتی
کاعقابہ لم تلفہ ینتدم
(آدمی کو اپنے افعال کا انجام معلوم ہو تو کبھی شرمندہ نہ ہو)

خلیفہ صاحب اور ان کے حواری ہم کو بتلا دیں کہ ۹ مارچ ۱۹۱۱ء کے بدر میں جس آیت (لا نفرق) سے انہوں نے دلیل پکڑی تھی کیا اس کے کچھ اور معنی معلوم ہوئے ہیں یا اس کے مطابق حضرات انبیاء کے منکر بھی اسی صورت میں کافر ہوتے ہیں جب وہ انبیاء پر کفر کا فتوی لگا ئیں اور بغیر اسکے نہیں۔ کہتے ہوئے کچھ سوچنے کے علاوہ خدا کا خوف بھی دل میں رکھنا (ان کنتم مو منین)

مختصر یہ کہ یہ بات تو کھلی صداقت ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ دونوں متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا منکر کافر ہے خواہ کتنا ہی نمازی اور روزہ دار بلکہ تہجد گذار ہو۔

امر دوئم: اب ہم امر دوئم پر بحث کرتے ہیں کہ مرزا کے مکفرین (کافر کہنے والے) کافر ہیں یا نہیں۔ اس بحث میں ہم مرزا کے کفر سے بحث نہیں کرتے، بلکہ مانتے ہیں کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت مسلمان بلکہ پکی مسلمان ہے، تاہم ان کے مکفرین کافر نہیں، جس حدیث کی طرف مرزا صاحب اور ان کے حواری خواجہ کمال الدین نے اشارہ کیا ہے وہ یہ ہے:

لا یرمی رجل ر جلاً بالکفر الا ارتد ت علیه ان لم یکن صاحبه کذ لك۔ یعنی جو شخص کسی شخص کو کافر کہتا ہے اگر وہ شخص کافر نہیں تو کفر لوٹ کر اسی پر آتا ہے۔

اس حدیث کے ظاہری الفاظ سے بے سمجھی کے ساتھ یہ نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ چونکہ ہم کافر نہیں اس لئے جن لوگوں نے ہم پر کفر کے فتوے دیئے ہیں وہ خود کافر ہیں ۔مرزا کی زندگی میں بھی یہ بحث اٹھی تھی اور اہل حدیث میں اس حدیث پر مفصل بحث کی گئی تھی۔ ادھر یہ بے سمجھی سے ہٹ (ہٹ دھرمی) دیکھ کر فریق ثانی بھی بضد ہوئے کہ چونکہ واقعی تم لوگ کافر ہو اسلئے تمہاری تکفیر سے ہم کیا، کوئی بھی کافر نہیں ہوسکتا۔ مگر ہمارے نزدیک یہ سب باتیں حدیث مذکور کے اصل مطلب سے بہت دور ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل از مطلب بتلانے کے قادیانی مشن سے عموماً اور خلیفہ (حکیم نورالدین) سے خصوصاً ایک سوال کرتے ہیں کہ: حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کو منافق واجب القتل کہا، حالانکہ حضورﷺ نے ان کے ایمان کی تصدیق فرمائی، بلکہ اس کو مغفورلہ فرمایا، تو کیا حضرت عمر فاروقؓ، حضرت حاطبؓ کو منافق کہنے سے خود ایسے ہوئے؟ حدیث کے ظاہری الفاظ کو دیکھ کر جواب دو۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ:

بے نماز کے کفر میں اختلاف ہے۔ امام ابوحنیفہؒ اور ان کے اتباع کے نزدیک تارک الصلوۃ کافر نہیں، مگر امام شافعی، احمد، حافظ ابن قیم، شیخ عبدالقادر جیلانی کے نزدیک تارک الصلوۃ کافر واجب القتل ہے۔ آپ کا مذہب میں نہیں پوچھتا مگر یہ تو بتلائیے کہ جن بزرگوں کے نزدیک تارک الصلوۃ کافر نہیں، جو اس کو کافر کہے، وہ ان بزرگوں کے نزدیک کافر ہے؟ کھلے لفظوں میں سنیئے، امام ابوحنیفہ کے نزدیک امام شافعی اور امام احمد وغیرہ کافر ہیں؟ (ہرگز نہیں) حالانکہ آپ کے اصول کے مطابق ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ پس ثابت ہوا کہ حدیث موصوف کا مطلب کچھ اور ہے وہ مطلب ہم سے سنئے:

ایک تکفیر ہوتی ہے شرعی دلیل سے، ایک ہوتی ہے ضد اور ہٹ دھرمی سے۔ شرعی دلیل خواہ واقع میں صحیح ہو یا غلط۔ پس جو شخص شرعی دلیل سے کسی کو کافر کہے وہ تو اس حدیث کا مصداق نہیں، خواہ واقع میں دلیل مثبت مدعا ہو یا نہ ہو (جیسے حضرت عمرؓ کی دلیل مثبت مدعا نہ تھی فانه خان الله و رسوله) مگر تکفیر کی نظر کسی دلیل اور شرعی آڑ پر ہو۔ ہاں ضد اور ہٹ دھرمی سے ایسا کرنے والا بے شک کافر ہوگا۔ پس صاف بات ہے کہ جن لوگوں نے مرزا صاحب کی تکفیر کی ہے چونکہ وہ اپنے نزدیک دلیل شرعی رکھ کر کی ہے (تمہارے نزدیک وہ دلیل مثبت مدعا نہیں تو نہ سہی) اسلئے وہ اس حدیث کے مطابق کافر نہیں بلکہ مرزا صاحب اور ان کے اتباع کی نافہمی کی دلیل ہے۔

کیا خلیفہ صاحب اور ان کے حواری ہماری تقریر کا باقاعدہ جواب دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء۔ مطابق ۲۱۔۲۸ رمضان ۱۳۲۹ھ ۱۹۱۱ء۔ ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نبی اور خلیفہ میں اختلاف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حضرت مسیحؑ کا قول ہے تم زمین کے نمک ہو۔نمک سے کھانوں کا مزہ بنتا ہے لیکن جب نمک ہی بگڑ جائے تو اسے کون سنوارے۔ یہ مثال آج کل قادیانیوں پر صادق ہے۔مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیان کا قول بدر مورخہ ۱۴۔اگست ۱۹۱۱ء میں چھپا ہے:

یاجوج ماجوج وہ قومیں ہیں جو کشمیر ایران بخارا کے شمال میں ہیں۔

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ کشمیر ایران بخارا کے شمالی ملکوں میں یاجوج ماجوج رہتے ہیں۔ اب سنئے اعلیٰ حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) آنجہانی کی۔آپ فرماتے ہیں:

فان یاجوج ماجوج هم النصاری من الروس و الاقوام البرطانیه (حمامۃ البشریٰ)۔ یعنی یاجوج ماجوج روسی اور انگریز ہیں۔

اب ان دونوں اقوال متخالفہ کی تطبیق دینا قادیانی مشن کا کام ہے دیکھیں وہ کچھ معقول بات کہتے ہیں یا کسی جیل زادہ سے گالیاں دلواتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔۲۲ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۵)

ظہور قادیانی

(مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)

معلوم نہیں قادیانی گروہ کو حضرت روح اللہ سے کیا ضد ہے کہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور آپ کی تنقیص کرتے رہتے ہیں خود قادیانی آنجہانی نے تو جو کچھ بے ادبی ضمیمہ انجام آتھم و دافع البلاء وغیرہ کتابوں میں کی ہے وہ انکار رسالت کے قریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب ہے لیکن ان کی ذریت میں بھی حسب حیثیت کافی اثر ہے کبھی تو کوئی امتیوں کو ان پر فضیلت دیتا ہے اور کبھی کوئی ان کے صاحب شرع ہونے سے انکار کرتا ہے مثلاً مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی اپنی کتاب، جواب باصواب، صفحہ ۷ میں ارقام فرماتے ہیں:

مسیح تو کیا مسیح سے بھی عالی درجت انبیاء آنخضرت ﷺ کے خدام کی منزلت نہیں رکھتے۔

اور نیز کہا ہے:

مسیح تو ایک معمولی انسان ہے اور اس قابل بھی نہیں کہ آنخضرت (ﷺ) کے خدام کی برابری کر سکے۔ (ص ۷)

خاکسار محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے اس کے جواب میں اپنی کتاب شہادۃ القرآن باب اول میں بتصریح کتب عقاید لکھا کہ ولی کو نبی پر فضیلت دینی کفر و ضلالت ہے۔

قاضی ظہور الدین اکمل قادیانی نے اپنی کتاب شہادۃ الفرقان صفحہ ۱۵۔۱۶ میں اپنے بھائی کی حمایت کی اور اس کفر وضلالت پر مصر رہنے کے لئے اس کی پیٹھ ٹھونکی اور باز آنے اور توبہ کرنے کی نصیحت نہیں کی اور اس پر طرفہ یہ کہ صفحہ ۹۔۱۰ میں حضرت عیسی کے صاحب شرع نبی ہونے سے بھی انکار کر دیا انہوں نے جو کچھ وجوہات بیان کئے ہیں وہ یکے بعد دیگرے مع جوابات حسب ذیل ہیں۔ ناظرین ان وجوہات کو اور ان کے جوابات کو دیکھ کر قادیانی علم و ایمان اور قوت استدلال کا اندازہ لگائیں اور انصاف کریں

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

وجہ اول قادیانی۔ اول تو انجیل کے معنی ہی بشارت یا خوش خبری کے ہیں اور مبشرات ہر ایک مامور الہی پا نازل ہوتی ہیں اس میں مسیح کو کوئی خصوصیت نہیں۔ (ص ۹)

جواب۔ اول تو آپ نے اپنی دلیل کا مقدمہ اولی ہی ثابت نہیں کیا کہ انجیل کے معنی بشارت کے ہیں اور یوں ہی قادیانی الہام کی طرح بے ثبوت ہانک دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانیاً یہ کہ مقدمہ ثانیہ یہ چاہیے تھا کہ کوئی مبشر صاحب شرع نہیں ہوتا۔ پھر اس کلیہ کو بھی ثابت کرتے اور انکار کی ٹھانتے۔ و دو نه خرط القتاد

ثالثاً یہ کہ جب آپ مقدمہ ثانیہ میں مانتے ہیں کہ مبشرات ہر ایک مامور الٰہی پر نازل ہوتے ہیں تو اصحاب شرائع بھی لفظ، ہر ایک، میں شامل ہیں۔

پس آپ اس دلیل سے حضرت عیسیٰ کے صاحب شرع ہونے سے کس طرح انکار کر سکتے ہیں مقدمات ایجابیہ سے نتیجہ سلبیہ نکالنا قادیانی منطق کا نتیجہ ہے۔

وجہ دوم قادیانی: ان کا اپنا دعوی بھی صاحب شریعت ہونے کا نہیں جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے بلکہ وہ تو صاف کہہ رہے ہیں:

میں توریت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے آیا ہوں اور یہ کہ اس کو برقرار رکھونگا۔ کوئی تغیر و تبدل نہ ہوگا (ص ۹)

جواب: واہ جناب! اتنا بھی معلوم نہیں کہ جواب ہمیشہ مخالف کے مسلّمات سے دیا جاتا ہے نہ کہ ان اصول سے جن میں خصم کو کلام ہو جناب آپ خاکسار (ابراہیم سیالکوٹی) کے جواب میں لکھ رہے ہیں اور خاکسار ان جعلی اناجیل کو ہرگز نہیں مانتا۔ لہذا خاکسار کے نزدیک آپ کی یہ دلیل کچھ بھی وقعت نہیں رکھتی پہلے ان کتابوں سے الزام جعلی دور کرلیں اور ان کی حقانیت ثابت کرلیں پھر خاکسار کے سامنے ظہور پذیر ہوں۔ خاکسار نے ان کتابوں کی بابت اپنی مختلف تصانیف مثلاً تائید القرآن و اعجاز القرآن میں مدلل بحث کی ہے اور ان کی اندرونی شہادتوں سے ثابت کیا ہے کہ یہ کتابیں جعلی ہیں۔

ثانیاً کہ آپ کی پیش کردہ عبارت میں، پورا کرنے، کے معنی یہ ہیں کہ میں اس کی پیش گوئی کا مصداق ہوں۔ پس آپ کا مطلب حاصل نہیں ہوسکتا۔

وجہ سوم قادیانی: خود عیسائی قوم کا عمل درآمد اس بات پر شاہد ہے کہ عیسیٰ صاحب شریعت نبی نہ تھے ورنہ اپنی تمدنی و سیاسی زندگی کے لئے ان کو قوانین وضع کرنے نہ پڑتے۔ (ص ۹)

جواب۔ اول تو اس کا بھی وہی جواب ہے جو اوپر گذر چکا پس عیسائیوں کی کتابوں اور ان کے عمل درآمد سے خاکسار کے برخلاف کوئی امر ثابت نہیں ہوسکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانیاً یہ کہ عیسائیوں کے پاس اس وقت شریعت عیسوی محفوظ نہ ہونے سے کیسے معلوم ہوا کہ حضرت عیسی کو خدا تعالی ہی سے شریعت نہ ملی تھی ۔ مجہول سے علم حاصل کرنا قادیانی کمال ہے۔

وجہ چہارم قادیانی: و من قبله كتاب موسى اماماً و رحمةً (الاحقاف ۱۲:) سے ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے صرف حضرت موسی ہی کی کتاب تھی جو امامت ورحمت یعنی شریعت کہلانے کی مستحق تھی (جس پر کما حقہ عمل کر کے انسان قرب اللہ کے عالی مراتب حاصل کرسکتا ہے) ورنہ اگر قرآن شریف اور توریت کے درمیان کوئی اور کتاب بھی ہوتی یا کوئی نبی صاحب شریعت ہوتا تو اس کتاب کو امام ورحمت کہا جاتا (ص ۹۔۱۰)

جواب: شکر ہے کہ آپ نے استدلال میں آیت تو پیش کی ۔ گو مفید مطلب نہیں صاحب! اول تو یہ بتلایئے کہ آپ نے آیت میں ،صرف ، اور، ہی ، کس لفظ کے معنی کئے ہیں ۔ قضیہ ایجابیہ میں بغیر کلمہ حصر، حصر نہیں ہوتا اور نہ ماعدا کا صلب منظور ہوتا ہے ۔ بلکہ صرف محض اثبات مذکور ملحوظ ہوتا ہے اور عدم ذکر سے عدم شئے لازم نہیں آتا۔ زیادہ سے زیادہ اتنا ہوتا ہے کہ غیر مذکور مسکوت عنہ کے حکم میں ہوتا ہے ۔ پس آپ کی دلیل بن نہ سکی اور من قبل میں اتصال زمانہ بغیر فصل کے ضروری نہیں جیسے آیات ذیل سے واضح ہے

الم يأتهم نبا الذين من قبلهم (توبہ) اور

و ان يكذ بوك فقد كذ بت قبلهم (حج)

اور یہ جو آپ نے سمجھا کہ صاحب شرع نبی کی کتاب کے ضروری ہے کہ امام کہا جائے اس کی کیا دلیل؟ پس یہ بھی ممنوع ہے کیا قرآن کریم کی نسبت بھی ایسا ہی خیال ہے کہ جب تک اس کی نسبت امام کا لفظ نہ آئے تب تک شریعت نہیں ہوسکتا۔

آیئے ہم آپ کو اس جگہ انجیل کے مذکور نہ ہونے کی وجہ بتلائیں

یہ آیت قرآن شریف میں دو مقام پر ہے۔ اول سورہ ہود میں اور وہ اس طرح ہے:

افمن كا ن على بينةٍ من ر بّه و يتلو ه شا هد منه و من قبله كتا ب موسى اما ماً و ر حمة او لئك يو منو ن به۔ (ھود:۱۷) تو کیا وہ شخص جو اپنے رب سے دلیل پر ہو اور پیچھے پیچھے آتا ہے اس کے ایک شاہد اس سے اور پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے کتاب ہے موسیٰ کی امام اور رحمت، یہ لوگ ایمان لاتے ہیں ساتھ اس (قرآن) کے
اور دوسری سورۃ احقاف میں ہے۔ اس کے قبل میں یہ آیت بھی ہے
قل ا ر أیتم ان کا ن من عند اللہ و کفر تم بہ و شھد شا ھد من بنی اسرا ئیل علی مثلہ فآ من و استکبر تم۔(احقاف:۱۰)۔اے نبی کہدے کہ بتلاؤ اگر یہ قرآن خدا کی طرف سے ہو اور تم اس سے منکر بنے ہو اور بنی اسرائیل میں ایک شاہد نے اسی طرح کی (کتاب) کی گواہی دی اور ایمان لے آیا اور تم متکبر ہی رہے (تو تمہارا کیا انجام ہوگا)

ان دونوں آیتوں کی تفسیر میں شاہد سے مراد حضرت عبداللہ بن سلام ہیں جو علماء یہود سے تھے اور اسلام لائے تھے۔ ان کے اسلام لانے کو خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کے حق ہونے کی دلیل میں پیش کیا ہے اور اس کے بعد دونوں مقاموں میں کتاب موسیٰ کا ذکر کیا۔ اس لئے کہ حضرت عبداللہ بن سلام علمائے توریت میں سے تھے عیسائی نہ تھے پس بدیں وجہ اس موقع پر انجیل کا ذکر نہیں کیا۔

وجہ پنجم قادیانی: سورہ احقاف کے آخری رکوع میں نفراً من الجن اپنی قوم سے جا کر کہتا ہے انّا سمعنا کتا باً انزِل من بعد موسی مصدقا لما بین ید یہ (الا حقا ف : ۳۰) ہم نے ایک کتاب سنی جو موسیٰ کے بعد نازل ہوئی۔ پس اگر درمیانی زمانہ میں انجیل شریعت یا مسیح صاحب شریعت ہوتے تو ان کا ذکر ہوتا۔

جواب: اس کے جوابات بھی مثل اوپر کی آیت کے ہیں۔

اول یہ کہ عدم ذکر سے عدم شئے لازم نہیں آتا۔

دوم یہ کہ من بعد موسیٰ میں اتصال زمانی ملحوظ نہیں۔

سوم یہ کہ اس میں تو بالکل انجیل کے نزول ہی سے سکوت ہے آپ نے یہی کیوں نہیں کہہ دیا کہ انجیل نازل ہی نہیں ہوئی اور شریعت اور صاحب شریعت کی جعلی قید لگا دی

چہارم۔ یہ کہ وہ جن یہودی تھے عیسائی نہ تھے اس لئے انہوں نے ایسا کیا۔ دیکھئے تفسیر مدارک میں جس کا حوالہ آپ نے بھی اس مضمون کے خاتمہ پر کسی اور مطلب کے لئے دیا ہے، ایسا ہی لکھا ہے۔ چنانچہ اس کی عبارت یہ ہے

و انما قا لوا من بعد موسی لانّھم کا نوا علی الیھو دیۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان جنوں نے من بعد موسیٰ صرف اس لئے کہا کہ وہ یہودی تھے۔
اسی طرح تفسیر کشاف اور خازن وغیرہ میں بھی ہے
وجہ ششم قادیانی: یعلمه الکتا ب و الحکمة و التو راة و ا لا نجیل (اللہ اسے کتاب وحکمت یعنی توریت وانجیل کی تعلیم دے گا) سے اس بات کا ثبوت ملتا ہے کہ توریت کی تعلیم مسیح کو دی گئی اور انجیل میں صرف حکمت و دانائی کی باتیں تھیں نہ کہ شریعت۔
جواب: نہ کہ شریعت، کس لفظ کا ترجمہ ہے اور الحکمۃ کے معنی بالخصوص انجیل ہونے کی کیا دلیل ہے؟ اور پھر، صرف، کس لفظ کا ترجمہ ہے۔ صاحب! یہ ترجمہ الہام نہیں کہ قادیان میں اس کی مشین ہو یہ تو عبارات کا ترجمہ ہے جو سب کی نظروں میں ہیں۔ اچھا تو قرآن کریم کو بھی الحکمۃ اور الحکم کہا گیا ہے کیا اس کی نسبت بھی یہی فیصلہ ہے (تف) کیا جس کتاب میں دانائی اور حکمت کی باتیں ہوں اس میں شریعت بیان کرنی منع ہے؟ جناب من! میں پھر آپ کو سناتا ہوں کہ قضیہ ایجابیہ میں محض اثباتِ مذکور ہوتا ہے سلب ماعدا مطلوب نہیں ہوتا۔
قال القادیانی: انا ارسلنا الیکم رسولاً شاهداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔ پڑھو اور غور کرو اگر آنحضرت ﷺ سے پہلے موسیٰ کے سوا کوئی اور نبی بھی صاحب شریعت ہوتا تو اسی کی مثل فرمایا جاتا۔
اقول: اچھا جناب! غور کر لی۔ ہم نے تو آپ کا مطلب یہ سمجھا کہ جو نبی انبیاء سابقین میں سے سب سے قریب ہو اس کی مثل کہنا چاہیے۔ کیوں صاحب! ایسا کیوں ہو؟ سنیئے! مماثلت کے لئے تو یہ ضروری ہے کہ جس کے حالات اور عہد کو عہد محمدی سے مناسبت ہو اس کا ذکر کیا جائے خواہ قریب ہو خواہ بعید ہو۔ چونکہ آنحضرت ﷺ اور حضرت موسیٰ کی جلالت اور آپ کے حالات اور عہد آپس میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں اس لئے ان کی مثال ذکر کی۔ اور یہ جو آپ مثل مثل پکار رہے ہیں اور قادیانی نے بھی ازالہ میں آنحضرت ﷺ کو مثیل موسیٰ لکھا ہے درست نہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ تو سید ولد آدم ہیں۔ مثیل کیسے؟ کما سے مشابہت ومماثلت امر ارسال میں منظور ہے نہ کہ مرسلین میں۔ فافهم
وجہ ہفتم قادیانی: توریت باب استثناء میں جو پیش گوئی ہے کہ تمہارے بھائیوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تم جیسا ایک نبی مبعوث کروں گا اس سے بھی ظاہر ہے کہ حضرت موسی کے بعد صاحب شریعت نبی صرف حضرت محمد ﷺ ہی تھے ورنہ عیسائیوں کو موقع ملتا کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کو خلط ملط کر دیں۔ وہ پہلے ہی سے کہتے ہیں یہ پیش گوئی، المسیح میں پوری ہوئی مگر ہم انہیں جواب دیا کرتے ہیں کہ وہ صاحب شریعت نبی ہی نہ تھے،

جواب: اول تو اس کا وہی مذکورہ بالا جواب ہے کہ اہل کتاب کی جعلی کتابیں ہمارے لئے یا ہم پر حجت نہیں۔ ثانیاً یہ کہ اس پیش گوئی میں کہاں مذکور ہے کہ وہ نبی صاحب شریعت بھی ہوگا۔ یہ قادیانی افتراء ہے۔

ہاں آپ نے یہ خوب فرمایا کہ آپ عیسائیوں کو ایسا کہا کرتے ہیں۔ تو کیا آپ کے کہنے سے ہم بھی کہہ دیں؟ سبحان اللہ! یہ بھی معلوم ہو گیا کہ آپ کو حضرت عیسی کے صاحب شرع ہونے سے انکار صرف عیسائیوں کی ضد سے ہے

لا یجر منکم شنآ ن قو م علی ان لا تعد لوا اعد لوا ھو اقر ب للتقوی (المائدہ:۸)

قادیانی ساتوں وجوہات مع جوابات ذکر ہو چکیں۔ اب خاکسار کی پیش کردہ دلائل کے متعلق جو کچھ انہوں نے خامہ فرسائی کی ہے اس کو دیکھئے اور قادیانیوں کے علم و کمال کی داد دیجئے۔

قا ل القا دیا نی: اب ان سات وجوہ کو پیش نظر رکھ کر ان آیات قرآنی پر تدبر فرمایئے جن سے عیسی کا صاحب شریعت نبی ہونا نکالا جاتا ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ شرع لکم من الدین ما و صی به نو حاً و الذی او حینا الیك و ما و صینا به ابرا ھم و موسی و عیسی ان اقیموا الدین و لا تتفر قوا فیه۔ (الشوری:۱۳) اس کے جواب میں عرض ہے کہ قرآن شریف میں اختلاف نہیں کہ ایک جگہ سے کچھ اور دوسری سے کچھ ثابت ہو۔ یہاں شرع لکم کے معنی مدارک میں بیّن و اظھر لکم کے لکھے ہیں اور پھر یہ بھی کہ اس سے شرائع مراد نہیں۔ چنانچہ لم یروالشرا ئع فا نھا مختلفة پس شریعت مراد لینا غلط ہے۔

جواب الجواب: سب سے پہلے ہم یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ کتاب شہادۃ الفرقان القادیانی میں قرآن شریف کی بہت سی آیات غلط لکھی ہیں۔ اور یہ اغلاط املاء اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعراب کی نہیں بلکہ الفاظ کی تفسیر اور کمی بیشی کی ہیں ۔ اور یہ صفت خاص اس کتاب کی نہیں بلکہ خود قادیانی آنجہانی کی متعدد تصانیف میں اور دیگر قادیانی رسائل واخبارات کا بھی یہی حال ہے چنانچہ اکمل صاحب نے اس ایک صفحہ کی تحریر میں دو آیتیں غلط لکھی ہیں لیکن ہم نے ان کو درست کر کے لکھ دیا ہے ۔ اس کے بعد ان کی تحریر کا جواب یہ ہے کہ جناب بے شک قرآن شریف میں اختلاف نہیں صرف آپ کی سمجھ میں اختلاف ہے ۔ اپنی پیش کردہ ہرہفت وجوہ کے جواب تو دیکھ لئے اب جو ہمارے دلائل پر آپ نے نقض کیا ہے اس کا بھی جواب سنئیے ۔ شکر ہے کہ آپ نے بھی ایک تفسیر کا حوالہ دیا اب آپ کو اسی تفسیر کی تصریح اور دیگر تفاسیر کی عبارتوں سے ثابت کر دیں گے کہ سب کے سب حضرت عیسی کو صاحب شرع نبی مانتے ہیں ۔ سنئیے صاحب ! آپ نے مدارک کا ادراک ہی نہیں پایا ۔ کیا شرع ، کے معنی بیّن کرنے سے آپ کا مطلب ثابت ہو گیا ۔ نہیں صاحب ! قرآن شریف میں ایسے ہی دوسرے موقع پر بیّن کا لفظ ہے اس لئے صاحب مدارک نے شرع کے معنی بیّن کئے ہیں ملاحظہ ہو یرید اللہ لیبین لکم و یھدیکم سنن الذین من قبلکم (النساء :۲۶) اور یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ مدارک میں لم یرو الشرائع ..الخ ،لکھا ہے اسے بھی آپ نے نہیں سمجھا ۔ پوری عبارت یوں ہے:

> و المراد اقامۃ دین الاسلام الذی ھو توحید اللہ و طاعتہ و الایمان برسلہ و کتبہ و بیوم الجزاء و سائر ما یکون المرء باقامتہ مسلماً و لم یرو بہ الشرائع فانھا مختلفۃ قال اللہ تعالی لکل جعلنا منکم شرعۃ و منھا جا (مدارک ۔ سورہ شوری پارہ ۲۵) ۔ اقیموا الدین سے دین اسلام کا قائم کرنا مراد ہے اور وہ یہ کہ ہے کہ خدا کو واحد جاننا اور اس کی اطاعت کرنا اور اس کے رسولوں اور کتابوں پر اور جزا کے دن پر ایمان لانا اور باقی امور جن کے قائم کرنے سے آدمی مسلمان بنتا ہے اور اس سے مراد شرائع نہیں ہیں کیونکہ وہ مختلف رہی ہیں جیسا کہ خدا تعالی نے فرمایا ۔ تم میں سے ہر ایک کے لئے ہم نے ایک ایک شریعت اور راہ مقرر کیا ہے ۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ صاحب مدارک اقامۃ دین کے معنی بتا رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ ان ان امور کو جن پر انبیاء متفق تھے قائم کیا جائے ۔ باقی رہے احکام عملیہ سو حسب زمانہ ہر رسول کے کچھ کچھ الگ ہوئے ہیں وہ اس جگہ مراد نہیں ہیں بلکہ اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ جن انبیاء کا اس آیت میں ذکر ہے وہ سب صاحب شرع ہیں اس لئے مفسرین نے اس آیت کے ذیل میں ان سب انبیاء کو جو اس آیت میں درج ہیں اصحاب شرائع لکھا ہے چنانچہ تفسیر فتح البیان تفسیر خازن اور تفسیر کبیر میں اس کی تصریح موجود ہے

دیگر یہ کہ صاحب مدارک تو خود تصریح کرتے ہیں کہ حضرت عیسی، صاحب شرع نبی تھے۔اب آپ کو کیا حق ہے کہ انکی کسی عبارت سے ان کی تصریح کے برخلاف مطلب نکال سکیں ۔منطق کے مقابلے میں مفہوم (خواہ غلط ہی ہو) پر اڑنا عام طور پر قادیانی معمول اور اصول ہے ملاحظہ ہو تفسیر مدارک زیر آیت سورہ احزاب

و اذ اخذ نا من النبيين ميثا قهم و منك و من نو ح و ا برا هيم و موسى و عيسى ابن مر يم و ا خذ نا منهم ميثا قاً غليظاً (الا حزا ب :۷)

قا ل القا ديا ني : دوسری یہ کہ و لا حل لكم بعض الذ ى حر م عليكم ، اس کے بہت سے جواب ہیں ..انتہی کلام القادیانی

جواب الجواب ۔حضرات ہم کس بات کا جواب دیں آپ خیال کرتے ہوں گے کہ خاکسار نے عمداً قادیانی بہت سے جواب نقل نہیں کئے ۔نہیں جناب ۔میں نے ان کی عبارتیں بلاکم کاشت پوری کی پوری نقل کی ہیں اکمل صاحب نے صرف ، بہت سے جواب ، ہی لکھا ہے اور جواب کوئی نہیں دیا۔اسی طرح خاکسار نے شہادۃ القرآن باب اول صفحہ ۳۴ میں جو دوسری دلیل یعنی آیت سورۃ احزاب

و اذ ا خذ نا من النبيين ميثا قهم و منك و من نو ح و ا برا هيم و موسى و عيسى ابن مر يم و ا خذ نا منهم ميثا قاً غليظاً (الا حزا ب :۷)

حضرت عیسی کے صاحب شرع نبی ہونے کی بابت لکھی تھی اس کی طرف بھی توجہ نہیں کی اور کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اس کا ذکر تک نہیں کیا شائد اسی لئے جواب دیتے وقت کہا ہے ، نکالا جاتا ہے ، اور خاکسار کا نام نہیں لیا ، تاکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دلیل کے جواب نہ دینے کی صورت میں عذر ہو سکے کہ ہم نے تو ان دلائل کا جواب دیا ہے جو عام طور پر لوگ پیش کیا کرتے ہیں اور اسی لئے ہم نے و ا حل لکم بعض الذی حر م علیکم کا بھی ذکر کر دیا حالانکہ شہادۃ القرآن میں اسے ذکر نہیں کیا گیا۔

نہیں صاحب! آپ شہادۃ القرآن باب اول کا جواب لکھ رہے ہیں اور شروع مضمون میں آپ نے کہا ہے:

اسی صفحہ (۳۴) پر آپ (خاکسار ابراہیم) نے عیسیٰ کو صاحب شرع رسول لکھا ہے حالانکہ یہ بالکل غلط ہے اور اس کے بعد آپ نے اپنے ہفت اندام کا خون چھوڑا ایا ہے۔

پس آپ اس عذر سے شہادۃ القرآن سے بھاگ نہیں سکتے۔

اس کے بعد ہم قرآن شریف کا ایک اور مقام ذکر کرتے ہیں جو انجیل کے شریعت ہونے کو مہر نیم روز کی طرح ثابت کرتا ہے وہ یہ کہ سورہ مائدہ میں توریت کی نسبت فرمایا کہ اس میں، ہدایت اور نور تھا،۔ اور پھر فرمایا کہ، جو شخص خدا کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے وہ کافر ہے،، اس کے آگے فرمایا، وہ ظالم ہے،، اس سے ظاہر ہے کہ توریت شریعت تھی اور خدا تعالیٰ اس کے مطابق فیصلہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ اسی طرح توریت کے بعد انجیل کا ذکر کیا اور اس کی نسبت بھی فرمایا کہ اس میں ہدایت اور نور تھا، اور پھر فرمایا، وہ متقین کے لئے موعظت تھی،۔ اس کے بعد فرمایا:

و لیحکم اھل ا لا نجیل بما انز ل اللہ فیہ و من لم یحکم بما انزل اللہ فا و لئك ھم الفا سقون (المائدہ: ۴۷) یعنی ہم نے اہل انجیل کو بھی یہی حکم دیا کہ وہ اس کے مطابق فیصلے کیا کریں جو خدا نے اس (انجیل) میں نازل کیا اور جو کوئی خدا کے نازل کردہ کے مطابق فیصلہ نہ کرے تو وہ فاسق ہے۔

دیکھئے توریت اور انجیل کے متعلق ایک جیسی تاکید کی اور وہی لفظ فرمائے۔ اسے موعظت بھی کہا۔ پھر اس کے بعد قرآن شریف کا ذکر کیا اور آنحضرت ﷺ کو حکم کیا کہ جو کچھ خدا نے تیری طرف نازل کیا اس کے مطابق فیصلہ کر۔ پھر اس کے بعد فرمایا

لکل جعلنا منکم شرعۃ و منھا جاً (المائدۃ: ۴۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہم نے تم میں سے ہر ایک کے لئے ایک ایک شریعت اور راہ بنائی۔
دیکھئے ہر ایک شریعت کا ترتیب وار ذکر کرنے کے بعد کس طرح فیصلہ کیا۔
اس بیان کے بعد بھی انجیل کے شریعت ہونے کے متعلق کوئی شک رہ سکتا ہے۔
فما ذا بعد الحق الّا الضلا ل فا نی تصرفون۔
خاتمہ پر ہم تفاسیر کے حوالے اس طرح بیان کرتے ہیں کہ قرآن شریف کے چار مقامات پر گیارہ تفاسیر ذیل میں حضرت عیسی کے صاحب شرع ہونے کی تصریح کی گئی ہے کسی تفسیر میں ایک مقام پر کسی میں زیادہ پر۔غرض آپ کے صاحب شریعت ہونے پر سب کا اتفاق ہے انکار کسی نے نہیں کیا
پہلی آیت: و لا حلّ لکم بعض الذی حرم علیکم (البقرہ ۔ پ ۳)
۲ ۔ و اذ ا خذ نا من النبیین میثا قھم و منك و من نو ح و ابرا ھیم و موسی و عیسی بن مر یم (الا حزا ب:۷)
۳ ۔ شر ع لکم من الدین ما و صی به نو حاً و الذی او حینا الیك و ما وصینا به ابرا ھیم و موسی و عیسی (الشو ر ی:۱۲)
٤ ۔ فا صبر کما صبر او لو العز م من الر سل (الا حقا ف:۳۵)
تفاسیر کے نام حسب ذیل ہیں:
معالم التنزیل۔ خازن، فتح البیان ۔ کبیر ۔ ابوالسعو د ۔ بیضاوی ۔ سراج منیر۔ جامع البیان ۔ رحمانی ۔ کمالین ۔ و ھذا آ خر ما اور د نا ایرا دہ فی ھذہ العجا لة ۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔۲۲ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۶۔۹)

قادیانی خلیفہ اور قادیانیوں سے فیصلہ کن سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں چند سوال خاص بخدمت خلیفہ قادیان کئے تھے خیال تھا کہ جواب ملے گا مگر افسوس نہ خلیفہ صاحب بولے، نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے آرگن قادیانی اخبارات نے توجہ کی۔ کیوں؟

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اس لئے یقین نہیں کہ ہمارے آج کے سوال کا جواب بھی مل سکے مگر جائے امید خالی نیست

آج ہم جو سوال پیش کرنا چاہتے ہیں وہ کچھ ایسا نہیں کہ اس میں کسی منطقی صغرے کبرے سے کام لینا پڑے بلکہ وہ مضمون بالکل صاف ہے پس خلیفہ اور ان کے حواری غور سے سنیں۔

مرزا صاحب قادیانی کو جو الہام ہوا تھا کہ مسمات محمدی بیگم سے میرا نکاح ہو گا اور ضرور ہوگا، اس پیش گوئی کو حضور نبوی میں رجسٹر کرانے کے لئے آپ نے یہ بھی لکھا تھا کہ:

> اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔
>
> (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۳)

خلیفہ صاحب! انصاف شرط ہے کہ یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ آسمانی منکوحہ والی پیش گوئی صرف مرزا قادیانی ہی کی نہیں بلکہ بقول مرزا، خود سرور کائنات فخر موجودات علیہ التحیۃ والصلوٰۃ کی بھی ہے کیونکہ حضور ﷺ کا مطلب (بقول مرزا) یہ ہے کہ مسیح موعود کی آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) ضرور نکاح میں آئیگی۔ اب جہاں تک کسی صاحب کی دیانت اور امانت کام دیتی ہے مضمون صاف ہے کہ اس امر کے واقع نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے سے دونوں پیش گوئیوں پر زد پڑتی ہے۔ پس مہربانی کر کے اس کا جواب عنایت کریں کہ کیا صورت اختیار کی جائے کہ دونوں (مرزا صاحب، اور بقول مرزا، آنحضرت ﷺ) تکذیب سے بچ جائیں

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ایسے متین سوال کے جواب میں بھی مثل سابق کسی جیل زادے سے گالیاں دلوانے پر قناعت کی تو قادیانی مشن کی حقیقت اہل دانش پر اور بھی واضح ہو جائے گی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۲-۳)

جملہ مریدان مرزا غلام احمد سے ایک سوال

صاحبان! خدا سے ڈر کر اور اپنے عقل و ایمان سے بھی مشورہ لے کر بذریعہ اخبار اہل حدیث میرے سوال کا جواب ضرور ہی دینا۔ میں ازالہ اوہام سے تمہارے ہی مرشد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عبارت مع پتہ صفحہ نقل کرتا ہوں اور تم سے جواب کا طالب ہوتا ہوں۔ دیکھو ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴۰ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں و ھو ھذا:

> اول تو جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیات کی کوئی جزء یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو، بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔

اے مرزائیو! یا احمدیو! آیا تم بھی ایسا ہی مانتے ہو جیسا کہ تمہارے مرشد مرزا غلام احمد صاحب نے لکھا کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ ایسا ہے کہ نہ وہ جزو ایمان ہے اور نہ دین کے رکنوں میں سے ایک رکن ہے اور نہ اسے اسلام سے کچھ تعلق ہے۔

پس تمہارے ہاں یا ناں کا جواب احمدی اور غیر احمدی کے کفر اور اسلام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کن ہو جائے گا۔مگر سوچ کر جواب دینا۔ بے شک حکیم نورالدین صاحب سے بھی مشورہ کر کے جواب دینا مگر ضرور دینا۔عرض کرنا تھا کر دیا آگے تمہاری مرضی۔

جواب کا منتظر۔ منشی اللہ دتا چک نمبر۲ نہر گوگیرہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اکتوبر ۱۹۱۱ء ص ۵)

رسالہ ریویو قادیانی میں سفید جھوٹ

(منشی اللہ دتا صاحب)

پرچہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۸۔اگست ۱۹۱۱ء کا میری نظر سے گذرا جس کے شروع میں فاضل اور لائق اڈیٹر نے قادیانی رسالہ ریویو میں سے ایک مضمون درج کر کے نمبر وار کافی وشافی جواب دے دیا ہے۔مگر خاکسار صرف نمبر اول کی نسبت مرزائیوں کے سفید جھوٹ کو مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر سے طالبان حق پر ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ یہ لوگ مرزا غلام احمد کی تعریف میں جھوٹ بولنے میں نہ خدا کا خوف کرتے ہیں اور نہ پبلک میں شرمسار ہونے کا خیال دل میں لاتے ہیں۔

دیکھو رسالہ ریویو میں آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء اور مرزا غلام احمد کو خاتم الخلفاء لکھ کر چند واقعات سے مقابلہ کر کے بزعم خود مشابہت ثابت کی کوشش کی مگر افسوس کہ پہلی بسم اللہ ہی غلط۔یعنی پہلے نمبر میں جو مقابلہ کیا گیا وہ بھی بالکل جھوٹ۔ چنانچہ اصل عبارت نمبر اول رسالہ ریویو ذیل میں حرف بحرف نقل کر کے مرزا غلام احمد کی تحریر سے دعوی کا بطلان سب پر ظاہر کیا جاوے گا

خاتم الخلفاء۔

باوجود ھندی موطن ہونے اور کسی استاد سے باقاعدہ تعلیم علوم رسمیہ نہ پانے کے آپ نے عربی کتابیں بڑی تحدی سے شائع کیں۔

اس عبارت کا صاف مطلب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد نے کسی استاد سے یا باقاعدہ تعلیم نہیں پائی جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے کسی سے تعلیم نہیں پائی۔ افسوس کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی کہ پیراں نمی پرند مریداں می پرانند کے مصداق بن رہے ہیں حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب کا تحریری اقبال موجود ہے کہ میں نے چار استادوں سے باقاعدہ تعلیم پائی ہے۔ ثبوت کے لئے کتاب البریہ سے اصل عبارت نقل کرتا ہوں تاکہ طالبان حق کو مرزائیوں کے سفید جھوٹ کا پورا یقین ہو جاوے اور مریدان مرزا کو بھی انکار کی گنجائش نہ ہو۔ دیکھو کتاب البریہ کے صفحہ ۱۴۸ کے حاشیہ میں مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:

بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح ہوئی جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنھوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا۔ میں خیال کرتا ہوں کہ چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے ان استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب موصوف جو ایک بہت دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ سے پڑھاتے رہے اور میں صرف کی بعض کتابیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا۔ ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھانے کے لئے مقرر کیا تھا۔ اور آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا اور بعض طبابت کی کتابیں میں نے اپنے والد صاحب سے پڑھیں۔

او مرزائیو! خدا سے ڈر کر شرم سے کام لو کسی مذہب میں جھوٹ بولنا اور کسی کی جھوٹی تعریف کرنا درست نہیں ہے دیکھو مرزا غلام احمد صاحب تو خود تحریری اقبال کرتے ہیں کہ میں نے چار استادوں سے فارسی، عربی، صرف، نحو، منطق، حکمت وغیرہ علوم مروجہ کی تعلیم پائی، اور تم ان کے خلاف لکھتے ہو کہ کسی استاد سے یا باقاعدہ تعلیم علوم رسمیہ نہیں پائی۔ خدا سے ڈر کر ایسے صریح جھوٹ کے تحریر کرنے سے باز آ جاؤ ورنہ یاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھو کہ خدا کے فضل سے ایسے غیر احمدیہ بھی موجود ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کی کتب وغیرہ کی پوری پوری واقفیت رکھتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء ص ۵،۶)

قادیانی مشن سے فیصلہ کن سوال

اگر چہ قادیانی مشن کے بانی مرزا صاحب آنجہانی نے اپنے صدق و کذب کا آخری معیار یہ قرار دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں مرے تو میں سچا ورنہ جھوٹا، جسکا فیصلہ بھی عرصہ ہوا ہو چکا مگر چونکہ ان کی امت نے اس فیصلہ کو نہ مانا بلکہ اس میں خواہ مخواہ کے روڑے اٹکائے اس لئے آج ہم ایک اور طرح سے ایک سوال ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ گو ہمیں امید نہیں کہ وہ اس سوال کا جواب دیں کیونکہ آج سے پیشتر ایسا ہی ہوا کہ بڑی معقولیت سے ۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء کو چند سوال بخدمت خلیفہ قادیانی پیش کئے گئے مگر کوئی جواب نہ آیا۔ بہر حال ہمارا جو فرض ہے ادا کرتے ہیں، ان کا وہ جانیں۔

قادیانی مشن کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب شریعت محمدیہ میں کوئی نیا حکم لے کر نہیں آئے بلکہ اسی قرآن و حدیث کی تبلیغ کرنے آئے ہیں جو پہلے سے شائع ہے دیگر علماء مبلغین میں اور ان میں فرق صرف یہ ہے علماء براہ راست خدا سے علم حاصل نہیں کر سکتے مرزا صاحب چونکہ براہ راست خدا سے علم حاصل کرتے تھے اسلئے مرزا صاحب اگر کسی آیت کے معنی یا تفسیر علماء کے خلاف کریں تو لا محالہ مرزا صاحب کی تفسیر کو دوسرے علماء پر ترجیح ہوگی۔ اس قاعدے کے مطابق ہم ایک دو مثالیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے فہم کی بیان کرتے ہیں یعنی ایک آیت قرآنی کی تفسیر دوسری حدیث کی تشریح۔ آیت قرآن مع تفسیر کے مرزا صاحب قادیانی کی عبارت میں یہ ہے:

هو الّذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کا ملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ۔جلد۴۔ص ۴۹۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے گویا (بلکہ یقیناً) آیت کریمہ هو الذي.. کی تفسیر فرمائی ہے جو یقیناً ان کے منصب تبلیغ کے لحاظ سے قابل قبول ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ان کی تفسیر کو چند حصوں میں تقسیم کر کے قادیانی مشن سے پوچھیں کہ ان میں سے کون سا حصہ آپ لوگوں کو نا منظور ہے۔پس غور سے سنئے:

الف۔ حضرت مسیح زندہ ہیں۔

ب۔دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔

ج۔حضرت مسیح موعود جب دوبارہ آویں گے تو سیاست ملکی یعنی حکومت کے ساتھ تشریف لاویں گے۔

د۔ انکے زمانہ میں دین اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔

یہ سب مضامین (حسب تفسیر مرزا صاحب قادیانی) دراصل آیت قرآنی میں مضمر ہیں تو ان سب نتائج کا نتیجہ یہ نہ ہوگا کہ عالی جناب اعلیٰ حضرت فضیلت مآب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت موعودہ میں (بے ادبی معاف) غلطی پر تھے۔

خیر یہ تو ہوئی آیت کی تفسیر۔اب سنئے حدیث کی تشریح

حدیث شریف میں حضرت مسیح موعود کی بابت یہ الفاظ بھی آئے ہیں یتزوج و یولد له یعنی مسیح موعود نکاح کرے گا اور اس کے ہاں اولاد بھی پیدا ہوگی۔جناب موصوف نے ایک پیش گوئی کی تھی کہ فلاں لڑکی میرے نکاح میں آئے گی بلکہ فرمایا تھا کہ اس لڑکی سے میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے۔اسلئے قادیانی مناظرہ کی اصطلاح میں اسے آسمانی نکاح یا منکوحہ آسمانی کہتے ہیں۔مرزا صاحب اس پیشگوئی کی تصدیق اور حدیث موصوف کی تشریح ان لفظوں میں کرتے ہیں۔فرماتے ہیں:

اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کی اس تشریح سے جو ثابت ہوا اس کو بھی ہم الگ الگ بیان کئے دیتے ہیں۔

الف۔ مسیح موعود کا اعجازی نکاح ہوگا۔

ب۔ مرزا صاحب کی مسیحیت کی علامت آسمانی نکاح کا تحقق ہے۔

کیا ان دونوں حصوں کا نتیجہ یہ نہ ہوگا کہ مرزا قادیانی بحکم حدیث مذکور مسیح موعود نہ تھے کیونکہ وہ ساری عمر اس نکاح کی کوشش میں رہے آخر بصد حسرت یہ کہتے ہوئے اس دنیا سے تشریف لے گئے

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

کیا قادیانی خلیفہ صاحب (حکیم نورالدین) یا ان کی ذریت معقولیت سے علمی طور پر ہمارے سوالات سابقہ اور حال کا جواب دے گی یا کسی جیل زادے کو گالیاں دینے پر مامور فرما دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۱ء ص ۱۔۲)

(مرزا صاحب قادیانی کے امام الصلوۃ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کا کہنا ہے:

حضرت کی اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے جو ایک نکاح کے متعلق ہے اور جس کا ایک حصہ خدا کے فضل سے پورا ہو چکا ہے اور دوسرا دور نہیں کہ خدا کے بندوں کو خوش کرے حضرت بیوی صاحبہ مکرمہ نے بارہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رو رو کر دعائیں کی ہیں اور بار ہا خدا تعالی کی قسم کھا کر کہا ہے کہ گو میری زنا نہ فطرت کراہت کرتی ہے مگر صدق دل اور شرح صدر سے چاہتی ہوں کہ خدا کے منہ کی باتیں پوری ہوں اوران سے اسلام اور مسلمانوں کی عزت اور جھوٹ کا زوال وابطال ہو۔ایک روز دعا مانگ رہی تھیں حضرت نے پوچھا آپ کیا دعا مانگتی ہیں آپ نے بات سنائی کہ یہ مانگ رہی ہوں حضرت نے فرمایا سوت کا آنا تمہیں کیونکر پسند ہے آپ نے فرمایا کچھ ہی کیوں نہ ہو مجھے اس کا پاس ہے کہ آپکے منہ سے نکلی ہوئی باتیں پوری ہو جائیں خواہ میں ہلاک ہی کیوں نہ ہو جاؤں۔اخبار الحکم قادیان ۱۹۰۰ء ۱۷ جنوری۔ص ۹)

مولوی نورالدین خلیفہ قادیان سے چند سوال

(از مولوی عبداللہ تیماپوری قادیانی)

جناب ایڈیٹر اہل حدیث امرتسر اس مضمون اور مضمون نگار کے تعارفی نوٹ میں لکھتے ہیں:

سائل (عبداللہ تیماپوری) مرزا صاحب کا بڑا راسخ الاعتقاد مرید ہے۔مگر قادیانی جماعت اس کو دماغی عارضہ میں مبتلا کہتی ہے۔ چنانچہ اخبار بدر قادیان کا اعلان اہلحدیث میں نقل ہو چکا ہے۔ سائل (عبداللہ تیماپوری) نے دفتر اہلحدیث میں آکر یہ مضمون ہم کو دیا۔ہم نے ہر چند کہا کہ اہلحدیث میں درج ہونے سے آپ کے پیر بھائی (قادیانی) کہیں گے کہ ہمارا مخالف ہے اسی لئے اہلحدیث جیسے مخالف اخبار میں مضمون دیا۔اس کے جواب میں اونہوں نے کہا کوئی حرج نہیں۔ وہ ایسا نہ کہیں گے۔ مجھے خواب آچکا ہے۔ہم نے کہا بہتر۔

سائل (عبداللہ تیماپوری) کو حکیم نورالدین صاحب کی بدعہدی اور اخفاء حق کا بہت رنج ہے۔ سائل کہتا ہے خلیفہ صاحب نے مجھے بیعت لینے کی اجازت دی مگر اجازت نامہ کھوئے جانے پر پھر نہیں دیا اور مجھے پاگل مشہور کر دیا۔ہم نے بھی سائل سے باتیں کیں۔ بڑی متانت اور ہوشیاری سے بولتے ہیں۔ مرزا صاحب کے بڑے مداح ہیں۔ کہتے ہیں میں بھلا مرزا صاحب کا کیوں نہ مداح ہوں جب کہ مجھے الہامات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فیض اونہی سے ملا ہے۔

میں نے بہت آرم سے پوچھا کہ آپ اوس پیشگوئی کی بابت بھی کچھ کہہ سکتے ہیں جو جناب مرزا صاحب نے میری بابت شائع کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں جھوٹا۔ بولے اس سے زیادہ وہ ہے جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی بابت لکھا تھا کہ چودہ ماہ کے اندر مرجائیگا۔ اس قسم کی باتوں کا جواب ہمارے پاس کوئی نہیں مگر میں مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ ہاں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو خدا نے اسلامی خدمت کا بدلہ دیا۔ یہ ہے پیری مریدی اور یہ ہے صادق القولی۔

سائل (عبداللہ تیما پوری) کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب جس قدرت ثانیہ کے آنے کا وعدہ کیا تھا وہ میں ہوں مرزا صاحب مسیح تھے اور میں مہدی ہوں۔ چنانچہ آپ نے ایک کتاب قدرت ثانیہ کے نام سے لکھی ہے جس میں آپ لکھتے ہیں:

''اے دعا کرنے والو! قدرت ثانی کو بغیر دیکھے مرجانا یقینی امر ہے۔ پھر بے فائدہ دعا کیوں کرتے ہو۔ اگر حضرت اقدس کو ذرہ بھی اس بات کا خیال ہوتا کہ قدرتِ ثانی ایک لمبی مدت کے بعد آئے گی۔ تو قوم کو دعا کرنے کے لئے ہرگز نہیں فرماتے بلکہ یہی کہتے کہ وہ آنے والی ہے۔ وبس دعا کی تاکید کرنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ وہ قریب میں آئے گی۔ اور تم اس کو پاؤگے ورنہ فضول وصیت ہے اور بے وقت نصیحت ہے۔ نیز اور بھی وصیت میں ہے۔ خدا نے مجھے کہا ہے کہ ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑینگے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہوا اور ایک آپ کی الہامی دعا ہے۔ اے میرے رب رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔ اب غور کرو آپ کے مخالفین آپ کی وفات کے بعد اُن پیشگوئیوں کی وجہ سے جو پوری ہونے سے رہ گئی ہیں کیسی کیسی منہ زوریاں کیں۔ مثلاً نکاح والی پیشگوئی منظور محمد کو لڑکا پیدا ہونے والی پیشگوئی آپ کی عمر والی پیشگوئی اور ایک لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی۔ جس کا نام یحییٰ ہے۔ قیامت خیز زلزلہ کی پیشگوئی۔ ان تمام پیشگوئیوں کے پوری نہ ہونے پر (بدر قادیان، مولوی عبداللہ صاحب کو پکا احمدی مرزائی بتلاتا ہے کیا وہ مولوی صاحب کی اس بے لاگ شہادت کی تصدیق کرے گا؟ شهد شاهد من أهلها کے یہی معنی ہیں۔ اڈیٹر اہلحدیث) آپ کی جماعت ایسا سخت ابتلا آیا کہ بہت سارے لوگ جن میں ایمان کی کمزوری تھی۔ ڈھل مل ہوگئے اور مخالفین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراضوں کو اوٹھا نہ سکے اور بعض منصف مزاجوں نے صاف اقرار کیا کہ ان اعتراضوں کا کوئی تشفی بخش جواب ہمارے پاس نہیں۔ احمد کے جوانمردوں نے کچھ کچھ جواب بھی دیئے۔ مگر وہ شرمندگی دامن سے نہ گئی۔ انشاء اللہ تعالیٰ خاکسار کے ہاتھ پر باقی ماندہ نشان پورے ہوکر کوئی ذکر آپ کی رسوائی کا باقی نہ رہیگا۔ اگر یہ خیال صحیح ہوتا کہ قدرت ثانی ایک ہزار برس بعد آئے گی تو اس سے ثابت ہوا کہ اتنی مدت تک آپ کے دشمنوں کی رسوائی کا دھبہ آپ کے دامن پر رہیگا۔'' (قدرت ثانیہ صفحہ ۲۸-۲۹)

اڈیٹر اہلحدیث: اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ سائل (مولوی عبداللہ تیماپوری) کا آنا مرزا صاحب کی پیشگوئی پر مبنی ہے۔ پھر مرزائی لوگ کیوں ان کو نہیں مانتے بلکہ مولوی صاحب کا بیان ہے کہ میں قادیان میں گیا تو میری نسبت سراجلاس فتویٰ دیا گیا کہ اس سے کوئی نہ ملے نہ کوئی اس کی کتاب لے۔ ہائے افسوس ان کو یاد نہیں رہا ابھی کل کا ذکر ہے۔ یہی فتویٰ ان پر اور ان کے پیر پر تھا۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہمارے رائے تو اس بارے میں صاف ہے کہ چونکہ مولوی عبداللہ صاحب حسب بیان مرزا صاحب قدرت ثانیہ ہوکر آئے ہیں اس لئے سردست قدرت اولےٰ کے ماتحتوں پر اپنا اثر ڈالیں ہم تو آپ کے ویسے ہی قائل ہیں جیسے قدرت اولےٰ کے تھے۔

بہرحال آپ کے سوالات درج ذیل ہیں:

خلیفہ صاحب!

(۱) جناب نے مجھے اجازت نامہ بیعت لکھ دیتے وقت اپنی جنون والی رویا بیان کر کے مجھے اذان دینے کو کہہ کر یہ بھی کہا کہ اجازت نامہ بیعت لکھ دینے کے لئے مجھے حکم ہوا ہے اوسے کیوں نہیں ظاہر کرتے؟

(۲) کیا اجازت نامہ بیعت بذریعہ انشراح صدر مجھے لکھ دیا تھا۔ یا فقط میرے مانگنے پر بلاسوچے سمجھے آپ نے مجنون کو اجازت نامہ لکھ دیا؟

(۳) جب جنون والی رویا دیکھنے کے بعد مجھے اجازت بیعت باشراح صدر دی گئی تو خود ثابت ہوا کہ میں وہ مجنون نہیں ہوں۔ جو میرے الہامات کی بے قدری کریں اور مجھے بیعت لینے سے روکیں؟

(۴) میں اس یقین پر کہ اس وقت مجھ پر جنون کا فتویٰ ازروئے انصاف نہیں لگایا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ دکن کی جماعت میں یہ اقرار نامہ لکھ دے کر آیا ہوں کہ اگر مولوی نورالدین صاحب اب بھی میرے مجنون ہونے کا فتویٰ لگائیں تو میں یتماپور کے احمدیوں کو جو میری معتقدین ہیں نماز میں امامت نہیں کرتا۔ اُس کے فیصلہ کے لئے قادیان کو آیا۔ مگر جناب نے میرے سوال کا ابھی تک جواب نہ دیا۔ اب بھی کہتا ہوں اگر میرے مجنون ہونے کا دلی یقین ہے تو مجھے اپنی تحریر سے اطلاع دیجئے۔ پھر خدا خود میری تائید میں نشان ظاہر کریگا۔ کیا خدا بھی مجنونوں کی مدد کرتا ہے پھر سچے مرسل اور مجنون میں فرق کیا رہا۔

(۵) آپ نے پہلا اجازت نامہ کھوئے جانے پر۔ دوبارہ اجازت نامہ روانہ کر کے اخباروں میں اوس کو شائع کرنے کا وعدہ کیا ہے یا نہیں؟

(۶) اگر کیا ہے تو کیوں پورا نہیں کیا؟

(۷) جب آپ فقط ایک مبہم رویا پر اتنا زور دیتے ہو تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مرسل من اللہ ہوں۔ پانچ جز کے اوپر میرے الہامات ہیں پھر کیوں میں اپنے دعویٰ میں سچا نہیں اور کیوں اس کی تبلیغ نہ کروں۔

(۸) حسب وصیت امام۔ جب قدرت ثانی کا مظہر آجائے تو کیا کسی اور صاحب کو خلافت کرنے کا حق ہے۔

(۹) مظہر قدرت ثانی کی اتباع آپ پر اور تمام احمدیوں پر واجب نہیں ہے؟

(۱۰) جناب نے تو مریدوں کی بیعت لینے کا بعد میں کارڈ لکھا ہے جو اس وقت وہ بھی میرے پاس ہے پہلے عام اجازت دی تھی یا خاص؟ جن لوگوں پر آسمان سے حق کھل جائے اور وہ بیعت کرنے پر آمادہ ہوں۔ کیا میں ان کو رد کروں خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی۔ (ہرگز نہیں خلقی انتخاب خدائی انتخاب پر مقدم ہوتا ہے۔ اڈیٹر اہلحدیث)

(۱۱) خاکسار فقط احمدیوں کے لئے مامور نہیں ہے۔ سارے جہان کے لئے مامور ہے، احمدی کہیں ہم پر کیوں اتمام حجت کرتے ہو۔ غیر احمدیوں میں کرو۔ غیر احمدی کہیں پہلے گھر میں اپنا دعویٰ منواؤ۔ اب کس کی سنیں کیا خدا کا مامور تبلیغ ہی کرنا چھوڑ دے؟

(۲) یہ آپ کا خیال ہے کہ عاجز فقط احمدیوں میں تبلیغ کرتا ہے۔ یا دیگر جگہ گلبرگہ بمبئ وغیرہ میں غیر احمدیوں کی جماعت میں پکار کر تبلیغ کی ہے۔ اب بھی پکار کر کہتا ہوں۔ میرا کام فقط بلانا ہے۔ آنے والے آئیں ایمان تازہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۳) اب بھی اگر آپ اپنے اجازت نامہ کو بحال رکھ کر میری صداقت مشتہر کریں۔ میں بھی جناب کی خلافت کو بحال رکھ کر آپ ہی کے ماتحت میں ہوکر کام کرتا ہوں مجھے یہی حکم تھا۔ جب آپنے اجازت نامہ بیعت کو فسخ کیا تو میں نے صاف لکھا کہ۔ آپ کی خلافت پر میری بیعت مشروط تھی۔ جب شرط کو پورا نہیں کرتے ہو تو پھر بیعت کیسے بحال رہ سکتی ہے جو مشروط باجازت تھی؟

(۱۴) اب بھی مجھے مامور من اللہ یقین کر کے اپنے اجازت نامہ کو بحال رکھیں۔ آپ اور میں دونوں مل کر اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ آپ میری مدد کرو۔ میں آپ کی مدد کرتا ہوں اور جو کچھ جلدی کی وجہ سے مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں اوس کو واپس کیا ہے تاکہ آئندہ کوئی الزام مجھ پر نہ رہے۔ میں اوس سے بری ذمہ ہوں۔

(۱۵) آپ قادیان میں کام کریں میں دکن میں کام کرتا ہوں ان سوالوں کا جواب اب بھی نہیں دینگے تو پھر آپ کو میرے انکار کے ساتھ خلافت کا حق نہیں ہے۔ میرا کام سنا دینا ہے۔ بروز محشر اس کے آپ جوابدہ ہونگے۔

اطلاع: میری کتاب قدرت ثانیہ کے صفحہ ۴۰ سطر ۱۶ میں ''افترا'' کا لفظ ہے اوس کو ''اظہار'' کے لفظ سے بدل دیں۔ اور ۲/ قیمت پر مجھ سے منگالیں۔

محمد عبداللہ تیماپوری حال وارد امرت سر مطبع ریاض ہند دروازہ رام باغ

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۱۱۔ مورخہ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۲ء۔ ص: ۳-۴)

طرابلس کے مسلمانوں کو پیغام قادیان سے

اے کبوتر ذرا پیغام میرا لے جانا
جو ٹریپولی کے مسلم ہیں انہیں دے آنا
ایک دن تھا کہ حکومت تھی تمہاری اس جا
نہ تو جرمن کا خطرہ اور نہ تھا اٹلی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن سے چین سے دن رات بسر ہوتے تھے
جاگتے اپنی خوشی اپنی خوشی سے سوتے تھے
قہر نازل ہوا مولیٰ یکایک ایسا
دیکھنے سننے میں آیا نہیں اب تک ایسا
چھن گیا ملک کئی بھائی ہوئے ہیں مقتول
حق تو منصف ہے ضرور اس کی ہے وجہ معقول
لا یغیر کو جو پڑھتا ہوں تو کھل جاتا ہے
لوگ جب بدلیں تو انعام بھی بدلاتا ہے
سلطنت سے ہوئے محروم جو مانندِ یہود
ہے یقیناً ہوا انکار مسیحِ موعود
وہ مسیحا کہ غلام احمدِ مختار کا ہے
اور بھیجا ہوا پھر حضرت غفار کا ہے
وہی مہدی ہے جو ہونا تھا بروز احمدؐ
جس پہ الطاف وعنایات خدا ہیں بے حد
جو نشاں اپنی سچائی کے بہت لایا ہے
جن کی بیعت کے لئے حکمِ رسول آیا ہے
جسنے بتلایا کہ عیسیٰ توجہاں سے گذرا
دفن کشمیر میں ہے جب سے وہ جاں سے گذرا

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۱۱۔ مورخہ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۲ء۔ ص:۵)

قادیانی مشاعرہ

معظمی ومکرمی بندہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب دام مجدہ۔

سلام مسنون پذیرفتہ باد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اخبار اہلحدیث مورخہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۱ء میں ایک مصرح طرح کا دیکھا۔ میں نے بھی اوس طرح پر چند اشعار موزوں کئے ہیں جو مندرج ذیل ہیں۔ مجھ کو امید قوی ہے کہ آپ اخبار اہلحدیث میں اسے کہیں جگہ دینگے۔ زیادہ والسلام

طرح کا مصرع یہ ہے۔ بے نقاب آج سوئے بزم تیرا آنا جانا

اس پر عرض کیا ہے:

تجھ کو دعویٰ ہے اگر اپنی مسیحائی کا
نامبارک ہوا کیوں تیرا سفر کا جانا
ناز تجھ کو ہے عبث اپنی مسیحائی پر
جب کسی مردہ کو زندہ نہ تو کرنا جانا
کوئی کشتی نہ لگی پار مسیحا تیری
اضطرابی میں کٹا ہے تیرا آنا جانا
دے کے القاب مریدوں نے بڑھایا تجھ کو
نہ سوا تیرے کسی اَور کا رُتبا جانا
شیر پنجاب ہے زندہ نہ تیری بات رہی
واہ مسیحا تیرا پنجاب میں آنا جانا
مرغ دانا نہ تیرے دام میں آنے کو کبھی
مرغ پھنستا ہے وہی جو نہیں پھندا جانا

(از حکیم محمد عبدالغفور مدرس اول مدرسہ اسلامیہ گریڈیھ)

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۱۱۔ مورخہ ۲۱ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۲ء۔ ص:۶)

قادیانی خلیفہ سے مخاطبہ

خلیفہ صاحب! آپ کے ایک مرید نے بدر ۹ رنومبر ۱۹۱۱ء میں ایک مغالطہ جس دریدہ ذہنی اور گنوارپن کے ساتھ شائع کیا ہے آپ نے دیکھا ہوگا۔ میں اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت سے خواب واقف ہوں اوس کو نہ تو صحیح اردو لکھنی آتی ہے اور نہ بولنی۔ یہ مرید ہر ایک بات میں دہلوی نقال کی نقلیں کرتا ہے گو آپ اس کی اصلی حالت سے واقف نہیں مگر اس کے سوالات سے اتنا تو ضرور سمجھا ہوگا کہ اس کو دعاء مرزا کے سمجھنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے ورنہ وہ ایسی سوالات کیوں پیش کرتا جن کے جوابات دعاء مرزا میں موجود ہیں۔ میں دعویٰ کے ساتھ کہتا ہوں کہ دعاء مرزا کے اکثر مضامین اس کے فہم سے بالاتر ہیں۔ بہرکیف مولانا ثناء اللہ صاحب نے ۲۴ رنومبر کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اس کے جوابات دیدیئے اور سوالات بھی کر دیئے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ یہ نامہ نگار یا اس کا کوئی مددگار جواب دیتا ہے یا نہیں۔

اب میں چند باتیں آپ سے دریافت کرتا ہوں ''الساکت عن الحق شیطان اخرس'' کو پیش نظر رکھ کر اور ''الجم بلجام النار'' سے ڈر کر جواب دیجئے۔ ہمارے طرز گفتگو پر رنج نہونا۔

دریافت طلب باتیں یہ ہیں:

(۱) آپ اور آپ کے مریدین تقلید شخصی کو اسی طرح واجب جانتے ہیں یا نہیں جس طرح احناف واجب جانتے ہیں۔ اگر جانتے ہیں تو حلفاً بیان کر کے مذاہب اربعہ میں سے کس مذہب کے مقلد ہیں اور اگر نہیں جانتے ہیں تو آپ اور آپ کے مریدین غیر مقلد کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں۔ نہیں ہیں تو کیوں؟

(۲) وہابی کے لغوی اور اصطلاحی کیا معنی ہیں۔ آپ کے بعض مریدین علماء اہل سنت (مقلد ہوں یا اہلحدیث) کو جس معنی کے رو سے وہابی کہہ دیا کرتے ہیں وہ معنی آپ میں اور مرزا جی میں پائے جاتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں پائے جاتے ہیں تو حلفاً بیان کریں اور اگر پائے جاتے ہیں تو آپ اور مرزا جی وہابی کہلانے کے مستحق ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہیں تو کیوں؟

(۳) مباہلہ کے لغوی اور اصطلاحی معنی کیا ہیں اور اس کے شرائط کیا کیا ہیں۔ کسی قطعی الدلالت آیت یا صحیح حدیث مرفوع سے بیان کریں۔ جو چیز شرعاً مباہلہ نہو اس کو اگر کوئی مباہلہ کہدے تو کیا مجرد کہدینے سے مباہلہ ہو جائیگا؟

(۴) ابوجہیل کی یہ دعاء ''اللھم من کان منا کاذبا فا حنه فی ھذا الموطن۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقبول ہوئی یا نہیں؟ اگر ہوئی تو کب اور کس طرح؟

(۵) اگر کوئی یہ کہے کہ ''غلام احمد کو رسول اللہ ﷺ کے مقبرہ میں دفن ہونا تو در کنار حرمین الشریفین میں داخل ہونا بھی نصیب نہیں ہوا۔ اس سے تو اس کے مخالفین ہی اچھے ہیں جو بلا کھٹکے حرمین شریفین کی زیارت سے مشرف ہوتے ہیں خصوصا وہ لوگ جو وہیں وفات پا کر مدفون ہیں۔'' اس کلام سے مرزا جی کی توہین سمجھی جاتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں سمجھی جاتی ہے تو حلفا بیان کریں؟ اور اگر سمجھی جاتی ہے تو اس کلام سے کہ

> ''حسین کو یہ شرف بھی نصیب نہوا کہ وہ موت کے بعد آں حضرت ﷺ کی قبر کے قریب دفن کیا جاتا۔ مگر ابوبکرؓ و عمرؓ جن کو حضرات شیعہ کافر کہتے ہیں بلکہ کافروں سے بدتر سمجھتے ہیں ان کو یہ رتبہ ملا کہ آنحضرت ﷺ سے ملحق ہو کر دفن کئے گئے کہ گویا ایک ہی قبر ہے۔''

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کی توہین کیوں نہ سمجھی جائیگی۔ اگر سمجھی جائیگی تو ایسا متکلم کیا نہیں جانتا کہ امام کا توہین کرنے والا کون ہوتا ہے۔ پھر اہل بیت رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والا مہدی مسعود کہلانے کا مستحق ہوسکتا ہے؟ اگر ہے تو کیونکر؟

دیکھنا خلیفہ صاحب! کتر بیونت نہیں کرنا۔ صاف صاف جواب دینا۔

راقم محمد عبدالرؤف عفی عنہ از مہولی مونگیر۔

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۱۲۔ مورخہ ۲۸ محرم الحرام ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۹ جنوری ۱۹۱۲ء ص: ۵-۶)

منگیری مباحثہ میں کون کون مدعو تھا؟

جناب مولانا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمة الله وبركاته۔

مجھے معلوم ہوا ہے کہ چند کور باطنان وخود غرضوں نے یہ ریمارک کیا ہے جو جلسہ مناظرہ کہ میان اہل سنت والجماعت وقادیان اس شہر منگیر کے منعقد ہوا تھا اور اس میں جو جو ذلتیں قادیانیوں کو نصیب ہوئیں اور ایک مجمع کثیر اہل سنت والجماعت سے نکل بھاگے جس کا سین قابل دید تھا۔ اوس موقع میں آپ کی نہ طلبی ہوئی اور نہ کوئی ٹیلیگرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے پاس بھیجا گیا۔ اور نہ جماعت اہل سنت کی طرف سے آپ مدعو ہوئے۔ میرے جناب محض غلط ہے یہ سراسر افترا پردازیاں جس وقت مقام محضر پور میں کمیٹی ہوئی اور علماء کی طلبی کا مشورہ کیا گیا تو بالاتفاق یہ رائے قرار پائی کہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب وجناب مولانا ابراہیم صاحب کا اس جلسہ میں آنا فرض ہے کیوں کہ یہ حضرات بابرکات ہرفرعونے را موسےٰ کے مصداق ہیں اور علی الخصوص مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری جو کہ فاتح قادیان ہیں۔ چنانچہ آپ کے پاس پہلے خط روانہ کیا گیا اس کے جواب کے آنے میں جب دیر ہوئی تو ٹیلیگرام روانہ کیا گیا جس پر آپ نے یہہ عذر معقول دکھلایا کہ اوسی تاریخ میں میرے ہاں بھی جلسہ ہے میں حاضر نہیں ہوسکتا ہوں۔ البتہ تاریخ بدل دی جائے تو کوئی عذر نہیں۔ چونکہ یہاں شرائط مناظرہ وتاریخ طے پاچکی تھی مجبوری ہوئی۔ جس کا جی چاہے دفتر اہل سنت والجماعت سے دریافت کرلے کہ آیا مولانا ثناء اللہ صاحب کی طلبی ہوئی تھی کہ نہیں اور خطوط اور ٹیلیگرام دفتر میں موجود ہیں یا نہیں؟

ابومحمد محبوب حسین از انجمن حمایت اسلام منگیر۔

اڈیٹر اہلحدیث: اڈیٹر اہل فقہ غور سے پڑھے اور اپنے مخبر صادق کو پڑھوائے۔

(اہل حدیث جلد۹۔ نمبر۱۳۔ مورخہ ۵ صفر ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۶ جنوری ۱۹۱۲ء ص:۳-۴)

قادیانی نبوت اور ہم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اگرچہ مرزا صاحب قادیانی کے انتقال کے بعد نہ ہمیں ضرورت تھی کہ ہم اون کے مریدوں سے مخاطب ہوں، نہ اون کا حق تھا کہ ہم سے الجھیں۔ راستی کا مقتضا تو یہ ہونا چاہئے تھا کہ مرزا صاحب کے بعد وہ ہم سے بیعت کرنے کی خواہش ظاہر کرتے (گو ہم نہ مانتے) کیوں کہ آسمان کی ہائیکورٹ سے ہم کو ڈگری مل چکی تھی۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ جناب موصوف کے بعض مرید نہایت ہی بدتہذیبی اور بداخلاقی سے ہمیں کوستے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ مانا کہ یہ حکم صحیح کہ کل اناء یترشح بمافیه (جو برتن میں ہوتا ہے وہی نکلتا ہے) لیکن آخر نبی، مسیح اور مہدی کی صحبت کا کچھ تو اثر ہونا چاہیئے تھا۔ ہاں ایک معنی سے تو ہوا کیوں کہ جناب مرزا صاحب آنجہانی بھی اسی قسم کے تہذیب کے مالک تھے۔ چنانچہ وہ اپنے مخالف راء علماء کو بایں کلمات طیبات مخاطب فرماتے تھے:

''او بدذات فرقہ مولویان۔'' (انجام آتھم صفحہ ۲۱)

اس لئے اون کے مرید بھی اس قسم کا تہذیب کا نمونہ دکھاویں تو کوئی تعجب کی بات نہیں۔ کیوں کہ

ما مریدان رو بسوئے صلح چوں آریم چوں
رو بسوئے فتنہ وپیکار دارد پیرِ ما

قادیانی اخبارات کی تو یہ شرافت ہے کہ میرے والد مرحوم کے نام ''محمد خضر'' (بالضاد) کو ''خزر'' (بالزا) لکھتے ہیں جس پر اون کو کئی ایک دفعہ اطلاع دی گئی کہ مخالف تمہارا تو میں ہوں میرے والد مرحوم سے تمہیں کیا صدمہ پہونچا۔ اتنا کہنے سے باز نہ آئے تو ہم نے شریفانہ دھمکی دی کہ اگر تم ایسا لکھنے سے باز نہ آئے تو ہم بھی تمہارے بزرگ (حکیم نورالدین) کے نام میں ن کو س سے بدل دینگے۔ مگر وہ اس پر بھی نہ رُکے پر نہ رُکے تاہم ہماری شرافت نے ہمیں ایسا کرنے سے اس بنا پر روکا کہ

جو حجت نماند جفا جوئے راء
بہ پیکار کردن کشد روئے را

اگرچہ ہمارے بعض دوست سیالکوٹی .... مقیم دہلی کے جواب میں زمانہ کے پرانے تجربہ کاروں کا فتویٰ ''کلوخ انداز را پاداش سنگ است'' پیش کرتے ہیں۔ لیکن ہم اس پر عمل نکرنے سے اپنی کمزوری کا ثبوت دینے کو تیار ہیں۔ مگر یہ ہم سننا چاہتے کہ

اگر در ہر دو جانب جاہلانند
دگر زنجیر باشد بگسلانند

قادیانی مشن کے خلیفہ حکیم نورالدین صاحب کے حکم اور منشاء سے ایک رسالہ ''احمدی'' دہلی سے جاری ہوا ہے جس کا موضوع اور غرض وغایت ہی اڈیٹر اہلحدیث کو خصوصا اور دیگر علماء اور صلحاء امت کو عموماً گالیاں دینا ہے۔ جو صاحب ہمارے بیان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفانہ سمجھ کر باور نہ کریں وہ اوس کا کوئی پرچہ خود ملاحظہ فرماویں۔

جنوری فروری کے احمدی میں ایک مضمون نکلا ہے کہ خاکسار اڈیٹر اہلحدیث آریہ، عیسائی اور یہودی ہے کیوں؟ اس کا ثبوت اس طرح دیا ہے۔

خلیفہ نورالدین صاحب نے شائع کیا تھا کہ ہمارے اور ہمارے مخالفوں کے درمیان اصولی اختلاف ہے فروعی نہیں۔ کیوں کہ وہ ہمارے رسول کو نہیں مانتے۔'' اس کو نقل کر کے ۲۴ مارچ ۱۹۱۱ء کے اہلحدیث میں لکھا گیا تھا کہ:

''حکیم نورالدین صاحب کو خدا اس کی جزا دے کہ اُنہوں نے بہت پرانا قصہ طے کر دیا اور پبلک پر ظاہر کر دیا کہ قادانی مشن جو اپنے آپ کو محمدی چھوڑ کر احمدی کہلاتا ہے اوس کی وجہ وہی ہے جو محمدی کہلانے کی ہے یعنی جس طرح عام مسلمان محمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ اون کے ہادی اور نبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ ہیں۔ مرزائی احمدی اس لئے کہلاتے ہیں کہ اُن کا ہادی ''غلام احمد'' ہے اب اس کو ایک مثال میں یوں سمجھئے کہ ہم مسلمانوں کا اور مرزائیوں کا اوسی قدر فرق ہے جو عیسائیوں اور محمدیوں میں ہے کہ ایک فریق دوسرے کی نسبت ایک رسول کو زیادہ مانتا ہے۔

حکیم صاحب! آپ کی تقریر سے یہ بات تو صاف کھل گئی کہ ہمارا اور قادیانی مشن کا اصولی اختلاف ہے۔ یہ بھی واضح ہوگئی کہ اصولی اختلاف صرف مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق ہے۔ پس ہمارا حق ہے یا نہیں؟ کہ ہم آپ کے مشن پر وہ سوالات کریں جو آپ کے رسول کی رسالت کے منافی ہوں۔ جس طرح عیسائی اور آریہ وغیرہ آں حضرت ﷺ کی رسالت پر اعتراض کرتے ہیں اور مسلمان اون اعتراضات کو اوٹھاتے ہیں۔ چنانچہ قادیانی مشن کا ہیرو (پیشوا) اور افراد بھی اسی غرض کے لئے مباحثات میں جاتے ہیں۔ بلکہ جناب مرزا صاحب تو اسی کام کی وجہ سے نیک نام بنتے تھے۔ پس ٹھیک اسی طرح ہم ایک جلسہ میں نبوت مرزائیہ پر معترض ہوتے ہیں اور اُن اعتراضات کے جوابات دینے کو آپ (حکیم صاحب) تشریف لاویں۔ یا کسی وکیل کو (ایک یا کئی ایک کو) بھیجیں غالباً نہ ہمارا یہ تقاضا کوئی بے جا ہے نہ آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دینا کچھ غیر مفید۔ اور لایعنی بلکہ جس طرح محمدی ہونے کی حیثیت میں نبوت محمدیہ کا ثبوت دینا اور اعتراض کو اوٹھانا فرض ہے۔ اسی طرح احمدی ہونے کی حیثیت سے نبوت احمدیہ کا ثبوت دینا اور اعتراضات کو اوٹھانا احمدی (مرزائی) کا فرض ہے کیا کوئی احمدی (مرزائی) ہے؟ جو اس کام کے لئے لبیک کی آواز ہمارے کانوں میں ڈالے۔ وہ لاہوری ہو یا امرت سری، قادیانی ہو یا دہلوی۔ ہمیں اس سے غرض نہیں کسے باشد مگر ہو حکیم صاحب ی اجازت سے۔ ایسا نہو کہ بعد کو کہا جائے کہ چونکہ ہم اپنے امام کے حکم سے نہ گئے تھے اس لئے ذلیل ہوئے جیسے رامپور کے مباحثہ کی بابت کہا جاتا تھا۔ خدا کرے اس درخواست کی قبولیت سے میرے کان بہت جلد آشنا ہوں مگر رام پور کی طرح میں پیشگوئی کئے دیتا ہوں (خدا کرے میری پیشگوئی غلط نکلے) کہ

نہ خنجر اوٹھے گا نہ تلوار اون سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں''

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۴/ مارچ ۱۹۱۱ء)

اس مضمون کا مطلب بالکل صاف ہے کہ مرزائیوں کو اُن کے ایک فرض کا احساس کرایا تھا کہ تم بھی اپنے نبی کی مدافعت کرنے پر اوسی طرح تیار رہا کرو جس طرح ہم محمدی مخالفین اسلام کے ہر ایک اعتراض کا جواب دینے کو تیار رہتے ہیں۔ جو نبوت محمدیہ پر وارد ہوتا ہے۔ کیا کوئی دانا اس مثال سے یہ سمجھے گا کہ راقم مضمون ہذا (خاکسار ایڈیٹر اہلحدیث) آریہ یا عیسائی ہے ہاں ایسا شخص کہے تو تعجب نہیں جو ''جیل زادوں'' کو داروغہ جیل کی اولاد بنادے۔ اے جناب یہ تو عام مثل مشہور ہے کہ شیر خان کی دم نہیں ہوتی۔

خیر یہ تو احمدی کی تمہیدی غلطی ہے اس کے بعد اوس نے مقدمہ تفسیر ثنائی سے کام لیا ہے۔

مقدمہ مذکور میں جناب رسالتمآب ﷺ کی نبوت کے ثبوت میں چند دلیلیں لکھی ہیں۔ جن میں سے ایک دلیل عیسائیوں کی منقول ہے جو بائبل سے ماخوذ ہے جس کا مختصر مطلب یہ ہے کہ جھوٹا نبی قبل کیا جاویگا۔ جس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ قتل نہیں ہوئے اس لئے سچے نبی تھے۔

احمدی ان دلائل سے عموما اور اس آخری بائبلی دلیل خصوصاً مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت کا ثبوت دیتا ہے۔ اس آخری دلیل پر اوس کو بہت کچھ ناز ہے۔ اسی لئے وہ آخر رسالہ کے انعامی چیلنج دیتا ہے کہ اہلحدیث اس دلیل کا جواب دے تو یکصد روپیہ انعام لے۔

اس لئے ہم اوس کا غرور توڑنے کو تمام دلائل کا ایک ہی جواب دیتے ہیں۔ پس وہ غور سے سُنے:

عدالتی قاعدہ ہے کہ مدعی کا ثبوت لے کر مدعا علیہ کو جواب کا موقع دیا جاتا ہے۔ فی نفسہ مدعی کا ثبوت کافی ہوتا ہے تاہم اوس کو ڈگری نہیں ملتی۔ تاوقتیکہ مدعا علیہ کا جواب نہ سنا جائے بسا اوقات مدعی کا ثبوت گذرنے پر بھی اوس کو ڈگری نہیں ملتی۔ مثلاً مدعی نے اپنا ثبوت دستخطی کاغذ میں دکھادیا جس کے دستخطوں کا مدعا علیہ کو اقرار ہے لیکن مدعا علیہ نے اوس کے بعد کی ایک رسید وصولی دکھادی تو دعویٰ خارج ہوگا۔ مختصر یہ کہ مدعی کا ثبوت اوسی وقت مثبت مدعا ہوتا ہے جب وہ مدعا علیہ کی مدافعت سے محفوظ رہ سکے۔ ٹھیک اسی طرح مقدمات فوجداری میں ہے۔ مستغیث کے بیان پر مستغاث علیہ پر فرد جرم لگایا جاتا ہے جیسا کہ جناب مرزا صاحب پر لگایا گیا تھا مگر مدافعت سے صفائی ہوکر مستغاث علیہ چھوڑا جاسکتا ہے۔ پس اس قاعدے سے سنئے:

ہمارے پیش کردہ دلائل تم کو اوسی وقت مفید ہوسکتے ہیں جب وہ مخالف کی زد سے محفوظ رہ سکیں۔ مرزا صاحب قتل نہیں ہوئے۔ بہت خوب مگر قتل سے بچ رہنا اوسی وقت مفید ہوسکتا ہے جب وہ اور قسم کے اعتراضات سے محفوظ رہ سکیں جو خود اون کے اقرارات پر وارد ہوتے ہیں۔ جن کو اونہوں نے خود اپنے لئے نشان صدق وکذب قرار دیا ہوا ہے۔ مثلاً عبداللہ آتھم (عیسائی) کا ۱۵ ماہ میں مرنا جو نہوا۔ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا اون کے نکاح میں آنا جس کی بابت صاف اقرار ہے کہ اگر یہ نکاح نہوا تو میں (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) ہر ایک بد سے بدترین ٹھیرونگا (ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴) ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی موت۔ آخر میں اوس فیصلہ کا اعلان آہ جس کے ذکر کئے بغیر بھی مرزا صاحب کے مریدوں کو تصور آجاتا ہے۔ جس کا عنوان تھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ"
جس میں صاف مرقوم تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں خدا کی طرف سے نہیں جس کو بدر مورخہ ۲۵/اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں الہام خداوندی سے قبولیت کا وعدہ بتلایا تھا۔ وغیرہ وغیرہ جن کا ذکر ہمارے رسالہ "الہامات مرزا" اور "صحیفہ محبوبیہ" میں مفصل مذکور ہے۔ چونکہ یہ واقعات صحیحہ مرزا صاحب کی نبوت کے منافی ہیں اس لئے کوئی مرزائی ہمارے پیش کردہ دلائل سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیوں کہ ہمارے نبی پر یہ اعتراض وارد نہیں ہو سکتے اور تمہارے نبی پر وارد ہوتے ہیں۔ پس احمدی اس جواب پر غور کر کے اس نتیجہ پر پہونچے کہ

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند درنوشتن شیر وشیر

انصاف ہے تو مبلغ یکصد بذریعہ منی آرڈر بھیجدے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۱۴۔ مورخہ ۱۲ صفر ۱۳۳۰ھ مطابق ۲ فروری ۱۹۱۲ء ص: ۱-۳)

قادیانی خلیفہ صاحب

حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیان کو سخت شکایت ہے کہ لوگوں نے کلمہ کے معنیٰ بدل دیئے ہیں۔ چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

"تمام لڑکوں کو پڑھایا جاتا ہے کہ کلمہ لفظ مفرد کو کہتے ہیں۔ حالانکہ کلمہ کی یہ تعریف قرآن مجید کے خلاف ہے تمت كلمة ربك صدقا وعدلا پھر کیا صداقت، عدل سے کلمہ کی تعریف ہو سکتی ہے؟ غرض سب مسلمان جانتے ہیں کہ لا اله الا الله محمد رسول الله کو کلمہ کہتے ہیں۔ مگر اب اس لفظ کے معنی بگاڑ کر لفظ "مفرد" کا نام کلمہ رکھ دیا جو صحیح نہیں۔ اسی طرح بہت سے لفظ بگڑ گئے اور ان کے شرعی معنی چھوڑ دیئے گئے اور ان کی بجائے اور معنی تجویز کر لئے گئے جن کو سن کر اور دیکھ کر مجھے بڑا دکھ ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اخبار بدر قادیان۔ ۱۸ جنوری)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم خلیفہ صاحب کے اس دکھ میں ہمدردی ظاہر کرتے ہیں۔ اور علماء نحو کی خدمت میں سفارش کرتے ہیں کہ وہ اس تعریف کو بدل دیں اور یہ عذر نہ کریں کہ "لا مناقشة فی الاصطلاح" مگر ہمیں خود بھی ایک خدشہ ہے۔ اگر خلیفہ صاحب کی بات مانی جائے تو لامحالہ یہ سوال تو ضرور ہوگا کہ کلمۃ اللہ جس کا ذکر اس آیت میں ہے مفرد ہے یا مرکب؟ مفرد ہے تو لااله الا الله محمد رسول الله جو دو جملے ہیں۔ کلمہ نہوا۔ مرکب ہے تو آیت میں اس کا ثبوت کیا؟ كلمة ربك مرکب اضافی بحکم مفرد ہے کلام نہیں صدقا وعدلا تمیز ہے۔

ایک دفعہ جناب مرزا صاحب کی الہامی عبارت میں مذکر کے لئے مؤنث کا لفظ تھا تو جناب موصوف نے عذر کیا تھا کہ گو علم نحو کے خلاف ہے مگر خدا کسی کا پابند نہیں۔ وہ ہر چیز پر قادر ہے جس طرح چاہے بولے ہمارے خیال میں قادیانی مشن کے ایسے ایسے اعتراضات اور عذرات سن کر اہل علم کی نگاہ میں ایسے ایسے فاضلوں کی علمی عزت جگہ نہ پاسکے گی۔ ہاں خلیفہ صاحب کی اس تقریر سے ہمیں توقع ہوئی ہے کہ وہ قادیانی مشن کے غلو کو جو حد سے بڑھ کر اس کی کم وقعتی کا باعث ہوا ہے کہ جناب مرزا صاحب کو رسول اللہ، نبی اللہ کہتے ہیں۔ اصلاح ہو جائے گی۔ کیوں کہ رسول اللہ نبی اللہ بھی شرعی الفاظ ہیں اُن کے معنی وہی ہیں جو شریعت میں آئے ہیں جن کی بابت ارشاد ہے الله اعلم حيث يجعل رسالته پھر ان معنی کو چھوڑ کر کہیں مجازی رسول اور کہیں بروزی نبی مراد لینا غالباً اس اصول سے خلیفہ کو ناپسندیدہ ہوگا۔ (خدا کرے ایسا ہی ہو)

ناسخ منسوخ کی تحقیق کے متعلق بھی آپ نے بڑی عمر خرچ کرنے کا ذکر بڑے فخر سے کیا ہے جو ۲۵ جنوری کے بدر میں نقل ہوا ہے۔ فرماتے ہیں میں نے بڑی بڑی کتابیں اس کے متعلق دیکھیں۔ ایک کتاب میں چھ سو آیت منسوخ دیکھی۔ ایک میں پانچ۔ ایک میں ایک۔ آخر ثابت ہوا کہ ناسخ منسوخ کا علم صرف بندوں کے فہم پر ہے۔

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب حافظ ابن قیم کی "اعلام الموقعین" دیکھ لیتے (دیکھی ہوگی تو شاید خیال نہیں کیا ہوگا) تو ان کو تکلیف اور اظہار تکلف کرنے کی حاجت ہی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی۔ حافظ ممدوح نے جلد اول صفحہ ۱۲ پر نسخ کی اصطلاحات جدیدہ اور قدیمہ بتلائی ہیں۔ منجملہ یہ بھی ہے کہ سلف کی اصطلاح میں کسی ایسی آیت کو بھی منسوخ کہہ دیا کرتے تھے جس کی تفسیر دوسرے مقام پر دوسرے طریق سے آئی ہو پس جن لوگوں نے پانسو یا چھ سو آیات کو منسوخ کہا ہے اونکا مطلب یہ ہے یا ہوسکتا ہے کہ اتنی آیات کی تفسیر اور تشریح خود قرآن مجید میں ہوچکی ہے۔ چنانچہ آیت کریمہ ان تبدوا مافی انفسکم او تخفوہ یحاسبکم بہ اللہ (البقرہ: ۲۸۴) کی بابت بعض صحابہ سے روایت ہے کہ منسوخ ہے۔ حالانکہ اصطلاح جدید کے مطابق یہ آیت منسوخ نہیں ہوسکتی۔ کیوں کہ نہ امر ہے نہ نہی بلکہ جملہ خبریہ ہے۔ اس کو منسوخ کہا گیا ہے تو جس زمانہ میں کہا گیا ہے اسی زمانہ کی اصطلاح کے مطابق اس کو منسوخ سمجھنا ہوگا یعنی تفسیر۔ امید ہے خلیفہ صاحب اس پر خوب غور فرمائیں گے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۹ نمبر ۱۵۔ مورخہ ۱۹ صفر ۱۳۳۰ھ مطابق ۹ فروری ۱۹۱۲ء ص:۳)

مرزائیوں کو شکست

۳۰/ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو موضع پھیروچیچی (ضلع گورداسپور پنجاب) میں قادیانیوں سے مولانا ابوالبر عبدالحکیم (تلمیذ مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ) کی بحث مولوی سرور شاہ مرزائی سے بالمشافہ ہوئی حقیقت اوس کی یہ ہے کہ موضع مذکور میں چند آدمی مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کے دام افتادہ ہیں۔ جن میں سے ایک شخص مسمی رحمت علی مرزائی مولانا صاحب کو کہنے لگا کہ تم ہمارے مولویوں سے مناظرہ کرلو۔ مولوی صاحب نے بڑی خوشی سے منظور کرلیا۔ جس پر اور لوگ بہت خواہاں ہوئے کہ مباحثہ ضرور ہونا چاہئے کیوں کہ اکثر عوام الناس کو ٹولہ قادیانی تنگ کیا کرتا تھا تو اوس کے واسطے ۲۸/ اکتوبر ۱۹۱۱ء کا روز مقرر ہوا جب اوس تاریخ پر گروہ اہلحدیث حاضر ہوا تو اُس جگہ نہ کوئی مرزائی تھا اور نہ مرزائیت کا دم بھرنے والا ہاں نمبردار میراں بخش اور دو تین آدمی اور انتظار میں بیٹھے تھے۔ اون بیچاروں نے سامان نشست مہیا کیا آخر کار جب اوس مرزا صاحب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواری رحمت علی کو بلایا گیا تو پتہ ملا کہ لہسن بیچنے گیا ہے۔ گیا کہاں ہے موضع بھٹیاں میں جو گاؤں اہلحدیث کا ہے۔ قسمت کا چکر جب لگتا ہے تو ایسا ہی ہوا کرتا ہے جب اوس نے دیکھا کہ جماعت اہلحدیث واحناف دونوں اس امر میں متفق ہیں تو اب لہسن بیچنا یاد آیا: فلمآ تراء ت الفئتان نکص علی عقبیه (الانفال :٤٨) خیر وہاں منشی نور احمد ملے اونھوں نے اُسے پکڑلیا اور کہا کہ لوگ تو مقام مناظر پر چلے گئے اور تو یہاں پھرتا ہے۔ پھر کوئی چارہ نہ چلا ناچار واپس آنا پڑا اور دائیں بائیں کی باتیں ملانے لگا تب نمبردار میراں بخش اور چودھری ملنگ موضع پھیروچیچی نے زور دیا تو اُس وقت اس نے پھر اقرار کیا کہ اب میں مولویوں کو لاتا ہوں تو اوس کو تین سوال لکھ کر مولوی صاحب نے دیئے اور کہدیا کہ اگر تین سوالوں کا جواب مرزائی نہ دے سکیں تو اپنا سامان جمع کر کے آجاویں اگر اس وقت سامان ان کے پاس نہو تو چھ ماہ کی میعاد ہے اُس کے بعد جواب کے ذمہ دار ہوں تو میں نصیر آباد سے آجاؤنگا اور تاریخ ۳۰/ اکتوبر ۱۹۱۱ء مقرر ہوئی اور وہ شخص ان کو بلانے کو موضع کا دیاں چلا گیا جو کہ وہاں سے پانچ چھ کوس کا راستہ ہے سوالات جو لکھ کر دیئے گئے۔ اس جگہ ہدیہ ناظرین ہیں:

سوالات:

(۱) مرزا صاحب کا بیان ہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد ہوگا جو دین کو تازہ کرے گا اور چودھویں صدی کا میں مجدد ہوں۔ تیرہ مجددوں کی کتابیں ساتھ لاویں؟

(۲) مرزا صاحب کا براہین احمدیہ میں اقرار ہے کہ عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا آوینگے کل روئے زمین پر اسلام پھیلاویں گے۔

(۳) مرزا صاحب کا ''ازالہ اوہام'' میں اقرار ہے کہ مسیح کی پیش گویوں پر ایمان لانا ایمان میں داخل نہیں اور اون پیشگوئیوں کو اسلام سے کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔

۲۸- اکتوبر کی ظہر تک وہاں جو لوگ دیہات وگاؤں مذکور کے تھے اون کو مولوی ابراہیم صاحب ساکن بھٹیاں نے اپنے وعظ سے محظوظ فرمایا۔ اثنائے وعظ میں مولوی صاحب نے ایک نکتہ بھی بیان کیا جو ناظرین کی خاطر درج کیا جاتا ہے۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا ہے میں ہی عیسیٰ مسیح ہوں تو عیسی علیہ السلام کی والد ماجدہ کا اسم مریم تھا اور مرزا صاحب کی والد کا نام .... ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا ثبوت میں دے سکتا ہوں۔(یہ نام عام تحریروں میں لکھا جاتا ہے لیکن ہم اس کی تصدیق نہیں کر سکتے۔ ثناء اللہ)

آخر کار اوس روز واپس موضع بھٹیاں میں مولانا صاحب تشریف لے آئے۔ پھر ۳۰۔ اکتوبر کو گروہ اہلحدیث میدان مناظرہ میں حاضر ہو گیا مگر مرزائی مولوی صاحبان گھروں میں گھس رہے تھے جب ان کو میدان میں بلایا گیا تو ٹال مٹول کرنے لگے۔ آخر کار کرتے کراتے بارہ بجے کا قریب ہو گیا پھر اون کی طرف سے ایک دو آدمی آئے کہ مولوی صاحبان کہتے ہیں کہ ہم تحریری بحث کرینگے مگر بیچاروں کی قسمت۔ جب قسمت کھوٹی ہوتی ہے تو کوئی ساتھ نہیں دیتا۔ تمام زمینداروں نے اس سے انکار کیا کہ ہم لوگوں کو اس سے کیا حاصل ہم نے اپنے کام کاج کا کس لئے ہرج کیا ہے اس طرح تو فریقین کے مولوی صاحب ہی جانیں گے جو کچھ بحث ہوگی۔ ہم ایسا پسند نہیں کرتے پھر مجبوراً ماننا پڑا۔ قریب ایک بجے کے قریب مرزائی مولوی صاحبان میدان مناظرہ میں آ گئے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی سرور شاہ منتخب ہوئے، اہلحدیث کی طرف سے مولوی ابوعبدالبر عبدالحکیم صاحب نصیر آبادی۔

مولوی صاحب نے سوال نمبر اول پیش کیا۔ مولوی سرور شاہ نے اس کا جواب سوا ادھر اودھر کی باتوں اور انا خیر کے نعروں کے اور کچھ نہیں دیا کہ میں ایسا مال والا ہوں میرے ایسے مکان ہیں میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب سے رام پور میں متوفی کے معنے طلب کئے اون سے کچھ جواب نہ بن آیا۔

ناظرین کیا یہ جواب مولوی سرور شاہ کا سوال نمبر اول کے ساتھ مطابقت رکھ سکتا ہے؟ نہیں نہیں بلکہ اس کی نسبت اس شعر کے ساتھ ہو سکتی ہے۔

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا
الا یا ایھا الساقی ادر کأسا وناولھا

کہنے والا سعدی شیرازی کتاب زلیخا مولوی جامی کی مصرع حافظ کا ”بریں عقل ودانش بباید گریست۔“ مسلمان تو کیا ہندو لوگ قائل ہیں کہ مولوی سروری شاہ صاحب نے اقرار کرلیا کہ تیرہ سو برس میں کسی مجدد نے عیسی علیہ السلام کی وفات کا ذکر نہیں کیا۔ مفصل حال تقریری پھر بیان کیا جائے گا۔ مرزائیوں کی قلعی کھولنے کے لئے بعد نماز عصر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مولوی صاحب نے سوالات دوہرادیئے۔

جب سوال نمبر۳ پر آئے یعنی عیسی السلام کی پیشگوئیوں پر ایمان لانا۔ ایمان میں داخل نہیں۔ اور ان پیشگوئیوں کو اسلام سے کچھ تعلق نہیں تو فریق ثانی کے مولوی صاحب پھر کہنے لگے کہ یہ کہیں نہیں لکھا حتی کہ مولوی عبدالحکیم صاحب نے کہہ بھی دیا کہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۰ میں ہے۔ جو کہ دوسری بار طبع ہوا۔

اتنا سنتے ہی ایک مرزائی کھڑا ہوکر کہنے لگا کہ اگر صفحہ ساٹھ میں یہ عبارت موجود ہو تو ساٹھ روپیہ انعام پاؤ محمدی مولوی صاحب کے ہاتھ میں کتاب تو تھی ہی مولوی سرور شاہ کے سامنے رکھ دی اور دکھادیا۔ بس پھر نہ انعام دیا نہ جواب ہی سوال کا دیا مجلس مناظرہ برخواست ہوئی۔ مرزائیوں کو شرمساری اور نامرادی کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا پیر کی طرح جب ہوئی تو ناکامی ہی ہوئی۔ مرزائیو! اس شعر کو بہت پڑھا کرو جو مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے فرمایا ہے۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

مرزائی صاحبان! کیا یہی تمہاری ہمہ دانی ہے کہ جو حق کے سامنے ھباءً منثورا ہوگئی۔ اب بھی وقت ہے اس ہٹ کو چھوڑ کر حق پر آجاؤ۔

ہٹ چھوڑیئے اب برسر انصاف آیئے
انکار ہی رہے گا میری جان کب تلک

ابوسعید محمد شریف محمدی۔ ۷/ ماہ جنوری ۱۹۱۲ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

باوجود مرات کرات اعلانات کے ہمارے دوست قادیانی دام میں پھنس کر حیات وممات مسیح وغیرہ پر بحث کرنے لگ جاتے ہیں حالانکہ ایسا کرنا مرزا صاحب کے منشا کے بھی خلاف ہے جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔ اسی طرح کا ایک مطول مضمون سوال وجواب کی شکل میں ''بہاولپور'' سے آیا ہے جس میں اس مضمون پر بحث ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد رسول ہوسکتا ہے یا نہیں۔ مرزائی مجیب نے مرزا صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں سے صفحوں کے صفحے نقل کر دیئے ہیں کہ خاتم النبین کا لقب مانع نبوت جدید نہیں۔ اس میں شک نہیں کہ یہ بحث مفید ہے مگر اہل منطق کی شکل چہارم کی طرح بعید الانتاج۔ ہمارے دیرینہ تجربہ سے کوئی صاحب فائدہ حاصل کرنا چاہیں جو حکیم جالینوس اور ارسطو کے تجربہ سے زیادہ مفید نہیں تو کم بھی نہیں۔ تو قادیانی مناظرہ کو اصل مرکز سے سرکنے نہ دیا کریں۔ جناب مرزا صاحب نے جن امور کو اپنے لئے مدار صدق وکذب قرار دیا تھا بس اونہی امور کو مدار قرار دے کر گفتگو کیا کریں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ عیسائی تثلیث پر اور آریہ نیوگ پر گفتگو کر سکتے ہیں خواہ چند گھنٹے ہی کریں یا چند سکنڈ بولیں۔ لیکن قادیانی مشن کے بڑے بڑے ہیرو ایک منٹ کے لئے بھی ان امور مدار صدق وکذب پر بحث کرنے کو بطیّب خاطر اور بآمد مضمون تیار نہیں ہو سکتے۔

خدا کی شان مرزا صاحب نے اپنے تمام طول طویل دفتروں کا اختصار کیسے مختصر فقروں میں کیا کہ عبداللہ آتھم اور احمد بیگ کی لڑکی المعروف آسمانی منکوحہ وغیرہ کی پیشگوئیوں پر میرا مدار صدق وکذب ہے۔ یہ تو تھا مرزا صاحب کی اُس وقت تصنیف میں سے اصل ثمرہ بادام کی طرح اختصار مگر قدرت کو منظور تھا کہ اس سے بھی زیادہ واضح تر اختصار ہو اس لئے مرزا صاحب کو خدا نے الہام کیا کہ امت مرحومہ کو ایک واضح راستہ دکھاؤ تاکہ یہ بیچارے زیادہ دیر تک ابتلا میں نہ رہیں اس لئے مرزا صاحب نے بحکم خداوندی ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار جس کا نام اونہوں نے از خود رکھا ''آخری فیصلہ'' اس میں کیا مذکور تھا؟ بغیر اظہار ہی ظاہر ہے۔ آہ خدا کے کاموں اور اسرار کو وہی جانتا ہے۔ ایسا صاف اور کھلا الہام خدا نے کبھی کسی نبی کو بھی شائد نہ کیا ہو جو جناب مرزا صاحب قادیانی کو کیا۔ یہ محض اوس کی مہربانی اور امت محمدیہ مرحومہ پر نظر عنایت کا نتیجہ ہے۔ وہ کیا تھا؟ مرزا صاحب قادیانی نے لکھا:

> ''خداوند! ہم دونوں (مولوی ثناء اللہ اور مرزا غلام احمد) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے خدا نے الہامی طور پر جواب دیا اجیب دعوۃ الداع اذا دعان یعنی میں نے تمہاری (مرزا صاحب کی) دعا قبول فرمالی۔
>
> (مضمون بدر۔ قادیان۔ ۲۵-اپریل ۱۹۰۷ء)

اب تنقیح طلب صرف یہ بات ہے کہ آیا یہ دعا قبول ہوئی یا نہیں؟ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے مرید (مگر ضدی) کہتے ہیں نہیں قبول ہوئی۔ ہم کہتے ہیں ضرور قبول ہوئی یعنی خدا نے سچے کی زندگی میں جھوٹے کو اوٹھالیا۔ کیوں کہ مرزا صاحب قادیانی کو اس سے پہلے ایک الہام ہوچکا تھا اجیب کل دعاءك میں (خدا) تیری سب دعائیں قبول کرتا ہوں۔

یہ ہے مرزائی مناظرہ کا 'روغن بادام' یا مرکزی نقطہ ہمارے دوست اس مرکزی نقطہ کو جس قدر مضبوط پکڑیں گے اوسی قدر جلدی فتحیاب ہونگے۔ یہی جواب ہے بہاولپوری مضمون کا۔ یہی معنی ہیں۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

علاوہ اس کے بادل ناخواستہ اوس کا ایک جواب اور بھی دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد بھی اگر کسی شخص کا نبی ہوکر آنا جائز تھا تو مرزا صاحب قادیانی نے ایک زمانہ یہ کیوں کہا تھا:

الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء وفسرہ نبینا فی قولہ لانبی بعدی.وکیف یجئ نبی بعد رسولنا وقد انقطع الوحی بعد وفاتہ وختم اللہ بہ النبین (حمامۃ البشریٰ)(ترجمہ) کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی کا نام خاتم النبین رکھا ہے جس کی تفسیر آنحضرت نے خود فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر کیوں کر کوئی نبی آسکتا ہے حالانکہ بعد وفات آں حضرت کے وحی منقطع ہوچکی ہے اور نبی ختم ہوگئے ہیں۔"

اِس عام اصول اور اعتقاد بیان کرنیکے بعد اپنے حق میں آپ فتویٰ دیتے ہیں:

"ماکان لی ان ادعی النبوۃ واخرج من الاسلام والحق بقوم الکافرین (حمامۃ البشری صفحہ ۷۹) یعنی یہ مجھ سے کیسے ہوسکتا ہے کہ میں نبوت کا دعویٰ کرکے کافروں میں جاملوں۔"

اس بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا عقیدہ بھی (زمانہ تالیف حمامۃ البشریٰ) ۱۳۱۱ھ تک یہی تھا کہ دعویٰ نبوت کفر ہے۔ اسی لئے اس زمانہ تک کسی تصنیف میں اون کا دعویٰ نبوت ورسالت نہیں۔ جو کچھ بھی ہے وہ اس سے بعد کا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا وہ ایسا دعویٰ کرنے سے اور اون کے مصدقین اون کی تصدیق سے خود اس فتوی کے نیچے ہیں۔ یہی معنی ہیں۔

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔فروری ۱۹۱۲ء ص:۶-۸)

حکیم نورالدین خلیفہ قادیانی سے چند سوال

(منشی اللہ دتا صاحب)

جناب حکیم صاحب السلام علیکم وعلی من اتبع الھدیٰ۔

میں حق کا طالب ہوں خدا شاہد حال ہے کہ مجھے مرزا صاحب قادیانی آنجہانی سے کوئی ذاتی عداوت نہیں ہے۔ میں اپنی دلی تشفی کے لئے آنجناب سے دریافت کرتا ہوں۔ میرا ہر ایک سوال مرزا صاحب کی تحریر کردہ عبارت پر ہوگا۔ مہربانی کرکے میرے ہر ایک سوال کا جواب خدا سے ڈر کر دیویں، طرفداری کا خیال ہرگز دل میں نہ لاویں خداوند تعالیٰ سے ہمارے دلوں کا حال پوشیدہ نہیں ہے اور یہ زندگی بھی چند روزہ ہے آخر موت درپیش ہے ہمیشہ کے لئے نہ کوئی زندہ رہا ہے اور نہ ہم ہی رہیں گے۔ آپ جس اخبار میں میرے سوالوں کا جواب نمبروار تحریر کرادیں وہ اخبار ٹکٹ لگا کر یا بصیغہ بیرنگ ضرور ہی میرے نام ارسال فرماویں۔

پہلا سوال، منظور محمد کے لڑکے کی نسبت:

دیکھو اخبار بدر مورخہ ۱۴- جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں۔ وھو ھذا:

”خدا کی تازہ وحی۔ ۷/ جون ۱۹۰۶ء بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے

(۱) بشیر الدولہ (۲) عالم کباب۔

یہ ہر دو نام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے اور ان کی تعبیر اور تفہیم یہ ہے

(۱) بشیر الدولہ سے یہ مراد ہے کہ وہ ہماری دولت اور اقبال کے لئے بشارت دینے والا ہوگا۔ اس کے پیدا ہونے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگویاں ظہور میں آویں گی اور گروہ کثیر مخلوقات کا ہماری طرف رجوع کرے گا اور عظیم الشان فتح ظہور میں آویگی۔

(۲) عالم کباب سے مراد ہے کہ اوس کے پیدا ہونے کے بعد چند ماہ تک یا جب تک کہ وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی گویا دنیا کا خاتمہ ہوجاویگا۔ اس وجہ سے لڑکے کا نام عالم کباب رکھا گیا۔"

اور دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۱/جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳ میں۔ ھو ھذا:

"خدا کی تازہ وحی ۱۹ جون ۱۹۰۶ء میاں منظور محمد کے اُس بیٹے کے نام جو بطور نشان ہوگا بذریعہ الہام الٰہی مفصلہ ذیل معلوم ہوئے۔ (۱) کلمۃ العزیز (۲) کلمۃ اللہ خان (۳) وارڈ (۴) بشیر الدولہ (۵) شادی خان (۶) عالم کباب (۷) ناصر الدین (۸) فاتح الدین (۹) ہذا یوم مبارک۔"

جناب حکیم صاحب! ۷ و ۱۹ جون ۱۹۰۶ء کو بقول مرزا صاحب خداوند صادق الوعد نے بذریعہ الہام مرزا صاحب کو دو دفعہ منظور محمد کے گھر محمدی بیگم سے بالا مرقومہ اوصاف سے موصوف چند ناموں والے لڑکے کے پیدا ہونے کی خبر دی۔ اب آنجناب سے دریافت کرتا ہوں کہ منظور محمد کے گھر محمدی بیگم سے وہ لڑکا پیدا ہوا ہے یا نہیں؟

دوسرا سوال، زلزلہ کی نسبت:

دیکھو اخبار بدر مورخہ ۲۴/مئی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲ میں۔ ھو ھذا:

"خدا کی تازہ وحی۔ اریك زلزلة الساعة ترجمہ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا جو قیامت کا نمونہ ہوگی۔"

اور حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۷ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں ھو ھذا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اريك زلزلة الساعة۔ ترجمہ قیامت کے مشابہ ایک زلزلہ آنے والا ہے جو میں تجھے دکھاؤنگا۔''

جناب حکیم صاحب! آپ خدا سے ڈر کر سچ فرمادیں کہ اس تحریے کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں کوئی ایسا زلزلہ آیا جو قیامت کا نمونہ تھا جس کو مرزا صاحب بچشم خود دیکھا مگر جواب دینے سے پہلے مرزا صاحب کے اس فقرہ کو جو پہلے سوال کے زیرعنوان درج ہے یعنی منظور محمد کے گھر لڑکا پیدا ہونے کے بعد زلزلہ عظیمہ کی پیشگوئی اور دوسری پیشگوئیاں ظہور میں آویں گی خیال فرمالینا۔

تیسرا سوال، مرزا صاحب کے مبشر لڑکے کی نسبت:

دیکھو حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۹۵ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں هو هذا:

''انا نبشرك بغلام مظهر الحق والعلى كانّ الله نزل من السماء ترجمہ: ہم ایک لڑکے کی تجھے بشارت دیتے ہیں جس کے ساتھ حق کا ظہور ہوگا گویا آسمان سے خدا اترے گا۔''

جناب حکیم صاحب! مرزا غلام احمد صاحب کے موجودہ لڑکوں میں سے وہ کون ہیں جن کی نسبت کہا گیا ہے کہ گویا آسمان سے خدا اُترے گا؟

چوتھا سوال، دوسری قوت آنے کی نسبت:

دیکھو رسالہ ''الوصیت'' کے صفحہ ۴ و ۵ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ هو هذا:

''اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہاری دل پریشان نہو جائیں کیوں کہ تمہارے لئے دوسری قوت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اوس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیوں کہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ تاقیامت منقطع نہیں ہوگا۔ وہ دوسری قوت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤنگا تو پھر خدا اوس دوسری قوت کو تمہارے پاس بھیج دے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں وعدہ ہے وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں بلکہ تمہاری نسبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔"

جناب حکیم صاحب! سچ کہنا وہ دوسری قوت جس کا آنا مرزا صاحب کے جانے پر موقوف تھا آ گئی اور مریدوں میں وہ کون شخص ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا یا ابھی تک وہ پیدا نہیں ہوا جس کا نام دوسری قوت ہے۔

پانچواں سوال، ڈاکٹر عبدالحکیم خان پیشگوئی کی نسبت:

دیکھو چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۱ میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں۔ ھو ھذا:

"ہاں آخر دشمن اب ایک پیدا ہوگیا جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ جن کا دعویٰ ہے کہ میں اُس کی زندگی میں ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا یہ اوس کی سچائی کے لئے نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعویٰ کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے.... چونکہ یہ دعویٰ باطل تھا اور عقیدہ کے خلاف تھا اس لئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخیر میں میں نے اپنی جماعت سے خارج کر دیا تب اوس نے یہ پیشگوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک اوس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا۔ مگر خدا نے اس پیشگوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاوے گا۔ اور میں اس کے شر سے محفوظ رہونگا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلاشبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اوس کی مدد کرے گا۔"

جناب حکیم صاحب! عبارت بالا مرقومہ کا مطلب تو صاف ہے:

(۱) ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب نے پیشگوئی کی تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب ۴/اگست ۱۹۰۸ء تک اُس کی زندگی میں ہلاک ہو جاویگا جس کو مرزا صاحب نے دو دفعہ لکھا ہے۔

(۲) ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی کے مقابل مرزا صاحب کو خدا نے خبر دی ہے کہ ڈاکٹر صاحب خود عذاب میں مبتلا کیا جاویگا۔

(۳) مرزا غلام احمد صاحب نے یہ بھی صاف لکھا ہے کہ جو شخص خداوند تعالیٰ کی نظر میں صادق ہوگا خدا اوس کو مدد کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب حکیم صاحب! خدا سے ڈر کر سچ کہنا

(۱): ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی پیشگوئی کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب ۴راگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہوئے یا نہیں؟ (۲) مرزا صاحب کی پیشگوئی ڈاکٹر صاحب کے عذاب میں مبتلا ہونے کی جھوٹی نکلی یا نہیں؟

(۳) خدا کی نظر میں کون صادق رہا اور کون جھوٹا نکلا۔

(۴) خدا نے کس کی مدد کی مرزا صاحب کی یا ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی؟

چھٹا سوال، مرزا صاحب کی اسّی (۸۰) برس عمر کی نسبت:

دیکھو اربعین نمبر۳ کے صفحہ ۹ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں۔ ھو ھذا:

"خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسی برس کا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کرونگا تا کہ لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال سکیں۔"

پھر اوسی اربعین نمبر۳ کے صفحہ ۲۹ میں لکھتے ہیں۔ھو ھذا:

"چونکہ خدا تعالیٰ جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کرینگے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تب ہی جلد مر گیا اس لئے پہلے ہی سے اُس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ثمانین حولا او قریبا من ذلك او تزید علیه سنینا وتری نسلا بعیداً یعنی تیری عمر اسّی (۸۰) برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ تو اس قدر عمر پاویگا۔ ایک دور کی نسل کو دیکھے گا اور یہ الہام قریبا پینتیس برس سے ہو چکا ہے اور لاکھوں انسانوں میں شائع کیا گیا۔"

جناب حکیم صاحب! خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ کہنا کہ بموجب الہام بالا مرزا صاحب کی عمر کیا پوری ہوئی ہے؟ مگر جواب دینے سے پہلے عبارت ذیل کو جو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی پیدائش یعنی سوانح خود لکھی ہے غور سے پڑھ لیویں۔

دیکھیں کتاب البریہ کے صفحہ ۱۴۶ کے حاشیہ میں مرزا صاحب قادیانی تحریر کرتے ہیں۔ ھو ھذا:

"میری ذاتی سوانح یہ ہیں کہ میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے اخیر وقت میں ہوئی اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ یا سترہویں برس میں تھا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی ریش و برودت کا آغاز نہیں تھا۔''

جناب حکیم صاحب! آپ عالم ہیں اور فاضل بھی ہیں۔ اور حاجی بھی ہیں اور حکیم بھی ہیں اور عمر رسیدہ بھی ہیں اور مرزائی جماعت یعنی احمدی جماعت کے اعلیٰ بزرگ بھی ہیں۔ ان تمام باتوں کو مدنظر رکھ کر آپ طرفداری کی خاطر حق کو نہ چھپاویں۔ کیوں کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب ان کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی اور ان کی موت ۱۹۰۸ء میں واقعہ ہوئی یعنی جو اسی سال سے گیارہ برس کم ہے۔ سال قمری و شمسی کا فیصلہ تو خود مرزا صاحب نے ۱۸۵۷ء میں سولہ یا سترہویں برس لکھنے سے فیصلہ کر دیا ہے۔

موت ۱۹۰۸ میں ۔، پیدائش ۱۸۳۹ میں ۔، یعنی عمر: ۶۹ برس ہوتی ہے۔

جناب حکیم صاحب جی! آپ کی خدمت میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ میرے ہر ایک سوال کا جواب نمبروار دیویں اور جس اخبار میں آپ طبع کراویں وہ اخبار مہربانی کر کے میرے نام ٹکٹ لگا کر یا بیرنگ ضرور ارسال کریں۔

آپ کے جوابوں کا منتظر بندہ اللہ دتا۔ سربراہ نہردار چک نہر گوگیرہ ضلع گوجرانوالہ۔

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۱۶۔ مورخہ ۲۶ صفر ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۶ فروری ۱۹۱۲ء ص: ۸-۹)

تقسیم بنگال کا نسخ اور قادیانی مشن کا مسخ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شاہ معظم نے تقسیم بنگالہ کو منسوخ فرمایا تو اس پر قادیانی مشن نے اپنے نبی، رسول، مہدی اور مسیح کی ایک بہت پرانی سڑی گلی پیشگوئی نکال کر شائع کیا کہ شاہی حکم سے ہمارے ہیرو کی پیشگوئی پوری ہوئی کہ ''بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی۔'' اس پیشگوئی کا جواب ہم نے ۲۹ دسمبر کے اہلحدیث میں مفصل دیا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی خود اپنی زندگی میں اس پیشگوئی کو ۱۹۰۶ء میں سر فلر لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگال کے استعفا پر پوری کر چکے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کی کتاب ''حقیقت الوحی'' کے صفحہ ۲۹۶ سے عبارت بھی نقل کی تھی۔ مگر قادیانی اور خاموشی؟ (ضدان مفترقان ای تفرق)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہئے تو یہ تھا کہ ہمارے پیش کردہ حوالہ کو دیکھ کر شرماتے کہ ہم نے بڑی غلطی کی کہ اپنے ہادی کی تشریح اور تعلیم کے برخلاف اس مردہ پیشگوئی کو پھر زندہ کیا بجائے اس کے اونھوں نے اس سڑی گھاس کو پانی دے کر تازہ کرنے کے لئے رسالہ کی صورت میں شائع کیا جس کا نام ہے

"بنگال کی دلجوئی"

ہم نے اُس رسالہ کو خوب دیکھا اور اس غرض سے دیکھا کہ ہمارے پیش کردہ حوالہ کو اس مصنف نے لکھا اور لکھ کر کچھ جواب دیا یا نہیں؟ افسوس یا خوشی سے ہمیں کہنے کا موقع ملا کہ بالکل نہیں۔ تو ہم نے سمجھا ان لوگوں کا خیال ہے کہ دنیا احمقوں سے خالی نہیں۔ اس رسالہ کو دیکھ کر ہم نے مزید تحقیق کی تو بفضلہٖ تعالیٰ ہم سابق سے زیادہ ترقی کر گئے۔

۲۹- دسمبر ۱۹۱۱ء کے پرچہ اہلحدیث میں تو ہم نے اتنا لکھا تھا کہ حسب تشریح مرزا صاحب یہ پیشگوئی سرفلر کے استعفاء سے پوری ہوچکی۔ اس منسوخی سے اس کو کوئی تعلق نہیں گو اوس کا پورا ہونا بھی جن معنیٰ سے تھا وہ اس سے کم نہ تھا کہ:

"کون کندن وکاہ برآوردن"

مگر آج کے اس مضمون میں ہم علی وجہ البصیرت لکھتے ہیں کہ "تقسیم بنگالہ کے نسخ نے قادیانی مشن کو مسخ کر دیا۔" کوئی ہے؟ جو ہمارے دعویٰ کا ثبوت سنے اور جواب دے۔

غور سے سنئے مرزا صاحب کی زندگی میں مرزا قادیانی کے ماہواری رسالہ ریویو قادیان میں یہ مضمون نکلا تھا:

"بنگالہ کی نسبت جو پیشگوئی آج سے چھ سات ماہ پہلے شائع کی گئی تھی۔ اس پر غور کرو کہ کس صفائی سے پوری ہوئی۔ پیشگوئی کے شائع ہونے کے وقت بنگالیوں کی شورش اور فساد حد درجہ تک پہونچی ہوئی تھی۔ اور اودھر سرفلر کی گورنمنٹ اس بات پر تلی ہوئی تھی کہ اس تمام فساد کو زور سے دبایا جاوے۔ ایسے وقت میں دو قسم کی امیدیں تو لوگوں کے دلوں میں ضرور تھیں یعنی بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ شائد گورنمنٹ بنگالیوں کی شورش وغیرہ سے دب کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم بنگال کو منسوخ کردے گی۔ چنانچہ بعض نجومیوں نے ایسی پیشگوئیاں اپنی جنتریوں میں شائع بھی کردی تھیں۔ دوسری طرف جو لوگ اس امر سے واقف تھے کہ سر فلر کیسا مستعد اور کسی سے نہ دبنے والا حاکم ہے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ گورنمنٹ اس تمام شورش کی کوئی پرواہ نہیں کریگی۔ اور قانون کے منشاء کے مطابق اس شورش کو (مناسب ذرائع عمل میں لاکر) فرو کرے گی۔ لیکن ان دو خیالوں کے سوا اور کوئی خیال اوس وقت کسی نے ظاہر نہیں کیا۔ انہی حالات کے نیچے ۱۱ر فروری ۱۹۰۶ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود نے اس امر کا اعلان کیا کہ اس حکم کے متعلق جو ہوچکا ہے اب گورنمنٹ صرف ایسا طریق اختیار کرے گی جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہو۔ جس کا یہ صاف صاف مفہوم ہے کہ جو خیال لوگوں کے دلوں میں ہیں وہ دونوں پورے نہیں ہوں گے بلکہ ایک ایسا طریق اختیار کیا جاویگا جس سے تقسیم بھی منسوخ نہو اور اہل بنگال کی دلجوئی بھی ہوجائے۔ اب جس وقت تک نئے صوبہ کی حکومت سر فلر کے ہاتھ میں تھی اس وقت تک کسی بات سے بنگالیوں کی دلجوئی کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔ کیوں کہ ایک طرف تو سر فلر بھی ایک زبردست حاکم تھا اور دوسری طرف بنگالیوں کو اس سے اس کی بعض کارروائیوں کے سبب سے خاص عناد تھا اور بظاہر پانچ سال تک جب تک سر فلر کا زمانہ حکومت خود بخود ختم ہوجاتا گورنمنٹ کی پالیسی بنگالیوں کی نسبت بدل نہیں سکتی تھی۔ مگر وہ علیم خدا جس نے اپنے بندہ پر پیش از وقت یہ ظاہر کیا تھا کہ اب بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی وہ خوب جانتا تھا کہ کس طرح پر واقعات پیدا ہونے والے ہیں جن سے دلجوئی کی جاوے گی۔ چنانچہ یک بیک جب کسی کو خیال بھی نہ تھا سر فلر نے استعفاء پیش کیا اور گورنمنٹ نے اسے منظور کیا۔ یہ بات کہ اس استعفا سے بنگالیوں کی دلجوئی ہوئی ایسی صاف ہے کہ ایک سخت سے سخت دشمن بھی اس سے انکار نہیں کرسکتا جو خوشیاں بنگالہ میں سر فلر کے استعفا پر ہوئی ہیں اور جس پر بنگالی اخباروں نے خوشی کے نعرے بلند کئے ہیں اور کالموں کے کالم اسی خوشی میں سیاہ کئے ہیں اس سے بہت کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ ناواقف ہونگے۔اور یہ سب باتیں صاف ظاہر کرتی ہیں کہ بنگالیوں نے گورنمنٹ کی اس دلجوئی کو خوب محسوس کیا ہے۔''

(ریویو آف ریلیے جنز۔ بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! اس ساری عبارت کو پڑھئے اور سوچئے کہ اس میں صاف اعلان ہے یا نہیں کہ تقسیم بنگالہ منسوخ نہیں ہوگی جس فقرہ پر ہم نے خط دیا ہے اس کو پھر پڑھئے اور تقسیم کے نسخ کو ملحوظ رکھ کر ہمارے دعویٰ ''قادیانی مشن کا مسخ'' کی تصدیق کیجئے۔

قادیانی مشن کے ممبرو! اور وکیلو! کیوں مخلوق خدا کی گمراہی کا بوجھ سر پر لیتے ہو۔ کیا تمہیں منظور ہے کہ لاہور میں ایک جلسہ کر کے مرزا صاحب کی اس اور اس جیسی دیگر متحدیانہ پیشگوئیوں پر ہم سے بالمشافہ گفتگو کرلو ہاں یہ واضح رہے کہ گفتگو نہایت تہذیب اور شائستگی سے ہوگی۔ جو فریق خلاف تہذیب کوئی لفظ بولیگا اوس پر خرچہ ہرجہ کی ڈگری ہوگی جس کے لئے فریقین کو زرضمانت پہلے کسی امین کے پاس جمع کرانا ہوگا۔ ہماری طرف سے اس بات کی کوئی ضد نہیں کہ اس مباحثہ میں کون پیش ہو بلکہ عام اجازت ہے خواہ کوئی جیل زادہ ہو یا شہزادہ۔ ہاں ہو تو باجازت خلیفہ صاحب ہو بدر، الحکم، ریویو وغیرہ کے اڈیٹرو! سکت رکھتے ہو؟ یاد رکھو

انا صخرة الوادی اذا مازوحمت
واذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۱۷۔ مورخہ ۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۱۲ء ص:۱-۲)

قادیانی مناظرہ

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اہلحدیث کو خوب معلوم ہوگا کہ قادیانی مشن کے بانی کے خاتمہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے مباحثات کا خاتمہ ہو چکا ہے مگر قادیانی مشن کے جوشیلے ممبروں کو ہنوز ولولہ باقی ہے۔ چنانچہ منشی قاسم علی اڈیٹر الحق دہلوی لکھتا ہے کہ اڈیٹر اہلحدیث اس بارے میں مجھ سے بحث کرلے۔ جس کی شرائط بھی اُس نے خود بخود تجویز کیے ہیں۔

ہمارا دعویٰ وہ خود نقل کرتا ہے جو یہ ہے:

(۱) جناب مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو یہ دعا شائع کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا صاحب اور خاکسار ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرے۔

(۲) مرزا صاحب کو عام طور پر خدائے ذوالجلال نے فرمایا تھا کہ

اجیب کل دعائك الا فی شرکائك (میں تیری سب دعائیں قبول کرونگا سوا اوس دعاء کے جو تیرے قریبی رشتہ داروں کے حق میں ہوگی)

(۳) خاص اس معاملہ میں یعنی ۱۵- اپریل کی دعاء کے متعلق خدا نے قبولیت کا وعدہ کیا تھا۔'' (الحق ۱۶ فروری ۱۹۱۲ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے ان دعووں پر اڈیٹر الحق مباحثہ کرنا چاہتا ہے جس کے لئے شرائط مفصلہ ذیل ہیں، جن کو ہم ایک ایک کرکے قبول یا ترمیم کرتے ہیں:

(۱) یہ مباحثہ نہ دہلی میں نہ امرت سر میں، بلکہ ان دونوں شہروں کے درمیان جو شہر ہو اس میں ہوگا۔ اور میرے خیال میں وہ لدھانہ ہے، اور محفوظ مکان ہوگا جہاں عوام الناس داخل نہ ہوسکیں۔

اہلحدیث: منظور۔

(۲) مباحثہ بجز اس ''روغن بادام'' یا ''مرکزی نقطہ'' کے کسی دیگر مسئلہ میں نہ ہوگا۔''

اہلحدیث: منظور۔

(۳) حاضرین میں فریقین کے سامعین کی تعداد مساوی ہوگی کم وبیش نہیں اور یہ تعداد سو سو سے کم نہو زیادہ جس قدر ہوجائے تو مضائقہ نہیں مگر ہوگی برابر۔

اہلحدیث: سوسو کی حاجت نہیں۔ امن وامان مطلوب ہے اور فیصلہ شائع کرنا ہے تو فریقین کے بیس سے تیس تک تعداد ہونی مناسب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) مباحثہ تحریری ہوگا۔جیسا کہ آپ نے مولوی احمد رضا بریلوی کے ساتھ تحریری مباحثہ منظور کیا تھا دیکھو اپنا دستخطی معادہ مندرجہ اہلحدیث مورخہ ۲۹/اپریل و ۶/مئی ۱۹۱۰ء۔“

اہلحدیث: منظور

(۵) فریقین کا ایک ایک میر مجلس ہوگا جو اپنے اپنے فریق کی طرف سے تحریری طور پر حفظ امن کا ذمہ دار ہوگا۔“

اہلحدیث: منظور۔

(۶) ایک ثالث علاوہ ان دو میر مجلسان کے ہوگا جس کا تقرر برضامندی فریقین ہو اور ضروری ہوگا کہ وہ اگر مسلمان ہے تو خدا کی قسم کھا کر اپنا تحریری فیصلہ بحث کے خاتمہ پر لکھے گا اور اس فیصلہ پر مناظرین اور فریقین کے مجلسوں کے دستخط بھی ہونگے۔ اگر باتفاق میر مجلسان وثالث ایک ہی مضمون کا فیصلہ ہوا تو فریقین کو تسلیم کرنا ہوگا بصورت اختلاف کثرت رائے کو ترجیح ہوگی یعنی جس میر مجلس کے ساتھ ثالث کی رائے متفق ہوجاوے وہ فیصلہ بھی قابل تسلیم ہوگا۔ میر مجلسان کو بھی خدا کی قسم کھا کر فیصلہ پر دستخط یا مباحثہ کے متعلق کسی تحریری رائے کے دینے کا حق ہوگا جو رائے مباحثہ کے متعلق بغیر خدا کی قسم کے کوئی ثالث یا میر مجلس دے گا وہ قابل وقعت نہ ہوگی انہی کے فیصلہ پر وہ سو روپیہ کی رقم دی یا واپس لے جائے گی۔“

اہلحدیث: یہ شرط چونکہ میر مجلسوں اور منصف کے متعلق ہے اس لئے اون کی منظوری یا عدم منظوری پر موقوف ہے۔ میں کیونکر منظور یا نامنظور کرسکتا ہوں۔

(۷) ہر ایک تحریر کی نقل بدستخط خود وتصدیق میر مجلسان فریق مقابل کو دی جاوے گی جس کی صرف نقل کرنے کے لئے ایک ایک مددگار رہونا چاہیئے۔

اہلحدیث: منظور۔

(۸) ہر ایک پرچہ بعد تحریر جواب سامعین کو مجیب ہی خود پڑھ کر سنائیگا بعد ازاں حوالہ فریق ثانی بغرض تحریر جواب بجواب کیا جائے گا۔

اہلحدیث: منظور۔

(۹) جس پہلا پرچہ ہوگا اوسی کا آخری پرچہ ہوگا۔

اہلحدیث: منظور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) اس بحث میں تعداد پرچوں کی صرف پانچ ہوگی مدعی کے تین منکر کے دو پرچے ہونگے۔

اہلحدیث: منظور۔ مگر تحریر پرچہ کے لئے ۲۰ سے ۳۰ منٹ تک ہونگے۔

(۱۱) اس بحث میں آپ مدعی ہونگے۔

اہلحدیث: منظور۔

(۱۲) تقرر مکان مباحثہ و تاریخ مباحثہ و وقت مباحثہ و وقت تحریر بتراضی فریقین ہوگا۔

اہلحدیث: منظور۔

(۱۳) کسی زبانی گفتگو کرنے کا مناظرین کو کوئی حق نہ ہوگا نہ کسی زبانی گفتگو کو قابل جواب سمجھا جائیگا۔

اہلحدیث: منظور۔

(۱۴) ثبوت دعویٰ میں اگر عقلی دلائل سے علاوہ نقلی استدلال سے فریق ثانی پر حجت قائم کرنی ہو تو وہ نقلی دلائل مسلمات خصم سے ہونگے نہ کہ اپنے مسلمات سے جو فریق مقابل پر حجت نہیں۔

اہلحدیث: منظور۔

(۱۵) کوئی امر خلاف تہذیب اشارتاً یا کنایۃً کسی فریق کی طرف سے سرزد ہوا تو اس کی جوابدہی میر مجلسان کے ذمہ ہوگی جس کا اونہیں اختیار ہوگا کہ ایسے شخص کو جن سے کوئی حرکت خلاف تہذیب واقع ہوئی ہے جلسہ مباحثہ سے نکالدیں یا اون سے معافی منگوائیں اور وہ معافی اس فریق کے مناظر کی طرف سے ہوگی جس فریق کی توہین یا تضحیک کی گئی ہے اوس پر فریقین کے میر مجلسان تحریر کر کے دستخط کریں گے تاکہ مباحثہ کی اشاعت کے وقت وہ تحریریں بھی ساتھ ہی شائع کی جائیں۔

اہلحدیث: منظور۔ مگر بحکم خداوندی لاتزر وازرۃ وزر اخری۔ جو شخص توہین کرے گا وہی قصور وار ہوگا ہاں اس فقرے کا مطلب نہیں سمجھا کہ ''وہ معافی اس فریق کے مناظر کی طرف سے ہوگی جس فریق کی توہین کی گئی ہے۔'' اس عبارت کا مطلب بظاہر یہ ہے کہ جس فریق کی توہین ہوئی گئی اونہی کا مناظر معافی مانگے گا۔ بہرحال معنی کچھ ہی ہوں۔ بحکم خداوندی ہم اتنا مانتے ہیں کہ جو شخص مناظر ہو یا حاضر توہین کرے گا وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصور وار سمجھا جاویگا دوسرا نہیں۔

(۱۶) اختتام مباحثہ پر جس مناظر کو مدمقابل کے جوابات اطمینان وتسلی نہوئی ہو اور استدلال پیش کردہ فریق ثانی یعنی مدعی یا منکر سے کسی طرح کا انکار ہو تو ایسے منکر مناظر کو خدا کی قسم کھا کر یہ لکھ دینا ہوگا کہ میرے اعتراض یا سوال یا استدلال کا کوئی جواب یا صحیح جواب مدمقابل نے نہیں دیا۔ یہ شرائط ہیں جن کی برائی یا بھلائی کا اثر کسی فریق پر کم وبیش نہیں بلکہ مساوی ہوتا ہے۔ مولوی صاحب امرت سری سے ہماری التماس ہے کہ وہ ان شرائط پر ہم سے ''روغن بادام'' پر مباحثہ کرلیں۔ اگر ان شرائط میں کوئی کمی بیشی یا ترمیم وہ چاہیں تو تحریر مطبوعہ کے ذریعہ ہمیں مطلع فرمادیں۔ بشرط معقول ہونے اور فریقین پر مساوی اثر انداز ہونے کی ہم منظور کرینگے ورنہ بدلائل اس کا جواب عرض کردینگے۔''

اہلحدیث: فیصلہ کے لئے منصف مقرر کیا ہے تو اس شرط کی کیا حاجت ہے۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ منشی قاسم علی کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ اب سنئے ہماری طرف سے شرط:

چونکہ آپ نہ عالم ہیں نہ مولوی، اس پر مناظرہ کے شائق۔ خطرہ ہے کہ آپ کا مناظرہ بوجہ آپ کی بے علمی کے قادیانی مشن میں فیصلہ کن تصور نہوگا، اس لئے آپ کو اپنے خلیفہ نورالدین صاحب کا کلی اجازت نامہ مجلس میں پیش کرنا ہوگا۔ جو خلیفہ صاحب کے دستخطی اور مہری ہو۔ میری نسبت آپ نہیں کہہ سکتے کیوں کہ ایک تو یہ کہ جس مسئلہ پر بحث ہے اوس میں مرزا صاحب نے مجھ سے کوئی اجازت نامہ طلب نہ کیا تھا تو آپ کو کیا حق ہے۔ اجازت نامہ بنا بے علمی ہے۔ ہاں اگر آپ عالم ہونے کے مدعی ہیں تو منصفوں کے سامنے ایک صفحہ عربی عبارت کا جو میں پیش کروں، مع معنی صحیح پڑھنا ہوگا۔ یا کسی درسگاہ کی سند پیش کرنی ہوگی۔

دوسری شرط یہ ہے کہ مناظرہ صرف اونہی نمبروں پر ہوگا جو آپ نے اخبار اہلحدیث ۲۴ر نومبر سے خود ہی نقل کئے ہیں جن کو ہم نے بھی شروع مضمون میں الحق سے نقل کیا ہے۔

امید ہے یہ مباحثہ رامپور اور منگیر کے مباحثوں سے بہت زیادہ دلچسپ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کہ رام پور میں تو قادیانی مناظر بے پوچھے ہی تشریف لے گئے تھے اور منگیر سے سب کے سامنے باضابطہ بھاگے تھے۔ دیکھیں لودہانہ میں کیا ہوتا ہے؟

جس طرح ہم نے الحق کی ساری شرائط نقل کی ہیں اوس سے بھی توقع رکھنی چاہئے کہ اپنے ناظرین تک ہمارا مضمون ہمارے ہی الفاظ میں پہنچائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر **جلد ۹۔ نمبر ۱۸۔ مورخہ ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ مطابق یکم مارچ ۱۹۱۲ء** ص: ۱-۲)

قادیان میں تثلیث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کو ناز تھا کہ ہم میں یکتائی ہے۔ ہمارا امام ہی ہماری سچائی کی دلیل ہے۔ خدا کی شان جہاں اور دلائل اس مشن کی اپنی قوت میں مضبوط تھیں اس دلیل کو بھی خدا نے ویسی ہی قوت بخشی۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

قادیانی مشن میں موجودہ خلافت ہی میں کئی ایک گل نے نکل آئے ہیں۔ عرصہ ہوا اہلحدیث میں لکھا گیا تھا کہ قادیانی مشن میں ایک دوسرا خلیفہ بھی پیدا ہو گیا ہے جس کا نام ''عبداللہ'' تیماپوری ہے۔ خلیفہ دوم کا بیان ہے کہ میں حسب پیشگوئی مرزا صاحب قدرت ثانیہ ہوں بیعت لینے کا حق مجھے حاصل ہے۔ جس پر خلیفہ اول نے اس کو پاگل کا فتویٰ دیا۔ ہوسکتا ہے کہ خلیفہ اول نے اپنی طبی قابلیت سے اوس کی تشخیص ایسی ہی کی ہو۔ ہمیں اس سے کیا مطلب۔ محتسب را درونِ خانہ چہ کار۔

تیسرے خلیفہ اَور پیدا ہوئے جن کا اشتہار ہم کو ملا ہے اوس میں کی چند ابتدائی سطور درج ہیں:

> واضح ہو کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی وفات حسرت آیات سے چند ماہ پیشتر اسلامیہ سکول ہوشیار پور سے ایک اشتہار بعنوان ''محض اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سچی شہادت'' شائع کیا تھا۔ اُس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہامات درج تھے جو صراحتاً وکنایتاً میرے متعلق تھے۔ اور ساتھ ہی اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے عین قرآن کریم کی منشاء کے مطابق خلافت عطا فرمائی ہے۔ یعنی جیسے کہ رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر کا درجہ تھا۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مجھے وہ درجہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔''

ان سطور کا مضمون صاف ہے کہ یہ حضرات جن کو ہم نے بلحاظ ترتیب زمانہ خلیفہ سوم کا لقب دیا ہے دراصل خلیفہ اول ہونے کے مدعی ہیں۔ دیکھئے خلیفہ صاحب قادیانی کی بارگاہ سے ان بیچاروں پر کیا فتویٰ صادر ہوتا ہے ممکن ہے اسی طرح کوئی اَور صاحب بھی پیدا ہوں اس لئے تاوقتیکہ خلفاء قادیان باہمی مل کر خلافت کا تصفیہ نہ کرلیں ہم کس کو مانیں اور کس کو نہ مانیں؟ یہی معنی ہیں۔

دل بکہ کند اقتدا　　قبلے یکے امام دو

سردست تو ان خلفاء کی نسبت ہمارا وہی اعتقاد اور فیصلہ ہے جو ان کے اصل منیب (پیغمبر) کی نسبت تھا کہ

رسول　　قادیانی　　کی　　رسالت
جہالت　　ہے　　جہالت　　ہے　　جہالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۱۹۔ مورخہ ۱۸؍ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ مطابق ۸؍ مارچ ۱۹۱۲ء ص:۱)

قادیانی حرکت مذبوحی

بلا سے کوئی ادا اون کی بدنما ہوجائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

حضرت شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۲؍فروری ۱۹۱۲ء کے اہلحدیث میں ایک مضمون نکلا تھا جس کا عنوان تھا ''تقسیم بنگال کا نسخ اور قادیانی مشن کا مسخ'' اس مضمون میں ہم نے دکھایا تھا کہ تقسیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنگالہ کے متعلق جو قادیانی مشن نے آواز اوٹھائی ہے کہ مرزا صاحب کی پیشینگوئی سچی ہوئی ہے یہ آواز خود مرزا صاحب کے خلاف منشأ ہے۔ چنانچہ رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء سے ایک عبارت نقل کی تھی کہ بنگال کی تقسیم منسوخ نہوگی۔ بلکہ کچھ اور ہی صورت نکلے گی۔ اس صریح حوالے کو دیکھ کر چاہئے تو یہ تھا کہ قادیانی مشن خاموشی سے ہدایت یاب ہوتا اور اپنے خیالات مخالف منشأ مرزا صاحب سے تائب ہوتا۔ مگر قادیان اورحق پسندی؟ ؎ ضدان متفرقان ان تفرق۔ اس کے جواب میں بدر قادیان میں ایک مضمون کسی مرزائی کا شائع ہوا جس کی تحسین اڈیٹر بدر نے بھی کی ہے وہ مضمون کیا ہے اچھا خاصہ دلچسپ ناول ہے اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ جس طرح ہم نے اس سے لطف پایا ہے۔ ناظرین اہلحدیث بھی لطف پاویں لہذا بلاکم وکاست سب نقل کیا جاتا ہے۔ جو یہ ہے:

’’چودھویں صدی کا یہودی:

ایک مضمون بعنوان ’’تقسیم بنگال کا نسخ اور قادیانی مشن کا مسخ‘‘ اہلحدیث مورخہ ۲۳ رفروری ۱۹۱۲ء میں نظر سے گذرا۔ اگر مضمون نے اپنا نام ظاہر نہیں کیا تاہم مضمون پر غور کرنے سے اتنا پتہ لگتا ہے کہ مضمون نویس صاحب چودھویں صدی کے یہودی ہیں اور مسیح زمان کی مخالفت میں یہاں تک حد سے تجاوز کر گئے ہیں کہ پیشگوئی جو الہام الٰہی ہے اُس کی نسبت ایسے سخت اور کریہہ الفاظ استعمال کئے ہیں جن سے ایک مومن کا دل لرزہ میں آجاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ایسی ہی باتوں سے اصل یہود پھٹکارے گئے۔ انشاء اللہ اسی طرح مسیح زمان کی مخالفت سے یہ نئے یہودی بھی دھتکارے جائیں گے (بلکہ دھتکارے گئے) قابل نامہ نگار صاحب تحریر کرتے ہیں کہ اس پیشگوئی کو حضرت مرزا صاحب۔ (مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام) اپنی زندگی میں سرفلر کے مستعفی ہونے پر پورا کر چکے ہیں۔ لہذا قادیانی مشن کا کوئی حق نہیں ہے کہ اب منسوخی بنگال کو اس پیشگوئی کے ماتحت سمجھیں۔ چنانچہ نامہ نگار صاحب نے اپنی تائید میں چند حوالہ ریویو آف ریلیجنز اور حقیقت الوحی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بھی لکھے ہیں جن کو پڑھ کر بے اختیار ہنسی آتی ہے کہ خدا جانے نامہ نگار کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل بھی ہے کہ نہیں غالباً نہیں ہوگی جب ہی تو اس قدر بیہودہ لاف زنی کی ہے کہ ”کوئی ہے جو ہمارے سامنے آوے یا ہمارے سوال کا جواب دے“ ہمیں اڈیٹر اہلحدیث پر تعجب آتا ہے کہ وہ ایسے لچر اور نامعقول نامہ نگاروں کے مضمون سے اپنا اخبار کیوں گندہ کرتا ہے ہم ہرگز اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں کہ یہ بیہودہ مضمون فاضل امرتسری کا خاص اپنا ہے اگرچہ یہ ہم جانتے ہیں کہ ایسی حرکتیں وقتاً فوقتاً اُن سے بھی ظہور میں آتی رہتی ہیں خیر کسے باشد جواب مندرجہ ذیل پر غور کریں۔

غالباً نامہ نگار صاحب کو (بشرطیکہ کچھ معلومات ہوں) یہ تو معلوم ہوگا کہ ملہم ربانی جو ہوا کرتے ہیں وہ انسان ہی ہوتے اور انسانی کمزوریوں سے وہ اپنی عبودیت کا اظہار کرتے رہتے ہیں جیسا کہ عام خیال ہے وہ عالم بالغیب نہیں ہوتے جب کسی پیشگوئی کے متعلق الہام ہوتا ہے تو اُس کے ساتھ خدا کی طرف سے عموماً کوئی تفسیر نہیں آتی۔ ملہم اپنے اجتہاد سے جو کچھ اُس پیشگوئی کا قبل از وقت مطلب سمجھتا ہے وہ فوراً شائع کر دیتا ہے۔ کبھی ملہم کے اجتہاد کے مطابق بات ظہور میں آتی ہے۔ جیسے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی لیکھرام والی پیشگوئی جو لفظاً اور معناً پوری ہوئی (محض جھوٹ۔ اڈیٹر اہلحدیث) اور کبھی اجتہاد کے برخلاف پیشگوئی کا ظہور ہوتا ہے۔ جیسا کہ عبداللہ آتھم والی پیشگوئی جس کو قبل از وقت جماعت احمدیہ کے اکثر افراد نے اپنے اجتہاد سے اس طرح سمجھ لیا کہ آتھم پندرہ ماہ میں ہی مر جائے گا۔ اور حق کی طرف رجوع کا خیال گویا ان کو بھول گیا۔ حالانکہ یہ اجتہاد بھی غلط نہ تھا خدا کے فضل سے اس اجتہاد کے رو سے بھی پیشگوئی پوری ہوگئی۔ اور شرط جوع ہونے سے مخالفوں کو کسی طرح انکار کی گنجائش نہیں۔ ورنہ الہام کے رو سے تو معاملہ بالکل صاف ہے جس پر واقعات زمانہ نے مہر کر دی۔ اور وہ یہ کہ الہام الٰہی میں کہیں مرنے کا ذکر نہیں۔ چنانچہ الہامی الفاظ یہ نہیں ”پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔ بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔“

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ہاویہ سے مراد رنج وغم جان کا خوف ہے۔ نہ کہ دوزخ سب جانتے ہیں دوزخ اور بہشت میں قیامت سے پہلے کوئی نہیں جاسکتا۔ پھر بیچارہ آتھم قبل از وقت دوزخ میں کیوں جانے لگا تھا۔ ہاں رنج وغم کے ہاویہ میں وہ لگاتار پندرہ ماہ تک بموجب الفاظ پیشگوئی پڑا رہا۔ اس عرصہ میں اگر وہ مسلمان ہوجاتا تو یقیناً وہ الہٰی کے مطابق اس ہاویہ سے اس کو نجات ملجاتی مگر چونکہ وہ مسلمان نہیں ہوا اس لئے پندرہ ماہ تک اوس کی زندگی ایک جہنمی زندگی رہی جس کا ثبوت اوس کی اُس خوشی سے ملتا ہے جو اُس نے اور اس کے رفیقوں نے میعاد مقرر کے گذرنے پر کی گویا وہ اُس وقت ہاویہ سے نجات پاکر بہشت میں آگیا تھا۔ آمدم برسر مطلب۔ جب کہ الہام کے ساتھ تفسیر نہیں آتی تو جو کچھ ملہم اور اس کے متبعین کہتے ہیں اس کے مطابق وہ پورا ہونے کے منتظر رہتے ہیں۔ اور اون کو نہایت اشتیاق لگا رہتا ہے کہ دیکھئے کب پیارے خداوند کی باتیں پوری ہوتی ہیں۔ چنانچہ کبھی وہ اپنے خیال کے مطابق کوئی بات پوری ہوتی دیکھتے ہیں تو فوراً بنی نوع کے سامنے خدا کی ہستی کا ثبوت دینے کے لئے تیار ہوجاتے ہیں (نہ کہ تم منکروں کی طرح صریح نشان دیکھتے ہو اور انکار پر انکار کرتے ہو) اس کے بعد اگر وہ پیشگوئی اپنے لفظوں کے ماتحت پورے طور سے صفائی کے ساتھ پوری ہوجاوے تو پھر ملہم اور اس کے متبعین اپنی پہلی رائے کو چھوڑ کر اس موجودہ بات پر ایمان لے آتا ہیں۔ دیکھو سوچنے کا مقام ہے کہ اگر ملہم اور اس کے متبعین نسانی بندے ہوتے تو جو کچھ وہ اپنے پہلے اجتہاد سے بات قائم کرچکے تھے (تمہاری طرح) اسی پر قائم رہتے مگر سبحان اللہ مومن اور متقی کی تو یہی شان ہے اور یہی پہچان ہے اور تقویٰ اس کا نام ہے کہ جہاں اپنی غلطی معلوم ہو فوراً اُس کو تسلیم کرکے حق کو قبول کرلیتے ہیں۔ یادرکھو۔ متقی اور مؤمن بندہ وہی ہے جو ہر طرح خدا کی باتوں کی تصدیق کرتا رہے (نہ کہ تم جیسے مکذب) دیکھو قرآن شریف میں کہیں ویل یومئذ للمصدقین نہیں آتا بلکہ بجائے مصدقین کے مکذبین آیا ہے۔ اسی طرح تم لوگ ہمیشہ خطبہ میں پڑھتے ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصدق ینجی والکذب یھلك۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اب بھی اگر تمہاری ان عقلی دلائل سے تسلی نہیں ہوئی تو لو اب ہم اس مضمون کی تائید میں قرآن شریف پیش کرتے ہیں جس سے تم اچھی طرح سمجھ جاؤ گے اور انشاء اللہ تا قیامت بھی تم اس بات کو رد نہ کرسکو گے۔ غور سے پڑھو وہ یہ ہے۔ قرآن شریف میں ایک پیشگوئی فرعون کے متعلق تھی اور وہ یہ ہے

فالیوم ننجیك ببدنك لتكون لمن خلفك آیة (یونس:۹۲)

ترجمہ: پس آج ہم تیرے بدن کو نجات دینگے تا وہ پچھلوں کے لئے ایک نشانی ہو۔

اب دیکھو تمام بزرگان سلف اور مفسرین علیہ الرحمۃ اس پیشگوئی کا مطلب اور نتیجہ یہی نکالتے چلے آئے کہ ''جس وقت فرعون دریا میں غرق ہوا ہے جان نکلنے کے بعد اُس کا لاشہ دریائے نیل نے ایک کنارہ پر ڈال دیا تھا جو اوس وقت کے لوگوں کے لئے ایک نشان ہوکر موجب عبرت ہوا تھا۔'' مگر اللہ اللہ تین ہزار سال کے بعد یہ پیشگوئی لفظاً ومعناً پوری ہوئی چنانچہ چند سال ہوئے مصر میں بذریعہ کمیٹی آثار قدیمہ ایک تابوت ملا جس میں فرعون کا لاشہ برآمد ہوا۔ اور اصل الفاظ پیشگوئی کے مطابق وہ اس زمانہ کے لوگوں کے لئے ایک نشان بنا چنانچہ تم کو یاد ہوگا کہ ہر فرقہ اور ہر طبقہ کے مسلمانوں نے اس پیشگوئی کی تصدیق کی اور بڑی خوشی سے اس کو صداقت اسلام اور قرآن مانا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا تم میں سے کسی نے اس وقت یہ کہا تھا؟ کہ ہم اس کو نہیں مانتے کیوں کہ یہ تو (نعوذ باللہ) ایک بہت پرانی سڑی، گلی پیشگوئی ہے جس کو تین ہزار برس کا عرصہ گذر چکا ہے یا کسی نے کہا تھا کہ چونکہ بزرگان سلف اور تمام مفسرین علیہ الرحمۃ اس پیشگوئی کا تصفیہ پہلے کرچکے ہیں۔ لہذا اب ہم ان کے خلاف یہ بات نہیں مانتے جہاں تک مجھے یاد ہے کہ کسی نے بھی اس وقت اس کی قبولیت سے انکار نہیں کیا مگر میں اب یہ کہتا ہوں کہ جس طرح تم اس وقت منسوخی بنگال کو اس پیشگوئی کے ماتحت نہیں مانتے۔ حالانکہ اسکو تو دس برس بھی نہیں گذرے۔ یہ پیشگوئی بالکل تازی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ فرعون والی پیشگوئی جو تین ہزار برس پرانی ہوچکی اور تمہارے مفسر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگ اس کا فیصلہ بھی کر چکے اب ان کے برخلاف ایک نئی بات مانتے ہو اگر مانتے ہو تو دونوں مانو ورنہ دونوں سے انکار کرا ور

نؤمن ببعض ونکفر ببعض

کے مصداق مت بنو۔ الحمد اللہ مجھے اس وقت ایک عجیب نکتہ یاد آیا۔ دیکھو تم لوگ ہر بات میں بزرگانِ سلف کو نظیر پیش کیا کرتے ہو۔ خواہ وہ غلط ہی کیوں نہو کہ اس حدیث کا اور اس آیت کا یہ مطلب بزرگان سلف نے بیان کیا ہے۔ اب ہم اوس کے خلاف کس طرح کریں۔ دیکھو تم فرعون کی پیشگوئی سے بزرگان سلف کی غلطی تسلیم کرنی پڑی یا نہیں۔ پس اس معیار پر ہم کہتے ہیں کہ اس زمانہ کے متعلق جو جو پیشگوئیاں قرآن مجید اور احادیث شریف میں ہیں مثلاً حضرت مسیح کا نزول ثانی، دجال کا خروج، یاجوج وماجوج کا عروج وغیرہ ان کا مطلب جو کچھ بزرگان سلف نے بیان کیا ہے وہ صرف آن کا قبل از وقت اجتہاد ہے جو زمانہ کے طرز عمل سے ٹھیک پیشگوئیوں کے پورا ہونے کے وقت پر غلط ثابت ہوا۔ ہم خدا تعالیٰ کی جناب شکر کرتے ہیں کہ ہمارے زمانہ میں بہت پیشگوئیاں پوری ہوئیں اور ہمارے ہی زمانہ میں وہ خدا کا پیارا مسیح محمدی دنیا میں تشریف لایا۔ اُس نے ہم کو ایمان کی دعوت دی والحمد للہ ہم نے اُس کی دعوت کو قبول کیا۔ کیا کوئی سعید روح ہے جو ان باتوں پر دھیان کرے۔'' (اخبار بدر قادیان ۷ ؍مارچ ۱۹۱۲ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کیا ہی لطیف ناول ہے۔ ساری تقریر کا مطلب دو جملوں میں ہے:

(الف) مرزا صاحب قادیانی نے جو تقسیم بنگال کی نسبت منسوخ نہونے کی راء ظاہر کی تھی وہ اون کا خیال تھا جو بعد میں غلط ثابت ہوا۔

(ب) فرعون کی لاش جو اس زمانہ میں برآمد ہوئی یہ آیت قرآنی کی تصدیق ہے جس کو سب نے مانا اور پہلی تفسیر کو غلط جانا۔

اس سے لطیف تر وہ ہے جو اڈیٹر صاحب بدر نے اس مضمون پر بطور ریویو لکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جسے ہم بطور تفریح طبع ناظرین نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

''بدن فرعون کے متعلق پیشگوئی تو ہمارے دوست نے خوب یاد دلائی ہے۔ مگر خوف ہے کہ ہمارے مُلّان بغض مسیح میں کہیں اس کا بھی انکار نہ کر دیں جیسا کہ سب کہا کرتے تھے کہ مہدی چودہویں صدی کے شروع میں آئے گا۔ لیکن اب تو وعظوں میں سے اس مضمون کا ہی رفع ہو گیا ہے۔ خطبوں میں فرمایا کرتے تھے کہاں موسیٰ کہاں عیسیٰ اس بات کا ہے سب کو غم۔ اب اوس غم کو دبایا جاتا ہے اور اس خطبے کو مثل نسخہ انجیل منسوخ سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ ہمیں تو یہ بھی خوف ہے کہ رفتہ رفتہ یہ لوگ کہیں گے کہ مسیح کوئی آنے کا ہی نہیں۔ ان لوگوں کو اپنے سب عقائد چھوڑنے پڑینگے کیوں ولی اللہ کی دشمنی سے ایمان رفتہ رفتہ سلب ہو جاتا ہے۔ پیشگوئیوں کا وقوع کئی رنگ میں ہوتا ہے سر فلر کے وقت میں بھی اس کا ایک جزو ہو گیا۔ اب اس کا پورا ظہور ہو گیا۔ اس میں کونسا نقص وارد ہوتا ہے؟ مگر جن کی قسمت میں شقاوت ہو ان کا کیا علاج۔ انہوں نے نہ اوس سے فائدہ اوٹھایا۔ نہ اس سے وہ بات پیش ہوئی تو کہنے لگے یہ کچھ دلجوئی نہیں۔ یہ وقت آیا تو کہنے لگے تم تو پہلے کہہ چکے تھے کہ یہ پوری ہو گئی خدا اس بدبختی سے بچائے اور مسلمانوں کو راہ راست پر لائے۔ آمین۔''

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ ہیں بھول بھلیاں۔ منطقی اور فلسفی دلائل۔ جن کو لے کر قادیانی مشن بغرض تبلیغ یورپ امریکہ اور جاپان جانا چاہتا ہے۔ خیر ان سب کا جواب ہم ایک ہی دیں گے اور اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ جناب مکرم حضرت مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے الفاظ نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں:

ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنیٰ نہیں سمجھ سکتا اور نہ کسی کا حق ہے جو اوسکے مخالف کہے۔'' (تتمہ حقیقت الوحی، صفحہ ۷)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات کی تفسیر جو خود مرزا صاحب کریں وہی مقبول ہو گی اوس کے خلاف خواہ حکیم خلیفہ نور الدین صاحب بھی کہیں بجوئے نارزد (کوڑی کے کام کی نہیں)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ایک دفعہ آریہ سماج لاہور میں مرزا صاحب قادیانی کا لیکچر تھا۔ حکیم نورالدین صاحب اوس کے پڑھنے کے لئے مامور تھے۔ لیکچر میں چند الہامات مرزا قادیانی بھی درج تھے جن کا ترجمہ مرزا صاحب نے نہ کیا تھا۔ حاضرین نے حکیم نورالدین صاحب سے ترجمہ الہامات کی خواہش کی تو حکیم صاحب نے بہت ہی نرمی سے بصد عذرات محض ترجمہ کرتے وقت یہ کہا کہ الہام کا ترجمہ صحیح وہی ہوتا ہے جو ملہم خود کرے میرا ترجمہ مرزا صاحب قادیانی پر حجت نہیں ہوسکتا بلکہ صحیح ترجمہ وہی ہوگا جو حضرت ممدوح خود کریں گے۔

اللہ اللہ۔ ایک زمانہ تھا کہ حکیم نورالدین صاحب جیسے عربی کے فاضل مرزا صاحب قادیانی کے معمولی الہامات عربیہ کا ترجمہ بھی نہیں کرتے اور یہ عذر کرتے ہیں کہ ملہم کے خلاف منشا نہ ہوجائے۔ آج اہلحدیث کے مقابلہ پر قادیانی مشن کی یہ حالت ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات پیش کرنے پر بجائے نادم ہونے کے الٹے اکڑتے ہیں یہی معنی ہیں وان یروا کل اٰیة لا یؤمنوا بھا۔

فرعون کی لاش کا عذر بھی کیسا بھدا اور دوراز کار ہے کس طبقے کے مسلمانوں نے اس لاش سے قرآنی پیشگوئی کی تفسیر کی؟ اگر کسی نے کی تو غلطی کی بلکہ جھک مارا۔ سنو! قرآن مجید ہمارے سامنے عربی زبان میں موجود ہے اوس کے الفاظ یہ ہیں:

فالیوم ننجیك ببدنك۔

اس آیت میں اَلْیَوْمَ کا لفظ ظرف زمان ہے جو ننجی کے متعلق ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ آج ہم تجھ (فرعون) کو بچاوینگے۔ چنانچہ شاہ عبدالقادر صاحب دہلویؒ نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

"آج بچاوینگے ہم تجھ کو تیرے بدن سے"

اور یہ کلام اس وقت کا ہے جس وقت فرعون کہا تھا کہ

اٰمنت انه لا اله الا الذی اٰمنت به بنو اسرائیل وانا من المسلمین۔ (یونس : ۹۰) یعنی میں خدا پر ایمان لایا اور میں مسلمانوں میں ہوں۔

اس کا جواب ملا تھا:

الاٰن وقد عصیت قبل وکنت من المفسدین۔ فالیوم ننجیك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ببدنك۔ (یونس :۹۱۔۹۲)(اب تو مانتا ہے۔ پہلے تو بڑا مفسد تھا پس آج ہم تیرے بدن کو بچاوینگے۔''

افسوس کہ قادیانی مشن کو ضد وتعصب میں معمولی باتوں کی سمجھ بھی نہیں رہی۔ بھلا اس زمانے میں جو فرعون کی لاش برآمد ہوئی تو آج قبر سے اوس کا ظہور ہوا یا دریا سے نجات ملی۔ غور کرو اور سمجھو کہ قرآن مجید میں اوس کے بدن کی نجات کا ذکر ہے جو قبر سے لاش برآمد ہونے سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ اسی لئے ہم نے کہا۔ جس شخص نے آج کل لاش کے ظہور کو آیت قرآنی کا مصداق بتایا ہے وہ قرآن کو تو سمجھے۔ افسوس اون کے دل ودماغ میں قرآن سمجھنے کا شوق ہی نہیں۔

قادیانی مشن کے ممبرو! جانتے ہو مخاطب کون ہے؟ وہی مخاطب ہے جس کو خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے تمہارے مشن کے بانی آنجہانی (مرزا غلام احمد قادیانی) پر فتح بین عطا فرمائی۔ ایک دفعہ نہیں کئی ایک دفعہ تم بیچارے تو کیا ہو؟ ہاں تم کو خوب ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ اڈیٹر اہلحدیث کو مرزائی لٹریچر (مضامین) پر تم سے زیادہ اطلاع ہے۔ پس بات منہ سے نکالتے ہوئے یہ بات خوب یاد رکھا کرو کہ مبادا اس کے جواب میں کوئی ''مرزائی'' حوالہ نکل آئے۔

کوئی ہے؟ کہ حوالجات سے پیش آوے۔ محض زبانی لفاظی کا جواب بجز اس کے کچھ نہیں جو صدیوں پہلے حضرت سعدی شیرازی دے چکے ہیں۔

آنکس کہ بقرآن وخبرزو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۲۱۔ مورخہ ۲ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۲/ مارچ ۱۹۱۲ء ص:۱-۴)

قادیانی مذاق

(الولد سرّ لابیہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشن کے بانی مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کی عادت سے ہمارے ناظرین خوب آگاہ ہونگے کہ آنجناب ایک بات چھیڑ دیتے یہ سمجھ کر کہ مد مقابل شائد ادھر توجہ نہ کرے گا۔ یا اوس کی حیثیت اور مشاغل اوس کو مانع ہونگے۔ مگر جب متوجہ ہوتا تو آپ بغلیں جھانکنے لگ جاتے۔ ایک دفعہ آپ نے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ ضلع راول پنڈی کو تفسیر نویسی چیلنج دیا کہ لاہور میں آکر بالمقابل تفسیر لکھو۔ یہ سمجھا کہ ایک سجادہ نشین کا حرکت کرنا بقول "قطب از جانمے جنبد" محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ مگر وہ پیر صاحب آپ کی چال سمجھ گئے اور مع خدم وحشم لاہور میں آگئے۔ لیکن قادیانی مسیح تشریف نہ لائے۔ البتہ بازاروں میں بڑے بڑے اشتہار لگے دیکھے گئے کہ: "پیر مہر علی کا فرار" ایک طرف لوگ اون اشتہارات کو دیکھتے، دوسری طرف پیر صاحب کی لاہور میں زیارت کرتے، تو اون کے منہ سے صاف نکلتا

خون ناحق بھی چھپانے سے کبھی چھپتا ہے
کیوں وہ بیٹھے ہیں میری نعش پہ دامن ڈالے

اسی طرح ایک دفعہ خاکسار (ثناءاللہ) کو چیلنج دیا قادیان میں آکر مجھ سے گفتگو کرلو۔ تم کو سفر خرچ کے علاوہ انعام بھی دونگا۔ میں جا پہنچا تو وہی دون کی لی۔ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ مباحثہ نہ کرونگا (مرزا صاحب قادیانی کی زبانی عربی فارسی اور اردو میں اس واقعہ کی تفصیل کتاب ہذا کے آخر میں بیان ہورہی ہے۔ بہاء)

اسی طرح قادیان کے جوشیلے رکن منشی قاسم علی دہلوی نے ۱۶-فروری سنہ حال (۱۹۱۲ء) کو مناظرہ کا چیلنج دیا اور شرائط بھی خود ہی تجویز کر دیں اور مجھے اجازت دی کہ میں کمی بیشی یا ترمیم کرنی چاہوں تو کروں۔ اس لئے میں نے بھی ایک شرط بڑھائی کہ آپ اپنے خلیفہ نورالدین صاحب سے اجازت نامہ لیکر پیش کریں۔

میں نے یہ شرط کیوں لگائی؟ اس کی اصل وجہ تو آگے چل کر بتلاؤنگا مگر ناظرین اس کی معقولیت کا اندازہ کرسکتے ہیں کہ جو قوم ہر بات میں فخر کرے کہ ہمارا امام ہی ہمارا امیر ہے، اوس کو کہا جائے کہ اپنے امام کی اجازت حاصل کرو۔ تو اس کے بُرا منانے کی کیا بات ہے؟ مگر افسوس کہ ہمارے مخاطب منشی قاسم علی دہلوی نے اس کو ناپسند کیا۔ بلکہ اس شرط کے پیش کرنے کو ہمارا فرار قرار دیا۔ اس لئے ہم بتلاتے ہیں کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرط ہم نے کیوں لگائی تھی۔

عرصہ ہوا بدر قادیان میں ایک ہدایت نامہ دربارہ مباحثات بنام مرزائیان شائع ہوا تھا جو درج ذیل ہے:

(۱) شرائط مباحثہ وہاں کی جماعت کو خو بخود طے کر لینی چاہئیں۔ کیونکہ ہماری جماعت کے لوگ عموماً سیدھے سادھے ہیں۔ اور مولویوں کی کارروائیوں سے واقف نہیں۔ انہیں چاہئے کہ شرائط مباحثہ جو ان کے نزدیک ضروری ہوں بمعہ وہاں کے مفصل حالات کے لکھ کر یہاں حضرت خلیفۃ المسیح کے پاس بھیج دیں اور یہاں سے پھر شرائط مباحثہ جو لکھ کر بھیجی جائے ان کے مطابق فریق مخالف سے فیصلہ کر لیں۔

(۲) تاریخ مباحثہ خود بخود کبھی مقرر نہ کریں کیوں کہ بعض دفعہ یہاں سے کوئی صاحب جو اوس مباحثہ میں پیش کرنے کے لائق ہوں۔ عین اون تاریخوں پر روانہ نہیں ہوسکتے۔ اس واسطے یہاں سے دریافت کر لینا چاہیئے۔ کہ کونسی تاریخیں مباحثہ کے واسطے موزوں ہونگی۔

(۳) مباحثہ ہمیشہ تحریری منظور کرنا چاہیئے اس سے مخالفین کو بیہودہ باتیں بنانے اور گالیاں دینے اور بکواس کرنے کا موقع نہیں رہتا۔ نیز وہ بعد میں اپنے کہے ہوئے سے انکاری نہیں ہو سکتے۔ اگر تحریر نہ ہو تو آج کل کے مولویوں کا کوئی اعتبار نہیں۔ ابھی ایک بات کہتے ہیں پھر ایک منٹ کے بعد منکر ہو جاتے ہیں۔

(۴) بعض دفعہ مخالفین یہ شرطیں پیش کرتے ہیں کہ کسی کو حکم اور فیصلہ کنندہ مباحثہ میں مقرر کیا جائے۔ یہ بالکل بیہودہ بات ہے۔ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان مباحثہ کے وقت کسی ثالث یا فیصلہ کنندہ یا حکم مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ موقع پر سننے والے لوگ خود اپنے واسطے فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس کے دلائل زبردست ہیں۔ اور بعد میں تحریروں کو پڑھ کر لوگ فیصلہ کر سکتے ہیں۔ ایسے معاملات میں کوئی ثالث فیصلہ کنندہ ہو ہی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ اگر فیصلہ کنندہ غیر احمدی ہوگا تو اُس کا میلان بہرحال فریق مخالف کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف ہوگا۔ اور اگر احمدی ہوگا تو غیر احمدی اس کو قبول نہ کرینگے۔ غیر مذہب کے آدمی کو اسلامی عقائد کے فیصلہ کے واسطے مقرر کرنا کسی غیرت مند مسلمان کا کام نہیں ہوسکتا۔ اگر اس طرح مذاہب کا فیصلہ ہوسکتا تو آج تک جس قدر مذاہب ہیں اون میں کوئی اختلاف نہ ہوسکتا۔ غرض کسی خاص شخص کو کبھی حکم یا فیصلہ کنندہ نہیں بنانا چاہیئے۔

(۵) جس شہر میں مباحثہ ہو اوس شہر کے چند معزز رؤس کو حفظ امن کا ذمہ دار بنالینا چاہیئے اور نیز گورنمنٹ سے اجازت حاصل کرلینی چاہیئے اور چونکہ فریق غیر احمدیہ کی تعداد ہمیشہ زیادہ ہوتی ہے اس واسطے یہ دونوں کام اون کے سپرد کرنے چاہئیں۔ اور جب تک وہ گورنمنٹ کی اجازت حاصل نہ کرلیں۔ اور کسی رئیس کو حفظ امن کا ذمہ دار نہ بنالیں۔ اور ان ہر دو امور کے واسطے تحریری کاغذ نہ لاویں تب تک مباحثہ منظور نہیں کرنا چاہیئے اور نہ دوسری شرائط طے کرنی چاہیئے۔" (بدر قادیان۔ مورخہ ۵-اکتوبر ۱۹۱۱ء صفحہ ۱۰)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ان شرائط میں خلیفہ صاحب نے جماعت مرزائیہ کو کیا ہدایت فرمائی ہے؟ کسی تشریح کی محتاج نہیں۔

(الف) وہ شرائط خود فیصل نہ کریں۔ منشی قاسم علی نے شرائط خود مقرر کیں۔ خلیفہ صاحب کا خلاف کیا۔

(ب) تاریخ بھی مقرر نہ کریں۔ منشی قاسم علی نے ایسٹر کی تعطیلات کی تاریخ مقرر کی۔

(ج) منصف مقرر نہ کریں منصف مقرر کرنا بیہودگی ہے۔ منشی قاسم علی نے یہ بیہودہ پن کیا کہ منصف مقرر کیئے۔

غرض منشی قاسم علی کی ساری کارروائی خلیفہ قادیانی کی ہدایت کے برخلاف تھی لہذا خطرہ تھا کہ عین وقت پر فرار کرجاتے اس لئے ہم نے لکھا کہ باجازت خلیفہ صاحب آویں تاکہ بعد میں قادیانی مشن کو یہ کہنے کا موقع نہ رہے کہ منشی صاحب نے چونکہ امام وقت کے خلاف کیا تھا اسلئے رام پور کی طرح ان کو ذلت ہونی لازمی تھی۔ یہ ہیں اصل واقعات۔ اب سنئے ہمارے دل کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آپ کی جملہ شرائط جو میری ذات خاص کے متعلق ہیں تسلیم کرتا ہوں۔
البتہ یہ کہتا ہوں کہ منصفوں کو حلف دینے کا قاعدہ نہیں تاہم اگر وہ اس شرط کو منظور کریں گے تو مجھے بھی اس انکار پر اصرار نہیں۔ مناظر کا حلف اوٹھانا تو بالکل فضول ہے ایک تو وہ دلائل دے دوم وہ مصنف مانے۔ سو قسم کھائے۔ کیسی فضول حرکت ہے۔ اس لئے قسم (حلف) کو تو غالباً سب فضول جانیں گے۔ البتہ منصفوں کا فیصلہ منظور ہوگا۔
پس آپ حسب اقرار مبلغ صد روپیہ بمد امانت خواہ دہلی میں خواہ لودہانہ میں (جہاں مناظرہ کرنا چاہتے ہیں) کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کراکر مجھے اطلاع دیں۔ میں اپنی فرصت دیکھ کر تاریخ مقرر پر آجاؤنگا۔ ان شاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد۹۔ نمبر۲۲۔ مورخہ ۹ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۹ مارچ ۱۹۱۲ء ص:۱-۲)

قادیانی بیعت سے توبہ

(حکیم فیروزالدین فیروز امرتسری)

مخدومی ومکرمی حزنبیل وفاضل جلیل مولانا وبالفضل اولٰنا مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب زادمجدکم۔

السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته۔

میں چونکہ ہمیشہ سے ایک وسیع الخیال مسلمان ہوں اس بنا پر مجھے کسی اسلامی فرقے سے تعصب اور کاوش نہیں۔ چنانچہ کچھ عرصہ سے میں فرقِ اسلامیہ کی عملی حالت کا اندازہ لگانے میں اس مغالطہ کا شکار ہوگیا کہ سلسلہ احمدیہ (مرزائیہ) کی عملی حالت نسبتاً بہتر ہے اور الحقنا بالصالحین کی آرزو مجھے کشاں کشاں قادیان میں لے گئی جہاں میں اس مفروضہ پاک گروہ میں شامل ہوا۔ مگر بہت جلد اس امر کا موقعہ ملا کہ ایک حاجی مسلمان کے جنازہ سے اس جماعت کے افراد کو علیحدہ ہوتے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اون کے قول سے یہ ثابت ہوگیا کہ وہ قرآن اور حدیث کے فیصلے کے مقابل مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے فیصلے کو ترجیح دیتے ہیں۔ جس سے میں نے نفرت کی۔ پھر اس کے بعد جناب نے مختلف کتابوں کے حوالوں سے میری اون معلومات میں اضافہ کیا جو پیش ازیں مجھے سلسلہ مذکورہ کے متعلق حاصل تھے اس پر میری قوت فیصلہ کو اور مدد ملی۔ لہذا میں اس جماعت سے جو مسلمانوں کو مسلمان نہیں سمجھتی۔ علیحدہ ہوتا ہوں۔ فاشهدوا بانی مسلم۔

ان چند سطور کو اپنے اخبار میں عام آگاہی کے لئے درج فرماویں۔

فیروز الدین احمد۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حکیم صاحب! یہ فسخ بیعت خدا آپ کو مبارک کرے۔ حسن ظن تو ایک اچھا وصف ہے مگر بدیہیات میں حسن ظن بدظن کے برابر ہے۔ قادیانی مشن کا مسئلہ اب کوئی نظری نہیں رہا بلکہ بدیہی ہے۔ بہرحال خدا نے آپ کو بہت جلد بروقت دستگیری فرمائی اس کے شکریہ میں آپ کو کوشش کرنی چاہئے کہ جو صاحب آپکو قادیان لے گئے اب آپ اون کو اپنے ہمراہ کرنیکی کوشش کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۱۲ء ص:۳)

منشی قاسم علی دہلوی کے چیلنج کا جواب

گذشتہ سال جس وقت مرزائی مشن کی طرف سے ایک رسالہ مسمی بہ ''ثنائی چکر با اظہار حق'' شائع ہوا تھا تو اسی وقت میں نے بطور تبادلہ ایک اشتہار جس کا عنوان ''بے نکاحی منکوحہ آسمانی'' ہے۔ شائع کردیا۔ اور ۳/ جون ۱۹۱۱ء کو مرزائی رسالہ کے جواب میں ہمارا رسال دعاء مرزا جلسہ مباحثہ منگیر میں ایک شان کے ساتھ نکلا۔ اوسکے سینکڑوں نسخے جلسہ ہی میں ہاتھوں ہاتھ شائع ہوگئے اور بعد جلسہ بھی تقسیم ہوتے رہے۔ یہ رسالہ ملک میں ایسا مقبول ہوا ہے کہ حیدرآباد، پشاور، شملہ دور دراز شہروں سے اس کی طلب آرہی ہے اور میں برابر بھیج رہا ہوں۔ اس رسالہ میں مبلغ پانچسو روپے کا چیلنج بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دیا کہ اگر مرزائیاں مونگیر یا بھاگلپور مرزا صاحب آنجہانی کے اس بیان کو ثابت کردیں کہ ''مولوی غلام دستگیر نے اپنی کتاب میں اور اسمٰعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا۔ کہ اگر وہ کاذب ہے۔ تو ہم سے پہلے مرجاوے گا۔ اور ضرور ہم سے پہلے مریگا۔ کیوں کہ وہ کاذب ہے۔ الخ'' تو اُن کو مبلغ پانچسو روپے انعام دیے جائیں گے۔ مگر کسی مرزائی نے آج تک نہ تو اس چیلنج کا جواب دیا اور نہ ہمارے اشتہار مذکورہ کا اور نہ رسالہ کا۔ فالحمد لله علی ذالك۔

مولف ثنائی چکر نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ آخری فیصلہ دعوت مباہلہ ہے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے انکار کی وجہ سے مباہلہ نہیں ہوا۔ میں نے اس کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ آخری فیصلہ دعوت مباہلہ نہیں ہے بلکہ دعاء مرزا ہے اور دعائیں فریق کی منظوری یا نامنظوری کو دخل نہیں ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ یہ دعاء مشیت ایزدی کے مطابق ہے اور خدا نے قبول کرنے کا وعدہ کرلیا ہے اور اپنے بیان پر منجملہ بہت سے دلائل کے بغرض اختصار چار دلیلیں پیش کی ہیں:

(۱) آخری فیصلہ کے چار فقرے

(۲) بدر ۲۵-اپریل ۱۹۰۷ء میں مرزا صاحب کا قول معہ الہام

(۳) بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے خط کا جواب

(۴) مرزا صاحب کا موت کے مباہلہ میں چیلنج نہیں کرنے کا گورنمنٹ سے معاہدہ کرنا۔

ان دلائل کے علاوہ لغت سے شریعت سے بلکہ خود مرزا صاحب کے بتلائے ہوئے مسنون طریق مباہلہ سے یہ ثابت کردکھایا ہے۔ کہ آخری فیصلہ کسی صورت دعوت مباہلہ نہیں ہوسکتا ہے اور تمام مرزائیوں کو للکارا ہے۔ کہ آخری فیصلہ کا دعوت مباہلہ ہونا ثابت کریں۔

مولف ثنائی چکر نے مذکورہ بالا دعویٰ کے سوا اور بھی چند دعوے کئے ہیں۔ ''مثلاً اعلان بار دوم کا آخری فیصلہ کی جگہ آخری فیصلہ ہونا۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد مسیلمہ کذاب کے زندہ رہنے پر مخالفین اسلام و مرتدین عرب کا مسلمانوں کو طعنے دے کر دل آزاری کرنا اور یہ بھی کہنا کہ (تمہارے پیغمبرؐ نے) قیصر و کسریٰ کی کنجی دیے جانے کو کہا تھا۔ ایران و روم تو بہت دور ہے۔ ہم عرب کے باشندے خود مرتد گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب یا اُن کے کسی ہوا خواہ نے لکھا ہے۔ کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔'' جن کو میں نے بدلائل قاہرہ غلط کر دکھایا ہے اور ان دعووں کے ثبوت کا مطالبہ کیا ہے۔ مگر ہنوز صدائے برنخاست۔

ہمارے رسالہ کی اشاعت کے زمانہ میں اڈیٹر الحق بتقریب مباحثہ مونگیر تشریف لائے ہوئے تھے میں نے اس کا ایک نسخہ بوساطۃ برادرم سید وجیہ احمد صاحب ان کی خدمت میں بھیج دیا تھا۔ آپ بھی آٹھ مہینوں تک ساکت رہے۔ اب نویں مہینے ایک طبعزاد انداز پر الحق مورخہ ۲۳ رفروری ۱۹۱۲ء میں ہمارے رسالے کے پہنچنے کا ذکر کر کے لکھتے ہیں''

کہ میں نے اس کو (دعا مرزا قادیانی کو) بڑے تدبر اور غور سے مطالعہ اور کئی بار مطالعہ کیا''

پھر ہمارے رسالہ کا خلاصہ بیان کرتے ہیں۔ مگر دلائل اربعہ میں سے دلیل سوم و چہارم کا ذکر تک نہیں کرتے۔ صرف دلیل اول ہی کا نتیجہ جو ہم نے لکھا ہے۔ نقل کر کے دلیل دوم یعنی بدر ۲۵- اپریل ۱۹۰۷ء کی پوری عبارت منقولہ لکھ کر ان میں تین باتوں کو بھی نقل کرتے ہیں۔ جو ہم نے اُس عبارت سے استنباط کئے ہیں

(۱) آخری فیصلہ دعا ہے

(۲) دعا کے وقت تو الہام یا وحی نہیں ہوئی تھی۔ مگر دعا کے بعد معلوم ہوا کہ یہ دعا وحی کے مطابق ہے۔ اب اس کو پیشین گوئی کہنا صحیح ہے

(۳) اس دعا کے قبول کرنیکا خدا نے وعدہ کرلیا ہے۔

پھر ان باتوں میں سے پہلی بات کو چھوڑتے ہیں، یا تسلیم کرتے ہیں اور آخر الذکر اور باتوں کو ہمارا دعویٰ قرار دے کر اور ہمارے کلام کا پہلو بدل کر بار بار دہراتے ہیں اور یہ لکھتے ہیں

''کہ آپ کے استدلال کا سارا مدار ۲۵- اپریل کے بدر پر ہے اور جناب کے کل دعاوی مبنی ہیں اشتہار متنازعہ کے بحکم (وحی) خدا تعالیٰ شایع کئے جانے اور دعاء مندرجہ اشتہار کی قبولیت کا وعدۂ الٰہی ہونے پر۔''

پھر آگے چل کر بڑی تحدی اور علم خداداد کے بھروسہ پر مجھ کو مطلع کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کہ بدر ۲-اپریل والی تحریر کو اس اشتہار سے کوئی تعلق نہیں ہے۔''
اور مجھ کو چیلنج دیتے ہیں
''کہ اگر آپ متذکرہ صدر اپنا دعویٰ ثابت کریں تو مبلغ سو روپیہ نقد آپ کو حق المحنت دیا جائے گا۔''

پھر شرائط مباحثہ لکھتے ہیں۔ اس چیلنج کے جواب میں ہماری گذارش یہ ہے:

منشی صاحب سنئے! ہر چند آپ نے ہمارے رسالہ کو بڑے تدبر اور غور سے مطالعہ کیا ہے اور کئی بار مطالعہ کیا ہے مگر ہنوز پھر مطالعہ کرنے کی ضرورت باقی ہے مگر یوں نہیں بلکہ ثنائی چکر سامنے رکھ کر۔ اس بات پر آپ غور کریں کہ ثنائی چکر اور دعا مرزا میں کون کون باتیں متنازعہ فیہا ہیں۔ مولف ثنائی چکر کے کیا کیا دعاوی ہیں۔ اور کیا کیا ثبوت۔ ہمارے کیا کیا جوابات ہیں اور کس جواب کی کیا دلیل ہے۔ اور ہمارا کون جملہ کہاں پر کس بات کے جواب میں ہے۔ اور ہم نے مؤلف ثنائی چکر سے کن کن باتوں کے ثبوت کا مطالعہ کیا ہے۔ اس طرح پر مطالعہ کرنے کے بعد بھی اگر آپ کی سمجھ میں وہی دو باتیں قابلبحث ٹھیریں جن کو آپ نے پیش کیا ہے تو پہلے آپ صاف لفظوں میں اس بات کا اقرار کریں کہ دعاء مرزا کے کل مضامین صحیح ہیں اور مجھ کو سوائے ان دو باتوں کے کسی میں کلام نہیں اور اس اقرار کو اپنے اخبار میں طبع کرا کر شائع کر دیں اور ایک پرچہ ہمارے پاس بھیج دیں۔ آپ کے مطبوعہ اقرار کے پہونچنے کے بعد آپ کی تجویز کردہ شرائط مباحثہ پر ہم اپنی رائے ظاہر کریں گے۔ بغیر اس مطبوعہ اقرار کے آپ کا چیلنج ہرگز ہرگز قابل التفات نہیں سمجھا جائے گا۔ اور اگر اس طرح اقرار کرنا منظور نہ فرماویں تو یہ بتائیں کہ ہمارے چیلنج انعامی مبلغ پانچ سو روپیہ اور اشتہار (بے نکاحی منکوحہ آسمانی) اور دیگر مطالبات کو نظر انداز کر کے دو باتیں ثابت کرنے کے لئے سو روپے چیلنج دینا اہل خرد کے نزدیک کیوں کر زیبا ہوسکتا ہے؟

ہاں منشی صاحب! یہ بھی سن لیجئے کہ اشتہار مورخہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء اور بدر ۲۵-اپریل ۱۹۰۷ء والی تحریر میں وہی تعلق ہے جو تعلق آپ کے خیال کے مطابق مرزا صاحب اور مسیحیت میں ہے۔ یا جو تعلق آپ میں اور مرزا میں ہے۔ چونکہ آپ مرزا صاحب کے محبّ غالی ہیں اس لئے آپ پر حقیقت الامر منکشف نہیں ہوئی۔ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے آخری فیصلہ شائع کرنے اور پھر اپنے اشد دشمن مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہلاک ہوجانے کے بعد آخری فیصلہ پر مٹی ڈالنے کی کوشش کرنا ہتھیلی پر سرسوں جمانے سے زیادہ سود مند نہیں۔ جو آیت کریمہ آخری فیصلہ کے عنوان پر لکھی گئی ہے اس کو بغور پڑھئے۔ اس بات کا فیصلہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ جلسہ مباحثہ میں ہی ہوجائے گا کہ ثنائی چکر اور دعا مرزا میں کس کی گفتگو شریفانہ ہے اور کس کی رذیلانہ۔ کس کے کلام میں شائستگی ہے اور کس کے کلام میں آشفتگی۔ کس میں تہذیب ہے اور کس میں بدتہذیبی۔

ہاں جناب یہ ممکن ہے کہ جس طرح آپ کا وجود خداداد ہے اسی طرح بقول آپ کے آپ کا علم بھی خداداد ہے مگر یہ تو بتائیے کہ باوجود اس دعویٰ کے نفسی، آفاقی، منطقی دلائل سے گھبراتے کیوں ہیں؟ ایسے مدعی کی تو یہ شان ہونی چاہئے کہ خصم جس قسم کے دلائل پیش کرے اوس کا جواب بھی اسی قسم کے دلائل سے دیا جاوے نہ یہ کہ دلائل پیش نہ کرنے کی شرط کی جائے۔ آپ کا بھروسہ اپنے علم پر ہے اور ہمارا بھروسہ محض خداوندتعالیٰ کے فضل وکرم پر حسبی اللہ ونعم الوکیل۔ اور آں حضرت ﷺ کی اس بشارت ''الحق یعلوا ولا یعلی'' پر اور بس۔

خاکسار۔ شیخ فریدالحسن حنفی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ از شہر مونگیر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۱۲ء ص:۶-۸)

چیلنج حق گو بنام ثناء اللہ اینڈ کو

منشی قاسم علی دہلوی قادیانی نے اپنے اخبار احمدی، دہلی جلد دوم نمبر ۵ (۱۹۱۲ء) میں صفحہ ۸۱-۸۸ پر حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو وہ چیلنج دیا ہے جس کے جواب میں بالآخر اپریل ۱۹۱۲ء میں مباحثہ لدھیانہ ہوا تھا۔ منشی صاحب کا چیلنج درج ذیل ہے:

معزز ناظرین! گذشتہ بحث سے آپ نے یہ معلوم کرلیا ہوگا کہ (ثناء اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسری اور اس کے حمایتیوں کے پر زور دعوی تین ہیں۔

اول یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ کے لئے جو دعائیہ اشتہار بنام ثناء اللہ شائع کیا ہے، وہ مرزا صاحب قادیانی کی تمنا یا خواہش سے نہ تھا، بلکہ خدا کے حکم اور منشاء سے تھے، جس کو مرزا صاحب قادیانی نے بروئے بدر مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء خدا کے منشاء بلکہ اس کی طرف سے ہونے کو تسلیم کیا ہے (مرقع قادیانی۔ اگست صفحہ ۱۴۱۔ و اکتوبر ص ۲۶۔ ۱۹۰۸ء و رسالہ دعاء مرزا۔ ص ۸)

دوئم یہ کہ اشتہار مذکور مورخہ ۱۵۔ اپریل (۱۹۰۷ء) میں جو دعا مرزا صاحب قادیانی نے بدیں الفاظ مانگی ہے:

اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔

اس کے قبول کرنے کا خدا نے وعدہ کرلیا ہے۔ اس لئے یہ محض دعا نہیں بلکہ الہامی پیش گوئی ہے جس کی قبولیت کا الہام بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں اس دعا کرنے کے بعد ہو چکا ہے۔ (اہل حدیث امرتسر ۳۱ جولائی صفحہ ۳ و مرقع قادیانی اکتوبر ۱۹۰۸ء و رسالہ دعاء مرزا۔ ص ۸)

اس کے علاوہ بھی امرتسری مکذب نے ہر ایک تحریر میں اس پر بہت زور دیا ہے۔ دیکھو اخبار اہل حدیث امرتسر ۲ فروری و ۹ فروری ۱۹۱۲ء۔

سوم یہ کہ ثناء اللہ کے انکار مجریہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد یہی مرزا صاحب اور آپ کی جماعت اس دعا کو فیصلہ کن جانتے رہے چنانچہ بدر ۹ مئی میں مرزا صاحب قادیانی نے ۲۶۔ اپریل والے ثنائی انکار سے بعد یہ کہا تھا:

ثناء اللہ کے واسطے بھی ہم نے توبہ کی شرط لگا دی ہے۔

جس سے ظاہر ہے کہ ثنائی انکار کا اس دعا پر کچھ اثر نہیں ہوا۔ اور مرزا صاحب قادیانی بدستور اس کو فیصلہ کن مانتے رہے۔ (مرقع قادیانی اکتوبر ۱۹۰۸ء ص ۵۔ رسالہ دعاء مرزا۔ ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تینوں دعوے کرنے کے بعد ثناء اللہ نے یہ کہا ہے کہ:

اگر مرزا صاحب قادیانی نے ہمارے متعلق یہ الہامی دعا شائع نہ کی ہوتی تو ہم بھی ان کے مرنے سے ان کے کذب پر استدلال نہ کرتے، بلکہ ان کی موت کو معمولی جانتے۔ (مرقع قادیانی اکتوبر ۱۹۰۸ء ص ۲۴)

اور یہ بھی لکھا ہے:

مرزا جی کا اپنا اقرار ہے کہ ثناء اللہ کے ساتھ ہمارا فیصلہ خدائی الہام سے ہے۔ اور خدا نے اس دعا کے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہے پس اصل مدعا علیہ کے اقرار کے سامنے کسی کا انکار بجوئے نار زد۔ (مرقع قادیانی۔ اکتوبر۔ ص ۳۰)۔

منشی قاسم علی قادیانی دہلوی نے لکھا ہے:

اگر ان ہر سہ دعاوی کا وہ ثبوت جو ملزم پارٹی نے پیش کیا ہے مطابق واقعہ اور صحیح ہے، تو کوئی اور مانے یا نہ مانے لیکن میں تو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ فوراً مان لونگا۔ اور اگر ثبوت پیش کردہ ثناء اللہ اینڈ کو بالکل ہی غلط اور واقعات صحیحہ کیخلاف ہے جیسا کہ میں اوپر ثابت کر آیا ہوں تو کم از کم فریق ثانی سے ہم اتنا چاہتے ہیں کہ وہ اس کو واپس لے کر آئندہ اس ثبوت کے دینے سے شرم کرے۔ اتنا کرنا تو صرف انسانیت کا تقاضا ہوگا ایمان داری کا مقتضا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کا اعتراف کریں اور بذریعہ اخبار و رسالوں کے اپنے پیش کردہ ثبوت کے غلط ہونے کا علی رؤس الاشہاد اعلان۔ مگر کیا امید ہے کہ ان میں سے کوئی ایسا کرے گا؟ آج تک کا تجربہ جو ہمیں دیگر مخالفین کی عموماً اور امرتسری مکذب کی نسبت بالخصوص حاصل ہو چکا ہے اس کی بنا پر تو ہمیں امید نہیں۔ اصل حال خدا ہی جانتا ہے۔

الغرض اگر ملزم پارٹی اپنی ہٹ اور ضد سے باز نہ آ کر اپنے استدلال کو واپس نہ لے تو ہم چیلنج انعامی پانچ سو روپیہ ثناء اللہ اینڈ کو کو دیتے ہیں کہ ۲۵۔ اپریل و ۹۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر میں جو ڈائری متنازعہ ہے جس کی بنا پر تم بقول خود حضرت مسیح موعود کی تکذیب کرتے ہو اور جس الہام کے ذریعہ دعا مسیح موعود کو پیش گوئی بتاتے ہو اور جس کی وجہ سے تم ثنائی انکار مجریہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا فیصلہ مطلوبہ میں اثر انداز نہ ہونا سمجھتے ہو، اگر یہ ثابت کر دو کہ ڈائری مندرجہ بدر ۲۵۔ اپریل مع الہام اجیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوۃ الداع ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء والے اشتہار دعائیہ سے بعد کی ہے۔اور ۹ مئی والی ڈائری ۲۶۔اپریل والے انکار ثنائی سے پیچھے کی ہے، اور الہام مذکور میں کسی آئندہ یا گذشتہ دعا کی قبولیت کا وعدہ ہے یا کم از کم ڈائری ۲۵۔اپریل والی اور الہام مذکور کا اشتہار دعائیہ سے کچھ تعلق ہے،تو بہ تفصیل ذیل انعام حاصل کرو۔

- اگر اصل ملزم یعنی امرتسری مکذب ثابت کردے تو تین سو روپیہ انعام۔
- اگر منگیری حنفی ثابت کرے تو ایک سو پچاس روپیہ۔
- اگر رفعت اللہ شاہجہان پوری ثابت کرے تو پچاس روپیہ انعام۔

اور ثبوت دینے کے واسطے کسی بحث مباحثہ کی ضرورت نہیں، نہ کوئی نظری دلائل یا بقول مہولوی انفسی و آفاقی دلیلوں کی حاجت ہے۔صرف شائع شدہ کاغذات سے یہ ثبوت دینا ہے جس میں کسی فریق کو کسی قسم کی تحریف یا تبدیل کا موقعہ ہی نہیں۔یہ تاریخی واقعات ہیں اور آج کسی کے بنائے یا بگاڑے بنتے بگڑتے نہیں جو اخبار اشتہار رسالے ان دعووں کا مدار فیصلہ ہیں وہ مخالف اور موافق سب کے پاس پہلے سے موجود ہیں (قدرت قاسم علی قادیانی سے وہ کچھ لکھوا رہی ہے جو مباحثہ میں شکست کے بعد مرزائیوں نے عذرات کئے۔کہ سکھ ثالث کو قرآن و حدیث، اور اسلامی اصطلاحات وعلوم سے کوئی واقفیت نہیں تھی اس لئے وہ گمراہ ہوا۔حالانکہ قاسم علی یہاں کہہ رہا ہے کہ نظری بحث مباحثہ کی ضرورت نہیں بس جو اخباروں رسالوں میں شائع ہو چکا ہے وہی سامنے رکھ دینا ہے اور یہ صرف تاریخ ہے کوئی نظری بحث نہیں) اس لئے کسی قسم کی تکلیف ثناء اللہ اینڈ کو کو کرنی نہیں پڑے گی فقط اخبار یا اشتہار یا کتاب کا حوالہ لکھ دینا کافی ہوگا جس سے یہ ثابت ہو جائے کہ

۱۔۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر میں جو ڈائری متنازعہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی شائع ہوئی ہے وہ اشتہار دعائیہ کے بعد دعا مندرجہ اشتہار مذکور کے متعلق ہوا ہے

۳۔۹ مئی کے بدر والی ڈائری ثنائی انکار مجریہ ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء کے بعد کی ہے۔

یہاں تک تو واقعات سے دستاویزات شائع شدہ سے ثبوت دیتا ہے اور چوتھی بات

۴۔یعنی الہام اجیب دعوۃ الداع میں کسی خاص دعا مرزا صاحب کی قبولیت کا وعدہ ہے اس کا ثبوت علمی طریق سے دیتا ہے جو الہام کے لفظوں سے ثابت ہو جائے

اب اگر انصاف نہیں تو لوگوں کی شماتت سے ہی ڈر کر چیلنج ہذا قبول کرو، یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرافت کا ذرا بھی پاس ہو تو ایک لفظ بھی آئندہ برخلاف حضرت مرزا صاحب قادیانی زبان وقلم سے نہ نکالو۔ کیا باپ بیٹا روح القدس یعنی امرتسری، مہولی، شاہجہان پوری کا اتحاد ثلاثہ جرأت کرے گا کہ ہمارے چیلنج کو قبول کرے۔

سیھزم الجمع و یولون الدبر

الداعی: عاجز قاسم علی احمدی

اڈیٹر اخبار الحق و رسالہ احمدی دہلی ۶ مارچ ۱۹۱۲ء

نوٹ: اس لئے کہ اگر کوئی ان میں سے تیار ہوا، اور وہ انعام موعودہ کا روپیہ پہلے جمع کرانا چاہے، تو ہم اس کی درخواست آنے پر بہت جلد ایسے شخص کے پاس اول ہی روپیہ انعام کا جمع کر دیں گے جس پر فریقین کو اعتماد ہو۔ اس کے متعلق ہر ایک تحریر مطبوعہ ہمارے پاس آوے، بغیر مطبوعہ کا جواب ضروری نہ ہوگا۔

مولوی سرور شاہ مرزائی کا مبلغ علم

موضع پھیرو چیچی ضلع گورداسپور پنجاب میں جو مناظرہ مابین مرزائیوں اور محمدیوں کے ہوا تھا جس کا ذکر اہلحدیث مورخہ ۱۹ رصفر ۱۳۳۰ھ میں ہدیہ ناظرین کیا گیا تھا اور اوس میں ناظرین سے ہم نے یہ وعدہ بھی کیا تھا کہ مفصل حال پھر تحریر کریں گے لہذا آج ہم اوس کے ایفاء کے لئے قلم اوٹھاتے ہیں اور مرزائی پارٹی کے فاضل مولوی صاحب مذکور کا مبلغ علم ظاہر کرتے ہیں مولانا ابوعبدالبر عبدالحکیم صاحب کے مناظر محمدی نے سوال کیا کہ مرزا صاحب کا بیان ہے کہ ہر صدی کے سرے پر ایک مجدد ہوگا جو دین کو تازہ کرے گا اور چودہویں صدی کا میں مجدد ہوں۔ تیرہ مجددوں کی کتابیں پیش کرو تا کہ اندازہ کیا جاوے کہ مرزا صاحب کی روش اون کے مطابق ہے یا برعکس کیا وہ بھی ایسا عقیدہ رکھتے تھے اور ایسے ہی قرآنی آیات کی تفسیر کیا کرتے تھے؟

بہت شیخی بھگارتے ہوئے مولوی سرور شاہ نے فرمایا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں کیوں کہ آیت وما محمد الا رسول قد خلت من قبله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرسل سے واضح ہے جیسا کہ دیگر انبیاء فوت ہوگئے اون میں عیسیٰ علیہ السلام بھی آگئے ونیز آیت ماالمسیح بن مریم الآیۃ سے بھی واضح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں ان کا پھر دنیا میں آنا ٹھیک نہیں محض لوگوں کی غلط فہمی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام پھر اس دنیا میں آوینگے لہذا حضرت مرزا صاحب نے اس غلطی کو نکالدیا۔ خدا تعالیٰ کو تجدید دین کی ضرورت اوسنے اپنے بندے حضرت مرزا صاحب کو مجدد بنادیا اور اون کے ذریعہ سے دین کو روشن کردیا۔ جب حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے بعد انتقال کے رسول اللہ ﷺ کے آیت وما محمد الآیۃ پڑھی تو کسی نے اس وقت یہ نہیں کہا کہ عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں قد خلت سے اونہوں نے یہی سمجھا کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں لہذا اجماع سکوتی سے بھی وفات عیسےٰ علیہ السلام ثابت ہے۔''

محمدی مولوی صاحب۔ جناب کی تقریر سے تین باتیں ظاہر ہوئیں ایک وفات عیسیٰ علیہ السلام دوسرے یہ کہ اوس کے ضمن میں اوسکا دوبارہ دنیا میں آنا ٹھیک نہیں۔ تیسرا مرزا صاحب بزعم خود مجدد ہیں۔ آپ مستحق جواب کے نہیں جب تک ہمارے سوال کا جواب نہ دے لو یعنی مرزا صاحب سے پہلے جو تیرہ مجدد گذرے ہیں اون کی کتابوں سے نہ دکھا لو کہ اُنہوں نے بھی یہی تفسیر کی ہے، جو کہ مرزا صاحب نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں کی ہے تاکہ فیصلہ ہوجائے یہ مناظرہ کا طریقہ زمانہ خیر میں بھی پایا گیا ہے۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین۔ آپ اصل بات کو ٹلا کر دائیں بائیں جاتے ہیں۔ کیا کریں بھائی میرے ہماری قسمت ہی ایسی ہے ہم نے کتاب نکال کر کوئی نہیں دیکھا تھا آپ کے پیشوا مرزا صاحب کو بھی میں نے یہی سوال لاہور میں بابا چٹو کے مکان میں جب کہ قیام پذیر تھے مجمع عام پیش کیا تھا تو جواب سے محروم رہا صبح کا وعدہ کرکے رات کو چل دیئے ویسے ہی آج ہم اوس سوال کے جواب سے محروم ہیں۔ اس لاہور کے مناظرہ کو تقریباً بارہ تیرہ سال کا عرصہ ہوگیا ہے اچھا تاہم آپ کی تقریر میں جو سوال ہیں اون کا جواب بطور احسان دیتے ہیں ذرا غور سے سنئے جناب مولوی صاحب خلت کے معنی موت کے کس لغت میں آئے آیا کس محدث نے یہ معنی کئے ہیں یا کسی مفسر نے خلت کے معنی موت کے صحابہ تابعین تبع تابعین رضی اللہ عنہم اجمعین سے کس نے کئے اس کا بیان کرنا آپ کے اوپر ضروری ہے یہ جو آپ نے فرمایا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یہ آیت پڑھی اور کسی صحابی نے یہ نہیں سمجھا کے عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں۔ اجی جناب صحابہ رضی اللہ عنہم نے زندہ نہیں سمجھا یعنی عیسےٰ علیہ السلام کو۔ آپ کی تفسیر ہے صحابہ رضی اللہ عنہم کیسے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ پر اعتراض کرتے کہ عیسےٰ علیہ السلام زندہ ہیں کیوں کہ وہ تو خلت کے معنی موت کے سمجھتے ہی نہیں تھے وہ قرآن شریف کو خوب سمجھتے تھے لیجئے ابھی ہم آپ کو قرآن شریف سے ہی جواب دیتے ہیں اور اودھار کا کام نہیں

اذا لقوا الذین آمنوا قالو اٰمنا واذا خلوا الی شیاطینھم ..الآیۃ

(البقرۃ:١٤)

کیا مولانا صاحب! اس جگہ آپ کیا معنی کرینگے، یہی نہ؟

اور ملتے ہیں اون لوگوں سے جو ایمان لائے ہیں کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جب مرتے ہیں طرف سرداروں اپنوں کے'' الآیۃ۔

تو لگتے ہاتھ اور لیجئے۔ اسی پارہ اول میں ہے

واذا لقوا الذین اٰمنوا قالوا اٰمنا واذا خلا بعضھم الی بعض قالوا اتحدثونھم.. الآیۃ (البقرۃ:٧٦)

اس جگہ بھی آپ کی منشاء کے مطابق ترجمہ کرنے سے یوں ہونا چاہئے ''اور جب ملتے ہیں اون لوگوں کو جو ایمان لائے کہتے ہیں ایمان لائے ہم اور جب مرتے ہیں بعضے اون کی طرف بعض کے کہتے ہیں کیا کہہ دیتے ہو تم اون سے'' الآیہ۔ اللہ کے بندے کیوں قرآن شریف کو بگاڑتا ہے اور تفسیر بالرائے کر کے بڑے گھر کی جو خدا تعالیٰ نے تفسیر بالرائے کرنے والوں کے لئے تیار کر رکھا ہے سیر کرنے کے لئے آمادہ ہے یا درہے خلا کے موت کے نہیں بلکہ علیحدہ ہوجانے کے جدا ہونے کے ہیں۔ اس سے یہ نہیں پایا جاتا کہ عیسےٰ علیہ السلام فوت ہوگئے ہیں۔ باقی آپ کے اوس سوال کا جواب یعنی اون کا پھر اس دنیا میں آنا ٹھیک نہیں۔ آپ کے پیشوا کی کتاب سے ہی دکھاتے ہیں۔ لیجئے مرزا صاحب نے فرمایا ہے

''عیسےٰ علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آوینگے کل روئے زمین پر اسلام کو پھیلاوینگے۔'' (براہین احمدیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی جو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو تجدید دین کی ضرورت ہوئی۔ اوس نے اپنے بندے حضرت مرزا صاحب کو مجدد بنا دیا اور دین روشن کر دیا۔ اجی جناب کیا روشن کیا؟ یہی نہ؟ بھنگی ڈھیڈھ چمار دیہات کے دیہات عیسائی تثلیث پرست ہو گئے۔ اگر معلوم نہیں تو زمین پر سیر کر کے ملاحظہ فرمالو کسی جگہ غیر اسلام والوں کو مرزا صاحب اسلام پر نہ لائے۔ مرزا صاحب کو مسیح موعود کا لقب دینا بالکل بے محل بات ہے چونکہ آیت وان من أهل الکتاب الا لیؤمنن به ..الآية. میں اس بات کا ثبوت ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی وفات سے پہلے اہل کتاب ایمان لے آویں گے حالانکہ وہ زمانہ ابھی تک نہیں آیا اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کا سامنے ہی یہود ایمان لائے۔ اگر مرزا صاحب بزعم شما مسیح موعود تھے۔ تو یہود ایمان لے آتے سو یہ اظہر من الشمس ہے کہ وہ زمانہ ابھی تک نہیں آیا بلکہ آنے والا ہے۔ اس کا جواب سرور کائنات نے نہیں دیا اہل حق کے سامنے اونکا مبلغ علم ظاہر ہو گیا۔ فاضلیت دہری دہرائی رہ گئی اخیر میں ایک اور سوال مرزا صاحب کی کتاب سے کیا جس میں مرزائی انکاری ہوئے کہ ہماری کتاب میں نہیں ہے تب اون کو کتاب سامنے رکھ کر دکھا دیا تب ناطقہ بند ہو گیا۔

موضع پھیروچیچی میں جو مرزا صاحب کا حواری رحمت علی ہے اوس نے یہ کلمہ موضع بھٹیاں میں مولوی عبدالحکیم صاحب کے سامنے کہا تھا کہ مولوی صاحب! مناظرہ میں اگر ہمارے مولوی لاجواب بھی ہو جائیں گے اِدھر کا کعبہ اودھر آ جائے تو بھی میں مذہب مرزائی نہ چھوڑونگا۔ مرزائیو! سچ ہے نہ؟ کل اناء يترشح بما فيه اسی ہٹ پر مرزا صاحب آنجہانی دار فانی سے چل بسے اور اپنے الہامات کی طرح طرح کی تاویلیں کیں جن کو سمجھدار آدمی نہیں مان سکتا اور نکاح آسمانی کی حسرت دل میں لے گئے جیسا ہمارے ایک قومی شاعر نے کہا ہے۔

نکاح آسمانی کا کیا اعلان مرویدوں میں
ولیکن اس نکاح کی بھی رہی حرص وہوا باقی
نکاح آسمانی سے رہا محروم بے چارا
وہ دل میں لے گیا حسرت الیٰ یوم الجزاء باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض اوس کی ہوئی نہ پیشگوئی ایک بھی پوری
کہ اس میں مطلقا یارو نہ تھا صدق وصفا باقی
صداقت کا نشاں اوس میں نہ تھا حلفاً میں کہتا ہوں
رہا دنیا میں اب اس سے ہے کذب وافترا باقی

امید ہے دیگر اڈیٹران اخبار اس مراسلہ کو اور اس مراسلہ کو جو ۱۹/صفر ۱۳۳۰ھ کے پرچہ اہلحدیث امرتسر میں بسرخی مرزائیوں کو شکست درج ہے درج اخبار فرما کر ممنون فرماویں گے۔

(ابوسعید محمد شریف عفی عنہ)

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۲۴۔ مورخہ ۲۳/ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۲/اپریل ۱۹۱۲ء ص: ۷-۸)

قادیانی بیعت سے توبہ

جناب من مخدوم مکرم بندہ حضرت مولانا صاحب دام حفظہ۔ السلام علیکم ماوجب ومسنون کے بعد گذارش ہے۔ کہ

آپ چونکہ حامی دین محمدی ہیں۔ اور میں آپ کو اسلام کا سچا خیرخواہ جانتا ہوں اس واسطے تحریر کرتا ہوں کہ ہمارے رسالہ میں تھوڑے دن ہوئے ہیں کہ دو شخصوں نے مرزائی مذہب اختیار کرلیا تھا۔ جن میں سے ایک تو توبہ تائب کر کے اوس مذہب سے دوسرے ہی روز واپس دین محمدؐ میں داخل ہوگیا۔ اور قادیان میں بھی لکھدیا کہ میرا نام مرزا صاحب کے مریدوں سے خارج کردیا جاوے۔

آج علی محمد (دوسرا شخص جو اہلحدیث کا خریدار بھی ہے) نے بھی استغفار کیا ہے۔ اور خلیفۃ المسیح کے پاس اپنا نام مریدوں کی لسٹ سے خارج کرانے کے واسطے لکھدیا ہے۔ جس کی نقل مطابق اصل آپ کے پاس روانہ کرتا ہوں۔ کہ آپ مہربانی کر کے اس کو اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہ دیویں تاکہ اس کے بارہ میں جو دوسرے مرزائی یہاں پر ہیں ان کو شک کرنے کا موقع نہ مل سکے۔ اور مرزا صاحب کے بارہ میں آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارخانہ میں اگر کوئی کتاب ہووے تو اون کی فہرست ارسال فرمادیں۔ کہ انتخاب کرنے کے بعد آپ سے وی پی منگائی جاویں۔ تاکہ کسی آئندہ موقعہ پر ان حضرات کو پورا پورا جواب دیا جا سکے۔ والسلام

بندہ: محمد حسین کلرک از رہا۔

اقرار مقر: مولوی صاحب السلام علیکم! اس ہفتہ کا پرچہ بدر وصول ہوا۔ اس میں جو ایک صالح لڑکی کی (پیشگوئی) جواب درج تھی جس کا آخری فقرہ ''جو محمد ﷺ اور مرزا صاحب میں فرق کرے گا وہ کافر ہے۔'' اس پر لوگوں نے مجھ کو بہت مجبور کیا کہ اگر یہ ہم پر کفر کا فتویٰ نہیں ہے تو اَور کیا ہے جو کہ میرا دل مان گیا اور اس کے علاوہ بھی چند ایک وجوہات پیش کیں۔ جن سے میں مجبور ہو گیا ہوں کہ کیوں اس قدر مخلوق حدا امت محمدی کو اسلام سے خارج کیا جاتا ہے۔ اور مجھ کو یہ بھی کہا گیا کہ اگر تم سے قیامت کے روز خداوند کریم سے حضرت عیسیٰ کی بابت باز پرسی ہوگی۔ تو ہم جواب دینگے۔ لہذا میں آپ کی بیعت سے دست بردار ہوتا ہوں۔ اور آپ اپنی جماعت احمدی سے میرا نام خارج کر دیں۔ مجھے محمدی جماعت کافی ہے۔'' دستخط بندہ محمد حسین کلرک رسالہ نمبر ۱۷۔

محمد علی عفی عنہ کوارٹر ماسٹر کلارک رسالہ نمبر ۱۷۔ بریلی۔ ۱/ مارچ ۱۹۱۲ء۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۱۲ء ص: ۸-۹)

قادیانی مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن سے واقفیت رکھنے والے احباب سے مخفی نہوگا کہ بعد انتقال کرنے اعلیٰ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کے اس جماعت سے ہمارا روئے سخن کرنا ایک معنی سے بے فائدہ ہے مگر اس خیال سے کہ اس فرقہ کی تحریرات سے بعض ناواقف مسلمان دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ یا دھوکہ کھانے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اس لئے کچھ نہ کچھ لکھنا پڑتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ سے قادیانی جماعت کے جوشیلے ممبر قاسم علی دہلوی ہم کو مباحثہ کے لئے چیلنج دیتے ہیں جس کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے۔

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

جن کے پیرومرشد، مہدی اور مسیح کو مباحثہ کی طاقت نہوئی یہاں تک کہ جب اون کے بلانے پر ۱۰-جنوری ۱۹۰۲ء کو میں قادیان پہونچا تو حضرت صاحب گھر سے بھی باہر تشریف نہ لائے اور اندر ہی اندر سے لکھدیا کہ ہم نے خدا کے ساتھ مباحثہ نہ کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اُسی جماعت کے ایک نئے ممبر آج ہمارے سامنے آتے ہیں نہ صرف آتے ہیں بلکہ چیلنج دیتے ہیں۔ مباحثہ کس مضمون پر؟ مرزا صاحب کے اشتہار پر جو اونہوں نے ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو میری موت کے متعلق دیا تھا جس کے اونہوں نے تین فقرے کئے ہیں:

(۱) ۱۵-اپریل کا اشتہار مرزا صاحب نے بحکم خداوندی دیا تھا۔
(۲) خدا نے الہامی طور پر جواب دیا تھا کہ میں نے تمہاری دعا قبول فرمالی۔
(۳) مرزا صاحب کے مرید کہتے ہیں یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔

اب ان تینوں فقرہ میں سے دراصل اول یا فقرہ دوم ہی ان سب مباحثات کی روح ہے۔ فقرہ ۳ تو بالکل اجنبی اور زائد چیز ہے۔ فقرہ اول یا دوم ثابت ہوجائے تو بس وہی کافی ہے۔ تیسرے پر بحث کرنے کی کوئی حاجت نہیں۔ خیر اس کا یہاں خاص ذکر نہیں۔

اس بحث کے لئے منشی قاسم علی نے بڑی سوچ بچار کے بعد اپنے مفید مطلب ۱۶ شرطیں مقرر کیں جن کو ہم نے اہلحدیث یکم مارچ میں ایک ایک کر کے منظور اور بعض کو ترمیم کیا۔ مگر اونہوں نے ہماری کوئی ترمیم نہ مانی خود اسی سے ثابت ہوسکتا ہے کہ اون کی نیت میں کہاں تک صداقت ہے۔ کیا دنیا میں اس کی کوئی نظیر مل سکتی ہے کہ ایک فریق ۱۶-شرطیں تجویز کرے اور دوسرا اون میں ذرہ بھی ترمیم نہ کرسکے۔ یا للعجب۔

آخر کار جب ہم نے دیکھا کہ فریق ثانی پہلو بچانا چاہتا ہے تو بحکم "...بدو بائد رسانید۔" اہلحدیث مورخہ ۲۹/ مارچ میں ہم نے صاف لکھ دیا کہ آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ شرائط منظور۔ مگر منشی صاحب نے اس پر بھی قناعت نہ کی اور اس کی تفصیل چاہی۔

بڑی اڑ کی شرط یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ منصف فیصلہ میں حلف اوٹھائیں۔ میں کہتا ہوں یہ اون کی منظوری پر موقوف ہے۔ میں کیسے کہدوں کہ وہ حلفیہ فیصلہ دیں گے مگر منشی صاحب مصر ہیں اس لئے میں آج ایک آخری تحریر نہایت ہی منصفانہ لکھتا ہوں۔ امید ہے اس سے کسی کو بھی اختلاف نہ ہوگا۔

(۱) منصفوں کی صورت یہ ہوگی کہ ایک میری طرف سے ایک آپ کی طرف سے۔ تیسرا کوئی غیر مسلم دونوں فریق کی راء سے ہوگا۔ یہ تینوں صاحب منصف بھی ہونگے اور صدر جلسہ بھی۔ کل کام ان کے فیصلے سے ہونگے۔ مسلمان اپنے میں حلف اوٹھائیں گے۔ غیر مسلم کو آپ نے بھی حلف سے مستثنٰی رکھا ہے۔

(۲) وقت تحریر پرچہ اور سنانے کا زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹہ ہوگا۔

(۳) داخلہ مجلس میں فریقین کے پچاس ساٹھ سے زیادہ نہوں گے یعنی ہر فریق کے پچیس تیس آدمی علاوہ منصفان ومناظران کے ہونگے۔ باقی سب منظور۔

یہ شرائط دراصل کوئی نئی نہیں بلکہ آپ ہی کی شرائط میں خفیف سی ترمیم ہے۔ اگر آپ کو یہ ترمیم منظور نہو تو یہ فیصلہ بھی منصفوں کے ہاتھ دیدیا جائے۔

پس آپ اس تحریر کو دیکھتے ہی تین روز کے اندر لودہانہ پہونچ جائیں اور حسب اعلان مبلغ تین سو روپیہ معتبر امین کے پاس رکھ دیں، بایں دستاویز کہ جس فریق کے حق میں فیصلہ ہو اوس کو دے دیا جائے۔ اب زیادہ طول دینے کی حاجت نہیں، نہ کسی مضمون کے چھاپنے کی۔

غالباً ۱۲-اپریل کے دن یہ پرچہ آپ کو ملے گا۔ پس آپ اوسی روز اپنی روانگی کے مجھے اطلاع دیں اور پیر کے روز ۱۵-اپریل تک لودہانہ پہونچ جاویں۔ اگر نہ پہونچے یا مجھے اطلاع نہ دی تو سمجھا جائیگا کہ آپ کی نیت میں صداقت نہیں۔

اس مضمون کے متعلق ہماری یہ آخری حیلہ شکن تحریر ہے۔ آئندہ اللہ اعلم۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۱۲ء ص: ۱۰-۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح قادیان پر حصول غنیمت

حبابِ بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اوٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ابھی کل کا ذکر ہے کہ ۱۶؍فروری کو اخبار الحق دہلی کے اڈیٹر صاحب منشی قاسم علی نے ہمیں چیلنج دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اشتہار مورخہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کے متعلق ہم سے بحث کرلو۔ بحث میں منصف ہوں گے اگر کثرت راء سے آپ کے حق میں فیصلہ ہوا تو ہم آپ کو یک صد روپیہ انعام دیں گے۔ ادھر سے قبولیت میں ذرہ دیر ہوئی تو رقم انعامی اَور بڑھی یہاں تک کہ تین سو روپیہ تک ترقی ہوئی۔ منشی صاحب ایسے مباحثہ کے شائق تھے کہ شرائط بھی خود ہی تجویز کئے جو تعداد میں ۱۶ تھے۔ مقام مباحثہ بھی خود ہی (لودہانہ) مقرر کیا۔ لاچار ادھر سے بھی ہاں میں جواب دینا پڑا۔ چنانچہ ۱۲؍اپریل کی اہلحدیث میں نوٹس دیا گیا کہ آپ کی تجویز منظور۔ پس آپ ۱۵-اپریل تک لودہانہ پہنچ جائیں۔ ۱۲؍اپریل کو میں بغرض شرکت شوریٰ اہلحدیث کانفرنس دہلی میں گیا تو منشی قاسم علی صاحب نے میری خبر پاکر وہیں مجھ کو رقعہ لکھا کہ آپ کے اعلان کے مطابق میں ۱۵؍اپریل کو لودہانہ پہونچ جاؤنگا۔ میں نے بھی تیاری کی ایتوار کی صبح کو ۱۰ بجے امرت سر پہونچا۔ سامان مناظرہ (کتب وغیرہ) لے کر ۱۵-اپریل کو میں بھی لودہانہ پہونچ گیا جاکر سنا کہ قادیانی پارٹی بغلیں بجاتی اور اُچھلتی کودتی ہے کہ ۱۵؍کی شام ہونے کو ہے ہمارا ہیرو (منشی قاسم علی) آ گیا۔ ثناء اللہ نہیں آیا۔ یہ سن کر مجھے ان لوگوں کی اخلاقی حالت پر رحم آیا۔ کہ یہ لوگ سبک رو ہیں اتنا بھی نہیں جانتے کہ جو شخص جناب مرزا صاحب قادیانی کی دعوت پر قادیان چلا گیا اور اتنا بھی نہ ڈرا کہ قادیان میں نہ میرے رہنے کی جگہ ہے نہ سہنے کی نہ کوئی دوست ہے نہ خیر خواہ تاہم وہ پہونچا اور اچھی طرح پہونچا۔ جس کے مقابلہ میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب حرم سرا میں چھپ گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بہانہ کیا کہ میں نے خدا تعالیٰ کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ کسی سے بحث نہیں کرونگا۔ کیا سچ ہے

زاہد نداشت تابِ جمال پری رخاں
کنجے گرفت وترسِ خدارا بہانہ ساخت

تو کیا ایسا شخص مرزا صاحب کے کسی مرید سے ڈر کر لودہانہ جیسے آباد شہر میں نہ آئیگا جہاں اوس کے دوست احباب بھی بکثرت بلکہ آنے کے متمنی۔ خیر یہ تو ان کی معمولی اوچھ پن کی باتیں ہیں جو جناب مرزا صاحب قادیانی میں بھی افسوس کے ساتھ ہم پاتے ہیں۔

بہرحال ۱۶ تاریخ سرپنچ کے تقرر میں گذری ۱۷-کو بموجودگی منصفان ۳ر بجے بعد دوپہر مباحثہ شروع ہوا۔ مصنف تین تھے۔ ہماری طرف کے جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور اُن کے طرف کے منشی فرزند علی صاحب ہیڈ کلرک قلعہ میگزین فیروز پو،ر اور سرپنچ جناب سردار بچن سنگھ صاحب بی اے گورنمنٹ پلیڈر۔ لودہانہ تھے۔

زیر بحث تین امر تھے:

(ا) ۱۵ر اپریل ۱۹۰۷ء والا اشتہار بحکم خداوندی مرزا صاحب قادیانی نے دیا تھا۔

(ب) خدا تعالیٰ نے دعاء مندرجہ اشتہار مذکور کی قبولیت کا الہام کر دیا تھا۔

(ج) احمدی، مرزا صاحب کی دعاء کو قبول شدہ نہیں مانتے۔

ان دعووں میں سے اخیر کا دعویٰ فریق ثانی نے خود ہی چھوڑ دیا باقی دو دعووں میں میں مدعی تھا۔ اس لئے میرا ہی اول اور میرا ہی اخیر پرچہ تھا۔ کل پرچے پانچ تھے تین میرے اور دو اُن کے۔ یہ بھی فریق ثانی ہی کی تجویز تھی مگر افسوس کہ منشی قاسم علی نے اپنی ہی تجویز کردہ شرائط کا سخت خلاف کیا۔ باوجودیکہ پانچ پرچے ختم ہوکر مصنف اپنی اپنی جگہ فیصلہ نویسی میں مشغول بھی ہوگئے تاہم فریق ثانی نے ایک چھٹا پرچہ سرپنچ صاحب کے پاس بھیج دیا جس کا نام رکھا ضروری یادداشتیں۔ سرپنچ صاحب نے جب وہ پرچہ مجھے دکھایا تو میں حیران رہ گیا۔ کہ اللہ اکبر ایک ایسی جماعت کا شخص جس کا دعویٰ ہے اسلام کا سچا نمونہ ہمارے سوا دنیا میں کہیں نہیں مل سکتا۔ اوسی معزز جماعت کا ایک موقر شخص بلکہ ایک معنی میں لیڈر اور کارکن جس کو قادیانی اخبار مقابلہ مقابلہ میں ''شیر اسلام'' کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یاد کریں وہ ایسی خلاف معاہدہ حرکت کرے تو باقی افراد کی بابت یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ

قیاس کن زگلستانِ من بہار مرا

فریق ثانی کی بے اعتدالیاں اسی پر ختم نہ تھیں بلکہ اور بھی تھیں۔ یہاں تک کہ ان کے میر مجلس جن کا نام دوسرے لفظوں میں ''منصف'' تھا وہ بھی اپنے منصب کو یا تو سمجھے نہیں تھے یا ادا نہیں کرتے تھے یا کرنا نہ جانتے تھے۔ منشی قاسم علی نے پہلے پرچہ میں ایک عبارت پڑھی میں تاڑ گیا کہ تحریر نہیں ہوگی۔ چنانچہ پرچہ لے کر تقاضا کیا کہ فلاں فقرہ جو آپ نے پڑھا تھا اوس پر خط کھینچ دیجئے۔ جواب ملا کہ وہ زبانی پڑھا تھا۔ میں نے استغاثہ کیا کہ شرط ہے کہ جو کوئی بولے تحریر میں آوے۔ اس خلاف ورزی پر معافی مانگی جائے تو فریق ثانی کے میر مجلس نے جن کا دعویٰ ہے کہ میں تمام وقت خدا سے دعا کرتا رہا کہ مجھے توفیق عنایت فرما کہ میں اپنے فرض منصبی کو انجام دے سکوں۔ باوجود اس کے جب میں نے استغاثہ کیا تو وہی صدر صاحب کہتے ہیں کہ اس سے چشم پوشی کیجئے یہ ہیں ہماری اس مقدس جماعت کے مناظر اور یہ ہیں ہماری پاک جماعت کے صدر جو خود اپنی ہی تجویز کردہ شرائط کو آپ ہی غلط قرار دیں۔

لطیفہ: شائد کہہ دیں کہ خداوند تعالیٰ کی بھی یہی صفت ہے یمحو اللہ ما یشاء ویثبت اوسی طرح ہم بھی بحکم تخلقوا باخلاق اللہ مامور ہیں کہ جس شرط کو چاہیں عمل میں لاویں جس کو چاہیں رد کریں اٰمنا وصدقنا۔

خیر ان شکایات کی تفصیل کی یہ جگہ نہیں اس لئے ہم اس شکایت کو کسی اَور محل پر چھوڑتے ہیں۔ یہاں بطور نمونہ اپنا پہلا پرچہ نقل کرتے ہیں۔ جو یہ ہے:

بیان مدعی پرچہ اول

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صاحبان! مرزا صاحب نے ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا جس کی پیشانی پر لکھا ''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔'' اس کے اندر یہ دعا کی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر۔

میں تیرے تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اوٹھا لے۔''

اس دعا کے بعد جناب ممدوح (مرزا قادیانی) نے یہ لکھا کہ

''اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔''

اس اشتہار میں مرزا صاحب نے دو دفعہ فیصلہ کا لفظ لکھا ہے۔ فیصلہ بھی کسی ذاتی معاملہ کا نہیں بلکہ اس معاملہ کا جس کے لئے بقول ان کے خدا نے ان کو مامور کیا تھا۔ چنانچہ آپ خود فرماتے ہیں:

''چونکہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں۔''

اب غور طلب بات یہ ہے کہ کیا سلسلۂ رسالت والنبوت میں اس کی کوئی نظیر ملتی ہے؟ کہ کسی نبی یا مامور نے کسی معاملہ الٰہیہ میں از خود ایسی تحدی اور فیصلہ کی صورت شائع کی ہو جس کی تحریک خدا کی جانب سے نہ ہو ہرگز اس کی نظیر نہیں ملتی اس لئے کہ اس قسم کے فیصلہ کا اثر اس مشن پر ہونا ہوتا ہے۔ جس کی تبلیغ کے لئے نبی کو خدا مامور کر کے بھیجتا ہے۔ چنانچہ جناب ممدوح اسی اشتہار میں لکھتے ہیں

''اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔''

(مہربانی سے منصف صاحبان سارا اشتہار ایک دفعہ پڑھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں) کوئی ایسا معاہدہ یا اعلان کوئی نبی خدا کی تحریک کے بغیر نہیں کرسکتا جس کا اثر اس کے اس مشن پر پڑے جس کے لئے وہ مامور ہو کر آیا ہو۔ قرآن مجید میں اس دعویٰ کے ثبوت کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سی آیات ہیں منجملہ یہ ہیں:

(۱) ماکان لرسول أن یاتی بأیة الا باذن الله (الرعد:۳۸)

(۲) لوتقول علینا بعض الاقاویل۔ لاخذنا منه بالیمین

(الحاقة: ۴۴۔۴۵)

(۳) لیس لك من الأمر شئ

(۴) ان الحکم الا لله (الانعام:۵۷)

(۵) ان اتبع الا مایوحی الیّ (الاحقاف:۹)

(۶) وماینطق عن الهوی۔ ان هوالا وحی یوحی (النجم: ۳۔۴)۔

وغیرہ۔

ان آیات میں جو پچھلی آیت ہے، صرف قرآن مجید ہی کی آیت نہیں بلکہ جناب مرزا صاحب کا الہام بھی ہے۔ ملاحظہ ہو اربعین نمبر۲، صفحہ ۳۶ سطر۲۱۔ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۶ سطر۳۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ دینی معاملہ میں کوئی بات خدا کی وحی کے بغیر نہیں کہتے جو کچھ وہ لکھتے ہیں وہ خدا کی وحی ہوتی ہے یہی معنی اس فقرہ کے بصورت الہام مرزا صاحب ہوں گے کہ مرزا صاحب کسی دینی معاملہ میں خدا کی تحریک کے بغیر نہیں بولتے۔ مختصر یہ ہے کہ مامور بحیثیت مامور مجبور ہے کہ کوئی بات دینی معاملہ میں ایسی نہ کہے، خصوصاً کسی امر کو کفر اور اسلام میں فیصلہ کن قرار نہ دے، جب تک خدا کی اجازت نہ ہو۔ یہاں تک تو میں نے عموماتِ قرآنیہ اور الہامات مرزائیہ سے استدلال کیا ہے۔ اب میں خصوصاً اس اس امر کے متعلق عرض کرتا ہوں جس میں نزاع ہے۔ جناب مرزا صاحب نے پندرہ اپریل کو اشتہار مذکور شائع کیا ۲۵؍اپریل کے اخبار بدر میں ان کے الفاظ یہ شائع ہوئے:

’’ثناء اللہ: (مرزا صاحب قادیانی نے) فرمایا زمانہ کے عجائبات ہیں رات کو ہم سوتے ہیں تو کوئی خیال نہیں ہوتا کہ اچانک ایک الہام ہوتا ہے اور پھر وہ اپنے وقت پر پورا ہوتا ہے کوئی ہفتہ عشرہ نشان سے خالی نہیں جاتا۔ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس طرف ہوئی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رات کوتوجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع۔
صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے، باقی سب اس کی شاخیں۔''

ان الفاظ سے میرے دونوں دعوے ثابت ہوتے ہیں۔

(الف) اس دعا کی بنیاد خدا کی طرف سے تھی جس کو دوسرے لفظوں میں یوں کہنا زیبا ہے کہ خدا کے مخفی حکم اور منشا سے تھی۔

(ب) اس دعا کی قبولیت کا وعدہ تھا۔ اگرچہ اثبات مدعا کے لئے اتنا ہی کافی ہے مگر میں اس کو ذرا اور تفصیل سے بتلانا چاہتا ہوں۔

مرزا صاحب کا عام طور پر الہام ہے کہ مجھے خدا نے فرمایا ہے

اجیب کل دعائك الا فی شرکائك(۷)۔

یہ بھی دعویٰ ہے کہ میرا بڑا معجزہ قبولیت دعا ہی ہے۔ چنانچہ ان کے آرگن رسالہ ریویو بابت مئی ۱۹۰۷ء سے نقل کرتا ہوں۔

''حضرت مسیح موعود (مرزا دعا کی قبولیت کا ایک ایسا قطعی ثبوت پیش کرتے ہیں جو آج دنیا بھر میں کسی مذہب کا کوئی ماننے والا پیش نہیں کرسکتا اور وہ ثبوت یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور میں دعا کرتے ہیں اور اس دعا کا جواب پاتے ہیں اور جو کچھ جواب میں ان کو بتایا جاتا ہے اس کو قبل از وقت شائع کردیتے ہیں۔ پھر ان شائع شدہ امور کے بعد کے واقعات تائید کرتے ہیں اور یہ تائید ایسی ہوتی ہے کہ جس پر کوئی انسانی کوشش اور منصوبہ پہونچ نہیں سکتا۔ اور ایسے ہی اعجازی اور خرق عادت طور پر وہ امر ظہور پذیر ہوتا ہے وہ مدت سے اس بات کو شائع کررہے ہیں کہ انکے منجانب اللہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ان کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔'' (صفحہ ۱۹۲)

ہاں اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب کے اشتہار پندرہ اپریل میں یہ فقرہ بھی ہے کہ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں۔ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت مرزا صاحب کو اس تحریک الٰہی کا علم نہ تھا۔ جس نے مخفی طور پر ان کے قلب پر یہ اثر کیا تھا جس وقت اونھوں نے یہ اشتہار دیا۔ لیکن بعد میں جب اُن کو خدا کی طرف سے بتلایا گیا تو انہوں نے اعلان کیا تو اس کی بنیاد خدا کی طرف سے ہے۔ میری اس تطبیق کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعی دلیل مرزا صاحب کی وہ تحریر ہے جو میرے خط کے جواب میں بذریعہ ڈاک میرے پاس پہونچنے کے علاوہ اخبار بدر ۱۳؍جون ۱۹۰۷ء میں چھپی تھی، جس میں یہ الفاظ ہیں:

مشیت ایزدی نے حضرت حجت اللہ (مرزا صاحب) کے قلب میں ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اَور طریق اختیار کیا‘‘۔ (ملاحظہ ہو اخبار بدر قادیان مذکور صفحہ ۲ کالم اول)

اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ اس دعا کی تحریک ان کے دل میں خدا نے کی تھی۔ یہی معنی ہیں خدا کے حکم سے ہونے کے ممکن ہے کہ اس وقت جناب ممدوح کو اس کا علم نہوا ہو عدم علم سے عدم شے لازم نہیں آتا براہین احمدیہ ملاحظہ ہو۔ اس لئے ممدوح نے تحریر اول میں نفی فرمائی لیکن بعد کے الہامات اور اعلامات خداوندی سے ان کو معلوم ہوا کہ اس کی تحریک خدا کی طرف سے تھی اور اس کی قبولیت کا وعدہ بھی تھا تو اُنہوں نے کھلے الفاظ میں اظہار کیا کہ اس کی بنیاد خدا کی طرف سے ہے بلکہ اس کی قبولیت کا الہام بھی شائع کیا اجیب دعوۃ الداع۔ اس کا مطلب یہ ہے قرآن مجید میں خدا فرماتا ہے۔ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

مرزا صاحب کی توجہ پر یہ الہام ہونا اس بات کی صاف دلیل ہے کہ جناب موصوف کو اس دعا کی قبولیت کا الہام قطعی ہو چکا تھا مسلمانوں کے اعتقاد میں الہام بالفاظ قرآنی ہو تو بہت زیادہ قوت رکھتا ہے بہ نسبت دیگر الفاظ کے الہام مذکور چونکہ الفاظ قرآنی میں ہے اس لئے قطعی قبولیت کو ثابت کرتا ہے۔

فریق ثانی کو میری یہ تطبیق پسند نہو تو اس اثبات ونفی میں تطبیق دینا ان کا فرض اولی ہے کیوں کہ وہ مرزا صاحب کے مصدق ہیں اور قرآن مجید میں غلط الہامات کی علامت یہی مذکور ہے کہ ان میں نفی اثبات کا اختلاف ہوتا ہے۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ قائل ایک کلام میں کاذب ثابت ہوتا ہے۔ پس فریق ثانی کا بحیثیت مصدق فرض ہے کہ اس اختلاف میں بپاندی قواعد علیہ واصول مسلمہ محدثین ومبصرین تطبیق دے۔‘‘

ابوالوفاء ثناء اللہ بقلم خود۔

سرپنچ صاحب کا مفصل فیصلہ تو بہت بسیط ہے مختصر بوقت برخواست اجلاس جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے دیا یہ ہے کہ:

میری رائے ناقص میں حسب دعویٰ مرزا صاحب قادیانی

(۱) ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء والا اشتہار بحکم خداوندی مرزا صاحب نے دیا تھا۔

(۲) خدا نے الہامی طور پر یہ جواب دیا تھا کہ میں نے تمہاری یہ دعا قبول فرمائی۔

اس فیصلہ کی ایک نقل ہم کو ایک فریق ثانی کو، تیسری امین صاحب کو دی گئی تا کہ وہ اس کو دیکھ کر رقم امانت مجھے دیدیں۔ چنانچہ رقم مذکور امین صاحب (جناب مولوی محمد حسن خانصاحب) سے ہم نے وصول کر لی۔

اس مختصر مگر معنی خیز فیصلہ نے فریق ثانی پر کیا اثر کیا؟ اس کا پورا علم تو اللہ تعالیٰ کو ہوگا۔ ہاں ظاہری طور پر جو محسوس ہوسکتا یہ یہ تھا کہ منشی قاسم علی صاحب اور اُن کے ساتھی لودہانہ سے نکلتے ہوئے لودہانہ یا اوس مکان کو جس میں وہ فروکش تھے مخاطب کر کے کہتے تھے

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۲۷۔ مورخہ ۱۴ر جمادی الاول ۱۳۳۰ھ مطابق ۳ر مئی ۱۹۱۲ء ص: ۱-۴)

قادیانی فتح پر حقانی مبارک

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولانا ابومحمد عبدالحق صاحب مصنف تفسیر حقانی دہلی کے مشاہیر علماء میں ہیں۔ آپ کو خاکسار کے ساتھ خاص محبت اور نظر شفقت ہے آپ کے کلام میں ایک قسم کی شیرینی ہوتی ہے۔ فتح قادیان کے مبارک کا گرامی نامہ اس قابل ہے کہ ناظرین بھی اس سے حظ اوٹھائیں۔ مولانا موصوف فرماتے ہیں:

''مولانا! السلام علیکم! فتح مبارک۔ بھائی جب ڈگری پائی ہوگی اور جج نے کہا ہوگا کہ تم جیتے۔ لو تین سو روپیہ لو، تو اس وقت آپ نے برا رومال بچھا دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔ اور کھنکارتے ہوئے گھر لائے ہوگے۔ اور آ کر یاروں کے آگے رومال
دے پٹکا ہوگا کہ یارو یہ لو غنیمت۔ یہ بحرین کی پہلی فتح ہے۔
سدا اسی طرح فتح پاتے رہو اور فریق مخالف کی جرأت سے عبرت پکڑو ہمیشہ
کام کرو اللہ کے واسطے خالص نیت سے سوچ سمجھ کر کرو بیمار ہوں مشکل سے
چار سطریں لکھی ہیں۔"

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا عبدالحق حقانی کے خطاب میں لکھتے ہیں:

خدا آپ کو صحت عاجلہ کاملہ عطا فرماوے بالکل تھوڑی سی رقم تھی یعنی کل بیس پونڈ جو چھوٹی سی مٹھی میں آگئے رومال کی کیا حاجت؟ ہاں وہ انعام جو جناب مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں میرے لئے رکھا تھا حاصل ہوجاتا تو یاروں کے گل چھرے خوب ہوتے گو وہ بھی کوئی بڑی رقم نہ تھی کل "ایک لاکھ پندرہ ہزار" (اعجاز احمدی، صفحہ ۲۳) جس کے وصول کرنے کو حسب شرط خاکسار قادیان شریف بھی پہونچا۔ آہ

اوس نقش پا کے سجدے نے یاں تک کیا ذلیل
میں کوچۂ رقیب میں بھی سر کے بل چلا

مگر مرنے والا استاد بھی بلا کی نگاہ رکھتا تھا اوس نے ایک ہی سنائی کہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کرلیا ہے کہ علماء سے بحث نہیں کرونگا۔ کہاں کیا؟ عالم بالا میں پھر بلایاں کیوں تھا؟ یونہی آزمانے کو۔ آہ

کی میرے قتل کے بعد اُس نے جفا سے توبہ
ہائے اوس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

توقع ہے مولانا دعاء اخلاص سے یاد فرماتے رہیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۲۸۔ مورخہ ۲۱ رجمادی الاول ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء ص:۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکریہ احباب بر فتح قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

جن حضرات نے خاکسار کو اس فتح پر مبارک بادی کے خطوط تار اور پیغام بھیجے ہیں گو یہ کام سب کا مشترک ہے اس لئے مبارکبادی کے مستحق سب مسلمان ہیں تاہم یہ خادم اون کی اس ہمدردی کا شکرگذار ہے۔

جن حضرات نے مال غنیمت میں حصہ مانگا ہے۔ چونکہ مذاق دوستانہ اور محبت ہی مانگا ہے اس لئے اون کے اس سوال کا بھی شکرگذار ہوں۔لیکن ان صاحبوں نے بھی چونکہ کمال یگانگت سے سوال کیا ہے اس لئے میں بھی کمال صداقت سے عرض کرتا ہوں کہ کسی مہذب ملک کا جرنیل کوئی ملک فتح کرکے آتا تو اوس کی قوم اس سے غنیمت کا حصہ نہ مانگتی بلکہ اپنی طرف سے اوس کو خلعتیں دیتی اور نچھاور کرتی۔کیا یہ ٹھیک نہیں کہ فتح قادیان کا اثر تمام مسلمانوں کے حق میں برابر ہے اور خوشی میں سب شریک ہوئے پھر اپنے ایک سپاہی سے معمولی حصول غنیمت میں حصہ بٹانے کا سوال اینچہ بوالعجبی ست۔

خیر یہ تو ایک مذاق دوستانہ ہے۔رسالہ ''فاتح قادیان'' اسی مال غنیمت سے چھپے گا اور ٹکٹ محصول ۶ پائی آنے پر مفت جائے گا۔ان شاء اللہ۔

(اہل حدیث امرتسر **جلد ۹۔نمبر ۲۹۔مورخہ ۲۸؍جمادی الاول ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۷؍مئی ۱۹۱۲ء** ص:۸-۹)

حاصل ضرب تین سو

(مولوی فاضل ثناء اللہ ضرب منشی قاسم علی حاصل ضرب تین سو۔۳۰۰)

(جناب حبیب اللہ صاحب از لاہور)

عنوان بالا پڑھ کر معزز ناظرین متحیر ہوں گے کہ ''ایں چہ ماجرائیہا ست؟ میں عرض کئے دیتا ہوں کہ یہ ایجادِ بندہ نہیں بلکہ منشی قاسم علی صاحب مرزائی نے چند روز ہوئے یہ عنوان قرض حسنہ کے طور پر مسلمانان لاہور کو دیا تھا جو پوری دیانتداری سے قبل از وقت ان کو ادا کیا گیا۔

بات یہ ہے کہ اخبار زمیندار اور وطن کی مخالفت کے دنوں میں زمیندار سے دو ہزار کی ضمانت لی گئی خدا جانے اس کا سبب کیا ہوا مگر منشی قاسم علی صاحب نے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار الحق میں یہ عنوان لکھا ''وطن ضرب زمیندار حاصل ضرب دو ہزار'' وطن کا نام شائد اس لئے لکھا کہ بزعم نویسندہ وطن بھی زمیندار کے حریفوں میں ہے۔ اس تمسخر آمیز اور عامیانہ عنوان کے تحت منشی صاحب نے جو گل افشانی کی ہوگی غالباً اُس کے دُہرانے کی ضرورت نہیں۔ بتانا صرف یہ ہے کہ مندرجہ بالا عنوان اُن کو اس مبارک تقریب شکست کی یادگار پر واپس کیا جاتا ہے اور وہ تقریب یہ ہے کہ مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہلحدیث (جنہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کے معتقدات سے ایک خاص نوع کی دلچسپی رہی ہے) کو حال میں منشی علی صاحب مرزائی کے ساتھ کسی بات پر بمقام لدہانہ گفتگوئے مناظرہ کرنے کا اتفاق ہوا۔ تو منشی صاحب نے اقرار کیا کہ اگر وہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے ہار جائیں گے تو ان کو تین سو روپیہ اپنی ہار کے ثبوت میں نذر کریں گے چنانچہ مناظرہ ہوا اور مطابق تحریر منصفین وحکم کے منشی موصوف ہار گئے اور مولوی صاحب کو تین سو روپیہ وصول ہوا۔ یہ ہار منشی صاحب کی نہیں بلکہ اُن کی جماعت کی سمجھنی چاہئے۔ حیف۔

مجھے جو کچھ منشی صاحب موصوف سے عرض کرنا ہے وہ یہ ہے کہ کسی مصلح قوم یا بزرگ کی تعلیم تمسخر اور استہزا نہیں سکھاتی پھر آپ کو یہ ندامت وہ حصۂ اخلاق کہاں سے ملا؟ جو لوگ مسلمانوں سے ابتدائے اسلام میں تمسخر واستہزاء کیا کرتے تھے خداوند کریم فرماتا ہے:

الله یستهزیء بهم ویمدّهم فی طغیانهم یعمهون (البقرة: ۱۵)

یعنی جو مسلمانوں سے استہزاء کیا کرتے ہیں خدا اُن کو استہزا کی سزا دیتا ہے اور ان کی سرکشی بڑھاتا ہے کہ اوسی میں اندھے رہتے ہیں۔ اُن کو سوائے اس کے اَور کچھ سوجھتا ہی نہیں۔ آپ ایک ایسے نئے فرقہ کے جوشیلے ممبر ہو کر ایک مسلمان سے نہایت معمولی سی بات پر ایسا بے جا استہزا کرتے ہیں جسے کوئی شریف پسند نہیں کر سکتا۔

یاد رکھو! من ضحك ضحك۔ جس نے کسی کی پھبتی اڑائی اوس کی بھی پھبتی اڑائی گئی ہے۔ لہٰذا زمیندار کی طرف سے آپ کی بھاجی بدیں الفاظ واپس ہے

''مولوی ثناء اللہ صاحب ضرب منشی قاسم علی مرزائی حاصل ضرب تین سو۔''

یہ ایک بدیہی بات ہے کہ کسی فرقہ کے بانی مبانی کی تعلیم کا ہی اثر اوس کے متبعین کے افعال واخلاق پر ہوا کرتا ہے۔ چند روز کا ذکر ہے کہ شمس العلماء مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی عبدالحکیم صاحب رئیس قصبہ کلانور و پروفیسر اورینٹل کالج لاہور نے بعض سوالات متعلق معتقدات مرزائیہ مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیان کی طرف لکھے جن کا جواب تو کسی نے کیا دینا تھا البتہ اِسی استہزائیہ پیرایہ میں خواجہ کمال الدین نے مولوی نورالدین صاحب کی طرف سے وکالت کرتے ہوئے ساری قابلیت یہ لکھ کر ختم کردی ''مولوی عبدالحکیم مدرس درہ نادرہ'' خواجہ صاحب نے مولانا میں صرف یہی عیب پایا کہ وہ درہ نادرہ پڑھانا جانتے ہیں۔ الحمدللہ الفضل ماشھدت بہ الاعداء۔ افضل وہی بات ہے جس کی دشمن خود شہادت دیں درہ نادرہ ایک مسلمہ مشکل اور ادق کتاب ہے جو منشی فاضل کے نصاب میں ہے۔ یقیناً جس کی ایک سطر بھی ہمارے لائق مرزائی لیکچرار بلا امداد غیرے حل نہ کرسکیں گے اگر مولانا اوس کے پڑھانے میں خواجہ صاحب کے بھی مسلمہ استاد ہیں تو فھوالمراد (کل الصید فی جوف القراء) پھر مولوی نورالدین صاحب ایسے استاد العصر عالم کے سوالات کے جوابات دینے میں کیوں کر عہدہ برآ ہوسکتے تھے لہذا خواجہ صاحب کے اینچ پیچ سے ہی نجات کو غنیمت سمجھا۔

اور اگر خواجہ صاحب کا مطلب مولانا کو درّہ نادرہ سے مخصوص کرنے کا یہ ہے کہ جماعت فضلاء کو بیس پچیس سال سے مولوی عبدالحکیم صاحب صرف درّہ نادرہ ہی پڑھاتے رہے ہیں تو براہ مہربانی وہ ضرور پتہ دیویں کہ فضلاء کی جماعت باقی نصابِ تعلیم کہاں ختم کرتی رہی ہے۔ اس کا علم آپ کے سوا غالباً اور کسی کو نہیں۔

بہرحال اس تمسخر آمیز اور مستہزیانہ تحریریں وتقریروں پر جس قدر افسوس کیا جائے کم ہے ورنہ خواجہ صاحب جیسے متین اور منشی قاسم علی صاحب جیسے قابل افراد سے ایسی ثقاہت سے گری ہوئی حرکات کی ہمیں ہرگز توقع نہیں۔ امید ہے کہ آئندہ وہ اس روش کی اصلاح کریں گے میں نے بھی بمقتضائے فاعتدوا علیہ بمثل ماعتدیٰ علیکم کے اتنا آج لکھ دیا ہے ورنہ ''ماراچہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد وخر رفت۔''

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء ص:۶-۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ لودہانہ کا اثر

قادیانی مشن پر یہ وحشت ناک اثر ہوا ہے کہ ہم کچھ کہتے ہیں اور وہ گھبراہٹ میں کچھ جواب دیتے ہیں۔ چنانچہ مناظرہ کے بعد ہم نے ایڈیٹر بدؔر کو خط لکھا کہ مہربانی کر کے یہ خبر شائع کر دیں کہ لدہانہ کے مباحثہ میں مولانا ابوالوفاء کے مقابلہ پر منشی قاسم علی دہلوی (مرزائی) کو شکست ہوئی۔'' تو بجائے اس کے کہ بحیثیت وقائع نگار بدؔر میں اس خبر کو درج کیا جاتا دفتر بدر سے یہ جواب آیا کہ بدر میں کوئی ایسی خبر شائع نہیں ہوئی کہ کوئی ایسا مباحثہ ہوا ہے یا ہونے والا ہے۔'' ناظرین خیال فرماویں کہ یہ جواب ''سوال از آسمان جواب از ریسمان'' کا مصداق ہے یا نہیں؟

کیا اگر مباحثہ کا نتیجہ دگرگوں ہوتا اور منشی قاسم علی کامیاب ہوتے تو تب بھی اس الفاظ سے کہ مباحثہ کی خبر پہلے درج نہیں ہوئی تھی بعد مباحثہ کے نتیجہ شائع نہ کیا جاتا؟ جیسا کہ اب نہیں کیا۔ اور یہ گھبراہٹ آمیز جواب دے کر پیچھا چھوڑانے کی کوشش کی گئی ہے۔ (نائب اڈیٹر اہل حدیث)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۱۲ء ص:۱۴)

فاتح قادیان

یعنی رسالہ روائداد مباحثہ لودہانہ مع فیصلہ منصفان چھپ رہا ہے جن صاحبوں نے فی نسخہ ۶ پائی ٹکٹ محصول بھیجا ہے اون کے ٹکٹ محفوظ ہیں جنہوں نے بغیر ارسال محصول فرمائشات بھیجی ہیں اون کی تعمیل نہو تو شکایت معاف۔

شکریہ۔ جن حضرات نے خاکسار کو اس فتح پر مبارک بادی کے خطوط تار اور پیغام بھیجے ہیں گو یہ کام سب کا مشترک ہے اس لئے مبارکبادی کے مستحق سب مسلمان ہیں تاہم یہ خادم اون کی اس ہمدردی کا شکرگذار ہے۔

جن حضرات نے مال غنیمت میں حصہ مانگا ہے۔ چونکہ مذاق دوستانہ اور محبت ہی مانگا ہے اس لئے اون کے اس سوال کا بھی شکرگذار ہوں۔ لیکن ان صاحبوں نے بھی چونکہ کمال یگانگت سے سوال کیا ہے اس لئے میں بھی کمال صداقت سے عرض کرتا ہوں کہ کسی مہذب ملک کا جرنیل کوئی ملک فتح کر کے آتا تو اوس کی قوم اس سے غنیمت کا حصہ نہ مانگتی بلکہ اپنی طرف سے اوس کو خلعتیں دیتی اور نچھاور کرتی۔ کیا یہ ٹھیک نہیں کہ فتح قادیان کا اثر تمام مسلمانوں کے حق میں برابر ہے اور خوشی میں سب شریک ہوئے پھر اپنے ایک سپاہی سے معمولی حصول غنیمت میں حصہ بٹانے کا سوال این چہ بوالعجبی ست۔ خیر یہ تو ایک مذاق دوستانہ ہے۔ رسالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''فاتح قادیان'' اسی مال غنیمت سے چھپے گا اور ٹکٹ محصول ۶ پائی آنے پر مفت جائے گا۔ ان شاء اللہ۔

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۲۹۔ مورخہ ۲۸ر جمادی الاول ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۷ر مئی ۱۹۱۲ء ص: ۸-۹)

قادیانی علماء جواب سے دینے قاصر رہے

عالی جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سطور اگر آپ مناسب خیال فرماویں تو درج اخبار کر کے ممنون ومشکور فرماویں۔

مورخہ ۱۸ر اپریل ۱۹۱۲ء کو حکیم قربان حسین صاحب سکریٹری انجمن احمدیہ کانپور کی طرف سے ایک اشتہار نکلا تھا جس میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی صاحبزادہ جناب مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب کانپور تشریف لانے کی خوشخبری جملہ مسلمانان کانپور کو سنائی گئی تھی کہ آپ ایک دینی سفیر کی حیثیت سے کانپور تشریف لاتے ہیں اور آج شام کو ایک عظیم الشان مذہبی لیکچر خصوصیات سلسلہ احمدیہ پر دینے والے ہیں اور اُسی اشتہار میں یہ بھی درج تھا کہ کسی صاحب کو اثنا تقریر میں بولنے کی اجازت نہوگی۔ اگر سلسلہ احمدیہ کے متعلق کسی کو کچھ دریافت کرنا ہو تو بعد ظہر طلاق محل میں تشریف لا کر دریافت کر سکتے ہیں۔ جہاں علماء کا ایک گروہ بصدارت صاحبزادہ صاحب موجود رہے گا۔''

لہذا اس اشتہار کے شائع ہوتے ہی مدرسہ جامع العلوم کے طالب علم جناب مولوی حافظ محمد یوسف صاحب بعد ظہر طلاق محل میں تشریف لے گئے اور مرزا صاحب کے مسیح موعود نہونے کی دلیل میں ایک حدیث پیش کی صاحبزادہ صاحب نے تو کوئی جواب دیا نہیں مگر اون کے علماء کے گروہ نے جناب مولوی روشن علی صاحب کو انتخاب کر کے جواب کے واسطے آمادہ کیا۔ اب مولوی محمد یوسف صاحب طالب علم مدرسہ جامع العلوم ومولوی روشن علی صاحب کے مابین جو کچھ دلچسپ گفتگو ہوئی اور جس طرح احمدی جماعت کے مولانا صاحب جواب دینے سے معذور رہے اوس کا مفصل خاکہ مدرسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع العلوم کے اشتہار میں چھپ گیا تھا اور بعد نماز عصر شائع بھی ہو گیا۔

خاکسار محمد شکور کمپونڈر لال املی ڈسپنسری کانپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ مئی ۱۹۱۲ء ص: ۱۱)

نظم بر فتح مباحثہ لودیانہ

(از منشی برکت علی صاحب)

حمد بے حد مے سزد بر رحمتِ پروردگار
آنکہ بخشد نعمتِ خود بیکساں را بے شمار
آنکہ ہر فرعون را موسائے پیدا میکند
تابروں کرمک برآرد از دماغ کبردار
فخر عالم آن رسول رحمۃ للعالمین
رحمت حق باد بر او نیز آلش بے شمار
نور افشاندہ ہدایت آں شہِ عالم پناہ
گشت آں نور خلافت فیض اصحابِ کبار
شد ظہور فضل از دلسوزئی سعی خلیل (ابراہیم)
زانکہ شد بارانِ رحمت درزمستانِ حصار
از رفاہِ مسلمین احسان بر احباب کرد
ہست برکت در دعاہا از نشانِ کردگار

یہ نظم شاعرانہ حیثیت سے گو کسی کے خیال میں ایسی اعلیٰ نہیں مگر مصنف کا اخلاص شاعری حیثیت کا جبر نقصان کرنے کو کافی سے زیادہ ہے۔ اڈیٹر اہلحدیث۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ مئی ۱۹۱۲ء ص: ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثنوی مبارکباد امرتسر

مبارک تم کو ہووے دوستو یہ بزم آرائی
مبارک فتح اپنی اور مرزائیوں کی رسوائی
بزرگوں کو مبارک نوجوانوں کی خوش آہنگی
مبارک نوجوانوں کی مراد اُن کی ہی بر آئی
مبارک ہو وے مولانا کو جس نے فتح یہ پائی
مناظر دہلوی سے تین سو کی رقم بھروائی
کٹائی ناک قاسم نے ہے باب لُدّ میں آکر
صداقت قول مرزا لودیانہ میں نظر آئی
ہے باب لُدّ دروازہ دمشق وشام میں واقع
روایت قتلِ دجال اس میں مرزا کی جو ہاتھ آئی
دمشق اپنا تھا مرزا نے بتایا لودیانہ کو
وہیں پر قیام گہ اپنی تھی باب لُدّ ٹھہرائی
ہوا تھا بحث سابق بوسعیدی کا نتیجہ
مرادِ میرزا کچھ لودیانہ میں نہ برآئی
گئے گورداسپور کی کورٹ میں جب اک دفعہ پہلے
تو سلطان القلم ملہم کی تھی واں ہوش اڑوائی
ہوا تھا حکم دوئی صاحب ڈپٹی کمشنر کا
کہ اس نے منذر الہامونکی آمد بند کروائی
ہوئی تھی ناطقہ بندی حرف الہامونکی مرزا کے
ثناء اللہ کی آواز بھی کانوں میں غرائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ ہرگز قادیاں میں آنہیں سکتا
تحدی ونخوت سے یہ پیشین گوئی چھپوائی
ہوا پھر حوصلہ پست حضرتِ مامور خیالی کا
جو پہونچا شیر یزدانی تو بحث آن سے نہ بن آئی
بلایا وعدۂ الہام پر پہلے تھا کس بل پر
پہونچنے پر لگے کہنے خدا نے منع فرمائی
ثناء اللہ نہیں آئیگا آیا تو نہ بولے گا
یہ پیشین گوئی کس برتے؟ بولو پہلے چھپوائی
ہوا کیوں حوصلہ پست حضرت مرزا خیالی کا
جو پہونچا شیر امرت سر تو بحث اُن سے نہ بن آئی
دیا چیلنج مولانا کو قاسم دہلی والے نے
جو آویں لودیانہ میں تو ہووے بحث مرزائی
کیا تھا فخر اوسنے زعم اپنی ہوشیاری پر
تو ناحق دوستوں سے یہ رقم سہ صد دلوائی
مناظر مولوی ابوالوفاء کی وہ شجاعت ہے
ندیکھی اور سُنی تھی بحث میں ایسی صف آرائی
ہوا خوش وقت اپنا بحث کی تقریر موزوں سے
کہ تقریروں کے دریا میں عجب موجِ ظفر آئی
رہی گنجائشِ انکار بدر وحکم کو کیا ہے
میاں قاسم علی نے جب شکستِ فاش ہی کھائی
اسے واں فیصلہ سُن کے ندائے ہار ہے آئی
یہاں بادِ صبا پھولوں کے لے کر ہار ہے آئی
فقط حالات کو بھر کر نہیں لائے ہیں دامن میں
رقم انعام ٹوئنٹی (۲۰) پونڈ سے جیب ان کی بھر آئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ امرت سر میں اخبار مبارک ہی نہیں لائے
کہ نصرتِ آسمانی کی یہ گویا تار ہے آئی
دعا برکت کی ہے سالم رہیں دونوں ہمیشہ تک
ثناء اللہ ابراہیم صاحب ہیں احبائی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ مئی ۱۹۱۲ء ص:۱۱)

قادیانی مقابلہ

پیرے کے دم زعشق زند بس غنیمت است

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

قادیانی مشن سے ہمارا مقابلہ دیر سے چلا آتا ہے۔ مشن کے بانی کی زندگی تک تو لطف رہا گو وہ بیچارے بھی آخر میں چیخ اوٹھے تھے اور اس چیخ وپکار کی آواز انہوں نے عرش معلیٰ تک پہونچانے کے لئے ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا کہ ہائے مجھ کو ثناء اللہ نے ستایا۔ مجھے یہ کہا مجھے وہ کہا۔ خیر اس کا فیصلہ تو خدا نے کر دیا اور اوس فیصلہ کا فیصلہ آخر کار لودہانہ میں ہوا۔ الحمد للہ

اس مقابلہ میں تو قادیانی مشن کو جو فتح ہوئی اس کے کیا کہنے؟ مرنے والے کے بعد مریدوں نے ایک نئی طرح ڈالی کہ ہمارے مبلغوں اور لیکچراروں کو خدا نے ایک خاص اثر بخشا ہے جو ہمارے مخالفوں کو نہیں یہی ہماری سچائی کا زندہ ثبوت ہے ہمارے مخالف (میری یعنی ثناء اللہ امرتسری اور برادرم مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف اشارہ تھا) چاہیں تو مقابلہ کرلیں میں نے اور مولوی صاحب موصوف نے اس کی منظوری دی کہ ہم حاضر ہیں۔ آئے لاہور میں ایک جلسہ کریں مضمون خواہ عام اسلامی رکھو یا ''شان مرزا'' مقرر کرو۔ شان مرزا ہو تو آپ لوگ مرزا صاحب کی صداقت کی دلائل دیں اور ہم اوس کے خلاف دینگے۔ مولوی ابراہیم صاحب نے یہ بھی لکھا کہ قرآن مجید میں کہیں سے ایک رکوع نکال کر دونوں فریق کو دیا جائے گا دونوں اس رکوع کی تفسیر کردینگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ جواب چھپنا تھا کہ قادیان میں سناٹا چھا گیا۔ جواب ملا کہ اس قسم کے جلسے کرنے کی حاجت نہیں۔ یہ تو تم لوگ اپنی شہرت کے لئے کرتے ہو (اچھا تو پھر کیا کریں؟) ایسا کرو کہ ملک میں دورہ کرو اور اشاعت اسلام کے متعلق لیکچر دیتے پھرو ہم بھی ایسا کریں گے اثر خود بخود معلوم ہو جائے گا۔ ایک جگہ یا ایک ساتھ چلنے کی بھی ضرورت نہیں۔ بہت اچھا۔ اب بعد مدت اس تجویز کو ایک معنی سے پھر حرکت دینے کو سوجھی مگر ہم تجربہ سے پیشگوئی کرتے ہیں (خدا کرے ہماری پیشگوئی غلط ہو) کہ اس تجویز پر بھی قائم نہیں رہیں گے۔ اس تجویز کی طرف رخ کرنے کو الحکم کے نامہ نگار نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے لیکچروں کا مقابلہ کیا ہے جس میں اتفاق سے ہم دونوں اور ان کے بڑے لیکچرار خواجہ کمال الدین وکیل بھی تھے۔ نامہ نگار نے ہمارے لیکچروں کا مقابلہ کرتے ہوئے کمال ایمانداری سے کام لیا جس کی ہمیں شکایت نہونی چاہئے کیوں کہ جو کچھ کہیں ہوتا ہے وہی نکلتا ہے۔

نامہ نگار لکھتا ہے:

''امرت سری مولوی ثناء اللہ اور حاجی محمد ابراہیم سیالکوٹی کے لیکچر بھی اسی سٹیج پر ہونے والے تھے۔ اور لطف یہ کہ ابراہیم صاحب اور خواجہ صاحب کا وقت بھی ایک ہی تھا۔ ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ ابراہیم وثناء اللہ سے چیلنج ہو چکا ہے کہ ایک سٹیج پر ہماری تقریریں ہوں اور پھر دیکھیں کہ حاضرین پر کس کا زیادہ اثر ہوتا ہے اور کون حقائق ومعارف قرآنی بیان کرتا ہے۔ مولوی ابراہیم اس حسرتناک نظارہ کو نہیں بھولے گا کہ خواجہ صاحب کے وقت میں حاضرین بُت بنے بیٹھے ہیں۔ اور وہاں سے نہیں اُٹھتے جب تک کہ خواجہ (کمال الدین) صاحب نہیں کہتے کہ جاؤ اب شام کی نماز پڑھو اور آپ کے وقت میں لوگ وقت سے ۲۰ منٹ پہلے اُٹھنے شروع ہو گئے اور سکریٹری صاحب اوٹھ کر تائید کرتے ہیں کہ صاحبان بیٹھے رہو مولوی صاحب کا وعظ سن لو مگر لوگ بہت کم اس ارشاد کی تعمیل کرتے ہیں۔ پھر ابراہیم نے جو کچھ بیان کیا کاش وہ خود ہی اس پر نظر ثانی کریں۔ سوال تو اچھا اوٹھا کہ کیا وجہ ہے قرآن مجید بھی وہی اسلام بھی وہی مگر وہ خیر وبرکات نہیں۔'' مگر اس کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہیں دیا اور ٹال دیا۔ جیسا کہ لا بد للمسلمین من امیر کے جواب میں سکوت کیا۔ بعد میں دو تین باتیں ایسی کیں جو نفس مضمون سے کچھ تعلق نہ رکھتی تھیں۔ ہاں ثناء اللہ صاحب کی کچھ تعریف کرتے جاتے تھے اور وہ بھی من ترا حاجی بگویم کے اصل پر۔ زندہ باش۔ جزاک اللہ کہتے جاتے تھے۔"

(الحکم قادیان ۲۱ و ۲۸- اپریل ۱۹۱۲ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلاصہ تو بہت اچھا نکالا۔ خلاصہ میں تو اتنا کمال نہیں کیا۔ جتنا کمال اس میں کیا کہ واقعات اپنے پاس سے تصنیف کر لئے چنانچہ پہلی ہی سطر آپ کی سراپا کذب ہے کہ:

"ابراہیم اور ثناء اللہ سے چیلنج ہو چکا ہے کہ ایک ہی سٹیج پر ہماری تقریریں ہوں پھر دیکھیں کہ حاضرین پر کس کا زیادہ اثر ہوتا ہے۔"

نامہ نگار اپنے بیان میں سچا ہے تو اس چیلنج کا ثبوت دکھائے۔ تو ہم اس چیلنج کو قبول کرنے کے علاوہ کچھ حصہ اوس انعام سے جو بمقام لدھیانہ ہم کو اوس کے ہم مذہبوں سے حاصل ہوا ہے اوس کی نذر کرینگے۔ اگر نہ دکھا سکے تو خدا تعالیٰ سے ڈرے کہ مسیح (مرزا قادیانی) کے حواری اور نبی کے صحبت یافتہ ہو کر بھی جھوٹ بولیں تو اَور کوئی کیا نہ کرے گا۔

مولوی ابراہیم سلمہ کے مضمون پر ریویو کرنا اہلحدیث کا کام نہیں نہ مولوی ابراہیم اس وقت ہندوستان میں کوئی گمنام شخص ہے۔ گوشہ گوشہ میں پھرا ہوا لیکچر دیئے ہوئے۔ آج ہندوستان کی مقرروں میں "سحبان ہند" کا خطاب پانے کا مستحق ہے تو ابراہیم ہے اس سے زیادہ کیا؟ مزید جواب آگے آتا ہے۔ اس کے بعد خاکسار پر نظر عنایت فرماتے ہیں:

"یہی حال شیر پنجاب کے لیکچر کا ہوا جن کے لیکچر کا میں کوئی خلاصہ نہیں دے سکتا کیوں کہ وہ مجموعہ تھا چند اشعار کا اور مجموعہ تھا چند ایسی باتوں کا جن سے قہقہہ پڑتا تھا اور چند حرکات واشارات کا جو کم از کم میرے نزدیک ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی فاضل کی شان سے بعید ہیں گو ان کے لئے وہ مایہ ناز ہوں۔ میں مولوی صاحب کی خدمت میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ وہ خدا کے لئے سوچیں کہ وعظ کا اثر یہ ہونا چاہیئے کہ لوگوں کو اس کے کلمات سن کر ہنسی آئے یا یہ کہ دل خوف خدا سے پُر ہو جائے اور رقت طاری ہو آپ نے بیان کیا کہ مسلمانوں کو فیشن درست رکھنا چاہیئے اور اس فیشن کو سر کے بالوں کی مانگ سیدھی نکالنے اور داڑھی بڑھانے مونچھیں کٹوانے میں ختم کر دیا۔ مولوی صاحب! اس پر تو اَور کئی غیر مسلم لوگ بھی عمل کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ مسلمان نہیں کیوں آپ نے یہ نہ کہا کہ ہمارا فیشن جو ہم کو دوسری قوموں سے جدا کرتا ہے وہ نماز ہے اور یہی وہ چیز ہے جس سے ایک مسلمان کسی صورت میں غیر مسلموں سے مخلوط نہیں ہو سکتا۔ قدرت نے آپ کی آواز بھی باریک بنائی ہے تاکہ آپ کے خود ساختہ لقب کی تردید ہوتی رہے۔ ان دونوں بزرگوں کا ذکر خواجہ صاحب کے ساتھ کرنا ضروری تھا۔'' (الحکم مذکور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان میری نسبت ان دونوں قوموں (آریوں اور مرزائیوں) کا اتفاق ہے کہ جب کبھی میری تقریر کا خلاصہ بتلاتے ہیں تو بس اتنے پر اکتفا کرتے ہیں کہ چند اشعار کا مجموعہ تھا۔ رام پور میں تین روز ہر روز تین گھنٹے مباحثہ ہوا۔ ہز ہائینس نواب صاحب خود تشریف فرما تھے روزانہ ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ ہر فریق کی تقریر ہوتی رہی مگر مولوی محمد احسن صاحب امروہی (مرزائی) نے اس مباحثہ کی روائداد شائع کی تو میری تقریر کی بابت یہی لکھا کہ چند اشعار کا مجموعہ تھا چنانچہ ادھر وادھر کے کچھ صحیح کچھ غلط اشعار بھی لکھ دیئے اور بس۔ کوئی دانا ان سے نہیں پوچھتا کہ ایسے بڑے دربار شاہی میں مباحثہ ہو جہاں علاوہ ارکان دولت کے علماء کرام بھی موجود ہوں۔ آپ لوگ تو قرآن وحدیث کے نکات بتلاویں اور فریق ثانی محض اشعار پڑھے اور غالب آجائے

این چہ بوالعجبی ست

میری تقریر کو لاہور میں بے تعداد آدمیوں نے سنا تھا کہ میں نے کس طریق سے اپنا فیشن بتلایا تھا۔ میں نے کسی طریق سے اپنا فیشن بتلایا تھا میں نے کہا تھا جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح انسان روح اور جسم کے مرکب کا نام ہے اسی طرح اسلام بھی صرف مادی مذہب نہیں بلکہ روحانی اور جسمانی دونوں حیثیتیں رکھتا ہے اس لئے روحانی حیثیت سے ہمارا فیشن یہ ہے جو خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے:

انّما المؤمنون الّذین اذا ذکر اللہ وجلت قلوبھم واذا تلیت علیھم اٰیاتہ زادتھم ایمانا وعلی ربّھم یتوکّلون (الانفال: ۲)

یعنی مسلمان وہ ہیں کہ جب اللہ کا ذکر کیا جائے تو اُن کے دل کانپ جائیں اور جب اللہ کے احکام اون کو سنائے جائیں تو اون کے ایمان بڑھیں اور پروردگار ہی پر بھروسہ کریں۔

غرض روحانی کیفیت پوری یا کسی قدر حسب گنجائش وقت بتلا کر میں نے جسمانی حصہ کا بیان شروع کیا۔ کہا کہ طبیب لوگ بیماریوں کا بیان امراض سر سے شروع کرتے ہیں اس لئے میں بھی سر ہی سے شروع کرتا ہوں۔ اس کے بعد میں نے ان مسنونات کا بیان شروع کیا جو جسمانی طور پر سر کے متعلق ہیں۔ سب سے پہلے میں نے کہا ہمارے نبی نے ہم کو سب کچھ سکھایا۔ یہاں تک کہ سر کے بالوں کی مانگ نکالنی بھی سکھائی کہ نصف حصے میں ہو دلیل بھی یہی چاہتی ہے کہ درمیان میں ہو مگر آج کل اس فیشن کے برخلاف ایک طرف سے نکالتے ہیں پھر اسی طرح اور جسمانی احکام کا بیان کیا یہ سب کچھ کہہ کر اخیر میں یہ کہا تھا ہمارا فیشن بس اتباع سنت ہے دگر ہیچ۔

یہ تھا میرا مضمون جس پر قادیانی نامہ نگار کھٹکا ہے جس کے جواب میں ہم دونوں اوس کو آخری فقرہ مقطع کلام یہ سناتے ہیں کہ اگر وہ اس دعویٰ میں سچا ہے کہ ایک سٹیج پر تقریروں کا چیلنج دیا تھا تو ہم اس کو منظور کرتے ہیں۔ لاہور جیسا مقام اس کام کے لئے موزوں ہے تقریروں کا عنوان ہوگا ''حقیقت مسیح قادیان'' اس کی منظوری میں کوئی معقول عذر مانع ہو تو اوسے سنکر ہم دوسری تقریر یہ تجویز کریں گے ''حقیقت اسلام'' پہلی تقریر کو ہم اس لئے ترجیح دیتے ہیں کہ اوس صورت میں تمہارا لیکچرار واقعی حیثیت میں تمہارا ہوگا اور اس حیثیت میں لیکچرار بحیثیت مرزائی مشن کے نہیں بولے گا بلکہ عام اسلامی حالت کی حیثیت سے ہوگا گویا وہ تمہارا نہوگا۔ تاہم ہمیں منظور ہے۔ اور سنئے ہم اپنی دریادلی میں یہ شرط بھی نہیں لگاتے کہ مضمون صحیح بلکہ یہ بھی نہیں کہتے کہ آیات واحادیث کی عبارات صحیح پڑھے۔ نہیں جو اوس کا جی چاہے کرے ہم تو اثر کا مقابلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھاوینگے۔ کیا ہے؟ کوئی قادیانی کہ اپنی پیش کردہ تجویز پر عمل کر دکھائے۔ ہاں اس مقابلہ کا ذکر اشتہار میں تو نہوگا۔ لیکن خاص طور پر جانچ کرنے کو تین منصف ضرور ہونگے۔ ہم آپ کی خاطر یہ بھی مانتے ہیں کہ منصفوں میں سردار بچن سنگھ صاحب پلیڈر لودہانہ ہرگز نہونگے۔ کیا اب بھی نہ مانو گے۔ ضرور بالضرور۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۳۰۔ مورخہ ۶/ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۴ مئی ۱۹۱۲ء ص: ۱-۳)

الحکم جواب دے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میری طرف سے جتنے حملے قادیانی قلعہ پر ہوئے ہیں بفضلہٖ تعالیٰ ایک سے ایک سخت۔ رسالہ ''الہامات مرزا'' نے تو اس قلعہ کو ایسا مسمار کیا کہ اوس کے جواب کے لئے پہلی دفعہ مبلغ پانچ سو دوسری دفعہ مبلغ ایک ہزار تیسری دفعہ مبلغ دو ہزار کا اشتہار تھا مگر جواب نہو سکا پر نہو سکا۔

الحکم کا ایڈیٹر بیچارہ اسی صدمہ میں بجلی کا شکار بھی کئی ایک دفعہ اٹھا مگر

الا کما یقوم الذی یتخبّطه الشیطان من المس (البقرة: ۲۷۵)

نشانات مرزا بجواب الہامات مرزا کے اشتہار دیئے۔ یہاں تک لکھا کہ پریس میں جاچکا۔ ۷/ جون ۱۹۱۱ء کے پرچہ میں لکھا کہ خلیفہ نورالدین صاحب نظر ثانی فرماتے ہیں جسے آج ایک سال ہونے کو ہے۔

اتنی دیر کی وجہ کیا۔ ہماری سمجھ میں جو آتا ہے بتلاتے ہیں غلط ہو تو صحیح بتلانے کا آپ کو حق ہے۔

(الف) یا تو ایسا لطیف جواب تھا کہ خلیفہ صاحب کی نظر ثانی میں اوسے نظر بد لگ گئی۔

(ب) یا خلیفہ صاحب نے اپنے علم و فضل کی شہادت سے اوسے قابل اشاعت نہ سمجھا۔

بہرحال دال میں کالا ضرور ہے۔ اس عقدہ کا حل بجز ایڈیٹر الحکم کون کرے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۱۲ء ص: ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت اہل حدیث کو قادیانیوں پر فتح مبارک

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا

مذکورہ بالا آیت شریف کا ہو بہو ظہور لودہانہ میں مرزائیوں کے مباحثہ کے موقع پر ہو گیا۔ فالحمد للہ۔ منشی قاسم علی صاحب مرزائی دہلوی نے اسلامی ہیرو شیر پنجاب جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ نا تجربہ کاری سے اپنی چالاکی اور لسّانی کے بھروسہ اور اپنے علم کے زغم میں آن کر اعلان مباحثہ تو کر دیا لیکن دل میں یہ سمجھتے تھے کہ یہ لوہے کے چنے چبانے نہ پڑینگے بلکہ یونہی شرائط کی منظوری غیر منظوری میں وقت ٹل جاوے گا اور جوں ہی فاضل امرت سری کسی شرط سے انکار کریں گے موقع پر جھٹ سے اپنی فتح اور مولانا کی شکست کا اعلان کر کے فتح کا جشن منالیں گے مگر یہ خبر نہ تھی کہ فاضل امرت سری ہمارے گھر کے بھیدی اور ہم سے زیادہ مرزائی کارگاہ الہام بانی آف قادیان سے واقف ہیں فاضل امرت سری دام ظلہ نے منشی جی کی کل شرائط حسب عادت قدیمہ نہایت فراخ وحوصلگی سے منظور کر کے اعلان کر دیا کہ

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

مولانا ہر طرح مباحثہ کے لئے آمادہ ہو گئے تو منشی جی بھی دل سخت کر کے دہلی سے چل پڑے اور اپنے دل کو سمجھا لیا کہ تو ہراساں مت ہو گو مقابل بہت زبردست ہے اور زبردست بھی کیسا جس نے ہمارے مسیح موعود کا ناطقہ بند اور قافیہ تنگ کر دیا تھا جس کی علمی شمشیر سے خوف کھا کر مسیح موعود چیخ اوٹھا ”میں نے آپ سے (یعنی فاضل امرت سری سے) بہت دکھ اوٹھایا اور صبر کرتا رہا... اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر ایک پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔“

ایسے زور آور حریف سے مقابلہ کارے دارد مگر خیر منشی جی دل کی ڈھارس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باندھ کے شیخ چلی جیسی پلاؤ دم دیتے ہوئے چلے کہ گو مسیح موعود گھبرا گئے مگر میں چال ہی اور چلا ہوں۔ میری تقریر ہی بہت چست اور جرح نہایت مدلل ہے اور منصفین وثالث کی شرط بھی بہت کڑی رکھی ہے۔ مگر یہ خبر نہ تھی کہ یہ سب چالبازیاں اور شرطیں خصم کے حق میں مفید ہونگی کیا سچ ہے عدو شود سببِ خیر گر خدا خواہد

آخر کار منشی صاحب لودہانہ پہونچے ادھر سپہ سالار یعنی فاضل امرت سری بھی میدان کارزار میں آن دھمکے ثالث کا تقرر بھی ہو گیا۔ تین سو کی رقم بھی آہ سرد بھر کر منشی جی نے امین صاحب کے سپرد کر کے رقم کی طرف سے دل ہی دل میں انا للہ پڑھ لی۔ منشی جی نے جس وقت مولانا کا چہرہ دیکھا سرد پڑ گئے اور گھبرا کر دل ہی دل میں کہنے لگے کہ

قفس میں لا کے ڈالا ہے مجھے صحنِ گلستاں سے
کہاں سے کھینچ لائی ہے میری قسمت کہاں مجھ کو

مگر اب حسرت ویاس سے کیا کام چلتا تھا خدا کو تو حق وباطل روشن کرنا تھا بحث شروع ہو گئی شیر اسلام دھڑکنے لگا منشی جی کانپنے لگے دیگر مرزائیوں کے چھکے چھوٹ گئے منشی جی کہنا کچھ چاہتے ہیں۔ زبان سے نکلتا کچھ ہے فبھت الذی کفر کا جلوہ عیاں ہے منشی جی حسرت بھری نگاہوں سے چاروں طرف تکتے ہیں کہ کوئی مجھ بیکس کو اس شیر کے زبردست پنجہ سے چھڑائے آخر منشی جی دل ہی دل میں اپنے مسیح موعود سے فریاد کرتے ہیں۔

تیرے بیمار فرقت کو اجل یٰسین سناتی ہے
مسیحا لے خبر مرنے کے ساماں ہوتے جاتے ہیں

مگر منشی جی کی مدد کسی نے نہ کی شیر اسلام نے معمولی جھٹکے سے منشی جی کو چاروں شانے چت گرا دیا اب منشی جی پڑے پڑے ہاتھ پاؤں مار رہے ہیں اور یوں گویا ہیں۔

یقیں ہم کو ہوا ہے نیست ہو کر اپنی ہستی کا
نہ ہو مغموم کوئی یا الٰہی شادماں ہو کر

لیجئے سردار بچن سنگھ صاحب بی اے گورنمنٹ پلیڈر نے فاضل امرت سری کے حق میں فیصلہ دے دیا اب تو منشی جی کے بالکل ہی گھٹنے ٹوٹ گئے۔ بس اب منشی جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مات کھا چکے ہیں اور رنج وافسوس کی دلدل میں پھنسے پڑے ہیں اور یوں کہہ رہے ہیں۔

کرے کون غم کی چارہ جوئی کہاں جا کے دوں دوہائی
نہ کہیں پہ داد پائی نہ کہیں مراد پائی

یہ وقت واقعی منشی جی کا فوٹو اوتارنے کے قابل تھا منشی جی تو نامیدی کے دریا میں غوطہ زن ہیں اور مولانا کے حق میں حاضرین یوں کہہ رہے ہیں۔

باتوں ہی باتوں میں اڑالی بازی
یوں اُڑا لیتے ہیں حکمت سے اُڑانے والے

اور بعض اشخاص مولانا کے حق میں یوں دعاء اور قاسم صاحب دہلوی کی حالت یوں بیان کرتے ہیں ایک ہی شعر میں دونوں باتیں سنئے۔

تم سلامت رہو باطل کے مٹانے والے
حشر تک ہوش میں قاسم نہیں آنے والے

منشی صاحب کے حواری منشی جی سے پوچھتے ہیں کہ منشی صاحب آج آپ کو کیا ہوگیا آپ تو عالم ہیں۔ فاضل ہیں تحریر تقریر میں ماہر ہیں کیوں آج مبہوت ہوگئے؟ اس کے جواب میں منشی صاحب بس ایک ہی سناتے ہیں کہ۔

پڑھا لکھا تھا جو کچھ سب بھلایا لوح خاطر سے
اگر اب یاد ہے کچھ کچھ تو دل کی داستاں مجھ کو

علاوہ مرزائیوں کے اور حاضرین جلسہ منشی جی سے چُہل کرتے ہیں لیکن بظاہر ہمدرد بن کر یوں استفسار کرتے ہیں۔

کیسے بگڑی ہے ذرا صاف تو کہئے ہم سے
دل میں درد آنکھوں میں آنسو لب پہ کیوں فریاد ہے

ان کے جواب میں منشی جی نہایت کرختگی سے اس طرح جھنجھلا کر بولتے ہیں اور اس استفسار کو ظلم سے تعبیر کرتے ہیں کہ۔

کیسے بے خوف کمر ظلم پہ باندھی سب نے
لیجئے آئے یہ بے پَر کی اُڑانے والے

اب منشی جی کے رنج وافسوس کا اور بھی زیادہ موقع آ گیا گویا زخم پر نمک کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھڑکاؤ ہونے لگا یعنی امین صاحب تین سو کی رقم مولانا امرتسری کے حوالے کررہے ہیں مولانا چٹکی لگارہے ہیں کھرے کررہے ہیں اور منشی آہ سرد بھر کر یوں کہہ رہے ہیں کہ

یہاں تو حسرتوں کا خون ہے اس خانۂ دل میں
رقیبوں کے وہاں پر پورے ارماں ہوتے جاتے ہیں

آہ وہ سین قابل دید تھا جب کہ تین سو کی رقم منشی جی کی کلیجے سے نکل کر مولانا کے قبضہ میں پہونچ گئی۔ منشی جی کے دل میں دھڑکن لگ گئی چہرہ زرد ہوگیا اس میں کچھ مبالغہ نہیں ایک تو مباحثہ میں مات کھانے کا غم دوم تین سو کی رقم کا ایک دم نکل جانا جناب انسان چراغ پا ہوجاتا ہے یہ واقعی منشی جی ہی کا حوصلہ تھا جو لودہانہ سے دہلی تک اپنے اوسانوں چلی آئے روپیہ وہ چیز ہے کہ انسان کو انسان کے ضائع ہونے کا یعنی موت کا اتنا رنج نہیں ہوتا جتنا روپیہ کا دھکا لگتا ہے کیا سچ ہے

جان گر طلبی مضائقہ نیست
زر گر طلبی سخن دریں است

بیچارے قاسم جی سینہ پر سنگ صبر رکھ کر کلیجہ پکڑ کر صبر کی لاٹھی کے سہارے حسرت ویاس کے آنسو ناامیدی کے رومال سے پونچھتے ہوئے لودہانہ اور خصوصاً میدان مناظرہ کی طرف خطاب کرکے کے یوں کہتے ہوئے دہلی کو سدھار چلے

دشت غربت سے وطن کو یہ ساماں لے چلا
چاکِ داماں لے چلا چاک گریباں لے چلا
کیا بتاؤں کیا تیری محفل سے ساماں لے چلا
درد پنہاں لے چلا داغِ نمایاں لے چلا

ہم منشی جی کے اس رنج میں شریک ہیں اور اون کو صبر دلانے اور اُن کی تسلی کے لئے ایک آیت قرآنی لکھتے ہیں۔ یقین ہے منشی جی اس آیت پاک کو دیکھ کر صبر جمیل کا درجہ حاصل کریں گے۔ سنئے ارشاد باری ہے:

قل اللهم مالك الملك تؤتى الملك من تشاء وتنزع الملك ممن تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بيدك الخير انك على كل شئ قدير۔(آل عمران :۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کی آپ کے لئے ضرورت نہیں آپ خود اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں پس آپ مرضی الٰہی پر شاکر ہو کر صبر کیجئے۔ منشی جی خود کردہ را علاج نیست اصل تو یہ ہے کہ آپ نے خود اپنے پاؤں پر تیشہ مارا آپ کی تو سراسر غلطی تھی کہ اوس ذات سے مباحثہ کیا جس سے مسیح موعود گھبرا گئے تھے آدمی کو سوچ سمجھ کر کام کرنا چاہیئے۔ اس وقت ہم ایک بات بہت ہی کھری بلا رو رعایت کہتے ہیں وہ یہ کہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب جو ہر ایک مناظرہ میں غالب رہتے ہیں یہ مولانا کا ذاتی وصف نہیں بلکہ نصرت الٰہی ہے اور یاد رکھو نصرت الٰہی ہمیشہ حق کی طرف رہتی ہے ہم صاف صاف کہتے ہیں کہ مرزا صاحب آنجہانی مولانا ابوالوفاء سے علم و فضل میں کم نہ تھے گر علم و فضل پر نصرت الٰہی کا دارومدار ہوتا تو آج مرزا صاحب کا جھنڈا قادیان پر فتح کے فراٹے بھرتا ہوا نظر پڑتا کیا منشی صاحب آپ خدا کو حاضر جان کر ایمان سے کہیں گے کہ مرزا صاحب آنجہانی کی کوئی بھی مراد پوری اور پیشگوئی سچی ہوئی؟ عبداللہ آتھم لیکھ رام والی پیشگوئی کا کیا حشر ہوا۔ آہ! آسمانی منکوحہ والی پیشگوئی پوری ہونے کی مرزا صاحب کیسی پھڑکتی ہوئی حسرت دل میں ہی ساتھ لے گئے۔ چنانچہ اب تک بھی مرزا صاحب کے مزار پر حسرتوں اور آہوں کی ہوا چل رہی ہے۔ آہ! کیا سچ ہے

سر پیٹتی ہے آرزو ارماں ہیں نوحہ خواں
حسرت برس رہی ہے کسی کے مزار پر

آسمانی نشان ظاہر ہونے کی سہ سالہ پیشگوئی طاعون سے قادیان محفوظ رہنے والی پیشگوئی مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، محمد بخش جعفر زٹلی ابوالحسن تبّتی کی نسبت آپ نے بڑے زور سے پیشگوئی کی کہ یہ تینوں تیرہ ماہ تک مرجاوینگے یا تباہی آئیگی مگر کیا ہوا؟ سب جانتے ہیں کہ میعاد مقررہ میں ان تینوں صاحبوں کا نہاتے بال بھی بینگا نہ ہوا بلکہ مرزا صاحب ان تینوں کی زندگی میں چل بسے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کی موت کی نسبت کس قدر زور وشور اور شوں شاں سے پیشگوئی کی مگر نتیجہ کیا نکلا؟ مرزا صاحب مرچکے ہیں اور ڈاکٹر صاحب سلامت ہیں۔ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی صحت اور جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کے قادیان نہ پہونچنے کی پیشگوئی کی مگر ظہور کیا ہوا مولوی عبدالکریم بھی مرگئے اور فاضل امرت سری بھی قادیان جادھمکے اور مرزا جی گھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گھس گئے اور کہاں تک مرزا جی کی ناکامیاں بتلاؤں۔ اس کے لئے ایک دفتر عظیم چاہیئے۔ جس کسی کو مرزا جی کی ناکامیاں معلوم کرنے کا شوق ہو وہ دفتر اہلحدیث امرت سر سے رسالہ ''الہامات مرزا'' و ''صحیفہ محبوبیہ'' منگا کر دیکھ لے۔ ہاں یہ ہم مانتے ہیں کہ تمام عمر میں مرزا جی کی ایک دعا قبول ہوئی مگر افسوس مرزائیوں نے قبولیت دعا کی تصدیق نہ کی۔ مرزا جی کی وہ دعا ایسا اثر رکھتی تھی کہ اوس کی تصدیق نہ کرنے والوں کو سزائیں مل رہی ہیں چنانچہ منشی قاسم علی دہلوی کو اوس دعا کی تصدیق نہ کرنے کی وجہ سے تین سو چہرہ شاہی کا جرمانہ ہوا۔ مقتضائے ایمان تو یہ تھا کہ جو مرزائی لودہانہ میں موجود تھے مع منشی قاسم علی صاحب سب کے سب فاضل امرت سری کے ہاتھ پر بیعت کرتے کیسی بیعت مرزائی اسلام سے توبۃ النصوح یعنی بیعت توبہ کرتے مگر قادیانی اور صداقت پسندی توبہ توبہ اجتماع ضدین ہے ایسے صاف صریح خدائی فیصلہ کو بھی مرزائی نہ مانیں تو کیا یہ امید ہوسکتی ہے کہ ان لوگوں میں کچھ ایمان ہے۔ مرزائیو! اگر تمہیں خوف خدا نہیں تو اس ناکامیابی پر دنیا کے لوگوں سے شرم کرتے ہوئے آئندہ کے لئے خاموشی اختیار کرو۔ پھر تو کبھی فاضل امرت سری سے مقابلہ نہ کروگے؟ اللہ پاک جل شانہ کی درگاہ میں مَیں نہایت اخلاص سے دعا کرتا ہوں کہ مالک الملک آپ لوگوں کی ہدایت کرے اور آپ لوگوں کے شر سے سب مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔ آمین یا رب العالمین۔

اللهم انی اعوذبك من فتنة المرزا غلام احمد قادیانی واعوذبك من علم لاینفع ومن قلب لایخشع ومن نفس لاتشبع واعوذبك من زوال نعمتك وتحول عافیتك وفجاء ة نقمتك وجمیع سخطك اللهم لك اسلمت وبك اٰمنت وعلیك توكلت والیك انبت فاغفر لی ذنوبی یا ارحم الراحمین.

جناب منشی قاسم علی صاحب آپ اس دعاء کو ضرور اخلاص سے پڑھیں

میں ہوں مرزائیوں کا خیرخواہ خاکسار:

حکیم محمد مجیب الرحمٰن کفاہ المنان حسین پوری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۱۲ء ص:۱۰-۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کی شکست

اس خاکسار نے ایک اشتہار قومی پریس سیالکوٹ میں طبع کرایا ہے۔ جس میں دو شکست فاش جماعت مرزائیہ کا ذکر ہے۔ ایک شکست موضوع بھگت پور میں اور ایک موضع کٹھالیاں میں اور ہر دو مباحثہ مذکور میں ستائیس مرزائیوں نے اپنے مذہب باطل سے توبہ کی ہے۔ مفصل کیفیت اشتہار کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتی ہے، شائقین چھ پائی کا ٹکٹ بھیج کر طلب فرماسکتے ہیں۔ کیوں کہ بندہ نے اپنی گرہ سے زرخرچ کے اشتہار مذکور طبع کرایا ہے اب یہ بندہ اپنے سے ٹکٹ چسپاں کر کے شایقین کی خدمت میں روانہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ پتہ یہ ہے: نیاز مند: سید نور اللہ شہر سیالکوٹ محلّہ کشمیری۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۱۲ء ص:۱۳-۱۴)

قادیانی وفد کا سفر اور ندوہ کا جلسہ

حضرت شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

شروع اپریل (۱۹۱۲ء) میں قادیان سے ایک وفد نکلا جس کی غرض وغایت بقول اس کے مدارس اسلامیہ دینیہ کا معائنہ کرنا تھا۔ اس سفر میں وہ ندوہ کے جلسہ میں بھی شریک ہوا۔ اس وفد کا امیر مرزا صاحب قادیانی کا بیٹا مرزا محمود احمد تھا۔ وفد کا میر منشی یا سفرنویس اڈیٹر الحکم تھا۔ چنانچہ اڈیٹر موصوف نے اپنا سفرنامہ الحکم قادیان کے کئی ایک نمبروں میں شائع کیا ہے۔ اس سفرنامہ میں گو اوس نے بہت سی باتیں علماء کرام کی نسبت ایسی ویسی کہی ہیں، مگر ہماری غرض اون سب سے نہیں بلکہ چند باتوں پر ہم نوٹس لینا چاہتے ہیں۔

اول اڈیٹر صاحب نے اپنے معمولی اخلاق مسیحی کا ثبوت یوں دیا ہے کہ مولانا شبلی جیسے باکمال عالم کی نسبت جہاں کہیں ذکر کیا ہے صرف مفرد کے صیغے میں محض ''شبلی'' کے لفظ سے۔ مولانا شبلی سے ہمارا بھی کئی ایک باتوں میں اختلاف ہے اور ہونا چاہئے مگر اختلاف کی صورت میں بھی اون کے علم وفضل کی قدر ہماری نگاہ میں اوسی قدر ہے جس قدر اتفاق کی صورت میں ہوسکتی ہے۔ اس ضمن میں آپ نے مولوی سید سلیمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب مدرس ندوہ کا ذکر بھی کیا ہے مگر عجب خبط الحواسی سے ایک ہی بیان میں کہیں جمع کا صیغہ ہے تو کہیں مفرد کا اس موقع پر ہمیں صرف مسیح علیہ السلام کا قول بہت صحیح معلوم ہوتا ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے جس کا مطلب عربی کی ایک مثل میں بھی ملتا ہے۔ الثمرة تنبئ عن الشجرة. اس مقدس جماعت کی رعونت اور اخلاق ہی ان کے مذہب کی صحت کے ضامن ہے۔

خیر اس سفر میں مولانا شبلی اور مولانا عبداللہ ٹونکی کے سامنے اونھوں نے یہ مسئلہ بھی پیش کیا کہ کسی غیر مرزائی مسلمان کی لڑکی کا نکاح مرزائی کے ساتھ ہونے سے آپ (مولانا شبلی) نے کیوں منع کیا۔ اونھوں نے کہا میں نے تو اجازت دی تھی۔ پھر لکھتے ہیں کہ اسی ضمن میں مرزا صاحب کی نبوت کا ذکر آیا تو ہم نے کہا جزئی نبوت کے قائل تو (مولانا) شبلی بھی ہیں۔ ہم باور نہیں کرتے کہ مولانا شبلی اور مولانا عبداللہ ٹونکی نے اس کا معقول اور مسکت جواب نہ دیا ہو۔ ضرور دیا ہوگا مگر ناقل نے اوس کو نقل نہیں کیا۔ اس لئے ہم اس کا جواب دیتے ہیں اور آپ کے رسول (قادیانی آنجہانی) کے قول سے دیتے ہیں۔ پس غور سے سنو! زیادہ کنج وکاؤ اور کرید نے کی حاجت نہیں تمہارے امام نے غیر مرزائی مسلمانوں کے رشتوں کی بابت تمہیں خود ہدایت دے رکھی ہے جو افسوس تم لوگ بھول کر دوسروں کو بھی بھلانے کی کوشش کرتے ہو۔ اپنے امام کا وہ فتویٰ غور سے پڑھو جو اونھوں نے بذریعہ ایک اشتہار کے شائع کیا تھا جو یہ ہے:

> ”یہ تو ظاہر ہے کہ جو لوگ مخالف مولویوں کے زیر سایہ ہو کر تعصب اور عناد اور بخل وعداوت کے پورے درجہ تک پہونچ گئے ہیں اون سے ہماری جماعت کے نئے رشتے غیر ممکن ہوگئے ہیں۔ جب تک وہ توبہ کر کے اس جماعت میں داخل نہوں اور اب یہ جماعت کسی بات میں اون کی محتاج نہیں۔ مال میں، دولت میں، علم میں، فضیلت میں، خاندان میں، پرہیزگاری میں، خدا ترسی میں سبقت رکھنے والے اس جماعت میں بکثرت موجود ہیں۔ اور ہر ایک اسلامی قوم کے لوگ اس جماعت میں پائے جاتے ہیں۔ تو پھر اس صورت میں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ ایسے لوگوں سے ہماری جماعت نئے تعلق پیدا کرے جو ہمیں کافر کہتے اور ہمارا نام دجّال رکھتے ہیں۔ یا خود تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں مگر ایسے لوگوں کے ثنا خوان اور تابع ہیں۔

یاد رہے کہ جو شخص ایسے لوگوں کو چھوڑ نہیں سکتا وہ ہماری جماعت میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ جب تک پاکی اور سچائی کے لئے ایک بھائی بھائی کو نہیں چھوڑے گا۔ اور ایک باپ بیٹے سے علیحدہ نہیں ہوگا تب تک وہ ہم میں سے نہیں۔ سو تمام جماعت توجہ سے سُن لے کہ راستباز کے لئے ان شرائط پر پابند ہونا ضروری ہے اس لئے میں نے انتظام کیا ہے کہ آئندہ خاص میرے ہاتھ میں مستور اور مخفی طور پر ایک کتاب رہے جس میں اس جماعت کی لڑکیوں اور لڑکوں کے نام لکھے رہیں اور اگر کسی لڑکی کے والدین اپنے کنبہ میں ایسی شرائط کا لڑکا نہ پاویں جو اپنی جماعت کے لوگوں میں سے ہو اور نیک چلن اور نیز اون کے اطمینان کے موافق لائق ہو۔ ایسا ہی اگر ایسی لڑکی نہ پاویں۔ تو اس صورت میں ان پر لازم ہوگا کہ وہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم اس جماعت میں سے تلاش کریں۔ اور ہر ایک کو تسلی رکھنی چاہئے کہ ہم والدین کے سچے ہمدرد اور غمخوار کی طرح تلاش کریں گے اور حتی الوسع یہ خیال رہے گا کہ وہ لڑکا یا لڑکی جو تلاش کئے جائیں اہل رشتہ کے ہم قوم ہوں۔ یا اگر نہیں تو ایسی قوم میں سے ہوں جو عرف عالم کے لحاظ سے باہم رشتہ داریاں کر لیتے ہوں۔ اور سب سے زیادہ یہ خیال رہیگا کہ وہ لڑکا یا لڑکی نیک چلن اور لائق بھی ہوں۔ اور نیک بختی کے آثار ظاہر ہوں۔ یہ کتاب پوشیدہ طور پر رکھی جائے گی اور کسی لڑکے لڑکی کی نسبت کوئی رائے ظاہر نہیں کی جائے گی جب تک اوس کی لیاقت اور نیک چلنی ثابت نہو جائے۔ اس لئے ہمارے مخلصوں پر لازم ہے کہ اپنی اولاد کی ایک فہرست اسماء بقید عمر و قومیت بھیج دیں تا کہ وہ کتاب میں درج ہو جائے مندرجہ ذیل نمونہ کا لحاظ رہے:

نام دختر یا پسر۔ نام والد۔ نام شہر بقید محلّہ و موضع۔ عمر دختر یا پسر

(فتاوی احمدیہ جلد دوم، صفحہ ۷-۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیا اب وہ کتاب محو ہوگئی جس میں رشتوں کو مخفی راز رکھے رہتے تھے۔ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں مسلمانوں سے رشتہ کرنے کی درخواست ہوتی ہے اور نہ کرنے پر شکایت۔ جس فرق سے تمہارے نبی نے تم کو یہ وصیت کی تھی اوسی فرق سے اہل اسلام تم سے ناطہ نہ کریں تو تمہارا کیا اعتراض؟

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

اسی مضمون میں اڈیٹر صاحب الحکم نے ایک بات ایسی لکھی ہے جس پر خدا لگتی کہنے کو ہمارا بھی جی چاہتا ہے کہ بہت ہی معقول لکھی ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

''اشاعت سلسلہ کے متعلق اس امر کی بہت بڑی ضروری ہے کہ سلسلہ کے اصولوں کو کھول کھول کر بیان کیا جاوے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ راستہ صاف کرنے کے لئے ضرورت ہے کہ ہماری پبلک تقریروں میں سلسلہ کا نام تک نہ آوے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور ۴ و ۵ مئی ۱۹۱۲ء کو یہ سوال پیش کیا گیا تو حضرت صاحب نے اس کو نہ صرف ناپسند کیا بلکہ اس کو ایک قسم کا نفاق بتایا۔ اے خدا تو ہم سب کو نفاق سے محفوظ رکھ۔ (آمین)

حقیقت میں اس امر کی سخت ضرورت ہے کہ ہم اشاعت سلسلہ میں اگر اپنے عقائد اور اصولوں کو پیش نہ کریں گے تو لوگ اس سے کیونکر واقف ہوں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں اس قسم کا ایک واقعہ پیش آچکا ہے جو ہمارے لئے حجت اور خضر راہ ہے۔ لاہور کے اخبار وطن نے ریو آف ریلیجنز کی اشاعت کے متعلق ایک معاہدہ کرنا چاہا تھا کہ اس میں سلسلہ کا ذکر نہو۔ اس تجویز کو جس حقارت اور نفرت کی نظر سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دیکھا تھا وہ ان خطوط وتحریروں سے عیاں جو ۱۹۰۵ء کے آخر اور ۱۹۰۶ء کے اوائل میں اخبارات اور میگزین میں شائع ہوچکی ہیں خود جناب مولوی محمد علی صاحب نے ایک مبسوط خط اڈیٹر وطن کے نام لکھا تھا جس میں اونھوں نے کھول کر بیان کیا تھا کہ ''میں جو کچھ اس رسالہ میں لکھونگا اس میں اپنے عقاید کا پابند رہونگا۔ اور یہ منافقانہ کارروائی مجھ سے ہرگز نہیں نہو سکے گی کہ اپنے عقاید کو چھپاؤں۔'' (الحکم ۷-۱۴ مئی ۱۹۱۲ء، ص:۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اشارہ اپنے ایک مشہور اور قابل لیکچرار خواجہ کمال الدین کی طرف ہے جو پبلک تقریروں میں قادیانی مشن کا نام تو کیا اشارہ تک نہیں کرتے۔ جس کو ایڈیٹر الحکم اور وفد کی امیر مرزا محمود نفاق کہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں یہ بات اس لئے معقول ہے کہ جن خصوصیات کی وجہ سے اتنی تکلیف اوٹھائی جن کو مر مر کر حاصل کیا جن کی بابت یہ کہنا بے جا نہیں کہ

دشمن کے طنز دوست کے پند آسمان کے جور
کیا کیا مصیبتیں نہ سہیں تیرے واسطے

وہی مخفی رکھی جائیں تو غالبا بہادری اور اخلاص مندی سے بعید ہے۔ اسی لئے ہم بھی قادیانی ممبروں کو چیلنج دیتے ہیں کہ اون خصوصیات پر ہمارے سامنے مقابلہ کے لئے لیکچر دو تو پھر دیکھیں کہ کیا رنگ پیدا ہوتا ہے۔ کیا قادیانی مشن کے امام مقتدی ہماری اس معقول درخواست کو منظور کریں گے؟ (آئندہ زمانہ خود بتلائیگا)۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۳۱۔ مورخہ ۱۳ر جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۳۱ر مئی ۱۹۱۲ء ص: ۱-۳)

قادیانی خلیفہ کی خدمت میں مراسلہ

السلام علی من اتبع الھدیٰ۔ اما بعد

میں نے اہلحدیث مورخہ ۱۹ر جنوری ۱۹۱۲ء میں آپ کے ایک مرید کی شکایت کرتے ہوئے چند سوالات آپ کی خدمت میں پیش کئے تھے۔ امید تھی کہ بحکم حدیث شریف آپ محققانہ جواب شائع فرماویں گے۔ مگر آپ نے تو اس وقت تک کوئی جواب نہیں دیا ہاں بدر مندرجہ ۲۹-فروری ۱۹۱۲ء میں اُس کے متعلق ایک مضمون نکلا ہے جس کے لکھنے والے نے اس کی سُرخی (چھوٹا منہ بڑی بات) لکھ کر یہ ظاہر کردیا ہے کہ وہ عنوان اور معنوں کے تعلق سے محض بے خبر ہے اگر اُس کے بیان میں کچھ بھی صداقت ہے تو خود اُسی کے بیان سے ہمارا پوزیشن صاف ہوجاتا ہے۔ مگر پھر بھی وہ مجھ پر پوزیشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف کرنے کی فرمائش کرتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے بیان کے سمجھنے کی بھی صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔ ہر چند اس مضمون میں اُس نے اپنی بولی بدلی ہے مگر اپنے مذہبی اصول کے مطابق اذا خاصم فجر کے مصداق بننے سے نہیں بچ سکا۔ چونکہ وہاں کے بعض اخباروں سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ مریدین محض خود سر و آزاد ہیں بلا اجازت آپ کے جو چاہتے ہیں کر کرالیا کرتے ہیں ''شاید آپ کی خلافت کی ٹٹی اس موقع کے لئے تیار کی گئی ہے کہ جب جلسہ مناظرہ وغیرہ میں شکست وہزیمت کے آثار دیکھیں تو یہ کہہ کر فرار ہو جائیں کہ خلیفہ صاحب کا حکم نہیں ہے۔'' اس لئے آپ سے یہ دریافت کرنا ضرور ہے کہ یہ مضمون بلا علم واجازت آپ کے شائع کیا گیا ہے یا آپ کے علم واجازت سے۔ مگر آپ کے علم واجازت سے شائع کیا گیا ہے تو میں اس کے مفصل ومدلل جواب لکھنے کو تیار ہوں ہمارے جواب سے آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ اردو، فارسی، عربی، انگریزی میں ہمارا علمی مبلغ کیا ہے اور آپ کے نام نہاد نامہ نگار کا کیا؟ اور ہمارے استاد مدظلہ کے علمی اور اصلی دسترخوان پر کون کون لوگ صرف نمک خوار اور ذلہ ربا ہی نہیں بلکہ ان کے روحانی فرزند اور شاگرد بھی رہے ہیں۔ نمک حلالی یا نمک حرامی ان دونوں صفتوں میں سے کون صفت کس کو اپنے اسلاف سے وراثت میں ملی ہے۔ کون اپنے اساتذہ کا احسان مند وشکر گزار ہے اور کون احسان فراموش اور ناشکرا۔ یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ اس وقت اسلامی فرقوں میں ذلیل ترین فرقہ کون ہے۔ علاوہ شہروں کے خاص مونگیر میں تخمینا پانچ ہزار مسلمانوں کے مجمع میں کس فرقہ کو ذلت ورسوائی ہوئی ہے اور بارش کی طرح کس فرقہ پر لعنت برسی ہے۔ کس کے پیشواؤں کو غیر قوموں نے اپنی قوم نے بلکہ خود ان کے گھروالوں نے کیسے کیسے اعزازی خطابات دیئے ہیں۔ کیسے کیسے مدحیہ قصائد لکھے ہیں۔ صرف زندگی ہی میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد بھی کیسی کیسی نقلیں بنائی گئی ہیں۔ یہ بھی ظاہر ہو جائے گا۔ کہ بعض روپوش مرزائی مولوی (جو کہ چند کنجڑ کواڑی اور دو چار بھلے مانسوں کے لڑکوں کو دام میں لاکر کٹ پتلی کی طرح نچا رہے ہیں) کا مذہبی پوزیشن کیسا رہا ہے۔ گورنمنٹ برطانیہ کے ایک ڈسٹرکٹ جج نے صرف ان کی لامذہبی اور وہابیت کا ہی نہیں بلکہ دیانت داری اور امانت داری کا کیسا سارٹیفکیٹ ان کو عطا کیا ہے۔ جس پر ہائی کورٹ کلکتہ کے اعلیٰ حکام نے کامل وثوق فرمایا ہے۔ اصل فیصلہ مع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ پیش کردیا جائے گا۔

اور اگر یہ مضمون بلاعلم واجازت آپ کے شائع کیا گیا ہے تو مجھ کو اس کے جواب لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔اس لئے کہ ہمارے اصل مخاطب آپ ہیں دوسروں کی بدزبانی کے جواب میں اتنا لکھنا کافی ہے۔

و لقد امر علی اللئیم یسبنی
فمضیت ثمه وقلت لا یعنینی

میں امید کرتا ہوں کہ ہمارے سابق سوالات کے جوابات کے ساتھ بحکم رد الکتاب کرد السلام اس مراسلہ کا جواب بھی لکھیں گے۔ جواب نہ آنے پر ۲۹-فروری کے بدر کا مضمون آپ ہی کا لکھا ہوا سمجھا جائے گا۔ اور ترکی بہ ترکی جواب دیا جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے

راقم: محمد عبدالرؤف عفی عنہ محلّہ مہولی شہر مونگیر۔ ۲۵-اپریل ۱۹۱۲ء۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۲ء ص: ۷)

قادیانی گیڈر بھبکی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

منشی قاسم علی دہلوی نے لکھا ہے۔ کہ مباحثہ لودہانہ میرے اور آپ کے درمیان تھا۔ تمام قوم مرزائیاں پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ اس لئے آپ کا فتح قادیاں یا فاتح قادیاں وغیرہ مضامین لکھنے سے احمدیوں (مرزائیوں) کی دل آزاری ہے۔ پس یا تو معافی مانگو، یا تم پر نالش کی جائے گی۔

جواباً قلمی ہے آپ کو اور دیگر مرزائیوں کو اجازت دیتا ہوں۔ کہ بذریعہ عدالت بھی دل کے ارمان نکال لیں۔ اور سن رکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاشقاں از ہیبتِ تیغ تو سرپیچیدہ اند
جامیء بیچارہ را چوں دیگراں پنداشتی

ہم نے جو کچھ لکھا ہے۔ اُس کا ثبوت بفضلہٖ تعالیٰ ہمارے پاس کافی سے زیادہ ہے۔ جس کو بالا جمال شیخ سعدی مرحوم کے قول میں سُنائے دیتے ہیں۔

چو از قومے یکے بیدانشی کرد
نہ کہ را منزلت ماند نہ مہ را

تفصیل کے لئے کمرہ عدالت کا انتظار کیجئے۔ استغاثہ کی اخراجات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہو۔ تو غنیمت حاصل کردہ مبلغ تین سو روپیہ میں سے کچھ رقم میں بھی بطور چندہ پیش کرنے کو تیار ہوں۔

ہاں دوستانہ نصیحت کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ استغاثہ کرنے سے پیشتر دفعہ (۲۱۱) تعزیرات ہند کو دیکھ رکھئے گا۔ پس

ہم بھی ہیں سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو
آج دیکھیں کاٹ تیرے ابروئے خم دار کا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۳۲۔ مورخہ ۲۰/ جمادی الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۷/ جون ۱۹۱۲ء ص: ۱۳)

مثلث مساوی الاضلاع

اہل دہلی خبردار!

نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

اس مثلث سے ہماری مہندسانہ مثلث نہیں بلکہ ایک مقدس مثلث مراد ہے جس کے تینوں اضلاع پاک تعلیم الہام سے پیدا ہوئے۔ ایک زاویہ اس کا دہلی میں ہے تو دوسرا قادیان میں۔ تیسرا لاہور میں۔ ہم اس مقدس مثلث کو مہندسانہ مثلث کی شکل میں دکھاتے ہیں

قادیان لاہور دہلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین ابھی تک اس مثلث کی تہہ تک شائد نہ پہونچے ہوں اس لئے ذرہ تشریح کی حاجت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کے انتقال کے بعد دہلی میں جناب مرزا حیرت صاحب مشہور ایڈیٹر کرزن گزٹ کو الہام کا دعویٰ ہوا۔

قادیان میں مرزا صاحب کے بیٹے مرزا محمود کو۔ سب سے لطیف یہ کہ آریہ سماج کے جوشیلے رکن مہاشہ دھرمپال نو آریہ کو بھی الہام ہونے شروع ہوگئے ہیں اس لئے اس مثلث کی شکل یہ ہونی چاہئے۔

مرزا محمود دھرمپال مرزا حیرت

مناسب ہے کہ ان تینوں الہامیوں کے الہامات کا تھوڑا سا نمونہ دکھاویں

مہاشہ دھرمپال کو خطاب الٰہی:

مہاشہ مذکور نے اپنے وہ الہامات جو اوسے ۱۴ مئی کو ہوئے ۱۷ مئی کے اخبار اندر میں ''خطاب الٰہی'' کے عنوان سے یوں لکھے ہیں:

(۱) تو نے شیطان کو پچھاڑا اور میرے نام کی تقدیس کی۔ میں نے تجھ کو پسند کیا۔

(۲) میں نے تجھ کو سید القلم بنایا۔ اور تیرے قلم کو برکت دی۔

(۳) تو مجدد الدین ہے تو غازی ہے تو دھرمپال ہے۔

(۴) تو نے مردوں میں سے مجھ زندہ کو پسند کیا اس لئے کہ زندگی کا سرچشمہ مَیں ہوں۔

قبل ازیں مہاشہ جی نے ایک آریہ سماج بھی لاہور میں قائم کر رکھی ہے جس کے سکریٹری آپ خود ہی بنے ہوئے ہیں مسافر آگرہ مسلمانوں کو طعنہ دیتا ہے کہ دھرم پال نبی بن کر اب مسلمانوں کو لوٹنے لگا ہے۔ لیکن مسافر کی یہ غلطی ہے۔ مسلمانوں کا تو پہلے سے یہ عقیدہ ہے کہ آں حضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص (بفحوائے آیت ماکان محمد أبا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین اور بحکم حدیث لانبی بعدی) نبی اور رسول نہیں ہوسکتا۔ پھر مسلمان مسلمان رہ کر دھرم پال کی نبوت کو کیوں کر تسلیم کر سکتے ہیں۔

مرزا حیرت کا ربانی حلقہ:

اب سنئے مرزا حیرت کا قابل حیرت واقعہ آپ نے یکم مئی کے کرزن گزٹ میں ایک مضمون بعنوان ''ہمارا ربانی حلقہ'' لکھ کر عام مسلمانوں کو اس حلقہ میں شمولیت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دی اور ایسے اشخاص کے لئے جو اون کے حلقہ میں داخل ہونا چاہیں چند شرائط مقرر کیں۔ مضمون معنون کے آخر میں لکھا:

''دیکھو خدا کی بھی مرضی ہے کہ تم اس ربانی حلقہ میں شریک ہو۔ اس میں ہرگز پس وپیش نہ کرو جو کچھ کھو چکے کھو چکے عمر جتنی برباد ہو چکی تھی ہو چکی۔ غنیمت سمجھو کہ خدا کے حکم سے خدا کی راہ کا ایک فقیر تمہیں پکار رہا ہے اور جسے خدا کی طرف سے فقیر حلقہ کا خطاب ملا ہے۔ آؤ آؤ میرے بھائیو! آؤ بلا تامل آؤ شوق سے آؤ اور جلدی اس ربانی حلقہ میں شریک ہو لِلّٰہ وقت کو ہاتھ سے نہ دو اور غنیمت سمجھو تمہیں کیا معلوم کہ بارگاہ صمدی سے تمہارے لئے آئندہ لمحہ کیا حکم نافذ ہو۔

الہام کی ابتدا تو مندرجہ بالا عبارت میں مرزا حیرت دہلوی کو ہو چکی ہے۔ لیکن آخری جلی الفاظ صاف ظاہر کر رہے ہیں کہ آئندہ کو کھل کر الہام ہوں گے۔

اس حلقہ کو لبیک کہنے والے لوگوں کے نام اور تائیدی مضمون ۲۳ مئی کے کرزن میں چھپے ہیں تعجب ہے کہ اُن میں سب سے پہلا نام مولوی حشمت العلی صاحب دہلوی کا ہے جو ہمیشہ سے مسلمانوں میں فرقہ بندیوں اور حنفی، شافعی، اہلحدیث وغیرہ نام رکھنے کو نہایت نفرت سے دیکھتے ہیں۔ اب تک بارشاد ھو سمّٰکم المسلمین اپنے اور سب مسلمانوں کے لئے مسلمان نام کہلانا پسند بلکہ ضروری خیال کرتے تھے۔ پھر نہیں معلوم آپ نے کس آیت قرآنی سے اپنے لئے فقیر حلقہ ربانی نام اخذ کیا ہے۔ اور قرآن مجید نے مرزا حیرت کی ساختہ چاروں شرائط کی پابندی کا حکم کہاں دیا ہے اور قرآن مجید کا حکم کس جگہ ہے کہ دن رات قرآن مجید کو پاس رکھو۔

قادیان کی قدرت ثانیہ:

مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کے بیٹے مرزا محمود کو بھی اب سے الہام ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ چنانچہ ۱۷۔۲۴ مئی کے اخبار الحکم میں آپ کا وہ الہام شائع ہوا ہے۔ وہ الہام عربی الفاظ میں ہے جو لکھنؤ، کانپور وغیرہ مقامات کے سفر میں آپ کو ہوا۔ چنانچہ الحکم لکھتا ہے:

حضرت صاحبزادہ صاحب نے آتے ہی بیان کیا کہ مجھے راستہ میں الہام ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے:"انك تهدى من احببت"

اڈیٹر اہلحدیث: یہ الہام بھی عجیب قسم کا ہے مرزا صاحب آنجہانی کے الہامات بھی اسی قسم کے ہوا کرتے تھے لیکن اون سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے۔

آنجہانی کا قاعدہ تھا کہ اکثر اوقات قرآن مجید کی آیات ہی لکھ کر کہہ دیتے کہ یہ مجھے الہام ہوئے ہیں۔

قرآن مجید میں ایک آیت ہے انك لاتهدى من احببت ولكن الله يهدى من يشاء (القصص:۵۶) جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے نبی! تیرے بس میں نہیں کہ جسے تو چاہے اوسے ہدایت کردے لیکن خدا جسے چاہے ہدایت کرسکتا ہے۔

لیکن مرزا محمود احمد کا الہام اس کے الٹ کیوں کہ اس کا ترجمہ ہے اے محمود! تو جسے چاہے ہدایت کرسکتا ہے۔ گویا جس بات کا اختیار سرور انبیاء پیغمبر عربی فداہ ابی وامی صلوات اللہ علیہ وسلامہ کو بھی نہیں دیا گیا وہ قدرت مرزا کے صاحبزادہ کو حاصل ہوگئی۔ واہ واہ کیا کہنے۔ صاحبزادہ صاحب کی الہامی مشین مرزا صاحب کے الہامات سے بھی بڑھ چڑھ کر الہام ڈھالتی ہے۔

یہ تو ہے نمونہ ان کے الہامات کا۔ حیرتی حلقہ ربانی کا پروگرام ایسا دلفریب ہے کہ سب سے پہلے ہمارے مکرم دوست مولوی حشمت العلی صاحب مقیم دہلی جو مسلمانوں کے سوا کوئی نام (حنفی، شافعی، اہلحدیث وغیرہ) بھی اپنے لئے پسند نہیں کرتے تھے بلکہ ان ناموں کو موجب تفرقہ وفساد جانتے تھے وہی اس حلقہ کے سب سے پہلے ممبر بنے ہیں۔ جیسا کہ ہم ابھی لکھ چکے ہیں۔ چنانچہ اس کا عمل بھی مولوی صاحب موصوف نے شروع کردیا ہے۔ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کے برخلاف آپ نے ایک اشتہار دیا ہے اوس میں دو جگہ اپنا نام فقیر حلقہ ربانی لکھا ہے۔ ممکن ہے مولوی صاحب کی سابقہ رائے بدل گئی ہو جو ہر عالم کے حق میں جائز الوقوع ہے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ گو مولوی صاحب شوق سے ممبر بن گئے ہیں مگر عنقریب وہ اس حلقہ سے باہر ہوکر صاحب حلقہ کو مخاطب کرکے کہیں گے۔

ساحری کرد دو چشمِ تو وگرنہ زیں پیش
بود ہوشیار تر از تو دلِ دیوانۂ ما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مقدس مثلث میں مہاشہ دھرمپال کا ضلع آج کل تیز چل رہا ہے۔ ہر ہفتہ آپ کے الہام شائع ہوتے ہیں۔ اس ہفتہ اندر مورخہ (۳۱ مئی) میں آپ نے ایک الہام شائع کیا ہے جو آریہ سماج میں بالکل نیا سین (نقشہ) ہے جس کے سننے کے لئے اُن کے کان اشنا نہیں۔ مگر یہ عدم آشنائی اون کی محض ایک رسمی ہے ورنہ اون کے موجودہ اعتقاد کی شہادت ویدوں میں نہیں ملے گی۔

مہاشہ موصوف کو ۲۴-مئی کو الہام ہوا ہے جو اوس نے ۳۱-مئی کے اندر میں لکھا ہے کہ:

"اے محمود دھرمپال! تو دیانند سے افضل ہے۔ کیوں کہ تو دہانہ کو چھوڑ کر منبع کی طرف آرہا ہے۔"

پھر یہ الہام بھی لکھا ہے کہ:

"میں نے تجھ اُس قوم کی ہدایت کے لئے بھیجا ہے جس نے میری قدرت سے انکار کیا۔"

دیکھئے آریہ سماج کا یہ نیا چاند کیا کچھ روشنی دیتا ہے۔

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(اہلحدیث جلد ۹۔ نمبر ۳۳۔ مورخہ ۲۷ رجمادی الثانی ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۴ رجون ۱۹۱۲ء ص: ۳-۵)

قادیانی خلیفہ لاہور میں

ایک ضروری مسئلہ کا حل

۱۶- جون کو خلیفہ نورالدین صاحب نے لاہور میں لیکچر دیا جس کا مضمون بقول ہمعصر اخبار زمیندار یہ ہے کہ:

"ہم (قادیانی) کسی کلمہ گو کو کافر نہیں سمجھتے جو کلمہ گو ہے وہ مسلمان ہے۔"

(۲۰ جون ۱۹۱۲ء)

ہم اس خبر کو سن کر خوش ہیں کہ قادیانی جماعت بھی کلمہ گوؤں کو مسلمان جاننے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگی جس سے مسلمانوں میں بہت کچھ ملاپ اور اتفاق کی امید ہے مگر افسوس کہ واقعات صیحہ ہم کو یہ خوشی منانے سے مانع ہیں جب تک اصل واقعات سے اس کا جواب نہ ملے کہ ہاں یہ فتویٰ خلیفہ صاحب اصل مذہب سے دیا ہے اور کسی مصلحت اور دوراندیشی پر نہیں دیا۔ گذشتہ زمانہ کی تحریرات مٹ نہیں گئیں۔ بلکہ ہمارے سامنے ہیں۔ کل کی بات ہے خلیفہ صاحب کی تقریر قادیانی اخباروں میں گشت کر رہی تھی کہ:

''ہمارا اور غیروں کا اختلاف اصولی ہے فروعی نہیں جب کہ بحکم لا نفرق بین احد من رسله کسی رسول کا انکار بھی کفر ہے تو مرزا صاحب مامور من اللہ ہیں اون کے انکار سے تفرقہ بین الرسل ہوتا ہے۔'' (الحکم ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء، صفحہ ۴)

اس تقریر کا مطلب صاف ہے کہ جس طرح حضرت موسیٰ یا حضرت عیسیٰ یا حضرت سید الانبیاء علیہم السلام کے انکار سے آدمی کافر ہوتا ہے اسی طرح مرزا صاحب کے انکار سے بھی آدمی کافر ہوتا ہے۔ اس لئے قادیانی خلیفہ صاحب سے بتوسط زمیند اور بلاتوسط دریافت کرتے ہیں کہ تقریر مندرجہ الحکم کا مطلب کیا ہے۔ یہی ہے جو ہم نے سمجھا اور بتلایا یا کچھ اور ہے۔ یہی ہے تو لاہور والی تقریر میں آپ نے سابقہ تقریرات سے رجوع کیا یا کیا۔ اور کچھ مطلب ہے تو کیا ہے۔ غالباً ہمارا سوال اہل علم اور اہل دانش کی نگاہ میں ہر طرح قابل وقعت ہے۔ مگر ہم وجدانی پیشگوئی کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت مع خلیفہ صاحب اس سوال کا جواب نہ دیں گے (کیوں؟)

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۳۵۔ مورخہ ۱۱؍رجب ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۸؍جون ۱۹۱۲ء۔ ص:۲-۳)

قادیانی اخفاء حق

مولانا ثناء اللہ امرتسری بتاتے ہیں کہ ایک صاحب شاہ محمد حسین از بنارس شکایت کرتے ہیں کہ میں نے قادیان کے اخبار بدر کو خط لکھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخدوم بندہ جناب اڈیٹر صاحب ۔ سلام علیکم

عرض ہے کہ اہل حدیث میں مباحثہ تحریری جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری و میر قاسم علی صاحب دہلوی ادیٹر الحق شائع ہوا ہے مگر چونکہ اب تک بدر میں نظر سے نہیں گذرا، اس لئے یقین نہیں آتا کہ دراصل ایسا ہوا یا نہیں؟ اگر ایسا نہیں ہوا ہے تو آنجناب کو بذریعہ بدر تردید چھاپنا ضرور تھا اور اگر یہ واقعہ درست ہے تو سچ کو پوشیدہ کرنا آپ جیسے حق نویس اڈیٹر کی شان سے بعید ہے ۔ لہذا امیدوار ہوں کہ اس تحریر کو معہ اپنے جواب باصواب کے بدر میں شائع فرما کر مشکور فرمایئے گا اور حالات مباحثہ سے بھی پبلک و نیز ناظرین بدر کو واقف فرمایئے گا ۔

نیازمند شاہ محمد حسین ۔ خریدار بدر

اس کا جواب آیا کہ

جناب شاہ صاحب سلام علیک ۔ آپ کا خط پہونچا ۔ بدر کے کالم لدھیانہ کے مباحثہ کی ابتداء یا انتہاء سے بے خبر ہیں ۔ اگر اس کی ابتداء یا تجویز کا اس میں کوئی ذکر ہوتا تو اس کی انتہاء کا ذکر ہوتا ۔ اس کے متعلق مفصل حالات آپ کو خود اڈیٹر صاحب الحق سے مل سکیں گے ۔ انہوں نے اشتہار شائع کیا ہے ۔ محمد صادق ۔ قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شاہ صاحب آپ کی خفگی ایک معنے سے بے جا ہے ۔ آپ جانتے ہیں کہ مباحثہ لودہانہ فریق ثانی کی خواہش سے ہوا ۔ انہی کی مجوزہ شرائط طے پائیں ۔ آخر انجام بھی صاف ہوا ۔ پھر ایسی شکست کی خبر کو نام نہاد صادق جن کی شان میں وارد ہے: برعکس نہند نام زنگی کافور، شائع کریں تو اپنی قوم میں ان کی کیا وقعت ہوسکتی ہے ۔ گو اخفا سے اس کا مقصود حاصل نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ خبر ایسی کچھ مخفی نہیں رہی تھی کہ قادیان سے نہ نکلے تو مرزائیوں کو پہونچ نہ سکے ۔ تاہم فریق ثانی کی کوشش بجا ہے ۔

میں اسی کے متعلق ایک لطیفہ سناتا ہوں ۔ قادیانی پارٹی کے دماغ میں سمائی کہ ہم نالش کرکے روپئہ واپس لے لیں ۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین لاہوری کے مکان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر کئی ایک مرزائی جمع تھے جن میں چند حیدر آباد دکن کے بھی تھے۔ سب نے تائید کی کہ اس طرح نالش کر کے روپیہ واپس لیا جائے کیونکہ سرپنچ نے فیصلہ ٹھیک نہیں وہ خود کہتا ہے کہ مجھ میں فیصلہ کرنے کی قابلیت نہیں۔ بہت زور سے گفتگو ہوتی رہی۔ مگر خواجہ کمال الدین نے اس رائے کو فیل کر دیا۔ بایں وجہ کہ یہ مقدمہ ہائی کورٹ تک جائے گا۔ اتنے دنوں کی تکلیف مقدمہ کے علاوہ روزانہ واقعات سخت تکلیف دہ ہوں گے۔ اس لئے دعوی نہیں کرنا چاہیے۔ گو مرزائی جماعت جو مرزا محمود اور اڈیٹر الحکم کی پارٹی میں ہیں خواجہ صاحب سے بہت کچھ کشیدہ اور گلہ گذار ہیں مگر ہمیں شک نہیں کہ خواجہ صاحب، قادیانی مشن کے سچے ہم درد اور پکے مرزائی ہیں۔ یہ بھی ان کا احسان ہے قادیانی جماعت پر کہ انہوں نے نالش کی اجازت نہیں دی۔ ورنہ دیکھتے کہ لینے کے دینے پڑ جاتے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۵۔ جولائی ۱۹۱۲ء۔ ۱۸ رجب ۱۳۳۰ھ نمبر ۳۶ جلد ۹۔ ص ۱۔۲)

مرزائیت سے توبہ

شیخ الہ دین واعظ لودہانوی نے اشتہار دیا ہے کہ میں قادیانی بیعت سے تائب ہوتا ہوں۔ آج (۴ جولائی) سے مجھ کو مرزائی نہ سمجھا جائے۔

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۳۷۔ مورخہ ۲۵/رجب ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۲/جولائی ۱۹۱۲ء ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء ص:۱۳)

امامت واقتداء

مکرمی مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ دام مجدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے اخبار مورخہ ۱۱ رجب ۱۳۳۰ھ میں مسئلہ امامت پر میں نے بحث دیکھی۔ آپ مرزائی، گور پرست کے پیچھے نماز جائز رکھتے ہیں اور جناب نواب ضمیر الدین احمد مانع ہیں۔ اس کے متعلق چند امور کا استفسار ہے امید ہے کہ آپ وضاحت فرمائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامت کبری ہو یا امامت صغری، اس میں شرط ایمان ہے یا نہیں؟ اگر ایمان شرط نہیں تو کس دلیل سے؟ اگر ایمان شرط ہے جیسا کہ مذہب کافہ سلف کا یہی ہے اور مشید بالا دلہ ہے تو مرزائی کے پیچھے نماز کیونکر جائز ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ آپ بھی مرزائی و مرزا کی تکفیر کے قائل ہیں، اگر آپ بشرط تحقیر پھر بھی مجوز ان کی امامت کے ہیں اور آیت وار کعوا مع الرا کعین سے استدلال کرتے ہیں تو یہ استدلال بچند وجوہ صحیح نہیں۔ آیت کریمہ عام ہے، اہل ایمان و اہل کفر دونوں کو شامل ہے، تو اس صورت پر لازم آئیگا کہ یہودی، نصرانی، آریہ، سناتن دھرم وغیرہ امام ہو کر نماز پڑھاویں اور لوگوں کو اس کا علم بھی ہو، تو نماز پڑھنا ان کے پیچھے صحیح ہوگا اور نماز میں بھی کوئی نقص نہیں اور صاحب وضو، وغیر وضوء والے کو بھی شامل ہے، تو اس صورت پر لازم آئے گا کہ بے وضو یا صاحب جنابت اگر نماز پڑھاویں اور مقتدیوں کو اس کا علم ہو تو بھی اس کے پیچھے نماز ادا کرلیویں۔ حسن بصری کا مقولہ تائید کیلئے پیش کرنا درست نہیں، صلّ و علیه بدعة سے وہ بدعت مراد ہے جو مستلزم کفر و مخرج عن الملة نہیں، مثل امراء مروانیہ وحجاج وغیرہ کے، نہ وہ بدعت جو مخرج عن الملة و مستلزم کفر ہے۔ قرون تابعین و تبع تابعین میں اس قسم کے بدعتی تھے کہ دائرہ اسلام کے اندر داخل تھے اور اہل ایمان سے تھے، مگر بعض بدعات میں واقع ہوگئے تھے جو مخرج عن الملة نہیں بخلاف ما نحن فیہ میں کہ وہ حد کفر میں ہیں اور انکے پیچھے آپ نماز جائز رکھتے ہیں؟ اور اگر امامت کیلئے ایمان شرط نہ ہو تو یہ عدم شرطیہ باطل ہے

قال اللہ تعالیٰ: انّی جا علك للنّاس اماماً۔قال و من ذرّیّتی قال لا ینال عهدی الظّالمین (البقرة:١٢٤)

وقال اللہ تعالیٰ: و لن یّجعل اللّٰه للکا فرین علی المؤمنین سبیلاً (النساء:١٤١)

سبیل نکرہ ہے خبر میں نفی کی ہے مفید عموم و استغراق ہے تو اس صورت پر کافر مشرک کی امامت کبری ہو یا صغری باطل ہوئی۔ اس سے بڑھ کے سبیل کیا ہوگی کہ اپنا مقتدی و امام اہل کفر کو تسلیم کرنا پڑے گا اور جناب باری جل مجدہ نے صریح الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے امامت اہل کفر و شرک کو بلفظ مؤکد باطل فرمایا ہے، عام اپنے عموم و شمول میں صریح نص کا حکم رکھتا ہے۔ اس آیت کریمہ کا مخصص بنص صریح آیت یا حدیث صریح صحیح پیش کریں، مجرد رائے قابل اطمینان نہیں۔

و قال رسول الله ﷺ الا ان تروا کفرا بوا حا عندکم من الله فیه بر ھا ن ۔ (صحیح مسلم حدیث نمبر ٤٧٧١)

قال القاضی عیاض اجمع العلماء علی ان الامامة لا تنعقد لکافر و علی انه لو طرأ علیه الکفر العزل ۔ نووی

بخاری نے جو باب منعقد کیا ہے اما مة المفتون و المبتدع، اس سے وہی بدعتی مراد لیا ہے جو بدعت مستلزم کفر نہیں۔ جناب نواب ضمیر الدین احمد نے وہی امر تحریر فرمایا ہے جو ابن تیمیہ کا خیال ہے اور سلف کا۔ کچھ ابن تیمیہ ہی متفرد نہیں۔ نواب صاحب ممدوح کی عبارت ہذا (اپنا ہی ہم مذہب ہونا چاہیے) کا جو آپ نے مطلب قرار دیا ہے اور نقض وارد فرمایا ہے، نہ وہ مطلب ہے نہ اعتراض پڑتا ہے، نواب صاحب موصوف کی غرض اس جملہ سے یہ ہے اہل ایمان امام ہونا چاہیے نہ اہل کفر۔ عذر کے وقت نواب صاحب موصوف بھی مبتدع کے پیچھے مجوز ادائے نماز ہیں، بحث یہاں پر مرزائی کے متعلق ہو رہی ہے اور وہ اہل کفر سے ہیں، کچھ اہل تقلید و غیر تقلید میں نہیں ہے تاکہ آپ یہ نتیجہ اخذ کریں۔ قولہ علیہ السلام:

انك اذیت الله و رسوله ۔

علت عزل و عدم ادائے نماز رسول مقبول ﷺ نے قرار دیا۔ دو جملہ ہیں ایک ان یعزلوه ۔ دوسرا جملہ ولا یصلّوا خلفه ۔ اس کا مطلب بین طور پر یہی ہوا کہ اس کے پیچھے نماز مت پڑھو، اگر عزل کی طاقت ہے عزل کیا جائے والّا، لا یصلوا خلفه پر عمل لازم ہے کیونکہ صیغہ نہی کا ہے اور اصل نہی تحریم کے لئے ہے بغیر قرینہ صارفہ کے جیسا کہ امر مطلق وجوب کے لئے ہے۔ پس اس حدیث سے بھی مرزائی کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہوا۔ اس لئے کہ علت ایذا ہے۔ مرزائی فرقہ کفرہ فجرہ سے کیا اللہ و رسول راضی ہیں بلکہ اشد غضب اللہ و رسول اللہ کا ان پر ہے جیسا کہ عالم شریعت پر مخفی نہیں۔

الحاصل ان بیانات کا یہ ہے کہ مرزائی و گور پرست وغیرہ جن میں کفر بیّن پایا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے پیچھے نماز پڑھنا حرام ہے، ثابت ہوا۔
(مولانا) احمد اللہ عفی عنہ مدرس مدرسہ حاجی علی جان دہلی۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۹۔ اگست ۱۹۱۲ء ص ۷۔ ۸)

قادیانی خلیفہ کا تلون

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

استقلال مزاج ایک ایسا وصف ہے کہ ہر حال میں محمود سمجھا جاتا ہے خصوصاً کسی جماعت کے رہنما اور سردار کے لئے تو از بس ضروری ہے اس لئے خدا تعالی نے سید الانبیاء ﷺ کو مخاطب کر کے فرمایا:

لا يستخفنك الذين لا يوقنون (الروم:٦٠)
اے نبی تجھ سے ایسی کوئی حرکت نہ ہونے پائے کہ بے ایمان لوگ تجھ کو خفیف الحرکت سمجھیں۔

عرصہ سے قادیانی مشن میں یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ مرزا قادیانی کے منکرین کیا ہیں؟ ایک گروہ منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ ایک پارٹی کافر نہیں کہتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ جو کوئی ہم کو کافر کہے وہ ہمیں کافر کہنے کے سبب خود کافر ہوتے ہیں۔ جس کا مطلب صاف ہے کہ محض مرزا صاحب کا انکار کفر نہیں (یہ رائے ان کی بھی غلط ہے جس کا ذکر اہلحدیث میں کئی دفعہ ہو چکا ہے) اس پارٹی کے سرگروہ خواجہ کمال الدین وکیل لاہوری ہیں۔

حکیم نور الدین خلیفہ قادیان کے علم وفضل پر مرزا صاحب اور ان کی جماعت کو بہت کچھ ناز تھا۔ اختلاف رائے سے قطع نظر حکیم صاحب کی وسعت نظر کے ہم بھی قائل ہیں لیکن حکیم صاحب نے مذہبی طور پر ایسا پہلو اختیار کر رکھا ہے کہ وہ کسی طرح قابل اصلاح ہو ہی نہیں سکتا اور اس کی بابت یہ کہنا بجا ہے کہ:

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸ فروری ۱۹۱۱ء کے اخبار الحکم قادیان میں آپ کی تقریر چھپی تھی جس میں خلیفہ صاحب نے یہ کہا تھا کہ ہمارا اور ہمارے مخالفوں کا اختلاف اصولی ہے۔ مرزا صاحب کے انکار سے تفریق بین الرسل لازم آتی ہے حالانکہ خدا فرماتا ہے لا نفرق بین احدٍ من رسله ۔

اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ خلیفہ صاحب کے نزدیک جیسا محمد رسول اللہ ﷺ کا انکار کفر ہے اسی طرح مرزا صاحب کا انکار کفر ہے۔ خلیفہ کی اس تقریر سے مرزائی جماعت میں بڑی کھلبلی پڑگئی۔ اول جماعت تو بہت خوش ہوئی مگر جماعت ثانیہ جس کے سرگروہ خواجہ کمال الدین ہیں اس کوشش میں رہے کہ جس طرح ہو سکے اس تقریر (کا اثر دور کرنے کی کوشش) کی جائے تاکہ مسلمانوں میں ہماری سرخ روئی باقی رہے۔ خواجہ صاحب لاہوری نے ۱۸۔ اگست ۱۹۱۱ء ... میں ایک اشتہار دیا جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب کا منکر جب تک مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر نہ کہے.....(کافر نہیں)...مشتہر کے الفاظ یہ ہیں:

میرے مرشد آقا حضرت مرزا صاحب کے نزدیک بھی وہی غیر احمدی کافر ہے جس نے پیش دستی کر کے آپ کو کافر کہا۔

اس اشتہار کا مطلب صاف ہے کہ محض انکار مرزا کفر نہیں۔ بہت خوب!

وہی خلیفہ صاحب قادیانی حکیم نورالدین جو فروری میں کہہ چکے تھے کہ مرزا صاحب قادیانی کا انکار لا نفرق بین احد من رسله کی ذیل میں آتا ہے، وہی خلیفہ صاحب بایں ہمہ علم وفضل اور ادعاء کمال روحانیت وخلافت اس اشتہار کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ مشتہر صاحب اشتہار کے نیچے نوٹ دے کر لکھتے ہیں:

اس اشتہار کا مسودہ بجنسہ طبع یا شائع کرنے سے میں نے بحضور حضرت مخدوم مطاع عالی جناب حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت بابرکت میں استصواباً بھیج دیا اور حضرت مخدوم نے میرے مسودہ کو اپنے قلم کے ساتھ ان الفاظ ذیل سے مزین کر کے بھیج دیا:

مجھے پسند ہے، آپ شائع کر دیں۔ دستخط نورالدین

اور سنیئے! حال ہی میں خلیفہ نورالدین صاحب بماہ جون لاہور تشریف لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے جہاں پر آپ کو ایک تقریر کرنے کا موقعہ ملا تو آپ نے جلی کٹی ایسی سنائیں کہ یاد کریں۔ فرمایا:

ہر نبی کے زمانہ میں لوگوں کے کفر اور ایمان کے اصول کلام الٰہی میں موجود ہیں۔ جب کوئی نبی آیا اس کے ماننے اور نہ ماننے والوں کے متعلق کیا دقت رہ جاتی ہے۔ ایچا پیچی کرنی اور بات ہے ورنہ اللہ تعالیٰ نے کفر، ایمان اور شرک کو کھول کر بیان کر دیا ہے۔ پہلے نبی آتے رہے ان کے وقت میں دو ہی قومیں تھیں، ماننے والے اور نہ ماننے والے۔ کیا ان کے متعلق کوئی شبہ تمہیں پیدا ہوا اور کوئی سوال اٹھا کہ نہ ماننے والوں کو کیا کہیں، جو اب تم کہتے ہو کہ مرزا صاحب کو نہ ماننے والوں کو کیا کہیں .... غرض کفر وایمان کے اصول تم کو بتا دیئے گئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب خدا کے مرسل ہیں ... اب ان کے ماننے اور انکار کا مسئلہ صاف ہے ... کفر انکار ہی کو کہتے ہیں۔ ایک شخص (جو مرزا کے سوا باقی کو) مانتا ہے اس حصہ میں اس کو اپنا قریبی سمجھ لو جس طرح پر یہود کے مقابلہ میں عیسائیوں کو قریبی سمجھتے ہو۔ اسی طرح پر یہ مرزا صاحب کا انکار کر کے بھی ہمارے قریبی ہو سکتے ہیں اور مرزا صاحب کے بعد میرا انکار ایسا ہی ہے جیسے رافضی صحابہ کا کرتے ہیں۔ ایسا صاف مسئلہ مگر نکمے لوگ اس میں بھی جھگڑتے ہیں۔ نکمے لوگ ہیں اور کام نہیں ایسی باتوں میں لگے رہتے ہیں ایک تو وہ ہیں جو قلعے فتح کرتے ہیں اور ایک یہ ہیں۔ (الحکم قادیان ۲۱ جون ۱۹۱۲ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کیسی شستہ تقریر ہے۔ مطلب صاف ہے کہ مرزا صاحب کا انکار مثل انکار دیگر انبیاء کے ہے۔ بہت خوب! اول پارٹی نے سوچا ایسا نہ ہو مثل سابق دوسری پارٹی خلیفہ صاحب پر غالب آکر کوئی نیا اشتہار اس مضمون کے خلاف دیدے، اس لئے انہوں نے جھٹ سے خلیفہ صاحب کو پختہ کرنے کے لئے ایک سوال مع جواب شائع کر دیا جو اخبار بدر میں درج ہے:

ذریعہ نجات: ایک شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح سے سوال کیا کہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات ہے یا نہیں؟ فرمایا اگر خدا کا کلام سچ ہے تو مرزا صاحب کے ماننے کے بغیر نجات نہیں ہوسکتی۔

(اخبار بدر۔ قادیان ۱۱ جولائی ۱۹۱۲ء ص۲)

بس مطلب صاف ہو گیا۔ اب کسی ایرے غیرے کو دخل کی گنجائش نہیں۔ لاہور میں ایک معزز دوست نے کہا تھا کہ میں مرزائیوں سے پوچھا کرتا ہوں کہ جو تم کہتے ہو کفر کے معنی انکار کے ہیں جو شخص مرزا صاحب کو نہیں مانتا وہ لغوی معنی سے کافر یعنی مرزا کا منکر ہے۔ ہم یہ نہیں پوچھتے، ہمیں یہ بتلاؤ کہ مرزا جی کے انکار سے نجات پر کیا اثر پڑتا ہے۔ سو دوست موصوف خلیفہ صاحب کے اس جواب سے مطمئن ہو جائیں کہ بقول خلیفہ صاحب جو کوئی مرزا صاحب کو نہ مانے گا وہ نجات نہ پاوے گا۔

ناظرین! خلیفہ نورالدین صاحب کے مذکورہ بالا تلونات کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ جناب خلیفہ صاحب بھی غالباً اس شعر کے مصداق ہیں

حلف عدوّ سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

دیکھئے قادیانی پریس اس کا جواب کچھ معقول دیتا ہے یا مشکل سمجھ کر کسی جیل زادے کے حوالے کر دیتا ہے۔

نوٹ: اس مضمون میں اس سے بحث نہیں کہ آیا واقع میں مرزا صاحب کا منکر کافر ہے یا نہیں اور یہ کہ خلیفہ قادیان کا فتویٰ کہاں تک صحیح ہے بلکہ محض خلیفہ صاحب کے تلونات دکھانے ہیں اور بس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۱۲ء)

تنقیح امامت قادیانی

اس مسئلہ میں دو امر تنقیح طلب ہیں اور ان ہی کے فیصلہ سے اس مسئلہ کا فیصلہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر اول: امامت نماز کے لئے اسلام شرط ہے یا نہیں؟
امر دوم: مذہب قادیانی دائرہ اسلام میں داخل ہے یا خارج؟

تنقیح امر اول

یہ تو ظاہر ہے کہ امامت نماز میں اسلام شرط ضروری ہے۔ بایں ہمہ بنظر مزید تشفی شہادات ذیل ہدیہ ناظرین ہیں۔

ارکعوا مع الراکعین ای کونو مع المؤمنین فی احسن اعمالهم و هو الصلوة عبر عن الصلوة بالرکوع لان صلوة الیهود لیس فیها رکوع

(قرآن مع تفسیر جامع) خلاصہ مطلب یہ ہے کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔ یعنی مسلمانوں کے ساتھ ان کے سب سے اچھے کام میں کہ وہ نماز ہے شریک رہو۔ یہودیوں کی نماز سے ممتاز ہونے کے لئے آیت کریمہ

ارکعوا مع الراکعین میں لفظ رکوع اطلاق کیا گیا اور اس سے نماز مراد لی گئی۔ عبر عن الصلوة بالرکوع احترازاً عن الصلوة الیهود (تفسیر بیضاوی)۔

اس تفسیر کا مطلب وہی ہے کہ آیت کریمہ مرقومہ میں لفظ رکوع اطلاق کیا گیا۔
نماز گذارید بارکوع کنندگان یعنی بجماعت مسلمانان (تفسیر حسینی)

ان تینوں تفسیروں سے معلوم ہوا کہ آیت کریمہ ارکعوا مع الراکعین میں مقصود شارع یہ ہے کہ مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھو۔

قال رسول الله ﷺ الصلوة المکتوبة واجبة خلف کل مسلم براً کان او فاجراً (سنن ابی داؤد)۔

اس حدیث سے بخوبی ظاہر ہوا کہ نماز فرض مسلمانوں کے پیچھے پڑھا کرو۔ امام اعتقاد اصول اسلام کے ساتھ رکھتا ہو، اگر عمل میں نقص واقع ہونے سے فاجر ہو تو مضائقہ نہیں ہے

قال رسول الله ﷺ لیؤذّن لکم خیارکم و لیؤمّکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرّاؤ کم (سنن ابی داؤد حدیث نمبر ۵۹۰)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے نیکوکار اذان دیں اور تمہارے قرآن جاننے والے امامت کریں۔

اس جگہ پر اضافت قراء بجانب کم صاف بتارہی ہے کہ امام اسلامی جماعت کا ہو مسلمانوں کا ہم مذہب وہم مشرب ہو کم از کم اصول اسلام میں ضرور متفق ہو۔ دیکھئے شیخ مشائخ الاسلام علامہ منصور بن ادریس حنبلی نے کشاف القناع عن متن الاقناع میں کفار واہل بدعات منجر بکفر کی امامت سے نماز پڑھنے کو کس زور سے روکا ہے:

و لا یصح الصلوۃ خلف کافر و لو کان کفرہ ببدعۃ (الی ان قال) و لو اسرہ ای الکفر فجھل الماموم کفرہ ثم تبین له لان صلوته لا تصح لنفسه فلا تصح لغیرہ و لعموم قوله علیه اسلام لا یؤمّنّ فاجر مومناً۔ ترجمہ: کافر کے پیچھے نماز صحیح نہیں ہے اگرچہ اس کا کفر ایسی بدعت سے ہو جو مستلزم کفر ہے اگر کوئی کافر امام مقتدی سے اپنے کفر کو چھپاوے پھر مقتدی کو معلوم ہو جائے تو مقتدی کی نماز صحیح نہ ہوگی کیونکہ امام کی نماز خود صحیح ہے تو مقتدی کی نماز کیونکر صحیح ہوگی اور حضرت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد عام ہے کوئی بددین کسی دین دار کی امامت نہ کرے۔

یہاں فاجر سے مراد فاجر اعتقادی ہے ورنہ عملی فاجر کے پیچھے نماز جائز ہے جو دوسری احادیث کا مفہوم ہے۔ اور حضرت عثمان نے بھی عملی فاجر کے پیچھے نماز پڑھنے کی اجازت دی تھی نہ اعتقادی کے پیچھے۔ اور یہی تحقیق ہے شیخ الاسلام علامہ بن یونس حنبلی کی جو ان کی شرح منتھی الارادات سے ظاہر ہوتی ہے

و یصح الصلوۃ خلف من خالف ماموم فی فرع لم یفسق.. (الی ان قال) من خالف فی اصل کمعتزلة او فرع فسق به کمن شرب النبیذ ما لا یکرہ مع اعتقاد تحریمه و او من علی ذلك لم تقع الصلوۃ خلفه بفسقه

اگر کوئی امام اپنے مقتدی سے کسی فرعی مسئلہ میں جس سے وہ شرعی فاسق نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا مخالف ہے تو ایسے امام کے پیچھے نماز صحیح و درست ہے۔ ہاں اگر اصول دین میں مخالف ہو جیسے معتزلی یا ایسے فرعی مسئلہ میں مخالفت کرے جس کے ارتکاب سے فاسق ہو جائے جیسے کوئی شخص نبیذ غیر مسکر کو حرام سمجھ کر ہمیشہ پیا کرے تو ایسے لوگوں کے پیچھے نماز صحیح نہ ہوگی فقہائے حنفیہ کا مسلک بھی یہی ہے

یجو ز الصلوة خلف صا حب هوی و بدعة و لا یجو ز خلف الرا فضی والجهمیو القدری و المشبهة و من یقو ل بخلق القرآن و حا صله ان کا ن هؤلا ء یکفر به صا حبه یجو ز الصلوة بخلفه مع الکرا هیة و الا فلا (فتاوی عالمگیری)۔

اهل هوا و بدعة کے پیچھے نماز صحیح ہوگی اور رافضی خارجی جہمی شبہہ۔ قائل حدوث قرآن کے پیچھے نماز صحیح نہ ہوگی۔ الغرض بدعتی اگر حد کفر تک نہیں پہونچا ہے تو نماز اس کے پیچھے جائز معالکراہت ہے ورنہ کلیتًا ناجائز ہے۔ فتاوی قاضی خان وفتاوی سراجیہ سے بھی یہی مفہوم ہوتا ہے۔

تنقیح امر ثانی:

یہ بھی زیادہ غور طلب نہیں۔ خا تم النبیین کے الف ولام استغراق، ولا نبی بعدی کے لائے نفی جنس نے اس کا فیصلہ کر دیا ہے کہ حضرت خاتم الانبیاء کے بعد کوئی نبی جدید کسی قسم کا نہ ہوگا۔ صحیحین کی روایت میں جو تمثیل واقع ہے اس سے اس مضمون کی پوری تصدیق ہوتی ہے

عن ابی هریرة قا ل قا ل رسول الله ﷺ ان مثلی و مثل ا لا نبیاء من قبلی کمثل ر جل بنی داراً فا حسنه و اجمله ا لا مو ضع لبنة من زاویة من زوایاه فجعل الناس یطو فون و یتعجبو ن له و تقو لو ن هلا و ضعت هذه ا للبنة فا نا اللبنة و انا خاتم النبیین و عن جا بر نحوه و فیه جئت فختمت الا نبیاء (تفسیر خازن) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ میری اور انبیاء سابقین کی مثال ایسی ہے کہ کسی شخص نے نہایت ہی عمدہ مکان بنایا لیکن اس کے کسی گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ خالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہنے دیا لوگ اس کو دیکھ کر تعجب کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کیوں ایک اینٹ کی جگہ خالی ہے۔
میں وہی ایک اینٹ اور عمارت نبوت کا مکمل ہوں اور سب پیغمبروں سے آخر ہوں۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بیت نبوت میں ایک اینٹ کی کسر تھی جو ذات سرور کائنات سے پوری کر دی گئی۔ اب جو شخص اس کامل کو ناقص ٹھہرائے وہ منکر شان نبوت ہے اسی وجہ سے علماء اسلام نے حضرت خاتم النبین ﷺ کے بعد مدعیان نبوت اور ان کے مصدقین و متبعین کو کافر قرار دیا ہے۔ شہادات مندرجہ ذیل ہمارے اس دعوی کے لئے دلائل کافی ہیں۔

باب حکم المر تد و هو الذی یکفر بعد اسلا مه نطقاً او اعتقا داً او شکا او فعلاً (الی ان قال) او ادعی النبوة او صدق من ادعا ها بعد النبی ﷺ کفر لا نه مکذ ب بقو ل الله تعا لی و لکن رسو ل الله و خا تم النبیین و لقو له علیه السلام و لا نبی بعدی (کشاف الاقناع عن متن الاقناع) وہ مرد ہے جو قول وفعل یا اعتقاد سے اسلام کا انکار کرے یا حضرت ﷺ کے بعد دعوی نبوت کرے یا ایسا دعوی کرنے والے کی تصدیق کرے کافر ہو جائے گا کیونکہ اس نے اللہ کے فرمان لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور رسول اللہ کے ارشاد ولا نبی بعدی کو جھٹلا دیا۔

فمن ادعی النبوة او صدق من ادعا کفر لا نه مکذ ب لله تعا لی فی قوله لکن رسو ل الله و خا تم النبیین و الحد یث لا نبی بعدی و فی الخبر لا تقوم السا عة حتی یخر ج ثلا ثو ن کذا با یز عم انه رسو ل الله (شرح منتہی الارادات)

اس عبارت کا معنی بھی مثل سابق کے ہے صرف اس قدر زیادہ ہے: حدیث میں آیا ہے جب تک تیس جھوٹے نبوت کا دعوی کرنے والے پیدا نہ ہو لیں قیامت قائم نہ ہوگی۔

اذا لم یعرف الر جل ان محمداً ﷺ آ خر ا لا نبیاء فلیس بمسلم و کذ لك لو قا ل انا رسو ل الله او قال بالفا رسیة من پیغمبر م یر ید به من پیغامبر م یکفر اذا انکر آیة من القر آن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر (فتاوی عالمگیری ملخصاً)

خاتم النبیین ختم بہ النبوۃ فلا نبوۃ بعدہ۔ (تفسیر خازن)

خاتم النبیین و آخر ھم الذی ختمھم او ختموا بہ علی قرأۃ عاصم بالفتح (الی ان قال) و لا یقدح فیہ نزول عیسی بعدہ لانہ اذا نزل کان علی دینہ مع ان المراد انہ آخر من نبیء (تفسیر بیضاوی)

یعنی جو شخص محمد رسول اللہ ﷺ کو آخر الانبیاء نہ مانے مسلمان نہیں ہے جو شخص عربی زبان میں اپنے کو رسول اللہ یا فارسی زبان میں اپنے کو پیغمبر کہے وہ بھی مسلمان نہیں۔ تفسیر خازن و تفسیر بیضاوی میں خاتم النبیین کی تفسیر یہ ہے کہ آپ پر پیغمبری ختم ہو گئی آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہ ہوگا۔ آپ سب سے آخر پیغمبر ہیں بیضاوی میں صرف اس قدر زیادہ ہے:

نزول عیسی سے مسئلہ ختم نبوت نبینا ﷺ پر اعتراض نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ حضرت عیسی بعد نزول اپنے دین محمدی کے تابع ہوں گے اور خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ کو سب سے آخر میں نبوت عطا ہوئی اور حضرت عیسی آپ سے پہلے پیغمبر ہو چکے ہیں۔

قرآن مجید حدیث شریف اور علمائے اسلام کی تحقیق سے ثابت ہوا کہ حجرت سید الانبیاء ﷺ کے بعد جو شخص نبوت کا دعوی کرے وہ اور اس کے ماننے والے سب کافر ہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا اور تادم واپسیں اسی خیال باطل پر قائم اور اس کی ترویج و اشاعت میں سرگرم رہے اور ان کے تابعین بھی ان ہی کے ہم دم و ہمقدم ہیں، جیسا کہ مسیلمہ کذاب، حضرت رسول اکرم ﷺ کی نبوت کو صحیح تسلیم کر کے اپنے کو نبی کہتا تھا۔ آپ کا درجہ نبوت میں اپنے سے زیادہ مانتا تھا اور حضرت ﷺ کی خدمت اقدس میں اس کی درخواست یہ تھی کہ حضور مجھ کو اپنا جانشین بنا دیں۔ میں حضور کے حلقہ اطاعت میں داخل ہونے کو تیار ہوں۔ صحیح بخاری کی اس روایت سے اس مضمون کی پوری تصدیق ہوتی ہے:

بلغنا عن مسیلمۃ الکذاب قدم المدینۃ فاتاہ رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و فی ید رسو ل اللہ ﷺ قضیب فو قف علیہ فکلمہ فقا ل لہ مسیلمۃ ان شئت خلیت بیننا و بین ا لا مر ثم جعلتہ لنا بعد ذلک فقا ل النبی ﷺ لو سألتنی ھذا القضیب ما اعطیتہ و انی لا را ک الذی اریت فیہ ما اریت (بخاری۔ملخصاً)

مسیلمہ کذاب مدینہ میں آیا جناب رسول اللہ ﷺ اس کے پاس آئے آپ کے ہاتھ میں کھجور کی شاخ تھی حضرت ﷺ نے وہاں ٹھہر کر اس سے گفتگو کی اس نے کہا اگر اپنے بعد مجھ کو اپنا جانشین بنا جایئے تو میں حضور کے حلقہ اطاعت میں داخل ہونے کو تیار ہوں۔حضور ﷺ نے اس سے ارشاد فرمایا کہ اگر کھجور کی یہ شاخ بھی تو مجھ سے مانگے گا تو میں تجھ کو نہ دونگا، میں تیرے حال سے خوب واقف ہوں۔

(بخاری شریف سے ذیل میں حدیث بھی نقل کی جاری ہے: بہاء

عن ابن عباس قال: قدم مسیلمۃ الکذا ب علی عھدالنبی ﷺ فجعل یقول: ان جعل لی محمد ا لامر بعدِہ تبعتہ، و قد مھا فی بشر کثیر من قو مہ، فاقبل الیہ رسو ل اللہ ﷺ و معہ ثا بت بن قیس بن شمّاس و فی ید رسول اللہ ﷺ قطعۃ جر ید ،حتّی وقف علی مسیلمۃ فی اصحا بہ فقال ﷺ: لو سألتنی ھذہ القطعۃ ما اعطیتکھا و لن تعدو امر اللہ فیك، و لئن اد بر ت لیعقرنك اللہ ، و انّی لأرا ك الذی ا ریت فیہ ما ر أیت، و ھذا ثا بت بن قیس یجیبك عنّی ، ثم انصرف عنہ (صحیح بخاری حدیث نمبر ٤٣٧٣)

دیکھئے رسول اللہ ﷺ نے کس سختی سے مسیلمہ کی درخواست نا منظور فرمائی اس کی وجہ وہی دعوی نبوت باطلہ ہے جس کو آپ نے کھلے لفظوں میں کمال متانت کے ساتھ بیان فرمادیا بعینہ یہی حال مرزا غلام احمد قادیانی کا ہے۔اس نے بھی رسول اللہ ﷺ کی رسالت کی ماتحتی میں اپنے کو نبی وصاحب وحی قرار دے کر تمام مسلمانوں کو اپنی نبوت ماننے کے لئے زوروں کے ساتھ مخاطب بنایا اور بصورت نہ ماننے کے بہت سے خوفناک وعیدوں سے ڈرایا اور اس کے ماننے والے بھی برابر اس کے خیال باطل کے پھیلانے میں مستعد و کمر بستہ رہتے ہیں مرزا قادیانی اور مسیلمہ کذاب میں سرمو فرق نہیں ہے۔چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ومن اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او قال اوحی الیّ و لم یوح الیہ شیء۔ (الانعام:۹۳)

یہ آیت کریمہ بتصریح علمائے مفسرین مسیلمہ کذاب کی تضلیل وتکفیر میں نازل ہوئی۔ فی زماننا اس کا مصداق اس زمانہ کا مسیلمہ کذاب مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ بانی اسلام ﷺ اور صحابہ کرام نے مسیلمہ کذاب اور اس کے ماننے والوں کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ حضرت نے اسکو اشدالکفر ٹھہرایا اور آپ کے اصحاب نے اس کی اور اس کی جماعت کی جو لاکھوں تک پہنچ گئی تھی ایسی بیخ کنی کی کہ اس کا نام ونشان تک باقی نہ رہا۔ (آپ بھی ماتحتی قانون وقت ان کی بیخ کنی کیجئے۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔ اس سے نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ ہم لوگوں کو قادیانیوں کے ساتھ کوئی اسلامی تعلق ومعاملہ نہیں رکھنا چاہیے اور نماز وغیرہ امور دین میں ویسے ہی علیحدہ رہنا چاہیے جیسا کہ دوسرے کفار سے ہم لوگ علیحدہ ہیں۔

اگر بالفرض مثل معتزلہ وروافض وغیرہ دیگر فرق ضالہ کے اہل قادیان احاطہ اسلام میں داخل مانے جاویں تاہم ان کی امامت سے صحت نماز غیر مسلم ہے کیونکہ عدم جواز امامت واقتداء کے لئے اسلام وبانی اسلام سے انکار کلی وکفر مطلق شرط نہیں ہے بلکہ بہت سے فرقہ ضالہ اسلامیہ کی اقتداء بھی محققین علماء اہلسنت کے نزدیک جائز نہیں ہے۔ اس دعوی کی سند میں عالم ربانی محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی کی تحقیق پیش کردینا کافی ہے۔ آپ ایسے شخص کو جو حقانیت اسلام کا مقر ہے لیکن قرآن پاک یا اس کے تلفظ وغیرہ کو مخلوق کہتا ہے، کافر قرار دیتے ہیں۔ اسکے ساتھ میل جول، کھانا پینا، شادی بیاہ ترک کردینے کا حکم فرماتے ہیں۔ اس کے پیچھے نماز اس کے جنازہ کی نماز جائز نہیں رکھتے۔ اور جو لوگ صحابہ کرام کی تحقیر وتنقیص کرتے ہیں۔ ان سے ترک تعلقات اسلامی میں ایک روایت بھی نقل کرتے ہیں بنظر تصحیح نقل دونوں مقام کی عبارتیں ہدیہ ناظرین ہیں:

فمن زعم انہ مخلوق او عبارتہ او التلاوۃ غیر امتلوا و قال لفظی بالقرآن مخلوق فھو کافر باللہ العظیم و لا یخالط و لا یوا کل و لا ینا کح و لا یجاور بل یھجرہ و یھان و لا یصلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفه و لا تقبل شهادته و لا يصح ولا يته فى نكا ح و ليه و لا يصلى عليه اذا ما ت فا ن ظفر استيّب ثلا ثاً (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی لاہور ص۱۳۲)

فى روا يت انس ان الله عز و جل ا ختار نى و اختارلى اصحا بى فجعلهم انصارى و جعلهم ا صها رى و انه يجىء فى آ خر الز ما ن قوم ينقصونهم ا لا الا فلا توا كلو هم الا فلا تشار بو هم ا لا فلا تنا كحو هم ا لا فلا تصلوا معهم الا فلا تصلوا عليهم حلت اللعنة (غنیۃ الطالبین مطبع صدیقی لاہور ص۱۷۹)

حضرت انس سے جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد یوں مروی ہے کہ اللہ نے مجھ کو برگزیدہ کیا اور میرے لئے میرے اصحاب کو برگزیدہ کیا اوران کو انصار و اصہار ہونے کی عزت بخشی ہے آخر زمانہ میں کچھ لوگ ان کی کسرشان کریں گے۔خبردار خبردار ایسے لوگوں کے ساتھ کھانا پینا شادی بیاہ ترک کرو۔ان کے ساتھ نماز نہ پڑھو۔اور نہ ان کی جنازہ کی نماز پڑھو ایسے لوگوں پر خدا کی لعنت ہے۔

مقام غور ہے کہ جب تنقیص شان صحابہ میں اس قدر وعید اور ترک تعلقات اسلام کے لئے ایسی تاکید شدید ہے تو کسرشان انبیاء میں کس درجہ وعید سخت وکفر عظیم متصور ہوگا۔اسی وجہ سے فرمان الٰہی ہے

انّ الذين يؤذو ن الله و رسو له لعنهم الله فى الدنيا و الآخرة و اعدّ لهم عذاباً اليماً (الاحزاب:۵۷)۔ جو لوگ اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دیتے ہیں اللہ نے ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی ہے اور ان کے لئے عذاب دردناک تیار کررکھا ہے۔

اس مسئلہ کی تحقیق بحوالہ کتب رسا له تحفة ا لا خلا ء فى عصمة الانبیاء میں خوب ہے۔

اسلام نے انبیاء میں مساوات سمجھنے اور اس کا اقرار کرنے کے لئے حکم کیا ہے لا نفر ق بين ا حدٍ من رسله ۔ ہم لوگوں کو پیغمبروں کے مدارج میں کم وبیش نہیں کرنا چاہیے۔لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کو قرآن مجید کا یہ فیصلہ ناطق پسند نہیں آیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح ابن مریم کی شان مبارک میں گستاخانہ کلام کیا۔ دیکھئے مرزا کا یہ شعر ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

علمائے مالکیہ بھی فاسق اعتقادی کے پیچھے نماز جائز نہیں رکھتے بلکہ ان کا فتوی ہے کہ اگر کوئی شخص ایسے لوگوں کے پیچھے نماز پڑھے تو اسی وقت اعادہ کرلے:

قال ابن برزة منهم و اما الفاسق بالاعتقاد کالحروری و القدوری فیعید من صلی خلفه فی الوقت علی المشهور (قسطلانی ج ۲ ص ۴۷ ملخصاً)

یعنی علماء مالکیہ سے ابن برزہ کا قول ہے: مشہور یہ ہے ہ جو شخص فاسق اعتقادی مثل حروری وقدری کے پیچھے نماز پڑھے اسی وقت نماز دہرائے۔

علی ہذا القیاس علمائے شافعیہ بھی فرق ضالہ اسلامیہ شدید الضلالۃ کی اقتداء جائز نہیں رکھتے ہیں اور ان کو مثل دیگر کفار کے تصور کرتے ہیں

و استثنی الشافعیة مما سبق منکری العلم بالجزئیات و بالمعدوم و من یصرح بالتجسم فلا یجوز الاقتداء بهم کسائر الکفار (قسطلانی ج ۲ ص ۴۷)۔ یعنی (جو فلسفی ضلالت میں مبتلا ہو کر) اللہ تعالی کے لئے علم بالجزئیات وعلم بالمعدوم کا انکار کرتے ہیں، یا خدا تعالی کے لئے جسم ثابت کرتے ہیں علمائے شافعیہ ایسے لوگوں کی اقتداء سے نماز جائز نہیں رکھتے ان کو مثل سائر کفار کے تصور کرتے ہیں۔

تحقیق صدر سے معلوم ہوا کہ قادیانیوں کی ضلالت حروری قدوری مجسمہ غیرہ سے بہت زیادہ ہے اسلئے باتفاق علمائے مذاہب اربعہ اہل سنت والجماعت و باستدلال قرآن وحدیث نماز ان کی اقتداء سے باطل ہوگی۔

و اللہ اعلم بالصواب و الیه المرجع و المآب۔

انا العبد الاواہ (مولانا) محمد عبداللہ از پٹنہ

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۳۔۳۰۔ اگست ۱۹۱۲ء ۹۔۱۶ رمضان ۱۳۳۰ھ۔ ص ۱۲۔۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح کا نشان

پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج تک ہم یہی کہتے رہے کہ مسیح موعود کی کوئی نشانی دکھاؤ جس سے سچے جھوٹے میں امتیاز ہو سکے۔ شیخ سعدی مرحوم بھی فرما گئے ہیں۔

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر

مگر قادیانی جماعت ہماری اس درخواست کو بڑی حیلہ جوئی سے ہمیشہ رد کرتی رہی جہاں کہیں موقع ملا (باستثناء لودہانہ) یہی جواب ملتا رہا کہ حضرت عیسےٰ کی وفات حیات پر پہلے بحث کرلو جو بالکل ایک اجنبی اور دور از کار مسئلہ ہے۔ مگر شکر ہے کہ آخر کار ہماری درخواست نے اپنا رنگ دکھایا گو کسی صورت میں دکھایا۔ بہرحال قادیانی جماعت کو بھی مرزا صاحب کی نشان نمائی کا خیال دامنگیر ہوا چنانچہ قادیانی رسالہ ریویو کے فاضل ایڈیٹر نے اگست کے رسالہ ریویو میں ایک مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے ''مسیحیوں کا آنے والا مسیح'' اس میں عیسائیوں اور مسلمانوں کے خیالات متعلقہ حضرت مسیح کا ذکر کرکے نکتہ چینی کرتا جاتا ہے آخر میں اپنے مسیح کو مقابلہ میں پیش کرکے اوس کے نشانات دکھانے کو ایک بڑا نشان پیش کرتا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

''مسیح موعود کا ایک نشان: یہ نشان اس قدر کثرت سے احمد علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والسلام (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) کی زندگی میں ظاہر ہوئے کہ اون کا شمار بھی دشوار ہے اور آپ کی وفات کے بعد بھی خدا تعالیٰ نے بڑے بڑے زبردست نشانوں کے ساتھ آپ کی تصدیق کی اور یہ نشان ایسے نہیں کہ کسی ایک ملک یا ایک قوم میں محدود ہوں بلکہ جیسا آپ کا مشن عالمگیر تھا ایسا ہی آپ کے نشان عالمگیر ہیں اور زمین کا کوئی حصہ ایسا نہیں کہ وہاں کے لوگ حضرت مسیح موعود علیہ وعلیٰ نبینا الصلوٰۃ والتسلیم کے نشانوں کے گواہ نہ ہوں اور بعض نشان آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایسے عظیم الشان ہیں کہ کل دنیا اُن کی گواہ ہے۔ مثلاً گذشتہ دسمبر میں جو خدائے تعالیٰ نے مقام دہلی میں حضرت مسیح موعود کا ایک نشان دنیا کے سب سے بڑے بادشاہ جارج پنجم کے ہاتھ سے پورا کرایا دنیا کا کونسا ملک ہے جو اس نشان کا گواہ نہیں کیوں کہ یہ نشان ایسے حالات کے ماتحت پورا ہوا کہ اوسکی دھوم کل دنیا میں مچ گئی۔ برٹش گورنمنٹ نے آج سے قریبا ۶ سال پہلے بنگال کے دو حصے کردیئے جس پر بنگالیوں نے شور مچایا مگر کسی نے اون کی بات کو نہ مانا۔ اُنہوں نے بہت زور لگایا کہ یہ تقسیم منسوخ کردی جائے اور جس طرح پہلے بنگال ایک ہی صوبہ تھا ایسا ہی وہ پھر ایک صوبہ کردیا جاوے مگر اُن کو صاف جواب دیا گیا کہ تمہاری یہ درخواست ہرگز قابل پذیرائی نہیں۔ پارلیمنٹ میں ایک بار نہیں بلکہ بار بار کھلے لفظوں میں ذمہ دار وزراء نے کہدیا کہ یہ ایک فیصلہ شدہ امر ہے جس میں اب کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ نہیں ہوسکتی۔ لارڈ کرزن کے بعد لارڈ منٹو آیا اوس نے بھی بنگالیوں کو یہی سنایا کہ خواہ کچھ ہو تقسیم بنگال بحال رہے گی۔ اس میں کوئی تغیر وتبدل نہ ہوگا۔ غرض ہر طرف سے مایوسی ہی مایوس نظر آتی تھی اور کوئی عقلمند اس وقت یہ نہیں کہہ سکتا تھا کہ ایک ایسا امر جس کو گورنمنٹ باوجود بنگالیوں کے شور مچانے کے کر گذری ہے اوس امر کو گورنمنٹ پھر واپس لے لے گی جب بار بار خود پارلیمنٹ میں برملا کھلے الفاظ میں یہ اعلان کردیا گیا کہ یہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو منسوخ نہیں ہوسکتا اور یہ بنگالیوں کی ایک ایسی درخواست ہے جس کو کسی طرح بھی گورنمنٹ منظور نہیں کرسکتی تو کس طرح کوئی شخص امید کرسکتا تھا کہ خدا ایک ایسا دن لائے گا جب کہ بنگالیوں کی مراد پوری ہوگی اور جس چیز کو وہ مانگے ہیں اور جس چیز کو دینے سے گورنمنٹ بار بار انکار کرچکی ہے وہ چیز بنگالی قوم کو حاصل ہوجائے گی۔ ایسے حالات میں آسمانی گورنمنٹ کی طرف سے زمین کے روحانی بادشاہ حضرت مسیح موعود کی طرف ایک سرکاری پروانہ بھیجا گیا اور اس میں حضرت خلیفۃ اللہ علی الارض کو کہا گیا کہ ہمارا یہ حکم کل دنیا کو سنادو کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب اون کی دلجوئی ہوگی۔

یہ الٰہی حکم ۱۱-فروری ۱۹۰۶ء کو جاری ہوا مگر ظاہر میں کوئی صورت اس کے پورا ہونے کی نظر نہیں آتی تھی۔ ہر طرف مایوسی ہی مایوسی نظر آتی تھی۔ گورنمنٹ اس بات پر تُلی ہوئی تھی کہ تقسیم بنگالہ کو بحال رکھا جائے گا خواہ کچھ ہی ہو کیوں کہ یہ فیصلہ نہایت سوچ بچار کے بعد کیا گیا تھا اور باوجود بنگالیوں کی مخالفت کے اس فیصلہ کو عملی جامہ پہنایا گیا اس لئے صرف لوگوں کی ناجائز ایجی ٹیشن کی وجہ سے اس تجویز کو منسوخ کرنا گورنمنٹ اپنے سلطانی اصول کے برخلاف سمجھتی تھی اور اُس کے نزدیک تقسیم بنگالہ میں کسی قسم کی تبدیلی کرنا اپنے شاہانہ رعب کو کم کرنا تھا۔ اسی لئے بار بار وزراء نے پارلیمنٹ کے پلیٹ فارم پر اور وائسراؤں نے اپنی وائسرائی مسند پر کھڑا ہوکر نہ صرگ بنگالیوں کو بلکہ دنیا کو یہ سنادیا تھا کہ ہمارا یہ فیصلہ ایک قطعی فیصلہ ہے جس میں کسی قسم کی تبدیلی کی امید کرنا ایک خام خیال ہے اور بنگالیوں کو کہا گیا کہ سن رکھو اور یاد رکھو کہ ہمارا آخری فیصلہ ہے اس میں کوئی تبدیلی نہوگی۔ ان بار بار کے انکاروں نے اور بھی بنگالیوں کی کامیابیوں کو ناممکن کردیا تھا کیونکہ کوئی شخص یہ گمان نہیں کرسکتا تھا کہ جس امر کے بارے میں گورنمنٹ اور اوس کے عالیجاہ افسر اس قدر زور اور تکرار کے ساتھ صاف اور مضبوط لفظوں میں انکار کرچکے ہیں اوس کو پھر وہی گورنمنٹ جلدی ہی تبدیل کردے گی۔ اس بار بار کے انکار کے اعلانوں نے خود بنگالیوں کو ناامید کردیا اور وہ اس سے مایوس ہوگئے کہ گورنمنٹ تقسیم بنگالہ میں کوئی ایسی اصلاح کرے گی جس سے اون کی دلجوئی ہو۔ مگر خدائے تعالیٰ کی حکومت کل زمینی حکومتوں سے زبردست ہے۔ دنیا کی کل حکومتیں اُس کی چاکر اور غلام ہیں۔ اب جب کہ مایوسی پرلے درجہ تک پہونچ چکی اور کسی سینہ میں رائی بھر بھی اُمید باقی نہ رہی اوس وقت خدائے خدائے تعالیٰ نے اپنی بات پورا کرنے کے خود ہی سامان پیدا کرنے شروع کئے۔ جارج پنجم تخت پر بیٹھا۔ اور اون کے دل میں خدا کے فرشتوں نے یہ تحریک پیدا کی کہ میں ملک ہند کے قدیمی پایۂ تخت دہلی میں اپنی تاجپوشی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جشن مناؤں۔ اوس احکم الحاکمین نے زمینی گورنمنٹ کے فیصلہ کو ایسے عجیب طریق سے بدل دیا کہ دنیا دیکھ کر ششدر رہ گئی اوس نے خدا نے ملک معظم کو جو اوس کا ایک ادنیٰ چاکر اور غلام ہے پہلے دستور کے برخلاف ہندوستان میں بھیجا۔ کنگ جارج بذات نفیس خود اپنے قیصری تخت کے سامنے کھڑا ہوا اور اوس وقت اوس نے اون نوابوں راجاؤں، گورنروں، جرنیلوں، کرنیلوں، فوجی سپہ سالاروں، وزیروں، امیروں کے اوس بے نظیر مجمع کے سامنے اپنی مبارک زبان سے ایک اعلان کیا۔ وہ اعلان کیا۔ وہ وہی اعلان تھا جو اس دربار سے ٹھیک پانچ سال دس ماہ قبل خدا کے خلیفہ نے اپنے دارالخلافت قادیان دارالامان سے شائع کیا تھا کہ پہلے

بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا اب اون کی دل جوئی ہوگی

پہلے سب اعلان اُس کی طرف سے اوس کے نائب السلطنت نے کئے مگر جب اس اعلان کی باری آئی جس کے لئے زمین وآسمان کے بادشاہ نے یہ سارا سامان کیا تھا اور جس کے لئے خود ملک معظم کو حقیقی شہنشاہ نے ہندوستان کی طرف سفر اختیار کرنے کا حکم دیا تھا جب اس اعلان کی باری آئی تو ملک معظم نے پسند نہ کیا کہ اس الٰہی پیغام کو وہ کسی دوسرے شخص کے ذریعہ اپنی ہند کے رعایا کو پہونچائے۔ اس لئے شاہ انگلستان قیصر ہندوستان نے اس اعلان کو خود اپنی زبان سے ادا کیا اور حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء کے نشان کو اپنے ہاتھ سے پورا کیا۔ خدائے تعالیٰ نے یہ اس لئے کیا تا کہ اوس کے نشان کی عزت ہو اور اوس کے صادق مسیح کی شان دنیا پر ظاہر ہو۔ خدائے تعالیٰ نے اپنے خلیفہ کا اس قدر اکرام کیا کہ اوس کے منہ کی بات کو ایک ایسے عظیم الشان انسان کے ہاتھ سے پورا کیا جو آج دنیا میں سب سے بڑا بادشاہ ہے۔'' (ریویو آف ریلیجنز بابت اگست ۱۹۱۲ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ اوس مضمون کی اصل جان ہے جو اڈیٹر رسالہ نے حسب تقلید مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ۲۵ صفحوں میں لکھا ہے اس کے اصل مطلب میں ایڈیٹر مذکور کے ساتھ ہم بھی متفق ہیں وہ یہ کہ خدا نے بادشاہ کے دل میں یہ ڈالا کہ دہلی کا سفر کر کے تقسیم بنگالہ کی منسوخی کا اعلان کرے تاکہ جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کو دیانتداری اور نیک نیتی سے سچا مانے ہوئے ہیں اون کی راہ نمائی کا ایک ذریعہ ہو جائے اور جو لوگ متعصب اور ضدی ہیں اون کو تو کوئی چیز ہدایت نہیں کر سکتی۔ اب سنئے تفصیل۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب نے یہ پیشگوئی کی تھی کہ ''بنگالیوں کی دلجوئی کی جاوے گی'' مگر اپنی زندگی ہی میں اس کی ایسی تشریح کر دی تھی کہ اوس کے سننے سے یہ امر یقین کے درجے تک پہونچتا ہے کہ واقعی خدا ہی نے بادشاہ کو اس کام کے لئے مامور فرمایا تھا تاکہ گمراہوں کی ہدایت علی الاعلان ہو جائے۔ اس مضمون کو ہم نے ۲۹۔ دسمبر ۱۹۱۱ء اور ۲۳ فروری ۱۹۱۲ء کے اہلحدیث میں مفصل لکھا ہے۔ قادیانی پریس کی دلیری اس حد تک پہونچ گئی ہے کہ اون کے کسی مضمون کا مفصل جواب خود اون کے حوالوں سے بھی دیا جائے تاہم وہ اون حوالوں کی طرف غور نہیں کرتے بلکہ نئے سرے سے اوس مضمون کو دہراتے ہیں تاکہ ناواقفوں کی غلط فہمی کا موجب ہو سکے اس لئے ہم بھی اوسی مضمون کو جو مندرجہ بالا تاریخوں میں لکھا ہے یہاں بالاختصار جمع کر کے قادیانی پریس کی ایمانداری اور مرزائی مذہب کی بنیاد اور نشانات کی کیفیت دکھاتے ہیں۔ جناب مرزا صاحب یعنی خود بدولت مسیح موعود اور مہدی مسعود لکھتے ہیں:

''۱۱۔فروری ۱۹۰۶ء کو بنگالہ کی نسبت ایک پیشگوئی کی گئی تھی جس کے یہ الفاظ تھے۔

''بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا۔ اب اون کی دلجوئی ہوگی۔''

اس کی تفصیل یہ ہے جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ گورنمنٹ نے تقسیم بنگالہ کی نسبت حکم نافذ کیا تھا اور یہ حکم بنگالیوں کی دل شکنی کا باعث اس قدر ہوا تھا کہ گویا اون کے گھر میں ماتم پڑ گیا تھا اور انہوں نے تقسیم بنگالہ کے رُک جانے کی نسبت بہت کوشش کی مگر ناکام رہے بلکہ برخلاف اس کے یہ نتیجہ ہوا کہ اون کا شور و غوغا گورنمنٹ کے افسروں نے پسند نہ کیا اور اون کی نسبت ان افسروں کی طرف سے جو کچھ کارروائیاں ہوئیں اس میں اس جگہ اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل کی ضرورت نہیں خاص کر فلر لفٹنٹ گورنر کو اونھوں نے اپنے لئے ملک الموت سمجھا اور ایسا اتفاق ہوا کہ اون ایام کہ بنگالی لوگ اپنے افسروں کے ہاتھ سے دکھ اٹھا رہے تھے اور سر فلر کے انتظام سے جاں بلب تھے مذکورہ بالا الہام ہوا یعنی یہ کہ

''پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا ہے اب اون کی دلجوئی ہوگی۔''

چنانچہ میں نے اس پیشگوئی کو اونہی دنوں شائع کر دیا۔ سو یہ پیشگوئی اس طرح پوری ہوئی کہ بنگالہ کا لفٹنٹ گورنر فلر صاحب کے ہاتھ سے بنگالی لوگ تنگ آ گئے تھے اور اس قدر شاکی تھے کہ اون کی آہیں آسمان تک پہونچ گئی تھیں یک دفعہ مستعفی ہو گیا۔ وہ کاغذات شائع نہیں کئے گئے جن کی وجہ سے استعفا دیا گیا مگر فلر صاحب کے استعفا پر جس قدر خوشی کا اظہار بنگالیوں نے کیا ہے جیسا کہ بنگالی اخباروں سے ظاہر ہے وہ سب سے بڑھ کر گواوس بات پر ہے کہ بنگالیوں نے فلر کی علیحدگی میں اپنی دلجوئی محسوس کی ہے اور فلر کے استعفا دینے سے اون کے خوشی کے جلسے اور عام طور پر خوشی کے نعرے اس بات کی شہادت دیے رہے ہیں کہ درحقیقت فلر کی علیحدگی سے اون کی دلجوئی ہوئی ہے بلکہ پورے طور پر دلجوئی ہوگئی ہے اور یہ کہ اونھوں نے فلر کی علیحدگی کو اپنے لئے گورنمنٹ کا بڑا احسان سمجھا ہے۔ پس فلر کے استعفا میں جس غرض کو گورنمنٹ نے اپنی کسی مصلحت سے پوشیدہ رکھا ہے وہ غرض بنگالیوں کی بیحد خوشیوں سے ظاہر ہو رہی ہے اور اس سے بڑھ کر پیشگوئی کے پورا ہونے کا اور کیا ثبوت ہوگا کہ بنگالیوں نے اپنی دلجوئی اس کارروائی میں خود مان لی ہے اور گورنمنٹ کا بے انتہا شکر کیا ہے۔ اور یہ میری پیشگوئی صرف ہمارے رسالہ ''ریویو آف ریلیجنز'' میں ہی شائع نہیں ہوئی تھی بلکہ پنجاب کے بہت سے اخباروں نے اس کو شائع کیا تھا۔ یہاں تک کہ خود بنگالہ کے بعض نامی اخباروں نے اس پیشگوئی کو شائع کر دیا تھا۔''

(حقیقت الوحی صفحہ ۲۹٦-۲۹۷)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس حوالے سے تو صرف اتنا ثابت ہوا کہ جناب موصوف کی پیشگوئی سر فلر لاٹ صاحب ڈھاکہ کے استعفا دینے سے پوری ہوگئی۔ جو ایسی بڑی پیشگوئی کو ملحوظ رکھ کر بالکل اس مثال کے مشابہ میں ''کوہ کندن وکاہ برآوردن'' مگر ہمارا مطلب صرف اسی سے حاصل نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ ہمیں یہ ثابت کرنا منظور ہے کہ خدائے تعالیٰ نے بادشاہ سلامت کو اس غرض سے بھیجا کہ تقسیم بنگالہ کی منسوخی کا اعلان کر کے قادیانی الہام اور مذہب کے کھلے لفظوں میں تکذیب کرے اوس کی تفصیل بھی سنئے۔ مرزا صاحب کے اسی رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء میں خود بدولت کی زندگی ہی میں ایک تحریر شائع ہوئی تھی جو یہ ہے

''بنگالہ کی نسبت جو پیشگوئی آج سے چھ سات ماہ پہلے شائع کی گئی تھی۔ اس پر غور کرو کہ کس صفائی سے پوری ہوئی۔ پیشگوئی کے شائع ہونے کے وقت بنگالیوں کی شورش اور فساد حد درجہ تک پہونچی ہوئی تھی۔ اور اودھر سر فلر کی گورنمنٹ اس بات پر تلی ہوئی تھی کہ اس تمام فساد کو زور سے دبایا جاوے۔ ایسے وقت میں دو قسم کی امیدیں تو لوگوں کے دلوں میں ضرور تھیں یعنی بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ شائد گورنمنٹ بنگالیوں کی شورش وغیرہ سے دب کر تقسیم بنگال کو منسوخ کر دے گی۔ چنانچہ بعض نجومیوں نے ایسی پیشگوئیاں اپنی جنتریوں میں شائع بھی کر دی تھیں۔ دوسری طرف جو لوگ اس امر سے واقف تھے کہ سر فلر کیسا مستعد اور کسی سے نہ دبنے والا حاکم ہے۔ ان کا یہ خیال تھا کہ گورنمنٹ اس تمام شورش کی کوئی پرواہ نہیں کرے گی۔ اور قانون کے منشاء کے مطابق اس شورش کو (مناسب ذرائع عمل میں لاکر) فرو کرے گی۔ لیکن ان دو خیالوں کے سوا اور کوئی خیال اوس وقت کسی نے ظاہر نہیں کیا۔ انھی حالات کے نیچے ۱۱ر فروری ۱۹۰۶ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود نے اس امر کا اعلان کیا کہ اس حکم کے متعلق جو ہو چکا ہے اب گورنمنٹ صرف ایسا طریق اختیار کرے گی جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہو۔ جس کا یہ صاف صاف مفہوم ہے کہ جو خیال لوگوں کے دلوں میں ہیں وہ دونوں پورے نہیں ہوں گے بلکہ ایک ایسا طریق اختیار کیا جاویگا جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقسیم بھی منسوخ نہو اور اہل بنگال کی دلجوئی بھی ہوجائے۔ اب جس وقت تک نئے صوبہ کی حکومت سرفلر کے ہاتھ میں تھی اس وقت تک کسی بات سے بنگالیوں کی دلجوئی کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا تھا۔ کیوں کہ ایک طرف تو سرفلر بھی ایک زبردست حاکم تھا اور دوسری طرف بنگالیوں کو اس سے اس کی بعض کارروائیوں کے سبب سے خاص عناد تھا اور بظاہر پانچ سال تک جب تک سرفلر کا زمانہ حکومت خود بخود ختم ہوجاتا گورنمنٹ کی پالیسی بنگالیوں کی نسبت بدل نہیں سکتی تھی۔ مگر وہ علیم خدا جس نے اپنے بندہ پر پیش از وقت یہ ظاہر کیا تھا کہ اب بنگالیوں کی دلجوئی ہوگی وہ خوب جانتا تھا کہ کس طرح پر واقعات پیدا ہونے والے ہیں جن سے دلجوئی کی جاوے گی۔ چنانچہ یک بیک جب کسی کو خیال بھی نہ تھا سرفلر نے استعفاء پیش کیا اور گورنمنٹ نے اسے منظور کیا۔ یہ بات کہ اس استعفا سے بنگالیوں کی دلجوئی ہوئی ایسی صاف ہے کہ ایک سخت سے سخت دشمن بھی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ جو خوشیاں بنگالہ میں سرفلر کے استعفا پر ہوئی ہیں اور جس پر بنگالی اخباروں نے خوشی کے نعرے بلند کئے ہیں اور کالموں کے کالم اسی خوشی میں سیاہ کئے ہیں اس سے بہت کم لوگ ناواقف ہونگے۔ اور یہ سب باتیں صاف ظاہر کرتی ہیں کہ بنگالیوں نے گورنمنٹ کی اس دلجوئی کو خوب محسوس کیا ہے۔“

(ریویو آف ریلیے جنز بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس حوالہ میں زیر خط فقرہ غور طلب ہے کہ

”تقسیم بنگالہ منسوخ نہو اور اہل بنگالہ کی دلجوئی بھی ہوجائے“

کیا اب بھی کسی کے دل میں شک ہوسکتا ہے؟ کہ تقسیم بنگالہ کے منسوخ ہونے سے واقعی مرزائی الہام اور قادیانی مذہب کی پوری تکذیب ہوتی ہے اور اس تکذیب کے لئے خدا ہی نے بادشاہ سلامت کو مامور فرمایا۔ ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔

تعجب یہ لوگ کس برتے پر ولایت جاکر تبلیغ کرنا چاہتے ہیں جب ان کی تحقیق اور ان کے مناظرہ کی یہ شان ہے کہ ایک حوالہ انہی کے قلم کا لکھا ہوا پیش کیا جاتا ہے نہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوس کی تکذیب کرتے ہیں نہ جواب دیتے ہیں اور بقول ''ڈھاک کے تین پات'' اپنی ہی کہے جاتے ہیں اور جی خوش کرنے کو کہتے ہیں دنیا کی اصلاح کے لئے جو جماعت خدا نے قائم کی ہے وہ یہی قادیانی جماعت ہے واہ کیا کہنے ہیں:

بلائے زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

ناظرین! للہ فی اللہ، غور کریں، کیا سچوں کی یہی شان ہے۔

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۴۵/۴۶۔ مورخہ ۲۳ر رمضان-۱ر شوال ۱۳۳۰ھ مطابق ۶-۱۳ر ستمبر ۱۹۱۲ء ص:۱-۴)

خواجہ کمال الدین ولایت میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خواجہ کمال الدین وکیل لاہور مرزا صاحب قادیانی کے راسخ مریدوں میں ہیں۔ الاّ آپ کو تبلیغ اور اشاعت کا بہت شوق ہے۔ باوجودیکہ آپ عربی نہیں جانتے مگر شوق اشاعت میں آپ تقریریں خوب کرتے ہیں گو آپ مرزائی ہیں مگر زمانہ شناس بھی پورے ہیں اس لئے ہندوستان میں جس جس مقام پر آپ نے آج تک تقریریں کی ہیں کبھی بھولے سے بھی قادیانی مشن کا نام نہیں لیا۔ آج کل اخبارات میں یہ خبر گشت کررہی ہے کہ آپ انگریزی ولایت انگلستان وغیرہ میں تبلیغ دین کی غرض سے گئے ہیں۔ ہم خواجہ صاحب کی متانت اور قابلیت سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ ولایت میں بھی قادیانی مشن کا ذکر نہ کرینگے۔ ورنہ نہ تو اس کا ذکر مفید ہوگا نہ خواجہ صاحب کی عزت ہوگی کہ قادیانی مشن اپنی سچائی کے دلائل ایسے رکھتا ہے کہ آفتاب آمد دلیل آفتاب محض اشاعت اسلام کے لحاظ سے ہم بھی خواجہ صاحب کے سفر کو مبارک سمجھتے ہیں اور اون کے حق میں دعا کرتے ہیں۔ ''بسلامت روی وباز آئی۔''

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۹۔ نمبر ۴۸۔ مورخہ ۱۵ر شوال ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۷ر ستمبر ۱۹۱۲ء ص:۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر اخبار بدر قادیان

جناب ایڈیٹر صاحب اخبار بدر۔ السلام علیکم۔

آپ کے اخبار ۱۹۔ ستمبر ۱۹۱۲ء صفحہ ۷ پر منشی معراج دین صاحب نے زیر عنوان منشی پیر بخش صاحب کی کتاب پر ایک سرسری نظر خامہ فرسائی کر کے اپنے زعم میں تمام کتاب پر نظر عنایت کر کے وہی معمولی دوہا سنا جو کئی دفعہ مرزائی صاحبان سے سن چکا ہوں۔ پھر دوہرایا کہ اور حسب معمول سوال دیگر جواب دیگر پر عمل کر کے اصل سوالات کو نظر انداز کر کے خاکسار پر اکثر نکتہ چینی کی ہے اور رمز و کنایہ سے میری ذات پر حملے کئے ہیں جن کا جواب میں جزاک اللہ دے کر نہایت مشکور ہوں۔

میں نہیں چاہتا کہ جواب ترکی بہ ترکی دے کر بحث کو خراب کروں مجھ کو تو اس سے بھی زیادہ سخت کلامی اور دل آزار جوابات کی امید تھی کیوں کہ کئی بار پہلے تجربہ ہو چکا ہے کہ احمدی جماعت اپنی صداقت کی دلیل یہی سمجھتی ہے کہ فریق مقابل کو ایسی سختی سے جواب دیا جاوے کہ معاملہ گڑبڑ ہو کر اصل حقیقت فوت ہو جاوے۔ (مثال کے لئے دہلوی جیل زادے کے ملفوظات ملاحظہ ہوں۔ ایڈیٹر اہل حدیث) اسی واسطے جو کچھ اُنہوں نے میرے حق میں لکھا ہے اون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

اصل بات یہ ہے کہ منشی معراج دین صاحب نے میری کتاب کو بہ نظر غور نہیں پڑھا کیوں کہ جس قدر سوالات مرزا صاحب کی تعلیم پر میں نے کئے اور اہل اسلام کی تسلی اور تحقیق کے واسطے درج کتاب ہیں اون کی طرف اونھوں نے توجہ نہیں کی اور نہ اون کی نسبت کچھ لکھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو وہ عمداً لاجواب ہو کر چھوڑ گئے یا حسب معمول ایک ہی طرف رخ کیا کہ ادھر اودھر کی باتیں لکھ کر ٹال دیا۔ میری گذارش ہے کہ احمدی جماعت میں سے جو کوئی صاحب میری کتاب پر بحث کرنا چاہئے باقاعدہ کرے یعنی پہلے سوال اول پر نظر ڈالے اور اس کی پوری عبارت لکھ کر نیچے جواب مطابق سوال کے دیوے۔ اور سوال از آسمان وجواب از ریسمان سے فریقین کا وقت ضائع نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے بحث میں ہمیشہ مبحث کا خیال رکھا جاوے اور کسی فریق کو مبحث کے احاطہ سے باہر نہیں ہونا چاہئے اور ہر ایک اعتراض کا جواب الگ الگ فیصل ہونا چاہئے میں ہر ایک سوال کا جواب جو منشی معراج دین صاحب نے کیا ہے پہلے ہی کتاب میں دے چکا ہوں خاتم النبیین کی بحث میری کتاب میں بغور پڑھیں ایسا ہی وفات مسیح وغیرہ میں خاص توجہ سے تدبر فرماویں پھر میری دلائل کو توڑیں نہ کہ اپنے مسلمات بلا دلیل مجھ کو سنادیں۔ میری کتاب میں مرزا صاحب کے عقائد پر بحث ہے کہ وہ ہم کو امام زمان و مسیح موعود ومہدی مسعود کرشن جی مہاراج وغیرہ وغیرہ ہوکر اگر شرک کی تعلیم دیں تو کیا ہم اون کو مان سکتے ہیں ہرگز نہیں۔ پس میرے مکرم منشی معراج دین صاحب کا فرض تھا کہ نمبروار میرے اعتراض تحریر فرما کر جواب دیتے اگر اونہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ اعتراضات کو خارج کتاب سمجھ کر ایک لفظ تک نہیں لکھا جس پر مجھ کو بڑا افسوس ہے۔ کہ حق کے متلاشی کو ایسا مغالطہ نہیں دینا چاہئے کیوں کہ عوام کو دھوکہ دینا مسلمان کا کام نہیں۔ میں بحث کے لئے تیار ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ اگر مجھ کو تسلی بخش جواب دیئے گئے تو میں احمدی جماعت میں شامل ہوجاؤنگا اور اگر کوئی صاحب مالی انعام چاہے تو وہ بھی دونگا۔ بشرطیکہ دو تین منصف مقرر کردہ فریقین جو غیر مذہب کے ہوں فیصلہ دیویں کہ جواب کافی ہوگئے ہیں۔ میری کتاب کا پہلا اعتراض جس کو منشی معراج دین صاحب نے چھوڑ کر اپنی دیانت کا ثبوت دیا ہے یہ ہے دیکھو میری کتاب معیار عقائد قادیانی صفحہ ۱۹ فصل اول تعلیم مرزا صاحب دربارہ وجود باری تعالیٰ۔ مرزا صاحب کتاب البریہ صفحہ ۷۹ میں فرماتے ہیں

> ''ہم ایک نیا نظام اور نیا آسمان اور نئی زمین چاہتے ہیں سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب اور تفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح اور پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کریں۔ الخ

پہلے اصول ایمان پر بحث ہونی چاہئے جب یہ سوال حل ہوجاویگا اور قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حدیث سے ناچیز انسان کا خلق زمین وآسمان ہونا احمدی جماعت کی طرف سے ثابت ہوجاوے گا۔ پھر دوسرے اعتراض کی بحث شروع ہوگی اسی طرح حسب موقع خاتم النبیین وحیات وممات مسیح علیہ السلام، کسوف، خسوف پر بحث ہوگی اور پبلک خود فیصلہ کرلے گی کہ کون حق پر ہے۔

بحث مفصلہ شرائط کی پابندی سے ہوگی:

اول۔ کوئی فریق سخت الفاظ ودل آزار تحریر نہ کرے۔

دوم۔ جواب مبحث کے احاطہ سے خارج نہو سوال کے موافق جواب ہو اور تحریر طول طویل بلاضرورت نہو۔

خاکسار: پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر مؤلف معیار عقاید قادیانی۔ لاہور، دروازہ بھاٹی۔

(اہل حدیث جلد ۹۔ نمبر ۵۰۔ مورخہ ۲۹رشوال ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۱را اکتوبر ۱۹۱۲ء ص:۳-۴)

خلیفہ قادیان سے سوال

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی مستقل نبی ہیں یا جناب رسول مقبول ﷺ کی امت میں داخل ہیں اور حضور ہی کی شریعت کی پیروی کرنے والوں میں شریک ہیں؟

۲۔ یہ کہ اگر مستقل نبی ہیں تو اہل اسلام میں سے کسی کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ بعد جناب رسالت مآب کوئی نبی ہو لہذا ان کی بات قابل تسلیم نہیں، کس طرح ان کی پیروی کی جا سکتی ہے؟

۳۔ اگر حضور کی امت میں داخل ہیں اور آپ ہی کی شریعت کو تازہ کرنے کے لئے اور رسوم بدعات کے مٹانے کے لئے تشریف لائے ہیں تو وہ اہل اسلام کے فرقہائے متفرقہ میں سے کس گروہ میں شامل ہیں اور کن اصول کے موافق لوگوں کو شریعت پر عمل کرنے کا حکم فرماتے ہیں؟

۴۔ کیونکہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ لا یزال طائفة من امتی یقاتلون علی الحق ظاهرین الی یوم القیامة ۔ یعنی ہمیشہ قیامت تک میری امت امت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک گروہ حق پر ہوگا اور لوگوں سے لڑتا رہے گا اور غالب رہے گا۔ یعنی اس گروہ سے کبھی کوئی زمانہ خالی نہ ہوگا۔

۵۔ یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک مختلف فرقوں میں سے وہ گروہ کون سا ہے جس میں آپ داخل ہیں اور جس کے اصول کے موافق آپ ہدایت کرتے ہیں۔

۶۔ یہ کہ اگر کسی گروہ میں داخل نہیں ہیں اور جمیع مسلمانان سے علیحدہ ہی ہیں تو پھر خارج از اسلام ہیں ان کی کوئی بات قابل تسلیم نہیں۔

۷۔ اس لئے کہ جناب رسول مقبول ﷺ کے فرمان قابل الاذعان کے خلاف ہے کیونکہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ قیامت تک حق پر رہے گا اور جب مرزا صاحب نے اس فریق حق کو چھوڑا تو ناحق پر ہوئے اور جو شخص ناحق پر رہے گا اسکی بات قابل تسلیم نہیں۔

مضمون مذکور خلیفہ (نورالدین) کی خدمت میں ارسال کیا گیا لیکن جواب نہ آنے پر تین ہفتہ بعد جوابی کارڈ لکھا گیا۔ جواب آیا کہ سوال پھر بھیجو۔ چنانچہ ۲۳ ستمبر ۱۹۱۲ء کو دوبارہ مضمون بھیجا گیا۔ ہر دو مرتبہ لفافہ جواب کے واسطے بھی رکھ دیا گیا۔ لیکن ہنوز کوئی جواب نہیں آیا۔ اب مجبوراً بذریعہ اخبار جواب طلب کیا جاتا ہے۔ خواہ بذریعہ اخبار اہل حدیث امرتسر جواب دیں یا اپنے کسی اخبار میں جواب دیں تو ایک کاپی بندہ کے پاس بھیج دیں۔

راقم: ایم این بردکان حافظ احسان الغنی پلیٹن بازار دیرہ دون ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۸۔ نومبر ۱۹۱۲ء ص ۸)

قادیانی بلی کھمبا نوچے

۲۶ ستمبر ۱۹۱۲ء کے بدؔر قادیان صفحہ ۴ کالم تین پر ایک مضمون ""آسام میں مرتدین'' کی سرخی سے درج ہے جسے پڑھ کر مجھے ہی نہیں بلکہ ان جملہ دوستوں کو جنہوں نے یہ پرچہ دیکھا ہے سخت حیرت ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پچھلے دنوں کہیں پیسہ اخبار نے لکھا ہوگا کہ فلاں فلاں مرزائی مسلمان ہو گئے تو بدر صاحب نے بمصداق چراغ تلے اندھیرا چراغ پا ہو کر ایک مضمون شائع وضائع کیا ہے جو پیسہ اخبار کی تردید میں تو نہیں البتہ تائید ضرور کرتا ہے۔

کوئی صاحب غلام امام عزیز الواعظین جن کے نام کے ساتھ ایڈیٹر بدر نے مولوی کا لفظ بھی جڑ دیا ہے فرماتے ہیں:

''اور غفور اور عیدن اور فریدن اور ان کے چارلڑکے ہمارے پاس اگر منافقانہ قسمیں کھا کر احمدیوں میں نام لکھا دیا تھا اور کبھی کبھی چندہ بھی دیتے تھے۔''

مولوی عزیز الواعظین نے کوئیں کے مینڈک کی طرح سمجھا ہوگا کہ ساری دنیا احمقوں سے بھری ہے کون پوچھنے آئے گا کہ میاں انہیں کیا غرض پڑی تھی جو تمہارے پاس آ کر منافقانہ قسمیں کھائیں۔

منافقانہ قسمیں کھانے کی تو دو ہی صورتیں تھیں یا تو تم نے ان پر ظلم وستم کیا ہوگا جس سے نجات کی خاطر اُنہوں نے منافقانہ قسمیں کھائیں اور یا کوئی لالچ مگر لالچ میں سے پیسے لالچ تو ہرگز نہیں کیوں کہ خود تم اقرار کرتے ہو کہ چندہ بھی دیتے تھے۔

غرض یا تو لالچ اور یا ظلم اگر ان میں سے کوئی تیسری بات ہے تو آپ اس کا اظہار کر دیں ورنہ سمجھا جائے گا کہ محض جلے دل کے پھپھولے پھوڑنے کو آپ نے یہ جھوٹ فرمایا ہے (بے ادبی معاف)

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں مگر جنوری ۱۲ء سے ایک کوڑی چندنہیں دیا اور اپنے دیس میں مخالفوں سے مل کر ایک مسجد کی بنا ڈالی اور احمدیوں سے چندہ طلب کرنا شروع کیا۔

زر پرستو! آپ کے در عدن اور لعل یمن الفاظ پڑھ کر جی چاہتا ہے کہ آپ کو دو چار دمڑیاں انعام دے ڈالوں۔

پیسہ انسان کو کیسے ذلیل کرواتا ہے کیا تم چاہتے تھے کہ حق ظاہر ہونے پر بھی وہ تمہیں چندہ دیا کریں غالبا اس صورت میں تو آپ انہیں سچا احمدی سمجھے رہتے۔

یا کیا آپ کے مذہب میں مسجد بنانا کوئی برا فعل ہے اگر انہوں نے آپ سے بھی چندہ طلب کیا تو کونسا کفر کیا اور اگر آپ نے ان کے مسجد بنانے یا آپ سے چندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلب کرنے ہی سے انہیں مردود سمجھا ہے تو بس معلوم شد...

دنیا کی کوئی مہذب گورنمنٹ اپنے ٹکس نہ ادا کرنے والوں کو آگ میں نہیں جھونکتی مگر مرزائی گورنمنٹ کا مارشل لا صرف تھوڑے سے قصور پر فی النار کر دیتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غریب لوگوں کا اس خیالی گورنمنٹ کے سایہ میں رہنا ناممکن ہے۔

پھر فرماتے ہیں

''یہ سب سود خوار اور راشی کاذب فاسق ہیں۔''

چونکہ ہمیں ان سے واقفیت نہیں اس لئے ان کی سود خوری وغیرہ کا تو علم نہیں مگر آپ سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص مرزائی رہ کر سود خور راشی کاذب ہو تو احمدیت کے مہربان صرف اس لئے اس پر سایہ کئے ہوئے رہتے ہیں کہ وہ چندہ دیتا ہے۔

پھر کہتے ہیں

''اور علم ہندی کا کھا گا گھا جانتے ہیں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ مرزائیت میں کسی علم کا جاننا بھی معیوب ہے۔ حالانکہ اسلام نے علم کے پڑھنے کو ہر مسلمان پر فرض کیا ہے۔

آگے ارشاد ہوتا ہے کہ

''دونوں بوڑھے طوطے ہیں اور چار ان کے بچے ہیں۔''

اس کا جواب تو حکیم نور الدین صاحب ہم سے اچھا دے سکیں گے۔ کیوں کہ یہ اونہی کے حال کا نقشہ ہے

اونھوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شائد
جب وہ آئینہ دیکھیں گے تو ہم اون کو بتا دینگے

سچ پوچھو تو تعصب بہت بری بلا ہے جو انسان کو اندھا بنا دیتی ہے۔ بھلا جن لوگوں کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہ آئے وہ اگر دوسروں کی آنکھ کا تنکا بھی دیکھ لیں تو حیرت ہے۔ اس مضمون ''آسام میں مرتدین'' کے شروع سطور میں لکھا ہے کہ:

منی پور آسام کے چند احمدی مرتد ہو گئے اس پر شیخ غلام نبی صاحب کلکتہ نے تحقیقات کی۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سودخوار وغیرہ جو الزامات مسلمانوں پر لگائے گئے ہیں یہ سب شیخ صاحب جیسے محقق کی تحقیق دقیق کی انتھک کوشش کا نتیجہ ہے جس کے لئے ہم ان کے شکرگذار ہیں لیکن اگر ہمارا گمان غلطی نہیں کرتا اور یہ شیخ جی وہی غلام نبی چکوالی ہیں جن کی دوکان پچھلے دنوں لوئر چیت پور روڈ پر تھی تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ جناب شیخ صاحب خود بھی سودی کاروبار کرتے ہیں یا نہیں۔ ایڈیٹر صاحب سے امید ہے ہمارے سوال کا محققانہ جواب دینگے۔

راقم: دوست محمد پنجابی از مدراس

(اہلحدیث جلد ۱۰۔ نمبر ۳-۴۔ مورخہ ۵-۱۲ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۵-۲۲ نومبر ۱۹۱۲ء ص: ۵-۶)

قادیانی فیصلہ کی نگرانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی نے میرے متعلق ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا آخر جو ہوا وہ عیاں۔ مگر مرزا جی کے بعد جو شیلے مریدوں کو چین نہوں یہاں تک کہ اونہوں نے انعامی تین سو کا اشتہار دیا کہ اس مضمون پر ہم سے بحث کرلو چنانچہ اپریل گذشتہ کو بمقام لودہانہ بتقررسہ منصفان مباحثہ ہوا مقابلہ میں منشی قاسم علی صاحب دہلوی تھے فیصلہ بفضلہٖ تعالیٰ ہمارے حق میں ہوا۔ یہ فیصلہ کیا تھا جنگ بدر تھی۔ جب سے جنگ بدر میں بمقام لودہانہ اہل حق کو فتح حاصل ہوئی ہے فریق مغلوب سخت سٹ پٹا رہا ہے بقول حضرت شیخ سعدی مرحوم

چوں حجت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار گردن کشد روئے را

ہر قسم کی گالی گلوچ پر اترا ہوا ہے۔ ہمارے معزز مخاطب منشی قاسم علی ایڈیٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ احمدیؔ دہلی نے تاریخ فتح لودہانہ سے جتنی تحریریں شائع کی ہیں اون سب میں تبرا بازی اور دشنام دہی اتنی کی ہے کہ دیکھنے والا ہر ایک تحریر کو کافی سے زیادہ سمجھے میرے خیال میں اونہوں نے مبلغ تین سو جو ہم کو انعام میں دیئے تھے غالبًا فی روپیہ چونسٹھ گالیاں دے چکے ہیں آئندہ جو ہونگی وہ سود ہوگا۔ پھر سود درسود۔ خیر ہمیں اس سے کیا مطلب ہم نے اور اَور لوگوں نے بھی بسا اوقات عدالتوں میں دیکھا ہوگا کہ فریق مغلوب جب عدالت سے نکلتا ہے تو جو اوس کے سامنے آئے اپنے گواہوں یا وکیل حاکم ہو یا پیادہ سب کو گالیاں دیتا اور اباہ تباہ بکتا ہے ایسی حالت میں کون دانا ہے جو اوس کو معذور نہ سمجھے ٹھیک اسی طرح ہم بھی فریق مغلوب کو معذور جانتے ہیں۔ ہاں اس خیال سے کہ ان گالیوں کے سننے سے پبلک ناظرین کو ہمیشہ کے لئے راحت ملے ہم ایک تجویز بتلاتے ہیں جو نہایت ہی منصفانہ اور عاقلانہ ہے جس کی تحریک بھی دراصل منشی قاسم علی صاحب دہلوی نے ازخود کی تھی مگر کر کے خاموش ہوگئے وہ تجویز یہ ہے کہ بقول آپ کے سابقہ فیصلہ غلط ہوا اور اس مناظرہ کے بعد آپ کو بہت سا ثبوت اپنی تائید میں ملا ہے تو بسم اللہ ہم نئے سرے سے مباحثہ کو حاضر ہیں وہی شرائط جو پہلے آپنے مقرر کی تھیں اور وہی طریق فیصلہ منظور بلکہ آپ اگر لودہانہ میں آنے سے شرمائیں تو میدان مناظرہ بجاء لودہانہ کے ہمیں لاہور بھی منظور ہوگا۔ سرپنچ اُسی طرح کوئی غیر مسلم ہوگا غرض سب شرائط بدستور رقم انعام بھی بدستور کسی امین کے سپرد ہوگی۔ ہاں محض رعایت سے ہم انعامی رقم میں تھوڑی سی کمی بھی کر دیتے ہیں یعنی بجاء سہ صد کے دوصد پر قناعت کرتے ہیں۔ کیا مرزا صاحب کے جوشیلے مرید فیصلہ ثانی کرانے کے لئے تیار ہونگے؟

قادیانی مشن کے ممبرو!

سنبھل کے رکھیو قدم دشتِ خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۰۔ نمبر ۵۔ مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۱۲ء ص:۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشن کا فیصلہ
قادیانی مسیح کے اقرار سے

حضرت شیخ الاسلام مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عرصہ سے ہم قادیانی مشن کے متعلق کم لکھتے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی مشن کو اب ہم بفضلہ تعالیٰ (خواہ وہ ہم سے اس راء میں متفق نہوں) اپنا مفتوحہ اور پائمال ملک سمجھتے ہیں اور اس قابل نہیں جانتے کہ اس کو مخاطب کیا جائے۔ قادیانی مشن بھی اس شکست کو محسوس کرتا ہے۔اسی لئے قادیانی اخبارات ہمارے خطاب اور جواب سے ''چناں خفتہ اند گویا مردہ اند'' مگر ان کا ایک جوشیلہ ممبر (منشی قاسم علی دہلوی) کا چراغ سحری قدرے ٹمٹماتا ہے وہ اس جوش میں اتنی گالیاں دیتا ہے کہ ہمیں اون کے جواب میں یہ کہنے کو جی چاہتا ہے کہ

کیسے پیارے ہیں تیرے شیریں ہونٹ
گالیوں سے بھی بے مزا نہوئے

اس کی گالیوں سے ہمیں رنج نہیں کیوں رنج نہیں؟ اس لئے کہ ایک تو یہ گالیاں اس کی مغلوبیت کی علامت ہیں۔ دوم وہ اس جوش وخروش میں خرگوش کی طرح ایسا لنگڑا چلتا ہے کہ بل کے پاس پہونچنے سے پہلے ہی گر جاتا ہے اور اُس کے ہتھیار ہم کو وہی کام دیتے ہیں جو طرابلس میں اٹلی والوں کے ہتھیار عربوں کو کام دیتے تھے۔

دیکھئے آج ہم ایک ایسا حوالہ اوس کی تحریر سے سناتے ہیں جو ہمارے ذہن میں نہ تھا۔غور سے سنئے۔

منشی صاحب موصوف اپنے رسالہ احمدی (دہلی) میں بعد دینے دشنامہائے کثیرہ وافرہ کے ایک مضمون میں یہ فرماتے ہیں:

''حضور (مرزا صاحب قادیانی) نے ۲۔اکتوبر ۱۹۰۷ء کو بوقت سیر ایک خادم کے سوال پر جو کہ اوسنے کسی مخالف کی طرف سے پیش کیا تھا فرمایا کہ یہ کہاں لکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے ہم نے تو اپنی تصنیفات میں ایسا نہیں لکھا لاؤ پیش کرو وہ کونسی کتاب ہے جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے ہم نے تو یہ لکھا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہوجاتا ہے۔ (رسالہ احمدی بابت جون صفحہ ۱۴۔۱۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سبحان اللہ! کیا صداقت ہے، مگر واہ رے تعصب کہ باوجود اس صریح اور صاف اقرار کے ابھی تک ان کو خبر نہیں کہ اس کا اثر کیا ہوا۔ یہی معنی ہیں قول خداوندی کے

فانّها لاتعمى الابصار ولكن تعمى القلوب الّتى فى الصّدور

(آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں دل اندھے ہوجاتے ہیں)

سچ فرمایا:

لهم قلوب لايفقهون بها ولهم اعين لايبصرون بها ولهم اٰذان لايسمعون بها اولئك كالانعام بل هم اضل واولئك هم الغافلون

''ان کے دل ہیں مگر اون دلوں کے ساتھ سمجھتے نہیں اون کی آنکھیں ہیں مگر دیکھتے نہیں اون کے کان ہیں مگر سنتے نہیں یہ لوگ چار پاؤں کی طرح بلکہ اون سے بھی گئے گذرے ہیں۔ یہی لوگِ غافل ہیں (جو بدیہیات کو بھی نہیں دیکھتے)

ناظرین! ذرہ غور فرمایئے کہ جناب مرزا صاحب اس تحریر میں اقرار کرتے ہیں کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے مرزا صاحب نے ساری عمر میں صرف ایک شخص مولوی عبدالحق غزنوی (امرت سری) سے بمیدان عیدگاہ امرت سر بماہ مئی ۱۸۹۳ء مباہلہ کیا ہے اور کسی سے اس طرح اصلی معنوں میں مباہلہ نہیں کیا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ وہی جو کسی اہل ملک سے مخفی نہیں کہ مولوی عبدالحق غزنوی تاحال زندہ ہیں اور جناب موصوف عرصہ سے تشریف لے گئے ہیں۔ قادیانی مشن کے ممبرو! اليس فيكم رجل رشيد بتلاسکتے ہو دونوں (عبدالحق غزنوی اور مرزا قادیانی) میں سے کون سچا ہے؟ یہی معنی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُلجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

دیکھئے اس کے جواب میں کوئی جیل زادہ گالیوں سے بھڑاس نکالتا ہے یا جواب بھی معقول دیتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۰۔ نمبر ۶۔ مورخہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۳۰ھ مطابق ۶ دسمبر ۱۹۱۲ء ص:۳)

تعبیر خواب کا سوال

آج (بروز ہفتہ ۲۳ نومبر ۱۹۱۲ء) میں نے خواب دیکھا کہ حکیم نورالدین صاحب قادیانی کا جنازہ گذر رہا ہے اور مولانا ابوالوفاء صاحب اور مَیں بھی شریک نماز جنازہ ہوئے ہیں۔ چند ایک مرزائیوں نے وضو کرنے میں دانستہ دیر لگادی کہ وہ دوبارہ جماعت کرینگے۔ اس کے بعد مرزائیوں کی خلافت میں جھگڑا ہوا۔ بعض مرزائی حکیم صاحب کی نسبت اس امر کا اظہار کرتے تھے کہ انہوں نے خودکشی کی خلافت ک ا فیصلہ نہ کیا۔ افسوس! اس کی تعبیر فرمائیے۔

خاکسار: مولابخش کشتہ امرتسری۔

اڈیٹر اہل حدیث: بہتر ہے کہ اس کی تعبیر خود حکیم نورالدین صاحب ہی بتاویں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ دسمبر ۱۹۱۲ء ص:۱۱)

☆☆☆☆☆

و صلی اللہ علی خیر خلقه محمد و علی آله و اصحا به اجمعین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ سی و چہارم (۳۴)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۹۰۲ء)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی و چہارم (۳۴) ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۹۰۲ء
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۶۶
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

مشمولات کتاب کا تعارف	۱۱
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء نمبر ۴ جلد ۲۰ و ۲۲	۱۳
تصویر پرستی	۱۳
بے معنی الہام	۱۵
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم فروری ۱۹۰۲ء نمبر ۴ جلد ۲۰ و ۲۲	۲۱
بقیہ: بے معنی الہام	۲۱
منارة المسیح	۲۵
مرزا جی اور ان کے چیلوں کی لیاقت	۲۷
اسلامی علماء سے ضروری التجاء	۲۸
مرزائی الہام	۳۰
بشارت یوسفی اور نجات ابدی	۳۲
خونی مہدی	۳۳
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۴ فروری ۱۹۰۲ء نمبر ۶ جلد ۲۰ و ۲۲	۳۵
نور احمد لکھوی اور غلام حسن پشاوری	۳۵
مرزائیوں کی بے ایمانی اور دھوکے بازی	۳۵
سختی اور نرمی	۳۶
توجہ طلب گورنمنٹ اور مرزا قادیان	۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرالی عزت اور انوکھی ذلت	۴۶
استفتاء	۵۰
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ فروری ۱۹۰۲ء نمبر ۷ جلد ۲۰ و ۲۲	**۵۰**
استیصال الالحاد بجواب رقیمة الوداد	۵۰
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ مارچ ۱۹۰۲ء نمبر ۱۰ جلد ۲۰ و ۲۲	**۱۰۳**
لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا	۱۰۳
افشاء راز قادیانی	۱۰۷
قادیانی کے شیطانی الہامات	۱۱۰
مرزا جی سے فیصلہ	۱۱۲
بے معنی الہام	۱۱۳
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۲ء نمبر ۱۱ جلد ۲۰ و ۲۲	**۱۱۴**
الشهادة الجلى فى اثبات لوازم النبى ﷺ	۱۱۴
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء نمبر ۱۲ جلد ۲۰ و ۲۲	**۱۲۶**
خدا پر قادیانی کا بہتان	۱۲۶
ایں گل دیگر شگفت	۱۳۳
ہم مرزا جی کے خدا کا الہام بند کر دیں گے	۱۳۵
نشان آسمانی	۱۳۷
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۲ء نمبر ۱۳ جلد ۲۰ و ۲۲	**۱۴۰**
عصائے موسیٰ کا جواب	۱۴۰
ایک مرزائی اخبار کی اپیل	۱۴۷
بقیہ: عصائے موسیٰ کا جواب	۱۴۹
تصویر پرستی	۱۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑیاں دام سے نکل گئیں	۱۵۷
انبیاء علیهم الصلوٰة و السلام سے رقابت	۱۵۸
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴۔اپریل ۱۹۰۲ء نمبر ۱۶ جلد ۲۰ و ۲۲	۱۶۱
مرزا کے ملحدانہ عقاید کا زہریلا اثر	۱۶۱
ایک لطیفہ	۱۶۳
تصویر پرستی	۱۶۴
مسلمان کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے	۱۶۸
عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز	۱۷۰
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم مئی ۱۹۰۲ء نمبر ۱۷ جلد ۲۰ و ۲۲	۱۷۴
ٹاپا خالی کرو	۱۷۴
مسیح علیہ السلام کو دشنام	۱۷۶
بقیہ: عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز	۱۷۸
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ مئی ۱۹۰۲ء، نمبر ۱۸ جلد ۲۰ و ۲۲	۱۸۶
شکی اور مذبذب مرزائیوں کی تسلی	۱۸۶
بقیہ: عصاء موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز	۱۹۳
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۸ مئی ۱۹۰۲ء نمبر ۱۹ جلد ۲۰ و ۲۲	۱۹۹
خرافاتِ مرزا	۱۹۹
شیطان مجسم	۲۰۵
بقیہ: عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز	۲۰۷
اخبار الحکم کی ایمان داری	۲۱۰
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء نمبر ۲۰ جلد ۲۰ و ۲۲	۲۱۲
فاعتبروا یا اولی الابصار	۲۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اوراوسکے چیلوں کے اخلاق حمیدہ ۲۱۳

وزیرآبادی نامہ نگار کی بربادی ۲۱۶

مرزاجی اب اورمعجزہ دکھائیں گے ۲۲۱

پنجابی رسول کی مالیری امت ۲۲۲

بقیہ: عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز ۲۲۳

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۲ء نمبر ۲۱ جلد ۲۰ و ۲۲ ۲۲۶

بقیہ: عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز ۲۲۶

اصلی اورنقلی کشتی میں تمیز ۲۳۵

قطبوں اورمہدیوں کا ڈربا کھل گیا ۲۴۱

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ جون ۱۹۰۲ء نمبر ۲۲ ج ۲۰ و ۲۲ ۲۴۳

بقیہ: عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز ۲۴۳

نظم بجواب شعر مندرجہ لوح اخبار الحکم ۲۴۹

قصیدہ یائیہ در ردّ عقیدہ مرزائیہ ۲۵۱

جعلی بیعت ۲۵۶

الہام کا ثبوت ۲۵۷

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۲۳ مطبوعہ ۱۶ جون ۱۹۰۲ء جلد ۲۰ و ۲۲ ۲۵۸

مرزائی الہام کے منہ پر قدرت الٰہی کا تھپڑ ۲۵۸

جعلی مشن کے بارے میں التماس بخدمت پیسہ اخبار ۲۶۴

نبوت ناقصہ وکاملہ ۲۶۶

ہمارا رؤیا صادقہ ۲۶۹

ضمیمہ شحنہ ہند ۲۴ جون ویکم جولائی ۱۹۰۲ء نمبر ۲۴ و ۲۵ جلد ۲۰ و ۲۲ ۲۷۰

معجزات کا انکار ۲۷۰

ہفوات مرزا ۲۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی قرآن دانی	۲۸۰
قادیان میں طاعون	۲۸۲
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۲۶ جلد ۲۰ و ۲۲	۲۸۴
پیر مہر علی کے ہاتھ پر دو مرزائیوں کا مسلمان ہونا	۲۸۴
مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو منہ توڑ جواب	۲۸۵
قادیان میں طاعون	۲۸۷
قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام	۲۸۸
تعبیر طلب خواب	۲۹۴
خداوند آزادی بخش آزادی پسند	۲۹۶
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۲۷ جلد ۲۰ و ۲۲۔ ۱۶ جولائی ۱۹۰۲ء	۲۹۸
بقیہ: ہفوات مرزا	۲۹۸
ایک مرزائی کا نکاح فسخ	۳۰۲
بقیہ: قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام	۳۰۳
قرآن قادیانی، یا الہام مرزا	۳۰۸
التنبيه	۳۱۰
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء نمبر ۲۸ جلد ۲۰ و ۲۲	۳۱۱
بقیہ: قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام	۳۱۱
بقیہ: قرآن قادیانی یا الہامات مرزا	۳۱۲
قادیان میں طاعون	۳۱۵
الهوى و الضلال لمن يشقى	۳۱۸
دجال	۳۲۱
غرّے ڈبے ٹوٹ گئے	۳۲۴
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۲۹ جلد ۲۰ و ۲۲ یکم اگست ۱۹۰۲ء	۳۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف	۳۲۵
مرزا جی کے خیالات کا لیکچر	۳۳۰
سیف چشتیائی	۳۳۴
بعض بداخلاق مرزائی	۳۳۷
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۸ اگست ۱۹۰۲ء نمبر ۳۰ جلد ۲۰ و ۲۲	۳۳۸
مختصر نوٹ	۳۳۸
بقیہ: مرزا جی کے خیالات کا لیکچر	۳۳۹
ایک مسلمان اور ایک مرزئی کی گفتگو	۳۴۵
بقیہ: مرزا قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف	۳۴۶
پیسہ اخبار میں غلط خبر کی تردید	۳۵۱
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۲ء نمبر ۳۱۔ جلد ۲۰ و ۲۲	۳۵۲
بقیہ: مرزا جی کے خیالات کا لیکچر	۳۵۲
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء نمبر ۳۲ جلد ۲۰ و ۲۲	۳۶۴
بقیہ: مرزا قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف	۳۶۴
حیات ومماۃ مسیح	۳۷۰
کتاب عصائے موسیٰ کا جواب	۳۷۲
امریکا میں مرزا جی کا مشن	۳۷۴
ھذا شیء عجاب	۳۷۵
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء جلد ۲۰ و ۲۲	۳۷۷
بقیہ: مرزا جی کے خیالات کا لیکچر	۳۷۷
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ ستمبر ۱۹۰۲ء نمبر ۳۴ جلد ۲۰ و ۲۲	۳۸۸
بقیہ: مرزا جی کے خیالات کا لیکچر	۳۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی کشکول میں پیسہ اور دھیلا	۳۹۳
لندن اور قادیان	۴۰۱
الحکم میں جعلی بیعت کی فہرست	۴۰۲
استفتاء	۴۰۴
رسالہ اشاعۃ السنہ اور مرزا قادیانی	۴۰۴
ملا فضل قادر اور مرزا قادیانی کی تکفیر	۴۰۶
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ ستمبر ۱۹۰۲ء نمبر ۳۵ جلد ۲۰ و ۲۲	**۴۰۶**
کاغذی مسیح کی ناؤ جھوٹ کے طوفان میں	۴۰۶
وہی ممات مسیح	۴۰۹
بقیہ: مرزاجی کے خیالات کا لیکچر	۴۱۲
مذہب مرزائی ہے آزادی کا نام	۴۱۷
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء نمبر ۳۶ جلد ۲۰ و ۲۲	**۴۲۳**
دعا میں اثر	۴۲۳
وہی ممات مسیح	۴۲۵
بے معنی الہام	۴۲۹
مرزاجی سے آخری دو ہاتھ	۴۳۱
اسباب پرستی	۴۳۲
مرزا اور اسکی امت ہی عاقبت کے بوریئے سمیٹے گی	۴۳۳
خیر القرون قرنی	۴۳۴
حدیث سے بغض	۴۳۶
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء نمبر ۳۷ جلد ۲۰ و ۲۲	**۴۴۱**
جہلم میں قادیانی جماعت کی شکست	۴۴۱
بے معنی الہام	۴۵۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح الہند اور المنار	۴۵۶
مذہب مرزائی ہے آزادی کا نام	۴۵۸
مرزا جی کا طاعون اور گورنمنٹ کا ٹیکہ	۴۶۳
انجمن حمایت الاسلام اور ندوۃ العلماء پر مرزا کا نزلہ	۴۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

مشمولات کتاب کا تعارف

۱۸۸۰ء کے عشرے میں مولانا احمد حسن شوکت نے میرٹھ سے ایک ہفتہ وار اخبار شحنہ ہند کے نام سے نکالنا شروع کیا جس کے ۱۸۹۰ء کے عشرے کے چند شماروں کی فوٹو کاپی میرے پاس موجود ہے۔ نیز چند انگریزی تحریروں میں اس کے ۲۴ فروری ۱۸۹۸ء، اور ۱۵ فروری ۱۹۰۳ء، ۸۔ اگست ۱۹۰۸ء اور ۱۸ اگست ۱۹۱۰ء کے شماروں کے حوالے بھی ملتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخبار کم از کم ۱۹۱۰ء تک زندہ تھا۔ ایک انگریزی تحریر میں بتایا گیا ہے :

Shahna-i-Hind, a popular daily all across India was successful in conveying to the masses why British rule in India was one of exploitation. The British, understandably, was not impressed by the hardline stance adopted by the Shahna-i-Hind.

ایک اور انگریزی تحریر میں شحنہ ہند میرٹھ کا ذکر بایں الفاظ ملتا ہے:

A more important paper is the Shahna-i-Hind, a weekly publication printed at the Shaukat ul Mataba Press. This has a larger circulation than other local papers. In addition to the news gathered from elsewhere, it contains ...comments on Quran, notices and criticisms on provincial and local administration and the affairs of the native states.

ان اقتباسات سے معلوم ہوتا ہے کہ شحنہ ہند میرٹھ اپنے دور کا ایک مقبول و معروف اخبار تھا جو سارے ہندوستان میں پڑھا جاتا تھا۔ اور اس میں دینی اور سیاسی مسائل پر خبریں، مضامین اور آراء شامل ہوتی تھیں۔ اور اول الذکر اقتباس سے تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ اخبار کسی زمانہ میں روزنامہ بھی رہا ہے۔

اس اخبار کے اڈیٹر مولانا احمد حسن شوکت، مرزا غلام احمد قادیانی کے نقادوں میں شامل تھے۔ انہوں نے ۱۹۰۱ء اس اخبار کا ایک ہفتہ وار ضمیمہ نکالنا شروع کیا جس کا موضوع ردقادیانیت تھا۔ یہ ہفتہ وار ضمیمہ چار سال تک (یعنی ۱۹۰۱ء سے ۱۹۰۴ء کے آخر تک) نکلتا رہا اور ایک اندازے کے مطابق اس میں ردّ قادیانیت پر تقریباً ڈیڑھ ہزار صفحات پر مشتمل مواد شائع ہوا ہے۔

۱۹۰۳ء اور ۱۹۰۴ء کے بیشتر ضمیمے تحریک ختم نبوت کی جلد ۲۹ اور جلد ۳۰ میں نقل ہو چکے ہیں۔ حال ہی میں ۱۹۰۲ء کی فائل کا تین چوتھائی مل گیا ہے جسے تحریک ختم نبوت کی زیر نظر جلد میں محفوظ کر دیا گیا ہے۔ ۱۹۰۴ء کے کچھ ایسے ضمیمے بھی ملے ہیں جو قبل ازیں موجود نہ تھے، اسلئے انہیں کتاب ہذا کی جلد ۳۵ میں شامل کیا جارہا ہے

زیر جلد میں جو ضمیمے نقل ہورہے ہیں ان میں مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی، منشی الٰہی بخش لاہوری، مولانا ثناء اللہ امرتسری، منشی امام الدین لاہوری، منشی امام الدین گجراتی، مولانا محمد عبداللہ ملتانی، حافظ محمد یوسف امرتسری، جناب کبیر احمد سراوی اور چند نامعلوم الاسم فاضلوں کی نثری نگارشات کے علاوہ محمد حسین صادق گجراتی اور مولانا عبدالعزیز خلف مولانا غلام رسول آف قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ کی نظمیں شامل ہیں۔ ان کے علاوہ شیخ فریدالدین عطار کی تذکرۃ الاولیاء سے حضرت بایزید بسطامی کے حالات و واردات بزبان فارسی، نیز اخبار الحکم سے کئی ایک قادیانی تحریریں موقع کی مناسب سے شامل اشاعت کر دی گئی ہیں۔ امید ہے قارئین پسند فرمائیں گے۔

والسلام۔ فقیر بارگاہ صمدی: **محمد بهاء الدين**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء نمبر ۴ جلد ۲۰ و ۲۲

تصویر پرستی

مولانا احمد حسن شوکت، اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ، لکھتے ہیں:

مجدد کا پیدا ہونا کم از کم ہر صدی کے بعد ضروری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے، تا کہ جو لوگ دین کے اوامر ونواہی کو بھول گئے ہیں، یا احکام دین کی بجا آوری میں سستی کرتے ہیں، ان کو یاد دلایا جائے اور شانے پکڑ کر ان کو جھڑجھڑایا جائے، اور خواب غفلت سے بیدار کیا جائے۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام میں مجدد پیدا ہوئے اور انشاء اللہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ مگر کسی مجدد کا یہ کام نہیں کہ اوامر و نواہی کو منسوخ کر دے، یا دین میں کوئی نئی بات نکالے جس سے حدیث شریف

من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منه فھو ردّ

کی مخالفت لازم آئے، یعنی امور شرکیہ و بدعیہ جاری کرے۔ بس اسلامی شریعت کا یہی ناموس اعظم ہے۔ اور اس ناموس کا توڑنے والا نہ صرف شریعت اسلامی بلکہ خدا و رسول کی توہین اور ہتک کرنے والا ہے۔

مذہب اسلام میں توحید رأس الطاعات ہے، اور تمام انبیاء اسی لئے مبعوث ہوئے۔ اور جب امتوں میں شرک اور بت پرستی اور ہوائے نفس کا طوفان برپا ہوا، تو اسکو بدرقہ توفیق الٰہی اور جاذبہء ہدایت نامتناہی سے دور کیا۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے عرب میں بت پرستی کی جو کچھ کیفیت تھی، اور خاص خانہ کعبہ میں جس قدر اصنام موجود تھے، اہل تحقیق پر ظاہر ہے۔ مگر ہمارے نبی امی ﷺ نے سب کی بیخ و بنیاد مستاصل کر دی اور شرک و بت پرستی کے دعائم اور آلات تک کو مٹا دیا۔ منجملہ ان کے تصویر کا بنانا، یا بنوانا، یا گھروں میں رکھنا، یا فروخت کرنا، یا ان کے بنانے اور رواج دینے میں مدد کرنا تک قطعی حرام اور ممنوع کر دیا۔ اور فرما دیا کہ

لعن اللہ المصورو المصور له

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی تصویر بنانے والے اور بنوانے والے پر خدا تعالی لعنت کرے۔

یہ ہمارے نبی امی خاتم المرسلین ﷺ کی بد دعا ہے۔ بھلا جس شخص کے حق میں نبی بد دعا کرے، وہ دین و دنیا میں کیوں کر فلاح و بہبود پا سکتا ہے۔ اور جس پر خدا تعالی لعنت کرے، اور اس سے بیزار و متنفر ہو، وہ کیونکر بھلائی کا پھل پا سکتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ نئے نبی قادیانی مرزا جی جو تمام انبیاء کے حلّوں میں جلوہ افروز ہوئے ہیں تصویر پرستی کو رواج دے کر خدا تعالی کے لعنتی بنتے ہیں۔

اب تو کھلم کھلا اخبار الحکم قادیان میں اپنے اور اپنے حواری کی تصویروں کی فروخت کا اعلان ہو رہا ہے اور اس حرام اور ناپاک تجارت سے خوب نفع اٹھا رہے ہیں۔ بت تراشی بت فروشی کے اور کیا سینگ ہوتے ہیں۔ دھاتوں کے بت اور کاغذی بت، باعتبار تصویر ہونے کے برابر ہیں، کیونکہ شریعت محمدیہ میں ہر قسم کی تصویر حرام ہے۔ اسلام نے جس شئے کو توحید کا مخل اور برہمزن قرار دیا، وہی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و بعثت کا اصل اصول اور بدرقہ بلکہ علت غائی ہے۔

آپ کی دلیل کتنی زبردست ہے کہ یورپ والے چونکہ کسی شخص کی تصویر دیکھنے سے اس کے خوارق و عادات اور خصائل معلوم کر لیتے ہیں، اور مجھے یورپ میں اپنی بعثت کا اعلان مدنظر ہے، لہذا میں نے تصویر کو رواج دیا۔ کیا سوڈان کے جھوٹے مہدی جو یکے بعد دیگرے حشرات الارض کی طرح پیدا ہو کر نیست و نابود ہو گئے، ان میں سے کسی نے اپنی اپنی تصویریں بنوائیں اور شائع کرائی ہیں۔ لیکن وہ شیطان کی طرح شرق سے غرب تک مشہور ہو گئے۔

قادیانی مرزا جی کا علاتی بھائی یوگنڈا کا مہدی، جو ابھی جہنم واصل ہوا ہے، کیا اس نے دنیا میں اپنی تصویریں بھیجی تھیں۔ علی ہذا یورپ اور ایشیاء کے بڑے بڑے مدبر اور وزراء بغیر تصویر کے ساری خدائی میں مشہور ہو گئے۔ پھر جب آپ کا یہ عذر لنگ صرف یورپ کے لئے ہے، تو ہندوستان میں تصویر پرستی کو کیوں رواج دیا جاتا ہے۔ آپ کے حواری اور چیلے چاپڑ جو آپ کو بسا اوقات دیکھتے ہیں اور باری باری قادیان آ کر دیدار نحوست آثار سے مستفید ہوتے ہیں، وہ کیوں تصویریں خرید کر اپنے گھروں میں رکھتے اور نہ صرف مرزا جی کی بلکہ ان کے ساتھ چند مسٹنڈوں کی تصویریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھا کر اپنی جوروؤں کو رجھاتے اور دیوث بنتے ہیں۔سچ ہے الحیاء من الا یمان ۔
اس سے پہلے تو مرزائیوں کے گھروں میں صرف قادیانی مرزا جی بذریعہ تصویر تشریف لے جاتے تھے،اب تو خاص الخواص حواری بھی ان کے گھروں میں وارد ہوتے ہیں اور اسی طرح ہر نیا حواری برابر داخل ہوتا رہے گا کل جدید لذیذ
ہوائے نفس کے لئے تاویلات کا گھڑنا کچھ مشکل نہیں۔ہر امر کی تاویل ممکن ہے۔مگر امر حق دوسری شئے ہے۔تاویل حق کو ناحق اور ناحق کو حق ہر گز نہیں بنا سکتی ۔پس تصویر پرستی کے جواز میں جو لچر اور پوچ دلائل پیش کئے جاتے ہیں ضمیمہ میں چند مرتبہ ان کو کاغذی تصویر کی طرح ہوا میں اڑا دیا گیا ہے۔مولانا عبداللہ صاحب ملتانی کا مضمون شائع ہو چکا ہے جس کو مولانا نے قبل از طبع قادیان بھیجا تھا۔مگر تمام مرزائی مبہوت ہو کر بت اور تصویر بن گئے،اور کسی کے چھوٹے منہ سے جواب میں ایک حرف بھی نہ نکلا۔اب اس کا بقیہ حصہ بھی جلد شائع ہوگا۔ان شاء اللہ۔امید ہے کہ مولوی صاحب ممدوح بہت جلد روانہ فرمائیں۔

بے معنی الہام

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

آج تک اڈیٹر الحکم قادیان نے ہماری کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ بلکہ خود قادیانی مرزا جی نے اپنی الہامی کتاب اعجاز المسیح میں لسان کو مونث لانے میں منہ کی کھائی۔ ہم نے قرآن کی سند پیش کی،مگر تسلیم نہ کی،اور کیوں تسلیم کرتے ۔قرآن وحدیث پرانے ہو گئے ۔اب تو نئے نبی اور اسکی نئی شریعت کا دور دورہ ہے۔بلکہ خدا بھی پرانا ہو گیا۔اب تو حسب فحوائے الآیہ: افر أیت من اتّخذ الھه ھوا ہ ہوائے نفس کی جدت کو معبود بنایا گیا ہے۔

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگرے ہست

مسلمانوں کے قدیم اور ازلی ابدی خدا تعالی نے تو نبی امی خاتم المرسلین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ پر نزول وحی ختم کر دی، مگر مرزا جی کا نیا خدا نئے نئے بے سروپا الہام کرتا ہے۔
ہم نے لکھا تھا کہ قادیانی مرزا جی کا الہام

جری اللہ فی حلل الانبیاء

بالکل بے معنی ہے، اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی کا خدا زبان عرب سے محض نابلد ہے۔

یہ ہم نے اس لئے لکھا کہ قادیانی مرزا جی کا خدا تو پنجابی ہونا چاہیے جو پنجابی زبان میں الہام کے دونگڑے برسائے، کیونکہ مرزا جی کا بظاہر قرآن مجید کی اس آیت پر ایمان ہے کہ

ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه

یعنی ہم نے ہر نبی کو اسی کی قومی زبان کے ساتھ بھیجا ہے۔

پھر معلوم نہیں مرزا جی پر زبان عرب میں کیوں الہام ہوتا ہے۔ مرزا جی کا خدا مسلمانوں کے خدا کی تقلید نہیں کرتا، اسی لئے قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔

جو کی تقلید خرد کی تو کار کوہ کن بگڑا
چلا جب چال کوّا ہنس کی اس کا چلن بگڑا

بلکہ مرزا جی تو اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں۔ پس چینی زبان میں الہام ہونا چاہیے تھا۔ پنجابی (مادری) زبان اور چینی خاندانی مغلئی زبان کو چھوڑ کر مرزا جی کا زبان عرب کے سنگلاخ میدان میں ٹھوکریں کھانا بدقسمتی ہے یا نہیں۔

گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کی جانب بھاگتا ہے۔ چونکہ مرزا جی کے خدا نے زبان عرب کی تعلیم نہیں پائی لہذا بے چارہ غلطیاں نہ کرے، تو کیا کرے۔ مگر چونکہ اپنے نبی کے خوارق پر لٹو ہو رہا ہے اور اس کی خاطر اور فرمائش منظور ہے، لہذا اپنے نبی کے ساتھ رسوا ہونے کو برا نہیں سمجھتا۔

ہر نبی پر کتابیں یا صحیفے ایک ہی زبان میں نازل ہوئے۔ یعنی ہر نبی جو کچھ کہتا تھا ایک ہی زبان میں کہتا تھا۔ قرآن مجید کی زبان بھی وہی عربی ہے اور حدیث کی بھی عربی۔ یہ نہیں کہ خاص الہام تو عربی زبان میں ہو، اور عام الہام اردو زبان میں، جو فی حد ذاتہ کوئی مستقل زبان نہیں اور بعض سلاطین مغلیہ کے لشکری لوگوں کی زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور سہل انگاروں کا ایجاد کیا ہوا لٹکا ہے۔

نئے نبی کو جو نئے خدا کا بھیجا ہوا ہے، ایسی حقیر اور ذلیل زبان میں تکلم اور تخاطب کرنے سے شرم کرنی چاہیے جس کو چمار اور ڈھیڑ اور حلال خور تک بولتے ہیں ،اور جو ترکوں انگریزوں فرانسیسیوں جرمنوں وغیرہ تک کا اولش ہے۔

چھی چھی! قسم ہے (قادیان کے) منارے کی، ایں وی گندی گل ہے۔ اگر پنجابی یا گورمکھی میں الہام ہوتا تب بھی ہم کو صبر آ جاتا۔

اس تمہید کے بعد سنئے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء کے بے معنی ہونے کے جس قدر ثبوت ہم نے دیئے تھے، اڈیٹر الحکم قادیان سب کو شربت کے گھونٹ سمجھ کر پی گیا۔ صرف لفظ جری پر بحث کی جسکو ہم نے جرءت سے ماخوذ بتایا تھا۔ الحکم کے اڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مہموز نہیں بلکہ معتل اللام ہے۔ یعنی جریاً وجریاناً سے ہے۔

اچھا صاحب! یہی سہی کہ جری بروزن فعیل جرءت سے بھی آتا ہے اور جریان سے بھی۔ اور جری کے معنی دلیر اور شجاع کے بھی ہیں اور رسول اور وکیل اور اجیر کے بھی، جیسا کہ قاموس میں ہے:

و ابجریّ کغنیٍ و الوکیل و الرسول و الضا من و الاجیر

لیکن اب تو اور بھی یہ الہام بد سے بدتر ہو گیا۔

اولاً آپ کے خدا نے ایسا لفظ کیوں الہام کیا جسکے پانچ معنے ہیں اور کیوں اپنے نبی کی امت کو پریشانی میں ڈالا۔ اور ممکن ہے کہ جری کے معنی کوئی شخص اجیر یا جرّہ ءباز کے سمجھے جو چڑیوں وغیرہ غریب جانوروں پر جھپٹا مار کر ان کو شکار کرتا ہے اور یہ دونوں مرزا جی پر منطبق بھی ہیں کیونکہ وہ مرزائیوں سے معقول اجرت (دکھشنا اور نذرانہ) اینٹھ رہے ہیں اور روغن بادام اور زعفران اور مشک دم کئے ہوئے پولاؤ اور قورمے چکھ رہے ہیں ،اور تر مال کھا کھا کر میرزا جی اور تمام مرزائی ساٹھے پاٹھے بن کر سنڈ یا رہے ہیں، اور چڑیاں کیا معنی دن دہاڑے الوؤں کا شکار کر رہے ہیں اور ہمیشہ جال بچھا رہتا ہے۔

دوم، مرزا جی کا خدا منطق سے تو بالکل ہی بے بہرہ ہے۔ جو بات ہم کہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے مرزا جی اور ان کے حواری تو کیا خود ان سب کا خدا بھی یقیناً نہ سمجھ سکے گا۔ سنئے! جب آپ جری کے معنی رسول کے لیتے ہیں تو اس سے اہل میزان و منطق کے قواعد کے موافق ایک تو مجعولیت ذاتیہ لازم آتی ہے جو محالات سے ہے، دوم تحصیل حاصل۔

اب ہم سمجھاتے ہیں کہ مجعولیت ذاتیہ اور تحصیل حاصل کس جانور کا نام ہے۔ اس کی مثال یوں ہے جعل الانسا ن حیوا نا نا طقاً (یعنی کیا گیا انسان حیوان ناطق)۔ ماہیت میں جعل واقع ہوا۔ انسان کی ماہیت تو خود حیوان ناطق ہے، تو یہ معنی ہوئے کہ حیوان ناطق، حیوان ناطق کیا گیا۔ جب جری کے معنی رسول کے ہیں تو الہامی فقرے کی یہ ترکیب ہوئی کہ

نبي في حلل الا نبياء یارسو ل في حلل الرسل

بھلا مستقل رسول کو رسولوں کے لباس میں آنے کی کیا ضرورت۔ پھر حقانی علماء اور فضلاء اور محدثین اور صادقین سب ہدایت کرنے کے اعتبار سے رسولوں کے لباس یعنی لباس التقوی میں آتے ہیں، آپ کی کچھ تخصیص نہ رہی۔ الغرض جس ترکیب سے آپ اس بے معنی فقرے کو معنی پہنائیں گے خدا نے چاہا تو معنی کا لباس نہ پہنے گا اور ننگا رہے گا۔ غرق لنگوٹی بھی نصیب نہ ہوگی۔

تمام آسمانی کتابوں، خصوصاً قرآن مجید، کو غور سے پڑھ جاؤ کوئی آیت یا جملہ ایسا نہ پایا جائے گا کہ اجزاء جملہ محذوف ہوں۔ اب مرزا کے جر ی الله في حلل الا نبیاء پر نظر ڈالو۔ فقرہ سے معلوم نہیں ہوتا کہ اس صفت کا موصوف زید ہے ، یا عمر ہے، یا خالد ہے، یا سوڈان کا مہدی، یا یوگنڈا کا مہدی ، یا قادیانی مہدی ہے۔ بہر حال جزء جملہ محذوف ماننا پڑے گا کہ

انت جر ی الله یا غلا م ا حمد بیگ جری الله

یا :قل انا جر ی الله۔

پس یہ فقرہ ناقص اور غیر تام ہے۔ گویا خبر ہے جس کی مبتداء نہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ في حلل ا لا نبیاء جری شبہ فعل کے متعلق ہے تو یہ معنی ہوئے کہ بھیجا گیا ہے نبیوں کے حلوں میں،

علاوہ ناقص اور غیر تام ہونے کے یہ خرابی ہے کہ جری اور رسول کا صلہ فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آتا بلکہ الی آتا ہے۔کلام مجید میں ہے:

انّی رسول اللہ الیکم۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ فی حلل ا لانبیاء جری اللہ کی صفت ہے یعنی جری اللہ الکائن فی حلل ا لانبیاء تواب بھی کلام ناقص ہے۔

بہر حال آپ اس کی مبتدء محذوف مانیں گے یعنی انت وغیرہ مگر اس صورت میں حصر لازم آئے گا کہ مرزا جی کے سوا نبیوں کے لباس میں آنے والا دوسرا رسول نہیں حالانکہ دیگر انبیاء کے مبعوث ہونے اور دنیا میں آنے کے خود بدولت بھی قائل ہیں۔

اب ہم کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہوئی کہ حصر کیوں لازم آئے گا۔ سنئے مبتداء ہمیشہ معرفہ اور خبر ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے اور جب دونوں معرفہ ہوں گی تو حصر ہوگا۔ اب انت مبتداء محذوف بھی معرفہ اور جری اللہ بھی معہ اپنی صفت کے معرفہ، تو حصر لازم آیا۔

اور اگر آپ تقدیر الہام یوں کریں گے کہ

جری اللہ الذی جاء فی حلل الانبیاء

یا: نزل فی حلل الانبیاء

تو علاوہ اس قدر محذوفات ماننے کے پھر بھی مبتداء اور خبر معرفہ ہی رہیں اور حصر لازم۔

ہم تو جب جانیں کہ اڈیٹر صاحب الحکم ہمارے تمام ایرادات کو اٹھائیں۔ یہ نہیں کہ قادیانی مرزا جی کے حمقاء کو خوش کرنے کو دو چار سطریں لکھ دیں اور کہہ دیا کہ بس جواب ہوگیا۔ خوب یاد رکھئے کہ ہم مجدد السنہ مشرقیہ ہیں۔ ہمارے سامنے کسی کی پیری نہیں چل سکتی۔ انشاء اللہ آپ نے اب تک مائیاں مونڈی ہیں، بابو نہیں مونڈا۔ قادیانی اونٹ منارے کے نیچے کھڑا کھڑا مینگنیاں کر رہا تھا، پہاڑ کے نیچے سے نکلا تو عافیت معلوم ہوئی۔ (باقی آئندہ)۔

(مولانا احمد حسن شوکت کے منقول بالا مضمون کا پس منظر جاننے اور اس کا صحیح لطف لینے کے لئے مناسب معلوم ہوا کہ اخبار الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ اول پر شائع ہونے والا مولوی عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی کا مضمون بھی نقل کر دیا جائے۔ یہ مضمون یوں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شحنہ ہند کا اڈیٹر اور اس کے اعوان

اگر اب بھی نہ سمجھیں تو پھر ان سے خدا سمجھے

اتقوا الله ان کنتم مو منین

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ جنوری ۱۹۰۲ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی وحی جری الله فی حلل ا لا نبیاء پر اعتراض کیا گیا ہے اور اس کا عنوان جمایا گیا ہے: بے معنی الہام۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب جو مجدد السنہ مشرقیہ ہونے کا دعوی کرتے ہیں، فرماتے ہیں؛

یہ فقرہ بالکل بے معنی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی کا خدا عرب کے محاورات اور ان کی غلطی اور صحت سے ناواقف ہے۔ بھلا ایسا ملہم خدا کس کام۔

اب سنئے جری بروزن فعیل صفات میں سے ہے..اسم فاعل اپنے معمول یعنی اللہ کی جانب مضاف ہے تو یہ معنی ہوئے خدا کا جرءت کرنے والا، یا خدا کو جرءت دینے والا۔ اس کے معنی ہوئے کہ خدا کا جرءت کیا ہوا اگر زبردستی اس کو مفعول بنانا چاہیں۔

افسوس! مستعجل نادان انجام سے نہیں ڈرتا اور نہایت بے باکی سے زبان کے سرکش گھوڑے کا لگام ڈھیلی چھوڑ دیتا ہے شحنہ ہند کا اڈیٹر لسان کے تذکیر و تانیث کے معاملہ میں ایک دفعہ ذلیل و رسوا ہو چکا تھا مگر اس سزا کو کافی نہ سمجھ کر ذلت کا ہدف بننے کے لئے پھر تیار ہوا ہے و من یھن الله فما له من مکر م سنئے! السنہ مشرقیہ کے مجدد صاحب! یہ جرِیّ، جرء یجرء جر أة یعنی باب الہمزہ سے نہیں جیسا آپ نے سمجھا ہے۔ یہ ہے جری یجری جر یاً و جر یا ناً (یاءی) سے جس کے معنی ہیں الرسول، چنانچہ لسان العرب میں لکھا ہے:

الجر یّ الرسو ل ۔ و الو کیل تقو ل جرّیت جر یّا و استحر یت جر یّاً ای ا تخذت و کیلا و سمی الو کیل جر یّاً لا نه یجری مجری مو کله و الضا من و اما الجریء (جرئت کرنے والا) المقدم فهو من با ب الهمزة ۔

اب جر یّ الله فی حلل الا نبیاء کے معنی ہوئے رسول اللہ۔ وکیل اللہ۔ ضامن اللہ یعنی رسو ل من عند الكله ، و کیل من عند الله ضا من من عند الله ، یعنی اللہ کی طرف سے رسول اور اللہ کی طرف سے وکیل اور اللہ کی طرف سے ضامن۔

اب بتائیے کیا یہ وحی خدا کی اور زندہ اور سچے خدا کی اور عرب کے محاورات سے واقف خدا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی اور کلام ہے یا نہیں؟ حضرت مسیح موعود (مرزا) کو خدا تعالی نے جسے رسول اور نبی اور نذیر اور بشیر کہہ کے پکارا ویسے ہی جری کے لفظ سے یاد فرمایا ہے شائد اس نام کے اطلاق کرنے کی حکمت یہی ہوگی جو آج ظاہر ہوئی ہے کہ تمہارے جیسے جاہرین بالسوء مخالفوں کے علم وفضل کی پردہ دری ہوگئی۔ فا عتبروا یا اولی الا بصار۔ یا قوم الیس منکم رجل رجل رشید کیا ایک بھی نہیں! جو ان غولوں کو سمجھائے کہ آئندہ ایسی بے حیائی سے باز آ جائیں کیا اس نادانی پر السنہ مشرقیہ کی تجدید کا دعوی زیبا ہے۔ اے خدا سے لڑنے والے۔ ا۔ د۔ گجراتی جب تک یہ چیتھڑا تیری ناپاکیوں سے آلودہ ہوکر خدا کے ملائکہ مقربین کی مشام کوایذاء دیتا رہے گا۔ یاد رکھو و العاقبة عند ربك للمتقين۔ عاجز عبدالکریم)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم فروری ۱۹۰۲ء نمبر ۴ جلد ۲۰و۲۲

بقیہ: بے معنی الہام

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

اخبار الحکم قادیان کا یہ کہنا کہ جری بمعنی رسول اللہ یاو کیل اللہ یائی ہے مہموز نہیں، محض لچر و پوچ اور غیر مفید ہے۔ اس سے الہام جو بے معنی ہے بامعنی نہیں ہوسکتا۔ ہماری مراد بے معنی ہونے سے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے واسطے یہ الفاظ صحیح المعنی نہیں، نہ یہ کہ خود جری اللہ بے معنی ہے۔

جری اگر مہموز ہوگا جب بھی مہمل نہیں۔ آخر جرءت کنندہ کے معنی رکھتا ہے۔ ہمارا مطلب یہ تھا کہ جری اللہ کی اضافت لفظی ہے جو اپنے معمول کی طرف ہوتی ہے اگر لفظ جری کا اللہ معمول ہوگا تو وہی معانی پیدا ہوں گے جو ہم نے پہلے بیان کئے۔ اور درصورت یائی ہونے کے بھی جری اضافی لفظی ہے۔ لفظ جری کا بمعنی رسول ہونا مسلّم ہے مگر جری اللہ کے معنی رسول من عند اللہ کس طرح ہوں گے کیونکہ اضافت لفظی میں حرف من کا مقدر کرنا خلاف قاعدہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جری اللہ بترکیب اضافی کسی لغت عرب میں موجود نہیں ہماری بحث ترکیب اضافی پر تھی نہ کہ صرف لفظ جر ی پر۔

پس لسان العرب میں جری کا بمعنی رسول ہونا صاحب الہام کے واسطے مفید نہیں کیونکہ رسو ل اللہ اور جری اللہ کی اضافت میں فرق ہے۔ بے شک رسول اللہ بمعنی من عند اللہ صحیح ہے، مگر اضافت جر ی اللہ بمعنی من اللہ صحیح نہیں اس لئے کہ لفظ جری صفت ہے اور لفظ رسول صفت نہیں۔

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

الغرض اخبار الحکم قادیان نے تحکماً محض جہالت سے بے معنی کو بامعنی کرنا چاہا، مگر جو علمی تحقیق مطلوب تھی اس کو بالائے طاق رکھا کیونکہ اس غریب عطائی کو علمی مبحث سے کیا سروکار۔

اور جب ہمنے جر ی کو بمعنی جرأت کنندہ لکھا ہے تو اسکو مہمل کس طرح کہتا ہے۔ بے معنی سے یہ مراد ہے کہ یہ الہام مرزا جی کے حق میں بے معنی اور غیر صحیح ہے۔ لفظ جری کو اگر یائی کہیں گے اور بمعنی رسو ل عند اللہ قرار دیں گے تب بھی اس کا صحیح ہونا محال ہے۔ اس واسطے کہ جب آیت قرآنی ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے آنخضرت ﷺ کا نبی خاتم الزمان ہونا تمام اہل اسلام کے نزدیک مسلّم ہے اور یہ عقیدہ دین اسلام کا رکن ہے تو بعد نبی آخر الزمان کے دوسرے کا رسول من عند اللہ ہونا کب صحیح ہوسکتا ہے نعوذ باللہ۔ یہ دین میں رخنہ اندازی اور زندقہ ہے۔ کوئی مسلمان اس کو صحیح اور بامعنی نہیں کہہ سکتا کیونکہ بامعنی سے مراد یہی ہے کہ جو معنی لئے جائیں وہ اپنے محل پر صادق آسکیں ورنہ وہ کلام مہمل ہے۔

پھر یہ لفظ معانی معدودہ پر محمول ہوسکتا ہے۔ جر ی بیائے مشددۃ بمعنی جرأت کنندہ بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی اللہ پر اور اللہ کے دینی احکام پر جرأت اور بے باکی کرنے والا کیونکہ جری جو مہموز ہے جر ی بیائے مشدد حسب قاعدہ صرف ہوسکتا ہے جیسا اقیئس کا افیّس۔ تو اسکے لئے ایک دوسرا الہام چاہیے جس سے یہ ثابت ہو کہ لفظ جری مہموز نہیں بلکہ یائی ہے۔ اس میں لسان العرب کا حوالہ کافی نہیں بلکہ لسان الحق درکار ہے اور اہل باطل کے واسطے لسان الحق کا ہونا محال ہے۔ اور جب ایک لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دو احتمال ہوں تو بحکم اذا جاء الاحتما ل بطل ا لاستد لال قابل احتجاج و اعتبار نہ رہا۔

علی ہذا یہ کہنا کہ رسالت سے ہماری مراد رسالت ظلی اور بروزی ہے، نہ کہ اصلی رسالت، محض لغو اور اپنی امت کو دھوکہ دینا ہے۔ سب علمائے دین یہی منصب رکھتے ہیں کیونکہ احکام دین محمدی کی اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ میں مصروف رہتے ہیں، مرزا جی کی کچھ خصوصیت نہیں۔ اور الہام کا حجت قطعی ہونا کس کے نزدیک ہے۔ الہام سب پر ہوتا اور سب کے الفاظ ہی ہوتے ہیں۔ الہام میں غلطی ہونا ممکن ہے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں میں کچھ بھی ایمان ہے تو وہ اقرار کریں گے کہ ان کی الہامی پیش گوئیاں غلط ہوئی ہیں اور تاویلوں سے کچھ کام نہیں چلا۔ شیطان مختلف لباس میں ملبّس ہوکر انسانوں کو دھوکے دیتا ہے۔ فسق اور فجور کا طبائع میں پیدا ہونا بھی الہام ہے جیسا کہ خود کلام مجید میں موجود ہے

ونفس وما سوّا ھا فالھمھا فجو ر ھا و تقواھا (الشمس :۸)

یعنی ہم نے نفس انسان کو بدکاری اور پرہیز گاری کا الہام کیا۔

خدا تعالی نے نفس کی قسم کھائی ہے جس پر فجور اور تقوی دونوں کا الہام ہوتا ہے۔ پس ممکن ہے، بلکہ یقینی ہے، کہ قادیانی مرزا جی کے دل میں شیطان نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کا وسوسہ ڈالا ہو۔ اللھم احفظنا منه و من شرور انفسنا و اھدنا الصرا ط المستقیم

اسی نمبر کے اخبار الحکم میں اڈیٹر صاحب انہی ردّی اور لغو اوراق (اعجاز المسیح) پر جو بروزی کے اغلاط اور اسقام کا مبرز ہے، اور نہ صرف ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بلکہ مصری اخبار المنار نے بھی ہر طرح اس کی قطع برید کی ہے، ڈینگیں مارتا ہوا لکھتا ہے کہ:

اعجاز المسیح کے اشتہار کی اشاعت کے بعد ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ الہام ہوا منعه ما نع من السماء،

یعنی اس تفسیر نویسی میں کوئی تیرا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اگر چہ ضمیر واحد مذکر غائب ایک شخص یعنی پیر مہر علی شاہ کی طرف ہے لیکن خدا نے ہمیں سمجھایا ہے کہ اس شخص کے وجود میں تمام مخالفن کا وجود شامل کر کے ایک ہی کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے تاکہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور اعظم سے اعظم معجزہ ثابت ہو۔ الخ

مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے پھر غلطی کی اور پھر غلط الہام کیا اور جھوٹ بھی بولا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ تو دور ہی سے مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں کی چھاتی پر مونگ دلتے ہوئے لاہور تشریف لائے اور ہر طرح کی تحدی کا دروازہ کھٹکھٹایا اور مرزا صاحب قادیانی کو بولایا اور منتظر رہے، مگر خفتہ بختی سے مرزا قادیانی کے پاؤں سو گئے اور قادیان سے لاہور آتے ہوئے سو سو من کے ہو گئے۔

بھلا باطل کے بھی کہیں پاؤں ہوتے ہیں۔ ہیبت حق اسی کا نام ہے کہ قادیانی مرزا کا خدا بھی پیر مہر علی صاحب سے ڈر گیا اور الہام کر دیا کہ خبردار اے برادر شغال! اس شیر حق کے مقابلہ پر نہ آنا۔

اب مرزا قادیانی کے خدا نے جو منعه مانع من السّماء میں جھک مارا ہے اس کی حقیقت سنئے۔

جب مرزا قادیانی کے مقابلہ میں بہت سے لوگ ہیں تو اس کے خدا نے منعناهم کیوں نہ کہا۔ کیا زبان گھس جاتی ؟

دوم: اس بے معنی الہام کا ترجمہ یہ ہوا کہ

روکنے والے نے آسمان سے روک دیا۔

یعنی مقابلہ کرنے کی طاقت تو تھی مگر روک دیا، تاکہ مرزا غلام احمد قادیانی جو تاب مقادمت نہیں رکھتا، ذلیل نہ ہو۔

یہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے مرزا پر بڑا احسان کیا کہ رسوائی اور ہلاکت سے بچالیا۔ مگر مرزا قادیانی تو حد درجہ کا فر نعمت ہے کیوں شکر یہ ادا کرنے لگا۔

سوم: اعجاز کا مقابلہ اعجاز سے ہوتا ہے، اور تم خود اس کے قائل ہو گئے کہ تحدی کیلئے پیر مہر علی شاہ صاحب کو روکنے والے نے روک دیا، ورنہ وہ اپنے اعجاز سے ساری ماما پختیاں اور روغن بادام میں دم کیئے ہوئے وزعفران اور مشک میں پکے ہوئے پلاؤ اور قورمے اسفل و اعلیٰ سے اگلوا دیتا۔

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اعجاز یعنی معجزات کا وقوع ممکن ہے حالانکہ معجزہ خارق فطرت ہے اور خارق فطرت ہرگز ممکنات میں داخل نہیں ورنہ معجزہ، معجزہ نہ رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیجئے آپ ہی کی زبان سے ثابت ہوگیا کہ اعجاز المسیح، اعجاز المسیح نہیں بلکہ ایک عامیانہ یا مجذوبانہ بڑ ہے، نہ قابل تحدی ہے۔

سمجھے بھی ہم نے کیا کہا؟ آپ کی بلید الطبعی سے تو سمجھنے کی امید نہیں۔ بس ایسے کوڑ مغزوں سے خدا ہی سمجھے۔

چہارم: مانع نکرہ ہے۔ مرزا جی کو اس کا علم نہیں کہ شیاطین میں سے کون سا شیطان تھا۔ وسواس تھا، خناس۔ الکناس تھا، یا خنزب تھا۔ خدا تعالیٰ تو قرآن مجید میں ضمیر متکلم کے ساتھ مخاطب کرتا ہے مثلاً جعلناہ یا خلقناہ۔

پس تعجب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے منعنا ھم کا الہام نہ کیا۔ اصل یہ ہے کہ اس کو یہ لفظ نہ ملا، اور نہ روکنے والے کا علم ہوا۔ اور یوں اپنے نبی کو تاریکی میں رکھا۔

منارۃ المسیح

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزائی اخبار الحکم قادیان کی لوح گرگٹ کی طرح رنگ بدل رہی ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ یکسر الصلیب و یقتل الخنا زیر والی حدیث جس کو مرزا جی نے اپنی مہدویت و عیسائیت کا تمغہ گردانا چھیل ڈالی گئی، اور اب اس کی جگہ قطب صاحب کی لاٹھ اور حریصوں اور لالچیوں کے طول امل سے بھی لمبا ایک منارہ یعنی مرزائیوں کا ٹھاکر دوارہ کھڑا کیا گیا ہے۔ بھلا خر دجال کو اتنی لمبی کنوتیاں اور خود دجال کو اتنی لمبی ناک کیوں نصیب ہونے لگی۔ یہ تو ہمارے مرزا جی ہی کی شان ہے۔

پھر خیر سے منارے کے کنگرے کے کلس کی چوٹی پر صلیب بھی کھڑی کی ہے جو سوڈان اور یوگنڈا کے مہدیوں کی قبر کو دوربین لگائے تک رہی ہے۔..

منارہ تو اسلئے تعمیر ہوگا کہ تیس سال کی بعثت کے بعد اب مسیح موعود آسمان سے اس پر نزول کریں گے، اور صلیب اس لئے کہ خود مرزا جی مرزائیوں کے گناہوں کا کفارہ بن کر اس پر کھینچے جائیں گے۔ اور پھر جہنم میں داخل ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی مسیح تو عیسائیوں کے اعتقاد کے موافق دوزخ میں تھوڑی ہی دیر رہے، مثیل المسیح ابدالآباد تک رہیں گے کیونکہ اصلی مسیح پرفوق لے جانا ضروری ہے۔ اصلی مسیح کا تو دوزخ میں کسی نے ساتھ نہ دیا، مگر مرزائی اپنے امام کا وہاں بھی ساتھ دیں گے کیونکہ وہ اسکے عشق میں ہردم سرشار اوران کی زبان پر ہرلحظہ اس شعر کی تکرار ہے

ساتھ تیرے ہم بھی چوں سایہ مقرر جائینگے
آگے جائیں پیچھے جائینگے پر جائینگے

مرنے کے بعد مرزا جی کے قول کے موافق کشمیر میں عیسی مسیح تو قبر میں مدفون ہیں مگر جب مثیل المسیح مریں گے تو منارے کے مندر میں ان کا بت رکھا جائے گا تا کہ تمام مرزائی اوران کی نسلیں پوجا کرتی رہیں اور بت کا نصب کرنا موجودہ مہذب زمانے کی تہذیب کا بڑا بھاری اقتضاء ہے اور قادیانی مرزا جی کی تو بہت ہی بڑی یادگار رہو گی کیونکہ انہوں نے اپنی زندگی ہی میں تصویر پرستی کو رواج دیا ہے اور تمام مرزائیوں کے گھروں میں ان کی ایک ایک تصویر موجود ہے۔ پھر بھگوان کی کرپا سے مہا دیو جی کی روح تو بہت ہی آنند ہوگی کہ میرا اکلوتا پوت میرے چرنوں پر چلا اور مندر میں اپنی مورتی رکھوائی ۔ اور پھر مرزائی اور مرزائینیں اس کے سبھی اعضاء کی پرستش کریں گی۔ آریوں نے تو عقل مند بن کران سوانگوں کو چھوڑ دیا مگر مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی ہنود کے مذہب کو زندہ کریں گے۔

کیا لغویات و واہیات اور کیا حماقت آمیز خرافات ہے۔ مرزائیوں کو ذرا شرم نہیں آتی کہ ایک دنیا دار، مکار، عیار اپنی خودغرضی کی چالوں سے ان کو کیسا ناچ نچا رہا ہے۔ تمام مرزائیوں پر شیطان نے ایسا مسمریزم دم کیا ہے کہ سر تک نہیں ہلا سکتے۔

اللھم احفظنا من فتنۃ الشیطان و الدجال

مرزا جی الحکم مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء صفحہ ۴ کالم اول میں لکھتے ہیں:

اب وقت آ گیا ہے کہ یہ طلسم (عیسائی مذہب) ٹوٹ جائے اور وہ بت، جو صلیب کا بنایا گیا ہے، گر پڑے۔

حق برزبان جاری۔ انشاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔ یہ منارہ صلیب کا بت نہیں تو کیا ہے جس پر صلیب یوں سوار ہے جیسے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے سروں پر شیطان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منارہ کی صورت ایسی ہونق، بے ہنگم اور بے ڈول ہے گو یا عوج بن عنق کا سالا ہے۔

(اس قادیانی مضمون کا کچھ حصہ یوں ہے:

عیسائی مذہب کے استیصال کے لئے ہمارے پاس تو ایک دریا ہے اور اب وقت آ گیا ہے کہ یہ طلسم ٹوٹ جاوے اور وہ بت جو صلیب کا بنایا گیا ہے گر پڑے۔ اور اصل بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالی اگر مجھے مبعوث نہ بھی فرماتا، تب بھی زمانہ نے ایسے حالات اور اسباب پیدا کر دیئے تھے کہ عیسائیت کا پول کھل جاتا کیونکہ خدا تعالی کی غیرت اور جلال کے یہ صریح خلاف ہے کہ ایک عورت کا بچہ خدا بنایا جاتا، جو انسانی حوائج اور لوازم بشریہ سے کچھ بھی استثناء اپنے اندر نہیں رکھتا۔ الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء ص ۴۔

مرزا صاحب قادیانی کا یہ ارشاد انہی کی تکذیب کر رہا ہے۔

اگر زمانہ نے وہ حالات خود ہی پیدا کر دیئے ہوئے تھے جن میں عیسائیت کا پول کھل جانا تھا تو مرزا صاحب جو فرماتے ہیں کہ ان کی آمد کا مقصد عیسی پرستی کے ستون کو توڑنا ہے، ایک غیر ضروری بات تھی۔ جو کام ان کے وجود و بعثت کے بغیر بھی ہو جانا تھا اس کام کے لئے آپ کی بعثت کی کیا ضرورت تھی؟ بہاء)

مرزا جی اور ان کے چیلوں کی لیاقت

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ دار الطغیان قادیان حمقاء اور اسفہاء اور جہلاء کا پڑاوا ہے۔ منطق، فلسفہ، کلام، علم معانی و بیان، بلاغت و بدیع ان کو چھو کر بھی نہیں گیا۔ عربیت کی قلعی کھل گئی۔ یہ بھی خبر نہیں کہ لسان مذکر ہے یا مونث۔ صلات اور متعلقات افعال میں سینکڑوں غلطیاں، من کی جگہ الی اور فی کی جگہ علی۔ ناظرین ضمیمہ پر یہ بات اچھی طرح روشن ہے۔

جری اللہ اور ظل اور بروز میں کیسی پٹخنیاں کھائیں۔ مرزا جی جو لفظ بطور علم یا صفت اپنے لئے تراشتے ہیں، خود اسکے معنی سے ناواقف ہوتے ہیں۔

اچھا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا، پھر لیجئے اور بتایئے کہ آپ جو ظلی ظلی اور بروزی بروزی کی ڈونڈی پیٹ رہے ہیں تو بتایئے کہ یہ دونوں لفظ یا ان میں سے کوئی ایک لغوی مفرد مطلق ہے، یا لغوی مفرد بالمرکب، یا لغوی مرکب بالمفرد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ظاہر ہے کہ اصلی لغوی معنی مراد نہیں، ضرور استعارہ ہوگا۔ لیکن استعارہ ترشیحیہ ہے، یا تخئیلیہ، یا بالکنایہ، یا مجاز بالحقیقت، یا حقیقت بالمجاز۔

پھر ظل اور بروز کے معنی باعتبار دلالۃ النص، اشارۃ النص، عبارۃ النص، یا باعتبار اقتضاء النص، یا باعتبار کلیت۔

پھر کلیت مرتبہء بشرط شئے میں ہے، یا بشرط لا شئے، یا لا بشرط شئے یا لا لا بشرط شئے میں، یا نوع الانواع کے اعتبار سے، یا عامّ العام کے تعلق سے۔

قادیانی مرزا جی اور تمام ہالی موالی اور چیلوں چاپڑوں کی خدمت کے در میان کے بیچوں بیچ میں عرض ہے کہ آپ مراتب مذکورہ بالا میں سے جس مرتبہ یا معنی کو اپنی ذات پر منطبق کریں، اس کی تصریح مع البرہان فرمائیں۔ بینوا تو جروا۔ خدا نے چاہا تو مخالف ہوا کے جھونکوں سے ڈھاک کے تین پات ہی منارے کی چوٹی پر پھر پھراتے نظر آئیں گے۔ چار ہفتہ کی مہلت ہے۔

اسلامی علماء سے ضروری التجاء

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنی بیہودہ اور لاطائل کتاب اعجاز المسیح پر بڑا گھمنڈ ہے، حالانکہ وہ سورہ الحمد کی تفسیر نہیں بلکہ خانگی خوارق اور ذاتی افعال کا کچا چٹھا اور اپنی مہدویت وعیسائیت ونبوت کا دکھڑا اور:

چو میرد مبتلا میرد چو خیزد مبتلا خیزد

کا آئینہ ہے۔

با ایں ہمہ مرزا قادیانی بار بار اعلان دیتا ہے کہ میری نبوت کا یہی کرشمہ اور یہی اعلیٰ نشان ہے، اور کوئی شخص اس کی نظیر نہیں لا سکتا اور نہ لا ناممکن ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ حماسہ، متنبّی، نظامی، فردوسی، سواطع الالہام یعنی بے نقط تفسیر فیضی کی نظیر بھی کوئی نہیں لا سکتا۔

علیٰ ہذا، بہت سے باکمال علماء ایسے گزرے ہیں جن کی تصنیفات اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیرات کے سمجھنے کی بھی مرزا قادیانی اور مرزائی لیاقت نہیں رکھتے۔

آئمہ اربعہ، امام غزالی، امام رازی (سبحان اللہ وبحمدہ جن کو حجۃ الاسلام کہنا بجا ہے)، کیا ان کی تصنیفات کا کوئی شخص جواب دے سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

یہ علماء اور فضلاء اور آئمہ جامع کمالات و مستجمع علوم وفنون تھے۔ ہر فن اور ہر مسئلے میں قلم توڑ گئے ہیں۔ مخالفین اسلام کو عاجز کر گئے ہیں۔ مگر یہ کسی نے دعوی نہیں کیا کہ ہمارے کلام کا جواب دینا طاقت بشری سے خارج ہے، اور ہم نبی اور رسول ہیں۔ یہ لوگ علوم وفنون کے نہنگ بحر آشام تھے، کبھی انہوں نے اپنے علم وفضل کا دعوی نہیں کیا ،اور کیونکر کرتے کہ و فوق کلّ ذی علم علیم

یہ تو قادیانی مرزا جی ہی گندے حوض کی مچھلی ہیں کہ شامت جو آئی ہے تو کنارہ ءحوض سے سر نکال بیٹھے۔ ہمارے زمانہ میں بھی بڑے بڑے علماوفضلاء کثر ھم اللہ و اید ھم اللہ تعالی موجود ہیں۔ مثلاً مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب، مولانا عبد الجبار صاحب امرتسری، مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی، حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی، مولانا محمد عبدالمنان محدث وزیرآبادی، مولانا حافظ محمد عبدالجبار عمرپوری حال وارد کلکتہ، مجتہد مطلق مولانا شمس الحق صاحب رئیس ڈیانواں، مولانا حافظ عبداللہ صاحب غازی پوری، مولانا محمد مشتاق صاحب انبیٹھوی ہیڈ مولوی ہائی سکول لدھیانہ، مولانا محمد حسن صاحب رئیس اعظم لدھیانہ، مولانا محمد سعید بنارسی، مولانا ابولمکارم محمد علی صاحب مئوی، مولانا ابوالمنظور محمد عبدالحق سرہندی۔

علی ھذا صدہا فحول علماء ایسے موجود ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کو ہر علم و فن میں دس سال پڑھائیں، زبان عرب میں سورت الحمد کی تفسیر لکھ کر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے غرّے ڈبے کا دھڑ کیوں نہیں توڑ ڈالتے۔

غالباً وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ علماء سلف بہت کچھ لکھ گئے ہیں اور کوئی بات نہیں چھوڑ گئے ہیں۔ مگر ایک مدعی کذاب کا منہ ٹھونک ڈالنا بھی تو ان کا فرض ہے۔

ہم چاہتے ہیں کہ کم از کم پانچ اجزاء کی تفسیر ایک جدید طرز پر لکھی جائے اور اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ان الحادات وابرازات کا بھی سدّ باب ہو جو اعجاز المسیح میں مندرج ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم یہ فرض اپنے ذمے لے سکتے تھے، مگر ناظرین جانتے ہیں کہ تین صحیفوں یعنی اخبار شحنہ ہند، وطوطی ہند، ضمیمہ شحنہ ہند، شوکت التجد ید یعنی رسالہ پروانہ مع مرقع حل کلام شعراء فارس وعرب کی اشاعت اوران کا اہتمام ہمارے ذمے ہے۔ یک سرو ہزار سودا کا مضمون ہے۔

ہمارے شاگردوں میں بھی بعنایت الٰہی بعض تبحر علماء ہیں۔ مثلاً مولانا ابو یوسف حسین صاحب صابر پیش امام اہل حدیث گنور ضلع بدایوں، مولانا حکیم محمد عبدالحق صاحب حسان اسحاق پٹنی۔ اگر عزم بالجزم کیا جائے تو یہ جوابی تفسیر دوماہ میں تیار ہوسکتی ہے۔ ہم اپنی استطاعت کے مطابق مفسر کو ...نذرانہ دینے کیلئے تیار ہیں۔

علی ہذا ہمارے معاونین ہمت کریں تو کم از کم پانچ سو روپیہ کا چندہ ہو سکتا ہے۔ اسی میں سے مفسر کا حق الخدمت دیا جائے اوراسی میں چھپ جائے۔

یہ سرمایہ فراہم ہو جائے تو تفسیر کا تیار ہو کر چھپ جانا کچھ مشکل نہیں۔ امید کہ ہمارے معاونین دست کرم کشادہ کریں گے اور چندے کی فہرست شائع ہونے لگے گی حسبنا اللہ و نعم الوکیل۔

مرزائی الہام

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

کروڑوں آدمی، مرزا غلام احمد قادیانی کو جانتے بھی نہیں کہ کس جانور کا نام ہے اوراس بے دال کے بودم کا گھونسلہ کہاں ہے۔ اور ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی جو مرزا قادیانی کے ہتھکنڈوں سے واقف ہیں، اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ ان میں سے باوصف منکر ہونے کے نہ تو کسی کی نسبت ہاویہ میں گرائے جانے کی کبھی پیشگوئی ہوئی ہے، نہ کسی قسم کے عذاب کی، نہ ہلاکت کی۔ آخر منکر تو سبھی ہیں اوراب تو دوسال سے الہام کا بالکل ڈربا ہی پھک گیا۔ ککڑوں کوں کی بھی آواز نہیں آتی۔ اس کی کئی وجوہ ہیں۔

اول تعزیرات کی دفعہ تخویف نے مرزا غلام احمد قادیانی کو خوف کے شکنجے میں کچھ ایسا کھینچا کہ اسکا خدا بھی بوکھلا گیا۔ سہم گیا۔...پس الہام کے نام سے چوں بھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلتی ۔ اسے اندیشہ ہوا کہ تخویفی الہام کے ارتکاب میں کہیں میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ نہ دھرا جاؤں، کیونکہ برٹش گورنمنٹ بڑی سطوت و جبروت والی جبار وقہار گورنمنٹ ہے۔

دوم جب کوئی پیش گوئی پوری نہ ہوئی اور تیر تکوں کی وہ بھرمار ہوئی کہ ترکش خالی ہو گئے، اور ایک بھی نشانہ پر نہ لگا، تو مرزا قادیانی جھونجل میں آکر خود اپنے خدا کو چھوڑ بیٹھا۔ اور الہام کی ڈیوٹی سے مستعفی ہو گیا کہ

چندیں مدت خدائی کردی گاؤ خر رانشنا ختی

اور بقول غالب:

زندگی اپنی اسی طور جو گذری مرزا
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

سوم، مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا کچھ ایسا پوچ، بز دلا، ہول دلا نکلا کہ جو سادہ لوح مسلمان موت کی پیشین گوئی کی دھمکی میں آ گئے ان کو تو چھاتی سے لگالیا اور جو دھمکی کی اکڑ فوں میں نہ آئے ...مرزا کا خدا ان کے خوف سے چوہے کے مٹکے میں جا دبکا۔ چنانچہ وہ لوگ جو مرزا قادیانی کے سبز باغ پر فریفتہ ہو کر گانٹھ کٹوا بیٹھے تھے اور پھر ہوش میں آ گئے، اب مرزا کے کٹے حریف ہیں، مگر مرزا قادیانی کا خدا بے کس بے بس ہو کر گونگے کا گڑ کھائے بیٹھا ہے، اور ان کا رواں بھی نہیں اکھاڑ سکتا۔

چہارم، مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا معیار صرف لوگوں کا اس کی تخویف کی دھونس میں آجانا ہے۔ چنانچہ جب ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی پادری والی پیش گوئی پٹ پڑی، تو مرزا قادیانی نے یہی عذر لنگ پیش کیا کہ اسکے دل میں خوف پیدا ہوا، مگر مرزائی نہ بنا، بدستور عیسائی ہی رہا۔

تخویف کا لٹکا تو بہت خاصہ تھا، مگر افسوس ہے کہ گورنمنٹ سدّ راہ ہو گئی اور لوگوں کو مرزائی ہونے سے بچا دیا۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کا خدا دونوں پانی پی پی کر گورنمنٹ کو کوس رہے ہیں کہ منہ سے شکار اور تر لقمہ چھین لیا۔ مگر گورنمنٹ کا کچھ نہیں کر سکتے۔

بجائے اس کے کہ مرزا قادیانی کا خدا حسب دستور مرزا پر یہ الہام کرتا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی نسبت خوفناک پیش گوئی کرے، گورنمنٹ کی فضول اور لغوللو پتو کرنے اور اس کو چیتے کی طرح پھلانے کا الہام کر رہا ہے۔

بھلا ایسے ڈرپوک خدا کو مرزا غلام احمد قادیانی کیا چولھے میں جھونکے۔ چونکہ ہم مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے خیر خواہ ہیں، لہذا اصلاح دیتے ہیں کہ دوسرا خدا تلاش کریں۔ خدائے سابق کی حقیقت تو کھل گئی جس نے تخویف کی حکمت عملی پر جھاڑو پھیری دی، اور کسی گھر کا نہ رکھا۔ اب تر مال کیوں کر ہاتھ آئے گا۔ ہم کو مرزا قادیانی کی اس حسرت پر حسرت وافسوس ہے کہ دعوی نبوت جس کا مدار صرف تخویفی الہام پر تھا اس کی یوں مٹی خراب ہوگئی۔

پنجاب میں رمال اور نجومی کثرت سے ہیں۔ جو ضعیف الاعتقاد ان سے پوچھتا ہے یا قرعہ پھنکواتا ہے، تو وہ نہایت خوف ناک پیشین گوئی کرتے ہیں کہ تم پر فلاں ستارہ بہت سخت ہے، ضرور مارے جاؤ گے۔ لیکن اگر دو گز سرخ کپڑا، اور سوا دو سیر اناج، اور ساڑھے دو پیسے اور ہلدی کی سات کڑہیں لا دو، تو میں ستارے کا اثر زائل کر سکتا ہوں۔

قادیانی مرزا جی بھی چونکہ خاندانی رمال ہیں لہذا بلی کی خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آئیں گے، اور وہ تخویف ہی میں اپنی روٹیاں نکالنا چاہیں گے۔

بشارت یوسفی اور نجات ابدی

بھائیو! میں حلفیہ کہتا ہوں کہ نجات ابدی سوائے اسلام کے دوسرے مذہب میں نہیں۔

اگر کسی شخص کو ابدی نجات حاصل کرنا منظور ہے، تو بلا تکلف میرے مکان بمقام امرتسر کٹڑہ مہان سنگھ تشریف لائیں اور شرف اسلام حاصل کریں۔

جو صاحب اپنی معاش کے متعلق مطمئن نہ ہوں، خدا کے فضل سے ان کی معاش کا مناسب انتظام ہوگا۔

اس گورنمنٹ کے پر امن عہد میں ہر شخص تبدیل مذہب میں کلی اختیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہے، لہذا کسی قسم کی تکلیف کا خیال نہ فرمائیں، باطمینان تشریف لائیں اور نجات ابدی حاصل کریں۔

المشتہر۔ خادم الخلوق حافظ محمد یوسف
آنریری جنرل سکرٹری انجمن حامی نومسلمان امرتسر

خونی مہدی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

اخبار الحکم قادیان میں گورنمنٹ کو مخاطب کر کے بڑے زور شور سے دوہرایا جاتا ہے کہ تمام مسلمان خونی مہدی کے آنے کے منتظر ہیں۔ گویا وہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں انقلاب ہو، اور مہدی کے آنے تک دنیا کی سلطنتیں جو فتنہ اور فساد اور بدامنی پھیلا رہی ہیں اور رعایا پر ظلم کر رہی ہیں خونی مہدی ان مظالم سے ان کو خلاصی دے۔

اس شر انگیز فقرے سے دو باتیں نکلیں:

ایک یہ کہ ہر سلطنت کی مسلمان رعایا اپنی اپنی گورنمنٹ سے ناراض ہے، اور اس کا قلع قمع کرنا چاہتی ہے۔ گویا بغاوت پر آمادہ اور اپنی اپنی گورنمنٹ کی بداندیش ہے۔

دوم یہ کہ تمام سلطنتیں ظالم اور جابر اور خواب غفلت میں مخمور ہیں۔ مرزا جی ان کی بالین پر کھڑے چلّا رہے ہیں اور بدمستی سے جگا رہے ہیں کہ

ہوشیار ہو جاؤ مسلمان تمہارے سخت دشمن ہیں، اور دنیا سے تمہارے نکالنے کے لئے خونی مہدی کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں۔

اس فقرے کے ان پہلوؤں پر مسلمان غور فرمائیں گے تو ان کو اپنے حق میں پورا لائبل نظر آئے گا۔

قادیانی مرزا جی نے اگرچہ اس فقرے سے مسلمانوں کے حق میں کانٹے بوئے ہیں لیکن درحقیقت اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے۔ اس کی توضیح سنئے:

کیا خونی مہدی وہی نہیں جسکی شان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکسر الصّلب و یقتل الخنا زیر

حدیث شریف وارد ہے۔ اور کیا اس حدیث کو آپ نے اخبار الحکم قادیان کی لوح پر اپنی مہدویت کا تمغہ نہیں بنایا۔ اگر چہ اب یہ حدیث حک کر کے لوح پر اس کی جگہ منارۃ المسیح قائم کیا گیا ہے، مگر نوشتہ تقدیر مٹ نہیں سکتا وہ تو مشتہر ہو چکا۔

پردہ ہو لاکھ خنجر شمر یزید کا
ہر گز چھپے گا نہ خون تمہارے شہید کا

تو خونی مہدی خود مرزا جی ٹھہرے۔ اور اگر مرزا جی وہ مہدی نہیں ہیں جو صلیب کے ٹکڑے ٹکڑے اور سوروں کو قتل کرے گا، تو اپنے ہی قول سے مہدی کذاب وبطال ثابت ہوئے، کیونکہ حدیث میں تو اسی مہدی کے آنے کی پیشین گوئی ہے جو قاطع صلیب اور قاتل خنازیر ہوگا۔ اور وہی سچا مہدی ہے، نہ کہ وہ جو اپنے منارے پر صلیب لگائے اور سوروں (بے دینوں) کو اپنے جھونپڑے میں پناہ دے، اور جھونپڑے کا نام دار الامان رکھے۔

اور اگر آپ اپنے معمولی ہتھکنڈوں کے موافق حدیث شریف کی تاویل کریں گے اور اصلی معنی مراد نہ لیں گے، اور تاویل کے بعد اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کریں گے تو کوئی خونی مہدی نہ ہوگا جس کے آنے کے مسلمان منتظر ہیں۔ آپ کا قول پھر بھی باطل ہوگا اور ہم پھر یہی کہیں گے ...لعنۃ اللہ علی الکاذبین

عجیب بات ہے کہ مسلمان جس مہدی کے منتظر ہیں، مرزا قادیانی اس کو خونی بھی بتاتا ہے اور خود بھی وہی مہدی بنتا ہے۔ بات بات میں تناقض ہے۔ حدیث رسول اللہ ﷺ سے انکار بھی ہے، اقرار بھی۔ جدھر کی ہوا دیکھی ادھر ہی کو گڈی اڑا دی، اور اپنے کو پبلک میں کذب کا گڈا بنایا۔

اصلی مہدی موعود علیہ السلام کے واسطے خونی مہدی کا لقب تراشا، اور جب گورنمنٹ کے خوف سے اس میں پانی مرتا دیکھا تو کنّی دبا کر صاف نکل گیا کہ میں وہ مہدی نہیں ہوں بلکہ قادیانی مہدی ہوں (جیسا کہ سوڈانی مہدی تھا)۔

سچ ہے دروغ گو کا حافظہ جبروت الٰہی سلب کر لیتا ہے اور اسکو پس وپیش کی کچھ خبر نہیں رہتی۔ ہم تو جب جانیں کہ تیمور لنگ کا سالا ہمارے اعتراضات کا جواب دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۴ فروری ۱۹۰۲ء نمبر ۶ جلد ۲۰ و ۲۲

نور احمد لکھوی اور غلام حسن پشاوری

مولوی نور احمد صاحب لکھوی کے روبرو غلام حسن صاحب سب رجسٹرار پشاور حواری مرزا قادیانی کا مقابلہ پر نہ آنا۔

کچھ عرصہ ہوا مولوی صاحب موصوف کشمیر کے مرزائیوں کو شکست دے کر پشاور تشریف لائے، تو بنام غلام حسن صاحب بعض رؤساء کی معرفت ایک تحریر بھیجی، مگر انہوں نے مولوی نور محمد صاحب کا نام ہی سن کر مقابلہ پر آنے سے انکار کیا۔ لہذا ایک محضر نامہ ان لوگوں نے مولوی صاحب کو لکھ کر دستخط کر کے حوالے کر دیا جن کے سامنے سب رجسٹرار صاحب نے انکار کر دیا تھا۔

اس سے پہلے آپ قادیان تشریف لے گئے تھے جہاں خود مرزا قادیانی اور حکیم نور الدین کو مقابلہ کے واسطے بلایا۔ مگر دونوں صاحب گھر میں چھپ رہے، باہر نکلنے تک کی تاب نہ لا سکے۔ لہذا کئی روز مولوی صاحب قادیان میں رہے۔ وعظ کہا، چھ مرزائیوں نے توبہ کی اور توبہ نامہ لکھ کر مولوی صاحب کے حوالہ کیا جو بطور ایک رسالہ کے طبع ہو چکا ہے۔ اب تو جہاں دیکھو مرزائیوں کی مٹی پلید ہو رہی ہے۔

راقم: ایک محقق

مرزائیوں کی بے ایمانی اور دھوکے بازی

ہر ہفتہ اخبار الحکم قادیان میں کسی نہ کسی کا نام نومریدوں میں درج کر دیا جاتا ہے۔ اور ہر جاہل مرید کو قادیان سے مولوی کا خطاب مل جاتا ہے، چاہے وہ جاہل ہی ہو، تاکہ مولویوں کی تعداد بڑھ جاوے۔ گویا قادیان جاہلوں کو مولوی بنانے کی ٹکسال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مگر جب تحقیقات کی جاتی ہے تو:

طرہ باز خان کا خدمت گار مسمی نتھو،

اور: مرزا نور نورنجن بیگ صاحب کا سائیس میاں کلو،

اور: فلاں کی خالا،

اور: فلاں کی نانی وغیرہ

پر زور ڈالا جاتا ہے کہ مرزائی فہرست میں نام لکھواؤ، ورنہ نوکری سے برخاست۔

بہت سے ایسے لوگوں کے نام ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اس کے مذہب سے محض ناواقف ہیں۔

اس پر بھی بس نہیں، پرانے پرانے گڑے دبے مردوں کے نام بھی درج کر دیئے جاتے ہیں کہ نہ وہ زندہ ہوں گے، نہ مرزائیوں کی قلعی کھولیں گے۔ چنانچہ الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۱ء میں ایک نام محمد الدین امام مسجد فیروز پور پنجاب میگزین دروازہ کا معہ اہل بیت و اولاد، لکھا ہے۔ حالانکہ خود محمد الدین لکھتا ہے کہ تخمیناً ۱۱ سال اس کی بی بی کو فوت ہوئے گزرے، اور ۲ سال لڑکے کو مرے ہوئے گزرے۔

ہم کو ایسے واقعات سے افسوس ہوتا ہے۔ معلوم نہیں مرزائیوں کی حیا، جو شعبہ ایمان ہے، کہاں گئی۔ ان کے جعل اور دھوکہ بازی کی کچھ انتہاء بھی ہے۔ محمد الدین مدت دراز سے مرزائی مذہب کو باطل وضلالت جانتے ہیں، ڈیڑھ سال سے زیادہ ہوا کہ وہ انارکلی لاہور کی مسجد میں امام اور پکے سنت جماعت مسلمان ہیں۔

وہی محقق

سختی اور نرمی

سختی اور نرمی اپنے اپنے محل پر عین مصلحت وتہذیب ہے۔ ایک کے مقام پر دوسرے کا استعمال ناموزوں ہے۔ اس کلیہ پر تمام مذاہب اور روئے زمین کے عقلاء متفق ہیں۔ بعض صلح کل نئی روشنی کے دلدادہ، یا بعض نادان صوفی، جو اس کلیہ کی مخالفت کر کے مداہنت کے درجہ تک پہنچ گئے ہیں، وہ قرآن مجید اور احادیث رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وہ مقامات دیکھیں جہاں سختی کا برتاؤ کیا گیا ہے۔ مثلاً

یا ایّھا النّبی جا ھد الکفّار و المنا فقین واغلظ علیھم . الخ۔

یا: اشدّا ء علی الکفّار۔ الخ۔

یا: ودّوا لو تد ھن فیدھنو ن۔

آخران احکام کی تعمیل کا بھی تو کوئی محل ہوگا، یا یہ احکام فضول ہیں معا ذ اللہ۔

جو حضرات سخت کلامی کو ہر جگہ ناجائز جانتے ہیں، مہربانی کر کے پیغمبر خدا ﷺ کے اس قول کو بغور پڑھیں

تعزی بعزاء الجا ھلیة فاعفوا بھن ابیه و لا تکنوا

اور حضرت ابو بکر صدیقؓ کے اس قول کو ملاحظہ کریں جو عروہ بن مسعود ثقفی سفیر مشرکین مکہ کو روبرو رسول اللہ ﷺ کے کہا تھا

امصص بظر اللّا تِ (صحیح بخاری حدیث نمبر ۲۷۳۱۔۲۷۳۲)

جو صاحب قائل ہیں کہ ہجو کرنا کسی جگہ بھی جائز نہیں وہ آنحضرت ﷺ کے اس قول کو دیکھیں جو آپ ﷺ نے حضرت حسانؓ بن ثابت کو فرمایا:

اھجھم وروح القدس معك۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کارروائیاں سختی کا محل ہیں یا نہیں۔

مرزا قادیانی نے دعوی پیغمبری کیا،

تمام پیغمبروں کی توہین کی خصوصاً عیسی علیہ السلام کی نسبت کوئی فحش کلمہ اٹھا نہیں رکھا

علماء ومشائخ صحابہ وآئمہ دین، الغرض اس کے زبان وقلم سے کوئی فحش وگالی نہیں بچی جو اس نے بزرگان دین کی نسبت استعمال نہ کی ہو۔

منشی الٰہی بخش صاحب کو خود ہی قسمیں دے کر کتاب عصائے موسیٰ لکھوائی،

اب ان کو مغلظ گالیاں سناتا ہے۔

عبدالعزیز بٹالوی کو بھی گالیوں سے ڈراتا ہے۔

یہ گالیاں اس واسطے دیتا ہے کہ کوئی اس کی تردید گالیوں سے ڈر کر نہ کرے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ شتر بے مہار ہو کر جو چاہے سو کرے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے جواب میں اپنا نام ظاہر نہیں کیا جاتا۔ ہر شخص اپنی عزت و آبرو کو اس سے بچاتا ہے۔ پس ایسے مجسم شیطان، مدعی نبوت، مذمم انبیاء و اولیاء کی نسبت بھی کسی قسم کی سختی نہ کی جاوے اور زجر و توبیخ خلاف تہذیب متصور ہو، تو پھر ہم کو بتلایا جاوے کہ سختی کا کون سا محل ہے۔

مرزائی جب کہ کسی مسلمان کو مخاطب کر کے گالیاں دے اور وہ حسب آیت جزاء سئة سيئة مثلها بطور تادیب کچھ ایسے الفاظ لکھے کہ آئندہ شوخی و شرارت مرزائیوں کی جاتی رہے، تو اس فتنہ کے انسداد کے شکریہ میں ایسے شخص کی مدح کریں یا الٹا اس پر ناراض ہو کر اپنے کو بناوٹی مہذب ثابت کریں۔

افسوس ہے کہ ہمارے بڑھے ہوئے صوفی اتنی سختی بھی سننا گوارا نہیں کر سکتے۔ ایک گال پر طمانچہ کھا کر دوسرے کو پھیر دینے کی تعلیم سے دنیا میں امن نہیں رہ سکتا۔ ہمارے صوفیوں کو خير الامور او سطها پر نظر چاہیے، نہ کہ مداہنت اختیار کرنا، اور نہ بدزبان اور بدلگام بننا۔

کون کہتا ہے کہ آپ زبردستی سختی کریں، مگر جو جائز طور پر سختی کے ساتھ مرزا قادیانی سے بدلا لے اس پر کیوں خفا ہوں؟

آپ چاہتے ہیں کہ ضمیمہ شحنہ ہند کا خوف جو مرزا غلام احمد قادیانی کے دل میں ہر وقت رہتا ہے، زائل ہو جائے اور مرزا قادیانی پھر پہلی سی شوخیاں کرنے لگے۔ آپ الحکم کے طرز کو دیکھ لیں کہ ضمیمہ شحنہ ہند کی بدولت کس قدر راہ پر آ چلا ہے۔

حمیت اسلامی و غیرت ایمانی صحابہؓ میں تھی۔ حضرت عمر فاروقؓ جنہوں نے ایک شخص کو اس لئے قتل کر دیا تھا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کے فیصلہ کے بعد حضرت عمر فاروقؓ سے فیصلہ چاہا تھا۔

اور خلیفہ اول حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ذرہ سی بات پر عروہ بن مسعود ثقفی کو سخت فحش گالی دی۔

ایک ہم ہیں کہ انبیاء کرام، اولیاء عظام مشائخ، آئمہ دین، صحابہ سب کی توہین و مذمت سنتے ہیں مگر بجز مرزا صاحب، حضور، آپ، جناب، کے زبان سے نہیں نکال سکتے۔ بلکہ کوئی غیرت اسلامی سے کچھ لکھے تو وہ بھی نہیں سن سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ببین تفاوت رہ از کجاست تا بکجاست ۔

حضرت عمرؓ کی خلافت میں مرزا قادیانی ایسے دعوے کرتے اور ایسا کفر بکتے، تو کیا حضرت عمر فاروقؓ اسی طرح پہلو بہ پہلو بیٹھ کر تحریری مناظرہ کرتے یا اور طرح خبر لیتے ۔

ہم میں سے اگر کسی کو ماں باپ، پیر استاد کی کوئی گالی دے، تو اسی طرح تہذیب سے پیش آویں گے یا مارنے مرنے، عدالت و پولیس میں جانے کو تیار ہوں گے ۔ کیا غیرت اسلامی پر غیرت خاندانی کو ترجیح دینا تقوی و زہد ہو سکتا ہے ۔

ضمیمہ شحنہ ہند میں کوئی سخت لفظ ہو، تو اس کا سننا گوارا نہیں ہو سکتا، کیا یہ تقوی کی وجہ سے ہے ۔ ہرگز نہیں ۔ بازاروں میں اکثر فحش گالی گلوچ بھی ہوتا ہے، ہم میں سے کون سا زاہد بازار جانا چھوڑ دیتا ہے، یا کانوں میں انگلیاں دے لیتا ہے ۔ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ایک مجموعہ ہے مختلف آدمیوں کے خیالات کا ۔ ایک ہی شخص کے خیال کے مطابق ہونا غیر ممکن ہے ۔ ایسا تحکم بے جا و ناروا ہے ۔ ہاں خلاف شرع کوئی بات ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں نہ ہونی چاہیے ۔ راقم: ج ۔ ن

توجہ طلب گورنمنٹ اور مرزا قادیان

لاہور سے منشی امام الدین صاحب لکھتے ہیں:

مفصلہ ذیل فقرات جن کو ایک لائق راقم مضمون نے بہ عنوان:

توجہ طلب گورنمنٹ اور قادیان کے مرزا صاحب،

مرزا کے اشتہار: المنار، کا لب لباب

بحوالہ الحکم مورخہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء پیسہ اخبار مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱ کالم سوم میں درج فرمائے ہیں:

اصل اشتہار المنار تو ہماری نظر سے نہیں گذرا مگر اسکا لب لباب جس کو لائق مضمون نویس پیسہ اخبار لاہور نے لکھا ہے یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجکل پھر مرزا نے ایک تازہ مفسدانہ اور فتنہ انگیز اشتہار شائع کیا اور اپنے اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۳۰ نومبر ۱۹۰۱ء میں بھی بہ سرخی المنار چھپوایا ہے جس کا لب لباب یہ ہے:

میں اور میری جماعت گورنمنٹ کی خیر خواہ اور وفادار رعایا ہے، باقی کل ملک یا کم از کم کل مسلمان گورنمنٹ کی بدخواہ اور باغی رعایا ہیں۔ میری اور مسلمانوں کی مخالفت کی اصل بنا جہاد ہے۔ میری تعلیم جہاد کے خلاف ہے، اس لئے سرگروہان اسلام نے ناراض ہو کر میرے کفر اور قتل کے فتوے دیئے۔ میری جدید تصنیف اعجاز المسیح میں بھی جہاد کی مخالفت تھی، اسی وجہ سے کل اخبارات نے اس کی مخالفت کی، حالانکہ غیر ممالک کے لوگوں نے میری بات تسلیم کی اور جہاد سے باز آ گئے (کیا مرزا قادیانی بتا سکتا ہے کہ وہ کون سے مسلمان تھے جو جہاد کو جائز سمجھتے تھے اور مرزا کے کہنے سے باز آ گئے)۔ الغرض مخالفت جہاد کی وجہ سے مسلمان میرے برخلاف ہیں، ورنہ سینکڑوں دوسرے فرقے موجود ہیں انہیں کوئی کچھ نہیں کہتا۔ بارہا بے اختیار دل میں گزرتا ہے کہ جس گورنمنٹ کی اطاعت اور خدمت گزاری کی نیت سے ہم نے کئی کتابیں جہاد اور گورنمنٹ کی اطاعت میں شائع کیں، اور کافر وغیرہ اپنے نام رکھوائے، اس گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔ وغیرہ۔

اس کاذب سے کوئی پوچھے کہ تمہارے کذب کی کوئی حد بھی ہے۔ اور تو اور گورنمنٹ عالیہ کو بھی یہ کاذب مغالطہ دینے سے نہیں ٹلتا۔ معلوم نہیں اس نے گورنمنٹ کو کیا سمجھ رکھا ہے۔ گورنمنٹ بڑی دانا اور مدبر ہے۔ کیا وہ مرزا کا یہ کلام نہیں سمجھتی کہ، اس گورنمنٹ کو اب تک معلوم نہیں کہ ہم دن رات کیا خدمت کر رہے ہیں۔

عادل گورنمنٹ اپنی رعایا کے حال سے بخوبی واقف ہے، اور اس کو معلوم ہے کہ کون کس مطلب کیلئے نرالی چال چل رہا اور خودغرضی اور طمع نفسی کا جال بچھا رہا ہے۔ اس کاذب نے مسلمانوں پر بڑا بھاری افتراء باندھا ہے۔ مخالفت کی اور ہی بنا ہے جس کو مرزا قادیانی نے پوشیدہ رکھا ہے، نہ کہ جہاد۔ مگر ہم بھی مرزا قادیانی کے کوٹھی کٹھلے سے خوب واقف ہیں، کچا چٹھا کھولے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اگرچہ گورنمنٹ سب کچھ جانتی ہے مگر چونکہ پبلک کی غلط فہمی کا اندیشہ ہے لہذا اس کا رفع کرنا اور گورنمنٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو توجہ دلانا ضرور ہے۔

مرزا قادیانی نے کفر کے فتووں کو، جو علماء اسلام عرب وعجم نے اس پر لگائے ہیں، تعلیم جہاد کی مخالفت قرار دیا ہے۔ لیکن کیا وہ اپنے دعوی کو کفر کے فتووں میں دکھا سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ مرزا قادیانی بخوبی جانتا ہے کہ بناء مخالفت کی وجوہ کچھ اور ہیں، جن کے باعث مرزا کو کافر اور مرتد قرار دیا ہے۔

منجملہ انکے ایک وجہ توہین انبیاء ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑے اولوالعزم رسولوں اور نبیوں کی شان میں سخت گستاخی اور بے ادبی کی ہے، اور بڑی حقارت آمیز تحریریں شائع کی ہیں جس سے گورنمنٹ کی وفادار رعایا اسلام کو سخت سے سخت رنج اور عظیم صدمہ پہنچا ہے۔ سردست ہم حضرت مسیح علیہ السلام کا ذکر کرتے ہیں جن کو اہل اسلام خدا کا پاک رسول اور نبی مانتے ہیں، اور قرآن شریف میں خود خداوند تعالی حضرت مسیح علیہ السلام کی تعریف اور آپ کی والدہ ماجدہ کو علاوہ اور توصیف اور تعریف کے بار بار صدیقہ فرماتا ہے۔ الغرض ہر مسلمان کو ان کا مرتبہ معلوم ہے، اور بچہ بچہ کو خبر ہے کہ یہ کیسے اولوالعزم رسول اور خدا کے پیارے نبی اور مقربین میں سے ہیں۔ اور ایسا ہی کروڑھا عیسائی آپ کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں، اور آپ کی توقیر کرتے ہیں، اور اپنا پیشوا مانتے ہیں، اور عیسائیوں کو جو محبت حضرت عیسی سے ہے وہ بھی اظہر من الشّمس ہے۔ خاص کر ہماری گورنمنٹ عالیہ جس کے زیر سایہ ہم ہر طرح آرام سے بسر کرتے ہیں اور خود مرزا صاحب بھی اس امر سے خوب واقف ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایک عیسائی گورنمنٹ ہے، اور حضرت عیسی علیہ السلام کو اپنا پیشوا مانتی ہے۔ صرف اتنا تفاوت ہے کہ اہل اسلام ان کو خدا کا پاک رسول سمجھتے اور مانتے ہیں، اور عیسائی ان کو خدا کا بیٹا۔ مگر عیسی کی نکوکاری، راست بازی، معصومیت، پاک دامنی میں عیسائی اور مسلمان بدل وجان متفق ہیں۔ مگر اسی مسیح علیہ السلام اور خدا کے پیارے رسول کی نسبت یہ مرزا قادیانی، جس کو گورنمنٹ کی خیر خواہی پر بڑا فخر ہے اور ہمیشہ اسکی خیر خواہی میں دم مارتا ہے، ضمیمہ انجام آتم کے حاشیہ صفحہ ۵ و ۶ پر اس طرح لکھتا ہے:

> یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو (یعنی حضرت مسیح کو) کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی (مرزا کا یہ کلمہ کیا قرآن پاک کی تکذیب نہیں کرتا کیونکہ قرآن شریف میں تو آچکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ سچے نبی تھے۔ کیا مرزا کا یہ کہنا کہ انہیں جھوٹ بولنے کی عادت تھی اہل اسلام اور عیسائیوں کا سخت دل شکن اور قابل توجہ گورنمنٹ نہیں)

جن پیشین گوئیوں کا اس نے اپنی ذات کی نسبت توریت میں پایا جانا بیان فرمایا ہے، ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں پایا جاتا۔ بلکہ وہ اوروں کے حق میں تھیں جو آپ کی تولد سے پہلے پوری ہوگئیں۔ اور نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے، یہودیوں کی کتاب طالمود سے چورا کر لکھا (قرآن شریف میں تو خداوند تعالی یہ فرماتا ہے کہ انجیل میرا کلام ہے جو حضرت مسیح کو عنایت کیا تھا اور مرزا کہتا ہے کہ مسیح نے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چورا کر لکھا ہے۔ یہ ہے قرآن پر مرزا کا اعتقاد۔ پھر اس کاذب کی یہ زیادتی کہ مسیح نے چورا کر اسلئے لکھا کہ ملک میں میرا رسوخ بڑھے، صاف اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ وہ خدا کے رسول نہ تھے۔ اب مرزا کی خرافات مانیں یا خدا کے پاک کلام قرآن شریف کی تعلیم کو۔ مرزا شاید یہ سمجھا ہے کہ میں جس طرح ادھر اودھر سے اوروں کی کتابوں سے سرقہ کر کے لکھتا ہوں ویسا ہی مسیح نے بھی کیا ہوگا۔ پھر مرزا پرائی بدشگونی پر اپنی ناک کاٹتا ہے۔ کیا معنی کہ جب اصل مسیح معاذ اللہ جھوٹا ہے تو مثیل المسیح بدرجہ اولی جھوٹا ہوگا کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اصل تو جھوٹی ہو، اور اس کی نقل سچی ہو) اور پھر ظاہر کیا کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔

آپ نے یہ حرکت شائد اسلئے کی ہوگی کہ کسی عمدہ تعلیم کا نمونہ دکھلا کر رسوخ حاصل کریں لیکن آپ کی اس بے جا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی۔ اور پھر افسوس یہ ہے کہ وہ تعلیم بھی کچھ عمدہ نہیں۔ عقل اور کانشنس دونوں اس تعلیم کے منہ پر طمانچے مار رہے ہیں۔ آپ کا ایک یہودی استاد تھا، جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا۔ معلوم ہوتا ہے یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ حصہ نہیں دیا یا اس استاد کی یہ شرارت ہے (یہاں حضرت مسیح کے استاد کو شریر کہنے سے نہیں ٹلا) کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا۔ بہرحال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچے تھے (مرزا کا حضرت مسیح کے علمی اور عملی قوی کو کچا بتانا قابل غور ہے) اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان (مسیح اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کی پیروی !لعنت اللہ علی الکاذبین) کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

پناہ بخدا معاذ اللہ! خدا کے پاک رسول اور شیطان کی پیروی۔ افسوس ہزار افسوس۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کی ایسی تحریریں اسلام کے خلاف نہیں۔ کیا یہ صریح قرآن شریف کی تکذیب نہیں۔ پس ایسی ملحدانہ تحاریر کے باعث علماء اسلام نے مرزا کو کافر قرار دیا، اور یہی اصل بناء مخالفت ہے۔ پھر گورنمنٹ کو یہ مغالطہ دینا کہ میری اور اہل اسلام کی مخالفت کی بنا جہاد ہے، مرزا کا سفید جھوٹ ہے۔

حضرت مسیح کی نسبت مذکورہ بالا حقارت آمیز کلمات ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ کمال خیرہ چشمی اور بے باکی سے دوسری جگہ اسی کتاب ضمیمہ آتھم کے حاشیہ صفحہ ٦ پر اس سے بھی بڑھ کر یوں ابراز کیا ہے:

> آپ کو (حضرت مسیح کو) اپنی زندگی میں تین مرتبہ شیطانی الہام بھی ہوا تھا۔ چنانچہ ایک مرتبہ آپ اسی الہام سے خدا سے منکر ہونے کے لئے بھی تیار ہوگئے تھے۔ آپ کی انہیں حرکات سے آپ کے حقیقی بھائی سخت ناراض رہتے تھے۔ ان کو یقین تھا کہ آپ کے دماغ میں ضرور کچھ خلل ہے اور ہمیشہ چاہتے رہے کہ کسی شفاخانہ میں آپ کا باقاعدہ علاج ہو، شائد خدا تعالی شفا بخشے۔

اس پیراگراف میں حضرت عیسی کی نسبت جو لکھا ہے وہ پبلک اور گورنمنٹ نے ملاحظہ فرمالیا۔ گویا ان پر شیطانی الہام بھی ہوئے کہ وہ خدا سے منکر ہونے کو طیار ہوگئے اور توبہ ہزار بار توبہ نقل کفر کفر نباشد آپ پاگل بھی تھے اور پھر حضرت مسیح کے حقیقی بھائی بھی تھے جسکی نہ قرآن میں خبر نہ کسی حدیث رسول کریم میں ذکر لعنت اللہ علی الکاذبین پھر بھی مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کو مسلمان بتاتا ہے۔ یہ ہے مخالفت کی وجہ نہ کہ جہاد۔

اور لیجئے:

> آپ کے (عیسی مسیح کے) ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا۔ (دیکھو ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ٧)۔

کیا مرزا قادیانی کی ایسی کافرانہ تحریریں دیکھ کر کوئی کہہ سکتا ہے کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اعتقاد قرآن شریف پر ہے۔ بس یہی اس کی تکفیر کے بواعث ہیں۔ اصل بنا مخالفت کو پوشیدہ کرنے کی غرض سے جہاد کو بنا مخالفت قرار دینا کون عقل مند تسلیم کرے گا۔

اور لیجئے ! دیکھو ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۸ ۔ پیراگراف دوم :

آپ کے خاندان کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا ۔ آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔

ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۹ پر پھر حضرت مسیح کی نسبت لکھتا ہے :

پس ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔

(مرزا قادیانی کی اس عبارت کا مفہوم ایسے اولوالعزم رسول اور نبی کی نسبت قابل توجہ گورنمنٹ ہے)

مرزا قادیانی کی ایسی تحریریں ہر دو مذہب کے پیشواؤں کی دل شکن ہیں اور ان سے گورنمنٹ کو بھی سخت رنج پہنچے گا۔ مذہب اسلام اپنی محسن گورنمنٹ کے ساتھ جہاد کرنے کا ہرگز حکم نہیں دیتا، بلکہ وہ تو حبشی اور وحشی گورنمنٹ کی اطاعت بھی لازم بتاتا ہے۔ کیا روئے زمین کے ۴۰ کروڑ مسلمانوں میں سے مرزا ہی نے اسلامی عقاید کو سمجھا ہے ۔کیا گورنمنٹ نادان ہے کہ مرزا کی مجنونانہ بات کو نہیں سمجھ سکتی ۔کیا ایسی تحریروں سے گورنمنٹ کی کروڑوں رعایا کو صدمہ پہنچانا گورنمنٹ کی خیر خواہی میں داخل ہے۔

کیا مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک عیسائی کو مخاطب کر کے عیسی مسیح کو چور، پاگل، کم عقل، شیطان کا پیرو کہنا ،اور اس کی دادیوں اور نانیوں کو کسبی عورتیں کہنا، اور پھر ان کے وجود سے مسیح کا ظہور پذیر ہونا، بیان کرنا اور پھر متکبر اور راست بازوں کا دشمن کہنا ،خدا کی اطاعت اور گورنمنٹ کی خوشنودی میں داخل ہے۔

پھر حضرت مسیح کے علاوہ بہت سے ولیوں نبیوں اور رسولوں کی بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے توہین کی ہے۔ اور بہت جگہ قرآن شریف کی آیات کو اپنے حق میں تغیر و تبدل کر کے لکھا ہے۔

اور انہیں دنوں ایک اشتہار بہ عنوان ایک غلطی کا ازالہ شائع کیا ہے جس میں دعوی کیا کہ میں ہی محمد اور احمد بن کر دنیا میں پیدا ہوا ہوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورازالہ میں قرآن شریف کی تکذیب کر کے قادیان کو ہی مکہ قرار دیا ہے اور اس میں قرآن شریف کا نزول لکھ دیا ہے۔

غرض کہ اس کذاب نے پیشوایان دین کی سخت توہین کی ہے جس کا ایک شمہ حضرت مسیح کی نسبت معرض تحریر میں آیا۔

ادھر کتابوں میں یہ درافشانی کہ خاص ایک عیسائی کو مخاطب کر کے حضرت مسیح کو بے نقط گالیاں دینا سب عیسائیوں کے دل کو صدمہ پہنچانا، اودھر گورنمنٹ کی رعایا کی دل شکنی کر کے اس کی خیرخواہی کا دم بھرنا۔

چہ دلاوراست دزدے کہ بکف چراغ دارد

پس مرزا قادیانی کو حضرت مسیح کی نسبت ایسا لکھنے سے، جیسا کہ اوپر بیان ہوا، علماء عرب وعجم نے کافر اور مرتد قرار دیا ہے اور یہی بناء مخالفت ہے نہ کہ جہاد۔

اب ہم گورنمنٹ کی خدمت میں امور ذیل پیش کرتے ہیں:

۱۔ کروڑہا اہل اسلام جو رعایا گورنمنٹ ہیں، جن میں لاکھوں گورنمنٹ کے ملازم ہیں، اور کروڑہا سوداگر پیشہ کے، مرزا قادیانی کی ایسی تحریر سے جو حضرت مسیح کی نسبت لکھی ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا، سخت دل شکنی ہوئی ہے۔

۲۔ ایسا ہی کروڑہا عیسائیوں کو جو رعایا و سرکار انگلشیہ ہیں، جن میں ہماری عادل گورنمنٹ بھی بہ باعث عیسائی ہونے کے شامل ہے، سخت صدمہ پہنچا ہے۔

۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے کس لئے اور کیوں اور کس وجہ سے ایسی دل شکن تحریریں شائع کیں۔

۴۔ مرزا قادیانی نے حضرت مسیح کی نسبت جو کچھ تحریر کیا ہے کیا وہ فی الواقع سچ ہے، اور عیسائی دنیا اور اسلامی دنیا کے موافق ہے۔

۵۔ کیا مسلمان اور عیسائی حضرت مسیح کو ایسا ہی مانتے ہیں جیسا کہ مرزا نے لکھا ہے۔

۶۔ کیا جو شخص اپنے کو مذہب اسلام کا پیرو بیان کرے اور پھر حضرت مسیح کی توہین کرے، وہ اسلامی اصول کے مطابق مسلمان کہلانے کا مستحق ہے۔

راقم: خاکسار: امام الدین از لاہور محلّہ پیر گیلانیاں مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۰۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استیصال ا لالحا د بجوا ب رقیمۃ الوداد

محمد احسن امروہی صاحب کے رقیمۃ الوداد کے جواب میں ایک لا جواب بسیط مضمون شائع ہوگا جس کا نام مندرجہ عنوان ہے۔ یہ مضمون تخمیناً دو جزء پر ہوگا، لہذ ۱۶۔فروری کا ضمیمہ شائع نہ ہوگا اور یہ ہم ذمہ کرتے ہیں کہ ۲۴ فروری کو ایک ...انتظار کا نعم البدل ناظرین کو مل جائے گا۔انشاء اللہ کیونکہ یہ عجیب وغریب مدلل مضمون ہے جس نے مرزا کے الحاد کا کما حقہ استیصال کر دیا ہے اور ظلیت و بروزیت، جو شیطان کا ابراز ہے، گدھے کے سینگ کی طرح غائب کر دیا ہے (اڈیٹر شحنۂ ہند میرٹھ)

نرالی عزت اور انوکھی ذلت

یاایھا الذین آمنوا لم تقولون مالاتفعلون. کبر مقتاً عند اللہ ان تقو لوا مالاتفعلو ن

مولوی امام الدین گجراتی (جو گجرات کے ایک سکول میں مدرس اور سر سید احمد خان کے معتقد تھے) لکھتے ہیں:

۱۔اگر کوئی مسلمان ایک حبہ بھی اپنے مسلمان بھائی کا مار کھائے ،تو اس کی ابدی ذلت اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی مسلمانوں کے ہزاروں روپے براہین احمدیہ کی آڑ میں ہڑپ کر جائے تو اس کی عزت۔

۲۔اگر کسی بزرگ باخدا کو کوئی مسلمان بن مانگے ،للہ فی اللہ، کچھ نقد یا جنس دے دے،تو مرزا قادیانی کے نزدیک اس کی حماقت ،اور دوسرے کی مکاری ،اور دونوں کی ذلت، اور اگر قادیانی مرزا جی دعا کرنے کے بہانہ لوگوں سے پانچ پانچ سو روپیہ ڈکار جاویں تو ان کے لئے ھنیئا مر یئا اور لطف یہ کہ سال کا سا پورا بیٹا کیا، تنکے جیسی بیٹی بھی نہ ہو۔

۳۔اگر کوئی شخص ختم نبوۃ کے بعد نبوۃ کا دعوی کرے،تو ایسا ذلیل وخوار ہو کہ ازاں سو رانده وازیں سو درمانده۔ اور اگر مرزا صاحب قادیانی ،شرک فی النبوۃ کے مرتکب ہوں اور برملا یارسول اللہ یا نبی اللہ کی آواز اپنے لئے سنیں تو ان کی عزت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ اگر مرزا جی نے پاک اور مقدس مسلمانوں اور اسلام کے عاشقوں پر بیش باد کہہ کر لعنتیں گنیں اور علماء اسلام کو مغلظ گالیاں لکھیں جن کی ڈکشنریاں بن رہی ہیں، تو یہ تبلیغ رسالت کا نمونہ، اور اگر کوئی مسلمان جسکا ایسی خرافات سنتے سنتے جگر کباب ہو گیا ہو، مرزا غلام احمد قادیانی کو سخت الفاظ سے جواب دینا چاہے، تو مرزا قادیانی کے نزدیک اس کی ذلت۔

۵۔ پیر مہر علی شاہ صاحب جو مرزا قادیانی کے بلانے پر احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے لاہور تشریف لائے جہاں چھ ہزار مسلمانوں نے ان کا استقبال کیا اور مرزا قادیانی کو رجسٹری شدہ خطوط میدان میں بلانے کیلئے بھیجے وغیرہ، تو مرزا قادیانی کے نزدیک ان کی شکست۔ اور مرزا جی جو مارے خوف کے دم سے چھاج باندھ کر چوہے کے بل میں گھس جائیں اور قادیان سے باہر ایک قدم نہ نکالیں تو ان کی فتح۔

۶۔ مرزا صاحب قادیانی جو ایک خاندانی حارث ہیں اور کچھ اراضی رکھتے ہیں، تو یہ ان کی عزت میں داخل، مگر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو جو سرکار دولت مدار انگلشیہ چار مربع زمین کے عطا فرمائے تو یہ بزعم مرزا قادیانی ان کی ذلت۔

۷۔ مرزا صاحب قادیانی کی کفریات اور الحاد و ارتداد کا تجربہ ومشاہدہ کر کے علماء اسلام نے جو کفر کے فتاوے لگائے، تو مرزا قادیانی کی عزت، اور مرزا صاحب نے جو بذریعہ اپنے مرید اسماعیل ڈاکٹر کے محض مکروفریب سے جعلی استفتاء لکھا اور اسکو جعلی سائل بنایا تا کہ علماء سے کفر کے فتاووں پر دستخط کرائے تو اس میں مولوی محمد حسین بٹالوی کی ذلت۔

۸۔ اگر کوئی شخص خلاف قرآن وحدیث ذوی الارحام کو اپنی جائداد سے محروم الارث کرنا چاہے، تو وہ دوزخ کا ایندھن اور سانپوں اور بچھوؤں کا کاٹنے کا نشانہ، لیکن اگر قادیانی مرزا جی نے ایک کنواری کے چھیننے کے لئے ایسا کیا تو ان کی عزت کا نشان۔

۹۔ اگر کسی مسلمان کی جورو کسی کے ساتھ رہے، تو اس کی ذلت کا موجب، مگر الہامی جورو اگر اپنے خاوند کے پاس آباد رہ کر صاحب اولاد ہو اور زوجناکھا والا الہام غتر بود ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں۔

۱۰۔ اگر کوئی مسلمان خلاف حکم خدا و رسول اپنی جورو کو ناحق بے موجب طلاق دے، تو اسکو دکھ کی مار اور اس کا دونوں جہانوں میں منہ کالا، مگر مرزا جی کے لئے موجب فخر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ اگر کوئی شخص انبیاء علیھم السلام کے حق میں بھول کر بھی ناجائز کلمہ کہہ بیٹھے تو اس کی ذلت، اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی کھلے طور پر معصوم اور سچے نبی مسیح کو گالیاں دے تو اس میں قادیانی کی عزت۔

۱۲۔ اگر کسی مسلمان اہل علم سے کوئی صرفی نحوی غلطی ہونے کا احتمال ہو، تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک اس کی سخت ذلت، اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ہزاروں موٹی اور بھدی غلطیاں جو پبلک کے سامنے پیش کی گئیں اور ہمارے مولانا احمد حسن شوکت کئی ماہ تک قادیانی کے کلام فارسی اور عربی کی مرمت کرتے رہے اور اسکے سرمایہ علمی کی قلعی کھولتے رہے، تو ان کی ذلت۔

۱۳۔ اگر کوئی مسلمان بطور الہام صحیح طور پر قرآنی پیش کرے، تو مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک شیطانی الہام، اور اگر مرزا قادیانی، قرآن شریف کی آیات توڑے اور اپنے شیطانی الہامات بنا کر پیش کرے تو وہ رحمانی الہام۔

۱۴۔ اگر نومسلم حافظ نابینا نے، جو مسجد چینیاں لاہور میں رہتا تھا، بذریعہ الہام کے ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی پادری کے پندرہ ماہ مقررہ میں بچ رہنے کا اشتہار دیا، اور اس کی یہ پیش گوئی ایک جہان کے روبرو سچ نکلی، تو اس کی ذلت، مگر جب مرزا قادیانی کی بڑی بڑی پیشین گوئیوں کا، جن پر اس نے اپنے صدق و کذب کا مدار رکھا تھا، سب کے سامنے بیڑا غرق ہوا، تو مرزا صاحب نے اس کو اپنی عزت کا ہار سمجھ کر گلے میں ڈال لیا۔

۱۵۔ ابھی تھوڑے دنوں کا عرصہ گزرا کہ ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں مرزا صاحب بذریعہ سمن یا وارنٹ طلب کیے گئے، اور ان سے ضمانت نامہ لیا گیا کہ پھر کبھی کسی شخص کے حق میں خونی الہام اور مہلک پیشین گوئیاں نہ کرونگا۔ بٹالوی کو حرف طے سے نہ لکھونگا وغیرہ، تو اس میں قادیانی کی کمال درجہ کی عزت۔ مگر مذکورۃ الصدر عدالت میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے بھی، جو بطور گواہ طلب کیے گئے تھے، یہ اقرار نامہ لیا گیا کہ قادیان کو کاف سے نہ لکھا کرونگا تو اس میں مولوی صاحب بٹالوی کی ذلت۔

۱۶۔ سر سید مرحوم و مغفور رحمۃ اللہ علیہ نے جو قومی ہمدردی کے ہزاروں کاموں کے ساتھ ایک ایسا عظیم الشان اسلامی کالج علی گڈھ میں قائم کیا جس کی نظیر ہندوستان بھر میں نہیں، تو اس میں بقول مرزا غلام احمد قادیانی اس کی ذلت، مگر مرزا صاحب قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جومنارے یا گھنٹہ گھر کی آڑ میں جماعت حمقاء سے چندہ بٹور رہا ہے اور ایسی تجارت سے خا سر الد نیا و الآ خرۃ بن رہا ہے اور ہم یقین دلا تے ہیں کہ یہ روپئہ پھر مریدوں کو کبھی واپس نہ دیا جائے گا جیسا کہ براہین احمدیہ کی بدولت وصول کیا اور کسی کو ایک جوں تک بھی واپس نہ دیا، تو اس میں قادیانی کی عزت۔

۱۷۔ خداوند تعالی تو قرآن شریف میں یوں فرماتا ہے

تکاد السّما وا ت یتفطّر ن منه و تنشقّ الار ض و تخرّ الجبال
هداً ان دعواللرّ حمن ولداً ماینبغی للرّ حمن ان یتّخذ ولدا

(مریم : ۹۰۔۹۱)۔ اور قادیانی مرزا جی اس شیطانی الہام پرلٹو کہ

انت بمنز لة ولدی۔ انت بمنز لة تو حیدی وتفریدی

۱۸۔ آنخضرت ﷺ سے لے کر ادنی سے ادنی امتی پرتو قرآن شرف کی پابندی فرض ہو، اور مرزا جی کو یہ الہام شیطانی ہو

اعمل ما شئت فانّی قدغفرت لکم

یعنی اے مرزا جو تیری مرضی ہو کیا کر، تو ہماری طرف سے بخشا گیا۔

کیوں نہ ہو آخر خدا کا بیٹا جو ٹھہرا۔ (اور بایں ہمہ عیسائیوں پر اعتراض)۔ بے شک مرزا جی کو رخصت ہے کہ بازاری سانڈوں کی طرح پھریں اور جسکی مولی گاجر آٹا دال دیکھیں، چٹ کریں۔

۱۹۔ اگر مرزا صاحب قادیانی کسی کی بہو بیٹی پر دندان آز تیز کریں اور زوّجناکھا والے الہاموں کے دام کسیں، تو اس میں ان کا سراسر تقدس اور اگر ملا محمد بخش لاہوری کو اس قسم کا الہام ہو، تو تمسخر میں ٹالا جاوے۔

راوی : کیوں مولوی محمد احسن صاحب امروہی ! تلك اذاقسمة ضیزی کا مطلب درست آیا یا نہیں؟

ہم ان باتوں کا فیصلہ پبلک پر چھوڑتے ہیں اور مرزا جی کو ناصحانہ طور پر سمجھاتے ہیں کہ عزیز من ! یہ سراسر جھوٹی عزت دین و مذہب کی خانہ بر انداز ہے۔ ہوش میں آؤ اور عقل کے ناخن لو و السلا م علی من اتبع الھدی۔

ا۔ د۔ گجراتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفتاء

مرزا صاحب نے اپنے اشتہار (ایک غلطی کا ازالہ) مطبوعہ الحکم میں فرمایا ہے کہ جملہ انبیاء کا اتفاق ہے کہ بروز میں دوئی نہیں ہوتی۔

اور دعوی کے ثبوت میں امیر خسرو دہلوی کا یہ شعر نقل کیا ہے

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تاکس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اس میں گزارش یہ ہے کہ شعر مذکور کون سی آیت یا حدیث کا ترجمہ ہے۔ اور توریت اور زبور اور انجیل اور فرقان میں کون سے نبی نے فرمایا ہے کیونکہ جملہ انبیاء کی نسبت لفظ بروز منسوب کیا گیا ہے۔ خود حضور اقدس کے مریدوں نے مجھ سے اصرار کیا کہ میں یہ سوال ضمیمہ شحنہ ہند میں شائع کراؤں ورنہ مجھے استفتاء کی ضرورت نہ تھی۔

سید محمد عمر ایک فوجی سپاہی۔ از گجرات پنجاب

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ فروری ۱۹۰۲ء نمبر ۷ جلد ۲۰ و ۲۲

استیصال الالحاد بجواب رقیمۃ الوداد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

یقولون بافواھھم مالیس فی قلوبھم و اللہ اعلم بما یکتمون

(یہ لوگ اپنے مونہوں سے وہ باتیں کہتے ہیں جو ان کے دلوں میں نہیں اور جو کچھ وہ چھپاتے ہیں، اللہ خوب جانتا ہے)

مرزا غلام احمد قادیانی بڑی جسارت سے اپنی نبوۃ و رسالت کے اشتہارات دیتا ہے۔ اخبار میں اعلان کرتا ہے۔ چنانچہ اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۱ء میں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے، نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔

ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے

هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)

اس میں صاف طور سے اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا۔

پھر اس کے بعد اسی کتاب میں یہ وحی اللہ ہے:

جر یّ الله فی حلل ا لا نبیاء

یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں۔ (براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴)

پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے:

محمد رسو ل الله و الذین معه اشدّاء علی الکفّار ر حما ء بینهم۔ اس وحی اللہ میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔

(لیکن مرزائی جماعت کا حال اس کے برعکس ہے۔ جن کو کافر کہتے ہیں، ان پر ایسے نرم ہیں کہ ان کی منت و خوش آمد میں کتابیں مشتہر کرتے ہیں۔ اور آپس میں ایک دوسرے کے منافق بے ایمان اور تمام مومنین کو شیخی سے کافر کہتے ہیں)

پھر یہ وحی اللہ ہے جو براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۷ میں ہے:

دنیا میں ایک نذیر آیا۔

اس کی دوسری قرأت یہ ہے:

کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔

اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔..

سیرت صدیقی کی کھڑکی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر (۲) طور پر وہی نبوۃ کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں۔ بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے ..میری نبوۃ و رسالت باعتبار محمد و احمد ہونے کے ہے، نہ میرے نفس کی رو سے۔اور بروزی طور پر یہ نام بحثیت فنافی الرسول مجھے ملا۔لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا۔لیکن عیسی کے اترنے سے ضرور فرق آئے گا۔

نبی کے معنی لغت کی رو سے خدا سے اطلاع پا کر غیب کی خبر دینے والا ہے۔ پس جہاں یہ معنی صادق آئیں گے، نبی کا لفظ صادق آئے گا۔اور نبی کا رسول ہونا شرط ہے۔ جب کہ قریب ڈیڑھ سو پیش گوئی صاف طور پر میری پوری ہو گئی تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیونکر انکار کرسکتا ہوں۔اور جب کہ خود خدا تعالی نے میرے یہ نام رکھے ہیں تو میں کیونکر ردّ کردوں ۔مجھ کو اس خدا کی قسم جس نے مجھے بھیجا ہے اور جس پر افتراء کرنا لعنتیوں کا کا م ہے، کہ اس نے مسیح موعود بنا کر مجھے بھیجا ہے۔

اور میں جیسا کہ قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں، ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے، اس کھلی کھلی وحی پر ایمان لاتا ہوں جو مجھے ہوئی۔اور میں بیت اللہ میں کھڑے ہوکر یہ قسم کھا سکتا ہوں کہ وہ وحی جو مجھ پر نازل ہوتی ہے، وہ اسی خدا کا کلام ہے جس نے حضرت موسی وعیسی وحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر اپنا کلام نازل کیا۔

میرے لئے آسمان بھی بولا اور زمین بھی کہ میں خلیفۃ اللہ ہوں۔ضرور خدا میری تائید کرے گا جیسا کہ وہ ہمیشہ اپنے رسولوں کی تائید کرتا آیا ہے

من نیستم رسول و نیا وردہ ام کتاب ،کے صرف اس قدر معنی ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں ۔محمد ﷺ کے واسطہ کو ملحوظ رکھ کر اور امین ہوکر اور اس کے نام محمد و احمد سے مسمی ہوکر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی، یعنی بھیجا گیا اور غیب کی خبریں پانے والا۔

میں بموجب آیت و آخرین منھم لمایلحقوا بھم بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔

اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد واحمد رکھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا۔ میں ظلی طور پر محمد ﷺ ہوں۔ میں بروزی طور پر محمد ﷺ ہوں۔ اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوۃ محمد یہ میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں۔ پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوۃ کا دعوی کیا۔ آنحضرت ﷺ نے خواب میں مجھے فرمایا:

سلما ن منّا اهل البيت على مشر ب الحسن،

میرا نام سلمان رکھا۔ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں، ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیشین گوئی صادق نہیں آتی۔

حضرت موسی کا یشوعا بروز تھا۔ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوۃ کا بھی اظہار کریں۔ مجھے بروزی صورت نے نبی و رسول بنایا ہے۔ اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ و رسول اللہ رکھا، مگر بروزی صورت، میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اس لحاظ سے میرا نام محمد و احمد ہوا۔ پس نبوۃ و رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی، محمد کی چیز محمد ہی کے پاس رہی۔ علیہ الصلوۃ والسلام۔ وغیرہ۔،

اس زور شور سے تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت و رسالت کا دعوی چھ صفحہ کلاں کے اشتہار میں کیا۔ پھر اس کو ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء کے اخبار الحکم قادیان (صفحہ ۵ تا ۹) میں شائع کیا۔

لیکن آفرین ہے مولوی محمد احسن امروہی قادیانی کے دین و ایمان و فہم پر کہ وہ اپنی پر از الحاد وعناد بنام نہاد:

رقيمة الوداد

میں اول تو بظاہر مرزا غلام احمد قادیانی کے ان تمام دعاوی سے انکار کرتا ہے، اور جو کوئی کہے کہ مرزا قادیانی نے دعوی نبوۃ و رسالت کیا ہے، اس کو بے جا الزام لگانا جہالت و تقوی اللہ کے خلاف بتایا ہے۔ اور بعد میں وہی مرزا صاحب قادیانی کے ظلی و بروزی نبی و رسول ہونے کی حمایت میں اپنے علم و فضل کا نمونہ دکھایا ہے۔

اور جس طرح مداریوں ناٹک و مسمریزم والوں کے معمول بہ ویسی ہی بولی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولتے ہیں جیسے ان کے عامل، اسی طرح امروہی وہی مرزا قادیانی والی بولی بولا ہے۔

حافظ محمد یوسف (امرتسری) کے ساتھ اس قدر عرصہ کی ملاقات ومحبت کا مقتضا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کے کارڈ کا جواب نرمی صبر وتحمل سے بھیجتے، لیکن مرزائی سلسلہ میں صبر وتحمل وانسانیت کہاں ہے؟ اسی لئے مولوی محمد احسن امروہی نے اپنے امام ومرشد بلکہ روحانی باپ (ا) مرزا کے تکبر شیخی وشہرۃ طلبی میں رنگین ہوکر اپنے اظہار فضیلت کیلئے بڑے فخر وشیخی سے اپنے خط کو اخبار الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء میں صفحہ ۴ سے چودہ تک شائع کیا۔ اس میں چند فقرات مرزا صاحب قادیانی کے انکار نبوۃ مستقل کے اور اپنی طرف سے تین مقدمات در بارہ الہامات ومعنی نبی ولفظ رسول اور الہامات براہین احمد یہ درج کر کے لکھا ہے:

ا۔ حافظ (محمد یوسف) صاحب خدا آپ کا حافظ ہو..الخ۔

جواب: آمین ثم آمین حافظ (محمد یوسف) صاحب کا تو اللہ تعالی ہمیشہ حافظ وناصر رہا۔ ان کو ابتداء عمر میں بعنایت وتائید الٰہی قرآن مجید کے حفظ کی نعمت میسر ہوئی۔

بعد میں اپنے اور اپنے عیال وطفال کے لئے دیانت وامانت سے ملازمت کرتے رہے، کسی کے دست نگر نہیں ہوئے۔ اور نہ کبھی کسی چندے وقیمت کتب وغیرہ کے بہانے سے روپیہ اینٹھا، بلکہ خود سائلوں اور مانگنے والوں کی خدمت کرتے رہے اور روپیہ دیتے رہے۔

بعد ملازمت کے باعزت وآبرو پنشن لے کر خانہ نشین اور یاد الٰہی میں مصروف ہوگئے۔ اور جو مومن مسلمان مطیع اللہ ومتبع رسول وسالک سبیل المومنین متوکل علی اللہ ہوتا ہے، اللہ تعالی اپنے فضل وکرم سے اس کی ویسی ہی حفاظت فرماتا ہے۔

۲۔ مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں کہ حافظ (محمد یوسف) صاحب یا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ہماری طرف سے مباہلہ کرنے کو تیار تھے، یا اب ہماری ملاقات تک پسند نہیں فرماتے، حالانکہ مخالفین اسلام عیسائی وآریہ وغیرھم ہم سے برغبت تمام ملتے ہیں۔

جواب: جو شخص خود صادق وراست باز ہوتا ہے، دغا فریب کا نام نہیں جانتا، وہ دوسرے شخص پر بھی خصوصاً جب کہ وہ بلباس اسلام وظاہر کلمہ گو ہو، ایسا ہی خیال کرتا ہے۔ اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ایک حافظ محمد یوسف صاحب کیا، بہت سے مسلمان اس وقت مرزا قادیانی کے حمایتی وطرف دار تھے جب کہ مرزا دین اسلام وقرآن مجید کی محبت وخدمت کا دعوی کر کے مخالفین اسلام سے بحث ومباحثہ کا دم مارتا تھا۔

کسی کو کیا معلوم تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی منافقانہ اس بہانہ سے آمدنی و خوش گزرانی کے لئے اپنی دوکان بنا رہا ہے، اور کام چل نکلنے پر بعد میں دین اسلام کا دشمن بن کر اس کے مسلّمہ وحقّہ مسائل کو خودغرضی سے ترمیم وتنسیخ کر کے خود مورد و مخاطب آیات قرآنی بن کر نبی ورسول بن بیٹھے گا۔

اب جب مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے یہ لچھن ظاہر ہوئے تو قدیمی اسلام کے دلدادہ سچے اور پکے مسلمان فوراً مرزا صاحب سے متنفر و بیزار ہوکر علیحدہ ہو گئے۔ اور یہی عین ایمان و اسلام کا تقاضا تھا، کیونکہ مومنین مسلمین تو الحبّ لله و البغض لله کی جہت سے مرزا قادیانی کے حمایتی اور اس سے موافق تھے۔ جب وہ جہت باقی نہ رہی، تو پھر ملاقات واتفاق کیا؟

رہا مخالفین اسلام سے ملنا، سو اس میں اسلام ومسلمانوں کا کچھ نقصان نہیں۔ سب مسلمان جانتے ہیں کہ ہمارا اور ان کا طریق و دین الگ الگ ہے۔ حسن معاشرت وخوش اخلاقی کا اسلام میں حکم وتاکید ہے۔ لیکن مرزا قادیانی ومریدین بلباس وصورۃ اسلام زبان سے لا الہ ا لا اللہ محمد رسول اللہ مسلمانوں کو سنا کر، پھر اپنے ملحدانہ، نیچریانہ، فلسفیانہ خیالات ومسائل مسلّمہ اسلام پر تلوار چلا رہے ہیں۔ اور اپنے زعم فاسد سے اس کی بیخ کنی کے درپے ہیں۔ اپنے اوہام باطلہ سے تراشی ہوئی ظلی و بروزی نبوۃ کا دھوکا دے کر مرزا غلام احمد قادیانی جیسے مستغرق دنیا و بندۂ نفس کو مخاطب آیات قرآن مجید ومورد فرمان رب حمید بنا کر اس کو بروزی محمد واحمد ورسول بنا رہے ہیں جس پر بعض نہایت محتاط خشیت اللہ وتقوی اللہ والے علماء جو مرزا قادیانی کے زبانی دعوی اسلام وکلمہ لا الہ الا اللہ پڑھنے کے سبب مرزا قادیانی کے کفر وارتداد میں متامل تھے، اب مرزا قادیانی کا یہ اشتہار نبوۃ و رسالت والا دیکھ کر ان علماء کا بھی سارا تامل وتردد جاتا رہا۔ اور جو فتوی مرزا غلام احمد قادیانی پر علماء اسلام کا ہو چکا ہے، اس فتوی کے وہ محتاط علماء بھی بغیر کسی تامل کے بالکل مصدق وموافق ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ مرزا صاحب قادیانی ومریدین کو بدعقیدگی کوتاہ نظری انہماک دنیا و بے مذاقی و بدنصیبی کے سبب قدیمی وپرانے احکام اسلامی وعبادات سے کچھ مذاق باطنی نور و برکات اسلام حاصل نہ ہوئی، بعد اسلامی فیضان سے بکلی محروم رہ کر سوائے قیل وقال وزبانی لاف وگزاف کے کچھ حصہ نہ ملا، اس لئے مرزا قادیانی ومریدین اسلامی قدیمی مسائل کو الٹ پلٹ کر کے اپنے نئے تراشیدہ خلاف سلف وخلف مسائل گھڑ کر شائع کرتے رہتے ہیں، تو پھر اس صورت میں بموجودگی احکام قرآن مجید

لا یتّخذ المؤ منو ن الکا فر ین او لیاء من دو ن المؤ منین ،و من یفعل ذ لک فلیس من اللّٰہ فی شیء ا لّا ان تتّقوا منھم تقاۃ۔

(آل عمرا ن : ۲۸)

ولم یتّخذوا من دون اللّٰہ و لا رسو لہ ولا المؤ منین و لیجۃ

(التو بۃ : ۱۶)۔

یا ایّھا الذین آ منوا لاتتّخذوا بطا نۃ من دو نکم لا یألو نکم خبا لا و دّوا ما عنتّم قد بد ت البغضاء من افوا ھھم و ما تخفی صدو ر ھم اکبر قد بیّنا لکم الآ یا ت ان کنتم تعقلو ن

(آل عمران:۱۱۸)

کے مسلمان مومنین متبعان قرآن مجید ان سب احکام الٰہی کے خلاف ایسی پر حذر وخطر میل وملاقات کیونکر پسند کر سکتے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ حافظ (محمد یوسف) جی اب مرزا غلام احمد قادیانی ومریدین کی ملاقات کو پسند نہیں کرتے۔

۳۔ محمد احسن امروہی لکھتا ہے کہ حافظ محمد یوسف صاحب نے تحذیر المومنین کو بڑی کوشش سے طبع کرایا تھا۔،

جواب: صحیح حال نہیں لکھتے کہ ان دنوں بھی تنگی خرچ ومعیشت کے سبب لوگوں سے ٹکے وصول کرنے اور چندہ حاصل کرنے کے لئے تحذیر المومنین لکھنے اور شائع کرنے کا اپنی گزران کیلئے حیلہ بنا لیا تھا۔ اور بقیہ کتابیں بھی روپیہ وصول کرنے کی خاطر لکھی تھیں۔

۴۔ مولوی محمد احسن امروہی لکھتا ہے کہ حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری کو رؤیا میں مرزا صاحب قادیانی کی صداقت ثابت ہو چکی تھی۔ حافظ (محمد یوسف) صاحب چونکہ عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب (غزنوی) مرحوم کی روحانی ومعنوی اولاد ہیں، لہذا عبداللہ صاحب غزنوی کے نور دیکھنے والے کشف کے مطابق ممکن ہے کہ حافظ (محمد یوسف) صاحب کی محرومی شائد اسی وجہ سے ہو۔،

جواب: یہ ڈھکوسلہ اور افتراء ہے۔حافظ (محمد یوسف) صاحب کو رؤیا میں مرزا غلام احمد کی صداقت ثابت ہونے، سید عبداللہ صاحب مرحوم کے کشف میں نور نازل ہوا دیکھنے وغیرہ کی نسبت جو یہودیانہ تحریف وتراش خراش کر کے مرزا قادیانی اپنے ہاتھ وقلم سے عبارت بنا کر شائع کر کے اپنے مریدین کو خوش کر رہا ہے، ان کا اصلی حال اور حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری کے عرصہ دراز کے تجربہ واقفیت حالات ومعاملات مرزا صاحب قادیانی وبالآخر الہام سے مرزا کی ضلالت وگمراہی سے آگاہ ہو کر جس طرح حافظ جی مرزا قادیانی سے علیحدہ وبیزار ہوئے، یہ سب واقعات صحیح صحیح انشاء اللہ العزیز بعد میں ایک علیحدہ تحریر میں شائع ہوں گے جس سے بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ ان امور میں کیا کیا کارستانیاں وبہتان مرزا غلام احمد قادیانی نے مریدین کو فراہم رکھنے کے لئے بنائے ہیں۔

سر دست اتنا معلوم رہنا چاہیے کہ یہ حضرت سید عبداللہ (غزنوی صاحب) کی ہی صحبت کا بابرکت اثر تھا کہ باوجود مرزا کے حکیم اور امروہی وغیرہ کے طرح طرح کے حیلہ حوالہ چاپلوسی خوش آمد واصرار کرنے کے حافظ (محمد یوسف) صاحب اور ان کے احباب مریدین سید عبداللہ، مرزا قادیانی کے دام تزویر میں نہ پھنسے۔اور سید عبداللہ صاحب سے ایسا رشتہ اخوت اسلامی محکم ومضبوط رکھا کہ ان کے قدم بقدم اطاعت اللہ تعالی اطاعت رسول اللہ ﷺ واتباع سبیل المومنین سلف وخلف صالحین کے پابند رہ کر مرزا قادیانی کے محدثہ طریق ودجالانہ منہاج کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر بیزار ہو کر کلیۃً علیحدہ ہو گئے۔

۵۔مولوی محمد احسن امروہی لکھتا ہے کہ

> وجہ دوم گستاخی معاف ہو کہ تمام عمر جناب کی سرکاری کاموں کی انجام دہی میں گزری، دینی کاموں کی طرف توجہ نہیں فرمائی۔اس لئے روحانی حالت صبغۃ اللہ کے رنگ کے ساتھ مصبغ نہیں ہوئی، تو اب پیرانہ سالی میں ضعیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القوی ہو کر معارف وحقائق کی طرف کیوں کر متوجہ ہو سکتے ہیں۔ یہ فضل الٰہی تو اس عاجز (محمد احسن) کے شامل حال ہے کہ باوجود شدت ضعف وپیری کے کشف حقائق دینیہ میں مشغول ومصروف ہے اور رہے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ..الخ

جواب: حافظ (محمد یوسف) صاحب سرکاری ملازمت میں رہ کر ہی تو آپ جیسے اور مرزا صاحب قادیانی جیسے حاجت مندان گندم نما جوفروش، دراصل عاشقان مال ودولت دنیا، وبظاہر زبانی دعویداران خدمت اسلام کی صدہا روپیہ سے خدمت کرتے رہے۔ اگر حافظ (محمد یوسف) جی حق حلال کی ملازمت نہ کرتے اور ان کی بھی آپ کی طرح ادھر اودھر کے چندوں پر ہی معاش وگزران ہوتی، تو وہ دوسرے سائلوں کی خدمت کس طرح کرتے؟

حافظ جی نے اپنے حالات اور خالص اتباع سنت رسول اللہ ﷺ سے تو کچھ اپنی جائداد نہ بنائی، نہ زیور بنایا۔ تمام عمر رہنے کو ایک جھونپڑا بھی تعمیر نہ کیا۔ اب تک کرایہ کے مکان میں رہتے ہیں۔

ترک دنیا بود سنت مصطفیٰ
عاشقان کردند این سنت ادا

کے عامل ومتبع تو حافظ جی ہی بمقابلہ آپ کے مرشد وامام کے کئی درجہ بڑھ کر ہیں۔ فضل الٰہی شامل ہونا تو اس کو کہتے ہیں، نہ کہ اس کو کہ محتاجی وحاجت مندی کے سبب جماعت مرزا سے چندہ ماہوار لے کر اوقات بسری ہو۔ اور اس چندہ کے عوض ایک کاذب دجال کی ہاں میں ہاں ملا کر اسکے بروزی وظلی نبوۃ ورسالت کی آپ حمایت کریں، اور پھر اس کا نام کشف حقائق دینیہ میں مصروف ہونا رکھ کر الٹا اپنا فخر وشیخی بگھاریں۔ نعوذ باللہ منہا۔ یہ تو خسف حقائق دینیہ ہوا، نہ کہ کشف حقائق۔

اور پھر فضل الٰہی شامل حال ہونے کی یہ علامت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مطیع بندہ کو اس کے اخلاص، انابت، تبتل وتوکل کے سبب خود اس کے لئے کافی ہو کر اس کو مخلوق سے غنی کر دے، نہ یہ کہ اس بندہ کو در در کا ٹکڑا گدا، اور دوسروں کا دست نگر اور چندہ پر بسر کرنے والا رہنے دے۔ لیکن شائد آپ اپنے مبلغ علم سے لوگوں سے کچھ معاش کیلئے چندہ وصول ہو جانے کو ہی فضل الٰہی شامل حال ہونا جانتے اور سمجھتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ایک طرح سے معذور ہیں۔آپ تھے تو غیر مقلد:

آنکہ شیراں را کند روباہ مزاج

احتیاج است احتیاج است احتیاج

کے گرداب میں پھنس گئے۔اگر ایسا نہ کریں، تو کیا کریں۔علم بے نفع کے سبب تصوف سے آپ کو خبر نہیں۔رزاق ورب العالمین پر آپ کو توکل نہیں۔اگر چندہ لے کر اس قدر کام بھی نہ کریں، تو مرزا قادیانی اور اس کی جماعت آپ کو چندہ کس بات کا دے؟

تعجب ہے کہ اب تک تو آپ حافظ جی کی ایسی تعظیم وتکریم کرتے رہے کہ محبّ مکرم لکھتے اور یوسف ایّھا الصّدّیق کہہ کر پکارتے رہے، اور اب ایسا تنزل اختیار کیا کہ ان کو نور سے محروم، دینی کاموں سے غیر متوجہ، خوف خدا اور تقوی اللہ سے عاری، وغیرہ بنانے لگے۔اور زیادہ تر تعجب یہ کہ آپ کا امام ومرشد مرزا قادیانی تو حافظ (محمد یوسف) صاحب کو مرد صالح، بے ریا، متقی، اور متبع سنت وغیرہ اپنی کتابوں میں لکھ چکا ہے، بلکہ ان کو ملہم واہل کشف اور مستجاب الدعوات مان کر لودیانہ میں اپنی ایک حاجت ومدد میں شامل کیا تھا۔یعنی مرزا غلام احمد قادیانی جب کچھ روپئہ لے کر ایک شخص کے واسطے دعا ومحنت میں مصروف تھا، تو حافظ جی سے بھی اس امر میں دعا کرنے کا ملتجی ہوا۔جس پر حافظ صاحب نے کہا تھا کہ مجھ کو تو یہ معلوم ہوا ہے کہ ایسے مجاہدات ودعا شرک ہیں۔

پس جب آپ کا مرشد وامام خود حافظ جی کو ملہم واہل کشف مان چکا ہے، تو پھر آپ کس طرح حافظ صاحب کو صبغۃ اللہ کے ساتھ مصبغ نہیں مانتے، اور برخلاف اپنے مرشد کے حقائق ومعارف کی طرف غیر متوجہ کہہ سکتے ہیں؟ کیا آپ کا فہم وعقل اپنے مرشد وامام سے بڑھ کر ہے؟ یا مرزا نے یہ سب جھوٹ اور خلاف لکھا ہے؟

پھر آپ کی روحانی حالت کا صبغۃ اللہ کے رنگ کے ساتھ مصبغ اور شدۃ ضعف وپیری میں کشف حقائق دینیہ میں مشغول ومصروف ہونا تو یہی ہے کہ آپ ماہوار کچھ چندہ ملنے کی خاطر ایسے مصبغ ورنگین ہوئے ہیں کہ اس کے رنگ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو بروزی وظلی نبی ورسول بنا کر اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں، جو کوئی مسلمان ہرگز نہیں کرسکتا۔اور اس پر طرہ یہ کہ بایں دعوی علم حدیث وکشف حقائق دینیہ، مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد کی بروزی وظلی نبوۃ کے دلائل وثبوت میں:

امت احمد دو ضد دارد نہاں اندر وجود
مے تواند شد مسیحا مے تواند شد یہود

اور مولوی جامی کی عاشقانہ نعت کے ابیات:

زمہجوری برآمد عالم .. الخ زخاک ایلا لہ بر خیز
چو نرگس خواب چند از خواب بر خیز

وغیرہ اور بھاشا میں قول:

آمنہ پوت عبداللہ جائے۔نکل وبا محمد آئے،

وغیرہ پیش کر رہے ہیں۔سبحان اللہ یہ مسئلہ نبوۃ ورسالت اور یہ ثبوت و دلائل، اور یہ آپ کا کشف حقائق وعلم حدیث۔اس طرح تو اللہ تعالی اپنے حفظ وامان میں رکھے اگر مرزا غلام احمد قادیانی نے فرعون کی طرح

یا ایها الملأ ما علمت لکم من اله غیری (القصص:٣٨)

انار بّکم الاعلی (النازعات:٢٤)

کسی دن کہہ کر اپنے لئے سجدہ کرانے کا خواہاں ہوکر یا اشتہار دے کر اپنے لئے سجدہ جائز قرار دیا تو آپ بایں علم وفہم ودعوی کشف حقائق دینیہ فوراً

گر نبودی ذات حق اندر وجود
آب و گل را کے ملک کردے سجود

دلیل میں پیش کر کے مرزا غلام احمد کے لئے سجدہ جائز ومباح کردیں گے نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا۔

آپ ذرا اپنی کبرسنی وعقل وفہم وعلم پر غور وفکر کر کے فرماویں کہ یہ صبغۃ اللہ کا رنگ ہوا، یا صبغۃ الدجال الکذاب ہوا؟ آپ کے نقل کردہ شعر

امت احمد دو ضد دارد نہاں اندر وجود
مے تواند شد مسیحا مے تواند شد یہود

پر مرزا غلام احمد نے عمل درآمد تو خوب کیا ہے۔جس طرح یہود عزیر ابن اللّٰہ اور یہود ونصاری نحن ابناء اللّٰہ و احبّاء ہ کہتے تھے،اسی طرح مرزا قادیانی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے لئے ابنیت جائز کر کے یہودی بنتا ہے۔اور ساتھ ہی تثلیث تراش کر مسیحیت کا بھی دعویدار ہے۔اور بقول: جیسی روح ویسے فرشتے

مرزا غلام احمد قادیانی کے حامی ومصدق مولوی جامی کی زندگی کے وقت کی فریاد کو اب ان کی رحلت اور پانچ سوتیس برس کے بعد مرزا قادیانی کے آنے سے سنا جانا لکھ کر کہتے ہیں (نعوذ باللہ۔نقل کفر، کفر نباشد) کہ، مرزا قادیانی نے محمد واحمد بن کر ظلی نبوۃ پا کر بروز کیا ہے کیونکہ اس قرن کے ہزاروں فتن دجالیہ بغیر آنحضرت ﷺ خاتم النبیین محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ کے آئے ہوئے دفع نہیں ہو سکتے۔اس وباء عالمگیر فتن دجالیہ کے دفع کے لئے زمانہ یہ تقاضا کر رہا ہے کہ یوں کہا جاوے:

آمنہ پوت عبداللہ جائے۔نکل وبا محمد آئے

معاذ اللہ ونعوذ باللہ، لطف یہ کہ مرزا قادیانی تو اپنی نفسانیت میں اس قرن کو بڑا با برکت وامن وامان وعدل وانصاف وانوار وتجلیات ومشاہدات والا لکھتا ہے اور مولوی محمد احسن امروہی اس کو ہزاروں فتن دجالیہ ووباء عالمگیر کا قرن قرار دے کر مرزا قادیانی کو بروز خاتم النبیین ﷺ بنا کر یہ ثبوت ودلائل پیش کر رہے ہیں۔گویا مرزا قادیانی اور ہزاروں فتن دجالیہ ووباء عالمگیر والا قرن ہر دو دوش بدوش یا زانو بزانو ہیں۔

٦۔مولوی محمد احسن امروہی صاحب حافظ محمد یوسف صاحب کی خبر لیتے ہوئے کتاب لاجواب عصاء موسیٰ کے جواب لکھنے کی بھی شیخی کے اظہار سے رک نہیں سکے۔لکھا ہے کہ اتمام حجت کے لئے جواب لکھ رہا ہوں قریب آپ کو معلوم ہوگا..الخ

جواب: آپ کی تصانیف کا حال تو معلوم ہے، ملحدانہ خیالات وناشائستہ تاویلات اور ادھر اودھر کر کے ٹال دیا کرتے ہیں۔یا بایں پیری وکبرسنی اور زبانی لب گور بیٹھنے اور قریب قریب اللہ تعالیٰ کی روبکاری میں بہت جلد پہنچنے کا خوف بیان کرنے کے، جیسا کہ اس خط میں بھی لکھا ہے، تمسخر اور ہنسی سے باز نہیں رہ سکتے۔آپ نے شمس الہدایۃ کا جواب بھی لکھا تھا۔اس کی نسبت جو اہل علم کی رائے ہے وہ بھی غور سے ملاحظہ کریں۔ ماسٹر غلام حیدر صاحب ہیڈ ماسٹر بورڈ سکول چکوال جن کے ساتھ مولوی نور الدین وعبد الکریم تحریص وترغیب کی خط وکتابت کرتے رہے، انہوں نے مراسلہ بجواب دعوت منہاج مرزا قادیانی اپنے عشرہ کاملہ کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمس الہدایہ کا جواب جو محمد احسن امروہی صاحب نے دیا ہے، اس میں شائستگی کو بالائے طاق رکھ کر کام لیا ہے۔ ایسے روکھے اور بے تہذیب جواب کوئی نیک نتیجہ پیدانہیں کرتے ۔وغیرہ

یہ آپ کی تصانیف کا حال ہے جس پر باشرم وحیا اہل علم خیال وغور کر کے دوسری مرتبہ ایسی نامعقول و بے تہذیب تحریر وتصنیف کا ہرگز نام نہیں لیتے۔سو اگر ایسا ہی جواب عصائے موسیٰ جیسی مدلل و پرتہذیب کتاب کا آپ نے لکھ کر اپنا یا مرزا غلام احمد قادیانی اور مریدین کا دل خوش کرلیا ،تو کیا بات ہوئی ۔ایسی دل خوش کن تحاریر تو آپ کی جماعت اول ہی سے شائع کرتی رہتی ہے۔ بات تب ہے کہ بپابندی ان شرائط کے جو صاحب عصائے موسیٰ نے جواب کے لئے کتاب کے سرورق کے اخیر صفحہ ۴ پر لکھی ہیں کہ،

کتاب کی پوری عبارت لکھ کر پھر تہذیب سے مستند و مدلل جواب تحریر کریں،

آپ جواب عصائے موسیٰ تحریر کریں، تاکہ لوگ آپ کے علم، امانت و دیانت کا اندازہ کرسکیں۔ بظاہر آپ جیسی طبیعت سے امید کم ہے۔بہر حال لوگ منتظر ہیں کہ آپ واقعات مندرجہ عصائے موسیٰ کا جواب کیا دیتے ہیں اور مرزا قادیانی کے سبّ و شتم لعن وطعن مومنین مسلمین وغیرہ عمل درآمد و مسائل خلاف شریعت اسلامی کی کن دلائل و وجوہ سے حمایت کر کے ان کا صحیح وجائز ہونا ثابت کرتے ہیں۔

۷۔محمد احسن امروہی صاحب یحر فون الکلم عن موا ضعه والوں کی طرح مرزا کے اشتہار سے اول چند فقرات انکار نبوۃ تشریعی و جدید شریعت لانے کے لکھ کر پھر مرزا کا فنا فی الرسول ہوکر بروزی طور پر اور غیر مستقل نبی ورسول ہونا بیان کر کے لکھتے ہیں کہ

اس کثرت سے انکار دعویٰ نبوۃ مستقل موجود نہ ہونے پر کون عاقل بالغ کہہ سکتا ہے کہ اس فنا فی الرسول نے اس نبوۃ ورسالت کا دعویٰ کیا ہے جس کا انکار اجماع امت کر رہا ہے۔الخ

جواب ۔ یہ ایک شتر مرغی چال ہے کہ نبوۃ مستقل کا دبی زبان سے انکار اور غیر مستقل بروزی وظلی نبوۃ ورسالت کا زور سے اقرار کیا ہے۔آپکی دیانت وامانت دیکھئے کہ زور شور سے دعاوی والے فقرات کو قطعاً چھوڑ کر جزوی انکار والے فقرات لکھ کر مسلمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر مرزا کا انکار نبوت ثابت کیا ہے، اور پیچ دار عبارت سے مرزا کا فنا فی الرسول ہو کر بروزی وظلی نبی ورسول ہونے کی پٹڑی جمائی ہے۔

فقدان بصیرت یا حرص چندہ سے آپ کو یہ بھی نظر نہیں آیا کہ اول اگر اسلام میں بعد ختم نبوۃ خاتم النبیین ﷺ کے کسی بروزی ظلی وغیر مستقل نبوۃ ورسالۃ کا سلسلہ قائم رکھنا منظور الٰہی تھا، تو قرآن مجید میں، جیسے کہ دوسرے مسائل وعقائد در بارہ توحید و رسالت وغیرہ امور ضروری کے کھلے کھلے درج ہیں اسی طرح، ظاہر طور پر یہ مسئلہ بروزی ظلی غیر مستقل نبوۃ بغیر جدید شریعت کا بھی قرآن مجید میں مفصل درج ہوتا۔ اور اسی وقت سے بعد ختم نبوۃ کے (افراد کامل خیر القرون کے جو بقول امرو ہی فنا فی الرسول اور فیوض خاتم النبیین سے بھرپور تھے وہ علانیہ طور پر اس کے دعویدار ہوتے اور چونکہ بقول مرزا و مریدین کے اس قسم کی بروزی نبوۃ ورسالت سے مسئلہ ختم نبوہ میں کچھ حرج واقع نہیں ہوتا اور ختم نبوۃ کی) مہر نہیں ٹوٹتی، لہذا کوئی مسلمان انکار بھی نہیں کرتا۔

دوم صحابہ کرام حاشیہ نشینان وہم مجلس رسول اللہ ﷺ کا حال ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے ان کو اپنے سید الانبیاء والرسل ﷺ کی صحبت وتعلق کے لئے تمام دنیا سے منتخب کیا۔ ان کے سامنے نزول وحی ہوتا رہا۔ قرآن مجید ان کے روبرو اترتا رہا۔ ملائکہ کو اپنی آنکھوں سے دیکھتے رہے۔ اور ان فیوض و برکات صحبت سید ولد آدم ﷺ سے ایسے مالا مال وسرشار ہوئے اور ایسے فنا فی اللہ ہوئے کہ اپنی جان و مال عزت وآبرو وطن ملک املاک خویش واقارب غرض کہ ہر چیز کو اسلام ورضاالٰہی واطاعت احکام شریعت پناہی ﷺ پر انہوں نے قربان کر دیا تھا۔ پس ان پیشوایان اسلام کی فہم قرآن مجید وفہم حقائق معارف اسلام وفہم مقصد ومدعا خیر الانام ﷺ میں کون برابری کر سکتا ہے اور جو کوئی ایسا دعوی کرے، اور زبانی سیرت صدیقی کی کھڑکی میں داخل ہو کر، یا زبانی فنا فی الرسول بن کر ان اکابر کے خلاف بروزی ظلی وغیر مستقل نبوۃ ورسالت تراش کر نبی ورسول بنے، اور ان کبراء امت سے بڑھ کر بول بولے، وہ بیشک کذاب دجال ہے۔

سوم صدیق وخلیفہ اول رسول اللہ ﷺ، جسکی کھڑکی کی راہ سے طفیلی ہو کر مرزا کو نبوۃ محمدی کی چادر پہن لینے کا دعوی کرتا ہے، اس صدیق نے باوجودیکہ خود رسول اللہ ﷺ اپنے سامنے ان کو لوگوں کا امام بنایا، فرمایا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوبکر کے ہوتے کسی کو لائق نہیں کہ قوم میں امام بنے

ایک عورت سے فرمایا کہ:

ہم نہ ہوں تو ابوبکر سے پوچھ لینا۔

(یہ حدیث بخاری شریف سے نقل کی جارہی ہے۔ بہاء

عن محمد بن جبیر بن مطعم عن ابیه قال :اتت امرأة النبی ﷺ فامرها ان ترجع الیه . قالت : أرأیت ان جئت ولم اجدك ؟ کانها تقول: الموت. قال : ان لم تجدینی فاتی ابابکر (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۶۵۹)

لیکن وہ کبھی چادر نبوۃ پہننے کے دعویدار نہ ہوئے۔ بلکہ یہاں تک اس لقب نبوۃ ومنصب کی تعظیم وتکریم وغیرت کی کہ اس وقت بعینہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح زبانی توحید الہی ورسالۃ رسول اللہ ﷺ کا اقرار کر کے مسیلمہ کذاب نے جب اپنے لئے نبی کہلانا روا رکھا تو صدیق اول رضی اللہ نے اس کے ساتھ تدارک کا جو معاملہ کیا وہ اظہر من الشّمس ہے۔اور بعد ختم نبوۃ ہرگز روا نہ رکھا کہ کوئی کاذب، جھوٹا، دغا باز اس لقب و خطاب سے پکارا جاوے۔

جب یہ حال ہے تو اب کوئی مکار آئے دن طرح طرح کے دعوے کرنے والا حیلہ وتدابیر سے چندہ وروپیہ فراہم کر کے اپنی جائداد وزیور بنانے والا، کس منہ سے سیرت صدیقی سے ہو کر چادر پہننے کا دعوی کر کے نبی ورسول کہلا سکتا ہے۔

چہارم صدیق خلیفہ اول کے بعد امیرالمومنین خلیفہ ثانی کی شان دیکھئے جن کی موافقت میں قرآن مجید نازل ہوتا رہا۔جن کو مخبر صادق ﷺ نے ملہم محدث الامۃ فرمایا۔

فرمایا:

شیطان، عمرؓ سے ڈرتا ہے۔،

اللہ تعالی نے عمرؓ کے دل وزبان پر حق جاری وظاہر فرمایا ہے۔،

میرے بعد ابوبکرؓ وعمرؓ کا اقتداء کرو۔

ابوبکرؓ وعمرؓ کان اور آنکھ ہیں۔،

فرمایا:

ہر نبی کے لئے دو وزیر اہل السماء سے دو وزیر اہل الارض سے ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے وزیر اہل السماء سے جبریل ومیکائیل ہیں اور اہل الارض سے ابوبکرؓ وعمرؓ ہیں۔ وغیرہ۔

(بخاری شریف سے تین روایات حضرت عمر کے متعلق نقل کی جاتی ہیں۔ بہاء

قال رسول الله ﷺ : ایھاً یا ابن خطاب ، و الّذی نفسی بیدہ ما لقیك الشیطان سالکاً فجّا قط الّا سلك فجّا غیر فجك .صحیح بخاری حدیث نمبر ص ۳۶۸۳۔

عن ابی ھریرۃ قال : قال رسول الله ﷺ : لقد کان فیمن کان قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلّمون من غیر ان یکونوا انبیاء ، فان یّکن فی امّتی منھم احد فعمر۔ صحیح بخاری ۔ حدیث نمبر ۳۶۸۹۔

عن ابی ھریرۃ، عن النبی ﷺ قال : انّه کان فیما مضی قبلکم من الامم محدثون ، و انّه ان کان فی امّتی ھذہ منھم فانّه عمر بن الخطاب۔ صحیح بخاری۔ حدیث نمبر ۳۴۶۹)

یہ خلیفہ دوم باوجود اس شان ومرتبہ فی الدین مع عظیم الشان ظاہری سلطنت اسلامی کے فرماتے کہ

عہد رسول ﷺ میں لوگوں کا حال وحی سے معلوم ہو جاتا تھا اب وحی منقطع ہو چکی ہے۔ اب ہم ظاہر اعمال سے لیتے ہیں جو ہم کو بظاہر اچھا معلوم ہو اس کا اعتبار کرتے ہیں۔ الخ

ایسا ہی خلیفہ اولؓ نے فرمایا تھا جب بعد رسول اللہ ﷺ عرب نے مرتد ہو کر ادائے زکوۃ سے انکار کیا تو خلیفہ اولؓ نے کہا کہ

اگر ایک رسی اونٹ باندھنے والی سے بھی یہ انکار کریں گے تو میں ان سے جہاد کروں گا۔

اس پر جب حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ:

یا خلیفۃ رسول اللہ آپ لوگوں سے تالیف ورفق کریں،

تو جواب میں حضرت ابوبکرؓ فرمایا کہ،

تو جاہلیت میں ایسا جبار اور اسلام میں ایسا ضعیف؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی منقطع ہوگئی اور دین کامل ہو چکا۔ میں اپنی حیات میں اس کا نقصان کیونکر گوارا کرسکتا ہوں۔

اسی طرح بعد رسول اللہ ﷺ کے جب سیدنا ابوبکرؓ وحضرت عمرؓ، حضرت ام ایمنؓ کی زیارت کو گئے اوران کے رونے کا سبب پوچھا تو ام ایمنؓ نے کہا:

میں اس لئے روتی ہوں کہ آسمان سے وحی منقطع ہوگئی۔

پس اب غور طلب یہ ہے کہ جولوگ حاضران وحی الٰہی ومصاحب رسول اللہ ﷺ کتاب اللہ وسنت رسول سے ایسے ماہر وواقف تھے اور جن کے یہ اوصاف مخبر صادق ﷺ نے خود فرمائے، وہ کبرائے امت وپیشوایان دین تو فرماویں کہ وحی منقطع ہو چکی ،اور اب چنگیز خانی مغل مرزا مستغرق دنیا کی شیخی وبلند پروازی دیکھئے کہ کس جسارت سے ان سب کے مخالف اپنے اوپر بایں اوصاف سفلیہ نزول وحی کا دعویدار ہے، اوراپنی وحی پر مثل آیات قرآن مجید ایمان رکھتا ہے۔قرآنی آیات کو اپنے حق میں نازل ہونا مانتاہے۔اور پھر مولوی محمد احسن امروہی صاحب آنکھیں بند کرکے صم بکم عمی ہوکر مرزا صاحب کی حمایت میں کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اس نبوۃ ورسالت کا کہاں دعوی کیاہے جسکا انکار اجماع امت کررہاہے۔

افسوس ایسی سمجھ ونظر پر۔
سچ اور بالکل صحیح ہے

فانّھالاتعمی الابصار ولکن تعمی القلوب الّتی فی الصّدور

(الحج:٤٦)۔

پنجم: بعد میں امیر المومنین سیدنا وسید المسلمین علی مرتضیٰؓ کو بوقت غزوہ تبوک رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں خلیفہ کرکے فرمایا

انت منّی بمنزلۃ ھارون من موسی الاانہ لا نبی بعدی

جب حضرت علی مرتضیٰؓ نے عرض کی کہ آپ مجھ کو مستورات اور بچوں پر خلیفہ کرتے ہیں ،تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ

تم اس بات پر راضی نہ ہوئے کہ تم میرے ساتھ اسی طرح ہو جیسا کہ ہارونؑ موسیٰؑ کے ساتھ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ذیل مین بخاری شریف سے حضرت علیؓ سے متعلق دو روایات نقل کی جاتی ہیں ۔ بہاء

قا ل النبی ﷺ لعلیّ : اما تر ضی ان تکو ن منّی بمنز لۃ ھارو ن من موسی ۔
صحیح بخاری۔ حد یث نمبر ٣٧٠٦)

انّ رسو ل اللہ ﷺ خر ج الی تبو ك واستخلف علیّاً فقا ل : اتخلّفنی فی الصّبیا ن و النّساء ؟ قا ل ﷺ: ألا تر ضی ان تکو ن منّی بمنز لۃ ھارو ن من موسی الّا انّہ لا نبیّ بعدی ۔ صحیح بخاری حد یث نمبر ٤٤١٦)

یعنی جب حضرت موسیٰ کوہ طور پر گئے تھے تو حضرت ہارون کو اپنی قوم پر اپنا خلیفہ کر گئے تھے اصلاح قوم کیلئے ، ایسا ہی آنحضرت ﷺ نے حضرت ابن مکتوم کو بھی امامۃ الناس کے لئے خلیفہ کیا تھا۔

پھر حضرت علی مرتضیٰ کو آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تجھ میں عیسیٰ والی مثال ہے یہود نے تو یہاں تک بغض کیا کہ ان کی والدہ صدیقہ پر بہتان باندھا اور نصاریٰ نے یہاں تک محبت کی کہ ان کو ایسی منزل پر پہنچایا جو ان کی نہ تھی ۔

اسی طرح حضرت ابوذرؓ کو بھی رسول اللہ ﷺ اصدق اور شبہ عیسیٰ بن مریم فرمایا تھا۔

اب محمد احسن امروہی صاحب ہارونؑ والی منزلت کو شاید خلاف مدعا سمجھ کر اس سے سکوت کر کے دوسری عیسیٰ والی مثال سے خود کہتے ہیں کہ

جناب علی مرتضیٰؓ کو بھی مسیح کا بروز رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔،

خیر کچھ ہی ہو دیکھنا تو یہ ہے کہ باوجود ان عالی اوصاف وعظمت شان کے علی مرتضیٰؓ وابوذرؓ، نہ کبھی بروزی وظلی ہارونؑ بنے، اور نہ کبھی عیسیٰؑ ومثیل عیسیٰ بنے، اور نہ ابن مکتومؓ وغیرہ جن کو خود رسول اللہ ﷺ نے امام بنایا تھا کبھی امامت کے دعویدار ہوئے۔عمر نے کبھی نزول وحی کا دعویٰ نہ کیا۔ پس اگر بروزی ظلی غیر مستقل نبی ورسول ہونے سے ختم نبوۃ کی مہر نہیں ٹوٹتی تھی تو ان اکابر کو ایسا کہلانے سے کون مانع تھا۔

ششم : یہ اکابر صدر امت واقعی فنا فی الرسول بلکہ فنا فی اللہ تھے چونکہ رسول اللہ ﷺ نے ختم نبوۃ ورسالت کے بارے میں لا نبی بعدی فرمایا تھا اور لفظ نبی ورسول کا کسی کے لئے علانیہ مقرر و جائز کرنا تو درکنار اپنے زعم وخیال میں بھی نبی ورسول کا لقب لانے والے یا کہنے والے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلّھم یز عم انّہ رسو ل اللہ فر ما کر

د جا لو ن کذا بو ن

میں داخل فرمایا تھا، لہذا ان اکابرامت نے باوجود رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اپنے یہ اوصاف والقاب سن کر پھر بھی قرآن مجید کی آیت ختم نبوۃ اور رسول اللہ ﷺ کا اس بارہ میں ارشاد مدنظر رکھ کر کسی نے نبی ورسول کا لقب وخطاب نہ بروزی نہ ظلی نہ جزئی غیر مستقل مثیل وغیرہ اپنے لئے کبھی جائز نہیں رکھا۔

پھر بعد خیر القرون کے ہزاروں اولیاء اللہ فنا فی الرسول وفنا فی اللہ امت مرحومہ میں ہوئے۔ انہوں نے بھی ان خطابات کو اپنے لئے یا بغیراز انبیاء کے کسی دوسرے کے لئے بولنا یا اطلاق کرنا ہرگز گوارا نہیں کیا۔

اسی طرح اب بھی فقراء ملہم اہل کشف خواہ ان کو کیسے ہی الفاظ والقاب الہام رؤیا کشف وغیرہ میں آویں، کبھی اپنے آپ پر خطاب نبی ورسول وغیرہ ہرگز جائز وروا نہیں رکھتے۔اور اہل علم واقف تصوف ایک ذرہ برابر بھی اطاعت اللہ واطاعت الرسول واحکام شرعیہ واتباع سبیل المومنین سے ہرگز قدم باہر نہیں رکھتے۔ گویا اس پر آج تک اجماع امت مرحومہ چلا آیا ہے جس کے لئے شارعؑ کا ارشاد ہے کہ اس امت کا کبھی ضلالت وگمراہی پر ہرگز اجماع نہ ہوگا۔

ہفتم: بموجب حکم وارشاد شارعؑ من احد ث فی امر نا ھذا .. الخ کے اسلام کا مسلّمہ مسئلہ ہے کہ امر دین اسلام میں جوکوئی بدعت نئی چال وطرز نکالے جس کا اثر وعمل درآمد خیر القرون میں ثابت نہ ہو، تو وہ ضلالت وگمراہی ہے جسکی پاداش جہنم ہے۔

اب چونکہ قرآن مجید کی رو سے نبوۃ ورسالت ختم ہوچکی۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بارہ میں لا نبی بعدی فرمادیا۔ بلکہ جوکوئی اپنے آپ کو نبی اللہ کہے یا اس کو خیال کرے اسے دجّا لون کذّابو ن میں داخل فرمایا۔ صحابہ کرام صدر اسلام نے بموجودگی فضائل وکمالات اور رسول اللہ ﷺ کی زبان مبارک سے اوصاف والقاب سننے کے بھی نبی ورسول بروزی ظلی غیر مستقل جدید شریعت لانے والا جزئی مثیل وغیرہ کسی نے بھی کبھی نہ کہلایا، نہ کسی کے لئے جائز رکھا۔ بلکہ جس نے نبی ورسول خطاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے لئے گھڑے یا مقرر کئے وہ دجّالون کذا بو ن میں شمار ہوکر اپنے کیفرکردار کو پہنچا۔

غرض خیر القرون میں اس کا کہیں اہل اسلام میں نام ونشان نہیں۔ اگر ہے تو یہی کہ جو نبی ورسول کہلایا وہ ذلیل وخوار ہوا۔

نظر بریں وجوہ اب ہرگز کسی مسلمان کو لائق و جائز نہیں کہ خلاف قرآن مجید خلاف رسول اللہ ﷺ خلاف سلف وخلف صالحین، لقب نبی ورسول، خواہ بروزی خواہ ظلی خواہ غیر مستقل و جزئی، اپنے لئے تراش کر جائز ومباح کرے۔

بناء علی ہذا، مرزا غلام احمد کے یہ تمام دعاوی ومسائل نبی ورسول کہلانے اپنی زوجہ کوام المرزائین بنانے وغیرہ کے سراسر باطل الحادوزندقہ ہیں۔ اور جو کوئی ان امور ومسائل میں اس کا حامی ومصدق ہو، خواہ محمد احسن امروہی خواہ اور کوئی، وہ

و من یّشاقق الرّسو ل من بعد ماتبیّن له الهدی و یتّبع غیر سبیل المو منین نو لّه ما تو لّی و نصله جهنّم و ساء ت مصیرا

(النساء:۱۱۵)

کا ظاہر مصداق اور دائرہ اسلام سے بالکل خارج ہے۔

اور اسی لئے سب واقف اور دین دار مسلمان اب مرزا غلام احمد قادیانی و جماعت مرزا سے متنفر و بیزار ہوکر ربّنا لا تز غ قلو بنا بعد اذ هد یتنا و هب لنا من لّد نك ر حمة انّك انت الو ها ب پڑھتے ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی کے مرزا غلام احمد قادیانی کو فنا فی الرسول بلکہ بروزی آنحضرت ﷺ بتانے سے تو بے اختیار ہنسی آتی ہے اور تعجب ہوتا ہے کہ

- کجا وہ ذات مطہر ومبارک سید الاولین والآخرین ﷺ اور کجا مرزا قادیانی اسفل السافلین۔
- کجا وہ ہر وقت مصروف ذکر اللہ و رحمۃ للعالمین ﷺ اور کجا مرزا قادیانی ہر وقت مصروف سبّ وشتم وحاسد مومنین بدخواہ ودشمن مخلوق رب العالمین۔
- کجا وہ مصداق ومخاطب انّك لعلی خلق عظیم اور کجا مرزا قادیانی فوارہ لعن وطعن ولئیم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ کجا وہ و اخفض جنا حك للمو منين کا عامل و با لمو منين رؤف ر حیم نرمی سے درگذر وعفو کرنے والا ،اور کجا مرزا قادیانی فظاً غلیظ القلب بات بات پر بھڑک کر مومنین سے دست وگریبان ہوکران کو صلواتیں سنانے والا ۔

❁ کجا وہ شیریں زبانی وعذب البیانی سے مخالف اور دشمنوں کو اپنا فرمانبردار بنانے والا ،اور کجا مرزا قادیانی سخت و درشت کلامی سے مسلمانوں کو متنفر و بیزار کرنے والا ۔

❁ کجا وہ منبع جودوکرم ومعدن سخا ،اور کجا مرزا قادیانی اپنی خوش گذرانی، زیور بنانے، جائداد ملک املاک بڑھانے کے لئے ہر ایک حیلہ وحوالہ سے چندہ و روپیہ لینے میں یکتا ۔

❁ کجاوہ سید الزاہدین دنیا کو سجن المو منين و جنت الکافرین سمجھنے اور فرمانے والا، اور کجا یہ مرزا قادیانی مشک وعنبر ڈال کر قوۃ باہ واعصاب کے نسخے استعمال کر کے بید مشک کیوڑا خس کی ٹٹی پر بسر کرنے والا ۔

❁ کجاوہ ہر امرو ہر حال میں متوکل علی اللہ، اور کجا مرزا قادیانی ذرا سے مقدمہ پر متوکل علی الوکلاء ۔

❁ کجا وہ سر پر شمشیر برہنہ وکشیدہ دیکھ کر ومصائب کے وقت خیر الحافظین کو حافظ وناصر جان کر اللہ و لا حول و لا قوۃ الا باللہ پڑھنے والا، اور کجا مرزا قادیانی ذرا سے شک ووہم پر خوش آمد ولجاجت اہل دنیا وحکام کی منافقانہ مدح وثنا کر کے ہاتھ جوڑنے اور پاؤں پڑنے والا اور اس مضمون کے پیچدار اشتہارات ورسائل اردو وانگریزی میں نکالنے والا ،

❁ کجا وہ شرم وحیا و پردہ کی تعلیم دینے والا، اور کجا مرزا غلام احمد قادیانی ،ننگ ونا موس مستورات کو غیر محرم کے ساتھ ہوا کھلانے والا۔ وغیرہ ۔

سید الاولین والآخرین ﷺ کو دینی بادشاہت کے ساتھ ظاہری و دنیوی سلطنت بھی اللہ تعالی نے ایسی عطا فرمائی تھی کہ کسی کو نصیب کہاں اور مال و دولت و غیرہ بھی بے حدوحساب آتا رہا لیکن امروہی صاحب گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے کبھی بھی بی بی عائشہؓ یا اپنی لخت جگر فاطمۃ الزہرا کو مرزا قادیانی کی طرح ہزار ہا روپیہ کے جڑاؤ طلائی زیور دیا تھا، یا وہ کبھی عمارات کی تعمیر و درستگی و سفیدی مکانات میں مصروف ہوئے تھے؟

سید الزاہدین والمتقین ﷺ کے زہد فی الدنیا وتقوی اللہ کے حال سے کتب سیر معمور ہیں جن کا کچھ حصہ عصائے موسیٰ میں بھی درج ہے کہ تین تین چاند دیکھے جاتے اور گھر میں کچھ نہ پکتا، چراغ نہ جلتا۔ جو روپیہ و مال آتا اسی وقت صدقہ وخیرات میں خرچ فرما دیتے، کل کے واسطے کچھ ذخیرہ نہ رکھتے۔

ترک دنیا بود سنت مصطفیٰ

عاشقاں کردند ایں سنت ادا

آنحضرت ﷺ بالکل رو بحق اور مرزا ہمہ تن رو بدنیائے دوں، فراہمی چندہ کے درپئے۔ رسول اللہ ﷺ کسی دوسرے کا اونچا بلند مکان بنا ہوا دیکھ کر ناراض ہو کر اس سے اعراض فرماویں، سلام کا جواب نہ دیں۔ اپنے گھر میں ایک دینار و درہم بھی نہ رکھیں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی ہزار ہا روپیہ کا زیور و جائداد رکھ کر غیروں کے مال سے دس ہزار روپیہ کی لاگت کا اپنا یادگاری بلند مینار و گھنٹہ گھر بنانے کی آرزو وفکر میں رہے۔ اور بموجودگی ان حالات ردّیہ کے مولوی محمد احسن امروہی صاحب اس کو اپنے فہم و دین وایمان میں فنا فی الرسول اور بروز محمدی بنا کر اس کی تصدیق وحمایت کر رہے ہیں۔ کیا یہی علم وحدیث دانی کا نتیجہ ہے یا حدیث شریف اذالم تستحیی فا صنع ما شئت پر عمل ہے۔

نہم: حضرت ابو بکر صدیقؓ وحضرت عمر فاروقؓ کا حال بھی ظاہر ہے کہ اول جو مال ومتاع تھا، وہ رضاء الٰہی واسلام پر قربان کر دیا تھا۔ کچھ پاس نہ رکھا۔ جب اللہ نے عظیم الشان سلطنت عطا فرمائی، پھر بھی اسی طرح قدم بقدم رسول اللہ ﷺ زاہدانہ فقیرانہ درویشانہ تمام عمر بسر کی۔ مرزا غلام احمد کی طرح کبھی کوئی مال واسباب زیور و جائداد نہ بنائی۔

پس جب ان کا یہ حال تھا، تو مرزا غلام احمد قادیانی بایں فراہمی مال و جائداد و حیلہ حوالہ کس طرح ان کی سیرۃ حاصل کرنے اور پھر اس نے بھی بڑھ کر نبوۃ و رسالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی چادر پہننے کا مستحق و دعویدار ہوسکتا ہے۔ فتد بر

دہم : رہالفظ بروز، اس کے معنی لغت کے رو سے باہر آنا، نکلنا ظاہر ہونا اور قرآن مجید میں بھی یہ لفظ

و لما بر زوا لجالوت و جنو دہ۔(البقرہ:۲۵۰)(ظاہر ہوئے)

فا ذا بر زوا من عند ك بيت طا ئفة منهم (النساء:۸۱)(باہر نکلے)۔

و بر زوا للّه جميعا (ابراہیم:۲۱)(روبرو ہوں گے)،

و بر زو للّه الوا حدالقهّار (ابراہیم:۴۸)(روبرو ہوں گے)

قل لو كنتم فى بيو تكم لبر ز الّذين كتب عليهم القتل (آل عمران:۱۵۴)(ظاہر کی جاوے گی)

و برّ زت الجحيم للغا و ين (الشعراء:۹۱)ظاہر کی جاوے گی)

و برّ زت الجحيم لمن يّر ى (النازعات:۳۶)(اور ہر دیکھنے والے کے سامنے جہنم ظاہر کی جائے گی)

يو م هم با ر زون (غافر:۱۶)(ظاہر ہوں گے)

و تر ى ا لا ر ض با ر زة و حشر نا هم (الکہف:۴۸)(صاف نکلی ہوئی)

ان آیات کریمہ میں انہی معنی میں آیا ہے کہ خاص وہی اشخاص بذات خود نکلے یا ظاہر ہوئے یا دوزخ ظاہر کی جائے گی یا زمین صاف نکلے گی۔لیکن جیسے معنی بروز کے مرزا غلام احمد قادیانی لیتا ہے کہ آنحضرتﷺ کی بجائے وہ مرزا ظاہر ہوا، یہ معنی ہر گز صحیح نہیں۔ نہ لغت کی رو سے، نہ بول چال ومحاورہ کے رو سے۔ بروز محمد کے معنی تو یہ ہیں کہ محمدﷺ خود ظاہر ہوئے اور تشریف لائے۔چونکہ یہ صاف کھلا تناسخ ہے جس کا مرزا قادیانی خود مخالف ہوکر ردّ تناسخ شائع کر چکا ہے اور محمد احسن امروہی صاحب بھی اس کی نفی کرتے ہیں کہ یہ سنت اللہ نہ تھی کہ خود آنحضرتﷺ قبر مبارک سے خروج کر کے اس دنیا میں رونق افروز ہوں الخ ۔نظر بریں حالات لفظ بروز کا دھوکا دے کر مرزا غلام احمد قادیانی کا آنحضرتﷺ بننا اور مولوی محمد احسن امروہی کا اس کی تصدیق وحمایت کرنا سراسر غلط بلکہ الحادوزندقہ ہے۔

یازدہم: لفظ ظل وعکس بھی غلط ہیں۔ظل تو اصل کی ظاہری حسی موجودگی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہوتا ہے۔ اصل کی غیوبت واوجھل میں ظل کا وجود کہاں۔

...ایسا ہی عکس یا تو آئینہ میں یا پانی وغیرہ شفاف اجسام میں پڑتا ہے.. مرزا غلام احمد قادیانی ظاہری باطنی مجذوم کا جسم بایں موجودہ اوصاف واتصاف ظاہری و باطنی اس لائق کہاں کہ ذات مقدس سید الاولین والآخرین ﷺ کا عکس اس میں ظاہر ہو۔ بالآخر ظل میں جو بے حقیقت اور محض ایک نظری ومرئی جسم ہے، جس کا فی الحقیقت کچھ وجود نہیں اور اسی طرح عکس کہ جب ایک جسم کسی عکس پذیر جسم کے مقابل ہو، تب ہی وہ نظر آتا ہے ورنہ کچھ حقیقت و وجود نہیں رکھتا تو پھر ظل وعکس میں کل کمالات پورے اصل کے حقیقۃً کیونکر متحقق ہو سکتے ہیں؟

بناء علی ہذا یہ سب الفاظ بروز ظل عکس وغیرہ مرزا قادیانی کی خودغرضی کے تراشیدہ سراسر اوہام ردّی ونافرجام خیالات ہیں اور ہرگز قابل سماعت نہیں۔

۸: محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں کہ نبی کے معنی خدا کی طرف سے اطلاع پاکر خبر دینے والا اور رسول کے معنی خدا کی طرف سے بھیجا ہوا، جب آپ نے مرزا قادیانی کو مجدد مان لیا تو مبعوث من جانب اللہ بھی مان لیا اور جب مبعوث تسلیم کرلیا تو ظلی رسول بھی مان لیا۔ براہین جو آپ کو مسلم ہے اس میں اس قسم کے الہام موجود ہیں۔ مولوی محمد حسین بھی ان تمام الہاموں کو تسلیم کر چکے تھے بلکہ تقریظ لکھی تھی..الخ

جواب: کذاب دجال کی صحبت کے اثر یا چندہ کے لالچ سے آپ کے فہم واعتقاد کو بھی جذام لگ گیا ہے نبی رسول کے معنی لغت میں خبر دینے والا و بھیجا ہوا سہی لیکن بحث تو اس میں ہے کہ بموجب آیت قرآن مجید و لکن رسول اللہ وخاتم النّبیین اور حدیث شریف لانبی بعدی کے جو شخص بعد خاتم النبیین ﷺ کے یہ خطابات والقاب اپنے لئے مقرر یا جائز کرے، وہ بموجب فیصلہ رسول اللہ کلّھم یزعم انّہ رسول اللہ یا نبی اللہ، دجالین کذابین میں داخل ہے یا نہیں؟

اور یہ ثابت ہے کہ ایسا منہ پھٹ، گستاخ، ضرور دجال وکذاب ہے کیونکہ سوا تیرہ سو برس میں کسی نے بھی نبی ورسول نہیں کہلایا۔ نہ ظلی، نہ بروزی، نہ عکسی وغیرہ۔ حافظ محمد یوسف یا اور شریف النفس مسلمان جو مرزا قادیانی کے ابتداء میں دین اسلام کی طرف سے بحث ومباحثہ کرنے کے دعوے پر اس کے ہمدرد وحامی رہے یا کبھی اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے آپ کو مجدد اشارۃً کہنے پر خاموش رہے، تو آپ اس کو مان لینا قبول کر لینا کہتے ہیں۔ کیا آپ کو اس قدر سمجھ بھی نہیں کہ اگر یہ مسلمان حقیقۃً مرزا قادیانی کو سچا مان لیتے تو وہ مرزا قادیانی کے مریدوں میں کیوں داخل نہ ہوتے۔ چونکہ ان کا مرزا سے تعلق بیعت نہ تھا، تو پھر انہوں نے مرزا قادیانی کو خاک مانا؟

علاوہ بریں حافظ محمد یوسف اور انکے رفیق تو مرزا قادیانی کو صدقات خیرات دینے والے تھے، آپ کی طرح محتاج و حاجت مند نہ تھے کہ قلیل چندے پر اسکے خیراتی دجالی دستر خوان کی مکھی بن کر اس کے ہر کفر و زندقہ کے مصدق و حامی ہو جاتے۔

پھر الہامات کا براہین احمدیہ میں موجود ہونا یا ان کو تسلیم کرنا، اول تو براہین احمدیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے کہیں کسی جگہ الہامات کی بنا پر دعوی نبوت نہیں کیا، بلکہ آیت ھوالذی ارسل رسوله بالھدی .. الخ کو کہا کہ،

یہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں ہے جن کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے پر دین اسلام جمیع اقطار میں پھیل جائے گا۔

اور اسی طرح آیت عسی ربّکم ان یّرحمکم (الاسراء: ۸) کو مسیح کے جلالی طور پر ظاہر ہونے کا اشارہ کہا۔

اور الہام جری اللّٰه فی حلل الانبیاء کی نسبت لکھا کہ امت محمدیہ کے بعض افراد کو حلہ انبیاء بطور مستعار ملتا ہے، یہ لوگ نبی نہیں ہوتے۔ وغیرہ۔

یہ تو مولوی محمد احسن امروہی و مولوی عبدالکریم سیالکوٹی جیسے ناعاقبت اندیش دین فروش اپاہج مرزا قادیانی کو مل گئے کہ متاع الدنیا قلیل و گزران کی خاطر اس کے ہر کفر و الحاد کی ہاں میں ہاں ملا کر اس کو بانس پر چڑھاتے ہیں اور وہ بھی بدبختی سے ایسا دلیر ہوا ہے کہ آیات قرآنی کا مورد بن کر نبی و رسول بننے لگا ہے جسکو دین سے واقف لوگ کیوں کر گوارا کر سکتے ہیں۔

دوم، مرزا غلام احمد قادیانی و مریدین جو اکثر مولوی محمد حسین صاحب کا براہین احمدیہ پر ریویو یا تقریظ لکھنا و الہامات کا تسلیم کرنا فخر سے لکھ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں، اس کا حال سنئے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ماشاءاللہ ذہین و فطین محدث ہیں۔ کچھ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح نیم ملاں مسئلہ الہام سے ناواقف و کورے نہیں۔ پھر بفضلہ تعالی و تقدس سید عبد اللہ صاحب غزنوی مرحوم کی صحبت بابرکت دیکھ چکے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے جو کچھ ریویو میں لکھا ہے بہت درست ہے۔ غور سے دیکھو اور شرم کرو۔

سوم، مولوی محمد حسین صاحب نے براہین احمدیہ پر ریویو اس وقت لکھا تھا:

جب وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو و اللّٰہ حسیبہ کہہ کر شریعت محمدیہ پر قائم و پرہیزگار جانتے تھے اور ساتھ ہی کہتے تھے کہ ہم کو ذاتی تجربہ نہیں (دیکھو ریویو براہین۔ در اشاعۃ السنہ۔ ص ۲۸۴)

جب مرزا (ص ۸۹) اپنے آپ کو ادنی امتی سمجھتا تھا (ریویو در اشاعۃ السنہ۔ ص ۲۶۹ و ۲۷۰)،

جب مرزا قادیانی مذہب اسلام کی دعوت کرتا تھا اور مذہب احمدی یا مرزائی نہ بنایا تھا نبوۃ کا دعوی نہ تھا (ریویو براہین در اشاعۃ السنہ۔ ص ۲۷۸)

جب مرزا قادیانی کو مسیح موعود ہونے کا دعوی نہ تھا (ریویو براہین در اشاعۃ السنہ۔ ص ۱۹۱)۔

پیغمبری کا دعوی نہ تھا جب مرزا اپنے الہامات کو دوسروں پر حجت قطعی نہ ٹھہراتا علماء اسلام کا خلاف نہ کرتا الہام کو دلیل شرعی نہ جانتا تھا (ریویو۔ ص ۲۹۸، ۲۹۹)

جب مرزا کو مہبط وحی و رسالت مورود نزول قرآن مجید ہونے کا دعوی نہ تھا (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ۔ ص ۲۶۲، ۲۶۳)،

جب مرزا قرآن مجید کی آیات کا مورود نزول و مخاطب انہی انبیاء کو مانتا تھا جن کے حق میں وہ آیات ہیں اور معنی بھی ویسے ہی کرتا تھا اور کمالات انبیاء کا دعویدار نہ تھا (ص ۲۱۸، ۲۵۷، ۲۵۸، وغیرہ)۔

جب مرزا کو نزول قرآن مجید و حصول کمالات انبیاء کا اپنے میں دعوی نہ تھا (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ۔ ص ۲۶۳ و ۲۶۸)۔

اب آنکھیں کھول کر مرزا غلام احمد قادیانی کے ان حالات کو خواہ منافقانہ تھے، حال کے موجودہ حالات سے موازنہ کرو کہ کس قدر زمین و آسمان و کفر و اسلام کا فرق ہے۔ اور اب مرزا صاحب قادیانی نبی و رسول مع کمالات و مورد و نزول و مخاطب آیات قرآن مجید بن کر کہاں کا کہاں نکل گیا اور کہاں جا گرا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزا قادیانی کے فہم کی غلطی بیان کی ہے (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ۔ص ۲۹۱)۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی انہی الہامات کے قائل ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف نہ ہوں۔ بلکہ مؤید و موافق ہوں۔ اور پھر بھی ان کو دلیل شرعی نہیں جانتے (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ۔ص ۳۰۳)،

پھر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے لکھا ہے کہ تلبیس ابلیس سے وہی الہامات محفوظ ہیں جو کتاب اللہ کے مخالف نہ ہوں، بلکہ مؤید و موافق ہوں (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ۔ص ۳۰۴)۔

پھر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے کہا کہ جو ہمیشہ وسوسہ میں رہے اور وسوسہ شیطانی کو الہام رحمانی سمجھے وہ شیطان کا بھائی کہلانے کا مستحق ہے (جیسا کہ آج کل مرزا قادیانی کا ظاہر حال ہے) (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ۔ص ۳۰۴)۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے فرمایا کہ نبی کا الہام شرع اور دلیل ہے ولی کا الہام شرعی دلیل نہیں (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ۔ص ۳۲۳)۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے فرمایا کہ ولی کو اپنے الہام پر یقین و عمل کرنے کی شرط موافقت کتاب اللہ و شریعت محمدیہ ہے (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ ص ۳۲۵)۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے فرمایا کہ صریح دلیل کتاب و سنت کے ہوتے کشف وغیرہ کو دلیل ٹھہرانے کی حاجت نہیں (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ۔ص ۳۳۷)۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے فرمایا کہ ہم الہام غیر نبی کو حجت نہیں جانتے ہم صرف کتاب اللہ اور سنت کے پیرو ہیں کسی کشفی الہامی غیر نبی کے متبع و مقلد نہیں (ریویو براہین احمدیہ در اشاعۃ السنہ۔ص ۳۴۵)۔ وغیرہ

غرض مسئلہ الہام میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سلف و خلف صالحین کے بالکل موافق ہیں۔ آئمہ شریعت و طریقت مثل سید پیر عبدالقادر جیلانی، امام ربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجدد الف ثانی، شیخ ابوالحسن شاذلی، شاہ ولی اللہ وغیرہم کے بھی مسئلہ الہام میں اسی کے موافق اقوال ہیں۔ سب اہل اللہ ملہم اہل کشف اس امر میں متفق ہیں اور آج تک کلھم اتباع فخر الاولین والآخرین ﷺ کو ہی اپنا فخر جانتے رہے اور جانتے ہیں۔ کبھی کوئی نبی و رسول نہیں بنا، اور نہ کہلایا۔ یہ تو مرزا غلام احمد قادیانی پر تباہی آئی کہ بے مرشد ہونے کے سبب الہامات ظنیات پر نبی و رسول بن کر خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق بن رہا ہے۔ اور آپ کے فہم و عقل پر پتھر پڑے کہ اس مسئلہ سے جاہل و بے مذاق ہونے کے سبب خشک شد و بود سے مجرد مرزا قادیانی کے کہنے پر و یا چندہ کی خاطر مرزا صاحب کے ردّی و خلاف شریعت تراشیدہ الہامات و اوہام پر مرزا قادیانی کو بروزی ظلی وغیرہ نبی و رسول معہ کمالات مان کر اس کی تصدیق کرتے ہیں نعوذ باللہ من شرور انفسنا ومن سیئات اعمالنا

پنجم۔ بالآخر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے ریویو میں لکھا ہے کہ:

یہ الہامات وان کی تاویلات حد امکان و تجویز عقل سے خارج نہیں۔ ثبوت و تحقق الہامات کی ہم نے شہادۃ نہیں دی (ریویو براہین احمدیہ دراشاعۃ السنہ۔ ص ۳۴۵)۔

ہم نے بالفعل اسی قدر امکانی اور تجویزی رائے دی ہے ہم کو ذاتی تجربہ و مشاہدہ نہیں اور اس امکانی رائے سے بھی ہمارا مقصود الہامات انبیاء کی تائید متصور ہے۔ براہین احمدیہ کے الہامات کی تائید ہمارا اصلی مقصود نہیں ہے (ریویو براہین احمدیہ دراشاعۃ السنہ۔ ص ۳۴۶)۔

اس کے بعد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے براہین احمدیہ کے نقائص بیان کرنے میں مرزا قادیانی کی بے علمی، سخت کلامی و بدتہذیبی بیان کی ہے اور آخر کو مولوی صاحب، مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات و لچھن دیکھ کر مرزا قادیانی سے بالکل منقطع علیحدہ و بیزار ہو گئے اور اس کے حالات فتوی میں شائع کر دیئے جو عالمان متبعان کی شان تھی۔ پس اب آپ بعد غور بتلاویں کہ کہ وہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی تقریظ یا ریویو کس حوصلہ و عقل سے اپنی حمایت میں آپ پیش کرتے ہیں اور اس سے آپ کو کیا فائدہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ششم : رہا حافظ محمد یوسف صاحب امرتسری کا الہامات کو ماننا، سو اسکا جواب نمبر۲ کے جواب میں آ چکا ہے۔ مزید براں حافظ جی اللہ تعالی کے فضل و کرم سے خود ملہم واہل کشف ہیں۔ لیکن اپنے شیخ (سید عبداللہ غزنوی) کے قدم بقدم ہمیشہ عبودیت ومسکنت ان پر غالب رہتی ہے۔ کبھی اپنے الہامات و حالات کی شیخی نہیں بگھارتے۔ کسی سے ظاہر نہیں کرتے اور ہر امر میں کتاب اللہ وسنت کے مطیع و پابند ہیں اور اللہ تعالی کے فضل سے کبھی ان کا الہام وکشف غلط وخطا نہیں ہوا۔

ایک مرتبہ ایک رئیس نے بڑی الحاح سے اپنی اولاد کیلئے حافظ محمد یوسف صاحب سے دعا کرائی۔ اور ان کے دعا کرنے پر ان کو معلوم ہوا کہ اللہ تعالی دو فرزند اس رئیس کو دے گا۔ یہ بات حافظ جی نے اس کو کہدی۔ اس امر کو چند برس گزر گئے جس پر حافظ جی تعجب کیا کرتے تھے کہ ہم سے تو ایسا معاملہ کبھی نہیں ہوا....اس قدر دیر بھی کبھی نہیں ہوئی۔ آخر چند برس کے بعد اللہ تعالی نے دو فرزند اس شخص کے گھر عطا کئے۔ موضع چاہل ضلع امرتسر میں جا کر دریافت کرلو۔ اب تک دو فرزند اس کے موجود ہیں۔ ادھر مرزا قادانی کا ایک بھی ایسا الہام حافظ جی نے پورا وسچا ہوتا نہیں دیکھا تو پھر حافظ جی مرزا جی کے گاؤ خورد الہامات کی کیا وقعت کر سکتے ہیں۔

ہفتم، پہلے پہل اگر حافظ محمد یوسف جی و یا ان کے رفقائے نے حسن ظن سے مرزا غلام احمد قادیانی کا ملہم ہونا بھی مان لیا تو کیا مضائقہ؟ کار تو انجام پر ہے۔ اللہ تعالی جواد کریم وشکور علیم ہے۔ کسی کی انابت ومحنت ضائع نہیں فرماتا۔ عجب نہیں کہ مرزا قادیانی ابتداء میں منیب ہو، اور اس انابت کے سبب اس پر کچھ واردات وحالات بھی آئے ہوں۔ چونکہ بے مرشد و بے رہبر تھا اسلئے ان کو سنبھال نہ سکا اور لوگوں کی محبت وتعظیم سے تکبر تعلّی وشیخی میں آن کر سبیل المومنین سے علیحدہ ومتوجہ دنیا ہوکر حقہ ومسلمہ مسائل اسلامی کو الٹ پلٹ کرنے سے بموجب ارشاد

من يّشا قق الرّسو ل من بعد ما تبيّن له الهدى ويتّبع غير سبيل المؤ منين نو لّه ما تولّى ونصله جهنّم و ساء ت مصيرا ۔

(النساء: ۱۱۵)

من كان ير يد حر ث ا لآخرة نز د له في حر ثه و من كا ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يريد حر ث الدّ نيا نؤته منها و ما له فی ا لآخرة من نصيب (الشوری : ۲۰)وغیرہ کے ارشاد

و لو شئنا لرفعنا ہ بها و لكنّه ا خلد الى الا رض و اتّبع هواه فمثله كمثل الكلب ان تحمل عليه يلهث او تتركه يلهث ذلك مثل القوم الذين كذ بوا باياتنا فاقصص القصص لعلّهم يتفكرو ن (الاعرا ف : ۱۷۶)

کا مصداق ہو گیا۔ دیکھ لو مال و دولت آنے پر کس قدر زیور و جائداد مرزا غلام احمد قادیانی نے بنا لی ہے اور کہاں کا کہاں چلا گیا ہے کہ تمام دنیا میں کسی کو اپنے برابر نہیں سمجھتا۔ معاذ اللہ

ہشتم: آپ اگر الہامات وکشوف کے بہت قدر دان وشائق ہیں، تو الہامات مندرجہ عصائے موسیٰ کو غور سے دیکھیں کیونکہ وہ ایسے بے ریا ملہمین کے الہامات ہیں جو مرزا قادیانی کی طرح ہرگز تعلّی شیخی وشہرۃ پسند نہ تھے، اور نہ مرزا قادیانی کی طرح ان متقین ملہمین نے الہامات وکشوف کی کبھی تمام عمر دوکان کھولی تھی، اور ان میں ایسے بھی ہیں جن کو مرزا قادیانی سے کچھ غرض و واسطہ نہ تھا، بلکہ کچھ کچھ پہلے حسن ظن رکھتے تھے اور آج کل بھی ایک فقیر کو مرزا قادیانی کی نست اکثر الہامات ہوتے ہیں۔ ان میں سے روز عید فطر گزشتہ کو الہامات ہوئے ہیں وہ یہ ہیں

سنسمه على الخر طو م

انّابلو ناهم كما بلو نا اصحاب السبت ،

جزا ء لمن كان كفر.. الخ

آپ ان الہامات کو کہیں لکھ لیں اور دیکھیں انشاء اللہ العزیز وحکیم جل شانہ عم نوالہ کی قدرت کاملہ سے بغیر کسی مخلوق کی مداخلت کے ان کا کیسا صحیح صحیح ظہور ہوتا ہے۔ لا حول و لا قوة الا با لله العلى العظيم

۱۱: مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں (الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء ص ۱۱) کہ مخالفین جو حضرت عیسیٰ نبی اسرائیلی کے نزول کے قائل ہیں اس عقیدہ سے سوائے ان صدہا مقاصد کے جو اسلام ضرر شدید پہنچاتے ہیں اور جن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل ہمارے رسائل میں موجود ہے ایک مفسدہ عظیم الشان یہ لازم آتا ہے کہ آیت و لکن رسول الله وخاتم النبیین اور احادیث متضمن مضمون لا نبی بعدی سب غلط اور باطل ہوئی جاتی ہیں۔ و نعوذ بالله منہا۔ افسوس صد افسوس کہ آپ کو ایسے عقیدہ والوں پر کچھ اشتعال پیدا نہ ہوا۔ الخ

جواب: افسوس مرزائیوں کی کج فہمی و بودے عقیدے پر کہ صدر اسلام صحابہ کرام جو بموجب استدلال آیت قرآن و ان من اھل الکتاب الا لیؤمنن بہ قبل موتہ کے اور متعدد صحیح احادیث رسول اللہ ﷺ سے نزول مسیح پر عقیدہ رکھنے والے تھے، ان کے بعد تابعین، تبع تابعین، پھر صدہا اہل اللہ اولیاء اللہ آئمہ شریعت وطریقت صوفیا عظام وغیرہ مسلمین مومنین جو اسی عقیدہ پر چلے آئے اور برکات و فیوض اسلام سے مالامال ہو کر معرفت وتقرب الٰہی کے اس قدر درجات حاصل کئے کہ ان کی نظیر کہیں دوسری طرف مل نہیں سکتی۔ ان اکابران و پیشوایان کے نزدیک تو اس عقیدہ سے کوئی ضرر خفیف بھی اسلام کو نہیں پہنچا، اور نہ کوئی مفسدہ لازم آیا، اور نہ خاتم النبیین والی آیت اور لا نبی بعدی والی حدیث غلط ہوئی۔ لیکن اس بدبخت و بے نصیب مرزائی جماعت کہ بباعث سوء عقیدہ فلسفیانہ ونیچریانہ خیالات کے محرومی ومہجوری برکات اسلام کے سبب اپنا تراشیدہ اسلام ایسا ہے کہ اس کو عقاید سلف وخلف صالحین سے ضرر شدید پہنچتا ہے اور ان کے خیالات واوہام باطلہ ذرا سی بات پر آیات قرآن مجید و حدیث شریف کی تکذیب اور انکو فوراً باطل کرنے پر مستعد و تیار ہو جاتے ہیں فویل للمکذبین

افسوس آپ ایسے حواس باختہ ہوئے ہیں کہ یہ موٹی بات بھی نہیں سمجھ سکتے کہ مسیح تو خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبی نہیں ہیں کہ ان کی دوسری دفعہ آنے پر آیت خاتم النبیین وحدیث لا نبی بعدی صحیح نہ رہے۔ وہ تو بعثت خاتم النبیین سے چھ سو سے کچھ سال اوپر ہی اول منصب نبوۃ پر مبعوث ہو کر اپنا منصب ابلاغ وخدمت الٰہی بجا لا چکے اور اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرۃ کاملہ کا نشان دکھلانے کے لئے یہود بنی اسرائیل کو ان کی ایذاء سے روک کر ان کو اپنی طرف اٹھالیا۔ جیسا کہ ہر شخص زمین پر پیدا ہونے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر زمین پر ہی فوت ہو کر وہیں دفن ہوتا ہے، ایسا ہی مسیح بھی قرب قیامت میں بموجب ارشاد الٰہی کے لیؤمنن به قبل موته کا مضمون پورا کرنے کو نزول فرماویں گے۔ اور چونکہ ان کی حالت رفع الی اللہ میں بعثت خاتم النبیین ﷺ پر نبوۃ ختم ہو چکی لہٰذا مسیح اسی خاتم النبیین ﷺ کی نبوۃ وشریعت کے موافق بقیہ عمر بسر کر کے حسب قانون الٰہی زمین پر فوت ہو کر قریب رسول اللہ ﷺ کے دفن ہوں گے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ چونکہ شریعت خاتم النبیین ﷺ کے ہونے کے کسی کی شریعت نہیں ہے، جو ہے سب اسی کے تابع ہے، جیسا کہ خاتم النبیین ﷺ نے خود فرمایا:

لوکان موسی حیّا لما وسعه ا لا اتّبا عی

اور قاعدہ مشاہدہ مسلمہ بھی یہی ہے کہ آفتاب کے روبرو کسی ستارے و چاند کی کوئی روشنی وہستی نہیں ہے۔ نظر بریں نزول مسیح کے اعتقاد وان کے عمل درآمد بموجب شریعت محمدی سے نہ اسلام کو کچھ ضرر ہے، اور نہ کچھ مفسدہ لازم آتا ہے۔ اور نہ مسیح کی نبوۃ میں کچھ نقصان آتا ہے، اور نہ خاتم النبیین و لا نبی بعدی میں کچھ فرق۔

یہ سراسر دجالیت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی ورسول بنانے کی خاطر طرح طرح کے بے بنیاد ابلیسی ودجالی وسوسے مریدین مرزا قادیانی امت خیر الوری کے دلوں میں ڈالتے ہیں اور قرآن مجید حبل اللہ المتین وعروۃ الوثقی کی آیات محکمات و حدیث رسول اللہ ﷺ میں شکوک پیدا کر کے خود خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بن رہے ہیں۔ نعوذ باللہ۔

مرزائی جماعت بدعقیدتی کے باعث اسلام سے بہت دور جا پڑی ہے اور قرآن مجید کی آیات کی مخالفت وتکذیب کے اکثر درپے رہتی ہے۔ دیکھئے قرآن مجید میں اللہ تعالی و ماقتلوہ و ما صلبوہ فرماتا ہے کہ ہم نے بنی اسرائیل کو مسیح کی تکلیف دہی سے بند کر رکھا تھا، لیکن مرزائی جماعت بڑے زور سے ان آیات کی تکذیب کر کے کہتی ہے کہ یہودیوں نے مسیح کو پکڑ کر صلیب پر چڑھا کر میخیں لگا کر ان کو زخمی کیا اور وہ زخم بعد مرہم لگانے کے اچھے ہوئے۔ وغیرہ۔

یہ ان کا قرآن مجید پر ایمان ہے۔ معاذ اللہ۔ اور پھر زبان سے مسلمان بنتے اور مسلمانوں سے میل وملاقات کے خواہاں ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰: محمد احسن امروہی نے اول اھد نا الصرا ط المستقیم۔ صرا ط الذین انعمت علیھم۔ غیر المغضو ب علیھم و لاالضالین کوحصول جزئی و ظلی رسالت کے لئے دلیل پیش کر کے اس سوال کا کہ جب جزئی نبوۃ وظلی رسالت افراد امت مرحمہ کو بھی حاصل ہوسکتی تو پھر خلفاء اربعہ اور تابعین خیر القرون نے لفظ نبی ورسول کا اطلاق اپنے اوپر کیوں نہیں کیا۔ خود ہی یہ جواب دیا ہے کہ

افراد کمل خیر القرون کو اس ترتیب طبعی کے لحاظ سے اللہ تعالی نے بہمہ تن صرف مسئلہ خاتم النبیین کے استقرار وتمکین ہی کی طرف متوجہ رکھا اور ان کی مساعی جمیلہ سے جو جو کاذب مدعیان نبوۃ کے پیدا ہوئے ان کی سرکوبی اور ہلاکت جیسا کہ کتب مقدسہ میں لکھی تھی ان کے ہاتھوں سے آئی و جزا ھم اللہ خیر الجزاء ۔ اگر خیر القرون کی توجہ اس مسئلہ ختم نبوت کی طرف اللہ تعالی اس کوشش کے ساتھ متوجہ نہ کرتا تو پھر یہ مسئلہ کسی قدر مشتبہ ہو جاتا۔

لہذا ابمز ید احتیاط کمل افراد خیر القرون کو ایسا کوئی الہام الہی نہ ہوا کہ وہ اپنے اوپر لفظ نبی یا رسول کا بطور ظلیت کے اطلاق کرتے باوجود یکہ فیوص خاتم النبیین سے جس کو ظلی نبوۃ کہتے ہیں وے بھرپور تھے۔

کیونکہ ثبت العرش ثم انقش ایک قضیہ مسلّمہ ہے کیونکہ بغیر الہام اور اعلام الہی کے خیر القرون ہوں یا آشخرین منھم یہ دعوی ظلی نبوۃ کا کیونکر کر سکتے ہیں اس دعوی کے لئے امر الہی کا ہونا ضروری ہے جیسا کہ ما نحن فیہ میں موجود ہے کیونکہ یہاں پر (مرزا کا) تو کوئی ایسا دعوی ہی نہیں جو بغیر الہام اور امر الہی کے ہو۔ الخ (الحکم قادیان ۲۴۔نومبر ۱۹۰۱ء ص ۱۲)

جواب: افسوس صد افسوس ایسی کج فہمی اور ضلالت پر دیکھو اس بے ہودہ تحریر میں کس قدر نقص ومخالفت مسائل اسلام ہے اول تو اس دعا تعلیم فرمودہ رحمٰن و رحیم سے جو طلب ہدایت صراط مستقیم کے لئے ہے اس سے جزئی وظلی رسالت کا حاصل ہونا سمجھنا سراسر غلط و بیہودہ وہم ہے ایسی تفسیر خلاف سلف وخلف کوئی مسلمان قبول نہیں کرتا پھر بخاری ومسلم کی حدیث شریف:

من احدث فی امر نا ھذا .. الخ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حدیث

شر الا مور محد ثا تها و کل بد عة ضلا لة و کل ضلا لة فی النار.. الخ ۔

والے مسلّمہ مسئلہ اسلام کو دین اسلام میں جو کوئی نئی چیز نکالے یا نئی چال چلے جس کا اثر وعمل درآمد خیر القرون میں ثابت نہ ہو تو وہ بدعت وگمراہی و مردود ہے ۔

آپ نے اس کو بالکل نیست و نابود کر کے برخلاف عمل درآمد خلفاء اربعہ و تابعین خیر القرون کے اب لفظ نبی و رسول کا اطلاق مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے جائز کیا ہے۔

دوم ، خدمات دینی اسلامی و استحقاق مناصب و مراتب خلفاء اربعہ و تابعین خیر القرون کا اول خود اعتراف کیا ہے کہ وہ مسئلہ خاتم النبیین کے استقرار کی طرف متوجہ رہے اور ان کی مساعی جمیلہ سے کاذب مدعیان نبوۃ کی سرکوبی ہوئی وغیرہ۔

پھر باوجود ان خدمات و مساعی جمیلہ کے نیز فیوض خاتم النبیین سے بھرپور ہونے کے آپ ان اکابر کو ان عالی القاب نبی و رسول کہلانے کے استحقاق سے محروم کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو صدر اسلام کی مخالفت پر ان عالی شان القاب کا مستحق قرار دیتے ہیں جس کا مطلب یہ ہوا کہ کام وخدمات تو ان اکابر نے کیں لیکن اس کا صلہ انعام وسرفرازی وخطاب والقاب مرزا قادیانی کو ملے ۔ اگرچہ مرزا قادیانی نے اکثر مسائل اسلام میں خصوصاً اہم مسئلہ خاتم النبیین کے استقرار میں ان پیشوایان اسلام کی مخالفت دل کھول کر کی سبحان اللہ کیا سمجھ وفہم ہے ۔

سوم آپ کا یہ کہنا کہ ان اکابر کو نبی و رسول کہلانے کا الہام نہ ہوا ، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کو ہوا ہے ، کیسی جہالت ہے جس سے ذات مبارک خبیر وعلیم پر معاذ اللہ ناانصافی و ناقدردانی کا الزام و اعتراض وارد کیا ہے کہ جو اکابر ظلی نبوۃ کے مستحق اور فیوض سے بھرپور تھے ان پر یہ انعام واکرام نہیں کیا لیکن ان کے مخالف مرزا قادیانی پر کیا۔

استغفر اللہ العظیم آپ کو یہ بھی نہیں سوجھا کہ جن کو سید الصادقین خاتم النبیین فخر الاولین والآخرین ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود اپنے سامنے مسلمانوں کا امام بنایا،
اپنی زبان صدق بیان سے محدث ملہم فرمایا،
فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو یہ ہوتا۔
خود جن کو بمنزلہ ہارون علیہ السلام فرمایا
جن کو شبہ و مثیل عیسی فرمایا۔ وغیرہ

تو اس ذات بابرکات کے فرمان سے جس کی شان میں: وما ینطق عن الهوی ان هو الا وحی یوحی (النجم:۲۔۳) موجود ہے جس کی اطاعت کو اللہ تعالی نے اپنی اطاعت فرماوے جس کی تابعداری اللہ تعالی کی محبوبیت کا باعث ہو اس کے اپنے فرمان کے مقابل کسی امتی کا الہام وغیرہ کیا حقیقت وحیثیت رکھتا ہے۔

چہارم، الہام کے مسئلہ سے تو مرزا قادیانی کے مرید معہ اپنی بے مرشدی کے بالکل ہی ناواقف ہیں۔ شریعت اسلام میں اکابر اسلام اہل الہام وکشوف کا اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ الہامات ظنی ہیں دلیل شرعی نہیں۔ اور مخالف کتاب وسنت ہوں تو بالکل ہی ردّی مردود بلکہ الحاد و زندقہ ہیں۔ لیکن افسوس کہ آپ مرزا قادیانی کے الہام یا قمر و قمران؟ والے الہام وآتھم والے ونکاح آسمانی وغیرہ والے آنکھوں سے دیکھ کر بھی پھر ان کی سند پر مرزا قادیانی کو نبی ورسول بتارہے ہیں۔ کیا آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ امام الملہمین حضرت عمرؓ تو بعد خاتم النبیین ﷺ کے الہامات کو اللہ تعالی کی طرف منسوب بھی نہ کرتے۔ اور اسی طرح بعد میں سلف صالحین الہامات کو حق مان کر کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ کے ان کے الہامات وغیرہ کی کچھ حقیقت نہیں سمجھتے رہے۔

شیخ ابوالحسن شاذلی فرماتے ہیں کہ عصمۃ کتاب وسنت میں ہے نہ کسی کے کشف والہام ومشاہدہ میں لہذا کشف والہام ومشاہدے پر ہرگز عمل جائز نہیں مگر بعد عرض علی الکتاب و السنة،

اسی کے موافق اقوال دوسرے آئمہ طریقت وشریعت کے ہیں جن کا ذکر صاحب عصائے موسی نے کیا ہے۔ اسی طرح امام ربانی مجدد الف ثانی نے ایک موقع پر فرمایا ہے کہ

قول محمد عربی ﷺ درکار است نہ کلام محی الدین عربی وصدر الدین قونوی وعبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرزاق کاشی مارابنص کار است نہ بفص فتوحات مدنیہ از فتوحات مکیہ مستغنی ساختہ است۔ الخ۔

یہ تو ملہمین واہل کشف کے اقوال ہیں جن سے جہالت و ناواقفی سے یا کسی حرص و لالچ کے سبب آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے ردّی تراشیدہ ناکام الہاموں کو مرزا قادیانی کی نبوۃ و رسالت میں دلیل و سند پیش کرتے ہیں۔ افسوس۔

۱۱۔ مولوی محمد احسن امروہی کہتے ہیں کہ منعم علیھم سے مراد انبیاء صدیقین شہداء و صالحین ہیں۔ اگر ان کے صراط مستقیم پر چلنے سے وہ انعام الٰہی جو ان پر ہو متبع کو حسب استعداد حاصل نہ ہوں تو پھر اس اتباع سے کیا فائدہ۔

جواب: یہی فائدہ کہ اس متبع نے مراعات ادب عبودیت و تعظیم حق ربوبیت مدنظر رکھ کر اپنے رب خالق کے احکام کی تعمیل کر کے اس کی رضامندی حاصل کی جو غایت مدعا تھا۔ یہ ہرگز صحیح نہیں کہ جس منصب سلطنت بادشاہت کو وہ مالک اپنے حکم سے ختم و بند کر چکا ہے اور اس عامی عبد و بندہ کو اس منصب کے واسطے اور اس کے لائق نہیں بنایا، یہ تبع بندہ ناقص الفطرۃ و ناقص القوی غیر معصوم آلودہ حرص و ہوی بایں ریش وفش اس منصب سلطنت و بادشاہت کا خواہاں و دعویدار ہوا۔

دیکھو دنیا میں بھی یہی قاعدہ و قانون ہے کہ کوئی شخص عوام میں سرکاری احکام کی بجا آوری سے سلطان بادشاہ یا وائسرائے کہلانے کا ہرگز مستحق نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح بعد ختم نبوۃ و رسالت کے کوئی امتی خواہ کیسی ہی فرمان برداری و اتباع کرے لیکن وہ کبھی نبی و رسول ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اور نہ یہ معزز لقب و خطاب کسی حالت میں اپنے لئے جائز کرسکتا ہے۔ اور اگر کوئی احمق نادان ایسا کرے گا یا دھنیا بھٹیارا موچی چمار بھنگی ہلاک خور ہو کر اپنے آپ کو سلطان بادشاہ یا بادشاہ زادہ و پرنس وغیرہ کہے و یا کہلائے گا تو وہ بے ادب گستاخ اپنی حد سے باہر نکلنے والا آپ ہی باغی بن کر سزا پائے گا

۳۔ مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں کہ فیوض رسالت و برکات ختم نبوہ قیامت تک جاری رہیں گے۔ الخ

جواب: یہ بالکل صحیح ہے۔ اس میں کبھی مسلمان مومن کو انکار نہیں لیکن آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیوض و برکات ومنصب نبوۃ و رسالت کو خلط ملط ادا کر کے ایک بنا دیں فیوض و برکات الگ ہیں اور منصب نبوۃ و رسالت علیحدہ ہے ۔ علاوہ ازیں بحث تو اس میں ہے کہ آیا بعد ختم نبوۃ کے کوئی نبی و رسول ہوسکتا ہے اور یا کہلا سکتا ہے؟ تو یہ ثابت و فیصلہ شدہ امر ہے کہ بعد ختم نبوۃ و رسالت کے خواہ کیسے ہی انعام و اکرام فیوض و برکات کسی امتی کو حاصل ہوں لیکن وہ کسی طرح نبی و رسول نہیں بن سکتا اور نہ کہلا سکتا ہے اور ابتدائے اسلام سے آج تک اسی پر عمل درآمد رہا اور آئندہ بھی قیامت تک رہے گا انشاء اللہ العزیز

۱۳۔ مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں کہ

اللہ تعالی نے جو نام آنحضرت ﷺ کا قرآن مجید میں سراج منیر رکھا ہے، اس سے کیا یہی مراد ہے کہ اس سے کوئی دوسرا چراغ روشن نہ ہونے پائے ؟ کلا وحاشا ..الخ (الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء ص ۱۳)

جواب: آنحضرت ﷺ سے ہزاروں بلکہ لاکھوں چراغ روشن ہوئے ہیں اور تا قیامت ہوتے رہیں گے لیکن ان چراغوں کی نسبت اس آفتاب عالم تاب سے ایسی ہے کہ جیسے شاہی فانوس و یا بیش بہا برقی لیمپ سے ایک ادنی غریب عاجز نوکر مزدور و یا کسی بھنگی خاکروب چمار کے مٹی کے چراغ کو ہوتی ہے۔کوئی ادنی ملازم اپنے کم قیمت مٹی کے چراغ کو کسی عالی شان شاہی فانوس و یا بیش بہا برقی لمپ سے روشن کر کے ہرگز دعوی نہیں کرسکتا کہ میرا ناچیز میلا کچیلا چراغ بھی شاہی فانوس ولمپ کے برابر ہوگیا ہے اور اگر کوئی احمق نا معقول ایسا کرے گا تو رسوا و ذلیل ہوگا ظاہر ہے کہ عالی شان بیش قیمت شاہی فانوس اور نفیس لمپ ہمیشہ عالی شان شاہی محلات و یا مصفا و نفیس مکانات ہی کے لائق ہوتے ہیں۔ اور ایسی ہی جگہ روشن ہوتے و رکھے جاتے ہیں۔ ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ یہ عالی شان و بیش بہا فانوس و بیش قیمت لمپ کسی وقت ٹوٹے پھوٹے اجڑے ہوئے خس و خاشاک والے میلے کچیلے جھونپڑوں و یا پاخانوں میں رکھے جاویں و یا روشن کئے جاویں کیونکہ ان کی باہم کوئی نسبت نہیں ۔ اور الطیّبات للطیبین و الطیبو ن للطیبات قرآن مجید کا بھی مسلمہ قاعدہ وحکم ہے۔اسی طرح نور نبوت ومنصب رسالت بھی انبیاء کے ظرف اعلی و اجسام مطہر ومقدس کے شایان و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائق ہوتا ہے نہ کسی غیر معصوم عام امتی کے بقول:

در تنگ نائے معنی صورت چگو نہ گنجد
در کلبہء گدایاں سلطان چہ کار دارد

پس اگر کوئی ادنی ملازم یا بھنگی چمار بوالہوسی سے سلطانی وشاہی عالیشان فانوس ولمپ کو اپنی ناپاک پر ازخس وخاشاک ٹوٹے پھوٹے جھونپڑے میں رکھنے کا خواہش مند و دعویدار ہوگا تو خود ہی گستاخی سے مستو جب سزا ہوگا۔ انبیاء کرام کی خلقت جبلت ومعصومیت دوسری عام مخلوق سے بالکل علیحدہ ارفع واعلی ہوتی ہے۔

عام میں سے جو کوئی فیوض و برکات وانعام حاصل کرتا ہے اول تو بہ طفیل اتباع انبیاء کرام کے اس کو کچھ حاصل ہوتا ہے جس کی نسبت ذرہ وآفتاب کی و یا ایک برگ کے درخت سے ہوتی ہے بمقابلہ انبیاء کے۔ پھر چونکہ اس عامی امتی کو وہ تقدس ومعصومیت حاصل نہیں اور نہ ہی اس کا ظرف اس لائق ہے اور نہ ہی اس کی جبلت و خلقت عالی شان برگزیدہ رحمان کی جماعت پیشوایان کافہ انام کے برابر ہے۔ لہذا وہ عامی امتی کسی امر میں انبیاء کی برابری تو کہاں ان کی فرمان برداری واتباع سے کبھی باہر نہیں نکل سکتا اور جو کوئی مرزا قادیانی کی طرح ازخود رفتہ ہو کر ان پیشوایان کی برابری کا دم مارے و یا گستاخی سے ان کے خاص خطاب والقاب اپنے لئے تجویز کرے وہ آپ ہی اپنی بربادی کا سامان کرے گا او ذلیل وخوار ہو کر عذاب الٰہی کا مستحق بنے گا۔

۱۴۔ مولوی محمد احسن امروہی کہتے ہیں کہ

> جس طرح پر یہ تفاسیر حقہ پر از معارف وحقائق حسب ضرورت ازمنہ بدعت نہیں، باوجودیکہ صحابہ کرام سے ماثور ومنقول نہیں، اسی طرح پر اشاعت ان فیوض خاتم النبیین ﷺ کی جو بروز محمدیہ میں موجود ہوتے ہیں ضروری اور واجب ہے۔ خصوصاً اس زمانہ آخری میں جو زمانہ مہدی ومسیح موعود ہے۔ الخ (الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء ص ۱۴)

جواب: ہر دو امر غلط در غلط ہیں۔ تفاسیر قرآن مجید جو آنحضرت ﷺ وصحابہ کرام سے مروی ہے، اس تفسیر کے مخالف اگر کوئی خودغرض اب نئی تفسیر کر کے مسائل مسلّمہ کو ردّ و بدل کرے، وہ تفسیر ہرگز قبول نہیں کیونکہ جن اکابر کے روبرو قرآن مجید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوا، ان سے بڑھ کر قرآن مجید کا کون واقف ومفسر ہوسکتا ہے اور ان سے زیادہ کس کی تفسیر قابل قبول ہوسکتی ہے؟ ایاکم و القیاس فی القر آن و الدین ۔ خیرۃ الخیرۃ میں بھی اکابر سلف کا قول لکھا ہے:

اسلم التفسیر ما کان مر ویا عن السلف و انکرہ ما فتح به علی القلو ب فی کل عصر و لو لا محرك یحر ك قلو بنا لما انطقت ا لا بما ورد عن السلف .. الخ ،

فیوض خاتم النبیین سے جو بقول آپ کے بھر پور تھے جب ان میں سے کسی نے آج تک نبی ورسول کہلانے کی جرأت نہیں کی ،تو اب دوسرے کسی خودغرض، مال مردم خور، ودغاباز، عہدشکن ،خائن ،غدار، کو کب جائز ہے کہ نبی ورسول کہلائے۔

۱۵۔ مولوی محمد احسن امروہی صاحب ظلی نبوت کیلئے حدیث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل پیش کرتے ہیں فرماتے ہیں:

ظلی نبوت کے لئے خود حدیث موجود ہے کہ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل ۔ جب کہ علماء امت مانند انبیاء بنی اسرائیل کے ہوئے ،تو پھر مہدی اور مسیح موعودتو علمائے امت سے بہت بڑے عالی مقام پر ہے، وہ ایک معنی سے نبی ہوا یا نہیں..الخ (الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء ص ۱۴)

جواب : افسوس صد افسوس بلکہ ہزار افسوس آپ بایں دعوی علم کے ایک موضوع حدیث پیش کرتے ہیں جس کی نسبت ملاعلی قاری ہروی نے لکھا ہے:

لا اصل له کما قال الدمیری و الز ر کشی و العسقلا نی

پھر امام شوکانی نے اپنے موضوعات میں اس کی نسبت لکھا ہے:

قا ل ابن حجر و الزر کشی لا اصل له

آپ کے علم وشیخی ومرزائی دلائل کی یہ حقیقت وکائنات ہے انالله و انا الیه را جعو ن ۔ مرزا قادیانی اورمرزا کے حمائیتیوں کے علم ودلائل کا یہ حال ہے نسأل الله السلا مة لنا ولا خوننا المسلمین فی الد نیاو الآ خرۃ

۱۶۔ مولوی محمد احسن امروہی، مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی ودلیل میں حضرت بایزید بسطامی کا قول کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہی آدم ہوں، میں ہی شیث، میں ہی نوح، میں ہی ابراہیم، میں ہی موسیٰ، میں ہی عیسیٰ، میں ہی محمد ہوں،

پیش کر کے اپنی طرف سے نکتہ بیان کرتے ہیں کہ بایزید بسطامی نے خود بروز کا دعویٰ کیا ہے، مخبر صادق کی طرف سے خاص ان کی نسبت کوئی بشارت نہیں۔ لیکن یہاں پر تو خود آنحضرت ﷺ نے اس مہدی موعود کا نام محمد و احمد رکھا ہے یواطی اسمہ اسمی وغیرہ

جواب: آپ کا صدق و علم تو اوپر حدیث موضوع پیش کرنے سے معلوم ہو چکا ہے جس سے راقم آپ کو مرفوع القلم و پاگل سمجھ کر قابل خطاب نہیں جانتا بلکہ آپ کی تحریر کے رد میں اس قدر لکھ کر اپنی تضیع اوقات پر افسوس کرتا ہے لیکن بنظر اظہار حق و نفع مخلوق الٰہی کے اپنی تحریر کو ختم کرنے کیلئے کچھ اور لکھتا ہے کہ اول تو اہل علم و عقل کی یہ شان نہیں کہ دینیات اور خصوصاً اہم مسائل شرعیہ میں ایسے بے ثبوت و بے سند اقوال پیش کریں کیونکہ اسلام جیسے صادق دین قیم میں ایسے بے سند اقوال کون سنتا ہے دیکھو نمبر ایک کا جواب ضمن چہارم۔

دوم، بموجب حدیث شریف رفع القلم عن الثلاثۃ.. الخ کے یہ مسئلہ مسلمہ ہے کہ دیوانہ اہل سکر و حالات دیوانگی و سکر کے کلمات ہرگز قابل سند نہیں۔ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:

منصور اگر انا الحق گوید و بسطامی سبحانی معذور اند و مغلوب اند در غلبات احوال اما ایں قسم کلام مبنی بر احوال است تعلق بعلم دارد و مستند بتاویل عبد ر انمی شاید و ہیچ تاویل دریں مقام مقبول نیست

فان کلام السکاری یحمل و یصرف عن الظاھر لا غیر الخ۔

یہ قول امام ربانی کا گویا مرزا غلام احمد قادیانی ہی کی ایسی لغو تاویلات کے جواب میں تھا کیونکہ مرزا قادیانی بھی اپنی شد و بود بے نفع علم کے زور سے ایسی بے ہودہ تاویلات دن رات کرتا رہتا ہے اور اس کو صحبت و مجلس میں جہاں زہد و ریاضت و ذکر اللہ کا دن رات مشغلہ ہو وہاں سکر و غلبہ حالات کہاں۔

سوم، اول تو بہت اکابر سلف جن میں حضرت شیخ الاسلام ابو اسماعیل ہروی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں،فرماتے ہیں کہ بایزید پر بہت جھوٹ لوگوں نے باندھے ہیں ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں نے آسمان پر جا کرعرش پر خیمہ لگایا۔، ابوعلی جورجانی فرماتے ہیں کہ

اللہ تعالی بایزید پر رحم کرے ہم ان کے حال کوتسلیم کرتے ہیں شائد انہوں نے ایسا کلام حد غلبہ یا حال سکر میں کیا ہوگا۔،

چہارم تذکرۃ الاولیاء میں یہ امروہی والے الفاظ تو ذکر بایزید بسطامی میں نہیں ہیں اوراگرایسا مضمون ہوبھی تب بھی غلبہ حال و بے اختیاری کا ہےاور ہرگز قابل ذکر وسندنہیں ایسی کتاب میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ خلوت میں ان کی زبان سے نکل گیا سبحا نی ما اعظم شا نی، جب ہوش میں آئے مریدین نے کہا کہ تم نے ایسے الفاظ بولے ہیں آپ نے فرمایا اللہ تعالی تمہارا دشمن ہو اگر ایک بار ایسا سنواور مجھ کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرو ادھر مرید کو کاردحوالہ کی کہ اگر وہی الفاظ پھر دوسرے وقت میں کہوں،تو چھری مارو۔.(آخر قصہ تک)۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان الفاظ کی خود بایزید بسطامی کوخبر نہ تھی اوران کو پسند بھی نہ کرتے تھےلیکن حالت سکر میں بے قابو انسان معذوراورمرفوع القلم ہے ۔اسی کتاب میں ہے کہ حج کو جاتے ہوئے تھوڑے فاصلہ پر مصلی بچھا کر دو رکعت نماز پڑھتے۔ پھرفرماتے کہ یہ دہلیز بادشاہان دنیا کی نہیں ہے کہ یک بارگی وہاں پہنچ سکیں۔ اس سال حج کر کے مدینہ منورہ نہ گئے کہا کہ راستہ میں ایک شہر میں انبوہ خلقت پیچھے ہولیا۔پھرکر دیکھا کہا یہ کون لوگ ہیں لوگوں نے کہا یہ آپ کی مجلس چاہتے ہیں ۔اسی وقت متوجہ ہوکرکہا یاالٰہی خلقت کومیرے سبب اپنے سے محجوب نہ کی جئو۔،

پھراپنی محبت ان کے دلوں سے نکالنے کے لئے بعد نماز صبح ان کی طرف دیکھ کرکہا انی انا اللہ لا الہ ا لا انا فا عبدو ن ۔

لوگوں نے کہا کہ یہ دیوانہ ہےاورسب نے پیچھا چھوڑ دیا۔

مصنف فرماتے ہیں کہ شیخ نے اس جگہ یہ آیت بزبان خداعز وجل پڑھی تھی جس طرح منبر پر چڑھ کر پڑھتے ہیں حکایۃً عن ر بہ ۔اسی طرح ایک مرتبہ لوگ ان کے استقبال کوآئے تو رمضان شریف میں سفر میں لوگوں کے روبروایک دوکان سے روٹی لے کرکھانے لگے یہ دیکھ کرسب لوگ واپس ہوگئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بایزید احکام شرعی کے ایسے عامل اور لوگوں سے ایسے متنفر تھے ۔ اب مرزا غلام احمد کا حال دیکھئے کی حج و مدینہ منورہ کو باوجود استطاعت نہ خود جائیں، نہ ان کا اہل وسعت کوئی مرید جائے ۔اور خود بلا بلا کر لوگوں کو اپنے پاس جمع کریں، اور حیلہ و حوالہ سے ان کے دلوں میں اپنی تعظیم وتکریم ڈال کر حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام اور اپنی بیوی کو ام المرزائین کہلائیں۔

ششم۔ بایزید شریعت کا اس قدر ادب وتعظیم کرتے کہ ایک مرتبہ ایک شیخ کو ملنے گئے ۔اس نے قبلہ کی طرف تھوکا۔ یہ اسی وقت واپس آ گئے اور کہا کہ اگر طریقت میں اسکا کوئی قدم ہوتا تو شریعت کا خلاف اتنا بھی نہ کرتا۔

آپ دروازہ مسجد پر پہنچ کر ٹھہر جاتے اور روتے ۔کوئی پوچھتا تو کہتے کہ میں عورت مستحاضہ کی طرح ڈرتا ہوں کہ اندر مسجد کے جا کر اس کو آلودہ نہ کروں۔

ان کی زبانی ہے کہ ایک رات صحرا میں سرپلیٹ پر پڑے ہوئے احتلام ہو گیا رات نہایت سرد تھی، غسل کرنا چاہا۔نفس نے کاہلی کی اور کہا صبر کر دن کو آفتاب نکلے غسل کرنا۔اس کاہلی نفس سے میں نے جانا کہ نماز قضا ہوگی۔پس اسی طرح معہ لباس یخ توڑ کر میں نے غسل کرلیا۔ کہاں مرزا قادیانی کہ ذرا سے شغل و بہانہ پر کئی دن نماز وروزہ بالائے طاق۔

ہفتم ،رسول اللہ ﷺ کا ادب وتعظیم اس قدر بایزید کو تھا،فرماتے ہیں کہ ایک شب ماہتاب میں جب کہ تمام جہان آرام میں تھا،مجھ پر ایک حالت غالب ہوئی۔ میں نے عرض کی یاالہی تیری درگاہ بایں عظمت خالی وکارخانہ بایں عجائبات ومنہاں ۔اس پر آواز آئی کہ درگاہ اس لئے خالی ہے کہ کوئی آتانہیں اور ہر ناشستہ رولائق درگاہ کے نہیں۔

اس پر میں نے نیت کی کہ تمام خلائق کے لئے دعا کروں۔ پھر دل میں آیا کہ مقام شفاعت محمد ﷺ کا ہے۔

اس ادب کے نگاہ رکھنے پر مجھ کوخطاب سلطان العارفین بایزید کا ملا۔ چار ہزار وادی قطع کر کے ،میں نہایت درجہ اولیاء پر پہنچا۔نگاہ کی تو اپنے کو ابتدائی درجہ انبیاء کرام میں دیکھا ۔اس بے نہایتی میں میں نے کہا کہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس درجہ پر نہیں پہنچا اور اس سے بالاتر مقام نہ ہوگا۔ لیکن بنظر غور نگاہ کی، تو اپنا سر ایک نبی کے کف پاء پر دیکھا۔ معلوم ہوا کہ نہایت حال اولیاء کا بدائت حال انبیاء کا ہے۔ اور انبیاء کے نہایت کو نہایت نہیں۔

پس میری روح تمام ملکوت سے گزری۔ بہشت و دوزخ دکھلائی گئی کسی طرف التفات نہ کی۔ ہر پیغمبر کی جان پر سلام کیا جب بجان مصطفیٰ پہنچا تو صد ہزار سال کا دریائے آتشی بے نہایت و ہزار حجاب نور کا دیکھا کہ اگر اول دریا میں ایک قدم رکھتا تو جل جاتا و برباد ہو جاتا۔ لاچار ہیبت و دہشت سے ایسا مدہوش ہوا کہ کچھ ہوش نہ رہا ہر چند میں چاہتا کہ خیمہ محمد رسول اللہ ﷺ کو دیکھ سکوں لیکن محمد ﷺ تک پہنچنے کی تاب نہ تھی باوجودیکہ میں حق تعالیٰ تک پہنچ گیا۔

یعنی ہر شخص بقدر خود اللہ تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کے ساتھ ہے لیکن محمد ﷺ ایک صدر خاص میں ہے۔ لاجرم تا وادی لا الہ الا اللہ تو قطع نہ کرے وادی محمد رسول اللہ ﷺ تک نہیں پہنچ سکتے...

الٰہی جو کچھ میں نے دیکھا وہ سب میں تھا میری خودی کے ہوتے مجھ کو تیری طرف راہ نہیں ہے۔ اور میری خودی سے مجھ کو عبور نہیں، میں کیا کرو ں؟

فرمان آیا کہ خودی سے مخلصی ہمارے دوست محمد ﷺ کی متابعت میں ہے۔ اس کے خاک قدم کو سرمہ بنا اور ہمیشہ اس کی متابعت میں رہ۔ الخ۔

مصنف کتاب فرماتے ہیں کہ جس شخص کو تعظیم نبوۃ اس قدر ہو، اس کی نسبت تعجب ہے کہ لوگ اس کیخلاف باتیں کریں اور اس کے قول کے معنی نہ سمجھیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب! آپ ذرا ان حالات کو بھی تذکرۃ الاولیاء میں دیکھتے اور امانت و دیانت سے ان کو بھی اپنے رقیمۃ الوداد میں درج کرتے اور غور بھی کرتے کہ حضرت بایزید بسطامی کا تو رسول اللہ ﷺ سے یہ ادب اور یہ تعظیم اور مرزا قادیانی کا یہ حال کہ لیلۃ القدر، یاجوج ماجوج، دابۃ الارض، دجال و خر دجال کا حقیقت شناس اپنے آپ کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ جانتا اور اس کو... لکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر شائع کرتا ہے۔

حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی حرام کی ہوئی تصویر کو دلیری سے کھچواتا، مباح کرتا اور اس کی تعظیم و تکریم کراتا اور بکواتا ہے نعوذبالله من هذه العقيدة الفاسدة الباطلة

ہشتم۔ حضرت بایزید کا ذکر ہے کہ ایک شب ذوق عبادت کا ہوا۔ خادم سے کہا کہ دیکھو گھر میں کیا چیز ہے۔ جب دیکھا تو خوشہ انگور ملا۔ فرمایا کہ کسی کو دے دو، ہمارا گھر بقال کی دکان نہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی ذرا سوچیں اور دیکھیں کہ آپ کا مرشد و امام کس قدر انبار کنجیوں (کلید ھا) ہر وقت اپنے پاس رکھتا ہے اور مربہ اچار وغیرہ کھانے کی چیزیں بھی کس طرح قفل بند اپنے قبضہ میں رکھتا ہے۔

حضرت بایزید کے ہاتھ پر ان کے حالات دیکھ کر کئی گبر وغیرہ مسلمان ہوئے ادھر مرزا غلام احمد قادیانی، عبداللہ آتھم و سراج الدین عیسائیاں و دیگر ہندوؤں ہم مجلس ہمسائیگان کو مسلمان کرنا تو درکنار اپنی بیوی کے قریبی بھائی سعید اور اپنے مرید یوسف خان کو بھی عیسائی ہونے سے نہ روک سکا۔

حضرت بایزید نے ایک حالت میں ایک بوڑھی عورت کا بوجھ اشارہ کرکے ایک شیر پر رکھ دیا۔ جب عورت سے پوچھا کہ تو شہر پہنچ کر کیا کرے گی تو اس عورت نے کہا تو ظالم ہے۔ اللہ تعالی نے شیر کو اس کام کے لئے مکلّف نہیں بنایا، تو نے اس کو تکلیف دی اور پھر یہ چاہتا ہے کہ اہل شہر اس بات کو جان کر کہ شیر تیرا مطیع ہے تجھ کو صاحب کرامت جانیں۔ اس بات پر حضرت بایزید نے توبہ کی اور اس بوڑھیا کو اپنا پیر مانا۔

ادھر مرزا قادیانی کو دیکھو کہ خرق عادت وغیرہ کی طرف سے تو پلہ میں خاک بھی نہیں، مگر دعاوی کرامات وشیخی سے کبھی باز نہیں آتا۔ اگرچہ ہر موقع پر خجل وخوار ہی ہوتا ہے۔ اور دنیا میں پیر بھی کسی کو نہیں مانتا بلکہ اپنے تئیں اپنی زبانی تمام جہان کا پیرو امام بلکہ بعض انبیاء سے افضل بیان کر کے محمد و احمد بنتا ہے۔ معاذ اللہ۔

بایزید فرماتے ہیں مجھ کو کریم چاہیے میں کرامت نہیں چاہتا۔ ادھر مرزا غلام احمد قادیانی جھوٹ موٹ فرضی کرامات بنا کر مشہور کرتا اور لوگوں کو دن رات کرامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمائی کا دھوکا دے کر اپنی طرف کھینچنے میں مصروف ہے۔

بایزید کہتے ہیں کہ تم بر سر آب چلتے ہو تو جواب دیتے کہ لکڑی بھی پانی پر چلتی ہے جب کہے کہ تم ہوا میں اڑتے ہو تو فرماتے کہ مرغ بھی ہوا میں اڑتے ہیں۔ کہا کہ ایک رات میں تم مکہ جاتے ہو، کہا جادوگر ایک رات میں ہند سے دماوند جاتے ہیں۔ کہتے کہ پھر کار مرداں کیا ہے۔ تو کہا کہ دل سوائے اللہ عز وجل کے کسی سے نہ لگائے اور مرزا قادیانی جھوٹ موٹ ہوائی باتیں کرتا ہے کہ لو مردہ زندہ ہو گیا، فلاں مخالف ذلیل ہوا، فلاں مر گیا، اور ایسے واہیات بے سروپا لغویات مشتہر کرتا ہے اور دل گنجینہ مکر و مغلاطات ہر وقت مستغرق خیالات بدخواہی و تباہی مخلوق الٰہی، دشنام و بد دعا بحق ناموافقین، تدابیر دست اندازی در کیسہ ہائے موافقین معتقدین منصوبے جنگ و جدال بادیان ردی زمین، منافقانہ خوش آمد و دم بازی حکام ذہین فطین۔

بایزید کہتے کہ اگر فرعون گرسنہ ہوتا تو انا ربکم الاعلی ہرگز ہرگز نہ کہتا۔ ادھر مرزا قادیانی ہر وقت پلاؤ، زردہ، روغن بادام، مشک و عنبر وغیرہ مقوی باہ و اعصاب کے نسخہ بنانے و استعمال کرنے کے شغل میں ہے اور یہی سبب ہے کہ اب اس حالت میں نبوۃ و رسالت و آنحضرت ﷺ بننے کے دعاوی دن رات سوجھتے ہیں۔ پہلے تنگ دستی ومحتاجی کی حالت میں جب ادھر اودھر سے قرضہ لے کر بسر کرتے تھے، اس وقت یہ بلند پروازی و گستاخی کبھی نہ سوجھی، اور نہ کبھی کوئی دعوی زبان پر لائے۔

سچ کہا مولانا روم نے:

ہیچ جا دیدی گدائے بے نوا
رو بگرداند بچہ فرعون از خدا

بایزید سے کسی نے پوچھا سنت وفرض کیا ہے۔ کہا سنت ترک دنیا بتمامھا اور فرض صحبت مع اللہ۔ ادھر مرزا قادیانی کو دیکھو کس فرض و سنت میں مشغول ہے۔... غرق فی الدنیا بتمامھا کے لئے دن رات چندہ طلبی تیاری زیورات و ملک املاک۔

بایزید کو ایک شخص نے دروازہ گھر پر آواز دی۔ آپ نے پوچھا کس کو بلاتے ہو۔ اس نے کہا بایزید کو۔ آپ نے جواب دیا کہ تیس سال ہوئے کہ میں بے چارہ یزید کو تلاش کرتا ہوں لیکن اس کا نام و نشان نہیں ملتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھر مرزا قادیانی ایسا عاشق شہرت کہ دن رات اشتہار بازی و رسالہ بازی ولایت تک انگریزی میں ترجمہ کرا کر پہنچاتا ہے۔

بایزید فرماتے ہیں کہ بعد ریاضات چہل سال ایک رات حجاب دور ہوا۔ میں نے زاری کی کہ مجھے راہ ملے۔ خطاب ہوا کہ کوزہ شکستہ و پوستیں کا تجھ کو بوجھ نہیں۔ اس پر میں نے کوزہ و پوستن پھینک دی۔ نداء سنی کہ بایزید ان مدعیان کو کہا ہے کہ بایزید نے چہل سال مجاہدہ و ریاضت با کوزہ شکستہ اور پوستین پارہ پارہ کی جب تک ان کو نہیں پھینکا اس کو راہ نہیں ملا پس تم با چندیں علائق جن میں اپنے آپ کو جکڑا ہوا ہے اور طریقت کو دام و دانہ ہواء نفس بنایا ہوا ہے کلا و حاشا ہرگز راہ نہ پاؤ گے۔

ادھر مرزا غلام احمد قادیانی بلا ریاضت و بایں علائق زمین داری باغات، جائداد، زیور اسباب و مال وغیرہ کے سب سے بڑھ کر اپنے منہ سے خدا رسیدہ۔

بایزید سے لوگ دعا چاہتے تو وہ مناجات کرتے:

خداوندا یہ خلقت تیری ہے تو ان کا خالق ہے میں کون کہ تیرے اور تیری خلق میں واسطہ ہوں۔

پھر اپنے آپ کو کہتے کہ وہ دانائے اسرار ہے مجھ کو اس فضولی سے کیا کام؟

ادھر مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ دعاؤں و کرامتوں والہاموں و کشفوں کی دکان کھولی ہوئی ہے۔ لوگوں سے پیشگی پانچ پانچ سو روپیہ لے کر وعدے و اقرار کرتے ہیں۔ جھوٹے ہوتے ہیں لیکن باز نہیں آتے۔

بایزید نے ایک امام کے پیچھے نماز پڑھی۔ بعد نماز امام نے ان سے پوچھا کہ تم کوئی کسب نہیں کرتے اور نہ کسی سے سوال کرتے ہو تم کہاں سے کھاتے ہو۔ بایزید نے کہا کہ ذرا ٹھہرو مجھے نماز قضا پڑھ لینے دو کیونکہ جو شخص روزی دہندہ کو نہ جانے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی۔

ادھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا رزاق پر ایسا اعتماد ہے ہے کہ اول محرری کرتے رہے۔ قانونی وکالت کے امتحان میں فیل ہونے پر سلسلہ کتاب فروشی شروع کیا۔ ہزاروں روپیہ طرح طرح کے وعدے و اقرار کر کے لے کر ہضم کیا۔ اب امامت مجددیت مسیحیت اور آخر نبوۃ و رسالت کی گدی بنا کر دن رات اشتہارات دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر مخلوق الٰہی کی جیب خالی کر کے اپنی جائداد بنا رہے ہیں۔

بایزید کے حالات میں ہے کہ وہ تمام خلائق کیلئے رحمت طلب کرتے تھے حتی کہ ابلیس کے لئے بھی رحمت کی درخواست کی جس پر جواب ملا کہ وہ آگ سے بنا ہے لہذا آتشی کے لئے آتش چاہیے۔

ادھر مرزا قادیانی کو دیکھئے تمام مخلوق کو معہ مسلمان مومنین جہنمی دوزخی بنا کر خوش ہوتا ہے۔

بایزید فرماتے کہ آدمی تب متواضع ہوتا ہے کہ اپنے نفس کا کوئی مقام و حال نہ دیکھے اور اعتقاد کرے کہ خلق میں اس سے کوئی زیادہ برا نہیں۔

ادھر مرزا اس کے بالکل برعکس تمام مخلوق میں کسی کو اپنے برابر نہیں جانتا۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب! آپ اگر ان حالات حضرت بایزید کو تذکرۃ الاولیاء میں غور سے دیکھتے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات سے بھی مقابلہ کرتے تو ضرور ان کو بایزید کا قول کہ بروزی نبوۃ کی دلیل و سند میں پیش کرتے ہوئے کچھ تو شرم آتی لیکن ماہوار راتب و چندہ کے سبب وہ بے چارے معذور ہیں۔

نہم، بالآخر آپ اپنے اس نکتہ کی نسبت کہ،

بایزید نے دعوی بروز خود کیا لیکن یہاں پر خود آنحضرت ﷺ نے اس مہدی موعود کا نام محمد و احمد رکھا ہے۔،

کان آنکھ کھول کر دیکھیں اور سنیں کہ جن اکابر کو آنحضرت ﷺ نے اپنے عہد مبارک میں اپنے رو برو اپنی زبان صدق بیان سے بمنزلہ ہارون شبہ عیسیٰ و امام وغیرہ بنایا تھا جن کا ذکر نمبر ۴ کے جواب میں ہوا ہے۔ان سے بڑھ کر اور کون ہوسکتا ہے۔جب انہوں نے نبی و رسول نہ کہلایا تو اب مرزا قادیانی بایں اوصاف و اعتساف کیونکر ایسا ہو گیا کہ بلا کسی خدمت و محنت ولیاقت کے ان سب اکابر سے بڑھ جائے؟

دہم۔احادیث کا مصداق مہدی موعود قریش میں سے ہے نا کہ چنگیز خانی مغلوں میں سے۔جب وہ آوے گا وہ بھی نبی و رسول ہرگز نہ کہلاوے گا۔ہاں امام بیشک ہوگا جس کا مرزا صاحب بالکل و ہرگز لائق و مستحق نہیں۔مسیح کی نسبت خود ہی مرزا غلام احمد قادیانی لکھ چکا ہے کہ ممکن ہے کہ کوئی ایسا مسیح بھی آجاوے جس پر احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے الفاظ مطابق ہوں۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حدیث کے الفاظ والا مسیح ومہدی اب تک نہیں آیا الہامات مرزا کا ذکر ہو چکا ہے ان کی حقیقت و غلام احمد مرزا کے نام کی بحث عصائے موسی میں مفصل ہے وہاں غور سے پڑھو۔

(تذکرۃ الاولیاء بزبان فارسی از شیخ فرید الدین عطار نیشاپوری سے حضرت بایزید بسطامی کے کچھ احوال و وارادات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں جن میں سے بیشتر کا اردو میں تذکرہ سطور بالا میں ہو چکا ہے۔ بہاء

شیخ بایزید بسطامی اکبر مشائخ واعظم اولیا بود، و حجت خدائے بود، وخلیفہ بحق بود، وقطب عالم، بود ومرجع اوتاد، وریاضات وکرامات وحالات وکلمات اورا اندازہ نبود ودر اسرار وحقائق نظری نافذ، وجدی بلیغ داشت، وروایات در مقام قرب و ہیبت بود۔ وغرقہ انس ومحبت بود پیوستہ تن درمجاہدہ و دل درمشاہدہ داشت، وروایات او درا حادیث عالی بود، وپیش ازاوکسی را درمعانی طریقت چنداں استنباط نبود کہ اورا گفتند کہ دراین شیوہ ہمہ او بود کہ علم بہ صحرا زد وکمال او پوشیدہ نیست تا بہ حدی کہ جنید گفت: بایزید درمیان ما چون جبریل است درمیان ملائکہ....

نقل است کہ اورا نشان دادند کہ فلاں جائے پیر بزرگ است۔ از دور جائے۔ بہ دیدن اوشد۔ چوں نزدیک اورسید آں پیررا دید کہ اوآب دہن سوئے قبلہ انداخت۔ درحال شیخ بازگشت، گفت:

اگر اورا درطریقت قدرے بود خلاف شریعت براونرفتی

نقل است کہ ازخانہ اوتا مسجد چہل گام بود۔ ہرگز درراہ خیو نداختی۔ حرمت مسجد را

نقل است کہ دوازدہ سال روزگار شد تا بہ کعبہ رسید کہ در ہر مصلی گاہی سجدہ بازمی افگند ودورکعت نمازمی کرد۔ می رفت ومی گفت: ایں دہلیز پادشاہ دنیانیست کہ بہ یکبار بدینجا برتواں دوید

پس بہ کعبہ رفت وآں سال بہ مدینہ نشد۔ گفت: ادب نبود اورا تبع ایں زیارت داشتن۔ آں را جداگانہ احرام کنم

بازآمد۔ سال دیگر جداگانہ از سر بادیہ احرام گرفت ودرراہ شھرے شد۔ خلقی عظیم تبع اوگشت۔ چوں بیرون شد مردمان ازپئے اوبیامدند۔ شیخ بازنگریست۔ گفت: اینھا کی اند؟

گفتند: ایشاں با تو صحبت خواہند داشت

گفت: بارخدایا! من ازتو درمی خواہم کہ خلق را بہ خوداز خود محجوب مگردان۔ گفتم ایشاں را بہ من محجوب گردان پس خواست کہ محبت خود از دل ایشان بیرون کند۔ وزحمت خود از راہ ایشان بردارد نماز بامداد بگزارد۔ پس بہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایشاں نگریست۔گفت: انی انا الله لا اله ا لاانا فا عبدو نی

گفتند: ایں مرد دیوانہ شد

اورا بگذاشتند و برفتند۔ وشیخ اینجا بہ زبان خدائے سخن می گفت۔ چنانکہ بر بالائے منبر گویند۔ حکایۃ عن ربہ۔ پس درراہ می شد۔ کلہ سریافت بروی نوشتہ۔ صم بکم عمی فهم لا یعقلو ن، نعرہ ای بزد و برداشت و بوسہ داد وگفت: سر صوفئی می نماید درحق محوشدہ و ناچیز گشتہ نہ گوش دارد کہ، خطاب لم یزلی بشنود، نہ چشم دارد کہ جمال لا یزالی بیند۔ نہ زبان دارد کہ ثنائے بزرگواری او گوئد، بلکہ عقل و دانش دارد کہ ذرہ ای معرفت او بداند ۔ایں آیت درشان اوست......

یکبار درخلوت بود، برزبانش برفت کہ: سبحا نی ما اعظم شا نی ۔ چوں باخود آمد مریدان با او گفتند: چنیں کلمہ ای برزبان تو برفت۔

شیخ گفت: کدا تان خصم ۔ بایزید خصم! اگر ازایں جنس کلمہ ای بگوئم مرا پارہ پارہ بکنید

پس ہر یکے را کاردی بداد کہ اگر نیز چنیں سخنی آیدم بدین کاردھا، مرا بکشید۔ مگر چناں افتاد کہ دیگر بارہماں گفت ۔ مریدان قصد کردند تا بکشندش ۔ کانہ از بایزید انباشتہ بود۔ اصحاب کشت از دیوار گرفتند وہ ریکی کاردی می زدند۔ چناں کارگری آمد کہ کسی کارد برآب زند۔ ہیچ زکم کارد پیدا نمی آمد چون ساعتی چند برآمد آں صورت خرد می شد۔ بایزید پدید آمد۔ چوں سوعہ؟؟ ای خرد درمحراب نشتہ۔ اصحاب درآمدند وحال بگفت ۔شیخ گفت: بایزید این ست کہ می بینید۔ آں بایزید نبود....

نقل است کہ گفت: شبی درصحرائی بودم ۔ سر درخرقہ کشیدہ ۔مگر خوابی درآمد۔ ناگاہ حالتی پدید شد کہ از آں غسل باید کرد ۔یعنی احتلام ۔ وشب بہ غایت سرد بود۔ چوں بیدار شدم نفسم کاہلی می کرد کہ بہ آب سرد غسل کند۔ می گفت: صبر کن تا آفتاب برآید۔ آنگاہ این معاملہ فرا بیش گیر۔ گفت: چوں کاہلی نفس بدیدم و دانستم کہ نماز بہ قضا خواہد انداخت۔ برخاستم وھم جناں باز آں کرقہ یخ فرو شکستم و غسل کردم وہم جنان درمیان آں خرقہ می بودم تاوقتی کہ بیفتادم و بے ہوش شدم۔ چوں بہوش آمدم ناگہ خرقہ خشک شدہ بود....

گفتم: برابلیس رحمت کن!

گفتند: گستاخی کردی! بروکہ او ازآتش است، آتشی را آتش باید۔ تو جہد آن کن کہ خود را بدان نیاری کہ سزائے آتش شوی کہ طاقت نیاری...

و چون کسی از وی دعائے خواستی، گفتی: خداوندا! خلق تواند و تو خالق ایشان ۔من درمیانہ کیستم کہ میاں تو و خلق واسطہ باشم۔ باخود گفتی او دانائے اسرارت مرا باایں فضولی چہ کار..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفت : یکبار بہ درگاہ او مناجات کردم و گفتم : کیف الو صو ل الیك ۔ ندائے شنیدم کہ : ای بایزید! طلق نفسك ثلا ثا ثم قل الله ۔ نخست خود را سہ طلاق دہ، و آنگہ حدیث ما کن ...

گفت : اگر فرعون گرسنہ بودی ہرگز انا بکم ا لا علی نگفتی ...

گفت : چوں بہ وحدانیت رسیدم و آں لحظت بود کہ بہ توحید نگریستم ، سالہا درآں وادی بہ قدم افہام دویدم تا مرغی گشتم ۔ چشم از یگانگی ، بر او از ہمیشگی ۔ درھوائے چگونگی می پریدم ۔ چوں از مخلوقات غایب گشتم گفتم : بہ خالق رسیدم ۔

پس سر از وادی ربوبیت برآوردم ۔ کاسہ ای بیاشامیدم کہ ہرگز تا ابد از تشنگی او سیراب نشدم ۔

پس سی ہزار سال در فضائی وحدانیت او پریدم و سی ہزار سال دیگر در الوہیت پریدم و سی ہزار سال دیگر در فردانیت ۔ چوں نود سال بہ سر آمد بایزید را دیدم و من ہر چہ دیدم ہمہ من بودم ۔ پس چہار ہزار بادیہ بریدم و بہ نہایت رسیدم ۔ چوں نگہ کردم خود را دیدم در بدایت درجہ انبیاء ۔

پس چندانی در آن بی نہایتی برفتم کہ گفتم بالائے ایں ہرگز کسی نرسیدہ است و برتر ازیں مقام ممکن نیست ۔ چوں نیک نگاہ کردم سر خود بر کف پائے یکے نبی دیدم ۔ پس معلوم شد کہ نہایت حال اولیاء بدایت احوال انبیاء است ۔ نہایت انبیاء را غایت نیست ۔ پس روح من را ہمہ ملکوت بگذشت و بہشت و دوزخ بدونمودند و بہ ہیچ التفات نکرد و ہر چہ در پیش او آمد طاقت آں نداشت و بہ جان ہیچ پیغمبر نرسید ۔ الا کہ سلام کرد ۔ چوں بہ جان مصطفیٰ علیہ السلام ، آنجا صد ہزار دریائے آتشین دید بے نہایت و ہزار حجاب از نور کہ اگر بہ اول دریا قدم نہادمی بسوختی و خود را بہ باد بردادمی تا لاجرم از ہیبت و دہشت چنان مدہوش گشتم کہ ہیچ نماندم ۔ ہر چند خواستم تا میخ طناب خیمہ محمد رسول اللہ بتوانم دید زہرہ نداشتم ۔ با آنکہ بہ حق رسیدم زہرہ نداشتم بہ محمد رسیدن ۔ یعنی ہر جس بر قدر خویش بہ خدائے تواند رسید کہ حق با ہمہ است ، اما محمد سر پیش شان در حرم خاص است

لاجرم تا وادی لا الہ ا لا اللہ قطع نکنی بہ وادی محمد رسو ل اللہ نتوانی رسید و در حقیقت ہر دو وادی یکی است چنانکہ آن معنی کہ گفتم : کہ مرید بوتراب حق را می دید و طاقت دیدار بایزید نداشت ۔ پس بایزید گفت : الٰھی ! ہر چہ دیدم ہمہ من بودم ۔ با منی مرا بہ تو راہ نیست و از خودی خود مرا گذر نیست ۔ مرا چہ باید کرد؟

فرمان آمد کہ : خلاص تو از توئی تو در متابعت دوست ماست محمد عربی دیدہ را بہ خاک قدم او اکتحال کن و بر متابعت او مداومت نمای ۔ تعجب از قومی دارم کہ کسی را چندیں تعظیم نبوت بود ۔ آنگاہ سخن گوید بہ خلاف ایں و معنی ایں ندانند چنانکہ بایزید را گفتند فردای قیامت خلائق در تحت لوای محمد علیہ الصلو ۃ والسلام باشند ۔ گفت : بہ خدایی کہ لوائی کہ لوی من از لوای محمد زیادت است کہ پیغامبران و خلائق در تحت لوای ما باشند ۔ یعنی چون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منی را نہ در آسمان مثل یا بند و نہ در زمین صفتی دانند۔ صفات من در غیب است ۔ و آنکہ در پردہ غیب است از او سخن گفتن جہل محض است و سراسر ہمہ غیب است ،۔ چوں کسی چنیں بود۔ چگونہ این کس۔ این کس بود؟ بل کہ ایں کس را زبان حق بود گویندہ نیز حق۔)

۱۷۔ مولوی محمد احسن امروہی صاحب، حضرت شیخ محی الدین ابن العربی کی فتوحات میں خواب میں امام ابن حزم کا آنخضرت ﷺ سے معانقہ کر کے غائب ہو جانا اور سوائے آنخضرت ﷺ کے دوسرا نظر نہ آنے کا حال بھی ثبوت و دلیل بروز میں پیش کر کے کہتے ہیں کہ اس کو مولوی محمد حسین تصدیق کر چکے ہیں۔ الخ

جواب: مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی تصدیق وحمایت مرزا قادیانی کا حال اوپر بیان ہو چکا ہے۔ افسوس ہے کہ مرزائی جماعت کے دلائل وثبوت خوب و خیال ورطب و یابس اقوال رہ گئے ہیں۔ آپ یہ موٹی و عام بات نہیں سمجھ سکے کہ جس طرح آفتاب کے سامنے ستارگان کا وجود غائب ہو جاتا ہے اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے وجود مسعود مطہر ومقدس کے آگے ابن حزم کا وجود کیونکر غائب نہ ہو جاتا اور پھر سمندر کے آگے قطرہ کی اور درخت کے آگے ایک برگ یا پتہ کی کیا حقیقت وہستی ہے

۱۸۔ اخیر پر امروہی صاحب تھوڑے چندہ ماہوار پر ایسے از خود رفتہ ہوئے ہیں کہ اپنے رقیمہ پر ازعنا دوالحاد کو ختم کرتے کرتے بھی ایک قدیمی اسلامی مسلّمہ مسئلہ کو نیست و نابود کرنا چاہا ہے، اس طرح کہ حسب فحوائے حدیث شریف متفق علیہ ما بین بیتی و منبری روضة من ریاض الجنة و منبری علی حوضی کے جو ایک قطعہ زمین کا مسجد مبارک نبی ﷺ میں نشان لگا کر ممیّز کیا ہوا ہے اور عام وخاص مسلمان ومومن حصول ثواب و برکات کے لئے اس جگہ پر عمداً وارادۃ نماز پڑھتے ہیں اور مومنین صالحین عابدین سے وہ جگہ کسی وقت ہی خالی ہوتی ہوگی گویا کہ سوا تیرہ سو برس سے مسلمانوں کا اس قطعہ زمین کی فضیلت پر اتفاق واجماع چلا آتا ہے اب مولوی محمد احسن امروہی صاحب اس اتفاق واجماع سلف وخلف کے مقابل ومخالف بڑی دلیری وشیخی سے اس حدیث شریف کی ملحدانہ تفسیر کر کے اس قطعہ زمین مبارک کی فضیلت کو اڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ

حدیث میں جو آیا ہے ما بین قبری و مسجدی یا منبری روضة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من ریاض الجنۃ اس سے کیا مراد ہے۔ اگر آپ کے نزدیک یہ حدیث اپنے ظاہری معنی پر محمول ہے تو یہ معنی ظاہری کیوں کر درست ہو سکتے ہیں۔ کیا روضہ جنت کی وسعت اسی قدر ہے کہ جس قدر فاصلہ درمیان قبر اور منبر رسول ﷺ کے ہے۔ یہ تو نصوص قرآنیہ وحدیثیہ کے بالکل مخالف ہے۔

پس یا تو علماء سے آپ اس کا جواب لیں یا جو اس حدیث کا مطلب ہم بیان کرتے ہیں اس کو قبول کریں و ھو ھذا :

اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی طرف اشارہ فرمایا ہے

الم تر کیف ضرب اللہ مثلاً کلمۃ طیّبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت و فرعھا فی السّماء تؤتی اکلھا کلّ حین باذن ربّھا و یضرب اللہ الامثال للنّاس لعلھم یتذکرون

یعنی کیا نہ دیکھا تم نے کہ اللہ تعالیٰ نے طیب کلمہ کی ایک مثال بیان فرمائی کہ کلمہ طیبہ مانند ایک پاکیزہ درخت کے ہے کہ اس کی جڑ ثابت ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں ہیں اور ہر ایک وقت میں اپنے پروردگار کے اذن سے پھل دیتا رہتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ لوگون کو ایسی مثالیں بیان فرماتا ہے تا کہ وہ اصل بات کو سمجھ لیویں۔

مطلب آنحضرت ﷺ کا یہ ہے کہ میں جو زمین پاک میں دفن کیا جاؤنگا تو سمجھو کہ میں بمنزلہ تخم پاک کے ہوں جو زمین پاک میں بویا جاوے۔ اور جو تخم زمین عمدہ میں بویا جاتا ہے وہ نہایت عمدہ پھل دیتا رہتا ہے۔ اسی طرح پر تم مجھ کو مردہ نہ سمجھو بلکہ میرے مدفن کا مقام بمنزلہ ایک باغ جنت کے ہے کہ اپنے وقت میں ضرورتوں کے وقت عمدہ عمدہ پھل اس سے پیدا ہونگے یعنی میں حیات النبی ہوں اور میری حیات اس طرح پر ہوگی کہ جس طرح تخم پاک کی حیات بروزی رنگ میں ہمیشہ قائم رہتی ہے۔

پس جس طرح ایک تخم سے صدہا ثمار و بار پیدا ہوتے ہیں اسی طرح پر مجھ سے احمد و محمد پیدا ہوں گے خصوصاً آخری زمانہ میں تو ایک مہدی ایسا احمد و محمد پیدا ہوگا جو مجھ میں اور اس میں کچھ بھی فرق نہ ہوگا جیسا کسی تخم کے پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدہ پھلوں میں اصل تخم سے کوئی فرق نہیں ہوتا اور جو لوگ اس روضہ جنت میں سے دنیا میں تمتع حاصل کریں گے وہی روضہ جنت میں داخل ہوں گے ۔الخ (الحکم قادیان ۲۴ ۔نومبر ۱۹۰۱ء ص ۱۴)

اس ملحدانہ تفسیر پر بڑا فخر کیا ہے اللہ تعالی ان کو ہدایت کرے ۔ مرزائی جماعت کا دین وایمان ایسا ففروا ہوا ہے کہ آیت قرآن مجید اتّخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا من دون اللہ تو ان کو بالکل فراموش ہی ہوگئی اور اس امر کی حس ہی نہیں رہی کہ یشاقق الرسول و غیر سبیل المومنین پر چلنے کی پاداش جہنم ہے ۔ یہ سب ایسے بےخوف وگستاخ ہوئے ہیں کہ اس قدیمی مسلمہ مسئلہ اسلامی کو خواہ مخواہ بےضرورت ضرور زور لگا کر الٹ پلٹ کرکے اپنا نفسانی ناقص ردی مسئلہ اس قدیمی مسئلہ کی جا بجا قائم کرتے ہیں و نحن نعوذ باللہ۔

امروہی یہ تو خیال کریں کہ بموجب احادیث شریف رسول اللہ ﷺ کے تخم پاک سے جب مہدی موعود بنی فاطمہ سے آوے گا تو وہ ضرور احادیث یوا طی سمہ اسمی کے موافق محمد واحمد ہوگا لیکن مرزا چنگیز خانی تخم کا ہے وہ ... کیونکر محمد واحمد بن سکتا ہے ۔امروہی بے چارہ معذور ہیں بامید چندہ وامداد اور خرچ مجبور کر رہی ہے اللہ تعالی رحم فرمائے ۔۲ جنوری ۱۹۰۲ء

راقم ۔اے مسلمان واقف حالات ۔

اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ لکھتے ہیں:

تیمورلنگ صاحب کی کانی ٹٹوانی اور بدہونضرہ کی ترکی تو تمام ہوگئی اور نیم حکیم کی نبض بھی دیکھی گئی ۔اب مولوی محمد احسن امروہی صاحب کو بھی مسالا مل گیا ۔ امید کہ اب کوئی کان نہ ہلائے گا اور تھان پر کھڑا ہر تر کی اور مراقی راتب کھائے گا ورنہ یاد رہے کہ کہ خالی تو بڑا منہ پر چڑھا دیا جائے گا مرد میدان ہو تو اس دھوان دھار ضمیمے کی ہر بات کا جواب دیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸۔ مارچ ۱۹۰۲ء نمبر ۱۰ جلد ۲۰ و ۲۲

لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا

ہاں سمند آہستہ راں اے اعرج نا ہوش مند
منحرف مے تازی و مستی و تاریک است راہ

مولوی امام الدین گجراتی لکھتے ہیں:

ہمیں تو میاں عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی کی لیاقت، متانت، اور تہذیب نفسی کا جس قدر خیال تھا کب کے اس کو خیر باد کہہ چکے تھے، اور اسلامی پبلک کو اس کے کرتوں سے واقف کر چکے تھے۔ مگر وہ ایسا صاحب شرم ہے کہ اگر سو پڑیں تو ایک گنتا ہے، اور ان کو پیٹھ پیچھے باتیں یقین کرتا ہے۔

اس کی ایمان داری کا یہی مبلغ ہے کہ ہماری سینکڑوں اصلاحوں کو شیر مادر کی طرح پی گیا، اور ڈکار تک نہ لی۔ ہمارے چودھویں صدی اخبار والے اعتراضات سے باوجود ان کو پڑھنے اور دیکھنے کے بھی ایسی خاموشی اختیار کی کہ گویا اس کے منہ سے زبان ہی جاتی رہی ہے۔

ضمیمہ شحنہ الموسوم بہ نامہ اعمال قادیانی میں تو آپ پر اتنی پڑیں اور پڑ رہی ہیں کہ گنج کے کیڑے جھڑ گئے ہوں گے۔ مگر وا رے بے حیائی اخبار الحکم مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء میں پھر اپنے اوصاف ثلاثہ کا کامل ثبوت دیا ہے جو قسام ازل نے آپ کی طبیعت میں گوندھے ہیں۔۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

> اے خدا سے لڑنے والے۔ا۔د۔ گجراتی کب تک یہ چیتھڑا تیری ناپاکیوں سے آلودہ ہو کر خدا کے ملائکہ مقربین کے مشام کو ایذا دیتا رہے گا یاد رکھو والعاقبة عند ربك للمتقين۔،

اے ذات شریف! معلوم نہیں آپ کیوں اپنی طینت کی پاکی اور تہذیب نفسی کا بار بار ثبوت دیتے ہیں۔ بھلا آپ کی معذوری اور دو روٹیوں اور پاؤ بھر گوشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ایمان فروشی میں کس کو شک ہے۔ پھر پھکڑ بازی سے معلوم نہیں آپ کے ہاتھ کیا آتا ہے۔ ذرا خیال تو کرو جری اللہ والے ناپاک شیطانی الہام کی دھجیاں مولانا احمد حسن شوکت نے اڑائیں اور پبلک پر عقلی اور نقلی دلائل سے ثابت کر دیا کہ ایسا لغو اور بے معنی الہام مرزا غلام احمد قادیانی کو خاص ابلیس علیہ اللعنۃ کی طرف سے ہوا ہے۔ آپ کو لازم تھا کہ پہلے مولانا موصوف کے روشن دلائل کو سمجھنے کی کوشش کرتے اور پھر جواب دینے پر قلم اٹھاتے۔ مگر یہ یقینی بات ہے کہ سوائے بکواس کے آپ میں اس قدر مغز ہی نہیں۔ آپ تو صرف جھوٹی مداحی سے روٹیوں کے بنجارہ ہیں۔ آپ تو بجائے خود، اگر مرزا قادیانی کی سات پشتیں بھی چل کر آویں تو انشاء اللہ معقول جواب نہ دے سکیں گی۔ البتہ گالیاں دینا اور افتراء اور بہتان سے کام لینا دجال اور خر دجال کی قسمت میں لکھا ہوا ہے۔ اب میں آپ کے ناپاک فقروں کا جواب دیتا ہوں ذرا کان لگا کر سنئے

۱۔ راقم ایک مسلمان ہے اور اپنے عقاید رسالہ راست بیانی قادیانی میں مفصل بیان کر چکا ہے۔ میں نے اپنے والدین کی گود میں ارکان اسلام سیکھے اور ساری عمر خداوند تعالیٰ کو ایک ماننے اور حضرت محمد ﷺ کو رسول برحق جاننے میں گذاری اور گزر رہی ہے۔ میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہوں اور ان سے برابری کرنے والوں کو پکا ملحد اور پورا مرتد یقین کرتا ہوں۔ پھر آپ دین وایمان سے فارغ خطی حاصل کر کے کیوں مجھ پر بہتان باندھتے ہیں۔

جب آپ نے ایسا ناپاک فقرہ اپنے بد باطن اور سیاہ دل سے نکالتے وقت کوئی دلیل پیش نہیں کی تو یاد رکھو کہ یہ گندہ اور مکروہ فقرہ مجذوب کی بڑ اور گوزشتر سے زیادہ نہیں۔ اگر آپ کو کوئی روشن دلیل مل نہ سکتی تھی، تو کوئی کانی، گنجی، لنگڑی، دلیل ہی پیش کرتے۔

سنو! اگر آپ کی طرح ہمارا دل بھی ناپاک ہوتا...تو آپ کے مرشد اور اس کے چند بے ایمان مشیروں کی طرح ہم بھی کوئی پینتھ قائم کر کے دغا اور فریب سے سیدھے سادھے مسلمانوں کو اپنی طرف ورغلا کر ان سے ٹکے بٹورتے اور پاک اور مقدس مسلمانوں اور بالخصوص انبیاء کرام کی تضحیک کر کے اپنی عاقبت برباد کرتے۔ حاشا للہ کہ خداوند پاک جس نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے ہم بندوں پر بے شمار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام واحسان کئے ہیں ایسی بے ادبی کا خیال بھی ہمارے دل میں پیدا ہو۔

برخلاف اس کے ہماری لڑائی تو ایسے شخص سے ہے جو شیطان سے بھی زیادہ خبیث ہے۔ جو قرآن شریف کی آیات کو اپنے مطالب کے موافق بناتا ہے۔ پہلے تو انبیاءِ کرام کی شان میں ہتک آمیز الفاظ لکھتا ہے پھر ان کے ساتھ استہزاء کرتا ہے۔ اس کی افترا پردازی اور بہتان بندی کا یہ عالم ہے کہ باوجود خود کافر مرتد ہونے کے اسلامی دنیا کو دائرہ اسلام سے باہر بتاتا ہے حالانکہ علمائے اسلام نے خود اس کو دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے۔ اس کی شیخی تکبر تعلیٰ اور غرور کی تو یہ حد ہے کہ (معاذ اللہ) اپنی ذات کو خدا کا بھی مخدوم اور معبود ثابت کرتا ہے، اور کذاب اور مفتری علی اللہ ہے اور جن پیش گوئیوں پر اس کا ناز تھا وہ روز روشن میں علی رؤس الاشہاد غلط نکلیں اور ایک جہان کے روبرو اس کا منہ کالا ہوا، مگر کیا مجال ہے کہ اس نے بے شرمی روسیاہی سے آنکھ بھی نیچی کی ہو۔

سنو! ہماری لڑائی ایسے شیطان سے ہے جو ختم نبوت کے بعد اپنی نبوت کا دعوی کرتا ہے اور غیر سید ہو کر اپنی ذات کو خاندان سادات سے ظاہر کر کے صریح جھوٹ بولتا ہے ... پس ایسے آدمی کے کرتوتوں سے پبلک کو واقف کرنا نہ صرف ہمارا بلکہ کل نیک دل مسلمانوں کا کام ہے اور باوجودیکہ مسیح کاذب یا دجال اور اس کے لنگڑے گدھے کی پشت پر لٹھ پر لٹھ برس رہا ہے پھر بھی دولتیاں جھاڑنے سے باز نہیں آتا۔ پس وہ کون عقل کا اندھا اور گانٹھ کا پورا ہے جو یہ کہتا ہے کہ ہم خدا سے لڑ رہے ہیں بلکہ ہم تو ابلیس خبیث کے مکروں سے پبلک اسلامی کو آگاہ کر رہے ہیں۔

۲۔ رہا چیتھڑے والا معاملہ، سو یہ آپ ہی کے خیالات کی شستگی کا مبلغ ہے کہ گئی گذری اور پرانی چیزوں کو از سرنو تازہ کرانا چاہتے ہیں۔ کیا آپ کو وہ معاملہ یاد نہیں رہا جو مشن سکول کی لوئر ٹیچری سے نہایت اعزاز و اکرام کے ساتھ رخصت ہوتے وقت پیش آیا تھا۔ غالباً یہ وہی پرانا چیتھڑا ہوگا جو ناپاکیوں سے آلودہ ہو کر آپ کے دل میں جاگزین ہے اور المرء یقیس علی نفسه کے موافق اپنے کرتوتوں کو اوروں کے ساتھ آپ نسبت کرنا چاہتے ہیں سو یہ آپ کی غلطی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ملائکہ مقربین کی بھی ایک ہی کہی ۔ جماعت حمقاء کو قابو میں لاکران کے مالوں سے قوت باہ کے نسخے بنانا اور یاقوتیاں اور بادام روغن میں دم کئے ہوئے پلاؤ اڑاکر شہوت رانی کا جہاز چلانا، مغلوب الغضب ہوکر ذوی الارحام کو عاق کرنا، اور اپنی بی بیوں کو ناحق بے موجب طلاق دینا وغیرہ، کیا ملائکہ مقربین کا یہی کام ہے۔

کار شیطان مے کند نامش ولی
گر ولی این ست لعنت بر ولی

یادرکھو یہ ملائکہ مقربون کا نہیں بلکہ اندھیرے کے بھوتوں اور دیوثوں کا کام ہے۔

۴۔ و العاقبة للمتقین سراسر حق ہے۔ پس ایسا ناپاک مشن جو عین تقوی اور ورع کے برخلاف ہے چونکہ ایک ہوائی قلعہ ہے اس لئے اسے زک پرزک پہنچ رہی ہے اور اس کی اینٹ سے اینٹ بج رہی ہے۔ اور عوام میں اس کی مٹی خراب اور پرلے درجے کی رسوائی ہورہی ہے۔ اس دروغ کو خداوند پاک کبھی فروغ نہ دے گا اور عنقریب ہی یہ مشن بھی مثل دیگر جھوٹے مشنوں کے صفحہ ہستی سے نیست و نابود ہوگا اور والعاقبة للمتقین نئے طور پر جلوہ دکھاوے گا۔

اگر میرے مخاطب (عبدالکریم سیالکوٹی) کو تہذیب اور متانت کا کچھ بھی بہرہ ہوتا تو میں نے چودھویں صدی اخبار میں جس تہذیب و متانت اور ادب سے کام لیا تھا وہ اس کی قدر کرتا۔ مگر خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم ۔ اس لئے جیسا مخاطب کا نیچر ہے ویسا ہی جواب عرض کیا گیا اور مقولہ: جیسا منہ ویسے تھپڑ، کو مدنظر رکھ کر اور اب پھر کہا جاتا ہے کہ اگر مخاطب میں کچھ بھی شرم ہے تو ہمارے سینکڑوں اعتراضوں کے جن کی بدولت اس جھوٹے مشن کی بنیاد بیخ و بن سے کٹ رہی ہے کسی معقول دلیل سے جواب دے مگر واقعات کا جواب کہاں اس لئے میاں عبدالکریم ہم کو برملا گالیاں نکال کر اپنی اصلیت ظاہر کررہے ہیں اور یہی قسام ازل نے ان کو نصیب کیا ہے۔

راقم: ا۔ د، گجراتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افشاء راز قادیانی

مولانا شوکت السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

راقم یکے از معتقدین مرزا صاحب ہے مگر خداوند تعالی نے بندہ کو طبیعت کچھ ایسی عطا فرمائی ہے کہ جو بات اچھی طرح محقق نہ ہو جائے اس کے تسلیم کرنے کو دل نہیں چاہتا۔ میرے دل میں مرزا صاحب کے اکثر الہامات کی بابت کچھ ایسے شک و اعتراض پیدا ہوتے رہتے ہیں جن کے مطالب ہرگز سمجھ میں نہیں آتے۔ میں نے ان اعتراضات کو مرزائی جماعت کے لیڈنگ ممبروں کے سامنے اکثر پیش کیا مگر نہایت افسوس سے کہتا ہوں کہ مجھے کوئی قابل اطمینان جواب نہیں دیتے۔

اسی امید پر اڈیٹر الحکم کو بھی لکھا کہ میرے سوالات کو خواہ مرزا صاحب کی تائید میں ہوں یا تردید میں شائع کر دیا کرے اور مجھ سے ان کی اجرت وصول کر لیا کرے۔ مگر باوجودیکہ بندہ اخبار مذکور کا خریدار بھی ہے مگر جناب اڈیٹر صاحب نے عالم تکبر تعلیٰ غرور اور شیخی میں آکر ان الفاظ میں راقم کو جواب لکھا کہ ایسے مضامین کو میں ردیات کے ٹوکرے میں پھینک دوں گا۔ پس اس طرح وہاں سے بھی مجھے پوری مایوسی ہوئی مگر مجھے اپنے رفع شکوک کے سوا کوئی چارہ نہیں۔

میں آپ کے ضمیمہ شحنہ ہند میں مرزا صاحب کی اکثر غلطیوں کی اصلاحیں دیکھتا ہوں اور وہ ایسی عمدہ اعلی اور معقول ہوتی ہیں کہ بے اختیار طبیعت مان جاتی ہے مجھے یقین ہے کہ فی الحال میرے مندرجہ ذیل دو اعتراض جو مرزا جی کے دو الہاموں کی نسبت ہیں آپ اپنے ہر دلعزیز ضمیمے میں شائع فرماویں گے تو میں مشکور وممنون ہوں گا

۱۔ انت بمنزلۃ ولدی ۔ اس الہام کو مولوی عبدالعزیز بٹالوی نے بھی اپنی کتاب حقیقۃ المہدی میں درج کیا ہے (دیکھو ص ۱۶ کتاب مذکور

ص ۱۰۴۔ دوسرا اعتراض اس الہام پر ہے اصح زوجتی ۔ یا صح زوجتی (الحکم جلد ۵ نمبر ۲ صفحہ ۵ کالم ۴ نمبر ۳۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء۔ الحکم ص ۱۱ کالم ۱۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء)

واضح ہو کہ خداوند تعالی نے ہر ایک رحمانی و شیطانی کلام کی شناخت کا حقیقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار قرآن مجید کو رکھا ہے اور مرزا صاحب کا بھی اسی پر بظاہر اعتقاد ہے۔ چنانچہ وہ تحریر فرماتے ہیں کہ صحیح بخاری وغیرہ کتب صحاح ستہ کو ہم اس وقت مانتے ہیں کہ قرآن کریم ان کی تائید کرے اور اگر کوئی حدیث قرآن کریم کے مخالف ہو تو اس کو ہرگز نہ مانیں گے۔ اور اپنے اس اصول مسلمہ کی تائید میں یہ آیت پیش کرتے ہیں

ولو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً (النساء:۸۲)

پس ہم بھی مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ اتفاق رائے کر کے اسی آیت کو ہر الہام کا معیار صداقت رکھتے ہیں اور سب سے اول الہام انت بمنزلة و لدی کو لیتے ہیں جس کا ترجمہ ہے: اے مرزا صاحب تو میرے لئے بجائے بیٹے کے ہے۔

حضرت کو لازم تھا کہ پہلے خدا کے لئے کوئی حقیقی بیٹا مانتے، پھر اپنی ذات کو اسکا بمنزلہ بناتے۔ جس طرح ایک اصلی مسیح دنیا میں گذر چکا ہے تو اسکا مثیل آپ نے اپنے تئیں بنانا چاہا ہے۔ گو اس سے پاک لوگ مرزا قادیانی کو نہایت نفرت اور حقارت کی آنکھ سے دیکھ رہے ہیں اور جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے جناب حضرت علی مرتضی کو بمنزلہ ہارون فرمایا ہے کہ یا علی انت بمنزلة ھارون من موسی اور یہ کلام آنحضرت ﷺ کا بالکل راست ہے۔

پس بمصداق ثبت العرش ثم انقش۔ جب تک آپ بھی خدا کے لئے کوئی بیٹا مقرر نہ فرمائیں بمنزلۃ ولد خدا نہیں ہو سکتے۔ بلکہ جہاں تک قرآن شریف میں تدبر کیا جاتا ہے اور اس پاک و بے عیب کتاب سے تذکر و تامل کیا جاتا ہے سراسر اس کے خلاف ہی نکلتا ہے۔

۱۔ قل ھو اللہ احد اللہ۔ الصمد۔ لم یلد و لم یولد۔ و لم یکن له کفوا احد

۲۔ انّی یکون له ولد و لم تکن له صاحبة (الانعام:۱۰۱)

البتہ کفار مشرکین کے اکثر مقولے حکایۃً قرآن مجید میں درج ہو کر ان کے جوابات دیئے گئے ہیں جن کے یہ بدعقاید تھے کہ فرشتے معاذ اللہ خدا کی بیٹیاں ہیں۔ عزیر اور مسیح اس کے بیٹے ہیں۔ جیسا کہ آیات ذیل سے پایا جاتا ہے

۱۔ و قال اتّخذ الرحمن ولداً سبحانه، بل عباد مکرمون
لا یسبقونه بالقول و ھم بامرہ یعملون (الانبیاء:۲۶-۲۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ و قالوا اتّخذ الرّحمان ولدا۔ لقد جئتهم شيئا ادّا ۔تكاد السّماوات يتفطّرن منه و تنشقّ الارض و تخرّ الجبال هدّا ان دعوا للرّحمن ولدا۔ وما ينبغي للرّحمن ان يّتّخذ ولدا ۔
(مریم:۸۸۔۹۲)

۳۔ و قالت اليهود عزيرن ابن الله و قالت النصارى المسيح ابن الله ۔(توبہ)

پس اگر مرزا صاحب نے کفار و مشرکین یہود و نصاریٰ کے تتبع سے اپنی ذات کو بمنزلۃ ولدی کا لقب دیا ہو تو کچھ عجب نہیں مگر اس میں ایک اور مشکل مرزا صاحب قادیانی کو پیش آوے گی یعنی ان کو مشرکین کفار وغیرہ کا ساتھی اور ہم خیال بننا پڑے گا اور مرزائی ان کی تردید کا جو دعویٰ کر رہے ہیں وہ سراسر عبث اور فضول گنا جاوے گا۔

دوسرا الہام۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ میری بیوی بیمار تھی، اسپر مجھے الہام ہوا کہ، میری بی بی تندرست ہوگئی۔

اس سے کئی کئی احتمالات پیدا ہوتے ہیں:

۱: خداوند تعالیٰ کی ذات پاک کے لئے زوجہ کا خیال کرنا صریح شرک ہے کیونکہ قرآن مجید کی آیات جو تمہید میں بیان کی گئی ہیں صاف صاف روکتی ہیں۔ پس تعجب پر تعجب ہے کہ الہام نمبر ا میں تو خدا، مرزا صاحب کو اپنا متبنیٰ (منہ بولا بیٹا) قرار دے اور الہام نمبر ۲ میں مرزا صاحب کی زوجہ کو اپنی زوجہ کہہ کر پکارے۔ یعنی اپنی بہو کو زوجہ کہے۔ تعالیٰ شانہ كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا

۲۔ خداوند تعالیٰ کے کلام پاک میں تناقض ہونا محال اور غیر ممکن ہے حالانکہ ان دونوں الہاموں میں پایا جاتا ہے (اور اگر مرزا جی زوجتی سے اپنی زوجہ مراد لیں تو صح زوجتك الہام ہونا چاہیے تھا کیونکہ ملہم خدا ہے نہ کہ مرزا جی اور اگر مرزا جی ہی ملہم اور ملہم ہیں تو یہ الہام نہیں بلکہ اضغاث احلام ہے۔ اڈیٹر شحنہ ہند)

۳۔ یہ الہامات آیات قرآنی کے صریح مخالف ہیں جیسا کہ تمہید میں بیان کیا گیا

۴۔ جب کہ بداہۃً ثابت ہے کہ یہ الہامات مثل دیگر مرزا صاحب کے الہاموں کے خدا کا کلام نہیں تو اس بات کے ماننے میں ذرہ بھی تامل نہیں کہ یہ الہامات سراسر شیطانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں

۵۔اگر بفرض محال مرزا صاحب قادیانی کو خدا کا بیٹا کہا جاوے (حسب قرار داد الہام) تو مرزا صاحب کی بی بی اس طرح خدا پر (معاذ اللہ) حلال ہو سکتی ہے جیسے سورہ احزاب میں منہ بولے بیٹے کی بیوی کو پیغمبر خدا ﷺ پر خدا نے حلال کیا اور شائد حلال ہونے کی یہ وجہ بتاویں کہ چودھویں صدی میں خدا کے ہاں بیٹا (مرزا غلام احمد قادیانی) ہوگا اور اس کی بیوی سے یعنی بہو سے خدا نکاح کرے گا اور اس کو زوجتی کہے گا۔

مگر سورہ احزاب والا معاملہ تو بعد طلاق صاف ہوا یہاں مرزا صاحب نے جب تک اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی تو خدا اس کو کیونکر زوجتی کہہ سکتا ہے۔نتیجہ صاف ظاہر ہے کہ یہ الہامات شیطانی ہیں۔

میں نے یہ دوسرا الہام صح زوجتی والا ایک مولوی صاحب کے آگے پیش کیا۔انہوں نے جو جواب دیا وہ بھی اس مقام پر درج کیا جاتا ہے۔امید ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اس پر بھی غور فرما کر جواب تحریر فرماویں گے۔

راقم: ع، ع۔از سیالکوٹ

قادیانی کے شیطانی الہامات

جناب خان صاحب! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں نے قادیانی الحکم اخبار کی دونوں تحریروں کو بغور تمام پڑھا۔

۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء میں تو اصح زوجتی مرقوم ہے

اور ۲۴ جنوری ۱۹۰۲ء میں صح زوجتی۔

دونوں الہاموں میں لفظاً ومعناً اختلاف ہے۔اول میں ہمزہ استفہام ہے دوسرے میں نہیں۔اور معنوں میں تو ایک عجیب وغریب تحیر عقلی پایا جاتا ہے۔

پہلے الہام کے یہ معنی ہیں کہ کیا میری زوجہ تندرست ہوگئی۔

دوسرے الہام کے یہ معنی ہوئے: میری زوجہ تندرست ہوگئی۔

گویا پہلا جملہ انشائیہ اور دوسرا خبریہ۔مگر دونوں صورتوں میں ملہم کا کفر لازم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتا ہے کیونکہ گر الہام کنندہ خدا کو فرض کیا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ وہ زوج اور ابن یعنی جورو اور بیٹے کے عیب سے بری اور منزہ ہے۔ چنانچہ وہ خود قرآن شریف میں فرماتا ہے

ما اتخذ صاحبةً و لا ولدا (سورہ جن:۳)

اور انی یکون له ولد ۔(سورہ انعام:۱۰۱)

اولی الابصار غور فرما سکتے ہیں۔ اور اس پر ملہم (الہام کنندہ) کی بے خبری اور بے علمی کا یہ عالم ہے کہ اپنی زوجہ اور صاحبہ کی مفروضہ صحت کا استفسار کرتا ہے۔ معلوم نہیں یہ استفسار قادیانی کے زعم میں خود بذاتہ قادیانی سے ہے یا کسی اور سے۔ کیا عجب ہے کہ قادیانی نے اپنے آپ کو اقانیم ثلاثہ کا ایک اقنوم تصور کر کے اپنے سے یہ استفسار سمجھا ہو جیسا کہ اس شیطانی الہام کو بھی اپنی طرف منسوب کرتا ہے انت بمنزلة ولدی یا کسی غیر سے استفسار کیا ہو جو اعلی وزارت کی کسی پر بیٹھ کر مثل خونی کا حق رکھتا ہے جس کی طرف سے وارنٹ گرفتاری قادیانی کو آ رہے ہیں۔

غیر استفہامی یعنی اختیاری صورت میں زوجہ کے عیب سے باوصف انکار کے الہام کنندہ نے اقرار کیا اور یہ عجیب کیفیت ہے کہ الہام دادہ ء (قادیانی) تو اپنی زوجہ مریضہ کی بات کرے اور الہام کنندہ (قادیانی کا خدا) اسکو اپنی زوجہ تصور فرما کر اس کی صحت کی قادیانی کو خبر دے۔ عجیب مغالطہ اور طرفہ معجون مرکب ہے جس کی کیفیت اور مزاج سے مطلع ہونا محال ہے اگر قادیانی یا اسکا کوئی پیرو اپنی تاویلات لا طائل ... سے ہاتھ پاؤں مار کر کچھ بیان کرے، تو ہم ایسی تاویل کے سننے کے بڑے مشتاق ہیں گو وہ تاویل گنجی یا کانی یا لنجی ہی کیوں نہ ہو۔

علاوہ بریں الہام کنندہ (قادیانی کا خدا) زبان عربی سے بھی پرلے درجے کا نابلد ہے اور اس کے محاورات اور قواعد صرف ونحو بدیع ومعانی سے نرا کورا اور معرا اور محض جاہل ہے، جس کو اب تک یہ خبر بھی نہیں کہ یہ الہام باعتبار محاورہ عربی درست ہے یا غلط۔

اور ملہم (مرزا قادیانی) بھی علی ہذا القیاس بالکل ہی کودن اور ناواقف ہے جو الہام مذکور کی صحت وسقم میں تمیز نہ کر کے اپنے اخبار مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء اور ۲۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوری ۱۹۰۲ء میں اس لغو اور غلط الہام کو شائع کر کے خاص و عام میں رسوا اور ذلیل ہو رہا ہے اور اپنے مقرب حواریوں وغیرہ کی علمیت ولیاقت کی قلعی کھلوا رہا ہے کیونکہ یہ بات تو مشن اور بورڈ سکولوں کے طلبہ پر بھی مخفی نہیں کہ (زبان عربی میں) فاعل مونث حقیقی لفظی ہو تو جب اسکی طرف فعل منسوب کیا جاوے تو اس فعل کا مونث ہونا لازم و واجب ہوتا ہے نہ مذکر جیسے کہ دونوں اصح و صح والے مخدوش الہاموں میں منقول ہے۔ جس صورت میں فاعل مونث حقیقی ہو تو فعل کو ہمیشہ بصیغہ مونث لانا چاہیے دیکھو کتاب مفتاح الادب حصہ سوم نحو صفحہ ۱۸

جب کہ زوجتی فاعل مونث حقیقی ہے تو چاہیے تھا کہ اس کا فعل مونث یعنی صحت زوجتی ہوتا۔ مگر چونکہ یہ ایک شیطانی الہام ہے پس اتنی فاش اور فاحش غلطیوں سے اسکا مملو اور مشحون ہونا ضروری تھا۔

دوسرے پہلو پر اگر قادیانی یا اس کا کوئی معاون یہ کہے کہ دونوں الہاموں میں زوجتی کی ضمیر ملہم (الہام کنندہ) کی طرف راجع ہے، اور زوجہ مفعول ہے نہ کہ فاعل، اور اعتراض مذکورہ سے کسی باطل حیلہ سے بچنا چاہے تو پھر بھی نجات اور مخلصی نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس صورت میں استفہام اور غیر استفہام کے مطالب قادیانی پر ظاہر کرنے لازم ہوں گے اور جب الہام ہے۔ (اس مضمون کی آخری دس سطریں بالکل نہیں پڑھی جاتیں اور نہ ہی معلوم ہو سکا ہے کہ یہ مضمون کس صاحب قلم کا ہے۔ بہاء)

مرزا جی سے فیصلہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

بارہا تجربہ ہو چکا ہے کہ جب قادیانی مرزا جی ہر طرح عاجز ہو جاتے ہیں تو مباہلہ کا اشتہار دیتے ہیں مگر میدان میں نہیں آتے۔ الہام پارہ پارہ ہو گیا، جھوٹی نبوت کے پرخچے اڑ گئے، اب شحنہ ہند میرٹھ سے فیصلہ کرنے کا اعلان دیا ہے۔ اس معاملہ میں معاونان ضمیمہ کی عام رائے حسب ذیل موصول ہوئی ہے

اولاً مرزا جی ضمیمے کے تمام اعتراضات کا معقول جواب دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم، جب کہ تمام علمائے اسلام مرزا قادیانی کو بالاجماع کافر قرار دے چکے ہیں، تو کیا ابھی فیصلہ ہو جانے میں شک ہے۔

سوم، حضرت حاجی مولوی صوفی محمد عبدالحق صاحب سے مباہلہ کر کے جو مزہ چکھا اور اس کا جو کچھ مزید اثر ظہور میں آرہا ہے کیا وہ عبرت کے لئے کافی نہیں۔

چہارم، ملہمان متبعان کتاب وسنت نے جو آپ کے الہامات کو شیطانی قرار دیا تو ان کا کیا بگڑا، جواب شحنہ ہند پر مباہلہ کی دھونس ڈالی جاتی ہے۔

پنجم، مولوی فضل حق صاحب ایبٹ آبادی نے ہر طرح کا فیصلہ کرنے کا جو ڈنکے کی چوٹ تمام مرزائی شرائط قبول کر کے اعلان دیا ہے پہلے ان سے مباہلہ کیجئے کپکپی کیوں چڑھ گئی۔

ششم، جب کہ ازالہ اوہام صفحہ ۵۹۶ میں حضرت ابن مسعود کی درخواست مباہلہ کو مرزا جی سخت خطا قرار دکر مباہلہ سے گریز کر چکے ہیں، تو اب مباہلہ کی درخواست کیسی ہے۔ یا تو پہلے جھوٹ بولا یا اب جھوٹ بولتا ہے (دیکھو صفحہ ۱۴۸ عصاء موسی) پھر تعزیرات کی دفعہ خلاف بیانی شحنہ ہند کے اجلاس میں کیوں قائم نہ ہو۔ آج مثل پیش ہو کر حکم ہوا کہ وارنٹ گرفتاری جاری کیا جائے۔

بے معنی الہام

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

جس طرح شحنہ ہند میرٹھ کے ضمیمے نے قادیانی مرزا جی کی پیشگوئیاں بند کر دیں اسی طرح انشاء اللہ الہام بھی بند کیا جائے گا۔ اور بانس رہے گا نہ بانسری اور پھنک ایک پھنک دو کو بھی شحنہ پھانک جائے گا۔ بس ٹروں ٹوں مداری اور اس کی ڈکڈگی باقی رہ جائے گی۔

بے معنی الہامات کے جیسے کچھ پرزے اڑے۔

فی حلل الانبیاء کی جو کچھ چھتاڑ ہوئی۔

اصح زوجتی اور انت بمنزلۃ ولدی کی جو کچھ قلعی آج کے ضمیمہ شحنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہند میرٹھ میں کھلی، اس سے مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ مرزا جی کے خدا نے انت ولدی نہیں کہا کیونکہ اس کا ایک اکلوتا بیٹا (بزعم نصاری) پہلے ہی موجود تھا بلکہ بمنزلۃ ولدی کہا۔ ظاہر ہے کہ اس سے اپنے پچھلے اکلوتے بیٹے کو بڑھایا اور لیپا لک بیٹے (مرزا قادیانی) کو گھٹایا کیونکہ نقل سے اصل ہمیشہ بڑی رہتی ہے حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کو اکلوتے بیٹے سے بڑھاتا ہے اور اس کی ہر طرح توہین کرتا ہے۔ گویا باپ بیٹوں میں تناقض ہے ھذا شیء عجاب اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا مرزا قادیانی کو ولدی کہہ دیتا تو کیا فرق پڑتا۔ جب خدا کے ایک بیٹا ہو چکا ہے تو دوسرے بیٹے کا ہونا کون سا خرق نیچر ہے۔

ایک بیٹا جن کر یا جنوا کر مرزا غلام احمد قادیانی اور عیسائیوں کے خدا کا عنین ہو جانا قیاس میں نہیں آتا۔

بمنزلۃ ولدی سے قادیانی مرزا جی نے اپنے کو عیسائیوں کے عقیدے سے بچانا چاہا ہے مگر ولدی اور بمنزلۃ ولدی میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں ایک ہی ٹکسال کی گھڑت ہیں۔ پھر دونوں فقرے کتنے بے جوڑ ہیں انت بمنزلۃ ولدی کے قضیہ حملیہ میں تو حمل صفت اور انت توحیدی و تفریدی میں حمل مصدر کا ذات پر ہے جو بالکل بے معنی ہے۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۲ء نمبر ۱۱ جلد ۲۰ و ۲۲

الشهادة الجلى فى اثبات لوازم النبى صلى الله عليه وسلم

(نبوت اور اس کے لوازم)

مولوی امام الدین گجراتی، محقق گجراتی کے قلمی نام سے لکھتے ہیں:

نبی کا لفظ نباء سے مشتق ہے اور نباء کے معنی خبر اور آگاہی کے ہیں۔ قرآن مجید میں نباء کا اطلاق غیب کے متعلق ہوا ہے اور غیب سے کبھی تو حالات ماضیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد لئے گئے ہیں اور کبھی مستقبلہ۔

اللہ تعالی کا مقصود انباء غیب سے یہ ہے کہ اس کے احکام کی عدم تعمیل کے جو نتائج پہلے لوگوں پر عائد ہوئے ہیں ان کو موجودہ اور آئندہ نسلوں کے واسطے کھول کر بیان کیا جائے تاکہ یہ حالات انہیں صراط مستقیم پر چلنے میں مدد و معاون ہوں اور اس وجہ سے مرنے کے بعد قیامت کے دن جو حالت ان کی ہونے والی ہے اس سے آگاہ اور خبر دار ہو جائیں

آیات جن میں نبا کا اطلاق حالات ماضیہ پر ہوا ہے:

كذ لك نقصّ عليك من انباء ما قد سبق ۔ و قد آتيناك من لد نا ذكرا ۔ من اعرض عنه فانه يحمل يوم القيا مة وزرا۔ خالدين فيه و ساء لهم يوم القيا مة حِملا ۔(سورہ طہ :۹۹۔۱۰۱)

ترجمہ: اسی طرح ہم واقعات گذشتہ تم کو سناتے ہیں اور ہم نے تم کو اپنے پاس سے قرآن عطا فرمایا جن لوگوں نے اس سے منہ پھیرا قیامت کے دن وہ ایک بوجھ لادے ہوں گے اسی حال میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بوجھ قیامت کے دن ان کو بہت ہی گراں ہوگا۔

الم يأتكم نبؤا الذين كفروا من قبل فذا قوا و بال امر هم و لهم عذا ب اليم ۔(التغابن:۵) ترجمہ: کیا تم کو ان لوگوں کا حال نہیں پہنچا جنھوں نے پہلے کفر کیا پھر اپنے اعمال کا مزہ چکھا اور ان کو عذاب دردناک ہوتا ہے

آیات جن میں نبأ کا اطلاق حالات مستقبلہ پر ہوا ہے

فقد كذّ بوا بالحقّ لمّا جاء هم فسوف يأتيهم انباء ما كا نوا به يستهزؤن ۔ الم يروا كم اهلكنا من قبلهم من قر ن مكّناهم في الارض ما لم نمكن لكم و ارسلنا السماء عليهم مدرارا و جعلنا الا نها ر تجرى من تحتهم فا هلكنا هم بذ نو بهم و انشأنا من بعد هم قر نا آ خر ين ۔(الانعام:۵۔٦)۔ترجمہ: چنانچہ جب حق انکے پاس آیا اس کو بھی جھٹلا ہی دیا یہ لوگ جس چیز کی ہنسی اڑا رہے ہیں اس کی حقیقت ان کو معلوم ہو جائے گی کیا ان لوگوں نے نظر نہیں کی کہ ہم نے ان سے پہلے کتنی امتوں کو ہلاک کیا جن کی ہم نے ملک میں ایسی (مضبوط) جڑ باندھ دی تھی کہ ابھی تک تمہاری ایسی جڑ نہیں باندھی اور ہم نے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر موسلا دھار مینہ برسایا اور ان کے نیچے سے نہریں رواں کر دیں پھر ہم نے انکے گناہوں کی سزا میں ان کو ہلاک کر یا اور ان کے پیچھے اور امت نکال کھڑی کی۔

قل ما اسئلکم علیه من اجر وما انا من المتکلفین۔ ان هو ا لا ذکر للعالمین ۔و لتعلمن نبأه بعد حین ۔(سورہ ص:۸۶۔۸۸)

ترجمہ: کہو کہ اس پر میں تم سے کچھ مزدوری تو مانگتا نہیں اور نہ مجھ کو تکلف کرنا آتا ہے یہ دنیا جہان کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے اور بس اور کچھ دنوں پیچھے تم کو اس کی حقیقت معلوم ہو جائے گی

قرآن کریم نے نبوت اور رسالت کے لوازم صاف صاف بتلا دیئے ہیں اور مثال کے واسطے انبیاء کرام کے نام اور ان کے مختصر حالات بھی ظاہر کر دیئے ہیں اس موقعہ پر ان لوازم میں سے چند کے بیان پر اکتفا کیا جائے گا۔

اول: مدعی نبوت ورسالت پر وحی کا ہونا

یہ وحی اسی قسم کی ہونی چاہیے جیسی انبیاء سابقین پر ہوتی رہی ہے دیکھو آیت ذیل

انّا او حینا الیك کما او حینا الی نو ح و النّبیین من بعده۔ و اوحینا الی ابرا هیم و اسما عیل و اسحاق و یعقوب و الاسباط و عیسی و ایو ب و یو نس و ها رو ن و سلیما ن و آتینا دا ؤد زبو را ۔ و ر سلاً قد قصصنا هم علیك من قبل و رسلا لم نقصصهم علیك و کلّم الله مو سی تکلیما(سورہ نساء: ۱۶۳۔۱۶۴) ۔ترجمہ۔ بے شک ہم نے وحی کی تجھ کو جیسے کہ وحی کی ہم نے نوح کو اور نبیوں کو اور اس کے بعد اور وحی کی ہم نے ابراہیم اور اسماعیل اور اسحاق اور یعقوب اور اس کی اولاد اور عیسی اور ایوب اور یونس اور ہارون اور سلیمان کو اور دی ہم نے داؤد کو زبور اور رسول ہیں کہ ہم نے ان کا حال اس سے پہلے تجھ پر بیان کیا اور رسول ہیں کہ ان کا حال ہم نے تجھ پر بیان نہیں کیا اور بات کی اللہ نے موسی سے ایک طرح کی باتیں کرنیں۔

اس آیت میں جناب سید المرسلین کو وحی مثل وحی انبیاء سابقین اس واسطے کہا گیا ہے تا کہ معلوم ہو جائے کہ محض وحی کا ہونا نبوت اور رسالت کے لئے کافی نہیں کیونکہ وحی کبھی شیطان کی طرف سے اسکے دوستوں کو بھی ہوتی ہے جس کی اطاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کو مشرک بنا دیتی ہے دیکھو آیت ذیل

و ان الشّیا طین لیو حو ن الی او لیا ء هم لیجادلو لم و ان اطعتمو هم انّکم لمشر کو ن۔ (الانعام : ۱۲۱) ۔ ترجمہ۔ اور شیاطین تو اپنے ڈھب کے لوگوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالتے ہی رہتے ہیں تاکہ تمہارے ساتھ کج بحثی کریں اور اگر تم نے ان کا کہا مان لیا تو بلا شبہ تم (بھی) مشرک ہو۔

کبھی وحی نیک عورتوں کو بھی ہوتی ہے اور وہ واقعی مکالمہ الٰہی تک پہنچ جاتی ہیں تو بھی وہ نبی نہیں ہو جاتیں چنانچہ حضرت موسیٰ کی والدہ محترمہ کے ساتھ جو مکالمہ الٰہی ہوا اسکا ذکر آیت ذیل میں ہے

و او حینا الی امّ مو سی ان ار ضعیه فا ذا خفتَ علیه فا لقیه فی الیمّ و لا تخا فی و لاتحزنی انّا رآ دو ہ الیك و جا علوه من المر سلین ۔(سورہ قصص :۷) ترجمہ: اور ہم نے موسیٰ کی والدہ کی طرف وحی بھیجی کہ ان کو دودھ پلاؤ۔ پھر جب ان کی نسبت تم کو خوف ہو تو ان کو دریا میں ڈال دینا اور خوف نہ کرنا اور نہ رنج کرنا ہم ان کو پھر تمہارے پاس پہنچا دیں گے اور ان کو پیغمبروں میں سے بنائیں گے۔

پھر حضرت عیسیٰ کی والدہ محترمہ کے ساتھ مکالمہ الٰہی کا ذکر ان الفاظ میں ہے دیکھو آیت ذیل:

فار سلنا الیها رو حنا فتمثّل لهابشراً سو یاً ۔(سورہ مریم:۱۷)۔

ترجمہ: پس ہم نے اپنے روح (القدس یعنی جبریل) کو انکی طرف بھیجا تو وہ اچھے خاصے آدمی کی شکل بن کر ان کے روبرو آ کھڑے ہوئے۔

فناد اها من تحتها الّا تحز نی قد جعل ر بّك تحتك سر یا۔ و هزی الیك بجذ ع النخلة تسا قط علیك ر طبا جنیا ،(مریم۔ ۲۴۔۲۵) ترجمہ: پھر جبریل نے (چشمہ) کے تلے سے ان (مریم) کو آواز دی کہ آزردہ خاطر مت ہو تمہارے پروردگار نے تمہارے تلے ایک چشمہ بہا دیا ہے اور کھجور کی جڑ کو اپنی طرف ہلاؤ تم پر پکی پکی کھجوریں جھڑ پڑیں گی۔

بایں ہمہ مکالمات الٰہیہ یہ معزز خاتونیں کبھی انبیاء کی فہرست میں شمار نہیں ہوئیں باوجودیکہ کتاب اللہ نے ان مکالمات کی کھلے الفاظ میں تصدیق کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم: یہ وحی نبی رسول کی قومی زبان میں ہونی چاہیے

کیونکہ ضرور ہے کہ نبی وحی کو خود سمجھ سکے۔
دیکھو آیت ذیل:

و ما ارسلنا من رسول الّا بلسا ن قو مه لیبیّن لهم ۔(سورہ ابراہیم:۴)۔اور نہیں بھیجا ہم نے کوئی رسول مگر اسی قوم کی زبان میں تا کہ ان کو سمجھائے

اس التزام میں یہ ایک لطیف حکمت ہے کہ اگر وحی غیر زبان میں ہو جسکو نبی بہ تکلف سمجھے یا بالکل نہ سمجھ سکے تو قطع نظر اس سے کہ یہ امر سرا سر اغراض نبوت (ہدایت خلق) کیخلاف ہے اللہ تعالی کے علم کمال پر اعتراض لازم آتا ہے جسکا ذکر آیات ذیل میں ہے۔

اللّٰه اعلم حیث یجعل رسا لته ۔(الانعام:۱۲۴)

ترجمہ: اللہ خوب جانتا ہے کہ کس جگہ رکھے اپنی پیغمبری کو

اللّٰه یصطفی من الملائکة رسلاً ومن النّاس، انّ الله سمیع بصیر ،(الحج:۷۵) ترجمہ: اللہ فرشتوں میں سے پہنچانے کیلئے انتخاب فرمالیتا ہے اور آدمیو ں میں سے (بھی) سنتا دیکھتا ہے۔

سوم: مدعی نبوت کو اپنا دعوی صراحۃً وحی الٰہی سے پیش کرنا چاہیے

اور اسی نبی کی وحی میں مخاطبین نبوت کو اس پر ایمان لانے کا حکم ہونا چاہیے۔ اور ایمان لانے کا نتیجہ ظاہر ہونا چاہیے کیونکہ جس حالت میں افضل الرسل کے واسطے یہ شرائط ضروری ہیں تو اور کون ان لوازم سے مستثنی ہوسکتا ہے اس کی تائید میں دیکھو آیات ذیل آئے جس میں سرور عالم ﷺ نے رسالت کا دعوی کیا:

قل یا ایّها الناس انّی رسو ل الله الیکم جمیعاً ن الّذی له ملك السّما وا ت والار ض لا اله الاهو یحیی و یمیت فآمنوا باللّه و رسو له النّبی ا لا مّیأ الّذی یؤمن بالله و کلما ته و اتّبِعوه لعلکم تهتدو ن ۔(الاعراف ۔۱۵۸) ترجمہ: کہہ دے (اے پیغمبر) کہ اے لوگو! بے شک میں تم سب کے پاس اللہ کا پیغام لانے والا ہوں جسکے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کوئی معبود نہیں بجز اس کے جلاتا اور مارتا ہے پھر ایمان لاؤ اس پر اور اس کے کلام پر اور اس کی تابعداری کرو تا کہ تم ہدایت پاؤ

آیت جس میں انکار نبوت پر سزا تجویز کی گئی ہے:

قل یا ایّھاالنّاس انّما انا لکم نذ یر مبین۔ فا لّذین آ منوا و عملوا الصّالحات لھم مغفرۃ و رزق کر یم۔ و الّذین سعوا فی آیاتنا معاجز ین او لئك فی ا صحا ب الجحیم ۔(سورہ الحج:۴۹۔۵۱)۔ترجمہ:اے پیغمبر (ان لوگوں سے) کہو کہ لوگو! میں تو تم کو کھلا کھلا (عذاب خدا سے) ڈرانے والا ہوں اور بس پھر جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے (اس کے سلہ میں) ان کیلئے بخشش ہے اور عزت کی روزی اور جو لوگ ہماری آیتوں کی ہتانی جتانی کرتے رہتے ہیں وہی دوزخی ہیں

چہارم: اس وحی میں مدعی نبوت کا نام اور درجہ بالصراحت ہونا چاہیے

اس ضرورت کو اس حد تک تسلیم کیا گیا ہے کہ وحی مسلمہ (قرآن کریم) میں اس جامع کمالات انسانی و چشمہ فیوض رحمانی کے اسم گرامی کو بھی نہ بالکنایہ بلکہ بالصراحۃ بار بار بیان کیا گیا ہے دیکھو آیات ذیل:

و ما محمد الارسو ل قدخلت من قبلہ الرسل (آل عمران:۱۴۴)۔

ترجمہ: اور محمد اور کچھ نہیں مگر ایک پیغمبر ہے بیشک اس سے پہلے بھی پیغمبر گزرے ہیں۔

ما کا ن محمد ابا ا حدٍ من ر جا لکم و لکن رسو ل اللہ و خاتم النبیین ۔(الاحزاب۔۴۰) ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور (سب) پیغمبروں کے آخر ہیں۔

و الذین آمنوا و عملوا الصّا لحات و آمنوا بما نزِّل علی محمّد و ھوالحقّ من ر بّھم کفّر عنھم سیّآ تھم و ا صلح با لھم ۔(سورہ محمد ۔۲۔) ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل (بھی) کئے اور جو محمد پر نازل ہوا ہے اس پر (بھی) ایمان لائے اور وہ برحق ہے ان کے پروردگار کی طرف سے خدا نے ان کے گناہ ان سے اتار دیئے اور ان کی حالت (بھی) درست کر دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجم: ایسے نبی یا رسول کے پاس ایک کتاب منزل اللہ ہونی چاہیے

جو مخاطبین کے اختلافات کا فیصلہ کرنے والی ہو اور انسانی جماعت کو اس پر عمل کرنے کی صورت میں عدل پر قائم رکھنے والی ہو۔ دیکھو آیات ذیل:

آیت جس میں نبی کے ساتھ کتاب کا ہونا ضروری معلوم ہوتا

کان النّاس امّة وا حدة فبعث اللّه النبیین مبشّر ین ومنذ رین و انز ل معهم الکتاب بالحق لیحکم بین النّاس فیما اختلفوا فیه (البقرہ: ۲۱۳)۔ ترجمہ: سب آدمی ایک گروہ تھے پھر بھیجا اللہ نے نبیوں کو بشارت دینے والے اور ڈرانے والے اور ان کے ساتھ برحق کتاب اتاری تاکہ لوگوں میں اس بات میں وہ مختلف ہوگئے ہیں حکم دیں۔

آیت جس میں رسول کے ساتھ کتاب کا ہونا ضروری معلوم ہوتا ہے

لقد ارسلنا ر سلنا بالبیّنات و انز لنا معهم الکتاب و المیزان لیقو م النّاس با لقسط۔ (الحدید: ۲۵)۔ ترجمہ: ہم نے اپنے پیغمبروں کو کھلے معجزے دے کر بھیجا اور انکی معرفت کتابیں اتاریں اور پیمانہ (حق وباطل) تاکہ لوگ انصاف پر قائم رہیں۔

ان آیات میں جو کتاب کا لفظ ہے اس کی نسبت کئی مفسروں نے صاف لکھ دیا ہے کہ اس سے ہر نبی کے واسطے کتاب کا ہونا ضروری ہے اس موقعہ پر صرف ایک مفسر کی رائے لکھ دینا کافی ہوگا۔ و هو هذا

قال القا ضی ظا هر هذه ا لآیة ید ل علی انه لانبی الّا معه کتاب منزل فیه بیان الحق طال ذا لك الکتا ب ام قصر و دوّن ذلك ام لم یدوّن وکان ذ لك الکتا ب معجزا و لم یکن کذ لك لا ن کو ن الکتاب منز لاً معهم لایقتضی شیئا من ذ لك (تفسیر کبیر جلد دوم زیر آیت ۲۰۹۔ بقرہ)

ششم: وہ کتاب منزل من اللہ اختلافات سے پاک ہو

اور وحی انبیاء السابقین کی مصدق ہو نہ کہ اس کے برخلاف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی معیار قرآن کریم کے من جانب اللہ ہونے کا زمان رسالت سرور عالم ﷺ میں پیش کیا گیا تھا۔ دیکھو آیات ذیل:

افلا یتدبّرو ن القر آن ولوکان من عند غیر اللّٰہ لوجدوا فیہ اختلا فاً کثیراً ۔ (النساء:۸۲) پھر کیا وہ نہیں سمجھتے قرآن کو اور اگر خدا کے سوا اور کسی کے پاس سے ہوتا تو وہ بے شک اس میں بہت اختلاف پاتے۔

و انز لنا الیك الکتاب بالحقّ مصدّ قا لما بین ید یه من الکتاب و مھیمنا علیه ۔ (المائدہ:۴۹) ۔اور بھیجی ہے ہم نے تیرے پاس کتاب برحق سچا بتاتی ہے اسکو جو اسکے آگے ہے کتاب سے (یعنی تورات وانجیل سے) اور اسکی محافظ ہے۔

ہفتم: نبی کو لازم ہے کہ وحی الٰہی کو بلا کم و کاست لوگوں کو پہنچا دے

اگر ایسا نہ کرے تو اپنے درجے سے گر جاتا ہے۔ دیکھو آیت ذیل جس میں رسول اکرم ﷺ مخاطب ہیں

یا ایّھا الرسو ل بلّغ ما انز ل الیك من ر بّك فا ن لم تفعل فما بلّغت رسا لته و اللّٰه یعصمك من النّاس ۔(المائدہ:۶۷) ۔ترجمہ: اے پیغمبر پہنچا دے (لوگوں میں) جو کچھ کہ بھیجا گیا ہے تیرے پاس تیرے پروردگار سے اور اگر تو نہ کرے تو تو نے اسکا پیغام نہیں پہنچایا اور اللہ بچائے گا تجھ کو آدمیوں سے۔

و ما کان للنبی ان یغلّ و من یغلل یأت بما غلّ یوم القیامة ثم تو فّی کلّ نفس ما کسبت و ھم لا یظلمو ن ۔(آل عمران:۱۶۱) ترجمہ: اور کسی نبی کے لائق نہیں کہ غبن کرے گا، آئے گا اس چیز سمیت جسکو غبن کیا ہے قیامت کے دن پھر پوری دی جائیگی (سزا) ہر ایک شخص کو اس کی جو اس نے کمایا ہے اور ان پر ظلم نہ کیا جائے گا

ہشتم: ا۔ نبی کی زندگی قوم کے واسطے ایک مثال قابل اتباع ہونی چاہیے

ب۔ اس کا قول و فعل مطابق ہونا چاہیے۔

ج۔ اس کو خود احکام الٰہی کا سب سے اول پابند ہونا چاہیے

دیکھو ان تینوں امور کے متعلق آیات ذیل:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ا۔ قل ان کنتم تحبّو ن الله فاتّبعو نی یحببکم الله ویغفرلکم ذنو بکم و الله غفور ر حیم (آل عمران: ۳۱) ترجمہ: کہہ دے (اے پیغمبر) کہ اگر تم اللہ کو دوست رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو اللہ تم کو دوست رکھے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بخش دینے والا ہے بڑا مہربان۔

ب۔ یا ایھا الذین آمنوا لم تقو لو ن ما لاتفعلو ن ۔ کبر مقتاً عند الله ان تقو لوا ما لاتفعلو ن (سورہ الصّف: ۲۔۳)، ترجمہ: مسلمانو! تم ایسی بات کیوں کہہ بیٹھا کرتے ہو جو تم کرکے نہیں دکھاتے اللہ کو سخت ناپسند ہے کہ کہو اور کرو نہیں۔

ج۔ ثم جعلناك علی شر یعة من الا مر فاتّبعھا و لا تتبع اھواء الّذین لا یعلمون ۔(الجاثیہ: ۱۸) پھر ہم نے تم کو دین کی شریعت سے لگا دیا ہے تو تم اسی پر چلے جاؤ اور ان لوگوں کی خواہشوں پر نہ چلو جن کو علم نہیں۔

قل انی امر ت ان اعبد الله مخلصا له الدین۔ و امر ت لِأن اکون او ل المسلمین۔ قل انّی اخاف ان عصیت ر بّی عذا ب یوم عظیم (سورہ الزمر: ۱۱۔۱۳) کہو کہ مجھ کو حکم ملا ہے کہ میں خالص خدا کی فرمان برداری کو مدنظر رکھ کر اسی کی عبادت کیا کروں اور (نیز) مجھ کو یہ حکم ملا ہے کہ میں سب سے پہلا مسلمان بنوں کہو کہ میں اپنے پروردگار کے نافرمانی کروں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے۔

نہم۔ نبی کیلئے اپنی زندگی کے ہر حصہ میں صادق ہونا شرط ہے

جناب اصدق الصادقین ﷺ نے اپنی نبوت ورسالت کی حقانیت کا مدار علیہ یہ نشان عظیم بھی قرار دیا ہے۔ دیکھو آیات ذیل:

قل لو شاء الله ما تلوته علیکم و لا اد راکم به، فقد لبثت فیکم عمراً من قبله افلاتعقلو ن۔ فمن اظلم ممّن افتری علی الله کذبا او کذّب بآ یاته انّه لایفلح المجر مون (یونس: ۱۶۔۱۷) ترجمہ: کہہ دے (اے پیغمبر) اگر چاہتا اللہ تو میں نہ پڑھتا تمہارے سامنے اور (خدا) تم کو اس سے خبردار نہ کرتا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بے شک میں رہا تم میں ایک عمر اس سے پہلے کیا تم نہیں سمجھتے ۔ پھر کون بڑا ظالم ہے اس شخص سے جو باندھ لیوے اللہ پر جھوٹ یا جھٹلا وے اس کی نشانیوں کو ٹھیک بات یہ ہے کہ نہیں فلاح پا ئیں گے گنہ گار۔

دہم: نبی کی دعوت حکمت اور موعظ حسنہ پر مبنی ہونی چاہیے نہ کہ سختی پر

اور اگر جدال کی صورت پیش آ جائے تو مستحسن طریق اختیار کرنا چاہیے دیکھو آیات ذیل:

ادع الی سبیل ر بّك بالحکمة و الموعظة الحسنة و جادلهم بالّتی هی احسن انّ ر بّك هو اعلم بمن ضلّ عن سبیله و هو اعلم بالمهتدین (النحل:۱۲۵) ترجمہ: بلا اپنے پروردگار کی راہ کی طرف حکمت اور نیک نصیحت کے ساتھ اور بحث کر ان سے اس طریق میں کہ وہی سب سے اچھا ہے بے شک تیرا پر وردگار وہ خوب جاننے والا ہے اس کو جو گمراہ ہوا اور وہ خوب جاننے والا ہے راہ پانے والوں کو

و لا تسبّوا الّذین یدعون من دو ن اللّه فیسبّوا الله عدواً بغیر علم ۔(الانعام:۱۰۸) ترجمہ: اور مت گالی دو ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں (اور کسی کو) اللہ کے سوا پھر وہ اللہ کو گالی دینگے بے سمجھے۔

اذهبا الی فرعون انّه طغی۔ فقو لا له قو لا لیّنا لعلّه یتذکّر او یخشی ۔(طہ:۴۵۔۴۶)۔ترجمہ: دونوں فرعون کے پاس جاؤ اس نے بہت سر اٹھا رکھا ہے پھر اس سے نرمی سے بات کرو شائد وہ سمجھ جائے یا (ہمارے عتاب سے) ڈرے

یاز دہم: احکام الٰہی کی تبلیغ کرنے اور وحی الٰہی کو سنا دینے سے نبی یا رسول کا فرض پورا ہو جاتا ہے

اس کے منصب عالی کو قوم کے تسلیم کرنے یا نہ کرنے سے کوئی تعلق نہیں

فهل علی الرسل الا البلا غ المبین (النحل:۳۵)۔ پھر رسولوں پر کچھ ذمہ نہیں بجز صاف صاف (حکم) پہنچا دینے کے ۔

فلعلّك باخع نّفسك علی آثا ر هم ان لم یؤمنوا بهذا الحدیث اسفاً ۔انّاجعلنا ما علی الار ض زینة لّها لنبلو کم ایّهم ا حسن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عملاً ۔(الکہف:٦۔٧)

ترجمہ: (اے پیغمبر) اگر (یہ لوگ) اس بات کو نہ مانیں تو شائد تم مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے جو (کچھ) زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کی رونق (کا موجب) بنایا ہے تا کہ ہم لوگوں کو آزمائیں کہ ان میں کون اچھے عمل کرتا ہے۔

انّا انز لنا علیك الکتا ب للنّاس بالحقّ فمن اهتدی فلنفسه و من ضلّ فا نّما یضلّ علیها و ماانت علیهم بو کیل (الزمر:۴۱)

ترجمہ: بیشک (اے پیغمبر) کتاب ہم نے لوگوں کے (فائدے کے) لئے تم پر اتاری ہے (اور) اس میں (دین) حق (کی تعلیم) ہے جو روبراہ ہوا وہ اپنے خاص (بھلے کے) لئے اور جو بھٹکا تو اس کے بھٹکنے کا وبال (بھی) اسی پر (پڑے گا) اور تم کچھ ان کے وکیل تو ہو نہیں

دوازدھم۔تبلیغ کے بعد نبی کا کام یہ ہے کہ صبر کے ساتھ مخالفین اور موافقین کے افعال ذمیمہ اور اعمال حسنہ کے نتیجے دیکھے

کیونکہ قانون الٰہی یہ ہے کہ اس کے فرمان برداروں کی عزت ہوتی ہے اور نافرمانوں کو ذلت ملتی ہے۔

دیکھو آیات ذیل

و اصبر و ما صبرك الا با لله ولاتحزن علیهم ولا تك فی ضیقٍ مما یمکرو ن ۔ ان الله مع الذین اتقوا و الذین هم محسنو ن (النحل ۱۲۷۔۱۲۸) ترجمہ: اور صبر کر اور نہیں تیرا صبر مگر اللہ کی مدد سے اور مت غم کھا ان پر اور مت ہو تنگ دل اس سے جو وہ مکر کرتے ہیں بے شک اللہ ان لوگوں کے ساتھ ہے جو پرہیزگار ہیں اور ان لوگوں کے ساتھ ہے جو نیکی کرنے والے ہیں۔

فا صبر کما صبر او لو العزم من الرّسل ولا تستعجل لّهم کأنّهم یوم یرو ن مایوعدون لم یلبثوا الّا ساعةً من نهار، بلا غ فهل یهلك الاالقوم الفاسقون (الاحقاف:۳۴۔۳۵) ترجمہ: (اے پیغمبر) جس طرح (اور) ہمت والے پیغمبروں نے (ایذاؤں پر) صبر کیا تم بھی صبر کرو اور ان کیلئے (عذاب کی) جلدی نہ مچاؤ جو دن (قیامت کو) دیکھ لیں گے جسکا ان سے وعدہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے تو (ان کو ایسا معلوم ہوگا کہ) گویا وہ (دنیا میں) بہت رہے ہوں گے (سارے) دن میں سے ایک گھڑی بھر (لوگوں کو حکم خدا کا) پہنچانا تھا سو پہنچا دیا گیا سو (اب اسکے بعد جو) لوگ نافرمان ہوں گے وہی ہلاک ہوں گے

وللّٰہ العزۃ ولرسو لہ و للمؤمنین ولکنّ المنافقین لایعلمون (منافقون: ۸) ۔ترجمہ: حالانکہ (اصلی) عزت اللہ کی اور اس کے رسول کی اور مسلمانوں کی ہے مگر منافق (اس بات سے) واقف نہیں۔

قرآن کریم نے آئندہ نبوت اور صحف آسمانی کی ضرورت کو اعلان عام کے ذریعہ سے رفع کر دیا ہے۔..آئندہ نبی کی ضرورت تو اس طرح پر اٹھادی گئی کہ جناب سرور کائنات ﷺ کی رسالت کے مقاصد کسی خاص قوم میں محدود نہیں رکھے بلکہ وہ تمام انسانوں کے واسطے ہیں اور آئندہ صحف آسمانی کی ضرورت کو اس طرح رفع کیا ہے کہ وہ کتاب جو اس ہادی عالم پر اتاری گئی ہے انسان کی جسمانی اور روحانی فلاح کے واسطے کافی ووافی ہے اس کی موجودگی میں کسی اور صحیفہ کا خواہش مند ہونا ایک خطرناک اور قابل ملامت خواہش ہے۔

آیات جن میں آئندہ نبی کی ضرورت کو رفع کیا گیا ہے

وما ار سلناك الا كافة للنّاس بشيراً ونذيراً ولكنّ اكثر النّاس لا يعلمون (السبا۔۲۸) ترجمہ: اور (اے پیغمبر) ہم نے تو تم کو تمام (دنیا کے) لوگوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے کہ (ان کو ایمان لانے پر ہماری خوش نودی کی) خوش خبری سنادو اور (کفر کرنے پر ہمارے عذاب سے) ڈرادو مگر اکثر لوگ نہیں سمجھتے

ما كان محمد ا با ا حد من ر جا لكم ولاكن رسو ل الله وخا تم النبيين ۔(الاحزاب: ۴۰) ۔ترجمہ: محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں۔ وہ تو اللہ کے رسول ہیں اور سب پیغمبروں کے آخر میں ہیں۔

آیات جن میں آئندہ صحف آسمانی کی خواہش کو ایک خطرناک خواہش بتلایا گیا ہے

فما لهم عن التّذ كرة معرضين. كأ نّهم حمر مستنفرة. فرّت من قسورة .بل ير يد كلّ امرىء منهم ان يؤ تى صحفا منشرة .كلا بل لايخافون الآ خرة . كلا انّه تذكرة . فمن شاء ذكره (المدثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۔۵۵)۔ ترجمہ: (مگر) ان لوگوں کو کیا (بلا مار گئی) ہے کہ نصیحت سے اس طرح روگردانی کرتے ہیں گویا وہ (جنگلی) گدھے ہیں (اور) شیر (کی صورت) سے بدک کر بھاگتے ہیں بلکہ ان کے تو یہ حوصلے ہیں کہ ان میں سے ہر شخص کو کھلے ہوئے آسمانی صحیفے دیئے جائیں سو یہ تو ہونا نہیں بلکہ (بات یہ ہے کہ یہ لوگ) آخرت ہی سے نہیں ڈرتے سو یہ جھک مارنے کی بات ہے کیونکہ یہی قرآن (سراسر) نصیحت ہے تو جو چاہے اس کو سوچے (سمجھے)۔

راقم: محقق گجراتی

مولانا احمد حسن شوکت ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

سبحان اللہ سبحان اللہ! مولانا محقق گجراتی نے کس تحقیق اور ترتیب وتہذیب سے کلام مجید کی آیات کا انتخاب پیش کیا ہے اور کیسا صاف وشفاف جھلکتا ہوا آئینہ مرزا اور مرزائیوں کو دکھایا ہے کہ صل علی۔ مگر وہاں تو خدا کی عنایت سے مئے کے پھوٹے ہوں چوپٹ اندھوں کی محفل ہے۔ وہ جب خود نبی امی خاتم المرسلین کو نہیں مانتے تو جو قرآن ان پر نازل ہوا ہے اسے کیوں ماننے لگے۔ ہاں ان آیات کو مانیں گے جن کی نسبت یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ کے باب میں نازل نہیں ہوئیں بلکہ میرے باب میں نازل ہوئی ہیں۔ یہ منہ اور گرم مسالا۔...

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء نمبر ۱۲ جلد ۲۰ و ۲۲

خدا پر قادیانی کا بہتان

مولوی امام الدین صاحب گجراتی لکھتے ہیں:

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے ۱۴ فروری ۱۹۰۲ء کے اخبار الحکم میں پورے نو کالم مندرجہ عنوان مضمون کے جواب میں لکھے ہیں۔ یہ مکالمہ سید محمد عمر صاحب گجراتی اور برہان الدین مرزائی کے مابین ہوا تھا۔ اور ہمیں اور مولانا شوکت مجدد السنہ مشرقیہ کو اس سے کچھ تعلق نہیں۔ مگر مولوی عبدالکریم ہم کو برا بھلا بکنے کے لئے اسے ہماری طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منسوب کرتا ہے۔ جواب یوں تو شیطان کی آنت کی طرح طویل ہے، مگر پڑھ کر دیکھو تو کوہ کندن وکاہ برآوردن والی مثل صادق آتی ہے۔

از برون چوں گور کافر پرخلل اندرون قہر خدائے عز وجل

مولوی عبدالکریم کے اس جواب کی فہرست حسب ذیل ہے

۱: گالیاں اور برے الفاظ سے خطاب جو قسام ازل نے مرزائیوں کو نصیب کیا ہے پورے تین کالم۔

۲۔مرزا قادیانی کے شیطانی الہامات ،۲ کالم

۳۔مولویوں اور مرزائیوں کے ناموں کی فہرست ،۳ کالم

۴۔مباہلہ کی درخواست اور المنار ولسان العرب کی عبارت ،۴ کالم

یہ تحریر ہم نے اس بزرگ کو پڑھ کر سنا دی جس نے میاں برہان الدین جہلمی سے مکالمہ کیا تھا جس میں برہان الدین مذکور کو منہ کی کھانی پڑی۔

اس بزرگ نے صاف کہہ دیا کہ عبدالکریم نے بے شک وہاں تک زور لگایا مگر بھساک سے دلدل میں بیٹھ گیا۔ اور نہ نکل سکا۔ اعتراض یہ تھا کہ لفظ محمد کا اطلاق خداوندتعالیٰ کی پاک ذات کے سوا قرآن مجید میں کسی اور پر بھی ہوا ہے یا نہیں۔ اور پھر اس حالت میں کہ خاص خدائے تعالیٰ (معاذ اللہ) کسی کی حمد گاتا ہو۔

۱۔عبدالکریم کہتا ہے کہ:

محمد صیغہ مبالغہ کا ہے (یہ کون سے جون پوری قاضی کی لال کتاب میں لکھا ہے۔ اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ) جس کے معنی ستودہ شدہ کے ہیں۔

سبحان اللہ! کیا کہنا۔ آپ اتنا بھی نہیں سوچ سکتے کہ یہ مبارک اسم (محمد) قرآن مجید میں گرامر کے صیغے چھانٹنے کے لئے نہیں دیا گیا، بلکہ اسم معرفہ کی حیثیت سے وارد ہوا ہے اور قرآن مجید میں چار جگہ یہ پیارا نام موجود ہے

وما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل ۔(آل عمران:۱۴۴)۔

ماکان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین ۔(الاحزاب:۴۰)۔

محمد رسول اللہ و الذین معه اشداء علی الکفار (الفتح:۲۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الذین آ منوا و عملوا الصا لحات و آ منوا بما نزّ ل علی محمد و ھوالحق من ر بھم ۔(محمد:۲)

ان چاروں آیات میں لفظ محمد صاف صاف اسم معرفہ ہے، اور وہی مبارک اورمقدس اسم ہے جو آنحضرت ﷺ کے والدین نے تولد کے وقت رکھا تھا۔ جیسے دوسرے انبیاء کرام کے نام قرآن شریف میں موجود ہیں۔یعنی آدم،موسی،عیسی،نوح، یوسف، یعقوب، یونس، ایوب، ابراہیم،اسماعیل،اسحاق وغیرہ اور جیسے کل دنیا اپنی اولاد کے نام دوسروں سے تمیز کرنے کے لئے رکھ دیتی ہے۔اور یہ نہیں جانتی کہ یہ بچے آخرکو اولیاء ہوں گے یا انبیاء یا سلاطین وامراء۔

پس ان اسماء معرفہ کی گرامر چھانٹنا اور ان کے صیغے نکالنا خدا وندتعالی کا مطلب ہے نہ ان ناموں کے رکھنے والوں کا۔

کیا عبدالکریم ان چاروں آیتوں میں سے کسی آیت کے معنی اپنے مدعا کے موافق کر سکتے ہیں۔مثلاً پہلی آیت کو ہی لو جس کے یہ معنی ہوں گے۔

سوا اس کے نہیں کہ محمد ایک رسول ہیں اور ان سے پہلے بھی رسول گذر چکے ہیں۔

یا بقول مولوی عبدالکریم سیالکوٹی یہ معنی:

سواء اس کے نہیں کہ ستودہ شدہ ایک رسول ہے اور اس کے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں۔

ایسا ہی باقی تین آیتوں کی نسبت قیاس کرلو۔مرزائے قادیانی جو چند صوفی مشربوں کے تتبع سے ناموں کی فلسفی اور گرامر چھانٹتے ہیں تو یہ سراسر بے محل ہے۔علی ہذا سورہ صف میں بھی لفظ احمد اسم معرفہ ہے (مرزا جی کہہ دیں گے کہ سورہ صف خاص میری نسبت نازل ہوئی ہے اور وہ اسم معرفہ احمد نہیں غلام احمد بیگ میں ہوں) عبدالکریم اور اس کا مرشد کیا ایسے اسماء کے پیش کرنے سے بری الذمہ ہو سکتے ہیں کہ فی الحقیقت خدا وندتعالی (معاذ اللہ) عرش بریں پر ہر وقت مرزا کی تعریف وتوصیف اور حمد گانے میں رطب اللسان اور عذب البیان ہے کبرت کلمة تخرج من افواھھم

ہم ان سب آیات کو جن میں حمد کا لفظ خاص خدا کے واسطے ہے آگے چل کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں عبدالکریم کو مناسب ہے کہ قرآن شریف سے ہی کوئی ایسی آیت پیش کرے جس سے یہ پایا جاتا ہو کہ خداوند تعالی مرزا یا کسی اور کی حمد کرتا ہے (جب مرزا اور مرزائیوں کا اپنے اصول پر ایمان ہے کہ قرآن کے مقابلہ میں کوئی حدیث یا کسی کا قول نہ مانا جائے گا تو اب لفظ حمد کے بارہ میں کوئی حدیث یا قول کا پیش کرنا آپ اپنے کان اینٹھنا ہے۔ اڈیٹر شحنہ ہند)

وہ آیات قرآنی جن میں حمد کا لفظ صرف خدا تعالی کے لئے ہے:

١ ۔ الحمد لله رب العالمين ۔ (الفاتحة: ١)

٢ ۔ الحمدلله الذی خلق السماوات و الارض جعل الظلمات و النور۔ (الانعام: ١)

٣ ۔ و قالوا الحمد لله الذی هدانا لهذا و ما کنالنهتدی لو لا ان هدانا الله (الاعراف: ٤٣)

٤۔و آخر دعواهم ان الحمد لله رب العالمين (يونس: ١٠)

٥ ۔ الحمد لله الذی وهب لی علی الكبر اسماعيل و اسحاق (ابراهيم: ٣٩)

٦ ۔ الحمد لله۔ بل اكثر هم لا يعلمون ۔(النحل: ٧٥)

٧ ۔ و قل الحمد لله الذی لم يتخذ ولداً و لم يكن له شريك فی الملك (الاسراء: ١١١)

٨ ۔ الحمد للّٰه الذی انزل علی عبده الكتاب ولم يجعل له عوجا (الكهف: ١)

٩۔ فقل الحمد لله الذی نجّانا من القوم الظالمين (المؤمنون: ٢٨)

١٠ و لقد آتينا داؤد و سليمان علما و قالا الحمد لله الذی فضّلنا علی كثير من عباده المؤمنين (النمل: ١٥)

١١۔قل الحمد لله و سلام علی عباده الذين اصطفی (النمل: ٥٩)

١٢۔ و قل الحمد لله ۔(النمل: ٩٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

١٣ ـ و هو الله لااله ا لاهو، له الحمد فى الا و لى و الآ خرة و له الحكم و اليه تر جعو ن ـ(القصص : ٧٠)

١٤ـ قل الحمد لله بل اكثر هم لايعقلو ن (العنكبو ت : ٦٣)

١٥ و له الحمد فى السما وا ت و ا لار ض و عشيّا و حين تظهرو ن (الرو م :١٨)

١٦ ـ قل الحمد لله بل اكثر هم لا يعلمون (لقمان : ٢٥)

١٧ ـ الحمد لله الذى له ما فى السما وات وما فى الار ض و له الحمد فى الآ خرة و هوالحكيم الخبير (سبا : ١)

١٨ ـ الحمد لله فا طر السما وا ت و ا لا ر ض (فا طر :١)

١٩ و قا لوا الحمد لله الذى اذهب عنّا الحز ن(فا طر:٣٤)

٢٠ ـ الحمد لله بل اكثر هم لايعلمو ن ـ(الز مر :٢٩)

٢١ـ و قا لوا الحمد لله الذى صد قنا وعده (الز مر : ٧٤)

٢٢ ـ يسبحو ن بحمدر بهم و يستغفرو ن لمن فى ا لا رض (الشورى: ٥)

٢٣ـ وقضى بينهم بالحق و قيل الحمد لله رب العا لمين (الز مر :٧٥)

٢٤: الحمد لله رب العا لمين (غا فر :٦٥)

٢٥: فلله الحمد رب السما وا ت و رب ا لا رض رب العالمين (الجاثية :٣٦)

٢٦ـ له الملك و له الحمد و هو على كل شىء قدير (التغا بن : ١)

٢٧ـ فقطع دا بر القوم الذين ظلموا و الحمدلله رب العا لمين (الا نعا م :٤٥)

٢٨: و الحمد للّه رب العالمين (الصا فا ت : ١٨٢)

٢٩ فسبح بحمد ر بك و كن من السا جدين (الحجر:٩٨)

٣٠: فاصبر على ما يقو لو ن و سبح بحمد ر بك قبل طلوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشمس و قبل غرو بها (طه : ۱۳۰)
۳۱: انما یؤمن بآ یا تنا الّذین اذا ذکّروا بھاخرّوا سجّداً و سبّحوا بحمد ر بّھم و ھم لا یستکبرون (السجدة: ۱۵)
۳۲۔ الّذین یحملو ن العرش و من حو لہ یسبّحو ن بحمد ر بھم و یؤمنون بہ (غا فر:۷)
۳۳ ۔ فا صبر انّ وعد الله حق و استغفر لذنبك و سبّح بحمد ربّك بالعشیّ و الابکار (غا فر: ۵۵)
۳٤ ۔ و الملائكة یسبّحو ن بحمد ر بّھم ویستغفرون لمن فی الا ر ض (الشوری :٤)
۳۵ : وسبّح بحمد ر بّك قبل طلوع الشمّس و قبل الغرو ب (ق:۳۹)
۳٦: و ا صبر لحکم ر بّك فا نّك با عیننا و سبّح بحمد ر بّك جین تقوم۔ (الطور :٤۸)
۳۷ ۔ فسبّح بحمد ر بّك و استغفره انّه کان توّا با (النصر:۳)
۳۸ ۔ و نحن نسبّح بحمدك ونقدّس لك (البقرة: ۳۰)
۳۹ ویسبّح الرّ عد بحمده (الرعد :۱۳)
٤۰ و ان من شیء ا لا یسبح بحمده (۱ : ٤٦)
٤۱۔ یوم ید عوکم فتستجیبون بحمده و تظنّون ان لّبثتم الا قلیلاً (الاسراء : ۵۲)
٤۲: وتوکّل علی الحیّ الذی لایموت و سبّح بحمده (الفرقا ن : ۵۸)

باقی رہا جری اللہ وا لا الہام شیطانی اس کی قلعی کھولنے اور دھجیاں اڑا نے میں مو لا نا احمد حسن شوکت نے کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔ ہر ایک پہلو سے اسکو لچر اور پوچ ثابت کر دیا ہے اس کی نسبت کچھ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔
قا دیانی جو اپنی مزخرفات پر ایمان رکھتا ہے تو اختیار ہے کہ اپنی وحی کو قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے یا اس سے بڑھ کر مانے مگر قرآنی آیات تو ایسی شیطانی وحی پر لعنت بھیجتی ہیں

اگر مولوی محمد حسین بٹالوی نے دھوکا اور فریب کھا کر براہین احمدیہ جیسی لغو اور بے ہودہ کتاب کا ریویو کیا تو اس کے کفارہ میں قادیانی مشن کا بھی سرے سے بھانڈا پھوڑ دیا اور ایسی گندی اور پر از الحاد کتاب پر سینکڑوں دفعہ تھوکا اور جھوٹے کو گھر تک پہنچا کر چھوڑا۔ علاوہ بریں مولوی محمد حسین بٹالوی جو معمولی مولویوں میں سے ہے ہم اس کی اتنی ہی مدح کر سکتے ہیں کہ قادیانی گورکھ دھندے سے سستا چھوٹا اور اس کا ایمان سلامت رہا۔

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی ہم کو مباہلہ کے لئے طلب کرتا ہے ہم صاف کہتے ہیں کہ جس نے یحمدك الله من عرشه والے شیطانی الہام پر ضمیمہ میں جرح کی تھی وہ ایک سید آل رسول ہے اور پہلے ہی سے ہم کو مرزا قادیانی کے کوڑھی ہونے کی خبریں دور دور سے پہنچ رہی ہیں اگر سید آل رسول سے آپ نے مباہلہ کی ٹھانی تو رہی سہی جماعت کا بھی یہی حال ہوگا اور ہم کو قادیانی کی مکاری اور افتراء علی اللہ کا پورا یقین ہو چکا ہے پس جس کو آپ کے مشن پر حسن ظن ہے یا جو آپ کی طرح کوڑھی ہو اس سے مباہلہ کرو عبدالکریم نے ناحق اتنے مرزائیوں کے نام لکھ کر اپنے اخبار کا منہ کالا کیا۔ اگر اتنے مولوی تمہارے قبضہ میں ہیں، تو آج تک اس قصیدہ کی غلطیاں کیوں کسی نے نہ نکالیں۔ ویسا لکھنا تو آپ لوگوں سے کہاں ہوسکتا ہے۔ وہ قصیدہ ہمارے مولانا احمد حسن شوکت نے بطور تحدی ضمیمہ میں دیا تھا اور مرزا قادیانی کی عربی فارسی اور اردو نظموں کی جو درگت مولانا موصوف نے اخبار شحنہ ہند میں کئی ماہ تک کی اور قادیانی کو ایک کودن اور طفل مکتب ثابت کیا وہ جہان میں مشہور ہو گیا۔

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے ہم کو یہ بھی دھمکی دی ہے کہ مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی، مولوی غلام رسول دستگیر قصوری، مولوی محمد حسن ابوالفیض فیضی اس لئے فوت ہوئے کہ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کے مرشد کو مفتری کہتے تھے۔

اگر احیا اور اماتت مرزا غلام احمد قادیانی کے اختیار میں ہے، تو سب سے اول وہ الہامی زوجہ کے خاوند (مرزا سلطان محمد) کو ہی مارتا جو مرزا قادیانی کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے۔ پھر مرزا قادیانی، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، ابوالحسن تبتّی، ملا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بخش لاہوری کو ہلاک کرتا جو کھلم کھلا اس کے مشن کے پرخچے اڑا رہے ہیں۔ پھر ان ۱۲۰ کتابوں کے مصنفوں بالخصوص مصنف عصائے موسیٰ اور صاحب قطع الوتین کو شہید کرتا جنہوں نے اس مشن کے نہانی رازوں کو اپنی کتابوں میں طشت از بام کیا ہے۔ اور پھر ضمیمہ شحنہ ہند کے اڈیٹر اور اس کے نامہ نگاروں کا ہی کچھ اکھاڑ تا۔

مولوی عبدالکریم! یاد رکھ کہ جب تک قادیانی مشن کو زندہ درگور نہ کرلیں گے ہم انشاء اللہ تعالیٰ پیچھا نہ چھوڑیں گے۔

دست از طلب ندارم تا کام من بر آید
یا جاں رسد بجاناں یا جان ز تن بر آید

ا۔ د۔ گجراتی

ایں گل دیگر شگفت

منشی امام الدین لاہوری لکھتے ہیں:

جب ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ کی دھواں دھار زبردست اور موثر تحریروں سے مرزا غلام احمد قادیانی کے بہت سے مرید بیعت پر تبرا کہہ کر کھسکنے شروع ہوئے اور دکان پھیکی پڑنے لگی، یا یوں کہیے کہ ٹوٹ گئی، تو اس غم والم میں ہزارہا تدابیر سوچیں، مگر ضمیمہ کی صداقت کے سامنے کچھ بھی پیش نہ چلی۔

ناچار قادیانی میاں جی کے خانہ ساز پرچہ اخبار الحکم نے دھڑا دھڑ بیعت کنندوں کی زیادہ تعداد دکھانے کے لئے ادھر اودھر تاک جھانک کی یہ چال اختیار کی کہ انہیں معدودے چند مریدوں کے نام جو ابھی تک اپنی نادانی جہالت اور ہٹ دھرمی سے دام تزویر میں پھنسے ہوئے ہیں نوبت بہ نوبت دنوں کی ہیرا پھیری سے مکرر سہ کرر بلکہ چوکرر پبلک کو مغالطہ دینے کے لئے شائع کئے جاتے ہیں، تاکہ یہ ظاہر ہو کہ بیعت کنندوں کی تعداد ہفتہ وار روبترقی ہے۔ کیا یہ صریح کذب بیانی اور بے ایمانی نہیں۔

دیکھئے مفصلہ ذیل اشخاص کے نام الحکم مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۰۲ء میں بیعت کنندوں کی فہرست میں شائع کرکے چھ ہی دن کے بعد الحکم مورخہ ۲۱ فروی ۱۹۰۲ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی نام پھر شائع کئے گئے۔
یعنی مولوی محمد صاحب ساکن پیل۔ شیخ ڈومن، محبوب عالم لاہور رنگ محل، امام بخش ساکن ڈھولن، عبدالکریم، میاں ماہیا ساکنان ڈھومن ضلع سیالکوٹ۔ مولوی برہان الدین ساکن لورا ضلع گجرات، امام الدین افریقہ نیروبی، شیخ فرزند علی ساکن شاہجہان پور، میاں عبداللہ ساکن گنگہ ضلع ہوشیار پور۔
یہ نام چالاکی سے اخبار الحکم قادیان ۱۴ فروری میں اس طرح لکھے گئے کہ اول و آخر چند اور نام لکھ کر بیچ میں مذکورہ بالا دس نام متواتر فتح محمد آف تحصیل ظفروال ضلع سیالکوٹ کے بعد درج کئے گئے۔
پھر اخبار الحکم قادیان مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء میں ابتداء انہیں دس ناموں سے کی گئی مگر نو نام لکھ کر دو اور نام درج کر کے پھر وہ دسواں نام بارھویں نمبر پر لکھا ہے۔ تاکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اس بے ایمانی کو کوئی پہچان نہ سکے۔ جانتے ہیں پہچاننے والے تو چیل کی نگاہ رکھتے ہیں۔
مرزا غلام احمد قادیانی اسی کرتوت پر فخریہ کہتا ہے کہ میرے مریدوں کی تعداد ہزار در ہزار ہے اور پیشین گوئی کرتا ہے کہ آئندہ سال مرید بڑھ جائیں گے۔ بے شک بڑھ جائیں گے کیونکہ تیلی کے بیل کی طرح ہیرا پھیری کا حساب پہلے ہی لگا لیا ہے جس سے سال میں لاکھوں مریدوں کی قطار محض کاغذ پر صف باندھ کر کھڑی ہوسکتی ہے۔ مگر کاغذی ناؤ دنیا کے سمندر میں کب تک چلے گی اگر اس تعداد کے ساتھ قادیانی مرزا جی الہامی قوت سے فقط ایک سفر بڑھا دیں جو آپ کی شان سے بعید نہیں تو چند روز میں بہت ہو جائیں گے۔
خدا کیلئے مرزائیو! غور کرو اور اس کذاب سے بچو اور الحکم قادیان کے مذکورہ بالا دونوں پرچے سامنے رکھو اور دھوکا بازی کو تولو اور کہو لعنت الله علی الکا ذبین۔
راقم: امام الدین از لاہور محلّہ پیر گیلا نیاں ۱۳ مارچ ۱۹۰۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم مرزا جی کے خدا کا الہام بند کر دیں گے

اڈیٹر شحنہ ہند مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کی پیش گوئیاں ضرور پوری ہوں گی اور ہو رہی ہیں۔انشاء اللہ مرزا جی کی پیشین گوئیاں بھی پوری نہ ہوں اور سب کی سب ہوا میں اڑ جائیں، ادھر ہم نے جس سبجیکٹ کا سلسلہ بعنوان (بے معنی الہام) جاری کیا ہے وہ بھی برابر جاری رہے گا جب تک مرزا جی پر الہامات کی بوچھاڑ بند نہ ہو جائے۔

ابر تو ہٹ گیا ہے ...کچھ کچھ پھوارسی پڑ رہی ہے۔معاونین ضمیمہ شحنہ ہند کے قدسی انفاس کی ہوا ان کو ابھی ابھی گھڑی کی چوتھائی میں اڑا دیتی ہے۔خود مرزا جی کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں ہی الہام کی گرم جوشیوں کو سرد کر دیں گی۔انشاء اللہ

فاضل (مولوی امام الدین) گجراتی نے انت بمنزلة و لدی والے الہام کی ہر پہلو سے خوب خوب چھتاڑ کی ہے۔اب ہم اب چیتھڑوں کے بھی ٹکڑے کر کے منارہ کی چوٹی پر لٹکائے دیتے ہیں تاکہ زائرین کو دور سے نظر آئیں۔

اگر انت بمنزلة ولدی کی جگہ صرف انت ولدی کا الہام ہوتا تو معاملہ صاف تھا۔مرزا جی ابن اللہ بن جاتے اور تمام مرزائی آسمانی باپ کے پوتے،... اور پھر جدید مشن کے قائم کرنے اور خاص یورپ میں آسمانی باپ کی بادشاہی کی منادی کے پاپڑ بیلنے اور مرزا قادیانی کی تصویر کے بھیجنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

اور اگر یہ کہو کہ خدا کا ایک بیٹا (عیسیٰ مسیح) تو پہلے ہی موجود ہے تو ...کیا ایک باپ کے دو یا زیادہ بیٹے نہیں ہوتے۔کیا ایک بیٹا جنوا کر باپ (خدا) عنین ہو گیا ہے

اجی حضرت! جب سلسلہ ہی جاری ہو گیا ہے اور خدا کی اولاد کی بم پھوٹ گئی ہے تو بیٹوں کی کیا کمی۔اور ابھی کیا ہے، دیکھئے مرزا جی کے بعد کتنے بیٹے ہوتے ہیں۔عیسائیوں کا یہ محض خبط ہے کہ اکلوتا بیٹا صرف عیسیٰ مسیح ہے اور مرزا جی کا خبط عیسائیوں سے بھی بڑھ کر ہے کہ ان کے بعد خدا دوسرا بیٹا پیدا نہ کر سکے گا۔

جب ایک ایک انسان کے بیس بیس اور تیس تیس اولادیں ہوتی ہیں،تو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مرزا جی کا خدا انسانوں بلکہ حیوانوں حشرات الارض اور دریائی جانوروں سے بھی گیا گزرا۔

ہر مچھلی ایک جھول میں سینکڑوں انڈے دیتی ہے جن سے ہزاروں بچے نکلتے ہیں مگر اب چونکہ مرزا جی کے نزدیک ان کا خدا ایک بیٹا نکلوا کر عنین اور عقیم ہو گیا ہے تو مرزا جی کو اس نے مجبوراً بمنزلہ یعنی لیپا لک بیٹا بنالیا ہے۔

اگر چہ ایک حقیقی اور صلبی بیٹا (عیسیٰ مسیح) پہلے ہی موجود تھا مگر مرزا جی کے خدا کی ہوس اور بڑھبس انسانوں اور حیوانوں کو دیکھ کر بڑھی کہ ان کے تو اتنے بیٹے اور میرے ایک ہی،۔

پس غریب خدا کو بیسویں صدی میں ایک لیپا لک بنانے کی ضرورت پڑی اور یہ ضرورت مرزا جی کے دعوے سے معلوم ہوئی کہ پہلا بیٹا ناخلف بیٹا تھا، کذاب تھا، ایسا تھا اور ویسا تھا، اسی لئے مجھے خدا نے لیپا لک بنایا۔ پس میں ہی خلف ارجمند ہوں اور مجھی سے خدا کی نسل جاری ہو گی۔

اور یہودی بھی یہی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح نے اسی لئے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا کہ وہ عنین تھا اور عصمت بی بی از بے چاری کا مضمون تھا (معاذ اللہ)

الہام کا پہلا فقرہ تو انت بمنزلة و لدی ہے اور دوسرا فقرہ انت توحیدی و تفریدی ہے۔ چونکہ پہلے فقرے پر یہ اعتراض پڑتا تھا کہ جب خدا کے صلبی یا لیپا لک بیٹا ہوا، تو توحید وتفرید کہاں رہی اور چونکہ مسلمانوں کے خدا نے قرآن میں اپنی صفت لم یلد ولم یو لد بتائی ہے اور قادیانی مرزا جی بھی اپنے کو بظاہر مسلمان ہی کہتے ہیں، لہذا ان کو خوف ہوا کہ مسلمانوں سے پیچھا چھوڑانا مشکل پڑ جائے گا۔ لہذا اپنے الہام کے ساتھ بطور دفع دخل انت توحیدی و تفریدی کا دم چھلا لگانا پڑا، حالانکہ اب اور بھی بد سے بدتر اور اجتماع نقیضین ہو گیا کہ بمنزلہ کی تولید بھی اور پھر توحید وتفرید بھی۔

اب ذرہ دونوں فقروں کا تسلسل اور تال میل اور تیل با تربوز ایجاد بندہ ملاحظہ فرمایئے۔ یعنی جب آپ **بمنزلہ** ہیں تو توحید وتفرید بمنزلہ کیوں نہیں۔ بیٹا تو بمنزلہ یعنی مجازی اور توحید وتفرید حقیقی اور اصلی۔ یا تو دوسرے فقرہ میں بمنزلہ لگایئے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے فقرہ سے بمنزلہ کواڑا یئے اور اپنے کو خدا کا صلبی بیٹا بنایئے تا کہ تعارض و تناقض اٹھ جائے۔

پھر فقرہء اولی میں تو ولد صفت اور فقرہء ثانیہ میں تو حید وتفرید مصدر۔ اگر مبالغہ پر محمول کیا جائے کہ میری مجسم تو حید وتفرید ہے تو فقرہ اولی میں بھی لفظ تولید آنا چاہیے۔ یعنی تو میری مجسم تولید ہے۔ اس صورت میں دونوں صیغے چاروں چول برابر ہو کر تقابل اوروزن کے کانٹے میں تل جائیں گے۔ یعنی انت تو لیدی انت توحیدی و تفریدی۔

یہ ہے مرزا جی کے خدا کا الہام جس کی اصلاح مجدد السنہ مشرقیہ کر رہا ہے۔ مجدد تو نہ مرزا جی کا بدخواہ ہے، نہ مرزا جی کے خدا کا۔ وہ تو صرف اپنی تجدید کا کرشمہ دکھا رہا ہے۔ اب بھی مرزا قادیانی اور ان کا خدا مجدد پر ایمان نہ لائے تو اس سے زیادہ نہ کوئی ناانصافی اور ظلم ہے نہ کوئی تعصب اور اندھیر ہے۔

واضح ہو کہ شحنہ ہند میرٹھ اور پروانہ مشرقی لٹریچر کی یونیورسٹیاں ہیں جب تک کوئی ناظم و ناثر اس میں پاس نہ ہولے کیا طاقت ہے کہ منہ کھول سکے۔ پس قادیانی مرزا جی اور ان کے حواری کو اس یونیورسٹی کی سند حاصل کرنا چاہیے ورنہ وہ ٹکسالی ناظم و ناثر نہ کہلائیں گے بلکہ کھوٹے پیسے بنکر ٹکسال باہر سمجھے جائیں گے۔

نشان آسمانی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ظاہر ہے کہ مرزائی مذہب انیسویں صدی کے فلاسفہ سے تراشا گیا ہے جو خود آسمان ہی کے قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا پر چھایا ہوا جو نیلگوں چنبر نظر آ رہا ہے اس کا کوئی واقعی وجود نہیں، یہ محض انتہاء نظر ہے۔

پھر ہم حیران ہیں کہ جب خود آسمان کا وجود نہیں تو آسمانی نشان کیسا۔

بات یہ ہے کہ اگر مرزا جی آسمانوں کے وجود کا کھلم کھلا انکار کریں تو جو حمقاء دام میں پھنسے ہوئے ہیں وہ موقع پا کر پھر سے اڑ جائیں اور لاسا اور پنجرہ اور پھندا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب دھرے رہ جائیں۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ تکیہ کلام ہو گیا ہے کہ

نیا نبی آسمانی نشان لے کر آیا ہے بہت سے نشانات ظاہر ہو چکے ہیں اور بہت سے ظاہر ہونے والے ہیں۔،

لیکن یہ سب نشانات مرزائیوں ہی کو نظر آتے ہیں مخالفوں کو نظر نہیں آتے۔ حالانکہ انبیاء نے اپنے معجزات صرف مخالفوں کو دکھائے ہیں کیونکہ موافقوں کو کسی آسمانی نشان یا معجزات دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ کلام مجید میں تو سچے مومنوں کی صفت یؤمنون بالغیب ہے۔ معجزہ طلب کرنا یا معجزات دیکھ کر کسی نبی پر ایمان لانا ضعف ارادت وعقیدت کی علامت ہے۔ اگر معجزہ ایمان لانے کی قوی دلیل اور ذریعہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ پر سب سے پہلے ابوجہل ہی ایمان لاتا

گرچہ گاہے از پئے بو جہل جہلاں لازم است
ماہ را جو زا نمودن سنگ را شر داشتن
از کرامت عار آید مرد را کانصاف نیست
دیدہ ازمعشوق بر بستن بزیور داشتن
چرخ اگر گردد بفرمانت برآں ہم دل مبند
اے برادر کار طفلاں است فر فر داشتن
خودکرامت شو کرامت چند جوئی زاں و ایں
تا توانی برگ بے برگی میسر داشتن
شہد جویا شہد شو خو شتر کدام انصاف دہ
طعم شکّر داشتن یا طمع شکر داشتن
چیست با اعجاز کارت گر توئی شیدائے ذات
زشت باشد نو عروسے را دو شوہر داشتن

ہم کو مندرجہ بالا اشعار کا مطلب سمجھانا بھی ضروری ہوا کیونکہ سخن فہمی مرزا غلام احمد قادیانی ومرزائیاں معلوم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ اگر چہ کبھی کبھی ابو جہل جیسے لوگوں کے لئے چاند دوٹکڑے کر ڈالنا اور پتھر کو سونا بنا نالازم ہے، لیکن مردان الٰہی کو کرامت اور معجزہ طلب کرنے سے عار آنی چاہیے۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ معشوق کے اصلی اور ذاتی حسن پر تو نظر نہیں، صرف زیور پر نظر ہے۔ اگر آسمان بھی تیرے حکم پر پھرنے لگے، تو فریفتہ نہ ہو کیونکہ بچے چمڑے کی بہت سی پھرکیاں پھراتے رہتے ہیں۔ ایں و آن زید و عمر سے کب تک کرامت ڈھونڈتا پھرے گا، تو بے سروسامانی ہی کو اپنا سامان بنا۔ بھلا دیکھ تو سہی وہ شخص اچھا ہے جو شہد کا طالب ہے یا وہ اچھا ہے جو خود شہد بن گیا ہے۔ اگر تو انبیاء کرام کے حسن ذات کا شیدا ہے، تو تجھے معجزے سے کیا کام۔ نوعروس کیلئے دو خاوندوں کا ہونا نہایت مکروہ ہے۔

مگر یہاں تو آسمانی نشان صرف پیشین گوئیاں ہیں۔ حالانکہ ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ فلاں مارا جائے گا، فلاں دھرا جائے گا، اور فلاں شخص جو مر گیا تو مرزا جی سے سوء عقیدت رکھتا تھا۔

کیا یہ نبی کا کام ہے؟ یہ تو مداری کے پھنک ایک پھنک دو سے بھی گیا گذرا۔

رمضان میں کسوف وخسوف ہوا یہ مسیح موعود کا آسمانی نشان ہے۔

شب کو جو شہاب ثاقب ٹوٹتے رہتے ہیں تو یہ بھی مسیح موعود کے آسمانی نشان ہیں۔

پچھلے جاڑوں میں راتیں بڑی ہوگئی تھیں اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ اب گرمیوں میں راتیں چھوٹی ہوں گی، تو یہ مسیح موعود کے مقدم کی نشانیاں ہیں۔

طاعون ملعون پھیلا یہ بھی مسیح موعود کے ظہور کی برکات ہیں۔

ہم کو مرزا جی بتائیں کہ یہ مسیح موعود کے قدوم کا تشائم ہے یا تفاول۔ اور جب بمبئی وغیرہ میں طاعون پھیلا تھا تو مرزا جی نے پیش گوئی کی تھی کہ تمام ہندوستان میں پھیلے گا اور جب ممالک مغربی وشمالی میں ریل کی پٹڑی بچھی تھی تو مرزا جی نے کہہ دیا تھا کہ پنجاب میں بھی ضرور بچھے گی پس یہ آسمانی نشانات ہیں دریں چہ شک۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۲ء نمبر ۱۳ جلد ۲۰ و ۲۲

عصائے موسیٰ کا جواب

یہ امر تسلیم کرلیا گیا ہے کہ مرزائی کارخانہ کو تہ و بالا اور برباد کرنے کے لئے عصائے موسیٰ (مصنفہ مولوی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہوری) جیسی کتاب آج تک شائع نہیں ہوئی۔ یہ کتاب ضرور تائید غیبی سے لکھی اور شائع کی گئی ہے۔ اس کتاب کو شائع ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال گذر گیا۔ باوجود اس کے کہ مرزا جی کو اسکی نسبت فی الفور الہام ہوا تھا کہ

> گیارہ منٹ یا گیارہ گھنٹہ یا گیارہ ہفتہ یا گیارہ ماہ میں اس کے مصنف کو ذلت و عذاب کا سامنا ہوگا اور کتاب نے جو آگ لگائی ہے وہ بجھ جاوے گی۔،

مصنف عصائے موسیٰ (منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہوری) تو بفضلہٖ تعالیٰ بدستور عزت و آرام کی زندگی بسر کر رہا ہے اور ہر وقت ارحم الراحمین کے رحم کا طلب گار رہے۔ دنیاوی عزت جس کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی دیوانہ رہتا ہے اور رشائد اسی کو کامیابی کا معیار قرار دیتا ہے، وہ بھی مصنف عصائے موسیٰ کو اس طرح نصیب ہوئی کہ بغیر کوشش کے ان کی ملازمت میں توسیع ہوگئی۔ اس کے مقابلے میں مرزائی کارخانہ کو جو نقصان اور ذلت نصیب ہوئی وہ اظہر من الشّمس ہے۔ اس کے شیوع کے بعد سیکڑوں مرزائی مرزا غلام احمد قادیانی سے متنفر ہوگئے۔ ہزاروں مذبذب طبیعت والوں کی تشفی ہوگئی اور سب نے کتاب کو پسند اور لاجواب تسلیم کیا۔

مرزا قادیانی کے برخلاف بہ نسبت سابق رسالے بھی زیادہ شائع ہوئے۔ ضمیمہ شحنہ ہند ہفتہ وار ڈبل شائع ہونے لگا۔ بمصداق ہر فرعون راموسیٰ، کئی حضرات نے مرزا قادیانی کو مقابلہ کے لئے بلایا، مگر چوہے کے بل میں دم ایسی الجھ گئی کہ نکل نہ سکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔مرزا قادیانی اس ڈیڑھ سال میں باوجود بار بار اشتہار دینے کے ایک کتاب بھی شائع نہ کرسکا، سوائے تفسیر فاتحہ کے جو بقول اڈیٹر المنار گھنٹہ کا کام بھی نہیں۔ عصائے موسیٰ کا جواب تو کیا، تحفہ غزنویہ، وتحفہ گولڑویہ وغیرہ کتابیں بھی جن کا اعلان مرزا قادیانی سال ہاسال سے دے کر مریدوں کی تسلی واطمینان کررہا ہے، اب تک شائع نہ ہوئیں۔

اس عرصہ میں الہام اور پیشین گوئیوں کی کل بھی بم ٹھس ہوگئی۔ نہ کوئی پچھلا الہام پورا ہوسکا۔ پیسہ اخبار جیسے پبلک اوپینئن اخبار نے خاطر خواہ قلعی کھولی۔ اخبار دار العلوم نے نہایت معقولیت سے مرزا غلام احمد قادیانی کے عقاید اور خیالات کی تردید کا بیڑا اٹھایا۔

اس عرصہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جو ہوش وحواس باختہ رہے اور اس نے نئے شگوفے چھوڑے وہ ہم بعد میں بعنوان ، انتخاب الحکم، پیش کرتے رہیں گے، فی الحال عصائے موسیٰ کے جواب کے متعلق ایک بزرگ اور مصنف عصائے موسیٰ کے خطوط کا انتخاب پیش کرتے ہیں۔

ہاں ہم اتنا پوچھنا بھول گئے کہ کیوں بھئی مرزائیو! عصائے موسیٰ کی نسبت مرزا قادیانی اپنے الہام کے غت ربود ہوجانے کا کیا جواب دیتا ہے۔ وہی رجوع الی الحق جو عبداللہ آتھم عیسائی اور وارثان مسماۃ محمدی نے کیا تھا یا کچھ اور۔ مہربانی فرماکر اس الہام کی تاویل مرزا غلام احمد قادیانی سے ضرور شائع کرائیے کیونکہ گیارہ مہینہ بھی عرصہ معینہ سے گزر چکے۔ اگر مرزا قادیانی کے الہام کی تلاش ہو، تو الحکم اور اربعین میں ملاحظہ کرلیں۔ بزرگ اور مصنف صاحب کے خطوط حسب ذیل ہیں:

بزرگ کا خط

مرزا غلام احمد قادیانی کے اصرار وتاکید پر جب عصائے موسیٰ زیر طبع تھا تو مرزا قادیانی کے مرید شیخی بگھارا کرتے تھے کہ عصائے موسیٰ کے نکلنے کی دیر ہے ایک ہفتہ کے اندر اندر اس کا جواب شائع کیا جاوے گا۔

جب عصائے موسیٰ بحول اللہ وقوتہ مرزا قادیانی ومریدین کے روبرو ہوا، اورسب نے دیکھا تو گو مرزا قادیانی اور اس کے خیراتی دسترخوان کی کالی بلی نے محض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاقد البصیرتی سے عصائے موسی کو بے ضرورت، فضول، بے حیثیت، گندی، وناشدنی، ناقابل التفات، کتاب کہہ کر اپنے پنجرے کے الووں کو عصائے موسی کے مطالعہ سے سخت ممانعت کی، لیکن حق کبھی مغلوب نہیں ہوتا اور نور آفتاب ظاہر ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ اس لئے باوجود ممانعت کے بہت سے سعید الفطرۃ پرانے اور قدیمی دین اسلام کے گرویدوں نے مسائل مندرجہ عصائے موسی کو مدلل بقرآن مجید و حدیث شریف دیکھ کر اس سے موثر و مستفیض ہو کر مرزا قادیانی کے عقاید و مسائل باطلہ سے بیزاری و علیحدگی اختیار کی جن کی تفصیل ضمیمہ شحنہ ہند میں ہوتی رہتی ہے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنا اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۱ء جو اخبار الحکم قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء میں شائع ہوا ہے، اس میں تقوی اللہ کو بالائے طاق رکھ کر نہایت جسارت و دلیری سے خم ٹھونک کر نبی و رسول، بلکہ بروزی طور پر معہ جملہ کمالات محمد واحمد آنحضرت ﷺ سید الاولین والآخرین ﷺ بنا ہے۔ اس اشتہار کو دیکھ کر کوئی بدبخت اور ازلی شقی ہوگا جو آنکھیں نہ کھولے اور توبہ نہ کرے، اور اس کاذب مدعی نبوۃ سے بیزار و علیحدہ نہ ہو۔

تعجب تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی کے دام افتادہ کس عقل و ہوش و بصیرۃ کے لوگ ہیں اور دن دیہاڑے ان کی آنکھیں پٹم ہو گئی ہیں کہ مرزا کی کھلی چال بازی اور دھوکا دہی کو نہیں سمجھتے۔ دیکھتے نہیں کہ یا تو بحالت لاجواب ہونے کے عصائے موسی بے حیثیت ناقابل ملاحظہ والتفات تھی، یا اب مریدین کا پھسلنا اور اپنی دکان کی بے رونقی و سرد بازاری دیکھ کر چلا چلا کر دن رات عصائے موسی کے جواب شائع ہونے کے لئے فراہمی چندہ کے اشتہار جاری ہو رہے ہیں۔ پہلے ۵ نومبر ۱۹۰۱ء کے اشتہار میں مرزا غلام احمد قادیانی نے خود لکھا کہ،

> عصائے موسی کے ردّ میں مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب نے قابل قدر کتاب لکھی ہے چھپنے کے لئے اس طرح سرمایہ جمع ہو کہ ہر ایک خریدار ایک روپئہ پیشگی روانہ کرے (کیونکہ چندہ دینے والے مرید فرنٹ اور فرار ہو رہے ہیں) یہ خواہش ہے کہ جلد تر کتاب چھپ جائے۔،

پھر یہی اشتہار الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۱ء میں بایں الفاظ نکلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار کتاب آیات الرحمٰن

یہ قابل قدر کتاب مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب امروہی نے کتاب عصائے موسیٰ کے اوہام کا ایسا استیصال کر دیا ہے کہ اب اس کو اپنی وہ کتاب ایک دردانگیز عذاب محسوس ہوگی ۔ یہ تجویز قرار پائی ہے کہ اس کے چھپنے کے لئے اس طرح پر سرمایہ جمع ہو کہ ہر ایک صاحب جو خریدنا چاہیں ایک روپیہ جو اس کتاب کی قیمت ہے بطور پیش گی روانہ کر دیں ۔ یہ خواہش ہے کہ جلد تر یہ کتاب چھپ جائے اس لئے یہ انتظام کیا گیا ہے ۔

والسلام خاکسار میرزا غلام احمد قادیان (الحکم ۱۹۰۱۱۰ء ص ۹)

پھر الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۹ پر اڈیٹر نے تاکید و تحریک کی (محمد احسن امروہی کے خط بعنوان رقیمۃ الوداد (جس کا جواب ضمیمہ شحنہ ہند کے صفحات سابق میں دیا جا چکا ہے ۔ بہاء) کے مقدمہ میں اڈیٹر الحکم نے لکھا ہے کہ

(ذیل میں ہم حضرت مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کا ایک بیش قیمت خط درج کرتے ہیں جو حضرت سید صاحب موصوف نے بظاہر محمد یوسف صاحب پنشنر ضلع دار امرتسر رفیق منشی الٰہی بخش عصائے موسیٰ کے ایک کارڈ کے جواب میں ہے مگر حقیقت میں اس اشتہار کی ایک لطیف شرح ہے جو ایک غلطی کا ازالہ کے عنوان سے حضرت اقدس (مرزا) حجۃ اللہ علی الارض جری اللہ فی حلل الانبیاء نے شائع فرمایا ہے۔

یہ خط جس قدر معارف اور حقائق اپنے اندر رکھتا ہے اس کے بیان اور اظہار سے ہمیں ضرورت نہیں ۔ فاضل امروہی کا نام ہی کافی ہے ۔ ہاں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ اس خط میں فاضل موصوف روح القدس کی تائید سے بول رہے ہیں۔ اس سے ناظرین کو کتاب آیات الرحمٰن کی عظمت کا بھی پتہ لگ جائے گا جس کے لئے ہم تحریک کرتے ہیں کہ) اس کا جلد شائع ہونا ضروری ہے، نہ ہمارے نزدیک بلکہ حضرت اقدس کے نزدیک ۔حضرت اقدس کی عین آرزو ہے کہ جس قدر جلد ممکن ہو یہ کتاب شائع ہو جائے ۔،

پھر اس شمارہ کے صفحہ ۱۰ پر امروہی صاحب بڑے فخر سے کہتے ہیں:

میں آیات الرحمٰن جواب عصائے موسیٰ لکھ رہا ہوں ۔،

پھر اسی شمارہ کے صفحہ ۱۶۔ پر اڈیٹر نے لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کتاب آیات الرحمٰن جو) منشی الٰہی بخش لاہوری کی کتاب عصائے موسیٰ
کا ایک لطیف ولا جواب جواب ہے (آٹھ جزو سے زائد لکھی جا چکی ہے) حضرت
اقدس (مرزا قادیانی) کا منشاء ہے کہ بہت جلد طبع ہو۔ (اس لئے ہر ایک شخص جو اس
لاجواب کتاب کا خریدار ہو) اور ہر شخص کو ہونا چاہیے وہ فی الفور ایک روپیہ
بذریعہ منی آرڈر مولوی سید محمد احسن صاحب کو بمقام قادیان روانہ کرے۔،

کوئی مرید نہیں پوچھتا کہ عصائے موسیٰ (مصنفہ مولوی الٰہی بخش لاہوری) جب بے حیثیت، بے ضرورت، ناقابل التفات ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور اراکین مریدین وحوار بین نے بھی اس کو بے حیثیت سمجھ کر اب تک جواب نہیں لکھا، تو اب کیا بلا نازل ہوئی اور کیا مصیبت پڑ گئی کہ اس کے جواب کا یہ اہتمام ہو رہا ہے۔ اور وہ جواب اپنے گھر میں لاجواب لطیف اور قابل قدر شمار کیا جاتا ہے؟ اور کسی کو تو ضرورت نہیں لیکن جسکا کارخانہ برباد ہو رہا ہے چندہ دینے والے بھاگ رہے ہیں اس کے دل سے آپ ضرور پوچھیں کہ کیسی اشد ضرورت ہے۔

اب جواب لکھنے والے کا حال سنئے کہ یہ حضرت (محمد احسن امروہی) اپنے قلم سے اپنے آپ کو سید تو ضرور لکھتے ہیں لیکن طبیعت و حاجات دنیوی سے معذور و مجبور ہیں ۔عربی کچھ پڑھی ہے لیکن:

نہ محقق شود نہ دانشمند۔ چار پایہ برو کتابے چند

والا معاملہ ہے۔ اہل اللہ فقراء غلبہ عبودیت وخشیت اللہ والوں کی صحبت سے محرومی ۔ اعراض وغفلت ذکر اللہ کے باعث باوجود کبرسنی و پیرانہ سالی کے اب تک تمسخر ہنسی ہزل مذاق سے باز نہیں آتے۔ ان کی ہر تصنیف سے یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ پھر ابتداء سے آپ کا یہی حال ہے کہ جہاں سے کچھ وصول ہوتا نظر آیا اور معاش کی صورت ہوئی وہاں ناخواندہ آن کو دے، اور وہیں کے رنگ میں رنگین ہو گئے ۔ نواب صدیق حسن خانصاحب مرحوم کی خدمت میں ایک رسالہ ردّ مقلدین میں لکھ کر پیش کیا۔ وہاں ریاست میں ملازم ہو گئے۔ شیخ عبیداللہ صاحب مرحوم سے اپنے رسالہ پر کچھ تقریض لکھوائی اس میں آپ نے حسب مدعا تراش خراش کر کے اپنے مصنفہ رسالہ کے ساتھ طبع کرالیا۔ نواب صاحب مرحوم کا انتقال ہو گیا ادھر مرزا قادیانی کی دوکان داری روز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بروز چمکتی دیکھی، ریاست (بھوپال) سے برطرف ہونے پر مرزا قادیانی سے آملے۔ بے چارے عیال دار ہیں۔ دو اہلیہ اور بال بچے ہیں۔ معاش کی کوئی صورت نہیں۔ مرزا و مریدین سے ماہوار چندہ ملتا ہے۔ جب چندہ میں کچھ دیر والتواء ہوتا ہے، تو کشیدہ و درہم برہم ہو جاتے ہیں۔ قادیان خود چلے آتے ہیں، اپنا حساب کتاب جس طرح ہو سکے پورا کر لیتے ہیں۔

چونکہ قادیانی مرزا جی خود مریدین کے چندہ پر ہی بایں عیش وعشرت و آسودگی بسر کر رہے ہیں کبھی ان کے چندہ دینے میں تنگ بھی ہوتے ہیں، لیکن لاچاری و مجبوری سے نبھا رہے ہیں۔ اور جب ضرورت پڑتی ہے تو بعوض چندہ ایسی خدمت ان سے لے لیتے ہیں۔

پیر مہر علی شاہ صاحب کی شمس الہدایہ کا جواب بھی انہی سے لکھوایا تھا جسکی نسبت ماسٹر غلام حیدر صاحب نے اپنے عشرہ کاملہ میں لکھا ہے کہ وہ جواب ناشائستہ روکھا اور بے تہذیب و بدنتیجہ تھا۔،

ایک معتبر مرید مرزا قادیانی کی زبانی ہے کہ کتاب عصائے موسیٰ جب طبع ہوکر قادیان پہنچی، تو مرزا قادیانی نے اول چندروز دیکھ کر مولوی محمد احسن امروہی کو واسطے جواب کے دے دی۔ اسی وقت سے مولوی صاحب امروہی اس پر مصروف ہیں۔ لیکن اپنا فخر وشیخی جتلانے کو ایک خط میں فرماتے ہیں کہ اب جواب لکھنا شروع کیا ہے۔ پیٹ اور حاجت کیسی شیئے ہے، سب کچھ کراتا ہے۔ دیکھ لیجئے مرزا قادیانی کے دست نگر اپاہج اس کے دسترخوان پر بسر کرنے والے یا اس سے نقد چندہ لینے والے ہی اس کو خوانخواہ کچھ کا کچھ بناتے، اس کی ہاں میں ہاں ملاتے اور اس کے عقاید ومسائل باطلہ وتراشیدہ کی حمایت میں کتابیں لکھ کر شائع کرتے ہیں۔ لیکن جو مرزا قادیانی کے دست نگر اور اس کے محتاج نہیں وہ ایسی ضمیر وایمان فروشی پر آمادہ نہیں ہوتے۔

نظر بریں حالات جواب عصائے موسیٰ کا کچھ پتہ و حال تو معلوم و ظاہر ہو رہا ہے تاہم طبع ہو کر نکلنے پر مصنف کی خصوصاً اور مرزا و مریدین کی ادعائیہ راست بازی و دیانت وامانت کا حال زیادہ معلوم ہو جائے گا۔ جس طرح منشی الٰہی بخش صاحب نے مرزا قادیانی کی تصنیف ضرورۃ الامام کی پوری عبارت بلاکم وکاست لکھ کر متانت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدلائل قرآن مجید و حدیث شریف اس کے تراشیدہ عقائد و مسائل کا ردّ کیا ہے، اگر اسی طرح عصائے موسیٰ کی پوری عبارت لکھ کر معقول طور پر ویسی ہی متانت سے عصائے موسیٰ کی جملہ عبارات کا حرف بحرف جواب ہو جس کا مطالبہ خود صاحب عصائے موسیٰ نے کیا ہے، تو خود بخود ہی لوگوں کو مصنف جواب کا حال معلوم ہو جائے گا۔ لوگ منتظر ہیں کہ امروہی صاحب بدعوی سیادۃ و علم حدیث مرزا قادیانی کے عمل درآمد مسائل مخالف اسلام و حدیث رسول اللہ ﷺ جیسا کہ

اپنی اور مریدین کی تصاویر کھنچوا کر عام مریدین میں شائع کرنا،

جبریلؑ کا ہیڈکوارٹر آفتاب مقرر کرنا،

زمین پر ملائکہ کے اترنے اور ان کی رویت سے انکار کرنا۔

اول خود ہی مسئلہ نزول مسیح عند المنارۃ کو لغو کہنا، پھر بصرف مال کثیر اپنا یادگاری مینار بنام منارۃ المسیح بنوانا،

شرعی و جائز وارثوں کو محروم الارث کرنے کے لئے برائے نام اپنی بیوی کے پاس تیس برس تک جائداد رہن رکھ کر رجسٹری کرا دینا،

خلاف حال و قال رسول اللہ و ہزارہا روپیہ کا زیور و جائداد بنوانا، زہد فی الدنیا اور حکم رسول اللہ ﷺ ایاکم و التنعم وغیرہ کی کچھ پرواہ نہ کرنا، بلکہ مشک و عنبر مقوی باہ اشیاء کیوڑا وغیرہ کے استعمال کے بغیر نہ رہنا،

اور پھر بعض انبیاء کرام سے اپنے کو افضل جاننا،

اپنے کو لیلۃ القدر، یاجوج ماجوج، دجال، دابۃ الارض، وغیرہ کا حقیقت شناس سید الاولین والآخرین ﷺ سے زیادہ کہنا،

مسیح کو معاذ اللہ فحش گالیاں دینا،

اکابر صحابہ و جملہ مسلمین و مومنین کی توہین اور لعن و طعن اور سبّ و شتم کرنا،

سواء اپنے گروہ کے دیگر تمام لا الہ الا اللہ کہنے والوں، حج کرنے والوں، زکوۃ دینے والوں، صوم و صلوۃ کے پابندوں، الغرض تمام مسلمین و مومنین کو کافر جاننا،

امانت میں خیانت، عہد کا خلاف، خصومت میں گالی گلوچ، بات میں ہمیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چال، وغیرہ جن سے مرزا قادیانی کی تصانیف لبالب ہیں۔

دیکھئے مولوی محمد احسن امروہی صاحب کس امانت وصدق وراستی سے ان سب امور کی حمایت وتائید کرتے اور جواب لکھتے ہیں۔

اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی بروزی نبوۃ ورسالت کی حمایت سے لوگوں کو مولوی محمد احسن امروہی کے علم وفہم کا حال بخوبی معلوم ہو چکا ہے لیکن اس کا انتظار ہے کہ اخیر دم تک بھی آنکھیں کھول کر ہوش سنبھالتے ہیں یا نہیں اور اپنے ادعائیہ علم معرفت حدیث کا کس طرح استعمال واظہار کرتے ہیں؟ اللہ تعالی سب مومنین کا ہادی وحافظ وناصر رہے۔

بالآخر عصائے موسی کے جواب لکھے جانے کی خبر سن کر صاحب عصاء نے اپنے ایک دوست کو جو کچھ لکھا ہے وہ بھی ہدیہ ناظرین ہے۔(باقی آئندہ)۔

ایک مرزائی اخبار کی اپیل

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ایک جدید مرزائی اخبار اپنے کو پنچ مشہور کرتا ہے، حالانکہ اس میں پنچ ہونے کی کوئی بات نہیں۔اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ اس کو درحقیقت پنچ کی ماہیت ہی معلوم نہیں کہ پنچ کے لئے جامعیت علوم وفنون درکار ہے۔اور ظرافت دراصل حکماء اور فلاسفروں کا کام ہے نہ کہ عوام کا۔

یورپ خصوصاً لندن کے پنچ اخبارات لندن پنچ اورفن وغیرہ اور ہندوستان کے پنچ اخبارات پارسی پنچ اور چیری وری کے دیکھنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ پنچ کے لئے کیا کیا قابلیت اور معلومات درکار ہے۔ادنی یہ ہے کہ وہ ملک کے ورنیکلر اور فصیح وبلیغ ٹھیٹھ لٹریچر پر قادر ہو، اچھے اچھے چیدہ ناظموں اور ناشروں کا ناطقہ بند کر سکے، اس کے لطائف وظرائف اور کارٹونوں کا ظاہری پیرایہ اگرچہ ظرافت ومذاق ہومگر درحقیقت عبرت دلانے والا۔سوتوں کو جگانے والا، ہنستوں کو رولانے والا اور روتوں کو ہنسانے والا ہو، جو باتیں رات دن ہماری نظر سے گذرتی ہیں اور جن کو ہم خفیف اور سبک سمجھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جب ایک دانا اور حکیم پنچ ان کی تصویر اپنے آئینے میں دکھائے گا تو بہت ہی سنگین نظر آئے گی۔

بتائیے ہندوستان میں ان صفات کا کون سا پنچ ہے۔ یہاں کے پنچ اخبارات تو یورپئین پنچوں کے پورے نقال بھی نہیں۔ کیونکہ نقل کو بھی آخر کچھ تو عقل چاہیے پنچ کے لئے جیسے اعلی درجے کی ٹکسالی لٹریچر کی ضرورت ہے اسی طرح مہذب مذاق کی بھی ضرورت ہے تاکہ پولیٹکل اور سوشل بدعنوانیوں کی اصلاح کر سکے اور ایک صاف و شفاف مجلّے آئینہ دکھا سکے جس میں دلربا خط وخال یا چہرے مہرے کی بدنما رسولیاں اور بھونڈے مسّے نظر آ جائیں۔

مذکورہ بالا نوزاد پرچے کو جب کامیابی نہ ہوئی تو اس نے اپنا فروغ شحنہ ہند میرٹھ کو مدمقابل بنانے میں سمجھا اور ۲۴ مارچ کے پرچے میں اپنے مرزائی بھائیوں کے حضور دوہائی مچائی کہ ضمیمہ شحنہ ہند نے حضرت اقدس (مرزا) کے طلسم کا تارو پود توڑ پھوڑ کر مکڑی کا جالا بنا دیا، اب میں دوسرا جالا تازہ بتازہ نو بنو پورتا ہوں۔ پس جہاں تک ممکن ہو مجھے مدد دو۔

اچھا صاحب یہ بھی کر دیکھو۔ مگر یاد رہے کہ شحنہ ہند میرٹھ کا مقابلہ کرنے والے مر گئے۔ شحنہ ہند کو بعنائت الہی اپنی تجدید پر پورا بھروسا ہے۔ شحنہ ہند اگر چاہے تو مذاق کے پیرایہ میں فلسفہ اور منطق اور کلام اور علم معانی و بیان کے نظماً ونثراً وہ وہ نکات دکھا سکتا ہے کہ مرزا جی اور ان کے تمام حواری چکر میں نہ آ جائیں تو جبھی کہنا۔ ہاں ہاں کچھ منہ سے بولئے، سر سے کھیلئے، اگر پنچوں کا کوئی کاسہ لیس ہے تو شحنہ بھی اس حیص بیص کے لئے ہر طرح سے لیس ہے۔

شحنہ ہند سے اس قسم کے نوزاد پرچوں کا مقابلہ ایسا ہی ہے جیسے میل ٹرین سے اونٹ گاڑیوں کا۔ یا جیسا کہ کوڑا کرکٹ لے جانے والے بھینسے اپنی رفتار کا مقابلہ یا ٹرین کی مزاحمت کریں کہ ہڈی پسلی چرمر ہو جائے اور پھر چار طرف سے چیلیں اور گدمند لاکر اپنی لمبی لمبی نوکدار اور خم دار چونچوں سے بوٹیاں نوچ نوچ کر نرا پنجر اور ڈھانچا ہی باقی چھوڑیں، اور ہڈیوں کا گودا اور فاسفورس تک چٹ کر جائیں او ڈاکٹر لوگوں کو اپنے فاسفورس بنانے کے لئے بھی لالے پڑ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر صاحب الحکم جنھوں نے ہر مذہب کے پیشواؤں اور اپنے مخالفوں کو مغلظات دینے میں کوئی دقیقہ باقی نہیں رکھا، اور کالے سر کا کوئی نہیں چھوڑا، اب بھلے مانس بنتے ہیں اور شحنہ ہند کو غیر مہذب بتاتے ہیں۔ چہ خوش! ستر چوہے کھا کے بلی میاؤں میاؤں کرتی حج کو چلی۔ اصل یہ ہے کہ وہ شحنہ ہند کا لوہا مان گئے ہیں۔ نوزاد پنچ کو ابھی تجربہ نہیں۔ ہماری رائے میں نوزاد پنچ کے اڈیٹر کو حسب الحکم حضرت اقدس ٹکا سا جواب مل چکا ہے کہ شحنہ ہند اور ضمیمہ والے قابل خطاب نہیں۔ اب دیکھیں نوزاد پرچہ اپنے جدید نبی کی نافرمانی کر کے عاق بنتا ہے یا مطیع اور فرمان بردار ثابت ہوتا ہے۔

اسی نوزاد اخبار نے اپنے گذشتہ پرچے میں لکھا کہ شوکت مجدد السنہ مشرقیہ ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ بے شک اس دعوی کو بیس سال کے عرصہ میں کوئی نہیں توڑ سکا۔ مجدد کو موجودہ شعراء کی قابلیت کا بخوبی علم ہو گیا ہے۔ مجدد تمام شعرا سلف و خلف کے کلام کو پرکھتا ہے۔ ناقص کے نقص اور کامل کے کمال کو جانچتا ہے۔ فساد شعر کی اصلاح کرتا ہے۔ حالانکہ موجودہ شاعران اشعار کا نفس مطلب بھی نہیں سمجھ سکتے۔ مجدد فارس یا عرب کے کسی شاعر کے کلام پر جو اعتراض یا جرح کرتا ہے اسکو کوئی اٹھا نہیں سکتا..

(مرزائی اخبار کی اپیل والا مضمون نامکمل ہے کیونکہ اس فائل کے اگلے ورق یعنی صفحہ ۱۳۴ پر عصائے موسی کے جواب والے مضمون کی اگلی قسط چل رہی ہے۔ بہاء)

بقیہ: عصائے موسی کا جواب

(مضمون ہذا کی قسط دوم اس صفحہ یا ورق پر شروع ہوتی ہے جو میرے پاس موجود نہیں۔ جو کچھ موجود ہے وہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔ بہاء)

(منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری نے) کسی دنیوی لالچ، فضیلت نمائی، وخود فروشی کی خاطر کتاب عصائے موسی لکھی۔ جواد کریم نے بری خواہشوں سے محفوظ رکھ کر ید علیا عطا فرمایا ہے۔ آپ کے چندوں خیرات وتحصیل ناجائز پر اسکی گذران نہیں، تو اس کو کسی خودغرض حاجت مند کی تصنیف پر کیوں درد ہونے لگا؟

کیا (تمہارے جواب سے منشی الٰہی بخش کو) کتاب فروشی کی آمدنی میں خسارہ ہوگا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرید پھسل جاویں گے چندہ اور خیرات صدقات نہ دیں گے؟ الحمدللہ والمنۃ کہ ان میں سے ایک بات بھی نہیں ہے۔ ہاں اگر ایسی کمائی پر عاجز (منشی الٰہی بخش) کا مدار ہوتا تو مرزا صاحب قادیانی ایسا فاسد خیال کر سکتے تھے۔

پھر مرزائی جماعت والے کتاب مولوی محمد احسن امروہی کی تعریف میں یہ بھی کہتے ہیں (دروغ برگردن راوی) کہ اجیر صاحب نے الہامات مندرجہ کتاب عصائے موسیٰ کی ترتیب تفہیم و معانی میں اپنی خوش فہمی کے موافق تراش وخراش کی ہے۔

اگر یہ سچ ہے تو اس کتاب کے شروع میں جب تک مرزا صاحب قادیانی اپنا اس مضمون کا کوئی اشتہار نہ دیں کہ،

اجیر مولوی کا فہم وفراست وفن تمسخر و استہزاء ہماری فہم وفراست وفن الہام سے زیادہ معتبر مرجح و قابل سند ہے اور اس لئے ہم اس کو اپنا مکرم مولوی و سید کہتے ہیں اور اس کی تحریر کو سند مانتے ہیں،

تب تک وہ کتاب مریدوں میں کسی قدر و وقعت کی نہ ہونی چاہیے۔ اور اشتہار مرزا کے نیچے اجیر مصنف صاحب بھی جلی قلم سے یہ اعلان دیں کہ

مرزا صاحب نے جو تشریح و فہم والہامات کے بارہ میں اپنے اشتہار ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء؟ میں لکھا ہے کہ الہام کے وہ معنی ٹھیک ہوتے ہیں جو ملہم آپ بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح وتفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی وغیرہ، (جس کا حوالہ عصائے موسیٰ کے ص ۸۵؟ پر ہے) یہ قرارداد مرزا بالکل غلط اور ردّی اور دیوانوں کی بڑ اور پاگلوں کی بکواس سے زیادہ نہیں، نری جھک جھک اور بک بک ہے۔ اس کو ہرگز لائق التفات نہ سمجھو وغیرہ۔،

کیونکہ جب تک ایسا نہ کریں وہ کیوں کر دوسرے ملہم کے الہامات کی تفسیر و معانی اپنی رائے وفہم سے کر کے اپنی کتاب کو معتبر و صحیح کہہ سکتے ہیں۔

یہ بھی سنا ہے کہ اس میں عاجز (منشی الٰہی بخش لاہوری) کے ایسے خطوط تقویم پارینہ کا حوالہ ہوگا جن میں عاجز نے اپنی عقل ناقص کے مطابق مرزا صاحب قادیانی کی اس پہلی حالت کی تعریف کی تھی جب کہ وہ مسلمانوں کی طرف سے مخالفین اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ حقیقت اسلام وقرآن مجید ثابت کرنے کے دعوے دار تھے۔

یہ عجب استدلال ہے اور ایسی طفل تسلی سے بڑھ کر نہیں جیسی مرزا صاحب نے اپنے الہامی پسر بشیر کے مرنے پر کی تھی۔ چنانچہ اب تک ...مذبذب مریدین کو ایسی ہی تقریروں سے تسلی دی جاتی ہے۔

کاش یہ عقل کے پتلے یہ تو دیکھیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے تو خود براہین میں بار بار زور دیا ہے کہ عقل کچھ چیز نہیں ،فقط الہام ہی آفتاب نورنما ہے اسکے بغیر عقل اندھیرے میں ٹٹولتی ہے معاملات وحالات کی صحت الہام سے ہی معلوم ہوسکتی ہے۔

پس اگر عاجز (منشی الہی بخش) نے بھی اس مرزا صاحب کے قاعدہ وقرارداد کے موافق اسی مرزا صاحب کو ازلی اندھیارے میں ٹٹولنے کی حالت میں مرزا صاحب کی اس وقت کی ظاہرداری دیکھ کر بھوائے:

ہر کہ را جامہ پارسا بینی
پارسا دان و نیک مرد انگار

بلحاظ دعوی خدمت اسلامی کے بلا کسی الہام کے مرزا صاحب کو ایک ولی یا مجدد جس کا وجود افراد امت محمدیہ میں ممکنات سے ہے،محض ظن تخمین وحسن ظن سے بانتظار ظہور حق خیال کرلیا، اور اس حسن ظنی میں ان کی صفات بہیمیہ وخصائل ذمیمہ نفس پروری پیٹ پوجا سے بے خبر ہوکر (کیونکہ علم غیب علام الغیوب کا ہی خاصہ ہے) اوران کو حاجتمند ومحل خیرات وصدقات سمجھ کر صدہا روپیہ دیا، جو شائد ناسپاسی سے اب ان کو یاد ہی نہ رہا، تو کیا مضائقہ؟ اور بعد میں حسب قاعدہ مرزا صاحب جب الہام کی روشنی سے مرزا صاحب کی اصلیت وحقیقت پر اطلاع ہوئی، تومحض لوجہ اللہ وبخوف مواخذہ عاقبت فوراً ان سے علیحدگی وبریت کرلی تو کیا حرج؟

الحمد لله الذی هدا نا لهذا و ما کنا لنهتدی لو لا ان هدا نا الله

امید کامل ہے کہ شکور علیم ان خدمات کا اجر بھی ضائع نہ فرمائے گا کیونکہ انما الا عمال با لنیا ت ۔(الحدیث)۔ چنانچہ اس بارہ میں بھی الہامی جواب کتاب کے صفحہ ۸۲ میں موجود ہے یعنی

سیقول السفهاء من الناس ما ولّاهم عن قبلتهم التی کا نوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیها قل لله المشرق و المغر ب اینما تولوا فثم و جه الله

اور الحمد للہ کہ مرزا صاحب قادیانی کے مسیح یا پیغمبر ہونے کا خطرہ و وسوسہ تو کبھی دل میں گذرا ہی نہیں اور نہ ان کے دعویٰ الہام کے قطعی ہونے سے اتفاق کیا۔ اور اسی لئے عاجز و رفقاء نے ان سے بیعت نہ کی۔

حسن ظنی تو اخلاق حمیدہ میں سے ہے۔ لیکن بے چارے مریدین بوجہ ناواقفیت یہاں تک بہکے اور گئے گذرے کہ پیغمبر ماننا تو درکنار آیت کریمہ

اتخذوا احبار هم و ر هبا نهم ار با باً من دو ن الله

کے پورے مصداق بن گئے۔ نعوذ باللہ۔

اور نہ فقط ان کی تحلیل حرام اور تحریم حلال کو مانتے ہیں، بلکہ ان کو اپنا روحانی پروردگار تکیہ گاہ کفیل حاجات اور مرغی کا سانچہ بنانے والا یقین کرتے ہیں جس کا ذکر عصائے موسیٰ کے صفحہ ۱۷۵ پر ہے۔ حالانکہ دراصل مرزا صاحب اپنی حاجتیں مریدوں سے پوری کرواتے ہیں۔ ہادی المضلین گمراہی وضلالت سے بچاوے۔

علاوہ ازیں اگر کوئی مجرد عقل و سمجھ سے ہی کسی کی ظاہر داری اچھی دیکھ کر اس کو خاصہ نیک مسلمان خیال کرے اور بعد میں اس کے اندرونی خبائث:

کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم،

ظاہر ہونے پر اور اس کے علانیہ ارتداد اور مخالفت شریعت اسلامی کے سبب اس سے بریت ونفرت ظاہر کرے تب بھی کچھ محل اعتراض نہیں۔

اعتراض ونفرین کا محل تو وہ ہے کہ اپنے الہام کو قطعی وحی اور یقینی مثل قرآن مجید کے سمجھے۔ نبوت ورسالت وغیب دانی کا دعویٰ کرے جیسا کہ مرزا صاحب کرتے ہیں۔ اور پھر ہر بات اس کی قرارداد کی مخالف واقعہ ہوکر اسکے دجال کذاب ہونے پر دلیل و شاہد صادق ہوجاوے، اور اس کو اپنی پہلی بات وقرارداد سے رجوع کرنا اور پچھتانا پڑے، جس طرح مرزا صاحب نے اپنی ضرورۃ الامام میں عاجز (الٰہی بخش) کو

بے شر انسان، نیک بخت، متقی، پرہیزگار اور کلمات الہیہ سے مشرف قبول کیا

اور جب اسی مرزا صاحب قادیانی کے ممدوح (منشی الٰہی بخش) نے باصرار مرزا صاحب ضرورۃ الامام کا جواب نکالا، تو مرزا صاحب کو بڑی حسرت و پشیمانی سے اپنی تحریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ندامت اٹھانا اور دردانگیز عذاب خذلان محسوس کرنا پڑا۔ ارحم الراحمین مرزا صاحب کو ہدایت فرماوے اور اس عذاب مہین سے بچاوے۔ آمین۔

گو الہامات : فیمت و ھو کافر۔ ردت الیه لعنه، مندرجہ صفحہ ۱۵۲ عصائے موسیٰ کی رو سے تو امید نہیں کہ ان کو توفیق توبہ و ہدایت نصیب ہوگی جس پر ان کی روز افزوں سرتابی و ابتری حالت گواہ ہے لیکن عاجز بمتابعت سنت خیر خواہ دشمنان اعنی انبیاء الرحمٰن علیھم الصلوۃ و السلام ان کیلئے دعا ہی کرتا ہے اگرچہ جواب مایوسی کے ملتے ہیں جیسے ماہ رمضان المبارک میں یہ الہام ہوا

هل ثوب الكفار ما كانوا يفعلون

کیونکہ خالق رحیم نے اپنے فضل و کرم سے عاجز کی سرشت ایسی نہیں بنائی کہ مرزا صاحب قادیانی کی طرح اپنے الہام کی تصدیق کی خاطر مخلوق الٰہی کی بدخواہی و گرفتاری عذاب میں راضی وخوش ہوں۔ فالحمد لله على ذلك

پھر یہ بھی سنا ہے کہ خط و کتابت کے بہم پہنچانے والے عاجز کے ایک ایسے دوست ہیں جو موقعہ موافقت سے پہلے مرزا صاحب کے حالات خانگی سے بوجہ ہمسائیگی دیوار بدیوار ہونے کے واقف و مطلع ہو کر عاجز کو مرزا صاحب کی نسبت ہمیشہ یہی لکھا کرتے تھے

(انگریزی سے ترجمہ) وہ (مرزا) شیطان کا پیرو ہے اور اس (مرزا) کا شیطان رہنما ہے۔ اور عاجز ان کو اس تبرا بازی سے منع کرتا تھا۔

غرض کہ وہ مرزا صاحب قادیانی سے بوجہ واقفیت حالات اندرونی ایسے بیزار تھے کہ مرزا صاحب کے نام پر لاحول پڑھتے تھے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی شان کہ اس دوست کے باہمی تنازعہ ہمراہ زوجہ ثانی یا ثالث (غالباً ثالث) کے وقت مرزا صاحب بھی وہاں جا پہنچے..... اور دوران مقدمہ میں مرزا صاحب قادیانی نے بمخالفت دیگر علماء اس دوست کی طرفداری کو نسخہ تسخیر خیال کر کے ان کی موافقت کا دم مارا۔ جس سے وہ دوست ایسے رام ہوئے کہ اسی خود خواندہ چیلہ شیطان پر قربان ہونے اور مریدی کا دم بھرنے لگے۔

خیر اس خط و کتابت کے شائع ہونے میں تو کچھ مضائقہ نہیں، مگر جن دیانت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داروں کے سپرد ہوئی ہے انہوں نے اخبار میں مشتہر کیا ہے کہ،
مناسب صورت میں شائع ہوگی۔

جس کے بظاہر یہی معنی ہیں کہ تراش خراش وتحریف سے کام لیا جاوے گا۔ مثلاً اغلب ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نسبت اس دوست کا مذکورہ بالا قول جو میرے اکثر خطوط میں ہے، ہضم کر جائیں۔ یا بعض خطوط مطلق نہ چھاپیں، جیسے ۱۸۹۲ء کا وہ خط جس میں میں نے بحالت موافقت خود دونوں صاحبوں کو خیر خواہانہ لکھا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کے سالانہ جلسہ میں شراکت سے حذر کریں کیونکہ ان کی صحبت میں سوائے غیبت، شیخی ومخاصمت کوئی روحانی فیض نہیں۔

یا میرا مفصل خط مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۱ء نظر انداز کردیں جس میں ان کو اپنے تجربہ کردہ حالات ونظائر سے متنبہ کیا گیا تھا۔ یعنی

جب وہ اثناء سفر ریل میں ایک اجنبیہ کو دیکھ کر بموجب بیان خود فریفتہ ہوگئے اور خیال فاسد دل میں پیدا ہوا کہ امرتسر (جہاں دونوں کو اترنا تھا) پہنچ کر اور اول مولوی حیات گل صاحب سے نسخہ دردسر (جس کیلئے سفر اختیار کیا تھا) لاکر دل کے ارمان نکالیں گے، تو سید عبداللہ غزنوی رحمہ اللہ علیہ کی مسجد کے دروازے میں داخل ہوتے ہی اس خیال فاسد کا ایسا قلع قمع ہوا اور حالت ایسی دگرگوں ہوئی کہ آہ وزاری طاری اور کلمہ یاارحم الراحمین زبان پر جاری ہوا۔ یا اب مرزا صاحب کے تعلق اور مریدی میں یہ فیضان ہوا کہ ایک شوہر دار پوربی گھسیارن (جسکو زوجہ دوم وسیوم کی طرح علیحدہ کر چکے ہیں) سے جو دوچار ہوگئے تو اسکے حصول میں کیا کیا ناگفتہ بہ افعال عمل میں آئے۔

خدا کرے میرا (یعنی منشی الٰہی بخش کا) یہ خط بعینہ تمام وکمال شائع ہو، تا کہ ولی الرحمٰن وولی الشیطان کی صحبت کی تاثیرات کے موازنہ کا ناظرین کو موقعہ ملے، اور ان کو تفریق بین اولیاء الرحمٰن واولیاء الشیطان کی تمیز حاصل ہو۔

بالآخر یہ بات قابل اظہار ہے کہ اگر وہ اس خط وکتابت میں خیانت وتحریف کریں، تو ہم پر لازم ہوگا کہ ان کا مفصل حال معہ نظم لطیف مصنفہ میر ناصر نواب صاحب جس میں مرزا صاحب قادیانی اور ان کی جماعت کے حالات کا پورا وصحیح فوٹو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، شائع کریں۔ وہ نظم بہت ہی لطیف ہے۔ چنانچہ اس دوست کی تعریف میں پہلا شعر اس طرز کا ہے

نت نئی بیوی کی ہے اس کو تلاش
ہے وہ ایسا با حیا و خوش معاش

ہادی المضلین اس دوست کی دستگیری کرے۔ آمین

پہلے تو یہ غریب مزاج سید ھے سادے خلوت پسند تھے اور اردو ترجمہ کیمیاء سعادت کا پڑھ کر اطمینان دل حاصل کرتے تھے۔ لیکن اب مرزائی نسبت انانیت شوخی پندار و سرکشی و دیگر خصائل قبیحہ ان میں سرائت کر گئے ہیں۔ حتی کہ اب اپنے تئیں اہل بصیرت لکھتے ہیں۔ اگر چہ بصارت و بصیرت کے معنی نہیں جانتے اور نہ الف و یاء میں تمیز کر سکتے ہیں۔ اور خلوت سے تو ایسے بیزار ہوئے ہیں کہ خوانخواہ بے ضرورت غیر مذاہب اہل ثروت وحکومت کی چاپلوسی کے متمنی ہیں ..ارحم الراحمین اس مہلک نسبت و زحمت سے مخلصی بخشے۔ آمین

تصویر پرستی

(خیال گذرتا ہے کہ درج ذیل مضمون شاید کسی ایسے مضمون کا بقیہ ہے جو ان صفحات میں شروع ہوا تھا جو میرے پاس موجود نہیں ہیں۔ اور یہ مضمون اخبار الحکم قادیان میں شائع شدہ کسی مضمون کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ بہاء)

قولہ: جناب عائشہ صدیقہ کی تصویر پیغمبر اسلام کی خدمت میں جبریل لائے تھے۔

اقول: حضرت قدوس کا وہ فعل مبارک پیغمبر ﷺ کی پیش گوئی کا صادق نشان تھا ہم کو اپنے ہاتھوں کی کرتوتوں سے سوائے خذلان کے کیا مل سکتا ہے۔

قولہ: حضرت عائشہ صدیقہ سیدنا کے گھر گڑیوں سے کھیلیں تھیں۔

اقول: وہ گڑیاں حیوان یا انسان کی مورتیں نہ تھیں۔ گھوڑے کی روایت موضوع اور باطل ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کے گھر میں انسان وحیوان کی مورتیں موجود ہوتیں تو روح القدس نازل نہ ہوتے۔ اپنے وجود کی خباثت سے بزرگوں کو متہم نہ کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ: تصویر پرستش کے واسطے بنانی منع ہے۔
اقول: ذی روح کی مورت بنانی مطلق حرام ہے حضرت عائشہ صدیقہؓ نے آپ کے واسطے ایک تصویر دار کپڑا خریدا تھا۔ آپ ﷺ نے مکروہ جانا اور منظور نہ کیا اشتریت ھذا الثوب لتقعد علیھا۔ نص موجود ہے۔ محض پرستش کے واسطے حرام سمجھنا قول فاسد اور مردود ہے ضمیمہ مقامات مظہری میں حضرت شاہ غلام علی کے حالات بابرکات میں مرقوم ہے کہ

سید اسماعیل مدنی از مدینہ منورہ بحکم حضرت ﷺ حاضر شدہ بودند بحکم حضرت ایشاں آثار نبویہ کہ در جامع مسجد نہادہ اند رفتند آمدہ عرض نمودند۔ اگرچہ برکات حضرت رسالت محسوس میشوند لیکن ظلمت کفر نیز درا ینجا موجود است۔ تحقیق شد کہ تصاویر بعض اکابر درایں جا بودند، دریں مقدمہ بہ بہادر شاہ نوشتند تصاویر برآوردند۔

اولیاء الشیطان اور اولیاء الرحمان میں ضرور فرق ہونا چاہیے۔

قولہ: آنجناب نے اپنی تصویر شاہ روم کے پاس بھجوائی تھی (الحکم)
اقول: یہ کذب صریح آنحضرت ﷺ پر مرزا قادیانی کے چیلوں نے باندھا ہے۔ ..ہاں شاہ قیصر کے پاس نبیوں کی تصویریں موجود تھیں۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت جبرئیل آدم کے پاس لائے تھے۔ یہ باحکمت فعل صدق نبوت پر نص قطعی ہے ہزارہا سال قبل پیدائش کے نشان صداقت موجود تھے ہم کو اپنے منکرات سے کیا فائدہ ہے۔
قولہ: آئینہ میں منہ دیکھتے ہو۔ عکسی تصویر ہر گھر میں موجود ہے۔
اقول: انبیاء اصفیاء خاص و عام آئینہ میں منہ دیکھتے ہیں، بلکہ تمام اشیاء مصفا سے بالمقابل چیزیں نظر آتی ہیں۔ آئینہ کو آئینہ تلوار کو تلوار پانی کو پنی کہتے ہیں۔ یہ بھی قدرتی نظارہ ہے کسی کے ہاتھ کی بنائی ہوئی تصویر نہیں۔
قولہ: ملہمین مجبور ہیں ان پر مواخذہ نہیں ہوتا۔
اقول: صادقوں کے الہامات سچے ہیں۔
قولہ: مرزا صاحب فرماتے ہیں ہم نے تصویر یورپین کے واسطے بنوائی ہے۔
اقول: کیا انبیاء اور صلحاء نے اپنی مورتوں سے اسلام پھیلایا تھا۔ انوار تجلیات حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدوس ذوالجلال مقدسوں کے مبارک چہروں پر تاباں تھے جن سے اب تک تمام عالم پر نور ہے اب بھی غلامان سیدنا پر انوار الٰہی جلوہ گر ہیں خدا کے قہر شدید سے ڈرو اور شر پھیلانے سے باز آؤ۔

قولہ: قرآن سے تصویر کی حرمت ثابت نہیں۔

اقول: فرمان عالی شان جناب پیغمبر ﷺ مثل قرآن کے ہے

وما ینطق عن الھوی،

اور الا انی او تیت القر آن ومثلہ معہ۔الحدیث۔

شاہد ناطق ہے۔ ہر امر کو نص کتاب اللہ سے ثابت کرنا مشکلات میں پھنس جانا ہے ۔مرزا صاحب کا نام ونشان قرآن وحدیث میں کہیں نہیں۔ نہ صحابہ اہل بیت اورسلف صالحین سے ثابت ہے۔

محمد عبداللہ از ملتان

چڑیاں دام سے نکل گئیں

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

پیر جی سراج الحق صاحب جو اس سے پہلے جمالی تھے اور اب مرزائی ہو گئے ہیں، اپنے وطن مالوفہ قصبہ سرساوہ ضلع سہارن پور میں تشریف لائے اور مرزا جی کی بعثت اور رسالت ونبوت کی منادی بہت زور شور سے کی، اور خوب ہی روغن قاز اور مسالے دار آب پیاز مل کر لوگوں کو گانٹھنا چاہا۔

قریب تھا کہ بعض ضعیف الاعتقاد جہلاء نئے نبی کے کلمہ گو اور امتی ہو جائیں مگر مسلمانوں کی خوش قسمتی سے پیر جی صاحب کے بہنوئی اور ہمارے شاگرد رشید حافظ محمد جان صاحب رام پوری آن پہنچے۔عشرہ محرم کے ایام تھے، حافظ صاحب نے حسب دستور شہیدان کربلا رضوان اللہ علیھم اجمعین کا ذکر پڑھا۔لوگ بکثرت جمع ہوئے۔ پیر جی سراج الحق بھی آدھمکے اور ذکر شہادت پڑھنے اور لوگوں کو اس کے سننے سے بڑی زجر وتوبیخ کے ساتھ روکا۔مگر حافظ صاحب بگھوائے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہان کے آپ ہیں صاحب وہیں کے ہم بھی ہیں

عجیب چال چلے کہ پیر جی کو اپنی فرزانگی سے فرزین کی ایک ہی چال میں مات دے دی۔ یعنی اسی مجمع میں پیر جی سے سوال کیا کہ حضرت امام حسینؑ کا مرتبہ بڑا ہے یا جناب اقدس میرزا غلام احمد بیگ چینی الاصل حال وارد قادیان کا۔

پیر جی سراج الحق جواب میں فرماتے ہیں کہ ہمارے حضرت اقدس (مرزا) کا مرتبہ بڑا ہے۔

عوام کا یہ سننا تھا کہ ان تلوں میں تیل ہی نہ رہا۔ اور پھر کیا تھا سب کے سب لاحول پڑھتے ہوئے اڑنچھو ہو گئے ،اور پیر جی ایسے کھوئے گئے جیسے کسی عاشق کا دل معشوق کے چاہ غبغب میں ۔ ہر چند غل مچایا مگر سب کارستانی ہوا ہو گئی اور اب پیر جی سے لوگوں کو ایسی نفرت ہے جیسے انگریزوں کو بوئروں سے۔

انبیاء علیہم الصلوۃ و السلام سے رقابت

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

واقعات شہادت دے رہے ہیں کہ قادیانی مرزا جی اپنی جعلی نبوت سے تمام انبیاء و رسل کے خوفناک رقیب بنے ہیں اور لوگوں کے دلوں سے ان کی عظمت کو گھٹانا اور اپنی جھوٹی عظمت کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

آپ مثیل المسیح ہیں مگر مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ اگر چہ پرائی بدشگونی میں اپنی ہی ناک پر کلہاڑا چلاتے ہیں۔ کیا معنی کہ جب اصل مسیح جھوٹا اور لائق سبّ وطعن ہے، تو اسکی نقل یا اس کا مثیل بدرجہ اولی لائق سبّ وطعن ہوگا۔

اگر عیسائیوں نے عیسی مسیح کو ابن اللہ ٹھہرالیا تو اس میں عیسی مسیح کا کیا قصور؟ مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے خودغرضی کی حماقت سے اپنے چیلے چاپڑوں کے خوش کرنے کے لئے عیسی مسیح پر طرح طرح کے اتہام لگائے اور یہ سمجھا کہ تمام اہل اسلام بھی خوش ہوں گے کیونکہ میں عیسائیوں سے معارضہ کر رہا ہوں۔ مگر استغفر اللہ! بھلا کوئی سچا مسلمان کسی نبی کی توہین کیونکر سن سکتا ہے، اور اس کا ایمان کیوں کر گوارا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے۔ پس قادیانی مرزا جی نے تمام مسلمانوں پر اپنا مرتد اور ملحد اور ملعون ہونا اچھی طرح ثابت کر دیا۔

اب آنحضرت ﷺ پر بھی حملے شروع ہو گئے ہیں۔ الحکم میں بار بار یہ گونہہ اچھالا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال میرے اور میری امت کے لئے واجب العمل نہیں جب تک وہ قرآن سے ثابت نہ ہو جائیں۔

کوئی پوچھے کہ قرآن آخر کس پر اترا ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ قرآن کے خلاف کوئی فعل کر سکتے تھے؟ مرزا جی کہدیں گے کہ قرآن مجھ پر اترا ہے اور میرے ہی اقوال و افعال قرآن کے موافق ہیں پس جو کچھ میں کہوں اس پر عمل کرو۔

حدیث رسول اللہ ﷺ میں تو (معاذ اللہ) بہت کچھ خرافات ولغویات بھری ہیں مثلاً تصویر پرستی اور تصویر بنانے کی ممانعت جو میری بعثت وخروج کا بڑا بھاری آلہ ہے۔

ہم کہتے ہیں کیا مرزا جی قرآن پر عمل کرتے ہیں۔ قرآن میں تو ہر ذی استطاعت مسلمان پر حج فرض ہے، کیا آپ یہ فرض ادا کر چکے ہیں۔

مرزا جی کہدیں گے کہ میں جدید رسول ہوں۔ مجھ پر حج خانہ کعبہ فرض نہیں۔ میری جدید آزاد شریعت نے اسلام کے پرانے احکام منسوخ کر دیئے۔ میں مذہب اسلام کی ترمیم اور تنسیخ کیلئے آیا ہوں۔ میرا جھونپڑا یا ٹاپا یا مسکن (قادیان) مکہ اور مدینہ سے بڑھ کر ہے۔ اور میرا نو تعمیر منارہ تمام مقدس مقامات کا قبلہ گاہ ہے۔ پس لوگ میری زیارت اور میرے منارے کا طواف کریں۔ دقیانوسی وحشی مسلمانوں کے لئے پورانا کعبہ اور میرے جدید مہذب مرزائیوں کے لئے تازہ بتازہ نیا گھڑا ہوا منارہ ہے (منارہ یا جہنم کا شرارہ)۔

قرآن نے عیسیٰ مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ قرار دیا، میں (مرزا قادیانی) اس کو (معاذ اللہ) طوائف زادہ اور کذاب قرار دیتا ہوں۔

یہ مرزا قادیانی کا قرآن پر بمقابلہ حدیث رسول اللہ ﷺ عمل ہے۔

انبیاء کرام ﷺ دنیا میں کچھ اور ہی شان لے کر آئے تھے جو دوسرے انبیاء کی عظمت کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی عجیب رحیمی شان تھی کہ تمام انبیاء کی یکساں عظمت کرنیکا مسلمانوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ہی کا نفس مطمئنہ تھا کہ سخت تہدید کے ساتھ فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاتخیرو فی انبیاء اللہ
یعنی خدا کے نبیوں میں تخییر نہ کرو (ایک کو دوسرے پر ترجیح اور فضلیت نہ دو)
اور فرمایا
لاتفضلو نی علی یو نس بن متی یعنی مجھے حضرت یونس پر بھی فضیلت نہ دو،

کیا نبی بننا کسی دنیا کے کتے کا کام ہے جو لوگوں کے دلوں میں اپنی دھاک بٹھانے کو تمام انبیاء کو گالیاں دیتا ہے خوارق وہ اخلاق وہ عادات وہ کہ ایک ادنی صفات کا آدمی بھی ان سے عار کرے۔

مرزا قادیانی کے کلمہ گو تولے دے ہزار پانچ سو ہی ہوں گے۔ ۱۳ سو برس میں تو ایسے ایسے مکار عیار مہدیان کذاب پیدا ہو چکے ہیں جن کے ساتھ لاکھوں حمقاء ہوئے ہیں، مگر وہ برسات کے اولادالزنا (حشرات الارض) کی طرح جہاں سے نکلے تھے وہیں گھس گئے۔ چندروز میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے گروہ کا بھی یہی حال ہوگا ۔انشاء اللہ تعالی

واقعات شاہد ہیں کہ کیسے کیسے مقدس اور خالص باخدا لوگ مرزا قادیانی سے علیحدہ ہو گئے ۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی میں کچھ بھی للّٰہیت اور خلوص پاتے تو غیر ممکن تھا کہ اس سے یوں علیحدہ اور بیزار ہوتے کہ اب اسکے نام کا کتا بھی نہیں پالتے ۔ اور جس طرح وہ اب اپنے سینکڑوں روپئہ کے اکارت اور فضول جانے پر افسوس کرتے ہیں، اسی طرح دوسرے نو گرفتار بھی چند روز میں افسوس کریں گے۔ انشاء اللہ تعالی

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے خوارق سے صاف ثابت کر دیا ہے کہ وہ مذہب اسلام کا ایک خوف ناک حریف اور آنحضرت ﷺ کا کٹا رقیب ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب کوئی عیار اور سادھو با وصف ختم نبوت و رسالت کے نبی اور رسول بننے کا مدعی ہوگا تو ممکن نہیں کہ اس کے دل میں انبیاء سابقین کی عظمت باقی رہے ۔ وہ تو ہر طرح اپنے ہی کو سب سے نوہاتھ لمبا بتائے گا۔ پھر غلام گردش اور خودغرض اس کو اور بھی چیتے کی طرح پھلائیں گے اور نبی اور رسول بنانے کے لئے آسمان سر پر اٹھائیں گے۔ دیکھ لو مرزا قادیانی کی رقیبانہ تعلیم و تلقین کے موافق مرزائیوں کو محمدی بننے سے عار ہے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے احمدی (مرزائی) بننا پسند کیا ہے یہ آنحضرتﷺ سے رقابت نہیں بلکہ سخت عداوت ہے۔اور جس طرح آنحضرتﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ

لو کان موسی حیّا لما وسعه الا اتّباعی

اسی طرح چندروز میں مرزا قادیانی کہے گا

لو کا ن محمد حیا لایمکنه الا اقتدائی

کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن وحدیث کے الفاظ بدلنے، یا یوں کہو کہ ان میں تحریف کر کے اپنی جانب منسوب کرنے ہی کا نام الہام رکھا ہے۔اور اس کا برابر تجربہ ہو رہا ہے۔ ہر عالم جو زبان عرب سے کچھ بھی مسّ رکھتا ہے، مرزا قادیانی کے جملوں سے کہیں بہتر جملے گھڑ سکتا ہے جو اس نے اپنے جعلی الہامات میں گھڑے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھی مرزا قادیانی نے پورا دعوی ظاہر نہیں کیا۔مگر اطمینان رکھنا چاہیے کہ چندروز میں ظاہر کرے گا اور اپنے کو خاتم النبیین بنائے گا۔اور جس طرح خود مثیل المسیح نے عیسی مسیح کو مار کر کشمیر میں دفن کیا ہے اور مہدی موعود کو خونی مہدی بنا کر خود ان کا جانشین ہوا ہے، اسی طرح آنحضرتﷺ میں عیوب ونقص نکال کر خود خاتم النبیین بنے گا۔قرآن کی آیتوں کا اپنی جانب منسوب کرنا اسی امر کی تمہید اور توطیہ ہے۔ ذرا دیکھتے جایئے کیا کیا ہوتا ہے۔ابھی چیونٹی کے پر اچھی طرح نہیں نکلے چندروز میں نکلنے والے ہیں۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴۔اپریل ۱۹۰۲ء نمبر ۱۶ جلد ۲۰ و ۲۲

مرزا کے ملحدانہ عقاید کا زہریلا اثر

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کے ملحدانہ عقاید کا زہریلا اثر وباء روحانی ہے اور وباء طاعون کا اثر جسمانی۔ یہ دنیا تک محدود اور وہ عاقبت تک بھی پیچھا چھوڑنے والا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے دونوں میں کتنا تفاوت ہے۔

پٹیالہ سے نامہ نگار نے لکھا کہ علاوہ ضمیمہ اوراس کے معاونوں کی قوت قدسیہ کے خداوند کریم نے عالم غیب سے کچھ ایسے سامان مہیا کر دیئے ہیں کہ مرزائی عقاید کا اثر روز بروز زندہ در گور ہو رہا ہے۔ مولانا محمد علی صاحب بوپڑی واعظ پنجاب کے وعظ نے برکات اور ہدایات عامہ کے وہ انوار پھیلائے ہیں کہ الحاد اور شرک و بدعت چمگادڑوں کی طرح کونوں کھدروں میں چھپتے پھرتے ہیں۔ جولوگ اب تک مذبذب اور گومگو تھے اور مکھیوں کی طرح ادھر اودھر بھنبھناتے پھرتے تھے اور مرزائی عقائد کے عنکبوت نے ان پر اچھی طرح لعاب اور جالا نہ تنا تھا، وہ مولانا ممدوح کے اثر وعظ سے شہباز بن کر اور تزویر کا تارو پود توڑ تاڑ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے دام فریب سے نکل گئے، اور دین اسلام کی وسعت آباد فضا میں آ گئے۔ علاوہ انکے اور لوگ بھی جو رات دن بدعات میں مستغرق رہتے تھے، ہدایت پا کر متبع سنت خیرالوریﷺ ہو گئے۔

الغرض مولانا محتشم الیہ کا وعظ زور شور سے جاری رہا اور لوگ جوق در جوق یدخلون فی دین اللہ افواجا .. الآیہ کے مصداق ہوئے حمداً و شکراً۔

ہر وعظ کے بعد طاعون ملعون کے دفعیہ کی دعا ہوتی رہی۔ یقیناً یہ مولوی صاحب بوپڑی ہی کی برکت اور دعا کا اثر ہے کہ خاص پٹیالہ میں طاعون مداخلت نہیں کر سکا، حالانکہ پٹیالہ کے اردگرد موجود رہا۔

مولوی محمد علی صاحب بوپڑی کے وعظ نے روحانی طبیب بن کر وجدانی بیماریوں کو بالکل دفع کر دیا۔ اگر مریضوں نے بے اعتدالی نہ کی اور طبیب کی ہدایتوں پر کاربند رہے تو پٹیالہ میں نہ روحانی (مرزائی) طاعون کا دورہ ہوگا نہ پلیگ (جسمانی) طاعون کا انشاءاللہ تعالی۔

ایک لطیفہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ محکمہ نہر اٹاوہ کے اہل کار منشی عبدالرحیم صاحب کا لڑکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو گیا۔ آپ جانتے ہیں فرزند کا داغ بہت سخت ہوتا ہے۔ منشی صاحب نے سخت اضطرار اور رنج کی حالت میں قادیانی مرزا جی کو لکھا کہ

آپ عمل کشف قبور کے عامل ہیں، براہ عنایت از روئے عمل کشف میرے فرزند کا حال معلوم کر کے تشفی فرمایئے کہ اس سے جناب باری نے کیا معاملہ کیا، اور اب اس کی روح راحت میں ہے یا تکلیف میں۔

اس کا جواب مرزا صاحب کے جبرئیل میاں عبدالکریم نے یہ دیا کہ

تم صبر کرو حضرت نبی کریم علیہ السلام کے ۱۱ بچے فوت ہوئے۔

اس عبارت میں علیہ السلام کے بعد جو (کے) تھا، وہ سہو کتابت سے رہ گیا اور ۱۱ بچے کی (چ) کے نقطے ندارد ہوئے، صرف ایک نقطہ پڑھا گیا۔

الغرض یہ عبارت یوں پڑھی گئی کہ

حضرت نبی کریم علیہ السلام (مرزا جی) ۱۱ بجے فوت ہوئے۔

منشی عبدالرحیم صاحب کو حیرت ہوئی کہ مرزا جی کی بیماری کی خبر نہ الحکم نے لکھی، نہ کسی اور اخبار نے۔ نہ کوئی خط اس بارہ میں آیا، یہ کیا معاملہ ہے۔

پھر خیال ہوا کہ پنجاب میں طاعون پھیلا ہوا ہے کیا عجب ہے کہ قادیانی مرزا جی اس کی بھینٹ چڑھ گئے ہوں اور تمام مرزائیوں کے گناہوں کا کفارہ بن گئے ہوں کیونکہ وہ مثیل المسیح ہیں۔ عیسی مسیح بھی تو صلیب پر چڑھ کر آسمانی باپ کی تمام اولاد کے گناہوں کا ازازل تا ابد کفارہ بن گئے ہیں ورنہ مماثلت ہو نہیں سکتی۔

بہرنہج میاں عبدالکریم سیالکوٹی کے نام ایک تعزیت نامہ بھیجا گیا جس میں مرزا جی کی وفات پر بہت کچھ افسوس کیا گیا۔ پھر کیا تھا:

دیوانہ را ہوئے بس است

گالیوں کا منہا منہ بھرا جواب آیا کہ ہمارے حاسدین مردود ہیں، مطرود ہیں، آتش حسد کے زہر آلود دود ہیں، بے بہبود ہیں، ناقص الوجود ہیں وغیرہ۔

ہماری رائے میں مرزا جی کے جبرئیل سے یہ ایسی غلطی ہوئی ہے کہ کسی طرح قابل معافی نہیں۔ مرزائیوں کے خدا کا کام ہے کہ اسے فوراً معزول کرے، ورنہ یہ کبھی نہ کبھی اپنے خدا کو ضرور مار کر رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کشف قبر کے معاملہ میں مرزا جی نے جو پھڑکتا جواب بھیجا وہ تو سوال از آسمان جواب از ریسمان ہو کر چاروں طرف قہقہے اور ہنسی کا گڈا بن گیا اور منشی صاحب کا اچھی طرح اطمینان ہو گیا کہ مرزائیوں کا خدا کتنے پانی میں ہے۔

تصویر پرستی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

نوزاد مرزائی اخبار نے ایک مضمون بعنوان (تصویر کے فوائد) شائع کیا ہے اور وہی لچر اور لغو دلائل خلاف مذہب اسلام لکھے ہیں جن کا الہام مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں پر ان کے خدا کی طرف سے ہو چکا ہے وہ لکھتا ہے کہ

تصویر اور فن تصویر کشی کی نسبت علماء کی مختلف رائیں ہیں۔،

علماء اسلام کی رائیں تو ہرگز مختلف نہیں، تصویر کا کھینچنا اور کھنچوانا اور گھروں میں رکھنا اور اپنی عورتوں کو نامحرم کی تصویر دکھانا علماء سلف وخلف کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے اور یہ کام اور اس کے فاعل خدا اور رسول کے نزدیک قطعی ملعون (دوزخی) ہیں شائد مرزائی اخبار کی مراد علماء سے علماء یہود و مجوس ونصاری یا علمائے ہنود پنڈت وغیرہ ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ نیک نیتی سے تصویر کھینچنا یا کھچوانا ناجائز نہیں۔ محرمات میں اور نیت۔ کوئی چوری یا رہزنی اس نیت سے کرے کہ میں لوگوں کو لوٹ کر مسجد بناؤں گا یا یتیم خانہ یا مدرسہ جاری کروں گا تو ایسی نیت سے چوری اور رہزنی کیوں کر جائز ہو سکتی ہے۔ مرزا جی کی تو یہ نیت ہے کہ مرزائی اور مرزائنیں مجھ سے محبت رکھیں مجھے پہچانیں میرے چہرے مہرے خط و خال کو گھوریں میری مورتی کی ڈنڈوت کریں میری عظمت کریں جو درحقیقت پرستش ہے۔

بہت سے مسلمان تصویریں بناتے اور بنواتے ہیں اور اپنے گھروں میں رکھتے اور ان سے مکانات کو سجاتے ہیں لیکن ان سے ایماناً پوچھ دیکھو وہ کبھی اس کو مستحسن اور جائز نہ بتائیں گے بلکہ حرام مطلق کہیں گے اور اپنے گناہ کے معترف ہوں گے۔ خوفناک یہ امر ہے کہ مرزا اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر امور خلاف اسلام کو جائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مباح بلکہ ایک صورت میں واجب اور فرض بتاتا ہے اور حتی الوسع یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مذہب اسلام نے انکو جائز اور بعض صورتوں میں واجب اور فرض قرار دیا ہے۔

ان جہلاء کی بڑی دلیلیں دو ہیں۔

اولاً خدا تعالی خود مصور ہے۔

دوم، تصویر دار سکہ ہر وقت لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں۔

اب ذرا غور سے دونوں دلیلوں کی دھجیاں اڑتی دیکھئے۔ اگرچہ یہ تو کسی طرح یقین نہیں کہ آپ اپنے دعوی سے باز آئیں خدا تعالی کی صفت تو نہ صرف المصور ہے بلکہ اس کے توقیفی اسماء صفات ۹۹ ہیں۔ کیا مرزا قادیانی اور مرزائی سب خدا تعالی کی صفات میں مشارکت چاہتے ہیں۔ وہ خالق السماوات و الارض ہے وہ جاعل الظلمات و النور ہے، وہ ازل سے ابد تک حی اور قیوم ہے۔ اس کی صفت محیی و یمیت ہے۔ اس کی صفت نمرود جیسے سرکش خدائی کا دعوی کرنے والے (مرزا نے تو ابھی نبوت ہی کا دعوی کیا ہے) کے سامنے حضرت ابراہیم نے یہ بیان فرمائی

فان اللہ یأتی بالشمس من المشرق فأت بها من المغرب فبھت الذی کفر۔ یعنی میرا خدا وہ ہے جو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو کچھ قدرت رکھتا ہے تو مغرب سے آفتاب نکال۔

یہ سن کر نمرود حیرت زدہ ہو کر خاموش ہو گیا۔ دیکھئے نمرود تک کو ایسی مسکت دلیل نے بت بنا دیا۔ مگر مرزا جی کی گردن تو اپنے منارے کی طرح نمرود سے بھی کئی منزل اونچی ہے، کیوں مبہوت ہونے لگے۔

کس قدر احمقانہ اور طفلانہ توہم ہے کہ انسان کی آنکھ میں آئینے میں پانی میں عکس پڑتا ہے اور انسان خود تصویر ہے اس لئے تصویر بنانا جائز ہے۔ کوئی پوچھے کہ تم نے قدرتی مصنوعات پر اپنے ہاتھ کی بنائی مصنوعات کو قیاس کیا جو شیطان کی صفت ہے۔

چھوڑ قیاس کی تو تلبیس۔ اول من قاس ابلیس

کیا مذہب اسلام نے ایسا حکم دیا ہے کہ چونکہ آئینے اور پانی وغیرہ تمام شفاف چیزوں میں عکس پڑتا ہے لہذا تم بھی تصویریں بناؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان بے شک صانع مطلق کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ پتھر یا سونے چاندی تانبے وغیرہ دھاتوں کی بنائی ہوئی یا کاغذ پر کھینچی ہوئی تصویر نہیں۔ وہ ایسی تصویر ہے جو رحم مادر میں بنتی ہے جس کی تعریف میں حضرت سعدی نے ایسا شعر لکھا ہے کہ دوسرا شاعر نہیں لکھ سکتا:

دہد نطفہ را صورت چوں پری
کہ کرد است بر آب صورت گری

انسان کی تصویر صانع مطلق نے پانی پر کھینچی ہے۔ بھلا مرزا قادیانی اور تمام مرزائی فراہم ہو کر ایک حرف تو پانی پر کھینچ دیں۔ الحق یصور فی الارحام کیف یشاء

خدا نے تصویر بنانے کا تو معاذ اللہ حکم دیا، مگر حج کرنے کا حکم نہیں دیا۔ خدا نے مرزائی بننے کا حکم نہیں دیا۔ آنحضرت ﷺ کا مفرد پیارا نام محمد اور احمد ہے اور مرزا کا نام غلام احمد بیگ۔ پس اگر مرزا قادیانی کے خدا کو کچھ بھی عقل ہوتی تو مرزائیوں کو بجائے احمدی بنانے کے غلامی بناتا، جو نام کا جزء اول ہے، جیسے موسائی، عیسائی، محمدی وغیرہ۔ اور قدرت الٰہی کا یہی التزام ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے قدرت الٰہی کا تعامل چھوڑ دیا اور اس میں بے معنی جعل کیا۔

اب رہا تصویر دار سکہ، مذہب اسلام میں کہاں حکم ہے کہ تصویر دار سکہ گھروں میں، صندوقوں اور ہمیانیوں اور خزانوں میں، محفوظ رکھو۔ جس طرح مرزا قادیانی طرح طرح کے حیلے سے کثیر رقم اپنے فنڈ میں جمع رکھتا ہے، نہ حج کو جاتا ہے، نہ زکوۃ نکالتا ہے۔ شارع اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ الکنز کیّ من النار یعنی خزانہ آگ کا داغ ہے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

یوم یحمی علیها فی نار جهنّم فتکوی بها جبا ههم و جنو بهم و ظهور هم هذا ما کنز تم لانفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔ (التوبہ: ۳۵) ترجمہ: جب کہ سونا چاندی دوزخ کی آگ میں تپائے جائیں گے اور پیشانیوں اور پسلیوں اور پشتوں پر ان سے داغ دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جس کو تم اپنے نفسوں کے واسطے جمع کرتے تھے پس جو کچھ جمع کرتے تھے اس کا عذاب چکھو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر دوسرے احکام شریعت کی طرح اس زجر و توبیخ اور وعید کو بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی کیوں ماننے لگے وہ تو جدید الہام اور جدید نبی کو مانیں گے جو شریعت محمدی کی ترمیم و تنسیخ کر رہا ہے۔

کوئی سچا مسلمان تصویر دار سکہ کو ہرگز پسند نہیں کرتا، اور محتاط اور متقی لوگ ہرگز سکے اپنے پاس نہیں رکھتے۔ چونکہ تمام مسلمان ایک غیر مذہب یا یوں کہو کہ.. ایک لامذہب گورنمنٹ کے تابع ہیں، لہذا اس کا حکم مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو اپنی اور مرزائیاں مقرب کی تصویر اور اس کی پرستش کرانے پر کس نے مجبور کیا ہے۔ صرف ہواء نفس اور تکبر اور نمود اور دنیا طلبی نے۔

شراب ام الخبائث ہے۔ حالت مرض میں بھی جو ایک مجبورانہ حالت ہے، آنحضرت ﷺ نے اس کے استعمال کی ممانعت فرمائی کہ بل ھو داء شرب دوا نہیں بلکہ خود مرض ہے۔ پس احکام شریعت کے مقابلہ میں کوئی مجبوری کیونکر چل سکتی ہے مرزا جی یہ جواب دیں گے کہ

میں چونکہ نیا نبی اور مذہب اسلام کا مجدد اور رفار مر اور مرمم اور ناسخ ہوں، لہذا میرے خدا نے جو تصویر بنوانے اور شائع کرانے کا مجھے حکم دیا ہے میں اس کی تبلیغ و ترویج کے لئے مجبول اور مجبور ہوں۔

بے شک مرزا قادیانی کا خدا ایسا حکم دے سکتا ہے مگر خدائے اسلام اور اس کا نبی ایسا حکم نہیں دے سکتا۔ اور یہ تعارض اس کی شان کے خلاف ہے کہ پہلے تو تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجے اور اب اس کو جائز کر دے۔

پھر کیا مسلمان تصویر دار سکہ کی کچھ عظمت کرتے ہیں۔ وہ تو اس میں سولہ آنے کی چاندی دیکھ کر بیع و شرا کے کام میں لاتے ہیں۔ روپیہ پیسے کی عظمت کوئی شخص تصویر دار سکہ ہونے کی وجہ سے نہیں کرتا، بلکہ کاروبار تمدن و معاشرت کا اس کو آلہ سمجھتا ہے۔ قادیانی مرزا جی نے تو تصویروں کی اشاعت کو اپنی نبوت کا جزو اعظم قرار دیا ہے۔ وہ خود لکھتے ہیں کہ میں نے یورپ میں مرزائی مذہب کی اشاعت کے لئے تصویروں کو رواج دیا ہے کیونکہ نبوت کے لئے اشاعت اور ابلاغ و تبلیغ لازم ہے۔ لہذا تصویر پرستی مرزائی مذہب کا بڑا رکن ٹھہری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم حیران ہیں کہ جب مرزائی مذہب میں تصویر ایک نعمت عظمٰی ہے، تو محض کاغذ پر کیوں کھچوائی جاتی ہے۔ دھات کی مورتیں تیار کرا کر مرزائیوں اور مرزائنوں کے گھروں میں کیوں نہیں بھیجی جاتیں۔ کیا کاغذی تصویر اور دہات کی تصویر میں کچھ فرق ہے۔ اگر مرزا قادیانی کے خدا نے صرف عکسی تصویر کی اشاعت کا حکم دیا، تو بڑی غلطی کی ہے کیونکہ کاغذہ تصویر تو چند روز میں گل سڑ جاتی ہے، کرم خوردہ ہو جاتی ہے، دہات کی تصویر کو ہر طرح استحکام ہے۔ ایک ایک مورتی ہزاروں سال تک قائم رہ سکتی ہے۔ اور کاغذی تصویر کے مقابلے میں اس کی قیمت بھی زیادہ اٹھے گی۔ ادھر تصویر کو استحکام اودھر فنڈ بھرپور، دو دو اور چپڑی۔ بات یہ ہے کہ ابھی قادیانی مرزا جی اپنے مذہب کی پوری اشاعت کرتے ہوئے جھجکتے ہیں کیونکہ کچے ہیں۔ پختہ مغز ہو کر سبھی کچھ کرنے لگیں گے۔ دہات کی تصویریں بھی چندروز میں شائع ہونے لگیں گی ذرا تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔

مسلمان کو وہابی کہنا مزیل حیثیت ہے

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزائی پنچ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۲ء میں علماء راولپنڈی مولانا ہدایت اللہ امام مسجد صدر بازار اور مولانا عبدالاحد (خان پوری) کی نسبت علاوہ دوسرے دل شکن الفاظ اور سبّ وشتم کے لفظ وہابی کا استعمال کیا گیا ہے۔ یعنی ان کو وہابی اور رئیس الوہابیین بنایا ہے۔ اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کو بھی جی بھر کے گالیاں دی گئی ہیں جیسا کہ مرزائیوں کا دستور ہے۔ حالانکہ مسلمانوں میں کوئی گروہ وہابی نہیں۔ سنی مسلمان تو یہی حنفی شافعی مالکی حنبلی ہیں جو چاروں اماموں کے مقلد ہیں۔ ایک گروہ متبعین کتاب و سنت ہے جو اہل حدیث کے لقب سے ملقب ہیں۔

ہم نہیں جانتے وہابی کون سا گروہ ہے۔ غالباً وہ ہوگا جو نہ قرآن وحدیث کو مانتا ہے نہ کسی نبی اور ولی کو، بلکہ انبیاء خصوصاً حضرت عیسیٰ مسیح کو گالیاں دیتا ہے، ان کو جھوٹا اور کسبی زادہ بتاتا ہے۔ یعنی عیسیٰ مسیح کی نانیوں اور دادیوں کو کسبیاں قرار دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ خلاف کتاب وسنت نیا مذہب اور نیا نبی قائم کرتا ہے اور اپنے گروہ کے علاوہ مسلمانوں کے تمام فرقوں کو جہنمی اور گردن زدنی قرار دیتا ہے۔ حرمین شریفین سے بڑھ کر اپنے مسکن اور منارہ کو مطاف ٹھہراتا ہے۔

وہاب خداتعالی کا نام ہے اس لحاظ سے تو ہر مسلمان وہابی کہلانے کو فخر سمجھے گا لیکن مسلمانوں کو اس لقب سے ملقب کرنے والوں کی نیت کچھ اور ہے جس کی تفصیل ہم آگے چل کر کریں گے۔ اور اگر یہ لفظ ایک شخص عبدالوہاب نامی کے نام سے منسوب ہے، تو وہ نہ کوئی امام تھا، نہ مجتہد بلکہ حنبلی مقلد تھا۔ پس اس کی جانب نہ کوئی مسلمان آج تک منسوب ہوا، نہ منسوب ہونے کو پسند کرے گا۔ ورنہ اگر وہ امام و مجتہد ہوتا تو خانہ کعبہ میں ایک پانچواں مصلی اس کے نام کا بھی ضرور قائم کیا جاتا۔

پس معلوم ہوا کہ یہ لفظ ویسا ہی موہن اور دل شکن ہے جیسا شیعہ کے لئے رافضی اور سنیوں کے لئے خارجی۔

صرف اتنا فرق ہے کہ گورنمنٹ ہند نے مذکورہ بالا القاب سے ملقب کرنے کی ممانعت نہیں فرمائی اور لفظ وہابی کے استعمال کی از روئے سرکلر ممانعت کر دی ہے کیوں مخالفوں کی مراد لفظ وہابی سے باغی و بدخواہ سرکار ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں نہ صرف مسلمانوں کا بلکہ دیگر اقوام کا کوئی گروہ بھی برٹش گورنمنٹ کا باغی اور بدخواہ نہیں سب کے سب اسکے سایہ عاطفت میں آزادی اور امن سے بسر کرنے کے باعث آزاد اور عادل گورنمنٹ کے ممنون ہیں چونکہ ایسے لفظ کا زبان پر لانا بھی قرین مصلحت نہیں لہذا گورنمنٹ نے اس کی نسبت مندرجہ ذیل کارروائی فرمائی ہے

نمبر ۳۷۶۔ آف ۱۸۸۸ء پولیٹکل ڈیپارٹمنٹ

۳۷۹۶۔ ممالک مغربی شمالی واودھ۔

مورخہ: ۲۰ جولائی ۱۸۸۸ء مقام نینی تال۔

آفس میمورنڈم:

عرضی مرسلہ مولوی ابوسعید محمد حسین لاہوری مورخہ ۲۶ مئی گزشتہ پیش ہوئی۔ مشعر اس کے کہ استعمال لفظ وہابی کا ان ممالک میں کاغذات سرکاری میں ممنوع فرما دیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم:

سائل کو اطلاع دی جاتی ہے کہ حضور نواب لفٹنٹ گورنر و چیف کمشنر نے ہدائتیں نافذ فرمادی ہیں کہ کاغذات سرکاری میں لفظ وہابی کا استعمال ترک کردیا جائے۔

دستخط: انڈر سکرٹری گورنمنٹ مغربی شمالی واودھ

اب ہم مرزائی پنچ سے پوچھتے ہیں کہ اگر راولپنڈی کے علماء اس لائیبل کی چارہ جوئی عدالت سے کریں تو کیا ہو؟ پس جو لوگ بے تحاشا مسلمانوں کو وہابی کہدیا کرتے ہیں ان کو متنبہ ہونا اور ایسے دل شکن لفظ کے استعمال سے بچنا چاہیے۔ ملک متوسط اور بنگال میں لفظ وہابی کا استعمال کرنے والوں کو سزائیں مل چکی ہیں۔ عادل گورنمنٹ دوسرے موہن القاب کا چنداں خیال نہیں کرتی مگر لفظ وہابی جس کے استعمال کا اثر گورنمنٹ تک پہنچتا ہے اس کا ضرور خیال کرے گے۔

عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

ملمع اور باطل ظاہر بینوں کی آنکھ کو اپنی چمک دمک سے چندروز کے لئے دھوکا دے کر اصل اور حق کے مقابل کھڑا ہونے کی کیسی ہی کوشش کرے لیکن آخر الامر بمصداق آیت کریمہ

قل جاء الحق و زھق البا طل ان البا طل کان زھو قاً

اس کا ملمع کافور ہو جاتا ہے۔

یہی حال مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی باطلہ کا ہو رہا ہے۔ صاحب عصائے موسیٰ نے قرآن مجید اور احادیث شریفہ اور اقوال و معتقدات کبراء سلف صالحین کے موفق دلائل ساطعہ اور براہین قاطعہ سے مرزا قادیانی کے خانہ زاد عقائد کو توڑ پھوڑ کر رکھ دیا۔ صاحب قطع الوتین با ظھار کید المفترین نے مرزا اور اس کے مریدوں کو مبہوت کر دیا۔ جناب پیر مہر علی شاہ صاحب چشتی کے مقابلہ پر لاہور میں نہ آنے سے جو ذلت وشکست جماعت قادیانی ہوئی، ضمیمہ شحنہ ہند نے جو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوئیں بکھیرے ان سب کے مقابلہ میں مرزا جی سے کچھ بھی بن نہ پڑا۔ اور کبھی بن سکے گا انشاء اللہ تعالی کیونکہ واقعات اور دلائل بینہ شرعیہ کا جواب ہی کیا۔

پس بقول شخصے مرتا کیا نہ کرتا، شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر اور بے حیائی کا لباس پہن کر (فا ن لم تستحیی فا صنع ما شئت) ہر عشرہ یا پندرہ روزہ گزر نے پر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدین کی طرف سے کوئی نہ کوئی تحریر یا اشتہار حسب عادۃ مستمرہ گالیوں سے بھرا ہوا نکل ہی آتا ہے جس میں پیر مہر علی شاہ، منشی الہی بخش صاحب اور دیگر بزرگان دین کو دل کھول کر کوسا جاتا ہے اور مصداق

و اذا خلوا الی شیا طینھم عضّوا علیکم الا نا مل من الغیظ

(آل عمران:۱۱۹)

اپنے ہاتھ کاٹتے ہیں۔

کتاب عصائے موسی کو بے حیثیت، نا شدنی، مرزائی سلسلہ کو نقصان نہ پہنچانے والی، وغیرہ بتا کر اپنا جوش ٹھنڈا اور مریدین کو اس کے مطالعہ سے ممانعت کرتے ہیں۔ بات تو جب تھی کہ شریفانہ اور منصفانہ اور محققانہ مسلک پر کسی ایک ہی اعتراض کا جواب دیتے۔ مگر جن فلاکت زدوں اور اپاہجوں کی وجہ معاش اسی سلسلہ پر ہو، وہ ایسا نہ کریں تو کیا کریں۔ پیر مہر علی شاہ صاحب کے نام کا اشتہار راقم کی نظر سے نہیں گزرا۔ ہاں مولوی عبد الکریم سیالکوٹی کا اشتہار مجریہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۱ء جو اخیر مئی ۱۹۰۱ء کو لاہور سے شائع ہوا، نظر سے گزرا۔ مبلغ ایمان داری یہ کہ مکتوب الیہ کے پاس حسب معمول پہنچا ہی نہیں بلکہ کسی دوست نے دکھایا، جس کے لغو اور نکمے اعتراضات کی مفصلہ ذیل چھتاڑ ہدیہ ناظرین ہے۔ سہولت کے واسطے مولوی عبد الکریم کے اشتہار کی عبارت کو بلفظ اعتراض اور اپنے دلائل کو تردید کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے و اللہ المستعان و علیہ التکلان

اعتراض: دونوں نام مہدی و مسیح جو اپنا کام کر رہے ہیں ایک عالم عملی طور پر ان کی کارروائیوں کے صدق کی نسبت گواہی دے اٹھا ہے۔

تردید:

❁ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا اور الّذین فر قوا د ینھم کا مصداق بننا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

- انبیاء کرام کی توہین،
- خلاف شریعت اسلامی خانہ زاد الحاد کو رواج دینا،
- ذوی الارحام یعنی شرعی وارثوں کو محروم الارث کرنے کے لئے جعلی طور پر
- اپنی جائیداد کو بی بی کے نام رہن رجسٹری کرانا،
- یادگاری مینار گھنٹہ گھر کے لئے جماعت حمقاء سے چندہ بٹورنا،
- اپنی تصاویر کھنچوا کر فدائیوں کے ہاتھ بیچنا،
- اہل قبلہ اور پابند صوم وصلوۃ حج وزکوۃ خادمان قرآن مجید واحادیث نبوی کو لعن طعن کرنا،
- غیر مذاہب والوں کی منافقانہ طور پر مدح سرائی کرنا، جس کا ذکر کتاب عصائے موسیٰ میں درج ہے،
- خونی پیش گوئیوں سے حکام اور غیر مذاہب والوں کو مسلمانوں پر بدظن کرنا وغیرہ،

یہ سب خوبیاں جو آپ کے مذاق اور جبلت کے موافق ہیں، بے شک ایک عالم نے دیکھ لی ہیں۔ ورنہ دوسرے مسلمان تو ایسے کاموں کا نام لینا بھی کفر سمجھتے ہیں۔ پس آپ لوگ جو ان دونوں ناموں مہدی و مسیح کی تضحیک اور توہین کر رہے ہیں، اگر خداوند تعالیٰ نے چاہا تو آپ اس کی مکافات کو پہنچیں گے۔

اعتراض: ہزاروں نام کے مسلمان جو دجال کی خدائی طاقتوں کے قائل تھے اور حضرت مسیح کو خالق محیی شافی عالم الغیب اور زندہ جاوید مانتے تھے اور اس مشرکانہ اعتقاد سے قرآن کریم کا ابطال کرنے سے مشرکین نصاریٰ کو قوت دینے اور رسول کریم ﷺ کی توہین میں نصاریٰ کے دست بازو بنے ہوئے تھے اب اس مہدی موعود کے ارشاد وہدایت سے مہتدین میں داخل ہو گئے ہیں۔

تردید: مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کا اعتقاد اور ایمان ایسا ہوگا، تمام مسلمان تو اول ہی سے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو خالق، محیی، شافی، عالم الغیب، زندہ جاوید، و حی، قیوم نہیں جانتے۔ بلکہ ان صفات الٰہی میں کسی کو شریک کرنا کفر و بے ایمانی سمجھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایسا ہی جو شخص رسول کریم سید الاولین والآخرین ﷺ کی توہین کرے، اپنے کو یاجوج ماجوج، دجال، اور خر دجال کا حقیقت شناس رسول ﷺ سے زیادہ جانے ،اور غیر مذاہب کے معبودان و اعیان کو خلاف تعلیم اسلام برا بھلا کہہ کر رسول اللہ ﷺ کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرائے ،جیسا کہ مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کا عمل درآمد ہے۔ ایسے امور کو بھی مسلمان خلاف تعلیم اسلام کفر و زندقہ والحاد اور پرلے درجہ کی بے ایمانی جانتے ہیں۔ مشتہر جو مرزا قادیانی کا غالی مداح ہے، اپنے پیر طریقت کی تعلیم پر فکر و تدبر کر کے سوچے کہ خود مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے لوگ قرآن مجید کا ابطال کر کے مشرکین کا دست و بازو بن رہے ہیں یا معاذ اللہ دیگر مسلمان؟

اعتراض: خداتعالی کے نئے نئے اقتداری نشانوں کو دیکھ کر جو حضرت موعود (مرزا قادیانی) کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے خداتعالی پر ان کو نیا ایمان حاصل ہوا۔

تردید: جن کے پاس پہلے ایمان نہ تھا، ان کو نیا ایمان حاصل ہوا ہوگا۔ اور جو لوگ اس ادعائی نبوت کے تلے (ختم نبوۃ کے بعد) آ گئے ان کے رہے سہے ایمان بھی غارت ہو گئے۔ جنکا سارا وبال اور نکال مرزا قادیانی اور اس کے مشیروں کی گردن پر ہے۔ اگر بطور تنزل مرزائیوں کو نیا ایمان حاصل ہونا مان بھی لیا جائے تو ان کو بموجب ان کے اپنے اعتقادات کے کچھ فائدہ نہیں کیونکہ

قال رسول اللہ ﷺ ثلاث اذا خرجن لاینفع نفساً ایمانها۔ لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانها ، طلوع الشمس من مغربها و الدجال و دابة الارض ۔

یعنی جب آفتاب مغرب سے طلوع ہو دجال اور دابۃ الارض نکل آویں اس وقت کسی کا ایمان نفع نہ دے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے مریدوں کے نزدیک یہ تینوں علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ فرنگستان یورپ میں اسلام کا چرچا ہو رہا ہے اور یہی آفتاب کا مغرب سے نکلنا ہے۔ دجال پادری لوگ ہیں اور دابۃ الارض علماء دور۔ ایسا ہی دیگر علامات قیامت یاجوج ماجوج کسوف وخسوف وغیرہ کی نسبت کہتے ہیں کہ یہ ظاہر ہو چکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس جب کہ ان کے اعتقادات کے موافق یہ سب واقعات ہو چکے، تو اب ان کو بموجب حدیث شریف ایمان کا ذرہ بھر بھی نفع نہیں۔ لہذا صریح طور پر یہ لوگ خاسر الدنیا والآخرۃ ہو گئے۔ اس پر غور وفکر کریں۔

اور نشانوں کے دکھانے کی تو آپ نے ایک ہی کہی۔ ذرا عصائے موسیٰ میں تفصیل دیکھئے۔ تعجب پر تعجب ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی تو اقتداری نشانوں سے مباحثہ امرتسر الموسوم بہ جنگ مقدس میں انکار کرتا ہے بلکہ اپنی بے بضاعتی کے خیال پر معجزات سیدنا مسیح و دیگر انبیاء کرام کو بھی مسمریزم اور عقلی چالاکی میں داخل کرتا ہے، لیکن مرزا قادیانی کو دانہ زد غالی مشتہر (عبدالکریم سیالکوٹی) بانس پر چڑھاتا ہے۔

مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی پیش گوئی جو مرزا قادیانی کا خاص رقیب بن کر اس کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے۔ عبداللہ آتھم کی موت کا نشان جو باوجود بوڑھا ہونے کے میعاد مقررہ سے ڈیڑھ برس بعد اپنی موت مرا۔ علی ہذا مولوی محمد حسین بٹالوی، ملا محمد بخش ابو الحسن تبّتی وغیرہ والی پیشین گوئیوں پر غالی مشتہر کی نگاہ کیوں نہیں پڑی۔ ضرور پڑی ہے مگر روٹیوں اور بوٹیوں کی چربی آنکھوں پر چھا گئی ہے۔ باقی آئندہ۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم مئی ۱۹۰۲ء نمبر ۱۷ جلد ۲۰ و ۲۲

ٹاپا خالی کرو

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے جو خود حضرت مرحوم کی زبانی ہے کہ میری روح ایک مرتبہ دوزخ میں چلی گئی، تو اس کو بالکل سرد پایا۔ میں نے تعجب سے پوچھا کہ

اے دوزخ! تیری آگ کا یہ شہرہ ہے کہ اگر دنیا میں اس کی ایک بھی چنگاری آجائے تو تمام طبقات الارض اور افلاک جل کر بھسم ہو جائیں، اور یہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کیفیت ۔ یا تو وہ شورا شوری یا یہ بے نمکی ۔ یہ کیا معاملہ ہے ۔
دوزخ نے جواب دیا کہ اے نادان! مجھ میں آگ کہاں ۔ جو آئے گا اپنی
آگ ساتھ لائے گا ۔

یہی کیفیت قادیانی مرزا جی کی ہو رہی ہے کہ جو شخص آپ کا چیلا ہو کر کان چھدواتا اور کوڑیا غلام بنتا ہے اس سے کہا جاتا ہے کہ لنگر خانہ کے لئے آذوقہ پیدا کرو ورنہ ٹاپا خالی کرو ۔

حال میں مرزا جی نے ایسا ہی اشتہار دیا ہے کہ جو چیلے چاپڑ لنگر خانہ کی جھولی میں کوڑی پیسا نہ ڈالیں گے، مریدی سے عاق اور مرزائیوں کے دفتر سے ان کا نام خارج ہو گا ۔،

بات بھی ٹھیک ہے، آخر آوے کس باوا کے گھر سے ۔ چند اپاہج جو اصطبل میں کھڑے دانہ چگھ رہے ہیں، جن کی کمروں میں بوجھ کھینچتے کھینچے غار پڑ گئے ہیں، سم گر گئے ہیں دم جھڑ گئی ہے، آخر وہ کس کے ماتھے جائیں ۔

پھر چند ساٹھے پاٹھے جو یاقوتیاں اور قوت باہ کی معجونیں جن میں مشک اور عنبر اور ریگ ماہی اور سقنقور کا بھیجا ڈالا جاتا ہے، اور روغن بادام اور زعفران میں دم کئے ہوئے پولاؤ اور بریانی کھا کھا کر پھنپھنا رہے ہیں، ان کا جوش کیونکر نکلے ۔

پھر خاص مرزا جی جو آسمانی جورو کے ملنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور بقول :

پیر یکہ دم زعشق زند بس غنیمت است ،

قوت باہ کے نسخے اور تر بتر مرغن حلوے اور موہن بھوگ ڈکار کر کیل کانٹے سے چست اور نوک پلک سے درست بنے بیٹھے ہیں، یہ سب مذکورہ بالا مسالے ہی کی بدولت تو ہے ۔ وہ طرح طرح کے چندوں سے اپنے چیلوں کی چندیا گنجی کر رہے ہیں اور انکے گاڑھے خون سے اپنا خون پتلا کر کے اس میں حیوانی اور شہوانی جوش وخروش بڑھا رہے ہیں ۔ اگر چندہ نہ آئے تو سب کے سب سوکھ ساکھ کر اچور بن جائیں اور لنگور کی سی زقندیں لگانی بھول جائیں ۔ حیوانی حرارتیں کافور ہو جائیں ۔ اچھی کہی ، ہو نہ ، تمہیں سب نے تو متفق ہو کر مجھے مسیح موعود اور مہدی مسعود اور فرمائشی نبی اور رسول بنایا اور اب مہیں چپاتی شکم بن گئے اور لنگر خانے کا نام سن کر لگے پیٹ پتلا نے ۔ میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو یہ شکرہ تمہارے ہی بھرو سے پالا ہے۔اب جو چیلے چاپڑ قارون کے سگے بن کر خالی خولی دم ہلاتے ہیں اور دینے کے نام گھر کے کیواڑ بھی نہیں دیتے ،وہ درحقیقت بڑے ظالم ہیں ان سے زیادہ کون ظالم ہوگا کہ وقت پر دغا دیتے ہیں۔

سنو سنو! جب کہ میں ہر طرح بانس پر چڑھ گیا ہوں (کیونکہ اصلی مسیح سولی پر چڑھے تھے) اور مجھے تمہیں نے بانس پر چڑھایا ہے، ورنہ میں تو خس سے زیادہ خسیس بلکہ اخس تھا۔اور جب کہ تم نے اپنے گلے میں منادی کی ڈھولکی ڈال کر میری مہدویت اور عیسویت کی ڈونڈی پیٹ دی ہے۔اور جب کہ تم میری خاطر دنیا سے لڑ رہے ہو اور جب کہ تم میرے کارن خدا اور رسول اور خود مذہب اسلام کو خیر باد کہہ چکے ہو، تو ان لنگر خانے کے نام سے خرلنگ کی طرح پزاوے کی تہلٹی میں کیوں بیٹھے جاتے ہو۔

مرزا جی ایسے اور مرزا جی ویسے۔مرزا جی الہامی نبی ،مرزا جی ظلی اور بروزی رسول ،مگر گرہ سے ٹکا خرچ کرتے۔تمہار بٹوؤں اور ہمیانیوں کی چنٹیں سکڑ کر اندر دھنس جاتی اور غائب ہو جاتی ہیں۔میں تمہارے عطا کئے ہوئے خالی خولی خطابوں کو کیا بھاڑ میں جھونکوں۔میں اس دم چھلے سے درگزرا۔لنڈورا ہی بھکا۔عطاء تو بلقاء تو۔مگر تم چندہ دو اور اگر مجھے اپنی توہین کا چنداں خیال نہ ہوتا تو یوں کہتا: مرا نان بدہ کفش بر سر زن

سنو سنو! روپیہ نیچر کی بڑی کرامات ہے۔ یہ نہ ہو تو مہدویت و مسیحیت سب ٹھپن ٹھیں ۔ یاد رکھو اگر تم نے فی الفور سے بھی پہلے لنگر خانہ کی تھیلیاں کھنا کھن اور چھنا چھن نہ بھرو گے تو کانوں کے درمیان کے بیچوں بیچ میں سر کر کے سب کو بارہ پتھر باہر نکال دوں گا اور منہ پر ایسی جھاڑو ماروں گا کہ میرے بھائی لال گرو نے بھی نہ ماری ہوگی۔

مسیح علیہ السلام کو دشنام

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۲۴۔اپریل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، عیسائیوں خصوصاً لاہور کے لارڈ بشپ پر غضب ناک ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی توہین کی انکو غیر معصوم بتایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیشک عیسائیوں کی یہ حرکت خلاف انسانیت اور خلاف تعلیم عیسی مسیح ہے، لیکن کیا یہ اسلام اور اہل اسلام کی شان ہے کہ ہم اس کی پاداش میں عیسی مسیح کو برا کہیں۔ کوئی آگ کھائے، انگارے اگلے، ہم کو کیا۔ ہمارا کام ہے کہ تمام انبیاء کی یکساں تعظیم کریں اور مخالفوں کے اتہاموں اور بہتانوں کو خدا پر چھوڑیں۔ یہ نہیں کہ مرزا جی کی طرح عیسی مسیح کو گالیاں دیں اور قرآن و حدیث کی مخالفت کر کے اپنی گور انگاروں سے بھریں۔

قادیانی مرزا جی تو تمام انبیاء کے رقیب ہیں۔ ان کو اسلام اور پیغمبر اسلام سے مطلق ہمدردی نہیں۔ نہ ان کو آنحضرت ﷺ سے محبت۔ ان کا مقصد تو عیسی مسیح کی توہین کرنا اور مخلوق کے دلوں سے ان کی عظمت گھٹانا ہے کیونکہ مرزا جی خود مثیل المسیح اور چودھویں صدی کے نبی اور رسول بنے ہیں۔ اور اسلئے نہ صرف مسیح بلکہ تمام انبیاء علیہم الصلوۃ و السلام کی عظمت انکے دل میں کھٹکتی ہے۔ عیسی مسیح کی معصومیت اور نبوت کی قرآن تصدیق کرے، حدیث تصدیق کرے، اور ایک ملحد ان کو گالیاں دے کر قرآن و حدیث دونوں کو جھٹلائے۔

کیا آنحضرت ﷺ نے کبھی نہ صرف عیسی مسیح بلکہ کسی نبی کی شان میں کوئی لفظ خلاف داب ادب منہ سے نکالا ہے، یا اپنے کو کسی کا رقیب بنایا ہے۔ وہاں تو محض خلوص اور صداقت اور للہیت سے کام تھا جو ایک سچے نبی کی نبوت کی شان ہے۔

لارڈ بشپ نے جو ناہنجار حرکت کی مرزا جی بتائیں کہ آخر مسلمان اس کے مقابلے میں کیا کرتے۔ قادیانی مرزا جی کا غالباً یہ منشاء ہے کہ ان سے لڑتے، کشت خون کرتے۔ کیا قادیانی مرزا جی کے قبضے میں ہزار پانچ سو آدمی نہیں ہیں؟ انہوں نے اپنا عندیہ کیوں پورا نہ کیا۔ اور اپنی فوج کو ان کے مقابلے پر کیوں نہ بھیجا۔ فدائیوں میں اپنی دھاک بٹھانے کو پھوہڑ عورت کی طرح یوں جھوجھل نکالی کہ عیسی مسیح کا مردوں کو زندہ کرنا غلط ہے۔ یہ تو قادیانی مرزا جی نے اپنی ناک کاٹی اور اپنے کو دائرہ اسلام سے خارج کیا۔

دہریئے بھی یہی تاویل کرتے ہیں کہ احیاء سے مراد دلوں کا زندہ کرنا یعنی قوم کی اصل حیات مراد ہے اور معجزہ خارق فطرت ہے جس کا ظہور محال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کہتے ہیں اصلاح تو علماء کرام بھی کر سکتے ہیں اور کر رہے ہیں، لیکن علماء اورانبیاء میں کیا فرق رہا۔عیسی مسیح کا تو قرآن مجید میں یہ قول ہے

واحی المو تی باذ ن الله

یعنی میں خدا کے حکم سے مردے کوزندہ کرتا ہوں (نہ کہ اپنی طاقت اور حکم سے)۔

اس سے معلوم ہوا کہ قادیانی مرزا جی کے نزدیک خدائے تعالی بھی مردوں کوزندہ نہیں کرسکتا۔ یہ الحاد وارتداد اور دہریت نہیں تو کیا ہے۔ مرزا جی جوتاویلیں کر رہے ہیں وہ عام جہلاء کے ناخنوں میں پڑی ہیں۔ آریا اور دہریئے تو مرزا جی سے کہیں بڑھ کرتاویل کرتے ہیں۔

بقیہ: عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اعتراض: مسیح کی موت، قبر، اور مرہم عیسی ، کے زہرہ گداز حربہ نے نصرانیت کوزخم کاری لگائے ہیں۔ ابھی تین ہفتوں کا ذکر ہے کہ لاہور مشن کالج کے تین پادری قادیان میں آئے حضرت (مرزا) نے بڑی قوت وتحدی سے فرمایا کہ میں خدا تعالی کی طرف سے وہ سب انعامات اور طاقتیں لے کر آیا ہوں جو پہلے بزرگ نبیوں کوملی ہیں اورمسیح کی موت بڑی شدومد سے بروئے قرآن وانجیل ثابت کی آخر میں آپ کی قبر کی نسبت گفتگو کی جوکشمیر میں واقع ہے۔

تردید: زبانی جمع خرچ پورا کرنا اور تنکے کو پہاڑ بنا کر دکھانا تو مرزا جی کا نیچر ہے۔ اگر وہ پہلے بزرگ نبیوں کے اقتداری نشانات اورلازوال طاقتیں اللہ تعالی کی طرف سے لائے ہیں،تو یہ کیا عمدہ موقع تھا کہ ان عیسائی مشنریوں کے سامنے ان نبیوں یا کم ازکم صرف ایک نبی مسیح علیہ السلام کے انعامات اوراقتداری طاقتوں کواستعمال میں لاتے جن کا ذکرقرآن مجیدسورہ مائدہ پارہ ہفتم رکوع پنجم میں اس طرح ہے کہ

اللہ تعالی نے ان کوروح القدس سے مدددی تھی،

وہ مہدوکہل کی حالت میں لوگوں سے باتیں کرتے تھے،

اللہ تعالی نے انکوخود کتاب وحکمت وتوریت وانجیل سکھائی تھے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اذن الٰہی کی مدد کے ساتھ کھیئة الطیر جانور بنا کر اس میں روح پھونکتے تھے،

مادر زاد اندھوں اور برص والوں کو باذن ربی تندرست اور مردوں کو زندہ کرتے تھے،

اور اللہ تعالی نے بنی اسرائیل کو ان کی ایذا دہی سے روک رکھا تھا۔

ایک مرزا صاحب قادیانی ہیں جنھوں نے اس کا انکار اور مقابلہ کر کے یہ کہا ہے کہ ان کو یہود نے پکڑ کر صلیب پر چڑھایا اور زخم لگائے معاذ اللہ کبرت کلمة تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔ پھر جب کہ مسیح انکے ساتھ آئے تو نہ ماننے والے کافروں نے کہا کہ یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔

اسی طرح مرزا قادیانی، مسیح علیہ السلام کے معجزات باہرہ کو مسمریزم اور شعبہ وغیرہ بتا کر اپنی عاقبت خوار کر رہا ہے۔

اب مرزا جی آنحضرت ﷺ والی طاقت و برکت کا ہی کچھ اثر دکھاتے جیسا کہ ایک آنکھوں کے ڈھیلے باہر نکلے ہوئے کا دست مبارک سے درست ہو جانے کا ذکر خود مرزا قادیانی نے کیا ہے۔ اور ایسا ہی تین آدمیوں کی ٹانگ اور پنڈلی وغیرہ ٹوٹی ہوئی کو صرف دست مبارک لگانے اور پھونکنے سے صحت کامل ہو جانے کا حال مفصل معجزات وکرامات عصاء موسی میں وضاحت سے ہوا ہے۔

اگر بالفرض مرزا قادیانی کے پاس اس وقت کوئی مادر زاد اندھا، برص والا، ٹوٹی ہوئی پنڈلی یا ٹانگ والا موجود نہ تھا، تو کیا عاجز عبدالکریم بھی موجود نہ تھا جس کی ایک آنکھ، سر کا گنجہ، پھوڑے پھنسیاں اور ایک ٹانگ علاج طلب ہے۔ اگر مرزا قادیانی یہ کہہ کر اپنا پنڈ چھوڑانا چاہیں کہ

ز یک چشمی جمالت را زیان نیست
کہ زیبا تر بود تصور یک چشم

تو مخالفین کا اس سے اطمینان نہیں ہوسکتا۔

ادھر عاجز عبدالکریم سیالکوٹی صحیح وسالم عینک لگانے اور لاٹھی اٹھانے کی زحمت سے بری ہو جاتا، ادھر مرزا قادیانی کے عقائد کے سبب گو مسلمان ان کو کچھ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے، لیکن یہ تو مان جاتے کہ مرزا قادیانی چونکہ بظاہر اسلام وکلمہ کا اقراری ہے، لہذا عجب نہیں کہ قادر وقدیر حکیم عزیز نے دین اسلام کی عزت وصداقت ظاہر کرنے کے لئے مرزا قادیانی کے ہاتھوں میں ایک معذور اپاہج کو صحت بخش دی۔

ادھر عیسائیوں پر بھی کچھ اثر پڑ کر عجب نہ تھا کہ انکی ہدایت کا باعث ہوتا اور ادھر مرزا قادیانی کے مرید یوسف خان اور مرزا قادیانی کی بیوی کا قریبی رشتہ دار بھائی سعید جو امرتسر والے مباحثہ کے بعد عیسائی ہو گئے تھے، ان کے عوض ایک دو عیسائی مسلمان ہوکر کچھ تو مکافات ہو جاتی۔

اور کچھ نہیں تو مرزا قادیانی کو مستجاب الدعوات ہونے کا، جس کا کچھ نام و نشان ظاہر نہیں ہوا، اس موقعہ پر شیخی بگھارنے کا موقع ملتا۔

گو مسلمان جب بھی کہتے کہ وہ مجیب الدعوات خالق ومالک رؤف رحیم بلالحاظ ملت ومذہب کے ہر مضطر اور درماندہ وعاجز مخلوق کی دعا بموجب ارشاد باری تعالی ام من یجیب المضطر اذا دعاہ اور ادعونی استجب لکم سنتا اور قبول کرتا ہے، لیکن افسوس کہ بجز زبانی تقریوں اور شیخی اور چنیں چناں کے نہ آج تک مرزا غلام احمد قادیانی سے کچھ ہوا، نہ آئندہ کچھ ہونے کی امید۔ انشاء اللہ۔

قادیانی مرزا جی برخلاف عقاید سلف وخلف کے مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر میں مقرر کرنے پر محض خودغرضی سے جان کنی اور محنت تو بہت کرتے ہیں لیکن مسلمان جب دلائل قرآنی اور واقعات پیش کرتے ہیں، تو مرزا سے بجز معمولی بدزبانی سبّ وشتم، موت کی دھمکیوں وغیرہ کے کچھ بن نہیں پڑتا۔

رہا قبر کا حال، اول تو آپ نے اس کو بیت المقدس میں مقرر کیا۔ پھر اپنے ازالہ اوہام میں کہا:

یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جاکر فوت ہوا۔

اب حکیم نورالدین بھیروی کی حمایت سے مسیح علیہ السلام کی قبر کشمیر محلّہ یار خان میں مقرر کرتے ہیں۔

اور ابھی قبر مذکور والا سلسلہء خیال جو کسور عشاریہ کی کسر متوالی یا شیطان کی آنت سے کم نہیں کہاں تک پہنچے، کیونکہ ابھی تک یہ خودغرضانہ اور مجنونانہ تحقیقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درپیش ہے۔

محرری کی آسامی سے چل کر (مرزا غلام احمد قادیانی نے) درجہ بدرجہ رسالت تک ہاتھ پاؤں مارے، اب دعویٰ خدائی باقی ہے۔

تھوڑا عرصہ ہوا اسی (قبر مسیح کی) تحقیقات وسراغ لگانے کے بہانے چندہ ہو کر دو تین سادہ لوح مرید برائے نام تیار ہوکر گریہ وزاری اور آہ وبکا سے ایک دوسرے کے گلے مل کر قادیان سے بظاہر رخصت ہوئے تھے۔ مگر اشک شوئی اور چندہ مذکور ہضم ہونے پر یہ بات گاؤ خورد ہوگئی۔

مرہم عیسیٰ بھی، جس پر اس قدر ناز کیا جاتا ہے، ایک ڈھکوسلا ہے۔ مسیح چونکہ انسان تھے اور بموجب آیت کریمہ یأکلان الطعام کھاتے پیتے تھے، اور لوازم بشری سے علیحدہ نہ تھے، لہذا اگر کسی پھوڑے پھنسی کے لئے اس مرہم کا انہیں کے لئے تیار ہونا اور اس کا استعمال کر کے شفایاب ہوجانا ثابت بھی ہوجائے تو اس سے ان کی صحت وسلامتی ثابت ہوتی ہے نہ کہ موت۔

دیکھو! مرزا غلام احمد قادیانی خود جو سوسو روپیہ تولہ والا عنبر ومشک خالص کا ست ولایت کا تیار کیا ہوا، اپنی بیماری دوّار اور ضعف اعصاب اور باہ کے نسخوں میں استعمال کر کے فائدہ اٹھاتا ہے، تو اس سے اس کی حیات ثابت ہوتی ہے یا ممات۔

یہ نرالی منطق اور اچنبھے کی فلاسفی ہے کہ کسی درد اور بیماری کے دور کرنے والی شئی سے استعمال کنندہ کی موت پر دلیل قائم کی جاوے۔

واہ کیا کہنا! اول تو اسی مرہم کا استعمال مسیح علیہ السلام کیلئے ثابت نہیں، کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو رسول اللہ ﷺ نے جس طرح کلونجی، حنا، عسل وغیرہ بے شمار ادویہ کی تعریف اور ان کے استعمال کی ترغیب فرمائی، اسی طرح آپ ﷺ اس مرہم کا بھی ذکر ضرور فرماتے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ایک اولوالعزم نبی اس کو استعمال کر کے شفایاب بھی ہو چکے ہوں۔ لیکن چونکہ اس کا نام ونشان بھی کتب سیر وطب نبوی میں نہیں ملتا، لہذا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ عیار طبیب نے اسکا کچھ تجربہ کر کے تعریف وشہرت کے لئے ایسا نام رکھ دیا، جیسے آج کل کے اشتہاری طبیب اپنی ادویات کے لمبے چوڑے نام رکھ کر ان کی تعریفوں کے پل اشتہاروں میں باندھ دیتے ہیں۔ اور خود مرزا صاحب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس عنبر والی دوا کا نام تریاق الٰہی رکھا ہے۔ بالآخر مرزا قادیانی اور اس کی جماعت پتہ ونشان بتاویں کہ کس ولایت کے کس مقام پر اس زہرہ گداز مرہم کے حربہ کے اثر سے نصرانیت کو کیا کیا نقصان پہنچے ہیں اور کس قدر عیسائی مسلمان ہوئے ہیں۔

اعتراض: غرض یہ خدا کا موعود، صحف انبیاء کا موعود، قرآن کا موعود رسول کریم ﷺ کا موعود، تو ٹھیک وقت پر آیا اور کام مفوضہ تابڑتوڑ بڑی خوبی سے کر رہا ہے۔ مگر اب سوال یہ ہے کہ میاں الٰہی بخش صاحب جنہوں نے اپنا نام موسیٰ رکھا ہے کیا کام کر رہے ہیں اور خدا تعالیٰ کے انبیاء قرآن وحدیث کی کس کس نص وخبر واثر کے موعود ہیں؟

تردید: زبانی موعود بننے والے تو پہلے بھی بہت گذرے ہیں جن کا ذکر معتبر اسلامی تواریخوں سے کتاب عصائے موسیٰ اور رسالہ قطع الوتین میں ہو چکا ہے۔ اور مرزا قادیانی کے تابڑتوڑ بڑی خوبی سے کام کرنے کا کہ

کیسی جان کنی مشقت و بےخوفی سے اشتہاریوں کی طرح اشتہار دے دے

کر اپنی دکان چندروزہ گزران کو بنایا اور چلایا ہے،

صحیح حال عصائے موسیٰ میں ملاحظہ کیجئے۔

رہا میاں الٰہی بخش لاہوری کی نسبت سو اس کو کسی قسم کا دعویٰ نہیں۔ الہامی خطاب موسیٰ کے بارے میں خوب تشریح سے انہوں نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ایسے خطابوں اور ناموں کے الہام میں آجانے سے ہرگز کوئی امتی ملہم نبی اور پیغمبر نہیں بن جاتا۔ اور مرزا قادیانی کا چونکہ سلوک میں کوئی پیرومرشد نہ تھا، لہذا اس نے ٹھوکر کھائی اگر سہواً اور نادانستہ کیا۔

اور اگر عمداً ایسا دعویٰ کیا تو اس کا بھی وہی حال ہے جو دوسرے جھوٹے مدعیان نبوت کا ہوا۔

منشی الٰہی بخش لاہوری نے تو حضرت موسیٰؑ و دیگر انبیاء علیهم السلام کی کسی وصف کی برابری کرنے سے بھی توبہ واستغفار کر کے اپنی کتاب میں خوب اپنی بریت کی ہے۔ اور اگر ایسا نہ کرتا اور وہ بھی مرزا قادیانی کی طرح مسند نبوت پر تکیہ لگانا چاہتا، یا نبوت کاملہ وناقصہ کا ایچ پیچ لگا کر کچھ بھی دعویدار بننے کی ٹھانتا، تو اہل اسلام اور علماء اسلام اس کی بھی ویسی خبر لیتے جیسی مرزا قادیانی کی لی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اب تو علماء اسلام نے کتاب دیکھ کر لکھ دیا ہے کہ جو تشریحات در بارہء الہامات منشی الٰہی بخش نے اپنی کتاب میں لکھ دی ہیں ان سے مصنف کا کوئی دعوی نہیں پایا جاتا اور اس لئے اس پر کسی قسم کا شرعی مواخذہ نہیں۔

خدا تعالی سے مدد پا کر منشی الٰہی بخش لاہوری نے جو کام کیا ہے وہ ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے ملحدانہ خلاف شرع مسائل کو بدلائل قرآن مجید و حدیث شریف ایسا نیست و نابود کیا ہے کہ اب تک اس کے جواب میں مرزائیوں سے کچھ نہیں بن آیا اور نہ بن آئے گا انشاء اللہ تعالی۔

چونکہ اللہ تعالی غنی و جواد نے اپنے فضل و کرم سے منشی الٰہی بخش کو معاش میں غنی و آسودہ حال رکھا ہے، اور وہ مرزا قادیانی کی طرح کبھی تنگ دست اور تنگ گزران نہیں ہوئے، اور نہ وہ مشتہر (مولوی عبدالکریم سیالکوٹی) کی طرح فلاکت زدہ اور محتاج ہوئے، تو پھر وہ جھوٹ موٹ مرزا قادیانی کی طرح تقوی اللہ و خشیت اللہ کو خیر باد کہہ کر خواہ مخواہ دھینگا مشتی اور بغیر کسی لیاقت و بضاعت کے بدبختی سے امت سے نکل کر اللہ تعالی انبیاء قرآن و حدیث شریف کی کسی نص و خبر و اثر کے موعود کیوں بنتے۔ یہ تو پیٹ پالنے کے دھندے ہیں جو بے چارے محتاج حاجت مند یا بندگان نفس دین و دنیا کے مواخذہ سے بے خوف ہو کر کرتے ہیں۔ بالآخر یہ تو ظاہر ہے کہ منشی الٰہی بخش کسی طرح نص و خبر کے موعود نہیں لیکن لکل فرعون موسی کے مصداق بے شک ہیں۔

اعتراض: میاں الٰہی بخش کس ضرورت کے وقت آپ تشریف لائے اور اس ضرورت کے پورا کرنے کا کون سا سامان اور مواد ساتھ لائے ہیں۔

تردید: ظاہر ہے کہ فتنہ قادیانی کے شر سے جو فی الحقیقت خناس کا اثر ہے، لوگوں کو متنبہ و مطلع کرنے کو تشریف لائے ہیں، اور اس ضرورت کو ایسا پورا کیا کہ باوجود عادت خاموشی و خلوت نشینی و بے علمی کے محض الٰہی بخشش اور اس کے فضل و توفیق سے ایسی کتاب پر از سامان دلائل قرآن مجید و حدیث شریف شائع کی کہ بہت سے مرزائیوں کے لئے خصوصاً اور عام مسلمانوں کے لئے عموماً ہدایت کا باعث ہوئی۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کا جواب اب تک مرزائیوں سے خاک بھی بن نہیں آیا اور نہ بن پڑے گا انشاء اللہ تعالی کیونکہ واقعات اور صداقت کا جواب ہی کیا ہوسکتا ہے۔ معلوم نہیں اس سے بڑھ کر مواد ساتھ لانا اور ضرورت کو پورا کرنا اور کیا ہوتا ہے۔

اعتراض: انہوں (الٰہی بخش) نے اپنی کتاب میں اعتراف کیا ہے کہ اسلام میں کوئی فتنہ نہیں، نہ کسی اصلاح کی ضرورت ہے، جس طرح بات مخلوط اور گومگو چلی آتی ہے سراسر درست ہے۔ اسلام کو نہ کسی بیرونی حملہ کا خوف ہے، نہ اس کے دفاع کی ضرورت ہے۔ اس اعتراض سے ثابت ہوا کہ میاں الٰہی بخش کا وجود بے ضرورت اور بے مصرف محض ہے۔

تردید: منشی الٰہی بخش اسلام کو سچا اور کامل دین اور قرآن مجید کو مکمل کلام الٰہی اور قانون ربانی مانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں کہ قیامت تک اس میں کسی نئی اصلاح کی ہرگز ضرورت نہیں (ہاں اگر کوئی شخص دین اسلام کا سچا وفادار خادم بن کر سلف صالحین کی روش و طریق کا پابند ہو کر بموجب احکام کتاب اللہ و ارشاد حدیث رسول اللہ ﷺ اپنی بہتری و بہبودی کے لئے اسلام کی خدمت کرے تو یہ اس کی سعادت ہے) کوئی نادان دنیا پرست حملہ آور جو اپنی کوڑھ مغزی اور ناقص فطرت کو روک نہیں سکتا، خواہ کیسے ہی بے ہودہ اور بے بنیاد حملے کرے اسلام کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا۔ اور کیونکر بگاڑ سکے جب کہ اس مالک حقیقی نے صاف صاف بیان فرما دیا ہے انّا نحن نزّلنا الذکر و انا له لحافظو ن۔

پس افسوس ہے ایسے شخص کے حال پر جو اپنی کمزوری نادانی اور بداعتقادی سے اسلام کو مخلوط اور گومگو یا کسی اور طرح سے ناقص اور نامکمل سمجھ کر اس کے مسلّمہ و محکمہ مسائل کو قابل ترمیم و تنسیخ وغیرہ قرار دے۔ اور ایسا سمجھنے اور قرار دینے سے اپنی دنیا و آخرت کو برباد و تباہ کرے۔ یہ کچھ آج کل ہی کی بات نہیں ہے مفتریوں اور ناعاقبت اندیشوں کا ذخیرہ پہلے سے ہی چلا آتا ہے۔ جب کبھی کسی خودغرض مفتری نے اسلام میں کچھ فتنہ اور فساد برپا کیا، تو فوراً اسی وقت بندگان الٰہی اور راست رسالت پناہی میں سے خادمانہ طور پر بعون اللہ تعالی اس فتنہ و فساد کی ایسی قلعی کھولی کہ سب کو معلوم ہو گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ دین اسلام سب عیوب سے بری اور صحیح و سالم ہے۔

اسی طرح آج کل بعض شکی طینت بندگان نفس اور دل دادگان ہوا و ہوس نے جن کی طبائع میں بدعقیدگی اور الحاد اپنا عمل دخل کر گیا ہے جب اسلامی روشن و مضبوط وحقانی معتقدات ومسائل کی نسبت خودغرضی سے اپنے ملحدانہ اور نامعقول خیالات ظاہر اور شائع کیے، تو منشی الٰہی بخش نے باوجود کم فرصتی کے ان ردّی اور مخالف اسلام خیالات کا خداوند تعالیٰ سے مدد پا کر ایسا قلع اور قمع کیا کہ وہ کمزور و بدعقیدہ لوگ حیران سرگرداں اور پر لے درجہ کے مبہوت ہو گئے اور کئی ایک ان میں کے بہ توفیق ربانی آنکھیں کھول کر راہ راست پر آ گئے ہیں اور مذبذبین اور بے خبر لوگوں کو ان مسائل کی نسبت احکام قرآن مجید و ہدایات رسول ﷺ کے معلوم ہو گئے ہیں فللہ الحمد

اے خدا قربان احسانت شوم
ایں چہ احسانست قربانت شوم

اور خدا کی درگاہ سے امید واثق اور یقین کامل ہے کہ اسی طرح وہ آئندہ کے فتنہ سے بھی بچ کر مامون ہو جاویں گے۔ پس جب کہ یہ حال ہے تو منشی الٰہی بخش بفضل الٰہی بالکل صحیح و سالم اور تندرست، اور خدانخواستہ وہ کانے لنگڑے اور گنجے نہیں۔ نہ انہوں نے کوئی مشن سکول میں فتور برپا کیا، یا کسی کے کاغذات زر چرانے تک نوبت پہنچی جو اپاہج بن کر کسی کی خیراتی روٹیوں کے منتظر رہتے۔ پھر کوئی بتا سکتا ہے کہ ان کا وجود بے ضرورت و بے مصرف محض ہے؟ اگر کوئی ناقص الفطرت کور چشم بے مغز کسی اپنی ذاتی غرض و علت کے سبب ان کے حق میں ایسا کہے اور خیال کرے تو اس میں منشی صاحب کا کیا قصور، سعدی:

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ
راست خواہی ہزار چشم چناں
کور بہتر نہ آفتاب سیاہ

(باقی آئندہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ مئی ۱۹۰۲ء، نمبر ۱۸ جلد ۲۰ و ۲۲

شکی اور مذبذب مرزائیوں کی تسلی

اور آخری فیصلہ کیلئے خود مرزا کا اشتہار

قبل اس کے کہ ہم الحکم قادیان کا انتخاب ناظرین کے پیش کریں، ضروری معلوم ہوتا کہ مرزا قادیانی کے ایک اشتہار کی نقل پیش کی جاوے۔ جب مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں عام طور پر جھوٹی ثابت ہوئیں، نہ صرف مخالفین بلکہ مرزا قادیانی کے اپنے مریدین بھی برملا چلّا اوٹھے کہ

آتھم کی نسبت پیش گوئی غلط نکلی۔

آسمانی منکوحہ بیوی کا الہام پورا نہ ہوا۔

مولوی محمد حسین اور جعفر زٹلی وغیرہ مخالفین کی نسبت بھی مرزا کی دعا نامقبول اور الہام جھوٹا نکلا۔

تو مرزا جی سخت حیران و پریشان ہوئے اور عجب مصیبت پیش آئی۔

ندامت مٹانے اور برگشتہ مریدوں کو روکنے اور اون کو تسلی دینے کیلئے جھٹ سے ایک تازہ پیش گوئی کا اشتہار شائع کر دیا۔ اگرچہ ابھی اس اشتہار کی میعاد معینہ کے چھ سات ماہ باقی ہیں مگر مرزا قادیانی ہر کام بھول کر ہر وقت اسی تگ و دو میں رہتے ہیں کہ اس اشتہار کے سچا ہونے کے لئے کوئی حجت یا تاویل تراشی جاوے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ جہاں ڈہائی برس اس پیش گوئی کو گذر گئے، بقیہ چھ ماہ بھی گزر جاویں گے، مگر یہ بھی یقین ہے کہ مرزا قادیانی اپنے اقرار کے بموجب ہرگز اپنے کو جھوٹا نہ سمجھے گا، اور اپنے دعوی سے ہرگز دست بردار نہ ہوگا۔

مرزا قادیانی آج کل طاعون کو بار بار اپنا نشان قرار دے رہا ہے۔ ممکن ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آخر کار طاعون کو ہی اس اشتہار کی پیش گوئی کا نشان قرار دے کر اپنا پیچھا چھوڑا وے۔ مگر طاعون کو اپنا نشان قرار دینا اور بھی حماقت ہوگی۔ ہم طاعون کی نسبت مفصل بحث علیحدہ کریں گے۔ اپنے ہم عصر اخبارات سے بصد اصرار استدعا کرتے ہیں کہ وہ یہ نوٹ اور مرزا قادیانی کے اشتہار کی نقل اپنے اپنے اخبار میں ضرور درج فرمائیں تاکہ عام طور پر مرزا غلام احمد قادیانی کے کذب کا حال معلوم ہو جاوے۔ اور متعصب اور ضدی مرزائیوں سے ہر شخص اس پیش گوئی کا مطالبہ کرے اور یہ اشتہار لفظ بلفظ سنا کر مرزا اور مرزائیوں سے کہے کہ جھوٹے کے منہ میں وہ۔

ہم پھر قومی اور غیر قومی اخبارات سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اس اشتہار کو ضرور اپنے اپنے اخبار میں شائع کریں تاکہ مرزا قادیانی کے اس دعوی کا حال ہر ایک کو معلوم ہو جاوے اور مرزا قادیانی کو جھوٹا خیال کرنے میں کسی فرد بشر کو شک نہ رہے وہ اشتہار یہ ہے:۔

اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کیلئے ایک دعا اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست

اے میرے حضرت اعلی ذوالجلال قادر قدوس حی وقیوم جو ہمیشہ راست بازوں کی مدد کرتا ہے۔ تیرا نام ابدالاباد مبارک ہے۔ تیرے قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔ تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ:

اٹھ کہ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔

اور تو نے ہی مجھے کہا کہ:

تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں۔

اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ:

تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تو نے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ:

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ:

میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا ان کو کہدے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں اور سب سے پہلا مومن ہوں۔

اور تو نے ہی مجھے کہا کہ:

میں نے تجھے اس لئے بھیجا کہ تا اسلام کو تمام قوموں کے آگے روشن کر کے دکھلاؤں اور کوئی مذہب ان تمام مذہبوں میں سے جو زمین پر ہیں برکات میں معارف میں تعلیم کی عمدگی میں خدا کی تائیدوں میں خدا کے عجائب غرائب نشانوں میں اسلام سے ہم سری نہ کر سکے گا۔

اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ

تو میری درگاہ میں وجیہہ ہے میں نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا۔

مگر اے میرے قادر خدا تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں اور طرح طرح کی دل آزار باتوں سے مجھے ستایا گیا۔ اور میری نسبت یہ بھی کہا گیا کہ،

حرام خور لوگوں کا مال کھانے والا وعدوں کا تخلف کرنے والا حقوق کو تلف کرنے والا لوگوں کو گالیاں دینے والا عہدوں کو توڑنے والا اپنے نفس کے لئے مال کو جمع کرنے والا اور شریر اور خونی ہے۔

یہ وہ باتیں ہیں جو خود ان لوگوں نے میری نسبت کہیں جو مسلمان کہلاتے اور اپنے تئیں اچھے اور اہل عقل اور پرہیز گار جانتے ہیں اور ان کا نفس اس بات کی طرف مائل ہے کہ درحقیقت جو کچھ وہ میری نسبت کہتے ہیں سچ کہتے ہیں اور انہوں نے صدہا آسمانی نشان تیری طرف سے دیکھے مگر پھر بھی قبول نہیں کیا وہ میری جماعت کو نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں ہر ایک ان میں سے جو بدزبانی کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ بڑے ثواب کا کام کر رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو اے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں، اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو، اور وہ تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں، اور تیرے اس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک پاک تبدیلی ان کے اندر پیدا ہو، اور زمین پر پاکی اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ دکھلاویں، اور ہر ایک طالب حق کو نیکی کی طرف کھینچیں، اور اس طرح پر تمام قومیں جو زمین پر ہیں تیری قدرت اور تیرے جلال کو دیکھیں اور سمجھیں کہ تو اپنے اس بندے کے ساتھ ہے، اور دنیا میں تیرا جلال چمکے اور تیرے نام کی روشنی اس بجلی کی طرح دکھلائی دے کہ جو ایک لمحہ میں مشرق سے مغرب تک اپنے تیئں پہنچاتی اور شمال وجنوب میں اپنی چمکیں دکھلاتی ہے۔

لیکن اگر اے پیارے مولی! میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں تو مجھ کو اس صفحہ دنیا سے مٹادے، تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں۔ میں اس درخواست کیلئے جلدی نہیں کرتا تا زمین خدا کے امتحان کرنے والوں میں شمار نہ کیا جاؤں، لیکن میں عاجزی سے حضرت ربوبیت کے ادب سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر میں اس عالی جناب کا منظور نظر ہوں تو تین سال کے اندر کسی وقت میری اس دعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا نشان ظاہر ہو جس کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہ ہو۔ جیسا کہ آفتاب کے طلوع اور غروب کو انسانی تدبیروں سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ اگرچہ اے میرے خداوند یہ سچ ہے کہ تیرے نشان انسانی ہاتھوں سے ظہور میں آتے ہیں لیکن اس وقت میں اسی بات کو اپنی سچائی کا معیار قرار دیتا ہوں کہ وہ نشان انسانوں کے تصرفات سے بالکل بعید ہو تا کہ کوئی دشمن اس کو انسانی منصوبہ قرار نہ دے سکے۔

سو اے میرے خدا! تیرے آگے کوئی بات انہونی نہیں۔ اگر تو چاہے تو سب کچھ کرسکتا ہے۔ تو میرا ہے جیسا کہ میں تیرا ہوں۔ تیری جناب میں الحاح سے دعا کرتا ہوں کہ اگر یہ سچ ہے کہ میں تیری طرف سے ہوں اور اگر یہ سچ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تو نے ہی مجھے بھیجا ہے، تو تو میری تائید میں اپنا کوئی ایسا نشان دکھلا کہ جو پبلک کی نظر میں انسانوں کے ہاتھوں اور انسانی منصوبوں سے برتر یقین کیا جائے تا کہ لوگ سمجھیں کہ میں تیری طرف سے ہوں۔

اے میرے قادر خدا! اے میرے توانا اور سب قوتوں کے مالک خداوند! تیرے ہاتھ کے برابر کوئی ہاتھ نہیں اور کسی جن اور بھوت کو تیری سلطنت میں شرکت نہیں۔ دنیا میں ہر ایک فریب ہوتا ہے اور انسانوں کو شیاطین بھی اپنے جھوٹے الہامات سے دھوکہ دیتے ہیں مگر کسی شیطان کو یہ قوت نہیں دی گئی کہ وہ تیرے نشانوں اور تیرے ہیبت ناک ہاتھ کے آگے ٹھہر سکے یا تیری قدرت کی مانند کوئی قدرت دکھلا سکے کیونکہ تو وہ ہے جس کی شان لا الہ الا اللہ ہے اور جو العلی العظیم ہے۔

جو لوگ شیطان سے الہام پاتے ہیں ان کے الہاموں کے ساتھ کوئی قادرانہ غیب گوئی کی روشنی نہیں ہوتی جس میں الوہیت کی قدرت اور عظمت اور ہیبت بھری ہوئی ہو۔ وہ تو ہی ہے جس کی قوت سے تمام تیرے نبی تحدی کے طور پر اپنے معجزانہ نشان دکھلاتے رہے ہیں، اور بڑی بڑی پیش گوئیاں کرتے رہے ہیں جن میں اپنا غلبہ اور مخالفوں کی درماندگی پہلے سے ظاہر کی جاتی تھی۔

تیری پیشگوئیوں میں تیرے جلال کی چمک ہوتی ہے اور تیری الوہیت کی قدرت اور عظمت اور حکومت کی خوشبو آتی ہے۔ اور تیرے مرسلوں کے آگے فرشتہ چلتا ہے تا ان کی راہ میں کوئی شیطان مقابلہ کے لئے ٹھہر نہ سکے۔

مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ پس اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء عیسوی تک پورے ہو جائیں میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلاوے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح ردّ کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں، تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا۔ اور ان تمام تہمتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لوں گا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔

دیکھ! میری روح نہایت توکل کے ساتھ تیری طرف ایسی پرواز کر رہی ہے جیسا کہ پرندہ اپنے آشیانہ کی طرف آتا ہے۔

سو میں تیری قدرت کے نشان کا خواہش مند ہوں، لیکن نہ اپنے لئے اور نہ اپنی عزت کیلئے، بلکہ اس لئے کہ لوگ تجھے پہچانیں اور تیری پاک راہوں کو اختیار کریں اور جس کو تو نے بھیجا ہے اس کی تکذیب کر کے ہدایت سے دور نہ پڑ جائیں۔

میں گواہی دیتا ہوں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے اور میری تائید میں بڑے بڑے نشان ظاہر کئے ہیں یہاں تک کہ سورج اور چاند کو حکم دیا کہ وہ رمضان میں پیش گوئی کی تاریخوں کے موافق گرہن میں آوے۔

اور تو نے وہ تمام نشان جو ایک سو سے زیادہ ہیں میری تائید میں دکھلائے جو میرے رسالہ تریاق القلوب میں درج ہیں۔

تو نے مجھے چوتھا لڑکا عطا فرمایا جس کی نسبت میں نے پیش گوئی کی تھی کہ عبدالحق غزنوی حال امرتسری نہیں مرے گا جب تک وہ لڑکا پیدا نہ ہولے۔ سو وہ لڑکا اس کی زندگی میں ہی پیدا ہوگیا۔

میں ان نشانوں کو شمار نہیں کر سکتا جو مجھے معلوم ہیں۔ میں تجھے پہچانتا ہوں کہ تو ہی میرا خدا ہے۔ اس لئے میری روح تیرے نام سے ایسی اچھلتی ہے جیسا کہ شیر خوار بچہ ماں کے دیکھنے سے۔ لیکن اکثر لوگوں نے مجھے نہیں پہچانا اور نہ قبول کیا، اس لئے نہ میں نے بلکہ میری روح نے اس بات پر زور دیا کہ میں یہ دعا کروں کہ اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور اگر تیرا غضب میرے پر نہیں ہے، اور اگر میں تیری جناب میں مستجاب الدعوات ہوں تو ایسا کر کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک میرے لئے کوئی اور نشان دکھلا اور اپنے بندہ کے لئے گواہی دے جس کو زبانوں سے کچلا گیا ہے۔

دیکھ! میں تیری جناب میں عاجزانہ ہاتھ اٹھاتا ہوں کہ تو ایسا ہی کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر میں تیرے حضور میں سچا ہوں اور جیسا کہ خیال کیا گیا ہے کافر اور کاذب نہیں ہوں، تو ان تین سال میں جو اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک ختم ہو جائیں گے کوئی ایسا نشان دکھلا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہو۔

جبکہ تو نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میں تیری ہر ایک دعا قبول کرونگا مگر شرکاء کے بارے میں نہیں، تبھی سے میری روح دعاؤں کی طرف دوڑتی ہے اور میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود اور ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا ہے۔

اگر میں تیرا مقبول بندہ ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا ملک میں امن اور صلح کاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا ہے اور ان کی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے اب تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو اور میں کسی مخالف کو اس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ ان کو کسی مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں۔ یہ میری دعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں۔

میری روح گواہی دیتی ہے کہ تو صادق کو ضائع نہیں کرتا، اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی تحدی کرتے ہیں اور ان کی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ راست باز نبیوں کی وہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبوت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں بلکہ تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں۔ تیری نصرت اور تائید تیرا فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شامل رہے۔
آمین ثم آمین۔ المشتہر: مرزا غلام احمد از قادیان ۵ نومبر ۱۸۹۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیہ: عصاء موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اعتراض: (اشتہار ص۴)۔ یا یوں کہو کہ زمانہ کی کوئی ضرورت نہ انہیں (الٰہی بخش) کو بلاتی ہے، نہ کسی مسند پر جگہ دیتی ہے۔ وہ اس بے بہار بادل کی طرح ہیں جس میں مفسدہ اور خرابی کے سوا کچھ نہیں۔

تردید: ضرورۃ کا جواب گذر چکا ہے۔ بیشک منشی الٰہی بخش اسلام کو مکمل یقین کر کے آنحضرت ﷺ کے بعد کسی زمانہ میں کسی ضرورت واصلاح کے ردوبدل کے قائل اور معتقد نہیں، اور نہ وہ کسی حاجت مند عاشق دنیا کی طرح نفسانی اغراض کے لئے مسند شیخی انا خیر منہ پر بیٹھنے کے خواہاں ہیں۔ وہ تو ہر حالت و وضع میں مطیع احکام شریعت رہ کر ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفرلنا و ترحمنا لنکونن من الخاسرین پڑھنا پسند کرتے ہیں۔

معترض کی معرفت علوم قرآنی ملاحظہ ہو کہ خوبی قسمت سے اس کو اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بے بہار بادلوں وغیرہ میں مفسدہ وخرابی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا یہ اپنی اپنی قسمت ہے لیکن اگر وہ منیب مسلمانوں کی طرح تدبر وتفکر کرتا اور تذکّر لیتا تو اوسکو معلوم ہوتا کہ عقاید اسلام کے موافق اوس حکیم علی الاطلاق نے کوئی چیز عبث اور باطل اور محض شر خلائق پیدا نہیں کی چنانچہ آیات قرآنی شاہد ہیں

الّذین یذکرون اللہ قیاماً و قعوداً و علی جنوبھم ویتفکّرون فی خلق السّماوات والارض ربّناما خلقت ھذا باطلا، سبحانك فقناعذاب النّار (آل عمران:۱۹۱)

۲۔ وماخلقنا السّماء و الارض و ما بینھما باطلا ذلك ظن الذین کفروا،فویل للذین کفروا من النار(ص:۲۷)

۳۔ و ما خلقنا السماوات و الارض و ما بینھما الّا بالحق(الحجر:۸۵)

اور ہر شئے کی پیدائش میں اوس حکیم قدیر کے لاتحصی ولاتعد فائدے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رحمتیں بھری پڑی ہیں جن کو انسان بے بنیان کی کیا ہستی و طاقت ہے کہ بہ تمامہ سمجھ سکے، الاما شاء اللہ۔

دیکھو بادل اور آندھیاں جب آتی ہیں تو اون میں ہزار ہا فوائد و منافع بھی ہوتے ہیں۔ تعفن و بدبو دور ہوتی ہے۔ ہوا صاف ہو جاتی ہے۔ کئی قسم کی بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔ وغیرہ۔

اور ایسا ہی بادل اور بارش کا حال ہے۔

پس بڑی بھاری بے ادبی اور پرلے درجہ کی کورچشمی اور ناحق پرستی ہے کہ متکبر و جاہل انسان قصور نظر اور ناقص فہم سے کام لے کر بادلوں اور انسانوں اور دیگر مخلوقات الہی کے وجود کو مفسدہ خرابی اور لاطائل سمجھے اور مذکورہ بالا آیات قرآنی کی کچھ بھی تعظیم و تکریم نہ کرے۔ یہ دین اسلام کا پاک اور سچا مسئلہ ہے کہ اوس حکیم عزیز وقدیر جل جلالہ نے کوئی شئے شر محض پیدا نہیں فرمائی دیکھو مخلوق الہی میں کئی اندھے کانے لنگڑے گنجے وغیرہ امراض والے موجود ہیں اور کئی بدلگام و بدزبان ہیں جو غریب مسلمانوں کو دن رات برا بھلا کہتے ہیں۔ اگرچہ ایسے تکلیف دہ مردم آزار لوگوں کا نہ ہونا بظاہر ہونے سے اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن ان کا وجود بھی محض شر نہیں بلکہ ان سے بھی دوسری مخلوق کے لئے کئی طرح کے فائدے ہیں۔ ان کے حال و چال کو دیکھ کر عقلمند لوگ عبرۃ پکڑتے ہیں، ڈرتے اور توبہ کرتے ہیں۔ منیب ہو کر اللہ تعالی کے انعامات و احسانات کا شکر بجالاتے ہیں، وغیرہ

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا ست
سخن شناس نہء لنگڑیا خطا این جا ست

اعترض۔ پھر انہوں نے آپ سے آپ خدا کے بلائے اور ماموریت کے بغیر کام کیا اور ایک عرصہ سے جب سے آپ کو خواب بینی کا دعوی ہے قوم اور اسلام کو کیا فائدہ پہنچایا ہے۔

اس کا جواب ہمارے نزدیک اور اسلام کے ہر سچے ہمدرد کے نزدیک اس کے سوا اور کچھ نہیں کہ آپ کا وجود محض بے سود ہے اور آپ نے اب تک کچھ نہیں کیا

تردید: آپ کی یہ تقریر جیسی غلط بیہودہ اور لغو ہے، ویسی ہی افتراء اور بہتان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خالی نہیں، اور ارشاد الہی و لا تقف ما لیس لك به علم کے برخلاف ہے۔

منشی الہی بخش نے اپنے آپ کچھ نہیں کیا۔ دنیا جانتی ہے کہ وہ ایسا چپ چاپ کم گو اور خلوت پسند آدمی ہے کہ ہرگز فضول کام کو ہاتھ لگانے والا نہیں۔ کتاب عصائے موسی کی تالیف واشاعت میں بھی جو کچھ اوس نے کیا، یہ سب مشیت تقدیر اور ارادہ وتحریک ربانی سے ہوا۔ اور مرزائے قادیانی خود اسکا محرک اور باعث اشاعت ہوا۔ حتی کہ اوس نے اللہ جل جلالہ کی قسمیں دلانے پر بھی بہت اصرار کیا۔ اور منشی صاحب کے گلے کا ہار ہو گیا کہ مخالف الہامات کو ضرور ہی شائع کرو۔ سو یہی باعث تھا کتاب مذکور کے شائع ہونے کا۔

پھر منشی الہی بخش لاہوری کا اس میں کیا قصور ہے۔ چونکہ آپ کو ایک طرف سے نظر آتا ہے تو دوسری طرف کی آپ کو کیا خبر۔

اسی طرح الہامات کے بارے میں بھی منشی الہی بخش لاہوری کی ہرگز ہرگز کچھ اپنی تراش خراش اور بناوٹ نہیں۔ وہ مرزا قادیانی کی طرح اس مزاج اور جوڑ توڑ کا آدمی نہیں۔ آپ جو خوف خدا کو چھوڑ کر ہٹ دھرمی سے اون کے الہامات کو خواب بینی کا دعوی کہتے ہیں، یہ نہایت حیرت انگیز اور تعجب خیز ہے۔ آپ کا پیرو مرشد مرزا غلام احمد قادیانی تو خود منشی الہی بخش کو مکالمات الہیہ سے مشرف ہونا تسلیم کر کے ضرورۃ الامام میں اون کو بے شر انسان متقی پرہیزگار وغیرہ لکھ چکا ہے۔

پس آپ اپنے گریبان میں منہ ڈال کر سوچیں کہ مرزا قادیانی نے جو منشی الہی بخش کی نسبت یہ تعریف لکھی ہے وہ حق اور راست ہے، یا آپ اپنے مرشد وامام کی اس تحریر کو لغو اور جھوٹ اور بے ہودہ سمجھ کر منشی صاحب اور اون کے الہامات کی تحقیر و تنقیص کر رہے ہیں۔ افسوس ہے آپ کی عقل پر۔

منشی الہی بخش کی اس قومی واسلامی خدمت یعنی اشاعت کتاب عصائے موسی سے جو بے شمار فائدے مسلمانوں کو ہوئے اور ان فوائد سے جو علمائے اہل سنت و الجماعت وہمدردان قوم واقف ہیں اون کی تحریریں ابھی گم نہیں ہوئیں۔ البتہ کسی بے مذاق رنجور دل اور ملحدانہ خیالات والے بوجہ نقص بصارت اور فقدان بصیرت یا پیٹ پالنے کی خاطر کسی خودغرض عیار کو سب انبیاء کا مثیل ولب لباب اوڑا کر ختم نبوۃ کا منکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ایسے اندھے کو اگر یہ امور وفوائد نظر نہ آئیں تو دوسری بات ہے۔

بالآخر آپ کے پیر ومرشد (مرزا قادیانی) نے جو بنام نہاد قیمت براہین وطبع رسالہ سراج منیر اور ترجمہ رسالہ امریکہ وغیرہ صد ہا روپیہ کا منشی الٰہی بخش صاحب سے فائدہ اٹھایا جسکا اقبال وذکر مرزا قادیانی نے خود کئی اشخاص سے کیا ہے۔ آپ اوس فائدہ کو بھی احسان فراموشوں کی طرح فراموش نہ کریں۔

اعتراض: یہ کتاب محض لغو اور نکمی اور ایسی بے ہودہ باتوں کا مجموعہ ہے جنہیں سچی تہذیب اور اصلاح خلق سے کوئی تعلق نہیں۔

تردید:

چشم بد اندیش کہ برکندہ باد

عیب نماید ہنرش در نظر

تعجب پر تعجب ہے کہ عصائے موسیٰ کا ہر مسئلہ بدلائل قرآن وحدیث رسول اللہ و اقوال کبراء امت سلف وخلف صالحین مدلل ہے اور آپ اس کو لغو اور بے ہودہ باتوں کا مجموعہ بتلاتے ہیں۔ معلوم نہیں آپ کا دل پتھر ہے یا قساوت میں اوس سے بھی اشد۔ ورنہ مسلمانوں کا تو یہ زہرہ ہرگز نہیں کہ جو کلام قرآنی شہادات اور احادیث نبوی ﷺ کے تطبیق وتائید سے لکھا جاوے اوس کو لغو اور بے ہودہ کہا جاوے۔ سو یہ آپ ہی کے مشن کی خوبی ہے، حالانکہ سب دنیا حتی کہ غیر مذاہب والے بھی بعد غور وتفحص اس امر کے قائل ہو گئے ہیں کہ قرآن مجید اور رسول اللہ ﷺ سے ہی دنیا میں اصلاح خلق اور سچی تہذیب قائم اور اوس کی اشاعت ہوئی۔

افسوس ہے ایسے ایمان اور عقل پر کہ جس کتاب میں جا بجا آیات قرآن مجید واحادیث شارع اسلام درج ہیں اور جس کی نسبت وہ بدعوی اسلام ایسے الفاظ توہین و حقارت کے بولے مگر ایسے آدمی پر جس کی شکم پروری اور مراتبہ داری میں فرق آتا ہو اور جس کے جعلی اور مصنوعی خودغرضانہ اور خود تراشیدہ مشن وخیالات کی قلعی کھلتی اور پرخچے اوڑتے ہوں اور جس نے موجودہ اسلام سے پہلے ہی علیحدگی اختیار کر لی ہو وہ عصاءِ موسیٰ جیسی پراز متانت وتہذیب کتاب کو لغو اور بے ہودہ کہے تو اوس پر کیا افسوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جب قرآن مجید جیسی پاک اور بے عیب کتاب کی آیات توڑ کر اپنے مطلب کے مطابق بناتے اور اوس کی پرلے درجہ کی توہین کرتے ہو تو عصائے موسیٰ آپ کے نزدیک کس شمار وقطار میں ہے۔

اعتراض ۔ بہت سا حصہ اس کا حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی ذات کی نکتہ چینی پر وقف کیا گیا ہے، اور ان ہی باتوں کو اختیار کیا گیا ہے جو یہودیوں، نصرانیوں، آریوں اور دیگر مشرکین نے اولوالعزم نبیوں کی ذات پاک پر نکتہ چینی کرتے وقت اختیار کیں۔ اس کے سوا قرآن کریم کے کوئی حقائق ومعارف اور نکات بیان نہیں کئے جو ایک طالب حق کے دل کو سیراب کرسکیں۔

تردید: مرزا غلام احمد قادیانی کے تکبر و تعلیٰ اور مخالفت مسائل مسلمہ اور اوس کی بدتہذیبی اور زبان درازی سے سب کو سبّ وشتم کرنے کے باعث جو نکتہ چینی و اعتراضات ہوئے اون کو انبیاء کرام والی نکتہ چینی و اعتراضوں سے نسبت کرنا بالکل غلط اور بے دلیل ہے اور یک چشمی و دجالیت کا مبلغ علم۔

سنو! یہ وہ اعتراضات اور نکتہ چینیاں ہیں جو علماء اسلام اور فضلاء عظام و متبعین انبیاء کرام نے جھوٹے اور کاذب مدعیان نبوۃ مثلاً مسیلمہ کذاب اسود عنسی وغیرہ دجالین کذابین پر کئے تھے جن کا جواب ابھی تک ان مفتریوں کے حمایتی اور مے پرانند، والے فدائی کچھ نہ دے سکے اور نہ آئندہ قیامت تک دے سکیں گے۔

برخلاف اس کے نقص بصارت وبصیرۃ والے جاہلوں اور نادانوں نے ... وہ اعتراض اولوالعزم انبیاء کرام کی ذات والا صفات پر کئے اون کے جواب میں اہل حق اہل اسلام نے بتوفیق الٰہی ثابت وظاہر کردیا کہ وہ اعتراض محض بے بنیاد اور لغو تھے بلکہ جن کو وہ ضعیف نظری اور بے سمجھی سے عیب و اعتراض سمجھتے تھے ان کی خوبی دلائل بینہ سے ثابت کردی۔ پس آپ بھی اسی طرح اعتراضات مندرجہ عصائے موسیٰ و دیگر کتب و رسائل مسلمین کو کسی دلیل سے ردّ کرکے دکھلاتے تو معلوم ہوتا لیکن آپ پر مصیبت تو یہ پڑی کہ بباعث واقعات ہونے ان اعتراضات کا جواب آپ کے پاس کچھ بھی نہیں بلکہ آپ ان واقعی اعتراضوں سے انکار نہیں کرسکتے۔ اور بغیر معقول و مدلل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رد و جواب کے آپ کی بے ہودہ بکواس کی کوئی سچا مسلمان پر مگس (مچھر) کے برابر بھی وقعت نہیں کر سکتا۔ ہاں آپ کو اختیار ہے کہ گھر میں بیٹھ کر مجذوبانہ بڑیں ہانکا کرو اور اپنے چند دام افتادہ فدائیوں کو فراہم رکھنے اور اون کی اشک شوئی کرنے کے لئے اون کے دل خوش کیا کرو۔

اب رہے قرآن مجید کے حقائق و معارف اور نکات ۔ سو وہ جیسے اور جس طرح رسول ﷺ صحابہ کرام تابعین و تبع تابعین اور سلف و خلف صالحین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے بیان فرمائے ان سے سب مسلمانوں اور سچے مومنوں کے دل سیراب ہیں اور مسلمان ان کو کافی و وافی سمجھتے ہیں۔ اون کے مخالف آج کل جو دھوکے باز خودغرضانہ ملحدانہ قرآن مجید کے برائے نام حقائق و معارف و نکات بیان کرے جیسا کہ مرزا قادیانی اور اوس کی جماعت دنیا و دین میں اپنی رسوائی اور سیاہ روئی خرید رہی ہے مسلمان اون سے بصد نفرت بیزار ہیں۔

اور معترض نادان مسلمانوں کے گھر میں پیدا ہو کر اور اس قدر عرصہ مسلمانوں میں رہ کر بدنصیبی سے اب تک ناقص فطرتی کے سبب اون سے سیراب نہیں ہوا اور بے چارہ اب تک طالب حق ہے۔

مرزائی ملحدانہ و بیخ کن دین و ایمان برائے نام حقائق و معارف و نکات جس میں مرزا غلام احمد قادیانی لیلۃ القدر کو ظلمت کا زمانہ کہتا ہے اور آفتاب و جبریل کا ہیڈ کوارٹر مقرر کرتا ہے۔ اپنی طرف سے تثلیث گھڑ کر بمنزلۃ ولدی والے الہام سے جو سراسر شیطانی وہم ہے، اپنی ذات کو ابن اللہ بناتا ہے۔ دجال یاجوج ماجوج و دابۃ الارض وغیرہ کی لاطائل تاویلیں کرتا ہے۔ اپنے تئیں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ ترحق شناس جتاتا ہے۔ معجزات مسیح کو مسمریزم کہتا ہے۔ اوس معصوم رسول کی جو ایک اولوالعزم سفیر ہے تحقیر کر کے اوس کے حق میں تبرا بازی کرتا ہے۔ وغیرہ

ایسے حقائق و معارف و نکات برعکس نہند نام زنگی کافور، گو ہمارے معترض جیسے اندھے اور رنجور دلوں کو سیراب کرنے والے ہوں مگر سچے مسلمانوں کو تو ہرگز ہرگز مطلوب و مرغوب نہیں۔ باقی آئندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۰۲ء نمبر ۱۹ جلد ۲۰ و ۲۲

خرافاتِ مرزا

(میرے پاس ضمیمہ شحنہ ہند کی موجود فائل میں صفحہ ۱۶۵ء موجود نہیں ہے ۔قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ صفحہ ۱۶۵، ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ کے ۸ فروری ۱۹۰۲ء کے شمارے کا پہلا صفحہ ہے ۔

اس صفحہ کے لاموجود ہونے کے باعث معلوم نہیں ہوتا کہ اس صفحے پر مضمون کا عنوان وغیرہ کیا ہے۔ تاہم صفحہ ۱۶۶ سے ملنے والے مواد کو خرافاتِ مرزا کا عنوان دے کر ذیل میں نقل کیا جا رہا ہے۔ بہاء)

منشی امام الدین لاہوری لکھتے ہیں:

....مرزا غلام احمد قادیانی کی باقی خرافات کا لب لباب یہ ہے کہ حضرت مسیح نے زناکاری کا عطر ایک کسبی سے سر پر ملوایا۔

نعوذ باللہ ایسی ہی تحریروں کے باعث علماء اسلام نے مرزا قادیانی کو کافر اور مرتد قرار دیا ہے اور یہی بناء مخالفت ہے نہ کہ تعلیم جہاد کی مخالفت ۔

۳۔ مرزا حضرت مسیح کی نسبت لکھتا ہے:

پورا ناتوان اور بے علم تھا اور اس کی راست بازی میں کلام ہے۔ وغیرہ۔

(دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء صفحہ ۳ کالم ۳)

۴۔ پھر دیکھئے مرزا قادیانی لکھتا ہے:

مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ (دیکھو انجام آتھم صفحہ ۳۱)(

واضح ہو کہ کشلیا راجہ رام چندر کی والدہ کا نام ہے)۔

بس یہ ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک حضرت عیسیٰ کی وقعت۔ افسوس صد افسوس!

۵۔ پھر مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے:

لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت نہیں ہوئی بلکہ یحیٰ نبی کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہ پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔

(دیکھو مرزا کا اشتہار دافع البلاء و معیار اہل الاصطفا مورخہ اپریل ۱۹۰۲ء)

گویا حضرت مسیح بقول مرزا قادیانی شراب پیتے تھے اور فاحشہ عورتیں اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا کرتی تھیں اور بے تعلق جوان عورتیں بھی آپ کے پاس آیا جایا کرتی تھیں اور آپ کی خدمت میں رہا کرتی تھیں۔ یہ ہے اس منافق کا ایمان حضرت مسیح کی عصمت پر۔

۶۔ پھر حضرت مسیح کی نسبت مرزا قادیانی تحریر کرتا ہے:

مسیح کا بے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ نہیں۔ حضرت آدم ماں اور باپ دونوں نہیں رکھتے تھے۔ اب برسات آئی ہے، باہر جاکر دیکھئے کہ کتنے کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں

(دیکھو جنگ مقدس مرزا صاحب ۲۳ مئی سے ۸ جون ۱۸۹۳ء تک، از کلمہ فضل رحمانی)

۷۔ ایک اور جگہ حضرت مسیح کی نسبت تحریر کرتا ہے:

یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح پر وہ نامحرم نوجوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح پر ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔ (دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء ص ۳ کالم ۳۔)

حضرت مسیح کو رسول اور نبی ماننا تو کجا، مرزا قادیانی کو تو اس کی راست بازی میں بھی شک ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ حضرت مسیح برسات کے کیڑوں مکوڑوں کی طرح تھا اور مرزا قادیانی کے نزدیک بازاری اور نامحرم عورتوں سے ملنا اور ان سے زناکاری کی کمائی کا عطر ملواتا تھا۔ افسوس! صد افسوس!

پھر اس کرتوت پر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کو گورنمنٹ برطانیہ کی وفادار عایا کہتا ہے۔ یہی باعث ہے کہ علمائے اسلام نے مرزا قادیانی کو کافر اور مرتد قرار دیا ہے نہ کہ مسئلہ جہاد کے باعث۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ مرزا دوسری جگہ تحریر کرتا ہے:

کہ وہ (مسیح) ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا اور جب استاد کے سامنے اس کے حسن و جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اسے عاق کر دیا۔

ایسی دل شکن تحریریں گورنمنٹ کی منشاء کے برخلاف ہیں مرزا کو اچھی طرح معلوم ہے کہ گورنمنٹ انگلشیہ کی خوشنودی صرف اس میں ہے کہ اس کی تمام رعایا ہر طرح خوش حال رہے اور امن میں.. مرزا ادھر تو گورنمنٹ کو ناراض کرتا ہے ادھر رعایا کو اشتعال دلاتا اور امن میں خلل ڈالنا چاہتا ہے۔

۹۔ جناب پولس مقدس کی نسبت جس کو عیسائی ایک اولوالعزم رسول اور دینی بزرگ مانتے اور اس سے دلی محبت وعقیدت رکھتے ہیں جو مسیح کا ایک بڑا بھاری حواری تھا گو یہ مسیح کے صعود آسمانی کے بعد ایمان لایا مگر عیسائیوں میں اس قدر و منزلت ان حواریوں سے کم نہیں سمجھی جاتی جو ہمیشہ مسیح کے ساتھ رہتے تھے اور پولوس عیسائی کلیسا کا گویا بانی گنا جاتا ہے مرزا عیسائیوں کے ایسے جلیل القدر پیشوا کی نسبت لکھتا ہے:

بعض تاریخوں سے پایا جاتا ہے کہ وہ ایک کاہن لڑکی پر عاشق تھا اور ابتداء میں اس نے بڑے بڑے دکھ عیسائیوں کو دیے ہیں اور جب کوئی راہ نہ ملی اور اپنے مقصد میں کامیابی کا کوئی ذریعہ نظر نہ آیا تو ایک خواب بنا کر اپنے کو حواریوں کا جمعدار بنالیا اور خود عیسائیوں کو اعتراف ہے کہ وہ بڑا سنگ دل اور خراب آدمی تھا اور یونانی بھی پڑھا ہوا تھا۔

اور میں نے جہاں تک غور کی یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ ساری خرابی اس لڑکی ہی کے معاملہ کی تھی اور عیسائی مذہب کے ساتھ اپنی دشمنی کامل کرنے کے لئے اس نے آخر میں یہ طریق سوچا کہ اپنا اعتبار جمانے کے لئے ایک خواب سنایا اور عیسائی ہو گیا۔ وغیرہ۔

اس کے بعد مرزا قادیانی لکھتا ہے:

میں کہتا ہوں کہ عیسائی مذہب کی خرابی اور اس کی بدعتوں کا اصل بانی یہی شخص تھا۔ (یعنی پولوس رسول)۔ (دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء ص ۳)

مطلب یہ ہوا کہ رسول پولوس عیسائی نہ تھا بلکہ اس نے عیسائیوں کو فریب دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اورعیسائی مذہب کی خرابی اورتمام بدعتوں کا یہی شخص بانی تھا۔ یہ سب باتیں قابل توجہ گورنمنٹ ہیں۔ کیا عیسائیوں کا عقیدہ جناب پولوس کی نسبت ایسا ہی ہے یا مرزا نے عیسائیوں کا محض دل دکھانے کو ایسا لکھا ہے۔

پھر مرزا قادیانی کی چالاکی اور بیباکی قابل دید ہے کہ مسلمانوں کو سرکار کی باغی رعایا قرار دیتا ہے اور بذات خود گورنمنٹ برطانیہ کے پیشوا کو ہزاروں گالیاں دے کر اسی گورنمنٹ کی وفادار رعایا بنتا ہے۔ گورنمنٹ مہربانی فرما کر مرزا کی ان سب تحریروں کو جن کو ہم نے پتہ وار قلم بند کیا ہے اس کی اصل تحریروں سے ضرور مقابلہ کر کے دیکھے اور پھر ایسی تحریروں کے نتیجہ پر کامل غور فرمائے۔

اور اگر مرزا قادیانی کی ایسی تحریروں کو جو دوسرے مذاہب کے لئے نہایت دل شکن اور سخت دل آزار ہیں برباد وضائع کرنے کا حکم صادر فرمائے تو عین انصاف اور رعایا پروری ہے۔

اور اگر گورنمنٹ اخبار الحکم کو جو قادیان سے شائع ہوتا ہے ملاحظہ فرمائے تو اس پر منکشف ہو جائے گا کہ اس میں اسلام عیسائی اور دیگر اہل مذاہب رعایا سرکار کی دل کھول کر کیسی دل آزاری کی جاتی ہے۔ لہذا ہم نے اسی اخبار سے کچھ حصہ نقل کیا ہے گورنمنٹ ضرور توجہ فرمائے اور اس ی گندی اور بیہودہ تحریروں کو جس کا ایک شمہ اوپر بیان ہوا ہے بہ نظر عمیق دیکھ کر مناسب حکم صادر فرمائے، بررسولاں بلاغ شد وبس۔

خاکسار امام الدین از لاہور محلّہ پیر گیلانیاں مورخہ ۵ مئی ۱۹۰۲ء

(الحکم کے جس مضمون سے اقتباسات نقل کئے گئے ہیں اس کا کچھ حصہ درج ذیل ہے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

مسیح کے حالات کو پڑھو تو صاف معلوم ہوگا کہ یہ شخص کبھی بھی اس قابل نہیں ہوسکتا کہ نبی بھی ہو چہ جائے کہ خدا یا خدا کا بیٹا۔

تدبیر عالم اور جزاء سزا کے لئے عالم الغیب ہونا ضروری ہے اور یہ خدا کی عظیم الشان صفت ہے مگر میں ابھی دکھا آیا ہوں کہ اسے قیامت تک کا علم نہیں اور اتنی بھی اسے خبر نہ تھی کہ بے موسم انجیر کے درخت کے پاس شدت بھوک سے بے قرار ہو کر پھل کھانے کو جاتا ہے اور درخت کو جسے بذات خود کوئی اختیار نہیں ہے کہ بغیر موسم کے بھی پھل دے سکے بددعا دیتا ہے۔... میں آپ کو سچی خیر خواہی سے کہتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تکلف سے کچھ نہیں ہوسکتا ایک شخص ایک ہی وقت میں اپنی دو حیثیتیں بتا تا ہے باپ بھی اور بیٹا بھی خدا بھی اور انسان بھی۔کیا ایسا شخص دھوکا نہیں دیتا ہے؟

انجیل کے جن مقامات کا آپ ذکر کرتے ہیں وہاں سیاق سباق پر نظر کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس کی خدائی کے ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں ہیں کیونکہ وہ تو اس کی انسانیت ہی ثابت کرتے ہیں۔اور انسانیت کے لحاظ سے بھی اسے عظیم الشان انسانوں کی فہرست میں داخل نہیں کرتے۔ جب اسے نیک کہا گیا تو اس نے انکار کیا۔اگر اس کی روح میں بقول عیسائیاں کامل تطہر اور پاکیزگی تھی پھر وہ یہ بات کیوں کہتا ہے کہ مجھے نیک نہ کہو۔علاوہ بریں یسوع کی زندگی پر بہت سے اعتراض اور الزام لگائے گئے ہیں اور جس کا کوئی تسلی بخش جواب آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا۔

ایک یہودی نے یسوع کی سوانح عمری لکھی ہے اور وہ یہاں موجود ہے۔اس نے لکھا ہے کہ یسوع ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا تھا اور اپنے اوستاد کے سامنے اس کے حسن و جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو اوستاد نے اسے عاق کر دیا۔اور انجیل کے مطالعہ سے جو کچھ مسیح کی حالت کا پتہ لگتا ہے وہ آپ سے بھی پوشیدہ نہیں ہے کہ کس طرح و نامحرم نو جوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح پر ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا، اور یسوع کی بعض نانیوں اور دادیوں کی جو حالت بائیبل سے ثابت ہوتی ہے وہ بھی کسی سے مخفی نہیں۔ان میں سے تین جو مشہور و معروف ہیں ان کے نام یہ ہیں بنت سبع۔راحاب،تمر۔

اور پھر یہودیوں نے اس کی ماں پر جو الزام لگائے ہیں وہ بھی ان کتابوں میں درج ہیں ان سب کو اگر اکٹھا کر کے دیکھیں تو اس کا یہ قول کہ مجھے نیک نہ کہو اپنے اندر حقیقت رکھتا ہے۔اور یہ فروتنی یا انکسار کے طور پر ہرگز نہ تھا جیسا کہ بعض عیسائی کہتے ہیں۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ جس شخص کے اپنے ذاتی چال چلن کا یہ حال ہو اور حسب نسب کا یہ تو کیا خدا ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔یہ باتیں اللہ تعالیٰ کے تقدس کے صریح خلاف ہیں خدا اپنی قدرت سے کبھی الگ نہیں ہوا اور یسوع کی نسبت صاف معلوم ہے کہ پورا ناتواں اور بے علم تھا۔

پھر یسوع کی راست بازی میں کلام ہے پہلے کہا میں داؤد کا تخت قائم کرنے کیواسطے آیا ہوں اور حواریوں کو کپڑے بیچ کر تلواریں خریدنے کی بھی تعلیم دی لیکن جب دال گلتی نظر نہ آئی تو اس کو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ آسمانی بادشاہت ہے۔کیا داؤد کا تخت آسمانی تھا۔

اصل یہ ہے کہ ابتداء میں اسے خیال نہ تھا کہ کوئی مخبری کی جاوے گی لیکن آخر جب مخبری ہوئی اور عدالتوں میں طلبی ہوئی تو آنکھ کھلی اور آسمانی سلطنت پر اسے ٹالا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلا اس قسم کے ضعف اور بے علمی اور ایسے چال چلن کے ہوتے ہوئے کہیں خدا بنتا کہیں بیٹا کہلانا اور انسان ہونا یہ ساری باتیں ایک ہی وقت میں جمع ہو جائیں کس قدر حیرت کو بڑھانے والی ہیں۔

باقی رہا پولوس کا اجتہاد یا اس کے اقوال : جن لوگوں نے پولوس کے چال چلن پر غور کی ہے اور جیسا کہ اس کے بعض خطوط کے فقرات سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہر مذہب والے کے رنگ میں ہو جاتا تھا ۔تمہیں خوب معلوم ہے اور اس کے حالات میں آزاد خیال لوگوں نے لکھا ہے کہ اچھے چال چلن کا آدمی نہ تھا۔بعض تاریخوں سے پایا جاتا ہے کہ وہ ایک کاہن کی لڑکی پر عاشق تھا۔اور ابتداء میں اس نے بڑے بڑے دکھ عیسائیوں کو دیئے اور بعد میں جب کوئی راہ اسے نہ ملی اور اپنے مقصد میں کامیابی کا کوئی ذریعہ اسے نظر نہ آیا تو اس نے ایک خواب بنا کر اپنے آپ کو حواریوں کا جمعدار بنا لیا۔خود عیسائیوں کو اسکا اعتراف ہے کہ وہ بڑا سنگ دل اور خراب آدمی تھا۔اور یونانی بھی پڑھا ہوا تھا میں نے جہاں تک غور کی ہے مجھے یہی معلوم ہوا ہے کہ وہ ساری خرابی اس لڑکی ہی کے معاملہ کی تھی اور عیسائی مذہب کے ساتھ اپنی دشمنی کامل کرنے کے لئے اس نے یہ طریق آخری سوچا کہ اپنا اعتبار جمانے کے لئے ایک خواب سنادی اور عیسائی ہو گیا اور پھر یسوع کی تعلیم کو اپنے طرز پر ایک نئی تعلیم کے رنگ میں ڈھال دیا میں کہتا ہوں کہ عیسائی مذہب کی خرابی اور اس کی بدعتوں کا اصل بانی یہی شخص ہے ہے...

اگر وہ (مسیح) خدا تھا تو کیوں اس نے بالکل نرالی طرز کے معجزات نہ دکھائے ۔ میں نے تحقیق کر لیا ہے کہ ان کے معجزات کی حقیقت سلب امراض سے کچھ بھی بڑھی ہوئی نہ تھی جس میں آج کل یورپ کے مسمریزم کرنے والے اور ہندو اور دوسرے لوگ بھی مشاق ہیں۔اور خیالات ایسے بے ہودہ اور سطحی تھے کہ صرع کے مریض کو کہتا ہے کہ اس میں جنّ گھسا ہوا ہے حالانکہ اگر صرع کے مریض کو کونین کچلا فولاد دیں اور اندر دماغ میں رسولی نہ ہو تو وہ اچھا ہو جاتا ہے۔بھلا جن کو مرگی سے کیا تعلق ۔ چونکہ یہودیوں کے خیالات ایسے ہو گئے تھے ان کی تقلید میں اس نے بھی ایسا ہی کہہ دیا، اور یا یہ کہ جیسے آج کل جادوٹو نے کرنے والے کرتے ہیں کہ بعض ادویات کی سیاہی سے تعویذ لکھ کر علاج کرتے ہیں اور بیماری کو جن بتاتے ہیں ویسے ہی اس نے کہہ دیا ہو۔ مجھے افسوس ہے کہ مسیح کے معجزات کو مسلمانوں نے بھی غور سے نہیں دیکھا اور عیسائیوں کی دیکھا دیکھی اور ان سے سن سن کر ان کے غلط معنی کر لئے مثلاً اکمه کا لفظ ہے جس کے معنی شب کور کے ہیں اور اب معنی یہ کر لئے جاتے ہیں کہ مادرزاد اندھوں کو شفا دیا کرتے تھے حالانکہ یہ اکمه وہ مرض ہے جس کا علاج بکرے کی کلیجی کھانا بھی ہے اور اس سے بھی یہ اچھے ہو جاتے ہیں۔...

حضرت مسیح موسیٰ علیہ السلام سے چودہ سال بعد یعنی چودھویں صدی میں آئے تھے اور جیسے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں مسیح دیا گیا تھا کہ تا موسوی جنگوں کے اعتراض کو اپنی تعلیم سے دور کر دے اور خاتمہ جنگ وجدال پر نہ ہو، ویسے ہی اس امت کے لئے مثیل موسیٰ کے خلفاء میں سے چودھویں صدی پر مسیح موعود مبعوث کیا گیا تا اپنی پاک تعلیم کے ذریعہ جہاد کے غلط خیال کی اصلاح کر دے اور ثابت کر دے کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا یا گیا بلکہ اسلام اپنے حقائق اور معارف کی وجہ سے پھیلا ہے۔ الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء ص ۳-۴)

شیطان مجسم

لیجئے! مرزا غلام احمد قادیانی خود اقبال کرتا ہے کہ میں شیطان مجسم ہوں

ہماری نظروں سے مرزا قادیانی کی ایک فضول سی بکواس گذری جس کو آپ نے دافع البلاء و معیار اھل الاصطفاء کے نام سے منسوب کر کے ۲۴ صفحہ پر ختم کیا ہے۔ اس میں بھی وہی حسب معمول لمبے چوڑے دعوے باندھے گئے ہیں، مگر پورا ہوتا ایک بھی نظر نہیں آتا۔ کیونکہ جب بنیاد ہی محض ریت پر قائم ہے، تو عمارت کیا ٹھہرے۔ چنانچہ آپ بڑے زور کے ساتھ پیشین گوئی کرتے ہیں کہ نہ تو قادیان میں طاعون آئی اور نہ آئے گی۔ اور یہی اسکے دارالامان ہونے اور میرے مسیح موعود ہونے کا پکا ثبوت ہے۔

خیر ہمیں اس سے کیا۔ ایسے دعوے نہ تو کبھی پورے ہوئے، نہ انشاء اللہ پورے ہوں گے۔ لیکن رسالہ مذکور کے دیباچہ میں آپ فرماتے ہیں:

ہم مسیح ابن مریم کو بیشک ایک راست باز آدمی جانتے ہیں کہ اپنے زمانہ کے اکثر لوگوں سے البتہ اچھا تھا۔ واللہ اعلم۔

اس کے ساتھ حاشیہ بھی جو اس پر چڑھایا ہے آخر میں ملاحظہ ہو:

لیکن مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی۔ بلکہ یحیٰ کو اس پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا، یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا، یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکے علاوہ ایسے ناظرین جن کے پاس ضمیمہ انجام آتھم ہے، اس کے صفحہ ے کو خود دیکھ لیں جس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت مسیح کی شان مبارک میں اس سے بھی بڑھ بڑھ کر گندے الفاظ استعمال کئے ہیں۔لیکن چونکہ ایسے فضول اور گندے الفاظ کا جواب کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام غلام قادیانی کے صفحہ ۶۱۔۶۲۔۶۳ میں کافی طور پر دے دیا گیا ہے اس لئے ہم اس کے دوسرے پہلو پر غور کریں گے۔

بالفرض میرزا صاحب قادیانی واقعی مسیح موعود، مثیل المسیح، مسیح الزمان اور خاتم النبیین وغیرہ ہیں، تو اس میں بہادری کیا ہوئی۔جب کہ آپ کے نزدیک مسیح کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے کچھ بھی نہ تھا، اور جن کا خاندان بقول میرزا غلام احمد صاحب قادیانی شروع سے گندہ اور نجس چلا آیا ہے، یعنی ان کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی (توبہ توبہ) تھیں اور جن کا میلان اور صحبت کنجریوں سے محض اسی بنا پر تھی کہ جدی مناسبت قائم رہے۔

اب ذرا عقل کو کام میں لا کر غور فرماویں کہ جب ایک شخص بہت ہی مکار، زانی اور فریبی وغیرہ ہے اور انہیں کاموں سے زمانہ میں اپنا نام رکھتا ہے، اور اکثر انہیں مایہ ناز تصور کرتا ہے، تو بھلا مجھے کیا غرض پڑی ہے کہ میں سب سے فرداً فرداً کہتا پھروں کہ وہ شخص جوان کاموں سے اپنا نام چاہتا ہے وہ وہ نہیں ہے بلکہ وہ تو میں ہوں۔لیکن وہ صرف اپنی ناموری کی خاطر میرے نام کو چھوڑ کر اپنا نام لیتا ہے، اور یہ اس کی بھول ہے۔

بس یہی حال میرزا صاحب قادیانی کا ہے کہ آپ مسیح کو گنہ گار سے گنہ گار قرار دیتے ہیں لیکن یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ وہ تو نقل تھا یا ایک نمونہ، اور میں ہوں اصل مسیح۔یعنی اگر مسیح میں پاؤ رتی کھوٹ تھا، تو مجھ میں چالیس من ہے۔گویا آپ صاف طور پر ظاہر کرتے ہوئے کچھ شرماتے ہیں لیکن پھر بھی کسی نہ کسی طرح سے جتلا ہی دیتے ہیں کہ:

> میں ایک مکار سے مکار فریبی کا فریبی زانیوں کا زانی یا زانیوں کا نانا اور کسبیوں کے خاندان سے ہوں۔

جس کو ہم دوسرے الفاظ میں ولد الحرام بھی کہہ سکتے ہیں اب میرزا... میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی سرخاب کا پر تونہیں لگا کہ کوئی خواہ مخواہ اس کے پیچھے لگ کر اپنے سر پر عذاب لے کیونکہ وہ خود ہی اقبال کرتا ہے کہ اس کا خاندان گھناؤنا اور عادات نکمے ہیں۔

بھئی مرزائیو! خدا لگتی کہو کہ جو شخص خود اقبال کرتا ہے کہ میں مجسم شیطان ہوں تو وہ تمہارا وسیلہ کیونکر ٹھہر سکتا ہے اور کس طریق پر تمہاری دین کی راہ میں مدد کر سکتا ہے۔ لو اب بھی کہنا مان جاؤ اور اپنا نام اس شیطانی لشکر سے جس میں تم اندھے ہو کر شامل ہوئے ہو کٹوالو۔ نہیں تو بارگاہ ایزدی میں ناک کٹوانی ہوگی کیونکہ کوئی آدمی دلدل میں پھنسا ہو اور کسی ذریعہ سے باہر نکل آئے تو شرم کی بات نہیں۔ شرم تو جب ہے کہ دلدل سے نکلنے کی کوشش نہ کرے۔ ہم ذمہ اوٹھاتے ہیں کہ کوئی کچھ نہ کہے گا بلکہ چاروں طرف سے خوشی کے نعرے بلند ہوں۔ اچھا گڈ بائی۔

راقم: پ۔ل۔ش

بقیہ: عصاء موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اعتراض: (اشتہار صفحہ ۵)۔ اپنی طرف سے نئی بات اور مخصوص بات کچھ الہامات پیش کئے ہیں جو اپنے الفاظ میں صامت اور اخرس ہیں مگر اون کی تفسیر کے وقت ملہم صاحب زور سے اعتراف کرتے ہیں کہ مجھے ان کی تفسیر پر کوئی وثوق نہیں۔ یوں اپنے ہاتھ سے اپنی ساری کارروائی کی مٹی پلید اور اپنا ساختہ پرداختہ برباد کرتے ہیں۔

تردید: دروغ گورا حافظہ نباشد۔ کیوں صاحب! ابھی تو آپ منشی الٰہی بخش صاحب کو خواب بین بنا رہے تھے، اور اب اون کو ملہم کہہ کر اون کے الہامات کے قائل ہوتے ہو۔

الہامات کا مسئلہ تو قدیم سے اسلام میں یہی چلا آتا ہے کہ سوا انبیاء کرام کے الہاموں کے باقی سب کے سب ظنی ہونے کے سبب کسی پر حجت و دلیل شرعی نہیں ہیں۔ ہر چند کہ منیب مسلمان متقیان غلبہ عبودیت و مسکنت والوں کے الہامات سچے ہوتے ہیں جیسا کہ منشی الٰہی بخش صاحب کے الہامات کہ کیسے اصلی اور صحیح حالات مرزا قادیانی کے ان سے ظاہر ہوئے، لیکن پھر بھی وہ الہامات سے شیخی تعلّی و تفاخر میں نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے اوران پر غرہ نہیں ہوتے ۔اورسوائے احکامات واتباع شریعت وسبیل المومنین کے دوسری طرف التفات نہیں کرتے اوریہی تعلیم وروش سیدالاولین والآخرین وسلف صالحین کی تھی کہ باوجود انعامات بیکراں و وعدہ ہائے رحمت فراواں اللہ تعالیٰ عزوجل کے اورسرداری دنیاودین کے ہمیشہ مسکنت وعبودیت میں رہ کر

اللھم انت ربی لا الہ الا انت خلقتنی و انا عبدك و انا علی عهدك و وعدك ما استطعت اعوذ بك من شرّ ما صنعت ابوء لك بنعمتك علیّ و ابوی بذنبی فاغفرلی فانّه لایغفر الذّ نو ب الا انت ۔ الخ،

کاوردفرماتے ہیں۔سبحان اللہ کیسی اعلیٰ وارفع واولی تعلیم ونسبت ہے...

(شحنہ ہندمیرٹھ کے ضمیمے کی جوفائل میرے پاس ہےاس میں صفحہ ۱۷۰موجودنہیں۔اس لئے اس پر کا مواد نقل نہیں کیا جا سکتا۔ اس سے اگلے صفحہ یعنی صفحہ ۱۷۱ کی نقل حسب زیل ہے ۔ بہاء)

..اور باوجودیکہ آپ نے بھی اپنے اشتہار کے صفحہ ۶ میں خوداقرار واعتراف کیاہے پھر بھی آپ کی رگ دجالیت جوش میں آگئی اوراس کتاب کو بے حیثیت بناکراس کا عدم، وجود برابر کہتے ہو،افسوس ہے کہ فضلہ خوری پر ایمان کو بیچ دیا۔

اعتراض: اسلام اورقوم کواس سے یہ نقصان پہنچا ہے کہ عظیم الشان طریق کے خلاف چلتی اوراس حق کی نسبت کفربکتی ہے جو خدا نے صدیوں کے بعد اسلام اور مسلمانوں کے لئے تیارکیا جس پرآج ان کے دین وایمان کی فلاح وصلاح موقوف ہے اورپھراوس طریق کا انکارکرکے خوداپنی طرف سے کوئی راہ ان کے لئے تیارنہیں کرتی۔

تردید: ابھی تو آپ نے کہا ہے(اعتراض۱۳) کہ اس کتاب کی کچھ قبولیت اور قلوب میں کوئی وزن نہیں،اور یہ کتاب بے حیثیت محض اوراسکا عدم ووجود برابر ہے،تو پھراس نے نقصان کس طرح پہنچایا۔کچھ تو حواس درست رکھ کر اور آنکھ کھول کر لکھاکرو۔ بالکل من الکافرین ہی ہوگئے۔ایک آنکھ پٹم ہوتے ہی ایمان کی آنکھ بھی چوپٹ ہوگئی۔قادیانی جماعت کابداعتقادی اورناواقفی کے باعث ایسا کچا ایمان ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذراسی بات میں ان کے خودتراشیدہ مذہب کونقصان پہنچتا ہے اور پاش پاش ہو جاتا ہے ۔اور چونکہ ان کو بدقسمتی سے اس قدر عرصہ تک حق اور اسلام کا پتہ نہیں لگا ،اس لئے بے بصیرۃ معترض کہتا ہے کہ یہ حق صدیوں کے بعد اسلام اور مسلمانوں کے لئے تیار ہوا ۔افسوس ہے کہ بے چارہ ہر طرح معذور ہے ۔ادھر مسلمان بھی سچے اور بالکل حق پر ہیں کہ اسلام کو ابتداء ہی سے سراسر حق کامل اور مضبوط مانتے اور جانتے ہیں کہ اگر کوئی خودغرض بندہء نفس اسلامی مسائل وطریق کو الٹ پلٹ کرنے میں کیسا ہی کفر بکے اور کیسے ہی حیلے حوالے کرے مگر دین اسلام کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا بلکہ اپنی ہی خرابی و بربادی کرے گا :

مہ نورمے فشاند وسگ بانگ میزند

دین و دنیا کی صلاح وفلاح ابتداء ہی سے اسلام کی تعلیم میں موجود ہے لیکن مرزا غلام احمد قادیانی اور اوسکے مریدوں نے دین اسلام کو بالائے طاق رکھ کر حیلہ و حوالہ دغا وفریب سے ناواقف لوگوں سے روپیہ بٹور کر اپنا دین برباد کر کے دنیوی فلاح کا البتہ ایسا سامان بنالیا ہے کہ چند اپاہج محنت ومشقت سے بھاگ کر قادیان میں دھونی رمائے خوش گذران کر رہے ہیں ۔ اور ایسے ہی چند آزاد خیال والے (جنھوں نے دین سے فارغ خطی حاصل کرلی ہے) جن کو طریق اسلام ، پردہء مستورات وغیرہ بدمذاقی وقلت عصمت وعفت کے سبب ناگوارتھا، اون کے لئے یہ سامان فلاح وسرور ہوا ہے کہ اسلامی پردہ وستر کو خیر باد کہہ کر خوب آزادی سے صبح وشام سیر باغ وغیرہ حاصل ہے جس کا کچھ ذکر پیسہ اخبار ۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۰ پر مذکور ہوا ہے ۔اور جو کوئی خیر خواہی اور نصیحت سے ان کے طریق عمل کے مخالف کوئی مسئلہ قرآن وحدیث کا ان کو بتا وے، تو اس کو نافہمی سے مخالف نفس جان کر ناصح مذکور کی طرف گھورتے غراتے اور اوس کو دانت دکھاتے ہیں ۔

چونکہ فانی اور چند روزہ فلاح اور عیش دنیوی کبھی نقصان اور مصائب سے خالی نہیں ، پس یہ چند روزہ فلاح یا خوش گذرانی مرزا قادیانی اور اوسکے مریدوں کو مبارک رہے اور مسلمانوں کو خداوند تعالی ایسے حیلے حوالوں کے ساتھ لقمہ حاصل کرنے سے اپنے حفظ وامان میں رکھے ۔ باقی آئندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار الحکم کی ایمان داری

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

اخبار الحکم قادیان کے اڈیٹر صاحب اکثر اوقات لمبی چوڑی مصنوعی فہرست چھاپتے رہتے ہیں کہ آج اس قدر اشخاص نے قادیانی مرزا جی سے بیعت کی اور کل اتنے حضرات نے۔

اول تو اس شیطان کی آنت کی حقیقت ہمارے لاہوری نامہ نگار (منشی امام الدین صاحب) نے ضمیمے میں اچھی طرح کھول دی ہے کہ وہی نام چالاکی سے ردّ و بدل کر کے مکرر، سہ کرر چھاپ دیئے جاتے ہیں۔

دوم اگر (الحکم کے) اڈیٹر صاحب سچے ہیں تو جو لوگ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کے دام فریب میں آکر چند روز کے بعد بیعت کو طلاق دے دیتے ہیں، ان کے اسماء الحکم میں کیوں نہیں چھاپتے۔

ابھی ابھی لاہور اخبار میں ایک شخص کا حال چھپا ہے جو چند روز مرزا جی کا سبز باغ دیکھ کر قادیان میں ہری ہری دوب چرتا رہا اور پھر کان دبا کر اور دم اٹھا کر خران دجال کے طویلے سے پٹا توڑ آگے دوڑ پیچھے چھوڑ بھاگ نکلا اور خوید کھا کر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کیلئے صرف لید چھوڑ گیا۔ الحکم کے اڈیٹر نے اس کا حال شائع نہ کیا۔ کیوں شائع کرتا جڑ پیڑ سے ناک کٹتی ہے۔

ہاں جو الو دام میں پھنستے ہیں ان کا نام شائع کرنے سے ناک منارے سے بھی کئی بانس اونچی ہو جاتی ہے۔ اور یہ خبر نہیں کہ وہ بعد میں کند استرے سے ریتی جاتی ہے۔ مگر مرزا جی کو اس کی کیا شرم اور کیا خوف۔ برسات میں گیاہ خودرو کی طرح ناک پھر اگ آتی ہے۔

یوں سمجھئے کہ مرزائی ٹھیٹر کا تماشا دیکھنے کو ہمیشہ لوگ آتے ہیں، ٹکٹ کے دام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے تماشا دیکھا اور رخصت ہو گئے۔ بس یہی تانتا بندھا رہتا ہے۔ پھر اس پر مرزا جی کا وہ فخر اور مرزائیوں کی وہ بکر کود کہ کچھ نہ پوچھئے۔ جو لوگ چند روز کے بعد قادیان سے چمپت ہو جاتے ہیں اور پھر مرزائی طلسم کا تار و پود اخباروں میں کھولتے ہیں تو الحکم اس کلونس کو مرزا قادیانی کے چہرہ سے یوں مٹاتا ہے کہ ان میں کوئی شیطانی رگ ہو جاتی ہے۔ اس کی حقیقت ہمارے شفیق مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب نمبردار و رئیس بٹالہ نے نہ صرف ضمیمے میں، بلکہ بعض دوسرے اخباروں میں بھی ایسی طرح کھولی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کا جی ہی جانتا ہوگا۔ مگر شرم کی کتیا تو قادیان میں کاتک کے دنوں میں بھی نہیں آتی، اور نہ وہ اس کو پالتے ہیں۔ ذرا دیکھتے جائیے چندروز میں کیا ہوتا ہے۔

اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۳۰۔ اپریل میں لکھا ہے کہ ضمیمہ شحنہ ہند کے شائع ہونے سے ہماری جماعت کو اور بھی ترقی ہو رہی ہے۔

جی بجا ہے۔ یہ منہ اور گرم مسالا۔

گزشتہ معتقدین و مریدین تو تھامے نہیں تھمتے اور نئے چیلے وارد ہو رہے ہیں۔ آخر ان کو کس کتے نے کاٹا تھا کہ بلاوجہ یوں ففرو ہو جاتے۔ چند چغدوں کے جو دن بھر آنکھیں مانگتے اور شب کو چڑیوں کا شکار کرتے ہیں۔ جو شخص مرزا جی سے بیعت کرتا ہے وہ ضرور طالب حق ہو کر آتا ہے۔ پھر چند روز کے بعد اس کا انحراف کیا اسی وجہ سے نہیں ہوتا کہ اس پر مرزا جی کے کید کا تار و پود کھل جاتا ہے اور کھونٹا اکھاڑ کر گریز پا ہو جاتا ہے۔ اولاً کیسے کیسے خدا پرست خالص لوگ معتقد ہوئے اگر مرزا جی میں خلوص و حقانیت کا کچھ بھی کرشمہ ہوتا تو ایسے لوگوں کا ان سے تبریہ ظاہر کرنا غیر ممکن تھا۔ اخبار الحکم نے کبھی ہمارے اس اعتراض کا معقول جواب نہیں دیا اور نہ دے سکتا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء نمبر ۲۰ جلد ۲۰ و ۲۲

فاعتبروا یا اولی الابصار

ایک شہر میں جو وزیرآباد سے بہت دور نہیں اور جس کا نام اس وقت مصلحت کے باعث ظاہر نہیں کیا جاتا گذشتہ انگریزی مہینہ میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایک فدائی مرید کو طاعون نے آلیا۔ بیمار ہوتے ہی مرزائی مذکور نے پیش گوئی کی کہ میں طاعون سے نہیں مرونگا۔ اور اگر مر گیا تو سمجھ لینا کہ میں مرزا صاحب قادیانی کا اخلاص مند مرید نہ تھا، اور کوئی شخص میرا جنازہ بھی نہ پڑھے۔

چنانچہ دو تین دن کے اندر ہی عدم آباد کو چلتا ہوا اور بغیر نماز جنازہ دفن کیا ۔مر گئے مردود فاتحہ نہ درود۔

ایک مقدس بزرگ وار کے پوسٹ کارڈ کی عبارت حسب ذیل ہے

کرم فرمائے من جناب مولوی ...صاحب، السلام علیکم۔

میں آج جالندھر پہنچا۔ معلوم ہوا کہ آج قبل دوپہر مولوی احمد جان صاحب پنشنر مدرس مرض طاعون سے فوت ہوئے۔ آپ نے چندروز ہوئے آنکھیں بنوائی تھیں پرسوں خزانہ سے پنشن لے کر گئے کل بیمار ہوئے آج داخل بہشت۔ مرحوم بڑے متقی دائم الوضو مرزائے قادیانی کے حواری میرے قدیم دوست اور غالباً آپ کے بھی دوست ہوں گے نہایت افسوس ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون، راقم...

نوٹ: بے شک میں اون کو اپنا بزرگ وار جانتا تھا اور مجھ پر بڑے مہربان تھے مگر جب سے وہ مرزائے قادیان کے مرید ہوئے باہمی خط و کتابت بند ہوگئی ۔خداوند تعالی اون کو اور پس ماندگان کو صبر جلیل عطا فرمائے۔ راقم...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال

جناب مولانا صاحب دام فیوضکم۔

مرزا جی کا اجتہاد ہے کہ انگریز دجاجلہ ہیں اور ریلیں ان کے گدھا ہیں۔اس پر ہمارے ایک دوست پوچھتے ہیں کہ جس وقت اس گدھے پر خود بذاتہ مرزا صاحب قادیانی یا اون کے مرید سوار ہوتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اون کو اوس وقت دجال نہ کہیں۔ پھر کبھی تو مرزا جی انگریزوں کی نسبت ایسے حقارت آمیز الفاظ (دجاجلے) استعمال کریں اور کبھی اون کی ایسی تعریف کریں کہ خدائی کے مرتبہ تک پہنچا دیں اگر ایسے کاموں کو نفاق سے تعبیر کیا جاوے تو کیا ہرج ہے آپ سے اس کا جواب طلب کیا جاتا ہے کیونکہ آپ سے زیادہ اس وقت مرزا اور مرزائیوں کا کوئی نبض شناس نہیں۔

راقم: ایک سائل

قادیانی اور اوسکے چیلوں کے اخلاق حمیدہ

مولوی امام الدین گجراتی لکھتے ہیں:

۱۰۔اپریل ۱۹۰۲ء کے قادیانی اخبار میں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے اہل اسلام کے ہر فرقہ اور جماعت اور اون کے پیشواؤں کو پانی پی پی کر کوسا ہے۔ بالخصوص پیسہ اخبار کو تو ایسی بے نقط سنائی ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ دیکھنے کو تو یہ تحریر شیطان کی آنت ہے مگر پڑھ کر دیکھو تو وہی مغلظ گالیاں جو قادیانی کی تعلیم کا مبلغ ہے۔ باوجودیکہ مرض طاعون کا دورہ حضرت موسیٰ کے وقت سے چلا آتا ہے اور کل دنیا نے اس غضب الٰہی سے خداوندتعالیٰ سے امان مانگی ہے مگر مرزائی پارٹی اور اوس کے لنگڑے امام اس کو ہندوستان میں پھیلتے ہوئے دیکھ کر خوش ہوتے ہیں۔

ارے بے حیاؤ! بے شرمو! اگر کل ملک میں یہ بیماری اپنا عمل دخل کر رہی ہے تو کیا تم خدا کی بادشاہی سے پرے ہو۔ یاد رکھو! تمہارے ہی جیسے لوگوں کی کرتوتوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عکس ہے جو فریب دے کر ظلم و زور سے سیدھے سادے ناواقف مسلمانوں کو اسلام سے اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے برگشتہ کر کے شیطانی جھنڈے کے نیچے لے جانے کی کوشش کرتے ہو۔

کانی بلی نے فما وجدنا فیھا غیر بیت من المسلمین کا حوالہ دیا ہے ہم پوچھتے ہیں اگر ملکوت السماوات و الارض تمہارے ہاں ہی رہن ہو چکے ہیں تو پھر جموں اور سیالکوٹ میں سب سے بڑھ کر کیوں اموات ہوئیں، حالانکہ ان دونوں شہروں میں بھی زیادہ سے زیادہ مرزائی رہتے ہیں۔ اگر آپ کا مذکورہ آیات پر یقین و ایمان ہے تو کیا لاہور اور امرتسر کے سب مرزائی اصل میں بے ایمان ہیں جن کا کچھ بھی لحاظ نہ ہوگا اور بیماری پھیل جاوے گی۔

ہم نے پیسہ اخبار اور الحکم کی تحریروں کو بالاستیعاب پڑھا۔ مرزائے قادیان نے سوائے اپنی جماعت کے باقی کل مسلمانوں کو (ناحق و بے موجب) گورنمنٹ انگلشیہ کا باغی و نمک حرام قرار دیا ہے۔ تاریکی کے فرزند نے تصدیق و تائید میں ناخنوں تک کا زور لگایا ہے مگر خداوند تعالیٰ کا ہزار در ہزار شکر ہے کہ اوسنے ایسی رحیم عادل اور جز رس گورنمنٹ کا سایہ ہم رعایا پر مبسوط کیا ہے کہ ہر معاملہ میں بال کی کھال نکالتی ہے۔ اگر معاذ اللہ گورنمنٹ انگلشیہ سکھوں یا محمد شاہ رنگیلے جیسی گورنمنٹ ہوتی تو ہندوستان کے مسلمانوں کا کہاں گذارا تھا۔ وہ خوب جانتی ہے کہ قادیانی کن وجود سے وفادار اور نمک حلال رعایا کی طرف سے اوس کو بدظن کرنا چاہتا ہے۔

پیسہ اخبار نے جو ایک راست باز اور ایماندار اخبار ہے اپنے فرض منصبی کو ہاتھ سے نہ جانے دیا، اور صاف صاف لکھ دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اصلی غرض مسلمانوں کو جہاد کا ملزم بنانے کی یہ ہے کہ خود اوس کو گورنمنٹ سے خطاب ملے ہمارے اکثر ہندوستانی اور پنجابی بھائیوں کا یہ ایک بنا بنایا قاعدہ ہے کہ اپنے نفع میں دوسروں کا نقصان چاہتے ہیں۔

پس مرزا صاحب کو بھی اپنی جماعت بنانے اور خود اس کا سلطان بننے میں عرصہ دراز سے یہی شوق ہے وہ اپنے الہامات میں بتاتے ہیں کہ جو شخص میری جماعت سے دور رہے گا وہ جہنمی اور قابل قتل ہوگا۔ گورنمنٹ سے تو یہ کہتا ہے کہ میں جہاد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف ہوں اور خود نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ امام الزمان بن کر ساری دنیا کو گردن زدنی بتاتا ہوں۔ یعنی جو شخص مرزا قادیانی پر ایمان نہ لائے وہ جہنمی اور گردن زدنی ہے۔ کیا گورنمنٹ ایسی چالیں نہیں سمجھتی۔ مرزا جی اپنی پالیسی کو چھپانے کے لئے کبھی کبھی گورنمنٹ کی تعریف بھی کر دیتے ہیں۔ مگر ہاتھی کے کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں اور دکھانے کے اور۔

بابا نانک صاحب نے جو صوفیانہ خیالات اپنے وقت میں لوگوں کے دلوں میں جمائے تھے اون کو کون نہیں جانتا، مگر بمرور زمانہ ان کی پولیٹکل طاقت کا جوش میں آجانا کس پر ظاہر نہیں۔ مرزائی جماعت کے بہت کم ممبر ایسے ہوں گے جو ہمارے تجربہ اورمشاہدہ میں نہ آئے ہوں جن سے سابقہ پڑا وہ جہل مرکب میں مبتلا پائے گئے گالیاں دینے اورلڑنے جھگڑنے میں ایسے مشتاق اور بہادر کہ گویا زال کے فرزند ہیں۔ روحانی برکتوں اور خدا ترسی سے تو یہ گروہ بالکل نابلد ہیں۔ کوئی نہ بتا سکے گا کہ قومی ہمدردی یا انسانی بہبودی کا ادنی سے ادنی کام بھی ان سے ظاہر ہوا۔ اردو علم ادب جسکو مسلمان قوم بالخصوص سرسید مرحوم نے اپنے نفوس قدسیہ کی برکت سے پاکیزہ فقروں مہذب لفظوں شستہ و رنگین عبارات معنی خیز جملوں سے آراستہ وپیراستہ کر دکھایا ہے مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں نے اوس میں ایسی گندی اور مغلظ گالیاں بھر دی ہیں کہ الامان (دیکھو تصنیفات قادیانی)

ہم پہلے بھی بارہا لکھ چکے ہیں کہ اگر دشنام دہی کی سند لینا ہو، تو مرزا قادیانی کی کتابوں سے لو۔ کوئی فرشتہ سیرت صوفی مسلمان کوئی نیک بخت عالم باعمل مومن کوئی پارسا، زاہد کوئی عیسائی یہودی برہمو آریا سکھ وغیرہ صفحہ زمین پر شاید ایسا رہ گیا ہو، جس پر گالیوں کے ریلے مرزائی گروہ کے بانی مبانی نے نہ چلائے ہوں۔

ظاہر ہے کہ جن مریدوں کو اپنے مرشد کے ساتھ زیادہ تر تقرب ہوتا ہے، وہ اوسکے خصائل سے زیادہ سے زیادہ بہرہ یاب ہوتے ہیں۔ پس اگر میاں عبدالکریم جن کا ہم کئی دفعہ پبلک سے انٹرڈیوس کرا چکے ہیں پیسہ اخبار جیسے فرشتہ خصال اور نیک بخت مسلمان کو گالیاں دے اور دیگر مسلمانوں کو تاریکی کے فرزند لکھے، تو اوس پر کیا افسوس۔

پس پیسہ اخبار کے اڈیٹر صاحب کو ایسے لوگوں سے جن کے خصائل اوپر بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور جو راتبہ داروں اور بلی کتوں کی طرح اپنے مالک کی رکھوالی کا کام دیتے ہیں روشن دلائل کی امید رکھنا ایک خیال خام ہے۔ہاں اوس کا یہ فرض ہے کہ اپنی قدیمی شائستگی اور متانت کے ساتھ اس گروہ کی مکاریوں سے پبلک کو آگاہ کرتا رہے اور اس کا اجر نیک خدا پر چھوڑ دے۔

راقم: ا۔ د۔ از مقام۔گ

وزیر آبادی نامہ نگار کی بربادی

(لعنت الله على الكاذبين)

مولوی امام الدین گجراتی لکھتے ہیں:

۱۰ مئی ۱۹۰۲ء کے قادیانی اخبار الحکم میں وزیر آبادی نامہ نگار کی ایک تحریر دیکھنے میں آئی۔اس نامہ نگار نے دروغ بے فروغ کو اپنا قبلہ وکعبہ بنا کر ہم پر افتراء اور بہتان باندھا ہے۔اور خود علی رؤس الاشہاد روسیاہ بننا چاہا ہے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں گالیاں بکنا اور بہتان باندھنا ان لوگوں کا دستور العمل ہے۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ مولوی مراد علی صاحب ایک بزرگ اہل اللہ گوجرانوالہ جالندھر وغیرہ میں اول مدرس عربی فارسی رہ چکے ہیں جن کو پنجاب و ہندوتان کے اکثر احباب بخوبی جانتے ہیں۔

ایک ہی سر شتہ (سرشتہ تعلیم) میں ملازم ہونے کے باعث ہمارے پرانے مہربان ہیں پنشن لے کر اپنے وطن مالوف موضع بیگو وال (ریاست کپورتھلہ) میں رہتے ہیں۔ایک فقیر صاحب مرحوم کرم شاہ نامی سے جو اکثر اوقات وزیر آباد گجرانوالہ وغیرہ شہروں میں پھرتے تھے اور اہل اللہ بزرگ تھے،مولوی صاحب نے بہت کچھ روحانی فیض پایا۔مولوی صاحب کا مدت دراز سے یہ دستور العمل سنا گیا ہے کہ وہ اپنے محسن و روحانی تربیت کرنے والے کی یاد میں ہر سال اونکی فاتحہ خوانی کے لئے وزیر آباد تشریف لاتے ہیں اور تقریباً .... جیب خاص سے خرچ کر کے فقراء ومساکین و یتامی کو کھانا کھلاتے ہیں اور شہر وزیر آباد کے علماء کو ایک مسجد میں جو ریلوے سٹیشن کے عین متصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانب شرق ہے بلوا کر ختم کلام اللہ کراتے ہیں (شاہ صاحب کا مزار وزیر آباد میں نہیں ہے) یہ ایک عمل ہے جس کے حسن و قبح کو یا تو مولوی صاحب موصوف خوب جانتے ہیں یا اکر؟؟ علمائے اسلام اور صوفیاء کرام ۔

مگر مجھے جب کبھی وزیر آباد جانے کا اتفاق ہوتا ہے تو صرف اپنے قدیمی مہربان حضرت مولوی صاحب موصوف کی برسوں کے بعد ملاقات مدنظر ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ عاجز ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء کو بغرض ملاقات مولویصاحب موصوف مذکورہ بالا مسجد میں حاضر ہوا۔ جو باتیں میں نے عرض کی ہیں ان کو وزیر آباد کے ہزاروں آدمی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں۔ اس کے متعلق وزیر آبادی نامہ نگار کا چشم دید واقعہ (سفید جھوٹھ) جس نے الحکم کے کالموں کو گندہ کیا ہے۔ سنئیے

ا۔ لکھتا ہے: آج میاں امام الدین گجراتی معہ چند دیگر ہم جنسوں کے وزیر آباد واسطے تعظیم ایک کوٹھڑی شفاخانہ کے تشریف لائے۔

۲۔ چونکہ اس سال اسسٹنٹ سرجن شفاخانہ نے ان کو یہ بیہودہ حرکت شفاخانہ کے صحن میں کرنے نہ دی، اسلئے ایک دوسرے قبرستان میں جو حافظ جی کے نام سے مشہور ہے اور شفاخانہ کے قریب ہے میاں امام الدین گجراتی نے معہ اپنے رفقاء کے، اپنی رسم عرس کھانا وغیرہ پکا کرادا کی، اور ایسی حرکات مشرکانہ ہیں۔

پہلے فقرہ کی نسبت ہمارا یہ جواب ہے کہ حضرت! یہ آپ کا ایسا سفید جھوٹ ہے کہ وزیر آباد کے کسی فرد بشر کو بھی اس سے انکار نہ ہوگا۔ میں ہرگز ہرگز کسی شفاخانہ کی کوٹھڑی کی تعظیم کے لئے نہیں گیا۔ نہ کوئی شخص میرے ہمراہ تھا، بلکہ میں تنہاء صرف مولوی صاحب کی ملاقات کیلئے گیا تھا۔ کیسا شفاخانہ اور کیسی کوٹھڑی کی تعظیم۔

جس قدر آدمی ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء کو رات اور دن مسجد مذکورہ میں رہے، نہ کوئی ان میں سے بیمار ہوا، نہ کسی کو وہاں سے کسی اور جگہ جانے کی ضرورت پڑی۔ اور اسسٹنٹ سرجن کی بھی آپ نے ایک ہی کہی، ہم میں سے کسی نے اوس کی شکل بھی نہیں دیکھی۔ نہ ہم کو معلوم ہے کہ وہ انگریز تھے، یا دیسی عیسائی یا ہندو یا مسلمان یا سکھ آریا برہمو وغیرہ۔ بلکہ ایسی بہکی باتوں سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ پاگل پن اور جنون نے ہمارے نامہ نگار کا گھر دیکھ لیا ہے۔ آپ کے منہ پر جب وزیر آبادیوں سے راستی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت کے طمانچے لگیں گے اور ہمارے وزیر آباد جانے کی اصل غرض کی تصدیق ہوگی تو اپنی کرتوتوں کی آرسی یا آئینہ آپ کو خود بخود شرم کے سمندر میں ڈبو دے گا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ اب مرزا گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھا ہے اور اوس کی قبر کے گنبد (منارہ) کی اینٹیں پک کر تیار ہو رہی ہیں تو وزیر آبادی نامہ نگار کے سینہ میں پہلے سے ہی گور پرستی جوشمار رہی ہے اور جو کرتوت مرزا کی وفات کے بعد نامہ نگار اور اوسکے ہمراہیوں سے تقدیر کو رونے ہیں اون کے جھوٹے اور بے جا الزام پہلے سے ہی لوگوں پر وارد کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ نہ مجھے پیش گوئی کا دعوی ہے نہ نجومی کی پوتھی اپنے ساتھ رکھتا ہوں نہ مرزا قادیانی کی طرح رمال ہوں مگر تمہارے کرتوتوں کو دیکھ کر صاف کہتا ہوں کہ مرزائی جماعت کے بہت سے ممبر گور پرستی کریں گے اور آپ تو عجیب نہیں کہ دن بھر میں کئی دفعہ مرزا قادیانی کی قبر پر سیاپا بھی کیا کریں اس لئے گور پرستی مذہب مرزا میں مدت سے شروع بھی ہو چکی ہے۔ تصویر پرستی اور گور پرستی میں کیا فرق ہے ۔ اکثر مرزائی لوگ بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگالیں مگر مرزا صاحب قادیانی کی تصویر کو نہ لگائیں علی الصبح بستر خواب سے اوٹھ کر ایک مسٹنڈے ساٹھے پاٹھے کی تصویر اپنی بہو بیٹیوں اور عورتوں کو دکھانا کیا بت پرستی اور دیوثی نہیں۔

۳۔ افسوس میاں ا۔د۔ گجراتی اور ان کی رفقاء کی قرآن مجید اور سرور عالم خاتم الانبیا ﷺ کی پاک تعلیم کو پس پشت ڈال کر کہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے۔،

نامہ نگار صاحب! آپ سینکڑوں وزیر آبادیوں سے پوچھ کر اپنی تسلی کر لیں۔ حاطب اللیل نہ بنیں کہ مسجد موصوفہ میں نہایت خشوع و خضوع کے ساتھ نمازیں ہوتی رہیں۔ للہ فی اللہ کھانا مساکین فقراء یتامی وغیرہ کو تقسیم ہوا تمام دن قرآن مجید کی آیات کے معانی اور مطالب پر تدبر ہوتا رہا، عصر کے وقت ختم قرآن مجید ہوا۔ رات کے وقت لوگ علاوہ معمولی نمازوں کے تہجد پڑھتے اور خداوند تعالی کی پاک درگاہ میں گڑ گڑا کر دعائیں مانگتے رہے۔ اگر یہ کام آنحضرت ﷺ کی تعلیم کے منافی ہے، تو اپنی قسمت کو رؤو۔ کیوں جناب! ان کاموں کا نام تو آنحضرت ﷺ کی تعلیم کو پس پشت پھینکنا ہے مگر جھوٹی پیش گوئیاں کرنا انبیاء کرام کی شان میں برے الفاظ بکنا لغو اور بے ہودہ الہامات جنکی نہ عبارت درست نہ مضمون قرآن شریف کے مطابق ہے بیان کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتراء اور فریب سے لوگوں کا مال اینٹھنا جس سے اپنی عورتوں کو سونے کے جڑاؤ زیورات پہنانا اور خود بذاتہ یاقوتیوں اور بادام روغن میں دم کئے ہوئے پلاؤ اوڑا کر شہوت رانی، مسیح سے اپنی ذات کو برتر بتانا، تناسخ کے مسئلہ کی ترویج دے کر آنحضرت ﷺ کی برابری کا دعوی کرنا شرک فی النبوۃ میں پڑ کر دنیا اور دین کی رسوائی خریدنا وغیرہ کیا یہ روحانی تعلیم اور آنحضرت ﷺ کی تتبع اور پیروی ہے اگر اسی کا نام اسلام ہے تو ایسے اسلام کو سلام۔

گر مسلمانی ہمیں است کہ مرزا دارد
وائے گر در پس امروز بود فردائے

آپ کے مرشد نے جب نیا پینتھ نکالا ہے اور رسول ﷺ کے اتباع سے بیزار ہو کر (بعد ختم نبوۃ) رسالت کا دعوی کیا ہے۔ اپنی جماعت کو دیگر مسلمانوں کے نماز روزہ جمعہ جماعت رشتہ ناطہ وغیرہ سے علیحدہ کر دیا ہے بلکہ آپ لوگوں کے نزدیک عیسائی، یہودی، سکھ، آریا، برہمو وغیرہ سے بھی تمام مسلمانوں بدتر ہیں اور مسلمانوں کے ساتھ تمہاری عملی ہمدردی کا یہ حال ہے کہ برملا اخباروں میں مضامین نکلتے ہیں کہ تمام مسلمان سرکار انگلشیہ کے ساتھ جہاد کرنا فرض جانتے ہیں اور ہر ایک پہلو سے مسلمانوں کو باغی قرار دیا جاتا ہے اور اگر تمہارا بس چلے تو ایک مسلمان کو بھی زندہ نہ چھوڑو تو پھر معلوم نہیں مسلمان مسلمان کیوں پکارتے ہو ہاں قرآن شریف اور اسلام کی آڑ میں احمقوں کے منہ پر اندھیری ڈال کر ان سے ٹکے سیدھے کرنا تمہارے مشن کی ڈیوٹی ہے۔

وزیرآبادی نامہ نگار آخرالامر ہم کو ناصحانہ پیرایہ اور واعظانہ طریق سے یوں فرماتے ہیں:

> میاں ا۔ د۔ گجراتی صاحب! کیوں آپ خدا کے مرسلوں کے مخالفوں کا انجام قرآن شریف کے تدبر سے نہیں دیکھتے۔ اپنے خانہ ساز آبائی دین کو چھوڑو اور سچا اسلام جس کو خداتعالی کا برگزیدہ مسیح موعود و مہدی مسعود میں ہو کر پیش کرتا ہے قبول کرو۔ الخ

ہم وزیرآبادی کی اس نصیحت کا شکریہ ادا کرتے ہیں مگر افسوس ہے کہ ہم اون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی آرزو پوری نہیں کر سکتے کیونکہ ہمارے نزدیک قرآن شریف سے کبھی ثابت نہ ہوگا کہ بہشت بریں میں داخل شدہ لوگ دوبارہ اس دنیا میں آویں یا کسی ناپاک شخص کی روح افضل الانبیاء آنحضرتﷺ کے جسم میں (معاذ اللہ) حلول کر سکے۔ ہمارا وہی دین ہے جو قرآن شریف کی پاک تعلیم محمد رسول اللہﷺ کی معرفت ہم کو ملا ہے ہمارے باپ دادے بھی اسی مذہب پر تھے اگر ہم بھی آپ کی طرح ایسے ہی جاہل اور کندہ ناتراش ہوتے اور پیر پرستی اور گور پرستی بلکہ تصویر پرستی ہمارے رگ و ریشہ میں آپ کی طرح سمائی ہوتی شیطان اخنس اور حضرت اقدس میں تمیز نہ کر سکتے تو آپ کے ہم صفیر ہو جاتے ہم تو خداوند تعالیٰ کو واحد برحق اور ہر قسم کے نفع و نقصان کا اوسی کو مالک یقین کرتے ہیں۔

خدا ہم کو حضرت محمد رسول اللہﷺ کا دامن پاک چھوڑوا کر کسی شیطانی لشکر میں داخل ہونے کی ہدایت نہ کرے اور قرآن شریف کی آیات کو اپنے مطلب کے مطابق بنانے والوں کا رفیق کر ہم کو ہرگز نہ بناوے پس مرزا کا یہ مخترعہ مذہب آپ کو اور آپ کے ہم خیالوں کو مبارک رہے۔

تو و شیطان در او پاک اسلام
فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

(باقی آئندہ)۔ راقم: ا۔د۔ گجراتی

(جس مراسلے کا جواب دیا گیا ہے وہ الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۵ سے ذیل میں منقول ہے۔ بہاء

اڈیٹر صاحب الحکم قادیان ..ایک چشم دید واقعہ عرض کرتا ہوں اس کو اپنے ..قیمتی پرچہ میں جگہ دے کر پبلک کو دکھا دیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے مخالفوں کی کہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے گویا اس خاتم الاولیاء کی مکالفت سے یہ لوگ اسفل السافلین میں جا گرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان نام کے مسلمانوں کے شر سے بچاوے۔ وہذا:

آج میاں امام الدین مدرس گجراتی (جن کے کرتب اکثر پرچہ شحنہ ہند میرٹھ میں ا۔د۔ گجراتی کے نام سے ظاہر ہوا کرتے ہیں معہ اپنے چند دیگر ہم جنسوں کے وزیرآباد واسطے تعظیم ایک کوٹھڑی شفاخانہ کے تشریف لائے اس کی تفصیل یہ ہے کہ عرصہ دراز کا ذکر ہے کہ وزیرآباد کے شفاخانہ کی ایک کوٹھڑی میں کوئی فقیر صاحب رہا کرتے تھے اور عرصہ ہوا وہ فقیر صاحب کسی اور شہر میں جا کر فوت ہوگئے مگر یہ لوگ سال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسال شفا خانہ کی کوٹھڑی کی تعظیم کے لئے شفا خانہ وزیر آباد میں آ کر عرس کا کھانا پکایا کرتے تھے۔ چونکہ اس سال اسسٹنٹ سرجن شفا خانہ نے ان کو یہ بے ہودہ حرکت شفا خانہ کے صحن میں کرنے نہ دی، اس لئے ایک دوسرے قبرستان میں جو حافظ مغنی صاحب کے نام سے مشہور ہے اور شفا خانہ کے قریب ہے۔ میاں امام الدین گجراتی نے معہ اپنے رفقاء کے اپنی رسم عرس کا کھانا وغیرہ پکا کر ادا کی اور خیال خویش فقیر صاحب کی روح کو خوش کیا ۔ مگر میاں ا۔ د گجراتی اور ان کے دیگر ہم جنس یاد رکھیں کہ ایسی مشرکانہ حرکات سے فقیر صاحب مرحوم کبھی خوش نہیں ہو سکتے افسوس میاں ا۔ د گجراتی اور ان کے رفقاء کی قرآن مجید اور سرور عالم خاتم الانبیا ﷺ کی پاک تعلیم کو پس پشت ڈال کر کہاں تک نوبت پہنچ گئی انا للہ و انا الیہ را جعو ن۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

جب مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر۔ پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

دیگر:

مویاں نال دوتی نیوندیاں نال ویر۔ انہیں گلیں ستھر یا کدے نہیں ہوندی خیر

میاں ا۔ د صاحب کیا اسی خانہ ساز دین پر آپ حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا) کی مخالفت پر تلے ہوئے ہیں شرم شرم شرم

میاں ا۔ د گجراتی صاحب کیوں آپ خدا کے مرسلوں کے مخالفوں کا انجام قرآن شریف تدبر سے نہیں دیکھتے آپ اپنی حالت پر رحم کر کے اپنے خانہ ساز آبائی دین کو چھوڑ دو اور سچا اسلام جسکو خدا تعالی کا برگزیدہ مسیح موعود و مہدی مسعود سرور کائنات فخر موجودات حضرت خاتم الانبیا ﷺ میں ہو کر پیش کرتا ہے قبول کر لو ورنہ آپ کے حسد و بغض سے خدا تعالی کے مسیح (مرزا قادیانی) کا کچھ بگڑ نہیں سکتا کیونکہ خدا تعالی کا برگزیدہ پکار کر کہہ رہا ہے

بدبوئے حاسداں نہ رساند زیان بمن ۔ من ہر زمان ز نافہء باد ش معطرم ۔

والسلام نامہ نگار از وزیر آباد)

مرزا جی اب اور معجزہ دکھائیں گے

مرزا جی کے تمام الہامات اور پیش گوئیاں پوری ہو گئیں۔ پادری عبداللہ آتھم ٹھیک میعاد کے اندر آسمانی باپ کے پاس پہنچ گیا۔ پنڈت لیکھ رام مارا گیا۔ آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح ہو گیا۔ اور آسمان پر الہامی عورت کے بطن سے درجن بھر بچے بھی پیدا ہو چکے جو آسمانی کالج میں تعلیم پاتے ہیں۔ اب امتحان دے کر زمین پر براہ مینارہ اتریں گے۔ صلیب کو توڑ چکے اب کوئی عیسائی دنیا میں صلیب پرست نہ رہا۔ ہند کے تمام علماء بیعت کر چکے اب یورپ و افریقہ پر دھاوا ہے۔ پھر بھی ایک مجلس میں مرزا جی نے سب کو مخاطب کر کے وعدہ کیا ہے کہ اب میں معجزوں کا نمبر مکرر اور سہ کرر سلسلہ وار شروع کرتا ہوں۔ خلقت حیران ہو جاوے گی سارے ہندو مسلمان عیسائی یہودی پارسی میرے معجزے دیکھ کر ایمان لاویں گے۔

پہلا معجزہ یہ ہوگا کہ یکم اپریل ۱۹۰۳ء کو عبدالکریم سیالکوٹی جو میرا نفس ناطقہ اور ایک آنکھ سے کانڑا اور سر سے گنجا اور ایک پیر سے لنگڑا ہے، سب عیوب جسمانی سے پاک ہو جاوے گا دوڑ کر چلے گا۔ دور سے ایک کے دو دیکھے گا۔ چندیا کا تانبا چاندی ہو جائے گا۔ ایڑی تک بال بڑھ آئیں گے۔ اگر یہ معجزہ سچ نہ ہوا تو میں جھوٹا اور مکار شمار ہونگا۔ یہ وعدہ ابھی زبانی ہوا ہے شائد اشتہار بھی شائع ہوا۔

الراقم۔ مالیری

پنجابی رسول کی مالیری امت

پنجابی رسول قادیانی نے اشتہار دیا تھا کہ میرے مرید اور چیلے اگر لنگر خانہ کے واسطے حسب توفیق ماہوار چندہ داخل نہ کریں گے، تو میں اون کا نام اپنی لوح محفوظ سے کاٹ دونگا، اور وہ مردود بارگاہ ایں جانب شمار ہوں گے۔

چنانچہ دو چار امتیوں نے تو ہاں ہوں کی اور دو چار نے غصہ میں آ کر کہہ دیا کہ اچھا صاحب لو ہمارا کاٹ لو، اور کہا کہ یہ بازی گر پہلے تو تماشا دکھاتا ہے اور پھر ڈفلی ہاتھ میں لے کر پیسہ کوڑی مانگتا ہے۔ شرم۔

پورانے کھیل (الہامات) تو غت ربود ہو گئے اب ڈگڈگی بجا کر پھنک ایک، پھنک دو، نئے کھیل نئے تماشے شروع ہوں گے اور جھولی بھری جائے گی۔

راقم: مالیری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیہ: عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اعتراض: بلکہ اوسی مشرکانہ اور مبتدعانہ راہ کی طرف بلاتی ہے جسے درمیانی زمانہ میں سلف صالحین کے خلاف فیج اعوج نے تیار کیا۔ یعنی دجال کو خدائی طاقتیں دینا، خونی مہدی یا جوج ماجوج کے متعلق علم صحیح اور تجربہ حقہ اور کلام اللہ کے خلاف تمام بے سروپا قصوں اور فسانوں پر ایمان لانا، حضرت مسیح کو جسم عنصری کے ساتھ زندہ آسمان پر ماننا، اور ان کو خالق حی شافی عالم الغیب ماننا۔ اور اس طرح ظلم عظیم یعنی نصرانیت کو مدد اور تقویت دینا اور ثابت کرنا کہ اسلام میں کوئی قوت قدسی نہیں اور دوسرے مذاہب میں اور اس میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں اور کوئی مقتدر ہاتھ اس کا محافظ نہیں۔ وغیرہ،

تردید:

ہاں سمند آہستہ ران ای اعرج نا ہوشمند
بو لہوس نے تازی و مستی و تاریک است راہ

نعوذ باللہ من ھذہ الھفوات آپ نے ذرہ بھر بھی خوف خدا نہیں کیا اور خر دجال کی جھول پہن کر دھوکا دیا ہے۔

سنو! مشرکانہ اور مبتدعانہ راہ کی طرف تو لوگوں کو مرزا قادیانی بلا رہا ہے جو ہر مسئلہ میں خلاف سلف و خلف صالحین قرآن مجید و احادیث کی خودغرضانہ دورازکار تاویلیں کر کے حرام کے ٹکے کما رہا ہے اسی لئے عصائے موسیٰ میں ہر ایک مسئلہ بدلائل قرآن مجید و حدیث شریف مطابق و موافق معتقدات آئمہ دین سلف صالحین بیان ہو کر مرزائی مبتدعانہ محدثہ مسائل کی قلعی کھل گئی ہے جس سے آپ مبہوت اور لاجواب ہو کر دجالیت اور کج روی سے سراسر خلاف واقعہ نہایت ظلم و زور سے اپنے زعم میں اس عمدہ کتاب عصائے موسیٰ کا اثر زائل کرنے کے لئے یہ بیہودہ بکواس کر رہے ہیں کچھ تو شرم اور حیا سے کام لو معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں روز حساب کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں۔ یاد رکھو سلف صالحین کا ہر امر میں خلاف کرنے والے فیج اعوج کا مجمع آج کل قادیان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے، اور معترض منہ پھٹ اور زبان دراز خود فیج اعوج کا نمونہ وتصویر ہے جسکی گفتار رفتار سب کج ہے۔ چلے تو کج، بیٹھے تو کج، اور کھڑا ہو تو کج۔ دیکھے تو کج۔ غرض ہر امر میں اعوجاج اور کجی ہے بقول مولانا شوکت:

ابرو بھی کج ہے زلف بھی کج ہے مژہ بھی کج
سرکار حسن میں عملِ راستان نہیں

تعجب ہے کہ شیطان میں تو آپ ..بہت سی طاقتیں مانتے اور قبول کرتے ہیں لیکن دجال اعور میں وہ طاقتیں جن کا ذکر احادیث میں ہے نہیں مانتے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ اجہل آدمی اپنی طرف نہیں دیکھتا۔ اور جو چیز خود اس کے پاس موجود ہوتی ہے اس کی وہ چنداں قدر و پرواہ نہیں کرتا۔ لہذا وہی شئے دوسرے کے پاس موجود ہونے کا اچنبھا نہیں جانتا۔

مہدی علیہ السلام کے بارے میں بہت احادیث ہیں جن پر مسلمانوں کا پکا اعتقاد اور یقین ہے۔ اسی طرح یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن مجید واحادیث میں ہے اور ایسا ہی مسیح کا رفع الی اللہ، آیت کریمہ و ماقتلوہ و ماصلبوہ .. الآیہ یقیناً ثابت وظاہر ہے جس پر عمدہ ومفصل بحث متعدد کتب رد مرزا میں ہو چکی ہے اور قرب قیامت نزول مسیح کے بارے میں بہت صحیح احادیث موجود ہیں۔ اور قدماء اسلام کبراء امت سب ان مسائل کے قائل ومعتقد چلے آئے ہیں۔ چنانچہ ابوہریرہ نزول مسیح والی حدیث لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم.. الحدیث پڑھ کر قرآن مجید کی آیت کریمہ

و ان من اھل الکتا ب ا لالیو منن بہ قبل مو تہ

سے استدلال کر کے نزول ثابت کرتے ہیں جیسا کہ بخاری میں ہے۔ لیکن آفرین ہے مرزا قادیانی اور اوس کے مریدوں کے عقل وایمان پر کہ قرآن مجید واحادیث شریف کا انکار کرتے اور اپنے اغراض نفسانی سے سب کو بے سروپا قصے اور فسانے بتاتے اور سلف وخلف صالحین مومنین وقائلین نصوص کو معاذ اللہ برا بھلا کہتے ہیں۔

رہا مسیح میں صفات الہی ماننے کا افتراء اور نصرانیت کو مدد اور تقویت دینے کا بہتان جو مرزا قادیانی اور اوس کے مرید دجالی دھوکا دیا کرتے ہیں ان کا جواب اعتراض دوم میں گزر چکا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور دوسرے مذاہب میں ما بہ الامتیاز کی نسبت عصائے موسیٰ میں فصل معجزات وکرامات و ذکر اللہ و حالات اولیاء الرحمٰن جس سے اولیاء الشیطان سے فرق و امتیاز ہوتا ہے۔ ملاحظہ کیجئے تا کہ آپ کو معلوم ہو کہ یہ برکات وقواعد قدسی و انابت الی اللہ کسی دوسرے مذہب میں ہرگز نہیں نہ ایسے ثبوت و دلائل ہیں لیکن مرزا قادیانی کے مرید تو کتاب مذکور کو اپنی کمزوری کے باعث دیکھتے ہی نہیں اور ان میں سے جو دیکھتے ہیں اور اصل حال حقیقت سے واقف ہوتے ہیں وہ مرزائی دام سے نکل جاتے ہیں۔

اسلام کا محافظ ایسا مقتدر ہاتھ ہے کہ کبھی کوئی معترض و مخالف اس کا کچھ بگاڑ نہیں سکتا اور نہ آئندہ بگاڑ سکے گا اور اگر حیلہ حوالہ سے بظاہر اسلام کا کوئی خیرخواہ بن کر بھی فریب سے اس کی مخالفت کرے تو فوراً اس کے خدام جن کی شان اتقوا فراسة المومن .. الحدیث ہے فریبی اور دغاباز مخالف کی ایسی گوشمالی کرتے ہیں کہ یاد کرے نظیر کے لئے آپ اپنا اور مرزا قادیانی کا حال دیکھئے کہ اولاً زبانی خیرخواہ اسلام بنے، بعد میں کجروی سے بغاوت اختیار کی، تو اس کی پاداش میں آپ لوگوں کی کیسی گت بن رہی ہے اور کیا حال ہو رہا ہے۔

اعتراض: اس طرح اس ناشدنی کتاب نے مسلمانوں کو نقصان پہنچایا اور غیر قوموں کو دلیر کیا نصرانیوں کو ان کے کفر میں مدد دی انہیں گستاخی و بدزبانی میں دلیر کیا۔الخ

تردید: جب آپ کے نزدیک یہ کتاب بے حیثیت بے وزن اور اس کا عدم و وجود برابر ہے، تو اس نے نقصان کس طرح پہنچایا۔ کیا کہنا آپ کی سمجھ و درایت پر۔ آپ شئے اور لاشئے کو کیونکر ایک جگہ جمع کر سکتے ہیں۔ یہ عجب ناقص اور کنجی منطق ہے۔ اور لکھتے وقت شاید آپ کے ہوش و ہواس ہوا کھانے گئے تھے یا جنگل کی گھاس چرنے ۔آپ کو خبر ہی نہیں کہ کیا لکھ گئے اور کیا لکھ رہے ہیں۔

سنو! اسلام اور مسلمانوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا اور اس کتاب نے تو اپنی خدمت اسلامی سے ناواقفوں کو واقف اور غافلوں کو ہوشیار کر کے اون کے سامنے مرزا قادیانی کی ہر ایک تار عنکبوت کو دلائل قرآنی اور براہین احادیث نبوی سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کر کے توڑ دیا ہے۔البتہ اس میں ذرا شک نہیں کہ دجالی جماعت کے خودتراشیدہ لغویات وخرافات کو سخت صدمہ پہنچا ہے اور قادیانی جہاز کے تختے ایک سے ایک الگ ہوکر سمندر میں بہہ رہے ہیں جن کے باعث آپ دن رات سینہ کوبی کر کے چیختے چلاتے ہیں آپ کا واویلا اور دکھلاوے کا کہ کتاب بے حیثیت ہے بے وزن ہے نکمی ہے، (باقی ماندہ)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۲۱ ج ۲۰ و ۲۲ مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۲ء

بقیہ: عصائے موسی کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

نصرانیوں کو کفر میں مدد دیتی ہے۔

پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ ذرا گریبان میں منہ ڈال کر سوچو کہ مسیح کو صلیب پر چڑھا کر مرہم عیسی سے ان کی صلیبی زخموں کو ثابت کرنے اور محرف انجیل سند سے بے سند ان کی نسبت شیطانی الہام ہونے اپنے رسالوں میں کج فہمی و بدبختی سے شائع کر کے آپ ان نصرانی مسائل کو مدد دے رہے ہیں یا دوسرے مسلمان؟ کچھ تو شرم وحیا کرو کہ مسیح کے شان میں بے ادبی و بدزبانی وفحش بک کر خلاف تہذیب پر از سبّ وشتم کتابیں اور اشتہارات نصرانیوں کی طرف سے آپ کے پیر مرزا غلام احمد قادیانی نے نکلوائے ہیں یا کسی اور نے؟ افسوس کہ آپ ایک ہی طرف دیکھتے ہیں یا جان بوجھ کر راستی سے منحرف ہوتے ہیں۔

اعتراض (اشتہار ص ۶): ان کے اس اعتقاد کو کہ مسیح زندہ رسول اور زندہ خدا ہے وہ خالق اور شافی عالم الغیب ہے اور یہ سب کچھ قرآن سے ثابت ہے الٰہی بخش کی کتاب عصاء موسی نے تقویت دی۔

تردید: لعنت اللہ علی الکاذبین ، اس کا جواب دفعہ بالا میں مفصل ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکا ہے۔ معترض میں اگر کچھ بھی بوئے ایمان وانصاف ہے، تو ثابت کرے اور پتہ دے کہ مسیح کا نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد خدا ہونا کہاں قرآن مجید سے ثابت کیا ہے؟

افسوس بہتان افتراء اور محض جھوٹھ اور مسلمانوں کو دھوکا دینا قادیانی کا شعار اور دار و مدار ہو رہا ہے۔

اعتراض: غرض اس کتاب میں یہ کچھ ہے۔ اور یہ فائدہ اس سے قوم کو پہنچا ہے۔ اب اگر یہ بیان حق نہیں تو مصنف صاحب اور ان کے اعوان دلائل سے اس کی تردید کریں۔ اور اسکی خوبیوں کے بیان کرنے میں ایمان اور قلم کے جوہر دکھائیں۔

تردید: اول تو آپ کو نقص بصارۃ وبصیرۃ کے سبب فائدہ اور نقصان سوجھتا ہی نہیں۔

دوم، معذوری کے باعث آپ خوش گذرانی نفس پروری وغیرہ کے سوا دوسرا فائدہ جانتے ہی نہیں۔

سوم، آپ کو بایں حالت درماندگی اور مرزا کے حصار میں محصور و بند رہنے کے مسلمانوں کی قوم کا کیا حال معلوم؟ چلنے پھرنے اور سفر کرنے کی آپ کو طاقت نہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دسترخوان چھوڑ کر کہیں دوسری جگہ جانا آپ کو گوارا ہی نہیں۔ آپ اگر حرکت کرسکیں تو ملک میں جا کر دیکھیں کہ قوم کو کیا فائدہ ہوا۔

علاوہ بریں عصائے موسیٰ کے جواب سے عاجز ہو کر کچھ بن نہ آنے کے باعث سوائے واویلا وامصیبتا کہنے کچکچانے ہاتھ کاٹنے اور دانت پیسنے کے آپ نے کیا کیا ہے۔ جس کی دلائل سے تردید کی اور اس کتاب کے فائدہ کا حال اس سے ظاہر ہے کہ اہل اللہ اہل اسلام صوفیا عظام علمائے کرام وفضلاء کرام وہ فضلاء ذوی الافہام و دیگر اہل الرائے نے اس کو پسند فرما کر اس کے مضامین طرز تحریر نرمی ومتانت عبارۃ و غیرہ کی تعریف میں خطوط لکھے ہیں جو موجود ہیں چونکہ مصنف کتاب منشی الٰہی بخش لاہوری، مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اوچھا تعلّی شیخی وشہرہ پسند نہیں، لہذا ان تعریفی خطوط کو اوس نے شائع نہیں کیا ہاں اگر آپ ایسے لغو مضامین اور بیہودہ سرائی سے باز نہ آئیں گے تو عجب نہیں کہ منشی الٰہی بخش لاہور یہ صلاح واصرار دیگر مسلمانان خادمان و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر خواہانہ اسلام کے ان سب تعریفی خطوط کو طبع کرا کر شائع کر دیں لیکن اس وقت آپ اور آپ کی جماعت پر اور مصیبت ہو گی

جب مرتب ہو کے وہ چھپ جائیں گے
اہل مرزا پر قیامت ڈھائیں گے
اب تلک کچھ بن نہیں آیا جواب
ان کے چھپنے پر تو کیا دو گے جواب
زندہ در گور ہے اگر کچھ شرم بولو حق کی بات
ورنہ بس ان چھوڑ دو یہ لغویات
کر کے توبہ داخل اسلام ہو
اور مقبول خواص و عام ہو
جس سے حاصل ہو رضا اللہ کی
اور شفاعت اوس رسول اللہ کی
جو ہوا کونین میں فخر الرسل
رہنمائے امت و خضر سبل
سید الکونین فخر انبیاء
رحمۃ للعالمین بدر الدجا

لیکن مشکل یہ ہے کہ معترض کی ایک پھوٹی ہوئی ہے اس پر بھی بغض وحسد کی پٹی بندی ہے باطنی حسن نصیب اعداء، بباعث نیوفیشن کی دلدادگی ملحدانہ اور مرتدانہ خیالات کے مفقود ہے اصلی و پرانے فیشن کے اسلام و مسائل سے گنجی پری کو مناسبت نہیں تو پھر اس کو عصائے موسیٰ کا فائدہ جس میں دلائل و مسائل وہی پورانے قرآن مجید و حدیث شریف قد مائے اسلام خیر القرون و السابقون الاولون من المهاجرین و الانصار علیهم رحمة الله الستار و الغفار درج ہیں معترض کو کیوں کر پسند ہو سکتے ہیں؟ قرآن مجید اور حدیث شریف کے مسائل اور وہی پرانی روش تو عاشقان اسلام ہی کو محبوب و مرغوب ہے جو لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة کے مصداق ہیں اور اگر معترض کو مسلمانوں کے ایمان و قلم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہر دیکھنے کا شوق ہے تو وہ ہفتہ وار ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ غور سے مطالعہ کرے جس سے معلوم ہو جاوے گا کہ کس قدر مخلوق الٰہی کو عصائے موسیٰ سے فائدہ پہنچا اور کس قدر لوگ بدعقیدتی سے تائب اور مرزا غلام احمد قادیانی سے متنفر ہوکر داخل اسلام ہوئے اور ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ کی اشاعت واجراء کی محرک یہی واحد العین صاحب ہی کی بدگمانی وبدزبانی ودریدہ ذہنی ہوئی ہے۔

اعتراض: افسوس اس پر فخر کیا جاتا ہے کہ اس کتاب نے خدا تعالیٰ کے اپنے ہاتھ سے قائم کئے ہوئے سلسلہ کو نقصان پہنچایا،۔

تردید: یہ مرزائی جماعت کا علم ومعرفت ہے اور انہیں حقائق ومعارف پر مرزا قادیانی کو ناز ہے۔الٰہی سلسلہ تو دلائل قرآنی واحادیث رسول اللہ ﷺ سے نہایت مضبوط ومستحکم ہے۔البتہ باطل اور دجالی سلسلہ بے شک اس کے مقابل نہیں ٹھہر سکتا۔ اور یہ معمولی بات ہے کہ توحید وسنت کے مقابل کفر شرک وبدعت وشیطانی سلسلہ کبھی نہیں ٹھہر سکتا جس طرح آیت الکرسی، لا الہ الا اللہ اور لاحول ولا قوۃ الا باللہ سے شیطان بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

اعتراض: لیکن یہ نہیں بتایا کہ کون سا علمی سلسلہ پیش کیا ہے ضرورۃ حقہ اور وقت کی مانگ پورا کرنے کے لئے کون سے سامان پیش کئے ہیں جن کی خوب صورتی اور کمال کو دیکھ کر لوگ بول اوٹھے ہیں کہ بے شک حضرت مسیح موعود کی کارگذاری اور خدمت دین سے یہ باتیں بڑھ کر ہیں۔،

تردید: معترض ایسا عقل کا اندھا اور گانٹھ کا پورا ہے کہ ایک ہی بات کو بار بار لکھتا اور پیش کرتا ہے۔ یہی حال خود مرزائی تحریر کا ہے کہ تکرار پر تکرار ہوتا ہے اور مجبوری سے مجیب کو بھی اوسی طرح جواب دینا پڑتا ہے۔

معترض کو دیکھنا چاہیے کہ کتاب عصائے موسیٰ میں تو سب کچھ لکھا ہے اور بتایا ہے اگر آپ کو خوبی قسمت سے نظر نہ آوے تو اس میں مصنف عصاء کا کیا قصور۔ سلسلہ علمی وہی جو قرآن مجید اور حدیث شریف میں ہے کتاب میں پیش کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت حقہ اور کتاب کی مانگ بھی سخت تھی کہ خودغرض کاذب مدعیان نبوۃ ورسالت کی طرح اس وقت بھی ایک مسیح الدجال کاذب مدعی کھڑا ہو کر اسلامی مسلمہ مسائل میں دست اندازی کر کے خلاف شریعت مسائل بیان کر کے مخلوق الٰہی کے ایمان واعتقاد بگاڑ رہا ہے۔ سواوس کے مکر وفریب اور دجالی مسائل کا بعون اللہ تعالیٰ وتقدس باحسن وجوہ قلع وقمع کر کے قدیمی مسائل اسلامی سے امت کو آگاہ کیا گیا جس کی خوبصورتی اور کمال کو دیکھ کر مسلمان بول اٹھے کہ مسیح الدجال کے خودتراشیدہ لغویات کا بہت عمدہ جواب ہے اور مسیح کاذب کی متدعویہ منافقانہ خدمت اسلام سے بڑھ کر اس میں بدرجہا حقیقی وواقعی مخلصانہ خدمت دین اسلام ہے لیکن آپ ناقص البصری سے معذور ہیں بینائی اور بصیرۃ درست ہوتو آپ کو نظر آوے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

اعتراض: کوئی خداترس طالب حق خوب چھان بین کر کے دیکھ لے ایک ہی سب سے بڑا مضمون اس میں نکلے گا اس کے سوائے اور کچھ نہیں اور وہ مرسل اللہ مسیح موعود کی ذاتیات پر نکتہ چینی۔ اسکی نسبت ہم نے پہلے بھی لکھا ہے اور اب بھی ایک بات لکھتے ہیں جو ہم میں اور عصائے موسیٰ کی قوم میں حکم اور قول فیصل ہوگی اور امید کہ اس کے بعد یقیناً ان کی اور ہماری نزاع مٹ جائے گی۔

تردید: آپ میں خداترسی تقوی اللہ اور طلب حق اور نیز چھان بین کا مادہ ہوتا تو اصل حالات وحق واقعات کے اظہار کو بار بار نکتہ چینی نہ کہتے۔ کیا اگر کوئی شخص اپنے شامت اعمال اور بداعتقادی سے ضلالت آمیز ملحدانہ طریق اختیار کر کے کتاب اللہ اور سنت کے برخلاف خودغرضانہ مسائل شائع کرے، دغا وفریب مکر وزور سے مخلوق الٰہی کا مال جھوٹے وعدوں اور اقراروں سے لیکر اپنی نفس پروری کرے، خلاف ہدایت اسلام تکبر شیخی غرور وغیرہ میں دن رات رہ کر دوسری غریب مخلوق کو ناحق لعن طعن اور توہین وتحقیر کر کے ایذا رسانی کو اپنا شیوہ وشعار بناوے، اور بندہ نفس امارہ بن کر جو چاہے سو کرے، تو اوس شخص کو اگر کوئی نیک بندہ بندگان الٰہی میں سے دینی نصیحت کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے قرآن مجید حدیث شریف کے احکام ومسائل سنائے تاکہ وہ کسی طرح راہ راست پر آجاوے تو کیا یہ نکتہ چینی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ورنہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر، .. خیر خواہی ءانسانی کا باب ہی بند ہو جائیگا جو ہرگز منشاء الٰہی نہیں۔ یہ تو آپ کی سمجھ و بصیرۃ کا قصور ہے کہ آپ کو ہر راستی کجی ہی دکھائی دیتی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ قرآنی دلائل اورحدیث شریف کے مسائل والی کتاب کو بے حیثیت بے وزن وعدم و جود برابر کہتے ہیں۔ سچ ہے:

بے بصیرۃ چہ شناسد سخن کامل را
تلخ و شیریں بمذاق دل رنجور کے ست

بھلا فرعون بدنصیب نے عصائے موسیٰ کے مقابل ہوکر کیا کر دکھایا جو آپ اوسی فرعون کے تکبر تعلیٰ وشیخی کے قدم بقدم و دوش بدوش ہوکر عصائے موسیٰ کا مقابلہ کر سکیں گے۔ جب اصل سے کچھ نہ ہوا تو نقل کیا تیر مارے گی۔

یاد رکھو حق کے مقابل باطل کبھی سرسبز و بار آور نہیں ہوتا۔ حسد اور بغض سے نزاعوں کا منبع یا سرچشمہ ہونے کا شرف آپ ہی کی جماعت کو حاصل ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں پراز لعن طعن وسبّ وشتم اس کے گواہ ہیں۔ منشی الٰہی بخش کو ہرگز کسی سے کوئی نزاع وعداوۃ نہیں۔ اوس نے تو مرزا قادیانی کے اصرار وتاکید پر متقی اور بے شر انسان کی طرح اصل حال راست راست بے کم وکاست دینی نصائح واظہار حق کی خاطر ظاہر کر دیا ہے اور زبان حال سے کہہ دیا ہے:

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو خواہ از سخنم پند گیر و خواہ ملال

آگے ہدایت ہادی مطلق و برحق اللہ جل جلالہ کے ہاتھ میں ہے جیسا کہ اوس نے خود فرمایا ہے:

انّك لا تهدى من احببت و لكنّ اللّٰه يهدى من يشاء

(القصص:٥٦)

اعتراض۔ منشی الٰہی بخش لاہوری اور اون کے رفیق حضرت مسیح موعود (مرزا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ذاتیات کی نسبت بڑا اہم اور ناقابل جواب اعتراض انتخاب کریں اور مشتہر کریں ہم خداتعالی کے فضل سے دعوی کرتے ہیں کہ وہی اعتراض بلاکم وکاست ان معترضوں کی فہرست میں دکھا دیں گے جنہوں نے خداتعالی کے برگزیدہ باعزم نبیوں کی ذاتیات پر نکتہ چینی کی ہے۔

تردید: تف ہے آپ کے اس علم وفہم ایمان فروشی کے عوض روٹی کمانے پر۔ بالفرض اگر آپ نے حیلہ وحوالہ اور دھوکہ بازی سے دکھا دیا کہ سچے اور برحق نبیوں پر بھی وہی اعتراض ہو چکا ہے، تو کیا اس سے ایک کاذب، جھوٹا، دغا باز، گھر بیٹھے حیلہ و حوالہ سے روپیہ بٹورنے والا، مدعی نبوت سچا ہو جاوے گا؟ ہرگز نہیں۔

دیکھو! مسیلمہ کذاب، اسود عنسی وغیرہ کذابین دعویداران نبوت کو لوگوں نے جھوٹا کہا۔ اور ایسا ہی دوسری طرف کم سمجھ بد بختاں عاشقان دنیا وپرستاران نفس، پابندان رسوم جاہلیت نے سید الاولین والآخرین ﷺ کو لست مرسلا، کاہن، ساحر وغیرہ کہہ کر جھٹلایا۔ اور اسی طرح دوسرے اولوالعزم انبیاء ورسل کو منکرین نے ان انتم الا بشر مثلکم کہہ کر اونکی تکذیب کی، تو کیا وہ مسیلمہ وغیرہ کذابین دجالین بھی آپ کے اس نامعقول وبیہودہ قاعدہ کے موافق سچے ہو گئے۔

جو لوگ لنگڑی کانی گنجی دلیل پر صداقت کا دعوی کرتے ہیں بے شک کہہ سکتے ہیں کہ جو اعتراض ہم پر ہوا دوسرے انبیاء و رسل پر بھی ہو چکا ہے، لہذا ہم بھی سچے ہیں۔ افسوس اندھی عقل اور کانی سمجھ پر۔ ان گدھوں کو اتنی تمیز بھی نہیں کہ انبیاء پر مخالفین نے اعتراض کئے ہیں، نہ کہ موافقین نے۔

تم اپنے کو مسلمان کہہ کر حضرت عیسیٰؑ کو مغلاطات دیتے ہو جن کی عصمت و رسالت کی قرآن مجید شہادت دیتا ہے۔ اگر تم آریا، یہودی وغیرہ بن کر اعتراض کرو تو ہم کچھ مزاحمت کریں۔ اگر دائرہ اسلام سے خارج ہونے کا اعلان دے دو، تو کوئی مسلمان کچھ باز برس نہ کرے۔

اول: آپ پہلے عصائے موسی کے مشتہرہ حالات و واقعات کا تو معقول جواب دیں اس کے بعد پھر دوسرے اعتراض مشتہر کرنے کی درخواست کریں۔ بلاکم و کاست وہی اعتراض انبیاء کرام پر دکھانے کا صرف زبانی دعوی سراسر بطالی بے جا شیخی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جھوٹھ اور محض دھوکا ہے۔ بھلا زیورات سے لدی ہوئی اپنی اور مریدوں کی بیبیوں کو غیر محرم کے ساتھ صبح و شام میدان و باغ میں دل بہلانے کو ہوا خوری اور کوڈ کبڈی کھلانا، جہاں سے واپسی پر درختوں سے پھل پھول توڑ کر جھولیاں بھر کر خاوندوں کے لئے بھی لاتی ہیں۔

۲۔ علمائے اسلام کے سبّ و شتم کی تحریر میں مصروف ہو کر بہتر بہتر (۷۲) نمازیں جمع کر کے ضائع کر دینا۔

۳۔ ہزار ہا روپئے کا زیور ہوتے زکوۃ نہ دینا۔

۴۔ عین فرض حج کو ضروری نہ سمجھنا، جسکا ذکر پیسہ اخبار ۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء ۱۰ و ۱۱ میں ہے۔

۵۔ اپنی طرح طرح کی تصویریں کھنچوا کر فروخت کرانا اور اس طرح مریدوں سے تصویروں کی تعظیم و تکریم کرا کر بت پرستی کی بنیاد قائم کرنا۔

۶۔ غریب مخلوق الٰہی سے چندے لے کر ہزار ہا روپئہ کے خرچ سے اپنا ذاتی یادگاری بلند مینار اور گھنٹہ گھر تعمیر کرانا۔

۷۔ اپنے کو لیلۃ القدر، یاجوج ماجوج، دابۃ الارض، دجال وغیرہ کا حقیقت شناس سید الاولین والآخرین ختم المرسلین ﷺ سے زیادہ کہنا۔

۸۔ معجزات مسیح کو شعبدہ بازی و مسمریزم بتانا۔

۹۔ شرعی جائز وارثوں کو محروم الارث کرنے کے لئے اپنی نئی چاہیتی بیوی کے پاس برائے نام جھوٹ موٹھ اپنی جائداد تیس برس کے واسطے رہن رکھ کر رجسٹری کرا دینا۔

۱۰۔ اپنی قوت باہ و ضعف اعصاب کے واسطے مشک و عنبر سو سو روپئے تولہ والا انگلستان وغیرہ سے منگوا کر استعمال کرنا۔

۱۱۔ موسم گرما میں تفریح نفس کے لئے گاگروں میں عرق کیوڑہ جیپور سے اور بید مشک لاہور سے منگوا کر اور خس کی ٹٹی دروازں پر لگوا کر امیرانہ ٹھاٹھ سے بسر کرنا وغیرہ، مستغرق دنیا اور نفس پرستوں کے کام مشتہر تو کیا اس کا کوئی بڑا امام و مرشد بھی انبیاء کرام کی نسبت ثابت نہ کر سکے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجالی چالیں جو دام افتادہ مریدین کو چکمے دے کران کے فراہم وقائم رکھنے کی خاطر دن رات کی جاتی ہیں، مسلمان ان کو خوب سمجھتے ہیں۔

بالآخر آپ کے اس قاعدہ کے موافق دوسرے مسلمان اگر یہ کہیں کہ جو اعتراض اورنکتہ چینی مرزا قادیانی پر ہوئی، یہ تو بعینہ ویسی ہی ہے جو مسیلمہ کذاب وغیرہ نبوت کے دعویداروں پر ہوئی اس لئے مرزا قادیانی بھی انہی دجالین کذابین کا ہم جنس اور ویسا ہی ہے، تو اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے۔ اپنے تراشیدہ قاعدہ کے موافق تو آپ کو مان لینا چاہیے کہ مرزا جی بھی یکے از دجالین ہے۔

اعتراض۔ اس لئے علی وجہ البصیرت ہم دعوی کرتے ہیں کہ ہمارے امام حضرت مسیح موعود اسی برگزیدہ جماعت کے ایک کامل فرد ہیں بناء علی ہذا ضرور ہے کہ ان کی ذات پر بھی ویسی ہی نقطہ چینی اور اعتراض ہوں جیسے ان برگزیدوں پر ہوئے تاکہ سارے خدائی سلسلوں میں پوری مطابقت اور مشابہت ثابت ہو جائے۔

تردید: مرزا غلام احمد قادیانی کس منہ سے نبوت کے دعوے سے انکار کرتا ہے اور اس کے مریدین کس منہ سے کہا کرتے ہیں کہ مرزا کو دعوی نبوت نہیں اور وہ ختم نبوت کا اقبالی ہے۔

دیکھ لیجئے! یہاں صاف جماعت انبیاء کرام کا اس کو فرد کامل بنایا ہے۔ اسی اندھی ملحدانہ بصیرت کے سبب تو مرزا قادیانی و مریدین کو علمائے اسلام نے مردود بنا کر اسلام سے خارج کیا ہے۔ اور اس میں علمائے اسلام کا ہرگز کچھ ذمہ نہیں، کیونکہ مرزا قادیانی خود دعوی کر کے انبیاء میں سے بنتا ہے، اور اندھے مرید علی وجہ البصیرت اس کو انبیاء کرام کی جماعت کا ایک فرد کامل تسلیم کر کے ایک مسلمہ مسئلہ اسلامی ختم نبوت کا علانیہ انکار کرتے ہیں۔ مشابہت اور مطابقت بھی حسب خواہش معترض ثابت ہو چکی ہے کہ جیسا پہلے دعویداران نبوت مسیلمہ وغیرہ کو لوگوں نے ان کے چلن اور حالات کے سبب اعتراض کر کے دجالین کذابین کہا اوسی طرح مرزا قادیانی کے حالات اور واقعات دیکھ کر مرزا کو بھی انہی دجالین کذابین میں داخل کیا ہے بس مشابہت و مطابقت کا پورا پورا فیصلہ ہو گیا۔ (باقی آئندہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصلی اور نقلی کشتی میں تمیز

چہ غم دیوار امت را کہ باشد چو نتو پشتی بان
چہ باک ازموج بحرآں را کہ باشد نوح کشتی بان

۱۰ مئی ۱۹۰۲ء کے قادیانی اخبار صفحہ اول کالم نمبر ۱ و ۲ میں شیخ عطا محمد صاحب سب اورسیئر کوئٹہ پنجاب کے مسلمانوں کو نوٹس دیتے ہیں کہ طاعون غضب الٰہی ہے تم اس سے نہیں بچ سکتے جب تک مرزا جی کے جھنڈے تلے نہ آجاؤ۔

بے شک طاعون غضب الٰہی ہے جس کی دوا (بجز زاری بدرگاہ باری) کسی کے پاس نہیں اور امر الٰہی کے زیر فرمان تمام دنیا ہے۔ ہاں کیا عجب ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اور اون کی پاک جماعت (جنہوں نے اپنے زعم میں دعائیں مانگ مانگ کر دور دراز ملکوں میں براہ ہمدردی اس بیماری کو اپنے پنجابی بھائیوں کے لئے طلب کیا ہے اور اب بغلیں بجاتے اور شور و غل مچاتے ہیں) مستثنیٰ ہوں۔

ہند اور پنجاب میں سوائے جماعت مذکورہ کے کوئی شخص ایسا نہ ہوگا کہ اس موذی کے دفعیہ کیلئے درگاہ مجیب الدعوات میں رو رو کر دعائیں نہ مانگتا ہو۔ مگر شیخ صاحب کا یہ جملہ کہ: مرزا جی کے جھنڈے تلے آئے بغیر نجات نہیں، قابل غور ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اوس وقت پیشین گوئی کی تھی جب یہ بیماری ہوشیار پور وغیرہ شہروں تک پہنچ گئی تھی۔ حالانکہ یہ بیماری حضرت ابراہیم وموسیٰ کے وقت کی ہے اور جسکی رفتار یورپ کے ملکوں سے لیکر عرب کے شہروں تک عام ہوگئی تھی، اور لوگوں کو معلوم ہوگیا تھا کہ وہ کبھی نہ کبھی ہندوستان میں بھی اپنا منحوس قدم رکھے گی اور عام طور پر پھیل جائے گی۔ مگر دنیا نمونہ اور مثال مانگتی ہے جب پنجاب کے مفصلات سے قطع نظر کر کے سیالکوٹ اور جموں میں جہاں مرزائیوں کی تعداد بہ نسبت دیگر شہروں کے زیادہ ہے، سب سے بڑھ کر اس بیماری کا دورہ ہوا اور کئی مرزائی بھی اس سے بچ نہ سکے اور خاص کر دار الامان (قادیان) میں بھی چند مہلک کیس ہوئے۔ ضلع جالندھر میں مولوی احمد جان جو ایک منٹ بھی بلا وضو نہ رہتے تھے اور ۴ سال سے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جی کے مریدان خاص سے تھے، جانبر نہ ہو سکے، تو خصوصیت کی کیا وجہ ہے۔
امر الٰہی کا اگر مسلمانوں پر آنا ہے تو کیا مرزائیوں کو اوس سے بچ جانا ہے۔
اگر مسلمان طاعون سے مطعون ہو کر بہشت بریں میں جاویں گے تو کیا مرزا صاحب قادیانی اور اون کی جماعت دنیا میں رہ کر آخرت کے بورئے سمیں گے۔ ہرگز نہیں بلکہ نیچر ہر ایک کو پورا حصہ دے گا۔

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

پس شیخ صاحب کی یہ دھمکیاں اوس وقت برمحل ہو سکتی تھیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں کوئی وصف منجملہ اوصاف مسیحیت اور رسالت و امامت پایا جاتا۔ مرزا صاحب قادیانی ہزار اپنے کو رسول رحمانی اور مرسل یزدانی کہا کریں، مگر وہ لوگ جو پاک اور مقدس کتاب (قرآن شریف) میں آیت

ماکان محمّد ابا احد من رجالکم و لا کن رسول الله و خاتم النبیین

پڑھتے ہیں، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رسالت پر کیونکر ایمان لا سکتے ہیں۔ شیخ صاحب کو بخوبی معلوم ہے کہ آج تک مرزا جی کی کوئی پیشین گوئی خداوند تعالیٰ نے پوری نہیں کی۔ اون کے الہاموں کی جو خلاف منشاء (و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه) کے ہیں، عربی عبارت بالکل غلط اور بے معنی ہوتی ہے۔ اور مضمون تو ایسا رکیک اور گندہ کہ قرآن شریف نے پہلے ہی اوسکی بیخ کنی کر دی ہے مثلاً

انت بمنزلة ولدی۔

صح زوجتی

یحمدك الله و یمشی الیك، وغیرہ

کبھی قادیانی مرزا جی، ابن مریم بنتے ہیں۔ کبھی خود مریم۔ کبھی موعود بنتے ہیں کبھی اصلی مسیح۔ پھر لطف یہ ہے کہ جب اون کے دل پر کچھ غبار آ جاتا ہے، تو بے تحاشا مسیح کو مغلظ اور بے نقط سناتے ہیں (دیکھو نور القرآن مصنفہ قادیانی حصہ دوم)۔
کبھی خداوند تعالیٰ کو اپنا مداح اور حامد کہہ کر اپنی ذات کو محمد اور احمد ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ غرض کہ اون کی تازگی پسند طبیعت کو قرار نہیں۔

تہذیب نفس کا یہ حال کہ علماء اسلام وصوفیاء کرام کے حق میں جو درافشانیاں کرتے ہیں اون کی ترتیب وار ڈکشنریاں تیار ہو رہی ہیں (دیکھو عصائے موسی مصنفہ منشی الہی بخش لاہوری۔ ص ۱۴۴۔۱۴۶)۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تزکیہ نفس کا یہ حال کہ بادام روغن اور کیسری داس کی دکان کے سوڈا واٹر کے سوا عطش و جوع بجھنے میں نہیں آتی۔

اور اپنی مستورات کے لئے سونے کے جڑاؤ زیورات بنائے بغیر گذر ہی نہیں سکتی۔

مرزا صاحب قادیانی انکم ٹیکس سے بچنے کو قسم قسم کے حیلے تراشتے ہیں۔

جو لوگ قادیانی جھنڈے تلے آ گئے ہیں ان کو بھی ڈانٹ بتائی جاتی ہے کہ اگر تین ماہ تک چندہ نہ آیا تو مریدوں کی لسٹ سے نام خارج ہوگا۔

ذوی الارحام عاق اور بعض بلا وجہ مستوجب طلاق ٹھہرتے ہیں۔

کہاں تک عرض کروں۔ کیا شیخ صاحب فرما سکتے ہیں کہ انبیاء اور سلف صالحین کا یہی رویہ تھا جن کی نیابت کا دعوی مرزا قادیانی کو ہے۔

انجمن حمایت اسلام لاہور کی اوس کارروائی پر جسکے ذریعہ انجمن والوں نے جملہ مسلمانان پنجاب وہند کو اتوار کے دن نماز پڑھنے اور خداوند تعالی کی درگاہ میں عجز و زاری کے ساتھ طاعون کے دفعیہ کے لئے دعائیں مانگنے کے لئے اشتہارات دیئے اور جس کی تعمیل مسلمانوں نے بصد آرزو کی شیخ عطا محمد صاحب ان پر حسب ذیل مضحکانہ اعتراض کرتے ہیں:

> انجمن حمایت اسلام نے جو کشتی اس طوفان سے بچنے کے لئے تمہارے واسطے تیار کی ہے اس کے لئے کوئی ملاح نہیں جو علم دریا سے واقف ہو اس لئے وہ خطرناک ہے۔

شیخ عطا محمد صاحب کو مغالطہ لگا ہے، کیونکہ انجمن حمایت اسلام نے کوئی نئی کشتی بعد ختم نبوت تجویز نہیں کی، بلکہ اوسی کشتی میں سوار ہونے کے لئے لوگوں کو نوٹس دیا جو چودہ سو برس پیشتر خداوند تعالی کے سچے اور پاک رسول حضرت محمد ﷺ نے تیار کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی، جو بذریعہ آیات قرآنی

امّن یّجیب المضطرّ اذا دعاہ و یکشف السّوء و یجعلکم خلفاء
الا رض ، أءِ لاہ مع اللہ قلیلاً ما تذکرو ن (النمل: ٦٢)

چلتی ہے۔اگر چہ دنیا کے ناپیدا کنار سمندر میں سینکڑوں بلا خیز سیلاب اور ہزاروں الحاد اور ارتداد کی آندھیاں چلیں ،مگر اس کشتی کو جس کی حفاظت کا بمصداق آیت کریمہ انّانحن نزّلنا الذّ کر و انّا لہ لحافظو ن خود خداوندتعالی نے ذمہ لیا ہے، بال بھر بھی صدمہ نہیں پہنچا،اور انشاء اللہ تعالی قیامت تک نہ پہنچے گا۔

پس یہ مشرکانہ اور پاجیانہ خیال ہے کہ ایسی مستحکم کشتی (اصلی اسلام) سے مسلمان اوتر پڑیں اور اوہام و وساوس کی شکستہ لنگر بھدی اور بدنما کشتی پر چڑھنے کا ارادہ کریں جس کا نہ کوئی مستول ہے، نہ بادبان۔اور جہاں ان جیب کتروں اور سمندری چوروں کا سخت زور وشور ہے۔مسلمانوں کے نزدیک وہ ایک ریگ روان ، اور سراب ہے چند کے سوا ذرہ بھر وقعت نہیں رکھتی۔پس تمام مسلمانوں کا فرض ہے کہ حوصلہ وتحمل و صبر سے کام لیں اور رضائے الہی میں مطلق چون و چرا نہ کریں۔

راقم: ایک مسلمان

(شیخ عطا محمد قادیانی کا مضمون، جس پر درج بالا تبصرہ کیا گیا ہے،اخبار الحکم قادیان ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء کے صفحہ اول سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ بہاء

اے پنجاب کے مسلمانو !اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو اور میری آواز پر کان دھرو۔

اب تو خداوندتعالی کے غضب نے سارے پنجاب کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے اور بے انتہاء جانیں تلف ہو رہی ہیں اور تمہارے یہ خیال ہیں کہ یہ بیماری بھی ہیضہ کی بیماری کی طرح چندروز تاراج کر کے نکل جاوے گی نہیں بلکہ یہ وہ بیماری ہے جو مدتوں رہتی ہے اور جہاں پر آجاوے وہاں کے باشندے کیا انسان کیا حیوان سب کو چٹ کر جاتی ہے گویا ٹڈی دل کی طرح نہ گیہوں کو چھوڑتی ہے اور نہ بھنگ کے درخت کو۔ بالکل ویرانہ بنا دیتی ہے۔اور اسی بنا پر گورنمنٹ کی طرف سے بھی اس کے روکنے کے واسطے بڑا تردد کیا جا رہا ہے۔اس واسطے تم لوگوں کو مناسب ہے کہ تم اپنے آپ پر رحم کھا کر اس نسخہ سے فائدہ اٹھاؤ جو حضرت امام الوقت نے تمہارے سامنے پیش کیا ہے یعنی تم سچے اور اضطرار دل کے ساتھ اللہ تعالی کے حضور توبہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زاری کرو اور اوس نذیر سے جس نے صدی کے سر پر اللہ تعالیٰ کی قدیم سنت پر ظاہر ہو کر تم کو للکار، اپر تم نے اس کی آوز کو نہ سنا بلکہ الٹا اس کو جھٹلایا اور مذاق بازی سے کام لے کر خدا کے غضب کو بھڑ کایا، التجا کرو کہ وہ دعا کریں کہ تم پر سے یہ غضب اٹھا لیا جاوے۔

تمہاری مذاق بازیوں پر اللہ تعالیٰ ان کو خبر دے چکا ہے اور تم اسے سن چکے ہو کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کر دے گا۔

سو یاد کرلو کہ یہ وہی زور آور حملے ہیں۔ پس اگر تم خدا کے اس غضب سے امان چاہتے ہو تو اپنے آپ کو پاک صاف بنا کر گوش دل سے امام الوقت کی باتوں پر کان دھرو اور خدا کے واسطے اس کا مذاق نہ اڑاؤ اور ان بیبا کانہ باتوں سے باز آجاؤ۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے مضطروں کی سی شکل بنا کر خدا سے نصرت چاہو اور اس امام کو خدا کے حضور اپنا وکیل بنا کر خدا سے امان مانگو اور یقین کرلو کہ خداوند کریم اس کی دعا کو ضرور سنے گا اور تم لوگ بچ جاؤ گے۔ اور اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو یاد رکھو کہ آخر پشیمان اور شرمندوں کی طرح تم کو ایسا کرنا پڑے گا لیکن اس وقت تک کہ تم پشیمان ہو تمہارے بہت سے عزیز اور اقارب تم سے جدا ہو چکے ہیں۔

اور اے لاہور اور امرتسر شہروں کے مسلمانوں! تم کسی ناسمجھ جو فروش گندم نما کی باتوں میں نہ آجانا کہ تمہارے شہروں میں طاعون نے دخل نہیں کیا یا نہیں کرے گا۔ بلکہ یاد کرلو کہ امام الوقت نے تحدی سے تم لوگون کو آگاہ کر دیا ہے کہ اگر تم لوگ توبہ اور استغفار سے کام نہیں لو گے تو ضرور طاعون تمہارے شہروں میں آوے گا اور یہ میں کہتا ہوں کہ دیر آید درست آید۔ ایسا درست ہو کر نہ آوے کہ تم کو درست بنا کر چھوڑے اور جو حالت نباتات کی ٹڈی دل کا پونگ کرتا ہے ...وہی صورت طاعون کے پچھاڑے کا نہ ہو جاوے۔ لہذا تم ابلہ فریبیوں سے بچو اور اپنے رب سے صلح کے واسطے کو ذریعہ تلاش کرنے کی فکر کرو ورنہ پچتاؤ گے۔

انجمن حمایت اسلام (لاہور) نے جو کشتی اس طوفان سے بچنے کے واسطے تمہارے لئے تجویز کی وہ خوب تو ہے مگر اس کے ساتھ کوئی ملاح نہیں ہے جو علم دریا سے واقف ہو۔ اسواسطے وہ خطرناک ہی ہے۔ آؤ تم کو میں ملاح کا پتہ دوں وہ قادیان میں ہے اور اس نے بھی ایک کشتی خدا کے حکم سے تیار کی ہے۔ آؤ اور اس میں سوار ہو جاؤ۔ ورنہ جب لنگر اٹھا لیا جاوے گا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت اس مسافر کی طرح افسوس کرنا پڑے گا جس کو کشتی چھوٹ جانے پر رات لب دریا آجایا کرتی ہے۔ الراقم: شیخ عطا محمد سب اورسیئر بلوچستان کوئٹہ۔

کوئی پوچھے کہ مرزا صاحب قادیانی اب کہاں ہیں؟ اور طاعون اب کہاں ہے؟

کیا پنجاب اور دنیا بھر کے مسلمانوں نے مرزا غلام احمد صاحب کو مان لیا تھا، اور انہیں مان کر ان سے التجائیں کی تھیں کہ طاعون سے ہم سے دفع کرادیں۔ اور کیا ایسی کسی التجا پر انہوں نے کوئی دعا برائے دفعیہ طاعون کی تھی۔

اگر ایسا نہیں ہوا، اور اب طاعون بھی نہیں ہے، تو پھر شیخ عطا محمد وغیرہ کی تعلیوں کا حال اچھی طرح عیاں ہو جاتا ہے۔

اور مرزا صاحب کی دعاؤں کے متعلق ایک قادیانی مضمون بھی پڑھ لیجئے۔ لکھا ہے:

مسیح موعود کی دعاؤں کی عظمت

۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء صبح کو سیر میں (مرزا قادیانی نے) فرمایا کہ میں آج کل طاعون سے قادیان کے محفوظ رہنے کے لئے بہت دعائیں کرتا ہوں ...اور باوجود اس کے کہ اللہ تعالی نے بڑے بڑے وعدے فرمائے ہیں لیکن یہ سوء ادب اور انبیاء کے طریق سے دور ہے کہ خدا کی لا یدرك شان اور غناء ذاتی سے خوف نہ کیا جاوے۔ آج پہلے وقت ہی یہ الہام ہوا

دلم مے بلرزد چو یاد آورم۔ مناجات شوریدہ اندر حرم

شوریدہ سے مراد دعا کرنے والا ہے۔ اور حرم سے مراد جس پر خدا نے تباہی کو حرام کر دیا ہو اور دلم مے بلرزد، خدا کی طرف ہے یعنی یہ دعائیں قوی اثر ہیں میں انہیں جلدی قبول کرتا ہوں یہ خدا تعالی کے فضل اور رحمت کا نشان ہے۔ دلم مے بلرزد بظاہر ایک غیر محل سا محاورہ ہوسکتا ہے مگر یہ اسی کے مشابہ ہے جو بخاری میں ہے کہ مومن کی جان نکالنے میں مجھے تردد ہوتا ہے

توریت میں جو پچتانا وغیرہ کے الفاظ آئے ہیں دراصل وہ اسی قسم کے محاورہ ہیں جو اس سلسلہ کی ناواقفی کی وجہ سے لوگوں نے سمجھے ہیں۔ اس الہام میں خدا تعالی کی اعلی درجہ کی محبت اور رحمت کا اظہار ہے اور حرم کے لفظ میں گویا حفاظت کی طرف اشارہ ہے (حرم کے لفظ پر اس وقت خاکسار ایڈیٹر نے عرض کیا تھا کہ حضور کا الہام من دخلہ کان آمناً اور بھی اس لفظ حرم کی تصدیق کرتا ہے۔ اور اب ہم کہتے ہیں کہ انی احافظ کل من فی الدار کا الہام بھی اسی کا مؤید ہے۔ یاد آورم اسی طرح ہے جیسے اذکرونی اذکرکم) (الحکم ۱۰ مئی۔ ۱۹۰۲ء ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطبوں اورمہدیوں کا ڈربا کھل گیا

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

قادیانی مرزا صاحب غالبًا خوب سمجھتے ہوں گے کہ قطب کا درجہ بڑا ہے یا امام اور مہدی کا۔ دونوں صورتوں میں مرزا جی ہی پھسڈی اور پست نمبر رہیں گے۔ خواہ ناک کو کھینچ کھانچ کر منارے سے بھی لمبی اور اونچی بنالیں۔ ابھی سوڈان اور افریقہ تک نہ جایئے ہندوستان کی راست رام پور ہی کو دیکھئے جس میں ایک بڑے بھاری جنگی قطب پیدا ہوئے ہیں۔ کون!

شاہ محمد حسن خلف شاہ احمد حسن مصنف کتاب گلزار صابری

جنہوں نے دعوی کیا ہے کہ مجھے قطب عالم اور قلندر اول کا مرتبہ عطا ہوا ہے۔

اپنے مذکورہ بالا دعوی کے اعلان کے واسطے قادیانی مرزا جی کی طرح چند آذوقہ خواروں کے گلے میں اپنی قطبیت کا پٹّا ڈال کر اطراف ہند میں روانہ کیا۔

انہیں میں ایک جاہ مطلق پنجابی بلند خان ہے جس کا نام نئے قطب صاحب نے مخدوم حسن رکھا ہے اور ... ماہوار مقرر کر دیا ہے، حق نمک ادا کرنے کی غرض سے پنجابی مذکور میرٹھ آیا، اور سہراب دروازہ کے کاشتکار چند جاہل رانگھڑوں کو گانٹھ کر چیلا بنایا۔ اور اپنے قطب عالم اور قلندر اول کو اس حسن خدمت کی رپورٹ کی۔ جس کے صلے میں فرمان خوش نودی کے ساتھ ہفت اقلیم کی خلافت اور ہدایت عطا ہوئی۔

سندی فرمان میں ہر ولایت کا نام درج ہے جو پنجابی صاحب کے قبض و تصرف میں دی گئی ہے۔ ہمارے خیال میں یہ صاحب قادیانی مرزا جی سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ مرزا جی نے تو اپنے کسی چیلے کو اب تک کوئی چھوٹا گاؤں بلکہ چند بسواسی اراضی بھی نہ دی اور قطب عالم نے گھر بیٹھے اپنے بالکے کو ولایتیں عطا کر دیں اور حضرت حافظ شیرزا کا یہ شعر صحیح نکلا

اگر آں ترک شیرازی بدست آرد دل ما را
بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطب اول کی تو یہ ارث تھی کیونکہ بقول مصرعہ:

اگر پدر نتواند پسر تمام کند،

ان کے والد نے کتاب گلزار صابری لکھ کر نہ صرف جمالیوں بلکہ ہر قوم و ملت کو اعتراضات کا موقع دیا، مگر مرزا جی کے باپ دادا میں سے تو کوئی امام الزمان یا مہدی دوران نہ تھا۔ پس قطب اول خلف ہوئے اور امام الزمان ناخلف۔

ہاں مرزا جی کہہ سکتے ہیں کہ میں در حقیقت انسانی نسل ہی سے نہیں ہوں ، بلکہ آسمانی ہوں اور خدا نے مجھے اپنا بمنزلہ ولد (لیپالک) بنا کر آسمانی وراثت عطا کی ہے۔ پھر مرزا جی اپنی مہدویت اور امامت اور رسالت کی دم میں یہ نمدا بھی باندھیں گے کہ میں بروزی اور ظلی رسول ہوں، اور انبیاء کے حلّوں میں حلول کر کے آیا ہوں۔ مگر قطب عالم اور قلندر اول یہ جواب دیں گے کہ مرزا جی اپنے ہی قول سے واقعی امام اور نبی نہیں ہیں بلکہ ظل اور عکس ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ کسی شئے کا ظل اور عکس شئے کے ساتھ ہوتا ہے، اور جب شئے عدم ظہور ہے تو ظل اور عکس بھی کافور ہے۔ اور یہ آج تک نہ دیکھا نہ سنا کہ شئے تو موجود نہ ہو اور اس کا سایہ موجود ہو۔ جوہر نہ ہو اور عرض ہو جسکا خاصہ بالغیر ہونے کا ہے۔ اور میں واقعی قطب عالم اور قلندر اول ہوں۔ مرزا جی پر الہام ہوتے ہیں تو مجھے عالم رؤیا و بیداری دونوں میں بشارت ہوتی ہے۔ اگر قادیانی مرزا جی آنکھوں کے اندھے اور نام نین سکھ نہیں ہیں، تو رام پور میں آکر دیکھ لیں اور مجھ سے بیعت کریں۔

اب سوڈان کا چکر لگایئے۔ متوفی مہدی سوڈانی کی ہڈیاں ابھی تک دریائے نیل میں موجود ہی ہونگی کہ دوسرا مہدی خم ٹھونک اور لنگر لنگوٹ کسکر میدان میں آدھمکا اسکا نام عبدالکریم ہے۔ وہ لکھتا ہے کہ پورانے نبی مر گل گئے ان کی شرائع اور کتابیں کرم خوردہ ہوگئیں، اب ان کو ماننے اور ان پر عمل کرنے کی ضرورت نہیں۔ فسق و فجور کوئی شئے نہیں ہے۔ انسان آزاد پیدا ہوا ہے اور وہ جس طرح چاہے حاجت روائی کرے۔ انسان بھی ایک حیوان ہے، پس جو دوسرے حیوان کا حال وہی اس کا۔

عبدالکریم کے لٹکے نے سوڈان کے وحشیوں پر بڑا اثر کیا ہے اور لوگ جوق جوق اس کے لشکر میں شامل ہوتے جاتے ہیں۔ قادیانی مرزا جی ابھی خام کار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ وہ بظاہر مذہب اسلام کے پیرو ہیں۔ نہ انہوں نے اپنے پاؤں سے اب تک شریعت کی بیڑیاں کٹوائیں، نہ اپنی امت کے پاؤں سے۔ پورانی لکیر کے فقیر ہیں۔ پس آزادی پسند لوگ قادیانی مرزاجی کو پسند کریں، یا آزادی بخش آزادی پسند مہدی (عبدالکریم) کو۔ اجی قادیانی مرزاجی تو ہر طرح ہیٹے ہیں؛ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے۔ ان کو دوسرے مہدی اور قطب دھکے دے کر ضرور دیس نکالا دیں گے اور ٹکسال باہر کر دیں گے۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ جون ۱۹۰۲ء نمبر ۲۲ ج ۲۰ و ۲۲

بقیہ: عصائے موسیٰ کے جواب سے مرزائیوں کا عجز

اگر آپ کہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا کہنے والے بھی موجود ہیں، تو آپ خیال کریں کہ اسی طرح آپ جیسے بصیرۃ اور سمجھ والے ان پہلے دجالین کذابین دعویداران نبوۃ کو سچا ماننے والے موجود تھے، اور تعداد میں بھی آپ کی جماعت سے کہیں بڑھ کر تھے۔ صرف مسیلمہ کذاب کے ساتھ ہی ایک لاکھ سے زیادہ لوگ شامل تھے۔ اور اول تو اس لغو مشابہت ومطابقت کی دلیل غلطی و بیہودگی ابھی بیان ہو چکی ہے، اگر آپ کی تسلی نہیں ہوئی تو اس مثل سے سمجھ لیجئے۔

لوگ کہتے ہیں کہ (مولوی عبدالکریم) سیالکوٹی اپاہج مرزا قادیانی کا مرید بن کر اس کے خیراتی دستر خوان پر پیٹ کی خاطر دین وایمان کو بالائے طاق رکھ کر خلاف واقعہ مداح سرائی میں دن رات لغو اور بے ہودہ اشتہاوں اور تحریروں میں مصروف رہتا ہے۔ تو بناء علیہ کیا یہ بھی ضرور ہے کہ (حکیم مولوی نورالدین) بھیروی بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی مریدی کے سبب ایسے ہی ہوں، اور اون کو بھی خوانخواہ ایسا ہی مانا جاوے تاکہ مشابہت اور مطابقت ہو جاوے۔ حالانکہ یہ کسی طرح درست نہیں۔

چونکہ مختلف المزاجی کے سبب ہر ایک کیلئے علیحدہ علیحدہ باعث ہوتا ہے۔ مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ہم جنسی سے، کوئی فلسفیانہ ہم مذاق اور ہم اعتقادی سے، کوئی کھانے کی حرص سے، کوئی شہوۃ نکاح اور بیوی کے سبب، کوئی مستورات کو سیر باغ کرتے ہوئے دیکھنے اور خود سیر کرنے کے سبب سے، کوئی شہرۃ مدح وتعریف کا غذات واشتہارات میں مشتہر کرانے کیلئے، کوئی کسی اور لالچ وغیرہ کے واسطے قادیان میں ڈیرہ جمائے اور دھونی رمائے بیٹھا ہے۔

اسی طرح جو اعتراض انبیاء کرام پر ہوئے یا دوسری طرف کذابین دجالین دعویداران نبوۃ پر ہوئے، اوس کے اسباب بھی مختلف تھے۔

کذابین پر جو درست اعتراضات ہوئے اون کا درست ہونا تو دنیا نے مان لیا، اور کذابین دجالین ہمیشہ کے لئے جھوٹے و کذاب تسلیم کئے گئے۔ چنانچہ اب تک مسیلمہ وغیرہ کو لوگ کذاب ہی کہتے ہیں۔

اور برحق انبیاء کرام پر جو اعتراضات ہوئے اون کا حال بھی ظاہر ہو چکا کہ محض لغو اور بے بنیاد اور کوتاہ نظری و پست فطرتی سے ہوئے۔ بہت سے اعتراضوں کا ذکر قرآن مجید میں مع جوابات درج ہے۔ اور پھر خادمان اسلام سلف وخلف نے بھی ان اعتراضوں پر بحث کر کے انبیاء کرام کے صدق برکات تاثیرات کے مقابل ان اعتراضوں کا دلائل سے بے بنیاد و ہیچ ولاشئے ہونا ثابت کر دیا ہے جسکو عقل مان گئی ہے۔

بات تب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات اور چلن حریصانہ، دنیادارانہ پر جو اعتراض ہوئے ان کو کسی معقول دلیل سے آپ اٹھا کر دکھلاتے۔ لیکن واقعات کی تکذیب آپ کیوں کر کر سکتے ہیں؟ اور جب مرزا قادیانی میں:

صدق برکات وتاثیرات کا نام ونشان ہی نہیں،

ذکر اللہ انابت الی اللہ تقوی اللہ وغیرہ مسائل تصوف سے بالکل معرا ہے،

تو مرزا غلام احمد قادیانی اس برگزیدہ جماعت کا فرد کامل تو کہاں، بلکہ اپنی بدزبانی، گندگی، درشت مزاجی، کینہ پروری، حسد، بغض، دشمنی مخلوق الٰہی، کذب، دغا، فریب، گالی گلوچ، تعلّی، تکبر، حرص، دنیا نفس پروری وغیرہ کے سبب عام مسلمانوں میں بھی شمار نہیں ہوسکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل اللہ فقیر اور صوفی ہونا تو کجا، اور نبوۃ و رسالت کا دروازہ تو بعد از خاتم النبیین والمرسلین ﷺ من کل الوجوہ بند ہی ہو چکا اور قیامت تک بند رہے گا کسی دوسرے نبی اور رسول کی حاجت نہ ہوگی۔

آپ مرزا غلام احمد قادیانی کی صحبت میں رہ کر مبالغہ اور کذب میں اسی کے ہم رنگ ہو کر دو روزہ گذران کی خاطر خواہ مخواہ دھینگا دھنگی سے مرزا قادیانی کو انبیاء کرام کی جماعت کا فرد کامل بنا کر اپنی عاقبت تباہ کر رہے ہیں۔

بوقت صبح شود ہم جو روز معلومت
کہ با کہ باختہ عشق در شب دیجور

انبیاء کرام تو مخلوق الٰہی کے ایسے خیر خواہ اور دردمند تھے کہ ایذاء و تکلیف اٹھا کر بھی امت کیلئے دعائیں مانگتے اور نرمی سے خیر خواہی اور نصیحت کرتے تھے۔ بھلا مرزا قادیانی کی طرح ان برگزیدگان الٰہی نے دفتروں کے دفتر تبرابازی، لعن طعن، سبّ وشتم، کہاں لکھ کر شائع کئے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کا کچھ خوف کرو۔

اور ختم نبوت کے بعد ایک جھوٹے، کذاب، حیلہ وحوالہ سے گذران کرنے والے، اور لوگوں کا مال بے دریغ لے کر اپنی جائداد اور زیور وغیرہ بنانے والے کو، انبیاء کرام خصوصاً سیدنا مسیح کے ساتھ مشابہت دکھلانے کا بڑا عشق ہے۔ لیکن تعجب ہے کہ مرزا قادیانی نے ایک تاریخی واقعہ کی مشابہت کا ذکر نہیں کیا، کہ

> جس طرح قدرت الٰہی سے مسیح بے باپ پیدا ہوئے تھے اسی طرح مرزا کے جدامجد کے باپ کا بھی پتہ اور نشان ندارد ہے۔

گو نتیجہ تو اوس مشابہت کا بالکل برعکس ہے کیونکہ مسیح کی تو اس سے بزرگی اور فضیلت ثابت ہوتی ہے بشہادۃ قرآن مجید کے، اور مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں وہی جس کے وہ مستحق ہیں۔ لیکن وہ واقعہ آخر تاریخی تو ہے جیسا کہ سوط الابرار میں بحوالہ روضۃ الصفا جلد پنجم ومسالک الابصار اخبار اول پر حاشیہ کامل ابن اثیر، .. لکھا گیا ہے کہ

> الان قوا، جدہ چنگیز خان نے ایام بیوگی میں ایک نور دیکھا کہ اوس کے اندر داخل ہوا، اور الان قوا، اوس سے حاملہ ہوگئی۔ اقرباء نے اوس پر انکار کیا۔ بعد میں اس حمل سے تین بچے توام پیدا ہوئے۔ ایک کا نام یوقن، دوسرے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قو ناعی، اور تیسرے کا نام بوذنجر کان تھا۔ اسکا بیٹا بوقا جد ہشتم چنگیز خان ہے جس کی نسل تمام مغل اور مرزا صاحب ہیں۔
نہ معلوم مرزا قادیانی نے اس تاریخی واقعہ کی مشابہت کو کیوں بیان نہیں کیا۔

اعتراض: اور کوئی بھی ایسا اعتراض ہمارے امام (مرزا) کی ذات پر نہیں جو کسی نبی پر نہ کیا گیا ہو۔ یہ ہمارا دعوی ہے اور ہم خدائے حاضر اور ناظر کو گواہ رکھ کر کہتے ہیں کہ ہم ایمان و بصیرۃ سے اس پر قائم ہیں۔ اب اس ہمارے دعوی کو توڑ دینا گویا ہمارے اعتقاد اور ہمارے سلسلہ کی بنیاد میں پانی پھیر دینا ہے۔

تردید: جب کہ ہم اور سب مسلمانان آپ کے الحادی سلسلہ کو سرے سے مانتے ہی نہیں اور ہمارا یقین کامل ہے اور تجربہ و مشاہدہ نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ سب دھوکے اور فریب کی ٹٹی ہے، تو ہم آپ کی قسموں کو کیا چولھے میں جھونکیں۔
بارہا کہا گیا ہے کہ تمہاری قسمیں مخالف کے سامنے کوئی وقعت نہیں رکھتیں۔
پھر بار بار تم وہی بے وقت کا کھڑاگ گائے جاتے ہو۔
آپ کے ہٹ دھرم دماغ اور ضدی زبان سے مرزا غلام احمد قادیانی کو بجز نبی بنانے کے کچھ نہیں نکلتا۔ اگر اللہ تعالی کو آپ حقیقتاً حاضر و ناظر جانتے اور ایمان و بصیرۃ کا کچھ حصہ اور شمہ رکھتے، تو ضرور قرآن مجید و حدیث شریف والے مسئلہ ختم نبوۃ کا لحاظ کرکے اس بے ہودہ غلو و اعتقاد سے فوراً تائب ہوتے۔ لیکن نفس و حاجت بھی آپ کو کچھ کرنے دے:

آنچہ شیراں را کند روباہ مزاج
احتیاج است احتیاج است احتیاج

رہا آپ کا دعوی، سو جس طرح وہ نیست و نابود ہوا، اور آپ کے خلاف قرآن مجید و اسلام اعتقاد اور سلسلہ باطلہ کی خام بنیاد میں دلائل قرآنی و براہین حقانی حدیث شریف سے جیسا پانی پھرا، اگر آپ آنکھ کھول کر انصاف سے دیکھیں اور ضد اور ہٹ کو چھوڑیں، تو معلوم ہو کہ کچھ بھی باقی نہیں رہا۔
اور آپ اب بھی اگر نجاۃ عقبی و رضاء رب العالمین کو چند روزہ فانی گذران و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفاد دنیوی پر ترجیح نہ دیں، تو آپ کے نصیب اور آپ کے اصرار اور ہٹ کی پاداش ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے رد میں جو کتب و رسائل تصنیف ہو کر شائع ہوئے جن کی تفصیل پرچہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں ہوئی ہے، اگر آپ تامل سے دیکھیں تو آپ کو پتہ لگے کہ آپ کے سلسلہ واعتقاد کا کیسا قلع قمع ہوا اور ہو رہا ہے۔ آپ تو اس مدعی نبوۃ و وحی کی طرح ہیں جسے بھوک اور مفلسی کے سبب کسی صاحب توفیق نے شکم سیری کیلئے اپنے باورچی خانہ میں بھیج دیا تھا۔ اور بعد چند روز ملاقات پر پوچھا کہ اب کیا وحی ہوتی ہے۔ جواب دیا کہ اب تو یہی وحی ہوتی ہے کہ باورچی خانہ سے باہر نہ نکلو۔ اسی طرح آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے دسترخوان سے علیحدہ نہیں ہوتے تاکہ آپ کو باہر کا حال بھی کچھ معلوم ہو۔

اعتراض: یقیناً یاد رکھو کہ حق غالب ہو گا اور مسیح موعود (مرزا) جیت جائے گا۔

تردید: حق ضرور غالب ہو گا آمنا و صدقنا اور اب بھی غالب ہے۔ جس روز اوس کا پورا ظہور ہو گا، مرزائی باطل اور تراشیدہ سلسلہ کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔ سچا مسیح موعود جب نزول فرمائے گا ضرور جیت جائے گا۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کاذب اور جھوٹا، چنگیز خانی ہو کر امامت مسیحیت و نبوت کا دعوی کرنے والا، کبھی نہ جیتے گا، جیسا کہ آج تک کے حالات مباحثات و واقعات سے ثابت و ظاہر ہے۔

اعتراض۔ اس (مرزا غلام احمد قادیانی) کا غیور خدا ہر دم اوس کے ساتھ جس نے اوسے بھیجا ہے۔

تردید: اللہ تعالی کے رسل ہرگز ایسے نہیں ہوتے کہ دن رات مخلوق الہی کو لعن طعن سبّ و شتم و تبرا بازی کرتے پھریں۔ اور ہزار ہزار لعنتوں والی کتابیں بدتہذیبی سے شائع کریں۔ فخر الاولین و الآخرین ﷺ سے اپنے آپ کو زیادہ حقیقت شناس بتاویں۔ ہر وقت نفس پروری اور عیش و عشرت میں رہیں۔ ۲۷، ۲۷ نمازیں ضائع کریں وغیرہ۔ اگر غیور خدا اوس کے ہر دم ساتھ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ اوس کو ہر میدان میں شرمندہ و ذلیل کیوں ہونے دیتا ہے۔
پیر مہر علی شاہ کے مقابلہ میں اوس کا کیا حال ہوا۔
عصائے موسیٰ کا اوس سے کیا جواب بن پڑا۔
اوس کی پیشگوئیاں کیوں جھوٹی ہوئیں
اور دعائیں اور بددعائیں کیوں اکارت گئیں۔
جس پیش گوئی کو یہ اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیتا ہے (جیسے پیشین گوئی داماد احمد بیگ والی ابوالحسن تبّتی والی وغیرہ)، وہی اوس کے مخالف جھوٹی ہو کر اوس کے کذب وخذلان پر شاہد وگواہ کیوں ہو جاتی ہے۔ وغیرہ
کچھ تو انصاف اور فکر وغور کرو۔

اعتراض: عصاء موسیٰ کے سخت دل مصنف نے جو اعتراضات حضرۃ اقدس حجۃ اللہ (مرزا قادیانی) پر کئے ہیں وہ تین قسم کے ہیں:
۱۔ یا تو ایسے ہیں کہ اپنی کمی بصیرۃ اور جہالت کی وجہ سے ان باتوں کو وہ سمجھ ہی نہیں سکا۔
۲۔ یا محض افتراء بہتان یا ایسے ذاتی اعتراض ہیں جو پہلے اولوالعزم نبیوں پر کئے گئے۔

تردید: ان سب کا جواب اوپر ہو چکا ہے۔ یہاں صرف اس امر پر آپ خیال کریں کہ مصنف کو آپ سخت دل بتاتے ہیں لیکن آپ کے امام و پیر و مرشد نے کس فہم و فراست سے بے شر انسان نیک بخت متقی پرہیزگار اور شرف مکالمات الہیہ سے مشرف کہہ کر ہمیشہ سے اون پر نیک گمان رکھنا بیان کر کے دعا مانگی ہے کہ اللہ تعالیٰ اوس کے ساتھ ہو۔ اور ۱۸، ۱۹ برس کی ملاقات و تجربہ کے بعد کس نور بصیرت پر منشی الٰہی بخش کی نسبت یہ اپنی رائے لکھ کر شائع کی تھی اگر ناواقفی یا بے سمجھے سے اونہوں نے عصائے موسیٰ میں کچھ لکھ دیا ہے تو آپ باایں دعویٰ علم وفضل اس کو سمجھاویں اور وہ نور ظاہر کریں تاکہ لوگوں پر آپ کی صدق بیانی ظاہر ہو اور جو افتراء و بہتان اونہوں نے کیا ہے آپ کو اگر توفیق وحوصلہ ہے تو ثابت کریں کم سے کم ایک امر ہی غلط وخلاف واقعہ ثابت کریں تاکہ حق ظاہر ہو زبانی غپ غپوڑے اور واویلا سے کچھ حاصل نہیں۔
ذاتی اعتراضوں کا جواب پہلے بخوبی بیان ہو چکا ہے۔
راقم: وہی محقق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظم بجواب شعر مندرجہ لوح اخبار الحکم

طبع زاد مولوی محمد حسین صادق از قلعدار ضلع گجرات پنجاب
شاگرد مجدد الوقت شوکت اللہ القہار

بیا اے میرزا تا میرزائی را عیاں بینی
براہِ راستی زود آکہ از دوزخ امان بینی
امام حق نہء ہرگز توئی مردود حق و اللہ
پیٔے تردید خود آیات حق نازل عیاں بینی
ازاں مہر درخشندہ منم در روشنی دائم
مر در بارگاہش خسرو و صاحب قران بینی
تو در اضلال و گمراہی تو مردودِ خدا ہستی
تو در افساد و بد خواہی کجا دار الاماں بینی
نہی تو درّ مکنون بل خذف پاری عیاں ہستی
بدفع خود کمر بستہ زمین و آسمان بینی
نہء تو ابن مریم بل سراپا ابن غول اتی؟
چو در آئینہ بینی روئے خود دوزخ عیاں بینی
مسیحِ ابن مریم از سما بر ما فرود آید
بہ ملکِ شام در اقصی بوقت صبح آن بینی
نے بینم بہ تصدیقت نشان ز آیات قرآنی
بزعم دوستاں خود را بجمع دشمناں بینی
الا اے میرزا خیلے حذر از قہر یزدان کن
زبردستے قوی دستے خداوند جہاں بینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوندا بکن معدم کید کادیانی را
کہ شیطانہائے انسی را بذیل گمرہاں بینی
خداوندا توئی حافظ توئی ناصر بدین حق
کہ آں دجال ملعون را فرا پشتِ خراں بینی
نہی احمد توئی از خاکروبان اے غلام احمد
چو گوئی خویش را عیسی ندامت ہر زمان بینی
ہمے گوئم مسیح و مہدی دوران نہء ہرگز
دروغ از چہرہ است روشن عیاں بر رو نشان بینی
جبین و بینیت دارد نان از کبر وخود بینی
کجا شیطان فرشتہ کو تفاوت درمیاں بینی
نہء مہدی نہء عیسی معاذ اللہ معاذ اللہ
ز سر تا پا تو کیدستی خودش در کیدیاں بینی
زمین و چرخ میگوید نشانہا بہر تکذیبت
کمر بستہ بہ تکذیبت بسے شاہد عیاں بینی
ز قرآن مجید حق مگر واقف نہی ہر گز
اگر واقف شوی از کید خود را بر کراں بینی
یکے راوی خبر از ستہء مشہور میگوئد
قیامت چوں شود نزدیک دجالاں عیاں بینی
ہزاراں شاہد آمد بہر تکذیب تو اے مرزا
اگر تائب شوی زین فعل خود را در امان بینی
ادلّہ باطلہ گذارد و از سر کن برون سودا
ازیں سودا سرِ خود را چرا آتش فشان بینی
ز صادق پند را بشنو کہ این پندت بکار آید
کہ در روز جزاء خود را نہ ز نیساں سرگراں بینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصیدہ یائیہ دررد عقیدہ مرزائیہ

(مولانا عبدالعزیز خلف الصدق مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ ضلع گجرانوالہ)

بنام ایزد بیچوں کنم قلم رانی
درود خواندہ بذات رسول یزدانی
بردِّ ملہم کذاب ساکن پنجاب
کہ نیست در دل او ذرہ نورَ ایمانی
مثیل عیسی مرفوع صاحب انجیل
بخوش ظن و گمان مے برد بنادانی
بمرد عیسی پور عفیفہء مریم
نہ رفع جسم ورا شد بحکم اذعانی
بقول او نہ مسیحا د گر فر ود ا ید
ز بام چرخ بقربِ فنائے دورانی
نعوذ باللہ ازیں ازیں اعتقا دباطل او
کہ ہست خارق اجماعِ اہل قرآنی
نمود مہر علی شاہ پر اہل سنن
ثبوت رفعِ مسیحا بجسم انسانی
اگر شکے ست ترا ہین بخوان ز بل رفعہ
بدیں وقوعہ گواہست نصّ قرآنی
اگر نہ کور بہ بیند بجانب خورشید
قصور چشمہء خورِ نیست ایں اگر دانی
زمانِ کفر شب قدر را ہمی گوید
خلافِ گفتہ خیر البشر بنادانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد و معنی زلزال ساعہ عند الحشر
بقولِ اوست ظہور قوائے انسانی
مرا تعجب و افسوس آید از مرزا
کہ ہیچ پاک ندارد ز قہر ربانی
نہ قائل است بمعراج احمدی بجسد
محال گفت بگردون صعود جسمانی
بقول اہل عقول و فلاسفہ رفتن
بسوئے چرخ برون شد ز حد امکانی
چہ باد جوّ سما ہست مہلکِ انسان
چگونہ رفت بگردون حبیب ربّانی
بجسم الطفِ آں ذاتِ سرور کونین
کثیف گفت ز راہِ عناد و طغیانی
کمال شعبدہ بازی بحق عیسی گفت
ز سحر خلق طیور آمدہ اگر دانی
نگشت زندہ گہے مردہء باعجازش
نہ برء اکمہ زو شد باذن رحمانی
ز معجزات مسیحا نمود صاف انکار
چو اہل نیچر و یونان بکفر و طغیانی
بگفت روح امین از خدائے عز و جل
گہے نیامدہ بر انبیاء حقانی
مگر بخاطر ایشاں ز عکس مے افگند
چنانچہ عکس در افتد ز خوف بتابانی
بہ بیں کہ سلسلہ ہائے نبوت ایں گمراہ
چہ کرد درہم و برہم بقول شیطانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بگفت نیز کہ گاہے حقیقت دجال
نہ منکشف شدہ بر آں رسول یزدانی
نشد حقیقت یاجوج ہم درا معلوم
چنانکہ بود کما حقہ بآسانی
بمن نمود خداوند کشف ایں اسرار
کہ بند مے نشود باب فیض رحمانی
چرا نباشد از منیساں عقیدہ اش باطل
کہ منیست مردِ خدا ہست مرد نفسانی
ہزار لعنت حق باد بر عقائدِ او
کہ کفر کشد امان خواہ زیں مسلمانی
بہ بیں تو فتوے تکفیر آں میاں صاحب
کہ ملکِ ہند چو مہر ست زو برخشانی
تعجب است ز اتباع ایں مسیلم ہند
چساں زدست بدادند نور ایمانی
حکیم بھیروی ایمان خویش دادہ ہباد؟
ضیاؤ و احسن و برہان ہمہ ز نادانی
مبارکے کہ بسلکوٹ بود امام الصدر
بسبّ وفحش ش و روز در زبان رانی
ز پیروانش یکے کفش و ز مردہ دل ست
بنور ضم کن احمد کہ نامش آں دانی
ہمے کنند بیان پیر ما ست صاحب علم
کشادہ اند لب خویش در ثنا خوانی
ورا چو خواند شہ گولڑا بمہِ اگست
برائے بحث بلاہور دارِ سلطانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چرا نیامدہ آں حیلہ گر مقابل او
اگر بدست ہے داشت سیف برہانی
کجا حواری او رفت اعور و اعرج
کجا مبارک و برہان ظالم جانی
کجا برفت فدائیس نور دین طبیب
کہ بود مرد دلیر و شجاع میدانی
ازیں کلام ندانی کہ ہست متبحر
بجہلم بلک چو بو جہل اوست لا ثانی
سزائے بیعت و الہام ایں ہوائی نیست
مطیع نفس و ہوایست از پریشانی
برائے دولت دنیا بگترد دامے
فتادہ اند درو مر د ما نِ خذلانی
عیاں نشان ضلالت زچہرۂ پذمانش
بسوئے چہرہء او بیں کہ منیست نورانی
کلامِ اوست ز حنظل خراب و بدبو تر
چو جز بوقت تکلم بریش جنبانی
ز صبرِ تلخ تر اند کلام آن ناپاک
چہ قول بول ازاں بہتر است اگر دانی
ازین سخن تو مرنج اے امام متنبّی
کہ بول نفع دہد حسن قول یونانی
ز استماعِ کلام تو ہیچ فائدہ منیست
بجز قساوت قلبی و بغی کفرانی
ذلیل کرد دعا قادرِ علی الاطلاق
در آں چہ گفت ز دعوی بحق نصرانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ مرد آتھم خصمش بمدت معلوم
ولے نہ غرق عرق حشت؟ از پیشمانی
چرا نہ اختر احمد بہ عقدِ او آمد
کہ بود زوجہء سلطانِ مرد حقانی
کنون بخانہٗ سلطان با من آباد است
نہ ہیچ گونہ باحوالِ او پریشانی
ولے چو شرم رود مرد میشود نادان
صدور فعل از و مے شود بنادانی
بگفت سرورِ ما چوں .. حیا نمی داری
بکن ہر آنچہ تو خواہی ز راہ عدوانی

قال رسول اللہ ﷺ اذالم تستحیی فا صنع ما شئت

کجا سزا ست چنیں کس بہ بیعت و الہام
کہ نیست مرد خدا ہست مرد بہتانی
چو حرص نفس کند غلبہ میشوی ابلہ
مطیع نفس شوی برملا نہ پنہانی
نہ دیدہء سوئے فرعون شنیدہء بارے
کہ گشت غرق بدریا زراہ طغیانی
نگر بحالِ عدوِ کلیم قارون نام
چگونہ زیر زمین شد بامرِ ربانی
عزیز و زد ؟خموشی کہ ایں قدر کافیست
برائے انکہ و راہ ست نور ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعلی بیعت

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نباید داد دست

مولانا مجدد الوقت شوکت ۔ السلام علیکم و رحمة الله و بر کا ته

آپ نے اعمال نامہ قادیانی میں ثابت کیا تھا کہ اخبار الحکم جو قادیانی مرزا جی سے جعلی بیعت کرنے والوں کی فہرست کبھی کبھی شائع کرتا ہے تو اپنے منہ پر پبلک کے مواجہہ میں کلنک کا ٹیکا لگاتا ہے۔ تجربہ سے معلوم ہوا کہ آپ کا وہ لکھنا صحیح تھا۔

چنانچہ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء کا الحکم میری نظر سے گذرا۔ جعلی بیعت کی فہرست میں سے سب سے پہلے مولوی محمد عبدالرحمٰن صاحب برادرزادہ مولانا غلام رسول صاحب متوطن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گجرانوالہ درج تھا

لعنة الله على الجاعل و الكيثاء و على محدث الكفر و الالحاد
موجدالشرك الشرك و الارتداد و مبدع البغي و الفساد ۔

اس گندے اخبار کو چونکہ بجز مرزائیوں کے کوئی مسلمان نہیں دیکھتا، لہذا اس کے اڈیٹر نے یہ خیال خام پکایا کہ ایک بڑے مشہور ومعروف خاندان کے رکن کا نام بیعت کنندوں میں شائع کرنے سے مرزا کی وقعت مرزائیوں کے دلوں میں جمے گی، اور دوسرے سادہ لوح بھی دام میں پھنسیں گے۔ لیکن اس کا یہ خیال مرزا قادیانی کی سخت ذلت کا باعث ہوا کیونکہ مسلمانوں کے دلوں میں مولانا غلام رسول صاحب مرحوم کی عزت مرزا غلام احمد قادیانی سے کہیں زیادہ ہے۔ پس لوگ اس کے جعل اور فریب پر لعنت اور نفرین بھیج رہے ہیں۔ اگر مرزا قادیانی میں ذرا بھی حیا اور شرم ہے تو ثابت کرے گا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب درحقیقت مولوی غلام رسول صاحب مرحوم کے برادرزادے ہیں۔

یہ تحریر بطور نوٹس کے سمجھیں۔ راقم: ایس۔ ایم (شاہ محمد؟)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام کا ثبوت

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ہم سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ جب مرزا صاحب آریا عقائد کی تردید اور کتاب براہین احمدیہ کی ترتیب میں مصروف تھے، تو میں اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم سابق مہتمم مدرسہ عربیہ دیوبند مرزا جی سے ملنے کو قادیان گئے۔ ملے جلے، باتیں چیتیں ہوئیں۔ اس زمانے میں مرزا جی صرف الہامی تھے۔ مسیح موعود اور مہدی مسعود اور نبی و رسول نہ تھے۔ ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر کچھ لکھ رہے تھے اور مولوی رفیع الدین صاحب تن کی رنگی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر سرخی مائل کچھ دھبے تھے۔ مرزا جی کے کپڑوں پر درخت سے خون کی کچھ بوندیں گریں۔ جھٹ سے فرماتے کیا ہیں لیجئے مجھے الہام ہوا ہے کہ دنیا میں بڑی خون ریزی ہوگی دیکھئے میرے کپڑوں پر خون کی چھینٹیں آسمان سے برسی ہیں۔ مولوی رفیع الدین صاحب اپنی چادر کے دھبے دکھا کر فرمانے لگے کہ چھینٹیں تو میری چادر پر بھی ہوئی ہیں مگر مجھے الہام نہیں ہوا مرزا جی یہ سن کر بہت پھیکے ہوئے۔

اب خون کے چھینٹوں کی اس حقیقت سنئے مرزا جی کے پڑوس میں ایک شخص نے قربانی کی تھی کوّے ذبیحہ کے گوشت وغیرہ پر گے، اور جب اونہیں دوت اوت کر کے للکارا گیا تو مرزا جی کے درخت پر آ بیٹھے اور ان کے پنجوں سے خون کے قطرے ٹپکے جو مرزا جی کے لئے الہام کی سرخ روئی بن گئے۔ ہم کو اس موقع پر ایک لطیفہ یاد آیا حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی کی نسبت ابوالفیض فضی فیاضی کے سامنے کسی شخص نے بیان کیا کہ جب انہوں نے یہ شعر لکھا تھا

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

تو آسمان سے منہ میں من وسلوی آ گرا تھا۔

فیضی نے کہا، اوہ یہ کیا واہیات شعر ہے۔ میں اس شعر سے ہزار درجے بہتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصیح و بلیغ معرفت وتوحید کا بھرا شعر لکھ سکتا ہوں۔

مخاطب نے کہا پھر دیر کیا ہے بسم اللہ کیجئے۔

فیضی نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا

ہر گیا ہے کہ از زمیں روید

وحده لا شريك له گوید

مخاطب نے کہا بے شک اعلی درجہ کا شعر ہے لیکن خدا کے یہاں اس شعر کی مقبولیت جب ثابت ہو کہ اس کو پڑھ کر آپ بھی آسمان کی طرف منہ کریں۔

فیضی نے شعر پڑھ کر آسمان کی طرف منہ کھولا تو ایک چیل کی بیٹ موت میں لتھڑی ہوئی فیصی کے منہ میں پچ سے آپڑی۔ کہتے کیا ہیں:

بس کن سخن فہمی عالم بالا معلوم شد۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۲۳ مطبوعہ ۱۶ جون ۱۹۰۲ء جلد ۲۰ و ۲۲

مرزائی الہام کے منہ پر قدرت الٰہی کا تھپڑ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

قادیانی مرزا جی کے الہامات برابر غلط ہو رہے ہیں۔ مگر ان کو الہام اور پیش گوئی کا کچھ ایسا لپکا پڑا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو جو الہام غلط ہوتا ہے گویا منہ پر ایک تھپڑ لگتا ہے۔ اس میں بھی ضرور حکیم علی الاطلاق واحد خلاّق کی کوئی حکمت ہے کہ چیونٹی کے جس قدر پر لگتے ہیں اسی قدر جلد معدوم ہوتی ہے۔

راتب چکھنے والے اپا ہجوں کی تو ہم کہتے نہیں مگر اس میں شک نہیں کہ میرزا جی کو جو الہام ہوا ہے اور پھر وہ میعاد مقررہ کے بعد غلط ہو گیا ہے دس پانچ چیلے ضرور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مشن کے ففرو ہو گئے ہیں۔ یہی ٹپکا ٹپکی رہی تو چند رز میں اصطبل خالی ہوگا اور مینارے کی چوٹی اور کلس پر الو بولنے لگیں گے اور وہ دن دور نہیں کہ صرف … چڑی مار ہی کاندھے پر جال یالا سا دھرے نظر آئے اور ساری چڑیاں پھر ہو جائیں۔

مرزا جی کے ایسے خوارق پر ہمارا جی تو بہت ہی جلتا ہے، مگر کیا کریں دیوار سے کس کا سر دے ماریں اور کس کے دل میں دل ڈالیں۔ ہم تدابیر بتاتے بتاتے راہ دکھاتے دکھاتے تھک گئے کہ یوں چال، چلو۔ یوں چلو، مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کوئی نہیں سنتا۔

ہم نے لکھا تھا کہ جب ہندوستان کے وحشی تعلیم و تربیت پا کر انسان بن گئے ہیں اور ڈھپ نہیں چڑھتے تو اپنے مشن کو افغانستان اور وہاں سے ترکستان اور پھر فارس کو لے جاؤ۔ وہاں کے وحشی جھٹ بیعت کریں گے اور پھر چیڑی اور دو دو والا معاملہ ہو گا۔ مگر مرزا جی اور ان کے اپاہجوں نے تو ہندوستان اور اس میں سے بھی صرف پنجاب کا گھر دیکھ رکھا ہے۔…

اب تو الہاموں کو کیڑا کھا گیا۔ پیشین گوئیاں زمین دوز ہوگئیں۔ پرانے ناٹکوں کا دوہراتے دوہراتے پلیتھن نکل گیا۔ کوئی نیا ڈرامہ گھڑ کر اسٹیج پر لائیں تو تماش بینوں کو دلچسپی ہو۔ لوگ دام میں پھنسیں اور پھر ٹکٹ کے دام میں بڑھیں۔ آخر قادیان میں بڑے بڑے کھلاڑی اور ایکٹر جمع ہیں اور سب کا گرو گھنٹال اور گرگٹ کے رنگ بدلنے والا ابوزید سروجی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ وہی باسی تباسی الہامات، وہی پھپھوندی لگی پیشین گوئیاں کہ میرا فلاں مخالف استر بستر باندھ بوندھ کر عدم آباد کو چلتا ہوگا، اور میرا فلاں دشمن … فلاں تاریخ تک مر جائے گا۔ ایک دفعہ سنی، دو دفعہ سنی، بیس دفعہ سنی، سنتے سنتے کان سیماب کی کان ہو گئے۔…

گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے لگے کہنے کہ آسمانی باپ طاعون بن کر تمام ہندوستانی بچوں کو ڈکار جائے گا مگر اپنے بمنزلہ ولد (لیپا لک) کے پڑوس میں بھی نہ پھٹکے گا۔ آپ جانتے ہیں بھوک بری بلا ہے اور جب کہ مرزا جی کا آسمانی باپ عارضی جوع البقر میں مبتلا ہو گیا، تو قادیان میں بھی جا دھڑوکا، اور لگا اپنے بچوں کچوں کو بھنبھوڑنے۔ منہ کو خون لگا تھا نہ، کیوں چھوڑنے لگا۔ اب تو سب کا اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی بیلی ہے شرق سے لے کر غرب تک لمبے لمبے دانت اور کلکتہ سے لے کر سرحد پنجاب تک نکلی ہوئی تیز کچلیاں، اوہی میری میّا۔ قادیان جیسی چھوٹی سی آبادی کی تو بساط ہی کیا ہے۔ منہ مارا اور سب کے سب ہڑاپ۔ کوہ ہمالیہ سے بڑی ننھی منی ایک کچلی نکالی اور سبکے سب غڑاب۔ چوہے کا بل بھی نہ ملے گا پھر مصیبت یہ ہوگی کہ دم سے چھاج بندھا ہوگا آگے روک پیچھے ٹھوک یا الٰہی کس عذاب کے شکنے میں جان آئی اتنے میں آسمان سے ملائکہ مقربہ الٰہی آواز دیں گے ذق انك انت العزیزالکریم یعنی اب دوزخ کا عذاب چکھ کیونکہ تو دنیا میں بڑا سردار (نبی اور رسول) بنا ہوا تھا۔

ہمارے ایک نامہ نگار نے بڑے وثوق سے لکھا کہ قادیان سرکاری طور پر حلقہ طاعون میں داخل ہو گیا مگر الحکم انکار کرتا ہے اور پیسہ اخبار کو نوٹس دیتا ہے کہ اس نے غلط مشہور کیا اور حکیم نورالدین اس پر لائیبل کی نالش دائر کریں گے۔ ہماری رائے میں بس مسیح موعود بننے میں یہی کسر تھی کہ جب وہ ہر طرف سے ہارے تو چلے نان پارے۔

نہیں جناب! قادیان تو آسمانی باپ کا دارالامان ہے طاعون ملعون کا کیا منہ ہے کہ ادھر منہ کرے۔ اگر بالفرض دو چار دس پانچ کیس ہو بھی گئے تو اسے طاعون نہ سمجھنا یہ تو آخرالزمان میں خردجال کی سموں اور اس کے نا کندچھیروں کی دموں کا اثر ہے۔ اگر قادیان میں طاعون ہو، تو ہمارا ذمہ۔ مرنے کو سارا قادیان مرجائے مگر ایں جانب کی تو یہ ڈیوٹی ہے کہ طاعون نہ ہو۔ دوسری بیماریوں کا ہم نے ذمہ نہیں لیا اور نہ یہ ذمہ کہ قادیان میں کوئی مرے گا ہی نہیں۔

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ خواہ مخواہ بھی ادھر اودھر سے گھیر گھار کر طاعون کو قادیان میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔

مرزا جی کی تمام پیشین گوئیاں غلط نکلیں مناسب تھا کہ ان پر نادم ہوتے اور غیب دانی کے دعوے سے توبہ کرتے۔ مگر شامت سے ہر پیشین گوئی کی تاویل کرکے اپنے صغیرہ کو برابر کبیر بناتے رہے۔..

پھر تاویل بھی ایسی لچر اور پوچ اور احمقانہ جس پر تھوڑی سی عقل والے اور شدبد لکھے پڑھے بھی قہقہے لگا سکتے ہیں اور خود مرزا جی اور مرزائی اچھی طرح جانتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ فلاں پیشین گوئی غلط ہوئی اور تاویل اس سے بھی بڑھ کر عذر گناہ بدتر از گناہ مگر بڑی ڈھٹائی سے پبلک میں مشتہر کی جاتی ہے اور اپنے کانشنس کا خلاف کرنے میں کبھی شرم نہیں آتی ۔ سچی بات کی تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اسکو دنیا تسلیم کر لیتی ہے نہ قائل کے قول پر حرف آتا ہے نہ سامع کو شک ہوتا ہے۔تاویل ہمیشہ جھوٹی بات کی کی جاتی ہے۔خود تاویل کے معنی ہی ایک شئے سے دوسری شئے کی جانب رجوع یعنی پھرنا یا اپنے پہلے مرکز سے ہٹ جانا ہے۔حالانکہ حق الامر کبھی اپنے مرکز سے نہیں ہٹتا۔لیکن یہ مرزا جی کے عیب نہیں بلکہ فخر کا باعث ہے جب کہ وہ اپنے مدعا کے موافق قرآن و حدیث کی تاویل کرتے ہیں تو خود اپنے اقوال میں تاویل کرنا کیا بڑی بات ہے۔ بہت سے اسلامی فرقوں نے اپنے مطلب کے موافق قرآن و حدیث میں تاویل کی ہے اور گمراہ ہو گئے ہیں۔ان کے طومار اور اسفار اور اعمال نامے موجود ہیں جن کو سنت صحابہ اور سلف و خلف سالحین نے رد کر کے دریا برد کر دیا ہے۔

تاویل ہونے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو خود قائل کی غلطی یا سامع اور مخاطب کی سمجھ کی غلطی ۔اور یہ دونوں محققان و مخاطبان صادق اور سامعان قابل پر آسانی سے کھل جاتی ہیں۔مرزا جی جب کسی پیشین گوئی یا الہام کا جھلنگا تیار کرتے ہیں ،تو اپنی دانست میں خوب ٹھونک ٹھانک کر اس کی چاروں چولیں ٹھیک کر لیتے ہیں اور ہر پہلو سے دیکھ بھال لیتے ہیں۔مگر آپ جانتے ہیں جھوٹ کے پاؤں کہاں اور ملمع اور تارو پود میں مضبوطی کہاں۔لہذا جب وہ ملمع کھل جاتا ہے تو اس پر دوسرا رنگ چڑھاتے ہیں اور جب جھلنگے کی چولیں ہل جاتی ہیں تو دوسری پچریں ٹھونکنا چاہتے ہیں مگر جو شئے ایک مرتبہ بودی اور چرمر ہو گئی اور ساری کلیں خواب ہوکر ڈھیلی پڑ گئیں وہ کیوں کر اصلی حالت پر آ سکتی ہے۔

عیسائی آتھم اتنے عرصہ میں مر جائے گا۔مگر جب وہ سخت جانی سے نہ مرا تو مرزائی چیلوں نے کہا کہ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کی اس پیشین گوئی میں یہ جملہ محذوف تھا کہ اگر اس کے دل پر قادیانی جبروت سوار ہو گیا تو نہ مرے گا۔

آسمانی منکوحہ میرے نکاح میں آئے گی اور اگر کسی اور سے اس کا نکاح ہوا تو وہ اتنے عرصہ میں مر جائے گا۔حالانکہ غیر سے نکاح ہو گیا اور پیشین گوئی ہی کے عرصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقررہ میں مرزا جی کی وہی آسمانی منکوحہ مرزا جی کے رقیب سے صاحب اولاد بن گئی ۔مگر نہ آسمانی باپ کو شرم آئی نہ اس کے بمنزلہ ولد (لیپا لک)..کی نالہ نیم شبی اور دعائے سحری نے اثر دکھایا۔

جلایا گھر عدو کا اور نہ کاخ آسمان پھونکا
مجھی کو چپکے چپکے تو نے او سوز نہاں پھونکا

اس کی تاویل یوں کی گئی کہ نکاح تو درحقیقت آسمان میں ہو چکا ہے، اور وہ منکوحہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے نکاح میں آچکی ہے۔اب رہا قبض وتصرف وہ سوا ستائیس برس کے عرصہ میں ہو، اور پھر ہو، لاکھوں میں ہو، اور ضرور بالضرور ہو۔ رقیب مرے اور ضرور مرے، ورنہ منارے کے کلس پر صلیب لگائی جائے۔ اور مرزا جی اس پر مصلوب کئے جائیں حضرت اقدس کی پیشین گوئی میں اتنا بڑا منارے سے بھی لمبا جملہ محذوف تھا۔

مرزا جی نے پیشین گوئی کی تھی کہ قادیان طاعون سے پاک اور محفوظ رہے گا مگر شحنہ ہند میں متواتر خطوط آرہے ہیں کہ اب تک طاعون آسمانی باپ کے کئی بچوں کو چکھ چکا ہے اور مونچھوں پر تاؤ دیتا اور ڈکاریں لیتا پھرتا ہے۔ اور کیا معلوم ہے کتنوں کا سلفہ کرے۔ پیسہ اخبار میں متواتر خبریں درج ہو رہی ہیں کہ طاعون ملعون نے آسمانی باپ کے لیپا لک کے دارالامان کا ذرا لحاظ نہ کیا، اور ایک طرف سے بچوں کچوں کے بھنبھوڑنے کا لگا لگا دیا۔

بٹالوی نامہ نگار نے لکھا کہ قادیان میں طاعون کے مسلسل اور متصل کیس ہو رہے ہیں اور قادیان سرکاری طور پر زیر حلقہ طاعون آ گیا ہے۔ اور ایک تقریب سے ہم کو بھی یقین ہو گیا یعنی اس عرصہ میں کئی مرزائی ہمارے پاس متواتر آئے جنہیں ایک کلّال ہے اور پاوے کے پیالے بناتا ہے کہ ان میں دودھ بھر کر پینے سے ۸۰ برس کا بوڑھا بھی درجن بھر بچے کھٹا کھٹ نکلوانے لگے اور شام سے گھان جوڑے تو تڑکا کر دے اور بس کر بس کر بلوا دے۔ ہم نے کہا نئے نبی کی تبلیغ کا یہ لٹکا بہت خاصہ ہے۔ اس سے سینکڑوں الوجن کی رجولیت پاتال کو کوچ کر گئی ہے دام میں پھنس جائیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہزاروں کھنڈے استرے سے سرمنڈ وا کر اولوں سے بچ جائیں گے اور یہ تمہارے نئے نبی کی سنت ہے۔ قادیان میں بھی چند از کار رفتہ بوالہوس زعفرانی حلوے میں ریگ ماہی اور سقنقور اور عنبر اشہب ملا کر ساٹھے پاٹھے بن رہے ہیں بس اور کیا چاہیے مولا دے اور بندہ لے۔

ان میں ایک حکیم صاحب ضلع میرٹھ کے رہنے والے اور ایک مولوی صاحب عیسائی مشن کے نمک خوار اور دو تین عطائی اور تھے جو غالباً ویسے ہی پکڑے ہوئے تھے تصویر پرستی اور ختم نبوۃ پر بحث ہوتے ہوتے قادیانی مرزا جی کی پیشین گوئی اور قادیان میں طاعون کی تشریف آوری کا ذکر بھی چھڑا۔ حکیم صاحب کہنے لگے کہ حضرت اقدس نے تو اپنی پیشین گوئی میں یہ لکھا ہے کہ قادیان میں طاعون کی افراط وتفریط نہ ہوگی گویا پیشین گوئی کی تاویل میں افراط وتفریط محذوف ہے مرزائیوں کی مذکورہ بالا تاویل سے یہ تو قطعی ثابت ہوگیا کہ قادیان میں طاعون ضرور ہے اب ہم کو مرزا جی کے اشتہار کا انتظار ہے کہ وہ بھی یہی تاویل کرتے ہیں یا کچھ اور۔ بہرنہج لنگڑی لولی تاویل تو مرزا جی اور انکے تیمور لنگ کے حصے میں آگئی لیکن یہ کاغذی ناؤ کب تک چلے گی اس کی قسمت میں تو ڈوبنا ہی لکھا ہے مرزا جی نے جب کہ طاعون کو اپنی مسیحیت اور مہدویت کا مبارک شگون اور تفاؤل یا یوں کہو کہ تمغہ گردانا ہے تو مرزائیوں کو تو طاعون کو ویلکم کہنا اور بڑی مسرت کے ساتھ اس کو قبول کرنا اور خود مرزا جی کو بغلیں بجانا اور مارے خوشی کے کود اچھل کر منارے کی چوٹی پر تھگلی لگانا چاہیے طاعون سے انکار کرنا اپنی مہدویت کی ناک پر استرا نہیں کلہاڑا چلانا ہے قادیان میں طاعون نہ بھی ہو تب بھی ان کو اقرار کرنا چاہیے کہ ہے۔ یہ کیا بڑھتی دولت کو چوکھٹ سے دھکے دیئے جاتے ہیں اور اپنے تمغے کو آپ ہی برباد کیا جاتا ہے یہ الٹی گنگا کیوں بہنے لگی جو لوگ قادیان میں طاعون بتاتے ہیں مرزا جی کو انکا مشکور ہونا اور روغن بادام اور زعفران میں دم کیا ہوا پلاؤ اور تر بتر حلوا کھلانا چاہیے نہ کہ ناک چڑھانا۔..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جعلی مشن کے بارے میں التماس بخدمت پیسہ اخبار

راقم نے قادیانی اخبار الحکم (برعکس نہد نام زنگی کافور) کے کسی نمبر میں پڑھا تھا کہ آپ اوسکی بعض تحریروں کو اپنے ناموراور راست باز اخبار کے قیمتی اور لاثانی کالموں میں جگہ دینے کا وعدہ کرتے ہیں گو اس بات کو طبیعت تسلیم نہیں کرسکتی کہ آپ سا نیک نہاد اور عقل کل مسلمان اپنے متین اخبار کو بے ہودہ اور گندی تحریروں سے الودہ کرے مگر کیا عجب ہے کہ آپ نے کوئی مصلحت دیکھ کر ایسا اقرار کرلیا ہو۔

ہندوستان بھر کے ورنیکولر اخباروں میں سے جوعزت و اکرام اس وقت گورنمنٹ اور پبلک کی طرف سے آپ کے اخبار کو ہے اور جس امتیازی اوروقعت کی نگاہوں سے اوس کے کالم مطالعہ کئے جاتے ہیں کسی اور کے اخبار کو کم نصیب ہوں گے باایں ہمہ ہردل عزیزی آپ سے عالی دماغ اور روشن ضمیر جنٹل مین کی رائے رزین پر مخفی نہیں کہ قادیانی اخبار مذکور ایک ایسا کاذب اور بے اعتبار پرچہ ہے جو بلحاظ مذہبی معاملات سوشل تعلقات پولیٹکل واقعات وغیرہ کے ہر ایک پہلو سے گرا ہوا ہے یہ شریر پرچہ صرف اس واسطے جاری کیا گیا ہے کہ عام مسلمانوں میں تفرقہ ڈال کر مرزا قادیانی کے نئے اورنرالے مشن کا دست و بازو ہو۔

ہندوستان کی مسلمان رعایا پر جو پچھلے دنوں مرزا قادیانی نے ناحق اور بے موجب جہاد اور غاوت کا الزام لگایا وہ اسی ناشدنی پرچہ کے ذریعہ شائع ہوا ہر ایک فرقہ و جماعت کے پاک اور مقدس احباب کو صریح دشنام دینے کا یہی پرچہ آرگن ہے عوام کالانعام کو ہر طریق سے اپنے بس میں لانا اور حمقاء سے اپنی مطلب براری کے لئے ٹکے بٹورنا اسی پرچہ کا اصلی مدعا ہے۔

اس کا اڈیٹر اگرچہ خود خصیب حبشی کا چھوٹا بھائی ہے مگر برملا گالیاں دینے میں ایسا شوخ اور بے باک ہے کہ مسلمانوں کو تاریکی کے فرزند وغیرہ لکھتے اس کو شرم نہیں آتی۔

اگر ضمیمہ شحنہ ہند الموسوم بہ نامہ اعمال قادیانی جس قدران دو برسوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ میں نکل چکا ہے۔ ایک سرسری نظر سے بھی آپ کی نظر کیمیا اثر سے گذر جاوے تو علاوہ اس نئے پینتھ کے سینکڑوں سربستہ رازوں کے کھلنے کا بآسانی تمام آپ کو یقین ہو جاوے کہ صریح کذب بولنے اور گالیوں کے جہاز چلانے میں یہ شخص کیسا مشاق ہے قادیان سے گذرنے والے جعلی مریدوں کے نام مکرر سہ کرر فیرست میں دیئے جاتے ہیں اور گومرزائی جماعت کے لیڈنگ ممبروں کا کلیہ قاعدہ ہے کہ خواہ کوئی شخص مسلمانوں میں سے کیسی ہی اعلیٰ رتبہ اور برتر درجہ کا انسان ہو اور ان لوگوں سے سینکڑوں گنا لیاقت ورع ایمان داری میں بڑھ کر ہو اوس کو تضحیک اور تحقیر کے طور پر لفظ میاں اور مولوی و صاحب وغیرہ بنا کر دکھاتے ہیں۔

قادیان کے الحکم اخبار ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء کے شمارے میں ایک آرٹیکل بہ عنوان وزیر آبادی کا چشم دید واقعہ چھپا ہے۔ وہ ایسا صریح جھوٹ اور ابتداء سے لے کر انتہاء تک بہتان ہے کہ اوس کا ایک فقرہ بھی پایہ صداقت کو نہیں پہنچتا اور وزیر آباد اور اوس کے گردونواح کے ہزاروں لوگ جانتے ہیں کہ وزیر آبادی نامہ نگار نے علی رؤس الاشہاد اپنے نامہ اعمال کی طرح الحکم اخبار کے کالموں کو سیاہ اور گندہ کیا ہے جس کی تردید ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ مئی ۱۹۰۲ء میں نہایت خوش اسلوبی سے کی گئی ہے۔

اگر الحکم کے اڈیٹر میں کچھ بھی بوئے ایمان ہوتی تو فوراً اس کی تردید چھاپتا۔ پیسہ اخبار اور ضمیمہ شحنہ ہند نے معتبر ذرائع سے ان مرزائیوں کے نام شائع کئے ہیں جو طاعون کی بیماری سے راہی ملک بقا ہوئے مگر الحکم سچے واقعات پر خاک ڈالنا چاہتا ہے۔ قادیانی مرزا کی یہ عادت مستمرہ ہو رہی ہے کہ پہلے تو اس زور شور سے پیش گوئی کرتا ہے جس سے در و دیوار ہل جاتے ہیں مگر جب میعاد مقررہ سے پہلے ہی پیش گوئی کا بیڑہ غرق ہونے لگتا ہے تو اوس میں رخنے ڈال کر قسم قسم کی طفل تسلیوں سے مریدوں کے دل بہلاتا ہے۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم، داماد مرزا احمد بیگ، مولوی محمد حسین بٹالوی، ملا محمد بخش لاہوری، ابوالحسن تبّتی وغیرہ والی پیش گوئیوں سے مرزائی جماعت کو شرم آنی چاہیے تھی مگر آوی القریۃ کی سوجھی۔ جوں ہی اس کا اعلان دیا گیا دھڑادھڑ طاعون زدہ مرزائیوں کے نام اخباروں میں نکلنے شروع ہوئے تو کیا بات بنائی گئی کہ ہم نے تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشین گوئی کی تھی کہ کثرت سے لوگ قادیان میں نہیں مریں گے اگر دو چار یا دس بیس مرجاویں تو کیا مضائقہ ہے۔

ایسے ہی بشیر کے تولد کی پیش گوئی کا واقعہ ہوا تھا۔ جب بجائے بیٹے کے بیٹی پیدا ہوئی اور مخالفین نے اعتراض جمائے تو جواب دیا گیا کہ ہم نے یہ کب کہا تھا کہ اسی جھول میں بیٹا (بشیر) پیدا ہوگا۔

مگر واہ رے مرزائی مریدو! تمہارا حسن اعتقاد فی الحقیقت اگنی ہوتری اور مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں میں سرمو تفاوت نہیں جو کہتے تھے کہ اگر ہم اپنے ہادی (اگنی ہوتری) کا اپنی آنکھ سے بھی گناہ اور قصور دیکھ لیں گے تو یہی کہیں گے کہ ہماری آنکھ کا قصور ہے جسکو وہ معاملہ ایسا دکھائی دیا

پس پیسہ اخبار کا فرض ہونا چاہیے کہ ایسے بے ہودہ اخبار (الحکم قادیان) سے کسی تحریر کو اپنے اخبار میں لینے کے ارادہ کو حرف غلط کی طرح دل سے مٹا دے۔ ورنہ وہی مثل صادق آئے گے

ہر چند آزمودم از وے نبود سودم
من جرب المجرب حلت به الندامة

راقم: گھر کا بھیدی

نبوت ناقصہ و کاملہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

جب مرزائیوں سے کہا جاتا ہے کہ قادیانی مرزا جی تو اسی زمانے میں اچھے خاصے مسلمان تھے جب کہ انہوں نے نبی اور رسول ہونے کا دعوی نہ کیا تھا، اب تو نہ صرف ان کی مسلمانی بلکہ انسانیت بھی مسخ ہوگئی، تو مرزائی چراغ پا ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) تو اپنے کو رسول اور نبی نہیں سمجھتے، نہ انہوں نے کسی کتاب یا رسالے یا اشتہار میں ایسا دعوی مشتہر کیا۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت سے مرزائیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی انکار ہے اور ان کا کانشنس ہرگز قبول نہیں کرتا بلکہ ایسے اقرار پر ملامت کرتا ہے۔ اور جب مرزائیوں کو الحکم وغیرہ دکھا کر معقول کیا جاتا ہے تو مجبور ہو کر یہ جواب دیتے ہیں کہ نبوت کا ملہ کا سدّ باب ہوا ہے نہ کہ نبوت ناقصہ کا۔ یہ فیضان تو قیامت تک جاری رہے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ رؤیا صالحہ نبوت کا چھیالیسواں درجہ ہے اور ظاہر ہے کہ رؤیا صالحہ سے اکثر مومنین ومتقین وصالحین مشرف ہوتے ہیں بس یہی نبوت ناقصہ ہے۔

ہمارے مکان پر پچھلے دنوں مرزائیوں کا جم گھٹا رہا اور مندرجہ بالا لغو اور لچر اور پادر ہوا دلائل پیش کئے گئے۔ ہم نے جواب دیا کہ اس صورت میں تو امت محمدیہ میں ہزاروں اور لاکھوں نبی ہوں گے اور ہو گزرے ہیں کیونکہ رؤیا صالحہ تمام اولیاء اور اصفیا اور اتقیاء کو ہوتی ہیں، مرزا جی کی کوئی خصوصیت نہ رہی۔

امت محمدیہ میں تو ایسے برگزیدہ صلحاء اور اولیاء اور حقانی مومنین گذرے ہیں کہ قادیانی مرزا جی اگر ستر مرتبہ بھی بروز یا جنم لیں تو ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ ان کے سچے الہامات اور کشف سے کتابیں معمور ہیں، مگر کسی نے نبی بننے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور جس مردود اور گمراہ نے ایسا دعویٰ کیا وہ بہت جلد فی النار ہوا کتب تواریخ دیکھ جاؤ۔

کوئی نبوت ناقص نہیں۔ ہر نبی کو خدا تعالیٰ نے نبوت کاملہ عطا کر کے دنیا میں بھیجا ہے۔ نبوت ایک عام مفہوم ہے جو تمام انبیاء پر یکساں صادق آتی ہے۔ اس میں تشکیک نہیں کہ کہیں کم اور کہیں زیادہ۔ نبوت اور رسالت کلی متواطی ہے جیسی انسانیت کہ تمام انسانوں پر بحیثیت انسان مشخص یکساں صادق آتی ہے۔ ہم کو مقدس اسلام نے پہلی تعلیم یہ دی ہے

آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ

دیکھو تمام رسولوں پر یکساں ایمان لانے کا حکم ہے۔ یہ نہیں کہ کسی نبی پر تھوڑا ایمان اور کسی نبی پر بہت ایمان۔

کسی نبی کی نبوت کو ناقص کہنا کفر ہے اور نو من ببعض و نکفر ببعض کا مصداق ہے۔ ہم کو حکم نہیں کہ ایک نبی کو کامل اور دوسرے کو ناقص کہیں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کو دوسرے پر کسی قسم کی ترجیح اور تفضیل دیں خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لا تخیروا فی انبیاء الله ولاتفضلونی علی یونس بن متی
یعنی خدا کے نبیوں میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو اور مجھے تو یونس بن متی پر بھی فضیلت نہ دو،

حالانکہ حضرت یونس سے لغزش ہوئی تھی جسکی وجہ سے مچھلی نے ان کو نگل لیا تھا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ حضور ﷺ کا یہ خلق عظیم تھا جس کے جذبے نے مشرق سے لے کر غرب تک دنیا کو مسخر کرلیا۔ ایک ہمارے فحش گو خزف البیان مزخف اللسان مرزا جی ہیں جن کی زبان سے نہ صرف انبیاء کرام بلکہ کسی مذہب کے مستند اور معزز شخص کو پناہ نہیں۔ سیدنا مسیح کی شان میں وہ بیہودہ سرائی اور ابراز کیا ہے اور وہ سبّ ولعن برسایا ہے کہ الا مان۔ وہ عیسی مسیح جسکے تقدس کو نہ صرف اسلام بلکہ باستثناء یہود تمام مذاہب مانتے ہیں اور جس نے انسانی فروتنی کا گویا معجزہ دکھایا ہے اور جس کی عصمت پر قرآن و حدیث دونوں گواہ ہیں

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو ابا بکر صدیقؓ یا عمر فاروقؓ نبی ہوتے۔ لیکن قادیانی مرزا جی تو اپنا مرتبہ نہ صرف خلفاء راشدین سے بلکہ انبیاء کرام سے بھی بڑھ کر بتاتے ہیں پس وہ یہ احادیث کیوں ماننے لگے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی نسبت فرمایا

انت منی بمنزلة ھا رو ن من موسی ا لا انه لانبی بعدی

دیکھو حضور سرور عالم ﷺ نے اپنے کو موسی سے تشبیہہ دی جو اولوالعزم نبی تھے اور حضرت علی کو حضرت ہارون سے تشبیہ دی جو نبی نہ تھے اور پھر لانبی بعدی فرمایا یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو علم اصول و معانی و بیان سے کچھ بھی بہرہ ہے تو اس قاعدہ کو تسلیم کریں گے کہ النکرة تحت النفی تعمّ یعنی نکرہ جب نفی کے تحت میں آئے گا تو عموماً سب کی نفی کرے گا جیسے لا اله یعنی کوئی معبود موجود نہیں۔ ایسا ہی لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا خطاب شیخین یا حضرت علی کی جانب فی موضع المدح ہے۔ اگر یہ مراد لی جائے گی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں بلکہ ناقص نبی ہے تو یہ خطاب فی موضع الذم ہوگا معاذ اللہ جس کا افصح العرب والعجم کی زبان حق ترجمان سے صادر ہونا محال ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کوئی نبوت درحقیقت ناقص ہوتی ہی نہیں اس سے قدرت الٰہی پر بھی حرف آتا ہے کہ وہ ناقص انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے اور کامل انبیاء کے بھیجنے سے عاجز ہے نعوذ باللہ

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا جی کامل نبی نہیں ہیں بلکہ ناقص نبی ہیں تو قدرت الٰہی کو کیا بھیڑ پڑی کہ اس نے ناقص نبی مرزائیوں کے متھے مارا۔ اور جب کہ خدا تعالی دنیا میں کامل نبی بھیج چکا ہے جس کا مرزا اور مرزائیوں کو اقرار ہے تو اب خدا کو ترقی سے تنزل میں گرنے کی کیا ضرورت ہوئی۔ ناقص سے ناقص شئے پیدا ہوتی ہے اور کامل سے کامل، پس خدائے اسلام تو ناقص نہیں جو ناقص نبی بھیجے ہاں مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا خدا ضرور ناقص ہے جس نے مرزا قادیانی جیسا ناقص اور پنج عیب نبی بھیجا۔

ہمارا رؤیا صادقہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

چند روز سے میرٹھ میں مرزائیوں کی بم پھوٹی ہے مقصد صرف مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار کی زیارت ہوتی ہے۔ اگر یہ لوگ حسن ارادت وعقیدت سے آتے ہیں تو ضرور نوازے جائیں گے اور نبی مجعول کے ارتداد والحاد کے پھندے سے نکل جائیں گے۔ اس میں شک نہیں۔ انشاء اللہ

سہارن پور سے ایک مشہور مولوی صاحب بھی تشریف لائے جو بڑے مالدار اور صاحب جائداد ہیں۔ قادیان ہو آئے ہیں مگر مرزا صاحب کے باب میں مذبذب ہیں اور کہتے ہیں کہ مرزا صاحب مکار اور عیار تو نہیں ہیں بلکہ وہ اپنے کو واقعی نبی اور رسول سمجھتے ہیں اور میری رائے میں دیگر اولیاء اللہ کی طرح مغالطے میں پڑے ہیں کیا عجب ہے کہ چند روز میں اس غلطی سے نکل جائیں۔ وغیرہ۔

اڈیٹر شحنہ ہند نے بھی اس معاملے میں استخارہ مسنون کیا اور جناب باری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ دعا کر کے کہ مجھ پر مرزا جی کا واقعی حال منکشف ہو جائے سو گیا۔
شب کو اپنے پیر و مرشد حضرت مولانا قاری محمد صابر علی قدس سرہ العزیز کو دیکھا۔ انہوں نے فرمایا کیا تم مرزا غلام احمد قادیانی کا حال معلوم کرنا چاہتے ہو۔ میں نے عرض کیا کہ واقعی۔ فرمایا کہ مرزا قادیانی تمہارے سامنے موجود ہے یہ ایک گھڑیالی آدمی ہے۔،
میں نے دیکھا کہ قادیانی مرزا جی پشت پھیرے ایک حجرے میں بیٹھے ہیں۔ آنکھ کھل گئی تو فوراً ہی تعبیر منکشف ہوئی کہ قادیانی مرزا جی صرف دکاندار اور شہرت پسند اور دنیوی جاہ و منصب کے طالب ہیں پھر قادیانی مرزا جی کے باب میں کچھ تردد نہ رہا اور نفرت بدستور عود کر آئی۔ ہم نے یہ معاملہ مرزائیوں سے بھی بیان کیا اور کہا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے دکھا دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اتنے پانی میں ہیں و الله یهدی من یشاء الی صراط مستقیم۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ جون و یکم جولائی ۱۹۰۲ء نمبر ۲۴ و ۲۵ جلد ۲۰ و ۲۲

معجزات کا انکار

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:
مرزا جی کی تو جھوٹی پیشگوئیاں بھی سچی، اور انبیاء کرام کے سچے معجزات بھی جو نصوص قطعیہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں جھوٹے۔ پھر معجزہ تو درحقیقت کوئی چیز ہی نہیں اور نہ کسی نبی نے آج تک دکھایا مگر پیشینگوئی اور الہام (اضغاث احلام) معجزے سے بھی بڑھ کر ہیں۔ مرزا جی کہتے ہیں مجھ پر ایمان لاؤ کیونکہ میں پیش گوئی کرتا ہوں۔ مجھ پر الہام ہوتا ہے اور اس لئے میں نبی ہوں۔ یہ عجیب اندھیر ہے کہ جو بات دوسرے انبیاء کے لئے ان نیچرل (خلاف فطرت) وہی مرزا جی کے لئے جائز اور مطابق فطرت اور جب مرزا جی کی پیشین گوئی اور الہام غلط ہو جاتا ہے تو اس کے صحیح کرنے کو طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح کی لغو اور بے ہودہ تاویلیں گھڑی جاتی ہیں اور اس کے مقابلے میں صحیح اور سچے معجزات انبیاء کرام کے غلط کرنے کو تاویلیں اور دلائل چھانٹے جاتے ہیں۔

قادیانی مرزا جی کی نبوت اور رسالت کی دلیل بجز الہام اور پیش گوئی کے اور کیا ہے۔ بچہ بیمار تھا دوا دارو سے اچھا ہو گیا۔ جھٹ الحکم میں مضمون تان دیا کہ لو مردہ زندہ ہو گیا۔ اور اپنے حمقاء کو خوش کر دیا کہ مرزا جی صاحب معجزہ ہیں حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کے عقیدے میں معجزہ خارق فطرت ہے اور انسانوں سے اس کا صدور محال ہے۔

اپنی آنکھ کا تو شہتیر بھی نظر نہیں آتا اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے۔

مرزا جی کے پاس معجزے اور کرامات کی جگہ ڈھاک کے تین پات ہیں تو تمام انبیاء کو اپنے جیسا کیوں نہ بتائیں، جڑ سے ناک بھی کٹتی ہے۔ پھر جب کہ دہریئے، آریا، بودھ، وغیرہ بھی یہی کہتے ہیں تو مرزا جی میں اور ان میں کیا فرق رہا۔ انکے سروں پر کون سے سینگ منارے سے لمبے کھڑے ہیں اور مرزا جی کے پیچھے کون سی دم کسی بچھیا کے باوا کی دم سے چار گز لمبی ہے۔ مگر وہ سب کے سب ملحد اور کافر اور مرزا جی نہ صرف سچے مسلمان بلکہ فرمائشی اسلامی نبی اور رسول۔

پھر دروغ گورا حافظہ نباشد، مرزا جی کہتے ہیں کہ میں تو ہاتھ دھو کر صرف مسیح کے پیچھے پڑا ہوں جو معاذ اللہ کذاب اور ولد الزنا وغیرہ تھا، چہ جائیکہ رسول اور صاحب معجزہ۔ دیگر انبیاء سے کچھ تعرض نہیں۔

دوم، میری مراد عیسائیوں کا یسوع مسیح ہے، نہ کہ اصلی مسیح۔

کوئی اس گدھے الو کی دم فاختہ سے کہے کہ مذہب اسلام میں نبی نبی سب برابر ہیں۔ جس مردود نے ایک مصدقہ نبی کی نبوت سے انکار کیا، اس نے سب انبیاء سے انکار کیا اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مردود و مطرود ہو گیا۔ اس نے خود آنحضرت ﷺ کو بھی نبی نہیں سمجھا جنھوں نے حضرت عیسیٰ مسیح کی عصمت اور رسالت کی تصدیق فرمائی۔

پھر دوسرے یسوع مسیح کا حوالہ دے کہ وہ کون تھا اور کس کا بیٹا اور پوتا اور کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان سے تھا۔

یہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اوپر قیاس کیا کہ جس طرح اب تک بہت سے جھوٹے مہدی گزرے ہیں، جن کا ایک فضلہ خود بدولت ہیں، ایسے ہی جھوٹے مسیح بھی گزرے ہوں گے۔

پھر مرزا قادیانی جس مسیح کو مارتا ہے اور جس کی قبر کشمیر میں بتاتا ہے اور جس کی نسبت بل رفعه الله اليه کی تاویل کرتا ہے وہ کون سا مسیح تھا، اور کون سا مسیح مصلوب اور قتل کیا گیا۔ اگر یہ مرزا قادیانی کا مسیح ہے تو آیت قرآنی کی تاویل کی کیا ضرورت۔ اور اگر اصلی مسیح ہے تو ہمارا مدعا حاصل ہے اور مرزا جی کو بھاگتے راہ نہیں ملتی

پھر یہ بھی بتائیے کہ مرزا جی کون سے مسیح کے مثیل ہیں۔ اصلی مسیح کے یا ولد الزنا مسیح موعود کے۔ اصلی مسیح تو وہی ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے اور جس کی تصدیق آنحضرت ﷺ نے بھی فرمائی ہے مگر مرزا اس کا انکار کر چکا۔ اب مرزا جی کا ولد الزنا مسیح باقی رہا آپ اسی مسیح کے مثیل ہیں چشم ما روشن دل ما شاد۔

واہ پٹھے جیتے رہو، اور ریگ ماہی اور سقنقور کا آمیز کیا ہوا حلوہ کھا کھا کر ساٹھے پاٹھے بنے رہو۔ ڈپٹی آتھم اور پنڈت لیکھ رام تو مر گئے مگر تم دندناتے اور عاقبت کے بورئیے سمیٹتے رہو۔

ہمارے پاس متواتر خطوط آ رہے ہیں کہ مرزائی جا بجا یہی بے تکا راگ گاتے پھرتے ہیں جسکا اوپر ذکر ہوا۔ اور بعض حمقاء جہال کالانعام ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ مگر اہل اسلام کو مرزائیوں سے یہ بھی پوچھنا چاہیے کہ مسیح مر گیا یا زندہ ہے، اس سے ہم کو قطع نظر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود یا نبی اور رسول ہونے کا کون سا سرٹیفکیٹ آسمانی ہائی کورٹ سے ملا ہے اور اسکے دعوی پر مذکورہ بالا امور کا کیا اثر ہے۔

لے دے کر وہی پیشین گوئیاں۔ مگر یہ سب یکے بعد دیگرے جھوٹی نکلیں۔ بس قادیانی مرزا جی کسی گھر کے نہ رہے۔ اگر کہیں کہ بعض انبیاء کی پیشین گوئیاں بھی بعض اوقات غلط ہو گئیں ہیں تو یہ پوچھو کہ کیا نبی نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر فلاں پیشین گوئی غلط نکلی، تو میرے گلے میں کتے کی طرح بھنور کلی اور بھنور کلی میں سور کے بالوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بڑا موٹا سا رسہ ڈال کر قادیان کی گلیوں میں گھسیٹے گھسیٹے پھرنا۔
پس جب پیشگوئیاں غلط ہو گئیں جن پر دعوی کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور رسالت وغیرہ کا مدار تھا، تو اب دوسرے مباحث کا چھیڑنا بالکل فضول ہے

ہفوات مرزا

(اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ لکھتے ہیں:

مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری اعظم مشاہیر علماء ہندوستان سے ہیں اور جن کے مقابلہ پر باوصف بار ھاھل من مبارز کہنے اور بار بار بغرض تحدی ومباہلہ کے بلانے کے مرزا جی کبھی گھر سے باہر نہیں نکلے، نہ قادیان کے احاطے سے قدم باہر رکھا۔ اکثر مرزائی عقاید کی تردید میں رسالے اور کتابیں بغرض احقاق حق ونصوح دین شائع فرماتے رہتے ہیں، جن کا جواب کبھی مرزا اور مرزائیوں سے بن نہیں پڑا، اور نہ آئندہ بن پڑے گا۔ انشاء اللہ تعالی

حال میں مولانا ممدوح نے مندرجہ عنوان رسالہ شائع فرمایا ہے۔ یہ ایسا مسکت اور مدلل ہے جس نے مرزا کے ہوائی قلعہ کو اپنے گولوں کے گراپ سے مسمار کر دیا ہے۔ اور بجز گرد وغبار اوڑنے اور دھواں نظر آنے کے ان کے قلعہ کا کوئی وجود دکھائی نہیں دیتا۔ یہ ایک جزء کا رسالہ ہے اور قیمت بھی کچھ نہیں، صرف آدھ آنہ۔ ایک روپئہ کے خریدار کو ۴۰ جزء اور دو روپئہ کے خریدار کو سو جزء کے حساب سے ملتا ہے۔ گویا مفت ہے۔ مولانا محتشم الیہ کو صرف اشاعت حق، اور مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کو خلوص اور تہذیب کے ساتھ راہ راست پر لانا مقصود ہے۔

یہ رسالہ اس قابل ہے کہ جو لوگ استطاعت رکھتے ہیں خرید فرما کر عام اہل اسلام میں مفت تقسیم فرمائیں اور جناب باری سے اجر پائیں۔ ہم بالفعل اس کا کچھ حصہ ذیل میں درج کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ ذی استطاعت لوگ خرید کر غرباء اہل اسلام میں مفت تقسیم فرماویں تا کہ مرزائی عقاید کا مسموم اثر دور ہو)۔

خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) کی غرض اس بیان سے یہ ہے کہ میں جو قادیانی مرزا جی کے دعووں کو نہیں مانتا (بلکہ دل سے چاہتا ہوں کہ مرزا جی بھی راہ راست پر آویں تا کہ مسلمانوں سے آئے دن کے جھگڑے مٹ جاویں اور ہم اور مرزا جی مل کر بدستور سابق اسلام کی خدمت کریں) اس کا سبب یہ نہیں کہ میں مرزا جی کی تحریروں یا دعاوی سے ناواقف ہوں، بلکہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفت علم کا بلکہ کمال تحقیق کا نتیجہ ہے۔ اسی تحقیق سے میں نے رسالہ الہامات مرزا وغیرہ مضامین لکھے تھے جو ایسے مقبول ہوئے کہ ہاتھوں ہاتھ اڑ گئے، یہاں تک کہ کئی ایک خریداروں کی درخواستیں واپس کرنی پڑیں۔ طبع ثانی کی فرصت نہ ہوئی۔ آخر انہی شائقین کی خواہشات کا اثر ہوا کہ آج یہ مضمون ظہور میں آیا جو ناظرین کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ اس مختصر سے ٹریکٹ میں اس سے زیادہ کیا ہو سکتا ہے کہ مرزا جی کے بعض عقاید اور چند ایک متناقضات لکھے جائیں تا کہ ہمارے ناواقف مسلمان بھائی سمجھ لیں کہ کن وجوہ سے ہم مرزا جی سے الگ ہیں۔ یہ امر تو سب پر روشن ہے کہ مرزا جی کو اپنی تحریر کی خبر نہیں رہتی کہ میں پہلے کیا لکھ چکا ہوں اور اب کیا لکھتا ہوں۔ اس قسم کے اختلاف الہامی نبی رسول بلکہ ولد اللہ (مرزا جی کا الہام ہے: انت منی بمنزلۃ او لادی۔ دیکھو رسالہ دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند امرتسر) مسیح موعود مہدی مسعود کی شان سے تو کیا ادنیٰ مصنف سے بھی بعید ہیں مگر ہم اس چھوٹے سے ٹریکٹ میں چند ایک ہی کا ذکر بطور نمونہ کریں گے باقی آئندہ۔ انشاء اللہ

۱: انگریزی گورنمنٹ دجال ہے:

مسلمانوں کی مذہبی کتابوں سے ثبوت ہے کہ قیامت سے پہلے ایک شخص دجال آئے گا جو خدائی کا دعویٰ کرے گا اس کو حضرت مسیح قتل کریں گے۔ قادیانی مرزا جی نے جب مسیح کا عہدہ اختیار کیا تو دجال کو گورنمنٹ بنایا۔ اب دیکھا چاہیے کہ دجال مسیح سے مقتول ہوتا ہے یا مسیح دجال سے۔

مرزا جی گورنمنٹ کی دجالیت ان الفاظ میں ظاہر کرتے ہیں:

> مدت ہوئی کہ گروہ دجال ظاہر ہو گیا ہے اور بڑے زور سے اس کا ظہور ہو رہا ہے، اور اس کا گدھا بھی درحقیقت اسی کا بنایا ہوا ہے، جیسا کہ احادیث صحیحہ کا منشاء ہے۔ مشرق و مغرب کا سیر (سیر کو مذکر لکھنا دہلوی خسر کی تعلیم ہو گی۔ ثناء اللہ) کر رہا ہے۔ احادیث صحیحہ کا اشارہ اسی بات کی طرف ہے کہ وہ گدھا دجال کا ہی بنایا ہوا ہو گا۔ پھر اگر وہ ریل نہیں تو کیا ہے۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۶۲۵ طبع اول ایضاً ص ۴۵۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارت مذکورہ بالا صاف اور صریح طور پر اپنا مدعا بتلا رہی ہے کہ جس نے ریل بنائی یا بنوائی ہے، وہی دجال ہے۔ اور اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ اس ملک میں ریل گورنمنٹ انگریزی نے بنائی ہے اور اس کے حکم سے بنائی گئی ہے۔ جیسے اور کام گورنمنٹ کے حکم سے ملک میں ہوتے ہیں۔ جیسے پولیس عدالت، صفائی راہ وغیرہ وغیرہ۔ جن کو مرزا جی بھی گورنمنٹ کے احسان جتایا کرتے ہیں اور صاف لکھا کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کے ہم تہ دل سے مشکور ہیں کہ اس حفاظت کی وجہ سے جو کام مکہ مدینہ میں نہیں کر سکتے آج اس جگہ کرتے ہیں۔

پس ثابت ہوا کہ قادیانی مرزا جی کے نزدیک گورنمنٹ انگریزی ہی دجالوں کی گورنمنٹ ہے جس نے اپنا گدھا بنا کر مرزا جی کو سواری کی تکلیف دی۔ (اگر کسی کو شبہ ہو کہ مرزا جی تو پادریوں کو دجال کہا کرتے ہیں گورنمنٹ کو نہیں، تو ایسے صاحب ہمیں بتلاویں کہ اس ملک میں، بلکہ دنیا کے کسی گوشہ میں، پادریوں نے ریل بنائی ہو)

اس کی نقیض:

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی پھر اس دجالی گورنمنٹ کی اطاعت فرض بتلاتے ہیں۔ فرض کس طرح ؟ مریدوں کو حکم دیتے ہیں کہ گورنمنٹ انگریزی کو بحکم آیت کریمہ و اولی الامر منکم اپنے میں سے سمجھو۔ چنانچہ فرماتے ہے:

> اس لئے میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔
>
> (رسالہ ضرورۃ الامام مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۲۳)

اس عبارت میں مرزا جی نے جو گورنمنٹ کی کچی خوش آمد کی ہے اس کے تو کیا کہنے ہیں۔ انہوں نے سمجھا کہ بس گورنمنٹ ایسی ہی بھولی بھالی گورنمنٹ ہے کہ اس کو مسلمانوں کے عقاید اور قرآن شریف کے ترجمہ سے مطلق واقفی نہیں، بس جو کچھ میں کہوں گا وہ فوراً صحیح سمجھ لے گی۔

اس بے جا خوش آمد کی کوئی حد بھی ہے کہ آیت کے صاف اور سیدھے معنی کو بگاڑ تگاڑ کر کہیں کے کہیں لگا دیئے (ہم گورنمنٹ کی اطاعت اس آیت کے مصداق نہیں جانتے بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے معاہدہ کے ایفاء کا اثر سمجھتے ہیں۔ یہ آیت مسلمان حاکموں کے واسطے ہے چنانچہ منکم کا لفظ اس آیت میں موجود ہے) اسی قوم کو جسے آپ تو دجال بتلاویں اور آپ کے خلیفہ اول حکیم نورالدین قوم یاجوج لکھیں۔ اسی قوم کو اپنے میں سے سمجھنے کا سرکلر (حکم) جاری کرتے ہیں صاف صاف کیوں نہیں کہتے کہ ہم بھی دجال ہیں یا قوم یاجوج۔

۲۔ میں دنیا کے چھٹے ہزار میں آیا ہوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں دنیا کی پیدائش سے الف ششم یعنی چھٹے ہزار میں آیا ہوں چنانچہ لکھتے ہیں:

اس وقت مثیل مسیح کی سخت ضرورت تھی اور نیز ان ملائکہ کی جو زندہ کرنے کے لئے اترا کرتے ہیں سخت حاجت تھی اور حضرت آدم کی پیدائش کے حساب سے الف ششم کا آخری حصہ آ گیا۔ سو ضرور تھا کہ چھٹے (الف) میں آدم پیدا ہوتا۔ اس لئے خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل مسیح اور نیز آدم الف ششم کر کے بھیجا۔ (ملخصاً ازالہ اوہام۔ ص ۴۵۵ ایضاً ص ۶۹۳)

شیخ الاسلام مولانا امرتسری لکھتے ہیں کہ عبارت بالا اپنا مطلب بتلانے میں کسی شرح کی محتاج نہیں۔ صاف مظہر ہے کہ مرزا جی کے خیال میں (جس کا ثبوت خود ان کے سوا کسی کو معلوم نہیں) خود بدولت دنیا کی پیدائش سے چھٹے ہزار کے اخیر میں آئے ہیں۔

اس کی نقیض:

اس کا خلاف بھی سنئے۔ مرزا صاحب قادیانی اپنی رسالت اور نبوت اور تشریف آوری کا اظہار کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

طاعون جو ملک میں پھیل رہی ہے کسی اور سبب سے نہیں بلکہ ایک سبب سے ہے، وہ یہ کہ لوگوں نے خدا کے اس موعود کے ماننے سے انکار کیا ہے جو تمام نبیوں کی پیش گوئیوں کے موافق دنیا کے ساتویں ہزار میں ظاہر ہوا۔

(دافع البلاء مطبوعہ مصنفہ مرزا قادیانی۔ ریاض ہند ص ۹)

اس تحریر میں مرزا جی کو ساتویں ہزار کا اقرار ہے۔ اگر چھٹا ہزار ہی لکھ دیتے تو بھی کوئی ہرج نہ تھا، کس نے پوچھنا تھا کہ ثبوت کیا ہے، اور انہوں نے بھی کون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سا حساب کر کے صاف بتلا دیتا تھا مگر خدا کی شان دروغ گو را حافظہ نباشد کا ظہور یہی تو کچھ ہونا تھا۔ خواہ مخواہ خدا نے انکے قلم سے ساتواں ہزار لکھوا کر ان کو ذلیل کروایا۔ یہ ہیں خدائی کرشمے۔

اگر کسی کو شبہ ہو کہ چھٹے ہزار کے اخیر اور ساتویں کے شروع میں مرزا جی تشریف لائے ہوں گے اس لئے دونوں ہزاروں کو شمار میں لے لیا، تو ایسے صاحبوں کے سمجھانے کو بھی مرزا جی کی عبارات موجود ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۲ پر لکھتے ہیں:

دنیا کی عمر آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت ۴۷۴۰ تھی۔

پھر صفحہ ۱۸۵ پر لکھتے ہیں:

مجھے کشفی طور پر توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے غلام احمد قادیانی (۱۳۰۰) اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں (ناظرین یہ ہے مرزا جی کی دیانتداری کہ تیرہ سو عدد موہومی پورے کرنے کو مقامی نسبت کو بھی نام کا جزو بنا لیا جو اہل علم کے نزدیک قابل توجہ ہے۔ ثناء اللہ)۔ اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی کا غلام احمد نام نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا نام نہیں۔

شیخ الاسلام امرتسری فرماتے ہیں کہ ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا جی چھ ہزار ترپین برس دنیا کی عمر گزرنے پر آئے ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ کی بعثت کے وقت جب دنیا کی عمر ۴۷۴۰ تھی، تو تیرہ برس قبل از ہجرت ملانے سے ۴۷۵۳ ہوئے، اور ہجرت سے بعد ۱۳۰۰ ملانے سے پورے ۶۰۵۳ برس مرزا جی کی بعثت کے ہوتے ہیں جو ساتویں ہزار کا شروع ہے۔ بہرحال ایک عبارت غلط نکلی جو الہامی شان سے خلاف ہے (لو جدوا فیه اختلا فاً کثیرا)

ایک اور طرح سے تناقض:

عبارت مذکورہ بالا مندرجہ صفحہ ۱۸۵، ازالہ اوہام سے تو صاف معلوم و مفہوم ہے کہ مرزا جی آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے تیرہ سو برس بعد آنے کے مدعی ہیں جو غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی کے نام سے بحساب ابجد نکالے ہیں۔ اب ہم ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۲ کی عبارت لکھتے ہیں جو صریح اس کے خلاف ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

مسیح اس وقت یہودیوں میں آیا تھا کہ جب توراۃ کا مغز اور بطن یہودیوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا تھا۔ اور وہ زمانہ حضرت موسیٰؑ سے چوداں (دہلی والوں کی صحبت سے مرزا جی چودہ کی چوکڑی ہی بھول گئے۔ ثناء اللہ) سو برس بعد تھا کہ جب مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کیلئے بھیجا گیا تھا۔ پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز آیا کہ جب قرآن کریم کا مغز اور بطن مسلمانوں کے دلوں پر سے اٹھایا گیا اور یہ زمانہ بھی حضرت مثیل موسیٰ کے وقت سے اوسی زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان میں زمانہ تھا۔

صفحہ ۶۹۲، صفحہ ۶۷۵ پر بھی اقرار ہے بلکہ قرآن شریف کا حوالہ بھی دیا ہے کہ قرآن شریف نے مسیح کے نکلنے کی چودہ سو برس تک مدت ٹھہرائی ہے (عربی قرآن میں تو کہیں نہیں۔ اس قرآن میں تو نہیں جس میں کادیان کا نام ہے۔ ثناء اللہ)

اس عبارت کا صاف مفہوم ہے کہ مسیح موعود کے آنے کا وقت آنحضرت کے انتقال سے چودہ سو برس بعد ہے جو پورا ۱۴۱۰ھ کے بعد ہوگا۔ مگر تعجب ہے مرزا جی کو ایسی کیا جلدی تھی کہ تیرہ سو برس گذرتے ہی تشریف لانے کی تکلیف گوارا فرمالی۔

بہتر ہے کہ سردست آپ تشریف لے جاویں اور پندرھویں صدی میں تشریف لاویں۔ مگر نہ بذریعہ تناسخ بلکہ اسی جسم کے ساتھ۔ بہرحال سردست کہیں جا چھپیں سو برس بعد درشن کرائیے گا۔ اس وقت جو زندہ ہوگا آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوگا۔

۳۔ میرا منکر کافر یا کاذب نہیں

مرزا جی کے مریدوں میں گو آج کل ایک غیر معمولی شدت پیدا ہو رہی ہے، مگر مرزا جی اپنے مخالفوں کی نسبت جو رائے رکھتے ہیں وہ بھی تناقض سے خالی نہیں۔

آپ ازالہ اوہام صفحہ ۶۳۷ پر مولوی عبدالحق صاحب غزنوی صوفی کو جنہوں نے مباہلہ کا اشتہار دیا تھا، لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے مسائل میں جنکی وجہ سے کوئی فریق کافر یا ظالم نہیں ٹھہر سکتا کیونکہ مباہلہ جائز ہے۔قرآن کریم سے ظاہر ہے کہ مباہلہ میں دوفریق کا اس بات پر یقین ہونا چاہیے کہ فریق مخالف میرا کاذب ہے مخطی نہیں۔تاہر فریق لعنت الله علی الکاذبین کہہ سکے۔اب اگر میاں عبدالحق اپنے قصور فہم کی وجہ سے مجھے کاذب خیال کرتے ہیں، لیکن میں انہیں کاذب نہیں کہتا ، بلکہ مخطی جانتا ہوں۔اور مخطی مسلمان پر لعنت جائز نہیں۔میں اپنے مخالفین کو کاذب تو نہیں سمجھتا بلکہ ماول مخطی سمجھتا ہوں۔(ازالہ اوہام۔ص ۶۳۷)

عبارت مرقومہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ مرزا جی کی مخالفت موجب کفر یا کذب نہیں، بلکہ معمولی بات ہے جیسے کہ علماء کا آپس میں امور مستحبہ کی نسبت اختلاف ہوتا ہے اور پس۔اس سے زائد نہیں۔

اس کی نقیض:

اسکے خلاف مرزا قادیانی نے اربعین نمبر۳ صفحہ ۲۸ کے حاشیہ پر منکرین بلکہ متر ددین کو بھی مردے اور ہلاک شدہ قوم لکھا ہے اور مریدوں کو سخت تاکید کی ہے کہ کسی منکر یا متر دد کے پیچھے نماز مت پڑھو۔

اس سے بڑھ کر رسالہ دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند صفحہ ۹ پر اپنے منکروں کو کافر بتلاتے ہیں اور ان کی دعاؤں کو آیت قرآنی و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال کا مصداق قرار دے کر ان پر کفر کا حکم جڑا ہے۔

پھر صفحہ مذکور پر مرزا قادیانی نے طاعون کی وجہ بتلائی ہے کہ

جس طرح پہلے نبیوں کے مخالفوں لوطیوں اور فرعونیوں وغیرہ پر عذاب نازل ہوئے تھے، یہ طاعون میرے مخالفوں پر نازل ہوا ہے۔

ان عبارات سے صاف مفہوم ہے کہ مرزا جی اپنے منکروں اور مخالفوں کو کافر مستوجب سزا جانتے ہیں۔کیوں نہیں، ترقی اسی کا تو نام ہے۔

۴۔حضرت مسیح کی زندگی اور دوبارہ آنے کا اقرار وانکار

شیخ الاسلام فرماتے ہیں کہ براہین احمدیہ جلد چہارم میں جو (بقول مرزا جی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محض الہام ربانی سے لکھی گئی تھی جس کے ان دنوں اکثر حوالجات دیگر بزعم خود مخالفوں کو ساکت کرنے کی ناکام سعی کی جاتی ہے صاف لکھا ہے:

اور فرقانی اشارہ اس آیت میں ہے

هو الّذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی (مرزا جی! اب جو آپ خود ہی مسیح موعود اور اس آیت کے مصداق بن بیٹھے ہیں تو سیاست ملکی کی بھی کوئی فکر ہے؟ یا دجالوں کی حکومت ہی پر قناعت ہے۔ صاف کہیے۔ آخر یہ نیمے درون نیمے بروں کب تک رہے گا۔ پیسہ اخبار سے ڈرتے ہیں۔ ڈرکس کا، جب خدا آپ کا محافظ ہے) کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے، وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ حاشیہ در حاشیہ۔ ص ۴۹۸)

ناظرین! دوبارہ تشریف لانا یاد رکھئے گا۔ عبارت مرقومہ بالا سے جو امر مفہوم ہے کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ صاف مضمون ہے کہ حضرت مسیح زندہ ہیں اور دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں گے۔ (باقی آئندہ)

مرزا قادیانی کی قرآن دانی

یہ تو جناب کی عادت مستمرہ ہے کہ قرآن شریف کی کسی آیت کا کچھ ابتدائی حصہ اور کسی دوسری آیت کا اخیر حصہ لکھ کر اوس کو اپنے الہاموں سے نامزد کیا کرتے ہیں جسکا اجر مناسب خداوند تعالی کی درگاہ سے پاویں گے اور جس پر ہم مفصل ریویو کرنے والے ہیں، مگر اب تو آپ نے ۱۴ سو برس کی محفوظ پاک اور بے عیب کتاب (قرآن شریف) کی تحریف کرنے پر مضبوط کمر ہی باندھ لی ہے۔

اخبار الحکم قادیان ۱۷ جنوری ۱۹۰۲ء میں آپ کے اعرج حواری عبدالکریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے صفحہ اول پر اپنے نجس اور ناپاک مضمون کے اختتام پر لکھ دیا تھا و العاقبة للمتقين ۔اگر چہ حواری مذکور بھی (بقول شخصے اونٹ چالیس تو بوتا چوالیس) آپ سے کچھ کم ہمہ دان اپنی ذات کو نہیں سمجھتا بلکہ اگر حضرت مرزا صاحب مرزائیوں کے امام ہیں تو وہ مرزا صاحب کے پیش امام ہیں مگر چونکہ ہم کو اوس کی سفاہت کم علمی دشنام دہی وغیرہ کا پورا تجربہ اور مشاہدہ ہو چکا ہے لہذا اوس کی تحریروں پر کبھی التفات نہیں کیا مگر جب مرزا صاحب نے بذات خاص اخبار مذکور مورخہ ۳۱ مئی صفحہ ۵ کالم نمبر ۲ میں بھی یہی عبارت خداوند تعالیٰ کی طرف منسوب کی ہے اور لکھا ہے:

خداوند تعالی فرماتا ہے العاقبة عند ربك للمتقين ۔

تو ہم کو فکر دامن گیر ہوئی اور ہم نے مصری حمائیل شریف کو ہاتھ میں لیا اور الحمد سے والناس تک دیکھا مگر۔ العاقبة عند ربك للمتقين کہیں نظر نہ پڑا ہم آپ کے اور آپ کے حواری اور دیگر مرتدوں کے نہایت ممنون ہوں گے اگر کوئی صاحب قرآن کے اوس پارہ اور رکوع کا ہم کو پتہ اور نشان دیں جس میں و العاقبة عند ربك للمتقين لکھا ہو۔

اگر ہماری اس گزارش کو بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے منظور فرما کر شافی جواب نہ دیا اور ہمارا یقین ہے کہ ہرگز نہ دیں گے تو برائے خدا قرآن شریف میں تحریف لفظی کر کے مسلمانوں کی دل آزاری سے باز آویں۔

اگر چہ آپ نے اس پاک کتاب میں تحریف لفظی اور معنوی عرصہ سے شروع کر دی ہے مگر اب تک اوس کو آپ اپنے الہاموں اور حقائق و معارف سے موسوم کرتے رہے ہیں جن سے سوا آپ کی حماقت کے کسی کو فائدہ نہیں اور جن کی تردید علماء اسلام نہایت خوبی سے کر چکے ہیں۔

کیا یہی آپ کی قرآن دانی ہے کہ قرآن شریف کے الفاظ سے بھی پوری واقفیت اب تک نہیں وہ آیات جن میں عاقبت اور متقین کے الفاظ ہیں اور جن میں آپ کو عند ربك کا شک وشبہ پڑا ہے یہ ہیں:

وَ العاقبة للمتقين ۔ (الاعراف: ۱۲۸)۔

و العاقبة للتقوى (طه : ۱۳۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و العا قبة للمتقين (القصص :۸۳)۔

فاصبر ان العاقبة للمتقين (ھو د: ۵۱) ۔

و الآ خرة عند ر بك للمتقين (زخرف:۳۴)

پس اہل ایمان کا فرض ہے کہ اپنی صریح غلطی علی رؤس الاشہاد دیکھ کر اوس کا اعتراف کریں اور غلطی بتانے والے کا شکر یہ ادا کریں ورنہ ایسے لوگ کا فرنعمتوں میں شمار کئے جاویں گے۔

راقم: ایک مسلمان

(یادرہے کہ جس قادیانی تحریر پر درج بالا تنقید کی گئی ہے وہ حسب ذیل ہے۔بہاء

مرزا صاحب قادیانی ،اپنے مریدوں کو خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اگرچہ خدا تعالی کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیش گوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی مگر تم خواہ نخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد کینہ بغض غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو۔ اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسے اللہ تعالی فرماتا ہے و العا قبة عند ر بك للمتقين ۔اس لئے متقی بننے کی کوشش کرو۔ الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۲)

قادیان میں طاعون

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ایک مرزائی اخبار لکھتا ہے کہ قادیانی مرزا جی نے چار سال قبل (جب بمبئی وغیرہ میں طاعون نمودار ہوا تھا) پیشین گوئی کی تھی کہ پنجاب میں بھی ضرور طاعون پھیلے گا چنانچہ اب پھیلا (پس وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام آخر الزمان اور نبی اور رسول ہیں اور یہی ان پر ایمان لانے کی مسکت دلیل ہے)۔

ہم کہتے ہیں کہ اور لوگوں نے بھی یہی پیش گوئی کی تھی اور چند نجومیوں نے کھلم کھلا شائع کر دیا تھا کہ آئندہ سال ہندوستان میں ضرور مہا مری پھیلے گی کیا یہ سب امام اور نبی اور رسول وغیرہ ہیں۔

جنگ ٹرنسوال کے بارہ میں تمام اہل الراء اور اخبار یہی کہتے تھے کہ با لآ خر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگلستان فتح یاب ہوگا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ کیا یہ سب نبی ہیں۔

بات یہ ہے کہ کوئی انسان غیب دان نہیں۔ صرف ظاہری علامات و اسباب سے کسی بات کے ظہور ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے۔ تواریخ سے ثابت ہے کہ جب طاعون کسی جگہ نمودار ہوا ہے، تو ملکوں میں پھیل گیا ہے اور تین تین سو برس تک دائر سائر رہا ہے۔ پس ہندوستان اور پنجاب میں بھی طاعون کے پھیلنے کا یہی قرینہ تھا۔ یہ تو مرزا جی کی نری عیاری اور ان کے چیلوں کی ضعیف الاعتقادی ہے کہ مرزا جی کے ایسا کہنے سے ان کو نہ صرف نبی اور رسول بلکہ غیب دان (خدا) بنا دیا۔

پھر یہی مرزائی آرگن لکھتا ہے کہ حضرت اقدس نے یہ کب کہا تھا کہ قادیان میں مطلق طاعون نہ ہوگا، بلکہ انہوں نے تو یہ کہا تھا کہ طاعون کی افراط تفریط نہ ہوگی اور لوگ کتوں کی طرح نہ مریں گے۔،

ہاں یہ کہا تھا کہ لوگ گدھوں کی طرح مریں گے جن میں کچھ مرزائی بھی ہوں گے۔ اچھا صاحب اپنے خدا سے اوروں کے لئے نہیں تو اپنے چیلوں ہی کے لئے دعا کرتے کہ یہ گدھوں کی طرح نہ مریں اور طویلہ میں کان دبائے راتب چکھیں اور خوید کھا کھا کر دم اٹھائے لید کیا کریں۔

مرزا جی نے یا تو عمداً ایسا نہیں کیا یعنی اپنے حواری کو طاعون کے منہ میں دھکیل دیا اور ذرا ان پر رحم نہ کھایا۔ مرزا جی کو یقین تھا کہ ان کا خدا مرزائیوں پر بہت غضب ناک ہے میری ہرگز نہ سنے گا۔، دونوں صورتوں میں کس برتے پر تتا پانی۔

اب تو یقیناً نہ صرف رسالت و نبوت کی ستیا ناسی ہوئی بلکہ آسمان باپ نے اپنے لیپا لک کو بھی عاق کر دیا۔ آسمانی باپ نے قادیانی مرزا جی کے کان میں یہ تو پھونک دیا کہ طاعون خلف اور ناخلف مریدوں کو ٹڈیوں کی طرح بھون کھائے گا مگر اس سے بچنے کا کوئی لٹکا مرزا جی کو نہ بتایا۔ بھلا ایسے ظالم اور بے رحم باپ کو کیا کوئی چولھے میں جھونکے۔

زندگی اپنی اسی طور جو گزری مرزا
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا بھی عجیب بھلا مانس ہے کہ اپنے لیپا لک کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بات بھی سچی نہ ہونے دی۔ پھر کس بھروسے پر اس الہام کا شکرا پالا تھا کہ انت بمنزلة ولدی۔

پھر یہ بھی کہہ دیا کہ نحمدك علی عر شی

یعنی اے مرزا! میں اپنے گھونسلے میں بیٹھا تیری بھٹئی کیا کرتا ہوں۔

ہم حیران ہیں کہ خالی خولی بھٹئی اور زبانی جمع خرچ سے کیا کام چل سکتا ہے۔

پہلے تو اپنے لیپا لک کا ہاتھ پکڑا اور پھر منجھدار کے بیچوں بیچ میں دھکا دے دیا کہ سر اوپر اور ٹانگیں نیچے ڈبکوں ڈبکوں کرتے کرتے پاتال کی تہ میں سیدھے لڑکتے پھڑکتے چلے جاؤ۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۲۶ جلد ۲۰ و ۲۲

پیر مہر علی کے ہاتھ پر دو مرزائیوں کا مسلمان ہونا

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں کہ بذریعہ ایک مستند و معتبر عالم کے مندرجہ ذیل مراسلت ہمارے نام موصول ہوئی جس میں کسی طرح کا شک وشبہ نہیں۔

دستگیر درماندگان قبلہ پیر صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جیسا کہ کل بعد عصر حضور نے ارشاد فرمایا تھا سو یہ کلمات لکھ دینے میں مجھے عذر نہیں:۔

غلام احمد قادیانی کو میں رسول نہیں سمجھتا اور اس کے دعوی مسیح موعود کو افتراء یقین کرتا ہوں جو اعتقاد سلف صالحین کا ہے وہی میرا اعتقاد ہے۔

و باللہ التوفیق۔

راقم محمد حسین الہ آبادی حال معلم فارسی اسلامیہ سکول راولپنڈی

اور لیجئے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور مرزائی جس کا نام مرزا فضل حسین احمد آبادی ۳۱۳ مریدوں کی فہرست نمبر ۱۳۹ (ضمیمہ انجام آتھم) میں بایں لفظ لکھا ہے:

شیخ مولوی فضل حسین صاحب احمد آبادی جہلم

یہ کبھی اپنا نام محمد حسین لکھتا ہے اور کبھی شیخ حسین۔ گویا اس کے تین نام ہیں اس کا باپ بھی مرزائی تھی سخت غالی۔ اس کا نام مرزا قادیانی نے صفحہ ۴۴ نمبر ۲۵۹ میں یوں لکھا (مولوی شیخ قادر بخش صاحب احمد آبادی) وہ قادیان میں مر گیا اور بیٹا اب از سرنو پیر صاحب گولڑہ والے کی مجلس میں روبروئے مجمع عظیم مشرف باسلام ہوا اور مندرجہ بالا تحریر بقلم خود لکھ دی۔...

اڈیٹر شحنہ ہند کا نوٹ: دوسری مراسلت اسی طرح ہمارے دفتر میں موصول ہوئی ہے جو بالکل صحیح اور واقعی ہے اگر چہ واضح نہیں بے ربط سی معلوم ہوتی ہے نامہ نگاروں کا فرض ہے کہ مفصل طور پر صحیح اور صاف عبارت میں لکھیں اگر مسلمان ہونے والے مرزائی خود نہ لکھ سکتے ہوں تو کسی لائق آدمی سے لکھوائیں تاکہ مخالفوں کو اعتراض کا موقع نہ ملے۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو منہ توڑ جواب

نحمده ونصلی علی رسوله الکریم

مجدد السنہ مشرقیہ مولانا شوکت اللہ القہار۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند روز ہوئے میں ایک مضمون جعلی بیعت کے بارہ میں ارسال خدمت کیا تھا جو آپ کے قیمتی ضمیمہ مورخہ ۸ جون ۱۹۰۲ء میں شائع ہوا جسکے لئے میں آپ کا مشکور ہوں۔

مبتذل اور مفسد پرچہ الحکم میں شائع ہوا تھا کہ مولوی عبدالرحمٰن برادرزادہ جناب مولانا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ نے مرزا قادیانی کی بیعت کا طوق پہنا لعنت اللہ علی الکاذبین۔

چونکہ میرے حقیقی بھائی مولوی شاہ محمد صاحب حقیقی برادرزادہ جناب مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب موصوف حکیم نورالدین بھیروی کے بار بار لکھنے پر قادیان تشریف لے گئے تھے اسی واسطے عوام کو گمان ہوا کہ شاید وہ مرزائیوں کے مکروفریب میں پھنس گئے ہوں گے مگر الحمد للہ کہ یہ اتہام غلط ثابت ہوا۔ اور میرے مکرم بھائی نے مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کے منہ پر بھگو مارا جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریر سے واضح ہوگا جو ان کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی ہے، اور جس پر ان کے دستخط ثبت ہیں۔

انہیں کرتوتوں پر مرزا قادیانی کو سچا امام اور مرزائیوں کو اس امام کاذب کے مرید ہونے کا فخر ہے۔ خدا ایسے امام ننگ اسلام اور اس کے مریدوں کو جلد ہدایت فرماوے، ورنہ غارت کرے۔ آمین۔

حکیم (نورالدین) بھیروی (جس کو اپنے افعال پر بلحاظ اپنے نام کے شرم آنی چاہیے) کو ہمارے خاندان سے قدیمی تعارف ہے۔ یہ ظلمت دین گمراہ کنندگان مسلمانان ہر وقت اسی تاک میں رہتا ہے کہ ہمارے خاندان میں سے کسی کو اس دام میں پھانسے تاکہ اس کے لئے باعث فخر ہو۔ اس واسطے تقریباً روزمرہ میرے بھائیوں کو مختلف پیرایہ میں خطوط لکھتا رہتا ہے۔ چنانچہ میرے مکرم بھائی مولوی شاہ محمد صاحب کے پاس اس کے کئی خطوط گئے جن میں اس نے استدعا کی کہ اگر تم قادیان میں آؤ تو میں تمہیں طبابت پڑھاؤں۔

صرف پرانے خاندانی تعارف کی وجہ سے میرے مکرم بھائی ایک آدھ دفعہ قادیان اس کی ملاقات کیلئے گئے، تو الحکم میں شائع کر دیا کہ مولوی عبدالرحمٰن (جعلی نام) برادرزادہ مولانا مولوی غلام رسول صاحب نے بیعت کی۔ نعوذ باللہ من ذلك

مندرجہ ذیل تحریر سے مرزائیوں اور مرزا قادیانی کو شرم تو کیوں آنے لگی کیونکہ شرم چہ کنی است کہ پیش مرزائیاں بیاید، تحریر مذکورہ بعد کارروائی حسب ضابطہ کے واپس فرمایئے۔ راقم۔ ایس، ایم

میری نسبت جو لوگوں کو گمان ہوا ہے کہ یہ مرزائی ہو گیا ہے، یہ خبر بالکل غلط ہے کیونکہ بندہ تو مرزا قادیانی کو جیسا کہ مولانا مولوی صاحب سید نذیر حسین صاحب دہلوی و مولانا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی و حافظ عبدالمنان صاحب وزیرآبادی مرتد اور کافر اور ملعون سمجھتے ہیں، ویسا ہی بندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بموجب شرع جناب رسول اکرم محمد ﷺ اس کو کافر اور مرتد سمجھتا ہے۔اور بندہ ہرگز اس کے مریدوں میں داخل نہیں ہوا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا بہت مکار اور جھوٹا ہے۔اور یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا قادیانی کے مرید بہت کم ہیں لیکن جعلی مرید اس نے بہت بنا رکھے ہیں ۔اور تمام مسلمانوں کو واضح ہو کہ اس کا کچھ اعتبار نہ کریں جب تک اپنی آنکھ سے نہ لیں کہ کون کون اس کا مرید ہے۔

اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اس نے دنیا کے بدلے ایمان برباد کر دیا ہے۔

الراقم شاہ محمد برادرزادہ حقیقی مولانا مولوی غلام رسول صاحب مرحوم ساکن قلعہ میہان سنگھ ضلع گوجرانوالہ جسکا نام اڈیٹر الحکم نے عبدالرحمٰن مشہور کیا ہے حالانکہ میں ہماری برادری میں کوئی اس نام کا نہیں اور نہ کوئی ہمارے خاندان سے ایسا ہے جو مرزا کو کافر اور مرتد نہ سمجھتا ہو۔

فقط بقلم خود۔شاہ محمد

قادیان میں طاعون

مولانا احمد حسن شوکت بتاتے ہیں کہ مسیحی ہم عصر صدائے بشیر گجرات بعنوان (آخر راستی کی فتح) حسب ذیل لکھتا ہے:

خداوند فرماتا ہے کہ میں اپنی عزت دوسرے کو نہ لینے دونگا۔کچھ عرصہ تک تو قادیانی احمد نے مثیل مسیح اور الہام ہی پر اکتفا کیا، مگر اب کم بختی جو آئی تو لشکروں کے خدا کے مقابل کھڑا ہو گیا۔خدا بننے کی ٹھہرا لی۔چنانچہ ان کے حال کے طاعونی اشتہار میں ایک یہ فقرہ بھی مرقوم تھا کہ خدا قادیانی سے کہتا ہے کہ:

تو مجھ سے اور میں تجھ سے،۔

لاحول ولاقوۃ۔اس کفر کی بھی کچھ حد ہے۔

ابن مریم کے مقابلہ پر کھڑا ہونا ایک خالی ناپاک انسان کا کیا بوتا ہے۔اسی شیخی پر کہہ اٹھے کہ خدا کو میری رعایت منظور ہے اور قادیان دار الامان مقرر ہوا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعون سے محفوظ رہے گا۔ دنیا کو للکار بتائی تھی کہ آؤ مقابلہ پر۔ یہ ایک طرح تقدیر الٰہی کا مقابلہ تھا۔ مگر وہ غیور خدا اگرچہ رحمان اور رحیم ہے، مگر ہر حال میں معاف نہیں کرتا اتنا بڑا شہر بٹالہ جس کی آبادی تیس ہزار سے زیادہ ہے ہنوز وبائے طاعون سے محفوظ ہے مگر قادیان محفوظ نہ رہے گا بہت موتیں ہو چکی ہیں۔ خود قادیان کے جبرئیل بھیروی کی کوئی عزیزہ بھی جانبر نہ ہو سکی اب وہ مرزا قادیانی کی لن ترانی کہاں ہے۔ مرزا قادیانی یاد رکھے کہ المسیح ایک چٹان ہے جس پر یہ چٹان گرتی ہے اسکو پیس ڈالتی ہے۔ جو اس چٹان پر گرتا ہے چور ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ کو آپ کی تخریب منظور تھی، اس لئے کسی بدروح نے آپ کو اطلاع دی کہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ آپ بدخو ہو کر بڑ بڑا اٹھے الٰہی کلام اور شیطانی آواز میں ذرا تمیز نہ کر سکے اس تازہ جھوٹے الہام سے آپ کی رہی سہی عزت بھی خاک میں مل گئی اسی طرح لاہور کے پنڈت اگنی ہوتری نے دعویٰ کیا تھا کہ میں ہائی سیویر (اعلیٰ نجات دہندہ) ہوں۔ یہ اس کے عروج کی آخری ساعت تھی اس کے بعد ایسا تاریکی میں گمنام ہوا کہ سوائے چند چیلے چاپڑوں کے لوگ اس کا نام بھی بھولتے جاتے ہیں یوں ہی آپ کی حالت بھی نازک ہے خدا نے آپ کو آج تک مہلت اور فرصت دی اور آپ کی بے جا حرکتوں پر تحمل کیا آپ ایک عرصہ سے سخت بیمار ہیں بعض کے خیال میں آپ کو جزام بھی ہو گیا ہے کب تک آپ جئیں گے اس عادل حقیقی کے حضور حاضر ہونا ہے جس کا مقابلہ آپ کرتے رہے ہیں سو اب توبہ کریں وہ قبول کرے گا ضرور معاف کرے گا اسکا فرمان ہے کہ جو میرے پاس آتا ہے میں اس کو ہرگز نکال نہ دوں گا۔ فرمان المسیح:

توبہ کر اب بھی تو کہ در توبہ باز ہے

قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام

(مولوی امام الدین گجراتی لکھتے ہیں)

جب یونانی فلسفہ کی بنیاد پڑی اور اسکا دور دورہ ہوا، اور مذہب اسلام سے مقابلہ ہونے لگا تو اس زمانہ کے علماء اہل اسلام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین نے اصول علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام ایجاد کیا۔ اور اپنا دل ودماغ خرچ کر کے کتابیں لکھیں، جسکے ذریعہ سے بعض مسائل کو یونانی فلسفہ سے تطبیق دی، اور جو اصول اس فلسفہ کے رکیک اور کمزور تھے اون کو بذریعہ علم کلام کے مسترد ومتروک کردیا۔

مگر بمرور ایام ایک نیا فلسفہ جاری ہوا جس کی بنا (برخلاف قیاسات وتوہمات) مشاہدہ اور تجربہ پر ہوئی۔ جس کا رخ تیرھویں صدی کے اخیر میں ہندوستان اور پنجاب کی طرف ہوا، اور کل سرکاری اور قومی سکولوں اور کالجوں میں اس کی شاخوں کی تعلیم ہو رہی ہے۔ اور جس کی بدولت اس نظام عالم پر جس کو نامور حکیم بطلیموس نے قائم کیا تھا طلبا ہنسی اڑا رہے ہیں۔

الحاصل جب تجربہ ومشاہدہ کے نظام عالم، زمانہ حال کے سائنس اور فلسفے نے یونانیوں کے اس وہمی اور قیاسی فلسفہ کو باطل کردیا تو وہ پرانا علم کلام بھی بے مصرف رہ گیا۔

ہمارے زمانہ کے علماء اسلام کا حقیقی فرض ہونا چاہیے تھا کہ حال کے سائنس و فلاسفی وغیرہ کے مقابلہ میں کوئی نیا علم کلام تیار کرتے اور جو اوہام وشکوک زمانہ حال کے لوگوں کے دلوں میں جاگزین تھے اون کے دور کرنے کی کوشش فرماتے مگر کسی بزرگ نے ادھر توجہ نہ کی۔

ایسے نازک اور پرآشوب دور میں ایک شخص سید احمد (مرحوم) نامی خاک پاک دہلی سے پیدا ہوا، جو قدرۃً ہمدردی بنی نوع انسان اور فطرۃً دردمند دل اپنے ساتھ لایا۔ اس نے قوم کی ایسی ردّی حالت دیکھی کہ خدا کسی کو نہ دکھاوے اس نے اسلام کو قابل رحم حالت میں پاکر سینکڑوں دیگر امور کی اصلاح کے ساتھ ہی یہ بھی عاقبت اندیشی کی کہ مروجہ سائنس اور فلاسفی کو جس کا مذہب اسلام سے مقابلہ پڑتا نظر آیا مدنظر رکھ کر ہندوستان کے بزرگ ومقدس مولویوں کی خدمت میں اپیل کی کہ اس طوفان بے تمیزی کے مقابلہ میں آپ مضبوط کمریں باندھیں، اور پورانے تیروتفنگ کی بجائے کسی نئی توپ اور سنائنڈر بندوق سے کام لیں۔ مگر کسی نے نہ سنی اور سب نے اس کو اہل غرض اور دیوانہ بتلایا۔ اس لئے اس مرد میدان نے سب سے مایوس ہوکر خود کمر ہمت باندھی اور بلند حوصلے اور مضبوط دل سے اس کام میں مصروف ہوا کہ خداوند تعالی کی قولی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فعلی (قرآن اور نیچر) دونوں کتابوں کو جو دراصل ایک ہیں باہم مطابق اور موافق کر دکھایا اور جن لوگوں نے مخالفت کی سب کے سب ہارے تھکے اور ماندے ہو کر جھاگ کی طرح بیٹھ گئے ۔

علماء وقت اور بزرگان دین فرماتے ہیں کہ ایسی اعلی اور بے مثل تحقیقات کے ساتھ مرحوم ومغفور نے بعض مقاموں میں ٹھوکریں بھی کھائیں اور کیا عجب ہے کہ ایسا ہوا ہو، کیونکہ غلطیوں سے پاک وصاف رہنے کا منصب تو خداوندتعالی نے انبیاء کرام کو ہی عطا فرمایا ہے جو فطرۃ معصوم رکھے جاتے ہیں ۔

سر سید احمد مرحوم کا نہ تو یہ دعوی تھا کہ میں تمام انبیاء کرام کا لب لباب ہوں، نہ اپنے تئیں حاشر، امام وقت وغیرہ ظاہر کرتا تھا۔ بلکہ وہ انبیاء کرام سے برابری کرنے والوں کو مشرک فی صفۃ النبوۃ جانتا تھا۔ اور قرآن شریف کو ہر وقت، بلکہ ہر آن تمام دنیا کے لئے حیّ امام مانتا تھا۔ اسکا یہ مقولہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔

> میری یہ خواہش نہیں کہ کوئی شخص، گو وہ میرا کیسا ہی دوست سے دوست ہو، میرے خیالات کی پیروی کرے۔ میں رسولوں کے سوا کسی شخص کا ایسا منصب نہیں سمجھتا کہ (ان باتوں میں جو خدا اور بندوں کے درمیان دلی اور روحانی امور سے متعلق ہیں اور جن کو مذہب کہتے ہیں) وہ یہ خواہش کرے کہ لوگ اس کی پیروی کریں یہ منصب تو رسولوں کا تھا اور آخر کو جناب رسول خدا محمد مصطفیٰ ﷺ پر جن کا ازلی مذہب خداوندالاباد تک قائم رکھے اور ضرور قائم رکھے گا (کیونکہ جیسا وہ ازلی ہے ابدی بھی ہے) ختم ہو گیا۔ (دیکھو سفر نامہ پنجاب میں لیکچر اسلام)

الغرض اوس بہی خواہ اسلام اور دلی ہمدرد قوم کی بیش بہاء اسلامی اور لاثانی خدمات کے حیرت انگیز اور تعجب خیز کارنامے خطبات الاحمدیہ تہذیب الاخلاق تفسیر القرآن وغیرہ کے لباس میں سب دنیا کے سامنے موجود ہیں جسکا جی چاہے دیکھ لے اور اپنی رائے قائم کرکے خذ ما صفا و دع ما کدر پر عمل کرے۔

ایسے بے مثل نامور فلاسفر اسلام کو بظاہر نفرت کی نگاہوں سے دیکھنا اور خلق خدا کے سامنے اس پر تبرے بھیجنا صرف قادیانی اور اسکی پاک جماعت کا ہی کام ہے جو اس فرض کے ادا کرنے کو کار ثواب تصور فرماتے ہیں (دیکھو مرزا جی کا خط مندرجہ آئینہ کمالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں اپنی نیک باطنی اور طینت کی پاکی کا پورا پورا ثبوت دیا ہے) اور فخر یہ کہتے ہیں کہ سرسید احمد کا ایجاد کردہ علم کلام کسی کام کا نہ تھا، اور فقط ہمارا علم کلام دنیا میں عالم گیر ہے۔

پس ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اس مقولہ میں کہاں تک سچے ہیں۔ ہم نے قادیانی صاحب موصوف کے اس نرالے اور انوکھے علم کلام کو از سرتا پا تو مطالعہ نہیں کیا، اور نہ ہمیں محنت مزدوری اور روزی کے دھندے سے اس قدر فراغت ہوئی، نہ ہم اوس پر حاوی ہونے کے پورے مدعی ہو سکتے ہیں، مگر ان کی تصانیف میں جو اس نئے علم کلام کی جھلک پاتے ہیں ان میں سے بعض شاخوں کا مختصر طور پر ذکر نا مناسب سمجھتے ہیں اور ارباب بصیرت سے التجا کرتے ہیں کہ ہماری ان ناچیز سطور پر موافق یا مخالف جس قسم کی رائے رکھتے ہوں ظاہر کرنے میں دریغ نہ فرماویں۔

اول : معانی اور مطالب وغیرہ سے پہلے ناظرین کے سامنے عبارتوں کے الفاظ ہی اپنا جلوہ اور کرشمہ دکھایا کرتے ہیں۔

پس مرزا صاحب قادیانی کی عبارات میں صریح سبّ وشتم اور مخاطبین کو کرخت الفاظ سے خطاب کرنا جابجا پایا جاتا ہے۔ اس میں سواء مریدین مخلص کے باقی کل دنیا، عام اس سے کہ وہ مسلمان ہوں یا عیسائی، آپ کے عدل وانصاف کے ایک ہی کانٹے میں تولے گئے ہیں۔ اور ایسا کیوں کر نہ کیا جاتا جب کہ آپ کا یہ مقولہ ہے کہ جو شخص میری جماعت سے الگ رہے گا وہ کاٹے جانے کے قابل اور جہنمی ہے۔ اور بعض اوقات جب کہ فراہمی چندہ لنگر یا زیورات وغیرہ میں فرق آنے لگتا ہے تو خود مریدین کو بھی بے نقط سنائی جاتی ہیں (دیکھو آسمانی فیصلہ کے اخیر صفحات اور الحکم اخبار کے اوراق)

پس جب یہ حال ہے تو کیونکر کوئی فرقہ یا جماعت اس سکھا شاہی اصول موضوعہ سے خارج رہ سکتی تھی۔ سب سے پہلے آریا قوم کو اس شیرینی کی بھاجی دی، جس پر: کلوخ انداز را پاداش سنگ است، کا معاملہ پیش آیا۔

آریا نے ایک ایک کے عوض، ہزار ہزار سنائیں۔ اور نہ صرف قادیانی اور ان کی جماعت پر ہی اکتفا کی بلکہ پاک اسلام اور اس کے بانی ﷺ کی شان میں بھی سخت ہتک آمیز کتابیں لکھیں۔ کوئی اہل دل خدا ترس مسلمان نہ ہوگا جو تکذیب براہین احمدیہ، خبط احمدیہ، تنقیح دماغ اور جہاد وغیرہ کتب مولفہ لیکھ رام مقتول کو دیکھے اور اس کا جگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کباب نہ ہو۔سینکڑوں گالیاں تواس نے اشتعال میں آکر خدا کو دیں اور آنحضرتﷺ واصحاب کبار کوسلف صالحین کے بارے میں جو کفریات بکے اون کا حد و شمار نہیں اور اس سب ہرزہ درائی کا ثواب عظیم قادیانی کی روح کو قیامت تک پہنچتا رہے گا۔

مسلمان کہتے ہیں کہ آیت

و لاتسبّوا الّذین ید عون من دو ن الله فیسبوا الله عدواً بغیر علم (الانعام:۱۰۸)

کو مرزا صاحب قادیانی نے کیوں مدنظر نہ رکھا۔مگر یہ اعتراض مسلمانوں کا عدم واقفیت تصانیف مرزا صاحب پر مبنی ہے ۔جو شخص خود نبوت اور رسالت کا مدعی ہو، اس کو کسی دیگر مقدس اور معصوم پیغمبر سے کیا سروکار۔اور جو اپنے الہاموں کا مالک ہے اس کو قرآن شریف کے ساتھ کیا ہمدردی ہے۔

ایسا ہی مرزا قادیانی نے عیسائیوں کے ساتھ ناحق چھیڑ چھاڑ کر کے حضرت مسیح اولوالعزم رسول کوسخت کو سنے دیئے۔جن کے جواب میں امہات المومنین جیسی زہر آلود اور مغلظ سبّ وشتم کتاب کسی عیسائی نے شائع کی۔اور جب انجمن حمایت اسلام نے بحضور جناب لفٹننٹ گورنر بہادر چارہ جوئی کا ارادہ کیا،تو مرزا جی نے شور وغل مچایا کہ ہم اس کتاب کا جواب لکھیں گے۔مگر ابھی تک تو جواب سے صاف جواب ہے۔

یہ تو آپ کے تہذیب کلام کا دیگر مذاہب والوں کے ساتھ برتاؤ ہے۔ اور جس طرح آپ نے خاص مذہب اسلام کے عالموں،سجادہ نشینوں،صوفیوں وغیرہ کے ساتھ نیک سلوک کیا ہے اون کی درفشانی کی ردیف وارڈکشنریاں سبکے روبرو ہیں (دیکھو کتاب عصائے موسی مصنفہ منشی الٰہی بخش صاحب اکاونٹنٹ لاہوری ص ۱۴۴ تا ۱۴۶)۔

اگر مرزا صاحب قادیانی میں کچھ بھی حسّ .. باقی ہوتی جس کو کانشنس کے نام سے نامزد کیا جاتا ہے،تو ایک خدا ماننے والوں، آنحضرتﷺ کا کلمہ پڑھنے والوں ،اہل قبلہ کو ایسی تہذیب کلامی سے خطاب کرتے ہوئے شرماجاتے۔

غرض کہ مرزا جی کے نئے علم کلام کی یہ ایک ایسی شاخ ہے جس کی نظیر اسلامی تواریخ میں کہیں نہیں ملتی اور آئندہ کسی کو سبّ وشتم کی سند لینی ہو تو مرزا صاحب ہی کی تصانیف میں ملے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم۔ مرزا صاحب قادیانی کے نرالے علم کلام کی دوسری شاخ خونی اورمہلک پیشگوئیاں تھیں جو بڑی شدومد کے ساتھ کی گئیں۔ اورافسوس ہے کہ وہ سب بغیر اپنا ظہور دکھائے اورعمل و دخل کئے روز روشن میں مردہ اور ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں مقدوح اورمخدوش ہوکر مقطوع النسل ہوگئیں۔

چونکہ اس بارے میں اکثر اہل علم لوگ مفصل اورمشرح لکھ چکے ہیں اس لئے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مگر طرہ یہ ہے کہ باوجود ایسا ہونے کے مرزا قادیانی صاحب اپنی ذات کو سچا قرار دیتے ہیں۔

سوم۔ مختلف جماعات اہل مذاہب کے بزرگوں اور پیشواؤں کو للکار کر اپنے مقابلہ کے لئے بذریعہ اشتہارات وغیرہ بلانا اور جب ان میں سے کوئی مرد میدان کیل کانٹے سے لیس ہوکر مقام مقررہ پر آجاوے، تو قسما قسم کے حیلے تراشنا اور آخرکار اپنے بیت الفکر کی راہ لینا۔

چنانچہ ایسے کئی واقعات دنیا کے سامنے گذر چکے ہیں جن میں سے چند ایک کا مختصر طور پر ذکر کیا جاتا ہے:۔

ا۔ اوائل مہدویت کے زمانہ میں آپ علی گڈھ جا نکلے اورحضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب علی گڈھی سے مقابلہ ہوا۔ اور جب عین سوال وجواب کا موقعہ آیا تو آپ کیا فرماتے ہیں کہ:

مجھے الہام ہوا ہے کہ نہ مباحثہ کرو نہ وعظ۔

چنانچہ معاملہ ڈسمس اور مجمع منتشر۔ مگر قادیان میں آتے ہی رسالہ فتح اسلام میں بے چارے مولوی محمد اسماعیل صاحب کی خوب خبر لی۔

۲۔ دہلی میں بڑی بھاری اشتہار بازی کے بعد ایک مجلس مباحثہ کا انعقاد ہوا جس میں پولیس وغیرہ کا انتظام خاطر خواہ کیا گیا اور حضرت مقدس مولوی سید نذیر حسین صاحب معہ تلامذہ وہاں بولائے گئے۔ اور سب کے سب میدان مقررہ میں حاضر ہو گئے۔ اب قادیانی صاحب کی طرف قاصد پر قاصد اور ڈپوٹیشن پر ڈپوٹیشن جانے شروع ہوئے اور لسان غیب سے آواز آنے لگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوئے توفیق وکرامت درمیان افگندہ اند
قادیانی را چہ پیش آمد حماراں را چہ شد

مگر مدعی مہدویت کی طرف سے صدائے برنخاست۔

اس واقعہ کے بعد ابھی پورا ہفتہ بھی گذرنے نہ پایا تھا کہ پھر وہی اشتہار بازی اور جھوٹے الاہنے شروع ہوئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے مریدان مخلص کو بھی مختلف اضلاع پنجاب سے طلب کیا اور جب دہلی کے بازاروں میں دکانداروں کو پنجابی مرزائیوں کی صورتیں دکھائی دیتی تھیں، تو انگلیوں سے ان کی طرف اشارے ہوتے تھے کہ دیکھو! یہ پنجابی موٹے تازے گدھے کی طرح چل پھر رہے ہیں۔ مگر واحد العین حمار جس کی لنگڑاہٹ اور گنجاپن کا مداوا مسیح موعود سے بھی نہ ہوسکا سیر دہلی سے محروم تھا۔ اس لئے میر ناصر نواب کے طویلہ میں ہی ڈھنچوں ڈھینچوں لگا کر ان انکرا لا صوات لصوت الحمیر کی تصدیق کرتا رہا۔

الغرض آخری میدان جامع مسجد دہلی میں پڑا۔ اور جب مرزا صاحب کو مخاطب کیا گیا کہ اپنے دعوی موعود مسیح کو بدلائل بیان فرماویں، تو ادھر سے جواب دیا گیا کہ ہم تو مسیح کی حیات وممات کی بابت مسئلہ دریافت کرنا چاہتے ہیں اور ہماری غرض مباحثہ ہے۔

چنانچہ مرزا صاحب اور ان کے مریدین کے چند اہل پولیس کے ساتھ کر دیئے گئے کہ بحفاظت تمام ان کو ناصر نواب صاحب کے گھر پہنچا آویں۔ (یہ مضمون مولوی امام الدین صاحب گجراتی کا لکھا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ بہاء)

تعبیر طلب خواب

مولانا اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔

خاکسار نے ایک سچا خواب دیکھا ہے جو بغرض تعبیر حضور کی خدمت میں مرسل ہے۔ امید کہ آپ یا آپ کے ناظرین میں سے کوئی صاحب تعبیر سے معزز فرماویں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روز رات کو جب میں سو گیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میں اور ایک میرا دوست اسٹیشن کی طرف جاتے ہیں کہ اسٹیشن پر کوئی جلسہ ہے۔ جب ہم وہاں پہنچے تو بہت سی مخلوق ایک خیمہ کے نیچے جو بہت بڑا لمبا چوڑا ہے موجود ہے۔ بینچ وغیرہ بچھے ہیں اور لوگ لیکچر دے رہے ہیں۔ ہم نے لیکچر سنے۔ بعد ازاں اسٹیشن کی طرف آگے بڑھے۔

مجھے اوسوقت بھوک لگی تھی۔ میرا ہمراہی مجھے کھینچ کر اس خیمہ کی طرف لے آیا۔ میں نے بہت روکا مگر وہ نہ رکا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ سب لوگ کھانا کھا رہے ہیں۔ میرے دوست نے کہا آؤ تمہیں کھانا بھی کھلاؤں اور مرزا صاحب قادیانی کو بھی دکھلاؤں۔ جب میں آگے بڑھا تو دو چار لوگ بڑے تپاک سے ملے اور بینچ پر بٹھانے لگے۔ مگر مجھے نفرت آئی۔ میں نے کہا میں تو نہیں کھاؤں گا، صرف مرزا صاحب کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ جب دیکھنے کو مڑا تو کیا دیکھتا ہوں کہ ایک چھوٹے سے کمرہ میں چند اشخاص لنگوٹی باندھے کانوں میں بالے ڈالے سر پر لال پگڑی باندھے گھوم رہے ہیں۔ اور بیچ میں اسی ہیئت سے ایک شخص ہے جس کی داڑھی بہت کٹی ہوئی ہے۔ میں نے کہا کیا یہی مرزا صاحب قادیانی ہیں اسکی تو داڑھی کٹی ہوئی ہے مرزا صاحب بیچ میں تھے اور ان کے گرد بہت سے اشخاص لنگوٹی باندھے پھر رہے تھے جیسے بازی گر ڈھول لے کر کھڑے ہوتے ہیں ویسے مرزا صاحب بھی کھڑے تھے۔

الغرض میں نے مرزا صاحب قادیانی کو لکھنؤ کے شہدوں کے حلیہ پر دیکھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جو کچھ میں لکھا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ مجھے جھوٹ بولنے کی خدا کے فضل سے نہ تو عادت ہے نہ ضرورت۔ اور مرزا صاحب سے میری کوئی عداوت بھی نہیں بلکہ میں نے مرزا صاحب کی شکل بھی آج تک نہیں دیکھی۔ مجھے معلوم نہیں کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہے و اللہ اعلم بالصواب۔

فیروز الدین از امرتسر مجیٹھہ منڈی یکم جولائی ۱۹۰۲ء

اڈیٹر شحنہ ہند لکھتے ہیں: یہ خواب ہمارے پاس ایک نہایت معتبر اور مستند متورع متقی مقدس عالم کے ذریعہ سے پہنچا ہے جن پر کذب کا احتمال بھی نہیں ہوسکتا۔ تعبیر صاف ہے مرزا جی ایک مداری کی طرح پھنک ایک پھنک دو کا تماشہ دکھا رہے ہیں اور چیلے چاپڑ گرد پیش ہیں پیراں نمی پرند مریداں مے پرانند کا مضمون ہے۔ داڑھی ترشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے یعنی غیر متشرع مجوسی ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے کہ خالفوا المجوس۔الحدیث۔

امید کہ دیگر ناظرین بھی تعبیر دیں گے۔

خداوند آزادی بخش آزادی پسند

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

انسان کسی نہ کسی شریعت کا پابند اور مکلّف ہے ۔اور جو ایسا نہیں وہ دہریہ ہے۔ نہ اسکی کوئی ضمانت ہے، نہ ذمہ داری ہے۔ وہ اپنے کو انسان نہیں سمجھتا، بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر جانتا ہے کہ جو چاہو کرو۔جس قدر اس نے اپنے زعم میں ترقی کی ہے اسی قدر تنزل میں گرا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

مرتبہ کم حرص رفعت سے ہمارا ہوگیا
آفتاب اتنا ہوا اونچا کہ تارا ہو گیا

موجودہ زمانے کے فیلسوف اور بھروپئے آزادی آزادی پکار رہے ہیں اور اپنی اس ٹھیک وقت کی راگنی پر جوانان آزادی پسند کو مائل کر رہے ہیں وہ خداوندان آزادی بخش وآزادی پسند ہیں۔منجملہ انکے ایک قادیانی مرزا جی بھی ہیں جنھوں نے اپنا آزاد مذہب دہریوں اور ستارہ پرستوں کے مذہب سے تراشا ہے۔نہیں نہیں دہریئے اور ستارہ پرست تو آخر کوئی مذہب رکھتے ہیں، وہ مطلق العنان نہیں۔مرزا جی تو نہ ادھر کے ہیں، نہ ادھر کے۔ وہ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں، مگر درحقیقت اسلام اور اس کے عقائد کی بنیاد ڈہاتے ہیں۔ وہ اسلامی نبی اور رسول ہیں مگر شارع اسلام کے حریف اور رقیب ہیں ۔اور نہ صرف شارع اسلام بلکہ تمام انبیاء کرام کا نام صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں ،وہ گویا دعوی کے ساتھ ہنکار رہے ہیں کہ میں خداوند آزادی بخش آزادی پسند ہوں۔اے میرے چیلے چاپڑو! پچھلے رفارمروں نے جوانسانوں کے پاؤں اپنی شریعت کی کاٹھ میں ٹھونک رکھے تھے۔میں ان کی بیڑیاں کاٹنے اور انکو کاٹھ سے نجات دینے آیا ہوں۔شارع اسلام نے اگر یہ کہا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

تو میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں

خلقت لاختم السب والشتم

اگر شارع اسلام نے یہ فرمایا تھا کہ

ما من صورةٍ الا طمسه و ما من قبر ا لا سو یته

تو بیسویں صدی کا رسول یہ کہتا ہے

نزلت لا تخذ الناس تمثا لی الھا غیر اللہ الملك العلام و جئت لا خلق عبدة ا لاو ثان و ا لاصنام لعنة اللہ علیه و علی حواریه الی یو م القیام

برٹش سلطنت آزاد ہے مذاہب سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ پس یہ اسی کی آزادی کے انڈوں بچوں کی جھول ہے جو جھوٹے رفارمروں اور رسولوں اور مہدیوں کی جون میں آکر ککڑوں کوں کی بانگ دے رہے ہیں، ورنہ کوئی دوسری ایشیائی شخصی سلطنت ہوتی تو بوئے بھی نہ جمتے، اور جمتے بھی تو فی الفور اکھڑوا کو پھنکوا دیئے جاتے۔ ذرا افغانستان ایران عرب میں تو اپنا مشن بھیجیں تاکہ پھولی پھولی ماما پختیاں کھانے کی حقیقت معلوم ہو اور چھٹی کے دودھ تک کا گھٹنوں گھٹنوں مزہ آجائے۔

یہ ایک کھلی بات ہے کہ جو ابوالھوس دنیا پرست مکار کھلے بندوں دعوی کرتا ہے کہ میں نبی ہوں، رسول ہوں، مجھ پر ایمان لاؤ۔ وہ علی الاعلان تمام انبیاء کرام کا انکار کرتا ہے اور ان کی جانب سے مخلوق خدا کو پھیر کر اپنی جانب رغبت دلاتا ہے۔ یہ تمام سوسائیٹیوں کا عموماً اور اسلامی سوسائٹی کا خصوصاً برہمزن ہے۔ اور سوسائٹی بھی وہ جو شرقاً غرباً پھیلی ہوئی ہے۔ یہ مسلمانوں کو حرمین شریفین سے نفرت اور قادیان اور اس کے منارے کی زیارت کی رغبت دلاتا ہے۔ لیکن کیا ایسے ملمع کاروں سے اسلام کو کچھ ضرر پہنچ سکتا ہے یا کبھی بھی پہنچا ہے۔ توبہ توبہ! بہت سے مہدیان کذاب گزر چکے ہیں اور جب تک مخبر صادق کی پیشین گوئی کے موافق ان کی تعداد ۳۰ پوری نہ ہوگی برابر خروج کرتے رہیں گے پس مسلمانو! ان ھذا لھو البلاء المبین۔

مرزا قادیانی کہتا ہے جو کچھ میں کہوں وہ کرو کس کا قرآن اور کس کی حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اور اپنے احمق چیلوں چاپڑوں کے سر پر یہ پوچارا پھیرتا ہے کہ قرآن وحدیث کے معانی سوا میرے آج تک کسی نے سمجھے ہی نہیں، دراصل معنی یہ ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں احمد سے مراد میں ہوں اور آیت بل رفعه الله الیه سے مراد مسیح کا آسمان پر زندہ اٹھایا جانا ہرگز نہیں، بلکہ رفعت درجت مراد ہے۔ یہ اس لئے کہ جب خود عیسی مسیح دوبارہ دنیا میں آنے والے ہیں، تو اس مکار مثیل المسیح کو کون پوچھے گا۔ لیکن ان الو کے پٹھوں کو اتنی بھی عقل نہیں کہ بل رفعه الله الیه مضمون سابق سے اضراب کیلئے وارد ہوا ہے یعنی ماقتلوہ و ما صلبوہ سے۔

اگر خدا تعالی کو عیسی مسیح کا زندہ اٹھانا مقصود نہ ہوتا تو ما قتلوہ وما صلبوہ کے فرمانے کی مطلق ضرورت نہ ہوتی۔ رفعت درجت یا خدا کی طرف جانے کا مرتبہ تو انبیاء کو پہلے ہی حاصل ہے۔ ہر نبی موت وحیات دونوں میں رفیع الدرجات ہے۔ اس صورت میں بل رفعه الله الیه بالکل لغو اور حشو ٹھہرتا ہے۔ نعوذ باللہ مرزا جی کی غزل کا مقطع یہ ہے کہ میں اسلامی شریعت کو منسوخ کر دیا ہے اور اے میرے چیلو میں خداوند آزادی بخش آزادی پسند ہوں۔ دوزخ اور بہشت کے وجود کا لاکھوں سال قبل ہونا نیچر کے خلاف اور بے کار ہے۔ جس طرح مسیح کا آسمان پر اتنے دنوں زندہ رہنا محال ہے۔ پس تم کوئی خوف دل میں نہ لاؤ ریگ ماہی اور سقنقور زعفرانی حلوے میں ملا کر کھاؤ اور نہ صرف قادیان میں بلکہ چار طرف سرکاری سانڈ بنے پھرو۔ کس کی نماز کس کا روزہ کس کی زکوۃ کس کا حج۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۲۷ جلد ۲۰و۲۲۔ ۱۶ جولائی ۱۹۰۲ء

بقیہ: ہفوات مرزا

اس کی نقیض:

اسکے خلاف بتانے کی حاجت ہی نہیں سب کو معلوم ہے کہ اب الہامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کو الہام بھی ہوتے ہیں اور تو حضرت مسیح کی وفات کے خواب بھی آتے ہیں تو ان کی موت کے۔ بلکہ براہین احمدیہ کی تصنیف سے بعد یہاں تک آپ کی ذہانت نے ترقی کی ہے کہ حضرت مسیح کی وفات ان کے نزدیک اجلی بدیہات سے ہوگئی ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

> جس وضاحت اور تفصیل اور توضیح کے ساتھ قرآن شریف میں مسیح کے فوت ہو جانے کا ذکر ہے اس سے بڑھ کر متصور نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۳۲۴)۔

اب تو یہی الہام ہے کہ تمام دقیق مسائل کا تصفیہ حضرت مسیح کی موت ہی پر موقوف ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

> میرے دوستو! میری ایک وصیت سنو اور خوب یاد رکھو کہ تم ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے تمہیں پیش آتے ہیں پہلو بدل لو، اور عیسائیوں پر ثابت کر دو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے۔ یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین سے صف لپیٹ دو گے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۶۰)

مگر افسوس کہ براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت، جس کے جواب میں مبلغ دس ہزار کا اشتہار دیا تھا، یہ دلیل نہ سوجھی۔ چونکہ اس جگہ ہم نے صرف تناقضات اور ہفوات بتلانے کا التزام کیا ہوا ہے، نیز اس بحث کو تمام وکمال ہم تفسیر ثنائی جلد دوم میں لکھ چکے ہیں، اس لئے حضرت مسیح کی وفات کی بحث چھیڑنے کا موقعہ تو نہیں مگر اتنا ضرور بتلاتے ہیں کہ بجائے اس کے کہ حضرت مسیح کی موت ثابت کرنے سے عیسائیوں پر فتح پائی جائے، زندگی کے ثبوت سے بآسانی فتح پائی جاسکتی ہے۔ بلکہ حضرت مسیح کی موت سے عیسائی مذہب کی ایک گونہ تائید ہوتی ہے (غالباً مرزا جی کی بھی غرض تائید ہی ہے) کیونکہ عیسائی مذہب کی بنیاد مسیح کے کفارہ پر ہے۔ اور مسیح کا کفارہ ان کی موت پر موقوف ہے۔ پس کون نہیں جانتا کہ اگر مسیح کی موت کا سرے سے انکار ہی کیا جائے، تو آسانی سے کفارہ کی جڑ اکھڑ جاتی ہے۔ اور اگر موت کا ثبوت ہو، تو ان کا عین مدعا۔

چنانچہ انجیلوں میں بھی حضرت مسیح کی موت صاف لکھی ہے جسکا قرآن مجید نے صاف لفظوں میں رد کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

۵۔حضرت مسیح کی قبر کی بابت

یوں تو مرزا جی کو حضرت مسیح کی وفات کے مختلف خواب آتے ہی تھے، مگر طرفہ یہ ہے کہ ان کی قبر شریف بھی ان کو مختلف رنگوں میں دکھائی جاتی ہے۔ آپ ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۳ پر لکھتے ہیں کہ

یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔

یعنی مسیح کی وفات ان کے وطن گلیل میں ہوئی۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ جہان ان کی موت ہوئی، وہاں ہی مدفون ہوئے ہوں گے۔ مگر اتنے صاف اور صریح مضمون میں بھی قادیانی مرزا جی کی رائے میں تناقض ہے۔ اس کے خلاف رسالہ راز حقیقت میں لکھتے ہیں:

بلکہ یہ رسالہ مذکور خاص اسی راز کے افشاء کے لئے لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر کشمیر کے شہر سری نگر میں ہے۔

چنانچہ رسالہ مذکور کے صفحہ ۱۵ پر ایک نقشہ بھی انکی قبر کا دیا ہے (مگر اہل کشمیر کو خبر نہیں)۔

معلوم نہیں دونوں جگہ قبریں کیونکر بن گئیں۔ کیا اسی تحقیق پر قادیانی مرزا جی کو ناز ہوتا ہے کہ میں سلطان القلم ہوں۔ میں تمام دنیا کے مقابلہ پر کھڑا ہوں۔ میں تمام دنیا پر حجت الٰہی قائم کرنے کو آیا ہوں۔ کوئی صاحب کمال ہے جو میرے مقابل آوے۔ وغیرہ وغیرہ

مگر جب بغور دیکھیں تو معمولی باتوں میں بھی مرزا جی ہنوز طفل مکتب ہوتے ہیں۔ نہ آپ کے دعوی اور دلیل میں تطبیق، نہ آپ کی مثال کو ممثل لہ سے تعلق۔ البتہ تمویہ اور زور سے تو تمام آپ کی تصانیف جس قدر آپ کے دعاوی سے متعلق ہے بھری ہوئی ہے۔ خدا کی شان:

بت کریں آرزو خدائی کی۔ شان ہے تیری کبریائی کی

۶: توہین انبیاء دعوی رسالت:

اس ضمن میں تو کچھ لکھنے کی حاجت ہی نہیں۔ اب تو مرزا جی کی کوئی تصنیف،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی اشتہار یا رسالہ اس دعوی (رسالت) سے خالی نہیں ہوتا۔ گو پہلی تصانیف میں بھی تو یہ دعوی تھا مگر ضمناً انکار بھی تھا۔ سورہ صف میں ایک آیت ہے جسکے الفاظ ہیں

و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد یعنی حضرت مسیح نے پیغمبر خدا ﷺ کی بابت بنی اسرائیل کو فرمایا کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

اس پر مرزا جی کو کیا سوجھی، فرماتے ہیں کہ:

محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی ۔ ہمارے نبی احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں، یعنی جامع جلال و جمال ۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسی بہت رکھتا تھا بھیجا گیا، (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

(قادیانی مرزا جی کے محاورہ میں جلالی نام سے مراد جنگی آدمی ہے یعنی حضرت ﷺ جنگی بھی تھے جس سے مطلب گورنمنٹ کو اطمینان دلانا ہے کہ میں جنگی نہیں۔ مگر افسوس براہین احمدیہ جلد ۴ صفحہ ۴۹۸ کی سیاست کون کرے گا)

مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ اس پیش گوئی کے مصداق نہیں، بلکہ میرے حق میں ہے۔ میں رسول ہوں جسکا نام احمد ہے (کیا آپ غلام احمد ہیں یا احمد؟ سچ ہے:

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو۔ رسول حق باستحکام مرزا)

دافع البلاء کے صفحہ ۱۵ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

میری تبنیت تورات انجیل اور قرآن میں خبر موجود ہے (بے شک ہے ہمارا بھی صاد ہے)۔

صفحہ ۱۷ دافع البلاء پر حضرت مسیح سے برتری کرتے ہوئے لکھا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

(یہاں پر غلام احمد کیوں بنے۔ احمد ہی رہتے)

حضرت مسیح سے تو مرزا جی کو ایسی کچھ رقابت ہے کہ جب تک ان کے ہر ایک کام کی تحقیر نہیں کر لیتے چین نہیں پڑتی۔ حضرت مسیح کے معجزات کی نسبت جن کو خدا حضرت مسیح پر بڑے احسان جتلا کر یاد فرماتا ہے، فرماتے ہیں:

کہ وہ مسمریزم کا اثر تھا میں ایسے طریق کو مکروہ سمجھتا ہوں اگر مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے اس میں کم نہ رہتا۔،

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ پھر صفحہ ۳۱۰ پر حضرت مسیح کی نسبت لکھا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ روحانی صفائی میں ضعیف اور نکما بلکہ بہت ہی گھٹیا تھا۔

ازالہ اوہام صفحہ ۶۴۲ پر لکھا ہے کہ:

اس مسیح کو (یعنی مجھ مرزا کو) اسرائیلی مسیح پر ایک جزوی فضیلت حاصل ہے کیونکہ اس کی (یعنی میری) دعوت عام ہے اور اس کی خاص تھی۔ اور اس کو طفیلی طور پر تمام مخالف فرقوں کے اوہام دور کرنے کے لئے ضروری طور پر وہ حکمت اور معرفت سکھائی گئی ہے جو مسیح ابن مریم کو نہیں سکھائی تھی۔

شیخ الاسلام مولانا مرتسری فرماتے ہیں کہ اسپر تو ہمارا بھی صاد ہے کہ آپ کو بھس تیرانے اور لوہا ڈبونے میں بہت بڑا کمال کمال ہے۔

ہر کہ شک آرد کافر گردد

چونکہ ہر ایک شخص کو اپنا علم حضوری ہوتا ہے جس کے معنی، من آنم کہ من دانم، ہیں اس لئے مرزا جی کو بھی یہ خیال ضرور ہوتا ہو گا کہ میں جو اتنی بڑی بڑی پیش گوئیاں جڑ دیتا ہوں کہ آتھم مرے گا، لیکھرام پر خرق عادت عذاب نازل ہو گا، وغیرہ آخر یہ پیش گوئیاں جو ہیں وہ تو مجھے (ذات شریف کو) بھی معلوم نہیں۔ اگر غلط ہوئیں تو نبوت چھن جائے گی اس لئے انہوں نے پہلے ہی پیش بندی کر لی چنانچہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں کہ:

ایک زمانہ میں چار سو نبیوں کی پیش گوئیاں غلط ہو گئی تھیں

کیوں نہ ہوں: بازی بازی باریش یابا بازی

راقم ابوالوفاء ثناء اللہ (مصنف تفسیر ثنائی وغیرہ) امرتسر

ایک مرزائی کا نکاح فسخ

مولانا صاحب مخدوم معظم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہاں سراوہ میں کچھ لوگ قادیانی مذہب کے ہیں۔ ایک صاحب ۳۰ جون گزشتہ کو روڑکی اپنے لڑکے کا نکاح کرنے گئے۔ روڑکی والے آپس کے ہی لوگ تھے۔ وہاں یہ قصہ ہوا کہ ایک وقت روٹی کھلائی پھر نکاح کی ٹھہرائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں نے اصرار کیا کہ ناکح ہم ہی لوگوں میں سے ہونا چاہیے۔ چنانچہ روڑکی میں ایک ڈاکٹر پنجابی مرزائی مذہب کا ہے وہ نکاح کے واسطے بلایا گیا۔ اور اوس نے آ کر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور ایجاب وقبول کرایا۔ تو یہ بات مسلمانان روڑکی پر شاق گذری اور واجب بھی یہی تھا۔ وہاں کے قاضی نے فتوی دے دیا کہ یہ لوگ کافر ہیں، نکاح نہیں۔ لہذا جو کچھ انہوں نے دیا سب واپس کر دو اور انکو نکال دو۔

جب یہ مشورہ ہوا تو یہ بے چارے شاباش بھاگ آئے اور یہاں آ کر یہ مشہور کر دیا کہ لڑکی کو جذام تھا اسلئے ہم اوسے نہیں لائے۔ اور خاص لڑکے کا باپ تو ابھی تک سراوہ نہیں آیا۔ سنا گیا ہے کہ وہ باہر کسی اور گاؤں کو چلا گیا کہ اور نکاح کی تجویز کرے۔ کبیر احمد۔ از سراوہ

بقیہ: قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام

(مولوی امام الدین گجراتی لکھتے ہیں)

۳۔ عبداللہ آتھم عیسائی کا امرتسر والا مباحثہ تھا جو مرزائیوں میں جنگ مقدس کے نام سے مشہور ہے، اور چند دنوں کے بعد جسکا فیصلہ مرزا صاحب کے تیسرے کاغذ کے کھلنے پر موقوف تھا۔ مگر جب کاغذ کھلا تو بجائے اس کے کہ اوس میں کوئی قطعی برہان یا روشن دلیل پیش کی جاتی اپنا مفصلہ ذیل الہام پیش کیا:

آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جیسے کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ

تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔

تو اوسنے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہیں دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اوس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

> کی طرف رجوع نہ کرے۔اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اوس کی اوس سے عزت ظاہر ہوگی اور اوس وقت پیشین گوئی پوری ہوگی بعض اندھے سوجاکھے کیئے جاویں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں اور بعض بہرے سننے لگیں گے۔(دیکھو جنگ مقدس ص ۱۸۸)

اب ساری دنیا کو معلوم ہے کہ عبد اللہ مذکور مقررہ میعاد کے بعد بھی پورے کئی ماہ زندہ رہا حالانکہ وہ ایک پنشنر تھا اور طبعی عمر کو پہنچ چکا تھا۔

اگر مسلمان لوگ قادیانی صاحب کے نئے علم کلام کی اس شاخ کو مان لیتے تو آج (معاذ اللہ) اون سے بڑھ کر کون شرم سار ہوتا۔وہ کسی کو منہ تک نہ دکھا سکتے۔یہ تو قادیانی صاحب اور اس کے مریدوں کے ہی حوصلے ہیں کہ ایسی عزت کے بعد بھی ہشاش بشاش پھرتے ہیں اور جہل مرکب میں ایسے جکڑے گئے ہیں کہ ہم چو ما دیگرے نیست کے مصداق بن رہے ہیں۔

۴۔سب سے آخری چھیڑ چھاڑ ، مرزا صاحب قادیانی کی سلطان العارفین قدوۃ السالکین حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ والے کے ساتھ تھی جس کو ابھی کچھ بہت دن نہیں گزرے۔جو دل فریب نظارہ بے شمار مخلوقات نے دیکھا ہے اور جس پر اہل الرائے نے یہاں تک لکھا ہے کہ اس سے زیادہ لکھنا شاید ممکن نہ تھا،اور جس کو ہم بدو حرف ختم کرتے ہیں کہ

شاہ صاحب موصوف مرزا جی کی تمام شرائط کو منظور کر کے دار السلطنت لاہور میں تشریف لائے۔ایک ہفتہ تک انتظار کرتے رہے۔قاصد دوڑے ، رجسٹری شدہ خطوط بھیجے وغیرہ۔مگر مرزا جی نے اپنے بیت الحرام سے قدم باہر نہ نکالا، اور شاہ صاحب موصوف یک طرفہ ڈگری حاصل کر کے واپس تشریف لے گئے۔

جب مرزا صاحب قادیانی کی جماعت کے ممبروں کو یقین ہوگیا کہ وہ چلے گئے،تو پھر وہی قابل شرم کارروائی یعنی اشتہارات پر از سبّ وشتم لاہور کے گلی کوچوں اور در و دیوار پر لگانے شروع کیئے مگر وہ معاملہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد کا مصداق تھا۔

۵۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ان دعاوی کے اوائل میں ایک کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھنی شروع کی جس کی اشاعت کیلئے اکثر احباب سے پیشگی زر کثیر وصول کیا گیا۔ مگر وہ رقومات کسی اور فنڈ میں خرچ ہو جانے کے باعث صرف چار حصے کتاب مذکور کے نکلنے پائے تھے کہ اشاعت بند کرنی پڑی جس میں اپنی نبوت اور رسالت کا پوّا لگایا گیا۔

اب مرزا صاحب قادیانی کے ان دعاوی پر جب کوئی بین دلیل مانگی جاتی ہے تو اوسی لال کتاب کی لاطائل مزخرفات خصم کے سامنے پیش کرتے ہیں اور یہ خیال نہیں فرماتے کہ جو شخص آپ کے دعاوی کو جو سراسر خلاف قرآن و سنت نبوی ﷺ ہیں، نہیں مانتا تو وہ تمہارے بنائی ہوئی کتاب کی کیا حقیقت سمجھتا ہے۔

۶۔ حریف مقابل کے سامنے قسمیں کھانا، یہ ایک اندھی منطق، اورا چنبھے کی فلاسفی ہے اگر تمام دنیا کے سامنے آفتاب نصف النہار موجود ہو تو کیا کسی کے قسم کھا لینے سے یقین آسکتا ہے کہ اب اندھیری رات ہے۔

پس جب ایک مدت مدید و عرصہ بعید کے تجربہ و مشاہدہ کے بعد ثابت ہو چکا ہے کہ تمہارے دعاوی کی بناء فاسد علی الفاسد ہے، تو کس برتے پر تم لوگوں کے سامنے جھوٹی قسمیں کھاتے ہو۔ اور خصم کے رو برو اپنے ہی مسلمات پیش کر کے اپنی جگت ہنسائی کرتے ہو۔ اس بارے میں مفصل لکھا گیا ہے۔ دیکھو راست بیانی بر شکست قادیانی، اور ضمیمہ شحنہ ہند الموسوم بہ اعمالنامہ قادیانی۔

۷۔ موعود اور مثیل وغیرہ کا دعوی کرتے وقت سر سید احمد خان مرحوم کی تفسیر القرآن سے یہ خیال لیپا لک بنایا کہ مسیح وفات پا گئے جس پر احادیث نبوی ﷺ کی رکیک اور دور از کار تاویلات کر کے یہ بتایا کہ لو جس کو آنا تھا آ گیا۔ چنانچہ مسمی کریم بخش چیلہ گلاب شاہ مجذوب کے اظہارات اس پر شاہد ہیں۔

ایک لحظہ کیلئے مان بھی لیا جاوے کہ مسیح وفات ہی پا گئے، تو جب اصلی کو صاف جواب ملا تو نقلی یا جعلی کے آنے کی کیا ضرورت باقی رہی۔ اور یہ محال ہے کہ

ہنرمندان بمیرند، و بے ہنران جائے ایشاں بگیرند

پھر لطف یہ ہے کہ جس بنیاد پر آپ نے موعود ہونے کی دیوار کھڑی کی تھی اوس کو خود ہی ڈھا دیا۔ چنانچہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء کے اخبار الحکم قادیان کے صفحہ ۲ میں آپ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث وہ اقوال رطب ویابس ہیں جو پیچھے جمع ہوئے۔ان میں وہی قابل اعتبار ہیں اور صحیح ہیں جو کتاب اور سنت کے مخالف اور منافی نہیں۔الخ
کوئی نہیں کہہ سکتا کہ حدیث کے زمانہ تک جو دوسو برس کا زمانہ ہے، مسلمانوں میں ضروریات دین پر عمل نہ ہوتا تھا۔اور جب تک بخاری اور مسلم مرتب نہ ہوگئیں مسلمان، مسلمان نہ تھے۔

اور یہ بعینہ وہی مثال ہے

یکے بر سر شاخ و بن می برید
خداوند بستان نگہہ کرد و دید
بگفتا کہ ایں مرد بد مے کند
نہ با من کہ با نفس خود می کند

مرزا صاحب قادیانی کو سوچنا چاہیے تھا کہ اون کی مثلیت اور موعودیت کی ساری بنا ان احادیث پر تھی جن کو وہ رطب و یابس اور دوسو برس بعد کی گھڑی ہوئی بتاتے ہیں ورنہ ہم آج نئے سرے سے مرزا جی اور اون کے مریدوں کو کہتے ہیں کہ ہمارے مقابلہ میں صرف قرآن شریف کو ہی ساتھ لاؤ جو فریقین میں مسلم ہے اور پھر اوس سے نکال کر دکھاؤ کہ کہاں سے موعود اور بروزی اور ظلی وغیرہ نکلتا ہے۔

۸۔مرزا صاحب قادیانی کی تہذیب کلامی کو بھی سب نے دیکھ لیا گویا اون کے نزدیک سبّ وشتم ہی ایک قسم کی تردید ہے اور اتنا نہیں سمجھتے کہ جن کو خداوندتعالی نے اپنی خاص عنایات سے نوازا ہے اون کا کسی ژاژ خائی سے کچھ نہیں بگڑتا

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
کسے کہ تف زند ریشش بسوزد

چنانچہ آپ فرماتے ہیں

۱۔اے بدذات فرقہ مولویان۔(یہ بزرگان وپیشوایان مذہب الاسلام کی طرف عموماً خطاب ہے)

۲۔اے حقیر گولڑوی (حضرت تاج العارفین سید مہر علی شاہ صاحب کو خطاب ہے)

۳۔اے ڈپٹی نذیر احمد (مولانا حافظ مولوی نذیر احمد صاحب شمس العلماء کی طرف خطاب ہے)

۴۔اے میاں نذیر حسین دہلوی وغیرہ (شمس العلماء حافظ مولوی نذیر حسین صاحب مجتہد کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب ہے)

۹۔ جب مخالفین نے مرزا صاحب کا یہاں تک قافیہ تنگ کیا کہ مسیح موعود ہونا تو کجا آپ تو اوس کی جوتیاں اوٹھانے کے بھی قابل نہیں تو پھر آپ نے اون کو کوسنا اور برملا گالیاں دینا شروع کیں اور باوجودیکہ آپ مولوی گل علی شاہ صاحب شیعہ سے تعلیم پاتے رہے پھر بندوبست میں محرری کی اور مختاری کے امتحان کے لئے تیار ہوئے اور خدا جانے کس باعث سے پاس نہ ہوئے اپنی ذات کو امی مشہور کرنا اور خاکش بدہن آنحضرت ﷺ کی برابری کا دعوی کرنا اور اس سڑے گلے مردود خلائق مسئلہ (تناسخ) کو جگانا چاہا جس کی پہلے خود ہی ماسٹر مرلی دھر کے مقابلہ میں تردید کر چکے تھے (دیکھو سرمہ چشم آریہ) مگر جب اس پر بھی اعتراضوں کی بوچھاڑ پڑی تو گول مول الفاظ میں مامور من اللہ اور بروزی رسول اور ظلی نبی امام وقت وغیرہ بنتے ہیں۔

۱۰۔ دسویں شاخ کے نئے علم کلام کا ذکر کرتے ہوئے ہمارے بدن کے رونگھٹے کھڑے ہوتے ہیں زبان رکتی ہے اور قلم تھرا تا ہے اور دل کو سخت صدمہ لگتا ہے اور مسلمانوں کے حال پر افسوس آتا ہے کہ اون کی حمیت کہاں گئی جو قادیانی مرزا جی کے ان کرتوتوں کو آنکھوں سے دیکھ کر اور کانوں سے سن کر صم بکم ہو رہے ہیں یعنی مرزا چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد کا مصداق بن کر قرآن شریف کی پاک اور فصیح و بلیغ آیات کو توڑ مروڑ رہا ہے جو کل دنیا کے سامنے بطور معارضہ پیش کی گئیں اور بلند آواز سے پکارا گیا کہ

فأتوا بسورة من مثله و ادعوا شهداء كم من دو ن الله ان كنتم صا دقين (البقرة:۲۳)

مگر کوئی نہ لا سکا اور نہ قیامت تک لا سکے گا۔ مگر قادیانی صاحب کسی آیت کا سر، کسی کا دھڑ، کسی کے پاؤں لے کے اور کچھ اپنی طرف سے ایزاد کر کے اوسکو اپنے الہاموں سے نامزد کرتے ہیں۔ ہم بطور نمونہ ایک جدول بتاتے ہیں اور اوس میں مرزا قادیانی کے الہامات اونکے ماخذ اور تحریف لفظی و معنوی قرآن شریف کو جو وہ عمل میں لاتا ہے ناظرین کو دکھانا چاہتے ہیں۔ (دیکھئے مضمون ذیل۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن قادیانی، یا الہام مرزا

(مولوی امام الدین گجراتی لکھتے ہیں)

۱۔ یا احمد بارک اللہ فیک (خانہ زاد)

۲۔الرحمن علم القرآن (سورہ الرحمٰن کی شروع آیت)

۳۔ لتنذر قوما ما انذر آباء هم (سورہ یٰس کی آیت ۵ کا پہلا حصہ)

۴۔و لتستبین سبیل المجرمین (سورہ انعام کی آیت ۵۵ کا اخیر کا ٹکڑا ہے)

☆۱۔ قل انی امرت ۔۲، وانا اول المومنین

(نمبر سورہ زمر کی آیت ۱۴ کا پہلا ٹکڑا ہے۔ نمبر دو میں جو اول المسلمین ہے اوسکو تحریف کرکے اول المومنین لکھ دیا ہے)

☆۱۔ و کنتم علی شفاحفرۃ فانقذکم منها۔

۲، وکان امر اللہ مفعول

(پہلا ٹکڑا سورہ آل عمران کی آیت ۹۹ کا ہے جس میں سے من النار کو مرزا صاحب شربت کا گھونٹ کرکے پی گئے ہیں کیونکہ اصل میں ہے و کنتم علی شفا حفرۃ من النار فانقذکم منها ۔اودوسرا سورہ نساء کی آیت ۵۰ کا آخری ٹکڑا ہے)

☆۱۔ لا مبدل لکلمات اللہ ۔ اناکفیناك المستهزئین

(نمبر ا۔سورہ انعام کی آیت ۳۴ کا دوسرا ٹکڑا ہے ۔ مرزا جی واؤ کو ہضم کر گئے ہیں ۔نمبر ۲ سورہ حجر کی آیت ۹۵ ہے)

☆۵: ۱ هذا من رحمت ربك

۲،یتم نعمته علیك

۳۔لتکون آیة للمومنین

(نمبرا سورہ کہف کی آیت ۹۷ کے ایک ٹکڑے کو چرایا ہے اور اوس میں تحریف لفظی کی ہے۔اصل میں ہے هذا رحمة من ربی ۔ نمبر۲۔ تیسرا ٹکڑا آیت نمبر ۶ سورہ یوسف کا ہے۔ نمبر۳ پانچواں ٹکڑا سورۃ فتح کی آیت ۲۰ کا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆۶ قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی یحببکم الله

(سورہ آل عمران کی آیت ۲۲ کا پہلا ٹکڑا ہے خدا تعالی کی طرف سے آنحضرت ﷺ کو حکم ہے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری (رسول اللہ ﷺ) کی پیروی کرو تا کہ خدا تعالی تم سے محبت کرے اس کو مرزا صاحب نے جبراً اپنی طرف منسوب کر کے خود رسول بنتے ہیں ایسی خیانت لاتر فعوا اصوا تکم.. الآیہ کے مصداق نہیں تو کیا ہے؟)

☆۷۔ قل عندی شھادت من الله فھل انتم مسلمو ن

(اس الہام کا پہلا ٹکڑا من گھڑت ہے اور دوسرا ٹکڑہ سورۃ ہود کی آیت ۱۷، اور سورۃ انبیاء کی آیت ۱۰۸ کا آخری حصہ ہے)

☆ وقل اعملوا علی مکا نتکم انی عامل فسو ف تعلمو ن ۔ عسی ر بکم ان یر حمکم وان عدتم عد نا و جعلنا جھنم للکافرین حصیراً ۔

(پہلا ٹکڑا سورہ زمر کی آیت ۴۰ کو محرف کر کے آدھا حصہ لیا اور جس حصہ آیت پرزور تھا اوسکو چھوڑ دیا۔ اصل آیت یہ ہے قل یاقوم اعملوا علی مکا نتکم انی عامل فسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخز یه و یحل علیه عذاب مقیم ۔ اول میں واؤ مرزا صاحب نے اپنی طرف سے ایزاد کی ہے اور یاقو م کو دور کر دیا ہے گویا قرآن شریف میں اصلاح دے رہے ہیں ۔ دوسرا ٹکڑا سورۃ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۸ ہے)

☆۹ ۔ یخو فو نك من دو نه

(یہ الہام بھی مرزا صاحب نے نہایت زبردستی سے سورہ زمر کی آیت ۳۶ میں تحریف کر کے لیا ہے اصل میں یوں ہے:

ویخو فو نك بالذین من دو نه

مرزا صاحب نے و اور بالذین کو (معاذ اللہ) زاید سمجھ کر چھوڑ دیا ہے)

☆۱۰۔ ۱، انك باعیننا،۲، سمیتك المتوکل

(پہلا حصہ الہام کا سورہ الطّور کی آیت ۴۸ کا دوسرا ٹکڑا ہے وہاں پر ہے فانك باعیننا ، مرزا صاحب قادیانی نے ف کو زائد سمجھ کر چھوڑ دیا ہے ۔ اور دوسرا حصہ الہام کا خانہ زاد ہے یعنی (بزعم مرزا صاحب) خداوند تعالی فرماتا ہے کہ میں نے تیرا نام متوکل رکھا کیا خوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔توکل کی بھی ایک ہی کہی۔

مرزا صاحب قادیانی کے کارنامے اور زندگی کو دیکھ کر کوئی نہ کہہ سکے گا کہ یہ فقرہ الہامی ہے بلکہ شیطان علیہ اللعنۃ کی تلقین ہے۔ بادام روغن یاقوتوں اور کستوری وغیرہ کا بھاؤ گراں کر دینا اور سونے کے جڑاؤ زیورات سے عورتوں کو لاد دینا نوخیز لڑکیوں کو اپنے قابو میں لانے کے لئے طرح طرح کے حیلے تراشنا ذوی الارحام کو محروم الارث کرنا اور اس گھبراہٹ میں بے اختیار بے بس ہو کر پیشین گوئی کے پورا کرانے کے لڑکی کے رشتہ داروں کو تعشق آمیز خطوط لکھنا اور زوجنا کھا والے الہام پر خودق لع نہ ہونا منارے کے چندہ کی رقوم کا حساب اپنے پاس رکھنا اور تین ماہ کے اندر چندہ نہ آنے پر بیعت شدہ مریدوں کے نام کاٹنے کی دھمکیاں دینا۔ وغیرہ۔ (باقی آئندہ)

التنبیہ

یا ایھاالناس اتقوا من اھل القا دیان
فا نھم من حبل الشیطا ن۔
العراۃ من لباس ا لایما ن،
لا ھم من اھل القر آن ،
وھم یاوّلو ن آیات الفرقان
کلا سیعرفون ثم کلا سیعرفو ن،
الم تنبئکم ایھا المسلمون بفتنا ن ،
ولم تسمعو ن من علماء القر آن ،
الذی یخبرو نکم من الحدیث والتبیان ،
اعلموا انھم فی الد نیا ملا عنہ و فی ا لآخرۃ فی خسرا ن ۔
و ھم فی الشمائل کالحیوان ۔
و اجتنبوا منھم فی کل الان ولاتصلوا علیھم الجنازۃ و
نبذوھا فی الباد یان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیا ایھاالناس اتقوا ر بکم واخشوا یوما لا یجز ی و الد عن ولده ولامولود عن والده شیئا ان وعدالله حق فلا تغرنکم الحیاة الدنیا ولایغر نکم بالله الغرور۔

راقم: کبیر احمد از سراوہ

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء نمبر ۲۸ جلد ۲۰ و ۲۲

بقیہ: قادیانی کا انوکھا اصول علم کلام

کیا متوکل لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ آپ کو قسم ہے توکل شاہ کے سونٹے کی سچ بتانا۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا کچھ ایسی گھاس کھا گیا ہے کہ کبھی تو مرزا قادیانی کو لیپا لک بتاتا ہے کبھی جری اللہ نام رکھتا ہے کبھی احمد، اور اب توکل شاہ کا چیلا یا اس کے مزار کا زمجاور بنا دیا۔ گویا جواب دے دیا اور عاق کر دیا لیجئے جناب تر کی تمام شد

۱۱: یحمدك الله من عر شه ، نحمد ك ونصلی

ان دونوں الہاموں کی نسبت ہم مفصل طور پر بتا چکے ہیں کہ یہ سرا سر مرزا صاحب کا خدا پر بہتان ہے کیونکہ قرآن شریف میں ۳۴ جگہ الحمد للہ وارد ہے۔ (دیکھو ضمیمہ شحنہ ہند جلد دوم الموسوم بہ نامہ اعمال قادیانی)

۱۲: یر یدو ن ان یطفؤا نور الله بافوا ھھم و الله متم نو ره ولوکر ه الکا فرو ن

یہ سورۃ صف کی آیت ۸ ہے اصل میں یوں ہے:

یر یدو ن لیطفؤا .. الخ۔ مرزا صاحب نے لام کو غیر فصیح سمجھ کر حذف کر دیا ہے اور بجائے اس کے اپنی طرف سے ان ایزاد کر دیا ہے اوریحر فو ن الکلم عن موا ضعه کے صلہ میں جو انعامات یہودیوں کو خدا کی درگاہ سے ملتے ہیں ان کا مستحق اپنی ذات کو ثابت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳: سنلقی فی قلوبھم الر عب۔

اصل آیت یوں ہے:

سنلقی فی قلو ب الذین کفروا الرعب بمااشر کوا با للہ مالم ینز ل بہ سلطاناً و ما وا ھم النار۔(سورہ آل عمران۔آیت ۱۴۴)۔

قا د یا نی مرزا جی نے دا نت کٹکٹا کر آ یت کا پہلا ٹکڑا کا ٹ لیا او دوسرا ٹکڑا کڑ واجان کر چھوڑ دیا

۱۴: ۱۔اذا جا ء نصر اللہ والفتح۔

۲۔ و انتھی امر الزمان الینا۔

۳۔ الیس ھذا بالحق۔

اس الہام کے تین ٹکڑے ہیں نمبر ا سورۃ نصر آیت ا ،نمبر۲ من گھڑ ت ،اور نمبر۳ احقاف کی آیت ۳۴ کا دوسرا ٹکڑا۔

۱۵: ۱۔ اینما تولوا فثم و جہ اللہ۔

۲۔ کنتم خیرامۃ اخرجت للناس و افتخارا للمو منین

نمبر ا سورہ بقرہ کی آیت ۱۰۹ کا دوسرا جملہ ہے ۔ ف کو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کھا گئے اصل میں ہے فاینما۔الخ ،شائد اوس روز کسی موٹی چڑیا کا شکار نہ ملا ہو گا اور بھوک نے تنگ کیا ہو گا۔

نمبر۲ سورہ آل عمران کی آیت ۱۰۶ کا پہلا جملہ ہے جس کو (معاذ اللہ) غیر فصیح سمجھ کر افتخا ر ا للمو منین اپنی طرف سے بڑ ھا دیا۔

بقیہ: قرآن قادیانی یا الہامات مرزا

(مولوی امام الدین گجراتی لکھتے ہیں)

۱۱۔ سرقہ کے ما خذ۔یعنی جن جن آ یات قرآنی کو توڑ پھوڑ کر یہ الہامات گھڑے گئے ہیں۔

۱۶: ۱۔و قا لوا ان ھذا الا ا خلاق ۔ قل اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ثم ذر هم فی خوضهم یلعبون
(نمبر۱سورہ جن کی آیت ۶ کا دوسرا ٹکڑا، نمبر۲ سورہ انعام کی آیت ۹۱ کا اخیر ٹکڑا)

۱۷۔۱۔قل ان افتریته فعلی اجرامی۔

۲۔و من اظلم ممن افتری علی الله کذبا۔

۳۔ و اما نرینك بعض الذی نعدهم او نتوفینك انی معك فکن معی اینما کنت

(۱۔سورہ ہود کی آیت ۳۷ کا دوسرا جملہ،

۲، سورہ صف کی آیت ۷ کا پہلا جملہ، صرف اتنی اصلاح (معاذ اللہ) الف لام کو جوالکذب پر ہے حذف کر دیا۔

۳۔سورہ مومن آیت ۷۷ صرف اس قدر تحریف کی کہ فاما کی جگہ و اما لکھ دیا اور الینا یر جعون کی جگہ انی معك فکن معی این ماکنت)

۱:۱۸۔ و لا تئیس من روح الله۔

۲۔ الا ان روح الله قریب۔

۳۔ الا نصر الله قریب

نمبر۱سورہ یوسف آیت ۸۷ کا چوتھا جملہ ہے۔

۲و۳ سورہ بقرہ الا ان نصر الله قریب کو بگاڑ کر دو ٹکڑے بنائے ہیں۔یعنی دوسرے ٹکڑے میں سے لفظ نصر الله کو نکال کر روح الله بھرتی کر دیا اور تیسرے ٹکڑے میں سے لفظ ان کو حذف کر دیا)

۱:۱۹۔یأتیك من کل فج عمیق۔

۲۔یاتون من کل فج عمیق

سورہ حج کی آیت ۲۲ میں قطع و برید کر کرا لہام کے دونوں ٹکڑے تیار کئے گئے ہیں اصل میں آیت یوں ہے: واذن فی الناس بالحج یاتوك رجالا علی کل ضامر یاتین من کل فج عمیق

۱:۲۰۔ینصرك الله من عنده۔

۲۔ ینصرك رجال نوحی الیهم من السماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا جملہ سورہ فتح کی آیت ۳ کا ہے مرزا صاحب نے دوسرا کلمہ یعنی نصرا عزیزا کو حذف کر کر اوس کی جگہ من عندہ اپنی طرف سے لگا دیا ہے۔
نمبر۲ سورہ نحل کی آیت ۴۵ توڑ کر بنایا ہے

۱:۲۱ ، انی منجیك من الغم۔

۲۔ وکان ربك قدیرا

۱۔سورہ یونس کی آیت ۹۲ کو توڑ کر بنایا وہاں لکھا ہے فالیوم ننجیك ببدنك۔
دوسرا ٹکڑا سورہ فرقان کی آیت ۵۴ کان ربك قدیرا اخیر حصہ ہے

۱:۲۲۔ انافتحنا لك فتحامبینا۔

۲۔ فتح الولی فتح۔

۳۔ و قربناہ نجیا

۱۔سورہ فتح کی آیت ۱ کا پہلا حصہ ہے۔
۲۔طبع زاد جو بالکل لغو اور بے ہودہ ہے۔
۳ سورہ مریم کی آیت ۵۳ کا اخیر حصہ ہے

۲۳: اشجع الناس

ہم نے تو اپنی عمر میں ایسا چور کم ہی دیکھا ہوگا جس کی بغل میں مشعل بھی ہو واقعی آپ نے قرآن شریف کی ہتک اور تحریف لا جواب کی ہے یہ آپ کے سوا دوسرے کا کام نہیں پیر مہر علی شاہ اور مولوی اسماعیل علی گڈھی وغیرہ کے سامنے تو آپ کی بہادری کچھ پیش نہ گئی دہلی سے بھی زک ملی۔..پس ایسا اشجع الناس کون ہوگا

ناظرین با تمکین کی خدمت میں نہایت ادب سے گذارش ہے کہ میں نے اربعین نمبر۲ کے صفحہ ۵۔۶ سے بالترتیب یہ سرقہ بطور نمونہ دکھایا ہے اگر آپ اور مفتیان ضمیمہ کل الہاموں کے ماخذوں کو پسند فرمائیں تو میں ترتیب وار دکھانے پر تیار ہوں۔ یقین ہے کہ آپ مولانا مجدد صاحب کو اس بارے میں تحریر فرمائیں گے۔

خاکسار: ا۔د۔از مقام گ

اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ لکھتے ہیں:

آپ زور شور اور جوش وخروش سے اپنا فرض ادا فرمائیں در کار خیر حاجت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استخارہ نیست

دو دو اور چپڑی کس کو بری لگے ۔ یہ تو آسمانی من وسلوا ہے نہ کہ زعفرانی اور روغن بادام اور ریگ ماہی ملا ہوا مرغن اور مجرب تر بتر حلوا جسکو کھا کر قادیان سے آواز آئے کہ پھر بے ٹٹو یہیں

قادیان میں طاعون

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں :

مندرجہ بالاعنوان سے پیسہ اخبار میں کچھ عرصہ ہوا ایک مضمون چھپا تھا اور اس پر قادیانی اخبار الحکم نے بہت کچھ زور دکھایا تھا اور اڈیٹر پیسہ اخبار کو تردید کرنے کی رائے دی تھی اور تردید نہ کرنے کی صورت میں عدالتی کارروائی کی دھمکیاں بھی دی تھیں جن کے معنی اسکے سوا کچھ نہیں ہوسکتے کہ کسی نہ کسی پہلو سے مرزا کے مریدوں کو بد اعتقاد ہونے سے روکا جاوے حالانکہ انہیں اتنا بھی خیال نہیں آتا کہ سچے واقعات کو چھپا نہیں سکتے ۔

ہم نے اپنے طور پر اس امر کی تحقیق کی ہے کہ آیا پیسہ اخبار کا بیان سچ ہے یا غلط ۔ اس کے متعلق جو تحریریں ہمیں پہنچی ہیں ان میں ۴۳ نام ہیں ان کا خلاصہ ہم درج ذیل کرتے ہیں اور باقی مختلف ہیں ایک تحریر سے تو یہ نام ملتے ہیں

۱۔ ننھی بنت گنگا رام کھتری دکاندار

۲۔ ..دختر ولطب الدین ..مرزائی ہے

۳..لڑکا ..امام مسجد ..اورکوئی تشریح نہیں

۴۔ کانشی رام بن چھوٹے لعل برہمن پنڈ تائی و دکانداری

۵۔ لڑکا بن شرف الدین کمہار

۶۔ گیان چند بن شنکر داس برہمن دکاندار

۷۔ لڑکی بنت رامان سنگھ ترکھان

ایک اور صاحب کی تحریر سے ۸ ناموں کا پتہ چلتا ہے جن میں غالبًا ایک یادو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ایسے ہیں جو اوپر آ چکے ہیں جس سے یہ ثابت ہو رہا ہے کہ طاعون واقعی قادیان میں ہے مگر تحقیق کرنے والے پوری کوشش سے دریافت نہیں کرتے جو نام انہیں جلد مل جاتے ہیں وہی لکھ دیتے ہیں اس دوسری فہرست کی نقل لفظ بلفظ یہ ہے:

دختر گنگا رام ق م بہلہ کی عمر ۱۸ سال

دختر چونی برہمن کی عمر ۱۲ سال

لڑکا چونی برہمن عمر ۸ سال ۔ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء

غلام غوث کمہار عمر ۳۶ سال ۔ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء

زوجہ غلام قادر قریشی عمر ۲۵ سال ۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۲ء

ص ۲۳۲: جھنڈا ولد جیوا قوم خوجہ عمر ۵ سال ۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۲ء

دکتر لبھو ولد گنپت عمر ۸ سال

دختر پہنیسا نجار عمر ۱۵ سال

ان کے علاوہ باجانتھو، مولا قوم جولا یہ بھی اسی مرض سے فوت ہوئے ہیں

تیسری فہرست ایک اور بزرگ بھیجتے ہیں جو اپنے والا نامہ میں لکھتے ہیں:

موضع قادیان میں کل اموات مرض طاعون سے از ابتدائے ۱۰ مئی ۱۹۰۲ء لغایت ۸ جون ۱۹۰۲ء، ۱۵ ہوئے کیونکہ ابھی آئندہ ہفتہ کی رپورٹ موصول شفاخانہ گورداسپور نہیں ہوئی ۔ دوسرے صفحے پر اسم وار فہرست اموات ارسال خدمت شریف ہے ان میں بعض مرید مرزا صاحب کے بھی ہیں ضلع گورداسپور میں ہیلتھ افسر جناب ڈاکٹر مینک صاحب ہیں اور چودھری سلطان احمد صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر افسر پلیگ تھے اب ان کی بجائے لالہ لبھو رام صاحب تشریف لائے ہیں خاص بٹالہ کیلئے علیحدہ پلیگ افسر نہیں ہوئے وہی افسر دورہ کرتے ہیں اب کیمپ پلیگ شکرگڑھ سے منتقل ہو کر خاص بٹالہ میں قائم کیا گیا ہے

یہ فہرست حسب ضابطہ درخواست دے کر شفاخانہ سے باجازت رائے سو بھا رام صاحب سول سرجن حاصل کی گئی ہے

۱۔ مسماۃ گوہری زوجہ امام الدین مسلمان ۱۸ سال

۲۔ احمد ولد قطب الدین مسلمان عمر ۹ ماہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ رحیم بی بی زوجہ صوبہ چورگر مسلمان عمر ۲۵ سال
۴۔ بھاگن دختر بنیا نجار مسلمان عمر ۷ سال
۵۔ امیر بی بی زوجہ غلام قادر قریشی ؟؟ عمر ۲۰ سال
۶۔ دھونڈا ولد شرف الدین مسلمان ۲ سال
۷۔ غلام غوث ولد بوٹا مرید مرزا صاحب عمر ۴۰ سال
۸۔ خدایار ولد فتح محمد راجپوت ، مسلمان عمر ۵ سال
۹۔ بھولی دختر امام دین گاذر؟؟؟ مسلمان عمر ۱۸ سال
۱۰۔ مسلماۃ بسنتی زوجہ بھگت رام ہندو عمر ۱۶ سال
۱۱۔ چمپیا دختر چونی اول برہمن ۱۲ سال
۱۲۔ مسماہ پھجو دختر لبھو ۔قوم کھتری ایک سال
۱۳۔ پربسری ؟؟ دختر منھل جمہار ہندو ۱۵ سال
۱۴۔ مسماۃ کانشہ دختر چونی ثانی برہمن ۶ سال
۱۵۔ گیان ولد شیکر داس برہمن ۹ سال

پسرور سے ایک صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں تین مرزائی مرید مرض طاعون سے مر چکے ہیں جن میں دو گلاب حکیم کے بیٹے مسمیان جانی وعبدالمجید تھے اور تیسرا حسنا گوریہ قلعی ۔ یہ شخص نہایت متعصب مرزائی تھا اور اس کا قول تھا کہ طاعون کفار کے لئے ہے اگر میں طاعون سے مرگیا تو سمجھ لینا کہ وہ کافر تھا چنانچہ اسکے مرنے پر اس کے قول کے مطابق اس کا فرف ہونا ثابت ہو گیا اور تین روز تک اہل اسلام نے اس کا جنازہ نہیں پڑھا۔

خدا نے ایسے متعصب شخص کو معہ اسکے کذاب شیخ کے ذلیل اور خوار کیا اب بھی اگر مرزائی اپنی ضد سے باز نہ آئیں تو مجبوری ہے بقولہ تعالیٰ من یضلله فلا ھا دی له ، گلزار ہند۔ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الهوی و الضلال لمن یشقی

یا بخیال میرزا قادیانی

الھدی والتبصرۃ لمن یری

مندرجہ بالا عنوان پر مرزا قادیانی نے عربی زبان میں ایک رسالہ شائع کیا ہے جو محمد رشید رضا مشہور فاضل اڈیٹر المنار قاہرہ کی شان میں بخیال میرزا آسمان سے نازل ہوا ہے اس رسالہ کی ضرورت تالیف کی وجہ یہ ظاہر کی گئی ہے کہ اڈیٹر موصوف نے پچھلے سال میرزا کی کتاب اعجاز مسیح پر نکتہ چینی کی تھی اور لکھا تھا کہ اس کتاب کے مضامین کو تفسیر قرآن سے کسی قسم کا تعلق نہیں اور عبارت نہایت رکیک اور غلط اور بے محاورہ ہے جس پر مرزا جی آگ بگولہ ہو گئے اور بغرض الزام حجت یہ نیا رسالہ شائع کر کے اڈیٹر موصوف سے تحدی کی اور بعض علماء ہندوستان کے پاس بھی اس کتاب کی ایک ایک کاپی بھیجی اڈیٹر موصوف کی نسبت ہم کیا بلکہ تمام علماء مشرق و مغرب یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ ایک فاضل بے نظیر اور عربی زبان کا یگانہ تحریر ہے اس کی فضیلت کا ثبوت خود اسکا قیمتی رسالہ المنار کافی شاہد ہے میرزا قادیانی اور اڈیٹر موصوف کی عربی دانی میں یہی کہنا حق معلوم ہوتا ہے کہ:

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

مرزا غلام احمد قادیانی کے خیال میں شائد عربی لغات کو یوں ہی مہمل اور بے قاعدہ طور پر اکٹھا کر لینا ادب دانی ہے اور کتب متداولہ ادب کے فقرات میں کسی قدر تصرف کر کے نئی صورت میں ظاہر کرنا الزام حجت کے لئے کافی ہے۔ مگر ایک واقعی ادیب جو علم ادب میں کامل دستگاہ رکھتا ہو رسالہ مذکور کے الفاظ و تراکیب کو نہ صرف غلط کہے گا بلکہ مضحکہ اڑائے گا قادیانی مشن کے لوگوں میں تو کوئی شخص ادیب نہیں بھلا وہ کیا جانیں کہ عربی کس جانور کا نام ہے۔ ان میں اگر کوئی عربی دان ہے تو بس اسی قدر کہ قرآن شریف کا ترجمہ لکھا ہو تو الفاظ عربی سے مطابق کر سکتے ہیں کہ فلاں لفظ کا ترجمہ ہے۔ علماء اس عربی کا تارو پود کھول کر دکھلائیں تو ان پر یہ الزام عائد ہوتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ حسد بغض سے ایسا کرتے ہیں۔ مگر جہاں تک ہمیں معلوم ہے ایسا کوئی شخص نہیں جو محض کٹ حجتی سے میرزا سے الجھا ہو۔

ہم قادیانی مشن کے لوگوں سے استدعا کرتے ہیں کہ وہ اپنے ان ہم مذہبوں سے جو کسی قدر عربی جانتے ہیں اس امر کا فیصلہ لیں۔ چنانچہ ایک مرید مرزا کا قول یہ ہے کہ واقعی مرزا صاحب کی عربی اغلاط و اسقام سے پر ہوتی ہے مگر ہماری نظر مضامین پر ہے ہم الفاظ پرست نہیں۔

بات تو ٹھیک ہے کہ نظر معنی پر مبذول ہونی چاہیے نہ الفاظ پر مگر مشکل تو یہ ہے کہ میرزا صاحب بہا در فرزدق و جریر کے کان کترتے ہیں اور انہیں دعوی ہے کہ وہ بے نظیر لکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کو یقین ہے کہ جو لوگ عربی نہیں جانتے ان کے سامنے ہم تو بہر حال سرخرو ہیں اور جو جانتے ہیں وہ حسد و بغض سے مخالفت کرتے ہیں اس لئے بات ہر دو صورت میں بنی بنائی ہے جب علماء کی طرف سے بالمقابل عربی کا کوئی رسالہ یا تحریر شائع نہیں ہوتی تو وہ اس بات کو علماء کے عجز پر محمول کر کے مریدوں میں سرخرو ہو رہتے ہیں مگر ہم کہتے ہیں کہ علماء نے کوئی نیا مشن قائم نہیں کیا جس میں اپنی عربی دانی کو بطور حجت پیش کریں اقتضائے وقت یہ ہے کہ عربی زبان میں اگر کوئی شخص تصنیف کرے تو اسے وہ تصنیف المار یوں میں بند رکھنی پڑے گی بھلا کون خریدے گا اور کون لوگ فائدہ اٹھائیں گے۔ اس پر قوی دلیل یہ ہے کہ مرزا صاحب اپنی عربی تصنیف کا اردو ترجمہ ساتھ ساتھ لکھتے ہیں یہ محض لغو اور بے ہودہ خیال ہے کہ علماء عربی نہیں لکھ سکتے ابھی ہندوستان میں عربی نویس علماء کی ایک معتد بہ تعداد موجود ہے جن کے نام نامی سے اکثر لوگ واقف ہیں

میرزا صاحب قادیانی کے رسالہ مذکور کا پہلا فقرہ غالباً ان کی فصاحت و بلاغت کے موازنہ کے لئے کافی ہوگا آپ فرماتے ہیں:

الحمد لله الذی اری اولیاء ہ صراطاً یضل فیه الغطاط۔،

ایک معمولی استعداد کا آدمی صاف بول اٹھے گا کہ ضلال کا مقابلہ ھدی سے ہوتا ہے نہ اراءۃ سے۔ کیا خوب ہوتا اگر بجائے اری کے لفظ ھدی بصیغہ ماضی ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غطا ط کی جگہ وطا کا لفظ چاہیے کیونکہ لفظ غطا ط هدی کا ذکر فصحاء نہیں کرتے بلکہ بطور مثل اهدی من القطا مشہور ہے۔

ناظرین مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کی تصدیق میں ان کا فقرہ ذیل ملاحظہ فرماویں جو اڈیٹر صاحب موصوف کی نسبت لکھتے ہیں

صفحہ ۱۱۔الہدی :۔ و وجدت بالمعنی المنعکس ریّاك۔

منعکس ریا سے لفظ ایر مراد ہے جس کے معنی آلہ تناسل کے ہیں۔افسوس کہ اگر ہم ایک ایک فقرہ پر ریمارک کریں تو ایک مستقل کتاب تیار ہو۔مگر ہم اس کو آئندہ کسی موقع پر ملتوی کر کے صرف اسی قدر کہنا کافی سمجھتے ہیں کہ مرزا صاحب کا عربی کا ایک فقرہ بھی صحیح نہیں ۔یا تو بے محاورہ ہوگا یا بے ربط ،یا قواعد صرف ونحو کی رو سے غلط ۔اگر کہیں کوئی فقرہ صحیح بھی ہے تو حضرت کا اپنا نہیں ۔ہم ہر پہلو کی ایک ایک مثال پیش کرتے ہیں

الہدی ۔صفحہ ۸۔ و لا طفأ بهم ما بي من جمرة ا لا ذی۔۔

ولا طفی چاہیے مجہول ومعروف میں تمیز نہیں کر سکتے ۔اسکا جواب غالبًا آپ یہی دیں گے کہ کاتب کی غلطی ہے مگر مانے کون؟

الہدی ۔صفحہ ۱۷۔ و رأیت انهم یرو ننی بشزر عبنیهمْ ۔ایسے موقع پر اول تو لفظ عین کی ضرورت نہیں اور اگر ہو تو تثنیہ لانا محض بے محاورہ اور غلط ہے آپ سند پیش کریں ۔عیون بلفظ جمع چاہیے

الہدی صفحہ ۱۷۔ تلعابة کا ترجمہ ہنسی کھیل کیا ہے غلط، غالبًا حماسہ کا شعر نظر پڑا ہے مگر معنی نہیں آئے ۔صیغہ مبالغہ ہے۔

الہدی صفحہ ۲۰۔ ان جرا حات السنان لها التیام ۔ ولا یلتام ما جرح کلا م شرح ملا کے دیباچہ سے سرقہ کیا ہے ۔ یہ جواب درست نہ ہوگا کہ استشہاداً ذکر کیا ہے کیونکہ پھر تو کسی قدر تغیر کے ساتھ نثر میں لانے کی کیا ضرورت تھی شعر کا شعر رکھ دیا ہوتا

الہدی ص ۲۴: کمثل ظا لع یر ید لیدرك شأ وا الضیلع ۔

حریری کے دیباچہ سے سرقہ کیا ہے۔

الہدی ص ۲۸۔یقرع صفاتهم او یضا هی صفاتهم

قافیہ غلط۔ غالبًا آپ کو معلوم نہ ہوگا کہ جمع مونث سالم کی نصبی حالت بھی جر سے پڑھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے۔

الہدیٰ ص۲۴؟ فی ا د نی ا لار ض مطا یا التیار۔

اس فقرہ میں فی اد نی ا لار ض، سورہ روم کے لفظ ہیں اور مطایا التیار حریری کے۔

الہدیٰ ص۳۰: من الشظف و صفر الرا حۃ وحصّھم جنف و قشف ۔

مقامات حریری کے الفاظ ہیں،

الہدیٰ ص۲۵، اذا ذرّ قر ن الغزا لۃ۔

مقامات حریری سے ہے۔

الہدیٰ صفحہ۱۳ و قلت مکا نك یا ابن العنا د۔ فدو نی شرط الحداد و خر ط القتاد ۔

پوری سطر مقامات بدیع الز مان کی رکھ دی گئی ہے۔ اجی کچھ تو تصرف کیا ہوتا تو اس ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اس عبارت کی سمجھ نہیں آئی قرآن مجید کی عبارات میں عجب بے ڈھنگ تصرف کیا ہے جس سے آیت کو بالکل مخول بنا دیا ہے الغرض حضرت کی اپنی عبارتیں تو غلط ہیں البتہ اساتذہ کے سرقات سو وہ صحیح ہیں یہ ہے میرزا صاحب کی عربی دانی جس پر ان کی نبوت کا انحصار ہے۔

راقم: م۔ ح

دجال

مولانا احمد حسن شوکت بتاتے ہیں کہ مسیحی ہم عصر صدائے بشیر لکھتا ہے

دجال یا مسیح الدجال یا مخالف مسیح، یا ہلاکت کا فرزند یہ سب ایک ہی شخص دجال کے نام ہیں کیونکہ اہل کتاب کے نزدیک دجال کا ظہور پیش از حشر ضروری ہے۔ رسول پولوس فرماتے ہیں کہ قیامت نہ ہوگی جب تک دجال کا ظہور نہ ہوگا جس کے خاص تین نشان ہیں:

اول: دنیا کے تمام معبودوں کا مخالف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ دوئم دعوی خدائی،

۳۔سوئم معجزات وعجائبات کا ادعا۔

یہ نشان تو انجیل میں ہیں۔مگر قریب قریب اسی کے اور کچھ ان سے جدا احادیث محمد یہ میں بھی ظاہر کئے گئے ہیں چنانچہ مظاہر حق جلد چہارم میں بعض نشان یوں بیان ہوئے ہیں کہ

دجال ساحر ہوگا

فتنہ وفساد برپا کرے گا

اپنی اطاعت کروائے گا

اس کے بال مڑے ہوئے ہوں گے

الوہیت کا دعوی کرے گا

وہ جھوٹا مسیح ہوگا

گدھے پرسوار ہوگا

مردے کوزندہ کرے گا

نشانوں سے پایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال یا ازقسم دجال ضرور ہے دجال کے جونشان کلام الٰہی اورا حادیث محمد یہ میں بیان ہوئے وہ قادیانی پیغمبر میں ضرور پائے جاتے ہیں طوالت کے خیال سے ایک ایک کا مختصر بیان کرتا ہوں۔

الف: دنیا کے تمام معبودوں کا مخالف۔ ناظرین نے قادیانی کے دعاوی میں دیکھا ہوگا کہ دنیا کا کوئی معبود اس کی نظر میں نہیں ٹھہرتا سب سے اپنے کو بڑا سمجھتا ہے آریوں، برہموں، سکھوں، محمدیوں، مسیحیوں، غرض کہ سب کا مخالف ہے حال کے طاعونی اشتہار میں شیعوں کو للکارتا ہے کہ،

میں حسین سے بڑا ہوں۔

جو تمام محمدیوں کے نزدیک سید الشہداء، اور بقول محمد صاحب جنتیوں کے سردار ہیں مگر مرزا آل محمد کا بھی سردار ہوا۔کیا یہ دجال کا نشان نہیں

ب۔خود خدا بن بیٹھا۔حضرت محمد نے ہمیشہ عبودیت کا دعوی کیا اور اپنے کو خدا کے سامنے ایک عاجز بندہ ثابت کیا مگر قادیانی خدا بن بیٹھا۔اسکا طاعونی اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے کہ،

خدا مجھ سے اور میں خدا سے۔

اب فرمایئے خدا بننے میں کیا شک رہا، اور دجال کی صاف صفت اس میں پائی گئی مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے ایک محمدی دوست کو جس نے قادیانی سے بیعت کی تھی ملامت کی تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب کا ہاتھ مجھے ایسا معلوم ہوا جیسا خدا کا ہاتھ ہے۔ مرزا صاحب قادیانی بھی اپنے مریدوں کی اس خوش اعتقادی کو قبول کرتے ہوں گے یا خود ان کو فرماتے ہوں گے کہ میں خدا ہوں۔ کیا اب بھی مرزا قادیانی کے دجال ہونے میں شک رہا؟

ج۔ عجائبات۔ یعنی جھوٹے نشان۔ قادیانی مرزا اپنے سینکڑوں نشانات بیان کرتے ہیں جو ان کے مریدوں کے نزدیک بالکل سچ ہیں جھوٹی پیش گوئیاں جھوٹے معجزے نئے سے نئے روز دیکھ لو اگر یہ دجال نہیں تو کیا ہے۔ اب سمجھ لو کہ قیامت میں کتنی دیر ہے اسکے جھوٹے عجائبات سے ناظرین واقف ہیں۔

د۔ محمدی حدیث کی رو سے خاص سات نشان دجال کے ہیں۔ وہ سب مرزا قادیانی میں پائے جاتے ہیں۔

۱۔ فسادی ہونا اس کی روزانہ زندگی اور تحاریر سے ظاہر ہے جب سے اس کا ظہور ہوا کس قدر فتنے برپا ہوئے۔

۲، سبھوں سے چھڑا کر اپنی غلامی میں سب کو لیتا ہے اور کہتا ہے کہ صرف میری تابعداری کرو میری تابعداری نہ کرنے کے باعث ہی طاعون آیا ہے۔

۳۔ اس کے بال مڑے ہوئے ہیں چنانچہ اس کے دعووں میں بار بار اس کا ذکر ہے۔

۴۔ اس کی الوہیت کا جھوٹا دعوی ہم نے اوپر ثابت کر دیا۔

۵۔ وہ جھوٹا مسیح ہے اپنے آپ کو مسیح کہتا ہے اور یہی حال دجال کا ہے۔

۶۔ گدھے کا سوار۔ اگرچہ لفظی طور پر نہیں مگر معنوی طور پر دو دفعہ گدھے کی سواری کر چکا ہے اس کا دعوی تھا کہ اگر آتھم اور لیکھ رام کی نسبت میری پیش گوئی پوری نہ ہو تو میرے گلے میں رسی ڈال کر گدھے پر سوار کیا جائے۔ اب جس طرح یہ پیش گوئی پوری ہوئی ناظرین خود واقف ہیں۔ تو کیا وہ اپنی ہی زبان سے گدھے پر سوار نہیں ہو چکا۔ کیا اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اس کے دجال ہونے میں کسی کو شک ہے۔

ے۔مردے کو زندہ کرے گا۔ یہ شائد ابھی باقی ہے۔اس ایک نشان کی کمی سے محمدی صاحبان کو اس کے دجال ہونے میں شک ہو تو ہو امید ہے کہ عنقریب وہ بھی کر دکھائے گا مگر مجھے کہ مسیحی ہوں اسکے دجال ہونے میں کچھ بھی شک نہیں لیکن چونکہ خدا مہربان اور رحیم ہے ستار اور غفار ہے اگر اب بھی قادیانی توبہ کرے تو وہ بخش دے گا ورنہ اس کا حشر ضرور دجال کے ساتھ ہوگا۔ میں ناظرین کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ قادیانی خطرناک شخص ہے اس سے اپنا دین اور ایمان بچاؤ جو کچھ میں نے اوپر عرض کیا ہے اس پر غور وفکر کرو

اڈیٹر شحنہ ہند لکھتے ہیں: مسیحی ہم عصر کو شائد معلوم نہیں مرزا جی تو مردہ بھی زندہ کر چکے ہیں جس کی خانگی زبردست شہادت ہے یعنی مرزا جی کی بی بی ام المرزائین نے بیان کیا کہ میرا بچہ ہاتھوں پر آ گیا تھا مرزا جی نے اپنے باپ کی آسمانی پریوی کونسل میں اپیل کی جو منظور ہوئی اور ملک الموت کو ڈانٹا گیا کہ خبردار جو میرے پوتے پر دانت کٹکٹائے پس بچہ ہٹہ کٹہ اور بھلا چنگا ہوگیا۔

غرّے ڈبے ٹوٹ گئے

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

یا تو اوائل میں مرزا جی کی یہ کیفیت تھی کہ اگر ایک رسالہ بھی اپنی رسالت و نبوت اور الہامات وغیرہ کے متعلق چھاپتے تھے،تو حقانی علماء اور مشائخ کے نام بذریعہ رجسٹری بھیجتے تھے کہ جوابدو۔اب چونکہ ہمارے علماء و مشائخ اس جانب متوجہ ہوئے اور لگا تار مرزا جی کی مرمت میں رسالے شائع ہو رہے ہیں ایک کے دو اور دو کی چار، تو مرزا جی کو قدر عافیت معلوم ہوئی لہذا اپنے رسالوں کو اب ناظرین سے یوں چھپاتے اور دباتے ہیں جیسے بلی اپنی براز کو۔ رسالوں کی اشاعت اپنے مریدوں ہی تک محدود رکھتے ہیں مرزا جی کی ایسی کایا کیوں پلٹ گئی۔ وجہ یہی ہے کہ ان کے پاس بجز مکر اور زور اور سادہ لوحوں کے پھانسنے کے درحقیقت کوئی مسالا ہی نہیں گولہ بارود کا میگزین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم ہو گیا ہاتھ سے ہتھیار چھوٹ گئے کریں تو کیا کریں خانگی اخبار پرچہ الحکم بھی صرف فدائیوں میں جاتا ہے شحنہ ہند میں بھی آتا تھا مگر نکتہ چینی اور اعتراضات ہونے لگے تو منارے کی درزوں میں چھپ گیا یہ علامت ضعف نہیں تو کیا ہے۔ لیکن ہمارے ناظرین کا فرض ہے کہ اگر ان کی نظر سے الحکم گذرے تو ضرور لغویات کی چھتاڑ کر کے ہفتہ وار ہمارے پاس بھیجتے رہیں

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۲۹ جلد ۲۰ و ۲۲ یکم اگست ۱۹۰۲ء

مرزا قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف

واعظاں کیں جلوہ بر محراب و منبر مے کنند
چوں بخلوت میروند آن کار دیگر مے کنند

پیارے ناظرین! مجھے عرصہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کتب و اشتہارات کا مطالعہ رہتا ہے۔ ان سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مرزا صاحب اعلیٰ درجہ کے محرر ہیں۔ رہا یہ کہ فرقہ احمدیہ مرزا صاحب کو مہدی آخرالزمان مسیح موعود مثیل مسیح بروزی محمد وغیرہ اعتقاداً مانتے ہیں اور منکران عقیدہ مذکور کو بے دھڑک بلاخوف خدا و رسول کافر کہتے ہیں تو یہ ان کا خیال غلط ہے۔ میں مرزا صاحب کے منکروں کو ہرگز کافر نہیں کہتا۔ صرف خدا اور رسول (محمد ﷺ) کا منکر کافر ہے اس پر قرآن اور حدیث گواہ ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قول اور فعل میں بہت اختلاف ہے جو ایک بزرگ کے خواص سے بعید ہے۔ یعنی بزرگیدگان خدا جو بات کرتے ہیں وہ خالصتاً لوجہ اللہ ہوتی ہے، اس میں کسی خواہش نفسانی کو دخل نہیں ہوتا۔ اور اس کا فعل کبھی اس کے قول کے مخالف نہیں ہوتا۔ اور اس کا قول تب اوروں کے دل پر اثر کرتا ہے جب وہ خود ہی اس پر عمل کر کے ثابت کر دے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نفس کی تعریف میں بہت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراق پریشان کو جمع کیا ہے اور وہ اوراق قابل قدر بھی ہیں کیونکہ مرزا صاحب کی تصنیف تو ہیں نہیں بلکہ قدیمی کتب سے تالیف واقتباس کیا ہے مگر ناظرین پر کھل جائے گا کہ کہاں تک مرزا صاحب یاان کی جماعت اس پر عامل ہے۔

تعریف نفس۔ نفس انسان ایک ایسی پوشیدہ چیز ہے جس میں بہت سے باطنی استعدادت اورقوی موجود ہیں اس کی تربیت اورنشو ونما میں انسان اعلی مدارج حاصل کرسکتا ہے جسکے تھن درجے ہیں۔ امارہ۔ لوامہ، اور مطمئنہ

امارہ: نفس امارہ اس باطنی استعداد کا نام ہے جو انسان کو بدی کی طرف جھکاتا ہے اور برے راستوں پر اس کو چلاتا ہے کیونکہ برائی کی طرف جانا انسان کی ایک حالت ہے جو اخلاقی حالت سے پہلے اس پر طبعاً غالب ہوتی ہے اور یہ حالت اس وقت تک طبعی کہلاتی ہے جب تک انسان عقل ومعرفت کے زیر سایہ نہیں چلتا اور بہائم کی طرح کھانے پینے سونے جاگنے غصہ اور جوش دینے والے امور میں طبعی جذبات کا پیرو رہتا ہے اور بات بات میں اس کو غصہ آتا ہے تحمل صبر حوصلہ اس سے دور بھاگتے ہیں مغلوب الغضبی انتقام کشی گندہ ذہنی کا والہ وشیدا بن جاتا ہے۔

لوامہ: نفس لوامہ سے اخلاقی حالتیں پیدا ہوتی ہیں اس مقام پر انسان دوسرے حیوانی مشابہت سے نجات پاتا ہے اور امارہ سے لوامہ کے درجہ پر ترقی پاکر انسان کو برائی پر ملامت کرتا ہے اور اس بات پر خوش نہیں ہوتا کہ انسان شتر بے مہار کی طرح خواہشات نفسانی کی پیروی میں جدھر منہ اٹھاوے چلا جائے بلکہ اس کا اقتضاء یہ ہی ہوتا ہے کہ انسان سے اچھے عادات اور اچھے اخلاق صادر ہوں اور انسانی زندگی میں کوئی بے اعتدالی سرزد نہ ہو اور اپنی طبعی خواہشوں کے مقابلہ میں عقل سلیم کو مشیر بناوے چونکہ وہ بری حالتوں میں ملامت کرنیوالا ہے اس واسطے اس کا نام لومہ رکھا ہے۔ وغیرہ

مطمئنہ۔ نفس مطمئنہ روحانی حالتوں کا تیسرا درجہ ہے جو تمام کمزوریوں سے نجات دلاکر روحانی قوتوں سے مالا مال ہو جاتا ہے اور سب سے توڑ کر خدا سے ایسا جوڑتا ہے کہ بغیر اس کے جی نہیں سکتا اور جس طرح پانی فراز سے نشیب کی طرف نہایت تیز روی سے جاتا ہے اسی طرح یہ خدا کی طرف جاتا ہے اور اس میں غیظ وغضب غصہ نہیں رہتا اور وہ لوث امارہ ولومہ سے مبرا اور پاک ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مختصر مطلب مرزا صاحب قادیانی کی ان طول طویل تحریرات کا ہے جو اساتذہ سلف کی کتب سے نکال کر رنگ آمیزیوں سے اوراق سیاہ کر دیئے۔

اب ناظرین از راہ انصاف خیال فرما سکتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا نفس نفیس ان تین مدارج سے کس درجہ کا مصداق ہے اور ان تحریرات سے مرزا صاحب قادیانی نے صرف اپنی خوش تقریری اور انشا پردازی جتلائی ہے یا درحقیقت مرزا صاحب کا نفس نفیس مطمئنہ ہے اور نفس مطمئنہ والے شخص میں کبھی شیطانی وساوس یا خوہشات نفسانی یا انتقام کشی یا گندہ دہانی کا ہونا ممکن ہے یا نہ۔ اگر نہیں تو جس شخص کے نفس میں یہ اوصاف ہوں وہ نفس ان مدارج میں سے کس درجہ میں قابل شمار ہے۔

مرزا صاحب کی خوش اخلاقی اور شیریں کلامی جو بقول مرزا جی و مرزائیان نفس مطمئنہ کا ظرف ہے ان کی کتب اور تحریرات سے واضح ہے بالتفصیل اس کی نقل کے واسطے ایک ضخیم کتاب چاہیے مگر میں مختصر مشتے نمونہ خروارے عرض کر کے اس کا فیصلہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت اور انصاف پسند طبائع پر چھوڑتا ہوں۔ لیجئے

قاموس الاحمدی یا ڈکشنری احمدیہ

الف: اے بدذات فرقہ مولویاں! تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کالانعام کو بھی پلوایا ہے؛ اندھیرے کے کیڑو؛ ایمان و انصاف سے دور بھاگنے والا؛ اندھے؛ نیم دہریہ؛ ابولہب؛ اسلام کے دشمن؛ اسلام کی عار مولویو؛ اے جنگل کے وحشی؛ اے نابکار؛ ایمانی روشنی مسلوب ہوئے؛ احمق مخالف؛ اے پلید دجال؛ اسلام کے بدنام کرنے والے؛ اے بدبخت مفتریو؛ اعمٰی؛ اشرار؛ اول الکافرین؛ اوباش؛ اے بدذات خبیث دشمن اللہ اور رسول کے؛ ان بے وقوفوں کے بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کاٹ لی جاوے گی۔

ب۔ بے ایمان اندھے مولوی؛ بلید طبع؛ بدذات جھوٹا؛ بدگوہری ظاہر نہ کرتے؛ بے حیائی سے بات بڑھانا؛ بددیانت بے حیا انسان؛ بدذات فتنہ انگیز؛ بدقسمت منکر؛ بدچلن؛ بخیل؛ بداندیش؛ بدظن؛ بدبخت قوم؛ بدگفتار؛ بدباطن نکتہ چیں؛ باطنی جذام؛ بخل کی سرشت والے؛ بیوقوف جاہل؛ بے ہودہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿ت﴾ ۔ تمام دنیا سے بدتر ؛ تنگ ظرف ؛ ترک حیا؛ تقوی ودیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا؛ ترک تقوی کی شامت سے ذلت پہنچ گئی ؛ تکفیر ولعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے۔

﴿ث﴾ ۔ثعلب (لومڑی جیسے) ثم اعلم ایّها الشّیخ الضّال و الدّجال البطال۔

﴿ج﴾ ۔ جھوٹ کی نجاست کھائی ؛ جھوٹ کو گوہ کھایا؛ جاہل وحشی؛ جادہ صدق وثواب سے منحرف ودور؛ جعل ساز ؛ جیتے ہی مرجاتا۔

﴿چ﴾ ۔چوہڑے؛ چمار۔

﴿ح﴾ ۔ حمار؛ حمقاء؛ حق وراستی سے منحرف؛ حق پوش۔

﴿خ﴾ ۔ خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں؛ خنزیر سے زیادہ پلید؛ خطا کی ذلت انہی کے منہ پر؛ خالی گدھے؛ خائن ؛ خباثت پیشہ؛ خاسرین ؛ خالیۃ من نورالرحمٰن؛ خام خیال؛ خفاش؛ خوش شدہ آید کہ حق ودین را باطل کنید۔

﴿د﴾ ۔ دل کے مجذوم ۔ دھوکہ دہ ۔ دیانت امانت راستی سے خالی ۔ دجال۔ دروغ گو۔ ڈوموں کی طرح مسخرہ ۔ دشمن سچائی ۔ دشمن قرآن ۔ دلی تاریکی۔ دروغ شما تا کنارہائے بغداد منتشر خواہد شد

﴿ذ﴾ ۔ ذلت کی موت ۔ ذلت کے ساتھ پردہ دری۔ ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کر دیں گے۔

﴿ر﴾ ۔رئیس الدجالین ۔ ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے ۔روسیاہ ۔روباہ باز۔ رئیس المتصلفین ۔ راس المعتدین۔ راس الغادین۔

﴿ز﴾ ۔زہرناک مادے والے۔ زندیق۔

﴿س﴾ ۔ سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی ۔سفلی ملا بے بصر۔ سیاہ دل منکر۔ سخت بے حیا ہوگا جو اس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے ۔ سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے ۔ سادہ لوح ،سا ہنسی، سفلہ ، سفہاء ، سلطان المتکبّرین الّذی اضاع دینه بالکبر والتّوهین ۔ سگ بچگان۔

﴿ش﴾ ۔ شرم و حیا سے دور۔ شرارت وخباثت ۔ شیطانی کاروائی والے ۔ شریف از سفلہ نمی ترسد بلکہ از سفلگی او مے ترسد۔ شریر مکار۔ شیخی سے بھرا ہوا۔ شیخ نجدی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۔صم عمی ۔ صدرالقناۃ نیوش صدرک ضربہ ۔ و یریك ر ما نی بحار دماء ۔ترجمہ: سر نیزہ تراپارہ پارہ خواہد کرد و نیزہ درگذرندہ من ترا در یائے خون خواہد نمود

ض ۔ضال ۔ ضررھم اکثرمن ابلیس اللّعین

ط ۔ طالع منحوس ۔ طبتم نفساً بالغاء الحقّ و الدّ ین

ظ ۔ظالم ۔ظلمانی حالت ۔

ع ۔ علماء السوء ۔ عداوت اسلام ، عجیب دیندار ، عدوالعقل النھی ،عقارب ،عقب الکلب

غ ۔غول الاغوی ۔غدارسرشت ۔غالی ۔غافل

ف ۔ فیمت یاعبدالشّیطان الموسوم بہ،فریبی،فن عربی سے بے بہرہ، فرعونی رنگ ۔

ق ۔قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ۔ قست قلو بھم کما ھی عا دۃ النو کی ۔ قد سبق الکلّ فی الکذب و المین۔

ک ۔ کتے ۔کینہ ور۔ کمینہ ۔کہماء (مادرزاد اندھے) ۔کج دل قوم ۔کوتاہ نظر ۔ کھوپڑی میں کیڑا ۔کیڑوں کی طرح خود ہی مرجاویں گے ۔

گ ۔گدھا ۔گندے اور پلید فتوی والے ۔گندی کاروائی والے ۔گندی عادت ۔ گندے اخلاق ۔گندہ دہانی ۔گندے خیال والے ذلت سے غرق ہو جاتا ۔گندی روحو

ل ۔لاف وگذاف والے ۔لعنت کی موت ۔

م ۔ مولویت کو بدنام کرنے والو ۔ مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے ۔ منافق ۔ مفتری ۔موردغضب ۔مفسد ۔مرے ہوئے کیڑے ۔مخذول ۔مہجور ۔مجنون درندہ ۔ مغرور ۔منکر ۔محجوب مولوی ۔مگس طینت مولوی کی بک بک ۔مردارخورمولویو ۔

ن ۔نجاست نہ کھاؤ ۔نااہل مولوی ۔ناک کٹ جائیگی ۔ناپاک طبع لوگوں نے ۔ نابینا علماء ۔نمک حرام ۔مفسانی ۔ناپاک نفس ۔نابکار قوم ابھی تک حیاو شرم کی طرف رخ نہیں کرتی ۔نفرتی و ناپاک شیوہ ۔ نادان متعصب ۔ نالائق ۔نفس امارہ کے قبضہ میں ۔ نااہل حریف ۔نجاست سے بھرے ہوئے ۔ نادانی میں ڈوبے ہوئے ۔نجاست خوری کا شوق ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴿و﴾ ۔ وحشی طبع ۔ وحشیانہ عقاید والے ۔

﴿ھ﴾ ۔ ہامان ۔ ہالکین ۔ ہندوزادہ ۔

﴿ی﴾ ۔ یک چشم مولوی ۔ یہودیانہ تحریف ۔ یہودی سیرت ۔ یا ایّھا الشّیخ الضّال و المفتری البطّال ۔ یہود کے علماء ۔ یہودی صفت ۔ (باقی آئندہ)

مرزا جی کے خیالات کا لیکچر

مولانا احمد حسن شوکت، مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات کی ترجمانی بایں الفاظ کرتے ہیں:

اے دنیا کے لوگو! خوب یاد رکھو کہ نبی اور رسول یا رفارمر ہمیشہ وحشیوں میں پیدا ہوتے ہیں اور نیچر کا یہی اقتضاء ہے۔ لیکن وحشت اور تہذیب کے سر پر سینگ نہیں ہوتے ۔ یہ دونوں نسبتی امر ہیں۔ کوئی کم وحشی کوئی زیادہ وحشی۔ یوروپ والے کم وحشی اور ان کے مقابلہ میں ایشیاء والے زیادہ وحشی۔

سوڈان اور ہندوستان خصوصاً ان دونوں ممالک کے مسلمانوں کی وحشت کی تو کوئی انتہاء نہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں مما لک میں رفارمر پیدا ہو رہے ہیں، خواہ ان کو مہدی کہو خواہ مسیح نبی کہو خواہ رسول ۔

سوڈان میں متواتر مہدی پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں اور کچھ مہدیوں کی پود لگ رہی ہے، تخم ریزی ہو رہی ہے۔ چند روز میں موسلا دھار بارش ہونے پر اوگ آئیں گے اور پھر تھوڑی مدت میں چند درخت ہو جائیں گے۔

سنو سنو! جب کہ ہندوستان میں سوڈان سے کہیں زیادہ وحشت برس رہی ہے اور لوگ دین اور دنیا کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں۔ وحشیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں، تو تمہیں انصاف سے کہو کہ یہاں رفارمر کیوں پیدا نہ ہو۔

پس میں (مرزا قادیانی) رفارمر ہوں، رسول ہوں، نبی ہوں، مہدی ہوں، مسیح ہوں۔، غرض کہ بعد خدا میرا درجہ ہے۔ اور ایک معنی سے تم اگر مجھے خدا بھی سمجھو، تو تعجب میں کوئی بانس نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو! یسوع مسیح کو نصاری خدا کہتے ہیں حالانکہ وہ انسان تھا۔ میں بھی انسان ہوں۔ اور جس طرح یسوع مسیح نہ صرف نبی بلکہ خدا کے بیٹے اور خود خدا ہیں، تو میں کیوں خدا کہلانے کا مستحق نہ ہوں۔ آسمانی باپ نے مجھ پر الہام کر دیا ہے کہ انت بمنزلۃ ولدی۔ اس الہام سے ظاہر ہے کہ جس طرح آسمانی باپ نے یسوع مسیح کو اپنا حقیقی فرزند بنایا ہے۔ اسی طرح مجھے بمنزلۃ ولد (متبنی اور لیپا لک) قرار دیا ہے۔ پس مجھ میں اور یسوع مسیح میں کیا فرق رہا۔

بلکہ میں ایک معنی کے لحاظ سے یسوع مسیح پر شرف رکھتا ہوں۔ یسوع مسیح کی نانیاں دادیاں کسبیاں تھیں اور یسوع مسیح کسبیوں سے تیل ملوایا کرتے تھے، میں معصوم ہوں اور ان تمام عیوب سے پاک۔ پھر جب یسوع مسیح جیسا شخص ابن اللہ اور خدا ٹھہر گیا تو میرے باب میں منکروں کے کان کیوں کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ ہٹ دھرمی اور ناانصافی نہیں تو کیا ہے۔

دیکھو! تم غور سے سنو کہ قوم اور ملک کی اصلاح کا کسی شخص واحد پر خاتمہ نہیں ہوسکتا۔ دنیا روز بروز بڑھتی اور ترقی کرتی جاتی ہے، اور یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر اصلاح ہوگی اسی قدر ترقی ہوگی، ورنہ ترقی کے پاؤں کٹ جائیں گے۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ کوئی رفارمر قیامت تک کی اصلاح کا ٹھیکہ لے سکے جب کہ زمانہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے۔ اور انسانی سوسائٹی ایک حال پر قائم نہیں رہتی۔ کل کا مردہ تو کل ہی کو گڑے گا آج نہیں گڑ سکتا۔ مگر جو کام ایک انسان نے کیا وہ سب کر سکتے ہیں۔

گزشتہ رفارمروں نے اول تو معجزات دکھائے نہیں، نہ ان کی یہ شان تھی کہ مداری کی طرح پھنک ایک پھنک دو کا تماشا دکھائیں، نہ انہوں نے کبھی معجزات دکھانے کا دعوی کیا۔ اور اگر کسی نے تمہارے نزدیک معجزہ دکھایا ہے تو میں دس حصے بڑھ کر معجزہ دکھانے کو تیار ہوں اور دکھا چکا ہوں۔ تمہاری آنکھوں پر قدرت نے اندھیری ڈال دی ہو تو اس کا علاج میرے پاس نہیں۔

اگر انبیاء اور رفارمر طرح طرح کی حکمت عملیوں سے کام نہ لیتے، اور امور مافوق العادت کے کرشمے بلطائف الحیل نہ دکھاتے، تو وحشی قومیں کبھی ڈھب پر نہ چڑھتیں۔ انسان بھی منجملہ حیوانات کے ایک حیوان ہے اور جس طرح تمام حیوانوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام نوعیں قدیم ہیں، اسی طرح نوع انسانی بھی قدیم ہے۔

پہلے آدم کا اور پھر حوا کا پیدا ہونا، اور ان کا بہشت میں رہنا اور پھر گیہوں کے کھانے پر خدا تعالیٰ کا لات مار کر ان کو بہشت سے نکال دینا، اور لڑھکتے پھڑکتے سنگلدیپ میں جا گرنا، یہ ایک دل خوش ناول ہے جس کو عقل انسانی باور نہیں کر سکتی۔ ہاں وحشیوں کے انسان بنانے اور ان پر عبرت ڈالنے کا بہت خاصہ لٹکا ہے۔

شیطان کا کوئی وجود نہیں۔ انسان ہی شیطان ہے، انسان ہی فرشتہ ہے جو کچھ انسان ہے۔ آخر بہشت اور دوزخ کا کہیں پتا بھی ہے۔ وہ کون سی سرزمین میں کون سے غار میں ہیں۔ کس پہاڑ کی کھوہ میں چھپی ہوئی ہیں۔ بالکل خلاف عقل ہے کہ کوئی شئے دنیا میں موجود ہو اور اس کا پتہ نہ لگے۔ جس طرح دیووں اور جنوں اور پریوں کے سینکڑوں اور ہزاروں قصے ہیں۔ ایسا ہی قصہ آدم وحوا کا ہے مگر ہے بہت دلفریب جس پر بعض جاہل اور وحشی قومیں اب تک لٹو ہو رہی ہیں۔

سنو سنو! انسانوں کا گروہ اول میں بندر اور لنگور تھا۔ جنگلوں اور پہاڑوں سے نکلا، جا بجا جھونپڑیاں بنالیں، رہنے سہنے کام کاج کرنے وغیرہ سے ان کی دمیں جھڑ گئیں، بال گر گئے، اچھے خاصے انسان نکل آئے۔ رفتہ رفتہ مکانات اور عمارات وغیرہ بنانے میں ترقی کی اور یوں شہر آباد ہو گئے۔

اب آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ چند روز میں جب انسانی نسل کامل طور پر دنیا میں پھیل گئی تو پہاڑ اور جنگل سب کے سب انسانوں سے .. یوں پٹ جائیں گے جیسے شہد کے چھتے مکھیوں سے اور ڈربے کبوتروں سے اور ٹاپے مرغیوں سے۔ اور جس قدر حیوانات اور پرند وغیرہ ہیں سب انسانوں کے شکار ہو جائیں گے کیونکہ نسل انسانی چار طرف پھیل جانے سے اناج اور ترکاری اور میووں وغیرہ کا سلفہ کر جائے گی۔ پیداوار اراضی اس کے لئے کافی نہ ہو گی۔ پس انسان جن پہاڑوں اور جنگلوں سے نکلے تھے پھر وہیں چلے جائیں گے۔ لیکن وحشت اور جہالت کے ساتھ نہیں بلکہ عقل اور انسانیت اور ادراک وتمیز کے ساتھ۔

دیکھ لو! کالونیوں کے آباد ہونے کا ابھی سے لگّا لگ گیا ہے۔ پس یہ اسی بات کا پیش خیمہ ہے کہ دنیا میں چپہ بھر زمین بھی باقی نہ رہے گی جس میں انسان آباد نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ بندروں اور لنگوروں کو یہ بھاگ لگیں گے۔

سنو سنو! دنیا میں ہزاروں اور لاکھوں رفارمر آئے اور سب نے یہی چاہا کہ انسانوں کو متحد اور متفق کر کے یوں لے بیٹھیں جیسے مرغی اپنے پروں میں انڈوں بچوں کو ۔لیکن شامت جو دھکا دیتی ہے تو انسان ان کے پروں سے نکل کر نفاق کی بلی کا کھاجا بن گئے۔ کسی رفارمر نے یہ نہیں کہا کہ مجھی میں سرخاب کا پر ہے اور دوسرے رفارمر بالکل لنڈورے ہیں ۔ میرے بھائی محمد صاحب ہی کو دیکھ لو جنہوں نے تمام گزشتہ میرے چچا کے بیٹے رفارمروں کو یکساں مانا اور ان کی تصدیق کی اور آئندہ کے لئے حکم دیا کہ میرے بعد مہدی آئے گا، اس کو سچے دل سے ماننا اس کی اطاعت کرنا اور اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جانا۔ جس طرح تعائشی اور محمد احمد کے جھنڈے کے نیچے سوڈانی اور جیسے جردگر کے جھنڈے تلے بوئر جمع ہو گئے ۔

اور اب مہدی اور امام الزمان آسمان سے سیڑھی لگا کر قادیان کے منارے پر اترا تو سب کے سب فرنٹ ہو گئے اور ان تلوں میں تیل ہی نہ رہا۔ دنیا کے لوگوں کی بدبختی نہیں تو کیا ہے۔ دیکھو تمہارے قرآن میں موجود ہے

منهم من قصصنا عليك ومنهم لم نقصص

یعنی بہت سے انبیاء کا ہم نے ذکر کر دیا اور بہتوں کا ذکر نہیں کیا۔ اس آیت میں گزشتہ یا آئندہ نبیوں کی کچھ تصریح اور تخصیص نہیں ۔یعنی جس طرح گزشتہ زمانے میں نبی پیدا ہوئے ہیں آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ تم نے خدا کو عاجز اور اس کی قدرت کو محدود سمجھ لیا۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک نبی تمام آنے والے نبیوں کا خاتمہ کر دے۔ اور بالفرض کوئی نبی خاتم ہو بھی، تو وہ انبیاء کا خاتم ہو گا نہ کہ رسولوں کا۔

رسول کا مرتبہ نبی سے بڑھ کر ہے۔ پس میں (مرزا) رسول ہوں نبی نہیں ۔اور قرآن میں بھی محمد صاحب کی نسبت خاتم النبیین وارد ہوا ہے نہ کہ خاتم الرسل۔ جب تم نبی اور رسول میں بھی فرق نہیں کر سکتے تو میرے دوسرے نکتے کیا خاک سمجھو گے۔

سنو سنو! جس طرح نیچر کا اقتضا ہر قسم کی ترقی ہے اسی طرح اسکا اقتضا ہمیشہ کے لئے رفارمروں کا پیدا ہونا ہے۔ تم کو معلوم نہیں یورپ میں کس قدر رفارمر پیدا ہو رہے ہیں۔ یعنی ہر فن اور علم اور ہر شعبہ کا ایک رفارمر ہے اور نہ صرف رفارمر بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجد پیدا ہو رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ موجد کا مرتبہ رفارمر سے بہت بڑھا ہوا ہے کیونکہ رفارمر ایک موجودہ شئے کی اصلاح کرنے والا اور موجد اور مخترع ایک نئی شئے کا پیدا کرنے والا ہے۔ تم اپنی وہی پرانی ڈفلی بجائے جاتے ہو اور پورانے محوزدہ رفارمروں کو پیٹے جاتے ہو۔ تمہاری ہمتیں بالکل پست ہوگئی ہیں۔ ضعیف الاعتقادیوں نے تمہارے کانشنس اور اس کے فیلنگ کو بالکل چاٹ لیا ہے۔ تم تو مسلمان کیا معنی کسی مذہب کے بھی نہیں رہے۔ تم کو مسلمان کہنا اسلام کی توہین کرنا ہے۔ پس میں انیسویں صدی میں مہدی اور امام آخرالزمان کے قالب میں ڈھل کر آیا ہوں کہ تمہاری اصلاح کروں اور تمہیں انسان بناؤں۔ (باقی آئندہ)

سیف چشتیائی

یعنی: حجة الله البالغة على الشمس البازغة

و الاصلاح الفصيح لاعجازالمسيح

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں؛

جناب فیض مآب حضرت پیر مہر علی صاحب متوطن گولڑہ ضلع راولپنڈی کے کمالات اور حالات اور خلوص اور تقویٰ سے نہ صرف ہمارے ناظرین بلکہ تمام پنجاب اور بیشتر حصص ممالک ہندوستان اچھی طرح واقف ہیں۔ آپ ایک گوشہ نشین متوکل باللہ با ایں ہمہ اپنے انفاس قدسی اساس سے مرجع خلائق اور باعث ہدایت مریدین و مسترشدین و زائرین ہیں۔ آپ کو شہرت اور حبّ جاہ و منصب دنیوی سے بکلی نفرت ہے۔ آپ جس طرح شیخ وقت ہیں اس طرح تمام علوم عقلیہ و نقلیہ کے جامع ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے عقاید کا زہریلا اثر دور کرنے کو حسب اصرار علماء و مشائخ کتاب شمس الہدایہ تصنیف فرما کر شائع کی۔ پھر کیا تھا مرزائیوں پر قیامت نازل ہوگئی، اور قادیانی مرزا نے خواہ مخواہ اپنی شہرت اور نمود کے لئے حضرت محتشم الیہ کو مخاطب گردانا۔ مباحثہ کا اشتہار دے دیا۔ چونکہ یہ دین کا معاملہ تھا پس اعلاء کلمۃ اللہ کو حضرت پیر صاحب نے حسب استدعاء علما کرام و مشائخ عظام ضروری سمجھا اور معہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثیر جمع علماء اور مشائخ کے حسب تحریک وطلب شرائط مرزا لاہور تشریف لائے جہاں کئی ہزار مسلمانوں نے آپ کا استقبال کیا۔ اور لاہور میں چند روز مقیم رہے۔

قادیانی مرزا جی کے نام رجسٹریاں بھیجیں کہ مرد میدان بن کر خدا کے شیروں کے مقابلہ پر آ یئے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے اہالی موالی جن کو اپنی حقیقت معلوم تھی لومڑیوں اور حیض والے خرگوشوں کی طرح قادیان کی کھوہوں میں دم دبا کر چھپ گئے۔ جو حیض تھا وہ نفاس اور استحاضہ بن گیا۔ پاک ہوتے تو پاکوں کے مقابلے پر آتے۔

...مدت مدید کے بعد حضرت پیر مہر علی صاحب کی کتاب شمس الہدایہ کے برائے نام جواب میں مرزا قادیانی کے ایک راتب خور گرگے نے کتاب شمس بازغہ شائع کی اور پھر مرزا جی نے تفسیر سورہ فاتحہ چھپوائی۔ جس کی چھتاڑ متعدد مرتبہ ضمیمہ شحنہ ہند میں ناظرین کی نظر سے گزر چکی ہے۔

مندرجہ عنوان کتاب مستطاب، شمس بازغہ اور تفسیر سورہ فاتحہ کا جواب واصلاح ہے جو جسیم وضخیم یعنی ۳۴۶ صفحات پر ہے۔ بایں ہمہ پیر صاحب نے محض خلوص اور افادہ خلق اللہ کے لئے اس کو وقف فی سبیل اللہ کر کے مفت تقسیم فرمایا ہے۔

اس کتاب کی لاگت اور اشاعت میں ہزار بارہ سو روپیہ سے کم کسی طرح صرف نہیں ہوا۔ مرزا صاحب قادیانی تو ایک جزء کی کتاب بھی چھپواتے ہیں تو چندے کا اشتہار دیتے ہیں۔ اور پھر ایک پیسے کی لاگت کے دس پیسے وصول کر لیتے ہیں۔ اور اپنے جاہل فدائیوں کے سوا دوسرے کو نہیں دکھاتے کیونکہ قلعی کھلتی ہے۔

پیر مہر علی صاحب نے نہ چندے کا اشتہار دیا، نہ کسی کو روپیہ دینے کیلئے مجبور کیا، اور متوکلاً علی اللہ یہ کام انجام کو پہنچا۔ اس میں شک نہیں کہ عجیب وغریب کتاب ہے۔ مرزائی عقاید اور دعاوی ہی کا استیصال نہیں کیا بلکہ مرزا قادیانی کی تفسیر سورہ فاتحہ (جس کا نام انہوں نے اعجاز المسیح رکھا ہے) کی ایسی اصلاحیں کی ہیں کہ سبحان اللہ سبحان اللہ۔

اب ہم منتظر ہیں کہ قادیانی گنبد سے سیف چشتیائی کے جواب میں کیا صدا نکلتی ہے۔ مرزا جی کس کس کتاب کا جواب دیں گے جب کہ ایک ایک شیطان کی درگت کو بیس بیس فرشتے تیار ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب عصائے موسیٰ کا جواب دینے والے تو زندہ در گور ہو گئے۔ ہاں مرزا جی نے اس حیلے سے چندہ خوب بٹورا۔ اور جس طرح امہات المومنین کے جواب میں تو تھمبو کر کے لوگوں سے ٹکے اینٹھے، اسی طرح عصائے موسیٰ کے جواب میں اپنے فدائیوں کو جل دے کر ان کی گانٹھ کاٹی۔ اب سیف چشتیائی کے جواب کے لئے مداری کا کاسہء گدائی مرزائیوں کے گھر گھر پھرے گا اور جواب تو جیسا کچھ نور بھرا ہو گا ہم کو پہلے ہی معلوم ہے جب ضمیمے کے ایک مختصر سے آرٹیکل کا جواب بھی نہیں دیا جاتا تو ایسی بسیط اور قاطع کتابوں کا جواب کیا بن پڑے گا۔

ہاں قادیانی زنبیل حمقاء کی گاڑھی کمائی سے ضرور بھرپور ہو جائے گا۔ پس مرزا جی ایسے بدرتے تو خدا سے چاہتے ہیں اسی میں ان کی گرم بازاری اسی میں روٹیاں اور اسی میں زعفرانی حلوے اور قوت باہ کی یاقوتیاں ہیں جن سے قادیان میں ایک ایک مرزائی ساٹھا پاٹھا بنا ہوا سنڈ یار ہا ہے اور سانپ کی طرح پھنپھنا رہا ہے۔

ہم خیال کرتے ہیں کہ ہمارے علماء اور مشائخ اور خود ہمیں نے جوابات لکھ کر مرزا قادیانی کو شہیر کے بانس پر چڑھا دیا ہے، اور وہ اسی میں خوش ہے۔ چار طرف سے کیسی کیسی چتھاڑ ہو رہی ہے جعلی نبوت و رسالت کا کیسا کچھ خاکہ اوڑ رہا ہے، مرزا جی کے کیریکٹر کی کیسی مٹی خراب ہو رہی ہے، مگر وہ خوش ہیں اور ایک ایک مرزائی کی باچھیں کانوں تک کھلی ہوئی ہیں حیا کون کتی ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے پاس دم ہلاتی آوے۔

ایک مسخرے صاحب کسی محفل سے جتیا کر، دھکے دے کر، نکالے گئے۔ جھٹ پٹ پگڑی سر سے لپیٹ کر، اور مونچھوں کو تاؤ دے کر کہتے ہیں، واہ بے ایسے تیسو! تمہاری یہ محفل تو کیا چیز ہے، ایں جانب تو بڑے بڑے محلوں سے نکلوائے گئے ہیں۔

یہی کیفیت مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کی ہے۔ پیر مہر علی صاحب نے زبان عرب میں اس کتاب کا جو فصیح و بلیغ دیباچہ چار صفحوں پر لکھا ہے مرزا قادیانی اور تمام مرزائی سر سے سر اور سر سے سر ملا کر ویسا دیباچہ لکھ کر دکھائیں تو سہی۔ اگر کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھیں گے تو کتب عربیہ کا سرقہ ہوگا، جیسا کلام مجید کی آیتوں کا سرقہ کر کے تیل باتر بوز اپنا الہام گھڑا ہے۔

پیر مہر علی صاحب ایک چشمہ فیض ہیں۔ تمام سچے مسلمانوں کو آپ کا ممنون ہونا چاہیے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا تعالی آپ کے دل و دماغ میں زیادہ برکت دے اور اس دینی نصرۃ کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ (باقی آئندہ)۔

بعض بد اخلاق مرزائی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزائیوں کی سینکڑوں درخواستیں دھوکہ دے کر ہمارے نام آتی ہیں کہ ضمیمے جاری کر دو۔ کوئی مولوی ہوتا ہے، کوئی حکیم، کوئی مختار، کوئی ڈاکٹر، کوئی کلرک، کوئی سر دفتر۔ مگر مجددانہ الہام سے ہم کو فوراً ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ بدمعاش ہیں، دھوکے باز ہیں۔

کوئی مرزائی لوٹ پھیر کر عیسی مسیح کی وفات کی نسبت وہی پرانے بودے سوالات کرتا ہے جن کے جوابات چند مرتبہ ضمیمہ میں ہو چکے ہیں۔ اور بعض بدمعاش اس لئے ضمیمہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس میں ان کے پیرو مرشد کی کیسی درگت ہوتی ہے۔ پچھلے دنوں ایک بدمعاش نے ۸ نام لکھ کر بھیجے کہ ان کے نام ضمیمہ جاری کر دو اور سب کی قیمت فلاں ہیڈ کلرک سے بذریعہ وی پی وصول کر لو۔ مگر جب ہم نے ہیڈ کلرک کے نام خط بھیجا، تو صدائے برنخاست اور نہ پھر اس مردود نے جواب دیا۔

یاد رکھو ہم ضمیمہ کسی سے نہیں چھپاتے جس طرح تمہارا پیرو مرشد اپنی خانگی دو ورقی (الحکم) کو چھپاتا ہے ہم تو جو کچھ کرتے ہیں ڈنکے کی چوٹ کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ اگست ۱۹۰۲ء نمبر ۳۰ جلد ۲۰ و ۲۲ ص ۲۴۵

مختصر نوٹ

الحکم قادیان مطبوعہ ۲۴ جولائی گزشتہ میں حضرت پیر مہر علی شاہ کی کتاب سیف چشتیائی پر ایک نہایت دل شکن نوٹ شائع ہوا ہے حضرت پیر صاحب یا ضمیمے کے نامہ نگار گورنمنٹ کو ایسے مشتبہ کرنے والے نوٹ کا ضرور جواب دیں ہم بھی کچھ لکھیں گے۔ وہ نوٹ یوں ہے:

> پیر گولڑوی نے سیف چشتیائی جو کتاب تیار کی ہے اس کے ٹائٹل پیج پر دو تلواروں کی تصویر بھی دی ہے۔ ہم کو یاد پڑتا ہے کہ لارڈ لارنس کے سٹیچو پر جو تلوار اور قلم کا کتبہ ہے اس پر اعتراض کیا گیا تھا اور اہل ہند یا کم از کم اہل پنجاب کی خواہش ظاہر کی گئی تھی کہ اس کتبہ کو بدل دیا جائے۔ سیف چشتیائی کے مصنف کی غرض ان تلواروں کے بنانے سے اگر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود (مرزا) کے خلاف قتل کا مخفی اشارہ نہیں، یا جہاد کی ترغیب نہیں، تو اس فضول تحریک سے کیا فائدہ تھا۔ یہ امر بہر حال گورنمنٹ کے نوٹس لینے کے قابل ہے۔ اور ہم اس پر کسی قدر صراحت سے لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ایک گوشہ نشین، نقاب پوش، درویش کی تحریر پر ان تلواروں کا نشان حیرت انگیز امر ہے، اور کسی خاص راز کی طرف ایما کرتا ہے۔ ورنہ پیر گولڑوی کے مذاق اور مشرب کے لحاظ سے تو طنبور اور چنگ کی تصویریں موزوں تھیں۔ (الحکم ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء ص ۲)

اسی نمبر کے الحکم میں مرزا جی کے ملفوظات میں سے کچھ حصہ اخذ کیا ہے جس میں حج کی تعریف ہے۔ لیکن جدید نبی اور اس کی امت کو حج کی کیا ضرورت جب کہ قادیان ایک درجہ کا دار الامان ہے اور جس کی حرمت حرمین سے زیادہ ہے۔ غالباً حج سے مراد قادیان کا حج ہے۔ مرزائی لوگ جو روپیہ حج میں صرف کریں وہ مرزا جی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فنڈ میں کیوں نہ دیں حج کرنا ایک تیرتھ ہے اور قادیان جانا معراج۔

الحکم میں سوزاک اور لواطت کا علاج بتایا گیا ہے بے شک اس اصلاح کی اشد ضرورت تھی کیا قادیان میں بجائے طاعون اب یہ مرض پھیلا ہے۔

خدا تعالی کے خوف اور محبت کی نسبت بھی مرزا جی کے ملفوظات سے الحکم میں کچھ حصہ لیا گیا ہے۔ محبت کیسی؟ یہاں تو خوف ہی خوف ہے۔ فلاں اتنے دنوں میں کتے کی موت مارا جائے گا، اور فلاں اتنے عرصہ میں مچھر کی طرح بھن بھن کرتا ہوا ہلاک ہوگا۔ اور فلاں اتنے دنوں میں تلوار کے گھاٹ اتارا جائے گا۔ مرزائیوں کا خدا محبت کا خواہاں نہیں وہ تو جلال کا پتلا ہے۔ بات یہ ہے کہ وحشی لوگ خوف اور دھونس ہی سے قابو میں آتے ہیں آگے چل کر تمسخر آمیز اور موہن عبارت حسب ذیل ہے

> حج میں محبت کے سارے ارکان پائے جاتے ہیں۔ بعض وقت شدت محبت میں کپڑے کی بھی حاجت نہیں رہتی۔ عشق بھی ایک جنون ہوتا ہے۔ کپڑوں کو سنوار کر رکھنا یہ عشق میں نہیں رہتا۔.. غرض یہ نمونہ جو انتہاء محبت کا لباس میں ہوتا ہے وہ حج میں موجود ہے۔ سر منڈایا جاتا ہے۔ دوڑتے ہیں۔ محبت کا بوسہ رہ گیا وہ بھی ہے جو خدا کی ساری شریعتوں میں تصویری زبان میں چلا آیا ہے (یہ سنگ اسود کو بوسہ دینے کی تضحیک ہے۔ اڈیٹر شحنہ ہند) پھر قربانی میں بھی کمال عشق دکھایا ہے.. وغیرہ۔، (الحکم قادیان ۲۴ جولائی ۱۹۰۲ء ص ۲)

بقیہ: مرزا جی کے خیالات کا لیکچر

سنو سنو! وحشیوں پر اپنے لٹکوں کا کامل اثر جمانے کے لئے رفارمر کو بہت کچھ پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں مدت مدید تک اسکا افسوس بے کار جاتا ہے جیسے چکنے گھڑے پر پانی کی بوندیں۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ استقلال بڑی چیز ہے بالآخر نشیب میں پانی مر جاتا ہے اور کام چھتیس ہو جاتا ہے یعنی جب وحشی اچھی طرح قابو میں آجاتے ہیں تو رفارمر ان کی نکیل ہاتھ میں لے کر جس طرح چاہتا ہے اٹھک بیٹھک کراتا ہے۔

دیکھو! میرے چھوٹے بھائی محمد (ﷺ) نے پورے چالیس سال تک وحشیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشیشے میں اتارنے کے لئے کیا کیا جتن کئے۔ کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں۔ کیسے کیسے زناٹے دار لطائف الحیل سے کام لیا۔ بالآخر وحشیوں کو ٹھونک رکھا اور سب کی سرکشی کے تکلے کے بل نکال ڈالے۔

اس کے بعد ضرور تھا کہ وہ نبوت کا دعوی کرتے اور اپنے کو منجانب اللہ اور صاحب وحی بتاتے اور اپنے نام کا کلمہ پڑھواتے۔ کیونکہ ان کو اچھی طرح معلوم ہو گیا تھا کہ اب کوئی چون و چرا کرنے والا باقی نہیں رہا۔

میری بعثت کو بھی ڈہائی قرن یعنی ۳۰ سال گزر گئے ہیں۔ کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں دفعۃً نبی اور رسول ہو گیا ہوں۔ میں نے بھی اس عرصہ میں طرح طرح رنگ بدلے ہیں۔ پہلے تمام مسلمانوں کو خوش کرنے کے لئے کتاب براہین احمدیہ لکھی، اور مسالے دار اشتہارات دیئے کہ اگر کوئی اس کا جواب لکھ دے تو میں اپنی ذاتی بارہ ہزار روپیہ کی جائداد انعام میں دینے کو تیار ہوں۔ وحشیوں پر اس سے سکہ جمنے لگا اور بڑے بڑے لوگ جان و مال سے میری آؤ بھگت کرنے لگے۔

پھر میں نے الہام کا چھینٹا دیا اور اپنے آپ کو صاحب کشف و کرامات بتایا۔ پیشین گوئیاں کیں۔ مگر صرف لوگوں کی موت کی۔ اس سے ہولے دلوں اور کمزور کانشنس والے ضعیف الاعتقادوں میں تہلکہ مچ گیا، بید کی طرح تھرانے لگے۔ آپ کو معلوم ہے کہ وحشی لوگ لالچ کو اس قدر نہیں مانتے جس قدر خوف کو مانتے ہیں۔ اس عرصہ میں جو شخص قادیان آیا تھراتا ہی گیا۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے خوش کرنے والی پیشین گوئی ایک بھی نہیں کی کیونکہ ایسی پیشین گوئیاں تو اکثر فقیر اور پیرزادے اور بھک منگے بھی اپنے پیٹ کی خاطر کرتے ہیں یعنی دعا دیتے ہیں کہ خدا تجھے بیٹا دے گا تیرا مرتبہ بالا کرے گا۔ اگر تو اب ہاتھی پر چڑھتا ہے تو چند روز میں نیک نامی کے بانس پر چڑھے گا۔ اگر تو اب صاحب ماہی مراتب ہے تو چند روز میں تیرا تھم گاؤ زمین کی پشت پر جمے گا۔ اگر اب تیرے جھنڈے کا پھریرا فضاء آسمان پر لہراتا ہے تو چند روز میں نہ(۹) فلک کی چوٹی سے باتیں کرے گا۔ اور اب تو لاولد ہے تو کچھ خوف نہ کر چند روز میں تیری اولاد کینچوؤں اور کھنسلائیوں کی طرح روئے زمین پر گجگجا جائے گی۔ چونکہ اس قسم کی باتیں دعائیں یا کراماتیں یا پیشین گوئیاں معمولی ہو گئی ہیں اور سادھو بچوں کے ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکھنڈوں کو وحشی لوگ سمجھ گئے ہیں اور ایس سوانگ دیکھتے دیکھتے ان کی چار آنکھیں ہو گئی ہیں لہذا میں نے ان بھٹئیوں اوچاپلوسی کی باتوں سے کنارا کیا اور وحشیوں پر دھونس ڈالنے کی پالیسی اختیار کی۔ اور یہ تیر نشانے پر کھٹ سے جا بیٹھا۔

پھر کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں وہ کرشمہ نہیں رکھتا جو گزشتہ رفارمر رکھتے تھے۔ ضرور رکھتا ہوں کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ میری پیشین گوئیاں ہوا میں اڑ گئی ہیں۔ ہر گز نہیں ان میں سے ایک بھی پٹ نہیں پڑی، اور سب باون تولے پاؤ رتی نکلیں۔ یہ میرا ہی مقولہ نہیں بلکہ ان لوگوں سے پوچھو جو مجھ پر ایمان لائے ہیں اور میرا کلمہ پڑھتے ہو کہ اشھد ان لاالٰہ الا اللہ میرزا رسول اللہ۔ اب رہے مخالفین وہ تمام انبیاء کے زمانے میں موجود رہے ہیں اور کسی نبی کے خوارق عادات ومعجزات کو تمام انسانوں نے کبھی یکساں تسلیم نہیں کیا مگر نبی ہمیشہ نبی ہی رہے ہیں کیونکہ جب ایک جم غفیر کسی شخص کو نبی اور منجانب اللہ تسلیم کر لیتا ہے تو صفحۂ ہستی سے اس کے نام کا مٹ جانا محال ہو جاتا ہے۔ دیکھو یسوع مسیح کیا چیز تھا میں تم کو اس کے کیریکٹر کا خاکہ بارہا دکھا چکا ہوں مگر تمام یوروپ جو اپنے کو تہذیب کا چشم و چراغ بتاتا اور تمام ایشیاء اور افریقہ کو اپنے مقابلے میں وحشی سمجھتا ہے یسوع کی پرستش کرتا ہے اور اس کو نبی نہیں بلکہ خدا سمجھتا ہے کیا میں یسوع مسیح جیسے شخص سے بھی گیا گزرا جو مسمریزم کے لٹکوں میں بھی ادھورا تھا اس کے خوارق کو میں بار بار کیا دہراؤں۔ تم میری الہامی کتابوں کو غور سے دیکھو تو یسوع مسیح کی حقیقت اچھی طرح معلوم ہو۔ جب خدا کے بیٹے اور خود خدا کی یہ درگت ہے تو دوسرے انبیاء کو بھی اسی پر قیاس کر لو مشتے نمونہ از خروار

سنو سنو! تمام انبیاء انسان تھے اور سب کے پیچھے انسان کی کمزوری کی کوئی نہ کوئی لم ضرور ہوگی۔ مخالفوں سے پوچھ دیکھو۔ یہودیوں سے یسوع مسیح کی کیفیت پوچھو اور عیسائیوں سے عرب کے بدووں اور وحشیوں کے رفارمر محمد ﷺ کے حالات دریافت کرو تو تم کو تصویر کا تاریک رخ نظر آ جائے۔

اور چونکہ ہر ایک رفارمر کچھ نہ کچھ نقص رکھتا ہے، پس موجودہ زمانے میں ایسے رفارمر کی سخت ضرورت تھی جو سب رفارمروں سے بڑھ کر ہو۔ جامع صفات و کمالات نبوت و رسالت ہو اور سب کا مصلح ہو۔ لہذا حسب اقتضاء نیچر میرا نزول لابد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ اگر تمہاری آنکھوں میں نیل کی سلائی نہیں پھری اور تعصب نے تم کو چوپٹ اندھا نہیں بنایا تو قادیان آکر میری رفارم کا جلوہ دیکھو تا کہ تم کو معلوم ہو کہ درحقیقت میں ازل سے ابد تک کی اصلاح کا ٹھیکہ لے کر آیا ہوں۔

کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ اب تک تقریباً ایک لاکھ آدمیوں نے مجھے ویسے ہی رجماً با الغیب نبی اور رسول تسلیم کر لیا ہے کے اتنا جم غفیر باطل پر قائم ہو سکتا ہے۔ کیا یہ سب سادہ لوح اور جاہل ہیں۔ ان میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء اور حکماء اور بڑے بڑے جہاندیدہ اور تجربہ کار لوگ ہیں۔ انہوں نے میرے عیار کہاک کو اپنے کانشنس اور عقل کی کسوٹی پر اچھی طرح کس لیا ہے۔ اور میرے خالص سکّے کو بخوبی ٹھونک بجا لیا ہے۔ تب مجھ پر ایمان لائے ہیں اور میرے حلقہ بگوشوں میں شامل ہوئے ہیں۔ انسان ایک پیسے کی ہانڈی بھی خریدتا ہے، تو اس کو اچھی طرح ٹھوک بجالیتا ہے اور یہ تو ایمان اور نجات ابدی کا معاملہ ہے۔

اب رہے وہ لوگ جو میرے دام میں آکر نکل گئے ہیں۔ اول، تو ان پر اچھی طرح پھندا نہ پڑا تھا۔ آپ جانتے ہیں کہ ایک مکھی بھی جب تک اس پر مکڑی کا پورا جالا نہیں پورا جاتا اوڑ جاتی ہے۔

دوم، ان میں ارتداد اور سرکشی کی خبیث روح بدستور موجود تھی۔ نہ انہوں نے اچھی طرح میرا فلیتہ سونگھا تھا، نہ کامل طور پر میری عزیمت ان پر کارگر ہوئی تھی۔ اور آپ جانتے ہیں کہ انسان ہی سعید اور شقی اور انسان ہی مومن و مرتد ہوتے ہیں۔ پس وہ شقی اور مرتد ہو گئے خس کم جہان پاک۔

دیکھو شیطان جو معلم الملکوت اور مقرب بارگاہ الٰہی تا جب تک بہشت میں رہا ٹھیک رہا بہشت سے نکلتے ہی اولاد آدم کے ساتھ وہ کھورولا یا کہ خدا کی پناہ اور ہمیشہ لاتا رہے گا وجہ یہی ہے کہ اس میں بغاوت اور خباثت اور شیطنت کی رگ موجود تھی۔

میرے نبی برحق اور رسول مطلق ہونے پر ایک لاکھ آدمیوں کا اجماع کافی ہے جو ایک پورا نیشن ہے۔ اور تمہارے نزدیک یعنی مذہب اسلام میں بھی اجماع دلیل قطعی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب رہے مخالفین، وہ میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ جس طرح کوئی مخالف گروہ کسی نبی کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔ میرا کرشمہ چل گیا میرا جذبہ کارگر ہو گیا۔ اب چھ کروڑ نام کے مسلمان میرا بال بھی ٹیڑھا نہیں کر سکتے۔ جب کہ میں ایک لاکھ آدمیوں کی ناک کا بال بنا ہوا ہوں۔

بات یہ ہے کہ تمام علماء اور فضلاء اور مشائخ اور پیرزادے میری نبوت و رسالت کو اپنی نک کٹی سمجھتے ہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ بلی کے بھاگوں چھینکا نہیں ٹوٹ سکتا۔ یہ جو مکھنے ہاتھی کی طرح سونڈ ہلا ہلا کر روٹ چکھ رہے تھے اب ان کو خوف ہے کہ وہ روٹ ہمارے منہ سے چھن جائے گا اور ان کا یہ خوف ہے بھی ٹھیک کیونکہ میری بعثت اوپر اوپر نہ جائے گی اور ان کے منہ سے ضرور تر لقمہ چھین لے گی۔

کیا تم پیشین گوئیوں کو کچھ ایسا ویسا سمجھتے ہو۔ تمام انبیاء پیشین گوئیوں ہی سے نبی مسلّم ہوئے ہیں پیشین گوئی معجزات میں داخل ہے جن کا منکر کافر ملحد ہے پس میری پیشین گوئیوں کا منکر بھی ملحد اور کافر اور مخلد فی النار ہونے کا مستوجب ہے اور پیشین گوئیاں بھی وہ جو ٹھیک میعاد مقررہ کے درمیان کے بیچوں بیچ کے اثناء کے اندر ڈنکے کی چوٹ پوری ہوئیں۔

آتھم کے مرنے کی پیشین گوئی یوں پوری اور ثابت و متبّت ہوئی جیسے انگوٹھی کے ہودے میں نیلم کا نگین۔ وہ میعاد مقررہ میں نہ مرا تو کیا ہوا، اسکا دل مر گیا تھا۔ یعنی جب اس نے مجھے مسیح موعود تسلیم نہ کیا تو یوں سمجھو کہ وہ مر گیا یعنی مردہ دل ہو گیا۔ میں نے یہی پیش گوئی کی تھی کہ اگر آتھم مجھ پر ایمان نہ لائے گا تو مر جائے گا۔ یہ کب کہا تھا کہ ملک الموت آ کر اس کی روح قبض کرے گا۔ یہ معاملہ تو مردہ دل ہونے کے بعد کا تھا مگر وہ بھی پورا ہو گیا اور میری پیش گوئی کے حق میں ایسا ہوا جیسے سونے میں سہاگا۔ قرآن میں ہے انك لاتسمع من فی القبور سے مراد مردہ دل ہیں یہ آیت درحقیقت مجھ پر نازل ہوئی ہے اور ٹھیکم ٹھیک اسی معاملے کی نسبت ہے پس ڈپٹی آتھم نے میری پیشین گوئی کی سماعت نہ کی لہذا مردہ دل ہو گیا جیسے میرے تمام مخالفین مردہ ہیں ان کا اپنے کو زندہ سمجھنا یعنی کہ حیات ابدی تو میری زنبیل بلکہ میرے ہر ایک چیلے کی سراویل میں ہے۔ میرے مخالفوں کے یہ نصیب کہاں کہ مجھ پر ایمان لا کر زندہ جاوید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔

اب رہی عالی شان پیشین گوئی میری آسمانی منکوحہ کی۔ یہ جیتی جاگتی سرسبز اور بارآور پیشین گوئی پوری ہوگی اور بیچ کھیت ہوگی۔ آج کے تھوپے آج ہی نہیں جلتے اور آج کا درخت لگا ہوا آج ہی پھل نہیں دیتا۔ میں نے جو میعاد مقرر کی تھی اس کے پورا ہونے میں ضرور ایک انچ کی کسر رہی ہے، مگر یہ پوری ہوگی اور چاندی بنی بنائی ہے۔ ایسی کسر تو ہر ایک مہوّس کی قسمت میں لکھی ہے سینکڑوں نبیوں کے الہامات غلط ہو گئے ہیں مگر وہ نبی ہی رہے ہیں۔ پہلوان ہی چت اور پہلوان ہی پٹ ہوتے ہیں۔ جو معاملہ آسمانی یا آسمانی باپ کے مواجہہ میں بشہادت ملائک ہو چکا بلکہ اسکو خود آسمانی باپ اپنے ہاتھوں کر چکا اس کا انکار بالکل الحاد وارتداد ہے۔ میں اپنے منارے پر چڑھ کر یہ سارا معاملہ دیکھ چکا ہوں تم آنکھوں کے اندھے نام نین سکھ ہو میرے پاس آؤ تو اپنے سے پر سہرہ بندھا ہوا اور سہرہ پر کلغی اور کلغی پر طرہ لگا ہوا اور جوروں کو سہرہ گاتے اور ڈفلی بجاتے تان اوڑاتے دیکھا دوں۔ قسم ہے آسمانی باپ کی اس میں رائی بھر بھی شک نہیں۔ جھوٹ کے میدان میں قدم رکھنا خر دجال کا کام ہے نہ کہ دنیا کے فرمائشی امام کا۔ میری آسمانی منکوحہ بی بی کے لاکھ بچے ہو جائیں مگر وہ سب آسمانی باپ کے لیپا لک کے بچے اور آسمانی باپ کے ہی پوتے اور پڑپوتے کہلائیں گے۔ اونٹ پھرے گاؤں گاؤں جس کا اونٹ اس کا ناوں۔ میں منارۃ المسیح کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میری منکوحہ بی بی کا خصم ایک نہ ایک مرے اور ضرور مرے مسیح مسعود اور امام الزمان کے ایسے مغلظ حلف پر بھی تم کو یقین نہ آوے تو بس خدا ہی سمجھے اور تو کیا کہوں۔

تیسری معرکہ الآراء پیش گوئی کافر اکفر پنڈت لیکھ رام کی تھی، وہ کیسی دن دیہاڑے پوری ہوئی اور آسمانی باپ نے میری کیسی مدد کی۔ اس مردود مطرود بے بہبود اخبث الوجود ابن نمرود کا سر توڑ ڈالنا میرا ہی کام تھا۔ بجائے اس کہ تم میرے ممنون ہوتے اور میرے احسان کا چھپر سر پر اٹھاتے اور مجھ پر ایمان لاتے اس نمایاں کام کے صلے میں الٹی صلواتیں سناتے ہو اگر میں پیش گوئی نہ کرتا اور آسمانی باپ پر زور نہ ڈالتا تو بھلا ایسا دشمن اسلام جہنم واصل ہوسکتا تھا۔ ہرگز نہیں تم پلّے درجے کے احسان فراموش اور ناحق کوش اور لائق پاپوش ہو۔ (باقی آئندہ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مسلمان اور ایک مرزئی کی گفتگو

مسلمان: لیجئے حضرت! آ کے پیر بھائی بھی طاعون سے مرنے لگے۔ کیا آپ کے خیال میں اب بھی مرزا صاحب اپنے دعوی میں سچے ہیں

مرزائی: ہمارا کوئی پیر بھائی طاعون سے نہیں مرا، اور نہ کبھی مرسکتا ہے۔

مسلمان: اخباروں میں لکھا دیکھا تھا کہ مرزا صاحب کے بہت سے مرید طاعون میں مبتلا ہو کر فوت ہو گئے۔

مرزائی: ہاں چند ایسے آدمی مرے ہیں جو مرزا صاحب کے مرید ہوئے تھے

مسلمان: کیا بیمار ہونے سے پہلے انہوں نے مریدوں کے رجسٹر سے اپنا نام خارج کرالیا تھا۔

مرزائی: پہلے تو نہیں، بیمار ہوتے ہی مریدی سے خارج ہو گئے تھے۔

مسلمان: جو مرید بیمار ہو جاتا ہے تو کیا مرزا صاحب قادیانی اس کو مریدی سے خارج کر دیتے ہیں۔

مرزائی: وہ خود ہی مرزا صاحب قادیانی کا معتقد نہیں رہتا کیونکہ اس کے نزدیک مرزا صاحب کا یہ دعوی کہ ہمارا کوئی مرید طاعون میں مبتلا نہ ہوگا غلط ثابت ہو جاتا ہے جس نے مرزا صاحب کے دعووں کو غلط سمجھا وہ مرید نہ رہا، پھر اگر وہ مر گیا تو مرزا صاحب کا مرید اور ہمارا پیر بھائی نہیں مرا بلکہ ایک انسان مرا۔

مسلمان۔ بہت خوب مسلمان تو اس دعوی پر بڑے بڑے اعتراض کرتے تھے یہ بات تو بہت سہل نکلی۔ مرزا صاحب قادیانی تو مرزا صاحب یہ دعوی تو ہر ایک آدمی کر سکتا ہے۔

مرزائی: آپ مسلمانوں کی بات رہنے دیں وہ تو مخالف کی سچی بات کو بھی جھوٹی ثابت کرنے کی کوشش کرنے لگتے ہیں سمجھتے نہیں کہ سچ سچ ہی ہوتا ہے خواہ وہ کسی کی زبان سے نکلے۔

مسلمان۔ خیر یہ ذکر جانے دیجئے مسلمان سمجھیں یا نہ سمجھیں آپ کو اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا بحث ہے مجھے ایک بات اور یاد آ گئی آپ اسکی طرف توجہ فرمائیں قادیان کو مرزا صاحب دارالامان کہتے ہی رہ گئے اور وہاں طاعون ہو گیا۔

مرزائی: طاعون ہو گیا تو کیا ہوا، افراتفری تو نہیں ہوئی۔

مسلمان: پہلے یہ دعویٰ تھا کہ اگر کوئی بیمار بھی یہاں آ جائے گا تو شفا ہو جائے گی باہر کے لوگ تو کیا شفایاب ہوتے یہاں کے یہاں ہی بیماری ہو گئی اور جب بیماری ہو گئی تو کہہ دیا گیا کہ افراتفری نہیں ہوئی حضرت اگر دارالامان اسی کو کہتے ہیں تو ایک روز افراتفری بھی ضرور ملاحظہ فرمائیں گے اور اس وقت ہم دیکھیں گے کہ آپ کو دار الامان کہتے ہیں یا دارالفنا۔

مرزائی: جو بات آپ نے اس وقت کہی ہے وہ ہم نے مرزا صاحب سے پہلے ہی پوچھ لی ہے۔ کہتے ہیں کہ تم اس سے ہرگز نہ ڈرو ہمارے بیت الفکر میں تاویلات کی بہت سی بوریاں بھری پڑی ہیں ہم فوراً کہہ دیں گے کہ یہ لفظ دارالامان نہیں بلکہ دارالامّاں (یعنی ماں کا گھر) ہے

مسلمان، شاباش خوب پتہ کی کہی۔

راقم: عبدالغنی صدیقی از ریاست کپورتھلہ

اڈیٹر شحنہ ہند: دار بمعنی پھانسی یعنی امن کو پھانسی دینے والا۔ یہ مسیح موعود کے لئے زیادہ موزوں ہے اتنا فرق ہے کہ اصلی مسیح تو خود پھانسی دیئے گئے تھے اور مسیح موعود امن کو پھانسی دیتا اور اس کے برخلاف مسلمانوں میں فساد اور نفاق کو زندہ کرتا ہے۔

بقیہ: مرزا قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف

ناظرین نے مرزا صاحب کی الہامی ڈکشنری دیکھ لی مجھے اس میں تھوڑا سا شک ہے کہ از روئے الہام یہ ڈکشنری تصنیف کی گئی ہے یا از روئے وحی۔ کیونکہ مرزا جی دونوں باتوں کے مدعی ہیں خیر دونوں صورتوں میں سے جس طرح تصنیف ہوئی ہے قابل غور یہ امر ہے کہ یہ ڈکشنری ان اشعار:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر و ملحد و دجال ہمیں کہتے ہیں
نام کیا کیا غم ملت میں رکھایا ہم نے
گالیاں سنکے دعا دیتا ہوں ان لوگوں کو
رحم ہے جوش میں اور غیظ گھٹایا ہم نے

سے پہلے تصنیف ہوئی یا بعد میں۔ اگر الہامی ڈکشنری پہلے تصنیف ہوئی اور الہامی شعر پیچھے (کیونکہ مرزا صاحب کا ہر فعل بذریعہ الہام ہوتا ہے) تو چاہیے تھا کہ ڈکشنری کے الفاظ واپس لیتے اور بذریعہ اشتہار مشتہر کرتے۔ چونکہ مرزا جی نے ایسا نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ یہ اشعار پہلے طبع زاد فرمائے۔ یا یوں کہو کہ الہامی شعر پہلے تصنیف ہوئے اور ڈکشنری بعد میں، تو اس صورت میں دروغ گورا حافظہ نباشد کا مضمون صادق آتا ہے اور مرزا صاحب ہرگز نفس مطمئنہ نہیں رکھتے۔ حضور نے باوجود دعوے نفس مطمئنہ علمائے اسلام اہل قبلہ پابند صوم وصلوۃ حافظان قرآن حمید وحدیث رسول کریم کے نام لے لے کر ان کی تعریفیں ایسے پاک اور محمود الہامی الفاظ سے کی ہیں کہ توبہ ہی بھلی۔ سبحان اللہ! کیا خوب نفس مطمئنہ اور کیا عجیب رحم اور جوش محبت ہے جب رحم کی یہ حالت ہے اگر خدانخواستہ غصہ آ گیا تو پھر نعوذ باللہ۔ اسپر طرہ یہ کہ حضور نے رسالہ اربعین میں تحریر فرمایا ہے کہ مجھے بنی نوع انسان سے ایسی محبت ہے جیسے ماں کو بچوں سے خدا ایسی ڈائن ماں کی محبت سے نجات دے

اگر کوئی مرزائی یا مرزا جی یہ کہیں کہ آپ اچھے مصنف ہیں مرزا جی کی کتب کا لب لباب تو پبلک کے روبرو دوہرا دیا مگر دیگر لوگوں نے جو مرزا جی کے حق میں منافی شان کلمات کہے ہیں انکا ذکر تک نہ کیا اگر مرزا جی نے بھی انکے واسطے جواباً الہامی ڈکشنری بنادی تو کون سی قباحت ہوئی کیونکہ السن بالسن و الجروح قصاص۔
عوض معاوضہ گلہ ندارد۔

تو میں بہت ادب سے عرض کرونگا

شنیدم کہ مردان راہ خدا
دل دشمنان ہم نہ کردند تنگ

جناب من! آنحضرت ﷺ کا سابقہ ہمیشہ ان لوگوں سے پڑتا تھا جو خدا اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رسولوں کے دشمن تھے، مگر اس خلق عظیم نے دائماً ان کے حق میں بجز دعائے خیر اور کچھ نہ فرمایا۔ اور بے ادبیوں اور گستاخیوں کے عوض یہی کہا کہ

اے خدا! تو دلوں کا پھیرنے والا ہے بعوض ظلم کے جو مجھ پر کرتے ہیں ان کو توفیق شرف اسلام دے، میں ان سے انتقام نہیں لیتا۔

سبحان اللہ! یہ تھے رحمۃ للعالمین۔ اور یہ ہے مرزا صاحب قادیانی کا بے عمل اور زبانی دعوے۔ مرزا جی مثیل مسیح اور مثیل محمد ﷺ کس طرح بن سکتے ہیں۔ مسلمہ قاعدہ ہے کہ شبہ کو مشبہ بہ سے مناسبت ضرور ہے۔ مشبہ بہ آنحضرت ﷺ تو کوڑی بتوں کے پوجنے والوں کو بھی دعائے خیر دیں، اور مرزا جی ایک خدا پر ایمان لانے والوں اور رسول آخر الزمان کے امتیوں کو جس مثیل خود مرزا بننا چاہتا ہے ایسے الفاظ سے یاد کرے۔ عجب ایمان باللہ وبالرسول ہے۔ اب مرزا جی خود اپنے دل میں فیصلہ کریں کہ وہ کہاں تک حق پر ہیں۔ میں ناظرین کی خدمت میں آنحضرت ﷺ کے صبر وتحمل اور استقلال اور ایمان باللہ اور نفس مطمئنہ کا ادنی نمونہ گزارشکرتا ہوں۔ ذرا غور سے پڑھیں:

آنحضرت ﷺ سفر طائف میں تنہا رہ گئے او وہاں کسی کو بھی توفیق قبول اسلام نہ ہوئی۔ بلکہ قوم قریش کی طرح ان کو بھی طیش آ گیا، تو مجبوراً آپ کو تین روز بعد وہاں سے واپس آنا پڑا۔ کمینہ لوگوں کا ایک گروہ کثیر برا بھلا کہتا اور غل مچاتا تمام دن آپ کو گھیرے رہا، اور آپ کو ایک باغ کے احاطہ میں پناہ لینی پڑی۔ مگر اللہ رے صبر و استقامت کہ انگور کے سایہ میں بیٹھ کر بارگاہ احدیت میں یہ مناجات کی

اے رب جلیل یہ بندہ مسکین وعبد ذلیل تیری بارگاہ عزت وجلال میں اپنی کمزوری اور صبر وتحمل کی کمی اور اپنی ذلت وخواری کی فریاد لایا ہے کیونکہ تو سب سے رحم والا اور ہر ایک عاجز و ناتوان کا مددگار اور خود میرا مالک اور پروردگار ہے تو مجھے کس کے حوالہ کرتا ہے؟ کیا ایسے دوست کے جو مجھے دیکھ کر ناک بھوں چڑھائے۔ یا ایسے دشمن کے جس کو تو نے میرا معاملہ سونپ دیا ہے لیکن اگر یہ بلا تیری خفگی کی وجہ سے نہیں تو مجھ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں تیرا بچاؤ میرے لئے بہت وسیع ہے میں تیری قوت و رحمت کے نور میں جو تمام تاریکیوں کا روشن کر دینے والا ہے تیرے غیظ وغضب کے نزول سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پناہ لیتا ہوں لیکن اگر تیری خفگی ہی میں میری بھلائی ہے تو تجھے وہاں تک اختیار ہے کہ تو مجھ سے راضی ہو جاوے اور بغیر تیری مدد کے نہ میں برائی سے بچ سکتا ہوں نہ نیکی کی قدرت و طاقت رکھتا ہوں۔

ناظرین! انصاف فرماویں کہ مرزا قادیانی کو کس نے گالیاں دے کر ذلیل کیا، یا جانی مالی اذیتیں پہنچائیں ۔صرف اس معمولی انکار نبوت و بروزی رسالت پر مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا اور کر رہے ہیں۔ آنحضرتﷺ نے کافروں سے بھی ایسا سلوک روا نہیں رکھا۔ خالی برا بھلا کہنے اور الہامی ڈکشنری ہی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ گورنمنٹ کو عام گروہ اہل اسلام سے بدظن کرنے میں بھی کسر نہیں کی ۔عام لوگوں کو باغی اور بدخواہ اور اپنے کو اور اپنی مبارک جماعت کو خیر خواہ سرکار ظاہر کیا۔ مگر ہماری عادل گورنمنٹ بیدار اور روشن دماغ ہے، وہ کسی کی پولیٹیکل چالوں میں کب آنے لگی۔ اس نے عام مسلمانوں پر یہ رحم کیا کہ مرزا صاحب کے خونی الہام یک قلم بند کرا دیئے اور مرزا جی سے اس فعل کا توبہ نامہ لکھوا کر شامل مثل کرایا تا کہ عدالت کا خوف ہر وقت مرزا جی کے دل الہام منزل پر طاری رہے۔

توبہ نامہ کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ اب میرے اشتہارات وغیرہ میں ذاتیات اور ملاعنہ ومباہلہ نہ ہوا کریں گے اور ہر ایک ایسی پیشین گوئی سے اجتناب رہے گا جو امن عامہ خلائق اور اغراض گورنمنٹ کے مخالف یا کسی شخص کی ذات یا موت پر مشتمل ہوا گر گورنمنٹ ذرا اور اشارہ کرتی تو مرزا جی عارضی نبوت کو بھی نذر کر دیتے۔

دعویداران نبوت تو مرزا جی سے پہلے بھی گذر چکے ہیں، مگر کسی مدعی نبوت نے اپنے مدعا علیھم سے ایسے ناجائز ذرائع سے ڈگری پانے کی کوشش نہیں کی۔ میں امید کرتا ہوں کہ کوئی مسلمان ہندو عیسائی یہودی مورخ عالم فاضل بی اے، ایم اے، خصوصاً از جماعت مرزا صاحب نظیراً ایسا نبی پیش نہ کر سکے گا جس نے جابرانہ یا دوسرے الفاظ میں گالیاں دے کر دے کر دعوی نبوت و بروزی رسالت کی ڈگری پانے کی خواہش کی ہو۔ مرزا جی بزبان خود تو ہر ایک نبی کا مثیل وثنی یا نقل بن جاتے ہیں مگر نقل مطابق اصل نہیں ہوتی ۔پس صاف ظاہر ہے کہ مرزا جی ہرگز اخلاق محمدی کی پیروی نہیں کرتے ۔ہاں مرزا جی کی جماعت گالیوں میں غصہ میں جوش میں نہ راست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیانی میں، اخوت اسلامی کے قائم کرنے میں مرزا صاحب سے اگر زیادہ نہیں تو کم بھی نہیں۔کاش مرزا جی اپنے پیغمبرآخرالزمان کے اخلاق کی ایسی پیروی کرتے جیسے آپ کے مرید آپ کی کرتے ہیں تو تنازع کی بنیاد نہ رہتی۔خدا پاک تو فرماوے

لاتقولوا لمن القی الیکم السلام لست مومنا

اورمرزا جی ان اشخاص کو جو کہیں

لا الہ الا اللہ محمدرسول اللہ ،

کافر جہنمی مرتد بیدین وغیرہ کہے۔

سبحان اللہ! پیغمبر کا اتباع تو درکنار خدا کا حکم ماننے میں بھی تامل ہے۔

چند روز ہوئے اس جگہ کے چند مقامی معززین نے ایک مرزائی ریلوے بابو کو کہا کہ تم ہم کو مرزا جی کے دعوی نبوت اور بروزی رسالت سمجھاؤ۔اتفاق سے ایک مرزائی پلیڈر اور چند دیگر ورنیکولر مرزائی بھی موجود تھے، وہ صرف ہاں میں ہاں ملاتے تھے مگر ریلوے بابو اور پلیڈر جی اس مسئلہ کو بیان کرتے تھے۔ ریلوے بابو نے ایک حدیث بیان کی جس میں ایک حصہ اصلی حدیث کا تھا اور دو حصے غلط۔ چونکہ اس جلسہ میں مولوی فضل حق صاحب خلیفۃ المسیح ایبٹ آبادی اور پیر احمد علی شاہ صاحب باشندہ اسی علاقہ کا بھی موجود تھے، پیر صاحب بول اٹھے غلط غلط شرم شرم۔ایک حدیث میں کیا بے جا ایزاد ہو رہا ہے۔ پلیڈر صاحب نے اس بات کو مان تو لیا۔مگر مارے غصہ کے ہر دو صاحبوں کا وہ براحال ہوا کہ میں اس وقت کا فوٹو بیان نہیں کرسکتا۔آنکھیں ایسی نکل پڑیں جیسے سفوکیٹڈ باڈی یعنی گلا دبا کر مارے ہوئے لاش کی نکل پڑتی ہیں۔جھاگ منہ میں اس طرح بھر لائے جیسے دریا طغیانی میں آجاتا ہے۔ پلیڈر صاحب نے دو تین گھونسے میز پر مار کر کہا کہ میں علی رؤس الاشہاد کہتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخالفوں میں سے جس کسی کو دعوی ہو آوے میں اس سے تحریری بحث کرتا ہوں۔اور اپنے اور اپنی جماعت کی تعریفوں کے پل باندھ کر ثنائے خود بخود گفتن کے مصداق بنے۔میں نے اندازہ کیا کہ یہ نفس مطمئنہ کا عکس ہے۔ بحث وحث کچھ نہ ہوئی۔خلیفۃ المسیح نے دو گھنٹہ تک سورہ فاتحہ کے نکات بیان کئے۔صرف الرحیم تک بیان ہوئے اور مجلس برخاست کیونکہ رات کے دس بجنے کو تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد سنا گیا کہ ایک سچی اور خلاف واقعہ ڈائری کے ذریعہ یہ رپورٹ پیر مرشد مرزا جی کو دی گئی اور اخبار الحکم میں دیکھا گیا کہ فلاں مقام پر مباحثہ ہوا اور خلیفۃ المسیح نے فتح پائی۔ آفرین۔ سچائی اسی کا نام ہے۔

حضرات! پبلک تو جناب سرور کائنات ﷺ کے حاشیہ نشینوں اور حواریوں کے حالات سے بخوبی واقفیت ہے۔ حضرت علیؓ نے جب ایک کافر دشمن کو گرا کر زیر کیا اور فرمایا کہ کہو خدا ایک ہے۔ تو اس کافر نے جنابؓ کے مبارک چہرہ پر تھوک دیا۔ حضرت علیؓ نے فوراً کافر کو چھوڑ دیا اور الگ ہو گئے۔ حاضرین نے کہا کہ یا حضرت ایسے بے دین کو کیوں امان دی۔ آپؓ نے فرمایا اس سے پہلے میرا مقابلہ اس کے ساتھ خدا کی راہ میں تھا، اور اب جو اسنے میری ذات کے ساتھ گستاخی کی تو اب خدائی معاملہ نہ رہا۔ میں خدائی امور میں ذاتی امور کو دخل نہیں دیتا اور اپنا بدلہ نہیں لینا چاہتا۔ کافر اس ایمان باللہ کا شیدا ہو کر فوراً مسلمان ہو گیا۔ دیکھئے حضرت مرزا صاحب نفس مطمئنہ اس کو کہتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

پیسہ اخبار میں غلط خبر کی تردید

اڈیٹر شحنہ ہند میرٹھ لکھتے ہیں:

طاعون قادیان کے متعلق کسی اخبار یا کسی نامہ نگار کے ذریعہ سے پیسہ اخبار میں ایک غلط خبر درج ہوئی تھی جس کا تعلق حکیم نورالدین صاحب سے تھا۔

حکیم صاحب نے پیسہ اخبار کو اپنے وکیل کے ذریعہ سے نوٹس دیا۔ چنانچہ اس کی تردید مشتہر ہوئی۔

بے شک غلط واقعہ کی تردید ایک پاک باز پاک کانشنس اڈیٹر کا فرض ہے یہ خبر شحنہ ہند میں بھی آئی تھی مگر ہم نے اس کا پیرایہ دیکھ کر نہیں چھاپی۔ ظرافت اور مذاق کا پیرایہ دوسرا ہے مگر ایک خلاف واقع کو واقعیت کا رنگ دینا راست بازی کے خلاف ہے۔ مرزا جی اور اون کے معتقدین سے ذاتی عداوت نہ ہونی چاہیے بلکہ صرف ان کے دعوے کی ڈیفنس کرنی چاہیے اور نفسانیت کو مطلق دخل نہ دینا چاہیے ورنہ مناظرہ نہ ہوگا بلکہ مجادلہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۲ء نمبر ۳۱۔ جلد ۲۰ و ۲۲

بقیہ: مرزا جی کے خیالات کا لیکچر

سنو سنو! آتھم کے مرجانے کی تاویل تم سن چکے، حالانکہ اس کے مرنے کا کہیں ذکر میری پیش گوئی میں نہیں۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ وہ ہاویہ میں گرایا جاوے گا، تم اس کا مطلب مرجانا سمجھے۔ مجھے اس طوفان بہتان سے ایسا غصہ آتا ہے کہ تمہارا منہ نوچ لوں اور دانتوں سے ایک ایک کی ناک چباڈالوں۔

اے احمقوا ہونّق کی بیٹ کھانے والو اور کسی احمق الذی کی قئے چاٹنے والو، ہاویہ میں گرائے جانے کے معنی ہلاک ہونا تم کو کون سے لال بجھکڑ نے بتایا اور فرہنگ کی کون سی لال کتاب میں نظر آیا۔ کیا تم سب کے سب جون پوری قاضی کے چیلے بن گئے ہو۔ تم کہتے ہو کہ ہم میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء قرآن و حدیث کے پھانکنے والے اور کیڑا بن کر فن ادب کی کتابوں کے چاٹنے والے ہیں۔ اب ایں جانب کو کامل یقین ہوگیا کہ تم میں کا ایک ایک کمثل الحمار یحمل اسفا را کا مصداق ہے اور ان انکر ا لا صوا ت لصو ت الحمیر کا مورد ہے۔

بھلا غضب خدا کا ہاویہ میں گرائے جانے کے معنی مرجانا! بس اب میرے غصہ کی کوئی حد نہیں۔ کوہ ہمالیہ سے لے کر سیلون تک زلزلے آئیں، تو بجا ہے۔ اور پشاور سے لے کر راس کماری تک طاعون ایک ایک کو چٹ کرے تو زیبا۔ پہاڑ دھنس جائیں، زمینیں غبارا بن کر اڑ جائیں، آسمان دھواں بن کر رائی کائی ہوجائیں تو سب بجا ہے، یورپ والے مجھ پر ایمان نہ لائے دیکھو جو کوہ آتش فشاں نے ایک خطے کی کیسی درگت کی کہ چالیس ہزار آدمی دم کے دم میں سلفہ ہوگیا۔ یہ ان کے لئے عبرت کا پہلا تازیانہ ہے جیسا تمہارے لئے طاعون عبرت کا پہلا سبق ہے۔ کیا تم اپنے کو زندہ سمجھتے ہو۔ ذرا تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ آسمانی باپ کی قسم اس کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ اور اگر اب بھی مجھے عیسی موعود تسلیم نہ کیا اور اپنے ایسے ویسے مردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یسوع کو اپنے کانشنس سے دیس نکالا نہ دیا تو دیکھنا کیا کیا تماشے دکھاتا ہوں اور کیسے کیسے ناچ نچاتا ہوں

منجنیق صد حصار است آہ من غافل چرا ست
شمع رساں بے منجنیق از صد ست نکبائے من

کیا کروں مجبوری کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا، ورنہ میں تم کو پیشین گوئیوں کا ایسا مزہ دکھاتا کہ خون چٹوا دیتا۔ تم فریادی ہو کر انگریزی عدالت میں گئے۔ اس نے مجھ پر دھونس ڈالی میں تو پھر بھی دھونس میں نہ آیا۔ مگر میرے کھوسٹ بوڑھے پوپلی منہ والے آسمانی باپ پر باوصف گرگ باراں دیدہ ہونے کے کچھ ایسی دباغت پڑی، اور برٹش عدالت نے اسے ایسا شکنجے میں دھر کے کھینچا کہ حواس باختہ اور ہوش فاختہ ہو گئے۔ پس یوں میری پیشین گوئی کی کمر ٹوٹ گئی۔ مگر اب میں نے آسمانی باپ کی پھر ڈھارس باندھی ہے اور اسے پھر شیشے میں اتارا ہے۔ کیونکہ بوڑھے اور بچے کی ایک حالت ہوتی ہے، ذرا سے دباؤ میں دب جاتے ہیں اور ذرا سے ابھار میں پھر پھر کرنے لگتے ہیں۔ ذرا دیکھو تو سہی کیا ہوتا ہے۔ ایک ایک منکر کو زندہ در گور نہ کر دیا تو جبھی کہنا۔ تم ذرا خوش ہو لو، بکر کود مچا لو، دولتیاں پھینک لو، پشتنگیں جھاڑ لو، مگر آسمانی باپ نے چاہا... تو پھر میری سچی مگر غضب ناک پیشین گوئیوں کے کھونٹے بندھو اور ضرور بندھو۔ کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ وہی پیشین گوئی پوری ہوتی ہجس کا اظہار کیا جائے، میری پیشین گوئی کیا ہے بددعا سہی، کیا دعا کے لئے ظاہر ہونا بھی ضرور ہے میں برابر بددعاؤں کی کھچڑی پکا رہا ہوں مگر اس میں ابھی کھد بدی نہیں آئی۔

اب سنو ھاویہ، ہوا سے اسم فاعل ہے۔ جسکے معنی خواہش کرنے والی کے ہیں۔ یہ دوزخ کا نام ہے جو منکروں کی اماں جان ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے و امّہ ھاویہ۔ چونکہ دوزخ بھی اپنے فرزندوں کو آغوش محبت میں لینے کی خواہش کرے گی لہذا اس کا نام ہاویہ ہوا۔ مگر میری پیشین گوئی کا یہ مقصد تھا کہ اگر وہ ایمان نہ لایا اور مجھے ہر طرح اس کے ایمان لانے سے مایوسی ہوگئی تو میں نے حکم دیا کہ اتنی مدت تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی اور وہ دوزخی ہو گیا۔ اور اب فرعون اور نمرود وغیرہ سرکشوں اور مرتدوں کے ساتھ دوزخ میں دندنا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس آؤ تو دکھا دوں تم تو مادرزاد اندھے ہو۔

سنو سنو! جب میں آیات قرآنی پیش کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ھوالذی ارسل رسولہ بالھدی وغیرہ مجھ پر نازل ہوئی ہیں، تو تم بہت ہی چوکنا ہوتے ہو اور میری نسبت لام کاف بکتے ہو۔ تم کو یہ خبر نہیں کہ کوئی رسول نیا ہو، یا پرانا مگر قانون قدرت ایک ہے، وہ بدل نہیں سکتا۔ نیا رسول بھی اسی کی پیروی کرے گا اور قدرت خود پیروی کرائے گی۔ کوئی نیا بادشاہ جب تخت نشین ہوتا ہے تو مروجہ قوانین تعزیرات کو بدلتا نہیں، ہاں ترمیم اور اصلاح کرتا ہے۔ میں بھی قرآن مجید کی ترمیم اور اصلاح کر رہا ہوں۔ دیکھو ملک معظم ایڈورڈ ہفتم ابھی ابھی تخت نشین ہوئے ہیں اور... اگست کو ان کی رسم تاجپوشی ادا ہوئی ہے۔ کیا انہوں نے کوئی نیا قانون جاری کیا ہے؟ وہی قدیمی قوانین ہیں جن کے وہ حال میں وارث ہوئے ہیں، اور برابر ان کی حفاظت عمل میں لاویں گے، اور رعایا کو ان پر عمل کرائیں گے۔ میں بھی رسول ہوں اور قرآن کا وارث ہوں۔ جس طرح میرا جی چاہے گا ترمیم کروں گا۔ خود تمہارا اس بات پر ایمان ہے کہ قرآن قانون الٰہی ہے جو قیامت تک جاری رہے گا مگر یہ بھی تو دیکھو کہ محمد صاحب (ﷺ) اب کہاں ہیں جو اس قانون کی پیروی کرائیں۔ میں ان کا جانشین ہوں اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرانے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ صرف یہ فرق ہے کہ محمد صاحب نے اپنے کو بشیر بھی بتایا اور نذیر بھی۔ یہ ان کی (معاذ اللہ) غلطی تھی، میں نے اس کی اصلاح کی۔ یعنی اپنے کو صرف نذیر ثابت کیا، منکروں کو دھمکی دی اور جب وہ دھمکی میں نہ آئے تو میں نے موت کے کولہو میں ان کو پیل دیا اور پھر جہنم کے محبس میں دھکیل دیا۔ وحشی لوگ ہرگز جنت کے سبز باغ پر فریفتہ نہیں ہوتے اور نہ اس کو خیال میں لاتے ہیں وہ تو سزا اور عقوبت کو مانتے ہیں۔ وحشیوں پر عبرت ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے، نہ کہ خوش کرنے اور چیتے کی طرح بھلانے کی۔ خود قرآن میں ہے:

ولو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض (الشوری:۲۷)

بھلا خیال کرنیکی بات ہے کیا قانون تعزیرا اسی لئے نہیں کہ مجرموں کو سزا دی جائے نہ کہ ان پر رحم کیا جاوے، یہ تو سراسر ظلم ہے۔ جب کسی مجرم کو رہا کر دیا جاتا ہے تو ارتکاب جرائم پر دلیر ہو جانے سے سو مجرم پیدا ہوتے ہیں۔ پس یہ محمد صاحب کی بڑی بھاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطی تھی کہ انہوں نے اپنے کو مجرموں کا بھی شفیع گردانا۔ میں نے اس کی ترمیم کی کیونکہ یہ امر لاز آف نیچر (Laws of nature) کا توڑنے والا اور بالکل اس کی نقیض ہے۔ پس میں نے اگر قرآن کو اپنی جانب منسوب کیا اور یہ کہا کہ وہ مجھ پر نازل ہوا ہے، تو تعجب میں کون سا شہتیر ہو گیا۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ میں ابھی قرآن کی بعض آیتوں کو اپنا الہام بتاتا ہوں تمام قرآن کو نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ میرے آسمانی باپ نے اسی میں مصلحت دیکھی ہے کہ کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہیے اور وحشیوں کو دفعۃً انگلی نہ دکھانا چاہیے۔ جب ان میں اچھی طرح پانی مر جائے گا اور بھڑکنا موقوف ہو جائے گا تو آسمانی باپ سارا قرآن مجھ پر نازل کر دے گا۔

اونٹ ہمیشہ برّاتے اور بل بل کرتے ہی لدتے رہے ہیں وہ وقت بہت جلد آنے والا کہ تم تمام رسولوں کو بھول جاؤ گے اور انیسویں صدی کے ایک رسول اور ایک امام پر ایمان لاؤ گے اور یہ تمہارے پیرزادے اور مشائخ اور نیم ٹر علماء دانت پیستے اور ہونٹ کاٹتے رہ جائیں گے۔ ان کو بھوجنوں کے بھی ٹوٹے ہوں گے اور پھر سب کے سب منہ میں تنکے لے لے کر میرے دارالامان قادیان کو سجدہ کریں گے۔ شعلہ کی طرح ان کی سرکشی تھوڑی دیر کی ہے اپنی آگ میں آپ ہی جل بھن کر خاکستر ہو جائیں گے

اے شمع چند سانس ہیں تیرے سحر تلک
ہنس کر گزار یا انہیں رو کر گزار دے

قرآن میں دوسری آیت میری نسبت یہ نازل ہوئی

اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انّی رسول اللہ الیکم مصدق لما بین یدی من التوراۃ و مبشّرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۔

دیکھو یہ دھڑلے اور طمطراق کی زناٹے دار پیشین گوئی ہے جس میں میرا نام صاف طور پر یوں چمک رہا ہے جیسے کالی گھٹا میں آفتاب۔ اس سے انکار کرنا مسلمان کا تو کام نہیں، البتہ ملحد اور مرتد کا کام ہے۔ اور یہ پیش گوئی کس کی ہے، خود عیسیٰ کی جو محمد صاحب کو یاد دلائی گئی ہے۔ جب خود عیسیٰ مسیح کہے کہ میرے بعد احمد آئے گا تو بس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے انبیاء کا خاتمہ ہو گیا۔ آخر میرے آنے کی کوئی تو وجہ ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ موسوی اور عیسوی اور محمدی دین سب ناقص تھے اور یہ بات عیسیٰ اور محمد صاحب کو معلوم تھی کہ اصلاح اور ترمیم کے ساتھ تمام ادیان کی تکمیل کی ضرورت ہے اور ہم پوری تکمیل کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ انسانوں کو اپنا بوتا اور اپنا کس بل اور اپنے نفس کا علم اور اس کی بساط اچھی طرح معلوم ہوتی ہے۔ پس ان زبردست شواہد کے بعد دنیا میں میرا آنا اٹل تھا تا کہ خدا کا نوشتہ پورا ہو۔

افسوس ہے کہ تم قرآن کا سیاق وسباق سمجھنے سے بھی بالکل بے بہرہ ہو۔ عرب کے نبی کا نام محمد ہے کہ نہ کہ احمد۔ وہ تو جلال کا پتلا تھا جس نے دنیا کا صفایا بولنے (جہاد) کا حکم دیا۔ احمد میں ہوں۔ میرا عنصر بالکل جمال اور رحم سے بنایا اور گوندھا گیا ہے۔ اور میں نے جو چند سال قبل اس پرامن عہد سلطنت میں لوگوں کے مارے جانے کی دھمکی دی، تو میں اس مجبوری کی معذرت کر چکا ہوں کہ اسکا الزام میرے آسمانی باپ پر ہے، نہ کہ مجھ پر۔ اگر آیت میں رسول عرب مراد ہوتا تو خداتعالیٰ بجائے من بعدی اسمہ احمد کے یاتی من بعدی اسمہ محمد کہتا۔ رسول عرب کا نام محمد ہے اور میرا نام احمد، محمد کو احمد کہنا لوگوں کی نری بھیڑ چال ہے۔

دیکھو دوسری آیت میں محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار آیا ہے۔ جس سے صاف طور پر شان جلال ظاہر ہے اور اشداء علی الکفار جو اصحاب محمد کی شان میں ہے، تو یہ واضح طور پر بتا رہی ہے کہ وہ قتل یقتل کا باب گردانے کو اتری ہے۔ پس میں اپنی احمدی شان جمال و رحم سے آیت مذکور بالا کی تلافی کرنے آیا ہوں کیونکہ دنیا میں کوئی دین قتل اور سفک اور جبر واکراہ سے نہیں پھیلا

ذرا غور تو کرو جب انسانوں کا یک قلم صفایا ہی کر دیا جائے تو کسی نبی اور رسول پر ایمان لانے والا کون باقی رہے گا۔ پس رسول عرب سے بڑی بھاری غلطی یہی ہوئی ہے جس کی اصلاح کے لئے میرا نزول ہوا۔ اگر رسول عرب میں جمال اور رحم کی شان ہوتی تو آج کے روز تمام یورپ مسلمان نظر آتا۔ میں اس لئے یورپ میں اپنی تصویریں بھیج رہا ہوں تا کہ یورپ والے میری شان جمالی و رحیمی کا نظارہ کریں اور اپنے مردہ خدا (عیسیٰ مسیح) کو چھوڑ کر زندہ مسیح اور امام الزمان پر ایمان لائیں۔ اور چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری رسالت عام ہے، لہذا ایشیا اور افریقہ میں بھی اپنی تصویریں بھجوا رہا ہوں تا کہ یہاں کے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ میں کس آن بان اور کس ٹھسّے اور شان کا نبی ہوں۔ ایک مرتبہ لوگ میری جھلک دیکھ لیں، پھر تو ممکن نہیں کہ میرے دلدادہ اور فریفتہ نہ ہو جائیں خواہ وہ کسی ملت اور مذہب وسوسائٹی کے ممبر ہوں۔ خود

تصوب عند رؤية خدّها
آراء من عكفوا على النيران

یعنی میں ایسا معشوق ہوں کہ جب میرے بھبھو کا سرخ رخسارے دیکھے جاتے ہیں تو ان لوگوں کی عقلیں صواب معلوم ہوتی ہیں جو خلوت میں بیٹھ کر آگ کی پرستش کرتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ رسول عربی کی شان جلال نے مذہب اسلام کو رسوا او دنیا کی آنکھوں میں ذلیل کر دیا اور اسلام کو سب کی نظروں میں کھٹکنا ہوّا بنا دیا۔ اور بالفرض اس زمانہ کے وحشیوں کے لئے جلال وقتال کی ضرورت تھی بھی، مگر اب جہاد کی پالیسی کالعدم ہوگئی ہے، زمانہ مہذب بن گیا ہے۔ زمانہ میں جہالت اور وحشت اور بدامنی اور تعصب کی تاریکی تھی۔ موجود زمانہ میں امن اور آزادی کے لمپ گھر گھر روشن ہو رہے ہیں۔ پس احمدی جمالی شان دکھانے کی ضرورت ہے نہ کہ محمدی جلالی تازیانہ دکھانے کی۔

مسلمانوں کی عقل تو الولے اڑے ہیں، وہ میری حکمت عملیوں کو بالکل نہیں سمجھتے۔ چونکہ اسلام میں جہاد ہے اس لئے مجھے خوف تھا کہ چند روز میں نہ صرف اسلام بلکہ تمام اہل اسلام دنیا سے یوں ناپید ہو جائیں گے جیسے ہاتھی کے سر سے سینگ اور گدھے کی کمر سے زین۔ پس میں نے اسلام سے جہاد کو حرف غلط کی طرح مٹایا اور جو قومیں مسلمانوں کو جہاد کے اتباع کے باعث نگل جانا چاہتی تھیں ان کا غصہ ٹھنڈا کیا، اور اسلام کو جو پھاڑنے والا بھیڑیا تھا بھیڑ بنا دیا، بلکہ دودھ دینے والی گائے۔

اگر مسلمانوں کے سروں میں احسان فراموشی کا بھیجا نہ ہوتا، تو مجھ پر ایمان تو بھاڑ میں گیا کم از کم میرے شکر کا گٹھا تو کاندھے پر رکھتے۔ انہوں نے تو ہر طرح جوا ہی پھینک دیا اور لمبے لمبے سینگوں سے میرا پیٹ پھاڑنے پر تل گئے جو زعفرانی حلوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور روغن بادام کے دم کیئے ہوئے پلاؤ سے ریل گاڑی کے بورے کی طرح پھولا ہوا ہے۔ وائے بے دردی اور ہائے ناحق شناسی۔

میں کہہ چکا ہوں کہ تم کو قرآن کا سیاق وسباق سمجھنے کا بھی شعور نہیں یأ تی من بعدی اسمه احمد میں یاتی صیغہ مستقبل ہے۔ اگر اس کے بعد فأ تیت ہوتا (یعنی جب تو آیا) تو ضرور محمد صاحب مراد ہوتے۔ چونکہ ایسا نہیں ہے پس میں ہی مراد ہوں کیونکہ میں عیسی اور محمد کے بعد زمانہ مستقبل میں آیا ہوں۔

اس کے بعد کی آیت فلمّا جاء هم بالبینات قالوا هذاسحر مبین کو لو، لما حرف شرط ہے جو ماضی کو مستقبل بنا تا ہے۔ تو یہ معنی ہوئے کہ

جب آئے گا مرزا غلام احمد اپنی بینات (پھڑکتی ہوئی موت کی پیشین گوئیاں لے کر)
تو منکرین کفار کہیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

دیکھ لو! یہ سب باتیں مجھ پر صادق آ رہی ہیں۔ کوئی کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی رمال ہے۔ کوئی کہتا ہے نجومی ہے۔ کوئی کہتا ہے مداری ہے۔ کوئی کہتا ہے شعبدہ باز مسمریزم والا ہے۔ کیا اب بھی میرے نبی کامل اور مسیح الزمان ہونے میں کچھ شک باقی ہے۔ میں نے اپنے کو تمہاری حالت کے آئینے میں ہو بہو اور عین مین دکھا دیا ہے تمہاری آنکھیں بیل کے دیدے ہوں تو میرا کیا قصور۔

دیکھو میں تمہیں ایک اور نکتہ سمجھاتا ہوں اور نکتہ بھی ایسا لمڈ ھیک کہ اگر ہندوستان کے تمام گرانڈیل علماء اور ریشائل مشائخ ایک دوسرے کے پشتیبان بن کر اپنی بودی اور لچر عقل سمجھ کا زور لگائیں تو ایسے نکتے کے انڈے بچوں کی جھول ہرگز نہیں نکال سکتے، خواہ کیسی ہی ٹکڑوں کوں کریں۔ عیسی مسیح نے بنی اسرائیل سے مخاطب ہوکر کیوں کہا کہ میرے بعد احمد آئے گا۔

اول تو میں لکھ چکا ہوں کہ آیت میں محمد کا لفظ نہیں بلکہ احمد کا لفظ ہے اور وہ میں ہوں۔

دوم محمد صاحب نے عیسی معہود ہونے کا دعوی نہیں کیا اور میں نے کیا۔ ایک تو میں احمد ہوں دوم عیسی معہود۔

اب بھی اگر تم مجھے سچا نہ جانو تو میں یہی کہوں گا کہ تمہارے سر میں گدھے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دماغ ہے۔ پھر تمہاری عقل کہاں گھن چکر ہوگئی ہے کہ تم تورات دن محمد محمد کا وظیفہ رٹتے ہو اور خود محمد میرے نام لیوا تھے اور کہتے تھے کہ میرے بعد عیسی آئے گا، مہدی آئے گا جو ایسا اور ویسا ہوگا۔ وہ سب علامات اور آیات بینات مجھ میں موجود ہیں۔ میرا چہرہ دیکھو، مہرہ دیکھو، بشرہ دیکھو، خوارق عادات دیکھو، ظلیت و بروزیت دیکھو، میرا من وسلوا عفرانی حلوہ دیکھو، میری سقنقور اور ریگ ماہی ملی ہوئی معجونیں دیکھو جو قوت باہ کی نانیاں اور دادیاں ہیں، میرا منارہ آسمانی باپ کا ٹھاکردوارہ دیکھو، قادیان آکر چین چان چہل پہل اور میرے چیلوں کی کود پھاند دیکھو، دیکھنے کو تو سبھی کچھ ہے مگر تم کو خدا نے آنکھیں بھی دی ہوں۔ غالب دہلوی کہتا ہے:

از ذرہ تا بمہر دل و دل ہے آئینہ
طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئینہ

عیسی مسیح نے بھی یہی کہا کہ احمد آئے گا اور خود محمد صاحب نے بھی یہی کہا کہ مسیح موعود آئے گا۔ تعجب ہے کہ تم دونوں کو نبی برحق مانتے ہو مگر ان کا کہنا نہیں مانتے۔ اگر مجھ پر تمہارا ایمان نہیں تو عیسی اور محمد ﷺ پر بھی نہیں۔ اب تمہارا ٹھکانہ دوزخ کے سوا نظر نہیں آتا۔ مگر تم اپنے ہاتھوں دوزخ جا رہے ہو۔ میں تو تم پر ویسا ہی مہربان ہوں جیسا آسمان باپ مجھ پر۔ میں آسمان باپ کا لیپا لک ہوں اور تم میرے لیپا لک۔ پس تم آسمانی باپ کے پوتے ہوئے۔ بھلا میں تمہارا بدخواہ کیونکر ہوسکتا ہوں۔ اور یہ جو میں کبھی کبھی تمہیں صلوات ومغلظات سناتا ہوں، اول تو میں نے اب ان کا بھی ڈر باپھونک دیا ہے اور کبھی کبھی کوئی گالی میری زبان سے نکل جاتی ہے تو وہ درحقیقت گالی نہیں سہالی ہوتی ہے جو دل سوزی کی حالت میں میرے دل سے طبعًا نکل پڑتی ہے۔ کیا ماں باپ بچوں کو بسا اوقات گالیاں اور کوسنے نہیں دیتے لیکن کیا وہ ان کے دشمن ہوتے ہیں۔

رہے میرے بعض چیلے چاپڑ جو تم کو اکثر ماں بہن کی دینے لگتے ہیں، اول تو وہ سخت منہ پھٹ بدزبان ناخلف ابن الفضول بڑے نامعقول اول جھلول جھلنگے کی چول گدھے کی جھول ہیں وہ میرا اتباع نہیں کرتے۔ دوم کبھی کبھی وہ جزاء سیئة سیئة پر بھی عمل کر بیٹھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر چہ میں اس کو برا سمجھتا ہوں مگر تم کو برا نہ ماننا چاہیے کیونکہ یہ تمہارے ہی قرآن کا حکم ہے پس نبیوں میں جو حکم و وقار کی صفت ہونی چاہیے وہ سب مجھ میں موجود ہیں۔

حماقت تو دیکھو کہتے ہیں کہ عیسی مسیح آسمان پر براج رہے ہیں۔ بھلا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ ان کے واسطے آسمان میں باورچی خانہ بنا ہے۔ ان کی اماں جان حضرت مریم ماماں پکتیاں پکاتی اور اپنے فرزند کو کھلاتی ہے۔ پھر کوئی پائخانہ بھی رفع حاجت کے لئے آسمان میں ضرور ہوگا، ورنہ غیر ممکن ہے کہ کوئی شخص انیس سو برس تک زندہ رہے اور دانہ تک اڑ کے اس کے منہ میں نہ جائے۔ حالانکہ خود آسمان ہی کا وجود نہیں یہ تو محض انتہائے نظر ہے۔ یہ باتیں بالکل خلاف نیچر اور آسمانی باپ کے آئین و قوانین کے سراسر خلاف ہیں۔

ایسا ہی تمہارا لغو اور بے سر و پا عقیدہ ملائکہ کی نسبت ہے کہ وہ آسمانوں پر اس طرح پٹے پڑے ہیں جیسے انگریزی فوجوں کا ٹڈی دل پچھلے دنوں ٹرنسوال میں پٹا پڑا تھا۔ حالانکہ مراد ستارے اور ان کی قوتیں ہیں۔

عیسی مسیح مر گیا گل گیا کشمیر میں اس کی قبر موجود ہے مگر تم کہتے ہو کہ فلک چہارم پر بیٹھا ہوا فرشتوں سے کانا پھوسی کر رہا ہے۔ بھلا تم میں اور بے وقوف عیسائیوں میں کیا فرق رہا۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ بیٹا (یسوع مسیح) خدا (باپ) کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے عیسی مسیح کا تو میرے سامنے نام بھی نہ لو۔ میرے تن بدن میں مرچیں بھر جاتی ہیں تتیّے چھوٹ جاتے ہیں اور پتنگے لگ جاتے ہیں، مجھے ایک ایک عیسائی سور کی شکل نظر آتا ہے۔ اگر چہ میری صفت بلکہ میرا تمغہ کسر صلیب اور قتل خنازیر ہے مگر چونکہ نہ فقط میں بلکہ آسمانی باپ بھی برٹش جیسی جبار و قہار گورنمنٹ کے جبروت سے دونوں بید کی طرح لرزتے ہیں لہذا خون کے سے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہوں، ورنہ تمام عیسائیوں کا جو کچھ حشر ہوتا دنیا دیکھتی۔ اور اب تو مسلمان اور عیسائی دونوں ہی میری نبوت اور مسیحیت اور مہدویت کے یکساں منکر ہیں، لہذا میں دونوں کو سگان زرد برادران شغال سمجھتا ہوں کیونکہ دونوں عیسی کو برحق مانتے ہیں۔ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ذرا دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے۔ کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں۔ ابھی میرے پنجے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کی زمین پر اچھی طرح نہیں گڑے۔ ہاں میری امت اور اولاد دن دونی رات چوگنی کسی حریص کی توند کی طرح بڑھ رہی ہے اور پھل پھول رہی ہے، انڈے بچے دے رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ چند روز میں اپنا کرشمہ دکھا سکوں گا اور اپنا اور آسمانی باپ کا عندیہ پورا کر سکوں گا۔ سر دست تو میرے ہاتھ بندھے ہیں، مشکیں کسی ہیں، پاؤں کاٹھ میں ٹھکے ہیں، نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔

تمہارا یہ عقیدہ بھی کتنا خام ہے کہ پیغمبر عرب کو ان معنی میں خاتم النبیین سمجھتے ہو کہ ان پر نبوت ختم ہو گئی۔ بھلا نبوت بھی ایسی شئے ہے جو افراد انسانی میں سے کسی فرد پر ختم ہو جائے۔ پیغمبر عرب میں کیا ترجیح تھی کہ برخلاف ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء کے انہیں پر نبوت ختم ہوئی۔ کتاب تقویۃ الایمان میں غیر مقلدوں اور وہابیوں کے پیر و مرشد مولوی اسماعیل صاحب لکھ گئے ہیں کہ اگر خدا چاہے تو آنحضرت ﷺ جیسے لاکھوں نبی پیدا کر دے۔ یہ پیغمبر عرب پر خلاف لاز آف نیچر بڑا بھاری طوفان اور بہتان ہے کہ خدا تعالی ان جیسا پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اس سے خدا کا عجز بھی لازم آتا ہے۔ تم نہ قرآن کے معنی سمجھتے ہو، نہ پیغمبر کے اقوال کے۔ خود پیغمبر صاحب فرما گئے ہیں لا تخیروا فی انبیاء اللہ جب یہ صورت ہے، تو ان پر نبوت کیونکر ختم ہوئی۔ اس صورت میں تو وہ تمام انبیاء سے افضل ٹھہرتے ہیں۔ اور یہ قول حدیث مندرجہ بالا پر نظر کر کے بالکل ما لا یرضی بہ القائل ہے اور قرآن کے بھی خلاف ہے جس میں لا نفرق بین احد من رسلہ وارد ہے۔ پس نبی نبی سب ایک ہیں۔ میں ہوں یا دوسرے انبیاء ہوں۔ اور اگر ختم نبوت میں ایسا ہی سرخاب کا پر ہے تو مجھ سے بڑھ کر کوئی اس کا مستحق نہیں کیونکہ میں سب انبیاء کے بعد اور پیغمبر عرب سے بھی تیرہ سو برس کے بعد نازل ہوا ہوں۔ مگر تم یہ بات خوب یاد رکھو کہ سب سے اخیر میں ہونا یا یوں کہو کہ خاتم الانبیاء بن کر سب سے پھسڈی رہ جانا فضیلت اور بزرگی میں داخل نہیں بلکہ سب سے اول ہونا باعث شرف ہے۔ اگر اولویت اور اخرویت میں ترجیح کی کوئی پچر ٹھکی ہوتی تو تمام انبیاء پر باوا آدم کو فضیلت ہوتی نہ کہ کسی پس ماندہ اور پھسڈی نبی کو۔

بات یہ ہے کہ تم خاتم النبیین کے معنی ہی نہیں سمجھے خاتم بمعنی مہر ہے اور مہر کسی شخص کی علامت ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر عرب میں بھی وہی نبوت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت اور صفت موجود تھی جو انبیاء سابقین میں تھی ، نہ کہ یہ معنی کہ ان کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

بالفرض پیغمبر عرب خاتم ہی سہی مگر وہ انبیاء کیکاتم ہیں نہ کہ رسولوں کے میں تو رسول ہوں نہ کہ نبی اور پیغمبر عرب نے بھی لا نبی بعدی فرمایا ہے نہ کہ لا رسول بعدی اور چونکہ رسالت میں نبوت بھی داخل ہے نہ کہ علی العکس تو یہ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑا کہ میں (یعنی مرزا قادیانی) رسول بھی ہو گیا اور نبی بھی۔ مجھے حاملہ رسالت ملی جس کے پیٹ سے نبوت کا بچہ کھٹ سے نکل پڑا مولی دے اور بندہ لے۔ چھپر پھاڑ کر ملنا اسی کو کہتے ہیں۔

سنو سنو! پیغمبر عرب نے فرمایا ہے کہ قرب قیامت میں عیسی اور مہدی پیدا ہوں گے اب قرب قیامت ہے میں عیسی موعود ہوں اور مہدی مسعود بھی اور میرے بعد قیامت ہوگی اور دنیا کے خاتمہ کے ساتھ نبوت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اب تمہیں انصاف سے کہو کہ نبوت مجھ پر ختم ہوئی یا کسی اور پر۔

اور حماقت سنو! تم کہتے ہو کہ مہدی آخر الزمان آئے گا اور وہ نبی ہوگا بھلا یہ تو بتاؤ کہ وہ نئی شریعت کا پوٹلا بغل میں دبا کر آئے گا یا اسی پورانی کرم خوردہ دقیانوسی اسلامی شریعت کی بٹیا یا پک ڈنڈی پر چلے گا اگر نئی شریعت کا گٹھا سر پر رکھ کر آئے گا تو پیغمبر عرب کی ختم نبوت غارت غول ہوئی اور اسی پورانی شریعت پر چلے گا تو سلمنا۔ اور میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اسی اسلام میں قیامت تک بے شمار نبی پیدا ہوتے رہے ہیں اور ہوں گے۔ بس میں بھی نبی ہوں نبی کیا معنی وہی مہدی ہوں تمام اولیاء مثلاً پیران پیر اور بایزید بسطامی اور جنید بغدادی وغیرھم درحقیقت نبی تھے تم یہ کہو گے کہ انہوں نے نبوت کا دعوی کیوں نہیں کیا میں کہونگا کہ یہ ان کا کسر نفس تھا دوم ممکن ہے کہ ان پر اظہار نبوت کا الہام نہ ہوا ہو مگر میں مجبور ہوں مجھ پر الہام ہو چکا ہے کہ تو مثیل المسیح ہے مہدی موعود ہے رسول ہے اگر میں ڈنکے کی چوٹ، نہ کہ قادیان کی اوٹ ،ایسا اظہار نہ کرتا تو آسمانی ہائی کورٹ میں دھرا جاتا اور یسوع مسیح تو چند ساعت دوزخ میں رہا مجھے ہمیشہ رہنا پڑتا تمہارا کیا ہے تم نے تو ہنڈا سا منہ کھول دیا مصیبت تو میری ننھی سی جان پر پڑتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنو سنو! غیر ممکن ہے کہ ایک نبی یا رسول ساری خدائی کیلئے ہو اور وہ بھی قیامت تک زمانہ طرح طرح کے رنگ بدلتا رہتا ہے ہر خطہ اور ہر زمین کی آب وہوا پھول پھل اناج ترکاری اور خود انسانوں کی طبائع جدی جدی ہیں پس ساری خدائی کو ایک شخص کا تابع کر دینا بڑا بھاری ظلم اور خلاف نیچر ہے پھر تمام انبیاء مر گئے گل گئے تم ان نہیں کی لکیر کے فقیر ہو اگر وہ نبی تھے بھی تو اس زمانہ کے جس میں وہ مبعوث ہوئے جو وحشت و جاہلیت زمانہ تھا اب تو تہذیب کا زمانہ ہے مردوں کے آگے گردن خم کرنے کے دن لد گئے۔ نہ خلیل خان رہے نہ فاختہ۔ پس مردوں کا پیچھا چھوڑو۔ میں زندہ نبی زندہ مسیح زندہ مہدی ہوں، مجھ سے بیعت کرو اور گلے میں ڈھول ڈال کر میری رسالت ومہدویت کی ڈونڈی پیٹو کہ

ملک آسمانی باپ کا

اور حکم امام الزمان مہدی دوران مسیح زمین وآسمان اور منزل فی قادیان

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قدس اللہ سرہ العزیز کا۔

سنو سنو! نبی ہو یا غیر نبی سب انسان ہیں اور انسانی طاقت محدود ہے برخلاف اس کے زمانہ متسلسل الی غیر النہایۃ سیّال ہے جو دنیا کی ساری چیزوں کا ظرف ہے بھلا کیونکر ممکن ہے کہ ایک ناتواں ضعیف البنیان ہستی غیر محدود اور غیر متناہی امور کی اصلاح کا ٹھیکہ لے سکے جب کہ وہ خود فانی ہے۔

مسلمانوں میں وہابیوں کا ایک گروہ ہے جو پیروں کے ماننے اور ان کو نذر نیاز چڑھانے کا سخت مخالف ہے مگر مردہ انبیاء کو وہ بھی مانتا ہے بلکہ بعض کا کلمہ پڑھتا ہے بھلا غور کرنے کی بات ہے کہ مردے مردے سب یکساں ہیں ولی ہوں یا نبی، غوث ہو یا قطب۔ وہابیوں کی بھی وہی مثال ہے کہ گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز

میں بھی یہی کہتا ہوں کہ تم زندہ نبی کو مانو میں زندہ ہوں اول تو میں مروں گا نہیں۔ اور مروں گا بھی تو قیامت آئے گی جب کہ نبوت ورسالت کا کھڑاگ ہی کافور ہو جائے گا۔ اور اگر میں ابھی ابھی دس پانچ برس میں ٹیں ہو گیا تو کون ایسا تیسا کہتا ہے کہ تم مجھے زندہ سمجھو اور میرے مردہ کی پرستش کرو۔ ہاں میں اپنا قائم مقام اور اپنی بڑی یادگار منارۃ المسیح چھوڑے جاتا ہوں اور اس کی حفاظت تمہارا فرض ہے جیسے صلیب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت عیسائیوں کا فرض ہے اس کے سوا میری نسبت کوئی کیسی ہی بے پر کی اوڑائے مگر تم اپنے پروں پر پانی نہ پڑنے دیتا۔ (باقی آئندہ)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴۔ اگست ۱۹۰۲ء نمبر ۳۲ جلد ۲۰ و ۲۲

بقیہ: مرزا قادیانی کے اقوال وافعال میں تخالف

حضرت علیؓ کے بھائی حضرت جعفرؓ حسب الحکم رسو خدا ﷺ ایک سو آدمیوں کے ساتھ مکہ سے ہجرت کر کے شاہ حبش کے پاس جو عیسوی مذہب تھا پناہ گزین ہوئے۔ کفار قریش نے اپنے ڈیلیگیٹ Delegate ان کے پیچھے شاہ حبش کے پاس بھیج کر لکھا کہ یہ جماعت ہمارے لونڈیاں غلام بھاگ کر آپ کی دولت میں پناہ گزیں ہوئے ہیں، ان کو ہمارے گروہ کے حوالہ کرو۔ شاہ حبش نے حضرت جعفرؓ کو بلا کر دریافت کیا ۔حضرت جعفرؓ نے بزبان فصیح یہ خطبہ پڑھ کر حاضرین کو دنگ کر دیا

یاایها الملك كنا قو ماً اهل جا هلية نعبد ا لاصنام و نأكل الميتة و نأ تى الفوا حش و نقطع الا ر حا م و يأ كل القوى منا الضعيف فكنا على ذلك حتى بعث الله الينا رسو لاً منا نعرف نسبه و صدقه و اما نته و عفافه فدعا نا الى الله لنوحّده ونعبده و نخلع ما كنا نعبد نحن و آ باء نا من دو نه من الحجا رة و الا و ثان و امر نا بصدق الحد يث و ادا ء الامانة و صلة الر حم و حسن الجوا ر و الكف عن المحا ر م و الد ماء و نها نا عن الفوا حش و قو ل الزو ر و اكل ما ل اليتيم و قذ ف المحصنا ت و امر نا ان نعبد الله و حده لا نشر ك به شيئا و امر نا بالصلوة و الز كو ة و الصيا م فصدقنا ه و اتبعنا ه على ما جا ء به من الله تعا لى فعبد نا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله تعالى و حده و لا نشر ك به شيئا و حر منا ما حر م الله علينا و ا حللنا ما احل لنا فعدى علينا قو منا فعذ بو نا وفتنونا عن د يننا لير دونا الى عبا د ت ا لا وثان من عبادت الله تعالى و ان نستحل من اللخبا ئث كما قهرونا و ظلمو نا و ضيّقوا علينا و حا بوا بيننا و بين د يننا و خر جنا الى بلادك و ا ختر ناك على من سواك و رغبنا فى جوارك و رجو نا ان لا نظلم عندك يا ايها الملك (سيرۃ النبی لابن ہشا م) ۔

ترجمہ: حضرت جعفر نے فرمایا کہ اے بادشاہ ہم جاہل قوم تھے بتوں کو پوجتے تھے مردار گوشت کھاتے تھے بدکاریاں کرتے تھے ہمسایوں سے بہ بدی پیش آتے تھے زبردست کمزور کا مال کھا جاتے تھے اور ایک مدت سے ہماری یہی حالت چلی آتی تھی یہاں تک کہ خدا نے ہمارے ہی میں سے ایک پیغمبر بھیجا جس کی شرافت نسب راست بازی ایمان داری اور پاک دامنی سے ہم خوب واقف تھے پس اس نے ہم کو خدا کی طرف بلایا کہ ہم صرف اسی کے خدا کو جانیں اور اسی کی عبادت کریں اور ان بتوں اور پتھروں کی عبادت کو چھوڑ دیں جن کو ہم اور ہمارے باپ دادے پوجتے تھے اور حکم دیا کہ ہم صرف خدا ہی کی عبادت کریں اور کسی چیز کو ذات وصفات اور استحقاق عبادت میں اسکے ساتھ شریک نہ کریں اور ہم کو پانچوں وقت نماز پڑھنے اور سال پھر بعد بقیہ مال کا چالیسواں حصہ صدقہ دینے اور ماہ رمضان میں بیماری اور سفر کے سوا روزہ رکھنے کا حکم دیا (پھر ایک ایک کر کے تمام احکام اسلام اس کے سامنے بیان کئے اور پھر کہا) اس پیغمبر نے ہم کو سچ بولنے اور امانت کو اس کے مالک کے پاس پہنچا دینے اور قرابت داروں سے رعایت ومروت کرنے اور ہمسائیوں کے ساتھ نیکی سے پیش آنے اور برائی اور حرام کاموں اور خون خرابوں سے بچنے کا حکم دیا اور بدکاریوں اور جھوٹی گواہی دینے اور یتیموں کا مال کھانے اور پاک دامن عورتوں پر تہمت لگانے سے منع کیا پس ہم نے اس کو پہچانا اور جو احکام خدا کی طرف سے اس نے پہنچائے ان سب کی پیروی اختیار کی پس ہم صرف ایک ہی خدا کی عبادت کرتے ہیں اور کسی چیز کو کسی بات میں بھی اس کے شریک نہیں کرتے اور جو چیز خدا نے ہم پر حرام کر دی ہے اس کو حرام اور جو چیز حلال کر دی ہے اس کو حلال جانتے ہیں پس اس بات پر ہماری قوم ہماری دشمن بن گئی ہے اور طرح طرح کے دکھ دیئے اور ہم کو ہمارے دین سے پھرانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہا کہ خدا کو چھوڑ کر پھر بت پوجنے لگیں اور جن بری باتوں اور چیزوں کو ہم پہلے جائز سمجھتے تھے ان کو جائز جانیں۔ پس جب کہ انہوں نے ہم کو نہایت عاجز کر دیا اور طرح طرح کے ظلم کئے اور نہایت تنگ اور دق کیا اور ہمارے دین سے ہمیں پھرانا چاہا اور ہمارے مزاحم ہوئے تو ہم اپنا وطن چھوڑ کر اور تجھ کو دیگر بادشاہوں کی نسبت اچھا جان کر تیرے ملک میں چلے آئے اور یہ امید کر کے کہ تیرے ہوتے کوئی شخص ہم پر ظلم نہ کر سکے گا تیری پناہ اختیار کی۔

یہ ہے اسلام کا صحیح فوٹو جس کے دیکھنے سے اسلام کی سچی عظمت دلوں میں بھر جاتی ہے اور اس کی حقیقی صداقت اور حقیقت کا ایک گہرا اور پائدار نقش دل پر جم جاتا ہے۔

اب قادیانی مرزا جی ہی سچ کہدیں کہ اپنے ستارہ قیصر و تحفہ قیصریہ میں جو بحضور علیا جناب قیصرہ ہند ارسال کئے تھے کون سی عظمت و شان شوکت اسلام کی بیان فرمائی ہے۔ اگر کچھ لکھا ہے تو یہی لکھا ہے کہ اے قیصرہ ایک مہدی آیا ہے جس کے بزرگوں نے سرکار کی فلاں فلاں خدمات کی ہیں۔ وہ خونی مہدی نہیں، وہ سچا خیر خواہ سرکار ہے۔ اور اس مہدی کے آنے کی سخت ضرورت ہے۔ اے قیصرہ! تم نے ایسے عجیب و غریب مہدی کی کوئی قدر نہ کی اور باوجود اس قدر وسیع اخلاق کے اپنے مخلص مہدی کو محروم رکھا۔ شائد وہ ایک رسالہ حضور میں نہیں پہنچا اور کہیں پس و پیش ہو گیا ہو گا اس لئے اب ستارہ قیصرہ بھیجا جاتا ہے امید ہے کہ جواب سے افتخار بخشا جاوے گا۔

سبحان تیری قدرت! کیا خوب نبوت اس تحریر سے ٹپک رہی ہے اور بروزی رسالت کی شان ظاہر ہو رہی ہے۔ آپ کو پیروی اور اتباع کی کیا ضرورت۔ آپ تو حسب اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء خود محمد رسول اللہ اور خاتم النبیین اور جری اللہ فی حلل الانبیاء ہیں۔ اور اپنے مریدوں کی غلطی کا ازالہ کر رہے ہیں کہ وہ آپ کو پہلے ایک مجدد سمجھتے تھے اور اب رسول بنا لیا۔

اب اختلاف درمیان قول و فعل مرزا صاحب ناظرین پر ظاہر ہو گیا یا کوئی کسر باقی رہ گئی۔ مرزا جی ہی خدا لگتی کہدیں کہ کیا آپ کے دل میں پیغمبر خدا ﷺ کی کوئی وقعت ہے، اور آپ واقعی ان کے قدم بقدم چلتے ہیں۔ کیا سرور کائنات نے بھی کبھی کوئی اس قسم کی پولیٹکل چال چلی تھی۔ کیا یہ آنحضرت ﷺ کی پالیسی تھے جس کی آپ تقلید کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں۔ بندہ پرور حضور انور نبی ہاشمی روحی فداہ نے تو کافروں پر بھی وہ احسانات کئے کہ فلک گفت احسن ملک گفت زہ۔ اور کفار دل وجان سے قائل ہو گئے کہ بے شک یہ رحمۃ للعالمین ہیں۔

آنرایبل سر سید احمد خان کو طرح طرح سے برا بھلا کیا گیا گالیاں دیں گئیں۔ مغلظات کے ملفوف خطوط بھیجے گئے۔ کفر کے فتوے اس پر بزور چپکائے گئے۔ غرض کہ سب قسم کی اذیتیں اسکے حق میں روا رکھی گئیں۔ مگر اس پیر جواں ہمت نے اپنے نانا کی سنت کو تازہ کر کے اف تک نہ کی۔ اور سوائے دعائے خیر ومرحبا کچھ نہ کہا۔ جب بہ تقاضائے بشریت بہت تنگ آ گیا تو اس قدر کہہ کر خاموش ہو گیا جیتے جی میری تم قدر نہیں کرتے۔

یاد آوے گی تمہیں میری وفا میرے بعد

چنانچہ اب انکی دائمی مفارقت آٹھ آٹھ آنسو رلاتی ہے۔ اگر وہ چاہتے تو لکھوکھہا روپیہ کی جائدادیں حاصل کر سکتے تھے۔ اگر مدعی نبوت ہوتے تو میں سچ کہتا ہوں کہ تعلیم یافتہ سوسائٹی تو بے چون و چرا قبل قائم کرنے امور تنقیح کے اقبال دعوی داخل کرتے، اور بہت خوشی سے اس کو مثیل یا بروزی وغیرہ طور پر ماننے کو تیار ہو جاتے۔ مگر وہ سچا اور حقیقی مسلمان بخوبی جان چکا تھا اور اس کا ایمان تھا کہ نبی ہاشمی ﷺ کا یہ قول بالکل حق اور راست ہے ولوکان بدی نبیاً لکان عمر نبیاً۔

قرآن کے جو معارف وہ مرحوم بیان کر گیا ہے اگر سو سال حضور (مرزا قادیانی) اور حضور کا مشن ان تھک کوششیں دن رات کرتا رہے تو عشر عشیر بھی بیان نہ کر سکے۔ جن معارف پر مغربی فلاسفروں کی قلمیں توڑ دیں، مخالفین اسلام کے صدہا قسم کے اعتراض رد کر کے اسلام کی موہنی تصویر کو ایک محبوب دلہن کی طرح مرغوب خاص و عام کر دیا۔

سبحان اللہ! مرزا جی کے معارف قرآنی کیا کیا مضحکہ خیز ہیں ناظرین کی خدمت میں دانہ از خرواری عرض کرتا ہوں:

و اذا الجبال سیِّرت

معارف مرزائی۔ پہاڑ اڑائے جا کر عمارت بنائی جاتی ہے یعنی مہدی آخر زمان (مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب) کے ظہور کی علامت یہ ہوگی کہ اس زمانہ میں پہاڑ اڑائے جاویں گے اور عمارات بنائی جاویں گی اب چونکہ پہاڑ اڑائے جاتے ہیں اور پتھر عمارات کے کام میں آتے ہیں اس سے ثابت ہوگیا کہ زمین گول ہے۔ اب وہ وقت ہے کہ مہدی آخر زمان (مرزا صاحب) پیدا ہو۔

کیا خوب معارف ہیں۔ غور کا مقام ہے کہ مرزا جی نے ایک ایسی جدید اور نئی تھیوری مہدی آخر زمان کی بیان فرمائی کہ محمد علی بابی کی بوسیدہ لاش بھی قبر میں پھڑک گئی اور حسن بن صباح اور مسیلمہ کذاب کی قبر سے صدا مرحبا نکلی کیونکہ دنیا میں ابتدائے آفرینش سے الی زمان مسعود مرزا صاحب نہ کبھی پہاڑ اڑائے گئے نہ پتھر نکال کر عمارات بنائی گئیں اور نہ کسی کو اس طرف خیال ہوا۔ اب جو مرزا صاحب کا ظہور ہوا تو یہ باتیں ہونے لگیں اور قیامت کے آثار کی دلیل خود مرزا صاحب نے پبلک کو بتائی۔

جناب نے کبھی تواریخ کے اوراق کو الٹا ہے۔ اہرام مصری کی تاریخ پڑھی ہے وہ اہرام کس نے بنائے تھے اور کس چیز کے بنے تھے اور کتنے عرصے میں بنے تھے اور وہ پتھر جو ان میں صرف ہوئے وہ پہاڑوں ہی سے لائے گئے تھے یا خشت سازوں نے بنائے تھے۔ افسوس خودغرضی انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔ یہ اہرام مصر کے ہر حصے میں اس قدر کثرت کے ساتھ تھے کہ ان کی صحیح تعداد بتانا تقریباً غیر ممکن ہے ان اہراموں کو بنے ہوئے بارہ ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہوا ہے جس پر تحریر کیا گیا کہ

بنینا هذا الاهرام فی ستین سنة فلیهد مها ن یر ید فی ستمأة سنة فان الهدم ایسر من البناء

یعنی ہم نے اس اہرام کو ساٹھ برس میں بنایا ہے مگر جو اس کے ڈھانے کا ارادہ رکھتا ہے وہ پہلے اسکو چھ سو برس میں تو ڈھالے حالانکہ بنی ہوئی عمارت کو کھوڈ ڈالنا اسکے بنانے سے سہل تر ہے۔

اذا العشار عطّلت

معارف مرزائی۔ ریل کے جاری ہونے سے اونٹ بے کار ہو گئے۔ بارک اللہ، کیا عجیبہ معارف ہیں۔ یعنی قیامت کے علامات سے جب کہ مہدی آخر زمان (مرزا صاحب پیدا ہوں گے اور ان کا ظہور ہوگا ایک علامت یہ ہوگی کہ ریل کے جاری ہونے سے اونٹ بیکار ہو جاویں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بڑی بین دلیل ظہور مہدی کی ہے کہ اونٹ بے کار ہو گئے کیونکہ باوجود ریل کے جاری ہونے کے اب اونٹ اس قدر کار آمد ہیں کہ دس پندرہ سال آج سے پہلے جس اونٹ کی قیمت ۶۰ روپئہ تھی آج کل وہ ڈیڑھ سو روپئہ میں بھی دست یاب نہیں ہوتا۔ کیوں؟ اسلئے کہ صرف پنجاب میں نوکورس اونٹوں کے قائم ہوئے یعنی ۹ رسالے اونٹوں کے کھڑے کئے گئے ہیں فی رسالہ یا کور میں ۱۰۹۰۔ اونٹ ہوتے ہیں مقامات ذیل میں وہ کور موجود ہیں۔ دہلی، میاں میر، منٹگمری، جہلم، راولپنڈی، نوشہرہ۔ تین دیگر مقامات پنجاب میں تو کل ۹۸۱۰۔ اونٹ اس وقت برسرکار ہیں اور ہر ایک رسالہ میں لوگوں کو قرضہ دیا جا رہا ہے کہ اونٹ خریدو اور بھرتی کرو۔

یہ معارف کیا گوزشتر سے زیادہ وقعت رکھتے ہیں کیا اذا العشار عطلت کے معارف اس پر صادق آتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ شائد مرزا صاحب کے معارف پبلک سمجھتی نہیں شاید مرزا صاحب نے فرمایا ہو کہ باوجود ریل کے جاری ہونے کے اونٹ بیکار اور کم یاب ہو جاویں گے اور ڈھونڈے نہ ملیں گے۔

اذا الصّحف نشِرت

مرزائی معارف: ایک علامت قیامت کی یہ ہے کہ اخبارات اور رسالے مطبعوں سے نکل کر لوگوں کو ملتے ہیں اور ایسے وقت میں مہدی (مرزا صاحب) کا ظہور ہوگا۔ بہت معقول، یہ بھی نئی بات ہے مطابع اب مرزا صاحب ہی کے زمانہ میں ایجاد ہوئے۔ پہلے تو صفحہ ہستی پر تھے ہی نہیں۔ حضرت سال ۱۸۵۷ء میں پہلا چھاپہ خانہ انڈیا میں بمقام گوا قائم ہوا جب کہ حضور کی عمر ۱۲ سال کی ہوگی۔ اور یورپ امریکہ افریقہ میں مطابع کا وجود اپنی جماعت کے بی اے، ایم اے صاحبان سے پوچھ لیں۔

اذا البحا ر فجّر ت

مرزائی معارف: قیامت کی اور ظہور مہدی (مرزا صاحب) کی ایک نشانی یہ ہوگی کہ دریاؤں سے نہریں کاٹ کر آب پاشی کے واسطے لائی جاویں گی۔ حقیقت میں یہ بات تو بالکل نئی ہے دنیا میں حال کے سوا کبھی نہریں نہیں نکلیں اور نہ کسی نے نکالیں۔

سبحان الّذی اسریٰ بعبدہ لیلاً

مرزائی معارف: مسجد اقصیٰ سے مسجد قادیان مراد ہے اور بیت المقدس سے موضع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان۔ جناب کجا کادیان کو دیان اور کجا مسجد اقصی اور کجا بیت المقدس ۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک ۔آپ کے دل میں یہی عظمت اسلامی ہے اور اسی پر دعوی نبوت ہے۔

اذا الشّمس کوّرت:

قیامت کی ایک یہ نشانی ہے کہ مہدی (مرزا) کے ظہور کی ضرورت ہے کیونکہ جہالت چھا گئی ہے۔

جناب من! اور تو کوئی جہالت نہیں چھائی بفضل خدا ہر طرح سے آفتاب علم چمک رہا ہے ہاں اگر جہالت چھائی ہے تو اس واسطے کہ ایسے کورانہ معارف بیان ہوتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔ ہاں مسلمانوں پر ظلمت کیوں نہ چھائے جب کہ قرآن مجید کی یہ قدر کی جاتی ہے اور ایسے معارف بیان کئے جاتے ہیں ۔

راقم : مرزائیوں کا خیرخواہ۔ از مردان

حیات وممات مسیح

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں :

میرٹھ میں آج کل مرزا جی کے ایک قائم مقام تشریف کا پوٹلا لائے ہیں۔

وہی حیات وممات مسیح کا باسی تباسی مسئلہ عوام جہلاء کے روبرو پیش کرتے ہیں جسکی نہ صرف ضمیمہ شحنہ ہند میں بلکہ علماء کے مختلف رسالوں میں بارہا تردید ہو چکی ہے۔ اور حال میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مدظلہ نے تو اپنی کتاب سیف چشتیائی میں مرزا جی کے دعوے ممات مسیح کا اس دھڑلے اور زور شور سے استیصال کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا ۔اور مرزا جی اور ان کے چیلوں کے دلوں میں کچھ بھی انصاف اور حقانیت ہے تو پیر صاحب کے دلائل قاطعہ کے سامنے گردن تسلیم خم کریں گے ۔

خوبی یہ ہے کہ مرزا جی باوصف دعوی مسلمانی وہی اعتراضات کرتے ہیں جو آریا اور دہریئے اور یہودی کرتے ہیں کہ خدا کہاں ہے،اور کیسا ہے،کیا وہ اپنے عرش (مکان یا بنگلہ یا ایوان) کے چبوترے پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے، اور اپنے لمبے لمبے ہاتھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ساری دنیا کا انتظام کر رہا ہے، اور محمد صاحب (ﷺ) افلاک کو چیر پھاڑ کر پدموں اور سنکھوں میلوں کے خلاء بسیط جو طے کر کے کیونکر طرفۃ العین میں شب معراج آئے اور گئے۔

علی ہذا کیونکر ممکن ہے کہ عیسیٰ مسیح کی اتنی عمر ہو، اور وہ بغیر کھائے پیئے فلک چہارم پر دندنا رہا ہو۔

یہ ایسے ملحدانہ اعتراضات ہیں کہ ایک مسلمان جو کتاب وسنت کے اتباع کا مدعی ہو، ان کو سنکر اس کا خون جوش میں آئے گا نہ یہ کہ وہ خود اسلام پر ایسے اعتراض کرے گا۔

ہم کو حیرت ہے کہ جب مرزا جی کے ایسے عقاید ہیں اور وہ کتاب وسنت کے نصوص قطعیہ کے ایسے منکر ہیں اور جدید رفارمر بنے ہیں تو اپنے کو مسلمان کیوں کہتے ہیں۔ تمام اسلامی علماء اور مشائخ مرزا جی کو دائرہ اسلام سے خارج کر چکے۔ الحاد وتکفیر کے فتوے لگا چکے۔ مگر مرزا جی اور تمام میرزائی بدستور یہی کہے جاتے ہیں کہ ہم اچھے خاسے ترشے ترشائے مسلمان ہیں۔ بلکہ ہمیں مسلمان ہیں اور ہمارے سوا دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔

مرزا جی نے اپنی بروزی اور ظلی رسالت کا دار و مدار بالکل مسیح کی موت پر رکھ چھوڑا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کوئی بادشاہ مر جائے اور ایک گدا گر یہ ہاک لگائے کہ میں اس کا جانشین ہوں۔ ایسے شخص کو لوگ مخبوط الحواس اور مجنون نہ سمجھیں گے تو کیا سمجھیں گے۔ مرزا جی کے خلیفہ کہتے ہیں کہ تمام علماء میرے سامنے آئیں مگر شرط یہ ہے بجز ممات مسیح کے دوسرے مسئلہ پر بحث نہ ہوگی۔ حالانکہ جب مرزا جی مدعی نبوت بنے ہیں، تو سب سے پہلے ان کو اپنی نبوت اور موعودیت کا ثابت کرنا ضروری ہے۔ ان کے پاس تو بس یہی دلیل ہے کہ مسیح برے تھے، ان میں فلاں فلاں عیوب تھے، وہ جھوٹے اور مکار تھے۔ میں ان سے بدرجہا اچھا ہوں۔ کتاب وسنت میں تو عیسیٰ مسیح کے معصوم اور نبی برحق ہونے کی تعریف ہو اور مرزا جی باوصف دعوی مسلمانی انکو فاسق و فاجر عوام سے بھی بدتر سمجھیں۔ کیا کوئی مسلمان اس کو یقین کرسکتا ہے اور مسیح پر ایسے فحش گو اور طوفان باندھنے والے کو ترجیح دے سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس ہے کہ مرزا صاحب تو اپنے چچا کے بیٹوں (۲۳ مہدیان کذاب) کی سنت پر بھی نہ چلے یعنی کسی جھوٹے مہدی نے انبیاء کو گالیاں نہیں دیں، نہ ان کے مقابلے میں اپنے کو ظلی اور بروزی رسول اور نبی قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ وحشیوں اور جاہلوں میں تھوڑی دیر ان کی شعلہ کی جھلک یا بجلی کی سی چمک قائم رہی، کیونکہ وہ ناحق پر تھے اور بالآخر خود ہی بجھ گئی۔ ورنہ سوڈان اور افریقہ کے وحوش ان کو چندروز کے لئے بھی مہدی تسلیم نہ کرتے۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ میرٹھ کے نہ صرف علماء کرام بلکہ عوام اہل اسلام نے بھی خلیفہ جی کو قابل خطاب نہیں سمجھا بس یوں ان کی گرم بازاری پر اوس پڑ گئی۔

کتاب عصائے موسیٰ کا جواب

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

۳۱ جولائی گزشتہ کے الحکم قادیان میں اعلان دیا گیا ہے کہ کتاب عصائے موسیٰ کا جواب طیار ہے۔ مگر یہ نہیں لکھا کہ کتاب امروہہ سے ملے گی یا قادیان سے۔ اور کتاب کا حجم کیا ہے اور اس کی قیمت کیا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ لوگوں سے معقول رقم اینٹھنے کو گول مول اعلان دیا گیا ہے۔ اس نقاب کی اوجھل سے جواب کی حقیقت اور اور اس کی جھلک بھی معلوم ہوگئی۔ اس سے اور دوحرفی اعلان سے یہ بھی پتا لگ گیا کہ ڈیل درگنبد اور آواز دربھس ہے۔ آخر کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

جواب عصائے موسیٰ کے لکھنے سے قبل تو وہ وہ لاف زنی تھی کہ آسمان سر پر اٹھالیا تھا، اور مرزائیوں کی بڑی بھاری میٹنگ کے بعد امروہی مولوی صاحب جواب لکھنے کو منتخب ہوئے تھے۔ گویا مرزائیوں میں یہی گھر سے فالتو اور مردمیدان بننے کے قابل تھے۔ مگر جب جواب لکھ کر اور چھپ کر تیار ہوگیا تو دوحرفی اعلان دینے پر خاتمہ ہوگیا۔ اگر کتاب مذکورہ درحقیقت چھپ کر تیار ہوگئی ہے تو ہم کو یقین نہیں کہ اس کی ایک کاپی مصنف عصائے موسیٰ کے نام بھیجی گئی ہو۔ چہ جائیکہ دوسرے علماء اور مشائخ کے نام۔ اور شحنہ ہند کے نام بھیجتے ہوئے تو لرزہ چڑھتا ہے کیونکہ یہاں شیر لگتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی شان ہے ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ مرزا جی ایک چھوٹی سے چھوٹی کتاب اور ایک آدھ ورق کا اشتہار بھی شائع کرتے تھے تو رجسٹریاں کرا کر علماء و مشائخ اسلام کے نام بھیجتے تھے کہ جواب دو، یا ایک یہ بھی زمانہ ہے کہ اپنی تصانیف کو عورتوں کے ناپاک چیتھڑوں کی طرح مردان اسلام سے چھپاتے ہیں۔

اس عرصے میں سینکڑوں رسالے مرزائی عقاید کی تردید میں شائع ہوئے بھلا کسی مختصر سے رسالے کا جواب بھی بن پڑا۔ پھر کیوں کر ممکن ہے کہ عصائے موسیٰ جیسی مبسوط کتاب کا ٹھیک جواب بن پڑا ہوگا جو بالکل مرزا جی کا صحیح اور سچا اعمال نامہ ہے۔ ہاں اپنے حمقاء کا نمک حلال کرنے کو کوئی دو ورقی چہارورقی نکال دی ہوگی کہ لیجئے جواب ہوگیا اور دلوایئے دودھ ملیدا اور دانت گھسائی۔

عصائے موسیٰ کا جواب لکھتے ہوئے تو دو سال ہو گئے۔ حال میں حضرت پیر مہر علی شاہ نے جو بسیط کتاب سیف چشتیائی چھپوا کر مفت شائع فرمائی ہے، دیکھیں اس کا جواب کتنے دنوں میں ہو سکے گا۔

بھلا کس کس کا جواب دیں گے، عمامہ سنبھالتے ہی سنبھالتے ۹۹ تک نوبت پہنچ جائے گی اور پھر تسلسل لازم آئے گا یا تقدم الشئ علی نفسه کا دور۔

ان کے علاوہ جو سینکڑوں رسالوں کا ردّ مرزا جی کے سر پر یکے بعد دیگرے چڑھا ہوا ہے ان کا تو حساب ہی نہیں اور ان کی جانب کیوں التفات نہیں فرمائی گئی۔ یہ تو بڑھتی دولت ہے جس قدر رسالے نکلیں گے اسی قدر کماؤ پوت چندہ دیں گے۔

پس مرزا جی کو اسلامی علماء اور مشائخ کا ممنون ہونا چاہیے کہ انہوں نے بے فکروں کے لئے معاش کا دروازہ کھول دیا ہے اور مجردوں اور مسٹنڈوں کیلئے یاقوتیوں اور مبہی معجونوں کا مسالا بتا دیا ہے کہ کھاؤ اور دندناؤ اور ہوائے نفس کے دریا میں شہوت رانی کے جہازات چلاؤ۔

الحکم میں کتاب سیف چشتیائی پر جو سانڈوں والا تمسخر کیا گیا ہے تو یہ امر صاف عجز کی دلیل ہے۔ پس مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے پاس تمسخر اور پھکڑ کے سوا جواب دینے کا کوئی سرمایہ نہیں اور ہو کہاں۔ سچی بات کا جواب ہی کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امریکا میں مرزا جی کا مشن

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزا جی امریکا میں بروزی یا ظلی یا مرزائی دین کی اشاعت کے لئے ایک مشن بھیجنا چاہتے ہیں جس کا ذکر ۱۰۔ اگست ۱۹۰۲ء کے الحکم میں ہے۔ مرزا جی پرانی دنیا کی اصلاح اور تکمیل تو کر چکے اب نئی دنیا کی مرمت کو جاتے ہیں

تو ہندوستان رانکو ساختی۔ کنوں سوئے امریکا پر داختی

ظلی اور بروزی دین کی اشاعت کے مستحق سب سے پہلے مرزا جی کے پڑوسی کابل اور ایران اور قوقند اور بلخ اور بخارا وغیرہ ممالک وسط ایشیاء ہیں۔ مگر وہاں جاتے ہوئے لرزہ چڑھتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ بڑے کٹے اور غیور مسلمان ہیں۔ پس مرزا جی کو اپنے مشن والوں کے سروں کے ختنہ ہو جانے کا خوف ہے۔ یورپ اور امریکا والے تو آزادی پسند دہریے ہیں، وہاں مذہب وذہب کا کھڑاگ کون پالتا ہے۔ مذہب والوں کی جنگ یا یوں کہو کہ مذہبی دنبوں اور مینڈھوں کی ٹکروں کا تماشا دیکھنے کو کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں، اور پھر اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے مضحکے اور قہقہے اڑائے جاتے ہیں۔ مرزا جی تو اپنے کو فقط دین اسلام کا مجدد اور رفارمر بتاتے ہیں۔ پس مسلمانوں کی اصلاح (حجامت) بنالیں، تب دیگر مذاہب والوں کا سر مونڈیں۔ جب خود مرزائیوں کے سروں پر ابھی تک کھونٹیاں موجود ہیں کہ نہ اچھی طرح پوچارا پھیرا گیا، نہ بخوبی بال نرم کئے گئے، تا بدیگرے چہ رسد۔

بھلا امریکہ جانے اور تمام مذاہب کی گو ہارسہنے کو مرزا جی میں بوتا ہی کیا ہے وہ کس مسالے پر ایسا ارادہ رکھتے ہیں۔ جو دعوی ہے لچر ہے۔ جو ادعا ہے محض لغو۔ قدم قدم پر ٹھوکریں۔ بیانات میں تناقض۔ ابھی کچھ ابھی کچھ، اور امریکا والے ٹھہرے فلسفی اور دہریے ان کے سامنے ٹھہرنا خالہ جی کا گھر سمجھا ہے۔

مرزا جی کے پاس تو اس کے سوا کوئی دلیل نہیں کہ عیسی مسیح مر گئے میں اسلئے ظلی اور بروزی نبی ہوں۔ اگر ایک آدھ مرزائی امریکا جائے تو مزہ آ جائے۔ امریکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ایک ایک کو بے دال کا بودم بنا کر نہ چھوڑیں تو ہمارا ذمہ۔

ھذا شیء عجاب

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

۳۱ جولائی گزشتہ کے اخبار الحکم قادیان میں قادیانی مرزاجی فرماتے ہیں کہ مسیح نے ہرگز یہ دعوی نہیں کیا کہ فی الحقیقت میں ہی دوبارہ آجاؤنگا۔

ہم کہتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے کہاں دعوی کیا ہے کہ میں دوبارہ دنیامیں اس طرح آؤنگا کہ قادیانی مرزا میرا بروز اور ظل ہوگا۔ حالانکہ آنحضرتﷺ نے مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے نہ کہ قادیانی مغل کی۔

پھر آنحضرتﷺ نے نہ صرف حدیث میں بلکہ جناب باری نے قرآن مجید میں مسیح کی عصمت کی گواہی دی ہے، اور ان کو کلمۃ اللہ ٹھہرایا ہے مگر قادیانی ان کو غیر معصوم اور ان کی تعلیم کو غلط بتاتا ہے۔ گویا کلمۃ اللہ غلط ہے اور کلمۃ چینی مغل صحیح ہے۔ قرآن مجید نے عیسی مسیح میں تمام کمالات نبوت اور معجزات ثابت کئے مگر چینی مغل دنیا کے تمام معائب عیسی مسیح میں بتاتا ہے کیا کسی مسلمان کا ایسا جگر اور پتا ہوسکتا ہے

آگے چل کر چینی مغل کہتا ہے:

> جب یہ راقم مسیح کے رنگ (اسی فاسق وفاجر کے رنگ) سے رنگین ہوکر اور اس کے لباس (فسق و فجور) میں ظاہر ہوا تو نہ مسلمانوں نے مجھے قبول کیا نہ عیسائیوں نے اور میں کافر ٹھیرایا گیا اور قتل کے فتوے لکھے گئے۔

سب سے پہلے کفر اور الحاد کے کلمات بک کر خود تو نے اپنے کو کافر ٹھہرایا، تب مسلمانوں نے کفر کے فتوے دیئے جیسا کہ مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہوگیا۔ پس

از ماست کہ بر ماست

کا مسئلہ منطبق ہوا۔

تیرے قتل کا فتوی کسی نے نہیں دیا بلکہ خود تو نے دنیا کے مارے جانے کی پیشین گوئی کی۔ اور نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ عیسائیوں اور آریوں تک کو نہ چھوڑا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر قادیانی مرزاجی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں چونکہ کثرت سے شرک و بدعت گور پرستی اور پیر پرستی وغیرہ پھیل گئی ہے، پس میں آخر زمانے میں مجدد بن کر آیا ہوں۔ چہ خوش!

بت پرستی اور مرزا پرستی تو خود پھیلا رہا ہے۔قادیان کو مکہ اور مدینہ بنا رہا ہے۔ اپنی تصویریں قیمۃً شائع کر کے مستحق لعنت بن رہا ہے۔ اور اس حرام تجارت سے اپنا گوشت پوست پال رہا ہے۔ نبی اور رسول بن رہا ہے۔ با ایں ہمہ مسلمانوں کو عموماً بدعتی اور مشرک بتاتا ہے۔

خدا تعالیٰ تو ایک نبی ایک اسلام بھیجے، اسی پر چلنے اور اسی کو ماننے کا حکم دے اور کس دھڑلے کے ساتھ ارشاد فرمائے کہ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔

پھر بھی اگر کوئی مکار اپنے کو نیا نبی بتائے اور دین اسلام کو غیر کامل اور ناقص ٹھیرائے، تو اس میں مسیلمہ کذاب اور خر دجال کی روح نہیں تو کیا ہے۔

ہم حلفاً کہتے ہیں اور ہم کو تجربہ ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی کے دل میں کسی نبی کی اپنے مقابلے میں مطلق عظمت نہیں۔ مسلمانوں کے دلوں میں جو انبیاء خصوصاً آنخضرتﷺ کی عظمت ہے تو مرزا قادیانی کو یہ امر سخت ناگوار ہے۔

ابھی خود مرزا قادیانی کو اپنے مرزائیوں پر اتنا وثوق نہیں کہ ان کے دلوں سے آنخضرتﷺ کی وقعت بالکل مٹ سکے گی کیونکہ اس کے نزدیک ان پر ابھی ایسی اندھیری نہیں پڑی کہ آنکھیں مانگنے کی ضرورت نہ ہو۔ البتہ جو حواری رات دن صحبت میں رہتے ہیں اور جنھوں نے قادیان میں منڈیاں چھائی اور دھونی رمائی ہے وہ مرزا کو ضرور افضل الرسل والانبیاء یقین کرتے ہیں۔ مگر وہ دن قریب ہیں کہ تمام مرزائی مرزا کو ایسا ہی سمجھیں گے اور آنخضرتﷺ کو طاق پر رکھ دیں گے۔

مرزا قادیانی کے ظلی اور بروزی نبی بننے سے پہلے جب کسی مرزائی سے کوئی مسلمان کہتا تھا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا ہے، تو وہ کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے طوفان ہے بہتان ہے۔ مرزا قادیانی نے جب دیکھا کہ یہ تو غضب ہو گیا، خود اپنے ہی گرگے نبوت کے منکر ہیں، تو جھٹ سے اعلان دے دیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے چیلوں کو ڈانٹا کہ خبردار جو میری نبوت سے انکار کیا۔ میں پورا نبی ہوں، پورا رسول ہوں، آٹھوں گانٹھ کمیت ہوں اور تم ابھی نرے بچھیا کے باوا ہو۔ پس ان میں پانی مرگیا اسی طرح رفتہ رفتہ آنحضرت ﷺ کی رسالت سے بھی علی الاعلان ہو جائے گا۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء جلد ۲۰ و ۲۲

بقیہ: مرزا جی کے خیالات کا لیکچر

سنو سنو! اے ناعاقبت اندیش، تعصب کیش، نشتر حسد سے سینہ ریش، بدتر از گاؤ میش، درخور لعنت بیش بیش، بے خبر از یگانہ و خویش، مسلمانو! میں کب کہتا ہوں کہ تم میرے چھوٹے بھائیوں دوسرے انبیاء خصوصاً اپنے پیغمبر عرب کو چھوڑ دو۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جس طرح پیغمبر عرب نے ایک بڑی پولٹکل حکمت عملی سے تمام انبیاء کو مانا اسی طرح تم بھی باستثناء مسیح سب کو مانو۔ کیونکہ مسیح کو نبی کہنا تو درکنار وہ تو انسانیت سے بھی گرا ہوا تھا۔ اس کے خوارق ایسے تھے کہ ایک عام آدمی بھی ان سے نفرت کرے گا۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہ ہو، تو یہودیوں سے عیسی مسیح کا کیریکٹر پوچھ لو۔ باقی سب انبیاء مہذب انسان تھے مگر اب ان کے ماننے کا زمانہ نہیں رہا۔ اب تو کسی انسان کا نبی بننا نہایت مشکل ہے کیونکہ دنیا پر سائنس اور فلسفے کا قبضہ ہے۔ یورپ والے بڑے کائیاں ہیں۔ انہوں نے دنیا کو عقل مند بنا دیا ہے۔ اور جن لوگوں میں کچھ وحشت وجہالت باقی ہے ان کو بھی مہذب اور عقل مند بنا کر چھوڑیں گے۔ اعجوبہ پرستی زندہ درگور ہو رہی ہے۔ صداقت اور صفائی پھیل رہی ہے۔ پس میں نے زمانہ کا رنگ دیکھ کر اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے اور دوسرے انبیاء کی طرح اپنے کو مبعوث من اللہ قرار دیا ہے کیونکہ جب تک کوئی انسان اپنے کو خدا کا بھیجا ہوا صاحب الوحی والالہام نہیں بتاتا اور طرح طرح کی پالیسیوں سے ٹھونک نہیں رکھتا، وحوش سیرت انسان اس کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نے کہا میں مردوں (اموات) کو زندہ، گونگوں کو شنوا، کوڑھیوں کوتندرست، اندھوں کوسوانکھا، کرتا ہوں۔ کسی نے کہا میں اپنی لاٹھی کواژدہا بنا تا ہوں اور لاٹھی مارکر پتھروں سے چشمے نکالتا ہوں وغیرہ۔ پس اے احمق کی بیٹ کھانے والے سادہ لوحو! اب ایسے بوستان خیال اور حمام گرد باد کے فسانوں کے باور کرنے کے دن گئے۔ اگر لاز آف نیچر Laws of Nature یا سنۃ اللہ معجزات پر جاری ہوتی تو وہ ہمیشہ ظہور میں آیا کرتے۔ کیا وجہ ہے کہ ہزاروں برس گذر گئے مگر کسی نے ویسے معجزات نہ دکھائے۔ کیا فطرت یا نیچر بالکل عقیمہ ہوگئی کہ ہزاروں برس پیشتر تو اس نے معجزات کے اس قدر بچے کھٹا کھٹ جنے اور اب توالدو تناسل کے دروازے پر قفل لگ گیا۔ اگر تم میں کچھ بھی عقل ہے تو یہ نکتہ سمجھو گے کہ دوسرے انبیاء اور رسل کے عہد میں دنیا کس قدر اندھی اور وحشت و جہالت کے عمیق گڑھے میں گڑی ہوئی تھی کہ مذکورہ بالا لغویات (معجزات) پر ایمان لائی تھی جن کو انسانی عقل ہرگز باور نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے فیلسوف اسلام پر مضحکے اڑار ہے ہیں کہ اسلام جس شئے سے عبارت ہے وہ مداریوں کے پھنک ایک اور پھنک دو کا تماشا ہے۔

سنوسنو! میں اگر چاہوں تو اپنے ہتھ پھیر اور داؤں گھات سے ویسے ہی بلکہ ان سے بڑھ کر ہزاروں معجزے دکھا سکتا ہوں۔ مگر میں دنیا کے منہ پر اندھیری ڈالنا اور ان کو تاریکی میں رکھنا نہیں چاہتا۔ میں تو تم کو صداقت اور صفائی کی روشنی میں لانا چاہتا ہوں۔

تم کو اپنے قرآن کے معجز ہونے پر بڑا گھمنڈ ہے۔ اور تم تیرہ سو برس سے لے کر اب تک یہی کہے جاتے ہو کہ قرآن اپنی فصاحت و بلاغت میں دنیا کا عاجز کر دینے والا ہے۔ مجھ کو تمہارے اس دعوی پر اس قدر ہنسی آتی ہے کہ دیوار قہقہہ بن جاتا ہوں۔ بیسیوں کتابیں نظمیں اور قصائد ایسے موجود ہیں جن کا جواب آج تک نہیں ہوسکا اور نہ ہوسکتا ہے، کیا وہ سب معجز ہیں۔ تم کو معلوم ہے کہ میں نے سورہ الحمد کی تفسیر (اعجاز المسیح) لکھی ہے کیا کوئی ویسی تفسیر بالمقابل لکھ سکتا ہے۔ تمہارے علماء اور پیر جی اور شاہ جی اسکے سوا کچھ نہ کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں کہ میری کتاب پر صلاۃ کی غلطی کا طوفان بہتان دھریں کہ فی کی جگہ من اور من کی جگہ فی اور علی کی جگہ الی اور الی کی جگہ علی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یہ وہی مثال ہے کہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔ مگر کسی آج تک یہ بھی نہ ہوسکا کہ میری کتاب کے جواب میں دو چار صحیح سطریں ہی لکھ سکے چہ جائیکہ ایسی ضخیم اور جسیم کتاب اگر تم کو کچھ بھی حیا ہے تو میری اعجاز المسیح پر ویسا ہی ایمان لاؤ گے جیسا قرآن پر، ورنہ اس کی نظیر پیدا کر کے دکھاؤ گے

اے نامردو! بھلا تم سے بجز اس غل غپاڑا مچانے کے میری سی سالہ بعثت ورسالت میں اور کیا ہوسکا ہے کہ مرزا قادیانی ایسا ہے اور مرزا قادیانی ویسا ہے، مگر تم خوب یاد رکھو کہ ریت کی آڑ باندھنے سے سمندر کا سیلاب رک نہیں سکتا۔ میری امامت، میری مہدویت، میری مسیحیت، میری بروزی نبوت، میری ظلی رسالت کو ۶ کروڑ حیز اور نامرد مسلمان ہرگز نہیں روک سکتے۔ جب میں نے براہین احمدیہ لکھی تھی اور مجھ پر الہام اور وحی کی ٹپا ٹپکی ہونے لگی تھی تو کتنے آدمی میرے صحابی تھے۔ صرف دو۔ اب میری جماعت تقریباً ایک لاکھ ہے اور برابر انڈے بچے دے رہی ہے۔ اگر مجھ میں صداقت اور حقانیت کا کرشمہ نہ ہوتا تو اس قدر رجوعات ہرگز نہ ہوتی۔

سنو سنو! جب میں مجدد اور رفارمر ہوں تو عرب کے لٹریچر کا بھی مصلح ہوں۔ میں کسی کا مقلد نہیں۔ اگر میں علی کی جگہ الی لکھوں تو کس کی طاقت ہے کہ چون و چرا کر سکے۔ اگر لغت میں بھی ایسی ہی اندھی تقلید ہوتی جیسی تمہارے دین میں ہے، تو لٹریچر کبھی ترقی نہ کرتا۔ نئے الفاظ نئے محاورات نئے صلات نئی ترکیبیں پیدا کرنا رفارمر کا کام ہے نہ کہ گلے میں تقلید کا پٹا ڈال کر عالم و فاضل بننے والوں اور اپنا حوصلہ پست کرنے والوں کا۔

سنو سنو! جب تم زبان عرب اور اس کے محاورات کے لئے قرآن کو مستند مانتے ہو، تو میرے کلام کو جو مثل قرآن الہام اور وحی ہے اور باوصف اس کے کہ میں پنجابی ہوں پھر بھی مجھ پر زبان عرب ہی میں الہام ہوتا ہے کیوں مستند نہیں مانتے۔ پیغمبر عرب پر اگر زبان عرب میں فصیح و بلیغ الہام ہوا تو یہ ان کی مادری زبان تھی معجزے میں داخل نہیں۔ مجھ پر باوصف پنجابی اور دراصل چینی نژاد ہونے کے ایک اجنبی زبان (عرب) میں الہام کا ہونا ایسا اچھوتا معجزہ ہے جس کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو کاٹھ کا الو ہو۔ پیغمبر عرب کو تم امی کہتے ہو۔ اگر وہ درحقیقت امی تھا، تاہم زبان عرب اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مادری زبان تھی خود ہمارے ہندوستان میں بہت سے شعراء اور صاحب ملفوظات جن کو تم اولیاء اللہ کہتے ہو بالکل امی تھے تا ہم وہ فصیح و بلیغ نظم و نثر لکھ سکتے تھے پس یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ میں پنجابی نژاد ہو کر فصیح و بلیغ زبان عرب کا صاحب الہام ہوں جو ایک اجنبی زبان ہے اور میری مادری زبان نہیں۔ پس میرا مرتبہ عرب کے امی نبی سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ دیکھ لو میں اپنی کتاب اعجاز المسیح سے نہ صرف ہندوستان بلکہ مصر اور ترکی کے عربی انشا پردازوں اور علماء اور فضلاء کو مبہوت کر دیا۔ مصر کے عربی اخبار المنار کو بھی شامت نے ویسا ہی دھکا دیا جیسا کہ علماء ہند کو کہ اس نے بھی صلات ہی کی غلطیں نکالیں، مگر میری ایک ہی ڈانٹ نے اس کی سراویل میں چھل چھل لگا دی اور خطا ہو گیا اور منہ میں گھنگھنیاں بھر کر گونگے کا گڑ کھا گیا۔ اگر تم میں کچھ سکت اور دم درود ہے تو اڈیٹر المنار کی پشتیبانی کرو اور اس کو میدان میں لاؤ۔

پھر مجھ میں ترجیح اور تفضیل کا دوسرا مسالا یہ ہے کہ میں علاوہ زبان عرب کے اردو پنجابی فارسی بھاشا انگریزی پر بھی قادر ہوں، اور وہ بھی ہندوستان جیسے وسیع ملک میں جو چار دانگ عالم کے لقب سے ملقب ہے۔ پیغمبر عرب کی ولادت صرف عرب کے چھوٹے سے جزیرہ نما میں ہوئی اور لے دے کر صرف ایک زبان عرب کے سوا دوسری زبانوں سے ان کو مطلق مس نہ ہوا۔ میں ہفت زبان کار فرما ہوں اور مجھ پر ہر زبان میں الہام ہوتا ہے۔ اب تمہیں پھوٹے دیدوں پر شعور و ادراک کی عینک لگا کر دیکھو کہ میں تمام انبیاء میں ممتاز ہوں یا کوئی اور۔ اور آسمانی باپ نے اپنے سارے بیٹوں کو عاق اور محروم الارث کر کے مجھے خلف اور کلوتا اور لیپا لک بلکہ حقیقی فرزند بنایا ہے یا کسی اور کو۔

اپنے عقل کی پرانی پھٹی غلیظ گدڑی کے کفو گرو! ذرا تو سمجھو کہ میں کیا چیز ہوں۔ مجھ میں کیسا سرخاب بلکہ عنقا کا شہپر ہے۔ میری کیا شان ہے۔ مجھ میں کیا کرشمہ ہے۔ بھلا تیرہ سو برس میں کسی دوسرے ایسے تیسے نے میرے سوا نبوت و رسالت مسیحیت و مہدویت کا کیوں دعوی نہ کیا۔ آسمانی باپ کو تو ہر طرح کی طاقت تھی وہ جس کو چاہتا رسول اور نبی بنا دیتا۔ مگر میرے سوا دوسرے میں یہ صلاحیت و قابلیت ہی نہ تھی۔ اور اگر میں جھوٹا نبی ہوں تو ہر شخص جھوٹی نبوت کا دعوی کر سکتا ہے مگر کسی نے آج تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا بھی۔ اگر حوصلہ ہے تو نبی بن کر دیکھ لے۔ایک لاکھ آدمیوں کی بڑی مہتم بالشان تعداد ہے۔آسمانی باپ نے چاہا تو ایک دہائی بلکہ ڈہائی آدمی اسکے گر گے اور چیلے نہ بنیں گے:

ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئے

تم ہزار سر مارو۔لوگوں کو میری جانب سے لاکھ بدظن کرو،مگر ایک سچا نبی کبھی جھوٹا نہیں بن سکتا۔تمہارے ہی گروہ کے لوگ ٹوٹ ٹوٹ کر میری جماعت میں مل رہے ہیں اور یوں میری احمدی جماعت بڑھ رہی ہے اور تمہاری محمدی جماعت گھٹ رہی ہے۔ میں نے ابھی تک عیسائیوں،آریوں،سکھوں کی جانب زیادہ توجہ نہیں کی کیونکہ ان کو احمدی (مرزائی) بنانے کا ابھی مجھ پر الہام نہیں ہوا۔اس میں آسمانی باپ کی کوئی مصلحت ضرور ہوگی جو بہت جلد تم پر ظاہر ہو جائے گی۔

اے قارون کے سگو! اے دقیانوس کے بیٹو اور پوتو! اے مادرزاد اندھو! خوب یاد رکھو کہ تم میرے مقابلے میں بالآخر تھک جاؤ گے۔تمہارے حوصلے پست ہو جائیں گے۔تمہاری اشتہار بازی،اخبار بازی،رسالہ بازی کا بہت جلد تڑکا ہو جائے گا۔ تم میری جماعت کو حسب فحوائے یدخلون فی دین اللہ افواجا روز بروز بڑھتے دیکھ کر آتش حسد میں جل کر فی النار ہو گے۔ وجہ یہ ہے کہ تم میں خود اتفاق نہیں۔ مقلد تم میں،غیر مقلد تم میں۔ پھر ان کی بھی مختلف شاخیں۔ غیر مقلدوں میں عرشی اور فرشی خود میرے ہمسایہ لاہور میں ۔ مقلدوں میں حنفی شافعی مالکی حنبلی۔پھر ان میں بھی چشتی قادری سہروردی شطاری صابری نظامی حکیمی جلالی جمالی وغیرہ۔کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا، بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ پھر ایک دوسرے کو کوئی لامذہب و بدمذہب کہتا ہے۔ کوئی مشرک و بدعتی کا خطاب دیتا ہے۔ جب خود تمہارے آپس میں پھوٹ ہے تو میری ایک آسمانی جماعت احمدیہ کے مقابلے میں جو جنود اللہ ہیں اور جنہوں نے ایک ہی رسی کو مضبوط پکڑ رکھا ہے جو جان و مال سے ایک ہی امام الزمان کے سر پر قربان ہونے کو ہر وقت مستعد ہیں اور ایک بھائی دوسرے بھائی کا جاں نثار ہے،کیا تیر مار سکو گے۔

تم میرے نبی اور رسول بننے سے بہت قلا بازیاں کھاتے ہو۔ نبی کے معنی خبر دینے والا،رسول کے معنی بھیجا ہوا ہے۔اب لغوی معنی میں وضع ثانی (اصطلاح) کا پوّا لگانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نبی وہ ہے جو صاحب معجزہ ہو دین اسلام کو مسخ کرنا ہے۔ پس میں نے اگر اپنے کو نبی اور رسول بنایا تو کیا گناہ کیا۔ اور ابھی کیا ہے جب آسمانی باپ ایک ایک احمدی (مرزائی) کو نبی اور رسول بنا کر میری امامت کی منادی کے لئے نہ صرف اقطار ہندوستان بلکہ ممالک یورپ وایشیا وافریقہ میں بھیجے گا تو تمہارے ہوش اور بھی گندلے ہوں گے

میں صرف لغت کو مانتا ہوں اصطلاح کو نہیں مانتا۔ میں اگر چاہوں تو ہزاروں اصطلاحیں گھڑ سکتا ہوں جو علماء اسلام کے خواب میں بھی نہ آئی ہوں گی۔

قرآن کے تمام مفسرین نے وہ جھک مارا ہے کہ کچھ نہ پوچھئے۔ اسلام پر جو یورپ کے فلاسفر اعتراضوں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں، تو انہیں مفسرین کی بدولت۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ آپس میں سر پھٹوّل ہے، لپّاڈگّی ہے۔ الغرض ان بے مغزوں کی رسائی قرآن کے مغز تک نہ ہوئی اور دنیا کا مغز چاٹ گئے۔ اسکے سوا اور کیا کہا جائے کہ یہ سب الوکا بھیجا کھا گئے تھے.. بایں ہمہ مفسر بننے کی شوراشوری تو دیکھو کہتے ہیں کہ بل رفعه الله الیه سے مراد یہ ہے کہ خدا نے عیسیٰ کو زندہ اٹھا لیا۔ یہ اپنے منہ پر تھپڑ مار رہے ہیں۔ خدا تعالی اگر اپنی جانب کسی کو زندہ اٹھاتا تو پیغمبر عرب کو اٹھاتا۔ وہ تو مر کر زمین کا پیوند ہوا اور عیسی مسیح زندہ رہے اور نہ صرف دنیا میں بلکہ فلک چہارم کی برجی کی کلسی پر۔ اگر خدا کو مسیح کا زندہ رکھنا مقصود تھا تو روئے زمین پر کیوں زندہ نہ رکھا۔ یہ قرآنی تفسیر ہے یا بکواس اور مالیخولیا اور آرائش محفل اور الف لیلی کی داستان۔ بس ان کور مغز مفسروں سے خدا ہی سمجھے اور تو کیا کہوں:

چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس قسم کے خلاف عقل اور ان نیچرل ڈھکوسلے چھوڑو کیونکہ موجودہ زمانہ کی ہوا اسکا انکار کر رہی ہے اور یہ اسلام کے چمکتے ہوئے صاف و شفاف رخسارے پر ایک نہایت بدنما مسہ یا کلنک کا ٹیکا ہے تم اس کے عوض مجھے کافر اور ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج کر رہے ہو۔

یہ تمہاری کس درجہ کی حماقت اور جہالت ہے کہ مردوں کو زندہ بتاتے ہو۔ جب انسان مر گیا، گل گیا، چاروں عنصر اپنے اپنے طبقہ میں مل گئے، تو زندگی کیسی۔ تم روح کو زندہ بلکہ ازلی وابدی بتاتے ہو۔ انسان کی زندگی اور موت بالکل ایسی ہے جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمع میں تیل۔ یعنی جب تک تیل موجود ہے شمع جلتی ہے، جب تیل جل چکا شمع رخصت ہوئی۔.... ایک انجن زور شور سے چل رہا جب اسٹیم (قوت دخانی) کم ہوگئی چلنا موقوف۔ اس میں کون سی روح موجود تھی کہ آسمان میں جا کر طبقہ ارواح سے کھسر پھسر کرنے لگی۔ یہی حال انسان کا ہے کہ جب تک حرارت غریزی اس کے جسم میں رہتی ہے زندہ ہے جب حرارت بجھ گئی مر گیا۔

سنو سنو! میری امامت اور موعودیت کا انحصار بالکل عیسیٰ کی ممات کے مسئلے پر معلق ہے۔ تم جہالت اور سفاہت سے کہتے ہو کہ وہ زندہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بالکل محال ہے۔ تم تو اپنے اولیاء اللہ کو بھی زندہ اور حاضر و ناظر جانتے ہو اور یہ تمہارا ایک معمولی رسمی آبائی عقیدہ ہے۔ بفرض محال عیسیٰ زندہ ہی سہی مگر اس میں جدت اور خوبی کیا نکلی اور نیچر میں تم نے کون سا تعجب ٹھونس دیا کہ تمہارے اولیاء بھی زندہ اور عیسیٰ مسیح بھی زندہ۔ مگر عیسیٰ کے مقابلے میں پیغمبر عرب مردہ۔ اس بڑھ بس پر یوں جی چاہتا ہے کہ سر پیٹ لوں دیکھو عرب کا ایک شاعر کہتا ہے

و لو کان فی الدنیا خلود لواحد
لکان رسول اللہ فیھا مخلدا
بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابو القاسم محمد زندہ بودے

جب تم نے اسلام جیسے عظیم الشان مذہب کی بنیاد صرف مسیح کی حیات پر رکھ چھوڑی ہے تو ضرور ہے کہ میں بھی اپنی موعودیت و رسالت کا دار و مدار مسیح کی ممات پر رکھوں اور تمہیں ہر طرح ٹھونک دوں ضد ہے تو ضد ہی سہی۔ اور یہ عام مسئلہ ہے کہ

الا شیاء تعرف بالا ضداد

ایسی ضد کا بھی ٹھکانہ ہے کہ مذہب چھوڑ کر
میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلمان ہو گیا

کشمیر میں جا کر دیکھ لو عیسیٰ کی قبر موجود ہے۔ اور کہو تو اپنے چیلوں کو بھیج کر اس کی ہڈیاں بھی اکھاڑ دوں اور پھر کشمیر کے کسی ڈل میں بہا دوں۔ جیسے لارڈ کچنر نے سوڈان کے مہدی کذاب تعایشی کی قبر بم کے گولوں سے اڑا دی اور ہڈیاں دریائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیل میں بہادیں۔ میں تو عیسی کے نام ونشان سے بے زار ہوں۔ قابو چلے تو ہڈیاں کیسی اسکی گور کی خاک بھی بگولوں کے حوالے کر دوں کیونکہ مسلمان گور پرست ہیں اس کی گور کا بھی پیچھا نہیں چھوڑتے۔ بھلا تم میں اور عیسائیوں میں کیا فرق رہا۔ اگر وہ صلیب پرست، تثلیث پرست، تصویر پرست وغیرہ ہیں تو تم مسیح کے گور پرست ہو یا اس کی حیات پرست۔

میں ایک لا ثانی عالی شان نبی اور رسول اور مہدی اور امام آخر الزمان ہوں اور میں نے چمکتے ہوئے دلائل اور شوہد سے ڈنکے کی چوٹ اپنا دعوی ثابت کر دیا ہے اور دنیا کو سنوا دیا ہے، مگر تم صرف ایک مسئلہ حیات مسیح پر جو بالکل بے وجود ہے میرے سچے دعووں کا انکار کر رہے ہو۔ تم سے زیادہ اور کون ناحق پوش، دیگر تعصب کا سر پوش مبتلائے خواب خرگوش دین و دنیا فراموش ہوگا۔

عیسی کا مرجانا کچھ بڑی بات نہیں۔ جس طرح چیونٹیاں اور مچھر مرجاتے ہیں عیسی بھی مر گیا۔ تمام ذی حیات کے مرنے کا دور نیچر کا قانون اور نیچر کے بائیں ہاتھ کا معمولی کرتب ہے مگر چونکہ تم کو ضد اور تعصب نے اندھا کر دیا ہے پس میں بھی ہر طرح تم پر حجت قائم کر رہا ہوں اور ضد سے تنکے کو شہتیر اور رائی کو پہاڑ بنا رہا ہوں۔

تم حیات مسیح پر ایسی پادر ہوا اور لچر باتیں بناتے ہو کہ میں تو میں ایک گدھا بھی سن لے تو مارے غصے کے ڈھیچوں ڈھیچوں کرنے لگے اور اگاڑی پچھاڑی توڑا کر دم دبا کر کان جھڑ جھڑا کر کھونٹا اکھاڑ کر سیدھی پڑادے کی راہ لے یہ جا اور وہ جا اور کمہار لگام ہاتھ میں لئے دور سے دوب دکھاتا تاپتا رہ جائے۔ لگے کہنے کہ مسیح ویسا ہی زندہ ہے جیسے شہداء زندہ ہیں چنانچہ قرآن میں ہے لاتحسبنّ الّذین قتلوا فی سبیل اللہ اموا تا بل احیاء و لکن لا تشعرو ن میں جبھی تو کہتا ہوں کہ تمہارے علماء مفسرین گھاس کھا گئے ہیں۔ اول تو قرآن میں احیاء کو عدم شعور یا عدم العلم سے منطوق کیا ہے۔ مطلب یہی ہوا نا کہ تم نہیں جانتے کہ شہداء کیونکر اور کس طرح زندہ ہیں ان کی حیات کیسی ہے پس یہ ایک چیستان یا لاحل معمہ ہوا اور شریعت سے تفصیل ثابت نہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ اجمال واجب العمل نہیں۔ پس جب تم کو اصل حیات ہی کا علم نہیں تو شہداء کی حیات سے مسیح کی حیات کا منطبق کرنا یعنی چہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم مسیح کو شہداء سے تشبیہ دینا استغفر اللہ نعو ذ با للہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ ۔ کجا شہداء کجا مسیح میں تم کو اپنی کتاب میں مسیح کے کیریکٹر کا فوٹو دکھا چکا ہوں۔

سوم، حقیقی معنی کسی مفسر کے خواب میں بھی نہیں آئے وہ ریگستان عرب میں اندھی اونٹنی کی طرح جا رہے ہیں۔ سنو شہداء کی حیات سے مراد ہمیشہ ان کے نام کا زندہ رہنا ہے۔ دیکھ لو جو لوگ میدان کارزار میں سینہ سپر ہو کر غنیموں سے لڑے ہیں اور پھر جان پر کھیل گئے ہیں ان کا نام ابدا لآباد تک زبانوں اور صفحات تواریخ پر زندہ ہے۔ مسیح نے تو زندگی میں ایک چوہیا کا بچہ بھی نہیں مارا،.. بالآخر یہودیوں کے ہاتھوں بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ایلی ایلی لم سبقتنی کہتا ہوا صلیب پر کھینچا گیا۔ اس کو شہیدوں کے زمرے میں داخل کرنا یا شہیدوں سے تشبیہ دینا شہادت کا خون کرتا ہے۔

چہارم، تم ریفارمروں کے لٹکے کیا سمجھو۔ آیت سے مقصود لوگوں کو جنگ پر ابھارنا اور شجاعت کے جوہر دکھانے پر آمادہ کرنا اور جبن اور حیز پنے کو دور کرنا ہے۔ یہ آیت گویا جنگ کیلئے ایک رجز ہے۔ جسکو سن کر نامرد بھی مرد بن جاتے ہیں اور جان کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ آیت کے منطوق سے ہویدا ہے کہ لاتحسبن میں نون تاکید اور تنبیہ کا ہے۔ یعنی خبردار ہو جاؤ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں مگر تم نہیں جانتے۔

یہ آیت گویا ان لوگوں کے لئے تنبیہ کا تازیانہ ہے جو جبن کو کام میں لاتے یا جنگ میں قتل ہو جانے والوں کو حقیر سمجھتے تھے۔ مقصود صرف شہادت کو مہتم بالشان بنانا ہے۔ اس سے یہ بھی غرض ہے کہ نامرد کی زندگی موت سے بھی بدتر ہے۔ حقیقی زندگی انہیں لوگوں کی ہے جو خدا کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں مگر ہمارے ظاہر بین ظاہر پرست یا علماء ظواہر ایسے حقیقی نکات اور مفاہیم کو کیا سمجھیں۔

پنجم، اگر شہداء کی زندگی سے وہی مراد ہوتی جو ہمارے علماء سمجھتے ہیں تو آیت میں صرف اتنی عبارت کافی تھی الذین قتلوا فی سبیل اللہ احیاء مسلمانوں کے خدا نے گویا لاتحسبن اور امواتا و الکن لا تشعرون کو محض حشو بھرتی کیا۔

مجھے ان جاہل علماء اور فضلاء اور اور مفسرین پر بعض اوقات غصہ کی جگہ رحم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آجاتا ہے کہ یہ آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں آپ اپنی ریش مبارک کھسوٹ رہے ہیں آپ اپنا منہ نوچ رہے ہیں آپ اپنے ہونٹ کاٹ رہے ہیں۔ حقیقی آسمانی باپ جس نے مجھے اپنا لیپا پالک بنایا ہے ان پر رحم کرے اور ان کو خیالی خدا کے پنجوں سے چھوڑائے۔

دیکھو حیات و ممات مسیح کے متعلق جو شخص میری تقریریں دیکھتا اور سنتا ہے گم صم ہو جاتا ہے۔ پس میں نے اسی کو اپنی مسیحیت کی سپر بنا رکھا ہے اور کسی کا کیا منہ ہے کہ میرے دلائل پر چونچ کھول سکے۔ وجہ یہ ہے کہ میں موجودہ زمانہ میں ٹھیک نیچر کی شاہراہ پر بگٹٹ گھوڑا دوڑا رہا ہوں، اور تم نیچر کیخلاف خار زار اور پیچدار بلکہ مہلک راہ اختیار کر رہے ہوں۔ پس غاروں اور کھوہوں میں گر کر تمہاری گردن ٹوٹے اور ضرور ٹوٹے۔

چونکہ حیات مسیح پر تمہارا ایمان خدا پر ایمان لانے سے بھی بڑھ کر ہے۔ لہذا میں نے اپنے تمام چیلوں چاپڑوں سے کہہ دیا ہے کہ جب گفتگو کرو اسی مسئلہ پر گفتگو کرو۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیر لغویات کے لئے بہت سے ملا نے گداگروں کی طرح پھیریاں لگاتے اور روٹیاں مرورتے پھرتے ہیں۔ پس ایسے مسائل انہیں پر چھوڑ دو اور اب یہ باتیں کچھ گاؤ خوردسی بھی ہوگئی ہیں۔ اب تو نئے رفارمر کی رفارم اور نئ مذہبی اسکیم کا زمانہ ہے کل جدید لذ یذ

سنو سنو! میں نیا رفارمر ہوں اور رفارمر کو نہ صرف متعدد ابواب بلکہ تمام کلیات و جزئیات کی اصلاح کرنی پڑتی ہے ابھی تمہیں نے مسیح کی حیات و ممات کے مسئلے کو چھیڑا ہے کیونکہ یہ میری مسیحیت سے متعلق ہے جب اسی ایک چھوٹے سے مسئلے نے دنیا کو تہ و بالا کر دیا ہے تو تمہیں سوچو کہ دوسرے عظیم الشان مسائل اور گراں اصلاحات دنیا میں کیسا کچھ انقلابات پیدا کریں گے ابھی سے مسلمان جدا سٹپٹا رہے ہیں عیسائی جدا سر پیٹ رہے ہیں۔ آریا بھی سر بگریباں۔ شیعہ ماتم حسین کی جگہ دیواروں سے جدا سر پھوڑ رہے ہیں۔ علماء اور مشائخ کو جدا قدر عافیت معلوم ہو رہی ہے حالانکہ بڑھیا نے بن میں ایک پونی بھی نہیں اٹی، اور سب پر قیامت کا برپا ہونا ابھی باقی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ میرے خروج پر نہیں بلکہ ہر رفارمر اور نبی کی بعثت پر غل غپاڑے مچے ہیں۔ دنیا ادھر اور ادھر ہو گئی مگر چند ہی روز میں میدان صاف ہو گیا ہے اور گرد وغبار ہٹ گیا ہے۔ میں صرف مسلمانوں ہی کا رفارمر نہیں ہوں جیسا کہ تمہارا خیال ہے چونکہ میں مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور میرے باپ دادا بھی رسمی اور تقلیدی مسلمان تھے پس اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ میں بھی اپنے کو اوائل میں مسلمان ہی قرار دیتا اور سب سے پہلے مسلمانوں ہی کی مرمت اور خدمت کرتا، ورنہ درحقیقت میں نہ مسلمان ہوں نہ ہندو، نہ آریا، نہ عیسائی، نہ بودھ، نہ پارسی، نہ ژندی، میں تو سب کا رفارمر اور ساری دنیا کے لئے جدید شارع ہوں اور اس لحاظ سے میں سب کچھ ہوں کیونکہ سب کی اصلاح کر سکتا ہوں۔

تمہیں غور کرو کیا ایک جلیل القدر رفارمر بوسیدہ تقلیدی مذاہب کا پابند ہو سکتا ہے اس صورت میں تو وہ کیا خاک رفارم کر سکے گا بھلا کہیں رفارمر بھی مقلد ہوا ہے۔

بعض انبیاء سے یہ بڑی بھاری غلطی ہوئی کی انہوں نے گزشتہ مذاہب کو کانٹ چھانٹ کر ایک کمپونڈ مذہب تیار کر دیا ہے۔ یہ ان کی حد درجہ کی کمزوری تھی۔ مثلاً پیغمبر عرب جس کو تم ساری دنیا کا رفارمر کہتے ہو، وہ بھی ابراہیمی دین کا مقلد ہوا ،اور خدا کو بھی یہی کہنا پڑا کہ قل بل ملة ابراهيم حنيفاً یعنی کہدے اے محمد کہ میں ملت ابراہیم کا اتباع کرتا ہوں۔ بھلا رفارم کو کسی پرانے مذہب وملت کے اتباع و تقلید سے کیا سروکار۔

بات یہ ہے کہ انسانی ناتوانی سب کے ساتھ لگی ہے۔ رفارمر بھی آخر انسان تھے، وہ خدا کے لیپا لک اور معصوم نہ تھے۔ میں خدا کا لیپا لک کیا معنی حقیقی فرزند ہوں اور یہ قاعدہ ہے کہ الولد سرّ لا بیه۔ میرا باپ معصوم ہے تو میں بھی معصوم ہوں۔ معصوم سے معصوم اور غیر معصوم سے غیر معصوم پیدا ہوتا ہے۔ عیسی مسیح غیر معصوم تھا اس کا خدا بھی غیر معصوم تھا،

گندم از گندم بروید جو ز جو

میں صداقت کا پتلا، حقانیت کا فوٹو، خلوص کا موٹو، عصمت کا مرقع ہوں۔ میری ہر بات ٹکسالی لا یزالی احمدی اور جمالی ہے۔ میری پیشین گوئی ایک بھی پٹ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی، اور ایسی تیر بہدف نکلی جیسے بوئر جنرل سیوٹ کے گولے برٹش کمپ کے عین مین کے بیچ ۔ انبیاء کی سینکڑوں پیشین گوئیاں غلط ہوگئیں ۔ خدا تعالیٰ نے ان کو بار ہا غلطیوں پر ڈانٹا مگر میرے خدا نے مجھے ہمیشہ پیار کیا۔ میرے سامنے کبھی اف تک بھی نہیں کی ۔عیسی مسیح کو تو دوزخ ہی میں ڈھکیل دیا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اسی قابل تھا اور میں اس کے مقابلہ میں اسی قابل ہوں ۔ (باقی آئندہ)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ ستمبر ۱۹۰۲ء نمبر ۳۴ جلد ۲۰ و ۲۲

بقیہ: مرزا جی کے خیالات کا لیکچر

سنو سنو! ہندوستان میں ہر کس و ناکس سے بیعت کرنے کی وبا طاعون کی طرح پھیل رہی ہے اور لوگوں کو ہلاکت میں ڈال رہی ہے۔ یہ مشہور خاندانوں کے پیرزادے اور مشائخ جو گدی تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، خدا پر ان کا تکیہ نہیں۔ یہ مسلمانوں کو خدا سے پھیر کر اپنا بندہ بنا رہے ہیں۔ اور میں اپنی بیعت سے سب کو آسمانی باپ کا بندہ بناتا ہوں۔

اور میں اگر انکو اپنا بندہ بھی بناؤں تو بجا ہے کیونکہ میں آسمانی باپ کا لیپا لک ہوں۔ جب کہ عیسائی عیسی مسیح جیسے بدخوارق انسان کو خدا کہتے ہیں، تو میرے چیلے مجھے کیوں خدا نہ کہیں۔ پس مجھ سے بیعت کرنا درحقیقت آسمانی باپ سے بیعت کرنا ہے۔ مجھے غصہ تو اسی پر آتا ہے کہ میرے ہوتے لوگ بدھو شاہ چلالی اور نتھو شاہ جمالی اور لکڑ شاہ مداری اور مکڑ شاہ سلاری اور جھکڑ شاہ ہزاری سے بیعت کریں۔ مسلمان تو بھنگ کھا گئے ہیں یا ان کی مہے کی پھوٹ گئی ہے کہ بالکل چیڑ سوداس بن گئے ہیں۔ میں خاتم الخلفاء ہوں میرے سامنے کسی کی کیا مجال کہ اپنا شجرہ قلہ پیش کر سکے۔ میں نے جس طرح تمام مردہ پیروں اور ولیوں اور نبیوں اور رسولوں کا خاتمہ کر دیا ہے اسی طرح تمام موجودہ مشائخ کو بھی بہت جلد زندہ درگور کر دونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے جو اپنے کو خاتم الخلفاء کہا ہے، نہ کہ خاتم الانبیاء تو تم اس پر شور نہ کرو۔ جب میں نے اپنا ظلی اور بروزی نبی ہونا مشتہر کیا تھا تو تم نے لمبے لمبے منہ بنائے تھے، اورتم تہ وبالا ہو گئے تھے۔ اور پیرزادوں اور مشائخ کے سروں پر تو قیامت ہی نازل ہوگئی تھی۔ وہ انگاروں پر لوٹنے لگے تھے کہ اب ہمیں کون پوچھے گا، کونڈے اور توشے نذر نیاز حلوے مانڈے اور منتیں دکھشنے اور دانت گھسائیاں اب قادیان ہی کو ریلوے مال گاڑیوں پر لدی چلی جائیں گی ۔اور ان کا یہ خیال تھا بھی ٹھیک ، کیونکہ خورشید کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ پس میں نے خیال کیا کہ وحشیوں اور نادانوں..اور سادہ لوحوں کو کیوں انگلی دکھائی جائے۔.اس لئے میں نے اپنے کو بجائے خاتم الانبیاء خاتم الخلفاء کہا اگر چہ بات ایک ہی ہے یعنی یہ دونوں لفظ درحقیقت ہم معنی ہیں۔

سنوسنو! خلیفہ کے معنی نبی کے ہیں قرآن مجید میں ہے

انّی جا عل فی ا لا ر ض خلیفة

آدم خلیفہ یعنی نبی تھے، پھر خلافت کا سلسلہ جاری ہو گیا۔ تمام انبیاء یکے بعد خلیفہ ہوتے چلے آئے۔ آنحضرت ﷺ بھی خلیفہ تھے مگر خاتم الخلفاء نہ تھے۔ خاتم الخلفاء میں ہوں۔ میرے بعد کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔

تم تو بالکل مادرزاد اندھے ہو۔..احمقو! اگر پیغمبر عرب خاتم الخلفاء ہوتا تو میں کیوں مبعوث ہوتا۔ آسمانی باپ ایسا ناعاقبت اندیش نہ تھا کہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارتا اور اپنے سپوت لیپالک کی میراث غصب کر کے کسی دوسرے کو دے دیتا اور اپنے فرزند کو عاق اور محروم الارث کر دیتا۔ اس کی کورٹ میں انصاف ہوتا ہے وہ چوپٹ نگری کا اندھا راجہ نہیں۔

..جب میں نے الہام کا دعوی کیا تو تمہاری چرخ چوں عقل دریائے حیرت میں ڈبکوں ڈبکوں کرنے آسمان سر پر اٹھالیا، زمین تلووں سے نکل گئی۔ مگر تم رفتہ رفتہ یہ غپا بھی کھا گئے اور چونکہ نبی اور رسول ہونا کچھ بڑی بات نہیں، لاکھوں نبی اور رسول پیدا ہوتے چلے آئے ہیں اور آئندہ کروڑوں پیدا ہوں گے، اور میں لکھ چکا ہوں کہ آسمانی باپ میں سب طرح کی طاقت ہے، پس میں نے اپنے باپ سے روکر بلبلا کر ایڑیاں رگڑ کر اصرار کیا کہ اگر میں بھی نبی اور رسول ہی رہا، اور آئندہ ترقی نہ کی تو تمہیں آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ اور مجھے لیپالک خلف فرزندار جمند کون کہے گا۔نبوت اور رسالت تو آندھی کے آم ہوگئے ہیں۔آپ جانتے ہیں تریاہٹ اور بالک ہٹ مشہور ہے،لہذا آسمانی باپ کو میری یہ ہٹ ماننی پڑی اور مجھ پر یہ الہام نازل فرمایا

ان کنت من قبل رسولا نبیا فا لآن انت بمنزلة و لد ی و خاتم الخلفاء اعنی خا تم الانبیاء

میں نے اپنے آپ کو اخبار الحکم مطبوعہ ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۷ کالم ۲ میں علی الاعلان خاتم الخلفاء قرار دیا۔اب دیکھوں یہ اعلان تم کو کیا کیا ناچ نچاتا ہے اور تم پر کیا غضب ڈھاتا ہے۔مگر یادرکھو چند روز میں تم اس کو بھی سہہ جاؤ گے اور نرم چارے کی طرح نگل جاؤ گے۔تمہارے دقیانوسی علماء اور مشائخ غل مچائیں گے خاک اڑائیں گے بالآخر سٹپٹا کر اور سرپیٹ کر رہ جائیں گے۔

سنوسنو! تمہارے علماء اور مشائخ میں چونکہ خلوص نہیں بلکہ وہ میرے بالمقابل معاندانہ و متناقضانہ محض حب مال و دولت کی وجہ سے میرے مقابلہ میں اپنی کساد بازاری دیکھ کر کارروائی کر رہے ہیں۔لہذا ان کے رسالوں ان کی کتابوں ان کے مضامین میں مطلق اثر نہیں ہوتا۔تمہیں غور کرو اس عرصہ میں انہوں نے..اپنی توپوں سے کس قدر بم کے گولے چھوڑے،مگر میرے دارالامان قادیان کے حصن حصین اور منارے کی برجوں پر ان کا کیا اثر ہوا۔انہوں نے تو اس عرصہ میں میرا کیا بگاڑا بلکہ جس قدر جان توڑ کر مخالفت کی اسی قدر احمدی جماعت کو روز افزوں ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے۔میرے ذاتی اخبار الحکم میں جو ہفتہ وار بیعت کا کالم چھپتا ہے تم اس سے اندازہ کرتے ہو گے کہ میری جماعت خود بخود یوں نمو پا رہی ہے جیسے بہار کے موسم میں نخل و شجر اور جیسے برسات کے موسم میں خودرو درخت اور حشرات۔

تمہارے مشائخ اور علماء کے اثر کا میں اس وقت قائل ہوتا کہ تم دنیا کو میری جانب رجوع ہونے سے روک دیتے۔کیا تم کو ابھی میرے اصلی مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے میں شک ہے۔میں جھوٹا سہی،مکار سہی،عیار سہی،خودغرض سہی،بوالہوس سہی،لیکن میں تن تنہا جو کارروائی کر رہا ہوں اور میں نے مسلمانوں میں جو انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے تم سب کے سب متفق ہو کر اس کے عشر عشیر تو کارروائی کر دکھاؤ۔تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہ میں بڑے بڑے لوگ ہیں اور بعض مشہور خاندانوں کے پیرزادے اور مشائخ تو لاکھ لاکھ مرید اور خدام رکھتے ہیں، مگر سب مجھ جیسے منفرد مگر سچے مہدی اور مسیح کے سامنے پست ہیں اور ان کو دانتوں پسینہ آرہا ہے۔ یہ پسینہ نہیں عرق انفعال ہے۔

اب انصافاً تمہیں غور کرو کیا ایسا شخص جھوٹا ہوسکتا ہے۔ کیا قدرت الٰہی جھوٹی ہے جو جھوٹوں کو یوں فروغ دے رہی ہے۔

سنو سنو! تم یہ بھی تو بتاؤ کہ ہندوستان میں میرے مخالف کتنے ہیں۔ شائد انگلیوں پر گننے کے قابل بھی وہ بمشکل ہوں۔ امرت سر میں ثناء اللہ، راولپنڈی میں مہر علی شاہ، لاہور میں مصنفان عصائے موسیٰ اور شائد کوئی ایک آدھ ملتان اور پشاور میں ہو۔ ان میں سے بعض اول اول میرے موافق بلکہ مرید خالص اور میری زنبیل میں پیسہ کوڑی ڈالنے والے تھے اخیر میں مجھ سے باغی اور منحرف ہوگئے جن کے مفصل وجوہ کا کبھی ذکر کروں گا۔

پنجاب کے مذکورہ بالا چند مخالفوں کے علاوہ بتاؤ ممالک مغربی وشمالی، ملک متوسط، بنگال، مدراس، بمبئی وغیرہ میں میرا کون مخالف ہے۔ کسی ایک آدھ کا ہی نام لو۔ پھر علاوہ ہندوستان کے افغانستان، وسط ایشیا، روس، عرب، ترکی، یورپ وافریقہ اور تمام ایشیاء میں میری مخالفت کے جھنڈوں کے پھریرے کہاں کہاں لہرارہے ہیں۔ چھوٹے منہ سے کہیں کا تو حوالہ دو۔ سب نے چپ چاپ میری نبوت ورسالت کو مان لیا ہے اور کوئی چوں بھی نہیں کرتا۔ یہ تو پنجاب ہی کے چندگم نام لوگوں کی بدبختی اور شامت ہے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اور فرستادہ خاص پروردگار کا انکار کر رہے ہیں سچ کہا ہے

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
عیبش اندر طعنۂ پاکاں برد

ملک اور قوم پر بڑا اثر ڈالنے اور فیلنگ پیدا کرنے کے آلے صرف اخبارات ہوتے ہیں، یہ سب مجھ پر ایسا سچا ایمان لائے ہیں کہ ان کا ایسا ایمان خدا اور پیغمبر عرب پر بھی نہ ہوگا۔ ان میں لے دے کر میرے مخالف صرف دو ہیں، پیسہ اخبار اور شحنہ ہند۔ پیسہ اخبار کو تو میرے حکیم الامۃ (نورالدین) نے ایک ہی ڈانٹ بتائی تھی کہ غریب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھگھی بندھ گئی اور آئندہ کیلئے مخالفت سے توبہ نصوح کی۔ اب شحنہ ہند میرٹھ کی باری ہے۔ خدانے چاہا تو وہ گھر کی دوں کہ ہندوستان چھوڑ کر بھاگ جائے، اور اپنی سیف زبانی اور تجدید بیانی اور مجدد الزمانی کو بھول جائے۔ میں بھی اس کی تاک میں یوں بیٹھا ہوں جیسے کوئی چڑی مار شیر کی تاک میں۔ دیکھو تو سہی کیا ہوتا ہے۔ ان دو اخباروں کے سوا تمام دیسی بلکہ انگریزی اخبارات میرے چیلے، میرے گرگے، میرے ہوا خواہ اور میری مسیحیت ومہدویت پر قربان ہیں۔ یہ دو چنے کیا بھاڑ کو پھوڑ سکتے ہیں اور میری ٹرین کی راہ میں کیا شہتیر ڈال سکتے ہیں۔

سنو سنو! جب میں خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء ہوں جیسا کہ اوپر بیان کر چکا تو میری جماعت کا ایک ایک متنفس نبی ہے اگرچہ میں نے ان کی نبوت کا اعلان نہیں دیا کیونکہ ابھی میرے خاتم الانبیاء ہونے کا چار طرف غلغلہ مچے گا۔ جب دنیا اس دعوے کو بور کے لڈوؤں کی طرح ہضم کر جائے گی، تب ایک ایک احمدی کو نبی بنا دوں گا۔ اور نبی بننے میں کون سے چھکڑے لدتے ہیں، جس شخص کے مرید اور چیلے کثرت سے ہوں گے وہ جسے چاہے گا نبی بنا دے گا، اور خود افسر الانبیاء اور سردار رسل بن جائے گا۔ پنچوں میں خدا ضرور ہوتا ہے، بلکہ پنچ مل خدا، اور خدا مل پنچ۔

دیکھو عیسائیوں نے عیسی کو خدا اور ان کے حواری پولوس، یوحنا، متی وغیرہ کو رسول بنا دیا۔ میں بھی خدا کا لیپا لک ہوں اپنے کو خاتم الانبیاء اور تمام احمدیوں کو انبیاء کیوں نہ بناؤں۔ اگرچہ خاتم الانبیاء ہونا میری کوئی صفت نہیں بلکہ میرے لئے ایک قسم کی توہین ہے، لیکن چونکہ چونکہ وحشی اور جاہل مسلمان انبیاء کی بڑی عظمت کرتے ہیں، لہذا میں نے اپنے کو خاتم الانبیاء اور اپنی سوسائٹی کے تمام ممبروں کو انبیاء بنانا ٹھہرا دیا ہے۔ بھلا غضب خدا کا عیسی جیسا شخص تو خدا بن جائے جو شائستہ اور مہذب انسان بننے کے قابل بھی نہ تھا، اور میں اس کے مقابلہ میں خاتم الانبیاء اور وارث و جانشین ابناء اللہ بھی نہ بنوں۔

سنو سنو! تمہارے دیدے تو ہو گئے ہیں پٹم کیونکہ حبّك الشیء یعمی و یصم اس لئے تم میری بروزی اور ظلی رسالت اور ختم نبوت کا جلوہ نہیں دیکھ سکتے۔ میں بار بار اعلان دیتا ہوں کہ تم قادیان آؤ، مجھ سے دو چار ہوتے ہی تمہاری چار آنکھیں نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں، اور میری زیارت کرتے ہی ساری چوکڑیاں اور اڑان گھاٹیاں نہ بھول جاؤ تو یہی کہنا کہ جھوٹے کے منہ میں وہ۔

دل میں کتنے مسودے تھے ولے
ایک بھی اس کے روبرو نہ گیا

مردہ نبیوں کی کہانیاں تم نے قرآن میں دیکھی ہیں، اور اپنے وعظوں سے ان کے دلکش قصے سنے ہیں۔ سنی سنائی باتوں پر تو تمہارا ایمان اور میں جو تمہارے سامنے خدا کا زندہ لیپالک اور زندہ خاتم الانبیاء موجود ہوں، مجھ پر ایمان لاتے ہوئے کنیاتے ہو یہ تمہاری سیاہ بختی نہیں تو اور کیا ہے۔

مرزائی کشکول میں پیسہ اور دھیلا

اعینو یا رجال الغیب

مخدوم ومکرم جناب مولوی صاحب السلام علیکم

جناب کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اخبار الحکم مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۲ء میں ایک اشتہار عام اپنے کل حواریوں کو دیا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ:

مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں مگر بعض خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں پس ہر ایک مرید جو مرید ہے اس کو چاہیے کہ اب اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ خواہ ایک دھیلا ہو اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ مدد کرتا اور دے سکتا ہے وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد (۵ جون ۱۹۰۲ء) وہ سلسلہ میں رہ نہیں سکتا تین ماہ تک ہر بیعت کرنے والے کا انتظار کیا جائے گا اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا یعنی ۵ جون ۱۹۰۲ء تک تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔

اب ۵ جون ۱۹۰۲ء کو تین ماہ کامل ہو گئے معلوم نہیں نتیجہ کیا ہوا اگر آپ کو یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا اخبار دیکھنے والوں میں سے کسی صاحب کو معلوم ہو تو بذریعہ شحنہ ہند اطلاع بخشیں مشکور ہوں گا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مالی حالت کچھ مذبذب اور خطرناک ہے کیونکہ پیسہ پیسہ اور دھیلا تک مانگنے کی کوشش کی جاتی ہے مشک عنبر کستوری بیدمشک برف اور لیمنٹ اور روغن بادام وغیرہ جو ہر روز بلا دریغ استعمال میں آتی تھیں ان میں کچھ فتور سا آ گیا ہے۔ باہر جانے کا خوف ہے۔ اگر واقعی یہ بات ہے تو سخت افسوس اور رنج کا مقام ہے۔ اور مجھ کو جناب مرزا صاحب سے دلی ہمدردی ہے۔ خداوندکریم ان کے آمدنی کی کوئی عمدہ سبیل کر دے۔ ان کے مریدوں کے دل نرم ہو جاویں کہ مثل حضرت ابوبکر وغیرہ اصحاب رسول مقبول اپنا کل مال جائداد (جسکی مالیت لاکھوں روپیہ کی ہو ورنہ تھوڑی سے کام نہیں چلے گا) مرزا صاحب کے نام وقف کر دے، یا نسخہ کیمیا مل جائے تا کہ آئندہ مرزا صاحب مدۃ العمر بے فکر ہو کر تصنیف و تالیف میں مشغول رہیں، اور علماء دین کو کافر بے دین تاریکی کی اولاد کہہ سکیں، اور رسول اللہ بنے رہیں یا عین خدا اور فرزند خدا بن کر تثلیث کے مسئلہ کا کامل ثبوت دیتے رہیں۔ ورنہ درصورت دیگر مرزا صاحب لنڈورے ہو کر عام لوگوں کی مانند ہو جاویں گے، اور گرم بازاری سرد پڑ جاوے گی۔

میں جناب سے اور نیز ناظرین شحنہ ہند اور دیگر خیرخواہان قوم سے درخواست کرتا ہوں کہ سب صاحب یک دل ہو کر تمام مریدان مرزا صاحب اور دیگر مسلمانان مرزا صاحب کی حالت زار اور خطرناک پر رحم کر کے ان کی امداد کریں۔ یہ عین وقت مدد ہے، ورنہ پھر دست افسوس ملنے کے سوا کچھ نہ ہوگا۔ ایسا مربی خیرخواہ قوم امام امت مہدی مسعود رسول اللہ ﷺ اگر فاقہ کشی سے فوت ہو گیا، تو اسکا گناہ تمام لوگوں پر ہوگا۔ یا مرزا صاحب کی دعا (بددعا) سے کوئی بلا مثل طاعون وغیرہ یا کوئی بلاء آسمانی نازل ہو، تو پھر سخت مشکل ہوگی۔

خاکسار بھی جو کچھ ہو سکے گا نذر کرنے کو تیار ہے۔ مگر اول جناب براہ مہربانی بخوبی تحقیقات کر لیں کہ مرزا صاحب کی واقعی ایسی حالت ہے۔ اغلباً ایسی ہی ہے کیونکہ خدا نے خود مرزا صاحب کو بذریعہ الہام فرما دیا ہے کہ ان کے مرید ربانی مرید ہونے کا دعوی کرتے ہیں مگر گرہ سے کچھ نہیں کھولتے آخر کہاں تک بلا زر کام چلے۔ انا اللہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا الیہ راجعون

ہاں ایک بات یاد آئی۔مریدان مرزا صاحب نے امداد کی ہے یا نہیں (خواہ وہ پیسہ یا دھیلا ہی کیوں نہ ہو) اور برابر ماہوار امداد پہنچتی ہے یا نہیں۔اگر پہنچتی ہے تو بڑی خوشی ورنہ افسوس ہے۔مگر جن مریدوں نے امداد نہیں کی وہ منافق ہوئے یا ابھی کچھ کسر باقی ہے۔اوران کے نام رجسٹر خدا سے کاٹے گئے یا نہیں۔

اگر کاٹے گئے تو چشم ماروشن دل ماشاد، کیونکہ منافق واقعی اسی لائق تھے۔اور اگر نہیں کاٹے گئے تو کیا خدا کے یہاں میعاد بڑھادی گئی اورتاریخ پیشی واخراج نام دوسری مقرر ہوگی۔

براہ مہربانی ان سب حالات سے مطلع فرما کر مشکور فرماویں، مجھے سخت بے چینی اور بے قراری ہے۔مجھ سے دیکھا نہیں جاتا کہ مرزا صاحب ایسی حالت کو پہنچ جاویں۔اگر مرزا صاحب کے مرید امداد نہ کرسکیں یا نہ کریں ،اور منافق ہوکر خارج از رجسٹر ہوگئے ہیں،تو دوسرے مسلمانوں کوان کی مدد کرنی چاہیے۔یہ دشمنی کا وقت نہیں مسلمان وہ ہے جو مصیبت کے وقت دشمن کی بھی امداد اوردست گیری کرے۔

بررسولاں بلاغ شد وبس۔آئندہ اختیار

میں نے ناظرین کی سمع خراشی اس لئے کی کہ مجھ کو اتفاقیہ اخبار الحکم ۲۴۔ اگست ۱۹۰۲ء دیکھنے کو مل گیا۔اس کے صفحہ ۱۳ و ۱۴ پر ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب مرزائی احمدی کی ضروری یاد دہانی کے ملاحظہ کا اتفاق ہوا۔جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ تاحال مریدان مرزا صاحب نے،جناب مرزا صاحب کے خدائی اشتہار کی کچھ پرواہ نہیں کی اور تاحال کوئی صورت امداد چندہ ماہوار کی نہیں ہوئی،جس کے دیکھنے سے سخت قلق ہوا۔

اللہ تعالی آپ کے حال پر رحم کرے ورنہ حالت ردی معلوم ہوتی ہے۔مرزا صاحب تو جس صورت سے ہوسکے گا اپنے اندوختہ سے (لوگوں کا مال خیال نہ کریں) کسی نہ کسی طرح اپنی زندگی کے دن پورے کریں گے،مگر مجھ کو تو زیادہ خیال جناب مرزا صاحب کی ذریات اوراصحاب خاص الخاص کا ہے کہ بے چارے کیا کریں گے اور ایک در چھوڑ کر کس دوسرے گھر پر دھرنا دیں گے (خصوصاً اپاہج)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکم مورخہ ۲۴۔ اگست کی اسی ضروری یاد دہانی میں یہ بھی دھمکی دی گئی ہے کہ ایسا نہ ہو ایسے غافل (بقول حضرت اقدس منافق مرزا قادیانی) الا مراض تشاع و النفوس تصلی انی اری الملائکۃ الشداد کے نشانہ بنیں یعنی امراض شدیدہ اور دیگر مصائب و طاعون سے ان پر یا ان کے رشتہ اروں پر ابتلائیں پیش آئیں وغیرہ۔ کیوں حضرت اگر مریدان مرزا صاحب امداد (حضرت اقدس کریں) تو ابتلاء و بلا صرف مریدان خاص پر پڑے گی دوسرے مسلمان تو اس سے محفوظ رہیں گے کیونکہ حضور کو تو مریدوں کا خیال ہے نہ کہ مسلمانوں کا جن سے کوئی درخواست امداد نہیں کی گئی۔ انکا تو کوئی گناہ نہیں اگر یہی بات ہے تو خدا کا شکر ہے اور ہم ممنون ہیں جناب مرزا صاحب کے کیونکہ ایک کا گناہ دوسرا نہیں اٹھاتا۔

مجھے ۳۱۔ اگست کو جناب پیر قمر الدین صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع میانوالی کے ساتھ ریل گاڑی میں سفر کرنے کا اتفاق ہوا پیر صاحب ایک مشہور مرید جناب مرزا صاحب کے ہیں عندالذکر معلوم ہوا کہ پیر صاحب کچھ عرصہ سے بیعت تو ڑکر آزاد ہو گئے ہیں اور اب مرزا صاحب سے ان کو کوئی تعلق نہیں رہا۔ پیر صاحب نے اور بھی کئی راز جناب مرزا صاحب کے بیان کئے جن کے ثبوت آپ کے پاس موجود ہیں مگر میں مصلحتہً ابھی ذکر نہیں کرتا اگر ضرورت ہوئی تو پھر عرض کرونگا

جناب حضرت اقدس مرزا صاحب کا دلی خیر خواہ

خاکسار اور خادم ۔م۔م۔د۔ لاہوری

اڈیٹر شحنہ ہند کہتے ہیں: براہ عنایت چھپی دھری لگی لپٹی سب کھول دیجئے باسی نہ رکھئے یہ کس دن کیلئے رکھ چھوڑی ہے۔

(الحکم ۲۴۔ اگست ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۱۳۔۱۴ سے ،ضروری یاد دہانی کے عنوان سے ماسٹر عبدالرحمٰن قادیانی کی تحریر ذیل میں نقل کی جاتی ہے۔ بہاء

ناظرین کو یاد ہوگا کہ حضرت اقدس (مرزا) نے ۵ مارچ ۱۹۰۲ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ جملہ برادران سلسلہ احمد یہ لنگر خانہ کے انتظام کے لئے کچھ ماہواری چندہ ارسال کیا کریں اور جو صاحبان مالی مدد نہیں کر سکتے وہ کسی جسمانی امداد سے اس سلسلہ کے خادم بنیں۔ اور جو نہ مالی طور سے اور نہ جسمانی طور سے اس سلسلہ کی مدد نہیں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا وہ اپنے تئیں اس پاک جماعت (احمدی) اور پاک سلسلہ سے تصور نہ کرے۔ ایسا شخص منافق ہے اور لکھا گیا تھا کہ

میں (مرزا قادیانی) یہ جو اشتہار شائع کرتا ہوں کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے لئے جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں مگر بعضے خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں پس ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیے کہ اب اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو خواہ ایک دھیلہ۔ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد (۲۵ جون ۱۹۰۲ء) وہ اس سلسلہ میں رہ نہیں سکے گا۔ تین ماہ تک ہر بیعت کرنے والے کا انتظار کیا جائے گا اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا یعنی ۵ جون ۱۹۰۲ء تک تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائیگا۔

(ماسٹر عبدالرحمٰن قادیانی کہتے ہیں) جملہ برادران قوم احمدی کی خدمت میں التماس ہے کہ ہم میں سے ہر ایک کو چاہیے کہ جو بھائی چندہ نہیں دیتے ان کو اشتہار مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۲ء کے مضمون سے خبر دیں حضرت اقدس نے اشتہار مذکور کو ایک معمولی تحریر نہیں کہا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت سے احباب کو اس اشتہار کے مضمون کے سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی حقیقت یہ ہے کہ جیسا کہ حضور (مرزا) کے مندرجہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ چندہ کی کوئی تعیین نہیں کی بلکہ لا یکلف اللہ نفساً الا وسعها کو مدنظر رکھ کر... غرباء کو پیسہ پیسہ یا دھیلا ماہواری چندہ دینے کا ارشاد فرمایا ہے اور باقیوں کو حسب مقدرۃ چھوڑا ہے اور بہتوں کے لئے جسمانی خدمت مکتفی سمجھی گئی ہے۔ الغرض ہر صاحب کو چاہیے کہ اس اشتہار کو بنظر غور پڑھے اور غافلوں سے اس کی تعمیل کرائی جاوے۔ ایسا نہ ہو کہ ایسے غافل (بقول حضرت اقدس (مرزا قادیانی) ۔منافق، الامراض تشاع و النفوس تضاع، انی اری الملائکۃ الشداد کے نشانہ بنیں۔ یعنی امراض شدیدہ اور دیگر مصائب و طاعون سے ان پر یا ان کے رشتہ داروں پر ابتلاء پیش آوے۔ ان لوگوں پر بہت افسوس ہے جنہوں نے دنیا کے اس قدر تعلقات توڑے اور کافر اور بیدین کہلائے اور طرح طرح کی ایذائیں بد اندیشوں سے اٹھائیں پھر وہ اس سلسلہ سے ہمدردی کرنے سے لاپرواہ اور متکبر پائے جاتے ہیں۔ چندہ دینا کوئی نئی بات نہیں آنحضرت ﷺ بھی چندہ لیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر نے چالیس ہزار روپیہ چندہ دیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و آخرین منهم لما یلحقوا کے مصداق تو تب ہی بنیں جب ان کے سے اعمال ہوں گے۔

اب ہر ایک صاحب کو مناسب ہے کہ اپنے آشناؤں اور تمام رشتہ داروں کو بذریعہ خطوط یا اشتہار، اشتہار مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۲ء کی تعمیل کے لئے طیار کرے۔ یہ جو حضرت اقدس (مرزا) نے ارقام فرمایا ہے کہ جو کوئی کسی طرح سے اس سلسلہ کی مدد نہیں کرتا وہ منافق اور ہمارے سلسلہ سے خارج ہے، یہ حق ہے۔ کیونکہ جو کوئی خدا کے لئے ایک روپے میں سے ایک پیسہ یا ایک آنہ بھی ادا نہیں کر سکتا اس نے آسمانی نور کی کیا قدر کی۔ ماسٹر عبدالرحمٰن از قادیان۔

مرزا صاحب قادیانی نے جو اصل اشتہار بابت لنگر خانہ اور چندہ وغیرہ شائع کیا تھا اور جس کا ماسٹر عبدالرحمٰن قادیانی کی تحریر بالا میں ذکر ہوا ہے وہ حسب ذیل ہے۔ بہاء۔

لنگر خانہ کے انتظام کے لئے

(مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں) چونکہ کثرت مہمانوں اور حق کے طالبوں کی وجہ سے ہمارے لنگر خانہ کا خرچ بہت بڑھ گیا ہے اور کل میں نے جب لنگر خانہ کی تمام شاخوں پر غور کر کے اور جو کچھ مہمانوں کی خوراک اور مکان اور چراغ اور چار پائیاں اور فرش اور برتن اور مرمت مکانات اور ضروری ملازموں اور سقا اور دھوبی اور بھنگی اور خطوط وغیرہ ضروریات کی نسبت مصارف پیش آتے رہتے ہیں ان سب کو جمع کر کے حساب لگایا جایا تو معلوم ہوا کہ ان دنوں آٹھ سو روپیہ روپیہ اوسط ماہواری خرچ ہوتا ہے۔ اس خرچ کے لئے خاص اللہ تعالیٰ نے ہی ایسے اتفاقات پیش کئے کہ اب تک ہمیں محض خدا تعالیٰ کے فضل اور رحمت سے کوئی فاقہ نہیں آیا مگر چونکہ ہر ایک امر جس کے ساتھ کوئی انتظام نہیں موجب ابتلاء ہوتا ہے اور سلسلہ غموں کا اندازہ سے زیادہ بڑھ جاتا ہے اس لئے اس پر تشویش وقت میں کہ جب کہ آمدن مستقل طور پر ساٹھ روپیہ ماہواری بھی نہیں اور خرچ آٹھ سو روپیہ ماہواری سے کم نہیں کوئی انتظام تو کلاً علی اللہ ضروری ہے بالخصوص جب کہ قحط کے دن بھی شدت کرتے جاتے ہیں اور طاعون (چونکہ شرعاً یہ امر ممنوع ہے کہ طاعون زدہ علاقہ کے لوگ اپنے دیہات کو چھوڑ کر دوسری جگہ جائیں اس لئے میں اپنی جماعت کے ان تمام لوگوں کو جو طاعون زدہ علاقوں میں ہیں منع کرتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنے علاقوں سے نکل کر قادیان یا کسی دوسری جگہ جانے کا ہرگز قصد نہ کریں اور جہاں تک ممکن ہو دوسروں کو بھی روکیں ۔اپنے مقامات سے نہ ہلیں ۔توبہ واستغفار کریں اور راتوں کو اٹھ کر دعائیں کریں کہ یہی ضروری چیز اور حیز ہے ۔منہ) کے دن بھی ہیں ۔اسلئے میں نے سخت گھبراہٹ کے وقت میں بلحاظ ہمدردی اس جماعت کی جس کو میں اپنے ساتھ رکھتا ہوں ، اس انتظام کو اپنا فرض سمجھا اور نیز اس خیال سے بھی کہ عمر کا اعتبار نہیں لہذا میں چاہتا ہوں کہ غرباء اور ضعفاء کی ایک جماعت میرے ساتھ رہے جو میری باتوں کو سنے اور سمجھے ۔اگر چہ ہمارے سلسلہ کے ساتھ اور مصارف بھی لگے ہوئے ہیں لیکن میں سنت انبیاء علیھم السلام کے مطابق سب سے زیادہ اس فکر میں رہتا ہوں کہ ایک گروہ حق کے طالبوں کا ہمیشہ میرے پاس رہے اور نیز دور دور سے لوگ آویں اور اپنے اپنے شبہات پیش کریں اور میں ان شبہات کو دور کروں اور نیز ایسے لوگ آویں جو خدا تعالیٰ راہ مجھ سے سیکھنا چاہتے ہیں اور نیز یہ کہ جو کچھ میں لکھوں وہ کتابیں چھپتی رہیں ۔اگر چہ ہمارے ساتھ مدرسہ کا تعلق بھی ہے اور اس کا انتظام خرچ بھی ابھی ناقص اور بالکل ناقابل اطمینان ہی ہے اور میں یہ بھی خوب جانتا ہوں کہ جولڑکے اس مدرسہ میں پڑھیں گے وہ نسبتاً کچھ نہ کچھ سچائی اور دین داری اور پرہیز گاری اور نیک چلنی کی راہ سیکھیں گے ...وہ میرے پاس رہ کر ہر روز تازہ بتازہ ہدایت پا سکتے ہیں۔سوانہیں کا سب سے زیادہ مجھے فکر ہے کیونکہ ہم عمر کا بہت سلسلہ طے کر چکے ہیں اور تھوڑا باقی ہے ۔اسی اطمینان کے حاصل کرنے کے لئے میں یہ اشتہار شائع کرتا ہوں۔ یہ اشتہار کوئی معمولی تحریر نہیں بلکہ ان لوگوں کے لئے جو مرید کہلاتے ہیں یہ آخری فیصلہ کرتا ہوں۔ مجھے خدا نے بتلایا ہے کہ میرا انہیں سے پیوند ہے یعنی وہی خدا کے دفتر میں مرید ہیں جو اعانت اور نصرت میں مشغول ہیں۔ مگر بہتیرے ایسے ہیں کہ گویا خدا کو دھوکا دینا چاہتے ہیں ۔سو ہر ایک شخص چاہیے کہ اس نئے انتظام کے بعد نئے سرے سے عہد کر کے اپنی خاص تحریر سے اطلاع دے کہ وہ ایک فرض حتمی کے طور پر اس قدر چندہ ماہواری بھیج سکتا ہے ۔مگر چاہیے کہ لاف گزاف نہ ہو جیسا کہ پہلے ظہور میں آیا کہ اپنی زبان پر قائم نہ رہ سکے ۔ سوانہوں نے خدا کا گناہ کیا جو عہد کو توڑا ۔ اب چاہیے کہ ہر ایک شخص سوچ سمجھ کر اس قدر ماہواری چندہ مقرر کرے جس کو وہ دے سکتا ہے گو ایک پیسہ ماہواری ہو۔مگر خدا کے ساتھ فضول گوئی اور دروغ گوئی کا برتاؤ نہ کرے۔ ہر ایک شخص جو مرید ہے اس کو چاہیے کہ جو اپنے نفس پر کچھ ماہواری مقرر کر دے خواہ ایک پیسہ ہو خواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دھیلہ۔ اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلہ کے لئے کچھ مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے۔ اب اس کے بعد وہ اس سلسلہ میں رہ نہیں سکے گا۔ اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلہ کی مدد کے لئے قبول کرتا ہے۔ اگر تین ماہ تک کسی کا جواب نہ آیا یعنی ۵ جون ۱۹۰۲ء تک تو سلسلہ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اور مشتہر کر دیا جائے گا۔ اگر کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ کے بھیجنے سے لاپرواہی کی اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا اور اس کے بعد کوئی مغرور اور لاپرواہ جو انصار میں داخل نہیں اس سلسلہ میں ہرگز نہیں رہے گا والسلام علی من اتبع الہدی۔

المشتہر: میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور ۵ مارچ ۱۹۰۲ء

الحکم ۱۷۔ مارچ ۱۹۰۲ء ص ۱۵۔۱۶۔ قادیانی مجموعہ اشتہارات جلد ۳ ص ۴۶۷۔۴۶۹

اور الحکم کے صفحہ ۱۶ پر اس اشتہار کا تتمہ یوں نقل ہوا ہے:

مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ مدرسہ کا قیام اور بقاء بھی چونکہ بہت سے مصالح پر مبنی ہے لہذا ازبس ضروری ہے کہ حسب استطاعت ہر شخص اس کے لئے بھی ایک ماہوار رقم اپنے اوپر لازم کر لے اور یہ بات میں پھر دوبارہ یاد دلاتا ہوں کہ ہر شخص اپنی حالت اور استطاعت کو دیکھ کر چندہ مقرر کرے ایسا نہ ہو کہ تھوڑی دیر کے بعد اسے فوق الطاقت بوجھ سمجھ کر ملول ہو جائے کہ اس طرح اللہ تعالی کے نزدیک وہ گنہگار ٹھہرے گا۔ اور اس تجدید اور تعیین چندہ کی سب درخواستیں اخویم مولوی عبدالکریم صاحب کے پاس آنی چاہییں۔ یہ بھی واضح رہے کہ صدقات اور زکوۃ اور اس طرح کی ہر قسم کی خیرات کا روپیہ بھی یہاں آنا چاہیے۔

اور دل چسپ بات یہ ہے کہ اور جن متوقع مہمانوں کے لنگر کے لئے یہ چندہ طلب کیا جارہا ہے ان کو مخاطب کر کے مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی قادیانی اسی تتمے کے معاً بعد لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت ضروری اطلاع

ہماری ساری جماعت آگاہ رہے کہ حضرت امام مطاع باذن اللہ مسیح موعود و مہدی مسعود، اللہ تعالی اور رسول کریم ﷺ کے حکم اور سنت کی اتباع و اطاعت کی غرض سے حکم دیتے ہیں کہ کوئی شخص ایسی جگہوں سے جہاں طاعون ہے جیسے سیالکوٹ جموں اور نواح سیالکوٹ اور نواح جموں، وزیر آباد، لائل پور کے متاثر علاقے گورداسپور، جالندھر، لودہانہ، پٹیالہ، سرہند، بسی وغیرہ وغیرہ عید اضحیٰ کے موقع پر ہرگز ہرگز قادیان میں نہ آویں۔ بلکہ جب تک ان کے شہروں میں طاعون کا دور اور اثر ہے ادھر آنے کی کوشش نہ کریں۔

والسلام ۱۲ مارچ ۱۹۰۲ء۔ المشتھر: فقیر عبدالکریم از دارالامان قادیان۔

الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء مطابق ۶ ذی الحج ۱۳۱۹ھ۔ ص ۱۶)

لندن اور قادیان

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

جیسا کہ اخبار الحکم قادیان ۲۴۔ اگست میں لکھا ہے کہ مرزا جی سے ان کے ایک بڑے حواری (حکیم نورالدین) نے بیان کیا کہ میرے نام لندن سے ایک خط آیا ہے کہ یہاں آکر دیکھیں جنت عیسائیوں کو حاصل ہے یا مسلمانوں کو۔ میں نے اسکو جواب لکھا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اسکے حواریوں میں تھی اور سچا اسلام آنحضرت ﷺ اور صحابہ میں تھا پس ان دونوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لو۔

اس پر مرزا جی نے لمبی چوڑی تقریر فرمائی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ لندن میں آزادی ہے عیش پرستی ہے وغیرہ حالانکہ بہشت کی کلید تقوی ہے۔

خیر یہ تو معمولی جواب ہے لیکن حواری صاحب (حکیم نورالدین) نے اپنے امام الزمان کے عندیئے اور ضمیر کے خلاف یہ کیا کہا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں تھی۔ امام الزمان کے نزدیک تو عیسی اور اس کے حواری جو کچھ تھے وہ آپ نے عینک لگا کر ان کی کتاب ازالۃ الاوہام میں پڑھے ہوں گے ہم کو سخت تعجب ہے کہ ایسا مقرب خاص اور حکیم الامۃ المرزائیہ ایسا کلمہ زبان سے نکالے جو امام الزمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے منشاء کے بالکل خلاف بلکہ نقیض ہو مرزا جی نے عیسی مسیح کو جس قدر صلوتیں سنائیں ہیں ان سے کئی حصے بڑھ کر ان کے حواریوں کو سنائی ہیں یا یوں کہو کہ سب کو ایک ہی لاٹھی ہانکا ہے پھر سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں کہاں ہوئی ہم کو تعجب ہے کہ مرزا جی نے ایسی کھلی مخالفت پر حکیم صاحب کی نبض نہیں دیکھی ہم کو تو دہیں دھوکڑی پر ایسا غصہ آرہا ہے کہ قابو چلے تو حکیم صاحب سے حکیم الامۃ المرزائیہ ہونے کا ڈپلوما چھین کر کسی راسخ العقیدہ مرزائی کو دے دیں اچھی کہی امام الزمان سے اور مخالفت یہ بھی ایک ہی ہوئی۔ بس جی بس معلوم شد۔ پھر آسمانی باپ کے کرم سے قادیان کیا مرزا اور مرزائیوں کیلئے لندن سے کچھ کم ہے ایک جانب پلاؤ دم ہو رہے ہیں دوسرے جانب زعفرانی حلوے مشک اور عنبر ریگ ماہی اور سقنقور چشم بد دور دشمن رنجور آمیزئی ہوئے اور روغن بادام میں چرب کئے ہوئے تیار ہیں کہ سیر لالہ وگل اور گلگشت نسرین و سنبل سے مراجعت فرماتے ہی ڈٹ گئے۔ پھر کیا تھا مزے ہیں بہاریں ہیں منہ کڑھائی میں اور سر چولھے میں۔.. بھلا ایسی رنگ رلیوں کے مقابلے میں بہشت کی کیا حقیقت ہے دنیوی لذتوں کا کیف اٹھائیے اور شعر گنگنائیے

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

دنیا میں رات دن گل چھرے اڑانے والوں کی روح بڑی مشکل سے نکلے گی کیونکہ ہوا پرستوں کے ارمان سے ان کا نفس سرکش یوں کہے گا

دل تو لگتے ہی لگے گا حوریان عدن سے
باغ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر

الحکم میں جعلی بیعت کی فہرست

بارہا ضمیمہ شحنہ ہند میں مرزائیوں کی پردہ دری کی گئی مگر حیادار اپنی روش نہیں چھوڑتے کبھی فرضی نام کبھی مکرر سہ کرر نام درج کر دیتے ہیں اور بہت سے ایسے نام بھی طبع ہوتے ہیں کہ ان بے چاروں کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں اور یہاں مرزائیوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست میں نام درج ہو گیا۔ ایک جاہل مرزائی کے ملازم دھوبی بہشتی حجام بھٹیارے سب کے نام درج ہو جاتے ہیں جب اس سے بھی کام نہیں نکلتا تو اب مسماۃ زوجہ فلاں دختر فلاں دادی فلاں سے کام نکالتے ہیں جب اس سے بھی تعداد میں کچھ ترقی نہیں معلوم ہوتی تو اب عورتوں کے بھی لگتے ہاتھ مکرر سہ کرر نام درج ہونے لگے۔

چنانچہ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم (ص ۱۶) میں مسماۃ کلثوم زوجہ شیخ ہدایت اللہ صدر بازار پشاور کا نام درج کر چکے تھے۔

اب ۱۰ جولائی کے الحکم (ص ۱۶) میں پھر اسی کا نام درج کر دیا (جب کہ ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء کے الحکم میں اس کے ساتھ اس کی معصوم لڑکی مسماۃ صغری کا نام بھی لکھ مارا تھا)

۱۷ مئی کے شمارے میں یہ نام ہیں:

مولوی عبدالرحمٰن برادرزادہ جناب مولوی غلام رسول صاحب ساکن قلعہ میاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ کے ساتھ کلثوم زوجہ شیخ ہدایت اللہ صاحب صدر پشاور، صغری شیخ ہدایت اللہ صاحب صدر پشاور، علی بخش ہرمی ضلع لدھیانہ۔ برکت علی ضلع لدھیانہ، زوجہ علی بخش ضلع لدھیانہ، نبی بخش جھمت، اولیای جھمٹ، بوڈو جھمٹ، کرم بخش جھمٹ، مولا بخش جھمٹ، محمد ابراہیم بہنی جالندھر بھی موجود ہیں)

۱۰ جولائی کے شمارے میں نام یوں ہیں:

کلثوم کے بعد، علی بخش، صفری برکت علی لودیانہ،

زوجہ علی بخش، نبی بخش جھمٹ، اولیاء از جھمٹ لودیانہ، بوڈو۔ کرم بخش مولا بخش عظمت برج وغیرہ موجود ہیں۔ بہاء)

قادیانی مرزا جی کی نبوت و رسالت کے حقائق و معارف اسی قابل ہیں کہ ان کی صداقت ان پڑھ دھوبی، حجام، بہشتی منان بائی یا جاہلہ عورتیں کریں۔ اہل علم کو تو مرزا غلام احمد قادیانی کافر و ملحد ہی نظر آتا ہے۔ اس کی حماقت و سفاہت شیخ چلی کے خیالات سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

راقم: ج۔ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استفتاء

علماء کیا فرماتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی بانی مذہب احمدیہ کی نسبت کہ تمام مسلمان جو آپ کے دعوی مسیح موعود ہونے کا انکار کریں ۔ بموجب فتوی حکیم الامۃ احمدیہ مندرجہ الحکم مورخہ ۲۴ ۔ اگست ۱۹۰۲ء اگر اسرائیلی مسیح رسول کا منکر کافر ہے تو محمدی مسیح رسول کا منکر کیوں کافر نہیں ۔،،

نیز آپ کی متعدد تحریرات کے بموجب تمام مسلمان مشرک ہیں کیونکہ عیسیٰؑ میں اوصاف الوہیت ثابت کرتے ہیں جیسے عیسیٰ کا آسمان پر زندہ موجود ہونا اور مردوں کا زندہ کرنا پرند کو بنا کر اس میں روح پھونک دینا باذن اللہ وغیرہ ۔ اب سوال یہ ہے جب کہ قرآن مجید میں و لا تنکحو المشر کو ن حتی یؤمنوا ۔ (البقرۃ : ۲۲۱) آیا ہے تو ان مرزائیوں کی عورتیں جنھوں نے اب تک آپ سے بیعت نہیں کی ان پر کیوں کر حلال ہیں اور ان کی اولاد کیوں حرامی نہیں بینوا توجروا ۔

راقم : ج ۔ ن ۔

رسالہ اشاعۃ السنہ اور مرزا قادیانی

یہ ایک ماہواری رسالہ ہے جسکے ادیٹر فاضل اجل مولوی ابوسعید محمد حسین ہیں جو قریب ۲۱ سال سے جاری ہے ۔ یہ وہی رسالہ ہے جس نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب کی بیخ و بنیاد کھود کر پھینک دی ۔ جس سے مرزا غلام احمد ہر کہ ومہہ کی آنکھوں میں ذلیل وخوار رہوا ۔

مرزا غلام احمد قادیانی ، فاضل (مولانا محمد حسین بٹالوی) موصوف سے ایسا خائف ولرزاں رہتا ہے کہ راتوں کو خوابوں میں چلا اٹھتا ہے کہ ،مولوی محمد حسین صاحب آگئے مجھے بچاؤ ۔،

(مرزا قادیانی) فاضل (محمد حسین بٹالوی) ممدوح کے ڈر کے مارے بھاگا بھاگا پھرا ۔ جہاں گیا فاضل ممدوح نے اس کا تعاقب کر کے اسکو ذلیل اور رسوا کیا ۔ دہلی و لودھیانہ میں جو مرزا غلام احمد قادیانی کی کریا بھرشت کی، وہ سب پر روشن ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب مرزا غلام احمد قادیانی کے جلسہ میں اگر کسی نے دہلی کے معرکوں اور لدھیانہ کا ذکر چھیڑ دیا تو مرزا قادیانی بدحواس و ہوش باختہ اور اس کے چہرہ کا رنگ فق ہو جاتا ہے۔(دہلی میں مرزا قادیانی نے اکتوبر ۱۸۹۱ء میں سید محمد نذیر حسین محدث کے بالقابل اشتہار بازی شروع کی تو مولانا محمد حسین بٹالوی بھی اپنے استاد کے پاس پہنچ گئے۔ اور اشتہارات اور جوابی چیلنجوں کے ذریعے مرزا غلام احمد قادیانی کو اتنا زچ کیا کہ جب انجام کار دہلی میں مرزا صاحب کا مولانا محمد بشیر سہسوانی سے مباحثہ طے پایا تو اس میں مرزا صاحب نے یہ شرط رکھ دی تھی کہ مولانا بٹالوی مجلس مباحثہ میں سامع کی حیثیت سے بھی تشریف نہ لائیں۔

اور لدھیانہ میں مرزا قادیانی کا مولانا بٹالوی سے ۱۸۹۱ء میں مباحثہ ہوا تھا جو ۱۲ روز جاری رہا تھا۔ اور آخر کار مرزا قادیانی شرائط مباحثہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے میدان مباحثہ سے فرار ہو گئے تھے۔ بہاء)

فاضل (محمد حسین بٹالوی)ممدوح نے علماء ہند و پنجاب سے اسکی تکفیر کا فتوی حاصل کیا۔ادھر عدالت سے پیغمبری اور نبوت چھنوا کر دونوں جہان میں ذلیل وخوار کیا۔ جب سب طرح سے مرزا قادیانی کا کام تمام کر دیا اس وقت اس کا پیچھا چھوڑا۔

کچھ عرصہ کے واسطے اشاعۃ السنہ کا طبع ہونا موقوف ہو گیا، تو مرزائیوں کی جان میں جان آ گئی اور بغلیں بجانے لگے کہ مرزا قادیانی کی بددعا سے اشاعۃ السنہ بند ہو گیا۔ لیکن ان بدنصیبوں کو خبر نہ تھی کہ سسکتے ہوئے مرزا قادیانی کو زندہ در گور کرنے کے لئے پھر آب وتاب سے جلوہ افروز ہوا۔

اب کدھر گئے مرزا قادیانی اور مرزائی کیوں چوہے کا بل ڈھونڈنے لگے آجکل مرزائیوں کے پیٹ میں چوہے چھوٹے ہوئے ہیں۔ ہر وقت اشاعۃ السنہ ہی کے ذکر میں غلطاں پیچاں رہتے ہیں۔ طرح طرح کے منصوبے باندھے جاتے ہیں تمام مرزائیوں پر موت پڑ گئی ہے۔

راقم: ج۔ن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا فضل قادر اور مرزا قادیانی کی تکفیر

ملا صاحب ضلع پشاور کے ہیں بعض مرزائیوں نے مرزا قادیانی کی جھوٹی تعریفیں حلفیہ ان کے روبرو بیان کیں تو آپ مرزا سے فیض یاب ہونے کیلئے قادیان تشریف لے گئے وہاں جا کر کفر والحاد زور ومکر تکبر وشیخی تمسخر ودروغ کے سوا کچھ نہ پایا لہذا العنت وملامت اور مرزا قادیان پر لاحول بھیجتے ہوئے واپس آئے۔

یہاں آن کر مجمع عام میں مرزا غلام احمد قادیانی کے عقاید باطلہ کا علانیہ ذکر فرمایا اوران کی تردید کی۔

چونکہ بعض اہل اسلام انکے قادیان جانے کی وجہ سے ان سے بدظن تھے، لہذا ملا صاحب موصوف سے درخواست کی کہ جو کچھ آپ کہتے ہیں وہ لکھ دیں۔لہذا ملا صاحب نے اپنے قلم سے یے تحریر فرمایا:

کل عقا ید القا د یا نی یعنی مرزا غلا م ا حمد کادیانی د هریه و زندیقه ۔

العبد: میاں فضل قادر بقلم خود ۵ جولائی ۱۹۰۲ء۔

راقم: ج۔د۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ستمبر ۱۹۰۲ء نمبر ۳۵ جلد ۲۰ و ۲۲

کاغذی مسیح کی ناؤ جھوٹ کے طوفان میں

قادیان کے کاغذی مسیح کا کوئی دعوی پورا نہ ہوا (اور خدا چاہے تو کبھی پورا نہ ہوگا)۔ بارہا الحکم کے ذریعہ اعلان دیا، الگ بھی ایک رسالہ شائع کیا کہ طاعون صرف ان کیلئے نازل ہوا ہے جو مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ چنانچہ اخبار الحکم مطبوعہ ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۶ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

ایک اور آفت یہ آئی کہ مسلمانوں میں سستی اور غفلت تو پیدا ہو ہی چکی تھی سچے عقائد کو چھوڑ کر قسم قسم کی بدعتیں اور سلسلے خدا تعالی کے سچے دین اور سلسلے کے برخلاف پیدا کیئے گئے اور مشرکانہ تعلیمات اور وظائف مقرر کر لئے۔

ان ساری آفتوں کے ہوتے ہوئے جب خدا تعالی نے ان پر قدیم قانون کے موافق محض اپنے فضل سے ایک بندہ بھیج دیا جو ان کی ساری مصیبتوں کا چارہ گر اور مداوا (لاحول ولاقوۃ۔ یہ منہ اور گرم مسالا) تھا، ان لوگوں نے ناحق اسے تکلیف دی اور اس کی مخالفت کیلئے اٹھے۔ جب ان کی مخالفت اور شرارت حد سے بڑھ گئی اور خدا تعالی کے حضور ان کی شوخیاں اور گستاخیاں اور بے جا ضد اور عداوت سے ملا ہوا انکار قابل سزا ٹھہر گیا، تو اس نے اپنے وعدہ کے موافق اس بندہ کی تائید کے لئے طاعون بھیجا۔.. (ہمیشہ دعا کرتے رہو کہ اللہ تعالی اس مرض سے محفوظ رکھے اور اپنی پناہ میں لے۔ طاعون کوئی معمولی مرض نہیں ہے اور نہ اس کے دورہ کا کوئی خاص نظام ہے بلکہ بعض اوقات یہ سال ہائے دراز تک اپنا سلسلہ جاری رکھتی ہے۔ اور اس وقت تو طاعون خدا تعالی کی طرف سے ایک خاص کام کے لئے مامور کی گئی ہے وہ لوگ غلطی اور گناہ کرتے ہیں جو طاعون کو برا کہتے ہیں۔) یہ خدا کا فرشتہ ہے جو اسکے بندے کی سچائی پر ایک گواہی قائم کرنے کے لئے آیا ہے۔

اب ہم نہیں جانتے کہ وہ میرزائی جو آنجناب پر ایمان لائے تھے کیوں طاعون کی رگڑ میں آ گئے۔ کیا وہ بے ایمان تھے؟ آپ کی گواہی کا فرشتہ غلطی کرتا رہا اور جب آپ نے قادیان کو طاعون سے بچنے کا اعلان دیا تھا تو وہ آپ کی گواہی کا فرشتہ قادیان میں کیوں جا برا جا کہ آپ کے ساتھ آپ کا خدا بھی رگڑا گیا اور ساتھ ہی گواہی کا فرشتہ بھی اندھا ہو گیا اور قادیان طاعون سے محفوظ نہ رہ سکا حضرت:

کیجئے توبہ بڑے بول کا سر نیچا ہے

ہم نہیں جانتے کہ کاغذی مسیح کے دعاوی کہاں تک سچ اور کہاں تک جھوٹ ہیں۔ البتہ اسی کے رسالجات سے کسی قدر حال کھل جاتا ہے جو سرا سر ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ ہم ناظرین کی دل چسپی کے لئے ایک بیان کو تین کتابوں سے ذیل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتارتے ہیں

۱۔آپ اپنی تصنیف ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۷۳ پر فرماتے ہیں کہ
مسیح اپنے وطن میں جا کر فوت ہوا۔،

۲۔اب اس کے خلاف رسالہ ست بچن کے حاشیہ درحاشیہ صفحہ ۱۶۴ کو دیکھئے وہاں لکھا ہے:
مسیح کی قبر بلاد شام میں ہے جس کی پرستش عیسائی لوگ کرتے ہیں۔،

۳۔اب ان ہر دو بیانات کے سراسر خلاف آپ اپنے راز حقیقت صفحہ ۱۵ پر یہ بکواس کرتے ہیں کہ:
مسیح کی قبر ملک کشمیر موضع سری نگر میں ہے۔،
کیا یہ تینوں بیان باہم متضاد نہیں ہیں؟

میرزائیو! دیکھ لو یہ ہے تمہارا مسیح موعود جس نے دروغ بافی کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔اور اصل پوچھو تو میرزا غلام احمد قادیانی کا بھی کچھ قصور نہیں۔اگر قصور ہے تو سراسر میرزائیوں کا،جو ایک دوسرے کے تعلقات کے باعث ہاں میں ہاں ملا کر گذر اوقات کر رہے ہیں۔اور یوں اس کاغذی مسیح کا جہاز طوفان بے تمیزی میں چلا رہے ہیں مگر کب تک کیونکہ اس کا دعوی ہے کہ آنے والا مسیح میں ہی ہوں (انجام آتھم ص ۱۱۰۔۱۱۱) حالانکہ کام ہمیشہ حضرت مسیح کے کاموں کے برخلاف کرتا ہے مثلاً قتل لیکھ رامی کے دنوں میں گورنمنٹ سے عرض کی تھی کہ

چونکہ آریہ صاحبان میرے قتل کرنے کی فکر میں ہیں لہذا میری حفاظت کیلئے سپاہی دے دیئے جائیں۔
مگر گورنمنٹ نے کچھ بھی غور نہ کیا۔

اب دیکھئے حضرت مسیح کو کہ انہوں نے اپنے ستانے والوں کے حق میں دعا مانگی کہ:
اے باپ ان کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔(انجیل لوقا)
پس ٹکڑ گداؤں کی تائید کہ آپ مسیح ہیں کافی نہیں:
عیسی نتواں گشت بتصدیق خرے چند۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ کی آنکھوں پر پٹی نہیں بندھی کہ اندھا دھند آپ کے قابو چڑھ جائیں اوراپنی عاقبت خراب کریں گے

حضرت! جب آپ کے دعاوی ہی پورے نہیں تو کیوں مسیح موعود کہلاتے ہو اور کیوں اپنے ایمان کی فکر نہیں کرتے اور ناحق دیگر مذاہب کوطعن وتشنیع کرتے ہو۔

مرزا صاحب! ابھی توبہ کا دروازہ کھلا ہےاور قبولیت کا وقت ہے:

ہنوز آن ابر رحمت در فشاں است

خم و خم خانہ با مہر و نشان است

پھر دیکھ لیجئے گا کہ وہی آپ اور وہی ہم ۔ وہی سبزہ زار اور وہی باغ لیکن افسوس کہ نہ تو آپ کا وہ دل ہے نہ وہ دماغ ہے۔

خدا کو سراسر بھولے ہو اور اپنی موعودیت پر پھولے ہو۔ خدا کی رحمت سے منہ پھیرتے ہو۔ غضب کرتے ہو۔ دیکھو زندگی چند روزہ ہے، شائد مرگ مہلت نہ دے۔ مکرر سہ کرر ہماری رفیقانہ التماس یہی ہے کہ توبہ کرو اور اس گمراہی کے راستے سے باز آؤ۔

توبہ کر اب بھی تو کہ درِ توبہ باز ہے۔

راقم: شاکر (میرٹھی) از قلعدار گجرات

وہی ممات مسیح

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

کسی نبی کے ایک معجزے کا انکار تمام انبیای اور ان کے معجزات کا انکار ہے جس کو ایک سچا مسلمان الحاد وارتداد سمجھے گا مگر مرزا صاحب قادیانی اور انکی امت عمداً معجزات انبیاء کا بڑے دھڑلے سے انکار کر رہی ہےاور باایں ہمہ مسلمانی کا دعوی ہے۔

دنیا میں کون سا کلام ہے جس کی تاویل نہیں ہوسکتی اور ہم لکھ چکے ہیں کہ تاویل ہمیشہ جھوٹے دعوی اور جھوٹی بات کی ہوتی ہے امر حق اور واقعیت کو تاویل سے کیا واسطہ۔ روز روشن تاویل سے ہرگز شب تاریک نہیں بن سکتا اور نہ اس کا عکس ممکن ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح ایک جھوٹ کے لئے بہت سے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں اسی طرح ایک تاویل کیلئے بہت سی تاویلیں چھانٹنی پڑتی ہیں۔

سیدنا مسیح کی نسبت مرزا جی فرماتے ہیں کہ رفعه الله الآیہ سے مراد رفع روحانی ہے۔ مگر اس میں عیسی مسیح کی کیا خصوصیت نکلی، ایک چیونٹی بھی مر کر رفع روحانی کا درجہ حاصل کر لیتی ہے۔

پھر ماقتلوہ و ما صلبوہ کے بعد مرزا جی کے رفع مزعوم نے کیا فائدہ دیا اس صورت میں تو آیت کا سیاق یوں مقتضی تھا

لما قتلوہ و صلبوہ رفعه الله الیه

پھر جسم سے روح کے نکل جانے یا رفع ہو جانے میں شبہ کیسا۔ یعنی و لکن شبه لهم بالکل حشو ٹھہرتا ہے معاذ اللہ۔

پھر جناب باری کا مکرر بطور تاکید و اصرار یعنی و ما قتلوہ یقیناً کے بعد بل رفعه الله فرمانا تو اور بھی فضول ہوتا ہے۔

کاش مرزا جی سمجھیں کہ رفع روحانی قتل سے متعلق ہوگا نہ کہ عدم قتل سے کیونکہ یہ ایک فطری امر ہے کہ جب کوئی ذی روح قتل کیا جاتا ہے تو فوراً رفع روحانی ہو جاتا ہے یعنی روح اٹھ جاتی ہے۔ اور جب کہ عیسی قتل ہی نہیں کئے گئے جیسا کہ و ما قتلوہ وما صلبوہ سے ثابت ہے تو رفع روحانی یا صلب روح چہ معنی دارد۔

آپ شاید پھر تاویل کریں گے کہ رفع روحانی سے مرد روح کا رفیع الدرجات ہونا ہے، تو کیا اس سے پہلے مسیح مثل کل انبیاء رفیع الدرجات نہ تھے۔ ایسا عقیدہ تو کسی آریہ یا دہریہ کا ہو سکتا ہے نہ کہ کسی مسلمان کا۔

پھر یہ عقیدہ کہ عیسی اب رفیع الدرجات ہوئے پہلے نہ ہوئے تھے، آپ کو عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کا معتقد بناتا ہے۔

پھر آپ کے نزدیک تین عیسی ہیں:

ایک عیسائیوں کا یسوع۔

دوم عیسی علیہ السلام جن کا ذکر قرآن میں ہے۔

سوم آپ کا ذاتی پیدا کیا ہوا عیسی جس کی قبر مقام گلیل علاقہ کشمیر میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں ان تینوں میں سے آپ کی رقابت کون سے عیسی کے ساتھ ہے۔
جب تک آپ اپنی اس تثلیث کا فیصلہ نہ کرلیں جواب لینے کے مستحق نہیں ہیں۔
بحث اس امر میں تھی کہ ایک تاویل سے بہت سی تاویلیں اور ایک جھوٹ سے بہت سے جھوٹ پیدا ہوتے ہیں تو آپ

ابر ی ء الا کمه و الا بر ص و ا حیی المو تی با ذن الله

اور : کلمة القا ھا الی مر یم و رو ح منه

کی بھی یہ تاویل کریں گے کہ عیسی مسیح، روحانی امراض کو اچھا اور مردہ دلوں کو زندہ کرتے تھے، اور تمام ذی روح خدا کے کلمات اور اس کی روحیں ہیں (اگرچہ آپ روح منه کے اصلی معنی نہیں سمجھ سکتے)۔

تو یہ فرمائیے کہ انبیاء کو تمام ذوی الارواح چیونٹی، مکھی، مچھر، مکوڑے، کینچوے، کنسلائی وغیرہ پر کیا ترجیح ہوئی۔

اگر آپ مسلمان ہیں، تو سمجھیں گے کہ خدا ہر نبی کو ایک خاص ترجیح (معجزہ) عطا کرتا ہے جو دیگر انبیاء سے اسکی شناخت کا باعث ہوتا ہے:

۱: اس لحاظ سے عیسی ایک تو روح اللہ ہیں یعنی بے باپ کے پیدا ہوئے۔
دوم آپ مردوں کو زندہ اور ہر قسم کے بیماروں کو اچھا کرتے تھے۔
سوم آپ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے

اگر ان میں سے آپ ایک معجزے کا بھی انکار کریں گے تو تمام انبیاء اور ان کے معجزات کا انکار لازم آئے گا اور نؤ من ببعض و نکفر ببعض کا مصداق بننا خدا تعالی کی بھاری وعید کا مستحق ہونا ہے۔

ہاں آپ یہ جواب دے سکتے ہیں کہ عیسی مسیح کے زندہ رہنے اور دوبارہ دنیا میں آنے سے چونکہ میری مسیحیت و مہدویت ٹوٹتی ہے، میں اس لئے عیسی مسیح میں اولاً طرح طرح کے کیڑے ڈالتا ہوں، اور پھر ان کو مارتا ہوں۔

آپ کو تو اپنی مسیحیت و مہدویت پیاری ہے

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ آپ نبی اور رسول ہونے کے مدعی ہیں تو یہ بھی خوب سمجھ لیجئے کہ کسی نبی نے اپنے سے سابق انبیاء کی شان میں محض اس غرض سے کہ لوگ ان کو برا اور مجھے اچھا سمجھیں کبھی کسی قسم کی گستاخی نہیں کی بلکہ پیروی کی ہے جیسی کہ آنحضرت ﷺ نے حسب تعمیل آیت قل بل ملة ابرا هیم حنیفاً حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی پیروی فرمائی ہے۔ یاد رکھئے ابھی وہ زمانہ نہیں آیا اور نہ آپ کی اور ہماری زندگی تک آئے کہ لوگون کے دلوں سے گزشتہ انبیاء کی عظمت مٹ جائے۔ ہاں تہذیب اور آزادی کے طوفان سے کیا عجب ہے کہ چند صدی کے بعد ایسا زمانہ بھی آ جائے۔

بقیہ: مرزاجی کے خیالات کا لیکچر

سنو سنو! میری بعثت ساری دنیا کے لئے یکساں ہے مگر سادہ لوح مسلمان یہی سمجھ رہے ہیں کہ میں صرف ہندوستان کا نبی ہوں۔ ان کو ذرا اپنی عقل کے ناخن لینے چاہییں۔ قدرت الٰہی نے آسمان سے کسی فرشتے کو نبی بنا کر نہیں بھیجا۔ کسی ملک کے ایک قبیلہ میں نبی پیدا ہوتا ہے مگر چند ہی روز میں اس کی نبوت ساری دنیا میں دائر سائر ہو جاتی ہے۔ دیکھو

آفتاب ہر صبح مشرق کے ایک گوشے سے نکلتا ہے اور تھوڑی سی دیر میں ساری خدائی پر مسلط ہو جاتا ہے۔

ہلال ہنگام طلوع کتنا منحنی اور لاغر ہوتا ہے مگر روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے اور اپنی روشنی سے تمام ستاروں کو ماند کر دیتا ہے۔

اسی بنا پر اگر چہ میری بعثت ایک چھوٹے سے گمنام قصبہ قادیان میں ہوئی ہے، مگر رفتہ رفتہ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام ممالک میں پھیل گئی ہے۔ تم تو گولر کے بھنگے ہو، تمہیں زمین و آسمان کی کیا خبر۔ تم تو چمگادڑوں کی طرح اپنے تیرہ و تار کونوں کھدروں میں سر نیچے ٹانگیں اوپر پڑے آنکھیں مانگ رہے ہو۔ تمہیں آفتاب عالم تاب کی کیا حس، اور اس کی جانب دیکھنے کی کیا تاب۔

میرے جاسوس تمام ممالک میں... فرشتوں کی طرح پنکھ پھیلا کر دوڑ رہے ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اور دنیا کو پروں میں یوں سمیٹ رہے ہیں جیسے مرغیاں اپنے انڈوں بچوں کو۔ میرا ایک ایک جاسوس روح القدس سے کم نہیں۔ میرے مشن کے لوگ فرشتوں کی ٹکڑیاں ہیں جو میرے نام کی ہردم تسبیح پڑھ رہی ہیں کہ

لا الہ الا اللہ غلام احمد رسول اللہ

اگرچہ اس کلمہ میں اپنے نام غلام احمد کے داخل ہو جانے سے مجھے سخت ندامت ہے، کیونکہ میں مستقل نبی ہوں کسی کا غلام تلام اور چولام کیوں بننے لگا۔ مگر چونکہ یہ نام میرے والدین نے رکھا ہے اور میں اسی نام سے دنیا میں مشہور ہوں، اور آسمانی باپ نے بھی ابھی تبدیل نام کی وحی مجھ پر نازل نہیں کی، لہذا مجبوراً اپنے امتیوں کی زبان سے مجھے اپنے کلمہ میں یہ نام سننا پڑتا ہے۔ لیکن بہت دن نہ گذریں گے کہ آسمانی باپ میرا یہ نام پرانے میلے چیکٹ لگے کپڑوں کی طرح بدل دے گا۔

جس طرح پیغمبر عرب نے بجائے بیت المقدس کے کعبۃ اللہ کو بدل دیا اور اسی کو قبلہ بنایا، پیغمبر عرب کی طرح میں بھی مجدد ہوں پھر تجدید کیوں نہ کروں۔ قادیان کو میں نے ابھی تک قبلہ تو نہیں بنایا، ہاں مسلمانوں کے لئے مدینہ اور عیسائیوں کے لئے یروشلم (بیت المقدس) ضرور بنا دیا ہے۔ یعنی منارۃ المسیح قائم کر دیا ہے۔ ادھر آسمانی باپ کی وحی جس دن سے اتری ادھر میں نے عام طور پر قادیان کو قبلہ بنایا۔

جب سے میرا نزول قادیان میں ہوا ہے، سب سے پہلے اس کے گردونواح اور پھر تمام پنجاب میں مخالفت کا غلغلہ مچ گیا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ہندوستان کے سادہ لوح جہلاء میں طاعون کی طرح پھیل گیا ہے۔ یہی میرے نبی برحق ہونے کی قوی اور مضبوط برہان ہے۔ اور یہی سنت انبیاء ہے۔

پیغمبر عرب کی بعثت پر اولاً مکہ میں اور پھر تمام عرب میں جو چیخ چنا ہوئی، خود تمہارا قرآن اس سے بھرا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ پیغمبر عرب کو مکہ چھوڑ کر جلا وطن ہونا پڑا۔ یہ سب حالتیں مجھ پر بھی گذرنے والی ہیں اور میں بھی بہت جلد قادیان سے رنگون کی جانب جلاوطن ہونے والا ہوں کیونکہ سچا نبی ہوں۔ اتنی کسر ہے کہ مجھ پر ابھی وہ مظالم نہیں ڈھائے گئے جو دوسرے انبیاء خصوصاً پیغمبر عرب پر۔ اگرچہ مجھے علماء اور مشائخ نے کافر اور ملحد اور زندیق ٹھہرا دیا ہے اور کبھی کبھی میرے قتل کی بھی دھمکیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں، مگر عملی طور پر کوئی ایسی کاروائی نہیں ہوئی جیسی انبیاء سابق پر ہوئی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آسمانی باپ نے مجھ پر الہام کر دیا ہے کہ

کوئی کیسی ہی گھات لگائے مگر تو تلوار کے گھاٹ ہرگز نہ اتارا جائے گا۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہاتھی چھوٹے اور گھوڑا چھوٹے، کالرا ستائے، طاعون کا وبال آئے، ٹاپیں مارتا خرد جال آئے، میں ایسے حوادث کا ذمہ دار نہیں۔ ہاں تلوار کے دم خم کی یہ طاقت نہیں کہ تیرا بال بھی ٹیڑھا کر سکے۔ تجھ پر تلوار اٹھانے والوں کے ہاتھ کٹ جائیں گے۔

تیری طرف بدنیتی سے آنے والوں کے پاؤں شل ہو جائیں گے۔ بدنظری سے تیری جانب گھورنے والوں کی آنکھوں کے ڈھیلے نکل پڑیں گے ۔تیرے کوسنے والوں کی زبانیں مفلوج ہو جائیں گی۔،

پس مذکورہ بالا الہاموں پر میرا ویسا ہی ایمان ہے جیسا اپنی نبوت و رسالت پر، اور اس لئے میں پاؤں پھیلا کر اپنی نیند سوتا اور اپنی نیند جاگتا ہوں۔ میری نیند کو کوئی روباہ خصال سگ زاد برادر شغال خواب خرگوش نہ سمجھے۔ میں قادیان کے کچھار میں شیر کی طرح پڑا دھڑ وکتا ہوں۔ موٹے تازے مجرب شکار مارتا ہوں اور اپنا بچا کھچا اولش لومڑیوں اور گیدڑیوں اور تیندووں کو دیتا ہوں۔ جب میں زور شور سے ڈکارتا ہوں تو بزدلوں کا پتا پانی ہو جاتا ہے، اور جتنے بچھیا کے باوا ہیں سب مجھ سے یوں تھراتے ہیں جیسے گائے قصائی سے۔ جب میں رعد کی طرح گرجتا، بجلی کی طرح چمکتا، اور پھر کالی گھٹا بن کر برستا ہوں، تو بڑے بڑے خرانٹ گرگ باراں دیدہ مخالفین بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔

سنو سنو! تم جو میری نبوت پر اپنی سٹھنیوں سے باہر ہو رہے ہو، تو اس کی یہ وجہ ہے کہ تم نے آج تک کسی نبی کو اپنی آنکھوں نہیں دیکھا صرف کانوں سنا ہے۔ اور میں کہہ چکا ہوں کہ دھوکا کھانا کان کا کام ہے نہ کہ آنکھ کا۔ پس تم نبی اور غیر نبی کو کیا جانو۔ میں (مرزا قادیانی) ظلی نبی ہوں۔ تمام عالم برزخ منارۃ المسیح کی طرح میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں سب انبیاء کی دھما چوکڑیاں اور گرم جولانیاں ہر دم میرے پیش نظر ہیں۔ اور اس سین سے ہر لحظہ حظ اٹھاتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں نبی کتنے پانی میں اور فلاں رسول کی رسالت کی تھاہ کہاں تک ہے۔تم تو گندے تالاب کی مچھلیاں ہو، تمہیں سمندر کا حال کیا معلوم۔ پس تم میرے پاس آؤ اور کمالات نبوت دیکھو تو معلوم ہو جائے کہ نبی ایسا ہوتا ہے۔

سنو سنو! تم اس بھروسے نہ رہنا کہ سوڈان میں بہت سے جھوٹے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور قادیانی مہدی کا نمبر بھی نہیں میں ہے بیشک جھوٹے مہدی پیدا ہوئے اور کیا عجب ہے کہ میرے بعد بھی پیدا ہوں۔مگر میں جھوٹا نہیں ہوں

اشھد انی مھدی صادق

بھلا مہدی سے بڑھ کر کسی کے مہدی ہونے کی سچی شہادت کیا ہوگی۔ جب مجھے میرے کانشنس نے مہدی بنا دیا ہے، تو گو دنیا میری مہدویت کو نہ مانے مگر میں سچا مہدی ہوں۔ جس قدر مہدیان کذاب مجھ سے قبل گزرے ہیں، وہ بے شک جھوٹے تھے کیونکہ خود ان کے کانشنس نے ان سے کہہ دیا تھا کہ

اشھد انی انتم الکاذبون۔

کانشنس (نور ایمان) سے بڑھ کر کسی کی شہادت نہیں ہو سکتی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک ہی سیپی میں سچے موتی بھی ہوتے ہیں، اور جھوٹے بھی۔ ایک ہی کان میں لعل وجواہر بھی ہوتے ہیں، اور شیشہ اور کانچ بھی۔ پس سب مہدی نہ جھوٹے ہو سکتے ہیں نہ سب مہدی سچے۔

جھوٹے مہدیوں نے بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور آخری مہدی تعالیشی تو ایسا ناعاقبت اندیش، غلط کار، تھا کہ کوئی نہ ہوگا۔

اول تو اس تعالیشی مہدی نے خود حکومت مصر سے بگاڑی، جو برٹش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں تھی۔ پھر خود برٹش سے بگاڑی، جو آسمانی باپ کے بیٹے کے پوتے کی بھتیجی کی پڑپوتی کی لکڑ بھانجی ہے۔ آپ جانتے ہیں گیدڑ کی شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ پس غریب عطائی تعالشی یوں مارا گیا۔ مگر میں ایسی غلطی نہ کروں گا کہ برطانیہ جیسی جبار وقہار گورنمنٹ سے بگاڑ کر تعالشی مہدی کے ساتھ اپنا حشر کروں۔

میں بار بار برٹش گورنمنٹ کے حضور عرضیاں بھیج چکا ہوں کہ تمہارے عہد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آسمانی باپ کے حکم سے مہدی آخر الزمان نازل ہوا ہے جو تمہارے خدام کے خادموں کی جوتی کی خاک، اور تمہارے غلامان غلام کا حلقہ بگوش، اور تمہاری چوکھٹ کا عبودیت فروش، اور تمہاری پارلیمنٹ کا پر جوش ارادت کوش، اور تمہاری عافیت اور درازی حیات کا جام نوش، اور تمہارے لشکر ظفر پیکر کے ٹرانسپورٹ کا دراز گوش ہے۔

بھلا غضب خدا کا ایسی شفیق اور مہربان آزاد گورنمنٹ سے بگاڑنا اور اسی کی بلی ہوکر اسی کے سامنے میاؤں کرنا سخت نمک حرامی، بدبختی، بے وفائی، ناسپاسی ہے۔

سنو سنو! جھوٹے مہدیوں کا پودھ کا کھیت قدیم سے سوڈان اور افریقہ ہے نہ کہ یورپ اور ایشیاء۔ تمہیں کہو میرے سوا یورپ، ایشیاء اور وسط ایشیاء میں بھی آج تک کوئی مہدی پیدا ہوا۔ ہندوستان اور عرب ایشیاء میں ہے، عرب میں بے شک پیغمبر پیدا ہوا، جس نے میری بعثت کی پیشین گوئی کی۔ پس میں نے اسی کی پیشین گوئی کے موافق ہندوستان میں خروج کیا۔ ہندوستان اور وسط ایشیاء ایک ہیں، کیونکہ افغانستان سے وسط ایشیاء کا ڈانڈا مینڈا ملا ہوا ہے۔ اور افغانستان سے ہندوستان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور پھر ہندوستان پر ایک مہتم بالشان یورپی سلطنت قابض ہے۔ اور اس لحاظ سے ہندوستان اور یورپ دونوں ایک ہیں۔

پس میں بالفعل باستثنا ترکی تمام ممالک کا مہدی ہوں۔ میں نے یہ استثناء اس وجہ سے کیا ہے کہ روم اور شام اور عرب کے حمقاء اور سادہ لوح وحشی اہل اسلام عبد الحمید کو خلیفۃ المسلمین مانتے ہیں، اور ہندوستان کے مسلمان بھی ان کی اندھی تقلید سے عبدالحمید کو ایسا ہی سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ برٹش گورنمنٹ کا کٹا حریف ورقیب ہے۔

بھلا برٹش کا مخالف کیوں کر خلیفہ ہوسکتا ہے۔ میں برٹش کا سچا ہوا خواہ اور عبودیت پرست ہوں۔ اس لئے نہ صرف مہدی اور خلیفہ بلکہ امام الزمان اور خاتم الخلفاء ہوں۔ خوب یاد رکھو جب تک کوئی شخص برٹش سلطنت کا مطیع اور جان نثار نہ ہوگا، ہرگز مہدی اور خلیفہ نہیں بن سکتا۔ پس سچے مہدی کا یہی نشان اور تمغہ ہے۔

سوڈانی مہدی اسی وجہ سے پھول پھل نہ سکے کہ ان بدبختوں نے گورنمنٹ سے بگاڑی اور اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ میں اپنے احمدی گروہ کو اسی لئے پال رہا ہوں اور کیل کانٹے سے چست اور دم خم سے درست کر رہا ہوں کہ آج کل انگریزی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبارات روس کی پیش قدمی بجانب افغانستان سے خوف زدہ ہو رہے ہیں۔..پس میں اپنے احمدیوں کی ریزرو فوج کو ہر طرح لیس کر رہا ہوں، اور عنقریب گورنمنٹ میں درخواست بھیجونگا کہ اگر روس منحوس کو شامت نے دھکا دیا، اور اس نے افغانستان کی جانب رخ کیا، تو میں ہندوستان سے اوپر ہی اوپر اس کا مہرہ لوں گا۔ امیر کابل کو بھی ہاتھ پاؤں ہلانے کی تکلیف نہ دوں گا، اور اپنی احمدی فوج ظفر موج سے روس کو جہاں سے نکلے گا، وہیں دھکیل دونگا۔

میں گورنمنٹ میں یہ درخواست بھی دونگا کہ اب ہندوستان کے اندرونی اور بیرونی غنیموں کی روک تھام اور سرکوبی کے لئے لاؤلشکر کی کوئی ضرورت نہیں، میری احمدی فوج کافی ہے۔ اور میں اسی لئے مہدی بنا ہوں کہ اپنی جان و مال، اہل وعیال اور اپنے احمدیان خجستہ فال ظفر مآل کو گورنمنٹ کے قدموں پر نثار کروں۔

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

مگر افسوس ہے کہ اب تک برٹش گورنمنٹ نے اپنے مہدی کا مرتبہ نہیں پہنچانا، نہ اس کی قدر کی، نہ اس پر ایمان لائی، نہ اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ وجہ یہ ہے کہ وہ ابھی تک اپنے پادریوں، بشپوں، اسقفوں کے پھندے میں پھنسی ہوئی ہے جو مجھے خونخوار نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں، اور یہ یقین کئے بیٹھے ہیں کہ مسیح موعود کا دم ہے تو ان کے یسوع کا چراغ گل ہو جائے گا اور پھر بیف بسکٹ چائے برانڈی کے گل چھرے ان کے ہاتھ سے جاتے رہیں۔ (باقی آئندہ)

مذہب مرزائی ہے آزادی کا نام

اس لئے مرزائی ہو جاتے ہیں اکثر خاص وعام

صوم وصلوۃ حج وزکوۃ وغیرہ اعمال کا وہی شخص پابند ہوگا جو اصول اسلام پر ایمان رکھتا ہوگا۔ اور جو خدا ہی کا قائل نہ ہو اور احکام شریعت کی وقعت اس کے نزدیک جو برابر بھی نہ ہو، جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی ہے، اس کا اپنے تئیں مسلمان کہنا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض احکام شرعی کا پابند ہونا محض ایک دام تزویر ہے، جس کے ذریعہ سادہ لوح مسلمانوں کو پھانستا ہے۔ وہ اللہ تعالی کو مجسم ہوکر اس کے فرزند کی شکل میں آسمان سے اترنے کا قائل ہے چنانچہ اس کا الہام ہے جو الہامی فرزند کے خطاب میں اس کو ہوا:

فرزند دل بند گرامی ارجمند مظهر الحق والعلا كأنّ الله نزل من السماء

اور خود بھی مدعی الوہیت ہے چنانچہ اسکا الہام ہے:

تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

اپنے کو ازلی وابدی بھی کہتا ہے چنانچہ اس کا یہ الہام ہے:

تو میرے ساتھ ایسا ہے جیسے میری توحید وتفرید۔

اللہ کے لیپالک ہونے کا بھی مدعی ہے جیسا کہ اسکا یہ الہام ہے

انت منی بمنزلة ولدی

پس ایسا گستاخ، آزاد، جونعوذ باللہ کبھی خدا کا باپ، کبھی اس کا بیٹا، کبھی خود مدعی الوہیت ہو، اس کو صوم وصلوۃ کی کیا حاجت ہے۔ ضرور نادانوں کے واسطے دام تزویر ہے۔ جب خدا پر ایمان نہیں، تو اسکے رسولوں پر ایمان کیسا۔ اسلئے ازالۃ الاوہام میں مرزا قادیانی نے پیغمبروں کی نسبت لکھا ہے کہ

انبیاء کی جماعت کثیر نے جھوٹی پیشین گوئیاں بھی کی ہیں۔ دھوکا کھا کر شیطانی الہام کو ربانی وحی سمجھ لیا ہے اور کچھ تعجب نہیں کہ آنحضرت ﷺ کو قرآن مجید کے بعض الفاظ کے معانی وحقیقت معلوم نہ ہوئی ہو۔

عیسی کو گالیاں دیں اور توہین کی اور ایسے بڑے اولوالعزم پیغمبر کو ایک بدکردار معمولی کہا۔

اب کچھ دنوں سے کوئی پرچہ الحکم قادیان کا خالی جاتا ہوگا جس میں خود بدولت عیسی سے بڑھ چڑھ کر ہونے کا دعوی نہیں کرتے ہیں۔ چنانچہ رسالہ دافع البلاء میں مرزا قادیانی خود لکھتا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ شعر لکھ کر مرزا قادیانی خود کہتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ باتیں شاعرانہ نہیں بلکہ واقعی ہیں۔

جس بے ایمان کا ایسا اعتقاد ہو اور توہین انبیاء اسکا روزمرہ ہو، بھلا ایسے بے دین کی صوم وصلوۃ کیا واقعہ ہوسکتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں، بلکہ وہی دام تزویر ہے۔

کیا مرزائیوں کو معلوم نہیں کہ جس اسلام میں یہ روزہ نماز ہے، اسی کو مشرکوں کا مذہب کہتا ہے، اور مسلمانوں کو مشرک قرار دیتا ہے اسلئے کہ قرآن مجید میں عیسی کو زندہ آسمان پر اٹھالینا لکھا ہے، یہ مسلمان قرآن پر ایمان لاکر اس عقیدہ کو صحیح مانتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ علماء دین اسلام کے ہر فرقہ نے مرزا قادیانی کو کافر اور دین اسلام سے خارج لکھا ہے۔

اسی واسطے مرزا غلام احمد قادیانی کا نماز و روزہ بھی مسلمانوں کے خلاف ہے۔ مہینوں بجائے پانچ نمازوں کے دن میں تین ہی نمازیں ادا کرتا ہے۔ جماعت کی بھی چنداں پرواہ نہیں کرتا۔

حج جس کے تارک کو حدیث شریف میں یہود ونصاری سے ہوکر مرنے کی بشارت دی ہے، نہ کبھی اس نے کیا ہے اور نہ مریدوں میں سے کسی کو حج کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ کیا یہی اسلام ہے؟

روزہ بھی ذرا سے عذر میں کھا جاتا ہے، اور مریدوں کو روزہ رکھنے سے منع کر دیتا ہے۔

حرام وحلال شرعی کی اس کو کچھ پرواہ نہیں۔ تصویر جو حرام ہے اسکو حلال اور مال زانیہ کو جائز سمجھ کر کھا جاتا ہے، اور اس کے بعض مرید بھی شیر مادر سمجھتے ہیں۔

پس ایسے مذہب کو جس میں تکلیف شرعی سے آزادی ہو، آزاد منش کیوں نہ قبول کریں۔ یہی وجہ ہے کہ حال میں مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب نے اپنے اشاعۃ السنہ نمبر ۳ جلد ۱۹ کے صفحہ ۹۲ میں ارقام فرمایا ہے:

> قادیان کے مرزا کا مذہب باطل جو پنجاب و ہندوستان میں کسی قدر شیوع پایا ہے، تو اسکا سبب ومنشاء بھی یہی ہے کہ وہ مغالطے سے کام لیتا ہے، اور اپنے پیرووں کو آزادی کا سبق دیتا ہے کہ تصویریں بناؤ اور سور کھاؤ اور دور دراز سفر کی مصیبت اٹھا کر مکہ کیوں جاتے ہو۔ بجائے مکہ قادیان کو کعبہ بناؤ۔ گرمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے موسم میں روزہ رکھ کر بھوکے نہ مرو، بلکہ اس بیت پر عمل کرو

نہ رکھ روزہ نہ مر بھوکا نہ جا مسجد نہ کر سجدہ
وضو کا توڑ دے کوزہ شراب شوق پیتا جا

اس ریمارک پر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے مرچیں لگ گئیں۔ چنانچہ ۳۱ اگست ۱۹۰۲ء کے الحکم میں بہت اچھلے کودے اور بے ہودہ بکواس سے ۹ کالم بھر دیئے۔ ہم اس بے ہودہ تحریر کے پرخچے اڑائے دیتے ہیں۔

قال: اس تحریر (یعنی مذکورہ بالا فاضل بٹالوی) سے پہلے ان کو (یعنی فضل الدین مرزائی کو) ایک مسلمان کی حیثیت سے شیخ صاحب (یعنی فاضل بٹالوی) پر حسن ظن تھا۔

اقول: تم تو کیا، تمہارے گرو دجال سیرت کو بھی کبھی حسن ظن فاضل ممدوح پر نہیں ہوسکتا جھوٹ تو مرزائیوں کے مذہب کا اصل اصول ہے۔ فاضل ممدوح ہی ہیں جن سے ہر مرزائی ایسا خائف ہے جیسے حضرت عمرؓ سے شیطان خائف تھا کہ جس راہ سے عمرؓ جاتے شیطان راہ چھوڑ کر بھاگتا۔ جب کہ تمام بنی آدم خصوصاً مسلمانوں سے مرزا قادیانی کو سخت دشمنی و بدظنی ہے تو فاضل بٹالوی تو اس کے قدیم بیخ کن و سرکوب ہیں ان سے مرزائیوں کی حسن ظنی سفید جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے؟

قال: قادیان میں آ کر دیکھا۔

اقول: قرآن وحدیث کا نام قادیان میں تم جیسے سادہ لوح دین سے جاہل لوگوں کے پھانسنے کے واسطے کیا جاتا ہے اور صوفیوں کی کتابوں کی بعض باتیں سنائی جاتی ہیں ورنہ دہریہ وملحدوں کو قرآن وحدیث سے کیا نسبت۔

قال: جس پر انہوں نے (یعنی فضل الدین مرزائی نے) شیخ صاحب کو ایک کارڈ لکھ دیا کہ یہ آپ نے جھوٹ لکھ دیا۔

اقول: لعنة الله علی الکاذبین۔ یہ کارڈ انہوں نے نہیں لکھا، بلکہ مرزا قادیانی اور اس کی کمیٹی سے لکھا گیا کہ تمہارے مذہب کی بنیاد ہی جھوٹ پر ہے۔ شب و روز جھوٹ اور مکر ہی سے کام لیا جاتا ہے۔ معمولی جھوٹ تو بولا ہی جاتا ہے بلکہ اللہ پر جھوٹ اور افترا باندھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے فاضل ممدوح کی نسبت جھوٹ کا الزام لگایا جاتا ہے شائد مرزا قادیانی کا وہ جھوٹ یاد آ گیا ہوگا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جومناظرہ دہلی میں مولوی محمد بشیر صاحب کے ساتھ وعدہ کر کے پھر درمیان
مناظرہ کے بہانہ کر کے بھاگ گیا،
یا پیر مہر علی شاہ صاحب سے وعدہ کر کے پھر مقابلہ پر لاہور میں نہیں آیا،
یا سید امیر شاہ صاحب رسالدار میجر سردار بہادر سے جھوٹ بول کر مبلغ پانچ
صد روپیہ وصول کر لیا کہ میں دعا کر کے تمہارے فرزند پیدا کرا دوں گا ورنہ
میں جھوٹا سمجھا جاؤں گا مگر فرزند نہ ہوا۔

ایسے ایسے دن رات جھوٹ دغا بازیاں قادیانی پیغمبر کرتا رہتا ہے فاضل ممدوح (محمد حسین بٹالوی) کی شان ایسے گندہ الزاموں سے پاک وارفع ہے۔

قال: اپنے کارڈ میں ساری بحث اس ایک امر پر رکھ دی۔

اقول: حج کا ترک کرنا بلاعذر ان مرزائیوں کے نزدیک کوئی بڑی بات نہیں جو شخص مدعی اسلام بلکہ مدعی نبوت و رسالت ہو کر ایسے رکن اسلام کا تارک و منکر ہو اور عقاید بھی اس کے مخالف اسلام ہوں اس کا نماز روزہ ظاہری مکر و زور و دھوکا دہی نہیں تو کیا ہے۔ (باقی آئندہ)۔

راقم: ج۔ن

(شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی کا خط درج ذیل ہے:

شملہ محلّہ سنجولی۔ مکان مراد ٹھیکیدار ۲۳۔ اگست ۱۹۰۲ء

میاں فضل الدین صاحب واصلی راقم کارڈ

بہر رنگے کہ می آئی شناسم

مرید پرافٹ قادیان ہو کر خاکسار کی نسبت دعوی حسن ظنی دھوکہ دہی جس سے میرے مضمون (نمبر۱) واغراض کی تائید ہوتی ہے کیا پرافٹ کا باوجود مستطیع ہونے کے حج نہ کرنا ان شبانہ روزی اعمال سے نہیں ہے جن سے اس کا مریداں کو آزادی دینا ثابت ہوتا ہے۔ نہیں تو کیوں نہیں۔ اور باتوں کو تو رہنے دو صرف یہی بتاؤ کہ پرافٹ حج کیوں نہیں کرتا۔ اگر اس کو فرض جانتا ہے خوف قتل ہے تو بشارت و الله يعصمك من الناس کس دن کے لئے ہے۔ کوئی مرد میدان میں نکلے تو سنبھل کر قدم رکھے۔ کوئی ہاتھ بڑھاوے تو پہلے اس بیت کو خیال میں لاوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر کہ با فولاد باز و پنجہ کرد
ساعد سیمیں خود را رنجہ کرد

مضمون کے پورا ہونے کا انتظار تو کیا ہوتا ابھی بسم اللہ شروع ہوئی ہے

پہلا صدمہ دیکھ کر روتا ہے کیا
آگے چل کر دیکھئے ہوتا ہے کیا

الحکم صاحب کچھ خامہ فرسائی کریں تو پرچہ جولان گاہ خامہ میرے پاس بھی بھیج دیں۔ ادھر سے بھی جوابی پرچہ روانہ ہوگا۔ چنانچہ تاج الدین لاہوری کی معرفت کہا گیا تھا۔ اور تمہاری بہتری اسی میں ہے کہ اشاعۃ السنہ سے نہ الجھو و لا تذکرو ن ما اقو ل لکم و افوض امری الی اللہ۔ الراقم ابوسعید محمد حسین (الحکم ۳۱۔ اگست ۱۹۰۲ء ص ۱۲،۱۳)

بٹالوی پیشگوئی کہ قادیانی حج نہیں کریگا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو یہ کہا ہے کہ:

اسلام کے مستند علماء کا تخت گاہ حرمین شریفین ہے زا دھما اللہ مجداً و شرفاً و برکتاً اور اسلام میں بھی بلاد عرب خاص کر کے مکہ و مدینہ دین کا گھر سمجھے جاتے ہیں۔

اس سے جو اس کا مقصود تھا (کہ علماء حرمین اس کے ساتھ ہوتے جاتے ہیں) وہ تو جیسا باطل ہوا ہے ناظرین پر مخفی نہ ہوگا، مگر یہ قول آپ کا اگر دل سے ہے، تو اس پر آپ کا دہن مبارک قند و شکر سے بھر کر دینے کا مستحق ہوگیا ہے اور آپکا یہ قول آب زر سے لکھنے کے لائق ہے۔

ہم اس قول کی دست آویز سے مرزا قادیانی کو ایسی تدبیر و تجویز بتاتے ہیں جو روز کے جھگڑوں کی جڑ کاٹ دے اور قادیانی کو (اگر وہ اپنے دعووں میں اور نیز اس قول میں سچا ہے) تمام جہان کا عزیز و مخدوم و مقبول بناوے۔ وہ تدبیر یا توقیر و تجویز ہر دل عزیز یہ ہے:

قادیانی صاحب ان تینوں فرضی علماء حرمین کی شہادت کو تو واپس لیں اور اسکے بجائے خود بنفس نفیس حرمین شریفین میں تشریف لے چلیں۔ ان کا زادراہ خاکسار کے ذمہ ہے، جب قصد کریں فوراً نقد وصول کرلیں۔ اور وہاں چل کر پہلے کعبہ کا حج کریں اور اس فریضہ اسلام کے ادا کرنے سے جو غالباً دس ہزار روپیہ کی ذاتی جائداد کے مالک ہونے سے اور دس ہزار سے زائد فتوحات کا روپیہ آنے سے ان پر فرض ہو چکا ہوگا، فارغ ہو کر پورے مسلمان بنیں۔ اس کے بعد اپنے عقاید و مقالات کو علماء حرمین شریفین کے حضور پیش کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان علماء نے ان عقاید کو اسلامی عقاید قرار دیا اور آپ کو مجدد و امام وقت و مسیح موعود سمجھ کر اپنا مقتداء بنالیا تو پھر ہندوستان کیا تمام روئے زمین کے مسلمانوں میں آپ مخدوم و امام مانے جائیں گے۔ اور آپ کے مخالفین و معارضین، خصوصاً یہ خاکسار اڈیٹر اشاعۃ السنہ، جو اس سفر میں آپ کا ہم رکاب ہوگا، بھی آپ کا لوہا مان لے گا۔ پس اب چلنے کی ہی ٹھہراویں۔ اب تو آپ پر حج بھی فرض ہوگیا، اور عدم استطاعت کا عذر اگر تھا، جاتا رہا۔ ایک شخص آپ کے زاد راہ کا ذمہ دار ہوگیا ہے اور آپ کی سچائی کا وہ معیار و قانون جس کو آپ نے بڑے فخر وناز کے ساتھ بیان کیا تھا آپ کے خصم نے مان لیا ہے، اب کیا رہا؟

آپ نے اس تدبیر و تجویز کے تسلیم سے انکار کیا، تو کس ناکس کو یقین ہوگا کہ حرمین اور وہاں کے علماء کی تعریف میں آپ کا وہ بات کہنا محض کذب ہے اور چھپے نفاق پر مبنی ہے۔ اور آپ کا یہ دعوی کہ مستند علماء حرمین آپ کے ساتھ ہو جاتے ہیں نیز محض کذب ہے جس سے جہلا عوام کی تسخیر آپ کو مد نظر ہے۔ اور آپ کو کامل یقین ہے کہ حرمین شریفین کے علماء آپ کو کافر بلکہ اکفر جانتے ہیں اور اس وجہ سے آپ حرمین کے فتوی وفیصلہ پر ہرگز راضی نہ ہوں گے بلکہ کبھی حرمین جانے کا قصد نہ کریں گے۔ اور یہ جانتے ہوں گے کہ آپ حرمین جا کر اور وہاں پر اپنے عقاید جدیدہ ظاہر کر کے وہاں سے زندہ سلامت واپس نہیں آسکتے اور اس خوف و عذر سے آپ حج خانہ کعبہ بھی اپنے ذمہ سے ساقط کر بیٹھے ہوں گے۔ ہمارا خیال غلط ہے تو بسم اللہ کیجئے اور حرمین چلنے کی تیاری کر کے جب چاہیے، زاد راہ لیجئے۔ (ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۵)

(لیکن مرزا غلام احمد نے حج نہیں کیا جیسا کہ مرزا غلام احمد کے بیٹے مرزا بشیر احمد کہتے ہیں کہ (میرے ماموں) ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے حج نہیں کیا، اعتکاف نہیں کیا، زکوۃ نہیں دی، تسبیح نہیں رکھی ۔..صدقہ نہیں کھایا، زکوۃ نہیں کھائی، صرف نذرانہ اور ہدیہ قبول فرماتے تھے۔ سیرۃ المہدی، جلد ۲، ص ۵۲)۔

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء نمبر ۳۶ جلد ۲۰ و ۲۲

دعا میں اثر

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی اخبار الحکم قادیان میں فرماتے ہیں کہ،

دعا میں بڑا اثر ہے اسلئے میں نیچری خیالات کا سخت مخالف ہوں۔

ہم کہتے ہیں کہ آج کل تو صرف امام المرزائین کی دعا میں اثر ہے کیونکہ مرزا اورمرزائیوں کے سوا کوئی مومن ہی نہیں جس کی دعا میں اثر ہو اور کلام مجید کی آیت فادعو نی استجب لکم مرزا قادیانی اورمرزائیوں کی شان میں اتری ہے۔

اگر مرزا جی استجابت دعا کا انکار کریں تو رقمیں کیوں کر اینٹھیں اور کھٹا کھٹ بچے جنوانے کا وعدہ کیوں کر کریں۔ دعا کی مخالفت میں تو نیچریت آگھسی، مگر معجزات انبیاء کا انکار نیچر کے موافق ہے۔ میٹھا ہڑپ اور کڑوا تھوتھو۔

عیسی مسیح کو تو قادیانی مرزا جی اس لئے مارتے ہیں کہ خود مسیح موعود بنے ہیں یعنی جب خود زندہ مسیح دوبارہ آئے گا، تو مرزا جی کس کھیت کی دساور رہیں گے۔

اور معجزات سے اسلئے انکار ہے کہ خود بدولت مداری یا بھورے جنگل کے جمورے کے بھی تماشے دکھانے میں ادھورے بلکہ لنڈورے ہیں۔

جب آپ نبی اور رسول ہیں تو کیا وجہ ہے کہ خرق عادت کا کوئی کرشمہ نہ دکھائیں، اس لئے معجزات خلاف نیچر ہیں۔ عصمت بی بی از بے چادری

جب معجزات کا انکار ہے جو نیچر کیخلاف ہیں تو دعا کی قبولیت پہلے خرق عادت ہے۔ کیونکہ تمام معجزات انبیاء کی دعاؤں ہی سے واقع ہوئے ہیں۔ مثلاً حضرت موسی کی دعا پر آسمان سے من وسلوی کا نزول، اور حضرت موسی کی دعا سے فرعون کا غرق ہونا، اور نوح کی بد دعا سے طوفان آنا، وغیرہ تمام معجزات کا ظہور دعاؤں ہی سے ہوا ہے۔ پس دعا کی قبولیت پر ایمان اور معجزات کا انکار ادھا تیتر آدھا بٹیر ہے۔ معجزات نیچر کیخلاف ہیں تو دعا بھی جو ایک شئے کی اصلی ماہیت کو بدل دیتی ہے اور واقعات کو منقلب کر دیتی ہے ضرور نیچر کے خلاف ہونی چاہیے۔

پھر مرزا جی کی بھی ساری دعائیں قبول نہیں ہوتیں وہی قبول ہوتی ہیں جن کا دکھشنا اور دانت گھسائی ملتی ہے اور آسمانی باپ انہیں لوگوں کو اپنے لیپا لک کی دعا سے متمتع کرتا ہے جو اس کو زعفرانی حلوا کھلاتے ہیں دنیا کے لوٹنے کو باپ بیٹے خاصے گھٹے ہیں ایک چور دوسرا گٹھ بند پس اب دنیا کا اللہ ہی بیلی ہے پھر تعجب ہے کہ آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ اپنے لیپا لک کی بد دعا قبول نہیں کرتا آتھم کے مرنے کیلئے کتنی ناک رگڑی مگر نہ مرا۔ اپنے رقیب یعنی آسمانی منکوحہ کے خاوند کو کیسا کیسا پانی پی پی کر کوسا مگر اس کی زندگی کے پشمینے کا ایک رواں بھی نہ اکھڑا۔ ہاں ایک بد دعا قبول ہوگئی وہ کیا ہندوستان میں طاعون کا آنا اس میں یہ خرابی پڑی کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔ یعنی بے رحم باپ نے اپنے پوتوں کو بھی طاعون کی بھینٹ چڑھا دیا۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ کرے داڑھی والا اور دھرا جائے مونچھوں والا۔ بات یہ ہے کہ لیپا لک کا باپ بڑا ہی ظالم ہے بہتر ہے کہ اپنے خونخوار اور ظالم باپ کی کسی رحیم اور شفیق باپ سے ادلا بدلی کرلے۔ پھر لے پالک کا باپ ساری خدائی کے جھوٹوں کا بھی قبلہ گاہ ہے اگڑم بگڑم اناپ شناپ لیپا لک سے کہہ دیا کہ میرے پوتوں کو طاعون کی ہوا بھی نہ لگے گی، اور لیپا لک نے بھی بہت کچھ دلا سا دیا کہ طاعون ملعون کا کچھ خوف نہ کرو اس کی کیا طاقت ہے کہ تمہاری طرف بری نگاہوں سے بھی دیکھے مگر اس کے منہ کو لگ گیا تھا خون باپ بیٹے دونوں کو ایک ہی لاٹھی ہانک دیا کچے بچوں کو بھنبھوڑ بھنبھوڑ کر نگل گیا۔..

وہی ممات مسیح

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کے چیلوں نے اس بات کو نگار آستیں بنا رکھا ہے کہ عیسیٰ مسیح کی حیات ہی نے کئی کروڑ عیسائیوں کو گمراہ کیا ہے کہ وہ اسکو خدا سمجھنے لگے ہیں،

ہم کہتے ہیں یہود بھی تو گمراہ ہیں جنہوں نے حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہا۔ اور پارسی بھی گمراہ ہیں جنہوں نے آگ کو معبود سمجھا۔ علیٰ ہذا مجوس اور شاسی بھی گمراہ ہیں جو آفتاب کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور ہنود کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں جنہوں نے لاکھوں معبود بنا رکھے ہیں۔ مگر قادیانی مرزا جی نہ تو یہود کے پیچھے پڑے ہیں، نہ پارسیوں کے، نہ مجوسیوں اور شاسیوں کے، نہ ہنود کے، نہ بدھ مذہب والوں کے، نہ سکھوں کے، وہ تو صرف عیسیٰ مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اپنے کو عیسیٰ بناتے ہیں۔

نہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آتش پرستوں کے پیغمبر زردشت کی روح میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلول کیا، نہ کرشن جی یا رام چندر جی کے سر یر میں اتار کیا ہے، نہ اپنے کو بودھ بنایا ہے، نہ گرونانک اور گورو گوبند سنگھ کی روح میں تناسخ کیا ہے۔ پس ان سے کچھ مطلب نہیں۔ مطلب تو عیسی مسیح سے ہے، جن کی جگہ آپ تشریف لائے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ ظلی طور پر اپنا خروج عیسی مسیح کی روح میں بتاتے، نہ کہ آنخضرت ﷺ کی روح میں، جو صرف عیسی مسیح کے مقدم کی خبر دینے والے ہیں خود عیسی مسیح نہیں۔

قادیانی مرزا جی کی نیرنگیاں تو دیکھئے کہ اپنے کو ظل تو بتاتے ہیں پیغمبر عرب و عجم ﷺ کا، اور بنتے ہیں مسیح موعود یا مثیل المسیح۔

پھر مثیل اور موعود بن کر اصلی مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ اگر اپنے کو (معاذ اللہ) پیغمبر عرب و عجم ہی بتا دیتے، تو کیا کوئی منہ نوچ لیتا۔ اس رسوائی سے تو نجات ملتی جو حضرت مسیح پر سبّ ولعن کرنے سے ساری خدائی میں ہو رہی ہے۔

پھر جس طرح قادیانی مرزا جی کو اصلی مسیح کے ساتھ ضد ہے اسی طرح آنخضرت ﷺ کے ساتھ بھی ضد ہے جن کے آپ ظل اور بروز ہیں یعنی آنخضرت ﷺ کے اقوال وارشادات پر عمل نہیں کرتے جب کوئی حدیث اپنے مطلب کے خلاف پاتے ہیں تو صاف انکار کر بیٹھتے ہیں کہ یہ قرآن کے خلاف ہے اور قرآن حدیث پر مقدم ہے اور جو حدیث اپنے مطلب کے موافق پاتے ہیں اس کو قرآن پر مقدم نہیں کرتے حالانکہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر ایمان ہے کہ عمل کے اعتبار سے قرآن و حدیث میں کچھ فرق نہیں ایک واجبی استعداد والا مسلمان بھی آیت

و ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی

سے واقف ہے یعنی محمد ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کا نطق وحی کے سوا کچھ نہیں۔ اس صورت میں حدیث بھی وحی یعنی قرآن ہے۔

مگر مرزا اور مرزائیوں میں کچھ بھی عقل وادراک ہے (نور ایمان تو مطلق نہیں) تو یہ بات سمجھیں گے کہ مسلمانوں پر براہ راست قرآن نازل نہیں ہوا بلکہ آنخضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے اور آپ کے فرمانے کے موافق ہم نے قرآن کو منزل من اللہ مانا ہے۔ اب تعجب ہے کہ قرآن پر تو ایمان اور آنخضرت ﷺ کے دیگر اقوال (احادیث) سے انکار حالانکہ دونوں آپ ہی کے اقوال سے ہیں۔ جو باتیں آسائش اور تن آسانی کے موافق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان کو یہ کہہ کر قبول کیا جاتا ہے کہ قرآن میں ایسا ہی ہے اور جن امور میں حدیث کی رو سے تکلیف شرعیہ ہے ان سے یہ کہہ کر انکار کر دیا جاتا ہے کہ قرآن سے ثابت نہیں مثلاً پانچ نمازوں کی تصریح قرآن میں نہیں بلکہ حدیث میں ہے تو مرزا جی اور ان کے حواری پانچ وقت نماز نہیں پڑھتے بلکہ اکثر اوقات دو یا تین پڑھ لیتے ہیں اور نہ بھی پڑھیں تو کیا خدا لاٹھی لیکر مارے گا کیونکہ قرآن میں نماز کا حکم ضرور ہے مگر یہ حکم نہیں کہ پانچ وقت پڑھو روزانہ پڑھو۔ ہفتے میں ایک دفعہ، مہینے میں ایک دفعہ، سال بھر میں ایک دفعہ، بلکہ ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھ لو تو فرضیت ادا ہو جاتی ہے کیونکہ قرآن میں مطلق نماز کا حکم ہے نہ کہ مقید کا۔ بلکہ مرزا قادیانی اور مرزائی تو قرآن و حدیث دونوں سے مطلق العنان ہو گئے ہیں اور زکوۃ کی فرضیت قرآن میں بھی ہے اور حدیث میں بھی، مگر بتاؤ باوجود استطاعت رکھنے اور مستورات کو ہزاروں روپیہ کا جڑاؤ زیور بنوا دینے وغیرہ کے مرزا جی نے کبھی حج اور زکوۃ کا نام بھی لیا ہے۔ بلاوہ اپنے مرزائیوں کو کبھی حج اور زکوۃ کی تحریص و ترغیب دیتے ہیں قادیان اور منارۃ المسیح کی زیارت نے سب سے مستغنی کر دیا ہے مرزا جی کو مسیح الزمان اور امام الزمان مانو اور چندہ دو بس چھٹی ہوئی ورنہ ٹاپا خالی کرو۔

مرزائی مذہب کا بڑا اصول اور بڑی تلقین یہ ہے کہ عیسیٰ مسیح زندہ نہیں ہیں بلکہ وفات پا گئے ہیں گویا عیسیٰ مسیح کی وفات مرزا جی کے امام الزمان اور مسیح موعود ہونے کی دلیل یا معجزہ ہے باقی ٹھین ٹھیں۔ ایک مغربی اور مشرقی تعلیم یافتہ بزرگ ہم سے ہنس کر کہنے لگے یا تو مرزائی لوگ گھاس کھا گئے ہیں یا مرزا جی کو مالیخو لیا ہے یا عمداً مکاری اور عیاری ہے ظلی اور بروزی دعوے نے تو موعودیت کو بھی کھو دیا کوئی ظل اپنی اصل کے خلاف نہیں ہوتا آنحضرت ﷺ نے عیسیٰ مسیح کی معصومیت کی تصدیق کی مرزا ان کو گالیاں دیتا ہے اور فاسق و فاجر بتاتا ہے پس ظلیت کہاں رہی اور ساتھ ہی موعودیت بھی باطل ہو گئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کا دعویٰ ہے کہ آیت بل رفعه الله الیه سے رفع جسمانی نہیں نکلتا۔ ہم کہتے ہیں کہ رفع روحانی کہاں نکلتا ہے وہ یہ آیات پیش کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرفع درجات من نشاء

اور: الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعه

ہم کہتے ہیں پہلی آیت میں درجات کا لفظ اور دوسری آیت میں عمل صالح کا لفظ موجود ہے۔ یعنی ہم جس شخص کا درجہ چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں اور عمل صالح خدا ہی کی جانب بلند ہوتے ہیں۔

اب ہم پوچھتے ہیں کیا حضرت مسیح کوئی درجہ ہیں، یا کوئی عمل، جو خدا کی جانب بلند ہوئے۔ آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ بل رفع الله درجاته بلکہ خود حضرت مسیح کو رفع کا مفعول بنایا ہے۔ یعنی اٹھالیا ہم نے عیسیٰ کو اپنی جانب۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان جہلاء کو تاویل کرنی بھی نہیں آتی۔ قدم قدم پر ٹھوکر کھاتے ہیں اور سر کے بل گرتے ہیں۔

(ذیل میں قادیانیوں کی تحریر نقل کی جارہی ہے جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی حج کیوں نہیں کرتے، اور یہ کہ وہ کب حج کریں گے۔ بہاء

آپ حج کیوں نہیں کرتے

شیخ ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے خط کا جواب الحکم کی گذشتہ اشاعت میں کسی قدر بسط سے شائع ہو چکا ہے لیکن اتمام حجت اور ایک نکتہ معرفت کے لئے اتنا اور عرض کرنا ضروری سمجھا ہے کہ حضرت اقدس (مرزا) کے حضور جب وہ خط پڑھا گیا اور یہ اعتراض پیش کیا گیا کہ آپ حج کیوں نہیں کرتے؟

تو فرمایا کہ:

میرا پہلا کام خنزیروں کا قتل اور صلیب کی شکست ہے۔ ابھی تو میں خنزیروں کو قتل کر رہا ہوں۔ بہت سے خنزیر مر چکے ہیں اور بہت سے سخت جان ابھی باقی ہیں۔ ان سے فرصت اور فراغت تو ہو لے۔

شیخ بٹالوی صاحب اگر انصاف سے کام لیں گے تو امید ہے یہ لطیف جواب انہیں تسلیم ہی کرنا پڑے گا۔ کیوں شیخ صاحب! ٹھیک ہے نا! پہلے خنزیروں کو قتل کر لیں؟

(الحکم قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بیان میں مرزا صاحب قادیانی نے اس بات سے انکار نہیں کیا کہ ان پر حج فرض نہیں ہے۔ بلکہ انہوں نے فرمایا کہ پہلے خنزیروں کو ختم کرلوں پھر اس سے فارغ ہوکر حج کروں گا۔

چونکہ مرزا صاحب نے حج نہیں کیا، اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ خنزیروں کو ختم نہیں کر سکے، جو ان کا پہلا کام تھا۔

جب وہ اپنا پہلا کام ہی نہیں کر سکے تو باقی کام کیوں کر کرتے۔ شائد اسی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بیٹے مرزا محمود احمد نے ان کی وفات کے بعد برسوں بعد کہا تھا کہ ابھی ان کے مشن کا اربواں حصہ بھی مکمل نہیں ہوا۔)

بے معنی الہام

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الحکم ہمارے نام نہیں آتا لیکن ہمارے شاگردان رشید جاسوس بن کر کہیں نہ کہیں سے اڑا لاتے ہیں۔ ۱۷ستمبر رواں (۱۹۰۲ء) کا الحکم عجیب وغریب ہے اس میں لکھا ہے کہ

> مرزا جی کے فرزندار جمند بشیر کی آنکھیں ایسی خراب تھیں کہ مرزا جی کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ آخر آپ نے دعا فرمائی تو یہ الہام ہوا برّق طفلی بشیر۔

اس الہام میں بھی مرزا جی کا خدا ویسا ہی غچّا کھا گیا جیسا صح زو جتی اور جری اللہ فی حلل الانبیاء والے الہام میں۔ وہاں مرزا قادیانی کے خدا کی بی بی اچھی ہوئی تھی، یہاں خدا کے لڑکے کی آنکھیں اچھی ہوئی ہیں، کیونکہ خدا نے بشیر کو طفلی کہہ کر الہام میں پکارا ہے۔

اگر یہ کہو کہ بشیر پوتا ہے یعنی خدا کے لیپا لک بیٹے کا بیٹا ہے حقیقی بیٹا نہیں، تو یہ اعتراض کچھ بھاری نہیں، پوتے کو بھی لڑکا اور بیٹا کہہ دیتے ہیں جیسا زو جتی میں باپ کی زوجہ اور بیٹے کی زوجہ مرزائی شریعت میں دونوں ایک ہیں۔ دونوں میں بانس بھر کیا معنی، ہاتھ بھر، بلکہ بالشت بھر، بلکہ انگشت بھر، بلکہ جو بھر، بلکہ تل بھر بھی فرق نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر خیریت سے برّق پر اعراب بھی لگا دیئے ہیں۔اس کو تبر یق (تفعیل) سے صیغہ امر بنایا ہے۔

تبر یق کے معنی لغت میں آنکھ اچھی طرح کھولنا اور تیز دیکھنا ہیں، تو یہ معنی ہوئے کہ میرے لڑکے بشیر کی آنکھیں اچھی طرح کھول دے اور اس کو تیز دکھا۔
اس صورت میں بشیر طفلی کا بدل واقع ہوا ہے اور حسب قاعدہ نحو بدل اور مبدل منہ کا ایک حال ہوتا ہے۔ یہاں طفلی مضاف اور مضاف الیہ ہو کر معرفہ اور بشیر نکرہ ہے اور اگر یہ کہو کہ طفلی مفعول اول اور بشیر مفعول ثانی ہے۔
اول تو کلام عرب میں تبر یق متعدی المتعدی نہیں آتا، دوم بشیر پر مفعول کا نصب نہیں، نہ اس کے آگے الف ہے ہے کہ بشیراً پڑھا اور سمجھا جائے۔
بہر حال قادیانی مرزا جی کا خدا نحو سے بالکل نا بلد ہے۔ جب اس نے صرف نحو کی تعلیم ہی تجدید شوکت کے دار العلوم میں نہیں پائی تو زبان عرب میں کیوں الہام کرتا ہے۔

اگر الہام کے یہ معنی کہو کہ اچھا کر دے اپنے لڑکے بشیر کو تو علاوہ اس نقص کے کہ باپ میں اچھا کرنے کی طاقت نہیں بیٹے میں ہے بجائے طفلی کے طفلك ہو اور حسب قاعدہ نحو بشیر معرف باللام ہونا چاہیے یعنی برّق طفلك البشیر۔ پس معلوم ہوا کہ آسمانی باپ بالکل گھاس کھا گیا ہے اور بیٹا اس سے بڑھ کر اس بساط پر علماء اسلام سے تحدی کی جاتی ہے اور اغلاط و اسقام کے پڑاوے (اعجاز المسیح) کا جواب طلب کیا جاتا ہے
امید ہے کہ ہمارے نامہ نگار علماء بھی اس الہام پر ضمیمے میں بحث فرمائیں گے اور اگر کوئی نکتہ ہم سے رہ گیا ہو تو اسکی چھان بین کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی سے آخری دو ہاتھ

مولانا شوکت سلام علیك و علی من لدیك

گو خدا کے فضل سے مرزا جی کے دعاوی ہی ایسے ہیں کہ اہل علم ان کے سنتے ہی ان کے مکذب ہو جاتے ہیں۔ علاوہ اس کے زمین و آسمان کی شہادت بینہ ان کی تکذیب کر رہی ہے۔ مگر بحکم بدر باید رسانید میرے جی میں مدتوں سے ایک تجویز کھٹک رہی ہے۔ امید ہے کہ اب اس کے پورا ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ آپ اپنے ناظرین کی آگاہی کے لئے درج فرماویں۔

مرزا جی نے ایک اشتہار میں چالیس علماء کو مباحثہ کے لئے طلب کیا ہوا ہے۔ ہر چند میں نے بحکم لا تکلف ا لا نفسك اپنی طرف سے خط لکھا اور استدعا کی کہ میں مباحثہ کو حاضر ہوں، مگر آپ اسی بات پر جمے رہے کہ چالیس پورے کر دو۔ چونکہ ندوۃ العلماء کا جلسہ امرتسر میں ہونے والا ہے، آپ کے ناظرین بھی اکثر شریک جلسہ ہوں گے۔ پس اگر آپ اس تجویز کو مکمل کریں کہ اہل علم جو شریک جلسہ ہونے کو آئیں ایک ہفتہ پہلے آپ کو منظوری سے اطلاع دیں کہ ہم بھی مرزا کے مباحثہ میں شریک ہیں۔ اور آپ بحثییت سکرٹری مرزا جی کو رجسٹرڈ نوٹس دیں کہ بعد جلسہ ندوۃ العلماء جس مقام پر چاہیں بجز کادیان کے (میرے نزدیک تو کادیان میں بھی حرج نہیں) ہم مباحثہ کو حاضر ہیں۔ کوئی شرط وشروط ہماری طرف سے نہ ہو بجز انہی شروط کے جو علم مناظرہ میں مسلم ہو چکی ہیں۔ امید ہے کہ آپ اس تحریک کو مکمل کرنے کے لئے ضرور ہی شریک جلسہ ہوں گے۔ کرایہ بھی نصف ہے جہاں تک جلد ہو سکے اس میری تحریر کو درج ضمیمہ فرماویں۔

ابوالوفا ثناء اللہ از امرتسر

اڈیٹر شحنہ ہند لکھتے ہیں:

بہت معقول اور مرزا جی کی ہمیشہ کی جھک جھک اور بک بک کا تصفیہ کرنے والی رائے ہے۔ ندوۃ العلماء کے جلسے کے موقع سے بڑھ کر کوئی موقع احقاق کا نہ ملے گا لہذا ہم نے بھی اس موقع کو مغتنمات سے سمجھ کر ابھی ابھی مرزا جی کو رجسٹری شدہ نوٹس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب مندرجہ ذیل دے دیا ہے:

جناب مرزا صاحب۔ السلام علی من اتبع الھدی۔

مجھ کو مجلس العلماء امرتسر نے اپنا سکرٹری قرار دیا ہے لہذا میں بحیثیت انجمن کا خادم ہونے کی جناب والا کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ احقاق حق کیلئے جلسہ ندوۃ العلماء کے موقع سے بڑھ کر کوئی موقع نہیں۔ آپ ضرور تشریف لائیں اور بجز شرائط مقررہ مناظرہ کے کوئی شرط نہ کریں۔ ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ آپ راہ فرار اختیار کرتے ہیں اور علماء کے مواجہہ میں اپنے دعاوی کے ثابت کرنے پر قادر نہیں ہیں۔ اپنے اور اپنی جماعت کی طرف سے جناب اور علماء ہندوستان کی طرف سے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مناظر تسلیم کیے گئے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی منظور فرمائیں گے اور اس نوٹس کا جواب بواپسی ڈاک دیں گے کیونکہ جلسہ ندوۃ العلماء کے دن بہت قریب ہیں۔

علماء کا خادم مجدد السنہ مشرقیہ ابو ادریس احمد حسن شوکت

مدیر شحنہ ہند میرٹھ ۲۳ ستمبر ۱۹۰۲ء

اسباب پرستی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

اخبار الحکم قادیان میں لکھا ہے کہ اسباب پرستی بت پرستی سے بڑھ کر ہے پتھر کی پوجا اگر محرقہ ہے تو اسباب پرستی تپ دق ہے یاد رکھو جو اسباب میں دل لگاتا ہے وہ شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

کیوں جناب یہ نصیحت عمل کرنے کیلئے بھی ہے یا یقولو ن ما لا یفعلون کی مصداق ہے ہم کو تو بدیہی طور پر امر ظانی ؟ ہی معلوم ہوتا ہے اسباب پرستی تو شرک ہے مگر تصویر پرستی کیا ہے جی کچھ نہیں صرف شرک کی نانی ہے تصویر پرستی کو مرزا جی نے اپنی بعثت اور اسکی اشاعت کے اسباب میں سے گردانا ہے درحقیقت تال میل خوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا ہے یعنی شرک کو شرک فی الرسالت بلکہ شرک فی التوحید کی اشاعت کا سبب قرار دیا ہے جیسی روح ویسے ہی فرشتے۔

مرزا جی کہتے ہیں میں اپنی تصویریں نہ صرف ہندوستان بلکہ ممالک غیر میں اس لئے بھیجتا ہوں کہ اکثر عقلاء تصویر دیکھ کر انسان کے چہرے بشرے نوک پلک خوارق خصائل وغیرہ معلوم کر لیتے ہیں۔ یہ اسباب پرستی نہیں تو کیا ہے اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مرزا جی میں فی حد ذاتہ کوئی جذبہ بارقہ موجود نہیں جو انسانوں کو خود بخود کھینچ لے بلکہ دنیا کو صرف اپنی تصویر کی جھل دکھا کر فریفتہ کرتے ہیں ہم پوچھتے ہیں انبیاء میں سے کون سے نبی نے تصویر کی اشاعت کو اپنی نبوت کی اشاعت کا سبب گردانا ہے خاتم الانبیاء آنحضرت ﷺ نے تو تصویر بنانے اور بنوانے والے کو ملعون (جہنمی) فرمایا ہے تمام انبیاء صرف توحید الٰہی کی اشاعت کے لئے دنیا میں آئے حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے تصویروں (بتوں) کو کیوں توڑا کیا کوئی نبی اس بات پر قادر نہ تھا کہ دنیا میں اپنی تصویریں بھیجتا اوران کے ذریعہ سے اپنی پرستش کراتا حالانکہ ان کے جبروت کا سکہ بیٹھ گیا تھا وہ جو کچھ چاہتے دنیا سے کرا سکتے تھے مہدیان کذاب کو تو ان کے طنطنہ کا عشر عشیر بھی حاصل نہیں ہوا انبیاء میں صداقت تھی شہرت پرستی اور دنیا طلبی نہ تھی یہ تو مرزا ہی کو مبارک ہو۔

مرزا اور اسکی امت ہی عاقبت کے بوریئے سمیٹے گی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں

الحکم قادیان میں لکھا ہے کہ مولوی محمد حسن صاحب بھین والے نے اعجاز المسیح کی تردید کا ارادہ کیا تھا مگر مر گیا، اور اس کے کچھ نوٹ پیر گولڑی (پیر مہر علی شاہ) کے ہاتھ آگئے انہوں نے سرقہ کر کے اپنی کتاب سیف چشتیائی میں چھاپ دیئے۔ مطلب یہ ہے کہ مولوی محمد حسن کی ہلاکت کا باعث اعجاز المسیح پر تردیدی نوٹ لکھنا ہے گویا دنیا میں جو شخص مرتا ہے مرزا جی کی مخالفت ہی کی وجہ سے مرتا ہے۔

پیر صاحب کو بھی ہوشیار رہنا چاہیے وہ بھی چند روز میں مولوی محمد حسن مرحوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جاملیں گے۔،

فی الحقیقت امسال طاعون سے جتنے مرزائی مرے، وہ بھی شائد مرزا قادیانی ہی کی مخالفت سے۔ مرے دنیا میں طاعون اسی وجہ سے آیا ہے کہ مرزا جی کو لوگوں نے نبی اور امام تسلیم نہیں کیا۔ ہندوستان میں تو طاعون عام اور تام ہو ہی چکا ہے اب ممالک غیر کی باری ہے۔ کسی کی موت پر خوش ہونا ایسی کمینگی اور سفلگی ہے جس کی نظیر قادیان کے سوا کہیں نہ مل سکے گی۔ انسانوں کی موت سے انسانوں پر عبرت پڑتی ہے مگر ایک قادیان والوں کا نیچر ہے کہ وہ خوش ہوتے ہیں اور حضرت بروزی کا یہ قول پس پشت ڈال دیتے ہیں

اگر بمرد عدو جائے شادمانی نیست
کہ زندگانی ما نیز جاودانی نیست

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی اپنے مخالفوں کی موت یا حوادث سے تو خوش ہوتے ہیں لیکن اگر ان کے یہاں کوئی کامیابی یا خوشی ہوتی ہے تو مرزائیوں کی نانی مر جاتی ہے یہ ہے ظلی اور بروزی نبی اور یہ ہے اس کی امت۔

خیر القرون قرنی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے قادیانی مرزا جی کے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی ثم یفشوا الکذب کے موافق قرون ثلاثہ کے بعد کذب پھیل گیا۔،

اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ حکیم (نور الدین) صاحب اپنے آس پاس دیکھیں۔ ادھر اودھر دیکھیں۔ اپنے دل میں دیکھیں۔ ایماناً قرآن و حدیث کی مخالفتوں کو دیکھیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے اور سب یہی زعم کریں گے کہ ہم نبی ہیں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اب مرزا جی نے نبوت کا دعوی کر کے خود اپنے کو جھوٹا دجال بنا دیا بشرطیکہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ زبان سے کہتے ہیں آنحضرت ﷺ کے اقوال کو سچا جانتے ہوں۔

ظاہر ہے کہ ہرگز سچا نہیں جانتے ورنہ کبھی نبوت کا دعوی نہ کرتے۔ اب یہ تاویل چھانٹنا کہ حدیث میں نبی کے پیدا ہونے کی نفی ہے، رسول کے پیدا ہونیکی نفی نہیں جھوٹ کے ثابت کرنے کو دوسرا جھوٹ ہے جس پر نو آموز طلبہ بھی قہقہہ اڑا سکتے ہیں۔ پس یوں جھوٹ پھیلا اور یوں یفشوا الکذب کی تصدیق ہوئی۔

مرزا غلام احمد اور ان کے حواری کو معلوم ہو کہ ۲۳ جھوٹے مہدی پیدا ہوئے مگر ان کا یا ان کی اولاد کا یا ان کی امت کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان بھی نہیں۔ انہوں نے بڑے بڑے محل بنائے جن کے مقابلہ میں منارۃ المسیح بچوں کا گھروندا ہے جو جمعہ کے روز مٹی اور ریتے سے بنایا کرتے ہیں اور بالآخر قضاء الٰہی زبان حال سے یہ شعر پڑھ دیتی ہے

در روز جمعہ خانہ بسے ساتی
بنیاد کاخ خویش نہ محکم گزاشتی

کذب کے وبال کو ذرا عزت کے ترازو میں تولئے کہ مہدی سوڈانی کے عالی شان منارہ دار مکانات تو الگ رہے، قبر تک کا نشان بھی توپوں کے گولوں سے جناب باری نے اڑوادیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

اس بات کی کیا دلیل ہے کہ قادیانی مرزاجی تیس مہدیوں کے ذیل میں نہیں ہیں حالانکہ ابھی تک مخبر صادق کی پیشین گوئی کے موافق مہدی پورے نہیں ہوئے۔ جب تیرہ سو برس میں ۲۳ جھوٹے مہدیوں نے خروج کیا ہے، تو حساب لگا کر دیکھ لیجئے کہ بقیہ سات مہدیوں کی تعداد کتنے سال میں پوری ہوگی۔ اربعہ متناسبہ سے حساب جانچ لیجئے۔

مرزائیوں کو مرزا قادیانی سے ایک معاہدہ کرانا اور ایمان لانے سے پہلے اس بات پر مجبور کرنا چاہیے تھا کہ پہلے آپ یہ ثبوت دیں کہ آپ کے بعد کوئی اور جھوٹا نبی یا مہدی جن کی تعداد حدیث میں موجود ہے پیدا نہ ہوگا۔ اس دفع دخل کیلئے مرزاجی کہتے ہیں کہ نبی تو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ کیا یہ ویسے ہی نبی ہوں گے جیسے ۲۳ مہدیان کذاب ہو چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہری دعویٰ تو یہ ہے کہ انبیاء برابر پیدا ہوتے رہیں گے مگر خاتم الانبیاء یا نبی کامل کوئی پیدا نہ ہوگا۔ حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے کو خاتم الانبیاء (خاتم الخلفاء) علی الاعلان قرار دے دیا ہے۔

ذرہ دیکھتے تو جایئے! قادیانی خم سے گرگٹ کی طرح کیسے کیسے رنگ نکلتے ہیں۔ موسم گرما آنے دیجئے، خدا نے چاہا تو دماغ کا تھرمامیٹر اونچے درجے پر پہنچ کر کامل مالیخولیا ہو جائے گا

کر علاج جوش وحشت چارہ گر
لا دے اک چنگ مجھے بازار سے

الہامی ہوئی مثیل المسیح ہوئے مہدی موعود ہوئے ظلی اور بروزی نبی اور رسول ہوئے آئندہ گرمیوں میں خاتم الانبیاء ورسل ہو جائیں گے۔ اور پھر خدا نے چاہا تو جس جست وخیز اور بکر کود سے زینہ بزینہ چڑھے ہیں اسی طرح بتدریج لوٹن کبوتر کی طرح قلابازیاں کھاتے لڑھکتے پھڑکتے آرہیں گے۔

ہے صاحب خزانہ کو ہی اوج سے زوال
ٹپکے نہ کیوں اچھال کے فوارہ آب کو

ناظرین کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے ضمیمہ شحنۂ ہند نے اپنی نکتہ چینی سے مرزا قادیانی کا تنزل شروع کر دیا ہے۔ اب وہ اپنے کو مثیل المسیح اور ظلی اور بروزی نبی کہتے ہوئے جھجکتے ہیں کیونکہ بولتی بند ہوگئی ہے۔ خدا تعالیٰ نے چاہا تو آسمانی باپ چندروز میں مرزا کا خطاب خاتم الخلفاء بھی یہ کہہ کر چھین لے گا کہ ایاز قدر خود بشناس۔

حدیث سے بغض

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعویٰ اور حدیث سے بغض۔ ایک لحیم شحیم موٹے تازے چکنے چپڑے بھاری بھرکم توندیلے اور پٹیلے مرزائی مولوی نے ہم سے کہا کہ جب آنحضرت ﷺ کا ذکر آتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا پانی ہوکر بہہ جائے گا، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا تمام عنصر رانگ کی طرح نہیں موم کی طرح گل جائے گا۔ بھلا ایسا شخص کیونکر جھوٹا ہوسکتا ہے۔

ہم نے کہا دنیا پرست سا دھو بچے تو وہ ڈھونگ باندھتے ہیں اور وہ ظاہری کرشمے دکھاتے ہیں کہ اچھے اچھے دانا بینا عاقل و بالغ عالم و فاضل لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر گانٹھ کاٹ لیتے ہیں۔

اچھا ان کو جانے دو کیا آپ نے کبھی عورتوں کے پھپھر ولے نہیں دیکھے۔ وہ وہ مکر گانٹھتی ہیں اور نخرے دکھاتی ہیں کہ مردوں کی آنکھوں میں سرسوں پھول جاتی ہے اور رونا ٹپ ٹپ ٹسوے بہانا تو ہر وقت انکی پوڑیا یا نیفے میں ہوتا ہے حالانکہ خدا تعالی ان کی نسبت فرماتا ہے انّ کیدکنّ عظیم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حکیم الامۃ (نورالدین) جن کو مرزا قادیانی کا عکس یا ظل یا ہمزاد کہنا چاہیے ۱۷ستمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں فرماتے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ نے سب کچھ خود کر کے دکھا دیا۔ اگر ایک حدیث بھی دنیا میں قلم بند اور جمع نہ کی جاتی، تب بھی یہ (نماز، روزہ، حج، وزکوۃ کے) مسائل صاف تھے،

پھر حکیم الامت نورالدین صاحب فرماتے ہیں:

غرض اللہ تعالی کے فرض کیلئے ایک مزکی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بڑی بڑی کتابوں والے عبدالطاغوت ہوجاتے ہیں،۔

(حکیم نورالدین صاحب کے فرامین حسب ذیل ہین: بہاء

حکیم صاحب فرماتے ہیں: ہر حال میں ایک امام کی ضرورت ثابت ہوتی ہے اسی لئے نبی کریم ﷺ کی نسبت فرمایا کہ یتلوا علیھم آیا تہ و یز کیھم جو کچھ آپ فرماتے اور تلاوت کر تے وہی کر کے بھی دکھا دیتے اور اپنے عمل سے اس کو اور بھی موثر بنا دیتے۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ واعظ اگر خود کہہ کر عمل کرنے والا نہ ہو تو اس کا وعظ بالکل بے معنی اور فضول ہوجاتا ہے۔

رسول اللہ ﷺ اسی لئے مزکی ٹھہرے کہ آپ جو تعلیم دیتے تھے پہلے خود کر کے دکھا دیتے۔

پانچ وقت نماز پڑھنے کا حکم دیا اور خود پڑھ کر دکھا دی۔ دیکھو امام کو کس قدر التزام کرنا پڑتا ہے۔ پھر آپ پانچوں نمازوں کے خود امام ہوا کرتے تھے۔ اس سے قیاس کرلو کہ آپ کو کس قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التزام کرنا پڑتا تھا۔ پھر ان پانچوں نمازوں کے علاوہ تہجد اور دوسرے نوافل بھی پڑھتے تھے اور بعض وقت تہجد میں اتنی اتنی دیر تک اللہ تعالی کے حضور میں کھڑے رہتے کہ آپ کے پاؤں مبارک متورم ہو جاتے، جس سے آپ کا التزام بھی پایا جاتا ہے کہ عام اور فرض نمازوں سے زیادہ بوجھ آپ نے اپنے اوپر رکھا ہوا ہے۔

پھر روزہ کی تعلیم دی آپ نے ہفتہ میں دو بار مہینہ میں تین روزے اور سال بھر میں معین مہینہ روزے رکھ کر دکھا دیئے۔ اور شعبان اور شوال میں بھی روزے رکھا کرتے۔ گویا قریباً چھ مہینے سال میں روزے رکھ کر بتا دیئے۔

حج کر کے دکھا دیا خذوا عنی مناسککم

پھر زکوۃ کی تعلیم دی۔ زکوۃ لے کر اور خرچ کر کے دکھا دی۔

اسی طرح جو تعلیم دی اسے خود کر کے دکھا دیا جس سے تزکیہ نفس ہوا۔

ایک طرف تلاوت آیات کرتے تھے اور دوسری طرف تزکیہ نفوس کرتے تھے۔

امام ابو حنیفہ ابھی امام نہ تھے مگر نماز روزہ حج زکوۃ کے مسائل جانتے تھے۔

امام بخاری بھی امام ہونے سے پہلے نماز روزہ کرتے تھے۔

کیوں؟ اس لئے کہ حضور ﷺ نے تعامل سے سب کچھ پہلے ہی سکھا دیا ہوا تھا۔ اگر ایک بھی حدیث دنیا میں قلم بند اور جمع نہ کی جاتی تب بھی یہ مسائل بالکل صاف تھے

غرض اللہ تعالی کے فضل کے لئے مزکی کی ضرورت ہوتی، ورنہ بڑی بڑی کتابوں والے عبدالطاغوت ہو جاتے ہیں۔ اور جب یہ حالت پیدا ہوتی ہے اور قوم کے دماغ اور دل (علماء اور مشائخ) کی حالت بگڑ جاتی ہے اس وقت وہ مزکی آتا ہے اور اصلاح کرتا ہے۔ جب قوم اور ملک ضلال مبین میں پھنس جاتا ہے تو ایک انسان خدا سے تعلیم پا کر آتا ہے جو قوم کو نجات دیتا ہے اور تزکیہ نفس کرتا ہے۔ خیالی ریفارمروں اور جھوٹے دعویداروں اور خدا تعالے کے مامورو مرسلوں میں امتیاز اور فرق یہی ہوتا ہے کہ اول الذکر کہتے ہیں پر کر کے نہیں دکھاتے مگر خدا کے مامور و مرسل جو کہتے ہیں وہ کر کے دکھاتے ہیں جس سے تزکیہ نفس ہوتا ہے۔ الحکم ۱۷ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین جی کا مطلب یہ ہوا کہ اب احادیث کی ضرورت نہیں، جیتا جاگتا ..مزکی (ظلی اور بروزی نبی) موجود ہے۔قرآن و حدیث کو جزدان میں لپیٹ کر اورطاق نسیان میں رکھ کراس کے پاس آؤ وہ تم کو سب کچھ سکھا دے گا۔

کیا اب بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی حدیث رسول کے سخت حریف ہیں اوراس کا مٹانا چاہتے ہیں یہ مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ سے محبت ہے جنکا نام سن کرمرزا قادیانی گلا جاتا ہےاوراپنے آنسوؤں کی کیچڑ میں بھینس کی طرح بھساک سے بیٹھا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اورمرزائی نوگرفتاروں کو دام میں لانے کو ایسے ہتھ کنڈے دکھاتے ہیں اور جب وہ دام میں پھنس کر رنگ میں رنگے جاتے ہیں تو پھر یہ تقوی اور تورع نہیں رہتا۔ پھر تو سب کے سب لنکا میں باون گز کے ہو جاتے ہیں اور نیچرل آزادی کے کھیت میں منہ چھٹ ہریالی چرنے لگتے ہیں۔

آج کل آزادی آزادی پکارنے والوں کی نیو خوب جمتی ہے۔موجودہ زمانہ کے رفارمر اورانبیاء وہ ہیں جو دنیا کو تکالیف شرعیہ سے آزاد کر رہے ہیں۔ یہ رفارمر جو دعوی کریں بجا ہےان کے دعوی ضرور سرسبز ہوں گے اور ہو رہے ہیں۔یہی امتحان کا وہ وقت ہے جس کی نسبت مخبر صادق ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ ایمان کا سنبھالنا گویا ہاتھ پر چنگاری رکھنا ہوگا اور اسلام یوں سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل میں۔

ابھی تو کچھ بھی نہیں مومنوں کے ایمان کا سخت سے سخت امتحان لیا جائے گا۔ دنیا میں تیس دجالوں کذابوں کا آنا ضرور ہے،جن کے زورشور کے نعرے گنبد فلک میں گونجیں گے اورجن کے انا ربّکم الاعلی کے نقارے مردوں تک کے کانوں کے پردے پھاڑیں گے۔ پس مسلمانوں کو امتحان کے لئے تیار رہنا اور آنے والی نسلوں کے تیار کرنے کا سامان فراہم کرنا چاہیے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعوی کرنے والا بڑا ظالم ہے مسلمانوں کو خیال کرنا چاہیے کہ ایسا شخص کس قدر خوفناک ہے اوراسکا زہد وتقوی عبادت وریاضت (اگر درحقیقت کچھ ہو) کس کام کا ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ کوئی نجس کپڑے کوعطر میں بسا وے، اور یوں اس کی نجاست کو ڈھک دے۔غروراورتکبر مرزائیوں کی سرشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھر گیا ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ چند روز میں وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ایک ایک مرزائی اپنے کو انبیاء سے بڑھ کر سمجھے گا، اور مرزا جی نہ صرف خاتم الانبیاء بلکہ اپنے کو خدا سمجھنے لگیں گے۔ ابھی چیونٹیوں کے پر نہیں لگے، نہ جھوٹ کا جہاز جو طوفان میں آیا ہوا ہے اس میں کنارے تک پانی بھرا ہے ابھی تو بہت کچھ ہونے والا ہے۔ اگر یہی لیل و نہار رہے اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے جو ترقی گزشتہ دو سال میں کی ہے اگر اس کے انجن کی اسٹیم اسی طرح گرم رہی، تو بہت ہی جلد مکافات کو پہنچ جائیں گے اور جس طرح دوسرے ۲۳ مہدی اپنے خوارق کی یادگاریں صفحہ تاریخ پر چھوڑ گئے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی بھی اپنی نبوت و رسالت کی کارروائیوں کا بڑا بھاری ذخیرہ چھوڑ جائیں گے۔ اور ہم مبدء فیاض ازل کی برکت سے پیشین گوئی کرتے ہیں کہ یہ ضرور ہو کر رہے گا، دیر میں ہو یا جلد ہو۔ انبیاء کی مخالفت نے تو بڑے بڑے سرکش سلاطین اور بڑی بڑی جرار اور زبردست قوموں کو خاک میں ملا دیا ہے مرزا جی تو کیا پدی کیا پدی کا شوربہ ہیں۔

آنخضرت ﷺ کی محبت آپ کی اتباع میں ہے، نہ کہ دفع الوقتی کے لئے محض زبانی دعوے کرنے میں۔ خدا تعالی فرماتا ہے

قل ان کنتم تحبّو ن الله فا تبّعو نی یحببکم الله

یعنی کہدو اے محمد! اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو، تو میرا اتباع کرو۔ خدا تم کو دوست رکھے گا۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کو اس کسوٹی پر کھنا چاہیے۔ بھلا ان کی کسی بات میں بھی آنخضرت ﷺ کا اتباع ہے؟ بلکہ سراسر خلاف ہے۔ اور خود نبی بننا ہی آنخضرت ﷺ کا جھٹلانا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا تمغہ اور نشان ہی ختم رسالت یعنی تکمیل کمالات رسالت ہے۔ اور جب آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی بھی پیدا ہوا تو تکمیل ناقص ٹھہرتی ہے نعوذ باللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اکتوبر ۱۹۰۲ء نمبر ۳۷ جلد ۲۰ و۲۲

جہلم میں قادیانی جماعت کی شکست

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک حواری مولوی مبارک علی جہلمی مرزائیوں کی حسب الطلب جہلم میں نازل ہوئے۔ اہل اسلام نے سیالکوٹ سے مولوی محمد ابراہیم کو بلا لیا جو مولوی مبارک علی کے پرانے واقف کار تھے۔ اور مولوی محمد کرم الدین فاضل بھین بھی اتفاق حسنہ سے تشریف لے آئے۔ دونوں صاحبوں نے مولوی مبارک علی کو مباحثہ کی دعوت دی۔ مقام مباحثہ عیدگاہ اور تاریخ مباحثہ ۲۶، اگست قرار پائی۔

تاریخ مقررہ پر عیدگاہ میں فریقین جمع ہوئے اور تحصیل دار شہر منشی غلام حیدر خان صاحب معہ بابو دیوی سنگھ ڈپٹی انسپکٹر پولیس انتظام اور امن قائم رکھنے کے لئے تشریف لے آئے۔ مباحثہ شروع ہونے سے پیشتر مولوی مبارک علی مرزائی نے عربی زبان میں کچھ فقرے پڑھے، اور حیات مسیح پر ثبوت طلب کرنے کے علاوہ جواب بھی عربی زبان میں مانگا گیا۔

علامہ ابو الفضل (مولوی کرم الدین جہلمی) نے مرتجلاً عربی میں جواب دیا اور بیان فرمایا کہ آپ نے اپنی عربی میں اعراب کی اس قدر صریح غلطیاں کی ہیں جو نحو میر پڑھنے والے طالب علم بھی نہ کریں۔ اور چند غلطیاں بحوالہ صرف ونحو بیان فرمائیں۔

مرزائی اپنا سا منہ لے کر رہ گئے۔

آخرکار مباحثہ شروع ہوا اور مباحثہ کے لئے شرائط قرار پائے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی مبارک علی کی امداد کے لئے مولوی برہان الدین جہلمی اور مسلمانوں کی طرف سے مذکور الصدر علماء تھے۔

پہلے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے حیات مسیح کے متعلق آیات بینات واحادیث نبویہ سے ثبوت پیش کئے اور قرار پایا کہ ۲۷۔ اگست ۱۹۰۲ء یعنی دوسرے روز مولوی مبارک علی صاحب اس کا جواب دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ۲۷۔ اگست کو مولوی مبارک علی صاحب پہلے تو کچھ اور عذر پیش کرتے رہے اور آخر کہلا بھیجا کہ بخار چڑھ جانے کے باعث مجبور ہوں۔

راجہ خان بہادر خان صاحب ایڈی کانگ حضور وائسرائے ہند، چودھری غلام قادر خان صاحب سب رجسٹرار، سردار دیوی سنگھ ڈپٹی انسپکٹر پولیس مولوی مبارک علی صاحب کے مکان پر تصدیق بیان کے لئے گئے، تو معلوم ہوا کہ بخار تو نہیں مگر بخار کا بہانہ کر کے لحاف اوڑھے پڑے ہیں۔

چودہری صاحب نے کہا آپ کو بخار بالکل نہیں۔ ڈاکٹر صاحب کو بلا کر تصدیق کرا سکتا ہوں اور فیس بھی اپنی جیب سے دوں گا۔ مگر مولوی مبارک علی صاحب نے منظور نہ کیا۔ آخر تینوں صاحب عیدگاہ میں واپس آئے اور مولوی مبارک علی صاحب کے بہانہ کا حال بیان کر دیا۔

اڈیٹر شحنہ ہند بتاتے ہیں:

ہم لکھ چکے ہیں کہ جب مرزائی امت ممات مسیح پر بحث کرنا چاہے تو یہ جواب دیا جائے کہ تم تمام (انبیاء) اور ان کے معجزات پر مباحثہ ترک کر کے حیات و ممات مسیح ہی کے پیچھے کیوں پڑے ہو۔ کیا تم عیسیٰ مسیح کے معجزات کے منکر ہو۔ اگر منکر ہو تو تمام انبیاء اور ان کے معجزات کے منکر ہو۔ قرآن کے منکر ہو، حدیث کے منکر ہو۔ اور اس صورت میں مسلمان نہیں ہو، پس مناظرہ ختم۔

اور اگر وہ یہ کہیں کہ عیسیٰ مسیح کی وفات ہمارے محدث مسیح کے دعویٰ سے متعلق ہے، تو یہ جواب دو کہ پہلے تم اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کرو۔ حیات و ممات مسیح سے اس دعویٰ کو کوئی تعلق نہیں۔

اب رہیں صرف ونحو کی غلطیاں۔ یہ تو خود لال گرو کی بھی گھٹی میں پڑی ہیں چیلے چاپڑ تو کیا چیز ہیں۔ اس سے ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ کے ناظرین اچھی طرح واقف ہیں۔ ہم وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ تمام مرزائی علوم وفنون سے ویسے ہی کورے ہیں جیسے مرزا جی سچی پیشین گوئیوں سے۔ ضمیمہ میں نظم ونثر کی قلعی کھل چکی ہے۔

(جہلم میں مولانا ابراہیم میرؒ سیالکوٹی اور مبارک علی قادیانی کے درمیان مباحثے کی کاروائی سراج الاخبار جہلم اور پیسہ اخبار لاہور میں شائع ہوئی تھی جس میں واضح طور پر بتایا گیا تھا کہ مباحثے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست قادیانیوں کے حصہ میں آئی تھی ۔مولوی کرم الدین جہلمی اور مرزا قادیانی کے باہمی مقدمات میں بھی اس مناظرے کا ذکر آیا تھا اور مجسٹریٹ جہلم نے اپنا فیصلہ لکھتے ہوئے ضمناً اس مباحثے کا ذکر کرتے ہوئے بتایا تھا کہ اس مباحثے میں قادیانیوں کو شکست ہوئی ہے ۔تاہم شکست کی روداد پر لیپاپوتی کر کے سلطان القلم کی شاگردی کا حق ادا کرتے ہوئے اڈیٹر الحکم قادیان شیخ یعقوب علی قادیانی لکھتے ہیں:

سراج الاخبار نے جہلم کے مباحثہ کے متعلق جو غلط واقعات شائع کئے ہیں اس پر ہم مفصل ریمارک بعد میں انشاء اللہ کریں گے اور سراج الاخبار ہی کی تحریر سے دکھائیں گے کہ دروغ گورا حافظہ نہ باشد کا مصداق ہو کر اڈیٹر سراج الاخبار نے کہاں تک اپنی تحریر کو بے وقعت کر دیا ہے ۔چونکہ سراج الاخبار کے اڈیٹر نے اپنی تحریر کی کثرت اشاعت کی خواہش کی وجہ سے پیسہ اخبار میں بھی اسے چھپوایا ہے جس کو احمدیوں سے بغض اور عداوت ہے، اسلئے ہم نے ضروری سمجھا کہ اصل واقعات کے سلسلہ کو بھی شروع کر دیا جائے ۔اگرچہ کشتی نوح کا مضمون اس سارے نمبر میں درج ہونا ہمارا مقصود تھا لیکن اس کا حد سے زیادہ بڑھ جانا اور ایک ہی اخبار کا اس کے اندراج کے لئے متحمل نہ ہونا اور سراج الاخبار کی خلاف بیانی کے زہریلے اثر کا بہت جلد رفع کرنا ایک ضروری امر ہونا ہمیں مجبور کرتا ہے کہ اس مباحثہ کے اصل حالات کے سلسلے کو شروع کر دیں جو ذیل میں درج کرتے ہیں ۔

اس مباحثہ کی بنا اس وقت سے پڑنی شروع ہوئی جیسے کہ میاں ابراہیم نے مولوی برہان الدین سے اس بہانہ سے بحث کرنے سے انکار کیا کہ وہ میرے استاذ الاستاذ ہیں اور پھر ان کے برخلاف جہلم میں جا کر اکھاڑا جمایا اور بہت سے لوگوں کو مرزا صاحب کی جماعت کے برخلاف جہلم میں برافروختہ کر دیا اور کئی دن تک وعظ کے جلسے کرتے رہے اور عوام کالانعام کو جوش دلاتے رہے ۔

ان دنوں جہلم کی جماعت کی طرف سے ایک خط قادیان میں مرزا صاحب کے پاس پہنچا کہ مولوی ابو یوسف محمد مبارک العلی صاحب کو مناظرہ کیلئے بھیجا جائے مگر مولوی صاحب موصوف چونکہ قادیان کے ہائی سکول میں عربی مدرس ہیں اس لئے بوجہ ملازمت نہ آ سکے اور مرزا صاحب نے ان کو بھیجنا ضروری نہ سمجھا ۔

موسم گرما کی تعطیلات کی تقریب پر مولوی مبارک علی اپنی ننہال میں جاتے ہوئے جو جہلم سے آٹھ دس کوس کے فاصلہ پر جانب شمال دریائے جہلم سے پار علاقہ ریاست جموں میں ہے جہلم میں آ گئے اور مسافرانہ طریق پر مولوی برہان الدین کے مکان پر اترے ۔جماعت احمدیہ کو ان کے آنے کی خبر ملی، اکثر احباب ملاقات کے لئے ان کے فرودگاہ پر پہنچے ۔مولوی صاحب سے ملاقات کی اور آپ کی تشریف آوری کی خوشی ظاہر کی، اور آپ سے استدعا کی کہ ایک دو روز جہلم میں ٹھہر کر اپنے وعظ و کلام سے احباب کو مستفید فرماویں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی مبارک علی نے دو ایک روز کا رہنا بخوشی قبول کیا اور ۲۴۔ اگست ۱۹۰۲ء کو بوقت عشاء قاری صاحب کی مسجد میں وعظ فرمایا۔ جماعت احمدیہ کے تمام ممبر اور اکثر دوسرے فرقے کے مسلمان بھی آپ کے وعظ میں جمع ہوئے۔ آپ کا بیان علم قرآن اور اس کے حصول کے ذرائع کے متعلق تھا۔ قرآن کریم سے نہایت لطافت بیانی سے یہ ثابت کیا کہ علم قرآن سوائے مطہر اور مزکی نفوس کے دوسرے لوگوں کو حاصل نہیں ہوسکتا، اور علم قرآن کے حصول کے ذرائع میں سے بڑا ذریعہ تقوی وطہارت یعنی تزکیہ نفس اور تطہیر قلب اور اہل اللہ کی صحبت ہے، اور یہ باتیں اس زمانہ میں سوائے امام الزمان مرزا صاحب کی صحبت پاک کے حاصل نہیں ہوسکتیں۔ علاوہ ازیں دیگر ضروری مسائل پر بھی اپنے وعظ میں بحث کی جس سے حاضرین نہایت محظوظ اور مطمئن ہوئے۔

اختتام وعظ پر ایک صاحب صوفیانہ صورت بنائے ہوئے محمد الدین نامی اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے یہ درخواست کی کہ ہمارے نزدیک آپ کی جماعت کے برخلاف مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی قرآن کو بہت اچھا سمجھنے والے ہیں، اور ہمارا اس پر کلی یقین ہے کہ وہ بہت بڑے عالم اور بہمہ صفت موصوف ہیں۔ اس لئے یہ استدعا ہے کہ آپ حضرت مسیح کی حیات و وفات کے مسئلہ میں ان سے مباحثہ کریں، اور اس مسئلہ کو طے کردیں۔ ہم لوگ سِکّ نہیں ہیں اور ہمارا مدعا صرف تحقیق حق ہے۔ اگر آپ کی بات حق ہے تو ہمیں قبول کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا۔ مولوی مبارک علی نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم لوگوں کو اپنے امام کی طرف سے بحث مباحثہ کی اجازت نہیں ہے اور نہ موجودہ زمانہ میں بحث مباحثہ کا کوئی اچھا نتیجہ نہیں نکلتا (پھر جماعت جہلم نے مرزا صاحب کو کیوں درخواست بھیجی تھی کہ مبارک علی کو بھیجا جائے۔ کیا اس جماعت کو مرزا غلام احمد قادیانی کے حکم امتناعی کا علم نہیں تھا؟ پھر مبارک علی کے نہ آنے کی وجہ ان کی تدریسی مصروفیات بتائی گئیں، یہ نہیں کہا گیا کہ حکم امتناعی موجود ہے۔ اور مرزا صاحب قادیانی نے بھی یہ نہیں کہا کہ حکم امتناعی جاری ہو چکا ہے اسلئے مباحثہ نہیں ہوگا، بلکہ انہوں نے کسی اور وجہ مبارک علی کو بھیجنا مناسب خیال نہ کیا۔ جو شئے دیگر ہے۔ بہاء) صرف مرغ بازی یا بٹیر بازی اور تو تو اور میں میں ہوتی ہے اس لئے اسطریق مباحثہ کو میں پسند نہیں کرتا۔ اس پر صوفی صاحب مذکور نے فرمایا کہ نہیں یہ ہمارا بھی منشاء نہیں کہ ایسا ہو اور ایک تماشا گاہ قائم کی جائے بلکہ امن اور عافیت اور صلح کاری اور اچھے لوگوں کی ذمہ داری سے یہ معاملہ طے کیا جائے گا۔ اس پر مولوی مبارک علی نے باتفاق رائے احباب اس امر کو قبول کیا اور صوفی صاحب مذکور کو اجازت دی کہ وہ مولوی ابراہیم صاحب (سیالکوٹی) کو بلالیں۔ صوفی صاحب نے یہ سن کر کہا ایسا نہ ہو کہ آپ انکے آنے سے پہلے ہی تشریف لے جاویں، مولوی مبارک علی نے بحلف اس عہد کو مستحکم کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں انشاء اللہ آپ کے مولوی صاحب کے آنے سے پہلے جہلم سے باہر ہرگز نہیں جاؤنگا، مگر شرط یہ ہے کہ آئندہ جمعہ تک انتظار کی جاوے گی، اگر اس عرصہ میں وہ نہ آئے تو پھر میرا حق ہوگا کہ میں چلا جاؤں کیونکہ میں مسافرانہ طریق سے آیا ہوں زیادہ نہیں ٹھہر سکتا۔ پس صوفی صاحب نے یہ سن کر کہا کہ ہم مولوی ابراہیم (سیالکوٹی) کو ابھی تار دیتے ہیں وہ انشاء اللہ فوراً چلے آویں گے۔

اس کے بعد جلسہ وعظ برخواست ہوا اور لوگ اپنے اپنے گھر چلے گئے۔ صبح کے وقت مولوی مبارک علی اسی مسجد میں تشریف لائے اور صبح کی نماز ادا کرنے کے بعد اسی مسجد میں بیٹھے رہے اور اکثر احباب جمع ہو گئے مختلف مسائل پر بطور خود گفتگو ہوتی رہی۔ جب قریباً آٹھ بجے تو مستری عبدالکریم صاحب تشریف لائے اور اکثر تماشائیلوگ بھی جمع ہو گئے۔ مستری صاحب موصوف نے مولوی مبارک علی سے حضرت مسیح کی حیات وممات کے متعلق گفتگو شروع کی اور پر جوش الفاظ میں بولنے لگے اور ساتھ ہی یہ عذر بھی کیا کہ میں ایسا ہی بولا کرتا ہوں آپ مجھے معذور رکھیں گے۔ مولوی مبارک علی نے بڑی حسن اخلاق اور دل جوئی سے مستری صاحب کو بولنے کی اجازت دی اور کہا کہ آپ جس طرح چاہیں گفتگو کریں میں برا نہ مانوں گا۔ اس پر مستری صاحب اپنی لیاقت کے مطابق آزادی سے کلام کرتے رہے اور مولوی مبارک علی بڑی متانت اور حلم سے جواب دیتے رہے۔ اتنے میں مولوی کرم الدین ساکن موضع بھیں تحصیل چکوال ضلع جہلم اور آپ کے ہمراہ میاں ملک صاحب بھی تشریف لائے اور ایک طرف آکر بیٹھ کر گئے۔

مستری صاحب سوال پر سوال کرتے جاتے اور جواب باصواب پاتے جاتے۔ جب مستری صاحب نے عربیت کے کسی مسئلہ میں غلطی کھائی، تو مبارک علی نے فرمایا کہ آپ عربی زبان نہیں جانتے اور نہ اسکے قواعد سے آپ واقفیت رکھتے ہیں اس لئے بہتر ہوگا کہ آپ اپنے کسی مولوی صاحب کو بطور وکیل پیش کریں۔ تب انہوں نے کرم الدین کو اس مسئلہ کے تصفیہ کیلئے پیش کیا۔

مولوی کرم الدین نے قبل اس کے کہ گفتگو کریں یہ بات پیش کی کہ میں کسی خاص گروہ کا آدمی نہیں۔ میں مرزا صاحب قادیانی سے حسن ظنی رکھتا ہوں اور دوسرے فریق سے بھی ابھی تک مجھے تعلق ہے اور میں نے کسی جانب ابھی تک فیصلہ نہیں کیا۔ مولوی کرم الدین کی اس دورنگی گفتگو سے حاضرین کو ایک عجیب حیرت حاصل ہوئی اور جماعت احمدیہ کو تو ان کی نسبت اسی وقت سے سوءظنی پیدا ہوگئی کہ یہ شخص لا الی ھؤلاء و لا الی ھؤلاء کا مصداق ہے، اس کی گفتگو سے کوئی نیک نتیجہ پیدا ہونے کی امید نہیں ہوسکتی۔۔

الغرض مولوی کرم الدین نے مستری کی وکالت اختیار کر کے مولوی مبارک علی سے گفتگو شروع کی اور اپنے استدلالی طریق میں ایسا الٹا مسلک اختیار کیا کہ بات بات میں ملزم ہونے لگے اور قرآن کریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دو ایک ایسے استدلال پیش کئے جس سے حاضرین کو معلوم ہو گیا کہ مولوی کرم الدین قرآن کریم میں قطعاً دسترس نہیں رکھتے اور علم قرآن سے بے بہرہ ہیں۔

آخرکار ایک ایسی غلط رائے پر اڑے کہ مستری صاحب نے سیٹھ احمد دین کے کان میں وہیں اس مجلس میں بیٹھے ہوئے کہہ دیا کہ مولوی کرم الدین غلطی پر ہیں اور نہایت غلط راہ چل رہے ہیں۔ آخر مولوی مبارک علی نے مولوی کرم الدین کو ایسا ساکت اور لاجواب کیا کہ مولوی صاحب کا رنگ فق ہو گیا اور تیور بدل گئے اور آپ کی طبیعت میں ایک غیر طبعی جوش پیدا ہو گیا اور کچھ نفسانیت کا رنگ آ گیا، مگر مارے شرم کے کچھ بول نہ سکتے تھے اور خجالت سے عرق عرق ہو گئے اس وقت گیارہ بج چکے تھے۔ مولوی مبارک علی کو کھانا کھانے کے لئے پیغام آیا اور جلسہ برخواست ہوا لیکن فریق ثانی کی طرف مولوی کرم الدین کے زک اٹھانے پر بے طرح جوش دیکھا جاتا تھا۔

اسی اثنا میں مشہور ہو گیا تھا کہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی بذریعہ تار بلائے گئے تھے مگر انہوں نے آنے سے انکار کر دیا۔ آخر مجبور ہو کر اسی روز فریق ثانی نے صوفی صاحب کو ایک بجے کی ٹرین پر مولوی ابراہیم صاحب کو لانے کے لئے سیالکوٹ روانہ کیا۔

ادھر مولوی کرم الدین نے بخلاف اپنے اس اظہار حسن ظنی کے جو مرزا صاحب کی نسبت انہوں نے گفتگو سے پہلے عام جلسے میں کیا تھا بالاعلان مرزا صاحب قادیانی اور آپ کی جماعت کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا اور عوام کو خوب بھڑکایا اور ہنگامہ گرم رکھا۔

ادھر مولوی مبارک علی کو کھانا کھانے کے بعد پیش از نماز ظہر نہایت شدت کے ساتھ تپ ہو گیا (اور ۲۵۔ اگست کا دن تھا) (۲۵ اگست ۱۹۰۲ء، یعنی ۲۰ جمادی الاولی ۱۳۲۰ھ روز دوشنبہ۔ بہاء) تمام شب تپ رہا، صبح کو تپ اترا، اور نماز صبح میں شامل ہوئے۔ (یعنی ۲۶۔ اگست کی صبح کو تپ اتر گیا۔ بہاء) اتنے میں کچھ اور احباب بھی آ گئے اور وہ صوفی صاحب بھی آ پہنچے جو مولوی ابراہیم صاحب کو لانے کے لئے گئے تھے۔ اور یہ سب لوگ آ کر مولوی مبارک علی کے پاس بیٹھ گئے۔ تب باستدعا مولوی برہان الدین، میاں نظام الدین احمدی نے مرزا صاحب کی نظم درثمین سے ایک نعتیہ قصیدہ پڑھنا شروع کیا اور ان کے بعد خود مولوی مبارک علی نے بھی درثمین میں سے ایک نظم پڑھی۔ اس کے ختم ہونے پر صوفی صاحب نے فرمایا کہ مولوی ابراہیم تشریف لے آئے ہیں آپ لوگ جلسہ مباحثہ کے لئے مکان تجویز کریں اور وقت مقرر کریں اور اپنی جماعت کے حفظ امن کے ذمہ دار بھی ہوں۔ ادھر سے عرض کیا گیا کہ ہم لوگ تھوڑے ہیں اور آپ کثرت سے ہیں اور آپ کا شہر میں رسوخ بھی بہت ہے اور حکام تک راہ و رسم ہے اس لئے ان سب امور کا انتظام آپ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ ہے۔ ہم اس میں سے کوئی بات بھی اپنے ذمہ نہیں لے سکتے، بلکہ اپنی جماعت کا بھی ذمہ نہیں اٹھا سکتے۔ آپ لوگوں کا اختیار ہوگا اگر ہماری جماعت میں سے کوئی شخص بے اعتدالی کرے تو آپ اس کو جلسہ مباحثہ سے نکال دیں۔

خیر اس پر بہت بحث اور حجت ہوتی رہی اور فریق ثانی حفظ امن کا ذمہ نہ ہوا۔ آخر دونوں طرف کے لوگ شہر کے ایک معزز رئیس بہاول بخش ذیلدار کے پاس گئے انہوں نے اس بات کا ذمہ اٹھا لیا کہ ہم حفظ امن کا انتظام کر دیں گے بلکہ تحصیل دار اور تھانہ دار صاحب کو بھی عین جلسہ مباحثہ میں لے آویں گے۔ تب ذیلدار حسب قرار داد خود تحصیلدار کے پاس گئے اور حفظ امن اور مکان جلسہ کا کل فیصلہ کر کے آ گئے اور فریقین کے معتبر اشخاص کو علیحدہ علیحدہ مطلع کر دیا کہ عیدگاہ شہر میں ٹھیک چار بجے سب کو جمع ہو جانا چاہیے اور دونوں فریق کے علماء اپنے اپنے ساز و سامان سے تیار ہوویں اور عندالطلب بلا عذر و حیلہ موقع پر حاضر ہو جائیں۔ پس بموجب ارشاد ذیلدار دونوں فریق طیار ہو گئے اور ٹھیک چار بجے بابو غلام حیدر تحصیلدار و دیوی سنگھ ڈپٹی انسپکٹر مکان مباحثہ پر تشریف لے آئے اور فریقین کو طلب کیا۔

فریقین کے علماء آ پہنچے اور باہم آمنے سامنے بیٹھ گئے اور باقی مخلوقات میدان عیدگاہ میں مولوی صاحبان کے ارد گرد بیٹھ گئی۔ تحصیل دار صاحب نے بالاعلان فرمایا کہ کسی شخص کو سوائے مناظرین کے بولنے کی اجازت نہیں، اور نہ اشارہ کنایہ سے کوئی شخص کسی جانب سے کسی قسم کی شرارت کرے۔ جو شخص ایسا کرے گا اس سے قانونی سلوک کیا جائے گا۔ اور چاروں طرف پولیس کے سپاہی تعینات کئے گئے۔

تب باجازت تحصیل دار مولوی مبارک علی اٹھے انہوں نے مولوی ابراہیم کو مخاطب کر کے عربی زبان میں بصورت سوال ایک مختصر سی عبارت پڑھی۔ جو اسی وقت لکھی گئی تھی۔ جس کا ماحصل یہ تھا کہ آپ حضرت مسیح کی حیات جسمانی اور آسمان پر بجسد عنصری مرفوع ہونے کے قائل ہیں اور اس باب میں ہم سے آپ تنازعہ کرتے ہیں اور یہ امر ہمارے نزدیک خدا کی سنت مستمرہ کے برخلاف اور محالات عادیہ سے ہے۔ اسلئے آپ ایک امر محدث اور منکر کے دعویدار ہیں نہ کہ ہم، لہذا آپ پر واجب ہے کہ آپ نصوص قطعیہ قرآنیہ اور حدیثیہ سے اپنے مدعا کو ثابت کریں، اور اس سوال کا جواب بھی عربی میں دیں، اور حاضرین کو ترجمہ کر کے سنا بھی دیں، جیسا کہ میں نے سنا دیا ہے۔

اس کے بعد مولوی مبارک علی بیٹھ گئے اور مولوی ابراہیم نے نقل پرچہ سوال طلب کیا۔ اس پر مولوی کرم الدین اٹھ کھڑے ہوئے اور چند ژولیدہ لفظ عربی زبان میں ایک پرچہ پر لکھ کر آپ نے پڑھے جن کا مطلب یہ تھا کہ اہل جلسہ عربی دان نہیں ہیں اس لئے عربی زبان میں تکلم فائدہ مند نہیں۔۔۔ پھر مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک علی نے کہا کہ آپ ہمارے مخاطب نہیں۔آپ نے یہ کیوں دخل در معقولات کیا ہے۔آپ بولنے کے قطعاً مجاز نہیں۔ ہاں اگر آپ مولوی ابراہیم صاحب کی اعانت کرنا چاہتے ہیں تو صرف ان سے آہستگی کے ساتھ کلام کریں۔تب میر مجلس کی رائے سے یہ بات قرار پائی کہ سوائے مولوی ابراہیم صاحب کے اور دوسری جانب سوائے مولوی مبارک علی کے دوسرے شخص کو بولنے کی اجازت نہیں اور باتفاق رائے یہ بھی قرار پایا کہ مضمون مباحثہ اردو زبان میں ہی لکھا جاوے تاکہ عام لوگ فائدہ اٹھائیں۔

اب مولوی کرم دین خاموش ہوئے اور مولوی ابراہیم جواب دینے کیلئے اٹھے اور کتاب کی صورت میں ایک بڑی لمبی لکھی ہوئی تحریر پڑھنی شروع کی۔اس پر مولوی مبارک علی نے کہا کہ ہم اس کو کہاں تک لکھتے جائیں گے، انہوں نے تو بجائے تقریر کے ایک کتاب پڑھنی شروع کر دی ہے۔تب بحکم میر مجلس، مولوی ابراہیم نے وعدہ کیا کہ میں جو کچھ سناؤنگا جواب کیلئے اس کی حرف بحرف نقل دے دونگا۔اور کل دس بجے سے پہلے نقل مولوی مبارک علی کے پاس پہنچ جائے گی۔اور یہ بھی کہا کہ مجھے اپنی تقریر کے لئے کم از کم چھ گھنٹے ملنے چاہییں۔تب میر مجلس نے فرمایا کہ شام تک جو قریباً تین چار گھنٹے ہوتے ہیں آپ تقریر کر سکتے ہیں۔تب آپ نے اپنا وہ سارا اندوختہ اور آموختہ جو آپ کی کئی سال کی جانفشانی کا نتیجہ تھا جستہ جستہ مقامات سے پڑھ کر سنا دیا اور بجائے چھ گھنٹے کے ایک ہی گھنٹے میں ختم کر دیا۔آپ کے سارے مضمون کا لب لباب یہ تھا کہ سنت اللہ کا لفظ قرآن کریم میں صرف عذاب پر بولا گیا ہے اور انہیں معنوں میں مقید ہے۔ انسان جب ایک وقت وزنی پتھر اٹھا کر اوپر پھینکتا ہے اور وہ اوپر چلا جاتا ہے تو کیا خدا تعالیٰ مسیح کو آسمان پر نہیں لے جا سکتا۔ پرندے جو ہوا میں اڑتے ہیں تو کیا مسیح اوپر نہیں چڑھ سکتا۔مسیح کی حیات جسمانی کا بیان وجدانی ہے بیان میں نہیں آ سکتا،توفی کے معنی پورا بھر لینا ہے یعنی معہ جسم کے اٹھا لینا۔اس پر بعض تفاسیر کے متناقض اقوال کو بطور ثبوت وشہادت کے پیش کیا اور بعض تراجم اردو کا بھی حوالہ دیا۔مسیح کو آیۃ اللہ قرار دے کر اور متکلم فی المہد مان کر اس کے خواص کو اور نبیوں سے الگ مانا اور اس وجہ سے اس کو انسانی ضوابط اور خواص سے مستثنیٰ قرار دیا۔آپ کی تقریر اول سے آخر تک مختلط الترتیب تھی۔ اور آپ کے استدلات ایسے کمزور اور غریبہ تھے جن میں آپ دیگر مفسرین سے متفرد پائے جاتے تھے ...اور آپ کا طرز بیان نہایت کرخت اور آواز بھرائی ہوئی تھی۔ بااین ہمہ ایک گھبراہٹ دامن گیر تھی جس نے آپ کو حواس باختہ بنا یا ہوا تھا۔غرض جوں توں کر کے آپ کا مضمون ختم ہوا،تو میر مجلس نے فرمایا کہ ابھی آپ کا بہت سا وقت باقی ہے کچھ تو اور کہیے۔مگر آپ نے فرمایا کہ میں نے جو کچھ کہنا تھا کہہ چکا ہوں۔تب میر مجلس نے مولوی مبارک علی کو مخاطب کر کے فرمایا کہ کیا آپ اس تقریر کا آج اور اسی وقت جواب دینا چاہتے ہیں کیونکہ ابھی کافی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت ہے۔

مولوی مبارک علی نے کہا کہ میں تحریر کا جواب تحریر سے ہی دینا چاہتا ہوں۔ میری پاس اس وقت کوئی لکھی ہوئی کتاب موجود نہیں جس میں سے سنا دوں اور اس طرح پر میری تقریر محفوظ بھی نہیں رہ سکتی مجھے مولوی ابراہیم کے مضمون کی کاپی مل جاوے تو میں انشاء اللہ کل جواب دوں گا (نوٹ از اڈیٹر الحکم: اگرچہ مولوی ابراہیم نے اپنے مضمون کی کاپی دینے کا وعدہ کیا تھا مگر مولوی مبارک علی و ماسٹر فقیر اللہ نے ساتھ ہی ساتھ مولوی ابراہیم کی تقریر میں سے چند ضروری نوٹ کر لئے تھے دوران تقریر میں مولوی ابراہیم نے اعتراض بھی کیا تھا کہ جب میں نے تحریر دینے کا وعدہ کیا ہے تو میری تقریر کے نوٹ کیوں کئے جاتے ہیں۔ اس پر مولوی مبارک علی نے فرمایا کہ نوٹ کرنا ہمارا حق ہے۔ ہم نے جواب دینا ہے، آپ ہم کو اس سے روک نہیں سکتے۔ اور میر مجلس نے بھی فرمایا کہ نوٹ کرنا مبارک علی کا حق ہے، آپ بھی ان کی تقریر کے نوٹ کر سکتے ہیں) اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا۔ یہ ۲۶۔ اگست ۱۹۰۲ء کا دن تھا۔

اب صبح ۲۷۔ اگست ۱۹۰۲ء کو مولوی مبارک علی نے صبح ۶ بجے ہی سے اپنا جواب لکھنا شروع کر دیا اور اپنی یادداشت اور نوٹوں کی بنا پر بارہ بجے تک جواب لکھ کر تیار کر لیا۔ جب مضمون پورا ہو چکا تو مولوی ابراہیم صاحب کا پرچہ بھی پہنچا اور ساتھ ہی مولوی مبارک علی کے عربی پرچہ کا مطالبہ تھا۔ مولوی مبارک علی نے اپنا عربی پرچہ اس شخص کے ہاتھ بھیج دیا جو مولوی ابراہیم کا پرچہ لایا تھا مگر ادھر سے بھی مولوی کرم الدین کے عربی پرچہ کا بالمقابل مطالبہ کیا گیا کہ مولوی کرم الدین کو اپنی عربی کی صحت کی نسبت کچھ تو دھڑکا تھا کہ بار بار کے مطالبہ پر بھی پرچہ نہ دیا اور خلاف معاہدہ کیا کیونکہ بالمقابل تحریروں کے دینے کا معاہدہ ہو چکا تھا لیکن انہوں نے اپنا عربی پرچہ دینے سے انکار کیا اور شدت تقاضا پر بھی نہ بھیجا۔ اس سے مولوی کرم الدین کی عربی دانی کا ایک منصف طبع انسان کو پتہ لگ سکتا ہے۔

مولوی مبارک علی کو اپنا جواب مکمل کرنے کے بعد یہ خیال پیدا ہوا کہ مولوی ابراہیم کے پرچے کو اول سے آخر تک پڑھ لینا چاہیے اور جواب کو اس سے منطبق کر لینا چاہیے۔

جب مضمون مرسلہ مولوی ابراہیم حرف بحرف پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ اس میں اکثر حصہ ان مضامین کا نہیں جو آپ نے اپنی تقریر میں بیان کئے تھے اور نہ وہ نوٹ بھی درج ہیں جو ان کی تقریر سے لئے گئے تھے اور وہ نوٹ اور مضامین جو مضمون سے عمداً خارج کئے گئے ایسے اہم اور ضروری تھے جس سے مولوی ابراہیم صاحب کی ساری قلعی کھل جاتی تھی اور آپ کے علم کی پوری پردہ دری ہوتی تھی۔ اس مضمون کے پڑھنے سے یہ بھی معلوم ہوا کہ کچھ زائد مضامین اور سوال بھی اس پرچہ میں درج کئے گئے ہیں تب فوراً تحصیل دار کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خط لکھا گیا اور مولوی صاحب کی دیانت داری کا سارا حال منکشف کیا گیا لیکن تحصیل دار کی طرف سے اس خط کا کوئی تسلی بخش جواب نہ آیا۔

اس کے بعد مولوی مبارک علی کو تپ کے آثار شروع ہو گئے اور ظہر کی نماز سے پہلے تپ کی شدت ہوگئی اور بکثرت استفراغ ہونے لگے اور تپ کا اس قدر زور ہوا کہ ٹمپریچر ۱۰۷ درجے پر ہوگیا اور ڈاکٹر شیخ عبداللہ آپ کی تیمارداری کرنے لگے۔ ڈاکٹر موصوف بڑی دلجوئی اور جانفشانی سے علاج کرتے رہے اور دم بدم بخار کا جائزہ لیتے رہے یہاں تک کہ کثرت پسینہ کے سبب سے بخار دھیمہ ہوکر ۱۰۲ درجے پر پہنچا۔ اس وقت ڈاکٹر موصوف نے ۱۶ گرین کونین اور فناسٹین کا مکسچر بنا کر مولوی صاحب کو پلایا۔ ۶ بجے کے قریب بخار اس قدر ہلکا ہوگیا کہ مولوی مبارک علی نے چارپائی پر بیٹھ کر ظہر اور عصر کی نماز جمع کر کے گذاری

یہ ۲۷۔ اگست کا دن تھا اور وہی دن تھا جس میں مبارک علی کو جواب سنانا تھا۔ ادھر عیدگاہ میں چار بجے سے پہلے ہی ایک طوفان عظیم برپا ہوا تھا۔ قاصد پر قاصد اور بلاوے پر بلاوا چلا آتا تھا برہان الدین نے یہ کہا کہ پہلے مولوی صاحبان سے کمی بیشی مضمون کی نسبت فیصلہ کر لینا چاہیے۔ اور ہماری جماعت کے لوگ مولوی صاحبان کی اس حرکت بے جا کا عام طور پر اعلان کر دیں شاید اگر اس امر کے فیصلہ تک مولوی مبارک علی کو کچھ صحت ہوگئی تو وہ خود جا کر مضمون سنا دیں گے

(اور مولوی صاحب نے اپنا سارا لکھا ہوا نہیں پڑھا تھا بلکہ جستہ جستہ پڑھا تھا۔ اور ایک گھنٹے میں ختم کر دیا جب کہ ابھی مزید دو تین گھنٹے باقی تھے، انہوں نے یہ تلخیص اسی لئے تو کی تھی کہ مولوی مبارک علی اسی مجلس میں بغیر کسی کی مدد کے جواب دیں اور اگلے دن کی تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ اور جہاں مضامین میں کمی بیشی کا تعلق ہے قادیانیوں کو کیا پتہ، کیونکہ انہوں نے تقریر کو ٹیپ ریکارڈ تو نہیں کیا، نہ ہی انہوں نے تقریر کو لفظ بلفظ نوٹ کیا، بلکہ تقریر میں سے بعض نوٹ لئے تھے جیسا کہ خود انہیں اقرار ہے۔ اور اس بات کا بھی کیا ثبوت کہ جو نوٹ انہوں نے لئے تھے وہ واقعی تھے، اور انہوں نے سمجھ کر صحیح باتیں نقل کی تھیں یا غیر واقعی تھے اور انہوں نے مولوی ابراہیم کی باتوں کو سمجھنے میں غلطی کی ہو اور یوں نوٹ ہی غلط ہوں۔ اسی لئے تو ابراہیم صاحب نے کہا تھا کہ تمہیں لکھنے کی کیا ضرورت ہے، میں خود تمہیں حسب وعدہ تقریر کی کاپی دے دونگا۔ اور پھر مرزائیوں نے یہ نوٹ اختتام تقریر پر مولوی ابراہیم کو نہیں دکھائے اور نہ ہی میر مجلس وغیرہ کو، تاکہ ثابت ہو جاتا کہ انہوں نے وہی کچھ نقل کیا ہے جو مولانا نے فرمایا ہے۔ بہاء)

ورنہ کسی شخص کو سنانے کے لئے کھڑا کر دیا جائے گا (یہ کام اس سے پہلے کیوں نہیں ہوسکتا، اگر جواب تیار ہے، تو سامعین کو مولوی مبارک علی کی خرابی صحت کا حال بتا کر اسی وقت کسی اور سے سنوایا جاسکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔بہاء) مگر پہلے اس خیانت کا تصفیہ ہونا چاہیے اور تحصیل دار صاحب کو بھی دوبارہ اس پر مطلع کیا گیا تحصیل دار نے مولوی ابراہیم سے ان کی اس تبدیل وتحریف کے بارے میں باز پرس کی تو آپ نے طوعاً وکرہاً مان لیا کہ ہاں ضرور کچھ مضمون جلدی کے سبب سے درج نہیں ہوسکا تب تحصیل دار نے آپ کو بہت کچھ نادم کیا اور آپ کی اس حرکت ناشائستہ پر آپ کو ملزم ٹھہرایا مگر عوام تک ابھی یہ بات نہ پہنچی تھی، اس لئے جماعت احمدیہ کے چند تعلیم یافتہ لوگوں کو عین جلسہ میں بھیجا گیا اور مولوی ابراہیم سے عام لوگوں میں بہت کچھ ردو بدل کے بعد تسلیم کرایا گیا کہ آپ نے کل کے سنائے ہوئے مضمون میں سے اس قدر مضامین خیانت کے طور پر چھپا لئے ہیں اور ان تمام نوٹوں پر جو آپ کی تقریر سے لئے گئے تھے اور آپ کے مرسلہ مضمون سے خارج تھے تحصیل دار کی فہمائش سے اور عام لوگوں کے سامنے تسلیم کرایا گیا اور اعلان کیا گیا کہ یہ آپ کی خیانت ہے تب تو مولوی ابراہیم کو مارے خجالت کے موت کا سامنا ہوگیا اور اس قدر آپ عرق شرم میں ڈوبے کہ پانی پانی ہوگئے ۔مگر اس خجالت کا آپ پر ایک فوری اثر تھا بعد میں پھر آپ نے اپنا سر جھاڑ کر صافہ باندھ لیا ۔اور اس خیانت کے اظہار کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اس چھپائے مضمون کا جواب مولوی مبارک علی لکھ چکے تھے پس اس کا اظہار اگر اس وقت نہ کیا جاتا تو مولوی ابراہیم کو اسعذر کی گنائش ہوجاتی کہ یہ میری باتوں کا جواب نہیں ہے اور نہ یہ باتیں میرے تحریری مضمون میں درج ہیں (یہ کیوں نہیں کہا جاتا کہ مبارک علی کے پاس پہلے سے لکھا ہوا کچھ سامان موجود تھا جو وہ گذشتہ روز احباب کے ساتھ گفتگو میں بھی بیان کر چکے تھے اور اسی طرح چند دیگر نوٹ جو قادیانی مناظرین کے پاس عموماً موجود ہوتے تھے، اس روز محمد ابراہیم کا پرچہ آنے سے پہلے مرتب کررکھے تھے ۔لیکن جب پرچہ آیا تو معلوم ہوا کہ ان کے نوٹ تو بیکار ہیں، پرچے میں تو ایسی چیزیں ہیں جن کا مرزائیوں کے پاس جواب ہی نہیں، تو بخار بھی چڑھ آیا، اور بھاگ دوڑ بھی شروع ہوگئی کہ تقریر میں یہ نہیں تھا اور وہ نہیں تھا۔ اور پرچہ میں یہ کچھ ہے جو تقریر میں نہیں تھا۔ مبارک علی جواب دینے کے قابل ہوتے تو کہتے کہ ٹھیک ہے کہ یہ باتیں تقریر میں نہیں تھیں لیکن چونکہ اب یہ تحریر میں آ چکا ہے اس لئے اس کا جواب لکھا جاتا ہے۔ اگر اس کے برخلاف وہ نکات جن پر اعتراض ہے کہ تقریر میں نہیں تھے ،کسی اور موقع پر کوئی اور مسلمان مناظر مرزائیوں کے سامنے رکھ دیتا تو ان کا کیا جواب ہوتا۔ کیونکہ جو ایک اعتراض ایک دفعہ سامنے آ گیا، وہ آج نہیں کل دوبارہ سامنے آ جائے گا۔ بہاء)

مگر اس کاروائی کے اثنا میں ابھی تک مولوی مبارک علی کی طبیعت نڈھال تھی اور بخار میں کوئی بھی خفت پیدا نہ ہوئی تھی اس لئے پہلے مہر بہاول بخش ذیلدار کو مولوی صاحب کا معائنہ کرایا گیا تب انہوں نے تحصیل دار کی خدمت میں عرض کیا کہ مولوی مبارک علی بعارضہ تپ شدید بیمار ہیں اور مضمون سنانے کے لئے نہیں آ سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن مضمون تیار ہے۔اس پر تحصیل دار نے میاں دیوی سنگھ ڈپٹی انسپکٹر اور چودھری غلام قادر سب رجسٹرار اور راجہ خان بہادر خان کو مولوی مبارک علی کی بیماری کی تصدیق کے لئے بھیجا۔اول الذکر نے تو مولوی صاحب کی حالت دیکھ کر نہایت ہمدردی ظاہر کی اور کہا کہ واقعی اس وقت مولوی صاحب کی حالت شدت تپ کی وجہ سے دگر گوں ہے، اورضعف و ناتوانی حد سے زائد ہے، مگر آخر الذکر ہر دو صاحبان نے بہت تیز زبانی کی اور راجہ خان بہادر خان صاحب نے مولوی مبارک علی سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ کو اور بیماری تو کوئی نہیں آپ صرف جواب نہیں دے سکتے اس لئے بیمار بن بیٹھے۔

اس وقت مولوی (مبارک علی) صاحب کے تمام کپڑے پسینہ میں تر تھے، اور لحاف کے سہارے سے چار پائی پر بیٹھے ہوئے تھے۔راجہ خان بہادر خان صاحب کیبات کا آپ نے صرف اس قدر جواب دیا کہ میں آپ کی زبان کو نہیں تھام سکتا، اور میرا حال میرا خدا ہی جانتا ہے۔تب راجہ صاحب نے کہا کہ ایک معمولی تپ ہے، اس میں آپ اس قدر نڈھال کیوں ہو گئے ہیں؟ چل کر مضمون سنا دیجئے۔اس کے جواب میں شیخ معراج دین نے راجہ صاحب سے کہا کہ آپ تھوڑی دیر گھوڑے پر چڑھنے سے دو دو گھنٹہ تک اپنے نوکروں سے دبواتے اور چاپی کرایا کرتے ہیں، یہ تو تپ شدید ہے اس کی کیفیت اسے ہی معلوم ہوتی ہے جسے چڑھتا ہے۔اس پر چودھری غلام قادر نے کہا کہ مولوی صاحب کو اس وقت بخار نہیں، آپ کا بدن سرد ہے ہاں پسینہ آیا ہوا ہے، میں ڈاکٹر صاحب کو لاتا ہوں اور دس روپیہ فیس بھی دونگا، اگر مولوی صاحب کو بخار ہوا تو سو روپیہ ہرجانہ بھی دوں گا۔تب ڈاکٹر شیخ عبداللہ نے فرمایا کہ آپ ضرور ڈاکٹر کو لائیں اور مولوی صاحب کا ملاحظہ کرائیں اور کچھ جیب سے بھی نکالیں اور جس طرح پر چاہیں بیماری کی تصدیق کرائیں۔اس ردو بدل کے بعد دوبارہ میاں دیوی سنگھ ڈپٹی انسپکٹر نے فرمایا کہ مولوی صاحب کو ضرور بخار ہے اور ان کی حالت کہہ رہی ہے کہ وہ اس وقت سخت ناتواں ہیں، مجبور نہیں کرنا چاہیے۔

تب یہ لوگ جلسہ میں واپس گئے اور سب سے پہلے جیسا کہ سراج الاخبار بیان کرتا ہے چودھری غلام قادر نے خلاف بیانی کا ثواب لیا اور پھر شاید راجہ خان بہادر خان نے بھی ان کی تائید کر کے اپنی عقبی کو سنوارا۔ہاں میاں دیوی سنگھ ڈپٹی انسپکٹر نے جو کچھ دیکھا تھا صاف صاف بیان کر دیا، اسی لئے سراج الاخبار نے ان کی شہادت کو اپنے حق میں غیر مفید سمجھ کر اپنے بیان میں درج نہیں کیا (جب تین میں سے دو کی شہادت ایک طرف ہو جائے تو تیسرے کو پوچھتا ہی کون ہے۔فیصلہ تو کثرت تعداد سے ہو جاتا ہے۔بہاء) اور چودھری غلام قادر صاحب معہ ڈاکٹر و ایک سو روپیہ ہرجانہ کے ابھی تک تشریف لا رہے ہیں۔افسوس کہ ان کی فضول گوئی کا نتیجہ کیا ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی وہاں یہ کہا گیا کہ مبارک علی نہیں آسکتے ، یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ ان کے تشریف نہ لاسکنے کے سبب ہم برہان الدین اور کسی اور کی زبانی وہ پرچہ سنادیتے ہیں جو مبارک علی نے لکھ رکھا ہے۔یعنی مناظرہ ختم۔اب مخالف علماء چاہے تو چلے جائیں چاہے تو کسی اور تقریب کا انعقاد کرلیں۔بہاء)

اس کے بعد ہر دو مولوی صاحبان یعنی محمد ابراہیم سیالکوٹی و مولوی کرم الدین نوبت بہ نوبت ممبر پر چڑھے اور اس موقع کو غنیمت سمجھ کر وہ ہفوات اور ہزلیات اور الزامات اور خرافات منہ سے نکالے کہ الامان الامان ۔ان کی بکواس کے سبب سے کوئی جماعت احمدیہ کا ممبر وہاں نہ بیٹھ سکا۔ کیونکہ مرزا صاحب اور ان کی پاک جماعت کی نسبت اہانت و تحقیر کا کوئی دقیقہ اس وقت مولوی صاحبان نے اٹھا نہ رکھا تھا۔اور یہ بھی شرم نہ کی کہ تعلیم یافتہ لوگ اور خصوصاً حکام انتظام ہماری نسبت کیا رائے لگائیں گے اور ہماری تہذیب اور شائستگی پر کس قدر نفرین کریں گے۔غرض مولوی صاحبان ایک ہی دھن میں لگے اور ممبر پر چڑھ کر جہاں قال اللّٰہ و قال الرّسول کا ذکر ہونا چاہیے تھا ہجو قبیح اور کذب صریح کے گیت گاتے اور قصیدے پڑھتے رہے اور اپنی طرف سے اس یک طرفہ کاروائی پر اپنی ظفر کا ڈنکہ بجایا....

(اخبار الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۱۳-۱۵؛ الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۱۳-۱۴)

اس کے بعد اڈیٹر الحکم قادیان نے بتایا کہ مولوی مبارک علی وہاں پہنچ گئے ، اور انہوں نے مضمون سنایا،اور انہوں نے مسلمانوں کے دلائل کی دھجیاں بکھیر دیں وغیرہ وغیرہ....

معاہدہ تو یہ تھا کہ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھا جائے،کوئی کسی کو اشارہ وغیرہ نہیں کرے گا۔ یہاں سامنے بیٹھ کر تقریر کرنے کی ، یا لکھنے ، کی بجائے ،رات بھر کی مہلت لی گئی (حالانکہ نوٹس ان کے پاس موجود تھے، پھر اگلا دن گھر میں رہے، نہ معلوم کس کس کی مدد شامل حال رہی ،مضمون مکمل نہ ہوا،تپ شدید ہوگیا،مزید مہلت مل گئی ، پھر ثالث آگئے،دو نے رپورٹ دی کہ مبارک علی جلسے میں آسکتے ہیں اور تقریر پڑھ سکتے ہیں۔لیکن آپ نہ آئے ،اور نہ کہا کہ کوئی اور پڑھ دے، یوں مناظرہ ختم ہوا۔ مخالفوں نے فتح کے ڈنگے بجادیئے۔ ماحول ہی ختم ہوگیا،کہ اس دوران مولوی مبارک علی نہ معلوم کس کس کی مدد لے کر ایک مضمون تیار کرنے کامیاب ہوگئے اور افتاں خیزاں مشتے بعد از جنگ کا نظارہ دکھاتے ہوئے میدان عیدگاہ میں آوارد ہوئے۔مرنے کے بعد دوائی کا کام؟ مناظرہ تو ختم ہو چکا، اب انہوں نے سنانا شروع کردیا،اور کہا جاتا ہے کہ لوگ حیران ہوکر مولوی مبارک علی کا چہرہ تکتے جارہے تھے کہ اتنا بڑا فاضل اور اتنی عمدہ باتیں ۔لیکن کسی ایک نے بھی اٹھ کر نہیں کہا آپ سچے ہیں اور میں مرزا پر ایمان لاتا ہوں ۔ جو کچھ پڑھا وہ وہی باتیں تھیں اور آج تک مرزا صاحب اور ان کے مرید کہتے اور لکھتے چلے آرہے تھے کہ یہ ہے اور وہ ہے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کے دندان شکن جوابات اہل اسلام کی طرف سے بار بار دیئے جا چکے تھے۔ حیات مسیح کی بحث، اور توفی بحث وہی تو ہے جس کو دلائل ختم ہونے پر مرزا صاحب دہلی کی بحث نامکمل چھوڑ کر چلے آئے تھے، توفی کی بحث پر انعامی چیلنج وہی ہے تو ہے جس کا جواب مولانا بٹالویؒ، پیر مہر علیؒ اور کئی دیگر حضرات دے چکے تھے اور بعد میں بھی علماء دیتے رہے ہیں اور مولانا محمد ابراہیم صاحب نے بھی شہادۃ القرآن میں دیا ہے اور مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مباحثہ مونگ میں بھی مرزائیوں سے کہا تھا کہ لاؤ! رکھو ہزار روپیہ اور ثالث مقرر کر کے مناظرہ کرو، اور جس کے جواب میں مرزائی؛ اس طرح سوئے کہ گویا مرگئے۔ بہاء)

بے معنی الہام

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

اگر برّق طفلی بشیر والے الہام کے یہ معنی کئے جائیں کہ اے میرے بیٹے بشیر آنکھیں کھول یا تیز دیکھ، تو علاوہ اس خرابی کے کہ بشیر خدا کا بیٹا نہیں، بلکہ خدا کے بیٹے کا بیٹا ہے، طرفہ خرابی یہ لازم آتی ہے کہ لغت میں طفل کے معنی بیٹے کے نہیں بلکہ نوزائیدہ کے ہیں انسان کا ہو یا حیوان کا۔ اونٹ کا بوتا ہو، یا گائے کا بچھڑا، بکری کا بزغالہ ہو، یا بھینس کا کٹڑا، یا ہاتھی کا پاٹھا، مذکر ہو یا مونث، نر ہو یا مادیں۔

گویا یہ معنی ہوئے کہ اے میرے پہلے جھول یا پہلے گابھ کے نکلے ہوئے بچے آنکھیں کھول۔

حالانکہ بشیر بالغ ہے نوزائیدہ نہیں، نہ گہوارے میں ہے۔ ابھی ابھی اس کی شادی ہوئی ہے۔ اور اگر آسمانی باپ نے بشیر کو درحقیقت اپنا صلبی بیٹا قرار دیا ہے، تو اس سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ الہام میں ابنی بشیر نہیں کہا۔

اگر آسمانی باپ مجدد السنہ مشرقیہ سے مشورہ لیتا تو یوں اصلاح دی جاتی

برّق ابن المتبنی بشیر یعنی اے میرے لیپالک کے بیٹے بشیر آنکھیں کھول۔

غالباً آسمانی باپ نے یہ خیال کیا کہ اس الہام میں ابن یا متبنّی کا لفظ نہ آنے پائے ورنہ سارے مرزائی عیسائی بن جائیں گے۔ اور جب میرے صلب سے ایک حقیقی بیٹا پیدا ہو چکا ہے تو کیوں کسی کو ابن یا ابن الابن بناؤں۔ یہ امر میرے حقیقی بیٹے کی دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکنی کا باعث ہوگا اور میں شرک فی ا لا بنية کے جرم کا مرتکب ٹھہروں گا۔

الہام میں حرف ندا محذوف ہے یعنی برّق یا طفلی بشیر۔

اب سنئے نحو کا قاعدہ ہے کہ جب منادی مضاف ہوگا تو منصوب ہوگا یعنی یا عبد اللہ یہاں طفلی منادی منصوب ہے مگر اسکا تابع (بشیر) مرفوع ہے یہ کون سی خانگی کتاب میں لکھا ہے۔ پس بشیراً آنا چاہیے

پھر برّق کے معنی مطلق تیز یا اچھا دیکھنے کے ہیں لغت میں یہ کہاں لکھا ہے کہ جب کسی کی دکھتی ہوئی آنکھیں اچھی کی جائیں تب کہا جائے کہ برّق۔ اسکو اپنی کسی لال کتاب سے ثابت کیجئے۔ ثابت کر چکے۔

در بارہ طاعون آسمانی باپ کا یہ الہام ہے

انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر شخص جو گھر میں ہے اس کی حفاظت کروں گا۔

گھر سے اگر مرزا جی کا مسکونہ محل مراد ہے تو یہ حفاظت عامہ و تامہ نہ ہوئی یعنی تمام مرزائی محفوظ نہ ہوئے جو پنجاب اور ہندوستان کے دور و دراز شہروں میں رہتے ہیں بلکہ وہ حواری بھی محفوظ نہ رہے جو قصبہ قادیان میں رہتے ہیں کیونکہ دار کے لفظ کا اطلاق شہروں اور قصبوں پر نہیں ہوتا بیت اللہ یا خانہ خدا سے مراد صرف حرم کعبہ یا مسجد ہوتی ہے تمام شہر مکہ بیت اللہ نہیں جس طرح کسی قصبہ کی مسجد تمام قصبہ نہیں یعنی قادیان کو مسجد یا خانہ خدا نہیں کہہ سکتے اس صورت میں الہام یوں ہوتا

احافظ کل من فی البلد۔

کلام مجید میں ہے:

و هذا البلد الامین۔

اور: لااقسم بهذا البلد و انت حل بهذا البلد۔

افسوس ہے کہ قادیانی مرزا جی جو قرآن کی آیتوں کو مسخ کر کے ان سے اپنا الہام تراشتے رہتے ہیں مندرجہ بالا آیتوں تک ان کی رسائی نہ ہوئی۔ اور کیونکر ہوتی، خود ان کا خدا بھی خواب خرگوش میں غین ہو گیا۔

پھر احافظ باب مفاعلت سے ہے جو مشارکت فعل کو چاہتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ قادیانی مرزا جی کا خدا ان کے گھروں کا محافظ ہے اور ان کے گھر والے خدا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محافظ ہیں۔

اس صورت میں یہ الہام ہوتا انی احفظ کل من البلد،

یاد رکھئے مجدد السنہ مشرقیہ کی اصلاح کی ضرورت جس طرح مرزاجی کو ہے اسی طرح مرزاجی کے خدا کو ہے۔ بہتر ہے کہ دونوں باپ بیٹے الہام الحکم یا کسی رسالہ میں شائع کرنے سے پہلے مجدد کے حضور پیش کر دیا کریں۔ مجدد کی بعثت موجودہ زمانہ میں جب کہ تمام مرزائی جہل وسفہ کی اندھیاری میں ٹٹولتے پھرتے ہیں اصل یہ ہے کہ ان کولٹریچر کے صاف اور سیدھے راستے پر لائے اور بتائے کہ نظم ونثر اور انشاپردازی اس کو کہتے ہیں۔ ہم کو اسی بات پر غصہ آتا ہے کہ دل میں تو مرزا قادیانی اور مرزائی مجدد کی تجدید پر ایمان لے آئے ہیں اور تصدیق بالقلب بھی کر چکے ہیں مگر اقرار باللسان نہیں کرتے جب کہ معقول دلائل وبراہین سے ثابت ہو چکا ہے کہ شوکت اللہ القہار بے شک مجدد السنہ مشرقیہ ہے تو اب کھلم کھلا بیعت تجدید کرنے اور سلسلہ مسترشدان میں داخل ہونے سے کون امر مانع ہے، دنیا میں ایک مجدد آئے اور مرزائیوں کا گروہ محض تعصب او ضد سے اس پر ایمان نہ لائے وا حسرتا وا مصیبتاہ۔

مسیح الہند اور المنار

پچھلے سال مسیح قادیانی کی نسبت المنار مصر کے مشہور فاضل سید محمد رشید رضا نے نہایت متین نکتہ چینی کی جس پر قادیانی مسیح صاحب نے آگ بگولا ہو کر ایک رسالہ موسومہ الھدی و التبصرۃ لمن یری میں اڈیٹر موصوف کو دل کھول کر برا بھلا کہا جس کی نظیر شائد کسی مہذب قوم میں نہ مل سکے گی جس پر جریدہ المنار نے حسب ذیل نوٹ شائع کیا ہے:

> اس شخص نے اپنے دعاوی کے متعلق ہندوستان اور غیر ممالک کے مسلمانوں کو مخاطب کیا ہے مگر کوئی نہیں جانتا کہ اس کا مقصود کیا ہے اس کے رسائل بظاہر کاہنوں کی عبارات کا نمونہ معلوم ہوتے ہیں لیکن غور کرنے سے واضح ہوتا ہے کہ ان میں سوا خودستائی اور دعاوی باطلہ اور مخالفین کے سبّ شتم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہیں۔ اور اکثر مقامات مین ایسے فقرات بھی ملتے ہیں جن میں گورنمنٹ سے تقرب وخطاب حاصل کرنے کے لالچ میں بہت ہی خوش آمد اور چاپلوسی کی گئی ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ گورنمنٹ کو اپنا خیر خواہ ظاہر کر کے اپنے دام افتادہ مریدوں سے خوب روپیہ بٹورے

ہم اس مسیح دجال سے پوچھتے ہیں کہ بھلا وہ مسلمان کہاں ہیں جو ہندوستان میں جہاد کرنا چاہتے ہیں جس پر اپنے اصلاحات میں مسلمانوں کو جہاد سے روکنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے۔

کیا تمہیں معلوم نہیں کہ مسلمان دنیا بھر میں جہاد کرنے کے قابل نہیں رہے کیا تمہیں معلوم نہیں کہ وہی قومیں جو مسلمانوں کو جنگجو قوم بتاتی ہیں میدان جنگ میں سب سے بڑھی ہوئی نظر آتی ہیں کیا تمہیں یورپ سے وحی نازل ہوئی ہے کہ ضروری مقابلہ جو مدافعت مخالفین میں کیا جاتا ہے اہل یورپ کیلئے تو فضیلت سمجھا جائے اور مسلمانوں کے لئے موجب عار۔

اس شخص کا گمان ہے کہ جو احادیث وآثار دربارہ نزول مسیح وارد ہیں وہ اس کی ذات پر صادق آتے ہیں۔

احادیث مذکورہ بالا دربارہ نزول مسیح ہیں مگر عیسی بن مریم اور غلام احمد کو باہم کیا نسبت۔

احادیث میں مسیح کا دو فرشتوں کے ساتھ آسمان سے نازل ہونا آچکا ہے مگر کیا ہندوستان آسمان ہو گیا؟ اور اسکے چیلے چانٹے جو احمقوں کا گروہ ہے، فرشتے بن گئے۔

احادیث میں مسیح کے ایسے نشانات آچکے ہیں جن کے لئے اسے نہ یہ لغو اور باطل تاویلیں کرنی پڑی ہیں۔

اس شخص کا خیال ہے کہ نصوص قرآنیہ وفات مسیح پر دال ہیں اور مسیح کی قبر کشمیر میں ہے۔ بتقدیر تسلیم ہم سوال کرتے ہیں کہ آیا نصوص قرآنیہ سے تمہارا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے ہرگز نہیں۔

پس تمہیں لازم ہے کہ یا تو احادیث کی کوئی مقبول تاویل کرو یا انہیں غیر صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت کرو کیونکہ قرآن مجید تو متواتر اور قطعی ہے اس لئے جو قول بصورت تاویل اس کے ساتھ مطابق نہ ہوگا وہ یقیناً مردود ہے۔

یہ دجال اس امر کا بھی مدعی ہے کہ وہ امور خرق عادت کا مالک جسکا ایک ثبوت اسکی تفسیر سورہ فاتحہ ہے جو اس کے نزدیک معجزہ ہے اور دنیا اسے ہذیان و وساوس کا مجموعہ خیال کرتی ہے کیا اگر اس قسم کی لغو اور مہمل کتاب جس کو کوئی عاقل تسلیم نہیں کرسکتا ایک شخص کے لئے نبوت کی دلیل ہے تو وہ کتاب جسکو دنیا بھر کے اہل علم تسلیم کرلیں مصنف کے خدا ہونیکی دلیل ہوگی ۔کیا اس غافل کو یہ خیال ہے کہ محض قرآن مجید کا ایک کتاب ہونا آنحضرت ﷺ کے نبی ہونے کیلئے کافی تھا۔نہیں بلکہ قرآن اس لئے معجزہ ہے کہ اس میں تمام علوم الہیہ اوراصول تمدن و اخلاق وغیرہ مندرج ہیں جن سے دنیا نے صلاح وسداد کارستہ پالیا اور وہ ایسے امی کی زبان سے ظاہر ہوئے جو پہلے کچھ بھی نہ جانتا تھا مع ہذا وہ فصاحت و بلاغت میں وہ پایہ رکھتا ہے کہ روئے زمین کے بلغاء اسکے سامنے سرتسلیم خم کرتے ہیں

اس شخص کا یہ خیال کہ سورۃ فاتحہ اسکے مسیح ہونے پر ناطق ہے اور الفاظ رحمٰن ورحیم سے حضور ﷺ اور غلام احمد قادیانی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے درحقیقت قرآن مجید کی ذلت کرنا اور اسکو بازیچہ اطفال سمجھنا ہے۔ کیونکہ یہ شخص کسی خاص اصول لغت وعلم استدلال کا پابند نہیں اس لئے ممکن ہے کہ آہستہ آہستہ تمام قرآن مجید کو اپنی شان میں ناطق ثابت کرنے لگے مگر یہ بات محض جلوہ سراب ہے (چودھویں صدی)

مذہب مرزائی ہے آزادی کا نام

اس لئے مرزائی ہوجاتے ہیں اکثر خاص و عام

(سلسلہ کیلئے دیکھئے ضمیمہ شحنہ ہند مورخہ ۱۶ستمبر ۱۹۰۲ء)

چونکہ اخبار الحکم ایک پاجی وکمینہ اخبار ہے اور سوالعن طعن گالی گلوچ کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ نہیں ہوتا کیونکہ مسیح کاذب کی یہی ایک قولی وفعلی وتقریری سنت ہے جس کی پابندی ہر مرزائی پر فرض ہے لہذا اس مضمون میں بھی جناب فاضل بٹالوی سلمہ اللہ تعالی و دیگر علماء دین و اولیاء اللہ کو پیٹ بھر کر گالیاں دی ہیں ہم ان گالیوں اور لعن طعن کا کچھ جواب نہ دیں گے ہم کو اصل مطلب سے غرض ہے ہم صرف مرزا کے حج نہ کرنے کے عذرات جو بدتر از گناہ ہیں الحکم سے نقل کر کے ان کا جواب دیتے ہیں

قال: آپ نے کبھی اپنے شیخ مولوی عبداللہ غزنوی کا تو اس الزام سے تبریہ کیا ہوتا۔ الخ

اقول: کہاں یہ بدنصیب عبد الدرہم و بندہ زر کاذب وحیلہ ساز مفتری علی اللہ مرزا اور کہاں حضرت سید عبد اللہ صاحب غزنوی رحمہ اللہ علیہ زاہد وعابد عارف باللہ جو دنیا کو تین طلاقیں دے چکے تھے۔ ابھی ان کے ہزاروں دیکھنے والے موجود ہیں۔ کوئی مہینہ نہیں جاتا تھا کہ دو چار رفاقے ان پر اور ان کے اہل وعیال پر نہ گذر جاتے ہوں۔ نہ روپیہ نہ زیور نہ کی طرح کا مال وجائداد۔ پھر ان پر حج کب فرض ہوا تھا جو مرزا ان کی پیروی اس امر میں کرنا چاہتا ہے۔ مرزا چنگیز خان کی اولاد، دن دیہاڑے مریدوں کی جیب میں دھوکے اور دغابازی سے ہاتھ ڈالتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے مال حرام سے اپنی جیب پر کرتا ہے۔ روپیہ زیور زمین جائداد سب کچھ بنالیا اب قارون ثانی ہو کر حج کرنے سے موت آتی ہے عورت کو زیور سے لاد کر نامحرموں کے سپرد کر کے باغوں کی سیر اور بکر کود مچانے کو چھوڑ دیتا ہے مشک وزعفران گلاب وکیوڑہ بادام میں دم کئے ہوئے پلاؤ کا زہر مار کرنا یہ سب کچھ جائز مگر حج حرام۔ نواب صدیق حسن خان مرحوم نے کبھی سید عبداللہ صاحب پر اعتراض حج نہ جانے کا نہیں کیا۔ وہ خوب جانتے تھے کہ ان پر حج فرض نہیں ہے یہ بھی تمہارے مرزا کی سنت یعنی دروغ بے فروغ ہے مرزائیوں کا دار مدار جھوٹ وافتراء پردازی ہے۔

قال: کیا سلطان روم جن کو آپ خلیفۃ المسلمین مانتے ہیں اس نے حج کیا۔ الخ

اقول: حج نہ کرنے میں مرزا کے اوپر سلطان کی پیروی فرض ہے مگر سلطان خلد اللہ ملکہ کے دیگر دینی خدمات جیسے خانہ کعبہ زاد اللہ شرفہا کی خدمتیں مدارس وشفاخانوں کا قائم کرنا و دیگر تمام خدمات کی پیروی کرنا یا صرف زبان سے سلطان کی تعریف ہی کرنا مرزا اور الحکم پر حرام قطعی ہے یہ عذر پہلے عذر سے بھی بدتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال: اور نہیں تو امیر کابل ہی سے ..الخ

اقول: امیر کابل کا حج مرزا کے واسطے دستاویز ہے۔اگر امیر کابل حج کو جاویں یا سلطان تو پھر مرزا پر حج فرض ہو جاوے۔ یہ ہے مرزائیوں کی حجت و دلیل اور یہی حقائق قرآن اس مذہب کے ہیں۔ ایسی پوچ لچر بکواس لکھتے ہوئے ان بے حیاؤں کو ذرا شرم نہیں آتی

قال: اس وقت حج کے لئے قدم اٹھانا لاتلقوا بايديكم الى التهلكة کیخلاف کرنا اور گنہگار ہونا ہے

اقول: جیسا یہ زمانہ پرامن ہے آج تک نہیں ہوا۔اس کو زمان فتنہ کہنا یا خانہ کعبہ کو موضع فتن قرار دینا سفید جھوٹ ہی نہیں بلکہ ان بدنصیبوں کے مذہب باطلہ اور سلسلہ شیطانیہ کے ازلی بدبخت ہونے کی ایک بین دلیل ہے۔صرف حج ہی کی طرف مرزا کا قدم اٹھانا گناہ نہیں ہے بلکہ تمام امور خیر وعبادات اس تمام فرقہ کے حق میں گناہ اور گناہ کے کام موجب ثواب ہیں کیونکہ یہ مذہب ہی الٹا اور شیطانی ہے جو مذہب کا مخالف ہے

قال: مسیح کا پہلا قدم اور اس کی بعثت کی اصل غرض یہی ہے کہ وہ قتل دجال کرے اور صلیب کو توڑے اور خنزیروں کو قتل کرے

اقول: مسیح کی ایک ہی کہی۔ ذرا کسی گندہ نالہ میں پہلے اپنا منہ تو دھوآئے پھر دعوی پیغمبری کیجئے۔ بجز چند حمقاء لنگڑے گنجے کانے خودغرض دیوانے کے دنیا بھر کے عقلاء مرزا کو کاذب دغا باز کافر وملحد یا پاگل جانتے ہیں۔ دعوی مسیحیت سے پہلے اپنا اسلام تو ثابت کر لیجئے پھر اس سڑے منہ سے مسور کی دال کھانا پھر پہلا کام جو اپنے واسطے تجویز کیا ہے اس میں کیا خاک پتھر پڑے۔آپ دجال پادریوں کو بتلاتے ہیں فرمایئے کتنے پادری قتل کئے ساری عمر میں عبداللہ آتھم کی موت کی پیش گوئی کی وہ بھی جھوٹی نکلی صلیب توڑنے کی بجائے منارۃ المسیح قادیان پر صلیبی نقشہ کھینچا گیا جیسا کہ الحکم کے سرورق پر ظاہر ہے۔خود اور عیسی کو خدا کا بیٹا قرار دے کر تثلیث پرستی کا ثبوت دیا خنزیروں کے قتل کی جگہ جنگل قادیان میں خنزیروں کی پرورش کی جاتی ہے۔خنزیروں کی مجلس میں بیٹھ کر ایک ایک خنزیر کی خاطر تواضع کی جاتی ہے۔اگر ایک خنزیر کو اپنے ہاتھ سے الائچی دی جاتی ہے تو دوسرے کو اپنا پیرومرشد سمجھ کر اس کا ہر ایک حکم واجب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا طاعت اس طرح سمجھا جاتا ہے جس طرح ایک مریض اپنے حکیم کے حکم کو سمجھتا ہے۔ باغات قادیان خنزیروں کا ایک رمنا ہے جس میں نر مادہ مل کر بے حیائی سے مٹر گشت اور بکر کود کرتے ہیں اور سب مل کر نجاست پر منہ مارتے ہیں اگر قتل دجال سے دلائل کے ساتھ پادریوں کا شکست دینا مراد ہے تو اور بھی زیادہ جھوٹ ہے کیونکہ مولانا ابوالمنصور امام فن مناظرہ سلمہ و دیگر علماء نے ایسی تصانیف مثل نوید جاوید و دولت فاروقی وغیرہ سے پادریوں کو لا جواب کر دیا۔ مرزا کو ان علماء کے کلام کی فہم بھی لیاقت نہیں ہے اس نے تو علماء دین کی نسبت ہزارواں حصہ بھی پادریوں کے مقابلہ میں کچھ نہ کیا کون سی ایسی نئی دلیل مرزا نے پیش کی جو علماء اسلام نے نہ لکھی ہو صرف عیسیٰ کی قبر سری نگر میں بے شک بنا دی مگر پادری اس کے جواب میں یہ کہیں گے کہ سواء جہلاء مرزائیوں کے اور بھی کسی نے اس قبر کی تصدیق کی ہے؟ پھر خود ہی ازالہ اوہام میں لکھتا ہے کہ، مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہوا۔، اور ست بچن میں لکھا ہے کہ، مسیح کی قبر بلاد شام میں ہے جس کی پرستش عیسائی لوگ کرتے ہیں۔، دروغ گو را حافظہ نباشد

ایسے کذاب جھوٹے مفتری علی اللہ کا کیا اعتبار پھر مزہ یہ کہ یہ سب الہام سے لکھا گیا ہے نہیں نہیں بلکہ احتلام شیطانی سے۔ یہ کیا اچھی کسر صلیب ہے بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن۔

صرف مرزا ہی اکیلا بے حیا نہیں جو باوجود ایسے صریح جھوٹ کے اپنے سیاہ رو کو پبلک میں پیش کرتا ہے بلکہ مرید اس سے بڑھ کر بے حیا ہیں جی اپنے کذاب پیر کے ایسے صریح دروغ پر کان نہیں کھینچتے بلکہ پیر من خس است و اعتقاد من بس است کے مصداق ہو کر اندھے بہرے گونگے ہو رہے ہیں۔

ایک بات اپنے دل سے جھوٹ بنائی اور خود ہی اس کو کسر صلیب سمجھ لیا اور یہ نہ جانا کہ ایسے جھوٹ سے قیامت تک مرزا اور مرزائیوں کی کسر شان بلکہ دین و ایمان غارت ہو گیا مرزا کے دعووں کو جھٹلانے کے واسطے یہ دروغ کیا کچھ کم ہے اگر اس میں ذرہ بھی کچھ صدق کا لگاؤ ہوتا تو ہر مذہب والے اور خصوصاً عیسائی بکثرت مرزائی ہو جاتے سب نہیں تو ایک دو تو مرزائی ہوتا لیکن یہاں تو گھر کا مرزائی محمد یوسف آتھم کی پیشین گوئی جھوٹ ہونے پر عیسائی ہو گیا یہ معاملہ برعکس نکلا۔ اچھی کسر صلیب کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پس مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنے واسطے پہلا کام یعنی قتل دجال کسر صلیب قتل خنزیر مقرر کیا تھا وہ بھی نہ ہوا۔ ادھر حج سے بھی محروم رہا۔ پس مرزا سے زیادہ دنیا میں کون بدقسمت ہوگا۔

قال۔ مسیح موعود کا حج اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر و دجل سے باز آ کر طواف بیت اللہ کرے گا۔

اقول: میں بڑے زور شور و تحدی سے پیشین گوئی کرتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہرگز دجال کے ساتھ بھی حج بیت اللہ نہ کر سکے گا وہ جھوٹا ہے۔ لہذا ہم ڈنکے کی چوٹ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو للکارتے ہیں کہ مرزا ہمارے سامنے آوے اور اسی طرح اپنے کسی مخالف کی نسبت پیشین گوئی کرے کہ فلاں کو حج نصیب نہ ہوگا یہ معاملہ اب آسمان پر پہنچا۔ اللہ تعالی نے اپنے حبیب محمد رسول اللہ ﷺ کی معرفت خبر دی ہے کہ دجال ہرگز مکہ معظّمہ میں داخل نہ ہونے پاوے گا فرشتے مار کر نکال دیں گے پس زمین ٹل جائے آسمان ٹل جائے مگر کلام رسول اللہ ﷺ ہرگز نہیں ٹل سکتا مرزا کسی حال میں بھی حج نہیں کر سکتا مرزا کا دجال کے ساتھ حج کرنے کا وعدہ ایسا ہی ہے جیسے کوئی منکر حج کہے کہ میں سفید جمعرات کو حج کرونگا۔ نہ سفید جمعرات ہوگی اور نہ دجال حج بیت اللہ کرے گا۔ پس اے مرزائیو! اب مرزا کے لا مذہب و دہریہ ہونے میں کیا کلام رہ گیا؟ حج کا انکار اور کیسا ہوتا ہے؟ اب تو صریح زبان سے بھی حج کا انکار کر دیا، عملی انکار ہی پر اکتفا نہیں کی گئی۔ یہ بھی قابل غور ہے کہ مرزا کا پہلا کام قتل دجال ہے پھر جب دجال ہی قتل ہوگیا تو اب وہ کس رفیق کے ساتھ حج بیت اللہ کرے گا۔ اس سے بڑھ کر انکار حج اور کیا ہوگا۔

کہاں چلی گئی عقل مرزا اور اس کے معلم اول و معلم ثانی وغیرہ جماعت کی جنہوں نے فاضل بٹالوی کے ایک کارڈ کے جواب لکھنے میں ایک مدت تک ناخنوں تک کا زور لگایا مگر چونکہ حق کا مقابلہ تھا اس لئے اللہ تعالی نے خلق کے روبرو ذلیل و خوار فرمایا۔ مضمون ایسا جاہلانہ جس کے تناقضات پر ایک طفل مکتب بھی اپنی ہنسی ضبط نہ کر سکے جب کہ مرزا مدعی نبوت ہے اور مخبر صادق ﷺ نے مدعی نبوت کو دجال فرمایا ہے اور دجال کے واسطے مکہ معظّمہ میں جانے کا حکم نہیں لہذا ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج کبھی نہ کرے گا اگر مرزا کا ملہم زندہ ہے اور کچھ غیرت وحمیت رکھتا ہے تو مرزا پر القاء کرے کہ وہ ضرور حج کرے گا ورنہ کاذب سمجھا جائے گا اور مرزا کے صدق وکذب کا ایک یہ بھی معیار ہو۔

ناظرین حج نہ کرنے کے بس یہی عذرات ہیں جن کو مرزا اور ان کی جماعت نے مشورہ کر کے لکھ کر پبلک کے روبرو پیش کئے۔ یہ عذرات ہرگز قابل پذیرائی نہیں نہ شرعاً نہ عقلاً۔ اب ہم اس مضمون کے بعض ایسے فقرات نقل کر کے جواب دیتے ہیں جو خارج از بحث ہیں اور جن کے لکھنے سے مسلمانوں کی دل آزاری کے سوا کچھ مقصود نہیں۔ باقی آئندہ۔ راقم: ا۔ن۔

مرزا جی کا طاعون اور گورنمنٹ کا ٹیکہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی نے منارے سے بھی لمبا اور اپنے امل سے بھی دراز ایک مضمون دیا ہے جس میں اول تو طاعونی ٹیکے کے اجراء پر گورنمنٹ کی بہت کچھ بھٹئی اور چاپلوسی کی ہے اور پھر لکھا ہے کہ ٹیکا ضرور مفید ہے مگر میرے اور میرے چیلے چاپڑوں کے لئے اس کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں پیشینگوئی کر چکا ہوں کہ ان میں طاعون نہ پھیلے گا۔

پھر آپ دفع دخل کرتے ہیں کہ پھیلے گا بھی تو افراط تفریط نہ ہوگی۔

قادیانی مرزا جی کو دوپٹی ہانکنا بہت سے تجربوں یعنی بہت سی پیشین گوئیوں کے جھوٹا ہونے کے بعد سوجھا ہے۔ اب تو ہر پیش گوئی تذبذب کا رنگ لئے ہوتی ہے تاکہ موقع ملے تو تاویل بنی بنائی ہو۔

یہ عجیب بات ہے کہ خود مرزا جی کے نزدیک طاعون کا ٹیکا ساری خدائی کے لئے مفید اور سب کو اس کی ضرورت، مگر مرزائیوں کے لئے مضر اور غیر ضروری۔ اس کی وجہ ہم سے سنئے:

مرزا جی نے منجملہ دیگر علامات کے اپنے خروج کی ایک علامت طاعون بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دی ہے، اور جس طرح مہدی موعود کا خروج مسعود ہے اسی طرح اس کی علامت بھی مسعود ہے، تو سب سے پہلے اس کی سعادت مرزائیوں کا حصہ ہے۔ اور بد بخت ٹیکا اس علامت باسعادت کا دور کرنے والا ہے۔ لہذا مرزائیوں کے حق میں یہ مضر اور دنیا کے حق میں مفید ہوا۔

گویا آسمانی باپ کی عین مرضی ہوئی کہ طاعون اس کے پوتوں کو ڈھونڈھ کر لقمہ کرتا رہے۔ اب مرزا جی آسمانی باپ کے خلاف یہ کیوں کہتے ہیں کہ طاعون میرے چیلوں کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔ یہ تو گویا اپنی علامت باسعادت کو خود ہی دھکے دے کر قادیان سے نکالنا ہے۔

طاعون تو آسمانی باپ کا پیدا کیا ہوا ہے اور ٹیکا برٹش گورنمنٹ کی ایجاد ہے۔ پس یہ ٹیکہ برا اور طاعون اچھا۔

مرزا جی شرک کا کھڑاگ نہیں پالتے۔ انہیں تو طاعون ہی عزیز ہوگا، نہ کہ اس کا ٹیکا۔ مگر ہم حیران ہیں کہ اس میں گورنمنٹ کی کیوں تعریف کی جاتی ہے کہ اس نے ٹیکا جاری کر کے طاعون کی دم میں نمدا کر دیا۔

وائے سادہ لوحی اور وائے بدبختی کہ جب طاعون کی دم میں نمدا ہو گیا جو مسیح موعود کا بڑا نشان ہے، تو مسیحیت ومہدویت کی دم میں بدرجہ اولی بانس ہو جائے گا۔ اور جب کہ ۲۰ سال قبلقا دیانی مرزا جی کو آسمانی باپ نے طاعون کے آنے کا ڈر سنا دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ دجال کے مقدم کی علامت خر دجال ہوگا تو تیرے خروج کی علامت طاعون ملعون۔ پھر اب طاعون سے ناک بھوں چڑھانا، اس کے دفعیہ کو تریاق بنانا اور الحکم میں اس کا علاج بتانا، آسمانی باپ کی نافرمانی کرنا اور ناخلف ہونے کا ثبوت دینا ہے۔

مرزائیوں کے لئے طاعون رحمت ہے اور ساری خدائی کے لئے زحمت کیونکہ موعود نے دنیا میں دورنگی کا فوٹو بن کر خروج کیا ہے اور پھر مرزائیوں کے لئے بھی کبھی رحمت ہے اور کبھی زحمت۔ رحمت تو اس لئے ہے کہ موعود کا تمغہ ہے اور زحمت اس لئے ہے کہ یہ کم بخت جب الجوع الجوع پکارتا ہوا جھپٹتا ہے تو نہ لیپا لک کی سنتا ہے نہ آسمانی باپ کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجمن حمایت الاسلام اور ندوۃ العلماء پر مرزا کا نزلہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

آخر کار ۴ ستمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں مرزا جی کا نزلہ انجمن حمایت الاسلام اور ندوۃ العلماء پر بھی گرا اور کیوں نہ گرتا:

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

چونکہ یہ دونوں انجمنیں اثر ڈالنے والی ہیں اور اپنی اپنی خدمتیں ادا کر رہی ہیں اور مسلمانوں کی پبلک نے ان کی خدمتوں کو تسلیم کیا ہے اور اس وجہ سے دونوں کو شہرت اور ہر دلعزیزی حاصل ہوگئی ہے لہذا مرزا جی نے عین موقع پر جب کہ قادیان کے قرب و جوار (امرتسر) میں ندوۃ العلماء کا سالانہ جلسہ ہونے والا ہے محض اپنی شہرت اور نمود کے لئے چھیڑ چھاڑ شروع کر دی اور جب کہ علماء امرتسر نے مرزا جی کو نوٹس بھی دے دیا ہے کہ قادیان میں بیٹھے کیا زعفرانی حلوا اور لچّاں بگھار رہے ہو اور توند پر ہاتھ پھیر پھیر کر اور ڈکارین لے لے کر کیا شیخیان بگھار رہے ہو۔ ذرا مردان دے میدان وچ ترو تو ب مرزا جی کی پانچوں گھی میں ہو جائیں گی اور تمام مرزائی مارے خوشی کے پھول کر گھی کے کپے بن جائیں گے کہ ہمارے مشن کو علماء ہند اور ایسی بڑی انجمنوں نے اپنا مد مقابل سمجھا۔ پس اور کیا چاہیے۔

جب کبھی مرزا جی بعض نامی گرامی علماء نے مناظرہ کے لئے طلب کیا ہے تو منجملہ دیگر عذرات لا طائل کے انہوں نے یہ عذر بھی پیش کیا ہے کہ ۴۰ علماء ہوں تو میں مناظرہ کروں اب چونکہ چالیس نہیں چار سو علماء کا اجتماع بھی ممکن ہے، لہذا اگر مرزا جی نے ایسے موقع کو کھو دیا یعنی ایسے بڑے مجمع فحول علماء میں نہ آنے سے مہدویت و مسیحیت کی شہرت و اشاعت پر پانی پھیر دیا تو مرزا جی سے بڑھ کر کوئی ناعاقبت اندیش اور آپ اپنا دشمن نہ ہوگا مرزا جی کو یہ غم اصلا نہ کرنا چاہیے کہ وہ شکست کھا جائیں گے (کیونکہ یہ تو ہمیشہ پیشانی کا نوشتہ ہے) بلکہ ہر صورت میں اپنی شہرت کو مدنظر رکھنا چاہیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدنام بھی گر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا

مرزا جی تو خدا نے چاہا نہ ندوۃ العلماء کے مقابلہ پر آئیں گے، نہ انجمن حمایت الاسلام کے۔ وہ تو قادیانی شیر قالین بلکہ پردہ کی بوبو بنے بیٹھے رہیں گے اور یہ کہیں گے کہ میں علماء سے مناظرہ اس وقت کروں گا جب کہ چیل کا موت (پیشاب) دس سیر اور ہرنی کا دودھ چھ دھڑی مہیا ہو جائے۔ امید نہیں کہ مرزا جی ہمارے نوٹس کا جواب دیں۔

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه
اجمعین و الحمد لله ر ب العا لمین
فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوّت

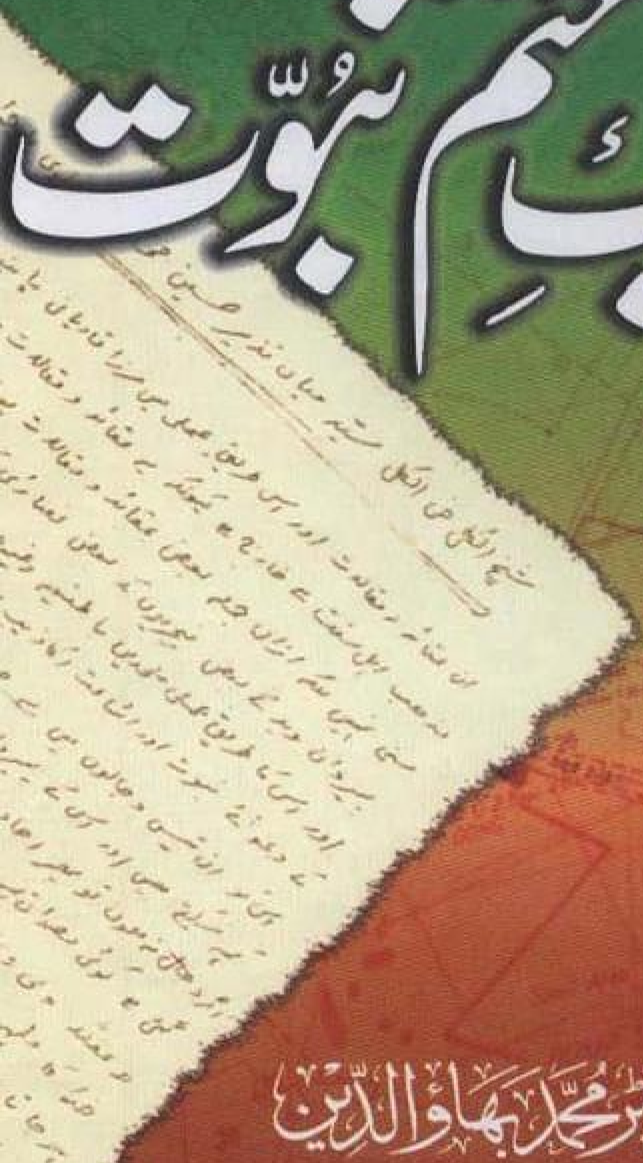

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

زیر اہتمام مجلس التحقیق الاسلامی

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

حصہ سی وپنجم (۳۵)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی وپنجم (۳۵)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاءالدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۶۹
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

تعارف	۹
سوط رحمانی برسر مسیح کذاب قادیانی	۱۱
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ، ۸ جون ۱۹۰۱ء	۱۹
پنجابی رسول کی امت کا انکار	۱۹
مقابلہ چند اوصاف	۲۸
کابل میں امام الزمان کا مشن	۳۰
مرزائیوں کا عجز	۳۱
مرزاجی کا ایک چیلا	۳۳
طویلہ کی بلا بندر کے سر	۳۴
مرزاجی کی دھونس	۳۵
مباحثہ پکیوان ۱۹۰۲ء	۳۶
صفت باری تعالی	۳۶
اشعار درباره موضع پیکوان	۳۸
شرائط مباحثہ کا تقرر	۳۹
مرزائی مباحث کی پہلی تقریر	۴۳
محمدی مباحث کی پہلی تقریر	۴۳
مرزائی مباحث کی دوسری تقریر	۴۴
محمدی مباحث کی دوسری تقریر	۴۴
مرزائیوں سے دوسوال	۵۰
مرزائی جوابات	۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی جواب الجواب	۵۸
منظوم روداد مباحثہ از حافظ نور محمد	۷۸
بھائیو نان گوشت بڑی شئے ہے	۸۴
ایک مرزائی چیلنج کا جواب	۹۱
قلعی کھل گئی	**۹۵**
سری نگر کشمیر اور مسیح قادیانی	۹۷
اقوال مختلفہ	۱۰۱
اغلاط میرزا قادیانی کی	۱۰۲
ثنائی سفر کادیان ۱۹۰۳ء	**۱۰۷**
آغاز سفر کادیان فتح یاب	۱۱۵
پہلا ثنائی مراسلہ	۱۲۰
مرزا جی کا جوابی مراسلہ	۱۲۱
ثنائی جواب	۱۲۳
محمد احسن کا جواب بحکم مرزا جی	۱۲۶
حالات عیسیٰ رسول ربانی	**۱۲۸**
تمہید	۱۲۸
برہان و فرقان اول	۱۴۷
برہان وفرقان ثانی	۱۵۳
برہان وفرقان ثالث	۱۵۹
برہان وفرقان رابع	۱۶۸
بعض سوالات کے جوابات	۱۷۷
خاتمہ	۲۳۲
تردید اوہام مرزائے قادیانی	۲۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف	۲۳۴
قادیانی دعوی پر تمہیدی گذارشات	۲۳۷
قادیانی اوہام کے جوابات	۲۴۳
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۴ء	**۳۱۳**
آسمانی نشان	۳۱۳
قادیانی الہامات	۳۱۴
آغاز سال اور ساقی نامہ	۳۱۹
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶ جنوری ۱۹۰۴ء	**۳۲۳**
قادیانی کی شاعری اور الہامات پر منظوم تبصرہ	۳۲۳
برعکس نہند نام زنگی کافور	۳۲۵
افغانی مینڈھا عبداللطیف لیپا لک کی بھینٹ میں	۳۲۸
مسئلہ معراج پر امروہی صاحب	۳۳۲
مرزائی جماعت	۳۳۴
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء	**۳۴۷**
مرزا کے کابلی مرید کی حرام موت نہ کہ شہادت	۳۴۷
مرہم عیسی	۳۴۶
ضمیمہ شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ یکم فروری ۱۹۰۴ء	**۳۵۶**
خاتم الانبیاء اور خاتم الخلفاء	۳۵۶
مرزائی اخبار الحکم کی کایا پلٹ	۳۵۷
تلوار کی جگہ قلم اور زبان کا جہاد	۳۵۸
ہندوستانی قبقاب برسر دجال پنجاب	۳۶۱
مولوی محمد کرم الدین کی فتح	۳۶۳
نظم ارمغانی بحضور دجال قادیانی	۳۶۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاونوں اور مربیوں کا شکریہ	۳۶۸
ضمیمہ شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ ۸ فروری ۱۹۰۴ء	۳۶۹
قادیانی شاعری	۳۶۹
قادیانی کی خودستائی	۳۷۰
منشی سعد اللہ لدھیانوی کا قصیدہ	۳۷۱
وہ آسمانی نشان ظاہر ہوا	۳۸۲
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء	۳۸۴
مرزا جی کا تحریری اقبال	۳۸۴
کھانے کے دانت اور دکھانے کے دانت اور	۳۸۷
لاہور میں مرزائی مجلس	۳۸۸
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء	۳۹۰
عیسیٰ مسیح صاحب شریعت نہ تھے	۳۹۰
مرزائی مقدمات	۳۹۱
مرزا کا مقدمہ سیالکوٹ قسط اول	۳۹۲
مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ قسط دوم	۳۹۴
مرزائیوں کی دوبارہ شکست	۳۹۸
مجدد السنہ مشرقیہ کی پیشین گوئیاں	۳۹۹
مجدد کی صداقت کا آسمانی نشان	۴۰۰
وہی مرزا جی کا جہاد	۴۰۱
ناکامی پر ناکامی	۴۰۳
ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ یکم مارچ ۱۹۰۴ء	۴۰۴
دین میں مداہنت	۴۰۴
ایک نیا مہدی پھانسی دیا گیا	۴۰۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے الہامی مقدمات ۴۰۷
مقدمات گورداسپور ۴۰۹
مرزائی مقدمات کا خاکہ ۴۱۰
حضرت پیر مہر علی کی گواہی ۴۱۳
مربیان ومعاونان ضمیمہ کا شکریہ ۴۱۴

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء ۴۱۵

شرکیہ وظائف ۴۱۵
من چاہے مگر منڈیا ہلائے ۴۱۷
تمام انبیاء ناکام رہے ۴۲۲
مسیح موعو کے آنے سے تلوار کے تمام جہاد ختم ہو جائینگے ۴۲۵
ہماری پیشین گوئیاں ۴۲۸
مرزا جی کی بعثت کی غرض ۴۳۰

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء ۴۳۱

مفتیان کابل ۴۳۱
یارسول اللہ ۴۳۵
مراسلہ ۴۳۸
مرزا جی امام حسین سے افضل ہیں ۴۴۰
قتل مذہبی ۴۴۲
موت کی پیش گوئی اور طاعون ۴۴۲

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء ۴۴۴

مردے پر قل اور فاتحہ ۴۴۴
مرزائی مقدمات ۴۴۵
اردو زبان میں تازہ الہام ۴۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی بھی اور امتی بھی	۴۴۸
مرزا جی پر فرد قرارداد جرم لگائی گئی	۴۵۱
ایک ایک حاکم درحقیقت گورنمنٹ ہے	۴۵۴
ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم اپریل ۱۹۰۴ء	۴۵۷
مرزا جی کے گلے میں استروں کی مالا	۴۵۷
مرزا قادیانی پر فرد جرم	۴۶۱
مسلسل مقدمات فوجداری	۴۶۲
مرزائیت سے توبہ	۴۶۵
اصلاح تمدن اور قرآن مجید کی تعلیم	۴۶۶
عدالت پر الزام	۴۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

مشمولات کتاب کا تعارف

تحریک ختم نبوت کی زیرنظر جلد کا آغاز ایک ایسی تحریر سے ہو رہا ہے جو اس سلسلہ کتب کی پہلی یا دوسری جلد میں نقل ہونی چاہیے تھی لیکن نظروں سے اوجھل رہنے کے باعث قبل ازیں شامل اشاعت نہ ہو سکی تھی۔ دراصل مجھے اس تحریر کے وجود کا علم ہی نہ تھا تاہم جیسا کہ میں قبل ازیں کئی بار کہہ چکا ہے کہ اللہ تعالی من حیث لا یحتسب کے خزانوں سے عنایات فرما رہا ہے، اس نے عزیزم محمد سہیل اظہر کا رابطہ پاکستان کے ایک دور دراز مقام پر موجود ایک صاحب مکتبہ سے کروا دیا جسے خود بھی ان نگینوں کی اہمیت معلوم نہ تھی جو وراثتاً اسے اپنے بزرگوں سے ملے ہیں۔ اس ذخیرہ کتب کا علم ہونے پر عزیزم سہیل نے یہ چیز حاصل کر لی اور اب قارئین کی خدمت میں پیش کی جا رہی ہے۔ یہ تحریر حاجی محمد مصطفیٰ فاروقی دہلوی کی ہے اور ۱۳۰۹ھ میں مطبع افتخار دہلی سے نجم الهدا یت فی بیا ن المعجزات و البشا را ت کے آخر میں: سوط رحمانی برسر مسیح کذاب قادیانی، کے نام سے بطور ضمیمہ شائع ہوئی تھی۔ فوٹو کاپی اچھی نہیں تھی اس لئے اس میں موجود بعض عبارات اصل قادیانی ماخذ سے نقل کی گئی ہیں اور بعض عبارات حذف کرنا پڑی ہیں۔

شحنہ ہند میرٹھ کے ۱۹۰۱ء کے ضمیموں کی فائل کی تلاش جاری ہے لیکن تا حال اس کا ایک ہی شمارہ سکا ہے جو ۸ جون ۱۹۰۱ء کا مطبوعہ ہے۔ اس شمارے میں مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی اور منشی امام الدین گجراتی کی تحریریں ہیں جنہیں سوط رحمانی کے معاً بعد درج کر دیا گیا ہے۔ اور باریک خط میں مولوی عبد الکریم سیالکوٹی کی تحریریں بھی موقع کی مناسبت سے نقل کی ہیں جو الحکم قادیان میں شائع ہوئی تھیں۔

اس کے بعد جنوری فروری ۱۹۰۲ء میں ہونے والے ایک مباحثے کی روداد نقل ہوئی ہے جو مولانا اللہ دتا خیاط محمدی اور میاں جمال دین قادیانی کے مابین موضع پکیوان ضلع گورداسپور میں منعقد ہوا تھا۔ یہ روداد نظم ونثر دونوں میں ہے اور اس کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ ۱۹۰۲ء میں مولانا اللہ دتا اور ان کے ساتھی مولوی علی محمد خیاط اور حافظ نور محمد وغیرھم ردّ قادیانیت کے محاذ پر کتنے سرگرم تھے۔

اس کے بعد ایک مختصر ٹریکٹ نقل کیا گیا ہے جو انجمن نصرۃ الحق حنفیہ امرتسر کی طرف سے خواجہ محمد عبد العزیز نے: مرزا کی قلعی کھل گئی۔، کے عنوان سے اس وقت شائع کیا تھا جب مرزا قادیانی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی کیا کہ حضرت مسیح کی قبر سری نگر کشمیر میں موجود ہے۔ اس دستاویز میں بہت سے کشمیری حضرات کے دستخط ہیں جو زیر نظر دور میں تحریک ختم نبوت کے کارکن تھے۔ چونکہ اس ٹریکٹ کی فوٹو کاپی عمدہ نہیں تھی اس لئے اس میں موجود اسماء رجال کی اور بعض عبارتوں کی تصحیح کے لئے مرزا قادیانی کے رسالے الہدی والتبصرۃ لمن یری سے نہ صرف مدد لی گئی ہے بلکہ اس میں سے کچھ عبارت بھی حسب موقع نقل کی گئی ہے۔

اس کے بعد ۱۹۰۳ء میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے سفر قادیان کی روداد نقل ہوئی ہے۔ یہ روداد مولانا عبداللہ بٹالوی اور مولانا اللہ دتا خیاط کی تحریر فرمودہ ہے اور مطبع اہل حدیث امرتسر سے ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ میں طبع ہوئی تھی۔ خیال رہے کہ اس روداد میں ان کارکنان تحریک ختم نبوت کے اسماء گرامی بھی ملتے ہیں جو شریک سفر تھے اور ایک مختصر مباحثے کا ذکر بھی ملتا ہے جو دوران سفر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے لودی ننگل نامی موضع میں ایک قادیانی سے کیا تھا۔

اس کے بعد مولوی عبداللہ چکڑالوی صاحب کی کتاب: حالات عیسی رسول ربانی، تردید اوہام مرزائے قادیانی، کونقل کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب چکڑالوی خود کو اہل قرآن کہلاتے تھے اور منکر حدیث تھے۔ انہوں نے حدیث سے آنکھیں بند کر کے ردقادیانیت میں یہ کتاب لکھی ہے۔ ہمارے عقیدے کے مطابق حدیث وسنت دراصل قرآن پاک کی تشریح وتفسیر ہے۔ اس لئے حدیث سے آنکھیں بند کر کے قرآن پاک کو سمجھنے کی کوشش سے جو نتائج نکل سکتے ہیں وہ مولوی صاحب چکڑالوی کی کتاب کے مطالعہ سے قارئین پر بھی عیاں ہو جائیں گے۔ اس کتاب کے دو صفحے مجھے ملے نہیں اور کچھ مواد میں نے خود بھی حذف کیا ہے جو فوٹو کاپی کے نقائص کے باعث مجھ سے پڑھا نہیں جا سکا۔

اس کے بعد شحنہ ہند میرٹھ کے ضمیمہ ردقادیانیت کے ۱۹۰۴ء کی پہلی سہ ماہی کے شماروں سے مضامین نقل کئے گئے ہیں جو قبل ازیں میرے پاس موجود نہیں تھے۔ ان شماروں میں زیادہ تر مضامین مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی کے ہیں۔ تاہم مولوی عبداللہ چکڑالوی، منشی اللہ دتا جھنگوی، مسٹر اکبر مسیح، اور مولانا ابوعبداللہ رفیع اللہ سیالکوٹی کی تحریریں بھی شامل ہیں۔ نیز منشی سعد اللہ لدھیانوی کا ردقادیانیت میں اردو، فارسی کلام نقل ہوا ہے۔ ان کے علاوہ بعض دیگر شعرا مثل ارمغانی سیالکوٹی حافظ محمد فاروقی کی نظمیں بھی شامل ہیں۔ بعض قادیانی تحریریں بھی موقع کی مناسبت سے شامل اشاعت کر دی گئی ہیں اور یوں یہ گلدستہ پینتیسویں جلد کی شکل میں قارئین کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔

والسلام فقیر بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوط رحمانی برسر مسیح کذاب قادیانی

بسم اللہ الر حمن الر حیم ۔ یا اھل الدوا بۃ اتقوا من شرّ ھذا الدا بۃ

بعد حمد وصلوۃ کے اہل اسلام پر واضح ہو کہ ایک شخص مسمی مرزا غلام احمد صاحب ساکن موضع قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب میں ظاہر ہوئے اور انہوں نے دعوی رسول ہونے کا کیا ہے۔ اور اپنی صداقت کے لئے کتاب ازالۃ الاوھام تالیف کی ہے اور وہ سراسر دلائل بے ہودہ اور مضمون ہفوات سے پر ہے۔

لہذا میں چند عبارتیں بطور نمونہ کے اس میں سے نقل کر کے ہدیہ ناظرین کرتا ہوں، تاکہ آپ ان کو گوش زد کر کے داد دیں اور ان کی بے ہودہ کلامی سے اپنی آل اور اولاد کو بچاویں۔ و ھو ھذا :

صفحہ ۳۶ کتاب مذکور: دوسری نکتہ چینی یہ ہے کہ مالیخو لیا یا جنون ہو جانے کی وجہ سے مسیح موعود ہونے کا دعوی کر دیا ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ یوں تو میں کسی کے مجنون کہنے یا دیوانہ نام رکھنے سے ناراض نہیں ہوسکتا، بلکہ خوش ہوں۔ کیونکہ ہمیشہ سے ناسمجھ لوگ ہر ایک نبی اور رسول کا بھی ان کے زمانہ میں یہی نام رکھتے آئے ہیں اور قدیم سے ربانی مصلحوں کو قوم کی طرف سے یہی خطاب ملتا رہا ہے۔ اور نیز اس وجہ سے بھی مجھے خوشی پہنچی ہے کہ آج وہ پیش گوئی پوری ہوئی۔ جو براہین احمدیہ میں طبع ہو چکی ہے کہ تجھے مجنون کہیں گے۔

حاجی محمد مصطفٰی صاحب فرماتے ہیں:

جواب الجواب: معلوم ہووے کہ خداوند تعالی نے اپنی کتاب پاک میں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول مقبول کے حق میں جملہ خاتم النبیین کا فرمایا ہے۔اس کے مضمون سے مفہوم ہوتا ہے کہ روز قیامت تک کوئی نیا نبی دنیا پر نہیں آئے گا۔

پھر اگر کوئی دعوی کرے کہ میں اللہ کا رسول ہوں وہ قطعی جھوٹا ہے۔

اور معلوم ہووے کہ پہلے زمانہ میں خداوند تعالی اس وقت اپنے رسول کو ہدایت کے لئے بھیجتا تھا جب کہ تمام مخلوق گمراہ ہوکر معبود باطلہ یعنی بتوں وغیرہ کی پرستش کرنے لگتے تھے،تو ان کی ہدایت کے لئے رسول آتا تھا،اور وعظ ونصیحت کوچہ و بازار میں کرتا تھا۔اس زمانہ کے کفار لوگ اس نبی کو مجنون یا دیوانہ کہتے تھے اور موقعہ پا کر پتھر وغیرہ سے بھی مارتے تھے ۔اور وہ اپنی نصیحت کرنے سے باز نہیں آتے تھے، بلکہ کئی نبی بسبب ہدایت کرنے کفاروں کے ہاتھ سے شہید ہوئے۔

اور بعد زمانہ رسول مقبول ﷺ کے صحابہ کرام سے لے کر آج تک علماء و فضلاء اپنے رسول کی شریعت کی ہدایت کرتے چلے آئے ،اور کروڑ ہا آدمی گروہ کفاروں سے اسلام کے گروہ میں بوسیلہ ہدایت کے داخل ہوئے، اور روز بروز داخل ہوتے جاتے ہیں۔اور نئے نبی اور رسول کے نازل ہونے کی کیا حاجت ہے۔

اور جس وقت جناب مسیح علیہ السلام بمطابق پیش گوئی جناب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے تشریف لائیں گے،تو اس وقت اسلام میں بہت ضعف آیا ہوا ہوگا،تو آپ بازاروں اور کوچہ گلی میں ہدایت کے لئے منادی فرماویں گے،تو کفار لوگ ان کو مجنون اور دیوانہ کہیں گے،اور وہ اپنی نصیحت کرنے سے باز نہ آئیں گے۔

اب اگر کوئی شخص کاذب دعوی جھوٹا نبوت کرے تو مخلوق اس کو بسبب اس کے کذب کے مجنون یا دیوانہ کہے تو امر حق ہے۔اور اگر ایسے کاذب کو مخلوق ملعون کہے تو نیز بجا ہے کیونکہ خداوند تعالی قرآن حمید میں فرماتا ہے لعنة الله على الكاذبين

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۷ کے حاشیہ میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے کہ:

سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیے۔ایسے کشف کی حالت میں انسان ایک جسم نوری کے ساتھ حسب استعداد نفس ناطقہ اپنے کے آسمانوں کی سیر کر سکتا ہے پس چونکہ آنحضرت ﷺ کی نفس ناطقہ کی اعلی درجہ کی استعداد تھی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انتہائی نقطہ تک پہنچی ہوئی تھی اس لئے وہ اپنی معراجی سیر میں معمورہ عالم کے انتہائی نقطہ تک جو عرش عظیم سے تعبیر کیا جاتا ہے، پہنچ گئے۔ سو درحقیقت یہ سیر کشفی تھا جو بیداری سے اشد درجہ پر مشابہ ہے، بلکہ ایک قسم کی بیداری ہی ہے۔ میں اس کا نام خواب ہرگز نہیں رکھتا اور نہ کشف کے ادنی درجوں میں سے اس کو سمجھتا ہوں، بلکہ یہ کشف کا بزرگ ترین مقام ہے جو درحقیقت بیداری بلکہ اس کثیف بیداری سے یہ حالت زیادہ اصفی اور اجلی ہوتی ہے۔ اور اس قسم کے کشفوں میں مولف خود صاحب تجربہ ہے۔

حاجی محمد مصطفیٰ فرماتے ہیں:

ناظرین پر واضح ہو کہ ہفوات مذکورہ سے بالوضاحت مفہوم ہوتا ہے کہ جناب سید الثقلین نبی الحرمین امام القبلتین رسول مقبول ﷺ کا معراج نہ ساتھ روح کے، اور نہ روح مع الجسم کے ہوئی، بلکہ وہ ایک کشف تھا جیسا کہ اکثر بندگان خدا کو ہوتا ہے۔ اور یہ عقیدہ سراسر قرآن و حدیث کے خلاف ہے۔ اور طرہ یہ ہے کہ میرزا صاحب موصوف فرماتے ہیں:

اس قسم کے کشفوں میں مولف خود صاحب تجربہ ہے۔

یعنی اس قسم کا معراج کشفی مجھ پر بھی ہوا ہے۔ نعوذ باللہ من هذا القول المردود۔

نتیجہ کلام مذکور کا یہ ہوا کہ میں (یعنی مرزا قادیانی) بھی نبوۃ میں مثل جناب رسول مقبول ﷺ کی ہوں، اور میرا شہر یعنی قادیان از روئے بزرگی اور عظمت کے مثل مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے ہے جیسا کہ مولف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی صفحہ ۷۷۔ ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں و هو هذا:

اس جگہ مجھے یاد آیا کہ جس روز وہ الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا

انّا انز لناہ قر یباً من القا دیا ن ۔

تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟

تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔

تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔

تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ مدینہ قادیان۔

یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھایا گیا تھا۔ الخ

حاجی محمد مصطفیٰ فرماتے ہیں کہ معلوم ہووے۔ اور جو شخص دعوی نبوت کا بعد زمانہ رسول اللہ ﷺ کے کرے گا وہ کافر بلکہ اکفر ہے اور اس پر اتفاق جمیع علماء اہل اسلام متقدمین اور متاخرین کا ہے۔

اور کتاب مذکور کے صفحہ ۵۹ میں مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

تیسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ ایمانی نور کو دنیا کی تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشے اور منافقوں کو مخلصوں سے الگ کر دیوے۔

سو یہ تینوں کام خدا تعالی نے اس عاجز کے سپرد کیے ہیں اور حقیقت میں ابتداء سے یہی مقرر ہے کہ مسیح اپنے وقت کا مجدد ہوگا اور اعلی درجہ کی تجدید کی خدمت خدا تعالی اس سے لے گا۔

اور یہ تینوں امور وہ ہیں جو خدا تعالی نے ارادہ فرمایا ہے جو اس عاجز کے ذریعہ سے ظہور میں آویں۔ سو وہ اپنے ارادہ کو پورا کرے گا اور اپنے بندہ کا مددگار رہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجی محمد مصطفیٰ فرماتے ہیں:

معلوم ہووے کہ کلام مذکور مولف رسالہ سے مفہوم ہوا کہ افعال واقوال میں بھی مثل حضرت عیسی کی ہوں لیکن تیسرا کلام تو بالعکس ظہور میں آیا یعنی اس واسطے کہ باوجود ہونے حکم رحمانی جملہ خاتم النبیین کے قائل رسول جدید کے ہوئے اور..نماز کے ترک کرنے کا موجب ہوا۔ جیسا کہ جامع مسجد دہلی میں واقع ہوا کہ جناب مسیح کذاب صاحب مع اپنے حوارین کے قریب ڈھائی بجے کے جامع مسجد میں آئے اور جب کہ وقت نماز عصر کا آیا تو قریب پانچ ہزار آدمیوں نے مل کر ساتھ امام مسجد کے نماز عصر کی ادا کی اور میرزا صاحب مع اپنے متعلقین کے بیٹھے رہے اور عمداً نماز کو ترک کیا اور اسی کا نام ہدایت ہے۔

اور کتاب مذکور (ازالہ اوہام) کے صفحہ ۷۲ سے ۷۵ تک میں لکھا ہے:

خدا تعالی نے میرے دل پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثل مسیح پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثل مسیح پیدا ہو جائے۔ مگر خدا تعالی خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد حال ہے کہ اس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے۔ اوران لوگوں کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ یہ یزیدی الطبع ہیں یعنی اکثر وہ لوگ جو اس جگہ رہتے ہیں وہ فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت سے مشابہ ہیں۔ اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے

انّا انزلناہ قریباً من القادیان بالحق انزلناہ و بالحق نزل و کان وعد اللہ مفعولاً۔

یعنی ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے اور سچائی کے ساتھ اترا۔ اور ایک دن وعدہ اللہ کا پورا ہونا تھا۔

اس الہام پر نظر غور کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خدائے تعالی کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیش گوئی کے پہلے سے لکھا گیا تھا۔ اب چونکہ قادیان کو اپنی خاصیت کی رو سے دمشق سے مشابہت دی گئی ہے تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قادیان کا پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوشتوں میں استعارہ کے طور پر دمشق رکھ پیش گوئی بیان کی گئی ہو گی کیونکہ کسی کتاب حدیث یا قرآن شریف مین قادیان کا نام لکھا ہوا نہیں پایا جاتا اور یہ الہام جو براہین احمدیہ میں بھی چھپ چکا ہے بصراحت و بآواز بلند ظاہر کر رہا ہے کہ قادیان کا نام قرآن شریف میں یا احادیث نبویہ میں بمد پیش گوئی ضرور موجود ہے اور چونکہ موجود نہیں تو بجز اس کے اور کس طرف خیال جا سکتا ہے کہ خدا تعالی نے قادیان کا نام قرآن شریف یا احادیث نبویہ میں کسی اور پیرایہ میں ضرور لکھا ہو گا۔ اور اب جو ایک نئے الہام سے یہ بات بپایہ ثبوت پہنچ گئی کہ قادیان کو خدا تعالی کے نزدیک دمشق سے مشابہت ہے، تو اس پہلے الہام کے معنی بھی اس سے کھل گئے۔ گویا یہ فقرہ جو اللہ جل شانہ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القاء کیا ہے کہ

انّا انزلناہ قریباً من القادیان

اس کی تفسیر یہ ہے

انّا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف شرقی عند المنارة البیضاء

کیونکہ اس عاجز کی سکونتی جگہ قادیان کی شرقی کنارہ پر ہے منارہ کے پاس۔ پس یہ فقرہ الہامی کا کہ کان وعد اللہ مفعولا اس تاویل سے پوری پوری تطبیق کھا کر یہ پیش گوئی واقعی طور پر پوری ہو جاتی ہے۔ الخ

حاجی محمد مصطفیٰ فرماتے ہیں:

واضح ہووے کہ جناب رسول مقبول ﷺ کی جو پیش گوئی عیسیٰؑ کے حق میں حدیث میں ہے بحکم خداوند تعالی فرمائی ہے اسی واسطے جناب رسول مقبول کی شان میں فرمایا ہے قولہ تعالی

و ما ینطق عن الھوی ان ھو الّا وحی یوحی۔

لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تاویلات کرتے ہیں جیسا کہ انہوں نے تاویل کی کہ مراد دمشق سے قادیان ہے اور منارہ سے مراد منارہ مسجد یعنی قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔...اور آیت کریمہ وعد الله مفعو لا سے یہ مراد ہے کہ ایک شخص مسمی غلام احمد ملک پنجاب موضع قادیان ضلع گورداسپور میں بارھویں صدی میں پیدا ہوگا اور لکھا کہ

میرے بھائی صاحب مرحوم میرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا انا انزلناہ قریباً من القادیان ۔تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں درج ہے اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ مدینہ قادیان۔ یہ کشف تھا جو کئی سال ہوئے مجھے دکھایا گیا تھا۔الخ

حاجی محمد مصطفیٰ فرماتے ہیں:

معلوم ہووے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مطلب کی عبارت کشف کی حالت میں اپنے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر کا بتایا کہ بھائی صاحب مجھ کو عالم کشف میں زبان مبارک سے فرماتے ہیں کہ دیکھو قرآن شریف میں قادیان کا نام لکھا ہوا ہے یعنی انا انزلناہ قریباً من القادیان ۔

یہ کہنا اس کا سراسر لغو اور بے ہودہ ہے کیونکہ یہ قول مخالف کتاب اللہ و الرسول کے ہے۔اور میرزا صاحب کی عبارت لغو سے مفہوم ہوتا ہے کہ جس روز انہوں نے یہ کشف دیکھا ہے اس روز انہوں نے ماش کی دال نوش جان کی ہوگی..از روئے کھانے غذائے ثقیل کے ان کے دماغ میں بخارات غلیظہ پیدا ہو کر طبیعت ان کی متوحش ہوئی ہوگی اور حالت انتشار طبیعت میں خیالات فاسدہ ان کے دماغ میں پیدا ہوئے ہوں گے۔...

معلوم ہووے کہ علمائے متقدمین اور متاخرین کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن مجید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لفظاً یا معناً تحریف کرنے والا کافر ہے جیسا کہ خود مولف صاحب کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۳۷ میں تحریر فرماتے ہیں و ھو ھذا:

اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شعشہ یا نقطہ اوس کی شرائع اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے۔ اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام من جانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کے تبدیل تا تغییر کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے۔

یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں جو کوئی قرآن شریف خاتم کتب سماوی میں ایک شوشہ یا نقطہ تغیر یا تبدل کرے وہ کافر ہے۔ اور خود مرزا قادیانی صاحب نے قرآن شریف میں نقطہ درکنار، بلکہ ایک جملہ بڑھایا ہے کہ تمام اوامر اور نواحی شریعت کی اس پر موقوف علیہ ہیں کیونکہ جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے خود بدولت کو مرسل الٰہی اور ملہم تصور کر کے جملہ

انا انزلناہ قریباً من القادیان

بڑھایا۔۔ اور یوں اپنے آپ کو مسیح کذاب کہلایا اور مستحق لعنت ابدی کا ہوا اور یہ بھی یاد رہے کہ جو شخص بعد حضرت خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کے نبی کہلاوے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور جو شخص ایسے آدمی کو نبی برحق مانے تو وہ بھی کافر ہے۔

خداوند تعالی جمیع امت محمدیہ کو اپنے فضل و کرم سے ایسے شخص کی صحبت سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جون ۱۹۰۱ء جلد ۱۹ و ۲۱

پنجابی رسول کی امت کا انکار

سال اول مطرب آمد سال دیگر خواجہ شد
غلہ گر ارزاں شود امسال سید می شود

مولوی امام الدین گجراتی (جو گجرات میں مدرس سکول تھے اور سر سید احمد خان کے معتقد تھے) لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے کئی ممبر جو بمصداق یؤ منو ن با لغیب بلاسوچے سمجھے ایمان لائے ہیں، ہر چند ان کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے اور حضرت موصوف کی خاص تحریریں ان کو دکھائی جاتی ہیں کہ مرزا جی نے صاف صاف نبوت کا اسی طرح دعوی کیا ہے جس طرح پہلے بھی بہت سے اشخاص کر چکے ہیں، مگر وہ بے چارے ابھی تک پیر و پیغمبر میں تمیز نہیں کر سکتے۔ اور الٹا یہ جواب دیتے ہیں کہ ہم راستی پر ہیں اور موعود مسیح کے بارے میں تمہیں مغالطہ ہوا ہے۔ (دیکھو رسالہ قطع الوتین اور درۃ الدرانی جس میں بحوالہ زرقانی حمدان بن قرمط کا حال ہے جس نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا، اور بحوالہ .. کتاب ملل ونحل لکھا ہے کہ دسویں صدی میں شیخ محمد خراسانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔ اور المنصور کے زمانہ میں اسماعیل اصفہانی نے یہی دعوی کیا)

پس ہم علماء اسلام زمانہ حال کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتے ہیں کہ چند منٹ کے لئے ہماری ان ناچیز سطور پر توجہ فرماویں۔ اگر بفرض محال ہم غلطی پر ہیں، اور ختم نبوت کے بعد بھی سلسلہ نبوت جاری ہے، تو کوئی بزرگ اسلام ہماری غلطی رفع فرما کر خداوندتعالی کی پاک درگاہ سے اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

کیا ان علامات اور دعاوی کے سوا، جو نیچے عرض کئے جاتے ہیں معاذ اللہ پیغمبروں کے سرخاب کا پر لگا ہوتا ہے جس سے وہ شناخت کئے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحانیت اور فیوض الٰہی جو انبیاء علیہم السلام و اولیاء کی ذات والاصفات سے فواروں کی طرح جوش زن ہوا کرتے ہیں، ان کو مرزا جی کی ذات میں سمجھنا اور ان سے برکات حاصل کرنے کی توقع رکھنا، بناء فاسد علی الفاسد ہے۔ مگر دعویٰ نبوت کے لئے مفصلہ ذیل علامات جو مرزا جی اپنی نسبت تحریر فرماتے ہیں، کیا ان سے بڑھ کر کوئی علامت بیان کی جاسکتی ہے، اگرچہ اس دعویٰ کے دروغ بے فروغ ہونے میں کچھ بھی کلام نہ ہو۔

اس میں ذرہ بھر شک نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو قرآن شریف کے مطالعہ میں توغّل ہے۔ اور چونکہ ان کو رسول بننے کا خیال از حد دامن گیر ہے، اس لئے ہر ایک آیت پر اسی پہلو سے تدبر کرتے ہیں۔ اور کیا تعجب ہے کہ اپنے منامات اور اضغاث میں بھی اپنی ذات کو رسول اور نبی دیکھتے ہوں۔

اب ہم ان علامات و تصدیقات مریدین وغیرہ کو پبلک کے سامنے نمبروار پیش کرتے ہیں:

۱۔ مرزا جی کے معراج نبوۃ کی سیڑھی کا پہلا پایہ یہ ہے کہ انہوں نے مجتہد اور مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔

۲۔ جب کتاب براہین احمدیہ کی چوتھی جلد تک پہنچے، تو ملہم ربانی کہلانا شروع کیا۔

۳۔ فتح الاسلام و توضیح مرام میں اپنے تئیں منذر و نذیر لکھا، حالانکہ یہ الفاظ قرآنی محاورات میں انبیاء علیہم السلام کی شان میں بولے جاتے ہیں۔ مثلاً

انت منذر و لکل قوم ھاد۔ (الرعد:۸)

ان من امة الّا خلا فیھا نذیر۔ (فاطر:۲٤)

انہیں دونوں کتابوں میں صاف صاف لکھ دیا کہ موعود مسیح یہی عاجز ہے

(عاجز... کی ایک ہی کہی۔ دس ہزار روپیہ کی فرضی جائداد کے اشتہار دینے، خدا و رسول سے نڈر ہو کر ذوی الارحام کو محروم کرنے کی کوشش کرنا، لوگوں کے مال سے مزے اڑانا، اور نبوۃ کا دعویٰ کرنا وغیرہ، عاجزوں کے کام ہوتے ہیں) اور کہا:

دنیا میں ایک نذیر آیا کسی نے اس کو نہ مانا مگر خدا اس کو قبول کریگا۔

قادیانی مرزا صاحب کے یہ الہامات سب سے بڑھ کر ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ و ما ارسلناك الّا ر حمة للعا لمين ۔ (براہین احمدیہ۔ص ۵۰۶)۔
جو خاص حضرت محمد رسول اللہ کی ذات مبارک کیلئے خدا وندتعالی نے فرمایا، مگر حضرت مرزا صاحب اس کو اپنی شان میں الہام ہونا فرماتے ہیں۔اور
۲۔ اعمل ما شئت فا نیّ قد غفر ت لکم (براہین احمدیہ۔ص ۵۶۰)
ترجمہ: (اے مرزا) جو آپ کی مرضی ہو کرو، میری طرف سے آپ بخشے گئے۔
یہ الہام ایسا ہے کہ کسی سچے رسول کو بھی کبھی نہ ہوا ہو گا۔اس الہام سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بالکل چھٹی ہو گئی ہے، جو چاہیں سو کریں۔شائد اس وسعت اخلاق سے جو بحق اسلامی دنیا حضرت اقدس نے (مرزا قادیانی) درافشانیاں کی ہیں، جن کی ردیف وار ڈکشنریاں بن رہی ہیں، وہ اسی الہام اعمل ما شئت فا نی قدغفر ت لکم کی بدولت ہوں۔
۶۔ سید نا ، جو حضرت رسول کریم ﷺ اور ان کی آل پاک کیلئے ہے اور علیہ الصلوۃ و السلام جو انبیاء علیھم السلام کے لئے محفوظ تھا، مرزا جی کے مریدان باصفا اپنی بول چال، خط وکتابت اور اخباروں وغیرہ میں بے دھڑک مرزا جی کے مناقب میں لکھتے، پڑھتے ہیں۔
۷۔ یہ دو قرآنی آیتیں

۱۔ هو الّذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه ۔ (التوبۃ:۳۳) ترجمہ: وہ وہی تو ہے جس نے اپنے رسول (محمد ﷺ) کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا کہ دنیا کے کل ادیان پر اس کو غالب کرے)۔

۲۔ مبشرا برسو ل یأ تی من بعدی اسمه ا حمد فلمّاجا ء هم بالبیّنات قالوا هذاسحر مبین ۔ (الصّف:۶) (حضرت عیسی کی زبان سے) میں ایک پیغمبر کی خوش خبری دینے والا ہوں جو میرے بعد آنے والا ہے جس کا نام احمد ہے پھر جب کہ وہ آیا کھلی نشانی لے کر تو انہوں نے کہا کہ یہ تو صریح جادو ہے)۔ (ازالہ اوہام۔صفحہ ۶۷۵ و ۶۷۳)

جو خاص حضرت رسول مقبول ﷺ کی شان میں اتری ہیں، اور جن میں سے دوسری آیت آنحضرت ﷺ کے حق میں پیشین گوئی ہے، مرزا جی الہاماً فرماتے ہیں کہ خاص میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان میں ہیں۔

۸۔فیصلہ آسمانی اورنشان آسمانی وغیرہ کتابوں کے سرورقوں پر، جومرزا جی کے افکار کا نتیجہ ہیں، سوا ان کتابوں کے الہامی لکھا جانے کے، یہ آیات بھی مرزا جی کی شان میں درج ہیں

یا حسرة علی العبا د ما یأ تیھم من رسو ل ا لا کا نوا بہ یستھزؤن (الحجر:۱۱) ترجمہ: اے افسوس بندوں پر، ان کی طرف کوئی ایسا رسول نہ آیا جس پر انہوں نے استہزاء نہ کیا ہو)

۹۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بآواز بلند پکارتے ہیں کہ میرا رتبہ اور میرے مناقب حضرت ابوبکر (صدیقؓ) اور حضرت عمر (فاروقؓ) سے کہیں بڑھ کر ہیں (دیکھو خط موسومہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری مصنف عصائے موسیٰ جو مسجد چینیانوالی لاہور میں پڑھا گیا) جن کی شان میں کئی آیات قرآنی وارد ہیں۔اور جن میں سے آخر الذکر کی بابت رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا، تو عمر ہی ہوتا۔

ناظرین! غور فرمائیں کہ مذکورہ بالا خلفاء رضی اللہ عنہما سے سوائے حضرت رسول کریم ﷺ کے کون بڑھ کر ہوسکتا ہے۔

۱۰۔قادیانی مرزا جی بآواز بلند کہتے ہیں کہ مجھ کو اپنے الہاموں پر ایسا ہی یقین اور اون پر ایسا ہی ایمان ہے، جیسا قرآن شریف پر (دیکھو مرزا جی کی کتاب اربعین)۔

گویا قادیانی مرزا جی کے زعم میں قرآن شریف اور ان کے تراشیدہ الہاموں میں کچھ بھی تمیز نہیں۔

اے مرزا جی! آپ اور آپ کے مرید ہم کو کیسے ہی برے خطابوں سے یاد کریں، مگر آپ کی اس قسم کی باتیں سن کر ہمارے دل کو سخت صدمہ ہوتا ہے۔

۱۱۔ مرزا جی اور ان کے خلیفہ اول یا دوئم (کیونکہ ابھی ان میں فیصلہ نہیں ہوا) بآواز بلند پکارتے ہیں کہ براہین احمدیہ کے الہامات اور قرآن شریف کی مکی سورتوں میں کچھ بھی مابہ الامتیاز نہیں۔یعنی ان میں مساوات کا درجہ ہے۔(دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۲۴۔اکتوبر ۱۹۰۰ء)

۱۲۔ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی برملا لکھتا ہے کہ جب خادم یعنی مرزا صاحب اور مخدوم یعنی حضرت محمد ﷺ دونوں ایک سے حربے اور ہتھیار لے کر آئے ہیں، تو کیا وجہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جاوے۔ (دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۹۰۰ء)
(مولوی عبدالکریم کے ارشادات حسب ذیل ہیں۔ بہاء۔

زمانہ کے سینکڑوں چکروں اور صدیوں کے انتظاروں کے بعد خدا تعالی نے ہمارے زمانہ میں نبوت اور رسالت کے منہاج پر ایک سلسلہ کھڑا کیا ہے جس نے رسالت اور نبوۃ کو بڑی صفائی سے ہم پر منکشف کر دیا ہے اور رسالت کا چہرہ جو صدیوں کے شکوک و وساوس کے بادلوں میں چھپ گیا تھا اصلی روشنی کے ساتھ ہم پر جلوہ گر کیا ہے اس مبارک ظل نے نہ صرف ایک اصل کو بلکہ ساری نبوتوں اور رسالتوں کو نئے سرے سے زندہ کر دیا ہے۔ درحقیقت اللہ تعالی کا بڑا احسان اور خاص فضل ہم پر ہے کہ ہمیں خیالی اور قیاسی باتوں سے دل بہلانے کی ضرورۃ نہیں پڑتی ہم میں خاص اسی رنگ اور اسی نمونہ پر ایک فرستادہ ربانی اور مرسل یزدانی موجود ہے۔ اس مبارک انسان کے وجود نے اپنے فعل اور قول اور علامات صدق سے وہ ساری راہیں صاف کر دی ہیں جو مدتوں مسدود رہیں اور کسی رہرو کا نقش پا ان پکھڈنڈیوں پر نہ ملتا تھا اور ہم نے اسی شرح صدر اور ذوق سے ان ہی دلائل اور حجج سے، ان ہی علامات صدق سے اسے پہچانا ہے جس کے وسیلہ سے صحابہ (رضوان اللہ علیهم اجمعین) نے نور محمدی کو (علیه افضل الصلوات و التسلیمات) سے پہچانا۔ قسم اس خدائے ذوالجلال کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے میں ہر وقت اس مصفا آئینہ میں تمام نبیوں اور مرسلوں اور اہل اللہ کا صاف صاف چہرہ دیکھتا ہوں۔ الغرض اس وقت خدا کے فضل سے حضرت مرسل اللہ مسیح موعود کے طفیل ہمارا بوجھ بہت ہلکا ہو گیا ہے اور ہمیں بڑی آسانی سے پتہ مل گیا ہے کہ خدا کے فرستادے کیسے ہوتے تھے اور کن علامات سے وہ شناخت کئے جاتے تھے۔ مبارک ہو اس آنے والے کو جس نے تمام آچکے ہووں کی لاج رکھ لی اور دین حق کو جو افسانوں کے رنگ میں ہو چکا تھا پھر اپنے انفاس مسیحی سے بحال کیا اور مبارک ہو اس قوم کو جن کو اس پر آشوب وقت میں عنایت ازلی کا بدرقہ سیدھا قادیان کی دارالامان میں لے آیا اور ان کا ہاتھ خدا کے ہاتھ میں دے دیا۔ اب بڑی بات جس پر میں اپنی جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ کس درجہ کا ایمان ہمیں اس امام ہمام کی نسبت رکھنا چاہیے۔ میں صاف صاف کہتا ہوں اور بصیرۃ اور شرح صدر سے کہتا ہوں کہ اسی قسم کا ایمان جو اس امام کے متبوع و مقتداء (ﷺ) کی نسبت چاہا گیا ہے۔ جب کہ یہ مرسل اللہ اسی رنگ اور اسی منہاج اور اسی کے قدم پر آیا ہے اس لئے کہ اسی ایمان کو ان ہی طاقتوں اور معجزوں کے ساتھ ثریا سے اتارنے کے لئے آیا ہے جو قرآن شریف کریم نے دنیا کو بخشا تھا غرض جب کہ چشمہ ایک ہی ہے اور آقا اور غلام دونوں ایک ہی مقصد کو پورا کرنے کیلئے یکساں ہتھیار لے کر آئے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ مرسلان الہی میں تفریق روا رکھی جائے۔ الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ یہ سترہ اگست ۱۹۰۰ء کا خطبہ ہے اور اڈیٹر الحکم نے اس پر یہ نوٹ لگایا ہے:

یہ خطبہ اس قابل ہے کہ اگر ہر روز نہیں تو ہفتہ میں ایک بار ضرور پڑھ لیا جایا کرے کیونکہ اس سے وہ معرفت اور نور ملتا ہے جس کے لئے یہ چودھویں صدی مبارک اور مخصوص کی گئی ہے۔ ہمارے اپنے الفاظ اس خطبہ کی حقیت اور حقیقت کے بیان کرنے سے قاصر رہ گئے ہیں جب کہ خود حضرت امام حجۃ اللہ فی الارض جناب مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس کی تعریف فرمائی ہے۔ (الحکم ۲۴۔ اگست ۱۹۰۰ء ص ۶۔۷)

۱۳۔ مرزا جی کے مرید مخلص رسول شاہ نامی قادیان سے ایک خط کے جواب میں رقم طراز ہیں: .....مرزا جی پر.....رسول کریم ﷺ پر (دیکھو اخبار الحکم ماہ ستمبر ۱۹۰۰ء)

۱۴۔ مرزا جی کا جرنیلی آرڈر مریدوں کے نام ہے کہ میری ازواج مطہرات آپ کی مائیں ہیں۔ چنانچہ مریدان باصفا ان کو بمنزلہ حضرت عائشہ صدیقہ تسلیم کرکے ام المومنین سے ملقب کرتے ہیں۔

۱۵۔ مرزا جی کے مرید یا وزیر اعظم عبدالکریم صاف لکھتے ہیں کہ

> یا تو ابتداء اسلام میں آنحضرت ﷺ نے دین کی اشاعت میں کوشش کی، یا آخر میں مرزا صاحب نے خاتم الخلفاء کا خطاب (مولوی صاحب مذکور سے) حاصل کیا، اور ان دونوں زمانوں کے بیچ میں کچھ بھی نہیں۔
>
> (دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء)

(مولوی عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی کا کہنا ہے:

و آخرین منھم لما یلحقوا بھم ۔قرآن شریف نے دو ہی زمانوں کا ذکر فرمایا ہے ایک وہ جس میں خود وہ کامل انسان مطہر اور مزکی معلم موجود تھے اور بلا واسطہ ایک جماعت کو تیار کیا دوسرا وہ زمانہ جس میں رسول اللہ ﷺ خاتم الخلفاء حضرت مسیح موعود کے توسط سے ایک جماعت کے معلم ہوں گے۔

قرآن شریف پر غور سے نگاہ کرو درمیانی سلسلوں کا کوئی ذکر نہیں کیا جیسے موسی علیہ السلام سے لے کر حضرت مسیح علیہ السلام کے درمیانی سلسلوں کا کوئی ذکر نہیں کیا اسی طرح آنحضرت ﷺ سے لے کر خاتم الخلفاء (مرزا قادیانی) کے درمیانی زمانہ کا کوئی ذکر نہیں بلکہ خاتم الخلفاء ہی کا حضور کے بعد ذکر کیا ہے پس جب کہ یہ بات ہے تو میرے دوستو! میں تمہیں اس لحاظ سے مبارک باد دیتا ہوں کہ اس سلسلہ عالیہ میں تم شامل ہو جو آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کا موعود و مصداق ہے۔ الحکم ۱۰ مئی ۱۹۰۱ء ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ و وضعنا عنك وزرك الّذی انقض ظهرك و رفعنا لك ذكرك
(ترجمہ۔اور رکھ لیا ہم نے بوجھ تجھ سے،وہ بوجھ جس سے تیری کمر بیٹھ رہی تھی اور تیرے لئے ہم نے تیرے ذکر کو بلند کیا)

یہ آیت بھی جو خاص آنحضرتﷺ کی ذات پاک کیلئے خدا نے وحی کی ہے۔ مرزا صاحب قادیانی اپنی ذات کو اس کا مورد و محل بتاتے ہیں۔

۱۷۔مولوی عبدالکریم سیالکوٹی مذکور، قادیانی مرزا جی کو کل انبیاء علیهم السلا م کا لب لباب اور بالخصوص آنحضرتﷺ کے دونوں بروز یعنی محمد و احمد بتاتے ہیں۔(دیکھو اخبار الحکم ۲۴۔اکتوبر ۱۹۰۰ء ص ۸)

۱۸۔ اذكر نعمتی الّتی انعمت علیك انّی فضلتك علی العالمین۔
(ترجمہ:(اے مرزا جی) ان نعمتوں کو یاد کرو جو تجھے دی گئیں۔میں نے سب جہانوں پر تجھے فضیلت دی)

اے ناظرین اخبار! غور فرمائیے کہ سب جہانوں پر بزرگی اور برگزیدگی سواء انبیاء علیهم السلا م کے کس کو ہوسکتی ہے۔کیا مرزا صاحب کو جو انکم ٹیکس وغیرہ سے بچنے کے لئے حیلے تراشتے ہیں، اور جب پیشین گوئیاں غلط ہوتی ہیں تو قرآن شریف پر الزام لگاتے ہیں۔

۱۹۔یا ایّها المدّ ثّر۔ قم فا نذر ۔و ر بّك فكبّر۔(المدثر:۱۔۳)
قرآن شریف میں آنحضرتﷺ کی شان میں ہے۔قادیانی مرزا جی زبردستی اپنی طرف لگاتے ہیں۔

۲۰۔خداوند تعالی آنحضرتﷺ کو فرماتا ہے:

قل ان كنتم تحبّو ن الله فاتّبعو نی یحببكم الله (آل عمران:۳۱)(ترجمہ: کہدے اے محمد کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھنا چاہتے ہو،تو میرا اتباع کرو،تا کہ خداوند تم سے محبت کرے)

مرزا جی اس آیت کا شان نزول بھی اپنی ہی طرف فرماتے ہیں۔

اب برخلاف حکم خدا و رسول، رسول کی اتباع سے لوگوں کو ہٹا کر یہ کہنا کہ میرا اتباع کرو، شرک فی النبوۃ نہیں تو کیا ہے۔شرک فی النبوۃ کے سر میں کیا سینگ ہوا کرتے ہیں۔

۲۱۔مرزا جی نے ان دونوں آیات کو اپنے پر وحی نازل ہونا بتایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ و اتل ماأوحی الیك من ربّك ولا تصعّر خدك للنّاس ۔(لقمان:۱۸)

۲۔ قل انّما انا بشر مثلکم یوحی الیّ ۔ (الکھف:۱۱۰)

حالانکہ الیوم اکملت لکم دینکم کے بعد وحی منقطع ہوگئی اور نبوۃ ختم ہو چکی، گو اس کا فیض تا قیامت جاری ہے۔

۲۲۔ و ماارسلناك الاکافة للناس

۲۳۔ یا ایھا الناس انّی رسول اللہ الیکم جمیعاً جس کے حاشیہ پر لکھتے ہیں ای مرسلاً من اللہ ۔

یہ دونوں الہام مرزا صاحب قادیانی (جو اصل میں قرآن شریف کی آیات ہیں) ایسے ہیں کہ سوا آنحضرت ﷺ کے کسی نبی اور رسول کو ان کی عزت حاصل نہیں ہوئی ۔ان الہاموں کا مورد و محل مرزا جی اپنی ذات بتاتے ہیں۔ سچ ہے:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

بالآخر ہماری گذارش ہے کہ ارباب فہم و فراست ان سب آیات کو بہیئت مجموعی دل میں جمع کر کے اپنے کانشنس سے فیصلہ لیں کہ یہ دعوی نبوت ہے یا نہیں۔اور جو نتائج نکل سکتے ہیں ارشاد فرما کر ہماری غلطی کو دفع کریں۔ راقم: ا۔د

مولانا احمد حسن شوکت اداراتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

سبحان اللہ! سبحان اللہ! مولانا ا۔د، کس خلوص اور سچی ہمدردی سے اسلام کی تائید اور ایک ملحد کے ہفوات و اباطیل کی تردید فرما رہے ہیں۔امید ہے کہ ہمارے علماء کرام، ناظرین ضمیمہ و اخبار و مفتیان شحنہ ہند، مولانا ممدوح کا ہاتھ نصرت اسلام میں بٹائیں گے۔

مولانا جس تحقیق و تدقیق سے جعلی مہدی اور نبی کاذب کے دعاوی کا استیصال فرما رہے ہیں، مرزا قادیانی اور اس کے حواری کے پاس ان کا جواب ہی کیا ہے۔اور جواب دینے کا کیا منہ رکھتے ہیں۔ کیوں شپر کون کی طرح کونوں کھدروں میں چھپے بیٹھے ہیں، کیوں مقابلہ پر نہیں آتے۔

یا تو یہ لمبے لمبے دعوے تھے کہ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی جواب نہیں دیتا، اب یہ کیفیت ہوگئی کہ ضمیمہ شحنہ ہند اور اسکے رجال الغیب نے چند ہی روز میں کاذب مہدویت اور جعلی مسیحیت اور ملحد بنانے کی مشین کے کیل پرزے توڑ ڈالے۔ عصائے موسیٰ، قطع الوتین وغیرہ کتابوں کا جواب تو کیا دیں گے، ضمیمہ کے مختصر سے آرٹکلوں کا جواب بھی نہیں بن پڑتا، اور نہ بن پڑے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی سے معاذ اللہ آنحضرت ﷺ کی بعثت و رسالت بالکل فضول اور عبث ٹھہرتی ہے اور در حقیقت مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک کوئی وقعت کسی نبی کی مرزا کے مقابلے میں نہیں۔

بھلا غضب خدا کا چند خود غرض الو کے پٹھوں کے سوا کون مسلمان تسلیم کرسکتا ہے کہ قرآن بجائے آنحضرت ﷺ کے مرزا قادیانی پر نازل ہوا ہے۔ دعویٰ تو یہ کہ میں عیسائیت وغیرہ کے دور کرنے کو دنیا میں اترا ہوں، مگر افعال سے یہ ثابت کیا جاتا ہے کہ مذہب اسلام کے مٹانے کو آیا ہوں۔

ایسے ملحد کا اثر غیر مذاہب پر بھی نہیں پڑسکتا، کیونکہ مذاہب غیر والے خوب جانتے ہیں کہ پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ ہیں، اور دوسرا شخص جو نبی بننے کا دعویٰ کرے یا تو فریبی اور مکار ہے یا جنونی اور خبط الحواس۔

اسی لئے گولڑہ ضلع راولپنڈی میں جناب پیر مہر علی شاہ صاحب نے بذریعہ اسلامی انجمن اس امر کا قطعی فیصلہ فرما دیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو کچھ مذاہب غیر کے مقابلے میں لکھتا اور کارروائیاں کرتا ہے، وہ اسلام کی طرف سے نہ سمجھی جائیں۔ کیوں کہ ان سے مقدس مذہب اسلام کی توہین ہوتی ہے اور جو شخص اسلام اور بانی اسلام کی توہین کرے وہ اہل اسلام سے نہیں۔

معلوم نہیں ہمارے ہم عصر اسلامی اخبارات اب تک کیوں خاموش ہیں۔ کیا انہوں نے مرزا کو مسیح موعود اور نبی برحق تسلیم کرلیا ہے۔ اگر درحقیقت تسلیم کرلیا ہے، تو بذریعہ اخبارات تصدیق و تائید کریں، اور تسلیم نہیں کیا تو تردید کریں۔ ورنہ درصورت ساکت رہنے کے ان پر یہ الزام وارد ہوگا:

السّاکت عن الحقّ شیطان اخرس۔ (الحدیث)

(یعنی حق الامر کے اظہار سے چپ رہنے والا گونگا شیطان ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب چاہو شیطان بنو، چاہو نیکی کے فرشتے بنو۔

تعجب ہے کہ ہندو اخبارات تو قادیانی اقاویل باطلہ کی تردید کریں اور اسلامی اخبارات اس دشمن اسلام کی تردید نہ کریں۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جون ۱۹۰۱ء جلد ۱۹ و ۲۱۔ ص ۶۵۔ ۶۸)

مقابلہ چند اوصاف

مولوی امام الدین گجراتی ((جو گجرات میں مدرس سکول تھے اور سرسید احمد خان کے معتقد تھے) لکھتے ہیں:

موعود مسیح (مرزا قادیانی) کہتا ہے کہ مجھ پر یہ الہام ہوا ہے کہ

انت اشدّ مناسبة ۔

پس ارباب فضل و کمال ان مناسبتوں کو جو ان دونوں میں ہیں، برائے افادہء عام ظاہر فرماویں۔ ہم فی الحال چند باتیں جو دونوں میں ثابت ہیں بیان کرتے ہیں۔

☆ اصلی مسیح کو مرزا جی نے بلا باپ تسلیم کیا ہے۔ (اخبار الحکم۔ ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۱ء)

موعود مسیح (مرزا قادیانی) کے والد کو اکثر اضلاع پنجاب کے لوگ جانتے ہیں، جنہوں نے موعود کو لکھایا، پڑھایا، اور بہت مدت اس کے سر پر سلامت رہے۔

☆ اصلی مسیح کا مشن یہودیوں کی طرف تھا۔

موعود مسیح کا مشن خاص مسلمانوں کی طرف ہے، جن کا ایمان توحید و رسالت حضرت رسول کریم ﷺ پر ہے، اور جو اہل قبلہ ہیں اور موعود ان کو ملعون اور شیطان اور بے ایمان اور یہودی کہتا ہے۔

☆ اصلی مسیح نے اپنی زندگی بھر میں کوئی بی بی نہیں کی۔

موعود مسیح کی تازگی پسند طبیعت نے اپنی پرانی بی بی کو علیحدہ کیا، اور ایک نیا نکاح دہلی سے کیا۔ اس پر بھی قانع نہ ہوا، اور بایں عالم پیری اب تک بھی الہامی بی بی کا شوق ہے جو افسوس ہے کہ پورا ہوتا نظر نہیں آتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆اصلی مسیح دنیا کے مال و دولت سے نفرت رکھتا تھا۔
موعود مسیح مال و دولت دنیا کا عاشق ہے۔
☆اصلی مسیح کہتا تھا کہ کل کی روٹی کا فکر نہ کرو۔
موعود مسیح لطائف الحیل سے زر و مال جمع کر کے اپنی بی بی کے نام فرضی رہن کرتا ہے۔
☆اصلی مسیح نے کوئی کتاب اپنے ہاتھ سے نہیں لکھی۔
موعود مسیح تازہ رسالے اور اخبارات و اشتہارات جاری کرتا ہے جن میں سبّ وشتم و لعنتیں وغیرہ ہوتی ہیں۔
☆اصلی مسیح کوڑھیوں، اندھوں اور گونگوں کو اچھا کرتے تھے۔
موعود مسیح دیگر اشخاص کو تو کیا اچھا کرتے ،اپنے وزیر اعظم کی آنکھ کا شہتیر نہ نکال سکے، نہ ٹانگ کا لنگ اور سر کی کھجلی مٹا سکے۔
☆اصلی مسیح جا بجا پھرتا اور وعظ کرتا رہا۔
☆ موعود مسیح نے جب سے لدھیانہ اور دہلی سے شکست کھائی، کبھی گھر سے باہر قدم نکالنے کا نام تک نہ لیا۔ اور باوجودیکہ پیر مہر علی شاہ گولڑہ والے حسب الطلب مثیل بمقام لاہور آئے ،مگر مثیل یا موعود مسیح نے اپنے مارے جانے کے خوف سے اپنے بیت الفکر سے باہر آنا منظور نہ کیا۔
☆اصلی مسیح نے نقلی یا موعود مسیح کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔
موعود مسیح نے اصلی مسیح کو مغلظ گالیوں سے پکارا اور (معاذ اللہ) لچّا اور بدمعاش وغیرہ کہا دیکھو نور القرآن حصہ دوم۔
☆اصلی مسیح چونکہ اولوالعزم رسول تھے ان کی سب پیشین گوئیاں پوری ہوئیں۔
مثیل یا نقلی مسیح کی کوئی پیشین گوئی پوری نہ ہوئی۔
☆اصلی مسیح نے توریت کی تصدیق کی۔
نقلی مسیح نے قرآن شریف کی آیات توڑ کر اپنے مطلب کے مطابق بنایا۔
☆اصلی مسیح انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ خاندان سے ہے۔
مثیل یا نقلی مسیح مغلوں کے خاندان سے ہے۔
☆اصلی مسیح نے اپنی سکونت یا رہائش کے لئے کوئی مکان نہیں بنایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقلی مسیح نے محل بنائے اور اب منارۃ المسیح تیار ہونے لگا ہے۔
☆ اصلی مسیح نے کوئی حقیت (اراضی وغیرہ) پیدا نہیں کی۔
نقلی مسیح حارث اور خارص ہیں اور اراضی و باغ کے مالک۔
☆ اصلی مسیح نے کہا اگر کوئی تمہارے دائیں گال پر طمانچہ مارے، تو بایاں بھی رکھ دو۔
نقلی مسیح ناحق بے موجب نیک اور پاک لوگوں کو ستاتا اور گالیاں دیتا ہے۔
☆ اصلی مسیح نے کہا اگر کھانے کے لئے کالا نمک اور پوشاک کیلئے ٹاٹ مل جائے، تو اسی پر قناعت کرو۔
نقلی مسیح کے یہاں سیروں کستوری اور بادام روغن میں دم کئے ہوئے پلاؤ اور یاقوتیاں استعمال میں لائی جاتی ہیں اور اسباب عشرت کا ایک سٹور جمع ہوتا ہے۔
☆ اصلی مسیح ابن مریم کے نام سے مشہور ہیں۔
نقلی مسیح کو لوگ ابن ... کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔
☆ اصلی مسیح نے باوجود رسول ہونے کے کسی سے بیعت نہیں لی۔
نقلی مسیح روبروئے حاکمان وقت لوگوں سے بیعت لیتا ہے۔
☆ اصلی مسیح مردوں کو زندہ کرتے تھے۔
نقلی مسیح زندوں کو مارنے کی آرزو میں ہے۔

علماء وقت نقلی مسیح کو منع کرتے ہیں کہ الحاد سے باز آؤ، وہ ان کو بدذات اور گوہ کے کیڑے وغیرہ کہکر اپنا غصہ نکالتا ہے جسکا فیصلہ قیامت کو ہوگا۔

راقم۔ ا۔ د (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جون ۱۹۰۱ء جلد ۱۹ وا ۲۔ ص ۶۹۔ ۷۰)

کابل میں امام الزمان کا مشن

ایک صاحب براہ خلوص وارادت مجھے تحریر فرماتے ہیں کہ اگر آپ کے امام الزمان (مرزا قادیانی) ایک روز کے لئے بھی کابل ہو آئیں، اور اپنے دعوی کی منادی کریں، تو راقم تین لاکھ روپئہ سلسلہ کی امداد میں دینے کو تیار ہے....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ امام الزمان (مرزا قادیانی) پر الہام ہوا ہے کہ ان کی حفاظت خدا کے ہاتھ میں ہے، تو اب کس بات کا خوف ہے۔اور یہ کسی طرح یقین نہیں کہ ہندوستان میں تو امام الزمان کا خدا ساتھ رہے، اور کابل میں ان کا ساتھ چھوڑ دے۔ایسا خدا کس کام کا۔

انگلش عمل داری میں تو مرزا جی کا غرانا فضول ہے کیونکہ یہاں کسی کا بال تک بیکا نہیں ہوتا۔

جس قدر انبیاء دنیا میں آئے ہیں انہوں نے مخالفوں ہی میں اپنی بعثت کا اظہار کیا ہے۔اور جب کہ اصیل المسیح دشمنوں کے ہاتھوں صلیب پر کھنچے گئے، اگر مثیل المسیح بھی کابل میں پھانسی دیئے جائیں تو زہے قسمت، مماثلت تامہ ہو جائے گی، ورنہ مثیل المسیح ہونے کا دعوی غلط ہوگا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا تو فرض عین ہے کہ کابل جائیں اور سر کے ختنہ ہو جانے کی بالکل پرواہ نہ کریں۔یقین ہے کہ مرزا جی کا یہ دل گردہ دیکھ کر پبلک ان کو ضرور امام الزمان تسلیم کرلے گی۔

راقم: مرزا جی کا پہلا معتقد

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جون ۱۹۰۱ء جلد ۱۹ و ۲۱ ص ۷۰)

مرزائیوں کا عجز

ناظرین ضمیمہ (شحنہ ہند میرٹھ) کو مژدہ ہو کہ ضمیمہ نے اپنا وہ فوری اثر دکھایا کہ مرزائیوں کے پاؤں اکھڑ گئے۔آجکل ان کو قادیان میں اپنے حواری کے سنبھالنے کی فکر کے سوا دوسرا مشغلہ نہیں۔چنانچہ گزشتہ اخبار الحکم (۱۰ مئی ۱۹۰۱ء ص ۱۳) میں یہ عبارت درج ہے:

> اللہ تعالی میرے اور آپ کے دل میں پاک صحابہ کی سی تاثیر ڈالے۔امام کی دعاؤں اور تاثیر میں کوئی قصور نہیں ہم کو اپنے اپنے ظروف کے موافق اس سے پانی لینا ہے اسلئے ہمیشہ دعاؤں میں لگے رہو کہ خدا ایسا کرے کہ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کشتی سے نہ اتارے اس دنیا میں ذلت بدعہدی عہد شکنی کا کلنک نہ لگے کیونکہ ساری توفیقوں کا مخزن خدا ہی ہے۔ راقم عبدالکریم

اور مرزا جی کا فرمان الحکم (۱۰ مئی ۱۹۰۱ء ص ۱۳) میں یہ ہے:

جو انعامات اور طاقتیں بزرگ نبیوں کو ملی تھیں، وہ سب میں لیکر آیا ہوں۔ اور جس جگہ میں بیٹھا ہوں، اگر آج اسی جگہ حضرت موسیٰؑ یا حضرت مسیح ہوتے، تو وہ بھی اسی نظر سے دیکھے جاتے جس نظر سے میں دیکھا جاتا ہوں۔.. اور کوئی گالی نہیں جو ہم کو نہیں دی گئی۔ کوئی صورت ایذاء رسانی کی نہیں جو ہمارے لئے نہیں نکالی گئی، مگر ہم ان ساری بدزبانیوں کو سہتے ہیں۔ اور ان ساری تکلیفوں کی برداشت کرنے کو ہر وقت آمادہ ہیں۔

اس پر ہماری التماس:

اجی مرزا صاحب! آپ کو کیا ہو گیا ہے۔ میں بھی آپ کی پارٹی میں ہوں، مگر آپ کے روزمرہ نئے نئے دعوے دیکھ کر حیران ہوں۔ میں ہی نہیں بلکہ آپ کے بہت سے مرید دل میں قطعاً آپ سے متنفر اور بیزار ہیں۔ آپ کے اس ارشاد کے مطابق تعمیل نہیں کرتے کہ دوسرے مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔ میں دیکھتا ہوں کہ تمام مرید مسجدوں میں آکر برابر دوسرے امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں، البتہ بعض جہلاء ہٹ کرتے ہیں۔ یہ جھونجھل شائد اس لئے ہے کہ آپ پر اور آپ کی جماعت پر تمام عالموں اور اماموں نے ملحد اور کافر ہونے کا فتویٰ لگا دیا ہے۔ مرید اس لئے اور بھی بددل ہو رہے ہیں کہ آپ سے تصویر پرستی مریدوں کی تعداد علمی غلطیوں بدزبانی جھوٹی پیشین گوئیوں کے الزامات کا کچھ جواب نہیں بن سکا۔ وہ دوسرے مسلمانوں کے سامنے شرمندہ ہوتے ہیں کیونکہ وہ صاف صاف معاملات میں آپ کی طرح تاویل کرنا نہیں جانتے۔ راقم: پہلا مرزائی۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جون ۱۹۰۱ء جلد ۱۹ و ۲۱۔ ص۔۷۰۔۷۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا ایک چیلا

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ضمیمہ (شحنہ ہند میرٹھ) کے دھواں دھار اور لاجواب مضامین سے مرزائیوں کے پیٹوں میں باؤ گولے چھوٹ رہے ہیں۔ ریاست بٹھنڈا سے ایک چیلے نے بڑے شوق سے دو تین کارڈ بھیج کر ضمیمہ منگوایا۔ ہم نے حسب قاعدہ ۸ ضمیمے بھیج دیئے اور لکھ دیا کہ مبلغ.... بھیج دیجئے تاکہ آپ کا نام درج رجسٹر ہو کر ضمیمہ جاری ہو جائے۔

مگر بعد میں معلوم ہوا وہ غالی مرزائی ہیں، صرف تاؤ دیکھنے کو ضمیمہ منگوایا ہے۔ ہم نے ایک خط لکھا کہ آپ کس خبط میں پڑے ہیں، مرزا جی تو دین اسلام کو مٹانا اور تصویر پرستی وغیرہ ممنوعات ومحرمات شرعیہ کو رواج دینا چاہتے ہیں اور آپ کو محمدی بننا چاہیے نا کہ مرزائی۔ یہ شرک فی الرسالت ہے۔

ہمارے خط کا جواب کوئی دو ہفتے بعد آیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جواب حاصل کرنے کو قادیان بھیجا گیا تھا۔ مگر جواب کیا نور علی نور آیا ہے کہ اسکول کے بچے بھی اس پر قہقہہ اڑا سکتے ہیں کہ کتب طبیہ میں تصویریں موجود ہیں اور ندوۃ العلماء نے فتوی دیدیا ہے کہ ایسی تصویروں کا بنوانا اور رکھنا جائز ہے۔

کیا خوب! یہ ابھی معلوم ہوا کہ مرزا جی میڈیکل رفارمر اور سرجن جنرل بھی ہیں۔ مگر معلوم نہیں ڈپلوما کون سے طبی کالج سے حاصل کیا ہے۔ ندوۃ العلماء پر بالکل اتہام ہے، وہ تصویر پرستی کو ہرگز جائز نہیں کرسکتا۔

کیا طبی کتابوں میں جو تصویریں ہیں، ان کی ایسی ہی عظمت کی جاتی ہے جیسی مرزا جی کی تصویر کی۔ اور کیا وہ علیحدہ علیحدہ اسی طرح فروخت ہوتی ہیں جس طرح مرزا قادیانی کی تصویریں۔

طبی کتابوں میں تو برہنہ تصویریں ہوتی ہیں جن میں واشگاف طور پر عضو مخصوص اور ان کا پیمانہ وغیرہ دکھایا جاتا ہے۔ کیا ان تصویروں کو بھی کوئی اسی طرح بوسے دیتا ہے جس طرح مرید اور مریدنیاں مرزا جی کی تصویر کو بوسہ دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا جی کی تصویر بھی برہنہ ہوتی ہے۔ لیکن نا امید نہ ہونا چاہیے جس طرح ہنود اور ان کی عورتیں مہا دیو جی کی ننگی تصویر اور ان کے ... کی پوجا کرتی ہیں ،اسی طرح جس قدر عقیدت بڑھتی جائے گی چند روز میں مرزا جی کی برہنہ تصویر کی بھی تمام مرید اور مریدنیاں پوجا کرنے لگیں گی۔

پھر طبی تصویریں بنانے کا اسلامی شریعت نے کہاں حکم دیا ہے۔ مگر اب تو مرزائی شریعت پر عمل ہے۔ اسلامی شریعت ہے کیا چیز۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جون ۱۹۰۱ء جلد ۱۹ و ۲۱ ص ۷۱۔۷۲)

طویلہ کی بلا بندر کے سر

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

غریب اپاہج مولوی عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی ہی کو سب نے مہرے پر رکھ دیا ہے، اور مثیل المسیح نے بھی اسی کو اپنی بدعملیوں کے کفارے میں چڑھا دیا ہے۔ یہی مسلمانوں کو گالیاں دیتا اور گالیاں کھاتا ہے اور اس فخر و مباہات پر ناز کرتا ہے۔

جس طرح کبوتر بازوں میں کٹی کبوتر ہوتا ہے کہ کبوتر باز اس کی دم اور پر نوچ کر اچھالتے ہیں، اور یہ غریب پھڑ پھڑا کر زمین پر گر جاتا ہے۔ اس سے کبوتر بازوں کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ دوسرے کبوتر اسکو دیکھ کر آئیں۔ یہی گت سب نے مل کر بیچارے مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی کر رکھی ہے۔

تعجب ہے کہ امام الزمان کی جو خدمت یہ عطائی کر رہا ہے اور ثواب اور نجات کے بورے سمیٹ رہا ہے، دوسرے حواریوں کا دل کیوں نہیں للچاتا، اور وہ کیوں یہ سعادت اور فخر حاصل کرنا نہیں چاہتے۔ حکیم نورالدین بھیروی، مولوی محمد یعقوب ، پیر جی سراج الحق وغیرہ بھی تو اس نعمت کے حصہ دار تھے جس کو صرف عبدالکریم نے محض تنا خوری سے سب کی آنکھوں میں خاک جھونک کر چھین لیا اور ہڑپ کر بیٹھا۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جون ۱۹۰۱ء جلد ۱۹ و ۲۱ ۔ص ۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی دھونس

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

شروع بعثت میں تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے وہ قہر وغضب کی تلوار میان سے نکالی کہ الٰہی توبہ۔ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے گا مارا جائے گا، دھرا جائے گا۔

فلاں شخص نے میری آسمانی جورو چھین لی ہے، اتنے دنوں میں ہلاک ہوگا۔ اور فلاں شخص جس نے میری توہین کی ہے اتنے عرصہ میں زندہ درگور ہوگا۔

یہ بھنک گورنمنٹ کے کان میں جا پہنچی تخویف مجرمانہ کے شکنجے میں کھنچے گئے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور اس کا خدا دونوں مارے خوف کے کانپ گئے۔

پھر کیا تھا، ملکہ معظّمہ کی دوہائی اور بڑے لاٹ صاحب کی تہائی اور چھوٹے لاٹ صاحب اور حکام وقت کی چوتھائی لگی ہونے۔ خطا ہوئی، قصور ہوا، گناہ ہوا، للہ معاف کیجئے۔

جوں توں کر کے قانونی اڑنگے سے نکلے۔ اب دھونس اور تخویف تو آسمانی باپ کے پاس تشریف لے گئی کہ عطاء تو بلقاء تو، صرف گالیاں اور کوسنے باقی رہ گئے۔ یہ بھی چند روز میں ولایت تشریف لے جائیں گے۔

بھلا اصیل المسیح نے بھی کبھی کسی پر دھونس ڈالی۔ اس نے تو یہ حکم دیا کہ دشمنوں کو بھی پیار کرو۔ یہ آسمانی باپ کا علاتی بیٹا مثیل المسیح کیسا ہے کہ سب کو ایک ہی کند چھری سے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

مردوں کو زندہ کرتے تھے جو وہ تو مر گئے
زندوں کے قتل کو یہ مسیح الزمان ہوئے

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جون ۱۹۰۱ء۔ جلد ۱۹ و ۲۱ ص ۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ پکیوان ۱۹۰۲ء

موضع پکیوان تھانہ کلانور کے جلسہ مابین اہل اسلام و مرزائیان کا لب لباب

مولانا اللہ دتا خیاط

(یہ مباحثہ جنوری فروری ۱۹۰۲ء مطابق شوال ۱۳۱۹ھ میں ہوا تھا۔ ان دنوں ابھی اخبار اہل حدیث امرتسر جاری نہیں ہوا تھا اور شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کا بھی ابتدائی دور تھا، مباحثے کی روداد سے خیال ہوتا ہے کہ مولوی اللہ دتا خیاط ساکن سوہل ضلع گورداسپور اس دور میں مسلمانوں کے بڑے اور معروف مناظرین میں سے تھے۔ بہاء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

صفت باری تعالیٰ

تصنیف مولوی اللہ دتہ گورداسپور

تو شہنشاہ شہاندا والی عالی تے متعالی
میں عاجز مسکین تیرے در خالی دست سوالی
تو کہن تھیں عدم موجود کریندا بے پرواہ نوازا
باجھ تیرے معبود نہ کوئی تے مسجود نیزا
حق عبادت مالی بدنی تے قولی افعالی
تیرے باہجھ خداوند عالی غیراں حق نہ والی
ایہا عہد میثاق دیہاڑے سارے لوگ پکارے
الست بربّ رب الایا سب حاضر دربارے
قالوا بلی کل روح الائی سن کے حکم جنابوں
جو تیرے باجھ وہاب نہ ہرگز جس امید ثوابوں
ہے احسان اسان پر تیرا حد تھیں پاک خدایا
بعد پیدائش جن انسانا رازق سب دا آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واہ اللہ تو خالق ہر دا تد بن ہور نہ کوئی
باغ زراعت اند ہر جا قدرت ثابت ہوئی
باغاں دے وچ رنگ برنگے بوٹے ثمر لیاون
سٹے پھلیاں دنب جو چھلیاں قدرت رب دکھاون
عجب عجائب بوٹے الہہ قدرت نال اوپائے
کئی کھٹے کئی مٹھے کوڑے ثمر جو ترش لیائے
انب انار تے کھٹے مٹھے نخل کھجور عناباں
گلگل نبو واکھاں ناکھاں گندم چھولے سورج مکھیاں
گل خیرہ گل نرگس سوسن پھل کمیاں کچناراں
گورکھ پان شاہ ترا تی اٹ سٹ وچ مخلوق شماراں
ماہاں موٹھاں سینجی منیا مولی لسن کپاسوں
کی کی چیزاں آکھ سناواں سب اللہ پاسوں
باغاں دے وچ کوئل کوکے ساون ماہ بہاراں
نال پھلاں دے چہچہ کردی بلبل لکھ ہزاراں
مور چکور بتوری الو مینا طوطے زاغاں
سرخ چمونے بھڑے تتر حمد کرن وچ باغاں
باز بٹیرے شکرے قمری گھگی شارک ڈاراں
یوز پلنگاں ہرنا پاہڑے داس کرن وچ جاڑاں
جو کجھ رب دو جگ اوپایا خاطر نبی پیارے
او پاک محمد ساڈا ہادی عالم دو جگ تارے
ایسے خالق نوں سب پوجو جس دیاں صفتاں عالی
جو بتاں انساناں پوجن جھوٹے سب رزالی
لکھ کروڑاں ہون زباناں اللہ دتہ پیارے
صفت خدا دی ختم نہ ہووے کہہ گئے نبی سوہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشعار در بارہ موضع پیکوان
جو مولوی اللہ دتا نے بعد نماز فجر پڑھے

حمد بے حد حمید مجید جو خالق کون مکاناں
بعد درود رسول اللہ نو جو خورشید جہاناں
حرماں تے اصحاباں تائیں لکھ سلام صلواتاں
آل نبی ازواج تماماں متقیاں برکاتاں
اکثر پنڈاں اندار جاواں وعظ کرن نوں یارا
وعظ تے کرنی بحث میرا کم غیراں سنگ ابرارا
اے پر اک پکوان موضع ایسا نظری آیا
کی میں عرضاں آکھ سناواں جو کجھ حال دسایا
دین داری دا زور زیادہ ہویا فضل رحمانو
بہت نمازی نظری آئے شک نہ اس وچہ جانو
نال نمازیاں مسجد بھر دی واہ واہ فضل الٰہی
اندر باہر نمازی ہوون ہوئی خوشی سوائی
خلق انہاں دا عاجز بندہ کیونکر آکھ سناوے
اک تھیں اک خلیق زیادہ عاجز نظری آوے
بغض نہ کینہ حد عداوت لوکاں وچ دسایا
واہ واہ حب محبت لوکاں رب دا فضل سوایا
خاطر خدمت کرن مہماناں دل دے نال پیاروں
اللہ دتیا فضل خدا دا جاپن سب ابراروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرائط مباحثہ کا تقرر

چونکہ جلسہ کی خبر پہلے ہم لوگوں کو تو ہرگز نہیں دی گئی صرف تین روز پہلے اطلاع ہوئی کہ جلسہ پر مرزائی مولوی آویں گے اس لئے ہم پورا پورا کوئی بندوبست نہیں کر سکے۔ آدمی بھیج کر حافظ نور محمد صاحب سکنہ ڈیڑھ گوار اور مولوی عنایت اللہ صاحب سکنہ بھیکو چک کو بلوایا گیا لیکن یہ دونوں صاحب مرزا قادیانی کے عقاید سے بکلی ناواقف تھے اور بحث کی جرأت نہ رکھتے تھے۔ اس لئے ہم سب معاونین جلسہ گھبرا گئے لیکن چونکہ اللہ جل وعزاسمہ اپنے دین کے حافظ ہیں ہماری بہتری کیلئے جناب مولانا و اولانا مولوی صاحب اللہ دتا قوم خیاط سکنہ موضع سوہل کو بھیج دیا اور بغیر بلائے حاضر ہو گئے تو انہوں نے آکر بحث کا بیڑا اٹھایا کیونکہ مولانا صاحب، مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کلی سے پورے واقف تھے اگر مولانا اللہ دتا صاحب اس جلسہ پر قدم رنجہ نہ فرماتے تو ہمارے گرداگرد کے چند گاؤں ضرور ہی مرزائی ہو جاتے۔ مگر کیوں ہوتے؟ جب کہ باری تعالیٰ کو دین اسلام پیارا مذہب تھا۔ چنانچہ ارشاد فرمایا ان الدین عند اللہ الاسلام۔

مولانا اللہ دتا صاحب نے بحث میں وہ لطف دکھایا کہ آج تک کسی بحث میں کسی کو فوق ملا ہوگا۔ مرزائیوں کا ایسا ناطقہ بند ہوا کہ دو روز بعد ختم ہونے بحث، مرزائی (گاؤں میں موجود) رہے مگر باہر نکل کر نہیں دیکھا۔

مولانا اللہ دتا صاحب نے میدان میں دو وعظ بھی کئے مگر مرزائی تو اندر ایسے داخل ہوئے رہے کہ گویا قالب میں روح نہیں۔ یا یوں کہو کہ پکیوان میں ہیں ہی نہیں۔ آخر میدان چھوڑ کر موضع برہلہ میں چلے گئے۔

اس لئے معاونین جلسہ نے مولانا صاحب کو فتح یابی کے انعام میں ایک تھان ململ سفید پر روپیہ رکھ کر سرو پا دیا۔ معاونین جلسہ نے اتفاق سے مشاورت کر کے اس جلسہ کی کاروائی کو بعینہ الفاظ سے مشتہر کر دیا تاکہ کل لوگوں پر واضح ہو جائے کہ مرزائیوں کے پاس ممات مسیح و مرزا قادیانی کے دعوی مسیح میں کوئی سند قوی نہیں معاونین جلسہ کے نام ذیل میں درج ہیں۔ ہو ہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من جملہ معاونین میں سے رائے نتیجہ جلسہ کے لئے یہ صاحب جوکہ مادہ علمی رکھتے تھے مقرر رہے۔ قاضی محمد مہر الدین، عبداللہ درزی، علی محمد زرگر۔ رحیم بخش نمبر دار۔ مولوی عبداللہ۔ کریم بخش۔ سدو جٹ۔ حسنیا جٹ۔ مولا بخش جٹ۔ قاضی وحکیم عمر بخش۔ بھاگ جٹ۔ فضلا۔ فضل الدین نمبر دار۔ جیون۔ رحیم بخش نمبر دار۔ قطب الدین۔ میران بخش۔ قائم الدین۔ محمد اسماعیل۔ گوہر خان۔ نظام الدین۔ منشی نبی بخش۔ منشی فیروز الدین، فضل الدین، قاضی محمد مہر الدین۔ سلطان بخش بڈھا۔ چوہدری فضل الدین۔ حسن الدین۔ ماکھی خان۔ بوٹے خان نمبر دار۔ مرزا امام بیگ۔ مرزا حیات بیگ۔ جھنڈو۔ نور الدین۔ چوہدری جہانگیر۔ جان محمد۔ دتہ جھور۔ روڈا جٹ۔ جاکو جٹ۔ فقیر نواں۔ اسماعیل حجام۔ غلام الدین، جان محمد۔ حافظ شمس الدین۔ علی محمد زرگر۔ بھاتا کشمیری۔ فضلا جٹ۔ نور محمد۔ جوتی برہمن، متراشاہ کلانور۔ بھانا برہمن۔ درگا داس اربہ۔ گوراندتا شاہ۔ ہیرالال خاکروب۔ چوہدری حاکم

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً

لائق حمد وہی خالق کون ومکان ہے کہ جس کے کنہ صفات کے دریافت میں عقل تمام عقلاء زبان کی حیران وسرگردان ہے اور قابل نعت وہی سرور عالم محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں جن کی شریعت غرہ میں ہزارہا مسائل لاینحل سہل اور حل ہوتے ہیں اور صدہا مشکلات آسان اور سہل۔

تمہید۔ ناظرین وسامعین کی خدمت میں معروض ہے کہ جلسہ کی بحث تمام کو واضح کرکے دادخواہاں ہیں کہ بنظر انصاف ملاحظہ فرماویں کہ حق بجانب کس کے ہے چونکہ یہ کاروائی جلسہ مشتہر کرکے تقسیم کیا جاتا ہے جس صاحب کو پہنچے اور دوستوں کو بھی دکھلاوے۔ سوال وجواب ذیل میں ہیں۔ (من جانب معاونین جلسہ ہذا)

محبان میاں جمال الدین وفتح الدین السلام علیکم!

واضح ہو کہ اس طرف کل دوستوں کی متفق رائے یہ قائم ہوئی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے نزول کے بارہ میں گفتگو ہونی چاہیے کیونکہ حاصل سب مسائل مختلفہ فیہ کا اس پر ہے کہ آیا حضرت مسیح علیہ السلام کا نزول حق ہے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ اگر حق ہے تو آیا وہی مسیح جو رسول الی بنی اسرائیل تھے نازل ہوں گے یا کوئی اور۔ سند فریقین کی قرآن مجید و حدیث صحیح سے ہونی چاہیے۔

فقط راقم الحروف عاجز اللہ دتا

ناظرین و سامعین مولانا اللہ دتا صاحب کا انصاف دیکھیں۔ مولانا اللہ دتا صاحب نے فضول بحث کو ترک فرما کر اسی مدعا کو مدنظر کر دیا کہ بحث حیات و ممات میں سوائے تضیع اوقات کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا مگر مرزائی صاحبوں نے یہ پرچہ دیکھ کر انکار کیا۔ گویا یہ بحث ان کو موت کا فرشتہ نظر آیا کہ خدایا یہ کیسا پہاڑ ہم پر ناگہانی گر پڑا۔ جواب آیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔

آشنا بھائی اللہ دتہ صاحب وعلیکم السلام۔

پس واضح ہو کہ خط آپ کا آیا۔ حال معلوم ہوا کہ پہلے مسئلہ حیات و ممات حضرت مسیح علیہ السلام کی بحث شروع کرنی چاہیے۔ جب حیات ممات میں فیصلہ ہو جائے تو ہم نزول مسیح کے جواب دینے کو تیار ہیں اگر حیات مسیح ثابت ہو جاوے تو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے اگر ممات ثابت ہوگئی تو پھر دیکھا جائے گا کہ کون مسیح نازل ہوگا۔ بہر حال حیات و ممات میں بحث ہونی چاہیے۔

فقط جمال الدین (قادیانی) سیکھوان کلانور ضلع گورداسپور

ناظرین و سامعین انصاف سے داد دیں کہ مرزائی صاحبوں نے مسئلہ نزول مسیح میں بحث کرنے سے کیا صاف لفظوں میں انکار کیا۔ کیا ضرورت تھی حیات و ممات کے مسئلہ میں بحث کرتے؟ آخر رجوع تو اسی طرف ہونا تھا جیسا کہ آگے مرزائیوں سے ظہور میں آئے گا۔ (من جانب معاونین جلسہ ہذا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً

میرے پیارے دوست میاں جمال الدین صاحب وعلیکم السلام۔

پرچہ آپ کا مطالعہ میں آیا۔ حال معلوم ہوا۔ چونکہ بحث مسئلہ حیات و ممات کو عرصہ دراز گذر چکا ہے جس سے کوئی نتیجہ آج تک ظہور میں نہیں آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیگر التماس یہ ہے کہ مسئلہ حیات وممات کو صاف کر کے پھر بھی رجوع اسی مسئلہ کی طرف ہوگا (یعنی نزول مسیح علیہ السلام کی طرف) اس لئے میں بڑی عاجزی سے عرض کرتا ہوں کہ جس مسئلہ کی بحث تضیع اوقات کر کے پھر شروع کرنی پڑے گی کیوں نہ اس مسئلہ میں فیصلہ لکھا جائے تاکہ لوگوں پر واضح ہو جائے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ہی نازل ہوں گے یا کوئی اور اور اگر آپ کا منشا تضیع اوقات اور اوراق کی سیاہی کا ہے تو آپ لوگوں کو باواز بلند فرماویں کہ سب لوگ اپنے گھروں کو چلے جاویں فیصلہ کچھ نہ ہوگا۔ وبس فقط

مسکین اللہ دتا خیاط سکنہ سوہل۔حال وارد پکیوان مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۲ء

اسکا جواب مرزائی صاحبوں نے تحریری کچھ نہ دیا۔ کھڑے ہوکر پرچہ سابقہ جو اوپر درج ہے، سنایا اور کہا کہ اگر آپ حیات وممات پر بحث کرنا نہیں چاہتے تو حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات مان لیں ہم نزول کے مسئلے کو شروع کرتے ہیں ورنہ بحث حیات وممات ہم کریں گے۔ جمال الدین

مولوی (اللہ دتا) صاحب نے کھڑے ہوکر فرمایا میں تھوڑی دیر کے لئے وفات حضرت مسیح علیہ السلام کی مان لیتا ہوں آپ نزول مسیح میں بحث کریں۔

ناظرین وسامعین مولوی صاحب کے انصاف کی طرف توجہ فرماویں۔ مرزائیوں کو کیسا رول رول کر مارا اور باوجود ماننے وفات مسیح بھی مرزائیوں کی جرأت نہ ہوئی کہ مرزا قادیانی کو مثیل مسیح ثابت کریں۔ (معاونین جلسہ)

❁ (جمال الدین) ہم تھوڑی دیر نہیں مانتے آپ نے اگر بحث کرنی ہو تو حیات وممات میں کریں معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کے پاس سند حیات مسیح کی نہیں۔

❁ مولوی اللہ دتا صاحب۔ میں نے نزول مسیح کی بحث کو اس واسطے شروع کرنا چاہا تھا کہ فیصلہ جلد ہوگا اور اکثر لوگ زمین دار ہیں علمی بحث کو کم سمجھیں گے حیات وممات میں توفی کا جھگڑا ہوگا۔ میں توفی کے معنی بند اور پورا واقع قبض ثابت کرونگا۔ آپ صرف موت ثابت کریں گے اس لئے زمین دار لوگ حیران ہوکر چلے جاویں گے ہم تم دونوں بحث کر کے گھر چلے جاویں گے۔ وبس حاضرین جلسہ کو فائدہ نہ ہوگا۔ خیر اب میں آپ کو مطلع کرتا ہوں کہ آپ وفات حضرت مسیح کی قرآن وحدیث اور قول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ سے ثابت کر کے دکھاویں۔اب تو میں آپ کو چھوڑوں کا ہے کو بحث شروع کریں
ناظرین وسامعین! خیال فرماویں مولانا صاحب چونکہ گھر کے بھیدی ہیں
ہر پہلو سے زک دینے کو تیار ہو گئے اور بحث شروع ہوئی دو گھڑیاں رکھی گئیں بیس منٹ
ایک صاحب تقریر کرے پھر بیس منٹ میں اس کا جواب ہو علی ھذا القیاس۔

مرزائی مباحث کی پہلی تقریر

پہلی تقریر فتح الدین (قادیانی) کی طرف سے شروع ہوئی اورانہوں نے
یا عیسی انّی متو فیك ۔ الخ ۔
اور: فلمّا تو فیتنی ، آیات پیش کر کے اپنی تقریر بیس منٹ میں ختم کی اور کہا کہ
ان آیات سے حضرت مسیح کی وفات ثابت ہے۔

محمدی مباحث کی پہلی تقریر

مولوی اللہ دتا صاحب محمدی مباحث نے کہا:
میں افسوس سے عرض کرتا ہوں ،اول تو وعدہ پورا نہ ہوا۔شرط یہ تھی کہ قرآن اور حدیث
سے سند ہواور قول صحابی کا بھی ہونا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو کیسے بیان
فرمایا۔خیراب میں عرض کردیتا ہوں کہ متو فیك اسم فاعل کا صیغہ ہے۔باری تعالی
نے حضرت مسیح کے اٹھانے کا وعدہ کیا کہ تجھ کو پورا بلا موت اپنی طرف اٹھاؤں گا چنانچہ
اس آیت کی تصدیق کے لئے فرمایا

و ما قتلوہ یقیناً بل رفعه الله الیه و کا ن الله عزیزاً حکیماً
یعنی حضرت مسیح کوکسی نے قتل نہیں یہی یقینی بات ہے بلکہ اٹھالیا اس کواپنی طرف۔

کیا صاف معنی ہیں کچھ بھی تاویل کی ضرورت نہیں دیگر متو فیك پر ایک
حدیث حضرت کی موجود ہے و ھو ھذا

قا ل ﷺ للیھود ان عیسی لم یمت و انه را جع الیکم قبل
یو م القیا مة (تفسیر ابن کثیر ج ا ص ۳۶۶)۔(یعنی آنحضرت ﷺ نے یہودیوں کو مخاطب
کر کے فرمایا بے شک حضرت عیسی فوت نہیں ہوئے اور تحقیق وہ پھر آویں گے تمہاری طرف
پہلے دن قیامت کے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بہت سے دلائل ہیں جو اپنے اپنے وقت پر بیان کرونگا انشاء اللہ۔ فقط۔

مرزائی مباحث کی دوسری تقریر

جناب فتح الدین قادیانی نے فرمایا:

متوفیك کے معنی سوائے موت کے اس جگہ نہیں ہیں۔ جو حدیث مولانا اللہ دتا صاحب نے بیان فرمائی ہے وہ مرسل ہے اس لئے قابل حجت نہیں اور ۲۵ جگہ قرآن شریف میں توفی کا لفظ آیا ہے وفات کے معنوں میں۔

جب کہ کل رسول فوت ہو گئے کیوں حضرت مسیح زندہ چھوڑے گئے۔ حضرت مسیح میں کیا فوقیت تھی۔

ہم عیسائیوں کو حضرت مسیح کو مار کر جھوٹا کرتے ہیں اور مولوی اللہ دتا صاحب ان کو سچا کرتے ہیں تا کہ عیسائی دلیری سے خدا مان لیں۔

حضرت ابن عباسؓ نے اس آیت میں فرمایا کہ

انّی متوفّیك و ممیتك۔

اور دلائل بہت ہیں جو پھر بیان کرونگا۔

محمدی مباحث کی دوسری تقریر

مولوی اللہ دتا صاحب نے فرمایا کہ معلوم نہیں کہ مولوی فتح الدین صاحب نے کیوں فرمایا کہ اس جگہ توفی کے معنی موت نہیں، اور کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ اور مرسل حدیث کیوں قابل حجت نہیں۔ متوفی ایسا لفظ عربی کا ہے جس کے معنی لازمی ہرگز ہرگز موت ثابت نہیں بلکہ توفی کے معنی موت بھی ہیں مگر قرینہ سے بنتے ہیں جیسے ارشاد ہوا

هو الّذی یتوفو ن منکم و یذرون از وا جاً۔ (البقرہ: ۲۳۴)

هو الّذی یتو فاکم باللیل (الانعام: ۶۰)

معنی پہلی آیت کے:

یہی ہیں وہ لوگ جو فوت ہو جاتے ہیں تم میں سے اور چھوڑ جاتے ہیں بیویاں اپنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی دوسری آیت کے یہ ہیں:

وہ ہے ذات اللہ کی جو سلاتا ہے تم کو رات میں آخر تک،

اور توفی کے معنی رفع کے بھی ہیں جیسا یتوفاھم الموت یعنی اٹھا لے جاوے ان کو موت۔ موت کا لفظ قرینہ ہے۔ پھر فرمایا پورے دیں گے ہم ان کو اجر ان کے۔ غرض جہاں حضرت مسیح کے بارہ میں توفی آیا ہے وہاں موت قرینہ ہرگز نہیں۔ ۲۵ جگہ تو بے شک توفی کا لفظ آیا کہ موت ہے ساتھ قرینہ کے مگر بلا معنی موت ۲۸ جگہ قرآن میں توفی کا لفظ موجود ہے چنانچہ فہرست اس کی یہ ہے:

او فوا بعهدی اوف بعهد کم و ایّای فار هبو ن (البقرة: ٤٠ ۔ پ ١ ۔ ع ٥)۔

وما تنفقوا من خير يوفّ اليكم و انتم لاتظلمو ن (البقرة : ٢٧٢۔ پ ٣ ع ٣٧)

ثمّ تو فّی کلّ نفس ما کسبت ۔ (البقرة: ٢٨١ ۔ پ ٣ ع ٣٨)۔

و وفّیت کلّ نفس ما کسبت و هم لا یظلمو ن ۔(آل عمرا ن: ٢٥ ۔ پ ٣ ع ٣) ۔

اذ قا ل الله یا عیسی انّی متو فّيك و را فعك الیّ ۔(آل عمرا ن: ٥٥ ۔ پ ٣ ع ٦) ۔

و من يغلل يأت بما غلّ يو م القيا مة ثمّ تو فّى كلّ نفس ما كسبت و هم لا يظلمو ن ۔(آل عمران: ١٦١ ۔ پ ٤ ع ١٧)

وانّما تو فّو ن اجو ركم يوم القيا مة(آل عمرا ن: ١٩٥۔ پ ٤ ع ١٩)

و الّتی یأتین الفا حشة من نسا ئکم فا ستشهدوا علیهنّ اربعة منکم فا ن شهدوا فا مسکو هنّ فی البیو ت حتّی یتوفاهن المو ت ۔ (النساء : ١٥ ۔پ ٤ ع ٣) ۔

فا مّا الّذين آ منوا و عملوا الصّا لحا ت فيو فّيهم اجو ر هم و يز يد هم من فضله ۔ (النساء: ١٧٣۔پ ٦ ع ٢٤)۔

و هو الّذی یتو فّا کم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنّهار ثم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يبعثكم فيه ليقضى اجل مسمى ۔(الانعا م: ٦٠ ۔ پ ٧ ع ٧) ۔
و لو ترى اذ يتو فّى الذين كفروا الملا ئكة يضر بو ن وجوهھم و اد بار هم و ذو قوا عذا ب الحر يق ۔(الانفال: ٥٠ ۔ پ ١٠ ع ٧)۔
و من او فى بعهده من الله فاستبشروا ببعيكم الّذى با يعتم به و ذلك الفو ز العظيم (التو بة: ١١١ پ ١١ ، ع ١٤)۔
من كا ن ير يد الحيوة الدّ نيا و زينتها نوفّ اليهم اعما لهم و هم فيها لا يبخسو ن (هو د: ١٥ ۔ پ ١٢ ع ٢) ۔
و انّا لمو فّو هم نصيبهم غير منقوص۔ (هو د: ١٠٩۔ پ١٢ ع ٩)۔
و ان كلّا لمّا ليو فينّهم ر بك اعما لهم انه بما يعملو ن خبير ۔ (هود: ١١١۔ پ ١٢ ع ١٠)۔
الا ترو ن انى او فى الكيل و انا خير المنز لين (يوسف: ٥٩ ۔پ ١٣ ع ٨) ۔
الذين يو فو ن بعهد الله و لا ينقضو ن الميثا ق ۔(رعد : ٢٠ ۔پ ١٣ ع ٣) ۔
و او فوا بعهد الله اذا عا هد تم و لا تنقضوا الا يما ن ۔(النحل : ٩١ ۔پ ١٤ ۔ ع ١٣)
يو م تأتى كل نفس تجا دل عن نفسها و تو فّى كل نفس ما عملت و هم لا يظلمو ن ۔(النحل: ١١١۔ پ١٤ ع ١٥) ۔
و او فوا بالعهد انّ العهد كا ن مسؤ لا (بنى اسرا ئيل: ٣٤۔پ١٥ ع ٤)
ثم ليقضوا تفثهم و ليو فوا نذور هم و ليطوّفوا بالبيت العتيق ۔ (الحج: ٢٩ ۔ پ ١٧ ع ٤) ۔
يو مئذ يو فيهم الله دينهم الحق و يعلمو ن ان الله هو الحق المبين ۔ (نور: ٣٥ ۔ پ ١٨ ۔ ع٣) ۔
ان الذين يتلو ن الكتا ب و اقا موا الصلو ة و انفقوا مما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رزقناهم سرّا و علا نية یر جو ن تجا ر ہ لن تبور ۔لیو فّیهم اجو ر هم و یز ید هم من فضله انه غفور شکور۔(فا طر: ۲۹۔۳۰پ ۲۲ ع ٤)۔

قل یا عباد الذین آ منوا اتقوا ر بّکم للذین ا حسنوا فی هذه الدنیا حسنة و ار ض الله واسعة انما یو فّی الصا برو ن ا جرهم بغیرحسا ب (الزمر:۱۰۔ پ ۲۳۔ ع ۲)۔

الله یتوفّی ا لا نفس حین مو تها و الّتی لم تمت فی منا مها فیمسك الّتی قضی علیها المو ت و یر سل ا لاخری الی اجل مسمی ۔ (الزمر:٤٢ ۔ پ٢٤ ۔ ع ٥)

ووفیت کل نفس ما عملت و هو اعلم بما یفعلو ن ۔(الزمر: ۷۰ ۔ پ ۲٤ ۔ع ۷)۔

و لکل در جا ت مما عملوا و لیو فّیهم اعما لهم و هم لا یظلمو ن ۔(الا حقا ف: ۱۹ ، پ ۲٦ ع ۳)

اس فہرست سے ثا بت ہوا کہ تو فی کے معنی لا زمی نہ تو موت ہیں، اور نہ پورا، نہ بلند۔ غرضیکہ یہ لفظ بہت معنوں میں مشترکہ ہے سب معنی چھوڑ دیں فقط مرزا قادیانی کے معنی کئے ہوئے جو ہیں ان پر فیصلہ ہو چنانچہ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

یا عیسی انّی متو فّیك و را فعك الیّ

(یعنی اے عیسیٰ میں پورا لوں گا تجھ کو اور اجر دوں تجھ کو) (براہین احمدیہ۔ص ۵۲۰)

دیگر نورالدین حکیم اپنی کتاب تصدیق براہین میں کہتا ہے:

یا عیسی انّی متو فّیك و را فعك الیّ

(یعنی اے عیسیٰ میں پورا لوں گا تجھ کو اور بلند کرونگا تجھ کو)۔

جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین بھیروی متو فّیك کے معنی پورا کرتے ہیں تو مولوی فتح الدین فرماویں کیا ان دونوں صاحبوں نے قرآن مجید اور صحیح بخاری کو دیکھا تھا یا نہیں اور مرسل حدیث اس وقت قابل حجت نہیں جب اس کی ضد میں صحیح حدیث ہو اگر آنحضرت ﷺ نے اس پر کوئی صحیح حدیث فرمائی ہو کہ انّی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متو فّيك سے مراد وفات مسیح ہے، تو پیش کرو ورنہ مرسل حدیث قابل حجت و دلیل محکم ہے یہ حدیث مؤید ہے احادیث صحیحہ کے لئے اس لئے حکم مرفوع کا رکھتی ہے۔

یہ جو فرمایا کہ عیسائی مسیح علیہ السلام کو خدا مان لیں گے۔ یہ خوب کہی یعنی جب تک موت ثابت نہ ہو آپ عیسائیوں کو جواب نہیں دے سکتے۔ یہ نہایت غلط ہے ہم انشاء اللہ عیسائیوں کو باوجود ماننے زندہ حضرت مسیح علیہ السلام جواب دے سکتے ہیں ۔قرآن شریف کے منکر ہو کر اور دین کو بگاڑ کر ہم جواب دینا نہیں چاہتے یہ عقیدہ آپ کو مبارک رہے ہم نے کب عیسائیوں کو دلیر کیا اہل اسلام کی کس کتاب سے عیسائی صاحبوں نے تمسک کر کے مسیح کی خدائی کا ثبوت پیش کیا۔

اور یہ جو فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ تمام جہان سے علیحدہ برتاؤ کیا سب نبیوں کو ماں باپ سے پیدا کیا مگر حضرت مسیح علیہ السلام کو بلا باپ۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ کی امت کے دعا کے لئے حضرت مسیح کو زندہ رکھا، قبل قیامت فوت ہوں گے اور مومن اس پر جنازہ پڑھیں گے وبس۔

پھر مولوی صاحب فتح الدین نے بہت مغالطہ دیا کہ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے فرمایا انّی متو فّيك مميتك۔ یہ الفاظ بخاری میں ہرگز نہیں۔ کیونکہ انّی کا لفظ اس آیت کے ساتھ تعلق رکھتا ہے جس آیت میں حضرت کا بیان ہے حالانکہ اس جگہ صحیح بخاری میں حضرت مسیح کا کوئی بھی ذکر نہیں۔ فافهم۔

غرضیکہ شام تک اسی طرح سے بحث ہوتی رہی مگر مرزائیوں نے ایک بھی سند قوی حضرت مسیح کی وفات میں ثابت کر کے نہ دکھائی۔

آخر فتح الدین نے اپنے رسالہ سے ایک آیت اثبات دعوی وفات مسیح میں پڑھی۔ مولوی اللہ دتا صاحب نے فوراً پکڑا کہ اگر یہ آیت تمام قرآن سے انہی لفظوں میں جو کہ آپ نے صفحہ ۱۹ سے ۲۰ تک پڑھی ہے دکھائیں تو میں ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔

جب قرآن شریف کھولا گیا تو ان لفظوں سے آیت ثابت نہ کر سکے اور ایسے نادم ہوئے کہ رات بھر آپس میں لڑائی ہوتی رہی۔ بلکہ فتح الدین کو اس کے ساتھیوں نے کہا کہ بہتر ہے کہ تم اس کتاب کو بند کر دو۔ اس نے کہا کہ دوصد روپئے کی کتابیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کس طرح سے جلا دوں۔

اس پر فتح الدین مرزائی وفات مسیح کا ثبوت دینے سے عاری ہو گئے اور دلائل ختم ہو گئے تو خود بحث سے خروج کر کے ایک آیت سورہ نور کی پڑھ کر مرزا قادیانی کا مسیح ہونا ثابت کرنا شروع کر دیا تو مولانا صاحب اللہ دتا نے اپنے وقت میں اور اپنی تقریر میں مرزائیوں کو وہ زک دی کہ خدا یا پناہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو۔

مولانا موصوف نے فرمایا ہمارے پاس تو ابھی دلائل حیات مسیح کے اتنے ہیں کہ دو روز اور بھی ہم بیان کریں تو خاتمہ نہ ہوگا، آپ نے بحث حیات وممات کو چھوڑ کر کیوں نزول کا مسئلہ شروع کر دیا۔ حالانکہ آپ نے اپنے گریز کو قبول نہیں کیا۔ یا اپنی ہار قبول کرو ورنہ بحث کرو۔ اسی لئے تو مولانا صاحب نے پہلے ہی سے فرمادیا تھا کہ بحث نزول میں ہو۔ اس وقت آپ نے قبول نہ کیا، اب خود ہی اپنا وارد سکہ چلا کر نزول کی طرف شروع ہو گئے۔

مرزائی سن کر حیران ہوئے اور چہروں پر زردی کے آثار نمودار ہوئے۔ آخر یہ صلاح قرار پائی کہ صبح کو آپ لوگ جلسہ کے معاون پرچہ تحریری دیں اور ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے مثیل مسیح ہونے کا ثبوت دیں گے۔ چنانچہ وہ پرچہ جو جواب مولانا صاحب کا ہے، آگے درج ہے۔

صبح کو پرچہ جمال الدین (قادیانی) کو دیا گیا۔ جمال الدین نے علیحدگی میں بیٹھ کر پرچہ کا جواب شروع کیا۔ ادھر مولوی اللہ دتہ اور فتح الدین (قادیانی) تقریر میں شاغل رہے۔ مولانا صاحب نے مرزا قادیانی کی پیش گوئی کی وہ قلعی کھولی جو مولوی صاحب کا حق تھا لوگوں کو پورے طور سے معلوم ہو گیا کہ مرزا قادیانی کے عقاید قرآن شریف اور حدیث صحیح اور اقوال صحابہ سے بالکل خلاف ہیں۔ غرضیکہ لوگوں پر مخفی نہ رہا کہ مرزا قادیانی بھی قرآن شریف کے اوپر عمل کرنے والے ہیں۔ آخرکار پرچے ہر دو عالم مجلس میں سنائے گئے۔ جو سوال مرزائیوں کے پیش ہوئے وہ ہر دو سوال ذیل میں درج ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں سے دوسوال

بسم اللہ الر حمن الر حیم۔ بخدمت شریف جناب مولوی صاحب فتح الدین و جمال الدین۔ دوسوال آپ کی خدمت میں حسب ذیل درج ہیں۔

۱۔ مرزا قادیانی کے کامل مسلم ہونے کا ثبوت۔

۲۔ مرزا قادیانی کے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا ثبوت۔

نوٹ: ہر دوسوال کا جواب قرآن شریف وصحیح حدیث واقوال صحابہ کے سوا نہ ہم پوچھتے ہیں اور نہ ہماری تسلی ہے۔

راقمان قاضی محمد و محمد مہرالدین، علی محمد،
عبداللہ و رحیم بخش نمبردار ساکنان پکیوان۔

مرزائی جوابات

اس کا جواب جمال الدین قادیانی کی طرف سے جو آیا بعینہ لفظوں میں درج کیا جاتا ہے هو هذا

بسم الله الر حمن الر حمن۔ نحمده و نصلی علی رسو له الکر یم

واضح ہو کہ اس وقت از جانب قاضی محمد مہرالدین و علی محمد زرگر و عبداللہ درزی و رحیم بخش نمبردار ساکنان پکیوان کی طرف سے دوسوال پیش ہوئے۔

۱۔ مرزا قادیانی کے کامل مسلم ہونے کا ثبوت۔

۲۔ مرزا قادیانی کے مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا ثبوت۔

جواب سوال اول: ہم جناب مرزا اقوال سے دیتے ہیں، وہ یہ ہے:

زعناق فرقان و پیغمبریم بدیں آمدم و بدیں بگذریم

ہمارے مذہب کا لب لباب یہ ہے کہ لا الہ ا لا اللہ محمد رسو ل اللہ ہمارا اعتقاد جو ہم اس دنیاوی زندگی میں رکھتے ہیں جس کے ساتھ ہم بفضل وتوفیق باری تعالی اس عالم گزران سے کوچ کریں گے یہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین وختم المرسلین ہیں جن کے ہاتھ سے اکمال دین ہو چکا ہے اور نعمت عزیمہ اتمام کو پہنچ چکی جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعے سے انسان راہ راست کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ ان کی شرائع اور درود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا اور نہ کم ہوسکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام من جانب اللہ نہیں ہوسکتا کہ جو احکام قرآنی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیل یا تفسیر کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج اور ملحد اور کافر ہے (ازالہ اوہام۔ص ۱۳۷۔۱۳۹)

جواب سول دوئم۔ مرزا قادیانی کا دعویٰ مثل مسیح ہے نہ کوئی اور تو ہم اس قسم کی مماثلت کو قرآن سے غور کرتے ہیں کہ قرآن شریف ایسی مماثلت کی اجازت دیتا ہے یا نہیں تو ثابت ہوتا ہے خصوصاً اور عموماً اجازت دیتا ہے۔ خصوصاً

انا ار سلنا الیکم رسو لاً شا ھدا علیکم کما ار سلنا الی فرعو ن رسو لا (مزمل:۱۵) (یعنی ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا شائد جیسا کہ فرعون کی طرف موسیٰ کو بھیجا)

تو یہاں محمد رسول اللہ ﷺ مثل موسیٰ ثابت ہوئے۔ اگر ان (حضور ﷺ) کو موسیٰ علیہ السلام کہا جاتا تو کچھ حرج کی بات نہیں عموماً یہ ہے کہ:

ضر ب اللہ مثلاً للذین کفروا امر أ ت نو ح و امرۃ لو ط کا نتا تحت عبدین من عبا دنا صا لحین فخا نتھما فلم یغنیا عنھما من اللّٰہ شیئا و قیل ا دخلا النّار مع الدا خلین و ضر ب اللّٰہ مثلاً للذین آ منوا امر أ ت فرعون اذ قا لت رب ابن لی عند ك فی الجنّۃ و نجّنی من فرعو ن و عملہ و نجّنی من القو م الظّالمین و مر یم ابنت عمرا ن التی ا حصنت فر جھا فنفخنا فیہ من رو حنا و صدقت بکلمات ر بّھا و کتبہ و کا نت من القا نتین (تحریم ۱۱۔۱۲)۔

یعنی یہاں کی مثال اللہ نے واسطے کفار نوح اور لوط کی بیوی کی وہ دو عورتیں ہیں ہمارے بندوں صالحوں کے نیچے۔ پس دونوں نے خیانت کی اور نہ فائدہ پہنچا ان دونوں کو اللہ سے کچھ، کہا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا داخل ہو جاؤ آگ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ اور بیان کی مثال اللہ نے واسطے مومن کے عورت فرعون کی جس وقت کہا اے رب بنا واسطے میرے نزدیک اپنے گھر جنت میں اور نجات مجھ کو فرعون سے اور اس کے عمل سے اور نجات دے قوم ظالموں سے اور مریم بیٹی عمران کی جس نے محافظت کی شرم گاہ اپنی کی پس پھونکا ہم نے اس میں روح اپنی کو اور مانتی تھی اپنے رب کی باتوں کو اور اس کی کتابوں کو اور تابعدار تھی۔

اور ان آیات شریف سے ثابت ہوا کہ مماثلت جائز اور عادت اللہ ہے۔ ماموراور مومن اور کفار ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں یہاں پر کافر اور مومن کے مقابلہ پر عورتوں کی مثال رکھی ہے اس میں اشارہ یہ ہے کہ عورتوں میں قوت الفالیہ (انفعالیہ؟) ہوتی ہے جو مرد کی قوت فاعلہ سے اثر لیتی ہے ایسا ہی مرد کے لئے وہ قوای دیئے گئے ہیں قبول کرنے کے جیسا خدا تعالی فرماتا ہے

انّا ھد یناہ السبیل امّا شا کراً و امّا کفوراً (الدھر:۳)

(یعنی ہم نے ہدایت کی راہ کھول دی جو قبول کرے ہدایت کو یا قبول کرے کفر کو)۔

غرضیکہ مماثلت یہیں تک ثابت ہے کہ اگر کوئی اپنے آپ کو نیک اور متقی بنا دے اور خدا کی امانت کو نگاہ رکھے وہ ابن مریم ہو جاتا ہے اگر ابن مریم بن گیا تو کیا قصور ہے۔ پھر قرآن میں یہ بھی ثابت کر دیا ہے خلفاء کے مثل بھی ہوتے ہیں:

وعد اللّٰہ الذین آ منوا منکم و عملوا الصّا لحا ت لیستخلفنّھم فی الا ر ض کما استخلف الّذین من قبلھم (النور:۵۵)

(یعنی اللہ وعدہ کرتا ہے مومنوں سے کہ جو تم سے نیک ہوں وہ خلیفہ ہوں گے زمین میں جیسے خلیفے ان سے پہلے بنائے گئے)۔

خدا کا وعدہ ہے کہ امت محمد یہ کے ساتھ تم میں ایسے خلفاء ہوں گے جیسے بنی اسرائیل کے لئے اب سوچنا چاہیے کہ بنی اسرائیل میں کیسے خلیفے ہوئے ہیں وہ خلفائے حضرت موسیٰؑ سے چل کر حضرت عیسیٰؑ تک جاری رہے ہیں جو قریباً چودہ سو برس تک رہے حضرت عیسیٰؑ ان کے آخری خلیفہ تھے اسی طرح اس امت میں بھی بموجب وعدہ اللہ یہ چودھواں خلیفہ ہے صدی چہاردہم پر ہے جس کی تعداد باہم ملتی جلتی ہے غور سے مل جاتے ہیں ورنہ اس صدی پر یعنی حالت زور جو صدہا حملے اسلام اور بانی اسلام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن پر کیئے گئے ہیں جو مخالفین کی کتابیں دیکھنی چاہییں کون خلیفہ ہے۔ واقعہ سابقہ متواترہ سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک صدی پر خلیفہ ہوتا چلا آیا ہے اور یہ صدی چہاردہم جس کے انیس سال گذر چکے ہیں اب تک کوئی نہیں ہے اس کی کیا وجہ ہے اور آیت شریفہ کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ:

کا نت بنو اسرا ئیل تسو سهم ا لا نبیاء ، کلّما هلك نبیّ خلفه نبیّ و انّه لا نبیّ بعدی و سیکو ن خلفاء فیکثرو ن۔ قا لوا فما تأ مر نا؟ قا ل: فوا بیعة ا لاو لِ فا لا وّلِ، اعطو هم حقّهم، فانّ الله سا ئلهم عمّا استر عا هم۔(صحیح بخاری حدیث نمبر ۳۴۵۵)

یعنی تھے بنی اسرائیل میں سیاست والے انبیاء جب ہلاک ہوگا نبی تو اس کے پیچھے نبی ہوگا اور اب بات یہ ہے کہ میرے پیچھے کوئی نبی نہیں ہوگا شتاب ہوگا خلفاء ہوں گے اور کثرت سے ہوں گے اور پورا کرو ان کی بیعت اول کو اور دو ان خلیفوں کو حق ان کا تحقیق ان کا حق اللہ تعالی پوچھنے والا ہے۔

جیسا کہ قرآن میں تین آیت زمانہ کی خبر دیتی ہے ایک گروہ آخر زمانہ میں ہوگا۔ سورہ جمعہ میں ہے

هو الذی بعث فی ا لا میین رسو لا منهم یتلوا علیهم آ یا ته و یز کّیهم و یعلّمهم الکتا ب و الحکمة و ان کا نوا لفی ضلا ل مبین ۔ و آ خر ین لما یلحقوا بهم و هو العزیز الحکیم (الجمعة ۲۔۳) وہی خدا ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں میں رسول ان میں سے جو پڑھتا ہے ان پر آیات اس کے اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت۔ اگرچہ تھے گمراہی میں اس سے پہلے اور اٹھایا اس رسول کو ایک دوسرے لوگوں کے واسطے بھی انہیں میں سے جو ابھی تک نہیں ملے ان میں وہی زبردست حکمت والا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں رسول اللہ ﷺ نے اصحابوں کے سوال کرنے سے کہ وہ کون ہوں گے تو آپ نے فرمایا ہے کہ مسلمانوں میں سے ہوں گے۔

سلمان اہل فارس تھا اور مرزا قادیانی بھی اہل فارس ہیں اور آیت کے بطن میں بحساب ابجد ۱۲۷۵ تعداد میں جو مرزا قادیانی کے سن بلوغت کا زمانہ ہے جو حکمت سے خالی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چوتھی آیت

هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظره علی الدین کله و لو کر ه المشر کو ن (الصف : ۹)

یعنی وہی خدا جس نے اپنے رسول کو ہدایت کے لئے بھیجا اور ساتھ دین حق کے تا کہ تمام دینوں پر غالب ہو۔ اگر چہ مشرکین کو برا معلوم ہو۔

اس آیت کی تفسیر میں بہت مفسر قائل ہیں کہ مسیح موعود کا زمانہ ہے اس وقت یہ غلبہ ہوگا اور رسول اللہ ﷺ دو کام کے لئے آئے ہیں۔ ایک تکمیل ہدایت دوسری تکمیل اشاعت اور امر اول رسول اللہ ﷺ نے پورا کیا اور امر دوئم یہ زمانہ اخیر کے ساتھ مشتق ہے جو مسیح موعود کے ہاتھ پر پورا ہوگا تا کہ قرآن شریف کی تمام قوموں پر حجت پوری ہو جائے جب حجت پوری نہ ہوئی تو قیامت کا آنا غیر ممکن ہے کیونکہ خدا فرماتا ہے حتّٰی نبعث رسو لا ہم کسی کو عذاب نہیں دیتے جب تک رسول حجت پوری نہیں کرتے۔ اور اس طرح قانون بن جاتا ہے۔ اب ہی وہ زمانہ ہے جو ایسے آدمی کی ضرورت ہے۔ ہر ایک اپنے اپنے جوش میں ہے آریوں کی اشاعت عیسائیوں کی اشاعت اور برہمو اور سناتن یہود وغیرہ جوش میں آرہے ہیں ایسے وقت میں آکر اپنے مذہب کی اچھائیاں بیان نہ کرے تو کون سا وقت ہے کہ اکھاڑا تیار ہے ڈھول بج رہے ہیں لوگوں کا اجتماع ہے، ایسے وقت میں پہلوان نکل کر مالی نہ لے تو کون سا اور وقت ہے۔ اور مسلمانوں میں اندرونی فساد وہابی حنفی خارجی شیعہ وغیرہ کے اس قدر تنازعات ہیں جو حد وحساب نہیں۔ اگر اس وقت نہ آتا تو کس وقت آتا۔ زمانہ دھائی دے رہا ہے کہ مصلح کے ضرورت ہے اور آیت شریفہ بالا میں ارشاد ہے اور علی الدین کله کا جملہ دلالت دے رہا ہے کہ مسیح اس وقت آئے گا بہت دینوں کا زور ہو گا اس آیت شریفہ کے موجب اور وقت کے لحاظ عیسی ہونے کا دعویدار نیک ہے اور علاوہ اس کے رسول اکرم ﷺ نے بھی ایسا ہی فیصلہ کیا ہے جو اس وقت سمجھا گیا ہے

حدیث

کیف انتم اذا نز ل ابن مر یم فیکم و اما مکم منکم (بخاری)

میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كيف انتم اذا نز ل فيكم ابن مر يم فا مكم منكم بكتا ب رب تبا ر ك و تعا لى و سنت نبيكم (مسلم ج ا ص ۸۷)(یعنی کس طرح حال ہو گا تمہارا جب تم میں نازل ہوگا۔ پس وہ امام تمہارا تم سے ہوگا)۔

حدیث میں وارد ہے، وہ تفسیر یہ ہے۔

دوسری میں ف جو خاص تفسیر کے لئے آیا کرتی ہے۔ میں اس کی مثال سورہ نمل تلك آ يا ت القر آ ن و كتا ب مبين،

حدیث دوئم

و الذی نفسی بيده ليو شكن ان ينز ل فيكم ابن مر يم حكماً عد لاً فيكسر الصليب و يقتل الخنز ير و يضع الحر ب و يفيض الما ل حتى لا يقبله ا حد حتى تكو ن السجدة الواحدة خير من الد نيا و ما فيها ثم يقول ابو هر يره و اقرؤا ان شئتم .. الخ (بخاری ج ا ص ۴۹۰۔ مسلم ج ا ص ۸۷) قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ تحقیق عنقریب ابن مریم نازل ہوگا حاکم اور عادل ہوکر حکم کا معنی قرآن میں دو جھگڑے کا فیصلہ کنندہ۔

قرآن میں حكما من اهله و حكما من اهلها اور عادل کے معنی برابر کرنے کے ہیں یعنی دین کے اوائد نکال کر اعتدال پر لاوے اور صلیب کو توڑے گا اور اس سے صاف ثابت ہوتا ہے (نوٹ: مخالفین کے مقابلہ کے لئے آج کل مرزا قادیانی سے بڑھ کر مولوی صاحب ثناء اللہ امرتسری موجود ہیں۔ دیکھو آپ کی تصانیف اگر قسمت میں ہو) کہ اس وقت صلیب کا غلبہ ہوگا۔

دانش منداس وقت سمجھ سکتا ہے کیا صلیب کا غلبہ نہیں اور صلیب کے توڑنے سے مراد یہ نہیں کہ جو گرجا پر ہوتا ہے اس کو توڑا جائے اس سے کچھ فائدہ نہیں اور اس کی تفسیر علماء نے کر چھوڑی ہے يبطل الدين نصرا نية بالحجج و البرا هين۔

سو اس کے توڑنے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے حد کوئی چھوڑی ہے۔ بے شک اس سے پہلے علماء بھی اس کے ساتھ مقابلہ کرتے چلے آئے ہیں مگر جوان شیر نے جوان پر تیر چلائے ہیں جیسا کہ مسیح کا فوت ہو جانا اور اس کی قبر کا دکھانا دانش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مند سمجھ سکتا ہے اس کے سوا صلیب کبھی نہیں ٹوٹنے کی ۔ یہی معنی ہے کہ اس کے دلوں سے صلیب کی عظمت ٹوٹ جائے (سبحان اللہ! کیا صلیب مرزا قادیانی نے توڑ دکھائی چنانچہ بحث عبداللہ آتھم دلیل اظہر من الشمس ہے جس سے مرزا قادیانی کو انعام ملا۔ فافہم معاونین جلسہ) اس واسطے کوئی مقابلہ پر نہیں آ سکتا۔ لاٹ پادری لاہور کے فتح مسیح فتح گڑھی عبداللہ آتھم امریکہ میں ڈوئی صاحب وغیرہ سب شکست کھا گئے ۔ (چھوٹا گھاس کے تار میں پھنس گیا اپنی مادہ کو کہنے لگا اس تنکے کو توڑ دو ورنہ میں ذرہ سی حرکت کرونگا تو جہاں درہم برہم ہو جائے گا ۔ ایک چھوٹے سے جانور نے کہا تھا:

من پہلوانا تہمتن تم
کہ از نعرہ کوہ جرز بر کنم

یعنی میں پہلوان رستم جیسا ہوں ایک نعرہ کروں کو پہاڑ کو ریزہ ریزہ کر دوں

(جمال الدین قادیانی نے مرزا قادیانی کو ہر دو مثال کا مصداق کر دکھایا ہے ۔ معاونین جلسہ) اور قرآنی ہدایت کے بموجب

یہلك من ھلك عن بیّنه و یحی من حی عن بینه ،

کو کرے گا ۔.. اگر حیوان سور کا قتل مراد ہے تو قرآن خلاف کہتا ہے

خلق السما وات و الارض وما بینهما لا عبین ،

یعنی آسمان زمین میں اور جو کچھ اس میں ہے بے ہودہ نہیں اور سور کب بے ہودہ ہے اور اس حقیقی مالک نے کسی حکمت پر پیدا کئے ہیں اس سے انسان ہی مراد ہے (واہ کیا خوب تاویل کی جمال الدین کے خیال میں سور کی پیدائش بے ہودہ نہیں مگر انسان کی پیدائش بے ہودہ چیز ۔ معاونین جلسہ) جسے خدا فرماتا ہے و جعل منهم القردة و الخنا زیر کے نیچے چلنا چاہیے سو ایسا انہوں نے نقل کیا ہے اظہر من الشمس ہے اور لڑائی کو اٹھائے گا یا جزیہ کو جزیہ کے معنی یہ کرتے ہیں مسیح جزیہ قبول نہیں کرے گا سب کو تہہ تیغ کر کے مسلمان کرے گا ۔ یہ نیز قرآن شریف کے خلاف ہے سورہ توبہ میں ہے

حتی یعطوا الجزیه عن ید وھم صاغرون (توبہ:۲۹)

یعنی جب کافر جزیہ دیویں اس کو رہائی دے دو اور مسیح کا جزیہ قبول نہ کرنا ، خدا کے اس حکم کو منسوخ کرے گا (جیسا کہ آپ نے کیا ۔ باری تعالی فرماتے ہیں نماز اپنے وقتوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا کی جائے مگر آپ مرزائیوں کے جتنے دن پکیوان میں رہے جمعہ کو عصر بھی اکٹھی کر کر کے اور مغرب عشاء کو جمع کر کے پڑھتے رہے اور اگر اب ہے تو آپ نے قرآنی حکم کو منسوخ کیا معاونین)نعوذ باللہ! یہ کہا جاتا ہے کہ شریعت میں کمی نہیں کرے گا پھر خدائی حکم منسوخ ہوتا ہے اس لئے بجائے یضع الجزیہ کے یضع الحرب بروایت بخاری کہ وہ لڑائی نہیں کرے گا۔ نیز یہ کہ تمام لوگوں کو تہ تیغ کر کے مسلمان کرے گا خواہ ہندو ہوں یا عیسائی یا یہود یہ قرآن کے خلاف ہے

جاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

(آل عمران: ۵۵)۔

واغرینا بینھم العداوۃ والبغضاء الی یوم القیامۃ (مائدہ:۱۴)

یعنی منکر و مسلمان اور یہود اور عیسائی قیامت تک رہیں گے۔

واہ کیا دلیل جس سے کہا جاتا ہے کہ تمام لوگ مسلمان کئے جاویں گے اور مال بڑھائے گا یہاں تک کہ قبول نہ کرے گا اگر اس کے معنی ظاہری مال مراد لیا جائے تو قرآن خلاف ہے۔ فرماتا ہے انما اموالکم واولادکم فتنۃ کیا فتنہ کو تقسیم کرے گا۔

(جناب من! نہیں جو مسیح ہوگا فتح کو گھر میں داخل کرے گا جیسا کہ مرزا قادیانی دعویٰ مسیح ۱۵ ہزار ایک سال میں اندر لے گئے پھر لوگوں سے فساد شروع کر دیا چنانچہ روپیہ مذکورہ لوگوں سے لے کر محمد حسین سے مقدمہ شروع کر دیا فافہم۔ معاونین جلسہ ہذا)

دوسری جگہ:

ولو بسط اللہ الرزق علی من عبادہ لبغوا فی الارض (شوریٰ: ۲۷) اگر خدا بندوں پر رزق کشادہ کرے تو لوگ سرکش ہو جاتے ہیں

بقلم خود جمال الدین (مرزائی) از پکیوان مورخہ یکم فروری ۱۹۰۲ء

(ناظرین پر مخفی نہ رہا ہوگا کہ ہم سائلوں نے سوال کیا کیا تھا اور مرزائی نے جواب کیا دیا۔ سوال صرف یہ تھا کہ مرزا قادیانی کے کامل مسلم ہونے کا ثبوت پیش کرے جس کا جواب مرزائی نے کچھ نہ دیا مرزا قادیانی کا ایمان ثابت نہ کیا نہ اسلام اور مسیح کا جواب وہ دیا جو کوئی بھی صاحب علم اس پرچہ کو پڑھ کر یہ نہ کہے گا کہ ان دلائل مندرجہ پرچہ سے مرزا قادیانی مسیح ہیں جو طول بلا طائل سے اوراق سیاہ کئے اور مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی کا مسیح ہونا ہرگز ہرگز ثابت نہ ہوا۔ جلسہ ناظرین نے پکار کر کہہ دیا کہ یہ تقریر سچائی کے میدان سے باہر ہے۔ ناظرین ذرہ آگے جناب مولانا اللہ دتا کا پرچہ بھی خدا کیلئے ملاحظہ فرماویں تاکہ اس ملمع کی قلعی کھل جائے۔ فقط معاونین جلسہ)

محمدی جواب الجواب

مولانا اللہ دتا خیاط نے باین الفاظ جواب دیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً۔

سب حاضرین جلسہ کی خدمت میں عموماً اور مومنین پکیوان کی خدمت شریف میں خصوصاً یہ عاجز انکسار اللہ دتا بڑی عاجزی سے ملتمس ہے کہ منجانب محبان قاضی محمد مہر الدین و علی محمد وغیرہ بخدمت جمال الدین قادیانی و فتح الدین صاحبان دو سوال مندرجہ ذیل پیش ہوئے۔

۱۔ مرزا قادیانی کا کامل مسلمان ہونا ثابت کرو۔

۲۔ مرزا قادیانی کا مسیح موعود مہدی مسعود ہونا ثابت کرو۔

دلائل از روئے قرآن و حدیث و اقوال صحابہ سے ہو۔

نمبر اول کا جواب جمال الدین نے یہ دیا:

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

اس کا جواب من جانب خاکسار (اللہ دتا) یہ ہے:

میں افسوس سے کہتا ہوں کہ سائلوں کا سوال کیا تھا اور جواب کیا۔ سائلوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کامل مسلمان ہونے کا سوال کیا تھا۔ ایمان اور اسلام میں بڑا فرق ہے چنانچہ قرآن شریف میں ہے

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا آمنّا و ھم لا یفتنون

(العنکبوت: ۱) (کیا گمان کیا ہے لوگوں نے یہ کہ چھوڑے جاویں گے اتنے ہی پر کہ ایمان لائے ہم اور وہ آزمائے نہ جائیں)

اے میرے پیارے دوستو! اس آیت شریف کی طرف غور فرماؤ اور انصاف سے سوچو کہ فرمانا پروردگار کا یہ کہ گمان کر لیا لوگوں نے اسی پر کہ ہم آمنا کہنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاح پا جاویں گے یعنی لا اله الا الله محمد رسو ل الله کہنے سے، حالانکہ وہ آزمائے نہ جاویں کہ کلمہ تو پڑھا آگے عمل بھی کیا یا نہیں۔

دوسری جگہ ارشاد فرمایا:

قا لت ا لاعرا ب آ منّا ، قل لم تؤمنوا و لکن قو لوا اسلمنا و لمّا ید خل ا لا یما ن فی قلو بکم و ان تطیعوا الله و رسو له لا یلتکم من اعما لکم شیئاً ۔ ان الله غفور ر حیم

(الحجرات:۱۴) (کہا گنواروں نے کہ ایمان لائے ہم۔ کہہ یا رسول اللہ، نہ ایمان لاؤ تم ولکن کہو مسلمان ہوئے ہم۔ اور ابھی نہیں داخل ہوا ایمان بیچ دلوں تمہارے کے اور اگر فرمانبرداری کرو اللہ کی اور رسول اس کے کی)۔

ان دونوں آیات سے معلوم ہوا کہ ایمان اور اسلام میں بڑا فرق ہے۔ ایمان کہتے ہیں صرف قرآن اور رسول کو مان لینے کو اور اسلام کے معنی ہیں فرمان برداری کے بھی اپنا جان و مال اللہ کے راہ میں فدا کرنا۔ پھر قرآن شریف میں ارشاد ہوا

اتقوا الله حق تقا ته و لا تمو تن الّا و انتم مسلمو ن ۔

(آ ل عمران : ۱۰۲) (ترجمہ: ڈرو اللہ سے حق ڈرنے اس کے کا اور نہ مرو اس حالت میں کہ تم مسلمان ہو)

غرضیکہ اسلام اور ایمان میں بڑا بھاری فرق ہے جیسا کہ یہاں ہوا ایک حدیث میں آیا ہے

عن ابن عمر قا ل قال رسو ل الله بنی ا لاسلا م علی خمس شهادة ان لا اله ا لا الله و ان محمداً عبده و رسو له و اقام الصلوة و ایتا ء الز کوة و الحج و صو م ر مضا ن (متفق علیہ۔ مشکوۃ) حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے کلمہ، قائم کرنا نماز کا، اور دینا زکوۃ کا اور حج کرنا اور روزہ رکھنا رمضان کا۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ جو شخص باوجود قدرت ہونے کے کسی ایک بنا کو بھی ترک کرے، تو اس پر کامل مسلم کا لفظ عائد نہیں ہوسکتا۔ اور مثلاً ایمان میں داخل ہو چکا اگر نماز نہیں پڑھتا تو وہ مسلم کامل نہیں بلکہ اسلام میں نقص ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر صاحب نصاب ہے پھر زکوۃ نہیں دیتا، اور راستہ کے خرچ اور سواری کی قدرت رکھتا ہو، مگر حج نہیں کرتا، اور رمضان میں تندرست اور حاضر اپنے گھر میں ہے، تو روزہ نہیں رکھتا۔ ان صورتوں میں جو شخص باوجود قدرت ہونے کے ان بنائے خمس سے کسی ایک کو بھی ترک کرے گا اس پر کامل مسلم کا لفظ عائد کرنا ایسا محال ہے جیسا کہ اونٹ کا سوئی کے سوراخ سے گذرنا محال ہے۔

و بناء علیہ مرزا قادیانی نے چونکہ باوجود قدرت ہونے کے حج نہیں کیا۔ چنانچہ مرزا قادیانی اپنی کتاب (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۸) میں فرماتے ہیں۔

اس سال میں مجھے ۱۵ ہزار روپیہ وصول ہوا جس کو شک ہو ڈاک خانہ کی رسیدیں دیکھ لیوے۔

(کیوں نہیں جی) اب جاننا چاہیے کہ مرزا قادیانی نے کیوں حج نہیں کیا علاوہ اپنے اور کئی شخصوں کو حج کرا سکتے تھے۔

نہایت غضب کی بات ہے مسلم کامل تو ثابت نہ ہوا مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے قائم ہو گئے۔ یہ جو کلمہ کی قید لگا کر مرزا قادیانی کو کامل مسلم ثابت کیا ہے بالکل غلط ہے دیکھو صحیح بخاری

وقیل لوھب بن منبہ: أليس مفتاح الجنة لا اله الا الله۔ قال بلى ولكن ليس مفتاح الّا له اسنان، فان جئت بمفتاح له فتِح لك والّا لم يفتح لك ۔(صحیح بخاری کتاب الجنائز باب من کان آخر کلامه لااله الّا الله)۔

(وہب بن منبہ سے کسی نے کہا لا اله الا الله جنت کی کنجی نہیں ہے۔ اس نے کہا کیوں نہیں لیکن کوئی ایسی کنجی نہیں جس کے دندان نہ ہو۔ اگر تو ایسی کنجی لائے گا جس کے دندانے ہوں گے تو تیرے لئے دروازہ جنت کا کھولا جائے گا ورنہ تیرے لئے نہیں کھولا جائے گا)

اس حدیث سے بھی یہی ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کے پاس چابی تو ہے مگر دندان نہیں۔ دندان تو حج ہی تھا جس کے ادا کرنے کا ارادہ بھی نہیں کرتے۔ افسوس گھنٹہ گھر کے بنانے کے لئے تو دس ہزار خرچ کرنے کو تیار، اور حج کے لئے دو تین سو بھی خرچ نہیں کر سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں وہ حدیثیں پیش کرتا ہوں جن سے حج نہ کرنے والے کے لئے مسلم کا لقب ہرگز ہرگز موزوں نہیں ہوسکتا۔ و ھو ھذا

سنن ابن ماجہ میں ہے کہ جلدی تیاری کرو حج کے لئے چنانچہ الفاظ حدیث سے ثابت ہے

عن سعید بن جبیر عن ابن عباس ، عن الفضل او احدھما عن الآخر قال: قال رسول اللہ ﷺ : من اراد الحج فلیتعجّل ، فانّہ قد یمرض المریض ، تضل الضالۃ ، و تحرض الحاجۃ (سنن ابن ماجہ حدیث نمبر ۲۸۸۳)

ابن حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے فضل بن عباس اپنے بڑے بھائی سے روایت کی یا ان دونوں میں سے ایک نے دوسرے سے کی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص حج کرنے کا قصد رکھتا ہو وہ جلدی کرے یہ نہ کرے کہ سامان ہوئے پھر بھی ہر سال دوسرے سال پر ٹالتا رہے کیونکہ کبھی آدمی علیل ہو جاتا ہے ہے کبھی کوئی چیز گم ہو جاتی ہے یعنی ممکن ہے کہ حج کے لئے جو روپیہ جمع کیا ہو وہ گم ہو جاوے کبھی کوئی ضرورت درپیش ہو جائے

اور یوں انسان حج کو نہیں جا سکتا تو احتمال ہے کہ دیر کرنے میں یہ واقعات در پیش ہوں اور حج نہ کرے اور مر جاوے تو ایک فرض کا تارک ہو کر مرے

اس حدیث کو امام احمدؒ نے بھی نکالا۔

اور امام احمد نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً نکالا جلدی کرو حج میں کوئی تم میں سے نہیں جانتا اس کو کیا پیش آئے گا۔

اور امام احمد اور ابو یعلی اور سعید بن منصور اور بیہقی نے ابو امام سے مرفوعاً نکالا جس کو کوئی بیماری یا ضرورت یا مشقت یا ظالم حاکم حج سے نہ روکے اور وہ بغیر حج کے مر جاوے تو یہودی یا نصرانی ہو کر مرے۔

اور ترمذی نے حضرت علیؓ سے نکالا مرفوعاً جو شخص زاد راحلہ کا مالک ہو اور اس قدر کہ بیت اللہ تک اس کو پہنچا دیوے پھر وہ حج نہ کرے تو اس پر کچھ نہیں اگر وہ یہودی یا نصرانی ہو کر مرے کیونکہ اللہ تعالی نے فرمایا

و للہ علی الناس حج البیت من استطاع الیہ سبیلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی لوگوں پر حج واجب ہے اللہ کے لئے حج کرنا خانہ کعبہ کا جس کو طاقت ہو وہاں تک راہ طے کرنے کی (سنن ترمذی۔ باب الحج)

(عن علی قال قال رسول اللہ : من ملك زاداً (و) راحلةً تبلّغه الی بیت اللہ و لم یحج فلا علیه ان یموت یهودیاً اونصرانیاً و ذلك (انّ) اللہ یقول فی کتابه ؛ و لله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلاً (سنن ترمذی۔ حدیث نمبر ۸۱۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے اس کو ابن عدی نے نکالا اور سعید بن منصور نے اپنی سنن میں حسن بصریؒ سے نکالا کہ حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ میں نے قصد کیا کہ لوگوں کو بھیجوں ان شہروں کی طرف اور وہ دیکھیں جو مالدار ہو اور اس نے حج نہ کیا ہو تو اس پر جزیہ مقرر کریں وہ مسلمان نہیں ہے۔

اور بیہقی نے بھی ایسا ہی نکالا۔

اہل حدیث اور مالکؒ اور ابو حنیفہؒ اور احمدؒ اور بعض شافعیہ کا بھی یہی قول ہے کہ استطاعت ہوتے حج فوراً واجب ہے۔

اور حجۃ اللہ البالغہ میں ہے کہ تارک حج کو یہودی اور نصرانی سے تشبیہ دی کیونکہ عرب کے مشرک حج کرتے ہیں اور یہود و نصاری نہیں کرتے۔

سنن ابو داؤد نے نکالا مرفوعاً جو شخص باوجود استطاعت کے حج نہ کرے وہ پورا مسلمان نہیں وہ یہودی یا نصرانی ہے۔

سنن نسائی نے نکالا جو شخص باوجود قدرت کے حج نہ کرے وہ کافر ہے۔

صحیح بخاری نے نکالا مرفوعاً جو شخص باوجود قدرت کے حج نہ کرے وہ مشرک ہے۔

صحیح مسلم نے نکالا حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے جو شخص مالدار ہو اور حج نہ کرے وہ مسلمان نہیں۔۔

سفر سعادت میں شیخ عبدالحق دہلویؒ فرماتے ہیں

جو شخص مالدار ہو اور حج نہ کرے وہ کافر ہے۔

مشکوۃ میں ہے جو شخص حج نہ کرے وہ یہودی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان روایات مذکورہ بالا سے معلوم ہوا کہ حج نہ کرنے والا باوجود استطاعت کے کافر مشرک وغیرہ وغیرہ

اب ناظرین وسامعین جلسہ سوچ لیں اور خیال کریں کہ مرزا قادیانی کامل مسلم ہیں یا نہیں۔

اب یہ سوال ہوسکتا ہے کہ راستہ بند ہے اس لئے مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا اس لئے ان روایات کے تحت میں نہیں آسکتے۔

جواب یہ ہے کہ ہجری ۱۳۱۷ھ سے لے کر ہجری ۱۳۱۹ھ تک حج کا راستہ کھلا رہا۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے کیوں بیت اللہ کا قصد نہ کیا۔ جناب مولوی عبدالاول خلف مولانا عبداللہ غزنوی اسی سال میں حج کوتشریف لے گئے۔ نیز مولوی عبدالواحد داماد مولوی حکیم نوالدین ومولوی عبدالرحیم غزنوی پچھلے سال حج کر کے آئے۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے ہی راستہ بند ہے؟ لہذا یہ سوال کرنا بےہودہ ثابت ہوا۔

دوسرے یہ سوال ہوسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عرب لوگ مخالف ہیں، ممکن ہے کہ قتل کر دیں۔

جواب اس کا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب (انجام آتھم۔ص ۵۵) میں لکھا ہے:

انت فیھم بمنزلة موسی

یہ الہام ہے۔ یعنی الہام ہوا کہ اے مرزا غلام احمد قادیانی تو لوگوں میں بمنزلہ موسی ہے اور لوگ سب فرعونی۔

جب مرزا قادیانی، حضرت موسیٰؑ کی گدی کے مالک ہیں تو موسی علیہ السلام کی طرح خوف نہ کرتے۔ جب اللہ تعالی نے حضرت موسی کو رسول کیا، تو حضرت ہارون آپ کے مددگار تھے اور فرعون اپنے وقت میں خدائی کا دم مارتا تھا۔ اور فوج فرعون کی کثرت سے تھی۔ ولیکن حضرت موسیٰؑ نے اس کی فوج کا ہرگز خوف نہ کیا۔ بلکہ فرعون کے سامنے جا کر اپنے من جانب اللہ رسول ہونے کو بیان کیا۔ اور اللہ تعالی کی مدد سے فوق پایا۔ اللہ تعالی نے حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں فرعون کو غرق کیا۔

علی ہذا القیاس اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام مذکورہ بالا من جانب اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، تو پھر عرب کے لوگوں کا خوف کیا

منبر حضرت موسیٰ والا مرزے ملیا یارا
تے طرف عرب دے حج کرن نوں جائے نہ ڈر دا مارا
جے کر منبر موسیٰ والا مرزے ملیا بھائی
پھر وانگ موسیٰ دے خوف نہ کر دا حج روائی

پھر (انجام آتھم۔ص ۵۵) میں ہے:

انّی ناصرك انّی حافظك

یعنی الہام ہوا کہ میں تیرا مددگار اور نگہبان ہوں۔

جاننا چاہیے کہ جس کا ناصر اور حافظ خدا تعالیٰ ہو، پھر اس کو خوف کا ہے کا رہا۔ جب کہ مرزا قادیانی ہی کا الہام پر ایمان نہیں تو غیروں کو کس طرح تسلی ہو۔

جد مرزے دا اپنے ہی الہام اوپر شک ریہا
پھر کیوں کر غیراں ہو تسلی ملہم شکی ریہا

غرضیکہ مرزا غلام احمد قادیانی کسی طرح کامل مسلم نہیں ہو سکتے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ فافہم

پھر جمال الدین قادیانی نے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی خاتم النبیین کا قائل ہے۔ وغیرہ۔

یہ بالکل غلط ہے۔ یا یوں کہ سراسر دھوکا بلکہ معاملہ ہی برعکس ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تالیف سے چند حوالے پیش کرتا ہوں کہ ناظرین وسامعین کو معلوم ہو جائے۔ وہ یہ ہیں:

اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا کی طرف سے اس امت کے لئے (یعنی مرزائیوں کے لئے نہ امت محمدیہ کے لئے۔ اللہ دتا) محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے۔ امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسول اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطان سے منزہ کیا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے۔ اور اس سے انکار کرنے والا مستوجب سزا ٹھہرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ (توضیح المرام۔ص ۱۸)

اگر یہ عذر ہو کہ نبوت مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوئی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے، میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہے، نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی۔ بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے (توضیح المرام۔ص ۱۸)

اس لئے خداوند تعالی نے اس عاجز (مرزا قادیانی) کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی (ازالہ اوہام۔ص ۵۳۳)

انّی مر سلك الی قو م المفسدین (انجام آتھم۔ص ۷۹)

خدا نے مجھے آدم صفی اللہ کہا، مثل نوح کہا، مثل یوسف کہا، مثل داؤد کہا، مثل ابراہیم کہا، مثل موسیٰ کہا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۵۳)

ان حوالہ جات سے صاف ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی اللہ ہیں اسی لئے تو فرماتے ہیں جو مجھ سے انکار کرے مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔

اے لو مسلم بنتا بنتا نبی رسول بن گیا۔ رسول کیا بلکہ خدا۔ نعوذ باللہ۔ یہ کیسا اعتقاد ہے لکھتے ہیں:

تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوش خبری دی جاتی ہے وہ حق اور بلندی کا مظہر ہوگا گویا کہ خدا آسمان سے اترا (انجام آتھم۔ص ۶۲)

سامعین جلسہ ہذا کی خدمت میں عرض ہے کہ دیکھو جمال الدین قادیانی نے آپ لوگوں کو کیسا دھوکا دیا کہ مرزا قادیانی ختم نبوت کا قائل ہے۔ ہائے توبہ

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور

مرزا قادیانی نبوت کا قائل نہیں بلکہ نبوت کا دم مارتا ہے۔ کیوں نہ ہو ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ ﷺ کی پیشین گوئی تو پوری ہونی تھی جیسا کہ حدیث میں آیا ہے

عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ لا تقوم السّا عۃ حتّی ینبِعث کذّا بو ن د جّا لو ن قر یب من ثلا ثین کلّھم یزعم انّہ رسو ل اللہ (سنن ترمذی۔ حدیث نمبر ۲۲۱۸)۔

(روایت ہے حضرت ابی ہریرہؓ سے۔ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ اٹھیں کذابوں دجالوں قریب تیس شخصوں کے۔ ہر ایک ان میں سے دعوی کرتا ہوگا کہ میں رسول اللہ ہوں)۔

اس باب میں حضرت جابرؓ بن سمرہ اور حضرت ابن عمرؓ سے بھی مروی ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

راقم لکھتا ہے ان میں سے اسود عنسی، مسیلمہ کذاب صاحب یمامہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں دو کنگن ہیں سونے کے پھر پھیرنے لگے آپ کو پھر حکم ہوا کہ پھونک دو اس کو پھر پھونک دیا آپ نے اور وہ اڑ گئے ۔سو تاویل کی آپ ﷺ نے کہ یہ دونوں کنگنوں سے مراد کا زبان مذکور ہیں۔ پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تھا اور دو شیطان اس کے مسخر تھے کہ احوال مردم سے خبر دیتے تھے ایک شفیق دوسرا اسحیق نامی اور ایک خر معلم اس کے ساتھ تھا کہ جب اسے کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اسے سجدہ کرتا تھا اس لئے اسے ذوالحمار کہتے تھے اہل نجران مرتد ہو کر اس کے مطیع ہوئے اور وہ اس میں سے چھ سو آدمی لے کر صنعاء میں اترا اور فیروز کے ہاتھ سے مارا گیا۔ نام اس کا عینیہ بن کعب تھا۔ دوسرا مسیلمہ کذاب کہ قاتل حمزہ کے ہاتھ سے مقتول ہوا اور جہنم میں پہنچا اور وہ ملعون سجع ہائے ناموزوں کرتا تھا اور مقابلہ قرآن کا قصد کرتا تھا چنانچہ یہ عبارت کفر اشاعت اسی کی ہے

الفيل ما لفيل له خر طو م طو يل ان زنبك من خلق ر بنا الجليل

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی فرماتے ہیں:

انّا انز لناه قر يباً من القا ديا ن (ازالہ اوہام۔ص ۷۷)

۳۔ ان میں ابن صیاد ہے مگر اسے دجال کبیر نہ کہیں اور حافظ ابن حجرؒ نے فتح الباری میں ترجیح بھی اس کو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہیں چنانچہ روایت حضرت تمیم داریؓ کی بھی اس پر دال ہے

۴۔ طلیحہ بن خویلد اسدی جو بنی اسد میں ظاہر ہوا کہ نواح خیبر میں اور غطفانی نے اس کی مدد کی اور بعد دعوی نبوت کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمانہ ابوبکر صدیقؓ میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ سجاح بنت سوید عورت نے دعویٰ نبوت کیا۔ تمام قبیلہ بنو تمیم اس کی نصرت پر مجتمع ہو گیا۔ وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح میں آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخش دی۔ اور اپنی مہر میں نماز عصر اپنی امت ملعونہ پر سے معاف کر دی۔ رشاطی نے کہا کہ بنو تمیم اب تک نماز عصر نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں کہ یہ مہر ہماری کریمہ کا اس کو ہم اپنے ہاتھ سے نہ دیں گے۔ پھر سجاح زمان حضرت معاویہؓ میں مشرف باسلام ہوئی۔

۶۔ مختار ثقفی، حضرت عبداللہ ابن زبیرؓ کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ مجھ پر وحی آتی ہے اور میں رسول اللہ ﷺ کا مختار ہوں۔ چنانچہ اسماءؓ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ نکلیں گے ثقیف سے تین کذاب وزیال و بیہر ۔ روایت کیا اس کو ابونعیم بن صماوی نے، اور ایک روایت میں ہے کہ نکلے گا ثقیف سے کذاب و بیہر۔ مراد کذاب سے مختار بن عبد ثقفی ہے اور مراد ہبیر سے حجاج بن یوسف۔

۷۔ متنبّی شاعر مشہور بعد دعویٰ نبوت تائب ہوا۔

۸۔ بہبود کہ معتمد باللہ کے زمانہ میں ظاہر ہوا۔ اس کا دعویٰ تھا کہ مجھے خلق کی طرف بھیجا ہے مگر رسالت کو ردّ کیا اور دعویٰ کرتا تھا کہ مجھے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے۔

۹۔ یحیٰ رکدویہ قرمطی کے مکتفی باللہ کی خلافت میں ظاہر ہوا۔

۱۰۔ بعد اس کے بھائی اس کا ظاہر ہوا حسین اس کے بعد ابن عم اس کا عیسیٰ بن مہرویہ کے اس نے گمان کیا کہ آیت یا یھا المدثر خطاب اس کو ہے (چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی فرماتے ہیں مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۔ آیت سورہ صف میرے حق میں ہے) اور غلام منطوق کو اپنے نوکر کے ساتھ مسمّی کر کے ملک شام پر غالب ہوا اور بہت تباہی اور خرابی کی اور لوگوں نے اس کے لئے منابر پر بددعا کی وہ مارا گیا لعنۃ اللہ علیہ۔ زمانہ مقتدر میں۔

۱۲۔ ابوطاہر قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کھود کر لے گیا زمانہ راضی باللہ میں۔

۱۳۔ محمد بن علی شلسانی ظاہر ہوا۔ اسے ابن ابی العراق کہتے تھے اور اس نے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت اور زندہ کرتا ہے مردہ کو۔ پس ایک جماعت میں مقتول و مصلوب ہوا خلافت مطیع باللہ میں۔

۱۴۔ ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور ان میں ایک جوان تھا کہ گمان کرتا تھا کہ روح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی نے اس میں انتقال کیا ہے اور اس کی بیوی حضرت فاطمہ کے انتقال روح کی مدعی تھی اپنی میں اور اس نے یہ بھی گمان کیا تھا کہ میں جبرائیل ہوں پھر بعد زدوکوب کے اس نے اپنے کو سیدوں میں منسوب کیا اور بحکم معز الدولہ رہا ہوا۔

۱۵۔ اور خلافت مستنظر میں ایک شخص ظاہر ہوا نواحی لو میں اور دعوی نبوت کیا اور ایک جماعت اس کے ساتھ ہوگئی مگر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت نے مردوں عورتوں کی مغرب میں ظہور کیا۔

۱۶۔ ان میں ایک مرد تھا موسوم بہ لا۔ اور مدعی تھا کہ حدیث میں لا وارد ہے لا نبی بعدی۔ اس لا سے میں مراد ہوں یعنی مسمی باسم لا نبی ہے۔

۱۷۔ اور انہی میں ہے غازاری سافر کہ ابو جعفر کے ہاتھ سے مقتول ہوا۔

۱۸ انہیں میں ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تھی جب اسے کہتے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا ہے لا نبی بعدی۔ وہ کہتی حضرت ﷺ نے نفی کی ہے نبی کی۔ نہ نبیہ کی، اور میں نبیہ ہوں۔

۱۹۔ بیت المقدس میں ایک یہودی نے دعوی کیا کہ مسیح ابن مریم میں ہوں (جیسا کہ زمانہ حال میں مرزا قادیانی موجود ہیں) وہ مرد خوش بیان شیریں زبان تھا جب اسے گرفتار کرنا چاہا بھاگ گیا بعد گرفتاری کے مسلمان ہوا۔

۲۰۔ اور ایک مرد نے دعوی مہدی ہونے کا کیا ہندوستان میں۔

۲۱۔ اکبر بادشاہ ظاہر ہوا اور دعوی نبوت بلکہ خدائی کا کیا۔ چنانچہ ایک شاعر نے کہا

خدا پناہ دہد از جلیس بد مذہب
خراب کردہ ابو الفضل شاہ اکبر را

۲۲۔ رتن ہندی میں ہے اس نے دعوی صحابیت کیا حالانکہ ظہور اس کا قرن سادس میں ہوا اور بہت سے خرافات لوگوں نے اس کے باب میں لکھے ہیں اور وہ ایک جھوٹا خبیث تھا مدعی نبوت تھا۔

۲۳۔ اسحاق اخرس آخر میں خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعوی نبوت کیا اور خلق کثیر اس کی تابع ہوئی اور بصرہ وغیرہ میں غالب ہوا آخر مقتول ہوا۔

۲۴۔ اور فارس میں یحی سباطی خلافت معز میں بلاد تیونس میں مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعبدہ احیاء اموات ابرص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا۔

۲۵۔ ایک مرد راعی نے ایک عصا بنایا اور مسلک موسی اختیار کیا اور عصاء نظر خلائق میں اژدہا ہو جاتا تھا اور نظارگی مسحور ہو جاتی تھی۔

۲۶۔ اور مامون کے زمانہ میں عبداللہ بن میمون نے دعوی نبوت کیا مامون نے اس کو قید کیا یہاں تک کہ قید میں دارالبوار کو داخل ہوا۔

۲۷۔ دجال، بالاتفاق علماء زمانہ عصر نے لکھا ہے غلام احمد قادیانی تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور میں نکلا۔ نعوذ باللہ۔ اس نے نبوت اور مرسل وومہدی ومثل موسی و مثل ابراہیم، یوسف، نوح، آدم سب کا مثیل۔ جیسے یہ مرسل من جانب اللہ تھے، ویسے ہی اس کا دعوی کہ میں من جانب اللہ ہوں۔ اور نبوت کوئی ختم نہیں ہوئی جیسا کہ پیچھے ثابت کیا گیا۔

کہتا ہے کہ جو احادیث نزول ابن مریم کے بارہ میں وارد ہوئی ہیں وہ ابن مریم یہ عاجز ہے نہ حضرت عیسی کیونکہ وہ فوت ہو گیا۔ اور اس کا یہ دعوی ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اس جسم کے ساتھ معراج نہیں ہوا۔ اس کا یہ دعوی ہے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کو بعض آیات کی تفسیر سے جبریل نے اچھی طرح مطلع نہیں کیا لیکن خدا نے مجھے مطلع کر دیا (ازالہ اوہام۔ ص ۶۹۱)

اور اس کا یہ دعوی ہے کہ قبر میں کوئی عذاب نہیں اور یہ بھی لکھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر تمام عمر میں جبریل نازل نہیں ہوئے اور اس بات کا بھی مدعی ہے کہ نبیوں کی پیشین گوئیاں غلط نکلتی ہیں و علی ھذا القیاس

اب حاضرین جلسہ کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ جمال الدین (قادیانی) کا یہ کہنا کہ مرزا غلام احمد قادیانی قائل ختم نبوت ہے کیسا راستی سے بعید ہے۔

اسی طرح سے عام لوگوں کو دھوکا دے کر مجبور کرتے ہیں کہ ہم قرآن پر عمل کرتے ہیں۔ یہ بالکل دھوکے کی ٹٹی ہے۔

اسی طرح سے دجال جو اوپر مذکور ہوئے مدعی تھے۔ اور اسی طرح سے ایک یہودی نے بھی دعوی ابن مریم کا کیا جیسا کہ فہرست دجالوں میں اوپر گزر چکا غرض کہ مرزا قادیانی کسی طرح سے ختم نبوت کا قائل نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے جواب ...میں جمال الدین قادیانی نے مرزا قادیانی کو مسیح موعود ثابت کرنا چاہا اور لکھا کہ مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ مثل موسیٰ ہیں، اور یہ آیت سند لایا

انّا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولاً (مزمل: ۱۵)۔ یعنی تحقیق بھیجا ہم نے طرف تمہارے رسول شاہد جیسا کہ بھیجا ہم نے طرف فرعون کے رسول یعنی موسیٰ۔

اس آیت سے مماثلت آنحضرت ﷺ کی ہرگز ہرگز ثابت نہیں اور نہ آنحضرت ﷺ موسیٰ کے مثیل ہیں۔ بلکہ جیسے حضرت موسیٰ صاحب شریعت تھے ویسے حضرت محمد ﷺ صاحب شریعت بلکہ اشرف الانبیاء ہیں جیسا کہ قرآن شریف

تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض من ھم من کلم اللہ و رفع بعضھم درجات۔ یہ رسول فضیلت دی ہم نے بعض ان کے کو اوپر بعض کے بعض ان میں سے وہ ہیں جو کلام کی اللہ نے (جیسے موسیٰ) اور بعض وہ ہیں کہ بلند کئے ان کے اللہ نے درجے (جیسے آنحضرت ﷺ)۔

اس آیت شریفہ سے ثابت ہوتا ہے کہ رسول، رسول کا مثیل نہیں ہوتا اور خاص کر آنحضرت ﷺ تو کسی رسول کے مثیل ہو ہی نہیں سکتے کیونکہ ایک ایک زمانہ میں کئی کئی رسول اور نبی ہوتے رہے ہیں مگر جناب محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ تو سارے جہان کے لئے رسول ہو کر آئے۔ تو یہ رتبہ نہ حضرت موسیٰ کو ملا اور نہ حضرت عیسیٰ کو بلکہ معاملہ برعکس چنانچہ ایک حدیث میں آیا ہے

ولو کان موسیٰ حیّا ما وسعہ الّا اتّباعی

(رواہ احمد و بیہقی فی شعب الایمان۔ مشکوۃ ص ۲۳۔۲۴) (اور اگر ہوتا موسیٰ زندہ تو نہ چارہ تھا اس کو سوا اس کے کہ میری پیروی کرتا)۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حضرت موسیٰؑ کے مثیل نہ تھے ایسا ہی شیخ ابن تیمیہ، کتاب اولیاء الرحمٰن صفحہ ۸۴ میں فرماتے ہیں:

محمد لم یماثلہ و فیھا احد لا ابراھیم و لا موسیٰ فضلاً حق ان یماثلہ فیھا۔ آخر تک۔ محمد رسول اللہ کی ولایت تو اس قدر عالی شان ہے کہ کوئی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں آپ کا مماثل نہیں نہ ابراہیم نہ موسی۔

اس سے ثابت ہوا کہ آنحضرتﷺ مثیل موسیٰؑ نہ تھے۔

پھر جمال الدین قادیانی نے دو عورتوں کا قصہ بیان کیا جس کا کوئی محل موقع اور نہ سائلوں کا جواب اس سے پایا جاتا ہے۔ اس لئے وہ ناظرین وسامعین پر چھوڑتا ہوں میں اپنا تضیع اوقات اور اوراق سیاہ کرنا نہیں چاہتا۔

پھر جمال الدین نے مرزا قادیانی کے مثیل مسیح ہونے میں یہ آیت پیش کی

وعد اللّٰہ الّذین آ منوا منکم و عملوا الصّا لحا ت لیستخلفنّھم فی ا لا ر ض (النور:۵۵) یعنی اللہ وعدہ کرتا ہے مومنوں سے کہ جو تم سے نیک ہوں البتہ خلیفہ کرونگا ان کو بیچ زمین کے)

جواب: اس آیت کی تفسیر میں ابی بن کعبؓ کہتے ہیں۔ پورا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور غالب کیا مسلمانوں کو عرب کے جزیرہ پر انہوں نے فتح کی دور سے دور مشرق اور مغرب کے شہر اور انہوں نے توڑ دی سلطنت اکاسرہ کی اور مالک ہوئے اس کے خزانوں کے اور مستوی ہوئے دنیا پر

اور حضرت ابیؓ بن کعب کہتے ہیں کہ اس آیت میں بڑی روشن دلیل ہے ابو بکر صدیقؓ کی اور باقی خلفاء راشدین کی خلافت کی صحت پر آنحضرت ﷺ کے بعد کیونکہ مسلمانوں میں سے جو حاکم ایمان لائے انہوں نے نیک کام کئے وہ یہی تھے انہیں کے زمانہ میں فتوحات عظیمہ ہاتھ آئیں اور انہیں کے زمانے میں کسری اور قیصر کے خزانے مسلمانوں کے قبضے میں آئے اور انہیں کے عہد میں حاصل ہوا امن اور تمکین اور دین کا ظہور۔ سفینہ کہتے ہیں میں نے سنا حضرتﷺ سے فرماتے تھے خلافت میرے بعد تیس سال تک رہے گی۔

راوی کہتا ہے پھر حضرت سفینہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت کو دو سال بتایا اور حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت کو دس سال؛ حضرت اور عثمانؓ کی خلافت کو بارہ سال اور حضرت علیؓ کی خلافت کو چھ سال۔ (آخیر ابوداؤد وترمذی مشکوۃ ص ۲۵۵)

ایک اور حدیث میں آیا ہے:

و عن سفینہ قا ل سمعت نبی ﷺ یقو ل الخلا فۃ ثلاثو ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنة ثم تکو ن ملك ۔(حضرت سفینہ سے مروی ہے کہ کہا ، سنا میں نے نبی ﷺ سے ، فرماتے تھے خلافت رہے گی تیس سال ، پھر بادشاہ ہوں گے) ۔

اب حاضرین جلسہ ہذا کی خدمت میں التماس ہے کہ جمال الدین قادیانی نے آیت کریمہ زیر بحث میں مرزا غلام احمد قادیانی کے خلیفہ ہونے میں کون سی دلیل پیش کی اب صرف واو کی ضرورت ہے ۔

پھر جمال الدین نے حدیث بخاری کی نقل کی اور ایک جگہ قرآن شریف سے سورہ جمعہ سے تین آیتیں لکھیں لیکن ان سب کا جواب اوپر گذرا جو ہم نے بڑی تفصیل سے ادا کیا جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں ۔

پھر جمال الدین قادیانی نے ان تین آیات سے مرزا قادیانی کو اہل فارس ثابت کیا اور ایک حدیث کی سند پیش کی جیسا کہ اس کے جواب میں نیچے مرقوم ہے ۔

جواب : ثریا ان چند ستاروں کا نام ہے جو نہایت متصل ہیں جیسے گل دستہ اس حدیث میں فارسیوں کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی ۔ سو حقیقت میں ملک فارس میں بڑے بڑے کمال والے امام محدث پیدا ہوئے جیسے امام محمد بن اسماعیل بخاری و مسلم وغیرہ جنہوں نے اپنے کمال اور باریک پن سے صحیح حدیثوں کو چھانٹا اور دین میں ایسا کمال حاصل کیا کہ اس سبب سے تمام دنیا میں پیشوا اور مقتدا سمجھے گئے ۔ کہا قرطبی نے کہ جیسے حضرت ﷺ نے فرمایا تھا اسی طرح ظاہر واقع ہوا اس واسطے ان مین ایسے لوگ پائے گئے جو مشہور ہوا ذکر ان کا حدیث کے حافظوں اور ناقدوں سے اور یہ ایسا کمال ہوا کہ ان کے سوا بہت ان کے اس میں شریک نہیں اور اختلاف ہے اہل نسبت کا فارس کی اصل میں ۔ بعضے کہتے ہیں ان کی نسبت کیومرت تک پہنچتی ہے اور وہ آدم ہے اور بعضے کہتے ہیں یافث بن نوح کی اولاد سے ہیں اور بعضے کہتے ہیں لاوی بن سام بن نوح کی اولاد سے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ فارس بن یاسور بن سام کی اولاد سے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ بدرام بن ارفخش بن سام کی اولاد ہیں ۔ اس کے دس اور چند بیٹے تھے سب سوار بہادر تھے تو نام رکھا گیا ان کا فارس واسطے سواری کرنے کے ، فتح الباری ۔ تفسیر سورۃ الجمعہ ۔

اس دلیل سے ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہرگز ہرگز اہل فارس ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہو سکتے وہ کون سی بہادری مرزا قادیانی نے کی اور کب سواروں میں مرزا قادیانی گئے اور اہل فارس میں کس طرح داخل ہو سکتے ہیں آریہ کے مقدمہ قتل لیکھ رام میں پولیس کی مدد مانگتے رہے اگرچہ عرض قبول نہ ہوئی دہلی گئے تو پولیس کی مدد کی ضرورت پڑی۔

افسوس ہے جمال الدین قادیانی کے دلائل پیش کرنے پر جس نے ناحق مرزا قادیانی کو اہل فارس میں شمار کیا۔

پھر جمال الدین قادیانی نے لکھا ہے کہ بحساب ابجد مرزا غلام احمد قادیانی تیرھویں صدی کے مسیح ہیں۔

جواب: اول تو مرزا قادیانی کے خلاف لکھا ہے کیونکہ مرزا قادیانی نے (ازالہ اوہام۔ص ۱۸۶) میں لکھا ہے کہ

بحساب ابجد میرے ۱۳۰۰ عدد ہیں

جمال الدین قادیانی ۱۲۷۵ لکھتا ہے۔

حقیقت میں ۱۳۰۰ ہی ہیں

لیکن یہاں پر مرزا قادیانی کی یہ بڑی قوی دلیل ہے کہ مرزا قادیانی کے نام کے تیرہ سو عدد پورے ہوتے ہیں اس واسطے مرزا قادیانی ابجد اور مسیح موعود ہے تو کیا اگر کسی اور کے نام کے بھی تیرہ سو عدد پورے نکل آویں تو وہ بھی تیرھویں سدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہو گا؟ اگر یہی بات ہے تو لیجئے سنئے ان کے نام کے بھی تیرہ سو عدد ہیں

مہدی کاذب محمد احمد برسوڈانی۔ ۱۳۰۰

سید احمد پیر لشکر نیچر علی گڑھی۔ ۱۳۰۰

مرزا امام الدین ابوادتا لال بیگیاں کادیانی۔ ۱۳۰۰

مولوی حکیم نورالدین متہام بھیروی۔ ۱۳۰۰

مولوی کامل سید نذیر حسین دہلوی۔ ۱۳۰۰

مولوی محمد حسین ہوشیار بٹالوی۔ ۱۳۰۰

علی ہذا القیاس۔ جس قدر چاہوں اور ناموں کے عدد تیرہ سو کرتا چلا جاؤں۔ لیکن کیا اس سے ثابت ہو جائے گا کہ فلاں کس مجدد یا مسیح یا مسیح موعود یا مہدی مسعود ہو سکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر گز نہیں۔

پھر آگے چل کر جمال الدین نے حضرت مسیح کے نزول کو بیان کیا قرآن اور حدیث اور اقوال صحابہ سے ثابت کرتا ہوں وہی مسیح نازل ہوگا جو آسمان پر زندہ اب تک موجود ہے و ھو ھذا

قرآن شریف میں ہے و انّه لعلم للسا عة اور تحقیق وہ یعنی حضرت عیسی نشانی ہے قیامت کی۔ پس نہ شک کرو بیچ اس کے۔ اس رکوع میں سب عیسی ابن مریم کا ذکر ہے اور ہ کی ضمیر بھی حضرت عیسی کی طرف راجع ہے چنانچہ آنحضرت ﷺ کے اصحابوں سے ثابت ہے

ا خر جه الفر یا بی و سعید بن منصور و مسدود و عبد بن حمید و ابی بن حا تم و طبرا نی من طرق عن ابن عباس قوله و انه لعلم للسا عة قا ل خرو ج عیسی قبل یو م القیا مة و اخر ج عبد بن حمید عن ابی هر یره و انّه لعلم للسّا عة قا ل خرو ج عیسی یمکث فی ا لا ر ض ار بعین سنة تکو ن تلك الا ر بعو ن ار بع سنین یحجّ و یعمر و ا خر ج عبد بن حمید و ابن جر یر عن مجا هد و انّه لعلم للسّا عة قا ل آ یا ته و للساعة خرو ج عیسی بن مر یم قبل یو م القیا مة و ا خر ج عبد بن حمید و ابن جر یر عن الحسن و انه لعلم للسّا عة قا ل نزو ل عیسی و ا خر ج ابن جر یر من طرق عن ابن عباس و انّه لعلم للسّا عة قا ل نز و ل عیسی (تفسیر در منثور)

حاصل یہ ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس اور حضرت ابو ہریرہ اور مجاہد اور حسن سے بطرق متعددہ مروی ہے کہ ضمیر انہ جو آیت و انه لعلم للسا عة میں ہے عیسی کے نزول کی طرف پھرتی ہے۔

ان روایات سے ثابت ہوا کہ از روئے قرآن شریف و اقوال صحابہ حضرت مسیح بن مریم ہی نازل ہوں گے نہ مرزا اور احادیث اس بارہ میں بہت ہیں جو آگے بیان ہوتا ہے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی هر یره قا ل قال رسو ل الله ﷺ والذی نفسی بیده لتو شکن ان ینز ل فیکم ابن مر یم حکماً عد لًا فیکسر الصلیب و یقتل الخنز یر و یضع الجز یة و یفیض الما ل حتی لا یقبله ا حداً حتی تکو ن السجدة الوا حدة خیر من الد نیا و ما فیها ثم یقو ل ابو هر یره واقرؤا ان شئتم و ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ته (بخاری۔ص ۳۹۰)

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے عنقریب ابن مریم حاکم عادل اتریں گے صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے جزیہ موقوف کریں گے اور دیں گے مال یہاں تک کہ قبول نہ کرے گا کوئی یہاں تک کہ سجدہ ایک بہتر ہوگا دنیا سے اور جو کچھ بیچ اس کے ہے۔ پھر کہا ابو ہریرہ نے اگر چاہو تم تصدیق نزول ابن مریم کی تو یہ آیت دلیل ہے.. و ان من اهل الکتا ب الخ

دوسری حدیث:

عن ابی هر یره انّ النبی ﷺ قا ل لیس بینی و بینه یعنی عیسی علیه السلا م نبیّ، و انّه نا ز ل۔ فا ذا رأیتمو ہ فاعرفوه: ر جل مر بوع الی الحمرة و البیا ض بین ممصّر تین کأ نّ رأسه یقطر و ان لم یصبه بلل۔ فیقا تل الناس علی ا لاسلا م فید قّ الصّلیب و یقتل الخنز یر و یضع الجز یة و یهلك الله فی زما نه الملل کلّها ا لا اسلا م و یهلك المسیح الدّ جّا ل فیمکث فی ا لا ر ض ار بعین سنة ثمّ یتو فّی فیصلّ علیه المسلمو ن (سنن ابوداؤد۔ حدیث نمبر ۴۳۲۴)

(ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے اور عیسی کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا بے شک عیسیٰؑ اتریں گے جب تم دیکھو ان کو تو اس طرح پہچان لو وہ ایک شخص ہیں متوسط قد و قامت کے، رنگ ان کا سرخی اور سفیدی کے درمیان ہے اور وہ زرد کپڑے ہلکے رنگ کے پہنے ہوں گے اور اس کے بالوں میں سے پانی ٹپکتا معلوم ہوگا اگرچہ وہ تر بھی نہ ہوں گے وہ لوگوں سے جہاد کریں گے اسلام قبول کرنے کے لئے اور توڑ ڈالیں گے صلیب اور قتل کریں گے خنزیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ کو کافروں سے یا اسلام لاویں یا قتل ہوں اور تباہ کر دے گا اللہ ان کے زمانہ میں سب ادیان کو سوا اسلام کے، ہلاک کریں گے دجال کو پھر دنیا میں رہیں گے چالیس برس بعد ان کی وفات ہوگی اور مسلمان ان پر جنازہ پڑھیں گے)

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ وہی مسیح جو بنی اسرائیل کی طرف رسول ہو کر آئے تھے یعنی مسیح انجیلی۔

اب حاضرین جلسہ کی خدمت میں التماس ہے کہ جب آنحضرت ﷺ نے شرح کر دی کہ میرے اور مسیح کے درمیان کوئی نبی نہ ہوگا اور وہی نازل ہوں گے تو پھر مرزا قادیانی جو کہ قادیان میں اب پیدا ہوا کس طرح مثیل مسیح ہو سکتا ہے حالانکہ کوئی حدیث اس بارہ میں حضرت نے نہیں فرمائی کہ مسیح نہیں نازل ہوگا بلکہ اس کا مثیل نازل ہوگا جب کہ ایسی کوئی حدیث نہیں تو ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو کس دلیل سے مثیل مسیح مان لیں۔ اور لطف یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح ابن مریم کی قبر بھی بیان فرما دی جیسا کہ

اخرجه البخاری فی تاریخه و طبرانی عن عبد الله بن سلام قال یدفن عیسی بن مریم مع رسول الله ﷺ و صاحبیه فیکون قبره رابعاً

اخراج کیا بخاری نے بیچ تاریخ اپنی کے اور طبرانی نے عبداللہ بن سلام سے فرمایا عبداللہ بن سلام نے دفن کئے جاویں گے عیسی بیٹے مریم کے ساتھ محمد ﷺ کے اور شیخین کے پس ہوگی قبر ان کی چوتھی۔

اخرجه ترمذی حسنه عن محمد بن یوسف بن عبد الله بن سلام عن ابیه عن جده قال مکتوب فی التوراة صفت محمد و عیسی بن مریم یدفن معه (درمنثور۔ ج ۲ ص ۲۳۵)۔ (اور اخراج کیا ترمذی نے ساتھ تحسین کے فرمایا عبداللہ بن سلام نے کہ صفت محمد ﷺ کی تورات میں موجود ہے کہ یہ بھی تورات میں ہے کہ عیسی بن مریم آنحضرت ﷺ کے ساتھ مدفون ہوں گے)

عن عائشه قالت: قلت یا رسول الله ﷺ انی اری انی اعیش بعدك فتاذن لی ان ادفن الی جنبك ۔ فقال ﷺ انی لی بذلك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الموضع ما فيه موضع قبری قبر ابی بکر و عمر و عیسی بن مریم

فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں نے آنحضرت ﷺ کی خدمت مبارک میں عرض کی مجھے معلوم ہوتا ہے کہ میں آپ کے بعد زندہ رہوں گی اگر اجازت ہو تو میں آپکے پاس مدفون ہوں۔ فرمایا آنحضرت ﷺ نے کہ میرے پاس تو ابوبکر اور عمر اور عیسی کی قبر کے سوا اور جگہ نہیں ہے۔

عن حنظلة الاسلمی قال سمعت ابا هریره یحدث النبی و قال و الذی نفسی بیده لیهلّن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او یثنینهما (مسلم، ج ا ص ۴۰۸) (حنظلہ جو قبیلہ بنو اسلم سے ہیں انہوں نے ابو ہریرہ سے سنا کہ نبی ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ البتہ بلاشبہ اور بے شک عیسی ابن مریم روحا کی گھاٹی میں جو مکہ اور مدینہ کے درمیان ہے لبیک پکاریں گے حج یا عمرہ یا قران کا یا دونوں کی لبیک پکاریں گے روایت کیا اس کو مسلم بیچ کتاب حج کے)

ان احادیث سے ثابت ہوا کہ حضرت مسیح کی قبر مدینہ میں ہوگی اور حضرت مسیح حج کریں گے جیسا کہ اوپر بیان ہوا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ احادیث مذکورہ بالا کا مصداق مرزا قادیانی کبھی نہیں ہوسکتا حج کا بیان اوپر بہت ہو چکا اب قبر کی طرف خیال کرنا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا مسیح کی قبر مدینہ میں ہوگی جیسا کہ بیان ہوا اور مرزا قادیانی مسیح کی قبر تین جگہ فرماتے ہیں۔

ہاں مسیح اپنے قطن گلیل میں جا کر فوت ہوا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۴۷۳)

مسیح کی قبر بلاد شام میں ہے جس کی پرستش عیسائی لوگ کرتے ہیں (ست بچن حاشیہ در حاشیہ۔ ص ۱۶۴)

اب تحقیق سے معلوم ہوا کہ مسیح کی قبر ملک کشمیر موضع سری نگر میں ہے (راز حقیقت۔ ص ۲۰)

اب غور کا مقام ہے کہ دیکھنا چاہیے کہ جو شخص اللہ اور رسول اور صحابہ کا خلاف کرے وہ بھی کامل مسلم ہوسکتا ہے۔ ہر گز نہیں جب کامل مسلم نہیں تو چہ جائے کہ ہم مثیل مسیح مان لیں۔ اب حاضرین جلسہ کی خدمت مبارک میں فیصلہ چھوڑتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقط: اللہ دتہ سکنہ سوہل حال پکیوان یکم فروری ۱۹۰۲ء

اب ناظرین وسامعین داد دیں کہ آیا مرزائیوں کا ثبوت کیا نکلا اور خام ثابت ہوا مولوی صاحب نے ایسی قلعی کھولی جس سے مرزا قادیانی کا مسیح ہونا تو درکنار دجال ثابت کر دکھایا اس لئے میدان مولانا (اللہ دتا) کے حق میں سمجھا گیا جب جلسہ ختم ہو چکا تو حافظ نور محمد سکنہ دھڑ گوار نے ایک نظم تصنیف کی جو بعینہ ذیل میں نقل کی جاتی ہے و هو هذا

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً

منظوم روداد مباحثہ از حافظ نور محمد

سکنہ دھڑ گوار متصل کلانور تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

ہر دم شکر اللہ دا کریئے دن تے رات کل صباحیں
ارحم کل رحیما اکرم بعد تیرے کوئی ناہیں
تو ہیں زمین آسمان بنایا تھماں باجھ ٹکایا
عرش معلیٰ خاص تساڈا وچ قرآن دسایا
نال قرآنی ثابت ہویا خاص ربے دا
جو کوئی اس تھیں منکر ہووے دوزخ وچ سڑ دا
بعد درود رسول محمد ہر دم باجھ شماراں
آل اصحاب اماماں ولیاں رحمت ابر بہاراں
میں بدھ دیہاڑے گھر اپنے وچ نال خوشی دے آیا
وچ اہل اطفالاں بیٹھا ہویا غم اندوہ گوایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ دا دل میرے وچ خاص ارادہ آیا
اس جا خاص ضروری جانا شوق و لے وچ دھایا
اچران نو دو یار برادر آگئے پاس اسائیں
نام انہاں نے دسے اپنے عاجز بندے تائیں
خدمت اتے تواضع کیتی پاس بٹھایا سائی
حال حقیقت دسی انہاں جاں میں پچھیا بھائی
نال تساں ہے جانا ساڈے اساں ضرورت آئی
مرزایاندا آون ہے آج پنڈ اساڈے بھائی
بحث ہوسی اس جا گہ اندر عالم بھائی آون
ایسے خاطر تساں بلایا لوکیں بہتے چاہون
اس کارن میں وچ پکیویں آیا ٹر کر بھائی
جان میں آ کر دیکھیا اوتھے عالم ناہی کاہی
دل دے اندر فکر پیا ہن بحث ضروری ہوسی
بھائی مددگار نہ کوئی مدد کھڑا دیسی
پھر میں مدد خاص اللہ دی دل اپنے وچ چائی
حافظ ناصر تو ہیں میرا تجھ بن ہور نہ کائی
سب بھایاں نو نال دلیری عاجز آکھ سنایا
ہے رب مالک ساڈا بھائیو کیوں دل فکریں لایا
مگروں خبر ہوئی پھر مینو ہے اک عالم آیا
خوشی ہوئی دل وچ زیادہ اللہ فضل کمایا
پھر اس عالم تو پچھیا اس نے آکھ سنایا بھائی
بحث کرن دی مرزائیاں سنگ میں وچ طاقت ناہی
اس عاجز نے آکھ سنایا ساریاں بھایاں تائیں
بے شک بندہ بحث کرے گا خطرہ کرنا ناہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجرے ویلے اٹھدیاں ہویاں سی میں تہ اٹھایا
اللہ مالک کر تو مدد تجھ بن ہور نہ آیا
اچراں نوں پھر عالم فاضل اکمل کامل آیا
اللہ دتا نام انہاں دا سوہل سکونت آیا
مرزایاندے دل دے اندر ڈھاڈا خوف پیا سی
دشمن ساڈا حاضر ہویا سانوں مار گواسی
ایہ گھر ساڈے دا واقف سارا پتہ لگاوے
اگلیاں پچھلیاں سب کلاماں واضح کر سمجھاوے
کل کتاباں ساڈیاں والی خبر انہاں نوں آئی
صفحہ نشان تے سطراں گن گن ہن ایہ دس سی بھائی
اچران نوں پھر اللہ صاحب مدد غیب پہنچائی
کل کتاب صحاح ستہ دی حاضر ہوئی بھائی
نام فیروزالدین انہاندا سب کتاب بسایا
وچ حویلی فاضل والی آ کر ڈھیر لگایا
مسلماناں نوں خوشی ہوئی سی حدوں باہجہ شماراں
چار چو فیروں خلقت رب دی آئی وانگوں ڈاراں
بحثاندی تجویزاں کر دیاں ساریاں نند پکایا
موت حیات مسیح دا مسئلہ چھڈو سبھاں الایا
پھڑو نزول مسیح دا شوق سبھاں دل آیا
مرزائیاں ول پرچہ بھیجیا صاف انکار سنایا
اس مسئلے تیں سب مرزائی صاف انکار لیائے
حیات ممات دے مسئلے دے ول حملے کر کر آئے
پرچہ پھر دوبارہ بھیجیا مرزائیاں دے تائیں
بحث نزول مسیح دی ہووے ہورا راہ نائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایہ گل مول نہ منی انہاں ظاہر آکھ سنایا
بحث حیات ممات ہو وے مرزائیاں فرمایا
اس کارن انکار کریندے سی مرزائی بھائی
ایسے وچ گنجائش انہاں پلے ہوئے نہ رائی
تاں پھر مولوی اللہ دتے منی بحث ایہ بھائی
شروع ہوئی پھر مرزائیاں نو کڈ کڈ سند دکھائی
اول خاص کتاب اللہ دی مولوی پکڑی ساہی
پا سپارہ سورت دسیا ہور رکوع بھائی
اٹھائی جاگہ وچ قرآنی کڈ کڈ پتے بتائے
مرزائیاں دل خوف سدھایا حیرانی وچ آئے
یعنی وچ قرآن اٹھائی جاگہ رب فرمایا
توفی معنی بندہ پورا تے ہور پکڑن آیا
ہور کتاب بخاری وچوں ثابت کیتا بھائی
حضرت عیسی بے شک زندہ ثابت شک نہ رائی
مسلم ابو داؤد بخاری ابن ماجہ تھیں یارا
حیات مسیح دی ثابت کیتی مجلس وچ آشکارا
تے مرزا دی تصنیفوں کیتے لفظ توفی معنی
موت توفی معنی ناہیں سن اے مرد یگانے
متوفی دے معنی کیتے مرزا پورا بھائی
مولوی ثابت کر دکھلایا شک نہ اس وچ رائی
غرض قرآن حدیثوں تے ہور مرزا دی تصنیفوں
حیات مسیح دی ثابت کیتی تصنیفوں تالیفوں
بحث کریندیاں فتح دین نے ایسا ہتھ دکھایا
جھگڑا چھڈ حیات مماتی طرف خلافت آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی دارو سکہ جو کچھ پاس انہاں دے آیا
دن سا رے وچ مر پٹ انہاں اوہو سان چلایا
جیوں کر ہٹی وچوں سکے سودا پاس کیدے
در در تیرے کردا پھر دا سودے کتوں نہ مل دے
یعنی سند وفات مسیحوں عاری ہویا بھائی
پکڑ کتاباں مڑ مڑ دیکھے سند نہ لبھ دی کائی
آخر رجوع خلافت دے ول فتح الدین نے کیتا
چھڈ کے بحث حیات مماتی اتوں آیا میتا
تاں پھر مولوی اللہ دتے مجلس دے وچ کیہا
فتح اسانوں اللہ دتی ہن کچھ شک نہ رہیا
آپے بحث حیات مماتی کیتی تساں پیارے
تے آپے ختم تساں نے کیتی کی ایہہ راز نیارے
اس تھیں فتح اسانوں ہوئی سمجھیں دل وچ یارا
فتح الدین منہ زردی جھلی شک نہیں دلدارا
جمال الدین امام الدین نے فتح الدین نو کیہا
ہویا گریز ساڈا اس جا مشکل ویلا ایہا
خیر الدین نے فتح الدین نو مجلس وچ فرمایا
ذکر خلافت کرنا ناسی ایہہ تو ظلم کمایا
رات پئی پھر ستے سارے گھریں آرام کیتا سی
مرزائیاں دے دل دے اندر ایہو فکر رہیا سی
فجر ہوئی تاں پیش گوئیاں دا سارا ذکر سنایا
مرزے دی تصنیفاں وچوں صفحہ نشان دکھایا
پیش گوئی کوئی مرزے والی پوری مول نہ ہوئی
سب مرزائی جھوٹے ہوئے سچا رہیا نہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب شرمندہ لازم ہوئے انگل منہ وچہ پاون
آکھن نج پکیویں آئے روون تے پچھتاون
پاس اساڈے کجھ نہ ریہا کی دکھلائی بھائیاں
ہر ہر مسئلے اندر سانوں ڈاہڈیاں ہاراں آیاں
چھوڑ تمامی بحث زبانی طرف تحریراں آئے
لے کر پرچہ وچ حویلی ڈیرے جدا لگائے
جو کجھ پرچے اندر لکھیا او بھی حال سناواں
دو سوال انہاں نوں کیتے واضح کر سمجھاواں
اول مرزا کامل مسلم ثابت کیتا جاوے
قرآن حدیثوں اس مسئلے دی سند اماموں آوے
دوجا مسئلہ مرزا صاحب جو بن مسیح سدھاوے
ایہہ بھی سند قرآن حدیثوں طلب اسانو بھاوے
سائل علی محمد تے عبد اللہ درزی یارا
قاضی محمد مہر الدین رحیم بخش دلدارا
سوال جواب دوہاندا جا کے پیچھے دیکھیں یارا
مرزائیاں نے جو کچھ لکھیا حال سبھو آشکارا
سائلاں اوہ جوابی پرچہ مولوی نوں دکھلایا
دیو جواب شتابی سانو عاجزی نال الایا
اوبھی درج پچھاڑی کیتا پڑھ کے دیکھ پیارے
جس تھیں زک مرزائیاں آیا چھٹے فضل بہو ہائے
فتح ہوئی اسلامی بھائیو مرزائیاں رسوائی
آریہ ہندو سکھ تمامیاں اچی گل مچائی
مرزائی سب ہار کھلوتے گلاں کرن تمامی
خوشی ہوئی وچ مسلماناں دے مرزائیاں حیرانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل الدین جو نمبردار پکیویں اندر آیا
فرمایا ہن فتح اساڈی مرزائیاں نوں جھٹلایا
کجھ توفیق نہ آئی مینو شعر کہن دی بھائی
سب بھائیاں دی خاطر عاجز ایہہ تصنیف بنائی
انی ماہ شوال مہینا ایہہ تاریخ پچھانو
تیراں سو انّی ہجری اس وچ شک نہ جانو
اٹھارہ ماگھ مہینہ ہندی اکتی عیسوری یارا
انی سو سن دو پچھانو جلسہ ہویا بھارا
عاجز مفتی نور محمد کردا عرض پیارے
موضع دھیڑ سکونت میری جس ایہ سچ نتارے
گورداسپورا ہے صدر اساڈا تے تحصیل بٹالہ
عاجز نام ہے نور محمد حق ہو لا دل والہ
جو کچھ بحث ہوئی ہے او ہو عرض الایا
اپنی طرفوں وادھا گھاٹا ہر گز مول نہ پایا
یا رب مسلماناں دے تائیں سدھے راہ چلائیں
مرزا تے مرزائیاں کولوں مدد نال بچائیں
۱۹ شوال ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۲ء

جمال الدین قادیانی وغیرہ کے اشتہار کا جواب
(جو کہ انہوں نے درباره مباحثہ پکیوان کے نکالا ہے)

بھائیونان گوشت بڑی شئے ہے

چونکہ مجھ کو موضع پکیوان میں دوبارہ جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھ کو معاونین جلسہ نے مضمون مباحثہ کے چھپوانے پر مجبور کیا اور کہا کہ ہم میں سے کوئی اس تکلیف کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت نہیں کرسکتا، لہذا میں نے یہ کام اپنے ذمہ لے لیا۔

جب میں موضع مذکور سے واپس آیا تو مجھ کو مرزائیوں کا اشتہار دستیاب ہوا، تو میں نے مناسب سمجھ کر اس کا جواب بھی مختصر ساتھ ہی مشتہر کر دیا تا کہ دوبارہ تکلیف نہ اٹھانی پڑے۔ اب اس کا جواب قولہ، اقول کے ساتھ دیتا ہوں۔

قولہ (جمال دین قادیانی): پکیوان والوں کی طرف سے میاں اللہ دتا قوم چینہ اور حافظ نور محمد اور مولوی عنایت اللہ اور منشی فیروز الدین اور منشی نبی بخش مباحث مقرر ہوئے۔

اقول (اللہ دتا خیاط): بنیاد ہی جھوٹ پر قائم کی۔ الٰہی توبہ! حافظ نور محمد نے کوئی تقریر، کوئی تحریر، مقابلہ میں نہیں کی۔

مولوی عنایت اللہ صاحب نے بھی کوئی تقریر تحریر نہیں کی۔

اس لئے وہ آیت جو خداوند نے جھوٹوں کے لئے فرمائی ہے اسی پر فیصلہ چھوڑتے ہیں اظہار آیت کی ضرورت نہیں۔

یہ جو منشی فیروز الدین و نبی بخش کو لکھا، یہ صاحب بعد نماز جمعہ جلسہ میں حاضر ہوئے حالانکہ قبل نماز جمعہ میری طرف سے دو تحریری پرچے اور ایک تقریر ہو چکی تھی۔ اس لئے یہ بھی دروغ بے فروغ ہے۔

اب انصاف پسند اتنے ہی جھوٹ سے سمجھ سکتے ہیں کہ جس عمارت کی بنیاد ریت کی ہوگی اس کو کب تک قیام ہوگا۔ نادان کشمیری خدا کے خوف سے نہیں ڈرتے۔

قولہ (جمال دین قادیانی): اگر حضرت مسیح مالمسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل میں مستثنیٰ ہوئے تو آنحضرتﷺ بھی ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الرسل میں کیوں مستثنیٰ نہ ٹھہرے۔

اقول (اللہ دتا خیاط)۔ دونوں آیتیں آنحضرتﷺ پر نازل ہوئیں۔ اور پہلی آیت میں آنحضرتﷺ کو بحکم عام سمجھایا گیا کہ تمام رسول گذرے۔ دوسری آیت میں حضرت مسیح کو باری تعالیٰ نے مستثنیٰ کیا۔ اگر حضرت مسیح کی حیات اس آیت سے نہ لی جائے تو وفات مسیح پر آیت اول کی دلیل پیش کرنی باطل سمجھی جائے گی کیونکہ آیت نمبر دو صاف بتلا رہی ہے کہ جب تک آنحضرتﷺ زندہ رہے اور بہ وقت نزول قرآن مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں گزرے۔

ہاں اگر بعد نزول قرآن اور بعد انتقال سرور عالم، مسیح فوت ہو گئے ہوں تو یہ الگ ی بات ہے۔

اگر آیت نمبر دو میں مسیح کو مستثنیٰ نہ کیا جاتا تو جاہلوں کو کچھ چارہ جوئی کی شائد گنجائش مل جاتی مگر ایسا نہ ہوا، کیونکہ باری تعالیٰ چونکہ عالم الغیب ہیں، جانتے تھے کہ کسی زمانہ میں ایسے عقل فروش پیدا ہوں گے جو خلت کے لفظ سے وفات مسیح سمجھ لیں گے تو فرمادیا

ما المسیح عیسی ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل

قولہ: (جمال دین قادیانی) مسیح بن مریم کی ہلاکت کا ارادہ کیا۔ یعنی جب ہم نے مسیح کے مارنے کا ارادہ کیا۔

اقول (اللہ دتا خیاط): معنی ہی غلط کئے آیت اس طرح ہے

ان اراد ان یهلك المسیح ابن مریم۔

(یعنی اگر چاہے (اللہ) یہ کہ ہلاک کرے مسیح بن مریم کو)

تھوڑی علم والے مترجم قرآن شریف دیکھ سکتے ہیں کہ مرزائیوں کے معنی درست ہیں یا جو میں نے کئے ہیں تو مطلب آیت زیر بحث کا یہ ہوا کہ ابھی اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا ہی نہیں، تو آیت

ما لمسیح عیسی بن مریم

اور: ان اراد ان یهلك المسیح ابن مریم

دونوں آیات سے حضرت مسیح کی حیات ثابت ہوگئی حق پسند کو پورا اطمینان ہوسکتا ہے متعصب کو دفتر بھی کافی نہیں کیونکہ دونوں آیتیں آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئیں جس سے بخوبی واضح ہوسکتا ہے کہ بہ وقت نزول قرآن حضرت مسیح زندہ تھے بلکہ آپ کے مارنے کا اللہ نے ارادہ بھی نہیں کیا۔

قولہ (جمال دین قادیانی): جو فعل توفی اور اللہ تعالیٰ اس کا فاعل اور ذوالروح اس کا مفعول ہو تو اس کے معنی بجز قبض روح کے کوئی اور خواہ قرآن شریف یا صحاح ستہ یا کسی اور کتاب حدیث یا لغت سے ثابت کر دکھاویں تو ہم ۲۵ روپئہ انعام دینے کو تیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

اقول (اللہ دتا خیاط): مرزائیو! بہت خوب لیجئے سنئے

دلیل اول۔ اللہ تعالی فرماتے ہیں:

هو الّذی یتو فّا کم با للیل

اس جگہ اللہ تعالی فاعل اور بندگان خدا مفعول ہیں اور معنی نیند ثابت ہوئی۔

تو فی وزن ہے تفعل کا اور تو فی مخرج ہے یتو فی کا

دلیل دوم: یا عیسی انّی متو فّیك۔

خدا فاعل اور حضرت مسیح مفعول اور معنی پورا یا پوری نعمت دونگا یا پورا اجر دونگا

(دیکھو براہین احمدیہ۔ ص ۵۲۰)

دلیل سوئم: فلمّا تو فّیتنی۔

خدا فاعل اور حضرت مسیح مفعول، معنی رفعتنی تفسیر ابن عباس

اور نظائر بہت ہیں۔ جیسے

تو فّیته ما لی۔ پکڑا میں نے اس سے مال۔ (تفسیر جامع البیان)

تو فّیتها فلان درا همی (تفسیر کبیر ص ۶۹) علی ہذا القیاس

اگر کہیں متو فیك اور تو فیتنی دلیل ہے وفات مسیح کی تو جواب اس کا یہ ہے کہ کوئی دعوی بلا ثبوت قابل سماعت نہیں ہوتا۔ اگر تو آپ نص قطعی سے وفات ثابت کر دیں گے تو ہم آپ کو پچاس روپیہ انعام دیں گے۔ اگر اعتبار نہ ہو تو ہم کسی معتبر آدمی کے پاس جمع کر دیتے ہیں مگر پہلے آپ پچیس روپیہ دے دو ورنہ سمجھ لو کہ تمہارے پاس وفات مسیح میں کوئی دلیل نہیں فا فهم

قولہ (جمال دین قادیانی): اس طرف سے کہا گیا کہ ایسا نہیں ہے بلا قرینہ موت کے معنی ہیں

یتو فّو ن منکم و یذ رو ن ازوا جاً (البقرة: ٢٣٤)

اقول (اللہ دتا خیاط): خدا پناہ دے ایسے جہل مرکب سے۔

اہل علم پر مخفی نہ ہوگا کہ یذ رو ن قرینہ ہے مرزائیوں کو اگر شرم ہو تو آئندہ کبھی علمیت کا دم نہ ماریں اگر تمہارے مسلک کے مطابق اس آیت میں قرینہ نہیں تو چلو اسی پر فیصلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرلو، وبس۔

قولہ (جمال دین قادیانی): من استطاع الیه سبیلاً یعنی حج اس کے لئے فرض ہے جس کے لئے راستہ امن کا ہو۔

اقول (اللہ دتا خیاط): ہائے تو بہ مرزائی خدا کو بھی دھوکہ دینے سے عذر نہیں کرتے۔

ناظرین خیال فرماویں گے راستہ کا امن کس لفظ کے معنی ہیں۔ معنی یہ ہیں:

جو کوئی قدرت رکھتا ہو طرف بیت اللہ کے جانے کی۔

آنحضرت ﷺ کے اصحاب متعدد سے مروی ہے کہ جس کے پاس اتنا مال ہو جو اس کو بیت اللہ تک پہنچا سکے اس پر حج فرض ہے اس آیت میں نہ تو راستہ کے امن کا ذکر ہے اور نہ آنحضرت ﷺ سے کوئی حدیث پائی گئی ہے کہ اس آیت سے راستہ کا امن مراد ہے نہ حضرت ﷺ کے کسی اصحاب سے ثابت ہے یوں ہی گھر کا قانون ایجاد کر مارا کہ راستہ کا امن ضروری ہے اور آیت بے تعلق لکھ دی۔

قولہ (جمال دین قادیانی): نادان یہ نہیں سمجھتے کہ رسول اکرم ﷺ کو بھی باوجود الہام یعصمك من الناس اپنے گرد حفاظت رکھتے تھے۔

اقول (اللہ دتا خیاط): ناظرین پر مخفی نہ رہا ہوگا کہ مرزائی، رسول مقبول ﷺ پر کیا صریح جھوٹ بولتے ہیں اور عذر نہیں کرتے۔ ان طمع کے پرندوں کو مرزا قادیانی کے نان گوشت نے اندھا کر چھوڑا ہے۔ بغیر سوچے سمجھے مرزا قادیانی کی تائید کے لئے جو چاہتے ہیں لکھ مارتے ہیں۔ اب میں اس آیت کریمہ کا مطلب بیان کرتا ہوں:

جب یہ آیت شریفہ یعصمك من الناس آپ پر الہام ہوئی تو آپ نے اپنے خیمہ سے نکل کر فرمایا کہ میں اپنی حفاظت کے لئے پہرہ رکھتا تھا اب عزوجل نے میری حفاظت اپنے ذمہ لے لی ہے اس لئے مجھ کو کسی پہرہ کی ضرورت نہ رہی۔

نادان کشمیری نے بچوں کو دھوکہ دے کر خلق اللہ کو گمراہ کرنا چاہا مگر یاد رکھیں منکروں کے مقابلہ پر خدا تعالیٰ نے وہ پہلوان بھی پیدا کر رکھے ہیں جو میدان میں نکلتے ہی فوراً دبوچ لیتے ہیں۔

قولہ (جمال دین قادیانی): پکیوان کے لوگ بے جا حرکت کرنے کو تیار تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنے میں چوہدری لا ہب سہگنہ اور لالہ درگا داس اور موضع بر بلا والوں نے کہا کہ اگر آپ کرو گے تو اس طرف سے بھی اچھا نہ دیکھو گے وغیرہ۔

اقول (اللہ دتا خیاط): لعنت الله على الكا ذبين اگر سچے ہو تو لکھو۔ اجی جھوٹ کے پتلو! کیوں جھوٹ پر کمر بستہ ہو۔ پکیوان کے باشندوں کی توصیف میں کیا بیان کروں، وہ لوگ تو ایسے خلیق ہیں جن کی نظیر ضلع گورداسپور میں مل نہیں سکتی، کیا سکھ کیا آریہ اور کیا مسلمان، ایسے شریف اور بھلے مانس جن کی شرافت کی حد نہیں۔ نادانو! اگر مجھ سے دریافت کرنا چاہو تو شہاب الدین جو ہمارے اعتقاد کا مخالف ہے، وہ بھی ان شریفوں کی صحبت سے شریف بن گیا۔ تم نے ناحق ان بے چاروں اور کم زبانوں پر جھوٹ باندھا۔ خدا تم کو اس کی جزا دے اور ہم زیادہ کچھ نہیں کہہ سکتے۔

ارے بھلے مانس! جب تم نے بروز ہفتہ صبح کو گندی گالیاں، حرام زادہ، بدمعاش، بے شرم وغیرہ وغیرہ الفاظ منہ سے نکالے، اگر چہ تم اپنے آپ کو ہی سمجھتے ہونگے اگر حرکت بے جا کا ان شریفوں کے دل میں خیال ہوتا تو وہ وقت تھا حالانکہ نمبر دار صاحب مذکور اور بر ملا والے ہرگز موجود نہ تھے اور کب نمبر دار صاحب اور لالہ درگاہ صاحب اور بر بلا والوں نے یہ کہا کہ اس طرف سے بھی اچھا نہ ہوگا آخر تو مرنا ہے ایسے جھوٹ سے تم کو کیا حاصل ہوا۔ جلد توبہ کرو۔

قولہ (جمال دین قادیانی): بر بلا والے مرزا کی جماعت میں داخل ہو گئے اور قاضی محمد مہر الدین بھی مرزا قادیانی کی جماعت میں داخل ہو گئے۔ وغیرہ

(نوٹ: مرزائیوں نے قاضی محمد مہر الدین کا نام ناحق لکھ مارا۔ اس لئے ہم نے کارڈ بھیجا جس کا جواب آیا: مولوی صاحب اللہ دتا۔ آپ کا کارڈ آیا۔ برخوردار مہر الدین نے اپنا نام بزمرہ مرزائیاں درج نہیں کرایا ہے۔ یہ انہوں نے جھوٹ رقم کیا ہے۔ بلکہ بر بلا خورد میں سے بھی کوئی شخص مرزا قادیانی کا پیرو نہیں ہوا۔ یہ جو اشتہار میں لکھا ہے کہ بر بلا کے دوسو آدمی مرزا قادیانی کے معتقد ہو گئے ہیں حالانکہ بر بلا میں دوسو کی تعداد ہی نہیں ہے، یہ ایک ظاہر جھوٹ ہے۔ جس قدر اشتہار میں نام درج تھے سب جھوٹ ہے۔ بلکہ آپ کے کارڈ کے پہنچنے کے پہلے برخوردار مہر الدین نے قادیان خط بدیں مضمون لکھا ہے کہ میرا نام اشتہار میں کیوں لکھا ہے۔ اس کا جواب دو ورنہ جھوٹ کے بارہ میں سلوک ہوگا۔ راقم قاضی عمر بخش والد مہر الدین سکنہ پکیوان)

اقول (اللہ دتا خیاط): یہ بھی دروغ بے فروغ ہے۔ بر بلا والے ہرگز مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی کی جماعت میں داخل نہیں ہوئے۔شہادت سے ثابت کرتا ہوں۔ جب میں دوبارہ پکیوان کو گیا،تو جاتا ہوا میں موضع اعوان متصل بر بلا ٹھہرا اور چودھری حاکم نے میری صبح کی ضیافت کی۔ میرے ساتھ دو شاگرد تھے۔ میں نے کھانا کھانے کے بعدعرض کی کہ چوہدری صاحب اب میں پکیوان کو جاتا ہوں،تو چوہدری صاحب نے مجھ کو جانے نہ دیا اور رات کو وعظ سننے کے لئے فرمایا۔ میں نے بموجب ارشاد چوہدری صاحب پکیوان جانے کی صلاح کوملتوی رکھا۔ جب شام کومغرب کی نماز کے لئے مسجد پہنچے،تو پکیوان کے چند آدمی قاضی محمد مہرالدین لے کر آ گیا نماز کی تیاری تھی تو اسی اثنا میں مرزا کرامت بیگ موضع بر بلا کو ردمو چند آدمی کلانور سے آئے اور داخل جماعت ہوکرنماز ادا کی۔تب میں نے بعد نماز مرزا کرامت بیگ سے دریافت کیا کہ فرماویں آپ نے مرزا قادیانی کی بیعت کر لی اور آپ لوگ مرزا کی جماعت میں داخل ہو گئے۔تو انہوں نے مولوی جی یہ بات بالکل غلط ہے۔ہم مرزا قادیانی کی جماعت میں داخل نہیں ہوئے۔ بلکہ مرزائیوں نے ہماری طرف شہاب الدین کو بھیجا تھا کہ اپنے نام لکھ دیں،تو ہم لوگوں نے اپنے نام لکھ دینے سے انکار کیا۔ ہاں روٹی ان کوضرور کھلائی گئی۔ میں نے پھر کہا کہ آپ نے ان کو بلایا تا کرامت بیگ صاحب نے فرمایا ہم نے ان کو ہرگز نہیں بلایا ایک ہندو موضع قادیان میں ہمارے گاؤں کا بیاہا ہوا ہے اس کے ملنے کو آئے ہم نے ان کی ضیافت بے شک کی ہے کیونکہ ہم مہمان نواز ہیں۔

اس شہادت سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں نے شہاب الدین مرزائی پکیوان سے نام ان صاحبوں کولکھا کر اشتہار میں لکھ مارے۔ اگر اتنا پکھنڈ بھی نہ کرتے تو مرزا غلام احمد قادیانی کو قادیان جا کر کیا منہ دکھاتے،اور مرزا قادیانی کے لنگر سے نان گوشت کیسے مل سکتا تھا۔

اگر جمال الدین بوجہ قصور حافظہ یہ کہہ دے کہ ہم مرزا قادیانی کے لنگر سے نان گوشت نہیں کھاتے تو ان کی یاد دہانی کے لئے بتا دیتا ہوں کہ:

۱۸ جون ۱۸۹۱ء کو میں سری گو بند پور کو جاتا ہوا قادیان ٹھہرا،اوران دنوں میں ایک عیسائی کسی جگہ سے قادیان آیا ہوا تھا اور حکیم نورالدین سے سا تواں پارہ ترجمہ سے پڑھتا تھا۔ اتنے میں مرزا قادیانی نے ایک آدمی بھیجا کہ کھانا تیار ہے،اس لئے سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی موجود ہوئے ۔ جمال الدین میرا ہاتھ پکڑ کر مجھ کو ساتھ لے چلا۔ جب ایک گلی کے اندر داخل ہوئے تو مرزا قادیانی ایک برآمدے میں دسترخوان بچھائے ہوئے نان رکھ دیئے ہوئے گوشت پیالوں میں بھروائے ہوئے مریدوں کے منتظر تھے اور درمیان میں ایک بادیاہ دودھ کا رکھا ہوا، اور ایک ڈبل روٹی اور ایک پیالی میں چینی یعنی کھنڈ تھی ۔عیسائی تو ڈبل روٹی پر بیٹھ گئے۔ باقی مرید بھی کھانے کو تیار تھے، تو مرزا قادیانی اور میاں نورالدین حکیم اور جمال الدین نے مجھ کو کہا کہ آپ بھی کھاویں ۔میں نے مرزا قادیانی کو مخاطب کر کے کہا کہ میں آپ کا کھانا نہیں کھا سکتا کیونکہ مجھ کو کراہت آتی ہے ۔مرزا قادیانی تو برا بھلا کہنے کو تیار تھے مگر نورالدین چونکہ وہ متحمل مزاج ہیں بولے اچھا آپ کی مرضی۔ القصہ جب مرید کھانا کھا چکے تو جمال الدین نے درخواست کی یا حضرت میں جانے کو تیار ہوں مجھ کو روٹی دی جائے۔تب مرزا قادیانی ایک بڑا بادیاہ گوشت کا بھروایا اور (۲۲،۲۳) نان مرحمت فرمائے تو کشمیری بچہ لے کر رفو چکر ہو گیا۔

اس سے میرے عنوان کی تصدیق ہوئی کہ بھائیو نان گوشت بڑی شئے ہے۔

غرضیکہ بربلا والوں کے نام لکھ کر مرزا قادیانی کی تسلی نہ کرتے تو پھر آپ ہر ایک طرح سے محروم رہتے تھے اسی لئے تو مرزا قادیانی کو مسیح موعود مان بیٹھے ہیں۔

یہ عقیدہ مرزائیوں کو مبارک ہو اس اشتہار کا جواب کچھ طوالت سے ادا کرنے کی چنداں ضرورت نہیں کیونکہ پرچہ مباحثہ میں مفصل حال چھپ چکا ہے وہاں ملاحظہ ہو۔

فقط: والسلام: العبداللہ دتہ سکنہ موضع سوہل پرگنہ گورداسپور

ایک مرزائی چیلنج کا جواب

زیر نظر دور میں ردّ قادیانیت کے محاذ پر جو بزرگ کام کر رہے تھے ان میں مولوی علی محمد صاحب خیاط بھی شامل ہیں۔آپ وعظ ونصیحت اور مناظرانہ سرگرمیوں میں مسلمانوں کی طرف سے حصہ لیتے تھے۔ ایک مرزائی نے اشتہار دیا ہے کہ اس نے ایک خواب کی بنا پر مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود وغیرہ تسلیم کیا ہے اور اگر کسی کو اس کے خواب کی صداقت وحقیت پر شک ہو تو وہ اس کا اظہار کرے۔ نتیجتاً اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بیٹے کی موت کا صدمہ برداشت کرنا پڑے گا۔

مولانا علی محمد خیاط نے اس چیلنج کو قبول کیا۔ یہ روداد مباحثہ پکیوان کی روداد کے ساتھ شائع ہوئی تھی جسے ذیل میں نقل کیا جارہا ہے۔ بہاء

مولانا علی محمد خیاط لکھتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

شیخ عبدالرحمٰن سکنہ بوہڑ متصل قادیان کے اشتہار کا جواب

مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۰۲ء کو شیخ مذکور نے ایک اشتہار شائع کیا ہے اور اس کے صفحہ ۲ میں لکھتے ہیں کہ

میں نے بذریعہ خواب مرزا قادیانی کو مسیح موعود مان لیا ہے۔

اور آگے چل کر بڑے زور وشور سے دعوی کیا ہے کہ

اگر کوئی صاحب میرے اس خواب کو افتراء خیال کرے گا تو اس کا لڑکا ضرور فوت ہوجائے گا۔

اس لئے میں نے یکم فروری سنہ حال (۱۹۰۲ء) کو بذریعہ خط شیخ صاحب کی خدمت شریف میں عرض کردی کہ میں آپ کے خواب کا منکر ہوں۔ اور میرے خیال میں آپ کی خواب منہاج شیطان کے ہے، کیونکہ خواب تین قسم کی ہوتی ہے:

ایک رحمانی، دوسری شیطانی، تیسری خیالی۔

یہ مسئلہ اتفاقی ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی بھی ازالہ اوہام خود میں لکھ چکے ہیں۔

خواب رحمانی وہ ہوتی ہے جو قرآن شریف اور حدیث مرفوع کے مطابق ہو اور شیطانی جو اسکے خلاف ہو، اور خیالی وہ جو دن کو کرتا یا بنتا رہے وہی رات کو دیکھے۔

غرضیکہ آپ کی خواب یا تو شیطانی ہے، ورنہ خیالی ہونے میں تو ہرگز شک نہیں۔ شیطانی تو اس واسطے معلوم ہوتی ہے کہ آپ نے لکھا ہے کہ مجھ کو آسمان دکھایا گیا اور آسمان سے تکیہ آنحضرت ﷺ لگائے ہوئے اور مرزا غلام احمد قادیانی پاس بیٹھے ہوئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام غزالی فرماتے ہیں کہ شیطان کو عرش اور لوح محفوظ کی صورت بن جانے کی قدرت ہے جس کے مشاہدہ سے آپ جیسا ملہم یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے عرش اور لوح محفوظ سے علم حاصل کیا ہے اور واقعہ میں وہ منہاج شیطان کے ہوتا ہے۔

اگر آپ کو خواب میں جتلایا جائے کہ شراب اور خنزیر اور باقی محرمات اشیاء تم پر حلال اور جائز ہو گئیں تو کیا خلق خدا آپ کی خواب پر ایمان لے آویں اور وہ قرآن شریف اور حدیث نبوی کو بالائے طاق رکھ دیں نہیں۔ صاحب یہ ہرگز نہیں ہوتے۔

اور خیالی اس واسطے کہ آپ کی نشست و برخاست ہمیشہ مرزا قادیانی سے ہے۔ اور آپ یہ سنتے رہے ہیں کہ مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں اور اکثر اشتہاروں کے گھوڑے مرزا قادیانی کے مرید اڑاتے ہی رہتے ہیں اور آپ پڑھتے رہتے ہیں۔ شائد وہی خیال آپ کے دماغ میں سما گیا۔ رات کو دیکھا، دن کو فوراً قادیان جا کر اشتہار چھپوایا کہ مجھ کو الہام ہوا کہ مرزا قادیانی مسیح ہیں۔

لو جی! پنجابی مثل کا واقعہ ہونا بچشم خود دیکھنے میں آ گیا (ٹڈیاں نوں لگ گئے)

اب الہاموں کا بازار گرم ہے جس کا جی چاہے ملہم بن جائے۔ مگر یاد رکھیں کہ اب وہ زمانہ نہیں رہا۔ اب تو زمانہ جہاں دیدہ ہے۔ ایسے ملہموں کی شہادت کون دانا مان سکتا ہے جس کی نظیر صحابہ سے ہرگز نہیں ملتی۔

میں نے مولوی نور احمد سکنہ لودی ننگل علاقہ تھانہ فتح گڈھ اور مولوی عبد الکریم سیالکوٹی حال قادیان اور حکیم نور الدین بھیروی حال قادیان اور جمال الدین سکنہ سیکھوان وغیرہ وغیرہ سے بذریعہ خطوط استفسار کیا کہ اس طرح کے الہاموں کا وجود اگر صحابہ سے ثابت ہے تو جواب دو، ورنہ اپنے مریدوں کو متنبہ کر دو کہ آئندہ کے لئے اوراق سیاہ نہ کریں۔ مگر آج تک ان صاحبوں میں سے کسی ایک نے بھی مجھ کو جواب نہیں دیا حالانکہ عرصہ دراز گذر چکا ہے۔

خیر آمدم برسر مطلب کہ آپ کی خواب کسی طرح سے خواب رحمانی نہیں ہو سکتی۔ یہ جو آپ نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے یہ بھی حدیث مرفوع کے خلاف ہے

عن الحسن فی قوله تعالی انی متوفیك قال للیهود ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی لم یمت و انه را جع الیکم قبل یو م القیا مة

(تفسیر ابن کثیر۔ج ا ص ۳۶۶) آنحضرتﷺ نے یہودیوں کو فرمایا کہ بے شک حضرت عیسی نہیں مرے اور تحقیق وہ پھر آویں گے تمہاری طرف پہلے دن قیامت کے۔

یہ حدیث مؤید ہے قرآن شریف اور احادیث صحیحہ کے۔

پھر آپ نے جو لکھا کہ جو منکر ہو گا میری خواب کا اس کا لڑکا فوت ہو جائے گا، سو میں نے آپ کو یکم فروری کو اطلاع دی تھی کہ

میں دس یوم کی میعاد دیتا ہوں۔ چونکہ خداوند کریم قادر ہیں اگر آپ کی خواب سچی ہو تو میرا لڑکا مسمی عبدالعزیز جو ۳ سال کی عمر کا ہے حالانکہ یہ میرا لڑکا ایک ہی ہے فوت ہو جائے۔ اگر تاریخ مقررہ تک فوت نہ ہوا، تو آپ کو چاہیے کہ مرزا قادیانی سے توبہ کر کے مسلمانوں میں آئیں

اب میں آپ کو بذریعہ اس اشتہار مطلع کرتا ہوں کہ میعاد گذر چکی جو دس فروری تک تھی۔ آج ۱۸ فروری ہے اور میرا لڑکا صحیح سلامت تندرست موجود ہے۔ آپ پر میری طرف سے حجت قاطع پوری ہوئی۔ اگر آپ مرزا غلام احمد سے اب بھی دست بردار نہ ہوں گے تو میرا اور آپ کا فیصلہ خداوند کے سپرد ہے و ما علینا الا البلا غ

اب میں ہر خاص و عام کی خدمت بابرکت میں عرض کرتا ہوں کہ مرزائیوں کے اشتہاروں اور قسموں پر ہرگز اعتماد نہ کریں کیونکہ یہ صاحب لوگوں کو قسمیں کھا کر مجبور کرتے ہیں کہ ہماری خوابوں اور الہاموں پر ایمان لاویں ورنہ اس کا بیٹا مر جائے گا یا تو ایمان سے ہاتھ دھو بیٹھو ورنہ بیٹا ضرور مرے گا دیکھو یہ کیسی سخت قید لگاتے ہیں اور جبر سے جھوٹ تسلیم کراتے ہیں حالانکہ آنحضرتﷺ نے فرمایا ہے کہ جھوٹ پر ایمان لانا کفر ہے۔ اب کم علم بے چارے کیا کریں۔ ایک طرف بیٹے کی ہمدردی اور دوسری طرف آنحضرتﷺ وعید فرماتے ہیں۔ مگر جن کو اللہ پر تقوی ہے وہ میری طرح فوراً کہہ دیتے ہیں کہ قرآن شریف کو تو ہم سچا جانتے اور مانتے ہیں اور تمہارا دعوی غلط ۔فقط۔ و السلا م علی من اتبع الھدی۔

المشتھر : علی محمد قوم خیاط موضع سوہل پرگنہ گورداسپور۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی قلعی کھل گئی

یعنی سری نگر کشمیر اور مسیح قادیانی

جس کو محمد عبدالعزیز خواجہ، دبیر انجمن نصرت الحق حنفیہ امرتسر نے
دبیر ہند پریس امرت سر میں چھپوا کر مفت تقسیم کیا

بسم اللہ الر حمن الر حیم ۔حا مداً و مصلیاً
جاء الحق وز ھق البا طل انّ البا طل کان زھو قا

ناظرین رسالہ پر مخفی نہ رہے کہ پچھلے دنوں مرزا سندھی بیگ عرف غلام احمد قادیانی نے ایک عربی کتاب تالیف کی تھی جس کا اس نے بجوائے:

برعکس نہند نام زنگی کافور: الہدی رکھا تھا۔

اس نے اپنی عادت قدیمہ کے مطابق اس کتاب میں جو دروغ بیانی کی ہے اس کو تصریح کی ضرورت نہیں، کیونکہ ایسی دروغ بیانیوں کی تردید بار ہا ہو چکی ہے۔ لیکن کتاب مذکور کے اخیر میں سخت بے باکی سے یہ ظاہر کیا ہے کہ اہل کشمیر نے شہادت دی ہے کہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔اور شاہدین کی فہرست میں علماء اور کے نام لکھے ہیں:

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

(مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد:

ثم ھا جر عیسی لیستقری و یجمع شتا ت قبا ئل من بنی اسرا ئیل و شعو باً ۔ فبلغ کشمیر و القی عصا التسیا ر فی تلك الخطة ۔ الی ان ما ت و دفن فی محلة خا ن یا ر مع بعض ا لا حبة ۔ و ان تحقق ان رسم الکتبة لتعریف القبور کا ن فی زمن المسیح ، و لا ا خا ل ا لا کذ لك بالعلم الصحیح ۔ لا فتی العقل ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرہ علیه السلا م لا یخلو من هذه ا آثار ۔ و ان کشِفت لظهر کثیر من الشواهد و بیّنا ت من ا لا سرار ۔ فبد عوا الله ان یجعل کذ لك و یقطع دا بر الکفار ۔

و اذا اخذ نا عکس قبر المسیح فکا ن هکذا و من ر آ ہ فکأنه ر أی قبر مسیح (الہدیٰ۔ص ۱۱۷۔۱۱۸)

اور مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

ثم بعد ذا لك نکتب اسماء ر جا ل ثقاة من سکّان تلك البلدة الذین شهدوا انه قبه نبی الله عیسی یوز آ سف من غیر الشك و الشبهة ۔ و هو هؤلا ء...

یہاں کل ۲۷ گواہوں کے نام لکھے ہیں اور پھر حاشئے میں لکھا ہے:

کا نت هذه الشهدا ء الو فا و لکنا قنعنا بهذا القدر و کلهم عما ئد القوم و مشاهیر هم و صلحاء هم (الہدیٰ۔ص ۱۲۰)

اس میں کچھ شک نہیں کہ مرزا کو نہ خوف خدا ہے، نہ وہ شرم کرتا ہے۔ پھر بھی تعجب ہے کہ وہ اتنا بھی خیال نہیں کرتا کہ ایسے کذب اور بہتان کے ظاہر ہونے پر جو رسوائی اور ذلت ہوگی اس کا کیا علاج۔ آخر بے شرمی اور بے حیائی کی کوئی حد بھی ہے۔

جناب مولانا مولوی پیر ابوالحسن غلام مصطفیٰ صاحب نے ایک خط بدریافت اس امر کے کہ آیا مرزا کا یہ بیان صحیح ہے، حاجی محی الدین شاہ ساکن سری نگر محلّہ سرائے بل کو لکھا۔

اس کے جواب میں ایک طویل تحریر معہ دستخط و مواہیر علماء و سادات کشمیر وغیرہ مولوی صاحب موصوف کی خدمت میں روانہ کی، جو رسالہ کی صورت میں ہدیہ ناظرین ہے۔

ناظرین پر یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ خانیار میں ایک شخص مسمی (یوز آسف) کی قبر ہے جس کی نسبت کشمیر میں مختلف روایات مشہور ہیں جیسا کہ رسالہ ہذا کے مطالعہ سے ظاہر ہوگا۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ یہ شخص شولاپت نامی مقام کا رہنے والا تھا۔ اور ایک راجہ کا بیٹا تھا، جو سیر کرتے کرتے کشمیر میں پہنچا تھا۔ اس کی سوانح عمری عربی زبان میں لکھی جا چکی تھی، جس کا اردو ترجمہ بنام یوز آسف ہے، مطبع حیدرآباد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبع ہوا۔ مگر مرزا خواہ مخواہ اس کو حضرت عیسیٰ بنا تا ہے جس کی کوئی سند نہیں۔

اگر اصل تحریر کشمیر کی کوئی صاحب دیکھنا چاہیں تو جناب مولانا ابوالحسن غلام مصطفیٰ کی خدمت میں بمقام محلّہ گھمیاراں جا کر ملاحظہ کر سکتے ہیں

الملتمس: غلام احمد۔ عافاہ اللہ و ایّد۔ امرتسری۔ یکم ستمبر ۱۹۰۲ء

(ایک عیسائی سے قادیان میں گفتگو کرتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا:

مسیح کی قبر سری نگر کان یار کے محلّہ میں ثابت ہوگئی ہے۔ اور یہ وہ بات ہے جو دنیا کو ایک زلزلہ میں ڈال دے گی کیوں کہ اگر مسیح صلیب پر مرے تھے تو یہ قبر کہاں سے آ گئی؟.. میں خود وہاں نہیں گیا لیکن میں نے اپنا ایک مخلص ثقہ مرید وہاں بھیجا تھا۔ وہ وہاں ایک عرصہ تک رہا اور اس نے پوری تحقیق کر کے پانچ سو معتبر آدمیوں کے دستخط کرائے جنہوں نے اس قبر کی تصدیق کی۔ وہ لوگ اس کا شاہ زادہ نبی کہتے ہیں اور عیسیٰ صاحب کی قبر کے نام سے بھی پکارتے ہیں۔ آج سے گیارہ سو سال پہلے اکمال الدین ایک کتاب چھپی ہے وہ بعینہ انجیل ہے وہ کتاب یوز آسف کی طرف منسوب ہے۔ اس نے اس کا کمال بشریٰ یعنی انجیل رکھا ہے۔ یہی تمثیلیں، یہی قصے، یہی اخلاقی باتیں جو انجیل میں پائی جاتی ہیں اور بسا اوقات عبارتوں کی عبارتیں انجیل سے ملتی ہیں۔ اب یہ ثابت شدہ بات ہے کہ یوز آسف کی قبر ہے اور یوز آسف وہی ہے جس کو یسوع کہتے ہیں۔ اور آسف کے معنے ہیں پراگندہ جماعتوں کو جمع کرنے والا۔ چونکہ مسیح علیہ السلام کا کام بھی بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنا تھا اور اہل کشمیر بہ اتفاق اہل تحقیق بنی اسرائیل ہیں اس لئے ان کا یہاں آنا ضروری تھا۔.. اخبار الحکم قادیان ۔ ۲۴ مئی ۱۹۰۱ء ص ۲)

سری نگر کشمیر اور مسیح قادیانی

بذریعہ مسکین حاجی محی الدین ساکن محلّہ سرائے بل ضلع امیرا کدال

ہر خاص و عام کو اس معاملہ کی اصلیت سے واقف و آگاہ کرنا ضروری ہے کہ ایک شخص مسمی خلیفہ نورالدین جلد ساز (جو کہ میرزا غلام احمد کادیانی اور حکیم نورالدین کا خاص چیلہ ہے) قریب دو تین سال کا عرصہ ہوا کہ کشمیر میں آیا تھا۔ اس نے یہاں کے لوگوں کے پاس ایک استفتاء اس مضمون پر پیش کیا کہ محلّہ روضہ بل میں کس کی قبر ہے۔ یعنی کسی نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے یا غیر کی۔

یہاں کے لوگوں کو سوائے اس کے کچھ علم نہیں کہ خواجہ اعظم صاحب دیدہ مری اپنی تاریخ میں اس بارہ کے اندر درذکر سید نصیرالدین خانیاری کے، اس قدر لکھا ہے کہ (میگویند کہ درآنجا پیغمبرے یوز آصف نام مدفون است) اور یہی نورالدین کے استفتاء کا جواب لکھا گیا۔

بلکہ میر کمال الدین صاحب اندرابی نے، جو یہاں کے مشاہیر سادات و علماء سے ہیں، اسی استفتاء پر لکھا ہے کہ

جس قدر تاریخ کی عبارت سے مفہوم ہوتا ہے، یا ہم لوگوں کو علم ہے، اس میں کوئی خاص پیغمبر عیسی علیہ السلام مراد نہیں ہوسکتا اور لفظ (گویند) سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خود مورخ کو بھی یوز آصف کی قبر ہونے میں یقین اور اعتبار نہیں۔

انشاء اللہ تعالی اور اختلاف اقوال جو درحق یوز آصف تواریخوں میں درج ہے، آئندہ سطروں میں اختصار کے طور پر لکھا جائے گا۔

یہ گذارش لائق دیکھنے اور سننے کے ہے۔

عالمان علماء سادات ومشائخان واشراف سری نگر کشمیر بخدمت ساکنان ہند و پنجاب وغیرہ ظاہر کرتے ہیں کہ مرزا کادیانی نے ایک عربی رسالہ موسومہ (الھدی و التبصرۃ لمن یری) چھپوایا ہے۔ اس میں ایک فہرست درج کی ہے کہ بعض لوگ کشمیر کے باشندے حضرت عیسی علیہ السلام کی محلّہ روضہ بل میں قبر ہونے کی شہادت دیتے ہیں

اما طرفہ یہ ہے کہ اکثر وہ لوگ جنہوں نے اس کاغذ استفتاء پر مہر یا نشانہ ثبت کیا ہے، بالکل ناواقف و ناخواندہ ہیں۔ ان کے نام یہاں درج ہوتے ہیں:

۱۔ عبدالجبار معروف جبار خان ملازم خواجہ ثناء اللہ شال۔

۲۔ احمد خان ناستواری اسلام آبادی۔

۳، محمد سلطان معروف میر سلطان رجوری کدل۔

۴۔ ممہ جو (زیرہ زرد آلو فروش) صراف کدل۔

۵۔ محمد عظیم معروف عظیم جو، شیعہ محمد بیگ ساکن مدینہ صاحب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ احمد کلہ منڈی بلی ۔
۷۔ حبیب جلد ساز متصل مسجد جامع ۔
۸عبداللہ شیخ وڈی کدلی ۔
۹۔ حبیب بیگ میوہ فروش حبہ کدلی ۔
۱۰۔ احمد نانبائی زینہ کدلی ۔
۱۱۔ مہدہ زرگر مور کچہ بلی ۔
۱۲۔ عبداللہ شالہ پرونٹھی پچھنی والا ساکن شیر گڈ۔
۱۳خضر میوہ فروش مالیکدلی ۔
۱۴۔ عیسی وانی بوڑ کدلی ۔
۱۵۔ عبدالرحیم نابالغ عرف ڈار ساکن کھونہ موہ۔
۱۶۔ خضر جو، تار فروش رعنا واری ۔
۱۷۔ مہر عبداللہ فرزند اکبر درویش (عبداللہ ناستوار فروش بچہ اکبر درویش)
۔۱۸ محمد شاہ محلّہ ڈڈی کدلی ۔
۱۹۔ محمد حجام.....کدلی
۲۰۔ غنی جو، پیشہ رنگریز ۔
۲۱۔ قمرالدین ناسنواری زینہ کدلی ۔
۲۲۔ اسمال جو، ۔
۲۳۔ محمد صدیق پاپوش دوز ۔
۲۴۔ شمس داری ۔
۲۵۔ قادر وانی اندرداری ۔
۲۶۔ سکندر جو، ایضاً ۔
۲۷۔ لسہ بٹ ایضاً
۲۸۔ محمد حاجی کلال دوری اسمال مسگر، دری بلی ۔
۲۹۔ عبدالقادر جو، کیموہ ۔
۳۰۔ احمد چھیٹ ساز، کلال دوری ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔محمد جو، زرگر فتح کدلی۔

۳۲۔عزیز مسگر اندرواری۔

۳۳۔احمد مسگر، دری بلی۔

۳۴۔محمد جو، دری بلی۔

۳۵۔اسد جو، زینہ کدل۔

یہ اشخاص مذکورہ عبارت استفتاء سے بالکل بے خبر ہیں۔ درحالت بے علمی و ناواقفی ان لوگوں نے مہر اورنشانی کی ہے۔

علاوہ اوس کے رسالہ مذکورہ کو دیکھ کر ان لوگوں سے اس بارہ میں استفسار کیا گیا، کسی ایک متنفس نے اس پر اقرار نہیں کیا کہ ہم نے حضرت عیسی کے قبر ہونے پر مہر یا نشانی یا تصدیق کیا ہے جیسا کہ میرزا رسالہ الهدى و التبصرة لمن يرى میں تحریر کرتا ہے یوسف آصف سے عیسی مسیح مراد ہے۔ یہ صاف وسفید کا دیانی کا جھوٹ اور جھوٹ باز ہونا معلوم ہوتا ہے فلعنة الله على الكا ذبين، اور جھوٹی تہمت اہل کشمیر کی نسبت ہے۔

اور دیکھو یہ امر کس قدر خلاف صداقت ودیانت ہے کہ یہاں کے باشندوں کو ناحق بدنام کیا جاوے۔ اگر میرزا خود یہاں آ کر، یا اس کے پیرؤوں میں سے کوئی حاضر ہوکر ایک بھرے مجمع میں دو گواہ جن کے نام میرزا نے رسالہ مذکورہ میں شائع کئے ہیں ثبوت میں پیش کرے، یعنی وہ یہ کہدیں کہ ہم نے بلا شک وشبہ حضرت عیسی کی قبر ہونے پر محلّہ مذکور میں مہر یا نشانہ کیا ہے، تو ہم سب باشندگان کشمیر حلفاً کہتے ہیں کہ میرزا کادیانی کے دعوی کو تسلیم کرلیں گے۔ ورنہ ایسی شرمناک کاروائیوں اور عبارت کے تغیر وتبدل وتزئید کرنے سے یا خود پسند باتیں اڑانے سے میرزا عیسی نہیں بن سکتا۔نعم ما قیل

بنمائے بصاحب نظرے گوہر خود را
عیسی نتواں گشت بہ تصدیق خرے چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوال مختلفہ

درکتاب اسرار الاخبار نقل است کہ شخصے از سلاطین زادہ ہا بود۔ چون راہ زہد و تقوی پیمود۔ برسالت مردم کشمیر مبعوث شد۔ پس در کشمیر آمدہ بدعوت خلائق اشتغال نمودہ۔ بعد رحلت درمحلّہ انزمرد آسودنا مش یوز آصف پیغمبر۔

اما صاحب وقائع ملک کشمیر کہ در عہد سلطان زین العابدین بود۔ روایت میکند کہ سلطان از جانب خود سید عبد اللہ بہیقی را با تحائف و نفائس فراواں بطور سفارت نزد خدیو مصر فرستاد بابت استحکام رابطہ محبت و اخلاص سلسلہ جنبانی نمود۔ پس خدیو مصر از جانب خود، یوز اسپ، نام شخصے را کہ از احفاد حضرت موسیٰ علیہ السلام کہ بکمالات صوری ومعنوی فرید دہر یگانہ عصر بود۔ نزد سلطان زین العابدین بطریق رسالت ماموساخت۔ چوں سفیر مذکور واردخطہ دلپذیر گشت، با سلطان رابطہء اخلاص درست کردہ ومراسم رسالت بجا آوردہ، واپس بوطن خود رجعت نمود۔ بعد چندگاہ بمرافقت سید نصیر الدین بہیقی کہ از احفاد سید علاء الدین پہقی است ،از طرف سلطان در نزد مکہ شریف بطور رسالت و وکالت رفتہ بود باز آمدہ از جانب شریف مکہ بنام سلطان نامہ کہ از پند ونصائح مشحون بوآوردند و درمیان نامہء سورہ واقعہ بخط کوفہ کہ مملواز خوف ورجاست ملفوف بود کہ مطابق مضمون ہمیں سورہء عمل باید کرد پس یوز اسپ بمو انست ومجالست سید نصیر الدین عمر خود دریں جا بسر برد۔ فقط واز مرقد شریف او ایمائے نوشت و مردم شیعہ اعتقادے دارند کہ یوز آسف از اولاد حضرت امام جعفر صادق است رضی اللہ عنہ موجب آں در آنجا آمد ورفت میدارند و بہ نسبت او قصہ ہائے می نگارند وبعضی میگوئند کہ پائین قبر شریف سید نصیر الدین قبر خلیفہ ایشان است

باوجود اختلاف اقوال کے میرزا کادیانی نے تاریخ خواجہ اعظم شاہ صاحب دیدہ مری پر بھروسہ کر کے ایک نقشہ قبر بھی، جومحلّہ روضہ بل میں واقع ہے، اپنی کتاب الهدی و التبصرة لمن یری میں دکھلایا ہے۔ اوران کو یہ معلوم نہیں کہ یہ استدلال بھی انکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریت کی دیوار کی طرح قائم نہیں رہ سکتا کیونکہ اسی تاریخ میں یوز آصف کے بیان میں لکھا ہے کہ قبر یوز آسف محلّہ انزی مر میں برلب نالہ مار واقع ہے۔ اور محلّہ روضہ بل سے محلّہ انزی مر تک کئی محلّہ درمیان ہیں۔ اور طرفہ یہ ہے کہ میرزا کی محولہ قبر برلب نالہ مار بھی واقع نہیں۔ ذرا عینک لگا کر تاریخ مذکور ملاحظہ فرماویں۔ اگر اس سے معذور ہوں تو حکیم نورالدین سے دریافت فرمالیں کہ وہ عرصہ دراز تک یہاں رہے ہیں۔

اور عبداللہ لون سے یہ اشتہار دلوانا اگر اہل کشمیر میرزا کو مسیح موعود تسلیم نہ کریں گے تو ان کے ملک کو بھی طاعون تباہ کر ڈالے گا اور ایسی وحشت ناک خبریں پھیلانے سے لوگوں کو گھبراہٹ میں ڈالنا کیا قانونی جرم نہیں ہے۔ پچھلے واقعات یاد کر کے اون کو ایسی کارروائیوں میں محتاط رہنا چاہیے۔

اغلاط میرزا قادیانی کی

یہ کتاب الھدی و التبصرة لمن یری صفحہ ۱۱۷ سطر ۸ میں یوز آصف یا یوز اسپ است، جیسا کہ تاریخ اعظمی وغیرہ تاریخوں میں درج ہیں، میرزا نے خودغرضی سے اپنا مطلب پورا کرنے کی غرض سے یوز آسف لکھا ہے۔ بجائے حرف صاد کے حرف سین لکھا، بجائے لفظ اسپ حرف پی کے بدل حرف فا قرار دیا ہے۔ صاحبان علم و ہنر غور سے دیکھیں کہ آصف اور اسپ اور آسف کے معنی میں کتنی تفاوت ہے۔

ایضاً صفحہ ۱۱۷ سطر ۱۸ میں و دفن فی محلة خانیار مع بعض الاحبه یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کشمیر میں جا کر فوت ہوا، محلّہ خانیار میں ساتھ چند یار کے مدفون ہے۔

محلّہ خانیار میں کوئی زیارت حضرت عیسی علیہ السلام کا نہیں ہے۔ فقط محلّہ مذکورہ میں سوائے زیارت سید شاہ محمد فاضل قادری رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے احفاد کے اور مولوی مبارک محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔

اور صفحہ ۱۱۷ نقشہ مقام روضہ بل کا دکھا دیا ہے۔ یعنی ایک قبر حضرت عیسی علیہ السلام کی دوسری ان کے اصحابی کی، باوجود اس کے سب تاریخوں میں لکھا ہے کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روضہ میں سید نصیر الدین پہقی مدفون ہے۔

اگر میرزا کا لکھنا تسلیم کیا جاوے تو اس کو سید نصیر الدین کی قبر بھی دکھانی ضروری ہے کہ ان کی قبر کہاں ہے۔

اور بیرون روضہ سید نصیر الدین مذکور عام لوگوں کا مزار ہے۔

اور میرزا قادیانی نے صفحہ ۱۱۹ میں حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر کی تصدیق کرنے والوں کے نام لکھے ہیں۔

جن صاحبوں نے کاغذ استفتا پر جو خلیفہ نور الدین نے پیش کیا تھا، ان میں سے بعض صاحبوں نے اپنی مہر کے نیچے عبارت تاریخ اعظمی کی نسبت تردید لکھی ہے، ان کا نام درج فہرست صفحہ ۱۱۹ میں نہیں کیا ہے۔ حالانکہ وہ صاحبان بہت مشہور ہیں مثل میر کمال الدین صاحب اندرابی و میر محمد سعید صاحب اندرابی و پیر انور شاہ صاحب کادی کدلی، و مفتی غلام محمد حسین، و علی شاہ ناستواری، و نور الدین چشتی، و مولوی محمد شاہ صاحب ترابی، حاجی عبد الرحیم احمد اکوٹی؟ حسن شاہ کاٹ۔

اب ہم اہل کشمیر کی شہادت دیتے ہیں کہ کشمیر میں ہرگز عیسی کی قبر نہیں اور اپنی مہریں اور دستخط ثبت کرتے ہیں۔

مہر: غلام یسین حسن قادری،

مہر: محمد محی الدین صاحب۔

مہر: میر واعظ رسول صاحب کشمیری۔

مہر: نور الدین چشتی ساکن کردہ؟ دارہ۔

مہر: واعظ احمد اللہ برادر میر واعظ درج فہرست رسالہ الہدی

مہر: سید سیف الدین صاحب ابن حضرت سید سعید اندرابی محدث کشمیری۔

مہر: محمد سعید اندرابی عفی عنہ۔

مہر مفتی شریف الدین عفی عنہ درج رسالہ الہدی۔

مہر: ملک غلام مصطفیٰ۔

مہر: مولوی اسد اللہ صاحب دار ساکن محلّہ عالیکول۔

مہر: مفتی محمد شاہ جامعی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر: فقیر عبد السلام شاہ۔
مہر۔محمد سیف الدین عفی عنہ۔
مہر۔ملک دلاور شاہ گماشتہ سرجن صاحب۔
مہر۔ملک نامدار شاہ۔
مہر۔خواجہ غلام حسن باندے متولی زیارت حضرت بل۔
مہر۔میر کمال الدین۔
محمد سعد الدین عتیق۔
مہر۔علی شاہ زینہ کدلی۔
مہر۔سید مصطفیٰ ساکن بال حاجی راتھر۔
مہر۔سید لطف اللہ پل حاجی راتھر۔
مہر۔محمد عبد الغنی بسوری ملا رتھ۔
العبد۔سید ولی اللہ بیہقی پل حاجی راتھر۔
مہر۔عبد اللہ دکاندار گنج بازار۔
العبد،مولوی غلام محمد وفائی مفتی محلّہ انز مرہ۔
مہر۔اسد میر نسوار فروش زینہ کدلی۔
العبد۔منشی ثناء اللہ محلّہ انز مر۔
مہر۔احد اللہ کوٹھی دار نوپٹہ۔
مہر۔غلام الدین مخدومی۔
العبد۔مولوی احمد اللہ ترالی۔
العبد۔عبد الکریم مخدومی
العبد۔فقیر محمد فلاشور۔
مہر۔پیر جو ہمسایہ روضہ بل
مہر۔پیر محمد افضل ساکن زینہ کدل۔
مہر۔پیر مجید اندرواری درج فہرست رسالہ الہدی۔
مہر۔میر واعظ غلام احمد ساکن سرائے بل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العبد۔ حسین شاہ زیرک مدرس مدرسہ نصرۃ الاسلام بقلم خود۔
العبد۔ منشی جعفر علی بقلم خود۔
مہر۔ مولوی نور الدین .. مدرس شاخ مدرسہ نصرۃ الاسلام بقلم خود۔
مہر۔ حکیم بیگ ساکن ازمرہ۔
العبد۔ مولوی سلام الدین نحوی عفی عنہ مدرس شاخ مدرسہ نصرۃ الاسلام ملک یار عز نصرہ و امام مسجد محلّہ ڈلحن یار بقلم خود۔
العبد۔ حسام الدین محمد مدرس مدرسہ نصرۃ الاسلام ابن امیرا بابا گورگاری محلّہ کہ درج رسالہ الھدی و التبصرۃ لمن یری بقلم خود۔
العبد۔ غلام محی الدین امام مسجد روضہ بل۔
مہر۔ حافظ غلام محمد صاحب امام ساکن خانقاہ معلیٰ۔
مہر۔ خواجہ بنیر جو، تاجر ساکن روضہ بل
العبد۔ رحیم جو، درزی مجاور روضہ بل بقلم خود۔
العبد۔ فقیر پیر نور الدین قریشی ساکن بٹہ مالتہ۔
مہر۔ عبد الرحیم عرف کنائی کوٹھی دار متولی مقام روضہ بل۔
مہر۔ غفار ساکن نور باغ۔
العبد۔ غلام نقشبندی ساکن خانقاہ معلیٰ بقلم خود۔
العبد۔ نور الدین وکیل ساکن عیدگاہ درج رسالہ الہدی بقلم خود،
مہر۔ مولوی حبیب اللہ ساکن خانقاہ معلیٰ۔
مہر۔ لالہ میر متولی۔
مہر۔ غلام محمد خانقاہی،
مہر۔ واعظ عبد اللہ متصل میرزا کامل بیگ خان بدخشی۔
مہر۔ محمد حسین امام مسجد مقام زین العابدین محلّہ کاڈیار۔
مہر۔ واعظ عبد القادر ساکن محلّہ بہاء الدین صاحب۔
العبد۔ محمد علی نوری زینہ کدلی عفی عنہ بقلم خود۔
العبد۔ غلام علی عفی عنہ بقلم خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العبد۔ بنہ شاہ امام مسجد گاؤ کدل درج رسالہ الہدیٰ۔
العبد۔ واعظ احسن شاہ ساکن راجوری کدل بقلم خود۔
مہر۔ غلام محمد متولی ساکن خانیار معرف نامہ ساکن کانیار معر نامہ ہندو۔
مہر۔ عبد الغنی واعظ ساکن امیر کدال۔
مہر۔ غلام علی ساکن مدینہ صاحب۔
العبد۔ واعظ عزیز اللہ ساکن محلّہ خانیار بقلم خود۔
العبد۔ قادر شاہ اشائی بقلم خود۔
العبد۔ پیر حبیب اللہ ریشی ساکن جدکدال۔
العبد۔ غلام محمد زرگر ساکن واڑہ پورہ بقلم خود۔
مہر۔ علی شاہ صاحب۔
العبد محمد شاہ از احفاد سجادہ نشین میر نازک نیازی قادری بقلم خود۔
مہر۔ حافظ عزیز الدین ساکن محلّہ گرگاوی۔
مہر۔ عبد القادر بزاز دکاندار مہاراج رنبیر گنج۔
مہر۔ غلام محی الدین صاحب تاجر ورئیس۔
مہر۔ خواجہ محمد شاہ بانڈی۔
العبد۔ محمد حسین وفائی مفتی۔
مہر۔ خلیل۔
مہر۔ احد اللہ کوٹھی دار ساکن گوٹھ۔
العبد۔ سعید الدین احمد عفی عنہ امام خانقاہ فیض پناہ حضرات نقشبندیہ بقلم خود۔
مہر۔ محمد سیف الدین خواجہ بازاری قریب خانیار۔

از کتب تاریخ معلوم نمی شود کہ حضرت عیسیٰ مسیح درکشمیر مدفون است۔ اگر کسے دعوی آن کند دعوی او باطل است بلکہ از نص قرآن و احادیث معلوم و ثابت است کہ حضرت عیسیٰ بر آسمان اندر و در آخر زمان نزول فرمائند۔

مہر۔ خضر جو ساکن نوہٹہ۔
العبد۔ محمد شاہ امام خانقاہ حضرت شیخ العالم قدس سرہ بقلم خود۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العبد۔ غلام محمد کوٹھی دار دو کا ندار.. بقلم خود۔
العبد۔ عبد الغنی عفی عنہ فلا شپور بقلم خود۔
العبد۔ انور شاہ عفی عنہ۔
العبد۔ مولوی حمید اللہ عبد اللہ عفی عنہ بقلم خود۔
العبد۔ حافظ غلام رسول۔
مہر۔ سلام الدین۔
العبد۔ عبد الکریم عفی عنہ۔
العبد۔ محمد جلال الدین عفی عنہ احمد اکدلی بقلم خود۔
بقلم خود غلام نبی نقشبندی وغیرہ وغیرہ

ثنائی سفر کادیان ۱۹۰۳ء

(منظوم پنجابی)

جس میں مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

کا حسب دعوت مرزا کادیانی، کادیان گاؤں میں پہنچنا

اور مرزا مذکور کا فرار کرنا مذکور ہے

مصنفہ: مولوی عبد اللہ صاحب بٹالوی وارد لہلاں ضلع گورداسپور
مع تمہید مرقومہ: مولوی اللہ دتا صاحب خیاط ساکن موضع سوہل ضلع گرداسپور
(مطبع اہل حدیث امرتسر میں بماہ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ طبع ہوا)

(اس کتابچے میں شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کے سفر قادیان جنوری ۱۹۰۳ء کی سرگذشت ایک ایسے آدمی کے قلم سے درج ہے جو آپ کے ساتھ اس سفر میں موجود تھا۔ اور پھر اس سفر کے دوران کادیان پہنچنے سے پہلے لودی ننگل میں مولانا ثناء اللہ کی جو بحث مرزائیوں سے ہوئی اس کا بیان و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرگذشت بھی ہے۔ اور جو جو لوگ شیخ الاسلام مولانا امرتسری کے ساتھ قادیان گئے ان کے نام بھی اس میں موجود ہیں۔ اور یہ سب لوگ تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے ایسے مخلص اور قابل قدر کارکن ہیں جنہیں ہم فراموش کر چکے ہیں۔ بہاء)

اول حمد خداوند تائیں جو دنیاں دا سائیں
حمد ثنا تعریفاں کلی لائق اس دے تائیں
خالق مالک رازق واحد لا شریک یگاناں
نیکاں بداں برابر روزی دیوے رب جہاناں
پتھر وچہ جو کیڑا رہندا رازق رزق پہنچا وے
رات دنے اوہ سبزی کھاندا جو لکھیا سو پاوے
پاک محمد سرور عالم تے سردار جہاناں
جس پر اللہ نازل کیتا ایہہ قرآن خزاناں
راضی ہو خلیفیاں اوتے مالک ملک جہاناں
آئمہ مجتہداں تے آل نبی پر لکھ سلاماں
وچہ حدیث نبی فرمایا پڑھ کے ویکھ بخاری
باب العلم سپارہ پہلا کیتا فضل غفاری
عالم میرے وارث اے پر ورثہ علم پچھانوں
وچہ نبوت حق نہ عالم بات ختم ات جانوں
جے عالم نہوندے رہندا دین نہ ہرگز کائی
رب رکھوالے دین نبی دے رکھے بھائی
وچہ حال زمانے پیدا کیتا عالم رب جہاناں
پیدا کرکے اس دے تائیں دتا علم خزانہ
اوہ ابو الوفا ثناء اللہ ہے امرتسر وچہ بھائی
عالم تے ہیں مولوی فاضل شک نہ اس وچہ رائی
سیف اللہ بھی نام اونہاندا ہے تلوار خدائی
قتل مخالف جھب کریندا نال دلیل صفائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایہہ شمشیر برہنہ ہو کر کرے مقابلہ یارا
دشمن دین رسول اللہ دے کردا پارا پارا
ایہہ عالم فاضل اکمل کامل ہے مشہور جہاناں
سن سن وعظ کلام اینہاندی گھائل ہوون جاناں
علم تحصیل کیتا جد اینہاں کیتی سوچ پیارے
جو اکثر لوکاں دین اساں پر کیتے حملے بھارے
تا دکھیا مولانا صاحب نے آریہ والے آئے
کیتے حملے دین اساں پر جو دل اونہاں بھائے
اللہ ہمت دتی انہاں بیڑا ترت اوٹھایا
سیر کتاباں کردیاں ہویاں ستھیارتھ دس پایا

(کتاب ستھیارتھ پرکاش تصنیف سوامی دیانند جی بانی آریہ سماج)

پاک کلام قرآن الٰہی اس وچہ شک نہ کوئی
اس پر معترض صاحب نے حجت کیتی ہوئی
سیف اللہ ثناء اللہ صاحب قلم اٹھائی یارا
دتا خوب جواب انہاں نوں پڑھ دیکھیں دلدارا
اظہار الحق اس نام کتاب الہامی بھی اس کہندے
اک روپیہ قیمت جس دی دیکھیاں شک نہ رہندے
پڑھن والے نوں راحت پہنچے سینہ ٹھنڈا ہووے
اپنا اتے بیگانہ ہرکوئی پڑھ پڑھ کے خوش ہووے
نور احمد جو لودی ننگل ہے مرزائی بھارا
اس نے ایہہ کتاب عاجز تھیں لئی تے آکھیا یارا
میں قربان اونہاں پر جہناں ایہہ کتاب بنائی
علم حلم دی حد نہیں ہے سچ آکھیا ایہ مرزائی
وچہ فتح گڈھ نور احمد نے اینویں آکھ سنایا
زرگراں دی ہٹی اوتے نہ میں دلوں بنایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری غرض جو اس تقریروں ظاہر آکھ سناواں
آریاں نال مخاطب آہے باتاں سچ سناواں
خاطر دین الٰہی چلے ایس طریقے یارا
پر وچہ دین محمد آیا مفسد سب تھیں بھارا
اس نے بہت فساد اٹھایا کادیاں دے وچہ رہندا
اس طرفے انہاں نظر اوٹھائی سمجھیا جو کجھ کہندا
تاں پھر قلمی واگ انہاں نے کادیاں دے ول چاہی
یا اللہ توں ناصر میرا مدد کریں الٰہی
وچہ تفسیر ثنائی اینہاں ردّ کیتا کجھ یارا
جس تھیں زک ہوئی مرزے نوں سچ سمجھیں دلدارا
اس دا کجھ جواب نہ دتا مرزا جی نے بھائی
پھر کجھ عرصہ بعد انہاں نے ہور کتاب بنائی
الہامات مرزا اوس نام کتاب پیارے
اک ہزار روپئہ پاون وقت جواب سوہارے
یعنی جیکر مرزا جی ایہہ دلیری کرن پیارے
دین جواب کتاب میری دا پاون مبلغ سارے
پر مرزا دی طاقت کتھوں ہون مقابل بھائی
برجستہ تقریراں دا ایہہ کرن جواب ادائی
سال گذشتہ پورا ہویا مرزا بولیا ناہیں
دس سو مبلغ لیون کارن قلم اوٹھائی ناہیں
مول جواب نا مرزا جی نوں آیا سمجھ پیارے
قلم مرزے دی ٹٹ گئی تے بھل گئے للکارے
جو للکارا کادیاں دے وچہ مرزا بیٹھا مریندا
دیکھ کتاب تفسیر ثنائی دم دم پیا جھوریندا
برجستہ تقریراں ایہہ سیف اللہ کدھروں لیایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہاں میرے دل دے اندر ڈاڈھا زخم لگایا
رعشہ ہتھ میرے نوں ہویا دیکھ کتاب ثنائی
کی جواب دیاں میں اس دا بات نہ بنے بنائی
پھر مرزا نوں معلم ناہیں حضرت نے فرمایا
پھر مشکوۃ تے دیکھ حوالہ خود نہ دلوں بنایا

حدیث شریف: عن ابراهيم بن عبد الرحمن العذری قال قال رسول الله ﷺ يحمل هذا العلم من كل خلفٍ عدو له ينفون عنه تحريف الغالين و تاويل الجاهلين (رواہ بیہقی در مشکوۃ ص ۲۸)۔

ترجمہ: روایت ہے ابراہیم بن عبدالرحمٰن عذری سے کہا، فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: لیں گے اس علم کو ہر جماعت آئندہ سے نیک لوگ کہ دور کریں گے اس علم سے تحریف حد سے بڑھنے والوں کی اور جھوٹ باندھنا باطلوں کا اور تاویل جاہلوں کی۔

بیہقی راہوں وچہ مشکوۃ دے ابراہیم لیاوے
بیٹا عبدالرحمٰن عذری تھیں ایہہ حدیث سناوے
کیہا رسول اللہ ﷺ نے سانوں ایہا ذکر سنایا
علم اساڈا پکڑن گے خود آنحضرت ﷺ فرمایا
ہر جماعت آون والی وچوں سمجھیں بھائی
نیک اسدے جو دور کرن گے جو بدلن گمراہی
حد نہیں ودھنے والیاں تائیں کرسن چور پیارے
جھوٹھے باطل تاویلاں جو جاہل کرنے ہارے
یعنی اک جماعت وچوں مرد اجیہا ہوسی
ڈنگا رستہ کڈھن والیاں دے مقابل کھلوسی
جو دین اپنے نوں نال تاویلاں ڈھال بناوے یارا
مجہولاں دیاں تاویلاں اوہ کرے ناکارا
مرزا جی نے دین اساڈا نال تاویلاں بھائی
پرزا پرزا کر دکھلایا جھوٹ نہ اس وچہ رائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی ایہ حضرت والی پوری ہوگئی یارا
سیف اللہ رب پیدا کیتا سچ سمجھ دلدارا
ایہہ تاویلاں سیف اللہ نے مڈھوں پٹ گوائیاں
روحانی انھے اچّھے ہوون دیوے رب بینائیاں
ایہہ رسالہ سرمہ چشماں شک نہیں کجھ یارا
بھرو سلائی اکھیں پاؤ پڑھو رسالہ سارا
خاطر بھائیاں اس دا بھی میں حال سناواں بھائی
کیونکر کادیں جاون ہویا دیواں سچ گواہی
اٹھائی اکتوبر اتے سی دو عیسوی دا سنہ آیا
موضع مد تحصیل اجنالہ سیف اللہ دہایا
عبداللہ کشمیری سرور شاہ اک مولوی آہا یارا
اونہاں نے اوتھے شور مچایا سچ سمجھ دلدارا
پنڈاں اندر اوس جا اونہاں شور شرابا کیتا
آہے نیک اوہ لوگ تمامی کرن گلاں رل میتا
امرتسر وچہ جاہو جلدی سیف اللہ دے تائیں
آکھو جا کر پنڈ اساڈا روہڑا دا ہے دریائیں
بنو ملاح تے بیڑا ساڈا جلدی پار لنگھاؤ
مرزائیاں آ رولا پایا رہڑ دے بنے لاؤ
سیف اللہ ثناء اللہ نے دل وچہ سوچیا سائی
وچہ مشکوۃ رسول اللہ ﷺ نے میری فتح بتائی
میں ہی جا کر فتح کریساں لوک بچاواں سارے
لے کر نام خدا سچے دا جا کیتے للکارے
مرزائیاں نوں بھائی نے اٹھ نٹھے کر دہائی
جس نوں اوہ مدوں پچھے بھیج کوئی خیر خواہی
قصہ کوتاہ تمغہ ملیا مغلوبی مرزائیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ کر کادیں زار کریندے دتیاں سخت دوہائیاں
سیف اللہ نے تیغ دلیلی ایسی آن چلائی
ہو مغلوب نتانے دونویں اٹھ نٹھے کر دہائی
مرزے حکمت عملی کیتی جھپ پیارے
اعجاز احمدی اک رسالہ کیتا طبع سوہارے
اس دے صفحہ گیارہ اندر مرزا نے لکھوایا
اصل عبارت لکھ دکھاواں پاسوں مول نہ پایا
جہڑیاں باتاں سیف اللہ سی اندر مد کریندا
اصلی بات نہ ظاہر کیتی ہور ہی رہیا کریندا
مد اندر اس یاراں میریاں تائیں سی زچ کیتا
تاں میں سچ پچھاناں اس دا کادیں آوے میتا
میری پیش گوئی کوئی آ کر دکھلاوے
اک اک پیش گوئی دا میتھوں مبلغ سو سو پاوے
یکہ ریل کرایہ دیواں آون جاون والا
پڑھو کتاب اعجاز احمدی جھوٹھے دا منہ کالا
تیئی صفحہ اندر پھیر لکھیا مرزا جی نے یارا
شعر بنا دکھاواں تینوں پڑھ بیٹھا دلدارا
موضع مد اندر سیف اللہ مرزایاں نوں کیہا
پیش گوئیاں مرزا دیاں جھوٹھیاں ڈر کے مول نہ رہیا
اس نوں میں بلاواں نالے قسم خدا دی دیواں
تحقیق کرے اوہ کادیں آ کر دیکھ اکھیں خود لیواں
پھر سینتی صفحہ اعجاز احمدی پڑھ کے دیکھ پیارے
پرزہ تیز چلایا تیزی کیتی سخت سوہارے
ایسی گپ اڑائی مرزے لکھیا اوس نے یارا
ثناء اللہ نہ کادیں آوے کیتا دعوی بھارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر گز کادیں آوے ناہیں معجزہ ایہ سنایا
ایڈ دلیری مرزے کیتی گولہ گپ چلایا
پر پیش گوئی جو حضرت والی کیوں نہ ہووے پوری
ثناء اللہ جا کادیں پہنچا دیکھو فضل غفوری
ایہہ نشان مرزا دا اعلیٰ سیف اللہ نے یارا
بھن مروڑ تروڑ گوایا کرکے پارا پارا
سارا جالا کادیاں والہ کر کے نظم پیارے
پر مضمون اشعار بنائے عبداللہ نے سارے
اوہ مولوی عبداللہ صاحب خاص وٹالے والا
حال وارد ہے موضع لہلاں سمجھیں پتہ سوکھالا
سفر کادیان اندر شامل آہا مولوی یارا
اس کارن ہے ایہہ قصہ لکھنے سچ سمجھ دلدارا
بلکہ سیف اللہ سنگ اپنا وعدہ عہد پکایا
ایس سفر نوں شعراں اندر چاہیے نظم کرایا
حکم ہووے میں نظم بناواں حالا سب لکھاواں
خط سارے میں نظمی کر کے رب تھیں مقصد پاواں
اس کارن عبد اللہ صاحب جلدی قلم اوٹھائی
کر تیار رسالہ سارا طبع کرایا بھائی
پڑھو رسالہ اگے اس دے پاؤ لطف سوائے
منصف ہو کر پکڑ ترازو جے میں جھوٹ الائے
شیرزبانی سیف اللہ دے پڑھ کر دیکھ پیارے
تے سخت لسانی کادیانی دی کیوں کر دیکھ پکارے
ایہہ رسالہ پڑھ کر جہڑا کادیانی دے تائیں
نبی رسول قبول کرے گا سڑسی دوزخ بھائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اللہ میں بندہ تیرا تیرے در سوالی
کریں عطائیں رحمت سائیں مینوں پھیر نہ خالی
اللہ دتا غریب نتاناں عیبی کرے ندائیں
عفو کرم دا قطرہ کافی ہور ضرورت ناہیں

ربّ یسّر و لاتعسّر

آغاز سفر کادیان فتح یاب

بسم اللہ بسم اللہ شروع نام رحمٰن رحیموں
نحمدہ و نصلی حمد صلوات نبی تکریموں
یا اللہ میں مدد چاہاں تیری سنج صباحیں
کادیانی دے شر فسادوں سانوں رکھ پناہیں
اس دا اثر جو شراں والا پوے نا اساں کدائیں
امت احمد رکھ سلامت تو ہیں اساں پناہیں
یا اللہ امداد تیری تھیں بات ہووے میں پوری
کادیانوالے سفر جو ہندی ہے ایہہ بات ضروری
تاہیں میں اس نام کتاب جو کادیاں سفر رکھایا
کادیں گئے تے مرزا نسّا دیکھو فضل سوایا
کادیانی ہے بڑا فسادی لوکاں نوں بہکاوے
دعوی کرے مسیح موعود تے مہدی نام سداوے
کر الہام تے پیش گوئیاں اوہ لوکاں نوں دہمکاوے
پیش گوئی جو کرے میں جھوٹھی سو انعامی پاوے
ایہہ الفاظ جو صفحہ گیارہ تیئیس دے وچہ آئے
مولانا ثناء اللہ دے حق وچہ اوس لکھائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھیا جے کر مولوی صاحب کادیاں دے وچہ آون
پیش گوئی اک جھوٹھی کرن تا سو انعامی پاون
پھیر کتاب ایسے دے اندر سینتی صفحہ لکھاوے
پڑتال کرن نوں ہرگز میرے پاس نہ مولوی آوے
پیش گوئی پر مرزے نے ہن زور بہتیرے لائے
مولوی کون تے ہور جو کیہڑا مجھ مقابل آئے
اے صاحبو انصاف کرو تے نظر کتابی پاؤ
پھیر دیہو انصاف اسانوں جھگڑے مول نہ چاؤ
دیکھو کتنے روز جو دے کر طلب مولانا کیتی
کادیں گئے نا ہویا مقابل ظاہر کی بد نیتی
پر اللہ فضل کرم تھیں اپنے بندیانوں وڈیاوے
فضل کرے جس بندے اوپر جمیاں کون گھٹاوے
مولوی صاحب حامی دین نبی دے ہیں جو پورے
کافر فاسق فاجر جیہڑے دینوں جان پریرے
جنہاں شوق محبت ڈاہڈی دین نبی دی آئی
خوش دل ہو کے مدد کر دے پاون فضل الٰہی

(نقل از اعجاز احمدی۔ص ۱۱۔ اگر یہ سچے ہیں تو کادیان میں آکر کسی پیش گوئی کو جھوٹھی تو ثابت کر دیں اور ہر ایک پیش گوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ اور آمد ورفت کا کرایہ علیحدہ. الخ

کتاب مذکور کے صفحہ ۲۳ سطر دو سے لے کر سطر بیس تک خدا کی قسم دے کر مرزا قادیانی، مولانا امرتسری کو مدعو کرتے ہیں اور ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینے کا خطاب کرتے ہیں۔ الخ

کتاب مذکورہ صفحہ ۳۷ سطر اٹھارہ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اور واضح ہو کہ مولوی صاحب ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔ ا۔ وہ کادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آویں گے۔ الخ)

دین نبی دی مددت کارن کادیاں دے ول آئے
مولوی صاحب سن احباباں مرزے جو بلوائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے آن فتح گڈھ اترے سن احباب تماماں
لودی ننگل والیاں سنیاں انہاں کجھ کلاماں
لودی ننگل والیاں نوں بھی طلب مولانا آ ہی
لودی ننگل گئے تے نورے آئی منہ سیاہی
لودی ننگل والی بحثوں مطلب سنو سناواں
کادیاں والی بحث وچوں ایہہ پہلے بحث الاواں
مولانا نوں دیکھ جو نورا نسّے کاؤں گولیلے
اس کذاب جو گھر وچہ بہہ کے جھوٹھے پاپڑ ویلے
حق جتھے آ ظاہر ہووے جھوٹھ اوتھوں اوٹھ نسّے
جھوٹھے تائیں طعنے جھڑکاں لعنت دم دم وسّے
جہڑے لوگ مباحثے دے وچہ اونہاں خط لکھایا
پہلاں نورا نسّا بحثوں کر مجبور بلایا
مولانا تقریر جو کیتی نال فصیح زبانوں
عالم تھیں تا اجہل تائیں آوے سمجھ بیانوں
سن تقریر ہویا متحیّر اڈیاں منہ ہوائیاں
رعشہ بدن تے ہونٹیں خشکی عقلوں وانگ سودائیاں
کیا مجال جو شمس قمر دیاں کرے ٹٹاناں ریساں
چھچھڑی دا کی قدر اوتھے جتھے وگے سمندر حدیثاں
رنگت منہ دی اڑی ہوئی رعشہ بدن جو کنبے
حلق سکا تے ہونٹیں خشکی آب پیوے جیوں بنبے
میں میں وانگوں بکری کردا سامنے شیر دساوے
کرے جو حملہ میرے اوپر چیرے پھاڑے کھاوے
بعد اونہاں تقریر جو آخر نورے کرنی چاہی
کھڑا ہوون تھیں اگے اوسدے منہ پر زردی آئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے رنگ سیاہی پکڑی تے متحیر ہویا
گویا جان کندن دا ویلا اوس تے نازل ہویا
او او گلاں کردا نورا جیویں کوئی سودائی
ثمرہ ایہہ تعلیم نبوت اے جھوٹھے مرزائی
کنبدا کنبدا بولیا نورا جسہ جلدی سمجھ نہ آئی
تہڑ کن ہتھ زبانوں ٹھٹھلا ہوئی عقل سودائی
جو کچھ چنگا مندا اس تھیں سریا سنیاں لوکاں
مولانا اس دی تقریروں کرن لگے اوٹھ رو کان
آخر ہو لاچارے نورا میدانوں اٹھ نٹھا
آکھن لوکیں او میاں نورا واہ داہڑی سر گھٹا
اس شیخی تے گپاں مارے کرو مقابل میرا
جاتا اسان جو کوڑا مکیاں کوچ کیتوئی ڈیرا
نسّے نالے کہندا جاوے کادیاں تھیں ہن آون
لین خبر تسادی چنگی خوب تماش دیکھاون
نسّا نسّا نسّا گیا گھر ڈیوڑھی جا وڑیا
فتح دتی رب مولوی صاحب دیکھ خدا کم اڑیا
دیویں فتح طفیل محمد ﷺ میں عبداللہ تائیں
خاص تیرے تھیں منگن والا ہاں میں سنج صباحیں
اوس مباحثے دے وچہ آہے اکثر لوگ بہتیرے
صاحب عزت عالم فاضل منصف بہت چگیرے
ہے ایہہ امر ضروری اونہاں نام میں لکھ دیکھا واں
زک اوٹھائی وچہ جنہاں دے نورے نوں بتلا واں
مولانا ثناء اللہ حبیب اللہ بھی کہندے
دوست جانی دلبر حامی ساتھ مولانا رہندے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی علی محمد اللہ دتا فضل الدینوں
ماہر علم قرآن حدیثوں ساکن سوہل یقینوں
عبد القادر رحیم بخش تے قائم علی پٹواری
مولوی عبد الحی تے زین العابدین لاہوری
اشٹام نویس غلام محمد مولوی محمد فاضل
جامع مسجد ہین امام تے عالم تے با عادل
حاجی ہے رمضانی عبد الرحمٰن جمال الدین
محمد بشیر محمد جان تے ساتھ بہاء الدین
حکیم محمد شاہ تے عبد الرحمٰن پچھانی
چوہدری جان محمد عبد الرؤف فتح گڈہ جانی
محمد صدیق تے ابراہیم باشندے امرتسر دے
مولانا ثناء اللہ تھیں طلب علم دی کردے
نبی بخش سکنہ داؤد داس مجلس دے وچہ ساہی
بھی تصدیق کنندہ عاجز ہے عبد اللہ بھائی
فضل خدا تھیں فتح مولانا پا بٹالے آئے
یکے ہو اسوار تے کادیں قدم مبارک پائے
کچھ بٹالے وچوں صاحب ساتھ مولانا چلّے
حافظ صاحب خدا بخش بھی چلے کادیں وتّے
مولوی علی محمد اللہ دتا بھی سنگ گیا
مصنف ایس رسالے دا بھی ساتھ مولانا رہیا
جمال دین حبیب اللہ تے ابراہیم بھی نالے
محمد صدیق تے فضل دین بھی کادیں جاون والے
دوست ہور بہتیرے گئے ساتھ مولانا بھائی
خوف طویلوں نام نہ لکھے ایہہ گل سچی آئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل مطلب اٹھویں جنوری لودی ننگل آئے
تے دسویں جنوری کادیں آ کر محکم ڈیرے لائے

پہلا ثنائی مراسلہ

سوم راج ہے آریہ مذہب اوس مکان جو دتا
مولوی صاحب سن احباباں ڈیرا اس وچہ کیتا

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب پہلے مسجد میں جا اترے۔ اور آپ مرزا جی کی دعوت کے منتظر تھے۔ انہوں نے تو کیا دعوت دینی تھی۔ ادھر آریہ صاحب جنہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی شہرت سنی ہوئی تھی بڑی خاطر سے اپنے مکان پر لے گئے اور مکان اوپر نیچے خالی کرا دیا۔ حقیقت میں یہ بھی مرزا قادیانی کی ذلت ہے کہ اون کے مہمان کو غیر قوم نے جگہ دی)

سبھناں رل اشارہ کیتا رقعہ اج لکھاؤ
جھوٹی پیش گوئی کرنے نوں جواب کیا پھر پاؤ
پڑھ بسم اللہ مولوی صاحب رقعہ اک لکھایا
اگے ہے مضمون رقعہ دا ظاہر لکھ دکھایا
خدمت وچہ جناب رئیس جو کادیں مرزا اے
نام غلام احمد سردار جو کادیاں دے وچہ پائے
دعوت حسب تساڈی تھیں میں حاضر کادیں آیا
تئیس گیارہ صفحے اعجاز احمدی وچہ بولایا
کادیں ہن میں حاضر صاحب دعوت تساں قبولی
رمضان مبارک مانع اج تک رہیا نہ جان فضولی
ورنہ اتنی دیر نہ ہوندی حاضر ہوندا اگے
قسم خدا دی کھاندا ہاں میں جو والی سب جگّے
مینوں کجھ خصومت ناہیں ہرگز نال تساڈے
مول عناد نا نال تساڈے جانو پک ارادے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب وعدے خود اپنے دی تسیں بخشو اساں اجازت
لوکاں وچہ میں پیش گوئی دی ظاہر کراں خیانت
کرساں ظاہر جو دل میرے وچہ پیش گوئی تکذیبوں
پیش گوئی نوں سچا کرنا ایہہ حق تساں نصیبوں

مرزا جی کا جوابی مراسلہ

خدمت وچہ جو مولوی صاحب ثناء اللہ دے
پونچے ایہہ مضمون جوابی طرف کفاہ اللہ دے
رقعہ توہاڈا پہونچیا سانوں پڑھ کر مطلب پایا
جیکر نیت آپ لوکاں دی دل صادق بھی آیا
اپنے شک شبہ پیش گوئی دی نسبت خوب پچھاون
یا انہاں ساتھ جو ہورا ہور بھی نسبت خوب ملاویں
جو دعوے دے سنگ تعلق رکھن رفع کراویں
خوش قسمت جے آپ لوکاں دی تا ایہہ مطلب پاویں
بھاویں میں کئی سال ہو گئے ایہ گل جانی میتا
کتاب اپنی انجام آتھم وچہ ظاہر شائع کیتا
میں نا ایس گروہ مخالف سنگ مباحثہ کرساں
کیوں جو ایس نتیجہ اوڑک گندی گالیاں جرساں

(جھوٹ اور بہانہ ہے کیونکہ اس سے پیچھے ۲ مئی ۱۹۰۰ء کے اشتہار معیار الاخیار میں مرزا غلام احمد قادیانی نے علماء کو مباحثہ کیلئے بلایا ہے)

سوا کلمات اوباشانہ دے سننے وچہ نہ آئے
تے ظاہر کجھ نہ فائدہ ہویا ایہہ مراتب پائے
ان لوکاں سے بحث نا مینوں ہرگز کرنی آئی
سو وہ طریق ہے بحثوں دور درازی جانوں بھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اس مرحلہ صاف کرن نوں پہلے ہو اقراری
تے منہاج نبوت تھیں نا باہر ہونا انکاری
ہرگز نہیں مجاز ہووے گی کرن کلام زبانی
آپ صرف اک سطر یا دو تک کرو تحریر بیانی
جو میرا ایہہ اعتراض ہے پیش گوئی پر حل کراواں
پھر عین جواب مفصل میں سب مجلس وچہ سناواں
تیسری ایہہ جو شرط ہووے گی اک دن اک سوالوں
کرنا اک اعتراض صرف جو ہووے پیش خیالوں
کیوں جو آپ اطلاع نہ دے کر آئے مانند چوراں
کم فرصت ہے انہاں دنا وچہ کم بباعث ہوراں
یاد رہے جو ایہہ بھی ہرگز ہروے نہ کدائیں
کالانعام عوام دے ربرو آپ نہ وعظ سنائیں
بلکہ آپ نے بالکل کوئی بات شروع نا کرنی
منہ بند رکھنا صم بکم ہو چپاتی پھڑنی
گھنٹے تن جواب میں اوس دا دیواں نال صفائی
تے متنبہ اک اک گھنٹے بعد تینوں کرساں بھائی
جے کر نہیں تسلی ہوئی لکھ کر ہور پھڑاؤ
آپ دا کم نا ہووے گا جو لوکاں وچہ سناؤ
ایسے طرح تمام وساوس دور کریندے جاؤ
لیکن جے کر چاہو بحث دے رنگ دے وچہ لے جاؤ
آپ نوں اوس دا موقع ہرگز مول نہ دتا جائے
بولنا آپ دا بند ضروری انستے پک پکائے
سوچ کرو پھر دیکھو بہتر ہو گا ایہ طریقہ
سطر دو سطراں لکھو زیادہ کرو نہ ہور فصیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول اک اعتراض جو تیرے ہے نزدیک اکابر
پیش گوئی پر سب سے وڈا ہو اعتراض برابر
میں وچہ مجمع عام دے اوس دا دیواں جواب نرالا
جیسا ہیں مذکور مفصل لکھ چکا ہوں بالا
دوسرے دن نوں دوسری پیش گوئی جو لکھ دیکھا ویں
ایسے طرح لکھ پیش کریں تے مطلب سارا پاویں
آپ دی نہیں مجال ہووے گی بات زبانوں بولو
اپنوں میں بھی قسم خدا دی دیواں سچ سچ تولو
پکا عہد جو نال قسم اج اعتراض لکھاؤ
دو تن سطراں جلدی لکھ کر ساڈے ول پہونچاؤ
تے وقت مقرر کرکے مسجد مجمع کیتا جاوے
آپ نوں پھر اوس مجلس اندر جلد بولایا جاوے
عام مجالس اندر آپ دے شیطانی وسواساں
دور کریں گے کوشش کرکے ہونا نا حراساں

ثنائی جواب

الحمد للہ و السلام علی عبادہ الذین ا صطفی

سب تعریف اللہ نوں ہے پالنہار جہاناں
تے نبی صلی اللہ نوں ہو صلوات سلاماں
اتے سلام ہو ان لو کانوں جو ہن بہت پسندے
خالی رہن سلاموں اوہو جنہاں عقائد گندے
رقعہ ایہہ طولانی آپ دا پہونچیا میرے تائیں
پڑھنے تھیں سب مطلب اوس دا پایا جا بجائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر افسوس گمان تیرا جو رکھن لوک تمامی
اوہ ہی اج ظاہر ہویا جو مڈ اصل مدامی
جناب عالی جو آپ نے مینوں دعوت حسب بولایا
وچہ اعجاز جو احمدی صفحہ گیارہ تئیس لکھایا
صاف الفاظاں تھیں میں پہلے رقعہ وچہ لکھایا
ان ورقاں دا میں احوال لکھ سنایا
اتنی طول کلامی دے وچہ آپ تحریر جو کیتا
العادة طبیعة ثانیه دا ثبوت ہے دیتا
جھوٹی پیش گوئی کرنے نوں میں ہن کادیں آیا
اس رقعہ وچہ ہور دا ہور جو ہے مضمون دسیایا
آپ مینوں اک دو سطراں لکھ پابندی کردے
تے اپنے لئی تن گھنٹے دیاں خود تجویزاں کر دے
تلك اذا قسمة ضیزی ایہہ تقسیم خسارا
بھلا تحقیق دا رستہ ایہہ کیا ہو منصف دس یارا
اک سطر یا دو سطراں تک لکھن حق ہمارا
گھنٹے تن تہاڈے کارن واہ انصاف تمہارا
اس تھیں صاف سمجھ ہے سک دا کیا وڈا کیا باوا
دعوت دے کر آپ مجھے ہیں کر دے ہو پچھتاوا
اپنی دعوت تھیں انکاری تحقیقوں مکھ موڑو
جس دی بابت آپ مجھے ہن دعوت دے کر توڑو
مرزا جی کیا دو سطراں ہن لکھنے نوں فرماؤ
آپ مینوں گھر اپنے اوتے حاضر ہوں بولاؤ
دعوت کیتی اس خاطر توں جس تھیں امرتسر میں
بیٹھا ہی کر سکدا تھا کچھ چکا ہوں جو کر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر میں اپنی سفر صعوبت بابت تدہ بتاواں
واپس جانا مول نہ بہتر جب تک مطلب پاواں
نیل مرام بغیر نہ جاواں پاواں مقصد پورا
واپس جانا نہیں مناسب کج کم رکھ ادھورا
ایس لئی ایہہ بے انصافی تیری اساں قبولی
دو سطراں ہی لکھاں گا میں تیری رہی فضولی
آپ بلا شک تن گھنٹے تک کر تقریر سناویں
مگران تھوڑی عرض کراں میں اوہ ا منّا لاویں
دو تن سطراں مجلس دے وچہ ہو کر کھڑا سناواں
گھنٹے بعد میں دو تن سطراں لکھ کر خوب الاواں
نہایت دس منٹ تک تیرے بعد جوابوں
نسبت رائے ظاہر کرساں بھی کچھ گھٹ حسابوں
مجمع عام پسند نا کردے آپ کدائیں
اک طریقہ بہت ہے جو دوہاں فرقیاں تائیں
میرا کادیں آنا تسیں چوراں طرح الاہو
کاروائی اج شروع ہو جاوے وہماں وچہ نا پینا
مختصر اک سوال لکھاں میں تیرے جواب آنے پر
باقی لعنت بابت عرض کراں میں لے ہن توں پڑھ
جو کچھ ذکر حدیثاں دے وچہ لعنت بابت آیا
اک دو نقل حدیثیاں کرکے حاشیہ پر دکھلایا
ختم جواب روانہ کیتا تیری طرف پیارے
گیارہ جنوری پہنچا تینوں دے جواب سوہا رے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد احسن کا جواب بحکم مرزا جی

مولوی صاحب ثناء اللہ جو آپ دا رقعہ آیا
حضرت اقدس امام زمان دی خدمت پیش کرایا
ہے مضمون اس رقعہ اندر محض عناد فسادی
اتے تعصب ملیا ہویا بھی کجھ بغض عنادی
مطلب حق تھیں دور دساوے اس دا ظاہر بھائی
بعد المشرقین جو دوری لہندے چڑھ دے آئی
لہذا حضرت اقدس طرفوں ایہہ جواب ہے کافی
آپ نوں حق منظور نہیں تے نا تحقیق انصافی
طالب حق دے لئی طریقہ حضرت پاک بتایا
کیا وہ کافی نہیں طریقہ پہلے جو فرمایا
لہذا آپ دی ا صلاحوں جو طرز مناظرہ شانو
آپ نے جو تحریر لکھی وہ نا منظوری جانو
ایہہ بھی نا منظور کرن جو جلسہ ہو محدودوں
بلکہ کہن جو لوکیں آون قادیں چار حدودوں
اہل انصاف جو منصف ہو کر میری عرض سنیوں
پڑھ مضمون رسالے سندا داد انصافوں دیون
نال تامل لفظ بلفظوں پڑھ کر مطلب پاون
کادیانی دے جال فریباں وچہ پھس نہ جاون
گیارہ تئیس صفحہ دے اندر لکھیا جے کر آوے
پیش گوئی اک کرے جو جھوٹی مبلغ سولے جاوے
آون جاون خرچ انہاندا میرے ذمہ سارا
لاف زبانوں مار منافق ادا نا کرے نکارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنے زوروں شوروں طلب مولانا کیتی
سینتی صفحہ اعجاز احمدی وچہ بشارت دتی
کادیاں اندر مولویصاحب ہرگز ناہین آ وے
عاج خدا جو میرا ہے اوہ ایہہ الہام بتاوے
رب جہاناں دے اس جھوٹے عاج دی گردن توڑی
تے آکھیا اکلا ہاں میں نا کوئی میری جوڑی
مولوی صاحب ثناء اللہ نوں ایہہ بشارت ہوئی
کادیانی دی توں ہن جاکر جھوٹی کر پیش گوئی
ہو دلیر جو کادیاں اوپر ڈھڈی دہائی کیتی
سچ خدا دی طرفوں سی الہام خبر جو دتی
حامی دین نبی دے ہو کر کادیں پونچ پیارے
کرو مقابل میرا آ کر جیکر ہو سچیارے
مولوی صاحب کادین آئے جد اوس سنیا یارا
زردی چہرے ورتی تے متحیر رعشہ سہارا
ایہہ از غیبی بجلی میرے سر پر ایسی دہائی
جو کر توت میری سی لوکاں دے وچہ ساڑ گوائی
سینتی صفحے والی پیش گوئی نوں ظاہر کرسی
جو کچھ پاج ملما میرا لوکاں اگے دھر سی
ظاہر شکست ہوسی ہن سانوں کیا تجو یزاں کریئے
عاجی رب اگے سر دھریئے تے کچھ عرضاں کریئے
اے عاجی لگ پچھے تیرے میں ایمان گوایا
اس ویلے امداد کریں توں میں سوالی آیا
عاجی کہیا نا ہو مقابل توں اس دے سنگ یارا
ایہہ شمشیر برہنہ تینوں کر سی پارا پارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف جواب دتا پھر مرزے بحث نا کرساں بھائی
نا وچہ میدان مقابل ہو کر کراں کلام نا کائی
فتح جو مولوی صاحب پائی کادیاں دے وچہ ظاہر
بول اسلامی بالا ہویا ہے اس دم جو ظاہر
پیش گوئی جو سینتی صفحے والی جھوٹھی ہوئی
حامی ہووے اللہ جس دا کیا کرے پھر کوئی
جو کوئی ایسے پچھے لگے ایمان مفت گواوے
ایتھے اوتھے دوہیں جہانیں ثمرہ بدی دا پاوے
بس عبداللہ اتنا کافی نا کر طول کلاموں
مرزے دا جو تابع ہووے خارج ہے اسلاموں

حالات عیسی رسول ربانی

و تردید اوہام قادیانی

مولفہ: مولوی محمد عبداللہ چکڑالوی اہل الذکر والقرآن
حسب فرمائش شیخ محمد چٹو مالک و مہتمم رسالہ اشاعۃ القرآن لاہور
مطبوعہ اسلام سٹیم پریس لاہور

تمہید

اگرچہ مضمون متعلقہ رسالہ عصمت الانبیاء علیحدہ طور پر اشاعۃ القرآن میں سلسلہ وار اکثر متواتر چھپتا رہا ہے، اسی مضمون کے ذیل میں ہی یہ مضمون
حالات عیسی رسول اللہ سلام علیہ
کا بھی حسب ترتیب درج ہونا چاہیے تھا۔ لیکن چونکہ اکثر لوگوں میں ان دنوں عیسی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولادت اوران کی حیات ومماۃ وغیرہ کے مسائل کی نسبت آپس میں بہت سی گفتگوئیں درپیش ہیں، اور علاوہ ازیں کئی ایک کج فہم نادان، علم قرآن سے بے خبر، ایسے مسائل میں بہک کر بعض مدعیان رسالت مصنوعی ومسیحیت فرضی کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں اور کئی ایک ایسے ہیں جو کہ غلط طور پر اپنے آپ کو صرف لاز آف نیچر Laws of Nature کا معتقد کہلانے سے اس عظیم الشان جلیل القدر رسول کی شان ورتبہ کا بھی کچھ خیال نہیں کرتے، بلکہ سخت دل ظالم موذی یہودیوں کی طرح گوناگوں بہتان و افتراء وطوفان ہائے بے تمیزی کے کلمات آپ کی شان والا شان کے بارہ میں بلا خوف خدا بک دیتے ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ ہر ایک ان میں سے بجائے خود قرآن دانی کا مدعی بن کر اپنے ناپاک وغلیظ خیالات کا منبع استخراج واستنباط بھی (معاذ اللہ) کلام اللہ المجید ہی کو بتلاتا ہے (کلا وحاشا)، اس لئے بوجہ اصرار وتقاضائے جملہ ذی فہم مومنین اہل الذکر و القرآن یہ مضمون حالات عیسیٰ رسول اللہ سلام علیہ کا شروع کیا جاتا ہے جو کہ فقط قرآن مجید ہی کا بیان ہے، نہ کہ ادھر ادھر کی روایات وحکایات سے لبریز کیا گیا ہے جیسا کہ عموماً لوگ فسانہ سازیاں کرتے رہتے ہیں۔

مضمون ہذا سے خاص بعبارت النص قرآن مجید، خاص کر کہ جن جن امورات پر بہت ہی زیادہ روشنی پڑنے کی توقع وامید کی جاسکتی ہے۔ وہ یہ ہیں:

اول: عیسیٰ رسول اللہ سلام علیہ کی ولادت بے شک بے باپ بطور خرق عادت ظہور میں آئی۔ اور خاص اسی روز ولادت ہی میں اپنی والدہ ماجدہ کی گود میں ہی آپ نے اپنی قوم کے لوگوں سے بات چیت کر کے اپنی والدہ صاحبہ کی پاک دامنی ظاہر فرمائی۔

دوم: عیسیٰ کو بھی نبوت وکتاب اللہ انجیل (حسب احکام کتاب اللہ المجید جو رسل و انبیاء کے بارہ میں ہیں) چالیس سال کی عمر گذر جانے پر ہی عطا ہوئی تھی اس سے پیشتر نہیں۔

سوم: عیسیٰ رسول اللہ ہرگز قتل نہیں ہوئے اور نہ ہی ان کو ہرگز پھانسی کے قریب تک بھی لایا گیا بلکہ خدا تعالیٰ نے ان کو صاف صاف بلا کسی قسم کے ضرر وتکلیف کے موذیوں ظالموں سے بالکل بچا کر کسی اور جگہ اسی دنیا میں سکونت پذیر فرما دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم: عیسیٰ رسول اللہ تادم حال اسی پردہ عالم پر بقید حیات صحیح وسالم حالت میں زندہ موجود ہیں گو ہم کو خبر نہیں کہ وہ کس جگہ اور کس جزیرہ وغیرہ میں ہیں۔ مگر وقت مقررہ پر ان کو اللہ تعالی لوگوں میں ضرور ہی ظاہر کرے گا۔

پنجم: دابۃ من الارض جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے کہ زمانہ قیامت میں اسکا ظہور ہوگا اس سے صرف عیسیٰ رسول اللہ ہی کے ظہور کی ہے وغیرہ۔

مفصلہ بالا چند جستہ جستہ نوٹوں کے سوا دیگر بہت سے اقسام کے شکوک و شبہات وتوہمات باطلہ وغیرہ جو خاص عیسیٰ رسول اللہ اور ان کی والدہ مکرمہ بی بی مریم کی پاک اور عصمت مآب ذات کے متعلق نہ صرف یہود و نصاری بلکہ مختلف فرقہائے اسلامی میں بھی منتشر ہیں ان کی تردید من کل الوجوہ ہو کر اصل حقیقت حال جو کہ صرف عبارات نص قرآن مجید سے ظاہر و باہر ہوتی ہے کما حقہ اتم واکمل طور پر منکشف واظہر من الشمس ہو جائے گی۔

اولو الابصار و اولوا الالباب کی خدمت میں گذارش ہے کہ اس مضمون قرآنی کو نہایت ہی غور و تفکر وتفقہ وتدبر سے مطالعہ فرمائیں۔

بہرحال مضمون مذکور الصدر درج ذیل ہے

و اذ قالت الملا ئكة يا مريم انّ الله اصطفاك وطهّرِك و اصطفاكِ على نساء العالمين ۔ يا مريم اقتنى لربّك واسجدى و اركعى مع الرّاكعين ۔ ذلك من انباء الغيب نوحيه اليك وما كنت لديهم اذ يلقون اقلامهم ايّهم يكفل مريم و ما كنت لديهم اذ يختصمون ۔ اذ قالت الملا ئكة يا مريم انّ الله يبشّرك كلمة مّنه اسمه المسيح عيسى ابن مريم و جيهاً فى الدّنيا و الآخرة و من المقرّبين ۔ و يكلّم النّاس فى المهد و كهلا و من الصّالحين ، قالت ربّ انّى يكون لى ولد و لم يمسسنى بشر ۔ قال كذلكِ اللّه يخلق ما يشاء اذا قضى امراً فانّما يقول له كن فيكون ۔ و يعلّمه الكتاب و الحكمة و التّوراة و الانجيل ۔ و رسو لاً الى بنى اسرا ئيل أنّى قد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جئتكم بآ ية مّن ر بّكم، انّى ا خلق لكم من الطّين كهيئة الطّير فأنفخ فيه فيكو ن طيراً با ذن اللّه و أبرى ىء ا لا كمه و الا برص و أحى الموتى با ذن اللّه و أنبّئكم بما تأكلو ن و ما تدّ خرو ن في بيو تكم ، انّ فى ذ لك لآ ية لّكم ان كنتم مؤمنين ۔ و مصدقاً لما بين يد ىّ من التّو راة و لِأحلّ لكم بعض الذى حرِّم عليكم و جئتكم بآ ية مّن ربّكم فا تّقوا الله و اطيعو ن ۔ انّ الله ر بّى و ر بّكم فا عبدو ه هذا صراط مستقيم ۔ فلمّا ا حسّ عيسى منهم الكفر قا ل من انصا رى الى اللّه قا ل الحوا ر يّو ن نحن انصا ر اللّه ء امنّا با لله و اشهد بأنّا مسلمو ن ۔ ر بّنا ء امنا بما انز لت و اتبعنا الرسو ل فاكتبنا مع الشا هدين ۔ و مكروا و مكر الله و الله خير الماكرين (آل عمران :۴۲-۵۴)۔

اور بیان کر یہ کہ تحقیق کہا فرشتہ جبریل نے (بذریعہ زکریا کے کہ) اے مریم تحقیق اللہ نے تیری ماں کی نذر قبول فرما کر منظور فرمالیا تجھ کو اور ہر طرف پاک صاف رکھا تجھ کو خصوصاً برگزیدہ کیا تجھ کو اوپر تیرے زمانہ کی عورتوں کے (بالقوہ عیسیٰ کی والدہ ہونے سے) اے مریم نماز میں قیام کیا کر اللہ کے حضور میں اور سجدہ ہی کرتا ہے اس کا کہ ہو پس وہ ہو جاتا ہے اور سکھاوے گا اس (تیرے فرزند رسول) کو اللہ تعالیٰ نہائت ہی عمدہ لکھنا اور ہر ایک منزلہ من اللہ کتاب خصوصاً تورات کتاب اللہ اور انجیل کتاب اللہ اور اپنا رسول مقرر کرے گا۔ اس کو اللہ تعالیٰ درمیان بنی اسرائیل کے (اور وہ ان سے یہ کہے گا کہ) تحقیق میں لایا تمہارے پاس ہر ایک عظیم الشان حکم تمہارے پروردگار کی طرف سے اس لئے کہ تحقیق میں درست کروں واسطے تمہارے اچھی طرح سے تمہاری فطرت وخلقت کو مثل درست کرنے حالت چار مخصوص شکاری پرندوں (باز، باشہ، شاہین، چرخ) کے یعنی ایمانی روح پھونکوں میں بیچ فطرت تمہاری کے پس وہ فرمان بردار ہو جائے اللہ تعالیٰ کی مثل فرمان بردار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے ان چاروں مخصوص شکاری پرندوں کے (اور میں یہ سب کچھ کروں) مطابق ارشاد کتاب اللہ کے اور میں بینا کروں ایمانی اندھوں کو، اور خالص نرالا مومن بناؤں ایمانی پھلہری والوں کو، خصوصاً زندہ کروں میں ایمانی مردوں کو مطابق ارشاد کتاب اللہ کے اور اللہ تعالی جانب سے پہنچاؤں تم کو حل وحرمت کے احکام کہ جن چیزوں کا کھانا تم کو حلال ہو اور جن چیزوں کا ذخیرہ کرنا تم کو جائز ہو۔ اپنے گھروں میں، تحقیق بیچ ان حکموں کے بہت بڑے فائدے ہیں واسطے تمہارے اگر تم کتاب اللہ پر ایمان رکھو۔ اور وہ یہ بھی کہے گا کہ میں بالکل تصدیق کرنے والا ہوں ہر ایک مسئلہ مباح تک کا بھی جو مجھ سے پہلے منزل من اللہ ہوئے ہیں۔ جملہ کتب منزلہ من اللہ میں خصوصاً تورات کتاب اللہ کے ہر ایک مسئلہ کا اور ضرور ہی حلال بیان کروں واسطے تمہاری بعض چیزیں جو کہ بند کی گئی تھیں تم پر (تمہاری بغاوت کی سزا میں) اور عموماً لایا میں تمہارے پاس بہت سے عظیم الشان احکام تمہارے پروردگار کی طرف سے۔ پس بچو مخالفت کتاب اللہ یعنی میرے ساتھ موافقت رکھو صرف کتاب اللہ ہی پر عمل کرنے میں کیونکہ تحقیق اللہ تعالی ہی میرا پروردگار ہے اور وہی تمہارا بھی پروردگار ہے پس خاص اسی کی تعظیم کیا کرو عبادت و حکومت وغیرہ سب امور میں۔ خاص یہی اعتقاد رکھنا اللہ تعالی کی رضا مندی کا رستہ ہے جو کہ بالکل سیدھا اور پختہ ہے (لیکن دعوت عیسی پر مخالفوں نے ان کی شب خونی کا ارادہ کرلیا) پس جب معلوم کیا عیسی نے ان سے وہ ارادہ شب خونی تو کہا کہ کون مددگار میرا در بارہ اشاعت کتاب اللہ کے اس وقت کہہ دیا خالص کتاب اللہ کے مومنوں نے کہ ہم ہیں مددگار اشاعت کتاب اللہ میں ۔کیونکہ ہم ایمان رکھتے ہیں صرف کتاب اللہ ہی پر۔ سوتو گواہ رہ ہمارے اس دعوی پر کہ ہم فرمانبردار ہیں محض کتاب اللہ ہی کے (اور یہ کہنے لگے) کہ اے پروردگار ہمارے ہم ایمان رکھتے ہیں صرف تیری ہی نازل کی ہوئی ایک کتاب پر یعنی موافقت کرتے ہیں ہم تیرے رسول عیسی کی۔ پس تو شمار کر ہم کو کتاب اللہ کے ماننے والوں میں۔ پھر مخالفوں نے تدبیر کی عیسی پر شب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خونی کی اور تدبیر کی اللہ تعالی نے ان کے باطل پیشوا کے قتل کی بجائے عیسی سلام علیہ کی۔ کیونکہ اللہ تعالی نہایت ہی بڑھ کر غالب ہوتا ہے تمام تدبیر کرنے والوں پر۔

حواشی متعلقہ آیات مندرجہ بالا

۱۔ آیت ہذا کا تعلق وربط ماقبل

فتقبّلها ربّها بقبول حسن و انبتها نباتاً حسناً و كفّلها زكريا كلما دخل عليها زكريا المحراب وجد عندها رزقا، قال يا مريم انّى لكِ هذا قالت هو من عند الله ان الله يرزق من يشاء بغير حساب (آل عمران: ۳۷)

کے ساتھ اس طور پر ہے کہ ماقبل مریم کا مجتبی و مصطفیٰ ہونا مختصر طور پر مذکور اس جگہ آیت ہذا میں اس کی تفصیل وتشریح وتوضیح ہے۔

۲۔ الملا ئكة سے مراد اس جگہ بھی خاص ایک ہی فرشتہ جبریل ہے صیغہ جمع کا صرف واسطے تعظیم کے آیا ہے۔ اس مدعا کی تفصیل وتشریح ماقبل متصل ہی فنادته الملا ئكة و هو قائم يصلى فى المحراب کے ذیل میں کما حقہ اتم واکمل طور پر لکھی جا چکی ہے، وہاں دیکھو تا کہ اس کا حال واضح وروشن ہو جائے۔

آیت و اذ قالت الملا ئكة کے ترجمہ میں بذریعہ زکریا کی قید اس لئے ضروری ہے کہ باقی آیات کتاب اللہ اس بات کی موید ہیں کیونکہ مریم کا ہرگز ہرگز کوئی حق نہیں ہے کہ اس پر بالا وحی جبریل آ کر اس کے ساتھ بلا واسطہ بات چیت کرے۔ کما قال اللہ تعالی:

انّا اوحينا اليك كما اوحينا الى نوح والنّبيين من بعده و اوحينا الى ابراهيم و اسماعيل و اسحاق و يعقوب و الاسباط و عيسى و ايوب و يونس و هارون و سليمان و ءاتينا داؤد زبوراً (النساء: ۱٦۳)

آیت ہذا سے بعبارت النص قرآن مجید صریح صاف طور پر ثابت ہے کہ جبریل رسل وانبیاء پر ہی نازل ہوتا رہا ہے۔ ماسوائے رسل وانبیاء کے کسی اور بشر کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی حق نہیں ہے کہ اس پر فرشتہ جبریل نازل ہو، اور اس کے ساتھ بلا واسطہ کوئی بات چیت کر سکے۔ خصوصاً کوئی عورت رسول و نبی نہیں ہوئی یہ صرف مردوں ہی کا حق ہے کہ وہ اللہ تعالی کے رسل انبیاء ہوں۔ کما قال اللہ تبارک وتعالی:

و ما ارسلنا من قبلك الا ر جالاً نو حی الیهم فسئلوا اهل الذکر ان کنتم لا تعلمو ن (النحل:٤٣)

اسی طرح موسی سلام علیہ کی والدہ ماجدہ کے حق میں بھی و او حینا الی ام موسی مذکور ہے۔ چونکہ وہ بھی رسل انبیاء میں سے نہیں ہے وہاں بھی یہی فرض ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ کسی رسول ہی کے ذریعہ اسکو بھی یہ حکم پہنچایا گیا تھا جیسا کہ قرآن مجید میں جملہ بنی آدم، یا بنی آ دم میں مخاطب ہوئے ہیں بذریعہ محمد رسول اللہ ﷺ کے اور یا ایها الذین ها دوا اور یا اهل الکتا ب اور یا ایها الناس اور یا ایها الذین آ منوا وغیرہ۔ اس قسم کی جملہ آیات میں بذریعہ و وسیلہ محمد رسول اللہ ﷺ تمام لوگ مخاطب ہیں لیکن با لا با لا بلا واسطہ اور کوئی شخص بھی مخاطب نہیں بلکہ بذریعہ و وسیلہ محمد رسول اللہ ﷺ کے مخاطب ہیں۔ ویسا ہی فرعون بوسیلہ حضرت موسی مخاطب ہے:

ا لآ ن و قد عصیت قبل و کنت من المفسدین (یو نس:۹۱)

اور اسی طرح ابلیس کو بھی معرفت رسول اس زمانہ کے مخاطب کیا گیا ہے

قا ل ما منعك ا لّا تسجد اذ امر تك، قا ل انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین (الاعرا ف:۱۲)۔

قا ل یا ابلیس ما منعك ان تسجد لما خلقت بیدیّ أ ستکبر ت ام کنت من العا لین۔ قا ل انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین (ص:۸۵-۸٦)

غرض کہ بہت جگہ سے بادی النظر میں سرسری طور پر یہ وہم وخیال ہو سکتا ہے کہ سوائے رسل انبیاء کے اور لوگ بھی بلا واسطہ مخاطب و مکلّف ہوئے ہیں لیکن تدبر و تفکر وتفقہ وتذکر سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ سوائے رسل انبیاء کے اور کوئی شخص مردوں میں سے یا عورتوں میں سے ہرگز ہرگز مستحق نہیں ہوا کہ اس کے ساتھ بالا خود ہی رب العالمین کلام کرے یا بذریعہ جبریل کوئی بات چیت کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں کہیں یہ مظنہ عوام الناس کو ہوا ہے، سراسران کی نادانی و بے خبری کا ثمرہ ونتیجہ ظاہر ہوا ہے۔ یہ بالکل غلط اور باطل خیال ہے ان لوگوں کا جو کہ سوائے رسل انبیاء کے کسی غیر شخص کو بھی محل وحی والہام من اللہ کا سمجھیں

سبحان ربّك ربّ العزّة عما يصفون وسلام على المرسلين و الحمد لله ربّ العالمين ۔(الصافات : ۱۸۰۔۱۸۲)

اگر بالفرض والتقدیر یہ مانا جائے کہ موسیٰ کلیم اللہ کی طرح ابلیس اور فرعون کے ساتھ بھی اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ بالا بالا کلام کیا ہے تو یہ ضرور ہی ماننا پڑے گا کہ ابلیس علیہ اللعنۃ بھی کلیم اللہ ہے اور فرعون خبیث بھی کلیم اللہ ہے۔ تو اس دعویٰ قرآن مجید کی کہ تلك الرسل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله کی سراسر تکذیب اور بالکل تردید ہوئے گا۔ معاذ اللہ حاشا للہ

کوئی شخص الی یوم القیامۃ، قرآن مجید سے یہ ہرگز ثابت نہ کر سکے گا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تمام عمر میں مرتے دم تک صرف ایک دن کوئی ایک بات بھی اللہ کی بالا بالا بلا واسطہ جبریل ذرہ بھر بھی ہوئی ہو جملہ آیات قرآن مجید سے صرف یہی امر ثابت ہوتا ہے کہ بذریعہ جبریل، محمد رسول اللہ ﷺ پر وحی (صرف قرآن مجید ہی) منزل من اللہ ہوتا رہا ہے اور بس۔

ایک آیت بلکہ ایک حرف بھی قرآن مجید سے آپ پر بلا واسطہ جبریل ہرگز ہرگز منزل من اللہ نہیں ہوا۔ یعنی بالا بالا اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ کو ایک حرف بھی نہیں فرمایا۔ جب یہ حال ہوا تو افسوس صد افسوس ہے ان مسلمانوں پر جو کہ ابلیس علیہ اللعنت وفرعون خبیث کو کلیم اللہ ہونے کا ایسا رتبہ دیتے ہیں جو کہ بعض رسل انبیاء بالخصوص محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی حاصل نہیں تھا۔

آیات مذکورہ بالا سے بدرجہ عین الیقین وحق الیقین ظاہر و باہر ہے کہ سوائے رسل انبیاء کے کسی شخص کا کسی طرح کچھ بھی حق نہیں ہوسکتا کہ وہ کلیم اللہ ہو سکے یا کہ بذریعہ جبریل فرشتہ کے اس کے ساتھ کوئی بات چیت اللہ تعالیٰ کرے۔

جو لوگ قرآن مجید سے بے خبر و ناواقف ہیں وہ یوں ہی اپنی طرف سے من گھڑت خانہ ساز بیہودہ گوئی و بدکلامی تقریری وتحریری کرتے ہیں فاعتبروا یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولی الا بصار

۳۔ و طھّرك مطابق

قل انما انا بشر مثلكم (الكهف : ۱۱۰)

و ما ارسلنا قبلك من المر سلين الا انهم ليا كلو ن الطعا م و يمشو ن فی ا لاسواق (الفرقان : ۲۰)

چونکہ مریم بشروں ہی میں سے تھیں اس لئے اس جگہ طہارت کا معنی وہی ہوسکتا ہے جو کہ بشروں کی شان کے مطابق ہو۔ پاخانہ پیشاب حیض ونفاس وغیرہ وغیرہ اس قسم کے بشری عیبوں ونقصانوں سے ہرگز ہرگز وہ پاک نہیں تھیں۔ ہاں البتہ ایمانی خباثت ونجاست وشقاوت و بغاوت سے من کل الوجوہ ہرطرح اور بالکل وہ پاک اور صاف تھیں۔

۴۔ علی نسا ء العا لمین ۔اس جگہ العا لمین کا الف لام عوض مضاف الیہ ہے۔

۵ ۔ الرا کعین میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی کتاب اللہ ہے۔

۶ ۔ الغیب ۔ میں بھی الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی کتاب اللہ ہے۔

۷ ۔ المسیح میں الف لام استغراقی صفاتی ہے جس کا معنی ،نہایت ہی بڑھ کر ہرطرح ، ہے۔

۸ ۔و جیھاً میں تنوین تعظیم وتکثیر کے لئے ہے۔

۹۔الد نیا میں الف لام عہدی حضوری ہے جس کا معنی ،اس، ہے۔

۱۰۔ المقرّ بین میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی اللہ تعالی ہے۔

۱۱ ۔ یکلّم النّاس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جسکا معنی اپنی قوم ہے۔

اس بیان کی تفصیل وتشریح دوسری جگہ قرآن مجید میں مذکور وموجود ہے۔کما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال تبارک وتعالیٰ:

و اذ کر فی الکتا ب مر یم اذ ا نتبذ ت من اھلھا مکا ناً شر قیّاً۔ فا تّخذت من دو نھم حجا باً فار سلنا الیھا رو حنا فتمثّل لھابشراً سو یّاً ۔ قا لت انّی اعو ذ بالرّ حمن منك ان کنت تقیّاً ۔ قا ل انّما انا رسو ل ر بّكِ لِأھب لكِ غلا ماً زکیّاً ۔ قا لت انّی یکو ن لی غلا م و لم یمسسنی بشر و لم اك بغیّاً ۔ قا ل کذ لكِ قا ل ربّك ھو علیّ ھیّن و لنجعله ء ا یة للناس و ر حمة منّا و کان امراً مقضیاً ۔ فحملته فا نتبذ ت به مکا ناً قصیّاً ۔ فأجا ء ھا المخا ض الی جذ ع النّخلة قا لت یا لیتنی متّ قبل ھذا و کنت نسیاً منسیّاً ۔ فنا دا ھا من تحتھا ا لّا تحز نی قد جعل ربّكِ تحتكِ سر یّاً ۔ و ھزّی الیكِ بجذ ع النّخلة تساقط علیك ر طباً جنیاً۔ فکلی و اشر بی و قرّی عیناً فامّا تر ینّ من البشر ا حداً فقو لی انّی نذر ت للرّ حمن صو ماً فلن اکلّم الیو م انسیّاً ۔ فأتت به قو مھا تحمله قا لوا یا مر یم لقد جئت شیئاً فر یّاً ۔ یا ا خت ھا رو ن ما کان ابو كِ امرأ سو ء و ما کا نت امكِ بغیّاً ۔ فأشا ر ت الیه فقا لوا کیف نکلّم من کا ن فی المھد صبیّاً ۔ قا ل انّی عبد الله ء ا تا نی الکتا ب و جعلنی نبیّاً ۔ و جعلنی مبار کاً این ماکنت و او صا نی بالصلوة و الزکوة ما دمت حیّاً ۔ و برّا بو ا لد تی و لم یجعلنی جبّا راً شقیّاً والسلا م علیّ یو م و لد ت و یو م امو ت و یو م ابعث حیّاً۔ ذلك عیسی بن مر یم قو ل الحقّ الّذی فیه یمترو ن ۔ ما کا ن للّه ان یّتّخذ من ولد سبحا نه اذا قضی امراً فا نّما یقو ل له کن فیکو ن ۔ و انّ الله ر بّی و ربّکم فاعبدوہ ھذا صراط مستقیم ۔ فا ختلف ا لا حزا ب من بینھم فو یل للذین کفروا من مشھد یو م عظیم ۔ اسمع بھم و ابصر یو م یأتو ننا لکنّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظالمون الیوم فی ضلال مبین (مریم:۱۶۔۲۸)
اور اے پیغمبر ذکر کر (یعنی لکھ) تو بیچ اس کتاب (قرآن) کے مریم کا حال کہ تحقیق کنارہ ہوئی وہ اپنے لوگوں سے ایک علیحدہ مکان میں جو کہ مسجد کے مشرق میں تھا۔ پھر اس نے بنا لیا ان لوگوں کی طرف سے کوئی پردہ اپنے لئے۔ پس بھیجا ہم نے اس کے پاس اپنے فرشتہ جبریل کو (براہ زکریا کے) تو شکل نظر آئی مریم کو ایک نامحرم شخص کی جو کہ بالکل پورا آدمی تھا (کوئی بچہ وغیرہ نہ تھا۔ اس کو دیکھ کر مریم) کہنے لگی کہ تحقیق میں پناہ مانگتی ہوں ساتھ مدد اللہ تعالی کے تجھ سے اگرچہ تو ہووے بھاری پرہیز گار بھی۔ جبریل نے (بذریعہ زکریا نبی) کہا کہ میں تو بس تیرے پروردگار کا ہی بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں اس لئے کہ ضرور ہی تجھ کو بشارت سنا جاؤں ایک عظیم الشان فرزند کی جو بالکل پاک خصلتوں والا ہوگا۔ (اس پر) مریم بولی کہ کون سی صورت سے ہو جاوے گا میرے ہاں وہ عظیم الشان لڑکا حالانکہ نہیں چھوا مجھ کو نکاح والے کسی مرد نے اور نہیں ہوئی ہے مجھ سے بالکل بدکاری۔ (جبریل نے بذریعہ زکریا کے) کہا کہ وہ پیدا ہو جائے گا بیچ اسی غیر معمولی حالت کے کیونکہ فرمایا ہے رب تیرے نے کہ یہ غیر معمولی طور پر پیدا کرنا بھی ہمارے اوپر بالکل ہی آسان ہے اور (اس میں حکمت یہ ہے کہ) کریں گے ہم اس کو نشان قدرت اپنی کا واسطے تمام لوگوں کے اور وہ ہوگا (لوگوں کے حق میں) بھاری رحمت (کا ذریعہ) ہماری طرف سے اس واسطے کہ ہوتا ہے ہر ایک ارادہ میرا ضرور ہی پورا ہو چکا ہوا۔ پس فوراً مریم کو حمل ہو گیا اس بیٹے کا سو اسی وقت وہ کنارہ ہوئی واسطے وضع کرنے اس حمل کے اپنے گھر میں بالکل الگ جگہ پر پس لے آئی اس کو حاجت اپنے جننے کی وہیں کے ایک درخت کھجور کی جڑھ میں (جب اس کو بچہ پیدا ہو گیا تو شرم ساری کے مارے) کہنے لگی کہ اے کاش! میں مردہ ہوتی پہلے اس (عار و شہرت) کے اور ہو جاتی میں بالکل بھولی ہوئی۔ اور ہر طرح سے بسری ہوئی۔ اور آواز دی اس کو (اسی نوزائیدہ بچے عیسی نے) اس کے نیچے سے یہ کہ (میرے سبب سے) تو آزردہ خاطر نہ ہو کیونکہ تحقیق پیدا کیا ہے تیرے پروردگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تیرے نیچے سردار دین کا اور ہلا اپنی طرف کو اچھی طرح سے اس درخت کھجور کی جڑھ کو تا کہ گرا وے وہ تجھ پر بہت ہی عمدہ اور بالکل تازہ بتازہ کھجوریں ۔ پس کھا اور پی اور مجھے دیکھ کر اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر ۔ پھر اگر تو دیکھے اپنے آدمیوں میں سے کسی بڑے سے بڑے آدمی کو بھی تو خالی اشارہ ہی کر دیجیو کہ تحقیق میں نے منت مان رکھی ہے واسطے اللہ تبارک وتعالی کے بات چیت نہ کرنے کی ۔ سو ہرگز نہ بات چیت کرونگی میں آج کے دن کسی بڑے سے بڑے انسان سے بھی ۔ پس اسی وقت لائی اس (بچہ کو) اپنی قوم کے پاس گود میں لئے ہوئے ۔ وہ لوگ (دیکھتے ہی) کہنے لگے کہ اے مریم! تحقیق تو لے کر آئی ہے یہ حقیر چیز جو نہایت ہی بدتر ہے اے بہن ہارون کی ۔ نہ تھا باپ تیرا ہرگز برا آدمی اور نہیں تھی ماں تیری بالکل بدکار (تجھ سے یہ بدکاری کیوں ہوئی) ۔ پس اشارہ کیا مریم نے اپنے بچہ کی طرف (کہ اسی سے پوچھ لو) ۔ وہ بولے کہ ہم کیونکر بات کریں اس سے جو ہے تیری گود میں بالکل تازہ جنا ہوا بچہ ۔ (اس پر وہ بچہ عیسی خود ہی) بول اٹھا کہ تحقیق میں بندہ ہوں اللہ تعالی کا وہ دے گا مجھ کو کتاب اپنی (انجیل) اور مجھ کو بنائے گا نبی اپنا اور کرے گا مجھ کو بڑی برکت والا جہاں کہیں کہ میں رہوں ۔ اور حکم دیوے گا مجھ کو ضرور ہی کتاب اللہ کی نماز اور اسی کی بتائی ہوئی زکوۃ کا جب تک کہ میں زندہ رہوں آخر دم تک، اور بنائے گا مجھ کو نہایت ہی بڑھ کر خدمت گزار اپنی ماں کا اور نہیں ہونے دے گا ہرگز مجھ کو سخت و بے رحم دل اور کسی طرح بھی بدعمل ۔ اور رحمت اللہ تعالی کی ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں ۔ اور جس دن میں اٹھایا جاؤنگا بالکل زندہ ہو کر ۔ یہی بچہ غیر معمولی طور سے پیدا کیا ہوا عیسی بیٹا مریم کا ہے ۔ قبول کرو تم قول اللہ تعالی کا اس عیسی کے حق میں جس کی پیدائش کے بارہ میں لوگ اختلاف کرتے ہیں ۔ نہیں شایان ہرگز اللہ تعالی کو یہ کہ بناوے کسی طرح کوئی فرزند اپنا ۔ وہ ہر طرح پاک ہے جب وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو سوائے اس کے اور کوئی بات نہیں کہ صرف ارادہ ہی کرتا ہے اس کا کہ ہو پس وہ کام ہو جاتا ہے ۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(عیسیٰ نے یہ بھی کہا) کہ تحقیق اللہ میرا پروردگار ہے اور تمہارا بھی وہی پروردگار ہے پس صرف اسی کی ہی تعظیم کرو۔ یہی راستہ ہے اللہ تعالیٰ کا جو کہ ہر طرح سیدھا اور پختہ ہے۔ پھر بھی اختلاف کرتے ہیں گروہ یہود و نصاریٰ وغیرہ کے آپس میں۔ پس عذاب دوزخ ضرور ہی ملے گا۔ ان لوگوں کو جو کافر ہوتے ہیں عیسیٰ کے بارے میں بیچ حاضری دن قیامت کے جو بہت ہی بڑا سخت عذابوں والا ہوگا۔ یہ لوگ کیسے ہی بڑھ کر سنتے ہوں گے اور کیسے ہی بڑھ کر دیکھتے ہوں گے۔ جس دن آئیں گے ہمارے حضور میں لیکن یہ ظالم لوگ آج کے دن بھٹک رہے ہیں باطل پیشواؤں کی گمراہی میں جو بالکل کھلی ڈھلی ہے۔

حواشی متعلقہ آیات مندرجہ بالا

۱۔ و اذکر فی الکتاب مریم۔ تمام قرآن مجید میں جہاں کہیں واذکر فی الکتاب مذکور ہے، وہاں سب جگہ محض لکھنا ہی مراد ہوتا ہے کیونکہ کتاب میں ذکر کرنا سوائے لکھنے کے اور کیا ہوسکتا ہے۔ اس میں مخاطب محمد رسول اللہ ﷺ ہیں خاص ان ہی کو حکم ہوا ہے کہ اپنے ہاتھوں ہی سے مریم کا حال اس قرآن مجید میں درج کر لیں۔ اس سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ آپ ہی نے خود اپنے ہاتھ سے قرآن مجید کو لکھا ہے اس بیان کی تفصیل وتشریح میں بذیل آیت ذلك الكتاب لا ريب فيه مفصل وشرح تحریر ہوچکی ہے وہاں دیکھ لو۔

۲۔ اذ انتبذت من اهلها مكاناً شرقياً اس جگہ مکاناً میں تنوین واسطے افراد کے ہے اس واسطے یہاں اس لفظ کے معنی ایک علیحدہ مکان ہیں۔

اور شرقیاً میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے جس کے معنی مسجد ہیں۔

ج۔ حجاباً میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی اپنے لئے ہے۔

د۔ فارسلنا روحنا اس کی تفصیل وتشریح دوسری جگہ قرآن میں موجود ہے:

قل نزله روح القدس من ربك۔ (النحل ۱۰۲)۔

نزل به الروح الامين۔ (الشعراء: ۱۹۳)۔

غرضیکہ آیات قرآن سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ اس جگہ روح سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد خاص جبریل ہی ہے اور بس۔

۵۔اس جگہ الفاظ ، بذریعہ زکریا، کی قید لگانی اشد ضروری ہے کیونکہ ذیل کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ روح القدس نے مریم کو بیٹے کی بشارت دی اور بیٹے کے حالات اسی رکوع چہارم و پنجم میں پے در پے متصل ذکر کئے گئے جو کہ سب کے سب بطور پیش گوئیوں کے مغیبات میں سے ہیں۔مریم کا ہرگز حق نہ تھا کہ اس کو بالا بالا براہ راست بلاواسطہ زکریا، جبریل یہ پیش گوئیاں بتاتا یا سناتا کیونکہ یہ خاص رسل انبیاء کا حق ہوتا ہے اور جملہ رسل انبیاء رجال ہی ہوئے ہیں کوئی ان میں سے عورت پیغمبر نہیں ہوئی چونکہ بی بی مریم بھی ایک عورت تھی اس لئے وہ ہرگز رسول نہیں ہوسکتی۔جب کہ پیش گوئیاں خاص رسل انبیاء کا حق ہوا تو پھر مریم کس طرح اس عہدہ رسالت کی مستحق ہوسکتی ہے کلا و حاشا ہرگز نہیں۔

اب وہ آیات لکھی جاتی ہیں جن سے اس مدعا کا ثبوت ملتا ہے

وما ار سلنا من قبلك الا ر جا لاً نو حی الیھم فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمو ن (النحل: ٤٣)

عا لم الغیب فلایظھر علی غیبه ا حداً ۔ الا من ار تضی من رسو ل (الجنّ: ٢٦-٢٧)

و ما کا ن اللّٰه لیطلعکم علی الغیب و لکنّ اللّٰه یجتبی من رسله من یشاء (آل عمرا ن :١٧٩)

آیات مذکورہ بالا سے اظہر من الشّمس طور پر ظاہر و باہر ہے کہ جملہ رسل انبیاء تمام معشر الجن والانس سے خاص اور صرف رجال ہی ہوتے ہیں کبھی کوئی عورت کسی طرح بھی پیغمبری و رسالت کی مستحق نہیں ہوئی۔اور یہ بھی ظاہر و باہر ہے کہ سوائے اللہ کے رسول کے کسی غیر پر مغیبات کا اظہار و انکشاف کبھی نہیں ہوا۔حتی کہ جملہ معشر الجن والانس و ملائکہ مقربین الملاء الاعلیٰ میں سے سوائے رسل انبیاء کے اور کوئی شخص اس بات کا مستحق نہیں ہوسکتا کہ اس کو کسی امر کی نسبت بذریعہ پیش گوئی کوئی آئندہ حال بتایا جائے پس بذریعہ عین الیقین وحق الیقین ثابت ہوتا ہے کہ مریم کو بواسطہ زکریا کے ہی سب کچھ کہا گیا اور بس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی حال ظاہر ہے آیات ذیل سے

ما منعك الّا تسجد اذ امر تك۔ قا ل انا خير منه خلقتنى من نار و خلقته من طين (الاعراف:١٢)

٢ ۔ ءٰ لآ ن و قد عصيت قبل و كنت من المفسدين۔ فا ليو م ننجيك ببد نك لتكو نن لمن خلفك آ ية (يو نس:٩٢)

٣۔ و اوحينا الى ام موسى ان ار ضعيه (القصص :٧)

٤۔و اذ او حيت الى الحوا ريين ان آ منوا بى و برسو لى (الما ئدة:١١١)

جملہ آ یات مذکورہ با لا سے بعبارت النص قر آ ن مجید ثا بت ہے کہ غیرو ں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی بات بذ ریعہ رسل انبیاء کے ہوا کر تی ہے اور بس ۔ بوجہ من الو جوہ کوئی شخص ہرگز مستحق نہیں ہوسکتا کہ اس کے ساتھ بلا وا سطہ بات چیت ر با نی ہو۔

فتمثّل لها بشراً سو يّاً۔ اس جگہ بشراً میں تنو ین نو عیت کے لئے ہے جس کے معنی نامحرم ہیں اور سو یّاً میں تنو ین حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کے معنی با لکل ہیں ۔ یعنی نہ تو وہ لڑ کا تھا اور نہ ہی بوڑ ھا ضعیف ۔ ور نہ وہ اس طرح سے اس کو نہ جھڑ کتی ۔

سوا ل : بذ ریعہ زکر یا ہی مریم کو یہ بشارت کیو ں نہ سنا ئی گئی اور جبر یل بذات خود ان کے سا منے کیوں حا ضر ہو ئے ۔

جوا ب : مریم سے اس حا لت غیر معمو لہ میں فر زند کا بلا با پ کے پیدا ہو نا نہایت ہی بڑ ھ کر خوارق عا دت تھا اور ہر گز معمو لی طور پر نہ تھا۔ اگر با لفرض بذ ریعہ زکر یا اس کو بشارت دی جا تی تو اس قدر اس کی تسلی وا طمینا ن نہ ہوتا جس قدر کہ اس کو جبر یل کو دیکھ کر اور اپنے کا نو ں سے ان کی بشارت سن کر ہوا ۔

پس رب العا لمین نے بمقتضا ئے تر بیت و مصلحت یہی خا ص صورت معین و مقرر فر ما ئی تا کہ مریم خود ہی آ نکھوں سے انہیں د یکھ لے اور اپنے کا نو ں سے ان کی بشارت کو سن لے ۔اور خا ص یہی مصلحت و حکمت ر با نی ہے، ور نہ بلا ریب صرف بذ ریعہ زکر یا ہی مریم کو بشارت دی جا تی جبر یل ہر گز اس موقع پر حا ضر نہ ہو تے اور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو مریم دیکھنے پاتیں۔

یہ بھی احتمال تھا کہ اگر ناگاہ مریم کو حمل ہو جاتا سوائے دیکھنے جبریل اور ان کی کلام سننے کے، تو وہ بباعث اس کی شہرت و شرم ساری و بدنامی و عار کے اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالنے لگتیں۔ یا کہ حمل مذکور کو گرانے کی فکر کرتیں وغیرہ۔

اس قسم کے احتمالات کا مظنہ بھی ہو سکتا تھا۔ علیم بذات الصدور نے خود ہی مرحمت و مکرمت فرمائی یعنی اس کو اپنی آنکھوں ہی سے جبریل کو دکھا دیا اور اس کے اپنے کانوں ہی سے ان کی بشارت کو سنوا دیا۔

تقیّاً میں تنوین تعظیم کے لئے ہے جس کے معنی بھاری ہے۔

غلاماً زکیا میں غلاماً کی تنوین تعظیم کی ہے اور زکیّاً کی موکدات حکم میں سے۔

و لم یمسسنی بشر۔ میں بشر کی تنوین عوض مضاف الیہ ہے۔

و لم اك بغیّاً۔ میں بغیاً کی تنوین موکدات حکم سے ہے۔

ھو علی ھیّن میں ھین کی تنوین موکدات حکم میں سے ہے۔

آیۃً للنّاس میں آیۃً کی تنوین عوض مضاف الیہ ہے۔

ورحمۃً مّنّا میں رحمۃ کی تنوین تعظیم کی ہے۔

و کان امراً مقضیاً میں امراً کی تنوین عوض مضاف الیہ ہے اور مقضیّاً کی تنوین حروف موکدات میں سے۔

مکاناً قصیاً میں مکاناً کی تنوین عوض مضاف الیہ ہے اور قصیاً کی تنوین موکدات سے۔

المخاض میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے۔

جذع النّخل میں النّخلہ کا الف لام عہدی حضوری ہے۔

نسیاً منسیّاً میں ہر دو تنوینیں موکدات سے ہیں۔

سریاً کی تنوین عوض مضاف الیہ ہے۔

رطباً جنیّاً میں رطباً کی تنوین تعظیم کی ہے اور جنیّاً کی تنوین موکدات سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من البشر احداً میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے اور احداً کی تنوین تعظیم کی ہے۔یعنی اگر بالفرض تیرا باپ زکریا بھی بذات خود تیرے پاس تشریف لائیں اور تجھ سے کچھ دریافت کریں، تو ہرگز ہرگز ان کے ساتھ بھی تو کچھ بات چیت نہ کرنا ۔چہ جائے کہ عوام الناس میں سے کوئی شخص تم سے کچھ آ کر پوچھے۔

الیوم انسیّاً یہاں انسیّاً میں بھی تنوین وہی تعظیم کی ہے جو کہ احداً میں مذکور ہوئی ہے۔الیوم میں الف لام عہدی حضوری ہے۔

لقد جئت شیئا فریّاً اس جگہ شیئاً کی تنوین تحقیر کیلئے ہے اور فریّاً کی تنوین موکدات حکم سے ہے۔

آتانی الکتاب سے لے کر ذلك عیسی بن مریم کے مابین جس قدر صیغے ماضی کے ذکر کئے گئے ہیں صرف تحقق وقوع کے لئے ذکر ہوئے ہیں۔قرآن مجید میں یہ صفت مجاز بکثرت موجود ہے۔بطور مشت نمونہ خروار چند آیات قیامت کے بارہ میں جو نازل ہیں اس جگہ لکھی جاتی ہیں: کما قال اللہ تبارک وتعالی

ونادی اصحاب الجنّة اصحاب النّار۔ (الاعراف: ٤٤)

ونادی اصحاب النّار اصحاب الجنّة ، (الاعراف: ٥٠)

ونادی اصحاب الاعراف (الاعراف: ٤٨)

کذلك وزوّجناهم بحور عین (الدخان: ٥٤)،

وحلوا اساور من فضه ، (الدهر: ٢١)

کمن هو خالد فی النّار وسقوا ماء حمیماً (محمد: ١٥)

وغیرہ بہت سی آیات بینات قیامت کے بارہ میں بصیغہ ماضی مذکور وموجود ہیں۔اولوا الابصار خود ہی قرآن مجید سے ملاحظہ کر سکتے ہیں کتاب مطول ومختصر المعانی میں مستقل طور پر اس مسئلہ کا بیان ایک خاص باب قائم کر کے لکھا ہوا ہے غرض کہ جہاں کہیں متکلم کو فصیح بلیغ تحقق وقوع مدنظر ہو تو وہاں ضروری وہ بجائے مضارع مستقبل کے صیغہ ماضی استعمال کرتا ہے چونکہ قرآن مجید بھی فصاحت وبلاغت میں من کل الوجوہ ہر طرح بے مثل وبے نظیر ہے، اس میں بھی بہت جگہ بجائے مضارع مستقبل کیصیغہ ماضی بغرض تحقق وقوع مستعمل ہوا ہے ویسا ہی ما نحن فیہ آیت آتانی الکتاب واجعلنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیاً تمام آیت میں جو صیغہ ہائے ماضی بجائے مستقبل بغرض تحقق وقوع مستعمل ہوئے ہیں ورنہ اس حالت میں تو نہ تو آپ کے پاس کتاب تھی اور نہ ہنوز کوئی نبوت ہی ملی تھی جملہ معشر الجن والانس میں سے کوئی شخص بھی چالیس سال سے پہلے پہلے مستحق نبوت ہر گز ہرگز نہیں ہوا: کما قال اللہ تعالی:

و ما ار سلنا من قبلك ر جا لاً نو حی الیھم فا سئلوا اھل الذ کر ان کنتم لا تعلمو ن۔ (النحل:۴۳)

ر جا لاً میں تنوین موکدات حکم میں سے ہے یعنی من کل الوجوہ کما حقہ اتم و اکمل طور پر رجل ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل دوسری جگہ موجود ہے۔ حتی ا ذا بلغ اشدہ و بلغ ار بعین سنۃ۔ کو دیکھو اور پڑھو

حیّاً کی تنوین موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی آخر دم تک ہے۔

و لم یجعلنی جباراً شقیا۔

جباراً اور شقیا میں ہر دو تنوینیں موکدات میں سے ہیں۔

و یو م ابعث حیّا۔ اس جگہ حیا میں تنوین موکدات حکم میں سے ہے۔

خلاصہ آیات بالا:۔

آیات بالا مذکورات سے عبارت نص قرآن مجید صریح وصاف اتم واکمل طور پر ظاہر و باہر ہے کہ جس روز عیسی پیدا ہوئے خاص اسی روز اور اسی دن انہوں نے اپنی قوم کے لوگوں کے ساتھ بطور معجزہ وخوارق عادت نہایت ہی عمدہ کلام یعنی بات چیت کی جو کہ طاقت وقدرت انسانی سے ایسی حالت صغر سنی میں کرنی محال بلکہ ناممکن ہے۔ بطور پیش گوئی جبریل نے بحکم عالم الغیب والشہادت علیم بذات الصدور مریم کو آگاہ کیا اور فرمایا و یکلّم الناس فی المھد یعنی اول ہی روز بطور خوارق عادت وہ تیری قوم کے لوگوں کے ساتھ کلام یعنی بات چیت کرے گا اور لوگوں کے بہتان وافتراء ونفرت وحیرت کو من کل الوجوہ دفع ورفع فرمائے گا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا جیسا کہ پارہ ۶ کی آیات سے اظہر من الشّمس ہو چکا ہے ایسی حالت ناچاری وخاکساری میں کلام یا بات چیت کرنی عیسی ہی کا خاصہ ہے۔ ماسوائے آپ کے جملہ رسل انبیاء میں سے اور کسی شخص کو اس قسم کا معجزہ وخوارق عادت ہرگز ہرگز ظاہر نہیں ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلك الرّسل فضّلنا بعضهم علی بعض منهم من کلّم اللّه و رفع بعضهم در جا ت و ء اتینا عیسی بن مر یم البیّنا ت و ایّد نا ہ برو ح القدس.. (البقرۃ : ۲۵۳)

المھد میں میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی ، تیری ، ہے۔
و کھلاً میں تنو ین تعظیم کے لئے ہے جس کا معنی عظیم الشان جلیل القدر ہے۔
مطابق

اللہ نزّ ل ا حسن الحد یث کتا باً متشا بھاً مثا نی تقشعرّ منہ جلو د الذین یکشو ن ر بھم .. (الز مر :۲۳)

چونکہ قرآن مجید کا یہ بھی بھاری دعوی ہے کہ جملہ آیات اس کی آپس میں مطابق وموافق ومصدق ملتی جلتی ہوتی ہیں، اس لئے اس جگہ ما نحن فیہ آیت و یکلم الناس فی المھد میں بھی منا سبت ومشا بہت کو مدنظر رکھنا اشد ضروری ہے۔ یعنی بعبارت النص قرآن مجید قطعی اور یقینی طور پر یہ ثابت ہے کہ جس طرح یکلم الناس فی المھد کی پیش گوئی بالکل خوارق عادت و بطور معجزہ ہے، اسی طرح و کھلاً کی بھی پیش گوئی بدرجہ عین الیقین وحق الیقین بالکل خوارق عادت و بور معجزہ مذکور ہوئی ہے جو کہ جملہ رسل انبیاء میں سے کسی شخص کو بھی یہ فضیلت مرحمت ومکرمت ہرگز ہرگز نہیں ہوئی۔صرف عیسی ہی کو اس فضیلت کا محل ومورد ٹھہرایا گیا ہے۔

معمولی کھل میں تو سب لوگ کلام لوگوں کے ساتھ کرتے رہتے ہیں۔ دہریہ، آریہ، مجوسی، یہودی، عیسائی، آریہ وغیرہ ہر ایک بشر اپنے خویشوں اور غیروں کے ساتھ تمام تام طور پر بات چیت کرتا رہتا ہے، اور کسی شخص کی اس میں کوئی خصوصیت نہیں۔ پس اگر بالفرض معمولی کھل میں عیسی بھی لوگوں سے کلام کریں تو کون سی خصوصیت عیسی کی ہوگی۔ بلکہ معاذ اللہ حاشا للہ ایسی معمولی بات کی پیش گوئی کرنی تو سراسر فضول ولغو اور بے ہودہ پن میں داخل ہے۔ کلا و حاشا۔ یہ وہم وخیال کرنا ہرگز ہرگز درست و جائز نہیں بلکہ سراسر سفاہت ہی سفاہت ہے۔ منصف مزاج حق پرست خود تدبر و تفکر کرسکتا ہے کہ یہ کوئی عجیب وغریب کھل ہے جس میں یا جس سے فضیلت عیسی تصور کی جائے اور ان کی ماں مریم کو بذریعہ جبریل پیش گوئی و بشارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنائی جائے چونکہ قرآن مجید کا یہ بھی بھاری دعوی ہے کہ جملہ آیات کی تفصیل وتشریح خود ہی رب العالمین نے فرمادی ہے۔کما قال تعالی:

قد فصلنا الآیات لقوم یعلمون (الانعام:۹۷)۔

ولقد جئناھم بکتاب فصّلناہ علی علم ھدی ورحمة لقوم یؤمنون (الاعراف:۵۲)،

کتاب احکمت آیاتہ ثمّ فصّلت من لّدن حکیم خبیر (ھود:۱)

پس آیات بالا مذکورات سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ رب العالمین نے خود ہی تمام آیات کی تفصیل وتشریح اتم واکمل طور پر کردی ہے۔سواب کھلا کی تفصیل وتشریح بھی صرف قرآن مجید ہی سے دریافت کرنی اوجب وافرض ہے۔

وعد اللہ حقاً ومن اصدق من اللہ قیلا (النساء:۱۲۲)۔

ومن اصدق من اللہ حدیثاً، (النساء:۸۷)

اور: فبایّ حدیثٍ بعد اللہ وآیاتہ یؤمنون (الجاثیة:۶)۔

اولم یکفھم انّاانزلنا علیک الکتاب یتلی علیھم (العنکبوت:۵۱)

غرض کی اس کی تفصیل وتشریح دوسری جگہ قرآن مجید میں جماحقہ اتم واکمل طور پر مذکورو موجود ہے

برہان وفرقان اول:

کما قال اللہ تبارک وتعالی:

انّ ھذا القرآن یقصّ علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون۔ وانّہ لھدی ورحمة للمومنین۔ انّ ربّک یقضی بینھم بحکمہ وھو العزیز العلیم۔ فتوکّل علی اللہ انّک علی الحقّ المبین۔ انّک لا تسمع الموتی ولا تسمع الصّمّ الدّعاء اذا ولّوا مدبرین۔ وما انت بھادی العمی عن ضلالتھم ان تسمع الّا من یؤمن بآیاتنا فھم مسلمون۔ واذا وقع القول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیھم ا خر جنا لھم دا بۃ من ا لارض تکلّمھم انّ النّاس کا نوا بآ یا تنا لا یو قنو ن (النمل : ۷۶۔۸۲)

تحقیق یہ قرآن مجید ظاہر کرتا ہے بنی اسرائیل (یہود و نصاریٰ پر) بہت سی ایسی باتیں جن میں وہ اختلاف کرتے ہیں۔ سابقہ کتب منزلہ من اللہ کی ...اور سنو کہ جس وقت قریب الوقوع ہوگا وعدہ قیامت کا بنی اسرائیل وغیرہ لوگوں پر ظاہر کریں گے ہم واسطے تردید کرنے ان (افراط و تفریط کے) عظیم الشان آدمی زمین پر چلنے پھرنے والا، ان کے ملک میں اور وہ وعظ و نصیحت کرے گا ان کو کہ تمہارے فرقہ کے لوگ ہم رسولوں کی تبلیغ کردہ آیات کتاب اللہ پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

چونکہ ماقبل انّ ھذاالقر آ ن یقص علی بنی اسرا ئیل رکوع ہذا ہی میں بنی اسرائیل کا ذکر ہے اور باقی آیات قرآن مجید سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل سے مراد ہر دو فرقہ یہود و نصاریٰ ہی ہوتے ہیں، تو منجملہ ان کے اختلافوں کے جو وہ سابقہ کتب منزل من اللہ میں کرتے ہیں، ایک یہ اختلاف بھی ہے کہ عیسیٰ کے بارہ میں ہر دو گروہ افراط و تفریط میں پڑے ہوئے ہیں۔

فرقہ یہود تو آپؑ کے حق میں سخت توہین و تفریط کرتے ہیں۔ معاذ اللہ حاشا للہ آپ کے حق میں سخت بدزبانی و بدکلامی کی باتیں بکتے ہیں۔ چہ جائے کہ رسالت و نبوت کے قائل ہوں۔ بلکہ بجائے اس کے بہت کچھ بیہودہ گوئی و بدزبانی کرتے رہتے ہیں۔

اسی طرح دوسرا فرقہ قوم نصاریٰ کے لوگ بھی آپؑ کی شان کی نسبت نہایت ہی بڑھ کر افراط میں پڑے ہوئے ہیں۔ کما قال تبارک وتعالیٰ :

لقد کفر الذین قا لوا انّ اللہ ثا لث ثلا ثۃ (المائدۃ:۷۳)

اور : و قا لت النصاری المسیح ابن اللہ ۔

چونکہ قرآن مجید کا یہ بھاری فرض ہے کہ بنی اسرائیل کے ہر دو مذکورہ بالا فرقے یہود و نصاریٰ کی مخالفت کو رفع دفع کرے اور ان کو ہدایت وارشاد الصراط المستقیم کی فرمائے مطابق :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان هذا القر آ ن يقصّ علی بنی اسرا ئيل اكثر الذی هم فيه يختلفو ن۔(النمل :۷٦)

سو حضرت عیسیٰ کے بارہ میں بھی رب العالمین نے ہر دو فرقوں کی غلطی و افراط وتفریط کو رفع دفع فرمایا۔ اور کہا:

و اذا وقع القو ل عليهم ا خر جنا لهم دا بة من ا لا رض تكلّمهم انّ النّاس كا نوا بآ يا تنا لا يو قنو ن (النمل :۸۲)

یعنی قرب قیامت میں عیسیٰ کو ہم ظاہر کریں گے اس لئے کہ وہ بنی اسرائیل (یہود و نصاریٰ) کی خباثت ونجاست کو مردود ومطرود کرے اور ان کو کتاب اللہ المجید کی آیات پڑھ کر سنا دے تا کہ وہ شرم سار و ذلیل وخوار ہوں۔ اور یہودیوں کو بھی بکوشش بلیغ حتی المقدور کما حقہ اتم و اکمل طور پر توبیخ وتبکیت کریں گے تا کہ ان کی وہ تفریط وتوہین بالکل مرجوم وملعون ہو جائے اور اسی طرح قوم نصاریٰ کو بھی آیات کتاب اللہ پڑھ کر وعظ و نصیحت فرماویں گے تا کہ ان کی افراط اور مشرکانہ خیالات سب کے سب مردود ومطرود ہو جاویں۔ غرض کہ قرآن ہی سے ہر دو فریقین یہود و نصاریٰ کو ہدایت وارشاد فرمائیں گے اور ان کے باطل خیالات کی پوری پوری تردید وتکذیب کریں گے۔

سوال: عیسیٰ کو دابۃ کہنے میں کون سی حکمت ومصلحت ربانی قرآنی ہے۔

جواب: چونکہ نصاریٰ لوگ بباعث جہالت و سفاہت آپ کو ابن اللہ و ثالث ثلاثہ وہم وخیال کرتے ہیں اس لئے رب العالمین نے لفظ دابہ بجائے عیسیٰ بن مریم کے ذکر فرمایا تا کہ عباد الرحمٰن عموماً وخصوصاً سب لوگوں کو اظہر من الشّمس ہو جائے کہ نصاریٰ کا یہ وہم وخیال سراسر باطل ہے کیونکہ وہ باقی بنی آدم کی طرح مثل خصوصاً بنی اسرائیل میں سے صرف ایک عظیم الشان آدمی زمین پر چلنے پھرنے والا ہی ہے اور بس۔ بوجہ من الوجوہ اس میں کسی طرح ذرہ بھر بھی مظنہ الوہیت وغیرہ کا ہرگز ہرگز نہیں ہے۔ وہ صرف ایک بندہ عاجز انسان ہی انسان ہے۔

علیٰ ہذا القیاس یہودیوں کو بھی لفظ دابہ میں شرم سار کیا گیا ہے کہ وہ تو تمہاری مثل تم میں سے ہی ایک بنی آدم ہے جو تمہاری ہی طرح زمین پر چلنے پھرنے والا ہے، بوجہ من الوجوہ کسی طرح تم سے عزت وشان میں کم درجہ کا نہیں ہے۔ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرتم بیہودہ گوئی و بدکلامی وتوہین وتفریط اس کے حق میں کرتے ہو، وہ سراسر تمہاری خباثت ونجاست ہی کا ثمرہ ونتیجہ ہے۔

اگر بالفرض بجائے اخرجنا لھم دابۃ من الارض کے اخرجنا لھم عیسی ابن مریم من الارض ہوتا تو اس قدر فریقین کو تعریض وتوبیخ وتبکیت وتنبیہ نہ ہوتی۔

غرض کہ لفظ دابۃ ذکر کرنے میں نہایت ہی بڑھ کر بھاری حکمت ربانی ہے جو کہ ذکر کی گئی ہے کیونکہ جملہ کتب منزلہ من اللہ کا خلاصہ یہی ہوتا ہے کہ اللہ الصمد۔ لم یلد و لم یولد۔ و لم یکن لہ کفوا احد کی توحید وتحمید وتسبیح وتقدیس عباد الرحمٰن پر ظاہر ہو۔

لفظ دابۃ ذکر کرنے میں بھی بھاری توحید وتقدیس رب العزت کی ہے کہ عیسی من کل الوجوہ ہر طرح ظاہراً و باطناً بندہ عاجز انسان ہی انسان ہیں۔ ان میں فضیلت صرف یہی ہے کہ وہ اللہ تعالی کے رسول ہیں۔ جس طرح کہ اور رسل انبیاء بھی سب کے سب بشر ہی بشر اور انسان ہی انسان تھے، اسی طرح عیسی بھی محض بشر ہی بشر ہیں۔ سوائے رسالت ونبوت کے ان میں اور کوئی زاید فضیلت وشرافت و بزرگی نہیں ہے۔

اولوا الالباب و اولوا الابصار خود ہی تدبر وتفکر وتفقہ کر سکتے ہیں کہ پیشگوئی و بشارت علام الغیوب رب العالمین کی جو بذریعہ جبریل مریم کو سنائی گئی یعنی و یکلّم الناس فی المھد و کھلا اس سے کچھ تو ظاہر ہو چکی۔ چنانچہ عبارت النص قرآن مجید سے و یکلّم النّاس فی المھد کے ترجمہ میں ہم تحریر کر چکے ہیں اور و کھلا کی پیش گوئی و بشارت آج تک ظاہر نہیں ہوئی۔

جملہ آیات قرآن مجید سے کسی جگہ بھی اشارۃً یا کنایۃً بھی وہم وخیال تک نہیں ہوسکتا کہ عیسی نے بطور معجزہ وخوارق عادت فی المھد کی مثل کلام لوگوں کے ساتھ غیر معمولہ کہولت کی حالت میں بھی کی ہو۔ ماسوائے اس صورت کے جو ... میں ذکر مذکور ہے اور کوئی بھی تخیل ومفہوم نہیں ہوسکتی خصوصاً آیت تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون (النمل : ۸۲) سے تو قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ وہ دا بۃ بلا ریب اللہ کا رسول ہی ہو گا کیونکہ آیات کتاب اللہ کی اصلی تبلیغ کرنے والے رسل انبیاء ہی ہوتے رہے ہیں۔ آیات کتاب اللہ کی نسبت اصالتاً و استقلالاً بلا ریب رسل انبیاء ہی کی طرف ہوسکتی ہے۔ یعنی خاص وہی کہہ سکتے ہیں کہ ہماری تبلیغ کردہ آیات کتاب اللہ ما سوائے رسل انبیاء کے اور کون شخص اصالتاً واستقلالاً مدعی رسالت وتبلیغ کردہ آیات ہوسکتا ہے جو لوگ قرآن کو کلام الٰہی مانتے ہیں وہ تو خواہ مخواہ بلا چون و چرا اس بیان سے چنیں و چناں ولیت ولعل کر ہی نہیں سکتے کیونکہ وہ پیش گوئی و بشارت کھلاً والی جب تک خاص عبارت النص قرآن مجید سے ظاہر نہ ہو تب تک وہ پوری نہیں ہوگی اور وعدہ ربانی میں نقص وخلاف ماننا پڑے گا معاذ اللہ حاشا للہ ! اگر کوئی شخص وہم وخیال بھی کرے کہ عیسی چونکہ کھلا کی حالت میں بھی کلام کرتے رہے تھے، اس لئے یہ پیش گوئی بھی پوری ہوچکی ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ جملہ بنی آدم بلکہ تمام رسل انبیاء خصوصاً نوح ہمیشہ اپنی حالت کھلا میں محل ومورد ہیں تو پھر عیسی کی بزعم سائل ومعترض کون سی خصوصیت ہوسکتی ہے جو کہ خوارق عادت وبطور معجزہ وپیش گوئی کی بشارت کی لائق ہوسکے کلا وحاشا۔ یہ وہم وخیال کرنا سراسر ثمرہ و نتیجہ نادانی وکم فہمی قرآن مجید ہی کا ہے اور بس۔ بدرجہ عین الیقین وحق الیقین عبارت النص قرآن مجید سے صریح وصاف طور پر ظاہر و باہر ہے کہ و یکلّم النّاس فی المھد و کھلا میں ہر دو کلام میں مروجہ ومعمولی طور پر نہیں ہیں بلکہ بلا ریب ہر دو کلام بطور معجزہ وخوارق عادت ہی بطور پیش گوئی مریم کو بشارت دی گئی ہے۔

بائے بسم اللہ سورہ فاتحہ سے لے کر سورہ الناس کے آخری سین تک جملہ آیات کتاب اللہ سے کسی جگہ اشارۃً یا کنایۃً وہم وخیال تک بھی نہیں ہوسکتا کہ و کھلا کی پیش گوئی ظہور میں آچکی ہو منصف مزاج حق پرست کو ناچار ومضطر و بے قرار ہوکر ماننا پڑے گا کہ و کھلا کی پیش گوئی اسی وقت ظاہر ہوگی جو کہ پارہ ۲۰ میں مذکور و موجود ہے کیونکہ اس کے متصل ہی مابعد تو قیامت ہی قیامت کا ذکر ہے یعنی یہ آیات مذکور ہیں:

و یوم نحشر من کل امۃ فوجاً ممن یکذّب بآیاتنا فھم یوز عون۔ حتی اذا جاء و قال أکذّبتم بآیاتی و لم تحبطوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بها علماً امّا ذا کنتم تعملو ن ۔ ووقع القو ل علیھم بما ظلموا فھم لا ینطقون (النمل : ۸۳۔۸۵)

ان آ یات با لا سے بعبارت نص قر آ ن صریح صاف طور پر ثا بت ہے کہ متصل ہی متصل قیا مت وقوع میں آ جا ئے گی ۔ پس اس حالت میں اس دا بۃ کے ظہور کے بعد تو ہر گز مظنہ و وہم وخیال نہیں ہوسکتا کہ پھر کسی اور وقت میں و کھلاً کی بشارت وپیش گوئی ظا ہر ہو۔ چونکہ و کھلاً کی پیش گوئی کا ظا ہر ہونا مطا بق

ان اللہ لا یخلف المیعا د (آل عمران:۹)

اور ما یبد ل القو ل لدیّ ۔(ق:۲۹)

اور لا تبد یل لکلما ت اللہ (یو نس :٦٤)

اور لا مبدل لکلما تہ (الا نعام:۱۱۵)

کے نہا یت ضروری ہے اس لئے جملہ عباد الرحمٰن پر او جب وا فرض ہے کہ وہ خاص قر آ ن مجید ہی کو سوچیں اور سمجھیں ۔ اگر کسی جگہ سے معلوم ہو جا ئے کہ یہ پیش گوئی پوری ہو چکی ہے تو فبہا ، ور نہ سوا ئے اس کے اور کیا سمجھا جا ئے کہ وہ پیش گوئی ابھی تک ظا ہر پوری نہیں ہوئی لیکن ضرور وہ آ ئندہ پوری ہو نے وا لی ہے ۔

ہاں اگر با لفرض قر آ ن مجید کو کلام الٰہی نہ ما نا جا وے اور کسی جھو ٹے متکلم کی گپ تصور کی جا وے اور کہا جا ئے کہ یہ بات ہی با طل ہے ، اور سرے سے ہی اس کی بات کو جھوٹا اور لغو اور بے ہودہ اور با طل سمجھا جا ئے ، تو پھر البتہ گنجائش ہو سکتی ہے کہ اس پیش گوئی کو بھی جھوٹا اور با طل تصور کیا جا ئے ۔

ورنہ جو لوگ قر آ ن کو کلام الٰہی ما نتے ہیں ان کو تو خواہ مخواہ بلا چون و چرا ما ننا ہی پڑ ے گا کہ بلا ریب عبارت نص قر آ ن مجید سے صریح صاف طور پر ثا بت ہوتا ہے کہ عیسی نے خوارق عا دت بطور معجزہ اپنی والدہ ما جدہ کی گود میں فی الواقع ونفس الا مر کلام پر نظا م کی ہے ، خصوصاً خاص اسی دن میں کہ جس روز آ پ پیدا ہو ئے تھے اور اسی طرح خوارق عا دت بطور معجزہ عظیم الشا ن جلیل القدر کہل غیر معمولہ وعجیبہ میں بھی آ پ ضرور ہی کلام پر نظا م فر ما ئیں گے ۔

بوجہ من الو جو ہ کسی طرح ذرہ بھر بھی ما بین ان کلاموں کے فرق نہ ہو گا کہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی بطور معجزہ وخوارق عادت ہی آپ سے ظہور میں آئے گا جیسا کہ و اذا وقع القول علیھم ..میں بزمانہ قرب قیامت اس آخری پیش گوئی و کھلا والی کا پورا ہونا مذکور ہے۔

اگر چہ اولوا الابصار و اولوا الالباب کے حق میں تو اسی قدر بیان کافی ووافی و شافی و عافی ہے لیکن عوام الناس کے واسطے زیادہ تفصیل وتشریح وتوضیح وتصریح بآیات کتاب اللہ المجید کرنی انسب والزم ہے مطابق:

و لا یا تو نك بمثل الّا جئنا ك بالحق و ا حسن تفسیراً (الفرقان:۳۳)۔

(اور نہ پیش کریں گے ہرگز لوگ تیرے سامنے کسی قسم کا سوال و اعتراض مگر اس کا جواب باصواب ہم نے دے رکھا ہے۔ تجھ کو قرآن مجید میں ہی ٹھیک ٹھیک اور بہت اچھی طرح کھول کر من کل الوجوہ)

اب خاص عبارت نص قرآن مجید ہی سے اس دابۃ کی تفصیل وتشریح بھی لکھی جاتی ہے..

ان ار ید ا لّا الا صلا ح مااستطعت و ما تو فیقی ا لا با للہ علیه تو کلت و الیه انیب

برہان وفرقان ثانی

قال اللہ تبارک وتعالی:

و لما ضر ب ابن مر یم مثلاً اذا قومك منه یصدون۔ و قالوا ء آلھتنا خیر ام ھو۔ ما ضر بوہ لك الّا جد لًا ۔ بل ھم قو م خصمو ن ۔ان ھو الّا عبد انعمنا علیه و جعلنا ہ مثلا لبنی اسرا ئیل۔ و لو نشا ء لجعلنا منکم ملا ئکة فی ا لا ر ض یخلفو ن ۔ و انّه لعلم للسّا عة فلا تمتر نّ بھا و اتّبعو ن ھذا صرا ط مستقیم۔ و لا یصدّنکم الشّیطا ن انّه لکم عدو مّبین ۔و لمّا جاء ہ عیسی با لبیّنا ت قا ل قد جئتکم بالحکمة و لا بیّن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکم بعض الّذی تختلفو ن فیه فا تّقوا الله و اطیعو ن۔ انّ الله هو ر بّی و ر بّکم فا عبدوه هذا صرا ط مستقیم۔ فاختلف الاحزا ب من بینهم فو یل للذین ظلموا من عذا ب یو م الیم (الز خر ف :٥٧۔٦٤)۔

جب بیان کیا جائے حال بیٹے مریم کا،معبود ہو جانے میں دیگر باطل معبودو ں کے ساتھ تو (اے پیغمبر) نا گاہ تیری قوم اس مثال سے کھلکھلا پڑتی ہے ...
اور تحقیق وہ عیسی بیٹا مریم کا البتہ عظیم الشان قطعی و یقینی علامت ہے قرب قیامت کی پس ہرگز شک نہ کرو تم اس علامت کے ظہور کا ایمان و اذعان و ایقان رکھو۔ یہی اعتقاد رکھنا راستہ ہدایت کا ہے جو کہ ہر طرح سیدھا و پختہ ہے۔ اور ایسا ہرگز نہ ہو کہ رو کے تم کو اس عقیدے سے کوئی شیطان معشر الجن و الانس میں سے (بلکہ کسی شیطان کا بھی کہنا مت ماننا) کیونکہ وہ شیطان تمہارے حق میں بڑا بھاری دشمن ہے کھلم کھلا (کہ وہ تکذیب قرآنی تم سے کراتا ہے) پس ظاہر ہو گا عیسی زمانہ قرب قیامت میں ساتھ روشن آیات کتاب اللہ کے ،تو وہ کہے گا کہ تحقیق میں پیش کرتا ہوں تمہارے سامنے آیات کتاب اللہ خصوصاً ضروری ہی بیان کرتا ہوں تمہاری خیر خواہی کے لئے بعض وہ باتیں جن میں مخالفت کرتے رہے ہو تم ،کتب منزلہ من اللہ سے۔ پس بچو مخالفت کتاب اللہ سے۔ یعنی تم بھی میرے موافق و مطابق ہی اعتقاد رکھو (اور مجھے ابن اللہ و ثالث ثلاثہ مت کہو کیونکہ) تحقیق اللہ تعالی ... میرا پروردگار ہے جیسا کہ وہ تمہارا پروردگار ہے پس اسی کی تعظیم کیا کرو (میری مت کرو) یہی رستہ ہدایت کا ہے جو کہ بالکل سیدھا و پختہ ہے۔ پھر بھی بنی اسرائیل یہود و نصاری کے گروہ آپس میں اختلاف رکھیں گے (اور سب کے سب متفق نہیں ہوں گے) آپس میں بہت ہی سخت خرابی ہو گی ،بعض مومن ہو جاویں گے اور بعض ویسے ہی ظالم بنے رہیں گے،ان لوگوں کو جو ظالم بنے رہیں گے عذاب روز قیامت سے جو نہایت ہی دکھ دینے والا ہو گا۔

آیات بالا مذکورات کی قدرے اور بھی تشریح و توضیح کرنی اس جگہ اشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہے تا کہ جملہ عباد الرحمٰن عموماً وخصوصاً بہ فیض قرآنی کامیاب ہوں ۔ و باللہ التوفیق

قرآن مجید میں ایک جگہ کفار مشرکین پر سخت توبیخ وتبکیت کی گئی ہے اور ان کو اور ان کے باطل معبودوں کو دوزخ کا ایندھن قرار دیا ہے کما قال اللہ تبارک وتعالی:

انکم و ما تعبدو ن من دو ن الله حصب جهنم (الانبیاء:۹۸)

انّ الذين سبقت لهم منّا الحسنى او لئك عنها مبعدو ن ۔ لا يسمعون حسيسها و هم فى ما اشتهت انفسهم خا لدو ن

(الانبیاء: ۱۰۱۔۱۰۲)

چونکہ ان آیات میں کفار مشرکین اور باطل معبودان کے ہر دو فریق حصب جہنم کا محل و مورد ٹھہرائے گئے ہیں اگرچہ اس میں صریح صاف طور پر ان الذين سبقت لهم منا الحسنى میں پاک لوگ مستثنی ہو چکے ہیں۔ لیکن مخالف متعصب بباعث غرض فساد وشرارت جان بوجھ کر پھر بھی اندھے بہرے ہو جاتے ہیں اور بے محل و بے موقع سوال واعتراض کرنے لگ جاتے ہیں اس لئے علیم بذات الصدور نے ایسے لوگوں کی تکذیب وتردید فرمائی کہ جو لوگ بغرض مغالطہ ومجادلہ عیسیٰ کو باطل معبودوں کے ساتھ ملا کر جہنمی اور دوزخ میں رہنے والا قرار دیویں تو کفار مشرکین اس صورت مجادلہ ومکابرہ میں بہت ہی خوش ہوتے اور ہنسی کھلّی مچاتے ہیں پس اے پیغمبر تو ان لوگوں کو کہہ دے کہ عیسیٰ تو اللہ تعالی کا پاک بندہ معصوم بلکہ رسول مجتبیٰ و مصطفیٰ ہے اور ان الذين سبقت لهم منّا الحسنى کا محل ومورد ہے وغیرہ۔ اس کے اوصاف وفضائل بیان کر کے یہ بھی کہہ دے کہ

و انه لعلم للسا عة فلا تمترن بها و اتّبعو ن هذا صرا ط مستقيم۔ و لا يصدّنكم الشّيطا ن انّه لكم عدو مّبين ۔و لمّا جاء ه عيسى با لبيّنا ت قا ل قد جئتكم بالحكمة و لا بيّن لكم بعض الّذى تختلفو ن فيه فا تّقوا الله و اطيعو ن (الزخرف :۶۱۔۶۳)

یعنی یہ سراسر تمہاری سفاہت وضلالت وحماقت و جہالت ہے کہ تم اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب جہنم کا محل ومورد کہتے ہو حالانکہ وہ تو ان الذین سبقت لھم منا الحسنی میں اوروں سے مستثنی وممتاز ہے۔

چونکہ ہم اول یہ دعوی کر چکے ہیں کہ جن آیات میں دابہ کا ذکر ہے ان کی تفصیل وتشریح وتوضیح دوسری جگہ قرآن (پ ۲۵۔ رکوع ۱۲) میں موجود ہے اور اسی دعوی کو پورا کرنے کے لئے ہم چند آیات پارہ مذکور ولما ضرب ابن مریم مثلاً سے فویل للذین ظلموا من عذاب یوم الیم تک بمعہ ترجمہ لکھ چکے ہیں۔ اب ہمارا یہ فرض ہے کہ آیات (پ۲۰ ع۲) میں دابہ کا ذکر مذکور ہے ان کا مقابلہ ان آیات سے کریں جو کہ پارہ ۲۵ ع ۱۲ کے حوالہ سے ابھی اوپر ہم بغرض تشریح وتفصیل درج کر چکے ہیں تاکہ منصف مزاج حق پرست ناظرین کو اظہر من الشمس ہو جاوے کہ فی الواقع نفس الامر میں یہ دعوی صحیح ودرست ہو وہو ہذا:

قبل ازیں کہ ہم آیات کا مقابلہ کریں ناظرین کو اس قدر آگاہ کر دیتے ہیں کہ ہم جس جگہ بیان اول بولیں وہاں وہ آیات مراد ہونگے جو پارہ ۲۰ ع ۲ میں مذکور ہیں یعنی جن میں اخرجنا لھم دابۃ من الارض کا ذکر ہے اور جہاں ہم بیان ثانی کا لفظ لکھیں تو وہاں خاص وہ آیات مراد ہوں گی جو کہ پ ۲۵ ع ۱۲ میں موجود ہیں یعنی جن میں وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بھا کا ذکر ہے۔

جاننا چاہیے کہ بیان اول میں یہ الفاظ ہیں

ان ھذا القرآن یقص علی بنی اسرائیل اکثر الذی ھم فیہ یختلفون۔

اس کی تشریح وتفصیل دوسری جگہ بیان ثانی میں اس کی طرح ذکر کی گئی ہے

ولما جاء عیسی بالبینات قال قد جئتکم بالحکمۃ ولِاُبین لکم بعض الذی تختلفون فیہ

یعنی بیان اول کی آیت نمبر ومندرجہ صدر میں تو خالی دعوی ہی ہے کہ بنی اسرائیل کے اختلاف بذریعہ قرآن مجید رفع دفع کئے جاتے ہیں اور بیان ثانی آیت نمبر۲ میں فی الواقع اس دعوی کا پورا ہونا ذکر کیا گیا ہے کہ کس طرح سے وہ اختلاف رفع دفع ہوئے ہیں۔ یہاں یہ امر واضح رہے کہ الفاظ کی تقدیم وتاخیر کا مدار صرف فن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصاحت و بلاغت پر موقوف ہوتا ہے یہاں اس کی تفصیل کرنے میں سرا سر طوالت و ملالت ہی کا اندیشہ ہے اس لئے یہ بحث اس جگہ متروک ہے اور ولا بین لکم میں مخاطب خاص بنی اسرائیل ہی ہیں کیونکہ اس کے ماقبل و جعلناه مثلاً لبنی اسرا ئیل ہی مذکور ہے۔ یعنی بیان اول میں بھی یہ دعوی ہے کہ بنی اسرائیل کے اختلافات قرآن مجید رفع دفع کرتا ہے اور بیان ثانی میں بھی خاص بنی اسرائیل ہی کے اختلافات کا رفع دفع ہونا مذکور ہے۔

پھر بیان اول میں یہ کلمات مذکور ہیں کہ:

۳۔و اذا وقع القول علیھم اخرجنا لھم دابة من الارض

جس کی تفصیل وتشریح بیان ثانی میں اس طرح نازل ہوئی ہے:

و انه لعلم للساعة فلا تمترن بها ... عدو مبین

یعنی بیان اول میں تو قرب قیامت کے علامات میں بنی اسرائیل کو ایک عظیم الشان بنی آدم کے ظاہر ہونے کی پیش گوئی کی ہے چونکہ وہاں اس آدمی کا نام اور پورا پورا نشان نہ تھا اس لئے رب العالمین ہی کا حق تھا کہ وہ خود ہی اس آدمی کا نام اور پورا پورا نشان اتم واکمل طور پر ذکر فرماوے، اس لئے اس نے آدمی کے نام ونشان کی تفصیل وتشریح پوری پوری کی گئی ہے ۔ بیان ثانی کی آیت میں جب کہ انه لعلم للساعة میں ضمیر ہ کا مرجع ماقبل ابن مریم مذکور وموجود ہے تو دابة من الارض کی پوری پوری تشریح کی گئی یعنی بیان اول میں تو قرب قیامت کی نشانی بنی اسرائیل کو ایک عظیم الشان آدمی کا ظاہر ہونا مختصر طور پر ذکر کیا گیا ہے اور بیاں ثانی میں اس آدمی کا نام اور پورا نشان بیان فرمایا گیا ہے۔

اور بیان اول میں یہ الفاظ ذکر کئے گئے ہیں۔

۵۔ تکلمھم ان الناس کانوا بآیاتنا لا یوقنون ۔

چونکہ یہاں مختصر طور پر بیان ہے کہ وہ دابۃ بنی اسرائیل کو وعظ ونصیحت کرے گا یعنی کتاب اللہ المجید پڑھ کر سنائے گا اور سمجھائے گا لیکن اس میں تشریح وتفصیل نہیں ہے کہ وہ کون سی آیات ہوں گی جو کہ دابہ ان کو پڑھ کر سنائے گا یا سمجھائے گا اسلئے قرآن ہی کا فرض ہے کہ ان آیات کی تفصیل وتوضیح بھی کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ سنئے

بیان ثانی میں صاف طور پر ان آیات کا پورا پورا پتہ ونشان بھی ذکر فرمایا گیا ہے اور وہ یہ ہیں:

۶۔ فا تقوا الله و اطیعو ن ان الله هو ر بی و ر بکم فا عبدوه هذا صراط مستقیم ۔

یعنی وہ بنی اسرائیل کے ہر دو گروہوں یہود ونصاری کو قرب قیامت میں اس طرح وعظ ونصیحت کرے گا۔ کہ جملہ کتاب اللہ المجید قرآن کریم پر ایمان وایقان رکھو اس کی مخالفت سے بالکل بچتے رہو۔ خصوصاً جس طرح سے کہ میرا ایمان واسلام صرف کتاب اللہ پر ہی ہے تم بھی اسی طرح میرے ہی مطابق وموافق خاص کتاب اللہ ہی کے عامل و پابند بنے رہو۔ وہ قوم نصاری کو اس طرح فرمائے گا کہ مجھے ابن اللہ یا ثالث ثلا ثہ والہ و بزرگ مت جانو، بلکہ صرف اپنے جیسا بشر، انسان، اللہ کا عاجز بندہ ہی تصور کرو۔ کیونکہ اللہ میرا پروردگار ہے نہ کہ باپ، جیسا کہ وہ تمہارا پروردگار ہے۔ کسی طرح میرے اور تمہارے درمیان اس بارہ میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں ہے۔ صرف اللہ تعالی ہی کی تعظیم کیا کرو

هو ر بی و ر بکم فا عبدوه هذا صرا ط مستقیم

مجھے خالی اپنے جیسا بشیر ذلیل حقیر عاجز بندہ بے اختیار و ناچار تصور کیا کرو۔ یہی اعتقاد واسلام وایمان وایقان میرے حق میں رکھنا۔ اللہ کی رضا مندی کا سیدھا و پختہ رستہ ہے۔

ویسا ہی بنی اسرائیل کے گروہ یہود کو بھی اسی طرح جملہ قرآن مجید ہی کی ترغیب وتحریص فرمائے گا کہ تم کل احکام کتاب اللہ پر ایمان واسلام رکھو اور مخالفت کتاب اللہ سے بالکل بچتے رہو۔ خصوصاً میری ہی طرح سے صرف قرآن مجید ہی کے مومن ومسلم بنے رہو، اور فقط اسی کتاب اللہ ہی پر عمل درآمد رکھو، اور مجھے اپنے جیسا بنی آدم، ہم جنس، ایک بشر، انسان، عاجز بندہ تصور کرو۔ بوجہ من الوجوہ میرے حق میں کسی طرح تفریط وتوہین و بدکلامی و بدزبانی و بداعتقادی وغیرہ نہ کیا کرو۔

غرض کہ بنی اسرائیل کے ہر دونوں گروہوں کو مطابق ہدایت وارشاد کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ المجید عیسی وعظ ونصیحت فرمائیں گے۔خصوصاً اپنے بارہ میں افراط وتفریط فریقین کی بالکل مردود ومطرود کریں گے۔

اولی الالباب واولی الابصار بغرض انصاف واصلاح مابین بیان اول و بیان ثانی خود ہی مقابلہ کرلیویں، تاکہ اصلی حقی حال ان کو واضح وروشن ہو جائے۔

خلاصۃ المرام الغرض یہ ہے کہ بیان اول و بیان ثانی کے جملہ آیات بینات میں تفصیل وتشریح وتوضیح وتفسیر ہے۔

آیت و یکلم الناس فی المھد وکھلا (پ۳۔ع۱۳) کے آخری جزو و کھلا کی بلا ریب جس طرح و یکلم الناس فی المھد کا ظاہر ہونا بطور معجزہ وخوارق عادت قرآن مجید سے ثابت ہو چکا ہے اسی طرح سے و کھلاً کا ظہور بھی انشاء اللہ خاص قرب قیامت ہی میں ضرور اظہر من الشمس طور پر بطریقہ معجزہ وخوارق عادت ثابت ہو جائے گا۔

اب تیسری دلیل دربارہ تفصیل وتشریح آیت و یکلم الناس فی المھد و کھلاً کی لکھی جاتی ہے۔ و باللہ التو فیق ۔و ھو ھذا

برہان وفرقان ثالث

قال اللہ تبارک وتعالی:

۱۔ و قولھم انا قتلنا المسیح عیسی ابن مر یم رسو ل اللہ و ما قتلو ہ و ما صلبوہ و لکن شبّہ لھم و انّ الّذین اختلفوا فیہ لفی شك منہ ما لھم بہ من علم ا لا اتّباع الظّنّ و ما قتلوہ یقیناً .بل رفعہ اللہ الیہ و کا ن اللہ عزیزاً حکیماً ۔ و ان من اھل الکتا ب الا لیو منّن بہ قبل مو تہ و یو م القیا مۃ یکو ن علیھم شھیداً (پ۶)(النساء:۱۵۷۔۱۵۹)

بنی اسرائیل میں سے یہودی لوگ کہتے تھے کہ ہم نے (ہمارے بزرگوں نے) سولی پر قتل کر چھوڑا ہے مسیح عیسی بیٹے مریم کو جو کہ اللہ تعالی کا رسول بنتا تھا حالانکہ اصلی حال یہ ہے کہ نہ تو انہوں نے اس کو سولی پر قتل کیا اور نہ ہی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو وہ خالی سولی پر چڑھا سکے، لیکن ضرور ہی (ان ہی لوگوں کا پیشوائے باطل) ہمشکل عیسی ان کی نگاہ میں معلوم ہوا (پھر جو کچھ ہوا صرف اسی کے ساتھ ہوا) پس جو لوگ کہ اختلاف کرتے ہیں عیسی کے بارہ میں وہ پڑے ہوئے ہیں بھاری شک میں بسبب اسی ہمشکل کے سولی پر قتل ہو جانے یا خالی سولی پر چڑھائے جانے کے نہیں ہے ان کے پاس اس دعوی قتل یا خالی صلیب عیسی پر ہرگز کوئی دلیل مگر وہ پیروی کرتے ہیں اپنے ظن ہی ظن کی کیونکہ وہ خود بھی نہیں جانتے ہیں کہ انہوں نے عیسی کو یقیناً سولی پر قتل نہیں کیا بلکہ (اصل حال یہ ہے کہ) اللہ تعالی نے ان کو ان سے بچا کر اپنی حفاظت میں کسی اور جگہ اقامت پذیر کر دیا۔ کیونکہ ہمیشہ ہوتا ہے اللہ اپنے تمام ارادوں پر ہر طرح غالب اور ہر کام میں اس کی حکمت ہی حکمت ہوتی ہے (جب قیامت کے قریب عیسی بنی اسرائیل پر ظاہر ہوں گے) تو جتنے اہل کتاب یہود و نصاری اس وقت موجود ہوں گے ضرور ان کے مرنے سے پہلے پہلے سب کے سب ان کا یہ تمام قرآنی حال و مآل مان لیں گے۔ پس قیامت کے روز عیسی ان یہود و نصاری لوگوں پر اپنی دید و شنید کے گواہ ہوں گے۔

آیت ہذا سے عوام الناس یہ وہم و خیال کرتے ہیں کہ جب عیسی ظاہر ہوں گے تو ان دنوں میں جملہ اہل کتاب یہود و نصاری وغیرہ عموماً و خصوصاً سب کے سب خالص مخلص حنیف مومن کتاب اللہ المجید اتم و اکمل طور پر ہی بن جائیں گے۔

یہ سراسر ان کی غلطی و خطا ہے کیونکہ کبھی بھی کسی زمانہ میں کسی رسول پر جملہ لوگ ایمان نہیں لائے۔ اور نہ ہی الی یوم القیامۃ ایسا ہو سکتا ہے کہ کسی شخص کی بات کو بالاتفاق تمام روئے زمین کے لوگ مان لیں کیونکہ جملہ آیات کتاب اللہ المجید اس باطل وہم و خیال کی بالکل تردید و تکذیب کرتی ہیں کما قال اللہ تعالی:

و قلیل من عبادی الشکور۔

قلیلاً ما تشکرو ن۔

اکثر هم الفاسقون

خصوصاً عیسی کے زمانہ قرب قیامت میں ظاہر ہونے کا حال بھی قرآن مجید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دوسری جگہ مذکور وموجود ہے جس سے اظہر من الشمس طور پر ظاہر و باہر ہے کہ اس وقت بھی تمام اہل کتاب مومن کتاب اللہ کے نہیں بن جائیں گے کما قال اللہ:

فا ختلف الا حزا ب من بینھم فو یل للذین کفروا (پ۱۶)

یعنی اس وقت بھی وہ لوگ عیسیٰ سے مخالفت کریں گے سو جولوگ ان میں سے کافر کتاب اللہ کے ہوں گے وہ مستحق عذاب جہنم کے ہوجائیں گے۔

چونکہ یہودیوں میں اختلاف تھا عیسیٰ کے بارہ میں، بعض تو یہ کہتے تھے کہ سولی پر ہی مر گیا اور بعض کہتے تھے کہ سولی سے کسی باعث مرنے سے بچ رہا۔ اس لئے رب العالمین نے دونوں فرقوں کی تردید وتکذیب کی اور فرمایا کہ نہ تو سولی پر قتل ہوا ہے اور نہ ہی وہ خالی سولی پر چڑھایا گیا ہے۔

پہلے لفظ و ما قتلوہ میں ان لوگوں کی تردید ہے جو کہتے تھے کہ سولی پر مر گیا۔ اور و ما صلبوہ میں ان لوگوں کی تکذیب وتردید ہے جن کا وہم وخیال یہ تھا کہ سولی پر چڑھایا گیا لیکن کسی نہ کسی باعث اس پر سے زندہ بچ نکلا۔

اللہ تعالیٰ نے دونوں کے وہم وخیال کو رد فرمایا کیونکہ رسل انبیاء کی حفاظت اللہ پر ...ہے۔ بوجہ من الوجوہ ان کے موذی ظالم ہرگز ہرگز قدرت وطاقت نہیں پاسکتے کہ ان کو بری نیت سے مس تک بھی کرسکیں (یعنی خالی ہاتھ سے ان کو چھوسکیں) چنانچہ پارہ ا میں آیت و یقتلو ن النبیین بغیر الحق میں اس مدعا کا ثبوت کما حقہ اتم واکمل طور پر دیا گیا ہے۔ وہاں دیکھنے سے پوری پوری تسلی واطمینان ہوسکتا ہے کہ بلا ریب رسل انبیاء پر کوئی شخص طاقت وقدرت نہیں رکھ سکتا کہ بری نیت یا برے خیال سے ان کو مس تک بھی کرسکے۔ صرف زبانی بدکلامی و بدگوئی برے لوگ کرتے رہے، اور آئندہ بھی قیامت تک کرتے ہیں۔ خصوصاً عیسیٰ کے واسطے تو بعبارت نص قرآن ثابت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ کوئی شخص تجھ سے مس تک بھی نہ کرسکے گا۔ کما قال اللہ تعالیٰ:

اذ قا ل اللہ یا عیسی انی متو فیك و را فعك الیّ و مطھر ك من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعو ك فوق الذین کفروا الی یوم القیامة

آیت ہذا میں حضرت عیسیٰ کو تین وعدے دیئے گئے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک، انی متو فیك ورا فعك الیّ،
دوم، و مطهرك من الذین کفروا،
سوم، و جا عل الذین اتبعو ك فوق الذین کفروا الی یو م القیا مه

ان میں سے دوسرے وعدہ و مطهر ك من الذین کفروا میں آپ کو یہ تسلی واطمینان دیا گیا ہے کہ ظالموں موذیوں کی مس تک سے بھی تم کو ہم پاک ومحفوظ رکھیں گے۔ معاذ اللہ حاشا اللہ! اگر یہ وہم وخیال کیا جائے کہ ظالموں موذیوں نے عیسی کو خالی ہاتھ لگانے تک بھی قدرت پائی ہو، تو وہ دوسرا وعدہ بالکل جھوٹا ماننا پڑے گا کلاو حاشا! ان الله لا یخلف المیعاد

اللہ تعالیٰ جملہ عیبوں ونقصانوں سے خصوصاً عہد شکنی و وعدہ خلافی سے بالکل منزہ و بری ہے۔ آیت ہذا سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ بلا ریب آپ کو مسّ تک بھی کفار کی نہیں ہوئی تھی، چہ جائے کہ آپ کو پکڑ کر سولی پر چڑھا سکتے

و ما قدرواالله حق قدره .سبحا ن ر بك رب العزة عما یصفون و سلا م علی المر سلین و الحمد لله رب العا لمین

اس وعدہ و مطهر ك من الذن کفروا کا ایفاء واتمام دوسری جگہ قرآن مجید میں موجود ہے کما قال اللہ تعالیٰ:

یو م یجمع اللّه الرّسل فیقو ل ما ذا ا جبتم، قا لوا لا علم لنا انّك انت علا م الغیو ب . اذ قا ل اللّه یا عیسی ابن مر یم اذ کر نعمتی علیك و علی وا لد تك اذ ایّد تّك برو ح القدس تکلّم النّاس فی المهد و کهلا، و اذ علّمتك الکتاب و الحکمة و التّورا ة و ا لا نجیل . و اذ تخلق من الطّین کهیئة الطّیر فتنفخ فیها فتکو ن طیراً با ذ نی و تبریء ا لا کمة و ا لا برص با ذ نی و اذ تخر ج المو تی با ذ نی و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك اذ جئتهم با لبیّنا ت فقا ل الّذین کفروا منهم ان هذا ا لّا سحر مّبین .

و اذ او حیت الی ا لحوا ر یین ان ء ا منوا بی و برسو لی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قالوا ء امنّا و اشهد باننا مسلمو ن ۔ و اذ قا ل الحوار يين
ياعيسى ابن مر يم هل يستطيع ر بّك ان يّنزل علينا ما ئدة
من السّماء قا ل اتّقوا الله ان كنتم مؤمنين ۔ قالوا نر يد ان
نأكل منها و تطمئنّ قلو بنا و نعلم ان قد صدقتنا و نكو ن
عليها من الشّا هدين۔ قا ل عيسى ابن مر يم اللهم ر بّنا انز ل
علينا ما ئدة من السّماء تكو ن لنا عيداً لاوّلنا و ء اخر نا و
آية مّنك و ار زقنا و انت خير الرا زقين ۔ قا ل اللّه انّى منز لها
عليكم فمن يكفر بعد منكم فا نّى اعذّبه عذا باً لا اعذّبه ا حداً
من العا لمين ۔ و اذ قا ل الله يا عيسى بن مر يم أأنت قلت
للنّاس اتّخذو نى و امّى الهين من دو ن اللّه قا ل سبحا نك ما
يكو ن لى ان اقول ما ليس لى بحقّ، ان كنت قلته فقد علمته
تعلم ما فى نفسى و ا لا اعلم ما فى نفسك انّك انت علّا م
الغيو ب ۔ ما قلت لهم الّا ما امر تنى به ان اعبدوا الله ر بّى و
ربّكم و كنت عليهم شهيدا مّا دمت فيهم فلمّا تو فّيتنى كنت
انت الرّ قيب عليهم و انت على كلّ شى شهيد ۔

(الما ئدة ۱۰۹۔ ۱۱۷)

ان آیات سے بعبارت النص قرآن مجید صریح طور پر ثابت ہے کہ قیامت کے روز جملہ رسل انبیاء بدرگاہ جبار و قہار رب العزت کئے جائیں گے خصوصاً عیسیٰ کو بھی پیش کیا جائے گا۔ ان کو رب العزت اپنے انعامات واحسانات یاد کرائے گا۔ منجملہ ان احسانوں کے یہ احسان بھی جتلائے گا کہ:

و اذ كففت بنى اسرا ئيل عنك

یعنی یاد کرو وہ وقت جب کہ ہم نے بالکل روک لیا یہودیوں کو تیرے پاس تک آنے سے بھی ۔ چہ جائے کہ وہ تجھ کو ذرا چھو بھی سکتے۔

اس آیت میں تفصیل وتشریح ہے و ما قتلو ہ و ماصلبوہ کی کیونکہ جب وہ عیسیٰ کے قریب تک آنے سے بھی بند کئے گئے تو پھر وہ کسی طرح قدرت وطاقت نہ پا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے کہ آپ کو سولی تک لے جا سکتے ۔ یا مس تک بھی کر سکتے ۔ یعنی خالی ہاتھ سے بھی چھو سکتے ۔ چونکہ یہ یہودیوں کا سراسر بہتان وافتراء تھا اس لئے عالم الغیب والشہادت علیم بذات الصدور نے ان کو مردود و مرجوم کیا اور فرمایا و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبہ لھم یعنی عیسی تو من کل الوجوہ یہودیوں کی شرارت وشقاوت کما حقہ اتم واکمل طور پر محفوظ و مامون رہے۔ ہاں مگر ضرور ہی ان یہودیوں نے غلطی سے اپنے باطل پیشوا ہی کو بزعم خود عیسی سمجھ کر سولی پر چڑھا دیا۔ اور صرف اسی اپنے باطل پیشوا ہم شکل عیسی کے ساتھ جو کچھ کیا سو کیا ۔ شبہ صیغہ ماضی مجہول ہے باب تفعیل سے اسکا مصدر تشبیہ ہے کتب لغت میں تشبیہ کا معنی تمثیل و ہم شکل ہوتا ہے جو لوگ شبہ کا معنی شک شبہ کرتے ہیں سراسر غلطی کرتے ہیں ۔

اب یہ سوال ہوسکتا ہے کہ کون شخص عیسی کا ہم شکل ومثیل ان یہودیوں کی نگاہ میں ہوا ؟

جواب یہ ہے کہ اگر عیسی اس وقت قدرت رکھتے تو باطاعت وامتثال

فقاتلوا آئمة الکفر (پ۱۰)

کے خاص ان کے باطل پیشوا ہی کو قتل کرتے مطابق

جزاء سیئة سیئة مثلھا۔ (پ۲۵)

اور: و ان عاقبتم فعاقبوا بمثل ما عوقبتم بہ (پ۳)

جب کہ یہودیوں کو آئمۃ الایمان والاسلام (یعنی عیسی) کا قتل کرنا مطلوب ومقصود تھا تو بالمقابل حضرت عیسی بھی بحالت قدرت وطاقت مامور ومکلّف ہوئے کہ یہودیوں کے آئمۃ الکفر یعنی ان کے پیشوائے باطل ہی کو قتل کرتے جو کہ لوگوں کو بہکا کر بغرض شب خوب آپ پر چڑھا لایا تھا۔

چونکہ حضرت عیسی اس وقت بالکل عاجز و بے سروسامان تھے، اور طاقت و قدرت مقابلہ کی نہیں رکھتے تھے،اس لئے رب العالمین نے اپنے وعدوں کے مطابق حضرت عیسی کو بالکل ان یہودیوں کے شر وفساد سے محفوظ و مامون رکھا۔

علاوہ ازیں بطور قصاص حضرت عیسی کے عوض میں خاص انہی کے باطل پیشوا کو ماخوذ ومحبوس کرا دیا۔ اور صرف اسی کو خود ان ہی کے ہاتھوں سے قتل کرایا ،یا خالی سولی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر چڑھوایا۔

غرض کہ باقی آیات کتاب اللہ سے تفصیل وتشریح معلوم ہوتی ہے کہ وہ شخص خاص آئمۃ الکفر یعنی ان کا پیشوائے باطل ہی تھا۔

اب باقی رہی یہ بات کہ حضرت عیسی ایسی سخت حالت میں کس طرح محفوظ و مامون رہے اس بات کی توضیح وتشریح بل رفعه الله اليه کے ذیل میں بھی انشاء اللہ ذکر کی جائے گی۔

آیت و ان الذين ا ختلفوا فيه لفی شك منه (پ۶) کے لفظ منه میں جو ضمیر مجرور ہے، اس کا مرجع تشبیہ ہے جو کہ مصدر شبّہ کی ہے۔ چونکہ ہم شکل عیسی کا مصلوب ہوا، اور وہ ان یہودیوں کو روئے زمین پر بعدہ نہ مل سکا، اس لئے یہودیوں کو بھی حضرت عیسی کے قتل یا مصلوب ہونے کی نسبت شک پڑ گیا۔

یعنی اگر حضرت عیسی اس واقعہ کے بعد اپنے گھر میں موجود ہوتے، اور ان کا پتہ نشان پورا پورا مل جاتا، تو وہ لوگ خواہ مخواہ بلا چون و چرا تسلیم کر لیتے کہ عیسی قتل ہونے اور صلیب پر چڑھائے جانے سے مامون ومحفوظ رہے ہیں بامداد واعانت قادر قیوم رب العزت کے، اور اپنے پیشوائے باطل کے قتل یا سولی پر چڑھائے جانے کا ان کو عین الیقین وحق الیقین ہو جاتا۔ اور ان کا پیشوائے باطل اس واقعہ کے بعد موجود رہتا، اور گم نہ ہو جاتا، تو جملہ عباد الرحمٰن سب کے سب محقق ومتیقن طور پر بھی اعتقاد و اذعان رکھتے کہ خاص عیسی ہی مقتول یا مصلوب ہوئے ہیں۔

چونکہ ہر دونوں (یعنی پیشوائے باطل یہودیاں اور عیسی) اس دن کے بعد آج تک مفقود ہی مفقود رہے ہیں بوجہ من الوجوہ بظاہر دونوں کا ان کو کوئی پتہ ونشان نہیں ملا، اس لئے فرقہ یہود و انه لفی شك منه کا محل ومورد بن گیا۔

اگر بالفرض وہ کتاب اللہ قرآن مجید پر ایمان لاتے تو ضرور ہی ناچار ومضطر وبیقرار وبے اختیار ہو کر تسلیم کر لیتے کہ خاص ہمارا ہی پیشوائے باطل مقتول ومصلوب ہوا ہے حضرت عیسی بامداد وتقویت وتائید ربانی بالکل محفوظ و مامون رہے۔

یہاں و ان الذين اختلفوا لفی شك منه ما لهم به من علم میں هم کا مرجع خاص وہی یہودی لوگ ہیں جو کہ بالکل مکذب ومنکر قرآن مجید کے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف انہی یہودیوں اوران کے ہم خیال لوگوں کو شک وشبہ اس واقعہ میں ہے کیونکہ بعبارت نص قرآن مجیدان آیات سے صریح صاف طور پر ثابت ہے کہ عیسی کے سولی پر قتل نہ ہونے یا خالی سولی پر چڑھائے جانے میں شک اہل اسلام وایمان کو تو ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا صرف یہودی یا ان کے ہم خیال لوگ ہی اس امر میں شک وشبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔

اور و ما قتلوہ یقیناً بل رفعه الله الیه و کان الله عزیزاً حکیماً

آیت ہذا کی تفصیل وتشریح دوسری جگہ قرآن میں مذکورو موجود ہے

و اید ناہ بروح القدس (پ۳) یعنی بذریعہ ووسیلہ جبریل کے اللہ تعالی نے آپ کوان مخالفوں سے بچالیا۔

آیت ہذا کی تشریح وتفصیل (پ۱ع۱۱) آیت و اید ناہ بروح القدس کے ذیل میں سابقاً اتم واکمل طور پر لکھی جا چکی ہے۔وہاں کے دیکھنے سے پوری تسلی و اطمینان ہوسکتا ہے۔

اور و مکروا و مکر الله و الله خیر الماکرین (۳) سے بھی صریح صاف طور پر ظاہر و باہر ہے کہ ان کی تدبیر کا الٹ ہی ہوا یعنی ان کی تدبیر وتجویز شب خونی واسطے قتل عیسی کے تھی بالمقابل قادر وقیوم نے ان کے پیشوائے باطل ہی کو خاص اسی کے ہاتھوں سے سولی پر قتل کرایا کیونکہ اللہ جملہ مخلوقات سے بڑھ کر ہرطرح مدبر ہے خصوصاً و اذ کففت بنی اسرائیل ... سے تو بدرجہ عین الیقین وحق الیقین ثابت ہوتا ہے کہ رب العالمین نے آپ کوضرور ہی بنی اسرائیل کی شرارت سے بالکل بچا لیا حتی کہ وہ آپ کو خالی ہاتھ لگانے یا صرف چھونے تک بھی قدرت نہ پاسکے

پارہ ۶ رکوع ۳ کی جس قدر آیات و قولهم انا قتلنا المسیح سے لے کر و ان من اهل الکتاب تک اس جگہ لکھی جا چکی ہیں صرف ... کے لئے تحریر ہوئی ہیں ورنہ اصل مقصود ومطلوب آیت و ان من اهل الکتاب الا لیؤمنن به قبل موته ہی ہے۔

آیت ہذا سے بھی قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ عیسی ابھی تک فوت نہیں ہوئے۔ کیونکہ اگر بالفرض فوت ہوگئے ہوتے جو جملہ اہل کتاب یہود ونصاری، جملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقہائے اسلام سب کے سب متفق ہو جاتے کہ عیسی نہ تو سولی پر قتل ہوئے، نہ خالی سولی تک لے جائے گئے بلکہ بالکل ان کو کسی نے چھوا تک بھی نہیں ہے۔ وہ ہر طرح اپنے مخالف یہودیوں کی شرارت سے منزہ و پاک ومحفوظ و مامون ہی رہے۔ چونکہ آج کے دن تک ان کا فوت ہونا قرآن کی کسی جگہ سے اشارۃً یا کنایۃً بھی تخیل وموہوم نہیں ہوسکتا تو ضرور بالضرور خاص آپ ہی

و انه لعلم للسا عة

اور ا خر جنا لهم دا بة من ا لا ر ض تكلمهم ان الناس كا نوا بآ

يا تنا لا يو قنو ن

کا ہی محل ومورد ہیں جیسا کہ اوپر مفصل بیان کیا چکا ہے۔

جولوگ قبل مو ته میں ضمیر مجرور کا مرجع عیسی کو نہیں ٹھہراتے ان کی سراسر سفاہت و جہالت ہے کیونکہ ماقبل و ما قتلو ہ اور وما صلبوہ اور ولكن شبه، اور ا ختلفوا فيه ، ما لهم به و ما قتلوہ اور بل رفعه الله سات جگہ ہر ایک ضمیر کا مرجع خاص عیسی ہی ہیں اور اسی طرح ما بعد و يو م القيامة يكو ن عليهم شهيداً میں بھی ضمیر يكو ن اور شهيداً ہر دونوں کا مرجع بھی خاص عیسی ہی ہیں۔ چونکہ ماقبل و ما بعد کے جملہ ضمائر کا مرجع خاص عیسی ہی ہیں تو قبل مو ته میں ضمیر مجرور کا مرجع کسی غیر کو بنانا سراسر سفاہت و جہالت وغباوت نہیں تو اور کیا ہے۔

علاوہ ازیں منصف مزاج حق پرست لوگ خود ہی تدبر وتفقہ کر سکتے ہیں کہ عین مرنے کے وقت کون شخص یہودیوں وغیرہ مشرکین کافرین میں سے مومن ہومرتا ہے؟ فاعتبروا يا او لی الا بصار

ہاں البتہ جیتے جی بحالت زندگانی تو کسی نہ کسی باعث یا اتفاق سے مومن و مسلم ہوتے ہی رہتے ہیں۔

غرض کہ و ان من اهل الكتا ب ا لا ليو منن به قبل مو ته سے بھی بعبارت نص قرآن ظاہر باہر ہے کہ حضرت عیسی ابھی تک زندہ وسلامت اسی روئے زمین پر ہی موجود ہیں، اور قرب قیامت ہی میں ظاہر ہوکر یہود ونصاری کی افراط و تفریط کو بکوشش بلیغ حتی المقدور کما حقہ اتم واکمل طور پر رفع ودفع کریں گے، حتی کہ ہر دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوں فریقین کو قطعی و یقینی طور پر اظہر من الشّمس ہو جائے گا کہ حضرت عیسیٰ ابھی تک صرف بامداد و تائید و قدرت ربانی زندہ و سلامت اور ہر طرح موذیوں ظالموں یہودیوں کی شرارت و شقاوت سے امن و امان میں رہے ہیں وغیرہ جملہ آیات کتاب اللہ قرآن مجید جو جو حضرت عیسیٰ کے بارہ میں منزل من اللہ ہو چکی ہیں ان سب کو برحق اور سچ مان لیں گے نہ یہ کہ سب کے سب مومن و مسلم جملہ آیات کتاب اللہ کے بن جائیں گے یعنی صرف اسی قدر مان لیں گے کہ حضرت عیسیٰ اس وقت بلا ریب نہ تو سولی پر قتل ہوئے ہیں اور نہ ہی خالی سولی تک لے جائے گئے ہیں بلکہ ان کو بجسد عنصری زندہ صحیح سالم ویسے کے ویسے ہی یہودیوں میں سے قادر و قیوم نے بذریعہ روح القدس یعنی حضرت جبریل کے بچا لیا اور اپنی حفاظت میں لے لیا اس قدر تو تمام یہود و نصاریٰ مان لیں گے نہ کہ جملہ آیات قرآن مجید پر خالص و حنیف و نرالے بن کر ایمان و ایقان لے آئیں گے۔

آیت فاختلف الاحزاب (پ۲۵ ع۱۲) سے اس مدعا کا ثبوت ظاہر باہر ہے چنانچہ ہم بھی اس آیت کو و یکلم الناس فی المهد و کهلا کی تفصیل میں ماقبل تحریر کر چکے ہیں۔

برہان و فرقان رابع:

اب چوتھی دلیل و یکلم الناس فی المهد و کهلا کے آخری جزو و کهلا کی تفصیل و تشریح کے بارہ میں لکھی جاتی ہے

و ما ارید ان اخالفکم الی ما انهاکم عنه ان ارید الا الاصلاح ما استطعت و ما توفیقی الا بالله..

قال اللہ تبارک و تعالیٰ:

یوم یجمع اللّٰه الرّسل فیقول ما ذا اجبتم، قالوا لا علم لنا انّك انت علام الغیوب ۔ اذ قال اللّٰه یا عیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیك و علی والدتك اذ ایّدتّك بروح القدس تکلّم النّاس فی المهد و کهلا، و اذ علّمتك الکتاب و الحکمة و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التّورا ۃ و ا لا نجیل ۔ و اذ تخلق من الطّین کھیئۃ الطّیر
فتنفخ فیھا فتکو ن طیراً با ذ نی و تبریء ا لا کمۃ و ا لا برص
با ذ نی و اذ تخر ج المو تی با ذ نی و اذ کففت بنی اسرا ئیل
عنک اذ جئتھم با لبیّنا ت فقا ل الّذین کفروا منھم ان ھذا ا لّا
سحر مّبین ۔ و اذ او حیت الی ا لحوا ر یین ان ء ا منوا بی و
برسو لی قا لوا ء امنّا و اشھد باننا مسلمو ن ۔ و اذ قا ل
الحوار یین یاعیسی ابن مر یم ھل یستطیع ر بّک ان یّنزل
علینا ما ئدۃ من السّما ء قا ل اتّقوا اللہ ان کنتم مؤمنین ۔
قالوا نر ید ان نأکل منھا و تطمئنّ قلو بنا و نعلم ان قد
صدقتنا و نکو ن علیھا من الشّا ھدین۔ قا ل عیسی ابن مر یم
اللھم ر بّنا انز ل علینا ما ئدۃ من السّما ء تکو ن لنا عیداً
لاوّلنا و ء اخر نا و آیۃ مّنک و ار زقنا و انت خیر الرا زقین ۔
قا ل اللّٰہ انّی منز لھا علیکم فمن یکفر بعد منکم فا نّی اعذّبہ
عذا باً لا اعذّبہ ا حداً من العا لمین ۔ و اذ قا ل اللہ یا عیسی
بن مر یم أأنت قلت للنّاس اتّخذو نی و امّی الھین من دو ن
اللّٰہ قا ل سبحا نک ما یکو ن لی ان اقول ما لیس لی بحقّ، ان
کنت قلتہ فقد علمتہ تعلم ما فی نفسی و ا لا اعلم ما فی
نفسک انّک انت علّا م الغیو ب ۔ ما قلت لھم الّا ما امر تنی بہ
ان اعبدوا اللہ ر بّی و ربّکم و کنت علیھم شھیدا مّا دمت فیھم
فلمّا تو فّیتنی کنت انت الرّ قیب علیھم و انت علی کلّ شی
شھید ۔ ا ن تعذّ بھم فا نّھم عبا د ک و ان تغفر لھم فا نّک انت
العزیز الحکیم ۔ قا ل اللّٰہ ھذا یو م ینفع الصّادقین صدقھم لھم
جنّا ت تجری من تحتھا ا لا نھار خا لدین فیھا ابداً ر ضی اللّٰہ
عنھم و ر ضوا عنہ ذلک الفو ز العظیم ۔للّٰہ ملک السما وا ت و
الا ر ض ۔ و ھو علی کلّ شیء قدیر ۔ (المائدۃ: ۱۰۹۔۱۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات بالا مذکورات سے بعبارت نص قرآن مجید صریح صاف طور پر ظاہر و باہر ہے کہ بروز قیامت اللہ تعالیٰ جملہ رسل وانبیاء کو جمع کرے گا۔پس فرمائے گا ما ذا ا جبتم یعنی لوگوں نے تم کو کیا کیا جواب دیا؟

پھر خصوصاً حضرت عیسیٰ بن مریم کو بھی بروز قیامت حاضر کیا جائے گا۔اللہ تعالیٰ ان کو اپنی نعمتیں یاد کرائے گا خصوصاً اذ ايد تك بروح القدس بھی فرمائے گا ۔یعنی دنیا میں تجھے بذریعہ و وسیلہ روح القدس (جبریل) یہودیوں موذیوں سے میں نے بچا لیا تھا اور اپنی حفاظت میں لے لیا تھا وغیرہ وغیرہ نعمتیں شمار کر کے یہ بھی فرمائے گا کہ و اذ كففت بني اسرا ئيل عنك اذ جئتهم با لبيّنا ت یعنی بنی اسرائیل کے ظالموں موذیوں کو جو تجھ پر بطور شب خونی حملہ کر کے آ گئے تھے خاص ہم ہی نے ان کو تجھے چھونے تک سے باز رکھا۔

اس آیت میں کیفیت اس باز رکھنے بنی اسرائیل کی مذکور ہے۔یعنی جب کہ بذریعہ حضرت جبریل تجھے ہم نے اس مکان سے صحیح سالم نکال کر بچا لیا تو وہ ظالم موذی بنی اسرائیل خواہ مخواہ بلا چون و چرا محل ومورد و اذ كففت بني اسرا ئيل عنك کے ٹھہرائے گئے۔ایک ہی آن میں و اذ كففت بني اسرا ئيل کا ظہور ہوا، اور خاص اس ہی ایک دن میں اذ ايّد تك بروح القدس کا فیضان بھی منزل من اللہ ہوا، جب کہ روح القدس (جبریل) نے آپ کو اس مکان سے نکال کر بچا لیا۔تو وہ بنی اسرائیل خواہ مخواہ ہی تمہارے پکڑنے اور اپنے ارادہ فاسد کے پورا کرنے سے خائب و خاسر رہے۔پھر پروردگار، حضرت عیسیٰ کو اسی روز قیامت ہی میں وہ وقت یاد دلائے گا کہ جب حواریوں نے آپ سے یہ سوال کرایا کہ

اللّٰهم ربنا انز ل علينا ما ئدة من السما ء تكو ن لنا عيداً لاوّلنا و ء اخر نا و آية مّنك و ار زقنا و انت خير الرا زقين ۔ قا ل اللّٰه انّي منز لها عليكم فمن يكفر بعد منكم فا نّي اعذّبه عذا باً لا اعذّبه ا حداً من العا لمين (المائدۃ:۱۱۴۔۱۱۵)

چونکہ اس سوال مائدہ میں عیسیٰ کی سخت بھاری خطاو غلطی تھی اس لئے جبار قہار کبیر متعال عزیز ذو انتقام آپ کو بروز قیامت یہ غلطی بھی یاد دلائے گا۔اس ذکر کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی حکمت و مصلحت ربانی یہ ہوگی کہ باوجود ایسی سخت غلطی کے پھر بھی ہم نے تم کو معافی دے دی۔ چونکہ یہ معاف کرنا بھی ایک قسم کی بھاری نعمت اور احسان ہوتا ہے اس لئے دیگر نعمتوں میں اسے بھی آپ کو یاد دلایا جائے گا۔ بعدہ بروز قیامت ہی اللہ تعالیٰ فرمائے گا:

و اذ قال الله یا عیسی بن مریم أأنت قلت للنّاس اتّخذونی و امّی الهین من دون اللّه قال سبحانك ما یکون لی ان اقول ما لیس لی بحقّ، ان کنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسك انّك انت علّام الغیوب. ما قلت لهم الّا ما امرتنی به ان اعبدوا الله ربّی و ربّکم و کنت علیهم شهیدا مّا دمت فیهم فلمّا توفّیتنی کنت انت الرّقیب علیهم و انت علی کلّ شیء شهید (المائدة: ۱۱۶-۱۱۷)

جس طرح باقی رسل انبیاء کرام سے اپنے اپنے زمانہ کے لوگوں کے حالات دریافت کئے جائیں گے اور ان پر رسولوں کی شہادت و گواہی لی جائے گی، اسی طرح حضرت عیسیٰ سے بھی ان کے زمانہ کے لوگوں کے حالات دریافت فرمائے جائیں گے۔ یعنی آپ سے بھی شہادت و گواہی آپ کے زمانہ کے لوگوں کے حالات کی نسبت مطلوب مسؤل ہوگی تو آپ یہ شہادت اور گواہی دیں گے اور کہیں گے کنت علیهم شهیداً ما دمت فیهم یعنی کہ میں ان لوگوں کے حالات کی نسبت گواہی و شہادت دے سکتا ہوں مگر ان ہی دنوں کی بابت جب تک کہ میں ان میں موجود و حاضر رہا ہوں فلما توفیتنی سو جن دنوں تو نے مجھے ان لوگوں کے درمیان سے علیحدہ و الگ کر لیا تھا یعنی ان سے بچا کر دوسری جگہ دنیا میں زندہ و صحیح سالم اپنی حفاظت میں اقامت پذیر فرما رکھا تھا، تو ان دنوں میں اگرچہ میں زندہ و موجود تھا لیکن چونکہ ان لوگوں میں حاضر و موجود نہ تھا اس لئے ان دنوں کی بابت شہادت چشم دید دینے سے معذور ہوں۔

ما دمت فیهم سے بعبارت نص قرآن مجید اظہر من الشمس طور پر ظاہر و باہر ہے کہ کچھ مدت اپنی حالت زندگانی میں ہی عیسیٰ بنی اسرائیل یہود و نصاریٰ سے علیحدہ و الگ کر کے کسی اور جگہ دنیا میں اسی روئے زمین پر ہی اقامت پذیر کئے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ ان دنوں میں آپ لوگوں کے حالات سے بطور چشم دید واقف نہ تھے اس لئے شہادت و گواہی ادا کرنے سے اپنی عاجزی ومعذوری ظاہر فرمائیں گے۔

غرض کہ اول جتنی مدت بنی اسرائیل میں حاضر وموجود رہے انہی دنوں کی گواہی بھی آپ ادا کریں گے اور جب کہ قرب قیامت میں پھر آپ بنی اسرائیل کے دونوں فریقوں یعنی یہود ونصاری میں ظاہر ہوکر وعظ ونصیحت فرمائیں گے ان دنوں کی بابت شہادت وگواہی بھی آپ خواہ مخواہ بلا چون وچرا بیان کر دیں گے۔

مابین جتنی مدت وعرصہ تک ان لوگوں سے الگ غیر حاضر رہیں گے، ان دنوں میں چونکہ آپ کی شہادت متعلق چشم دید کے نہیں ہوگی، صرف شنید ہی شنید ہوگی اس لئے ان ایام کی شہادت دینے سے آپ قاصر رہیں گے اور اپنا عذر بیان کر دیں گے۔ فلمّا توفّیتنی سے مراد خاص وہی ایام ہیں جن میں آپ بنی اسرائیل کے دونوں فرقوں یہود ونصاری سے الگ وغیر حاضر رہیں گے۔

اس جگہ توفّی کا معنی جو لوگ موت کرتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں کیونکہ مرنے کے بعد کوئی شخص مکلّف نہیں رہتا۔ جملہ رسل انبیاء کرام میں سے کسی شخص سے بھی اس کے مرنے کے بعد کے حالات دریافت نہیں ہوں گے۔اور نہ ہی اس وقت کے لوگوں کی بابت اس سے کوئی شہادت یا گواہی طلب کی جائے گی۔اسی طرح عیسی بھی اپنے مرنے کے بعد کسی حکم کے مکلّف ومخاطب نہیں رہیں گے۔اس لئے رب العالمین ان سے بھی مرنے کے بعد کے حالات کی نسبت ہرگز ہرگز کچھ دریافت نہیں فرمائے گا۔ بلکہ جو شہادت وگواہی لوگوں کے حالات کی بابت ان سے مطلوب ومسؤل ہوگی وہ اسی مدت وعرصہ کی بابت ہوگی جب کہ وہ بحالت زندگانی دنیا میں لوگوں کے درمیان حاضر وموجود رہے ہوں گے خاص انہی ایام کے حالات آپ سے دریافت فرمائے جائیں۔

اگر اس جگہ توفّی کا معنی موت لیا جائے تو یہ معنی ہوں گے کہ حضرت عیسی سے اللہ تعالی بروز قیامت لوگوں کے وہ حالات بھی دریافت کرے گا جو کہ حضرت عیسی کے مرنے کے بعد بھی لوگوں میں واقع ہوئے تھے۔ معاذ اللہ حاشا للہ۔اس میں سراسر ظلم اور تکلیف مالا یطاق ہے لا تکلف نفس الّا وسعها (البقرۃ:۲۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ مردے میں کون سا شعورو ادراک ممکن ہوسکتا ہے کہ وہ لوگوں کے حالات معلوم کر سکے ۔ انّك ميّت و انّهم ميّتو ن (الزمر:۳۰) کو پڑھو اور سوچو کہ رسل انبیاء کی موت اور عوام کی موت میں ذرہ بھر بھی فرق نہیں ہوتا۔ ہر دونوں پر جب کہ موت وارد ہو جاتی ہے تو وہ بالکل فنا و معدوم ہو جاتے ہیں ۔ جب یہ حال ہوا تو رب العالمین کس طرح سے حضرت عیسی کو مرنے کے بعد بھی مکلّف و مخاطب سمجھ کر اس وقت کی بابت بروز قیامت لوگوں کے حالات دریافت فرمائے گا۔ اگر بالفرض مانا جائے کہ اللہ تو حضرت عیسی سے خاص ان ہی کی زندگانی کے حالات دریافت فرمائے گا اور کہے گا کہ تو نے تو اپنی حیاتی میں لوگوں کے حالات کس طرح دیکھے اور سنے لیکن عیسی یہ جواب دیں گے کہ جن دنوں کہ میں لوگوں میں زندہ موجود تھا ان دنوں کی شہادت بیان کرسکتا ہوں اور جن دنوں میں تو نے مجھے مار چھوڑا تھا تو میرے مرنے کے بعد لوگوں نے جو جو کام کئے ان کی بابت میں کوئی شہادت ادا نہیں کرسکتا، تو اس صورت میں معاذ اللہ حضرت عیسی کی نہایت ہی بڑھ کر سفاہت و جہالت وغباوت وحماقت ماننی پڑے گی۔ کلا وحاشا! ہرگز ہرگز رسل انبیاء میں ایسی غباوت وسفاہت نہیں ہوا کرتی کہ سوال دیگر وجواب دیگر کے محل ومورد بنیں و کلا فضلنا على العالمين ۔کو دیکھو اور پڑھو اور

تلك الرّ سل فضّلنا بعضهم على بعض منهم من كلّم الله و رفع بعضهم در جا ت و آ تينا عيسى بن مر يم البيّنا ت و ايّد ناه برو ح القدس (البقرہ:۲۵۳)

کو بغور ملاحظہ کرو تا کہ جملہ رسل انبیاء خصوصاً حضرت عیسی کی فضیلت و بزرگی تم پر اظہر من الشّمس ہو جائے ۔

غرض کہ اس صوت میں خاص حضرت عیسی کی بھاری توہین وتحقیر ہے کہ رب العالمین تو ان سے کچھ سوال کرے اور وہ جواب کچھ کا کچھ دیویں ، بمصداق سوال از آسمان جواب از ریسمان سبحا ن ر بك رب العزة عما يصفو ن و سلا م على المر سلين و الحمد لله ر ب العا لمين ۔

خلاصہ المرام الغرض یہ ہے کہ رب العالمین، حضرت عیسی سے صرف وہی حالا ت دریافت کریں گے جو کہ انہوں نے اپنی حالت زندگانی وحیاتی دنیا میں دیکھے سنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے اور حضرت عیسیٰ بھی بالکل مطابق وموافق سوال جبار قہار کبیر متعال جواب باصواب ہی عرض کریں گے۔ یعنی کہ وہ یہ التماس کریں گے کہ میری زندگی وحیاتی دنیا کے ایام دو حصوں پر منقسم ہیں۔ ایک تو وہ حصہ ہے کہ جن دنوں میں بنی اسرائیل کے لوگوں کے درمیان میں حاضر وموجود رہا۔ اور دوسرا حصہ میری زندگانی وحیاتی دنیا کا وہ ہے کہ جن دنوں میں تو نے مجھ کو ان لوگوں سے جدا والگ کر کے دوسری جگہ روئے زمین پر ہی اپنی حفاظت میں اقامت پذیر کر رکھا تھا۔ ان دنوں میں اگرچہ میں زندہ تو تھا لیکن چونکہ ان لوگوں کے درمیان بذات خود حاضر وموجود نہ تھا اس لئے ان دنوں کی بابت بچشم خود ان لوگوں کے حالات کی دید سے میں عاجز وقاصر رہا پس معذور بعذر کامل ہو کر اس شہادت وگواہی سے عاجز وقاصر ہوں۔

فلمّا توفّیتنی کا معنی اس جگہ صرف یہی ہوسکتا ہے کہ جن دنوں میں تو نے مجھے ان لوگوں سے جدا والگ کر لیا تھا۔ موت کا معنی اس جگہ بوجہ من الوجوہ کسی طرح بھی ممکن نہیں ہوسکتا جیسا کہ ہم مفصل ومشرح ابھی لکھ آئے ہیں۔

توفّی کا معنی کتب لغت منتہی الارب، ولسان العرب، قاموس، مصباح المنیر وغیرہ دیکھنے سے معلوم ومفہوم ہوسکتا ہے کہ سوائے مرنے کے جدا والگ کرنا، بند کر لینا، پکڑ لینا، کسی اور جگہ پر علیحدہ کر کے رکھنا، وغیرہ معنے بھی آتے ہیں۔ خصوصاً قرآن مجید میں بھی توفّی کا معنی سوائے مرنے کے اور معنوں میں بھی مذکور وموجود ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ:

۱۔ و ھو الذی یتوفّاکم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنھار۔
(الانعام: ۶۰)

آیت ہذا میں توفی کا معنی ہرگز موت نہیں ہوسکتا کیونکہ جملہ لوگ رات کو یکبارگی سب کے سب نہیں مرجاتے بلکہ اس جگہ صرف بندش ہی مراد ہے اور بس۔

۲۔ اللہ یتوفّی الانفس حین موتھا و الّتی لم تمت فی منامھا فیمسك الّتی قضی علیھا الموت و یرسل الاخری الی اجل مّسمّی۔ (الزمر: ۴۲)

آیت ہذا میں بھی لفظ توفّی، منام پر استعمال کیا گیا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منام (نیند) کی حالت میں بندش حواس کی ہوتی ہے نہ کہ موت آ جاتی ہے۔ اور

۳۔ و الّذین یتوفّو ن منکم و یذ رو ن ازوا جاً و صیّة لازواجھم متا عاً الی الحو ل غیر اخرا ج (البقرہ: ۲۴۱)۔

اس جگہ بھی تو فّی کا معنی بندش اور علیحدگی اور جدائیگی کے ہیں۔ موت کے معنی ہرگز نہیں ہو سکتے کیونکہ ما قبل (پ۲ ع۱۴۶) میں موت کا حکم گذر چکا ہے۔ اس مدعا کی تفصیل وتشریح آیت

و الّذین یتوفو ن منکم و یذ رو ن ازوا جاً و صیة لاز وا جھم متا عاً الی الحو ل غیر اخرا ج (البقرہ: ۲۴۱)

کے ذیل میں لکھی جا چکی ہے۔ وہاں دیکھنے سے اطمینان کلی ہوسکتا ہے کہ تو فی کے معنی سوائے موت کے اور بھی قرآن مجید میں آیت ہیں۔ اور

۴۔ و الّذین کذّ بوا بآ یا تنا و استکبروا عنھا او لئك اصحا ب النّار ھم فیھا خا لدو ن۔ فمن اظلم ممّن افتری علی اللّٰه کذ باً او کذّ ب بآ یا تہ او لئك ینا لھم نصیبھم من الکتا ب حتّی اذا جا ء تھم ر سلنا یتو فّو نھم قا لوا این ما کنتم تد عو ن من دو ن الله قا لوا ضلّو ا عنّا و شھدوا علی انفسھم انّھم کا فر ین ۔ قا ل ا د خلو فی امم قد خلت من قبلکم من الجنّ و الا نس فی النّار.. (الاعراف:۳۶۔۳۸)

یعنی بروز قیامت کافر مکذبین آیات کتاب اللہ المجید دوزخ میں داخل کئے جائیں گے اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتے دوزخ کے داروغے ان کو پکڑیں گے اور زنجیروں میں جکڑیں گے۔

اس جگہ بھی یتو فّو نھم کا معنی موت ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ قیامت میں موت ہرگز نہیں ہوگی لا یمو تو ن فیھا و لا یحیی (پ۳۰)، و یأتیہ الموت من کل مکا ن و ما ھو بمیت کو پڑھو اور سوچو۔

پس قرائن حالیہ ومقالیہ ما قبل و ما بعد سے بعبارت النص قرآن مجید صریح صاف طور پر ثابت ہے کہ اس جگہ خاص قیامت ہی کا حال ذکر کیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چند آیات بطور مشتے نمونہ از خروارے یہاں پر لکھی گئی ہیں جن سے بعبارت نص قرآن مجید صریح صاف طور پر اظہر من الشّمس ہو جاتا ہے کہ توفّی کا لفظ قرآن مجید میں سوائے موت کے اور معنوں پر بھی مذکور و موجود ہے۔

قرآن مجید میں بہت سے آیات ہیں جن میں توفّی کا معنی بوجہ من الوجوہ ہرگز ہرگز موت نہیں ہوسکتا بخوف طوالت و ملالت مختصر طور پر یہ ذکر کیا گیا ہے۔ غرض کہ جس طرح قرآن مجید میں اور بہت جگہ توفّی کے معنی سوائے موت کے اور بھی بہت مذکور ہیں اسی طرح مانحن فیہ فلمّا توفّیتنی (پ ۷) میں بھی توفی کا معنی موت ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ صرف بنی اسرائیل کے لوگوں سے حضرت عیسیٰ کو زندہ اور صحیح سلامت بجسد عنصری جدا اور الگ کرنا بچا لینا اور کسی اور جگہ اسی روئے زمین پر مقیم رکھنا مراد ہے اور بس۔

ان آیات سے بھی بدرجہ عین الیقین وحق الیقین واضح و روشن ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کو بحالت زندگانی بجسد عنصری بنی اسرائیل کے ظالموں موذیوں کے فرقے سے رب العالمین نے علیحدہ اور الگ کر کے کسی اور جگہ اسی رویے زمین پر ان سے پوشیدہ ومخفی ان کو مقیم کر دیا ہوا ہے اور اس جگہ کا نام خاص حکمت کے واسطے ظاہر نہیں کیا اس مدعا کی تشریح عنقریب بعد میں ذکر ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو خاص کسی وقت میں بمقتضائے حکمت ومصلحت ربانی ضرور ہی ظاہر کرے گا۔ اور وہ بنی اسرائیل کے ہر دو گروہوں یہود ونصاریٰ پر شہادت وگواہی پوری پوری کما حقہ اتم واکمل طور پر ادا کریں گے۔

یو م یجمع اللہ الرسل فیقو ل ما ذا ا جبتم سے لے کر فلما توفیتنی.. کل شیء شھید تک پڑھنے سے صریح اور صاف طور پر اظہر من الشّمس ہو جاتا ہے کہ حضرت عیسیٰ پر بحالت زندگانی دو حالتیں گزرنے والی ہیں۔ ایک تو وہ جو کہ بل رفعہ اللہ الیہ سے آگے آگے ان پر گذر چکی ہے۔ اور دوسری ان کی وہ حالت ہوگی جو کہ قرب قیامت میں پھر بنی اسرائیل کے ہر دونوں فرقوں یہود ونصاریٰ کے پاس آ کر وہ ظاہر ہوں گے اور ان کو مطابق ارشاد کتاب اللہ قرآن مجید کے ہدایت و دعوت کریں گے اور ہر طرح وعظ ونصیحت کریں گے۔ ان دنوں میں جو لوگ اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کجروی سے تائب ہو جائیں گے وہ تو بلا ریب مومن بن جائیں گے اور جو لوگ بے نصیب ومحروم رہیں گے وہ بدستور سابق مورد عتاب وغضب کے ہونگے ان دنوں میں جو جو حالات لوگوں کے آپ (حضرت عیسی) دیکھیں گے اور معلوم کریں گے ان تمام حالات وواقعات وامورات کی بھی آپ شہادت وگواہی بروز قیامت بدرگاہ جبار قہار کبیر متعال خواہ مخواہ بلا چون وچرا بیان کردیں گے کیونکہ وہ ایام بھی بلا ریب ما دمت فیھم ہی میں داخل ہوں گے۔

بعض سوالات کے جوابات

اب ہم اپنے اصلی مطلوب ومقصود کی طرف انابت ورجوع کرتے ہیں۔ اعنی و یکلّم الناس فی المھدو کھلا کے آخری جزو وکھلا کی تفصیل وتشریح وتوضیح و تصریح بآیات کتاب اللہ المجید بیان کر چکے ہیں اولوا الالباب واولوا الا بصار بنظر انصاف خود ملاحظہ ومعائنہ کر سکتے ہیں کہ ویکلّم الناس فی المھد و کھلا سے کیا مراد اور کیا مفہوم ہے۔

البتہ اس جگہ یہ سوال ہوسکتا ہے کہ جن دنوں میں عیسی لوگوں میں ظاہر ہوں گے وہ رسول بن کر تشریف لائیں گے یا کہ عوام الناس کی طرح رونق افروز ہوں گے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ آپ بدستور سابق اللہ کے برحق رسول ہی ہوں گے جس طرح وہ پہلے اللہ کے رسول تھے اسی طرح اس وقت بھی وہ اللہ کے رسول ہی ہوں گے کیونکہ بنی اسرائیلیوں سے چند مدت جدا یا علیحدہ رہنے میں بوجہ من الوجوہ ان کی رسالت و نبوت میں ذرہ بھر بھی کوئی خلل یا نقص وغیرہ عائد ہونے کا کچھ وہم وخیال تک بھی نہیں ہوسکتا۔ ہاں البتہ جو جو مسائل قرآن مجید میں زیادہ ہوں گے بہ نسبت سابقہ کتب منزلہ من اللہ کے وہ مسائل بھی آپ کو ماننے اوجب وافرض ہوں گے۔ پس ان مسائل میں آپ رسول نہ ہوں گے بلکہ شریعت محمدیہ کا اتباع واقتداء کریں گے جیسا کہ محمد رسول اللہ مطابق فبھدا ھم اقتدہ اور و اتبع سبیل من اناب جملہ رسل انبیاء خصوصاً عیسی کا اقتداء واتباع کرتے رہے تھے۔

غرض کہ جس طرح محمد رسول اللہ سابقہ جملہ رسل انبیاء خصوصاً عیسی کا اتباع و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقتدی کرتے تھے اسی طرح جب عیسی قرب قیامت میں ظاہر ہوں گے تو آپ بھی دونوں اوصاف کے مستحق رہیں گے۔ بدستور سابق رسالت ونبوت کے بھی مستحق رہیں گے اور مطابق فبھدا ھم القتدہ اور و اتّبع سبیل من انا ب کے جملہ رسل انبیاء خصوصاً محمد رسول اللہ ﷺ کا اتباع واقتدا مرتے دم تک کرتے رہیں گے۔

سوال: اس صورت میں تو محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین نہ رہے بلکہ عیسی خاتم النبیین بن گئے۔

اس کا جواب یہ ہے اس صورت میں بھی خاص محمد رسول اللہ ہی خاتم النبیین رہیں گے بوجہ من الوجوہ کسی طرح عیسی خاتم النبیین ہرگز ہرگز نہیں بن سکیں گے کیونکہ عیسی پر ان دنوں میں علاوہ قرآن مجید کے از سرنو ایک مسئلہ یا حکم مباح تک بھی منزل من اللہ نہیں ہوگا وہ تو صرف محض جملہ سابقہ کتب منزلہ من اللہ خصوصاً قرآن مجید ہی کے مکلّف و ماموروم قید و پابند رہیں گے، اگر بالفرض والتقدیر ان اخیری ایام میں عیسی پر علاوہ قرآن کے از سرنو کوئی ایک بھی حکم منزل من اللہ ہونے کا ذکر ہوتا تو بدرجہ عین الیقین وحق الیقین وہی خاتم النبیین ہو جاتے لیکن چونکہ قرآن مجید میں

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل اللہ و خا تم النبیین و کا ن اللہ بکل شیء علیما (الاحزاب: ۴۰)

منزل من اللہ ہو چکا ہے تو ہرگز ہرگز یہ وہم و خیال بھی نہیں ہوسکتا کہ رب العالمین کسی اور شخص کو خاتم النبیین معین ومقرر فرمائے۔ خواہ عیسی ہوں خواہ کوئی اور

ان اللہ لا یخلف المیعا د (آل عمران: ۹)

اور ما یبد ل القو ل لدیّ ۔(ق: ۲۹)

اور لا تبد یل لکلما ت اللہ (یو نس: ٦٤)

اور لا مبدل لکلما تہ (الا نعام: ۱۱۵)

وغیرہ جملہ آیات کتاب اللہ سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ اللہ الصمد لم یلد و لم یو لد اپنے اقوال وکلمات کی تبدیلی ہرگز ہرگز کبھی نہیں کرتا اور نہ ہی کبھی کرے گا۔

سوال: باوجود کہ عیسی مکلّف و ماموّر فبھدا ھم اقتدہ اور وا تبع سبیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من انا ب کے مرتے دم تک رہیں گے تو پھر مستحق رسالت و نبوت کے وہ کس طرح سے ہوں گے؟

جواب: تورات کتاب اللہ اور انجیل کتاب اللہ وغیرہ سابقہ کتب منزلہ من اللہ کے چونکہ اول ہی سے وہ رسول و نبی تھے پس ان تمام آیات و مسائل میں تو وہ بدستور سابق رسول اور نبی ہی رہیں گے اور جو جو مسائل قرآن مجید میں علاوہ سابقہ کتب منزلہ من اللہ کے از سر نو نازل ہوئے ہیں، اس قسم کے جملہ مسائل میں بلا ریب آپ اتباع واقتداء محمد رسول کا کریں گے۔ غرض کہ جس طرح محمد رسول اللہ رسالت و نبوت کے بھی مستحق تھے اور سابقہ رسل انبیاء کے اتباع واقتداء کرنے میں بھی مکلّف و مامور تھے بعینہ اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی بہ نسبت سابقہ کتب منزلہ من اللہ کے رسول اور نبی بدستور سابق برحال برقرار رہیں گے۔ اور بہ نسبت ان مسائل کے جو کہ صرف قرآن مجید ہی میں مذکور وموجود ہیں علاوہ سابقہ کتب منزلہ من اللہ کے خاص انہی مسائل قرآنی میں آپ رسالت و نبوت کے مستحق نہیں ہوں گے جس طرح باقی عباد الرحمٰن میں سے کوئی شخص بھی ان مسائل میں مستحق رسالت و نبوت کا نہیں بن سکتا، اسی طرح آپ بھی اور عباد الرحمٰن کی طرح ان کا اتباع واقتداء ہی کرتے رہیں گے۔

فا عتبروا یا او لی الا بصار - و لیتذکر اولو ا لا لبا ب - الحمد لله الذی هدا نا لهذا وما كنا لنهتدی لو لا ان هدا نا الله - فبشر عباد الذین یستمعو ن القو ل فیتبعو ن ا حسنه او لئك الذ ین هدا هم الله و او لئك هم او لو الا لبا ب

۱۴۔ و من الصالحین میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے۔

۱۵۔ ولد۔ اس جگہ تنوین تعظیم کے لئے جس کا معنی ایسا برگزیدہ ہے۔

۱۶۔ بشر میں اس جگہ تنوین حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی کسی حالت میں بھی یعنی نہ بحالت نکاح اور نہ ہی بحالت زنا، ہے۔

۱۷۔ کذ لك، ذلک کا مشار الیہ بعید ہوتا ہے برخلاف ھذا کے، چونکہ مریم نے کہا تھا کہ اب انی یکو ن لی و لد و لم یمسسنی بشر یعنی خاص اسی حالت عجیبہ وغریبہ وبعیدہ وغیر معمولہ میں ہی فرزند پیدا ہو جائے گا یا کہ نکاح کی حالت میں، تو جبریل نے جواب میں صریح صاف طور پر فرما دیا کہ خاص اسی صورت وحالت عجیبہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریبہ وغیرہ ہی میں تیرے ہاں بیٹا پیدا ہو جائے گا۔ ذلك سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ عیسی خاص اسی حالت غیر معہودہ وغیر معمولہ ہی میں پیدا ہوئے کیونکہ الله، یخلق ما یشاء پیدا کر ہی دکھاتا ہے جو کچھ کہ وہ چاہے۔

جو لوگ آیت کذ لك الله یخلق ما یشاء سے یہ وہم وخیال کرتے ہیں کہ مریم کو کہا گیا تھا کہ تجھے بشر مسّ کرے گا نکاح کے ساتھ، اور ویسا ہی ہوا کیونکہ یوسف نجار کے ساتھ مریم کا نکاح ہوا بعدہ یوسف نجار ہی سے مریم کو حمل ہوا اور اسی سبب سے وہ عیسی کو یوسف نجار ہی کا بیٹا تصور کرتے ہیں۔ اس وہم وخیال میں ان کی سراسر غلطی اور سخت خطا ہے کیونکہ قرآن مجید کا یہ بھاری دعوی ہے کہ جملہ آیات کی خود ہی تفصیل وتشریح کر دیتا ہے۔

قد فصلنا ا لآ یا ت لقوم یعلمو ن (الانعام:۹۷)۔

و لقد جئنا هم بكتا ب فصّلنا ہ علی علم هدی و ر حمة لقوم یؤمنو ن (الاعراف:۵۲)،

کتا ب احکمت آیا ته ثمّ فصّلت من لّد ن حکیم خبیر (ھود:۱)

کتا ب فصلت آ یا تہ ،

قد فصلنا ا لآ یا ت لقو م یفقھو ن ۔

فصلناہ علی علم (پ۳)

تفصیل کل شیء

اس قسم کی آیات بکثرت قرآن میں مذکور وموجود ہیں جن سے صریح صاف طورظاہر و باہر ہو جاتا ہے کہ جملہ آیات قرآن مجید کی تفصیل وتشریح وتوضیح وتفسیر بھی خاص قرآن مجید ہی میں ذکر کی گئی ہے جب کہ یہ دعوی قرآنی ہوا تو آیت ما نحن فیہ یعنی قا ل کذلك الله یخلق مایشا ء کی تفصیل وتشریح بھی صرف قرآن مجید ہی سے دریافت کرنا اشد ضروری ہے

جاننا چاہیے کہ سورۃ مریم میں زکریا کا حال اس طرح مذکور ہے:

ذکر ر حمت ر بّك عبده زکر یا ۔ ا ذ نا دی ر بّه ندا ء خفیّاً۔

قال ربّ انّی وهن العظم منّی و اشتعل الرّأس شیباً و لم اکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بد عا ئك ربّ شقيّاً ۔ و انّی خفت الموا لی من ورا ء ی و کا نت امرأتی عاقر ا فهب لی من لد نك و ليّاً ۔ یر ثنی و یر ث من آ ل یعقو ب ، و اجعله ربّ ر ضيّاً ۔ یا زکر یّا انّا نبشّر ك بغلا م اسمه یحیی لم نجعل له من قبل سميّاً ۔ قال ر بّ انّی یکو ن لی غلا م و کا نت امر أتی عاقرا و قد بلغت من الکبر عتيّاً ۔ قال کذ لك قا ل ر بّك هو علیّ هيّن و قد خلقتك و من قبل ولم تك شيئا (مر يم : ۲ ۔ ۹)

ان آ یا ت سے بعبارت نص قر آ ن اظہر من الشمّس طور پر وا ضح و روشن ہے کہ قا در قیوم نے زکر یا کو ان کی خا ص اسی حا لت مذکورہ ہی میں بطور معجزہ و خوارق عادت غیر معمولہ و غیر معہودہ صورت ہی میں فر زند یحیٰ مرزوق و موہوب فر ما یا ۔ یہاں بھی قا ل کذ لك کا لفظ مذکور و موجود ہے جیسا کہ مریم کے جواب میں لفظ قا ل کذلك ذکر کیا گیا ہے ۔ اولوالا لباب خود ہی تد بر و تفقہ کر سکتے ہیں کہ ما بین ان کے کسی طرح کوئی فرق ہوسکتا ہے ۔ کلا و حا شا ! ہر گز کوئی فرق نہیں ۔ اور ابرا ہیم کی بیوی صاحبہ کے بارہ میں بھی اس قسم کے الفا ظ مذکور و موجود ہیں :

و لقد جا ء ت رسلنا ابراهيم بالبشری قا لوا سلا ماً ۔ قا ل سلا م فما لبث ان جا ء ہ بعجل حنيذ ۔ فلما ر أی ايد يهم لا تصل اليه نكر هم و اوجس منهم خيفه قا لوا لا تخف انّا ارسلنا الی قو م لوط۔ و امر أته قا ئمة فضحکت فبشّر نا ها باسحاق و من وراء اسحاق يعقو ب ۔ قا لت يا و يلتی أأ لد و انا عجوز و هذا بعلی شيخا ۔ انّ هذا لشیء عجيب ۔ قا لوا أتعجبين من امر الله ر حمت الله و بر کا ته عليکم اهل البيت انّه حميد مجيد (هود : ۶۹۔۷۳)

ان آ یا ت میں اگر چہ کذ لك کا لفظ مذکور نہیں ہے مگر ان میں سے ہم یہ دکھا نا چا ہتے ہیں کہ ابرا ہیم اور ان کی بیوی صاحبہ ہر دونو ں کی حا لت فر زند پیدا ہو نے کے بارہ میں با لکل ما یوسی و نا امیدی کی تھی ۔ بوجہ من الو جوہ ان کو کوئی بھی تو قع فر زند پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی نہیں تھی۔صرف قادر وقیوم نے اپنی قدرت کاملہ ہی سے ان کوفرزندار جمند مرحمت ومکرمت فرما دیا۔اب ہم وہ آیات لکھتے ہیں جن میں لفظ کذ لك کا بھی مذکور و موجود ہے۔کما قال اللہ تبارک وتعالی:

هل اتا ك حديث ضيف ابرا هيم المكر مين ۔ ا ذ د خلوا عليه فقا لوا سلا ماً قال سلا م قو م منكرو ن۔ فرا غ الى اهله فجاء بعجل سمين ۔ فقر به اليهم قا ل ألا تأكلو ن ۔ فاوجس منهم خيفة قا لوا لا تخف و بشروه بغلا م عليم۔ فاقلبت امر أ ته في صرّة فصكّت و جهها و قا لت عجوز عقيم۔ قا لوا كذ لكِ قا ل ر بكِ انه هو الحكيم العليم (الذاریات:۲۴۔۳۰)

اس کذ لك کی تفصیل وتشریح بھی خاص وہی ہے جو کہ (پ۱۶ ع ۴) آیت ذكر ر حمت ر بك عبده ذكر يا ... قا ل كذ لك قا ل ر بك هو على هين کے ذیل میں ہم ابھی اوپر تحریر کر چکے ہیں۔

اور آیت

و اذ قتلتم نفساً فا دارأتم فيها و الله مخر ج ما كنتم تكتمو ن ۔ فقلنا ا ضر بو ه ببعضها كذ لك يحى الله المو تى و ير يكم آ يا ته لعلكم تعقلو ن (البقرۃ:۷۲۔۷۳)

میں بھی لفظ کذ لك مذکور وموجود ہے اس کو بھی دیکھواورغور کروتا کہ بی بی مریم کے بارہ میں بھی قا ل كذ لكِ الله يخلق ما يشاء کی اصلی اصلی مراد وکیفیت معلوم ومفہوم ہو جائے۔ اور

انّ ر بّكم اللّه الّذى خلق السّما وا ت و ا لا ر ض فى ستّة ايّا م ثم استوى على العرش يغشى الليل النّهار يطلبه حثيثاً و الشّمس و القمر و النّجو م مسخّرا ت با مره ا لا له الخلق و الا مر تبارك اللّه ربّ العا لمين ۔ ادعوا ر بّكم تضرّعاً و خفية انّه لا يحبّ المعتدين ۔ و لا تفسدوا فى ا لا ر ض بعد اصلا حها و ادعوه خو فاً و طمعاً انّ ر حمت اللّه قريب من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المحسنین۔ و ھو الّذی یر سل الرّیا ح بشراً بین یدی ر حمته حتّی اذا اقلّت سحا با ثِقا لّا سقنا ہ لبلد میت فا نز لنا به الما ء فاخر جنا به من کلّ الثّمرا ت کذ لك نخر ج المو تی لعلّکم تذ کّرو ن (الاعراف:۵۴۔۵۷)

میں بھی کذ لك کا لفظ اسی طرح اسی معنی ومراد ہی میں مذکور وموجود ہے۔

خلاصۃ المرام الغرض یہ ہے کہ یہ چند آیات بطور مشتے نمونہ خروارے تحریر کئے گئے ہیں ۔اس قسم کے آیات تمام قرآن مجید میں بہت ہی بڑھ کر اور بکثرت مذکورو موجود ہیں بخوف طوالت وملالت اس جگہ درج نہیں کئے گئے ۔ ناظرین خود ہی ملاحظہ ومعائنہ کرکے تدبر وتفقہ فرمائیں تاکہ قادر قیوم فعال لما یرید ان کے حال پر مرحمت ومکرمت من کل الوجوہ فرمائے خصوصاً پارہ ۳۔ رکوع ۱۳ کی آیت

قا ل کذ لك الله یخلق ما یشا ء اذا قضی امراً فا نما یقو ل له کن فیکو ن (آل عمرا ن : ٤٧)

کی اصلی اصلی اور حقی حقی مراد ومفہوم بھی ان کو مرزوق وموہوب کردے۔

مطابق آیات

و الذین جا ھدوا فینا لنھدینھم سبلنا و انّ الله مع المحسنین۔ (العنکبوت:٦٩) وغیرہ

۱۷۔ فا نما یقو ل له کن فیکو ن (آل عمرا ن : ٤٧)۔

چونکہ اللہ فعا ل لما یر ید صرف ارادہ ہی سے سب کچھ کرلیتا ہے اس لئے اس جگہ کن سے مراد محض ارادہ ہی ہے اور بس ۔ مطابق قد فصلنا ا لآ یا ت (پ ۷ ع ۱۸) اور کتا ب فصلت آ یا ته کے آیت ہذا کی تفصیل وتشریح دوسری جگہ قرآن میں موجود ہے کما قال اللہ:

انما قو لنا لشیء اذا ار د نا ہ ان نقو ل له کن فیکون ۔

آیت ہذا سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ جس جگہ قرآن میں کن کے کہنے کا ذکر ہے وہاں سب جگہ صرف کن كے کہنے کا ارادہ ہی مراد ہوتا ہے، نہ یہ کہ خدا ہمیشہ کن کن ہی کہتا رہتا ہے حاشا وکلا ہرگز نہیں۔اس جگہ بعض جاہل یہ سوال کردیا کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: جب کہ خدا تعالی کن کہنے سے سب کچھ کرسکتا ہے تو خواہ مخواہ اس نے زمین وآسمان بنانے میں ستة ایام یعنی چھ دن کیوں لگا دیئے؟ کیوں نہ کن ہی کہہ دیا؟ یا کیوں نہ تین دن ہی میں سب کچھ بنا دیا؟

جواب: کوئی ذی ہوش منصف مزاج حق پرست انکار نہیں کرسکتا کہ اس باطل خیال اور بے ہودہ سوال کی تردید کل مخلوقات یعنی انسان حیوانات نباتات اور جمادات کے وجود اور پیدائش سے ہو رہی ہے کیونکہ انسان گائے بھینس بکری شیر چیتا کتے بلے مرغ اور چڑیاں وغیرہ بھی کبھی صرف ایک دو تین روز میں پیدا نہیں ہو جاتیں بلکہ ہر ایک کی چیز کی میعاد پیدائش جدا جدا ہے کسی کی چار ماہ کسی کی نو ماہ کسی کی کم و بیش۔ وقس علی ہذا

اسی طرح جملہ نباتات، انگوریں، غلات، گندم، جو، چنے، ثمرات، انار، شہتوت، سنگترہ، خربوزہ اور خیارین وغیرہ کی پختگی اور تکمیل بھی ایک مدت مدید تک میں ہی ہوتی ہے ایسا ہی جملہ جمادات، پہاڑ، زمین، اینٹیں، پتھر اور مکانات وغیرہ کی تعمیرات وغیرہ بھی سب اپنے اپنے اوقات پر ہی ہوتی ہیں۔

آیت انما قولنا لشیء اذا اردناہ ان نقول لہ کن فیکون کا مطلب یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ نے ایک اپنا خاصہ بیان فرمایا ہے کہ جس سے جملہ مخلوق عاجز ہے یعنی وہ صرف ارادہ ہی سے سب کام کر لیتا ہے کسی اسباب کا محتاج نہیں ہے اور ماسوائے خدا تعالی کے جملہ مخلوقات اسباب کے ساتھ کام کرنے کے محتاج ہیں اور آیت ہذا سے یہ بھی مراد ہے کہ رب العالمین کن کے بولنے کا بھی محتاج نہیں ہے بلکہ جس وقت کن کہنے کا ارادہ کرتا ہے تو صرف اور محض اور فقط اس کے خاص ارادہ ہی سے جو چیز اس کو پیدا کرنی منظور ہو وہ موجود ہو جاتی ہے کسی اسباب غیر پر اس چیز کا ہونا موقوف نہیں ہوتا۔ پس اس کن کے کہنے میں میعاد کا وہم وخیال تک بھی نہیں ہو سکتا۔ اس میں صرف ارادہ ہی ارادہ کا ذکر ہے میعاد کا کوئی ذکر نہیں خواہ وہ چیز ایک دن میں موجود فی الخارج ہو خواہ دس سال میں۔ گویا اس کی میعاد بھی ارادہ ہی سے ہوتی ہے۔ فقط

۱۸۔ الکتاب۔ میں اس جگہ الف لام استغراقی صفاتی ہے جس کا معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت ہی عمدہ ہے۔

قرآن مجید میں جہاں کہیں رسل انبیاء کے اوصاف بیان و مذکور ہوئے ہیں وہاں ان کے اوصاف میں صفت کتابت یعنی لکھنے کا وصف بھی بیان کیا گیا ہے غرض کہ جس طرح جملہ رسل انبیاء میں یہ صفت کتابت مرزوق وموہوب من اللہ ہوتی رہی ہے اسی طرح عیسیٰ کو بھی وصف کتابت اعلیٰ درجہ واول نمبر کا مرحمت ومکرمت من اللہ ہوا تھا جملہ رسل انبیاء میں سے کوئی رسول اس وصف کتاب سے محروم و بے نصیب نہیں رہا۔ بمقتضائے تربیت ومصلحت رب العالمین تمام رسولوں کو وصف کتابت عطا فرماتا رہا ہے تاکہ بوجہ من الوجوہ کسی طرح کتاب اللہ میں عیب ونقص کا وہم وخیال تک بھی نہ ہوسکے۔ اگر بالفرض کسی رسول میں وصف کتابت نہ ہوتا تو وہ رسول خواہ مخواہ کسی غیر کا تب کا محتاج ہوتا۔ ناچار ہوکر اس سے کتاب اللہ کو لکھواتا، تو ایسی صورت میں البتہ وہم وخیال نقص وغیرہ کا بھی ہوسکتا تھا۔ وصف کتابت میں بھاری حکمت ربانی یہی ہوتی ہے کہ ہر ایک رسول اپنے ہاتھ ہی سے کتاب اللہ المجید کو لکھ کر شائع کرے تاکہ کسی شخص کو بھی عباد الرحمٰن سے بدظنی وبدگمانی نہ رہے۔

۱۹۔ الحکمۃ میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی ہر ایک منزلہ من اللہ ہے یعنی عیسیٰ کو جملہ کتب منزلہ من اللہ کی تعلیم بھی دی گئی تھی اس میں کوئی ان کی خصوصیت نہیں ہے بلکہ جملہ رسل انبیاء کو تمام سابقہ کتب منزلہ من اللہ کا علم مرزوق و موہوب ہوتا رہا ہے۔ کوئی بھی ایسا رسول نہیں ہوا جس کو جملہ کتب منزلہ من اللہ کا علم نہ ہو چونکہ رسل انبیاء کے ہمیشہ تمام لوگوں کے ساتھ مناظرے مباحثے ہوا کرتے ہیں اس لئے رب العالمین ان کو جملہ کتب منزلہ من اللہ کا علم مرحمت ومکرمت فرماتا رہا ہے تاکہ کسی طرح وہ مجلس مناظرہ ومباحثہ میں ذلیل وخوار نہ ہوں۔ خصوصاً محمد رسول ﷺ کو بھی علم جملہ سابقہ کتب منزلہ من اللہ کا پورا پورا مرزوق وموہوب تھا۔ کما قال اللہ تعالیٰ:

قل فأتوا بالتوراۃ فاتلوها ان کنتم صادقین۔

اگر بالفرض آپ کو علم کتاب اللہ توراۃ کا نہ ہوتا تو پھر کس طرح اہل کتاب کے ساتھ مناظرہ ومباحثہ کرسکتے اور پکار کر یہ کہہ سکتے کہ فاتوا بالتوراۃ۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و سئل من ارسلنا من قبلك من رسلنا (الزخرف: ۴۵)(پ ۲۵ ع ۱۰)
یعنی اے پیغمبر جملہ سابقل کتب منزلہ من اللہ سے دریافت کرلیا کرو۔
اگر بالفرض آپ کو جملہ کتب منزلہ من اللہ کا علم کما حقہ اتم و اکمل طور پر نہ ہوتا
تو آپ کس طرح ان سے دریافت کرسکتے۔
اگر یہ وہم وخیال کیا جائے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان لوگوں سے پوچھ لیا
کرجن لوگوں کوان کتابوں کا علم ہوتو اس میں معاذ اللہ حاشا اللہ آپ کو :

ومن يشرك با لله فكا نما خرّ من السّماء فتخطّفه الطّير او
تهوى به الرّيح فى مكا ن سحيق (الحج:۳۱)(پ ۱۷ ع ۱۱)

کا مورد ومحل ٹھہرنا پڑے گا۔ یعنی کفار مشرکین مجرمین مفسدین ہی کو آپ کا ہادی ومرشد ومعلم ورہبر قرار دینا پڑے گا کلا وحاشا۔ ہرگز ہرگز ایسا براوہم وخیال کرنا جائز نہیں ہے۔ پس بدرجہ عین الیقین وحق الیقین اس کا معنی ومراد خاص یہی ہے کہ اے پیغمبر تم آنکھوں سے بھی دیکھ کر اور پڑھ کر تمام سابقہ کتب منزلہ من اللہ میں سے دریافت کرلیا کرو۔

۲۰۔ التوراۃ اور الانجیل میں الف لام ہر دو جگہ عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی کتاب اللہ ہے یعنی وہ اصل تورات جو کہ فی الحقیقت کتاب اللہ ہے اور وہ اصل انجیل ہے کیونکہ فی الحقیقت، کتاب اللہ سے مفہوم ومراد وہی کتاب ہوسکتی ہے جو کہ دراصل کسی نبی ورسول پر منجملہ رسل انبیاء کے منزل من اللہ ہو چکی ہو۔

اکثر لوگ یہ سوال کیا کرتے ہیں کہ یہ مجموعہ اناجیل اربعہ واعمال وخطوط حوارئین وغیرہ جن کو عہد نامہ کہتے ہیں، اور مجموعہ صحائف تورات جس میں کتاب پیدائش وتواریخ وامثال ویرمیاہ ونحمیاہ وغیرہ پر مشتمل ہے جس کو عہد نامہ قدیم کہتے ہیں اور جو اس وقت عموماً پادریوں کے ہاتھوں میں سے متداول ہوکر زیر مشق واستعمال ہو رہے ہیں آیا اسی مجموعہ اناجیل وتوراۃ، تمہارے سے مراد التوراۃ والانجیل ہے۔ یا کہ توراۃ والانجیل کو جو منزل من اللہ کتب ہیں۔ اس کا مفصل جواب تو کسی دوسرے موقع پر تشریح کے ساتھ لکھا جائے گا۔ بالفعل صرف اس پر اکتفا کیا جاتا ہے اس سے مراد فقط اور صرف اور محض وہی تورات کتاب اللہ اور انجیل کتاب اللہ سے ہے جو کہ در

www.KitaboSunnat.com

اصل اور فی الحقیقت و فی الواقع منزل من اللہ ہوکر ہے باعث ہدایت و تربیت ہے۔

۲۱۔ رسولاً میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی انا ہے

۲۲۔ الی ۔اس جگہ حرف الی ساتھ معنی فی کے ہے جیسے کہ لیجمعنکم الی یوم القیامۃ (پ۷ع۸) میں دیکھو کتاب مغنی اللبیب جلد اول باب تفسیر المفردات فصل الی ۔اور کتاب قاموس و منتہی الارب ولسان العرب میں بھی الی کے معنی دیکھو۔

۲۳۔ من الطین ۔اس جگہ حرف من حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی اپنی طرح سے ہے

۲۴۔ الطین میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی تمہاری ہے۔ اور اس جگہ طین اصل میں الطّینۃ ہے بقاعدہ تخفیف حروف تا اس جگہ ساقط کیا گیا ہے اور طینت کا معنی کتب لغت قاموس منتہی الارب لسان العرب وغیرہ میں ساتھ معنی فطرت و خلقت کے آیا ہے۔ پس کتب لغت کو دیکھو

۲۵۔ کھیئۃ الطیر میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی چار مخصوص شکاری جانور ہے چونکہ اس مدعا کی تفصیل و تشریح و تفریع آیت

و اذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتی، قال اولم تؤمن ، قال بلی و لکن لیطمئن قلبی، قال فخذ اربعۃ من الطّیر فصرھنّ الیك ثمّ اجعل علی کل جبل مّنھنّ جزءً ثمّ ادعھنّ یأتینك سعیاً و اعلم انّ اللہ عزیز حکیم (البقرۃ:۲۶۰)

کے ذیل میں بکوشش بلیغ اتم اکمل طور پر لکھی جا چکی ہے۔اس لئے اس جگہ بخوف طوالت و ملالت صرف حوالہ ہی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

جو لوگ آیت ہذا سے فی الواقع نفس الامر میں حضرت عیسی کے ذمہ مٹی یا گارے کے کھلونے پرندوں کی صورت بنانے اور پھر ان کو اڑانے کے بہتان و افتراء لگاتے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں کیونکہ رسل انبیاء تو صرف رد شرک و کفر کے لئے ہی مبعوث من اللہ ہوتے رہے ہیں ان کا خاص تو یہی فرض ہوتا ہے کہ لوگوں کی فطرت اللہ و خلق اللہ کی اصلاح اور اعتدال میں کوشش کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطر ت اللّٰہ الّتی فطر النّاس علیھا لا تبد یل لخلق اللّٰہ ذلك الدّین القیّم و لکنّ ا کثر النّاس لا یعلمو ن (الروم: ۳۰)

نہ کہ جانوروں کے بت بنا بنا کر وہ خود ہی کفر اور شرک جاری کرتے پھریں۔ معاذ اللہ جملہ رسل انبیاء خصوصاً حضرت عیسیٰ بھی اس قسم کے کفریات وخرافات سے بالکل پاک اور منزہ اور مبرا تھے ان کا صرف یہی کام تھا کہ عباد الرحمٰن کی اپنی طاقت وقدرت کے مطابق فطرت اللہ وخلق اللہ کو سنواریں اور درست کریں اور مطابق

ادع الی سبیل ربّك بالحکمة و المو عظة الحسنة و جا د لھم با لّتی ھی ا حسن۔ (النحل: ۱۲۵)۔

کے اس طرح محنت وحرج ومشقت وتکلیف اپنی جان پر گوارا کریں جس طرح کہ شکاری لوگ پرندوں کی تعلیم وتربیت میں گوناگوں رنگ برنگ کریں جس طرح کہ مشقت وحرج وتکلیف وغیرہ اپنے نفس پر گوارا کرتے ہیں عیسیٰ بھی لوگوں کو یہی ترغیب وتحریص کرتے تھے کہ میں تمہاری فطرت اللہ کو اس طرف درست کرونگا کہ جس طرح شکاری لوگ اپنے شکاری پرندوں کو تعلیم وتربیت سے درست کر لیتے ہیں حتیٰ کہ جہاں کہیں وہ شکاری پرندے ہوں جب کبھی ان کو بلایا جاوے تو فوراً ... ان کے پاس حاضر ہو جاتے ہیں گویا کہ وہ شکاری پرندے باوجود ایسی سخت وحشت ونفرت کے جو ن کی جبلت میں ہوتی ہے صرف بباعث تعلیم وتربیت کے ایسے فرمان بردار ہو جاتے ہیں کہ مثال مردہ بدست زندہ کی بن جاتے ہیں خاص یہی مراد ومفہوم آیت انی ا خلق لکم من الطین کھیئة الطیر .. اور بس۔

۲۶۔ طیراً اصل میں کطیراً ہے اور ك اس جگہ حذف کیا ہوا ہے جیسا کہ

و ا ختار موسی قو مه سبعین ر جلاً لمیقا تنا (الاعرا ف: ۱۵۵) میں من حرف محذوف ہے قو مه سے۔ وہاں بھی اصل میں من قو مه ہے۔ کتب نحو مغنی اللبیب وشرح ملا کے دیکھنے سے معلوم ہوجاتا ہے کہ حروف جار کسی مصلحت کی وجہ سے کسی کسی مقام پر کبھی کبھی حذف کئے جاتے ہیں اور طیراً میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی ان مخصوص چار شکاری ہے۔

چونکہ ابراہیم کو رب العالمین نے ہدایت وارشاد فرمایا تھا اور کہا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فخذ ار بعة من الطّير فصر هنّ اليك ثمّ اجعل علی کل جبل مّنهنّ جزءً ثمّ ادعهن یأ تینك سعیا (البقرة:۲۶۰)

یعنی آپ مانند چار مخصوص شکاری پرندوں (باز باشہ چرخ شاہین) کے ایمانی مردوں کو تعلیم و تربیت فرمائیں تاکہ وہ بالکل فرمان بردار کتاب اللہ المجید کے بن جائیں جس طرح کہ وہ چاروں مخصوص شکاری پرندے بذریعہ و وسیلہ تعلیم و تربیت اپنے اپنے شکاریوں کے تابعدار و فرمان بردار ہو جاتے ہیں پس آپ (حضرت ابراہیم) نے ہدایت وارشاد ربانی مردگان ایمانی کو تعلیم و تربیت فرمائی پھر عیسی نے باطاعت و امتثال

او لئك الذین هدا هم الله،(الز مر :۱۸)

او لئك الذین هد ی الله فبهدا هم اقتده (الانعام:۹۰)

اور :و اتبع سبیل من انا ب الیّ (لقمان :۱۵)

اور:فا تبعوا ملة ابرا هیم حنیفاً (آل عمرا ن : ۹۵)،

اور :لقد کا ن لكم فیهم اسوة حسنة لمن کا ن یر جوا الله و الیو م ا لآ خر۔ (الممتحنة :۶)

کے اتباع واقتداء ابراہیم کا کیا اور فرمایا کہ

انی ا خلق لكم من الطین کهیئة الطیر فا نفخ فیه فیکو ن طیراً با ذن الله (آل عمران:۴۹)

یعنی مطابق وموافق ابراہیم کے ہیں تمہاری فطرت وخلقت کو صحیح سالم اور درست کرونگا الی آخرہ خاص یہی مراد ومفہوم ہے

انی ا خلق لكم من الطین کهیئة الطیر فا نفخ فیه فیکو ن طیراً با ذن الله

کا اور بس ۔ فا عتبروا یا او لی ا لا بصار

۲۷ ۔ و ابری ا لا کمه میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی ایمانی اندھے ہیں۔ اس جگہ ا لا کمه سے جسمانی اندھے ہرگز مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ رسل انبیا ڈاکٹر وطبیب جسمانی نہیں ہوا کرتے کہ وہ جسمانی اندھوں کا نوں کا علاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معالجہ کرتے ہوں بلکہ وہ تو سراسر ایمانی حکیم ہوتے ہیں ایمانی بیماروں کی صحت وشفا کا حیلہ وتدبیر بذریعہ کتاب اللہ کیا کرتے ہیں قرآن مجید میں بہت جگہ کفار مشرکین کو اندھا کہا گیا ہے۔کما قال اللہ تعالی :

صم بکم عمی فھم لا یر جعو ن۔ (البقرہ :۱۸)

اور: ومثل الذین کفروا کمثل الذی ینعق بما لا یسمع اِلّا دعاء و نداء صم بکم عمی فھم لا یعقلو ن ۔(البقرۃ:۱۷۱)

اور: افأ نت تسمع الصم أو تھدی العمی و من کا ن فی ضلا ل مبین ۔(الز خر ف : ۴۰)

و ما انت بھاد العمی عن ضلا لتھم ۔(الروم:۵۳)

یہ چند آیات بطور نمونہ مشتے از خروار لکھے گئے ہیں ورنہ قرآن مجید میں اس قسم کی آیات بکثرت موجود ہیں جن میں کفار مشرکین وغیرہ مجرمین مفسدین کو اندھا کہا گیا ہے باوجودیکہ وہ جسمانی اندھے ہرگز نہ تھے اور نہ ہی ہوتے تھے صرف ایمانی اندھے ہی وہاں مراد ہیں۔غرض کہ جس طرح جملہ رسل انبیاء ایمانی اندھوں کو شفایاب کرتے چلے آئے ہیں اسی طرح عیسیٰ چونکہ اللہ کے رسول تھے اور ایمانی حکیم تھے اس لئے ان کا بھی بھاری فرض تھا کہ ایمانی اندھوں کو ہی صحت یاب وشفایاب کریں اور بس۔

۲۸۔ وا لا بر ص میں بھی الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی ایمانی ہے یہاں بھی جسمانی ابرص یعنی بدنی پھلہری والے ہرگز مراد نہیں ہو سکتے بلکہ محض ایمانی پھلہری والے مراد ہیں۔اور بس۔

یہاں بھی وہی دلائل موید ہیں جو کہ و ابریء ا لا کمہ میں ابھی متصل ہی ذکر ہو چکے ہیں بخوف طواف وملالت یہاں از سر نو نہیں لکھے گئے صرف حوالہ ہی پر اکتفا کیا گیا ہے۔ایمانی پھلہری والوں سے مراد وہ لوگ ہیں جو کہ نہ خالص کافر ہوں اور نہ خالص مومن بلکہ بین بین ہوں۔کما قال اللہ تعالی:

مذ بذ بین بین ذ لك لا الی ھؤلا ء و لا الی ھؤلاء و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا ۔(النساء:۱۴۳۔پ۵۔ع۱۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور: و من الناس من يقو ل آ منا بالله و باليو م الآ خر و ما هم بمؤ منين ۔(البقرۃ:۸)

اور: و يعجبك ا جسا مهم و ان يقو لوا تسمع لقو لهم كا نهم خشب مسندة (المنا فقون :٦٣)

اور: و من اهل المد ينة مر دوا على النفاق لا نعلمهم نحن نعلمهم(التو بة:١٠١)

اس قسم کے آیات قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں جن سے بعبارت نص قرآن مجید صریح صاف طور ظاہر و باہر ہوتا ہے کہ ہمیشہ ہر زمانہ میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے چلے آئے ہیں اور اب بھی موجود ہیں اور آئندہ بھی الی یوم القیامۃ ہوتے رہیں گے کہ نہ تو وہ خالص کافر ہی ہوں اور نہ ہی وہ خالص مومن کتاب اللہ کے بلکہ بین بین جس طرح کہ آج کل کے زمانہ میں بہت سے ایسے لوگ مثلاً وہابی اہل حدیث حنفی شافعی ،مالکی، حنبلی ،خارجی، شیعہ، اصولیہ، اخباریہ، زیدیہ، اسماعیلیہ، باطنیہ اور چشتی، نقش بندی ،سہروردی، قادری ،بابی، بہائی، نیچری ،مرزائی وغیرہ اپنی اپنی جگہ تو سب کے سب اپنے آپ کو مسلمان کہتے اور مسلمان ہی کہلاتے ہیں لیکن من حیث الایمان اور بحیثیت اعتقادات و اعمال وغیرہ کے نہ تو وہ صرف کتاب اللہ قرآن مجید کے پورے اور پکے مومن ہی ہیں، اور نہ وہ بالفاظ صریح زبانی طور پر کتاب اللہ المجید کے ماننے سے اقرار کر کے اس سے مطلق ،منکر اور کافر کہلانا ہی پسند و گوارا کرتے ہیں بلکہ بجائے اس کے مختلف ٹٹیوں کی آڑ میں شکار کھیلتے رہتے ہیں۔یعنی زبانی جمع خرچ میں تو برائے نام قرآن مجید کے مسلمان ہیں،لیکن عموماً عبادات و اطاعات وغیرہ جملہ امور دینی میں عمل درآمد ان کا اپنے اماموں ،مجتہدوں ، پیروں، مشائخوں، ولیوں، گدی نشینوں، باطل مرشدوں کے اقوال و حکایات و روایات و احادیث باطلہ و مفروضہ پر ہوتا ہے جو کہ کلہم محض خانہ ساز من گھڑت ہیں۔

پس ایسے ہی لوگوں کو قرآن مجید میں ا لا بر ص کہا گیا ہے یعنی ایمانی پھلہری والے لوگ جن کی مثال بعینہ ویسی ہی ہے جیسے کہ آدھے تیتر آدھے بٹیر، آدھے مسلمان آدھے کافر۔ یا یوں سمجھو کہ ان کی حالت ایمانی بالکل مبروص یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھلہری والوں کی طرح ہوتی ہے کہ کسی جگہ تو ان کے بدن پر سفید و شفاف داغ ہائے مرض برص اور کہیں کہیں ان کے بدن کی اصلی رنگت سیاہ یا گندمی وغیرہ برحال خود نمایاں وظاہر ہو رہی ہو غرض کہ یہ لوگ کسی مسئلہ میں قرآن مجید کے مطابق وموافق بھی بن جاتے ہیں جو مسئلہ قرآنی کہ ان کے مذہب میں بھی ویسا ہی موجود ہو اور کسی حالت میں خالص حنیف نرالے مومن کتاب اللہ المجید ہی کے ہو جاتے ہیں اور کسی حالت میں بالکل کافر و مشرک کتاب اللہ کے بن جاتے ہیں کما قال اللہ تعالی:

مذ بذبین بین ذ لك لا الی هؤلا ء و لا الی هؤلاء و من یضلل اللہ فلن تجد له سبیلا ۔(النساء:۱۴۳۔، پ۵۔ع ۱۸)

اور :و اذ ا لقوا الّذین آ منوا قا لوا آ منّا و اذا خلوا الی شیاطینهم قا لوا معکم انّما نحن مستهز ؤن ۔(البقرہ:۱۴)۔

جس طرح سابقہ جملہ رسل انبیاء کرام ایسے ایمانی پھلہری کے مریضوں کو شفایاب وتندرست کرتے رہے ہیں اسی طرح حضرت عیسی بھی محض ایمانی پھلہری کے بیماروں کو ہی صحت یاب وتندرست فرماتے تھے اور بس ۔ بوجہ من الوجوہ عیسی کا کوئی ذرہ بھر حق نہ تھا کہ وہ طب جسمانی وڈاکڑی وغیرہ میں مداخلت بے جا کریں

فا عتبروا یا اولی ا لا بصار اور و لیتذ کر او لو ا لا لبا ب

۲۹۔ و ابری ء ا لا کمه و ا لا بر ص وا حی المو تی با ذن اللہ ۔
اس جگہ المو تی میں الف لام عوض مضاف ہے جس کا معنی ایمانی ہے۔

یہاں بھی جسمانی مردوں کا زندہ کرنا ہرگز ہرگز وہم وخیال تک نہیں ہوسکتا خاص ایمانی مردوں ہی کا زندہ کرنا مراد ہے جس طرح جملہ رسل انبیاء صرف محض ایمانی مردوں ہی کو زندہ کرنے کے لئے مبعوث ومرسل من اللہ ہوتے رہے ہیں اسی طرح حضرت عیسی بھی چونکہ اللہ تعالی کے رسول تھے اور حکیم ایمانی تھے اس لئے ان کا بھی بھاری فرض تھا کہ وہ بھی صرف ایمانی مردوں ہی کو زندہ کریں اور بس ۔ قرآن مجید میں کفار مشرکین مجرمین مفسدین کو بہت جگہ ایمانی مردے بکثرت کہا گیا ہے کما ل قا ل تعا لی،

و لو شا ء اللہ لجعلهم امة وا حدة و لکن ید خل من یشا ء فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ر حمته و الظا لمو ن ما لهم من و لی و لا نصیر ۔ ام اتخذوا من دو نه او لیا ء فا الله هو الو لی و هو یحی المو تی و هو علی کل شیء قدیر ۔(الشوریٰ:۸۔۹)۔

اور :انّا نحن نحی المو تی و نکتب ما قد موا و آ ثار هم ۔ (یس : ۳۶) ۔

اور : انك لا تسمع المو تی ۔(النمل:۸۰)۔

اور :رب ا ر نی کیف تحی المو تی (البقرہ:۲۶۰)۔

اور: یا ایها الذین آ منوا استجیبو لله و للرسو ل اذا دعا کم لما یحییکم ۔(الانفال:۲۴۔پ۹ع۱۷)

آ یت با لا مذکورات سے بعبارت النص قر آ ن مجید اظہر من الشمس طور پر ظاہر وبا ہر ہے کہ مخالفین کفار مجر مین مفسدین و غیرہ طا غین کو مردہ ایما نی کہا گیا ہے ہمیشہ ہر زما نہ میں اول سے جملہ رسل انبیاء ایما نی مر دوں کے زندہ کر نے کے لئے مبعوث من اللہ ہو تے رہے ہیں اسی طرح عیسیٰ بھی چونکہ ایمانی مردوں کے زندہ کرنے کے لئے مرسل ومبعوث من اللہ ہو تے تھے پھر وہ کیوں نہ ایمانی مردوں کو زندہ کر یں مطا بق ہدا یت وارشاد وتعلیم کتاب اللہ المجید کے معا ذ اللہ حا شا للہ اگر بالفرض عیسیٰ کسی جسما نی مردہ کو زندہ کر تے تو بدرجہ عین الیقین وحق الیقین وہ با نی کفر وشرک ہو جا تے الله الصمد و لم یلد و لم یو لد کفر وشرک جاری کر نے سے بالکل پا ک ہے اس نے کبھی کسی زما نہ میں کفر وشرک جا ری نہیں کیا بلکہ کسی قسم کے کسی گناہ متعدی یا لازمی کا کبھی بھی کوئی امر صادر نہیں فر ما یا کما قا ل الله تعا لی:

انّ الله لا یأ مر بالفحشاء (الاعرا ف :۲۸)،

اور:ان الله یأ مر بالعدل و الا حسا ن و ا یتا ىء ذی القر بی و ینهی عن الفحشا ء و المنکر و البغی (النحل : ۹۰)

ایأ مر کم با لکفر بعد اذ انتم مسلمو ن (آ ل عمران : ۸۰)۔

اور: و ان تکفروا فان الله غنی عنکم ولا یر ضی لعباده الکفر (الز مر :۷)۔وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی آیات قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں جملہ آیات کتاب اللہ سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ کبھی کسی زمانہ میں بھی رب العالمین نے کفر و شرک وغیرہ جراثیم وفواحش کو ہرگز جائز و جاری نہیں فرمایا۔ چہ جائے کہ عیسیٰ کو خود ہی کفر وشرک کا حکم فرماوے اور اس کو بانی و مربی شرک جاری کراوے۔ کلا وحاشا ہرگز ایسا مہ کبھی نہیں ہوا۔

جو لوگ فی الواقع جسمانی اندھوں کو بینا کرنے اور جسمانی پھلہری والوں کو چنگا کرنے اور جسمانی مردوں کے زندہ کرنے کا بہتان وافتراء عیسیٰ پر خصوصاً اللہ پر لگا تے ہیں وہ سخت غلطی کرتے ہیں:

ما قدروا الله حق قدره ۔(پ۱۷ع۱۷)۔

اور: من اظلم ممن افترى على الله كذباً

اور: ربنا لا تجعلنا مع القوم الظالمين ۔ و نجنا برحمتك من القوم الكافرين

۳۰۔ و انبّئكم۔ یہ لفظ اس جگہ پر و ابلغکم کے معنوں میں ہے، مطابق

يايّها الرسول بلّغ ما انزل اليك من ربّك، و ان لم تفعل فما بلّغت رسالته و اللّه يعصمك من النّاس انّ الله لايهدى القوم الكافرين (المائدۃ:٦٧)

جملہ رسل انبیاء کا خاص یہی حق ہوتا ہے کہ وہ خاص اللہ ہی کی صرف رسالت ونبوت ہی کی تبلیغ کریں اور بس۔

جو لوگ آیت ہذا سے یہ وہم وخیال کرتے ہیں کہ عیسیٰ کے پاس جو شخص کچھ چیز اپنے گھر سے کھا کر آتا تھا سو وہ اس کو معلوم کر لیتے اور بتلا دیتے تھے کہ تم فلانی چیز گھر سے اس وقت کھا کر آئے ہو اور اگر کسی شخص کے گھر میں کوئی چیز بطور ذخیرہ جمع ہوتی تو وہ بھی از راہ غیب دانی کے بوجھ کر بتا دیتے تھے کہ تمہارے گھر میں اور گھر کے فلاں گوشہ میں فلانی چیز تم نے رکھی یا چھپائی ہوئی ہے بلکہ تمام لوگوں کو وہ الگ الگ طور پر یہ بھی بتا دیا کرتے تھے کہ تم اپنے گھر سے فلاں فلاں چیز کھا کر آئے ہو۔ اور فلاں فلاں چیز تمہارے گھروں کے فلاں فلاں گوشہ میں ذخیرہ پڑی ہوئی ہے یہ وہم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال کرنا سراسران کی حماقت وسفاہت کا ثمرہ ونتیجہ ہے

ما قدروا الله حق قدره ۔ (الانعام : ۹۱)

سبحا ن ر بك رب العزة عما يصفو ن۔ و سلا م على المر سلين۔ و الحمد لله رب العا لمين(الصافات : ۱۸۰۔۱۸۲)

اور : فا علموا ان الله يحو ل بين المر ء و قلبه ۔ و انه اليه تحشرو ن (الانفال : ۲٤)

(قل لا يعلم من فی السما وا ت و ا لا ر ض الغيب ا لا الله و ما يشعرو ن ايا ن يبعثو ن (النمل : ٦٥)

اور : و ما ادری ما يفعل بی و لا بكم (الاحقاف : ۹)

اور: ان الله عليم بذات الصدور (لقمان : ۲۳)

جملہ مذکورہ بالا آیات کتاب اللہ سے بعبارت النص قرآن مجید صریح طور پر ثابت ہے کہ غیب دانی صرف اللہ ہی کا خاصہ ہے ماسوائے علام الغیوب اور کوئی شخص بھی جملہ معشر الجن والانس وملائکہ مقربین الملا الاعلی میں سے بھی مستحق غیب دانی کا نہیں ہوسکتا ۔چونکہ عیسی بھی منجملہ رسل انبیاء کے ہیں،تو ان کا بھی کوئی حق نہ تھا کہ وہ غیبی کاموں میں مداخلت بے جا کر سکتے ۔پس بدرجہ عین الیقین وحق الیقین آیت ہذا و أنبّئكم بما تأكلو ن و ما تدّ خرو ن فی بيو تكم کا مفہوم ومراد یہی ہے کہ جو کہ ہم نے ترجمہ میں ظاہر و باہر کر دیا ہے۔

سوال : آیات قرآن مجید سے ثابت ہے کہ رسل انبیاء کو رب العالمین بعض بعض غیبوں پر مطلع کرتا رہا ہے کما قا ل الله تعا لی :

و ما كا ن الله ليطلعكم على الغيب و لكن الله يجتبی من رسله من يشا ء ...(آل عمران:۱۷۹)

اور عالم الغیب فلايظهر على غيبه ا حداً ۔الا من ار تضی من رسول فا نه يسلك من بين يد يه و من خلفه ر صداً ۔ليعلم ان قد ابلغوا رسا لا ت ر بهم و ا حا ط بما لديهم و احصى كل شیء عدداً (الجن:۲٦۔۲۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان ہر دو نمبروں کی آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ بعض رسل انبیاء کو بعض بعض غیبوں پر واقف کیا جاتا رہا ہے

جواب: لیعلم ان قد ابلغوا رسا لا ت ر بھم سے قطعی اور یقینی طور پر ظاہر و باہر ہو چکا ہے کہ سوائے احکام دین اسلام کے اور کسی چیز پر رسل انبیاء آگاہ نہیں ہوتے۔ قرآن مجید میں بائے بسم اللہ سورہ فاتحہ سے کر سورہ والناس کے آخری سین تک ما بین جو جو حالات رسل انبیاء کے ذکر کئے گئے ہیں منجملہ ان کے غیب دانی رسل انبیاء کی بھی مذکور و موجود ہے وہ سب کے سب بیانات دین اسلام ہی کے احکام ہیں کسی جگہ ترغیب وتحریص منظور ہوتی ہے اور کسی جگہ ترہیب وتخویف مدنظر ہوتی ہے بوجہ من الوجوہ کسی طرح کسی رسول کو بھی کسی امر غیبی سے آگاہ و واقف نہیں کیا گیا جو کہ احکام دین اسلام سے علاوہ ہو غرض کہ جو لوگ یہ وہم وخیال کرتے ہیں کہ علیم بذات الصدور خود ہی عیسی کو علم غیبی مرزوق وموہوب کر دیتا تھا جس کے ذریعہ سے آپ لوگوں کی کھائی ہوئی چیزیں معلوم کر لیتے اور ان کے گھروں میں ذخیرہ شدہ اشیاء کو بتلا دیتے تھے ان ظالموں مفسدوں کا یہ بھارتی بہتان وافتراء اللہ پر ہوتا ہے و من ا ظلم ممن افتری علی اللہ کذ با

۳۱۔ و ما تد خرو ن فی بیو تکم

سوال: کس چیز کا ذخیرہ کرنا گھروں میں حلال و جائز ہوتا ہے اور کس چیز کا ذخیرہ کرنا حرام و ناجائز ہے؟

جواب: اس بیان کی تفصیل وتشریح دوسری جگہ قرآن مجید میں مفصل ومشرح طور پر مذکور وموجود ہے کما قال اللہ تعالی:

و الّذین یکنزو ن الذّ ھب و الفضّة و لا ینفقو نھا فی سبیل اللّٰہ فبشّر ھم بعذا ب الیم ۔ یو م یحمی علیھا فی نار جھنّم فتکوی بھا جبا ھھم و ظھور ھم ھذا ما کنز تم لا نفسکم فذوقوا بما کنتم تکنز بو ن ۔(التو به : ٣٤)

ان آیات سے صریح صاف طور پر ظاہر و باہر ہوتا ہے کہ جن چیزوں سے اللہ تعالی کے فرضی حقوق ادا کئے جائیں یعنی زکوۃ وصدقات وغیرہ ان کو ذخیرہ کرنا اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھروں میں جمع رکھنا جائز ہوتا ہے اور جن چیزوں میں سے فرضی حقوق ادا نہ کئے جائیں ان کا ذخیرہ کرنا اور گھروں میں سینت رکھنا بالکل حرام وممنوع ہے

و لا یحسبن الذ ین یبخلو ن بما آ تا هم الله من فضله هو خیر لهم ۔ بل هو شر لهم سیطو قو ن ما بخلوا به یو م القیا مة (آ ل عمرا ن : ۱۸۰)

آیت ہذا سے یہی صریح صاف طور پر واضح وروشن ہوتا ہے کہ جس مال یا چیز سے کتاب اللہ کے بتائے ہوئے حقوق نہ ادا کئے جائیں، بلا ریب اس مال کا ذخیرہ کرنا یا اس کو اپنے گھروں میں سینت کر جمع رکھنا باعث وموجب عذاب قیامت کا ہوتا ہے اس کو گھروں میں ذخیرہ کرنا یا جمع رکھنا کہاں جائز ہوا۔

۳۲۔ مصدقاً میں اس جگہ تنوین حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی بالکل ہے۔

۳۳۔ حرِّ م علیکم آیت ہذا کی تفصیل وتشریح دوسری جگہ قرآن میں مذکور وموجود ہے۔ کما قال اللہ تعالی:

و علی الذین هادوا حر منا کل ذی ظفر و من البقر و الغنم حر منا علیهم لحو مها ا لا ما حملت ظهور ها او الحوا یا او ما ا كتلط بعظم ذلك جز ینا هم ببغیهم و انا لصادقون (الا نعا م : ۱٤٦۔

فبظلم من الذین ها دوا حر منا علیهم طیبا ت احلت لهم و بصدهم عن سبیل الله کثیراً (النسا ء : ۱٦۰)

آیات بالا مذکورات سے صریح صاف طور پر ظاہر و باہر ہے کہ چند اشیاء یہودیوں پر بند کی گئی تھیں بباعث ان کے ظلم وستم و بغاوت وشقاوت کے فی الواقع نفس الامر میں وہ اشیاء بالکل حلال طیب تھیں محض سزا کے طور پر چند روزہ ان کو محروم و بے نصیب کیا گیا خاص طور پر وہی اشیاء جو کہ ان پر بطور سزا کے چند روز بند کی گئیں تھیں پھر معرفت عیسی کے حلال کی گئیں یعنی کہ خاص ان ہی اشیاء کی رخصت واجازت دی گئی آیت:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلّ الطّعام کا ن حِلا لنبی اسرا ئیل الا ما حرّم اسرا ئیل علی نفسه (آل عمرا ن:۹۳)

کے ذیل میں انشاء اللہ پوری تشریح کی جاوے گی اس جگہ صرف اسی قدر بیان کرنے پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

۳۴۔ صراً میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی اللہ کیا گیا ہے۔

۳۵۔ الکفر میں اس جگہ الف لام عہدی علمی ہے جس کو عہدی ذہنی بھی کہا جاتا ہے اور اس کا معنی وہ ہے۔

۳۶۔ الی، اس جگہ الی ساتھ معنی فی کے ہے جیسا کہ

الله لا اله ا لا هو لیجمعنکم الی یو م القیا مه (النسا:۸۷۔)

دیکھو مغنی اللبیب باب تفسیر المفردات فصل الی۔ نیز کتاب قاموس، لسان العرب، ومنتہی الارب۔

۳۷۔ الحوار یو ن میں الف لام عوض مضا ف الیہ ہے جس کے معنی کتاب اللہ کے ہیں۔

۳۸۔ آ منا با لله میں حرف باء حروف صلہ موکدات میں سے ہے جس کا معنی صرف ہے۔

۳۹۔ با نّا مسلمو ن۔ اس جگہ حرف با ساتھ معنی علی کے ہے جیسا کہ

و من ان تا منه بقنطار ..

اور و اذا مرّوا بهم یتغامرون۔ (المطففین:۳۰۔ پارہ۳۰ع۸)

دیکھو مغنی اللبیب تفسیر المفردات فصل حرف باء، نیز قاموس، ولسان العرب و منتہی الارب۔

۴۰۔ الما کرین میں الف لام استغراقی افرادی ہے جس کا معنی تمام ہے۔

آیت ہذا سے بعبارت النص قرآن مجید صریح صاف طور پر اظہر من الشمس ہے کہ یہودیوں نے جو کہ ارادہ شبخونی وقتل عیسی کا کیا تھا، اس میں وہ بالکل بے مراد رہے اور حضرت عیسی ان کی خباثت ونجاست سے ہر طرح محفوظ و مامون رہے۔

بالمقابل رب العالمین نے خاص ان ہی کے حق میں ذلت و خواری و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرمساری و اہانت کی تدبیر فرمائی اور وہ تدبیر ربانی کما حقہ اتم و اکمل طور پر سرانجام باختتام ہوگئی۔ یعنی ان کے پیشوائے باطل کو خاص انہی کے ہاتھ سے سوائے عیسی کے سولی پر قتل کر ڈالا یا خالی سولی پر چڑھوا دیا۔

و اللہ خیر الماکرین سے خاص یہی مدعا ثابت ہے اور بس۔

معاذ اللہ اگر بالفرض وہ ظالم موذی کسی طرح بھی حضرت عیسی کو رنج والم بہم پہنچاتے تو و اللہ خیر الماکرین کیسے ثابت ہوسکتا۔

اس بیان کی تفصیل وتشریح پ ۶ ع ۲ آیت

و قولهم انّا قتلنا المسيح ابن مريم رسول الله و ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبّه لهم و انّ الّذين اختلفوا فيه لفي شك منه ما لهم به من علم الا اتّباع الظّنّ و ما قتلوه يقيناً۔ بل رفعه الله اليه و كان الله عزيزا حكيماً۔ و ان من اهل لكتاب الا ليو منّن به قبل موته و يوم القيامة يكون عليهم شهيدا (النساء: ۱۵۷۔۱۵۹)

کے ذیل میں بکوشش بلیغ اتم و اکمل طور پر ہوگی۔ بخوف طوالت و ملالت یہاں صرف اس قدر بیان کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے و اللہ خیر الماکرین کا صحیح مطلب اور اصل معنی سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ پہلے لفظ مکر کے معنی سمجھے جائیں پھر جہاں جہاں یہ لفظ آیا ہے اس کے ماقبل و مابعد کے مضمون پر نگاہ ڈالی جائے۔

پس واضح ہو کہ مکر عربی لفظ ہے۔ لسان العرب جو ایک بڑی مستند بیس جلدوں کی لغت ہے اس میں مکر کے معنی یہ لکھے ہیں:

اتقاع بلائه باعدائه دون اوليا

یعنی مصیبت کو دشمنوں پر واقع کرنا اور اس میں مکر کے معنی تدبیر کے بھی موجود ہیں۔

تاج العروس شرح قاموس میں لکھا ہے کہ مکر کی دو قسمیں ہیں۔ ایک قسم محمود ہے۔ جس سے کسی اچھے کام کرنے کے لئے کوشش کی جائے۔ اور دوسری قسم مذموم جس سے کسی برے کام کرنے کے لئے جد و جہد کیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجمع البحار میں بھی مکر کے معنی تدبیر ہی کے کئے گئے ہیں۔

الغرض کتب لغت میں مکر کے معنی تدبیر اور کسی اچھے کام کے لئے کوشش کرنا وغیرہ لکھے ہیں۔

اب ہم پھر آتے ہیں قرآن مجید کی طرف:

آیت و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین جس کا ترجمہ ہم نے متن میں کر دیا ہے اس کے پہلے کفار یہود کا ذکر چلا آتا ہے جو رسل انبیاء کو ہمیشہ تکلیف دینا چاہتے ہیں اور ان کے قتل پر آمادہ ہوتے اور ان کو ایذا دینے پر کمر باندھ لیتے ہیں عیسی نے بھی اپنی قوم کو ہر چند وعظ سنایا مگر قوم نے اس کو قبول نہ کیا، بلکہ حسب عادت مستمرہ کفار، و مکروا یعنی ان لوگوں نے مسیح کو سولی پر چڑھانے اور قتل کرنے کی تدبیریں کیں اور و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین یعنی اس کے برعکس خدا تعالی نے اپنے پیغمبر کو ان کے شر سے بچا لینے کی تدبیر کی۔ اور بالآخر خدائے غالب بزرگ کی تدبیر ہی غالب آئی کیونکہ وہ تمام تدبیر کرنے والوں سے بہت ہی بڑھ کر مدبر ہے۔

جو لوگ مکر کے معنی اس جگہ فریب سازی اور دھوکہ بازی وغیرہ لایعنی طور پر لیتے ہیں وہ سراسر اس میں اپنی حماقت وسفاہت کا اظہار کرتے ہیں۔ اولی الالباب و اولی الابصار منصف مزاج حق پرست اصحاب خود ہی ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ اس تمام واقعہ میں فریب کو کیا دخل اور دھوکہ کی کون سی صورت وراہ ہے۔

ایسا ہی دوسری جگہ پارہ ۹ ع ۱۸ قرآن مجید میں خدا تعالی اپنے پیغمبر محمد رسول اللہ کو اپنے احسان بتلاتا ہے کہ

تو وہ وقت یاد کر جب کہ کفار مکہ لوگ مکر یعنی سوچ بچار اور تدبیریں کرتے تھے کہ کسی نہ کسی طرح تجھے مارڈالیں یا قید کرلیں یا جلاوطن کر دیں

وہاں بھی یہی ارشاد ربانی نازل ہوا کما قال اللہ تبارک وتعالی:

و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین۔ پ ۹ ع ۱۸۔

یعنی کفار طرح طرح کی پیغمبر کو ضرر پہنچانے کے لئے تدبیریں کرتے تھے اور خدا تعالی بھی ان کے برعکس اپنے پیغمبر کے بچاؤ کی تدبیر کی۔ آخر خدا تعالی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ گے کسی کی تدبیر نہ چلی کیونکہ وہ تمام تدبیر کرنے والے لوگوں سے بہت ہی بڑھ کر تدبیر کرنے والا ہے۔

کیا کوئی معمولی سے معلولی شخص بھی ہوش و عقل سے کام لے کر کہہ سکتا ہے کہ ان آیات میں مکر کے معنی تدبیر کے نہیں ہیں؟

ہاں جو شخص علم عربی سے محض ناواقف و اجہل مطلق اور مطالب قرآن مجید سے مادرزاد اندھا و بہرہ و گونگا ہے اور قرآن مجید کو بھی پنجابی زبان میں ہی سمجھ بیٹھا ہے وہ البتہ اپنی نادانی و حماقت و سفاہت و جہالت و غباوت و شقاوت سے یہ کہہ سکتا ہے کہ یہاں مکر کے معنی فریب و دھوکہ کے ہیں مگر ایسے ویسے نامعقول لوگوں کی سنتا ہی کون ہے اور ان کی بات کا وزن ہی کیا ہے کیونکہ صاحب بصیرت لوگ تو قطعاً ان کی طرف متوجہ نہیں ہونگے بلکہ فی الفور بول اٹھیں گے کہ اس جگہ مکر کے معنی تدبیر ہی تدبیر ہیں اور بس۔

مکر کے معنے فریب صرف اس وقت اور اس جگہ لئے جائیں گے کہ جب اور جہاں اس کے معنی بالکل تدبیر کے نہ ہوسکیں۔ پس اس جگہ تو مکر کے معنی ہر طرح اور ہر صورت میں محض اور فقط تدبیر ہی تدبیر کے ہیں جو کہ قطعی اور یقینی طور پر درست اور نہایت ہی موزوں ہیں برخلاف اس کے فریب کے معنی یہاں کسی طریقہ اور کسی نہج پر بھی بن ہی نہیں سکتے کیونکہ وہ خدائے غالب و بزرگ کی دوسری صفات سبوح قدوس عزیز حکیم مدبر علی کل شیء قدیر وغیرہ کے سراسر خلاف ہیں حالانکہ قرآن مجید کا اصول یہ ہے کہ و لو کا ن من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ ا ختلا فاًکثیرا پس ایسی صورت و حالت میں خلاف اصل کوئی بھی ترجمہ صحیح ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں

و اذ قا ل اللہ یا عیسی انی متو فیك و را فعك الیّ و مطہر ك من الذین کفروا و جا عل الذین اتبعو ك فوق الذین کفروا الی یو م القیا مۃ ثم الیّ مر جعکم فا حکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون فاما الذین کفروا فا عذ بہم عذا باً شد یداً فی الد نیا و ا لآخر ہ و ما لہم من نا صرین ۔ و اما الذین آ منوا و عملوا الصا لحا ت فیو فیہم اجو ر ہم و اللہ لا یحب الظا لمین ۔ ذلك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتلو ہ علیك من ا لآ یا ت و الذ کر الحکیم۔ ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آ د م خلقه من ترا ب ثم قا ل له کن فیکو ن ۔ الحق من ر بك فلا تکن من الممتر ین ۔ فمن حا جك فیه من بعد ما جا ء ك من العلم فقل تعا لوا ندع ابنا ء نا و ابنا ء کم و نساء نا و نسا ء کم و انفسنا و انفسکم ثم نبتهل فنجعل لعنت اللہ علی الکا ذبین۔ ان هذا لهو القصص الحق و ما من اله ا لا اللہ ۔ و ان اللہ لهو العزیز الحکیم ۔ فا ن تو لوا فا ن اللہ علیم بالمفسدین (پ۳ ع۱۴)

تحقیق فر مایا اللہ تعالی نے (یہودیوں کے ارادہ قتل کے وقت) کہ اے عیسی (تو کچھ فکر نہ کر) کہ میں ضرور ہی تجھ کو موذ یوں ظالموں سے بالکل محفوظ و مامون رکھنگا یعنی ان سے بچا کر زند ہ صحیح و سالم تجھ کو اسی دنیا ہی میں کسی اور جگہ اپنی حفاظت میں اقا مت پذ یر رکھونگا خصوصاً میں بالکل پاک رکھونگا تجھ کو اس سے کہ وہ کا فر لوگ تجھ کو مس بھی کر سکیں ، اور کرونگا میں ان لوگوں کو جو کہ تیرے موا فق وہم خیال ہوں ۔ غالب ان لوگوں پر جو کہ تیرے مخالف ہوں روز قیا مت تک ۔ خاص میری ہی بارگا ہ میں ہوگی حاضری تم سب کی پس میں ہی فیصلہ کرونگا تم سب کے درمیان ہر ایک امر میں کہ جس میں تم باہم جھگڑ تے رہتے ہو سو وہ لوگ جو کہ کا فر ہوں کتاب اللہ، تو عذاب کرونگا میں ان کو عذاب طرح طرح کا جو کہ بہت ہی سخت ہوگا ، اس جہان دنیا میں اور آخرت میں بھی ، کیونکہ نہ ہوگا واسطے ان کے ہرگز کوئی بھی مدد گار اور وہ لوگ جو کہ ایمان رکھیں صرف کتاب اللہ ہی پر ، عموماً عمل نیک کریں کتاب اللہ کے بتائے ہوئے ، پس اللہ پورے پورے دے گا ان کو ثواب ان کے کیونکہ اللہ نہیں پسند کرتا کسی قسم کی حق تلفی کرنے والوں کو ۔

یہ عیسی کے رفع وغیرہ کا حال جو کہ بیان کرتے ہیں ہم اس کو صاف صاف تیرے آگے ۔ ہماری عظیم الشان جلیل القدر قدرتوں میں سے ہے اور اس میں بھاری عبرت ونصیحت ہے (عبادالرحمٰن کے لئے) اور وہ سراسر حکمت ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکمت ہے۔ تحقیق حال عیسیٰ کا (بن باپ پیدا ہونے میں) اللہ کے نزدیک مثل آدم کے ہے کیونکہ پیدا کیا اللہ نے آدم کو ذلیل وحقیر مٹی سے (بغیر ماں باپ کے) پھر (یہ بھی سنا دے اے صاحب قرآن) ..صرف ارادہ ہی کیا اللہ تعالیٰ نے آدم کے پیدا کرنے کا کہ ہو، پس وہ پیدا ہو گیا۔ (یہ تمثیل وتشبیہ) بالکل حق ہی حق ہے کیونکہ ذکر کی گئی ہے تیرے پروردگار کی طرف سے۔ پس مت ہو تو عیسیٰ کے بن باپ پیدا ہونے میں شک کرنے والوں میں سے۔ پھر بھی جو شخص ناحق جھگڑا کرے تجھ سے عیسیٰ کے بن باپ پیدا ہونے میں باوجودیکہ آ چکا ہے تیرے پاس صریح حکم صاف عبارت النص کتاب اللہ کا علم (اس بارہ میں) پس تو کہدے ان کو کہ آؤ تاکہ بلائیں ہم اپنے فرزند اور تمہارے فرزند اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں۔ پھر بڑے تضرع اور زاری کے ساتھ بددعا کریں (جھوٹوں پر) پس لعنت ڈالیں اللہ تعالیٰ کی عیسیٰ کے بارہ میں جھوٹ کہنے والوں پر۔ تحقیق خاص یہی بیان قرآنی اصلی واقعی حال ہے عیسیٰ کا جو کہ بالکل حق ہی حق ہے کیونکہ نہیں ہے ہرگز کوئی بزرگ کسی طرح سے ماسوائے اللہ تعالیٰ کے، اس لئے کہ تحقیق خاص اللہ ہی کے لئے حکمت ہوتی ہے پس اگر منہ پھیرو تم (عیسیٰ کے بارہ میں اس بیان قرآنی سے تو ہرگز خلاصی نہیں پاسکو گے کسی طرح سے بھی تم عذاب الٰہی سے) کیونکہ تحقیق اللہ جاننے والا ہے بہت اچھی طرح تمام فساد کرنے والوں کو۔

۱۔ آیت اذ قال اللہ یا عیسیٰ .. تختلفون کا تعلق وربط ماقبل و مکرو و مکر اللہ کے ساتھ اس طور پر ہے کہ ماقبل مختصر طور پر تدبیر ربانی مذکور ہے، بعدہ متصل ہی، اس کی تفصیل وتشریح ذکر کی گئی ہے کہ رب العالمین نے کس طرح تدبیر فرمائی۔ جس سے کہ حضرت عیسیٰؑ ظالموں اور موذیوں سے بالکل محفوظ و مامون زندہ صحیح وسالم رہ کر برحال و برقرار رہے۔ خاص یہی وجہ تعلق وربط آیت ہذا کا ماقبل سے ہے اور بس۔

۲۔ انّی متوفّیك..آیت ہذا میں توفّی کا معنی موت ہرگز نہیں ہوسکتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ جس قدر ہم آیت و یکلّم الناس فی المهد و کهلا کی تفصیل وتشریح میں آیات کتاب اللہ تحریر کر چکے ہیں وہ سب کی سب آیات اس جگہ لفظ تو فّی بمعنی موت منظور ومقبول نہیں کرتیں۔ چنانچہ آیت آیت و یکلّم الناس فی المهد و کهلا کے ذیل میں لکھے جا چکے ہیں۔ وہاں دیکھنے سے اظہر من الشّمس ہو جاتا ہے کہ آیت اذ قال الله یاعیسی انی متو فیك .. میں موت عیسیٰؑ کا ہرگز ذکر نہیں ہے بلکہ بجسد عنصری زندہ بالکل صحیح سالم یہودی موذیوں سے جدا کر کے اسی دنیا میں روئے زمین پر کسی اور جگہ بحفاظت تمام اقامت پذیر کر دینا ہی مراد ہے۔ کتب لغت لسان العرب و مصباح المنیر، قاموس، منتہی الارب وغیرہ میں تو فّی کے معنی سوائے موت کے اور بھی بہت سے آئے ہیں۔ یعنی قبض کرنا، پکڑنا، اخذ کرنا، پورا پورا لینا، جدا کرنا وغیرہ۔ پس کتب لغت کو دیکھو۔ اور خصوصاً قرآن مجید میں بھی تو فّی کے معنی سوائے موت کے بکثرت موجود ہیں۔ چونکہ ماقبل آیت و یکلم الناس کے بذیل برہان وفرقان رابع .. آیت

یو م یجمع اللّه الرّسل فیقو ل ما ذا ا جبتم، قا لوا لا علم لنا انّك انت علا م الغیو ب ۔ اذ قا ل اللّه یا عیسی ابن مر یم اذ کر نعمتی علیك و علی وا لد تك اذ ایّد تّك برو ح القدس تکلّم النّاس فی المهد و کهلا، و اذ علّمتك الکتاب و الحکمة و التّورا ة و ا لا نجیل ۔ و اذ تخلق من الطّین کهیئة الطّیر فتنفخ فیها فتکو ن طیراً با ذ نی و تبریء ا لا کمة و ا لا برص با ذ نی و اذ تخر ج المو تی با ذ نی و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك اذ جئتهم با لبیّنا ت فقا ل الّذین کفروا منهم ان هذا ا لّا سحر مّبین ۔ و اذ او حیت الی ا لحوا ر یین ان ء ا منوا بی و برسو لی قا لوا ء امنّا و اشهد باننا مسلمو ن ۔ و اذ قا ل الحوار یین یاعیسی ابن مر یم هل یستطیع ر بّك ان یّنزل علینا ما ئدة من السّماء قا ل اتّقوا الله ان کنتم مؤمنین ۔ قالوا نر ید ان نأکل منها و تطمئنّ قلو بنا و نعلم ان قد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدقنا و نکو ن علیها من الشّا هدین۔ قا ل عیسی ابن مر یم
اللهم ر بّنا انز ل علینا ما ئدة من السّما ء تکو ن لنا عیداً
لاوّلنا و ء اخر نا و آیة مّنك و ار زقنا و انت خیر الرا زقین ۔
قا ل اللّه انّی منز لها علیکم فمن یکفر بعد منکم فا نّی اعذّبه
عذا باً لا اعذّبه ا حداً من العا لمین ۔ و اذ قا ل الله یا عیسی
بن مر یم أأنت قلت للنّاس اتّخذو نی و امّی الھین من دو ن
اللّه قا ل سبحا نك ما یکو ن لی ان اقول ما لیس لی بحقّ، ان
کنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی و ا لا اعلم ما فی
نفسك انّك انت علّا م الغیو ب ۔ ما قلت لهم الّا ما امر تنی به
ان اعبدوا الله ر بّی و ربّکم و کنت علیهم شهیدا مّا دمت فیهم
فلمّا تو فّیتنی کنت انت الرّ قیب علیهم و انت علی کلّ شی
شهید ۔ (المائدة ۱۰۹۔۱۱۷۔پ ۷ ع ۵)

کی تفصیل وتشریح میں ہم چند آیات تحریر کر چکے ہیں جن سے کہ بعبارت النص قرآن مجید صریح صاف طور پر اظہر من الشمس ہو جاتا ہے کہ توفّی کے معنی قرآن مجید میں سوائے موت کے اور بھی بہت آئے ہیں وہاں دیکھنے سے کما حقہ تسلی واطمینان ہوسکتا ہے اس لئے اس جگہ انّی متو فیك ...میں صرف حوالہ ہی پر اکتفا کیا گیا ہے بخوف طوالت وملالت از سرنو اصالتاً واستقلالاً اس جگہ تو فی کے معنی دوبارہ تحریر نہیں کیے۔

۳۔ ورا فعك الیّ میں حرف واؤ واسطے تفسیر کے ہے جس کے معنی یعنی ہیں۔ چنانچہ کتاب مغنی اللبیب جلد دوم باب حرف واؤ فصل الثالث عشر میں دیکھو جیسا کہ:

انّما اشکوا بثّی و حز نی الی اللّه (یوسف:۸۶۔پ۱۳۔ع۴)

اور:او لئك علیهم صلواة من ر بهم و ر حمة (البقرة:۱۵۸)

اور:لا تر ی فیها عو جاً و لا امتا (طہ:۱۰۸)

میں بھی حرف واؤ واسطے تفسیر کے ہے اور قاموس، لسان العرب، منتہی الارب میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرف واؤ تفسیر کے واسطے مذکور وموجود ہے وہاں دیکھنے سے بھی تسلی واطمینان ہوسکتا ہے۔ ویسا ہی مانحن فیہ اعنی آیت و را فعك الیّ میں بھی حرف واؤ واسطے تفسیر کے ہے اور بس۔

۴۔ فو ق الذین کفروا ۔اس جگہ فوقیت سے مراد غلبہ با لحجت ہے۔ یعنی کہ اے عیسی جو لوگ تیرے موافق وہم خیال صرف کتاب المجید ہی کے مومن ہوں گے وہی ہمیشہ غالب رہیں گے ان لوگوں پر جو کہ کافر کتاب اللہ کے ہوں۔ الخ

اس مدعا کی تفصیل وتشریح بہت جگہ قرآن مجید میں مذکور وموجود ہے کما قال اللہ تعالی:

فا نّ حز ب اللہ ھم الغا لبو ن (الما ئدۃ:۵۶)۔

اور: ا لا ان حز ب اللہ ھم المفلحو ن (المجادلۃ:۲۲۔ پ ۲۸ ع ۳)

اور: کتب اللہ لا غلبن انا و رسلی (المجادلۃ:۲۱)۔

اور: و کذ لك ننجی المو منین (پ ۱۷ ع ۶)

آیات بالا مذکورات سے بعبارت النص قرآن مجید صریح طور پر ثابت ہے کہ ہمیشہ رسل انبیاء جو اعلی درجہ کے مومنین کتاب اللہ ہوتے ہیں کفار ومشرکین پر غالب و فائق بالحجت رہتے ہیں۔ بوجہ من الوجوہ کسی طرح وہ مغلوب ومقہور نہیں ہوتے۔ چونکہ حضرت عیسی بھی منجملہ رسل انبیاء کرام کے تھے اس لئے ان کے ساتھ بھی رب العالمین کا یہی وعدہ ہوا کہ:

و جا عل الذین اتبعو ك فو ق الذین کفروا الی یو م القیا مۃ
(آل عمران:۵۵)

ظاہری سلطنت وحکومت کا یہاں کسی طرح وہم وخیال نہیں ہوسکتا مطابق

تلك ا لا یا م ندا و لھا بین الناس ۔(آل عمران:۱۴۰)

اور: و لو لا دفع اللہ الناس بعضھم ببعض لفسدت ا لا ر ض و لکن اللہ ذو فضل علی العا لمین (البقرۃ: ۲۵۱)

جو لوگ آیت ہذا یعنی فوق الذین کفروا (آل عمرا ن: ۵۵) سے ظاہری سلطنت وحکومت مراد لیتے ہیں، وہ سخت غلطی کرتے ہیں۔ کیونکہ رسالت ونبوت کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق ظاہری سلطنت وحکومت کے ساتھ ضروری نہیں ہے۔ بوجہ من الوجوہ اس جگہ کسی طرح فوق کا معنی سلطنت وحکومت نہیں ہوسکتا۔ اس مدعا کی تفصیل وتشریح بہت جگہ آیات قرآن سے ظاہر وباہر ہے کما قال اللہ تعالی:

و رفع بعضکم فوق بعض درجات لیبلوکم فی ما آتاکم (الانعام، ۱۶۵)،

و فوق کل ذی علم علیم، (یوسف:۷۶)

و رفعنا بعضھم فوق بعض درجات لیتخذ بعضھم بعضا سخریّا۔(الزخرف:۳۲)۔

اور :یا ایھا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (الحجرات:۲)

آیات بالا مذکورات سے بعبارت النص قرآن مجید اظہر من الشمس طور پر ظاہر ہوا کہ اس جگہ فوق کا معنی سلطنت وحکومت یا بادشاہی نہیں ہوسکتی۔ بلکہ فوق کا معنی فوقیت فضیلت وترقی درجات ہوتی ہے۔

اسی طرح مانحن تفسیر آیت و جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا میں بھی خاص یہی فوقیت وفضیلت مراد ہے۔یعنی جو لوگ تیرے مطابق و موافق صرف کتاب اللہ ہی کے مومن مسلم رہیں گے وہ ہر طرح عنداللہ مجتبیٰ و مصطفیٰ و برگزیدہ و چیدہ ہوں گے ان لوگوں کی نسبت جو کہ کافر کتاب اللہ المجید کے ہوں خاص یہی مراد ومفہوم ہے فوق الذین کفروا سے اور بس۔

۵۔ عذاباً میں تنوین نوعیت کے واسطے ہے جس کا معنی طرح طرح کا ہے

۶۔ شدیداً میں تنوین تعظیم کے واسطے ہے جس کا معنی بہت ہی ہے۔

۷۔ الدنیا میں اس جگہ الف لام عہدی حضوری ہے جس کا معنی اس جہان ہے۔

۸۔ من ناصرین میں من حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی ہرگز ہے۔

۸۔ و عملوا الصالحات میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی کتاب اللہ ہے۔

۱۰۔ الظا لمین میں یہاں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی کسی قسم کی ہے۔

۱۱۔ ذ لك ۔کتب نحو شرح ملا و مغنی اللبیب وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ذ لك مشار الیہ بعید ہوتا ہے کسی جگہ بعد مکانی اور کسی جگہ بعد زمانی .... یہاں مشار الیہ انی متو فیك و را فعك ... تختلفو ن ہے چونکہ یہودیوں موذیوں سے عیسی کو بجسد عنصری زندہ صحیح سالم بالکل محفوظ و ماموں الگ کر کے کسی دوسری جگہ برحال و برقرار اقامت پذیر کر رکھنا سراسر خوارق عادت اور غیر معمولی بات ہے یعنی عوام الناس کے فہم وادراک سے بالکل بعید وغریب ہے اس لئے علیم بذات الصدور نے اس جگہ آئے

ذ لك نتلو ہ علیك من ا لآ یا ت و الذ کر الحکیم

(آل عمرا ن :۵۸)

میں لفظ ذ لك اسم اشارہ ذکر فرمایا جس کا مشار الیہ بالکل بعید ہی ہوتا ہے۔

بہت ہی بڑھ کر چند ضروری امورات در بارہ عیسی قابل توجہ ہیں۔

اگر حضرت عیسیٰؑ کو بالکل زندہ صحیح وسالم موذیوں ظالموں کے پنجہ سے بچا کر اللہ نے اسی عالم دنیا میں کسی خاص جگہ اپنی حفاظت سے اقامت پذیر فرما دیا، اور یہ کہ اگر حضرت عیسیٰؑ کی وفات بھی ابھی تک وقوع میں نہیں آئی بلکہ وہ ہنوز ہر طرح بخیر و عافیت زندہ اور صحیح وسلامت دنیا میں کسی نہ کسی جگہ موجود ہیں، اور یہ کہ اگر وہ ضرور زمانہ قرب قیامت میں ظاہر ہو کر بنی اسرائیل یہود ونصاری کے توہمات وخیالات باطلہ کی تردید وتکذیب کر کے ان کی افراط وتفریط وغلو ومبالغہ وغیرہ کو مٹائیں گے، جیسا کہ متن مضمون ہذا میں اس سے پیشتر مفصل ومشرح طور پر مذکور ہو چکا ہے، تو پھر اس موقعہ پر عوام الناس کی طرف سے یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب یہ بات ہے تو ایسی حالت میں آج کل عیسی دنیا کے کس ملک و جزیرہ کس شہر کس قصبہ وقریہ یا جنگل یا دشت و جبال وغیرہ میں مسکن گذین وا اقامت پذیر ہیں؟ آیا شیعہ لوگوں کے زعم باطل ووہم وخیال وغیرہ کے مطابق ان کے فرضی مہدی آخر الزمان کی طرح سامرہ یا غار سرمن رائے میں، چوروں کی طرح چھپے بیٹھے ہیں جہاں سے وہ اپنے وقت معہودہ وموعودہ پر نکل کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار دانگ عالم میں ایک شور شغب سا مچائیں گے اور بزعم ان کے غلغلہ دین بلند کریں۔ یا یہ کہ اس وقت وہ کسی اور مخفی و محفوظ جگہ سادھوں جوگیوں سنیاسیوں بیراگیوں وغیرہ ہندو تپسیوں، رشیوں منیوں کی طرح کوئی گپھا بنا کر اس میں دم سادھ کر، یا کپالی یا تاڑی وغیرہ چڑھا کر عمل حبس الدم کے ذریعہ ابھی تک زندہ وجی قائم و موجود ہیں۔ اور وقت مقررہ پر اس خم افلاطون کے طلسم کو توڑ پھوڑ کر نکل آئیں گے؟ یا یہ کہ بالفعل وہ کہیں عام کوچہ گرفقیروں وغیرہ کے لباس میں شہر بہ شہر اور ملک بملک یوں ہی معرض گمنامی و کس مپرسی میں ہی پھرتے رہتے ہیں اور وقت معینہ پر خود بخود اپنے آپ کو کسی نمایاں جگہ پر آ کر یہ ظاہر کر دیں گے کہ میں ہی عیسی بن مریم ہوں وغیرہ۔ نظر بر جملہ حالات مذکورہ بالا یہ امر کس طرح قرین قیاس ہوسکتا ہے کہ آج انیس سو برس سے زیادہ عرصہ تک بھی کسی کو ان کا کہیں کھوج و نشان تک بھی نہ مل سکا ہو۔ خصوصاً موجودہ زمانہ میں جب کہ علم کی روشنی ہر چہار سو اطراف و اکناف عالم میں پھیلی ہوئی ہے اور جغرافیہ دان سیاحوں نے دنیا کا گوشہ گوشہ اور کونہ کونہ چھان مارا ہے۔ مستزاد براں ہر ایک سلطنت کی طرف سے اس کے تمام ممالک محروسہ کی حسب ضابطہ مردم شماری بڑی حزم و احتیاط و کمال نگرانی کے ساتھ ہر چند سال کے بعد ہوتی رہتی ہے تو ایسی صورتوں میں اگر فی الواقع و فی الحقیقت عیسی کسی جگہ ہوتے تو ضرور بالضرور کہیں نہ کہیں سے ان کا کچھ نہ کچھ پتہ پختہ طور سے مل ہی جاتا۔ اور جب کہ آج تک ایسا نہیں ہوا تو پھر کوئی وجہ کافی و وافی قرین قیاس نہیں ہے کہ عیسی کا کہیں اسی روئے زمین اور پردہ عالم پر زندہ و صحیح سلامت محفوظ و مامون طور پر موجود ہونا صحیح و درست تسلیم کیا جاسکے بلکہ کوئی جغرافیہ دان بھی ہرگز اس کو ٹھیک نہیں کہہ سکتا۔

جواب: اس مظنہ کا جو کہ محض بوجہ عدم وسعت معلومات اور بسبب تنگ و محدود دائرہ علمی کے صرف پاؤ پڑھے نیوفیشن کے دیسی جنٹل مینوں کو پیدا مل سکتا ہے یہ ہے کہ وہ اس معاملہ میں اچھی طرح لیاقت و قابلیت سے غور و تفکر اور تدبر و تفقہ نہیں کر سکے کیا معنی کہ خود انہی کے مسلمہ علوم جغرافیہ و تواریخ پکار پکار کر اس امر کی علی الاعلان شہادت دے رہے ہیں کہ سارے نظام شمسی کا تو کیا ذکر ہے ابھی تک صرف اسی بیضوی یا کروی کرۃ الارض کے برو بحر و جزائر کا تمام حال بھی من کل الوجوہ اتم و اکمل طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو معلوم نہیں ہوسکا۔ اور اسی واسطے پوری طرح وہ ضبط تحریر میں بھی نہیں آسکا چنانچہ یہ امر واقعی ہے کہ ملک امریکہ جو کہ ایک بڑا بھاری براعظم ہے جس کو لوگ نئی دنیا بھی کہتے ہیں وہ آج سے چند صدیوں پہلے تک کسی کو معلوم بھی نہ تھا اور نہ کوئی بشر اس کا نام ونشان تک بھی جانتا تھا کہ پردہ عالم میں کوئی اس نام یا اس نشان کا کوئی اور بھی ملک واقع ہے۔ صرف کولمبس جہازی ملاح کا جہاز اتفاقاً راستہ انڈیا کا تلاش کرتے ہوئے کسی طوفان آب و باد بحر کی وجہ سے اس براعظم کے کسی کنارہ پر جالگا تھا، جس سے یہ ملک بھی دریافت ہوگیا۔ ورنہ پہلے اس کو کون جانتا تھا۔

بڑے بڑے حکماء و فلاسفر یونان مثلاً افلاطون، ارسطو، سقراط، بقراط، بطلیموس، فیثاغورث وغیرہ بھی یہیں موجود تھے مگر کسی کو اتنی خبر تک بھی نہیں تھی کہ اتنا بڑا براعظم دنیا میں اور بھی موجود ہے جو کہ ان کی قرار دادہ ہفت اقالیم سے علاوہ ہے۔ اور وہاں بھی مثل براعظم ہائے ایشیاء و افریقہ و یورپ کے بے شمار خلق خدا آباد و سکونت پذیر ہے۔

جب ایسے ایسے حکماء و فلاسفران کے علم ومعلومات کا دائرہ اس قدر تنگ و محدود تسلیم کیا جاتا ہے جس پر کہ پنجاب کے پہاڑیوں کی یہ ضرب المثل پوری طرح صادق آتی ہے کہ ڈھانگو سے پرے کوئی دیس ہی نہیں، تو پھر آج کل معمولی نئی روشنی والوں کی معلومات جغرافیہ کی نسبت بھی یہ کہاں تک باور کیا جاسکتا ہے کہ وہ دنیا بھر کی تمام آبادیوں جنگلوں سمندروں پہاڑوں کے جملہ کونوں کھنڈروں کی اینٹوں و پتھروں وغیرہ کے نیچے کے حالات پر بھی کامل و مکمل طور سے حاوی ہوگئے ہیں۔

یہ عجیب بات ہے کہ ایسے معترض سائل صاحبان کی حالت کا نقشہ بعینہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ خود تو تمام ملکوں کے نقشہ جات واٹلس اور روئے زمین کا گلوب ملاحظہ کرتے رہتے ہیں اور اپنی آنکھوں کے سامنے دنیا بھر کو ایسا سمجھتے ہیں جیسا کہ ایک نارنگی یا گیند، لیکن اتنی خبر نہیں رکھتے کہ خاص انہی کے مقام رہائش یا سکونتی شہر کے اصل حالات کیا ہیں، اور وہاں کے ساکنان کون کون اور کہاں کہاں اور کس کس طرح اقامت پذیر ہیں۔ یہ لوگ یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ جغرافیہ مفتاح الارض، یا کسی اور بڑے انگریزی جغرافیہ یا اٹلس کے نقشہ جات وغیرہ میں جس قدر ملک اور جزیرے بحر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحیرے، خلیجیں، آبنائیں، خاکنائیں، راسیں وغیرہ موجود ہیں پس سارے کے سارے کرۃ الارض میں صرف اسی قدر کائنات موجود ہے اس کے سوا یا اس کے علاوہ اور کوئی ملک یا جزیرہ ان کے وہم وگمان تک میں بھی موجود نہیں اور نہ ہوگا یہ ان کی صریح غلطی اور بھاری کج فہمی ہے۔ کیونکہ وہ جان سکتے ہیں کہ آج سے چند سال پیشتر جزائر آسٹریلیا وغیرہ کو کون جانتا تھا، اور کیوں جانیں یہ ابھی کی تازہ تازہ دریافت کا نتیجہ ہے کہ قطب شمالی کی مہم دریافت اور اس طرف کے سیر وسفر اور سیاحت میں ہی ایک اتنے بڑے وسیع ملک یعنی جزیرہ گرین لینڈ کا پتہ ملا ہے جہاں ہزارہا بلکہ لکھوکہا مخلوق خدا نہایت ہی امن وامان سے کمال محفوظ و مامون طور پر مدت مدید سے بس رہی ہے، جن کی کوئی بھی خبر آج تک ایں روئے دنیا وایں سوئے عالم کے رہنے والوں کو مطلق نہیں تھی۔ صرف جزیرہ گرین لینڈ وغیرہ ممالک کے اب دریافت ہونے پر ہی کچھ موقوف نہیں ہے، بلکہ روز بروز نئے سے نئے جزیرے اور جدید سے جدید ملک دور دراز مسافت ہائے بحری میں ابھی بھی دریافت ومعلوم ہوتے رہتے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ انشاء اللہ

چنانچہ قطب جنوبی کا ابھی تک کسی کو کچھ بھی حال معلوم نہیں ہوسکا، اور نہ کوئی مہم ہی آج تک اس طرف بھیجنے کا کسی سلطنت کی طرف سے بھی انتظام و بندوبست یا اس کا کچھ تہیہ وغیرہ ظہور میں آیا ہے۔ تاحال فقط قطب شمالی و بحر منجمد وظلمات وغیرہ کے حالات میں کئی ایک سیاحوں کی مہمیں مصروف کار ہیں جن سے عجائب وغرائب اسرار عالم تازہ بتازہ منکشف ہوتے ہیں اسی طرح جب کہ کوئی مہم قطب جنوبی کی طرف بھی متوجہ ہوگی تو یہ ناممکن وغیرا غلب ہے کہ اس طرف بھی کئی ایک نئے سے نئے جزیرے اور ملک وغیرہ دریافت نہ ہوں۔

پس حضرت عیسیٰ کے اسی دنیا میں اس وقت کسی جگہ اسی روئے زمین ہی پر موجود اقامت پذیر نسبت مندرجہ بالا، اعتراض یا سوال کرنا سراسر معترض یا سائلین کی لاعلمی جغرافیہ، و نابلدی علم نظم الممالک کا ثمرہ ونتیجہ ہے اور بس۔

یہاں پر ایک اور بات بھی جتا دینی ضروری ہے کہ جو لوگ یہ سمجھ رہے ہیں کہ تمام دریافت شدہ ملکوں اور سلطنتوں کے نظم ونسق ایسے پورے طور پر پختہ اور آئینہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح صاف وشفاف ہیں کہ وہاں کے افسران اپنی مملکت کے ذرہ ذرہ کے حالات سے واقفیت وآگاہ رکھتے ہیں یہ بھی محض ایسا سمجھنے والوں کی ناواقفیت اور علم سیاست مدن سے لاعلمیت کا ثمرہ ہے، ورنہ ہر شخص جس کے سر میں کچھ تھوڑا سا بھی مغز ودماغ اور اس کے مغز ودماغ میں تھوڑی سی بھی عقل کا مادہ موجود ہے، وہ بخوبی جانتا اور سمجھ سکتا ہے کہ کسی ملک کی گورنمنٹ سے بھی ایسا انتظام ہونا ہرگز ہرگز ممکن نہیں ہے کہ وہ اپنے جملہ افراد رعایا کے پورے پورے حالات تاریخی کو حسب ونسب و بیوگرافی بمعہ ان کی فوٹوگراف تصویروں یا مجسموں وغیرہ کو اپنے کسی دفتر میں مکمل ومفصل طور پر مرتب ومدون کر سکے جس سے عندالدریافت معلوم ہوسکے کہ ہمارے یہاں فلاں شخص جو ہے وہی عیسی ابن مریم ہیں۔ بلکہ بالفرض محال اگر ایسا انتظام وبندوبست کیا بھی کیا جائے تو اس حالت میں بھی یہ امر ہرگز دریافت نہیں ہوسکتا کہ عیسی کہاں رونق افروز ہیں اور وہ کون ہیں؟ نظر بحالات صدر اس امر میں کسی شک وشبہ کی ہرگز کوئی بھی گنجائش نہیں ہو سکتی کہ عیسی کا اسی دنیا میں اور اسی روئے زمین ہی پر صحیح وسلامت زندہ وموجود رہنا اور یہیں کسی جگہ محفوظ و مامون طور سے اقامت پذیر ہونا موجود زمانہ کے علم جغرافیہ یا پولیٹکل اکانومی وغیرہ کی رو سے کسی طرح مغائر وناممکن ہوسکے۔ زیادہ کیا لکھا جائے عاقلاں را اشارہ کافی ست۔

باقی رہی یہ بات کہ گو حضرت عیسیؑ کا اسی دنیا میں کسی جگہ موجود ہونا تو بروئے علم جغرافیہ ناممکن نہیں ہے لیکن سائل صاحب اب ہم سے یہ پوچھتے ہیں کہ آخر وہ ہیں کس جگہ اور کس حالت میں ہیں۔

اس کا جواب معقول پسند وحکیم مزاج لوگوں کو خطاب کر کے دینا تو کچھ ضروری نہیں ہے کیونکہ وہ خود ہی جانتے ہیں کہ جب ایک امر کا ہونا ممکنات سے ثابت ہو جائے تو پھر میں چون وچرا وچنیں وچناں کی کوئی بھی حاجت نہیں ہوا کرتی۔

البتہ محالات عقلی مثلاً عیسیؑ کا آسمان پر زندہ بجسدہ العنصری اٹھایا جانا اور وہاں ان کا آج تک زندہ موجود ہونا اور پھر قرب قیامت میں ان کا زمین پر اترنا، اور مہدی کے ساتھ مل کر سلطنت کرنا، اور پھر بڈھے ہوکر یہاں مرنا وغیرہ اور اسی طرح ادریس کا بھی زندہ آسمان پر اٹھا کر لے جانا یا محمد رسول اللہ ﷺ کا براق پر سوار ہو کر شب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معراج میں ساتوں آسمانوں کی سیر کرآنا وغیرہ، یہ امور خلاف فطرت انسانی ایسے ہیں کہ اگر کوئی شخص ان کی تائید میں کچھ استدلال کرے تو بے شک اس کا ذمہ ہے کہ ہر طرح عقلاً وعملاً اپنے دعوی کا ثبوت پیش کرے۔ ازبسکہ ہمارے مذکورہ مدعا کے ماننے میں اہل علم وصاحب عقل لوگوں کو بامعان نظر ہے، کسی طرح کی کوئی بھی عقلی رکاوٹ حائل نہیں ہوسکتی۔ صرف منقولات مقلدانہ پر چلنے والے جن کی نظر میں لاکھ معقولات مسلمہ کو ان کی ایک ادنی سی روایت بھی باطل کرسکتی، البتہ ہم پر کچھ منہ آسکتے ہیں۔ لہذا ہم اس جگہ ان ہی کی خاطر سے چند واقعات کے حوالہ جات خاص آیات کتاب اللہ المجید سے پیش کرتے ہیں جن کو وہ سب کے سب متفق علیہ تسلیم کررہے ہیں اور جن کے معنوں اور مطالب ظواہر میں بھی کسی کو کچھ اختلاف نہیں ہے بلکہ خود ان کی خانہ ساز من گھڑت حکایات و روایات بھی اس نفس مضمون کے برعکس نہیں ہیں بلکہ زیادہ سے زیادہ تشریحات وتفصیلات کے ساتھ تائید ہی تائید میں ملتی ہیں بہرحال وہ واقعات حسب ذیل ہیں:

۱۔ و کذلك مکّنّا لیوسف فی الارض یتبوّأ منها حیث یشاء، نصیب برحمتنا من نشاء و لا نضیع اجر المحسنین ۔ و لأجر الآخرة خیر للذین آمنوا و کانوا یتقون ۔ و جاء أخوة یوسف فد خلوا علیه فعرفهم و هم له منکرون۔ و لمّا جهّزهم بجهازهم قال أیتونی بأخ لکم من ابیکم، ألا ترون انّی او فی الکیل و انا خیر المنزلین ۔ فان لم تأتونی به فلا کیل لکم عندی و لا تقربون ۔ قالوا سنرا ود عنه اباه و انّا لفاعلون ۔ و قال لفتیاه اجعلوا بضاعتهم فی رحالهم لعلّهم یعرفونها اذا انقلبوا الی اهلهم لعلّهم یرجعون ۔ فلما رجعوا الی ابیهم قالوا یآ ابانا منِع منّا الکیل فارسِل معنا اخانا نکتل و انّا له لحافظون ۔ قال هل ءامنکم علیه الا کما أمنتکم علی اخیه من قبل فالله خیر حافظا و هو ارحم الراحمین۔ و لمّا فتحوا متاعهم و جدوا بضاعتهم ردّت الیهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قا لوا یا ا با نا ما نبغی هذه بضا عتنا ردّت الینا و نمیر ا هلنا
و نحفظ ا خا نا و نز دا د کیل بعیر۔ قا ل لن ار سله معکم
حتی تؤتو ن مو ثقا من الله لتأتیننی به ا لا ان یحا ط بکم ،
فلما ء ا تو ہ مو ثقهم قا ل الله علی ما نقو ل و کیل ۔ و قا ل یا
بنی لا تد خلوا من با بٍ وا حدٍ و ا د خلوا من ابوا بٍ متفرقة
و ما ا غنی عنکم من الله من شیء ان الحکم ا لّا لله علیه
توکلت و علیه فلیتو کل المتو کلو ن ۔ و لمّا د خلوا من حیث
امر هم ابو هم ما کا ن یغنی عنهم من الله من شیء ا لّا حا جة
فی نفس یعقو ب قضا ها و انه لذو علم لما علمناه و لکن
اکثر الناس لا یعلمو ن ۔ و لمّا دخلوا علی یوسف آ وی الیه
اخا ہ قا ل انّی انا ا خو ك فلا تبتئس بما کا نوا یعملو ن ۔ فلمّا
جهّز هم بجها ز هم جعل السّقا یة فی ر حل ا خیه ثم ا ذّن
موذن ایّتها العیر انکم لسارقو ن ۔ قا لوا و أقبلوا علیهم ما ذا
تفقدو ن ۔ قا لوا نفقد صوا ع الملكِ و لمن جا ء به حمل بعیر و
انا به زعیم ۔ قا لوا تا لله لقد علمتم ما جئنا لنفسد فی ا لا رض
و ما کنّا سا ر قین ۔ قا لوا فما جزا ء ہ ان کنتم کا ذبین ۔ قا لوا
جزا ء ہ من وجِد فی ر حله فهو جزا ء ہ کذ لك نجزی الظالمین
۔ فبدأ بأوعیتهم قبل و عا ء ا خیه ثم استخر جها من وعا ء
اخیه کذ لك کد نا لیو سف ما کا ن لیأخذ ا خا ہ فی دین الملك
الّا ان یشا ء الله نر فع در جا ت من نشا ء و فوق کل ذی علم
علیم ۔ قا لوا ان یسرق فقد سرق ا خ له من قبل فأسرّ ها
یوسف فی نفسه و لم یبد ها لهم قا ل انتم شرّ مکا نا و الله
اعلم بما تصفو ن۔قا لوا یا ایّها العزیز انّ له اباّ شیخاً کبیراً
فخذ ا حد نا مکا نه انا نر ا ك من المحسنین ، قا ل معا ذ الله
ان نأخذ ا لّا من و جد نا متا عنا عنده انّا اذا لظالمو ن ، فلما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استیئسوا منه خلصوا نجیّا قا ل کبیر هم الم تعلموا انّ ابا کم
قد ا خذ علیکم مو ثقاً من الله و من قبل ما فر طّتم فی یو سف
فلن ابر ح ا لا ر ض حتی یأذن لی ابی او یحکم الله لی و هو
خیر الحا کمین۔ ار جعوا الی ابیکم فقو لوا یا ابا نا انّ ابنك
سرق و ما شهد نا الّا بما علمنا و ما کنّا للغیب حا فظین ۔ و
سئل القر یة التی کنّا فیها و العیر التی اقبلنا فیها و انا
لصادقو ن ۔ قال بل سوّلت انفسکم امراً فصبر جمیل عسی
الله ان یأتینی بهم جمیعا انه هو العلیم الحکیم ۔ و تو لّی عنهم
و قا ل یآ سفی علی یوسف و ابیضّت عینا ه من الحز ن فهو
کظیم ۔ قا لوا تا لله تفتؤا تذ کر یو سف حتّی تکو ن حر ضا
او تکو ن من الها لکین ۔ قا ل انّما اشکوا بثّی و حز نی الی الله
و اعلم من الله ما لا تعلمو ن۔ یا بنیّ ا ذ هبوا فتحسّسوا من
یوسف و ا خیه و لا تایئسوا من رو ح الله انة لا یائیس من
رو ح الله ا لا القو م الکا فرو ن ۔فلما د خلوا علیه قا لوا یا ایّها
العزیز مسّنا و اهلنا الضّرّ و جئنا ببضاعة مزجا ة فأوف لنا
الکیل و تصدّق علینا ان الله یجز ی المتصدقین ، قا ل هل
علمتم ما فعلتم بیو سف و اخیه اذ انتم جا هلو ن ۔قا لوا أ ء نك
لأنت یوسف، قا ل انا یوسف و هذا ا خی قد منّ الله علینا انه
من یتّق و یصبر فا ن الله لا یضع ا جر المحسنین ۔ قا لوا
تالله لقد ء ا ثر ك الله علینا و ان کنّا لخا طئین ۔ قا ل لا
تثریب علیکم الیو م یغفر الله لکم و هو ار حم الرا حمین ۔
اذهبوا بقمیصی هذا فألقوه علی و جه ابی یأت بصیراً و
آتونی باهلکم اجمعین ، و لمّا فصلت العیر قا ل ابو هم انّی
لاجد ر یح یو سف لو لا ان تفنّدو ن ۔ قا لوا تا للّه انّك لفی
ضلا لك القدیم (یوسف:۵٦-۹۵-پ۱۳-ع۱تا۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیات بالا مذکورات سے بعبارت النص قرآن مجید اظہر من الشمّس طور پر واضح وروشن ہے کہ حضرت یوسفؑ تو ملک مصر میں وہاں کے بادشاہ کی طرف سے بطور نائب سلطنت یا وائسرائے یا وزیراعظم وغیرہ حکومت وسلطنت کر رہے تھے، لیکن دوسری طرف، مصر سے قریب ہی حضرت یعقوبؑ باوجودیکہ وہ اولوالعزم رسل انبیاء میں سے تھے اور بذریعہ جبریل، اللہ تعالیٰ سے حضرت یوسفؑ کے حالات دریافت فرما سکتے تھے۔ پھر بھی وہ حضرت یوسفؑ کے حالات سے بالکل بے خبر تھے۔ خصوصاً حضرت یوسف کے بھائی۔ اسی حالت سلطنت وحکومت ہی میں جب ان کی خدمت مبارک میں مشرف ہوئے، تو اس وقت حضرت یوسفؑ نے سب بھائیوں کو قطعی اور یقینی طور پر پہچان لیا، لیکن بھائیوں کو کوئی وہم وخیال تک بھی حضرت یوسفؑ کا نہ ہوا کہ آپ ہی حضرت یوسفؑ ہیں۔ فی الجملہ سورہ یوسف میں آیت

فعر فهم و هم له منكرو ن ۔

اور: ياأسفى على يو سف و ابيضّت عيناه من الحز ن فهو كظيم

کو صدق دل سے مخلص حنیف ہو کر پڑھو اور سوچو، تاکہ بدرجہ عین الیقین وحق الیقین تسلی واطمینان ہو جائے کہ جس طرح حضرت یوسفؑ ایک عرصہ دراز تک اسی ملک کے قریب ہی قریب اپنے والد ماجد حضرت یعقوب اور جملہ خویش واقرباء سے بالکل مخفی ہی مخفی رہے، حالانکہ حضرت یعقوبؑ اولوالعزم رسل انبیاء میں سے تھے، پھر بھی ان کو کسی ذریعہ و وسیلہ سے اپنے بیٹے حضرت یوسفؑ کی ذرہ بھر بھی آگاہی نہیں ہوئی، ویسا ہی ممکن ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی حضرت یوسف کی طرح خاص اسی روئے زمین پر ہی کسی جگہ اقامت پذیر ہوں اور ہم لوگوں کو حضرت یعقوبؑ اور اس ملک کے لوگوں کی طرح خصوصاً حضرت یوسفؑ کے بھائیوں کی طرح بالکل کوئی بھی خبر نہ ہو کہ وہ کہاں تشریف فرما ہیں۔ البتہ وقت آنے پر بمقتضائے حکمت وتربیت ومصلحت ربانی جس طرح حضرت یعقوبؑ اور ان کے تمام اہل بیت اور اہل ملک کو حضرت یوسفؑ کا پتہ مل گیا تھا اور پورے پورے حالات ظاہر و باہر ہو گئے تھے اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کا ظہور مبارک بھی خاص معینہ ومقررہ وقت پر انشاء اللہ ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح حضرت سلیمانؑ باوجودیکہ آپ بھی اولوالعزم رسل انبیاء میں سے تھے اور آپ کے فضائل ومناقب قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں بلکہ جملہ اہل کتاب خصوصاً یہود ونصاری بھی آپ کو بہت ہی اعلی درجہ واول نمبر کا دانا وعقل مند اعتقاد رکھتے ہیں۔ آپ کا قصہ قرآن مجید کے پارہ ۱۹ ع ۱۷ میں مفصل مشرح طور پر مذکور و موجود ہے۔ فرمایا

و تفقّد الطّیر فقال مالی لا اری الهد هد ام کان من الغائبین۔ لأعذّبنّه عذابا شدیداً او لأذبحنّه او لیأتینّی بسلطان مبین ۔ فمکث غیر بعید فقال احطت بما لم تحط به و جئتك من سبا بنبا یقین ۔ انیّ و جدتّ امرأة تملکهم و اوتیت من کلّ شیء و لها عرش عظیم ۔ و جدتها و قومها یسجدون للشّمس من دون الله و زیّن لهم الشیطان اعمالهم فصدّهم عن السّبیل فهم لا یهتدون ۔ الّا یسجدوا لله الذی یخرج الخبأ فی السّماوات و الارض و یعلم ما تخفون و ما تعلنون ۔ الله لا اله الّا هو ربّ العرش العظیم ۔ قال سننظر اصدقت ام کنت من الکاذبین ۔(النمل: ۲۰۔ ۲۷۔ پ۱۹ ع ۱۷)۔

خلاصہ ان آیات کا یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ کو اس عورت ملکہ سبا کی کچھ بھی خبر نہ تھی جو کہ خاص ان ہی کے عہد سلطنت ورسالت میں اپنی بڑی سلطنت کی مالک تھی اور اپنے ایک بڑے عالی شان عرش عظیم پر جلوہ افروز ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ ہدہد کے الفاظ احطت بما لم تحط به سے صریح صاف طور پر ظاہر ہے کہ آپ کو اس ملکہ کے حالات کی کوئی خبر نہ تھی ویسا ہی حضرت سلیمانؑ کے قول سننظر اصدقت ام کنت من الکاذبین سے بھی اظہر من الشّمس ہے کہ آپ کو ہرگز معلوم نہ تھا کہ ہدہد سچ کہتا ہے یا جھوٹ، جب کہ ایسے عظیم الشان جلیل القدر ملکہ اور اس کی سلطنت و حکومت وجاہ جلال شاہی سے حضرت سلیمانؑ جیسے رسول انبیاء بالکل بے خبر تھے، تو پھر اگر ہم لوگوں کو بھی ابھی حضرت عیسیٰؑ کی جائے اقامت وغیرہ کی خبر اور ان کا کوئی پتہ و نشان نہ ملے، تو اس میں کوئی حیرت انگیز وتعجب خیز بات نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے اخیر فقط ایک بات بیان کرنی رہ گئی ہے اور وہ حضرت عیسیٰؑ کی عمر کے متعلق ہے۔یعنی اگر کوئی شخص جو کتاب اللہ المجید سے بے خبر اور ناواقف ہو، یہ سوال کر بیٹھے کہ حضرت عیسیٰؑ کی اس قدر عمر دراز کس طرح ممکن ہوسکتی ہے،اور وہ کیونکر اتنی مدت مدید تک زندہ رہ سکتے ہیں سواس کا جواب مختصراً اسی قدر کافی ہوگا کہ حضرت نوح کی عمر کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے

و لقد ارسلنا نو حاً الی قو مہ فلبث فیھم الف سنۃ ا لا خمسین عا ما (العنکبو ت:۱٤)

آیت ہذا سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ حضرت نوحؑ بحالت رسالت ساڑھے نوسو برس لوگوں میں رہ کر ہدایت وارشاد فرماتے رہے اور چالیس سال سے پیشتر رسالت کبھی کسی کو بھی رسل انبیاء میں سے عطا نہیں ہوئی ،جس کی تشریح و تفصیل

و لما بلغ اشدّہ آ تینا ہ حکماً و کذ لک نجزی المحسنین (یو سف :۲۲)

اور حتی اذا بلغ اشدّہ و بلغ ار بعین سنۃ (الا حقا ف : ۱۵)

میں موجود ہے۔پس اگر مذکورہ بالا ساڑھے نوسو برس میں یہ چالیس سال بھی جمع کر دیئے جائیں تو صرف دس کم پورے ایک ہزار برس کامل ہوتے ہیں۔لیکن یہ عرصہ قبل از طوفان بیان ہوا ہے جیسا کہ متصل ہی مذکور وموجود ہے

فا خذ ھم الطو فا ن (العنکبو ت :۱٤)

یعنی بعد گذرنے عرصہ مذکور کے طوفان کا عذاب نازل ہوا۔

پس جس قدر عرصہ تک طوفان رہا اور پھر طوفان کے بعد بھی بدستور سابق جس قدر عرصہ تک حضرت نوحؑ زندہ رہے اس عرصہ کو کم از کم بھی اگر شمار کیا جائے تو پھر بھی ہزار سال سے کہیں زیادہ مدت پہلی مدت سے معلوم ہوتی ہے۔جس طرح دیگر انبیاء رسل کے حالات قرآن سے معلوم ومفہوم ہوتے ہیں کہ لوگوں پر عذاب نازل ہونے کے بعد بھی وہ بدستور سابق مدتوں تک اپنی رسالت ونبوت پر برحال و برقرار رہے۔پس اس صورت میں ادنی سے ادنی مقدار دو ہزار سال عمر نوحؑ کی معلوم ہوتی ہے جو کہ آجل کل ظاہر بین سادہ لوح لوگوں کے وہم وخیال میں بالکل ایک امر محال و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناممکن ہی ناممکن تصور کی جاتی ہے۔

سوال: حضرت نوح کی عمر قبل از طوفان تو کتاب اللہ سے صاف صاف معلوم ہوتی ہے کہ دس سال کم ایک ہزار برس کامل اس وقت ان کی عمر تھی، لیکن مابعد طوفان کی عمر کا کوئی حال معلوم نہیں ہوتا۔

جواب: دلالت النص قرآن مجید سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ خواہ مخواہ بلا چون و چرا آپ کی عمر سابقہ زمانہ سے زیادہ تر ہو، کیونکہ سابقہ میں تو سراسر ان کی تعلیم وارشادات کے راستوں میں رکاوٹیں ہی رکاوٹیں پیش آتی رہیں۔کما حقہ ان کی رسالت و نبوت کے ثمرہ و نتیجہ سے وہ لوگ خود ہی بے نصیب و محروم رہے۔لیکن طوفان کے بعد جب کہ بفضل رب العالمین سب کا سب فتنہ و فساد فرو ہو کر بالکل معدوم و مفقود ہو گیا ،تو اب رسالت و نبوت کے آفتاب کا گویا کہ از سر نو طلوع ہونا ظاہر ہوا،تو بدرجہ عین الیقین وحق الیقین بمقتضائے تربیت و مصلحت ربانی وہ اپنی سابقہ زمانہ کی عمر سے بھی زیادہ تر درازتر عمر کے مستحق تھے،تاکہ عباد الرحمٰن کی اتم واکمل طور پر تربیت کر جائیں چنانچہ ویسا ہی ظہور میں آیا۔

اس معاملہ درازی عمر کے متعلق اصحاب کہف کا ذکر بھی قرآن مجید میں قابل توجہ ولائق غور ہے۔سو ان کی عمر کا حال بھی ذرا مختصر طور پر ہی درج ذیل کر دیا جاتا ہے قال اللہ تعالی:

نحن نقصّ عليك نبأ هم بالحقّ ۔ انّهم فتية ء امنوا بر بّهم و زد نا هم هدى ۔ و ر بطنا على قلو بهم اذ قا موا فقا لوا ر بّنا ربّ السّما وا ت و ا لا ر ض لن ندعوا من دو نه الهاً لقد قلنا اذا شططا ۔ هؤلا ء قو منا اتّخذوا من دو نه آلهة لو لا يأتو ن عليهم بسلطا ن بيّن فمن اظلم ممن افترى على الله كذ با۔ و اذ اعتز لتمو هم و مايعبدو ن ا لا الله فأوا الى الكهف ينشر لكم ربكم من ر حمته۔ و يهيّء لكم من امر كم مر فقا ۔، و ترى الشّمس اذا طلعت تّزاور عن كهفهم ذا ت اليمين و اذا غر بت تقرضهم ذا ت الشّمال و هم فى فجوة منه ذ لك من آ يا ت الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من یهد اللّٰه فهو المهتد و من یضلل فلن تجد له و لیّاً مر شدا ۔ و تحسبهم ایقا ضاً و هم رقود و نقلّبهم ذا ت الیمین و ذا ت الشّما ل و کلبهم باسط ذرا عیه با لوصید لو اطّلعت علیهم لولّیت منهم فرا راً و لملئت منهم ر عباً۔ و کذا لك بعثنا هم لیتساء لوا بینهم قا ل قا ئل منهم کم لبثتم قا لوا لبثنا یو ماً او بعض یو م ۔ قا لوا ر بّکم اعلم بما لبثتم فا بعثوا ا حدکم بورقکم هذه الی المدینة فلینظر ایّها از کی طعا ماً فلیأتکم بر ز ق منه و لیتلطّف و لا یشعرنّ بکم ا حداً ۔ انّهم ان یّظهروا علیکم یر جمو کم او یعیدو کم فی ملّتهم و لن تفلحوا اذا ابداً۔ و کذ لك اعثر نا علیهم لیعلموا انّ وعد الله حق و انّ الساعة لا ریب فیها اذ یتنا ز عو ن بینهم امر هم فقا لوا ابنوا علیهم بنیا ناً ر بهم اعلم بهم قا ل الذین غلبوا علی امر هم لنتّخذنّ علیهم مسجداً۔ سیقو لو ن ثلا ثة رّا بعهم کلبهم و یقو لو ن خمسة سا دسهم کلبهم ۔ قل ر بّی اعلم بعدّ تهم ما یعلمهم ا لا قلیل فلا تما ر فیهم ا لا مراء ظا هراً و لا تستفت فیهم منهم احدا ۔ و لاتقو لنّ لشیء انّی فا عل ذ لك غداً ا لا ان یشا ء الله و اذ کر ر بك اذا نسیت و قل عسی ان یهد ین ر بّی لا قرب من هذا رشدا ۔ و لبثوا فی کهفهم ثلا ث مأة سنین و ازدادوا تسعا ۔ قل الله اعلم بمالبثوا له غیب السما وا ت و ا لا ر ض ا بصر به و اسمع ما لهم من دو نه من ولیّ و لا یشر ك فی حکمه ا حداً

(الکهف : ۱۳۔ ۲٦)

غرض کہ اصحا ب الکهف و الر قیم کا حال مشرح و مفصل موجود ہے۔ اولوا الا بصار خود ہی تد بر و تفکر کر سکتے ہیں کہ اصحاب کہف کی کس قدر عمر دراز قر آن مجید سے معلوم و مفہوم ہوتی ہے خصوصاً آ یت و لبثوا فی کهفهم ثلا ث مأة سنین وازدادوا تسعا سے تو بعبارت النص قر آن مجید اظہر من الشّمس ہے کہ تین سو نو سال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامل تو ان کو اول ہی اول صرف ایک ہی بار کی نیند میں گزر گئے تھے۔ بعدہ وہ بیدار ہوئے اور کسی شخص کو شہر میں کھانا لانے کے لئے بھیجا۔ پس قرآن مجید کی کسی جگہ سے اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ وہم و خیال نہیں ہوسکتا کہ اصحاب کہف و الرقیم آج چودھویں صدی ہجری یا بیسویں صدی عیسوی میں مرچکے ہیں بلکہ آیت و تحسبهم ایقاظاً و هم رقود و نقلّبهم ذات الیمین و ذات الشّمال سے تو یہ صریح صاف طور پر ظاہر و باہر اور معلوم و مفہوم ہوتا ہے کہ وہ بدستور سابق برحال و برقرار زندے موجود ہیں کیونکہ تحسبهم کا مخاطب ہر ایک مومن کتاب اللہ ہے الی یوم القیامۃ ہاں البتہ کل نفس ذائقة الموت، اور کل من علیها فان، اور کل شیء هالك الا وجهه وغیرہ اس قسم کے آیات بینات سے متحقق و متیقن طور سے واضح و روشن ہوتا ہے کہ وہ بھی اور عباد الرحمٰن کی طرح ضرور ہی مرینگے اور بالکل فنا و معدوم ہو جائیں۔

خلاصہ المرام الغرض یہ ہے کہ جو لوگ قرآن مجید کو کتاب اللہ جانتے ہیں اور اس کو لغو بے ہودہ باطل افک کذب نہیں سمجھتے ان کے لئے تو حالات اصحاب الکهف و الرقیم اور حالات حضرت نوح و حالات حضرت سلیمان و ملکہ سبا اور حالات حضرت یعقوب و حضرت یوسف حجۃ اللہ البالغہ و براہان القاطعہ ہیں اس مدعا پر کہ حضرت عیسٰی کا بھی بجسد عنصری زندہ و صحیح سالم بدستور سابق برحال و برقرار اسی زمین ہی پر اقامت پذیر رہنا، اور اس قدر عمر دراز پانا، اور لوگوں سے مخفی و پوشیدہ ہونا، بوجہ من الوجوہ کسی طرح بھی بالکل محال و ناممکن خلاف مصلحت و حکمت و تربیت ربانی نہیں ہے بلکہ بلا ریب بدرجہ عین الیقین و حق الیقین بیان قرآنی کے بارہ میں جو کچھ ہم اوپر لکھ چکے ہیں عموماً و خصوصاً، وہ سب کا سب حق ہی حق اور ممکن ہی ممکن ہے ۔فاعتبروا یا اولی الابصار

۱۲۔ علیك میں حرف علی حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی اچھی طرح سے ہے

۱۳۔ الآیات میں الف لام استغراقی صفاتی ہے جس کا معنی عظیم الشان جلیل القدر ہے۔

۱۴۔ و الذکر میں الف لام استغراقی صفاتی ہے جس کا معنی بھاری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ الحکیم میں اس جگہ الف لام استغراقی صفاتی ہے جس کا معنی سراسر حکمت ہے۔

۱۶۔ ان مثل عیسی ۔ آیت ہذا میں عیسی کا بن باپ کے پیدا ہونا ممثل و مشبہ قرار دیا گیا ہے اور آدم کا خالی مٹی ہی سے پیدا ہونا، بغیر ماں باپ کے مشبہ بہ و ممثل بہ ٹھہرایا گیا ہے۔ اولوا الا بصار اگر بنظر انصاف غور فرمائیں تو خواہ مخواہ بلا چون و چرا تسلیم کرلیں گے کہ بلا ریب آدم کا پیدا ہونا بڑھ کر خوارق عات ہے عیسی کے بن باپ پیدا ہونے سے کیونکہ عیسی کی پیدائش میں تو ایک والدہ کا ہونا موجود ہے لیکن آدم کی پیدائش میں نہ ماں نہ باپ ہر دونوں مفقود و معدوم ہیں۔

غرض کہ آدم کے بغیر ماں باپ ہونے سے کسی طرح نیچر کے خلاف نہیں سمجھا جاسکتا جس قادر قیوم سے آدم کا بن ماں باپ پیدا ہونا ظہور میں آگیا خاص وہی قادر قیوم اس بات پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ عیسی کو بن باپ پیدا کر دکھائے فقط

۱۷۔ ترابٍ میں اس جگہ تنوین تقلیل وتحقیر کی ہے۔

۱۸۔ ثم قال له کن فیکو ن ۔ اس جگہ حرف ثمّ ذکری ہے جس کا معنی ترجمہ میں کیا گیا ہے، یعنی من تراب میں چونکہ اختصار ہے عوام الناس کی سمجھ میں ظاہر باہر طور پر نہیں آسکتا کہ کس طرح خالی مٹی ہی سے آدم کو پیدا کیا اس لئے ثم قال له کن فیکو ن کا ارشاد ہوا۔

له کا لام حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی صرف ہے اور قال اس جگہ ساتھ معنی ارادہ ہی کے ہے اور بس۔ آیت

انما قو لنا لشیء اذا ار دته ان نقو ل له کن فیکو ن (النحل: ۴۰۔ پ ۱۴۔ ع ۱۱)

کو پڑھو اور سوچو۔ اس مدعا کی تفصیل وتشریح ماقبل آیت اذاقضی امراً فانما یقو ل له کن فیکو ن (آل عمران: ٤٧) کے ذیل میں کماحقہ ہو چکی ہے۔

۱۹۔ الحق میں الف لام استغراقی صفاتی ہے جس کا معنی بالکل حق ہے۔

۲۰۔ من الممتر ین میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جا کا معنی عیسی کے بن باپ پیدا ہونے میں، ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱۔ من العلم میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس معنی عبارۃ النص کتاب اللہ اور حرف من اس جگہ حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی صریح صاف ہے۔

۲۲۔ الکا ذبین میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے۔

چونکہ بنی اسرائیل میں سے یہودیوں کا یہ بہتان وافتراء تھا کہ عیسی (نعوذ باللہ) ولدالزنا ہیں اور نصاری میں سے بعض کا یہ وہم وخیال ہے کہ وہ یوسف نجار کے بیٹے ہیں جس کا نکاح حضرت مریم کے ساتھ ہو چکا تھا اور بعض نصاری اس قدر افراط میں پڑے ہوئے تھے کہ وہ آپ کو ابن اللہ وثالث ثلاثہ بنا کر مان رہے تھے، قرآن میں رب العالمین نے ہر تینوں گروہوں کی تکذیب وتردید کی ہے اور فرمایا ہے کہ ان مثل عیسی کمثل آدم یعنی جس طرح حضرت آدم کی پیدائش خوارق عادت بن ماں باپ کے ہوئی ہے صرف خالی تراب یعنی مٹی ہی سے، اسی طرح حضرت عیسی کی پیدائش بھی بلاریب بطور خوارق عادت بن باپ ہی ہوئی ہے، جو کہ بالکل غیر معمولہ وعجیبہ وغریبہ حالت ہے قادر قیوم فعال لما یرید نے صرف محض فقط خاص اپنی قدرت ہی کا نمونہ ظاہر وباہر کیا ہے اور بس۔ تو ہر ایک اہل الذکر والقرآن کا یہ باری فرض ہے کہ اول باطاعت وامتثال:

ادع الی سبیل ربك بالحكمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن۔ (النحل: ۱۲۵۔ پ ۱۴ ع ۲۲)۔

اور واما بنعمة ربك فحدث (الضحی: ۱۱)۔

اور ومن احسن قولاً ممن دعا الی الله (پ ۲۴ ع ۱۹)۔

اور فبای حدیث بعد الله وآیاته یومنون (الجاثیۃ: ۶۔ پ ۲۵ ع ۷)

اور او لم یكفهم انا انزلنا علیك الكتاب...

اور ومن اصدق من الله قیلا۔

اور ومن اصدق من الله حدیثاً (النساء: ۸۷۔ پ ۵ ع ۸)۔

کے اول مخالفین کو عبارت النص قرآن مجید سے بیان ربانی فرقانی صریح صاف طور پر سنا وے اور ان کے سوالات واعتراضات کو نکوشش بلیغ کما حقہ اتم واکمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر جواب باصواب ظاہر و باہر کرے اگر وہ مخالفین بوجہ من الوجوہ کسی طرح اذعان وایقان نہ کریں بلکہ سراسر ضدیت وتعصب شرارت و بغاوت وعناد وفساد وغیرہ کو کام میں لائیں تو آخر بحالت مایوسی وناامیدی آیت:

فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءكم و نساءنا و نساءكم و انفسنا و انفسكم ثمّ نبتهل فنجعل لعنه اللّه على الكاذبين (آل عمران: ٦١)

پر عمل درآمد کرے تاکہ ان کی شرارت وشقاوت و بغاوت وعداوت سے محفوظ ومامون رہے۔

خلاصۃ المرام الغرض یہ ہے کہ آیت فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءكم و نساءنا و نساءكم و انفسنا و انفسكم ثمّ نبتهل فنجعل لعنه اللّه على الكاذبين سے بعبارت النص قرآن مجید صریح صاف طور پر اظہر من الشّمس ہے کہ خاص عیسیٰ کے بارہ میں ہی اگر کوئی شخص ناحق بے دلیل مجادلہ ومخاصمہ کرے تو صرف محض فقط خاص اسی صورت ہی میں فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءكم پر عمل درآمد کیا جائے ماسوائے اس صورت کے اور کسی جگہ کسی مسئلہ اور کسی حکم میں بھی بوجہ من الوجوہ کسی طرح یہ ابتہال یعنی مباہلہ کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہے۔ بائے بسم اللہ سورہ فاتحہ سے لے کر سورہ الناس کے آخری سین تک، مابین تمام قرآن مجید میں کسی جگہ سے بھی اشارۃً یا کنایۃً وہم و خیال بھی نہیں ہوسکتا کہ کسی اور مسئلہ وصورت میں بھی ابتہال یعنی مباہلہ کرنا جائز ہو سکے۔ جو لوگ آیت فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا و ابناءكم و نساءنا و نساءكم و انفسنا و انفسكم ثمّ نبتهل فنجعل لعنه اللّه على الكاذبين (آل عمران: ٦١) سے عام تام طور پر ابتہال یعنی مباہلہ کرنا جائز سمجھ کر یہی اپنا شعار و روزگار بنا بیٹھے ہیں۔ یہ ان کی سراسر سفاہت وغباوت و جہالت وضلالت وحماقت ہے کیونکہ اس جگہ تو خود ہی رب العالمین نے اس ابتہال یعنی مباہلہ کرنے کو فمن حاجك فيه من بعد ما جاءك من العلم کے ساتھ مخصوص ومقید کردیا ہے یعنی فمن حاجك فيه میں ضمیر مجرور کا مرجع خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات عیسیٰ کے ہی ہیں اور بس ۔ سو جو لوگ مطابق ہدایت وارشاد کتاب اللہ قرآن مجید کے حضرت عیسیٰ کے بن باپ پیدا ہونے میں کسی طرح شک وشبہ کریں یا کہ آپ پر یہودیوں موذیوں کی طرح معاذ اللہ حاشاللہ ولد الزنا وغیرہ کے بہتان وافتراء لگائیں یا کہ یوسف نجار کا بیٹا قرار دیویں اور حضرت بی بی مریم صاحبہ کو اسی یوسف نجار کی منکوحہ زوجہ بنادیں یا کہ حضرت عیسیٰ کو ابن اللہ، ثالث ثلا ثہ کہیں اس قسم کے تمام فرقوں کے ہر ایک آئمۃ الکفر کے ساتھ، بصورت تنازعہ ومباحثہ اسی خاص امر کے، اول تو عبارت النص قرآن مجید سے صریح طور پر بیان ربانی فرقانی پڑھ کر، اور سنا کر گفتگو مباحثہ کی کرے اور ان کے سوالات واعتراضات کے جوابات بآیات بینات بکوشش بلیغ کما حقہ اتم واکمل طور پر ظاہر و باہر کرے پھر بھی اگر وہ مخالفین منکرین کتاب اللہ قرآن مجید بوجہ من الوجوہ اذعان وایقان حضرت عیسیٰ کے بن باپ پیدا ہونے اور ان کی نسبت باقی بیانات قرآنی کے بارہ میں نہ کریں بلکہ ان کے بارہ میں باقی حالات و بیانات قرآنی میں ہی چون و چرا کریں تو خاص ایسی ہی سخت حالت مایوسی وصورت ناامیدی میں ابتہال یعنی مباہلہ کرنا مشروع ومعروف ہوسکتا ہے اور بس ۔ سوائے اس خاص مذکورہ بالا تنازعہ حضرت عیسیٰ کے اور کسی حالت وصورت مباحثہ و مناظرہ میں عموماً وخصوصاً، کسی حکم ومسئلہ میں ہرگز ابتہال یعنی مباہلہ کرنا جائز نہیں ہو سکتا ۔ چونکہ قرآن مجید سے بوجہ من الوجوہ کسی اور مسئلہ وحکم میں ابتہال یعنی مباہلہ کرنا ثابت نہیں ہوسکتا، تو پھر ہر شخص کسی اور مسئلہ یا حکم میں آپ مباہلہ کرے یا کسی اور کو مباہلہ کرنے کی اجازت یا فتوی دیوے یا خالی مباہلہ کی دعوت کرے تو بدرجہ عین الیقین وحق الیقین ومحل ومورد

و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الکافرون (المائدۃ:۴۴)۔

اور: و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الفاسقون (المائدۃ:۴۷)

اور و من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئك هم الظالمون (المائدۃ : ۴۵)

کا بن جاتا ہے

ان الحکم الا للہ یقص الحق و هو خیر الفاصلین ، (الانعام: ۵۷)

اور الا له الحکم و هو اسرع الحاسبین (الانعام:۶۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور و لا یشرك فی حكمه ا حداً (الكهف:۲٦)۔

اور: و ان ا حكم بینهم بما انز ل الله (الما ئدة:٤٨)

کو دیکھو اور پڑھو کہ سوائے ہدایت وارشاد کتاب اللہ کے کسی مسئلہ میں بھی حکم رانی کرنی باعث وموجب کفر وشرک وفسق وظلم کے ہو جاتی ہے

ر بنا لا تجعلنا مع القو م ا لظا لمین و نجنا بر حمتك من القو م الكا فر ین ۔

۲۳۔ ان هذا لهو القصص الحق ۔ میں حرف لام حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی خاص ہے اور القصص میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے جس کا معنی عیسی ہے اور الحق میں الف لام استغراقی صفاتی ہے جس کا معنی حق یہی ہے

۲۴۔ و ما من اله ا لّا الله میں حرف من حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی ہرگز ہے نیز اله میں تنوین بھی حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی ،کسی طرح سے، ہے۔

۲۵۔ العزیز میں الف لام استغراقی صفاتی ہے جس کا معنی بڑھ کر ہے اور الحكیم میں بھی الف لام استغراقی صفاتی ہے۔

۲۶۔۲۷۔ علیم بالمفسدین ۔اس جگہ علیم میں تنوین تکثیر کے لئے ہے جس کا معنی بہت ہی ہے۔اور بالمفسدین میں حرف با حروف صلہ موکدات حکم میں سے ہے جس کا معنی اچھی طرح ہے اور بالمفسدین میں الف لام استغراقی افرادی ہے جس کا معنی تمام ہے۔

خلاصہ المرام الغرض یہ کہ ماقبل (پ۳ ع ۱۳) میں عیسی کے بلا باپ پیدا ہونے کا حال بطور معجزہ وخوارق عادت ذکر کیا گیا ہے بعدہ...

یكلم الناس فی المهد و كهلا متصل ہی بیان ہوا ہے جس کی تشریح وتوضیح کما حقہ لکھ چکے ہیں..

پھر انی ا خلق لكم من الطین كهیئة الطیر ..

صراط مستقیم میں آپ کی رسالت ونبوت کے حالات مذکور ہوئے ہیں وغیرہ اور پارہ ۳ رکوع ۱۳ میں ،آپ کا یہودیوں موذیوں سے محفوظ وماموں رہنا اور ان کو خاص بجسد عنصری زندہ صحیح سالم ان سے جدا والگ کر کے کسی اور جگہ خاص اسی روئے زمین ہی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقامت پذیر کرنا اور بدستور سابق ہی برحال و برقرار زندہ رکھنا بیان کیا گیا ہے اس کے بعد ہی متصل تشبیہ وتمثیل حضرت عیسیٰ کے ساتھ حضرت آدم کے دی گئی ہے کہ جس طرح آدم محض ارادہ رحمانی سے بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی بطور خوارق عادت ومعجزہ بن باپ پیدا کئے گئے صرف محض قدرت وارادہ قادر قیوم فعال لما یرید ہی سے چونکہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش میں اور ان کے بجسد عنصری زندہ صحیح سالم بالکل محفوظ و مامون بچ جانے میں بکثرت اختلاف تھا اس لئے رب العالمین نے آخر یہی فیصلہ وتصفیہ فرمایا اور کہا کہ فمن حا جك فيه من بعد ما جاء ك من العلم یعنی جو شخص کہ حضرت عیسیٰ کے حالات و بیانات قرآنی منزلہ آسمانی میں لیت ولعل و چون و چرا یا کسی طرح بھی شک وشبہ رکھے، اور عبارت النص قرآن مجید کے بیانات پر اس کو تسلی و اطمینان پورا پورا نہ ہووے، ناحق خواہ مخواہ تعصب و ہٹ دھرمی وضدیت ونفسانیت میں پھنسا رہے، تو بعد مناظرہ ومباحثہ کے ہر ایک اہل الذکر والقرآن کو خاص یہی ہدایت وارشاد وتعلیم ربانی ہے کہ وہ قل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء كم و نساء نا و نساء كم و انفسنا و انفسكم ثمّ نبتهل فنجعل لعنه اللّٰه على الكا ذبين ان هذا لهو القصص الحق و ما من الها لا الله و ان الله لهو العزيز الحكيم فان تو لوا فان الله عليم با لمفسدين (آل عمران : ٦١-٦٣) پر عمل درآمد کرے بعبارت النص قرآن مجید صریح صاف طور پر اظہر من الشّمس ہے کہ صرف محض خاص۔ فقط عیسیٰ ہی کے حالات و بیانات جو کہ پارہ ۳ میں مذکور ہوئے ہیں درباره پیدائش بغیر باپ وغیرہ اور ...انی متو فيك و را فعك الي وغیرہ خاص انہی حالات میں صرف مخالفین ومنکرین کتاب اللہ المجید ہی کے ساتھ ابتہال یعنی مباہلہ کیا جائے ماسوائے اس کے کسی اور مسئلہ یا حکم یا بیان یا ذکر میں بوجہ من الوجوہ کسی طرح کسی صورت وحالت میں مباہلہ کرنا ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوسکتا

فمن حا جك فيه من بعد ما جاء ك من العلم فقل تعالوا ندع ا بناء نا و ابناء كم و نساء نا و نساء كم و انفسنا و انفسكم ثمّ نبتهل فنجعل لعنه اللّٰه على الكا ذبين (آل عمران : ٦١) کو بار بار دیکھ کر پڑھو اور غور کرو۔ کوئی شخص منصف مزاج حق پرست کسی کلمہ یا لفظ بلکہ حرف تک سے بھی اشارةً یا کنایةً و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم وخیال نہیں کرسکتا کہ ماسوائے حالات و بیانات عیسی کے اور بھی کسی مسئلہ یا حکم یا بیا ن یا ذکر میں مباہلہ کرنا مشروع ومعروف ہو سکے۔ فا عتبروا یا اولی الا بصار اور انما یتذ کر اولو ا لا لبا ب (پ۱۳)

خصوصاً حضرت عیسی کے حالات و بیا نا ت میں جملہ عباد الرحمٰن کو خبر دار و بیدار کرنا اشد ضروری ہے کہ

الله الصمد لم یلد و لم یو لد و لم یکن له کفواً ا حد

نے صرف حضرت عیسی ہی کو، یہودیوں، موذیوں ظالموں سے محفوظ و ما مون نہیں رکھا، بلکہ جملہ رسل انبیاء کو رب العالمین ہمیشہ ہر زمانہ میں کافروں ظالموں موذیوں باغیوں سے من کل الوجوہ کما حقہ اتم واکمل طور پر ہر طرح محفوظ و مامون رکھتا ہے۔ بوجہ من الوجوہ کبھی بھی کوئی ظالم موذی کسی رسول یا نبی پر طاقت وقدرت نہیں پا سکا کہ ان کو برے ارادے سے مس تک بھی کرسکا ہو۔ یعنی ان کو خالی ہاتھ تک بھی لگا سکا ہو۔ اس مدعا کی تفصیل وتوضیح وتفریع بہت جگہ قرآن میں موجود ہے مثلاً

کذ لك ننجی المو منین۔ (پ۱۷ع۶)۔

اور: حقاً علینا نصر المو منین (الروم: ۴۷۔ پ۲۱ع۸)۔

اور: کتب الله لا غلبن انا و رسلی (المجادلۃ: ۲۱۔ پ۲۸ع۳)۔

اور: فانّ حز ب الله هم الغا لبو ن۔ (المائدۃ: ۵۶۔ پ۶ع۱۲)۔

اور ا لا انّ حز ب الله هم المفلحو ن۔ (پ۲۸ع۳)۔

اور: قد مکر الذین من قبلهم فا تی الله بنیا نهم من القواعد فخر علیهم السقف من فو قهم و اتاهم العذا ب من حیث لا یشعرو ن۔ (النحل ۲۶۔ پ۱۴ع۱۰)

آیات بالا مذکورات سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہے کہ جملہ رسل انبیاء ہمیشہ تمام کفار مشرکین ظالموں موذیوں سے من کل الوجوہ ہر طرح محفوظ و مامون رہے کبھی کسی حالت میں بھی ظالم موذی ان پر طاقت وقدرت نہیں پا سکے کہ برے ارادے سے ان کو ذرا مس تک بھی کرسکیں یعنی خالی ان کو ہاتھ لگا کر بھی چھو سکیں قرآن مجید میں خاص طور پر علیحدہ علیحدہ رسل انبیاء کے حالات بھی مذکور وموجود ہیں مثلاً،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلنا یا نار کو نی بر داً و سلا ماً علی ابرا ھیم
(الا نبیاء: ٦٩۔ پ ١٧ ع ٥)۔

اور: اذ تمشی ا ختك فتقو ل ھل ادلّکم علی من یّکفله فرجعناك الی امّك کی تقرّ عینھا و لاتحز ن، و قتلت نفساً فنجّیناك من الغم و فتنّا ك فتو نا، فلبثت سنین فی اھل مد ین ثم جئت علی قدر یا مو سی۔ وا صطنعتك لنفسی۔ اذ ھب انت و ا خوك بآ یا تی و لا تنیا فی ذکری ۔ ا ذھبا الی فر عو ن انه طغی۔ قالا ر بنا انّنا نخا ف ان یفر ط علینا او ان یطغی ۔ قا ل لا تخا فا اننی معکما اسمع و اری۔ (طه: ٤٠۔٤٦۔ پ ١٦ ع ١١)۔

اور فلمّا ترا ء الجمعا ن قا ل ا صحا ب موسی انّا لمد ر کو ن۔ قا ل کلا انّ معی ر بی سیھد ین ۔ فاو حینا الی موسی ان اضر ب بعصا ك البحر فا نفلق فکا ن کل فرق کا لطود العظیم ۔ و از لفنا ا لآخر ین ۔و انجینا موسی و من معه اجمعین
(الشعراء: ٦١۔٦٥ ۔ پ ١٩ ع٨)

اور :و لیزیدن کثیراً منھم ما انز ل الیك من ر بك طغیا ناً و کفرا و القینا بینھم العداوۃ و البغضاء الی یو م القیا مة کلما او قدوا نا راً للحر ب اطفأ ھا الله و یسعو ن فی ا لا ر ض فسا داً ۔ و الله لا یحب المفسدین (الما ئدۃ: ٦٤۔ پ ٦ ع ١٣)

اور : الّا تنصروہ فقد نصرہ اللّه اذ ا خر جه الّذین کفروا ثا نی ا ثنین اذ ھما فی الغا ر اذ یقو ل لصا حبه لا تحز ن انّ الله معنا فأ نز ل الله سکینته علیه وایّدہ بجنو د لم ترو ھا و جعل کلمة الذین کفروا السّفلی و کلمة الله ھی العلیا و الله عزیز حکیم (التو بة: ٤٠ ۔ پ ١٠ ع ١٢)۔

اور: ولقد ار سلنا نو حا الی قو مه فلبث فیھم الف سنة الّا خمسین عا ما فا خذ ھم الطو فا ن و ھم ظا لمو ن ۔ فا نجینا ہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اصحا ب السفینۃ و جعلنا ھا آ یۃ للعا لمین ۔ (العنکبو ت :۱۴۔۱۵۔ پ ۲۰ ع ۱۴)

ولو طاً اذ قا ل لقو مہ أتأتو ن الفا حشۃ ما سبقکم بھا من احد من العا لمین۔ انکم لتأتو ن الرّ جال شھوۃً من دو ن النّساء بل انتم قو م مسر فو ن ۔ و ما کا ن جوا ب قو مہ الّا ان ا خر جو ھم من قر یتکم انّھم انا س یتطھّرو ن۔ فا نجینا ہ و اھلہ ا لّا أمر أتہ کا نت من الغا بر ین ۔ (الاعرا ف : ۸۰۔ ۸۳) ۔

اور : و ما ار سلنا قبلك ا لا ر جا لًا نو حی الیھم فسئلوا اھل الذ کر ان کنتم لا تعلمو ن ۔ و ما جعلنا ھم جسداً لا یا کلو ن الطعا م و ما کا نوا خا لدین ،ثم صد قنا ھم الوعد و من نشا ء و ا ھلکنا المسر فین۔ (ا لا نبیاء : ۷۔۹۔پ ۱۷ ع ۱) ۔

اور : و ابرا ھیم اذ قا ل لقو مہ اعبدوا اللہ و اتقوہ ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمو ن ۔ انّما تعبدو ن من دو ن اللہ او ثا نا و تخلقو ن أفکا انّ الّذین تعبدو ن من دو ن اللہ لا یملکو ن لکم رز قا فا بتغوا عند اللہ الرزق و اعبدوہ واشکروا لہ الیہ ترجعو ن ۔ وان تکذ بوا فقد کذّب امم قبلکم و ما علی الرسول ا لّا البلا غ المبین ۔ او لم یروا کیف یبدی ء اللہ الخلق ثم یعیدہ ان ذ لك علی اللہ یسیر ۔ قل سیروا فی ا لارض فانظروا کیف بدأ الخلق ثم اللہ ینشیء النشأۃ ا لآ خرۃ ان اللہ علی کل شیء قدیر ، یعذّب من یّشا ء و یر حم من یّشا ء و الیہ تقلبو ن۔ و ما انتم بمعجز ین فی ا لا ر ض و لا فی السماء و ما لکم من دو ن اللہ من ولی و لا نصیر ۔ و الذین کفروا بآیا ت اللہ و لقا ء ہ او لئك ییئسوا من ر حمتی و او لئك لھم عذا ب الیم ۔ فما کا ن جوا ب قو مہ الا ان قا لوا اقتلو ہ او حرقوہ فا نجا ہ اللہ من النار ان فی ذ لك لآ یا ت لقو م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یومنون ۔(العنکبوت : ٢٤ ۔ پ ٢٠ ع ١٥)

خلاصہ المرام الغرض یہ ہے کہ حضرت آدم سے لے کر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ تک جملہ رسل انبیاء عموماً وخصوصاً سب کو رب العالمین اعانت وامداد ونصرت و یاری فرماتا رہا ہے کافروں مشرکوں ظالموں موذیوں کو کبھی بھی قدرت وطاقت نہیں ہوئی کہ کسی رسول یا نبی کو برے ارادے سے مس تک بھی کر سکے ہوں ۔ یعنی خالی ہاتھ تک لگانے سے بھی ان کو چھو سکے ہوں من کل الوجوہ کما حقہ اتم واکمل طور پر رسل انبیاء محفوظ و مامون رہے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کی اس میں کوئی خصوصیت نہیں ہے کہ ان کو رب العالمین نے یہودیوں موذیوں ظالموں سے محفوظ و مامون رکھا بلکہ خاص یہی سنت اللہ جاری وساری رہی ہے۔ ہمیشہ ہر زمانہ میں کما قال اللہ تعالیٰ:

و ان کا دوا لیستفزّو نك من ا لا ر ض لیخر جو ك منها و اذا لا یلبثو ن خلا فك الا قلیلا۔ سنة من قد ار سلنا قبلك من رسلنا و لا تجد لسنتنا تحویلا ۔(الاسراء:٧٦۔٧٧۔پ١٥ع٨)

و اقسموا بالله جهد ایما نهم لئن جا ء هم نز یر لیکو ن اهدی من ا حدی ا لا مم فلما جا ء هم نذ یر ما زاد هم ا لا نفو راً ن استکبا راً فی ا لا ر ض و مکر السیء و لا یحیق المکر السیء الا با هله، فهل ینظرو ن ا لا سنت ا لا ولین، فلن تجد لست الله تبد یلا و لن تجد لسنت الله تحویلا ۔ (فاطر:٤٣۔پ٢٢ع١٧)۔

اور :یا ایّها النّبی قل لاز وا جك و بنا تك و نسا ء المؤمنین ید نین علیهنّ جلا بیبهنّ ذلك اد نی ان یعرفن فلا یؤذن و کا ن الله غفو را ر حیما ۔ لئن لم ینته المنا فقو ن و الذین فی قلو بهم مر ض و المر جفو ن فی المد ینة لنغر ینّك بهم ثم لا یجا ورو نك فیها ا لّا قلیلا ۔ملعو نین اینما ثقفوا اخذوا و قتّلوا تقتیلا ۔ سنة الله فی الذین خلوا من قبل و لن تجد لسنة الله تبد یلا ۔(الاحزاب:٥٩۔٦٢۔پ٢٢)۔

اور : لقد ر ضی الله عن المومنین اذ یبا یعو نك تحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشجرة فعلم ما فی قلو بھم فا نز ل السکینة علیھم و اثا بھم فتحا قر یباً ۔ و مغا نم کثیرة یأخذو نھا و کان اللہ عز یزاً حکیماً ۔ وعد کم اللہ مغا نم کثیرة تأخذو نھا فعجّل لکم ھذہ و کفّ ایدی الناس عنکم و لتکو ن آ یة للمو منین و یھد یکم صرا طا مستقیما ۔ و ا خری لم تقدروا علیھا قد ا حا ط بھا و کان اللہ علی کل شیء قدیرا ۔ و لو قا تلکم الذین کفروا لو لّوا الاد با ر ثم لا یجدو ن ولیاً و لا نصیراً ۔سنة اللہ التی قد خلت من قبل و لن تجد لسنة اللہ تبد یلا (الفتح:۱۸۔۲۳۔پ ۲۶ ع ۱۱)

آ یات با لا مذکورات سے قطعی اور یقینی طور پر ظا ہر و با ہر ہے کہ ہمیشہ جملہ انبیاء رسل، کا فروں مشرکوں ظا لموں موذ یوں سے ہر طرح محفوظ و ما مون رہے بوجہ من الو جو ہ کسی طرح ظا لموں موذ یوں کو ان پر طاقت وقدرت نہ ملی کہ وہ برے ارادے اور بدنیتی سے ان کو مس تک بھی کر سکیں یعنی خالی ہاتھ بھی ان کو لگا کر چھو سکیں ۔ اللہ الصمد لم یلد و لم یو لد و لم یکن لہ کفوا ا حد نے صرف عیسیٰ کو ظا لموں موذیوں سے نہیں بچا یا بلکہ جملہ رسل انبیاء کو ہمیشہ ہر زما نہ میں ہر طرح بچا تا رہا ہے ۔ کیونکہ یہی سنت اللہ اول ہی سے جاری وسا ری رہی ہے ۔ الحمد للہ الذی ھد نا لھذا و ما کنالنھتدی لو لا ان ھدا نا اللہ

خا تمہ:

الحمد للہ رب العالمین کہ یہ رسا لہ حالات عیسیٰ ختم ہوا اس میں جو کچھ حالا ت و واقعات گذشتہ و پیوستہ و آئندہ قلم ہوئے ہیں یہ سب کے سب قر آن مجید ہی کے آیات بینا ت مفصلا ت سے بعبارت النص قر آن مجید اظہر من الشّمس ہیں ۔ ما سوائے کلا م اللہ کے اور کسی غیر اللہ کی تقریر یا تحریر سے استنبا ط و استخراج ہر گز نہیں کیا گیا جیسا کہ عموماً لوگوں میں دستور و رواج پڑ گیا ہے کہ ادھرا دھر کی روایات و حکا یات متفرقہ اور با زاری گپوں کو جوڑ تو ڑ کر محض ہوائی قلعے بنا تے رہتے ہیں جن کی بنیاد بالکل بے پایاں اور جن کی مثال عبث ریت کی دیوا روں کی طرح ہوتی ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے اس رسالہ میں کسی ایک مخالف عقیدہ فرد بشر کو بھی مخاطب تک نہیں کیا اور نہ ہم نے موجودہ زمانہ کے مولویوں کی طرح اپنی طرف سے معمولی نکتہ چینی کسی کے باطل عقاید پر کرنے کی ہی ضرورت سمجھی ہے کیونکہ یہ ہمارا یقین اور ایمان ہے کہ کتاب اللہ المجید کے فرمان وفرمودہ کے سامنے دیگر تمام قسم کی گفتگوئیں اور دلیلیں خواہ حدیثی ہوں یا فقہی منطقی ہوں یا فلسفی بالکل مردود ہیں پس جو اشخاص خود ہی کتاب اللہ سے محروم و بے نصیب ہوں وہ ان حالات سے انکار کریں تو کریں ورنہ جس کسی کو قرآن کے مفصل و مبین کلام اللہ ہونے کا کچھ بھی ایمان و ایقان ہے وہ تو ہرگز رسالہ ہذا سے استفادہ واستفاضہ حاصل کرنے میں خائب وخاسر نہیں رہے گا۔

البتہ فی زمانہ چند عرصہ سے مرزا قادیانی نے جو فتنہ مسلمانوں میں اپنے آپ کو بقول مشہور مسیح الدجال اور مہدی کذاب بن کر ڈال رکھا ہے اور اپنے اس بہروپ اور سانگ کو پورا دکھانے کے واسطے طرح طرح کی حیلہ سازیاں کرتا رہتا ہے اور کہتا ہے کہ حضرت عیسی مرچکے ہیں۔ اس سے اکثر لوگوں کو اس نے دھوکے اور مغالطے میں ڈال رکھا ہے اگرچہ یہ بات بھی ہر طرح اظہر من الشّمس ہے کہ بالفرض اگر حضرت عیسی مر بھی گئے ہوتے، تو پھر بھی ان کی موت سے کوئی دوسرا شخص عیسی نہیں بن سکتا تھا ۔جس طرح کہ مرزا قادیانی کے باپ غلام مرتضی کے مرجانے کے بعد غالبًا ابھی تک مرزا مذکور کا کوئی دوسرا باپ پیدا ہو کر ثابت نہیں ہوا۔ پس ہم کو خود مرزا قادیانی کی اپنی خانہ ساز ومن گھڑت مسیحیت ومہدویت کی دکانداری اور اس کے اشتہارات واعلانات وغیرہ سے کچھ غرض نہیں کیونکہ ما را چہ ازیں قصہ۔ لیکن تاہم حضرت عیسی کی موت ثابت کرنے کے وہم وخیال میں جو کچھ اس نے بیہودہ گوئی و بکمال گستاخی وخیرہ چشمی یاوہ گوئی اپنے رسالہ اوہام میں کی ہے اور ساتھ ہی اس کے یہ بھی دعوی کیا ہے کہ تیس آیات قرآن سے اس مدعا کا ثبوت ہوتا ہے اس کو اس کی سراسر دھوکہ دہی و کجروی کی تردید وتکذیب بھی نہایت ہی مناسب وضروری معلوم ہوتی ہے۔ لہذا اس کے متعلق ایک علیحدہ رسالہ موسوم بہ تردید اوہام مرزا قادیانی دربارہ وفات عیسی رسول ربانی لکھا گیا مضمون جو کہ رسالہ ہذا کے ساتھ ہی بطور ضمیمہ تکملہ منسلک کیا جارہا ہے اس سے خدا چاہے قادیانی کا سارا تانا بانا ٹوٹ پھوٹ کر اس کی ساری دھوکے کی ٹٹی اور دکانداری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی عمارت بھی غارت ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

اگر وہ قرآن مجید کا نام لے کر اللہ تعالی پر افتراء و بہتان نہ لگاتا تو ہم کو اس قدر لکھنے کی بھی کوئی غرض وضرورت و حاجت نہ پڑتی۔ ہاں قرآن مجید پر سے افتراء کا اٹھانا ہمارا بھاری فرض ہے کیونکہ ہم اہل قرآن ہیں اور ہمارا مدار ایمان قرآن مجید ہی ہے۔

تردید اوہام مرزائے قادیانی

دربارہ وفات عیسی رسول ربانی

تعارف:

ان دنوں مرزائے قادیانی نے جو اپنے آپکو خود ہی عیسی قرار دے کر ایک سوانگ بنا رکھا ہے اس سے تو ہم کو کچھ غرض نہیں اور نہ ہی کسی اہل بصیرت کو اس طرف توجہ ہو سکتی ہے کیونکہ دنیا میں بہت سے نقلیں اتارنے والے اور بہت سے بہروپ بھرنے والے مختلف نقلیں اتارتے رہتے ہیں۔ اور تھیٹریکل کمپنیوں میں بھی کئی ایک اوباش طبع اور آوارہ گرد لونڈے رات کے وقت ایک موقعہ خاص پر تماشہ کی خاطر کبھی راجہ اندر اور کبھی شاہزادہ گلفام اور کبھی کالا دیو اور کبھی لال دیو بن جاتے ہیں۔ اور کسی وقت پکھراج پری، نیلم پری، لال پری اور سبز پری کے لباس میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اور ہر موقعہ پر اپنے اپنے پارٹ کو ایسا پورا پورا ادا کر کے دکھاتے ہیں کہ دیکھنے والے اور سننے والے دنگ رہ جاتے ہیں۔ حتی کہ بعض اوقات کئی ایک محو حیرت بن جانے والوں کو تو سچ مچ تھیٹر کا اسٹیج ہو بہو اندر کا اکھاڑا ہی نظر آتا ہے اور اس فرضی ڈرامے کے ...سین اور سینریاں کبھی کبھی اصلیت اور واقعیت کا دھوکہ دے جاتی ہیں۔

پس اگر مرزا قادیانی بھی کبھی مہدی اور کبھی مسیح موعود اور کبھی ...اور کبھی ابن اللہ اور کبھی کرشن جی اور کبھی بابا نانک وغیرہ کے مفروضہ ومصنوعی نام دھر کر ادھر ادھر کی گپیں ہانکتا رہے، تو ہم کو اس کی ایسی ویسی کارروائیوں پر ہرگز کچھ بھی تعجب نہیں ہونا چاہیے، اور نہ ہی ہو سکتا ہے کیونکہ ہم اس قسم اور اس رنگ کی صنعت گریوں کو بفضلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالی بسبب ہدایت وارشاد کتاب اللہ کے اچھی طرح سمجھتے اور بخوبی جانتے ہیں کہ یہ سب کی سب بناوٹ کی ہی جادوگری ہوتی ہے۔

اور یہ کہ ہم ہرطرح مختلف الاقسام کے ملکی و مذہبی ایکٹروں کو بھی خوب جانتے پہچانتے ہیں جو کہ بلطائف الحیل گوناگوں لباسوں میں وقتاً فوقتاً بڈھے سے جوان، اور جوان سے بڈھے بن بن کر ناٹک کی نچنیوں کی طرح گویا کہ اپنا ایکٹ دکھاتے رہتے ہیں اور خواہ وہ صد ہا پردہ ہائے ... میں اپنے آپ کو چھپ چھپا کر رکھتے پھریں۔لیکن مثل مشہور ہے کہ تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے عقل مندلوگ تو ضرور ہی ان کو فوراً ان کی چال ڈھال سے ہی بھانپ اور تاڑ لیتے ہیں۔علی ہذا القیاس ہم بھی میرزائے قادیانی کی تمام حرکات سکنات دعوی مسیحیت ومہدویت وکرشن جی و نانک جی وغیرہ کے اسرار تک سے واقف ہیں وہ چاہیے لاکھ بنا بنا کر اور چبا چبا کر باتیں کرے اور اپنے آپ کو بروزی اورظلی وغیرہ من گھڑت خانہ ساز ٹاٹ کے ملبوسات میں بھی چھپاتا رہے،مگر یہاں تو اس کو دور ہی سے ناخت کرنے والے موجود ہیں

بہر نگے کہ آید مے شناسد

بقول آنکہ

بہر رنگے کہ خواہد جامہ پوشد
من انداز قدش را مے شناسم

یہی وجہ موجہ ہے کہ ہم نے کبھی اس کی ان باتوں کا نوٹس تک بھی نہیں لیا جو کہ خودکومہدی یا مسیح موعود یا نانک وکرشن وغیرہ بنا کر پبلک میں گویا کہ ان کی نقل بن کر دکھاتا رہتا ہے اور اب اپنے آپ ہی سری کرشن کا اوتار بن بیٹھا ہے پنجاب میں ایمن آباد اور پورب میں متھرا بندرابن کے رام چندر کی لیلا دکھانے والے راس دھاریئے بڑے مشہور ہیں جو کرشن کا سانگ بنا کر کرتے ہیں لیکن عموماً اس قسم کے لوگ کچھ اہل السوق کے نزدیک ہی نقل محض ومحل تفریح ،اور باعث نشاط وانبساط ہو سکتے ہیں۔اہل نظر و دانش مند خصوصاً مومنین کتاب اللہ المجید تو ایسوں ویسوں کو ہرگز قابل خطاب ہی نہیں سمجھتے ، بلکہ ان کی نسبت کسی تذکرہ وتر دیدی گفتگو کو بھی باعث تضیع اوقات تصور کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اگر مرزا غلام احمد قادیانی خواہ بقول خود مہدی و مسیح یا کرشن و بابا نانک ہی بنا پھرے، یا خود ہی اپنے منہ میاں مٹھو بن کر ظلی و بروزی نبی و رسول یا ابن اللہ ہی بن جانے کے اشتہارات و اعلانات متواتر دیتا رہے تو بھی ہم کو جیسا کہ ہم نے پہلے ہی کہا ہے اس کی اس دکان داری کی کساد بازاری کی غرض سے خواہ مخواہ کوئی بھی سٹیپ لینے کی ضرورت یقیناً ہرگز کبھی بھی نہ پڑتی کیونکہ اکثر دنیا داری کی حیلہ سازیوں کو کچھ عرصہ کے بعد پبلک آپ ہی سوچ سمجھ کر متنبہ و خبردار ہو جایا کرتی ہے اور علاوہ اس کے خود ہماری گورنمنٹ کو بھی اس کا ہر وقت خیال رہتا ہے کہ کوئی شخص بنارسی ٹھگوں کی طرح خلق خدا کو دھوکے سے نہ لوٹ لیوے۔ چنانچہ آج کل ایک خاص محکمہ کرائیم بھی محض اسی غرض و مقصد کے لئے سرکار کی طرف سے قائم ہو گیا ہے جو کہ مثل محکمہ انسداد ٹھگی و ڈکیتی کیلئے ہے، اور جس میں بڑے بڑے چیدہ افسران پولیس سارے پنجاب سے انتخاب کر کے بھرتی کئے گئے ہیں اور اس محکمہ کے بہت سے دیگر ضروری فرائض میں سے ایک یہ بھی مقصد ہے کہ اشتہاری دھوکہ بازوں کے اصل حالات کی واقعی تفتیش و تحقیقات کما حقہ مل میں لائے جائے۔

لیکن چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ان دعاوی باطلہ و میسیحیت و مہدویت وغیرہ کی اپنی طرف سے بڑی دلیل یہ پیش کی ہے کہ اس کے وہم باطل و خیال ناقص میں حضرت عیسی مر چکے ہیں اور اسی واسطے خود بدولت مرزا قادیانی اب مسیح موعود بن بیٹھا ہے۔ سو گو اس کی اس دلیل کی تردید کی بھی کوئی حاجت نہ تھی کیونکہ اس کی یہ دلیل بھی بجائے خود بالکل ایسی لغو و بیہودہ بلکہ قابل تمسخر اور وسواس الخناس اور اس کے پیش کنندہ کو مطلق پاگل اور پرلے سرے کا مخبوط الحواس جنونی سڑی سودائی احمق وغیرہ کہہ سکتا ہے اور نیز یہ تو وہی مثال تھی جیسے کہ کوئی ملعون و مردود الو کا پٹھہ شیطان کا بچہ؟ مسیلمہ کذاب کی طرح آج یہ دعوی کرنے لگے کہ چونکہ محمد رسول اللہ ﷺ مر چکے ہیں اس لئے میں اب محمد رسول اللہ ہو گیا ہوں و قس علی ھذا۔ تاہم جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اس دعوی کی جڑ و بنیاد ہی بزعم خود حضرت عیسی کا مرنا ٹھہرا رکھا ہے، اور اپنی اس دلیل موت کو (معاذ اللہ) تیس آیات کلام اللہ سے ثابت کر دکھانے کا اپنے رسالہ اوہام میں افتراء و بہتان علی اللہ باندھ رکھا ہے، لہذا ہم کو بحیثیت اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذکر و القرآن ہونے کے یہ نہایت ہی ضروری معلوم ہوا کہ اس کی اس خباثت و نجاست کو رفع دفع کر کے مناسب طور سے اس کی گوشمالی کر دی جائے تا کہ وہ پھر ایسی جسارت و گستاخی اور شوخ چشمی آیات بینات قرآن مجید میں نہ کر سکے۔ یوں تو اگر کوئی شخص بفرض محال مثل سگ بھی بھونکتا رہے، تو ہم اکو اس سے کیا واسطہ کیا علاقہ کیونکہ، نور می فشاند و سگ بانگ می زند۔ مشہور ہے لیکن جب کوئی نا معقول گمراہ کجرو شخص آیات کتاب اللہ خصوصاً قرآن مجید کی آیتوں کو توڑ موڑ کر خلق خدا کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً دھوکے اور مغالطے میں ڈالنا چاہے تو ہر ایک مومن کتاب اللہ کا یہ فرض ہوتا ہے کہ ایسے شیطان کی تردید و تکذیب من کل الوجوہ عمل میں لاوے۔ پس ہم کو چند ایک ایسی ہی ضروری وجوہات اس ضمیمہ کے لکھنے کی پیش آئیں اور بس۔

قادیانی دعوی پر تمہیدی گذارشات

یہ تاریخی بات عام تام طور پر مشہور و معروف ہے کہ مسیلمۃ الکذاب گذشتہ زمانے کے جھوٹے مدعی نبوت نے اپنی رسالت باطلہ وملعونہ کے اثبات کے لئے اپنی طرف سے ایک جھوٹی کتاب خود تصنیف و تالیف کر کے لوگوں کو گمراہ کرنا چاہا تھا اور اس کتاب کے دو حصے کر کے ایک کا نام فاروق اول اور دوسرے کا فاروق ثانی رکھا تھا ،تا کہ عوام کالانعام کو وہ یہ دھوکہ دیوے کہ اس کی یہ کتاب قرآن مجید سے بھی بہتر اور حجم میں ڈبل خدا نے بھیجی ہے، اور وہ یہ بھی ڈینگ مارا کرتا تھا کہ اس کی وہ کتاب قرآن کریم سے زیادہ تر فصیح و بلیغ بھی ہے۔ چنانچہ منجملہ اس کی بہت سی زٹلیات کے جو وہ قرآن کے مقابلہ میں اپنی طرف سے گھڑ کر بے ہودہ بکواس کرتا رہتا تھا ایک زٹل جو کہ اس نے بزعم خود سورۃ الم تر كيف فعل ربك باصحاب الفيل کے مقابلہ میں بطور لغو تک بندی کے جوڑی تھی وہ یہ ہے:

الفيل ما الفيل و ما ادرك ما الفيل .. الخ ۔

پس جس وقت اس شیطان نے اپنی یہ خباثت ونجاست فصحائے عرب کے روبرو بمقابلہ قرآن کے پیش کی تو بڑے بڑے فصیح و بلیغ تو کجا، معمولی درجہ کے عربوں نے بھی اس کے منہ پر تھوک دیا اور کہا کہ تو تو یہ بالکل جھک مارتا اور گونہہ کھاتا ہے، جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے فصاحت کے بدر کامل اور بلاغت کے آفتاب نصف النہار یعنی قرآن مبین کے سامنے بے فائدہ خاک اڑا رہا ہے۔ کجا عبارت قرآن مبین اور کجا یہ تیری بے ہنگام تقریریں۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔ چنانچہ اسی وقت سے آج تک اہل عرب اس کی یہ بیہودگی اور یاوہ گوئی بطور ضرب المثل ایسی مشہور و زبان زد عام ہے کہ جب کہیں اور جہاں کہیں کسی مجلس یا محفل میں، کوئی ابلہ منش، احمق مزاج، بیہودہ گو شخص ارباب سخن و اصحاب کلام کی گفتگو میں دانستہ یا غلطی سے خواہ مخواہ دخل در معقولات کا اقدام کر بیٹھے، تو حاضرین میں سے فوراً کوئی نہ کوئی خوش طبع سخن سنج با مذاق صاحب ارکان جلسہ کو مخاطب کر کے یہ کہہ اٹھتے ہیں کہ ایها الناس براہ مہربانی اپنی اعلیٰ درجہ کی گفتگو کو چھوڑ کر پہلے ذرا اس بے شعور نا معقول کی الفیل ما الفیل کو سن لیجئے۔ سو تب سے یہ مرات اور یہ وقعت اس وقت تک عربستان و عراق و شام و مصر وغیرہ تمام ممالک اسلامیہ میں جہاں جہاں خاص کر اقوام اہل عرب مسکن پذیر ہیں، اس ملعون مسیلمۃ الکذاب کی برابر قائم ہے۔ لیکن ہندوستان افغانستان چین ایران وغیرہ ممالک مشرقیہ میں چونکہ خالص نسل عرب کا مذاق سخن فہمی بالکل کم بلکہ قریباً مفقود و معدوم ہو گیا ہے تو یہی وجہ ہے کہ یہاں آئے دن نت نئے سے نئے سانگ بنتے رہتے ہیں اور بھانڈوں کی طرح ادھر ادھر کے زٹل قافئے اڑا کر کئی ایک مجہول مطلق وغول بیابانی اشخاص و افراد کو اپنے اردگرد بطور ایک مجمع پریشانی کے جمع کر کے حلقہ زن کر لیتے ہیں۔ اور پیر طریقت نہیں بلکہ نبی اور رسول اور خدا جانے کیا کیا بن بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ آج کل مرزائے قادیانی بھی رسالت و نبوت کا مدعی بلکہ اپنے مطبوعہ اشتہار و رسالوں کے ڈھولوں اور نقاروں کے ذریعہ سے بجائے خود مسیح موعود بن کر بے چارے مشائخ شریف.. اور ایک گدی کا بطریق مداخلت بے جا مالک و قابض و حصہ دار بنا بیٹھا ہے بلکہ بہ نسبت دیگر مشائخوں کے اس کی دکانداری بھی بوجہ گنگا جمنی ... برتنے کے خوب چل نکلی ہے اس نے بھی مسیلمۃ الکذاب کی طرح اپنی نبوت و رسالت کے ثبوت کرنے کے واسطے ایک ضخیم کتاب موسومہ ازالہ اوہام .. کی ہوئی ہے اور ٹھیک مسیلمہ کذاب کی کتاب کے ہر دو حصص فاروق اول و فاروق دوم کی طرح اس نے بھی اس کے دو ہی حصے ایک ہی نمبر رواں میں چھپوائے ہوئے ہیں۔ یعنی حصہ اول ازالہ اوہام و حصہ دوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازالہ اوہام۔ نیز ہر دونوں حصوں کے سرورق یا ٹائٹل پیج پر اس نے اپنی نبوت و رسالت کے اظہار واشتہار کی غرض سے یہ عبارت مرقوم کر چھوڑی ہے کہ:

کتاب جامع معارف قرآنی وشارح اسرار کلام ربانی از تالیف مرسل یزدانی و مامور رحمانی حضرت جناب میرزا غلام احمد صاحب قادیانی۔

جس پر آج کل علیہ الصلوۃ والسلام کے خانہ ساز من گھڑت الفاظ اور بھی مستزاد کئے جارہے ہیں۔ پس یہ جھوٹا رسول قادیانی اور کذاب مامور شیطانی بھی اپنے مسیح موعود ہونے کی وہی دلیل وثبوت پیش کرتا ہے جو کہ مسیلمہ کذاب اپنے وقت میں خاص اپنی رسالت ونبوت کو ثابت کرنے کے واسطے پیش کیا کرتا تھا۔ یعنی وہ یہ کہا کرتا تھا کہ چونکہ حضرت محمد ﷺ مر چکے ہیں اور میں ان کے بعد زندہ ہوں، لہذا میں برحق نبی ورسول خدا ہوں۔ سو ٹھیک اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنے مسیح موعود ہونے کا یوں ثبوت پیش کرتا ہے کہ چونکہ حضرت عیسی مر چکے ہیں اور وہ اس وقت حیات نہیں ہیں اور میں زندہ ہوں، لہذا میں مسیح موعود ہوں۔ وغیرہ۔

اور اس پر طرہ یہ ہے کہ وہ اپنی یاوہ گوئی اور ہرزہ پوئی سے شرمندہ وخجل و منفعل نہیں ہوتا، بلکہ بجائے خود وہ سمجھ بیٹھا ہے کہ جھوٹ موٹ بھی حضرت عیسی کی موت ثابت کر دینے میں میری مسیحیت ومہدویت قائم ہو جائے گی۔ حالانکہ ایں خیال است ومحال است جنون۔ کیونکہ اگر بالفرض حضرت عیسی بقول اس کے مر بھی گئے ہوتے تو اس سے بھی یہ ہرگز ہرگز کسی طرح وہم وخیال تک میں نہ آسکتا کہ میرزائے قادیانی مسیح موعود ہے۔ یہ تو وہی مثال ہوئی کہ کوئی شخص خدانخواستہ مرزائے قادیانی کو آکر یہ کہہ دیوے کہ چونکہ آپ کے والد مر چکے ہیں، لہذا اب میں ہی آپ کا والد بزرگوار ہوں۔ پس اس شخص و مرزائے قادیانی کے خواہ مخواہ فرضی باپ ہونے کے مدعی کی بے ہودگی اور دیوانگی اور پاجی پن میں تو غالباً کسی کو بھی کلام نہ ہوگا کیونکہ کہاں مرزا قادیانی کا اصلی باپ اور کہاں یہ نامعقول پاجی نقل باپ۔ کہاں راجہ بھوج کہاں کنگلا تیلی۔ کجا رام رام کجا ٹیں ٹیں۔ بقول آنکہ صلاح کار کجا و دل خراب کجا ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ غرض کہ اس میں بظاہر تو کسی کو کچھ ذرہ بھی شک وشبہ کی گنجائش نہیں ہو سکتی، البتہ اگر باطن میں کسی کو اس کا شک وشبہ ہو تو وہ بے شک مرزائے قادیانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح کے دعوی مسیحیت ونبوت وغیرہ پر بھی ایمان لے آوے، تو کچھ عجب نہیں ۔ ور نہ اس کو تو ایک طفل مکتب بھی جان سکتا ہے کہ اس دعوی اور دلیل کا آپس میں کیا تعلق و ربط ہے۔ کہاں کی اینٹ کہاں کا روڑا اور آپ نے کہاں لا کر جوڑا۔ بمصداق آنکہ:

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا
الا یا ایھا الساقی ادر کا سأ و نا و لھا

ہاں البتہ اس قسم کے بے تکی ہانک لگانے والے بہت کنوے جامع مسجد دہلی کی سیڑھیوں پر بیٹھنے والوں میں دن ڈھلے، گذری کے تماشوں کے درمیان، کئی ایک مل جائیں گے جو کہ نہایت ہی طلاقت لسانی و تیز بیانی سے اس قسم کے سینکڑوں فقرے اور جملے ایک دم بلا توقف فی البد یہہ بول جائیں گے کہ، حضت ! عرض کرو، بندی مساجد کی تیسری پھسٹر سے سیڑھ گیا۔

ناظرین! ذرا اس فقرے کے حروف والفاظ کے الٹ پھیر اور تقدیم وتاخیر کو بھی ملاحظہ کریں کہ ان ظالم لفتوں نے کس طرح سے ایک اچھے خاصے اردو فقرے کی پلید کی ہے اصل فقرہ تو یہ تھا کہ بندہ جامع مسجد کی تیسری سیڑھی سے پھسل گیا۔ جس کا ستیاناس کیا گیا ہے جو کہ اوپر مذکور ہوا۔ ایسا ہی لکھنؤ کے جھوٹے شہدے بھی مشہور ہیں کہ جو اس سے بھی بڑھ چڑھ کر کئی ایک بے تکی اور بے جوڑ باتیں کیا کرتے ہیں جن کو ان میل کہتے ہیں جیسے کہ

پہلے تو روغن گل بھینس کے انڈے سے نکال
پھر دوا جتنی ہو بھینس کے انڈے سے نکال

دلی اور لکھنو کا کیا ذکر ہے، خود ہمارے پنجاب اور خاص کر ضلع گورداسپور کی زبان میں بھی، جو کہ میرزائے قادیانی کی اصلی مادری زبان ہے، صدہا اسی طرح کی سینکڑوں بے معنی ضرب الامثال اور کہاوتیں مشہور ومعروف ہیں ۔ اور وہ عموماً کسی کی ایسی ہی بے جوڑ اور ان میل، اور حماقت آمیز باتوں پر چسپاں کی جاسکتی ہیں جیسے کہ مرزا قادیانی نے یہ بے ہنگم ڈھکوسلہ بنا رکھا ہے کہ چونکہ عیسی مر چکے ہیں لہذا میں اب مسیح موعود ہوں۔ واہ پٹھے واہ کیا کہنے ہیں اس طرز استدلال کے شاباش آفرین وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری اس ہمت مردانہ پر لیکن ہم اس موقعہ پر ان پنجابی ضرب المثلوں اور کہاوتوں کو بلفظاً درج کرنا بخوف طوالت متروک رکھتے ہیں کیونکہ ہم کو یقین ہے کہ بغیر ان کے اندراج کے بھی سب لوگ جن کے سر میں کچھ بھی مغز دماغ اور دماغ میں ذرہ بھر بھی عقل ہوگی بخوبی سمجھ جائیں گے کہ نظر بحالات موجودہ میرزائے قادیان کے اس دعوی مسیحیت ونبوت وغیرہ میں، اور ہد ہد الشعراے کی طرح خالی خولی بے جوڑ و بے معنی و مہمل تک بندی کرنے والے بھاٹوں بھانڈوں کے اقوال مذکورالصدر میں کیا فرق اور کیا تفاوت ہے بظاہر تو کچھ فرق معلوم نہیں دیتا کیونکہ

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا اینجا ست

لیکن چونکہ مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو مرسل یزدانی اور مامور رحمانی قرار دے کر اپنے زعم باطل میں خاص قرآن مجید کی پوری تیس آیات سے یہ استدلال اور دعوی کیا کیا کہ حضرت عیسی مر چکے ہیں اور نیز اسکا دعوی یہ ہے کہ اس کے مسیح ہونے کا ثبوت ہی یہی ہے کہ اس نے حضرت عیسی کی موت قرآن کی تیس آیات سے بزعم خود ثابت کر دکھائی ہے لہذا ہم پیشتر اس کے کہ اس کی منقولہ آیات مذکورہ کو یکے بعد دیگرے نمبروار درج کر کے ناظرین پر اس کی اس دعوی میں روسیاہی کو روشن و مبرھن کریں، ذیل میں ذرا اس کے مامور رحمانی ہونے کی قلعی کھول دینا بھی مناسب وضروری خیال کرتے ہیں۔

کچھ عرصہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ وطیرہ ہو رہا ہے کہ وہ ہر ایک اپنی لغویات اور بیہودہ خرافات میں بھی اپنے موضوعہ وملعونہ الہامات کو آڑ بنا لیتا ہے اور اسی طرح سے ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلنا اس کا رویہ و دستور ہو گیا ہے اور پیچھے سے یوں کہہ دیتا ہے کہ وہ مامور ہے اور اسی واسطے ایسا کہنے پر مجبور ہے۔ غرض کہ جہاں اس نے اپنے دیگر بہت سے دعاوی باطلہ و اوہام فاسدہ میں ایران کے میرزا علی محمد باب کی .. تعلیمات اور اینچ پیچ کی بہت کچھ نقل اڑا کر مہدی و مسیح وغیرہ بن جانے کا دعوی کر رکھا ہے، وہاں ساتھ ہی مامور بننے میں ایک ایرانی مشہور اوباش مامور کی بھی نقل اڑاتا ہے جو کہ بعہد ناصر الدین شاہ قاچار بادشاہ ایران، عموماً طھران کے گلی کوچوں میں پھر کر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شام کے وقت شہر مذکور کے چوک میں وعظ و منادی کیا کرتا تھا۔ جیسا کہ عموماً ذہین و لسان ایرانی لوگ مسلسل طور سے کیا کرتے ہیں ۔اس کے بعد وہ نہایت ہی رقت کے ساتھ قریباً دس پندرہ منٹ تک روتا رہتا اور ہچکیاں لے لیکر اور سسکیاں بھر بھر کر لوگوں کو یہ کہتا کہ:

ایھا الناس میخواہم کہ شمہء از درد دل و احوال خود بشما ظاہر نمائم ۔انا مجبورم ،کہ ما مورم ،پس معذورم ۔

جب وہ کئی دن لوگوں کو بار بار اپنے وعظ و لیکچر کے بعد نہایت ہی آہ و زاری کے ساتھ اپنا یہی دکھڑا اور یہی گھڑا ہوا مہمل فقرہ سنا تا اور اسی طرح اپنا یہ مجہول المعنی اور گول مول منتر ان پر پھونکتا رہا ،تو رفتہ رفتہ اور شدہ شدہ عام و خاص لوگوں میں اس کے اس فقرہ مہمل و بے معنی ،اما مجبورم کہ ما مورم، کی نسبت کیر یا سٹی curiousity یعنی تجسس و تفحص کے خیالات پیدا ہو گئے ۔

پس جب اس ما مور نے دیکھا کہ اس نے لوگوں کو اپنی طرف بالکل راغب و مائل کر لیا ہے،تو پھر اس نے یہ ایک عجیب چال چلی کہ ایک جمعہ کو جامع مسجد میں جا کر ہزار ہا مخلوق کے روبرو یہ ظاہر کیا کہ میں تو دراصل قوم بنی اسرائیل میں سے اس گروہ کا ایک بقیہ ممبر ہوں کہ جن کی صورتیں غضب الٰہی سے مسخ ہو گئی تھیں، اور جن کی نسبت قرآن شریف میں آیا ہے کہ کو نوا قردۃ خا سئین ۔یعنی بقول ان کے وہ لوگ بھی بندر اور سور ہو گئے تھے،لیکن امام حسین کی دعا سے میری یہ شکل و شباہت تو درست ہو گئی ہے،لیکن ہنوز دم باقی ہے۔سو میں اس واسطے روتا اور کڑھتا رہتا ہوں کہ کسی طرح میرا یہ بقیہ نشان حماقت بھی دور ہو جائے جو کہ صرف امام الزمان مہدی دوران خروج اور فقط ان کی دعا ہی پر منحصر ہے۔ پس میں اب ان ہی کے ظہور و رونق افروزی کے اشتیاق میں منتظر و چشم براہ ہوں۔ امید ہے کہ عنقریب وہ ظاہر ہوں گے اور میری اس بقیہ دم کا معالجہ، علی روس الاشہاد خود ہی فرمائیں گے۔اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہہ سکتا ،چرا کہ مجبورم کہ ما مورم ۔

غرض کہ اس دم دار ما مور اور اس کے دیگر ملی بھگت ساتھیوں خصوصاً اس کے ایک مہدی آخر الزمان بننے والے لنگوٹئے یار کا حال اور اس کا مآل آج تک ایران کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچہ بچہ جانتا ہے۔ جس طرح کہ مرزائے تقادیان کو یہاں ہر کوئی پہچانتا ہے۔ پس یقیناً یہی حال مرزائے قادیانی کے مامور و مجبور ہونے کا بھی ہے کیونکہ یہ فیضان الٰہی اس نے صرف اسی ایرانی دم دار مامور و مجبورست حاصل کیا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن اس میں اور اس دم دار مامور میں فرق صرف اسقدر ہے کہ وہ مہدی آخر الزمان کا خود کو منتظر ظاہر کرتا تھا لیکن خود بدولت اس سے بھی کئی قدم آگے ہیں۔ یعنی آپ ہی آپ خود ہی رسول، خود ہی نبی، خود ہی مامور، خود ہی کرشن، خود ہی بابا نانک، وغیرہ بقول آنکہ:

خود کوزہ، وخود کوزہ گر وخود گل کوزہ۔

البتہ پیراں نمی پرند مریدان می پرانند کے مصداق چیلے چانٹے بہت سے بنا رکھے ہیں جو بجائے خود اپنی ڈیوٹی اس کے واسطے خوب انجام کر کے اس کی دکانداری کو عوام کالانعام میں چمکا رہے ہیں۔ لیکن ہم کو اس سے بھی کچھ غرض نہیں کیونکہ مارا چہ ازیں قصہ۔

بہر حال اب ہم اپنے مطلب اصلی پر آتے ہیں یعنی مرزائے قادیانی کی ان منقولہ تیس آیات قرآنی کو ذیل میں درج کرتے ہیں جو کہ اس نے مسیح کو ثابت کرنے اور اسی بنیاد بے پایاں پر اپنے آپ کو مسیح موعود قرار دینے کے لئے اپنے رسالہ اوہام میں بڑے زور شور سے لکھ ماری ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اس کے غلط ترجمہ کی تصحیح اور اس کے باطل استدلال کی تردید و تکذیب بھی کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ اس کے مطالعہ سے ناظرین اولی الالباب و اولوا الابصار خود ہی انصاف فرما کر من کل الوجوہ تسلی و اطمینان فرمالیں گے۔

قادیانی اوہام کے جوابات

در بارہ حیات عیسی رسول ربانی

(مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام میں حضرت مسیح کی موت ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی تیس آیات پیش کی ہیں۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے قول قادیانی کے عنوان سے وہ آیات اور ان سے قادیانی استدلال بیان کرکے، ان کا جواب دیا ہے اور قادیانی استدلال کی غلطی نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات الی الآن ثابت کی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ بہاء)

قول قادیانی نمبر۱:

(عنوان) قرآن شریف کی وہ تیس آیتیں جن سے مسیح ابن مریم کا فوت ہونا ثابت ہوتا ہے۔

پہلی آیت:

اذ قال اللہ یا عیسی انی متو فیک و را فعک الیّ و مطھّر ک من الذین کفروا و جا عل الذین اتبعو ک فوق الذین کفروا الی یو م القیامۃ (آل عمران:۵۵۔پ۳)

یعنی اے عیسی میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور پھر عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھانے والا اور کافروں کی تہمتوں سے پاک کرنے والا ہوں، اور تیرے متبعین کو تیرے منکروں پر قیامت تک غلبہ دینے والا ہوں۔

جواب: اس جگہ مرزائے قادیانی نے جو کچھ ترجمہ آیت قرآن مندرجہ بالا کا اپنی طرف سے کر کے دکھایا ہے اور بزعم خود اس سے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ حضرت عیسی مرچکے ہیں اس سے صاف واضح ہوتا ہے کہ وہ خواہ مخواہ و دیدہ دانستہ خلق خدا کو محض فائدہ دنیاوی و جلب منفعت دعوی مسیحائی وغیرہ کی غرض سے چاہ ضلالت میں پڑنا چاہتا ہے۔ اولتو اس نے یہاں نہایت چالاکی سے انی متو فیک کے معنوں میں صریح مغالطہ دیا ہے، اور پھر ساتھ ہی اس کے و را فعک الیّ کا ترجمہ کرنے میں جعل سازی برتی ہے کہ جس سے اس کی حد درجہ کی بھاری لیاقت ظاہر ہوئی۔ ان ہر دو کلمات بینات کا صحیح صحیح ترجمہ اور صاف صاف معنی اور مطلب تو انشاء اللہ ہم ابھی آگے چل کر تحریر کریں گے اور ان کی ضروری تشریح وتصریح وتفصیل بھی صرف آیات کتاب اللہ الفرقان اپنے موقعہ ومحل پر کی جائے گی لیکن اس وقت سب سے پہلے ہم جملہ عباد الرحمٰن کو عام تام طور پر جتلا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ اس جھوٹے دعویدار موت حضرت عیسی اور کذاب مدعی مسیحیت کے مذکور الصدر دعوی باطل اور اس کے طریق استدلال وطرز اثبات کو بخوبی مدنظر رکھ کر اچھی طرح سے اس کی ان چالاکیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حیلہ سازیوں کو دیکھتے جائیں جو کہ وہ صریحاً اپنی مخالف مدعا آیات کو بھی زبردستی اپنی تائید وثبوت میں پیش کرتا اور موقعہ بموقعہ اپنی تحریر میں ٹھونستا ہے۔ چنانچہ اول اس کی اسی پیش کردہ آیات کو ملاحظہ و معائنہ فرمائیں کہ اگر بالفرض اس کے وہی غلط معنی بھی لئے جائیں جو کہ خود مدعی موت نے از راہ خودغرضی کر رکھے ہیں تو خاص اس صورت میں بھی ہرگز ہرگز کوئی ثبوت آیت ہذا سے اس امر کا وہم وخیال تک میں بھی نہیں آ سکتا کہ معاذ اللہ عیسی مرچکے ہیں کیونکہ بقول قادیانی اس آیت میں خداوندتعالی جب یہ فرماتا ہے کہ: اے عیسی میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ تو اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ اللہ تعالی، عیسی کو مار بھی چکا ہے۔ مرزا قادیانی ذرا خود بھی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے کہ اگر بقول اس کے وفات دینے والے کے معنی بالفرض مارنے والے ہی کے لئے جائیں تو خدا صرف عیسی ہی کو مارنے والا نہیں ہے بلکہ کل نفس ذائقۃ الموت کے مطابق وہ سب کو مارنے والا اور ہر ایک مومن ومسلم مشرک وکافر خبیث ولعین کو موت دینے والا ہے۔ حتی کہ اس سے خود مرزا قادیانی کو بھی کبھی مفر اور گریز نہیں ہوسکتا کہ وہ اس کا بھی مارنے والا ہے۔ لیکن اس سے یہ نہیں کہہ سکتے کہ خدا کو مارنے والا کہنے سے قادیانی کو (چکڑالوی صاحب کی کتاب کی تحریر کے وقت) مرا ہوا ہی سمجھ لیں، کیونکہ وہ تو ابھی ہٹا کٹا اور چنگا بھلا زندہ وموجود ہے، بلکہ بڑھاپے میں بھی جوانی ہی کے لطف اور مزے اڑانے کی ادھیڑ بن میں لگا رہتا ہے جیسا کہ کسی نے یوں ہی کہا ہے

پیرے کہ دم ز عشق زند بس غنیمت است
و از شاخ کہنہ میوہ نو رس غنیمت است

ہاں یہ بھی درست بات ہے کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی، آخر ایک نہ ایک دن ضرور ہی خداوند میاں قادیانی کو مار کر بالکل فنا ومعدوم کردے گا۔ اس وقت البتہ ہم یہ بلاتامل یہ بلاتامل کہہ سکیں گے کہ قادیانی مسیح الدجال بے شک مرچکا ہے، لیکن پھر بھی تادم حال تو یہ کوئی بھی نہیں کہہ سکتا کہ قادیانی مرچکا ہے۔ پس ایسا ہی بقول قادیانی خداوندتعالی کو حضرت عیسی کے مارنے والا لکھنے سے یہ ہرگز ہرگز اشارۃ و کنایۃ بھی یہ نہیں پایا جاتا کہ حضرت عیسی مرچکے ہیں اور یہ سب کچھ تردید وتکذیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی خود اسی کے اپنے خانہ ساز من گھڑت معنوں سے ہوئی ہے جس پر کہ یہ ہندی ضرب المثل پورے طور پر صادق آتی ہے کہ، اسی کی بات اور اسی کے منہ پر۔

یہاں تک تو صرف الزامی جواب ہے۔لیکن اب ہم اصلی و حقیقی جواب کی طرف رجوع کرتے ہیں ،اور ترجمہ آیت نمبرا کا بھی جو مرزا قادیانی نے محض جان بوجھ کر محض بے ایمانی سے خلط ملط کر کے لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے خواہ مخواہ لکھ مارا ہے۔اس کی جگہ صحیح صحیح و درست ترجمہ بھی ذیل میں ہم لکھ دیتے ہیں:

اذ قا ل الله یا عیسی انی متو فیك و را فعك الیّ و مطهّر ك من الذین کفروا و جا عل الذین اتبعو ك فوق الذین کفروا الی یو م القیامة

تحقیق فر ما یا اللہ نے (یہودیوں کے ارادہ قتل کے وقت) کہ اے عیسی (تو کچھ فکر نہ کر کیونکہ) میں ضرور ہی تجھ کو موذیوں ظالموں سے بالکل محفوظ و مامون رکھونگا ۔یعنی ان سے بچا کر زندہ صحیح و سالم تجھ کو اسی روئے زمین ہی پر کسی اور جگہ اپنی حفاظت میں اقامت پذیر کر رکھوں گا۔خصوصاً میں بالکل پاک رکھوں گا تجھ کو اس سے کہ وہ کافر لوگ تجھ کو برے ارادے سے مس بھی کرسکیں۔ اور کروں گا میں ان لوگوں کو جو کہ تیرے موافق و ہم خیال ہوں، غالب ان لوگوں پر جو کہ تیرے مخالف ہوں روز قیامت تک۔

آیت ہذا کی مفصل تشریح وتوضیح قبل ازیں رسالہ ہذا میں بذیل حالات عیسی مکمل طور پر ہو چکی ہے،لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے اس آیت کے ترجمہ کرنے میں عموماً اور کلمات انّی متو فّیك اور و را فعك الیّ کے معنوں میں خصوصاً صریح طور سے خلق خدا کو بھاری مغالطہ اور دھوکہ دینا چاہا ہے کیونکہ تو فّی کا معنی موت ہرگز ہو ہی نہیں سکتی اور نہ ہی رفع کے معنی روح کو عزت کے ساتھ اٹھائے جانے کے کہیں آئے ہیں۔

اگر را فعك سے مراد رفع روح لی جائے تو سراسر کجروی ہے کیونکہ ہر تینوں کلمات یا عیسی ، متو فّیك ،اور را فعك میں مخاطب جو ہے وہ عیسی بجسد عنصری ہے جس میں روح اور بدن ہر دونوں بہیئت مجموعی مخاطب ہیں۔اس پر بھی را فعك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں روح کو خاص کرنا بالکل نتیجہ وثمرہ الحاد ہی الحاد کا ہے کیونکہ جملہ ذوی الارواح کی روحیں ان کے اپنے اپنے بدن ہی میں بالکل فنا ومعدوم ہو جاتی ہیں نہ کہ جسموں سے باہر نکال کر کسی اور جگہ رکھی جاتی ہیں۔ اس مدعا کی پوری تفصیل رسالہ روح الانسان میں من کل الوجوہ ہو چکی ہوئی ہے۔ وہاں دیکھوتا کہ قطعی اور یقینی طور پر اظہر من الشّمس ہو جائے کہ عموماً وخصوصاً ہر چیز کا روح اس کے اپنے بدن ہی میں بالکل فناومعدوم ہو جاتا ہے اور کسی چیز کا روح اس کے بدن سے ہرگز باہر نہیں نکالا جاتا اور نہ ہی کسی جگہ پہنچایا جاتا ہے جملہ آیات قرآن سے بعبارت النص صریح صاف طور پر صرف اور خاص یہی مدعا ظاہر باہر ہے اور بس۔

فی الجملہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی پیش کردہ آیت سے اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ ہرگز وہم وخیال تک میں نہیں آ سکتا کہ اس میں کوئی حضرت عیسیٰ کے مر جانے کا اشارہ تک بھی ہو۔

قول قادیانی۔۲۔

دوسری آیت جو مسیح ابن مریم کی موت پر دلالت کرتی ہے یہ ہے

بل رفعه الله اليه (النساء: ۱۵۹)

یعنی مسیح ابن مریم مقتول اور مصلوب ہو کر مردود اور ملعون لوگوں کی موت سے نہیں مرا جیسا کہ عیسائیوں اور یہودیوں کا خیال ہے بلکہ خدا تعالیٰ نے عزت کے ساتھ اس کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ جاننا چاہیے کہ اس جگہ رفع سے مراد وہ موت ہے جو عزت کے ساتھ ہو، جیسا کہ دوسری آیت اس پر دلالت کرتی ہے و رفعناہ مکاناً علیا۔ یہ آیت حضرت ادریس کے حق میں ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ اس آیت کے یہی معنی ہیں کہ ہم نے ادریس کو موت دے کر مکان بلند میں پہنچا دیا کیونکہ اگر وہ بغیر موت کے آسمان پر چڑھ گئے تو پھر بوجہ ضرورت موت جو ایک انسان کے لئے ایک لازمی امر ہے یہ تجویز کرنا پڑے گا کہ یا تو وہ کسی وقت اوپر ہی فوت ہو جائیں اور یا زمین پر آ کر فوت ہوں مگر یہ دونوں شقیں ممتنع ہیں کیونکہ قرآن شریف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہے کہ جسم خاکی موت کے بعد پھر خاک ہی میں داخل ہو جاتا ہے اور خاک ہی کی طرف عود کرتا ہے اور خاک ہی سے اس کا حشر ہوگا اور ادریس کا پھر زمین پر آنا اور دوبارہ آسمان سے نازل ہونا، قرآن حدیث سے ثابت نہیں لہذا یہ امر ثابت ہے کہ رفع سے مراد اس جگہ موت ہے مگر ایسی موت جو عزت کے ساتھ ہو جیسا کہ مقربین کے لئے ہوتی ہے کہ بعد موت ان کی روحیں علیین تک پہنچائی جاتی ہیں فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر

جواب : بل رفعه الله میں بھی ہرگز ہرگز موت کا کوئی ذرہ بھر اشارہ تک بھی نہیں ہے ۔ بلکہ خاص زندہ بجسد عنصری صحیح سالم حالت میں ہی حالت رفع کی بعبارت النص قرآن مجید سے ثابت ہے کیونکہ بل رفعه میں ضمیر ہ کا مرجع عیسی من حیث المجموع ہیں یعنی روح بجسد عنصری نہ کہ فقط جسد یا صرف روح چونکہ بل رفعه الله کے ترجمہ کرنے میں بھی قادیانی نے سراسر کجروی اور بھاری دھوکہ دہی سے کام لیا ہے، لہذا ہم ناظرین سے عرض پرداز ہیں کہ وہ پہلے اس کا صحیح صحیح ترجمہ و تفصیل وتشریح جو صرف بآیات بینات کتاب اللہ المجید ہو چکی ہے ماقبل رسالہ ہذا ہی کے حصہ حالات عیسی میں ملاحظہ فرمالیویں اور پھر اس سے آگے اس کی توضیح وتصریح بھی دیکھ لیویں یہاں بخوف طوالت وملالت دوبارہ درج نہیں کی گئی ۔

اصلی ویقینی بات یہ ہے کہ رفع سے مراد موت ہرگز نہیں ہے کیونکہ بل رفعه میں لفظ رفع صیغہ ماضی کا ہے اور رفیع صیغہ اسم فاعل یا صفت مشبہ ہے اگر رفعه سے مراد روح کو موت کے بعد عزت کے ساتھ اٹھانا سمجھا جائے تو رفیع الدرجات میں بھی جو خدا تعالی کی ایک صفت ہے۔ معاذ اللہ حاشا للہ قادیانی کے مذہب کے مطابق یہی ماننا پڑے گا کہ اللہ بھی مر چکا ہے اور مرنے کے بعد اس کا فی الجملہ روح عزت کے ساتھ بلند مکان وشان پر پہنچ گیا۔

رفع کا لفظ جو صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب ہے، قرآن مجید میں بہت جگہ آیا ہے لیکن کسی جگہ بھی اس کے معنوں میں ہرگز ہرگز موت کا وہم وخیال کسی طرح بھی نہیں ہوسکتا۔ چنانچہ ہم ذیل میں چند آیات بینات قرآن کریم کے درج کرتے ہیں جن میں اس لفظ رفع اور اس کے مشتقات کے معنی بخوبی روشن اور اظہر من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشّمس ہیں کہ کہیں بھی کسی جگہ موت کی طرف کوئی اشارہ تک نہیں ہے سب سے اول ہم خاص وہی آیات پیش کرتے ہیں جن میں لفظ رفع بعینہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ہی مذکور و موجود ہے

۱ : تلك الر سل فضلنا بعضهم على بعض منهم من كلم الله و رفع بعضهم در جا ت (البقرة : ۲۵۳)

۲ ۔ و هو الذى جعلكم خلا ئف ا لا ر ض و رفع بعضكم فوق بعض در جا ت ليبلو كم .. (الانعام : ۱۶۵)

۳ ۔ و رفع ابو يه على العرش و خروا له سجداً (يوسف : ۱۰۰)

٤ ۔الله الذى رفع السماوا ت بغير عمد تر و نها (الرعد : ۲)

۵ ۔ رفع سمكها فسوا ها (النا زعا ت : ۲۸)

آیات بالا مذکورات میں بعینہ لفظ رفع صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ہی مذکور ہے جو کہ بل رفعه الله میں موجود ہے کیا یہاں بھی قادیانی کہہ سکتا ہے کہ آسمانوں کو اللہ تعالی نے مار کر بعدہ ان کے روحوں کو عزت کے ساتھ اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور ویسا ہی یوسف نے اپنے ماں باپ کو زمین پر عزت کے ساتھ قتل کر کے بعدہ ان ہر دونوں کے روحوں کو عزت کے ساتھ اپنے تخت پر بٹھا لیا اور ان کی لاشوں کو وہیں زمین پر ہی پڑا رہنے دیا۔کلا و حاشا۔علی ہذا القیاس باقی تمام آیات میں بھی۔ بھلا کوئی ذی ہوش ان تمام آیات میں لفظ رفع سے کبھی کچھ موت کا وہم و گمان کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

اب ہم باقی مشتقات کو بھی پیش کر دیتے ہیں:

۶ ۔و الى السّماء كيف رفعت (الغاشية : ۱۸):

کیا اس کے یہ معنی کرنے چاہییں کہ آسمان کو کس طرح عزت کی موت دے کر اس کی روح کو مکان بلند میں پہنچا دیا۔ قادیانی بتلائے۔

۷ ۔ وا ذ اخذ نا ميثا قكم و رفعنا فوقكم الطّور ۔ (البقرة : ۶۳)

اور کیا اس کے یہ معنی ہونے چاہییں کہ کوہ طور کو عزت کی موت مار کر اس کے روح کو ہم نے تمہارے اوپر کسی بلند مکان میں پہنچا دیا تھا۔ عجب!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔و رفعنا فو قهم الطّور بميثا قهم ۔(النساء:۱۵۴)
اور کیا اس آیت میں بھی ایسے ہی معنی کئے جائیں ۔افسوس ۔

۹۔واتل عليهم نبأ الذی آ تيناه آ يا تنا فانسلخ منها فأتبعه الشّيطا ن فكان الغا و ين ۔و لو شئنا لر فعناه بها و لكنّه اخلد الى ا لا ر ض ..۔(الاعراف:۱۷۵۔۱۷۶۔پ۹ ع ۱۳)

مرزا غلام احمد قادیانی ایسے لوگوں کا وہم وخیال ہے کہ جو لوگ قرآن مجید کو بے معنی پڑھیں اور مطلب نہ سمجھیں ان کے حق میں اللہ یہ فرماتا ہے کہ اگر ہم چاہتے تو ان کا مرتبہ بلند کر دیتے بسبب ان آیات کتاب اللہ کے جو وہ بے سوچے سمجھے پڑھتے ہیں خواہ بطور ورد وظیفہ خواہ بطور ختم و درود وغیرہ

اس جگہ بھی ہرگز کوئی وہم وخیال نہیں ہوسکتا کہ و رفعنا بها سے مراد عزت کی موت سے مار کر پھر ان کی روحوں کو کسی مکان بلند یا اونچے چوبارہ پر پہنچا دینے یا جا بٹھانے کے ہیں ۔

۱۰۔ و رفعنا بعضهم فوق بعض در جات (الزخرف:۳۲۔پ۲۵۔ع۹)

آیت ہذا میں بھی کسی لفظ سے اشارۃً یا کنایۃً بھی موت کا وہم وخیال نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ سراسر دنیوی حالات لوگوں کے مذکور ہیں ۔پس کسی ذی ہوش کو بھی اس جگہ سے وہم وخیال موت یا عزت کی موت وغیرہ کا نہیں ہوسکتا۔سوائے قادیانی کے الہام شیطانی کے۔

۱۱۔و رفعنا لك ذكر ك (الشرح :۴۔پ۳۰)۔

یہ بھی دنیا ہی کا حال ہے چنانچہ ماقبل اس کے الم نشرح لك صدر ك واقع ہے یعنی تیرا سینہ کھول دیا ہے،یعنی ہدایت بخشی ہے،قرآن عطا کیا ہے،روشنی بخشی ہے،حق و باطل کی تمیز دی ہے۔تو کیا یہ سب باتیں عزت کی موت دے کر پھر آپ کی روح کو مکان بلند میں پہنچا کر ظہور میں آئی تھیں ۔معاذ اللہ

۱۲۔ و السماء رفعها و و ضع الميزا ن ۔(الرحمٰن:۷۔پ۲۷۔ع۱۱)۔

کیا یہاں بھی آسمان کو عزت کی موت دے کر پھر اس کے روح کو مکان بلند میں پہنچا دینے کا ذکر ہے؟ مرزا غلام احمد قادیانی ذرا شرم کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ رفیع الدّر جا ت ذو العرش (غافر:۱۵۔پ۲۴ع۷)
کیا مرزا غلام احمد قادیانی یہاں اللہ تعالی کو بھی عزت کی موت دیکر اللہ تعالی کی روح کو کسی مکان بلند پر پہنچا دے گا ۔ معاذ اللہ حاشا للہ۔ اس جگہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کو چپنی بھر پانی میں ڈوب مرنا چاہیے۔

۱۴۔ و اذ یر فع ابرا ھیم القواعد من البیت و اسما عیل (البقرۃ: ۱۲۷۔پ۱۔ع۱۵)
کیا یہاں بھی یہ معنی کئے جائینگے کہ حضرت ابراہیم نے کعبہ کے بنیادی پتھرو ں کو عزت کی موت دے کر پھر ان کی روحوں کو مکان بلند میں پہنچا دیا تھا؟ قادیانی کچھ توجہ واستخارہ کر کے تو دیکھے شائد اس کی بابت بھی اس کو کوئی الہام شیطانی ہو جاوے۔

۱۵۔ یر فع اللہ الذین آ منوا منکم ۔(المجادلۃ:۱۱۔پ۲۸ع۳)۔
یہاں بھی کوئی موت کا اشارہ تک نہیں بلکہ محض دنیوی حالات لوگون کے مذکور وموجود ہیں۔

۱۶۔ الیہ یصعد الکلم الطّیب والعمل الصّا لح یر فعہ (فاطر:۱۰۔ پ۲۲ع۱۴)
تو کیا ہرایک عمل صالح کو عزت کی موت دے کر پھر ہرایک عمل کے روح کو مکان بلند میں پہنچانا مراد ہے۔کلاوحاشا

۱۷۔ فی بیو ت اذن اللّٰہ ان تر فع و یذ کر فیھا اسمہ (النور:۳۶۔ پ۱۸ع۱۱)
کیا بیوت یعنی مساجد اللہ میں اللہ اپنے ہرایک اسم کو بھی عزت کی موت دے کر پھر اس کے روح کو کسی بلند مکان پر پہنچا دیتا ہے؟

۱۸۔ یا ایّھا الّذین آ منوا لا تر فعوا ا صوا تکم فوق صوت النّبی (الحجرات:۵۔پ۲۶ع۱۳)
کیا اس آیت میں مومنوں کو حکم ہوا ہے کہ اپنی آوازوں کو عزت کی موت دے کر پھر ان کی روحوں کو کسی مکان بلند پر چڑھا کر پھر نبی کی آواز پر نہ چڑھا دیا کرو؟

۱۹۔ نر فع در جا ت من نشاء و فوق کلّ ذی علم علیم (یوسف:۷۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔پ ۷ ع ۱۶)۔

کیا یہاں درجات کو بھی عزت کی موت دے کر پھر ان کی روحوں کو کسی مکان بلند میں پہنچا دینے کا ذکر ہے؟ ہر ایک منصف مزاج حق پرست جملہ آیات کتاب اللہ سے خود ہی تدبر و تفقہ کر کے حق و باطل میں امتیاز کر سکتا ہے۔

۲۰۔ ما کان لیأ خذ اخاہ فی دین الملك الا ان یشاء اللہ نرفع درجات من نشاء و فوق کل ذی علم علیم ۔(یوسف :۷۶۔پ۱۳ع ۳)

آیت ہذا میں بھی لفظ نرفع سے موت کا کوئی اشارہ نہیں بلکہ سراسر دنیوی حالات مذکور و موجود ہیں۔

قرآن مجید میں بائے بسم اللہ سورہ فاتحہ سے سورہ الناس کے آخری سین تک جہاں کہیں لفظ رفع یا اس کے مشتقات عموماً و خصوصاً مجرد یا مزید مذکور و موجود ہیں کسی جگہ سے اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ وہم و خیال نہیں ہو سکتا کہ وہاں موت یا موت کے بعد روح کو عزت کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف اٹھائے جانے کا کوئی بھی مظنہ ہو سکے اور نہ ہی کسی کتاب لغت میں رفع یا رفع کے مشتقات کے ایسے معنی آئے ہیں جن سے مرزا غلام احمد قادیانی کی کچھ سفاہت و شقاوت چل سکے۔

حضرت ادریس کی نسبت جو قرآن مجید میں و رفعناہ مکاناً علیاً مذکور ہے اس میں بھی کوئی کسی قسم کا کر آسمانوں پر جانے کا ہرگز نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی پہاڑ یا بلند مکان وغیرہ پر پہنچائے جانے کا ہرگز ہرگز کوئی اشارہ ہے۔ بلکہ یہاں نہ تو کچھ ان کی موت کا بیان ہے اور نہ ہی ان کے آسمانوں پر اٹھائے جانے کا، صرف ان کی رسالت و نبوت ہی کا حال مرقوم ہے۔ اس بارہ میں بھی جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی نے جھک مارا ہے وہ سراسر اس کی بے ہودہ گوئی ہے، کیونکہ قرآن مجید کا یہ بھاری دعوی ہے کہ اس کے جملہ آیات بینات آپس میں مطابق و موافق و متشابہ یعنی بالکل ملتے جلتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ آیت مذکورہ کے ماقبل و مابعد کی آیات بھی لکھ کر دکھائیں تاکہ اظہر من الشّمس ہو جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کس قدر قرآن مجید کی تحریف و تکذیب کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاننا چاہیے کہ آیت

و اذ کر فی الکتا ب ا دریس انه کا ن صدیقا نبیا ۔ و رفعناه مکا ناً علیاً (مریم: ۵۶۔۵۷۔پ ۱۶ع ۷)

کے ماقبل تین رکوع سے سورہ مریم شروع ہوئی ہے اور سورت مذکورہ کے ابتداء ہی سے ہم ناظرین کو توجہ دلانا چاہتے ہیں۔

کھیعص ذکر ر حمة ر بك عبده ذ کر یا .(الی).. و سلا م علیه یو م و لد و یو م یمو ت و یو م یبعث حیاً ۔

اس سورہ کے پہلے رکوع کامل میں تو حضرت ذکریاؑ وحضرت یحیؑ کے حالات خاص زندگانی ہی کا بیان ہے۔اس کے بعد سورہ ہذا کا دوسرا رکوع یہاں سے شروع ہوتا ہے

و اذ کر فی الکتاب مر یم . (الی).. انا نحن نرث ا لا ر ض و من علیها و الینا یر جعو ن ۔

اس دوسرے رکوع میں حضرت مریم وحضرت عیسیٰؑ بن مریم کے حالات صرف زندگانی ہی کے مذکور وموجود ہیں۔ بعدہ سورۃ کے تیسرے رکوع کا آغاز یوں ہوتا ہے:

و اذ کر فی الکتا ب ابرا هیم ...(الی).. ووهبنا لهم من رحمتنا و جعلنا لهم لسان صدق علیا ۔

اس تیسرے رکوع کامل میں حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحاقؑ و حضرت یعقوبؑ کے حالات زندگانی ہی کے خصوصاً درجات رسالت ونبوت کے بھی ذکر کئے گئے ہیں اس کے آگے سورہ ہذا کا چوتھا رکوع ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے:

و اذ کر فی الکتا ب موسی انه کان مخلصاً و کا ن رسو لاً نبیا.. (الی) ... ووهبنا له من ر حمتناا خاه هارو ن نبیا ۔

ان آیات میں حضرت موسیٰؑ وحضرت ہارونؑ کے حالات فقط زندگانی ہی کے خصوصاً درجات رسالت ونبوت بھی بیان فرمائے گئے ہیں پھر اس کے ساتھ یہ آیات بینات ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اذ کر فی الکتا ب اسما عیل انه کا ن صادق الوعد و کا ن رسو لاً نبیا ۔ و کا ن یأمر ا هله بالصلوة و الزکوة و کا ن عند ر به مر ضیاً

ان آیات میں حضرت اسماعیلؑ کے حالات خاص زندگانی ہی کے خصوصاً درجات نبوت ورسالت کے بھی مذکور ہوئے ہیں۔ ماقبل کے جملہ آیات مفصلات میں ابتدائے سورہ مریم سے لے کر اس جگہ تک بوجہ من الوجوہ کسی جگہ سے اشارۃً یا کنایۃً بھی ہرگز یہ کوئی وہم وخیال نہیں ہوسکتا کہ اللہ نے کسی رسول کو موت دے کر اس کے روح کو کسی مکان بلند میں پہنچا دیا ہو کلا وحاشا بلکہ بعبارت النص قرآن مجید اظہر من الشّمس طور پر ظاہر باہر ہے کہ سورۃ ہذا میں رسل انبیاء کے خاص کر حالات زندگانی خصوصاً درجات رسالت ونبوت ہی کا بیان مذکور وموجود ہے، موت کا کوئی اشارہ وکنایہ تک نہیں ہے۔ بعدہ متصل ہی حضرت ادریس کے حالات زندگانی و درجات رسالت و نبوت بھی باقی رسل انبیاء کی طرف رب العالمین نے مفصل ومشرح طور پر ذکر فرمائے ہیں اور کہا ہے کہ

و اذ کر فی الکتا ب ادریس انه کا ن صدیقاً نبیاً و رفعناه مکانا علیاً

یعنی کہ حضرت ادریسؑ بھی اپنی تمام زندگانی میں ہمارے صدیق رہے ہیں اور وہ اولوالعزم رسل بھی تھے اور عموماً تمام درجات رسالت ونبوت میں ہم نے ان کو برملا عظیم الشان درجہ ومرتبہ بخشا تھا چونکہ آپ اولوالعزم رسل انبیاء میں سے تھے پھر کیوں نہ آپ کا درجہ ومرتبہ بلند ہوتا۔

غرض ان آیات میں بھی بدستور سابق حضرت ادریس علیہ السلام کی صرف حیاتی وزندگانی ہی کے حالات مذکور وموجود ہیں۔ بوجہ من الوجوہ کسی طرح کسی حرف سے اشارۃً یا کنایۃً بھی وہم وگمان نہیں ہوسکتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو موت دے کر ان کے روح کو کسی بلند مکان میں پہنچا دیا ہو۔ اس میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی سراسر کجروی وبغاوت اصلی وحقہ مراد قرآن سے ظاہر ہے۔ فا عتبروا یا او لی ا لا بصار

حضرت ادریسؑ کے حالات حیاتی وزندگانی بیان کرنے کے بعد متصل ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عام تام طور پر جملہ رسل انبیاء کے حالات خاص حیاتی و زندگانی ہی کے رب العالمین نے ذکر فرمائے ہیں اور کہا ہے کہ

او لئك الّذين انعم الله عليهم من النبيين من ذر ية آ دم و ممن حملنا مع نو ح و من ذر يّة ابرا هيم و اسرائيل و ممّن هد ينا و اجتبينا ه اذا تتلى عليهم آ يا ت الر ّحمن خرّوا سجّدا و بكيّاً (مریم: ۵۸۔پ ۱۶ع ۷)

ان تمام آیات میں بھی تمام رسل انبیاء کے صرف حالات زندگانی وحیاتی ہی کے مذکور وموجود ہیں کیونکہ هد ينا و اجتبينا (یعنی ہم نے ان کو ہدایت کی اور برگزیدہ کیا) اور اذا تتلى عليهم آ يا ت الر حمن خرو سجداً و بكياً۔ یہ سب کے سب صفات تلاوت آیات اور رکوع وسجود اور خشوع وخضوع وگریہ زاری وغیرہ خاص زندگانی وحیاتی ہی کے حالات ہیں، مرے ہوؤں کے ہرگز ہرگز یہ حالات نہیں ہو سکتے ۔کیونکہ تلاوت آیات ورکوع وسجود وگریہ زاری کرنا ہرگز مردوں کا کام نہیں ہوسکتا۔

خلاصۃ المرام الغرض یہ ہے کہ آیت و رفعناه مكا ناعليا جو حضرت ادریس کے حق میں مذکور ہے اس کے ماقبل تین سے زیادہ رکوع کے آیا ہے اور مابعد کے آیات سے قطعی اور یقینی طور پر واضح وروشن ہے کہ جس طرح باقی جملہ رسل انبیاء کے حالات صرف حیاتی وزندگانی ہی کے ذکر کئے گئے ہیں اسی طرح حضرت ادریس کے بھی خاص حیاتی وزندگانی ہی کے حالات ودرجات مذکور ہوئے ہیں اور بس۔ کسی طرح بھی ان آیات میں کسی رسول خصوصاً حضرت ادریسؑ کی موت کا اشارۃً یا کنایۃً بھی وہم وخیال نہیں ہوسکتا۔

نیز قرآن مجید میں یہ بھی کسی جگہ اشارۃً یا کنایۃً وہم وخیال تک بھی نہیں آسکتا کہ مقربین کے ارواح موت کے بعد علیین تک پہنچائے جاتے ہیں یہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی کا سراسر بہتان وافتراء علی اللہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اس خیال باطل کو بے ہودہ طور پر ثبوت کرنے کے لئے اخیر میں ایک یہ آیت بھی بے محل و بے موقعہ لکھ ماری ہے کہ فی مقعد صدق عند مليك مقتدر ۔گو وہ اس آیت کے معنی مصنوعی کر کے حسب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عادت اس کو اپنے اوپر والے مطلب کے ساتھ چسپاں تو نہیں کر سکا مگر خلق خدا کو صرف دھوکہ دینے کی خاطر یوں ہی آیت لکھ ماری ہے تا کہ شمار ہو جاوے اور بے علم کم فہم لوگ اس کو دیکھ کر یہ سمجھ لیویں کہ یہ آیت بھی شاید کوئی روحوں کو موت کے بعد علیین تک پہنچائے جانے کے ہی متعلق ہے۔ حالانکہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا سراسر فریب ہی فریب ہے، کیونکہ آیت مذکور میں تو صریح صاف واظہر من الشّمس طور پر قیامت کا حال اور بہشت کا بیان مذکور ہے نہ کہ کسی کی موت کا یا مرزا قادیانی کے موضوعہ مکان بلند یا علیین وغیرہ کا، جہاں کہ بقول اس کے عزت کی موت سے مرکر مقربین لوگوں کے روح پہنچا کرتے ہیں۔ چنانچہ ہم اس آیت سے ماقبل کی آیات بینات کو ذیل میں لکھ دیتے ہیں تا کہ عباد الرحمٰن خود ہی دیکھ کر حق شناسی وحق رسانی کر سکیں

بل السّاعة موعدهم و السّاعة ادهى و امرّ ۔ انّ المجرمين في ضلال و سعر ۔ يوم يسحبون في النّار على وجوههم ذوقوا مسّ سقر ۔ انّا كلّ شيء خلقناه بقدر۔ و ما امرنا الّا واحدة كلمح بالبصر ۔ و لقد اهلكنا اشياعكم فهل من مدّكر ۔ و كلّ شيء فعلوه في الزّبر۔ و كلّ صغير و كبير مستطر ۔انّ المتّقين في جنّات و نهر۔ في مقعد صدقٍ عند مليكٍ مقتدر ۔

(القمر: ۴۶۔۴۸۔پ ۲۷ ع ۱۰)

آیات بالا مذکورات سے بعبارت النص قرآن مجید اظہر من الشّمس طور پر ظاہر و باہر ہے کہ خاص قیامت ہی کے حالات ان آیات میں مذکور وموجود ہیں چنانچہ اول مجرمین کا دوزخ میں معذب ہونا بعدہ متقیوں کا باغ بہشت میں ہمیشہ رہنا، اور رب العالمین کے لقاء وزیارت سے مشرف وکامیاب ہوتے رہنا اور بس۔ خصوصاً ان للمتقين في جنات و نهر في مقعد صدق عند مليك مقتدر سے تو قطعی اور یقینی طور پر واضح وروشن ہے کہ خاص قیامت ہی میں متقی لوگ باغ بہشت میں داخل کئے جائیں گے اور وہاں ہی وہ ہمیشہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی لقاء وزیارت سے مشرف وممتاز ہوتے رہیں گے۔

اب اولوا الالباب خود ہی معلوم ومفہوم کر سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جس قدر بے ہودہ گوئی وژاژ خائی وتحریف وتکذیب آیات بینات کتاب اللہ میں کی ہے وہ سراسر اس غرض کے لئے ہے کہ شائد حضرت عیسیٰؑ کی موت مخیل وموہوم ہو جائے تا کہ بجائے ان کے وہ خود مثیل عیسی عوام کالانعام کے وہم وخیال میں بن سکے خصوصاً بل رفعه الله اليه کی تائید وتصدیق کے لئے بہت کچھ حیلہ سازی وفریب بازی اس کو کرنی پڑی ہے لیکن پھر بھی سوائے روسیاہی ونامرادی وبے نصیبی ومحرومی سعادت دارین کے اور کچھ خاک تک بھی اس کے ہاتھ نہیں آیا۔ بلکہ متحقق ومتیقن طور پر وہ خود ہی مورد ومحل خسر الدنيا و الآخره کا بن گیا۔

قول قادیانی:۳۔

تیسری آیت جو حضرت عیسی بن مریمؑ کے مرنے پر کھلی کھلی گواہی دے رہی ہے یہ ہے

فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیهم (المائدة: ۱۱۷)

یعنی جب تو نے مجھے وفات دی تو تو ہی ان پر نگہبان تھا۔ہم پہلے ثابت کر آئے ہیں کہ تمام قرآن شریف میں توفی کے معنی یہ ہیں کہ روح کو قبض کرنا،اور جسم کو بیکار چھوڑ دینا۔جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے

قل یتوفاکم ملك الموت الذی وکل بکم

اور پھر فرماتا ہے کہ حتی یتوفاهن الموت

اور پھر فرماتا ہے

حتی اذا جاء تهم رسلنا یتوفونهم۔

اور پھر فرماتا ہے

توفته رسلنا۔

ایسا ہی قرآن شریف کے تیس مقام میں برابر توفی کے معنی اماتت اور قبض روح کے ہیں۔الخ

توفی کے معنی حقیقت میں وفات دینے کے ہیں ...آیت فلما توفیتنی سے پہلے یہ آیت ہے و اذ قال الله یا عیسی أأنت قلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للناس ...ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی ہے اور اس کے اول، اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ زمانہ استقبال کا، اور پھر ایسا ہی جو جواب عیسیٰ کی طرف سے ہے یعنی فلما تو فیتنی وہ بھی بصیغہ ماضی ہے۔ اور اس قصہ سے پہلے جو بعض دوسرے قصے قرآن میں اسی طرز سے بیان کئے گئے ہیں وہ بھی انہی معنوں کے موید ہیں مثلاً یہ قصہ و اذ قال ربك للملا ئكة انی جا عل فی ا لار ض خلیفه ۔کیا اس کے یہ معنی کرنے چاہییں کہ خدا تعالیٰ کسی استقبال کے زمانہ میں ملائکہ سے ایسا سوال کرے گا۔ ماسوائے اس کے قرآن شریف اس سے بھرا پڑا ہے۔الخ۔

جواب: یہ تیسری آیت فلمّا تو فّیتنی ..جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بزعم خود واسطے ثابت کرنے موت حضرت عیسیٰؑ کے پیش کی ہے، یہ بھی اس کا سراسر الحاد ہی الحاد ہے، کیونکہ اس کے ماقبل کو جان بوجھ کر بغرض مغالطہ وفریب اس نے چھوڑ دیا ہے، گویا کہ وہ اس جگہ صرف و لا تقر بوا الصلوة ہی کو پیش کرتا ہے۔اور انتم سکا ری سے دیدہ دانستہ اعراض واغماض کر گیا ہے۔

اس آیت فلمّا تو فّیتنی کی مفصل تشریح وتوضیح پیشتر ازیں ہو چکی ہے اس جگہ مکرر اس کو دوہرانا باعث طوالت وملالت ہوگا۔ ناظرین خود ہی وہاں دیکھ کر اپنی تسلی واطمینان کر لیں۔ البتہ یہاں اس قدر جتلا دینا ضروری ہے کہ آیت مذکور سے قریباً دو رکوع قبل آیت یو م یجمع الله الر سل فیقو ل ما ذا ا جبتم سے لے کر اس کے مابعد بھی آیت قا ل الله هذا یو م ینفع الصادقین صدقهم .. (الی) .. ذلك الفو ز العظیم صرف قیامت ہی قیامت کا حال سراسر مذکور وموجود ہے جس طرح جملہ رسل انبیاء خاص روز قیامت ہی میں بدرگاہ رب العزت پیش کئے جائیں گے اور ان سے حالات دنیوی پوچھے جائیں گے اسی طرح حضرت عیسیٰ کو بھی خاص بروز قیامت ہی بدرگاہ جبار وقہار پیش کیا جائے گا ان سے صرف بروز قیامت ہی بعض حالات دنیوی ہی دریافت کئے جائیں گے۔

فلمّا تو فّیتنی سے موت حضرت عیسیٰؑ کا ہرگز کوئی وہم وخیال نہیں ہوسکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ توفی کے معنی قرآن مجید میں کسی جگہ بھی موت کے ہرگز نہیں آئے۔ چنانچہ ذیل میں ہم قرآن مجید سے وہ سب آیات تحریر کر دیتے ہیں جن میں لفظ توفّی یا اس کے مشتقات مذکور وموجود ہیں ان سے انشاء اللہ بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ بکواس کہ تمام قرآن میں توفّی کے معنی روح کو قبض کرنا اور جسم کو بیکار چھوڑ دینے کے ہیں یہ سراسر بہتان وافترا ہے۔..

ایسا ہی اس کا یہ جھک مارنا کہ قرآن کے تیس مقام میں برابر توفی کے معنی اماتت اور قبض روح کے ہیں بالکل تردید وتکذیب وتحریف قرآن مجید کی ہے کیونکہ قرآن مجید میں کوئی ایک ایسی آیت بھی مذکور وموجود نہیں کہ جس سے توفی کا معنی موت وہم وخیال ہو سکے چنانچہ وہ آیات بینات جن میں لفظ توفّی یا اس کے مشتقات خواہ از قسم مجرد یا مزید عموماً وخصوصاً مذکور وموجود ہیں، ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

۱۔ توفته رسلنا وھم لا یفرطون ۔(الانعام:۶۱۔پ۷ع۱۴)

یہ حال ہے خاص قیامت کا جب کہ دوزخیوں کو فرشتے عذاب کے پکڑیں گے اور خوب زنجیروں میں جکڑیں گے۔ موت کا یہاں ہرگز کوئی ذرہ بھر بھی اشارہ تک نہیں ہے۔

۲۔ فکیف اذا توفتھم الملائکة یضربون وجوھھم و ادبارھم۔(محمد:۲۷)

یہ حال بھی محض قیامت ہی قیامت کا ہے کہ جس وقت عذاب دوزخ کے فرشتے دوزخیوں کو سخت پکڑیں گے اور خوب ہی زنجیروں میں جکڑیں گے اور ان کو طرح طرح کے عذاب دیں گے۔ یہاں بھی کسی لفظ سے وہم وگمان موت کا نہیں ہو سکتا۔

۳۔ وما تنقم منّا الّا ان آمنّا بآیات ربنا لمّا جاء تنا، ربنا افرغ علینا صبراً وتوفنا مسلمین (الاعراف:۱۲۶۔پ۹ع۴)

اس آیت میں بھی توفنا کے معنی یہی ہیں کہ ہم ثابت قدم رکھ ایمان ودین اسلام پر اور بس۔ موت کا ہرگز کوئی اشارہ تک نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ تو فنی مسلماً و الحقنی بالصا لحین
(یوسف: ۱۰۱۔پ۱۳ع ۵)۔

یہاں بھی تو فنی سے مراد یہی ہے کہ اے پروردگار میرے مجھ کو صرف کتاب اللہ ہی پر ثابت قدم رکھنا اور جملہ رسل وانبیاء کا اتباع واقتدا مرزوق وموہوبہ کرنا، نہ بقول قادیانی یہ کہ میری روح کو تو قبض کر لینا اور جسم کو یاں ہی بیکار چھوڑ دینا۔

۵۔ واتقوا یو ماً تر جعون فیه الی الله ثم تو فی کل نفس ما کسبت و هم لا یظلمون (البقرۃ:۲۸۱۔پ۳)۔

اس جگہ بھی تو فی کے معنی ہرگز موت یا مرنے کے نہیں ہیں بلکہ ہر شخص کو قیامت میں اس کے عملوں کی پوری پوری جزا سزا ملنے کا ذکر ہے اور بس۔

۶۔ ومن یغلل یأ ت بما غلّ یو م القیا مة ثمّ تو فّی کل نفس ما کسبت وهم لا یظلمو ن (آل عمران:۱۶۱۔پ۴ع ۸)۔

یہاں بھی تو فّی کا معنی موت یا مرنا ہرگز ہرگز نہیں ہوسکتا بلکہ اس جگہ بھی خاص قیامت ہی میں عملوں کی پوری پوری جزا سزا ملنے ہی کا بیان ہے۔فقط

۷۔ یو م تأ تی کل نفس تجادل عن نفسها و تو فّی کل نفس ما عملت و هم یظلمون۔(پ۱۴ع ۲۱)۔

یہ بھی قیامت ہی کا حال ہے کہ ہر ایک نفس کو اپنے اپنے عملوں کی جزا سزا ضرور ہی پوری پوری دی جائے گی اور کسی پر کوئی ذرہ بھر بھی ظلم نہ ہوگا۔موت کا یہاں بھی کوئی وہم وخیال تک نہیں ہے۔

۸۔ ان الذین تو فا هم الملا ئکة ظا لمی انفسهم (پ۵ع ۱۱)۔

آیت ہذا میں بھی قیامت ہی کا ذکر ہے کہ قیامت میں فرشتے دوزخ کے دوزخیوں کو سخت پکڑیں گے اور زنجیروں میں مضبوط جکڑیں گے اور عذاب جہنم میں انہیں مبتلا کریں گے۔ یہاں بھی موت کا کوئی اشارہ تک نہیں۔

۹۔ و ابرا هیم الذی و فّی۔(پ۲۷ع ۷)۔

اس آیت میں بھی موت کا کوئی ذکر نہیں، بلکہ یہ بیان ہے کہ حضرت ابراہیم صرف کتاب اللہ ہی کے پورے پورے فرمان بردار وتابعدار تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ و وفیت کل نفس ما کسبت و ھم لا یظلمو ن ۔

اس جگہ یہ ذکر ہے کہ قیامت میں جملہ معشر الجن والانس کے ہر ایک نفس کو اپنے اپنے عملوں کی پوری پوری جزا وسزا دی جائیگی ذرہ بھر بھی کسی پر ظلم وستم نہ ہوگا۔

۱۱۔ ووفیت کل نفس ما عملت و ھو اعلم بما یفعلو ن ۔

یہاں بھی صرف یہی ذکر ہے کہ ہر ایک نفس کو اپنے اپنے عملوں کی پوری پوری جزا سزا دی جائے گی یہ بھی خاص قیامت ہی کا حال ہے۔

۱۲۔ فو فّاہ حسا بہ و اللہ سر یع الحسا ب (النور :۳۹ ۔پ۱۸۔ع۱۱)

یہ بھی صرف قیامت ہی کا حال ہے یعنی ہر ایک کافر قرآن مجید کا اللہ پورا پورا حساب کرے گا اور اس کے عملوں کے مطابق ہی اس کو جزا سزا دے گا۔

۱۳۔ انی متو فیک و را فعک الیّ۔

اس میں صرف عیسی کو ظالموں موذیوں سے بالکل بچا لینے اور زندہ صحیح سالم دنیا میں اسی روئے زمین ہی پر کسی دوسری جگہ اقامت پذیر فرمائے جانے کا نہ کہ ان کی موت کا۔ چنانچہ دیکھو اس مدعا کی پوری تفصیل ماقبل بذیل حالات عیسی۔

۱۴۔ و انا لمو فو ھم نصیبھم غیر منقوص۔(پ۱۲ع۹)

یہ بھی خاص قیامت ہی کا حال ہے کہ اس روز کفار مشرکین کو ان کے کفر و شرک کی پوری پوری سزا ملے گی اور اس میں ذرہ بھر کمی نہ ہوگی۔

۱۵۔ و المو فون بعھد ھم اذا عا ھدوا (پ۲ع۲)۔

اس جگہ صرف ایفاء عہد یعنی وعدہ اقرار کے پورا کرنے کا بیان ہے۔

۱٦۔ وما تنفقوا من خیر یو فّ الیکم و انتم لا تظلمو ن(البقرۃ:۲۸۲)۔

اس آیت میں بھی محض قیامت کے دن نیک اعمال کے پورے پورے بدلے دیئے جانے اور کسی پر ذرہ بھر بھی ظلم نہ ہونے کا ہی ذکر ہے۔

۱۷۔ و ما تنفقوا من شیء فی سبیل اللہ یو ف الیکم و انتم لا تظلمو ن ۔(پ۱۰ع۴)۔

اس میں یہ بیان ہے کہ جو کچھ اشاعت کتاب اللہ میں خرچ کیا جائے گا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا پورا پورا ثواب دیا جائے گا۔

۱۸۔ الذین یو فو ن بعهد الله و لا ینقضو ن المیثاق (پ۱۳ع۹)

یہاں بھی فقط مومنوں کے ایفائے عہد ہی کا بیان ہے۔

۱۹۔ و الیو فو ن نذور هم (پ۱۷ع۱۱)۔

اس جگہ بھی صرف نذروں ہی کو پورا کرنے کا ذکر ہے۔

۲۱۔ و انّ کلا لما لیو فینّهم ر بك ۔(پ۱۲ع۱۰)۔

یہ بھی صرف قیامت ہی کا بیان ہے کہ ہر ایک نفس کو اپنے اپنے اعمال کی جزا وسزا پوری پوری ملے گی۔

۲۲۔ انما یو فی الصا برو ن ا جر هم بغیر حسا ب (پ۲۳۔ع۱۶)

اس جگہ بھی صرف صابر لوگوں کو ان کے صبر کا پورا ثواب ملنے کا ہی ذکر ہے۔

۲۳۔ فیو فیهم اجور هم (پ۳۔ ع۱۴)۔

یہاں بھی نیک اعمال کے پورا پورا بدلہ ملنے کا ہی ذکر ہے۔

۲۴۔فا الذین آ منوا و عملوا ا الصا لحا ت فیو فیهم اجو رهم۔

اس آیت میں بھی صرف یہی مذکور ہے کہ مومنوں یعنی اعمال نیک کرنے والوں کو قیامت کے دن انکے اعمال کے پورے پورے بدلے دیئے جائیں۔اور بس

۲۵۔یو مئذ یو فیهم الله و دینهم الحق (النور:۲۵۔پ۱۸۔

یہاں بھی صرف قیامت ہی میں سچے دین پر چلنے کے فقط ثواب ملنے ہی کا ذکر ہے۔

۲۶۔ لیو فّیهم اجور هم و یز ید هم من فضله ۔(فاطر:۳۰۔پ۲۲)۔

اس جگہ بھی صرف اعمال نیک کے پورے پورے ثواب ملنے اور خدا تعالی کے بڑے فضل کا بیان ہے۔

۲۷۔و کل در جا ت مما عملوا و لیو فیهم اعما لهم و هم لا یظلمو ن۔

یہاں بھی صرف اعمال کی جزا سزا ملنے کا حال ہے۔

۲۸۔من کا ن یر ید الحیوة الد نیا و زینتها نو ف الیهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعمالھم ۔ (ھود:۱۵)
اس جگہ بھی صرف عملوں کے بدلہ ملنے کا ہی کا بیان ہے۔

۲۹۔و ھو الذی یتو فا کم با للیل و یعلم ما جر حتم بالنھار۔
(الانعام:۶۰۔پ۷)

یہاں بھی محض مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ رات کے وقت تم کو آرام دیتا ہے اور عموماً چلنے پھرنے سے بند رکھتا ہے اس جگہ بھی کوئی وہم و خیال قادیانی کی من گھڑت موت کا نہیں ہوسکتا کہ جس میں بقول اس کے روح کو قبض کیا جاتا اور جسم کے بے کار چھوڑ دیا جاتا ہے۔اس آیت کی مفصل تشریح کے لئے دیکھو رسالہ روح انسان۔

۳۰۔ و لکن اعبدوا اللہ الذی یتو فا کم و امر ت ان اکو ن من المو منین۔ (یونس:۱۰۴)

یہاں بھی مرزا قادیانی کی من گھڑت موت کا کوئی ذکر نہیں بلکہ یہ بیان ہے کہ ہر ایک مومن کفار مشرکین کو کہا کرے کہ میں تو صرف اللہ ہی کی تعظیم کرتا ہوں جو تم کو بھی دنیا میں مصیبتوں اور تکلیفوں میں مبتلا و گرفتار کرتا رہتا ہے۔

۳۱۔و اللہ خلقکم ثم یتوفم و منکم من یرد الی ار ذل العمر لکی لا یعلم من بعد علم شیئا۔ (النحل:۷۰)

یہاں بھی مرزا قادیانی کی من گھڑت خانہ ساز موت کا کوئی بیان نہیں ہے مگر بحالت زندگانی دنیا میں بلاؤں مصیبتوں میں مبتلاء و گرفتار کرنے کا ذکر ہے۔

۳۲۔ قل یتو فا کم ملك المو ت الذی و کل بکم ثم الی ر بکم تر جعو ن ۔(السجدۃ:۱۱)

آیت ہذا سے بھی اشارۃً یا کنایۃً موت کا کوئی وہم و خیال تک بھی ہرگز نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کے ماقبل و مابعد کے جملہ آیات سے اظہر من الشّمس طور پر ظاہر باہر ہے کہ یہاں خاص قیامت ہی کا حال ذکر کیا گیا ہے اصل وصحیح معنی آیت کا یہ ہے کہ خاص قیامت ہی میں عذاب دوزخ کا ہر ایک موکل فرشتہ تم کفار مشرکین کو سخت گرفتار و مبتلا کرے گا اور دوزخ کی زنجیروں میں بڑے مضبوط طور سے جکڑے گا

۳۳۔ حتّٰی یتو فّا ھن المو ت۔(پ۴)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی یتو فی کا معنی ہرگز ہرگز موت نہیں ہے کیونکہ اگر یتو فی کا معنی موت ہوتا تو پھر لفظ الموت کیوں ساتھ ملایا جاتا بلکہ یتو فی کا معنی یہاں بھی خاص وہی ہے جو کہ آیات مذکورہ بالا میں ہم کر چکے ہیں یعنی تا آنکہ آ پکڑے ان عورتوں کو موت ان کی، سو یتو فے کا معنی یہاں موت نہ ہوا بلکہ صرف روکنا اور بند کرنا ہی ہوا۔

۳۴۔ و لو تری اذ یتو فّی الّذین کفروا الملا ئکة یضر بو ن و جو ھھم و اد با ر ھم و ذو قوا عذا ب الحر یق۔ (الا نفال: ۵۰)

یہاں بھی یتو فّی کا معنی ہرگز موت نہیں ہوسکتا کیونکہ جملہ آیات ماقبل و مابعد بھاری قرینہ ہے اس مدعا پر کہ یہاں خاص قیامت ہی کا ذکر ہے پہلے خاص بروز قیامت ہی دوزخیوں کو عذاب جہنم کے فرشتے بہت ہی سخت پکڑیں گے اور زنجیروں میں خوب مضبوط جکڑ کر دوزخ میں پھینکیں گے اور طرح طرح کے عذاب دیں گے۔

۳۵۔ ثم نخر جکم طفلاً ثم لتبلغوا اشدّ کم و منکم من یتو فّی و منکم من یّردّ الی ار ذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا۔
(الحج: ۵)

اس آیت میں بھی یتو فّی کے معنی قادیانی کی من گھڑت خانہ ساز موت کے ہرگز نہیں ہیں اور نہ ہی بقول اس کے روح کو قبض کرنا اور جسم کے بے کار چھوڑ دینا مراد ہوسکتا ہے۔ بلکہ سراسر مصائب رنج والم دنیوی ہی میں مبتلا و گرفتار ہونے کا بیان ہے یعنی یہ کہ بعض تم میں سے ایسے ہیں جو کہ قبل بوڑھے ہونے کے سخت مبتلا و گرفتار بلیات ومصائب۔

یہ آیت بھی پارہ ۱۴ سورہ نحل والی عبارت سے ملتی جلتی ہے جو نمبر ۳۱ پر درج کی گئی، صرف ...عبارت وتعریف آیات کے طور پر یہاں منکم من یتوفی کہا گیا ہے اور وہاں ثم یتو فا کم فرمایا گیا ہے اس کے بعد ار ذل العمر کا حال ومعاملہ یکساں بتلایا گیا ہے الفاظ بھی وہی ہیں اور معنی بھی کہ اللہ تعالی نے تم کو بحالت زندگانی مصیبتوں و بلاؤں میں مبتلا وگرفتار کرتا رہتا ہے۔

۳۶۔ اللہ یتو فی ا لا نفس حین مو تھا و التی لم تمت فی منامھا۔ (الز مر: ۴۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی یتوفی کے معنی موت نہیں بلکہ موت کا لفظ علیحدہ ہے اگر بتو ہم مرزا قادیانی موت کے معنی کئے جاتے تو وہ یوں ہوتے کہ اللہ تعالی مار دیتا ہے نفسوں کو وقت ان کی موت کے جو کہ بالکل بے معنی ولغو ہو جاتے ہیں کیونکہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ایک مرنا تو موت کے وقت ہے اور ایک مرنا بغیر وقت موت کے بھی حالانکہ یہاں بھی یتوفی کے معنی صرف بند کرنے اور روک رکھنے کے ہیں اور بس۔

۳۷۔ و منکم من یتوفی من قبل و لتبلغوا الی اجل مسمی و لعلکم تعقلون ۔ (غافر : ٦٧)۔

آیت ہذا میں بھی یتوفی کے معنی موت ہرگز نہیں بلکہ صرف دنیاوی مصیبتوں تکلیفوں میں مبتلا وگرفتار کرنے کا ذکر ہے یعنی تم کو عالم شیوخت و پیری میں مبتلا کیا جاتا ہے اور بعض تم میں سے ایسے ہو جاتے ہیں کہ بوڑھے ہونے سے پہلے ہی سخت مبتلائے مصائب وگرفتار تکلیفات ہو جاتے ہیں ۔آخر کار تم سب کے سب اسی مہلت مقررہ تک پہنچ جاتے ہو۔ یہ حالتیں اس لئے بتلائی جاتی ہیں کہ تم سوچو سمجھو غور کرو اب دیکھنا چاہیے کہ اگر یتوفی کے معنی یہاں بوہم قادیانی موت لئے جائیں تو پھر و لتبلغوا اجل مسمی کے الفاظ معاذ اللہ بالکل فضول وباطل ہو جاتے ہیں۔

۳۸۔حتی اذا جاءتھم رسلنا یتوفّونھم قالوا این ما کنتم تدعون من دون اللہ۔ (الاعراف:۳۷)

یہاں بھی صرف قیامت ہی میں دوزخ کے فرشتوں کے آنے کا بیان ہے نہ کہ موت کا۔

۳۹۔ و الّذین یتوفّون منکم و یذرون ازواجاً یتربّصن بانفسھنّ اربعۃ اشھر و عشرا۔(البقرۃ:۲۳۴)

اس جگہ بھی یتوفّون سے مراد ہرگز موت نہیں ہوسکتی بلکہ صرف بندش ہی بندش مراد ہے۔خواہ وہ کسی عارضہ یا مصیبت کی وجہ سے ہو خواہ موت سے۔اس طرح سے اس میں موت بھی شامل ہے لیکن اصل لفظ یتوفی کے معنی موت ہرگز نہیں ہو سکتے صاف وصریح اور صحیح معنی یہی ہیں کہ جو لوگ بند کئے جائیں اپنی تمام حرکات و سکنات عبادات ومعاملات و دیگر امورات زندگانی سے بالموت اور چھوڑ مریں اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیویوں کو تو وہ بیویاں بند رکھیں نکاح ثانی کرنے سے اپنے نفسوں کو چار ماہ پورے اور دس دن کامل۔

۴۰۔ و الّذین یتو فون منکم و یذ رو ن ازوا جاً و صیّۃً لازواجھم متا عاً الی الحو ل غیر ا خرا ج فان خر جن فلا جناح علیکم فیما فعلن فی انفسھنّ من معروف و اللّٰہ عز یز حکیم (البقرۃ ۲٤۰)

یہاں بھی یتو فّو ن سے قادیانی کی موضوعہ موت مراد بالکل نہیں ہوسکتی بلکہ اصل وحق بات یہ ہے کہ جولوگ بند کئے جائیں تم میں سے یا خود ہی قطع تعلق کرلیں اپنی بیویوں سے نان نفقہ مباشرت معاشرت وغیرہ میں تو حکم کرتا ہے اللہ قطعی حکم ان عورتوں پر کہ یہ گذارہ کریں وہ جس طرح سے گذارہ ہوسکے محنت و مشقت کرکے بھی ایک سال کامل تک اس عرصہ میں وہ نہ نکالی جاویں قید نکاح سے۔

۴۱۔ الذین تتو فا ھم الملا ئکۃ ظا لمی انفسھم۔

(النحل: ۲۸۔پ۱۴ع۱۰)۔

اس جگہ بھی تتو فی کے معنی موت کے ہرگز نہیں ہو سکتے بلکہ یہ قیامت ہی کا بیان ہے جب کہ دوزخیوں کو فرشتے عذاب ودوزخ کے سخت پکڑیں گے زنجیروں میں مضبوط جکڑیں گے۔

۴۲ و انما تو فو ن اجور کم یو م القیا مہ (آل عمران: ۱۸۵پ۴ع۱۰)

یہاں بھی تو فّو ن سے غرض موت کی ہرگز نہیں ہوسکتی بلکہ اجر یعنی جزا سزا ملنے کا ذکر ہے۔

جملہ آیات بالا مذکورات سے بعبارت النص قرآن مجید اظہر من الشمّس طور پر ظاہر و باہر ہے، قادیانی نے جو کچھ بیہودہ گوئی کی ہے اور خواہ مخواہ دیدہ دانستہ جو ناحق بہتان و افتراء بے موقع و بے محل قرآن مجید پر باندھا ہے کہ قرآن شریف میں تئیس مقام میں برابر تو فّی کا معنی اما تت اور قبض روح ہے۔، یہ سراسر اس کی کجروی و الحاد ہی الحاد ہے کیونکہ قرآن میں تو کسی ایک جگہ بھی تو فی کے معنی اما تت اور قبض روح کے ہرگز نہیں آئے۔ چنانچہ ہم نے پورے ۴۲ آیات بینات ابھی اوپر تحریر کر کے

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک کا صحیح صحیح معنی و مفہوم بھی ساتھ ساتھ ہی لکھ دیا ہے۔ غرض کہ تمام قرآن میں سے کسی جگہ اشارۃً یا کنایۃً بھی وہم و خیال نہیں ہوسکتا کہ توفی یا اس کے مشتقات از قسم مجرد یا موید سے اماتت اور قبض روح یعنی مار ڈالنے اور روح کو بدن سے نکالنے کا کوئی ذرہ بھر بھی اشارہ ہو..

اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی دیگر ہزلیات و زٹلیات کا بھی کچھ ذکر کرتے ہیں جو کہ اس نے اپنے اسی تیسرے قول باطل میں یوں ہی بک دی ہیں۔

مرزا قادیانی کی بکواس یہ ہے۔ اور اسی پر اس کا بھاری دار و مدار ہے بلکہ یوں سمجھو کہ صرف اسی بکواس کو اس نے اپنی ساری بے ہودہ گوئی کا رکن اعظم قرار دیا ہے کہ آیت فلمّا توفّیتني سے پہلے آیت و اذ قال الله یا عیسی أأنت قلت للناس.. میں لفظ قال صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ کہ زمانہ استقبال کا۔

تو اس کا جواب با صواب دنداں شکن یہ ہے کہ علم عربی سے میاں قادیانی بالکل محروم و بے نصیب ہے اسکو اتنی بھی خبر نہیں کہ اس آیت کے ماقبل یوم یجمع الله الرسل فیقول ما ذا اجبتم، مذکور ہے جو کہ خاص قیامت ہی کا بیان ہے اور وہاں لفظ فیقول صیغہ مضارع کا موجود ہے جس کا معنی یہ ہے کہ خاص قیامت ہی کے روز الله تعالی جملہ رسولوں کو یکجا میدان حشر میں اکٹھا کر کے تمام سے لوگوں کے حالات دریافت فرمائے گا۔ بعدہ متصل ہی دوسری آیت میں عیسی کی حاضری بھی بقاعدہ تخصیص بعد تعمیم خاص قیامت ہی کے روز کی مذکور ہے کہ وہ بھی بدرگاہ جبار قہار کبیر متعال صرف قیامت ہی میں پیش کیئے جائیں گے اور ان کو بھی اول تو دنیوی نعمتیں یاد دلائی جائیں گی جن کا ذکر اذ قال الله یا عیسی بن مریم اذکر نعمتی علیك و علی والدتك.. سے لے کر اسی رکوع کی اخیر آیت میں من العالمین تک پے در پے متصل برابر چلا گیا ہے۔ (پ ۷ ع ۴)۔ پھر اس رکوع کے ختم ہوتے ہی پانچواں رکوع یہاں سے شروع ہوتا ہے

و اذ قال الله یا عیسی بن مریم أأنت قلت للناس اتخذونی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و امی الھین من دو ن اللہ.. (الما ئدۃ : ۱۱۶)

خلا صتہ المرا م الغرض یہ ہے کہ ہر دونوں جگہ قا ل صیغہ ما ضی سا تھ معنی مضارع کے ہے۔یعنی اول تو یو م یجمع اللہ الر سل کے متصل آیت نمبر ایک کے اذ قال سے پہلے حرف عاطفہ مقدر ہے جس کا معنی اس طرح ہے کہ، اور خاص قیا مت ہی میں تحقیق فر ما ئے گا اللہ تعا لی کہ اے عیسی بیٹے مریم کے الخ ۔، اس جملہ فعلیہ کا عطف پہلے جملہ فعلیہ فیقو ل پر جو کہ یو م یجمع اللہ الر سل فیقو ل ما ذا اجبتم میں مذکور و مو جود ہے۔پس جب کہ اس آیت نمبر ایک میں قا ل سا تھ معنی یقو ل کے ہے تو آیت نمبر۲

و اذ قا ل اللہ یا عیسی بن مر یم أأنت قلت للناس

(الما ئدۃ : ۱۱۶)

میں تو قا ل سا تھ معنی یقو ل کے اظہر من الشّمس ہے کیونکہ ہر دونوں کا معطوف علیہ خاص فیقو ل ما ذا اجبتم ہی ہے۔اور بس۔کتاب مطول اور مختصر المعانی میں مفصل ومشرح طور پر یہ باب عطف کا مذکور و مو جود ہے جس میں بکثرت اصول وقواعد ذکر کئے گئے ہیں منجملہ ان کے ایک یہ بھی قا عدہ کلیہ ہے کہ ما ضی کا معطوف علیہ جب مضارع ہو تو وہ ما ضی سا تھ معنی مضارع کے ہو تی ہے یہ قا عدہ کلیہ عام تا م طور پر مشہور و معروف ہے حتی کہ صرف کی چھو ٹی چھوٹی کتا بوں مثل صرف بہا ئی ومنشعب و میزان وغیرہ کے پڑ ھنے وا لے مبتدی طا لب علم بھی یہ بخو بی جا نتے ہیں بلکہ اس قا عدہ کو بطور الف، با، تا ، کے سمجھتے پہچا نتے اور بصورت ابیات ان کونوک زبان یاد رکھتے ہیں۔

آمدہ ماضی بمعنی مضارع چند جا
عطف ماضی بر مضارع در مقام ابتدا
بعد موصول و ندا و لفظ حیث کلما
در جزاء و شرط عطف ہر دو باشد در دعا

علاوہ ازیں کتاب مطول ومختصر المعانی میں یہ بیان بھی بہت تفصیل وتشریح کے ساتھ مذکور وموجود ہے کہ بہت مقا مات مضارع کی جگہ صیغہ ماضی بغرض تحقق وقوع استعمال کیا جا تا ہے بخوف طوالت و ملالت ہم یہاں مطول اور مختصر المعانی کی عبارتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کونقل کرنا مناسب نہیں سمجھتے کیونکہ سوائے قادیانی کے دیگر جملہ عباد الرحمٰن عربی دان اس بیان کو عام تام طور پر جانتے بوجھتے ہیں ہاں البتہ صرف بغرض اقتباس وتبرک چند آیات قرآن ذیل میں پیش کر دیتے ہیں جن سے قطعی اور یقینی طور پر واضح وروشن ہوتا ہے کہ ماضی ساتھ معنی مضارع کے بکثرت قرآن مجید میں مستعمل ہے۔کما قال اللہ تعالی:

۱۔ و حلّوا اساور من فضّة و سقاهم ربّهم شرابًا طهورًا

(الدهر:۲۱)

۲۔ و زوجنا هم بحور عين (الدخان:۵٤)

۳۔ و نادى اصحاب الجنة اصحاب النار ان قد وجدنا ما وعدنا ربنا حقاً فهل وجدتم ما وعد ربكم حقاً قالوا نعم ۔فاذن موذن بينهم ان لعنة الله على الظالمين (الاعراف:٤٤)

٤۔ و على الاعراف رجال يعرفون كلا بسيماهم و نادوا اصحاب الجنة ۔(پ۸۔ع ۱۲) (الاعراف:٤٦)

٥۔و اذا صرفت ابصارهم تلقاء اصحاب النار قالوا ربنا لا تجعلنا مع القوم الظالمين ۔ (الاعراف:٤٧پ ۸ ۔ع ۱۳)

٦۔ونادى اصحاب الاعراف رجالًا يعرفونهم بسيماهم ۔

(الاعراف:٤٨۔پ ۸۔ ع ۱۳)

٧۔قالوا ما اغنى عنكم جمعكم و ما كنتم تستكبرون ۔

(الاعراف: ٤٨۔پ ۸ ۔ع ۱۳)

٨۔و نادى اصحاب النار اصحاب الجنة ان افيضوا علينا من الماء ۔ (الاعراف ؛ ٥٠ ۔پ ۸ ۔ع ۱۳)

٩۔قالوا ان الله حرمهما على الكافرين (الاعراف:٥٠۔پ ۸ع ۱۳)

اس جگہ صرف بطور مشت نمونہ از خروار محض انھی آیات بینات پیش کئے گئے ہیں اور ان میں تقریباً ایک درجن بھر صیغہ ہائے ماضی ساتھ معنی مضارع کے مذکور وموجود ہیں۔ پھر اس پر لطف یہ ہے کہ آیات نمبر ۳ تا ۱۰ بالکل پے در پے متصل ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متصل صرف دو رکوع میں واقع ہوئی ہیں ۔اگر اس سے زیادہ دیگر اسی قسم کے صیغہ ہائے ماضی بمعنی مضارع کے مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھنے کی ضرورت پڑے تو بے شک وہ اول تو اسی پارہ ۸ کے رکوع ۱۲ کو اول سے آخر تک پڑھ لے، بہت سے صیغے اور بھی اسی جگہ اس کو مل جائیں گے لیکن تسپر بھی اگر اس کا خبث نفس دور نہ ہو، تو پھر اس کا علاج ہم سوائے اس کے اور کیا کر سکتے ہیں کہ مرزا قادیانی کو پاگل خانہ لاہور کی کسی ایسی کوٹھڑی میں بھیجے جانے کی سفارش ڈاکٹر سول سرجن سے کر دیں جہاں کہ ایسے ایسے کئی دیوانہ بکار خویش ہوشیار مذہبی پاگلوں کے دماغ اور چندیا کا علاج جوتوں سے کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس سے تو کوئی غبی سے غبی اور بے وقوف سے بے وقوف جاہل سے جاہل احمق سے احمق عربی کا طالب علم انکار نہیں کر سکتا کہ سارا قرآن اس قسم کے صیغہ ہائے ماضی سے جو ساتھ معنی مضارع کے استعمال ہوئے ہیں سراسر لبریز ہے۔

کوئی بھی رکوع بلکہ کوئی بھی صفحہ ایسا نہ مل سکے گا جس میں یہ اصول مستعمل نہ ہوا ہو ۔یعنی صیغہ ماضی ساتھ معنی مضارع کے نہ ذکر کیا گیا ہو۔ ہم یہاں کم از کم ایسی چالیس مثالیں نقد بہ نقد اور دست بدست لکھ دینا چاہتے تھے لیکن محض بخوف طوالت و ملالت بالفعل صرف اسی قدر لکھنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں.. پھر بھی اگر قادیانی یا کوئی اور نامراد اس کو نہ سمجھے تو پھر اس سے خدا سمجھے۔..

قول قادیانی نمبر ۴۔

چوتھی آیت جو مسیح کی موت پر دلالت کرتی ہے وہ یہ آیت ہے کہ

ان من اهل الكتاب الّا ليؤمنن به قبل موته (النساء: ۱۵۹)

جواب ۔مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ بھی سراسر خباثت ونجاست ہے کہ آیت ان من اهل الكتاب الّا ليؤمنن به قبل موته حضرت عیسی کی موت پر دلالت کرتی ہے، یعنی یہ کہ وہ اس آیت کو پیش کر کے بزعم خود یہ وہم وخیال کرتا ہے کہ حضرت عیسی اس وقت مر چکے ہیں، چونکہ اس آیت کی تشریح ماقبل رسالہ ہذا میں صفحہ ۲۵ تا ۳۱ پر ہو چکی ہے، لہذا ہم اس کو دوبارہ بیان نہیں کرتے ۔البتہ عباد الرحمٰن کو اتنا جتا دیتے ہیں کہ اس آیت سے تو قطعی و یقینی طور پر یہ ظاہر و باہر ہے کہ بوقت نزول قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید تو حضرت عیسیٰ ضرور بالضرور زندہ ہی موجود تھے کیونکہ قبل موتہ میں جو ضمیر ہے اس کا مرجع خاص حضرت عیسیٰ ہی ہیں جیسا کہ وما قتلوہ و ما صلبوہ سے لے کر آیت ہذا تک جس قدر ضمیریں مذکور و موجود ہیں ان سب کا مرجع خاص حضرت عیسیٰ ہی ہیں ویسا ہی ضمیر موتہ کا مرجع بھی خاص عیسیٰ ہی ہیں اور بس۔

ان تمام ضمیروں کا حال ماقبل سابقاً مفصل لکھا جا چکا ہے قادیانی وہاں اچھی طرح سے دیکھ لے۔

قول قادیانی نمبر ۵۔

پانچویں آیت یہ ہے :

ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل و امه صدیقه کانا یأکلان الطعام (المائدۃ: ۷۵)

یعنی مسیح صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے نبی فوت ہو چکے ہیں اور ماں اس کی صدیقہ ہے جب وہ دونوں زندہ تھے تو طعام کھایا کرتے تھے۔ یہ آیت بھی صریح نص حضرت مسیح کی موت پر ہے کیونکہ آیت میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب حضرت عیسیٰ اور ان کی والدہ مریم طعام نہیں کھاتے، ہاں کسی زمانے میں کھایا کرتے تھے جیسا کہ کانا کا لفظ اس پر دلالت کر رہا ہے جو حال کو چھوڑ کر زمانہ گذشتہ کی خبر دیتا ہے۔

جواب ۔ مذکورہ بالا پانچویں آیت پیش کرنے میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کا بالکل الحاد ہی الحاد ثابت ہے کیونکہ وہ جان بوجھ کر اس کے ایسے من گھڑت خانہ ساز جھوٹے معنی کرتا ہے جو کہ اس سے پیشتر کسی بشر یا جن شیطان نے بھی نہیں کیئے۔

نیز وہ آیات کتاب اللہ المجید کی ایسی تحریف و تکذیب کرتا ہے کہ کوئی غیر مذہب آریہ، دہریہ، عیسائی، یہودی وغیرہ مخالفان اسلام میں سے بھی کسی شخص نے کبھی اس طرح کی تکذیب و تحریف ہرگز نہیں کی۔

اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کی کجروی و الحاد کی تشریح و توضیح کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔و باللہ التوفیق

اول: قد خلت من قبله الرسل سے کسی رسول کی موت کا ہرگز ہرگز کوئی اشارہ تک بھی نہیں ہے، خواہ حضرت عیسیٰ ہوں یا کوئی اور رسول۔ بوجہ من الوجوہ آیت ہذا میں اشارۃً یا کنایۃً بھی یہ وہم وخیال نہیں ہوسکتا کہ کسی رسول کی موت کا حال یہاں مذکور ہو بلکہ خلت و خلا کے معنی کتب لغت میں ارسِل اور فرستادہ کے آئے ہیں۔ یعنی کہ جس طرح اور رسول مرسل من اللہ ہیں اسی طرح عیسیٰ بھی مرسل من اللہ ہیں مطابق اللہ نزل احسن الحدیث کتابا متشابھاً مثانی کے آیات ماقبل و مابعد سے قد خلت من قبله الرسل کا معنی اظہر من الشّمس ہو جاتا ہے۔ چونکہ قرآن مجید کا یہ بڑا بھاری دعوی ہے کہ اس کے سب آیات آپس میں ملتے جلتے ہیں اس لئے قد خلت من قبله الرسل سے ماقبل کے چند آیات لکھ کر دکھلانے اشد ضروری ہیں جاننا چاہیے کہ آیت مانحن فیہ سے پہلے عیسیٰ کا ذکر قرآن مجید میں یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

لقد کفر الّذین قالوا انّ اللّٰه هو المسیح ابن مریم ، و قال المسیح، یا بنی اسرائیل اعبدوا الله ربّی و ربّکم انّه من یشرك با للّه فقد حرّم الله علیه الجنّة و مأواه النّار و ما للظّالمین من انصار۔ لقد کفر الّذین قالوا انّ اللّٰه ثالث ثلاثة، و ما من اله الا اله واحد، و ان لم ینتهوا عمّا یقولون لیمسّنّ الّذین کفروا منهم عذاب الیم۔ افلا یتوبون الی اللّٰه و یستغفرونه و الله غفور رحیم۔ ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل و امّه صدّیقة۔ کانا یأکلان الطّعام ۔ انظر کیف نبیّن لهم الآیات ثمّ انظر انّی یؤفکون

(المائدة: ۷۲۔۷۵)

آیات بالا مذکورات میں ان کفار مشرکین کی تردید ہے جو کہ حضرت عیسیٰ کی الوہیت وابنیت پر اعتقاد رکھتے ہیں اور ان کو ثالث ثلاثہ کہتے ہیں۔

سو تردید ان لوگوں کی اس طور پر کی ہے کہ نہ تو حضرت عیسیٰ کسی طرح اله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، اور نہ ہی ابن اللہ اور نہ ہی ثالث ثلاثہ، بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے ایک عاجز محتاج بندے ہی تھے۔ بوجہ من الوجوہ ان میں کسی طرح کی کوئی بھی الوہیت وابنیت و بزرگی نہ تھی۔ سو محض اسی مدعا کی تائید وثبوت کے لئے قد خلت من قبله الرسل ذکر کیا گیا ہے یعنی جس طرح اور رسول مرسل من اللہ تھے اور وہ ہر طرح عاجز محتاج اور اللہ تعالیٰ کے صرف بندے ہی تھے اسی طرح حضرت عیسیٰ بھی صرف اللہ تعالیٰ کا بندہ ہی بندہ ہے یہاں کسی کی موت کا ہرگز ہرگز کوئی بھی مظنہ نہیں صرف عجز و نیاز سب کی آیت ہذا میں مذکور و موجود ہے اور بس۔

اب ہم لفظ خلت اور اس کے مشتقات صرف قرآن مجید ہی سے تحریر کرتے ہیں تاکہ اصلی اصلی اور حقی حقی اور صحیح صحیح معنی سب پر ظاہر باہر ہو جائیں اور یہ صاف صاف روشن ہو جائے کہ خلت کے مر چکنے یا آئندہ مرنے کے ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔

۱۔ تلك امة قد خلت لها ما كسبت و لكم ما كسبتم و لا تسئلو ن عما كا نوا يعملو ن ۔(البقرۃ: ۱۳۴و۱۴۱۔پ۱ع۱۶)

آیت ہذا پارہ اول رکوع ۱۶ میں دوبارہ مکرر ذکر کی گئی ہے۔ تلك کے مشار الیہ ماقبل ہر دونوں جگہ خاص رسل انبیاء ہی ہیں اور بس۔ یعنی حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل، حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت موسیٰ، حضرت عیسیٰ وغیرہ رسل انبیاء یہاں لفظ خلت میں ہرگز کسی رسول کی موت کا اشارہ تک بھی نہیں ہے بلکہ صرف ان کی رسالت ہی کا ثبوت ہے چنانچہ اس سے پہلے

ام تقو لو ن ان ابرا هيم و اسما عيل و اسحاق و يعقو ب و الاسبا ط كا نوا هو داً او نصارى قل أأنتم اعلم ام الله۔ و من ا ظلم ممن كتم شها دة عنده من الله و ما الله بغا فل عما تعملو ن (البقرة : ۱٤٠)

سے تو صاف اظہر من الشمس ہے کہ یہاں ان مذکورہ بالا رسل انبیاء پر سے یہودیت و نصرانیت کے بہتان افتراء کا بالکل رد کیا گیا ہے کہ وہ سب کے سب نہ تو یہودی اور نہ ہی نصرانی بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص رسول ہی تھے۔ غرض کہ اس جگہ بھی خلت کا معنی صرف یہی ہے کہ وہ تمام رسول مرسل من اللہ ہی تھے نہ کہ یہودی و نصرانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ ۔ قد خلت من قبلکم سنن ۔(آل عمران:۱۳۸۔پ۴)

کیا یہاں بھی خلت کے معنی یہ ہو سکتے ہیں کہ تمام سنن یعنی واقعات مر چکے ہیں ۔افسوس صد افسوس مرزا غلام احمد قادیانی کی اس شقاوت و بغاوت پر کہ وہ خواہ مخواہ جھوٹ موٹ جان بوجھ کر خلت کے معنی مر چکے کے کر کے لوگوں کو دھوکا دینا چاہتا ہے ۔ حالانکہ صاف صریح طور پر ترجمہ آیت ہذا کا یہ ہے کہ تحقیق اول ہی سے چلے آتے ہیں ایسے ہی واقعات۔

۳۔سنة الله التی قد خلت من قبل و لن تجد لسنة الله تبدیلا۔

(الفتح:۲۳)۔

کیا اس جگہ بھی خلت کے معنی یہ کئے جائیں گے کہ اللہ تعالی کی ہر ایک سنت یعنی عادت و خصلت مر چکی ہوئی ہے ہرگز نہیں بلکہ مراد صاف یہ ہے کہ یہ اللہ تعالی کا دستور ہمیشہ پہلے ہی سے ہوتا چلا آیا ہے۔

۴۔سنت الله التی قد خلت فی عباده۔(غافر:۸۵)

کیا اس آیت میں بھی اللہ تعالی کے بندوں کے درمیان سنت اللہ کے مر جانے کا کوئی ذکر ہے کلا و حاشا بلکہ صاف ذکر یہ ہے، یہ دستور الٰہی ہے جو صدا سے اس کے بندوں میں جاری و ساری رہا ہے۔

۵۔ و قد خلت سنة الا ولین (الحجر:۱۳)

اور کیا آیت ہذا سے یہ مراد ہے کہ پہلوں کی رسم رسوم مر چکی ہے۔اصلی معنی اس آیت کا یہ ہے کہ یہ رسم کچھ انوکھی نہیں بلکہ کفار مشرکین اول ہی سے شرارت و فساد و ظلم و ستم رسل انبیاء کے ساتھ کرتے چلے آئے ہیں اور اللہ رسل انبیاء کی حفاظت و نصرت کرتا رہا ہے۔

۶۔و قد خلت من قبلهم المثلا ت۔(الرعد:۶)

یعنی،ان کفار مشرکین سے پہلے لوگوں کے بھی ایسے ہی حالات چلے آتے ہیں۔

اب اس جگہ خلت کے معنی چلے آتے ہیں ہوا ہے نہ کہ بقول مرزا قادیانی مر چکنے کے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ لوگوں کے حالات مر چکے ہیں۔حاشا و کلا ایسے الٹے معنی کبھی کسی نے نہیں سنے ہوں گے جو مرزا غلام احمد قادیانی خلت کے کر رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ و اذا خلا بعضهم الی بعض۔ (البقرة:٧٦)

اس آیت کا ترجمہ تو صاف صاف یہ ہے، جب وہ ہوتے ہیں تنہائی میں پاس ایک دوسرے کے، یعنی جب وہ آپس میں ایک دوسرے کو ملتے ہیں لیکن مرزا غلام احمد قادیانی کی من گھڑت تحریف سے معنی یہ ہوں گے، اور جب وہ مر چکتے ہیں طرف ایک دوسرے کے، اب ناظرین خود ہی غور کر لیں کہ کیا خلا کے معنی اس جگہ بھی مر چکنے کے ہو سکتے ہیں۔

۸۔ و اذا خلوا الی شیا طینهم قا لوا انا معکم (البقرة : ١٠)۔

یعنی جب وہ (منافق لوگ) تنہائی میں ملتے ہیں اپنے شیطانوں (باطل پیشواؤں) سے۔ کیا یہاں بھی خلا کے معنی مر چکنے کے لئے جائیں گے؟

۹۔ و اذا خلوا عضّوا علیکم ا لا نا مل من الغیظ۔ (آل عمران:۱۱۹)

اس آیت کے معنی یہ ہیں کہ (اے مسلمانوں تمہارے مخالفین) جب اپنی مجلسوں میں اکیلے ہوتے ہیں تو مارے غصے کے تم پر اپنی انگلیاں کاٹتے ہیں یعنی غیظ وغضب میں آکر سخت گڑھ جاتے ہیں۔ کیا اس جگہ بھی خلا کے معنی یہ کئے جائیں گے کہ جب وہ مر چکے ہوتے ہیں تو پھر وہ مردے اپنی انگلیوں کو کھاتے ہیں۔ ہاں میاں قادیانی آپ یہاں تو کچھ منہ سے بولو۔

۱۰۔ کلوا و اشر بوا هنیئاً بما اسلفتم فی ا لا یا م الخا لیة

(الحا قة : ٢٤)۔

کیا یہاں بھی ایا م الخا لیه سے مراد موئے دن لئے جائیں گے۔ کلا و حاشا ہرگز نہیں کبھی دن بھی مرا کرتے ہیں، یا ایا م کو بھی موت آیا کرتی ہے۔ بلکہ ایام الخالیه سے صرف جہاں دنیا ہی کے دن مراد ہیں اور بس۔

۱۱۔اذ قا لوا لیو سف و ا خو ہ ا حبّ الی ا بینا منّا و نحن عصبة انّ ابا نا لفی ضلال مبین ۔اقتلوا یو سف أو أطرحوه أ ر ضاً یّخل لکم و جه ا بیکم و تکو نوا من بعده قو ماً صالحین ۔ (یوسف:۸۔۹)

کیا اس جگہ بھی آیت ہذا میں یخل جو کہ صیغہ واحد مذکر غائب فعل مضارع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے خاص اسی باب کا جس کا ماضی خلت ہے اس کے معنی بھی یہی ہوں گے کہ یعقوب کا منہ مرجاوے اور باقی بدن زندہ رہے۔ معاذ اللہ ہرگز نہیں۔ بلکہ اصل مراد یہ ہے کہ حضرت یوسف کے بھائی ایک دوسرے کو یہ کہتے تھے کہ حضرت یوسف کو قتل کر ڈالو وغیرہ تاکہ والد صاحب کا رخ تمہاری ہی طرف رہے۔

صرف بطور مشت نمونہ از خروار مندرجہ بالا گیارہ آیات بینات مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید و تکذیب کے لئے لکھی گئی ہیں جن سے بعبارت النص قرآن مجید اظہر من الشمّس طور پر ظاہر و باہر ہے کہ خلت اور اس کے مشتقات سے کسی کی موت یا مر چکنے کا وہم و خیال ہرگز نہیں ہوسکتا۔ قادیانی کلیہ سراسر بہتان و افترا علی اللہ ہے کہ وہ خواہ مخواہ سراسر بے محل اور بے موقعہ آیات قرآن مجید کی ناحق تحریف و تکذیب کرتا رہتا ہے

فمن افترى على الله الكذ ب من بعد ذ لك فا ولئك هم الظالمون۔ (آل عمران:۹۴)

اور ومن ا ظلم ممن افترى على الله كذ با۔ (الانعام:۲۱)

اگر بالفرض والتقدیر مرزا قادیانی کی پیش کردہ پانچویں آیت ما المسيح ابن مر يم ا لا رسو ل قد خلت من قبله الرسل .میں خلت کے معنی موت ہی موت لئے جائیں، تو پھر بھی اس آیت سے اظہر من الشمّس طور پر مرزا قادیانی ہی کی روسیاہی ہے۔ کیونکہ اس نے خود ہی اس کے یہ معنی لکھے ہیں کہ،

یعنی مسیح ایک رسول ہے اس سے پہلے نبی فوت ہو چکے ہیں۔،

تو اب ہر ایک منصف مزاج حق پرست آپ غور و فکر کرسکتا ہے کہ قادیانی تو یہاں خود ہی اقرار کر رہا ہے کہ حضرت عیسی سے پہلے جو رسل انبیاء ہیں وہ مر چکے ہیں، نہ کہ عیسی۔ یعنی وہ آیت ہذا کے ترجمہ تو صاف طور پر ان کو زندہ مان رہا ہے، جس طرح کہ حضرت ابراہیم کے مخالف کفار مشرکین نے اول اپنے ظلم و ستم کا اقرار کر کے آپس میں ایک دوسرے سے صاف کہہ دیا کہ انكم انتم الظا لمو ن (پ ۱۷ ع ۵)۔ یعنی ضرور ہی تم لوگ بھاری ظالم ہو جو ان غیر اللہ چیزوں کی پوجا و پرستش و تعظیم کرتے ہو، ایسا ہی اپنے اصل ترجمہ میں تو مرزا غلام احمد قادیانی یقینی اور قطعی طور پر مان چکا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ حضرت عیسیٰ بوقت نزول قرآن مجید زندہ ہی نہ تھے لیکن بعدہ اس نے اپنا یہ ایجاد و ارتداد ظاہر باہر کردیا کہ عیسیٰ بھی مرچکے ہوئے ہیں جیسا کہ حضرت ابراہیم کے مخالفین مشرکین باوجود اقرار کر لینے کے پھر بدل گئے تھے: کما قال اللہ تعالیٰ:

ثم نکسوا علی رؤسھم لقد علمت ما ھؤلاء ینطقون

(الانبیاء:٦٥)

اب بھی اگر مرزا غلام احمد قادیانی یہ بیہودہ گوئی کرے کہ دیگر رسل انبیاء کرام کی موت کے ذکر کرنے میں حضرت عیسیٰ کی موت بھی کسی نہ کسی طرح داخل ہوسکتی ہے تو اس کے اس خیال باطل کی تردید و تکذیب بھی قرآن مجید میں ہی مذکور و موجود ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ:

ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (آل عمران:١٤٤)

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیان کے مطابق تو آیت ہذا کے یہ معنی ہوئے، محمد رسول اللہ ﷺ صرف ایک رسول ہے اس سے پہلے نبی فوت ہوچکے ہیں۔

سو اگر وہ اپنے وہم باطل سے صرف پہلے نبیوں کو مرا ہوا ذکر کرنے میں محمد رسول اللہ ﷺ کو بھی ان ہی میں داخل سمجھتا ہے تو پھر یہ بھی اس کو ماننا پڑے گا کہ بوقت نزول آیت ہذا حضرت محمد رسول اللہ ﷺ خود زندہ ہی نہ تھے بلکہ وہ تو اس وقت مرچکے تھے اور جب وہ بوقت نزول آیت ہذا مرچکے تھے تو پھر یہ آیت کس پر نازل ہوئی۔ اس جگہ مرزا قادیانی کے لئے واقعی سخت ہی شرم اور چلو بھر پانی میں ڈوب مرنے کا مقام ہے کہ یہ آیت بھی ٹھیک لفظ بلفظ اور حرف بحرف اسی آیت کے مطابق ہے جو کہ وہ حضرت عیسیٰ کو مرا ہوا ظاہر کرنے میں پیش کررہا ہے یعنی اس کی وہ پیش کردہ آیت جو حضرت عیسیٰ کے بارہ میں ہے یہ ہے

ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل۔

(المائدۃ:٧٥)

اور جو ہم نے محمد رسول اللہ ﷺ کے بارے میں پیش کی ہے یہ ہے۔

ما محمد الا رسول قد خلت من قبلہ الرسل (آل عمران:١٤٤)

اب اولی الالباب ان ہر دو آیتوں کو ملاحظہ فرمالیں کہ سوائے نام حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے. ہاں یعنی ناموں کے بعد قد خلت من قبله الرسل (۱) جو حضرت عیسیٰ کے بارے میں ہے، اور قد خلت من قبله الرسل (۲) جو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے حق میں ہے ان دونوں میں ایک حرف تو بلکہ ایک لفظ اور شوشا، زیر، زبر کا بھی کوئی فرق نہیں ہے کیونکہ عیسیٰ کے بارے میں بھی قد خلت من قبله الرسل ہی مذکور ہے اور ایسا ہی محمد رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں بھی وہی قد خلت من قبله الرسل ہی ذکر کیا گیا ہے اور بس۔ ہاں اگر آیت نمبر ۲ میں وہ یہ کہے کہ بوقت نزول آیت مذکورہ محمد رسول اللہ ﷺ تو زندہ ہی موجود تھے، تو پھر اس حالت میں مرزا قادیانی کو کون سی موت آ پڑی کہ بالکل ایک دوسری آیت یعنی آیت نمبر ایک میں بوقت نزول آیت مذکور عیسیٰ کو وہ زندہ سمجھنے میں اس طرح کی خباثت و نجاست اور کجروی والحادظاہر کرتا ہے۔ فا عتبروا یا اولی الا بصار

...(مولوی صاحب چکڑالوی کے اس رسالے کا صفحہ ۱۲۸۔۱۲۹ میرے پاس موجود نہیں ہے اس لئے ان صفحات کا مضمون نقل نہیں کیا سکتا۔ آگے کا مضمون اس رسالے کے صفحہ ۱۳۰ سے شروع ہوتا ہے، بہاء)

و ما کان ربك نسیا ۔ (مریم:۶۴) اور تمہارا پروردگار کسی چیز سے غافل نہیں۔

و ما کان معه من اله (المومنون:۹۱)۔ اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور خدا ہے۔

انما کان قول المومنینااذا دعوا الی الله و رسوله لیحکم بینهم ان یقولوا سمعنا و اطعنا۔ (النور:۵۱) مسلمانوں کی شان تو یہ ہے۔

انه کان غفوراً رحیما (الفرقان:٦)۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

و کان ربك قدیرا۔(الفرقان:٥٤) اور تمہارا پروردگار ہر چیز پر قادر ہے۔

انّ عذابها کان غراماً (الفرقان:٦٥)۔ کیونکہ دوزخ کا عذاب بڑی بھاری مصیبت ہے۔

و کان الله غفوراً رحیما (النساء:٩٦)۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

کان مقداره الف سنة مما تعدون (السجدة:٥)۔ ہزار برس کی مدت کا ایک دن ہوگا۔

و ما کان لمؤمن و لا مؤمنة اذا قضی الله و رسوله امراً ان یکون لهم الخیره من امرهم (الاحزاب:۳۶)۔ اور کسی مسلمان مرد اور مسلمان عورت کو شایان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں..۔

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم ۔ (الاحزاب:۴۰) محمد تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں۔

یہ چند آیات محض بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کی گئی ہیں جن میں کا ن صیغہ ماضی کے ساتھ معنی یکو ن صیغہ مضارع کے ہے جس کا معنی سبھی لوگ یہاں ساتھ معنی مضارع ہی کے کرتے ہیں

جیسا کہ ان آیات مذکورہ بالا میں ماضی ساتھ مضارع کے واقع ہے ویسا ہی آیت زیر بحث کا نا یا کلا ن الطعا م کے درمیان لفظ کا نا معنی یکو نا کے ہے یعنی حضرت عیسیٰ اوران کی والدہ بی بی مریم ہر دونوں میں بشریت کے تمام عیب و نقص موجود ہیں خصوصاً وہ بھی محض تمہاری ہی طرح کھانے پینے والے بندے ہیں۔ اب یہاں ان کے مرنے جینے کا کوئی ذکر نہیں۔ خواہ وہ دونوں جیتے ہوں یا مرے ہوئے، یا ان میں سے ایک زندہ ہو اور ایک مر چکا، ہر حالت میں وہ کھانے پینے کے نقص وعیب بشریت سے جو ان کی نسبت بیان کیا گیا ہے کسی طرح بھی پاک و بری نہیں ہو سکتے یعنی ان سے یہ عیب و نقص ہرگز رفع نہیں ہوسکتا اور نہ ہی قیامت میں وہ دونوں اس عیب و نقص سے مبرا ہوں گے۔

خلاصۃ المرام الغرض یہ ہے کہ کا نا یأ کلا ن الطعا م کا معنی جو مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کیا ہے کہ،

جب وہ زندہ تھے تو طعام کھایا کرتے تھے۔ الخ۔

یہ سراسر اس کا دھوکہ اور جعل سازی ہے کیونکہ ماقبل کے جملہ آیات سے اظہر من الشّمس ہے کہ آیت ہذا میں صرف حضرت عیسیٰ کی الوہیت وابنیت ہی کا ردّ کیا گیا ہے اور یہ کہا گیا ہے کہ وہ اوران کی والدہ ماجدہ بھی محض تمہاری طرح سے معمولی کھانے پینے والے عاجز محتاج بندے ہی ہیں نہ کہ معاذ اللہ کوئی الہ یا ابن اللہ یا ثا لث ثلا ثہ ۔

چونکہ جملہ عباد الرحمٰن سب کے سب عربی دان یکساں نہیں ہوتے اس لئے یہاں ان کو اس قدر آگاہ کر دینا بھی مناسب ہے کہ لفظ کا ن صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ہے باب کا ن یکو ن سے اور کا نا یأ کلا ن الطّعا م میں جو لفظ کانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یہ بھی خاص باب ہذا ہی سے صیغہ تثنیہ مذکر غائبین فعل ماضی معلوم ہے جیسا کہ کہا جاوے کہ زید کھاتا پیتا ہے۔یعنی یہ بے چارہ کھانے پینے والا ایک بندہ ہے اور عمر و بکر دونوں کھاتے پیتے ہیں۔یعنی یہ دونوں بے چارے بھی صرف زید کی طرح سے محض کھانے پینے والے عاجز بندے ہی ہیں اور بس۔

بوجہ من الوجوہ کسی طرح آیت ہذا میں یہ مظنہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ یہاں کوئی ذرہ بھر بھی اشارہ یا کنایہ موت حضرت عیسیٰ کا ہے۔رہا یہ کہ وہ مر چکے ہیں بلکہ ہر طرح سے ان کی حیات ہی حیات سراسر تمام آیات قرآن مجید سے ظاہر و باہر ہے

و الذین اجتنبوا الطا غو ت ان یعبدوھا و انا بوا الی اللہ لھم البشری ، فبشّر عباد۔ الذین یستمعو ن القو ل فیتّبعو ن احسنہ ،او لئک الذین ھدا ھم اللہ و او لئک ھم او لوا ا لا لبا ب

(الز مر : ۱۷۔۱۸)

قول قادیانی نمبر ۶

چھٹی یہ آیت ہے

و ما جعلنا ھم جسداً لا یا کلو ن الطعا م (الا نبیاء :۸)

درحقیقت یہی اکیلی آیت کافی طور پر مسیح کی موت پر دلالت کر رہی ہے کیونکہ جب کہ کوئی جسم خاکی بغیر طعام کے نہیں رہ سکتا یہی سنۃ اللہ ہے تو پھر حضرت مسیح کیونکر اب تک بغیر طعام کے زندہ موجود ہیں۔اور اللہ جل شانہ فرماتا ہے و لن تجد لسنّۃ اللہ تبد یلا (ا لا حزا ب : ۶۲)اور اگر کوئی کہے کہ اصحاب کہف بھی تو بغیر طعام کے زندہ موجود ہیں تو میں کہتا ہوں کہ ان کی زندگی بھی اس جہان کی زندگی نہیں مسلم کی حدیث سو برس والی ان کو مار چکی ہے بے شک ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ اصحاب کہف بھی شہدا کی طرح زندہ ہیں۔الخ

جواب : مرزا غلام احمد قادیانی کی چھٹی پیش کردہ آیت میں بھی حضرت عیسیٰ کی موت یا مرچکنے کا کوئی اشارہ یا کنایہ تک بھی نہیں ہے بلکہ اس میں تو مطلق کسی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت یا مرنے کا ہرگز کوئی وہم و خیال تک بھی نہیں ہوسکتا۔ پس مرزا قادیانی کا اس آیت کو خاص حضرت عیسی کی موت کے وقوع شدہ ثابت کرنے کے لئے پیش کرنا بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی بے وقوف نا معقول احمق آدمی اب بھی یہ کہہ دیوے کہ چونکہ خداوند نے قرآن مجید میں یہ فرمایا ہوا ہے کہ جملہ رسل انبیاء میں سے کوئی بھی ایسے نہیں جو کھانا نہ کھاتے ہوں یعنی وہ کھانے پینے والے نہ ہوں۔ تو اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی مر چکے ہیں۔ پس جو کچھ وقعت اور قدر و منزلت اس مجہول مطلق شخص کے طرز استدلال کی ہوسکتی ہے اس سے کچھ زیادہ تعریف یا کریڈٹ کے لائق اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنی مندرجہ بالا دلیل کو سمجھتا ہے تو اس کو اپنی حماقت و سفاہت وغباءت وغیرہ کے بہت ہی بڑھ کر ثبوت پیش کرنے پڑیں گے۔

لیکن پھر بھی ہم اس سے یہ پوچھیں گے کہ تم کو یہ کہا کس نے ہے کہ حضرت عیسی کچھ کھاتے پیتے نہیں ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ تم کو کسی نے بے وقوف سمجھ کر یوں ہی بہکا دیا ہے ورنہ یہ کون کہہ سکتا ہے اور کس کا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسی بغیر طعام کھانے ہی کے آج تک زندہ ہیں۔ وہ بے شک عام بندگان خدا کی طرح زندہ کھاتے پیتے اور اسی روئے زمین پر ہی کسی جگہ عزت کے ساتھ سکونت پذیر ہیں اور ضرور بالضرور اپنے وقت پر ظاہر ہوجائیں۔ اس مدعا کی پوری تفصیل قبل ازیں ہوچکی ہے۔

باقی رہا اس موقع پر مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ آیت پیش کرنا کہ و لن تجد لسنة الله تبدیلا (الاحزاب: ٦٢) اس سے بھی حضرت عیسی کی موت یا مرنے کا کوئی اشارہ یا کنایہ نہیں پایا جاتا اور نہ ہی کسی اور فرد بشر کی موت یا مرنے کا وہم و گمان ہو سکتا ہے۔

اس آیت کا اس جگہ پیش کرنا بالکل ہی بے محل و بے موقعہ ہے۔ آیتوں کو چھوڑ کر قادیانی کی عادت ہے کہ وہ یوں ہی صرف خالی جگہ پر کرنے کے لئے بے محل و بے موقع وفضول باتیں ہی لکھ مارتا ہے تاکہ عوام کالانعام اس کا یہ دھوکہ اور فریب کھا جائیں کہ شاید اس آیت میں بھی کوئی ثبوت حضرت عیسی کے مرجانے ہی کا ہو حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہوتا بلکہ اس کی اصلی غرض صرف ضرورت شعری پوری کرنے کی ہوتی ہے۔ جیسے کہ اکثر کم سواد نالائق شاعر اپنے شعروں میں الفاظ خشوع وزوائد سے خور گیر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھرتی کرلیا کرتے ہیں۔علاوہ ازیں قادیانی کا ایک یہ بھی شیوہ ہے کہ وہ بجائے آیات قرآنی پیش کرنے کے بالکل ادھرادھر کی زٹلوں اور گپوں سے بیہودہ بکواس کرنی شروع کردیتا ہے لیکن ہم کو اس کے ایسے ویسے بے تعلق زٹل قافیوں کے جواب کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے البتہ جو آیت و لن تجد لسنة الله تبدیلا (الاحزاب : ٦٢)اس موقعہ پر بالکل بے محل و بے موقعہ اس نے ظناً پیش کی ہے اس کی نسبت کچھ مختصر طور سے تحریر کردیا جاتا ہے۔ وھو ہذا:

جاننا چاہیے کہ آیت و لن تجد لسنة الله تبدیلا (الاحزاب : ٦٢)یا و لن تجد لسنت الله تحویلا وغیرہ اس قسم کی آیات بینات قرآن میں جہاں کہیں مذکور وموجود ہیں عموماً وخصوصاً سب جگہ ان میں صرف رسل انبیاء ہی کو تسلی و اطمینان دیا گیا ہے کہ تمہارے مخالف جو ظالم موذی مجرم لوگ ہیں وہ سب کے سب دنیا میں ہی ذلیل وخوار ہوجائیں گے اور تم کو ہمیشہ ہر طرح غلبہ وکامرانی وکامیابی وفتح ہی حاصل ہوگی کیونکہ یہی سنت اللہ ہمیشہ سے جملہ رسل انبیاء کی حفاظت میں جاری وساری رہی ہے۔خصوصاً مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش کردہ آیت کا ماقبل و مابعد ہم لکھ کر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔کما قال اللہ تعالی

لئن لم ینتہ المنافقون و الذین فی قلوبھم مرض و المرجفون فی المدینة لنغرینّك بھم ثم لا یجاورونك فیھا الّا قلیلا۔ ملعونین این ما ثقفوا أخذوا و قتّلوا تقتیلا ۔ سنة الله فی الذین خلوا من قبل و لن تجد لسنة الله تبدیلا ۔

(الاحزاب: ٦٠۔٦٢۔پ٢٢ع ٥)

آیات ماقبل سے اظہر من الشمس ہے کہ سنت اللہ ہمیشہ سے ہی جاری وساری رہی ہے کہ رسولوں کے مخالف لوگ ہمیشہ ذلیل وحقیر وملعون ومرجوم رہے۔ اور رسل انبیاء کو ہمیشہ کامیابی وکامرانی وغلبہ وفتح ونصرت ہی خزانہ وہاب سے مرزوق و موہوب ہوتی رہی۔اولوا الالباب خود ہی عدل وانصاف کرسکتے ہیں کہ یہاں حضرت عیسی کی موت یا مرنے کا کہاں اور کیا ذکر ہے۔

علاوہ ازیں آیت ہذا ہی کے ذیل میں مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ بھی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی بھاری بے ہودہ گوئی کی ہے کہ اگر کوئی کہے کہ اصحاب کہف بھی تو بغیر طعام کے زندہ موجود ہیں، تو میں کہتا ہوں کہ ان کی زندگی بھی اس جہان کی زندگی نہیں، مسلم کی حدیث سو برس والی ان کو بھی مار چکی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں تو اصحاب کہف کا ذکر اس طور سے موجود ہے:

نحن نقصّ علیك نبأ هم بالحقّ ۔ انّهم فتیة ء امنوا بر بّهم و زد نا هم هدی ۔ و ر بطنا علی قلو بهم اذ قا موا فقا لوا ر بّنا ربّ السّما وا ت و ا لا ر ض لن ندعوا من دو نه الهاً لقد قلنا اذا شططا ۔ هؤلا ء قو منا اتّخذوا من دو نه آلهة لو لا یأتو ن علیهم بسلطا ن بیّن فمن اظلم ممن افتری علی الله کذ با۔ و اذ اعتز لتمو هم و مایعبدو ن ا لا الله فأوا الی الکهف ینشر لکم ربکم من ر حمته۔ و یهیّء لکم من امر کم مر فقا ۔، و تری الشّمس اذا طلعت تّزاور عن کهفهم ذا ت الیمین و اذا غر بت تقرضهم ذا ت الشّمال و هم فی فجوة منه ذ لك من آ یا ت الله من یهد اللّه فهو المهتد و من یضلل فلن تجد له و لیّاً مر شدا ۔ و تحسبهم ایقا ضاً و هم رقود و نقلّبهم ذا ت الیمین و ذا ت الشّما ل و کلبهم باسط ذرا عیه با لوصید لو اطّلعت علیهم لولّیت منهم فرا راً و لملئت منهم ر عباً۔ و کذا لك بعثنا هم لیتسا ءلوا بینهم قا ل قا ئل منهم کم لبثتم قا لوا لبثنا یو ماً او بعض یو م ۔ قا لوا ر بّکم اعلم بما لبثتم فا بعثوا ا حدکم بورقکم هذه الی المدینة فلینظر ایّها از کی طعا ماً فلیأتکم بر ز ق منه و لیتلطّف و لا یشعرنّ بکم ا حداً ۔ انّهم ان یّظهروا علیکم یر جمو کم او یعیدو کم فی ملّتهم و لن تفلحوا اذا ابداً۔ و کذ لك اعثر نا علیهم لیعلموا انّ وعد الله حق و انّ الساعة لا ریب فیها اذ یتنا ز عو ن بینهم امر هم فقا لوا ابنوا علیهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیا ناً ر بهم اعلم بهم قا ل الذین غلبوا علی امر هم لنتّخذنّ علیهم مسجداً۔ سیقو لو ن ثلا ثة رّا بعهم کلبهم و یقو لو ن خمسة سا دسهم کلبهم ۔ قل ر بّی اعلم بعدّ تهم ما یعلمهم ا لا قلیل فلا تما ر فیهم ا لا مراء ظا هراً و لا تستفت فیهم منهم احدا ۔ و لاتقو لنّ لشیء انّی فا عل ذ لك غداً ا لا ان یشا ء الله و اذ کر ر بك اذا نسیت و قل عسی ان یهد ین ر بّی لا قرب من هذا رشدا ۔ و لبثوا فی کهفهم ثلا ث مأة سنین و ازدادوا تسعا ۔ قل الله اعلم بمالبثوا له غیب السما وا ت و ا لا ر ض ا بصر به و اسمع ما لهم من دو نه من ولیّ و لا یشر ك فی حکمه ا حداً

(الکهف : ۱۳۔ ۲۶)

خصوصاً اس میں آیت و تحسبهم ایقا ضاً و هم رقود کا مخاطب ہر ایک مومن کتاب اللہ ہے الی یوم القیامت ،جس سے یہ اظہر من الشّمس طور پر ظاہر ہے کہ آج کے دن تک بھی اصحاب کہف زندہ ہی موجود ہیں اور ابھی ہرگز نہیں مرے ۔ لیکن افسوس مرزا قادیانی کے ایمان واسلام پر کہ وہ اللہ تعالیٰ کی ایسی نص صریح کی تو تکذیب وتردید کرتا ہے اور برخلاف اس کے اپنے کسی راوی شیطان کی جھوٹ موٹ روایت وحکایت کو سند گردان کر اس پر ایمان وایقان واذعان رکھتا ہے، اور کہتا ہے کہ اصحاب کہف کو مسلم کی حدیث مار چکی ہے۔ حالانکہ خدا کا پاک کلام ان کو آج کے دن تک زندہ ہی زندہ بتا رہا ہے ۔ اصحاب الکهف والرقیم کے حالات کی مناسب تفصیل سابقاً ہو چکی ہے۔

اخیر پر مرزا غلام احمد قادیانی نے اصحاب کہف کی موجودگی وزندگی کی نسبت جو کچھ اپنا ایمان وایقان ظاہر کیا ہے وہ سراسر بے ایمانی و بے دینی پر دال ہے، نہ کہ اسلام وقرآن پر کیونکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ وہ شہداء کی طرح زندہ ہیں۔ یعنی کہ وہ اپنی معمولی حالت حیات دنیوی سے منقلب ہو کر اب کسی اور جون وجسم میں بسر اوقات کر رہے ہیں، جیسا کہ عموماً آریہ، دہریہ، بت پرست وغیرہ تناسخ کے ماننے والوں کا باطل اعتقاد ہے۔ لیکن دراصل مرزا غلام احمد قادیانی خواہ مخواہ اس عقیدے سے خود بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہو لگا کر شہیدوں میں ملنا چاہتا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں کہیں اس کے اس وہم باطل کا ذرہ بھی اشارہ یا کنایہ تک نہیں۔ بلکہ سراسر ایسا اعتقاد الحاد ہی الحاد میں داخل ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ کو تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انّك ميّت و انّهم ميّتو ن .. جب رسل انبیاء خصوصاً خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ کی موت کا یہ حال ہوا، تو بے چارے شہداء کی حیثیت ہی کیا ہے جو کہ بمقابلہ رسل انبیاء کے نہایت ہی پست مرتبہ کم درجہ بلکہ نسباً حد درجہ کے ذلیل و حقیر ہیں۔

قول قادیانی نمبر ۷۔

ساتویں آیت یہ ہے

وما محمد ا لا رسو ل قد خلت من قبله الرسل افائن ما ت او قتل انقلبتم على اعقا بكم . (آل عمران: ۱٤٤) یعنی محمد ﷺ ایک نبی ہیں۔ ان سے پہلے سب نبی فوت ہو گئے ہیں۔ اب کیا اگر وہ بھی فوت ہو جائیں یا مارے جائیں تو ان کی نبوت میں کوئی نقص لازم آئے گا جس کی وجہ سے تم دین سے پھر جاؤ۔

اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ اگر نبی کے لئے ہمیشہ زندہ رہنا ضروری ہے تو کوئی ایسا نبی پہلے نبیوں میں سے پیش کرو جو اب تک زندہ موجود ہو اور ظاہر ہے کہ اگر مسیح ابن مریم زندہ ہے تو پھر یہ دلیل جو خدا تعالیٰ نے پیش کی صحیح نہیں ہو گی۔

جواب : اس آیت کے پیش کرنے میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی حسب عادت و دستور خود تحریف و تکذیب کلام اللہ کا مجرم ہے کیونکہ آیت ہذا میں کسی کی موت کا کسی طرح اشارہ تک نہیں ہے۔ اس کے معنی اور تشریح و تفصیل ماقبل پانچویں قول قادیانی کے جواب میں تحریر ہو چکی ہے۔ یہاں دوبارہ اعادہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس جگہ خلت اور خلت کے مشتقات کے معانی و مفہوم قرآن مجید سے مفصل و مفصل بیان کر کے یہ بخوبی دکھلا دیا گیا ہے کہ کسی جگہ بھی اس سے موت کا وہم و گمان ہرگز نہیں ہو سکتا۔ پس قادیانی کا یہ ساتواں قول بھی محض باد ہوائی ہے اور بس۔

قول قادیانی نمبر ۸۔

آٹھویں یہ آیت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افأن مت فهم الخالدو ن۔
(الانبیاء:۳۴۔پ ۱۷ع ۳)

پہلے ہم نے تجھ سے پہلے کسی بشر کو ہمیشہ زندہ اور ایک حالت پر رہنے والا نہیں بنایا پس اگر تو مرگیا تو یہ لوگ باقی رہ جائیں۔اس آیت کا مدعا یہ ہے کہ تمام لوگ ایک ہی سنت کے نیچے داخل ہیں اور کوئی موت سے بچا نہیں اور نہ آئندہ بچے گا۔اور لغت کی رو سے خلود کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہے۔الخ

جواب : اس آیت کا ترجمہ تو مرزا غلام احمد قادیانی نے جو کچھ کیا ہے وہ سیدھا سیدھا لفظی ترجمہ ہے، لیکن اس سے آگے جو کچھ اپنی طرف سے اس نے بیہودہ گوئی کی ہے وہ سراسر بکواس ہی بکواس ہے۔اس میں کس کو انکار ہوسکتا ہے کہ ہمیشہ زندہ رہنا صرف اللہ کا خاصہ ہے۔سوائے اس کے اور کوئی ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں ہے اور مطابق کلّ نفس ذائقة المو ت کے ہر ایک نفس کو ضرور بالضرور موت آئے گی اور وہ بالکل فنا ومعدوم ہو جائے گا۔ایسا ہی حضرت عیسیٰ بھی ایک نہ ایک دن ضرور ہی مریں گے اور مرکر بالکل فنا ومعدوم ہو جائیں گے۔لیکن صرف اس بات کے ماننے سے کہ اللہ تعالی نے کسی بشر کو ہمیشہ زندہ اور ایک ہی حالت پر رہنے والا نہیں بنایا، ہرگز ہرگز کسی طرح یہ وہم وخیال نہیں ہوسکتا کہ اس وقت سوفسطائیوں کی طرح خواہ مخواہ یہ تصور کرلیا جائے کہ ساری موجودہ مخلوق کو بالفعل موت آچکی ہوئی ہے۔یعنی ساری مخلوق مرچکی ہے۔اگر کوئی ایسا کہیکہ اس وقت ساری مخلوقات مرچکی ہوئی ہے تو بے شک کہنے والا جھوٹا اور احمق ہوگا۔البتہ اگر یہ کہا جائے کہ مرجائے گی تو یہ درست ہے اور یہ بھی بلا ریب درست ہے کہ عیسیٰ بھی مرجائیں گے۔پس خواہ مخواہ فرضی طور پر خود بخود یہ بات قرار دے لینی کہ عیسیٰ کے ہمیشہ زندہ رہنے کا مسلمان اعتقاد رکھتے ہیں اور پھر اس کا من گھڑت جواب بھی آپ ہی آپ اپنی طرف سے گھڑکر احمقوں جاہلوں کو سنانا، یہ خاص قادیانی ہی کی ایجاد ہے۔لیکن دراصل دیکھنا تو یہ ہے کہ آیت ہذا میں کہیں کوئی حضرت عیسیٰ کا یا ان کے مرچکنے کا بھی کوئی ذکر ہے یا نہیں۔سواسکا تو کوئی بھی اشارہ یا کنایہ تک ہرگز یہاں پایا نہیں جاتا۔پس مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے اس آیت کے پیش کرنے پر بھی شرم کرنی چاہیے۔

قول قادیانی نمبر۹۔

نویں آیت یہ ہے:

تلك امة قد خلت لها ما كسبت و لكم ما كسبتم و لا تسئلو ن عما كا نوا يعملو ن ۔(البقرۃ:۱۳۴۔پ۔۱)

یعنی اس وقت سے جتنے پیغمبر پہلے ہوئے ہیں یہ ایک گروہ تھا جو فوت ہو گیا ان کے اعمال ان کے لئے اور تمہارے اعمال تمہارے لئے اور ان کے کاموں سے تم نہیں پوچھے جاؤ گے۔

جواب: اس آیت میں بھی قد خلت کے معنی مرزا غلام احمد قادیانی نے خود بخود موت کے کئے ہیں، حالانکہ کسی جگہ بھی قرآن میں قد خلت کے معنی موت کے نہیں ہیں۔قرآن ہی میں سے قد خلت اور اس کے مشتقات کی پوری تفصیل پانچویں قول قادیانی کے جواب قرآنی میں اتم واکمل طور پر تحریر ہو چکی ہے۔وہاں یہ آیت اور اس کے معنی بھی درج ہیں۔

تلك امة قد خلت سے مراد صرف یہ ہے کہ وہ تمام رسول مرسل من اللہ ہی تھے، نہ کہ یہودی یا نصرانی، کیونکہ اس آیت سے ما قبل، حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، حضرت یعقوب اور اس کی اسباط (اولاد) کا ذکر ہے جس میں حضرت یوسف وغیرہ بھی داخل ہیں۔کافر لوگ ان کی نسبت یہودیت ونصرانیت کے بہتان وافتراء لگاتے تھے۔فقط ان کفار مشرکین کے اس بہتان وافتراء کی تردید وتکذیب کی گئی ہے ۔اس جگہ نہ تو کسی اور کی موت اور نہ ہی حضرت عیسی کی موت کا کوئی ذکر بلکہ اشارہ تک پایا جاتا ہے۔پس مرزا غلام احمد قادیانی اس آیت سے کس طرح اور کیونکر یہ وہم باطل اور خیال بے ہودہ کر سکتا ہے کہ اس سے بھی معاذ اللہ حضرت عیسی کے مرچکنے کا کوئی ثبوت نکل سکتا ہے۔کلاوحاشا ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا۔

قدخلت کے معنی دراصل قد ارسلت کے ہیں کفار تو یہ کہتے تھے کہ وہ سب کے سب رسل انبیاء یہودی تھے یا نصرانی، لیکن ان کے اس بہتان وافتراء کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دینا کہ وہ رسل انبیاء مر گئے تھے، یہ جواب بالکل ایک بے محل بلکہ سوال دیگر جواب دیگر کے مصداق ہوتا ہے۔ یا یوں سمجھو کہ سوال از آسمان و جواب از ریسمان۔ حالانکہ قرآن مجید ایسے عیبوں ونقصانوں سے ہر طرح پاک ہی پاک ہے۔ اور اسکا جواب تو صاف صاف یہی ہے کہ تلك امة یعنی وہ لوگ پاک ہیں یہودیت ونصرانیت وغیرہ کفر وشرک کی خباثتوں سے۔ کیونکہ قد خلت یعنی تحقیق وہ سب کے سب رسالت دیئے گئے، مرسل من اللہ ہیں، یعنی اللہ کے رسول ہیں۔ پھر یہودیت و نصرانیت کا بہتان ان پر کیونکر لگ سکے۔ دیکھو ترجمہ پارہ ۱، رکوع ۱۶۔ اب بھی اگر مرزا غلام احمد قادیانی کچھ ضد وتعصب ہی کرے تو اس کی اپنی مرضی۔

قول قادیانی نمبر۱۰۔

دسویں آیت یہ ہے

و اوصانی بالصلوۃ و الزکوۃ ما دمت حیًا (مریم:۳۱)

اس سے بھی ظاہر ہے کہ انجیلی طریق پر نماز پڑھنے کے لئے حضرت عیسیٰ کو وصیت کی گئی تھی اور وہ آسمان پر عیسائیوں کی طرح نماز پڑھتے تھے اور حضرت یحیٰ ان کی نماز کی حالت میں ان کے پاس یوں ہی پڑے رہتے تھے، مردے جو ہوئے، اور جب دنیا میں حضرت عیسیٰ آئیں گے تو برخلاف اس وصیت کے امتی بن کر مسلمانوں کی طرح نماز پڑھیں گے۔

جواب: مندرجہ بالا پیش کردہ آیت سے بھی کوئی وہم وخیال مرزا قادیانی کی موہومہ ومزعومہ موت عیسیٰ کا بالکل نہیں ہوسکتا، بلکہ اس سے بھی صریح صاف طور پر یہ ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ جہاں کہیں اور جس جگہ اسی روئے زمین پر اقامت پذیر ہیں وہاں بھی وہ کتاب اللہ کی بتائی ہوئی نماز اور زکوۃ کے برابر پابند ہیں، اور بدستور مرتے دم تک پابند ہی رہیں گے۔ جس طرح کہ اور سارے مومنین کتاب اللہ الی یوم القیامت نماز وزکوۃ قرآنی کے پابند ہیں۔ اس کے علاوہ جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کی زاید گفتگو ہے وہ محض جاہلانہ بکواس ہی بکواس ہے، اس کے جواب دینے کی کوئی بھی ضرورت وحاجت معلوم نہیں ہوتی کیونکہ جواب جاہلاں باشد خموشی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی بے تکی باتوں کے جواب سے سراسر تضیع اوقات ہی متصور ہے لیکن پھر بھی اس موقعہ پر ہم مرزا قادیانی کے دھوکے اور فریب سے بچانے کی خاطر عبادالرحمٰن کو یہ جتلا دینا مناسب اور ضروری سمجھتے ہیں کہ حضرت عیسی کی کوئی علیحدہ اور الگ ترکیب کی نماز زکوۃ ہرگز نہیں ہے بلکہ وہ بھی وہی نماز زکوۃ ادا کرنے کے پابند و عامل ہیں جس پر کہ بموجب ارشاد و تسلیم کتاب اللہ جملہ رسل انبیاء عمل درآمد کرتے رہے ،اور ایسا ہی قیامت تک تمام مومنین کتاب اللہ عمل درآمد کرتے رہیں گے۔

باقی رہی مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ بے ہودہ گوئی کہ حضرت عیسی آسمان پر عیسائیوں کی طرح نماز پڑھتے ہیں اور حضرت یحیٰ ان کی نماز کی حالت میں ان کے پاس یوں ہی پڑے رہتے ہیں، یہ بھی سراسر اس کی کجروی اور بغاوت ہی بغاوت ہے، کیونکہ کتاب اللہ قرآن مجید میں ایسا کوئی بھی ذکر کسی جگہ اشارۃً یا کنایۃً نہیں ہے۔ پس ایسی ویسی ادھر ادھر کی لایعنی باتوں کا آیات کلام اللہ کے درمیان لاکر چھیڑنا، جو مرزا قادیانی کا ایک نامعقول شیوہ ہے اس سے ہم بالکل قطع نظر کرتے ہیں اور حضرت عیسی کے نبی اور امتی ہونے کے بارہ میں پوری تشریح و تفصیل کے لئے جو ماقبل اسی رسالہ میں ہو چکی ہے اس کے حوالہ پر ہی اکتفا کرتے ہیں وہاں ملاحظہ فرماویں تاکہ تسلی و اطمینان پورا ہو جائے کہ حضرت عیسی بوقت ظہور خود امتی ہوں گے یا نبی ہوں یا ان کی اس وقت دونوں حالتیں ہوں گی۔

قول قادیانی نمبر ۱۱۔

گیارھویں آیت یہ ہے

و سلا م علیّ یو م و لد ت و یو م امو ت و یو م ابعث حیّا

(مریم :۳۳)

اس آیت میں واقعات عظیمہ جو مسیح کے وجود کے متعلق تھے صرف تین بیان کئے گئے ہیں حالانکہ اگر رفع اور نزول واقعات صحیحہ میں سے ہیں تو ان کا بیان بھی ضروری تھا۔ کیا نعوذ باللہ رفع اور نزول حضرت مسیح کا مورد اور محل سلام الٰہی نہیں ہونا چاہیے تھا سو اس جگہ پر خدا نے اس رفع اور نزول کو ترک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا جو مسیح ابن مریم کی نسبت مسلمانوں کے دلوں میں بسا ہوا ہے صاف اس بات پر دلیل ہے کہ وہ خیال ہیچ اور خلاف واقعہ ہے بلکہ وہ اس رفع، یوم اموت میں داخل ہے اور نزول سراسر باطل ہے۔

جواب: نہ تو رفع آسمانی کا کوئی ذکر قرآن مجید میں ہے اور نہ ہی آسمان سے نزول کرنے کا کوئی ذرہ بھر اشارہ کنایہ تک ہے۔ یہ دونوں باتیں بالکل فضول باطل، سراست بہتان و افتراء علی اللہ ہیں۔ پھر حضرت عیسی ایسی ایسی جھوٹی و بیہودہ باتوں کا کیوں ذکر فرماتے۔

ہاں البتہ مرزا غلام احمد قادیانی یہاں سوال کرسکتا ہے جو کہ اس سے بوجہ اس کے ملہم شیطانی کی غفلت سے رہ گیا تھا کہ چونکہ حضرت عیسی نے وہ بڑے تین عظیم الشان جلیل القدر حالات بشری نہیں بتائے جن پر کہ دار و مدار زندگانی و ایمانی کا ہوتا ہے یعنی پاخانہ، پیشاب، جماع وغیرہ، تو پھر کیا نعوذ باللہ حضرت عیسی بن مریم کے پاخانہ، پیشاب، جماع وغیرہ ضروریات بشری جوانہوں نے سب کے سب ذکر نہیں فرمائے، ان کا مورد و محل سلام الٰہی نہیں تھا اور بجائے اس کے غضب تھا۔ معاذ اللہ حاشا للہ۔

کہاں حضرت عیسی کی موت یا مرچکنے کا وہم وگمان قادیانی اور کہاں مذکورہ صدر گیارھویں آیت قرآنی۔ مرزا قادیانی کو کچھ تو شرم کرنی چاہیے۔

قول قادیانی نمبر۱۲۔

بارھویں آیت یہ ہے

و منکم من یتوفّی و منکم من یّرد الی ار ذل العمر لکیلا یعلم بعد علم شیئا (الحج: ۵۔پ۱۷)

اس آیت میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ سنت اللہ دو ہی طرح سے تم پر جاری ہے بعض تم میں سے عمر طبعی سے پہلے ہی فوت ہو جاتے ہیں اور بعض عمر طبعی کو پہنچتے ہیں یہاں تک کہ ارذل عمر کی طرف رد کئے جاتے ہیں اور اس حد تک نوبت پہنچتی ہے کہ بعد علم کے نادان محض ہو جاتے ہیں۔

جواب: اس آیت میں بھی اول توتوفّی کا جو معنی مرزا غلام احمد قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مرنے کا کیا ہے یہ بالکل غلط ہے۔ چنانچہ ہم اسی آیت کا صحیح صحیح معنی ومفہوم ماقبل توفّی اوراس کے مشتقات کے بیان میں لکھ چکے ہیں۔

دوئم، ارذل عمر کا جو اصول مرزا قادیانی نے باندھا ہے کہ زیادہ عمر سے لوگ ارذل عمر ہو جاتے ہیں، یہ بھی اسکا سراسر خلاف واقعہ اور بالکل جھوٹا اصول ہے۔ کیونکہ حضرت نوحؑ کی اور اصحاب کہف کی درازی عمر کا حال تو قرآن مجید سے صاف ظاہر ہو رہا ہے جس سے اصول قادیانی کی پوری پوری تکذیب ہوتی ہے۔ اس بیان کی تفصیل وتشریح بھی ماقبل رسالہ ہذا میں بذیل حالات عیسیٰ لکھی جا چکی ہے۔

قول قادیانی نمبر ۱۳۔

تیرھویں یہ آیت ہے

و لکم فی الارض مستقر و متاع الی حین (البقرۃ:۳۶)۔

یعنی تم اپنے جسم خاکی کے ساتھ زمین پر ہی رہو گے یہاں تک کہ اپنے تمتع کے دن پورے کر کے مر جاؤ گے۔

جواب: اس میں بھی حضرت عیسیٰ کی موت یا مر چکنے کا کہاں بیان ہے۔ باقی رہی زمین پر ہی رہنے کی بات تو اس سے کس کو انکار ہے۔ ہم تو خود یہ کہتے ہیں بلکہ رسالہ ہذا ہی میں بار بار لکھ چکے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ صحیح سالم خاص اسی زمین پر ہی کسی جگہ اقامت پذیر ہیں جس طرح کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی بھی زمین پر ہی رہتا سہتا ہے۔ نہ کہ کہیں کسی اور جگہ آسمان وغیرہ پر۔ پس مرزا غلام احمد قادیانی کو اس میں کیا وہم پڑ گیا۔

قول قادیانی نمبر ۱۴۔

چودھویں یہ آیت ہے:

و من نعمّرہ ننکّسہ فی الخلق۔(یٰس:۶۸)

یعنی جس کو ہم زیادہ عمر دیتے ہیں تو اس کی پیدائش کو الٹا دیتے ہیں۔ یعنی انسانیت کی طاقتیں اور قوتیں اس سے دور ہو جاتی ہیں حواس میں فرق آ جاتا ہے عقل اس کی زائل ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: اس میں بھی حضرت عیسیٰ کی موت یا ان کے مر چکنے کا کہاں بیان ہے۔ بلکہ یہاں تو کسی کی بھی موت وغیرہ کا کوئی اشارہ تک نہیں قرآن کے پارہ ۲۳ رکوع ۴ میں اس آیت سے ماقبل کفار کا بیان دیکھو اور پڑھو وہاں پہلے عذاب ہائے دوزخ کا بیان ہے کہ

هذه جهنّم الّتی کنتم تو عدو ن۔ اصلو ها الیو م بما کنتم تکفرون ۔ الیو م نختم علی افوا ههم و تکلّمنا اید یهم و تشهد ار جلهم بما کا نوا یکسبو ن ۔ (یس: ٦٣۔ ٦٥)

اسکے بعد یہ فرمایا ہے کہ دنیا میں

و لو نشا ء لطمسنا علی اعینهم فاستبقوا الصّرا ط فا نی یبصرو ن ۔ و لو نشا ء لمسخنا هم علی مکا نتهم فما استطاعوا مضیّا ولا یر جعو ن (یس: ٦٦۔٦٧)

و من نّعمّره ننکّسه فی الخلق میں یہاں نعمّره صیغہ فعل مضارع کا ہے۔اگر ماضی ہوتا تو بھی من موصولہ کے بعد مضارع ہی بن جاتا۔

یہ ایک فرضی مثال ہے جیسے کہ لئن اشرکت لیحبطنّ عملك و لتکوننّ من الخا سرین (الزمر:٦٥۔پ۲۴ع۴) اشر کت فعل ماضی ہے لیکن قبل میں ان آنے سے مضارع ہو گیا ہے۔ یہاں بھی یہی معنی ہیں کہ اگر ہم (فرضاً) چاہیں تو اس کافر کو بڑی عمر دے کر اس کو اس کی ہر ایک بناوٹ میں الٹا چھوڑیں، اس سے وہ مدتوں تکلیفوں وسختیوں ہی میں پڑا رہے۔ یعنی ہم اس ہر طرح قادر ہیں پس افلا تعقلو ن پھر یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے بوجھتے۔

اب باقی رہے مرزا غلام احمد قادیانی کے یہ توہمات وخیالات باطلہ کہ زیادہ عمر سے انسان کی عقل زائل ہو جاتی ہے، یہ بھی سب کے سب کیا بلحاظ عقل وحکمت اور کیا بلحاظ علم دین سراسر غلط اور بے ہودہ ہی بے ہودہ ہیں۔

بالفرض اگر یوں ہی ہوتا تو پھر حضرت نوحؑ کو اللہ تعالیٰ نے مطابق الف سنة الا خمسین عا ماً بہت ہی عمر دی ہوئی تھی۔اور اصحاب کہف کی زیادہ عمر کی نسبت کیا کہو گے۔ کیا (معاذ اللہ) حضرت نوحؑ کی نسبت بھی یہی کہو گے کہ چونکہ ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر بہت زیادہ دی گئی تھی تو اس واسطے ان کی پیدائش الٹائی گئی تھی اور ان کی انسانیت کی طاقتیں اور قوتیں ان سے دور ہوگئی تھیں، اور ان کے ہوش وحواس میں بھی فرق آ گیا تھا اور عقل بھی ان کی زائل ہوگئی تھی ۔ وغیرہ۔

ایسا کہنا سراسر الحاد ہی الحاد ہے جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے من گھڑت خانہ ساز ترجمہ میں کہہ رہا ہے۔ اگر مرزا قادیانی ماقبل لمسخنا علی مکا نتھم کو آنکھیں کھول کر دیکھ لیتا، تو ایسی بے حیائی اور بکواس نہ کرتا۔ اس کو اس موقعہ پر خود اپنی ستر (۷۰) سالہ عمر کا بھی کچھ نہ کچھ لحاظ کرنا ضروری تھا۔ اگر اس زیادہ عمر میں بقول اپنے مرزا قادیانی کی اپنی پیدائش الٹائی گئی ہے اور اس کی اپنی انسانیت کی طاقتیں اور قوتیں اس سے دور ہوگئی ہیں اور اس کے اپنے ہوش وحواس میں بھی فرق آ گیا ہوا ہے اور عقل بھی اس کی زائل ہو چکی ہے وغیرہ، تو پھر بھی یہ حالت صرف ایک مخصوص حالت مرزا غلام احمد قادیانی ہی کی ہوسکتی ہے نہ کہ عام تام طور پر اس کا حکم لگایا جا سکتا ہے۔ پس مرزا قادیانی یہاں ذرا پہلے اپنے آپ ہی کو دیکھ لیتا اور خود ہی اپنے گریبان میں منہ ڈال کر کچھ سوچتا سمجھتا مطابق و فی انفسکم افلا تبصرون۔

قول قادیانی نمبر ۱۵۔

پندرھویں آیت یہ ہے

اللّٰہ الّذی خلقکم من ضعف ثمّ جعل من بعد ضعفٍ قوۃ ثم جعل من بعد قوۃ ضعفا و شیبۃ۔ یخلق ما یشاء و ھو العلیم القدیر (الروم:۵۴)

یعنی خداوند وہ خدا ہے جس نے تمہیں ضعف سے پیدا کیا پھر ضعف کے بعد قوت دے دی پھر قوت کے بعد ضعف اور پیرانہ سالی دی۔

جواب: اس آیت (پ۲۱ ع۹) میں بھی حضرت عیسیٰ کی موت یا مر چکنے کا تو کجا، کسی اور کی موت وغیرہ کا بھی کوئی وہم وخیال تک نہیں ہوسکتا۔

بڑھاپے میں کمزوری وغیرہ کی بات جو ہے وہ ظاہر ہے، لیکن اس سے یہ کہاں ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ کے بڑھاپے کا معیار کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ کیا بلکہ کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافرمشرک کے ایسے بڑھاپے کا بھی کوئی اندازہ ومعیار مقرر نہیں ہے۔اگر آج سنہ عیسوی کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی عمر تخمیناً قریب دو ہزار سال ہو جانے سے وہ بقول مرزا قادیانی پیر فرتوت ہو جاتے ہیں، تو پھر معلوم نہیں کہ میاں قادیانی، حضرت نوح کے حق میں کون سا لفظ پیر فرتوت سے بھی بڑھ کر تجویز کرے گا جن کی عمر کئی ہزار سال کی ،تو خاص عبارت النص قرآن سے ثابت ہے اور علیٰ ہذا القیاس اصحاب کہف کے وہ کیا کیا نام رکھتا پھرے گا۔افسوس صد افسوس۔

قول قادیانی نمبر ۱۶۔

سولھویں آیت یہ ہے

انّما مثل الحیوۃ الد نیا کماءٍ انز لنا ہ من السّما ء فا ختلط بہ نبات ا لا ر ض ممّا یأ کل النّاس و ا لا نعا م حتّی اذا ا خذتِ الا ر ض ز خر فھا و ازّیّنت اھلھا انّھم قا درو ن علیھا اتا ھا امر نا لیلاً او نھا راً فجعلنا ھا حصیدا کأن لم تغن با لا مس کذ لك نفصّل ا لآ یا ت لقو م یتفکرو ن (یو نس :۲٤)

یعنی اس زندگی دنیا کی مثال یہ ہے کہ جیسے اس پانی کی مثال ہے جس کو ہم آسمان سے اتارتے ہیں۔ پھر زمین کی روئیدگی اس سے مل جاتی ہے۔ پھر وہ روئیدگی بڑھتی اور پھولتی ہے اور آخر کاٹی جاتی ہے۔

جواب : اس آیت میں بھی کسی کی موت وغیرہ کا کوئی اشارہ کنایہ تک نہیں ہے بلکہ محض تمام جہان دنیا کی حیاتی یعنی نشو ونما ہی کا حال بیان کیا گیا ہے جس میں کہ جملہ جمادات وحیوانات نباتات وغیرہ کل مخلوقات کا حال مذکور ہے۔

بوجہ من الوجوہ اس جگہ کسی انسان کا بالخصوص کوئی ذکر نہیں ہے، اور نہ کسی کی موت وحیاتی ہی کا بلکہ مطابق کل شیء ھا لك ا لا و جھه اور و یبقی و جه ربّك ذو الجلا ل و ا لا کرا م خاص اللہ تعالیٰ ہی ہمیشہ دائم وقائم ازلی ابدی ہے اور بس۔

حضرت عیسیٰ کی نسبت یہ کون کہتا ہے کہ ہمیشہ زندہ ہی رہیں گے۔ بلا ریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی اپنے وقت پر قیامت سے پہلے ضرور ہی مرجائیں گے جیسے کہ دیگر تمام مخلوقات بھی اپنے اپنے وقت پر مرتی جائے گی۔

قول قادیانی نمبر ۱۷۔

سترھویں آیت یہ ہے

ثمّ انّکم بعد ذلك لمیّتو ن (مؤ منو ن :۱۵)۔

اول رفتہ رفتہ خدا تعالی تم کو کمال تک پہنچاتا ہے اور پھر تم اپنا کمال پورا کرنے کے بعد زوال کی طرف میل کرتے ہو یہاں تک کہ مرجاتے ہو۔

جواب : مرزا غلام احمد قادیانی نے لمیّتو ن کو فعل ماضی کا صیغہ سمجھ رکھا ہے حالانکہ اس کو ایک صرف بہائی کا طالب علم بھی بخوبی جانتا ہے کہ لمیّتو ن صیغہ اسم فاعل کا ہے اور کم کے مخاطب زندہ لوگ ہیں مردے نہیں۔

چونکہ حضرت عیسیٰ بھی بعبارت النص قرآن مجید اس وقت تک زندہ ہی موجود اور خاص اسی زمین پر ہی اقامت پذیر ہیں اس لئے وہ بھی اس کم میں مخاطب ہیں۔ اور خاص اپنے وقت مقررہ پر مرنے والے ہیں نہ کہ اس وقت مرچکے ہوئے ہیں۔ افسوس قادیانی کی عربی دانی پر۔ اس کو اتنا بھی شعور نہیں کہ اس آیت میں وہ انکم لمیتو ن سے طرف حضرت عیسیٰ کی موت اور ان کا مرچکنے کا وہم وگمان باطل کررہا ہے۔ غرض کہ جس طرح قادیانی خود انکم میں مخاطب ہے اور ساتھ ہی اس کے لمیتو ن میں بھی داخل ہے یعنی ضرور ہی وہ مرنے والا ہے، ویسا ہی عیسیٰ بھی انکم میں مخاطب اور لمیّتو ن میں داخل ہیں۔

ہاں اگر بالفرض انکم میں مردے مخاطب ہوتے اور لمیتو ن سے مراد مرے ہوئے لوگ ہوتی، تو پھر بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی روسیاہی ہی روسیاہی تھی کیونکہ سارا جہان اس وقت مرا ہوا نہیں ہے اور نہ ہی مردے مخاطب ہوسکتے ہیں۔ علاوہ ازیں خود قادیانی بھی جواب تک مرا نہیں ہے تو کیا اس سے وہ بھی اپنے موہومہ قانون قدرت سے باہر ہے۔ بہر حال مرزا قادیانی کو اپنی اس آیت کے پیش کرنے پر بھی سخت نادم ہونا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول قادیانی نمبر ۱۸۔

اٹھارویں آیت یہ ہے

الم تر انّ اللّٰه انزل من السّماء ماء فسلکه ینابیع فی الارض ثمّ یخرج به زرعا مختلفاً الوانه ثم یهیج مصفرّاً ثم یجعله حطاماً انّ فی ذلك لذکری لاولی الالباب (الزمر: ۲۱)۔
ان آیات میں بھی مثال کے طور پر یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ انسان کھیتی کی طرح رفتہ رفتہ اپنی عمر کو پورا کر لیتا ہے اور پھر مر جاتا ہے۔

جواب: اس آیت میں بھی حضرت عیسیٰ کی موت یا ان کے مر چکنے کا کوئی اشارہ یا کنایہ تک نہیں، اور نہ ہی کسی اور چیز کی موت کا کوئی وہم وگمان ہوسکتا ہے اگر مرزا قادیانی کو یوں ہی بے محل و بے موقع آیتیں پیش کرنے کی ہوس دامن گیر ہوئی تھی تو تین آیات کے پیش کرنے سے تیس کا عدد پورا کرنے کی تکلیف اٹھانے کی نسبت تو قادیانی کے لئے یہ ایک نہایت ہی آسان ترترکیب آیتیں پیش کرنے کی دست یاب ہوسکتی تھی کہ وہ خالی سورۃ فاتحہ سے پہلے یہ کہ ایک آیت لکھ دیتا کہ بسم الله الرحمن الرحیم ۔ پھر حسب عادۃ مستمرہ خود یہ بکواس کر دیتا ہے کہ اس سے ثابت ہے کہ عیسیٰ مر چکے ہیں۔ اس کے بعد اپنے دوسرے ثبوت میں الحمد لله رب العالمین لکھ کر بموجب اپنے دستور مقررہ کے یہ لکھ چھوڑتا کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ عیسیٰ مر چکے ہوئے ہیں۔ اس طرح آگے الرحمن الرحیم اور مالك یوم الدین۔ ایاك نعبد و ایاك نستعین۔ اهدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیهم غیر المغضوب علیهم و لا الضالین تک اس کو ہر ہر کلمہ ہر ہر حروف سے اپنے ایسے ہی لغو معنے کرنے اور بے ہودہ نتائج نکالنے کا اچھا خاصہ موقعہ اور ایک وسیع میدان اپنی حماقت کا تماشہ دکھانے کو مل جاتا لیکن اب یہ سب باتیں اس کے واسطے مشت بعد از جنگ ہیں۔ پس وہ اس وقت سوائے اس کے اور کیا کرسکتا ہے کہ مشتے کہ بعد از جنگ یاد آمدش بر کلہ خویش میزند

قول قادیانی نمبر ۱۹۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انیسویں آیت یہ ہے

وما ارسلنا من قبلك من المرسلين و الّا انّهم ليأ كلون الطّعام و يمشون فی الاسواق (الفرقان: ۲۰)۔

یعنی ہم نے تجھ سے پہلے جس قدر رسول بھیجے ہیں وہ سب کھانا کھایا کرتے تھے اور بازاروں میں پھرتے تھے۔

جواب: یہ کون کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کھانا نہیں کھاتے، صرف یاقوتیاں یا سونے چاندی کے کشتے بنوا بنوا کر کھاتے رہتے، اور محض مقویات پر گذارہ کرتے ہیں۔ اور یہ بھی کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ چلتے پھرتے نہیں بلکہ گھر کے اندر عورتوں کی ہی محفل خاص میں گھسے رہتے ہیں۔ اس مدعا کی تفصیل وتشریح بی ماقبل رسالہ ہذا ہی میں سابقاً ہو چکی ہے۔

قول قادیانی نمبر ۲۰۔

بیسویں یہ آیت ہے

و الّذين يدعون من دون الله لا يخلقون شيئاً و هم يخلقون۔ اموات غير احياء و ما يشعرون ايّان يبعثون (النحل: ۲۰۔۲۱)

یعنی جولوگ بغیر اللہ کے پرستش کئے جاتے ہیں اور پکارے جاتے ہیں وہ کوئی چیز پیدا نہیں کر سکتے بلکہ آپ پیدا شدہ ہیں مر چکے ہیں زندہ ہی رو نہیں ہیں اور نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے۔

جواب: واہ کیا ہی خوب دلیل حضرت عیسیٰ کی موت موہومہ یا ان کے مر چکنے کی میاں قادیانی نے پیش کی ہے۔ ایں کار تو آید وملحد چنیں کنند

من دون الله جو کوئی ہو خواہ فرشتہ ہو یا رسل انبیاء میں سے، عیسیٰ ہو کہ محمد ﷺ، کرشن ہو کہ رام چندر نانک ہو یا کوئی اور وہ سب کے سب خود کسی چیز کے پیدا کرنے میں بے شک اموات کا حکم رکھتے ہیں۔ یعنی وہ ہرگز کسی چیز کے خالق نہیں ہو سکتے بلکہ مخلوق ہی مخلوق ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی خود کرشن قادیانی فی الحال اموات میں داخل بلکہ وہ تو اس بارہ میں بڑا بھاری مردار ہی مردار ہے کیونکہ اس کی پوجا و پرستش اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرید اس کی عکسی تصویریں اور فوٹو کھنچوا کر کرتے پھرتے ہیں حالانکہ قادیانی ایک ادنی سے ادنی چیز کے پیدا کرنے کی بھی قدرت نہیں رکھتا۔

ہمیشہ مشرک لوگ جو اپنے اپنے زندہ پیروں مرشدوں کی پوجا کرتے رہتے ہیں، حتی کہ ان کے پاؤں پر سجدے بھی کرتے ہیں، اور اپنی جورو اور بہو بیٹیوں کو بھی بلا پردہ ان کی خاص مجالس ومحافل میں لے جا کر مشرف ومتبرک بناتے ہیں، اور وہ ان کے باطل پیشوا پیر ومرشد بھی ایسی ایسی قبیح حرکات کو بہت ہی پسندیدہ و برگزیدہ خیال کرتے ہیں۔ یہ امورات بدیہات میں سے ہیں اور عام تام طور پر تمام لوگوں کو ظاہر باہر ہے کہ صرف مردوں ہی کی تعظیم وتکریم نہیں ہوا کرتی بلکہ زندہ پیروں مرشدوں کی ان سے بھی بڑھ چڑھ کر ہوتی رہتی ہے جس طرح کہ خود میاں قادیانی کی دکانداری اس کی شاہد حال ہے، بلکہ ایسا ہی حال قیامت تک ہوتا رہے گا کیونکہ تدعون صیغہ مضارع کا ہے جو کہ زمانہ حال اور استقبال ہر دونوں کو گھیرنے والا ہے۔ پس جب یہ حال ہے تو پھر یہ کہنا کہ سب کے سب مر چکے ہیں سراسر خلاف واقعہ اور معاذ اللہ قرآن کو کلام الٰہی ہونے سے بھی بالکل گرا دینا ہے۔ اصلی اور صحیح صحیح معنی خاص یہی ہیں کہ وہ پیدا کرنے کے بارہ میں بالکل اموات یعنی مرے ہوئے ہیں کیونکہ وہ سب کے سب خود مخلوق ہیں ہرگز خالق نہیں اور نہ آئندہ کبھی کوئی خالق ہو سکتا ہے پس اس میں بھی عیسی کی موت یا مر چکنے کی کوئی بھی بات نہیں ہے۔

قول قادیانی نمبر ۲۱۔

اکیسویں آیت یہ ہے:

ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين (الاحزاب:٤٠)

یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔

جواب: یہ بھی کیا ہی عجیب موت عیسی کی دلیل قادیانی نے پیش کی ہے خاتم النبیین سے یہ مراد ہے کہ کئی ایک پاجی جھوٹے مدعیان رسالت جو محمد ﷺ کے بعد پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے جیسے کہ خود قادیانی بھی بروزی وظلی نبی ورسول بننے کا دعویٰ کرتا ہے یہ سب کے سب باطل پیشوا بننے والے مردود ومرجوم وملعون لوگ پاجی سمجھے جائیں گے پس نہ کوئی نیا نبی پیدا ہوگا اور نہ کوئی نئی کتاب آسمانی علاوہ قرآن کے ازسرنو نازل ہوگی۔ یہ بات کہ عیسیٰ کے پھر ظہور فرمانے سے مرزا قادیانی کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں شک شبہ پڑ گیا ہے سو اس کا یہ شک وشبہ بالکل باطل اور فاسد ہی فاسد ہے کیا معنی کہ حضرت عیسیٰ، حضرت محمد ﷺ سے پہلے کے نبی ہیں نہ کہ بعد کے اور وہ برابر اس وقت تک موجود وزندہ ہی زندہ اسی زمین پر کسی جگہ اقامت پذیر ہیں۔ پس ان کے موجود وزندہ رہنے سے محمد ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں کس کو شک وشبہ ہوسکتا ہے۔ اگر احیاناً کسی کو قادیانی کی طرح ہو بھی تو وہ خود ہی بے وقوف واحمق ومجہول مطلق ہوگا۔ ابراہیم کا قول والذی یمیتنی ثم یحیین جو مرزا قادیانی نے نقل کیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ خدا مجھ کو موت دیوے گا پھر قیامت کو زندہ کرے گا یہ نہیں کہ وہ مجھ کو مار چکا ہے اور زندہ کر چکا ہے۔ اگر تو ہم قادیانی یہ بات ہے تو پھر یہ بات کون کہہ رہا ہے کہ وہ مجھ کو مار چکا ہے ..الخ کیونکہ مردہ تو یہ بات نہیں کہہ سکتا۔ اور اگر بوہم قادیانی اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ مجھ کو مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے تو پھر روز روز کا یہ مرنا جینا کیسا اور کہاں کا۔ اتنی جلدی تناسخ والے بھی مرن جیون کے قائل نہیں ہیں۔ البتہ یہ خاص قادیانی ہی کی ہوائی عمارت ہے اور بس۔ اس سے آگے قادیانی نے بزعم خود کچھ سالک کے مقامات ومنازل سلوک کی کیفیت بھی لکھی ہے سو اس کی قلعی یہاں کھولی جاتی ہے۔ یعنی آیت و انّ الدار الآخرۃ لھی الحیوان لو کانوا یعلمون (پ۲۱) جو مرزا قادیانی نے اس جگہ پیش کی ہے یہ مرنے کے بعد کی حالت مذکور نہیں بلکہ اس میں صاف لفظ الآخرۃ موجود ہے جس کا صریح معنی قیامت کا دن ہے جو کہ مقرر ہے اس سے پیشتر کسی مردہ کو کسی حالت میں بھی زندہ سمجھنا محض شرک اور سراسر کفر ہی کفر ہے مطابق

انّك ميّت و انّهم ميتون۔

اور: كل نفس ذائقة الموت۔

بلکہ سچ پوچھو تو دراصل تمام شرک اور کفر کی بنیاد و اساس ہی اسی خباثت ونجاست کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتقاد سے پڑی ہے اور یہی خباثت ونجاست میاں قادیانی کے دماغ میں بھی سمائی ہوئی ہے۔

قول قادیانی نمبر۲۲۔

بائیسویں آیت یہ ہے:

فسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون (الانبیاء:۷)۔(النحل:۴۳)

یعنی اگر تمہیں ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم میں پیدا ہوں تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کی کتابوں کے واقعات پر نظر ڈالو تا کہ اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جاوے۔

جواب: مرزا قادیانی کی طرف سے اس آیت کے پیش کرنے میں بھی حضرت عیسیٰ کی موت ثابت ہو چکی ہے جیسے کہ آج کل کے سکولوں کے اسٹوڈنٹ آپس میں ہنسی مذاق میں کوئی نہ کوئی لغو بات کہہ کر آخر میں جغرافیہ مفتاح الارض کا یہ بنا بنایا فقرہ بے موقعہ و بے محل بولا کرتے ہیں کہ: پس ثابت ہوا کہ زمین گول ہے۔،

مرزا غلام احمد قادیانی اھل الذکر کے معنی یہود ونصاری لیتا ہے لیکن جو کچھ اس نے پوچھنا ہو وہ پوچھتا ان کی کتابوں سے ہے۔ یہ کیا بات ہے؟ اگر اھل الذکر بقول قادیانی یہی کرسچن یا پادری اور یہودی یا ان کے احبار وغیرہ لوگ ہی ہیں تو پھر ہر ایک مسئلہ اور ہر ایک بات کا فتوی قادیانی کو ان ہی لوگوں سے پوچھنا چاہیے تھا نہ کہ ان کی کتابوں سے۔ پھر جو کچھ ان کی کتابوں نے جواب دیا وہ بھی مرزا قادیانی نے نہیں بتایا کہ وہ کتابیں کیا بولتی ہیں۔ یعنی ان کو عیسیٰ نے کیا کہا تھا اور کیسے کہا تھا کہ کب مر چکا ہوں اور مر چکا ہوں تو پھر کب اور کیونکر زندہ ہوں گا؟

بہرحال مرزا غلام احمد قادیانی نے اھل الذکر کے معنی کرنے میں جو سخت بے ہودہ گوئی کی ہے وہ سراسر کجروی اور الحاد ہی الحاد ہے کیونکہ ذکر کا لفظ جہاں کہیں کتاب اللہ قرآن مجید میں آیا ہے بغرض اتباع واقتداء، اس سے مراد ہر جگہ صرف قرآن مجید ہی ہے۔

قول قادیانی نمبر۲۳۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تئیسویں آیت یہ ہے:

يا ايّتها النّفس المطمئنّة ار جعي الى ر بّك را ضية مر ضية فادخلى فى عبادى و اد خلى جنتى (الفجر : ۲۸۔۳۰)

یعنی اے نفس بحق آرام یافتہ اپنے رب کی طرف واپس چلا آ۔ تو اس سے راضی اور وہ تجھ سے راضی ۔ پھر اس کے بعد میرے ان بندوں میں داخل ہوجا جو دنیا کو چھوڑ گئے ہیں اور میرے بہشت کے اندر آ۔

جواب : مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تئیسویں پیش کردہ آیت پارہ ۳۰ رکوع ۱۴ میں بھی ہرگز کوئی اشارہ یا کنایہ کسی کی موت وغیرہ کا نہیں ہے چہ جائے کہ حضرت عیسیٰ کے مرچکنے کا کوئی ذرہ بھر بھی وہم وگمان ہو۔

آیت مذکورہ سے ماقبل کا فروں وغیرہ ہی کا ذکر اور قیامت ہی کا حال مذکور ہے کوئی دنیا کا معاملہ نہیں ۔ مرزا قادیانی نے اپنے ترجمہ مندرجہ بالا میں جو یہ لکھ مارا ہے کہ جو دنیا کو چھوڑ گئے ہیں، تو وہ کس لفظ کا ترجمہ ہے ۔ ذرا بتایئے تو سہی ۔

اس جگہ مرزا قادیانی قرآن مجید کو چھوڑ کر اپنی معمولی بساط یعنی صحیح بخاری کی حدیث معراج پر بھی اتر آیا ہے گویا کہ وہ یہاں ترقی معکوس کر کے آسمان پر زندوں کی ملاقات مردوں سے ہونے کے بارہ میں اس حدیث کا حوالہ پیش کرتا ہے شائد اس میں کسی ایسی ناممکن ومحال ملاقات کا حال بطور افسانہ مذکور ہو لیکن کیا اس سے کبھی عیسیٰ کی موہومہ موت کا کوئی وہم وگمان ہوسکتا ہے ۔ ہرگز نہیں بلکہ ان جھوٹی قصہ کہانیوں سے بھی قادیانی کا کوئی کام نہیں چل سکتا ۔

قول قادیانی نمبر ۲۴:

چوبیسویں آیت یہ ہے :

الله الذى خلقكم ثم رز قكم ثم يميتكم ثم يحييكم ۔(الروم:۴۰)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ اپنا قانون قدرت یہ بتلاتا ہے کہ انسان کی زندگی میں صرف چار واقعات ہیں پہلے وہ پیدا کیا جاتا ہے، پھر تکمیل اور تربیت کیلئے روحانی اور جسمانی طور پر رزق مقسوم ملتا ہے ۔ پھر اس پر موت وارد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی ہے پھر وہ زندہ کیا جاتا ہے۔

جواب: مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا خانہ ساز من گھڑت قانون قدرت کا لفظ تو بہت یاد ہے جو کہ اس نے کسی نیچری یا دہریہ سے سن کر یوں ہی طوطے کی طرح یاد کر رکھا ہے اور خاص یہی لفظ گھڑی گھڑی اور بار بار اس کی زبان بدلگام پر بے محل و بے موقعہ پڑھ بیٹھتا ہے مگر پھر بھی اس سے وہ ہرگز ہرگز کسی طرح یہ بات ثابت نہیں کر سکتا کہ عیسیٰ کی موت مطابق اس کے وہم وخیال کے واقع ہو چکی ہے۔ آیت ہذا نمبر ۲۴ میں یمیتکم صیغہ فعل مضارع کا ہے اگر اس سے موت ہو چکی ہوئی بصیغہ ماضی مراد لیا جائے تو پھر یحییکم بھی صیغہ فع مضارع ہی کا ہے اس کے معنوں سے بھی یہی سمجھنا چاہیے کہ قیامت ہو چکی۔

انسان کی زندگی میں صرف چار واقعات مذکورہ کے علاوہ اور بھی بہت سے واقعات ہیں اور ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں اور قیامت تک ہوتے رہیں گے جو کہ آیات بینات کتاب اللہ میں مفصل مذکور وموجود ہیں یہ کون کہتا ہے کہ عیسیٰ منجملہ ان واقعات کے موت اور حیات اخروی سے معاذ اللہ حاشا للہ مستثنیٰ ہیں کیونکہ یہ تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کا خاصہ ہے مگر اس وقت تک ان کی موت کا وقوع میں آجانا کسی جگہ سے بھی اشارۃً یا کنایۃً ہرگز وہم وخیال میں نہیں آسکتا بلکہ بعبارت النص قرآن سراسر ان کی زندگی ہی زندگی اظہر من الشمس طور پر ظاہر وباہر طور پر ثابت ہو چکی ہے جس کے برخلاف کسی فرد بشر کو بھی ہرگز مجال دم زدن نہیں۔ بشرطیکہ اس کو قرآن مجید کے کلام اللہ ہونے پر ایمان وایقان ہو۔ ہاں اگر یحییکم کا معنی زندہ کیا جانا حسب بیان قادیانی صرف اسی دنیا کا ہی واقعہ لیا جاوے تو پھر وہ اس سے قیامت کا بھی قطعی طور پر منکر ہے کیونکہ جو جو آیات بینات قرآن میں قیامت کو زندہ ہونے کے بارہ میں مذکور وموجود ہیں ان میں تو اس نے اسی دنیا میں ہی زندہ ہونا لکھ مارا ہے۔ بس بلا ریب اس کی تحریر وتقریر سے تو قطعی اور یقینی طور پر ظاہر باہر ہے کہ وہ قیامت کا بالکل منکر ہے۔ غرض کہ حضرت عیسیٰ ثم یمیتکم کے مطابق ضرور ہی مریں گے اور مرکر بالکل فنا و معدوم ہو جائیں گے پھر مطابق ثم یحییکم کے صرف قیامت ہی میں زندہ ہوں گے جیسے کہ اور تمام لوگ دنیا میں مرکر پھر قیامت میں زندہ ہوں گے۔ بوجہ من الوجوہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ کسی طرح بھی مستثنیٰ نہیں ہو سکتے نہ یمیتکم سے نہ یحییکم سے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کو کیونکر مستثنیٰ کرتا۔

قول قادیانی نمبر ۲۵

پچیسویں آیت یہ ہے:

کل من علیها فان و یبقی وجه ربك ذو الجلال و الاکرام

۔(الرحمٰن:۲۶۔۲۷)

یعنی ہر ایک چیز جو زمین میں موجود ہے اور زمین سے نکلتی ہے وہ معرض فنا میں ہے یعنی دم بدم فنا کی طرف میل کر رہی ہے۔

جواب: یہ بے شک حق ہی حق ہے کہ کل من علیها فان و یبقی وجه ربك ذو الجلال و الاکرام اور اس میں بھی کوئی شک وشبہ نہیں کہ حضرت عیسیٰ بھی ضرور ہی مر کر بالکل فنا اور معدوم ہو جائیں گے مگر اس سے ہرگز یہ کسی طرح کوئی بھی وہم وگمان نہیں ہوسکتا کہ جو لوگ دنیا میں موجود ہیں وہ سب کے سب اس وقت بھی فنا شدہ یعنی مر چکے ہوئے ہیں کیونکہ فانٍ کے معنی مرنے والے کے ہیں نہ یہ کہ مر چکے ہوئے کے۔ اگر بموجب مرزا قادیانی کی نئی خانہ ساز من گھڑت لغت کے یوں ہی ہوں تو پھر کوئی بندہ خدا اس سے یہ پوچھے کہ تم جو اس وقت موجود ہو اور بکواس وغیرہ کر رہے ہو تو یہ خود تم ہی زندہ موجود ہو، یا کوئی اور جن بھوت ہے جو بشکل مرزا غلام احمد قادیانی یہ حرکات کر رہا ہے۔

فانٍ کے معنوں میں مرزا قادیانی کا گول مول طور پر یہ لکھ مارنا کہ جو زمین موجود میں موجود ہے اور زمین سے نکلتی ہے وہ معرض فنا میں ہے اس لفظ معرض فنا سے گویا کہ بزعم خود فانٍ کا ترجمہ کر کے دکھایا گیا ہے جو کہ سراسر بے معنی اور مہمل ہی مہمل ہے۔ یا تو اس کے یہ معنی کرو کہ، ہو چکا، یا، ہونے والا،۔ اگر یہ، ہو چکا، ہے تو بالکل خلاف واقع ہے کیونکہ ابھی کروڑھا مخلوق جس میں جملہ جمادات نباتات حیوانات وغیرہ کل مخلوقات یہ سب کچھ موجود ہے اور خود (مرزا قادیانی) بھی زندہ موجود ہے، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ہونے والا، ہوتو پھر تمہاری یہ بیہودہ ہائے والے واویلا اور آہ وزاری خواہ مخواہ کیوں ہے کہ فانٍ سے حضرت عیسیٰ کی موت یا ان کے مر چکنے کا کوئی باطل وہم وخیال ہو سکتا ہے حالانکہ اس سے اشارۃً یا کنایۃً بھی کسی کو کوئی ایسا شک وشبہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔

اخیر پر مرزا غلام احمد قادیانی کو اچھی طرح معلوم ہونا چاہیے بلکہ ایسے جواب کان کھول کر سننا چاہیے بموجب اس کے زعم باطل وخیال فاسد کے جو وہ بار بار ظاہر کرتا ہے عیسیٰ کہیں آسمان پر نہیں چڑھ گئے ہوئے بلکہ وہ خاص اسی زمین ہی پر بجسدہ عنصری کسی جگہ زندہ بخیر وعافیت اقامت پذیر ہیں۔

قول قادیانی نمبر ۲٦

چھبیسویں آیت یہ ہے۔

انّ المتّقین فی جنّات و نھر فی مقعد صدق عند ملیك مقتدر ۔(القمر : ٥٤۔٥٥) یعنی متقی لوگ جو خدا تعالیٰ سے ڈر کر ہر ایک قسم کی سرکشی کو چھوڑ دیتے ہیں وہ فوت ہونے کے بعد جنات اور نہر میں ہیں صدق کی نشست گاہ میں باقتدار بادشاہ کے پاس۔

جواب: اس آیت کا ترجمہ بھی مرزا غلام احمد قادیانی نے محض لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے سرتاپا بالکل غلط اور سراسر الٹ پلٹ اپنی مرضی کے موافق کر کے ناحق کتاب اللہ قرآن مجید کی بالکل تحریف وتکذیب کی ہے کیونکہ یہ حالت بھی دراصل قیامت ہی کی ہے نہ کہ دنیا کی چنانچہ دیکھو پارہ ۲۷ سورہ قمر، ع ۱۰۔

اس کے ماقبل قیامت وعذاب دوزخ وکفار ہی کا ذکر ہے۔ بعدہ متصل ہی مومنوں کا حال مذکور ہوا ہے کہ وہ بہشت میں اس طرح داخل کئے جائیں گے اور یہ قرآن مجید کا عجیب طرز فصاحت وبلاغت ہے کہ ہر ایک بات کے ساتھ اس کی نقیض بھی ذکر کی جاتی ہے مطابق

اللہ نزل احسن الحدیث کتاباً متشابھاً مثانی ،

کے۔ لیکن چونکہ قادیانی از راہ بے ایمانی وکجروی اپنے اقوال وافعال سے عموماً قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجید کا کافر اور خصوصاً قیامت کا منکر ہی ہو رہا ہے اس واسطے وہ جہاں جہاں کوئی آیت قیامت کے حالات کی لکھتا ہے وہاں اس کو صرف اسی دنیا ہی کی سوجھتی ہے اور بس۔

اخیر پر مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی ایک الہامی عربی عبارت بھی مرقوم کی ہے جس میں اس نے اپنے آپ کو پھر مامور ظاہر کیا ہے گویا کہ وہ اس بات کو بخوبی جان بوجھ کر کہ حضرت عیسیٰ کی موہومہ موت کو تو وہ کسی طرح آیات قرآنی سے ہرگز ثابت کر ہی نہیں سکتا اخیر میں وہی اپنے مامور ہونے کی بڑ ہانکتا ہے جس طرح کہ ماقبل اسی تردید کی تمہید ہی میں ایک ایرانی اوباش مثل بچہ اور اس کے دم دار مامور بننے کی مثال درج ہو چکی ہے مگر ان خالی خولی بیہودہ باتوں اور یاوہ گوئیوں سے ہوتا ہی کیا ہے۔ کیا ایسی ویسی لایعنی مجذوبانہ بڑوں سے وہ سچ مچ مامور بن سکتا ہے یا صرف اول جلول واہی تباہی اوٹ پٹانگ باتیں بک دینے سے وہ معاذ اللہ کسی طرح حضرت عیسیٰ کی موہومہ موت کو ثابت کر سکتا ہے۔ حاشاوکلا کبھی نہیں ہرگز نہیں۔

قول قادیانی نمبر ۲۷

ستائیسویں آیت یہ ہے:

ان الذین سبقت لھم منا الحسنی اولئك عنھا مبعدون لا یسمعون حسیسھا و ھم فی ما اشتھت انفسھم خالدون۔

(الانبیاء: ۱۰۱۔۱۰۲)

یعنی جو لوگ جنتی ہیں اور ان کا جنتی ہونا ہماری طرف سے قرار پا چکا ہے وہ دوزخ سے دور کئے گئے ہیں اور وہ بہشت کی دائمی لذات میں ہیں۔ اس آیت سے مراد حضرت عزیر اور حضرت مسیح ہیں اور ان کا بہشت میں داخل ہو جانا اس سے ثابت ہوتا ہے جس سے انکی موت بھی بپایہ ثبوت کو پہنچتی ہے۔

جواب: واہ کیا کہنے ہیں مرزا قادیانی کے۔ اس سے بھی کون سا ثبوت اس نے اپنی طرف سے حضرت عیسیٰؑ کی موت واقع ہو چکنے کا نکالا ہے۔ یہ بھی سراسر قیامت ہی قیامت کا حال مذکور ہے نہ کہ معاذ اللہ حاشا اللہ کوئی کسی کی موت یا مرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ کا۔ اور یہاں حضرت عزیرؑ اور حضرت عیسیٰؑ کا تو کہیں نام و نشان تک بھی نہیں آیا۔ نام کیا بلکہ ان کی نسبت تو کوئی اشارہ کنایہ تک کا بھی وہم و گمان نہیں ہوسکتا۔ پھر معلوم نہیں کہ مرزا قادیانی کی یوں ہی عقل خبط ہوگئی ہے کہ وہ خواہ مخواہ اسی طرح سے بے موقعہ و بے محل آیات قرآنی بے سمجھے بوجھے لکھ مارتا ہے یا کہ خود دیدہ دانستہ جان بوجھ کر عربی سے ناواقف عباد الرحمٰن کو دھوکہ اور فریب دینے کے لئے ایسی بے ایمانی والحاد وارتداد کرتا ہے۔

بہر حال ناظرین آیت ہذا میں کردہ قادیانی کے ماقبل و مابعد کی جملہ آیات کو خود بھی اچھی طرح سے ملاحظہ و مطالعہ فرمالیویں تاکہ پوری تسلی و اطمینان ہوجائے کہ قادیانی نے اس موقعہ پر بھی کس قسم کی عیاری اور مکاری اور جعل سازی برتی ہے کہ خود بخود من گھڑت خانہ ساز طور پر اس آیت کے معنی کرنے میں یہ فقرہ جڑ دیا ہے، اس آیت سے مرد حضرت عزیر اور حضرت مسیح ہیں، حالانکہ فی الواقع قرآن مجید میں آیت مذکور کے ماقبل و مابعد ان کے ذکر کا کوئی اشارۃً یا کنایۃً بھی کچھ وہم و خیال تک نہیں ہو سکتا۔ آیت ہذا میں بھی مرزا قادیانی نے کتاب اللہ کی سراسر تحریف و تکذیب کی ہے اور کلام اللہ میں تحریف و تکذیب کرنے والے از روئے ارشاد قرآنی کافر یا ملحد یا مرتد وغیرہ جو کچھ ہوتے ہیں وہ بھی عباد الرحمٰن سے کچھ مخفی نہیں۔

قول قادیانی نمبر ۲۸

اٹھائیسویں آیت یہ ہے:

اين ما تكونوا يدرككم الموت و لو كنتم فى بروج مشيدة۔

(النساء:۷۸)

یعنی جس جگہ تم ہو اسی جگہ موت تمہیں پکڑے گی اگر چہ تم بڑے مرتفع برجوں میں بود و باش اختیار کرو۔ یہ اشارۃ النص بھی مسیح ابن مریم کی موت پر دلالت کر رہے ہیں۔ موت کے تعاقب سے مراد زمانہ کا اثر ہے۔

جواب: یہ آئے کلام اللہ کی تو بالکل سچ ہی سچ اور سراسر حق ہی حق ہے لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے جھوٹے اور کاذب ہونے میں کسی کو ذرہ بھر بھی شک وشبہ نہیں ہوسکتا کیونکہ اس کی تحریف وتکذیب قرآن مجید میں اس سے اور بھی ظاہر باہر ہوگئی ہے۔ یدرککم صیغہ فعل ماضی کا نہیں بلکہ فعل مضارع کا صیغہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو یادرہے بیشک موت تم کو پکڑے گی، اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کو بھی اپنے وقت مقررہ پر موت پکڑے گی۔ لیکن اس یہ کیونکر کوئی وہم وگمان کرسکتا ہے کہ چونکہ ان کو موت پکڑے گی لہذا اس سے ثابت ہوا کہ وہ مرچکے ہیں۔ مرزا قادیانی کو خواہ مخواہ کسی آدمی شیطان نے بہکا کر صرف ایک لفظ سنت اللہ ہی کا سکھا چھوڑا ہے یا یوں ہی قانون قدرت کا بھی ایک لفظ اس نے یاد کر رکھا ہے، لیکن ان لفظوں کے معنی ومفہوم سے بالکل بے خبر اور ناآشنائے محض ہے۔ یوں ہی جاہل نیچریوں کی طرح بے موقعہ وبے محل جہاں چاہتا ہے سنت اللہ اور قانون قدرت کے الفاظ استعمال کر کے بے علم عوام کالانعام کو اس قسم کی جعل سازی سے دھوکہ اور فریب دیتا رہتا ہے۔

یہ کون کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ہماری طرح خاکی جسم نہیں رکھتے بلکہ معاذ اللہ وہ مرزا قادیانی کے مفروضہ وموہومہ شہداء یا مقربین کی طرح کوئی اور ہی (نورانی وغیرہ) جسم رکھتے ہیں اور کسی اور ہی حالت (روحانی وغیرہ) میں عام انسانوں سے بالا بالا ہی اڑتے پھرتے یا سب سے الگ تھلگ علیین میں اپنا استر بستر لگائے بیٹھے ہیں۔ کلا وحاشا ہرگز ایسا نہیں ہے۔ ہم بھی تو عیسیٰؑ کو محض خاکی جسم ہی کہتے ہیں، نہ کہ نوری یا آبی یا آتشی یا ہوائی وغیرہ۔ پس وہ آنے والی موت سے کس طرح مستثنیٰ رہ سکتے ہیں۔ نہ ہی کوئی اس بات کا قائل ہے کہ وہ آئندہ کبھی نہیں مریں گے یہ شان تو خاص اللہ ہی کی ہے اور اسی کا یہ خاصہ ہے کہ الحی الذی لا یموت۔ اور ھو الحی القیوم

اخیر پر مرزا غلام احمد قادیانی نے جو موت کے تعاقب کی نسبت لکھا ہے وہ ذرا یہ تو بتائے کہ یہ موت کا تعاقب کرنا اس نے کہاں سے اڑایا یا چرایا ہے۔ آیت پیش کردہ میں لفظ تو صرف یدرککم کا ہے جس کے معنی محض پائے جانے کے ہیں، نہ کہ تعاقب کرنے کے۔ پس کیا قادیانی کی موہومہ تعاقب کرنے والی موت بھی کوئی شکاری سکھایا ہوا جانور وغیرہ ہے جو کہ قادیانی ایسے موٹے تازے شکاروں کے پیچھے دوڑتا پھرتا ہے جس طرح کہ تازی کتا جنگلی جھاڑیوں میں سے خرگوشوں کو شکار کر لاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یا کوئی اور بلا ہے۔ بہر حال قادیانی اپنی اس تحریف وتکذیب کا بھی آپ ہی ذمہ دار اور جواب دہ ہے۔

قول قادیانی نمبر ۲۹

انتیسویں آیت یہ ہے:

ما آتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتھوا (الحشر:۷)
یعنی رسول جو کچھ علم ومعرفت عطا کرے وہ لے لو اور جس سے منع کرے وہ چھوڑ دو۔

جواب: اس آیت میں بھی نہ تو حضرت عیسیٰ کا نام ونشان اور نہ ہی ان کی موت بلکہ کسی فرد بشر کو تو کیا کسی چیونٹی تک کی بھی موت کا کوئی ذرا بھر بھی اشارۃً یا کنایۃً وہم وگمان نہیں ہوسکتا۔ پھر یہ کیا باعث ہے؟ اور کس برتے پر اس کو مرزا غلام احمد قادیانی خاص حضرت عیسیٰ کی موت ثابت کرنے کے لئے خواہ مخواہ پیش کر کے ناحق تحریف وتکذیب قرآن مجید کا مرتکب ومجرم ہوتا ہے کیونکہ آیت ہذا کے ماقبل تو... مال فئے کا حال ذکر کیا گیا ہے بعدہ اس کے مصرف ومحل مذکور وموجود ہیں: کما قال اللہ

ما أفاء اللہ علی رسولہ من اھل القری فللہ و للرسول و لذی القربی و الیتامی و المساکین و ابن السبیل کی لا یکون دولۃ بین الاغنیاء منکم و ما آتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتھوا و التقوا اللہ ان اللہ شدید العقاب۔

(الحشر:۷)

اور مسلمانوں کو یہ ارشاد ہو کہ جو کچھ تم کو ہمارا بھیجا ہوا قرآن مرحمت ومکرمت فرماوے تم اس کو بسر وچشم منظور ومقبول کرلیا کرو اور جس شخص کو اس مال کے لینے سے روکے اور بند کرے وہ رک جاوے ہرگز مداخلت بے جا نہ کرے۔

اس موقعہ پر مرزا غلام احمد قادیانی کو چند موضوعہ ومردودہ احادیث پیش کرنے سے بھی ہرگز کوئی سہارا نہیں مل سکتا بلکہ اس کا ایسا کرنا اپنا منہ آپ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیچھڑوں سے پیٹ لینا ہے۔ خصوصاً یہ خانہ ساز من گھڑت حدیث اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین و الهم من یجوز ذ لك پیش کرنی سراسر اس کی حماقت کا نشان ہے کیونکہ یہ بھی بالکل بے تعلق اور بے محل ہے کہاں عیسی اور کہاں اس حدیث کے امت والے لوگ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کو یہاں ذرا یہ بھی بتانا چاہیے تھا کہ امت کے کیا معنی ہیں جو کہ اس نے بزعم خود سمجھ رکھے ہیں۔ علاوہ ازیں قادیانی نے اس جگہ بجوائے: مرتا کیا نہ کرتا، اپنی غرقابی سے بچنے کے لئے پھر خس وخاشاک پر ہاتھ ڈالا ہے یعنی ایک ایسی حدیث کی سند پکڑی ہے جو کہ علاوہ بے ہودہ ہونے کے بالکل خلاف واقعہ بھی ہے کہ، کوئی ایسا زمین پر مخلوق نہیں جو اس پر سو برس گذرے اور وہ زندہ رہے۔ مگر افسوس ہے کہ قادیانی کی اس سے بھی ہرگز کچھ پوری نہیں پڑ سکتی کیونکہ اس حدیث کے گھڑنے والے بچارے کو تو اتنی بھی عقل وتمیز اور خبر نہیں کہ خاص آج کل بھی کئی ایک لوگ تو قریباً ہر شہر ہر قصبہ کے اکثر محلوں میں ایسے پائے جاتے ہیں جن کی عمر سو سو برس یا اس سے بھی متجاوز ہو کتب تواریخ کے مطابق محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانہ حیات کو تیرہ سو برس سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے مطابق تحقیقات وتحریرات حکمائے محققین حالات عمر وغیرہ، اس وقت کے لوگون کی عمریں بحساب آج کل کے لوگوں کی عمروں سے کچھ زیادہ ہی ہونا چاہیے تھیں نہ کہ اور بھی کم۔

ماسوائے اس کے یہ کہنا کہ کوئی مخلوق زمین پر سو برس سے زیادہ کی عمر کا زندہ نہیں رہتا، سرتاپا ثمرہ ونتیجہ لاعلمی و بے وقوفی ہی کا ہے کیونکہ مخلوق میں تو کائنات عالم اور جہان دنیا کی ساری کی ساری چیزیں داخل ہیں اور وہ ہزارہا برس سے بھی زیادہ عرصہ سے بحال خود موجود ہیں۔ ہاں اگر مخلوق سے مراد بالفرض مخلوقات حیوانات اور زندگی مراد معمولی حیوانی زندگی اسی جہان دنیا کی ہی لی جائے تو پھر بھی اس مخلوق میں ہاتھی عقاب وغیرہ کل حیوانات بری و بحری و ہوائی داخل ہیں ان میں سے کئی ایک حیوانات اور جانور ایسے ہیں کہ جن کی زندگیاں سو سو برس تو کیا کئی کئی سو برس تک کی ہو سکتی بلکہ ہوتی رہتی ہیں۔

مخلوقات میں نباتات بھی ہیں ان کی بھی ایک گونہ زندگی نباتاتی ہوا کرتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ سو اگر اس نباتاتی زندگی کو بھی دیکھا جائے تو درخت کئی کئی ہزار برس کی زندگی کے اب تک دنیا میں مختلف مقامات پر زندہ وموجود ہیں اور وہ مشہور اور معروف بھی ہیں ۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں مذکورہ بالا حدیثیں کسی مقدمہ باز نے قاضی یا مجسٹریٹ کے سامنے اپنے مقدمہ میں جھوٹی شہادت پیش کرنے کی خاطر گھڑ لی تھیں ۔لیکن جب کہ ان کا خلاف واقعہ ہونا صریحی تھا تو پھر اس نے ان کے ساتھ رسول ﷺ کی طرف ایک قسم بھی گھڑ دی جس طرح سے کہ عموماً جھوٹے جعل ساز لوگ پبلک کو یقین دلانے کے لئے ایسی جعل سازی کرتے رہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے بیہودہ بیان سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ جس جس مخلوق کی عمر سو برس سے زیادہ ہو اس کی نسبت یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ زمین کی مخلوق نہیں بلکہ آسمانی مخلوق ہے۔ حاشا وکلا ۔ یہ تو اس نے ایک عجیب ہی اندھی فلاسفی چھانٹی ہے کہ جو شخص زمین کی کل مخلوقات میں سے ہو، وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے ۔یعنی بقول اس کے اس کی پیش کردہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا ۔ پس مرزا غلام احمد قادیانی کے اس بیان بیہودگی کو ناظرین ملاحظہ فرمالیویں کہ کہاں حضرت عیسی کی موت کا ثبوت اور کہاں یہ فضول ہزلیات ۔

قول قادیانی نمبر ۳۰

تیسویں آیت یہ ہے:

او ترقی فی السّماء قل سبحان ربّی هل کنت الّا بشرا رسولا (بنی اسرائیل :۹۳)

یعنی کفار سمجھتے ہیں کہ تو آسمان پر چڑھ کر ہمیں دکھلا تب ہم ایمان لے آویں گے ۔تو کہدے کہ میرا خدا اس سے پاک تر ہے کہ اس دار الابتلاء میں ایسے کھلے کھلے نشان دکھاوے اور میں بجز اس کے اور کچھ نہیں ہوں کہ ایک آدمی ۔الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: اس آیت (پارہ ۱۵ ع ۱۰) میں بھی کوئی اشارہ یا کنایہ حضرت عیسیٰؑ پر اوران کی موت کا ہرگز نہیں ہے اور نہ ہی اس سے کسی اور شخص بلکہ ادنی سے ادنی مخلوق کے مرنے کا کوئی ذرہ بھر بھی اشارۃً یا کنایۃً شک وشبہ یا وہم وگمان ہی ہوسکتا ہے۔

پھر بادی النظر میں آسمان پر جانے کی بھی اس سے کوئی نفی نہیں ہے گو ہم کو اس بات سے کچھ بھی غرض نہ ہو مگر بہر حال بات یہ ہے کہ خود آسمان پر جا کر وہاں سے لکھی لکھائی کتاب لانے کی نسبت یہ جواب ہے اور بس۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک لفظ عادت اللہ بھی کہیں سے سیکھ چھوڑا ہے جس کو وہ تقریباً اپنی ہر بیہودہ گوئی میں بالکل بے موقع و بے محل بک دیتا ہے، حالانکہ مطلب وغیرہ اس کا اس کو خاک معلوم نہیں۔ چنانچہ لفظ حسب عادت مستمرہ اس نے یہاں بھی لکھ مارا ہے۔ لیکن نہ تو حضرت مسیح بجسد عنصری آج کل آسمان پر گئے ہیں اور نہ ہی بقول مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت یحیٰ آدمؑ، حضرت ادریسؑ، حضرت ابراہیمؑ حضرت یوسفؑ وغیرہ مرکر آسمان پر جا پہنچے ہیں۔ ایسا ہی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی معراج کی رات کہیں آسمانوں کے اوپر نہیں چڑھ گئے تھے، اور نہ ہی انہوں نے آسمانوں میں ان سب رسل انبیاء کو جا کر دیکھا تھا۔ یہ سب کی سب باتیں محض غلط اور سرار فضول ہی فضول ہیں، اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایسے ظالم موذی لوگوں، باطل پیشواؤں شیطانوں نے صرف ڈھکوسلے ہی ڈھکوسلے بنا رکھے ہیں کیونکہ قرآن مجید میں ان لغویات کا ہرگز کہیں کوئی ذکر کیا، بلکہ ذرہ بھر اشارہ و کنایہ تک کا بھی کوئی شک وشبہ اور وہم وگمان نہیں ہوسکتا۔

علی ہذا القیاس رفع کے معنی نہ تو حضرت مسیح کے بارہ میں آسمان پر اٹھا لے جانے کے ہیں، نہ ہی دیگر رسل انبیاء کے حق میں اس کے ایسے معنی ہوسکتے ہیں۔ چنانچہ اس کی تفصیل وتشریح ماقبل رسالہ ہذا ہی میں سابقاً اتم واکمل طور پر ہو چکی ہے وہاں دیکھو تا کہ پوری پوری تسلی واطمینان ہو جائے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے پھر اس جگہ اپنی وہی پرانی باطل استدلال کی مستعملہ ڈفلی لے کر لفظ توفّی کی غلط بحث کا بیوقت راگ گایا ہے جس کا آخری انترہ یا ٹیپ کا بند یہ ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توفی کا لفظ جو صریح وفات پر دلالت کرتا ہے جا بجا ان کے حق میں موجود ہے، الخ

یعنی حضرت عیسیٰؑ مر کر ہی ان فوت شدہ لوگوں سے جا ملے ہیں جو ان سے پہلے اٹھائے گئے تھے۔ یہ بھی اس کی سراسر بے ہودہ سرائی اور بہتان وافتراء علی اللہ ہی ہے، ورنہ وہ ذرا یہ تو بتائے کہ دلالت کرنا چہ معنی دارد۔ کجا توفی، کجا موت۔ اس کی تفصیل وتشریح بھی ماقبل پوری پوری ہو چکی ہے۔

اخیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ہم پھر پکار کر کہتے ہیں کہ پہلے لوگ بھی نہ تو ہرگز اٹھائے گئے، اور نہ ہی وہ آسمان پر پہنچے ہوئے ہیں۔ یہ بھی مرزا قادیانی کا صرف باطل وہم وگمان ہی ہے۔

اور رفعناہ مکاناً علیاً سے ہرگز ہرگز موت دے کر اٹھانا مراد نہیں ہے بلکہ دنیا ہی میں اس کے مرتبہ وعزت کو بلند کرنا اور بڑھانا مراد ہے اور بس۔ کیونکہ جملہ رسل انبیاء کرام کل ملائکہ مقربین الملاء الاعلی وغیرہ عموماً وخصوصاً سب لوگوں کے ارواح اول ہی روز مرنے کے وقت اپنے اپنے بدنوں میں بالکل فنا ومعدوم ہو جاتے ہیں، اور پھر چند روز کے بعد ہر ایک کا بدن بھی خاک در خاک ہو کر بالکل معدوم وفنا ہو جاتا ہے۔ پس جب کہ وہ دونوں چیزیں یعنی کل ارواح اور تمام ابدان بھی مطابق ہدایت وارشاد کتاب اللہ المجید کے بالکل فنا ومعدوم ہو جاتے ہیں، تو پھر میاں غلام احمد قادیانی کی حدیث مذکورہ بالا رسل انبیاء کی کس چیز کو آسمان پر اٹھا کر لے جاتی ہے۔ کلا وحاشا ہرگز کوئی چیز بھی ایسی باقی نہیں رہتی۔ جس کو آسمانوں میں لے جایا جائے۔ چنانچہ اس مدعا کی پوری تفصیل وتشریح رسالہ روح الانسان کما بین القرآن میں اتم واکمل ہو چکی ہے۔... تمت۔

راقم: اڈیٹر رسالہ اشاعۃ القرآن لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۱-۲، جلد ۲۲ و ۲۴

آسمانی نشان

ہر شئے ذرے سے لے کر صحرا تک ،اور قطرے سے لے کر دریا تک، اور ضعیف پشے سے لے کر قوی ہیکل ہاتھی تک، اور تن آور درخت سے لے کر پر کاہ تک، سب آسمانی نشان، یعنی صناع کون و مکان اور خالق انس و جان کی قدرت وصنعت کے مضبوط حجت و برہان ہیں۔ مگر معلوم نہیں ناخلف لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) اور اوس کے کھوسٹ باپ (یعنی مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کی مراد آسمانی نشان سے کیا ہے۔

لیپا لک (مرزا قادیانی) کا ایمان یقیناً رب العالمین کی قدرت کے نشانوں اور اوس کے معجزات باہرہ اور علامات قاہرہ پر نہیں، کہ اپنے لئے چنڈول نامعقول شیطانی باپ کے نشانوں کے ظہور کا ہمیشہ منتظر رہتا ہے۔ لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کا ایمان تو پروردگار عالم کے لم یزل وجود اور اوس کی صفات کاملہ پر کیا ہوگا، خود باپ (یعنی مرزا کے الہام کنندہ) کا ایمان بھی نہیں

تو حال خاندانش را چہ پرسی
سگ و سگ زادگان کرسی بہ کرسی

معلوم نہیں آسمانی باپ کو اپنے لیپا لک (مرزا قادیانی) سے کیا ضد آپڑی ہے کہ لیپا لک کو ذلیل کرنے اور جھوٹا بنانے کے لئے غلط الہام کرتا رہتا ہے۔

ایک آسمانی نشان تو یہ تھا کہ ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ کی اشاعت بند ہو جائے گی اور اسی سال پر حصر نہیں، مسخرہ آسمانی باپ اپنے ناخلف لیپا لک پر تین سال سے برابر الہام کرتا ہے کہ ضمیمہ اب بند ہوا۔ اور اب بند ہوا۔ مگر کیا وہ کبھی بند ہوا ہے یا ہوگا۔ ہاں برے کی اس میں وہ ضرور ہو جائے گا۔

شحنہ ہند کے ضمیمے نے تو دجالوں کی ناک میں بعون اللہ القہار تیر ڈال رکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بولتی بند کر رکھی ہے، سروں پر آرہ چلا رکھا ہے۔ جب تک مجدد السنہ مشرقیہ اور شحنہء توحید کے دم میں دم ہے، اور خاصان الٰہی (مربیان ومعاونان ضمیمہ ہند) کا سایہ عاطفت اس کے سر پر ہے، بند ہو نہیں سکتا۔ ہاں بروزیت و دجالیت کی ترکی جلد تمام ہوئی جاتی ہے۔ ان شاء اللہ تعالی۔

ابھی ابھی امرتسر سے چند معتمد حضرات تشریف لا کر غریب خانہ پر فروکش ہوئے۔ اون کا بیان ہے کہ مرزائیت کی ہوا اکھڑ رہی ہے۔ وہ دم توڑ رہی ہے۔ اوس کے پاؤں اوکھڑ گئے ہیں۔ مرزائیوں کا ایک معتد بہ حصہ منحرف ہو گیا ہے۔ ضمیمہ کو دیکھ دیکھ کر لوگ مرزائیت سے نفرت کرتے جاتے ہیں، اور راہ راست پر آتے جاتے ہیں۔ اور چونکہ مرزا جی نے لوگوں کو دم جھانسے دے کر بہت سا مال جمع کر لیا ہے اور سادہ لوحوں کی گانٹھ کاٹ کر جائداد یں اوروں کے نام پر خرید لی ہیں، اور مستورات کو زیور مرصع بجواہرات سے سونے کی پتلیاں بنا دیا ہے، لہذا جن لوگوں پر طلسم کھلتا جاتا ہے کہ :...(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ کے زیر نظر شمارے کا صفحہ۲ اور صفحہ۳ مجھے نہیں ملا۔ اس لئے یہ مضمون نامکمل ہی نقل کیا جارہا ہے۔ نیز صفحہ۲ یا ۳ سے جو مضمون شروع ہو کر صفحہ۴ پر ختم ہوا ہے، اس کا شروع کا حصہ بھی دستیاب نہ ہو سکا، اور یہ بھی معلوم نہ ہو سکا کہ اس مضمون کا عنوان کیا ہے۔ تاہم میں نے اسے: قادیانی الہامات، کا عنوان دے کر ذیل میں نقل کر دیا ہے۔ بہاء)۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم و۸ جنوری ۱۹۰۴ء۔ نمبر۱۔۲ جلد۔۲۲و۲۴ ص ۱)

قادیانی الہامات

(جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے کہ مضمون ہذا کا ابتدائی حصہ نہیں ملا۔ تاہم معلوم ہوتا ہے کہ اس مقام پر مولانا احمد حسن شوکت بتا رہے ہیں کہ اگرچہ بعض غیر مسلم محققین کو) آنحضرت ﷺ کی رسالت سے انکار ہے، لیکن منصف مزاج علماء وحکماء یوروپ اور اکثر مصنفین ومورخین آنحضرت ﷺ کو سچا رفارمر اور ہادی سمجھتے ہیں اور اصول مذہب اسلام کو قانون فطرت کے موافق بتاتے ہیں۔

صرف ایک ناخلف لیپا لک (مرزا قادیانی) ہے جو دیگر انبیاء کو اپنی جعلی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوری بروزیت کے مقابلے میں نہیں دیکھ سکتا۔ نہ اس کے دل میں ان کی عظمت ہے۔

شوکت اللہ (مولانا احمد حسن شوکت) نے یہ بھی اعتراض کیا تھا کہ مرزا جی تو چینی الاصل اور پنجابی نژاد مغل ہیں، ان پر زبان عرب میں خلاف آیت:

و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه

کیوں الہامات ہوتے ہیں۔

قادیانی مرزا جی نے اس اعتراض کو تسلیم کیا اور اب ان پر علاوہ زبان عرب کے اردو اور فارسی زبان میں بھی الہام ہوتا ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی باپ نے جو پیر نابالغ ہے، اردو اور فارسی زبان کا بھی آسمانی سکول سے ڈپلوما لے لیا ہے، اور ان زبانوں میں بھی لیپا لک پر الہام کرنا شروع کر دیا ہے۔

لیکن اب یہ اعتراض ہے کہ ہندوستان تو مختلف اقوام و مذاہب کا مسکن ہے جن کی زبانیں بھی مختلف ہیں، اور لیپا لک ٹھہرا امام الزمان اور سب کا نبی۔ پس آسمانی باپ کو اس کی خاطر پشتو، کشمیری، سنسکرت، بھاشا، مرہٹی، گجراتی، سندھی، مارواڑی، میواڑی، انگریزی وغیرہ کی تعلیم بھی اسکول میں حاصل کرنا پڑے گی۔

الغرض چاہیے لیپا لک (مرزا قادیانی) کی خاطر غریب بوڑھا باپ سبھی جتن کرنے پر مجبور ہوگا۔ آپ جانئے: لعل پیارا تو لعل کے خال بھی پیارے۔

اور جب وہ امام الزمان ہے، تو دنیا کی زبانوں ٹرکی، فرنچ، لاطینی، جرمنی، چینی، جاپانی، ژندو غیرہ زبانوں کا سیکھنا بھی آسمانی باپ کا فرض ہوگا۔ ورنہ لیپا لک (مرزا قادیانی) اپنی تبنیت کی پوری تبلیغ نہ کر سکے گا۔

مگر اب اعتراض کا یہ پوّا جمے گا کہ کسی نبی پر دنیا کی مختلف زبانوں میں غضب ناک اور تکلیف مالا یطاق الہامات نہیں ہوئے، لیکن دنیا نے ان کو نبی تسلیم کر لیا۔ ایک لیپا لک ہے کہ جب تک ساری خدائی کی زبانوں میں اس پر الہام نہ ہو، کوئی اوس کو بروزی نبی اور امام الزمان نہیں مان سکتا۔

وائے قسمت ہائے اندھیر۔

نکتہ رسی و لیپا لک نوازی عالم بالا معلوم شد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ یاد رہے کہ آسمانی باپ سینگ کٹوا کر کتنا ہی بچھڑوں میں ملے، مگر کسی زبان میں صحیح الہام کرنے کا سلیقہ اسکو کبھی نہ آئے گا۔ اور وہی مثل ہو گی کی

گوسالہ ء ما پیر شد و گاؤ نشد

ہاں مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کے بیت العلوم تجدید میں اگر آسمانی باپ تعلیم پائے، تو کیا طاقت ہے کہ غلط الہام کر سکے۔

مرزائی اخبار الحکم میں وقت کی شہنائی (وہی الہامات) یوں بجائی گئی ہے:

كلكم ذا هب۔

اس میں ظرف غائب ہے۔ یعنی آسمانی باپ نے یہ کہا ہے کہ تم میں سے ہر ایک جانے والا ہے۔ اوسے یہ نہیں سوجھی کہ کہاں جانے والا ہے۔

ناقص الہام کو مجدد پورا کئے دیتا ہے۔ سب یوں پڑھو:

كلكم ذا هب الى دار البوار۔

اور دوسرا الہام:

اكمل الله كل مقصدى

یہاں مستثنیٰ محذوف ہے۔ پورا الہام یوں پڑھو:

اكمل الله كل مقصدى الا ا لا يما ن۔

پھر بھی یہ خبط رہے گا کہ آسمانی باپ یوں کہہ رہا ہے کہ اللہ نے میرا ہر مقصد پورا کیا۔ لیپا لک کا ذکر نہیں کہ اوس کا ہر مقصد اللہ نے پورا کیا۔ مجدد (احمد حسن) کے الہام نے یہ ثابت کر دیا کہ آسمانی باپ کو بھی ایمان حاصل نہیں۔

تیسرا الہام: انّى مع الرسو ل اقوم و اقصدك و اروم انت معى وانا معك

یہ الہام پہلے بھی ہو چکا ہے۔ پھر رسول اور ہے جو غائب ہے، اور اقصدك میں مخاطب حاضر اور ہے۔

پہلے یہ الہام ہوا تھا: انت منى و انا منك

میں تجھ سے اور تو مجھ سے، یعنی میں تیرا بیٹا تو میرا بیٹا۔ میں تیرا باپ تو میرا باپ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس الہام کا یہ مطلب ہے کہ تو میرے ساتھ یعنی لیپا لک باپ کے ساتھ، اور باپ لیپا لک کے ساتھ ۔ دونوں کے لئے ایک معیت کافی نہیں ۔ باپ کی معیت بیٹے کے ساتھ اور ہے اور بیٹے کی معیت باپ کے ساتھ اور۔ آسمانی باپ گھاس کھا گیا ہے اور لیپا لک الو۔

چوتھا الہام: کبر عند اللہ مو ت ھذا الر جل۔ یعنی اس مرد کی موت بھی ہے اور وہ اس کا مرنا نہیں چاہتا۔

مرنے کے واسطے تو حضرت عیسی مسیح تھے۔ لیپا لک تو منارے کی برجی پر ہمیشہ ہٹا کٹا بیٹھا رہے گا ۔ پس ھذا الر جل سے مراد خود لیپا لک (مرزا قادیانی) ہے ۔اور اگر مولوی کرم الدین صاحب جہلمی یا کوئی اور صاحب مراد ہیں، تو یہ تخو یف ہے جس کی نسبت قادیانی مرزا جی عدالت میں تو بہ نامہ لکھ چکے ہیں ۔

پانچواں الہام: ان اللہ لا یضر۔
اس کا یہ ایک ٹکڑا بھی آسمانی باپ بھول گیا یعنی
الا المتکبرین الملحدین
خداتعالی بے شک کسی کو نقصان نہیں پہنچا تا، مگر متکبروں، منکروں، ملحدوں کو ضرور نقصان پہنچا تا ہے کیونکہ وہ تو حید و رسالت کو نقصان پہنچاتے ہیں۔

ان اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنو ن (النحل:۱۲۸)
تعجب ہے کہ اس قرآنی آیت میں کچھ دغل فصل تغیر تبدل گھول میل نہیں کیا گیا۔

تری نصرا من اللہ و ھم یعمھو ن ۔
نصر من اللہ اور یعمھو ن قرآنی آیت کا پورا ٹکڑا ہے جو جعلی لفظ تری کے ساتھ یوں چمک رہا ہے جیسے ظلمت میں نور۔ اس جعل سازی پر خدا کی مار۔ اور تو کیا کہوں۔

پانچواں الہام: فبشری للمو منین۔
قرآن مجید میں ہے :

فبشّر عبا د، الذین یستمعو ن القول فیتبعو ن ا حسنه

(الزمر ۱۶-۱۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ پر اسکی جگہ یہ الہام ہوا۔..

چھٹا الہام: و اللہ مخرج ما کنتم تکتمون۔حق برزبان جاری یہ الہام تو آسمانی باپ نے لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کے سب حال پر کیا ہے۔ کیا معنی کہ مقدمہ استغاثہ مولانا کرم الدین صاحب جہلمی میں وکلاء نے جرح میں مرزا جی سے سب کچھ اگلوالیا۔ ہر چند چھپایا مگر توبہ توبہ۔ وکیل آپ جانتے ہیں ایک ہی کائیاں۔ وہ کوئی بات لگی لپٹی کب چھوڑنے والے ہیں۔ یہاں تو ہم آسمانی باپ کو شاباش دیتے ہیں اور لیپالک (مرزا قادیانی) کے ڈنٹر ملتے ہیں۔ اب خیر سے فارسی اور اردو زبان کے الہامات بھی سنئے۔

ساتواں الہام:

بسترعش۔خوش باش کہ عاقبت نکوخواہد بود۔

یہ الہام تو واقعی بہت عمدہ ہے، جو سقنقور اور ریگ ماہی کے دم سے نکلا ہے ،اور زعفرانی حلوے میں تر بتر ہو کر اور باہ کی قاب میں رکھ کر آسمانی باپ نے پیش کیا ہے کہ بچہ کچھ غم نہ کر، دنیا کے مزے تمہارے لئے ہیں

و فارق اباك اذا ما اباك

و مدِّ شباك و صد من منح

یعنی عیش اور مستی کی حالت میں اگر باپ بھی روکے،تو اس سے جدا ہو جا۔ اور چار طرف اپنا جال پھیلا دے اور جو سامنے آوے اوس کو شکار کر لے۔

آٹھواں الہام (اردو):

ہماری فتح، ہمارا غلبہ۔،

یہ الہام تو آسمانی باپ نے ایمان کو بالکل نگل کر کیا ہے کیونکہ مجدد السنہ مشرقیہ پر اس کے خلاف الہام ہو چکا ہے کہ وردت المذلة و نزلت المزلة ۔بہت جلد معلوم ہو جاتا ہے کہ فتح وشکست کا کیا رنگ رہے گا۔

نواں الہام (پھر عربی میں الہام آکودا)

ظفر من اللہ و فتح مبین۔ ظفرو فتح من اللہ ۔

الہام ان کے دوٹکڑوں میں کیا فرق ہوا۔ پہلے تو آسمانی باپ نے.. کہہ دیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری فتح ہوگی، مگر جب ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی پادری والا قصہ یاد آیا جس میں باپ اور لیپالک دونوں کو اپنا سر پیٹنا پڑا تھا، تو جھٹ سے کہہ دیا کہ، فتح وشکست خدا ہی کی طرف سے ہے، تاکہ بعد خرابی بصرہ بچاؤ کا پہلو باقی رہے۔

دسواں الہام:

رسول اللہ ﷺ پناہ گزیں ہوئے قلعہ ہند میں۔

رسول صلعم خود بدولت ہیں۔ یہ منہ اور گرم مسالہ، کیوں کیا مصیبت آئی۔ کیا ابھی سے دن یاد آ گئے جو پناہ کیلئے قلعہ جات کی فکر ہوئی۔ یہ تو انتہا درجہ کی بدفالی اور تشائم ہے۔ آسمانی باپ بوکھلا گیا، سنسنا گیا۔ حواس یوں غائب ہو گئے جیسے منارے کی خیالی تعمیر۔ مناسب تھا کہ لیپالک کا دل بڑھاتا جس کا ننھا سا کلیجا ہے، اس کے دل کی دھڑکن دور کرتا۔ اسے چیتے کی طرح پھلاتا، بڑھاوے دیتا کہ تو ایسا اور تیرا آسمانی باپ ایسا۔ نہ یہ کہ خوفناک الہام سے پیٹ میں اور بھی پانی کر دیتا۔

واہ جی واہ! یہ انیسویں صدی کے لیپالک اور سنگ دل باپ ہیں۔ خون سفید ہو گئے۔ اولاد کی گرمی محبت سرد پڑ گئی۔ قرب قیامت ہے نا، خوب یاد رکھو کہ خدا تعالی سرکشوں کو پناہ نہیں دیتا۔ فرعون کا قصہ یاد کرو۔ اوسکی شان ذو البطش الشدید ہے۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۱۔۲ جلد ۲۲ و ۲۴ ص ۴۔۵۔۶۔۷)

آغاز سال اور ساقی نامہ

تیری ذات غنی ہے ساقی
تو بخشش کا دھنی ہے ساقی
آئے ہیں رند پیاسے در پر
دے دے جام طہور کوثر
رند ہیں کب سے پیاسے بھوکے
پیتے ہیں کب سے گھونٹ لہو کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساغر عرفاں پی کے لگائیں
یا من ہو، یا ہو کی صدائیں
نعرے لگائیں ہل چل ڈالیں
ہند سے ہر ملحد کو نکالیں
دجالون ثلاثوں بھاگیں
اپنے گدھوں کی اوٹھائیں باگیں
لید ہر ایک پلید کی نکلے
ہر مردود و مرید کی نکلے
حال ہو ابتر اک اک بد کا
بند ہو خرطہ ہر مرتد کا
آ کے منارے پر الو بولیں
حق تو، حق تو، حق تو، بولیں
بند ہو اس کا منفذ ریحی
چین بولے دجال مسیحی
ہو خارج سب فتنہ طرازی
جو ہے بروزی ہو وہ برازی
تحت ثری میں پناہیں مانگیں
سر ہو نیچے اوپر ہو ٹانگیں
دور ہو ساری نفس پرستی
کچھ نہ ملے جز ذلت و پستی
بھیج دیا ابلیس نے فرمان
یعنی نبی بننا ہے آسان
سہل ہے حلّہ پہننا نبی کا
گھر ہے نبوت خالہ جی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھے بروزیت کو نہ ناداں
بیعت کرلی ہو کے شاداں
مہدی مہدی عیسی عیسی
سمجھے نہ شکل ہے یہ تلبسیی
منہ اسلام سے یک سر موڑا
دیو لعین سے ناتا جوڑا
اینٹ کہیں کی کہیں کا روڑا
بھان متی نے کنبہ جوڑا
ہیضے کا باپ پلیگ کا خالو
میں ہوں وادی چین کا بھالو
ابن اللہ کی اوڑھ کے لوئی
کرتا ہوں موت کی پیشین گوئی
لوگو جاگو جاگو جاگو
ہوّا آیا بھاگو بھاگو
آیا بروزی آوٗخ آوٗخ
دجال آیا کرکے تناسخ
دہنیا منگیا ہو کے اکٹھے
ساتھ ہوئے الو کے پٹھے
گھر میں ہے پردے کے بوبو بیٹھی
مادر بن کر ڈھڈّو بیٹھی
بن ٹھن کر بی شادی بیٹھی
مکر و ریا کی دادی بیٹھی
ساقی رندوں کو جلوہ دکھا دے
جام شراب طہور پلا دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑ دے جلد خمار مستی
ہم ہیں ازل کے مست الستی
ایک رسول ہے ایک خدا ہے
وہ شیطان ہے جو ان سے جدا ہے
ختم رسل ہے محمد اکرم
صلی اللہ علیہ و سلم
جان ہو رسول اللہ پہ صدقے
اس کے جلال و جاہ پہ صدقے
اس کا ہو جو کہ شریک رسالت
حشر تک اوس پر برسے لعنت
اس پہ چلے تا روز قیامت
درہ خامہء حضرت شوکت
دین محمد جاگے جاگے
کفر کی ظلمت بھاگے بھاگے
خوش رہیں سب یاران ضمیمہ
سارے مدد گاران ضمیمہ
دونوں جہاں میں ان کی ہو عزت
ان کو ملے دارین کی دولت
جیتے رہیں با حشمت و تمکیں
مل کر بولو آمین آمین

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں کہ:

اے مربیان ومعاون شحنہ ضمیمہ! ہمارے پاس کوئی تحفہ نہیں جو آغاز سال پر آپ کے حضور پیش کریں۔ ہاں ایک پکتا ہوا تازہ بتازہ ساقی نامہء توحید صفحات ضمیمہ کی قاب میں رکھ کر پیش کیا گیا ہے امید ہے کہ اس سے آپ مسرور ومخمور ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ تعالی۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم و ۸ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۱۔۲۔ جلد ۲۲ و ۲۴ ص ۔۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۳ جلد ۲۲ و ۲۴

قادیانی کی شاعری اور الہامات پر منظوم تبصرہ

(منشی سعد اللہ لدھیانوی)

قادیانی متنبّی کا اردو الہام براہین، صفحہ ۵۵۷
میں اپنی چمکار دکھاؤنگا

تجھ کو اردو میں یہ الہام ہوا اے مکار
لفظ ہیں جس میں دکھلاؤنگا اپنی چمکار
قادیانی نہیں چمکار چمک کو کہتے
تیرا ملہم کوئی پنجاب کا دہقان ہے گنوار
میں چمک اپنی دکھاؤنگا اگر کہہ دیتا
نہ تو خود بنتا وہ جاہل نہ تجھے کرتا خوار

متنبّی کی عربی دانی کتاب وساوس صفحہ ۲۲
رب ارحم علی الذین یلعنون علیّ

کادیانی تو ایک جاہل ہے
عربی دانی کو اپنے کر دے طے
جب ہو ربّ ارحم الذین صحیح
بیچ میں لایا تو علی کیا شئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متنبّی کی فارسی شاعری ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۹

چوں کافر از ستم پرسد مسیح را
غیّوری خدا بسرش کرد ہمسرم

تو نہیں جانتا کہ لفظ غیور
ہے بہ تخفیف یا مشدد ہے
نام حق بھی زبان پہ ٹھیک نہیں
چاٹتا ہے تو شاعری کی قئے

کتاب دافع الوساوس صفحہ ۵۶

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند
مگر مدفون یثرب را نداند ایں فضیلت را
از علم ناتمام شان چہا گم گشت ملت را
دلیری ہا پدید آمد پرستاران میت را

را، ہے بے شک علامت مفعول
ہے یہ تکرار بے سری اک لے
ملّت تو نشست با میّت
تف بہ نظم تو اے بریدہ پے

ازالہ قادیانی

آن قبلہ رو نمود بگیتی چہار دہّم
بعد از ہزار سہ کہ بت افگند در حرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہّ سہ صد آخر دہم شد دہّم
در حرم بت فگندہء از غے
ایں زبان دانی تو دان الہام
چیست کایں فخر میکنی با وے
قادیانی یہ دین فروشی ہے
چھوڑ جاہل فریبان تا کے

اگر قادیانی صاحب ان اعتراضوں کا جواب باصواب دے دیں، تو مبلغ پانچ روپئہ انعام ملیں گے۔ اور اگر اپنی نالائقی کا اقرار کر کے تسلیم کر لیں تو بھی خالی نہ رہیں گے۔

وصول انعام کی یہ صورت ہے کہ آپ نے براہین کے دس روپئہ جو پیشگی لے کر کھالئے تھے، ان میں سے پانچ روپئہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ۔ ۱۶ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۳ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۱۔ ۲)

بر عکس نہند نام زنگی کافور

(منشی سعد اللہ لدھیانوی)

اے جہاں منتظر خوش باش کامد دلستاں
آن مسیح دور آخر مہدی آخر زماں

قادیانی البدر کے عنوان سراپا کذب و ہذیان سے بعض ناواقف ناظرین دور دراز کے رہنے والے دھوکہ نہ کھائیں، ضرور حقیقت الحال سے واقف رہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے جہان غافل آگہ باش و باحق جو اماں
از مسیح کاذب ابن الوقت دجال زماں
جاہلانش دلستاں از ابلہی خوانند واد
فی الحقیقت زرستان وجانستان ایمان ستاں
نام زنگی گر نہی کافور کے زیبا بود
یا بہ نام مزبلہ خوانی چمن یا بوستاں
آنکہ میگوید رسول اللہ نبی اللہ منم
نسل وے چنگیز خوانی مسکن او قادیاں
اولاً گوید رسولے نیستم صاحب کتاب
باز میگوید کہ تیرِ رفتہ آید در کماں
خویشتن را او نہ پندارد رسول اللہ چرا
افضل از عیسی رسول اللہ نہد خود را مکاں
شاہد دجّالیش آمد ہمیں پندار وے
حضرت ختم الرسل کردش معرف زیں نشاں
شد مصرح در خبر نبود نبیؔ بعد من
ہر کہ گشت اکنون نبی دجال باشد بیگماں
اہل ایمان را ہمینش یک نشان کافی بود
ہیچ نتواند نمودن تا ابد تاویل آں
خواند از آیات قرآن و احادیث نبی
زین حدیث مصطفیٰ مہر سکوتش بر دہاں
اہل دین از ہر طرف پرسیدہ اندش بار بار
در جواب ہیچ کس یکبار نکشودہ زباں
منکر ختم نبوت شد چو وحی خود نمود
افضل و بالا تر از وحی رسول انس و جاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو نہ فہمیدن توانست اکثر از اسرار وحی
بے نمونہ منکشف گردید ماہیّت چساں
در نبوت باشد ایں راز دقیق از معرفت
من بوقت خویش گر دیدم بہ یک یک رازداں
زانکہ او عبد و رسول محض بود و من ولد
عبد را مثل ولد باشد کجا اعزاز و شاں
گاہ میگوید نبی ہستم و لیکن ناقصے
شد نبوت بہرہء من لیکن جزیء زا سماں
صاحب الہام وحی است ہم چو وحی مرسلین
در نبوت چیست نقصانش نماید خود بیاں
در نبوت ہیچ ناقص ز انبیاء نامد کسے
جزئی و ناقص نمودہ مکر دجالی عیاں
در کلام پاک یزداں لا نفرق خواندہ ایم
ہمبریں ایمان ما باشد بحق ہم گناں
آرے آرے فضل یک بر دیگرے فضل خدا است
در جہانے مختلف دارند مردم ہم چناں
زور و مکر خدعتِ دجال از حد در گزشت
الامان سعدی ز کید کادیانی الاماں
از پریشانی دنیا وَ وبال آخرت
حافظ و ناصر ترا باد آن خدا ئے دو جہاں
در رہِ دین تا دم آخر روی ثابت قدم
پس بفردوس بریں باشی خدا را میہماں

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۳ جلد ۲۲ و ۲۴ ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افغانی مینڈھا عبداللطیف لیپاک کی بھینٹ میں

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہے کہ مندرجہ عنوان افغانی ملاحج حرمین شریفین کے ارادے سے ہندوستان آیا تھا۔ بدقسمتی دھکا دے کر قادیان لے گئی، اور مرزا جی کے ہتھے چڑھ گیا۔ بروزیت جو اپنا افسوں دم کرتی ہے، تو کس کا حج اور کس کا طواف۔ خود قادیان کو مکے اور مدینے سے بڑھ کر یقین کر بیٹھا۔

مرزا جی کو افغانستان میں اپنی بروزیت کے پھیلانے کا اچھا شکار مل گیا۔ وہ سمجھ گیا کہ یہ شخص خود افغان اور افغانی طبائع افغانی خوبو سے واقف ہے، کابل میں اس کے ذریعہ سے مرزائیت کا تخم خوب گڑ جائے گا۔ اور کیا عجب ہے کہ رفتہ رفتہ امیر کابل بھی مجھ سے بیعت کر لے، اور یوں پانچوں گھی میں اور سر چوطھے میں ہو جائے۔

پس اس کو جھانسے دے کر برجعت قہقری پھروہیں چلتا کر دیا جہاں سے آیا تھا۔ اس نے کابل پہنچ کر بروزی نبوت کی تبلیغ شروع کر دی۔ آپ جانئے افغانی علماء کٹے سنی، اور راسخ الاعتقاد حنفی المذہب۔ جھٹ پٹ اس کے ارتداد والحاد کا فتوی لگا دیا۔ افغانستان اسلامی حکومت۔ غیر ممکن تھا کہ علماء کا فتوی اوپر اوپر جاتا۔ اور مشہور ہے کہ خود امیر حبیب اللہ بھی اچھے عالم ہیں۔ پس امیر صاحب نے افغانی ملا کو طلب کیا اور اظہار لیا۔ اس نے وہی کہی جو شیطان نے اس کے کان میں پھونک دی تھی، کیونکہ قرآن مجید خود ناطق ہے کہ

انّ الشّیاطین لیوحون الی اولیاء ھم (الانعام:۱۲۱)۔

امیر صاحب نے حسب فتوی جمہور علماء اور مذہب حضرت امام ابوحنیفہ تین روز کی مہلت دی کہ اس عرصہ میں تائب ہو۔ مگر کس کی توبہ۔ وہ تو پہلے ہی توبہ سے توبہ کر چکا تھا۔ ناگزیر تین دن کے بعد قتل اور سنگسار کیا گیا۔ اب اسکی روح جہنم کی سیر کر رہی ہے۔ اور قادیانی مرزا جی نفسانی دنیوی لذات بہشت میں بدستور چھچھو تیاں اور مزے اڑا رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تف ہے اس زندگی پر کہ اپنے چیلے اور آسمانی باپ کے پوتے کا ساتھ نہ دیا اور ظالم افغانی بغدے سے اس افغانی مینڈھے کو حلال نہیں، حرام کروادیا۔

ناظرین کو غالباً یاد ہو گا کہ ہمارے نامہ نگار گزشتہ مرزائی نے ضمیمہ ۱۹۰۱ء میں اعلان دیا تھا کہ اگر قادیانی مرزا جی کابل کر اپنی بروز نبوت کی تبلیغ کریں، تو میں پچاس ہزار روپیہ دینے پر آمادہ ہوں۔ مرزا جی نے اس اعلان کو اپنے دل میں نقش کالحجر کر رکھا تھا اور موقع کے منتظر تھے۔ بالآخر یہ موقع ملا کہ ایک افغانی کو اپنا چیلا بنایا، اور بہت کچھ خیالی پلاؤ پکایا۔ مگر بجائے اس کے کہ افغانی ملا افغانستان میں مرزائی نبوت کی منادی کرتا ملک عدم میں جا منادی کی۔ وادریغا! واحسرتا!

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

ضمیمہ کی کرامت دیکھئے کہ اس نے جو پیشگوئی کی تھی کہ مرزا جی نہ افغانستان جا سکیں گے، نہ کسی ذریعہ سے وہ تبلیغ ضلالت میں کامیاب ہو سکیں گے، وہ پوری ہوئی۔

حوریان رقص کنان ساغر مستانہ زدند

مرزا جی اپنے کو مثیل مسیح کہتے ہیں، تو مناسب تھا کہ خود قتل ہو کر مرزائی امت کا کفارہ بنتے، نہ یہ کہ ایک افغانی کو اپنی بھینٹ چڑھاتے۔

آسمانی باپ بڑا چلتا پرزا ہے، لیکھرام کو تو بال بال بچایا اور جی کے بدلے ایک جی دے دیا۔ لیکن کیا ایک مینڈھا ان لاکھوں بھیڑوں کا کفارہ ہو سکتا ہے جن کو ظالم بھیڑیا چٹ کر گیا ہے۔

روان از خشم و شہوت در عذاب از بہر تن تا کے
دو گرگِ میش پرور را جگر خائے شباں بینی

مرزا جی نے اپنے چیلے کے قتل ہو جانے پر ایک کتاب سرالشہادتین شائع کی ہے جس میں امیر کابل کو پانی پی پی کر کوسا ہے، اور پیش گوئی کی ہے کہ یہ خون ناحق ضرور رنگ لائے گا، اور افغانستان کا تختہ الٹ جائے گا۔

کابل میں پچھلے دنوں ہیضہ کی وباء بہت سخت پھیلی تھی، اور ہزاروں آدمی ہلاک ہوئے تھے۔ مگر بدبختی سے افغانی ملا کا واقعہ اس وبا سے پہلے ہوا، ورنہ مرزا جی کو یہ کہنے کا اچھا موقع تھا کہ افغانیوں کو افغانی ملا کے خون ناحق کا بدلہ ملا کہ ایک خون کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوض آسمانی باپ نے ہزاروں کا خون پیا۔

لیکن اگر ان کو کچھ عقل اور سوجھ بوجھ ہے تو اب بھی کہہ سکتے ہیں کہ آسمانی باپ کو چونکہ اسکا علم تھا کہ میرا پوتا قتل ہوگا، لہذا افغانیوں کو پیشگی سزا دی گئی۔ ہاں آسمانی باپ چوک گیا کہ لیپا لک پر یہ کہد ینے کا الہام نہ کیا۔

آپ نے گورنمنٹ کے خوش کرنے کو جہاد کا پھر وہی راگ الاپا ہے کہ امیر کابل کو چونکہ اس امر کا اچھی طرح یہ یقین ہو گیا ہے کہ مرزا جہاد کا مخالف ہے اس لئے اس نے جھلاّ کر میرے چیلے کو قتل کرا دیا۔

جی بجا ہے، نہ صرف امیر کابل، بلکہ دنیا کے تیس کروڑ مسلمانوں کو آپ سے اسلئے مخالفت ہے کہ آپ جہاد کے مخالف ہیں۔

یہ عجیب امر ہے گورنمنٹ کو جہاد کے موافق اور آپ مخالف۔ وہ فساد اور بغاوت کے برپا ہونے پر خود جہاد کرتی ہے، اور اب سمالی لینڈ میں جہاد کر رہی ہے۔ کیا آپ نے باوصف امام الزمان ہونے کے کبھی گورنمنٹ میں امتناعی میموریل بھیجا ہے کہ بوئروں کو ٹرانسوال میں کیوں قتل کیا، اور اب سمالی ملا پر کیوں جہاد کر رہی ہے۔

یوں کہو کہ گنجے کو خدا ناخن نہ دے۔ اگر قابو ہوتا تو تمام علماء اسلام اور مشائخ عظام پر، جنہوں نے تکفیر کا فتویٰ دیا ہے اور دے رہے ہیں، آپ ضرور جہاد کرتے اور کسی کو زندہ نہ چھوڑتے۔ اور اب بھی ضرر رسانی کا کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا۔

مرزائی مقدمات شاہد ہیں، آپ کی تحریریں آپ کے ارادے کی شاہد ہیں کہ جو لوگ مجھ پر ایمان نہیں لاتے وہ واجب القتل ہیں۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ نہ صرف ۳۰ کروڑ مسلمان بلکہ تمام مذاہب والے جو آپ پر ایمان نہیں رکھتے، واجب القتل ہیں۔ یعنی اس قابل ہیں کہ ان پر جہاد کیا جائے۔

جہاد تو خود بدولت کی رگ و پے میں سمایا ہے اور مسلمانوں پر تہمت دھرتے ہیں کہ وہ جہاد پر تلے بیٹھے ہیں۔ کیا گورنمنٹ یہ منافقانہ پالیسی نہیں سمجھتی۔

برٹش عدالت میں ایک کیس بھی آپ کے خلاف ہوا، تو ہم دکھا دیں گے کہ آپ برٹش گورنمنٹ کے کیسے ہوا خواہ اور وفادار ہیں۔ خودغرضی کی مسیحیت وبروزیت ہے۔ جب کسی سے آپ کا مطلب نہیں نکلتا، یا کوئی آپ کے دعویٰ کی مخالفت کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کامیاب نہیں ہونے دیتا تو وہ واجب القتل ہے، اس میں کوئی ہو۔

ہم حیران ہیں کہ آپ کے پاس دو لاکھ والنٹئر ہیں اور تمام افغانستان واجب القتل ہے، تو کیوں کابل پر یورش نہیں کرتے ۔ یہ ہم ذمہ کرتے ہیں کہ گورنمنٹ سے ہر طرح کی اجازت دلوا دیں گے اور اس سے توپ گولہ وغیرہ سامان جنگ اور حکم جہاد قرار واقعی عطا کرا دیں گے۔ مگر آپ کسی طرح مرد میدان بنیں اور جہاد کا ارادہ پورا کریں ۔ گورنمنٹ کے حضور تو قادیانی مرزا جی اپنی بروزیت و مسیحیت کا دار و مدار جہاد کی مخالفت پر رکھتے ہیں، یعنی چونکہ میں جہاد کا مخالف ہوں اسلئے کہ مسیح موعود اور امام الزمان ہوں۔ اور مسلمانوں سے یہ کہتے ہیں کہ عیسی مسیح چونکہ دنیا میں وفات پا گئے، لہذا میں مسیح موعود ہوں۔ پس آپ کی مسیحیت و بروزیت کے مختلف وجوہ ہیں۔ حالانکہ انجیل کے سچے پیرو پادری وغیرہ بھی جہاد کے خلاف ہیں جن کا عمل عیسی مسیح کے اس حکم پر ہے کہ جو شخص تمہارے بائیں گال پر تھپڑ مارے دایاں گال بھی اس کے سامنے کر دو۔

بھلا راسخ الاعتقاد مسیحی جہاد کے کیوں مخالف نہ ہوں گے۔ ایسے اعتقاد کا ہر مسیحی مسیح موعود ہے۔

علی ہذا مسیح کی وفات کے جو لوگ قائل ہیں خصوصاً یہود وغیرہ یہ سب مسیح موعود ہیں۔

اور اگر آپ اس لئے مسیح موعود ہیں کہ آپ نے بروز (تناسخ) کیا ہے، تو ایک ایک ہندو جو تناسخ کا قائل ہے اور اسی ذریعے سے مکرر اور سہ کرر اور بار بار دنیا میں آتا ہے، مسیح موعود ہے۔

اور اگر آپ اس لئے مسیح موعود ہیں کہ آپ کے زمانہ میں طاعون آیا ہے، تو جب کبھی طاعون آیا ہے یا آئندہ آئے گا، اس زمانہ کا ایک ایک انسان مسیح موعود ہے۔

اور اگر آپ اس لئے مسیح موعود ہیں کہ **و اذا العشار عطلت** کے موافق اونٹنیاں بیکار ہو گئی ہیں، اور ان کو آپ کے دجالوں (ریلوں) نے بے کار کر دیا ہے، تو جس ملک میں اونٹنیاں نہیں ہیں، وہاں کے آپ مسیح موعود نہیں۔ حالانکہ آپ کا یہ دعوی ہے کہ میں امام الزمان اور مسیح الزمان ہوں۔

اور جس ملک میں ریلیں نہیں آپ وہاں کے بھی مسیح نہیں ۔ الغرض آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس کس حماقت کا اظہار کیا جائے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۳ جلد ۲۲ و ۲۴۔ص ۳۔۵)

مسئلہ معراج پر امروہی صاحب

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزائی اخبار الحکم میں محمد احسن امروہی نے ایک سوال در بارہ مسئلہ معراج قائم کر کے جواب دیا ہے، اور آنحضرت ﷺ کے جسمانی معراج سے انکار کیا ہے۔

کیونکہ یہ مسئلہ جمہور علماء اسلام کے نزدیک معجزات وخوارق عادات سے ہے اور مرزائی مذہب میں لاز آف نیچر کے خلاف کچھ نہیں ہوسکتا، یعنی نقض قانون قدرت محال ہے۔ ہاں مرزا جی کے خوارق اور حرکات اور سکنات میں نقض فطرت جائز اور واقع ہے اور حضرت عیسی مسیح اور دیگر انبیاء علی نبینا علیهم الصلوة و السلام سے ایک معجزہ بھی صادر نہیں ہوا، نہ انہوں نے کسی مردے کو زندہ کیا۔ مرزا جی نے کئی مردے زندہ کئے۔ اور پیش گوئیوں میں تو آپ عالم الغیب ہیں، صرف ہلاکت کی پیش گوئیوں میں۔ الغرض مرزا صاحب معجزات کی مشین اور خوارق عادت کے پتلے ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کی غزل کا مقطع یہ ہے کہ آیت:

سبحان الذی اسری بعبده لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الا قصی (الاسرا۔ ۱)

کے موردان کے بروزی (مرزا غلام احمد) صاحب ہیں، اور مسجد اقصی سے مراد مسجد قادیان ہے۔ اور انیسویں صدی میں یہ معراج آپ ہی کو حاصل ہوئی ہے۔

ہم کو مولوی محمد احسن امروہی صاحب کی اس لغویات ..اور خوش آمد پر غصہ بھی آتا ہے اور ہنسی بھی۔ غصہ تو اسلئے کہ کلام مجید کے محمل ومعانی کو مسخ کیا، اور الحاد کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ اور ہنسی اس لئے کہ مسجد اقصی سے تو مسجد قادیان مراد لی گئی، مگر مسجد حرام سے کون سی مراد لی گئی۔ مولوی محمد احسن امروہی صاحب اسکا جواب دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم، امروہی صاحب نے اپنے آقا اورخداوندنعمت کی بروزیت کا مرتبہ بالکل گھٹا دیا۔ بھلا مسجد قادیان کے مقابلے میں مسجد الحرام اور مسجد الاقصیٰ کیا چیز ہیں۔

اب تو بروزی صاحب (یعنی مرزا قادیانی) پر یہی الہام ہوا ہے کہ دنیا کی مسجدوں کی عظمت قادیان کی مسجد کے مقابلہ میں منسوخ ہوگئی، جس طرح تمام نبوتیں مرزائی نبوت کے مقابلے میں منسوخ ہوگئیں، ورنہ کوئی وجہ نہ تھی کہ قادیانی مرزا جی اپنے چیلوں کو حرمین شریفین سے روکتے۔

پس آیت بالا نے تو مرزا جی کی شان کو بالکل گھن لگا دیا، اور منارے کی تعمیر کو ڈھا دیا جو مسجد حرام اور مسجد اقصیٰ کی شان وشکوہ کم کرنے کو قائم کیا جائے گا۔ لیکن یاد رہے کہ یہ تعمیر خیالی ہے اور پوری ہو بھی گئی، تو بروزی کی وفات کے بعد۔

سوم، مرزا جی جو تفسیر دانی اور علم وفضل کے مدعی ہیں ذرا فن بلاغت کے متعلق ہم کو اس سوال کا جواب دیں کہ سبحا ن الذی اسری بعبده لیلاً میں خود اسراء کے لغوی معنی: بشب رفتن ہیں، پھر لیلاً کیوں فرمایا گیا۔

ہم کو یقین نہیں کہ آپ کو قاعدہ تجرید جاری کرنے کا سلیقہ ہو۔ اگر کسی سے پوچھ پچھ کر آپ نے بتایا بھی تو ہم یہ پوچھیں گے کہ اس مقام پر تجرید کی کیوں ضرورت ہوئی۔

اور جب کہ آپ فرماتے ہیں کہ:

لیلاً کہا، نہاراً کیوں نہ کہا،

تو اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ کو تجرید کا قاعدہ درحقیقت معلوم ہی نہیں۔
شائد حکیم الامت المرزائیہ (نورالدین بھیروی) کو معلوم ہو۔

اچھا انہیں سے پوچھ کر اخبار الحکم قادیان میں جواب دیجئے۔ دو ہفتہ کی مہلت ہے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۳ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۵۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی جماعت

مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں کہ جس جماعت کی نسبت نصوص قطعیہ سے مظفر اور منصور ہونا ثابت ہوتا ہے، وہ یہی جماعت احمدیہ (مرزائیہ محدثہ) ہے جسکے لئے حدیث نسائی باب غزوۃ الہند میں یہ بشارت موجود ہے:

عصا بتا ن احرز هما الله من النا ر عصابة تغزو الهند و عصابة تكو ن مع عيسى بن مر يم

مولانا احمد حسن شوکت فرماتے ہیں:

معلوم نہیں محمد احسن امروہی صاحب کو کیا ہو گیا ہے کہ اپنے ہاتھوں اپنی جڑ کھود رہے ہیں اور بروزی کے حق میں کانٹے بو رہے ہیں۔

بروزی کو تو غزوہ اور جہاد کے نام سے لرزہ چڑھتا ہے، اور وہ اپنی بعثت و نبوت کی یہی علت غائی اور لم قرار دیتا ہے کہ میں مسلمانوں کو جہاد سے روکنے آیا ہوں اور آپ وہ حدیث پیش کرتے ہیں جس سے مرزا جی اور ان کی جماعت پر ہندوستان میں جہاد فرض ہوتا ہے۔

معلوم نہیں کیا دیر ہے۔ دو لاکھ مرزائی مجاہدین تو موجود ہیں۔ کیوں ہندوستان میں جہاد نہیں کیا جاتا، تاکہ مرزا جی کی نبوت جو ہندوستان میں جہاد کرنے پر موقوف ہے، ثابت ہو۔

پھر حدیث میں دو گروہ بیان کئے گئے ہیں یعنی عصا به تغزو الهند و عصا بة تكو ن مع عيسى بن مر يم ۔ یہ دونوں گروہ جدے جدے ہیں۔ ایک کو دوسرے سے کوئی تعلق نہیں۔ یعنی ایک وہ گروہ جو ہندوستان پر جہاد کرے گا، اور دوسرا وہ گروہ جو حضرت عیسی بن مریم کے ساتھ ہوگا۔ اور یہ ہو نہیں سکتا کہ دونوں ایک گروہ ہوں۔ کیونکہ حدیث میں عصابہ دو جگہ صاف موجود ہے، مگر محمد احسن امروہی صاحب نے دونوں کو ایک کر دیا ہے۔ یہ آپ کی دیانت ہے۔

تعجب ہے کہ ہند میں جہاد کرنے والا گروہ تو ابھی تک پیدا نہیں ہوا، اور مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ کودا۔ پہلے آپ جہاد کریں پھر اپنے بروزی کو مسیح بنائیں۔

اور اگر آپ کا گروہ صرف جہاد کرنے والا ہے، تو حضرت مسیح کو ابھی تک طاق نسیاں پر سمجھئے۔

دوم، ذرا ایمان سے اپنے بروزی کی قسم کھا کر کہو کہ وہ مسیح بن مریم ہے۔ وہ تو مسیح بن مریم کو مارتا ہے، یعنی اس کی وفات کا قائل ہے، ورنہ وہ مسیح موعود نہیں ہوسکتا۔ مگر آپ نے جو حدیث پیش کی ہے اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح بن مریم زندہ ہے جو دوبارہ آئے گا، اور ایک گروہ اس کے ساتھ ہوگا۔

اب فرمایئے یہ حدیث آپ کے بروزی کے حق میں مفید ہے یا مضر۔ پھانسی سے کم ہے یا سوا۔ وہ تو حضرت عیسی مسیح کی وفات پر بڑے بڑے دلائل چھانٹتا ہے اور آپ کے عندیئے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی بن مریم زندہ ہیں۔ آپ جیسے گھر کے بھیدی ہوں تو لنکا نہ ڈھئے اور اس کی اینٹ سے اینٹ کیوں نہ ماری جائے۔ حق نمک ادا کرنے والے حلال خور ایسے ہی ہوتے ہیں۔ واہ شاباش۔

آپ نے دوسری حدیث یہ پیش کی ہے:

كيف تهلك امة انا اولها و المهدى وسطها و المسيح آخرها و لكن بين ذلك فيج اعوج ليسو منى و لا انا بينهم ـ (رواه رزين ، كذا فى المشكوة)۔

اس حدیث پر بھی آپ کو تھپڑوں سے اپنے گال کلال کی طرح لال کرنے پڑیں گے۔

ذرا ملاحظہ فرمایئے کہ مخبر صادق ﷺ نے تین زمانوں کی خبری ہے۔ ایک آپ ﷺ کا زمانہ، دوسرا حضرت مہدی کا، تیسرا مسیح علیہ السلام کا۔

یہ تینوں زمانے مختلف ہیں ۔لیکن افسوس ہے مولوی محمد احسن امروہی صاحب نے پھر ایسی حدیث پیش کی جو ان کے بروزی کی شان اور دعوی کے بالکل خلاف ہے۔ حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مہدی کا زمانہ اور ہے، اور حضرت عیسی مسیح کا اور۔ ورنہ تین طبقات ثابت نہ ہوں گے اور امت ہلاک ہو جائے گی کیونکہ یہ مسلمہ قاعدہ ہے کہ اگر کسی کل کا ایک جزء بھی منتفی ہو جاتا ہے، تو کل من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیث الکل کا انتفاء لازم ہے۔

اب سنئے قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ میں مہدی بھی ہوں اور عیسیٰ بھی۔ اور حدیث بالا یہ کہتی ہے کہ حضرت عیسیٰ اور ہے اور حضرت مہدی اور۔

حدیث تو جھوٹی ہو نہیں سکتی کیونکہ سنداً پیش کی ہے۔ ہاں بروزی صاحب ہی جھوٹے ہوں گے، اور وہ بھی ماشاء اللہ خود محمد احسن امروہی صاحب کے قول سے۔

اب مرزائیوں کو یہ کہنے کا ضرور موقع ملے گا کہ:

ناؤ کس نے ڈبوئی، خواج خضر نے۔

جو کچھ ہم لکھ رہے ہیں اور آئندہ لکھیں گے خدا کرے آپ اس کو سمجھیں کیونکہ یہ ذرا دقیق اور پہلو دار باتیں ہیں جو معارضۃ القلب سے متعلق ہیں۔ اور ہم کو خوب معلوم ہے کہ آپ جس طرح دیگر علوم وفنون سے عاری ہیں، اسی طرح فن مناظرہ اور اسکے اصول وقواعد سے بھی نابلد ہیں۔ ورنہ غیر ممکن تھا کہ آپ ایسی حدیثیں پیش کرتے جو خود بروزی نبی کے دعوی کا استیصال کرتیں۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ آنحضرت ﷺ سے ۱۳ سو برس کے بعد قادیانی مرزا جی اولاً مہدی ہوئے، اور آخر میں مسیح ہو گئے، تو بین ذلك فیج اعوج کو کیا کیجئے گا۔ یعنی مہدی اور عیسیٰ کے مابین ایک گروہ شاطر، کجرو، وگمراہ ہوگا۔ تو یہ ماشاء اللہ آپ ہی کا گروہ ہوا۔ مبارک!

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

مرزا جی نے جو اپنے کو مہدی اور عیسیٰ دونوں کا برزخ بنایا ہے، تو لوگ اس کی لم سے بہت کم واقف ہوں گے۔ کیا معنی کہ آج تک مہدی تو بہت سے پیدا ہو چکے ہیں مگر مسیح ایک بھی پیدا نہیں ہوا، اور نہ کسی مہدی کاذب نے یہ دعوی کیا کہ میں مسیح بھی ہوں۔ پس مرزا جی مسیح اور مہدی بن کر اپنے ہم پیشہ مہدیان کاذب کو جھٹلاتے ہیں۔ لیکن ان کی بدقسمتی سے ان دنوں دو مسیح بھی پیدا ہو گئے۔ ایک انگلستان میں مسٹر پگٹ دوسرا فرانس میں ڈاکٹر ڈوئی۔ یہ دونوں بھوت کی طرح مرزا جی کو نظر آرہے ہیں اور مرزا جی بڑی حسرت سے مومن کا یہ شعر پڑھ رہے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچے وہ لوگ مرتبہ کو کہ مجھے
شکوہء بخت نا رسا نہ رہا

مرزا جی نے اپنے دعوی پر ایک موضوع حدیث پیش کی ہے کہ لا مھدی الا عیسی ۔ یہ حدیث مذکورہ بالا حدیث کی معارض ہے۔ اور صحیح ہو بھی تو مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر ڈوئی اپنے دعوی کے ثبوت میں پیش کر سکتے ہیں کہ مہدی کوئی نہ آئے گا البتہ عیسی آئے گا۔ یعنی جس کو تم مہدی سمجھے ہوئے ہو، وہ عیسی ہے، مہدی کا کوئی وجود نہیں ۔ اس سے لازم آیا کہ جو شخص یہ کہے کہ میں مہدی بھی ہوں اور عیسی بھی ، وہ جھوٹا ہے، مفتری ہے، بدمعاش ہے، جعل ساز ہے۔

جناب من! آپ خفا نہ ہوں تو کچھ عرض کروں۔ ابتداء سے لے کر اب تک جس قدر مہدی اور مسیح پیدا ہوئے ، یہ سب دجالون کذابون اور دجالون ثلاثون تھے اور ہیں، جن کا انجام دنیا نے دیکھ لیا اور مرزا جی کا انجام بھی دنیا دیکھ لے گی۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۳ جلد ۲۲ و ۲۴ ۔ص ۶۔۸)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۴ جلد ۲۲ و ۲۴

مرزا کے کابلی مرید کی حرام موت، نہ کہ شہادت

(منقول از، رسالہ اشاعۃ القرآن)

قادیانی مرزا جی کی ایک کتاب تذکرۃ الشہادتین مطبوعہ ماہ اکتوبر ۱۹۰۳ء ہمیں (یعنی مولوی عبداللہ چکڑالوی کو ، جن کا یہ مضمون ہے۔ بہاء) ۲۰ دسمبر ۱۹۰۳ء کو ملی ۔ اس میں آپ اپنے دو اشخاص مولوی عبداللطیف اور میاں عبدالرحمٰن ساکن خوست علاقہ حدود کابل کی موت کا حال لکھتے ہیں جو بقول آپ کے احمدی یعنی مرزا صاحب موصوف کے مرید تھے ۔ ان میں مولوی عبداللطیف کی موت کے متعلق آپ نے بہت تفصیل سے لکھا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا ہم بھی انہیں کے متعلق لکھنا چاہتے ہیں۔

اس مرید کے جو حالات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھے ہیں اور جس سے آپ نے ان کو زمرہ شہداء میں داخل ہونے کا گمان کیا ہے، ان کو فرضاً صحیح بھی تسلیم کر کے، اگر قرآن شریف کے سامنے پیش کیا جائے تو وہ صاف حکم دے گا کہ یہ شخص حرام موت سے مرا ہے۔ اس نے اپنے خالق کے حکم کا خلاف کیا ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

واضح ہو کہ کسی کی شہادت یا حرام موت سے ہمیں کوئی تعلق نہیں۔ ہماری بلا سے کوئی مرے یا جیئے۔ ہمارا مقصود صرف اشاعت و تبلیغ قرآن مجید ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے عبداللطیف کو شہید کہنے میں از روئے قرآن کریم غلطی اور ایک مسئلہ میں غلط بیانی کی ہے۔ آیات قرآن مجید پر ہمارا یہ اعتقاد ہے کہ اگر کسی مومن کو کوئی ظالم کافر مجبور کرے کہ تم اس ایمان و دین سے پھر جاؤ، ورنہ تم کو قتل کیا جائے گا، تو اس کو اپنے دل میں ایمان پر قائم رہنا چاہیے، لیکن زبان سے ایمان کا انکار کر دینا چاہیے، تاکہ وہ قتل سے بچ جائے۔ کیونکہ انسانی وجود اللہ کی نعمت اور امانت ہے، اور اللہ کا حکم ہے کہ ایسے جبر و ظلم کے موقع پر زبان سے ایمان کا انکار کر کے اس نعمت کو بچالے۔

مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ مولوی عبداللطیف جب قادیان سے رخصت ہوکر، اور حج کا ارادہ ملتوی رکھ کر، جس کے واسطے ان کو امیر صاحب کابل نے علاوہ اجازت دینے کے روپیہ بھی دیا تھا، واپس کابل پہنچے، اور امیر صاحب کو اس حال پر آگاہی ہوئی کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہوگئے ہیں، اور حج کو نہیں گئے، تو مولوی عبداللطیف صاحب قید کئے گئے، اور چار ماہ تک سخت قید میں رہے۔

اس عرصہ دراز میں باوجودیکہ امیر صاحب کابل نے ان کو قید و قتل سے بچانے کے وعدہ پر بارہا کہا کہ تم قادیانی سے توبہ کرو، مگر مولوی صاحب کا امیر صاحب کابل کے سامنے یہی جواب تھا کہ میں اس شخص سے ہرگز توبہ نہ کروں گا۔ میں اپنے عقیدہ کے خلاف اظہار نہ کرونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے وہ قاضی صاحب کے حکم سے قتل کر دیا گیا۔ اور آخری وقت میں بھی امیر صاحب کابل نے اسے سمجھایا، مگر وہ باز نہ آیا۔

اس موت کو مرزا صاحب قادیانی بڑے فخر سے شہادت لکھتے ہیں اور مقتول کو زمرہ شہداء میں شمار کرتے ہیں، اور اپنی جماعت کے لئے ایک نیک نمونہ بتلاتے ہیں۔

اگر یہ واقعات صحیح اور درست ہوں، اور مرزا صاحب قادیانی بھی فرضاً سچے مسیح موعود اور رسول اور نبی اور ملہم ہوں، تاہم عبداللطیف حرام موت سے مرا ہے۔ اور عبداللطیف نے اپنے ایمان پر اصرار کرنے میں قرآن مجید کا خلاف کیا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے اس حرام موت کو شہادت لکھا ہے اور اس شخص کو ان آیات کا مصداق تحریر کیا ہے جو شہداء کے حق میں وارد ہیں، اور خدا پر افتراء کیا ہے۔ اور آئندہ کے لئے لوگوں کو اس حرام موت سے مرنے کی ترغیب دی ہے، حالانکہ ہرگز ایسی ملعون موت شہادت نہیں ہوتی۔

تمام قرآن مجید کا لب لباب و مقصود صرف فطرۃ اللہ کی محافظت و نگہبانی ہے۔ یعنی جو وجود اللہ تعالی پیدا کرتا ہے، اس کو برحال و برقرار رکھنا اور فطرت اللہ، خلق اللہ، نعمت اللہ، امانت اللہ سے تعبیر کر کے اس کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ اور اسکو خراب و برباد کرنے کی سخت ممانعت کی ہے۔ چنانچہ آیت ذیل میں وجود کو فطرت سے تعبیر کر کے اس کی حفاظت و رعایت کا امر کیا ہے

فطرة اللّٰه الّتی فطر النّاس علیها لا تبدیل لخلق اللّٰه ذلك الدّین القیّم و لکنّ اکثر النّاس لایعلمون ۔ (الروم:۳۰)۔

(ترجمہ: اللہ کی اس فطرت یعنی پیدا کردہ حالت کی نگہبانی کیا کرو جس پر اللہ تعالی تمام جن و انس کو پیدا کرتا ہے۔ اللہ کی اس خلقت یعنی فطرت کو خراب و ہلاک کرنا جائز نہیں یہی پکا دین اسلام ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے)

خلاصہ اس آیت کا یہ ہے کہ فطرت اللہ و خلق اللہ یعنی اپنے وجود کو نگاہ رکھنا پکا دین ہے۔ جو شخص اس حکم کی نافرمانی کرے وہ دین اسلام سے خارج ہے۔

دوسری جگہ اللہ تعالی وجود کو خلق اللہ سے تعبیر کر کے، اس کی محافظت کی تعلیم کرتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولا ضلّنّھم ولآ مر نّھم فلیبتّکنّ آ ذا ن الا نعام ولآ مر نّھم فلیغیّرنّ خلق اللہ و من یتّخذِ الشّیطا ن و لیّاً من دو ن اللہ فقد خسِر خسراناً مبیناً ۔(النساء:۱۱۹)(ترجمہ: ہر شیطان بزبان حال کہتا رہتا ہے کہ میں ان کو ضرور ہی بہکاؤں گا، اور ان کو امیدیں بھی ضرور دلاؤنگا، اور ان کو سمجھاؤں گا۔ تو وہ میری ہدایت کے مطابق غیر اللہ کی نیاز کے جانوروں کے کان بھی ضرور چیرا کریں گے۔ اور ان کو سمجھاؤنگا تو ضرور فطرت اللہ کو برباد کردیں گے۔ اور جو شخص خدا کے سوا شیطان کو دوست بنائے، تو وہ صریح گھاٹے میں آ گیا)۔

اس آیت میں خلق اللہ کی حفاظت نہ کرنے والے کو متبع شیطان اور بھاری خسارہ پانے والا فرمایا گیا ہے۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالی نے وجود کو امانت اللہ سے تعبیر کرکے اس کی حفاظت کی تاکید کی ہے:

انّا عر ضنا ا لامانۃ علی السّما وات و الا ر ض و الجبال فابین ان یّحملنھا و حملھا الا نسان انّہ کان ظلمو ماً جھو لاً ۔ لیعذّب اللہ المنافقین و المنا فقا ت و المشر کین و المشر کا ت و یتوب اللہ علی المو منین و المو منا ت و کا ن اللہ غفوراً رحیماً ۔(الاحزاب:۷۲۔۷۳)۔(ترجمہ۔ تحقیق ہم جنس سماوات (یعنی جملہ مخلوقات علوی) اور جنس زمین (یعنی تمام مخلوقات سفلی) کو اور جنس پہاڑ (یعنی سب مخلوقات ملصقہ بزمین، مثلاً اشجار و نخل وغیرہ کو) اپنی امانت (یعنی ان کو وجود) عطا کرتے ہیں۔ پس ان تمام اشیاء نے ہماری دی ہوئی امانت کی نگہبانی کو قبول نہ کیا (یعنی ان کی طبعی استعدادیں اور حالتیں اس نگہبانی کرنے کی قابلیت نہیں رکھتیں) اور جنس انسان (یعنی ذوی العقول یعنی ملائکہ جن و انسان) نے اس نگہبانی کو قبول کیا۔ اس لئے تحقیق (جو شخص امانت اللہ یعنی اللہ کے دیئے ہوئے وجود کی حفاظت و رعایت باوجود استطاعت کے نہیں کرتا) وہ ظلوم (یعنی اللہ کی امانت کی حق تلفی کرنے والا) ہو جاتا ہے اور (جو کتاب اللہ کی تعلیم سے بے خبر ہے) وہ جھول بن جاتا ہے، آخر اللہ تعالی ایسے منافقوں اور مشرکوں کو عذاب جہنم میں ڈالے گا)۔

الم تر الی الّذین بدّلوا نعمۃ اللّہ کفراً و احلّوا قو مھم دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البوار ۔ جھنّم یصلو نھا و بئس القرار ۔(ابراہیم:۲۸۔۲۹)

(ترجمہ: کیا تو ان لوگوں کے حال نہیں دیکھ رہا کہ جو (خود بھی) شکر نعمت اللہ کی کفران نعمت کرتے ہیں اور اپنی قوم کا (بھی) بھاری ہلاکت یعنی دوزخ کی جگہ ٹھکانہ بناتے ہیں اس میں وہ بھنتے جلتے رہیں گے اور وہ ان کے لئے برا ٹھکانہ ہے)۔

ان آیات میں اللہ تعالی، نعمت اللہ، یعنی اپنے دیئے ہوئے وجود کو ضائع و برباد کرنے والے کو کافر جہنمی فرماتا ہے۔

ولا تلقوا با یدیکم الی التّھلکة ۔(البقرۃ:۱۹۵)۔

(ترجمہ: اور اپنی جان کو ہرگز ہرگز کسی طرح ہلاکت میں نہ ڈالو)۔

اس آیت میں اپنے وجود کو ہلاکت میں ڈالنے کی سخت نہی ہے۔

ان تمام آیات کا خلاصہ یہ ہے کہ اپنے وجود کو محفوظ وسلامت رکھنا فرض ہے اور اس کو ہلاک کرنا کفر وعصیان۔

اب ہم یہ ثابت کریں گے کہ اس وجود کو ہلاکت سے بچانے کیلئے پروردگار نے محرمات کو اضطرار کی حالت میں حلال کر دیا ہے غیر باغ و لا عادٍ۔ اور ہر قسم کی حرام چیزوں کو بے اختیاری کی حالت میں کھانا ضروری بیان کیا ہے۔

ایک جگہ اللہ تعالی نے مندرجہ ذیل محرمات بیان کئے ہیں:

اللہ کے ساتھ شرک کرنا،

والدین پر احسان نہ کرنا،

اپنی اولاد کو قتل کرنا،

فواحش (یعنی زنا لواطت چوری راہ زنی وغیرہ تمام متعدی گناہ) اور خون کرنا،

اور ناحق یتیم کا مال کھانا،

اور وزن و ماپ کو پورا نہ کرنا،

اور انصاف کی بات نہ کرنا،

اور اللہ کے وعدوں کا خلاف کرنا۔

دیکھو:

قل تعالوا اتل ما حرّم ربّکم علیکم الّا تشرکوا به شیئاً و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالوا لدین ا حسا ناً و لا تقتلوا او لا د کم من املاق نحن نرزقکم و ایّا هم و لا تقر بوا الفوا حش ما ظهر منها و ما بطن ، و لا تقتلوا النّفس الّتی حرّ م اللّٰه ا لّا با لحقّ ذ لکم وصّا کم به لعلّکم تعقلو ن ۔ و لا تقر بوا ما ل الیتیم ا لّا بالّتی هی ا حسن حتّی یبلغ اشدّه و او فوا الکیل و المیزا ن بالقسط لا نکلّف نفساً ا لّا وسعها و اذا قلتم فا عدلوا و لو کا ن ذا قربی و بعهد اللّٰه اوفوا۔ ذلکم و صّاکم به لعلکم تذکرون۔

(الانعام:۱۵۱۔۱۵۲)

دوسری جگہ: رگوں کا لہو، اور گوشت خنزیر، اور نیاز غیر اللہ، اور جو گلا گھونٹ کر مارا گیا ہو، اور جو چوٹ سے یا گر کر یا سینگ لگ کر مرا ہو، اور جس کو درندوں نے کھا لیا ہو، اور جو چڑھاوا کسی استھان پر ذبح کیا گیا ہے۔ وغیرہ۔ ان تمام چیزوں کو اللہ تعالی نے حرام فرمایا ہے۔ دیکھو

حرّ مت علیکم المیتة و الدّم و لحم الخنز یر و ما ا هِلّ لغیر اللّٰه به ۔ و المنخنقة و المو قوذة و المتر دیّة و النّطیحه و ما اکل السّبع ا لّا ما ذکّیتم و ما ذبح علی النّصب و ان تستقسموا با لا ز لا م ۔ ذ لکم فسق ۔ (المائدۃ۔۳)۔

اوران کے علاوہ سود کی حرمت بھی بیان کی ہے۔ دیکھو:

و احلّ اللّٰه البیع و حرّم الرّ بوا ۔ (البقرۃ:۲۷۵)

ایسا ہی اکثر مقامات پر بہت سی چیزوں کی حرمت قرآن مجید میں آئی ہے۔ خوف طوالت سے صرف چند مقامات بطور مشت نمونہ خروار بیان کئے ہیں۔

الغرض قرآن مجید میں جس قدر محرمات بیان ہوئے شروع سے آخر تک ان تمام محرمات کی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہے:

و قد فصّل لکم ما حرّم علیکم الّا ما اضطرر تم الیه و انّ کثیراً لیضِلّو ن بغیر علمٍ با هواء هم بغیر علم انّ ر بك هو اعلم بالمعتدین ۔ (الا نعا م : ۱۱۹)۔ (ترجمہ: اور تحقیق اللہ نے جو چیزیں تم پر حرام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، وہ تمام کھول کر (قرآن مجید میں) تمہارے واسطے بیان کر دی ہیں (ان سے بچو)، مگر جس حرام چیز کی طرف تم مضطر و مجبور کئے جاؤ۔ وہ تمہارے لئے اس وقت حلال ہے۔ لیکن تحقیق نا دانی کہ قرآن کے باعث بہت لوگ اپنے نفسوں کو اور اپنی قوم کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔ اللہ ایسے حد سے گذرنے والوں کے حال خوب جانتا ہے)۔

اے ہوش سے کام لینے والو! غور کرو اور سوچو کہ تمام محرمات قرآن مجید اضطراری حالت میں حلال ہو جاتے ہیں اور کیوں ؟ صرف اس واسطے کہ انسان اپنے وجود کو ہلاک ہونے سے بچا لے، کیونکہ انسان اپنے وجود کا خود مالک نہیں، بلکہ وہ خدا کی امانت ہے۔ اور مالک کا حکم آپ نے سن لیا ہے کہ وہ حفاظت ہی کا حکم دیتا ہے۔ تمام محرمات مجبوری کی حالت میں حلال کر دیئے ہیں کہ انسان اپنے وجود کو ہلاک نہ کرے اور جملہ محرمات کا مرتکب ضرور ہو جائے۔

پس اس حکم کا خلاف کرنے والا، یعنی محرمات کو مضطری کی حالت میں بھی حرام جاننے والا، اور اپنے وجود کو ہلاک کرنے والا، آیت

و لا تلقوا با يد يكم الى التّهلكة

کا نافرمان و باغی اور

وان كثيراً ليضلون با هواء هم بغير علم

کا پورا پورا مصداق، اور اللہ کی حدوں کو توڑنے والا ہے۔

پس جب کہ محرمات ابدی سے بوقت اضطرار وجود کو سلامت رکھنے کے لئے پرہیز کرنا ناجائز ہے، تو مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے سے بوقت مجبوری انکار ظاہراً نہ کرنا، اور آپ کی جھوٹی رسالت و نبوت و محدثیت و امامت سے توبہ کا حرف زبان سے بھی اظہار نہ کرنا، اور اپنی جان کو قتل کرا دینا، آیت

و لا تلقوا بايد يكم الى التّهلكة

کی مخالفت کرنا، اور

الّا ما ا ضطررتم

کو بالائے طاق رکھ دینا، اور

انّ ر بّك هو اعلم بالمعتدين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو پس پشت ڈال دینا ہے۔ یہ کتاب اللہ سے سراسر ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اور ایسا شخص ہرگز شہید کہلانے کا مستحق نہیں جب کہ بوجہ مخالفت کتاب اللہ حرام موت سے مرا ہے۔

اے حرام موت سے مرنے والے کو شہید لکھنے والے، اور بندگان خدا کو ایسی موت پر ترغیب وتحریص دینے والے، اپنے کئے اور کہے سے باز آ۔ اور توبہ کا اشتہار دے۔ ورنہ آخرت میں سزا لے گا، اور اس دن تیرا پچھتانا کچھ کام نہ آئے گا۔

من کفر با للہ من بعد ایما نہ الّا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالایمان و لکن من شرح با لکفر صدراً فعلیھم غضب من اللہ و لھم عذاب عظیم (النحل:۱۰۶)۔ (ترجمہ: جو شخص کتاب اللہ سے اس کو ماننے کے بعد انکار کرے، سوائے اس شخص کے جو مجبور کیا جاوے، اور اس کا دل مطمئن بالا یمان ہو، لیکن جو شخص خوش دلی سے کفر کرے، تو ایسے لوگوں پر خدا کا غضب اور ان کے لئے عذاب عظیم مقرر ہے)

اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ جو شخص خوش دلی سے کتاب اللہ سے انکار کرے، اس کے لئے تو عذاب عظیم اور خدا کا غضب ہے۔ مگر جو شخص مجبوری سے کرے تو اس کو کچھ بھی مواخذہ نہیں، کیونکہ ایسی حالت میں ایسا کرنا فرض ہے۔

پس جو شخص مجبوری کی حالت میں کلمہ کفر نہ کہے، اور اپنی جان کو ہلاک کر دے، وہ خدا کا نافرمان ہے اور اس نے اللہ کی امانت میں خیانت کی اور آیت و لا تلقوا با یدیکم الی التھلکۃ کا باغی وفاسق ہے معاذ اللہ حاشا للہ

اللہ تعالی نے قرآن مجید کی آیات سے انکار اور استہزاء کرنے والوں کے پاس بیٹھنے سے منع کیا ہے کہ ایسا کرنے سے تم بھی ان جیسے بن جاؤ گے۔ دیکھو

و قد نزّل علیکم فی الکتا ب ان اذا سمِعتم آیات اللہ یکفر بھا و یستھزء بھا فلا تقعدوا معھم حتّی یخوضوا فی حدیثٍ غیرہ انکم اذاً مّثلھم انّ اللہ جامع المنا فقین و الکا فرین فی جھنّم جمیعاً۔ (النساء: ۱۴۰)

اور ایسا ہی کتاب اللہ کی تکذیب وتوہین کرنے والے کے ساتھ محبت کرنے سے سخت منع کیا ہے۔ اور ایسا کرنے والوں کو ایمان سے خارج بتایا ہے۔ کما قال:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا تجد قوماً یؤمنو ن با لله و الیو م الآ خر یوادّو ن من حا دّ اللّه و رسو له ۔(المجادلۃ:۲۲) اور

لا یتّخذ المؤ منو ن الکا فرین او لیا ء من دو ن المؤ منین ومن یفعل ذا لك فلیس من اللّه فی شیء ...الآیۃ ۔(آل عمران:۲۸)

پھر باوجود ایسی سخت ممانعت کے فرمایا:

الّا ان تتّقوا منهم تقاه و یحذّ ر کم الله نفسه و الی الله المصیر

(آل عمران:۲۸) (ترجمہ: مگر کافروں (کے اکراہ وظلم) سے بچنے کے لئے ان سے بظاہر محبت رکھو (تاکہ امانت اللہ محفوظ رہے) اور (اس کا خلاف نہ کرو) اللہ تم کو اپنے عذاب سے ڈراتا ہے اور تم کو اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے)۔

ان آیات میں کافروں کے ظلم وایذاء سے بچنے کے لئے ان سے بظاہر محبت رکھنے کی اجازت دی گئی ہے کیونکہ اس کی امانت یعنی وجود کو نگاہ رکھنا فرض ہے۔ پس جو شخص اس کا خلاف کرے گا ، وہ اپنے کو ہلاکت میں ڈالے گا۔ ایسے شخص کو زمرہ شہداء میں تصور کرنا سراسر غلطی ہے۔ اگر عمداً ہے تو کفر وشقاوت ہے۔

میں اخیر میں مرزا صاحب کی خدمت میں دوستانہ عرض کرتا ہوں کہ:

اے قرآن کی مخالفت کرنے والے، اور لوگوں کو حرام موت پر برانگیختہ کرنے والے! میں تجھے دوبارہ نصیحت دیتا ہوں کہ ہمدردی انسانی سے تجھے کہتا ہوں کہ تو نے اس امر میں جو کچھ لکھا ہے، بہت برا لکھا ہے۔ اور اس سے تیرے جو مرید آئندہ حرام موت سے مریں گے، نہ صرف ان پر عذاب ہوگا بلکہ اس کا تجھ پر بھی بوجھ ڈالا جائے گا۔...تیرا بہت برا حشر ہوگا۔ اور بموجب و من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها (النساء:۸۵)

اس کرتوت سے تیرا بہت سا نامہ اعمال سیاہ ہوگیا۔

میں مکرر کہتا ہوں کہ تو اس سے توبہ کر اور آیت

ا لّا الّذین تا بوا و ا صلحوا و بیّنوا فا و لٓئك الذین اتوب علیهم۔ و انا التّوا ب الرّ حیم(البقرة:۱۶۰)

کا مصداق بن جا، ورنہ تیرا کیا، تیرے کام آئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ماعلینا الا البلاغ

اخیر میں مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں سے بھی نصیحۃً گزارش ہے کہ اے مرزا صاحب کے معتقد دوستو! تم مرزا کے اس قول کی ہرگز ہرگز اتباع نہ کرنا، اور وہ ہزار دفعہ اس حرام موت کو تمہارے لئے نمونہ نیک پیش کرے، مگر تم اسے خراب تر نمونہ یقین کرنا۔ ورنہ یاد رکھو کہ خدا کی مخالفت کرنے سے مرزا صاحب تمہارے کچھ کام نہ آئیں گے اور آپ اکیلے خدا کے حضور مجرم ہو کر جائیں گے۔

و لقد جئتمونا فرادی کما خلقناکم اوّل مرۃ ۔(الانعام:۹۴)۔

اور پھر: انّه من یّات ربّه مجرماً فانّ له جهنم لا یموت فیها و لا یحیی ۔(طہ۔۷۴)

واضح ہو کہ مفتیان کابل نے جو عبداللطیف کے قتل کا فتوی دیا ہے، اس کی نسبت ہم آئندہ لکھیں گے جس میں ان کی بھی سخت غلطی ظاہر کی جائے گی۔ ان شاء اللہ تعالی (اگرچہ مولانا احمد حسن شوکت صاحب نے مضمون نگار کا نام نہیں دیا لیکن میرا اندازہ ہے کہ یہ مضمون مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کا ہے، جو ان دنوں اشاعۃ القرآن کے نام سے ایک رسالہ شائع کیا کرتے تھے۔ بہاء) (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۴ جلد ۲۲ و ۲۴۔ص ۱۔۶)

مرہم عیسی

(مسٹر اکبر مسیح: ماخوذ از رسالہ: ترقی۔ لاہور)

مرزا صاحب قادیانی نے بڑے طمطراق سے لکھا تھا کہ تقریباً ہزار طبی پرانی کتابوں میں لکھا ہوا ہے، جو مرہم عیسی اور مرہم حوارین اور مرہم شلیخا کے نام سے مشہور ہے۔ ان کتابوں کے تمام فاضل مولف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان جلد اول۔ص ۴۱۹)

آپ کا پہلا قول سن کر ہم کو ایک ذرہ بھی تعجب نہیں ہوا تھا کہ کوئی مرہم ایسے ایسے متبرک ناموں سے عوام اور خواص میں مشہور ہو گیا کیونکہ مسیحائی تو آج دو ہزار برس سے ضرب المثل ہو رہی ہے۔ جس نے کوڑھی کو چنگا کیا، اندھے مادرزاد کو بینا کیا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر قسم کے بیماروں کو شفا بخشی، اور روحانی دردوں کا مداوا کیا۔ حتی کہ مردوں کو زندہ کیا۔ بلکہ خاک کے پتلے کو پھونک مار کر طائر پرّاں بنا دیا۔ اور وہ سراپا شفا و دوا تھا۔ اگر کسی دارو کو اس کے نام سے منسوب نہ کرتے تو کیا کسی گنجے خارشتی اور سقیم کے نام سے کرتے؟

دوائیوں میں معجون مسیحی مشہور ہے اور مفرّح مسیح بھی (قرابا دین شفائی نولکشوری ۔ص۱۷۳و۱۸۳) بلکہ طب کی کتابوں کے نام بھی ایسے ہیں جیسے عجالہ مسیح، یہ تو ایک معمولی سی بات تھی، اگر کوئی بات تعجب کی ہوسکتی ہے تو وہ یہ ہے کہ جو شخص مرہم عیسی پر ایسا گرویدہ ہو گیا ہو کہ ہر قرابا دین کو آیت و حدیث ماننے لگے وہ عیسی سے سراسر منکر ہو، جس کا خود قرآن شریف شاہد ہے۔

اگر مرزا صاحب قادیانی اس مرہم کے نام ہی کو اپنی غلط فہمی کی بنیاد بناتے تو ہم ان سے باز پرس نہ کرتے اور ان کو اپنا خیالی پلاؤ پکانے دیتے۔ مگر ان کے دوسرے قول نے ہم کو مجبور کر دیا اور ہم کو کہنا پڑا ھو اکذب من قرا با دین اطباء یعنی وہ طبیبوں کے قرابا دین سے بھی زیادہ جھوٹا ہے۔ اور اسی لئے ہم نے اس بہتان کا دروازہ بند کرنے کی نیت سے اپنے آرٹیکل مطبوعہ ترقی ماہ ستمبر ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب قادیانی سے دو باتیں دریافت کی تھیں۔

ایک یہ کہ، وہ کون لوگ تھے جو لکھ گئے کہ مرہم عیسی حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنا تھا؟

دوسری یہ کہ، اگر بالفرض انہوں نے ایسا لکھا بھی تو آپ کے ان فاضل مولفوں کے ذرائع معلومات کیا ہوسکتے ہیں؟

ہمارے انہیں سوالوں کے ٹالنے کی غرض سے جناب مرزا صاحب نے اپنے ریویو ماہ اکتوبر میں بعنوان، طبی شہادت، کچھ ایسا گول مول لکھ دیا کہ جواب تو ہمارا مطلق نہ ہوا، مگر عوام الناس کو دھوکہ ضرور پڑ گیا ہوگا۔ اس لئے ہم کو یہ راز محققانہ طور سے فاش کرنا پڑا۔

مرزا صاحب نے یہ دعوی کیا تھا کہ ان تقریباً ہزار پرانی طبی کتابوں کے تمام فاضل مؤلف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ہمارے سوال کے جواب میں مرزا صاحب کو مناسب تھا کہ تقریباً ہزار فاضل مولفوں میں سے چند سب سے قدیم اور سب سے فاضل مولفوں کی شہادت پیش کرتے کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنا تھا۔

قادیانی مرزا جی کی غرض چونکہ تحقیق سے نہیں، لہذا اور طریقہ اختیار کیا۔ آپ فرماتے ہیں:

پہلے رومی زبان میں حضرت مسیح کے زمانہ میں ہی کچھ تھوڑا عرصہ واقعہ صلیب کے بعد ایک قرابادیں تالیف ہوئی جس میں یہ نسخہ تھا اور بیان کیا گیا تھا کہ حضرت عیسی کی چوٹوں کے لئے یہ نسخہ بنایا گیا تھا۔

کیا اچھا ہوتا اگر مرزا صاحب اس قرابادین سے یہ عبارت نقل کر کے بتلا دیتے کہ فلاں کتب خانہ میں یہ کتاب موجود ہے اور اس کی عمر کی نسبت بھی کوئی دلیل سناتے۔ حالانکہ حضرت مسیح کے زمانہ کی کوئی ایسی رومی زبان کی قرابادین نہیں جس میں حضرت مسیح کے کسی مرہم کا یا آپ کے زخموں کا کوئی اشارہ ہو۔

اب ناظرین ایک لطف ملاحظہ کریں۔ پہلے تو آپ نے یہ فرمایا تھا کہ تمام فاضل مولف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنا تھا،

اب آپ نے فرمایا کہ حضرت عیسی کے لئے ان کے حواریوں نے تیار کیا تھا۔

اور اس کے معنی ہم یہ سمجھے کہ جناب والا نے چوٹوں اور زخموں کی نسبت قریباً ایک ہزار اطبا پر بہتان باندھا۔

اب ان الفاظ کو عبارت سے حذف کر کے آئندہ کے لئے اس قول سے توبہ کی اور اقبال کر دیا کہ کسی فاضل یا بوالفضول مولف نے ہرگز ہرگز یہ نہیں لکھا کہ کوئی مرہم، عیسی کے زخموں کے لئے بنایا گیا تھا۔

مرزا جی نے طب کی کچھ کتابوں کی فہرست دی ہے جس میں قرابادین رومی کو بھی داخل کیا ہے۔ ان کتابوں میں سے کوئی نہ کوئی کتاب ہر شہر میں مل سکتی ہے جس کو دیکھ کر ناظرین اپنا اطمینان کر لیں، اور ہم تو مرزا صاحب کے پہلے ہی سے قائل تھے۔ اور لکھ چکے ہیں کہ، کتابوں کا نام صفحہ وسطر بتا کر آپ سینکڑوں جھوٹ بول سکتے ہیں۔ مگر یہ تماشا نیا ہے کہ اس فہرست میں نمبر اول۔ قانون شیخ الرئیس بوعلی سینا، ہے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی عبارت اردو ترجمہ نولکشوری جلد ۵ صفحہ ۹۳ سے نقل کر کے دکھلاتا ہوں کہ مرزا صاحب کیسے سچے آدمی ہیں۔

مرہم رسل، اس مرہم ذلیلیخا بھی کہتے ہیں یعنی مرہم حواریین کا، اور مریم زہرہ کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ ایسا مرہم ہے کہ بہ آسانی نواصیر سخت اور خنازیر سخت کی اصلاح کرتا ہے کوئی دوا مثل اس کے نہیں ہے اور پھوڑوں کے مردار گوشت اور پیپ کو نکال ڈالتا ہے اور اندمال کرتا ہے۔ لوگ کہتے ہیں یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔،

پس ناظرین دیکھ لیں۔

(۱) شیخ بوعلی سینا نے اس مرہم کو مرہم عیسی بھی نہیں کہا۔

۲۔ یہ بھی نہیں کہا کہ حواریوں نے بنایا۔

۳۔ یا عیسی کے لئے بنایا۔

۴۔ یا عیسی کے زخموں کے لئے بنایا۔

۵۔ کوئی اشارہ یا کنایہ حضرت عیسی کے زخموں یا چوٹوں کا نہیں کیا۔

۶۔ بلکہ شیخ بوعلی سینا اس لغو خیال کا بھی قائل نہیں کہ اس مرہم کو کوئی حقیقی نسبت حواریوں سے ہے۔

۷۔ اس محقق پرانے طبیب نے آج سے نو سو برس پیشتر عوام کے اس گمان کو اس عبارت میں گویا رد کیا ہے کہ، لوگ کہتے ہیں کہ یہ بارہ دوائیں بارہ حواریوں کی طرف منسوب ہیں۔، اس کو شیخ بوعلی سینا کا کلام مان لینا محض سادہ لوحی ہے۔

اب ہم قادیانی مرزا جی کے اس سخن کو کیا کہیں کہ تمام فاضل مولف گواہی دیتے ہیں کہ یہ مرہم حضرت عیسی کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی اور شیخ سے بڑھ کر ہم کونسا فاضل تلاش کریں جس پر قادیانی مرزا جی نے اتنا بڑا بہتان باندھا۔ اور وہ بھی ایک بہتان نہیں بلکہ بہتانوں کا سجہ صد دانہ ہے۔

افسوس بسم اللہ ہی غلط۔ سچی بات شیخ الرئیس فرما چکے۔ اور متاخرین میں سے زیادہ سے زیادہ اگر کسی نے کچھ لکھا تو وہ بلا سند و بلا تحقیق وہی غلط العام فصحیح فقرہ اجزاء ایں نسخہ دواازدہ عدد است کہ حواریین جہت عیسی ترکیب کردہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو قرابادین فارسی حکیم اکبر ارزانی نولکشوری ص ۵۰۸۔ اور علاج الامراض حکیم محمد شریف خان دہلوی (نولکشوری) صفحہ ۶۳۹۔ اور بقائی برحاشیہ میزان الطب اردو (نظامی) صفحہ ۸۰۔

غرض کہ کسی نے حضرت مسیح کے زخموں کا ذکر اور اس مرہم کو ان سے منسوب نہیں کیا۔ مرزا جی کے تمام حوالجات محض لغو ہیں۔

خود شیخ بتلا چکا کہ یہ مرہم نواصیر اور خنازیر یا پھوڑوں کے مردار گوشت کا علاج ہے اور حکیم ناظم جہان اکسیر اعظم جلد رابع (نظامی ۱۲۸۹ھ) صفحہ ۳۰۰ پر لکھتے ہیں:

مرہم رسل منسوب بحوارىین وخنازیر قادحہ اثر عظیم یافتہ ایم۔

بھلا اس کو ضربہ وسقطہ سے کیا مناسبت، اور یوں آپ کو اختیار ہے چاہے آپ اس کو دوران سر کے لئے اس کی مالش بدن کے اوپر کے حصہ میں کرائیں۔

نہ معلوم کیوں مرزا جی قرابادین کبیر کا نام ترک کر گئے۔ حالانکہ اس میں مرہم رسل کا زیادہ ذکر آیا ہے۔ اس کی عبارت یہ ہے:

ایں مرہم را مرہم رسل نیز نامند وترجمہ کردہ شد در قرابادین رومی بہ مرہم سلیخا ومعروف بہ مرہم زہرہ وگفتہ کہ ایں مرہم دوازدہ دواست از دوازدہ حواری حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کہ ہر یک یک دوا را اختیار کردہ ترکیب نمودہ اند وایں مرہم بہترین مرہم ہاست۔،

اس کے بعد یہ بھی لکھا ہے: وگفتہ کہ ایں مرہم را مرہم بحار واثنا عشری نیز نامند۔ مطبوعہ ۱۲۴۹ھ جلد دوم صفحہ ۵۷۸ و ۵۷۹

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ جنوری ۱۹۰۴ء نمبر ۴ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۶۔۸)۔

٭ یہ اس مضمون کی قسط اول تھی۔ اس کی قسط دوم اہل حدیث امرتسر کے ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء کے شمارے میں شائع ہوئی تھی اور شائد شحنہ میں درج نہیں ہوسکی اس لئے قسط دوم کو اخبار اہل حدیث امرتسر سے ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ بہاء

مرزا قادیانی کا مرہم عیسی۔ قسط دوم:

پس معلوم ہوا کہ اس مرہم کا کوئی ایک نام نہیں بلکہ متعدد نام ہیں سلیخیا، رسل، حوارىین، اثنا عشری، زہرہ، سنجار، سب سے کم مشہور نام اس کا مرہم عیسی ہے جس کو نہ شیخ نے ذکر کیا نہ رومی نے نہ اسرائیلی نے اور نہ صاحب قرابادین کبیر نے۔ اور سب سے قدیم اور معروف نام سلیخا ورسل ہے اور یہ قول تو نہایت ہی غریب ہے کہ یہ نسخہ حضرت عیسی کے لئے بنایا گیا اور گو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول کے بہت سے مفہوم ہو سکتے ہیں مگر وہ مطلب تو ہرگز چسپاں نہیں ہوسکتا جو تم سمجھے۔

وجہ تسمیہ: اب یہ بات صاف نظر آتی ہے کہ جب اس مرہم کا نام رسل پڑ گیا تو نادانوں نے فوراً اپنے ذہن میں یہ خیال تراش لیا کہ چونکہ اس میں بارہ اجزاء ہیں اس لئے اسکو مسیح کے بارہ رسولوں نے بنایا ہوگا اور محققین نے اس خیال کو صرف نقل کر دیا اس پر کبھی صاد نہیں کیا۔ چنانچہ شیخ نے بھی اتنا ہی لکھا، لوگ کہتے ہیں۔، اور صاحب قرابادین کبیر نے بھی یہی لکھا۔ و گفتہ، مگر یاد رکھو کہ لوگوں نے جو کبھی کہا تو صرف یہی کہا کہ ان بارہ دوائیوں میں سے ہر ایک مسیح کے ایک ایک رسول یعنی حواری نے بتائی۔ کسی نے یہ نہیں کہا کہ اس نسخہ کو مسیح نے بتایا، یا یہ کہ مسیح کے زخموں کے لئے تیار کیا گیا۔

مگر کیا کوئی محقق طبیب ہے عیسائی یا مسلمان، یہودی یا مجوسی جو عوام کے اس خیال کا قائل ہو سکے کہ دراصل بھی اس دوا کو بارہ حواریوں نے تیار کیا تھا کیا لوگ بھول گئے کہ یہ مرکبات کے ایسے ایسے متبرک نام اور ان کے متعلق عجیب وغریب فسانے ہمیشہ مشہور رہے ہیں؟ کون یونانی طبیب ہے جو قع ح کوکب کے نام سے واقف نہیں؟ اسی قرابادین کبیر جلد دوم میں صفحہ ۳۴۶ میں لکھا ہے: شیخ رئیس گفتہ کہ مبالغہ کردہ اند قدمائے اطباء در تعظیم ایں قرص۔ شیخ داؤد انطا کی گفتہ کہ وجہ تسمیہ ایں بقرص کوکب ایں است کہ صاحب ایں قرص سماحیوس حکیم تسخیر کوکب یعنی زحل کردہ بود وزعم سلیموس آن ست کہ زحل بآں خطاب کردہ بصفت ومنافع ایں قرص۔، میں نہیں سمجھتا کہ جو شخص مرسل کا معتقد ہو جائے وہ کیوں قرص زحل سے بدگمان رہے جس کی تعظیم میں قدمائے اطبا نے اس قدر مبالغہ صرف کیا تھا۔ پھر اور سنو! اسی قرابادین میں ایک دوائے شریف عطیۃ اللہ کا نام بھی موجود ہے جس کے معنی خدا کی بخشی ہوئی دوا (جلد دوم ص۳۶۴) شیخ نے بھی اپنی قرابادین میں اس کا بہت کچھ ذکر کیا۔ اور کیا جناب مرزا جی نے کبھی کسی قرابادین میں کسی دوا کی تعریف نہیں پڑھی؟ دوائے کہ مردم استاد آں بجریل امین علیہ السلام نسبت کردہ اند جہت آں سرور علیہ الصلوۃ والسلام آوردہ شدہ بطریق تحفہ (قرابادین اکبری)

مرہم کا یونانی نام اور وجہ تسمیہ:

جس زمانہ میں فرنگستان میں طب جالینوس رائج تھا صدہا مرکبات کے ایسے ہی شاعرانہ نام وہاں بھی مشہور تھے ایک تریاق تھا جس کا نام ڈوڈیکا تھیون ہے بمعنی بارہ دیوتا۔ اس میں بھی بارہ اجزاء تھے جو یونان کے ۱۲ بڑے دیوتاؤں سے منسوب ہوئے۔ مرہم رسل جس کا یونانی نام ڈوڈیکا فارمیکم یعنی بارہ دوائیں ہے، عیسائی اطبا نے یونانیوں کے تریاق بارہ دیوتا کے مدمقابل اس کو بارہ رسول کے نام سے منسوب کر کے انگوئنٹم ایا سٹولورم زبان لاطینی میں کہنا شروع کر دیا (دیکھو ڈاکٹر ہوپر کی میڈیکل ڈکشنری) جس کے معنی ہیں مرہم رسل اور اس نام میں محض ۱۲ عدد کی رعایت منظور تھی۔ مسلمان اطباء نے اسی عدد بارہ کی رعایت سے اسے اثنا عشر یکہا اور اب مسلمانوں کو بھی حق ہو گیا کہ وہ اس کو بارہ اماموں سے منسوب کر دیں۔ مگر نہ قرص کوکن زحل کا دیا ہوا نسخہ تھا نہ عطیۃ اللہ خدا کا اور نہ مرہم عیسی اور مرہم رسل اور مرہم اثنا عشری مسیح یا حواریوں یا اماموں کا دیا ہوا ہے، باقی۔ (اہل حدیث ۲۲ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شائد اہل حدیث کے ۲۹ جنوری کے شمارے میں اس بقیہ ہے ،لیکن اس شمارے کے متعلقہ صفحات میرے سامنے نہیں ہیں اس لئے ہم بقیہ مضمون رسالہ ترقی لاہور سے نقل کئے دیتے ہیں۔ بہا)

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سب سے قدیم نام اس کا اسم با مسمی ڈوڈیکا فارمیکم ہی تھا یعنی بارہ دوائیں جس کا ترجمہ اثنا عشری ہوا مگر یونانیوں کے تریاق کی ریس میں مجوسیوں نے جو منجّم ہوتے تھے اپنے عقیدے کی رعایت میں اس کو مرہم زہرہ کہا۔ یہودیوں نے اپنے عقیدے کے موافق اس کو مرہم شلیخا کہا عیسائیوں نے مرہم رسل اور مسلمانوں نے اثنا عشری۔غرض کہ جتنے منہ اتنی باتیں مگر چونکہ آں قدح بشکست وآں ساقی نماند، یونانی طبابت کا دور دورہ ہی مٹ گیا، آگے کوان ناموں کا سد باب ہوگیا اور اب کتابوں میں نام ہی نام اور شاعرانی گپیں باقی رہ گئیں جن سے کبھی کبھی بعض عقلاء جہلاء کو ٹھگ لیتے ہیں

لفظ شلیخا کی تحقیق:

اب یہ سوال ہے کہ اس مرہم کا نام شلیخا کیوں پڑا۔اس کی وجہ تسمیہ کیا ہے اور یہ کس زبان کا لفظ ہے مرزا جی نے محض غلط لکھا کہ ،شلیخا کا لفظ یونانی ہے جو باراں کو کہتے ہیں ۔، یہ بالکل غلط ہے اس لفظ کو یونانی سے کوئی واسطہ نہیں یہ نرا عبرانی لفظ ہے اور بہت مشہور جس کو شفائے عاجل کے ساتھ عوام کے ذہن میں ایک خاص مناسبت تھی اور ذرہ بھی تعجب نہیں اگر کسی سریع التاثیر مرہم کو اس نام سے نسبت دی گئی۔ جب یہ لفظ عربی کتابوں میں لے لیا گیا تو چونکہ خود شلیخا ایک عربی لفظ بھی ہے بمعنی خوشبو وعطر دیکھو منتھی الارب وقاموس ۔ لوگ یہ نہ سمجھ سکے کہ لفظ عبرانی تھا۔شائد ان کا خیال صرف اس قدر ہوا کہ چونکہ اس مرہم میں، مر ،کی قسم سے خوش بودار چیزیں شامل تھیں اس لئے اس کو مرہم شلیخا کہا۔یعنی خوشبودار مرہم اور اگر ایسا سمجھا تو غلط سمجھا۔اس کے متعلق اہل فارس نے ایک اور غلطی کی ہے چنانچہ غیاث اور دیگر کتب لغت میں شلیخا کو لکھ دیا نام مردے کہ از اصحاب عیسی علیہ السلام بود۔اور یہ سراسر خطا ہے۔کسی حواری کا نام شلیخا نہیں ہے چونکہ اس مرہم کو شلیخا بھی کہتے ہیں اور حواری بھی ،لوگ سمجھے کہ دونوں ایک بات ہے اور اس طرح یہ غلطی پیدا ہوگئی۔

..اسرائیلی کا قول:

ایسی ہی غلطی میں مرزا صاحب مبتلا ہیں وہ اس کو، یونانی لفظ سمجھتے ہیں ۔ اور اس کے معنی باراں بتاتے ہیں۔اور ہم بھی ان کی اس غلطی کو ..ہی غلطی سمجھتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی فہرست کتب طب میں ،تالیف افلاطون...الی قصر العطار لا اسرائیل الہا...کی کتاب منہاج الدکان ودستورالاعیان کو بھی داخل کر کے اس کی نسبت بھی یہی دعوی کیا ہے کہ، اس میں مرہم عیسی کا ذکر ہے اور یہ بھی ذکر ہے کہ وہ مرہم حضرت عیسی کے لئے یعنی ان کے زخموں کے لئے بنائی گئی تھی۔

ہم اس کتاب مطبوعہ مصر کے صفحہ ..سے نقل کر کے دکھلائے دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اس اسرائیلی پر بھی کتنا بڑا بہتان باندھا ہے طبیب موصوف نے صرف یہ لکھا ہے مر ھم الرسل لا ھو مر ھم الحوا ریین و مر ھم الشلحین و معنی ھذہ الشلا حۃ العبرا نی الرسل ۔یعنی مرہم رسل کو مرہم حوارین اور مرہم شلاحین بھی کہتے ہیں اور لفظ شلاحین ے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

معنی زبان عربی میں، رسل ہیں چونکہ یہ طبیب اسرائیلی تھا زبان عبرانی کا عالم، اس نے لفظ کے صحیح معنی بھی بتلا دیئے اور سمجھا دیا کہ وہ لفظ عبرانی ہے۔ پس مرزا جی نے کیوں اس کو یونانی کہا، یا کیا یہاں بھی مرزا غلام قادر کے کشف نے دھوکا دیا؟

اسرائیلی پر مرزا کا بہتان۔

اب ناظرین خود دیکھ لیں کہ نہ اس فاضل اسرائیلی طبیب نے حضرت عیسیٰ کا نام لیا ہے نہ مرہم کو ان سے منسوب کیا نہ حضرت مسیح کے زخموں کی طرف کوئی اشارہ کیا نہ اس نے عوام کے غلط خیال کا تذکرہ کیا۔ پھر اب مرزا جی سے کوئی پوچھے کہ تم نے کیوں اس پر بہتان باندھا اور کیوں رسوا ہوئے؟ سچ ہے اللہ خوار کرتا ہے جسے چاہے جس شخص نے فن طبابت کے ایسے ایسے روشن ستاروں پر جھوٹ باندھا جیسے شیخ الرئیس اور اسرائیلی، تو اس کا اعتبار اٹھ گیا اور وہ مسیلمہ کذاب سے گوئے سبقت لے گیا

...شیلوخ کا تذکرہ: اب ہم بتلاتے ہیں کہ وجہ تسمیہ اس مرہم کی کیا ہے۔ بیت المقدس میں ایک قدیم حوض تھا شیلوخ اور شیلخ کے نام سے مشہور جس کا تذکرہ یسعیاہ ۱۱۔۸:۶؟ نحمیاہ ..۱۳، ۱۵ میں بھی آیا ہے اور جو آج کل وہاں کے مسلمانوں میں برکۃ سلون کے نام سے مشہور ہے ایسا ہی ایک دوسرا حوض تھا اسی جگہ بیت حسدا یعنی رحمت کا گھر جس کی نسبت مشہور تھا کہ کبھی کبھی ایک فرشتہ اس کے اندر اتر کر پانی کو ہلاتا تھا اور اس وقت جو بیمار چاہے کسی مرض میں مبتلا ہو جو سب سے پہلے اس میں اتر جاتا فوراً چنگا ہو جاتا اس کا ذکر انجیل شریف میں آیا ہے۔ اس بیت حسدا میں پانی اسی شیلیوخ سے ہو کر آتا تھا دیکھو النسین؟ کا سفرنامہ اور تفصیر...انجیل یوحنا باب ۹؟ بیت حسدا کی طرح یہ شیلوخ بھی حضرت مسیح کے ایک معجزہ کی یادگار ہے جس کا ذکر یوحنا باب ۹ میں ہوا وہاں لکھا ہے کہ آپ کو ایک مادر زاد اندھا ملا اور آپ نے معجزانہ طور پر اس کو بینا کر دیا، اور زمین پر تھوکا اور تھوک سے مٹی ملائی اور وہ مٹی اندھے کی آنکھوں پر لگا کر اس سے کہا، جا شیلوخ (جس کا ترجمہ بھیجا ہوا) ہے کے حوض میں دھولے۔ پس اس نے جا کر دھویا اور بینا ہو کر واپس آیا،

اسی طرح ایک اور اندھے کی آنکھوں پر آپ نے اپنا لبِ مبارک لگا کر بینائی عطا کی تھی مرقس باب ۸؟۔ ہم کہتے ہیں کہ اصل مرہم عیسیٰ یہی تھا جس کے تین اجزاء بتائے گئے۔ لاب روح اللہ، گل (مٹی) بر...آپ شیلوخ اور اسی لفظ شیلوخ اور شیلخ سے شلیخا بن گیا اور اسی سے نسبت اس مرہم کو دی گئی۔ نہ یہ مرہم عیسیٰ ہے اور مرہم شلیخا، بلکہ عیسیٰ اور شلیخا کے نام سے منسوب ہے اور یہی لفظ شلیخا ماخذ ہے لفظ رسول کا کیونکہ اس کے لفظی معنی ہی رسول ہے جیسا کہ اسرائیل نے بھی بتلا دیا اس کو حواری اور رسول سے کوئی واسطہ نہیں بلکہ محض اس کے معنی سے واسطہ ہے۔

شلیخا اور رسول دو مترادف الفاظ ہیں اور جب اس مرہم کے بارہ اجزاء کا خیال کیا تو لفظ رسول سے بارہ رسولوں کی طرف ذہن منتقل ہو گیا اور آسانی سے اس کو مرہم رسل کہہ دیا۔

حسن اتفاق سے یہاں ایک اور مناسبت بھی پیدا ہو گئی جس کی وجہ سے یہ نام اور بھی زیادہ موزون ہو گیا۔ مرہم کے معنی ہر قسم کا لیب و مالش ہیں جو خود نرم ہو اور نرمی پیدا کرے اور اگر یہ لفظ عربی ہے تو رحمۃ سے مشتق ہو گا جس کے معنی ہیں نرمی دیکھو منتہی الارب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ فی الواقع بھی حضرت عیسی کے حواریوں کے پاس ایک مرہم تھا اور وہ اصلی مرہم رسل تھا چنانچہ انجیل مرقس باب ۶، آیت ۷، ۱۲، ۱۳ میں لکھا ہے: خداوند مسیح نے بارہ کو اپنے پاس بلا کر دو دو کر کے بھیجنا شروع کیا، ..، اور انہوں نے روانہ ہو کر منادی کی کہ توبہ کرو اور بہت سی بدروحوں کو نکالا اور بہت سے بیماروں کو تیل مل کر اچھا کیا۔ اسی تیل کو ہم مرسل رسل کہتے ہیں اور شاید یہ لکھنے کی ضرورت نہیں کہ بیت المقدس میں جو تیل استعمال ہوتا ہے وہ روغن زیت ہے جو اس مرہم زیر بحث کا جزو اعظم قرار دیا گیا اور جو حوارین عیسی کے ہاتھ میں ان کی دعا کی تاثیر سے اکسیر کا حکم رکھتا تھا۔ پس جس مرہم کو قدمائے اطباء نے بہترین مرہم مانا اس کو مرہم رسل سے بہتر اور کون نام وہ دے سکتے تھے

آخری مالش: حوارین عیسی کی سنت میں کلیسا کے درمیان اس وقت تک بیماروں پر تیل ملنے کی رسم جاری ہے چنانچہ حضرت یعقوب حواری نے فرمایا ہے:

اگر تم میں کوئی بیمار ہو تو کلیسا کے بزرگوں کو بلائے اور وہ خداوند کے نام سے اس کو تیل مل کر اس کیلئے دعا کریں جو دعا ایمان کے ساتھ ہوگی اس کے باعث بیمار بچ جائے گا اور خداوند اسے اٹھا کھڑا کرے گا (یعقوب ۵:۱۴)

اس رسول رسم کو جس کا فیض و برکت اس وقت تک جاری ہے رومن کیتھولک کلیسا میں اکسٹریم افکشن یعنی آخری مالش کہتے ہیں جس کے لئے ہر ایماندار آرزومند ہے

ہم سمجھتے ہیں کہ اب کسی صاحب فہم کو ذرا بھی دقت نہ رہے گی کہ مرہم شلیخا اور مرسل رسل کی حقیقی وجہ تسمیہ بخوبی سمجھ لے اور مرزا جی کے مغالطّوں سے باہر نکل آئے

عوام کا خیال اور مرزا کی تردید:

اس مرہم کی نسبت مرزا صاحب کی غلط بیانیاں شمار میں اس کے اجزا سے بھی بڑھ گئی ہیں ناظرین دیکھ چکے کہ گو اس مرہم کی حواریوں کے ساتھ کسی حقیقی نسبت کا خیال محض لغو اور بے بنیاد ہے تاہم جن لوگوں نے ایسی نسبت مانی ہے وہ بھی یہی کہتے رہے کہ مرہم کو بارہ حواریوں نے ترکیب دیا اور ایک ایک نے ایک ایک دوا ایجاد کی۔ اس قول میں گویا ان لوگوں نے اس بات کی صراحت اور تاکید کی ہے کہ یہ مرہم واقعہ صلیب کے قبل ایجاد ہوا یعنی ایسے وقت میں جب کہ بارہ حواریوں کا شمار برقرار تھا۔ مقدس تاریخ کا یہ ایک یقینی واقعہ ہے کہ صلیب سے ایک دن قبل ہی حواریوں کا شمار کم ہو گیا تھا کیونکہ یہودا اسکریوطی جو بارہ میں ایک تھا رسالت کے دائرے سے خارج کر دیا گیا اور قبل واقعہ صلیب کے خودکشی کر کے مر گیا۔ دیکھو متی ۲۷:۵۔ پس جب صلیب کے بعد حواری صرف گیارہ رہ گئے تو وہ مرہم شیلخا کے ۱۲ جز کیسے ترکیب دے سکتے تھے؟

پھر مرزا جی کس طرح فرماتے ہیں کہ: یہ دوا صلیب کے زخموں کے بعد خود ہی حضرت عیسی نے الہام کے ذریعہ سے تجویز فرمائی تھی۔،

دارو مدار تو مرزا صاحب کا جہلا کے بے سند خیال پر تھا اور یہ کہہ کر آپ نے خود اس کی تکذیب کر دی کیونکہ وہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دوا کو بارہ حواریوں سے منسوب کرتے تھے اور اس کو واقعہ صلیب کے قبل کا حال بتلاتے تھے نہ کہ صلیب کے زخموں کے بعد، کا۔ پھر وہ اس کو حواریوں کے الہام سے نسبت دیتے تھے کہ مسیح کے الہام سے۔ بہرکیف اس سے یہ پتہ لگ گیا کہ آپ خود اس بے بنیاد روایت کو دل سے باطل ولغو سمجھتے ہیں ورنہ اس کے منافی ایسا سخن نہ فرماتے۔ گویا آپ یہ فرماتے ہیں کہ قدیم جاہلوں کو یہ کہنا چاہیے تھا جو انہوں نے نہیں کہا کہ مرہم عیسی حواریوں نے صلیب کے بعد تیار کیا۔ ہم دو ہزار سال بعد اس روایت کی اصلاح کرتے ہیں اور فرض کئے لیتے ہیں کہ وہ لوگ ہمیشہ سے یہی کہتے رہے خوب! فن روایت اور درائت کا یہ نیا اصول ہے ہم مرزا جی کو داد دیتے ہیں

مرزا کی اختلاف بیانی۔ مرزا جی کی غلط بیانیاں بے پایاں ہیں آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ یہ، نسخہ ان چوٹوں کے لئے نہایت مفید ہے جو کسی ضرب وسقطہ سے لگ جاتی ہیں اور چوٹوں سے جو خون روان ہوتا ہے وہ فی الفور اس سے خشک ہو جاتا ہے اور اس دوا کے استمال سے حضرت مسیح کے زخم چندروز میں ہی اچھے ہو گئے اور اس قدر طاقت آ گئی کہ آپ تین روز مین یروشلم سے جلیل کی طرف ستر کوس تک پا پیادہ گئے۔ ص ۳۹۷۔

حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں نے اس مرہم کی تعریف میں مبالغہ کیا انہوں نے بھی اس کو ضربہ وسقطہ کا علاج نہیں بتایا جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے، اور ہم کو خوب معلوم ہے کہ مرزا جی بھی قائل نہیں کہ ایسے مرہم نے کچھ مفید اثر مسیح کے زخموں پر کیا ہو۔ ورنہ وہ باوجود تسلیم اعجاز مرہم یہ نہ فرماتے کہ واقعہ صلیب کے بعد مسیح کے جسم پر، صلیب، وکیلوں کے تازہ زخم موجود تھے جن سے خون بہتا تھا اور درد تکلیف ان کے ساتھ۔ (ریویوج ۲ ص ۵۰۔۵۱) ہم کو پھر مرزا جی کے حافظہ کی شکایت ہے ان کو بے طرح نسیان ستاتا ہے حتی کہ وہ اپنے تئیں بھی بھول گئے

یہ بحث تو طے ہو گئی مگر مرزا صاحب کے پھڑکتے ہوئے تجارتی اشتہارات دیکھ کر جن میں وہ اس مرہم کو، عجیب و غریب دنیا میں سب سے پرتاثیر تیر بہدف بابرکت علاج، خاص کر اپنے مددگار طاعون کا بتلا کر فی ڈبیہ پون اور سوا روپیہ جاہلوں سے وصول کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ناظرین کے دل میں بہت اشتیاق پیدا ہوا ہو گا کہ آخر اس نسخہ کے وہ نادر الوجود اجزاء کیا ہیں جس کے دریافت کرنے کے لئے مرزا صاحب اطبا کے معمولی تجربہ کو کافی نہیں سمجھتے بلکہ ضرورت الہام واعجاز کو لازم قرار دیتے ہیں۔ وہ نسخہ موافق قراباد ین شیخ الرئیس کے یہ ہے: موم سفید، راتینج، زنگار، جادشیر، اشق، زراوندطویل۔ کندر۔ مرمکّی۔ بیروزہ، مقل، مرداسنگ، روغن زیت

ناظرین بارہ حوالوں کو دیکھئے اور الہام اور اعجاز مسیحائی کو خیال فرمایئے اور ان بارہ دوائیوں کو دیکھئے اور جہاں تک ہو سکے مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کو شرمایئے اور پوچھئے کہ یہ کیا اندھیر ہو گیا کہ ہندوستان میں طاعون کی یہ شدت کہ الاماں، اور وہ بھی خاص اسی زمانہ میں جب آپ لوگوں نے اعجاز مسیحائی کا بابرکت علاج نکالا۔ کیا طاعون بھی پیر قادیان کے دعووں کی آسمانی تکذیب ہو کر آیا ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند وطوطی ہند میرٹھ یکم فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۵ جلد ۲۲ و ۲۴

خاتم الانبیاء اور خاتم الخلفاء

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور مرزا جی خاتم الخلفاء۔

وہ قادیانی اخباروں اور مختلف تحریروں میں اپنے کو خاتم الخلفاء لکھتے ہیں۔ اگر خلفاء کے معنی انبیاء کے لیتے ہیں جیسا کہ حضرت آدم کی نسبت کلام مجید میں وارد ہے کہ انّی جاعل في الارض خليفة تو دو خاتم نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ختم ایک امر بسیط ہے جو متجزی اور منقسم نہیں ہوسکتا۔

قرآن تو یہ کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم ہیں اور مرزا جی کہتے ہیں میں خاتم ہوں۔ یہ شاخسانے درحقیقت پورانے جغادری آسمانی باپ کے نکالے ہوئے ہیں۔ غریب لیپالک تو معصوم جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش، نہ ابھی منہ کی دال جھڑی، نہ دودھ کے دانت ٹوٹے۔ بالکل پیر نابالغ۔ پس آسمانی باپ ہی کو طاعون ملعون یا افغانی بغدے کے حوالے کر دینا چاہیے کیونکہ سارا فساد اسی کھوسٹ کا ہے۔

اور اگر خلیفہ کا مرتبہ نبی سے گرا ہوا ہے، یا خلیفہ سے مراد مسلمانوں کو کھنڈے استرے سے مونڈنے والا اور پوچارا دے کے کھونٹی تک کو صاف کرنے والا ہے، تو یہ صفت واقعی مرزا جی پر صادق آتی ہے۔ لیکن اس صورت میں آپ نبی نہیں رہتے اور بروزی رسالت ونبوت قادیان کے پڑادے یا اصطبل سے کھونٹا اوکھاڑ کر بھاگتی ہے اور مرزا جی کہتے ہیں کہ تو چل میں بھی آیا

وہ خلیفہ جی جو کل پھرتے تھے سب کو مونڈتے
آج اون کے ضمیمہ میں حجامت ہو گئی

پھر آپ مثیل المسیح اور موعود مسیح ہونے کے مدعی ہیں۔ مگر حضرت عیسی مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہاں کہا ہے کہ میں خاتم الخلفاء یا خاتم الانبیاء ہوں۔ اگر مرزا جی کا ایمان فی الحقیقت قرآن پر ہے، تو حضرت عیسی مسیح اپنے خاتم ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ پڑھو:

اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انّی رسول الله الیکم مصدقاً لّما بین یدیّ من التّوراة و مبشّراً برسول یّأتی من بعدی اسمه احمد (یعنی اے بنی اسرائیل میں تمہاری ہی طرف رسول ہوں تصدیق کرتا ہوں توراۃ کی جو میرے ہاتھ میں ہے اور بشارت دیتا ہوں ایسے رسول کی جو میرے بعد آئے گا، اس کا نام احمد ہوگا)۔

یہی انجیل میں ہے کہ میرے بعد فارقلیط (تسلی دینے والا) آئے گا۔

لیکن قادیانی مرزا جی کا ایمان توراۃ و انجیل پر کیوں ہونے لگا، جب کہ قرآن پر بھی نہیں۔ اور یہ صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ بنی اسماعیل میں سے ہیں، نہ کہ بنی اسرائیل میں سے۔ تعجب ہے کہ اصیل مسیح تو خاتم الانبیاء نہ ہو، اور مثیل مسیح خاتم الانبیاء ہو جائے۔

اور اگر قادیانی مرزا جی یہ کہیں کہ میں انبیاء بنی اسرائیل کا خاتم ہوں، تو اپنے مرزائیوں کو بنی اسرائیل ثابت کریں، اور امام الزمان ہونے کا دم چھلا کاٹ کر پھینک دیں۔ ورنہ خاتم الخلفاء بننے اور بنانے سے تائب ہوں، اور آئندہ کے لئے کان پکڑیں۔ ورنہ ابھی ابھی سر میں کان اور کانوں میں سر اور دونوں میں منارے کا کلس کر دیا جاوے گا۔ (ضمیمہ شحنہ ہند وطوطی ہند یکم فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۵ جلد ۲۲ و ۲۴، ص ۱-۲)

مرزائی اخبار الحکم کی کایا پلٹ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ما شاء الاب والابن! اب تو اخبار الحکم قادیان، مہاراج دہراج گنیش جی (ہاتھی) کے کانوں سے چوڑا، اور سری مہاراج ہنومان جی کی دم سے لمبا، یعنی بڑی تقطیع کے پیمانے پر شائع ہونا شروع ہوا ہے۔ ہم اکھاڑے کے بیچوں بیچ اپنے ہم عصر کے ڈنٹر منارے کی مٹی سے ملتے ہیں اور پیٹھ ٹھونک کر کہتے ہیں کہ شاباش اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حریف ورقیب البدر کو نیچا دکھانے کا یہی داؤں تھا۔ ورنہ الحکم چاروں شانے چت ہو کر آسمان جھانکتا...

اگر چہ اخبار الحکم قادیان کا حجم اخبار البدر قادیان کے حجم سے دو چند بلکہ تقریباً سہ چند ہے، مگر قیمت بھی تو دو چند ہے۔... مگر آپ جانتے ہیں پیٹ پتلا نے والے تو ارزاں بعلت پرغش ہیں نہ کہ گراں بحکمت پر۔ لہذا اب خیر اسی میں ہے کہ قیمت بھی گھٹا دی جاوے، ورنہ ہم دکھا دیں گے کہ البدر چند روز میں اپنا حجم اسی قیمت سالانہ پر دو چند کر دے گا۔ اور پھر قسم ہے لیپا لک کے منارے کی کہ بدھیا بیٹھ جانے میں کچھ بھی کسر نہ رہے گی۔

ہم تو اخبار الحکم قادیان کے یار و مددگار رہیں۔ اسی نے بروزیت کی نیو جمائی، اسی سے منارہ ڈھا کر دوارہ بنا۔ اسی نے پچھلے دنوں اپنا گھر سیلاب کی نذر کیا۔ بروزیت کو شہرت کے بانس پر چڑھانے میں اسی نے کڑیاں جھیلیں۔ ہمیں تو الحکم ہی پیارا ہے۔ کیا طاقت ہے کہ کوئی حریف اوس کا مدمقابل بن سکے، ورنہ ابھی راتب بند کر دیا جائے، اور گھاس دانہ کی جگہ مرچوں کا توبرا چڑھا دیا جائے۔

کچھ غم نہ کرنا۔ مجدد السنہ مشرقیہ تمہاری کمک پر ہے۔ ایک البدر کیا، ہزار البدر نکلیں مگر دساسول یا دمدار ستارے کی طرح غائب نہ ہو جائیں تو جبھی کہنا۔ کجا الحکم، کجا البدر۔ یہ ڈھول کے اندر پول وہ منجیرہ۔ یہ جند بیدستری اور سقنقوری معجون، وہ گڑ کے شیرے کا حریرا۔ یہ منارے کی جریب وہ ننھی منی صلیب۔ آئندہ یا قسمت یا نصیب۔

(ضمیمہ شحنہ ہند وطوطی ہند یکم فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۵ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۲)

تلوار کی جگہ قلم اور زبان کا جہاد

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزائی اخبار الحکم کے صفحہ لوح پر چند روز سے یہ فقرہ ثبت رہتا ہے:

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم سے بند کیا گیا۔ وغیرہ،

خدا کا حکم تو ٹل نہیں سکتا، ورنہ ساری خدائی سے جہاد اٹھ جاتا۔ حالانکہ جہاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برابر جاری ہے۔ سمالی لینڈ میں برٹش گورنمنٹ جہاد کر رہی ہے۔ پچھلے دنوں مقدونیا کے باغیوں پر سلطان ترکی نے جہاد کیا۔ اور عن قریب انشاء اللہ دنیا کے بعض حصوں میں نہایت سخت جہاد ہونے والا ہے۔

اگر جہاد کا وجود دنیا میں نہ ہو، تو کوئی سلطنت قائم نہیں رہ سکتی۔ چوروں اور ڈاکوؤں اور بدمعاشوں اور قاتلوں کو گرفتار کرنا اور سزا دینا بھی جہاد ہے، جو تمام سلطنتوں اور حکومتوں میں جاری ہے۔

پس جہاد کا بند ہونا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اور خدا کا حکم ہرگز فطرت کے خلاف نہیں۔ ہاں مسخرے آسمانی باپ نے لیپا لک (مرزا قادیانی) کے نام ایسا نادر شاہی حکم بھیجا ہوگا۔

یہ عجیب بات ہے کہ تلوار کا جہاد تو بند ہو گیا مگر قلم اور زبان کا جہاد بند نہیں ہوا جو تلوار کے جہاد سے سخت تر ہے

جراحات السان لها التیام
و لا یلتام ما جرح اللسان

یعنی بھالے کے زخم بھر جاتے ہیں مگر زبان کے زخم نہیں بھرتے۔

لیپا لک (مرزا قادیانی) جو سال ہا سال سے دنیا کے تمام مذاہب پر قلم کا جہاد کر رہا ہے اور ہر مذہب کے بزرگوں کی مذمت کر کے اہل مذاہب کے دلوں کو نوک قلم سے چھلنی بنا رہا ہے، تو آسمانی باپ نے یہ جہاد جائز کر دیا ہے۔ حالانکہ قرآن مجید میں بت پرستوں کو برا کہنے سے بھی روکا گیا ہے۔ پڑھو:

لاتسبّوا الّذین یدعون من دون اللہ

مگر لیپا لک کو پرانے قرآن سے کیا غرض، اس کو تو نئے باپ کا نیا حکم چاہیے۔

میری بد دعا سے فلاں مارا جائے گا، کیا کہ کلجبا پن اور سیف زبانی کا یہ دعوی جہاد نہیں۔

میرے ساتھ طاعون کا لشکر آیا ہے اور میں اپنے منکروں کو اس کے ہاتھوں ہلاک کرا رہا ہوں، کیا یہ دعوی جہاد نہیں۔

اپنے نفس پر جہاد نہیں کیا جاتا۔ ہر دم یہی دھن رہتی ہے کہ میرے بات نیچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہو، میں ذلیل نہ ہوں، جو کچھ میں چاہوں وہی ہو، میں بروزی ہوں، میں خدا کا متبنی ہوں، بلکہ انا ربّکم الا علی۔ مگر خدائے تعالی ایسے متکبر اور مغرور کو ذلت پر ذلت دے رہا ہے۔ اس کی رعونت کا سر کچل رہا ہے، جس طرح فرعون بے عون کا سر کچلا۔

آپ خود جہاد کر رہے ہیں اور برٹش گورنمنٹ کو خوش آمد کے شیشے میں اتار رہے ہیں کہ میں جہاد کے خلاف ہوں اور میں نے جہاد بند کر دیا ہے۔ بھلا اس بکواس کو پوچھتا کون ہے۔ جو جہاد آپ کے ذہن میں ہے، نہ وہ ظالمانہ جہاد اسلام میں ہے نہ مسلمانوں کے خواب وخیال میں، نہ خود گورنمنٹ کے قیاس وگمان میں۔

جو جہاد ظالموں پر کیا جاتا ہے وہ صورۃً جہاد ہے مگر معناً عین انصاف ہے۔ جو خودغرض مفتری ایسے جہاد کو روکتا ہے، وہ بڑا مفسد اور تمام گورنمنٹوں کا بدخواہ اور عام امن میں خلل ڈالنے والا ہے، کیونکہ ریاست بے سیاست ممکن نہیں۔

بروزی نبوت نے بھی اوائل میں قلم سے لوگوں کی موت ہی کی پیشین گوئیوں کا جہاد کیا۔ دھونس ڈال کر اپنی نبوت کا منوانا چاہا، مگر اس ظالمانہ جہاد کا برٹش عدالت نے سر توڑ ڈالا، اور تخویف الناس سے آئندہ کے لئے توبہ نامہ لکھوالیا۔ ورنہ خدا جانے ہلاکت کی پیشین گوئیوں کا جہاد کیا کرکے رہتا۔

بار بار جہاد یاد دلانا گویا مسلمانوں کو اشتعال اور گورنمنٹ کو ان کی طرف سے نفرت دلانا ہے، اور اسلام اور پیغمبر اسلام پر تبرا بھیجنا ہے، کہ ظالمانہ جہاد کو رواج دیا۔ آپ سے زیادہ اسلام کا کورنمک اور مسلمانوں کا دشمن کون ہوگا۔ قابو نہیں چلتا، ورنہ تمام مسلمان بلکہ تمام مذاہب دنیا جو جعلی نبوت اور امام الزمانی کو نہیں مانتے آپ کے ہاتھوں قتل کر دیئے جائیں۔ اور آپ ان کو کچا ہی بھنبھوڑ کر کھا جائیں۔

قرینہ یہ ہے کہ آپ کا جو مخالف اپنی قضا سے مرجاتا ہے، خوشی کے شادیانے بجائے جاتے ہیں، اور مرزائی اخباروں میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ اس سے آپ کا خبث باطن اور بدخواہی مخلوق صاف عیاں ہے۔ جہاد کے اور کیا سینگ ہوتے ہیں۔ قتل کا ارادہ اور اقدام بھی درحقیقت جہاد ہے

ان اللہ یعلم ما فی الصدور اور انما الاعمال بالنیات۔

(ضمیمہ شحنہ ہند وطوطی ہند یکم فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۵ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستانی قبقاب برسر دجال پنجاب

(حافظ محمد فاروقی لاہوری)

ارے مردود بے ایمان مرزا
یہ کیا برپا کیا طوفان مرزا
کبھی بنتا ہے عیسیٰ گاہ مہدی
نہیں ہے یہ تجھے شایان مرزا
ابھی زندہ ہیں عیسیٰ آسمان پر
نہ ان کو جان تو بے جان مرزا
مسیحِ ابن مریم آئیں گے پھر
حبیب حق کا ہے فرمان مرزا
نصوص قاطعہ کا ہے تو منکر
نہ کوسے کیوں تجھے قرآن مرزا
حدیثوں کے معانی مت غلط کر
نہ کر فرقان کا بطلان مرزا
تو ہے بمرتبہء شداد و نمرود
تو ہے قارون کا ہم شان مرزا
مسلمانوں کو لوٹا خوب تو نے
تو ہے چنگیز خان کی جان مرزا
تو خاص ابلیس کا نور بصر ہے
تیری آنکھیں ہوں بے لمعان مرزا
بجا ہے گر کہوں دجّال پنجاب
لقب ہے یہ ترے شایان مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں انسانیت کی تجھ میں کچھ بو
کہ ہے تو بدتر از حیوان مرزا
غلام احمد کا تو ہرگز نہیں ہے
ابے او بندہء شیطان مرزا
نہیں پنجاب ہی میں تیری ذلت
تو ہے بدنام تا ایران مرزا
نہ تیرا قادیان دار الاماں ہے
وہ ہے اک منبع الاحزان مرزا
مسلمانوں کے حق میں ہے تو افعی
تو موذی ہے علی الطغیان مرزا
بھگا دوں نوک دم میں تجھ کو دم میں
نہ ٹھیرے تو سر میدان مرزا
ترے لنگڑے کو لنگڑے کا ہے شوق
اڑا ساتھ اس کے تو بھی تان مرزا
مرے گا کور کر کوڑھی تو ہو کر
یہ کہتا ہوں علی الاعلان مرزا
نہیں تجھ پر کھلے اسرار عرفان
نہیں حق کی تجھے پہچان مرزا
ترے خادم کیا کرتے ہیں تجھ پر
دل و جان مال و زر قربان مرزا
یہ پیشین گوئی میری یاد رکھنا
عیاں ہوگا مہ شعبان مرزا
چھٹی تاریخ سہ شنبہ کا ہو دن
اسی دن ہوگا تو بے جان مرزا

(کفار بروز منگل اکثر مرتے ہیں اسلئے شاعرانہ اورظریفانہ پیشگوئی کر دی ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ناری (دوزخی) ہیں بنے تو سب کی ناری (عورت)
ترا دوزخ میں ہو ایوان مرزا
ظریف اب ختم کر تو اس غزل کو
نہ ہو جائے کہیں ہلکان مرزا
بدل کر قافیہ لکھوں غزل اور
کہ جس کو سن کے ہو حیران مرزا

(ضمیمہ شحنہ ہند وطوطی ہند یکم فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۵ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۴۔۵)

مولوی محمد کرم الدین کی فتح

۱۴ جنوری ۱۹۰۴ء کو مرزائیوں کا وہ الہام کا مقدمہ فوجداری جو منجانب حکیم فضل الدین مرزا جی کے خاص حکم سے برخلاف مولوی صاحب موصوف دائر کیا گیا تھا اور جو ۱۴ ماہ سے چل رہا تھا اور جس کی نسبت مرزا جی پر متواتر نصرت و فتح کے الہامات برس رہے تھے، آخر کار خارج ہو گیا اور مولوی کرم الدین صاحب عزت سے بری ہو گئے۔ بہت سے احمدی دور دراز مسافت طے کر کے آخری حکم سننے کے منتظر تھے کہ مرزا جی کا تازہ نشان (فتح مقدمہ) دیکھیں۔ لیکن صاحب مجسٹریٹ کا یہ حکم سن کر سب کے رنگ فق ہو گئے اور وہ سب امیدیں جو مرشد جی نے ایک مدت دراز سے فتح وظفر کی دلا رکھی تھیں خاک میں مل گئیں اور مرزا جی کی قلعی کھل گئی۔

۱۴ جنوری کو اس مقدمہ میں جو مولوی کرم الدین جہلمی صاحب کی طرف سے لائبل بنام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی و حکیم فضل الدین قادیانی دائر تھا، ساڑھے گیارہ بجے سے قانونی بحث شروع ہوئی جس کو مولوی صاحب کے وکیل نے نہایت متانت سے ادا کیا۔ پھر مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں الفاظ استغاثہ کی تشریح کتب لغت عربی فارسی انگریزی تفاسیر حدیث کے حوالے اور خود مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات سے مدلل طور سے کی۔ اور اپنی حیثیت کے دلائل اچھی طرح بیان کئے اور سندیں پیش کیں۔ جن کے خاتمہ پر مرزائی جماعت کے چھکے چھوٹ گئے۔ رات کو مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کو تپ چڑھ گیا۔ چنانچہ دوسرے روز.. عدالت میں اون کی طرف سے ڈاکٹری سارٹیفکیٹ پیش ہوا کہ وہ بیماری کی وجہ سے ایک ماہ تک حاضر عدالت نہیں ہو سکتے۔

اور حکیم فضل دین قادیانی نے زیر دفعہ ۵۲٦ ضابطہ فوجداری مہلت مانگی کہ چیف کورٹ میں درخواست انتقال مقدمہ کرنا چاہتے ہیں اور ساتھ ہی دوسرے استغاثہ جات ۴۱۱ و ۵۰۰ کی نسبت بھی درخواست گذری۔ عدالت نے ۱۴ فروری تک مہلت دی۔ اسکے بعد عدالت نے پہلے مقدمہ میں مولوی صاحب کی بریت کا حکم سنا کر اس فیصلہ کو حرف بحرف پڑھا جو ۱۹ ورق کا انگریزی میں لکھا تھا۔

اب وہ الہام جاء ك الفتح ثم جاء ك الفتح کیا ہوا (الحکم ۱۰۔ اگست ۱۹۰۳ء)

اور وہ مجموعہ فتوحات کا وعدہ (دیکھو الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۳ء) کہاں اڑ گیا۔

اور انجام مقدمات (دیکھو الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۳ء) کی پیش گوئی کیا ہوئی۔

اور اون تازہ الہامات مشتہرہ الحکم ۱۷ و ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء

ہماری فتح ہمارا غلبہ ظفر من اللہ و فتح مبین

وغیرہ کا کیا حشر ہوا۔

آپ کے حجۃ اللہ نے تو جیسا الحکم مذکور میں چھپا خواب میں اصحاب القبور (مردگان) کے سامنے بھی ہاتھ جوڑے اور دعائیں کرائیں، لیکن افسوس کہ وہ سب محنت اکارت گئی۔ سچ ہے:

و عندہ مفاتح الغیب لا یعلمھا الا ھو۔ (الانعام: ۵۹)۔

کیا مرزائی اس معاملہ پر غور نہ فرمائیں گے۔ یا رو خدارا انصاف الیس منکم رجل رشید۔

قادیانی مرزا جی سے یہ تو پوچھئے گا کہ آپ نے خود انجام مقدمات کی پیش گوئی اس آیت سے فرمائی تھی:

اللہ مع الذین اتقوا و الذین ھم محسنون

اب اہل تقویٰ آپ بنے، یا آپ کے مخالف۔

میدان تو مولوی صاحب جیت گئے۔ خدا کی نصرت اون کی یاور ہوئی۔

پھر یا تو آپ کو اپنے ملہم پر صاف بدظن ہو جانا چاہیے، یا اوس کا فیصلہ مان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیجئے کہ حق آپ کے خلاف ہے۔

ایک اور آیت بھی آپ نے الحکم قادیان میں اس مقدمہ کی پیش گوئی میں شائع فرمائی تھی:

الم تر کیف فعل ربّك باصحاب الفیل۔ الم یجعل کیدھم فی تضلیل و ارسل علیھم طیراً ابابیل۔ترمیھم بحجارۃ من سجیل۔ فجعلھم کعصف مأکول (الفیل:۱۔۵)

اب آپ ہی تشریح فرمایئے کہ اصحاب الفیل اس موقع پر کون ہیں، اور ان کے مقابلہ میں مظفر ومنصور طیر کون۔

ہم تو گورداسپور میں جہاں تک دیکھتے رہے آپ کی ہی پارٹی بڑے کروفر کے رتھوں اور گاڑیوں پر سوار ہوکر آتی تھی۔ پھر آپکی نسبت طیراً ابابیل (حقیر جانور) کا خیال کرنا تو نہایت بے ادبی ہے۔ البتہ پہلی شق کی کوئی وجہ نکل سکتی تھی۔تو براہ مہربانی اس الہام کی پوری تفسیر کر دیجئے۔

مرزائی صاحبان مانیں یا نہ مانیں، دنیا میں تو اب مولانا مولوی محمد کرم الدین صاحب کی فتح وظفر کا ڈنکا بج گیا۔ اور مرزا جی کا وہ طلسم اعجاز و دعوی الہام ٹوٹ گیا الحق یعلو و لا یعلی اب تو مرزائی صاحبان کو مرشد جی سے صاف کہد ینا چاہیے کہ:

بس ہو چکی نماز مصلہ اٹھایئے

افسوس ہے کہ قادیانی مرزا جی کے جری سپاہی خواجہ کمال الدین صاحب وکیل کی یک سالہ محنت اکارت گئی اور برخلاف اس کے مولوی کرم الدین صاحب کے وکلاء جیت گئے۔ ہم وکلاء کی خداداد قابلیت اور محنت کا اعتراف کرتے ہیں اور پھر صدہا مبارباد مولانا مولوی محمد کرم الدین صاحب کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ آپ نے ایک زبردست فتح حاصل کی۔

آج جابجا جناب بابو چندولال صاحب بی اے مجسٹریٹ گورداسپور کے اس بے لاگ انصاف کا چرچا ہو رہا ہے۔ کیوں نہ ہو، آپ نے واقعی نوشیروانی عدالت کانمونہ دکھایا۔ ان ہی وجوہ سے تو انگریزی عدالتوں کے میزان عدل کا قائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا پڑتا ہے کہ یہاں شیر اور بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔
راقم: ایک مبصر از گورداسپور
(ضمیمہ شحنہ ہند وطوطی ہند یکم فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۵ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۵۔ ۷)

نظم ارمغانی بحضور دجال قادیانی

(راقم: ارمغانی از سیالکوٹ)

کیا تاب ہے مرزا کی کرے چوں مرے آگے
زنہار نہ ٹھیرے گا وہ ملعون مرے آگے
وہ سامری زادہ ہے میں موسیٰ کا عصا ہوں
کوئی بھی چلا اوسکا نہ افسوں مرے آگے
تقریر کو بھولے ابھی تحریر کو بھولے
آوے سر میداں جو وہ دون مرے آگے
نے نثر کی نے نظم کی ہے اوس کو لیاقت
دز دیدہ عبث پڑھتا ہے مضمون مرے آگے
ہیں جتنے کہ مرزائی خبر لوں گا میں سب کی
سب بھاگیں گے کرتے ہوئے پوں پوں مرے آگے
خود مردہ ہیں وہ کہتے ہیں عیسیٰ کو جو مردہ
ہیں کفر کے صحرا کے وہ مجنوں مرے آگے
کاتک کے مہینہ میں ہے مرزا کی ولادت
پلّے کی طرح کرتا ہے کوں کوں مرے آگے
مرغی کی طرح گھر میں وہ انڈوں پہ ہے بیٹھا
ڈربہ سے نکلتا نہیں ملعوں مرے آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی زمانہ کے ہیں بے واؤ کے خسرو
وہ لاکھ بنے گرچہ فریدوں مرے آگے
ہیں خانہ الحاد کے مرزا جی کبوتر
اس واسطے کرتے ہیں غٹر غوں مرے آگے
مرزائی کو سن پائیں کہیں میری غزل کو
شرمندہ بہت ہوں نہ کریں چوں مرے آ گے
مرزا کا مرے ڈر سے ہوا دہک سے کلیجا
ایک چٹکی سے مل دوں گا وہ ہے جوں مرے آ گے
میں پڑھ کے غزل اپنی جو مرزا کو سناؤں
آنکھوں سے بہاوے گا وہ جیحون مرے آگے
کرتا ہے جو وصف اوس کا ہے وہ ایک کلاوت
سارنگی پہ کرتا ہے وہ روں روں مرے آگے
مرزا نہیں انسان ہے گر پشّی ہے کتا
پنجاب کے لوگوں کی ہے وہ جھوں مرے آ گے
آفاق میں جب دھوم مچی میری غزل کی
مرزا کا ہوا حال دگرگوں مرے آگے
دجال نہیں پر خر دجال ہے مرزا
ہو مجھ سے مقابل کرے ڈھیچوں مرے آگے
زنجیر پڑی کفر کی مرزا کے گلے میں
ہے سجن ضلالت کا وہ مسجون مرے آگے
میں بدلے ملیدہ کے براز اوس پہ چڑھاؤں
قسمت سے بروزی ہو جو مدفون مرے آگے
جو معتقد اون کے ہیں وہ ہیں مثل مداری
مرزا جی بنے صورت میموں مرے آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے ف کا ہے وہ فخر تو بے دال کا بودم
ہے سنگ بلا نوں وہ ملعون مرے آگے
مرزا کی طبیعت کا ابھی حال ہو روشن
ایک شعر کرے آ کے جو موزوں مرے آگے
کرتا ہے جو وہ طعن بزرگان سلف پر
خود ہوگیا خلقت میں وہ ملعوں مرے آگے
تصنیف کو دیکھ اوس کی یہ کہتا ہوں بہ انصاف
چڑ کیں سے نہیں رتبہ میں افزوں مرے آگے

(ضمیمہ شحنہ ہندوطوطی ہند یکم فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۵ جلد ۲۲ و ۲۴۔ص ۷۔۸)

معاونوں اورمربیوں کا شکریہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

حضرت پیر مہر علی، مولانا سید ابو محمد ڈاکٹر جمال الدین، منشی فضل الرحمان ملازم ڈسٹرکٹ بورڈ لدھیانہ، منشی الٰہی بخش مصنف عصائے موسیٰ، منشی عنایت احمد تاجر کتب پٹیالہ، منشی مہتاب الدین نقشہ نویس پبلک ورکس ایبٹ آباد، منشی عبدالواحد ناظر نظامت کپورتھلہ کا شکریہ بالخصوص ادا کیا جاتا ہے کہ ضمیمہ کی اشاعت میں سیلف ہیلپ (آپ اپنی مدد) کا نمونہ دکھایا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ نے اخبار کی خریداری میں بھی سعی فرمائی جزاھم اللہ خیر الجزاء۔

(ضمیمہ شحنہ ہندوطوطی ہند یکم فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۵ جلد ۲۲ و ۲۴۔ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہندوطوطی ہند میرٹھ ۸فروری ۱۹۰۴ءنمبر ۶ جلد۲۲و۲۴

قادیانی شاعری

منشی سعد اللہ لدھیانوی لکھتے ہیں:

قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ کی چاروں جلدوں کے عنوان پر ایک رباعی لکھی ہے جس کے تیسرے مصرع کی دم بڑھی ہوئی ہے

کیا خوب ہے یہ کتاب سبحان اللہ
اک دم میں کرے ہے دین حق سے آگاہ
ازبسکہ یہ مغفرت کا بتلاتی ہے راہ
تاریخ بھی یا غفور نکلی واہ واہ

الفاظ اور بندش سے قطع نظر ہم قادیانی سے صرف چاروں مصرعوں کا وزن پورا کر دینا چاہتے ہیں۔ مگر پورا کر دے تو حضرت شوکت سے سفارش کر کے اس کا نام بھی شاگردوں میں درج کرا دیں گے۔ اگرچہ ایسا کودن اس لائق نہیں کہ اس کو اون کی شاگردی کا اعزاز بخشا جائے۔ پھر واہ واہ کیا خوب ہے،

ازبسکہ یہ مغفرت کا بتلاتی ہے،

یہ بھی مصرع رباعی کا ایک پورا وزن ہے۔ آگے قادیانی کی، راہ، حد سے بڑھی ہوئی ہے۔ اس پر دو رباعیاں ہدیہ ناظرین ہیں۔

حد سے باہر ہے راہ تیری مرزا
کرتا ہے اسی پہ تو دلیری مرزا
سب مکر و دغا ہے یہ براہیں تری
بس کھل گئی تیری ہاتھ پھیری مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنا تجھے معتدی بجا ہے مرزا
ہر بات میں تجھ کو اعتدا ہے مرزا
الہام ہیں تیرے انبیاء سے بڑھ کر
بیٹا تو خدا بن چکا ہے مرزا

(ضمیمہ شحنہ ہند ۸۔فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۶ جلد ۲۲ و ۲۴۔ص ۱)

قادیانی کی خودستائی اوراسکے چیلوں کی ژاژ خائی

ایک قادیانی شاہزادہ اپنے خانہ ساز رسول و نبی کا فارسی قصیدہ پڑھ کر کہتا ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی نہیں لکھ سکتا۔ بڑھ کر تو کیا، اس کے برابر بھی لکھنا محال ہے ۔اگر کوئی ارادہ بھی کرے تو اوس کا نطق بند ہو جائے۔ وغیرہ۔

چونکہ یہ کابلی شہزادہ فارسی سمجھتا ہے جیسا کہ اہل کابل بول سکتے ہیں، اس لئے ہم نے اوسی ردیف وقافیہ میں بعون اللہ تعالی کچھ لکھا ہے، وہ شائع کرتے ہیں۔

قادیانی نے بجز خودستائی کوئی کمال نہیں دکھایا، ہم نے بھی قادیانی کے اصل حالات تحریر کئے ہیں۔ اگر چہ قادیانیوں میں اہل انصاف کم ہیں، الاماشاءاللہ، پھر بھی خدا کی رحمت واسعہ پر نظر رکھ کر امید رکھتے ہیں کہ کوئی تو حق پسند غیرت مند ہوگا جو اوس سے اس کے جواب کا مطالبہ کرے گا، اور پھر اوس کو لاجواب پا کر قبول حق سے مشرف ہو کر از سر نو مسلمان ہوگا۔

لیکن اگر مقابلے میں دشنام دہی، دروغ گوئی، مغالطہ اور خدعت وغیرہ استعمال کی گئی، جیسا کہ یک ہزاری، دوہزاری اشتہاروں میں ولدالزنا اور حرام زادے کی گالیاں مستعمل ہوئی ہیں، تو خیر یہ بھی سب کو معلوم ہے۔

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کایں زر قلب بہر جا کہ دہی باز آید

خودبخود سب طرف سے حسب معمول پھٹکاریں پڑیں گی۔ اگر چہ قادیانی بزعم خود رسول اس کی پرواہ نہ کرے، مگر اہل بصیرت پر اصلیت ظاہر ہو رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشی سعد اللہ لدھیانوی کا قصیدہ

بنام آنکہ نہ مبداش و منتہا باشد
بنام او برکتہا بہ کار ما باشد
کسے کہ بر دمش از خالق التجا باشد
ہمو خودش برہ راست رہنما باشد
گرت بجانب محبوب چشم وا باشد
ہمہ ہر آنچہ بجز وے بود فنا باشد
ترا بہ بحر محبت اگر شنا باشد
نہ ہیچ آگہیت از غم و عنا باشد
نصیب نفس تو با حق اگر غنا باشد
جہان و اہل جہان لقمہ و گدا باشد
غبار بر دل طالب ز رنج رہ نبود
کہ خاک راہ در و دست کیمیا باشد
غبار راہ قدم چون بصدق بر دارند
بہ چشم اہل نظر ہم چو توتیا باشد
بمال و زر چہ بود راہِ دوست پیمودن
بہ ہرچہ حکم کند جان و دل فدا باشد
منازل رہ دارین سہل باشد اگر
بدل بہر قدم اللہ ربنا باشد
مباش شاد و غمان از حصول و فقد جہان
کہ ایں جہان فنا دار ابتلا باشد
کجا بہ علم و ہدایت قدم نہد بہ ثبات
ہر آنکہ در رہ دین مرکبش ہوا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر قبول نہ امروز حق کنی ، فردا
براہ حق شدنت آرزو بسا باشد
تنا دشت نبود آن دم از مکان بعید
ہم آن عمل کہ ز خود کردہ ہبآً باشد
بآن عذاب و گرفتاری ابد شغلت
بہ لیتنی و دریغا و حسرتا باشد
بود معاملہ کار باغلاظ و شداد
نہ ہیچ فائدہ از زاری و بکا باشد
بہ قعر ہاویہ سازند مقعدش ہر کو
نبی نباشد وا نیاز انبیاء باشد
بایں نبوت جزئی و ناقص دجال
بشان ختم رسل قدح مدعا باشد
محمد عربی کابروئے مبارک او
بہ یک اشارہ ز مشکل گرہ کشا باشد
درو و حق بروانش بہ پیروانش باد
سکون خاطرم ایں درد دائما باشد
شبہے کہ جنبش مژگان او بہ غمزدگان
ز راہ مرحمت از سینہ غمزدا باشد
خلاصہء دو جہان فخر انبیاء و رسل
کہ روز محشرش آں عرش متکا باشد
خدا چو ختم نبوت بذات پاکش کرد
پے علو بشر جاہش انتہا باشد
بامتش شد مے ہر رسول را باشد
منش بہ خلق خدا لا شریک لہ خوانم
بلید طبع کسے گو ازیں خفا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوتش ہمہ عالم گرفت تا محشر
نبوتے نہ بہ فاروق و مرتضی باشد
بود مماثل دجال اگر بزعم خودش
کنون بدوش کس این حلّہ و قبا باشد
نبوت ست ز حق پایہء بلند ترین
نہ آنچنان کہ بوے دست کس رسا باشد
نہ رزق و روزی دنیا باختیار کسے ست
بہ کسب کس نہ ہدایت نہ ابتدا باشد
نبی نبی ست بوے نقص را گذر نبود
فضیلت دگرے فضل کبریا باشد
چو ماہ کامل برج سعادت اند ہمہ
عجب مدار چو عو عو ز اشقیا باشد
حقیقت اینکہ بہ قرآن نباشدش ایمان
کہ دینش رد احادیث مصطفیٰ باشد
ہوائے فتنہ وزیدن گرفت در عالم
بہر چہار طرف فتنہ ہا بپا باشد
قدم بہ منبر تجدید دین نہد ہیہات
کسے کہ نیچریش پیر پیشوا باشد
بہ حسب گفتہ عیسی بسے مسیح شوند
ز ہر طرف نہ جہان چون مسیح زا باشد
جناب ختم مرسل سی شمر و ایشان را
چہ بیند آنکہ دلش در تہ عما باشد
برائے عالمیان فتنہ اند دجالاں
علی الخصوص چو دجال میرزا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا ز مکر و فریبش امان دہد ہمہ را
پگاہ و شام شب و روزم ایں دعا باشد
بہ مجلسے ز بخاری حدیث عرض آورد
بکذب و جہل بیان ویش گوا باشد
پس از رسول و نبی گر کسے محدث خواند
زیادتے ست بقرآں و دلگرا باشد
مہین حضرت عیسی ست قادیانی پیر
مثیل وے شانش خدعہ و دغا باشد
ببیں کہ بر صلبوہ مائے نفی حق فرمود
ز قادیانی دجال نفی ما باشد
بہ خاندانش کند طعن ہائے زشت و زبون
ز معجزات ویش نفرت و اِبا باشد
چو عجل سامری اعجاز عیسی انگارد
بکور چشم یکے گوہر و حصی باشد
ہمین بس ست ز توہین کہ در مقابلہ اش
یکے مغل بچہ ذو المجد و العلا باشد
منم مسیح زمان گفتش چہ بوالعجبی ست
بذات خود کہ بامراض مبتلا باشد
بہ ابن مریم صدیقہ اش چہ نسبت کو
زنیم باشد و در مادرش خطا باشد
ز گوہرش چہ زمن پرسی آنکہ جدہء او
بہ بیوگی سہ پسر زا النقوا باشد
بہ ہزل و شتم نہ گفتم چنیں سخن ہرگز
بصدق ماخذ من روضۃ الصفا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام زادہ بگوید کسے کہ مردم را
حرام زادگیش مدحت و ثنا باشد
چو ز افترا بخدا کرد پیش گوئی ہا
چرا نہ لعنت ازاں سوش در قفا باشد
بہ ضلع رفت و ز اخبار غیب پہلو کرد
چہ بزدلی ست کہ رو پوشی از قضا باشد
چرا سکوت ز الہام کرد و خائف شد
چو کار مرد خدا بر قضا رضا باشد
چو گفت در حق فرزند خود کانّ اللہ
بر وے ملت حقہ ز دین خدا باشد
بگوید انکہ خدا را منم بجائے ولد
باو خطاب مسلمان کجا روا باشد
چساں از و نشود صادر ایں دلیریہا
کہ فارغ از خطر محشر و جزا باشد
نہ خوفش از سخط و قہر قاہر جبار
نہ بر عنایت و فضل حقش رجا باشد
ہر آنکہ زوجہ الہامیش بود با غیر
چو غیرتش نبود سخت بے حیا باشد
چہ خوش بود کہ کند عذر بے حیای خویش
کہ آہ من شدہ ام پیر و آن فتا باشد
بہ پیریم زن نو ملہم دہد چہ کنم
حبالہ اش بہ جوانی ز من حبا باشد
چو خوف من بدلش جا پذیر ہست پس او
کند ہر آنچہ کند از من اعتنا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشو مکدر از اشعار صافیم مرزا
کہ کار اہل نظر اخذ ما صفا باشد
بخوانم از سر نو مطلع چو مطلع ماہ
کہ شور درگ للہ و حبذا باشد
رخت سیاہ چو شب ظلمت آشنا باشد
بہ مہر نیز ترا دعوی ضیا باشد
بہ پیش گوئی خود روسیاہ میگردی
کہ کار تو بخدا دائم افترا باشد
چنیں ذلیل شدی و نمردی از غیرت
بحیرت اند ہمہ کایں چہ ماجرا باشد
بکوہ سر زدنت اولٰی و بیبا کیست
چو طاقت تو نہ ہم سنگ کہربا باشد
دلیر باشد و بیباک تر ز شیطان کو
خدا پسر گہ و گاہش پسر خدا باشد
نبی مبشر بود وحیش امتیاز آمد
اگر ترا خبر از حصرِ انما باشد
چو وحی تست منزہ ز دخل شیطانی
نبوت تو چرا زیر التوا باشد
رسول نیستم آنجا کہ گفتہ بہ فریب
بر وے و صمت دجالی اختفا باشد
بچند سال شدی بعد ازاں رسول اللہ
ترا ود آخر کار آنچہ در دعا باشد
ہماں رسول کہ او خاتم النبیین ست
چہ سفلہ و چہ مثلیث بارتقا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گہے مجدد گاہے محدثے و نبی
ز بہر ابن خدا بودنت بنا باشد
خدا بکار برو قہر و عنف چوں عیسی کرد
دوبارہ سوئے زمین نازل از سما باشد
جلال عیسوی اتمام حجت افزائد
منم جمالی او با رقم انزا دا (گوشہ نشینی) باشد
نزول آنکہ بیان کرد خامہ ات او را
بدارد مرگ ہم از خامہ ات ردا باشد
الا چگونہ بگیردید آن ہمہ منسوخ
بشرع نسخ با خبار کے روا باشد
ترا ہماں متوفی کمال اجر دہد
ولے بہ حضرت عیسی پے عزا باشد
فریب و جور کہ کردی تو با مسلماناں
بجز خدائے جہاں بے کہ مشکلی باشد
نشستہ بر سر شاخے چو از بنش ببری
بسر فتا ونت از دست خود سزا باشد
طفیل نام گرامی آنکہ شہرہ شدی
چہ خوش بہ عیب شماریش حق ادا باشد
شدند دابۃ الارض چوں ہمیں علماء
خلاف فتوی شانت نہ از بجی باشد
کلام او بود اظہار کفر ہر کافر
مسلّم ایں ہمہ پیش اولی النہی باشد
ز نیچریّہ مپرس از چنیں معاملہا
کہ کار شان بکتاب حق اعتدا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجان و دل چو کسے شرع را بود خادم
مگو کہ غیر مزکی و بے وفا باشد
بہ قول ڈاکٹراں سر منہ فرد بہ زمین
بارتداد کہ ان کرمِ ایں دبا باشد
بود جو کور عصائے کسے بدست تو کایں
ازاں صلیب و ازیں کرم برملا باشد
مگر تو در پس آئینہ کہ چوں طوطی
بگزشت آنچہ در آئد ہمت صدرا باشد
چساں امام زمان و مجددش خوانند
چو طائر آنکہ بہ اوستاد ہم نوا باشد
مجال گفتنش از خویشتن نباشد ہیچ
سوے فلاسفہ اش گوش بر ندا باشد
بزن کنی ہمہ مرہون کہ وارثان نبرند
ایا مسیح ہمیں زہد و اتقا باشد
لیاقت تو بتازی و فارسی معلوم
بیائے لفظ غیور ست بے محا باشد
نہ باشد از صلہ رحم و لعنت خرے
بہ ہر دو مہمل و بے معنیت علی باشد
شنیدہء تو فقط را علامت مفعول
برائے بیت بہ نظم تو جمع را باشد
بنی بہ شعر نہ پیچد نہ شاعری نہ نبی
بسوق شعر کے از چون توئے شرا باشد
نہ وزن شعر شناسی نہ صحت الفاظ
بزمرہ شعرا دخلت ابتغا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر ایں طریق بود اے گروہ مرزائے
ز ما نصیحت دیں و از شما جفا باشد
عجب کہ زرستد و دلستانش میخواند
غضب کہ خون خورد و نیز دلربا باشد
بود مثیل مسیح و مسیح صد ہیہات
کسے کہ در طلب مال روستا باشد
بشاعری سزد ایں لاف خود ستائیھا
کہ آں مبالغہ باشد نہ ادعا باشد
نبی کہ میکند اظہار واجب ست باو
ہدایت ہمہ کس منصبش عطا باشد
النقوا پسرے را مثیل او خوانید
بہ ابن مریم صدیقہ ایں ہجا باشد
کجا مسیح فلک پا یہ مفیض المال
کہ جا نب ہمہ ز دست او سخا با شد
کجا مجاور و شیدائے جیفہء دنیا
کہ بہمیں دستِ سوالش باغنیاء باشد
خلاف طبع اگر بشنوید دم مزنید
کہ ابتداش ہم از جانب شما باشد
کلام من بود الحق مرّ ارنجیشد
بعلت ہمہ مرزائیاں شفا باشد
شنو کہ بلبل شیراز خواند در بستان
ز نغمہاش بدل راحتِ بقا باشد
دوائے تلخ نبوش از شفقات می باید(ق)
کہ دافع مرضت تلخی دوا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولے ز دست طبیبے کہ از عرض خالی ست
ہمش بہ علم خدا دد انتہا باشد
چو قادیانی بد گوئی بد لگام رود
بجا نباشد ازیں جانب اررخا باشد
چنانچہ حق نبود خار بودنت با گل
بخار گل شدنت نیز ناسزا باشد
ز فیض خاص دم انتصار دین قلمم
بہ پہلو خر دجال چوں عصا باشد
جواب من بدرستی نداد و ہم ندہد
بہ قادیانی دون طاقتش کجا باشد
بہ گفتگوش بسے دیدہ ایم و تحریرش
کہ در مقابلہ شتّام و ژاژخا باشد
ہمین قدر کہ ز دجالیش بیان گردید
باہل دانش و انصاف اکتفا باشد
ز خواندن رد دجال بر زمین بہ فلک
مسیح را بلب احسنت و مرحبا باشد
دہد چو شحنہ دم عیسوی باوراقش
پیٔے شرارت دجال انطفا باشد
سیاہ دلاں شد البدر و الحکم ز الم
بہ ہر دو ہیچ نہ نطق و نہ انجلا باشد
براہ راست چساں بیند و چگونہ رود
کسے کہ کجرو و کج بیں بہ چشم و پا باشد
نہ نور دین ست بہ مرزا نہ حسن احسن او
جواب شحنہ از ایناں بانتفا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاونان ضمیمہ ز حق جزا یابند
ہم آنکہ مہتمش صاحب ذکا باشد
اعانتش بہ ہمہ اہل دین بود واجب
کہ بہر اہل جہان موجب ہدا باشد
ز بندگان ضعیف ست سعدیت یا رب
ولے چہ غم چو بہ فضل تو اتکا باشد
بہر معاملہ چشمش بہ رحم و عفو تو بس
کہ پاک از بد سمعیت و ریا باشد
عطا چو کر دیش ایمان ہمش بدرگاہت
ملا ذ و مامن و مأوای وملتجا باشد
بہ فضل و مرحمت خود موفقش گردان
کہ بر درت ہمہ اوقات جبہ سا باشد
بہ مسجد صلحا با جماعت صلحا
بہ فجر و ظہر و دگر مغرب و عشا باشد
ز شام تا سحر نعبدش شغلے
بہ نستعينك از صبح تا مسا باشد
بہ فضل رزق تو عمرش چناں بسر گردد
نہ ہیچ فکر غدا نے غم عشا باشد
مشوشش نہ کند گاہ گرم و سرد جہان
ترددش نہ ز صیف و نہ از شتا باشد
بہ بخش وجہ معاش آنچناں و فکر معاد
کہ دل بنو متعلق ز ما سوا باشد
با حمدان عجم ہیچگاہ دل ندہم
یک احمد عربی بس کہ مقتدا باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طریق سنت و قرآن رہ نجات من ست
بہر طریق و دگر فتنہ و بلا باشد
دم رحیل ازیں سجن مومنم رحلت
چناں بود کہ پرند از قفس رہا باشد
تو شاد از من و من از تو شادمان باشم
بہ ایں دلم تپش و شوق آں بقا باشد
حضور بار گہت روز محشر آمدنم
بتاجِ مغفرت و عفوِ ما مضٰی باشد
ز حشر جانب فردوس شاد شاد روم
ندائم از لب رضوان بیا بیا باشد
بنور و جھک یا ذا الجلال و الاکرام
نظر بوجہ تو ام باشد و خوشا باشد
بہ ربِ عالمیاں حمد و اول و آخر
سلام او بہ کسے کہ اہل اصطفا باشد

(ضمیمہ شحنہ ہند ۸ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۶ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۱۔۷)

وہ آسمانی نشان ظاہر ہوا

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

آسمانی باپ برس روز سے لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) پر الہام کے دونگڑے برسا رہا تھا کہ مقدمات کی قمار بازی میں چت بھی تیری اور پٹ بھی تیری۔ مگر قسمت میں تھے تین کانے۔ ان کے پڑتے ہی خردجال کا ن من الکا فرین کنوتیاں دبا کر دم اٹھا کر لید کرتا ہوا جو بھاگتا ہے تو لیپا لک (مرزا قادیانی) اس کے حدث اور ضرط کی آواز کو اپنے حق میں فتح کے شادیانے سمجھا۔ ارے یہ کیا ہو گیا۔ جی کچھ نہیں۔ مانگی تھی اوپر سے اور ملی نیچے سے۔ ہاتھ تیرے جھوٹے کے منہ میں وہ۔ ہم بھی کہتے ہیں بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شک آسمانی نشان ظاہر ہوا۔فراعنہ کا تکبر ڈھے گیا۔غرور کے غرے ڈبے ٹوٹ گئے۔ بروزیت کے چھکے چھوٹ گئے۔جھوٹی پیش گوئیوں کے سر پھوٹ گئے۔اب جعلی نبوت منارے سے اپنا سر ٹپک رہی ہے اور خود آسمانی باپ بسور رہا ہے۔اور لیپا لک (مرزا قادیانی) اس کو گھور رہا ہے۔کھوسٹ کی داڑھی کھسوٹنے کو ہاتھ بڑھا رہا ہے، قابو نہیں چلتا ورنہ جو کچھ کر گذرتا، تھوڑا تھا۔

گورداسپور کی عدالت میں چیختے چلاتے، ٹسوے بہاتے، کفریادی گئے کہ لوٹ لیا، تباہ کر دیا، دغا دی فریب دیا۔کوئی پوچھے کیا شئے لوٹ لی۔کیا کسی نے آسمانی باپ کا تر کا لوٹ لیا، ورثہ ہڑپ کر لیا۔ہزاروں کا زیور مرصع بجواہرات مرزائیوں کے صندوقوں میں نقب لگا کر چورالیا۔ڈاکا ڈال کر دھرا ڈھکا سب چھین لیا۔غرق لنگوٹی چھوڑ دی اور بس۔دنیا کو تو خود لیپا لک دغا اور فریب دے رہا ہے۔مسلمانوں کی گانٹھ کاٹ رہا ہے اور اسلامی علماء اور مشائخ پر دغا اور فریب کا الزام دھر رہا ہے۔

مولوی فیضی مرحوم نے آپ کی کتاب پر جو نوٹ لکھے تھے کیا وہ الہامی نوٹ تھے کہ ان کے سوا دوسرا شخص ویسے نہیں لکھ سکتا۔آپ کے دعوے تو ایسے لچر اور لغو اور پادر ہوا اور متناقض ہیں کہ تھوڑی سی استعداد والا بھی ان کو مکڑی کا جالا بنا کر اوڑا سکتا ہے چہ جائے کہ مولوی فیضی اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب۔ان کی شان تو بہت اعلی اور ارفع ہے۔مگر چونکہ سیف چشتیائی نے بروزیت کے منارے کی تعمیر ڈھا دی ہے اور جعلی نبوت کا قلع قمع کر دیا ہے، لہذا دوہائی اور تہائی مچائی گئی۔

بفرض محال وہ نوٹ کسی کے تھے، مگر مرزائیت کے سر پر تو آرہ چلانے کو کافی تھے۔آم کھانے یا پیڑ گننے۔اسی کی جھوجھل سے تو خون لگا کر اور فریادی ہو کر عدالت میں گئے۔اس سے صاف طور پر مرزا اور مرزائیوں کا عجز ظاہر ہو گیا کہ کھسیانی بلی کھمبا نوچنے لگی۔میرٹھ کے بعض منافق یہودی (مرزائی) جو ہمارے شاگرد بھی ہیں، ہنکارے بھرتے تھے کہ دغا کا کامل ثبوت گذر گیا۔اب مولوی کرم الدین کو مفر ہی نہیں (گویا ان کو مسیح موعود صلیب پر کھنچوا دے گا) اور کیا اچھی بات ہو کہ مولوی صاحب معذرت کریں، معافی چاہیں اور حضرت اقدس کی دونوں طرح فتح ہے۔سزا ہو گی، جب بھی آسمانی نشان ظاہر ہو گا۔اور معافی چاہی جب بھی۔مگر یہ خبر نہ تھی کہ پانسا الٹا پڑے گا، اور دعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خارج ہوکر الٹا لائبل کا چارج سر پر دھرا جائے گا۔ (باقی آئندہ)

(ضمیمہ شحنہ ہند ۸ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۶ جلد ۲۲ و ۲۴ ص ۷۔۸)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ نمبر ۷ جلد ۲۲۔۲۴ مطبوعہ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء

مرزا جی کا تحریری اقبال

ا۔ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۴ و ۵ کے حاشیہ میں آپ تحریر کرتے ہیں:

پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا، محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے اور جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع فرماتے ہیں کہ حرام کار اور بدکار لوگ مجھ سے معجزہ مانگتے ہیں۔ ان کو کوئی معجزہ نہ دکھایا جائے گا۔ دیکھو یسوع کو کسی سوجھی اور کیسے پیش بندی کی اب کوئی حرام کار اور بدکار بنے تو اوس سے معجزہ مانگے۔

یہ تو وہی بات ہوئی جیسا ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں یہ مشہور کیا کہ میں ایسا ورد بتا سکتا ہوں جس کے پڑھنے سے پہلی ہی رات میں خدا نظر آ جائے گا بشرطیکہ پڑھنے والا حرام کی اولاد نہ ہو۔ اب بھلا کون حرام کی اولاد بنے اور کہے کہ مجھے وظیفہ پڑھنے سے خدا نظر نہیں آیا۔ آخر ہر ایک وظیفچی کو یہی کہنا پڑتا تھا کہ ہاں نظر آ گیا۔

سو یسوع کی بندشوں اور تدبیروں پر قربان جائیں۔ اپنا پیچھا چھوڑانے کے لئے کیسا داؤں کھیلا۔ یہی آپ کا طریق تھا۔

اس تحریر سے بقول مرزا ثابت ہوا کہ یسوع اسرائیلی تھا۔ اور نادان تھا اور یسوع کی روح ایک شریر مکار میں تھی۔

اور تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲ میں قادیانی مرزا جی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی۔

سبحان اللہ! یسوع کی روح بقول مرزا غلام احمد ایک شریر مکار میں تھی اور اب وہی یسوع کی روح ان میں یعنی خود مرزا میں موجود ہے۔

اور اربعین نمبر۴ کے صفحہ ۱۵ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

خدا نے اپنے مسیح موعود (یعنی مجھ کو) پیدا کیا جو عیسیٰ کا اوتار ہے۔

اے راجہ رام چندر کو اوتار ماننے والے ہندوؤ، خوش ہو جاؤ کہ مرزا صاحب بھی تمہارے ہم اعتقاد ہو گئے۔

۲۔ تحفہ قیصریہ کے صفحہ ۲۳ میں مرزا جی لکھتے ہیں:

دو باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیئے ان تمام امور نے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں۔

اور دافع البلاء کے صفحہ ۳ میں تحریر کرتے ہیں:

اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو۔ اور دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

اے مرزائیو! ایمان سے کہو کہ جس یسوع مسیح کے مرزا صاحب ایلچی بنتے ہیں وہ کون ہے۔ اور جس مسیح سے اب وہ افضل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ کون ہے ابن مریم یا کوئی اور؟

(س)

واہ آزادی تیری داد ہے
جو ایلچی شاہوں سے زیاد ہے

(ج):

طمع بنایا ایلچی مند بنایا شاہ
میرا کچھ نقصان نہ اوسدا گیا وساہ (اعتبار)

۳۔ فتح المسیح کے صفحہ ۴۸ میں مرزا جی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر تعجب ہے کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے یسوع کی چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے۔ وہ ایسی جوان عورتوں پر نظر ڈالتا ہے۔ کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا۔ کاش وہ متعہ کا پابند ہوتا۔ تو ایسی حرکات سے بچ جاتا۔ یسوع کی بزرگ دادیوں نانیوں نے متعہ کیا تھا یا صریح زنا کاری تھی۔

نبی اللہ اور اوس کی دادیوں اور نانیوں کا لحاظ ہوتو ایسا ہو کہ شیطان کے خیال میں بھی نہ ہو۔

(س)۔ اے مرزائیو! خداوند تعالی سے ڈر کر سچ کہو کہ یہ یسوع جس کی مرزا صاحب توہین کرتے ہیں وہی ابن مریم ہے جسکو خداوند تعالی نے وجیھا فی الدنیا والآخرہ و من المقربین کے خطاب سے ممتاز فرمایا ہے، یا کوئی اور ہے۔ مگر جواب دینے سے پہلے اپنے پیرو مرشد کا تحریری اقبال بھی دیکھ لینا۔

دیکھو توضیح المرام کے صفحہ ۳ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں:

بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور دوسرا مسیح بن مریم جن کو عیسی اور یسوع کہتے ہیں۔ ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ دونوں آسمان پر اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے۔

اس عبارت سے بقول مرزا صاحب صاف ظاہر ہے کہ یسوع حضرت مسیح بن مریم نبی اللہ کا ہی نام ہے، نہ کسی اور کا۔ اور مرزا صاحب نے دیدہ دانستہ حضرت مسیح بن مریم کی ہی سخت توہین کی ہے نہ کسی اور کی۔ دیکھو اربعین نمبر ۴ ص ۳۶، (اہل حدیث)

(شائد یہ مضمون منشی اللہ دتا صاحب کا ہے)

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ۔ نمبر ۷ جلد ۲۲۔ ۲۴ مطبوعہ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھانے کے دانت اور، دکھانے کے دانت اور

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

کوئی سال شائد ایسا گذرتا ہو کہ مرزا جی علماء اور مشائخ کو الصلح خیر کا اعلان نہ دیتے ہوں۔ حال میں بھی آپ نے اعلان دیا ہے۔ مگر واقعات اور تجربات برابر شہادت دیتے رہتے ہیں تو ایسے اعلان محض فریب اور دھوکے کی ٹٹی ہوتے ہیں۔ یعنی بظاہر یہ ثابت کرتے ہیں کہ میں بڑا نرم اور مرنج و مرنجاں ہوں، اور چونکہ آپ عرصہ تک خلق اللہ کو تخویف دلا چکے ہیں یعنی لوگوں کی موت کی پیشین گوئیاں کر چکے ہیں اور مواخذے پر گورداسپور کی عدالت میں اقرار نامہ لکھ چکے ہیں کہ آئندہ پبلک کی دل آزاری نہ کروں گا اور جرم تخویف کا مرتکب نہ ہوگا، پس گورنمنٹ اور اس کے حکام پر یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میں تو غریب گئو اور نمانی بھیڑ ہوں، نہ کہ پھاڑنے والا بھیڑیا۔ مگر جب تک بھیڑیئے کی جگر چبانے والی کچلیاں موجود ہیں، اور جب تک اس میں قدرت نے درندگی کی صفت پیدا کر رکھی ہے، کون یقین کر سکتا ہے کہ وہ اپنے نیچرل خواص سے باز آجائے گا۔ پس اہل اسلام تو بے وقوف نہیں، نہ گورنمنٹ نادان ہے کہ آپ کی ظاہری صلح کے جھانسے میں آجائے۔

آپ مجسم صلح ہوتے تو ضرر رسانی کی نیت سے مسلمانوں کو عدالت میں نہ کھنچواتے۔ مولوی کرم الدین صاحب پر نالش کرنے پہلے الصلح خیر کا اعلان دیتے۔ اور مجدد السنہ مشرقیہ نے بار بار سمجھایا کہ مونچھیں نیچی کر لو، اور دعوے سے دست بردار ہو۔ مگر آسمانی باپ تو ٹھرے کا جام پلا کر کچے گھڑے کی چڑھانا اور اپنے لیپا لک کا سر تو ڑوانا چاہتا تھا۔ ہماری ایک بھی نہ سنی گئی اور لیپا لک کو کہیں کا بھی رکھا۔ یہ باپ ہے یا لیپا لک کے دشمنوں کا بھی قبلہ گاہ۔

اب چونکہ مرزا جی فرمائشی شکست کھا چکے اور غرور اور نخوت کے عالم بالا سے پارے کی طرح گرے کہ اٹھنا بلائے جان ہو گیا تو الصلح خیر کا اعلان دیتے ہیں۔ عصمت بی بی از بے چادری۔ پھر صلح کا تو اعلان اور مقدمہ برابر جاری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مرزائیوں کا دعوی خارج ہو کر جو مولوی کرم الدین صاحب کی جانب سے لائیبل قائم ہو گیا ہے، تو ہائی کورٹ میں درخواست دی ہے کہ ہم کو اس عدالت سے انصاف کی امید نہیں ،لہذا مقدمہ دوسری عدالت میں منتقل کیا جائے۔ ہم بھی تو دیکھیں کیونکر منتقل ہوسکتا ہے اور عدالت کیونکر نا منصف اور متہم قرار پاتی ہے۔

ہم پھر صلاح دیتے ہیں کہ مولوی کرم الدین صاحب سے معافی چاہیں۔ اور ہم ذمہ کرتے ہیں کہ وہ معاف کر دیں گے کیونکہ وہ کریم النفس ہیں۔

اہل اسلام کو آپ سے کوئی ذاتی عداوت اور پرخاش نہیں۔ نہ وہ آپ کے جانی دشمن اور ضرر رساں ہیں۔ اور شحنہ ہند تو جیسا آپ کا بہی خواہ ہے شائد کسی اور کا ہو۔ البتہ تمام علماء و مشائخ عظام اور عام اہل اسلام آپ کے ملحدانہ عقاید اور بروزی نبی اور جعلی مسیح موعود بننے کے مخالف ہیں۔ آپ بجائے اعلان الصلح خیر کے اپنے فاسد اور مفسد عقاید سے باز آنے اور ان سے توبہ کرنے کا اعلان دیں۔ پھر تو چاروں طرف سے صلح ہی صلح ہے۔ اور اگر کوئی اسپر بھی آپ کی جانب بری نگاہوں سے دیکھے تو شحنہ ہند اس کی آنکھ نکال ڈالے اور گدی کے پیچھے سے زبان کھینچ لے۔

آپ اسم بامسمی یعنی غلام احمد بن جائیں نہ کہ بروزی احمد یعنی نبی ،کیونکہ ایک غلام کے لئے کسی طرح شایاں نہیں کہ وہ آقا بن جائے یا آقا کے نام سے اپنے کو موسوم کرے۔ یہ تو سخت گستاخی اور اچھی خاصی بے وفائی بلکہ نمک حرامی ہے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ۔ نمبر ۷ جلد ۲۲۔۲۴ مطبوعہ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء ص ۲۔۳)

لاہور میں مرزائی مجلس

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

جب مولوی کرم الدین صاحب کے مقدمہ میں شکست پانے سے بروزی نبوت اور الہامی پیش گوئیوں کی ہوا اکھڑ گئی ،تو مرزا جی کو خوف ہوا کہ تمام چیلے ففروا ہو جائیں گے اور ان کی عقیدت کی گرم جوشی پر اوس پڑ جائے گی۔ اور جیسا کہ ہم کو معلوم ہوا ہے کچھ مرزائی سرد مہر ہو کر کافور بھی ہو چکے ہیں۔ لہذا مرزا جی ان کی فیلنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے انجن میں از سرنو حرارت پیدا کرنے کی دوسری چال چلے۔ یعنی اعلان دیا گیا کہ خود بدولت خاص لاہور کی مرزائی مجلس میں ایک تقریر کریں گے۔

کیا لوگوں نے آپ کی ملحدانہ تقریریں اور مذاہب پر سبّ ولعن کرنے کے لیکچر اس سے پہلے نہیں سنے، یا آپ کے رسالے جن میں کفریات بھری ہیں کسی نے نہیں دیکھے، جن کا لب لباب یہ ہے کہ میں بروزی نبی ہوں، مسیح موعود ہوں، امام الزمان ہوں۔ اور عیسی مسیح جو معاذ اللہ ایسے اور ویسے تھے، دنیا میں مر گئے (وہ نہ مرتے تو مرزا جی کیونکر موعود بنتے) اور میرا مرزائی گروہ ایسا ہے اور ویسا ہے اور وہی حق پر ہے، باقی تمام مذاہب والے ناحق پر ہیں۔ وغیرہ۔

اگر ایسی للو پتو کی تقریریں اور تحریریں نہ ہوں، تو گیلے ایندھن میں آگ کیوں کر لگے، اور چندے کہاں سے جمع ہوں، اور جند بیدستری اور سقنقوری معجون اور قوت رجولیت کے زعفرانی حلوے کہاں سے آئیں۔

مگر ہم امید کرتے ہیں کہ مسلمانان لاہور خصوصاً علماء اور مشائخ لاہور و پنجاب اس جلسے کی کچھ پرواہ نہ کریں گے، نہ مناظرہ کا ارادہ کریں گے۔ کیونکہ باوصف متواتر اعلان دینے کے نہ مرزا نے کبھی کسی اسلامی عالم سے مناظرہ اور مباہلہ کیا ہے، نہ آئندہ کریں گے، نہ کرنے کی جرأت ہوگی۔ انشاء اللہ تعالی۔

ان کو تو ہمیشہ مرزائیوں میں اپنی گرم بازاری اور عوام میں شہرت مقصود رہی ہے۔ الغرض کچھ نہ کچھ شغل چاہیے۔ ایک بازی ہر گئے تو کیا ہوا، دوسرے داؤں میں پو بارہ ہو جائیں گے۔ سادہ لوحوں کی حماقت کا قمار خانہ سلامت رہے۔ اگر چہ انجام میں جو جیتا سو ہارا، اور ہارا، سو مرا۔ قسمت کا نوشتہ ہے جواری لاکھ روپئہ بھی جیتے گا تو سب ہار جائیں گے اور بالآخر غرقی لنگوٹی باقی رہ جائے گی پس یہ دنیوی عیش وعشرت کی بہاریں چندروزہ ہیں۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ۔ نمبر ۷ جلد ۲۲۔ ۲۴ مطبوعہ ۱۶ فروری ۱۹۰۴ء۔ ص ۳۔ ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۸ جلد ۲۲۔۲۴

عیسی مسیح صاحب شریعت نہ تھے

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

الحکم ۱۰۔فروری ۱۹۰۴ء میں بحوالہ البدر ایک سوال کے جواب میں بزعم خود ثابت کیا ہے کہ عیسی مسیح صاحب شریعت نہ تھے۔،

جی ہاں درست ہے، وہ تو مرزا جی کے نزدیک ایک مہذب انسان بھی نہ تھے بلکہ معاذ اللہ فاسق وفاجر تھے صاحب شریعت ہونا تو کجا۔

اسکی وجہ ہم سے سنئے ۔ قادیانی مرزا جی اپنے کو مسیح موعود اور مثیل مسیح قرار دیتے ہیں اور بظاہر یہ دعوی کرتے ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں۔ اگر عیسی مسیح کو صاحب شریعت مانیں، تو آپ موعود اور مثیل نہیں رہتے کیونکہ یہ بات خلاف عقل ہے کہ اصیل تو صاحب شریعت نہ ہو اور مثیل صاحب شریعت ہو جائے، حالانکہ یہ محض کید ہے۔آپ تو اپنے کو انبیاء اہل شریعت سے بھی بڑھ کر خیال کرتے ہیں۔کسی نبی نے اپنے ماسبق نبی کی شریعت کو منسوخ نہیں کیا۔خود کلام مجید،توراۃ وانجیل کی تصدیق کرتا ہے۔..

اور یہ ظاہر ہے کہ جس کتاب کی قرآن مجید تصدیق کرے،وہ کیونکر منسوخ ہوسکتی ہے۔مگر قادیانی مرزا جی نے آیات قرآنی کو منسوخ کیا۔احادیث نبویہ کو منسوخ کیا۔ حج حرمین شریفین سے مسلمانوں کو روکا۔تصویر پرستی کو راج دیا۔آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کا انکار کیا۔ جو قرآن آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اوس کی آیات کا نزول اپنی شان میں بتانا کیا شریعت اسلامی کا منسوخ کرنا نہیں۔

مرزا جی باوصف نبی مستقل بننے کے آنحضرت ﷺ کے اتباع کا دعوی کرتے ہیں۔ بلکہ اپنے کو ہو بہو آنحضرت ﷺ کا بروزی بتاتے ہیں۔مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرتﷺ پر یہ وحی کب اور کہاں نازل ہوئی کہ۔ انت بمنزلة ولدی۔
اور انت منی وانا منك

کلام مجید میں تو ما کان محمد ابا احد من رجالکم.. الخ۔

وارد ہوا ہے۔ مرزا جی خدا کے بیٹے بھی بن گئے، اور باپ بھی۔ پھر عیسائیوں پر اعتراض کہ وہ خدا کی ابوت اور عیسی مسیح کی نبوت کے قائل ہیں۔ آپ تو خدا کا بیٹا اور باپ بننے میں عیسائیوں سے بھی بڑھ گئے، کیونکہ وہ عیسی مسیح کو صرف ابن اللہ بتاتے ہیں نہ کہ ابواللہ بھی۔ بھلا ان حماقتوں کا کوئی ٹھکانہ بھی ہے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بابت ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۸ جلد ۲۲۔۲۴۔ص ۱)

مرزائی مقدمات

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

آسمانی باپ نے جو لیپا لک پر فریب کا مقدمہ دائر کرنے کا الہام کیا، تو وہ دراصل فریب اور دغا کا مفہوم ہی نہیں سمجھا، اور نہ اس کو یہ معلوم ہوا کہ برٹش قانون کی اصطلاح میں فریب اور دغا کس کو کہتے ہیں۔

اخبار میں کسی مضمون کے شائع کرنے کا نام فریب نہیں، البتہ لائیبل ہو سکتا ہے۔ مگر مولوی کرم الدین صاحب نے لائیبل بھی نہیں کیا۔ فوجداری کیا معنی۔ یہ مقدمہ تو دیوانی میں بھی نہیں چل سکتا۔ کیونکہ دیوانی میں ھرجے کی نالش ہوتی ہے۔ اور ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مولوی فیضی صاحب کے نوٹوں کے متعلق جو مضامین سراج الاخبار میں شائع ہوئے ان سے کسی کا کیا حرج ہوا۔ قادیانی مرزا جی کو تو بہر نہج فائدہ ہی ہوا کیونکہ مقدمات کے نام سے چندہ بٹورا گیا، گرم بازاری ہوئی۔ شہرت ہوئی۔ ایسی چھوتیاں کے اینٹھنے کا موقع تو خدا دے۔

ہم نے دغا اور فریب کے مقدمات کو بہت کم سرسبز ہوتے دیکھا ہے۔ اس میں بڑا پائنٹ کسی شخص کو خلاف واقع یا خلاف صداقت امور کا باور کرا دینا ہے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ میں دغا کی کون سی بات باور کرائی گئی۔ مرزائی ایسے ننھے نہ تھے کہ دغا اور فریب میں آجاتے۔ اون کا گروتو فریب اور دغا دے کر دنیا کے کوڑے کر رہا ہے۔

دیکھو دغا اس کو کہتے ہیں کہ ایک شخص سے پانچ سو روپیہ اس لئے پھٹکا رے کہ میں تم کو آسمانی باپ سے سال جیسا پورا بیٹا دلوا دوں گا۔ یہ ان نیچرل دغا اور فریب ہے کیونکہ بیٹا دلوانا کسی انسان کے اختیار میں نہیں۔ اگر اس ارتکاب دغا میں نالش دائر کی جاتی تو بروزی صاحب جیل خانے کی ہوا کھاتے نظر آتے۔

کسی بات کی پیش گوئی کرنا صاف کانشنس گلٹ (خطا ارادی) conscientious guilt ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی اپنے کانشنس میں خوب جانتے ہیں کہ میں غیب دان نہیں ہوں۔

علی ہذا جیسا کہ ہمارے فاضل نامہ نگار نے لکھا ہے کہ لوگوں سے براہین احمدیہ کی قیمت لے کر ڈکار گئے اور کتاب ندارد۔

اگر دغا کے ایسے ہی مقدمات دائر ہوا کریں تو مرزا جی کا مارے مقدمات کے پلاسٹر بگڑ جائے، اور بروزیت اور موعودیت سب بھول جائیں۔ مگر انسان کو اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا، دوسروں کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بابت ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۸ جلد ۲۲۔۲۴۔ص ۱۔۲)

(مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ میں۔ قسط اول

صدر سیالکوٹ کی جامع مسجد کلاں میں ایک امام صاحب تھے جن کے فوت ہونے پر ان کا بیٹا، جس کا نام مولوی مبارک علی ہے، خود بخود امامت کراتا رہا۔ مگر جب اس نے مرزا قادیانی سے بیعت کی تو اہالی مسجد نے اس کو علیحدہ کر دیا، مگر یہ بھی چند مرزائی ہمراہیوں کے ساتھ مسجد میں بدستور آتا رہا۔ آخر ایک روز مقدمہ فوجداری ہوا جس پر مجسٹریٹ صدر نے حکم دیا کہ مسجد بالکل بند کر دی جائے۔ چنانچہ ایک سال سے زیادہ مسجد بند رہی۔ اہالی مسجد نے چیف کورٹ میں اپیل کر کے مسجد واگذار کرائی، مگر مرزائی امام بدستور پھر آنے لگا۔ آخر اہالی مسجد نے دیوانی دعوی کیا اور اپنے گواہ اس بات کے دیئے کہ ان لوگوں کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ مرزائی امام نے بھی اپنے گواہ مرزائی جماعت کے لکھوائے کہ مرزا اور اس کے مرید مسلمان ہیں۔ مرزائی گواہوں کی فہرست میں مولوی فیروز الدین مدرس فارسی سیالکوٹ، مولوی نورالدین قادیانی، مولوی محمد احسن امروہی، مولوی برہان الدین جہلمی وغیرہ تھے۔ اس پر اہالی مسجد کو فکر ہوئی کہ ان کے مقدمہ میں اور ان پر جرح کے سوالات کرنا کسی وکیل کا کام نہیں، بلکہ کسی لائق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب کا ہے، جو مذہبی علوم کے علاوہ عدالتی طریق سیواقف ہو۔ آخراس کام کے لئے ان کی نظر مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری پر پڑی، اور مولانا صاحب نے بھی بڑی مہربانی سے اس تکلیف کو گوارا کیا۔ پس پھر کیا تھا، تمام سیالکوٹ اور صدر کے مسلمانوں کی جان میں جان آ گئی، اور مولوی صاحب موصوف دو وکیلوں اور ایک بیرسٹر کے درمیان کھڑے ہوئے۔ پہلے مولوی فیروز الدین پر جرح شروع کی۔ بس جرح کیا تھی، میں کیا عرض کروں، مولوی فیروز الدین کو ایسا حیران کیا کہ اس کی تمام شہادت پر پانی پھر گیا۔ قریباً چار گھنٹہ تک جرح کرتے رہے ایک ایک نقطہ پر وکیل اور بیرسٹر عش عش کرتے۔ بیرسٹر صاحب نے کہا بس اب ہماری کیا حاجت ہے۔ میں ایک سوال بطور نمونہ بتلاتا ہوں۔ گواہ نے بیان کیا کہ اہل حدیث پر بھی حنفیوں نے کفر کا فتوی دیا ہوا ہے۔ مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے سوال کیا کہ اس فتوے میں جو وجوہات لکھی ہیں کیا وہ واقعی ہیں یا بعض (محض) بہتان۔ گواہ نے کہا بہت سی باتیں افتراء اور بعض واقعی۔ مولوی صاحب نے پوچھا کہ واقعی کیا ہے؟ گواہ نے کہا کہ اہل حدیث خدا کو عرش پر مانتے ہیں، اس لئے حنفیوں نے ان پر فتوی کفر کا دیا تھا۔ مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے کہا کہ تفسیر مدارک حنفیوں کی ہے؟ کہا ہاں۔ مولوی صاحب نے اس میں سے امام ابوحنیفہ کا قول استواء کے متعلق دکھا کر پوچھا کہ اس میں اور اہل حدیث کے مذہب میں کیا فرق ہے؟ اس پر گواہ کچھ گھبرایا مگر آخر کہلوا لیا کہ دونوں خدا کو عرش پر مانتے ہیں، مگر کیفیت نہیں بتلاتے۔ پھر مولوی صاحب نے پوچھا کہ جو مذہب اور رائے ابوحنیفہ کی ہو، اس پر کوئی حنفی کفر کا فتوی دے سکتا ہے؟ گواہ نے کہا نہیں۔ اسی ضمن میں مولوی صاحب نے ایک طریق سے مرزا کو جھوٹا بلکہ کافر بھی کہلوا لیا اور مرزائیوں کے پیچھے نماز کا ناجائز ہونا بھی کہلوا لیا۔ اتنے میں عدالت کا وقت پورا ہو گیا۔ دوسرے روز ۲۱ تاریخ کو پھر مقدمہ پیش ہوا۔

چونکہ مولوی صاحب موصوف کے آنے کی خبر تمام شہر سیالکوٹ اور صدر میں پھیل گئی تھی اس لئے ۲۱ تاریخ کو بڑے شوق سے لوگ سینکڑوں کی تعداد میں جمع ہو گئے، چنانچہ حاکم نے بھی مولوی موصوف کے کہنے پر میدان میں اجلاس شروع کیا۔ مندرجہ فہرست مولویان میں مولوی برہان الدین جہلمی پیش ہوئے جن کی شہادت کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا اور مرزائی پکے مسلمان ہیں اور مرزا، حضرت عیسی سے افضل ہیاور یہ بھی کہا کہ مرزا نے جو یہ کہا ہے کہ

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا۔ منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

تو کوئی تعجب نہیں، کہ منصور وغیرہ نے اناالحق وغیرہ کے دعوے کئے تھے۔

ایک بات جو خاص قابل ذکر ہے یہ ہے کہ مدعا علیہ مولوی مبارک علی نے اپنے گواہ سے پوچھا کہ آنے والا مسیح جہاد کرے گا۔ جس سے غالبًا اس کی وہی غرض تھی جو ان کے نبی مرسل قادیانی کی ہوتی ہے کہ خواہ مخواہ گورنمنٹ کو ممنون احسان کرتا ہے، کہ میں مسلمانوں کو جہاد سے روکتا ہوں، اسی لئے مجھے کافر کہتے ہیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ نے عدالت کو توجہ دلائی کہ یہ سوال غیر متعلق ہے اور کہا کہ ان لوگوں کی یہ عادت ہے کہ ہو نہ ہو جہاد کا ذکر چھیڑ دیتے ہیں۔ اپنے خیال میں گورنمنٹ پر ثابت کرتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب مسلمانوں کو جہاد سے نہ روکتے، تو خدا معلوم مسلمان کیا کچھ کر گذرتے۔ کیسی خام خیالی ہے۔ مختصر یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوا تین بجے پر مولوی برہان الدین جہلمی کا بیان ختم ہوا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب جرح کرنے کو کھڑے ہوئے، تو اس نے اپنے ضعف اور تکان کا عذر کیا جس پر عدالت نے رحم کیا، جو واقعی رحم کے قابل بھی تھا، کیونکہ بڈھے میاں کی صورت ہی کہہ رہی تھی کہ لوگ اسے جبراً قبر سے کھینچ کر لائے ہیں۔ آخر ۹۔۱۰ تاریخ فروری مقرر ہوئی۔جس کی کیفیت سے پھر اطلاع دونگا۔

ادھر مولوی ثناء اللہ صاحب کو خلق کے ہجوم نے آ گھیرا۔جس میں تمام شہر وصدر و گاؤں کے لوگوں نے بمنت درخواست کی کہ کل جمعہ ہے آپ ضرور اپنے وعظ سے مستفیض فرمائیے۔مولوی صاحب نے پہلے تو اپنے کاروبار کا عذر کیا، مگر آخر کار سائلین کی درخواست کو منظور کیا اور جمعہ پڑھایا۔جمعہ کے خطبہ میں آپ نے توحید اور دنیا میں دل نہ لگانے پر وعظ فرمایا۔بعد جمعہ کے درخواست حاضرین پر پھر وعظ فرمایا۔اور حاضرین شہر اور گاؤں اور صدر کے سینکڑوں وعظ کی مجلس میں حاضر تھے اور اپنا قادیان میں مرزا کی دعوت پر جانا بیان کیا، اور لوگوں کو اس کا مکروفریب عمدہ تفصیل وار حاضرین کو سنا دیا۔لوگوں نے مولوی صاحب کی تقریر سن کر مرزا کو پوری سو سنائیں۔خدا تعالی جناب مولانا موصوف کو برائے دین احمدی کے دیرگاہ قائم رکھے کیونکہ اس بارہ میں مولوی صاحب کا یہاں آنا ایسا ہوا گویا کہ دین اسلام کو زندہ اور تازہ کیا۔اللھم انصر من نصر دین محمد و اخذل من خذل دین محمد ﷺ۔ راقم: ابوعبداللہ رفیع اللہ امام مسجد متنازعہ صدر سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۶۔۷)

مرزائیوں کا مقدمہ سیالکوٹ میں

(قسط دوم)

مولانا احمد حسن شوکت بتاتے ہیں کہ ہم عصر اخبار اہل حدیث امرتسر کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ۹۔۱۰ فروری ۱۹۰۴ء کو مقدمہ سیالکوٹ کی تاریخ تھی۔

۹۔فروری کو سب سے پہلے قادیانی مولوی برہان الدین جہلمی (عدالت میں) پیش ہوئے جن پر جرح باقی تھی۔جرح ہوئی مگر کیا عرض کروں، جرح کیا تھی، تمام مسائل کا تصفیہ تھا۔تمام جرح کی نقل نہیں ہوسکتی چند جملے نقل کرتا ہوں۔

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے پوچھا کہ:

کسی سچے نبی کی توہین کرنے والا کون ہے؟

جواب۔کافر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: مرزا جی نے تحفہ قیصریہ میں کہا ہے کہ میں یسوع مسیح کی رنگت میں آیا ہوں۔
جواب: کہا ہے مگر اس لئے کہا کہ وہ کتاب ملکہ معظّمہ کے نام پر بھیجی گئی تھے اور ملکہ معظّمہ عیسی کا نام نہیں جانتی تھیں بلکہ یسوع کو جانتی تھیں۔
سوال۔ مرزا جی نے یسوع کے حق میں یہ الفاظ لکھے ہیں کہ وہ شریر مکار دغا باز جھوٹا حرامخور وغیرہ تھا۔
جواب۔ ہاں لکھے ہیں مگر عیسائیوں کے الزام کے طور پر۔
سوال: حضرت ہارون، زکریا، یحی نبی صاحب شریعت جدیدہ تھے۔
جواب۔ صاحب شریعت جدیدہ نہ تھے۔
سوال۔ خاتم النبیین کا انتظار ایسے نبی ہونے کے لئے مانع ہے۔
جواب۔ (بہت تامل کے بعد) ایسے نبیوں کو مانع نہیں (یعنی آنحضرتﷺ کے بعد حضرت زکریا جیسے نبی ہو سکتے ہیں)
سوال: مسلمانوں کا عقیدہ حضرت عیسی کی تشریف آوری کی بابت کیا ہے، یعنی وہ کوئی شریعت لائیں گے یا اسلامی شریعت پر عمل کریں گے۔
جواب: یہ ان مسلمانوں سے پوچھو۔
سوال: آپ کا عقیدہ مرزا صاحب کی بیعت کرنے سے پہلے کیا تھا کہ حضرت عیسی کوئی نئی شریعت لائیں گے یا قرآن وحدیث کے پابند ہوں گے؟
جواب: مجمل ایمان تھا (اس پر فرمائشی قہقہہ لگا)
سوال: براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ پر مسیح موعود کا کام سیاست (حکومت ملکی) بھی لکھا ہے۔
جواب: ہاں لکھا ہے۔
سوال: جو شخص کسی ایسی پیش گوئی کو جو حضرت رسول خداﷺ کی شان میں ہو، اپنے حق میں بتلاوے تو وہ کافر ہے یا مسلمان۔
جواب: کافر ہے۔
سوال: مرزا نے ازالہ صفحہ ۶۷۳ پر لکھا ہے کہ میں مطابق پیش گوئی مجرد احمد آیا ہوں۔
جواب: (کتاب دیکھ کر) ہاں لکھا ہے (حالانکہ یہی حضرت اپنے بیانوں میں لکھا چکے ہیں کہ احمد والی پیش گوئی آنحضرتﷺ کے حق میں ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر اسی طرح کئی گھنٹے جرح ہوتی رہی۔ اخیر کے ایک دو سوال لکھتا ہے۔

مولوی برہان الدین نے اپنے بیانوں میں ایک حدیث لکھائی تھی جسکے الفاظ یہ ہے:

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و اما مکم منکم۔

یہ اس دعوی پر لائے تھے کہ مسیح موعود امت محمدیہ میں سے ایک شخص ہوگا نہ کہ اسرائیلی نبی۔ اس پر سوال ہوا کہ جملہ اسمیہ کسی اسم معرفہ کی صفت ہوسکتا ہے۔

جواب: میں نہیں بتلا سکتا۔

سوال: ابن مریم معرفہ ہے یا نکرہ۔

جواب: آپ بار بار وہی پوچھتے ہیں۔

سوال: بغیر صرف ونحو جاننے کے کوئی شخص علم حدیث سمجھ سکتا ہے۔

جواب: ہاں استاد سمجھاوے تو سمجھ سکتا ہے۔

سوال: آپ نے بھی بغیر صرف ونحو کے حدیث پڑھی تھی۔

جواب۔ نہیں میں نے تو بڑی بڑی کتابیں پڑھی تھیں۔ (جب ہی سوالات مذکورہ کو ایسی صفائی سے حل کردیا)

سوال: آپ حدیث مذکور کی ترکیب جانتے ہیں۔

جواب: جانتا ہوں۔

سوال: اس میں واؤ کیسا ہے۔

جواب: واؤ عطف کا۔

سوال: یہ عطف کس پر ہے۔

جواب: نزل پر۔

سوال نزل کیا ہے۔ فعل یا اسم۔

جواب: فعل ہے۔

سوال: یہ معطوف اور معطوف علیہ مل کر کیا بنے؟

(برہان الدین جہلمی) میں اب تھک گیا ہوں مجھے رخصت ملے۔

حاکم نے پہلے تو سمجھایا کہ اس وقت تو اور چار پانچ منٹوں میں جان چھوٹ جائے گی کل پھر تازہ دم ہوکر آئیں گے اور تم کو بہت ستائیں گے۔ مگر بڈھے میاں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی میں خیریت سمجھی کہ اس وقت تو جان بچ جائے کل کو دیکھا جائے گا۔

اس سے بعد ایک دو گواہ معمولی واقعات کے گذرے۔ اخیر میں ایک گواہ منشی رحیم بخش عرضی نویس رعیہ ضلع سیالکوٹ آئے۔ طرز بیان کچھ ایسا تھا کہ حاکم نے مجبور ہو کر ان کو متنبہ کیا کہ ہوش سے شہادت دیں۔ ان کے وکیل نے عذر کیا کہ سیدھے آدمی ہیں، تو حاکم نے فرمایا کہ، میں اسے عقل دے دوں۔

آپ نے اپنے بیان میں لکھایا کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا تھا کہ اس سال حج ہوگا، تو نہ ہوا، دوسرے سال ہوا تھا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا ثبوت مانگا تو کہا کل دونگا۔ اس بات کو سن کر بعض ہندوؤں نے مسلمانوں سے تعجب کے ساتھ کہا، کیا تمہارا پیغمبر ایسا ہی تھا کہ اس سال کی خبر بتاوے تو دوسرے سال کو ہو۔ مگر خدا مولانا ثناء اللہ صاحب کو جزائے خیر دے جنہوں نے خود مخالف سے اس کی تکذیب کرائی۔

دوسرے روز بقیہ جرح کیلئے مولوی برہان الدین جہلمی پھر آئے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے زاد المعاد پیش کر کے حدیث کا ایک فقرہ پڑھوایا جس کا مضمون تھا کہ آنحضرتﷺ نے خود فرمایا کہ میں نے تم سے کہا تھا؟ کہ اسی سال تم حج کرو گے۔ حضرت عمر فاروقؓ نے کہا کہ یہ تو نہیں کہا تھا۔ یہ دکھا کر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے سوال کیا کہ جو کوئی کہے کہ آنحضرتﷺ کے فرمودہ کے موافق یہ پیش گوئی نہیں ہوئی وہ سچا ہے یا جھوٹا؟

مولوی برہان الدین جہلمی نے خدا لگتی کہی کہ ایسا شخص جھوٹا ہوتا ہے۔ (اسی خبر کو سن کر رحیم بخش مذکور نے بھی اپنے موقع پر آ کر اقرار کیا کہ آنحضرتﷺ نے نہیں فرمایا تھا کہ اس سال حج ہوگا)۔

سوال۔ یسوع عیسائیوں کا مصنوعی معبود ہے۔

جواب: ہاں۔

سوال: قرآن کے صریح حکم کے خلاف کرنے سے بھی کوئی شخص نبی یا ولی ہوسکتا ہے۔

جواب۔ نہیں۔

سوال: مرزا جی نے یسوع کو جو عیسائیوں کا معبود ہے، برے لفظوں میں یاد کیا ہے۔ یعنی شریر مکار جھوٹا وغیرہ کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: ہاں عیسائیوں کو الزامی طور پر کہا ہے۔
سوال: قرآن شریف میں کوئی آیت اس مضمون کی ہے؟ کہ مشرکوں کے معبودوں کو برا نہ کہا کرو؟

جواب: بعد تامل: ہاں ہے۔
مولوی برہان الدین اور منشی رحیم بخش دونوں نے اس مضمون کا اقرار کیا۔ اسی طرح اور لوگ بھی کم و بیش کہتے گئے۔ کسی سے صاف اور کسی سے پیچدار الفاظ میں مولوی صاحب نے کہلوایا کہ مرزا جی اور ان کے مریدوں کے پیچھے نماز درست نہیں۔
۳ روز پیشی ہو کر ۲۵ فروری مقرر ہوئی جس کی کیفیت سے اطلاع دونگا۔..
راقم: ابو عبداللہ رفیع اللہ ولد قاضی عطاء اللہ قریشی سیالکوٹ امام مسجد صدر سیالکوٹ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۰۴ء ص ۵،۶)

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بابت ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۸ جلد ۲۲۔۲۴۔ص ۳۔۵)

(اس مقدمے کی روداد کی قسط اول ضمیمہ شحنہ ہند میں درج نہیں ہوئی، جسے میں نے ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر سے باریک خط میں اوپر نقل کر دیا ہے۔ بہاء)

مرزائیوں کی دوبارہ شکست

۲۔ فروری ۱۹۰۴ء کو مرزائیوں کی طرف سے درخواست انتقال مقدمات بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور گزری تھی۔ صاحب بہادر نے فریق ثانی کے نام نوٹس جاری کر کے مسلیں طلب کر لیں تھیں۔ اور تاریخ پیشی ۱۲۔ فروری مقرر تھی۔
اس تاریخ کو مقدمہ بمقام علی وال، صاحب موصوف کی عدالت میں پیش ہوا۔ مرزائیوں کی طرف سے مسٹر اورٹیل صاحب بیرسٹر، خواجہ کمال الدین بابو محمد علی وکلاء تھے۔ اور مولوی محمد کرم الدین صاحب کی طرف سے بابو مولامل وکیل گورداسپور تھے۔ بحث وکلاء طرفین سنی گئی اور مسلوں کا ملاحظہ کیا گیا۔ مرزائیوں کے وجوہات انتقالات بے بنیاد ثابت ہوئے۔ صاحب بہادر نے درخواست نا منظور کر کے مقدمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واپس عدالت بابو چندو لال صاحب میں بھیجا۔ مرزائیوں کو یہ دوسری ہزیمت نمک برریش پاشیدن کا مصداق ہے۔

فرمایئے مرزائی صاحبان جاء ك الفتح کا تو پہلے حشر ہو چکا تھا ثم جائك الفتح کی مبارک باد قبول ہو۔ کیا اب بھی آپ غور نہ فرمائیں گے خدا کے لئے اپنے بڈھے میاں (الہامی صاحب) سے پوچھئے کہ کیا اس کا ملہم کہیں سویا ہوا ہے، یا الہامی مشین کا کوئی پرزہ ڈھیلا پڑ گیا ہے۔ عبرت عبرت

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بابت ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۸ جلد ۲۲۔۲۴۔ ص ۵)

مجدد السنہ مشرقیہ کی پیشین گوئیاں

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے پچھلے سال پیشین گوئیاں کی تھیں کہ امسال مرزا جی سے کوئی آسمانی یا زمینی مواخذہ ضرور ہوگا چنانچہ ہوا۔

پھر ہم نے پیشین گوئی کی کہ مقدمات مرجوعہ میں کامیابی نہ ہوگی۔ چنانچہ دعوی فریب میں فرمائشی اور لاجواب ناکامی ہوئی۔

پھر ہم نے گذشتہ ضمیمہ میں پیش گوئی کی تھی کہ چندو لال صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس سے مولوی کرم الدین صاحب کے استغاثہ لائبل کے اٹھوانے کی جو درخواست صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں (نہ کہ چیف کورٹ پنجاب کے اجلاس میں) دی گئی تھی ہم بھی تو دیکھیں مقدمہ کیونکر اٹھتا ہے۔

چنانچہ ۱۲۔ فروری کو مرزا جی کے بیرسٹر اور وکلاء نے حد درجہ زور لگایا مگر مقدمہ نہ اوٹھا اور بدستور بابو چندو لال صاحب ہی کے اجلاس میں رہا۔

وجہ یہ ہے کہ ہم پر خداوند تعالی نے الہام کیا، اور مرزا پر اس کے آسمانی باپ نے جو زمانے بھر کا جھوٹا اور فریبی اور مکار ہے، الہام کیا۔ کیا مرزائی اب بھی مجدد السنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرقیہ پر (ایمان) نہ لائیں گے اور اپنے بروزی نبی کی نبوت پر تبرا نہ بھیجیں گے۔

لائبل کا جو چارج مرزا جی پر دھرا گیا ہے، جب تک ہم پر الہام نہ ہو کچھ نہیں کہہ سکتے۔ الہام کے ہوتے ہی شائع کریں گے انشاء اللہ تعالی۔

ناظرین منتظر رہیں۔ ظاہر ہے کہ کسی آزاد اور بے لاگ حاکم کے اجلاس سے مقدمہ اٹھوانا خالہ جی کا گھر نہیں۔

بغور دیکھئے تو حاکم کی نسبت یہ ایک قسم کا لائیبل ہے کہ وہ نا منصف ہے ظالم ہے جنبہ کرتا ہے فریق ثانی سے گٹھ لیا ہے۔ معتصب ہے۔ پھر انتظام میں بھی فرق آتا ہے۔ ہر شخص جس کے خلاف انصاف ہوتا ہے یا اوس کو غلط فہمی سے نا انصافی کا گمان گذرتا ہے، کہہ سکتا ہے کہ میرے حق میں چونکہ نا انصافی ہوئی ہے ظلم ہوا ہے یا آئندہ ہوگا، پس میرا مقدمہ اس اجلاس سے اٹھ جائے مگر انصاف تو سب جگہ ایک ہی ہے:

بہر کجا کہ رسیدیم آسمان پیدا ست

لہذا ہم نے تو ایسے لوگوں کو ناکام ہی ہوتے دیکھا ہے۔ گورنمنٹ اتنی عدالتیں کہاں سے لائے جو لوگوں کی طبیعت اور منشاء اور مطلب کے موافق فیصلے کریں اور عدالتوں کو ایسے لوگوں کا محکوم اور تابع بنائے۔

بھلا جب خود آسمانی باپ نے لیپا لک کی فریاد (نہ سنی) اور اوس کو اپنے بے کس بے بس معصوم مظلوم پر رحم نہ آیا، تو برٹش عدالتوں کو کیوں رحم آنے لگا۔ افسوس حسرتیں زندہ در گور ہوگئیں۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بابت ۲۴۔ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۸ جلد ۲۲۔۲۴۔ ص ۵۔۶)

مجدد کی صداقت کا آسمانی نشان

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزا جی بار بار آسمانی نشان کے ظاہر ہونے کی پیشین گوئی کرتے ہیں، مگر آسمانی نشان تو کجا ایک چمگادڑ بھی گھپ اندھیرے میں پر پھڑپھڑاتی ظاہر نہیں ہوتی۔ ہاں جن ساون کے اندھوں کی مہے کی پھوٹ گئی ہے، ان کو ہریائی ہی ہریائی سوجھتی ہے۔

اب مجدد کی صداقت کا آسمانی نشان دیکھئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید محمد اسماعیل صاحب متخلص بہ عیش ڈرافٹسمین پارٹی نمبر ۲۰ دہرہ دون خلف مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو بروزی نبی کے خلیفہ دوم ہیں، مجدد کی تجدید پر ایمان لا کر شاگردوں میں داخل ہوئے۔ دیکھو صداقت کے ماننے والے خلف ایسے ہوتے ہیں کہ اپنے والد بزرگوار کی ایک بھی نہ سنی، اور بجائے اس کے کہ جعلی نبی سے بیعت کرتے، سچے مجدد سے بیعت کی۔

برخلاف بعض لکھے پڑھے مرزائیوں مولوی امروہی وغیرہ کے کہ دل میں تو مجدد کے کمال تجدید پر ایمان لا چکے ہیں، مجدد کی قوت وسطوت اور شوکت اللہ کا جبروت دیکھ چکے ہیں اور دنگل کے بیچوں بیچ ٹھگ چکے، مگر اقرار کرتے ہوئے زبان مفلوج ہو کر شل ہو جاتی ہے۔

ہاں بعض مرزائی ہمارے شاگرد ایسے بھی ہیں کہ ہمارے سامنے تو تجدید کی تصدیق کرتے ہیں اور جب اپنے یاروں میں جاتے ہیں تو کچھ اور ہانکتے ہیں۔ یہ یہودی منافق ہیں۔ (ضمیمہ شحنۂ ہند میرٹھ بابت ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۸ جلد ۲۲۔۲۴۔ص ۶۔۷)

وہی مرزا جی کا جہاد

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

۱۰۔فروری ۱۹۰۴ء کے الحکم میں اخبار پانیئر کو جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ جاہل مولویوں نے جہاد کی حقیقی فلاسفی کو نہیں سمجھا، اور عام لوٹ مار اور قتل انسان کا نام جہاد رکھ لیا۔ اونہوں نے جہاد کا مفہوم غلط سمجھا۔ وغیرہ۔

اس سے اتنا تو ضرور ثابت ہو گیا کہ حقیقی اور اصلی جہاد ضرور موجود ہے اور اوس کی فلاسفی بھی ہے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ مذہب اسلام میں کون سا جہاد ہے۔ اصلی اور حقیقی یا صرف لوٹ مار۔

اگر اصلی اور حقیقی جہاد ہے تو مرزا جی اوس کی مخالفت کر کے مرتد بن رہے ہیں۔ اور اگر لوٹ مار ہے، تو مذہب اسلام اس کی ممانعت کرتا ہے، اور لٹیروں اور قاتلوں اور قطاع الطریق کو سخت سے سخت سزا دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ صرف قانون اسلام بلکہ ہر سوسائٹی کا قانون قتل اور نہب کے خلاف ہے۔ پس آپ نے انیسویں صدی میں خروج کر کے کیا تیر مارا، اور اپنی بعثت کا کیا کمال دکھایا۔ اس صورت میں تو ہر شخص جو لوٹ مار قتل و نہب کے خلاف ہو، مسیح موعود اور امام الزمان اور خاتم الخلفاء اور آسمانی باپ کالے پالک ہے۔

اخبار الحکم قادیان کی پیشانی پر یہ فقرہ ثبت رہتا ہے:

آج سے انسانی جہاد جو تلوار سے کیا جاتا تھا خدا کے حکم کے ساتھ بند کیا گیا۔

ہم پوچھتے ہیں اگر خدا نے جائز جہاد بند کیا ہے جس کی فلاسفی کے آپ بھی قائل ہیں، تو دنیا پر بڑا بھاری ظلم کیا۔ مگر دنیا کا خدا تو ظالم نہیں۔ البتہ آسمانی باپ ظالم ہے، جس نے اس مصلحت کو جس پر تمام گورنمنٹیں عامل ہیں اور جس کے موافق ہمیشہ جہاد کرتی رہتی ہیں نہ سمجھا، اور بڑے بھاری فساد کی اصلاح کو روک دیا۔

مگر افسوس ہے کہ کسی گورنمنٹ نے آسمانی باپ کے حکم پر کان نہ دھرے، اور جہاد برابر دھڑا دھڑا جاری رکھا۔ اور اگر خدا نے لوٹ مار بند کی ہے، تو یہ آج سے نہیں بلکہ ازل سے بند کی گئی ہے۔

مرزا جی اپنی بروزی اصطلاح میں لفظ احمد کو جمالی اور لفظ محمد کو جلالی بتاتے ہیں۔ آپ نے جلال سے بیزاری ظاہر کی کیونکہ اس میں جہاد مضمر ہے، اور جمال پر لٹو ہو گئے۔ یعنی آپ احمد بنے، نہ کہ محمد۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ جب آپ نے لفظ محمد پر تبرا کیا ہے، تو اس کی شان جلال میں کون سا جہاد مضمر تھا۔ جائز یا ناجائز۔

اگر جائز مضمر تھا، تو تبرا کیوں کیا۔ اور ناجائز مضمر تھا تو آنحضرت ﷺ کو جابر اور ظالم اور قاتل قرار دیا۔ معاذ اللہ۔ اور پھر اتباع سنت اور آنحضرت ﷺ کی محبت کا دعوی۔ ہاتھ ترے مرتد کی دم میں ہمارے منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری کا عصائے موسیٰ (یہ ایک کتاب کا نام ہے جس نے بروزیت و مسیحیت کا ایسا استیصال کیا ہے کہ کہیں کا نہیں رکھا)

پھر آپ اپنے کو بروزی محمد بھی کہتے ہیں مگر صفت جلال سے عاری، اور بروزی احمد بھی بتاتے ہیں صفت جمال سے متصف۔ یہ عجیب بروزیت ہے کہ شخص واحد میں ایک صفت سلب ہو کر دوسری پائی جائے۔ پھر بروزیت و حلول کہاں رہا۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ تو جلالی بھی اور جمالی بھی، اور بروزی مرزا صاحب جمالی۔ ہر بات میں تعارض ہر دعوی میں تناقض ہے مگر نپٹ اندھوں کو کون سمجھائے جو متضاد اور متناقض بروزیت پر ایمان لا چکے ہیں۔

میں جہاد کا مخالف ہوں، جہاد کرنے والوں کا دشمن ہوں۔

ابے ذرا غور سے سن! ہندوستان تو ہنود کا ملک ہے۔ اگر مسلمان جہاد نہ کرتے، تو یہاں چینی الاصل مغل کا وجود آج کیونکر نظر پڑتا، اور وہ کیونکر بروزی بن کر گورنمنٹ کے خوش کرنے کو جہاد کا مخالف بنتا (جس ہانڈی سے کھائے اوسی ہانڈی میں چھید کرے)۔ اگر جہاد کا وجود نہ ہوتا تو برٹش گورنمنٹ ہندوستان پر کہاں قابض ہوتی۔ ساری خدائی میں تو جہاد جاری، اور یہ مکار جعل ساز جہاد کا مخالف۔

اگر چوروں بدمعاشوں ڈاکوؤں پر جہاد نہ کیا جائے، تو ہندوستان میں ابھی ابھی ۱۸۵۷ء کا غدر قائم ہو جائے۔ پس جو شخص جہاد کی مخالفت کر کے فساد کرانا اور اندرونی مفسدوں اور بیرونی باغیوں کو حوصلہ دلانا چاہتا ہے اس سے بڑھ کر ملک اور گورنمنٹ کا کون بدخواہ ہوگا۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بابت ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۸ جلد ۲۲۔۲۴۔ص ۷۔۸)

ناکامی پر ناکامی

مرزا جی نے بابو چندو لال مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست کی تھی کہ میں علیل ہوں ایک ماہ کی مہلت مل جائے، مگر منظور نہ ہوئی اور ۲۳ فروری کو پیشی تھی ہم آئندہ ناظرین کو مطلع کریں گے۔

ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے جو انتقال مقدمہ نامنظور کیا ہے، تو مرزا جی چیف کورٹ میں بھی جائیں۔ لیپا لک کی ننھی سی جان اور اتنے خلجان۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بابت ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء نمبر ۸ جلد ۲۲۔۲۴۔ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ اخبار شحنہ ہند میرٹھ یکم مارچ ۱۹۰۴ء۔نمبر ۹ جلد ۲۲ و ۲۴

دین میں مداہنت

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۴ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے سر سید احمد خان کی نسبت یوں گل فشانی کی کہ دوسری قوم کے رعب میں آ کر اور اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہوئے آخر نوبت (سر سید احمد خان کی) یہاں تک پہنچی کہ اب آخری ایام میں تثلیث کے ماننے والوں کو نجات یافتہ قرار دیا گیا۔

قرآن شریف میں اسی لئے ہے

لن ترضى عنك اليهود و لا النّصارى حتّى تتّبع ملّتهم ۔(البقرۃ:۱۲۰)

دوسرے کو راضی کرنے کے لئے اس کے مذہب کو بھی اچھا کہنا پڑتا ہے، اس لئے مداہنت سے مومن کو پرہیز کرنا چاہیے۔

چیلوں کے حلقے میں لال گرو بن کر ادھر اودھر کی ہانکنا دوسری چیز ہے، اور عمل کرنا دوسری چیز۔ متعصب پادریوں کی ہاں میں ہاں ملانے اور اپنے نزدیک گورنمنٹ کو خوش کرنے کے لئے اسلامی جہاد پر تبرا شروع کر دیا۔ متعصب عیسائی اور دوسری قومیں یہی کہتی ہیں کہ اسلام ایک جابرانہ مذہب ہے جو تلوار کے زور سے پھیلایا گیا ہے، یہی آپ کہتے ہیں۔ کیا اس کا نام مداہنت نہیں۔ مداہنت کیا معنی، یہ تو اچھی خاصی نمک حرامی اور اسلام سے ارتداد ہے۔

یہود کے خوش کرنے کے لئے عیسیٰ مسیح علیہ السلام کو گالیاں دیں، گویا یہود کا اتباع کیا۔ یہ لن ترضى عنك اليهود و لا النصارى کی مخالفت ہے۔

بروزی (تناسخی) بن کر ہنود کو راضی کرنا چاہا، مگر کوئی راضی نہ ہوا۔

اگر مرزا جی یہ کہتے کہ میں کرشن جی یا رام چندر جی کا اوتار رہوں، تو ہنود جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی راضی نہ ہوتے اور یہی کہتے :

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را می شناسم

اسلامی جہاد وہ چیز ہے کہ آج کے روز تمام گورنمنٹیں اسی قانون پر چل رہی ہیں۔ ہم بار ہا روشن دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ جہاد سے کوئی گورنمنٹ خالی نہیں بلکہ یورپئین گورنمنٹیں تو اپنا مذہب جہاد ہی سے پھیلاتی ہیں۔

پادریوں کا مشن کسی ملک میں بھیج دیا، اور جب کوئی پادری آسمانی برّہ بن کر حسب اتباع عیسی مسیح، بھینٹ چڑھ گیا، تو بحری اور بری فوج چڑھ دوڑی۔ اور انجیل مقدس کا حکم پس پشت ڈال کر اسلامی قانون جزاء سیئة سیئة مثلها پر عمل کیا۔ لیکن مرزاجی اس کے خلاف ہیں، گویا تمام گورنمنٹوں کے خلاف ہیں۔..

عیسی مسیح فروتن تھے، میں بھی فروتن ہوں کیونکہ ان کا مثیل ہوں۔ مگر عیسی برے تھے اور ایسے تھے میں ویسا نہیں ہوں۔ پھر بھی مثیل ہوں۔ گویا پادریوں کے ساتھ متضاد کاروائی کی کہ ان کو راضی بھی کرنا چاہا اور ناراض بھی۔ اور سچ پوچھو تو مداہنت کرنی بھی نہ آئی۔ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند یکم مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۹ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۱۔۲)

ایک نیا مہدی پھانسی دیا گیا

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں :

کروخان علاقہ سوڈان میں ایک عیار محمد الامین نام نے مہدویت کا جھنڈا کھڑا کیا۔ سوڈان کے ڈپٹی گورنر کرنل ماہین نے فوج بھیج کر اس کو گرفتار کیا اور پھانسی پر چڑھا دیا۔

اس پر الحکم (قادیان) بہت خوش ہو رہا ہے۔ بغلیں بجا رہا ہے کہ دیکھو بعض نادان یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالی مفتری علی اللہ کو مہلت دیتا ہے۔ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو محمد الامین ایسی جلدی پھانسی نہ دیا جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واہ اڈیٹر صاحب الحکم! تانت باجی اور راگ بوجھا۔ اس کو آپ نے اپنے بھائی ملا عبداللطیف اور ڈاکٹر رحمت علی پر کیوں منطبق نہ کیا۔ ان کو بھی تو مہلت نہ ملی اور بہت جلد صفحہ ہستی سے مٹا دیئے گئے۔ خس کم جہان پاک۔ اگر وہ مفتری علی اللہ نہ ہوتے، تو آپ کی منطق کے موافق ایسی شتاب روی سے ملک عدم میں نہ پہنچتے۔

پھر معلوم نہیں مہلت سے آپ کی کیا مراد ہے۔ مہلت سے مراد آزمائش ہے۔ یعنی خدا تعالی منصف ہے ظالم نہیں، وہ ہر طرح حجت قائم کرتا ہے اور سیدھی راہ بتاتا ہے۔ جب کوئی گمراہ گمراہی سے باز نہیں آتا، تو سزا لازم ہو جاتی ہے۔

مرزا جی اپنی بعثت کی مدت ۳۰ سال بتاتے ہیں۔ یہ خبر نہیں کہ دنیا میں کوئی مفتری ۵۰۰۰۰ ہزار سال بھی جیئے تو مہلت نہیں۔

تا قیامت زندگی، آخر فنا

بات یہ ہے کہ آپ اور آپ کے پیر و مرشد در حقیقت مہلت کے معنی ہی نہیں سمجھے

اس نئے مہدی کے پھانسی پانے پر تو مرزائیوں کو عبرت ہونی چاہیے تھی، نہ کہ مسرت۔ کیا معنی، کہ اگر ہندوستان میں برٹش گورنمنٹ کی عمل داری نہ ہوتی یا آپ کابل وغیرہ اسلامی سلطنت میں رہ کر مفتری علی اللہ بنتے، تو یقیناً آپ کو اتنی مہلت بھی نہ ملتی جتنی عبداللطیف اور رحمت علی کو ملی۔

برٹش گورنمنٹ کو دعائیں دیں جس کی بدولت اللے تللے اوڑ رہے ہیں۔ وہ خوب جانتی ہے کہ مہدی صرف حمقاء میں حشرات الارض کی طرح پیدا ہو رہے ہیں اور پیدا ہوں گے۔ مرزا جی نے اپنی مہدیت موعودیت کا دار و مدار غالباً اس پر رکھا ہے کہ جو مفتری علی اللہ جلد مر جائے وہ جھوٹا ہے، اور جو زیادہ مدت جیئے وہ سچا ہے۔ مرزا جی کو یقین ہے اور شائد آسمانی باپ نے الہام کر دیا ہے کہ تمام مہدی مر جائیں گے اور لیپا لک سب کے بعد مرے گا۔

اب ہم مرزائیوں کو ہوشیار خبردار کرتے ہیں، اور قادیانی مرزا جی کی صداقت کا معیار بتاتے ہیں کہ

اگر مرزا جی، لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی کی حیات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مر گئے، تو وہ دونوں مسیح سچے اور مرزا جی جھوٹے۔ اور اگر مرزا جی زندہ رہے، اور وہ دونوں ان کی زندگی میں مر گئے، تو مرزا جی پنج کھیت اور باون تولے پاؤ رتی سچے۔

اگر مرد میدان ہو، تو مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) سے معاہدہ کرو، تاکہ سال دو سال میں صدق و کذب کھل جائے۔

اور خدا کی عنایت سے یہ ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ مرزا جی گور کا حریہ ہیں، اور قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر ڈوئی اب تو مرزا جی کی چھاتی پر مونگ دل رہے ہیں ان کے مرنے کے بعد مرزائیوں کی چھاتی پر... انشاء اللہ۔ اگر ... کی رسی دراز بھی ہوئی تو کیا ہوگا وہی ہوگا جو عوام میں ضرب المثل ہے۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند یکم مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۹ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۲۔۳)

مرزا کے الہامی مقدمات

جب سے مرزائے قادیانی نے مقدمے شروع کئے ہیں گورداسپور صدر کچہری میں مریدوں کا ایک گروہ بھی اوس کمرہ میں، جہاں مدعی یا مدعا علیہ کی حیثیت سے مرزا جی حاضر ہوتے ہیں، ہمراہ ہوتا ہے۔ اس وقت کا نظارہ عجیب ہوتا ہے کوئی تو کان میں بات کہہ رہا ہے، کوئی رومال لئے ہوئے ہے، کوئی پینے کے پانی کا لوٹا لئے بیٹھا ہے، کوئی دوڑا دوڑا بھاگا کتابیں لا رہا ہے، کوئی الہامات کی تصدیق، کوئی جرح قدح کی نقل کر رہا ہے، کوئی وکیل صاحب کے لئے کرسی کی فکر میں ہے۔

غرض مرید طرح طرح کے فرائض زور شور سے بجا لا رہے ہیں۔ کیا مجال کہ تماش بینوں میں سے کوئی ذراسی بات بھی مرزا قادیانی کے برخلاف پیش کرے۔ اگر بھولے سے کرے، تو مریدوں کا گروہ جھٹ سے لگے بے حرمتی کرنے۔ بھلا شریف اور بھلا مانس کس طرح مرزائی گروہ کی اشتعال آمیز سخت کلامی سن سکے۔ اگر کسی نے سوال کیا، تو سوال کچھ، جواب کچھ اور۔ وہ بھی ایسی شیریں کلامی سے جو مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب سے سب پر اظہر و عیاں ہے۔ خود بوڑھے میاں قادیانی کیسی رنگین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارت سے بزرگان سلف کو یاد فرماتے ہیں۔ خصوصاً مسیحی مذہب کے بزرگوں اور عیسی مسیح کو جس کے آپ مثیل ہونے کے مدعی ہیں۔

۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء کو اس مقدمہ لائیبل میں، جو مولوی کرم الدین صاحب کی طرف سے بنام مرزا قادیانی و حکیم فضل الدین بھیروی دائر تھا، قریب ساڑھے ۱۱ بجے کے قانونی بحث شروع ہوئی۔

مولوی کرم الدین صاحب جہلمی نے الفاظ استغاثہ کی کتب لغت عربی فارسی انگریزی، تفاسیر، حدیث اور خود مرزا قادیانی کی تصنیفات سے مدلل تشریح کی اور اپنی حیثیت اور سندیں پیش کیں۔

پھر تو مرزائیوں کے ایسے چھکے چھوٹے کہ سنا گیا رات کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیمار ہو گئے۔ ڈاکٹر صاحب کے سارٹی فیکیٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ایک ماہ تک عدالت میں حاضر نہیں ہو سکتے۔

اور پھر حکیم فضل الدین قادیانی نے زیر دفعہ ۵۲۶ ضابطہ فوجداری مہلت مانگی کہ چیف کورٹ میں ہم انتقال مقدمہ کرنا چاہتے ہیں۔

اور ساتھ ہی دوسرے استغاثوں ۴۱۱، ۵۰۰ کی نسبت بھی یہی درخواست گذاری۔

عدالت نے ۱۴ فروری ۱۹۰۴ء تک مہلت دی۔

اس کے بعد پہلے مقدمہ میں مولوی صاحب کی بریت کا حکم سنا کر اس فیصلہ کو حرف بحرف پڑھا جو ۱۹ ورق کا انگریزی میں لکھا ہوا تھا۔

۱۳ جنوری ۱۹۰۴ء کا دن مرزا کے گروہ کے لئے نہایت نحوست و شکست کا دن تھا کیونکہ اس دن مرزائیوں کا وہ الہامی مقدمہ فوجداری جو من جانب حکیم فضل الدین بھیروی بر خلاف مولوی کرم الدین دائر تھا اور جو ایک سال دو ماہ سے چل رہا تھا اور جس کی نسبت مرزا قادیانی بہت سے فتح اور نصرت کے الہامات بارش کی طرح چھما چھم برس چکے تھے اور قادیانی آرگن الحکم مطبوعہ ۱۰ و ۳۰ جون و ۱۰۔ اگست ۱۹۰۳ء میں بڑے زور شور سے وہ سب الہام درج ہو چکے تھے جس میں فتح اور کامیابی کی تاویلیں چھپ چکی تھیں، تمام مرید شیخ چلی کے خیالات پیر جی سے سن کر بہت خوش ہو رہے تھے اور دور دراز سے سفر کر کے فتح کی آواز سننے کے لئے آئے ہوئے تھے اچانک بابو چندو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لال صاحب بی اے مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور کی عدالت سے خارج کیا گیا۔ پھر تو رنگ فق ہو گئے چہروں پر مردنی سی چھا گئی اور سب امیدیں فتح وظفر کی خاک میں مل گئیں۔ الہام کی قلعی کھل گئی۔ انصاف مجسم مجسٹریٹ کا فیصلہ سن کر سب لوگ بہت خوش ہوئے کہ مجسٹریٹ صاحب نے واقعی اپنی دماغی اور الٰہی برکت سے (جو خدا کی طرف سے ان کو ملی ہے تا کہ وہ جھوٹ اور سچ کا فیصلہ دیں کہ دیسی حکام بھی ایسی باریک و دقیق پیچیدگیوں کو بہت آسانی سے دریافت کر لیتے ہیں اور نہ صرف یہی بلکہ اپنی الٰہی اور خداداد لیاقتوں کا ثبوت دیتے ہیں یعنی رعایا کی بہتری کرنا اور حق داروں کا حق پہنچانا۔ اور گورنمنٹ کے قوانین کا تابع ہونا کاش جس طرح اس دیسی حاکم نے)اس مقدمہ کی پیچیدگی کو بخوبی سمجھا اور فیصلہ دیا، اسی طرح باقی حکام بھی کیا کریں۔

اب ہم مرزائیوں سے دریافت کرتے ہیں کہ کیوں بھئی فتح ونصرت کس کو ہوئی اور تاویلیں اور الحکم کے خشک الفاظ اور گیدڑ بھبکیاں کہاں گئیں۔ باقی مقدمات کا کیوں انتقال کرانا چاہتے ہو؟ کیوں مرزا جی سے تاویل نہیں کراتے۔ للہ دوسرے مقدمات بھی گورداسپور ہی کرانا تاکہ ہم اپنے ناظرین کو الہامی مقدمات کا حال سناتے رہیں۔ الراقم: بی۔ اے۔ شرف۔ گورداسپور۔ پنجاب۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند یکم مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۹ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۳۔۴)

مقدمات گورداسپور

نامہ نگار اخبار سراج الاخبار (جہلم) لکھتا ہے کہ مرزائیوں کی درخواست انتقال مقدمات، محکمہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بہادر سے نامنظور ہو کر جب مسلیں عدالت ماتحت میں واپس آئیں تو عدالت نے فریقین کو نوٹس حاضری ۱۶ فروری کو بھیج دیئے۔

مرزا جی بھی تعمیل نوٹس کے باعث گورداسپور میں معہ اپنی پارٹی کے تشریف لائے۔ لیکن افسوس ہے کہ گورداسپور کی زہریلی آب وہوا نے پھر آپ کی نازک طبیعت پر اثر کیا۔ آتے ہی بیمار ہو گئے کہ ڈاکٹری سارٹی فیکیٹ پیش کیا ایک ماہ تک حاضری عدالت سے معذور ہیں۔

بیماری کا برا ہو، جو مرزا جی کا پیچھا نہیں چھوڑتی۔ خدا خیر کرے کچھ سمجھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آئی کہ قادیان سے گورداسپور تک سفر کرنے سے تو بیماری مانع نہیں ہوتی، لیکن شہر سے عدالت تک جانے سے روک دیتی ہے۔ لوگ تو ان کی دعا سے صحت پاویں اور آپ بیمار ہو جاویں۔ اچھے مسیح ٹھہرے۔

مرزائیوں کے وکلاء نے یہ بھی عذر کیا کہ چیف کورٹ میں ان کی طرف سے مسٹر اورٹیل صاحب بیرسٹر نے درخواست انتقال دے دی ہے۔ عدالت نے ایک ہفتہ تک مہلت دی۔ مولوی فقیر محمد صاحب مالک سراج الاخبار جہلم کو اون کی درخواست پر عدالت نے تاحکم ثانی عدالت کی حاضری سے معاف فرمایا (پنجاب سماچار)

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند یکم مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۹ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۵)

مرزائی مقدمات کا خاکہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

افسوس ایسا زمانہ آگیا کہ باپ کو اولاد سے اصلاً محبت نہیں رہی۔ بھلا غضب ہے نا کہ خود باپ ہی کو نشیب وفراز نہ سوجھے، اور بیٹے کو اندھے کنویں میں دھکا دے دے۔ آسمانی باپ نے لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کو مصیبت میں ڈالنے کے لئے مقدمات ہی کے دائر کرنے کا الہام نہیں کیا، بلکہ فتحیابی کے پیشگی نقارے بھی مرزائیوں کے گھر گھر میں بجوا دیئے۔ دوران مقدمات میں ایک ایک مرزائی کی مارے خوشی کے کانوں سے باچھیں چری ہوئیں (اے توبہ! کھلی ہوئی) تھیں۔

(ایک مرزائی کہتا) قسم ہے حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کی، مولوی کرم الدین صاحب جہلمی سزا سے کسی طرح بچ نہیں سکتے۔ فریب میدان میں ثابت ہو گیا۔ اب بھاگتے راہ نہ ملے گی۔

(دوسرا مرزائی کہتا) اور متواتر الہامات بھی تو ہو چکے ہیں۔ بھلا کوئی الہام بھی خالی گیا ہے، جو یہ خالی جائے گا۔ مقدمہ کی روداد کچھ ہی ہو، مگر ہوگا الہام کے موافق۔ اور میرا تو الہام پر ایمان ہے (ہر کہ شک آرد مہدی سومالی وملا افغانی عبداللطیف گردد)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تیسرا مرزائی کہتا) اور خدا کی عنایت سے آثار بھی ہماری ہی فتح کے نظر آتے ہیں۔ آپ نے دیکھا بھی کہ جب ہمارے مخالف کے گواہ پیش ہوتے ہیں، تو عدالت کے تیور بگڑ جاتے ہیں، آنکھوں سے خون برسنے لگتا ہے۔ اور جب ہمارے گواہ پیش ہوتے ہیں، تو عدالت کا کچھ اور ہی رنگ ہوتا ہے، قہر کی صورت مہر سے بدل جاتی ہے۔

(چوتھا مرزائی کہتا)۔ ہاں ہاں یہ تو میں نے بھی اکثر دیکھا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کام تو اور ہی ہاتھ کر رہا ہے، عدالت کی کیا طاقت ہے کہ ہیبت حق کے خلاف اپنے قلم کو ذرا بھی جنبش دے سکے۔ آتھم کی طرح عدالت کے دل پر رعب غالب آ گیا ہے۔

(پانچواں مرزائی کہتا)۔ حضرت (مرزا قادیانی) کی مخالفت جس کا جی چاہے کرے۔ عدالت ہو یا کوئی اور، مگر چند روز میں حقیقت کھل جائے گی۔ ہندوستان میں ابھی تک طاعون موجود ہے وہ تو حضرت (مرزا قادیانی) کے مخالفوں ہی کیلئے آیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ یہ لوگ نہیں سمجھتے اور کیونکر سمجھیں صم بکم عمی فھم لا یرجعون۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہیے کہ عدالتیں ہمیشہ یہ امر ملحوظ رکھتی ہیں کہ فلاں مقدمے کے فیصلے کا پبلک پر کیا اثر پڑے گا۔ وہ صرف ملزم یا مدعا علیہ کی حیثیت اور صفائی مدنظر نہیں رکھتیں کیونکہ مصلحت بھی ایک چیز ہے جس کا ہر حالت میں ملحوظ رکھنا عدالتوں کا فرض ہے۔ اور ظاہر ہے کہ قادیانی مرزا جی کے کاروبار اور کارخانے کا جہاز دغا اور فریب کے دریا میں چل رہا ہے۔ اگر ایک مقدمہ میں بھی کامیاب ہو جائیں تو آسمان سر پر اٹھا لیں زمین کو روند ڈالیں، اور وہ لوٹ کھسوٹ مچائیں کہ کچھ نہ پوچھئے۔ اسی مقدمہ میں دیکھئے کہ کس قدر الہامات کا مینہ برس رہا تھا اور اخباروں میں پیشین گوئیاں مشتہر ہو رہی تھیں، کیا وہ حکام کی نظر سے نہ گذرتی تھیں۔ پیشین گوئیاں اور الہامات کے شائع کرنے سے مرزا جی اپنے مقدمات کا فیصلہ کر چکے تھے، گویا عدالت کو بتا چکے تھے کہ مقدمہ میرے حق میں فیصل ہو جانا چاہیے۔ یہ درحقیقت توہین عدالت تھی، مگر اوچھاپن، کم ظرفی، حماقت کی نحوست قسمت میں لکھی تھی وہ کیوں کر ٹلتی۔ حکام وقت نے دیکھا کہ مرزا دنیا کے ٹھگنے کیلئے خدائی کے دعوے کر رہا ہے، پس اوس کے غرّے ڈبوں کا سر ٹوٹنا چاہیے ورنہ پبلک کو نقصان پہنچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پس مجدد السنہ مشرقیہ کی پیشین گوئی پر مرزا اور مرزائیوں کو ایمان لانا چاہیے کہ وہ اپنے کسی دعوے میں عدالت سے کامیاب نہ ہوں گے۔ اور بجز رسوائی اور تفضیح اور نقصان کے کچھ حاصل نہ ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

اور غور سے دیکھئے تو مرزا جی کے حق میں ناکامی ہی مفید تھی

و لو بسط اللہ الرزق لعبادہ لبغوا فی الارض (الشوریٰ:۲۷)

اس کا ترجمہ فارسی میں کسی شاعر نے یوں کیا ہے

نا مرادم دارد این افزونی خواہش بدہر
آب بر من بستہ اند آرے ز استسقائے من

مجرم کو سزا ملنا اور اوس کا ناکام رہنا درحقیقت اس کے حق میں سود مند ہے، ورنہ عادی بننے پر مآل ہلاکت ہے۔

عدالتوں کے دماغ تو بڑے ہوتے ہیں، تھوڑی سی عقل والا بھی مرزا جی کے لغویات وخرافات اور متضاد ومتناقض دعووں کو نہیں مان سکتا۔ اور آج کل تو دنیا پر فلسفے کا قبضہ ہے، کوئی بات بے دلیل نہیں مانی جاتی۔

افسوس ہے کہ مرزا جی کو ٹھوکر کھا کر بھی عقل نہیں آتی۔ ان کو یاد نہیں رہا کہ اس عرصہ میں اونہوں نے کیا کیا جھک مارا ہے، جس کا خمیازہ آج کے روز بھگت رہے ہیں اور انشاء اللہ بھگتیں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تو نبوت اور بروزیت اور مہدویت و مسیحیت اور خاتمیت اور امام الزمان ہونے کا ہے، اور عام مجرموں کی طرح عدالتوں میں گھسٹ رہے ہیں۔ مارے مارے پھرتے ہیں۔ کیا یہ ڈوب مرنے کی بات نہیں۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تائید سے ہماری پیشین گوئی اور رؤیا صادقہ ہرگز اوپراوپر نہیں جاتے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے اپنا ایک خواب مشتہر کیا تھا کہ ہم قادیان میں ہیں اور سامنے سے مرزا جی اس حیثیت میں آرہے ہیں کہ ان کا سر پاؤں سے لگا ہوا ہے، اور کمان کی طرح دوہرے ہورہے ہیں۔ یہ خواب بالکل اس آیت کریمہ کا مصداق تھا

یوم یعرف المجرمون بسیماھم فیؤخذ بالنّواصی و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاقدام۔ (الرحمن: ٤١) (یعنی جس روز کہ مجرم پہچانے جائیں گے اپنی پیشانیوں سے پس وہ جکڑے جائیں گے ساتھ پیشانیوں اور قدموں کے)۔

چنانچہ اب اس خواب کا ظہور ہوا۔ صدق اللہ العلی العظیم۔ عبرت عبرت۔ یہ تو صرف زندگی کی سزا ہے، بہت بڑی عقوبت جو عقبیٰ میں ہوگی وہ ابھی باقی ہے۔ پس اب بھی سمجھیں اور مفتری علی اللہ بننے سے تائب ہوں اور جھوٹے دعووں کو طے کرکے سچے اور پکے مسلمانوں میں شامل ہو جائیں۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند یکم مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۹ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۵۔ ۷)

حضرت پیر مہر علی کی گواہی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ہم کو معلوم ہوا ہے کہ مرزائی تمام بڑے بڑے شہروں میں غل مچاتے پھرتے ہیں کہ اور مرزائی اخباروں میں بھی زور شور سے مشتہر ہو رہا ہے کہ پیر صاحب ممدوح نے کتمان شہادت کیا، جو کبیرہ گناہ ہے۔

ہم سے سنئے یہ جھوٹھل کتمان شہادت یا عدم ادائے شہادت کی نہیں، بلکہ یہ جلن ہے کہ مرزا جی پر تو سمن کی بھی تعمیل ہو، اور وارنٹ جاری ہو، مچلکے اور ضمانتیں لی جائیں، اور پیر صاحب خدا کی عنایت سے ہر طرح حاضری عدالت سے محفوظ رہیں۔

لیکن یہ قصور تو لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مسخرے آسمانی باپ کا ہے کہ کچھ بھی مدد نہ کر سکا۔ پس اسی کھوسٹ کا جھونپڑا پھونکنا چاہیے۔

دوم، قادیانی مرزا جی کا کون سا شرعی حق تلف ہوتا تھا جس کے لئے پیر صاحب کی ادائے شہادت کی ضرورت تھی۔ مرزائی مقدمے کی بنیاد تو سراسر فساد پر تھی، یعنی اپنا غلو اور ایک مسلمان بلکہ برگزیدہ عالم و فاضل (مولوی کرم الدین جہلمی) کی ذلت و رسوائی مدنظر تھی جن کو خدا تعالیٰ نے ہر طرح عزت دی اور مخالفوں کو ہر طرح ذلت۔ اور ابھی تو کچھ بھی ذلت نہیں ملے: کارکلی ہنوز درقدرست۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل اللہ کو بلا وجہ ستانا ہرگز خالی نہ جائے گا۔ انشاء اللہ۔

سوم، حضرت پیر مہر علی صاحب پر تو کبیرہ گناہ کا الزام، مگر خود بدولت قرآن کی مخالفت کر کے چھلے چھلائے کافر بن گئے۔ پڑھو

فلا و ربك لا يؤمنو ن حتّى يحكّمو ك فيما شجر بينهم ثمّ لا يجدوا في انفسهم حر جاً مما قضيت و يسلّموا تسليماً۔ (النساء: ۶۵) (قسم ہے تیرے رب کی، نہ مومن ہوں گے یہاں تک کہ حکم ٹھہرائیں تجھ کو ان معاملات میں جن میں وہ جھگڑ رہے ہیں۔ پھر نہ پائیں اپنے نفسوں میں (تیرے فیصلے سے) کوئی حرج اور مان لیں، مان لینا)۔

پس آپ (مرزا قادیانی) نے آنحضرت ﷺ سے فیصلہ نہ چاہا، بلکہ عدالت غیر سے چاہا۔ اور چونکہ پیر صاحب عدالت غیر میں حاضر نہیں ہوئے اور ناموس شریعت اسلامی کو ملحوظ رکھا اور حکم قرآن پر دل و جان سے عامل ہوئے، لہٰذا تمہیں ایمان سے کہو کہ سچے مومن آیت بالا کے موافق وہ ہوئے یا آپ۔

(ضمیمہ اخبار شحنہ ہند یکم مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۹ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۷۔ ۸)

مربیان و معاونان ضمیمہ کا شکریہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں: مربیوں اور معاونوں کی مساعی جمیلہ اور خلوص سے (برغم انف مرزا غلام احمد قادیانی و مرزائیاں) شحنہ ہند میرٹھ ضمیمے کی اشاعت میں امسال خاصی ترقی ہوئی ہے، اور ہو رہی ہے۔ ہمارے ناظرین قدردانی اور چشم بصیرت سے ملاحظہ فرما رہے ہیں کہ ضمیمہ کیا کر رہا ہے اور ضمیمہ نے مرزائی الحاد کا کفر توڑ ڈالا ہے۔ سینکڑوں آدمی جو گمراہ ہو کر مرزائی بننے پر مستعد تھے وہ بدستور اسلام کی جانب عود کر رہے ہیں۔ سینکڑوں آدمی جن کے سر پر مرزائیوں کا بھوت سوار تھا، ضمیمے نے اوس کو اتار دیا ہے۔ پھر سارا ضمیمہ اڈیٹر ہی کے قلم کا نتیجہ ہوتا ہے شاذ و نادر ہی دوسروں کے مضامین ہوتے ہیں۔ مربیوں اور معاونوں نے خدا کی عنایت سے دریدہ دہن بریدہ زبان پوپلے منہ آسمانی باپ (یعنی مرزا قادیانی کے الہام کندہ) کا منہ جھلس دیا ہے، اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہاموں کا چرخا پھونک دیا، ضمیمے کے بند ہو جانے کی جو پیش گوئیاں تھیں ان کا ڈر با جلا دیا۔انہوں نے اپنے ضمیمے کے ناموس کی حفاظت کی اور اس رمز کو سمجھا کہ ضمیمے کے بند ہو جانے سے اسلام کو بڑا بھاری نقصان پہنچے گا۔بعض مربیوں نے ضمیمہ کی اشاعت میں معقول حصہ لیا ہے اور لے رہے ہیں اور ہم کو تمام ناظرین سے ایسی ہی امید ہے۔

فرید کوٹ میں مولانا حکیم عبدالباسط نے، پٹیالہ میں منشی عنایت احمد تاجر کتب نے ،اور لدھیانہ میں تو خصوصاً فضل الرحمٰن اہل کار ڈسٹرکٹ بورڈ نے معقول اور معتد بہ خریدار پیدا کئے ہیں۔ باقی معاونوں کا شکریہ ادا ہو چکا ہے اور آئندہ ہوتا رہے گا.. (ضمیمہ اخبار شحنہ ہند یکم مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۹ جلد ۲۲ و ۲۴۔ص ۸)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء۔نمبر ۱۰ جلد ۲۲ و ۲۴

شرکیہ وظائف

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء میں یا حسین اور یا علی وغیرہ پکارنے والے شیعہ اور یا عبد القادر وغیرہ پکارنے والے صوفیوں کی بہت کچھ لتاڑ اور چھتاڑ کی گئی ہے۔اور لکھا ہے کہ ربنا المسیح اور ربنا الحسین کہنے والوں میں کیا فرق ہے۔یعنی عیسائیوں نے مسیح کے خون کو امت کے گناہوں کا کفارہ بنایا،تو شیعہ نے حسین کے خون کو۔وغیرہ۔

اور اخیر میں اس غزل کا یہ مقطع لکھا ہے کہ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) انہیں خرابیوں کے دور کرنے کو مبعوث ہوئے ہیں۔

کیا کہنا ہے۔گو یا اسلام میں شرک و کفر کی ممانعت ہی نہیں، اور مذہب اسلام ایک ناقص مذہب ہے اور تیرہ سو برس تک ناقص رہا،اب قادیانی مرزا جی کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تکمیل کے لئے آسمانی باپ نے بھیجا۔

مرزا غلام احمد قادیانی و مرزائیوں کو شرم نہیں آتی کہ یقولون ما لا یفعلون کے مصداق بن رہے ہیں۔ خدا کے لیپالک بن کر مشرک فی التوحید اور نبی بن کر مشرک فی الرسالت ہوئے۔ اپنی تصویر کی اشاعت سے دنیا میں شرک پھیلایا۔ مسلمانوں کو حج حرمین شریفین سے روکا۔ وغیرہ۔ فرمایئے شرک اور کفر اور الحاد کے اور کیا سینگ ہوتے ہیں۔

پھر تاویلیں وہ لغو اور بے معنی جن کو تھوڑی سی عقل والا بھی تسلیم نہ کرے۔ میں نبی ناقص ہوں، نہ کہ کامل۔ میں خدا کا صلبی بیٹا نہیں، بلکہ پیارا (گودلیا) ہوں۔ میں بذریعہ تصاویر اپنی رسالے کی تبلیغ کرتا ہوں، تصویر کی پرستش نہیں کراتا۔ عیسی مسیح دنیا میں مرگئے یہ میری موعودیت کی پکی دلیل ہے۔

شیعہ اور عیسائی تو آپ سے کہیں بڑھ کر اپنے عقاید کی تاویل کر سکتے ہیں۔ شیعہ کہہ سکتے ہیں کہ ہم اماموں کو خدا نہیں سمجھتے۔

عیسائی کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسی مسیح خدا کے نطفہ سے نہیں۔

ہنود کہہ سکتے ہیں کہ ہم جو اپنے دیوتاؤں کو پکارتے ہیں تو اون کو بھگوان نہیں سمجھتے، ان کی دہات کی مورتیاں تو ہماری ہی بنائی ہوئی ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ وہ بے حس وحرکت پتھر وغیرہ ہیں، مگر ہم ان کو سامنے رکھ کر نرانکار جوتی سروپ کا دھیان گیان کرتے ہیں۔ جس طرح مسلمانوں میں تسبیح کا رواج ہے کہ جب تک ہاتھ میں تسبیح ہوگی خدا کا نام ضرور لیا جائے گا ورنہ اس کی یاد سے ذہول ہوگا۔ وغیرہ،

حالانکہ قادیانی مرزا جی کے پاس ایسی ایک بھی دلیل نہیں جو عیسائیوں اور ہندوؤں کو شرما سکے۔ اور آریا تو کیا شرمائیں گے جو اپنے کو محض عقل کا پیرو بتاتے ہیں اور جنہوں نے مرزا جی کا ناطقہ بند کر دیا ہے۔ وہ جب قدیمی اوتاروں کو نہیں مانتے تو بروزی اوتار کو کیا مانیں گے۔

گذشتہ الحکم قادیان میں کسی نے سوال کیا تھا کہ یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے۔ خود قادیانی مرزا جی نے جواب دیا کہ درست ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم پوچھتے ہیں کہ یا رسول اللہ اور یا حسین اور یا علی کہنے میں کیا فرق ہے۔ جس طرح الحکم میں بطور طنز لکھا ہے کہ ربنا المسیح اور ربنا الحسین میں کیا فرق ہے۔

یا رسول اللہ کہنا آپ نے اس لئے جائز کیا کہ آپ خود بھی تو معاذ اللہ، رسول اللہ ہیں۔ مرزائی جس طرح زندگی میں آپ (مرزا قادیانی) کو یارسول اللہ علیك الصلوۃ و السلام کہہ کر پکارتے ہیں، آپ (یعنی مرزا قادیانی) نے یا رسول اللہ کہنے کے جواز سے گویا ہدایت کر دی ہے کہ مرنے کے بعد بھی مجھے اسی طرح پکارو۔

لعنت ہے اس دعوی توحید اور کھلے شرک پر جس کی دلدل میں سر سے قدم تک دھنسے ہوئے ہیں

یہ مسائلِ توحّد یہ ترے عقاید شرک
تجھے ہم سمجھتے مسلم جو نہ ایسا خوار ہوتا

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۰ جلد ۲۲ و ۲۴ ص ۱)

من چاہے مگر منڈیا ہلائے

مولانا احمد حسن شوکت بتاتے ہیں:

ایک صاحب نے (غالباً براہ تمسخر یا امتحاناً) قادیانی مرزا جی کو لکھا تھا کہ میں ایک شخص پر عاشق ہوں، اگر وہ مل جائے تو مرزا جی کا مرید ہو جاؤں۔

اس کے جواب میں حکیم الامۃ المرزائیہ (مولوی نور الدین) نے اپنے اخبار البدر قادیان میں ٹیپ ٹاپ کا مسالے دار خط کسی مرزائی سے لکھوایا ہے جس کے اخیر میں جلی قلم سے یہ لکھا تھا:

کہ مرزا صاحب کو مرید بنانے کا شوق نہیں۔

ہم پوچھتے ہیں کیا درحقیقت ایسا ہی ہے؟

ضمیمہ میں ایسے واقعات درج ہو چکے ہیں کہ کسی شخص نے ادھر مرزا جی کو خط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا، یا کوئی شخص قادیان میں پھنک ایک پھنک دو کا تماشہ دیکھنے آیا، ادھر اس کا نام مریدوں کے رجسٹر میں ٹانک دیا گیا، اور جھٹ مرزائی اخباروں میں مشتہر کیا گیا۔

اگر مرزا جی کو سیدھے سادھے مسلمانوں کو مرزائی بنانے کا شوق نہ ہوتا، تو:

قادیان میں یہ چہل پہل کہاں سے ہوتی۔

سقنقوری معجونیں کھا کھا کر مرزا جی ساٹھے پاٹھے اور اپاہج مرزائی کیونکر سنڈیاتے۔

چندے کہاں سے آتے۔

مرزائنیں جڑاؤ زیور سے لدی ہوئی کیونکر نظر آتیں۔

جائدادیں اوروں کے نام سے کیونکر رجسٹرڈ کرائی جاتیں۔

کماؤ پوت نہ ہوں، تو باوا جی کے پوپلے منہ میں حلوے ملیدے کہاں سے آئیں۔

جتنی اولاد ہوگی اتنی ہی کمائی بڑھے گی۔ بیٹے ہوئے سیانے دالدّر گئے پورانے۔

اور اگر فی الواقع مرزا جی کو مرید بنانے کا شوق نہیں تو رسول اور امام الزمان بننے کا بھی شوق نہیں۔ خدا تعالیٰ تو آنحضرت ﷺ کی بھڑاس پر، جو آپ کو گمراہوں کے راہ راست پر لانے کے لئے تھی، یوں فرمائے:

لعلّك باخع نّفسك علی آثارهم ان لم یؤمنوا بهذا الحدیث اسفاً (الکهف:٦)

(یعنی اے محمد شاید تو ان کے پیچھے اپنے نفس کو ہلاک کرنے والا ہے)۔

اور بروزی نبی یوں کہے کہ مجھے مرید بنانے کا شوق نہیں۔

بس جی بس! بروزی نبوت کی لٹیا ہی ڈبو دی، ہتھیا ہی ہار دی۔

اگر مرید بنانے کا شوق نہیں، تو:

رسالے اور اخبارات کیوں شائع ہو رہے ہیں۔

کیوں بھیڑیئے کی طرح خاک اوڑائی جاتی ہے۔

کیوں رات دن مرزا جی کی بھٹئی ہوتی ہے۔

کیوں پیشین گوئیاں کی جاتی ہیں۔ اور جب کوئی پیشین گوئی پوری نہیں ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کیوں تاویلوں سے جوتیوں کا ن گانٹھے جاتے ہیں اور کیوں عذر گناہ بدتر از گناہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔

رسول اور امام الزمان کی بیعت کرنا اور اسپر ایمان لانا ویسا ہی فرض ہے جیسے رسول پر اپنی رسالت کی تبلیغ فرض ہے۔ پڑھو

يا ايّها الرّسول بلّغ ما انزل اليك من ربّك (المائدة:٦٧)

مگر بروزی رسول کا عجیب معاملہ ہے کہ ہادی کے فرائض، یعنی مرید بنانے اور مرشد بننے کے، ساقط کر کے اپنے کو جھوٹا نبی قرار دے رہا ہے۔ یہ درحقیقت عصمت بی بی از بے چادری کا مضمون ہے۔ جب آپ باوصف فرمائشی رسول بننے کے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھا سکتے تو نبوت ورسالت وغیرہ کا چولا ہی اتار کر پھینک دیتے ہیں

بھلا جب آپ ایک عاشق شیدا اور مجرد کو جورو بھی آسمانی باپ سے نہیں دلوا سکتے تو کیسے چہیتے لیپا لک ہیں۔ آپ سے تو امرتسر اور لاہور وغیرہ کے کوٹھی وال قرم ساق ہی اچھے، جو گھروں کے گھر بسا دیتے ہیں، اور ایسے ایسے نازنین پری چھم معشوقوں سے سستے داموں بغل گرم کرا دیتے ہیں کہ بیگمات میں ایسی ایک بھی نہ ہوں۔ اگر مرزا جی یہ عذر لنگ پیش کریں کہ میں نے اپنی رسالت کی تبلیغ کر دی، میں کسی پر جبر نہیں کرتا، تو ہم کہیں گے کہ پھر آپ کو مرید بنانے کا شوق کیوں نہیں۔ اس صورت میں تو تبلیغ بالکل فضول، اور نبوت و رسالت و بروزیت خاک دھول ٹھہری، اور آپ مامور من اللہ بھی نہ رہے، کیونکہ جس شخص کو خدا تعالی اپنا کام لینے کو مامور کرتا ہے، ادائے فرائض کا شوق و ذوق اس کے دل میں بھر دیتا ہے۔ یہ وہ آگ ہے جس میں انبیاء پروانہ کی طرح گرے۔ طرح طرح کے ظلم سہے اور جان پر کھیل گئے۔

شوق تو ادنی مرتبہ ہے حالانکہ آپ اس کا بھی انکار کرتے ہیں کہ مجھے مرید بنانے کا شوق نہیں۔ دعوے تو یہ لمبے لمبے، بلند پروازیاں وہ کچھ۔ اور پھر آپ ہی کٹی ہوئی گڈی اور بجھے ہوئے غبارے کی طرح آسمانی باپ کے جھونپڑے سے تحت الثری میں آ رہے ہے۔

خبردار جو پھر کبھی ایسا کلمہ زبان سے نکالا کہ مرزا جی کو مرید بنانے کا شوق نہیں۔ البدر اور الحکم دونوں آئندہ کے لئے کان پکڑیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کو مرید بنانے کا تو شوق نہیں، ہاں دھمکانے کا شوق ہے کہ فلاں مارا جائے گا، فلاں دھرا جائے گا، اور میں غضب ناک نبی ہوں۔ طاعون ملعون میرے قابو میں ہے جس پر چاہوں مسلط کر دوں۔ جس ملک میں چاہوں بھیج دوں۔ جو لوگ مجھ پر ایمان نہیں لاتے اور میرے مرید نہیں ہوتے طاعون انہیں کے ہڑپ کرنے کو آیا ہے۔ پھر بھی مرید بنانے کا شوق نہیں۔

ہاں جب سے چند پٹخنیاں ملی ہیں، کیا معنی کہ ادھر تو آپ کی پیشین گوئیاں جو لوگوں کی ہلاکت کے بارہ میں، تھیں پٹ پڑیں، ادھر تخویف اور نقض امن کے الزام پر عدالت نے دھر گھسیٹا، تو ہلاکت کی دھمکیاں براہ اسفل نکل گئیں۔ خصوصاً مقدمہ فریب میں جب سے ناکامی ہوئی پیشین گوئیاں جاتی رہیں اور الہامات بھی گاؤ خورد ہو گئے کیونکہ وہ تو مقدمات یا واقعات کے پیش آنے اور ایسے وقت میں بروزیت کی دکان چمکانے کے لئے نازل ہوتے ہیں، اور جب گرم بازاری پر اوس پڑ جاتی ہے تو الہامات بھی گاؤ خورد ہو جاتے ہیں۔

اور چونکہ پچھلے مقدمہ میں نیچا دیکھ چکے ہیں لہذا ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ اب کوئی الہام نہ ہوگا جب تک مقدمات مرجوعہ فیصل نہ ہولیں۔ ہاں فیصل ہونے پر جھوٹی پیشین گوئیوں کی تاویلیں ہوں گی کہ حضرت اقدس نے پہلے ہی یوں کہہ یا تھا اور ووں کہہ یا تھا اور و هم من بعد غلبهم سيغلبون الہام ہو چکا تھا۔

الغرض جدھر کی ہوا دیکھیں گے اودھر ہی گڈی اڑا دیں گے۔

یہ کیوں؟ وہی بگڑی کے بنانے پر مرید بنانے کا شوق۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۰ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۱۔۳)

(مرید بنانے، نہ بنانے سے متعلق یہ خط البدر کے بعد یہ خط الحکم میں بھی شائع ہوا تھا، جو یوں ہے: قادیان ۷ فروری ۱۹۰۴ء

جناب من! ہم تمہیں ایک نصیحت کرتے ہیں کہ جب کوئی انسان خدا کا ہو جاتا ہے تو خدا تعالی اس کا بن جاتا ہے۔ اگر کسی تھانہ دار یا تحصیل دار یا مجسٹریٹ یا کسی اور آدمی سے جب کوئی تعلق ہو جاتا ہے تو اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ اس تعلق والے شخص کی وہ بھی خوشی چاہتا ہے۔ پس جب فطرۃ بشری اس امر کی مقتضی ہے کہ اپنے آدمی کی خوشی اپنے تعلق والے کی رضامندی مقصود ہوتی ہے، تو کیا وہ مولا کریم اور رب العالمین،

www.KitaboSunnat.com

ارحم الراحمین ایسا نہیں کرتا۔ بلکہ ضرور کرتا ہے۔اسی لئے فرمایا من کا ن للہ کا ن اللہ لہ جو شخص خدا کا بنے اللہ تعالیٰ اس کا بن جاتا ہے۔اور جس کا خدا ہو جاوے اس کو دنیا و مافیہا کی کیا پرواہ ہے اور ہوسکتی ہے تم غور کرو کہ اگر تم بھی شرطیہ خدا سے دل لگاؤ کہ تجھے دانا بینا رحمٰن رحیم خدا جب مانیں گے اگر تو ہماری یہ شرط پوری کردے۔ یا محمد ﷺ سے شرط لگاؤ کہ ہم تمہیں شفیع تب مانیں گے اگر تم ہمارا یہ کام پورا کرادو۔تو پھر اس کا انجام شائد کیا ہو۔

مرزا صاحب کو مرید بنانے کا شوق نہیں ہے۔ جہاں تک میں جانتا ہوں مرزا صاحب کو مرید بنانے کا شوق ہرگز نہیں۔ ہزاروں یا کم سے کم سینکڑوں مرید ایسے بھی ہوں گے کہ اگر وہ سامنے آویں تو وہ ان کو پہچان بھی نہ سکیں بلکہ مخاطب بھی نہ کریں۔میرا اپنا ذاتی اعتقاد یہ ہے کہ نہ مرزا صاحب خدا کے ایجنٹ ہیں اور نہ دوکاندار ہیں۔اگر اس طرح قاضی الحاجات ہوکر لوگوں کو مرید بناویں تو پھر دنیا کے کاروبار بند ہو جاویں اور لوگ اسی کے مرید بنتے جاویں حالانکہ دہریوں کے کام بھی چلتے ہیں۔

خدا تعالیٰ سے سچا معاملہ کرو جب اس سے تعلق ہو جاوے گا تو وہ خود یا تو تمہارے کام تمہاری مرضی کے مطابق پورا کرے گا۔اور اگر ان میں تمہاری بھلائی نہ ہوگی تو تمہارے دل کو ان سے بدلا دے گا اور تمہاری تسلی و تسکین ہوگی۔

غرض سب دل اللہ کے ہاتھ میں ہیں۔ عاشقوں کے دل بھی اور معشوقوں کے دل بھی۔ اور وہ قابض اور متصرف ہے۔آپ وہ راہ اختیار کرو جو کامیابی کی حقیقی راہ ہے۔امتحان کی راہ خطرناک ہے۔ والسلام۔ (الحکم قادیان ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء ص ۱۲۔ بحوالہ بدر قادیان)

یہ خط مفتی فضل الرحمٰن نے حکیم نورالدین کی ایماء سے لکھا تھا۔اس خط سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا تعلق خدا سے پورا نہیں تھا۔اگر ہوتا تو ان کی دلی خواہش، جو بقول ان کے خدا کی مرضی سے ہی ان کے دل میں پیدا ہوئی تھی، کہ محمدی بیگم ان کے نکاح میں آجائے، پوری ہوتی۔مرزا یعنی عاشق کا دل خدا کے قبضے میں تھا اور محمدی یعنی معشوق کا دل بھی خدا کے قبضہ میں تھا۔اگر مرزا کا تعلق پورا ہوتا تو معشوق کا دل پھیر سکتا تھا اور وہ اپنے ماں باپ، خاوند وغیرہ کو ٹھکرا کر مرزا کے حرم سرا میں چلی آتی۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام انبیاء ناکام رہے

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء میں مرزا جی فرماتے ہیں کہ

حضرت عیسیٰ ایسی حالت میں منقطع ہوئے کہ وہ حواری جو بڑی محنت سے طیار کئے تھے (جن کو رات دن ان کی صحبت میں رہنے کا موقع ملتا تھا) وہ بھی پورے طور پر مخلص اور وفادار ثابت نہ ہوئے۔

اور خود حضرت مسیح کو ان کے ایمان و اخلاص پر شک بھی رہا۔ یہاں تک کہ وہ آخری وقت جو مصیبت و مشکلات کا وقت تھا، وہ حواری ان کو چھوڑ کر چلے گئے۔ ایک نے گرفتار کرا دیا۔ دوسرے نے سامنے کھڑے ہو کر تین مرتبہ لعنت کی۔ اس سے بڑھ کر اور کیا ناکامی ہو گی۔

حضرت موسیٰ جیسے اولو العزم نبی بھی راستہ ہی میں فوت ہو گئے اور ارض مقدس کی کامیابی نہ دیکھ سکے۔ اور ان کے بعد ان کا خلیفہ اور جانشین اس کا فاتح ہوا۔

مگر آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی قابل فخر کامیابی کا نمونہ ہے اور وہ کامیابی ایسی عظیم الشان ہے جس کی نظیر کہیں نہیں مل سکتی۔ آپ جس بات کو چاہتے تھے جب تک اس کو پورا نہ کر لیا آپ رخصت نہیں ہوئے...

بد قسمتی سے مسلمانوں میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ خوارق و اعجاز اب نہیں ہیں پیچھے ہی رہ گئے ہیں مگر یہ ان کی بد قسمتی اور محرومی ہے، وہ خود چونکہ ان کمالات و برکات سے جو حقیقی اسلام ہے اور آنحضرت ﷺ کی سچی اور کامل اطاعت سے حاصل ہوتی ہیں محروم ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ یہ تاثیریں اور برکات پہلے ہوا کرتی تھیں اب نہیں۔ ایسے بیہودہ اعتقاد سے یہ لوگ آنحضرت ﷺ کی عظمت و شان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ نے اس ووقت جب کہ مسلمانوں میں یہ زہر پھیل گئی تھی اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ ﷺ کی ہتک کرنے والے پیدا ہو گئے تھے مجھے بھیجا، تا کہ میں دکھاؤں کہ اسلام کے برکات اور خوارق ہر زمانہ میں تازہ بتازہ نظر آتے ہیں۔ اور لاکھوں انسان گواہ ہیں کہ انہوں نے ان برکات کو مشاہدہ کیا ہے اور صدہا ایسے ہیں جنہوں نے خود ان برکات اور فیوض سے حصہ پایا ہے۔ اور یہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا ایسا بین اور روشن ثبوت ہے کہ اس معیار پر آج کسی نبی کا متبع وہ علامات اور آثار نہیں دکھا سکتا جو میں دکھا سکتا ہوں۔

جس طرح پر یہ قاعدہ ہے کہ وہی طبیب حاذق اور دانا سمجھا جاتا ہے جو سب سے زیادہ مریض اچھے کرے اسی طرح انبیاء علیہم السلام سے وہی افضل ہوگا جو روحانی انقلاب سب سے بڑھ کر کرنے والا ہو اور جس کی تاثیرات کا سلسلہ ابدی ہو۔

اب اس محک پر رسول اللہ ﷺ کی کامیابی اور مسیح کی کامیابی کو دیکھو۔ ایک موقع مسیح پر مشکلات کا آتا ہے وہ قوم اور جماعت جو اس نے تیار کی تھی وہ اپنا کیا نمونہ دکھاتی ہے۔ انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ بارہ خاص شاگرد جو حواری کہلاتے تھے اس کو چھوڑ بیٹھے اور جو ان میں بھی خاص تھے ایک تیس روپے کے لالچ سے اس کو گرفتار کرانے والا ٹھہرا اور دوسرا جس کو بہشت کی کنجیاں دی گئی تھیں وہ سامنے لعنت بھیجتا ہے۔ الخ (الحکم ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء ص ا۔) (مولانا احمد حسن نے مختصر اقتباس نقل کیا تھا میں نے الحکم کے متعلقہ شمارے سے قادیانی عبارت نسبتاً تفصیل سے نقل کر دی ہے۔ بہاء)

آنحضرت ﷺ کی کامیابی کا ذکر محض کید اور مسلمانوں کی رواداری کی وجہ سے ہے، دل سے نہیں۔ قادیانی مرزا جی کا مقصد یہی ہے کہ تمام انبیاء ناکام رہے، صرف میں کامیاب ہوں۔

یا یہ مطلب ہے کہ اگر میں کسی معاملہ (مثلاً مرزائی مقدمات) میں ناکام رہوں تو میری نبوت میں کچھ بھس نہیں مل گیا، بڑے بڑے انبیاء ناکام ہو چکے ہیں۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر حواری کا منحرف ہونا، انبیاء کی ناکامی ہے تو (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ بھی ناکام ہیں۔ پڑھو

و من اهل المدينة مردوا على النّفاق لا تعلمهم نحن نعلمهم.

(التوبة:۱۰۱)۔

کوئی پوچھے اگر لوگ منافق بن کر منحرف ہو جائیں (جیسے مرزا جی کہ بظاہر تو آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ایمان رکھتے ہیں مگر درحقیقت اپنے کو تمام انبیاء سے بڑھ کر خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) سمجھتے ہیں اگر بڑھ کر نہ سمجھتے تو بعد ختم رسالت اپنے کو نبی ہی کیوں بناتے) تو اس میں انبیاء کا کیا قصور۔ کیونکہ وہ عالم الغیب اور عالم ما فی الصدور نہ تھے جیسے مرزا جی اپنے کو عالم الغیب سمجھتے ہیں یعنی پیشین گوئیاں کرتے ہیں۔ پڑھو

انّك لا تهدى من احببت و لكنّ الله يهدى من يشاء

(القصص:۵۶)

لیکن ان کی نبوت ناکام نہیں تھی، کیونکہ ناکام رہنا نقص نبوت ہے، اور خدا تعالی نے کسی نبی کو ناقص بنا کر نہیں بھیجا۔

یہ تو صرف آسمانی باپ کا کام ہے جس نے اپنے لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کو ناقص (ناخلف) بنا کر دنیا میں بھیجا۔ اگر کسی نبی کی نبوت ناکام اور کسی کی کامیاب ہوتی تو ہم کو لا نفرّق بين احد من رسله کی تعلیم نہ دی جاتی۔ اور آنحضرت ﷺ یہ ہرگز نہ فرماتے کہ

لا تخيروا فى انبياء الله اور لا تفضلو نى على يونس بن متى

بعض انبیاء سے اگر لغزش ہوئی ہے، تو وہ ابتلاء (امتحان) ہے، اور یہ ایک ناز نیاز ہے۔ نبوت ایسے معاملات سے زیادہ کامل ہوتی ہے نہ کہ ناقص۔ لیکن یہ وہ سمجھے جو صاحب حال ہو، اور پاک اور صاف کانشنس (نور ایمان یا قوت ممیّزہ) رکھتا ہو۔ نفس پرست شکم پرور کتے ان رموز کو کیا سمجھیں۔

وہ اولوالعزم عیسی مسیح جو کلمۃ اللہ ہے، اور وہ اولوالعزم موسی جو کلیم اللہ ہے، تو (یعنی مرزا قادیانی) ان کو ناکام (ناقص نبی) بتاتا ہے۔ تیرا مشن مجسم توہین انبیاء علیہم السلام ہے۔ اور تیرا وجود ان کے لئے مجسم لعنت اور تبرا ہے۔ اپنے جہلاء میں بیٹھ کر آنحضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کی فضیلت اور دوسرے انبیاء کی توہین کرنا سراسر الحاد ہے۔ اے بے! جس نے ایک نبی کی توہین کی اس نے تمام انبیاء کی توہین کی۔

اگر انبیاء تیرے زعم کے موافق اپنی بعثت و نبوت میں ناکام رہے، تو جناب باری پر الزام آتا ہے کہ اس نے دنیا میں ناکام نبی بھیجے، اور اس سے معاذ اللہ لغو اور عبث فعل سرزد ہوا۔ اس صورت میں خدا تعالیٰ حکیم نہیں رہتا۔ اس کے ارادے غلط ثابت ہوتے ہیں کہ انبیاء کو دنیا کی اصلاح کے لئے بھیجا مگر اصلاح نہ ہوئی اور ان کی رسالت ناکام رہی۔

جو منہ میں آیا بک دیا۔ خبردار زبان کو لگام دے، اور ایسے ابرازات منہ ہی میں رہنے دے۔ کیوں دنیا میں نجاست و خباثت پھیلاتا ہے۔ سامعین اور حاشیہ نشین گوبہ کے کیڑے بن گئے ہیں۔.... پس انہیں کون سمجھائے اور گندگی سے کون نکالے۔ وہ پورے مجذوم ہو گئے ہیں اور قریب ہے کہ جسم پاش پاش ہو کر ہلاک ہو جائیں۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۰ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۳۔ ۴)

مسیح موعود کے آنے پر تلوار کے تمام جہاد ختم ہو جائینگے

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مسیح موعود بننے کی یہی دلیل اخبار الحکم قادیان کی پیشانی پر ثبت رہتی ہے، لیکن ہم پوچھتے ہیں کیا دنیا میں آج کل تلوار کا جہاد ختم ہو گیا ہے۔

اگر بصارت نہیں جاتی رہی، تو مشرق اقصیٰ کی طرف دیکھیں۔ اگر سماعت نہیں جاتی رہی، تو جنگ روس و جاپان کے روزانہ حالات سنیں۔

اور اگر یہ مراد ہے کہ صرف اسلام سے آج کل جہاد اٹھ گیا ہے، تو ترکی اور مقدونیا اور بلگیریا اور مراکو کا نظارہ کریں کہ کیسی تلواریں کھنچ رہی ہیں۔

اور اگر یہ مراد ہے کہ ہم کو دوسرے ممالک سے کیا غرض، ہندوستان میں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن و امان ہے، جہاد کا کوئی نام بھی نہیں جانتا۔ تو برٹش گورنمنٹ مسیح موعود ہے نہ کہ قادیانی مرزا جی۔

دوم، آپ ساری خدائی کے مسیح موعود اور امام الزمان نہیں ٹھہرتے کیونکہ گو ہندوستان میں جہاد نہ ہو، مگر دیگر ممالک میں تو جاری ہے۔

سوم، ہندوستان کے چھ کروڑ مسلمانوں اور ۲۴ کروڑ ہندوؤں میں سے ہر شخص دعوی کرسکتا ہے کہ چونکہ اب جہاد نہیں رہا اور میں اس زمانے میں پیدا ہوا ہوں، پس میں مسیح موعود ہوں۔ دیکھئے تیس کروڑ مسیح موعود پیدا ہو گئے۔

چہارم، قادیانی مرزا جی نے جو چند سال قبل لوگوں کی موت کی پیشینگوئیوں کا طوفان برپا کیا، اور آسمانی باپ سے التجا کر کے طاعون کو بلوایا، تو کیا یہ جہاد نہ تھا۔ جہاد سے مراد تو قتل کر دینا ہے، خواہ تلوار سے کیا جائے، خواہ دوسرے آلے یعنی تیغ زبان اور سیف دعا سے۔

اب دیکھئے مرزا جی نے اپنے سرہنگ اور ایڈی کانگ جلاد طاعون کے ہاتھوں لاکھوں آدمیوں کو قتل کیا۔ کیا یہ جہاد نہیں۔

پنجم، آپ جیسے صلح کل ہیں دنیا پر ظاہر ہے۔ اگر قابو چلے تو اپنے ایک ایک مخالف کو اسی طرح ذبح کریں جس طرح امیر کابل نے آپ کے کفارے افغانی دنبے (ملا عبد اللطیف) کو ذبح کیا۔ اور سب سے پہلے کابل ہی پر یورش اور جہاد کریں۔

اور درحقیقت تلوار سے نہیں تو زبان سے کر چکے ہیں۔ یعنی پانی پی پی کر امیر کابل کو کوس چکے ہیں اور پیشین گوئی کر چکے ہیں کہ افغانی حکومت کا جلد خاتمہ ہوا جاتا ہے۔ تلوار کا وار تو آپ کر ہی چکے اگرچہ اس سے افغانیوں کا بال بھی ٹیڑھا نہ ہوا، یہ جہاد نہیں تو کیا ہے۔

ہاں خدا تعالی نے گنجے کو ناخن نہیں دیئے۔ آپ نے اب تک اپنا جہاد تو بند کیا ہی نہیں، اور دنیا سے جہاد بند کرا رہے ہیں۔

ششم، صورت حال اور عملی کارروائیوں سے صاف ظاہر ہے کہ آپ اپنے ایک ایک مخالف و منکر کے درپئے آزار ہیں۔ جب آپ کا کوئی مخالف قضائے الٰہی سے مرتا ہے، تو آپ منارے کے گنبد میں خوشی کی تان اوڑاتے ہیں کہ میری مخالفت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے ہلاک ہوا۔اس کے یہ معنی ہوئے کہ میں نے اسے ہلاک کیا، نا کہ قضاء الہی نے۔ یہ جہاد نہیں تو کیا ہے۔اور غور کیجئے تو یہ گویا خدائی دعوی ہے پس اپنے کو مسیح موعود نہیں بلکہ خدائے قادر مطلق مشتہر کیجئے۔

واقعات اور مشاہدات صاف بتا رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جہاد کے ختم ہو جانے کی جو پیشین گوئی فرمائی ہے، ابھی اس کا زمانہ نہیں آیا پھر مسیح موعود کے آنے کا زمانہ کجا۔

ہندوستان میں جہاد کو بند ہوئے دوسو برس ہو گئے۔ اور اس عرصہ میں اگر کہیں خون ریزیاں ہوئیں، تو وہ جہادات نہ تھے بلکہ فسادات تھے۔ اور مرزا جی جمعہ جمعہ آٹھ دن کی پیدائش۔ کیا آسمانی باپ نے لیپا لک کے حمل میں آنے سے بھی پہلے بطور پیشگی جہادات بند کر دیئے تھے۔

یوں کیوں نہیں کہتے کہ یہ سب گورنمنٹ کی خوش آمد ہے اور میں گورنمنٹ کا خوش آمدی مسیح موعود ہوں۔ تعجب ہے کہ ہندوستان میں امن وامان تو قائم کرے برٹش گورنمنٹ، اور مسیح موعود بنیں مرزا جی۔ کمائیں خان خاناں، اوڑائیں فہیم۔

برٹش گورنمنٹ کی عمل داری نہ ہوتی تو ہم دیکھتے کہ آپ کیونکر مسیح موعود اور بروزی نبی بن سکتے ہیں۔ کابل میں اپنا ایک مشنری بھیجا تو تھا، دیکھ لو اس کا کیا حشر ہوا۔ قبل از حشر جہنمی بنا۔

آپ کے پاس مسیح موعود بننے کی صرف تین دلیلیں ہیں:۔

اول، عیسی مسیح دنیا میں وفات پا گئے۔

کتنی معقول اور زبردست دلیل ہے۔ گنگوا تیلی بھی کہہ سکتا ہے کہ جسونت پور کا راجہ مر گیا، لہذا میں اس کا جانشین ہوں۔

دوم، میرے زمانہ میں طاعون آیا۔

گویا پہلے کبھی طاعون آیا ہی نہیں۔ تواریخ غلط ہیں۔ اور اگر آیا تو طاعون کے زمانہ کا ہر متنفس مسیح موعود تھا۔

سوم، جہاد بند ہو گیا۔

آنکھوں کے اندھے اور نام نین سکھ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ انگلستان،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرانس، جرمنی میں آج کل جہاد نہیں۔ ہر انگریز، فرانسیسی جرمن کہہ سکتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔

اگرچہ لندن میں مسٹر پگٹ اور فرانس میں ڈاکٹر ڈوئی مسیح موجود ہیں مگر انہوں نے اپنے دعاوی پر یہ انوکھے دلائل اور شواہد قائم نہیں کیئے جو قادیانی مسیح نے قائم کیئے ہیں۔ گویا مسیح موعود بننے کے لئے مختلف وجوہ اور حیثیتیں ہیں۔ اور جس طرح مرزا جی کے دعوی کے موافق باوصف ختم نبوت کے قیامت تک نبی پیدا ہوتے رہیں گے اسی طرح مسیح موعود بھی پیدا ہوتے رہیں۔ جب نبوت ہی ختم نہیں ہوئی تو مسیحیت ومہدویت کا ختم ہو جانا ہرگز عقل میں نہیں آتا۔ آخر سوڈان وغیرہ میں مہدیوں کے پیدا ہونے کا سلسلہ جاری ہے ہی۔ لیکن اس صورت میں مرزا جی کی بعثت کی دم میں کون سا سرخاب کا پر رہا کہ آپ نہ صرف مہدی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم النبیین) بن گئے اور تمام شریعتیں منسوخ ہو گئیں۔

قادیانی مرزا جی نے دیکھ لیا کہ حمقاء ہر زمانہ میں موجود رہے ہیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ دوسرے عیار اور چالاک چلتے پرزے تو مہدی اور مسیح بن جائیں اور میں نہ بنوں۔ ہاں مرزا جی میں ترجیح کی یہ پخ ضرور ہے کہ گزشتہ مہدیوں نے جہاد کا اعلان دیا، مرزا جی جہاد کے نام سے بھی چوہے کا بل ڈھونڈتے پھرتے ہیں، حالانکہ آپ کے دعوی ہی تمام مذاہب سے جنگ اور کھلم کھلا جہاد کا اعلان ہیں کیونکہ توہین اور بدزبانی سے تمام مذاہب والوں کو مشتعل کر رہے ہیں۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۰ جلد ۲۲و۲۴۔ ص ۵۔۶)

ہماری پیشینگوئیاں

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

ہماری پیشین گوئی کے موافق مرزائی مقدمات کے انتقال کی درخواست چیف کورٹ سے بھی نامنظور ہوئی۔

اب بھی تمام مرزائی اور خود مرزا جی مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجددیت پر ایمان لا کر مجدد سے بیعت نہ کریں، تو اس سے بڑھ کر کوئی ہٹ دھرمی ناانصافی اور تعصب ہو نہیں سکتا۔

قادیانی مرزا جی پر ایمان تو پیشین گوئیوں ہی کی وجہ سے ہے نا، اور جب وہ غلط ہو جائیں اور ان کے مقابلہ میں مجدد کی پیشین گوئیاں واقعات اور مشاہدات کے کانٹے میں بال باندھی ہر طرح پوری اتریں، تو مرزا جی کو چھوڑ کر مجدد پر کیوں ایمان نہ لایا جائے۔ شک ہو تو آسمانی باپ سے پوچھ لیں وہ ضرور الہام کر دے گا کہ لیپا لک جھوٹا ہے اور مجدد سچا۔ پس اسی پر ایمان لاؤ۔

معلوم نہیں مجسٹریٹ گورداسپور مسٹر چندو لال صاحب کی عدالت پر کیوں اعتماد نہیں کیا جاتا۔ گورنمنٹ تو اپنے افسروں پر اعتماد کر کے رعایا کے انصافی امور کا حلّ وعقد ان کو تفویض کرے، اور مرزا جی الجھنیں ڈالیں۔

یہ خوارق بہت ہی خوفناک ہیں غالباً آسمانی باپ نے الہام کر دیا ہے کہ لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) اس عدالت سے کامیاب نہ ہوگا۔ آسمانی باپ تو گھاس کھا گیا ہے یا اس کو لیپا لک سے کچھ ضد آپڑی ہے کہ سچا الہام ایک بھی نہیں کرتا۔ وائے حسرت! وائے قسمت! وائے تبنیت!

ہم پھر کہتے ہیں کہ مونچھیں نیچی کر لو اور مصالحت ومعافی کا پیام دو۔ جب کہ الحکم کی پیشانی پر یہ فقرہ درج ہے کہ ہماری طرف سے امان اور صلح کاری کا سفید جھنڈا بلند کیا گیا ہے۔، تو کیا وجہ ہے کہ عملی کاروائی سے اس کا ثبات نہیں دیا جاتا۔ مصالحت اور معافی کی تحریک اور سبقت میں کچھ کسر شان نہیں۔ البتہ مقدمات کی پیروی میں سر گاڑی اور پاؤں پہیئے رہنا کسر شان ہے۔

یہ ہم مذاق یا بدنیتی سے نہیں لکھتے اس میں فریقین کا فائدہ ہے اور بصورت دیگر سراسر نقصان اور تکلیف ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کی گرم بازاری کو زیادہ ضرر ہے کیونکہ ان کی بعثت کا انحصار بالکل الہاموں اور پیش گوئیوں پر ہے اور عدالت کا انصاف تیتر کے منہ کچھی ہے۔ جب پیش گوئی پوری نہیں ہوتی تو راسخ الاعتقاد مرید بدظن ہو کر اور لمبی گردن اٹھا کر رسا تڑا کر کھونٹا اکھاڑ کر بھاگ جاتے ہیں۔ اور پھر بھوجنوں تک کے ٹوٹے ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ لو مقدمات نے مریدوں کی رجوعات بھیڑ بھاڑ کس قدر کم کر دی ہے اور مرزا جی کو نقصان پہنچایا ہے۔ ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ مطبخ رات دن گرم رہے، اور روغن باد ام میں دم کیے ہوئے پلاؤ اور جند بیدستری سقنقوری معجونیں دم پخت ہوتی رہیں۔ مزے ہوں بہاریں ہوں۔ (ضمیمہ شحنہ ہند ۸ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۰ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۶۔ ۷)

مرزا جی کی بعثت کی غرض

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

قادیانی مرزا جی بار بار بلکہ روزانہ منبر پر یا شہ نشین میں بیٹھ کر ہنکارتے ہیں کہ میں دنیا کو اسلام کی خوبیاں دکھانے آیا ہوں (لوگ) آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان پر حملہ کرتے ہیں اور اسلام کو بدنام کرتے ہیں اور خود مسلمانوں کے گھروں میں رسول اللہ ﷺ کی ہتک کرنے والے پیدا ہو گئے تھے۔ (الحکم قادیان ۲۴ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۱)۔

یہ مسلمانوں پر مفتری علی اللہ (مرزا قادیانی) کا افتراء ہے، بلکہ خود ہتک کا مرتکب ہوتا ہے۔ خدا تعالی نے نبوت ختم کر دی، یہ جھٹلاتا ہے اور اپنے کو نبی بناتا ہے۔ کیا یہ آنحضرت ﷺ اور قرآن اور اسلام اور خدائے اسلام کی ہتک نہیں۔ آیات قرآنی کو مسخ کر کے ان کا نزول اپنی شان میں بتاتا ہے، کیا یہ آنحضرت ﷺ کی ہتک نہیں۔ اپنی تصویر بنانے اور بنوانے اور شائع کرنے اور گھروں میں رکھنے کو مباح قرار دیتا ہے جس شخص نے شریعت کا ایک حکم بھی توڑا، اس نے تمام شریعت کو توڑا، اور اسلام اور پیغمبر اسلام اور خدائے علام ذوالجلال والاکرام کی ہتک کی۔ مرزا قادیانی تو ہمیشہ احکام شریعت کو توڑتا رہتا ہے۔

اسلام کی خوبیاں خود ہی دنیا پر روشن ہیں

ترکت فیکم البیضاء لیلھا و نھارھا سواء۔ (الحدیث)

یعنی میں تم میں آفتاب (دین اسلام یا قرآن) چھوڑے جاتا ہوں جس کے رات دن برابر ہیں (وہ کبھی ماند یا غروب نہ ہوگا)

کوئی شپرہ چشم ہی آفتاب کو ماند اور بے روشنی بتا سکتا ہے۔ یہ کہنا کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کی روشنی دکھانے آیا ہوں، اسلام کی ہتک کرنا ہے۔ کیونکہ آفتاب خود روشن ہے، وہ روشنی پھیلانے میں کسی کا محتاج نہیں۔ قرآن مجید میں ہے:

هذا بيان للناس (آل عمران :١٣٨)

تيا نا لكل شيء (النحل:٨٩)

بھلا کسی کی کیا طاقت ہے کہ اسلام اور قرآن مجید کو اپنی صداقت میں دیگر وسائل کا محتاج بتائے۔ البتہ آنحضرت ﷺ کو یہ حکم ہے کہ

فذكّر انّما انت مذكّر (الغاشية: ٢١)

تذکیر کا فرض ادا کرنا جس طرح آپ ﷺ پر فرض ہے، اسی طرح تمام علماء امت محمدیہ پر فرض ہے۔ تمام علماء تذکیر و تنذیر و تبشیر فرمارہے ہیں اور سب مجدد ہیں، مگر آج تک اپنے کو نبی اور خاتم الخلفاء کسی نے نہیں بتایا، نہ بعد ختم نبوت دعویٰ نبوت کیا۔ یہ تو ملحدوں اور مرتدوں کا کام ہے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۰ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۷۔۸)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء۔ نمبر ۱۱ جلد ۲۲ و ۲۴

مفتیان کابل

(ماخوذ از اشاعۃ القرآن)

اگر مفتیان کابل عبداللطیف مقتول کے معاملہ کو قرآن مجید پر پیش کرتے یا امیر صاحب کابل ہی مفتی صاحب سے دریافت کرتے کہ ہمارے مالک و حاکم کا اس کے حق میں کیا حکم ہے، تو وہ قرآن مجید میں یہ صاف لکھا ہوا پاتے:

لا اكراه فى الدّين قد تبيّن الرّشد من الغيّ ۔ (البقرة : ٢٥٦)

(ترجمہ: دین اسلام منانے میں کسی شخص پر ذرہ بھی زبردستی جائز نہیں کیونکہ خدا کی ہدایت ہر قسم کی گمراہی سے علیحدہ اور واضح ہو چکی ہے)۔

انّ هذه تذكرة فمن شاء اتّخذ الى ربّه سبيلاً ۔ (المزمل :١٩)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ: تحقیق یہ قرآن مجید اللہ کی نصیحت و خیر خواہی ہے۔ سو جو خوش دلی سے چاہے اپنے رب کی طرف راہ اختیار کرے)۔

كلا انّه تذكرة فمن شاء ذكر (المدثر: ٥٤)

(ترجمہ: خبردار تحقیق یہ قرآن کریم اللہ کی نصیحت ہے۔...)

كلا انّها تذكرة، فمن شاء ذكره۔ (عبس: ١١)

(ترجمہ: دین اسلام منانے میں کسی شخص پر کچھ جبر و اکراہ ہرگز (جائز) نہیں کیونکہ تحقیق یہ قرآن مجید اللہ کی نصیحت و خیر خواہی ہے۔ سو جس کا جی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے)

سبحان اللہ! پروردگار عالمین و احکم الحاکمین نے مذہب میں کیسی آزادی دی ہے، اور صاف فرما دیا ہے کہ مخالفین وغیرہ سے جس کی مرضی ہو اور جس کا جی چاہے مذہب اسلام کو قبول کرے، کسی پر اسلام قبول کرانے یا اسلام پر قائم رکھنے کے لئے کسی قسم کی زبردستی جائز نہیں۔

شائد یہاں کوئی شخص جہالت و نادانی کے باعث سوال کر بیٹھے کہ جب اسلام میں اس قدر آزادی ہے، تو چوروں کے ہاتھ کاٹنے اور لوطیوں کے سولی دینے اور جو مرد و عورت مجرد ہوں اور بدی کریں کو، سو درے مارنے، اور شادی شدہ کو قتل کرنے، اور سود خواروں وغیرہ کو جلا وطن کرنے کا کیوں حکم ہے،

تو جواب یہ ہے کہ قرآن مجید میں مجرمین کے لئے جس قدر دنیوی سزائیں مقرر ہیں، وہ صرف دفع شر و فتنہ و فساد اور انتظام عالم کے لئے مقرر کی گئی ہیں، تاکہ تمام عباد اللہ ان کے شر سے محفوظ رہیں اور دنیا میں امن و امان رہے۔ اور یہ اس لئے مقرر نہیں ہوئیں کہ مجرم لوگ مومن و متقی بن جائیں یا سزاؤں کے سبب ان سے کچھ عذاب آخرت کم ہو جائے۔ بلکہ ان کے لئے دنیا میں خرابی اور آخرت میں عذاب عظیم مقرر ہے کما قال اللہ تعالی:

انّما جزاء الّذين يحاربون اللّه و رسوله و يسعون في الارض فساداً ان يقتّلوا او يصلّبوا او تقطّع ايديهم و ارجلهم من خلاف او ينفوا من الارض ذلك لهم خزى في الدّنيا و لهم في الآخرة عذاب اليم (المائدة: ٣٣) ترجمہ: تحقیق جو لوگ اللہ یعنی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بھیجے ہوئے (قرآن مجید) کا مقابلہ کرتے ہیں (یعنی سود خور) اور جو لوگ اہل زمین میں فساد کرتے ہیں (یعنی شادی شدہ زنا کار لوطی اور راہزن) ان لوگوں میں سے شادی شدہ زنا کرنے والوں کی سزا یہ ہے کہ قتل کئے جائیں اور (لوطیوں کی یہ کہ) سولی دیئے جائیں اور (راہزنوں کی یہ کہ) ان کے ہاتھ پاؤں مختلف طرف سے کاٹے جائیں اور سود خوروں و مسجد ضرار کو آباد کرنے والوں کی یہ کہ جلا وطن کئے جائیں۔ یہ سزائیں ان مجرموں کے لئے دنیا میں سخت ذلت وخواری ہیں اور اس کے علاوہ آخرت میں بھی ان کو عذاب عظیم دیا جائے گا)۔

اس آیت سے صاف ثابت ہے کہ مجرموں کو سزائیں محض لوگوں میں ذلیل وحقیر کرنے کے لئے دی جاتی ہیں، تاکہ وہ اپنی بدکاری سے باز آئیں، اور ان کے فتنہ وفساد اور شر وعناد سے لوگ بچ جائیں، کیونکہ ان کو تو ان سزاؤں سے کچھ بھی فائدہ نہیں ہوتا، یعنی ان کے گناہوں میں ذرہ بھی تخفیف نہیں ہوتی، ان سزاؤں کے ملنے کے بعد بھی وہ بدستور سابق مجرم وگنہگار رہتے ہیں۔ اسی طرح کفار ومشرکین سے جہاد کا حکم صرف ان کے فتنہ وفساد اور روکا وٹوں کے دور کرنے کے لئے ہوتا ہے نہ کہ ان کو اسلام منانے کے لئے۔ فرمایا اللہ تعالی نے

و قا تلوا فی سبیل الله الّذین یقا تلو نکم و لاتعتدوا انّ اللّٰه لا یحبّ المعتد ین (البقرۃ:۱۹۰) (ترجمہ: اور تم ان لوگوں سے لڑو جو تم سے (پہلے) لڑتے ہیں۔ اور اگر وہ پہلے نہ لڑیں تو تم زیادتی نہ کرو کیونکہ اللہ زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں رکھتا)۔

فا ن قا تلو کم فاقتلو هم ،کذا لك جزا ء الکا فر ین۔ فا ن انتهوا فانّ الله غفو ر ر حیم (البقرۃ:۱۹۱۔۱۹۲) ترجمہ: سو اگر کفار تم سے لڑیں، تو تم بھی ان سے لڑو۔ قرآن کے کافروں کا اسی طرح بدلہ ہے پھر اگر وہ لڑنے سے باز آجائیں تو اللہ ان کو لڑائی سے بچانے والا اور مومنوں کے لئے مہربان ہے)

و قا تلو هم حتّی لا تکو ن فتنة و یکون الدّین کلّه للّه فا ن انتهوا فلا عدوا ن الّا علی الظّا لمین ۔(البقرۃ:۱۹۳) (ترجمہ: اور ان کفار سے (جو تم سے پہلے لڑیں) لڑو، یہاں تک کہ فساد نہ رہے۔ اور تم (خود ہی) اللہ کے راضی کرنے کو دینی امور ادا کر سکو (اور بس) پس اگر وہ تم سے فتنہ وفساد کرنے کو باز آجائیں تو تم ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادتی مت کرو کیونکہ زیادتی بدلہ کے لئے محض ظالموں پر ہوا کرتے ہے)۔

الّا تقا تلون قو ماً نکثوا ایما نھم و ھمّوا باخراج الرسول وھم بد ؤ کم اوّ ل مرۃ ۔(التوبہ:۱۳) (ترجمہ۔مومنو! تم ان کافروں سے کیوں نہیں لڑتے جو اپنی قسموں اور وعدوں کو توڑ ڈالتے ہیں اور خدا کے رسول کو نکالنا چاہتے ہیں اور وہ لڑائی میں تم سے پہل کرتے ہیں)

ان آیات سے ثابت ہے کہ مخالفین مشرکین کا فرین معاندین مفسدین وغیرہ جب تک خود پہلے مومنوں سے قتال شروع نہ کریں، اور فتنہ وفساد شرارت وعدات برپا نہ کریں، تو خواہ مخواہ ان سے کسی طرح جہاد وقتال کرنا جائز نہیں بلکہ ایسے باسلوک کا فروں وغیرہ کے ساتھ کرنے کی تعلیم ہے

لا ینھا کم اللہ عن الّذین لم یقا تلو کم فی الدّین و لم یخرجوکم من دیار کم و ان تبرّوھم ا و تقسطوا الیھم انّ اللہ یحبّ المقسطین (الممتحنۃ ؛۸)

(ترجمہ: جو کافر تم سے امور دین میں لڑتے ہیں اور نہ تم کو تمہارے گھروں سے نکالتے ہیں ان سے تم کو اللہ تعالیٰ نہیں روکتا کہ تم ان سے بھلائی کرو اور ان سے منصفانہ برتاؤ رکھو تحقیق اللہ (تو) تمام منصفانہ برتاؤ رکھنے والوں کو پسند رکھتا ہے)

اس بحث سے ثابت ہو گیا کہ کفار و غیرہ سے جہاد ان کے جہاد کے عوض کرنے کا حکم ہے۔کفار کو ناحق ستانا یا اسلام پر لانے اور قائم رکھنے کے لئے کسی پر جبر واکراہ کرنا سراسر ظلم اور نافرمانی قرآن ہے۔

ان ھذہ تذکرۃ فمن شاء أتخذ الی ربّہ سبیلا۔ (المزمل : ۱۹)

الغرض جیسا کہ مولوی عبداللطیف قادیانی مذکور نے حسب حکایت مرزا غلام احمد قادیانی قرآن مجید کے خلاف اپنی جان کو ہلاک کر دیا ہے، یعنی حرام موت مرا ہے ۔اور جیسا کہ مرزا صاحب قادیانی نے ان کو غلطی سے شہید تصور کیا ہے، ویسا ہی مفتیان کابل نے عبداللطیف کے حق میں قید اور قتل و رجم کا فتوی دینے میں قرآن کریم کا خلاف کیا ہے۔

جو شخص مر چکا، وہ اپنے گناہوں کی سزا پاوے گا۔زندوں کو لازم ہے کہ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اپنے مالک خالق کے آگے جھک جائیں، اور اپنے ان گناہوں سے توبہ کریں، اور آئندہ ہر ایک امر قرآن کریم کے مطابق کیا کریں۔

اے ہمارے خدا، اے ہمارے رہنما، اے ذات پاک کبریا! ہم نے تیرا پیغام تیرے بندوں کو پہنچا دیا۔ اور انہیں بے عذر کر دیا۔ بس ہمارا تو یہی کام تھا، آئندہ اس کو ماننا اور اس کے مطابق عمل کرنے کا ان کو اختیار رہے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۱ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۱۔۳)

یا رسول اللہ

اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۱۰ فروری ۱۹۰۴ء میں بذیل حل مسائل اس سوال کے جواب میں کہ: یا رسول اللہ کہنا کیسا ہے۔

مولوی حکیم نورالدین صاحب موحدین کی مخالفت کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: یا رسول اللہ کہنا درست ہے، مگر جو دلائل اس کے لئے لائے ہیں وہ ویسے ہی بودے ہیں جیسے ایک گھوڑے کو بیل ثابت کرنے کے لئے کھینچ تان پر پیش کئے جائیں۔

حیات مسیح علیہ السلام کے ماننے والوں کو تو مسیح میں الوہیت اور ان کو حی القیوم وسمیع وبصیر ماننے والا ٹھہرا کر مشرک بنایا جاتا ہے اور یا رسول اللہ کہنے کی تائید میں خود حکیم صاحب رسول اللہ ﷺ کو ہر زمانہ میں موجود یعنی حی القیوم سمیع وبصیر قرار دیتے ہیں اور اس موجودگی کے ثبوت میں مرزا صاحب قادیانی کی موجودگی پیش کرتے ہیں۔ اس سے ایک لطیف اشارہ پایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب بھی ہر زمانہ میں موجود یعنی حی القیوم سمیع وبصیر رہیں گے۔ اور ہر ایک مرزائی کو: یا مرزا ، کہنا درست ہوگا گویا یا رسول اللہ کی پکار کے جواز سے مرزا صاحب کو یا مرزا ، پکارنے کا رستہ صاف کیا گیا ہے جو مرزا صاحب کی تعلیم کے بالکل خلاف ہے۔ اس انوکھے اجتہاد کو آنکھیں بند کر کے کچھ وہی بھولے بھالے لوگ تسلیم کریں گے جو حکیم الامت کو بھی روح القدس کا ہم زبان مانتے ہوں۔ ورنہ ایک دانا جس وقت یا اللہ، اور ایک نادان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس وقت یارسول اللہ کہتا ہے، دونوں کا مقصود استمداد و استعانت کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ مگر یاد رہے کہ ایک دوسرے کے مفہوم میں حق و باطل کا فرق ہے ایاک نستعین کی بنا پر خود رسول اللہ ﷺ، اللہ ہی سے استمداد اور استعانت چاہا کرتے تھے اور اپنے اس نمونہ سے امت کو.. محض اسی نقطہ پر متفق فرمایا کرتے تھے، اور ہر حال میں یہ کہنے پر مامور تھے:

قل انی لا املك لكم ضراً و لا رشداً (الجن: ۲۱)

قل لا املك لنفسی نفعاً و لا ضرا الا ما شاء الله (الاعراف: ۱۸۸)

قل لا املك لنفسی ضرا و لا نفعاً الا ما شاء الله (یونس: ۴۹)

یا رسول اللہ کے جواز میں حکیم صاحب نے ایک نئی شاخ فرط محبت کے اظہار کی نکال کر دنیا کو ایک تازہ مفہوم کا سبق دیا ہے، مگر ساتھ ہی ایک ناجائز کو جائز قرار دینے میں بہت سی ناجائز و بے ربط باتوں سے ان کو کام لینا پڑا۔

یہ تو بالبداہت ثابت ہے کہ ہر زندہ شخص کو، خواہ وہ کافر ہے، بالمقابلہ یا کہہ کر مخاطب کیا جاتا ہے۔ لیکن جب وہ غائب ہے، تو اس حاضرانہ خطاب کا مستحق سوائے خدا حی القیوم سمیع و بصیر کے کوئی نہیں ہوسکتا، خواہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔

حکیم صاحب اپنے دعویٰ کے ثبوت میں یہ اور فرماتے ہیں:

کیا جب اللہ تعالیٰ کو یا کہہ کر پکارا جاتا ہے تو وہ سامنے حاضر ہوتا ہے۔ حسّی طور پر تو اس کا ثبوت نہیں۔ الخ

سبحان اللہ! یہاں تو حکیم صاحب نے غضب ہی ڈھا دیا اور اپنی ساری حکمت اور تبحر علمی کی قلعی کھول دی۔ اس کے جواب میں طول نہ دے کر ہم صرف اتنا ہی کہنے پر اکتفا کریں گے:

فقیر بے معرفت نہ آرامد۔ تا کارش بکفر نہ انجامد

افسوس ایک تو تعصب سو جہالتوں کی ماں بن جاتا ہے، مرزا صاحب کی تعلیمات و حکیم صاحب کی تلقینات کا مقابلہ کرتے وقت ہم ششدر رہ جاتے ہیں کہ یا اللہ! یہ چراغ تلے اندھیرا کیسا۔ چنانچہ الحکم کے اسی پرچہ کے صفحہ ۲ کالم ۲ میں ناظرین ملاحظہ کریں کہ مرزا صاحب قادیانی ایک دقیق مسئلہ کی حمایت کس درد کے ساتھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے ہیں جس سے حکیم صاحب کے حل مسائل کو بھاگتے رستہ نہیں ملتا۔ پیر یا اوستا دتو خدائی رستہ طے کریں اور مرید یا شاگرد اس پر کانٹے بچھاتے رہیں۔

ایں چنیں ارکان دولت خانہ ویرانی کنند

حکیم صاحب سے ہم مودبانہ التجا کرتے ہیں کہ جب کہ حکیم الامت کا خطاب ان کو مرزا سے مل چکا ہے، تو ان کو چاہیے کہ اپنی حکمت کی گدی پر بیٹھے رہیں۔ مگر مسند رسالت کا کونہ نہ دبا دیا کریں، کیونکہ ہر سخن موقع و ہر نکتہ مقامے دارد

اڈیٹر الحکم کو بھی چاہیے کہ اپنے اخبار کے کالموں میں، جو صرف مرزا صاحب کے مشن کا کفیل ہے، حکیم صاحب کے مشن کا کفیل نہ بنے۔ حکیم صاحب کی بھرتیوں کا خاتمہ کر دے اور ان کے حل مسائل وارشادات سے جناب مرزا صاحب کی تعلیمات کو کھچڑی نہ بنا دے۔ راقم عثمان جے پوری

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۱ جلد ۲۲و۲۴۔ص ۳۔۴)

(الحکم قادیان سے متعلقہ سوال وجواب من وعن نقل کیا جاتا ہے۔ اور یہ ان حضرات کے کی توجہ بھی چاہتا ہے جو مرزائیت اور حکیم نورالدین وغیرہ کو وہابیوں سے قریب سمجھتے ہیں۔

سوال: **یا رسول اللہ** کہنے پر وہابی اعتراض کرتے ہیں کیونکہ یا حاضر اشخاص کے لئے ہے۔

جواب: کیا جب اللہ تعالی کو یا کہہ کر پکارا جاتا ہے تو وہ سامنے حاضر ہوتا ہے۔ حسّی طور پر تو اس کا ثبوت نہیں۔ اب رہی صفات کی بات کہ وہ صفات سے حاضر ہوتا ہے تو اپنی صفات کی رو سے جو مطالعہ کے طور پر صاحب صفات ذہن میں سامنے آجاتا ہے، اسی طرح نبی کریم ﷺ سامنے آجاتے ہیں اور ہر زمانہ میں موع جود ہیں۔ حضرت میرزا صاحب بھی ان کی موجودگی کا ثبوت ہیں۔ پھر قرآن شریف میں ہے یا حسرة علی العباد ۔کیا حسرت سامنے موجود ہوتی ہے یا وہ سب عباد ہوتے ہیں جو مخاطب ہوتے ہیں

جواب ۲۔ فرط محبت یا فرط غم نیز نظم میں غائب کو ندا کی جاتی ہے اور اس سے یہ مراد نہیں ہوتی کہ وہ بجسد عنصری موجود ہو بلکہ اظہار محبت کا یہ ایک طریق ہے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراسلہ

مولانا شوکت سلام علیکم:

میں بنظر افادہء اہل اسلام آپ کا تھوڑا سا وقت ضائع کرانا چاہتا ہوں۔ چونکہ حق میری جانب ہے پس امید ہے کہ آپ بنظر ہمدردی اہل اسلام سطور ذیل کو اپنے ضمیمہ میں جگہ دیں گے۔

میں حاجی وارث علی شاہ کا مرید ہوں۔ بمقتضائے آب ودانہ شہراوٹاوہ میں آیا اور ایک روز شامت اعمال سے معہ چند رفقاء میر صادق حسین صاحب مختار کے مکان پر بھی پہنچ گیا۔

مختار صاحب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید ہیں۔ممدوح نے مجھ سے دریافت کیا کہ حاجی وارث علی شاہ صاحب، مرزا غلام احمد صاحب (قادیانی) کو کیا کہتے ہیں۔

میں نے کہا ملا عبدالقیوم پانی پتی نے مجھ سے کہا تھا کہ چند صاحبان نے حاجی وارث علی شاہ صاحب سے دریافت کیا تھا کہ سید احمد خان مرحوم اور مرزا غلام احمد صاحب کیسے ہیں،تو حاجی صاحب نے فرمایا کہ ہمارے ہاں کسی کو برانہیں کہتے ۔،

پھر کیا تھا،اس قدر کہنا ان کو کافی ہوا۔فوراً ۸۔فروری ۱۹۰۴ءکو ایک اشتہار جاری کر دیا کہ

> حاجی (وارث) صاحب مرزا (قادیانی) کو مسیح علیہ السلام کے درجہ پر پہنچا ہوا بتاتے ہیں۔جمیع اہل اسلام عموماً اور مریدان حاجی (وارث) صاحب خصوصاً مرزا جی کی مخالفت سے باز آئیں۔،

اس اشتہار سے مسلمانوں کو تشویش پیدا ہوئی اور مجھ سے استفسار کیا۔ میں نے جواب دیا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ میں نے کوئی بات بروایت حاجی صاحب بجز اس کے کہ ملت فقراء میں کسی کو برانہیں کہتے ، بیان نہیں کی۔،

بعدہ مسجد پنجابیاں واقع کٹرہ شہاب خان شہرنو اوٹاوہ میں ایک خاص جلسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منعقد ہوا، اور قریب سو آدمیوں کے عمائد شہر جمع ہوئے۔ میں نے ان کے روبرو بھی بجواب ان کے سوالات کے ظاہر کر دیا کہ حاجی وارث علی شاہ صاحب نسبت مرزا غلام احمد کچھ نہیں کہتے۔ حاجی صاحب ایک فقیر آدمی ہیں۔ مولوی لوگ جو کچھ نسبت مرزا صاحب فرما رہے ہیں اس کو ان کتابوں میں جو بجواب مرزا صاحب شائع ہوئی ہیں دیکھ لیجئے۔ علاوہ اس کے مرزا صاحب کا دعوی پیغمبری ایسا ہے کہ ایک شخص نے خواب دیکھا کہ عرش پر بیٹھا ہوں صبح کو یہ خواب ایک بزرگ سے ظاہر کیا۔ بزرگ نے کہا کہ اگر آج رات پھر وہ خواب دیکھو تو عرش کے کنگرے پکڑ لینا۔ چنانچہ دوسری رات وہی خواب پھر دیکھا۔ اس نے عرش کے کنگرے پکڑ لئے۔ اتنے میں جو آنکھ کھلتی ہے تو کیا دیکھتا ہے کہ اپنے کان پکڑے ہوئے ہے۔

یہ سن کر مختار صاحب کی طرف سے ۱۶۔ فروری ۱۹۰۴ء کو دوسرا اشتہار شائع ہوا جس میں میری نسبت غلط بیانی ظاہر کر کے چند گواہان کے نام زیر اشتہار درج کئے ہیں اور زبانی یہ بھی فرمایا کہ مسماۃ شاہجہان طوائف کا سارا خاندان گواہ ہے (سبحان اللہ! تانت باجی اور راگ بوجھا۔ کیسے ثقہ اور معتمد و مستند شرعی گواہ ہیں) یہ کلمات شاید مختار صاحب سے شیفتگی اور خود رفتگی کی حالت میں سرزد ہوئے ہیں۔ پھر جو گواہ مختار صاحب نے اشتہار میں درج کئے ہیں بجز بیدم شاہ کے جو بندی جان طوائف کا لڑکا ہے وہ لوگ انکار کرتے ہیں اور جس وقت مجھ سے اور مختار صاحب سے گفتگو ہوئی یہ لوگ واقعی موجود نہ تھے۔ خدا تعالی ایسی جھوٹی باتوں سے بچاوے جیسا وہ اپنے پاک کلام پارہ ۲۶ سورہ حجرات میں فرماتا ہے:

یا ایّھا الّذین آ منوا ان جاء کم فاسق بنبا فتبیّنوا ان تصیبوا قو ماً بجھا لۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نا د مین۔ (الحجرات:٦)

مورخہ ۱۶۔ ذی الحج۔ ۱۳۲۱ھ۔ راقم: مدنی شاہ وارثی

مولانا احمد حسن شوکت ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

تعجب ہے کہ مختار صاحب نے مدنی شاہ اور حاجی وارث علی شاہ کو مرزا جی کا راسخ الاعتقاد مرید مشتہر نہیں کیا۔ اور ایک نوع سے تو درحقیقت دونوں کو مرزا جی کا مرید بنا ہی دیا کیونکہ جب بقول مختار صاحب مدنی شاہ نے مرزا جی کو مسیح کے درجہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچا ہوا بتایا ہے، یعنی قادیانی مرزا جی کے درجے کی تصدیق کی ہے، تو وہ اچھے خاصے مرزائی مومن بن گئے ہیں۔

اب اخبار الحکم قادیان یا اخبار البدر قادیان میں بزمرہ بیعت کنندگان مدنی شاہ اور حاجی وارث علی کا نام کیوں شائع نہ ہو۔

مدنی شاہ صاحب نے بقول ملا عبدالقیوم مرزا اور سرسید احمد خان دونوں کی نسبت حاجی وارث علی صاحب کا استفسار کا ذکر کیا مگر مختار صاحب سرسید کا ذکر کھا گئے کیونکہ اس صورت میں ان کو بھی مسیح علیہ السلام کے درجے پر ماننا پڑتا حالانکہ مرزا جی سرسید احمد خان کو گالیاں دے چکے ہیں اور دیتے ہیں۔ اگرچہ یہ کورنمکی ہے کیونکہ مرزائی مذہب سرسید احمد خان ہی کی جوتیوں کا طفیل ہے اور انہیں کے اقاویل سے تراشا گیا ہے۔ پھر جب مرزا جی براہ راست مامور من اللہ بلکہ آسمانی باپ کے لیپا لک ہیں تو ان کو کسی شہادت کی کیا ضرورت۔ اور اگر ضرورت ہے تو حاجی وارث علی شاہ صاحب مرزا جی سے بہت بڑھے ہوئے بلکہ ان کے آسمانی باپ ہیں کیونکہ ان کی شہادت اور مہر کے بغیر لیپا لک کا تہنیت نامہ جائز اور ثابت نہیں ہوسکتا۔ پس اب تمام مرزائی بلکہ خود مرزا جی حاجی وارث علی شاہ صاحب پر ایمان لائیں۔ اٹاوہ کا ایسا ہی واقعہ پہلے بھی ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں چھپ چکا ہے، مگر شرم کسے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۱ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۴۔۵)

مرزا جی امام حسین سے افضل ہیں

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

قادیانی مرزا جی کا مذکورہ بالا دعویٰ بہت زور شور کے ساتھ ہے۔ امام حسین سے آپ کیوں افضل نہ ہوں جب کہ عیسیٰ مسیح بلکہ انبیاء سے افضل ہیں۔ کیونکہ آپ بزعم خود خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہیں۔ امام حسینؓ اور آپ کے والد ماجد امیر المومنین علی نے نبی بننے کا دعویٰ نہیں کیا، اور مرزا جی نے کیا، تو کیوں آپ امام حسینؓ اور تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ اور دوازدہ امام اور تمام اولیاء سے افضل نہ ہوں۔

مرزا جی فرماتے ہیں کہ: آنحضرت ﷺ چونکہ موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہیں، اسی طرح آنے والا محمدی مسیح موسوی مسیح سے افضل ہے۔

ہم بارہا مضبوط دلائل سے ثابت کر چکے ہیں کہ کسی نبی کو دوسرے نبی یا انبیاء پر فضیلت اور ترجیح دینے کا حکم نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں۔ ہم کو تو

لا نفرّق بين احد من رسله (البقرة: ۲۸۵)

کی تعلیم دی گئی ہے۔ اور حدیث شریف میں بھی یہی ارشاد ہے:

لا تخيروا فی انبياء الله ولا تفضلونی علی يونس ابن متی

لیکن نو ایجاد نبی مرزا جی نے قرآن و حدیث بلکہ تمام شریعتوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ اب رہی آیت فضلنا بعضهم علی بعض یہ فضیلت علم الٰہی میں ہے، اور یہ جناب باری کا فعل ہے، ہم اس میں شریک نہیں ہو سکتے، بلکہ اس کے خلاف ہم کو فضیلت دینے سے منع فرما دیا ہے جیسا کہ اوپر گذرا۔

عجیب بات ہے کہ مرزا جی اپنے کو محمدی مسیح بتاتے ہیں اور بظاہر اکثر شد و مد سے کہتے ہیں کہ میں آنحضرت ﷺ کا امتی ہوں، مگر تعجب ہے کہ کسی نبی کا امتی دوسرے نبی سے بڑھ جائے۔ کجا نبی کجا امتی۔ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک۔

مگر آپ کے وجود میں اجتماع ضدین ہے کہ آپ امتی بھی ہیں اور نبی بھی۔ بات یہ ہے کہ نبی بننے کو آج کل مسالا ہی کیا لگتا ہے ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ مجھ پر وحی ہوتی ہے کہ تو تمام انبیاء سے افضل ہے۔

اب رہی شہرت اور رجوعات، افریقہ کے مہدیوں کے ساتھ جم غفیر رہا ہے اور اب سالی ملا کے ساتھ ہے۔ اور ہندوستان میں دیانند سرستی کے جس قدر پیرو ہیں اور اس کی زندگی میں تھے، لب گور تک بھی آپ کو اتنے پیرو میسر نہیں ہو سکتے۔ مگر کیا وہ نبی تھے۔ معاذ اللہ۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۱ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۶۔۷)

(مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

میرے اس دعویٰ پر کہ میں امام حسین سے افضل ہوں شور مچایا جاتا ہے لیکن اگر پوچھا جاوے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والا مسیح حسین سے افضل ہے یا نہیں تو اس کا کیا جواب ہے ...خدا تعالیٰ نے تو مجھے یہی بتایا ہے کہ میں افضل ہوں ۔ اور آنحضرت ﷺ چونکہ موسیٰ سے افضل ہیں اسی طرح آنے والا محمدی مسیح، موسوی مسیح سے افضل ہے... میں جو کچھ کہتا ہوں بطور محقق کے کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ سے بصیرت پا کر کہتا ہوں ۔ میں ہر روز خدا تعالیٰ کے مکالمات سنتا ہوں ہر روز اس سے مخاطبات ہوتے ہیں.... الحکم قادیان ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۲)

قتل مذہبی

عصر جدید (میرٹھ) کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی ہم کو قادیانی میرزا کا معتقد نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہم مرزا کی اس کوشش کو پسند کرتے ہیں کہ سب مولویوں کو جہادی قرار دے کر مطعون کیا جاوے۔ مگر ہم عقائد اور دین کے معاملہ میں تلوار کا فیصلہ قبول نہیں کر سکتے۔ ہم خدا سے بڑھ کر اور رسول سے زیادہ دین کے ہمدرد نہیں ۔ جب خدا عقاید کے اختلاف کو نہیں مٹاتا اور رسول سے کہہ دیا گیا کہ تو انسانوں پر گماشتہ نہیں، تو کابل کے ملا کس شمار میں ہیں۔ اگر وہ حق و باطل کا فیصلہ کرنے بیٹھ جائیں اور دنیا کا نظم ونسق ان کی رائے کے موافق ہو، تو دنیا کا کارخانہ چل نہیں سکتا۔ ہمارے نزدیک سخت سے سخت سزا جو ایک خلاف اعتقاد شخص کو مصلحتہً دی جا سکتی ہے وہ جلا وطنی ہے۔ اس لئے سوائے اس صورت کے جب کہ سلطنت کے امن میں خلل کا یقین واثق ہو، اور قتل سے کمتر کوئی سزا دینا ممکن نہ ہو، کسی کو کسی نے قتل کر دیا ہو، تو سزائے موت ضروری ہے۔ بہر حال مسلمانوں میں زیادہ وسیع الخیالی کی ضرورت ہے اور ہرگز کسی مخالف فرقہ کے قتل سے خوش نہ ہونا چاہیے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۱ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۷)

موت کی پیش گوئی اور طاعون

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

قادیانی مرزا جی نے اپنی شروع بعثت میں ہول دلوں کے پیٹوں میں موت کی دھمکیاں دے دے کر خوب پانی کیا۔ اس زمانہ میں طاعون کا وجود ہندوستان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تھا، مگر مرزا جی کا غالباً یہ منشاء تھا کہ لوگ بلا سبب اور بلا مرض اچانک کھاتے کھاتے مرجائیں گے۔ ہگتے ہگتے موتتے موتتے مرجائیں گے۔ کھچڑی کھاتے کھاتے پہنچے اتر جائیں گے۔ زعفرانی پلاؤ اور سقنقوری معجون کھاتے کھاتے گردن کے منکے ڈھل جائیں گے۔ مگر پھنک ایک، پھنک دو کا یہ چھومنتر نہ چلا۔ کیا معنی کہ ایک بھی نہ مرا۔ نہ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ پھر جن کو آسمانی باپ کے ہاتھوں مارنا چاہا (آتھم وغیرہ) وہ بھی نہ مرے۔ بلکہ خود مرزا جی کو اپنی موت نظر آ گئی۔ یعنی عدالت نے تخویف مجرمانہ میں دھر لپیٹا کہ چلئے لیپے پر۔ پبلک کو بہت دھمکیاں دے رہے تھے، اب آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوگا۔

ادھر موت کی پیشین گوئیاں سن سن کر مولوی بٹالوی سہم گئے کہ یہ بجلیاں مجھی پر کوندرہی ہیں، عدالت میں درخواست دی کی مجھے ہر وقت ہاتھ میں رکھنے کو ایک بغدا یا تلوار یا بندوق کا لائسنس ملے۔

پھر تو عدالت کے اور بھی تیور بدل گئے کہ یہ تو نقض امن کا اچھا خاصا مکسچر ہے۔ دونوں کو طلب کرلیا کہ کیوں حفظ امن کا مچلکہ اور ضمانتیں نہ لی جائیں۔

پھر کیا تھا آسمانی باپ کی دوہائی اور برٹش کی تہائی ہے جو میں آئندہ کسی پر جیتے جی موت کی دھونس ڈالوں۔

خیر جان بچی لاکھوں پائے۔ اگرچہ بم کے دھواں دھار گولے تو ٹھنڈے ہو گئے مگر آپ جانئے نیچر کیوں بدلنے لگا۔ مرزائی اخباروں میں دبی زبان سے مفصلاً نہیں تو مجملاً موت کی دھمکیاں مخالفوں پر جاری رہیں۔ اتنے میں خوش قسمتی سے طاعون یوں آ کودا، جیسے روسی لشکر پر جاپانیوں کے گولے اور جیسے سومالی ملا کی فوج پر برٹش..توپوں کا گراب۔ مرزا جی نے ویلکم کہا کہ طاعون تو آسمانی باپ کی خالہ کی نانی کے بھتیجے کا بھانجا ہے اور لیپالک کا ایڈی کانگ بن کر آیا ہے، مخالفوں کو یوں چٹ کر جائے گا جیسے میری مرزائی روغن بادام کی دم کی ہوئی بریانی، اور جیسے آٹھ دن کا بھوکا بھیڑیا کیمپ کی دانہ خور بھیڑوں کو۔

اب مرزائی اخباروں میں ہمیشہ طاعون ہی کا ذکر خیر، اور دنیا پر طاعون ہی کی دھونس ہے۔ اور حوالہ دیا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد صحابہ میں بھی طاعون پھیلا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چند صحابی طاعون سے وفات پا گئے تھے۔مگر آپ تو بروزی نبی جب ٹھہرتے کہ جیسے آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں طاعون نہیں آیا آپ کے زمانہ میں بھی نہ آتا۔ یہ خبر نہیں کہ مرزا نے جو انبیاء کی توہین اور شریعت اسلامی کی ترمیم کی ہے تو اس وبال میں طاعون نازل ہوا ہے اور ایک پاپی ساری ناؤ کو لے ڈوبا ہے۔مرزا صاحب قادیانی ۱۰۔ مارچ کے الحکم قادیان میں فرماتے ہیں کہ

خدا تعالی کا کوئی مامور مرسل طاعون کا شکار نہیں ہوسکتا، نہ کسی اور خبیث مرض سے ہلاک ہوتا ہے۔،

جی بجا ہے، طاعون سے نہیں تو ذیابیطس سے، اختلاج قلب سے ،بواسیر وغیرہ امراض اسفل سے اکثر مفتری علی اللہ ہلاک ہوتے ہیں جیسا کہ جلد ظہور میں آئے گا۔انشاءاللہ

جب غرض ہلاکت ہے تو کسی ذریعہ سے ہو، ایک قسم کی روٹی کیا پتلی کیا موٹی مگر مرزا جی کے نزدیک بعض ہلاکتوں میں بھی سرخاب کا پر ہے۔مفتری علی اللہ مہدی سوڈانی کس ذلت سے مرا کہ ہڈیاں تک اکھاڑ کر دریائے نیل میں پھینکی گئیں۔گویا مرنے کے بعد بھی چین نہ ملا۔موجودہ مہدیوں اور مسیحوں کا جو کچھ حشر ہوگا دنیا دیکھے گی ۔انشاءاللہ۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۱۶ مارچ ۱۹۰۴ء نمبر ۱۱ جلد ۲۲و۲۴۔ص ۷۔۸)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء۔نمبر۱۲ جلد۲۲و۲۴

مردے پر قل اور فاتحہ

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

کسی مرزائی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے سوال کیا کہ مردے کے جو قل کئے جاتے ہیں، یا مردے کو دفن کر کے بیٹھ کر جو فاتحہ پڑھتے ہیں، یہ درست ہے یا نہیں۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی نے جواب دیا کہ اس کی کوئی اصلیت نہیں یہ فضول باتیں ہیں۔

ہم حیران ہیں کہ قادیانی مرزا جی نے لال بیگیوں کے لال گرو، یعنی اپنے بڑے بھائی، کی لال کتاب سے فتوی نہیں دیا، حالانکہ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے اور ایک ہی جھاڑو کی تیلیاں، ایک ہی زمین کی کھاد ہیں۔

لال گرو کے چیلے تو مردے کی نماز اور قبر پر بیٹھ کر قل اور فاتحہ وغیرہ سب پڑھتے پڑھاتے ہیں۔ تیجا، دسواں، بیسواں، چہلم وغیرہ بھی مناتے ہیں۔ جیسے لال گرو کو چڑھاوے چڑھتے تھے اس سے زیادہ قادیانی مرزا جی کو چڑھتے ہیں۔ اب کیا کسر رہ گئی، دونوں ٹوکرے وزن میں کیوں برابر نہ ہوں۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء۔ نمبر ۱۲ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۱)

مرزائی مقدمات

مولانا احمد حسن شوکت بتاتے ہیں کہ:

(قادیانی اخبار) الحکم لکھتا ہے کہ ۸ مارچ ۱۹۰۴ء کو لالہ چندو لال صاحب کی عدالت میں مقدمات پھر پیش ہوئے۔ پہلے مسٹر اوگارمن صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور پیروکار منجانب حضرت قدس (مرزا قادیانی) کے تار کے متعلق، جو صاحب ممدوح نے لاہور سے بھیجا تھا، ذکر ہوا کہ صاحب ممدوح بوجہ بیمار ہونے کے حاضر نہیں ہو سکے اس لئے مقدمہ کا التواء ہوا۔ مگر عدالت نے بایں وجہ کہ خواجہ صاحب بھی پیروکار ہیں، مقدمہ کو شروع کیا، اور خواجہ صاحب کو تقریر متعلقہ مقدمہ کے لئے ارشاد فرمایا۔

تقریر شروع کرنے سے پہلے حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے تحریری بیان کے متعلق عرض کیا گیا جو عدالت نے پچھلی پیشی پر پڑھنے کے لئے لیا تھا اور آج اسکا فیصلہ کرنا تھا کہ وہ شامل مثل کیا جائے یا نہ۔

عدالت نے اس کے متعلق فیصلہ کیا کہ وہ شامل مثل ہو۔

فریق مخالف نے اعتراض کیا مگر عدالت نے فیصلہ کر دیا تھا کہ وہ شامل مثل ہو، اس لئے شامل مثل کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد خواجہ صاحب نے اپنی تقریر شروع کی۔ ۴ گھنٹے تک خواجہ صاحب تقریر کرتے رہے جس میں انہوں نے قانونی طور پر مستغیث کے اپنے بیانات اور گواہوں کے بیانات سے استنباط کر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ یہ مقدمہ ہمارے خلاف نہیں چل سکتا۔

۹ تاریخ کو وہ اپنی اس تقریر کو ختم کر چکے تھے۔ اور آج شائد فریق مخالف جوابی تقریر ختم کرے اس کے بعد مقدمہ ۴۱۱ برخلاف کرم الدین کے متعلق تقریر شروع ہوئی اور زاں بعد مجسٹریٹ نے ہر سہ مقدمات کا یک جائی فیصلہ سنانے کا وعدہ کیا ہے۔

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

نہ صرف ننھے منے لیپا لک کا اتنا سا کلیجہ بلکہ اس حکم سے تو ہمارا ہاتھ بھر کا کلیجہ بھی دھڑ کنے لگا کہ عدالت ایک ہی تاریخ تینوں مقدمات چلتا کر دے گی اور مثلیں لیپا لک کے اپیل کرنے سے پہلے ہی آسمانی ہائی کورٹ میں بھیج دے گی کہ کچہری بے مدعی فضل خدا۔ یہ فال اچھی معلوم نہیں ہوتی۔ عدالت کا عندیہ تو بجز مجدد کے جس پر خدائے علام الغیوب کی جانب سے الہام ہوتا ہے کسی نامحرم کو معلوم ہونا مشکل ہے کیونکہ وہ عدالت ہی کیا جس کا راز فریقین قبل از انفصال کسی پر کھل جائے اور ایک یورپئن فلاسفر بھی کہہ گیا ہے کہ انصاف کے پاؤں آون یا روئی اور ریشم کے ہوتے ہیں جن کی آہٹ معلوم نہیں ہوتی، مگر اس کے ہاتھ فولاد کے ہوتے ہیں جن کی مضبوط اور لاجذب گرفت سے آسمانی باپ بھی نہیں بچا سکتا۔

ہاں اتنا ضرور کہا گیا ہے کہ مقدمات میں کچھ اہمیت نہیں جبھی تو سب کے سب ایک لاٹھی ہانک دیئے جائیں گے۔ پس یتیم اور معصوم لیپا لک (مرزا قادیانی) کو بھی چنداں خوف نہ کرنا چاہیے۔ ہمیں تو صرف یہ خیال ہے کہ گزشتہ الہامات تو نفخ شکم کے بعد ریح کی طرح پھر ہو گئے۔ اخیر کا الہام و ھم من بعد غلبھم سیغلبون تو پورا ہو۔ غضب ہے نا آسمانی باپ نے تو اندھیر نگری چوپٹ راجہ ہی والا معاملہ کر دیا کہ ایک الہام بھی صداقت کے گھاٹ نہ اترا۔ آسمانی باپ کی یہ سکھا شاہی تو دیکھی نہیں جاتی۔ پس مجدد السنہ مشرقیہ زور لگا رہا ہے کہ اور کچھ نہیں تو کسی طرح لیپا لک کے آنسو بھی پونچھ جائیں۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء۔ نمبر ۱۲ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو زبان میں تازہ الہام

مولانا احمد حسن شوکت بتاتے ہیں:

مقدمات کا آخری الہام جو ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء کے اخبار الحکم قادیان میں (بصفحہ ۱۶) شائع ہوا ہے، یہ ہے:

میدان میں فتح خدا تجھے دے گا۔ (الہام شب درمیانی ۲۸-۲۹ فروری ۱۹۰۴ء)

معلوم نہیں وہ کون سا میدان ہے۔ عدالت کا میدان تو سامنے ہے جس میں بجز شکست کے اب تک کچھ نصیب نہیں ہوا۔ آئندہ بھی دیکھا جائے گا۔

اور اگر قیامت کا میدان مراد ہے، تو وہاں کی شکست بھی مفتری علی اللہ کے کیریکٹر کے آئینے میں صاف نظر آ رہی ہے جس نے نہ صرف اپنے کو بروزی نبی بلکہ خدا کا لے پالک بھی بنا دیا۔ الحق

یضا ھئو ن قو ل الّذین کفروا من قبل قا تلھم اللّٰہ انّی یؤفکون..الآیہ (التوبۃ:۳۰)

تعجب ہے کہ لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) تو مجدد السنہ مشرقیہ سے منحرف، مگر لیپا لک (مرزا قادیانی) کا باپ فوراً مجدد کے حکم کی تعمیل کرتا ہے۔ کیا معنی کہ جب مجدد (احمد حسن شوکت) نے لیپا لک کے ولی کھنگر کو ڈانٹا کہ عربی زبان میں کیوں الہام کرتا ہے جب کہ لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کی مادری زبان اردو ہے، یہ تو تکلیف مالا یطاق ہے۔ بھلا لیپا لک عربی زبان کون سے کالج میں پڑھتا پھرے گا۔

مجدد کی اس لتاڑ کا یہ اثر ہوا کہ اب اردو زبان میں الہام ہونے لگا، مگر کئی آنچ کی کسر اب بھی رہ گئی۔ کیا معنی کہ لیپا لک جو اپنے کو ساری خدائی کا نبی اور امام الزمان بتاتا ہے اسکو آسمانی ہائی سکول میں ایک ہی زبان کی تعلیم دی گئی ہے۔ بے رحم اور بیدرد باپ نے تکلیف مالا یطاق کا پہاڑ ایک معصوم جان پر دھر دیا۔ ساری دنیا کی تبلیغ کا ڈپلوما دے کر بھیج دیا اور یہ غریب صحیح اردو زبان بھی نہیں بول سکتا۔ انگریزی فرنچ لاطینی چینی ژندتر کی وغیرہ زبانیں تو سات سمندر پار ہیں، لیپا لک (مرزا قادیانی) تو خود ہندوستان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی زبانوں سنسکرت، گجراتی، مارواڑی، سندھی، مرہٹی، دکنی، پہاڑی، کشمیری، پشتو و غیرہ زبانوں سے نابلد ہے۔ بھلا وہ کس کس زبان میں اپنا فرض تبلیغ ادا کرے گا۔ آسمانی باپ نے تو جو منہ میں آیا بک دیا (الہام کر دیا) مگر وہی مثل ہوئی کہ اندھا گائے اور بہرا بجائے۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء۔ نمبر ۱۲ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۲)

نبی بھی اور امتی بھی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

قادیانی مرزا جی نے تو بالکل امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ امت مرزائیہ کے تمام ارمان خاک میں ملا دیئے اور خود آسمانی باپ کا دل توڑ دیا۔ کیا معنی کہ وہ تو مرزا جی کو لیپا لک اور امام الزمان اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) قرار دے، اور آسمانوں کی چھتوں پر اپنے چہیتے کی محبت میں یوں ممیاتا پھرے جیسے نمانی گائے اپنے بچھڑے کے پیچھے، اور کلونٹا لیپا لک اپنے کو محمدی مسیح (امتی) بتائے۔

یا تو وہ اولوالعزمی کہ عرش کے تارے توڑنے کو ننھا ہاتھ بڑھائے، یا یہ پست فطرتی کہ تحت الثری کی حضیض میں گر جائے۔

وجہ یہ ہے کہ آسمانی باپ اور آسمانی پوتوں (مرزائیوں) نے تو لیپا لک (مرزا قادیانی) بھی مان لیا اور امام الزمان بھی اور مستقل رسول بھی۔ مگر نہ مسلمانوں نے مانا، نہ ہنود نے، نہ عیسائیوں نے، نہ یہود نے۔ اور غضب تو یہ ہے کہ برٹش گورنمنٹ نے بھی نہ مانا جس کے سامنے بیٹھ بیٹھ کر، لیٹ لیٹ کر، بسو بسو کر، دانت میں تنکے لے کر، زمین دوز مجرے اور خوش آمد اندوز للو پتو کی گئی کہ میں غلامان غلام مستہام، رد کردہ خاص و عام، مردود علماء کرام و مشائخ عظام اہل اسلام وفضلاء مذاہب عوام ہوں۔ اور دنیا سے جہاد کے دور کرنے کو آیا ہوں۔ اور مجھ میں یہ کرشمہ ہے کہ اگر برٹش گورنمنٹ پر روس یا کوئی اور غنیم حملہ کرے تو اپنی بددعائے بے درمان سے اس کی توپوں کے گولوں کو اولوں کی طرح ٹھنڈا کر سکتا ہوں۔ بندوقوں کو صندوقوں میں رکھے رکھے ہی گھن لگا سکتا ہوں۔ توپوں کو موم کی طرح پگھلا سکتا ہوں۔ غنیم کی فوجوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے سرہنگ طاعون اور اس کے انڈے بچے مسلط کر سکتا ہوں ۔ الغرض برٹش کے دشمنوں کے بے گھاس دانہ موت سے پہلے مار سکتا ہوں ۔ اور اے ملکہ معظّمہ اور اے ملک معظم ایڈورڈ ہفتم تمام علماء اسلام ومشائخ فخام میرے جانی دشمن ہو گئے ہیں کیونکہ میں ان کی طبائع اور عندیئے اور کانشنس اور نیت کے خلاف جہاد کا مخالف ہوں ۔ اور تمام ہندوستان میں بجز میرے اور میری امت کے کوئی تیرا سچا دوست وفادار، ہوا خواہ اور نمک حلال نہیں ۔ میں حرام خور نہیں ہوں بلکہ حلال خور ہوں (مسلمان تو جہاد کی مخالفت کی وجہ سے مرزا جی کے مخالف ہیں مگر عیسائی اور آریا وغیرہ کیوں مخالف ہیں) حالانکہ میں نے کوئی جرم نہیں کیا ۔ البتہ اپنے کو سوڈان کے بہت سے مہدیوں کی طرح مہدی ضرور بتایا، اور یہ خوش خبری محمد صاحب ﷺ دے گئے ہیں کہ میرے بعد مہدی پیدا ہوگا، اور ایسا اور ویسا ہوگا ۔ میرا تمام حلیہ مہدی کے حلیئے فرمودہء محمد ﷺ سے ملتا ہے ۔ اور خود عیسی مسیح بھی انجیل میں کہہ گئے ہیں کہ میرے بعد فارقلیط (تسلی دینے والا) آئے گا ۔ مسلمان کہتے ہیں کہ وہ محمد ﷺ صاحب ہیں، میں یقین کرتا ہوں کہ فارقلیط میں (مرزا قادیانی) ہوں ۔ اور دو فارقلیط ہوں تو کیا برائی ہے، عیسی مسیح نے مطلق فارقلیط کے آنے کی پیشین گوئی کی ہے ۔ ایک یا دو یا تین دس بیس کی قید نہیں لگائی ۔ محمد ﷺ کی امت محمد ﷺ کو فارقلیط سمجھے، میری امت مجھے فارقلیط سمجھے ۔ ایک سے دو بھلے ۔ دو دو اور چپڑی ۔

اور مسلمانوں کی عقلوں پر تو ایسے پتھر پڑے ہیں کہ کوئی مہدی ان کی سمجھ ہی میں نہیں آتا ۔ ہر مہدی کو جھوٹا بلکہ دجال قرار دیتے ہیں ۔ اس صورت میں تو قیامت تک کوئی مہدی نہ آئے گا ۔ بدبخت مسلمانوں کی قسمت میں دجال ہی لکھے ہیں ۔ وہ نہیں چاہتے کہ محمد ﷺ صاحب کی پیش گوئی سچی ہو ۔ شیعہ کہتے ہیں کہ ہمارا مہدی آ چکا اب چھپا ہوا ہے ۔ سنیوں سے شیعہ ہی اچھے ۔ انہوں نے ایک مہدی آخر ڈھونڈھ تو نکالا ۔ میں اپنے دعوے میں اس لئے سچا ہوں کہ نہ صرف مہدی بلکہ مسیح موعود بھی ہوں ۔ جتنے مہدی اب تک گزرے وہ سب مہدی ہی تھے، مسیح موعود بننے کا کسی کو بھی حوصلہ نہ ہوا ۔ یہ میرا ہی جگر ہے کہ میں نے محمد ﷺ صاحب کی اس پیش گوئی کو سچا کر دکھایا کہ لا مہدی الا عیسی ۔ اور اگر لندن میں مسٹر پگٹ نے اور پیرس میں ڈاکٹر ڈوئی نے مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے تو یہ میری ہی تقلید ہے ۔ دونوں بالکل جھوٹے ہیں کیونکہ وہ خالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خولی مسیح ہیں نہ کہ مہدی بھی ۔ مجھ جیسا جامع صفات مہدی نہ تو اب تک پیدا ہوا، نہ آئندہ قیامت تک پیدا ہو گا ۔ اسی لئے میں نے اپنے لئے خاتم الخلفاء کا لقب تراشا ہے۔ جن کے سر میں آنکھیں ہیں وہ مجھ میں کچھ اور بھی جلوہ دیکھتے ہیں، نپٹ اندھوں اور پٹم دیدے والوں کو کیا دکھاؤں جنہیں موتتے دھار بھی نہیں سوجھتی ۔ اور اگر میں نے عیسی مسیح کے کیریکٹر پر حملہ کیا تو یہ بھی کوئی فطری جرم نہیں، یہودیوں نے مجھ سے کہیں بڑھ کر حملے کئے ہیں۔ اور ہر مذہب والے دوسرے مذہب کے پیشواؤں پر حملے کر رہے ہیں اور قیامت تک کرتے رہیں گے ۔ دیکھو آریا اور عیسائی محمد ﷺ صاحب کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ میں نے ہی ایسا کون سا نا قابل معافی جرم کیا ہے ۔

پس اے ہز میجسٹی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم !.. مسلمان جو جہاد پر تلے بیٹھے ہیں در بارہء امتناع جہاد میرے ہی دشمن ہو گئے ہیں ،اور چاہتے ہیں کہ میں تعزیر کے اڑنگے میں دھرا جاؤں اور مکافات کے شکنجے میں کھینچا جاؤں ۔ پس ابن اللہ عیسی مسیح کے صدقے مجھے دشمنوں کے ظالم پنجوں سے بچا۔ تیرے ہاتھ بہت لمبے لمبے ہیں۔ تیرے کان خدائی ٹیلی فون ہیں۔ میری یہ فریاد خود روح القدس تیرے گوش ہوش میں ضرور پہنا دے گا۔،

معلوم نہیں مرزا جی کے پادرہوا دعاوی پر ایمان لانے والے کیسے بھلے آدمی ہیں کہ نہ ان کے سروں میں دماغ ہے، نہ دماغ میں عقل ہے۔ آپ اپنے کو نبی بھی بتاتے ہیں اور امتی بھی۔ آنحضرت ﷺ کو بظاہر کامل بتاتے ہیں اور اپنے کو ناقص ۔

پھر یہ حماقت تو دیکھئے کہ اپنے کو بروزی بھی قرار دیتے ہیں۔ بھلا کامل کا بروزی ناقص کیونکر ہوسکتا ہے۔ اس صورت میں تو وہ بروزی ہی نہیں رہتا ۔ ہاں اس کو شیطان کا برازی کہیے۔

آپ کہتے ہیں ناقص نبی قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ ہم بھی کہتے ہیں کہ لغوی معنی کے اعتبار سے ہر شخص ناقص نبی، یعنی کسی نہ کسی بات کی خبر دینے والا اور جملہ خبریہ سے تکلم کرنے والا ہے۔ آسمانی باپ نے لیپا لک (مرزا قادیانی) میں کون سے سرخاب کی دم لگائی ۔ پھر کیا کسی نبی نے کہا ہے کہ میں ناقص نبی ہوں اور فلاں فلاں کامل نبی ہیں ۔ کیا قدرت الٰہی ناقص ہے کہ دنیا میں ناقص نبی بھیجتی اور ناقص دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر لوگوں کو ایمان لانے کی تکلیف دیتی اور دنیا میں ناقص دین پھیلاتی ہے۔

دعوی تو بظاہر ناقص نبی ہونے کا ہے، مگر اپنے کو کامل انبیاء موسی وعیسی علی نبینا و علیھم السلام سے بھی اکمل بتایا جاتا ہے۔ مطلب یہی ہوا نا کہ تمام انبیاء ناقص ہیں اور میں کامل ہوں۔ ھذا خلف۔

اب بجز اسکے کوئی چارہ نہیں کہ گردن میں پلاستر لگایا جائے، اور آپ کو پاگل خانے بھیجا جائے کیونکہ طمع دنیوی اور خود غرضی انسان کو مجنون بنا دیتی ہے اور آپ بھی اس میں مجبور ہیں۔

اطمینان فرمایئے کہ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن) کے عہد تجدید مہد میں ایسے لغو اور لاطائل دعوی چل نہیں سکتے۔ اب وہ بوند ولایت گئی، وحشت لدگئی جہالت گدھے کے سینگ کی طرح پڑادے میں دفن ہوگئی۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء۔ نمبر ۱۲ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۳۔ ۵)

مرزا جی پر فرد قرار داد جرم لگائی گئی

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مجدد کی پیشین گوئی نہ کبھی خالی گئی ہے، نہ انشاء اللہ آئندہ جائے گی۔ بارہا سمجھایا کہ عدالت سے مقدمات اٹھالو۔ ضرر رسانی کی پالیسی تہہ کر رکھو۔ دھونس ڈال کر اپنے کو موعود نہ منواؤ۔ علماء اور مشائخ کو نہ ستاؤ۔ موتچھیں نیچی کر لو۔ اپنے بدحواس آسمانی باپ (شیطان کے الہامات) کو گدھے کی لات خرافات واہیات سمجھو۔ وہ لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کی مت مار رہا ہے۔ دھوکے دے رہا ہے۔

مگر مجدد (احمد حسن شوکت) کی ایک بھی نہ سنی۔ شیطان نے کان بہرے کر دیئے تھے۔ انجام یہ ہوا کہ مولوی کرم الدین صاحب جہلمی کے لائیبل کے استغاثے پر عدالت نے فرد قرار داد جرم لگا دی۔

اب مرزا جی کی سٹی گم ہے۔ اختلاج قلب ہے۔ ضعف اعضاء رئیسہ ہے۔ گپ چپ کے لڈو کھا گئے ہیں۔ نہ کچھ کہتے ہیں، نہ سنتے ہیں۔ ہم کو اندیشہ ہے کہ فرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جرم کا سننا پیام موت نہ ہو جائے۔ مہدویت و بروزیت تو گئی چولہے میں، اب تو لیپا لک (مرزا قادیانی) کی جان ہی کے لالے پڑ رہے ہیں۔

آسمانی باپ جدا سر پیٹ رہا ہے۔ پوتے جدا بے دانہء وکاہ بلبلاتے ایڑیاں رگڑتے پھرتے ہیں۔ سب کو بھوجنوں کے ٹوٹے کا دھڑکا ہے۔ یہ چین چان اور اللے تللے پھر کہاں نصیب۔

کچھ پوتے تو مایوس ہو کر ابھی سے ففرو ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں کیونکہ الہامات منقلب ہو گئے۔ یعنی فتح کا الہام ہوا اور ملی شکست۔ شکست کا الہام ہوتا تو فتح ملتی۔ جبھی تو ہم نے کہا تھا کہ آسمانی باپ خرف ہو گیا ہے۔ ہذیان بکتا ہے۔

الغرض مہدویت و مسیحیت کی سلامتی یا موت متدائرہ لائیبل پر منحصر ہے اس کے بعد ہم دکھا دیں گے کہ:

وہ ہوا نہ رہی وہ چمن نہ رہا

لیپا لک (مرزا قادیانی) ابھی چندروز اور بھی دنیا کی ہوا کھائے گا۔ مسٹر پگٹ ڈاکٹر ڈوئی ابھی زندہ ہیں۔ جب تک وہ نہ مرلیں، لیپا لک نہیں مرسکتا اور نہ آسمانی باپ لیپا لک کو جھوٹا بنا سکتا ہے، جس نے یہی کہنے کا الہام کر دیا تھا کہ ڈاکٹر ڈوئی مجھ سے مباہلہ کرے جو جھوٹا ہو وہ اپنے حریف سے پہلے مر جائے۔ چنانچہ کسی گذشتہ ضمیمے میں مرزا جی کا یہ قول اور اس پر ہماری رائے شائع ہو چکی ہے۔ تو دیکھ لینا مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر دوئی کو مار کر بھی مرزا جی نہ مریں گے۔

کیا عدالت مظلوم اور معصوم لیپا لک (مرزا قادیانی) پر مطلق رحم نہ کرے گی۔ کیا جرمانہ لے گی۔ کیا کال کوٹھری میں دھکیلے گی۔ کیا اس کے کانشنس پر آتھم کی طرح کا کچھ بھی اثر نہ ہوگا۔ ہم کو تو ہرگز یقین نہیں آتا۔ تاہم خوف کی کوئی وجہ نہیں۔ جرمانہ تو مرزا جی ایک لاکھ روپیہ تک داخل کر سکتے ہیں کیونکہ دو لاکھ چیلے ایک ایک روپیہ دیں تو دو لاکھ روپیہ ہوتا ہے۔ پھر فنڈ بھی مختلف چندوں سے بھرپور ہے۔ نئی اور پرانی معقول جائداد بھی ہے۔ اور بالفرض کال کوٹھری ہی ہو گی تو کیا۔ یہ تو عیسیٰ مسیح کی سنت ہے۔ آپ چونکہ مثیل مسیح ہیں لہذا صلیب نہ ہو، تو کم از کم جیل خانہ تو ہو۔ پس مرزا جی کو بڑی خوشی اور ثبات واستقلال سے سزا کو مقبول و منظور کرنا چاہیے بشرطیکہ عدالت سزا دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔حالانکہ یہ ابھی کسی کو معلوم نہیں اور جب کہ خود لے پالک اور آسمانی باپ دونوں غچّا کھا گئے تو دوسروں کو کیا معلوم ہوسکتا ہے کہ عدالت کیا کرے گی۔

اور لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کو ذرا حوصلہ کرنا اور تیل کی دھار دیکھنی چاہیے۔فرد قرارداد جرم لگ جانے سے یہ ہرگز لازم نہیں آتا کہ عدالت سزا ہی دے دیگی ۔مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کو یوں اطمینان کرلینا چاہیے کہ عدالت ہر طرح ضابطہ پری اور تکمیل مثل کی پابند ہے، تاکہ کوئی سقم یا کمی نہ رہ جائے جس کی وجہ سے مجرم عدالت بالا سے صاف چھوٹ جائے۔

اور سلمنا، قیدی ہو گئے، تب بھی لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کے کھرے ہیں۔مرزائیوں کو یہ کہنے کا موقع ہوگا کہ یہ من جانب اللہ ابتلاء تھا۔بعض انبیاء بھی قید رہ چکے ہیں۔حضرت یوسف علیہ السلام نے کیسی کڑیاں جھیلیں ۔پس مرزا جی کسوٹی پر کس کر اور بھی کھرے ہو جائیں گے اور زیادہ قیمت کو بکیں گے۔

حیرت ہے کہ قرارداد جرم کا حکم سنتے ہی مرزا صاحب قادیانی کا ایسا پتلا حال کیوں ہوگیا کہ ہر طرح مایوس ہوکر بھی یقین کر بیٹھے کہ سزا ملے گی۔کیا کوئی تازہ غضب ناک الہام ہوا ہے جس نے پچھلے الہاموں کو، جو فتح کا آرڈر لائے تھے، منسوخ کر دیا ہے۔کیا کانشنس نے ان کو شرمایا ہے کہ تو نے کیا جھک مارا تھا جس کی یہ سزا ملی ۔اور اسی باعث ان کا جی چھوٹ گیا ہے، ہمت ہار بیٹھے ہیں کیونکہ مجرم کو نوعیت جرائم پر نظر کر کے اپنا انجام ضرور معلوم ہو جاتا ہے۔

وفا نمی کند امید مغفرت با یاس
نہ زاں کہ عفو الٰہی نسازدم مغفور

ہماری رائے میں تو مرزا جی کے حق میں سزا ہی مفید ہے کیونکہ وہ متنبہ ہوکر آئندہ ایسے افعال سے باز رہیں گے، اور سزا کا ملنا ہی گویا ان پر رحم ہے۔ورنہ کیریکٹر پر نظر کر کے ساری عمر قید خانہ ہی میں کٹ جائے گی کیونکہ بزرگان مذاہب پر سبّ وشتم کرنے سے ان کے دشمن رات دن بڑھتے چلے جائیں گے، جس کا انجام سب کو معلوم ہے، بشرطیکہ مرزا جی ہماری بات سمجھیں۔سراسر نفع تو اس میں تھا کہ وہ اقراری مجرم بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے اور عدالت کو زیادہ تکلیف نہ دیتے۔ ہماری رائے میں قید یا جرمانہ کی سزا تو چنداں قابل لحاظ نہیں، نہ اس کی پرواہ البتہ... مرزا جی کو تو صرف یہ رونا ہے کہ میرے مرحوم ہو جانے سے علماء اسلام اور مشائخ تو جدے خوش ہوں گے ان کی مقطع داڑھی کا ایک ایک بال مور کی دم کی طرح، جب کہ وہ ناچتا ہے، کھل جائے گا۔ آریہ جدے ہی دھوتیوں میں آنند ہو جائیں گے اور مہاراج دیانند سرستی کے جے کے بھجن گائیں گے۔ عیسائی کوٹ پتلون میں پھولے نہ سمائیں گے۔ ٹوپیاں اچھالیں گے کہ وہ مسیحیت و مہدویت کا خمیازہ نہیں خمیر اٹھ رہا ہے۔ انگریزی اخبارات پائنیر وغیرہ خوش ہو ہو کر ریمارک کے لئے جدے قلم اٹھائیں گے کہ آج پنجابی نبی، جس کے خروج کی یورپ اور امریکہ میں دھوم تھی، اپنی مرزائی امت کا کفارہ ہو گیا۔

فی الحقیقت یہ ایسی جگر گداز باتیں ہیں جن سے مرزا جی کو اختلاج قلب وغیرہ کا جو کچھ صدمہ ہو بجا ہے۔ لیکن یہ ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ اصل خیر ہے۔ سقنقوری یا قوتیاں اور جند بیدستری معجونیں مرزا جی کو ہرگز نہ مرنے دیں گیں۔ وہ آج ہی کے لئے معدے میں ریزور فنڈ کی طرح جمع ہو رہی تھیں۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء۔ نمبر ۱۲ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۵۔ ۷)

ایک ایک حاکم درحقیقت گورنمنٹ ہے

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

گورنمنٹ ایک شخص مجسم اور اسکے اعضاء آنکھ کان دل دماغ وغیرہ ماتحت حکام ہیں جو تمام ملک میں مقرر ہیں۔ ان کا ایک ایک اجلاس حقیقت میں ہوم گورنمنٹ کا اجلاس ہے۔ دیکھو اگر کوئی ملزم کسی اجلاس کی اہانت کرتا ہے تو اس پر یہ کہہ کر مقدمہ قائم کیا جاتا ہے کہ اس نے ہز میجسٹی ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کے اجلاس کی توہین کی۔ اور جس طرح اعلیٰ گورنمنٹ ملک کی کیفیت اور کروڑوں رعایا کی طبیعت و حیثیت اور عام پولیٹکل حالت کو زیر نظر رکھتی ہے، ماتحت حکام بھی اپنے فیصلوں میں اس کا لحاظ کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اور کیوں کر نہ کریں کہ وہ انتظام اور امن و امان کے قیام و استحکام کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اس لحاظ سے پریوی کونسل کے اجلاس سے لے کر آنریری مجسٹریٹوں کے اجلاس تک سب گورنمنٹ کے اجلاس ہیں۔ اور سب اپنے درجے کے موافق اسی طرح حکم نافذ کرتے ہیں جس طرح گورنمنٹ۔ اور جیسے شعاعیں آفتاب سے نکل کر آفتاب ہی کی جانب رجوع ہوتی ہیں اور اس میں چھپ جاتی ہیں تمام فیصلوں اور انتظاموں کی رپورٹ گورنمنٹ ہی میں ہوتی ہے، اور گورنمنٹ ان سے نتیجہ نکال کر اپنا ریمارک مشتہر کرتی ہے۔

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ حکام ماتحت کے تمام فیصلے درحقیقت گورنمنٹ ہی کے فیصلے ہوتے ہیں اور اگر گورنمنٹ کسی حاکم کے فیصلہ کو منسوخ کرتی ہے تو وہ گویا اپنے ہی فیصلہ پر نظر ثانی کرتی ہے۔

اگر کوئی حاکم کسی عادی چور یا ڈاکو یا قاتل یا جعل ساز کو سزا دیتا ہے یا کسی بدمعاش وغیرہ سے فعل ضامنی لیتا ہے تو اس کی وجہ یہی نہیں ہوتی کہ اس پر جرم ثابت ہے، بلکہ یہ امر ملحوظ رکھتی ہے کہ خلق اللہ کو امن ملے گا اور دوسرے بدمعاشوں اور ظالموں کو عبرت ہوگی۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ قادیانی مرزا جی کو اگر مولوی کرم الدین کے استغاثہ لائیبل پر سزا ملی، تو یہ سزا محض اس لئے نہ ہوگی کہ انہوں نے مولوی صاحب کو لئیم لکھا تھا بلکہ اس قسم کے تمام مجرمانہ افعال پر نظر ہوگی۔ شہادت خود مرزائی کتابوں میں عدالت کے سامنے پیش کی گئی ہے۔ گویا قادیانی مرزا جی کے ہاتھ کٹ گئے ہیں اور از ماست کہ بر ماست کی پوری مثل صادق ہوگی ہے۔

مرزا جی نے تو مسیحیت و بروزیت کی برانڈی کے نشے میں ایک طوفان بے تمیزی برپا کر دیا۔ نہ صرف زندہ علماء اور مشائخ بلکہ گذشتہ انبیاء اور اولیاء پر سبّ و شتم اور لعنت کا مینہ برسانا شروع کر دیا، اور عیسیٰ مسیح کو تو کہیں کا بھی نہ رکھا جن کو خدا تعالیٰ نے اپنا کلمہ اور اپنی روح قرار دیتا ہے۔

وہ اولوالعزم مسیح جن کی نسبت پیغمبر عرب و عجم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو بچہ شکم مادر سے زمین پر آتا ہے اس کو شیطان چھوتا ہے مگر حضرت عیسیٰ اور اس کی ماں حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم کو شیطان نے نہیں چھوا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ! اس سے بڑھ کر حضرت عیسی مسیح کی عظمت اور عصمت کا اور کیا ثبوت ہوگا۔ مگر معلوم نہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے باوصف دعوی مسلمانی اپنا کلیجہ کیسا پتھر کا کرلیا، اور اپنے کانشنس کو کیسا مسخ کر دیا کہ حضرت عیسی مسیح کو ایک مہذب انسان کے درجے سے بھی گرا دیا۔ وہ عیسی مسیح جن کی پرستش تمام یورپ کرتا ہے اور خود برٹش گورنمنٹ بھی اس کو اپنا نجات دہندہ یقین کرتی ہے، کس قدر خیرگی اور نمک حرامی ہے کہ گورنمنٹ کے اسی نجات دہندہ اور خدا کو بے ساختہ گالیاں دی جائیں جس کی کروڑوں رعایا مسیحی ہے۔ اور گورنمنٹ نے جو آزادی ازراہ شفقت مادری عطا فرمائی، اسی آزادی کے تیروں سے گورنمنٹ کا کلیجا چھیدا جائے۔ اور قانون سیڈیشن sedition کو پس پشت ڈال کر گورنمنٹ کی وفادار رعایا میں ناراضی پھیلائی جائے

کس تیر ستم کا ہے نشانہ۔ انصاف سے دیکھنا مرا دل

مرزا جی کی جو تحریریں اور جو دعوے شائع ہوئے کیا وہ گورنمنٹ کی نظر نہیں گزرے۔ کیا انگریزی اخباروں نے ان پر خوفناک ریمارک نہیں کئے۔ مگر مرزا جی متاثر نہ ہوئے۔ پھر گورنمنٹ میں لگاتار دھواں دھار میموریل بھیجے کہ میرے ساتھ دو لاکھ والنٹیئر ہیں، میں بڑا صاحب وقعت وسطوت ہوں۔ یہ گویا گورنمنٹ پر در پردہ دھمکی تھی۔ شامت جب آتی ہے تو ایسی ہی سوجھتی ہے۔ مگر جس طرح خدائے حقیقی کی لاٹھی میں آواز نہیں اسی طرح گورنمنٹ مجازی کی لاٹھی میں بھی آواز نہیں۔ بالآخر مرزا جی نے جو دام اوروں کے پھانسنے کو تیار کیا تھا آپ ہی اس میں پھنس گئے۔ مرزا جی کے ساتھ دو لاکھ والینٹئر کے ہونے کا اعلان بلائے جان ہوگیا۔ اگرچہ نہتھی فوج کی بھیڑ بھاڑ، کیا پدی کیا پدی کا شوربہ ہے، لیکن پولیٹکل نظر سے دیکھنے والے اس کو خوفناک سمجھتے ہیں کیونکہ مذہبی جمگھٹ بالآخر پولیٹکل جمگھٹ ہو جاتے ہیں۔ آخر سوڈان میں مہدیوں نے کیا کیا، اور اب سومالی ملا کیا کر رہا ہے۔ مگر قادیانی مرزا جی نے آنکھ اٹھا کر دنیا کا نظارہ نہ کیا اور وہ وہ دعوے کئے کہ آج تک کسی مہدی نے نہیں کئے۔ انا للہ۔

ہم مرزا جی کے ہرگز دشمن نہیں ہیں۔ ہم ان کے بھلے کو سال بھر سے برابر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہمائش کر رہے ہیں کہ آپ کے حق میں یہ دعوے مضر ہیں اور ان کا انجام بہت برا ہے۔ اور اب بھی ہم چاہتے ہیں کہ سارے دعوے واپس لیں اور سیدھے سادھے سچے مسلمان بن جائیں اور آفات سے محفوظ رہیں۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ ۲۴ مارچ ۱۹۰۴ء۔ نمبر ۱۲ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۷۔ ۸)

ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ یکم اپریل ۱۹۰۴ء۔ نمبر ۱۳ جلد ۲۲ و ۲۴

مرزا جی کے گلے میں استروں کی مالا

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

مرزا جی نے مہدی اور مسیح بن کر سادہ لوحوں کو مونڈنا تو شروع کر دیا، مگر یہ خبر نہ رہی کہ یہ دعویٰ ان کے گلے میں استروں کی مالا ہو جائے گا۔

آزادی کا زمانہ ہے، مذاہب آزاد ہیں، میں آزاد ہوں جو چاہوں کروں۔ جسے چاہوں گالیاں دوں۔ اہل مذاہب میں اشتعال پیدا کروں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ یہ خبر نہیں کہ مزعومہ آزادی کا بال بال قانون تعزیر میں جکڑا ہوا ہے۔

جب تک کوئی رعایا ایک گورنمنٹ کی محکوم ہے، ہرگز آزاد نہیں ہو سکتی۔ گورنمنٹ نے جب دیکھا کہ پریس کی آزادی رعایا کو گریز پا بنا دے گی، تو قانون سیڈیشن کی ایک بیڑی اور بڑھا دی۔

قدم رکھنا سنبھل کر محفل رنداں میں اے زاہد
یہاں ساغر چھلکتا ہے یہاں پگڑی اچھلتی ہے

اگر مرزا جی بروزی نبی اور موعود مسیح تھے، تو صرف اپنے دعوے پر دلائل قائم کرتے اور سچے رفارمروں کی طرح دشمنوں کو بھی حلم اور وقار سے دوست بنا کر مسخر کرتے۔ بھلا کسی آسمانی کتاب یا صحیفے میں دکھائیں تو سہی کہ ایک نبی نے دوسرے نبی کو برا کہا ہے۔ کلام مجید نے تو انبیاء میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رکھا۔ اور تمام انبیاء کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مساوی درجہ عطا فرمایا۔ بلکہ بت پرستوں کی نسبت بھی حکم دیا کہ ان کو برا نہ کہو۔ سبحان اللہ! کیا تہذیب ومتانت اور سلامت روی ہے۔

آنحضرت ﷺ کی نسبت جناب باری نے فرمایا:

انك لعلى خلق عظيم

اور خود آنحضر ﷺ نے اسی بنا پر فرمایا:

بعثت لاتمم مكارم الاخلاق

کیا خلق عظیم اور مکارم اخلاق یہ اجازت دیں گے کہ مخلوق کا دل دکھاؤ۔ انکے بزرگوں اور معبودوں کو برا کہکر اشتعال دلاؤ۔ مرزا جی نے تو اس خشونت اور تعصب سے کام لیا ہے اور اپنے طرز کلام میں جسکو وہ الہام بتاتے ہیں بدگوئی کا وہ ہنجار اختیار کیا کہ ایک فحش گو، بلکہ افحش بھی، اس کو عار سمجھے گا پھر بھی آپ برگزیدہ نبی اور مامور من اللہ ہیں۔

کسی مذہب کو برا کہنے سے صاف طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قائل کے دل میں اس کی جانب سے سخت عداوت اور نفرت بھری ہوئی ہے اور اگر اس کا قابو چلے تو جدال وقتال سے ہرگز باز نہ رہے۔ مسیح علیہ السلام کو جو گالیاں دی گئیں تو تمام مسیحیوں نے، جن میں گورنمنٹ بھی شامل ہے، یقیناً یہی نتیجہ نکالا ہے کہ مرزا قادیانی ہمارے مذہب سے سخت برافروختہ ہے، اور بس چلے تو عام طور پر جہاد کرے اور سب کو تہ تیغ کر ڈالے۔ اور ظاہر ہے کہ جس شخص کے پاس دو لاکھ قلمی والنٹیئر ہیں، وہ تو جہاد اور جدال اور قتال کا پورا مسالا رکھتا ہے۔ اور ایسے شخص کا وجود بہت خوف ناک ہے۔

مذہبی خصومت ومنافرت نے دنیا میں کیا خون خرابے نہیں کیئے۔ یورپ جو آج کل اعلی درجے کی تہذیب پر پہنچا ہوا ہے تواریخ میں دیکھ جاؤ کہ ایک ہی مذہب کی شاخیں آپس میں رگڑ کھا کر درخت چنار کی طرح کیسی مشتعل ہوئیں کہ سارا بن جلا دیا اور گیلی سوکھی ایک بھاؤ جلنے لگی۔

نہ صرف انبیاء بلکہ تمام مذاہب پر سبّ ولعن کرنے سے کیا قادیانی مرزا جی کا یہی مقصد نہیں کہ میں سب سے بہتر ہوں۔ فلاں مذہب میں یہ عیب اور فلاں نبی اور رفارمر میں یہ نقص ہے، اصلی مہدی اور مسیح اور اصلی نبی میں ہوں۔ میرے سوا سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے اور جعلی اور کم از کم ناقص تو ضرور تھے۔ میرا نیا احمدی (مرزائی) مذہب بھی سب مذاہب سے اچھا ہے، اس لئے اعلان عام ہے کہ کوئی احمدی کسی مسلمان کے پیچھے نماز نہ پڑھے۔ یہ تعصب خشونت عداوت اور مذہبی نفرت نہیں تو کیا ہے۔ خدا تعالیٰ تو قرآن میں یہ حکم دے و ارکعوا مع الرّاکعین یعنی نماز پڑھنے والوں کے پیچھے نماز پڑھو۔

یہ عام حکم ہے کسی فرقہ کی تخصیص نہیں اور اسی بنا پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

صلّوا خلف کل برّ و فاجر

اور مرزا جی اپنی محدثہ جماعت کو یہ حکم دیں کہ ڈیڑھ اینٹ کی الگ چنو اور ڈھائی چاول قادیانی دیگدانی میں الگ ہی گلاؤ۔ بظاہر جہاد کا انکار اور صلح کاری کا اعلان، لیکن کسر صلیب اور قتل خنازیر کا دعوی۔ اور پادری لوگ دجال۔

مرزا جی کی کس کس ناعاقبت اندیشی کو رویا جائے۔ آپ اپنی الہامی کتاب ازالہ اوہام کے حاشیہ صفحہ ۹۷۔۹۸ میں لکھتے ہیں کہ

> کشفی حالت میں اس عاجز نے دیکھا کہ دو شخص ایک مکان میں بیٹھے ہوئے ہیں۔ ایک زمین پر، ایک چھت کے قریب، جو شخص زمین پر بیٹھا ہے میں نے اس کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے مگر وہ چپ رہا۔ تب میں نے دوسرے کی طرف رخ کیا جو چھت کے قریب اور آسمان کی طرف تھا اور اس کو مخاطب کر کے کہا کہ مجھے ایک لاکھ فوج کی ضرورت ہے۔ وہ بولا ایک لاکھ فوج نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیا جائے گا۔ تب میں نے دل میں کہا کہ پانچ ہزار تھوڑے ہیں لیکن اگر خدا چاہے تو تھوڑے ہی بہتوں پر فتح پا سکتے ہیں۔ اس وقت میں نے یہ آیت پڑھی
>
> کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة با ذن الله

مرزا جی اپنے مذکورہ بالا کشف کی لاکھ تاویل کریں مگر ان کے مخالفین المعنی فی بطن الشاعر کو ہرگز نہ سمجھیں گے اور ظاہری معنی مراد لیں گے کہ آپ مذاہب غیر پر جہاد کرنے کو ایک لاکھ فوج چاہتے ہیں۔ اور اس سے آپ کی نیت ظاہر ہے۔ یہ چند سال قبل کا واقعہ ہے پچھلے سال تو مرزا جی نے اپنی فوج دو لاکھ کے قریب بتائی ہے اور اسے سال میں اس نے انڈے بچے بھی ٹڈی دل کی طرح ضرور دیئے ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے جس سے چار لاکھ والنٹیئر ہو گئے ہوں گے۔ اب کیا تھا سیّاں بھئے کوتوال۔ جسکے چار بھائی او تار لیں پگڑی اور چھین لیں رزائی۔

ہم محکم دلائل سے متواتر ثابت کر چکے ہیں کہ مذہب اسلام میں ویسا ہی جہاد ہے جیسا یورپ میں ہے، اور آج کل چین و جاپان کے مابین ہو رہا ہے اور اکثر ہوتا ہے اور ہو چکا ہے۔ مگر اسلام میں حاکم وقت پر جہاد (بغاوت) کرنا ممنوع ہے اور نہ مسلمانوں میں اب جہاد کا خیال ہے۔ وہ تو جہاد کو بالکل بھول گئے ہیں مگر مرزا جی نے قتل خنازیر اور کسر صلیب کا اپنی نسبت اعلان دے کر برخلاف تمام مسلمانوں کے ثابت کر دیا ہے کہ مجھ میں جہاد کا مادہ ہے بلکہ میں جہاد کرنے پر مستعد ہوں۔ اور جب مقدس پادریوں کو جو گورنمنٹ کے پیشوا ہیں، دجال قرار دیا ہے تو گورنمنٹ ضرور ہوشیار ہو گئی ہو گی اور اس کو یہ خیال ہوا ہو گا کہ اگر اب ہندوستان میں جہاد ہوا تو قادیانی مرزا کی بدولت ہو گا پس گھڑی کی چوتھائی میں اس کا قلع قمع ہونا چاہیے۔ چنانچہ غالباً اب اس کا وقت آ گیا اور یہ وقت مرزا جی نے مولوی کرم الدین جہلمی پر نالش کر کے خود پیدا کیا اور اپنی راہ میں کانٹے بوئے۔

واضح ہو کہ قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہے اور مرزا جی کی بدولت چند مرتبہ جھگڑے ہو کر عدالت تک نوبت پہنچ چکی ہے مگر عقل نہ آئی۔ اب گورداسپور کے حکام کو خوف ہوا ہو گا کہ مرزا جی کے کارن ضرور کبھی نہ کبھی کوئی بڑا بھاری فساد ہو گا جس سے امن میں خلل آ جائے گا اور پھر گورنمنٹ میں ہماری بدنامی ہو گی جو گربہ کشتن روز اول پر عمل نہ کیا اور خار دار زہریلے درخت کی شاخیں بڑھنے دیں اور حکام گورداسپور کا خیال ہے بھی بجا۔

جب قادیانی مرزا جی علی الاعلان نہایت سختی کے ساتھ تمام مذاہب کو اشتعال دلا رہے ہیں تو گو وہ بظاہر جہاد کے مخالف ہیں مگر عملاً جہاد کرنے پر ہر وقت مستعد ہیں۔ پس عدالت کو خوف ہوا کہ ایسا نہ ہو کوئی سنگین واقعہ پیش آ جائے اور کوئی بھاری جھگڑا کھڑا ہو جائے جس کی فریاد فیصل کرنے میں عدالت کو تکلیف ہو۔ لہذا اس کا حفظ ماتقدم ضروری سمجھا۔

ہم لکھ چکے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ قبل از فیصلہ عدالت الہامات فتح کا شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا بے نظیر فرمائشی حماقت ہوئی ہے، گویا عدالت کو اشتعال دلایا ہے۔ آسمانی باپ اگر چندروز اپنے پوپلے منہ میں جو حرف بے تشدید کی طرح دانتوں سے خالی ہے گھنگھنیاں بھر کر بیٹھا رہتا۔ اور اگر وہ ہذیان میں خاموش نہ رہ سکتا تھا تو لیپا لک (مرزا قادیانی) ہی جند بیدستری معجون کی طرح پیٹ میں بچا لیتا اور اس کی سرسراہٹ بھی نہ ہونے دیتا تو کیا مشکل تھی مگر افسوس:

نہالے را کہ پروردیم آخر نخل ماتم شد۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۴ء نمبر ۱۳ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۱۔۳)

مرزا قادیانی پر فرد جرم

اخبار زمین دار لاہور بحوالہ روزانہ پیسہ اخبار لکھتا ہے کہ ۱۰ مارچ کو بمقدمہ لائیبل جو مولوی کرم الدین صاحب ساکن ضلع جہلم نے برخلاف مرزائے قادیانی اور ان کے مرید حکیم فضل دین پر گورداسپور میں بعدالت رائے چندو لال صاحب مجسٹریٹ دائر کیا تھا اس میں دونوں پر فرد قرارداد جرم لگ گئی۔ مرزا صاحب جواب کے لئے ۴ مارچ کو طلب ہوئے اور فضل دین صاحب کا جواب لیا گیا۔

نقل فرد قرارداد جرم حسب ذیل ہے۔

میں چندو لال مجسٹریٹ اس تحریر کی رو سے تم مرزا غلام احمد ملزم پر حسب تفصیل الزام قائم کرتا ہوں کہ

تم نے کتاب مواہب الرحمٰن تصنیف کر کے شائع کی جس میں صفحہ ۱۲۵ میں مستغیث کی نسبت الفاظ لئیم بہتان عظیم اور کذاب استعمال کئے جو اس کی توہین کرتے ہیں۔

اور تم نے ۱۷ ماہ جنوری ۱۹۰۳ء کو یا اس کے قریب ضلع جہلم میں شائع کی لہذا تم اس جرم کر مرتکب ہوئے جس کی سزا مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲ تعزیرات ہند میں مقرر ہے اور جو میری سماعت کے لائق ہے

اور میں اس تحریر کے ذریعہ حکم دیتا ہوں کہ تمہاری تجویز بنا بر الزام مذکور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالت موصوفہ کے روبرو عمل میں آئی۔

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

عدالت کا عندیہ تو کسی کو معلوم نہیں ہوسکتا کہ کیا فیصلہ دے گی، مگر پبلک بھی کہے گی کہ الفاظ لئیم، بہتان عظیم، کذاب، درحقیقت گالیاں ہیں، نہ کہ قادیان کی سقنقوری سہالیاں۔ ہاں اگر آسمانی باپ اپنے لیپا لک (مرزا قادیانی) پر الہام کردے کہ یوں ڈیفنس کرو اور مذکورہ بالا الفاظ کو توہین اور ہتک نہیں بلکہ اعلیٰ درجہ کی مدح فلاں فلاں دلیل سے ثابت کردو تو مضائقہ نہیں پس ہم منتظر ہیں کہ ڈیفنس کے لئے کیا الہام ہوتا ہے۔ اگرچہ معافی مانگنے کی حرکت الہامی فتح کے ناموس کے بظاہر خلاف ہوگی اور اس سے مسیحیت وموعودیت پر مرزا اور مرزائیوں کے نزدیک حرف آئے گا لیکن موجودہ حالت میں اس سے چارہ نہیں الضرورۃ تبیح المحظورات۔

اول تو مولوی کرم الدین صاحب اپنی دریا دلی سے ضرور معافی دے دیں گے۔ اور معافی نہ بھی دی تو عدالت میں معافی مانگنے سے جرم کی سنگینی میں ضرور خفت آجائے گی، کیونکہ جب مدعی باوصف معافی مانگنے کے ملزم کو معافی نہیں دیتا تو عدالت حسب اقتضاء حالت ضرور رحم کرتی ہے۔

امید کہ مرزائی پارٹی ہماری اس خیر خواہانہ رائے پر غور کرے گی اور اگر مرزا جی اپنے تمام دعوے واپس لے لیں تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ مولوی کرم الدین صاحب قطعی معافی منظور فرمائیں گے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۴ء نمبر ۱۳ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۳۔۴)

مسلسل مقدمات فوجداری

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

عدالت فوجداری میں خون لگا کر جانا اور سارے کاغذ پر استغاثہ دھر دھانگنا آسان ہے مگر انجام پر نظر کرنا کہ اس بیج کے بونے سے کیسی کیسی شاخیں نکلیں گی اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاخیں کہاں تک پہنچیں گی عاقبت بینوں کا کام ہے۔ اگر الزام ثابت ہوگیا تو مدعی ملزم کو سزا دلوانے کے بعد اپنا حرجانہ چاہے گا، دیوانی میں جائے گا، اور نہ صرف مدعا علیہ بلکہ مدعی کے پیچھے بھی پیروی کا جھاڑ لگ جائے گا، اور اگر مقدمہ عدم ثبوت میں خارج ہوگیا تو مدعی پر دفعہ ۲۱۱ عائد ہوگی۔ اور بسا اوقات گواہوں پر دفعہ ۱۹۳۔

اور اگر خلاف بیانی میں کوئی گواہ دھرا گیا تو کیا ہی کہنے ہیں۔

الغرض عدالت میں جانے اور اس کے مصائب جھیلنے کو بڑا کلیجا چاہیے۔ یک سر و ہزار سودا کا معاملہ ہو جاتا ہے۔

پھر ملزم کی طرف سے بالا عدالتوں میں اپیلوں کا سلسلہ اور درصورت ناکامی مدعی کی جانب سے نگرانیاں ہوتی ہیں۔ کیا یہ کھیکھڑیں ناک میں تیر ڈالنے اور روپیہ برباد ہونے کے لئے کچھ کم ہیں۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ مولوی کرم الدین صاحب نے جو فریب کا دعوی کیا تھا، کامل ۴ ماہ تک مقدمے کا خمیرا اٹھتا رہا، اور طرفین کو تکلیفیں اور زیر باریاں ہوئیں۔ جہلم اور گورداسپور میں مارے مارے پھرے۔ اور زیادہ تکلیف مولوی کرم الدین صاحب کو ہوئی کہ انہوں نے صرف اپنی ذات سے مصارف کی زیر باری اٹھائی۔ مرزا صاحب کے پاس تو مفت کا روپیہ تھا کیونکہ ان کے مرید بڑے بڑے مالدار اور لکھ پتی سیٹھ ساہوکار ہیں۔ معقول فنڈ ہر وقت جمع رہتا ہے۔ پانی کی طرح جس قدر روپیہ بہائیں کم ہے۔ تو کیا اب مولوی کرم الدین اپنا حرجانہ نہ چاہیں گے۔ اور اب اگر ان کا دعوی لائیبل ثبوت کو پہنچ گیا تو کیا وہ ڈبل حرجانہ وصول کرنے کے مستحق نہ ہوں گے۔ اور پھر غیر ممکن ہے کہ مرزا جی خاموش ہو رہیں اور اپیل نہ کریں، اور وکیلوں اور بیرسٹروں کے کھرے نہ ہوں، کیونکہ وہ تو ایسی ہی سونے کی چڑیا کے منتظر رہتے ہیں۔

الغرض ابھی ہم نہیں کہہ سکتے کہ طرفین سے کہاں تک نوبت پہنچے گی اور کہاں کہاں تک مقدمات کا شیرہ بہے گا۔

آسمانی باپ نے الہام تو کر دیا کہ مقدمہ دائر کر دو، مگر یہ نہ سمجھا کہ لیپالک (مرزا غلام احمد قادیانی) کس حد تک اس جھمیلے کا متحمل ہوگا، اور باوصف مہدی اور مسیح بننے کے اس کو کہاں کہاں جانا اور کہاں کہاں کی ہوا کھانا ہوگا۔ اور مسیحیت و مہدویت کی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہی خیر منانی پڑے گی یا نہیں۔

وہ بھی کیسی بری گھڑی تھی جب قادیانی مرزا جی پر مقدمات کے دائر کرنے کا الہام ہوا تھا۔ وہ ادبار کا ایک متراکم ابر تھا جو چار طرف سے اندھیری ڈال کر آیا تھا جس میں شکست کی چکا چوند لگانے والی بجلیاں چمک رہی تھیں اور ذلت کی ہولناک رعد گرج رہی تھی

فیہ ظلما ت و رعد و برق یجعلون اصا بعھم فی آذا نھم من الصّواعق حذر المو ت ۔(البقرۃ : ۱۹)

مگر مرزائی پارٹی نے منادی غیب کی یہ ندا نہ سنی اور صم بکم عمی فھم لا یر جعو ن کا مصداق بن گئی ۔ غرور کا نشہ دماغوں میں سمایا تھا۔ کچے گھڑے کی چڑھی تھی کہ اوہ ہمارا کوئی کیا کر سکتا ہے ۔ دو لاکھ کی جمعیت، خزانہ معمور، متمول مریدوں کی جیبیں بھرپور، قانونی مشیروں کا دماغ فلک پر، کہ ابھی ابھی مخالفوں کو نیچا دکھا دیں گے، ان سے جیل خانے بھر دیں گے، تاوان اور جرمانوں کی بھرمار سے سب کا پلیتھن نکال دیں گے۔

ایک ایک مرزائی آسمان پر تھگلی لگا رہا تھا کہ اب حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کی صداقت کے آفتاب نصف النہار سے بھی زیادہ روشن ہونے کا زمانہ آ گیا۔ لیکن قدرت الٰہی کچھ اور ہی کہہ رہی تھی۔ بالآخر بڑے بول کا سر نیچا ہوا۔ اور ابھی کیا ہے، ذرا دیکھتے تو جایئے کیا کیا ہوتا ہے۔ اس خودسری اور خدائی دعوی کا کوئی ٹھکانہ بھی ہے کہ اپنی فتح یابی ڈنکے کی چوٹ مشہور کر دی اور نہ صرف ایک دو بلکہ متواتر۔ صاف ثابت ہے کہ مرزا جی کو فتح کا کامل وثوق ہو گیا تھا اور تمام مرزائی امت نے اپنے نبی کے الہامات آمنا و صدقنا کہہ کر مان لئے تھے۔ مگر اپنے خوارق اور اعمال نامے پر نہ مرزا جی کی نظر تھی، نہ مرزائی پارٹی کی۔ اب عدالت میں وہ اعمال نامے پیش ہوئے تو تڑ کا ہو گیا اور آنکھیں کھل گئیں کہ کس خمار نخوت میں مبہوت تھے۔ مرزا جی سمجھے کہ میں گورنمنٹ کے سر پر تو پوچارا پھیر ہی رہا ہوں کہ جہاد کا مخالف ہوں اور میرا مشن اسی لئے ہے، پس جس طرح چاہو خلق اللہ کی دل آزاری کرو اور انبیاء اور اولیاء اور تمام پیشوایان مذہب کو گالیاں دو، گورنمنٹ میری حامی ہو گی۔ میں نے اسکے منہ کو خوش آمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورخودغرضی اور جاہ انسان کو حماقت اور ناعاقبت اندیشی کا پتلا بنادیتی ہے۔گورنمنٹ جو ۳۰ کروڑ انسانوں پر حکومت کر رہی ہے مرزا جی نے اپنی دانائی (حماقت) سے اسے نادان سمجھا اور امتناع جہاد کا اعلان ہی بلائے جان ہوگیا گورنمنٹ سمجھ گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی بلطائف الحیل اپنے کو جہاد کا مخالف بتاتا ہے اور جب اس کی جمعیت دو لاکھ سے بڑھ کر دس پانچ لاکھ ہو جائے گی تو دوسرے مہدیوں کی طرح خود جہاد کرے گا پس مرزا قادیانی اقراری مجرم ہے۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۴ء نمبر ۱۳ جلد ۲۲ و ۲۴۔ص ۴۔۶)

مرزائیت سے توبہ

(از جناب مولوی قاری خلیل الرحمٰن انبالوی سند یافتہ)

حمد و نعت کے بعد۔تمام اہل اسلام کو بشارت تازہ کہ آج بدھ کے روز مغرب کے وقت بتاریخ ۱۳ ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۱ھ ایک عام مجمع کے سامنے تین آدمی جو مرزائی عقیدہ رکھتے تھے میرے ہاتھ پر توبہ کر کے زمرہ مسلمانان میں شامل اور گروہ مومنین میں داخل ہوئے اور توبہ کے وقت مولوی اکبر حسین صاحب لدھیانوی بھی موجود تھے چنانچہ ان کی شہادت بھی اس پر درج ہے۔مجھے امید کامل ہے کہ اور مرزائی بھی اس اشتہار کو دیکھ کر اپنے باطل عقیدوں سے توبہ کر کے مسلمان بن جائیں گے خداوند کریم ان کو اس کی توفیق عطا فرماوے اور ضد اور تعصب کو ان کے دل سے نکال دے۔آمین خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ پکے باغ کی تینوں مسجدوں میں بلکہ تمام شہر کے رائیوں نے اتفاق کر لیا ہے کہ یہ اور چند مرزائی جب تک توبہ نہ کریں گے ہم ان کو کسی تقریب میں شریک نہ کریں گے ان تینوں آدمیوں کے نام جنہوں نے توبہ کی یہ ہیں

العبد۔اللہ بندہ ولد فاضل۔

العبد۔غلام نبی ولد اللہ بندہ۔

العبد۔جاتی ولد اللہ بندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواہ شد: منشی عبدالغنی، چودھری شہر۔
گواہ شد چودھرہ تھن ٹالیہ ساکن انبالہ شہر

از جانب مولوی اکبر حسین لدھیانوی حنفی نقشبندی:

خدا کا شکر ہے کہ آج بتاریخ ۱۳ ذی الحجہ مطابق ۲۔ مارچ ۱۹۰۴ء کے روبرو ایک مجمع کثیر مومنین کے اپنے عقاید فاسدہ مرزائے قادیانی سے مسمی اللہ بندہ ولد فاضل قوم رائیں بدست حضرت مولانا مولوی حافظ محمد خلیل الرحمٰن امام مسجد پختہ باغ نقشبندی مجددی توکلی ہمراہ اپنے دونوں فرزندوں جانی و غلام نبی کے تائب ہوکر داخل گروہ اسلام ہوا اور عقاید مرزائیوں سے بیزار ہوکر سچے دل سے توبہ کر کے شامل زمرہ مسلماناں ہوا۔

وہ مقر ہے کہ میں آئندہ مرزائیوں کے ساتھ میل جول اللہ کے واسطے ترک کرتا ہوں میں خدا سے توفیق چاہتا ہوں کہ اہل سنہ والجماعت کے زمرہ میں میرا خاتمہ ہو اور جب تک زندہ رہوں دین محمدی پر قائم رہوں۔

خداوندکریم اور مرزائیوں کو بھی یہی توفیق دے کہ وہ بھی تائب ہوکر مسلمانوں میں شامل ہوجائیں۔ آمین ثم آمین

سند کے واسطے ان کے انگوٹھے و مہر بھی لگوادیئے ہیں۔

گواہ شد: نیاز آگیں۔ اکبر حسین غوثی نقش بندی لدھیانوی عفی عنہ

المشتہر: جمعدار و چوہدری رحمت اللہ و دیگر رائیاں انبالہ شہر محلّہ پکہ باغ۔ (ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۴ء نمبر ۱۳ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۶۔۷)

اصلاح تمدن اور قرآن مجید کی تعلیم

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں:

نہ صرف ہمارا شہری صحیفہ عصر جدید بلکہ ہر ایک اسلام اور قرآن اسلام کے سچے فدائی کا اس پر ایمان ہے کہ تمام دینی اور دنیوی امور کی ہدایت و اصلاح بہتری و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاح قرآن مجید ہی کے ذریعہ سے ممکن ہے، ورنہ نہ دین ہے نہ دنیا ہے، ہر طرح خسارہ ہی خسارہ ہے۔

عصر جدید نے لکھا تھا کہ مسلمانوں کی تعلیم اگر سچے طریقے سے ہو، اور اوہام پرستی اور رسم پرستی اور باطل عقاید مزمنہ کی روشنی میں اس کو (قرآن کو) دیکھا جائے تو وہ بھی بجائے ایک حبل متین ہونے کے ایک مجموعہ الفاظ ہو جاتا ہے جس کو ربڑ کی طرح ہر شخص اپنی طرف کھینچ کر اپنے خام اور غلط اور پژمردہ خیال کو تمدن کی تصویر بنالیتا ہے پس قرآن شریف کا مطالعہ عقل وعلم کے نور سے ہونا چاہیے۔

بہت معقول ریمارک ہے مگر الحکم قادیان اس سے انکار کرتا ہے وہ نہیں چاہتا کہ قرآن مجید کا مطالعہ عقل وعلم کے نور سے کیا جائے۔ اس کے نزدیک گویا قرآن مجید خلاف عقل وعلم ہے اور قرآن کو عقل وعلم سے کوئی واسطہ نہیں۔

نعو ذ با للہ من ھذہ السخافة و البلادة و الکفر و الطغیان و البھتا ن و الھذیان

قرآن مجید تو اپنے کو برہان مبین بتائے اور الحکم اس کو خلاف عقل قرار دے الحکم کو یقیناً برہان کے لغوی معنی بھی معلوم نہیں۔ ہم سے سنو:

برہان کے معنی دلیل روشن اور حجت قاطع کے ہیں۔ کیا دلیل روشن اور حجت قاطع خلاف علم وعقل ہوتی ہے۔ دلیل روشن یعنی آفتاب کی طرح روشن جس کا کوئی ذی عقل اور ذی حس اور ذی بصر انکار نہیں کرسکتا حجت قاطع یعنی منکر مستدل کے ہر ایک دعوی اور دلیل کی کاٹنے والی۔ پس ایسی شئے کو وہی لوگ خلاف علم وعقل کہیں گے جو مادر زاد اندھے ہیں اور دنیوی خود غرضی اور طمع نفسی کا جالا ان کی آنکھوں پر آ گیا ہے جو بے عقل سادہ لوحوں کو قرآن سے پھیر کر اپنی بروزیت (استدراج یا تناسخ) پر لا رہے ہیں، اور قرآن کی غلط تاویلیں کر کے مسلمانوں کو گمراہ کررہے ہیں۔

استدراج اور تناسخ تو خلاف عقل نہیں نہ... متبنی بن جانا خلاف عقل ہے، مگر قرآن معاذ اللہ خلاف عقل ہے۔ اندھوں پر فریب کا مسمریزم ڈالا جاتا ہے کہ جو کچھ میں کہوں وہ مانو۔

قرآن بھی میری عقل کا تابع ہے۔ اگر قرآن کو خلاف عقل نہ بتائیں تو لیکچر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پوچ دعوے کیوں کر چل سکیں۔

حج کو جانا خلاف عقل یعنی اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ ہاں قادیان کا طواف اور حج مطابق عقل ہے۔

زکوۃ وغیرہ کا ایک پیسہ کہیں نہ دو، سب قادیان میں جھونک دو تاکہ زعفرانی حلووں اور سقنقوری معجونوں میں کام آئے۔ جائدادیں خریدی جائیں۔ مرزائینوں کے لئے زیور مرصع بجواہر تیار ہوں جو عین عقل ہے۔

مسیح کا زندہ رہنا جو قرآن سے ثابت ہے خلاف عقل ہے مگر اس کا دوبارہ دنیا میں ایک چینی مغل کے قالب میں حلول کر جانا خلاف عقل نہیں ہے۔

حدیثوں میں مہدی اور مسیح کے آنے کی پیشین گوئی مطابق عقل ہے۔ بہت سے دجال (مہدیان کذاب) اب تک آ چکے اور یہ پیش گوئی بڑے دھڑلے کے ساتھ واقع اور پوری ہو چکی مگر دجالوں کا آنا پھر بھی خلاف عقل ہے۔

مرزائی الہام جری اللہ فی حلل الانبیاء یعنی شخص واحد کا لاکھوں انبیاء کے حلوں (قالبوں) میں آنا خلاف عقل نہیں، مگر انبیاء کا معصوم ہونا خصوصاً عیسی کا جن کو قرآن کلمۃ اللہ اور روح اللہ قرار دیتا ہے خلاف عقل ہے۔

اڈیٹر الحکم قادیان اپنی راگ مالا کا تان اس پر توڑتا ہے کہ علم اور عقل کی روشنی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے بغیر حاصل نہیں ہوسکتی۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ قرآن جو اپنے کو نور و کتاب مبین کہتا ہے غلط ہے، وہ تو بالکل تاریک ہے مرزا جی اس پر اپنے علم و عقل کی روشنی ڈالیں تو قرآن نور بن سکتا ہے۔ بس جناب معلوم شد تانت باجی اور راگ بوجھا۔ میرزا جی میراثی طور پر بھی راگ مالا اپنے ساتھ لائے ہیں۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۴ء نمبر ۱۳ جلد ۲۲ و ۲۴۔ ص ۷۔ ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالت پر الزام

الحکم مطبوعہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۴ء میں لکھا ہے کہ جب قادیانی مرزا جی کی طرف سے عدالت میں ڈاکٹری سارٹی فیکیٹ پیش کیا گیا تو عدالت نے حکم دیا کہ ڈاکٹر صاحب شہادت کے لئے پیش ہوں۔اس پر ہر چند عذر کیا گیا کہ پیر مہر علی شاہ صاحب کی علالت کا جب سارٹی فیکیٹ پیش ہوا، تو عدالت نے ان کے ڈاکٹر کو شہادت کے لئے کیوں طلب نہ کیا مگر یہ عذر مسموع نہ ہوا۔

مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں کہ:

ہم کہتے ہیں کہ پیر مہر علی شاہ صاحب گواہ تھے اور مرزا جی ملزم ہیں۔ملزم اور گواہ کی حیثیت میں بڑا فرق ہے۔

دوم، پیر صاحب ممدوح ایک گوشہ نشین درویش ہیں، مہدی بن کر مختلف مذاہب میں فیلنگ پیدا کرنے والے نہیں ہیں۔نہ کسی مذہب کی دل آزاری کرتے ہیں۔ان کے مقابلہ میں مرزا جی کی حالت ظاہر ہے۔پس مرزا جی کی علالت کا اعتبار نہ ہوا اور پیر صاحب کی علالت کا ان کی حیثیت اور چال چلن کے موافق اعتبار ہوا۔

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم اپریل ۱۹۰۴ء نمبر ۱۳ جلد ۲۲ و ۲۴۔ص ۸)

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه
اجمعین و الحمد لله رب العالمین
فقیر بارگاه صمدی ۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ سی وششم (۳۶)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی وششم (۳۶)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۳۲
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

مشمولات کتاب کا تعارف	۴
فتوی در تکفیر منکر عروج جسمی ونزول حضرت عیسیٰؑ	۸
النصر المبین فی ردّ اقوال الجاہلین	۸۸
رقیمۃ الاخلاص	۱۰۱
عبارت منصفانہ بنام محمد احسن امروہی	۱۱۹
نصرۃ الحق فی رد قول الزاھق	۱۲۱
حافظ یعقوب قادیانی کی عبارت منصفانہ	۱۷۱
قاری عبدالرحمٰن پانی پتی کی رائے	۱۷۳
مباحثہ میرٹھ	۱۷۴
خط بابت دعاوی مرزا قادیانی	۱۷۷
رد الشبہات القادیانیہ بالاحادیث والآیات القرآنیۃ	۱۸۱
راست بیانی بر شکست قادیانی	۲۱۷
وسیلۃ المبتلاء لدفع البلاء	۲۹۷
ازالۃ المرزا القادیانی	۳۰۵
البیان فی حقیقت مرزا غلام احمد وسید احمد خان	۳۵۹
قادیانی محاسب اور خداوند مسیح کے شاگردوں کی تعداد	۴۱۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

مشمولات کتاب کا تعارف

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی چھتیسویں جلد پیش خدمت ہے،اس کا آغاز ایک فتوی سے ہوا ہے جو مولانا قاضی عبداللہ مدراسی نے ۱۳۱۱ھ میں دیا اور :

فتوی در تکفیر منکر عروج جسمی ونزول حضرت عیسی ،

کے عنوان سے اسی سال زیور طبع سے آراستہ بھی ہوا تھا۔ یہ قیمتی دستاویز کوئی دوسطری تحریر نہیں تھی بلکہ تقریباً ۸۰ صفحات پر مشتمل مفصل تحریر تھی ۔اس فتوی کو نقل کرتے ہوئے ایک مناسب مقام پر میں نے لدّ نامی قصبے کے بارے میں وکی پیڈیا سے انگریزی اور عربی میں کچھ معلومات باریک خط میں درج کردی ہیں ۔امید ہے کہ قارئین پسند فرمائیں گے۔

اس کے بعد ایک اور کتابچہ شامل اشاعت ہے جو

النصر المبين فی رد اقوال الجا هلين

کے نام سے سامنے آیا تھا۔ یہ کتابچہ دراصل ۱۸۹۵ء میں دہرہ دون میں مولوی محمد احسن امروہی قادیانی اور مولوی احمد علی مدرس مظاہر العلوم سہارن پور (جو بعد ازاں میرٹھ منتقل ہوگئے تھے) کے درمیان جولائی ۱۸۹۵ء میں ہونے والی گفتگو، نیز خط وکتابت اور مباحثہ وغیرہ کی روداد ہے۔

اس کے بعد مولوی خلیل الرحمٰن صاحب بھوپالی کے رقيمة الا خلا ص کا اندراج ہوا ہے۔جس کا شان نزول کچھ یوں ہے کہ مولانا احمد علی سے شکست فاش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے داغ کو دھونے کے لئے مولوی محمد احسن امروہی نے تحریری مکالمہ کے لئے ڈول ڈالا۔ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب نے اس چیلنج کو قبول کر کے تحریری مکالمہ کا آغاز کیا۔ اس تحریری مکالمے کو بتمام وکمال مولوی دوست محمد صاحب نے مرتب کر کے رقیمة الاخلاص کے نام سے ۲۴۔اگست ۱۸۹۵ کو شائع فرمایا۔

مولوی محمد احسن امروہی جب ان تمام کاروائیوں میں رسوا ہوئے تو انہوں نے ایک رسالہ بنام سواء السبیل شائع کیا جس کا مولانا خلیل الرحمٰن نے نصرة الحق فی رد قول الزاهق کے نام سے جواب لکھا جو شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ اور قاری عبدالرحمٰن صاحب پانی پتی کی ایک تحریر بھی نقل ہوئی ہے جو ایک مسئلے پر علمی بحث سے متعلق ہے۔

اس کے بعد شحنہ ہند میرٹھ کے ضمیمہ رد قادیانیت سے اگست ۱۹۰۴ء میں میرٹھ میں ہونے والے ایک مباحثے کو شامل اشاعت کیا گیا ہے۔ اس مباحثے میں مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی، مولانا احمد علی (جن کا اوپر ذکر ہوا ہے) خواجہ غلام الثقلین وکیل، حکیم محمد میاں، اور منشی منور علی مینیجر عصر جدید میرٹھ وغیرہ مسلمانوں کی طرف سے پیش پیش تھے اور قادیانیوں کی طرف سے مولوی محمد احسن امروہی تھے۔ اور اس موقع پر مرزا غلام احمد کو بھی تحریری چیلنج کیا گیا تھا۔

اس کے بعد مولانا عبدالقادر سات گڈھی کی:

ردّ الشّبهات القادیانیّة بالاحادیث و الآیات القرآنیّة

کا اندراج ہوا ہے۔ یہ کتاب ماہ شوال ۱۳۱۳ھ کی تحریر ہے اور تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے لٹریچر سے تعلق رکھتی ہے۔ اس کتاب میں حضرت مولانا محمد بشیر سہسوانی کے الحق الصریح فی اثبات حیاة المسیح سے بہت سی تحریریں باحوالہ نقل کی گئی ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا محمد بشیر کی اس کتاب میں موجود دلائل و براہین کو مسلمانوں میں قبول عام حاصل ہو چکا تھا۔

اس کے بعد مولوی منشی امام الدین گجراتی کا رسالہ درج کیا جارہا ہے جو: راست بیانی بر شکست قادیانی، کے عنوان سے مرزا غلام احمد کی زندگی میں منظر عام پر آیا تھا۔ یہ رسالہ دراصل ان غلط بیانیوں کی تردید میں لکھا گیا تھا جو ۱۹۰۰ء میں پیر مہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی صاحب مباحثہ لاہور کے بعد مرزائیوں کی طرف سے پھیلائی گئی تھیں۔

مولوی امام الدین صاحب گجرات کے ایک سکول میں مدرس تھے اور سرسید احمد خان علی گڈھی کے معتقدین میں شامل تھے۔ان کی کتاب میں آپ کی ایک ملاقات کی تفصیلات درج ہیں جو گوجرانوالہ میں کسی تقریب کے موقع پر محترمہ محمدی بیگم کے شوہر مرزا سلطان محمد صاحب سے ہوئی۔ امید ہے قارئین کے لئے اس ملاقات کی روداد دلچسپی کا باعث ہوگی۔

مرزا غلام احمد کے امام الصلوۃ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کا ایک طویل مضمون ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء کے الحکم میں شائع ہوا تھا۔منشی امام الدین نے اپنے رسالے میں اس مضمون کے بعض حصوں کا جواب لکھا ہے اس لئے موقع کی مناسبت سے میں نے اصل قادیانی مضمون کا کچھ حصہ بھی الحکم کے متعلقہ شمارے سے باریک خط میں نقل کردیا ہے۔

اس کے بعد وسیلۃ المبتلاء لدفع البلاء مصنفہ سید علی الحائری لاہور سے ضروری اور مناسب مواد نقل ہوا ہے۔ یہ کتاب صفر ۱۳۲۰ھ کی ہے۔

اس کے بعد پادری جی ایل ٹھاکرداس کا رسالہ: ازالۃ المرزا القادیانی، درج کیا جارہا ہے۔ یہ رسالہ ۱۹۰۳ء میں پہلی بار امریکن ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوا تھا اور اس میں کشمیر میں قبر عیسی کی بابت مرزا غلام احمد قادیانی کی دریافت کا اور اس پر اس کے اوہام مسیحائی کا خاکہ اڑایا گیا ہے۔توراۃ و انجیل کی جن عبارات کا حوالہ دیا گیا ہے انہیں بائیبل کے انگریزی نسخے سے بھی نقل کردیا گیا ہے۔

اسکے بعد منشی امام الدین صاحب گجراتی کا ایک اور رسالہ نقل کیا گیا ہے جو

البیان فی حقیقت مرزا غلام احمد وسید احمد خان،

کے نام سے ۱۹۰۶ء میں باراول روزگار پریس راولپنڈی سے شائع ہوا تھا۔اس میں منشی امام الدین صاحب نے سرسید احمد خان کو مرزا صاحب کا محسن گردانتے ہوئے مرزا قادیانی پر سرسید احمد کے احسانات گنوانے کے ساتھ سرسید احمد کی خدمات اسلامیہ کا عمدہ تذکرہ کیا ہے۔

آخر میں عیسائی حضرات کا ایک اور رسالہ شامل اشاعت ہے جو ردّ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ اس کا عنوان:

قادیانی محاسب اور خداوند مسیح کے شاگردوں کی تعداد

ہے۔ یہ مضمون شائد ۱۹۰۷ء میں پہلی بار ایک عیسائیوں کے ایک رسالے میں شائع ہوا تھا، اور اس کے مصنف مسٹر اکبر مسیح ہیں جو اس دور میں عیسائی حلقوں میں سلطان القلم کہلاتے تھے۔ اس مضمون میں بھی جہاں توراۃ وانجیل کے حوالے تھے انہیں انگریزی نسخے سے ساتھ نقل کر دیا گیا ہے۔

والسلام۔ فقیر بارگاہ صمدی   محمد بہاءالدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاء الحق و زهق البا طل ان البا طل کا ن زھو قاً

فتوی در تکفیر منکر عروج جسمی

ونزول حضرت عیسیٰؑ

مولانا مولوی قاضی عبداللہ
باہتمام سید محمد محی الدین

درمطبع محمدی متعلقہ مدرسہ محمدی مدراس رائی پیٹھ حلیہ طبع پوشید۔ طبع اول ۱۳۱۱ھ

سوال:

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص یہ اعتقاد کرتا ہے کہ

❁ عیسی علیہ السلام کی وفات ہوکر زمین میں ان کا دفن ہو چکا ہے اور اس جسم سے ان کا آسمان پر جانا ایک لغو خیال ہے (ازالہ اوہام۔ ص ۴۷)

❁ اور کہتا ہے کہ اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کر لیں.. کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گذرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے اور اس کے ہرگز لائق نہیں ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۰)

اور مسیح علیہ السلام کے آسمان سے نزول کرنے کا انکار کرتا ہے اور احادیث صحیحہ میں جو مسیح کا نزول جو وارد ہوا ہے اس کے لئے دعوی کرتا ہے کہ وہ مسیح موعود میں ہی ہوں۔ (ازالہ اوہام)

اور کہتا ہے کہ جنہوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا، وہ خطرہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں اور کئی طرح کے ثواب اور اجر اور ...کے مستحق وہ ٹھہر گئے ہیں۔(ازالہ اوہام۔ص ۱۷۹)

اور نبوت و وحی کا دعوی کرتا ہوئے لکھا ہے کہ مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نہ خدا تعالی ..وحی پانے والا لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوٹ تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔سو یہ نعمت خاص طور پر اس عاجز کو دی گئی ہے (ازالہ اوہام)

اور لکھا ہے مطلق نبوت ختم نہیں ہوئی، نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے، اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رہے گا۔(توضیح مرام ص ۱۸۔۱۹)۔

اور لکھا ہے خاکسار محدث ہے۔

اور لکھا ہے المحدث نبی یعنی محدث نبی ہوتا ہے (توضیح مرام۔ص ۱۸،۱۹)

اور کہتا ہے کہ میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی (ازالہ اوہام۔ص ۵۳۳)

اور آیت و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا دعوی کرتا ہے (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ درحقیقت اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعوی کرتا ہے (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۵)

اور کہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کا سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا۔

بعد میں کہتا ہے کہ:

اس قسم کے کشفوں میں مولف خود صاحب تجربہ ہے (ازالہ اوہام۔ص ۴۷۔۴۸)

اور کہتا ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بیجا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدا تعالی نے اپنے سپرد کیا ہے۔(ازالہ اوہام۔ص ۵۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لکھا ہے کہ:

خدا تعالیٰ نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور پھر مثیل نوح قرار دیا اور پھر مثیل یوسف علیہ السلام قرار دیا۔ اور پھر مثیل حضرت داؤد بیان فرمایا۔ اور پھر مثیل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا۔ اور پھر آخر مثیل ٹھہرانے کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر مثیل سید الانبیاء وامام الاصفیاء حضرت مقدس محمد مصطفیٰ ﷺ قرار دیا (ازالہ اوہام ص۲۵۳)

اور کہتا ہے کہ:

حضرت مسیح علیہ السلام اور آپ (یعنی شخص مذکور) کے دل میں جو قوی محبت ہے اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتوں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جسکا نام روح القدس ہے اور اسکو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتوں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے (توضیح مرام ص۲۲)

اور کہتا ہے کہ:

مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں یعنی ابن اللہ کہہ سکتے ہیں۔ (توضیح مرام۔ص ۲۷)

اور قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ اور تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو کہتا ہے یہ سراسر غلط تفسیر ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۲۹)

اور کہتا ہے کہ:

جبریل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر (یعنی صدر مقام) نہایت روشن نیر سے جدا نہیں ہوتا ہے، بلکہ صرف اوس کی تاثیر نازل ہوتی ہے، اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں (یعنی انبیاء کے دل میں) منقوش ہو جاتی ہے (توضیح مرام ص ۶۸۔۷۰۔۸۵)

اور کہتا ہے:

لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ مراد ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رنگ ہے، اور وہ نبی یا اوس کے قائم مقام مجدد کے گذر جانے سے ایک ہزار مہینے بعد آتا ہے (فتح اسلام۔ص ۵۴)

اور کہتا ہے کہ:

آخری زمانہ میں دجال کا آنا سراسر غلط ہے (ازالہ اوہام۔ص ۲۳۷)

اور انبیاء کے معجزوں کا انکار کرتا ہے۔ان کو مسمریزی طریق سے بطور لہو و لعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعویٰ کرتا ہے (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۵)

عیسی علیہ السلام کے معجزات جو قرآن شریف میں واقع ہیں یعنی مٹی سے پرندہ بنا کے اس میں دم پھونکنا اور اندھے اور کوڑھی کو چنگا کرنا، اور مردہ کو زندہ، ان سب کا انکار کرتا ہے اور وے سب مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۵)

اور لکھا ہے:

اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم تر نہ رہتا (ازالہ اوہام)

اور کہتا ہے کہ:

یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اوران میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۲۲)

اور عیسی علیہ السلام کا باپ یوسف نجار ہونے کا قائل ہے (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۳)

اور عیسی علیہ السلام کا خنزیر کو قتل کرنا جو احادیث صحیحہ میں وارد ہوا ہے اس کے حقیقی معنی خنزیر کا شکار کھیلتے پھریں گے کر کر زعم کر کے اس پر تمسخر و استہزاء کرتا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۱)

اور ازواج مطہرات میں کون سی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا جو آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی فرمائی تھی اس کے بارہ میں کہتا ہے کہ اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہیں تھی (ازالہ اوہام۔ص ۲۳۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہتا ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔

اور کہتا ہے کہ امور غیبیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۷)

اور کہتا ہے جب کہ پیش گوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے غلطی کا امکان ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے (ازالہ اوہام ص ۱۴۱)

اور شیطانی دخل انبیاء اور رسولوں کی وحی میں بھی ہو جانے کا دعوی کر کے اس کی سند میں موجودہ توریت سے جھوٹا یہ قصہ لکھا ہے کہ ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارہ میں پیش گوئی کی، اور وہ جھوٹے نکلے۔ اور اس کی توجیہہ اپنے طرف سے یہ بیان کرتا ہے کہ دراصل وہ الہام ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا، نوری فرشتہ کے طرف سے نہیں تھا۔ اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر یہ ربانی سمجھ لیا تھا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۲۹)

اور کہتا ہے کہ یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ

انا انزلناہ قریباً من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل و کان وعد اللہ مفعولاً۔

اس کے بعد لکھا ہے کہ پھر اس کے بعد الہام کیا گیا کہ ان علماء نے میرے گھر کو بدل ڈالا۔ اس کے بعد لکھتا ہے کہ کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ

انا انزلناہ قریباً من القادیان

تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔ تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شاید قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف میں درج ہے۔(ازالہ اوہام۔ص ۷۷)

الغرض اس کے ایسے اقوال بہت ہیں بخوف تطویل نہیں لکھے گئے۔
پس ایسے شخص کا اور اس کے تابعداروں کا، اور اس کے اقوال کی تصدیق کرنے والوں کا کیا حکم ہے۔ بینوا تو جروا۔

السائل: سید محمد محی الدین

الجواب:

حامداً للہ وحدہ

و مصلیاً و مسلما علی رسولہ سیدنا محمد الذی لا نبی بعدہ

ایسا اعتقادی شخص شرط ثبوت عقل و عدم جنون، بے شک کافر و مرتد و زندیق ہے، اور جس نے اس کی تابعداری یا تصدیق کی، وہ بھی مرتد ہے۔ کیونکہ عیسی علیہ السلام کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا، اور وہاں زندہ رہنا، پھر اخیر زمانہ میں اتر آنا، اور امام مہدی کے ساتھ ملنا، اور دجال نکل کے جو الوہیت کا دعوی کرے گا اس کو قتل کرنا، ان امور سے ہیں جن پر ایمان لانا واجب اور اس میں شک کرنا کفر و ارتداد ہے۔ اور یہی عقیدہ اہل سنت ہے۔ اس میں کسی ایک اہل سنت کو خلاف نہیں۔ پھر عیسی علیہ السلام مر گئے، اور ان کا جسم شریف زمین پر رہ گیا، اور فقط ان کی روح آسمان پر گئی کر کے زعم کرنا نصاری کا عقیدہ ہے۔ اللہ تعالی قرآن شریف میں جو فرمایا:

بل رفعه الله اليه

اور فرمایا:

و رافعك اليّ

سو وہ نص قطعی ہے عیسی علیہ السلام اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے میں۔

اور جو فرمایا:

و ان من اهل الكتاب الّا ليومننّ به قبل موته

اور فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و انّہ لعلم للسّا عة

اس میں دلیل ظاہر ہے ان کے نزول پر۔

اور اس مضمون کی بہت سی احادیث صحیحہ بھی آئی ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہیں۔ ہم بخوف تطویل چند احادیث لکھتے ہیں اللہ تعالی کی طرف سے جس کے ن نصیب میں ہدایت ہے اس کو کافی ہیں۔

امام المحد ثین محمد بن اسماعیل البخاری نے اپنی صحیح کے باب نزول عیسی بن مریم میں حضرت ابی ہریرۃؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینز ل فیکم ابن مر یم حکماً عد لاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنز یر و یضع الجز یة و یفیض الما ل حتی لا یقبلہ ا حد حتی تکو ن السجدة الواحدة خیراً من الد نیا و ما فیھا ثم یقول ابو ھر یرہ و اقرؤا ان شئتم و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن بہ قبل مو تہ و یو م القیا مة یکو ن علیھم شھیداً ۔

(یعنی قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے، البتہ عنقریب مریم کا بیٹا حاکم عادل ہو کے تم میں اترے گا۔ سو صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا، اور جزیہ اٹھاوے گا، اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا، یہاں تک کہ ایک سجدہ کرنا دنیا اور جو کچھ اس میں ہے ملنے سے بہتر ہوگا۔ بعد ابو ہریرہؓ نے کہا اگر تم چاہو تو اس آیت کو پڑھو و ان من اھل الکتا ب ا لا لیؤ مننّ بہ قبل مو تہ و یو م القیا مة یکو ن علیھم شھیداً)

اس حدیث کو امام مسلم نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ اور امام نووی ؒ نے بھی شرح السنہ میں اس حدیث کو روایت کر کے کہا ہے:

ھذا حد یث متّفق علی صحتہ ۔

حاصل اس حدیث کا یہ ہے کہ آیت مذکورہ میں قبل مو تہ کے ضمیر کا مرجع حضرت عیسیٰؑ ہیں۔ یعنی اہل کتاب کا کوئی شخص نہیں مگر ایمان حضرت عیسی پر لائے گا حضرت عیسیٰؑ کے مرنے سے پہلے۔

یعنی حضرت عیسیٰؑ اخیر زمانے میں جب آسمان سے اتریں گے، تو اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب سے کوئی شخص باقی نہ رہے گا مگر حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لائے گا۔

اور وان من اھل الکتاب کا لفظ اگرچہ عموم پر دلالت کرتا ہے لیکن اس عموم سے وہی اہل کتاب مراد ہیں جو حضرت عیسی علیہ السلام کو دیکھیں گے اور ان کے زمانے کو پاویں گے۔

اس آیت میں دوسری توجیہہ بھی آئی ہے لیکن مفسروں کی ایک جماعت نے اسی کو جو حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہوئی ہے اختیار کیا ہے۔ اور امام ابوجعفر طبریؒ نے اسی قول کو ترجیح دی اور یہی قول حضرت قتادہ اور حضرت حسن بصری اور حضرت عطاء وغیرہ کا بھی ہے۔ حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے بھی ایک روایت ہے جو اسی کی تائید کرتی ہے چنانچہ عنقریب مذکور ہوگی۔

۲۔ اور امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ، حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کئے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و اما مکم منکم

(یعنی تم کیسے ہوگے جب کہ مریم کا بیٹا تم میں اترے گا اور تمہارا امام تمہارے میں کا ہی ہوگا)۔

اس حدیث کو امام احمدؒ اور بیہقی کتاب الاسماء و الصفات میں روایت کئے ہیں۔ اور امام بغویؒ نے بھی شرح السنہ میں روایت کی اور کہا:

ھذا حدیث متفق علی صحته۔

علماء کہتے ہیں کہ اس حدیث میں جو آیا ہے و اما مکم منکم یعنی تمہارا امام تمہارے میں کا ہی ہوگا، سو اس سے مراد حضرت امام مہدی ہیں کہ حضرت عیسی بن مریم آسمان سے اترے بعد صبح کی نماز کو ان کے پیچھے اقتداء کریں گے۔ چنانچہ ان مضمون کی احادیث بھی آئی ہیں اور حضرت عیسی علیہ السلام نبی ہو کے حضرت امام مہدی کی اقتداء کرنا بعید نہیں کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ نے بھی حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پیچھے اقتداء فرمایا ہے۔ اور بعضے کہتے ہیں کہ اما مکم منکم سے یہاں حضرت عیسی علیہ السلام مراد ہیں۔ یعنی وہ حاکم ہو کے اتریں گے۔ سو قرآن اور سنت مصطفوی ﷺ پر حکم کریں گے۔

۳۔ اور امام مسلم نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا تز ا ل طا ئفة من امتی یقا تلو ن علی الحق ظا ھر ین الی یوم القیا مة قا ل فینز ل عیسی بن مر یم فیقو ل امیر ھم تعال صلّ بنا فیقو ل لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة الله ھذه ا لا مة (یعنی قیامت تک میری امت سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر لڑائی کرتی غالب رہے گی۔ پھر عیسی بن مریم اتریں گے۔ سو مومنوں کا امیر کہے گا آپ آیئے اور ہمارے ساتھ نماز پڑھایئے۔ حضرت عیسی کہیں گے ایسا نہیں، تمہارے میں کا بعض تمہارے بعض پر امیر ہے۔ اللہ تعالی کی طرف سے اس امت کے لئے یہ مکرمت ہے)۔

۴۔ اور امام مسلم نے حضرت نواسؓ بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے:

قال ذکر رسول اللّه ﷺ الدجّال..... فقال ان یخرج و انا فیکم فانا حجیجه دونکم، و ان یخر ج، ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسه، و اللّه !خلیفتی علی کل مسلم، انه شابّ قطط عینه طا فئة، کانّی اشبّهه بعبد العزی بن قطن، فمن ادرکه منکم فلیقرأ علیه فواتح سورة الکهف، انه خا ر ج خلّة بین الشا م و العراق، فعا ث یمیناً و عا ث شما لاً، یا عبا د الله ! فا ثبتوا۔

قلنا یا رسو ل الله ! وما لبثه فی الارض۔ قال: اربعون یوماً، یوم کسنةٍ ، و یوم کشھرٍ، و یوم کجمعةٍ، و سائرا یّامه کایّامکم۔ قلنا: یارسول اللّه فذلك الیوم الّذی کسنةٍ أتکفینا فیه صلوة یوم؟ قال: لا، اقدروا له قدره۔

قلنا: یا رسول اللّه! وما اسراعه فی الارض؟ قال:کالغیث استدبرته الرّیح، فیأتی علی القوم فیدعوھم، فیؤمنون به و یستجیبون له، فیأمر السّماء فتمطر و ا لا ر ض فتنبت ، فتروح علیھم سارحتھم، اطول ما کانت ذرّی واسبغه ضروعاّ، و امدّه خواصر، ثمّ یأتی القوم، فیدعوھم فیردّون علیه قوله، فینصرف عنھم، فیصبحون ممحلین، لیس بایدیھم شیء من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اموا لهم و يمرّ بالخرِبة فيقول لها: اخرجى كنوزك، فتتبعه كنوزها كيعاسيب النّحل، ثم يد عوا رجلاّ ممتلئاّ شباباً، فيضربه بالسيف فيقطعه جزِلتين رمية الغرض،ثم يدعوه فيقبل و يتهلّل وجهه، ويضحك، فبينما هوكذ لك اذ بعث اللّه المسيح بن مريم فينزل عند المنارة البيضاء شرقىّ دمشق بين مهرودتين، واضعاً كفيه على اجنحة ملكين، اذا طأطأ رأسه قطر، واذا رفعه تهدرمنه جمان كاللّؤلؤ، فلا يحلّ لكافر يجد ريح نفسه الّامات، و نفسه ينتهى حيث ينتهى طرفه، فيطلبه حتى يدركه بباب لدّ ، فيقتله ، ثم يأتى عيسى (ابن مر يم) قوم قد عصمهم الله منه ، فيمسح عن وجوههم و يحدّثهم بدر جا تهم فى الجنّة، فينما هو كذلك اذ اوحى اللّه الى عيسى ، عليه السلام ، انّى قد ا خر جت عباداً لى، لا يدانِ لاحدٍ بقتالهم، فحرّز عبادى الى الطّور، و يبعث اللّه يأجوج و مأجوج ، و هم من كلّ حد بٍ ينسلون ، فيمرّ اوا ئلهم على بحيرة طبريّة ، فيشربون ما فيها،و يمرّ آ خر هم فيقو لو ن : لقد كا ن بهذه ، مرّةً، ما ء، و يحصر نبى اللّه عيسى و اصحابه، حتى يكو ن رأس الثور لاحدهم خيراً مّن مأة دينار لاحدكم اليوم ، فيرغب نبىّ اللّه عيسى و اصحابه ، فيرسل (اللّه) عليهم النّغف فى رقابهم، فيصبحو ن فرسى كموت نفس وا حدةٍ ، ثم يهبط نبىّ اللّه عيسى عليه السلا م و اصحابه الى الارض، فلا يجدون فى الارض موضع شبرٍ الّا قد ملأه زهمهم و نتنهم ، فير غب نبىّ اللّه عيسى ، عليه السلا م ، و اصحابه الى اللّه ، فير سل اللّه طيراً كاعناق البختِ، فتحلمهم فتطرحهم حيث شاء اللّه، ثم ير سل اللّه مطراً لا يكنّ منه بيت مدرٍو لا وبرٍ، فيغسل الارض حتّى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يتركها كالزّلفة، ثم يقال للارض: أنبتنى ثمرتكِ، و ردّى بركتكِ، فيومئذٍ تأكل العصابة من الرّمّانة، و يستظلّون بقحفها، و يبارك فى الرّسل، حتّى انّ اللّقحة من الابلِ لتكفى الفئام من النّاس، و اللّقحة من البقر لتكفى القبيلة من النّاس ، و اللّقحة من الغنم لتكفى الفخذ من النّاس، فبينما هم كذلك اذ بعث اللّه ريحاً طيّبةً ، فتأخذهم تحت ابا طهم، فتقبض روح كلّ مؤمنٍ و كلّ مسلمٍ، و يبقى شرار النّاس، يتهارجون فيها تهار ج الحمر، فعليهم تقوم الساعة ۔

(ایک دن صبح کو نبیﷺ نے دجال کا حال ذکر کیا۔ پھر اس میں اتارا اور چڑھایا (اتارا اور چڑھایا: اس سے کیا مراد ہے ۔اس میں دو قول ہیں ۔ پہلا قول اتارا یعنی اس کی بہت حقارت بیان کی ۔اور چڑھایا یعنی اس کا فتنہ نہایت عظیم ہوگا، کر کے فرمایا۔ دوسرا قول ۔اتارا یعنی اپنی آواز کو پست فرمایا اور چڑھایا یعنی نبیﷺ نے آواز کو بلند فرمایا یعنی اس کا بہت سا احوال بیان فرما کے تعب سے آرام لینے آواز کو پست فرمایا بعد لوگوں کو سنانے پھر آواز کو بلند فرمایا) یہاں تک کہ ہم گمان کیئے کہ وہ خرمے کے درختوں کے کسی بن میں ہے پھر ہم جب دو پہر کے بعد نبیﷺ کے پاس گئے تو ہمارے میں اس کو پایا یعنی اس کا احوال سننے سے ہم پر جو خوف و دہشت ہوئی تھی اس کو سمجھ کے فرمایا تمہارا کیا حال ہے۔ہم کہے یا رسول اللہﷺ آپ نے صبح کو دجال کا ذکر فرمایا۔سو اس میں اتارا اور چڑھایا۔ یہاں تک کہ وہ خرمے کے درختوں کے کسی بن میں ہے کر کے ہم کو گمان ہوا ۔ رسول اللہﷺ نے فرمایا تمہارے لئے ؟ دجال کے... کا خوف مجھ کو زیادہ ہے۔ اگر دجال نکلے اور میں تمہارے میں ہوں تو اس کا حجیج میں ہوں۔تم نہیں ۔یعنی دلیل دینے والا اور اس کو جھٹلانے والا میں ہوں ۔تم اس کو جھٹلانے کی احتیاج نہیں ۔اگر وہ نکلے اور میں تمہارے میں نہ رہوں تو ہر شخص اپنے نفس کا آپ حجیج ہے تم پر اور ہر مسلمان پر اللہ تعالی میرا خلیفہ ہے ۔یعنی تمہارا نگہبان اللہ ہے۔ مقرر دجال جوان ہے، اس کے بال بہت اکڑے ہوئے ہیں ۔اس کی آنکھ طافیہ ہے۔ یعنی نکل آئی ہے۔ اس کو میں عبد العزی بن قطن سے تشبیہ دیتا ہوں۔ یعنی دجال عبد العزی سے مشابہ ہے۔ تمہارے سے جو کوئی اس کو پائے گا، تو سورہ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے ۔وہ شام وعراق کے درمیان کی راہ سے نکلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا سو داہنے طرف اور بائیں طرف فساد کرے گا۔ اے اللہ کے بندوں تم ثابت رہو۔ ہم کہے یا رسول اللہ وہ دجال زمین پر کتنے دن رہے گا۔ حضرت ﷺ نے فرمایا۔ چالیس دن۔ اس کا ایک دن ایک برس کے مانند ہے، اور ایک دن ایک مہینے کے مانند، اور ایک دن ایک جمعہ کے مانند، یعنی ایک ہفتے کے ہے۔ اور باقی کے دن تمہارے دنوں کے مانند ہیں۔ ہم کہے یا رسول اللہ ﷺ وہ دن جو ایک برس کے اتنا ہوگا اس میں ایک دن کی نماز پڑھنا ہم کو کفایت کرے گا یا نہ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفایت نہ کرے گا۔ اندازہ کرو نماز کے واسطے ایک دن کا اندازہ۔ ہم کہے یا رسول اللہ ﷺ اس کی جلدی زمین پر کیسی ہے۔ حضرت ﷺ نے فرمایا غیث کے مانند ہے۔ یعنی مینہ کے مانند یا ابر کے مانند ہے کہ جس کے پیچھے ہوا ہے۔ سو ایک قوم کے پاس آئے گا اور ان کو اپنی طرف دعوت کرے گا۔ پھر وے اس پر ایمان لائیں گے اور اس کی دعوت قبول کریں گے تو آسمان کو حکم کرے گا سو مینہ برسے گا، اور زمین کو حکم کرے گا، سو اگے گی۔ پھر ان قوم کے جانور جو صبح کو چرنے گئے تھے سو شام کو آئیں گے سو ان کے کوہان بہت بلند رہیں گے، یعنی ان کے مواشی نہایت فربہ رہیں گے اور ان کے کاس بہت بھرے ہوئے رہیں گے، ان کے پٹھے بہت ہی دراز رہیں گے۔ پھر دجال دوسری قوم کے پاس آ کے ان کو دعوت کرے گا۔ وے اس کی دعوت کو ردّ کریں گے تو ان کے پاس سے چلا جائے گا۔ صبح کو دیکھے تو یہ لوگ قحط زدہ ہوں گے۔ ان کے ہاتھ میں ان کا کچھ مال باقی نہ رہے گا۔ دجال ویرانے پر گذرے گا اور اس کو کہے گا تیرے خزانہ کو نکال۔ تو اس ویرانے کے خزانے اس کے پیچھے چلیں گے جیسے شہد کی مکھیوں کی ٹکڑی ہے۔ بعد دجال ایک شخص کو جو بھری جوانی میں ہے بلائے گا، اور اس کو تلوار سے مار کے دو ٹکڑے کر کے تیر کے نشانے کے مقدار موافق سے ڈالے گا۔ پھر اس جوان کو پکارے گا تو زندہ ہو کے آئے گا۔ اس کا منہ چمکتا ہوا اور وہ ہنستا ہوا۔ دجال اس ہی میں تھا کہ یکایک اللہ تعالیٰ مسیح ابن مریم کو بھیجے گا۔ سو سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں ہے، اتریں گے دو مہرودے پہنے ہوئے (مہرود، دال مہملہ اور ذال معجمہ سے، اس کپڑے کو کہتے ہیں جس کو ورس کے رنگ میں...زعفران کے رنگ میں رنگتے ہیں) اور اپنے ہاتھوں کے پنچے دو فرشتوں کے بازوؤں پر دھرے ہوئے، اپنے سر کو جھکائے تو سر سے پسینہ ٹپکے گا، اور جب سر کو اٹھائے تو عرق کے قطرے موتی کے دانوں کے مانند سر پر سے اتریں گے۔ پس ممکن نہیں کسی کافر کو کہ اس کی سانس کی بھانپ لگے مگر یہ کہ مر جائے گا۔ ان کی نگاہ جہاں تک جاتی ہے ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دم اتنی دور جائے گا۔ پھرعیسی علیہ السلام دجال کوطلب کریں گے۔ یہاں تک کہ لد (لد لام کی ضم اور دال کی تشدید سے۔ وہ شام میں ایک جگہ کا نام ہے(آج کے اسرائیل میں۔ بہاء) کے دروازہ کے پاس اس کو پاکراس کوقتل کریں گے۔ بعد عیسی کے پاس ایک قوم آئے گی کہ جن کواللہ تعالی نے دجال سے نگاہ رکھا تھا۔سوان کے منہ پوچھینگے اوران کوان کے مرتبوں سے جو بہشت میں ہیں خبر دیں گے۔ایسے میں اللہ تعالی ع حضرت یسی کی طرف وحی بھیجے گا کہ مقرر میں اپنے کئی بندوں کونکالا ہوں کہ کسی کوان سے جنگ کرنے کی طاقت نہیں۔ میرے بندوں کو یعنی مومنوں کومحافظت کرنے کے لئے کوہ طور پر جا۔ پھراللہ تعالی یاجوج ماجوج کونکالے گا۔ پھروے ہر بلند وسخت زمین سے شتاب آویں گے اوران میں پیش روان طبریہ کے بحیرے پر یعنی تالاب پرگذریں گے۔سواس کا پانی سب پیویں گے۔ان میں کے پیچھے آنے والے اس پر جب گذریں گے کہیں گے اس بحیرے میں کسی وقت پانی تھا۔ نبی اللہ عیسی علیہ السلام اوران کے اصحاب محصور رہیں گے۔ یہاں تک کہ آج تم میں سے کسی ایک کے پاس سو دینار ہونے سے ان میں سے کسی ایک کے پاس بیل کا سر ہونا بہتر ہوگا۔ پھرعیسی علیہ السلام اوران کے اصحاب۔اللہ کے پاس یاجوج ماجوج ہلاک ہونے کے لئے دعا کریں گے۔تب اللہ تعالی ان کی گردنوں میں نغف یعنی کیڑوں کو بھیجے گا۔سوسب یک بارگی مرجاویں گے۔ بعد نبی اللہ عیسی اوران کی اصحاب زمین پراتریں گے، وہ زمین پر بالشت بھر کی جگہ نہ رہے گی مگران کی چربی اور بدبوہی سے بھری جائے گی۔ پھر نبی اللہ عیسی اوران کے اصحاب اللہ کے پاس التجا کریں گے تب اللہ تعالی بختی اونٹوں کی گردنوں کی مانند پرندوں کو بھیجے گا سوان کے لاشوں کواٹھاکے اللہ تعالی جہاں چاہا وہاں ڈالیں گے۔ پھراللہ تعالی مینہ برسائے گا کہ جس مینہ کومٹی کے گھر اور بال کے گھر مانع نہ ہوں گے اورساری زمین کوایسا دھوئے گا کہ آئینے کی مانند مصفا ہوگی۔ پھرزمین کوکہا جائے گا تیرے پھلوں کو اگا اوراپنی برکت کو پھرلے آ۔تب ایک انار ایک عصابہ یعنی جماعت کھائے گی اوراس کے چھلکوں سے سایہ بنادیں گے اور دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ اونٹ کے ایک لقحہ (لقحہ اس جانور کوکہتے ہیں کہ جن کوتھوڑے دن ہوئے ہوں) کا دودھ ایک جماعت کوکفایت کرے گا اور گائے کے ایک لقحے کا دودھ ایک قبیلے کے لوگوں کو کافی ہوگا، اوربکری کے ایک لقحے کا دودھ لوگوں کی ایک فخذ (فخذ یعنی قرابتی لوگوں کی جماعت) کوکفایت کرے گا۔لوگ اسی حال میں رہیں گے کہ اللہ تعالی ایک ہوا خوشبو بھیجے گا، جب ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بغلوں کے نیچے لگے گی تو ہر مومن اور مسلم کی روح کو قبض کرے گی۔ اور بدلوگ باقی رہیں گے گدھے جیسے مختلط (یعنی لوگ علانیہ جماع کریں گے جیسے گدھے کرتے ہیں اور ان کو کسی بات کا لحاظ نہ رہے گا) ہوتے ہیں ویسے اختلاط کریں گے انہیں پر قیامت قائم ہوگی)۔

اس حدیث کو امام احمد اور ترمذی اور ابن ماجہ بھی روایت کئے ہیں۔

۵۔ اور امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت حذیفہ بن اسید الغفاریؓ سے روایت کی ہے:

قا ل اطلع النبی ﷺ علینا و نحن نتذا کر فقا ل ما تذ کرون قا لوا نذ کر السا عة۔ قا ل انها لن تقو م حتی تروا قبلها عشر آیا ت فذ کر الد خا ن و الد جال و الدا بة و طلوع الشمس من مغر بها و نزو ل عیسی بن مر یم و یا جو ج و ما جو ج۔ الحد یث

(یعنی نبی ﷺ ہم پاس تشریف لائے اور ہم کچھ تذکرہ کررہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا تم کیا تذکرہ کرتے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا ہم قیامت کا ذکر کرتے تھے۔ فرمایا قیامت نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس کے آگے دس نشانیاں دیکھیں۔ پھر بیان فرمایا دخان اور دجال اور دابہ اور طلوع آفتاب کا اس کے مغرب سے اور نزول عیسی بن مریم کا اور یاجوج ماجوج۔ الحدیث)

۶۔ ابن ماجہ نے اپنی سنن میں ابی امامۃ الباہلیؓ سے روایت کی ہے:

قا ل خطبنا رسو ل الله ﷺ و کا ن اکثر خطبته حد یثاً حدثنا ہ عن الد جال و حذر ناہ فکا ن من قو له ان قا ل انّه لم تکن فی ا لا ر ض منذ ذرء الله ذریة آ د م اعظم من فتنة الد جا ل و ان الله عز و جل لم یبعث نبیاً ا لا حذّر امته الدّجال و انا آ خر ا لا نبیاء و انتم آ خر الا مم و هو خا ر ج فیکم لا محا لة و ان یخر ج و انا بین ظهرا نیکم فا نا حجیج لکل مسلم و ان یخر ج من بعدی فکل امرء حجیج نفسه و الله خلیفتی علی کل مسلم و انه یخر ج من خلةٍ بین الشا م و العراق فیعیث یمیناً و یعیث شما لاً عبا د الله ایها الناس فاثبتوا فا نی سا صفه لکم صفة لم یصفها ایا ہ نبی قبلی انه یبد أ فیقول انا نبی و لا نبی بعدی ثم یثنی فیقو ل انا ر بکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و لا ترو ن ر بکم حتی تمو توا و انه اعور و ان ر بکم لیس
باعور و انه مکتو ب بین عینیه کا فر یقرؤه کل مو من کا تب
و غیر کا تب و ان من فتنته ان معه جنة و نا راً فنا ره جنة و
جنته نا ر فمن ابتلی بنا ر ه فلیستغث با لله و الیقرأ فوا تح
الکهف فتکو ن علیه بر دا و سلا ماً کما کا نت النار علی
ابراهیم و ان من فتنته ان یقو ل لا عرا بی ار ا یت ان بعثت
لك ابا ك و امك اتشهد انی ر بك فیقو ل نعم فیتمثل له
شیطانان فی صورة ابیه و امه فیقو لا ن یا بنی اتبعه فا نه
ربك و ان   من فتنته ان یسلط علی نفس وا حدة فیقتلها
ینشرها بالمنشا ر حتی یلقی شقتین ثم یقو ل انظروا الی
عبدی هذا فا نی ابعثه ا لآ ن ثم یز عم ان له ر با غیری فیبعثه
الله فیقو ل له الخبیث من ر بك ؟ فیقو ل ر بی الله و انت
عدو الله انت الد جا ل و الله ما کننت بعد اشد بصیرة بك
منی الیو م و انّ من فتنته ان یا مر السما ء ان تمطر فتمطر و
یا مر ا لا ر ض ان تنبت فتنبت و ان من فتنته ان یمرّ با لحی
فیکذ بو نه فلا تبقی لهم سا ئمة ا لا هلکت و ان من فتنته ان
یمر با لحی فیصدقونه فیا مر السما ء ان تمطر فتمطر و
بالارض ان تنبت فتنبت حتی ترو ح موا شیهم من یو مهم
ذاك اسمن ما کا نت و اعظمه و امده خوا صر و ادره ضرو عا
و ان لا یبقی شیء من ا لا ر ض ا لا و طئه و ظهر علیه ا لا مکه
و المد ینة فا نه لا یا تیهما من نقب من نقا بهما ا لا لقیته
الملا ئکة با لسیو ف صلتة حتی ینز ل عند الظر یب الا حمر
عند منقطع السبخة و تر جف المد ینة با هلها ثلا ث ر جفا ت
فلا یبقی منا فق و لا منا فقة ا لا خر ج الیه فتنفی الخبث منها
کما ینفی الکیر خبث الحد ید و ید عی ذ لك الیو م یو م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخلاص فقالت ام شريك بنت ابی العكر يا رسول الله ﷺ فاين العرب يومئذ قال هم يومئذ قليل و جلهم ببيت المقدس امامهم رجل صالح
فبينما امامهم قد تقدم يصلّی بهم الصبح اذا نزل عيسى ابن مريم الصبح فرجع ذلك الامام ينكص يمشی القهقرا ليتقدم عيسى يصلّی بالنّاس فيضع عيسى يده بين كتفيه ثمّ يقول له تقدم فصلّ فانها لك اقيمت فيصلی بهم امامهم۔ فاذا انصرفوا قال عيسى افتحوا الباب ففتح و وراء الدجال معه سبعون الف يهودی كلّهم ذو سيف محلی و ساج فاذا نظر اليه الدجال ذاب كما يذوب الملح فی الماء و ينطلق هارباً فيقول عيسى ان لی فيك ضربة لن تسبقنی بها فيدركه عند باب اللد الشرقی فيقتله فيهزم الله اليهود و لا يبقی شیء مما خلق الله عز و جل يتوارى به يهودی الا انطق الله ذلك الشیء لا حجر و لا شجر و لا حائط و لا دابة الا الغرقد فانها من شجرهم لا تنطق الا قال يا عبد الله المسلم هذا يهودی فتعال اقتله۔ الحديث۔

(یعنی ایک بار رسول اللہ ﷺ نے خطبہ پڑھا سو اس میں اکثر باتیں دجال کے فرمایا اور ہم کو اس سے ڈرایا از جملہ سخنان یہ فرمایا کہ اللہ تعالی آدم کی اولاد کو جب سے پیدا کیا ہے تب سے دجال کے فتنہ سے بڑا کوئی فتنہ زمین پر نہیں ہوا اور اللہ تعالی کسی نبی کو نہیں بھیجا مگر اس نبی نے دجال سے ڈرایا میں نبیوں کا آخر ہوں اور تم خیر امت ہو۔ دجال ناگزیر تمہارے میں ہی نکلے گا پھر اگر وہ نکلے اور میں تمہارے میں موجود رہوں تو میں ہر مسلمان کی طرف سے حجیج ہوں یعنی دلیل گو ہوں اگر میرے بعد نکلا تو ہر آدمی اپنی دلیل آپ ہی کہے گا اور اللہ تعالی ہر مسلمان پر میرا خلیفہ ہوگا اور وہ دجال ایک خلہ؟ سے یعنی راہ سے جو شام و عراق کے درمیان ہے نکلے گا پھر داہنے اور بائیں طرف فساد کرتا پھرے گا اے اللہ کے بندو تم ثابت قدم رہو دجال کی صفت میں تم کو ایسی بیان کرتا ہوں کہ کوئی نبی میرے آگے اسکو بیان نہیں کیا۔ ابتداء میں تو دجال کہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا میں نبی ہوں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ۔ بعد کہے گا میں تمہارا رب ہوں۔ حال تو یہ ہے تم اپنے پروردگار کو مرے تک نہیں دیکھیں گے اور وہ دجال کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہیں اور اس کے دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہے ۔ جو مومن ہے اس کو پڑھے گا خواہ لکھنا پڑھنا جانے یا نجانے ۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اس کے ساتھ بہشت اور دوزخ رہیں گے اس کی دوزخ بہشت ہے اور بہشت ہے سو دوزخ ہے ۔ اس کی دوزخ کی بلا میں کوئی تمہارے میں کا پڑا تو اللہ تعالی سے مدد مانگے اور سورہ کہف کے شروع کی آیتیں پڑھے تو وہ دوزخ اس پر ٹھنڈک اور سلامتی بن جائے گی جیسے ابراہیم پر ہوئی تھی ۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ اعرابی کو بولے گا اگر ماں باپ کو اگر میں زندہ کر دوں تو آیا میں تیرا رب ہوں کر کے اقرار کرے گا وہ بولے گا بہتر پھر دو شیطان ان کی ماں اور باپ کی صورتوں سے آئیں گے، اور کہیں گے بیٹا تو اس کا تابعدار ہو کیونکہ وہ تیرا رب ہے ۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص پر مسلط ہو کر اس کو آرے سے کاٹ کے دو پھانک کرے گا بعد لوگ کو کہے گا دیکھو میرے اس بندے کو اب میں جلاتا ہوں وہ زندہ ہو کے بولے گا میرا رب تو نہیں دوسرا کوئی ہے پھر اس کو زندہ کر کے وہ خبیث کہے گا تیرا رب کون ہے وہ شخص بولے گا میرا رب اللہ ہے اور تو اللہ کا دشمن دجال ہے ۔ تیرے حال سے واللہ مجھ کو آگے سے زیادہ اب یقین حاصل ہوا ہے ۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ آسمان کو حکم کیا تو مینہ برسائے گا زمین کو حکم کیتا تو اگائے گی اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گذرا اور وے لوگ اس کی تکذیب کئے تو ان کے جانور جتنے ہیں سب مر جائیں گے ۔ اس کے فتنوں سے یہ بھی ہے کہ کسی قبیلے پر گذرا، اور وہ لوگ اس پر ایمان لائے تو مینہ کو حکم کرے گا کہ ان پر برسے تو مینہ برسے گا زمین کو حکم کرے گا اگا وے تو اگائے گی ۔ پھر اس ہی دن ان کے جانور نہایت فربہ اور پرشکم اور کاس دودھ سے بھرے ہو جائیں گے اور تھوڑی سی زمین خالی رہے گی جو اس کے پامال نہ ہو مگر مکے اور مدینے میں نہ آئے گا ان کے راہوں پر فرشتے تلوار لئے ہوئے تکتے ہیں اس کو دفع کریں گے پھر سرخ پہاڑ پاس جہاں چوڑ کی زمین منقطع ہوتی ہے آ کے اترے گا مدینے کو تین بار زلزلہ ہوگا پھر کوئی منافق مرد یا عورت مدینے میں باقی نہ رہے گا مگر نکل کے دجال کے پاس چلا جائے گا اور مدینہ اپنے اندر کی نجاست کو نکال دے گا ۔ جیسا کیر یعنی مس یا بھیا لوہے کے گوہ کو نکالتا ہے اس دن کا نام یوم الخلاص ہے ۔ ام شریک بنت ابی العکر رضی اللہ عنہا نے کہا یا رسول اللہ اس دن عرب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں رہیں گے نبی ﷺ نے فرمایا وے تھوڑے رہیں گے اور اکثر ان کے بیت المقدس میں رہیں گے ان کا امام ایک صالح مرد ہوگا سو ایک دن امام صبح کی نماز کے واسطے آگے بڑھا کہ اس میں عیسی بن مریم اتریں گے وہ امام پچھلے پاؤں ہٹتا ہوا آئے گا تا عیسی امامت کرے۔ عیسی اس کے دونوں شانوں میں اپنا ہاتھ رکھ کے کہیں گے اقامت تمہارے واسطے کی گئی ہے تم ہی امام ہو کے نماز پڑھو۔ پھر وہی صالح مرد امام ہو کے نماز پڑھے گا۔ نماز سے جب فراغت پاوے تو عیسی کہیں گے دروازہ کھولو پھر دروازہ کھولے تو اس کے روبرو دجال رہے گا اور اس کے ساتھ ستر ہزار یہود رہیں گے ان کے پاس تلواریں آراستہ سونے کا کام کئے ہوئے رہیں گی اور ان پر سبز طیلسان رہیں گی دجال عیسی کو دیکھتے ہی گھل جائے گا جیسا کہ نمک پانی میں گھلتا ہے پھر وہاں سے بھاگے گا عیسی کہیں گے میرے پاس تیرے واسطے ایک مار ہے تو اس سے نہ بچے گا۔ پھر اس کا پیچھا کر کے لد کے دروازے کے پاس جو شرقی جہت میں ہے قتل کریں گے اور اللہ تعالی اس کے ساتھ یہودیوں کو شکست دے گا۔ اللہ تعالی جس چیز کو پیدا کیا ہے اس کے پاس یہود جا کے پاشیدہ ہونا چاہیں گے پتھر ہو یا درخت جانور ہو یا دیوار اللہ تعالی مخلوق کو زبان دے گا وہ پکارا اٹھے گا اے اللہ کے مسلمان بندے یہ یہودی ہے تو آ کے اس کو قتل کر مگر غرقد (غرقد نام ہے ایک درخت کا انار کے درخت کے اتنا بڑا ہوتا ہے اس کو کانٹے رہتے ہیں) نہ بولے گا کیا واسطے وہ یہود کا جھاڑ ہے۔ الحدیث)۔

ابن ماجہ نے اس حدیث کے آخر میں لکھا ہے:

سمعت ابا الحسن الطنا فسی یقول سمعت عبد الر حمن المحار بی یقول ینبغی ان ید فع هذا الحد یث الی المودّب حتی یعلمه الصبیا ن فی الکتّا ب۔

(یعنی میں نے ابوالحسن طنافسی کو سنا وہ کہا میں نے عبدالرحمٰن المحاربی کو سنا کہتا تھا سزاوار ہے کہ اس حدیث کو مودب کو دینا تا کہ مکتب خانہ میں بچوں کو سکھلا وے)۔

اور امام ابوداؤد نے اپنی سنن کے باب ذکر خروج الدجال میں حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لیس بینی و بینه یعنی عیسی علیه السلام نبی و انه ناز ل فاذا ر أیتمو ہ فاعرفوه ر جل مر بوع الی الحمرة و البیا ض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بين ممصّرتين كا ن ر أسه يقطر و ان لم يصبه بلل فيقا تل الناس على ا لاسلا م فيدق الصليب و يقتل الخنز ير و يضع الجز ية و يهلك الله فى زما نه الملل كلها ا لا ا لاسلا م و يهلك المسيح الد جا ل فيكمث فى ا لار ض ار بعين سنة ثم يتو فى فيصلى عليه المسلمو ن ـ

(یعنی میرے اورعیسی کے درمیان کوئی نبی نہیں۔ اور مقرر انہوں اتریں گے تم انہوں کو دیکھے تو پہچانو کہ انہوں میانہ قد ہیں سرخ وسفید ان پر ممصّر دو کپڑے رہیں گے یعنی تھوڑی زردی ملی ہوئی گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگر چہ پانی کی تراوت نہ پہنچی اور لڑائی کریں گے لوگوں سے اسلام لانے پر پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو مار ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھاویں گے اور ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسرے سب ملتوں کو اللہ تعالی نابود کر دے گا اور مسیح دجال کو ہلاک کرے گا پھر عیسی چالیس برس زمین پر ٹھہرے رہیں گے بعد مرنے کے مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں)۔

۸۔ امام احمدؒ نے حضرت ابی ہریرۃؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ا لا نبياء ا خوة العلا ت امها تهم شتى و دينهم وا حد و انى اولى النّاس بعيسى بن مر يم لا نه لم يكن نبى بينى و بينه و انّه نا ز ل فا ذا ر أيتمو ه فاعرفوه ر جل مر بو ع الى الحمرة و البيا ض عليه ثو با ن ممصرا ن كا ن ر أسه يقطر و ان لم يصبه بلل فيد ق الصليب و يقتل الخنز ير و يضع الجز ية و يدعوا الناس الى ا لاسلا م و يهلك الله فى زما نه الملل كلها الا ا لاسلا م و يهلك الله فى زما نه المسيح الد جا ل ثم تقع ا لا ما نة على ا لا ر ض حتى تر تع ا لا سود مع ا لا بل و النما ر مع البقر و الذئا ب مع الغنم و يلعب الصبيا ن بالحيا ت لا تضر هم فيمكث ار بعين ثم يتو فى و يصلى عليه المسلمو ن ـ

(یعنی انبیاء سوتیلے بھائی ہیں ان کی مائیں علیحدہ ہیں اور دین ان کا ایک ہی ہے اور لوگوں سے میں عیسی بن مریم کے ساتھ اولی ہوں یعنی احق اور نزدیک تر ہوں کیا واسطے میرے اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور مقرر انہوں اتریں گے۔تم انہوں کو دیکھے تو پہچانو کہ انہوں میانہ قد ہیں۔سرخ وسفید ان پر ممصر دو کپڑے رہیں گے گویا ان کے سر کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے اگر چہ پانی کی تراوت نہ پہنچی پھر صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو مارہی ڈالیں گے اور جزیہ کو اٹھاویں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلاویں گے ان کے زمانے میں سوائے اسلام کے دوسری سب ملتوں کو اللہ تعالیٰ نابود کرے گا اور اللہ تعالیٰ مسیح الدجال کو ان کے زمانہ میں ہلاک کرے گا پھر زمین پر امن ہو جائے گا۔ باگ اونٹ کے ساتھ اور چیتا گائے کے ساتھ اور بھیڑیا بکری کے ساتھ مل کر چریں گے اور آدمی کے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے تو سانپ ان کو ایذاء نہ دیں گے۔سو عیسیٰ چالیس برس ٹھہرے رہیں گے بعد مریں گے مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے)۔

اس حدیث کو حاکم نے بھی مستدرک میں روایت کی اس کا لفظ یہ ہے:

ان روح الله عیسی نازل فیکم فاذا رأیتموہ فاعرفوہ۔

۹۔امام احمد اور ابن ابی شیبہ اور سعید بن منصور اور بیہقی نے حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لقیت لیلة اسری بی ابراهیم و موسی و عیسی علیهم السلام فتذاکروا امر السّاعة فردوا امرهم الی ابراهیم فقال لا علم لی بها فردوا امرهم الی موسی فقال لا علم لی بها فردوا امرهم الی عیسی فقال اما وجبتها فلا یعلم بها احد الا الله و فیما عهد الیّ ربی عز و جل ان الدجال خارج و معی قضیبان فاذا رأنی ذاب کما یذوب الرصاص فیهلکه الله اذا رأنی حتی ان الحجر و الشجر یقول یا مسلم ان تحتی کافرا فتعال فاقتله فیهلکهم الله ۔الحدیث۔

(یعنی ملاقات کیا میں نے شب معراج میں ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ سے پھر قیام قیامت کا مذاکرہ کئے کہ کب ہوگی۔سب اس سوال کو ابراہیم پر پیش کئے تو ابراہیم کہے مجھ کو اس کا علم نہیں۔پھر موسیٰ پر پیش کئے تو موسیٰ کہے مجھ کو اس کا علم نہیں۔پھر عیسیٰ پر پیش کئے،تو کہے کہ قیامت کا عین وقت وقوع سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔لیکن میرا رب عزوجل مجھ سے وعدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے کہ دجال نکلنے والا ہے اور میرے ہاتھ میں دو چھڑی رہیں گی ۔پس جب دجال مجھ کو دیکھے گا تو پگلے گا جیسا سیسہ پگلتا ہے پھر اللہ تعالی دجال کو ہلاک کرے گا جب مجھ کو دیکھے گا یہاں تک کہ پتھر اور جھاڑ کہیں گے اے مسلمان مقرر میرے نیچے کافر ہے تو آ کے اس کو قتل کر۔ پھر اللہ تعالی ان سب کو ہلاک کرے گا)۔

اس حدیث کو امام ابن ماجہؒ نے اپنی سنن میں روایت کیا۔اس میں ہے:

فذكر خروج الدّجال قال فانزل فاقتله ۔

(یعنی حضرت عیسی نے دجال کے نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ آپ اتر کر اس کو قتل کرونگا)۔

اور اس حدیث کو امام حاکم نے بھی اپنی مستدرک میں روایت کیا ہے۔اس میں ہے:

فذكرن خروج الدجال فاهبط فاقتله

(یعنی عیسی نے دجال کے نکلنے کو ذکر کر کے فرمایا کہ میں اتر کر اس کو قتل کرونگا)۔

امام حاکم نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے ۔اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ دجال کو قتل کرنے وہی عیسی علیہ السلام آئیں گے جن پر انجیل نازل ہوئی اور اب آسمان پر موجود ہیں ۔

۱۰۔اور سعید بن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی:

لما اراد الله ان يرفع عيسى الى السماء خرج الى اصحابه وفى البيت اثنا عشر رجلا من الحواريين فخرج عليهم من عين البيت ورأسه يقطر ماء فقال ان منكم من يكفر بى اثنى عشر مرة بعد ان آمن بى ثم قال ايكم يلقى عليه شبهى فيقتل مكانى فيكون معى فى درجتى فقام شاب من احدثهم سنا فقال له اجلس ثم اعاد عليهم ثم قام الشاب فقال اجلس ثم اعاد عليهم فقام الشاب فقال انا فقال انت ذاك فالقى عليه شبه عيسى ورفع عيسى من روزنة فى البيت الى السماء۔ الحديث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی اللہ تعالی جب عیسی کو آسمان پر اٹھا لے جانے کا ارادہ کیا تو عیسی اپنے اصحاب کے پاس آیا اور اس گھر میں عیسی کے بارہ حواری تھے اس گھر میں ایک چشمہ تھا عیسی اس میں سے نکل آئے ان کے سر کے بالوں سے پانی کے قطرے ٹپکتے تھے۔ سو عیسی نے ان کو فرمایا تمہارے میں کا ایک شخص میرے پر ایمان لایا، سو بارہ دفعہ میرے سے کفر کرے گا۔ بعد فرمایا تمہارے میں کون شخص چاہتا ہے کہ میرا شبیہ بنے اور میرے درعوض مارا جائے اور میرے ساتھ میرے درجہ میں رہے۔ ان میں سے ایک کم عمر جوان کھڑا ہوا اور بولا میں ہوتا ہوں۔ عیسی نے اس کو کہا بیٹھ اور اس کو دوبارہ فرمایا۔ وہی جواب اٹھ کے کہا میں حاضر ہوں عیسی نے اس کو فرمایا بیٹھ اور پھر اس کلام کا اعادہ کیا پھر وہی جوان کھڑے ہو کر کہا میں ہوں عیسی نے فرمایا وہ تو ہی ہے پھر وہ شخص عیسی کا ہم شکل بن گیا عیسی گھر کے ایک جھروکہ میں سے نکل کے آسمان پر چلے گئے)

۱۱۔ امام نسائی نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی:

ان ر هطا من اليهود سبوه و امه فد عا عليهم فمسخهم الله قردة و خنا ز ير فا جتمعت اليهود على قتله فا خبره الله تعالى با نه ير فعه الى السماء و يطهره من صحبة اليهود فقا ل لا صحا به ايكم ير ضى ان يلقى الله شبهي فيقتل و يصلب و يد خل الجنة فقا ل ر جل منهم انا فا لقى الله عليه شبهه فقتل و صلب ۔ الحد يث (یعنی ایک جماعت یہود کی عیسی اور ان کی ماں کو گالیاں دیں۔ تب حضرت عیسی نے ان پر بددعا کی۔ سو اللہ تعالی اس جماعت کو مسخ کر کے بندر اور خنازیر بنا دیا۔ پھر یہود عیسی کے قتل پر جمع ہوئے۔ سو اللہ تعالی نے عیسی کو خبر دیا کہ ان کو آسمان پر لے جاتا ہوں اور یہود کی صحبت سے پاک کرتا ہوں۔ پھر حضرت عیسی اپنے اصحاب کو کہے تمہارے میں کون شخص راضی ہوتا ہے کہ اللہ تعالی اس کو میرا شبیہ کرے، سو قتل کیا جاوے اور سولی دیا جاوے اور جنت میں وہ داخل ہووے۔ پھر ان میں سے ایک شخص کہا میں راضی ہوں۔ سو اللہ تعالی اس کو عیسی کا شبیہ کیا پھر وہ قتل کیے گیا اور سولی دیئے گیا۔ الحدیث)

۱۲۔ ابن ابی حاتم نے حسن سے روایت کی:

قا ل رسو ل الله ﷺ لليهود ان عيسى لم يمت و انه را جع اليكم قبل يو م القيا مة (یعنی رسول اللہ ﷺ نے یہود کو فرمایا مقرر عیسی نہیں مرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انہوں روز قیامت کے آگے تمہاری طرف لوٹنے والے ہیں)۔

۱۳۔ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ربیع سے روایت کی:

قا ل ان النصا ری اتو النبی ﷺ فخا صمو ہ فی عیسی بن مریم و قا لوا لہ من ابو ہ و قا لوا علی اللہ الکذ ب و البھتا ن فقا ل لھم النبی ﷺ الستم تعلمو ن انہ لا یکو ن و لد ا لا و ھو یشبہ ابا ہ قا لوا بلی قا ل الستم تعلمو ن ان ر بنا حی لا یموت و ان عیسی یا تی علیہ الفنا۔الحدیث

(یعنی نبی ﷺ کے نزدیک نصاری کی ایک جماعت آئی سو عیسی بن مریم میں جھگڑنے لگی اور کہے ان کا باپ کون ہے اور اللہ تعالی پر کذب و بہتان کہنے لگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی لڑکا نہیں پیدا ہوتا مگر وہ اپنے باپ سے شبیہ رکھتا ہے سو تم جانتے ہو یا نہیں۔ کہے ہاں، تب رسول اللہ ﷺ نے ہمارا رب زندہ ہے نہ مرے گا اور عیسی پر فنا آوے گی۔سو تم جانتے ہو یا نہیں)

دیکھو اس حدیث میں: عیسی پر موت آوے گی، کر کے فرمایا۔اور: عیسی فنا ہو گئے، کر کے نہیں فرمایا۔

۱۴۔روایت ہے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے:

کنا فی المسجد نتذا کر فضل ا لا نبیاء فذ کر نا نو حاً بطول حیا تہ و ابرا ھیم بخلتہ و موسی بتکلیم اللہ تعا لی ایا ہ و عیسی بر فعہ الی السما ء و قلنا رسو ل اللہ ﷺ افضل منھم بعث الی النا س کا فۃ و غفر لہ ما تقدم من ذنبہ و ما تا خر و ھو خا تم ا لا نبیاء فد خل علینا فقا ل فیم انتم فذ کر نا لہ۔

(یعنی با یک دگر ہم صحابہ مسجد میں انبیاء کے فضل کو بیان کر رہے تھے۔سو حضرت نوح کا ذکر کئے، ان کی طول حیات سے اور حضرت ابراہیم کا ان کی خلت سے، اور حضرت موسی کا اللہ کا ان سے بات کرنے میں اور حضرت عیسی کا اللہ ان کو آسمان پر لے جانے میں۔اور ہم کہے کہ رسول اللہ ﷺ سب انبیاء سے افضل ہیں کہ آپ کافہ ناس یعنی سب انسانوں کی طرف مبعوث ہوئے ہیں اور آپ کے اگلے پچھلے گناہ مغفرت کئے گئے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔پھر رسول اللہ ﷺ ہمارے نزدیک تشریف لائے۔سو فرمایا تم کیا ذکر کرتے تھے۔پس ہم عرض کئے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ بزاز اور طبرانی نے سمرۃؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ینزل عیسی بن مریم مصد قا لمحمد ﷺ و علی ملته فیقتل الدجال ثم انما؟ هو قیام الساعة

(یعنی اتریں گے عیسی بن مریم، محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہیں کی ملت پر قتل کریں گے دجال کو اس کے بعد کچھ نہیں پر یہ کہ قیامت قائم ہوگی)

۱۶۔ اور طبرانی معجم کبیر میں اور بیہقی شعب الایمان میں عبداللہ بن مغفلؓ سے روایت کیے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یلبث الدجال فیکم ما شاء الله ثم ینزل عیسی بن مریم مصدقا بمحمد ﷺ و علی ملته اماما مهدیا و حکما عدلا فیقتل الدجال (یعنی تمہارے میں دجال جب تک خدا چاہے ٹھہرا رہے گا اس کے بعد عیسی بن مریم اتریں گے محمد ﷺ کی تصدیق کرتے ہوئے اور انہیں کی ملت پر امام ہدایت پایا ہوا اور حاکم عادل پھر دجال کو قتل کریں گے)۔

حافظ جلال الدین سیوطیؒ نے اس کی سند کو جید کہا۔

۱۷۔ اور ابن عساکر نے ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

الا ان ابن مریم لیس بینی و بینه نبی و لا رسول الا انه خلیفتی فی امتی من بعدی۔ (یعنی سنو ابن مریم کے اور میرے درمیان نہ کوئی نبی اور نہ کوئی رسول ہے سنو میرے بعد میری امت پر مقرر وہ میرا خلیفہ ہے)۔

۱۸۔ اور ابن عساکر نے حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لیهبطن الله عیسی بن مریم حکما عدلا و اماماً مقسطاً فلیسلکن فج الروحاء حاجا او معتمرا و لیقفن علی قبری لیسلمن علی و لاردن علیه

(یعنی البتہ اتارے گا اللہ عیسی بن مریم کو حاکم عادل اور امام منصف کر کے پھر حج یا عمرہ کرتے ہوئے روحا (نام ایک جگہ کا مدینہ سے ۳۶ میل) کی راہ چلیں گے اور البتہ میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے اور البتہ میں ان کے سلام کا جواب دونگا)۔

۱۹۔ اور حضرت امام ابوداؤد طیالسیؒ نے حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ حضرت رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ نے فرمایا:

یمکث عیسی فی ا لا ر ض بعد ما ینز ل ار بعین سنة ثم یموت و یصلی علیه المسلمو ن و ید فنو نه ۔

(یعنی حضرت عیسی اترے بعد زمین پر چالیس سال رہیں گے اس کے بعد مریں گے اور مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے اور دفن کریں گے)۔

۲۰۔ حکیم ابو عبداللہ الترمذیؒ نے نوا در ا لا صو ل میں حضرت عبدالرحمٰن بن سمرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

و الذی بعثنی بالحقّ لیجد ن ابن مر یم فی امّتی خلفا من حوار یه (یعنی قسم ہے اس کی جس نے مجھ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے ابن مریم میری امت میں اپنے حواری کا بدل پاوے گا)

یعنی حضرت عیسیٰؑ کو آسمان پر جانے کے قبل حوار یان تھے سو ان کے عوض میری امت کے چندلوگ جو حواری کے مثل ہوں گے عیسیٰؑ کے نزدیک رہیں گے۔

اور روایت کی ہے ابو یعلی نے ابی ہریرہؓ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لید ر کن ر جا ل من امتی عیسی بن مر یم و لیشھدن قتا ل الد جا ل (یعنی البتہ پاویں گے میرے امت سے چندلوگ عیسی بن مریم کو اور البتہ حاضر ہوویں گے دجال کے قتال میں)۔

۲۲۔ امام حاکم نے حضرت انسؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من اد ر ك منکم عیسی بن مر یم فلیقرئه منی السلا م۔

(یعنی جو شخص تمہارے سے عیسی بن مریم کو پائے گا تو چاہیے اس کو میرا سلام کہے)۔

امام حاکم نے اس حدیث کی تصحیح کی ہے۔

یاد رکھئے کہ نبی ﷺ اپنی امت کو حضرت عیسیٰؑ کو سلام پہنچانے کے باب میں وصیت فرمائی ہے۔ پھر جو شخص حضرت عیسیٰؑ کو پائے گا تو اس کو ضرور سلام پہنچاوے گا۔ اور یہ خیال رکھنا کہ کوئی زندیق آپ عیسی بن مریم ہوں کر کے دعوی کیا، تو اس کو سلام نہیں پہنچانا بلکہ وہ عیسی جو آسمان سے تشریف لاویں گے ان کو پہنچانا ہے۔

۲۳۔ ابن ابی شیبہ اور امام احمدؒ نے حضرت عائشہؓ سے روایت کی کہ ایک بار رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ میرے پاس تشریف لائے ،اور میں روتی تھی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کس لئے روتی ہو۔ میں کہی یا رسول اللہ ﷺ آپ نے دجال کا ذکر کیا اس لئے میں روئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ان یخر ج الد جا ل و انا حی کفیتمو ہ و ان یخر ج بعدی فا ن ر بکم لیس با عور انه یخر ج فی یهو د یة ا صبها ن حتی یاتی المد ینة فینز ل نا حیتها و لها یو مئذ سبعة ابوا ب علی کل نقب منها ملکا ن فیخر ج الیه شرار ا هلها حتی یا تی الشا م مد ینة بفلسطین ببا ب لد فینز ل عیسی فیقتله و یمکث فی الا ر ض ار بعین سنة اما ماً عد لاً و حکماً مقسطاً

(یعنی اگر دجال نکلے اور میں زندہ رہوں تو تم کو میں بس ہوں اور اگر میرے بعد نکلا تو تم پہچانو کہ مقرر تمہارا پروردگار کانا نہیں۔ بے شک دجال اصبہان کے یہودیہ (یہ نام ہے ایک قریہ کا اصفہان میں) سے نکلے گا یہاں تک کہ مدینے کو آکے اس کے ایک جانب میں اترے گا اس وقت مدینے کو سات دروازے رہیں گے اس کے ہر راستے پر دو فرشتے رہیں گے مدینہ میں بدلوگ جو ہیں سب نکل کے دجال کے پاس جاویں گے بعد دجال فلسطین کے علاقہ میں شام کا شہر جو ہے وہاں جاکے لدّ کے دروازہ کے پاس اترے گا پھر عیسیٰ بن مریم اتر کے اس کو قتل کریں گے اور عیسیٰ زمین پر چالیس برس تک امام عادل اور حکم مقسط ہو رہیں گے)۔

(از وکی پیڈ یا...

اللد من اکبر و اقدم مد ن فلسطین التا ریخیه تقع الیو م فی ا للواء ا لاوسط ا لا سرائیله علی بعد ٣٨ کم شما ل غرب القدس. اسسها الکنعا نیو ن فی ا لا لف الخا مس قبل المیلاد، و ثم ذکر ها فی العدید من المصادر التا ر یخیه. تقع اللد علی مسا فة ١٦ کم جنوب شرق مد ینه یا فا و ٥ کم شما ل شرق الر ملة... حتی الفتح ا لاسلا می لفلسطین بقیادة عمرو بن العا ص فی عهد الخلیفة عمر بن الخطا ب کا نت ا للد عا صمة لفلسطین القدیمة . و بعد الفتح ا لاسلا می اتخذ ها عمرو بن العا ص عا صمة لجند فلسطین سنة ٦٣٦ م و استمر ت کذ لك حتی تم انشا ء مد ینة الر ملة سنه ٧١٥ حیث ا حتلت مر کز الر ئا سة فی فلسطین...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

A city 15 kilometers southeast of Tel Aviv. At the end of 2011, it has a population of 74,000.

Of the former Palestinian population, only 1,056 inhabitants remained, and they were not permitted to live in their own homes. It is today known as lod, its Biblical name.

The city was visited by the local geographer al-Muqaddasi in 985, during the Abbasid Caliphate and was noted for its great mosque which served the residents of al-Ludd, Ramla and nearby villages. He also wrote of the city's wonderful church (of St. George) at the gate of which Christ will slay the antichrist.

The Israel Defense Forces entered Lydda on July 11, 1948. The following day, under the impression that it was under attack, the 3rd Battalion was ordered to shoot anyone, seen on the streets.

During 1948 the population rose to 50,000...

The new Jewish immigrants came in waves, from Morocco, and Tunisia, and later from Ethiopia and former Soviet Union...

A three meter-high wall has beed erected to separate Jewish districts from Arab ones.)

۲۴۔ابن عساکرؒ نے حضرت عبداللہؓ بن عمرو بن عاص سے ایک طویل حدیث روایت کی اس میں مذکور ہے:

فبينما هم كذلك اذ سمعوا صوتا من السماء ان ابشروا فقد اتاكم الغوث فيقولون نزل عيسى بن مريم فيستبشرون و يستبشرهم و يقولون صل يا روح الله فيقول ان الله اكرم هذه الامة فلا ينبغي لاحد ان يؤمهم الا منهم فيصلى امير المومنين بالناس و يصلى عيسى خلفه۔الحديث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی لوگ اسی حالت میں (یعنی سختی ومشقت میں) رہیں گے۔ دفعتاً آسمان سے آواز سنیں گے کہ اے لوگو! خوش ہوجیو تمہارا فریادرس آیا۔ سو لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے عیسی بن مریم اترے ہیں۔ پھر لوگ خوش ہوں گے اور عیسی بھی لوگ سے خوش ہوں گے۔ اور لوگ عیسی کو کہیں گے یا روح اللہ نماز پڑھایئے تو حضرت عیسی فرماویں گے مقرر اللہ تعالی نے اس امت کو بزرگی دی ہے سو ان کے سوائے دوسرے کسی کو ان کی امامت کرنا سزاوار نہیں پھر مومنوں کا امیر لوگ کے ساتھ نماز پڑھے گا اور حضرت عیسی اس کے پیچھے نماز پڑھیں گے)

۲۵۔ حضرت ابن ابی شیبہؒ نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی:

ينزل المسيح بن مريم فاذا راه الدجال ذاب كمايذوب الشحمة فيقتل الدجال و يفرق عنه اليهود فيقتلون حتى ان الحجر يقول يا عبد الله للمسلم هذا يهودى فتعال فاقتله

(یعنی حضرت مسیح بن مریم اتریں گے پھر ان کو دجال دیکھے گا تو پگھلے گا جیسا چربی پگھلتی ہے پس عیسی دجال کو قتل کریں گے اور یہود متفرق ہوجاویں گے سو لوگ ان کو قتل کریں گے یہاں تک کہ مسلمان کو پتھر کہے گا اے اللہ کے بندہ یہ یہودی ہے سو تو آ کے اس کو قتل کر)۔

۲۶۔ اور نعیم نے حضرت عبداللہؓ بن مسعود سے ایک طویل حدیث روایت کی کہ اس میں مذکور ہے:

حتّى ينزل عليهم عيسى بن مريم فيقاتلون معه الدجال

(یہاں تک کہ مومنوں پر حضرت عیسی بن مریم اتریں گے سو مومنین ان کے ہمراہ دجال سے قتال کریں گے)

۲۷۔ امام ترمذی نے اپنی سنن میں مجمع بن جاریہ الانصاری سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو سنا، فرماتے تھے:

يقتل ابن مريم الدجال بباب لد

(یعنی ابن مریم لد کے دروازہ کے پاس دجال کو قتل کریں گے)۔

اس حدیث کو امام احمد اور طبرانی وغیرہ بھی روایت کئے ہیں۔ اور امام ترمذی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے۔ اور کہا اس باب میں عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابوبرزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابوہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامہ اور ابن مسعود اور عبد بن عمر اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنھم سے بھی احادیث مروی ہیں۔

۲۸۔ ابن جریر نے حضرت حذیفہؓ بن الیمان سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اول الآیات الدجال و نزول عیسی ۔(الحدیث)۔

(یعنی قیامت کے اول نشانیوں سے دجال اور نازل ہونا عیسی کا)۔

۲۹۔ ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لاتقوم السّاعة حتّی ینزل عیسی بن مریم حکماً مقسطاً و اماماً عادلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیه و یفیض المال حتی لا یقبله احد ۔(یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ عیسی بن مریم اتریں گے حکم مقسط اور امام عادل ہو کے۔ پھر صلیب کو توڑیں گے اور خنزیر کو قتل کریں گے اور جزیہ کو اٹھادیں گے اور مال بہت ہوگا کہ کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا)۔

۳۰۔ امام طبرانی اور امام حاکم اور ابن مردویہ نے حضرت واثلہؓ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا تقوم السّاعة حتّی یکون عشر آیات خسف بالمشرق و خسف بالمغرب و خسف فی جزیرة العرب و الدجال و نزول عیسی و یاجوج و ماجوج۔ الحدیث ۔(یعنی قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دس نشانیاں ہوویں۔ خسف مشرق میں، اور خسف مغرب میں اور خسف جزیرہ عرب میں اور دجال اور اترنا عیسی کا اور یاجوج ماجوج۔)

۳۱۔ طبرانی نے اوس بن اوسؓ سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق

(یعنی اتریں گے عیسی بن مریم سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے)۔

۳۲۔ طبرانی، حضرت نافع بن کیسان سے، وہ اپنے باپ حضرت کیسانؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ینزل عیسی بن مریم عند باب دمشق الشرقی (الحدیث)

(یعنی اتریں گے عیسی بن مریم دمشق کے دروازہ کے پاس جو شرقی جہت میں ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۳۔ ابوداؤد طیالسی نے حضرت ابوہریرہؓ سے روایت کی، کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لم یسلط علی الدجال الا عیسی بن مریم

(یعنی دجال پر کوئی مسلط نہ ہوگا مگر حضرت عیسیٰؑ بن مریم)

۳۴۔ اور ابوحفص الیانشی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ینزل عیسی فیتزوّج و یولد له

(یعنی حضرت عیسیٰؑ اتریں گے پھر نکاح کریں گے اور ان کو اولاد ہوگی)

۳۵۔ اور طبرانی نے حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے:

قال یدفن عیسی بن مریم مع رسول الله ﷺ و ابی بکر و عمر فیکون قبرا رابعا۔

(یعنی رسول اللہ ﷺ اور حضرت ابی بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پاس حضرت عیسیٰؑ بن مریم مدفون ہوں گے۔ حضرت عیسیٰؑ کی قبر چوتھی ہوگی)۔

اس حدیث کو حضرت امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اور یحی نے حضرت عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے اس کا لفظ یہ ہے:

یدفن عیسی بن مریم مع النبی ﷺ و صاحبیه و یکون قبره الرابع

۳۶۔ اور امام ترمذیؒ نے عبداللہ بن سلام سے روایت کی ہے:

قال مکتوب فی التوراة صفة محمد ﷺ و عیسی بن مریم یدفن معه (یعنی توریت میں حضرت محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور حضرت عیسی بن مریم، حضرت محمد ﷺ کے پاس مدفون ہوں گے)۔

امام ترمذیؒ نے کہا ابومودود کہتا ہے کہ وہاں ایک قبر کی جگہ باقی ہے۔ ابن النجار نے کہا اہل سیر کہتے ہیں کہ وہاں ایک قبر کی جگہ ہے۔ سو سعید بن المسیب سے منقول ہے کہ اسی میں عیسی بن مریم مدفون ہوں گے۔

۳۷۔ امام احمد نے اپنی مسند میں اور حاکم نے مستدرک میں عثمان بن ابی العاص سے ایک طویل حدیث روایت کئے ہیں اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ینزل عیسی بن مر یم عند صلوۃ الفجر فیقو ل له امیر هم یا رو ح الله تقد م صل فیقو ل هذه ا لا مة امرا ء بعضهم علی بعض فیقدم امیر هم فیصلی فا ذا قضی صلوته ا خذ عیسی حر بته فیذ هب نحو الد جا ل فا ذا رآه الد جا ل ذا ب کما یذو ب الر صا ص فیضع حر بته بین ثند و ته فیقتله و ینهزم ا صحا به فلیس یو مئذ شیء یواری منهم ا حدا حتی ان الشجرة لتقو ل یا مو من هذا کا فر

(یعنی عیسیٰ بن مریم صبح کی نماز کے وقت اتریں گے۔لوگ کا امیر جو رہے گا عیسیٰ کو کہے گا ،یا روح اللہ! آپ بڑھیئے ،نماز پڑھئے۔حضرت عیسیٰ کہیں گے یہ امت بعض ان کے بعض پر امیر ہیں ۔پھر وہ امیر مقتدا ہو کے نماز پڑھے گا ۔نماز سے فراغت ہوتے ہی حضرت عیسیٰ اپنا حربہ لے کے دجال کی طرف جاویں گے ۔دجال ان کو دیکھ کے پگلے گا جیسا سیسا پگلتا ہے۔حضرت عیسیٰؑ اپنا حربہ دجال کے ثندوے پر (یعنی پستان کے گوشت پر)رکھ کر دجال کو قتل کریں گے۔ اس کے ساتھ والے بھاگیں گے۔ان کو پناہ کے واسطے کچھ چیز نہ ملے گی۔ یہاں تک کہ جھاڑ بولے گا،اے مومن! یہ کافر ہے۔یعنی یہاں کافر چھپا ہے،تو اس کو قتل کر)۔

۳۸۔ابونعیم نے ابی سعید سے روایت کی کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ینز ل عیسی بن مر یم فیقول امیر هم تعا ل صل بنا فیقو ل لا ان بعضکم علی بعض امرا ء بکرا مة الله هذه ا لا مة ۔

(یعنی عیسیٰ بن مریم اتریں گے لوگوں کا امیر مہدی کہے گا آؤ ہمارے ساتھ نماز پڑھو عیسیٰ کہیں گے ایسا نہیں (یعنی میں امام ہو کے نماز نہیں ادا کرونگا)تمہارے بعض بعض پر امیر ہیں اللہ تعالی سے اس امت کو بزرگی ہے)۔

۳۹۔اسحاق بن بشر اور ابن عساکر نے حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ سے ایک طویل حدیث روایت کی ہے اس میں مذکور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

فعند ذ لك ینز ل ا خی عیسی بن مر یم من السما ء . الحد یث

(یعنی پھر اس وقت یعنی جب کہ دجال مسلط ہوگا اور مومنان بیت المقدس میں جمع ہوں گے تو میرے بھائی عیسیٰ بن مریم آسمان سے اتریں گے)۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں تصریح ہو چکی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے۔

۴۰۔ ابو عمر الدانی نے اپنی سنن میں حضرت حذیفہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

یلتفت المھدی و قد نزل عیسی بن مریم کانما یقطر من شعرہ الماء فیقول المھدی تقدم و صل بالناس فیقول عیسی انما اقیمت الصلوۃ لک فیصلی خلف رجل من ولدی۔ الحدیث۔ (یعنی مہدی پلٹ کر دیکھے گا تو حضرت عیسی بن مریم اترے ہیں، گویا ان کے بالوں سے پانی ٹپکتا ہے۔ پھر مہدی کہیں گے آپ مقدم ہو، اور لوگوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ تو حضرت عیسی کہیں گے تمہارے ہی لئے نماز کی اقامت ہوئی۔ پھر میری اولاد سے ایک شخص کے پیچھے حضرت عیسی نماز پڑھیں گے)۔

۴۱۔ امام حاکم نے حریث بن مخشی سے روایت کی:

ان علیاً قتل صبیحۃ احدی و عشرین من رمضان سمعت الحسن بن علی و ھو یقول قتل لیلۃ انزل القرآن و لیلۃ اسری بعیسی و لیلۃ قبض موسی

(یعنی حضرت علیؓ اکیسویں رمضان کی صبح کو شہید ہوئے۔ سو میں نے حضرت حسنؓ بن علیؓ کو سنا، فرماتے تھے کہ قتل کئے اس شب میں جو قرآن نازل ہوا، اور اس شب میں جو حضرت عیسیٰؑ اسراء کئے گئے (یعنی اللہ ان کو لے گیا) اور اس شب میں جو حضرت موسیٰؑ وفات پائے)۔

ابو نعیم نے حضرت کعبؓ الاحبار سے روایت کی:

قال یحاصر الدجال المومنین ببیت المقدس فیصیبھم جوع شدید حتی یاکلوا اوتارقسیھم من الجوع فبینما ھم علی ذلک اذ سمعوا صوتاً فی الغلس فیقولون ان ھذا لصوت رجل شبعان فینظرون فاذا بعیسی بن مریم و یقام الصلوۃ فیرجع امام المسلمین المھدی فیقول عیسی تقدم فلک اقیمت الصلوۃ فیصلی لھم تلک الصلوۃ ثم یکون عیسی اماماً بعدہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی دجال محاصرہ کرے گا مومنوں کو بیت المقدس میں ۔ پھر لوگوں کو سخت فاقہ کشی ہوگی یہاں تک کہ بھوک سے اپنے کمان کی وتر یعنی چلا چوئی کا ہوتا ہے اس کو کھائیں گے ۔ اسی حالت میں رہیں گے، دفعتاً آخر شب کی اندھیری میں آواز سنیں گے ،لوگ ایک دوسرے سے کہیں گے ،یہ پیٹ بھرے آدمی کی آواز ہے۔ پھر دیکھے تو یکا یک حضرت عیسی بن مریم ہیں ،اور نماز کی اقامت کہی جاوے گی۔ پھر مہدیؑ مسلمانوں کا امام پیچھے ہٹے گا، تو حضرت عیسیؑ کہیں گے تم مقدم ہو تمہارے ہی لئے نماز کی اقامت ہوئی۔ پھر امام مہدیؑ لوگوں کے ساتھ نماز پڑھیں گے۔ پھر اس کے بعد کے نمازوں میں حضرت عیسیؑ امام ہوویں گے)۔

۴۳ ۔امام ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف میں ابن سیرین سے روایت کی ہے:

قا ل المهدی من هذه ا لا مة و هو الذی یؤم عیسی بن مر یم

(یعنی مہدی اسی امت سے ہے اور وہی امامت کریں گے عیسی کی)

۴۴ ۔ابن جریر نے بسند صحیح ،حضرت کعبؓ سے روایت کی ہے:

قا ل لما رأی عیسی قلة من اتبعه و کثرة من کذ به شکی ذ لك الی الله فا و حی الله الیه انی متو فیك و را فعك الیّ و انی سابعثك علی ا لا عور ا لد جا ل فتقتله ۔ الحد یث

(یعنی جب کہ حضرت عیسیؑ نے اپنے تابعوں کی کمی اور جھٹلانے والوں کی کثرت دیکھی، تو اللہ تعالی سے اس کی شکائت کئے۔ اللہ تعالی نے وحی کیا کہ میں تجھ کو لینے والا ہوں، اور اٹھا لینے والا ہوں اپنی طرف ۔اور میں قریب اعور دجال کی طرف تجھ کو بھیجونگا۔ پھر تو اس کو قتل کرے گا)۔

۴۵ ۔حاکم نے مستدرک میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے روایت کی:

و ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ته قا ل خرو ج عیسی بن مر یم (یعنی قرآن شریف میں و ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ته جو ہے، اس سے مراد حضرت عیسیؑ بن مریم کا خروج ہے)۔

امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے اور امام بخاری اور امام مسلم کی شرط پر۔

۴۶ ۔اور حافظ ابن کثیر نے حضرت حسن بصریؒ سے روایت کی:

و ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ت عیسی و الله انه لحی ا لآ ن عند الله و لکن اذا نز ل آ منوا به اجمعو ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی اہل کتاب کا کوئی شخص نہیں مگر حضرت عیسیٰؑ کے موت کے آگے ان پر ایمان لائے گا۔ اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی، مقرر حضرت عیسیٰؑ اس وقت زندہ ہیں اور لیکن جب اتریں گے تو سب اون پر ایمان لائیں گے)۔

۴۷۔ امام احمد اور ابن ابی حاتم اور طبرانی اور ابن مردویہ اور عبد بن حمید اور مسدد اور سعید بن منصور اور فریابی نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی:

و انّه لعلم للسّاعة قال خروج عیسی بن مریم قبل یوم القیامة (یعنی قرآن شریف میں و انه لعلم للساعة جو ہے اس سے مراد عیسیٰ بن مریم قیامت کے قبل خروج کرنا ہے)

۴۸۔ اور عبد بن حمید نے حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کی:

و انّه لعلم للسّاعة قال خروج عیسی یمکث فی الارض اربعین سنة تکون تلك الاربعین اربع سنین یحج و یعتمر

(یعنی و انه لعلم للساعة سے مراد حضرت عیسیٰ کا نکلنا ہے۔ وہ زمین پر چالیس سال رہیں گے۔ وہ چالیس سال بمنزلہ چار سال کے ہوں گے۔ حج اور عمرہ ادا کریں)۔

۴۹۔ اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے حسن سے روایت کئے:

و انه لعلم للسّاعة قال نزول عیسی

(یعنی و انه لعلم للساعة سے مراد عیسیٰ کا اترنا ہے)

۵۰۔ اور عبدالرزاق اور عبد بن حمید اور ابن جریر نے حضرت قتادہ سے روایت کی:

و انه لعلم للساعة قال نزول عیسی علم للساعة و ناس یقولون القرآن علم للساعة

ان سب احادیث و آثار صحیحہ سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے۔ اور اب آسمان پر زندہ ہیں۔ اور اخیر زمانے میں آسمان سے نازل ہو کے دجال اعور کو قتل کریں گے۔ اور مراد دجال اعور سے ایک معین شخص ہے، جو اولاً نبوت کا دعویٰ کر کے اس کے بعد الوہیت کا دعویٰ کرے گا۔ اور اقسام کے فتنے پھیلاوے گا۔ تب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جہت میں ہے، اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ اس کے بعد یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ سوا اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالی، حضرت عیسیٰؑ کی دعا سے ان کو ہلاک کرے گا۔ اس کے بعد کئی سال کے حضرت عیسی کی وفات ہوگی اور رسول اللہ ﷺ کے روضہ منورہ میں مدفون ہوں گے۔

پھر جو کوئی آپ مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے،

اور شہر دمشق (ازالہ اوہام۔ص ۶۲) سے مراد قادیان،

اور دجال سے مراد پادریوں کی جماعت (ازالہ اوہام)

اور یاجوج ماجوج سے مراد روس وانگریز کر کے کہتا ہے (ازالہ اوہام۔ص ۸)

اور زعم کرتا ہے کہ اپنے کو خواب پڑا ہے کہ میں ہی روضہ مبارک میں دفن ہوں گا (ازالہ اوہام۔ص ۴۷۰)

سو وہ جھوٹا اور زندیق ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے نازل ہونے کے وقت جو امورات ہوویں گے وہ بالتفصیل صراحتاً احادیث میں مذکور ہیں، ان سے کوئی ایک امر اس زندیق میں نہیں پایا جاتا۔ اس لئے احادیث صحیحہ کو حقیقی معنی سے پھیر کر اپنے زعم کے موافق غلط معنی کرتا ہے۔ امام نوویؒ نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے:

قا ل القا ضی هذه ا لا حا دیث التی ذکر ها مسلم و غیره فی قصة الد جا ل حجة لمذ هب اهل الحق فی صحة و جو ده و انه شخص بعینه ابتلی الله به عبا ده و اقدره علی اشیاء من مقدورا ت الله تعا لی من ا حیا ء المیت الذی یقتله و من ظهور زهرة الد نیا و الخصب معه و جنته و نا ره و نهر یه و اتباع کنو ز ا لا ر ض له و امر ه السماء ان تمطر فتمطر ا لا ر ض ان تنبت فتنبت فیقع کل ذلك بقدرة الله و مشیئته ثم یعجزه الله تعا لی بعد ذ ؛ل فلا یقدر علی قتل ذ لك الر جل و لا غیره و یبطل امر ه و یقتله عیسی و یثبت الله الذین آ منوا هذا مذهب اهل السنه و جمیع المحد ثین و الفقهاء ..

اور معلوم کریں کہ حضرت عیسی دمشق کے سفید منارہ کے پاس اتریں گے کر کے جو احادیث صحیحہ میں آیا ہے، سو اس پر کسی زندیق نے اعتراض کیا ہے کہ ان دنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریزی اخبارات سے معلوم ہوا کہ شہر دمشق کی مسجد جل گئی، پھر سفید منارہ باقی نہ رہا۔ یہ اعتراض جو احادیث صحیحہ پر کرتا ہے سو وہ قساوت قلبی سے ہے۔ اب منارہ بیضاء جل گیا اور موجود نہ رہا، تو بھی اس سے کچھ خلل نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اترنے کے قبل وہاں البتہ بنایا جائے۔ شیخ جلال الدین سیوطی نے مصباح الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ میں لکھا ہے:

قال الحافظ ابن كثير و قد جددت منارة فى زماننا و فى سنة احدى و اربعين و سبع مأة من حجارة بيض و لعل هذا يكون من دلائل النبوة الظاهرة حيث قبض الله بناء هذه المنارة لينزل عيسى بن مريم قلت هو من دلائل النبوة بلا شك فانه ﷺ اوحى اليه بجميع ما يحدث بعده مما لم يكن فى زمنه

اس کے بعد کہا:

فان لم يكن فى بيت المقدس الآن منارة بيضاء فلا بد ان تحدث قبل نزوله

اور ہم نے جو ذکر کیا اس ہی پر اہل سنت کا عقیدہ ہے۔

۱۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے:

ثمّ انّه رفعه اليه و انّه باقٍ حى و انّه سينزل قبل يوم القيامة كما دلت عليه الاحاديث المتواترة التى سنوردها ان شاء الله قريباً فيقتل المسيح الضلالة و يكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية يعنى لا يقبلها من احد من اهل الاديان بل لا يقبل الا الاسلام او السيف

۲۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فقہ اکبر میں لکھا ہے:

و خروج الدجال و ياجوج و ماجوج و طلوع الشمس من مغربها و نزول عيسى من السماء و سائر علامات يوم القيامة على ما وردت به الاخبار الصحيحه حق كائن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔اور شیخ شہاب الدین سہروردیؒ نے اعلام الہدیٰ وعقیدۃ ارباب التقی میں فرمایا ہے:

و تعتقد ان عیسی ینزل و ان الدجال یخرج و الشمس تطلع من مغربها کل ذلک حق لا شک فیه

۴۔امام کمال الدین محمد بن الہمام نے کتاب المسائرہ فی العقائد المنجیة فی الآخرہ میں لکھا ہے:

و اشراط الساعة من خروج و الدجال و نزول عیسی و خروج یاجوج و ماجوج وخروج الدابة و طلوع الشمس من مغربها حق

۵۔اور توضیح شرح المسائرہ میں ہے:

و اشراط الساعة من خروج الدجال و نزول عیسی بن مریم من السماء و خروج یاجوج و ماجوج و خروج الدابة کما فی سورة النمل و فی جامع الترمذی عن ابی هریره قال قال رسول الله تخرج الدابة و معها خاتم سلیمان و عصی موسی فتجلو وجه المومن و تحطم انف الکافر الحدیث و طلوع الشمس من مغربها کل منها حق و ردت بها النصوص الصحیحة الصریحة

۶۔امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں لکھا ہے:

قال القاضی عیاض نزول عیسی و قتله الدجال حق و صحیح عند اهل السنة للاحادیث الصحیحة فی ذلک و لیس فی العقل و لا فی الشرع ما یبطله فوجب اثباته و انکر ذلک بعض المعتزلة و الجهمیة و من وافقهم و زعموا ان هذه الاحادیث مردودة بقوله تعالی و خاتم النبیین و بقوله صلی الله لا نبی بعدی و باجماع المسلمین انه لا نبی بعد نبینا ﷺ و ان شریعته مؤبدة الی یوم القیامة لا تنسخ و هذا استدلال فاسد لانه لیس المراد بنزول عیسی انه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ینزل نبیا بشرع ینسخ شر عنا و لا فی هذه ا لا حا دیث و لا فی غیر ها شیء من هذا بل صحت هذه ا لا حا دیث هنا و ما سبق فی کتا ب ا لا یما ن و غیر ها انه ینز ل حکماً مقسطاً بحکم شر عنا و یحیے من امور شر عنا ما هجر ه الناس

۷۔اورامام عبداللہ النسفی نے عمدۃ العقا ید میں لکھا ہے:

و ما ا خبر به النبی ﷺ من خرو ج الد جا ل و دا بة ا لا ر ض و یا جو ج و ما جو ج و نزو ل عیسی و طلوع الشمس من مغربها حق

۸۔اورعلامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے:

و ما ا خبر به النبی ﷺ من اشرا ط السا عة ای من علا ما تها من خرو ج الد جا ل و دا بة ا لا ر ض و یا جو ج و ما جو ج و نز و ل عیسی من السما ء و طلوع الشمس من مغر بها فهو حق لا نها امور ممکنة ا خبر بها الصا دق

۹۔اورشیخ الاسلام احمد النفر اوی المالکی نے الفوا که الدوا نی علی رسا لة ابی زید القیر وا نی میں لکھا ہے:

للسا عة اشرا ط و علا ما ت یجب ا لا یما ن بها و هی علی قسمین کبری و صغری فا لکبری عشرة خمس متفق علیها خرو ج الد جا ل و نزو ل عیسی بن مر یم من السما ء ا لثا نیة و خرو ج الدا بة و یا جو ج و ما جو ج و طلوع الشمس من مغر بها

اور بھی کہا:

الفا ئدة الثا لثه فی نزو ل عیسی الی ا لار ض لا ن نزو له حق ثا بت بالکتا ب و السنة و ذ لك عند نزو له من السما ء آ خر الزما ن و سئل ا لجلا ل السیو طی عن حیا ة عیسی و مقری و طعا مه و شرا به فقا ل فی السما ء الثا نیة لا یا کل و لا یشر ب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بل هو ملاز م للتسبیح کا لملا ئکة و سبب رفعه الی السماء ان الیهود کذ بته و آ زنه و همت بقتله فر فعه الله الی السماء و اجتمع بالمصطفی لیلة ا لا سراء فی السماء الثا نیة و استمر فیها حتی ینز ل آ خر الز ما ن عند المنا رة البیضاء شر قی دمشق وا ضعاً ید یه علی ا جنحة ملکین و یکو ن نزو له عند صلا ة الصبح فیقو ل له امیر الناس و هو المهدی تقدم یا روح الله فصل بنا فیقو ل انکم معشر هذه ا لا مة امراء بعضکم علی بعض فصل بنا فیصلی بهم المهدی فا ذا انصرف یا خذ عیسی حر بته و یتبع الد جا ل فیقتله عبد با ب لد الشر قی و یحکم بشر یعتنا۔

(یعنی عیسیٰ کا زمین پر اتر نا حق ہے، کتاب وسنت سے ثابت ہے۔اور یہ حکم اخیر زمانہ میں ان کے آسمان سے اترے وقت ہوگا کسی نے سیوطی کو عیسیٰ کی حیات اوران کی رہنے کی جائے اور کھانے پینے سے سوال کیا تو کہے عیسی دوسرے آسمان پر ہیں۔ کچھ کھاتے پیتے نہیں بلکہ ملائکہ کے مانند ہمیشہ تسبیح کرتے ہیں اورانہوں آسمان پر جانے کا سبب یہ ہے کہ یہود نے آپ کو جھٹلایا اور ستایا اور قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالی آپ کو آسمان پر اٹھالیا اور نبی ﷺ سے معراج کی رات دوسرے آسمان پر ملاقات ہوئی اور عیسی اسی میں ہمیشہ رہیں گے یہاں تک کہ اخیر زمانہ میں سفید منارے پاس جو دمشق کے شرقی جانب میں ہے اتریں گے اپنے دونوں ہاتھ دوفرشتوں کے پکھوتوں پر دہرے ہوئے اور نماز صبح کے وقت اتریں گے پھر لوگوں کا امیر جو وہ مہدی ہے کہے گا یا روح اللہ آپ مقدم ہوکر ہمارے ساتھ نماز پڑھئے۔عیسیٰ کہیں گے تم اے گروہ اس امت کے بعضے بعضوں کے امیر ہیں تم ہمارے ساتھ نماز پڑھو۔پھر مہدی لوگ کے ساتھ نماز پڑھیں گے۔ جب نماز سے پھریں گے تو عیسی اپنا حربہ لیویں گے اور دجال کا پیچھا کریں گے۔ پھر اس کو لد کے دروازہ شرقی پاس قتل کریں گے۔اور عیسی ہماری شریعت کے موافق حکم فرمائیں گے۔

۱۰۔اور شیخ جلال الدین السیوطی نے اتمام الدرایہ شرح النقایہ میں لکھا ہے:

و ان نزو ل عیسی بن مر یم قر ب السّا عة و قتله الد جا ل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق

۱۱۔اور علامہ المولی محمد الا فندی نے الطر یقة ا لا حمد یه میں لکھا ہے:

و ما ا خبره النبی ﷺ من اشرا ط السا عة من خروج د جا ل و دا بة ا لا ر ض و یا جو ج و ما جو ج فنزو ل عیسی من السماء و طلوع الشمس من مغر بها و نحو ذ لك كله حق

۱۲۔ شیخ ضیاء الدین ابراہیم نے شر ح ا لا رشاد الی ا لا عتقا د میں لکھا ہے:

نزو ل السید المسیح عیسی بن مر یم قر ب السا عة بعد خرو ج المسیح الد جا ل و فی الصحیح ما من نبی ا لا انذر قومه المسیح الد جا ل و فی روا یة ا لا عور الكذا ب و انی انذر كموه الحد یث و فیه ما من بلد ا لا سید خله غیر مكه و المد ینه فا ذا شدت فتنة انز ل الله المسیح بن مر یم فنز و له و قتله الد جا ل ثا بت فی الحد یث الصحیح فذ لك حق یجب الا یما ن به

۱۳۔اور علامہ ابن اموردی ؟ نے خر یدة العجا ئب میں لکھا ہے:

المسلمو ن لا یختلفو ن فی نز و ل عیسی بن مر یم آ خر الزمان قد قیل فی قو له تعا لی و انه لعلم للسا عة فلا تمتر ن بها انه نزو ل عیسی

۱۴۔اور الشیخ الا ما م ابو عبداللہ القرطبی نے كتا ب التذ كر ہ فی كشف ا حوا ل المو تی و امور ا لآ خر ہ میں لکھا ہے:

قا ل ابو ا لحسن محمد بن الحسین بن ابرا هیم بن عا صم الاثری السجزی قد توا تر ت ا لا خبار و استفاضت بكثرة روا تها عن محمد المصطفی و النبی المر تضی ﷺ بمجیء المهدی و انه من اهل بیته و انه سیملك سبع سنین و انه یملأ ا لا ر ض عد لًا و انه یخر ج مع عیسی فیسا عده علی قتل الدجا ل بیا ب لد با ر ض فلسطین و انه یو م لهذه ا لا مة و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی یصلی خلفه فی طو ل من قصته و امره۔

۱۵۔ اور علامہ برزنجی نے اشاعۃ فی اشرا ط السا عۃ میں لکھا ہے:

قد علمت ان ا حا دیث و جود المھدی و خرو جه آ خر ا لزمان و انه من عترۃ رسو ل اللہ ﷺ من و لد فا طمۃ بلغت حد التوا تر فلا معنی لا نکار ھا و من ثم ورد من کذ ب با لد جا ل فقد کفر و من کذ ب با لمھدی فقد کفر رواہ ابو ا لاسکا ف فی فوا ئد ا لا خبار و ابو القاسم السھیلی فی شر ح السیر له

۱۶۔ شیخ علی متقی نے بر ھا ن فی علا مۃ مھدی آ خر الز ما ن میں لکھا ہے:

ا خر ج ابو بکر ا لا سکا ف فی فوا ئد ا لا خبار عن جا بر بن عبد اللہ قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ من کذ ب با لد جا ل فقد کفر و کذ ب با لمھدی فقد کفر قا ل الشیخ ابن حجر الھیتمی ای کفر حقیقۃ کما ھو المتبا در عن ا للفظ اذ کا ن تکذ یبه کتکذیبه با لسنۃ او ا لا ستھزا ء بھا او الر غبۃ عنھا فقد قا ل آئمتنا و غیر ھم لو قا ل لا نسا ن قر ص اظفار ك فا نه سنۃ فقا ل لا افعله و ان کا ن سنۃ ر غبۃ عنھا کفر فکذا یقا ل بمثله

۱۷۔ اور شیخ سیوطی نے اعلا م بحکم عیسی علیه السلا م میں لکھا ہے:

فیلز مك ا حد امر ین اما نفی نزو ل عیسی او نفی النبوۃ عنه و کلا ھما کفر

۱۸۔ اور امام عبدالوہاب شعرانی نے کتا ب الیوا قیت و الجوا ھر میں لکھا ہے:

فا ن قیل فما الد لیل علی نز و ل عیسی من القر آ ن فا لجواب ا لد لیل علی نزو له قو له تعا لی و ان من اھل الکتا ب ا لا لیومنن به قبل مو ته ای حین ینز ل و یجتمعو ن علیه و انکرت المعتز لۃ و الفلا سفۃ و الیھو د و النصاری عرو جه بجسدہ الی السماء و قا ل تعا لی فی عیسی و انه لعلم للساعۃ قری لعلم بفتح ا للام و العین و ا لضمیر فی انه را جع الی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی لقو له تعا لی و لما ضر ب ابن مر یم مثلاً و معنا ه ان
نزو له علا مة القیا مة و فی الحد یث فی سۃ الد جا ل
فبینماهم فی الصلوة اذ بعث الله المسیح بن مر یم فنز ل عند
المنا ر ة البیضاء شر قی دمشق بین ید یه مهروذتا ن وا ضعاً
کفیه علی ا جنحة ملکین و مهر و ذتا ن با لذا ل المعجمة و
المهملة معا حلتا ن مصبو غتا ن با لورس فقد ثبت نزو له
بالکتا ب و السنة و زعمت النصاری ان نا سو ته صلب و
لاهو ته رفع و الحق انه رفع بجسده الی السما ء و ا لا یما ن
بذلك و ا جب قا ل تعا لی بل رفعه الله الیه قا ل ابو طا هر
القزوینی و اعلم ان کیفیة تفعه و نزو له و کیفیة مکثه فی
السما ء الی ان ینز ل من غیر طعا م و لا شرا ب مما یتقا صر
عن در که العقل و لا سبیل لنا ان ان نو من بذ لك تسلیماً
لسعة قدرة الله تعا لئی و اطا ل فی ذکر شبه الفلا سفة و
غیرهم فی انکار الر فع فا ن قیل فما الجوا ب عن استغنا ئه
عن الطعا م و الشرا ب مدة رفعه فا ن الله تعا لی قا ل و ما
جعلنا هم جسداً لا یا کلو ن الطعا م فا لجوا ب ان الطعا م انما
جعل قو تا لمن یعیش فی ا لا ر ض لا نه مسلط علیه الهوا ء
الحا ر و البا رد فینحل بد نه فا ذا انحل عو ضه الله تعا لی
بالغذا ء ا جزا ء لعا د ته فی هذه الخطه الغبراء و اما من رفعه
الله تعا لی الی السماء فا نه یلطفه بقد ر ته و یغنیه عن الطعام
و الشرا ب کما ا غنی الملا ئکة عنهما فیکو ن حینئذ طعا مه
التسبیح و شرا به التهلیل کما قا ل ﷺ انی ابیت عند ا بی
یطعمنی و یسقینی و فی الحد یث مر فو عا ان بین یدی
الدجال ثلا ث سنین سنة تمسك السما ء منها ثلث قطر ها و
الار ض نبا تها و فی السنة الثا نیة تمسك السماء ثلثی قطرها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ا لا ر ض ثلثی نبا تها و فی السنة الثا لثة تمسك السما ء قطرها كلها و ا لا ر ض نبا تها كلها فقا لت له اسما ء بنت زيد يا رسو ل الله ﷺ انا لنعجن عجيننا فما ننجزه حتى نخبزه حتى نجوع فكيف با لمو منين حينئذ فقا ل يجز يهم ما يجزی اهل السما ء من التسبيح و التقديس قا ل الشيخ ابو طاهر و قد شا هد نا ر جلاً اسمه خليفة الخرا ط كا م مقيماً بابهر من بلا د المشرق مكث لا يطعم طعا ما منذ ثلا ث و عشرين سنة و كا ن يعبد الله ليلاً و نها راً من غير ضعف فا ذا علمت بذ لك فلا يبعد ان يكو ن قو ت عيسى التسبيح و التهليل ۔ و الله اعلم بجميع ذ لك ۔ انتهى

(یعنی اگر کسی نے کہا کہ عیسیٰؑ کے اترنے پر قرآن شریف سے کیا دلیل ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ عیسی کے اترنے پر اللہ تعالی کا قول دلیل ہے و ان من اهل الكتا ب ا لا ليو منن به قبل مو ته یعنی اور کوئی نہیں اہل کتاب سے مگر البتہ اس پر ایمان لائے گا اس کی موت کے آگے یعنی جب کہ عیسی اتریں گے اور لوگ ان پر جمع ہوں گے اور عیسی اپنے جسد سے آسمان پر جانے کو معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود ونصاری انکار کئے ہیں حالانکہ خدا تعالی، حضرت عیسی کی شان میں فرماتا ہے و انه لعلم للسا عة بعضوں کی قرأت لعلم ہے لام اور عین کی فتح سے اور انه کی ضمیر عیسی کی طرف راجع ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا و لما ضر ب ابن مر يم مثلاً اور اس کا معنی اس طور پر ہے کہ عیسی کا اترنا قیامت کی علامت ہے اور حدیث شریف میں دجال کی صفت میں آیا ہے کہ جس حال میں کہ لوگ نماز میں رہیں گے یکا یک اللہ تعالی مسیح ابن مریم کو بھیجے گا پھر سفید منارہ پاس جو دمشق کے شرقی جانب ہے اتریں گے دو مہروذے پہنے ہوئے اور اپنے ہاتھوں کے نیچے دو فرشتوں کے پکھونوں پر دھرے ہوئے۔ پس عیسی کا اترنا کتاب و سنت سے ثابت ہو چکا اور نصاری زعم کرتے ہیں کہ عیسی کا ناسوت یعنی جسم مصلوب ہوا اور ان کا لاہوت یعنی روح اٹھایا گیا اور حق بات وہ ہے کہ عیسی اپنے جسد کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے اور اس پر ایمان لانا واجب ہے اللہ تعالی فرماتا ہے بل رفعه الله اليه شیخ ابوطاہر قزوینی نے کہا کہ عیسی آسمان پر اٹھائے جانا اور نزول کرنا اور نزول کئے تک بغیر کھانے اور پینے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان میں ٹھہرے رہنا ان امور سے ہے جن کے دریافت سے عقل قاصر ہے اور ہم کو اس میں کچھ راہ نہیں ملتی مگر اللہ تعالیٰ کی قدرت وسیعہ کو مان لے کر اس پر ہم ایمان لانا ہے۔ پھر شیخ ابو طاہر نے فلاسفہ وغیرھم جو عیسیٰ کے رفع کا انکار کرتے ہیں ان کی شبہوں میں بیان طویل کیا ہے اگر کوئی کہے کہ حضرت عیسیٰ ایام رفع میں کھانے اور پینے سے کیوں بے نیاز ہوئے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و ما جعلنا هم جسداً لا یاکلو ن الطعا م تو اس کا جواب یہ ہے کہ جو شخص زمین پر گزران کرتا ہے اس ہی کے لئے طعام قوت ہوا ہے کیونکہ ان پر گرم و سرد ہوا مسلط رہنے سے بدن لاغر ہوتا ہے پھر جب بدن لاغر ہو گیا تو اللہ تعالیٰ بطور عادت کے یہاں خطہ زمین میں غذا کو اس کا عوض کیا ہے اور جس شخص کو اللہ تعالیٰ آسمان کی طرف اٹھا لیا ہے سو اس کو اپنی قدرت سے لطیف کرتا ہے، اور کھانے پینے سے بے پرواہ کرتا ہے جیسا کہ فرشتوں کو کھانے پینے سے مستغنی کیا پھر اس وقت عیسیٰ کا کھانا تسبیح ہے اور پینا تہلیل جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انی ابیت عند ر بی یطعمنی و یسقینی اور مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ دجال نکلنے کے آگے تین سال آئیں گے ایک سال آسمان سے ثلث یعنی تہائی برسات اور زمین سے ثلث سرسبزی کی کشش ہو گی اور دوسرے سال آسمان سے دو ثلث برسات اور زمین سے دو ثلث سرسبزی کی کشش ہو گی اور تیسرے سال آسمان سے کل برسات اور زمین سے کل نبات کا امساک ہو گا پس اسماء بنت زید نے عرض کی یا رسول اللہ ہم آٹا گوندھتے ہیں۔ سو روٹی تیار ہونے کے آگے ہم بھوکے ہو جاتے ہیں پھر اس روز مومنوں کا کیا حال ہو گا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان کو تسبیح و تقدیس کافی ہو گی جو کہ آسمان والوں کو کفایت کرتی ہے۔ شیخ ابو طاہر نے کہا کہ ہم نے مشاہدہ کیا ایک شخص کو جس کا نام خلیفۃ الخراط تھا اور ابھر میں مقیم تھا جو بلاد مشرق سے ہے۔ ۲۳ برس تک کچھ نہ کھایا اور شب و روز بغیر ضعف کے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا پس جب یہ معلوم ہوا تو کچھ بعید نہیں کہ عیسیٰ کا قوت تسبیح و تہلیل رہے)

۱۹۔ اور امام ابو اسحاق احمد بن محمد الثعلبی نے کتا ب العرا ئس میں لکھا ہے:

ذکر نز و ل عیسی من السّما ء فی المرّ ۃ الثّا نیۃ فی آ خر الزّمان قا ل اللّٰہ تعا لی و انّہ لعلم للسّا عۃ فلا تمتر نّ بھا ۔ و قیل للحسین بن الفضل ھل تجد نزو ل عیسی فی القر آ ن قال نعم قو لہ و کھلا و ھی لم یکن یکھل فی الد نیا و انما معناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و کھلا بعد نزو له من السماء

۲۰۔اور شیخ ابن حجر نے شرح الھمزیۃ میں لکھا ہے:

انهم ای ایهو د حسدوا عیسی حتی ز عموا انّهم قتلوه و صلبوه و ما دری الملا عین انه شبه لهم مثله فقتلوه و نجا ه الله منهم ثم رفعه الی السماء لینز ل آ خر الز ما ن حا کما بشریعة محمد ﷺ مصلیا وراء المهدی او ل نزو له لیعلم انه نز ل تا بعا لهذه ا لا مة عا ملا بشریعة نبیهم ۔

۲۱ ۔اور شیخ ا لاسلام ابوعبداللہ فضل اللہ بن تا ج الدین ابوسعید الحسن التو را پشتی نے کتاب المعتمد فی المعتقد میں لکھا ہے:

و بعد ظهور د جال وافساد وی درزمین نزول عیسی بن مریم از آسمان است و احا دیث درست از رسول اللہ ﷺ ثا بت شدہ است کہ عیسی در وقت اقراب سا عت از آ سمان فرود آ ید زندہ و د جال را بہ کشد و زمین از خبث و فساد و اتباع وی از اہل شرک خا صہ جہو دان کہ دعوی کر دہ اند کہ ما عیسی را بکشتیم و صلب کر دیم پا ک کند

۲۲ ۔اور حا فظ سنا وی نے شرح جا مع الصغیر میں لکھا ہے:

ینز ل عیسی بن مر یم من السماء آ خر الز ما ن و هو نبی رسو ل عند المنا رة البیضاء

۲۳ ۔اور علا مہ شیخ عبدالعزیزی نے سراج المنیر شرح جا مع الصغیر میں لکھا ہے:

ینز ل عیسی بن مر یم من السماء آ خر الز ما ن و هو نبی رسو ل عند المنا رة البیضاء

۲۴ ۔اور مولا نا شا ہ ولی اللہ نے فوز الکبیر میں لکھا ہے:

و نیز از ضلالت ایشان یعنی نصا ری یکی آ ن ست کہ جز م می کنند کہ حضرت عیسی مقتول شدہ است و فی الواقع در قصہ عیسی اشتبا ہی وا قع شدہ بود رفع بر آسمان را قتل گمان کردند و کا براً عن کا برٍ ہماں غلط را ء روا یت نمودند خدا تعا لی در قر آ ن شریف ازالہ شبہہ فرمود کہ ما قتلو ہ و ما صلبو ہ و لکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبّہ لھم

۲۵۔ اور میرے والد امام العلماء مولانا صبغۃ اللہ قاضی الملک بدر الدولہ مرحوم نے اپنے کسی فتوی میں لکھا ہے:

عروج جسمی مرعیسی را نیز واقع شدہ چنانچہ نص اذ قال اللہ یا عیسی انی متو فیك و را فعك الیّ ۔ ونص و ما قتلو ہ یقیناً بل رفعه الله الیه . بران دلیل است وانکار آن کفر وضلالت ۔ انتہی

اور معلوم کریں کہ للہ تعالی قرآن شریف میں جو فرماتا ہے و ما قتلوہ یقیناً بل رفعه الله الیه یعنی اور نہیں مارے اس کو یعنی عیسی کو بیشک بلکہ اس کو اٹھالیا اللہ تعالی نے اپنی طرف اور فرمایا یا عیسی انی متو فیك و را فعك الیّ سو اس رفع سے حضرت عیسیؑ کو ان کے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھالینا مراد ہے ۔ رفع روحی مراد نہیں اور الیہ جو کہا ہے یعنی اپنی طرف اٹھالیا سو وہ تعظیم کے لئے ہے اور اس سے مراد ایسی جگہ پر لے لیا جہاں اللہ تعالی کے غیر کا حکم جاری نہیں وہ آسمان ہے اس پر تمامی مفسروں کا اتفاق ہے۔

ابن جریر اور ابن ابی حاتم، حضرت حسن بصری سے روایت کئے ہیں:

فی الآیة قال رفعه الله فهو عنده فی السماء

اور امام واحدی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

بل رفعه الله الیه ای الموضع الذی لا یجری لاحد سوی الله فیه حکم لکان رفعه الی ذلك الموضع رفعا الیه لانه رفع عن ان یجری علیه حکم احد من العباد یوکد هذا ان الحسن قال بل رفعه الله الیه ای الی السماء کما قال و من یخرج من بیته مهاجرا الی الله و کانت الهجرة الی المدینه ۔

اور یہ بھی امام واحدی نے کہا:

را فعك الیّ ای سمائی و محل کرامتی فجعل ذلك رفعا الیه للتفخیم و التعظیم

اور امام ابواللیث نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قا ل مقا تل بل رفعه الله الی السماء فی شهر ر مضا ن

اورامام عبداللہ بن احمدالنسفی نے مدارک التنزیل میں لکھا ہے:

و را فعك الیّ الی سما ئی و مقر ملا ئکتی۔

امّا ، متو فيك جوفر ما یا اس سے کیا مراد ہے سوسلف اس میں ا ختلاف کرتے ہیں کیونکہ محاورہ عرب میں تو فی کا لفظ متعدد معنوں پر مستعمل ہوتا ہے سو یہاں کون سا معنی ہے اس میں چند اقوال ہیں:

پہلا قول :تو فی کا معنی استو فی کا ہے وہ مشتق ہے تو فی حقّه و استو فا ہ سے یعنی پورا کرنا اس سے مراد مستو فی ا جلك ہے یعنی تیری عمر پوری کرونگا کافروں کے ہاتھ پر تجھے مرنے نہ دونگا بلکہ تجھ کو آسمان پر بلوالوں گا عمر پوری ہوئے بعد تیری موت آوے گی

تفسیر بیضاوی میں ہے:

انّی متو فّيك ای مستو فی ا جلك و مؤ خّر ك الی ا جلك المسمي عا صما ايا ك من قتلهم

اورتفسیر کبیر میں ہے:

ای انّی متمم عمر ك فحينئذ اتو فيك فلا اتر کهم حتی يقتلوك بل انا را فعك الی سما ئی و مقر بك بملا ئکتی و ا صو نك عن ان يتمکنوا من قتلك

اورتفسیر مدارک میں ہے:

ای مستو فی ا جلك و معنا ه انی عا صمك ان يقتلك الكفار و مميتك هتف انفك لا قتلا با يد يهم

دوسرا قول : تو فی کا معنی قبض کرنا ہے اس سے مراد متو فيك من الارض ہے یعنی قا بضك من ا لا ر ض وہ مشتق ہے تو فيت الشیء سے یعنی اس چیز کو میں پوری لے لیا ہے اس سے کچھ نہ چھوڑا اب معنی آیت کے یہ ہوں گے میں تجھ کو پورا یعنی تیرے روح اور جسد کے ساتھ زمین سے لے لوں گا اور کافروں کے ہاتھ پر مرنے نہ دونگا۔ یہ معنی حسن بصری اور مطر الوراق اور ابن ...اور کلبی اور ابن جریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منقول ہے
شیخ جلال الدین سیوطی نے تفسیر درمنثور میں لکھا ہے:

و ا خر ج عبد الرزاق و ابن جر یر و ابن ابی حا تم عن الحسن قا ل متو فیك من ا لا ر ض ۔

اور بھی کہا:

و ا خر ج ابن جر یر و ابن ابی حا تم عن مطر الوراق فی الآیة قا ل متو فیك من الد نیا و لیس بو فاة مو ته

اور بھی کہا:

و ا خر ج ابن ابی حا تم عن ابن جر یج فی ا لآ یة قا ل رفعه ایاه تو فته اور تفسیر ابن کثیر میں لکھا ھے و کذا قا ل ابن جر یر تو فیه هو رفعه۔

اور امام محی السنہ البغو ی نے معا لم التنز یل میں لکھا ہے:

و ا ختلفوا فی معنی التو فی منها قا ل الحسن و الکلبی و ابن جر یج انی قا بضك و را فعك من الد نیا الیّ من غیر مو ت بدنك ید ل علیه قو له تعا لی فلما تو فیتنی ای قبضتنی الی السماء و انا حیّ لا ن قو مه انما تنصروا بعد رفعه لا بعد موته

اور علامہ شمس الدین الرملی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے:

اوقا بضك من ا لا ر ض و را فعك الیّ من غیر مو ت من قو لهم تو فیت الشیء و استو فیته اذا ا خذ ته و قبضته تا ماً للرد علی النصاری حیث زعموا ان الله رفع رو حه دو ن جسده

تیسرا قول: اس کا معنی ممیتك ہے اور اس میں تقدیم وتاخیر ہے یعنی تجھ کو اٹھانے والا ہوں اور مارنے والا ہوں یعنی اخیر زمانے میں ۔ یہ قول ابن عباس اور قتادہ اور ضحاک کا ہے۔ تفسیر ابن عباس میں ہے:

یا عیسی انی متو فیك و را فعك مقدم و مو خر یقو ل انی رافعك الیّ و مطهر ك منجیك من الذین کفروا بك و جا عل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذين اتبعو ا دينك فو ق الذين كفروا با لحجة و النصرة الی یو م القیا مة ثم متو فیك قا بضك بعد النزو ل

اور شیخ جلال الدین سیوطی نے تفسیر در منثور میں لکھا ہے:

ا خر ج اسحاق بن بشر و ابن عسا کر من طر یق جر یر عن الضحا ك عن ابن عباس فی قو له انی متو فیك و را فعك یعنی را فعك ثم نتو فیك فی آ خر الز ما ن

اور بھی کہا:

ا خر ج ابن جر یر و ابن المنذر و ابن ابی حا تم من طر یق علی عن ابن عباس فی قو له انی متو فیك یقول انی ممیتك

اس اثر حضرت عبداللہ ابن عباس کو امام بخاری نے بھی اپنی صحیح میں تعلیقاً روایت کیا ہے اس سے مخالفین جو تو ہم کر تے ہیں کہ حضرت عیسی مر گئے اور آ سمان پر فقط ان کی روح گئی سو وہ جہل ہے۔

کمالین حاشیہ جلالین میں ہے:

و فی البخا ری قا ل ابن عباس متو فیك ای ممیتك معناہ فی وقت مو تك بعد النزو ل من السماء و را فعك ا لآ ن

اور شیخ سیوطی نے در منثور میں لکھا ہے:

و ا خر ج ابن ابی حا تم عن قتا دہ انی متو فیك و را فعك الیّ قا ل هذا من المقدم و المو خر ای را فعك الیّ و متو فیك

اور شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقا ن میں لکھا ہے:

الرا بع و الا ر بعون فی مقدم القر آ ن و مو خر ہ هما قسما ن الا و ل ما اشکل معنا ہ بحسب الظا هر فلما عرف انه من با ب التقدیم و التا خیر اتضح و هو جد یر ان یفرد بالتصنیف و قد تعر ض السلف لذ لك فی آ یا ت فا خر ج ابن ابی حا تم عن قتا دة فی قو له فلا تعجبك اموا لهم و لا او لا د هم انما یر ید الله لیعذ بهم بها فی الحیوة الد نیا قا ل هذا من تقا دیم الکلا م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يقو ل لا تعجبك اموا لهم و لا او لا د هم فی الحيوه الد نيا انّما ير يد الله ان يعذ بهم بها فی ا لآ خرة و ا كر ج عنه ايضاً فی قو له و لو لا كلمة سبقت من ر بك لكا ن لزا ماً و ا جل مسمی قال هذا من تقا د يم الكلام يقو ل لو لا كلمة و ا جل مسمی لكان لزا ماً ۔ و ا خر ج عن مجا هد فی قو له انز ل علی عبدها لكتا ب و لم يجعل له عو جا قيما۔ قا ل هذا من التقديم و التاخير انز ل علی عبده الكتا ب قيما و لم يجعل له عو جا ۔ و ا خر ج عن قتا ده فی قو له انی متو فيك و را فعك الیّ قا ل هذا من المقدم و المو خر انی را فعك الی و متو فيك ۔

اور فقیہ ابو اللیث السمر قندی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

ففی ا لآ ية تقديم و تا خير و معناه انی را فعك من الد نيا الی السماء و متو فيك بعد ان تنز ل من السماء علی عهد الد جال ۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ جس نے اس تقدیم و تا خیر کو تحریف ہے کہا سو وہ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ وغیرہ سلف پر طعن کیا۔

چوتھا قول: متو فيك کا معنی مميتك ہے یعنی میں مارنے والا ہوں اور را فعك میں واو جو آیا ہے ترتیب کا فائدہ تو نہیں بخشتا آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالی، حضرت عیسیؑ کے ساتھ یہ کام کرے گا لیکن کب کرے گا کیسا کرے گا آیت میں مذکور نہیں، اس کا بیان دلیل پر موقوف ہے دلیل سے ثابت ہے کہ عیسیؑ زندہ ہیں ۔ احادیث سے ثابت ہوا کہ حضرت عیسیؑ زمین پر آویں گے دجال کو قتل کریں گے بعد انکی وفات ہوگی۔

امام فخر الدین الرازی نے تفسیر کبیر میں کہا:

الو جه الرا بع فی تا ويل ا لآ ية ان الوا و فی قو له متو فيك و را فعك لا يفيد التر تيب فا لآ ية تد ل علی انه تعا لی يفعل به هذه ا لا فعا ل فا ما كيف يفعل و متی يفعل فا لا مر فيه موقوف علی الد ليل و قد ثبت با لد ليل انه حی و ورد ا لخبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن النبی ﷺ انه سینزل و یقتل الدجال ثم انه تعالی یتوفاہ بعد ذلك

اور تفسیر مدارک میں ہے:

او ممیتك فی وقتك بعد النزول من السماء و رافعك الآن اذ الواو لا یوجب الترتیب قال النبی ﷺ ینزل عیسی خلیفة علی امتی یدق الصلیب و یقتل الخنازیر و یلبث اربعین سنة و یتزوج و یولد ثم یتوفی

پانچواں قول: موت سے مراد نیند ہے۔ حضرت عیسیٰ سوتے تھے، اوسی حالت میں ان کو آسمان پر لے گیا تاکہ ان کو کچھ خوف لاحق نہ ہو پھر آسمان پر گئے بعد بیدار ہوئے یہ قول ربیع بن انس وغیرہ کا ہے اور حسن بصری سے بھی ایک روایت ہے۔

شیخ جلال الدین سیوطی نے درمنثور میں لکھا ہے:

و اخرج ابن جریر و ابن ابی حاتم من وجه آخر عن الحسن فی قوله انی متوفیك یعنی وفاة المنام رفعه الله فی منامه

اور امام محی السنہ البغوی نے معالم التنزیل میں لکھا ہے:

و قال الربیع بن انس المراد بالتوفی النوم و کان عیسی قد نام فرفعه الله نائماً الی السماء معناها انی منیمك و رافعك الیّ کما قال الله تعالی و هو الذی یتوفاکم باللیل ای ینمیکم

اور امام رازیؒ نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

الثالث قال الربیع بن انس انه تعالی نومه حال ما رفعه الی السماء قال تعالی الله یتوفی الانفس حین موتها و التی لم تمت فی منامها

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے:

و قال الاکثرون المراد بالوفاة هنا النوم کما قال الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالی و ھو الذی یتو فاکم با للیل ا لآ یه ۔ و قا ل الله یتو فی الانفس حین مو تھا و التی لم تمت فی منا مھا ۔ ا لآ یة و کا ن رسو ل الله ﷺ یقو ل اذا قا م من النو م ا لحمد لله الذی احیا نا بعد ما اما تنا ۔

اور علامہ شمس الدین الرملی نے کہا:

متو فیك نا ئما و منه قو له تعا لی الله یت وفی ا لا نفس حین مو تھا و التی لم تمت فی منا مھا فجعل النو م و فا ة و انما رفعه نا ئماً لئلا یلحقه خو ف

اور تفسیر مدارک میں ہے:

او متو فی نفسك با لنو م و را فعك و انت نا ئم حتی لا یلحقك خو ف و تستیقظ و انت فی السما ء آ من مقرب

یہاں سے معلوم ہوا کہ مخالفین جو زعم کرتے ہیں کہ ربیع بن انس بھی واقعہ موت حضرت مسیح کے قائل ہیں سو وہ باطل ہے۔

چھٹا قول: اس کا معنی مرنے کا ہے یعنی میں تجھ کو مارتا ہوں اور تیرے دشمنوں کو تجھ پر مسلط نہیں کرتا پھر عیسی مر گئے بعد تین ساعت یا تین روز یا سات ساعت کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر گئے یعنی روح و جسم کے ساتھ آسمان پر گئے ۔ علماء اس قول کو ضعیف ہی کہے ہیں بلکہ محمد بن اسحاق وغیرہ اس کو نصاری کا قول ہے کر کے تصریح کئے ہیں اور معالم میں وہب سے نقل کیا ہے:

تو فّی الله عیسی ثلا ث سا عا ت من النّھا ر ثمّ ا حیاہ و رفعه الله الیه و قا ل محمد بن اسحاق ان النصا عی یز عمو ن ان الله تو فّا ہ سبع سا عا ت من النّھا ر ثم ا حیاہ و رفعه الیه

اور تفسیر ابن کثیر میں ہے:

قا ل ابن اسحاق و النصاری یز عمو ن ان الله تو فّا ہ سبع سا عا ت ثم ا حیاہ قا ل اسحاق بن بشیر عن اد ریس عن وھب اما ته الله ثلا ثه ایا م ثم بعثه ثم رفعه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تفسیر بیضاوی اور تفسیر ابی سعود میں ہے:

و قیل اما ته الله سبع سا عا ت ثم رفعه الی السماء و الیه ذهبت النصاری

یہاں سے معلوم ہوا کہ وہب سے یہی منقول ہے کہ حضرت عیسی مر کر پھر زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور ابن اسحاق اس کو نصاری کا قول ہے کر کے لکھا ہے پھر مخالفان نے عیسی مر جا کے فقط رفع روح ہونے کی نسبت وہب اور ابن اسحاق کی طرف جو کئے ہیں وہ باطل ہے۔ اور جانئے کہ یہاں متو ّفیك کے معنی میں سلف اختلاف کرنے کی وجہ یہ ہے کہ سب اہل سنت کا اتفاق ہے کہ عیسی اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اس مین کسی اہل سنت کو خلاف نہیں ہاں اختلاف اس میں کئے ہیں کہ بغیر مرے کے زندہ آسمان پر گئے یا مر کے چند ساعات کے بعد زندہ ہو کے اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر گئے سو جمہور مفسرین پہلے قول کو اختیار کئے ہیں اور ثانی قول جو وہب سے منقول ہے وہ ضعیف لکھے ہیں۔ علماء کہتے ہیں کہ حضرت عیسیؑ کے آسمان پر زندہ رہنے سے ہمارے نبی کریم ﷺ پر ان کی فضیلت لازم نہیں آتی کیونکہ جب آپ سے دین کی تکمیل ہو چکی تو آپ کو یہاں رہنے سے وصال الٰہی ہونا بہتر ہے اور بھی عیسی جب محمد ﷺ کی اور آپ کے امت کی صفت انجیل میں دیکھی تو اللہ تعالی سے دعا کئے کہ اپنے کو زندہ رکھے تا کہ نبی کریم ﷺ کو دیکھے اور آپ کی امت میں رہنے کا شرف حاصل کرے سو اللہ تعالی ان کی دعا قبول کیا اور اخیر زمانے میں شریعت مصطفوی کو ان سے تائید بخشے گا اس صورت میں نبی کریم ﷺ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے اس کے سوائے نبی کریم شب معراج میں اس سے زیادہ ترقی فرمائے۔ علامہ قسطلانی نے موا هب اللدنیه میں لکھا ہے:

و اما ما اعطیه عیسی ا یضا من رفعه الی السماء فقد اعطی نبینا ﷺ ذ لك لیلة المعرا ج و زا د فی التر قی لمز ید الدرجات و سما ع المنا جا ت و الخطوة فی الحضرة المقدسة بالمشا هده۔

اور حضرت محمد ﷺ جس زمین پر مدفون ہوئے سو اس کا رتبہ عرش سے بھی بڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر ہے اور روضہ منورہ مہبط برکات وکمالات ہے جس سے امت کو انواع خیرات و منافع حاصل ہوتے ہیں

امام تقی الدین السبکی نے کہا قبر شریف پر کمالات اس قدر نازل ہوتے ہیں کہ ان کے ادراک سے عقول قاصر ہیں پھر وہ جائے کیونکر افضل نہ ہو۔

الشیخ الامام احمد بن محمد العباسی تحفۃ السائل میں لکھا ہے:

سید نا عیسی یذوق المو ت فی آ خر الز ما ن لا نه قر أ الا نجیل و ر أی صفة محمد صلی اللہ علیہ وسلم فتمنی ان یرا ہ فد عا اللہ تعالی ان یر زقه الحیا ۃ ان یخر ج محمد صلی اللہ علیہ وسلم فا ستجا ب اللہ دعا ء ہ فرا ہ لیلة المعرا ج و لما ر أی فی ا لا نجیل فضل امته صلی اللہ علیہ وسلم تمنی ان یکو ن من امته دف عا اللہ تعا لی فا ستجا ب دعا ء ہ و وعدہ ان یخر ج فی هذہ ا لا مة فی آ خر الز ما ن و فی هذا فضل محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اور علامہ ملا کمال پاشا نے رسالہ فی افضلیۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں لکھا ہے:

و اما احتجاج المخا لف علی تفضیل عیسی علی نبینا با نه فی السما ء و فی زمرۃ ا لا حیاء فا لجوا ب عنه ان کو نه علیه السلا م میتا بعد تکمیل النفس و اکما له الدین انفع من کو نه حیّا اما فی حق نفسه فظا هر فا ن تعلق النفس با لبد ن المصلحة التکمیل فبعد فرا غها عن تلك المصلحة حقها ان یقطع علا قة البد ن و یر جع الی ا صلها و ما یلیق بشا نها من التجرد؟ و اما فی حق الا مة فلما فیه من الر حمة علی ما افصح عنه علیه السلا م بقو له اذا ارا د اللہ ر حمة امةٍ من عبادہ قبض نبیها فجعل لها فر طا و سلفا بین ید یها ۔ ثم ان فی کو نه علیه السلا م مد فو نا فی ا لا ر ض غیر مر فوع الی السما ء نفعاً آ خر للا مة حیث صا ر ت رو ضة المقد سة مهبطا للبر کا ت و مصعداً للدعوات و سو طنا للا جتما عا ت علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطا عا ت الی غیر ذ لك من انوا ع الخیرا ت ۔ ثم ان کو ن عیسی فی زمرة ا لا حیاء لمصلحة ا حیاء د ینه علیه السلا م فی آ خر الز ما ن بد لا لة انه ینز ل من السماء و یکو ن خلیفة له علیه السلام فا لشرف من الو جه المذ کور مر جع جله الی نبینا ﷺ فما ذکر المخا لف فی معر ض ا لا حتجا ج لنا لا علینا

اور حضرت عیسیٰؑ بن مریم جب آسمان سے نازل ہوں گے تو ہمارے نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کریں گے اور نبی کریم کی امت سے رہیں گے اس پر علماء کا اجماع ہے اور انہوں ان امت میں رہ کر نبی کریم ﷺ کی شریعت پر حکم کرنا ان کی نبوت و رسالت کو منافی نہیں بلکہ ان کی نبوت ورسالت علی حالہ باقی ہے اور انہوں کی نبوت باقی رہنا نبی ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے منافی نہیں کیوں انہوں نبی ﷺ کے تابع اور امتی ہوں گے۔

حافظ ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے:

ا لذی نص علیه العلماء بل اجمعوا علیه انه یحکم بشر یعة محمد ﷺ و علی ملته و فی روا یة سند ھا جید مصدقا بمحمد و علی ملته اما ما مهد یا و حکما عد لا ۔

اور یہ بھی کہا:

و عیسی نبی کر یم با ق علی نبو ته و رسا لته لا کما ز عمه من لا یعتد به انه وا حد من هذه ا لا مة لا ن کو نه وا حدا منهم یحکم بشر یعة لا ینا فی بقا ء ه علی نبو ته و رسا لته ۔

اور امام خطابی نے معالم السنن میں حدیث ان عیسی یقتل الخنز یر کی شرح میں لکھا ہے:

فیه دلیل علی و جو ب قتل الخنا زیر...و ذ لك لا ن عیسی انما یقتل الخنز یر علی حکم شریعة نبینا ﷺ لا ن نزو له انما یکو ن آ خر الز ما ن و شریعة الاسلا م با قیة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام بغوی نے شرح السنہ میں لکھا ہے:

لا ن عیسی انما یقتلها ای الخنا زیر علی حکم شرع ا لا سلا م

اور امام قرطبی نے کتا ب التذکرۃ میں لکھا ہے:

لا یجوز ان یتو هم ان عیسی ینز ل نبیا بشریعة متجددة غیر شر یعة نبینا محمد ﷺ بل اذا نز ل یکو ن یو مئذ من اتباع محمد ﷺ کما ا خبر ﷺ حیث قا ل لعمر لو کا ن موسی حیا ما وسعه ا لا اتباعی

اور حافظ جلال الدین السیوطی نے کتا ب ا لا علا م بحکم عیسی علیه السلا م میں لکھا ہے:

انه یحکم بشرع نبینا لا بشر عه کما نص علی ذ لك العلماء و ورد ت به ا لا حا دیث و انعقد علیه ا لا جماع

اور بھی کہا کہ امام سبکی وغیرہ ایک جماعت علماء کی کہے ہیں:

ان عیسی مع بقا ئه علی نبو ته معدود من امة النبی ﷺ و هو حی مو منا و مصدقا و کا ن اجتما عه به مرا ت فی غیر لیلة الاسراء

اور یہ بھی کہا:

قد ر أیت فی عبارة السبکی فی تصنیف له ما نصه انما یحکم عیسی بشر یعة نبینا ﷺ بالقر آ ن و السنة و حینئذ فیترجح ان ا خذه للسنة من النبی ﷺ بطر یق المشا فهة من غیر وا سطة و قد عده بعض المحد ثین فی جملة الصحا بة هو و الخضر و الیاس قا ل الذ هبی فی تخر یجه الصحا بة موتا

اور علامہ تفتازانی نے شرح المقاصد میں لکھا ہے:

فا ن قیل الیس عیسی حیا بعد نبینا رفع الی السما ء و سینزل الی الد نیا قلنا بلی و لکنه علی شر یعة نبینا اذ لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يسعه الا اتباعه على ما قاله عليه السلام فى حق موسى انه لو كان حيا لما وسعه الا اتباعى فيصح انه خاتم الانبياء بمعنى انه لا يبعث بعده نبى

اور شیخ شہاب الدین الاسدی نے الاقوال النافعة فی حل فریدة الجامعة میں لکھا ہے:

فلا نبى بعده يقينا للنص والاجماع فحينئذ فعيسى ﷺ الوارد فى الحديث نزوله آخر الزمان بشر عنا المحمدى اى لا بشرعه

اور ملا جلال الدوانی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے:

واما نزول عيسى ومرا بعته لشريعته (اى شريعة محمد ﷺ) فهو مما يؤكد كونه خاتم النبيين

اور شیخ عبدالحق دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ میں لکھا ہے:

بتحقیق ثابت شدہ است باحادیث صحیحہ ان عیسیٰ فرود می آید از آسمان بزمین ومی باشد تابع دین محمد را ﷺ وحکم می کند بشریعت آنحضرت ﷺ

اور مولانا عبدالرحمٰن جامی نے اپنے عقیدہ میں لکھا ہے

چوں درآخر زمان بقول رسول۔ کند از آسمان مسیح نزول۔ پیرو شرع دین او باشد۔ تابع اصل وفرع او باشد۔ دین ہمیں شرع ودین او داند۔ ہمہ کس را بدین او خواند

اور امام ربانی مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوب نمبر ۲۰۹ جلد اول میں لکھا ہے

چوں حضرت عیسیٰ نزول خواہد فرمود ومتابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود از مقام خود عروج فرمودہ بہ تبعیت بمقام حقیقت محمدی خواہد رسید وتقویت دین او خواہد نمود

اور مکتوب ۲۴۹ میں امام ربانی نے لکھا ہے:

وپیغمبران اولوالعزم آروزی متابعت او (یعنی محمد ﷺ) می نمایند ولو كان موسى حيا فى زمنه ما وسعه الا اتباعه وقصہ نزول روح اللہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متابعۃ حبیب اللہ معلومہ مشہورہ

اور بھی مکتوب ۶۲ جلد دوم میں امام ربانی نے لکھا ہے:

انبیاء فرستادہای حق اند بسوئے خلق تا ایشاں را بحق دعوت کنند تعالی و از ضلالت براہ ارند ہر کہ دعوت ایشان را قبول کند او را بہ بہشت بشارت دہند و ہر کہ انکار نماید بعذاب دوزخ تہدید کنند ہر چہ ایشان از حق تبلیغ نمودہ اند و اعلام فرمودہ اند ہمہ حق است و صدق کہ شائبہ تخلف ندارد و خاتم انبیاء محمد رسول اللہ ﷺ است و دین او ناسخ ادیان سابق است و کتاب او بہترین کتب ماتقدم است و شریعت او را ناسخی نخواہد بود بلکہ تا قیام قیامت خواہد ماند و عیسی کہ نزول خواہد نمود عمل بشریعت او خواہد کرد و بعنوان است او خواہد بود

اور یہ بھی کہا:

و علامات قیامت کہ مخبر صادق ازاں خبر دادہ است حق است و احتمال تخلف ندارد و طلوع آفتاب از جانب مغرب بر خلاف عادت و ظہور حضرت مہدی و نزول حضرت روح اللہ و خروج دجال و ظہور یاجوج ماجوج و خروج دابۃ الارض، و دخانے کہ از آسمان پیدا شود تمام مردم را فرو گیرد، و عذاب دردناک کند مردم از اضطراب گویند اری پروردگار من ایں عذاب را از ما دور کن کہ ما ایمان می آریم و آخر علامات آتش است کہ از عدن خیزد و جماعہ از نادانی گمان کنند شخصی را کہ دعوی مہدویت نمودہ بود از اہل ہند مہدی موعود بودہ است پس بزعم اینان مہدی گذشتہ است و فوت شدہ و نشان می دہند کہ قبرش در فرہ است درا حادیث صحاح کہ بحد شہرت بلکہ بحد تواتر معنی رسیدہ اند تکذیب ایں طائفہ است چہ آنسرور ﷺ مہدی را علامات فرمودہ است کہ در حق آں شخص کہ معتقد ایشا نست آن علامات مفقود اند در احادیث نبوی آمدہ است کہ مہدی موعود بیرون آید و بر سروی پارہ ابر بودن دراں ابر فرشتہ باشد کہ ندا کند کہ ایں شخص مہدی است او را متابعت کنید و فرمودہ کہ تمام زمین را مالک شدند چار کس دو کس از مومناں و دو کس از کافراں ذوالقرنین و سلیمان از مومناں و نمرود و بخت نصر از کافراں مالک خواہد شد آن زمین را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص پنجم از اہل بیت من یعنی مہدی وفر مودہ ﷺ دنیا نرودتا آنکہ بعث کند خدا تعالی مردے را از اہل بیت من کہ نام او موافق نام من بود و نام پدر او موافق نام پدر من باشد پس پرسازو زمین را بہ داد و عدل چنانچہ پرشدہ بودے جور و ظلم و در حدیث آمدہ است کہ اصحاب کہف اعوان حضرت مہدی خواہند بود و حضرت عیسی درزمان وی نزول خواہد کرد و او موافقت خواہد کرد با حضرت عیسی در قتال دجال و درزمان ظہور سلطنت او در چہار دہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد و در اول آن ماہ خسوف قمر بر خلاف عادت زمان بر خلاف حساب منجمان بنظر انصاف باید دید کہ ایں علامات دراں شخص میت بودہ است یا نہ وعلامات دیگر بسیار است کہ مخبر صادق فرمود است شیخ ابن حجر رسالہ نوشتہ است در علامات مہدی منتظر کہ بد ویسے علامات می کشد نہایت جہل است کہ با وجود وضوح امر مہدی موعود جمعی در ضلالت مانند۔ ھداھم اللہ سبحانہ سواء الصراط

اور مکتوب ۱۶ جلد ثالث میں امام ربانی مجدد الف ثانی نے لکھا ہے:

اول انبیاء حضرت آدم وآخر ایشاں وخاتم نبوت شان حضرت محمد ﷺ ...وبجمیع انبیاء ایمان باید آورد و ہمہ را معصوم وراست گو باید دانست عدم ایمان بہ یکے ازایں بزرگواران مستلزم عدم ایمان است بجمیع ایشان چہ کلمہ ایشان متفق است واصول دین شان واحد و حضرت عیسی کہ از آسمان نزول خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل خواہد نمود۔

یہاں سے معلوم ہوا کہ کسی زندیق نے جو کہا ہے: امام ربانی مجدد الف ثانی نے مصنوعی مسیح کے ثبوت پر پیش گوئی فرمائی ہے، یہ بات امام ربانی پر افتراء ہے۔ اور جو عبارت کہ امام ربانی کی طرف منسوب کی گئی ہے اس میں تحریف ہے۔ امام ربانی عقیدہ اہل سنت کے موافق وہی حضرت عیسیؑ کے آسمان پر سے اتر آنے کے قائل ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی۔

اور یہ بھی معلوم ہو کہ مخالفین عیسی کے مرجانے اور رفع مع الجسد والروح کے انکار پر معراج کی حدیث سے جو دلیل لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح کا رفع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مع الجسد والروح ہوتا تو کیوں حضرت مسیح فوت شدہ نبیوں کی جماعت میں معراج کی شب دیکھے جاتے اوران کی زندگی فوت شدہ نبیوں کی زندگی کے ہم رنگ ہوتی ، سو یہ استدلال باطل ہے کیونکہ علماء تصریح کر چکے ہیں کہ نبی کریم ﷺ معراج کی شب انبیاء کو جو دیکھے سو یا ان کے ارواح شکل لے کے آئے یا اللہ تعالی حضرت ﷺ کی تعظیم واسطے ان کے جسموں کو قبروں سے نکال کر آسمان پر لے گیا مگر عیسی کہ وہ اپنے جسم سے موجود تھے۔ علامہ زرقانی نے شرح مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے :

و قد اختلف فی رویة نبینا ﷺ لھؤلاء الانبیاء فحمله بعضھم علی رؤیة ارواحھم الا عیسی لما ثبت انه رفع بجسده

اور وہ شخص عیسی کے زندہ رہنے کا انکار کر کے جو لکھتا ہے (کہ اب تک زندہ رہنا ان کا تسلیم کرلیں تو کچھ شک نہیں کہ اتنی مدت کے گذرنے پر پیر فرتوت ہو گئے ہوں گے اور اس کام کے ہر گز لائق نہ ہوں گے کہ کوئی خدمت دینی ادا کرسکیں) اس میں عیسی کے حق میں ایسے استخفاف و حقارت کے الفاظ جو ذکر کیا وہ بھی بالاجماع کفر وارتداد ہے یہ زندیق جانتا نہیں کہ خدا تعالی انبیاء کو ایسی طاقت دی کہ اور بشر کو وہ میسر نہیں۔ اوران میں جن کی عمر دراز کیا، ان سے دینی کاموں میں کچھ فتور نہیں ہوا۔ جیسا آدم ونوح جن کی عمر ہزار سال کی ہوئی۔ پھر جب حضرت عیسی کو بے غذائی وغیرہ صفت ملکی عنایت ہوئی، تو ان پر ضعف و پیری کہاں سے آتی۔ دیکھو فرشتوں کو باوجود عمر دراز رہنے کے ضعف وفتور نہیں ہے۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھتے ہیں :

او استخف ای احتقروا استھزأ به او باحد من الانبیاء او ازری ای عاب علیھم ای جمیعھم او بعضھم او اذاھم او قتل نبیا او حاربه فھو کافر باجماع من علماء المسلمین اور ابن حجر مکی نے اعلام بقواطع الاسلام میں منجملہ کفریات مین لکھا ھے او قال استخفافاً النبی طویل الاظفار خلق الثیاب جائع البطن۔

اور جو دعوی کرتا ہے کہ مسیح موعود آپ ہی ہوں اور کہتا ہے (کہ جنہوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا وہ لوگ ہر خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں) وہ بھی کفر ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مسیح موعود ہونا مان لینے میں عیسیٰ کے نزول کا انکار ہے وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر گذرا اور اس جھوٹے مدعی کو نبی تصور کرنا ہے وہ بھی کفر ہے۔ تمہید ابی شکور میں ہے:

من انکر نبیا فا نه یکفر و لو اقر لا حد با لنبوة و هم لم یکن نبیاً فا نه یکفر ایضاً

اور جو نبوت و وحی کا دعوی کرتا ہے وہ بھی کفر و ارتداد ہے۔

تمہید ابی شکور میں لکھا ہے:

و من ا د عی النبوة فی زما ننا یصیر کا فرا و من طلب منه المعجزة فانه یصیر کا فرا لا نه شك فی النص فیجیب الاعتقاد بانه ما کا نت لا حد شر کة فی النبوة مع محمد ﷺ

اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے:

من اعتقد و حیا من بعد محمد ﷺ کا ن کا فرا باجماع المسلمین

اور علامہ قسطلانی نے موا ھب ا للد نیه میں لکھا ہے:

وقد ا خبر الله تعا لی فی کتا به و رسو له فی السنة المتوا ترة عنه انه لا نبی بعده لیعلموا ان کل من اد عی هذا المقام بعده فهو کذا ب افا ك د جا ل ضا ل مضل و لو تخرق و شعبد واتی با نوا ع السحر و الطلا سم و النیر نجیا ت فکلها محا ل و ضلا لة عند او لی ا لا لبا ب و لا یقد ح فی هذا نزو ل عیسی لانه اذا نز ل کا ن علی دین نبینا ﷺ و منهاجه مع ان المراد انه آ کر من نبی قا ل ابن حبا ن من ذهب الی ان النبوة مکتسبة لا تنقطع او الی ان الو لی افضل من النبی فهو زند یق یجب قتله و الله اعلم

اور علامہ شمس الدین الکسا ری نے شرح عمدۃ العقا ئد میں لکھا ہے:

ثبت با لد لیل انختا م الرسا لة علیه الصلوة و السلا م و انسداد با بها بعده فلو اد عی ا حد بعده انه نبی لا یطا لب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالبر ھا ن بل یردد دعواہ با ول الرحلة ا لا اذا ار ید بمطا لبة البر ھا ن ا ظھار عجز ہ اذ من المعلوم انه لا یتمکن من اقا مة الد لیل فینتھك سترہ و یفتضح فی دعواہ

اور آ یہ و مبشرا برسو ل یا تی من بعدی اسمه ا حمد کا اپنے طرف ہی اشارہ ہونے کا اور آپ اس کا مصداق ہونے کا جو دعوی کرتا ہے، وہ بھی کفر و ارتداد ہے۔ کیونکہ یہ آیت با لا جماع محمد ﷺ کی شان میں نازل ہے۔ جو عیسی بشارت دیئے کہ اپنے بعد ایک رسول آویں گے نام احمد ﷺ اور سرور عالم ﷺ کے اسمائے مبارک میں احمد دوسرا نام ہے جو اہل سماوات کے نزدیک اس ہی نام سے مشہور ہیں۔
امام ربانی مجدد الف ثانی نے اپنے مکتوب ۹۴ جلد ثالث میں لکھا ہے:

واحمد اسم دوم آنسرور است کہ در اہل سماوات بآن اسم معروف است چنانچہ گفتہ اند اینجا تواند بود کہ حضرت عیسی کہ از اہل سماوات گشتہ است بشارت قدوم آنسرور را باسم احمد دادہ است

جب کسی زندیق نے اس کو اپنے طرف اشارہ کر کے کہا تو محمد ﷺ کی صفت کو جو بالا جماع ثابت ہے جھٹلا یا وہ کفر ہے ابن حجر مکی نے کتاب الزواجر میں لکھا ہے:

ان کل صفة اجمعوا علی ثبو تھا له ﷺ یکو ن انکار ھا کفراً

اور خود رسول ہونے کا دعوی ہوا، وہ بھی کفر ہے جیسا کہ سابق گذرا۔

اور نص قرآن کو جو یقیناً ظاہر پر محمول ہے پھیرا، یہ بھی کفر ہے۔

شرح عقیدہ یافعی میں ہے:

و قد نص العلماء علی تکفیر کل من دا فع نص الکتا ب... او حد یثاً مجمعا علی نقله مقطو عا به مجمعا علی جاء علی ظاھرہ

اور تمہید ابی شکور میں ہے:

و ا لا صل فی ھذا ان من تکلم بکلمة او اعتقد بشیء یکو ن خلاف النص او ما یقوم مقا م النص کا لسنة الظا ھرة الثا بتة و اجماع ا لا مة فا نه یو جب الکفر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آیت هو الذی ار سل رسو له با لهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و لو کر ہ المشر کو ن کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعوی جو کرتا ہے، وہ بھی کفر وارتداد ہے۔ کیونکہ یہ آیت بالا جماع ہمارے نبی کریم ﷺ کے وصف میں نازل ہوئی۔ اس کے معنی یہ ہے کہ اسی نے بھیجا اپنا رسول ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تا اس کو غالب کرے ہر دین پر اور اگر چہ برا مانیں مشرک۔

علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

و هذه ا لآ یة مشتملة علی کل و صف جمیل له ۔

ہاں اختلاف اس میں کرتے ہیں کہ ظہور سے کیا مراد ہے۔ سو اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ ظہور سے مراد رسول اللہ ﷺ کو نصرت و غلبہ دینا۔ اور بعضوں نے کہا ظہور سے مراد سوائے اسلام کے کوئی دین باقی نہ رہنا، اور وہ عیسی کے نزول کے وقت ہوگا۔

تفسیر ابن عطیہ میں ہے:

هو الذی ار سل رسو له با لهدی ا لآ یة تعظیم لا مره ﷺ و اعلا م با نّه یظهره علی جمیع ا لا د یا ن و ر أی بعضهم ان لفظ یظهر و یقتضی محو غیره به فقا ل هذا الخبر یظهر للوجود عند نزو ل عیسی فا نه لا یبقی فی وقته دین غیر الا سلا م ۔

پھر جو بے دین کہ اس کو اپنے ہی زمانہ سے متعلق ہونے کا دعوی کرتا ہے اس سے ایک صورت ان دو سے نظر نہ آتی ہے۔ یا نبی کریم ﷺ کی صفت کو جھٹلانا یا خود مسیح موعود ہونا دونوں کفر ہیں۔

امّا نبی کریم ﷺ کا معراج جسم مبارک کے ساتھ ہونے کا انکار کر کے جو کہتا ہے (کہ اعلی درجہ کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں خود صاحب تجربہ ہوں)، وہ بھی کفر ہے۔ کیونکہ محمد ﷺ کا معراج جسم مبارک اور روح شریف کے ساتھ سماوات کے اوپر الی ما شاء اللہ ہونا، اور وہ نبی کریم ﷺ کی خصوصیت سے ہونا، اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اس کا انکار کر کے وہ کشفی ہونا اور اپنے کو بھی تجربہ ہے یعنی وہ ہوتا ہے کر کے قائل ہونا کفر وارتداد ہے۔ علماء اگرچہ سماوات پر تشریف لے جانے کے منکر کو مبتدع اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضال و مضل کہتے ہیں اور اس کے کفر میں اختلاف کئے ہیں لیکن بیت المقدس تک تشریف لے جانے کے منکر کی تکفیر میں اتفاق کئے ہیں قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھے ہیں:

و الحق من هذا و الصحيح ان شاء الله تعالى استثناء للتبرك بمنزلة و الله تعالى اعلم انه اسراء بالجسد و الروح فى القصه كلها و عليه اى و على هذا تدل الآية و صحيح الاخبار اى مجموعها على جميعها غاية ان دلالة الآية على الاسراء من المسجد الحرام اله المسجد الاقصى نص قاطع يكون جاحده كافرا او منافقا و دلالة الاحاديث على اسرائه الى السماء و سدرة المنتهى و مقام قاب قوسين او ادنى ظنية منكر و يكون مبتدعا فاسقا

اور علامہ تفتازانی نے شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے:

و المعراج لرسول الله ﷺ فى اليقظة بشخصه الى السماء ثم الى ما شاء الله تعالى من العلى حق اى ثابت بالخبر المشهور حتى ان منكره يكون مبتدعا۔

اور فتاوی حمادیہ میں لکھا ہے:

و كل ما ثبت بالخبر الواحد و اتفق الفقهاء على صحة ذالك و اجتمع على قبوله من غير تاويل فانه يكون من شرائط الايمان كعذاب القبر و الصراط و الميزان و الشفاعة و المعراج الى السماء و مثل هذا بالخبر الواحد و لكن الفقهاء و الصحابة اتفقت على صحة ذلك و قبولها فحل محل الاجماع فانه يوجب الايمان به ثم من انكر ذلك هل يصير كافراً ام لا قال بعضهم يصير كافرا و قال بعضهم لا يصير كافرا۔

اور علامہ قسطلانی نے مواهب اللدنية میں لکھا ہے:

و بالجملة حديث الاسراء اجمع عليه المسلمون و اعرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنه الز نا دقة الملحدو ن یر یدو ن لیطفؤا نور الله با فوا ھھم
و الله متم نو رہ و لو کر ہ الکا فرو ن

اور ابن حجر مکی نے منح الما لکیہ شر ح الھمز یہ میں لکھا ہے

و قصة ا لا سراء و المعرا ج من اشھر المعجزا ت و ا ظھر
البراھین و البینا ت و من ثم قا ل بعض المفسرین انھا افضل
من لیلة القدر لکن بالنسبة له ﷺ لا نه او تی فیھا ما لا یحیط
به ا لحد و لذا کا ن ا لا سرا ء با لجسم فی الیقظة من
خصائص نبینا محمد ﷺ

وہ جو حضرت عا ئشہ ؓ سے روا یت کر تے ہیں کہ ما فقد جسد رسو ل الله ﷺ سو علماء کہتے ہیں کہ وہ حد یث ثا بت نہیں بلکہ حضرت عا ئشہ کا مذ ہب موا فق جمہور کے تھا کہ معراج روح اور جسم شریف کے ساتھ تھا۔

قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھے ہیں:

و ھو د لیل قو ل عا ئشة ای مذ ھب المختا ر لھا

اور یہ بھی لکھے ہیں:

و ایضاً فلیس حد یث عا ئشة ای ما فقدت جسدہ با لثا بت
ای عند آ ئمة الحد یث لقا د ح فی سندہ عنھا ۔

درصورت ثبوت اس میں معراج روح مع الجسد کا انکار نہیں ۔علا مہ تفتا زانی شرح عقائد نسفی میں لکھا ہے:

و المعنی ما فقد جسدہ عن الرو ح بل کا ن مع رو حه و کا ن
المعرا ج للرو ح و الجسد جمیعاً۔

اور یہ بھی معلوم کر یں کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا جسم مبارک اللہ تعا لی کے نور سے بنا تھا اللہ تعا لی اس کو کثا ئف جسما نیہ سے پا ک کر کے خالص نور کیا تھا اس لئے آپ جب دھوپ یا چا ندنی میں گزر تے تو سا یہ نہیں پڑ تا تھا سو ایسے منور مقدس جسم کو یہ زند یق نے کثیف کے لفظ سے تعبیر کیا ہے سو معا ذ اللہ کیسی قساوت قلبی ہے ابن حجر مکی نے شر ح الھمز یة میں لکھا :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّه ﷺ کان ا ذا مشی فی الشّمس او القمر لا یظهر له ظل لا نه لا یظهر ا لا للکثیف و هو ﷺ قد خلصه الله من سا ئر الکثا ئف الجسما نیة و صبره نو راً صر فا لا یظهر له ظل ا صلاً خر قا للعا د ة کما خر قت له فی شق صدره و قلبه مرا را و لم یتالم بذ لك

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اسلام کو غلطیوں اور الحا قات بے جا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح و راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھنا خدا تعالی نے اپنے سپرد کیا ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ آپ جو کفریات شریعت غرا کے مخالف بکتا ہے اس کو خدا تعالی اپنے سپرد کیا ہے کر کے اللہ تعالی پر افتراء کرتا ہے وہ کفر ہے قا ل الله تعا لی و من ا ظلم ممن افتری علی الله کذ با

اور خطیب شربینی نے تفسیر سراج المنیر میں لکھا ہے:

قا ل العلماء و قد د خل فی حکم هذه ا لآ یة کل من افتری علی کذ با فی ذ لك الز ما ن و بعده

اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے:

کل حقیقة رد تها الشر یعة زند قة

اور زوا جر میں لکھتا ہے:

و لا ریب ان تعمد الکذ ب علی الله و رسو له فی تحلیل حرا م او تحریم حلا ل کفر محض ۔

اور آپ سید ا لا نبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کا اور دوسرے انبیاء کا مثیل ہونے کا جو دعوی کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ جمیع وجوہ سے مساوی رہنے والے کو مثیل کہتے ہیں تحفة المر ید میں لکھا ہے:

ا لشبه و الشبیه بمعنی کالحب و الحبیب و ذ لك المعنی هو المساوی فی ا غلب الو جو ه و النظیر هو المسا وی و لو فی بعض الو جو ه و المثیل هو المساوی فی جمیع الو جو ه

پھر جب آپ مثیل ہوں کر کے کہا تو بجمیع وجوہ سرور عالم ﷺ اور دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء کا مساوی ہونے کا ادعا ہوا وہ کفر و ردّت ہے۔ غا یة تلخیص المراد من فتاوی ابن زیاد میں لکھا ہے:

ر جل قا ل فی حلفه و ر أس علی بن عمر الشا ز لی الذی ما مثله ا لا النبی ﷺ ا جر یت علیه ا حکام الر دة فلیستتا ب فان تا ب و ا لا قتل بر د ته لفعله هذا الشنیع من تشبیه سید الکو نین ﷺ بغیره کیف و قد قا ل فی الشفا گی ابی نواس انه کفر او قا ر ب بتشبیه محمد ا لا مین با لنبی ﷺ و هذا اعظم منه۔ انتهی

اور مخا لفو ں نے جواز مثیل پر حد یث علماء امّتی کا نبیاء بنی اسرائیل سے جو استدلا ل لیا ہے سو وہ باطل ہے کیونکہ محدثین کہتے ہیں کہ اس حدیث کو اصل نہیں۔ ملا علی القاری نے رسالہ موضوعات میں لکھا ہے:

قا ل الد میر ی و العسقلا نی و الز ر کشی لا ا صل له

بتقد یر ثبوت اس میں کا ف تشبیہ لا کے علماء کی فضیلت بیان فرمائے اس سے یہ لازم نہیں آ تا کہ کوئی شخص اپنے کو مثیل انبیاء قرار دیوے۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ حضرت مسیح اور خود کے دل میں جو قوی محبت ہے اس نے خدا کی محبت کو اپنے طرف کھینچ لیا ہے ان دونوں محبتو ں کے ملنے سے تیسری چیز پیدا ہوئی جس کا نام روح القدس ہے اس کو بطور استعارہ کے ان دونوں محبتو ں کا بیٹا کہنا چاہیے اور یہ پاک تثلیث ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی کی توحید اور ابطا ل تثلیث پر عقاید اسلام کی بنا ہے پھر یہ شخص اپنی اور خدا کی محبت کے ملنے سے روح القدس پیدا ہوا اس کو بطور استعا رہ ان دونو ں محبتو ں کا بیٹا اور یہ پاک تثلیث ہے کر کے تثلیث کا جو زعم کرتا ہے سو وہ کفر ہے۔

اور وہ جو کہتا ہے (کہ مسیح کا اور اپنا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں یعنی ابن اللہ کہہ سکتے) یہ بھی کفر ہے کیو نکہ اللہ تعا لی قر آ ن شر یف میں نصاری مسیح کو اور یہود عزیر کو ابن اللہ کہنے پر ان کی سخت مذمت کیا اور ان پر لعنت کیا اور متعدد مقا مو ں میں ابنیت سے اپنی ذا ت کو تنز یہ کیا پھر حقیقی طور پر ہو یا مجا زاً و استعارۃً اس کی ذا ت سے ابنیت کی نسبت لگا نا شرعاً کفر ٹھہرا۔ اللہ تعالی فر ما تا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قا لت الیهود عزیر ابن الله و قا لت النصا ری المسیح ابن الله ذ لك قو لهم با فوا ههم یضا هئون قو ل الذین کفروا من قبل قاتلهم الله انی یؤفکو ن ۔(التوبۃ:۳۰)

(یعنی کہا یہود نے عزیر بیٹا اللہ کا ہے اور کہا نصاری نے مسیح بیٹا اللہ کا ہے یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے مشابہ ہوتے ہیں بات سے ان لوگوں کے کہ کافر ہوئے پہلے اس سے مار یاوان کو اللہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں)۔

اور اللہ تعالیٰ یہ بھی فرماتا ہے:

و قا لوا اتّخذ الر حمن و لداً ۔لقد جئتم شیئا ادّا۔ تکا د السماوات یتفطر ن منه و تنشقّ ا لا ر ض و تخرّ الجبا ل هدّا۔ ان دعوا للر حمن و لدا۔ و ما ینبغی للرّ حمن ان یتّخذ ولدا

(مریم:۸۸۔۹۲) اور کہا انہوں نے پکڑی ہے اللہ نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری یعنی بھاری گناہ نزدیک ہیں آسمان کہ پھٹ جاویں اس سے اور پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعوی کیا انہوں نے واسطے اللہ کے اولاد کا اور نہیں لائق واسطے رحمان کے یہ کہ پکڑے اولاد)

اور بیضاوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے:

و اعلم ان السبب فی هذه ا لضلا لة ان ار با ب الشرا ئع المتقد مة کا نوا یطلقو ن ا لاب علی الله تعا لی با عتبار انه السبب ا لا و ل حتی قا لوا ان ا لا ب هو الر ب ا لا صغر و الله سبحا نه تعا لی هو الر ب ا لا کبر ثم ظننت الجهلة منهم ان المراد به معنی الولا دة فا عتقدوا ذ لك تقلیداً و لذا لك کفر قائله و منع منه مطلقاً جسما لما دة الضا د (الفساد)

اور علامہ عبدالحکیم سیالکوٹی نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے:

قو له و منع منه مطلقاً ای سواء قصد منه معنی مجا زیاً او معنی حقیقیاً

اور علامہ شیخ زادہ نے حاشیہ بیضاوی میں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اذا ثبت هذا فنقو ل اذا لم يجز حقيقة الو لا د ة فلا يجو ز التسمية بطر يق المجاز لا ن ا لا طلاق على سبيل التجوز انما يصح اذا كا ن ا لا طلاق على سبيل الحقيقة متصور ا لان الاطلاق المجازى هو التشبيه بحذ ف اداة التشبيه و التشبيه انما يتصور اذا كا ن المشبه به متصورا و اذا لم يتصور ان يكو ن له تعا لى و لد حقيقة لا يجو ز التسمية بطريق المجاز۔

اور خطیب شربینی نے سرا ج المنیر میں لکھا ہے:

و ما ينبغى ان يتخذ و لدا اى ما يليق به اتخا ذ الو لد لا ن ذلك محا ل اما الولا د ة المعرو فة فلا مقا لة فى امتنا عها و اما التنبى فا ن الو لد لا بد و ان يكو ن شبيها بالوا لد و لا شبيه لله تعا لى لا ن اتخا ذ الو لد انما يكو ن لا غرا ض اما من سرور او استعا نة او ذ كر جميل و كل ز لك لا يصح فى حق الله تعا لى۔

اور وہ جو قرآن شریف کی آیتوں کی تفسیر صحابہ و تابعین و جمہور مفسرین کے برخلاف اپنی رائے سے کرتا ہے اور صحابہ و تابعین سے اس کی جو تفسیر وارد ہوئی ہے اس کو سراسر غلط ہے کر کے کہتا ہے، وہ بھی کفر ہے۔ کیونکہ قرآن کی تفسیر نبی کریم ﷺ اور صحابہ و تابعین سے جو منقول ہے اسی کو اختیار کرنا واجب ہے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے اتقان میں لکھا ہے:

يجب ان يكو ن اعتما ده على النقل عن النبى ﷺ و عن اصحا به او من عا صرهم

پھر جب اس کو سراسر غلط ہے کر کے اپنی رائے سے تفسیر کیا تو نص قرآن کا جو معنی ہے اس کو پھیرا وہ کفر ہے۔ قاضی عیاض شفا میں اور ملا علی القاری اس کی شرح میں لکھے ہیں:

و كذ لك وقع ا لا جماع على تكفير كل من دا فع نص الكتا ب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

القديم و حمله على خلاف ما ورد به معنى القويم

اور وہ جو قادیانی کہتا ہے (کہ جبریل امین جو انبیاء کو دکھائی دیتا ہے وہ بذات خود زمین پر نہیں اترتا اور اپنے ہیڈ کوارٹر نہایت روشن نیر سے جدا نہیں ہوتا بلکہ صرف اس کی تاثیر نازل ہوتی ہے اور اس کی عکس سے تصویر ان کے دل میں منقوش ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے امام عبداللہ النسفی نے عمدۃ العقاید میں لکھا ہے:

و لو جا ز استبعا د صعود النبی لجا ز استبعا د نزو ل الملك و هو یووی الی النبوة

اور علامہ شمس الدین الکساری نے اس کی شرح میں لکھا ہے:

هذا اشارة الى فساد د ليل من ذهب الى انه اى المعرا ج فى المنا م تقريره ان محمدا ﷺ من جنس البشر لقو له تعا لى قل انما انا بشر مثلكم و من هو من جنس البشر يمتنع صعوده الى السما ء لا نا نعلم بالضرورة ان الجسم يمتنع صعوده الى الهواء العا لى

و الجوا ب انه لو صح استبعاد صعود شخص من البشر الى الهوا الوا لى لصح استبعا د نزو ل الجسم الهوا ئى الى ا لا رض لكن الثا نى با طل لا نه يووى الى انكار نزو ل الملك و هو كفر لا تفاق ا لا نبياء و الر سل عليهم السلام عليه و بدا هة امتنا ع الصعود ممنوعة بل هو ممكن و الله تعا لى قا در على جميع الممكنا ت فكا نت الشبهة زا يلة

اور علامہ قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

رو ية عليه الصلوة و السلا م لجبر ئيل هى ا صل ا لا يما ن لا يتم ا لا يما ن ا لا با عتقا د ها و من انكر ها كفر قطعاً

اور وہ جو قادیانی کہتا ہے (کہ لیلۃ القدر سے رات مراد نہیں بلکہ وہ زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم رنگ ہے اور وہ نبی یا اس کے قائم مقام مجدد کے گذر جانے سے ایک ہزار مہینے کے بعد آتا ہے) یہ بھی کفر ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ جو فرماتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیلة القدر خیر من الف شھر(القدر :۳) یعنی شب قدر بہتر ہے ہزار مہینہ سے۔

سواس سے مراد رات ہے کر کے احادیث متواترہ اور اجماع سے ثابت ہو چکا پھر اس کا انکار کر کے نص قرآن کو اسکے ظاہر معنی سے بغیر دلیل قطعی کے پھیرا وہ کفر ہے۔قاضی عیاض نے شفا میں لکھا ہے:

فا نه اذا جوز علی جمیع ا لا مة الو ھم و الغلط فیما نقلو ہ من ذلك و اجمعوا انه قو ل الر سو ل علیه الصلوۃ و السلا م و فعله و تفسیر مراد اللہ به ا د خل ا لا سترا بة فی جمیع الشریعة اذ ھم النا قلو ن لھا و للقر آ ن و انحلت عری؟ الدین کرۃ و من قال ھذا کا فر

اور علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے:

و النصو ص من الکتا ب و السنة تحمل علی ظوا ھر ھا ما لم یصرف عنھا دلیل قطعی کما فی ا لآ یا ت التی تشعر ظواھرھا با لجھة و الجسمیة و نحو ذ لك و العدو ل عنھا ای عن الظوا ھر الی معا ن تد عیھا اھل البا طن و ھم الملا حدۃ و سموا بالبا طنیة لا دعا ئھم ان النصو ص لیست علی ظوا ھر ھا بل لھا معا ن با طنة لا یرفھا ا لا المعلم و قصد ھم بذ لك نفی الشر یعة با لکیة الحا د ای میل و عدو ل عن ا لا سلا م و وانسا ل و الصاق بکفر لکو نه تکذ یباً للنبی ﷺ فیما علم مجیئه بالضرورۃ

امّا انبیاء علیھم السلا م کے معجزوں کا جو انکار کرتا ہے اور ان کو مسمر یزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آنے کا دعوی کرتا ہے اور عیسی کے معجزات کو جو قرآن شریف میں واقع ہیں ان کا انکار کرتا ہے اور اس کو مشرکانہ خیال کہتا ہے اور ان کو مسمریزم کے طریق پر ہونے کا قائل ہے وہ بھی کفر ہے۔علامہ شروانی نے حاشیہ تفسیر بیضاوی میں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان من کفر بر سو ل وا حد و بمعجزة وا حدة فا نه لا یمکنه الا یما ن با حد من الر سل البته

اور وہ جو کہتا ہے (کہ اگر آپ اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ان اعجوبہ نمایوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ یہ مرتد باوجود اس قساوت قلبی کے اس عمل مسمر یزم کو آپ مکروہ جانتا ہے اور اس کو عیسی علیہ السلام کی طرف نسبت کیا جو یقیناً کفر ہے۔ اس کے سوائے ان اعجوبہ نمائیوں میں عیسی سے کم نہ رہتا، کر کے جو کہتا ہے اس سے حضرت عیسی سے مساوات یا تفوق ہونے کا دعوی ہوا، وہ بھی کفر ہے۔ اور باتفاق فقہاء کسی ولی کو بھی نبی کے رتبہ کو پہنچا کر اعتقاد کرنا کفر ہے۔ چہ جائے کہ یہ زندیق آپ حضرت عیسی سے مساوی ہونے کا یا فائق ہونے کا دعوی کرے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں لکھا ہے:

فا لنبی ا فضل من الو لی و ھو امر مقطوع به عقلا و نقلا و الصا ئر الی خلا فه کا فر لا نه مر معلوم من الشرع بالضرورة

اور ابن حجر مکی نے اپنے فتاوی میں لکھا ہے:

ان من اعتقد ان الو لی یبلغ مر تبه النبی فقد کفر

امّا عیسی کا باپ یوسف نجار ہونے کا جو زعم کرتا ہے وہ بھی کفر ہے کیونکہ اللہ تعالی بغیر باپ کے حضرت عیسی کو پیدا کیا سو قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ پھر یہ شخص جب حضرت عیسی کا باپ یوسف نجار ہونے کا زعم کیا، سو قرآن مجید کی تکذیب کیا وہ کفر وردت ہے کما مرّ

اور وہ جو عیسی علیہ السلام خنزیر کو قتل کریں گے جو احادیث صحیحہ وارد ہوئے ہیں، سو اس سے مراد قتل کرنے کا حکم کرنا ہے حافظ ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں لکھا ہے:

و یقتل الخنز یر اے یا مر باعدا مه مبا لغة فی تحریھم اکله و فیه تو بیخ عظیم للنصاری الذین ید عو ن انھم علی طر یقة عیسی ثم یستحلو ن اکل الخنز یر و یبا لغو ن فی محبته ۔

پھر اس سے یہ زندیق ایک غلط معنی کر کے جو زعم کرتا ہے کہ آپ کہا سو معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد نہ ہوتو اس کا حقیقی معنی شکار کھیلتے پھرنا ہوگا پھر اس پر استہزاء کرتا ہے سو شریعت کا استہزاء ہے وہ کفر ہے علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی میں لکھا ہے:

والا ستهزاء على الشر يعة كفر لان ذ لك من اما را ت التكذ يب

امّا وہ جو قادیانی کہتا ہے (کہ آنحضرت ﷺ ازواج مطہرات میں کون سی بی بی کا پہلے انتقال ہوگا سو جو پیش گوئی فرمائی تھی اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت کو بھی معلوم نہ تھی) سو یہ بھی کفر ہے۔ پہلے ہم عوام کی اطلاع کے لئے وہ حدیث دکھلا کے بعد اس کا حکم لکھتے ہیں۔ معلوم کریں کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ ازواج مطہرات کو فرمائے تمہارے میں جس کے ہاتھ دراز ہیں وہ میرے سے اول ملے گی۔ نبی ﷺ کی وفات ہوئی بعد سب بی بیاں اپنے ہاتھ ماپ کر دیکھے تو بی بی سودہؓ کے ہاتھ سب سے دراز تھے جب زینبؓ کی وفات ہوئی تو سمجھے ہاتھ دراز ہونے سے مراد سخاوت تھی کہ زینبؓ بڑے ہاتھ کی بی بی تھی صدقہ بہت دیا کرتی تھی۔ انتہی

اس حدیث سے نبی کریم ﷺ کو اس پیش گوئی کی اصل حقیقت معلوم نہ تھی کر کے مفہوم نہیں ہوتا بلکہ یہی معلوم ہوتا ہے کہ ازواج مطہراتؓ نے ہاتھ بڑا رہنے سے اس کی ظاہری معنی مراد ہے کر کے ابتداء سمجھے پھر جب بی بی زینبؓ کی وفات ہوئی تب معلوم کرے کہ نبی کریم ﷺ ہاتھ بڑا رہنے سے اسکے مجازی معنی ارادہ فرمائے۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے زہر الربی میں لکھا ہے:

قا ل القر طبى معنا ه فهمنا ابتداء ظا هر ه فلما ما تت زينب علمنا انه لم ير د با ليد العضو و با لطو ل طو لها بل اراد العطا ء و كثر تها فا ليد هنا استعا ر ة للصدقة و الطو ل تر شيح لها۔

اور یہ اعتقاد رکھنا ضرور ہے کہ اللہ تعالی آنحضرت ﷺ کو علوم اولین وآخرین اور علم ما کا ن و ما یکو ن کا عطا فرمایا تھا۔ اور آئندہ جو جو واقعات ہونے والے ہیں ان سب کی وحی کر چکا تھا۔ اور نبی کریم ﷺ جو کچھ فرماتے تھے سو وہ بے قصد کے بغیر جاننے کے آپ کی زبان مبارک سے نہیں نکل جاتا تھا، بلکہ جو کچھ فرماتے تھے سو وہ حقیقت الحق سے تھا۔ شیخ جلال الدین السیوطی نے مصبا ح الز جا جۃ حا شیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ابن ما جۃ میں لکھا ہے:

فا نّہ صلی اللہ علیہ و سلم او حی الیہ بجمیع ما یحد ث بعدہ مما لم یکن فی زمنہ

اور ابن حجر مکی نے شر ح الھمز یہ میں لکھا ہے:

وسع علمہ ﷺ علوم ا لا ولین ا لا نس و الملا ئکۃ و الجن لان اللہ تعا لی ا طلعہ علی العا لم فعلم علم ا لا ولین و الآ خرین ما کا ن و ما یکو ن کما مر و حسبک فی ذلک القر آ ن الذی او تیہ ﷺ و مثلہ معہ کما صح عنہ و قد قا ل تعا لی ما فر طنا فی الکتا ب من شیء و یلز م من ا حا طتہ ﷺ بالعلوم القر آ نیۃ و مثلھا الذی او تیہ ایضاً انہ ﷺ ا حا ط بعلوم الاولین و الآ خر ین و ان علو مھم مند ر جۃ و منغمرۃ فی علومہ ﷺ

اور علامہ زرقانی نے شرح موا ھب ا للد نیہ میں لکھا ہے:

قا ل ا لاما م الغزا لی لا یظن ان تقدیر النبی ﷺ یجر ی علی لسا نہ کیف اتفق بل لا ینطق ا لا بحقیقۃ الحق

پھر جو شخص کہ اس مذکور پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی کر کے نبی کریم ﷺ کی طرف بے علمی کی نسبت کرتا ہے وہ کا فر ہے۔ ابن حجر مکی نے اپنے فتا وی میں لکھا ہے:

و لا شک ان من اعتقد ان ابن سر یج اوا جل منہ علم علما حقا و جھلہ النبی ﷺ کا ن کا فرا مھد ر الد م لا نہ مر تد عن الاسلا م

امّا وہ جو قادیانی کہتا ہے (کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں اور امور اخبار یہ کشفیہ میں اجتہادی غلطی انبیاء سے بھی ہو جاتی ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ نبی کو غلطی کی طرف نسبت کرنا اور انبیاء سے پیش گوئی میں غلطی ہو جاتی ہے کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔ شرح عقیدہ یافعی میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و کذا یکفر من دا ن بالوحدا نیة و صحة النبوة و نبو ۃ نبینا محمد ﷺ و لکن جوز علی ا لا نبیاء الکذ ب فیما اتوا به ادعی فی ذ لك المصلحة بز عمهم او لم ید عها

اور امام علامہ ابوعبداللہ محمد بن یوسف السنوسی نے اپنے عقیدہ میں فرمایا ہے:

اما الر سل علیهم الصلوة و السلا م فیجب فی حقهم الصدق و ا لا ما نة و تبلیغ ما امروا با بلا غه للخلق و یستحیل فی حقهم ا ضداد هذه الصفا ت و هی الکذ ب و الخیا نة بفعل شیء ما نهی عنی نهی تحریم او کرا هة ۔

اور یہ بھی کہا:

فلا یر تا ب فی صدقهم علیهم السلا م ا لا من طبع الله علی قلبه و العیا ذ با لله تعا لی

امّا وہ جو قادیانی کہتا ہے (کہ جب کہ پیش گوئیوں کے سمجھنے کے بارے میں خود انبیاء سے امکان غلطی ہے تو پھر امت کا کورانہ اتفاق یا اجماع کیا چیز ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ اس میں انبیاء سے پیش گوئیوں کے سمجھنے میں امکان غلطی ہے کر کے جو اعتقاد رکھا وہ کفر ہے اس کے سوائے امت کی تضلیل کیا وہ بھی کفر ہے۔ شرح عقیدہ یافعی میں ہے:

و کذ لك نقطع بتکفیر کل قا یل قا ل قو لا یتو صل به الی تضلیل ا لا مة

اور ابن حجر مکی نے اعلام میں لکھا ہے:

ان کل ما فیه تضلیل ا لا مة یکو ن کفرا۔

امّا انبیاء اور رسولوں کے وحی میں شیطانی دخل ہو جانے کا دعویٰ کر کے جو کہتا ہے (کہ چارسو نبی جھوٹے نکلے اور دراصل وہ ایک ناپاک روح کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہیں تھا اور ان نبیوں نے دھوکا کھا کر ربانی سمجھ لیا تھا) یہ بھی کفر ہے کیونکہ شیطان فرشتہ کی صورت میں آ کے نبیوں کو دھوکا دینا صحیح نہیں پھر ویسا اعتقاد رکھا اس کے سوائے انبیاء کو جھوٹے نکلے کر کے اعتقاد کیا وہ کفر ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔

اور علامہ قسطلانی نے مذاہب اللدنیہ میں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و کذ لك لا یصح ان یتصور له الشیطا ن فی صورة الملك و یلبس علیها لا فی او ل الرسا لة و لا بعد ها بل لا یشك النبی ان ما یا تیه من الله هو الملك و رسو له حقیقة اما بعلم ضروری یخلقه الله او ببر ها ن یظهر لد یه

امّا وہ جو قادیانی کہتا ہے (کہ یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے کہ انا انز لنا ہ قریبا من القا دیا ن اور واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف میں ہے) یہ بھی کفر ہے کیونکہ قرآن شریف میں لفظ قادیان جو موجود نہیں ہے سو اس کو (ہے) کر کے اعتقاد رکھا جو لفظ قرآن شریف میں بالاجماع نہیں ہے اس کو (ہے) کر کے اعتقاد رکھنا کفر ہے۔

قاضی عیاض نے شفا میں لکھا ہے :

قد اجمع المسلمو ن ان القر آ ن المتلو فی جمیع اقطار ا لارض المکتو ب فی المصا حف با یدی المسلمین مما جمعه الد فتا ن من اول الحمد لله رب العا لمین الی آ خر قل اعو ذ بر ب الناس انه کلام الله و و حیه المنز ل علی نبیه محمد ﷺ و ان جمیع ما فیه حق و ان من نقص منه حر فا فا صدا؟ لذ لك او بدله بحر ف آ خر مکا نه او زا د فیه حر فا مما لم یشتمل علیه المصحف الذی وقع علیه ا لا جماع و ا جمع علی انه لیس من القر آ ن عامدا لکل هذا انه کا فر۔

اب ہم اہل اسلام کو معلوم کراتے ہیں کہ جو شخص کہ ایسے دعوے کرتا ہے سو وہ نہ نبی ہے کیونکہ نبوت ہمارے نبی کریم خاتم الانبیاء والمرسلین محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہو چکی اور نہ مسیح موعود ہے کیونکہ مسیح موعود، عیسی بن مریم علیہ السلام ہیں جن پر انجیل نازل ہوئی تھی اور اب آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قیامت کے قریب آسمان سے نازل ہو کے شریعت مصطفوی ﷺ پر حکم فرماویں گے اور دجال کو قتل کریں گے اور نہ کوئی اولیاء اللہ سے ہے کیونکہ اولیاء اللہ اس قسم کے شیطانی دعوے نہیں کرتے جس سے شریعت مصطفوی ہدم ہوا گرچہ منصور حلاج وغیرہ بعض اولیاء اللہ سے مثل انا الحق وغیرہ کلمے صادر ہوئے سو اس پر انہوں نے کسی کو دعوت نہیں کئے بلکہ وہ بے خودی میں ہوتا تھا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہود حق تعالی ان پر غالب ہو کے اپنے سے غائب ہو جاتے تھے اور بے ساختہ ان کی زبان سے نکل آتے تھے اور وے اقوال قابل تاویل رہتے تھے اس لئے محققین ان کو معذور رکھے ہیں بلکہ یہ شخص جو کفریات کا زعم کرتا ہے سو اس کے اقوال کسی قسم سے تاویل پذیر نہیں پھر وہ متعدد وجوہ سے شرع شریف کے رو سے مرتد و زندیق و کافر ہے اور بمصداق ہمارے نبی کریم محمد ﷺ کی پیشین گوئی کے کہ لا تقوم الساعة حتی تخرج ثلا ثون دجا لا کلھم یزعم انه رسول الله (یعنی قائم نہ ہوگی قیامت جب تک کہ تیس دجال ظاہر نہ ہوں گے اور ہر ایک ان میں سے یہ زعم کرے گا کہ آپ اللہ کا رسول ہوں) ان دجالوں میں سے ایک دجال ہے پھر جس نے اس کی تابعداری کی وہ بھی کافر و مرتد ہے اور شرعاً مرتد کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اوس کی عورت حرام ہوتی ہے اور اپنی عورت کے ساتھ جو وطی کرے گا وہ زنا ہے اور ایسی حالت میں جو اولاد کہ پیدا ہوتے ہیں وہ ولد الزنا ہوں گے:

قال فی التنویر و الکنز و ارتداد احدهما فسخ فی الحال ۔

اور بزازیہ میں ہے

و لو ارتدوا العیاذ بالله تحرم امرأته و یجدد النکاح بعد اسلامه و المولود بینهما قبل تجدید النکاح بالوطی بعد التکلم بکلمة الکفر ولد زنا ۔

اور مفتاح السعادت میں ہے

و یکون وطیه مع امرأته زنا و الولد المتولد منهما فی هذه الحالة ولد الزناء و ان اتی بکلمتی الشهادة بطریق العادة

اور مرتد بغیر توبہ کے مر گیا تو اس نماز جنازہ نہیں پڑھنا اور اس کو مقابر اہل اسلام میں دفن نہیں کرنا بلکہ بغیر غسل و کفن کے کتے کے مانند گڑھے میں ڈال دینا۔

اشباہ والنظائر میں ہے

و اذا مات او قتل علی ردته لم یدفن فی مقابر المسلمین و لا اهل ملة فانما یلقی فی حفرة کالکلب

اور بحرالرائق میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اما المر تد فلا يغسل و لا يكفن و انما يلقى فى حفرة كا لكلب

چونکہ ہم کو طالبان حق کی آگہی منظور ہے اس لئے بطور اجمال کے اتنے ہی پر اکتفا کر کے ختم کلام کرتے ہیں اللہ جس کے نصیب میں توفیق لکھا ہے اس کو کافی ہے

و ما علينا ا لا البلا غ المبين

و آ خر دعوا نا ان الحمد لله ر ب العا لمين

و صلى الله على خا تم ا لا نبياء و المر سلين سيد نا و مو لا نا محمد و آ له و صحبه و سلم ۔ مر قو م ۳۰ شعبا ن ۱۳۱۱ھ

كتبه عبيد الله بن صبغة الله قا ضى الملك بدر الدو لة كا ن الله لهما

هذا الجوا ب صحيح بلا ار تيا ب ۔ جز ى الله المجيب عنا خير الجزاء الى يو م الحسا ب ۔ ا حمد على عفا الله عنه

يهدى من يشا ء و يضل من يشا ء

باعث تحریر ایں مقال وموجب تفصیل ایں اجمال آنکہ شخصے قادیانی از نواحی پنجاب خروج کردہ عوام کالانعام را در دام ضلالت انداختہ وخود را مثیل حضرت عیسی بلکہ مسیح موعود شمردہ دعوت نبوت ورسالت میدارد کہ مرسل خداوند تعالی ام ۔ واشارہ آیت

و مبشراً برسو ل يا تى من بعدى اسمه ا حمد بطرف خود است ومصداق آیت

هو الذى ار سل رسو له با لهد ى و دين الحق ليظهره على الدين كله خودرا می پندارد

ومیگوید کہ برخود الہام شد کہ انا انز لنا ه قر يباً من القا ديا ن و بالحق انز لنا ه و با لحق نز ل

حالانکہ و با لحق، آیت قرآن مجید است کہ مرجع آں بسوئے قرآن است نہ درشان ایں خبیث بلکہ عبارت بالائی مہمل باآں منضم ساختہ وچوں آنحضرت ﷺ بنص قطعی خاتم النبیین بودند ولا نبی بعدہ دراحادیث واقع شدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہم نزول فرشتہ واظہار معجزات وغیرہ اموراز لوازم رسالت بودہ است و نیز عیسی علیہ السلام ابرص واکمہ راتندرست می ساخت واحیای مردگان می کرد کہ بنص صریح ثابت است وخدائے تعالی اورا بالائے آسمان زندہ بردو در آخرزمان برمنارہ بیت المقدس نزول خواہد کرد وخروج دجال وقتل او دجال را واامامت مہدی واقتدائے عیسی علیہ السلام وغیرذلک امور کہ باحادیث متواترہ بہ ثبوت پیوستہ وعلماء امت براں اتفاق کردہ اند ایں ہمہ امور قادح نبوت او بودہ اند پس چارہء ندید بجز انکار ایں ہمہ امور صریحہ قاطعہ ازانکہ ختم نبوت بہ آنحضرت ﷺ شدہ وہیچک معجزہ مثل مسیح از وبظہور نہ پیوستہ و نہ طاقت آن میدارد و نہ دجال خروج کردہ است کہ جنگ از و واقع شود و نہ او از مسجد دمشق فرود شدہ وہم احادیثیکہ اہل سنت براں استناد وحجت می آرند آنرا بمعانی غلط ودروغ برائے نمائش جہلاء پرداختہ وآیاتے را کہ درحق عیسی علیہ السلام وارداند

و ان من اهل الكتا ب الاليو منن به قبل مو ته ۔

و ما قتلو ه و ما صلبوه و لكن شبه لهم ۔

و يا عيسى انى متو فيك و را فعك الى۔ و غير ذ لك

بہ تفسیر وتغیر دروغ وکذب می پردازد کہ مخالف اقوال سلف است کہ صحابہ و تابعین ... وحش پرواز گشتہ و جسدش درزمین مدفون گشتہ وایں بعینہ اعتقاد یہود وفرقہ نصاری بودہ پس کسے کہ ایں چنیں اعتقاد دارد پیش علمائے حقانی کافرومرتد است وحکم ارتداد بروجاری میشود وآنکہ خودرا مثیل مسیح میشمرد بیشک اومثیل مسیح الدجال است کہ مخبر صادق باں خبر دادہ

كما روا ه الشيخا ن عن ابى هر يره عن النبى ﷺ قا ل لا تقوم السا عة حتى تبعث د جا لو ن كذا بو ن قريباً من ثلا ثين كلهم يز عم انه رسو ل الله ۔

پس برحکام اسلام ومسلمین وقضاۃ ومفتیین لازم است کہ بدفع این شریر پردازند وآیہ فیض پیرایہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الذین فتنوا المو منو ن و المو منا ت ثم لم یتو بوا فلهم عذا ب جهنم و لهم عذا ب الحر یق

را نصب العین دا شتہ فتنہ عظیم ایں کس را کہ درمیان اہل اسلام انداختہ است دورسازند

و ما علینا ا لا البلا غ المبین و الله اعلم با لصوا ب و الیه المرجع و المآ ب

کتبہ محمد سعید مفتی مجلس عدالت عالیہ حیدرآباد دکن کان اللہ لہ

ما استد ل علیه با لآ یا ت الصریحة الجلیة و ا لا حا دیث الشهیرة القویة و النقو ل المعتقدة السنیة ا حری بالقبو ل و الیق بالعمل فا للاز م علی الر جل المسؤل عنه و اتبا عه ان یتو بوا عن سو ء اقوا لهم و اعتقا دا تهم و با لله التو فیق ۔

کتبه: محمود بن صبغة الله کا ن الله لهما

الجوا ب صحیح سید محمد علی قادری

هذه الفتوی صحیح بلا ار تیا ب کتبہ: سید شاہ محمد عفا اللہ عنہ

الجواب صحیح ۔ کتبہ: سید عظمت پیران قادری

لله در المجیب المصیب ۔ احمد محی الدین ۔

ا صا ب من اجا ب میر حیدر علی

هذا الجوا ب صحیح ۔ کتبہ: محمد عبدالقادر عفی عنہ

یہ جواب مطابق مذہب حق کے ہے ۔ غلام محی الدین عفی عنہ

الجوا ب صحیح ۔ علی موسیٰ رضا عفی عنہ

الجوا ب صحیح بلا ار تیا ب ۔ ابوالحسین شہاب الدین احمد

صح الجوا ب ۔ محمد حلیم الناصری

نحن نتبع علی ما قا ل علما ء نا جز ی الله عنا المجیب الفاضل و الشیخ الکا مل خیر الجزا ء ۔ کتبہ: محمد غوث کان اللہ لہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النصر المبین فی رد اقوال الجا ھلین

بسم اللہ الر حمن الر حیم
نحمدہ و نصلی علی نبیّہ و رسو لہ خا تم النبیین محمّد و آ لہ و
اصحا بہ ا جمعین

۱۹ جو لا ئی ۱۸۹۵ء کو مولوی احمد علی صا حب جو بغرض وصول چندہ پہا ڑ پر مقیم تھے، ڈ ہرہ دون میں تشریف لا ئے تھے اور ۲۰۔ جو لا ئی ۱۸۹۵ء کو مولوی محمد احسن امروہی قا دیا نی سہارن پوری سے پیر جی خدا بخش کے مکا ن پر تشریف لا ئے ۔ ۲۱ جو لا ئی ۱۸۹۵ء بوقت ۴ بجے شام کے یہ خا کسار و محمد حنیف خلف خدا بخش صا حب وا حمد حسین ملازم و جنا ب مولوی احمد علی صا حب او پر دو کا ن پیر جی صا حب کے بیٹھے ہو ئے تھے کہ مولوی محمد احسن امروہی قا دیا نی، پیر جی کے مکا ن سے دو کا ن تشریف لا ئے اور السلا م علیکم و علی من لد یکم ، مولوی احمد علی سے ہوا اور بیٹھ گئے اور ادھر ادھر کی گفتگو ہو تی رہی کہ

مولوی محمد احسن امروہی قا دیا نی نے مولوی احمد علی سے در یا فت کیا کہ آ پ مرزا غلام احمد قا دیا نی سے ملے ہیں یا نہیں ۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فر ما یا کہ میں حما یت اسلام امر تسر میں گیا تھا ۔ مرزا غلام احمد قا دیا نی بھی وہاں تشریف رکھتے تھے، مگر میری ملا قا ت نہیں ہو ئی ۔ ا گلے روز مرزا قا دیا نی لدھیانہ تشریف لے گئے تھے ۔

بجواب اس کے مولوی احسن امروہی قا دیا نی نے کہا کہ مرزا غلام احمد قا دیانی قا بل ملا قا ت ہیں، ضرور ملئے ۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فر ما یا کہ میرا ارادہ ضرور ملنے کا ہے ۔ اور پیر جی خدا بخش صا حب نے بھی وعدہ قا دیا ن چلنے کا کیا تھا ۔ ابھی اتفاق نہیں ہوا ۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد حنیف کی طرف متوجہ ہو کر یہ بھی فرمایا کہ تم بھی قادیان چلو اور میں بھی چلوں مجھے بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے ملنا ہے کیونکہ اکثر شبہات جو ان کی تصنیف پر ہیں وہ ان کو سناؤں گا اور ان سے جواب لوں گا۔

بجواب اس کے مولوی محمد احسن قادیانی نے دریافت کیا وہ شبہ آپ کے پاس لکھے ہوئے ہیں تو مجھے بھی دکھلایئے۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ میرے پاس یہاں لکھے ہوئے تو نہیں ہیں، لیکن مجھے زبانی یاد ہیں۔ اگر آپ سننا چاہیں تو سنا سکتا ہوں۔

بجواب اس کے مولوی محمد احسن امروہی قادیانی نے کہا کہ میں شائق ہوں، سنایئے شاید یہی کچھ طے ہو جاوے۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ اول شبہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب حما مة البشری میں تحریر فرمایا ہے کہ طلوع الشمس من مغر بها ہو چکا ہے۔ بلکہ اور علامات قیامت اور خروج دجال اور دابۃ الارض وغیرہ بھی گذر چکے ہیں۔ اب جو مرزا قادیانی لوگوں کو اپنی طرف بلاتے ہیں اور دعوت اعلام کرتے ہیں، تو از روئے حدیث صحیح مسلم کی روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ

انّ رسو ل الله ﷺ قا ل لا تقوم السّا عة حتّی تطلع الشّمس من مغر بها فا ذا طلعت الشّمس من مغر بها امن الناس کلهم اجمعو ن فیو مئذ لا ینفع نفساً ایما نها لم تکن آ منت من قبل او کسبت فی ایما نها خیراً ۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ طلوع الشمس من مغر بها کے بعد جو لوگ ایمان لاویں گے ان کو ایمان نفع نہ دے گا۔ اور وہ ایمان معتبر نہ سمجھا جاوے گا کیونکہ وہ ایک علامت کبری کو دیکھ کر ایمان لائے ہیں۔ اب وہ لوگ جو مرزا قادیانی کی طرف رجوع کر رہے ہیں ان کو ایمان کب نفع دے گا۔

یہ مولوی احمد علی کا شبہ تھا کہ بطور سوال کے مولوی محمد احسن امروہی قادیانی کے روبرو ظاہر کیا گیا کہ اسی عرصہ میں مولوی مرید احمد و مولوی دوست محمد تشریف لے آئے اور ان کے روبرو یہی شبہ ظاہر کیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجواب اس کے مولوی محمد احسن قادیانی نے کہا کہ آپ کا شبہ بہت عمدہ اور فاضلانہ اور عالمانہ ہے۔ ایسا شبہ نہیں کہ کوئی اس کا جواب بسہولت دے۔ اور دوسری رہی یہ بات کہ مرزا قادیانی نے حمامۃ البشری میں جہاں تک مجھ کو یاد ہوتا ہے یہ نہیں لکھا کہ طلوع الشمس من مغربھا کا گذر جانا لکھا ہو۔ اور یہ حدیث بھی تاوقتیکہ صحیح مسلم میں نہ دیکھی جائے و طلوع الشمس من مغربھا حمامۃ البشری میں نہ دیکھا جائے اس وقت تک میں تسلیم نہیں کرونگا۔ چنانچہ صحیح مسلم پیرجی صاحب کی دکان میں موجود تھی اور حمامۃ البشری مولوی خلیل الرحمٰن کے پاس موجود تھی۔ مولوی احمد علی نے اسی وقت صحیح مسلم، محمد حنیف سے لے کر مولوی محمد احسن قادیانی کو حدیث دکھلائی اور پڑھی اور ترجمہ کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ طلوع الشمس من مغربھا کے بعد جو لوگ ایمان لاویں گے، ان کو ایمان نفع نہ دے گا اور وہ ایمان معتبر نہ سمجھا جاوے گا۔

بجواب اس کے مولوی محمد احسن قادیانی نے دوسری یہ حدیث پیش کی کہ:

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ ثلث اذا خرجن لا ینفع نفساً ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیراً طلوع الشمس من مغربھا و الدجال و دابۃ الارض

کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین باتیں جب ظاہر ہو جاویں تو اس وقت کسی کو ایمان لانے سے فائدہ نہ ہوگا، اور اس کو جو پہلے سے ایمان نہ لایا یا نیک کام نہیں کیا۔ ایک تو نکلنا آفتاب کا جدھر سے ڈوبتا ہے۔ دوسرا دجال کا، تیسرا دابۃ الارض کا نکلنا۔

اور مولوی احسن قادیانی نے یہ بھی کہا کہ مسیح اور خروج دجال کے زمانہ میں ایمان نفع دے گا یا نہیں۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ زمانہ مسیح اور خروج دجال جب ایک ہوگا نفع نہیں دے گا، اور جس حالت میں مرزا قادیانی نے خروج دجال کا گذر جانا حمامۃ البشری میں تحریر کیا ہے اور یہ حدیث جو آپ نے پیش کی ہے مطابق اس کے یہ اعتراض بھی مرزا قادیانی کے اوپر پڑتا ہے۔

بجواب اس کے مولوی محمد احسن قادیانی نے کہا کہ مرزا قادیانی کے اوپر کیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعتراض پڑتا ہے، میں ثابت کرونگا۔قرآن اور حدیث اور بیضاوی سے کہ بعد طلوع الشمس من مغربها اورخروج دجال کے ایمان نفع دے گا اور معتبر ہوگا۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ آپ قرآن مجید سے یا حدیث سے یا بیضاوی سے ثابت کریں، لیکن طول تقریر نہ کریں۔جیسا کہ میں نے صحیح مسلم میں حدیث دکھلائی ہے آپ بھی دکھلا دیں۔کسی کا قول یا مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر میں نہ مانوں گا۔

بجواب اس کے مولوی محمد احسن قادیانی نے سب کے سامنے کہا کہ تفسیر بیضاوی میں دکھادوں گا۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی دریافت کیا کہ بیضاوی یہاں ہے؟

مولوی مرید احمد نے فرمایا کہ میرے پاس کرن پور میں ہے۔اسی عرصہ میں اذان عصر ہوگئی اور سب صاحبان موجود مسجد چلنے کو تیار ہو گئے اور مولوی احمد علی نے مولوی مرید احمد کو تفسیر بیضاوی لانے اور محمد حنیف سے حمامۃ البشری مولوی خلیل الرحمٰن کے پاس سے منگوانے کو فرمایا اور جلسہ کل ۲۲ جولائی ۱۸۹۵ء پر منحصر ہوا اور نماز کے لئے مسجد میں آ گئے۔

بعد نماز عصر کے مولوی محمد احسن قادیانی، مولوی احمد علی کے ہمراہ پیر جی خدا بخش کی دکان پر تشریف لائے۔پھر مولوی محمد احسن اپنے مناظرے اور مرزا قادیانی کی تصنیفات سناتے رہے ،اور تین چار کتابیں مثل رسالہ شاہین بطور دکھلانے اور ظاہر کرنے تحریر مرزا غلام احمد قادیانی کے مولوی احمد علی کو دیں۔مولوی احمد علی پلٹن بازار کی مسجد کو تشریف لے گئے اور کل کے جلسہ میں میں فیما بین جو تقریر وقوع میں آوے گی ضبط تحریر ہوگی۔مورخہ ۲۱ جولائی ۱۸۹۵ء

۲۲ جولائی ۱۸۹۵ء کو مرزا کریم بیگ صاحب داروغہ اسکولز گورنر جنرل صاحب بہادر نے مہمانداری مولوی احمد علی و نیز جلسہ وعظ مقرر کیا۔چنانچہ آج جلسہ متنازعہ فیھا ملتوی رہا۔کل پر منحصر رکھا گیا۔

۲۳ جولائی ۱۸۹۵ء وقت شام ۴ بجے مولوی احمد علی و مولوی محمد احسن امروہی قادیانی واسطے نماز عصر کے مسجد دہا مانوالہ میں موجود تھے۔نماز سے فارغ ہوکر مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد احسن قادیانی نے کہا کہ قیام جلسہ پیر جی خدا بخش کے مکان پر کیا جاوے تو بہتر ہے

بجواب ان کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ جلسہ مسجد میں بہتر ہے۔ عام ہونا چاہیے۔ چونکہ بات کا چرچا کئی روز سے تھا، بہت لوگ مشتاق تھے کرن پور سے مولوی مرید احمد و مولوی دوست محمد معہ چند ولایتوں کے اور نی نگر سے مولوی خلیل الرحمٰن و مولوی الہ دیا صاحب و ضلع دار صاحب انہار و منشی خلیل الرحمٰن و دیگر صاحبان پلٹن بازار سے حافظ محمد شریف و دیگر چند صاحبان غرضیکہ ایک مجمع کثیر مسجد میں جمع ہوا۔

مولوی احمد علی نے یہ فرمایا کہ کتاب (حمامۃ البشری۔صفحہ ۸۳) میں مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ عبارت لکھی ہے:

فا علم ان هذه الانبا ء قد تمّت کلّها، و وقعت کما کان فی الآثارا لمنتقاۃ المدو نه عن الثقا ت و لکن الناس ما عر فو ھا و کا نوا غا فلین

کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ خروج د جال و دابۃ ا لار ض و طلوع الشمس من مغر بها ہو چکا، اور مولوی محمد احسن قادیانی کو دکھلائے گئے اور یہ حدیث:

عن ابی ھر یرہ ان رسو ل اللہ ﷺ قا ل لا تقوم السا عۃ حتی تطلع الشمس من مغر بها فا ذا طلعت الشمس من مغر بها امن الناس کلهم اجمعو ن یو مئذ لا ینفع نفساً ایما نها لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایما نها.

صحیح مسلم میں دکھلائی کہ جس کا مطلب یہ ہے کہ بعد طلوع الشمس من مغر بها کے ایمان نفع نہ دے گا۔ مولوی محمد احسن قادیانی نے تسلیم کیا۔ اب مولوی محمد احسن اس کے ثبوت میں کہ بعد طلوع الشمس من مغر بها کے ایمان نفع دے گا، آیات قرآنی یا صحیح مسلم یا صحیح بخاری یا بیضاوی شریف یا کسی مستند کتاب سے اس کا جواب پیش کریں۔ ان کے مقابلہ میں کسی کا قول خواہ مرزا قادیانی کا ہو، یا اور کسی کا ہرگز نہیں مانا جاوے گا۔ بیضاوی شریف اور قرآن مجید موجود ہے۔

بجواب اس کے مولوی محمد احسن امروہی قادیانی نے کہا کہ اس حدیث کے یہ معنی نہیں جو مولوی احمد علی سمجھ رہے ہیں طلوع الشمس من مغر بها سے شمس مراد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جیسا کہ عام سمجھ رہے ہیں ۔اس کا مطلب یہ ہے کہ ممالک مغربی میں جو ظلمات کفر پھیل رہا تھا، وہاں اسلام چمک رہا ہے ۔یعنی لیور پول وغیرہ میں لوگ ایمان لے آتے ہیں ۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ آپ آفتاب کے کچھ ہی معنی سمجھئے ،جب مرزا قادیانی قد تمت کلها کے ساتھ حمامۃ البشری میں تحریر فرما چکے ہیں تو اس میں طلوع الشمس من مغر بها بھی آچکا ہے۔اور یہ آپ نے کہا کہ تم اس کا ترجمہ نہیں سمجھے تو مولانا صاحب مہربانی کر کے اس حدیث کا جو کچھ اور ترجمہ ہو کیجئے اور مجھ کو سمجھا دیجئے ۔

مولوی محمد احسن امروہی قادیانی نے ترجمہ نہیں کیا اور اس امر کو تقریر میں ڈال دیا کہ جس سے سمع خراشی سامعین ہوتا تھا۔ بعدازاں مولوی محمد احسن قادیانی نے یہ حدیث پڑھ کر سنائی :

عن جا بر بن عبد الله حلف با لله تعا لى ان ابن صيا د هو الد جا ل و انه سمع عمر يحلف با لله على ذ لك عن النبى ﷺ فلم ينكره النبى ﷺ و روى ابو دا ؤد باسناد صحيح عن ابن عمر انه كا ن يقو ل و الله ما اشك ان ابن صيا د هو المسيح الد جا ل ۔

جس کا ترجمہ یہ ہے تحقیق حضرت جابر بن عبداللہ نے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ حلف کر کے کہا کہ یہ بات بہت تحقیق ہے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔اور انہوں نے سنا کہ حضرت عمرؓ، نزدیک رسول مقبول ﷺ کے حلفیہ کہا کرتے تھے کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔اور آنحضرت ﷺ نے اس کا کچھ انکار نہیں کیا ۔اور ابوداؤد نے اسناد صحیح کے ساتھ روایت کیا ہے کہ حضرت ابن عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ابن صیاد کے دجال میں کچھ بھی شک نہیں کرتا ۔

اس صورت میں آپ کے شبہ کی تقریر کے بموجب جو اعتراض مرزا قادیانی پر وارد ہوتا ہے، اس سے بہت ہی بڑھ کر ان اجلہ صحابہ پر وارد ہوتا ہے۔

اور بطور وعظ کے اپنی کلام کو اس قدر طول دیا کہ جس سے مطلب اصلی تلف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاوے۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے یہ حدیث پڑھی:

یخر ج الد جا ل و یری النّاس الجنّۃ و النّار و الخزا ئن التی تتبع و تطلع الشمس من مغربھا کما اخبرعنھا رسول اللہ ﷺ

کہ جس کے معنی یہ ہیں کہ نکلے دجال اور لوگ دیکھیں گے کہ اس کے ساتھ جنت اور نار ہے، اور خزانے جو اس کے پیچھے ہو لیویں۔ اور طلوع کرے آفتاب اپنے چھپنے کی جگہ سے، جیسے اس سے خبر دی رسول اللہ ﷺ نے۔

پس ابن صیاد میں یہ نشانیاں نہیں پائی گئیں۔

مولوی محمد احسن قادیانی اپنی تقریر کو طول دیتے جاتے تھے اور مولوی احمد علی ان کو بار بار روکتے تھے کہ معا ذ اللہ منھا آپ اجلہ صحابہ کی نسبت ایسے کلمہ کہتے ہیں اور آپ تقریر کو اس قدر طول کیوں دیتے ہیں، اور مدعا اصلی کیوں بیان نہیں کرتے۔ اور صاف طور سے اس کا جواب کسی معتبر کتاب یا قرآن مجید یا بیضاوی شریف میں کیوں نہیں دکھلاتے؟ اپنے وعدہ کے مطابق کہ بیضاوی شریف میں دکھلا دوں گا کہ طلوع الشّمس من مغر بھا کے بعد بھی ایمان نفع دے گا اور معتبر ہوگا۔

مگر وہاں وہی مرغی کی ایک ٹانگ تھی۔ نہ کسی معتبر کتاب سے، نہ کلام مجید سے اور بیضاوی شریف میں دکھلاتے تھے۔ اور بار بار یہ کہتے تھے کہ میں اس کا جواب پچاس حدیثوں اور قرآن شریف میں دکھلا دونگا اور بوجہ خشک لبی کے بار بار پانی پینے کو مانگتے تھے، اور منہ سے جھاگ آتی تھی۔ لیکن تقریر اور وعظ کے بعد دکھلانے کا وعدہ کیا جاتا تھا۔ اس وقت دکھلانے پر صفر تھا۔ اس بات پر حاضرین جلسہ خوب قہقہہ اڑاتے تھے۔

مولوی احمد علی نے فرمایا کہ آپ دفع الوقتی کیوں کرتے ہیں۔ پچاس حدیثیں آپ پیش کرنا چاہتے ہیں۔ میں صرف ایک حدیث کے لئے عرض کرتا ہوں کہ صحیح مسلم یا صحیح بخاری یا بیضاوی شریف میں دکھلا یئے کہ بعد طلوع الشمس من مغر بھا کے ایمان نفع دے گا۔

بہت دیر کے بعد مولوی محمد احسن قادیانی نے کہا مرزا غلام احمد قادیانی اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ازالہ اوہام میں تحریر فرماتے ہیں کہ

طلوع الشمس من مغر بہا مجھے خواب میں دکھلایا گیا، اور میں نہیں کہتا کہ طلوع الشمس من مغر بہا کے دوسرے معنی نہ ہوں۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ طلوع الشمس من مغر بہا کا ہو چکنا حمامۃ البشری میں تحریر ہے کہ جو کتاب ازالہ اوہام سے بعد کو تحریر فرمائی ہے۔اس کتاب ازالہ اوہام سے بحث نہیں ہے۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ میں پیشتر ہی عرض کر چکا ہوں کہ حدیث نبوی کے مقابلہ میں کسی کا قول نہیں مانا جاوے گا اور اگر آپ یہی قول پیش کرتے ہیں تو یہ کتاب ازالہ اوہام، حمامۃ البشری سے پیشتر کی تصنیف ہے۔

مغرب کا وقت آ گیا۔ مولوی محمد احسن قادیانی نہ کوئی حدیث، اور نہ آیات قرآنی پیش کر سکے، اور نہ بیضاوی شریف میں بموجب اپنے وعدہ کے دکھلایا۔ ہر چند مولوی خلیل الرحمٰن اور مولوی مرید احمد نے فرمایا کہ آپ پچاس حدیثیں پیش کرنے کو کہتے ہیں، ان میں سے ایک پیش کر دیجئے۔ مگر توبہ۔ گو تقریر تمام ہو چکی تھی اور حاضرین جلسہ سمجھ چکے تھے کہ مولوی محمد احسن قادیانی اس کا جواب نہیں دے سکے اور... ادھر ادھر کرتے تھے مگر جلسہ پھر کل پر منحصر رکھا گیا۔

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۸۹۵ء کو بعد نماز عصر کے پھر جلسہ مسجد دہاما نوالہ میں ہو کر مباحثہ شروع ہوا۔ اور اس روز، اول روز سے زیادہ مجمع تھا۔ اور اکثر صاحبان غیر مذہب بھی وہاں موجود تھے۔ مولوی احمد علی نے اعتراض حمامۃ البشری پر بذریعہ صحیح مسلم کے کہ جس طرح اول پیش کی تھی پیش کی، اور فرمایا کہ جیسے میں نے قول مرزا قادیانی کا معہ اس کتاب کے جس میں یہی عبارت لکھی ہوئی ہے:

فاعلم ان ھذہ الانباء قد تمّت کلھا ووقعت کما کان فی الآثار المنتقاۃ المدونہ عن الثقاۃ ولکن الناس ما عرفوھا وکانوا غافلین (حمامۃ البشری۔ص ۸۳)

ونیز حدیث نبوی جو اس کا خلاف ظاہر کر رہی ہے یہ صحیح مسلم کی حدیث مذکورہ بالا پیش کر دی، ایسا ہی آپ بھی کریں کہ صحیح مسلم و صحیح بخاری و کلام مجید یا کسی مستند کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتبر سے یا بیضاوی سے جیسا کہ آپ کا وعدہ ہے کہ بیضاوی شریف میں دکھلا دوں گا۔ دیگر صاحب اور مولوی مرید احمد شاہد ہیں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ بعد طلوع الشمس من مغربھا کے ایمان معتبر ہوگا۔

بجواب اس کے مولوی محمد احسن قادیانی نے کہا کہ میں نے ایک خط مولوی احمد علی کے پاس پیش کرنے کو منشی مظفر علی کی درخواست سے آج ۲۴ جولائی ۱۸۹۵ء کو لکھا تھا کہ جس کا یہ مضمون ہے کہ ایک گھنٹہ آپ اس عاجز کو مرحمت فرماویں اور ایک گھنٹہ آپ کے واسطے ہے۔ اور اس وقت بھی مولوی احمد علی نیز حاضرین جلسہ سے عرض کیا جاتا ہے کہ مجھ کو ایک گھنٹہ بیان کرنے کی اجازت کیوں نہیں ملتی۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ میں آپ کی زبانی گفتگو ہرگز ہرگز نہیں مانوں گا، جب تک آپ کسی معتبر کتاب سے نہ دکھادیں کہ طلوع الشمس من مغربھا کے بعد بھی ایمان نفع دے گا۔ اور جو آپ ایک گھنٹہ مہلت چاہتے ہیں تو بیان شروع کیجئے۔

مولوی محمد احسن امروہی قادیانی نے الحمد شریف پڑھنی شروع کی۔ اور الحمد شریف کی تفسیر بیان کرنی شروع کردی۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ وعظ سے مناظرہ کو کیا نسبت۔ اگر آپ کو وعظ فرمانا ہے تو اور موقعہ ومحل ہے۔ اگر آپ مجھے وعظ سنانا چاہتے ہیں تو اور کسی موقع پر سنایئے گا۔ میں ایک گھنٹہ کی جگہ چار گھنٹہ سنوں گا۔ اور اگر ایک گھنٹہ کی مہلت چاہتے ہیں تو اس وقت منظور کی جاوے گی جب آپ یہ جملہ ضبط تحریر کردیں کہ بعد گذرنے ایک گھنٹہ کے بیضاوی شریف میں حدیث مذکور کا خلاف دکھلا دوں گا۔ بیضاوی شریف موجود ہے۔

مولوی محمد احسن امروہی قادیانی اس بات کو منظور تو نہیں کرتے تھے، مگر اس وقت بغیر منظور کئے کوئی چارہ نہ تھا۔ یہ جملہ:

> ایک گھنٹہ کے بعد بیضاوی شریف میں دکھلا دوں گا کہ خروج دجال وطلوع الشّمس من مغربھا کے بعد بھی ایمان معتبر ہوگا اور نفع دے گا،

مگر دستخط نہیں کرتے تھے۔ اور جب دستخط پر زور دیا گیا تو کہا ماشاءاللہ! میں یہ کب کہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا کہ طلوع الشّمس من مغر بھا کے بعد ایمان نفع دے گا،

اس وقت مولوی مرید احمد شہادت میں پیش کئے گئے۔مولوی مرید احمد نے شہادت دی۔اس کے بعد پھر مولوی محمد احسن امروہی قادیانی سے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ آپ اول اس ضبط تحریر پر دستخط کر دیں۔اس وقت جو چاہیں تقریر کریں،اور بعد ایک گھنٹہ کے بیضاوی شریف میں خلاف حدیث نبوی کے دکھا دیں کہ بعد طلوع الشمس من مغر بھا کے ایمان نفع دے گا۔چونکہ اب ان کا آپ انکار کرتے ہیں۔

لیکن مولوی محمد احسن امروہی قادیانی نے دستخط نہیں کئے اور صاف انکار کر دیا۔اس پر سب حاضرین جلسہ ایک دم کھڑے ہوئے اور کرامت اللہ خان نے ایک خلعت معہ پارچہ ہار پوشید جو ایک کشتی میں اپنے ہمراہ اس غرض سے لائے تھے کہ جو صاحب غالب آئیں گے پہنا دیں گے،اور اس وقت تک کسی کو اس کا حال معلوم نہیں تھا،مولوی احمد علی صاحب کو پہنا دیئے۔

اس کے بعد مولوی احمد علی نے وعظ فرمانا شروع کیا اور مولوی محمد احسن امروہی قادیانی ایک گوشہ مسجد میں جا بیٹھے۔نماز مغرب کا وقت ہوا۔جلسہ وعظ برخواست ہوا،اور ہر دو مولوی صاحب ہم بغل ہو کر ملے اور مولوی محمد احسن قادیانی نے تعرف وعظ کی۔

۲۵ جولائی ۱۸۹۵ءکوکسی قسم کی ہر دو جانب سے مسئلہ متنازعہ میں تین بجے شام تک گفتگو نہیں ہوئی صرف مولوی محمد احسن امروہی قادیانی نے ۲۴ جولائی ۱۸۹۵ءکو مولوی احمد علی کے نام ایک خط در بارہ جلسہ منعقد ہونے کی غرض سے لکھا،اور وقت ۴ بجے شام اس خاکسار کو پیر جی کے مکان پر بلا کر دیا کہ مولوی احمد علی کے پاس لے جاؤ جس کا یہ مضمون تھا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محبّ مکرم حضرت مولوی احمد علی صاحب۔

بروز ۲۴ جولائی ۱۸۹۵ء ذریعہ رقعہ نیاز بھی عرض کیا گیا کہ ایک گھنٹہ آپ عاجز کو مرحمت فرماویں اور ایک گھنٹہ جناب کے واسطے اور سب شرائط میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بیاد سخن درمیان سخن، ضبط تحریر و تقریر و سکوت دیگر صاحبان حاضرین از طرفین آپ کے شبہ پیش کردہ میں گفتگو ہو جاوے لیکن آپ نے دیروز اس کو قبول نہ فرمایا۔

اتماما للحجۃ آج پھر عرض کیا جاتا ہے کہ ان شرائط کو، جو عند النقل و العقل ضروریات سے ہیں، قبول فرما کر جلسہ منعقد فرمالیجئے۔

والسلام ۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۵ء الراقم محمد احسن

کمترین تحریر مذکورہ بالا لے کر مولوی احمد علی صاحب کی خدمت میں مسجد پلٹن بازار میں پہنچا۔ مولوی صاحب نے خط کو ملاحظہ فرما کر جواب دینے کو تیار تھے کہ مولوی محمد احسن قادیانی و پیر جی خدا بخش بھی مولوی احمد علی کے پاس آ گئے۔ بدیں وجہ جواب خط ملتوی رہا۔ مولوی محمد احسن امروہی قادیانی نے صرف وہی گفتگو شروع کی کہ مولوی صاحب کیوں ایک گھنٹہ کی اجازت نہیں ہوئی۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ آپ کبھی الحمد پڑھنی شروع کر دیتے ہیں اور کبھی وعظ کہنا شروع کر دیتے ہیں مناظرہ میں وعظ سے کیا تعلق ہے؟ جیسا میں نے اپنے شبہ کو تحریر مرزا غلام احمد قادیانی میں اور خلاف تحریر مرزا قادیانی کا حدیث نبوی میں دکھلا دیا، ایسا ہی خلاف اس حدیث نبوی کے کوئی حدیث آپ دکھلا دیتے۔ مولوی خلیل الرحمٰن بھی مسجد میں نماز عصر پڑھ رہے تھے۔ نماز سے فارغ ہو کر وہ بھی تشریف لے آئے۔ مولوی محمد احسن امروہی نے مولوی خلیل الرحمٰن کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ آپ لوگ اجازت ایک گھنٹہ کی کیوں نہیں دیتے، اور رہی یہ بات کہ الحمد شریف پڑھنے اور وعظ کہنے سے جو روکتے ہیں تو میں سو دفعہ الحمد شریف پڑھوں گا۔ یا تو تحریری یا تقریری مباحثہ منعقد کیا جائے، اس وقت حدیثیں پیش کروں گا۔

بجواب اس کے مولوی احمد علی نے فرمایا کہ اول وعدہ ہو چکا تھا کہ تحریر اور تقریری مباحثہ طول نہیں ہوگا جیسے میں نے حدیث نبوی اور تحریر مرزا غلام احمد قادیانی دکھا دی، اسی طرح خلاف حدیث نبوی کے کوئی حدیث آپ دکھا دیں، اس وقت دوبارہ جلسہ منعقد ہوسکتا ہے۔

اسی درمیان میں مولوی خلیل الرحمٰن سے مولوی محمد احسن امروہی نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ آپ سے اس شبہ کے بارہ میں میری خط و کتابت پیشتر ہو چکی ہے اس گفتگو کا آپ ہی فیصلہ کیجئے۔ چنانچہ اس وقت تحریری گفتگو مولوی خلیل الرحمٰن سے جس کا پرچہ علیحدہ تحریر ہوگا شروع ہوئے۔ تیسرا سوال مولوی خلیل الرحمٰن نے تحریر فرمالیا تھا کہ وقت نماز مغرب ہوا، اور حاضرین برخاست ہوئے۔ اور مولوی خلیل الرحمٰن سوال لکھ کر مولوی محمد احسن امروہی قادیانی کو دے دیا اور فرمایا کہ اب وقت جواب لکھنے کا نہیں رہا، مکان پر لیتے جایئے۔ جواب لکھ کر بھیج دیجئے گا۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۵ء

۲۶ جولائی ۱۸۹۵ء کو بجواب خط مولوی محمد احسن امروہی قادیانی کے مولوی احمد علی نے خط لکھا جس کا مضمون ذیل میں درج ہے۔ تابعدار لے کر مولوی محمد احسن قادیانی کے پاس گیا، کچھ جواب نہیں دیا۔ واپس چلا آیا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مکرم بندہ مولوی احسن قادیانی۔ السلام علیکم

بجواب آپ کے خط کے عرض ہے کہ آنجناب نے جو دو روز جلسہ کے تقریر فرمائی ہے، اس کا حسن و قبح تمام حاضرین جلسہ پر ظاہر ہو گیا۔

جس امر کا آپ نے وعدہ فرمایا تھا اس کو آپ نے پورا نہیں کیا۔ یعنی حدیث شریف یا قرآن مجید سے یہ ثابت نہیں فرمایا کہ بعد طلوع الشمس من مغربھا کے بھی ایمان نفع دے گا، وعظ فرمانا شروع کر دیا جس سے عام لوگوں کے خیال مطلب اصلی سے ہٹ جاویں اور شام ہو جاوے۔

مولانا صاحب! وعظ اپنے محل پر مناسب ہے، نہ کہ ہر جگہ۔ پھر جو امر چند جملوں سے طے ہوسکتا ہے اسے طول دینے سے کیا فائدہ۔ یعنی سوال دیگر جواب دیگر میں ہر طرح اس وقت بھی تیار تھا اور اب بھی ہمہ نیاز موجود ہوں۔ آپ شوق سے دو گھنٹہ وعظ فرمایئے یا حدیث شریف پڑھئے، مگر مجھے یہ تحریر دیجئے کہ بعد ختم ہونے اپنے وقت کے (بموجب اپنے وعدہ کے) بیضاوی شریف میں دکھلا دوں گا کہ بعد طلوع الشمس من مغربھا کے ایمان نافع ہوگا اور میں ہر طرح تیار ہوں جس وقت جہاں ارشاد ہو حاضر ہوں۔ مورخہ ۲۶ جولائی ۱۸۹۵ء الراقم محمد احمد علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: مولانا صاحب حدیث پیش کریئے ورنہ یہ دھبہ ٹالے نہ ٹلے گا۔
بقلم دوست محمد خان

نقل پرچہ تصدیقی مطابق اصل کے ہے۔ تحریر مناظرہ کو جملہ ناظرین تصدیق کرتے ہیں کہ واقع متعلقہ مسئلہ متنازعہ فیھا کے ہے اور دستخط ذیل میں کرتے ہیں:

مولوی مرید احمد۔ مولوی دوست محمد، مولوی محمد عاشق۔ حافظ شریف خان۔ حافظ محمد ایوب۔ مولوی اللہ دیا۔

حافظ سراج الدین۔ منشی عبدالکریم۔ حافظ احمد۔ حافظ عبداللہ۔ منشی محمد حنیف۔ منشی کرامت اللہ۔ وغیرہ وغیرہ...

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۸۹۵ء کو مولوی احمد علی نے جو خط بنام مولوی محمد احسن صاحب روانہ کیا تھا کچھ جواب نہیں دیا ہے۔ ۱۰۔ اگست ۱۸۹۵ء

اعلان

جملہ اہل اسلام کو مژدہ و بشارت ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے حواری مولوی محمد احسن مدعی طلوع الشمس من مغربھا کو کہتے ہیں کہ ہو چکا۔ اور پھر کہتے ہیں کہ ایمان نفع دے گا۔ یہ حدیث صحیح مسلم کے مطابق جو مناظرہ مندرجہ ہذا میں پیش کردہ جناب مولوی احمد علی صاحب ہے، ہرگز بعد طلوع الشمس من مغربھا کے ایمان لانا نفع نہیں دے گا اور نہ معتبر ہوسکتا ہے، ان کے عقائد باطلہ کے رد میں یہ مناظرہ غور طلب ہے کہ وہ کوئی حدیث خلاف حدیث نبوی کے پیش نہیں کرسکے اور اس فتنہ سے اپنے آپ کو اور جملہ مومنین کو بچاویں۔

المشتہر: دوست محمد عفی عنہ

مرزا غلام احمد کی افترا پردازی کی حسرت ناک نامرادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میر عباس علی صاحب صوفی لدھیانوی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید خاص تھے، اللہ تعالی نے عرصہ ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بیعت سے نجات دی۔ یہ سچ ہے کہ بمقابلہ سچائی کے بناوٹ دور ہو جاتی ہے

قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً۔

اللہ پاک اپنی کلام پاک میں فرماتا ہے ان الشیطان لکم عدو مبین جہاں تک ممکن ہے شیطان بہکاتا ہے اور عالموں کے فرمانے کو مردمان بہت کم سنتے ہیں کیونکہ شیطان درپئے ایمان ہے

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا و هب لنا من لدنا رحمة انك انت الوهاب

رقیمۃ الاخلاص

(مولوی دوست محمد خان)

و ان جندنا لهم الغالبون

مراسلات فیما بین

مولانا خلیل الرحمٰن

و مولوی احسن قادیانی

واقع دہرہ دون

بسم الله الرحمن الرحيم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرچہ نمبر ا۔ خلیل الرحمٰن ۔ (تقریر سوال)

بعد طلوع شمس کے جانب سے مغرب سے جیسے کہ احادیث صحیحہ میں بیان ہے کسی کافر کا ایمان لانا عنداللہ اگر مقبول ہوسکتا ہے، تو قرآن یا حدیث سے عبارت کو منقول فرمایا جاوے۔ سائل: خلیل الرحمٰن

پرچہ نمبر ا۔ محمد احسن امروہی قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

بعد طلوع ہوچکنے شمس کے اپنے مغرب سے کسی کافر کا ایمان لانا ہرگز مقبول نہیں ہوسکتا جیسا کہ سائل صاحب فرماتے ہیں ہمارا اس پر ایمان ہے۔

الراقم: محمد احسن مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۵ء

پرچہ نمبر ۲۔ خلیل الرحمٰن:

درصورت تسلیم اس امر کے کہ بعد طلوع الشّمس کے کسی کافر کا ایمان عنداللہ مقبول نہیں ہونے کا، تو مرزا قادیانی کا تحریر فرمانا کہ کل آیات کبری ہوچکیں اور واقع ہوچکیں جیسے کہ (حمامۃ البشری۔ ص ۸۳) کے اندر جواب کے تقریر میں مذکور ہے کہ یہ سب چیزیں جیسے کہ صحیح اخبار میں ثابت ہیں واقع ہوچکی۔ جس میں طلوع الشمس من مغربھا کا بھی بیان ہے۔ آپ کے نزدیک مسلم ہے یا نہیں۔ راقم خلیل الرحمٰن

پرچہ ۲۔ محمد احسن امروہی

الجواب و بہ نستعین ۔ حضرت اقدس مرزا صاحب نے کسی اپنی تصنیف میں نہیں تحریر فرمایا کہ طلوع الشّمس من مغربھا جو علامت کبری وجود قیامت کی ہے، وہ پوری ہوچکی۔

اور سائل صاحب کو جو یہ شبہ حضرت مرزا صاحب کی عبارت حمامۃ البشری سے پیدا ہوا ہے، وہ محض خلاف ہے، کیونکہ مرزا صاحب قادیانی ایک معترض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قول بطور اعتراض کے نقل فرماتے ہیں کہ

مسیح موعود کی جو نشانیاں مثل خروج یاجوج ماجوج اور طلوع الشمس من مغر بہا وغیرہ ہے، وہ تو ابھی واقع ہوئی ہی نہیں۔ پھر جب کہ امارات مقدمہ مسیح واقع نہیں ہوئیں تو مرزا صاحب مسیح موعود کیونکر ہو سکتے ہیں۔

پس یہ معترض کی غلطی ہے کہ طلوع الشمس من مغر بہا کو مسیح کے پہلے اور مقدم سمجھ کر اس نے اعتراض کیا ہے۔

پس معترض کے قول کی غلطی مرزا غلام احمد قادیانی پر عائد نہیں ہوسکتی کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے تو اپنے قول میں کہیں نہیں فرمایا کہ طلوع الشمس من مغربہا ہو چکا۔

ہاں مرزا صاحب اس اعتراض کے جواب میں یوں تحریر فرماتے ہیں۔

فاعلم ان هذه الانباء قد تمّت کلها ووقعت کما کان فی الآثار المنتقاة المدونه عن الثقاة و لکن الناس ما عرفوها و کانوا غافلین (حمامۃ البشریٰ۔ص ۸۳)

ظاہر ہے کہ الف لام لفظ الانباء جو عہد کا ہے، خواہ وہ عہد ذہنی آپ اس کو تسلیم کریں یا عہد خارجی اور استغراقی مانیں، جیسے کچھ آپ اس لام کی نسبت فرماویں اور نیز چونکہ ذکر انہیں نشانوں کا ہے جو متنازعہ فیہا مقدمات مسیح سے ہیں۔

یعنی وہ علامات جو مسیح سے پہلے واقع ہونی ضرور ہیں نہ ان نشانیوں کا جو متصل قیامت کے باتصال حقیقی واقع ہوں گے تو مراد الانباء معرف بلام اور لفظ ھذہ اسم اشارہ متوسط سے وہی خبریں مراد ہوسکتی ہیں جو کہ امارات مقدمہ مسیح کی ہوویں۔ نہ دیگر علامات متصلہ قیامت کیونکہ ان میں تو بحث ہی نہیں ہے۔

اور اسی مطلب کو بہت تائید کے ساتھ خود سائل صاحب سمجھ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے جواب تفصیلی اسی سوال میں جو شرح اور بسط فرمائی ہے اس میں اور علامات مقدمہ مسیح کا وقوع تو بیان کیا ہے لیکن طلوع الشمس من مغربہا کی نسبت ایک حرف تک نہیں لکھا۔

اور اگر کہا جاوے کہ جواب تفصیلی میں حضرت مرزا صاحب نے معترض کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہیں یہ تنبیہ کی، کہ تو نے یہ علامت مسیح سے مقدم کیوں گردانی اور اپنے اعتراض میں کیوں اس کو ذکر کیا کیونکہ وہ علامت مسیح سے پہلے انتہاء کو نہیں پہنچ چکی ،تو واضح ہو کہ حضرت مرزا صاحب مثل معلمین اطفال کے کوئی میاں جی نہیں کہ معترض کے قول میں جو جو اغلاط واقع ہوں ان سب کو تعلیم فرمایا کریں۔ ہاں جو امور متنازعہ فیھا میں یعنی وہ نشانیاں جو مسیح سے پہلے واقع ہونی چاہیے ان کا بیان فرمادیا، مرتبہ اجمال میں اس طرح پر کہ الف لام عہد ہے وہ جملہ اور کل پیشین گوئیاں جو مسیح سے پہلے ہونی چاہییں ذکر فرمائیں جس کی طرف الف لام عہد کا اور اشارہ متوسط ہذہ دلالت کرتا ہے اور جواب تفصیلی میں بھی وہی پیشین گوئیاں معہ اپنے اسرار و معارف کے بیان کیں جو مسیح سے پہلے ہونی ضرور تھیں لیکن طلوع الشمس من مغربھا کا کہیں ذکر نہیں کیا یہ اعتراض قلت تدبر سے پیدا ہوا ہے کہ اگر بنظر امعان نظر و انصاف سے دیکھا جائے تو کبھی یہ شبہ پیدا نہ ہو۔ مورخہ ۲۵ جولائی ۱۸۹۵ء۔ الراقم: محمد احسن

پرچہ ۳۔ خلیل الرحمٰن

براہ نوازش اس بات کا ثبوت کہ مرزا صاحب قادیانی نے طلوع الشمس من مغربھا کا واقع ہو چکنا بیان کیا ہے تو ھذہ الانباء قد تمّت کلّھا کہنے سے وہ کون سے اخبار مراد ہیں جو اشارہ کے ساتھ صفحہ ۸۳ حمامۃ البشری میں عبارت کے ساتھ مرحمت فرمائے۔ راقم: خلیل الرحمٰن ۲۵ جولائی ۱۸۹۵ء

پرچہ ۳۔ محمد احسن امروہی

الجواب و بہ نستعین۔ اے مولوی صاحب عاجز کو آپ کا مبلغ علم معلوم ہو گیا۔ اصول علم مناظرہ وغیرہ کے آداب کے بیان کرنے کی اب مجھ کو کچھ ضرورت ہی نہیں ہے کیونکہ مخاطب کو جملہ علوم مستحضر نہیں، دو سہ کلمات عرض کئے دیتا ہوں۔

اے مولوی صاحب! آپ مجھ سے معدوم کا وجود ثبوت کیوں طلب فرماتے ہیں۔ یہ تو تکلیف مالا یطاق ہے لا یکلف اللہ نفساً الا وسعھا۔

جب کہ آپ کسی مضمون کے وجود کی صورت میں ہی اعتراض قائم کر سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور میں کہتا ہوں کہ وہ مضمون یعنی طلوع الشمس من مغر بھا کا واقع ہو چکنا کہیں مرزا صاحب نے تحریر نہیں فرمایا جو بنا اعتراض ہے، تو فرمایئے کہ بنا اعتراض کا دکھانا معترض کا کام ہے، یا مجیب کا۔ میں کیونکر اس مضمون کو جو مرزا قادیانی نے اپنے کسی رسالہ میں نہیں لکھا ہے دکھلا سکتا ہوں۔

اگر آپ اعتراض کرتے ہیں تو آپ پر فرض ہے کہ نقل عبارت کر کے اول بنا اعتراض قائم فرماویں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں میں اس انباء کا وجود پیدا کریں اور پھر اعتراض کریں، ورنہ آپ کا اعتراض ہباء منثوراً ہو گیا اور میں تو عرض کر چکا کہ لفظ الا نباء میں الف لام عہد کا موجود ہے اور لفظ ھذہ اسم اشارہ متوسط اسی واسطے لایا گیا ہے کہ امارات صغری اور طلوع الشمس من مغر بھا کے درمیان میں لیکن مسیح سے پہلے جو امارات ہیں وہ پوری ہو چکی اب میں آپ کے خطاب میں اور کیا عرض کر سکتا ہوں کہ کلّموا النّاس علی قدر عقو لھم وارد ہے۔ اگر آپ کو اس بارہ میں مفصلاً نظر کرنا ہو تو رقیمۃ الوداد کو جس میں مولوی احمد علی صاحب کے شبہ کا تارو پودا کھاڑا گیا ہے ملاحظہ فرماویں۔

معانی الفاظ سے ہی مفہوم ہوا کرتے ہیں۔ جو معنی عاجز نے لکھے اس کے الفاظ بھی آپ کی خدمت میں پیش کر دیئے اگر اب بھی آپ کا شبہ رفع نہ ہوا تو یہ قصور فہم آپ کا ہے زیادہ حد ادب۔ راقم: محمد احسن مقام دہرہ دون ۲۵ جولائی ۱۸۹۵ء

پرچہ ۴۔ خلیل الرحمٰن

ایّھا المو لا نا! معلوم رہے کہ حسب ارشاد باری و فوق کل ذی علم علیم کے یہاں فخر علمی پہلے سے ہی نہیں ہے۔ پر افسوس ہے کہ جن صاحبوں کو زعم اعلم الناس ہونے کا ہے، اور وہ اپنے مبلغ علم کو کام میں نہ لا سکے، ان پر فرض تھا کہ سچ پر گواہی دینے سے نہ شرماتے۔ کما قال اللہ تعالیٰ: و لو علی انفسھم او الوا لدین اس پر نظر کر کے حق گوئی سے منہ نہ پھیرتے۔ اے مخدوم:

شکستہ قدح گر بہ بندند چست
نیا ورد خواہد بہائے درست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ قرآن وحدیث سے مرزا قادیانی کے اقوال شکستہ ہیں تو آپ کے تکلفات سے کب درست ہو سکتے ہیں:

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

علم مناظرہ کے اصول آپ بیان فرماتے تو کیا عند اللہ آپ کا جواب مقبول ہوتا اور جو تحریر نہیں تو کون سی محولہ جواب میں خیال کی جاتی ہے۔ مجھ کو امید تھی کہ بخاری کی تفسیر کے مطابق آیت شریفہ ا لا تطغوا فی المیزا ن و اقیموا الوز ن بالقسط ۔کی بات چھپی ہوئی بیان فرماتے۔

انصاف تو کیجئے آپ کا جواب میں یہ عذر کہ شئے معدوم کیوں طلب کی جاتی ہے اور یہ کہ طلوع الشمس من مغر بھا کا واقع ہو چکنا کہیں مرزا قادیانی نے تحریر نہیں فرمایا کوئی نفس الامری عذر ہے اور بناء اعتراض کا نہ دکھلانا تو صرف آپ کے ارشاد سے تھا کیونکہ آپ نے سوال کی تحریر کے وقت یہ کہہ کر کہ حما مۃ البشری کی عبارت جب کہ طرفین کو معلوم ہے تو لکھنے کی ضرورت نہیں ہے مجھ کو متنازع فیہ عبارت کے پیش کرنے سے روک دیا۔ اب جو آپ اس کی نقل طلب فرماتے ہیں تو انشاء اللہ اس تقریر کے خاتمہ پر گذارش کر دیا جاوے گا۔ اب اس کو بجنسہ ان سوال اور جوابوں کے ساتھ شامل و محفوظ رکھے گا تا کہ جناب کے جواب سب ھبا ء منثوراً ہی رہیں اور جو کہ آپ نے بیان میں اللام ا لا نباء کے الام قلم بند کئے ہیں اور سوال دوئم کے جواب میں اس لام کے اعتماد پر سائل کے حق میں ملامت کی متوجہ ہوئے۔

اے مخدوم! اصطلاحات علمیہ سے واقف شخص کون ہے جو نہیں جانتا کہ بیان کے موقع میں خاموشی بیان کا فائدہ دیا کرتی ہے پس وہ امارات کبری جن کے تفصیل اعتراض کی تقریر اور (حمامۃ البشری۔ص۸۳) میں موجود ہے خواہ ازراہ معترض کی خام خیالی کے ہو اور واقع میں نہ ہو خواہ مطابق واقع کے ہووے جب کہ مرزا قادیانی نے اصلاً ان کی علامت خاصہ نزول مسیح موعود کے واسطے ہونے پر انکار نہ کیا اور بے ساختہ جواب میں کہہ دیا کہ سب خبریں بے شک تمام ہو چکیں تو آپ کا یہ فرمانا کب معتبر ہو سکتا ہے کہ طلوع الشمس من مغر بھا کا واقع ہو چکنا کہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے تحریر نہیں فرمایا کیونکہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولاً بلا انکار کے مرزا قادیانی نے معترض کی تقریر اعتراض کو اپنی تصنیف میں درج کیا یہ خود دلالت کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک مسیح موعود کے نزول کے لئے پہلے سے ظہور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض اور دجال کا مع اپنی نشانیوں کے اور طلوع آفتاب کا اپنے چھپنے کی جگہ سے ہونا تحریری مسلم ہے۔

ثانیاً جواب میں اشارہ کر کے انہیں مذکورہ بالا خبروں کی جانب یہ کہنا کہ وہ سب خبریں بے شک پوری ہو چکیں جو صریح اقرار پر دلالت کرتا ہے۔

ثالثاً اس پر یوں زور دینا کہ ایسی واقع ہو چکے جیسے کہ چیدہ خبروں میں ثقہ لوگوں سے جمع ہوئیں۔

رابعاً اس پر ترقی اس طور پر دینا کہ لوگوں نے ان علامات کے پورے ہو چکنے کو نہ پہچانا اور بے خبر رہے۔

خامساً پھر یوں ہی تائید کرنا کہ جو بڑے نشان ہیں وہ بجز استعارات اور مجازات کے نہیں واقع ہوتے اور ظاہر طور پر ہرگز نہ جلوہ گر ہوتے یا کہ ہو سکتے ہیں۔

سادساً اس کو چند آیات قرآنی سے یوں مؤید کرنا کہ پوشیدہ اور بے خبری کی حالت میں ہی بڑے نشانوں کا واقع ہونا ثابت ہوتا ہے۔

سابعاً امارات کبریٰ اگر ظاہر اور حقیقت میں جلوہ گر ہوں تو اس پر منع تفصیلی کرنا اور ان میں طلوع الشمس من مغربھا کو شمار کر کے اس طرح بتلانا کہ کما اخبر عنہا رسول اللہ ﷺ۔ پس کیا یہ سب ثبوت مرزا قادیانی کی انگلیوں نے تحریر نہیں کئے جو آپ حمامۃ البشریٰ کے اندران کے وجود کا انکار کرتے ہیں۔

ایھا المولانا! شئے بدیہی الثبوت پر عدم موجودگی کا دعا کرنا آپ کے ہی مبلغ علم کا مقتضا ہے۔ افسوس کیونکر آپ کو جرأت ہوئی کہ مرزا قادیانی جو طلوع الشمس من مغربھا کے واقع ہو چکنے پر زور دے کر بیان کر چکے اس کے عدم وجود ہونے کو آپ سناویں اور نیز اپنے دوسرے جواب میں بے سود تکلف کی طرف مائل ہو کر یوں لکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو (حمامۃ البشریٰ۔ص۸۳) کے اعتراض کی تقریر پر کچھ انکار نہیں، اس کی وجہ عدم ضرورت ہے اور یہ کہ مرزا قادیانی مکتب کے معلموں کی طرح اطفال کے میاں جی تو نہیں کہ معترض کے قول میں جو جو اغلاط واقع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں ان سب کو تعلیم فرمایا کریں۔ مولانا آپ کا یہ عذر تو ایسا ہے جس کو بدتر از گناہ کہا جاوے تو بجا ہے حضرت بہتر یوں ہے کہ آپ اب الام کے حلقہ سے آزاد ہو کر سیدھے راہ پر الف قامت ہو جائے اور واضح ہووے کہ اس رقیمۃ الاخلاص کو ملحوظ رکھنے کے بعد آپ کے تار و پود شکستہ رقیمۃ الوداد پر کچھ التفات کرنے کی احتیاج نہیں رہی ہے۔

و ما علینا الا البلاغ المبین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی سید المرسلین محمد و علی آله و اصحابه اجمعین۔

اور حمامۃ البشری کی مطلوبہ عبارت ذیل میں لکھی جاتی ہے۔ ملاحظہ فرمالیں۔

(الراقم خلیل الرحمٰن مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۹۵)

(عبارت حمامۃ البشری)

و من اعتراضاتهم انّهم قالوا انّ المسیح الموعود لا یأتی الا عند قرب القیامة و ظهور اماراتها یعنی ظهور یاجوج ماجوج و دابة الارض و الدجال الی تسیر معه الجنة و النار و طلوع الشمس من مغربها و ما ظهر شئے من هذا العلامات فمن این جاء المسیح الموعود مع عدم مجیء آیات اخری و کیف یطمئن القلب علی هذا و کیف یحصل الثلج و الیقین۔

اما الجواب فاعلم ان هذه الانباء قد تمت کلها وقعت کم کان فی الآثار المنتقاة المدونه من الثقاة و لکن الناس ما عرفوها و کانوا غافلین (حمامة البشری ص ۸۳)

ایضاً : فثبت من قوله عز و جل، اعنی و لا یزال الذین کفروا فی مریة منه ان العلامات القطعیة المزیلة للمریة و الامارات الظاهرة الناطقة الدالة علی قرب القیامة.. لا تظهر ابداً و انما تظهر آیات نظریه التی تحتاج الی التاویلات ، و لاتظهر الا فی حلل الاستعارات ،و الا فکیف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمکن ان تنفتح ابوا ب السماء و ینز ل منها عیسی امام اعین الناس و فی یده حر بة، و تنز ل الملائکة معه، و تنشق الار ض و تخر ج منها دا بة عجیبة تکلم الناس ان الدین عند الله الاسلا م ،و یخر ج یأ جو ج و مأ جو ج بصور هم الغر یبة و آذا نهم الطو یلة، و یخر ج حمار الدّ جا ل و یر ی الناس بین اذ نیه سبعو ن با عا، و یخر ج الد جا ل و یر ی الناس الجنة و النار معه والخزا ئن التی تتبعه، و تطلع الشمس من مغر بها کما ا خبر عنها رسو ل الله صلی الله علیہ وسلم ،و یسمع الخلق اصوا تاً متواترة عن السما ء ان المهدی خلیفة الله، ومع ذ لك یبقی الشك و الشبهاة فی قلو ب الکا فر ین۔

و لا جل ذ لك کتبت فی کتبی غیر مرة ان هذه کلها استعارات و ما ارا د الله بها الا ابتلاء الناس لیعلم من یعرفها بنور القلب و من یکو ن من الضا لین (حمامۃ البشریٰ۔ص۸۴)

اور معترضوں کی باتوں سے ہے کہ انہوں نے کہا بے شک مسیح موعود آئے گا مگر جب ہے کہ قیامت کے نزدیک اور اس کی بڑی نشانیوں کا ظہور ہوگا یعنی ظہور یاجوج ماجوج، و دابۃ الارض اور دجال کے جس کے ساتھ جنت اور نار چلتے ہوں گے اور طلوع ہونے سورج کے اس کی چھپنے کی جگہ سے۔ حالانکہ ان علامات سے کوئی شیٔ نہیں ظاہر ہوئی تو مسیح موعود کہاں سے آ گیا ؟ باوجود دوسرے نشان نہ آنے کے اور کیونکر دل اطمینان اس پر پاوے اور کیسی ٹھنڈک اور یقین حاصل ہووے۔

پس جواب معلوم رہے کہ بلا شک یہ خبریں البتہ تمام ہوچکیں اور واقع اس طور پر ہوئیں جیسے حدیثوں میں ثقہ سے جمع شدہ تھیں ولیکن لوگوں نے نہ پہچانا اور بے خبر رہے ..

پس ثابت ہوا قول اس بزرگ غالب سے، اور ہمیشہ کافر اس سے شک میں رہیں گے۔ یہ کہ بلا شبہ نشانیاں قطعیہ جو شبہ مٹاویں اور نشانات ظاہری جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صریح دلالت قیامت کے قرب پر کریں کبھی نہیں ظاہر ہوتی اس کے سوائے نہیں کہ فکری طور پر نشانیاں ظاہر ہوتی ہیں جو تاویلات کی طرف ظاہر ہوں اور نہیں ظاہر ہوتیں مگر پیرا یہ استعارات میں ۔ ورنہ کیونکر ہو سکتا ہے اگر کھولے جاویں آسمان کے دروازے اور ان سے عیسی لوگوں کی آنکھوں کے آگے اتریں اور اپنے ہاتھ میں حربہ لئے ہوں اور ان کے ساتھ جیسے اتریں اور زمین پھٹے اور اس میں سے دابہ عجیبہ نکلے جو لوگوں سے کہے کہ بے شک مقبول دعین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے اور نکلے یاجوج ماجوج اپنی عجیب صورتوں اور لمبے کانوں کے ساتھ اور نکلے گدھا دجال کا اور لوگ دیکھیں کہ اس کے دونوں کانوں کے درمیان فاصل ستر ہاتھ کا ہو اور نکلے دجال اور لوگ دیکھیں کہ اس کے ساتھ جنت اور نار ہے اور خزانے جو اس کے پیچھے ہو لیتے ہیں اور طلوع کرے آفتاب اپنے چھپنے کی جگہ سے جیسے کہ اس سے خبر دی رسول اللہ ﷺ نے اور لوگ آواز پے در پے آسمان سے سنیں کہ بے شک مہدی اللہ کا نائب ہے اور باوجود اس کے شک و شبہ کافروں کے دلوں میں باقی رہے اور اس وجہ سے میں نے اپنی کتابوں میں کتنی ہی دفعہ لکھا کہ بے شک یہ سب استعارات ہیں اور ان سے اللہ تعالی نے نہیں ارادہ کیا مگر ان کی آزمائش تاکہ دیکھے کون ان کو دل کے نور سے پہچانتا ہے اور کون بہکے ہووں سے بچتا ہے۔

مورخہ ۲۶ جولائی ۱۸۹۵ء۔ خلیل الرحمٰن

پرچہ ۴۔ محمد احسن امروہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ،

ھذہ معارضۃ بقلب جوابکم فان کان قولکم صواباً فھذا صوابکم ۔

ایں جہاں کوہست وفعل و ماندا بازمی آید تا اہار صدا

ایھا المولانا! معلوم رہے کہ حسب ارشاد فوق کل ذی علم علیم کے یہاں تو فخر علمی پہلے سے ہی نہیں۔ اور افسوس یہ کہ جن صاحبوں کو زعم اعلم الناس ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہے وہ اپنے مبلغ علم کو کام میں نہ لا سکے۔ان پر فرض تھا کہ سچ پر گواہی دینے سے نہ شرماتے۔کما قال اللہ تعالیٰ: و لو علی انفسکم او الوالدین اس پر نظر کر کے حق گوئی سے منہ نہ پھیرتے۔اے مخدوم

شکستہ قدح گر بہ بندند چست
نیا چہ و خواہد بہائے درست

جب کہ قرآن و حدیث سے مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال موید و مبرھن ہیں تو آپ کے تکلفات سے کب شکستہ ہو سکتے ہیں:

مشک آنست کہ خود ببوید نہ آنکہ عطار بگوید

علم مناظرہ کے اصول اگر عاجز بیان کرتا تو بھی انشاء اللہ عنداللہ جواب مقبول ہوتا اور اب جو تحریر نہیں کیئے تو کون سی کمی محولہ جواب میں خیال کی جاتی ہے۔ مجھ کو امید ہے کہ بخاری کی تفسیر کے مطابق آیت

الا تطغوا فی المیزان۔ و اقیموا الوزن بالقسط و لا تخسروا المیزان (الرحمن:۸۔۹)

کی بات سچی ہوئی، بیان فرماتے انصاف تو کیجئے کہ عاجز کے جواب میں یہ عذر کہ شئے معدوم کیوں طلب کی جاتی ہے اور یہ کہ (طلوع الشمس من مغربھا کا واقع ہو چکنا) کہیں مرزا غلام احمد قادیانی نے تحریر نہیں فرمایا کیا نفس الامری عذر ہے۔

اس عبارت حمامہ سے جو آپ نے نقل کی ہے اعتراض قائم ہی نہیں ہوسکتا۔ خواہ خاتمہ پر آپ کو نقل فرماویں یا اول میں۔

یہی تو وجہ ہے کہ خاتمہ ٹھیک نہیں لہذا آپ اس کو بجز ان سوال و جوابوں کے ساتھ شامل و محفوظ رکھئے گا تاکہ جناب کے شبہات سب ھباء منثورا ہی رہیں اور جو کہ آپ نے بیان میں اللام الانباء کے الام حوالہ قلم کئے ہیں اور سوال دوم کے جواب الجواب میں اس لام کے عدم اعتماد پر مجیب سائل کے حق میں ملامت کی طرف متوجہ ہوئے، اے مخدوم اصطلاحات علمیہ سے واقف کون شخص کون ہے جو نہیں جانتا کہ بیان کے موقع میں یہ الف لام بہت سے مطلوبوں کے بیان کا فائدہ دیا کرتا ہے پس وہ امارات کبری جن کی تفصیل اعتراض کی تقریر اور حمامۃ البشری صفحہ ۸۳ میں موجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے خواہ وہ امارات از راہ معترض کی خام خیالی ہوں اور واقع میں نہ ہوں خواہ مطابق واقع کے ہووین لیکن جب کہ مرزا قادیانی کو انہیں علامات خاصہ نزول مسیح موعود کی بحث منظور ہے اور بے ساختہ جواب میں کہہ دیا کہ سب خبریں جو مسیح سے مقدم ہیں بے شک تمام ہو چکیں جس کی طرف الف لام دلالت کرتا ہے تو آپ کا یہ فرمانا کب معتبر ہوسکتا ہے کہ طلوع الشمس من مغربها کا واقع ہو چکنا مرزا قادیانی نے تحریر فرمایا ہے کیونکہ اولاً معترض کا اعتراض ہی یہ ہے کہ امارات مسیح ابھی نہیں واقع ہوئیں اگرچہ اپنی بے علمی سے طلوع الشمس من مغربها کو بھی علامات مقدمہ مسیح اس نے شمار کیا ہے۔ یہ امر خود دلالت کرتا ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک مسیح موعود کے نزول کے لئے پہلے سے ظہور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض اور دجال کا معہ اپنی کل نشانیوں کے ہونا مسلم ہے جس طرح سے کہ وہ واقع ہوئیں اور طلوع الشّمس من مغربہا مسیح موعود کی مقدم نشانی ہی نہیں جو وہ پہلے واقع ہو لے۔

ثانیاً اس میں اشارہ متوسطہ سے اشارہ کرنا انہیں مذکورہ بالا خبروں کے لئے جو جو امارات مسیح ہیں اور وہی درمیانی اور متوسطہ بھی ہیں اور یہ سب خبریں پوری ہو چکی ہیں۔ یہ دلالات صریحہ ہیں تعجب ہے کہ آپ جیسے فہیم کے فہم میں نہیں آئیں۔

ثالثاً اس پر یوں زور دینا کہ یہ سب واقع ہو چکے، جیسا کہ چیدہ خبریں ثقہ لوگوں سے جمع ہوئیں ہیں کیونکہ کسی چیدہ خبر میں جو ثقات سے مروی ہو یہ وارد نہیں ہوا طلوع الشمس من مغربها بھی مسیح کے مقدم ایک امارت ہوئے گی۔ و من ادعی فعلیه البیان

رابعاً اس پر ترقی اس طور سے دینا کہ لوگوں نے ان علامات کے پورے ہو چکنے کو نہ پہچانا اور بے خبر رہے کیونکہ طلوع الشمس من مغربها جو وجود قیامت تک متصل ہوگا اس کو سب پہچان لیویں گے کیونکہ سب ایمان لے آویں گے اور وہ ایمان نفع نہ دے گا لیکن ابھی تک سب کفار کب ایمان لائے ہیں اور اگر کشفی طلوع شمس من غرب سے اب شروع ہو چکا ہے تو وہ بطور استعارہ کے ہے نہ حقیقی، کما فی ازالة الاوهام۔

خامساً پھر یوں تائید کرنا کہ جو بڑے نشان میں مگر وہی جو مسیح کے مقدم ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو وہ بجز استعارات اور مجازات کے نہیں واقع ہوتے اور اگر ظاہری طور پر ہوویں تو پھر سب لوگ ایمان لے آویں اور وہ ایمان بھی نفع نہ دیوے۔ لاکن زمانہ مسیح کا بالاتفاق دار التکلیف ہے نہ دار الجزاء اور مولوی احمد علی صاحب کا خلاف اس میں معتبر نہیں کہ ان کو ہم نے رقیمة الوداد میں بخوبی منقوض کر دیا ہے۔

سادساً۔ پھر اس کو چند در چند آیات قرآنی سے یوں مؤید کرنا کہ پوشیدہ اور بے خبری کی حالت میں ہی بڑی نشانیوں کا قبل قیامت واقع ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اگر مسیح کے وقت میں بھی طلوع الشّمس من مغربہا اپنے ظاہری معنوں پر واقع ہوتے تو پھر ایمان و اسلام کب قبول ہو کیونکہ شروع قیامت تو اس وقت طلوع شمس من مغربہا سے ہو جاوے گا نہ مسیح کے وقت سے۔

سابعاً امارات کبری پر اگر ظاہر اور حقیقت جلوہ گر ہوں تو اس پر منع تفصیلی کرنا اور ان میں طلوع الشّمس من مغربہا کو شمار کر کے اس طرح پر جتلانا کما اخبر عنہا رسول اللہ ﷺ (یعنی ظاہری طور پر) مسیح کے وقت میں نہیں واقع ہوسکتا کیونکہ اندر ایں صورت پھر ایمان قبول نہ ہو لیکن مسیح کے وقت میں تو ایمان و اسلام مقبول ہے تو ہرگز نہیں ہوسکتا کہ مسیح کے وقت میں طلوع الشمس من مغربہا حقیقی طور پر واقع ہو۔ ہاں بطور استعارہ یعنی طلوع الشّمس اسلام ممالک مغربی سے ہوسکتا ہے لیکن اس کا زمانہ بھی ہزار ہا دو ہزار برس یا کم و بیش ہوسکتا ہے کما برھنت علیہ فی رقیمة الوداد۔

ایہا المولانا! شئے معدوم کا بدیہی الثبوت کہہ دینا آپ کے مبلغ علم کا مقتضا ہے افسوس کیونکر آپ کو جرأت ہوئی کہ مرزا قادیانی جو طلوع الشمس من مغربہا کے نہ واقع ہوچکنے کے بعد دیگر بیان کر چکے پھر بھی اس کے واقع ہوچکنے کو آپ سنا دیں اور نیز جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے طلوع الشمس من مغربہا کا بیان ان تصریحات اور توضیحات کے ساتھ کر دیا۔ اگر مع ہذا پھر بھی کسی معترض ذکی صاحب کے سمجھ میں نہ آوے تو پھر یہ عذر کہ حضرت مرزا صاحب معلمان اطفال کی طرح نہیں ہے کہ بار بار کسی معترض ذکی کو سبق یاد کرایا کریں۔ کیا عذر قوی ہے کہ بغیر قبول ہوئے آپ کو چارہ ہی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے حضرت بہتر یوں ہے کہ اب آپ اسلام کے حلقہ میں پورے پورے داخل ہوکر مرزا قادیانی کے اسلام پر آئیں اس لام کو خصوصاً جو بیان الف لام میں لکھے گئیں ہیں تصدیق فرماویں اور اپنے الف قامت کو اس لام اسلام کے رو برو مثل ل کے خمیدہ کر کر بتوضیع وادب اسلام کے ساتھ پیش آویں تا کہ وعید من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیه پیش نہ آجاوے۔

اور واضح ہوکہ رقیمة الا خلاص کے ملحوظ رکھنے کے بعد بھی آپ کو کچھ شک باقی ہے تو پھر رقیمة الوداد کا پیالہ آپ سے نہ ٹلے گا اور بعد طبع کرانے اس کے آپ کے جملہ شبہات متعلقہ مسئلہ متنازعہ کا تارو پودادھڑ جاوے گا۔ لہذا اس کے طبع تک آپ انتظار کریں۔ اور واضح ہوکہ جب قرارداد کے جلسہ میں بیٹھ کر آپ کو اور عاجز کو آئندہ مثل سابق جواب وسوال لکھنا ہوگا اور آپ کا خانہ ساز جواب مقبول نہ ہوگا اور نہ لیا جاوے گا۔

و ما علینا الا البلاغ المبین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی سید المرسلین محمد و آله و اصحابه اجمعین۔

اور حمامہ کی عبارت میری مطلوبہ نہیں تھی کیونکہ وہ عاجز کے پاس موجود ہے۔

الراقم محمد احسن امروہی مورخہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۵ء

پرچہ نمبر ۵۔ خلیل الرحمٰن

الجواب: هذا دفع المعارضة لرفع المناقضه

مخدوما! آپ کا مقلوب جواب پہنچا، اور کیفیت مرقومہ سے مطلع کیا۔

فرمایئے تو کب تک آپ حق پذیری اور انصاف گزینی کی طرف منقلب رہیں گے۔ اگر مرزائی طریقہ میں راہ صواب سے پلٹ جانے کو ہی صواب مان رکھا ہے تو آپ کو ہی مبارک رہے۔

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

مرزا قادیانی کا قول امارات کبریٰ معه طلوع الشمس من مغربها کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقع ہو چکنے کی بابت جو حمامۃ البشری صفحہ ۸۳ میں موجود ہے اور آپ اس عبارت کو اس سوال و جواب کی تقریر میں درج کرنے کے لئے مخاطب کئے گئے ہیں۔

اے مولانا! وہ ایسا مصرح نہیں ہے کہ اس میں سے آپ کے طلوع شمس من مغربھا مستثنی کرنے کو بمقابلہ مرزا قادیانی کی تصریح کے وقعت ہو سکے اور الانباء کے لام کے حلقہ میں گو کتنے ہی آپ الجھے رہیں اور ھذہ سے جو اشارہ میں کلیۃ وہ خبریں کہ اعتراض کی تقریر میں مذکور نہیں متعین ہوئیں اس سے گریز اس طرف کریں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک معترض کے قول میں طلوع شمس من مغربہا واقع ہو چکنے کی بابت کوئی اقرار نہیں ہے اور نہ آپ کا یہ فرمانا مفید ہو سکتا ہے کہ طلوع شمس من مغربہا جب کہ احادیث میں نزول مسیح موعود کے واسطے علامت نہیں بیان ہوئی تو کیونکر مرزا غلام احمد قادیانی اس کو معترض کے قول کے موافق علامت مان لیتے کیونکہ عبارت جو حمامہ کی ہے وہ ہرگز آپ کے اس توجیہ کو جگہ نہیں دیتی جیسا کہ ناظرین پر مخفی نہیں ہے

اے حضرت کہ برہان تئ بائد و معنوی
نہ رگ ہائے گردن بحجت قوی

گو آپ مرزائی ہیں ولیکن بحث شدہ مسئلہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خیالات سے آپ کے خیالات کہیں پرے ہیں۔ چنانچہ جوابوں سے ناظرین پر پوشیدہ نہیں ہے کہ آپ صفحہ ۸۳ حمامۃ البشری والی مرزا قادیانی کی تقریر کو محرف کرتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی نے حمامہ کے اندر جو کہ پچھلی تصانیف سے ہے کہیں دعوی نہیں کیا کہ طلوع شمس من مغربھا یا خروج دجال موعود یا خروج دابۃ الارض موصوف سے ظاہر عبارت احادیث کے مطابق طلوع و خروج مراد ہے جو قیامت سے باتصال حقیقی واقع ہوگا و من ادعی بوجودہ فعلیہ البیان۔

البتہ اس کی نفی کبھی ظاہری طور پر احادیث مظہرہ کے مطلب نہ ہونے کا ثبوت تحریر کیا ہے چنانچہ بار بار اس کا مقام آپ کو یاد دلایا گیا اور آپ نے اپنی تحریر میں طریق مذکور کو پیش کیا ہے۔ چنانچہ آفتاب کی بابت آپ کا مرزا قادیانی کے خلاف تو ان ہی سوالوں کے جواب میں موجود ہے اور نیز طلوع شمس میں معہ خروج دجال دابۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الارض کے اس پرچہ میں ہے جو مورخہ بست و چہارم رمضان سنہ ... میں تحریر کیا ہے جیسا کہ اب کی دفعہ تاریخ میں غلطی کی ہے کہ بجائے ۲۸ یا ۲۹ جولائی کے ۲۷ جولائی لکھی ہے حالانکہ جس پرچہ کا جواب ہے وہ آپ کے پاس ۲۸ جولائی کو پہنچا تھا۔

عبارته هكذا :فطلوع الشمس من مغربها و الدجال و دابة الارض اعنى الآيات الثلاث التى اذا اخرجن لا ينفع نفساً ايمانها كما فى المسلم هى التى تكون متصلاً بالقيامة باتصال حقيقى و لصادق تحقيقى ۔

پھر طرفہ ماجرہ یہ ہے بہت کہ آپ اپنی مقلوب جواب کی پہلی صورت میں باوجود غرض کے اعتراض کو غلط مان لینے کے طلوع شمس من مغربها کے سوا لینے ظہور یاجوج ماجوج ودابۃ الارض ونزول مسیح کے لئے پہلے سے ہونے کو مرزا قادیانی کے نزدیک مسلّم مانتے ہیں۔

اجی حضرت وہ حدیث تو پیش کیجئے جس میں بیان ہوا ہو کہ نزول مسیح کے لئے پہلے علامات سے ظہور یاجوج ودابۃ الارض ہے لیکن اگر آپ اس طرح کی حدیث پیش نہ کر سکے تو معترض کے اعتراض کی تقریر میں سے نزول مسیح موعود کے لئے مرزا قادیانی کے نزدیک منجملہ علامات کے جیسے ظہور یاجوج ماجوج، ودابۃ الارض کا ہونا مسلم ہے طلوع شمس من مغربہا کا وقوع مسلم ہے جیسے کہ ... قد تمت كلها سے روشن اور یہ کہ آپ جو طلوع الشمس من مغربها کو استثنا کرتے ہیں فضول ہے اور جس قدر آپ نے الانباء کے لام کے دائرہ میں گردشیں کھا کر استثنا کرنے طلوع الشّمس میں زور لگائے سب کے سب بے سود ہیں۔

اب میں اس تقریر کو اسی قدر تحریر پر ختم کرتا ہوں اہل انصاف خود پرکھ لیویں کہ حق بات کس کی طرف ہے اور یہ معلوم کریں گے کہ ان تحریرات کے ساتھ حمامة البشری کی وہ عبارت مع ترجمہ کے شامل رہنے سے آپ کی تاویلات کس قدر رکیک ہیں۔ براہ نوازش اس کو علیحدہ نہ فرمایئے گا۔

اور مکان کے اندر بیٹھ کر جواب نویسی کا آغاز تو خود آپ سے ہی ہوا ہے۔ اگر بالمواجہ و بالمشافہ ہی تحریر مدنظر تھی، تو گھر میں بیٹھ کر جواب مت لکھا ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس احقر نے آپ کا جواب اگر اپنے مکان پر لکھ دیا تو کیا خطا کی

اتأمرو ن الناس با لبر و تنسو ن انفسکم کبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلو ن ۔

نیز التماس ہے کہ خواہ آپ کسی خلاف واقع کے رقیمة الوداد گنج خانہ کی تصنیف کردہ کو طبع کرا دیں یا اس رقیمة ا لا خلا ص کی تحریرات کو چھپوا دیں تا اختتام گفتگو اس تحریر کے تو قف تحریر میں طبع میں کریں اور کوئی تبدیلی اور کچھ کمی بیشی نہ فرماویں۔

و آ خر دعوا نا ان الحمد لله ر ب العا لمین و الصلوة و السلام علی رسو له محمد و علی آ له و ا صحا به ا جمعین ۔

راقم۔ خلیل الرحمٰن مورخہ ۲۹ جولائی ۱۸۹۵ء

پرچہ ۶۔ خلیل الرحمٰن

حا مداً و مصلیاً و مسلماً ۔مخدوم ومکرم مولانا صاحب

بعد از سلام مسنون معروض آنکہ میرا جوابی پرچہ جو جناب کی نظر سے گذر چکا ہے اور اس کو آپ کی خدمت میں گئے دن بھی آج تیسرا ہے۔ غالب ہے کہ محقق طور سے عبارت میری ہر سہ اور مطلوبہ کی آپ نقل فرما چکے ہوں گے یعنی ایک یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے حمامۃ البشریٰ کے اندر جو پچھلی تصانیف سے ہے اور بلاد عرب تک بھی گئی ہے کس مقام پر تحریر کیا ہے کہ احادیث صحیحہ میں جو طلوع الشمس من مغر بها آیات کبریٰ میں سے قرب قیامت کے بیان ہوا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ طلوع ظاہری طور پر اسی آفتاب کے لئے آئندہ زمانہ میں ہووے گا۔

دوسری عبارت یہ کہ طلوع آفتاب کا مغرب کی جانب سے جو ہوگا وہ قیامت کے قریب باتصال حقیقی واقع ہوگا۔

تیسری عبارت ان احادیث صحیحہ کی جن میں بیان ہوا ہے کہ مسیح موعود کے لئے علامت پہلے نزول سے ظہور یاجوج ماجوج و دابۃ الارض کا ہے تاکہ معلوم ہووے کہ بحث شدہ مسئلہ میں آپ کا اور مرزا قادیانی کا ایک مسلک اور بیان ہے اور یہ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے جو شق اول میں دعوی کیا ہے وہ درست اور ثابت ہے۔

الراقم۔ خلیل الرحمٰن یکم اگست ۱۸۹۵ء

پرچہ نمبر ۷۔ خلیل الرحمٰن

جناب مخدوم سید مولوی محمد احسن۔

تسلیم مسنون کے بعد گذارش ہے آج ماہ اگست ۱۸۹۵ء کی بارھویں تاریخ میں آپ کا مرسلہ رقیمہ رردی الطلب جواب پہنچا۔

حضرت من! اگرچہ بات تو یوں ہے کہ یہ مشتے کہ پس از جنگ یاد آیے برکلہ خود باید زد۔ جب کہ آپ علانیہ مجلس عام میں زک اٹھا چکے ... چنانچہ حاضرین جلسہ برابر دیکھتے تھے کہ بار بار پانی کے گھونٹ پی پی کر اپنی خشک لبی مٹاتے تھے اور پھر وہ ہی حالت ہو جاتی تھی آج اختراعی دجالی بیانات لکھ کر طبع کر کے طالب جواب بنتے ہیں

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اجی حضرت! اس قصہ کو بھی جانے دیجئے۔ پہلے یا اپنی عجز اور لاجواب رہ جانے کا میرے سابقہ سوالات مرسلہ کے جواب کا اقرار لکھ بھیجئے، یا تحریری محققانہ جواب ثبوت ان ہر سہ امور کا عنایت کیجئے۔ یعنی

۱، یہ کہ حمامۃ البشری جو پچھلی تصانیف مرزا قادیانی سے ہے اور عربستان تک پہنچ گئی اس میں مرزا قادیانی نے کس مقام پر تحریر کیا ہے کہ آیات کبری میں سے قرب قیامت کے لئے جو احادیث جو میں طلوع الشمس من مغربھا بیان ہوا ہے اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اطلاع ظاہری طور پر اسی آفتاب کے لئے آئندہ زمانہ میں ہووے گا تاکہ ثابت ہو کہ آپ کا استثنا باطل نہیں ہے۔

۲۔ حمامہ سے جس کی عبارت پر بحث واقع ہے وہ عبارت مرحمت فرمایئے جس میں مذکور ہو کہ آفتاب کا طلوع مغرب کی طرف سے جو ہوئے گا وہ قیامت کے قریب باتصال حقیقی باتصال حقیقی واقع ہوگا تاکہ معلوم ہو کہ آپ کا ادعا العقول بما لا یرضی بہ القائل نہیں ہے۔

۳۔ عبارت ان احادیث صحیحہ کی جن میں بیان ہوا ہے کہ مسیح موعود کے لئے علامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے نزول سے ظہور یا جوج ماجوج اور دابۃ الارض کا ہے تاکہ ثابت ہووے کہ کیونکر آپ کی شق اول کی تقریر درست ہے؟ اور کیسے مرزا قادیانی کے اقوال احادیث صحیحہ سے منطبق ہیں جس کے آپ اپنے جوابات کے اندر مدعی ہیں اور بوجہ شہادت صحیحہ پیش نہ کر سکنے کے مطالبہ میرا پرچہ آپ نے یہ غلط بیانی کر کے واپس کر دیا کہ بالمشافہ تحریر کی شرط ہو چکی تھی لہذا واپس ہے حالانکہ کوئی شرط سوال و جواب کے وقت مقرر نہیں ہوئی بلکہ گھر بیٹھ کر جواب نویسی کی ابتداء آپ سے ہوئی لہذا اگر شرط بھی تو خلاف وعدہ کے آپ ہی مرتکب ہوئے اور جب آپ کی طرف سے شرط فوت ہوئی تو مشروط کی جو آپ کے خیال میں سے مجھے رعایت کچھ لازم نہ ہوئی پس الزام کی وجہ آپ کے اوپر ہی عائد رہی ۔ بالجملہ جب آپ اس بحث سے کہ میرے اور آپ کے درمیان واقع سے فراغت پا کر سائل ہونے کا منصب حاصل کر لیویں اس وقت خواہ مجھ سے خواہ میری معرفت مولوی احمد علی سے اپنے رقیمہ ودی کا جواب طلب کیجئے پھر دیکھئے بطمہ نوحی مرزا قادیانی کے طوفان یا آپ کے خاص اپنی نیرنگی بیان سے کیسا کامل جواب حسب ان شرائط کے جو آئندہ مقرر ہوئیں گے پاتے ہیں۔

الراقم خلیل الرحمٰن دوازدہم۔ ۱۲۔ اگست ۱۸۹۵ء

عبارت منصفانہ بنام محمد احسن امروہی

ایّہا المولانا! مولوی محمد احسن صاحب ۔ السلام علیکم

کیوں حضرت جو مناظرہ فی مابین آپ کے اور مولوی احمد علی صاحب کے ہوا تھا آپ کو یاد ہے کہ طلوع الشمس من مغربھا کے بارہ میں آپ نے پیر جی خدا بخش صاحب کی دکان پر جب کہ اپنا شبہ مولوی احمد علی صاحب نے آپ کے طالب ہونے پر بالمواجہ منشی محمد حنیف خلف پیر جی خدا بخش ظاہر فرمایا تھا کہ بموجب حدیث نبوی کے بعد طلوع الشمس من مغربھا کے ایمان لانا نفع نہیں دے گا اور نہ معتبر ہوگا آپ چونکہ مرزا قادیانی طلوع الشمس من مغربھا کا گذر جانا حمامۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البشری میں تحریر فرماتے ہیں اور پھر دعوت اسلام کے لئے بلاتے ہیں بموجب حدیث ان کو ان کا ایمان کب نفع دے گا کہ آپ نے نہیں فرمایا تھا کہ بعد طلوع شمس من مغربہا کے ایمان نفع دے گا اور معتبر ہوگا اور ہم بیضاوی سے ثابت کریں گے اور دکھادیں گے کہ باوجود روز جلسہ منعقد رہنے کے آپ نہ دکھلا سکے اور الحمد شریف کا وعظ اختیار فرمایا ۔اب آپ کی مناظرہ میں طرح کروٹ لینا کہ اقرار کرلیا گیا کہ بعد طلوع الشمس من مغر بھا کے ایمان نفع نہیں دے گا اس نے آپ کی صاف ہٹ دھرمی بایں بایں جلسہ کے پائی جاتی ہے ناظرین بعد ملاحظہ ہر دو مناظرہ معلوم کر سکتے ہیں کہ عقاید باطلہ پر کون ہے۔ دوست محمد عفی عنہ

قابل غور عبارت:

۲۹ جولائی ۱۸۹۵ء کو مولوی خلیل الرحمٰن نے جواب الجواب خط مولوی محمد احسن کے نام تحریر فرمایا تھا۔

دو روز منتظر رہ کر یک اگست ۱۸۹۵ء کو ایک خط بطور یاد دہانی وطلبی جواب نامہ اول کے تحریر فرما کر مولوی محمد احسن کے پاس روانہ فرمایا جس کو نہیں لیا اور زبانی عذر کر کے واپس کر دیا۔

وہی نامہ ۵۔ اگست ۱۸۹۵ء کو پھر معرفت منشی حسن محمد مختار مولوی محمد احسن کے پاس بھیجا گیا پھر نہیں لیا۔ لفافہ بعبارت ذیل لکھ کر واپس کر دیا:

یہ خط گھر میں بیٹھ کر لکھا گیا ہے لہذا خلاف شرط مسلمہ ہے بالمشافہ جو کچھ بھی گفتگو ہو وہ لکھی جاوے جیسا کہ قرارداد ہے لہذا واپس ہے۔

۵۔ اگست ۱۸۹۵ء۔ محمد احسن

اگرچہ لینے سے عذر مولوی احسن قادیانی کا ناقابل اعتبار ہے کیونکہ وقت تحریر سوال وجواب کوئی شرط بالمشافہ تحریر کی نہیں ہوئی تھی بلکہ گھر پر بیٹھ کر مباحثہ کے مندرجہ سوال نمبر۳ کی جواب نویسی کی ابتداء مولوی محمد احسن سے ہوئی اور پھر یہ عذر کہ خانہ ساز تحریر کو نہیں مانوں گا۔ اگر بالمشافہ تحریر مناظرہ مدنظر تھا تو نامہ رکھ کر یہ جواب لکھ دینا چاہیے تھا کہ بالمشافہ تحریر کے لئے جلسہ فلاں تاریخ اور فلاں جگہ منعقد کیا جائے آپ تشریف لاویں۔ واپس کرنا نامہ کا اگر بغور دیکھا جائے تو تاویلات اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعارات غلط ہیں اور پھر اس پرطرہ یہ کہ ایک پرچہ اختراعی وجعلی بیانات لکھ کر اور طبع کرا کر طالب جواب بنے چہ دلاورا ست دزدے کہ بکف چراغ دارد

۱۲۔ اگست ۱۸۹۵ء کو موی فضل الرحمٰن صاحب نے ایک نامہ پھر مولوی محمد احسن امروہی قادیانی کے پاس بھیجا تھا کہ ہنوز جواب ندارد

ناظرین پرچہ طبع شدہ مولوی محمد احسن امروہی قادیانی و نیز ہر دو مباحثہ تحریر شدہ در جواب پرچہ طبع شدہ کو ملاحظہ فرما کر معلوم کرسکتے ہیں کہ تحریر باطلہ کا مرتکب کون ہے۔

مورخہ ۲۴۔ اگست ۱۸۹۵ء۔

المشتھر : دوست محمد خان،

نصرة الحق
فی رد قول الزاهق

(مولوی خلیل الرحمٰن بھوپالی)

جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

نصرة الحق فی ردالقول الزاهق فی ردّ سواء السبیل

بسم الله الرحمن الرحیم

و لا تلبسوا الحقّ بالباطل و تکتموا الحقّ و انتم تعلمون

الحمد لله رب العالمین

والصلوة و السلام علی رسوله محمد و آله و اصحابه اجمعین۔

اما بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمترین آل عباس خلیل الرحمٰن تعمدہ اللہ بالغفران عرض کرتا ہے کہ راقم الحروف کے ہم وطن مولوی محمد احسن متبع قادیانی کا جواب باصواب دینے کا زبانی دعوی جب دہرہ کے قیام میں مقابلہ مولوی احمد علی مدرس مدرسہ سہارن پور کے کچھ پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکا جس کے باعث مجمع عام میں شرمندہ ہونا پڑا، تو بعد میں انہوں نے دو کاروائیاں کیں۔

ایک اس نیازمند سے تحریری گفتگو، اس میں بھی آخر لاچار و لاجواب رہے۔ چنانچہ میری تحریر ر قیمۃ الاخلاص سے ناظرین معلوم کر سکتے ہیں۔

دوسری، ایک فرضی تحریر بنام سواء السبیل چھپوا کر شائع کی تاکہ جو لوگ ان کے کھوٹے احوال کو بھلا اور کھرا جانتے ہیں اور اس سے نکل نہ جاویں اور ناواقف اشخاص آپ کو فتح مند سمجھیں۔ لیکن درحقیقت اس میں بھی خام خیالی سے کام لیا۔ چنانچہ میری اس تحریر نصرۃ الحق سے واضح ہوگا اور اس کا چھپا ہوا ایک نسخہ میرے پاس ہے جو مولوی محمد احسن قادیانی نے بھیجا ہے جس کی عبارت ذیل میں درج ہے۔ لہذا لاعلاء کلمۃ اللہ جواب لکھا گیا و اللہ ولی التوفیق۔

نقل عبارت مولوی محمد احسن امروہی قادیانی جو پیشانی پر اپنے رسالہ کے انہوں نے لکھی تھی۔

مولوی خلیل الرحمان یا خود اس کا جواب شائع کرو۔

مولوی احمد علی صاحب سے جواب بغرض اشاعت تاکہ ناظرین کو عذر کرنے کا موقع ملے

بسم اللہ الرحمن الرحیم حامداً و مصلیاً و مسلماً

(وضع) ہمارے مولانا صاحب نے جو حدیث مسلم کی یعنی حضرت ابی ہریرہؓ کی روایت ہے جس میں بعد طلوع شمس من مغرب کے کفار کے ایمان کی عدم قبولیت بیان ہوئی ہے، بیان فرما کر شبہ کو تقریر فرمایا۔ افسوس کہ اس کے بعد متصل کی حدیث کو نظر انداز فرما دیا ہے جس کو عاجز سابق بیان کر چکا ہے اور اب بھی بیان کرتا ہے:

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ ثلث اذا خرجن لا ینفع نفساً ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیرا طلوع الشمس من مغربها و الدجال و دابة الارض

(رفع) اے مجیب صاحب کوئی شخص تو دوسرے کی بات نہیں سمجھا کرتا، آپ اپنی بات بھی نہیں سمجھتے۔ سچ ہے

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد
صد حجاب از دل بسوئے دیدہ شد

حضرت من! جب آپ پہلے یہ ظاہر کر چکے کہ الزامی جواب عاجز نے جو اس وقت عرض کیا بحوالہ حدیث صحیح مسلم وغیرہ (اور یہاں اقرار کر کے کہتے ہیں کہ) جس کو عاجز سابق میں بیان کر چکا ہے (تو محض اتہام ہے کہ حدیث مذکور کو مولوی احمد علی نے نظر انداز فرما دیا ہے) اجی حضرت مولوی صاحب موصوف نے تو پہلے ہی جس وقت آپ نے اس حدیث ابی ہریرہؓ کو ان کے سامنے پیش کیا تھا، آپ کو جتلا دیا تھا کہ میرے دوسرے سوال کے لئے یہ حدیث حجت ہے چنانچہ اس دم کی پوری تقریر سے واضح ہے جسے منشی دوست محمد خان نے تحریر کیا ہے اور آپ نے اسے چھوڑ دیا ہے۔ پس مولانا کا اس حدیث کو نظر انداز فرمانا کیا معنی ہیں۔ آپ سے تو اس حدیث متصل والی کے ذریعہ سے دوسرا مطالبہ پیش کیا گیا ہے۔ لہذا نظر انداز کا الزام تو آپ کی طرف ہی عائد ہے کیونکہ اولاً جب آپ حدیث مذکور پیش کر چکنے کے مقر ہیں تو گو آپ کے زعم کے موافق اس کو بیان سے چھوڑ دینا مان لیا جاوے، خیال سے دور کرنا مولوی صاحب کا ثابت نہیں ہوتا۔

ثانیاً جب مولوی صاحب آپ کو بتلا چکے کہ حدیث مذکور کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی سے میرا دوسرا سوال ہے۔

ثالثاً آپ کی یہ مطبوعہ کنج خانہ کی تصنیف آپ کی توصیف ظاہر کرتی ہے کہ آپ عمداً نظر سے احادیث کے مضمون کو چھوڑتے ہیں۔ اسی حدیث کا ترجمہ آپ نے ایک تو درود شریف میں اصل کے مطابق نہیں کیا۔ قطع برید طبعی سے صلی اللہ چھوڑ دیا دوسری اوکسبت فی ایمانہا ...کا ترجمہ غلط کر دیا اور ایمان کو ترک کیا حالانکہ کہنا چاہیے تھا کہ یا ایمان میں بہتری حاصل نہ کی۔

رابعاً آپ کی نسبت نظر اندازی کو عمداً سے اور قطع و برید کو طبعی سے میں نے مفید بیان کیا ہے اس پر آپ اور آپ کے ہمدرد برا نہ مانیں کیونکہ ایک اور بھید کی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ دیکھئے پہلے جو میرے اور آپ کے مابین خط وکتابت ہوتی تھی اسے حدیث ابی ہریرہؓ کے پیش کرنے پر جسے یہاں الزامی وقت میں آپ لکھتے ہیں۔ چنانچہ میرے پاس اب تک وہ تحریر موجود ہے، یعنی

فطلوع الشمس من مغربها و الدجال دابة الارض اعنی الآیات الثلاث التی اذ خرجن لا ینفع نفساً ایمانها کما فی المسلم التی تکون متصلاً بالقیامة باتصال حقیقی و الساق تحقیقی لا التی تکون فی زمن المسیح و المهدی (اے غیر الموعودین) و لا تکذبها قط و ننکرها و .. نقول ان الایمان لا یقبل معها کما قال تعالی یوم یأتی بعض آیات ربك لا ینفع نفساً ایمانها

پس نکلنا اپنے چھپنے کی جگہ سے آفتاب اور دجال اور دابۃ الارض یعنی ان تینوں نشانیوں کا کہ جب وہ ظاہر ہوں گی تو کسی شخص کو (یعنی کافر کو) اس کا ایمان نفع نہ دے گا جیسے کہ مسلم میں ہے وہ تین نشان ہیں جو قیامت سے متصل باتصال حقیقی اور پیوستہ تحقیقی ہوں گی نہ کہ وہ جو زمانہ مسیح اور مہدی (یعنی غیر موعود) کی اور ہم ہرگز ہرگز نہیں جھٹلاتے ہیں اور نہ انکار کرتے ہیں اور ہاں ہم کہتے ہیں کہ بے شک ایمان معہ ان کے قبول نہیں ہونے کا جیسے کہ خدا تعالی نے فرمایا کہ جب آپ کی بعض نشانیوں سے تیرے پروردگار کے تو کسی شخص (یعنی غیر مومن) کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا۔

باوجود اس بات کو تسلیم کر چکنے کے کہ حسب حدیث مسلم کے جب آفتاب کا طلوع اس کے غروب گاہ سے اور دجال موعود اور دابۃ الارض موصوف کا خروج ہوگا اور یہ خروج قیامت سے قریب ہوگا، تو بے شک وہ شبہ بہت یہ ہے کہ کسی کافر کا ایمان مقبول نہیں ہونے کا گو آپ اپنی سادہ رائے سے ہر سہ امور کے ظہور موعود کو قیامت سے متصل باتصال حقیقی سمجھے حالانکہ ان کا ظہور قیامت سے باتصال حقیقی ہونا عقل اور نقل کیخلاف ہے، تو بھی منکرانہ مولوی احمد علی کے مقابلہ میں حدیث مذکور کا مفہوم آپ ظاہر کرتے ہیں اور اس پر اصرار کرتے ہیں تو بے شک واضح ہوا کہ حدیث مذکور کا مفہوم آپ نے ہی نظر انداز کیا اور یہ آپ کا فعل عمداً اور طبعی قطع و برید سے ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاعتبروا یا اولی الابصار

(اطلاع) ۔اس مقام پر چند امور غور طلب ہیں:

یہ کہ مولوی محمد احسن امروہی اپنی عربی تحریر میں بڑی مضبوطی سے جب شہادت دے چکے ہیں کہ حدیث مسلم پیش کردہ کے موافق بیشک وشبہ آیات ثلاث یعنی اپنے چھپنے کی جگہ سے آفتاب کے طلوع ہونے، اور دجال موعود اور دابۃ الارض موصوف کے خروج پر ہرگز کسی کافر کا ایمان قبول نہ ہوگا، تو ان کو اس اپنی شہادت سے پھر جانے کی گنجائش نہیں ہے، اور نہ مسلمانوں کا شیوہ ہے کہ شہادت ایسے طور پر دیویں جس کے اپنے دل میں معتقد نہ ہوں۔ بلکہ یہ خصلت منافقین کی ہے۔ چنانچہ سورہ منافقین میں بیان ہوا کہ اے محمد ﷺ جب تیرے پاس منافق آئے انہوں نے کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں بے شک تو اللہ کا رسول ہے۔ اور اللہ جانتا ہے کہ البتہ تو اس کا رسول ہے اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ منافق جھوٹے ہیں کیونکہ ان کا دل زبان کے ساتھ موافقت نہیں رکھتا۔

اپنی شہادت مسطورہ پر اگر انہوں نے قیام نہ کیا اور تاویل کی طرف متوجہ ہوکر کہا کہ قرینہ اسباب کے جو کچھ کہا کہ قیامت سے متصل باتصال حقیقی عرض شہادت میں صرف آفتاب کا طلوع اس کے چھپنے کی جگہ سے ہے تو اس پہلو بدلنے کی بھی ان کو گنجائش نہیں ہے۔ اس لئے کہ اتصال حقیقی محض غلط اور قلت تدبر سے بیان کیا گیا ہے کیونکہ اتصال حقیقی میں ضرور ہے کہ جو متصل کسی سے ہے، ہرگز جس سے جو متصل ہے، ان کی درمیان فاصلہ نہ ہووے۔ جیسے اس خبر کی حرکت جسے پانی بہا کر لے جائے۔ لیکن مغرب سے آفتاب کے طلوع ہونے کے ساتھ ایسا اتصال نہیں ثابت ہوتا ہے جیسے کہ کسی چیز کی حرکت پانی بہا لے جانے والی کے ساتھ ہوتی ہے یا کہ آسمان کے کنارہ سے آفتاب کا نکلنا اور دن کا ہونا بلا فاصلہ ہے۔ اور اس لئے کہ انہوں نے اپنی تحریریں طلوع آفتاب میں مغرب اور خروج دجال اور دابۃ الارض ہر ایک بیان کر کے پھر صریحاً سب کو ایک حکم کے ساتھ مقید اور جمع کیا چنانچہ کہا کہ

اعنی الآیات الثلاث التی اذا .(الی).. لا ینفع ایمانہا۔

۳۔ یہ کہ جب اس عربی عبارت میں کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا التی تکو ن فی زمن المسیح و المهدی
یعنی نہ وہ نشانات جو مسیح اور مہدی کے زمانہ میں ہوں

تو اس سے واضح ہوا کہ مولوی محمد احسن امروہی کے نزدیک مسلّم ہو چکا ہے کہ درحقیقت مرزا غلام احمد قادیانی موعود مسیح اور مہدی نہیں، نہ مرزا قادیانی کا یہ دعوی احادیث نبوی کے مطابق ہے جو اپنے زمانہ میں دجال دابۃ الارض کے خروج موعود کا وجود بڑے شدّ و مد سے بیان کیا اور مغرب سے طلوع ہو چکنا، سنایا ہے اس واسطے میں نے خطوط وحدانی میں ناظرین کے واسطے جتلا دیا ہے (ای غیر مو عو دین) کیونکہ بقول مولوی محمد احسن کے حدیث مسلم کے موافق بغیر انکار اور تکذیب کے مقر ہوا کہ حسب موعود اپنے چھپنے کی جگہ سے آفتاب کا طلوع اور معہود دجال اور دابۃ الارض کا خروج ہووے گا تو نص قرآنی یو م یأ تی بعض آ یا ت ربك کے مطابق کسی کافر کو مقبول ایمان نصیب نہ ہوگا، اور کوئی شخص اپنے ایمان میں بہتری حاصل نہ کر سکے گا کیونکہ جب شئے پائی جاتی ہے تو اس کے لوازم بھی اس کے ساتھ ہوتے ہیں مثلاً ایمان کے وقت کا ختم ہو چکنا ان نشانیوں مذکورہ کے ظہور پر تو یقیناً ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کو موعود مسیح و مہدی ہونے کا مرتبہ حاصل نہیں ہے دجال معہود کے ظاہر ہو چکنے پر مسیح موعود کا نزول ثابت اور ہمارے اور مرزائیوں کے نزدیک مسلم ہے۔

۴۔ ان کی اگلی عبارت نے اس ہمارے نمبر سوم کی توضیح کو پختہ کر دیا ہے آپ لکھتے ہیں

خرو ج د جا ل النصاری و ان وقع ا لا ن ا یضاً و تسلم انه علامة کبری للقیا مة لا صغری و لکن هذا الخرو ج لیس کخروجهم متصلاً با لقیا مة ۔(ترجمہ: اور نصاری دجال کا خروج اگرچہ اس وقت بھی واقع ہوا اور ہم مانتے ہیں کہ وہ البتہ قیامت کے لئے بڑی علامت ہے چھوٹی نہیں لیکن یہ نکلنا ایسا نہیں ہے جیسے کہ ان کا نکلنا قیامت سے متصل ہوگا)

اور اسی قیاس پر دا بة ا لا ر ض ضرور ہے کہ قیامت قائم ہونے کے نزدیک صادر ہوگا جیسے کہ قرآن میں آیا ہے۔

۵۔ جب حدیث حضرت ابی ہریرہؓ کی جس میں تین علامتوں مذکورہ بالا کا بیان ہے مجیب صاحب مان چکے کہ ہم اس کا انکار نہیں کرتے اور اس کو ہم نہیں جھٹلاتے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں ہم کہتے ہیں کہ ان نشانیوں کے ساتھ ایمان مقبول نہیں ہونے کا اور یہ کہ موعود ظہور ان علامتوں کا ابھی تک نہیں ہوا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ اپنی اس قدر تشریح کو اگر نظر انداز کریں اور ابن صیاد کے لئے جن روایات میں دجال ہونا بیان ہوا ہے ان کو اس حدیث کے معارض ٹھہراویں اور لکھیں کہ جب ان آیہ کا وجود درصورت اس کو دجال کہا جائے کہ ایمان کی حد نہ ہوا تو موعود دجال کا خروج ہی جس کے ہلاک کرنے کو نزول عیسی خدا تعالی نے مقرر کیا کیا ایمان کی قبولیت کے لئے حد نہیں ہوسکتا تو صاف ظاہر ہوگا کہ وہ انصاف اور حق کے راہ سے ہٹتے اور بناوٹی مسیح کے طرف دار ہوتے ہیں کیونکہ ابن صیاد کا ظہور اور وجود اگر اس کے موعود دجال ہی ہونے سے واقع ہوتا تو ضرور ہوتا تو اس کو ہلاک اور دفع کرنے کے لئے موعود مسیح ابن مریم کا نزول اب تک کب کا واقع ہو چکتا اور سوائے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے تمام روئے زمین کے باشندے خاص اس کے فتنہ سے آزمائے جاتے۔ لیکن نہ تمام روئے زمین کے باشندے اس کے فتنہ سے آزمائے گئے، اور نہ مسیح موعود کا نزول اس کو ہلاک اور دفع کرنے کے لئے واقع ہوا، تو ہرگز نہیں ہوسکتا کہ دجال موعود کا خروج واسطے بقائے وقت ایمان کے قبولیت کے مماثل زمانہ سے ظہور ابن صیاد کے ہوئے۔ بلکہ متعین ہوا کہ جن روایات میں دجال ہونا ابن صیاد کے حق میں آیا ہے وہ اس کے بعض ابتدائی حالات پر نظر کرنے سے ہے جو دجال موعود کے حالات سے تشابہ رکھتے تھے جیسے کہ ابی بکرہ کی روایت سے ظاہر ہے جو ترمذی میں بیان ہوئی۔ یعنی اس نے کہا کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال کے باپ اور ماں کے ۳۳ برس تک بچہ نہیں پیدا ہونے کا، پھر ان کے ایک لڑکا پیدا ہوگا بھینگا نقصان کی چیز زیادہ اور فائدہ کی چیز کم رکھتا ہوگا۔ اس کی آنکھیں سوویں گی اور اس کا دل جاگتا ہوگا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے دجال کے ماں باپ کی صورت بتلائی۔ چنانچہ فرمایا کہ اس کا باپ لمبے قد کا جس کے بدن میں گوشت کچھ یوں ہی ہوگا اور ناک پرند کی چونچ سے ہوگی اور اس کی ماں ایک عورت پستان بہت موٹے اور لمبے رکھتی ہوگی۔ ابوبکرہ نے کہا کہ مدینہ میں میں نے ایک لڑکا کو سنا۔ پس میں زبیر بن عوام کو ساتھ لے کر گیا۔ حتی کہ اس کے والدین کے پاس ہم داخل ہوئے تو اتفاق سے رسول اللہ ﷺ کی صفت بتلائی ہوئی ان میں تھی۔ ہم نے ان سے پوچھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے کوئی لڑکا ہے۔ سو وہ دونوں بولے کہ ۳۳ برس ہم اس حالت میں رہے کہ ہمارے بچہ نہیں ہوتا تھا، پھر ہمارے ایک لڑکا پیدا ہوا بھنگا نقصان کی چیز زیادہ اور فائدہ کی چیز کی کمی والا اس کی آنکھیں سوتی ہیں، اور اس کا دل نہیں سوتا۔ کہا راوی نے پھر ہم نکلے ان کے پاس سے تو اتفاق سے وہ لڑکا ایک چادر اوڑھے ہوئے دھوپ میں لیٹا ہوا ہے اور کچھ کھسر پھسر کرتا ہے۔ پھر اس نے سر کھولا اور بولا کہ تم نے کیا کہا تھا (یعنی اس کے والدین سے) ہم نے جواب دیا کہ تو نے کیا سن لیا جو ہم نے کہا۔ اس نے کہا ہاں میری آنکھیں سوتی ہیں میرا دل نہیں سوتا۔

(وضع)۔ یہ امر مسلم فریقین ہے کہ زمانہ دجال اور حضرت مسیح کا ایک ہے۔

(رفع): یہ اتحاد زمانی جو نہایت قلیل عرصہ کے لئے مابین مسیح الدجال اور مسیح ابن مریم احادیث سے لے کر پیش کی ہے ہرگز اس بات کی دلیل نہیں ہوسکتی کہ اس وقت میں عنداللہ کفار کا ایمان قبول ہوگا تاوقتیکہ نص قطعی کو مجیب صاحب اپنے مدعا کے ثبوت پر پیش نہ کریں کیونکہ جو حدیث یہاں پر مجیب صاحب نے لکھی ہے اس سے اصل مدعا کو کچھ تائید نہیں اس لئے کہ بحث اس بارہ میں نہیں قائم ہوئی کہ کچھ وقت باہم دجال اور عیسی موعود کی متحد ہی نہیں ہے علی ہذا وہ اتحاد زمانی جو امام مہدی اور حضرت عیسی کے لئے آپ سناتے ہیں آپ کے مدعا کو مثبت نہیں ہے۔

(وضع): پس اس حدیث مسلم کے بموجب جس کے راوی ابو ہریرہؓ ہیں زمانہ مسیح و مہدی میں ہی آپ کی تقریر شبہ کے بموجب کسی نفس کو نفع نہ دیوے گا پھر جس مسیح و مہدی کا آپ کو انتظار ہے ان کی بھی جملہ کوششیں اور سعیاں در بارہ دعوت اسلام و ایمان بالکل لغو اور بے کار ہوگئیں۔

(رفع): تقریر شبہ کی بابت اے حضرت آپ تو پہلے کہہ چکے تھے کہ مولوی احمد علی نے وہ حدیث حضرت ابو ہریرہؓ والی جس میں تین علامتوں کا ظہور بیان ہوا ہے افسوس ہے کہ نظر انداز کر دی جن کا یہ نتیجہ ٹھہرتا ہے کہ شبہ کی تقریر صرف اس پر تھی کہ آپ مغرب سے آفتاب کے طلوع کرنے پر بموجب اول کی حدیث حضرت ابی ہریرہؓ کی کسی کافر کا ایمان قبول نہ ہوگا اور یہاں تین علامتوں والی حدیث کو شبہ کی تقریر آپ جتلا رہے ہیں فرمائیے تو آپ کے متناقض جواب کی بدرنگی ظاہر ہو رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

اے مولانا! اب فرمایئے کہ آپ اپنے پہلے قول کو مانتے ہیں جہاں نظر اندازی پر افسوس لکھا ہے تو آپ کے یہ اتحاد زمانے کی سب تقریریں غلط ہوگئی۔ یا کہ شبہ کی تقریر میں حضرت ابی ہریرہؓ کی وہ تین علامتوں والی حدیث تسلیم کرتے ہیں، تو آپ کا پہلا افسوس آپ ہی کے اوپر عائد ہو۔ اور جب کہ دجال موعود کے خروج سے زمانہ حضرت مسیح کا ٹکر جائے اور امام مہدی کے قافلہ میں دجال کے خروج کی دھوم مچ جائے اسی وقت میں ایمان مقبول ہونے کفار کی بابت تاوقتیکہ آپ نص قطعی نہ پیش کریں گے صحیح مسلم کی حدیث نبوی جو حضرت ابو ہریرہ سے منقول ہوئی ساقط الاعتبار نہیں ہوسکتی۔ بلکہ ایمان کی تجدید بیان کرنے میں محکم مانی جائے جائے اور مہدی صادق اور ابن مریم موعود کی آمد اور کوشش وسعیان جن کے ہم منتظر ہیں آپ کا ان کو مومنین کی نصرت اور تائید کے واسطے نہ ماننا اور کفار کی حمیت میں زور لگائے رہنا یہ کیسی آپ کی بے اصل سرگرمی ہے۔ نعوذ باللہ منہ

اے مولانا! غیر موعود عیسی کی طرف داری چھوڑیں۔ جس کی ہم پہلے اطلاع دے چکے ہیں یعنی آپ اپنی عربی اقراری تحریر یاد کر کے صحیح مسلم کی حدیث سے منہ نہ موڑیئے اور آپ اپنے اس فہم نادرست کو واپس لیجئے کہ رسول اللہ ﷺ کے وجود باوجود سے ایمان کی تحدید کی خبر نکالتے ہیں نعوذ باللہ من شر الوسواس الخناس

(وضع): جو جواب اپنے مسیح ومہدی ومنتظر کا عنایت فرماویں۔

(رفع): حضرت مسیح موعود ومہدی موصوف جن کا انتظار اور ان کی نعت کا اظہار احادیث نبوی میں مومنین کو سنایا گیا ہے وہ تو آپ کو جتلا دیا گیا کہ مہدی اور عیسی ابن مریم کو خدا تعالی اس لئے بھیجے گا کہ اس سے مومنین بندوں کو نصرت وتائید ہووے اور کفار کو ذلت پہنچے اور ان کے شرور کو دفع کریں و اللّٰه ولیّ المؤ منین و ان اللہ مخزی الکافرین کا مضمون صدہا جگہ قرآن وحدیث میں موجود ہے، پر کہیں ایک جگہ بھی نہ قرآن کریم میں بیان ہوا کہ طلوع الشمس من مغربھا کے یا کہ خروج دجال موعود کے یا ظہور دابۃ الارض موصوف کے ہونے پر یا کہ یاجوج ماجوج کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں پھیل کر سطوت پا جانے کے بعد جب کہ ارواح مومنین قبض ہو چکیں گی کفار کا ایمان مقبول ہو گا۔

اگر آپ اس خاص خاص اوقات کے اندر کفار کے مقبول ایمان ہونے کی بابت آیات قرآنی اپنے پاس رکھتے ہوں تو کیوں نہیں پیش کرتے، اور کس لئے اپنے قیاس کو قرآنی آیات ٹھہراتے ہیں۔ نعوذ باللہ منہ۔

اور نہ احادیث نبویہ میں کہا گیا کہ ان مخصوصہ اوقات میں کسی کافر کا ایمان نفع دیوے گا یا اپنے ایمان میں کوئی شخص بہتری حاصل کرے گا۔ ہاں قرآن وحدیث میں ہے تو آپ کا اور آپ کے جعلی مسیح کا زعم غلط کر دینے والا بیان موجود ہے۔ فرمایا خدا تعالی نے:

یو م یأ تی بعض آ یا ت ر بّك لا ینفع نفساً ایما نها لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایما نها خیرا ۔(الانعام:۱۵۸)

اور حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث سے واضح ہوا کہ وہ نشانیاں رب کی جن میں سے ایک ہے کہ ظہور سے کفار کو ایمان مقبول نصیب نہیں ہو سکتا وغیرہ، وہ تین چیزیں ہیں۔ یعنی اپنی چھپنے کی جگہ سے آفتاب کا طلوع اور دجال موعود کا خروج، اور دابۃ الارض موصوف کا ظہور، وہ سورہ نمل میں ارشاد ہوا:

و اذا وقع القول علیهم ا خر جنا لهم دا بّة ا لار ض تکلّمهم انّ النّا س کا نوا بآ یا تنا لا یو قنو ن (النمل :۸۲)(یعنی جب کفار پر حجت الٰہی قائم ہو جاوے گی۔ ہم ان کے لئے دابۃ الارض نکالیں گے۔ ان سے کہے گا کہ تحقیق لوگ ہماری آیتوں کا یقین نہیں کرتے تھے)

اور سورہ انبیاء میں فرمایا:

حتّی اذا فتحت یأ جو ج و مأ جو ج و هم من کل حد ب ینسلون (الا نبیاء ۹٦)

یعنی جو تین چیزیں اوپر بیان ہوئیں اور جو عطفی کے لئے بوسیلہ واؤ کے ذکر ہوئیں ایک یہ کہ جو شخص بحالت ایماندار ہونے کے نیکیوں سے عمل میں لاوے، تو اس کی کوشش مشکور ہے۔ دوسرے یہ کہ اس کو خدا تعالی اس کے اعمالنامہ کے اندر درج کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ تیسری یہ کہ خدا تعالی نے جس بستی کو ہلاک کیا ان کے رجوع کی حرمت ان کے وقت کا ختم ہو چکنا اس پر ہے کہ یا جوج ماجوج کشادگی پاویں اور وہ ہر بلندی پر پھیل جاویں۔ اب دیکھ لیجئے کہ جس مہدی و مسیح کا انتظار ہے ان کی آمد کس قدر مطابق تر وعدہ الٰہی سے ہے جو فرمایا:

انّا لننصر رسلنا و الذین آمنوا فی الحیوۃ الدنیا و یوم یقوم الا شہاد۔ (غافر:۵۱) (البتہ ہم بے شک اپنے پیغمبروں کو اور ان لوگوں کو جو ایمان لائے مدد دیتے ہیں درمیان زندگی یعنی دنیا کے اور اس دن کہ گواہی دینے والی کھڑے ہوں گے)

پھر اپنے مرزا غلام احمد قادیانی غیر موعود مسیح و مہدی کے نشان دیکھئے کہ انہوں نے امت محمدیہ کے مومنین میں کیسی پھوٹ ڈالی اور الہامات کا ذبہ سنا سنا کر کیسے خدا تعالی کی طرف سے ذلت پائی اس پر بھی مرزائیوں کو عبرت نہ ہو تو وہ جانے۔ سچ ہے

ظلم کی ٹہنی سدا پھلتی نہیں ناؤ کاغذ کی کہیں چلتی نہیں

(وضع)۔ پھر صحیح مسلم کی حدیثوں میں یہ بھی موجود ہے۔

(رفع): اے مولانا! آپ کے استدلال کا ابطال پہلے گذر گیا ہے یعنی تا وقتیکہ آپ ابن صیاد کے زمانہ میں مسیح موعود کا نزول اس کے ہلاک کر چکنے کے واسطے ثبوت کے ساتھ پیش نہ کر چکیں گے ابن صیاد کا دجال موعود ہونا ہر گز ثابت نہیں ہوتا ہے۔ اور یہ بات پہلے بھی کہی گئی ہے اب پھر جتلائی جاتی ہے کہ ابن صیاد کے حق میں دجال کہے جانے کا سبب یہ ہے کہ جب حدیث ابی بکرہؓ کی ابن صیاد میں دجال کی طرف بعض صفات مشترک تھی جن کے او پر نظر کر کے اور اس کی ابتدائی کیفیت دیکھ کر اس وجہ سے کہ وہ کسی قدر صفات موعود دجال کے ساتھ متصف تھا اس کے دجال ہونے پر بعض صحابہ نے باہم مذکور کیا اور حضرت جابرؓ بن عبد اللہ اور حضرت عمرؓ نے ابن صیاد کو حلف کر کے دجال کہا تھا کہ یوں حضرت عمرؓ نے فرمایا:

و اللہ ما اشك ان ابن صیاد هو المسیح الد جال

یعنی میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ابن صیاد کے دجال ہونے میں شک نہیں کرتا ہوں

اور مسلمات سے ہے کہ اگر چہ بعضی رائے حضرت عمرؓ کے موافق اللہ تعالی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی بھیجی لیکن یہ بات ہرگز اس کو مستلزم نہیں ہے کہ ہر ایک ان کی رائے یا کہ ہر ایک ان کا قول خدا تعالیٰ کی وحی کے منطبق ہوتا تھا و من ادعی فعلیه البیان ۔

اور یہ بھی یقینی امر ہے کہ آئندہ کی خبر بغیر خدا تعالیٰ کے بتلائے کوئی نہیں جانتا ہے۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے فرمایا:

و ما تدری نفس ما ذا تکسب غداً (لقمان: ۳٤)

پس مذکورہ بالا وجوہات سے روشن ہے کہ نہ جابرؓ بن عبداللہ اور نہ حضرت عمرؓ یا کہ دوسرے صحابہ کا ابن صیاد کو دجال کہنا اور خیال کرنا غلط ہے اور نہ ابن صیاد کا موعود دجال ہونا ثابت ہے۔ پس بخبر سفسطہ کی نہیں ہے جو مولوی محمد احسن قادیانی نے ابن صیاد کی روایات کو قلم بند کیا کہ:

ان جابر بن عبد الله حلف با لله تعالی ان ابن صیاد هو الدجال و انه سمع ابن عمر انه کان یقول و الله ما اشك ان ابن صیاد هو المسیح الدجال

اور یہ خیال بھی مولانا کا غلط ہے جو وہ سوچتے ہیں کہ

حضرت عمرؓ فاروق نے جب رسول اللہ ﷺ کے سامنے حلف کر کے ابن صیاد کو دجال کہا اور آنحضرت ﷺ نے اس وقت سکوت فرمایا، تو اس سے ابن صیاد کا موعود ہونا مقرر ثابت ہوا۔

کیونکہ دوسری احادیث میں مصرح ہو چکا ہے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے آنحضرت ﷺ سے اپنے زعم کے موافق ابن صیاد کو قتل کر ڈالنے کی اجازت مانگی، تو جواب ملا کہ ابن صیاد اگر وہی دجال موعود ہے تو اس کے قتل پر تم قابو نہ پاؤ گے اور جو ابن صیاد دجال موعود نہیں ہے تو اس کا قتل بے ضرورت ہے۔

پس جب آنحضرت ﷺ کے نزدیک ابن صیاد کا موعود دجال ہونا متحقق نہ ہوا تو حضرت عمرؓ فاروق کے حلف کرنے اور ابن صیاد کے دجال کہنے پر سکوت فرمانا آنحضرت ﷺ کا محض اسی وجہ سے ہوا کہ دجال کی کچھ صفات ابن صیاد میں موجود تھیں فقط، نہ یہ کہ درحقیقت وہ دجال موعود تھا اور کیونکر وہ دجال موعود ٹھہر سکتا ہے جب کہ بعد میں وہ اسلام لایا اور مسکونہ زمین بلکہ مدینہ منورہ کے باشندوں میں سے اے شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا حالانکہ حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ میں نے سنا فرماتے ہوئے نبی ﷺ کو وفات سے ایک مہینہ پہلے کہ تم قیامت کا وقت پوچھتے ہو اور بجز اس کے نہیں کہ اس کا علم خدا کے پاس ہے اور میں اللہ کی قسم کے ساتھ کہتا ہوں کہ انہیں میں سے زمین پر کوئی سانس لینے والا شخص (یعنی آج) کہ اس پر سو برس آویں اور وہ اس وقت تک جیتا رہے۔ یہ روایت بھی صحیح مسلم کی ہے تو کیا قبل آمد مسیح موعود کے ابن صیاد بموجب حدیث نبی کے سو برس کے اندر مرنہ چکا؟

الحاصل جب تحقیق ہو چکا کہ ابن صیاد دجال موعود نہیں تھا تو اس کا وجود اور ظہور کوئی بھی مولوی محمد احسن کے واسطے نہ جواب کی صلاحیت رکھتا ہے، اور نہ اس سے مولوی احمد علی کے پیش کردہ شبہ پر کچھ اعتراض عائد ہوتا ہے۔ اب مجیب صاحب اپنے تمسکات کو دیکھیں کیسے کمزور اور قادیانی کے لئے کچھ بھی فائدہ مند نہ ہوئے۔

(وضع)۔ آپ کے شبہ کی تقریر کے بموجب جو اعتراض قادیانی پر وارد ہوتا ہے اس سے بہت ہی بڑھ کر ان اجلہ صحابہ پر وارد ہوتا ہے۔

(رفع): واہ مولانا! اسی فہم کے بھروسہ پر مجیب بننے کا حوصلہ کرتے تھے اور اپنے راہ باطل کے سوء السبیل کو سواء البتیل سے نامزد کرتے تھے۔ اجی حضرت جو شبہ مولوی احمد علی نے پیش کیا ہے اس سے ہرگز کسی صحابی پر اعتراض وارد ہے، نہ بزرگان دین میں سے کسی پر۔

اب فرمایئے آپ کا اور آپ کے مرزا غلام احمد قادیانی کا غلط بیان میں کیا حال ہے اعتراض کے ورود سے کوئی مخلص نہیں ہے۔

للہ الحمد ہر ان چیز کہ خاطر می خواست
آخر آمد ز پس پردہ تقدیر پدید

(وضع)۔ اور مرزا قادیانی کی عبارت حمامۃ البشریٰ پر آپ نے بالکل غور نہیں فرمایا اگر غور فرماتے تو ایسا شبہ ہرگز پیدا نہ ہوتا۔

(رفع): مولانا جانچ کرو گے تو آپ پر واضح ہو کہ آپ حمامہ کے مضمون سے کہاں تک بچتے ہیں۔ عبارت کیا ہے اور آپ کیا کہتے ہیں۔

(وضع)۔ کیونکہ مرزا قادیانی نے معترض کے قول میں تو البتہ طلوع الشمس کو منجملہ دیگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امارات مسیح کے ذکر کیا ہے۔

(رفع): یہ بات آپ کی بے اصل ہے بلکہ یہ آپ کا قول اس امر کو مستلزم ہے کہ یا تو آپ اور آپ کے مرزا غلام احمد قادیانی دونوں شخص مسیح موعود کے علامات متقدم کے پہچاننے سے بے خبر ہیں یا جان بوجھ کر عمداً غلط راہ ناپتے ہیں کیونکہ کسی اسلامی کتاب میں نہیں بیان ہوا کہ مسیح موعود کی یہ علامت ہے کہ ان کے نزول سے پہلے آفتاب اپنی مغرب سے طلوع کرے گا یا کہ یاجوج ماجوج کا ظہور ہوگا یا دابۃ الارض خروج کرے گا تاکہ مرزا قادیانی پر ان چیزوں کی عدم ظہور سے کوئی... معترض ہوتا اور اس کے جواب دینے کی طرف توجہ کی جاتی اور جب باوجود ان تینوں چیزوں کے مسیح موعود کے لئے نزول سے پہلے نشان مقرر نہ ہونے کے مرزا غلام احمد قادیانی بجائے تردید کرنے زعم معترض لے اس کے جواب میں بولے

فاعلم انّ هذه الانباء قد تمّت کلها و وقعت کما کانت فی الآثار۔

تو جان کہ تحقیق یہ سب خبریں البتہ تمام ہوچکیں اور واقع اس طور ہوچکیں جیسے احادیث میں ہیں

اور آپ لاطائل تکلفات سے گو حمامۃ البشری کی عبارت میں سے جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر سخت اعتراض وارد ہوا طلوع الشمس من مغربها کو مستثنیٰ ٹھہرا کر کہنے کل لگے کہ ھذہ اشارہ متوسط کے ساتھ اور لام عہد کا لفظ الانباء میں موجود ہونے سے مرزا قادیانی کی مراد علاوہ طلوع الشمس من مغربها کی مسیح سے متقدم علامات میں اس آپ کے کمزور توجیہہ پر جو راقم الحروف نے چند مرتبہ تحریری زور دے کر آپ سے پوچھا کہ وہ کون سی علامات متوسط ہیں جنکے آپ ھذہ الانباء سے مراد لیتے ہیں تو جواب میں یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کا ظہور آپ نے لکھا اس پر کسی حدیث کی شہادت راقم الحروف نے جب طلب کی تو پیش کرنے سے درماندہ رہ کر جواب نویسی کی طرف سے ایسا دم سادھا جیسا کہا کرتے ہیں کہ فلانے کو سانپ سونگھ گیا۔ پس آپ کا یہ لاچار رہنا اور مرزا قادیانی کا معترض کے قول کے موافق ان چیزوں کو نزول مسیح سے پہلے علامات کے طور پر وقوع کے ساتھ تسلیم کر لینا اس بات کی کھلی ہوئی دلیل ہے کہ یا تو آپ اور آپ کے مرزا غلام احمد قادیانی دونوں شخص مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود کے علامات متقدم کی پہچاننے سے بے خبر ہیں یا جان بوجھ کر غلطی کر رہے ہیں۔

(وضع): اس کے آگے مرزا قادیانی مفصل طور پر جواب تفصیل سے دیتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ فلاں پیش گوئی رسول مقبول ﷺ کی اس طرح واقع ہو چکی اور فلاں اس طرح پر۔

(رفع): اے مولانا! غت ربود نہ کیجئے اور لا تقربوا الصلوۃ کا طور نہ لیجئے اگر آپ یہ خیال کر کے گھٹا گھٹو کر بات لکھ دیجئے کون در پئے سراغ ہوتا ہے، تو یہاں آپ کی چالاکی نہ چلے گی۔

کتاب دیکھو کہ کلام مفصل میں پہلے قیامت کی نشانیاں ظاہر ہونے کا طور بتلایا ہے اور قیامت کی جو بڑی نشانیاں ہیں ان کی بابت بڑی مضبوطی سے کہا کہ وہ بجز استعارات کے اور محاورات کے کبھی ظاہر نہیں ہوتی ہیں اور اپنی ظاہری صورت پر ہرگز ظاہر نہیں ہوں گے اور اسی دعوی کی توثیق میں کلام کو خوب طول دیا ہے۔

(وضع) ۔لیکن اس تفصیلی جواب میں طلوع الشمس من مغربھا کی نسبت ایک حرف تحریر نہیں فرمایا کہ یہ بھی پوری ہو چکی۔

(رفع): مجیب صاحب نے یہاں طبیعت کی نہایت سادگی سے کام لیا ہے یا یوں سمجھئے کہ بغرض تحریف بیان مرزائی کے صفحہ ۸۳۔۸۴ حمامۃ البشری کی عبارت کو چھپایا ہے۔ یہ کتاب کچھ ایسی عنقا صفت نہیں کہ مقام تحریف شدہ کو اس میں سے نکال کر کوئی سمجھدار شخص دیکھ نہ سکے یا کسی دوسرے کی معرفت سے پڑھوا کر سمجھ نہ سکے۔

کیا جہان میں سب مرزائی اور بزاخفش کے مانند آدمی ہیں جو مولوی محمد احسن امروہی کی غلط بیانی پر کہہ نہ لیویں گے اور زہر خندہ یا کہ سر جھکا لینے کے ساتھ اس پر فخر یا کہ سکوت کریں گے۔ اے مولانا چشم عبرت کھولئے اور جواب کی تفصیل میں صفحہ ۸۳۔۸۴ کو حمامۃ البشری کے اندر دیکھئے کہ پہلے یہ قاعدہ کلیہ آپ دیکھیں گے مرزا غلام احمد قادیانی نے بیان کیا کہ جو قیامت کی بڑی نشانیاں ہیں وہ بجز استعاروں اور مجازات کے جلوہ پذیر نہیں ہیں اور ظاہری صورت پر ہرگز کبھی نمودار نہیں ہونے کی پھر ان قیامت کے نشانات کو جن کے واقع ہو چکنے کا کلیت کے ساتھ دعوی کیا ہے انہیں کی تفصیل کرتے ہوئے اور ظاہری طور پر ان کے وقوع مراد لینے پر اعتراض کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے (حمامۃ البشریٰ۔ص۸۴) میں جگہ طلوع الشمس من مغر بھا کا ذکر کیا ہے۔ ایک تو چوتھی سطر میں ان لفظوں کے ساتھ کہ

طلوع الشّمس من مغر بھا کما اخبر عنھا رسول اللہ ﷺ

دوسری دفعہ بارھویں سطر میں اس قدر توضیح اگر آپ کے نزدیک بمقدار ایک حرف کے شمار نہیں ہوتی تو یوں کہیے کہ بیان مرزا قادیانی نے کسی نشان کی بجز دابۃ الارض کے تفصیل ہی نہیں کی اور وہ بھی احادیث نبوی سے مطابق نہ ہونے کے سبب اور قرآن شریف کے مخالف پائے جانے کے سبب محض غلط ہے چنانچہ سابقاً واضح کیا گیا۔

(وضع)۔اور مرزا قادیانی نے طلوع الشمس من مغر بھا کو مسیح موعود کی امارات اور مقدمات میں کہیں نہیں شمار کیا۔

(رفع): مولانا! آپ کی ابلہ فریبی تقریر مردود ہو چکی اور جیسے کوئی عالم معتبر سلف خلف میں سے ان کا قائل نہیں ہے کہ طلوع الشمس من مغر بھا مسیح سے مقدم ہو چکے گا ایسے ہی اس کا ہی قائل نہیں ہے کہ مسیح موعود کے نزول کے مقدم علامت فتحت یاجوج ماجوج و ھم من کل حدب ینسلون ہے کیونکہ مرزا قادیانی حمامۃ البشری صفحہ ۲۹ حاشیہ سطر۴ سے ۱۴ تک میں ان کے لئے ایسے ہی ظہور کے قائل ہیں۔ علی ہذا محدثین میں سے کسی نے صحیح حدیث نہیں بیان کی جس میں دابۃ الارض کا ظہور واسطے مسیح موعود کے نزول سے متقدم علامت ہونے کا مذکور کیا ہو۔ ہاں آپ اور آپ کے مرزا قادیانی نے دلیل کے اس بارہ میں مدعی ہوئے دیکھو رقیمۃ الاخلاص کے اندر اپنی تاریخ غلط والی شق اول میں جس کا ثبوت آپ سے طلب کیا گیا ہے اور ہنوز اس کا جواب ندارد ہی ہے دونوں امور صریح اس پر گواہ ہیں کہ آپ اور مرزا قادیانی دونوں ہوائے نفسانی کے پیرو ہیں نہ کہ احادیث نبوی کے تابع۔ پس کیونکر ہو سکے کہ طلوع الشمس من مغر بھا کو نزول مسیح کے لئے بھی امارات شمار کرنے سے اس بنا پر مستثنیٰ مانا ہے کہ اس کو کسی عالم نے سلف وخلف میں سے علامت مقدم مسیح نہیں کہا ہے۔

(وضع)، اور مرزا قادیانی پر یہ کب ضرور ہے کہ ہر لغویات معترض پر توجہ فرما کر مثل مدرسوں اور معلمین اطفال کے ان کو پڑھانے بیٹھے۔

(رفع): آپ کا یہ عذر محض واہی اطفال ہرزہ گرد کا سا ہے کیونکہ ظہور یاجوج ماجوج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورخروج دابۃ الارض جوکسی حدیث صحیح میں نزول مسیح کے لئے مقدم علامات سے بیان نہیں ہوئی ہیں جس حال میں کہ آپ مان چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک آپ کا نزول سے مقدم ہو چکنا مسلم ہے اور حمامۃ البشری کی عبارت میں ھذہ الانباء کے اشارہ متوسط اور الف لام معہود سے انہیں کو معہود اور ... بالاشارہ اپنی تحریر میں جو غلط تاریخ لکھی ہے آپ تسلیم کر چکے ہیں تو مرزا قادیانی اور آپ لغویات کے پیرو ثابت ہوئے اس صورت میں آپ کا طلوع الشمس من مغربھا کو جب کہ قد تمّت کلھا کے ساتھ جتلانے سے دیگر لغویات میں شامل ہے مستثنی کرنا اور مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اسکا مستثنی ہونا بیان نہیں کیا اس کی وجہ عدم ضرورت کہنا سراسر لغو اور بے سمجھ اطفال کا سا بہانہ ہے اور چونکہ (حمامۃ البشری۔ صفحہ ۸۳) میں اعتراض والی عبارت مرزا قادیانی کی بناوٹی بات ہے کیونکہ جیسے کسی حدیث میں نہیں آیا نزول مسیح کے لئے پہلی علامت یاجوج ماجوج کا ظہور اور دابۃ الارض کا خروج ہے لہذا بحیثیت ایجاد تقریر اعتراض کی مرزا قادیانی کو آپ خواہ ... لکھیں خواہ سفاہت سے بیان کنندہ، اس کو آپ کا ذہن جانے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا ذہن وسخن۔

(وضع)۔ جو امارات مقدمہ مسیح تھیں ان کا پورا ہونا ارشاد فرمایا۔

(رفع)۔ آپ کا یہ قول بھی غلط ہے اور حق یہ ہے کہ جو نشانیاں مقدمہ نزول مسیح نہیں تھی ان کو بھی نزول مسیح کے لئے مقدمہ ٹھہرایا ہے۔

(وضع): اور دلائل سے اس کو ثابت بھی کر دیا۔

(رفع)۔ مرزائیوں کے زعم فاسد میں آمد مسیح موعود کے نشانوں کا پورا ہو چکنا مرزا غلام احمد قادیانی نے دلائل سے ثابت کیا ہوگا ورنہ حقیقت استدلال کی دیکھئے تو وہ ابلہ فریبی کی تخیلات سے فوقیت نہیں رکھتی۔

(وضع)، اگر اب بھی آپ کا شبہ دفع نہ ہوا تو آپ پر ضرور ہے کہ کسی کتاب میں پتہ و نشان دیویں کہ مرزا قادیانی نے طلوع الشمس من مغربھا کو لکھا ہے کہ پورا ہو چکا یعنی اپنے ظاہری معنوں پر۔

(رفع)۔ اے مولانا! آپ کا مولوی احمد علی سے یہ مطالبہ بھی غلط ہے کیونکہ جب حمامۃ البشری کی عبارت میں جو شبہ کا مقام ہے آپ کو جتلا دیا تھا کہ مرزا قادیانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک طلوع الشمس من مغربھا کے خواہ کچھ ہی معنی ہوویں جس حالت میں کہ اس کا کلیت کے ساتھ اس حدیث سے پورا ہو چکنا وہ کہہ چکے جس طور کہ اس کا واقع ہونا آثار چیدہ اور ثقہ راویوں کے جمع کئے ہوئے میں تھا، تو آپ کو کیا مجاز رہا کہ شبہ کی اصل تقریر میں سے عبارت کم وبیش کر کے آپ بات کے طالب بنیں۔ مولوی احمد علی طلوع الشمس من مغربھا کے بابت مرزا قادیانی کو وہ قول دکھلا دیں جس میں مذکور ہو کہ ظاہری معنوں پر آفتاب کا اپنے چھپنے کی جگہ سے نکلنا پورا ہو چکا۔

اجی حضرت! کیا آپ کو یاد نہیں رہا کہ مولوی احمد علی نے اپنے شبہ کی تقریر کو مذکورہ بالا عبارت کے ساتھ جب واضح کر دیا تھا (جوابھی تحریر ہوئی) ہکّے بکّے سے آپ رہ گئے تھے۔ یہ آپ کی لاچاری دیکھ کر صدمہ آوے جو موقعہ پر مباحثہ کے موجود تھی۔ دائیں بائیں سے آپ کے دعوی باطل جاننے سے ہنسنے لگے۔ زردروئی آپ کی بڑھی۔ خشک لبی نے ترقی کی۔ بار بار پانی پی کر سخن کا پہلو بدلنے لگے۔ اور اعتراض کے جواب سے گریز کر کے اس طرف متوجہ ہوئے کہ ایک گھنٹہ وعظ گوئی کی اجازت ملے، تو حضرت مسیح اور امام مہدی کے زمانہ میں ایمان کا مقبول ہونا سنایا جاوے۔

بجواب اسکے بعد اس عذر کی کہ یہ جلسہ ادلہ کے ساتھ مباحثہ ومناظرہ کے واسطے منعقد ہے، وعظ گوئی میں وقت ختم کرنے کے لئے نہیں ہے، جب آپ کو یہ کہا گیا کہ اچھا وعظ شروع کیجئے اور بجائے ایک گھنٹہ کے ہماری طرف سے دو گھنٹہ کا لیجئے، لیکن پہلے یہ وعدہ کر لیجئے کہ بعد ختم وعظ کے بیضاوی یا کسی حدیث کی کتاب میں عبارت اپنے پہلے وعدہ کے مطابق دکھلا دیں گے کہ طلوع الشمس من مغربھا کی بعد اور نیز مہدی ومسیح کا جو زمانہ دجال کے زمانہ سے مل جاوے اور ٹکرا جائے اس میں کفار کا ایمان لانا فضول نہ ہوگا، تو اس شرط کی ایفاء کرنے پر نہ جمے، اور صرف بیان وعظ ہی کے واسطے اجازت طلب کرتے رہے لیکن یوں بلا ایفائے وعدہ کیوں اجازت آپ کو ملنے لگی تھی۔ آخر آپ نے زک پانے سے پوری ندامت اٹھائی۔ جب گھر پہنچے تو الٹ پلٹ کر تقریر شائع کرنے کے لئے بنائی مگر ..غلط بیانی کے پاؤں کم ہوتے ہیں آپ کی یہ تحریر بھی غلط بیانوں سے مرتب ثابت ہوئی۔

اے مولانا!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و لا تقف ما ليس لك به علم انّ السّمع و البصر و الفؤاد كل اولئك كا ن عنه مسؤلا ۔و لا تمش فی ا لا ر ض مرحا انّك لن تخر ق الار ض و لن تبلغ الجبا ل طو لا۔ كل ذلك كا ن سيئه عند ر بك مكرو ها۔ (الاسراء: ۳۶۔۳۷)

(وضع)۔ دو نه خر ط القتاد

(رفع): شاباش مولانا، مرزا غلام احمد قادیانی کے مفروضہ معنیٰ کی بابت جو ظاہری طور پر نہیں ہیں آپ کے منہ سے خر ط القتاد نکلا۔ واقعی زعم مرزا قادیانی بے خیال بطخ سے مناسب ہے۔

(وضع): ایھاا لنا ظرین ایسے بے جا نکتہ چینیوں سے حضرت اقدس (مرزا قادیانی) پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوسکتا کیونکہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے صفحہ ۸۴ حمامہ میں خود تصریح فرمادی ہے کہ طلوع الشمس من مغر بہا قبل مسیح نہیں ہوسکتا۔

(رفع): اے مولانا گھبرایئے نہیں، ناظرین ابھی دیکھ لیتے ہیں کہ مرزا قادیانی پر اعتراض کا ورود اور ان کی بابت نکتہ چینی کیسے چسپاں ہے، کہ انگوٹھی کا نگ ہونا ان کی صفت کہنی چاہیے۔ اور ابھی کھل جاتا ہے کہ آپ نے بے جا تعصب میں سرگرم ہوکر عبارت صفحہ ۸۴ میں کیسی تحریف کر چکے ہیں۔

(وضع): دیکھو اس عبارت کو۔

(رفع): اجی حضرت عبارت تو دیکھئے۔ فرمایئے تو جس عبارت کو آپ نے لکھا ہے اس میں کہاں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ طلوع الشمس من مغر بہا قبل مسیح نہیں ہوسکتا

راست گفتند یک زو بیند لوچ

افسوس کیسے دروغ گوئی اپنے تہہ دل میں جما رکھی ہے۔ لیجئے اصل عبارت محولہ لکھی جاتی ہے اور آپ کی غلط بیانی کی قلعی کھلی جاتی ہے۔

و لا جل ذ لك كتبت فی كتبی غیر مرة ان هذه كلّها استعارا ت و ما ارا د الله بها الا ابتلاء النّاس ليعلم من يعرفها بنور القلب و من يّكو ن من الضا لين۔ و لو فر ضنا انّها تظهر بصور ها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الظا هرة فلا شك ان من ثمرا تها الضرو رية ان یر تفع الشك و الشبه و المر یة من قلوب الناس کلهم کما یر تفع فی یو م القیا مة فا ذا زا لت الشکو ك و رفعة الحجب فا یّ فرق بقی بعد انکشا ف هذه العلا ما ت المهیبة الغر یبة فی تلك ا لا یا م و فی یو م القیا مة

انظر ایّها العا قل انّه اذا رأی الناس ر جلاً نا زلًا من السّما ء و فی یده حر بة و معه ملا ئکة الذین کا نوا غا ئبین من بد ء الدنیا و کا ن الناس یشکّو ن فی و جو د هم، فنز لوا و شهدوا انّ الرسو ل حق، وکذ لك سمع النّاس صوت الله من السّما ء ان المهدی خلیفة الله، و قرأو ا لفظ ،الکا فر، فی جبهة الدجا ل و رأوا ان الشمس قد طلعت من المغر ب، و انشقت الار ض و خرجت منها دا بة ا لار ض التی قدمه فی الا ر ض و رأ سه تمسّ السماء ، وو سمت المو من و الکا فر، و کتبت ما بین عینهم مؤ من أو کا فر، و شهد ت بأ علی صو تها بأ ن الاسلا م حق، و حصحص الحق و برق من کل جهة و تبینت انوار صدق الاسلا م حتّی شهد البها ئم و السباع و العقا ر ب علی صد قه ، فکیف یمکن ان یبقی کا فر علی و جه ا لار ض بعد رؤ یة هذه ا لآ یا ت العظیمة، أو یبقی شك فی الله و فی یو م السا عة۔ فان العلوم الحسّیة البد یهة شیء یقبله کا فر و مو من ،و لا یختلف فیه ا حد من الذین اعطوا قوی الانسانیة مثلاً اذا کان النّهار مو جو داً و الشّمس طا لعة و الناس مستیقظین فلا ینکره ا حد من الکا فر ین و المو منین ، فکذلك اذا رفعت الحجب کلها، و توا تر ت الشها دا ت و تظاهر ت ا لآ یات ،و ظهر ت المخفیا ت ،و تنز لت الملا ئکة ،و سمعت اصوا ت السماء فای تفا ؤت بقیت بین تلك الا یام و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بين يو م القيامة ،و اى مفرّ بقى للمنكر ين۔ فلز م من ذ لك ان يسلم الكفار كلهم فى تلك ا لا يام، و لا يبقى لهم شك فى الساعة، و لكن القر آن قد قا ل غيرمرة ان الكفار يبقون على كفر هم الى يو م القيامة ،يبقو ن فى مر يتهم و شكهم فى الساعة حتى تأ تيهم الساعة بغتة و هم لا يشعرون۔ و لفظ البغتة تد ل بدلا لة وا ضحة على ان العلا ما ت القطعية التى لا تبقى شك بعده ، على وقوع القيا مة لا تظهر ابداً و لا تجليها الله بحد يث تر تفع الحجب كلها۔ (حمامۃ البشریٰ۔ص ۸۴)

(ترجمہ:اور اس لئے میں نے اپنی کتابوں میں کئی مرتبہ لکھا کہ بے شک یہ کل استعارے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان سے نہیں ارادہ کیا مگر آزمائش آدمیوں کی تاکہ معلوم کرے کون ان کو دل کے نور سے پہچانتا ہے اور کون بھٹکنے والوں سے ہوتا ہے اور اگر ہم فرض کر لیتے کہ البتہ وہ اپنی ظاہری صورتوں سے ظاہر ہوں گے تو بے شک تو اس فرض کر لینے کا ضروری نتیجہ یہ ہے کہ اٹھ جاوے شک اور شبہ اور کھٹکا آدمیوں کے دلوں سے جیسے کہ اٹھ جائے گا قیامت کے دن میں سو جب مٹ گئی شکوک اور اٹھ گئی پیروی تو کیا فرق باقی رہا (یعنی بابت شک دل سے اٹھ جانے کے) بعد کھل جانے ان نشانیوں دہشت ناک عجیب کے ان دنوں میں (یعنی علامتوں کے زمانہ ظہور میں) اور قیامت کے دن میں اے عقل مند غور کر لے کہ یہ جب آدمی دیکھیں ایک شخص کو آسمان سے اترتے ہوئے اور ایک حربہ اس کے ہاتھ میں ہو اور اسکے ساتھ فرشتے ہوں جو کہ ابتداء دنیا سے غائب رہے اور لوگ ان کے ہونے میں شک رکھتے تھے سو وہ اتر کر گواہی دیویں کہ تحقیق یہ رسول سچا ہے اور علی ہذا اگر آدمی خدا تعالیٰ کی آواز آسمان سے سنیں کہ بے شک مہدی خدا تعالیٰ کا نائب ہے اور لفظ کافر کا دجال کی پیشانی میں پڑھیں اور دیکھیں کہ بے شک آفتاب مغرب سے طلوع کر چکا اور زمین پھٹے اور اس سے دابہ الارض نکلے جو کہ قدم اس کے زمین میں اور سر کا لگے آسمانوں کو اور نشان ؟ لگا دے مومن اور کافر کے کہ ان کی آنکھوں کے درمیان کہ مومن ہے یا کافر اور گواہی دیویں اپنی نہایت اونچی آواز سے کہ بے شک اسلام سچ ہے اور حق ظاہر ہوا اور ہر سمت سے چمک گیا اور اسلام کی صداقت کی روشنیاں واضح ہوئیں یہاں تک کہ اس کی سچائی پر چوپایوں اور درندوں اور بچھوؤں نے گواہی دی تو کیوں کر ہو سکے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کے اوپر بعد ان بڑے نشانیوں کے دیکھ لینے کے کافر باقی رہے یا کہ خدا میں اور قیامت کے ان میں شک رہ جاوے کیونکہ علوم محسوس ظاہری ایسی چیز ہیں کہ ان کو کافر اور مومن قبول کرتا ہے اور ان میں ایسے لوگوں میں سے کوئی شخص اختلاف نہیں کرتا ہے جن کو انسانی قوی دیئے گئے ہیں بھلا جب کہ دن موجود اور سورج نکلا ہوا ہے اور لوگ جاگتے ہیں تو کوئی کفار اور مومنین میں سے اس کا منکر نہیں ہوتا سو اس طرح جب تمام پردے اٹھ گئے اور پے در پے گواہیاں ہوئیں اور نشانیاں ظاہر ہوئیں اور پوشیدہ چیزیں کھل گئیں اور فرشتہ اترے اور آسمان سے آوازیں سنیں تو کون سا فرق باقی رہا درمیان ان دنوں (یعنی معلومات میں ان علامات کے دنوں) اور درمیان قیامت کے دن کے (یعنی معلومات قیامت کے دن کے) اور منکروں کے واسطے بھاگنے کی کون سی جگہ باقی رہی۔ پس اس (یعنی علم حسی بدیہی) سے یہ لازم ہوا کہ ان دنوں یعنی علامات کبریٰ ظاہر ہونے کے زمانہ میں کل کفار مسلمان ہو جاویں اور ان کو قیامت میں کچھ شک باقی نہ رہے لیکن قرآن نے البتہ کئی مرتبہ کہا کہ بے شک کفار اپنے کف پر قیامت کے دن تک رہیں گے اور اپنے شک وشبہ میں قیامت کی بابت رہیں گے یہاں تک چپ چپاتی قیامت اور نہیں آجاوے گی اور وہ تمیز نہ کریں گے اور لفظ البغتة دلالت واضح سے اس پر دلالت کرتا ہے کہ تحقیق علامتیں قطعیہ کہ ان کے بعد قیامت کے واقع ہونے پر شک باقی نہ رہے۔ کبھی نہیں ظاہر ہونے کی اور ان کو اللہ تعالیٰ اس طرح پر ظاہر نہ کرے گا کہ حجاب تمام اٹھ جاویں)

نوٹ۔ اس کل تقریر کا حاصل جو حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۸۴ میں ہے اور مولوی محمد احسن نے برخلاف مرزا غلام احمد قادیانی کی مراد کے اور اس کا مطلب لکھا ہے۔ یہ ہے کہ قیامت کی بڑی نشانیاں ہرگز ہرگز ظاہری طور پر نہیں ہوئیں۔

لیجئے مولانا محمد احسن صاحب! اب تو حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸۴ کی عبارت آپ کی منقولہ عبارت والی معہ بیان اول وآخر و درمیان کے جسے اپنے لوگوں کو غلطی میں ڈالنے کی غرض سے حذف کر کے لکھا تھا وہ کافی طور پر لکھ دیئے گئے۔ فرمایئے اور دکھلایئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہاں اور وہ کون سا فقرہ ہے جس میں بیان ہوا کہ طلوع الشمس من مغربها قبل مسیح نہیں ہوسکتا۔

ناظرین! مرزا قادیانی کی عبارت دیکھ کر بخوبی جان لیویں گے کہ غلام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی بار بار یہ جتلاتے رہے ہیں کہ طلوع الشمس من مغر بھااور نزول مسیح وغیرہ جتنے قیامت کے بڑے نشان ہیں ہرگز ہرگز ان میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جس کی واقع ہو چکنے کا پورا علم لوگوں کو ہو سکے اور یقین سے قیامت کی بابت اس کا قرب العہد ہونا جان جائیں کیونکہ قرآن شریف میں قیامت کی آمد بغتۃ کے ساتھ یعنی چپ چپاتے بیان ہوئی ہیں اور صفحہ ۸۳ میں یہ بھی کہا ہے کہ آیت و لا یزال الذین کفروا فی مریۃ سے جسکے یہ معنی ہوئے کہ کفار قیامت کی آمد تک ہمیشہ شک میں رہیں گے۔ ثابت ہوا کہ قیامت کی بڑی نشانی کبھی ظاہری صورت پر ظاہر نہیں ہو سکتی اور یہ سب تفصیل اس بارہ میں کی گئی ہے کہ اعترض کی عبارت میں جو کہا گیا تھا کہ جب طلوع الشمس من مغر بھا وغیرہ نہیں ہو چکا تو مسیح موعود کہاں سے آگیا اور اس کے جواب میں ان سب نشانات کبری قیامت کے تمام ہو چکنے کی بابت سنایا تھا کہ یہ سب ویسے ہی واقع ہو چکے جیسے کہ حدیث میں ہے تو یہ بھی کہا گیا تھا کہ ان نشانات کے مقامی لوگوں نے نہ پہچانے اور غافل رہے لہذا مولوی محمد احسن امروہی قادیانی کے یہ دعوی سب غلط ثابت ہوئے جو انہوں نے کہا:

قیامت کے کبری نشانات بطور استعارہ کے ظاہر ہونے سے وہی نشانات مراد ہیں جو نزول مسیح سے مقدم ہیں

یہ کہ علاوہ طلوع الشمس من مغر بھا کی ھذہ الانباء سے نزول مسیح کے لئے مقدم نشانات مرزا قادیانی مراد لئے ہیں

مرزا قادیانی کی بابت یہ کہ صفحہ ۸۴ حمامہ میں خود تصریح فرمادی ہے کہ طلوع الشمس من مغر بھا قبل مسیح نہیں ہوسکتا علی ہذا باقی دعوی مولوی محمد احسن قادیانی کو اپنی غلط بیانی کی خبر تو جب ہوئی کہ حمامہ البشری صفحہ ۸۳۔۸۴ کی عبارت کو چشم عبرت کھول کر دیکھیں لیکن انہوں نے تو اپنا خواب غفلت میں ہونا خود ہی اس شعر میں جتلا دیا

آنکھیں اگر موندی ہیں تو پھر دن بھی رات ہے
اس میں قصور کیا ہے بھلا آفتاب کا

(وضع): ہاں البتہ اس پیشین گوئی کی نسبت مرزا قادیانی صفحہ ۵۱۵۔۵۱۶، ازالہ اوہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مفصل طور پر تشریح فرما چکے ہیں۔

(رفع): اس مقام پر مولانا نے ازالہ اوہام کی عبارت اس غرض سے لکھی کہ اس میں یہ بیان ہے کہ مرزا قادیانی نے کشفی طور پر خواب میں جانب مغرب سے آفتاب اور آفتاب کا طلوع اور اپنے آپ کو شہر لنڈن میں اسلامی وعظ کہتے ہوئے منبر پر تیتروں کے سامنے دیکھا اور اس کی تعبیر اپنا فیض انگریزی ملک تک پہنچنا سنائی۔ دوسری یہ کہ اس میں کہا ہے کہ یاد رہے کہ مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ طلوع الشمس من مغربھا کے کوئی اور بھی معنی ہوں تاکہ مولوی محمد احسن دکھلا دیں کہ مرزا قادیانی بالکل طلوع الشمس من مغربھا نہیں کہتے ہیں لیکن مولوی صاحب کا یہ استدلال بھی ٹھیک نہیں ہے۔

اولاً اس لئے کہ ازالہ اوہام پہلے کی تصنیف ہے اور حمامۃ البشری اس سے بہت عرصہ بعد کی۔ پس ازالہ اوہام کی عبارت سے دلیل پیش کرنی غلط کاروائی ہے کیونکہ یہ کیا ضرور ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو حمامۃ البشری کی تصنیف کرنے تک طلوع الشمس من مغربھا کے کچھ اور معنی نہ کھلے ہوں خصوصاً جب کہ بطریق اعتراض و جواب کے وہ کلیتًا اور احادیث سے مطابقہ طلوع الشمس من مغربھا واقع ہو چکنے کو حمامۃ البشری کے اندر لکھ چکے اور تاویلی معنی کسی غیر پر استہزاء کر چکے۔

ثانیاً اس واسطے کہ احادیث میں جو قیامت کی نشانیوں سے آفتاب طلوع ہونے کی بابت مذکور ہے تو اسکے چھپنے کی جگہ سے طلوع بیان ہوا ہے چنانچہ من مغربھا کا لفظ صریح موجود ہے یوں نہیں وارد ہوا کہ طلوع الشمس من المغرب تاکہ صرف مغرب سے ملک مغرب معنی ہوتے اور پچھّم والوں میں بھرتے ہوکر مرزا غلام احمد صاحب اپنے آپ کو آفتاب مانتے اور اپنی تصانیف کو اس کی شعاع جانتے پس جب کہ حدیث میں جو لفظ تھا کہ اپنے چھپنے کی جگہ سے طلوع آفتاب جس سے ظاہر ہے کہ اسی محسوس آفتاب کا طلوع نبی ﷺ کے نزدیک مراد ہے تو اس سے صاف ثابت ہے کہ ازالہ اوہام میں طلوع الشّمس کی بابت جو رؤیا یا کشفی طور پر دیکھنا بیان کیا ہے محض غلط ہے کیونکہ نبی ﷺ کی حدیث کے مطابق نہیں ہے پس وہ غلط قول جس سے بحث ہی واقع نہیں مولوی محمد احسن کا اس کو یہاں پیش کرنا لاطائل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثالثاً حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸۳ میں جن پیشین گوئی یعنی قیامت کے بڑے نشانات پورے ہو چکنے کو اور حسب بیان احادیث ان کی واقع ہو چکنے کا دعویٰ کر کے ان کے جان لینے سے بے خبر رہ جانے کی جو تفصیل کی ہے ان سب کے شمول میں نام لے کر طلوع الشمس من مغربہا کو بھی لکھا ہے چنانچہ ناظرین عبارت منقولہ صفحہ ۸۴ حمامۃ البشریٰ سے کی خود دیکھ سکتے ہیں پس اس سے بخوبی ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک جیسے دوسرے نشانوں کے پورے ہو چکنے سے لوگ غافل رہے ایسے ہی آفتاب کے طلوع من مغربہا ہو چکنے سے لوگ غافل رہے۔

رابعاً صفحہ ۸۴ حمامہ کے اندر جو ان علامتوں کے کلیۃ واقع ہو چکنے کی بابت بیان کیا ہے نہ صرف ان کے ساتھ طلوع الشمس من مغربہا کا گنا ہے بلکہ اس طرح پر زور دے کر کہا ہے کہ کما اخبر عنہا رسول اللہ ﷺ یعنی جس طور پر کہ طلوع آفتاب سے رسول اللہ ﷺ نے خبر دی۔

(وضع): قبل قیامت جب تک عالم دنیا کا نظام موجود ہے یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ دار تکلیف میں کسی شخص کا ایمان قبول نہ ہووے۔

(رفع): اے مولانا جو آپ چاہتے ہیں اپنی رایت خطا ناجائز اجتہادی سے لکھ دیتے ہیں۔ اجی حضرت فرمایئے تو آپ کے پاس اس کا کیا ثبوت ہے کہ جب تک نظام عالم دنیا موجود ہے تائب کا ایمان ضرور مقبول ہے۔

دیکھئے قرآن کریم آپ کے زعم کو توڑتا ہے۔ فرمایا

ان الّذین کفروا بعد ایمانھم ثم ازدادوا کفراً لن تقبل توبتھم واولئك ھم الضالون (آل عمران : ۹۰) (تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا بعد اپنے ایمان کے پھر زیادہ کیا کفر کو ہرگز نہ قبول ہوگی ان کی توبہ اور وہ گمراہ لوگ ہیں)

اب غور کیجئے کہ اس آیت میں باری تعالیٰ نے جن کفار کے عدم قبولیت توبہ کی بابت ذکر کیا یہ عدم قبولیت ان کی توبہ کی عالم دنیا کے نظام موجود رہنے کی حالت میں ہے یا نہیں اور اسی دنیا میں ان کا ایمان مردود ہے یا نہیں۔ اگر اس عدم قبولیت توبہ کو بعد از مرگ پر آپ محمول کریں تو یہ بھی غلط ہے چنانچہ اس آیت مذکور سے جو اگلی آیت ہے مردہ کفار کی توبہ مقبول نہ ہونے کا اس میں بیان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وضع)۔ کہ مخالف نصوص قطعیہ ہے کما سیأ تی
(رفع)۔ ہم دیکھیں کہ کون سی نص آپ کے پاس ہے۔
(وضع)۔ البتہ قیامت میں جب زمانہ طلوع الشّمس کا ہو چکے گا اور متصل اس کے قیامت بھی شروع ہو جاوے گی تو البتہ اس وقت ایمان کسی کا جو پہلے سے مومن نہیں ہے قبول نہ ہوگا۔
(رفع): دیکھ لیجئے مولانا یہ وہی آپ کی بات ہے منجملہ ان باتوں کے جس پر آپ کو رقیمۃ الاخلاص میں کہا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات سے آپ کے خیالات کہیں پرے ہیں۔ اجی حضرت حمامۃ البشری کے اندر کہاں بیان ہوا ہے کہ قیامت سے متصل جب آفتاب کا طلوع ہو جاوے تو اس وقت ایمان کسی کا جو پہلے سے مومن نہیں ہے قبول نہ ہوگا تا کہ آپ کا اور قادیانی صاحب کا ایک مسلک ٹھہرے جن کی حمایت ناجائز میں قرآن وحدیث کے بیانات بھی آپ نہیں مانتے ہیں۔ اور یاد رکھئے کہ حمامۃ البشری کی عبارت سے کسی مقام سے بھی آپ کبھی یہ بات نہیں دکھلا سکتے ہیں جہاں مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کہا ہو کہ آئندہ زمانہ میں مغرب سے آفتاب متصل بالقیامت طلوع کرنے والا ہے، اور اس کے طلوع کر چکنے پر کسی کافر کا ایمان قبول نہ ہوگا۔

اور حمامہ کی عبارت سے اس طلوع آفتاب کا اپنے ظاہری صورت پر قیامت سے قریب ہو سکنے پر قادیانی کا اقرار بھی دکھلانا آپ کیلئے ناممکن ہے۔
چنانچہ یہ دونوں باتیں چند مرتبہ سابق میں آپ کو سنائی گئیں جن کے ثبوت پیش کرنے سے آپ عاجز ہیں۔ نہ رقیمۃ الاخلاص تحریر ہونے کے وقت جواب دے سکے، نہ اب جواب مطلوب پیش کر سکتے ہیں۔
اگر چہ اس پر آپ کہیں کہ ہم قرآن وحدیث سے توضیح اپنے دعوی کی پیش کریں تو قادیانی نے جو کچھ بیان کیا ہے جس کی بار بار تصریح گذری اس کے ناحق ہونے کا اقرار کر کے راہ راست پر آجایئے ورنہ قادیانی ملا صاحب گوشمالی کر کے آپ کو ان کی مسجد ضرار وتفریق کے مخالف کرنے پر یہ مضمون قول سعدی کا سنائیں گے

ترا تیشہ دادم کہ منبرم شکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نگفتم که دیوار مسجد بکن

(وضع) ۔ کیونکہ امور ایمانیہ میں کسی قدر اخفا کا ہونا بھی بہت ضروریات سے ہے .. الی ... بہمیں وجہ علامات کبری زمانہ مسیح کے اپنی ظاہری معنوں پر محمول نہیں ہو سکتے ۔ میں ورنہ مسیح کی تصدیق میں خفا نہ رہے ۔

(رفع) ۔ امور ایمانیہ میں پوشیدگی بعد ظہور ان امور کے ماننے محض مرزائی تخیلات ہیں ان کے ظاہر ہو چکنے کے پیچھے کچھ ضرورت ان کے خفا کی نہیں ہے کیونکہ علامت نہیں ہے مگر پہچاننے کے واسطے اور وہ بڑی نہیں کی گئی مگر زیادہ پہچان کا فائدہ دینے کے واسطے پس جو شئے کہ بڑی نشانی کسی شئے کی پہچان کے واسطے کر کے خدا تعالی دنیا میں ظاہر کرے تو ممکن نہیں کہ اس بڑی نشانی کو خدا تعالی کے بھیجنے میں اس بڑی نشان ظاہر ہو چکنے کا پورا علم دیکھنے والوں کو نہ ہووے کیونکہ نشان کا بڑا ہونا بڑی حجت قائم ہونے کا اگر فائدہ نہ دیوے تو اس کو بڑی علامت کہنا غلط ہے لہذا قیامت تک بڑے نشانات کا مثل طلوع الشمس من مغربها اور خروج دجال اور دابۃ الارض کے کھلا ہوا اور آشکارا ظاہر ہونا ضرور ہے تا کہ کفار پر کامل حجت قائم ہووے اگر چہ اس پر بھی کفار اپنے کفر پر رہیں مثلاً عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ جو شخص دنیا میں پیدا ہوا ایک نہ ایک دن وہ ضرور مرتا ہے تو یہی لوگ امور دنیا میں بڑی امیدیں رکھتے ہیں انك لا تهدى من احببت خود اس پر شاہد ہے کہ بجز ہدایت بخشنے خدا تعالی کے کوئی شخص ہدایت یافتہ نہیں ہوتا ہے لہذا اگر قیامت کے بڑے نشان محسوس طور پر کفار کے سامنے پیش ہوں جب کہ خدا تعالی انہیں ایمان کی قبولیت اور ہدایت نہ بخشے تو ان سے اولاً مومن ہونے کی امید نہیں۔ ثانیاً ان پر وعید الہی قائم ہو چکنے کے وقت ظاہر ہونے سے ان کا ایمان مقبول نہیں پس ایمان کی حلاوے انہیں کیوں حاصل ہونے لگی ہے اس لئے یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ آیت قرآنی

فلا تكن فى مرية من لقا ئه (السجدة:۲۳)۔

اور نیز آیت

و لايزال الّذين كفروا فى مرية مّنه حتّى تأ تيهم السّا عة بغتة او يأتيهم عذا ب عقيم ۔ (الحج:۵۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ سے جس میں یہ بیان ہوا ہے کہ کفار خدا تعالی کے سامنے حاضر ہونے اور قیامت یا کہ عذاب چپ چپاتے آنے تک درحالیکہ وہ تمیز نہ کرتے ہوں گے شک وشبہ میں رہیں گے لازم نہیں آتا ہے کہ قیامت کی بڑی علامتیں اپنی ظاہری صورت پر جلوہ گر نہ ہوں کیونکہ بے عمل کے علم جیسے محال نہیں ہے ویسے مشاہدہ بغیر یقین کے ممکن الوقوع ہے مثل شق القمر کے پیغمبر خدا ﷺ سے اور ناقہ حضرت صالح علیہ السلام اور مردوں کو زندہ کرنے عیسی بن مریم سے فی البدیہی دیکھنے پر بھی بدنصیب کفار ایمان نہ لائے تکذیب کرتے رہے یا منافق ہوئے۔ چنانچہ سورہ منافقون وغیرہ سے ظاہر ہے اور جس حالت میں کہ جاننے والا شخص جاہلوں کی طرح اطوار رکھے تو بے شعور گنا جاتا ہے

چو دانا ہم چو نادان گشتہ غرق ست
ز دانی بنادانی چہ فرق ست

....الحاصل جب ثابت ہوا کہ قیامت کی علامات کبری اپنے ظاہری صورت پر جلوہ گر ہونے والے لامحالہ ہیں تو قادیانی کے استنباط لغو اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی کے استدلال غلط ہیں اور قائل کا یہ کہنا کہ علامات کبری زمانہ مسیح کے اپنے ظاہری معنوں پر محمول نہیں ہوسکتیں۔ ورنہ مسیح کی تصدیق میں خفا نہ رہے۔ سراسر وہی قول ہے۔

(وضع): بسبب عدم ایفائے شرط مسلم کے۔

(رفع): اس لایعنی کلام کا جواب پہلے گذر چکا ہے۔

(وضع):۔الحاصل جو معنی حدیث مسلم کے آپ نے سمجھے ہیں وہ مخالف قرآنی آیتوں اور حدیثوں کے ہیں۔

(رفع): اے مولانا! آپ کا بے دلیل دعوی یہ بھی غلط ہے چنانچہ جب وہ آیات اور حدیث کہ ان کو آپ سوچ رہے ہیں پیش کریں گے آپ کو ان کا حال جتلا دیا جاویگا۔

(وضع):۔جس سے تمام کبار امت اور عوام وخواص کا ایمان بے کار ہوا جاتا ہے۔

(رفع): مجیب نے اسی مضمون کو دجال وابن صیاد کے بیان میں بھی لکھا ہے لیکن کوتاہ فہمی کے ساتھ قلم گھسنے کے سوا اس کا نتیجہ نہیں دکھلایا۔ اے مولانا آپ کا پہلا زعم تو ٹوٹ گیا اور یہ دعوی بے سروپا بھی آپ کا عنقریب ٹوٹ جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وضع): اب میں بقدر پانچ چار صفحوں کے یہ عرض کرتا ہوں۔

(رفع): یہاں پر قادیانی صاحب کے اسی کشفی رؤیا ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۵۔۵۱۶ والے کو پھر اس بارہ میں مجیب صاحب نے بیان کیا ہے کہ اس کی بطالت کو صداقت کے مانند جاننا چاہیے۔ لیکن ناظرین پر مخفی نہیں ہے کہ بطالت صداقت کے مانند ہرگز نہیں ہوتی ہے مجیب صاحب اس جگہ پر نیچری تفسیر یعنی سید احمد خان کی رائے سے لے کر اس قصہ کو قرآن کے اندر ۲۴ رکوع سورہ بقرہ میں مردے کو زندہ کر کے دکھلانے کی بابت خدا تعالی نے سنایا ہے خواب کا قصہ مانا ہے حالانکہ معتبر تفاسیر کے مخالف نیچری تفسیر ہے لہذا قادیانی کی کشفی رؤیا کی تاویل لغو اقاویل ہے اور یہ پہلے جتلا دیا گیا ہے کہ اگر احادیث نبوی میں طلوع الشمس من المغرب ہوتا تو کچھ قادیانی تاویل کو موقع اپنے زور دینے کا ملتا، لیکن خدا تعالی کے فضل سے احادیث میں رسول اللہ ﷺ کے جو الفاظ قیامت کے نشانی طلوع الشّمس کی بابت وارد ہیں ان میں من مغربھا آیا ہے جس سے واضح ہے کہ قادیانی اور مولوی محمد احسن امروہی قادیانی دونوں غلط رؤیا میں رہ رہے ہیں اگر جاگتے ہوتے تو بے جا نہ بڑاتے۔

(وضع)۔ عاجز نے ترقی کر کر عرض کیا تھا کہ طلوع الشّمس تو بموجب احادیث اصح الصحاح کے اول الآیات ہے جس کے معنی آپ نے مجھ کو نہ کہنے دیئے وہ یہ ہیں۔

(رفع): اے مولانا بار بار آپ کو کہا گیا کہ آپ کے خیالات قادیانی کے خیالات سے کہیں پرے ہیں اجی حضرت آپ قادے نی کے مسلک سے جو حمامہ کے اندر مصرح ہے پہلے اتفاق پیدا کیجئے تب ان معانی کو جو یہاں بیان کئے ہین ذکر کیجئے تا کہ آپ کے کچھ بات باقاعدہ بنے مذبذبین بین ذلك لا الی ھؤلاء و لا الی ھؤلا کا طور آپ برت رہے ہیں کہ کبھی مرزائی بنتے ہیں کبھی اہل حدیث کی طرف جھکتے ہیں ۔اس تردد کی حالت میں کب تلک پڑے رہیں گے۔ جواب آپ سے جو طلب کیا گیا ہے اس میں دریافت طلب مولوی احمد علی کی جانب سے صرف یہ بات ہے کہ آپ ان اعتراضوں کو جو قادیانی پر وارد کئے گئے حدیثوں سے حسب مسلمات قادیانی کے اٹھاویں اور یہ امر طلب نہیں کیا ہے کہ مسئلہ بحث شدہ میں آپ اپنی رائے محض لکھیں۔ خواہ قادیانی کے مسلمات سے ربط اس کو حاصل ہو یا کہ نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس طلوع الشمس من مغربھا کے اول الآیات ہونے کی جو توجیہ آپ نے حسب تصریح حاشیہ ابن ماجہ کے حوالہ قلم کی اور مع اقرار اس بات کے کہ طلوع الشمس من مغربھا قبل قیامت کے ہی ہے لیکن اس کے متصل جب کہ مومنین دنیا میں نہ رہیں گے اور مع تسلیم اس امر کے کہ قادیانی صاحب کے کشفی رؤیا موعودہ طلوع الشمس من مغربھا کا مصداق نہیں ہے۔ یہ بھی آپ نے لکھا کہ

یمکن طلوع الشمس من مغربھا جسمانی طور پر ہی کسی وقت واقع ہو

یہ آپ کی توجیہ مذکور اور اقرار شرح بالا قول قیامت کے پہلے جسمانی طور پر کسی وقت میں طلوع الشمس من مغربھا واقع بالا مکان کی بابت جب ہے قادیانی صاحب کے طرف سے جواب ہونے کے لائق ہے کہ آپ کے اس بیان کو قادیانی صاحب کے حمامۃ البشری والے صفحہ ۸۳۔۸۴ سے مطابق ہو ورنہ آپ کے ان جوابوں کو سن کر قادیانی ملاجی کو آپ کو سبق پڑھاتے ہیں از روئے عتاب کہیں گے کہ من چہ مے گوئم و طنبوہ چہ می سرائد اعتبار نہ ہو تو لفظ بغتۃ کی تشریح دیکھیے۔

(وضع)۔ اور جب تک کہ نظام دنیا کا قائم ہے کہ آنحضرت ﷺ کا دین اسلام اور ایمان ضرور نافع اور مفید ہے۔

(رفع): لیکن اس شرط پر کہ ایمان لانے کے وقت ختم ہو چکنے سے پہلے وہ شخص مسلم اور مومن بن جائے جو کہ اسلامی وایمانی نفع اور فائدہ چاہتا ہے اور جب ایمان لانے کا وقت ختم ہو چکا پھر نظام دنیا قائم رہے یا نہ رہے کفار میں سے کسی کو ایمان لانا مفید نہیں ہے جب کہ اللہ تعالی نے فرمایا سورہ انعام میں:

یوم یأتی بعض آیات ربّك لا ینفع نفساً ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیراً (الانعام:۱۵۸)

اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ ثلاث اذا خرجن لا ینفع نفساً ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیراً طلوع الشمس من مغربھا و خروج الدجال و دابۃ الارض ۔رواہ مسلم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ آیت اور حدیث کا پہلے گذر چکا ہے اور ان کے خلاف پر جو کچھ شبہات مولوی احسن قادیانی کے تھے وہ سب ردّ ہوئے ہیں۔ یہاں پر اتنی بات اور معلوم رہے کہ جو حکم نصوص قرآنی اور حدیث رسول ربانی سے بالتفصیل بیان ہو چکے اس کے مقابل میں غیر منصوص حکم نہ آیت قرآنی سے کسی شخص کا پیش کیا ہوا حجت ہوسکتا ہے اور نہ حدیث رسول ربانی ﷺ سے۔ سو یہ مذکور بالا کی آیت اور حدیث اس بات کا صریح ثبوت سناتے ہیں کہ دنیا کی موجودگی ہی میں ایک دن آوے گا جس میں کفار کا ایمان لانا مقبول نہ ہوگا اور وہ دن وہ ہے جب کہ آیات میں سے کوئی نشانی آوے اور صحیح مسلم کے اندر بروایت ابی ہریرہ ان نشانیوں کی توضیح اپنے چھپنے کی جگہ سے آفتاب طلوع ہونے اور دجال کے خروج کرنے اور دابۃ الارض قبول ہونے کی بابت جب تک ایسی ہی صریح نصوص قرآنی و حدیث صحیح سے پیش نہ کریں ان کا جواب ہرگز نہ صحیح ہوسکتا ہے نہ مقبول۔

(وضع): اور سب طرح کی نصرت اور رحمت اللہ کی شامل حال مومنین کے رہے گی۔

(رفع): اے مولانا جو لوگ ایمان کی تہدید کے وقت سے پہلے مومنین مخلصین له الدین ہوئے آپ ان کے واسطے دنیا میں نفع ایمانی اور نصرت یزدانی شامل کیا سناتے ہیں ان کے لئے تو دنیا اور آخرت دونوں جگہ میں فیضان الٰہی لامتناہی پہنچنے کی بشارتیں قرآن و حدیث میں بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کے واسطے نصرت پہنچنے کو نظام دنیا کے قائم رہنے اور نہ رہنے کی کسی کی بھی شرط نہیں ہے۔ انہیں آیات میں سے ایک یہ آیت ہے جو آپ خارج از بحث لکھ رہے ہیں۔

(وضع): ایسا کوئی زمانہ اس دنیا میں ہوتے ہوئے نظام دنیا کے بلا رویت عذاب نہیں آسکتا اور مذہب محمدی دین اسلام کا بیکار ہو جاوے اور ایمان نفع نہ دیوے۔

(رفع): اے مولانا! مذہب محمدی و دین اسلام کا کارآمد رہنا اور مومنین کے واسطے ہر زمانہ میں ایمان سے نفع پہنچنا شئے دیگر ہے اور کفار کو تا بقائے دنیا ایمان لانے کی مہلت اور قیامت قائم ہونے کی اتصال حقیقی تک ایمان ان سے مقبول ہونے کی بشارت شئے دیگر آپ بلا موافقت باہمی مقیس اور مقیس علیہ کے کہاں ذہن دوڑا رہے ہیں یاد رکھئے کہ آپ کفار کے لئے ایمان نافع کا دائمی وقت ہرگز قرآن و حدیث سے پیش نہیں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے۔

(وضع)۔فرمایا اللہ تعالی نے

انّا لننصر رسلنا و الذین آمنوا فی الحیوۃ الد نیا یو م یقوم الا شھاد (غافر:۵۱)تحقیق البتہ ہم مدد دیتے ہیں پیغمبروں اپنوں کو اور جو لوگ کہ ایمان لائے بیچ زندگانی دنیا کے اور اس روز کہ کھڑے ہوں گے گواہی دینے والے)۔

(رفع): مجیب صاحب اس آیت کو اپنے اس مدعا کے ثبوت میں لکھتے ہیں کہ نظام دنیا باقی رہنے تک کوئی وقت ایسا نہیں ہے کہ کوئی کافر ایمان لاوے تو اس کا ایمان مقبول نہ ہو۔اے مولانا! فرمایئے تو اس آیت میں کہاں اور کس لفظ میں بیان ہوا ہے کہ دنیا کے نظام باقی رہنے تک کافروں کا ایمان لانا مقبول ہے۔کیا یہ بات روشن تر نہیں و یو م یقول ا لا شھاد کا عطف حیوۃ الد نیا کے اوپر ہے اور یہ دونوں یعنی معطوف علیہ اپنے معطوف سے مل کر فعل ..کے ظرف زمان ہوئے ہیں اور آ منوا کے لئے یہ ظرف نہیں بیان ہوئی بلکہ آ منوا فی الحیوۃ ظرف کے اسم موصول الذین کا صلہ نعتیہ ہے پس جب یہ بات روشن تر ہے اور از روئے قواعد علم نحو کے مسلمات سے ہے کہ بغیر معطوف کے معطوف علیہ کلام کے اندر نہ ظرف ہوسکتا ہے نہ فاعل یا کسی طرح کا مفعول وغیرہ نہ مبتدا ہوسکتا ہے نہ خبر نہ صفت وغیرہ۔ ولہذا...واضح ہوا کہ ظرف مخصوص لننصر کی ہی واسطے مذکور ہے فقط۔ ورنہ لازم آئے گا کہ بعد از مرگ بھی کفار کا ایمان مولوی محمد احسن مقبول مانیں حالانکہ یہ صورت نص قرآنی کے خلاف ہے:

و لیست التّو بۃ للذین یعملو ن السیئا ت حتّی اذا حضر احدھم المو ت قا ل انّی تبت ا لآ ن و لا الذین یمو تو ن و ھم کفار او لئك اعتد نا لھم عذا باً الیماً(النساء:۱۸)(یعنی فرمایا خدا تعالی نے توبہ نہیں مقبول ان لوگوں کی جو گناہوں کو کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ آ لگے ان میں سے ایک کو موت تو کہنے لگا اب البتہ میں تائب ہوا اور نہ ان لوگوں کی جو مرتے ہیں کفر کی حالت میں)۔

بالجملہ جب متعین ہوا کہ آیت مذکورہ بالا میں جو ظرف یعنی فی الحیوۃ الدنیا واقع ہے لننصر ہی کے لئے مذکور ہوا ہے تو ثابت ہوا کہ نصرت الٰہی مرحمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی جو آیت میں سنائی گئی ہے وہ اللہ تعالی کے پیغمبروں کے اوران لوگوں کے واسطے ہے جو کہ ایمان کی قبولیت کے وقت ختم ہو چکنے سے پہلے مومنین صالحین ہوویں اور یہاں سے بخوبی واضح ہوا کہ قادیانی کے بیان پر جس قدر مولوی احمد علی نے اعتراض کیا نہایت صحیح اورقوی ہے اورمولوی محمد احسن اس کے دفعہ کرنے میں مجمع عام مسلمین کے سامنے لاچار رہے ہی تھے۔آپ نے رقیمة الودی گنج خانہ کی تصنیف کردہ میں بھی سوءفہمی کے اندرتحریر کرتے ہوئے درماندگی میں رہے۔ فتدبر

(وضع) : بڑی حداصرار سے کہنے لگے کہ ہاں بالضرور مسیح ومہدی کے وقت میں بھی ایمان واسلام مقبول نہ ہوگا کیونکہ وہ زمانہ دجال کا ہے۔

(رفع): اے مولانا عجب خلاف واقع کے آپ کی تحریر ہے حضرت من جو اعتراض قادیانی پر وارد کیا گیا تھا مولوی احمد پر اس کا یا اس سے بدر جہا بڑھ کر پلٹنا تو صرف آپ کا زبانی جمع خرچ ہے حاضرین جلسہ آپ کی تقریر بے دلیل کی کیفیت بخوبی دیکھ چکے ہیں فرمایئے تو کون سی حدیث یا کہ قرآنی آیت مولوی احمد علی کے سامنے اپنے مدعا کے مثبت یا اعتراض جو قادیانی پر کیا گیا تھا اس سے بدرجہا اعتراض بڑھ کر مولوی احمد علی کے او پر وارد ہونے کی مظہر آپ نے بیان کی تھی ۔اجی حضرت جب آپ مدعی ہوئے کہ مسیح اورمہدی کے زمانہ میں ایمان واسلام معتبر ہونے کی بابت سوحدیثیں پیش کردونگا اوراس پرمولوی احمد علی نے آپ کو کہا کہ جو زمانہ مسیح ومہدی زمانہ خروج دجال سے مطابق ہو جاوے اورٹکرا جاوے اس میں کفار کے ایمان واسلام معتبر ہونے کو ظاہر کرنے والی ایک ہی قرآنی آیت کسی تفسیر سلف یا تفسیر بیضاوی میں جو یہ موجود ہے یا کوئی معتبر حدیث کسی حدیث کی کتاب سے دکھا دیجئے لیکن آپ ہرگز نہ دکھلا سکے اور اس جلسہ سے ندامت کے ساتھ زک پاکر جھنجلاتے ہوئے علیحدہ ایک گوشہ میں جا بیٹھے اورمولوی احمد علی نے وعظ سنایا اورکون حاضرین جلسہ سے اس وقت نہیں جان گیا تھا کہ مولوی محمد احسن قادیانی کا سارا دعوی ہیچ ہو گیا جب مباحثہ میں یہ صورت مذکور واقع ہوئی تھی تو قائل کا یہ قول بالکل غلط واضح ہوا کہ مولوی احمد علی نے جب دیکھا کہ ان پر بدرجہا بڑھ کر وہ اعتراض وارد ہوا جو مرزا قادیانی پر سوءفہم سے وارد ہوتا تھا وغیرہ وغیرہ ، فاتق اللہ المولانا و لا تکن من الغاوین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(وضع) ۔فرمایا اللہ تعالی نے:

انما التو بة علی الله للذین یعملو ن السو ء بجها لة ثم یتوبون من قریب فا و لئك یتو ب الله علیهم و کا ن الله علیماً حکیما (النساء :۱۷).. الی ما قا ل بحکم اس آیت کریمہ کے ہرگز نہیں ہوسکتا کہ دنیا میں بحالت موجودگی نظام دنیا کے یعنی رویت عذاب دنیا کے کوئی کافر جوصدق دل سے ایمان لاوے اور کفر وشرک سے توبہ کرے محض اس کی توبہ قبول نہ ہووے خواہ زمانہ توبہ کا زمانہ مسیح کا ہو یا مہدی یا دجال کا۔

(رفع): کسی حدیث سے ہرگز نہیں ثابت ہوتا ہے کہ دجال کے نکلنے کے زمانہ میں کوئی شخص صدق دل سے ایمان لاوے گا اور کفر وشرک سے توبہ کرے گا اس کے سوا یہ حکم جو اس آیت سے مجیب صاحب نے لکھا ہرگز ٹھیک نہیں محض تحکم وتوہم ہے اور نص قرآنی کے خلاف ہے۔

اولاً اس لئے کہ گفتگو خاص در بارہ ایمان کے قبولیت ہونے کے کفار میں ہے گنہگار مومنین کی توبہ کے باب میں نہیں ہے اور یہ آیت خاص در بارہ کفار کے ایمان وتوبہ مقبول ہونے کے بیان میں نہیں بلکہ الفاظ کی روانگی اور کلام کا طرز یہ چاہتا ہے کہ گنہگار مومنین کی توبہ کے بابت اس آیت میں اس طرح فرمایا کہ سوا اس کے نہیں کہ توبہ مقبول خدا تعالی کے نزدیک واسطے ان لوگوں کے ہے جو گناہ کو نادانی سے کرتے ہیں پھر جلدی توبہ کرتے ہیں سو یہ لوگ ہیں جن پر رحم ہوتا ہے اور اللہ تعالی خوب جاننے والا حکمت والا ہے خصوصاً لفظ بجها لة اسی بات کو مقتضی ہے کیونکہ مومنین کی شان گناہ سے نفرت ہے اور ان سے گناہ سرزد ہونا بیشتر نادانی سے ہوتا ہے۔ چنانچہ اسی مطلب کو خدا تعالی نے سورہ انعام کے اس آیت میں توضیح کے ساتھ یوں فرمایا:

واذا جا ء ك الذین یؤ منو ن بآ یا تنا فقل سلا م علیکم، کتب ربّکم علی نفسه الرّ حمة انّه من عمل منکم سو ء بجها لة ثم تاب من بعده و اصلح فا نه غفور ر حیم (الانعام : ٥٤)

(ترجمہ: اور جب آویں تیرے پاس وہ لوگ جو ایمان دار ہیں ہمارے آیتوں کے ساتھ پس کہہ دو سلامتی ہو تم پر مقرر کیا تمہارے رب نے اپنے او پر رحم کرنے کو یہ کہ تحقیق جو کوئی تم میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدی کرے نادانی کے ساتھ پھر توبہ کرے اس کے بعد اور درستی کر لیوے تو البتہ وہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے)۔

اور یہ بات ظاہر ہے کہ مومنین کے برابر انعام اور رحمت پانے میں کفار نہیں ہیں۔

ثانیاً اس لئے کہ دوسری آیت میں جو بیان ہوا

و لا الذین یموتون و ھم کفار اولئك اعتدنا لھم عذابا الیما

(النساء:۱۸)

ظاہر ہے کہ اس کا عطف و لیست التوبہ پر ہے۔ پس یہ آیت توبہ کی عدم قبولیت .. والی ہے اس کو ہرگز لازم نہیں ہے کہ اگر مرتے وقت کسی کی توبہ قبول نہیں ...تو اس کی توبہ زمانہ دجال سے ٹکراتے ہوئے زمانہ مسیح ومہدی میں قبول ہووے

لو لا یأتون علیھم بسلطان بین

ثالثاً یہ قول بھی مولوی محمد احسن کا غلط ہے کہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ دنیا میں بحالت موجودگی نظام دنیا کی ..الخ،

اور پہلے بھی اس زعم کی غلطی بیان ہوئی۔ دیکھئے پارہ لن تنالو سے دو آیت پہلے خدا تعالی نے فرمایا

انّ الّذین کفروا بعد ایمانھم ثمّ ازدادوا کفرا لن تقبل توبتھم و اولئك ھم الضّالون۔ انّ الذین کفروا و ماتوا و ھم کفّار فلن یقبل من احدھم ملء الارض ذھبا و لو افتدی بہ اولئك لھم عذاب الیم و ما لھم من ناصرین۔(آل عمران:۹۰۔۹۱)

(تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا بعد اپنے ایمان لانے کے پھر کفر کو زیادہ کیا ہرگز قبول نہ ہوگی ان کی توبہ یعنی اسی نظام دنیا کی موجودگی میں اور وہ لوگ گمراہ ہیں تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا اور مر گئے اس حالت میں کہ وہ کفار ہیں تو ہرگز قبول نہ ہوگا ان میں سے کسی سے زمین میں بھرا ہوا سونا اگرچہ اس کے ساتھ بہت دیوے وہ لوگ ہیں کہ ان کے لیے عذاب دردناک ہے اور کوئی ان کے لئے مددگار نہیں ہے)۔

اس پہلی آیت سے صاف ظاہر ہے کہ بعض کفار تائب کی توبہ ہرگز قبول نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور نظام دنیا کی موجودگی ان کی توبہ کو کچھ مفید نہیں اور او لئك هم الضا لو ن اس مطلب کو قوی کرتا ہے کیونکہ نہائت سخت وہی گمراہ ہیں کہ ابقائے نظام دنیا میں وہ توبہ کریں لیکن توبہ قبول نہ ہووے۔ اور آیت جو دوسری ہے وہ کفار کی حالت بعد از مرگ سناتی ہے۔

(وضع): ایضاً فرمایا خدا تعالی نے:

و لو امن اهل الكتا ب لكا ن خير ا لهم ۔ (آل عمران: ۱۱۰)

فرمایا اللہ تعالی نے

فا ستجا ب لهم ر بهم انى لا ا ضيع عمل عا مل منكم من ذكر او انثى بعضكم من بعض (آل عمرا ن: ۱۹۵)

(رفع): ناظرین بخوبی جان سکتے ہیں کہ ان دونوں آیتوں میں مطلقاً اس بات کا ذکر نہیں کہ خروج دجال کے زمانہ میں کفار کا ایمان مقبول ہوگا۔ قادیانی صاحب کے بز اخفش صفت چیلوں کو خوش کرنے کے لئے محض سادہ لوحی سے مولوی محمد احسن قادیانی نے بحث شدہ مسئلہ سے قطع نظر کر کے یہ آیتیں گنتی دکھلانے کے طور پر لکھ دی ہیں کیونکہ پہلی آیت میں یہ خبر دی گئی ہے کہ اگر اہل کتاب ایمان لاتے تو البتہ ان کے واسطے بہتر ہوتا۔ یعنی ان کے لئے بہتری جو نہیں ہے سو ان کے ایمان نہ لانے سے ہے۔ یہ کلام ایسا ہے بیان ہوا ہے جیسے فرمایا

لو كا ن فيهما آ لهة الا الله لفسد تا فسبحا ن الله رب العرش عما يصفو ن (الانبیاء: ۲۲) یعنی آسمان و زمین کے اندر اگر بجز خدا کے واقعی معبود ہوتے تو البتہ آسمان و زمین تلف ہو جاتی۔

پس جیسے آسمان و زمین کا قیامت سے پہلے برباد نہ ہو چکنا مشرکین پر اس بات کی حجت ہے کہ وہ جو ما سوا خدا تعالی کے اپنے زعم میں دوسرے معبود مانتے ہیں وہ غلط خیال ہے ایسے ہی یہود و نصاری مین بہتری نہ ہونا کہ وہ مغضو ب عليهم اور ضالین جتلائے گئے اس بات کی حجت ہے کہ وہ جو اپنے آپ کو خدا پر ایمان لانے والا جانتے ہیں اور اپنے تخیلات کے ساتھ انہوں نے کہا کہ

و قا لوا لن يّد خل الجنّة ا لا من كا ن هو داً او نصا رى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البقرة:۱۱۱)۔یعنی بہشت میں ہرگز داخل نہ ہوگا مگر وہی جو یہود ہے یا نصرانی۔

بات تو یہ تھی کہ جیسے تشریح گذری آیت و لو آ من اھل الکتا ب میں خدا تعالی نے اہل کتاب کی ہجو اور بے ایمانی کی حالت سنائی ہے لیکن مجیب صاحب فہم نارسا پر غراں ہو کر آیت مذکور کو دلیل اس بات کی ٹھہراتے ہیں کہ دجال کے زمانہ میں کفار کا ایمان مقبول ہوگا۔اے مولانا!

آدمی اعقل باید در بدن۔ ورنہ جان در کالبد دارد حمار

سمجھ کر بات کہیے۔اپنے قیاسات جیب میں ہی رکھئے۔

اور دوسری آیت یعنی فاستجا ب لھم میں اس طرح فرمایا کہ مومنین صالحین نے جو دعائیں مانگیں جن کی تفصیل ...سورہ آل عمران کے پچھلے رکوع میں بیان ہوئی ان کے لئے وہ دعائیں ان کے رب نے قبول کیں کہ البتہ میں ضائع نہ کرونگا عمل کام کرنے والے کا تم میں سے خواہ مرد ہو خواہ عورت۔

پس ناظرین غور کریں کہ وہ کون سا لفظ اس آیت میں آیا ہے جس سے یہ ظاہر ہووے کہ دجال کے زمانہ میں کفار فجار کو ایمان نصیب ہووے گا۔

(وضع): فرمایا اللہ تعالی نے:

یا ایّھا الذین او توا الکتا ب ء آ منوا بما نزّ لنا مصدقا لما معکم من قبل ان نّطمس و جو ھاً فنر دّ ھا علی اد با رھا (النساء :٤٨)۔

(رفع): اس آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا مذکور نہیں ہوا جس میں دلالت ہو کہ دجال کے زمانہ میں کفار کا ایمان قبول ہوگا بلکہ قبولیت کی نفی اگر دیکھئے تو ثابت ہوسکتی ہے کیونکہ آیت شریف کا ترجمہ یہ ہوا کہ اے وہ لوگ جن کو کتاب دی گئی ایمان لاؤ اس پر جو ہم نے نازل کیا تصدیق کرتے ہوئے اس کلام کی جو تمہارے پاس ہے اس کے پہلے جو ہم چہروں کو مسخ کریں گے یعنی بدل ڈالیں گے پس ہم ان کو الٹا پھریں گے۔ ظاہر ہے کہ کفار کے واسطے قیامت کا دن دوزخ میں داخل ہونے کا ہے اور ان کو نامراد پیچھے واپس کرنے اور مسخ کرنے کا وقت دنیا میں قیامت سے پہلے ہی اور خود عربی خط میں آپ بھی جو لکھ چکے ہیں اس بارہ میں وہ آپ کے اوپر ہونے کو کافی ہے عبارت ہکذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقع القیا مۃ علی ا لا شرار و ا لا شقیاء ۔یعنی قیامت شریروں اور ہدایت سے محروموں پر واقع ہوگی اور جب فرمایا اللہ تعالیٰ نے من قبل ان نطمس و جو ھا چہروں کو بدل ڈالنے سے پہلے کہ الٹے پھیرے جاویں تو واضح ہوا کہ کفار کی دنیا میں اس حالت کی واقع ہو جانے کی تنبیہ کی ہے جو سورہ بقرہ کے شروع میں فرمائی

ختم اللہ علی قلو بھم و علی سمعھم و علی ابصار ھم غشا وہ

(البقرۃ:۷)۔ مہر کر دی خدا تعالیٰ نے ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اور ان کی آنکھوں پر پردہ ہے۔

کیونکہ جب یہ کیفیت کسی کی ہو جاتی ہے تو حقت علیہ کلمۃ العذا ب کے یعنی اس پر عذاب کا قول ثابت ہو چکا، تحت میں آ جاتا ہے۔ چنانچہ ساتھ ہی فرمایا

و لھم عذا ب عظیم (البقرۃ:۷)

ان کے واسطے بڑا عذاب ہے۔

اور کیوں نہ ہو دنیا کے اندر ہی والی وہ حالت اس لئے کہ جس کو مجیب صاحب لکھ رہے ہیں اس کا ٹکڑا یہ ہے

او نلعنھم کما لعنّا اصحا ب السّبت (النساء:۴۷)

(یعنی یا ہم ان اہل کتاب کو ملعون کریں پورا بدل ڈالیں جیسے ہم نے اصحاب سبت کو ملعون کیا)

یعنی فرمایا

کو نوا قردۃ خا سئین (ہو جاؤ بندر نامراد)۔

چنانچہ زمانہ آنحضرتﷺ میں بے ایمانی کی حیثیت سے بندر کی موافق کفار فساق ہوئے۔سورہ یونس رکوع ۴ میں ہے:

کذ لك حقّت کلمۃ ر بّك علی الّذین فسقوا انّھم لا یؤ منو ن

۔(یونس:۳۳) (اسی طرح ثابت ہوئی بات تیرے رب کی ان لوگوں پر جنھوں نے بے راہی کی کہ تحقیق وہ ایمان دار نہ ہوویں گے)۔

بالجملہ جب وہ آیت جو مولوی محمد احسن نے لکھی ہے اس میں نظام دنیا کے باقی رہتے ہوئے حال میں مسخ ہو جانے کی حالت سے پہلے ایمان لانے کی طرف اہل کتاب کو مخاطب کیا گیا ہے اور آیت مذکورہ سے ظاہر ہے کہ وہ مسخ دجال کے زمانہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے واقع ہونا ممنوع نہیں ہے تو مولانا مذکور کا استدلال آیت سے بھی باطل ہے۔
(وضع):

و من یّعمل من الصا لحا ت من ذکر او انثی و ھو مو من فأولئك يد خلون الجنة و لا يظلمو ن نقيراً (النساء : ١٢٤)

ايضاً : ما يفعل الله بعذا بكم ان شكر تم و آ منتم و كا ن الله شا كرا عليما ۔ (النساء: ١٤٧)۔

(رفع): ان دونوں آیات کو بھی مسئلہ بحث شدہ سے نہ کوئی تعلق ہے نہ دجال کے نکلنے کے زمانہ میں ایمان مقبول ہونے کا کچھ ثبوت کیونکہ ان دونوں آیتوں میں خدا تعالی نے جو بہشت میں داخل ہونے کی بشارت اور عذاب الٰہی سے حفاظت جن لوگوں کے واسطے فرمائی ہے سو وہ لوگ ہیں جو کہ صالحین مومنین ہیں اور شکر گذار ایمان کے ساتھ ہیں ان پر دجال کے زمانہ کے کفار کو قیاس مولوی محمد احسن کا کرنا محض ناانصافی ہے:

مثل الفر يقين كا لا عمی و الا صم و البصير و السميع هل يستو يا ن مثلاً افلا تذ كّرو ن ۔ (ھود:۲۴)

اے مولانا! غور تو کیجئے دجال کے زمانہ کے کفار ایمان سے اندھے بہرے لوگ کیونکر ایمان کے نور سے بینائی اور ہدایت الٰہی کی گوش شنوار کھنے والوں کے برابر ہوسکتے ہیں۔ نعو ذ با لله من ذ لك

آپ اپنے ان ہی کمزور خیالات پر نازاں ہوکر فرما رہے تھے کہ مولوی احمد علی کے اعتراض بزرگان وصالحان کے مانے ہوئے عقیدہ سے مخالف ہیں۔ اجی حضرت خوب سمجھ لیجئے کہ آپ منصوص قرآنی وحدیث رسول کے خلاف پر مصر ہیں اور مولوی احمد علی صاحب پر آپ ناحق الٹا الزام لگاتے ہیں۔ امید ہے کہ اگر آپ منصف بنیں گے تو اپنے حسب حال اس مصرع کا ورد کریں گے:

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

(وضع)۔ بڑا تعجب ہے کہ باوجود ہونے ایسے نصوص قطعیہ کے مولوی صاحب کو اصرار ہے کہ مسیح اور دجال کے زمانہ میں ایمان نفع نہ دے گا۔

(رفع)۔ مجیب صاحب کا عجب زہر خندہ تعجب ہے ایک آیت اور حدیث تو اب تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی پیش نہیں کی جس کو اس باب سے کچھ بھی لگاؤ ہووے کہ جو زمانہ موعود مسیح کا دجال کے زمانہ سے منطبق ہونے والا ہے اس میں کسی کافر کا ایمان خدا تعالی کے نزدیک مقبول ہووے گا پھر نصوص قطعیہ تو کہاں پیش کر سکتے

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں راہ کہ تو میروی بترکستان ست

(وضع)۔ جب تک دنیا میں قرآن مجید موجود ...الی .. ہر ایک کافر کا ایمان واسلام بھی مقبول ہوگا۔

رفع۔ مجیب کا دعوی مذکور محض کذب وافترا ہے کیونکہ فرمایا اللہ تعالی نے:

و لقد ذر أ نا لجهنّم كثيراً من الجنّ و الا نس لهم قلو ب لا يفقهو ن بها و لهم اعين لا يبصرو ن بها و لهم ء اذا ن لا يسمعون بها او لئك كا لا نعا م بل هم ا ضلّ او لئك هم الغافلون۔(الاعراف:۱۷۹)

(البتہ ہم نے جہنم کے واسطے پیدا کئے کتنے ہی جن اور انسان سے کہ ان کے دل ہیں جن سے نہیں سمجھتے ہیں اور ان کی آنکھیں ہیں جن سے نہیں دیکھتے ہیں اور ان کے کان ہیں جن سے نہیں سنتے ہیں وہی لوگ غافل ہیں)

انّ الّذين حقّت عليهم كلمت ر بّك لا يؤ منو ن۔ و لو جا ء تهم كلّ آ ية حتّى يروا العذا ب ا لا ليم ۔(یونس:۹۵۔۹۶) تحقیق جن لوگوں پر مقرر ہو چکی بات تیرے رب کی وہ ایمان نہ لائیں گے اگر چہ آ جائیں ان کے پاس کل نشانیاں یہاں تک کہ وہ دردناک عذاب کو دیکھ لیں)۔

اے باخبر ناظرین! دیکھ لیجئے جب کہ دوزخ کے واسطے جو لوگ یا جنات پیدا کئے گئے وغیرہ، قرآن مجید سے صراحتاً ثابت ہیں تو کب ہو سکتا ہے کہ ایسے لوگوں کا خدا تعالی کے نزدیک ایمان مقبول ہوگا تاکہ مولوی محمد احسن جو کہتے ہیں کہ جب تک قرآن مجید موجود ہے اور اس میں آیتیں محفوظ ہیں ہر ایک کافر کا ایمان و اسلام بھی مقبول ہوگا اور نیز جن لوگوں پر عدم ایمان کی بات خدا تعالی ثابت کر چکا کیونکر مانا جا سکتا ہے کہ وہ مومن و مسلم سچے ہوویں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعا ذ نا الله من تلك الهفوا ت التی ا خذ ھا لمجیب المذ کور
و عصمنا مل کل الکفر یا ت کما عصم الله منها عباده الشکور

(وضع): پس میں نے حدیث کی۔

(رفع): مولوی محمد احسن قادیانی نے جو یہ تقریر اپنی بطور تحریر کے نتیجہ کے لکھی ہے محض بے کار غلط ہے اور اس کا جواب مفصلاً گذر چکا ہے اور جن کشفی معنوں کا دعوی کیا ہے وہ بھی مردود ہو چکے ہیں اور کیونکر نہ رد ہو جاتے اس لئے کہ قادیانی کے رؤیا میں طلوع مغرب سے آفتاب کا جو ہو دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ برخلاف حدیث نبوی کی مراد ہوئے تو جیسے وہ قیامت کے آثار سے نہیں ویسے کچھ فخر کی بھی چیز نہیں ہے کیونکہ قادیانی نے اپنے آپ کو لندن میں نصاری کے منبر پر پایا جو اہل اسلام کی وعظ گوئی کی نشست گاہ سے نہیں ہے البتہ نصاری کی یہاں دسترخوان کی زیب اس کے بغیر ہرگز نہیں ہوتی ہے۔ جس کا خلاصہ صحیح طور پر یہ ہوا کہ اسلامی باتوں کے پیرایہ میں کھانے پینے کی سبیل مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تصانیف کے ذریعہ سے قائم کی ہے اور تیتر اور بٹیر کے دو رنگی نفس سے میل رکھتی ہوئی دو دلے آدمی ان باتوں پر کان لگاتے ہیں

خطا میکند مرد تفسیر دان
کہ علم و ادب مے فروشد بنان

اور اگر طلوع الشمس من مغر بها جو پیغمبر ﷺ کی حدیث میں بیان ہوا ہے اسی خاص قرب قیامت کی علامت کا واقع ہو چکنا بہ فرض محال اس طور پر تسلیم کر لیا جاوے کہ اس سے مراد یہ ہے جسے قادیانی نے کشفی الہام کر کے بیان کیا تو ضرور ہوا کہ قادیانی کا وعظ و پند نہ کسی کافر کے حق میں مفید ہے نہ کسی مومن کے بلکہ مومنین پر واجب ہے کہ قادیانی کے دام سے کنارہ کر کے قرآن و حدیث کو حسب تفسیر دیگر علمائے صالحین کی مضبوطی سے اپنا ہادی واجب الاتباع مانتے رہیں اور اسی کے اوپر عمل کرنے میں مضبوط رہیں۔ پس مولوی محمد احسن قادیانی کی تمام خامہ فرسائی لغو ہے، اور انہوں نے قادیانی کے رؤیا کشفی میں جو کچھ رؤیا ہے سب اکارت ہے اور ان کا یہ قول بھی محض غلط ہے کہ جب شمس اپنی مغرب سے طلوع ہو چکے گا یعنی اس کے طلوع کا زمانہ جس قدر علم الہی میں اس کے مقدار ہو گذر چکے تب البتہ سب ایمان لے آویں گے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابی ہریرہؓ کی حدیث جو پیش کی گئی جو کہ قرآنی آیت سورہ انعام والی کی تفسیر میں ہے خدا تعالی نے اس آیت میں

یوم النقضی

یا کہ یوم مضی

یا کہ اذا جاء بعض آیات

کے مثل ماضی کے صیغوں سے نہیں فرمایا ہے تاکہ کسی طرح پر دلالت سے مولوی محمد احسن امروہی قادیانی کو اپنی تاویل کی صحت کا موقع مل سکے کہ جب طلوع الشمس من مغربھا کا زمانہ گذر چکے تب البتہ سب لوگ ایمان لے آویں گے بلکہ یوں فرمایا ہے کہ

یوم تأتی بعض آیات ربك

جس دن آوے تیرے پروردگار کے نشانیوں سے بعضی

مثلاً اپنے چھپنے کی جگہ سے آفتاب نکلنا جس کا مضارع کے صیغہ کو لانے سے باری تعالی نے واضح کر دیا کہ طلوع الشمس من مغربھا کی پائی جاتی ہے کفار جو ایمان لاویں گے ان کو ایمان نفع نہ دے گا کے نکہ ایمان بالغیب نہ رہا لہذا طلوع الشمس من مغربھا کے زمانہ کا گذر چکنا ہر کفار کے ایمان لانے کے واسطے معین نہیں ہوسکتا ہے۔

اے مولانا! کلام کے محاورہ میں آپ کی تبدیلی کرنی ہرگز مقبول نہ ہوگی۔

فارتقب یوم تأتی السماء بدخان مبین ۔یغشی الناس ھذا عذاب الیم (الدخان: ۱۰) (یعنی جس دن آسمان دھواں ظاہر کرے گا لوگ بے ہوش ہوویں گے)

کیا آپ اس کے یہ معنی سمجھ رہے ہیں کہ وہ دخان کا زمانہ گذر جانے کے بعد لوگ بے ہوش ہوویں گے استغفر اللہ۔

جو کچھ اللہ تعالی نے فرمایا کہ

یوم نقول لجھنّم ھل امتلئت و تقول ھل من مزید (ق:۳۰)

سے آپ یوں خیال کرتے ہیں کہ جب دوزخ سے خدا تعالی فرماوے گا کہ آیا تو بھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے تو اس دن دوزخ چپ کئے رہے گی اگلے دن جب قیامت کا روز ہو چکے گا تب دوزخ کہے گی آیا کچھ اور زیادہ ہے۔ نعو ذ با لله من ذ لك الحا صل جب معلوم ہو چکا کہ آیت قرآنی میں مضارع کا صیغہ موجود ہے جس کی تفسیر میں حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث ہے تو اس میں جو بیان کہ آ من النّاس کلّھم اجمعو ن کا وہی وقت ہے جو کہا گیا کہ فا ذا طلعت الشمس من مغر بھا۔ پس جب کہ سورج طلوع کئے ہوئے موجود ہے ایسی ہی اس حدیث میں کل آدمیوں کے ایمان لانے کا جو وقت بیان ہوا ہے وہ اپنی چھپنے کی جگہ سے آفتاب کے طلوع کئے ہوئے اور موجودگی کا ہے۔ نہ مولوی محمد احسن کے غلط فہمی کے موافق و ا حفظ منی لعلّك تفکر و تخشی۔

(وضع) ۔اور اگر کوئی ٹکڑا زمانہ عیسیٰ یا حضرت مہدی کا یا کل زمانہ ان کا بہ موجب قول حضرت مولوی صاحب کے ایسا ہو کہ اس زمانہ میں ایمان و اسلام لانا کفار کا بے کار ہو جائے تو پھر دعوت الی الاسلام حضرت امام مہدی اور مسیح کی بالکل لغو اور بے کار ہو جائے گی الشیء اذا خلی من مقصو دہ

(رفع): اے مولانا! ابھی آپ بھی نہیں سمجھے ہیں کہ امام مہدی کس لئے ظہور کریں گے اور حضرت عیسیٰ کس واسطے آسمان سے نزول فرماویں گے۔

ز دعوی تہی آئی تا بر شوی
نواز خود پر نئے ان تہی میروی

یاد رکھئے کہ ان دونوں بزرگواروں کے ظہور و نزول سے مقصود الٰہی دین اسلام کے نصرت اور کفار کی ذلت ہے بے شک اس سے خالی ہونا ممنوع ہے چنانچہ سابقہ مذکور ہوا اور آئندہ بھی انشاءاللہ واضح کیا جاوے گا

(وضع) ... حالانکہ حدیث صحاح سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ اسلام کے طرف دعوت کریں گے اور ان کے زمانہ میں بہت لوگ اسلام میں داخل ہوں گے۔

(رفع): اے مولانا! سوال از آسمان اور جواب از ریسمان کا طریق اختیار نہ کیجئے۔ گفتگو جس بارہ میں تھی اس کا جواب دیجئے۔ آپ سے پہلے بھی بار بار مجمع عام میں کہا گیا اور اب پھر گوش گزار کیا جاتا ہے کہ آپ چن کر صرف ایک ہی ایسی جید حدیث پیش کر دیجئے جس میں تصریح ہو کہ حضرت مہدی و حضرت مسیح کا جو زمانہ خروج دجال سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منطبق ہوگا یا کہ جس وقت دابۃ الارض ظہور کرے گا یا کہ جب اپنے چھپنے کی جگہ سے آفتاب نکلے گا ان اوقات میں کس کا فر کا ایمان مقبول ہوگا۔ لیکن کوئی حدیث آپ نے پیش نہ کی ،۔ بلکہ یہ بھی آپ سے نہ ہوسکا کہ اوقات مذکور میں کفار کو حضرت مہدی و حضرت عیسی کا ایمان واسلام کی دعوت کرنے پر دلالت کرنے والی حدیث سناتے یا قرآن شریف کی کسی تفسیر میں دکھلاتے جو علمائے اسلام کے نزدیک معتبر ہے اور بڑی جانفشانیوں کے بعد آپ نے لکھا ہے تو فتح الباری سے حافظ کا قول جس میں ہرگز نہیں کہا گیا کہ دجال کے زمانہ میں کفار کو حضرت عیسی دعوت اسلام کریں گے اور علی ہذا جو عبارت تفسیر بیضاوی سے نقل کی اس میں بھی نہیں بیان ہوا کہ دجال کے زمانہ میں حضرت عیسی کفار کو ایمان کی طرف بلاویں گے ۔ اب اگر کہیے کہ حافظ نے جو بحوالہ حدیث حضرت ابی ہریرہؓ کی بیان کی کہ یدعوا الناس الی الاسلام سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی بعد نزول کے لوگوں کو دعوت اسلام کریں گے اور خدا تعالی بجز اسلام کے سب ملتوں کو ہلاک کردے گا وغیرہ ۔ یا تفسیر بیضاوی میں جو بیان ہوا

انّہ اذا نزل من السّماء آمن بہ اھل الملل جمیعاً

تحقیق حضرت عیسی جب آسمان سے اتریں گے تو سب مذاہب کے تمام لوگ لے آویں گے،

وغیرہ ، سواس کے دو جواب ہیں۔

اولاً وہی پہلی بات کہ مولوی احمد علی نے جو آپ سے جواب طلب کیا اس بارہ میں کہ آپ ثابت کریں خروج دجال کے خاص زمانہ میں کفار کو حضرت عیسی دعوت اسلام کریں گے اور اس مخصوص وقت میں ان سے عنداللہ ایمان قبول ہونا کسی نص شرعی سے بتلاویں کیونکہ عام کے وجود سے خاص کا موجود ہونا ضروری نہیں ۔ مثلاً حیوان کے موجود ہونے کو ناطق کا موجود ہونا ضروری و لازم نہیں ہے ۔ نہ یہ کہ اس خاص وقت کے اندر قبولیت ایمان کی بابت ثبوت دینے سے پہلو بدل کر دوسرے اوقات غیر بحث شدہ میں حضرت عیسی کے دعوت اسلام کرنے کی بابت کوئی سند پیش کریں جو کہ قادیانی صاحب کے زمانہ سے مطابق نہیں ہے کیونکہ ان کے زعم کے موافق یہ زمانہ دجال موعود کے فتنہ کا ہے جیسے کہ حمامۃ البشری صفحہ ۴۴ کے حاشیہ اور دیگر مقامات میں مذکور ہے یا یہ کہ مومنین سابقین کے مقبول الایمان ہونے پر کفار کے ایمان کی قبولیت قیاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے سنا ویں:

ببین تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

سخن کچھ تھے دے کچھ کر کے بولے
ترازو عقل کی جس کی ہو تولے

ثانیاً بقول مشہور نظم سعدی

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

یہ روایات جن کو آپ نے حوالہ قلم کیا ذرا حمامہ کے اندر بھی دیکھئے۔ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کب باور کرتے ہیں اور جب قادیانی نے ان روایات کو قبول نہ کیا تو مجیب صاحب آپ کا ان عبارت کے پیش کرنے سے مدعا تو کیا ثابت ہوتا آپ کو اور ندامت کھینچنا پڑ گیا کیونکہ یہ روایات دو حال سے خالی نہیں یا یہ کہ آپ کے نزدیک غلط ہیں تو آپ کا ان روایات کے موافق خود تمسک اپنے عقیدہ کی صحت کا غلط ہوا۔ اس لئے کہ جو شخص کسی غلط بات سے اپنے عقیدہ کے موافقت بتلا کر اس کو تمسک سمجھے وہ محض غلطی میں گرفتار ہے اور یا یہ کہ آپ کے نزدیک یہ روایت معتبر نہیں تو نتیجہ یہ ٹھہرا کہ قادیانی نے جو اپنے دعوی مسیحیت کی نسبت لکھا ہے وہ سب غلط ہے اور اس کا آپ کے اوپر اظہار مقصود ہے کیونکہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت سے جو قول حافظ کا منقول ہے اس میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ تقع الا منة یعنی حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں ایسا امن ہوگا کہ شتر کے ساتھ شیر چریں گے، اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے ۔اور بیضاوی کے قول میں یہ بیان ہوا

و لا یبقی احد من اهل الکتاب الا لیو منن به

یعنی اہل کتاب میں سے کوئی بھی حضرت عیسی پر ایمان لائے بغیر نہ رہے گا

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے جب دیکھا کہ ان روایات کو اگر مان لیا جاوے تو اپنے موعود مسیح ہونے کا دعوی صریح غلط پڑتا ہے لہذا ان روایتوں کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔

حمامۃ البشری صفحہ ۴۶ پر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم اذا نظر نا نظراً آ خر و تا ملنا فی قو لهم و عقید تهم و اتفاق ندوتهم علی ان المو جو دین زما ن نزو ل المسیح یدخلو ن فی دین ا لاسلا م کلهم و لا تبقی نفس وا حدة منهم منکرة للاسلا م و یهلك الملل کلها ا لا اسلا م فما و جد نا هذه العقیدة موا فقة لتعلیم القر آ ن بل و جد ناها مخا لفة لقو ل رب العا لمین فا ن القر آ ن یعلم لتعلیم وا ضح و یشهد بصوت عا ل علی ان الیهود و النصاری یبقو ن الی یو م القیا مة کما قا ل عز و جل و اغر ینا بینهم العداوة و البغضاء الی یو م القیا مة ... و اعلم ان حد یث هلا ك الملل صحیح و لکن اخطاء العلماء فی فهمه و ما فهموا من هلاك اهل الا دیا ن فهو لیس بصحیح بل المعنی الصحیح هو الذی یشیر الیه القر آن فی آ یة هو الذی ارسل رسو له بالهد ی و دین الحق لیظهره علی الدین کله فقد اشار فی هذه ا لآ یة علی غلبة دین الاسلا م علی کل مذ هب و دین و انت تعلم ان دیناً اذا صار مغلو باً مقهو راً فهو نوع من هلا ك اهله بسلطا ن مبین ۔

پھر جب ہم نے دیکھا نظر ثانی کر کے اور تامل کیا درمیان ان کے قول اور عقیدہ اور اتفاق ان کی ہم کلامی کے اس پر کہ تحقیق جو لوگ موجود ہوں گے نزول مسیح کے وقت میں وہ کل دین اسلام کے اندر داخل ہو جائیں گے اور ایسا کوئی ایک بھی ان میں نہ بچے گا کہ اسلام کا منکر ہو، اور تمام ان کے مذاہب جز اسلام کے ہلاک ہو جاویں گے سو ہم نے اس عقیدہ کو تعلیم قرآن کے موافق نہیں پایا بلکہ ہم نے اس کو رب العالمین کے قول کے مخالف پایا کیونکہ قرآن واضح تعلیم کے ساتھ سکھلاتا اور بلند آواز کے ساتھ ان پر گواہی دیتا ہے کہ البتہ یہود اور نصاری باقی رہیں گے قیامت کے دن تک ۔فرمایا اللہ تعالی نے کہ ہم نے خیال ڈال دیا ہے ان کے آپس میں عداوت اور بغض کا قیامت کے دن تک ایضاً اور معلوم ہو کہ البتہ حدیث مذاہب کے ہلاک ہونے کی صحیح ہے ولیکن علماء نے اس معنی سمجھنے میں غلطی کی اور جو کچھ وہ سمجھے اہل ادیان کے ہلاک کی بابت سو وہ صحیح نہیں ہے بلکہ صحیح معنی وہ ایسے ہیں کہ ان کی طرف قرآن اشارہ کرتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درمیان آیت کے کہ خدا وہ ہے جس نے اپنا رسول بھیجا ہدایت اور دین اسلام کا غلبہ ہر ایک مذہب اور دین پر اور تو جانتا ہے کہ بے شک کوئی دین جب مغلوب اور پست ہوا تو وہ ایک قسم کی ہلاکت اس دین والوں کی ہے روشن دلیل سے۔

حمامۃ الشری صفحہ ۴۷ پر ہے:

و اما ما روی فی البخاری عن ابی ھر یرہ فی ھذا البا ب فلا تحسبہ شیئا یتو جہ الیہ و عند نا کتا ب اللہ

(لیکن جو بخاری میں ابی ہریرہ سے اس باب میں روایت کیا گیا ہے پس تو اس کو ایسی چیز مت گمان کر کہ اس کی طرف توجہ کی جائے حالانکہ ہمارے پاس کتاب اللہ ہے۔)

حمامۃ البشری صفحہ ۴۷ پر ہے:

قد اختلف اھل التفسیر فی مر جع ضمیر بہ فقا ل بعضھم ان ھذا الضمیر الذی یو جد فی آ یۃ لیو منن بہ را جع الی نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و ھذا ار جح الاقوال و قا ل بعضھم انہ را جح الی القرآن و قا ل بعضھم انہ را جع الی اللہ و قیل انہ را جع الی عیی و ھذا قو ل ضعیف ما التفت الیہ ا حد من المحققین۔

(البتہ ان اہل تفسیر نے بہ کے ضمیر کے مرجع میں اختلاف کیا ہے پس ان میں سے کسی نے کہا کہ تحقیق یہ ضمیر جو کہ پائی جاتی ہے درمیان آیت لیومنن بہ کی پھرتی ہے ہمارے نبی ﷺ کی طرف، اور یہ قول نہایت زبردست ہے اور ان میں سے بعض نے کہا کہ وہ البتہ قرآن کی طرف پڑتی ہے اور کہا گیا کہ البتہ وہ عیسی کی طرف پھرتی ہے اور یہ ایسا کمزور قول ہے کہ اس کی جانب کوئی محققین سے متوجہ نہیں ہوا)۔

لیجئے مولانا! آپ جو مرزا غلام احمد قادیانی کے ولی حمیم بن کر ان کے حمایت میں علمائے اہل سنت والجماعت کے اقوال سے دلیل لائے تھے اور اس مقام پر اور نیز جو کچھ اگلی سطروں میں آیت و ان من اھل الکتا ب لیو منن بہ سے جو آپ تمسک پکڑتے ہیں خود آپ کے مرشد صاحب نے قبول نہیں کیا، بلکہ ان پر جرح کر دی۔ فرمائیے اب بھی آپ کو معلوم ہوا کہ نہیں کہ مولوی احمد علی نے قادیانی صاحب کے باب میں جو کچھ اعتراض کیا اور اس راقم الحروف نے رقیمۃ الاخلاص میں جو کچھ آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں گذارش کیا وہ واقعی درست اور بجائے خود ہیں ورآپ کے توجیہات قلت تدبر سے یا مرزائی مسلک سے باہر ہے اب آگے جو آپ نے حدیث تحریر فرمائی ہے

کہ لا یزال طائفة من امتی یقاتلون علی امر الله قاھرین بعد و لا یضرھم من خالفھم حتّی تأتیھم السّاعة

بجز اس کے نہیں کہ امت محمدیہ میں سے اہل حق کا گروہ اللہ تعالیٰ کا بول بالا کرنے کیلئے مخالفین پر ہمیشہ مقاتلہ کے ساتھ غالب رہے گا اور قیامت کے آنے تک ان اہل حق کے دین میں مخالفین اسلام رخنہ انداز نہیں ہو سکتے ہیں۔

سو اس کو کب لازم ہے کہ دجال موعود کے زمانہ میں کفار اسلام کو قبول کر لیویں گے اور ہر ایک مقاتلہ کب کہ اسلام کے اندر کفار کو داخل ہی کرنے کے واسطے ہو۔ امام مہدی صاحب کے معرفت سے ہو خواہ حضرت عیسیٰؑ کی معرفت سے اگر یہ امر لازم یا ضروری ہوتا تو مقہورین و مخالفین نہ رہتے۔ جن کا وجود قاہرین اور خالف سے ظاہر ہے۔ ہاں البتہ اہل حق جب مقاتلہ علی امر اللہ کریں تو بے شک اللہ تعالیٰ کا بول بالا ہی کرنے کے لئے ہوگا اور ان کو فی سبیل اللہ سعی کا اجر برابر ملتا رہے گا۔ جیسے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے

فمن یعمل من الصالحات و ھو مومن فلا کفران لسعیه و انا له کاتبون۔ (الانبیاء:۹۴)

سو اس بارہ میں بحث ہی واقع نہیں ہوئی ہے چنانچہ سابقاً جتلایا گیا اور یہاں بھی واضح کیا جاتا ہے کہ اے مولانا آپ اپنے قیاس کو تو بالائے طاق رکھئے کسی نص قرآنی و حدیث رسول سے شہادت پیش کیجئے گا کہ طلوع الشمس من مغربھا اور خروج دابة الارض اور عین فتنہ دجال کے زمانہ میں کفار سے ایمان مقبول ہوگا لیکن اس کا ثبوت اگر آپ کے پاس ہوتا تو پیش ہی کیوں نہ کرتے کس لئے غیر مبحث باتوں کو دلیل میں لاتے کیونکہ اگر مولوی احمد علی صاحب کا اعتراض اس طور پر ہوتا جس میں کہا جاتا کہ ظہور پر آیات ثلاث مذکورہ سے کل یا بعض کے اہل اسلام صلحاء اور مقبول الایمان قائمین علی امر اللہ کا ایمان ضائع ہو جاوے گا یا ان کے لئے مساعی جمیل پر کچھ اجر عنداللہ مترتب نہ ہوگا یا یوں کہا جاتا کہ فتنہ دجال کے زمانہ سے لے کر پھر اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہ دجال مقتول ہو چکے خواہ زمانہ مہدی کا ہووے خواہ حضرت عیسی کا عہد کبھی کسی کفر کا ایمان لانا قبول نہ ہوگا اگر چہ ہنوز دابۃ الارض موصوف کا ظہور اور طلوع الشمس من مغربہا کا وقوع نہ ہوا ہو تو البتہ مولوی احمد علی کا اعتراض جو قادیانی کے بابت ہوا غلط رہتا اور جمہور علماء اسلام کے مسلمات کے مخالف ٹھہرتا اس صورت میں آپ کا جواب بوئے صداقت رکھتا لیکن جب کہ آپ کا جواب بحث شدہ امر سے خارج ہے اور اس بات کے اوپر کہ زمانہ میں دجال موعود کے کفار کا ایمان مقبول ہوگا، قرآن وحدیث سے کوئی نص آپ نہیں لا سکتے وغیرہ وغیرہ تو جتنے کچھ مقاصد آپ کے اور مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے مسلمات پر واقع ہیں سب کے سب قائم وثابت ہیں اور مرزا صاحب قادیانی کے توابع کا زمرہ مع اپنے معلم قادیانی کے باطل عقیدہ پر مصر ہے اے مولانا کیا آپ اس بات کو باور نہیں کر سکتے کہ بعض آیات دوسری بعض آیات کی تفسیر بھی ہوتی ہیں اور بعض احادیث کی توضیح بھی کرتی ہیں پس کون سا محال لازم ہے اگر حضرت ابو ہریرہ کی دونوں حدیثیں جن کے ساتھ بحث واقع ہوئی اور آیت

یوم یأتی بعض آیات ربّك لا ینفع نفساً ایمانها لم تكن آمنت من قبل او كسبت فی ایمانها خیرا ۔(الانعام:۱۵۷)

اور آیت

و ان من اهل الكتاب الا لیؤمنن به ۔(النساء:۱۵۹)۔

باہم اس طور سے موافق کی جاویں کہ طلوع الشمس من مغربہا اور خروج دابۃ الارض کے ہونے پر کفار کے حق میں ایمان کی محرومی آئندہ ہمیشہ کے لئے ہے اور فتنہ دجال کے وقت میں ایمان سے کفار کے لئے محرومی معین بوقت خاص یعنی جب ہی تک رہی کہ دجال اپنے خروج کے بعد قتل کیا جاوے اور کفار اس کو مانے ہوئے ہوئیں کیونکہ آیت و اذا وقع القول علیهم اخرجنا لهم دابة الارض کے بموجب ظاہر ہے کہ موعود دابۃ الارض کا ظہور کفار پر وعید الٰہی لازم ہو چکنے کے بعد ہوگا اور اپنی تحریرات میں حسب آیت یوم یأتی بعض آیات ربك کے آپ مان ہی چکے ہیں کہ طلوع الشّمس من مغربہا کے واقع ہونے پر کبھی کفار کا ایمان قبول نہیں ہونے کا اور عبداللہ بن عمرو کی روایت سے جو صحیح مسلم کے اندر ہے کہ کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمعت رسو ل الله ﷺ یقو ل او ل الآ یا ت خرو جاً طلوع الشمس من مغر بہا و خروج الدا بۃ علی الناس ضحی و ایھما کا نت قبل صا حبا فا لا خری علی ا ثر ھا قر یباً

سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے از روئے نکلنے کے پہلے نشانیوں کے آفتاب کا نکلنا اس کے چھپنے کی جگہ سے ہے اور دابہ کا لوگوں کے سامنے چاشت کے وقت نکلنا اور جو نشانی دونوں میں سے اپنے ساتھ والی کے پہلے ہوگی تو دوسری اس کے قدموں پر قریب ہوے۔

یہ ظاہر ہے کہ علم اس بات کا ان دونوں میں پہلے کون سی نشانی واقع ہوگی خدا تعالی کے نزدیک ہے پس اگر چہ ایسے وقت میں بموجب حضرت ابو ہریرہ کی حدیث کے جیسے مولوی احمد علی صاحب نے پیش کیا کفار ایمان لاویں گے پر نفع نہ دے گا اور بروز قیامت وہ ایسے گروہ میں سے ہوں گے جو بیان ہوا:

و قا ل الر سول یا رب ان قو می اتخذوا ھذا القر آ ن مھجورا (الفرقان:۳۰)۔

پس اس صورت میں جیسا کفار کا ایمان ہوا ویسی ہی رسول کی ان پر گواہی ہوئی اور حسب حدیث حضرت ابو ہریرہ والی ثلث اذا خر جن ، کے کفار ایسے فاسق بنے رہیں جیسا کہ سورہ یونس والی آیت سے گذشتہ مقام پر کفار کی حالت راقم الحروف نے بیان کی یہاں تک کہ ان کو موت غرغرہ کی حالت پہنچ جاوے اور یروا العذا ب کی کیفیت میں ہوتے ہوئے مثل فرعون کے اخیر حالت میں ایمان لے آویں لیکن قبول نہ ہوئے لہذا یہ فریق بھی قساوت قلبی کے ساتھ فریق اول کے قسم سے بدنصیبی میں ہوا اور جب فتنہ دجال کا وقت نکل گیا اور کفار نے فسق کو طلوع الشمس من مغر بہا اور خروج دابہ سے پہلے ترک کیا اور سچے دل سے ایمان لائے تو البتہ اسلام کے اندر داخل ہونے کے لائق ہوئے۔ اس صورت میں ہر آیت قرآنی اور جملہ روایات احادیث پیش کردہ باہم متفق ہیں۔ اے مولانا ہر سخن وقتے ہر نکتہ مکانے دارد

خذ منی و لو علی ر غم انف قا دیا نی ۔

و السلا م علی من اتبع الھدی۔ تمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ یعقوب قادیانی کی عبارت منصفانہ

بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فانّما ھو زاھق و لکم الویل مما تصفون (الانبیاء:۱۸)

(ہم بے شک مارتے ہیں سچ کو جھوٹ پر۔ پھر وہ اس کا سر پھوڑتا ہے۔ پھر وہ فنا ہوتا ہے۔ اور تم کو خرابی ہے ان باتوں سے جو بناتے ہو بے شک)

انّ اللہ یدافع عن الّذین آمنوا انّ اللّٰہ لا یحبّ کلّ خوّان کفور

(اللہ تعالی ایمان والوں سے دغا بازوں کو اٹھا دے گا۔ اللہ کو پسند نہیں آتا کوئی دغا باز ناشکرا)

مرزا غلام احمد قادیانی اوران کے حواری مولوی محمد احسن امروہی قادیانی نے اپنی سواء السبیل میں شاگردی سید احمد نیچری کی اختیار کی ہے اگرچہ طرز بیان جدا ہے۔ بقول شخصے

اگرچہ قندیل سخن کو مڑھ دیا تو کیا ہوا
ٹھاٹھ میں تو ہیں وہی اگلے برس کی تیلیاں

سواء السبیل کے دیکھنے سے جہاں تک خیال کیا جاتا ہے مولوی احمد علی کا اصل اعتراض اٹھا نہیں، بلکہ اور مضبوط ہو گیا، جب یہ کہہ دیا کہ

مرزا غلام احمد قادیانی طلوع الشمس من مغربھا کے حقیقی طور پر ابھی وقوع کے اقراری نہیں۔

اوراس کے ساتھ یہ بھی تسلیم کر لیا کہ

نفع ایمان وغیرہ کا قصہ حقیقی وقوع سے متعلق ہے جو قیامت کے قریب واقع ہو گا،

تو لازمی طور پر مولوی محمد احسن امروہی قادیانی کو ماننا پڑے گا کہ حقیقتاً بھی کبھی ہو گا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لا ینفع نفساً ایما نھا اس وقوع سے متعلق ہوگا۔

جب مرزا قادیانی کا کلام سے مشا بہت ہے کہ طلوع الشمس من مغربھا واقع ہو چکا ہے تو ضرور مولوی محمد احسن امروہی قادیانی کو ماننا چاہیے کہ ایمان اور توبہ وغیرہ اب غیر نافع ہے۔

جس قدر اب تک معلوم ہو چکا ہے اس سے میں خیال کرتا ہوں کہ عمدہ جواب مولوی محمد احسن قادیانی سے ادا نہیں ہوا۔ یہ رائے صرف میری نہیں بلکہ یہ فیصلہ میرے بڑے بھائی مخدوم جناب حافظ محمد یعقوب خان صاحب جو عرصہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقد ہیں، اپنے خط مورخہ ۷ اگست ۱۸۹۵ء میں جو کہ منشی محمد حنیف کے نام جے پور سے روانہ فرمایا، عبارت ذیل تحریر فرماتے ہیں (کیوں نہ تحریر فرمائیں کہ ان کو مدنظر طلب حق ہے): و ھو ھذا

مباحثہ کی کیفیت یہ ہے کہ اول تو حافظ محمد شریف خان نے مجھے خبر دی۔ پھر محمد حسین مظلوم نے بہت مفصل کیفیت لکھی۔ پھر دوست محمد خان نے کچھ مختصر خبر دی۔ پھر آپ کی طرف سے کچھ خبریں پہنچیں۔ چھپا ہوا مباحثہ پہنچا۔ مجھے آپ کی رائے سے اتفاق ہے، کیونکہ میں خیال کرتا ہوں کہ ان کا اصل اعتراض اٹھا نہیں بلکہ اور مضبوط ہو گیا ہے جب یہ کہہ دیا کہ مرزا قادیانی طلوع الشمس من مغربھا کے حقیقی طور پر ابھی وقوع کے اقراری نہیں اور اس کے ساتھ یہ بھی تسلیم کر لیا کہ نفع ایمان وغیرہ قصہ حقیقی وقوع سے متعلق ہے تو لازمی طور پر یہ ماننا پڑے گا کہ حقیقتاً بھی کبھی واقع ہوگا اور لا ینفع نفساً ایمانھا اس وقوع سے متعلق ہوگا۔

اور جس قدر اب تک معلوم ہو چکا ہے اس سے میں خیال کرتا ہوں کہ عمدہ جواب ادا نہیں ہوا۔

ناظرین ہر دو مباحثہ و جواب سواء السبیل بلکہ خود سواء السبیل کو ملاحظہ فرما کر معلوم کر سکتے ہیں کہ میری یہ ۱۸۔ اگست ۱۸۹۵ء تحریر درست ہے یا نادرست ہے۔ دوست محمد خان عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاری عبدالرحمٰن پانی پتی کی رائے

اس خاکسار نے معرفت مولوی عبدالرشید پانی پتی جو آج کل دہرہ میں رونق افروز ہیں، استفتاء ذریعہ خط جناب قاری عبدالرحمٰن پانی پتی دریافت کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ

قادیانی اور ہم لوگوں کے گروہ حنفیہ کے عالموں میں باہمی مباحثہ اس امر میں تھا کہ

بعد طلوع الشمس من مغربها ایمان نفع نہیں دے گا؛

اورخروج دجال دابۃ الارض اور طلوع الشمس من مغربها کے وقت بھی ایمان لانا نفع نہ دے گا؛

بحکم لا ینفع نفسا ایمانها کے عالم حنفی بھی فرماتے تھے کہ اس وقت ایمان نفع دے گا اور عالم قادیانی کہتے ہیں کہ ایمان نفع دے گا۔

از راہ عنایت آپ جوابی کارڈ پر جواب مرحمت فرماویں کہ اس وقت ایمان نفع دے گا تو ہر دو حدیث کے کیا معنی ہوں گے۔ اور یہ جواب منشی دوست محمد خان کے پاس مرحمت ہو۔ فقط والسلام۔

الراقم: عبدالرشید مورخہ ۱۳۔ اگست

الجواب: مشفق مہربان مولوی عبدالرشید سلمہ

بعد سلام مسنون آنکہ آیت

و ان من اهل الکتاب الا لیو منن

ایمان لانا اہل کتاب کا قبل موت کے ثابت ہوتا ہے اور مختصر سب عالم آخرت کو دیکھ لیتا ہے تو اس کا ایمان بعد دیکھنے عذاب کے ہوا اور ایمان بالغیب نہ ہوا اور نافع اور مقبول ایمان بالغیب ہوتا ہے نہ بعد دیکھنے کے جیسا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت قل یو م الفتح لا ینفع الذین کفروا ایما نھم میں مراد یوم فتح سے قیامت ہے اور قیامت کے کافروں کا ایمان اور یقین بعد دیکھنے امور آخرت کے ہے وہ نافع نہ ہوگا ایمان ہونے سے نافع ہونا لازم نہیں آتا نافع ایمان اختیاری ہوتا نہ اضطراری اور بعض آیات رب یعنی خروج دجال و طلوع الشمس من مغر بھا کے بعد اور خروج دابہ کے بعد اضطراری بعد معائنہ کے ہوگا جو نافع نہیں ہوتا، نہ ایمان اختیار اور بالغیب جو مقبول اور نافع ہوتا ہے اگرچہ بعد مشاہدہ ان آیات کے مومنین کے توبہ گناہوں سے مقبول ہوا۔ اور جب نفع نہ دیا اور قبول نہ ہوا تو گویا وہ ایمان ہی نہیں۔

پس سب آیتوں اور حدیثوں کی توفیق خوب ظاہر ہوگئی۔

راقم: مولانا عبدالرحمٰن

بقلم مولوی عبدالسلام از پانی پت۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۱۳ھ

مباحثہ میرٹھ۔ اگست ۱۹۰۴ء

مولوی محمد احسن امروہی قادیانی ۲۶ اگست۔ ۱۹۰۴ء کو میرٹھ گئے اور ایک ملازم آبکاری مرزائی کے ہاں مقیم ہوئے۔ ۲۸۔ اگست کو انہوں نے تقریر فرمائی۔ دو ڈھائی گھنٹے تقریر فرمائی۔ بہت سے مسلمان اور مرزائی سامعین میں تھے۔

وفات مسیح کا ذکر کیا۔

آیت استخلاف پر بحث کی۔

آیت سبعاً من المثانی پر بحث کی کہ قرآن قیامت تک لوٹ لوٹ کر نازل ہوتا رہے گا۔

اور فرمایا کہ میں میرٹھ میں اسلئے آیا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مامور من اللہ وغیرہ ہونے میں کسی کو شک ہو تو میں رفع کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر مولوی حکیم محمد میاں اور خواجہ غلام الثقلین اڈیٹر عصر جدید و وکیل ہائی کورٹ ان کی مزاج پرسی کو بڑھے اور شرائط مناظرہ کی تنقیح ہونے لگی۔

مولوی ی محمد احسن امروہی نے وفات مسیح کا لاسا لگانا چاہا۔ مسلمانوں بشمول مولانا احمد حسن شوکت نے کہا کہ تم قرآن کی رو سے حضرت عیسے کو مارتے ہو تو پہلے قرآن کی رو سے ان کا آنا ثابت کرو۔ پھر قرآن ہی سے یہ ثابت کرو کہ وہ مسیح موعود، مرزا جی ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی نے کہ جس طرح تم خلفاء اربعہ کی خلافت ثابت کروگے اسی طرح ہم مرزا صاحب قادیانی کی خلافت ثابت کریں گے۔

مسلمانوں نے کہا خلفاء اربعہ میں سے کسی نے نبوت اور مسیحیت کا دعوی نہیں کیا۔

اس پر محمد احسن امروہی صاحب مبہوت ہو گئے۔

خواجہ غلام الثقلین نے کہا نبوت ختم ہو چکی۔

محمد احسن امروہی نے کہا: لم یبق من النبوۃ الا المبشرات (حدیث)

خواجہ صاحب نے فرمایا رؤیا وغیرہ دوسروں کے لئے حجت نہیں۔ ہم (احمد حسن؟) نے کہا کہ المبشرات صفت ہے، اس کا موصوف بیان کرو۔

اس پر بھی امروہی صاحب غت ربود ہو گئے .. پھر میزبان نے کہا کہ وقت تنگ ہو گیا۔ حکیم محمد میاں نے کہا احقاق حق کے لئے اگر صبح بھی ہو جائے تو ہم حاضر ہیں۔ میزبان نے کہا مولوی (امروہی) صاحب ضعیف آدمی ہیں ان کی آواز بیٹھ جائے گی۔ الغرض خدا خدا کر کے ان کی جان بچی اور مناظرہ کی شرطیں طے نہیں ہوئیں۔

دوسری شام کو پھر حکیم صاحب اور خواجہ صاحب نے جا لیا، مگر کوئی بات نہ بنی۔ مولوی احمد علی پروفیسر مدرسہ اسلامیہ میرٹھ نے خط بھیجا کہ آپ (امروہی) جن شرائط پر رضامند ہوں میں تحریری یا تقریری مناظرہ کے لئے حاضر ہوں۔ مگر صاف انکار۔

الغرض جز خفت و ذلت کے محمد احسن امروہی صاحب کو کچھ حاصل نہ ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ایک شخص رحیم الدین نام جو مرزائی ہو چکا تھا، امروہی کا عجز دیکھ کر ۳۰۔ اگست کو بعد نماز مغرب مولوی حاجی احمد علی کے ہاتھ پر تائب ہوا اور از سر نو مشرف باسلام ہوا۔

(اڈیٹر۔ شحنہ ہند میرٹھ ص ۷۔۸۔ یکم ستمبر ۱۹۰۴ء)

۲۹۔ اگست ۱۹۰۴ء کو مولوی حکیم محمد میاں اور خواجہ غلام الثقلین نے مناظرہ کی شرائط طے کرنے لئے محمد احسن امروہی صاحب کو پھر جا لیا۔ اور حکیم صاحب نے کہا کہ جن شرائط پر آپ رضا مند ہوں ہم ان کو بجا لائیں گے۔ اور جس قدر روپئہ آپ فرمائیں ہم خرچ کرنے کو تیار ہیں۔ مگر امروہی صاحب منکر رہے۔

ذیل میں کھلی چٹھی از مولوی احمد علی مدرسہ اسلامیہ درج ہے:

جناب مرزا غلام احمد بیگ صاحب قادیانی

ومولوی حکیم نور الدین صاحب

جناب من! السلام علی من اتبع الھدی۔

مولوی محمد احسن صاحب امروہی میرٹھ میں تشریف لائے تو میں اور تمام مسلمانان میرٹھ بہت خوش ہوئے کہ اب احقاق حق اور ابطال باطل کا وقت آ گیا اور مولوی مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں ۲۸۔ اگست کو اعلان عام بھی دیا کہ اگر کسی صاحب کو مرزا صاحب کے دعووں میں کلام ہو تو آئیں اور بذریعہ مناظرہ کے اپنا ارمان نکالیں۔ خاکسار نے دوسرے روز مولوی صاحب کی خدمت میں عریضہ بھیجا کہ آپ جس طرح اور جن شرائط پر رضا مند ہوں میں احقاق حق کے لئے حاضر ہوں ۔مولوی صاحب نے فرمایا کہ عریضہ پر اپنی مہر ثبت کر کے بھیجو۔ میں نے مہر بھی ثبت کر دی۔ مگر بالآخر یہی جواب ملا کہ مجھے مناظرہ کرنے کی ضرورت نہیں، حالانکہ خاکسار نے سبقت نہ کی تھی۔

مولوی صاحب نے مقابلہ پر آنے سے غالباً سمجھ لیا ہوگا کہ چند روز پیشتر جو کیفیت ڈیرہ دون میں ہوئی وہی میرٹھ میں بھی ہوگی جس سے ڈیرہ دون کے ہزاروں مسلمان خصوصاً مسلمانان افغانستان ہمراہیان و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اراکین سردار محمد یعقوب خان صاحب سابق امیر کابل اچھی طرح واقف ہیں۔ پس وہ میرٹھ میں مناظرہ کرنے سے گریز نہ کرتے تو تعجب ہوتا۔

اب میں جناب والا کو اعلان دیتا ہوں کہ آپ بذات خود یا مولوی نور الدین صاحب میرٹھ میں رونق افروز ہو کر حیات ممات مسیح پر یا جس معاملہ میں چاہیں خاکسار سے اتمام حجت کریں۔ اگر مجھے قائل کر دیں تو ۵۰۰ روپیہ لیں اور اگر خود قائل ہو جائیں تو ایک حبہ کا مطالبہ بھی میری جانب سے نہ ہو گا۔ ان شاء اللہ تعالی۔

امید ہے آپ میری کھلی چٹھی کے مطالبہ سے اعراض نہ فرمائیں گے کیونکہ آپ مدعی نبوت ہیں اور نبی کا یہ منصب اور فرض ہے کہ تحدی سے اغماض نہ کرے اور اپنا معجزہ یا آسمانی نشان خاص و عام کو دکھائے۔ میں امید کرتا ہوں کہ آپ اپنے اخبار الحکم اور البدر میں مناظرہ کے لئے کوئی تاریخ مقرر کر کے جواب باصواب مشتہر فرمائیں گے۔

خاکسار احمد علی پروفیسر مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔ معروضہ ٦۔ ستمبر ۱۹۰۴ء

(ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ص ۵۔ ٦۔ ۹ ستمبر ۱۹۰۴ء)

خط بابت دعاوی مرزا قادیانی

بخدمت جناب مولوی محمد احسن صاحب محدث امروہی قادیانی

جناب مولانا صاحب تسلیم۔

اس عاجز نے ۲۸۔ اگست ۱۹۰۴ء کی شام کو نہایت شوق سے جناب کا وعظ سنا۔ بلحاظ عبور بر آیات قرآنی و طلاقت بیان و تسلسل تاویلات کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جو اس وعظ سے محظوظ یا جناب کی لیاقت کا قائل نہ ہوا ہوگا۔ مگر جو دلائل آپ نے مرزا صاحب قادیانی کو مسیح ثابت کرنے کے لئے پیش کئے وہ مذہبی یا منطقی اصول سے لائق تشفی نہیں۔ میں نہایت اختصار کے ساتھ چند وجوہ عرض کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔آپ کا یہ دعوی کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعوے کو ثابت کرنے کے لئے یہ بات ضروری ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم کی وفات وحیات پر بحث ہو جائے ،ایک غیر متعلق سی بات ہے۔ کیونکہ اگر حضرت عیسی کی حیات کو مان لیا جائے (اور قرآن شریف میں لکھا ہے کہ تمام شہداء زندہ ہیں) تو آپ کے لئے کچھ مضر نہیں اس لئے کہ مرزا صاحب عیسی بن مریم ہونے کا دعوی نہیں کرتے وہ تو کہتے ہیں کہ میں ان جیسا ایک شخص ہوں۔ مشبہ کے وجود کے لئے یہ لازم نہیں کہ مشبہ بہ معدوم ہو جائے۔

۲۔ نہ حضرت عیسی کو زندہ ماننا آپ کے لئے مضر ہے کیونکہ یہ بات بالکل ممکن ہے کہ ایک انسان زندہ ہو اور دوسرا انسان اسی قسم کی صفتوں والا موجود ہو۔ یہ ظاہر ہے کہ آپ بھی مماثلت کاملہ اور تشبہ تامہ کے قائل و مدعی نہیں کیونکہ اس صورت میں آپ کو بنی اسرائیل اور مرزا صاحب کو ابن مریم ثابت کرنا پڑے گا اور یہ خود آپ مان لیں گے کہ محال ہے۔

۳۔ اگر حضرت عیسی کو مردہ مان لیا جائے جیسا کہ آپ کے دعوی سے پہلے سر سید احمد خان تہذیب الاخلاق میں لکھ چکے ہیں اور بعض قدیم معتزلہ کی بھی یہی رائے ہوئی ہے تو یہ لازم نہیں آتا کہ محض دعوی کرنے سے کہ میں عیسی ہوں کوئی شخص عیسی ہو جائے کیونکہ اصلی عیسی تو فوت ہو گئے اور تمثیلی عیسی جو کوئی آئے گا اسے اپنے پاؤں پر کھڑا ہونا پڑیگا کہ میں تمثیلی یا موعود عیسی ہوں۔ ایک شخص کے مرنے سے یہ لازم نہیں آتا کہ دوسرا جو اپنے آپ کو مثیل ظاہر کرے یا اپنے تئیں موعود بتائے، وہ محض اس دعوی سے کامیاب ہو جائے۔ ظاہر ہے کہ سکندر اعظم مر گیا۔ اب اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں سکندر اعظم یا سکندر ثانی ہوں تو صرف اس بات کا ظاہر کرنا کافی نہیں کہ پہلا سکندر مر چکا ہے۔

۴۔ پس ان وجوہ سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ وفات عیسی یا حیات عیسی کی بابت خواہ کوئی رائے ہم رکھیں آپ کے عقیدہ پر اس کا اثر مطلق نہیں پڑ سکتا ۔اور اس مسئلہ پر بحث کرنا بالکل غیر متعلق ہو گی ۔اس سے بہتر ہے کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحث کی جاوے کہ مثلث کے دو اضلاع تیسرے سے بڑے ہوتے ہیں یا نہیں کیونکہ اس سے بھی آپ کے دعوی پر اثر نہیں پڑ سکتا اور اقلیدس کا ایک مسئلہ ذہن نشین ہو جاوے گا۔

۵۔اب میں آپ کے دلائل کے متعلق جہاں تک مجھ کو یاد ہے مختصر عرض کروں گا۔

الف۔حدیث میں آیا ہے کہ مہدی نہیں مگر عیسی۔سو یہ حدیث ان تمام احادیث کے خلاف ہے جو امام مہدی کے متعلق ہیں۔علاوہ اس کے محققین نے اس کو موضوع لکھا ہے۔تعجب ہے کہ ملہم مسیح، ایک موضوع حدیث کی بنیاد پر اپنے تئیں علاوہ مسیح کے مہدی موعود بھی قرار دے۔

ب۔آیت استخلاف سے مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت ثابت ہے تو اس میں کہیں مہدیت یا مسیحیت کا ذکر نہیں، نہ مرزا صاحب کا، حسن بن صباح، مہدی سوڈانی، محمد علی باب، الحاکم بامر اللہ۔اور ہر مسلمان والی ملک اس آیت کو اپنے لئے پیش کر سکتا ہے۔پھر اسی آیت میں یہ ہے کہ دین کو مضبوط اور خوف کو ان سے بدل دینے کے واسطے استخلاف ہو گا۔اسلام کا خوف مرزا صاحب کی وجہ سے کم نہیں ہوا بلکہ امور باعث خوف جو آپ نے بتائے ہیں ان میں ایک معنی سے مسلمانوں کا عیسائی ہو جانا علماء کی کوشش سے مرزا صاحب کے دعووں سے قبل ہی جاتا رہا تھا، یا بہت کم ہو گیا تھا۔آریا سماج ہو جانا۔یہ خوف مرزا صاحب کے زمانہ میں اور ان کی تمکین کے بعد ہوا ہے۔لہذا ان کے دعوے سے اسلام میں تفرقہ اور خوف اور بھی بڑھ گیا ہے، زائل نہیں ہوا۔علاوہ ازیں آیت عام ہے اور تخصیص نہیں، اس لئے آپ کے لئے مفید نہیں۔

ج۔تیسری دلیل یہ کہ مرزا صاحب چودھویں صدی ہجری میں آئے ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ، حضرت موسیٰؑ سے چودہویں صدی میں آئے تھے۔تشبیہ بالکل غلط ہے۔حضرت موسیٰؑ، اور حضرت عیسیٰؑ دونوں صاحبان شریعت نبی اولوالعزم تھے۔کیا آپ حضرت ﷺ کے مقابل اپنے حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی (مرزا قادیانی) کو بھی صاحب کتاب نبی سمجھتے ہیں۔
علاوہ اس کے قرآن و حدیث میں کہیں چودہ سو برس کی کوئی شرط نہیں۔ اسلام کے انحطاط و بداخلاقی کے شیوع کو جو آپ نے فرمایا سوئی سو برس سے حالت خراب ہے۔نئی بات نہیں جیسا کہ ماہران تاریخ جانتے ہیں۔ پھر یہ بات بھی ثابت نہیں کہ موسیٰ سے عیسیٰ ٹھیک چودہ سو برس بعد آئے۔ قیاس آپ کے خلاف ہے۔ کیونکہ حضرت داؤد سے حضرت عیسیٰ تک ۲۸ نسلیں ہیں اور حضرت داؤد سے حضرت ابراہیم تک ۱۴۔کل ۴۲ نسلیں۔اور بحساب اوسط عمر تہائی صدی فی نسل جیسا کہ عام انسانی دستور ہے، ۱۴ سو سال کی مدت ہوئی۔ حضرت ابراہیم سے حضرت موسیٰ تک کم سے کم ۴۰۰ برس کا زمانہ لینا چاہیے۔ کیونکہ حضرت اسحاق، حضرت یعقوب، حضرت یوسف یہ دو نسلیں ہوئیں اور پھر تین کی تعداد سے بڑھ کر ہزارہا بنی اسرائیل مصر میں ہو گئے۔ اس حساب سے حضرت موسیٰ حضرت عیسیٰ سے ایک ہزار برس قبل ہوئے۔ایک ہزار کا قرن مانا جاوے تو اکبر بادشاہ کا دعویٰ کہ اب میں (ایک ہزار ہجری میں) خلیفۃ اللہ ہوں، بموجب آیت استخلاف درست ہوگا۔ یہ حساب عقلی ہے۔نقلی حساب یہ ہے کہ بموجب تاریخ یہود حضرت عیسیٰ سے ۱۶۳۵ء سال قبل بموجب شمسی سال حضرت موسیٰ پیدا ہوئے جو قمری حساب سے ۱۶۸۴ سال ہوتے ہیں۔آپ اپنے مسیح کا آنا مثیل موسیٰ سے ۱۴۰۰ سال بعد بتاتے ہیں (اگرچہ دراصل سترہ سو برس ہوئے) اس ۳۸۴ یا ۲۸۴ کا فرق کس طرح نکلا۔

د۔ آپ کی یہ دلیل کہ مجدد ہر صدی کے شروع میں آویگا۔سو صدی سے مراد اگر بعد بعثت (نبوی ﷺ) مراد ہے اور یہ تسلسل ثبوت سے ہے تو اس کی ابتداء ۱۲۸۸ھ کے قریب ہوئی جب کہ تہذیب الاخلاق شائع ہوا۔ علاوہ ازیں مجدد کا درجہ ایک مسیح سے بہت کم ہے۔عیسے بقول آپ کے موجودہ اور صرف ایک ہے اور مجدد سینکڑوں آئیں گے۔ دعویٰ خاص اور دلیل عام۔اور ڈاکٹر ڈوئی وغیرہ کی نسبت بھی آسانی سے یہی پیش گوئی صادق آسکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگراسلام کی شرط ہوتو صبح ازل بابیوں کا امام زندہ اورسید بھی ہےاور مدعی مہدویت بھی ہے۔ اس کوکس واسطے مہدی نہ سمجھا جائے۔ اس سے بھی تخصیص نہیں ہوتی کیونکہ قاعدہ ہیئت کے موافق اس شرط کا دورہ بھی ہوا کرتا ہے۔

منورعلی مینیجر عصر جدید میرٹھ۔

(شحنہ ہند ضمیمہ ۹۔ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۶۔۸؛ اور ۱۶ ستمبر ۱۹۰۴ء ص ۱)

ردّ الشّبهات القادیانیّة بالاحادیث والآیات القرآنیّة

(مولانا عبدالقادر سات گڈھی)

الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی رسوله امام الهادیین و علی آله و اصحابه افضل المهدیین ۔ اما بعد

دین دار، دین کے غم خوار بھائیوں کو معلوم ہے کہ یہ آخر زمانہ ہے۔اس میں تازہ تازہ فتنے دین میں برپا ہونا ضروری ہے۔سوان دنوں ان کا ظہور ہے۔پس جس کو اپنا ایمان پیارا ہےاوراس کو بچانا منظور ہے،تو اس پر واجب ہے کہ وہ اعتقاد وعمل میں سلف کا تابع رہےاوران کی ہی راہ پر چلے۔اور ہر مکار کی بات پر فریفتہ نہ ہو جائے اور ہر بناوٹ پر شیفتہ نہ رہے۔

پرانا فتنہ اہل سنت میں ملاحدہ وجودیہ کی طرف سے تھا،سوتھا،علاوہ اس کے نیچریوں کی طرف سے شروع ہوا پھراب قادیانیوں کی طرف سے۔خدا حافظ عوام کا۔

اب یہ فقیر عبدالقادر بن قاضی شیخ احمد ، مرزا غلام احمد قادیانی کا ردّ جو ع حضرت عیسٰی کی موت کا قائل ہے،اوراس باب میں اس نے کئی رسائل لکھے ہیں ،شروع کرتا ہے۔اوراس کے دلائل کے جوابات بہت عمدہ طور پر بحوله تعالی و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوته لکھتا ہے۔ اور نام اس رسالہ کا

رد الشبہات القادیانیۃ بالاحادیث والآیات القرآنیّۃ

رکھا گیا ہے۔

اب ہم زندہ رہنا حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کا اور نازل ہونا ان کا آسمان سے آخر زمانے میں واسطے قتل دجال کے، ان ہر دو باب میں گفتگو کرتے ہیں۔ اور حیات اور نزول کو آپ کے، بدلائل قرآن و احادیث صحیحہ رسول رحمان ثابت کرتے ہیں۔ بحولہ تعالیٰ و قوتہ ہم یہاں تین آیتوں سے قرآن مجید کی عدم ممات و اثبات حیات حضرت عیسیٰؑ کرتے ہیں۔

پہلی آیت

جو بلاشبہ محکم اور نص صریح اس بات پر ہے:

و قولهم انّا قتلنا المسيح عيسى بن مريم رسول الله و ما قتلوه و ما صلبوه ولكن شبّه لهم و ان الّذين اختلفوا فيه لفى شكّ منه ما لهم به من علم الا اتّباع الظّن و ما قتلوه يقيناً بل رّفعه اللّه اليه و كان اللّه عزيزاً حكيماً ۔(النساء ۱۵۷۔۱۵۸)(عذاب میں پکڑا ہم نے یہود کو یا لعنت کی ہم نے ان کو مذکورہ باتوں کے سبب سے اور بسبب کہنے ان کے کہ مقرر ہم نے مار ڈالا مسیح عیسیٰ بن مریم کو جو رسول اللہ کا ہے اور نہیں مار ڈالا انہوں نے اس کو یعنی عیسیٰ کو، اور نہ ہی سولی دی انہوں نے اس کو، لیکن شبیہ بنایا گیا واسطے ان کے۔ یعنی اللہ نے کسی کو عیسیٰ کا شبیہ بنا دیا، تو انہوں نے اس کو مار ڈالا اور سولی دی۔ اور مقرر وہ لوگ کہ جنہوں نے اختلاف کیا عیسیٰ کے باب میں البتہ وہ شک میں ہیں اس کی قتل سے (کیونکہ بعضوں نے کہا کہ یہی عیسیٰ ہے اور بعضوں نے کہا نہیں کیونکہ چہرہ مقتول کا چہرہ عیسیٰ کا نہ جسد) اور نہیں واسطے ان کے قتل پر اس کے یقین مگر پیروی گمان کی اور نہیں قتل کیا انہوں نے اس کو یقیناً بلکہ اوپر اٹھا لیا اللہ نے اس کو طرف اپنے (یعنی آسمان پر اٹھا لیا) اور ہے اللہ غالب حکمت والا)۔

یہ آیت دلالت کرتی ہے قطعی دلالت کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ باجسد (عنصری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان پر اٹھائے گئے۔ کیونکہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے مارے جانے اور سولی پر چڑھائے جانے کی صاف نفی کی، تو آپؑ کا مرنا ثابت نہ ہوا زندہ رہنا ہی ثابت ہوا۔

پھر جب آپؑ کا اوپر اٹھائے جانا ثابت ہوا، اور اس آیت سے قول وہب کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کو تین ساعت یا تین روز موت دیکر پھر زندہ کر کے اپنی طرف اٹھالیا، جیسا کہ یہ دونوں تفسیر بغوی اور تفسیر کبر وغیرھما میں لائے گئے ہیں، ردّ ہو جاتے ہیں۔ شاید یہ ہر دو قول نصاریٰ سے لئے گئے ہوں گے۔ اس بات پر کوئی آیت وحدیث دلالت نہیں کرتی ہے۔

پس مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے اتباع جو کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی رفع سے مراد آپ کو اوپر اٹھا لینے سے مراد آپ کی روح کا رفع مراد ہے، صاف غلط اور بڑی جہالت کی بات ہے۔ کیونکہ فقط روح کے رفع سے قتل اور سولی ہر دو ثابت رہ جاتی ہیں۔ اس لئے کہ رفع روح کا بعد مارے جانے کے ہوتا ہے، اور سولی پر چڑھانا جسد کے ساتھ متعلق ہے۔ فقط روح کو اوپر اٹھا لینے سے سولی کی نفی ہرگز ثابت نہیں ہو سکتی، حالانکہ خدا تعالیٰ نے ان دونوں باتوں کی یعنی مارے جانے اور سولی دیئے جانے کی صاف نفی کر دی، اور مکرر نفی قتل کو بیان کیا۔ اور لفظ یقیناً سے اس کو مؤکد کر دیا۔ اور ساتھ اس کے یہود کے مکر پر اپنی مکر کا غلبہ اور اپنی حکمت اور پختہ کاری بھی بیان کر دی، تو یہ حضرت عیسیٰؑ کے زندہ باجسد آسمان پر اٹھائے جانے پر نص صریح ہونے سے دلیل قطعی ہوگئی۔

پس اس کے منکر پر اطلاق کفر کا بے شک درست ہو سکتا ہے۔ حافظ الحدیث قاضی عیاضؒ نے اپنی شفا کے آخر فصل مقالات کفر میں لکھا ہے:

وكذلك وقع الاجماع تكفير كل من دافع نص الكتاب

یعنی اس طرح پر اجماع ہوا ہے تکفیر پر ہر ایک اس شخص کے جس نے دفع کیا نص قرآن مجید کو۔

یعنی جو بات نص قرآن سے ثابت ہوئی اس کو دفع کیا اور انکار کیا تو وہ شخص کافر ہے اجماع سے۔

باوجود اس توضیح کے پھر حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ کی تفسیر بھی، جو امام المفسرین سلف وخلف ہیں، لاکے بتلاتا ہوں، تا دلوں کو اور زیادہ تشفی ہو جائے کہ آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور اس پر نص ہے۔ تفسیر فتح البیان میں ہے :

ا خر ج سعید ابن منصور ونسا ئی و ابن ابی حا تم و ابن مرد و یه عن ابن عباس قا ل لما ارا د الله ان یر فع عیسی الی السّما ء خرج الی ا صحا به و فی البیت اثناعشر ر جلا من الحوا ریّین فخر ج علیهم من عین فی البیت و رأسه یقطر ماء فقا ل ان منکم من یکفر بی اثناعشر مرة بعد ان آ من بی ثمّ قا ل ایّکم یلقی علیه شبهی فیقا تل مکا نی فیکو ن معی فی درجتی فقا م الشّا ب من ا حد ثهم سنّا فقا ل له ا جلس ثمّ عاد علیهم ثمّ قا م الشّا ب فقا ل اجلس ثمّ اعاد علیهم فقا م الشّا ب فقا ل انا ۔فقا ل انت ذ لك ۔فا لقی علیه شبه عیسی و رفع عیسی من روز نة فی البیت الی السّماء قا ل و جا ء الطّلب من یهود فا خذوا الشّبه فقتلوه ثمّ صلبوه ۔ الحد یث ۔

قا ل قا ل ابن کثیر بعد ان سا قه بهذا اللفظ عند ابی حا تم قال حد ثنا احمد بن سنان ثنا ابومعا و یه عن الا عمش عن المنها ل بن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فذ کره و هذا اسناد صحیح الی ابن عباس و صدق ابن کثیر فهو لا ء کلّهم من ر جا ل الصحیح ۔

(نکالا یعنی روایت کی سعید بن منصور اور نسائی اور ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے حضرت ابن عباس سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ کہ اٹھائے حضرت عیسیٰؑ کو طرف آسمان کے، نکلے حضرت عیسیٰؑ اپنے یاروں کی طرف اس حال میں کہ گھر میں بارہ مرد تھے حواریوں سے۔ پس نکلے ان پر ایک چشمہ سے جو اس گھر میں تھا یعنی نہا کر اس حال میں کہ سر ان کا قطرے ٹپکا تا تھا پانی کے۔ پس فرمایا کہ تحقیق تم میں سے ایک مرد وہ ہے کہ منکر ہو جائے میرے سے بارہ مرتبہ بعد اس کے کہ ایمان لایا مجھ پر۔

پھر فرمایا کہ کون ہے تم میں کہ ڈالی جائی اس پر شباہت میری، پھر قتل کیا جائے وہ میری جگہ۔ پس رہے گا وہ ساتھ میرے میرے درجہ میں یعنی جنت میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس کھڑا ہوا ایک جوان ان سب سے کم عمر کا پس فرمایا حضرت عیسیٰؑ نے اس کو تو بیٹھ جا۔ پھر اعادہ کیا انہوں نے اسی بات کا ان حواریوں پر۔ پھر اٹھ کھڑا ہوا وہی جوان اور کہا میں ہوں۔ تب حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تو وہی ہے یعنی میرے ساتھ جنت میں رہنے والا۔

پس ڈالی گئی اس پر شباہت عیسیٰؑ کی اور اٹھائے گئے حضرت عیسیٰؑ ایک روشن دان سے گھر کے طرف آسمان کے۔

کہا حضرت ابن عباسؓ نے اور آئے تلاش کرنے والے حضرت عیسیٰؑ کے یہود سے۔ پس پکڑ لیا انہوں نے اس شبیہ کو۔ پس مار ڈالا انہوں نے اس کو پھر سولی پر چڑھایا اس کو۔ الحدیث۔

کہا صاحب فتح البیان نے، ابن کثیر نے بعد لانے اس اثر ابن عباس کو اس لفظ سے ابن ابی حاتم کی اسناد سے جو حد ثنا احمد بن سنان ثنا ابو معاویہ عن الاعمش عن المنہال بن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ ہے، کہا یہ اسناد صحیح ہے ابن عباس تک۔ صاحب فتح البیان کہتے ہیں ابن کثیر نے سچ کہا کیونکہ رجال یعنی راوی اس حدیث کے سب کے سب رجال صحیح بخاری کے ہیں)۔

سنن نسائی کی روایت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے اس طرح ہے:

ان رھطاً من الیھود سبّوہ و امّہ فدعا علیھم فمسخھم اللّٰہ قردۃ و خنا زیر فاجتمعت الیھود فقا ل لا صحا بہ ایّکم یرضی ان یلقی اللہ شبھی فیقتل و یصلب و ید خل الجنّۃ فقال ر جل منھم انا۔ فا لقی اللّٰہ علیہ شبہ فقتل و صلب۔

(الحدیث) (ایک جماعت نے یہود کی گالیاں دیں حضرت عیسیٰؑ کو اور ان کی ماں کو۔ پس حضرت عیسیٰؑ نے بددعا کی ان پر۔ سو اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو مسخ کر کے بندر اور سوٗر بنا دیئے۔ پس جمع ہو گئے یہود قتل کرنے پر حضرت عیسیٰؑ کے۔ پس اللہ تعالیٰ نے خبر دی حضرت عیسی کو کہ اٹھا لے وہ اس کو طرف آسمان کے اور پاک کردے اسکو صحبت ناپاک سے یہود کی۔

پس کہا حضرت عیسی نے اپنے یاروں سے کون راضی ہوتا ہے تم میں سے کہ ڈالی جائے اس پر شباہت میری، پس وہ قتل کیا جائے اور سولی چڑھایا جائے اور داخل ہو جائے وہ جنت میں۔

پس ایک مرد نے ان میں سے کہا میں راضی ہوں پس اللہ نے اس پر عیسی کی شباہت ڈال دی پس وہ مارا گیا اور سولی پر چڑھایا گیا)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کیا اس کو مولوی عبید اللہ صاحب قاضی مدراس نے اپنے فتوی میں (جو اس جلد میں سابقاً درج ہو چکا ہے۔ بہاء) اس اثر حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے صاف ظاہر ہو گیا کہ حضرت عیسی ابن مریمؑ بغیر مارے جانے اور سولی دیئے جانے کے آسمان پر زندہ اٹھائے گئے۔ اس آیت کا مطلب صاف کھل گیا اور یہ حدیث حضرت ابن عباسؓ کی حکم مرفوع حدیث کا رکھتی ہے.. کیونکہ اس قصے میں رائے اور اجتہاد کو کچھ دخل نہیں اور قصے کو اہل کتاب یعنی یہود و نصاری سے لینے کا وہم بھی صحیح نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ قصہ مذکور ان دونوں فرقوں کے اعتقاد کے برخلاف ہے۔ و اللہ اعلم

دوسری آیت

و ان مّن اھل الکتاب الا لیؤ مننّ بہ قبل موتہ و یوم القیامۃ یکون علیھم شھیداً ۔(نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا حضرت عیسی پر ان کی موت سے پہلے اور ہو گا وہ حضرت عیسی گواہی دینے والا قیامت کے روز ان پر)۔

استدلال اس آیت سے اس طرح پر ہے کہ یہ آیت بعد آیت مذکور کے متصل بلا فاصلہ آئی ہے۔ اس کی آیت کی ضمیر قبل موتہ میں مفسرین کے دو قول آئے ہیں۔ ایک یہ کہ اس ضمیر کو حضرت عیسیؑ کی طرف پھیرتے ہیں یعنی آگے موت حضرت عیسیؑ کے کہتے ہیں۔ دوسرا یہ کہ اس ضمیر کو کتابی کی طرف پھیرتے ہیں۔ یعنی آگے مرنے اس کتابی کے کہتے ہیں۔

بہر دو صورت ہمارا مطلب جو اثبات حیات عیسی ہے، ثابت ہوتا ہے۔ پہلی صورت میں یعنی ضمیر قبل موتہ کی حضرت عیسیؑ کی طرف پھیرنے کی صورت میں مطلب ہمارا صاف قطعاً و یقیناً ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ تب معنی یہ ہوتے ہیں۔

نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر ایمان لائے گا عیسی پر آگے موت ان کی کے۔

پس اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیؑ ابھی مرے نہیں زندہ ہیں۔ پھر آئندہ دنیا میں آئیں گے اس وقت کے سب اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے، تب عیسی وفات پائیں گے۔ یہی بات صحیح ہے کیونکہ اس بات کی تائید کرنے والی بہت سی صحیح حدیثیں اور اقوال صحابہ وغیرھم ہیں۔ چنانچہ تھوڑے ان سے قریب آئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔

دوسری صورت جو قبل مو تہ کی ضمیر کو ہر فرد اہل کتاب کی طرف پھریں، تو اگر چہ اس پر کئی اشکالات وارد ہوتی ہیں۔

ازاں جملہ یہ کہ وہ ایمان مقبول ہے یا غیر مقبول۔ اگر غیر مقبول ہے تو وہ ایمان ہوا جو وقت میں دیکھنے موت کے ہوتا ہے۔ پس اس پر قبل کے لفظ کی دلالت متعین نہیں ہوسکتی بسبب شامل رہنے لفظ قبل کے کل زمانہ حیات پر اس کے، بلکہ اس زمانہ کے واسطے عندموتہ یا حین موتہ یا وقت موتہ ہونا چاہیے۔ اور اگر وہ ایمان مقبول ہے تو قبل کا لفظ بے کار ٹھہرتا ہے کیونکہ جو ایمان لاتا ہے قبل موت کے ہی ایمان لاتا ہے۔ پس قبل کا لفظ بے کار و غیر مفید رہتا ہے یہ خلاف بلاغت و فصاحت ہے۔ سوا اس کے اس طرح کا ایمان ہر کتابی سے غیر واقع ہے، سلف وخلف سے کوئی اس بات کا قائل نہیں۔

غرض بہر دو صورت ہمارا مقصود حاصل ہو جاتا ہے کیونکہ جب ہر فرد اہل کتاب کا قبل موت اپنی عیسیٰ پر ایمان لانا تسلیم کیا جائے تو بھی ایمان صحیح ہونا ضرور ہے، تا اطلاق ایمان کا اس پر صحیح ہو اگر چہ وہ ایمان غیر مقبول بھی ہو بسبب ہونے اس ایمان کے باس؟؟، پس ایسے ایمان کے لئے ضرور ہے کہ وہ جانے اور اقرار کرے کہ حضرت عیسیٰ بندہ خدا تھے اور رسول اس کے۔ وہ نہ خدا تھے اور نہ خدا کے بیٹے تھے۔ اور نہ ہی وہ مارے گئے ہاتھ سے یہودیوں کے، اور نہ سولی پر چڑھائے گئے۔ بلکہ وہ بغیر مرنے کے زندہ باجسد آسمان پر اٹھائے گئے۔ جیسا کہ ان باتوں پر پہلی آیت دلالت صریح کرتی ہے۔ پس اس طرح کے ایمان سے ہمارا مقصود جو حضرت عیسیٰؑ کا نہ مرنا اور زندہ رہنا ہے پورا ہو جاتا ہے۔ گو ضمیر قبل موتہ کی اہل کتاب کی طرف ہی پھیری جائے اور اس آیت میں اشارہ ہے طرف اس بات کے کہ پھر عیسیٰ دنیا میں نازل ہونے والے ہیں کیونکہ مرنا ان کا باقی ہے تو دنیا میں آنا بھی ضروری ہے کیونکہ وہی جائے موت ہے۔ اس بات کو تائید دیتی ہے حدیث (بخاری ج اص ۴۹۰۔ مسلم ج اص ۸۷) کی:

وعن ابی هریرہ قال قال رسو الله ﷺ و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصلین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و یقتل الخنز یر و یضع الجزیة و یفیض الما ل حتی لا یقبله ا حد حتی تکو ن السجدة الوا حدة خیر من الد نیا و ما فیها ثم یقول ابو هر یره فا قرؤا ان شئتم و ان من اهل الکتا ب ا لا لیؤمنن به قبل مو تی مرفق علیه کذا فی المشکوة ۔

(روا یت ہے حضرت ابو ہر یرہؓ سے کہ انہوں نے کہا، فر ما یا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اس کی جس کے قبضے میں میری جان ہے البتہ قریب ہے کہ اترے گا تمہارے درمیان بیٹا حضرت مریم کا یعنی عیسی حاکم عادل ہو کر۔ پھر توڑ ڈالے گا صلیب کو اور مار ڈالے گا جنس سور کو یعنی حکم کرے گا اس کا اور موقوف کر دے گا جزیہ لینا کافروں سے یعنی سوائے اسلام کے جزیہ قبول نہ کرے گا اور ابل جائے گا مال یہاں تک کہ نہ قبول کرے گا اس کو کوئی یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا و مافیہا سے۔ پھر کہتے تھے ابو ہریرہ پڑھ لو اگر تم چاہو آیت

و ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ته، کو

(یعنی) اور نہیں ہوگا اہل کتاب میں سے کوئی مگر البتہ وہ ایمان لائے گا عیسی پر آگے مرنے ان کے کہ یہ حدیث متفق علیہ ہے یعنی بخاری اور مسلم کا اس پر اتفاق ہے)۔

اس سے ظا ہر ہو تا ہے کہ حضرت ابو ہر یرہؓ کے پاس بلا شبہ یہ با ت ثا بت تھی کہ ضمیر قبل مو ته کی حضرت عیسیٰؑ کی طرف ہی پھر تی ہے اور حضرت ﷺ کا قسمیہ فر ما نا کہ حضرت عیسیٰؑ تمہارے درمیان اتر آ ئیں گے، صاف دلالت کر تا ہے کہ حضرت عیسیؑ آ سما ن پر زندہ ہیں۔ موت جو ہر نفس کو لا بد ہے وہ ان پر باقی ہے۔ پھر دنیا میں آ کر مریں گے۔ اس لئے حضرت ابو ہر یرہؓ نے کہا کہ اگر تم کو اس حدیث کی اس بات میں شک ہو، تو آ یت مذکور کو جو حضرت عیسیٰؑ کے زندہ رہنے پر صاف دلالت کر تی ہے پڑھ لو۔ مراد یہ ہے کہ یہ حدیث اس آیت کی تفسیر اور تفصیل کے طور پر وارد ہے۔

اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں تحت میں حدیث مذکور کے کہا کہ

ففیه د لا لة ظا هرة علی ان مذ هب ابی هر یره فی ا لآ یة ان الضمیر فی مو ته یعود علی عیسی

پس اس قول حضرت ابو ہریرہؓ میں دلالت ظا ہر ہے اس بات پر کہ بے شک مذہب حضرت ابو ہریرہؓ کا آیت مذکور میں یہ ہے کہ بے شک ضمیر مو ته میں پلٹتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰؑ پر۔

اورمولوی محمد بشیر صاحبؒ (سہسوانی ثم بھوپالی) نے اپنی کتاب حق الصریح میں تفسیر ابن کثیر سے نقل کیا:

قا ل ابن ابی حا تم حد ثنا ابن بشار حد ثنا عبد الر حمن عن سفیا ن عن ابی حصین عن سعید بن جبیر عن ان عباس و ان من اهل ا لکتا ب الا لیو منن به قبل مو ته قا ل قبل مو ت عیسی ابن مر یم و قا ل العو فی عن ابن عباس مثل ذ لك قا ل ابو ما لك فی قو له ا لا لیو منن به قبل مو ته قا ل ذ لك عند نزو ل عیسی ابن مر یم لا یبقی ا حد من اهل الکتا ب ا لا یؤمن به۔ (حاصل معنی یہ ہے کہ امام ابن ابی حاتم نے ساتھ اسناد متصل کے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی کہ انہوں نے آیت مذکور کی تفسیر میں کہا قبل مو ته سے قبل موت حضرت عیسی بن مریم ہے اور عوفی نے ابن عباس سے مانند اس کے روایت کی اور ابو مالک نے الا لیومنن به قبل مو ته میں کہا کہ یہ ایمان لانا وقت میں نازل ہونے حضرت عیسی کے ہوگا کہ کوئی ایک اہل کتاب سے باقی نہ رہے گا مگر ایمان لائے گا عیسی پر)۔

اور امام جلال الدین سیوطی نے تفسیر اکلیل میں تحت آیت مذکور کے کہا:

فیه نزو ل عیسی ا خر جه الحا کم عن ابن عباس

(اس قول خدا میں ثابت ہے نازل ہونا عیسی کا روایت کیا اس قول کو حاکم نے ابن عباس سے)

اور مولوی عبید اللہ صاحب قاضی مدراس نے اپنے فتوی میں جو رد میں اقوال ضلالت اشتمال مرزا قادیانی کے ہے اس اثر ابن عباس کو لا کے کہا، اور حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح ہے بخاری اور مسلم کی شرط پر اور مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی نے اپنی کتاب حق الصریح میں تفسیر ابن کثیر سے نقل کیا:

قا ل ابن جر یر حد ثنی یعقو ب حدثنا ابن علیة حد ثنا ابو رجا ء عن الحسن و ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل موته قا ل قبل مو ت عیسی و الله انه لحی ا لآ ن عند الله و الکن اذا نز ل آ منوا به اجمعو ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(روایت کی ابن جریر نے ساتھ اسناد مذکور کے حسن بصری سے کہ انہوں نے تفسیر میں و ان من اھل الکتاب ا لا لیو منن به قبل مو ته کے کہا قبل موت عیسی یعنی ضمیر قبل مو ته کی راجع ہے طرف عیسی کے اور قسم ہے اللہ کی بے شک وہ عیسی زندہ ہیں اب نزدیک اللہ کے و لیکن جب وہ نازل ہوں گے ایمان لائیں گے ان پر سب اہل کتاب)

اور تفسیر سے نقل کیا کہ ابن کثیر نے کہا

و قا ل ابن ابی حا تم حد ثنا ابی حد ثنا علی بن عثما ن الاحقی حد ثنا جو یر یة بن بشیر قا ل سمعت ر جلا قا ل للحسن یا ابا سعید قو له الله عز و جل و ان من اهل الکتا ب الا لیومنن به قبل مو ته قا ل قبل مو ت عیسی ان الله رفع الیه عیسی و هو با عثه قبل یو م القیامة مقا ماً یؤ منن به البر و الفا جر و کذا قا ل قتا ده و عبد الر حمن بن زید بن اسلم و غیر وا حد و هذا القو ل هو الحق کما سنبیّنه بعده با لد لیل القا طع ان شا ء الله ۔

(اور کہا ابن ابی حاتم نے حدیث بیان کی کہ ہمارے سے میرے باپ نے کہا انہوں نے حدیث بیان کی ہمارے سے علی بن عثمان لاحقی نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہمارے سے جویریہ بن بشیر نے انہوں نے کہا سنا میں نے ایک مرد سے کہ انہوں نے کہا حسن بصری کو تفسیر کہ قول خدائے عزوجل و ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ته کی ۔حسن بصری نے کہا کہ قبل مو ته سے مراد قبل موت عیسی ہے بے شک اللہ نے اٹھا لیا طرف اپنے عیسی کو اور وہ بھیجنے والا ہے ان کو آگے قیامت کے ایسے مقام پر کہ ایمان لائے گا اس پر نیک و بد۔ ابن کثیر کہتے ہیں اسی طرح کہا قتادہ اور عبدالرحمٰن بن زید بن اسلم اور بہت سے اہل علم نے جیسا کہ ہم قریب بیان کردیں گے اس کو ساتھ دلیل قاطع کے انشاء اللہ)۔

اور بھی مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی نے حق الصریح کے بتیسویں صفحے کے حاشیہ میں تفسیر فتح البیان سے نقل کیا:

ذهب کثیر من التا بعین فمن بعد هم الی ان المراد قبل مو ت عیسی (بہت سے تابعین پھر ان کے بعد کے لوگ گئے ہیں طرف اس بات کے کہ بے شک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراد قبل مو تہ سے عیسی ہیں)

یعنی ضمیر مو تہ کی طرف عیسی کے پھرتی ہے نہ طرف کتابی کے اور بھی مولوی صاحب مذکور نے فتح الباری سے نقل کیا

و نقله عن اکثر اهل العلم و رجحه ابن جریر و غیره ۔

(نقل کیا اس مذہب کو یعنی قبل مو تہ سے مراد قبل موت عیسی ہونے کے مذہب کو اکثر اہل علم سے اور اسی کو ترجیح دیا ابن جریر وغیرہ نے)

ان سب باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ امام نووی نے شرح صحیح مسلم میں ذهب کثیرون او لاکثرون الی ان الضمیر یعود علی الکتابی جو کہا غیر صحیح ہے یا مراد اس کثیرون و اکثروں سے متاخرین کے مفسرین ہیں نہ سلف کے۔ غرض ضمیر کتابی کے طرف پھیرنے کی تقدیر میں بھی ہمارے مطلب میں کچھ خلل نہیں آتا ہمارا مطلب بہر دوصورت برآتا ہے جیسا کہ ہم نے آگے بیان کر دیا۔

اور وہ جو مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تحریر سوم وغیرہ میں جو مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی کے ساتھ ہوئی تھی اس میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی، سو اس کا حاصل یہ ہے کہ انہوں نے ضمیر قبل مو تہ کی طرف کتابی کے پھیری ہے اور کہا کہ ہر کتابی اپنی موت کے وقت عیسی پر ایمان لائے گا۔

سو اس روایت کے سب طرق میں ضعف ہے جیسا کہ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانیؒ نے اپنی کتاب حق الصریح میں جو ردّ میں مرزا قادیانی کے بنی ہے، واضح طور پر بیان کر دیا من شاء فلینظر الیه ۔

سو اس کے اس روایت کے معارض ان ہی کی وہ روایتیں ہیں کہ جن کو آگے بیان کر دیا ہے اور وہ روایتیں صحیح بھی ہیں۔ پس دوسری روایت ابن عباس کی غیر صحیح رہنے سے اور ان کی ہی صحیح روایتیں جو مؤید بحدیث صحیح اور اقوال سلف ہیں ان کے معارض بھی ہونے سے قابل سند کے ہرگز نہیں ہوسکتی ہے اگر فرضاً قابل سند ہو تو بھی ہمارے مطلب کے منافی نہیں ہوسکتی جیسا کہ ہم نے ابھی قریب بیان اس کا کر دیا۔

تیسری آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ آل عمران کی ہے:

و یکلّم النّاس فی المھد و کھلا و من الصّا لحین (آل عمران ۴۶)

(اور وہ عیسی بات کرے گا لوگوں سے گہوارے میں اور ادھیڑ ہو کر اور وہ صالحین سے ہے)

استدلال اس آیت سے اوپر زندہ رہنے عیسی کے اور پھر نازل ہونے ان کے دنیا میں اس طرح پر ہے کہ اس آیت میں عیسی کا ادھیڑ ہو کر لوگوں سے بات کرنا ثابت ہے اور وقت میں اٹھائے جانے ان کے طرف آسمان کے جوان تھے، ادھیڑ۔ اس بات پر اکثر مفسرین حال تاریخ کا اتفاق معلوم ہوتا ہے۔ پس جب خدا کے کلام میں خطا کا احتمال نہیں تو معلوم ہوا کہ عیسی دنیا میں پھر نازل ہو کر ادھیڑ ہو کر مریں گے۔

اس بات پر چند تفسیروں سے اقوال مشتے نمونہ از خروار بتلا کے بعدہ احادیث واقوال صحابہ وغیرھم جو نازل ہونے حضرت عیسی کی دلالت کرتے ہیں بتلاتا ہوں۔

تفسیر معالم التنزیل میں تحت آیت اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفّیك کے ہے:

قیل للحسین ھل تجد نزول عیسی فی القرآن ۔قال نعم۔ قوله تعالی و کھلاً و ھو لم یکتھل فی الدنیا انما معناہ و کھلا بعد نزول من السماء (کسی نے حسین بن فضل سے پوچھا کہ تم پاتے ہو نازل ہونا عیسی کا قرآن میں کہا ہاں وہ قولہ تعالی کھلا ہے اور وہ عیسی ادھیڑ نہ ہوا تھا دنیا میں اور انہیں معنی اس کا مگر یہ کہ وہ ادھیڑ ہو گا بعد نازل ہونے اس کے کے آسمان سے)

اور مولوی محمد بشیر سہسوانی نے حق الصریح میں تفسیر ابوالسعود سے نقل کیا:

و به استدل علی انه علیه السلام سینزل من السماء لانه علیه السلام رفع قبل التکھل قال ابن عباس ارسله اللہ تعالی و ھو ابن ثلاثین سنة و مکث فی رسالته ثلاثین شھراً ثم رفعه اللہ تعالی الیه (اسی لفظ کہل سے دلیل لی جاتی ہے عیسی کے قریب نازل ہونے پر آسمان سے کیونکہ عیسی اٹھائے گئے طرف آسمان کے آگے ادھیڑ ہونے کے۔ ابن عباس نے کہا اللہ نے رسالت دی عیسی کو اس وقت وہ تیس سال کے تھے اور ٹھہرے رہے اپنی رسالت میں تیس مہینے یعنی اڑھائی برس پھر اٹھا لیا اللہ نے ان کو طرف اپنے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تفسیر کبیر سے نقل کیا:

قا ل الحسین بن الفضل و فی ھذہ ا لآ یة نص فی انه علیه السلا م سینز ل الی ا لا رض (کہا حسین بن الفضل نے اور اس آیت میں نص ہے اس باب میں کہ مقرر وہ عیسی اتریں گے طرف زمین کے)

اور بیضاوی سے نقل کیا:

و به استد ل علی انه سینز ل فا نه رفع قبل التکھل

(اور اسی لفظ کہل سے استدلال کیا جاتا ہے اس بات پر کہ وہ عیسی قریب اتریں گے اس لئے کہ وہ اٹھائے گئے طرف آسمان کے آگے ادھیڑ ہونے کے)

اب ہم چند احادیث و آثار کو جو حضرت عیسیٰؑ کے آسمان سے نازل ہونے پر نص صریح ہیں وارد کرتے ہیں

و عن ابی ھر یرہ قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینز ل فیکم ابن مر یم حکماً عد لاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنز یر و یضع الجز یة و یفیض الما ل حتی لا یقبله ا حد حتی تکو ن السجدہ الوا حدة خیر من الد نیا و ما فیھا ثم یقو ل ابو ھر یرہ فا قرؤا ان شئتم و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ته متفق علیه (بخاری ج ا ص ۴۹۰)

اس کا ترجمہ قریب گذر چکا ہے۔

اور بھی اس میں ہے:

قا ل رسو ل الله ﷺ ینز لن ابن مر یم حکماً عد لاً فلیکسرن الصلیب و لیقتلن الخنز یر و لیضعن الجز یة و لیترکن القلا ص فلا یسعی علیھا و لتز ھبن الشحنا ء و التباغض و التحا سد و لید عو ن الی الما ل فلا یقبله ا حد (مسلم ج ا ص ۸۷)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے اللہ کی البتہ اتریں گے یعنی آسمان سے بیٹے مریم کے حاکم عادل ہو کر پھر البتہ توڑ ڈالیں گے صلیب نصاری کو اور البتہ مار ڈالیں گے جنس سور کو اور البتہ موقوف کر دیں گے جزیہ لینا اور چھوڑی جائیں گی اس وقت اونٹنیاں جوان پر نہ ان پر سفر کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور نہ دوسرا کام اور البتہ جاتی رہے گی دلوں سے دشمنی اور عداوت اور حسد بایک دیگر اور لوگ بلائے جائیں گے مال لینے کے لئے پس نہ قبول کرے گا کوئی۔

روایت کیا اس حدیث کو مسلم اور اسی مشکوۃ صفحہ ۴۸۰ میں وہی ابو ہریرہ سے بخاری اور مسلم کی روایت سے لایا ہے کہ حضرتﷺ نے فرمایا:

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و اما مکم منکم

کس طرح ہو گے تم یعنی کیا اچھا حال ہو گا تمہارا جب نازل ہو گا ابن مریم یعنی عیسی تمہارے درمیان اور امام تمہارا تم میں سے ہو گا یعنی مہدی۔

اور بھی (صحیح مسلم ج ا ص ۸۷ میں) جابر بن عبداللہ سے مروی ہے:

سمعت النبی یقول لا تزال طائفة من امتی یقاتلون الحق ظاھرین الی یوم القیامة فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ ھذہ الامة (کہا جابر بن عبداللہ نے سنا میں نے رسول اللہﷺ سے کہتے ہوئے ہمیشہ رہے گی ایک جماعت میری امت کی جنگ کرتی ہوئی حق پر درحالیکہ غالب رہنے والی ہے (یعنی مخالف پر روز قیامت تک)، پھر اترے گا عیسی بیٹا مریم کا پس کہے گا امیران کا عیسی کو آیئے ہمارے لئے نماز پڑھایئے۔ تب عیسی فرمائیں گے نہیں۔ بے شک بعض تم میں کے بعض پر امیر ہیں۔ یہ بزرگی دینی اللہ کی ہے اس امت کو)

اور بھی (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۰ میں) نواس بن سمعان کی حدیث طویل میں کہ جس میں ذکر دجال اور یاجوج ماجوج کا ہے یہ بھی آیا ہے:

اذ یبعث اللہ المسیح بن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقی دمشق بین مھروذتین و اضعاً کفیه علی اجنحة ملکین (ناگاہ بھیجے گا اللہ تعالی مسیح بن مریم کو یعنی عیسی کو پس اتریں گے حضرت عیسی سفید مینار پاس جو شرقی طرف شہر دمشق کے ہوگا درمیان دو زرد رنگین کپڑوں کے اپنے دونوں ہاتھ رکھے ہوئے بازوؤں پر دو فرشتوں کے)۔

اور (سنن ابوداؤد۔ج ۲ ص ۱۳۵ میں) حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہﷺ سے روایت کی کہ حضرتﷺ نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ليس بيني و بينه (يعني عيسى) نبی و انه نازل فا ذا رأيتموه فا عرفوه رجل مر بوع الحمره والبيا ض بين ممصر تين كأن را سه يقطر و ان لم يصبه بلل يقا تل الناس على ا لاسلام فيد ق الصليب و يقتل الخنز ير و يضع الجز ية و يهلك الله فی زما نه الملل كلها ا لا الاسلام و يهلك المسيح الد جا ل فيمكث فی ا لا ر ض ار بعين سنة ثم يتو فی فيصلی عليه المسلمو ن ۔(نہیں درمیان میرے اور عیسیٰ کے کوئی نبی اور بے شک وہ نازل ہونے والا ہے یعنی دنیا میں پس جب دیکھو تم اس کو پہچا نو اس کو (یعنی اس علامت سے) کہ وہ ایک مرد ہے میانہ قد اور رنگ اس کا سفید سرخی مائل رہے گا اور اترے گا وہ درمیان دو کپڑے زرد رنگ گے، اور سر سے اس کے قطرے ٹپکتے ہوں گے اگر چہ اس کو تری نہیں پہنچی پھر جنگ کرے گا کافروں سے اسلام لانے پر۔ پس توڑ ڈالے گا صلیب کو اور مار ڈالے گا سور کو اور موقوف کر دے گا جزیہ لینا کافروں سے۔ اور ہلاک کر دے گا اللہ تعالیٰ اس زمانہ میں سب دینوں کو سوائے دین اسلام کے اور ہلاک کر دے گا مسیح دجال کو پس ٹھہرا رہے گا دنیا میں چالیس سال پھر انتقال کرے گا تو مسلمان اس پر نماز پڑھیں گے)۔

اور یہ حدیث بھی صحیح ہے کوئی راوی اس کا ضعیف نہیں اور مولوی محمد بشیر نے حق الصریح میں کہا:

قا ل الحا فظ فی الفتح و روی ا حمد و ابو داؤد باسناد صحيح من طر يق عبد الر حمن بن آ دم عن ابی هر يره مثله مر فو عاً و فی هذا الحد يث ينزل عيسى و عليه ثو بان ممصران فيد ق الصلين و يقتل الخنز ير و يضع الجز ية و يدعو الناس الى ا لاسلا م و يهلك الله فی زما نه الملل كلها الا اسلا م و تقع الا منة فی ا لا ر ض حتى تر قع الا سود مع الابل و تلعب الصبيان با لحيا ت و قا ل فی آ خر ه ثم يتو فی و يصلی عليه المسلمو ن

(کہا حافظ الحدیث امام ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری میں روایت کی امام احمد اور ابو داؤد نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ اسناد صحیح کے طریق سے عبدالرحمٰن بن آدم کی ابوہریرہ سے مرفوعاً اور اس حدیث میں ہے: اتریں گے عیسیٰ اس حال میں کہ ان پر دو کپڑے رہیں گے خفیف زرد رنگ کے پس توڑیں گے صلیب کو نصاری کی اور مار ڈالیں گے سوروں کو اور موقوف کر دیں گے جزیہ لینا اور دعوت دیں گے لوگوں کو طرف دین اسلام کے اور ہلاک و برباد کرے گا اللہ تعالیٰ ان کے زمانے میں سب دین و ملت کو سوائے دین اسلام کے اور ان کے وقت ایسا امن دنیا میں واقع ہوگا کہ شیر اور اونٹ مل کر چریں گے اور بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے اور کہا آخر میں اس حدیث کے پھر انتقال کریں گے عیسیٰ اور نماز جنازہ پڑھیں گے ان پر مسلمان)۔

اور جامع الصغیر میں ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا:

ینزل عیسی ابن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق طبرانی عن اوس بن اوس.

اتریں گے عیسیٰ نزدیک منارہ سفید کے جو دمشق کے مشرقی جانب میں ہوگا روایت کیا اسکو طبرانی نے اوس بن اوس سے

اور مولوی محمد بشیر سہسوانی نے حق الصریح میں تفسیر ابن کثیر سے نقل کیا:

و قال ابن ابی حاتم حدثنا ابی حدثنا احمد بن عبد الرحمن حدثنا عبد اللہ بن ابی جعفر عن ابیه حدثنا الربیع بن انس عن الحسن انه قال قال رسول اللہ ﷺ للیهود ان عیسی لم یمت و انه راجع الیکم قبل یوم القیامة

(کہا ابن ابی حاتم نے اس مذکور اسناد سے کہا حسن بصری نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے یہود کو تحقیق عیسیٰ نہیں مرا اور بے شک وہ پلٹ کر آنے والا تمہاری طرف آگے قیامت کے)

اگر کوئی یوں کہے کہ یہ حدیث مرسل ہے قابل حجت نہیں اس کا جواب مولوی محمد بشیر صاحب موصوف یوں دیتے ہیں کہ اس مرسل کی تقویت چند طرح پر ہو سکتی ہے اول یہ کہ حضرت حسن بصری نے قسم کھا کر یہ بات کہی کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔ تفسیر ابن کثیر میں ہے:

قال ابن جریر حدثنی یعقوب حدثنا ابن علیة حدثنا ابو رجاء عن الحسن و ان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل مو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت عیسی و اللہ انه لحی ا لآن عند الله و لکن اذا نز ل آ منوا به ا جمعو ن ۔(کہا ابن جریر نے ساتھ اسناد مذکور کے حسن بصری سے تفسیر آیت مذکور کی مراد قبل مو ته سے آگے موت عیسی کی ہے قسم ہے اللہ کی بے شک عیسی زندہ ہیں اب نز د یک اللہ کے ولیکن جب وہ نازل ہوں گے ایمان لائیں گے ان پر اہل کتاب سب)۔

پھر کہا پس معلوم ہوا کہ مرسل حسن کے نزدیک قوی ہے وگرنہ قسم نہ کھاتے۔

اور بھی کہا خلاصہ میں

قا ل ابو زر عة کل شیء قا ل الحسن قا ل رسو ل الله ﷺ و جد ت له ا صلاً ما خلا ار بعة ا حا دیث ۔(ابوزرعہ نے کہا جس حدیث کو حسن بصری نے قا ل رسو ل الله کہا پائی میں نے اس کے لئے اصل مگر چہار حدیثیں یعنی ان کی اصل نہیں پائی)۔قولہ ملخصاً

میں کہتا ہوں یہ ساری تقویت مرسل حسن بصری وغیرہ کی واسطے اہل حدیث کی کیا حاجت کیونکہ حنفیہ کی بیان مطلق مرسل کہ مرسل اس کا ثقہ ہوا اور قرن ثانی یا ثالث سے جو حجت ہے بلکہ وہ فوق مسند ہے یہ بات تو اصول حنفیہ میں مملو ہے میں یہاں فقط دو کتاب اصول سے جو پرانی اور معتبر ہیں نقل کرتا ہوں۔

اصول حسامی میں ہے:

فا لمر سل من الصحا بی محمو ل علی السماع و من القر ن الثا نی و الثا لث علی انه و ضع له ا لا مور و استبان له الاسناد و هو فوق المسند ۔پس مرسل حدیث صحابی سے وہ محمول ہے سننے پر(یعنی رسول اللہ ﷺ سے سننے پر محمول ہے)اور مرسل تابعین اور تبع تابعین کی سو وہ محمول ہے اس بات پر کہ ظاہر ہوا حال اس حدیث کا اور ظاہر ہوئی واسطے اس ارسال کرنے والے کے اسناد اس حدیث کی اور وہ مرسل یعنی اس طرح کی مرسل حدیث بڑھ کر ہے مسند سے

اور توضیح میں ہے:

و مر سل القر ن الثا نی و الثا لث لا یقبل عند الشا فعی الا ان یثبت اتصا له من طر یق ا خر ویقبل عند نا و عند ما لك و هو فوق المسند(اور مرسل حدیث قرن ثانی اور ثالث کی یعنی تابعین و تبع تابعین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقبول نہیں نزدیک شافعی کے مگر ے کہ ثابت ہووے اتصال اس کا دوسرے طریق سے اور نزدیک ہمارے اور نزدیک امام مالک کے وہ مرسل مقبول ہے اور وہ بڑھ کر ہے مسند سے)۔

اور آثار صحابہ وتابعین کے یعنی اقوال ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو مالک اور حسن بصری وغیرھم کے تحت میں بیان پچھلی دو آیت کے گزر چکے اعادہ کی حاجت نہیں پس اس قدر قوت کے ساتھ جو بات دین کی ثابت ہو اس کے ماننے کی اہل ایمان کو کس قدر ضرورت ہے اور اس کے نہ ماننے میں کس قدر خرابی دین وایمان کی متصور ہے سو ادنی مومن پر بھی پوشیدہ نہ ہوگی۔

قطع نظر اگلے دلائل قطعی وظنی آیات واحادیث وغیرھا کی فقط اس حدیث مرسل کو حسن بصری کی مرزا قادیانی اور ان کی اتباع کو ماننا ہی ضرور ہوا کیونکہ وہ حنفی کہلاتے ہیں پس اپنا دعوی جو عیسی کے زندہ نہ رہنے کا کر رہے ہیں چھوڑ دینا اور ان کی حیات کی اور پھر دنیا میں نازل ہونے کی قائل ہو جانا ضروری ہے وگرنہ ضدی جہلاء میں شمار کئے جائیں گے۔

دیگر مرزا غلام احمد قادیانی نے آیت بل رفعه الله کی استدلال پر اور آیت وکھلا پر جو شبہے اور اعتراضات اپنی تحریرات میں کئے ہیں وہ کتاب حق الصریح میں مندرج ہیں، لکھ کر ان کے جوابات شافی طور بحولہ تعالی وقوتہ دیتا ہوں، تا اس کے ضمن میں ان کی دونوں دلائل ایک آیت سورہ آل عمران کی

و اذ قا ل الله یا عیسی انی متو فیك و را فعك الی و مطهر ك من الذین کفروا،

اور دوسری آیت سورہ مائدہ کی

فلما تو فیتنی کنت انت الر قیب علیهم (المائدۃ:۱۱۷)،

کا جواب بھی حاصل ہو جائے۔

قول مرزا غلام احمد قادیانی جو کتاب حق الصریح کے صفحہ ۴۵ میں مندرج ہے:

تیسری دلیل آپ نے یہ پیش کی ہے سورہ نساء میں ہے

و ما قتلو ہ یقیناً بل رفعه الله الیه و کان الله عزیزاً حکیماً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اس میں بھی قبول کرتے ہیں کہ آیت قطعیۃ الدلالۃ نہیں مگر باوجود اس کے آپ کے دل میں یہ خیال ہے کہ اس رفع سے رفع مع الجسد مراد ہے کیونکہ وما قتلوہ و ما صلبوہ کی ضمیر کا مرجع قطعاً روح مع الجسد ہے لہذا بل رفعه کی ضمیر کا مرجع بھی روح مع الجسد ہے۔ لیکن حضرت آپ کی یہ سخت غلطی ہے۔

اقول۔ مولوی محمد بشیر صاحب کو اگرچہ اگلی تحریر کے وقت میں اس آیت قطعیۃ الدلالۃ بالذات ہونے میں تردد تھا۔ پھر جب اللہ نے ان پر کھول دیا تو نویں صفحے میں حق الصریح کے کہا:

اگرچہ خاکسار نے تحریر اول میں غیر قطعیۃ الدلالۃ لکھا ہے مگر اب میری رائے یہ ہے کہ یہ آیت قطعیۃ الدلالۃ ہے حیات مسیح پر

پس اعتراض مرزا قادیانی کا باطل ہو گیا۔

دیگر مرزا قادیانی نے اس استدلال مذکور کا مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی کے کچھ جواب نہ دیا کیونکہ ان کو ضرور تھا کہ اس استدلال کا ابطال کر دیتے ورنہ ان کے قول کو صحیح مان لیتے۔ پس بغیر ابطال اس کے مرزا قادیانی کا یہ کہنا: لیکن حضرت آپ کی سخت غلطی ہے، بڑی زبردستی کی بات ہے۔

اور اس فقیر کے نزدیک یہ آیت اس باب میں اول درجہ کی ہے کیونکہ یہ آیت نہ ذوالوجوہ ہے اور نہ کسی سلف وخلف کے مفسرین سے اس میں اختلاف ہے

قولہ (یعنی قول قادیانی): بلا فصل۔ نفی قتل اور نفی مصلوبیت سے صرف یہ مدعا اللہ جل شانہ کا ہے کہ مسیح کو اللہ جل شانہ نے مصلوب ہونے سے بچا لیا

اقول: قتل اور مصلوب ہونے سے بچالیا کہنا ضرور تھا سو مرزا قادیانی نے قتل کو حذف کر دیا سو اس کا سبب یہی معلوم ہوتا ہے کہ قتل سے بھی بچالیا کہنے سے حیات عیسی کی ثابت ہو جاتی ہے وہ ان ک مطلب اور مدعا کیخلاف ہے۔ نعوذ باللہ من هذه الخيانه ۔ اگر مرزا قادیانی اس قول کو اپنا جواب استدلال مولوی صاحب مذکور کا سمجھتے ہیں تو یہ ان کی سخت غلطی ہے کیونکہ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی کے اس استدلال کا خلاصہ یہ ہے کہ جب خدا نے قتل اور سولی پر چڑھانے سے عیسی کو بچالیا تو عیسی کا باجسم و جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلامت رہنا ثابت ہو گیا پھر اس کے ساتھ ان کا رفع طرف اپنے فرمایا تو صاف ثابت ہو گیا کہ ان کو ساتھ جسم و جان کے اپنی طرف اٹھالیا پس اس سے زیادہ بصراحت تمام عیسیٰ کی حیات کا ثبوت اور کیا ہو گا۔ پھر یہ بات غلط کیسے ہوئی بلکہ مرزا قادیانی کا اس کو غلط کہنا سخت غلط اور نہایت بے جا ہے۔

قولہ: بلافصل اور آیت بل رفعه الله اليه اسی وعدہ کو ایفاء کرنے کی طرف اشارہ ہے جو دوسری آیت میں ہو چکا ہے اور اس آیت کو ٹھیک ٹھیک معنی سمجھنے کے لئے اس آیت کو بغور پڑھنا چاہیے جس میں رفع کا وعدہ ہوا تھا اور وہ آیت یہ ہے یا عیسی انی متوفيك و رافعك اليّ (آل عمران: ۵۵) حضرت اس رافعك الي میں جو رفع کا وعدہ دیا گیا تھا یہ وہی وعدہ ہے جو آیت بل رفعه الله اليه میں پورا کیا گیا۔

اب آپ وعدہ کی آیت پر نظر ڈال کر دیکھئے کہ اس میں پہلے کون سا لفظ موجود ہے فی الفور آپ کو نظر آ جائے گا کہ اس سے پہلے انی متو فيك ہے اب ان دونوں آیتوں کے ملانے سے جس میں ایک وعدہ کی آیت اور ایک ایفاء وعدہ کی آیت ہے آپ پر کھل جائے گا کہ جس طرز سے وعدہ تھا وہ اسی طرز سے پورا ہونا چاہیے تھا۔ یعنی وعدہ یہ تھا کہ اے عیسیٰ میں تجھے مارنے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں ۔اس سے صاف کھل گیا کہ ان کی روح اٹھائی گئی ۔ کےنکہ موت کے بعد روح ہی اٹھائی جاتی ہے نہ کہ جسم، انتہی

اقول: اس تقریر میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بڑی محنت اٹھائی اور اپنی نظر دقیق بہت دوڑائی با ایں ہمہ وہ نظر ذروہ تحقیق تک نہ پہنچی بسبب کور ہونے اس کے کہ کیونکہ انہوں نے انّی متو فّيك کے ماقبل کی آیت پر جو مكروا و مكر الله و الله خير الما كرين (آل عمران:۵۴) ہے اور اس قصہ کے ساتھ متعلق ہے نظر نہ ڈالی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یہود نے مکر کیا اور اللہ نے بھی مکر کیا اور اللہ نیک تر ہے مکر کرنے والوں کا یعنی اللہ کا مکر قوی تر ہے کوئی اس کو پھیرنے والا نہیں۔

یہود کا مکر یہی تھا کہ انہوں نے چاہا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کو حالت غفلت میں ناگاہ مار ڈالیں تا بھاگنے نہ پاوے۔ سو انہوں نے ایسی ہی تجویز کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی اس تجویز سے حضرت عیسیٰ کو خبر دار کر دیا اور ان کی تسلی کے لئے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يا عيسى انّى متو فّيك و را فعك اليّ (آل عمران: ٥٥)

اگر اس متو فّيك کے معنی اس طرح کہے جائیں جیسا کہ مرزا قادیانی اور ان کے اتباع کہتے ہیں یعنی اے عیسی میں تجھ کو مار ڈالنے والا ہوں اور تیری روح کو اپنی طرف اٹھالینے والا ہوں، یہ ہرگز درست نہ ہوگا کیونکہ اس بات سے عیسی کو ان کے مکر کی آفت سے جو موت کی دہشت ہے کیا تسلی ہوسکتی ہے؟ بلکہ اس بات سے اور دہشت ان کی بڑھ جائے گی اور پھر اس سے یہودیوں کے مکر کا کیا رد نکلتا ہے؟ بلکہ اس سے یہودیوں کی مراد ہی حاصل ہوتی ہے کیونکہ وہ بھی تو حضرت عیسی کی موت کے ہر طرح خواہاں تھے کسی طور سے ہو ان کا مرجانا ہی یہود چاہتے تھے۔ دیگر اس کام سے یعنی خدا تعالی کی بالفعل عیسی کو مار ڈالنے سے یہود کے مراد کا کیا خلاف ہوا اور ان کے مکر کا کیا رد نکلا اور اپنا مکر ان پر کیا چلایا جو آپ کو خير الما كرين کہا۔

پس انّى متو فّيك میں معنی میں تجھ کو اب مار ڈالنے والا ہوں کہنا درست نہ ہوا، تو اس کے دوسرے معنی کہنا ضرور ہوئے ایسے معنی کہ دوسری آیتوں کی قطعی معنوں کے ساتھ مخالف نہ پڑیں۔

اس کی کئی صورتیں ہیں ایک یہ کہ معنی متو فيك میں یوں کہیں

ای انی مستو فٍ ا جلك و متمم عمر ك حتی تبلغ الكهو لة و انی را فعك اليّ ا لآ ن من غير قتل و صلب با يد يهم

یعنی میں تیری اجل اور عمر کو پوری کرنے والا ہوں تا پہنچے تو ادھیڑ عمر کو اور بالفعل میں تجھ کو اپنی طرف اٹھالینے والا ہوں بغیر قتل اور سولی کے ہاتھوں سے یہود کی۔

اس معنی کو آیت و كهلا کے ساتھ موافقت بھی ہوتی ہے کیونکہ اس آیت میں ادھیڑ عمر تک عیسی کا پہنچنا ثابت ہے۔

اور ان کو مکر سے پوری تسلی بھی حاصل ہوتی ہے اور متو فی کے معنی متو فی ہونے ثابت ہے۔

مصباح المنیر میں ہے:

و تو فيته واستو فيته یعنی توفیتہ اور استوفیہ کے ایک ایک معنی ہیں۔

اور صراح میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استیفاء وتوفی تمام گرفتن حق

دوسری صورت یہ کہ معنی متو فیك کے قبض کے لیں۔ یعنی میں تجھ کو قبض کرنے والا ہوں پورا، یعنی با جسم۔ کیونکہ تو فی کے لغوی معنی اخذ الشیء وا فیاً ہیں یعنی ایک چیز کا پورا لے لینا۔

اگر اللہ تعالی فقط را فعك الیّ کہتا تو بعض لوگوں کو یوں سمجھنے کی گنجائش نکلتی کہ فقط روح عیسی کی طرف اٹھائی گئی نہ با جسد، جیسا کہ دوسرے مومنوں کی روح اٹھائی جاتی ہے۔ تب یہ بات موت عیسی کی نفی جو نص قرآن سے ثابت ہے، اس کے معارض پڑتی۔ اس لئے اللہ تعالی نے متو فّیك بھی اسکے آگے فرمایا تا دلالت کرے یہ کلام کہ عیسی کو اللہ تعالی نے پورا با جسد و جان اٹھالیا۔

امام رازی نے بھی تفسیر کبیر میں کئی وجوہ بیان کئے ہیں سو چھٹویں وجہ میں اس کو بھی بیان کیا اور یہ معنی لغت اور محاورہ عرب کے بھی برابر ہیں اور پر شواہد قرآنی بھی موجود ہیں۔

صراح میں ہے:

توفی تمام گرفتن حق

اور منتخب اللغات میں ہے:

توفی تمام بستاندن

اور قول عرب:

و فانی فلا ن درا ھمی فتو فیتھا منه (یعنی فلاں نے میرے پورے درہم دے دئے پس میں نے پورے درہم اس سے قبض کر لئے)

اور شواہد قرآنی:

سورہ بقر آیت ۲۸۱، جز تلك الرسل میں ہے:

و اتقوا یو ما تر جعو ن فیه الی الله ثم تو فی کل نفس بما کسبت و هم لا یظلمو ن (ڈرو تم اس روز سے کہ پھیرے جاؤ گے تم اس روز طرف اللہ کے پھر پورا ملے گا ہر جان کو جو اس نے کمایا اور ان پر ظلم نہ ہو گا)۔

اور سورۃ آل عمران (آیت ۱۶۱) میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم تو فی کل نفس ما کسبت و ھم لا یظلمو ن

(پھر پوری ملے گی ہر جان کو اس کی کمائی اور ان پر ظلم نہ ہوگا)

اور اسی سورہ میں ہے:

و انّما تو فّو ن اجو ر کم یو م القیا مۃ

(یعنی سوا اس کے نہیں کہ تم پورا دیئے جاؤ گے اپنا اجر روز قیامت کے)

اور سورہ نحل (آیت ۱۱۱) میں ہے:

و تو فّی کلّ نفس ما عملت و ھم لا یظلمو ن

یعنی پوری دی جائے گی ہر جان کو جزا اس کے عمل کی اور ان پر ظلم نہ ہوگا

پس یہ معنی جو ہم نے دوسری صورت میں بیان کئے بلا شک صحیح ٹھہرے اور اس سے ان کے استدلال کی آیت فلما تو فیتنی کنت انت الر قیب علیھم کا جواب بھی نکل سکتا ہے۔ یعنی نظر بایں معنی تفسیر اس کی یوں ہو سکتی ہے

ای فلما قبضتنی کا ملاً ای ا خذ تنی مع الجسد بلا صعاد الیك و جعلتنی کا لمیت فی الغیبو بۃ عن الناس کنت انت الرقیب علیھم

(پھر جب تو نے قبض کر لیا مجھ کو پورا یعنی ساتھ جسم و روح کے اٹھا لیا اور کر دیا مجھ کو مانند میت کے غائب رہنے میں لوگوں سے تو ہی تھا نگہبان ان پر یعنی بنی اسرائیل کا حال تو ہی جانتا تھا)

تیسری صورت یہ کہ متو فیك میں معنی ممیتك ہی کے لیں، جیسا کہ حضرت ابن عباسؓ سے نقل کرتے ہیں۔ اگر چہ وہ راوی ضعیف بھی ہو لیکن اس کا مطلب یوں سمجھنا ضروری ہے:

انّی متو فیك ای انّی ممیتك بعد النّزو ل فی آ خر الز ما ن و رافعك الی ا لآ ن من غیر مو ت (یعنی میں تجھ کو موت دینے والا ہوں بعد نازل ہونے تیرے کے آخر زمانے میں اور اب میں تجھ کو اٹھا لینے والا ہوں طرف اپنی یعنی آسمان پر بغیر موت کے)۔

اس معنی کو احادیث نزول جو مذکور ہو چکیں قوت دیتی ہیں۔ اور یہ معنی موافق آیت و کھلا ..الخ کے بھی ہیں اور اس میں مخالف کو جائے اعتراض بھی نہیں کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متو فی اسم فاعل ہے، دلالت اس کی زمانہ حال واستقبال دونوں پر ہوسکتی ہے۔ ویسا ہی صیغہ رافع بھی اسم فاعل ہے۔ اس کا بھی وہی حال ہے ۔اور واؤ واسطے جمع کے ہے۔ دو واسطے ترتیب کے تا مارنا ہی مقدم ہونا ضرور ہو۔ پس متو فّیك میں استقبال کے معنی اور رافعک میں حال کے معنی بے شک صحیح ہو سکتے ہیں۔

یعنی میں تجھ کو آئندہ مارنے والا ہوں اور اب تجھ کو بسلامتی جسم و جان اپنی طرف اٹھا لینے والا ہوں تا یہود کا مکر تجھ پر نہ چلے۔ پس اس میں تسلی کامل حضرت عیسی کو حاصل ہوتی ہے۔

اور آیت میں جو وعدہ اٹھا لینے کا ہوا، اسی وقت اس کا وفا ہو چکا۔ یعنی اسی اعلام کے بعد اسی روز اٹھا لیا، جیسا کہ اس بات پر حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا قول مذکور صاف دلالت کرتا ہے۔ پس آیت بل رفعه الله اليه کی اس بات پر خبر دیتی ہے اور یہود کے زعم کا رد کرتی ہے۔ یعنی یہودیوں نے عیسی کو نہ مار ڈالا، اور نہ سولی دی بلکہ اللہ تعالی نے اس کو پورا با جسم و جان اپنی طرف اٹھا لیا، اور یہودیوں کی مکر کو باطل کر دیا اس طرح سے کہ انہوں نے جس کو قتل کیا اور سولی دی وہ عیسی نہ تھا، بلکہ وہ شبیہ عیسی تھا۔ خدا تعالی کا مکر یہی تھا کہ ان کا مکر چلنے نہ دیا، اور ان کو شک و اختلاف میں ڈال دیا۔ کوئی کہتا ہے کہ ہم نے عیسی کو ہی مار ڈالا، کوئی کہتا ہے نہیں کیونکہ چہرہ مقتول کا چہرہ عیسی کا ہے نہ جسد۔

اور وہ جو مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا

ان دونوں آیتوں کے ملانے سے کہ جن میں ایک وعدہ کی آیت اور ایک ایفائے وعدہ کی آیت ہے آپ پر کھل جائے گا۔ الی آخرہ،

یہ بات اس وقت صحیح ہوتی کہ توفّی کے معنی موت ہی کے ہوتے۔ اور بھی رافعك پر فاء یا ثم آیا ہوتا کیونکہ فاء اور ثم واسطے ترتیب کے ہے نہ واؤ۔

پس جب یہ دونوں بات نہیں، تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کا جزم کرنا مقدم ہونے پر موت کے رفع پر کس طرح صحیح ہو سکے۔ ہرگز نہیں۔

اور ہم نے جو کہا یہ بات اس کو صحیح ہوتی کہ توفّی کے معنی موت ہی کے ہوتے سو وہ اس لئے ہے کہ توفی کے معنی نیند کے بھی ہوتے ہیں۔ اور یہی معنی اکثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفسرین متقدمین کے نزدیک مراد ہیں جیسا کہ ابن کثیر کی تفسیر سے قاضی عبید اللہ صاحب نے اپنے فتوی میں نقل کیا:

و قال الاکثرون المراد بالوفاة ھنا النوم کما قال اللہ تعالی و ھوالذی یتوفاکم باللیل ۔ الآیہ ۔

و قال اللہ تعالی : یتوفی الانفس حین موتھا و التی لم تمت فی منامھا۔ الآیہ ۔

پس جب ان دونوں آیتوں کی سند سے اکثر مفسرین نے کہ جن میں حسن بصری اور ربیع بن انس بھی ہیں یہاں توفی سے مراد نیند لی ہے، تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ان کے خلاف میں موت ہی کے معنی مراد لینا کیونکر صحیح ہو سکے گا یہ بات کسی عالم عاقل پر پوشیدہ نہ ہوگی۔

پس اس تحریر سے ہماری صاف ان کے دعوی کا بطلان ظاہر ہو چکا۔

اور وہ جو انہوں نے اپنی تیسری تحریر میں کہا:

یہ بات ظاہر ہے کہ موت اور رفع میں ایک ترتیب طبعی واقع ہے، ہر ایک مومن پہلے فوت ہوتا پھر اس کا رفع ہے اسی ترتیب طبعی پر یہ ترتیب وضعی آیت کی دلالت کر رہی ہے کہ پہلے متوفیك فرمایا اور پھر بعد اس کے رافعك کہا۔

اقول: یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا وہم ہے کیونکہ درمیان موت ورفع کے اگر ترتیب طبعی ہوتی، تو خصوصیت مومن کی نہ رہتی۔ کیونکہ طبعی لوازم میں مومن و کافر کا فرق نہیں۔ پس اس آیت میں ترتیب وضعی جو بتائی وہ بھی باطل ہو چکی ہے۔ غرض ہماری اس تحریر سے ان کے دعوے کا بطلان ظاہر ہو چکا۔ پس عیسی کا زندہ طرف آسمان کے اٹھائے جانے میں اور قرب قیامت کے پھر آسمان سے دمشق کی شرقی سفید منارہ کے پاس دو ملک کے بازوؤں پر اپنے ہاتھ رکھے ہوئے اترنے میں جیسا کہ آگے صحیح حدیثوں میں بتفصیل گذر چکا کچھ شک نہ رہ۔

قولہ: دوسرا مرزا قادیانی کا تحریر اول میں جیسا کہ حق الصریح میں لایا گیا ہے دوسری دلیل آپ نے یہ پیش کی ہے و یکلم الناس فی المھد و کھلا ۔ اور آپ کھل کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ سے درمیان عمر کا آدمی مراد لیتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے۔
اقول: بے شک صحیح ہے بلکہ مرزا قادیانی کا اس کو صحیح نہیں کہنا غیر صحیح ہے کیونکہ مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانیؒ کی اس مراد کی صحت پر کتب لغات گواہی دیتی ہیں مولوی محمد بشیر نے اپنی کتاب حق الصریح میں صحاح جوہری اور قاموس سے نقل کیا ہے

الکھل من و خطه الشیب و رئیت لی بجا له

یعنی کہل وہ مرد ہے کہ جس کے بالوں میں بوڑھاپن یعنی سپیدی مخلوط ہو۔
یعنی دوموبہ رہی دیکھی جائے اس کے لئے بزرگی
یعنی لوگ اس کو بزرگی کی نظر سے دیکھیں کیونکہ اس عمر میں آدمی اپنی چکاری کام چھوڑ کر بردباری وحکم اختیار کرتا ہے۔
صراح میں ہے: کہل مرد میانہ سال۔
اور منتخب اللغات میں ہے: کہل بالفتح مرد میانہ سال۔
اور کشف اللغات میں ہے: کہل بفتح مرد میانہ سال ونیم پیر۔
اور غیاث میں ہے: کہل بالفتح مرد بانہ سال یعنی میان جوانی و پیری باشد
اور کتاب المتکبر میں ہے:

ثم یصیر صملاً الیه ار بعین سنة ثم یصیر کھلا الی خمسین سنة ثم یصیر شیخاً الی ثما نین سنة۔

(پھر ہو جاتا ہے مرد تیس برس کے بعد صمل چالیس برس تک پھر ہو جاتا ہے چالیس برس سے کہل پچاس تک پھر ہو جاتا ہے پچاس سے شیخ یعنی بوڑھا اسّی برس تک)
اور مصباح المنیر میں لکھا ہے:

شب الصبی یشب من با ب ضر ب شبا باً و شبیبة و ھو شاب و ذ لك قبل من الکھو لة (جوان ہوا بچہ یا جوان ہوگا یہ باب سے ضر ب یضر ب کے ہے مصدر اس کا شباب وشبیبہ ہے اور اسم فاعل اس کا شاب ہے یعنی جوانی رکھنے والا اور یہ عمر پہلے عمر کہولت کی ہے)۔
یعنی جوانی کے بعد کہل یعنی ادھیڑ ہوتا ہے۔
پس جب حضرت عیسیٰ کو صحیح قول کی رو سے ۳۳ سال کے اندر اللہ تعالیٰ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھالیا تو جوانی میں اٹھالینا ثابت ہوا پس کہولت یعنی ادھیڑ ہونا ان کے لئے باقی رہا۔
قولہ: بلافصل صحیح بخاری میں دیکھے جو کتاب اللہ کے بعد اصح الکتب ہے اس میں کہل کے معنی جوان مضبوط کے لکھے ہیں اور یہی معنی قاموس اور تفسیر کشاف وغیرہ میں موجود ہیں۔انتہی

اقول: اس کے جواب میں مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانیؒ نے یہ لکھا
اس کا جواب خاکسار کی طرف سے یہ ہوا کہ صحیح بخاری میں تو یہ ہے
قال مجاھد الکھل الحلیم جوان مضبوط اس سے کس طرح سمجھا تا ہے؟
اس کا جواب مرزا قادیانی نے یہ دیا کھل حلیم وہ ہے جو یبلغ الحکم کا مصداق ہو اور جو حلم کے زمانہ تک پہنچے وہ جوان مضبوط ہی ہوتا ہے۔

جواب اس کا خاکسار (محمد بشیر سہسوانی) کی طرف سے یہ ہوا کہ:
یہ حصر غیر مسلّم ہے کیونکہ حلیم قرآن مجید میں صفت غلام کی آئی ہے۔فرمایا اللہ تعالی نے
فبشّرناہ بغلام حلیم
اور غلام کے معنی کودک صغیر کے ہیں کما فی الصراح۔
پس محتمل ہے کہ حلیم اس مقام پر ماخوذ حلم سے جو آہستگی اور بردباری کے معنی میں ہے۔

اس کا جواب مرزا غلام احمد قادیانی نے کچھ نہیں دیا۔
یہ فقیر کہتا ہے کھل حلم بالکسر جو آہنگی اور بردباری کے معنی میں ہے اس کا اسم فاعل حلیم ہے یعنی بردباری رکھنے والا اور حلم بضمن جو بالغ خواب دیکھنے کے معنی میں ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے
و اذا بلغ الاطفال منکم الحکم فلیستأذنوا۔
یعنی جب پہنچیں لڑکے تم میں سے بلوغ کو...
اور شاہ ولی اللہ دہلوی نے ترجمہ اس کا بحد احتلام لکھا ہے۔
غرض اسم فاعل اس کا محتلم اور حالم ہے۔
کتاب ممبتکر میں لکھا ہے:
فاذا قارب الاحتلام فھو مراھق و اذا بلغ الحلم فھو محتلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و حالم ،(یعنی اس کو مراہق کہتے ہیں پھر جب وہ پہنچ جاتا ہے حکم کو یعنی خواب جماع دیکھنے اور انزال کرنے کی عمر کو پس اس کو محتلم اور حالم کہتے ہیں)

پس مرزا غلام احمد قادیانی نے جو کہا حلیم وہ ہے جو یبلغ الحلم کا مصداق ہو صاف غلط ہے کیونکہ اس کو محتلم اور حالم کہتے ہیں نہ حلیم یہ بات اہل علم پر جو محاورہ عرب سے واقف ہیں پوشیدہ نہیں

اور مجاہد نے معنی کھل کے حلیم کہے، سو شاید اسی اعتبار سے کہے کہ جب آدمی ادھیڑ ہوتا ہے اکثر ہے کہ وہ حلیم ہوتا ہے یعنی بردباری ہے۔ جوانی میں جو تند مزاج اور جلد غصے میں آتا ہے اور بے تامل و تدبر کوئی کام کر دیتا ہے جب ادھیڑ ہوتا ہے یہ سب چھوڑ دیتا ہے، اس لئے لوگ بزرگی کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اور اس عمر میں بدن کی مضبوطی میں تھوڑا ڈھیلا پن آتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے حلم کے معنی جوان مضبوط جو کہے، حلیم کے الٹے معنی کہے۔ غرض مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانیؒ نے فتح الباری کی اور قسطلانی کی اور قاموس اور تفسیر کشاف کی عبارتیں پیش کر کے کہا کہ ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ کہل کے معنی جوان مضبوط کے نہ صحیح بخاری میں ہیں اور نہ قاموس میں اور نہ کشاف میں۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی اپنی بات بنانے کے لئے کبھی جھوٹ بھی استعمال کرتے ہیں۔ یہ بہت نازیبا بات ہے۔

قولہ (قول قادیانی): بلا فصل اور سیاق وسباق آیات کا بھی انہیں معنوں کے چاہتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ کا اس کلام سے مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح بن مریم نے خردسالی کے زمانہ میں کلام کر کے اپنے نبی ہونے کا اظہار کیا پھر ایسا ہی جوانی میں بھر کر اور مبعوث ہو کر اپنی نبوت کا اظہار کرے گا۔ سو کلام سے مراد خاص کلام ہے جو حضرت عیسیٰ نے ان یہودیوں سے کیا تھا جو بے جا الزام ان کی والدہ پر لگاتے تھے اور جمع ہو کر آئے تھے مریم تو نے یہ کیا کام کیا۔

پس یہی معنی منشاء کلام الٰہی کے مطابق ہیں اگر ادھیڑ عمر کے زمانہ کا کلام مراد ہوتا تو اس میں یہ آیت نعوذ باللہ لغو ٹھہرتی گویا اس کے یہ معنی ہوتے کہ مسیح نے خوردسالہ میں کلام کیا اور پھر پیرانہ سالی کے قریب پہنچ کر کلام کرے گا اور درمیان کی عمر میں بے زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گا۔

اقول: سیاق وسباق آیات کا بھی انہیں معنی کو چاہتا ہو ورنہ تم نے جو کہا مجرد دعوی ہے یاوہم اور کہا

پھر ایسا ہی جوانی میں بھر کر اور مبعوث ہو کر اپنی نبوت کا اظہار کرے گا..الخ،

غیر صحیح ہے اور بے دلیل بات کیونکہ حضرت عیسیٰؑ نے جھولے میں سے جو بات کی اس میں یہود کے الزام باطل کا رد ودفع کیا تھا۔ یہ بات سورہ مریم میں صاف مذکور ہے۔ یہود کے الزام کا دفع کہولت کی کلام تک موقوف رہنا عقل ونقل کے صاف خلاف ہے اور سلف وخلف میں سے کوئی اس کا قائل نہیں۔

اور وہ جوانہوں نے کہا

اگر ادھیڑ عمر کے زمانہ کا کلام ہوتا تو اس صورت میں یہ آیت نعوذ باللہ لغو ٹھہرتی..الی آخرہ،

یہ بھی باطل ہے، کیونکہ یہ بے جا اشکال کہل کے معنی جوانی لیں تو بھی اس وقت کے کلام پر بھی بعینہ وارد ہوتا ہے اس طور سے کہ خرد سالی میں کلام کیا پھر جوانی میں بھر کر کلام کرے گا اور اس کے درمیان بے زبان رہے گا۔

واہ! اچھا اعتراض کہ جس سے آپ کا قول بھی الٹ پلٹ ہو جاتا ہے۔سو اس کی آپ کو خبر ہی نہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی یہ کلام ایسا ہے جیسا کہ سورہ مریم میں اللہ نے حاکیاً عن عیسی فرمایا

والسلام علیّ یوم ولدت ویوم اموت ویوم ابعث حیاً

(یعنی سلام یا سلامتی ہو مجھ پر جس دن پیدا ہوا میں اور جس دن مروں گا اور جس دن اٹھوں گا میں زندہ ہوکر)

کیا اس کلام سے پیدائش کے روز اور موت کے روز اور زندہ ہوکر اٹھنے کے روز کے سوا سلام خدا تعالی کا یا سلامتی نہ ہونا ان کے لئے یعنی حضرت عیسیٰؑ کے لئے ثابت ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ مراد اس سے سلامتی کا دوام ہے تا یوم البعث اسی طرح اس آیت میں کلام کا دوام مراد ہے تا زمان کہل واللہ اعلم

جب ہمارے دلائل کے متعلق جوان کے شبہے وغیرہ تھے ان کے جوابات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بفضلہٖ تعالی فراغت حاصل ہو چکی، تو اب فقیر مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی دلیلوں کے جوابات کی طرف رجوع ہوتا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنی تحریر سوم میں لکھا ہے۔ سو مولوی محمد بشیر صاحبؒ نے نقل کر کے ان کا جواب بھی بتفصیل وتطویل اپنی تحریر چہارم میں دیا لیکن فقیر بھی بطور مختصر کچھ لکھتا ہے۔

قولہ: (مرزا قادیانی، بروایت حق الصریح صفحہ ۹۴ میں کہتے ہیں)

اب بعد اس کے کسی قدر بطور نمونہ مسیح ابن مریم کی وفات پر دلائل لکھے جاتے ہیں۔

واضح ہو کہ قرآن کریم میں یا عیسی انّی متو فّیك و رافعك الیّ (آل عمران: ۵۵) موجود ہے۔ قرآن کریم کے عموم محاورہ پر نظر ڈالنے سے قطعی اور یقینی طور پر ثابت ہوتا ہے کہ تمام قرآن کریم میں تو فی کا لفظ قبض روح کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے یعنی اس قبض روح میں جو موت کے وقت ہوتا ہے۔ دو جگہ قرآن میں وہ قبض روح بھی مراد لیا ہے جو نیند کی حالت میں ہوتا ہے لیکن اس جگہ قرینہ قائم کر دیا ہے جس سے سمجھا گیا ہے کہ حقیقی معنی تو فی کے موت ہی ہیں۔

(پھر دو تین سطروں کے بعد مرزا صاحب قادیانی نے کہا)

جب کہ قرآن میں لفظ تو فی کا قبض روح کے معنوں میں آیا ہے اور احادیث میں ان تمام مواضع میں جو خدائے تعالی کو فاعل ٹھہرا کر اس لفظ کو انسان کی نسبت استعمال کیا ہے، جا بجا موت کے ہی معنی کئے ہیں تو بلا شبہ یہ لفظ قبض روح اور موت کے لئے قطعی الدلالۃ ہو گیا۔

اقول: مرزا قادیانی نے (قرآن میں تو فی کا لفظ قبض روح کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے) جو کہا صاف غلط ہے کیونکہ بہت سی جگہ قرآن مجید میں دوسرے معنوں سے بھی آیا ہے جیسا کہ سورہ بقرہ میں اور آل عمران میں ہے:

ثم تو فّی کل نفس ما کسبت۔

اور اسی سورہ میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و انّما تو فّو ن ا جو ر کم یو م القیا مة۔

اور سورہ نحل میں ہے:

و تو فّی کلّ نفس ما عملت۔

ان سب آیتوں میں موت اور قبض روح کے معنی ہرگز نہیں ہو سکتے۔

یہاں معنی تو فی کے پورا دیا جانا یا لینا مراد ہے جیسا کہ قریب گزر چکا اور یہی معنی توفی کے حقیقی واصلی ہیں نہ قبض روح وموت کے جیسا کہ ہم نے ماسبق میں تو فی کے معنی پورا لینا حق کا لغت کی کتابوں سے ثابت کر دیا ہے پس مرزا قادیانی نے قبض روح اور موت تو فی کے حقیقی معنی جو کہے صاف غلط ہے۔

جب مرزا قادیانی اس دعوی میں جھوٹے نکلے تو احادیث میں جو دعوی کیا ہے اس کو بھی اس پر قیاس کر لیں۔ پس ہماری تحریر سے قول ان کا بلا شبہ بہ لفظ قبض روح اور موت کر لئے قطعیة الدلالة ہو گیا جو ہے باطل اور غلط ٹھہرا مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسا جھوٹ بول کر بعض عوام کالانعام کو گمراہ کر کے آپ خدا کے پاس ماخوذ ہو جانے میں اور اہل علم اور اہل دین کے نزدیک رسوا اور فضیحت ہونے میں کیا فائدہ سمجھتے ہوں گے؟ مجھے اس سے بڑی حیرت ہے۔

قولہ: اور بخاری جو اصح الکتب ہے اس میں تفسیر فلمّا تو فّیتنی کی تقریب میں متوفیك کے معنی ممیتك لکھا ہے (الحق الصریح)

اقول: صحیح بخاری جو اصح الکتب ہے وہ حق ہے لیکن مراد اس سے وہ احادیث مرفوعہ ہیں جن کو سند کے ساتھ بخاری اپنی صحیح میں لائے ہیں نہ وہ احادیث جو اس میں تعلیقاً مذکور ہیں۔ ویسا ہی آثار صحابہ وغیرھم۔ امام سخاوی کی فتح المغیث سے مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانیؒ نے نقل کیا

و ما تقدم تا ئید حمل قو ل البخا ری ما اد خلت فی کتا ب هذا ا لا ما صح علی مقصو د به و هو ا لا حا دیث الصحیحة المسندة دو ن التعا لیق و ا لآ ثار المو قو فة علی الصحا بة فمن بعد هم۔ (اور اس کلام سے جو آگے گذرا تائید ہوتی ہے حمل کرنے قول بخاری وہ جو انہوں نے کہا نہیں داخل کی میں نے اپنی اس کتاب میں مگر وہی حدیثیں جو صحت کو پہنچیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقصود پر بخاری کی اس قول سے یعنی مقصود ان کا اس قول سے وہی صحیح حدیثیں ہیں جو ساتھ اسناد کے وہ لائے ہیں نہ ہی وہ حدیثیں جن کو تعلیقاً ذکر کیا یعنی بے اسناد ذکر کیا اور نہ آثار صحابہ وغیرھم کے جو بعد ان کے ہیں)۔

پس آثار صحابہ خصوصاً جو تعلیقاً اس میں مذکور ہیں اس قول میں داخل نہیں ہو سکتے ۔ پس قول حضرت ابن عباسؓ جو مميتك ہے قول صحابی بھی ہے، علاوہ اس کے تعلیقاً مذکور یعنی بخاری کے قول ہیں، پس اصح الکتب میں داخل نہیں ہوسکتا ہے۔

سوا اس کے مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی ثم بھوپالیؒ نے اپنی کتاب حق الصریح فی اثباۃ حیاۃ المسیح میں اس قول کا ضعف بوجہ احسن ثابت کر کے اس کے معارض ان ہی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا قول صحیح اسناد سے لا کر بتلایا ہے۔شک ہو تو اس میں دیکھ لیں۔

قولہ (یعنی قول قادیانی): اور یہ بات ظاہر ہے کہ موت اور رفع میں ایک ترتیب طبعی واقع ہے۔ ہر ایک مومن کی روح پہلے فوت ہوتی ہے پھر اس کا رفع ہوتا ہے۔اس ترتیب طبعی پر یہ ترتیب وضعی آیت کی دلالت کر رہی ہے کہ پہلے انّی متو فّيك فرمایا اور پھر اس کے را فعك کہا۔

اقول: یہ مرزا قادیانی کا وہم غلط ہے کیونکہ موت اور رفع ترتیب طبعی ہوتی تو خصوصیت مومن کی نہ رہتی کیونکہ طبعی لوازم میں مومن اور کافر کا فرق نہیں پس اس بنا پر آیت میں جو ترتیب وضعی انہوں نے ثابت کی اس کے ساتھ وہ بھی ڈھے گئی۔

قولہ (یعنی قول قادیانی):

دوسری دلیل مسیح کی وفات پر خود جناب رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے جسکو امام بخاریؒ اپنی کتاب التفسیر میں اسی غرض سے لائے ہیں کہ تا یہ ظاہر کریں کہ لمّا تو فّيتني کے معنی لما امتنی ہے، اور نیز اسی غرض سے اس موقع پر حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے متو فّيك کے مميتك کی بھی روایت لایا ہے تا ظاہر کرے کہ لما تو فّيتني کے وہی معنی ہیں جو انّی متو فّيك کے معنی حضرت ابن عباسؓ نے ظاہر فرمائے ہیں۔اس مقام پر بخاری کو غور سے دیکھ کر ادنی درجہ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ تو فّيتني کے معنی امتنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یعنی تو نے مجھے مار دیا۔اس میں تو کچھ شبہ نہیں کہ ہمارے نبی ﷺ فوت ہو گئے ہیں اور مدینہ منورہ میں آپ کا مزار موجود ہے۔ پھر جب کہ آنحضرت ﷺ نے وہی لفظ فلمّاتو فّیتنی کا حدیث بخاری میں اپنے لئے اختیار کیا ہے اور اپنے حق میں ویسا ہی استعمال کیا ہے جیسا کہ وہ حضرت عیسیٰؑ کے حق میں مستعمل تھا تو اس بات کو سمجھنے میں کچھ کسر رہ گئی کہ جیسا کہ آنحضرت ﷺ وفات پا گئے ایسا ہی حضرت مسیح بھی وفات پا گئے (الحق الصریح فی اثباۃ حیاۃ المسیح)

اقول: اس کا جواب مولوی محمد بشیر صاحبؒ نے اپنی تحریر چہارم میں یوں دیا:

اس مقام پر تو آپ نے بڑا مغالطہ کھایا ہے یا دیا ہے۔ بیان اس کا یہ ہے کہ لفظ صحیح بخاری کا یہ ہے فاقول کما قا ل العبد الصّا لح و کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلمّا تو فّیتنی کنت انت الرّ قیب علیھم۔ یہاں کاف تشبیہ ہے جو مغائرت پر دلالت کرتا ہے۔ اگر حضرت ﷺ یوں فرماتے فا قو ل ما قا ل العبد الصّا لح ،تو استدلال آپ کا درست ہوتا۔ جب حضرت ﷺ نے کاف تشبیہ اس پر داخل کیا تو یہ دلیل مغیرت ہوئی ،معلوم ہوا کہ حضرت ﷺ کی تو فی اور حضرت عیسیٰؑ کی تو فّی میں ایک مشابہت تو ہے مگر عین نہیں حضرت عیسیٰؑ کی تو فّی تو بطور اصعاد ہوئی اور حضرت ﷺ کی تو فی بطور موت۔

سبحان اللہ! اللہ تعالی نے حضرت ﷺ کی زبان سے کیسا لفظ نکلوایا کہ جس سے حیات مسیح میں شبہ کرنے والوں کے شبہ کا استحصال کلی ہو گیا الحمد لله علی ذا لك حمداً کثیراً طیباً مبار کاً فیه ۔دیکھو اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰؑ کے قول سورہ مائدہ میں یوں حکایت کی ہے

ما قلت لھم ا لا ما امر تنی به ان اعبدوا الله ر بّی و ر بّکم ۔

یہاں حضرت عیسی نے کما امر تنی نہیں کہا۔

پس معلوم ہوا کہ ما امر تنی اور کما امر تنی میں فرق ہے ایسا ہی ما قا ل ا لعبد الصا لح ،اور کما قا ل العبد الصّا لح ، میں فرق ہے۔

و من لم یفرق بینھما فقد ا خطأ خطا فا حشاً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس استدلال آپ کا اوھن من بیت العنکبوت نکلا۔ الحمد لله علی ذلك (
(الحق الصریح فی اثبات حیاۃ المسیح)

اقول: یہ فقیر کہتا ہے کہ مقصود اس قول سے حضرت ﷺ کا تشبیہ دینا ہے اپنے عدم علم حال سے اپنی امت کے بعد رفاقت اپنے ساتھ، عدم علم عیسیٰ کا حال پس ان کی امت کی بعد مفارقت ان کی کے مقصود اس قول سے یہ کہنا نہیں کہ میں مر گیا ہوں جیسا کہ حضرت عیسیٰ مر گئے یعنی یہاں اپنی موت کی تشبیہ حضرت عیسیٰ کی موت کے ساتھ دینا مقصود نہیں۔ وجہ تشبیہ اس تشبیہ میں مفارقت اور غیبوبت ہے
اگرچہ سبب اور طور مفارقت وغیبوبت کا جدا رہے تفسیر اس کی یوں ہے

ای فلمّا اخذتنی و قبضتنی بالاماتة و فارقتنی و غیبتنی عن امتّی کما اخذته و قبضته بالرّفع و الاصعاد الیك و فارقته و غیبته عن امته فاقول کما قال ای عیسی علیه السلام لانی انا و عیسی سواء فی عدم العلم بحال الامة بعد مفارقتهم۔ کیونکہ معنی توفی اخذ الشیء و قبض الشیء ہے

امام جلال الدین سیوطی نے کتاب شرح الصدور کے باب مقر الارواح میں سلطان العلماء عز الدین بن عبد السلام کے امالیہ سے نقل کیا کہ انہوں نے

اللّٰه یتوفّی الانفس حین موتها
کی تفسیر میں کہا

ای یأخذوها وافیه من الاجساد۔

یعنی اللہ تعالیٰ پکڑ لیتا ہے ارواح کو ان کی موت کے وقت پورا پکڑ لینا اجساد سے ان کے۔

اس سے معنی یتوفی کے پکڑ لینا ہوتا ہے تو یہ بات ہماری تفسیر کے موافق ہوئی۔ ہماری بات کی صحت پر یہ بات بھی دلالت کرتی ہے کہ حضرت ﷺ یہ اس وقت کہیں گے کہ جب محشر میں آپ کی امت کے کئی مردوں کو پکڑے ہوئے بائیں طرف لے جائیں گے یعنی طرف دوزخ کے لے جائیں گے تب حضرت ﷺ فرمائیں گے یارب یہ میرے چھوٹے اصحاب ہیں۔ پس کہا جائے گا حضرت ﷺ کو کہ تم نہیں جانتے کہ انہوں نے کیا احداث کیا ہے بعد تمہارے۔ پس کہوں گا میں جیسا کہ بندہ صالح یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰؑ نے کہا کہ اصل عبارت اس حدیث صحیح بخاری کی یہ ہے

و انه یجاء بر جا ل من امتی فیؤ خذ بهم ذا ت الشمال فاقول یا رب ا صحا بی فیقا ل انك لا تد ری ما ا حد ثوا بعد ك فاقول كما قا ل العبد الصا لح ... الحد یث۔

کیونکہ موت کی تشبیہ سے یہاں کچھ علاقہ نہیں مقصود یہاں اپنا عدم علم بحال امت بعد مفارقت بیان کر دینا ہے جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ نے بیان کیا۔ پس جب بات یوں ہے تو پھر یہ حدیث موت حضرت عیسیٰؑ کے لئے دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ سیاق اس کا دوسری بات کے لئے ہوا۔

دیگر اس حدیث سے ان کی یہ بات کیونکر ثابت ہو سکے گی کہ دوسری کئی صحیح حدیثیں جو نزول عیسی پر نص صریح ہیں اس حدیث کے ان کے معنی کے تسلیم کی صورت میں معارض پڑی ہیں کیونکہ وہی حدیثیں حیات حضرت عیسی پر اور بعد نزول ان کی وفات پر نصوص صریحہ ہیں جیسا کہ پہلے مذکور ہو چکی ہیں دیگر اگر اس حدیث سے موت حضرت عیسیٰؑ کی مانی جا وے تو وہی موت مانی جانی ضروری ہے کہ جس کے یہود و نصاری قائل ہیں۔ اس کے سوا حضرت عیسیٰؑ کے لئے حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ سے آج تک دوسرے طور کی موت کا کوئی قائل نہیں اور اس موت کا جس کے یہود و نصاری قائل ہیں نص قرآن وما قتلوه یقیناً صاف رد کرتا ہے اور ان کو جھٹلاتا ہے

پس اگر مرزا قادیانی یہود و نصاری کے دعوی کو بحال رکھیں اور اس کے قائل رہیں تو بخوشی ہم میں سے خارج ہو کر یہود و نصاری میں داخل رہیں اور اگر قرآن کی بات کو سچ مانیں اسی کو یقین جانیں تو اس موت کی نفی کریں پھر مسلمانوں میں داخل رہیں لیکن اس وقت حیات عیسی کے قائل اور اپنے باطل کو چھوڑ کر حق کی طرف مائل ہونا ضروری پڑتا ہے۔

اور وہ جو انہوں نے کہا کہ

امام بخاری اس جگہ اس حدیث کو لایا سو اسی غرض سے لایا تاکہ معلوم ہو کہ فلمّا توفّیتنی کے معنی فلمّا امتنی ہیں یعنی موت عیسی کی ثابت کرنا مقصد ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات غیر صحیح بلکہ کذب صریح ہے کیونکہ اس سے نتیجہ فائدہ بخش کچھ حاصل نہیں ہوتا جیسا کہ ہم نے ابھی بیان کر دیا ہے۔ بلکہ غرض بخاری کی وہی ہے جو ہم نے کہا۔ اور سیاق حدیث کا بھی اسی پر دلالت کرتا ہے کما لا یخفی۔ اور وہ جو انہوں نے کہا قول حضرت ابن عباسؓ جو متو فّیك ممیتك ہے بخاری کا اس جگہ لانا اسی غرض پر دلالت کرتا ہے۔ یہ تو بہت ہی پوچ اور بودی بات ہے کیونکہ یہ قول حضرت ابن عباسؓ کا تحت میں اس آیت اور حدیث کے نہیں تا ان کی بات کو کچھ لگاؤ ہوتا بلکہ وہ قول اس حدیث کے کئی احادیث واقوال کے بعد مذکور ہے اس حدیث سے بالکل بے تعلق ہے

ناظرین بخاری ہر یہ بات پوشیدہ نہیں باوجود اس کے انہوں نے کہا اس مقام پر بخاری کو غور سے دیکھ کر ادنی درجہ کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ تو فیتنی کے معنی امتنی ہیں تو مجھے مار دیا۔ بڑی جرأت کی بات ہے کہ جھوٹ میں ایسی دلیری کرتے ہیں کہ ہم کو حیرت میں ڈالتے ہیں

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

اور علامہ قسطلانی سے جو انہوں نے نقل کیا اگر سچ ہو، تو بھی توجیہ بے ربط ہونے سے مقبول نہیں ہوسکتی۔

اس کے علاوہ قول حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کا ضعف اور اس کے معارف انہیں کا قول صحیح اسناد کے ساتھ ہونا قریب ہم نے بیان کر دیا ہے دیکھ لیں۔ پس استدلال مرزا غلام احمد قادیانی کا موت پر حضرت عیسیٰؑ کے اس حدیث واثر سے بھی ثابت نہ رہا باطل ہوگا۔ الحمدللہ

قولہ (یعنی مرزا قادیانی):

> اب جب کہ اصح الکتب کی حدیث مرفوع متصل ہے جس کے آپ طالب تھے حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہے اور قرآن کی قطعیۃ الدلالۃ کی شہادت اس کے ساتھ متفق ہوگئی اور حضرت ابن عباسؓ صحابی نے بھی موت مسیح کا اظہار کر دیا اس دوہرے ثبوت کے بعد اور کس ثبوت کی حاجت ہے میں اس جگہ اور دلائل لکھنا نہیں چاہتا۔ (الحق الصریح فی اثباۃ حیاۃ المسیح)

اقول: ناظرین باتمکین اہل دین پر پوشیدہ نہیں کہ ان کی ان تینوں دلیلوں کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باصواب بفضلہٖ بھی دے دیا ہے یعنی شروع رسالہ میں تین آیتوں سے قرآن مجید کی اور کئی احادیث صحیحہ سے اور اقوال صحابہ سے جن میں ابن عباس بھی داخل ہیں اور اقوال سلف صالحین اور مفسرین سے عیسیٰ کا زندہ آسمان پر اٹھائے جانا اور آخر زمانہ میں آسمان سے نازل ہوکر اور دجال کو قتل کرنا پھر بعد اس کے آپ کا وفات پانا جو یہ باتیں مرزا قادیانی کے خلاف ہیں ہم نے ثابت کر دی ہیں اس سے بڑھ کر عقل مند ایمان والوں کو تیقن اور تشفی کے واسطے اور کیا چاہیے۔

پس یہاں ہم بھی اس سے زیادہ دلائل لکھنا نہیں چاہتے ہیں

و اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ ماہ شوال ۱۳۱۳ھ

راست بیانی بر شکست قادیانی

(مولانا امام الدین گجراتی)

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابھی تھوڑا عرصہ گذرا کہ اپنے دعاوی کی ابتدا مجددیت سے شروع کی اور لوگوں کے سامنے اپنے دعاوی کے دلائل و براہین پیش کئے۔ اس لئے اس بھاری فرض اسلام کے مدعی ہونے پر مرزا قادیانی کو لازم تھا کہ وہی طریق اور طرز عمل اختیار کرتے جو ایک مجدد الوقت کو اختیار کرنے ضروری ہیں۔ یعنی نہایت متانت اور تہذیب سے اسلام کی حقانیت اور فیوض و برکات مخالفین اسلام پر ظاہر فرماتے اور جیسا کہ مذہب اسلام کا دعویٰ ہے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ پیش کرتے وقت ایسا نرم اور دل آویز طریقہ اختیار کرتے کہ اگر مخالفین اسلام دائرہ اسلام میں داخل نہ ہوکر برکات اسلام سے مستفیض نہ بھی ہوتے تو اس طرز بیان سے حقیت مذہب کا اثر ضرور ان کے دلوں پر ہوتا اور کبھی مخالفت و تضحیک پر آمادہ نہ ہوتے۔ کیونکہ قرآن کریم نے وعظ و تذکیر کا یہی طریقہ تعلیم کیا ہے اور فرمایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادع الی سبیل ربّك بالحکمة و المو عظة الحسنة و جا د لھم بالّتی ھی احسن (النحل: ۱۲۵)

اور پھر اگر اس مرنجا مرنج روش سے بھی اسلام کی بدولت مخالفین کی طرف سے تکالیف پیش آتیں تو ان پر بھی صبر لازم تھا، چنانچہ و ا صبر و ما صبر ك ا لا با للّٰہ (النحل: ۱۲۷) کی سی بے شمار آیتیں اس کے متعلق آ چکی ہیں ۔ کیونکہ مجدد وقت کو ہمیشہ ابتداء دعوی میں نہ صرف مخالفین مذہب بلکہ اپنے ہم مذہبوں سے بھی طرح طرح کی تکالیف دی جاتی ہیں۔ توہین کی جاتی ہے۔ مگر جو شخص اس اہم فرض کو لے کر کھڑا ہو جا تا ہے وہ کبھی ان پریشانیوں سے نہیں گھبرا تا اور ہمیشہ صبر و تحمل سے کام لے کر اپنے دعوی اور فرض پر ثابت قدم رہتا ہے۔

مگر افسوس سے ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک بے ڈھب سا طریقہ اختیار کیا، اور مخالفین کو ایسے درشت الفاظ سے مخاطب کیا کہ جس سے انہوں نے اشتعال اور غضب میں آ کر مقدس مذہب اسلام پر حملے شروع کئے اور دشمن اسلام ہو کر توہین پر آمادہ ہو گئے ۔ ہمارے معصوم نبیوں کی شان میں ناپاک و دل آزار کلمات کہے۔

کچھ عرصہ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود (اس سے تو ہم کو کچھ بحث نہیں ہے کہ ان کا دعوی کہاں تک صحیح ہے مگر نہایت افسوس و حسرت کا مقام ہے کہ اس وقت انہوں نے) عام طور پر مسلمانوں کے سامنے اپنے دعاوی مسیح موعود پیش کرتے وقت ان لوگوں کو جو ان کی پیروی نہیں کرتے تھے سخت نا ملائم الفاظ سے مخاطب کیا۔ بلکہ یہ کہ ڈنڈا سے اپنے دعوی کی تصدیق کرانی چاہی کہ جو لوگ میری پیروی نہیں کریں گے وہ ذلیل وخوار ہوں گے ،ان کی گردنیں کاٹی جائیں گی، ان پر ذلت کی ماریں ہوں گی۔ غرضیکہ اسی قسم کے لعن طعن سے مخاطب کر کے عام مسلمانوں کو ناراض کیا۔

پھر اس پر بھی صبر نہ کیا اور علماء اسلام کو جو محافظ دین و وارث انبیاء علیھم السلا م ، بلکہ ستون مذہب ہیں، اسی روش پر مخاطب کر کے ان کی توہین شروع کی، اور نہایت عامیانہ و ناسزا کلمات سے ان کو یاد کیا۔

کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہے، جب کہ اسلام مشرکین اور کفار کے حق میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ایسے کلمات کہنے کی اجازت نہیں دیتا۔ چہ جائیکہ اس گروہ کے حق میں جواز روئے مذہب واجب العزت و تعظیم ہے، ایسے کلمات کہے جائیں، اور ایسے بزرگ کی زبان مبارک سے نکلیں جس کو مسیح موعود و مہدی مسعود ہونے کا فخر اور مجدد الوقت ہونے کا دعوی ہے۔ یہ طریقہ نہ صرف اخلاق سے بعید بلکہ اصول اسلام کے برخلاف ہے، اور ہرگز ہرگز ایسے عظیم الشان بزرگ (جیسے کہ مرزا قادیانی ہیں) کی شان کے شایان نہیں تھا۔

ان سب سے بڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی نے جو غضب ڈھایا، اور جس سے کافۃ المسلمین کو سخت صدمہ پہنچا، اور ان کے دلوں پر ہولناک چوٹ لگی، وہ یہ ہے کہ حضرات صوفیاء کرام اہل اسلام جو نہایت ہی بے آزار دنیا اور اس کے دھندوں سے آزاد اپنے دشمنوں پر بھی رحم کرنے والے ہوا کرتے ہیں، بلکہ وہ کسی کو اپنا دشمن اور مخالف گردانتے ہی نہیں اور جن کا یہ مقولہ ہوا کرتا ہے

از خدا دان خلاف دشمن و دوست
دل ہر دو در تصرف اوست

کے حق میں تو نہایت ظالمانہ کاروائی کی۔ ان کو کوسنا شروع کیا اور ایسے ایسے ناپاک کلمات سے ان کو مخاطب کیا کہ فی الواقع وہ وقت آ گیا جب کہ خداوند تعالی کا حکم غضب سے بدل جاوے۔ اور اس بے آزار گروہ کی دل آزاری، رسوائی اور ذلت کا باعث ہو جاوے۔ کیا ہی سچ کہا ہے لسان صدق مولانا روم نے:

تا دلے مردے نمی آید بدرد
ہیچ قومے را خدا رسوا نکرد
حلم حق با تو مواسا با کند
چونکہ از حد بگذرد رسوا کند

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی اس کتاب میں جو ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیشین گوئی کے غلط ہونے پر لکھی تھی اور جس کا نام مرزا قادیانی نے، انجام آتھم، رکھا تھا، اس میں ہر ایک مولوی، سجادہ نشین، بزرگ کو ہر درجہ کی مغلظ سبّ وشتم سے یاد کیا۔ اور تو اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی بھی جو ایک کامل اور ولی اللہ اکمل ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاتھ سے بچ نہ سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر پیر مہر علی شاہ صاحب کو جس طرح پر کہ خدا تعالی نے اپنے برگزیدگان میں رکھ کر علوم باطنیہ اور رموز حقہ سے نہال کیا ہے، ایسا ہی اس واہب العطایا نے ظاہری علوم شریعت غرا نبوی ﷺ سے بھی ان کو اپنے علم و فضل سے مالا مال کیا ہے جیسے کہ فی زماننا وہ تاج العرفاء ہیں، ویسے ہی افضل العلماء ہیں۔

القصہ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی سے مرزا غلام احمد قادیانی کی ایسی ایسی حرکات مذمومہ دیکھ کر نہ رہا گیا، اور انہوں نے قصد مصمم کر لیا کہ اس سحر قادیانی کو جو اکثر مسلمانوں کی دل آزاری کا باعث ہو رہا ہے، توڑنا ہی مناسب ہے۔ چنانچہ گذشتہ سال انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات کی تردید میں ایک زبردست کتاب لکھ کر شائع کی جو مسلمانوں میں مقبول عام ہوئی۔ جس کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی نے پیر مہر علی شاہ صاحب سے مباحثہ کرنے کا اشتہار دیا اور کئی ایک شرائط مباحثہ قرار دیں۔ جس کے جواب میں پیر مہر علی شاہ صاحب نے جملہ شرائط پیش کردہ مرزا غلام احمد قادیانی کو منظور کر کے مطبوعہ اعلان دیا کہ آپ دار السلطنت لاہور میں تشریف لاویں اور بالمقابل احقاق حق اور ابطال باطل کا تحریر و تقریر و تفسیر سے فیصلہ کر لیں۔

حضرت پیر مہر علی صاحب مقررہ تاریخ و وقت پر لاہور تشریف لے گئے، مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے ہرگز ہرگز موضع قادیان اپنے گاؤں سے قدم باہر نہیں نکالا۔

ناچار ایک ہفتہ کے قریب انتظار کے بعد پیر مہر علی صاحب واپس (گولڑہ ضلع راولپنڈی) تشریف لائے اور کافۃ المسلمین کو اس للہی خدمت سے ہمیشہ کے لئے اپنا ممنون احسان اور مرہون منت فرما گئے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے شاید صرف چکمہ دیا تھا مگر پیر مہر علی شاہ صاحب نے اس طلسم کو توڑ دیا۔ پیر صاحب کی (گولڑہ) واپسی کے بعد مرزا قادیانی کے بعض مریدوں نے اس شکست سے برافروختہ ہو کر ان کے برخلاف ناشائستہ. گالیوں سے بھرے ہوئے اشتہارات شائع کئے۔ بلکہ ایک مرید خاص نے بڑی بد دلی و ناانصافی سے پیر مہر علی صاحب کی ذات مبارک پر نازیبا حملے کئے اور اپنی بد زبانی کا ایک سلسلہ شروع کر دیا۔

گو پیر مہر علی صاحب شاہ گولڑوی نے ان ہرزہ سرائیوں کی ذرہ بھر پرواہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کیونکہ ان کی ذات ان کمینہ حملوں سے مبرہ تھی، مگر عام مسلمانوں کے دل اس بد زبانی سے جل گئے کیونکہ پیر صاحب کو جو بزرگی وشان اللہ تعالی نے عطا کی ہے اور جو عزت وتو قیران کی عام مسلمانوں کے دلوں میں ہے، وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کونصیب نہیں ہوسکتی۔ پیر صاحب نہ صرف سید القوم وآل رسول ہیں، بلکہ عارف باللہ وفخر العلماء ہیں۔ بلکہ حق یہ ہے کہ وہ ہماری قوم کے روحانی طبیب ہیں، جن کے فیوض وبرکات سے ہزارہا مسلمان مستفیض ہورہے ہیں۔ پھر باوجود اس کشف وکرامات کے انہوں نے کبھی خدائی کونسل کی ممبری کا دعوی کیا، نہ کسی کلمہ گو کے حق میں ناشائستہ الفاظ لکھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید مذکور نے اس سلسلہ میں مرحوم ومغفور سرسید احمد خان کو بھی کوسا جس پر ہمارے مخدوم مولوی امام الدین صاحب (گجراتی) نے اس بیہودہ گوئی کے جواب میں قلم اٹھایا۔

یہ خط وکتابت جو مولوی امام الدین اور مریدان مرزا غلام احمد قادیانی کے درمیان ہوئی اتفاقیہ طور پر اس کا سلسلہ ہمارے اخبار میں شروع ہوگیا اور ہم نے فریقین کی تحریروں کو (اخبار) چودھویں صدی میں جگہ دی۔ لیکن یہ سلسلہ غیر متناہی مجبوراً روکنا پڑا تاکہ اخبار کو مذہبی دنگل نہ بنایا جائے۔

اس پر طرہ یہ ہوا کہ ناظرین اخبار (چودھویں صدی) کو اس ساری خط وکتابت سے عموماً اور مولوی امام الدین صاحب (گجراتی) کے آخری جواب سے خصوصاً کچھ ایسی دل چسپی ہوئی کہ بہت سے خطوط دوستوں اور بزرگوں کی طرف سے ہمارے پاس موصول ہوئے کہ اول تو آپ اس سلسلہ خط وکتابت کو جاری رکھیں، ورنہ جس قدر مضامین نکل چکے ہیں ان کو اخبار سے نکال کر الگ چھاپ دیں چنانچہ مجبوراً ہم کو ان بزرگوں کے ارشاد کی تعمیل کرنی پڑی۔

فریقین کی تحریروں پر ہم نے اپنی طرف سے کوئی ریمارک یا فٹ نوٹ نہیں دیا۔ ہمارے خیال میں مولوی عبدالکریم قادیانی اگر آنرایبل ڈاکٹر سرسید احمد خان کی شان میں ایسے برے الفاظ نہ لکھتے، اور سبّ وشتم سے یاد نہ کرتے تو مولوی امام الدین گجراتی کو اس قدر طول طویل جواب لکھنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی امام الدین صاحب گجراتی پر جو مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں نے یہ الزام لگایا ہے کہ وہ پیر مہر علی شاہ کے معتقد اور مرید نہیں، یہ بات ٹھیک نہیں۔ بلکہ جہاں تک ہمارا علم و یقین ہے مولوی صاحب کا کسی فریق سے تعلق نہیں ہے جیسا کہ ایک مضمون میں خود انہوں نے لکھا ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ ان کی تحریر کو غالب ہونے کا درجہ حاصل ہے حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں کی تحریر میں ان کے حسن اعتقاد پر لکھی گئی ہیں اور مولوی صاحب نے لاہور کے واقعات کو اپنی آنکھ سے دیکھا اور کانوں سے سنا اور ان پر انصاف کا خون ہوتے دیکھ کر قلم اٹھائی۔ کیونکہ ابتداء زمانہ بحث سے لے کر آج تک جیسا کہ صوفیاء کرام اور اولیاء عظام کا قاعدہ ہے، حضرت پیر مہر علی صاحب ممدوح کی زبان سے کوئی لفظ صریحاً تو کیا، اشارۃً وکنایتاً بھی بجق مرزا قادیانی نہیں نکلا۔ جو بناوٹی کاروائیاں اور گالیاں وغیرہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے مریدوں کی زبانوں اور قلموں سے نکلیں وہ ان کے مشن پر ایک سخت بدنما دھبہ ہے۔ اور یہ واقعہ جس کو ایک عظیم الشان پیشین گوئی کا پورا ہونا کہا جاتا ہے مرزائیوں کے حق میں ایسی بھاری شکست ہے کہ قیامت تک ان کے دامن سے نہیں مٹ سکتی۔ اب ہم اس خط وکتابت کو شروع کرتے ہیں اور فیصلہ ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔

مرزا قادیانی و پیر مہر علی شاہ

(۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء اخبار چودھویں صدی)

بہت شور پہلو میں سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

ان دنوں مندرجہ بالا عنوان دونوں بزرگوں کی بابت بہت سے اشتہارات قسما قسم کے نکلتے ہیں اور نامہ نگاران اہل الرائے نے ملکی اخبارات میں بہت کچھ اس بارہ میں رقم کیا ہے۔ ہم نے بھی چپکے سے سب کچھ دیکھا اور سنا۔ دونوں مذکورہ بالا بزرگوں میں سے نہ ہم کسی کے مرید ہیں، نہ کسی کے طرف دار کہ ہم اس بارہ میں کچھ لکھنے کی کوشش کرتے۔ اب دوستوں کے مجبور کرنے پر چند کلمات جو ہمارے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راست ہیں بطور رائے پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی ابتدائی مالی حالت جو سنی جاتی ہے، اور جس افلاس میں وہ جکڑے جا رہے تھے، وہ اکثر احباب اہل علم پر پوشیدہ نہیں۔ انہوں نے اس حالت میں جو پولیٹکل چال اپنی بہتری و بہبودی کی سوچی تھی، اور جس قسم کی پٹریاں جمائی تھیں، اہل دل بزرگان اہل اسلام تو اسی زمانہ میں رائے لگا چکے تھے:

اب تو فتنہ ہے کسی دن کو قیامت ہو گا۔

اور خدا بہشت بریں نصیب کرے مولانا مولوی غلام دستگیر قصوری کو جنہوں نے مرزا قادیانی کی ابتدائی تصانیف دیکھ کر کہہ دیا تھا کہ ایک نہ ایک دن یہ شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) پیغمبری کا دعوی کرے گا۔ مگر افسوس ہے کہ عوام نے جن کی ذات میں بھیڑ کی چال پائی جاتی ہے عموماً اور مسلمانان اہل حدیث نے جن میں اکثر بھولے بھالے ہوتے ہیں، خصوصاً اس رائے مرحوم و مغفور مولوی صاحب پر توجہ نہ کی۔ اور اگر کی تو بہت کم۔ بلکہ اس جماعت کا شائد ہی کوئی ممبر باقی رہ گیا ہو، جو ایک بار، یا دو بار، مرزا غلام احمد قادیانی کو قادیان میں جا کر دیکھ نہ آیا ہو۔ اس پر مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے فریب میں آ کر جو غضب ڈھایا یعنی چار متواتر آرٹیکل اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں لکھے جو نہایت ہی طول طویل تھے، اور جن میں انہوں نے ناخنوں تک زور لگایا کہ یہ شخص ولی اللہ ہے، غوث ہے، قطب ہے، وغیرہ وغیرہ۔ جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو فرش زمین پر جوتیاں رگڑ رہے تھے، عرش بریں کی سیر کرنے لگے۔ اور ان خوش آمدی اور فرمائشی آرٹیکلوں نے ان کو اس طرح کا جوش دلایا کہ وہ اپنی اضغاث احلام کا نام الہام رکھنے لگے، اور آخر الامر اس امر کا دعوی کیا کہ میں مسیح موعود ہوں اور میری سب پیش گوئیاں راست اور درست پڑتی ہیں اور پڑیں گی۔

انہیں ایام میں چند ایک پر دار مچھلیاں اور سونے کے انڈے دینے والی مرغیاں بھی ان کے دام میں آ چکی تھیں۔ اب اہل الرائے جان سکتے ہیں کہ زر دار اور پر دار کے سامنے بے زر اور بے پر کی کیا حقیقت ہے۔ بس بے چارے مولوی محمد حسین کی ان کے سامنے کب دال گل سکتی تھی۔

بے چارے مولوی محمد حسین صاحب نے، جس کی یہ حالت تھی کہ خود کردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راچہ علاج ، ایسے فرعونی دعوی کو دیکھ کر بامر مجبوری و ناچاری مرزا غلام احمد قادیانی کے عقاید باطلہ کی ایک فہرست مرزا قادیانی کی تصانیف سے نکال کر تیار کی اور علماء وقت اہل اسلام سے اس پر فتاوے طلب کئے ۔جنھوں نے صاف صاف اور بے رورعایت لکھ دیا کہ اس طرح کے دعاوی کرنے والا اور عقائد باطلہ رکھنے والا شخص جیسے کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہیں، مسلمانوں میں سے نہیں ہے بلکہ ایک اسلامی دنیا کو ضلالت اور کفر میں ڈالنے والا ہے۔

غرض مرزا غلام احمد قادیانی مذکور نے لوگوں کو اپنی طرف سے بے زار ہوتے اور جماعت حمقاء کو ساتھ چھوڑتے دیکھ کر جا بجا اشتہارات دینے شروع کئے کہ جس جا جی چاہے مباحثہ کر لے ۔مگر تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی پہلے تو لوگوں کو بڑے زور شور سے مباحثہ اور مباہلہ کے لئے بلاتے ہیں، مگر جب ان کے حریف مقابل اور مبارز کیل کانٹے سے لیس ہو کر میدان میں مقابلہ کے لئے آتے ہیں ،تو مرزا غلام احمد قادیانی کے اوسان خطا ہو جایا کرتے ہیں۔اور مثل موش (چوہا) اپنے گھر کی بل میں جگہ لیتے ہیں ۔سو آج تک اللہ تعالی نے ان کو کامیاب نہیں کیا اور زک پر زک ان کے نصیب ہوتی ہے۔اور پیش گوئیوں کی جو گت بنی کہ سب کی سب غلط بود ۔اس کے بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ۔مگر مولوی محمد حسین بٹالوی والی پیش گوئی اور گورداسپور کے مقدمہ نے تو سب الہامات ضبط کر دیئے اور بقول شخصے ان کی نبوت ہی قرق ہوگئی ۔

اس پر بھی واہ رے حوصلہ مرزا قادیانی کا ،اس شرم وحیا کے عالم میں ان کے استقلال مزاج میں ایک ذرہ بھر فرق نہ آیا۔اور اس مقدمہ کے بعد اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی کو کوئی بھی نہ پوچھتا تھا کہ آپ کے منہ میں کتنے دانت ہیں، اور دوکانداری کی بھی سخت کساد بازاری ہوگئی تھی مگر آپ نے ہمت نہ ہاری کہ اس نازک حالت میں بھی ان کو خیال تھا کہ کوئی ایسی تدبیر سوچی جاوے جس سے میری پاک جماعت کے دلوں میں فرق نہ آوے اور ہینگ پھٹکڑی بھی نہ لگے ،اور کیا عجب ہے کہ کوئی موٹی مچھلی بھی کانٹے میں لگ جاوے ۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۹۰۰ء کے وسط میں پھر چھیڑ چھاڑ شروع کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بڑے زور شور کا اشتہار مشروط چند شرائط نکالا کہ اگر کوئی مسلمانوں میں ہے تو میرے مقابلہ میں قرآن شریف کی کسی سورۃ کی تفسیر لکھے۔ گو آپ کو یقین کامل تھا کہ مسلمان میری حقیقت کو سمجھ چکے ہیں اور کسی کو کیا پڑی ہے جو خواہ مخواہ میرے ساتھ الجھ پڑے گا۔ اور جب کہ ایسا نہیں ہوگا، تو میری ایک بات رہ جاوے گی کہ قرآن شریف کی تفسیر لکھنے میں میرے ساتھ کسی نے مقابلہ نہیں۔

مگر بقول شخصے، ہر فرعونے راموسی، پیر مہر علی شاہ صاحب جو موضع گولڑہ کے رہنے والے ہیں، اور روحانی برکات اور فیوض اپنے ساتھ رکھنے کے، علاوہ ایک مسلم الثبوت مستند فاضل اضل اور عالم بے بدل ہیں، اور جن کا دل مرزا غلام احمد قادیانی کے کفریات اور سبّ وشتم بحق علماء عظام اور صوفیاء ومشائخ کرام سنتے سنتے چور ہوگیا تھا، قصد مصمم کرلیا کہ دروغ گوئے را تا بخانہ بایدرسانید۔

پس انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے سب شرائط پیش کردہ کو منظور کر کے صرف اس قدر ایزادی کی کہ تفسیر تو ایک دوسرے کے مقابلہ میں ضرور لکھیں گے مگر تفسیر لکھنے کے پیشتر کچھ تقریری گفتگو بھی ایک عام جلسہ میں ہونی چاہیے تا کہ دونوں طرفوں کے اصول اور عقائد پبلک پر ظاہر ہو جاویں۔

اگر انصاف کی راہ سے دیکھا جاوے تو جناب پیر مہر علی شاہ صاحب کی یہ ایزادی عین اپنے موقعہ اور محل پر تھی کیونکہ تفسیر لکھنے والے حریف مقابل کے اصول اور اعتقادات سے جس پر علمائے اسلام کے کفر کے فتوے لگ چکے ہوں اور یہ ثابت نہ ہوجاوے کہ اس نے اپنے پہلے کفریات والحاد سے سچی توبہ کرلی ہے اور واقعی یہ شخص مسلمان ہے، اس کے ساتھ کیا اور کیونکر تفسیر القرآن لکھی جاوے۔ اور یہ بات تو نہایت ہی حیرت انگیز ہے کہ ایک شخص کے اصول اور اعتقادات تو مذہب اسلام سے منافی ہوں، بلکہ خود اس کو نبوت کا دعوی ہو، اور کل اہل اسلام کو سوا اپنی جماعت کے کافر سمجھتا ہو، اور اپنی ذات کو مسیح موعود جانتا ہو، یعنی مان نہ مان میں تیرا مہمان، اس کو اندھا دھندی سے مسلمان سمجھا جاوے۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی گو کہ اپنے بیت الفکر میں بیٹھ کر اپنی جماعت کو تحریروں اور تقریروں سے خوش کیا کریں، مگر ان میں اس قدر طاقت کہاں تھی کہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگ برگزیدہ فاضل کے بالمقابل اور پھر جلسہ عام میں تقریر کر سکیں۔ غرض کہ پیر مہر علی صاحب کی طرف سے رجسٹری شدہ خطوط اور اشتہارات بنام مرزا قادیانی و دیگر کافۃ المسلمین نکلنے شروع ہوئے کہ ہم کو سب شرطیں منظور ہیں۔... اگست ۱۹۰۰ء کو بمقام لاہور فریقین حاضر ہوں اور ایک معقول عرصہ میں آپس میں فیصلہ کیا جاوے۔ مگر مرزا قادیانی اور ان کی جماعت سے وہی لنگڑے عذرات اور معمولی سبّ وشتم وغیرہ سامنے آتے رہے۔ آخر کو مقررہ تاریخ بھی آ پہنچی جس میں صدق کا چراغ شوخ اور دروغ کو بے فروغ ہونا تھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تمناؤں کی بربادی اور رسوائی ایک جہان میں مشتہر ہونی تھی۔

چنانچہ پیر مہر علی صاحب، مرزا قادیانی کو اپنے مقابلہ میں بلاتے ہوئے ۲۵۔ اگست ۱۹۰۰ء کو لاہور ریلوے سٹیشن پر جلوہ نما ہوئے۔ لاہور کے مسلمانوں نے جن کی تعداد کوئی چھ ہزار سے کم نہ تھی، شاہ صاحب کا ریلوے سٹیشن پر استقبال کیا اور باعزت و اکرام ان کو شہر میں لائے، اور چھ سات روز تک مرزا قادیانی کی انتظاری کی۔

پیر مہر علی شاہ صاحب کے اثنائے قیام لاہور میں ایک بڑا بھاری جلسہ بادشاہی مسجد میں ہوا جس میں بڑے بڑے علماء اسلام دور دراز سے آ کر شامل ہوئے مگر مرزا قادیانی کی طرف سے صدائے برنخاست کا معاملہ رہا۔ گویا وہ معہ اپنی جماعت کے شہر خموشاں میں جا بسے ہیں۔

جب کافۃ المسلمین لاہور وغیرہ پیر مہر علی شاہ صاحب کو ریل پر (واپس) چڑھا آئے اور مرزا قادیانی بمعہ اپنی جماعت کے اس بیہوشی کی حالت اور غشی کی نوبت سے ہوش میں آئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اب تو پیر مہر علی صاحب اپنے گھر میں پہنچ گئے ہوں گے، تو پھر پھکڑ بازی کے اشتہارات لاہور کے در و دیوار پر لگانے لگے کہ پیر صاحب ہار گئے۔ اگر نہیں ہارے تو اب ہمارے مقابلہ میں آویں۔ اتنی تعداد پولیس کی ہو۔ اس قدر حکام جلسہ میں شامل ہوں۔ وغیرہ وغیرہ

سو یہ ہیں اصل حالات اور سچے واقعات، اور یہ ہیں اسباب جن سے مرزا غلام احمد قادیانی کی سرد بازاری ہو رہی ہے، اور کئی ایک ان کے مرید بھی اصلی حالات سے واقف ہو کر ان سے بھاگے جاتے ہیں۔ یقین کامل ہے جوں جوں مرزا قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پولیٹیکل چالوں سے مریدان باصفا مرزا قادیانی واقف ہوتے جاویں گے، اس کساد بازاری کی زیادہ تر حقیقت کھلتی جاوے گی۔

پیر مہر علی صاحب کے لاہور سے تشریف لے جانے سے ایک ہفتہ بعد چند اہل علم ایک پیر مرد لاہوری ریشم فروش کی دکان پر بیٹھے ہوئے تھے اور مرزا قادیانی کے خسر، نواب ناصر، بھی وہاں موجود تھے اور مذکورہ بالا کی نسبت ذکر ہو رہا تھا۔ اس پیر مرد مذکور نے کہا کہ میں نے جو نتیجہ نکالا ہے بدو حرف بیان کرتا ہوں یعنی پیر مہر علی شاہ نے یک طرفہ ڈگری اس مباحثہ میں حاصل کی ہے۔ مگر ایک بزرگ نے اس کا یہ جواب دیا کہ مدعا علیھم یا ملزموں نے کیوں فرار اختیار کیا؟ اور کیا فراری ملزموں یا مدعا علیھم کو سزا نہیں دی جاتی؟ اور ان سے ڈگری کا روپیہ وصول نہیں کیا جاتا؟ اور کیا کسی نے فراری ملزموں کی طرف سے اپیل بھی کی ہے کہ یہ لوگ دراصل مفتری اور کاذب نہیں ہیں اور انہوں نے شرم وحیا سے فارغ خطی حاصل کی ہوئی نہیں ہے؟

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کی شان والا ہی ہے کہ سب کے سب الہامات جھوٹے ہو جاویں۔ ہر ایک مباحثہ میں شکست پر شکست ان کے نصیب ہو، مگر واہ رے حوصلہ جلیل کہ اپنے بزرگ سے سر کو کبھی نیچا نہ کریں۔

آخر کو ہم جناب پیر مہر علی کی خدمت میں اتنا عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ آپ نے یہ ایک نہایت بڑا کار ثواب مسلمانوں کی حمایت میں کیا ہے کہ آپ دروغ گو کو اس کے گھر پہنچا آئے:

ایں کار ثواب از تو آید و مرداں چنیں کنند

اور آئندہ بھی جناب اس جماعت کی خدمت کرنے میں دریغ نہ فرماویں گے

راقم: امام الدین از گجرات پنجاب

خدا کیلئے مبصر صاحب ذرا توجہ سے پڑھیں

گذشتہ تحریر کا جواب

اڈیٹر صاحب تسلیم والتکریم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اس امر کا ایک عرصہ سے اعتراف ہے کہ آپ کے اخبار میں مذہبی مباحثات کے اندراج کا ہمیشہ سے احتراز کیا گیا ہے۔ تجربۃً کہتا ہوں کیونکہ جب میں خود ایسے مضامین جن کا تعلق مذہبی مباحثات کے ساتھ تھا آپ کے ہاں تلف کرا چکا ہوں۔ آپ یقیناً مان لیں گے کہ یہ فقرہ شکایتاً معرض تحریر میں نہیں لایا گیا بلکہ آپ کا یہ رول میری بہت سی غلطیوں کی اصلاح کا باعث ہوا جس کا میں اپنے آپ کو زیر بار احسان سمجھتا ہوں۔ فی الواقعہ دائرہ اسلام کے اندر فریقی مناظرات کا کثرت سے رواج پا جانا، اسلام کی ترقی معاش و معاد میں بہت کچھ حارج ہوا ہے۔ لیکن انسان اپنی فطرت میں ایسا کمزور اور بے بس مخلوق کیا گیا ہے کہ وہ کسی طرح بھی اپنے طبعی جذبات یا مذہبی توہمات کے روکنے میں، جس میں وہ مقید کیا گیا ہے، کامیاب نہیں ہوسکتا۔ بالخصوص اہل اسلام کو تو مذہبی وہم نے اس حد تک دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیا ہے کہ ذرا ذرا سے فروعی اختلاف پر قومیت یا اپنے مذہبی رشتہ کو خیرباد کہنے کے واسطے تیار ہو جاتے ہیں۔

مزید برآں مقلدانہ قیود نے تو مسلمانوں کا یہ حال کر دیا ہے کہ جب کوئی محقق کسی ایسے اہم اور پیچیدہ مسائل کے حل کی طرف توجہ کرتا ہے، تو ہمیں اپنے باپ دادوں کا مذہب اس کے سوچنے اور غور کرنے میں فوری مانع آجاتا ہے۔ لیکن شہادت کی کثرت اس طرف دیکھی گئی ہے کہ ایک زمانہ گذر جانے کے بعد جس کے اجتہاد کو ملحدانہ نظر سے دیکھ کر اجتناب کیا گیا تھا، وہ لیڈر یا ریفارمر کے نام سے پکارا جاتا ہے۔

اب میں آپ کو جنت آشیان سر سید احمد خان کی بے بہا زندگی پیش کرتا ہوں۔ کیا کافۃ المسلمین نے اس کی زندگی کی کچھ قدر کی؟ کبھی نہیں۔ دنیا کے صاحب اسلام تو بجائے خود انڈیا آبادی کے معتدبہ حصہ نے جس میں علماء صلحء بھی شامل تھے مرحوم کو صریحاً کافر دجال اور ضال مضل کہا، حالانکہ دیگر مذاہب کے لیڈر نے انصافاً مجبور ہوکر مرحوم کے مذہبی اجتہاد کو ٹھیٹ اسلام بتایا۔

حاجی محمد اسماعیل صاحب شہید فی سبیل اللہ کا حال کسی اہل اسلام سے پوشیدہ نہیں۔ آج تک ایک کثیر حصہ مسلمانوں کا اس پاک روح پر لعن طعن کرنے کو عزت اور افتخار کا موجب سمجھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدث الوقت سید نذیر حسین صاحب کے حق میں ایک ایسا خطاب اہل تقلید کی طرف سے تجویز کیا گیا ہے جس کے سننے سے ایک غیور اور سلیم الفطرت مسلمان کا دل کانپ جاتا ہے۔

اب رہا معاملہ مرزا قادیانی کا، اس کے متعلق اگر کچھ لکھوں گا تو مجبوراً کیونکہ آپ کے واجب التعظیم اور میرے واجب العزت حضرت مبصر صاحب نے گندم نمائی اور جوفروشی کے بازار کو سخت گرم کر کے دکھایا ہے۔ اے میرے واجب العزت اس وقت آپ میرے مخاطب ہیں۔ میں نے آپ کے آرٹیکل کو بہت غور سے دیکھا ہے۔ جیسا کہ اپنے آرٹیکل کے مقدمہ لکھنے کے وقت ہر دو حضرات سے قطع ارادت ظاہر کرتے ہوئے راست راست واقعات پبلک پر ظاہر کرنے کا ارادہ کیا تھا، اگر واقعی آپ اپنے تسلیم شدہ خیال پر قائم رہتے تو اس عاجز کی طرف سے بھی اتنا طویل مضمون لکھنے کی نوبت نہ آتی۔ اور آپ کا مضمون بھی جو ایک ضروری اور اہم معاملات کی نسبت تحریر کیا گیا تھا، اخباری دنیا میں بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا۔ لیکن جس قدر ہم نے اس کو پڑھ کر نتیجہ پیدا کیا ہے، تو نرا یک طرفہ ہے اور انصاف کو زہر آلود چھری سے قتل کیا گیا ہے۔

پیر مہر علی شاہ کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی قول یا فعل کو بھی چشم انصاف سے نہیں دیکھا گیا۔ اب میں منصف مزاج ناظرین اخبار کے آگے آپ کا آرٹیکل جس میں بے رو رعایت واقعات لکھنے کا دعویٰ قائم کیا گیا ہے، معہ اس کے ہیڈنگ کے پیش کرتا ہوں اور بحیثیت ایک اپیلانٹ کے سچا فیصلہ چاہتا ہوں۔

سب سے اول آپ نے ہر دو صاحبان سے قطع ارادت کا اظہار کر کے سچے واقعات کے معرض قلم میں لانے کا مجبوراً منشاء ظاہر فرمایا ہے، حالانکہ آپ کی جملہ تحریر سے بوضاحت معلوم ہو رہا ہے کہ اگر آپ کو پیر مہر علی شاہ کے ساتھ شرف صحبت حاصل نہ بھی ہو تو تسلیم، لیکن آپ کا حسن ظن پیر صاحب کے حق میں حد سے بڑھ جانے کے علاوہ باہمی اصول مذہبی میں سرمو تناقض معلوم نہیں ہوتا۔ آپ کو کوئی حق بھی حاصل نہ تھا کہ آپ دو مسلمانوں کے مذہبی خیالات پر محاکمانہ فیصلہ لکھتے۔ اول تو ممکن بھی نہیں کہ آپ ایک نہ ایک کے ہم خیال نہ ہوں، جیسا کہ آپ کے آرٹیکل کی تحریر سے مترشح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہا ہے۔ اور دوسرا تعصب بے جا اور ضد یت نے مسلمانوں کے مذہبی خیالات پر بہت کچھ اثر ڈالا ہوا ہے۔ البتہ یہ حق اغیار کو حاصل تھا جن کا کتاب اللہ و کتاب الرسول سے تعلق نہیں ہے۔ اگر وہ بھی ان ہر دو حضرات کے مشن کے متعلق بے لوث رائے قائم کرنے کی آمادگی ظاہر کریں، تاہم بڑے تامل کے بعد منظور کی جاوے گی۔ بایں وجہ کہ تعصب ہی ایک ایسی خطرناک مرض ہے جس نے رسولوں کو جھٹلایا اور صدیقوں پر لعن طعن کرائے۔

کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ جب دنیا کو روحانی پیشوا کی ضرورت محسوس ہوئی ہو، مبعوث ہونے کے وقت جب کہ اس نے دین الٰہی کی منادی شروع کی، کافۃ الناس نے آمنا کہا۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ اس کا جواب نفی میں دیں گے کیونکہ تواریخی واقعات اس پر بڑے زور کے ساتھ شہادت دے رہے ہیں کہ اولوالعزم نبی کاہن اور جادوگر ٹھہرائے گئے اور ان کی دعوت الٰہی کو سخت تر نفرت کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ تو یہ کیا مرض تھی، جس نے حق کو سننے نہ دیا۔ یہی تعصب جس نے چشم بینا کو بے نور کر دیا تھا۔ اب میں آپ کو وضاحتاً سناتا ہوں چونکہ ابتداء سے سلسلہ اضداد قائم ہو چکا ہے، نبوت میں آدم اور شیطان کے قصہ پر نظر ڈالو۔ حضرت نوح ایک زمانہ چلّاتا اور حق کی تلقین کرتا رہا، مگر قوم نے اس کی ایک نہ سنی۔ اگرچہ عذاب الٰہی سے معذب کئے گئے۔ یہاں قیاس باور کرتا ہے کہ تعصب نے اس مشہور قوم کو یہ یقین نہ دلانے دیا کہ یہ عذاب مرسل من اللہ کی دعا کا نتیجہ ہے، بلکہ انہوں نے طوفان کا واقعہ ایک اتفاقیہ واقعہ سمجھا۔..

حضرت موسی کے مقابلہ میں فرعون نے مرتے دم تک موسی کی نبوت کو تسلیم نہ کیا۔ نہ سراً نہ جہراً۔ اسی تعصب اور ہمہ دانی نے اس کو جہنم میں داخل کر دیا۔

یہودیوں کے نزدیک، کتاب مقدس، کے استدلال سے مسیح ابن مریم جھوٹا نبی ہے، جو مصلوب ہوا۔ آسمان سے آنے والے نبی کا انتظار کیا۔ کیا یہ تعصب نہیں۔

عرب کا نبی عیسائیوں کے زعم میں نعوذ باللہ گنہ گار ہے۔ کیا وہ کہتے ہیں کہ ہم جھوٹا اتہام تمہارے رسول پر قائم کرتے ہیں۔ نہیں وہ فخریہ کہتے ہیں اور بالکل سچ کہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مدعی ہیں۔

حضرت! اصل میں یہ بات ہے کہ تقلید اور تعصب کی بے جا قید نے ہماری فطرتوں کو ایسا ناپاک اور نابینا کر دیا ہے کہ ہم کبھی بھی صراط مستقیم کو نہ پائیں گے جب تک اپنے سلیم عقل سے کام نہ لیں۔ مسلمانوں کے گھر پیدا ہونے سے مسلمان کہلائے۔ سچ یوں ہے کہ اگر ہم جیسی طبیعتیں نبی عربی ﷺ کا زمانہ پاتیں، تو شائد ہی نبوت کا اقرار ہوتا۔

سو یہی بات ہے کہ ربانی قوانین اور اس کے استعارات کی عدم تفہیم سے بہتوں نے دھوکا کھایا اور اب بھی کھا رہے ہیں۔ غرضیکہ دنیا کی عموم طبیعتوں کا اقتضاء حق تعالی نے کسی خاص مصلحت پر جس کو وہ خود اچھا جانتا ہے مختلف تجویز کیا ہے۔

ناراض نہ ہوں، آپ کو بہت مناسب تھا کہ سہم سہم کر لکھتے اور بڑے تفکر کے ساتھ سوچتے تو ضرور نتیجہ پر پہنچ جاتے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پر آپ نے بے وقت ناراضگی کا اظہار کیا۔ مولوی صاحب کے اس ریویو کے مقابلہ میں جس کو وہ بڑے انصاف کے ساتھ یا بے احتیاطی سے اپنے اشاعۃ السنہ میں درج کر چکے ہیں، آج کے استفتاء بالکل بے وقعت ہیں اور نا قابل اعتبار ہیں، کیونکہ براہین احمدیہ طبع ہو جانے کے وقت مولوی محمد حسین صاحب کی سچی کانشنس نے اسے مجبور کیا تھا کہ کتاب مذکور کی توصیف وتعریف پر جس کی وہ مستحق تھی زور کے ساتھ ریویو کر دیا جاوے۔

آج اگر مولوی صاحب اپنی رائے کو واپس لینا چاہتے ہیں تو یہ عام مخالفت کا نتیجہ ہے۔

(پھر آپ لکھتے ہیں کہ مرزا قادیانی مفلس و نادار تھا، فریب کیا) بھلا یہ بھی آپ کے آرٹیکل کا موضوع تھا یا یہ فقرہ بے ساختہ قلم سے نکل گیا۔ افلاس کا بار قرب الٰہی کا مانع ہوتا ہے۔ کیا آپ کوئی ایسی تمثیل پیش کر سکتے ہیں؟ نہیں۔ اخلاقاً ایسی طرز کا جملہ سخت معیوب ہے، آپ جیسے انسان کو شایان نہ تھا۔ اگر مالی حالت کی کمی یا مفلسی ہی ولایت یا نبوت کی منافی ہے، تو انبیاء کا حال بالخصوص حضرت فخر الانبیاء ﷺ کا فقر دنیا سے پوشیدہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر صاحب کی مالی طاقت کا حال تو مجھے مطلقاً معلوم نہیں، نہ ان کی ذات والا صفات سے میرا تعارف ہے۔ لیکن حضرت خواجہ مولوی شمس الدین علیہ الرحمۃ کو، جن کی وساطت سے پیر صاحب روحانی عزت سے باز یاب ہوئے، میں نے تو یہ خود دیکھا ہوا تھا کہ مولوی صاحب موصوف کی مالی حالت بالکل کمزور تھی۔ حضرت خواجہ سلیمان صاحب تونسوی کا ملفوظ ملاحظہ ہو۔ درویشوں کا خرچہ بڑی تنگی سے چلا کرتا تھا آج کل سونا اور قیمتی پتھر وہاں نظر آتے ہیں اور روپیہ دریا کی طرح موج مارتا ہے۔

بڑے متمولوں کا (مرزا قادیانی کے) دام فریب میں آجانا، شائد آپ اسے زریں مرغیوں کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں، یہ سراسر حسد اور کینہ ہے۔ یہ کوئی نرالی بات نہیں۔ بڑے بڑے اغنیاء جسے اللہ تعالی اپنے رحم سے ہدایت کرتا ہے، صراط مستقیم میں داخل ہوئے ہیں۔ حضرت فخر الموجودات ﷺ کی فقر و فاقہ کشی اہل علم سے مخفی نہیں۔ اصحابی جو فوراً نور ہدایت سے بہرہ ور ہوئے بڑے مالدار تھے۔

اب رہا یہ کہ پیر مہر علی صاحب کی طرف سے جس قدر شرائط میں ترمیم کی گئی ہے وہ عین موقعہ اور محل پر تھی، اور قادیانی کا یہ عذر کہ کثرت اجتماع میں فساد کا ہو جانا ممکن ہے، کچھ تھوڑا بہت انتظام امن قائم رکھنے کے واسطے ضروری ہونا چاہیے، تو صرف اتنا کہنے سے بزعم حضرت مبصر صاحب وہ تمام بازی ہار گئے۔

خیر ہمارا اس میں کیا، ہار گئے یا جیت گئے جس کا فیصلہ ناظرین اخبار پر ہوگا۔ صرف اتنا لکھنے کے بغیر میں رک نہیں سکتا اور زیادہ لکھنے کو اخلاقی جرم کا ارتکاب سمجھتا ہوں جو لکھتا ہوں اور اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں وہ کیا یہ کہ: انا الحق، کہنے والوں نے قرب الٰہی کے اعلیٰ مدارج کو پالیا اور انا المسیح، یا مماثلت کے مدعی نے دجالی اعزاز حاصل کیا۔

اے تعصب تیرا ستیاناس جائے۔ تو نے ہماری طبیعتوں کو پریشان اور دلوں کو نور ایمان سے خالی کر دیا ہے۔ والسلام علی من اتبع الھدی۔
میں ہوں آپ کا تابعدار عاصی احمد یار عاجگر قادیانی۔ از لیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجگر صاحب کا شکریہ

بندہ نے ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء کی اشاعت میں دوستوں کی مجبوری پر اپنے چند خیالات راست راست اور بے کم وکاست بہ عنوان مرزا قادیانی اور پیر مہر علی شاہ، ظاہر کئے تھے جس پر مندرجہ عنوان بزرگ کسی قدر آشفتہ اور کشیدہ خاطر ہو گئے ہیں اور براہ غائبانہ شفقت ہم کو چند نصائح فرماتے ہیں۔

ہم سب سے اول اپنے اس غائبانہ دوست اور ناصح شفیق کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں، گو کہ ہم ان کی قیمتی اور ارجمند نصائح کی تعمیل سے بوجوہات چند در چند قاصر ہیں۔

ا۔آپ ہدایت فرماتے ہیں۔ دو آدمیوں (مرزا قادیانی و پیر مہر علی) پر رائے دینے کا آپ کا حق نہ تھا۔الخ

پس جواباً عرض ہے کہ میری اس قدر حسن عقیدت مذکورہ دونوں بزرگوں میں سے کسی ایک پر بھی نہیں ہے کہ اگر ایک کو غوث یا قطب وقت قرار دوں، تو دوسرے کو نبی یا رسول تسلیم کر کے ہر وقت ان کے سامنے مراقبہ میں پڑا رہوں۔ بلکہ اگر ایک (یعنی پیر مہر علی) کو جید عالم، قاضی زمانہ، عارف باللہ اور نیک بخت مسلمان مانتا ہوں، تو دوسرے (مرزا قادیانی) کو ایک منشی، پنجابی اردو نویس جانتا ہوں۔ اور دنیا کا یہ ایک عام قاعدہ ہے کہ جب دو پہلوان ایک دوسرے کے بالمقابل میدان جنگ میں آنا چاہتے ہیں، تو ان کی فتح وشکست کا فیصلہ پبلک پر ہوتا ہے۔ کوئی نیا رسالہ یا کتاب، عام اس سے کہ دینی ہو یا دنیوی، کوئی نیا خیال، کوئی تازہ ایجاد، اگر کسی چھاپہ خانہ، کسی دل ودماغ و کارخانہ وغیرہ سے نکلتی ہے تو گویا وہ ایک طرح سے اپنے تئیں پبلک کے حوالہ کر دیتی ہے کہ اہل الرائے میرے حسن وقبح پر رائے زنی کریں اور اس کی صحت وسقم پر لکھیں۔

سو جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے تئیں نہ صرف پبلک کے سامنے پیش ہی کیا، بلکہ ہر ایک فرقہ اور جماعت کو، عام اس سے کہ مسلمان ہوں یا ہندو عیسائی ہوں کہ برہموں سکھ ہوں یا آریہ، نہایت سختی اور شدت سے کوسا۔ اور ہر ایک کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلایا کہ میری ادعائی نبوت پر اگر ایمان نہ لاؤ گے تو تم دوزخ کا ایندھن ہو۔ اور اپنے مسیح موعود ہونے کے ثبوت میں ناخنوں تک زور لگایا، تو احباب اہل الرائے نے بذریعہ اخبارات اشتہارات رسالہ جات اور وعظ وتذکیر اس کے دعاوی کے بطلان میں رائے زنیاں کیں، جن کی کوئی حد ونہایت نہیں ہے۔

پھر اگر بندہ (امام الدین گجراتی) نے بھی اس قسم کے بے غرضانہ رائے پبلک کے سامنے الحاد اور ارتداد کے فرزندوں (فرزند کا لفظ میں نے ایڈیٹر الحکم سے سیکھا ہے) کے فریب کی قلعی کھولنے اور راست باز صالح کی حقانیت ظاہر کرنے کے لئے پیش کی، تو معلوم نہیں کہ بعض احباب کو کیوں مرچیں لگی ہیں اور کون سا قبلہ ٹیڑھا ہو گیا ہے۔ اگر کسی کو اپنی ذات، اپنی تصانیف، اپنی ایجاد کی ہوئی چیز، یا اپنی ادعائی اور جھوٹی پیغمبری کی شاہ زوری دکھلانا منظور نہیں ہے، تو اس کو آپ ہدایت کریں کہ جہاں تک اس سے ممکن ہو پبلک سے اس کو پوشیدہ رکھے۔

۲۔ آپ فرماتے ہیں کہ عام مسلمان ذرہ ذرہ سے فروعی اختلاف پر قومی یا مذہبی رشتہ کو خیر باد کہتے ہیں۔ الخ۔

یہ واقعی سچ ہے وہ بالکل خطا اور نادانی پر ہیں۔ اور اگر ان کو مفسدین فی الارض کہا جاوے تو عین زیبا ہے۔ مگر بھائی صاحب! کیا مرزا قادیانی کو بھی آپ عام لوگوں میں شمار کرتے ہیں، جس نے پہلے تو اپنے تئیں مجدد کا خطاب دیا، پھر الفاظ، علیہ الصلوۃ والسلام، اپنے پر کہلوانے شروع کئے جو خاص رسولوں کے واسطے مخصو اور محفوظ چلے آئے ہیں۔ پھر مسیح موعود اور مہدی موعود کا دعوی کیا۔ پھر اپنی کتابوں کے سرورقوں پر صاف صاف مرسل یزدانی لکھنے لکھانے لگے، اور بالآخر سب انبیاء کا لب لباب اپنے تئیں مشہور کر دیا، اور لکھ دیا کہ جو شخص میری جماعت سے الگ رہے گا کاٹا جاوے گا، یعنی جہنم کی آگ میں ڈالا جاوے گا۔ اور جس کی شان میں ان کے ایک حواری یا چیلے (مولوی عبدالکریم سیالکوٹی) کا یہ مقولہ ہے کہ

> جب خادم (مرزا قادیانی) اور مخدوم (حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ) ایک سے حربے
> اور ہتھیار لے آئے ہیں، تو کیا وجہ ہے کہ ایک کو دوسرے پر ترجیح دی جائے

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ معاذ اللہ مرزا قادیانی اور رسول کریم ﷺ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما بہ الامتیاز کچھ بھی نہیں ہے۔

کیا اس قسم کے اصول، فروعی اختلافات ہیں؟ آپ کے خیال میں بندہ اگر ان چند سطور کے لکھنے پر کشتنی، سوختنی اور گردن زدنی ہے، تو حالا انصافم برائے روشن شما است

آج اٹھیں گے فیصلہ کرکے۔ یا خفا ہو کے یا خفا کرکے

۳۔ حضرت عاجگر صاحب فرماتے ہیں:

کوئی محقق کسی اہم اور پیچیدہ مسئلہ کے حل کرنے کی طرف توجہ کرتا ہے تو لوگ اس کے پیچھے پڑ جاتے ہیں۔ الخ

صاحب من! اگر اس قسم کی تحقیقات سے آپ کی مراد زمانہ حال میں سرسید احمد خان مرحوم یا مولانا محمد اسماعیل شہید وغیرھم سے ہے، تو آمنا وصدقنا۔ دل ما شاد چشم ما روشن۔ انہوں نے ایسی تحقیقاتیں کیں کہ بس قلم کو توڑ دیا۔ مگر مرزا قادیانی کو آپ ملہم مانیں یا رسول جانیں، آپ کا اختیار ہے مگر محقق آج تک اس کو نہ کسی نے کہا ہے، نہ آئندہ کہے گا: کہ ایں شیوہ ختم است بر دیگراں

کیونکہ ان کا واسطہ بقول ان کے براہ راست خدا تعالی کے ساتھ ہے اور بقول کافۃ المسلمین شیطان کے ساتھ۔ کیا آپ ان کی تصانیف میں سے کوئی ایسی کتاب دکھا سکتے ہیں جس پر تحقیق کا لفظ صادق آ سکے۔ بلکہ سب کی سب بقول سرسید احمد خان مرحوم، نہ دین کے کام کی ہیں، نہ دنیا کے کام کی۔

اور ان میں بزرگان اسلام زمانہ سلف وخلف کی شان میں سبّ وشتم بھری پڑی ہیں۔ پھر ان بزرگان کے اسماء گرامی ہیں جن کو آپ نے اپنے مضمون کے پہلے کالم میں گنوایا ہے یعنی سرسید احمد خان مرحوم۔ مولانا شہید محمد اسماعیل مرحوم۔ مولانا نذیر حسین (محدث دہلوی)۔ اگر عوام نے ان کے شان میں برا بھلا بکا، تو اس نادانی پر چنداں افسوس نہیں ہے کیونکہ سطحی خیالات کے لوگوں کا ایسا ہی حال ہوا کرتا ہے۔ مگر جب ایک شخص اتنے بڑے دعاوی کرتا ہے جن کو پڑھ کر ایک سلیم العقل انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں، صاف صاف الفاظ میں اول الذکر (سرسید احمد خان) کو دہریہ، ملحد، نجاست خوروں کیلئے نجاست تیار کرنے والا وغیرہ الفاظ کہہ اٹھے (دیکھو مرزا قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کتاب آئینہ کمالات کا خط بنام سید احمد خان) اور ثانی الذکر (مولانا محمد اسماعیل شہید) کو معاذ اللہ کور باطن نبی سے بغض رکھنے والا۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۶۶۲)

ثالث الذکر (مولانا سید نذیر حسین دہلوی) کو ہامان کا خطاب تجویز کرے (اشتہار مرزا قادیانی قتل لیکھ رام) تو خدارا آپ سچ بتاویں کہ اس کو کیا کہیو گے۔کیا قرآن شریف کی آیت

و لا تسبّوا الّذین ید عو ن من دو ن الله فیسبّوا الله عدواً بغیر علم (الانعام:۱۰۸)

کی تعمیل یہی ہے۔جس کا اوپر ذکر ہوا۔اس کا انصاف بھی میں اس وقت آپ ہی پر چھوڑتا ہوں۔

۴۔آپ نے مجھ ناچیز پر گندم نما، جوفروشی کا الزام لگایا ہے۔میں اس کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔مگر مجھے حیرت ہے کہ ایسے شائستہ الفاظ کس تجربہ اور مشاہدہ نے آپ کی پاک زبان سے نکلوائے کبرت کلمة تخرج من افوا ھھم ان یقو لو ن الا کذ با

حضرات! نہ میں نے کبھی کذب و دروغ گوئی، افتراء پردازی اور مکر و فریب کی دوکان نکالی، اور نہ کسی قسم کا گدّوں اپنے گلے میں ڈال کر دنیا کو دغا بازی سے لوٹنے کی کوشش کی۔نہ بجز انسان گنہ گار ہونے کے کسی قسم کا جھوٹا دعوی کیا۔میں تو اپنے آباء واجداد سے ایک ملازمت پیشہ شخص ہوں۔مجھے ایسی دنیا اور دین سے آدمی کو برباد کرنے والی تجارت سے کیا سروکار؟ یہ سوداگری انہی لوگوں کو مبارک رہے جو اس طرح کے حلال پیشہ سے زر وصول کر کے یاقوتیاں وغیرہ استعمال میں لاتے ہیں اور بادام روغن میں دم کئے ہوئے پلاؤ چٹ کرتے ہیں۔

کیا یہ دنیا بھر میں دیکھا نہیں جاتا کہ جس قسم کا تجربہ اور مشاہدہ کسی کو ہو، ایمانداری سے راست راست بیان کیا جائے۔کیا کوئی حاکم ہے کہ فریقین کے مقدمہ کا فیصلہ کرتے وقت ایک فریق کو ڈگری بھی دے اور ڈس مس بھی کرے۔بلکہ جو فریق اس کے نزدیک راستی پر ہو، اس کی حمایت کرنا اس کا اصول اور عین فرض ہونا چاہیے۔

۵۔آپ مجھے پیر مہر علی شاہ کا ہم خیال اور ان پر حسن عقیدت رکھنے والا تحریر فرماتے ہیں، لیکن صاف صاف عرض کر چکا ہوں کہ نہ ان کا مرید ہوں، نہ ہم خیال، نہ اپنے عقائد ان کے سامنے پیش کئے، نہ ان کے سنے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں البتہ ان بزرگان دین کے ساتھ جو خدا تعالی کو ایک مانتے ہیں، رسول اللہ ﷺ کو رسول برحق، اور قرآن مجید کو کلام الٰہی مانتے ہیں، بلا شبہ میری حسن عقیدت ہے۔اور جناب پیر مہر علی صاحب پر بالخصوص اس لئے کہ انہوں نے کسی قسم کا جھوٹا دعوی نبوت وغیرہ نہیں کیا۔ وہ مرنجاں مرنج آدمی ہیں۔لوگوں کو نیک ہدایت کی تلقین کرتے ہیں۔جنگی سپاہی تیار نہیں کرتے کہ ان کی صحبت سے علیحدہ ہوتے ہی ہر ایک کے ساتھ برسر پرخاش آویں۔مسلمانوں میں وہ (پیر مہر علی صاحب) مسلمہ بزرگ قوم اور ایک جماعت کے پیشرو ہیں۔ان کی زبان مبارک سے کبھی بزرگان اسلام سلف وخلف کے حق میں سبّ وشتم نہیں سنی گئی جیسے کہ آج کل کے مصنوعی پیغمبروں ان کے صلاح کاروں اور فدائیوں کا شیوہ ہے۔

۶۔آپ نے اپنے لاثانی آرٹیکل کے اکثر فقروں میں حضرت آدم، موسی، نوح علیھم السلام اور حضرت محمد ﷺ کی تکالیف کا ذکر کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اسی سانچا میں ڈھالنا چاہا ہے۔

سو جناب عاجگر صاحب! اگر آپ بھی فی الحقیقت مرزا قادیانی کی نبوت کا لوہا مان چکے ہیں، تو سب حرف سرائی فضول ہے۔ ورنہ ایک معمولی شخص کو انبیاء علیھم السلام کی جماعت میں شامل کر کے خاسر الدنیا والآخرۃ بننا کون سی عقل مندی کی بات ہے۔کیا ایسا شیوہ اختیار کرنا شرک فی النبوت کے مصداق بننے میں داخل نہیں ہے۔

۷۔حضرت عاجگر صاحب! آپ نے تقلید اور تعصب کی بے جا قید سے آزادی حاصل نہ کرنے اور عقل سلیم سے کام نہ لینے پر کافۃ المسلمین پر افسوس کیا ہے۔

سو جناب عالی! ہمارا بھی اس پر اتفاق ہے بشرطیکہ آپ لم تقولون ما لا تفعلون پر بھی عمل درآمد رکھیں۔ واقعی کسی ادعائی شخص کے کہنے سننے پر بلا سوچے سمجھے مذہب اسلام سے فارغ خطی حاصل کرنا کس عقل سلیم کا نتیجہ ہے اور حضرت محمد ﷺ کے بعد جن کی شان میں ہے

ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (الاحزاب۔۴۰)،

کسی دوسرے نبی یا رسول کی آرزو میں غلطاں اور پیچاں رہنا کس بات کا عندیہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیھم السلا م کے سوا دینی امورات میں کس کو حق ہے جو یہ کہے کہ جو میں کہتا ہوں (دین کے بارہ میں) وہ کرو اور ایسا کرنا تقلید کے دام سے نکلنا ہے، یا الٹے اس کی آہنی زنجیروں میں جکڑا جانا۔

من نگویم کہ ایں مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

۸۔ آپ کی تحریر کا لب لباب یہ ہے کہ جس وقت کتاب براہین احمدیہ لکھی جارہی تھی اس وقت مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنی کانشنس کے مطابق مرزا غلام احمد قادیانی کی حمایت میں لکھا اور اس کے بعد کی تحریریں ان کے قلم سے نکلی ہوئی ضد وحسد پر مبنی ہیں

حضرت عاجگر صاحب! مجھے آخر یہی کہنا پڑا

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نہء دلبرا خطا ایں جا ست

کیا آپ نے حضرت سعدی کا یہ قطعہ نہیں پڑھا

تو آن شناخت بیک روز از شمائل مرو
کہ تا کجاش رسیدہ پائگاہے علوم
ولے ز باطنش ایمن مباش وغرہ مشو
کہ خبث نفس نگردد بسالہا معلوم

کے رائے لگانے میں جلدی کرنے والا خطا میں نہیں پھنستا۔ کیا آپ نے نہیں سنا

Judge nothing before the time

اوائل میں ایک شخص کا کسی کی ظاہری شکل وشباہت دیکھ کر اس پر فریفتہ ہو جانا، ناتجربہ کاری کی دلیل ہوتا ہے۔ مگر اصلی اور حتمی رائے وہی ہوتی ہے جو بمرور عرصہ دراز اور تجارب ومشاہدات بیشمار کے ساتھ ہو۔ کس کو اس بات کا علم تھا کہ جو پٹڑیاں براہین احمدیہ میں جمائی گئی تھیں ان کے آج کل اپنی نبوت کے ثبوت میں حوالے دیئے جائیں گے۔ بقول شخصے: وہی چور اور وہی چور کا گھر

جناب مرزا قادیانی مسیح موعود بن کر ایک اسلامی دنیا کو جہنمی بتائیں گے

۹۔ آخیر پر عاجگر صاحب یہ ارشاد فرماتے ہیں کہ انا الحق کہنے والوں نے قرب الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مدارج کو پالیا، اور انا المسیح نے دجالی اعزاز حاصل کیا۔

اس کا صرف اسی قدر جواب ہے کہ عقل سلیم سے دونوں شقیں بعید ہیں۔ ہم نہ جماعت اول کے حامی کار ہیں نہ دوسرے کے مددگار۔

امید ہے کہ اگر ہم سے کسی قسم کی گستاخی اس تحریر میں ہوگئی ہوتو ہمارے رفیق غائبانہ جناب عاجگر صاحب معاف فرماویں گے۔

امام الدین گجراتی

مرزا غلام احمد قادیانی اور پیر مہر علی شاہ گولڑوی

ڈیئر اڈیٹر صاحب چودھویں صدی۔ سلمہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے اخبار مورخہ ۱۵۔ اکتوبر میں کی مبصر واجب التعظیم بزرگ کی مراسلت مندرجہ عنوان درج ہوئی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے مذہبی مباحثات کے درج اخبار کرنے کے احتراز کو کچھ عرصہ کے لئے توڑ ڈالا ہے۔ اس لئے امید ہے کہ اس مراسلت کا مفصلہ ذیل معقول جواب درج اخبار کر کے نیاز مند کو مشکور فرمائیں گے۔

اگر چہ مضمون کی ابتداء میں مبصر صاحب نے یہ ظاہر کیا ہے کہ ہم کسی کے طرف دار نہیں ہیں، اپنی رائے راست راست پیش کرتے ہیں لیکن بہتانوں اور بے جا الزاموں کی بھرمار غصہ اور اشتعال سے بھرے ہوئے الفاظ کی بوچھاڑ جو ان کے مضمون میں پائی جاتی ہے ان کے ابتدائی بیان کی تکذیب اور اس مخالفانہ جوش اور بخارات عناد کی تصدیق کے لئے کافی ہے جن کا انبار مرزا غلام احمد قادیانی کے برخلاف ان کے دلوں میں پوشیدہ ہے۔

ان کا اس بات پر فخر کرنا کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر علماء نے فتوے لگا دیئے ہیں کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ چنانچہ رسائل، مدار الحق اور جامع الشواہد اور مختلف دیگر کتب پڑھنے والوں سے یہ مخفی نہیں ہے کہ اہل حدیث اور مقلدوں میں سے ہر ایک نے، ایک دوسرے کے خلاف الحاد، زندقہ، کفریات اور لا مذہبی ثابت کرنے کے لئے علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرمین الشریفین وغیرہ تک کی مہریں کس کس شد و مد سے ثبت کرا کے ایک دوسرے کو قطعی جہنمی اور کافر بنا کر باہمی مخالطت اور مجالست کرنے ،اور مساجد میں آنے دینے سے ممانعت پر زور دیا ہے۔

اگر کسی کے کفر والحاد کا مدار ان مواہیر اوران علماء کی رائے پر ہی موقوف ہے ،تو یہ فرقے تو پہلے ہی کافر ہو چکے ہیں ۔ان کا کسی کے کفر پر مہر کرنا کیا حیثیت اور حقیقت رکھتا ہے۔

اب رہا پیر مہر علی صاحب کا معاملہ،سو اس معاملہ میں خلاف واقعہ باتوں کو لکھ کر مضمون نگار صاحب نے ایمان داری اور دیانت داری کا خون کیا ہے ۔پیر صاحب کو یہ لکھا گیا تھا:

> آپ کی تحریرات سے جو تفرقہ پیدا ہوا ہے اس کے دور کرنے کے لئے ہم دونوں جلسہ عام میں کسی قرآن کی سورۃ کی تفسیر لکھیں اور پھر تین کس مولوی صاحبان یعنی مولوی محمد حسین اور دو اور قسم کھا کر ان دونوں میں سے ایک کو ترجیح دے دیں ۔پس اگر پیر صاحب کی تفسیر کو ترجیح دی گئی تو ان کا غلبہ اور اپنا کاذب ہونا مان کر توبہ کر لی جائے گی اور اس طرح سے وہ شور جو پیر صاحب کی تحریرات سے پیدا ہوا ہے دور ہو جاوے گا۔

اب ناظرین سوچ سکتے ہیں کہ اس طرح سے کس آسانی سے فیصلہ ہو سکتا تھا اور پیر مہر علی صاحب کے لئے کس قدر مفید تھا۔کیونکہ قسم کھانے والا جس کے فیصلہ پر حصر رکھا گیا تھا وہ مولوی محمد حسین صاحب اور ان کے رفیق ہی تھے۔

لیکن چونکہ پیر مہر علی صاحب کے دل میں چور تھا اور ان کی ہمہ دانی کی بنیاد صرف لفاظیوں کی زبانی جمع خرچ تک ہی محدود تھی، اور وہ بالمقابل تفسیر لکھنے کا مادہ نہ رکھتے تھے، انہوں نے اس دعوت کو قبول نہ کیا اور اس کے جواب میں مباحثہ کی درخواست کی۔جس میں یہ چال آمیز شرط تھی کہ اس مباحثہ کے حکم وہی محمد حسین ہوں۔ یعنی اگر وہ کہہ دیں کہ پیر مہر علی صاحب غالب رہے ،تو اسی وقت لازم ہو گا مرزا غلام احمد قادیانی توبہ کر کے پیر مہر علی صاحب کی بیعت میں داخل ہو جاویں۔ پھر بالمقابل تفسیر بھی لکھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ظاہر ہے کہ اس طرح کے جواب میں کیسی چال بازی سے کام لیا ہے۔ کہا تو یہ جاتا ہے کہ شرائط منظور کر لیں، مگر تفسیر لکھنے کے امر کو ایک مکر سے ٹال کر مباحثہ پر حصر رکھا ہے، اور ساتھ ہی بیعت اور توبہ کی شرط جڑ دی ہے۔

افسوس ہے کہ پیر مہر علی صاحب کی اس چال بازی پر پردہ ڈال کر ارادتاً پوشیدہ کیا جاتا ہے جب کہ مباحثہ میں مغلوب ہونے کی حالت میں جو صرف محمد حسین صاحب بٹالوی کے کہنے سے سمجھی جائے گی، مرزا قادیانی کو بیعت کرنے کا قطعی حکم ہے جس کے بعد ان کا کوئی عذر سنا نہ جائے گا، تو پھر تفسیر لکھنے کے لئے کون سا موقعہ باقی رکھا گیا ہے، اور کس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ شرائط منظور کر لیں۔

گویا اس معاملہ میں پیر مہر علی صاحب خود ہی فریق مقدمہ اور آپ ہی منصف بن گئے ہیں کیونکہ جب کہ مولوی محمد حسین صاحب کے عقاید متنازعہ فیہ بالکل پیر مہر علی صاحب کے مطابق ہیں اور دونوں ایک ہی سانچے کے ڈھلے ہوئے ہیں، تو اس صورت میں ظاہر ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی اور پیر صاحب مہر علی گویا ایک ہی شخص ہیں۔ دو نہیں تو پھر فیصلہ ہی کیا ہوا۔

انہیں فریبوں سے علیحدگی حاصل کرنے کے لئے تفسیر لکھنے کا طریقہ پیش کیا گیا تھا جو چالبازی سے ٹال دیا گیا ہے۔ جس پر مبصر صاحب کھڑ پنچ بن کر منصفانہ رائے دیتے ہیں کہ پیر مہر علی صاحب کا ایسا کرنا عین موقعہ اور محل پر تھا۔ کیا یہی انصاف ہے اور یہی اس کا موقع اور محل ہے۔

بقول میاں مبصر صاحب جو شخص مثل موش (چوہا) اپنے گھر میں جگہ لیتا ہے اس کی طرف سے پیر صاحب کے دل پر ایسا دھڑکا کیوں شروع ہو گیا ہے کہ ایک دم کے لئے نہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ اور اس چڑیا کی طرح سے جو باز کے ڈر سے چوہے کے سوراخ میں گھس جاتی ہے کیوں دل پر ہیبت طاری ہو گئی ہے کہ ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہیں اور حیلے بہانے تراشتے ہیں۔ وہ خوب طرح سے سمجھتے ہیں کہ جس وقت میں تفسیر لکھنے کے لئے مقابلہ میں آیا، سارے روحانی فیوض و برکات کے بخیئے ادھڑ جائیں گے۔ اور مسلم الثبوت ڈگری اور فاجل اجل اور عالم بے بدل بننا اس طرح اڑ جائے گا جس طرح آگ لگ جانے سے سارا بارودخانہ اڑ جاتا ہے۔ کلام الٰہی کی تفسیر لکھنے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مواج دریا کے مقابلہ میں آنے کے لئے کچھ تو تمیز علمی اور بصارت چاہیے۔

میاں مبصر صاحب کو اگر پیر گولڑوی کی ایمان داری اور ان کے بزرگ برگزیدہ فاضل مسلمان ہونے پر یقین ہے، تو اسے چاہیے کہ پیر صاحب کو بے جا عذر و حیلہ تراشی سے باز رکھ کر مقابلہ میں لاؤ۔ تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔ اور جیسا کہ ہماری لاہوری جماعت کا وعدہ ہے کہ اگر پیر گولڑوی غالب آ گئے ہم ایک ہزار روپیہ انہیں دیں گے، علاوہ توبہ وغیرہ کے مبلغ سو روپیہ میں بھی اپنی طرف سے اضافہ کرتا ہوں۔ اور میاں مبصر کو ہدایت کرتا ہوں کہ پیر صاحب گولڑوی کو بپابندی شرائط اشتہار مرزا قادیانی مورخہ ۲۸۔ اگست ۱۹۰۰ء مقابلہ میں لاویں اور بے جا عذر و حیلہ سازی سے باز رکھیں۔

ہمارے دل گالیاں اور بدزبانیاں سنتے سنتے چھلنی ہو گئے ہیں۔ اس لئے اگر آپ بھی اس صاف اور سیدھی طرز پر میاں مبصر صاحب اپنے موکل کو مقابلہ پر نہ لائے اور اپنی گندہ ذہنی سے بھی جو اس مضمون میں استعمال کی ہے، باز نہ رہے، تو ان کے لئے مفصلہ ذیل انعام جو ظالم منشی کی حالت ہے اسی کے لائق ہیں دیا جاتا ہے تاکہ اب ہم دیکھیں کہ وہ یا ان کے دوسرے ہم مشرب جن کا یہی خیال ہے کہ مرزا قادیانی نے تفسیر لکھنے سے گریز کیا ہے مقابلہ کے لئے نکل کر باہر آتے ہیں یا نہیں۔

عبدالعزیز قادیانی از دہلی

مرزا قادیانی و پیر مہر علی گولڑوی

(...گذشتہ تحریر کا جواب)

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب السلام علیکم۔

جو کچھ بندہ نے ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء کی اشاعت میں راست راست اور بے کم و کاست حالات مندرجہ عنوان بزرگوں کے بارے میں بعض دوستوں کی فرمائش سے ہدیہ ناظرین کئے تھے، میرا ہرگز ہرگز ارادہ نہ تھا کہ کسی قسم کی ان پر ایزادی کروں، اور چودھویں صدی جیسے معزز اخبار کو مذہبی اکھاڑا سمجھوں۔ مگر ۸ نومبر ۱۹۰۰ء کے مذکورہ بالا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار کے کالموں میں ایک اور تحریر کسی مرزا قادیانی کے چیلے کی دیکھنے میں آئی۔ گو کہ وہ بزرگ ان سچے واقعات کو پڑھ کر غصہ کی آگ کے تائرہ کو روک نہیں سکے اور بے تابانہ بارود کی طرح چمک اٹھے ہیں، مگر بندہ ان کو معذور سمجھتا ہے کیونکہ سچ کو کانٹے ہوتے ہیں الحق مر مشہور مقولہ ہے۔ نظامی کا کہنا ہے:

گر سخن تلخ بود جملہ در
تلخ بود تلخ کہ الحق مرّ

مجھے اندیشہ ہے کہ ان کی تحریر کی بھی داد نہ دی جاوے، تو خدا جانے کس قدر آپے سے باہر ہو جاویں، اور اس سے بھی زیادہ غصہ کھا کر بھڑک نہ اٹھیں۔ لہذا چند کلمات مختصراً جواباً ان کی خدمت میں عرض کئے جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ نہ میرے پاس اتنا وقت ہے اور نہ چودھویں صدی کے کالم اس قدر وافی کافی ہیں، ورنہ مفصل جواب دیتا۔

میں جوں جوں اس تحریر کو پڑھتا گیا اور ہر طرح کے سبّ وشتم اور لنگڑے عذرات (جن پر ان لوگوں کی فطرت کا دارو مدار ہے) اپنے حق میں اور پیر مہر علی شاہ کی شان میں سنتا گیا، میرا سینہ سرور کے نور سے منور ہوتا گیا اور جو کچھ میں نے مرزا غلام احمد اور ان کے اکثر مریدوں کے قلموں اور زبانوں سے زمانہ ماضی و حال کے علماء کے حق میں سنی تھیں، نہ صرف تصدیق ہی ہوئی بلکہ اس تحریر کو ان پر سوا پایا۔ مرحبا جزاك الله۔ کیونکہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کافۃ المسلمین کو سوا اپنی جماعت کے جہنمی وغیرہ بتلائیں گے تو ان کی خدا رسیدہ جماعت کا ہر فرد اپنے پیر طریقت کا اتباع کیونکر نہ کرے۔ اور اگر ایسا نہ ہو تو پھر ان کی مقدس تعلیم کا نیک اثر پبلک پر کیوں کر کھلے۔ پس آفرین ہے اس جماعت کے ممبروں پر کہ اونٹ چالیس اور بوتا چوالیس کا حق ادا کر رہے ہیں۔

یہ بزرگ اس اپنی تحریر کو معقولہ تحریر کے نام سے نامزد کرتے ہیں۔ شاید ہو، کیونکہ ممکن ہے کہ اس جدید تصوف کی فلاسفی میں جو مرزا غلام احمد قادیانی نے چھانٹی ہے، ضروری دشنام دہی کو بھی معقولات کے صیغہ میں جگہ دی ہوگی۔ اس لئے کہ اس کا ثبوت مرزا موصوف کی تصانیف میں بوضاحت پایا جاتا ہے، بلکہ ان کی کوئی کتاب یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ یا اشتہار وغیرہ ایسا نہ پاؤ گے جس کے ہر ایک صفحے میں اشارۃً، کنایتاً، یا صریحاً، مذکورہ بالا درفشانیاں پائی نہ جاتی ہوں۔

اس کا باعث اکثر احباب اسلام اس جماعت کے اعلیٰ مشیروں اور صلاح کار ممبروں سے پوچھ چکے ہیں، جن کو نہایت صفائی سے جواب ملتا ہے کہ (معاذ اللہ) قرآن شریف میں بھی گالیاں موجود ہیں۔ کیوں نہ ہو، قرآن شریف کے حقائق و معارف جو مرزا غلام احمد قادیانی نے کھولے ہوئے ہیں۔

مگر کافۃ المسلمین کی رائے میں تو اس فدائی بزرگ کی تحریر کا اس سے بڑھ کر درجہ یقیناً نہیں ہوگا کہ یہ وہی پرانے اور نکمے عذرات ہیں جو آئے دن ان کی جماعت کو پیش کرنے پڑتے ہیں۔

جائے غور ہے کہ ایک شخص نے فریقین کے سب اشتہاروں کو پڑھا۔ یہ پیر مہر علی شاہ صاحب کو بمعہ ان کے ہمراہی مولوی صاحبان اور دیگر بزرگان اسلام و صوفیاء کرام کے ساتھ جو دور دراز سے سفر طے کر کے صرف اسی مطلب کے لئے تشریف لائے تھے، مرزا قادیانی کے انتظار میں بمقام لاہور بادشاہی مسجد میں مقیم پایا۔ اور باوجود خاص رجسٹری شدہ خطوں کے جو مرزا قادیانی کو قادیان میں جاتے رہے، ان کی طرف سے صدا بر نخاست کا معاملہ پیش آیا۔

یہ واقعات ایسے صاف صاف ہیں کہ ہزاروں مسلمانوں نے ان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ کوئی ہزار جتن کرے اور سورج کو خس و خاشاک سے دبانا چاہے، مگر اس کی روشنی میں سر مو فرق نہ آسکے گا۔ اور پھر وہ شخص یعنی عاجز راقم بجز انما المومنون اخوۃ کے کسی قسم کا تعلق بھی کسی امر میں کسی ایک سے نہیں رکھتا حالانکہ دوسرا شخص ایسا ہے جو لاہور سے دور دراز فاصلہ کے شہر (دہلی) میں مقیم ہے، وہ ایک فریق کا خاص مرید ہے بلکہ فدائی ہے۔ اس نے سوا اپنی جماعت یا پارٹی کے سنی سنائی باتوں کے نہ کچھ ان واقعات میں تجربہ کیا ہے نہ مشاہدہ، نہ اصلی حالات سے واقف ہے، تو پبلک سمجھ سکتی ہے کہ اس دوسرے شخص کو پہلے کے حق میں فریبی، بے ایمان، اور کھڑ پنچ وغیرہ کہنے کا کیونکر حق پیدا ہوگیا ہے۔ عقلمند اور ارباب انصاف صاف کہیں گے کہ محض فدائیت کے فوری جوش سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فدائی صاحب! اس درفشانی سے جو اخبار مذکور میں آپ نے محض اپنے پیر طریقت یا پیغمبر کے خوش کرنے کے لئے کی ہے، شائد بزعم آپ کے وہ خوش بھی کسی حد تک ہو گیا ہو، مگر ہنوز دلی دور است۔

۲۔ آپ فرماتے ہیں: ان کا اس بات پر فخر کرنا کہ مرزا قادیانی پر فتوی لگا، کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔

میں ان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ حضرت آپ نے میری عبارت کا یا تو مطلب نہیں سمجھا، یا عمداً فخر کا لفظ مجھ ناچیز پر ایزاد کیا ہے۔ یہ فخر تعلّی شیخی اور تین کا نے آپ کے مرشد صاحب کو ہی مبارک رہیں جنہوں نے اپنے بزرگوں کے سرٹیفیکیٹ ہر وقت اپنی ہتھیلی پر رکھے ہوئے ہیں۔ کبھی گورنمنٹ کو دکھاتے ہیں، اور کبھی ان سے اپنی جماعت پر سکہ بٹھاتے ہیں۔ خدارا آپ ہی سوچیں کہ جو بدبخت ایسے مذہب میں ہو جس کے ظالموں کے ظلموں سے پہلے ہی بے شمار ٹکڑے ہو گئے ہوں، اور اس پر بھی ایک شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) زبردستی سے ایک اور ٹکڑا کاٹ کر اس کو ناجی اور باقی کو جہنمی بتاوے، تو ایسے آدمی کی کارستانی اور عمیق پالیسی پر اس بدنصیب کو رونا چاہیے یا اس پر کفر کے فتوے لگنے سے الٹا فخر۔

اگر کفر کے فتووں سے کچھ بن نہیں سکتا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے اور میں کہتا ہوں کہ واقعی کچھ بن نہیں سکتا، تو آپ کے مرشد بزرگوار نے مکروفریب کی چال چل کر دھوکے سے مولوی محمد حسین بٹالوی پر مولوی صاحبان سے کیوں فتاوے لئے۔ کیا خدا تعالی جو عالم الغیب ہے اس وقت نہیں دیکھتا تھا جب کہ مرزا قادیانی نے کاغذ تیار کر کے اپنے ایک فدائی اسماعیل کو دیا اور وہ مولوی صاحبان کے روبرو صریح جھوٹ بولتا رہا کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی پر فتوی حاصل کرنا ہے۔ اور اس کی یہ دھوکہ دہی مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک نہایت ہی قابل عزت اور وقعت گنی گئی۔ افسوس ہے مرزائی مشن کے حال پر۔

اگر مذہب اسلام میں تفرقہ اندازی اور اس کو ٹکڑے ٹکڑے کرنا آپ کے دادا پیر پسند نہیں فرماتے، تو کیوں مسلمانوں کا ساتھ چھوڑ گئے ہو۔ اور پھر یہی نہیں کہ دیگر مسلمانوں کے ساتھ نماز پڑھنا ترک کر کے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد یا منارہ الگ بنانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہو، بلکہ کوئی برا لفظ نہیں ہے کوئی سخت گالی نہیں ہے جس کے ساتھ اپنی جماعت کے سوا دیگر بزرگان اسلام کو یاد نہ کرتے ہو، تو آپ ہی بتاؤ اس دین سے جو تمہارے مرشد جی نے قائم کیا ہے تمہارے ہاتھ سوا جھگڑے اور فساد کے کیا آ گیا ہے۔

کیا اس کی بدولت قیامت کے دن (بشرطیکہ اس کو مانتے ہو) پوچھے نہ جاؤ گے۔ پس جب کہ آپ لوگوں کے ایسے ہی کرتوت ہیں تو حق بات کہنے سے اس قدر آپے سے باہر کیوں ہوتے ہو۔

۲۔ آپ ایک طول طویل عبارت میں ارشاد فرماتے ہیں:

پیر صاحب نے مکروفریب کی چال بازی کر کے تفسیر لکھنے سے گریز کی اور ان کے دل میں دھڑ کا شروع ہو گیا ہے کہ ادھر ادھر بھاگتے پھرتے ہیں۔ وغیرہ

بندہ صرف اتنا ہی عرض کرتا ہے کہ حضرت اپنے گھر میں بیٹھ کر باتیں بنانا اور بات ہے اور میدان میں آنا دوسری بات۔ اگر اس موقعہ پر آپ لاہور تشریف لاتے، تو اور ہی سمان آپ کو نظر آتا۔ اس وقت آپ لوگوں سے اتنا بھی تو نہ ہو سکا کہ آخر حریف مقابل کو اپنی شکل ہی تو دکھاتے۔ اور جس کو آپ مواج سمندر سے تشبیہ دیتے ہیں وہ تو بجائے خود اس کے کہ ایک لنگڑے اور سست رفتار نالے کی طرح متحرک ہوتا، مثل ایک چھپڑی کے اپنی جگہ پر سڑا کیا۔ اور جس کو حقارت سے چڑیا کا لقب عطا کرتے ہیں ان کی مردانہ ہمت کے سامنے تمہارے باز کے چھکے چھوٹ گئے۔ اب آپ کی خوش عقیدگی اور فدائیت نہیں تو اور کیا ہے، کہ پیر صاحب تو لاہور میں بیٹھے ہوئے ہوں، جو تقریر کرنے اور تفسیر لکھنے کا میدان تھا، اور مرزا غلام احمد قادیانی، قادیان کے باغ کی سیر میں مصروف ہوں، اور پھر اس پر بھی وہی بے وقت کی راگنی ہانکے جاؤ۔ کیا اس سے کوئی اور بھی زیادہ زور آور آواز ہو سکتی ہے جس سے مرزا قادیانی کو بلایا جاتا

بیار آنچہ داری ز مردی نشان
ز تقریر و تفسیر گردد عیاں

کیا احقاق حق اور پیغام الٰہی کا کافۃ الناس کو پہچانا یہی معنی رکھتا ہے کہ پبلک اصل میں تو بآواز بلند مرزا قادیانی کو بلا رہی ہو کہ اگر سچے ہو تو آؤ اور اپنا دعویٰ مسیحیت اور تفسیر لکھنے کے جو ہر میدان میں دکھا کر جس نے آپ کو بھیجا ہے اس سے سرخروئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرو، اور حضرت موصوف نے اس خوف و ہراس سے اپنے گھر سے قدم باہر نہ نکالا کہ شائد کسی مرد میدان کا نشانہ نہ بن جاؤں۔

کیا جو لوگ خدا کی طرف سے پیغام لایا کرتے ہیں (معاذ اللہ) وہ ایسے ہی ڈرپوک اور دل کے بودے ہوا کرتے ہیں کہ پبلک کے سامنے آنا ان کے لئے گویا موت کا مقابلہ ہو؟

کیا حضرت موسیٰ کلیم اللہ اور حضرت ہارونؑ نے بھی بمقابلہ ساحراں ایسے ہی جوہر دکھائے تھے۔

کیا حضرت پیغمبر ﷺ نے یہی مثال قائم کی تھی۔

کیا نجاشی ایرانیوں رومیوں مصریوں وغیرہ کے دربار میں صحابہ کرام نے معاذ اللہ ایسی ہی بزدلی اور کمزوری دکھائی تھی؟

ہرگز نہیں۔ بلکہ ایسی ایسی بے دھڑک تقریریں کیں کہ مخالفین کے تخت کانپ جاتے رہے حالانکہ ایسے مواقعات پر سوا خداوند تعالیٰ کے کوئی ان کا مددگار نہ تھا، اور انہوں نے اپنی جانیں ہتھیلیوں پر رکھی ہوئی تھیں۔

ہم نہیں خیال کر سکتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو تبلیغ اور اپنی رسالت ظاہر کرنے کا اور اس پر دلائل دینے کا کوئی اس سے عمدہ موقع ہو سکتا تھا جس کو انہوں نے اپنے ہاتھ سے جانے دیا۔ حالانکہ اس موقعہ سے چند دن پہلے ان کو الہام ہو چکا تھا جس کو انہوں نے اپنی جماعت کے لیڈنگ ممبران کو سنا بھی دیا تھا، یعنی و اللہ یعصمك من الناس۔

اصل بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے مریدان اہل الجنۃ کے سامنے کوئی قرآن شریف کی آیت پڑھ دیا کرتے ہیں جس کا نام وہ اپنا الہام رکھتے ہیں۔ اور اہل الجنۃ لوگ اس پر ویسا ہی یقین کر لیا کرتے ہیں جو ایک سچے رسول کی بات پر کرنا چاہیے۔ ورنہ الہام کی فلاسفی کھل چکی اور یار لوگ اصل حقیقت کو پا چکے ہیں۔ اگر شرم و حیا ہوتا تو چلو بھر پانی میں آپ لوگ ڈوب مرتے۔

۴۔ حضرت فدائی صاحب اپنی خوش عقیدگی کے جوش اور فدایت کے فوری خروش میں آکر فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر مہر علی شاہ اب میدان میں آویں تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد۔

فدائی صاحب! ہر ایک گرا ہوا پہلوان یہی کہتا ہے کہ اب آؤ۔اور بندہ کہتا ہے کہ جنہوں نے میدان سے گریز اختیار کی تھی کب کے ان کے منہ کالے ہو چکے۔ اگر اس روسیاہی (کالک) کے اتارنے کی فکر ہے، تو کچے تالاب یا چھپڑ کا راستہ لیں۔ بزرگان اسلام نکمے نہیں بیٹھے ہیں کہ مطلبی دیوانوں کے خرخشوں میں پڑ کر اپنے قیمتی وقت کو مفت ہاتھ سے دیں اور آپ کے مرشد جی کے ہفوات اور خرافات سے اپنے گوش حق نیوش شنوا کریں۔

۵۔فدائی صاحب! مرزا قادیانی کی لاہوری جماعت کے ایک ہزار روپیہ کا معاہدہ کا، اور اس پر اپنی طرف سے ایک سو روپیہ اضافہ کی ایزادی کا شوق دلاتے ہیں۔

پس ان کی خدمت میں صرف اسی قدر التماس ہے کہ حضرت یہ بھرّے کسی اور کو دیجئے گا اور ان چکموں سے مخاطب کسی اور کو کیجئے گا۔ہم تو آپ کے مرشد جی کے رگ وریشہ سے واقف ہیں۔ایسے اشتہارات اپنی پہلی رسوائی اور فضیحت کے مٹانے کے لئے آپ کی جماعت کی طرف سے نکلتے ہیں۔

بھلا کوئی بتا سکتا ہے کہ اس قسم کے اشتہاری مبلغات کو کسی نے پہلے بھی جیتا ہو۔راقم خوب جانتا ہے کہ براہین احمدیہ کی تحریر کے وقت میں لوگوں کو دس ہزار روپیہ کی جائداد کے انعام کا وعدہ دے کر اپنی طرف مائل کیا گیا تھا اور کتاب مذکور ابھی مصنف کے بطن میں ہی تھی کہ پیشگی قیمت اسلامی دنیا سے وصول کر کے شیر مادر کی طرح اپنے حلق میں اتار گئے۔اور ہمارے دوست کتاب مذکور کے اشتیاق میں چیختے چلاتے ہی رہے۔نہ ان کو کتاب ملی نہ داخل شدہ زر نقد واپس ہاتھ لگی۔

ایسے ہی ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیش گوئی کی جب نہایت صفائی سے پورے طور پر صفائی ہوئی، تو پیر طریقت یا مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ایک ہزار روپیہ سے لے کر چار ہزار روپیہ تک کے اشتہارات اپنے فدائیوں یا حواریوں اور: مے پرانند، والے جنگی سپاہیوں کی اشک شوئی کے لئے نکالے تھے کہ کسی نہ کسی طرح پھر بات بن جاوے مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرغے که رمید گردد از دام
من بعد بدانه کے شود رام

حضرت من! خدا کے لوگوں کو نہ تو اپنی ذات کے لئے اس قسم کی قمار بازی کے روپئہ کا لالچ ہوتا ہے کہ ہائے روپئہ آوے تو اس کے جڑاؤ زیورات تیار کریں اور یاقوتیاں اور بادام روغن میں دم کئے ہوئے پلاؤ اور کستوری کے مزے اڑائیں، اور نہ وہ اور لوگوں کو یہ لالچ دیا کرتے ہیں۔ احقاق حق اور پھر اس پر شرط بازی یعنی چہ؟ آپ کی ان باتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ کے نزدیک روپئے ہارنے جیتنے کا نام مذہب ہے۔

۶۔ فدائی صاحب! میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ مجھے فریقین میں سے کسی کی بے جا طرف داری کا تعلق نہیں ہے، اور میں اپنی آزادانہ رائے راست بازی سے دے چکا ہوں۔ جس کو آپ اور آپ کے ہم مشرب ناپاک اور گندے الفاظ سے تعبیر کرتے ہیں۔ بھلا پھر میں طے شدہ معاملہ کی انگیخت میں پیر مہر علی شاہ کا کیونکر وکیل بن سکتا ہوں۔ حالانکہ آج تک نہ انہوں نے مجھے دیکھا ہے، نہ وہ میرے واقف ہیں۔ اور نہ کسی قسم کی فیما بین خط وکتابت ہے۔ اور فرض کرو کہ اگر پیر مہر علی صاحب مثل پہلی دفعہ کے اپنا اور اپنے ہمراہیوں کا ہرج گوارا کر کے دوبارہ لاہور میں تشریف لاویں، اور دیگر علماء عظام اور صوفیائے کرام بھی وہاں جمع ہوں، اور عین ایسے موقع پر مرزا قادیانی کو الہام دبوچ لے کہ مثل پہلی دفعہ کے اپنے بیت الفکر سے قدم باہر نہ نکالنا، ورنہ مارے جاؤ گے، جیسے علی گڈھ اور دہلی وغیرہ میں یہ معاملہ ان کے ساتھ گذر چکا ہے، تو پھر اس ہرج اور نقصان کا ذمہ وار کون ہوگا۔ اور جب کہ اس طرح کی آزمائش ایک بار چھوڑ کئی بار ہو چکی ہے، تو کیا یہ مثال صادق نہ آوے گی کہ آزمودہ را آزمودن جہل است۔ پس براہ عنایت آپ پبلک کو تشویش میں نہ ڈالیں اور کسی دیگر شغل میں مشغول ہوں۔ یا اگر اپنے غیظ وغضب کا کچھ حصہ آپ کے دل میں باقی ہے جس کی بدولت آپ کا کھانا ہضم نہیں ہوسکتا، تو براہ راست پیر صاحب سے خط وکتابت کر کے اپنا بخار نکال لیں۔

۷۔ بالمقابل تفسیر قرآنی لکھنے کے لئے ابھی تک کسی کو حال معلوم نہیں ہے کہ اگر اکھاڑہ راست پڑتا، تو یہ پیر مہر علی شاہ صاحب کس انداز سے لکھتے۔ اور غالبًا وہ سلف صالحین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے آداب کو ہی پسند فرماتے۔ اور ہم نہیں خیال کر سکتے کہ وہ دیگر نامی گرامی اور معقولی تفسیروں یعنی کبیر کشاف وغیرہ سے بڑھ کر لکھتے۔ یا کوئی صوفیانہ طرز تحریر اختیار کرتے۔ مگر مرزا قادیانی کی تفسیر دانی کا نمونہ تو اکثر اہل علم دیکھ چکے ہیں۔ مرزا قادیانی نے عرصہ دراز میں بایں دعوی مسیحیت چند آیات سورہ تکویر، فاتحہ وغیرہ کی تفسیر لکھی ہے۔ اور لکھتے وقت نہ ان کو وقت کی شکایت تھی، نہ جناب پیر مہر علی جیسے حریف مقابل کا سامنا تھا کہ ان کے سامنے ان کے اوسان خطا ہو جاتے۔ نہ کسی جانب سے بندوق یا پستول کے سر ہونے کا خوف دامن گیر تھا، بلکہ ایک قسم کی آزادی اور اطمینان قلبی سے انہوں نے لکھی (دیکھو رسالہ شہادۃ القرآن .. فاتحہ اور خسارے؟ والا اشتہار) چنانچہ چند آیات کی تفسیر کا خلاصہ مطلب اس مقام پر ہدیہ ناظرین ہے۔ علماء عظام وصوفیاء کرام اہل اسلام انہیں سے قیاس کر سکتے ہیں کہ ان ڈھکوسلوں کا نام فی الحقیقت تفسیر القرآن ہے یا کلام الٰہی سے بغض وعدوان، اور پرلے درجے کی استہزاء اور گستاخی کی گئی ہے؟ اور ایسے ایسے گپوڑے ہانکے گئے ہیں جن کا نہ زمین میں سراغ ہے، نہ آسمان میں نشان۔

مرزا قادیانی کا زعم باطل ہے کہ نفخ اولی کا زمانہ گذر چکا ہے اور اب نفخ ثانی کا دور جاری ہے جس میں مرزا قادیانی موعود مسیح (کاذب) نے آنا تھا اور آثار قیامت جو قرآن شریف میں دیئے گئے تھے ان کا ظہور ہو چکا ہے۔ ہم ابھی اس تفسیر پر نظر ثانی نہیں کرتے صرف تفسیر کا لب لباب پیش کیا جاتا ہے

اذا النّجوم انکدرت۔ خلاصہ تفسیر مرزا قادیانی: عالم فاضل مر گئے۔

اذا الجبال سیّرت۔ پہاڑ وغیرہ اڑائے جا کر جو عمارات بنائی جاتی ہے۔

اذا العشار عطّلت۔ ریل کے جاری ہونے سے اونٹ وغیرہ بیکار ہو گئے ہیں۔

اذا الوحوش حشرت۔ وحشی اقوام کل سویلا یزڈ civilised لوگوں کے ساتھ میل ملاقات ہو رہی ہے۔

اذا الصّحف نشرت۔ اخباریں اور رسالے جو ہر ایک مطبع سے نکل کر ہدیہ ناظرین ہوتے ہیں اور ان کے مطالعہ میں آتے ہیں۔

یأتی من بعدی اسمہ احمد۔ مرزا قادیانی کی آمد کی قرآن شریف نے پیش گوئی کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحا ن الّذی اسری بعبده ۔ مسجد اقصی سے مسجد قادیان اور بیت المقدس سے موضع قادیان مراد ہے

اذا البحار فجّر ت ۔دریاؤں سے نہریں کاٹ کر لائی جاتی ہیں۔

اذا الشّمس کوّرت ۔یعنی جہالت چھا گئی ہے۔

پس اگر قیامت کے آثار ایسے ہی ہیں جیسے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تفسیر میں لکھے ہیں تو کسی کو ایک ذرا سا بھی قیامت کا خوف ہراس اپنی طبیعت میں نہ رکھنا چاہیے ۔ واعظین زمانہ سلف وخلف جو ہول قیامت سے ڈرایا کرتے ہیں تاکہ لوگ راہ راست پر آجائیں ، مرزا قادیانی کے نزدیک سب ایسے ہی ہیں جیسے انہوں نے بیان کئے ۔ افسوس کہ ایک مسیح موعود بننے کے لئے کن کن ڈھنگوں سے کام لیا گیا ہے۔ مثل مشہور ہے کہ جب کسی چیز کی ایک جھوٹ پر بنا رکھی جاوے، تو سینکڑوں جھوٹ اس کی تصدیق کے لئے گھڑنے پڑتے ہیں ۔ سو اس نئے پنتھ میں بھی بعینہ ایسا ہی عمل درآمد ہو رہا ہے بشرطیکہ کوئی امعان نظر سے دیکھے ۔ اب فدائی صاحب جان لیں کہ ظالم منشی بندہ ہے یا ان کے مرشد صاحب

ہاتھ لا استاد کیوں کیسے کہی ۔ راقم: امام الدین گجراتی

قل اللہ اعبد مخلصاً لہ دینی

فا عبدوا ما شئتم من دو نہ

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی جو زمانہ حال میں مرزا غلام احمد قادیانی کے وزیر اعظم اور جناب حضرت ابوبکر صدیق کے ہم پلہ اپنے تئیں ظاہر فرماتے ہیں، اور مرزائی مشن کی زیب وزینت اور روح رواں ہیں، اس مذہب میں داخل ہونے سے پہلے سر سید احمد خان کے خیالات کو پسند فرماتے تھے۔ جب انہوں نے اپنی روح کو خیر باد کہہ کر نئی روح اختیار کی، تو جیسا کہ عام معمول ہے بندہ کو بھی مخاطب کرنا چاہا۔ مگر ہمارے نزدیک حضرت محمد ﷺ کا دامن مبارک چھوڑ کر کسی اور کے پاس اپنی ذات کو فروخت کرنا سخت ناگوار تھا۔ پھر ایک مرید مخلص مرزا قادیانی نے جس کو ایک عرصہ دراز سے بندہ سے دینی محبت تھی ، بار بار فرمایا کہ تم مرزائی ہو جاؤ۔ ہم یہی جواب دیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے کہ لا اکراہ فی الدّین

جب انہوں نے ہم کو تنگ و ترش ہو کر کہا، تو ہم نے ناچار ایک پوسٹ کارڈ میں ان کو لکھ دیا کہ ورع اور پرہیز گاری تو جناب سید احمد بریلوی پر ختم ہوگئی، اور قومی ہمدردی اور ایمان داری اور تحقیقات مذہبی میں سرسید احمد خان مرحوم دہلوی میدان لے گئے۔ اب معلوم نہیں کہ آپ کس بات پر زور دیئے جاتے ہیں:

عیسی بدین خود موسی بدین خود

یہ پوسٹ کارڈ کہیں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی صاحب کے ہاتھ آ گیا اور خدا جانے سرسید احمد مرحوم سے ان کو کیا بغض تھا کہ وہ پہلے سے ہی ایسے تلے بیٹھے تھے، اگلا پچھلا سب غبار بذریعہ ایک لیکچر کے نکالنا شروع کیا۔

گو کہ یہ کاروائی مولوی صاحب کی طرف سے سراسر چھیڑنے اور محض ہماری دل آزاری کے لئے تھی، تو بھی ہم نے اس کی طرف کچھ بھی التفات نہ کی۔

پھر ایک دوسرے مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید مخلص کی طرف سے ایک پوسٹ کارڈ پر از سبّ وشتم ہمارے پاس آیا جس کو قاضی مولوی سراج الدین احمد نے، چودھویں صدی اخبار، میں شائع کر دیا اور اس پر اپنا ریمارک کیا۔

اب پھر عرصہ دو تین سال سے جناب مولانا ممدوح (عبدالکریم سیالکوٹی) کی طبیعت میں تھوڑا تھوڑا مواد جمع ہوتے ہوتے بہت سا ثقل بیٹھ گیا تھا کہ بجبوری دوستاں ہم سے ایک آرٹیکل موسوم بہ مرزا قادیانی و پیر مہر علی شاہ صاحب، لکھا گیا۔ گویا یہ آرٹیکل ان کے لئے ایک مسہل تھا کہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء کے اخبار الحکم میں .... ہماری تنبیہ اور تادیب کے لئے ایک طول طویل تحریر شائع کی ہے اور ہم کو خوب پیٹ بھر کے گالیاں دی ہیں۔ اور بقول شخصے، مرتے کو مارے شاہ مدار، جناب اڈیٹر صاحب نے بھی ہم کو تاریکی کا فرزند وغیرہ لکھ کر اپنا جوش نکال لیا۔ مگر پھر بھی ہم اس تحریر کی ایسی ہی عزت و تعظیم کریں گے جس عزت و تعظیم کے وہ قابل ہے، اور ہم تو جناب مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرنے اور اس کی داد دینے کو موجود ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ سرسید احمد خان مرحوم عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے ہیں ورنہ ہمیں امید تھی کہ وہ بھی جناب مولوی صاحب کے کمال درجہ کے شکر گذار ہوتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر یہ معاملہ مولوی صاحب اور سر سید احمد کا آپس میں تھا جس کو خداوند تعالی خوب جانتا ہے اور جب کہ سر سید احمد مرحوم کو ان کی زندگی میں ہزاروں نے گالیاں دیں، لاکھوں نے برا بھلا کہا، حتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی باوجود اس امانت اور دعوی نبوت کے جو کچھ مولوی صاحب کے بھڑکانے یا اپنی خوشی سے منہ پر آیا، لکھ کر حق اخوات اسلامی کا بوجوہ احسن ادا کیا، مگر وہ ایک ہی کوہ وقار تھے۔ ان کا یہ شیوہ نہیں تھا کہ ایسے لاطائل جھگڑوں میں پڑ کر اپنے اصلی مدعا یعنی قومی ہمدردی میں تساہل کرتے۔ اس لئے کسی کو کورا جواب دینا وہ ایک فضول اور عبث کام سمجھتے تھے۔ وہ سب کا شکریہ ادا کرتے تھے۔ نہ کسی کو اپنا مخالف سمجھتے، نہ کسی کی خلاء ملا میں شکایت کرتے تھے ۔پس جب ان کا اپنا یہ شیوہ تھا تو پھر ان کے رفقاء کو کیا ضرورت پڑی تھی کہ ان کی جگہ ایسے لوگوں سے مخاطب ہوتے اور تضیع اوقات کرتے۔

جب وہ اسلامی بہی خواہی اور قومی ہمدردی میں سرمایہ حیات صرف کر کے رحلت فرمائے عالم جاودانی ہوئے تو مسلمانوں کی آہ و بکا کا کوئی حد و ٹھکانہ نہ تھا۔ اور نہ ایک دن کے لئے، یا ایک سال کے لئے، بلکہ تب تک جب تک کوئی ان کا نعم البدل ایسا مضبوط دل ایسا قوی دماغ ایسا صبر و استقلال، اور ایسی ہمدردی قوم سے بھری ہوئی فطرت اپنے ساتھ لے کر دنیا کے سامنے جلوہ گر نہ ہو، مسلمانوں کا یہ رنج و درد کبھی کم نہیں ہوگا۔

کسی مسلمان سے تو یہ نہیں ہو سکا کہ اب اس غریق رحمت کو سبّ و شتم سے یاد کرے اور آل رسول پر درود بھیجنے کی بجائے گالیاں نکالے۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کو جو ہم جیسے مسلمان نہیں ہیں کیونکہ ہم کو وہ اپنے جیسا مسلمان نہیں سمجھتے غالباً یہ حق ہے کہ سر سید احمد خان مرحوم کو ملحد، دہریہ، میٹیریلسٹ materialist، جاہل انسان، بدعقیدہ، معتزلہ وغیرہ کہہ کر یاد کریں۔

ہماری دانست میں قصور تو سر سید احمد مرحوم کا صرف اتنا ہی تھا کہ وہ قادیان میں آ کر مرزا غلام احمد قادیانی کے دست بیع کیوں نہ ہوئے، مگر بندہ کی یاد خطا نہیں کرتی تو انہوں نے جواب دیا تھا کہ:

مرزا قادیانی تو بجائے خود میں آپ کی بیعت کو بھی تیار ہوں اگر کالج کی تکمیل کرا دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب جان چکے ہوں گے کہ ان کے عقیدہ کو کیا انبیاء علیھم السلا م کے سوا کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے جو یہ کہے کہ اے فلاں میرے راہ پر چل اور بالآخر یہ سلسلہ حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ پر ختم ہو چکا ہے۔ گروہ اس قسم کی بیعت اور کورانہ تقلید کو حق سمجھتے تو چونکہ خود بذات رسول اللہ ﷺ کی اولاد تھے اور اہل تقوی و ورع اور ایمان داری اور امانت گزاری میں فرد کامل، آج لاکھوں شخص ان کے مرید ہوتے اور وہ اس حیلہ سے لاکھوں روپئے کما لیتے مگر ان کا تو یہ مقولہ تھا کہ:

خواہ کوئی کیسا ہی میرا دوست ہو۔ میں نہیں چاہتا کہ وہ میرے خیالات کی پیروی کرے (دیکھو لیکچر اسلام جو بمقام لاہور دیا تھا)۔

اب تو وہ اس دار ناپائیدار سے علاقہ قطع کر کے خداوند تعالی کے جوار رحمت میں جگہ پا چکے ہیں اگر کوئی ان کو برا بھلا کہے تو سر سید احمد مرحوم کے لئے نہیں بلکہ خاص اس کہنے والے کی ذات کے لئے۔ سعدی

ببین جان من در خزاں کشتہ جو
کہ گندم ستانی بوقت درو

پس ہم کو سر سید احمد خان کو ڈی فنڈ defend کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں البتہ چند اور باتوں کا جواب مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔

عبدالکریم قادیانی۔ یہی حال اس گجراتی مدرس معترض کا ہے جو انقلاب قسمت یا شقاوت اول کے دباؤ سے گجرات کو تار جگ کی شکل میں مقلوب کر کے اپنے بہروپ کا پردہ فاش کرنا نہیں چاہتا۔ میں خوش ہوتا اگر اسکے اعتراضوں سے بو خدا ترسی کی آتی۔

بندہ: آپ نے بڑی حقارت سے مدرس کے نام کو جتایا ہے۔ یہی تو باعث ہے کہ مثل دیگر نامہ نگاران کے بندہ بھی اپنے نام کو ظاہر نہیں کرتا۔ آپ نے سنا نہیں

خوشتر آں باشد کہ سر دلبران
گفتہ آید در حدیث دیگراں

کیونکہ جب کسی کا اصلی نام اور حیثیت ظاہر ہو جاوے تو پھر اس کی ذاتیات کی طرف ناظرین کا خیال ہو جاتا ہے انظر الی ما قال و لا تنظر الی من قال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برخلاف ہے۔

اوراس میں ایک یہ بھید بھی ہے کہ اپنی شیخی اور غرور اور دوسروں کی تحسین و آفرین سے بھی بچا رہتا ہے۔

تیسرا، بقول آپ کے پردہ بھی فاش نہیں ہوتا اور ایک طرح سے شرم و حیا بھی طبیعت میں رہتا ہے مگر جب کہ اپنی پرانی شفقت اور دلی عنایت سے کسی کا پردہ فاش کرنا چاہا و لا تجسسوا، کو پس پشت پھینک کر سعدی کے اس بیت کی طرف خیال نہ کیا کہ

مدر پردہء کس بہنگام جنگ
کہ باشد ترا نیز در پردہ ننگ

تو بمجبوری جناب سے مخاطب ہونا پڑا۔

ا۔ حضرت مدرس کا لفظ میری دانست میں اس لائق نہیں ہے کہ آپ اس قدر حقارت سے اس کو ظاہر فرماویں۔ آپ کی ذات والا صفات کو بھی تو سب سے اول مشن سکول کی لوئر مدرسی ہی نصیب ہوئی تھی۔ اور جب کہ آپ کی حسن کارکردگی پر پادریوں نے غور کر کے بڑے اعزاز و اکرام کے ساتھ آپ کو علیحدہ کیا، تو پھر بہزار خرابی بورڈ سکول میں ایک ادنی سی آسامی ملی۔ مگر نمایاں ترقی دکھانے کے بعد جب وہاں سے بھی آپ کو فرنچ لیو (فرانسیسی رخصت) مل گئی، تو جناب نے حکیم مولوی نورالدین کا امین بن کر حق امانت ادا کیا اور جب کہ اور کوئی ذریعہ نظر نہ آیا تو یہ بہروپ بھرا جس میں جناب کو دیکھ رہے ہیں۔

مگر بندہ کو خداوند تعالی نے اسی گورنمنٹ سکول کی ادنی مدرسی سے اعلی مدرسی نصیب کی۔ و للہ الحمد۔ معلوم نہیں کہ انقلاب قسمت اس میں کیونکر کہا جا سکتا ہے انقلاب قسمت تو (خدانخواستہ) تب ہوتا کہ میرا کوئی عضو رئیس بے کار ہوتا، اور تقدیر سے حیران زدہ رہ جاتا۔ مثلاً آنکھ پھوٹ جاتی، ٹانگ ٹوٹ جاتی، یا ضعف دماغی سے ہر وقت سر میں خارش رہتی۔ وغیرہ۔ اور پھر نا قابل مزدوری ہو کر لوگوں کی مفت روٹیاں تو ڑ کر ان کی مداحی میں رطب اللسان رہتا۔

اب ان باتوں سے جو خدا تعالی نے مجھ عاجز کو اپنے فضل و کرم سے محفوظ رکھا ہے، اور اس قابل بنا دیا ہے کہ اپنی محنت مزدوری سے روزی کماتا ہوں، اور کسی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دست نگر نہیں۔ میں ہر وقت و امّا بنعمت ربّك فحدّث کا مصداق بن کر رکوع وسجود اس پروردگار حقیقی کا کرنے کے قابل ہوں۔ اس لئے آپ سوچیں کہ یہ مجھ ناچیز پر انعام الٰہی ہے یا بقول آپ کے انقلاب قسمت۔

۲۔ معترض کا لفظ مجھ ناچیز پر وارد نہیں ہوسکتا۔ میں نے ایک واقعہ لکھا تھا اور وہ سانحہ ایک درایت تھا، نہ کہ روایت۔ معلوم نہیں کہ پھر آپ نے اس لفظ کو بندہ کی طرف کیوں منسوب کیا۔

۳۔ ازلی شقاوت کے لفظ پر بھی آپ کے نیاز مند نے بہت غور کی مگر کچھ سمجھ میں نہیں آیا کہ ایسے عمدہ لفظ کا بندہ کس طرح محل ہوسکتا ہے، اور آپ کے پاس کون سی وجوہات یہ لفظ میری طرف نسبت کرنے کی ہیں۔

حضرت کس کو خبر ہے سوائے اس عالم الغیب خبیر وبصیر خداوند تعالیٰ کے کہ کون شقی ہے اور کون سعید۔ ادنی مخلوق سے لیکر انبیاء علیهم السلام تک سب مخلوقات خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں گڑ گڑا کر نہایت عجز وزاری سے دعائیں مانگتے ہیں ربّنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونَنّ من الخاسرين۔

شائد یہ لفظ آپ نے بندہ کی طرف اس لئے منسوب کیا ہو کہ بندہ مسلمان کے گھر میں پیدا ہوا۔ قرآن شریف سے انس ہے، احکام اسلام سیکھے۔ حتی المقدور فرائض کے ادا کرنے میں کوشش کی۔ حامیان دین اسلام سے للہ فی اللہ محبت کی۔ مخربان دین پاک کو دل وجان سے برا جانا۔

شائد اس لئے کہ اس ہادی برحق رسول کریم ﷺ کا کلمہ پڑھتا ہوں۔ اہل قبلہ ہوں، اور شرک فی الرسالت کو کفر سمجھتا ہوں۔ اور حکم قرآنی قل ان كنتم تحبون الله فاتبعوني يحببكم الله پر اپنا مدار زندگی سمجھتا ہوں۔ شائد اس لئے کہ بندہ کا اعتقاد ہے کہ زمین وآسمان ٹل جاویں مگر خداوند تعالیٰ کے کلام قرآن مجید کی ایک آیت ٹل نہیں سکتی۔

شائد بزرگان دین اور بالخصوص سرسید احمد خان مرحوم کو نیک مسلمان جاننے کیلئے اور اس کے قومی ہمدردی کے کاموں کو اچھا ماننے کے لئے۔ مگر اس میں تو ماشاء اللہ ایک مدت مدید آپ بھی ان کے ہم زبان اور ہم خیال رہے ہیں۔ اور جس انداز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آپ نے سر سید احمد خان مرحوم کے ہاتھوں سے قرآن شریف لیا تھا وہ آپ کو بھول نہیں گیا ہوگا۔ گو آپ کی مصلحت اس وقت اس کا اقرار کرنے آپ کو اجازت نہیں دیتی۔ سو اس بارے میں بندہ اور آپ بلکہ جناب حکیم مولوی نور الدین صاحب بھی ایک ہی سطح پر ہیں تو میں نہایت ناانصاف اور پرلے درجے کا ظالم ہونگا اگر یہ انعام (شقاوت ازلی) سب کا سب اڑالوں اور آپ منہ دیکھتے رہ جائیں۔ نہیں صاحب! میں تو و یؤثرو ن علی انفسھم ، اور خیر الناس من ا ثر پر عمل کرونگا اور اس انعام کا ایثار کروں گا۔

شائد اس لئے کہ سر سید احمد خان مرحوم نے آپ لوگوں کیلئے راستہ صاف کیا اور ایک آسامی خالی کی جس کو آپ کے مرشد بزرگوار نے غصب کرنا چاہا ہے۔

شائد اس لئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو پیغمبر بنانے اور مسیح موعود ٹھہرانے میں بندہ نے آپ سے اتفاق رائے نہیں کیا۔ مگر یہ خیال بھی درست نہیں ہے۔ اگر بندہ آپ کا ہم خیال نہیں ہے، تو سوائے معدودے چند کل دنیا کا آپس میں اتفاق رائے نہیں ہے۔ پھر اگر کل دنیا آپ کے نزدیک ازلی شقی اور جہنمی ہے، تو میں اپنی قسمت کو ان سے علیحدہ نہیں کر سکتا۔ اور آپ لوگوں کا ہمیں ایسا سمجھنا آپ کی خوبی اعتقاد اور اثر صحبت ہے اور آپ اس میں مجبور ہیں۔

ایک وجہ مولوی عبدالکریم صاحب کے ازلی شقی وغیرہ ارشاد فرمانے کی یہ بھی ہو سکتی ہے اور غالباً یہی درست بھی ہو، یعنی دنیا کا مشاہدہ اور روزمرہ کی آزمائی ہوئی مثال ہے کہ جیسا شیشہ ہو ویسی ہی روشنی اس سے نظر آتی ہے، اگر وہ صاف و اجلا ہے تو اعلیٰ درجہ کی، اگر میلا اور دھندلا ہے تو ڈم لائٹ۔ اور مبدأ فیاض کی طرف سے بھی بمصداق آیت کریمہ قل کل یعمل علی شا کلته حسب استعداد مادہ و القاء اثر صورت ہوتا ہے۔ پس شاید جناب مولوی عبدالکریم صاحب کے دل کا شیشہ اس طرح پر دھندلا ہو گیا ہو، اور اس شیشہ سے جو ہر وقت حتیٰ کہ تصویر کشی کے موقعہ پر بھی آنکھوں سے نہیں اتارتے، اس سے ان کو ہر ایک شقی ازلی نظر آتا ہو۔ اور بظاہر اوصاف ثلاثہ تو اس کے بڑے معاون اور مددگار رہیں جو حضرت مولانا عبدالکریم کی ذات بابرکات میں پائے جاتے ہیں اور یہ ایسی بدیہات ہیں کہ، کتاب اخلاق ناصری و اخلاق جلالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، و دیگر کتب اخلاق کے جاننے والے ان مذکورہ بالا اوصاف کے نتائج سے خوب واقف ہیں عیاں راچہ بیان

حضرت مولانا! انصاف تو جب معلوم ہو کہ انصاف کی آنکھ سے کسی معاملہ کو دیکھا جاوے اور جس بے چارے کی مصداق آیہ کریمہ ختم اللّٰہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم (بقرہ) حق بینی کی آنکھ ہی ماری جاوے وہ عینک کہاں لگاوے

نہ بیند مدعی جز خویشتن را
کہ دارد پردہء پندار در پیش
گرت چشمے خدا بینی بہ بخشد
نہ بینی ہیچ کس عاجز تر از خویش

اگر بندہ یہ لکھ دیتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی، قادیان سے روانہ ہو کر سیدھے لاہور نہفت فرما ہوئے اور پھر پیر مہر علی شاہ نے ڈر کر گولڑہ سے قدم باہر نہیں نکالا، تب تو آپ ضرور ہی خوش ہو جاتے اور اس کو نہایت انصاف سمجھتے۔ مگر اس پر سوائے اس کے کہ میری کانشنس مجھے سخت نادم کرتی، کیا ہزاروں مسلمان جو مرزا غلام احمد قادیانی کے دیدار کو لاہور میں ترستے رہے اور جنہوں نے پیر صاحب کو مسجد بادشاہی میں دیکھا اور بالخصوص فریق مخالف وہ مجھ کو کیا کہتے؟ علاوہ اس کے روایت کاذبہ ہو جاتی، درایت صحیحہ کا لطف جاتا رہتا۔ پھر میں آپ کے راضی کرنے کے لئے اپنے خدا و رسول ﷺ اور سچے لوگوں کے گروہ سے کیونکر پھر جاتا۔

بحق باش گو خواجہ راضی مباش

قسمیں دینا دلانا کہ میں ایسا ہوں یا ویسا ہوں، اور اپنے مناقب بیان کرنا، ایک فعل عبث ہے۔ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ صرف اپنے ہی مسلمات سے مخالف کو خطاب کرنا ایک طرح سے اپنی ہنسی آپ اڑانا ہوتا ہے۔ اپنے مشاہدات مقالات .. خصم کے سامنے پیش کرنا مناظرہ نہیں ہوتا بلکہ عین مکابرہ ومجادلہ ہے۔ دیکھو عالم مناظرہ جو دستور کلام کا معیار ہے محض اپنی مسلمات وغیرہ کو بیان کر کے نتیجہ حسب مراد نکالنا عین جنون نہیں تو اور کیا ہے و کلام المجانین لا یعتبر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كبر ت كلمة تخر ج من افوا ههم، ان يقو لو ن ا لا كذ با
خدا ترسی ایک اندرونی عمل ہے کہ اس کا سیدھا راستہ خداوند تعالی کے ساتھ ہے۔ایک شخص کا ایمان ہے کہ نبوت حضرت رسول کریم ﷺ پر ختم ہوگئی۔اب اگر کوئی دوسرا شخص اس میں شرک کرے، اور کوئی نئی راہ نکالنا چاہے تو بتاؤ پہلے شخص کی خدا ترسی کا یہ نمونہ ہونا چاہیے کہ اس دوسرے کی ہر ایک آواز پر اندھا دھندی سے آ منا صدقنا اور بات بات میں حضور حضور کرتا جاوے، یا خدا سے ڈر کر اس سے منہ پھیر لے اور متنفر ہو۔ یا ان ہفوات اور مزخرفات اور کلمات لا طائل اور باطل کو نعوذ باللہ خدا کی کلام پاک سے تشبیہ و تطبیق دے کر برخلاف حکم

قل لئن اجتمعت الجنّ و ا لا نس على ان يأتوا بمثل هذا القر آ ن لا يأتو ن بمثله و لو كا ن بعضهم لبعض ظهيرا (بنی اسرائیل:۸۸) کے، خا سر الد نيا و ا لآ خرة بن جاوے۔

پیغمبر ﷺ کے کسی عالی وقار اصحاب یا قطب الاقطاب و مجددین نے کبھی ایسا بے ہودہ دعوی کر کے خلقت کو گمراہ نہیں کیا کہ:

میرے منہ کی نکلی ہوئی باتیں عین قرآن ہیں۔،

یا اپنی من گھڑت کتاب لکھی ہوئی قرآن کی مثل منوائے۔پس دوستو! دنیا و آخرت کا فکر کر کے ذرہ ہوش سے کام کرو اور اذا جاء اجلهم لا يستأ خرو ن سا عة و لا يستقد مو ن کے حکم کو پیش نظر کر کے خدا کے عذابوں سے ہر وقت ڈرو۔ قال اللہ تعالی فی کتابہ المبین وھو اصدق الصادقین:

فليحذر الّذين يخا فو ن عن امره ان تصيبهم فتنة او يصيبهم عذا ب اليم۔ (النور: ٦٣)

عبدالکریم قادیانی۔ میں عرصہ دس سال سے مرزا قادیانی کی خدمت میں ہوں اور مجھے بیت اللہ میں ایک عظیم الشان مجمع کے روبرو کھڑا کر کے قسم دلائے تو میں دس برس کے رات و دن کے تجربہ اور مشاہدہ اور اندرونی اور بیرونی شہادت سے کہہ دوں گا کہ میں نے مرزا قادیانی کو صادق پایا ہے۔جس طرح حضرت ابوبکر صدیق نے پیغمبر ﷺ کو صادق پایا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ: میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ آپ آداب مناظرہ سے پورے پورے نابلد ہیں۔ بھلا آپ کا تجربہ اور مشاہدہ ہمارے لئے کیونکر سند ہو سکتا ہے؟ جب کہ ہم سرے سے آپ کے دعوی کو لاطائل سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہمارے لئے تو ایک خبر ہے جس میں صدق و کذب کا احتمال ہے۔ اگر اس سے بڑھ کر ہو تو ایک ظن ہے و ان الظن لا یغنی من الحق شیئاً۔

فرمائیے! اگر آپ مرزا غلام احمد کی خدمت میں نہ رہتے تو جاتے کہاں؟ مشن اسکول والوں نے بایں اعزاز اور اکرام آپ کو گھر واپس کیا۔ بورڈ سکول والوں سے آپ کی طبع مبارک ناساز ہوگئی۔ کاغذات زرصرف ہو گئے۔ اور پھر ایک عیال دار آدمی کا اس زمانہ میں دس بارہ روپیہ ماہوار میں بن ہی کیا سکتا ہے؟

مرغ پلاؤ، بالائی دار چائے، اور الائچی وغیرہ کا استعمال کرنے کے لئے اور عمدہ پوشاک زیب تن کرنے کے لئے اس قدر اقل رقم کس طرح کفایت کر سکے اور پھر وہ بھی ہاتھ سے جاتی رہے۔ معذوری اس کے علاوہ۔

سو ایسا شخص جو مرزا غلام احمد قادیانی کے ہاں اس طرح آسائش پاوے جو اپنے گھر میں کبھی خواب میں بھی نہ دیکھی ہو، بیت اللہ شریف میں ایک عام مجمع کے سامنے کیا عرش عظیم پر بھی اگر چڑھایا جاوے، تو وہاں بھی قسم کھا جاوے کہ (معاذ اللہ) مرزا قادیانی ہی خدا ہیں تو کیا عجب ہے۔

جس شخص کو پہلے بھی کئی ایک دفعہ بہروپ بھرتے دیکھا، مشاہدہ کیا گیا ہو، یہ قسم تو بجائے خود، کل کو ایک اور قسم کھا جانے کو تیار ہو جائے کہ میں ہی رسول ہوں تو کیا عجب ہے۔

مگر یہ قسم اس کے حسب قواعد علم مناظرہ خصم پر کچھ حجت نہ ہوگی۔ محض لا یضرّ و لا ینفع کے مصداق ہوگی۔ میں مکرر آپ کو جتاتا ہوں کہ آپ کا قسم کھانا اور آپ کا تجربہ اور مشاہدہ ہم پر کچھ حجت نہیں اور خس و خاشاک جتنی بھی قدر نہیں رکھتا۔ ایسے مقولہ کے قائل اور مشاورین کے جوہر استعداد کی قلعی اصحاب بصیرت اور ارباب فضیلت پر بخوبی کھل جاتی ہے بحکم الانسان لا یزکی بشهادہ اتباعه

ہاں البتہ عاجز راقم ایک بات سے حیران ہے کہ مرزا قادیانی کا دعوی خواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق ہو یا باطل، یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ پھر مولوی عبدالکریم صاحب کیسے ابو بکر صدیق بن سکتے ہیں؟

مسیح موعود اور ابو بکر صدیق کا آپس میں کیا جوڑ؟

اگر آپ اپنے تئیں یوحنا، متی، لوقا، مرقس وغیرہ ناموں میں سے ایک سے مسمی کرتے، یا یہودہ اسکریوتی کا لقب اختیار کرتے، تو مسیح کے ساتھ موزوں ہوتا، اور آپ کی عبارت کو بھی ایسے ناموں سے ایک قسم کی مناسبت یا لگاوٹ ہوتی جس میں ٹھونس ٹھونس کر موجودہ مروجہ اناجیل کے الفاظ آپ بھرتی کرتے ہیں۔

م۔ پس خدا ترس اور تقوی شعار لوگوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ براہین احمدیہ کو ضرور غور سے پڑھیں اور اسی تدبر و روشنی میں پڑھیں جس طرح فرقان حمید کی مکی سورتوں کو پڑھتے ہیں۔

بندہ۔ معلوم نہیں کہ یہ خطاب مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا کن لوگوں کو ہے؟ اگر اپنی جماعت کو ہے، تو ایک قسم کا توارد ہے کیونکہ وہ لوگ تو براہین احمدیہ کی تلاوت مثل قرآن شریف کے کرتے ہی ہیں، اور نئی روحیں لینے کے باعث اس کتاب کے سامنے قرآن شریف کی ایسی ہی عزت کرتے ہیں جیسے اہل قرآن، تورات وانجیل کی۔ بلکہ بندہ نے تو یہاں تک معتبر راویوں سے سنا ہے کہ بے وضو قرآن شریف کو ہاتھ لگا لیتے ہیں مگر مرزا قادیانی کی تصویر کو اگر کوئی بے وضو چھوئے یا مسّ کرے تو اس پر خفا ہو جاتے ہیں۔ غرض کہ ان کا عمل درآمد براہین احمدیہ پر ہی ہے۔ اگر قرآن شریف پر ہوتا تو یہ آیت بھی ان کے مطالعہ میں آتی

ما ھذہ التّما ثیل الّتی انتم لھا عا کفو ن۔

اور ان کو اصلی اور حقیقی اسلام اسلام چھوڑ کر ایک نیا گروہ یا ٹکڑا کاٹنے کی کیا ضرورت تھی؟

اگر سواء اپنی جماعت کے دوسرے لوگوں کی طرف مولوی جی کا خطاب ہے، تو بھی اپنے نئے اور نرالے مشن کی رو سے مولوی جی کی زیادتی ہے کیونکہ ان کے مرشد (مرزا غلام احمد قادیانی) جن لوگوں کو جہنمی، ہامان اور فرعون وغیرہ کے خطاب دیتے ہیں، اور مولوی حکیم نورالدین صاحب برملا شیطان اخرس اور خود بذاتہ مولوی صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازلی شقی وغیرہ کے، تو پھر ان کے نزدیک کوئی شخص کس طرح سے خدا ترس اور تقوی شعار ہوسکتا ہے۔

اور پھر ہم کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص خدا ترس اور اہل تقوی ہو، تو اس کو براہین احمدیہ سی ایک فضول لغو اور بیہودہ کتاب کو، جس کا نہ کوئی سر ہو نہ پاؤں، نہ کہیں تقریر ختم ہوتی ہے نہ کوئی فل سٹاپ، حاشیہ در حاشیہ اور حاشیہ نمبر ا ا پڑھتے پڑھتے انسان حیران پریشان ہو جاتا ہے کہ کیسی شیطان کی آنت ہے کہ کہیں ختم ہونے میں ہی نہیں آتی، کیوں اس پاک اور بے عیب کتاب کے ساتھ ایک ترازو میں تولنے لگا جس کی شان ہے

و انه لكتاب عزيز لا يأتيه الباطل من بين يديه و لا من خلفه تنزيل من حكيم حميد (حم سجدہ:۴۲)

اور جس کی مثل نہ کوئی دنیا میں بنا سکا، نہ کسی پر آئندہ کو بنانے کی امید ہے۔

اصل بات یہ ہے جو بندہ نے اوپر بیان کی مولوی عبدالکریم سیالکوٹی معذور ہیں، ورنہ کیسا مشرکانہ خیال ہے جو مولوی صاحب کی قلم سے نکلا ہے۔ کس خدا ترس اور تقوی شعار مسلمان کا زہرہ ہے کہ ایسے لغو اور بے ہودہ کلمات کو پڑھ کر برداشت کر سکے۔ کیا یہی براہین احمدیہ ناقص اور ادھوری کتاب تو نہیں ہے جس کے اتنے لمبے چوڑے مگر جھوٹے اشتہارات دے کر لوگوں سے زر وصول کی جاتی رہی۔

مولوی عبدالکریم صاحب! افسوس ہے آپ کے اس اعتقاد پر۔ اگر آپ کے دل میں ذرہ بھی خوف خدا ہوتا، اور کچھ بھی قرآن شریف کی وقعت ہوتی، تو ایسے گندے اور مشرکانہ خیالات آپ ظاہر نہ فرماتے۔ مگر پیٹ ظالم ہے۔ تف ہے ایسی روٹی کمائی پر۔ حیف ہے ایسی قرآن دانی پر۔ شائد مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح موعود ہونے پر ہی قناعت کرتے، مگر آپ ان کو زمین پر دم نہیں لینے دیتے اور سب انبیاء علیهم السلام کا لب لباب اور روح الامین اور کیا کیا بنا کر عرش بریں پر چڑھا رہے ہو

خیر جہاں تک آپ سے ہوسکتا ہے، سیدھے سادھے اور جاہل لوگوں کو دھوکے دیا کرو، اور راہ راست سے ہٹایا کرو۔ مگر ایک دن آنے والا ہے کہ تمہارے سب منصوبے خاک میں مل جاویں گے اس وقت توبہ بھی قبول نہ ہوگی بلکہ رونا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانت پیسنا ہوگا۔

ذرا بتاؤ تو سہی ایک مدت مدید اور عرصہ بعید یہ احباب (میر عباس علی لدھیانوی، حافظ حامد علی، منشی غلام قادر فصیح، منشی مہتاب الدین سپروائزر، مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی، فتح محمد خان، شیخ عبدالحق، حافظ محمد یوسف ضلع دار نہر، منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہوری۔ منشی عبدالعزیز خان) اوران کے سوا دیگر کئی بزرگوار براہین احمدیہ کو تدبر اور روشنی میں پڑھتے رہے ہیں یا نہیں جن کی تعریف میں آپ کے مرشد بزرگ وار کئی ایک دفعہ اپنی تصانیف میں ذکر کر چکے ہیں۔

کیا یہ احباب آپ کی جماعت کے لیڈنگ ممبران نہیں ہیں؟

بتاؤ ان بزرگواروں نے اتنے بھاری نشانات، جن کو نہ کسی پیغمبر نے دکھایا، نہ کسی ولی غوث وقطب نے، دیکھ کر کس طرح آپ کی جماعت سے بے زاری اور علیحدگی اختیار کی۔

پس ہمارا گمان ہی نہیں بلکہ یقین ہے کہ اگر آپ لوگوں کا مشن کچھ بھی راستی پر ہوتا، اور فخر تعلّی وغیرہ نہ ہوتی تو ایسے فرشتہ خصال لوگ اس مشن سے اپنی بیزاری نہ ظاہر کرتے۔

مولوی عبدالکریم صاحب! آپ ہزار طرح سے پردہ پوشی اور ملمع سازی میں سرگرمی دکھلاویں، مگر عصائے موسیٰ نے تو آپ کی رسیوں اور سوٹیوں کو نگل لیا۔ اگر اب بھی اپنے فرعونی خیالات کو دور نہ کریں تو آپ ہی کو زیبا رہیں۔

اور کچھ صدوقیوں کی طرح ایک غلط کار مضل مقلد یورپ مصنوعی ریفارمر کی پیروی کے سبب سے خدا تعالیٰ کی شرائع، وحی الہام مکاشفہ رؤیا، دعا.. وغیر تمام امور حقہ سے منکر ہو گئے جو اسلام کا یگانہ اور مایہ ناز ہیں۔

معلوم نہیں کہ اس کو سننے سے قادیانی مولوی کو سواء اپنا نامہ اعمال سیاہ کرنے کے اور کیا فائدہ متصور ہے۔ بھلا اس سے بھی کوئی زیادہ غلط کاری ہو سکتی ہے کہ قادیان کو بیت المقدس قرار دیا جاوے، اور مسجد اقصیٰ کو مسجد قادیان سمجھا جاوے۔

اس سے زیادہ گمراہی کیا ہو سکتی ہے کہ ایک مضل ختم رسالت کے بعد بھی اپنے تئیں (معاذ اللہ) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا ہم پلہ جانے۔ کیا اگر کوئی یورپئن دو اور دو چار کہا کرے، تو بھلا مولوی صاحب موصوف بھی چار ہی کہیں گے؟ نہیں ہرگز۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ مولوی صاحب کو پانچ یا چھ کہنا چاہیے تا کہ یورپ کی تقلید سے بچ جاویں۔ اگر مصنوعی ریفارمر کلی لفظ کا سرسید مرحوم کی طرف مولوی صاحب اشارہ کریں تو ہو نہیں سکتا کیونکہ ان کی ریفارمیشن کو تو ایک جہاں اصلی اور حقیقی ریفارم یقین کر چکا ہے۔ ہاں البتہ مرزا قادیانی مصنوعی یا جعلی نبی یقین کئے گئے ہیں جنھوں نے دعوی کیا اور اس پر دلیل ایک بھی نہ دی اور اپنی ادعائی نبوت کا سارا دار و مدار کریم بخش ایک ناخواندہ شخص کے اظہارات پر رکھا۔

افسوس ہے کہ قادیانی مولوی صاحب اپنی عادت سے لاچار ہیں، اسی واسطے خواہ مخواہ نیش زنی کرتے ہیں۔ ایک بچھو جو دریا کی طغیانی کے باعث موجوں میں بہہ رہا تھا، اس نے ایک کچھوے کو واسطہ ڈالا کہ ایک دم کے لئے مجھے سہارا دو۔ چنانچہ کچھوے نے منظور کیا۔ جب بچھو اس کی پشت پر بیٹھ کر ہوش میں آیا تو وہیں نیش زنی کرنے لگا۔ کچھوے نے ہنس کر کہا کہ میری پشت تو نہایت سخت ہے وہاں نیش زنی کام نہیں کر سکتی، مگر بھلے مانس کیا نیکی کا عوض یہی ہے۔ بچھو نے جواب دیا کہ فی الواقعہ یہی بات ہے، مگر افسوس ہے کہ میں اپنی عادت سے لاچار ہوں۔ پس قادیانی مولوی، جیسا کہ بندہ نے پہلے عرض کیا، معذور ہیں۔

حق تو یہ تھا کہ وحی الہام مکاشفہ رؤیا اور دعا کی جو (بقول مولوی صاحب) مصنوعی ریفارمر نے تفسیر کی ہے، اس کے برخلاف ایسی تشریح فرماتے کہ جن کو وہ مقلد یورپ کے نام سے پکارتے ہیں دل سے مان جاتے، مگر جب کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور انکی جماعت اسی پٹڑی پر عمل درآمد رکھتی ہے جو اس مصنوعی ریفارمر کا ہے، تو لوگوں کو دکھانے اور حمقاء کو قابو میں لانے کے لئے ہزار دشنام دہی سے کام لیں کچھ بھی نہ بن پڑے گا اور دنیا جان جاوے گی بلکہ جان گئی ہے کہ سوا بدزبانی اور گندہ ذہنی کے مولوی عبدالکریم صاحب اور ان کے دادا پیر کے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔

اس سے آگے حضرت مولوی صاحب نے سخت حقارت سے جناب مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالوی کا اپنی انجیلی عبارت میں ذکر کیا، مگر بمصداق آیہ کریمہ

و لا تزر وازرۃ وزر اخری و ان لیس للانسان الا ما سعی

(النجم ۳۸-۳۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے خود مولوی محمد حسین صاحب ذمہ دار ہیں۔ ہمیں اس سے کچھ سروکار نہیں۔ البتہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی صاحب ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے مقدمات کا نتیجہ یہ نکلا کہ پیش گوئیاں فرق، الہامات مدعی ضبط اور قصہ کوتاہ حضرت (قادیانی) کو نبوت سے ہی فارغ خطی حاصل کرنی پڑی۔

پھر حضرت مولوی صاحب (عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی) لنگڑاتے ہوئے دو چار قدم آگے بڑھے ہیں اور نیچرلسٹوں میٹیر یلسٹو ں materialists مادہ پرستو ں وغیرہ کو دو چار سنائی ہیں اور اپنی انگریزی دانی کی ٹانگ بھی توڑی ہے۔

پھر اہل تشیع پر حملہ کیا ہے۔ پھر پھرا کر سر سید احمد خان مرحوم و مغفور کو صلواتیں سنانا شروع کیا ہے جو ایک مدت مدید سے مولوی صاحب کے ہر رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی ہیں۔ اور فرماتے ہیں:...

م۔ علی گڈھ کالج کے بانی نے اس بدعقیدہ سے متاثر ہوکر اور پرانے حال کے پیٹیر یلسٹو ں paternalists دہریوں کی چال پکڑ کر اپنی تفسیر میں صاف لکھ دیا کہ قوموں کی تباہی قدرتی اسباب سے گناہوں کی سزا اور ان ک نتیجہ نہ تھی۔ پہاڑ کو زلزلہ آیا اور وہ قوم اتفاقاً اس کے نیچے دب گئی۔ الی آخرہ

بندہ: مثل مشہور ہے

گوسالہ چو سہ سالہ شود گاؤ شود، گوسالہ ما پیر شد گاؤن شد

کیا کہنا، مولوی صاحب کی سخن فہمی عالم بالا پر مولویصاحب کے دل و دماغ کی سرسبزی پر اگر مکالے بھی عش عش کرے تو عین زیبا ہے۔ ہم تو مولوی عبدالکریم صاحب کی اس عبارت کو پڑھ کر حیران رہ گئے ہیں کہ ایسی خوش فہمی کیونکر ان میں پیدا ہوگئی۔ مگر سچ ہے کہ زمانہ قابل آدمیوں سے کبھی خالی نہیں رہتا۔

ناظرین غور کرو قادیانی مولوی صاحب کی یہ سمجھ ہے کہ سر سید احمد مرحوم قوانین قدرت کے مخالف تھے اور نیچر میں امور اتفاقیہ کے قائل تھے، حالانکہ یہ ایسا سفید جھوٹ ہے جیسا کہ کانے کو دیکھ کر کہا جاوے کہ اس کی دونوں آنکھیں بالکل درست ہیں، یا لنگڑے کو لاٹھی کے سہارے چلتا دیکھ کر کہا جاوے کہ یہ تو مثل صحیح و تندرست آدمیوں کے ریل گاڑی کی طرح دوڑ رہا ہے، یا سورج کو عین اپنے سر پر دیکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کہہ دے کہ آدھی رات ہے۔ سر سید احمد خان مرحوم نے دس جگہ نہیں، بیس جگہ نہیں، بلکہ سینکڑوں جگہ بڑی وضاحت کے ساتھ بیان کر دیا ہے کہ جو کچھ دنیا میں واقعہ ہوتا ہے عین قوانین قدرت کے مطابق ہے۔ اور اتفاق کا نام دوسرے الفاظ میں کسی چیز کے علم نہ ہونے کا نام ہے یا جہالت۔

اگر قادیانی مولوی عبدالکریم صاحب اپنے دعوی کے ثبوت میں سرسید احمد خان مرحوم کی تصانیف کا کوئی مقام شہادۃً پیش کرتے جہاں سرسید احمد خان مرحوم نے یہ لکھا ہو کہ فلاں فلاں واقعہ اتفاقاً ہوا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کیا ہم مولویصاحب کے مرید بننے کو تیار تھے اور اگر نہ نکال سکے اور پھر میں یقیناً کہتا ہوں کہ ہرگز نہ نکال سکیں گے خواہ مولوی نورالدین اور مرزا قادیانی کو بھی اپنا مددگار بنالیں، تو ہمارا تو دونوں طرح سے سیدھا ہے۔

اگر مولوی عبدالکریم صاحب نے اپنے غصہ کے جوش سے بے ساختہ ایسا لکھ دیا ہے، تو خود مولوی صاحب کی طرف اتفاقیہ یا جہالت کا لفظ عائد ہوگا۔ اور اگر عموماً ایک مرحوم پر ایسی بہتان بندی کی ہے، تو مولوی عبدالکریم صاحب کی خیانت اور پبلک کو مغالطہ دہی روز روشن کی طرح آشکار ہے۔

میرا فرض ہے کہ اس موقعہ پر ناظرین کی خدمت میں عرض کروں کہ وہ سر سید احمد خان مرحوم کی تصانیف کا مطالعہ کر کے مولوی عبدالکریم صاحب کی راست بیانی اور سرخ روئی کی داد دیں۔

عبدالکریم قادیانی ۔ یہ وہی مچھلیاں اور سونے کے انڈے دینے والی مرغیاں ہیں کہ جو ایک زمانہ میں حضرت خدیجہ اور حضرت ابوبکر صدیق کی شکل میں پہلے داعی ﷺ کے دام میں آئی تھیں ۔

بندہ ۔ ہمارا مطلب جو اپنے ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء والے مضمون میں تھا، اس کو عقل مند لوگ خوب سمجھ گئے تھے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کو مولوی نورالدین بھیروی جیسے لوگ مل گئے تو مولوی محمد حسین بٹالوی جیسوں کی کچھ پرواہ نہ رہی، حالانکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی علم وفضل وزہد وتقوی میں مولوی نورالدین بھیروی سے کئی گنا بڑھ کر تھے۔ مگر جب روپیہ آنے لگا تو مرزا صاحب نے اسے چلتا بتایا۔ اب مولوی عبدالکریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیالکوٹی اس معاملہ کو کھینچ تان کر پیغمبرﷺ تک لے گئے ہیں،اور یہ ان کا حق بھی ہے۔ جس کا کھایئے اس کا گیت گایئے۔ ہر پہلو سے انبیاء علیھم السلام اور بالخصوص حضرت محمد رسول اللہﷺ کے برابر جو مرزا غلام احمد قادیانی کو ثابت کرنا ہوا۔مگر اس مثال میں بوجوہات چند در چند غلطی اور زبردستی پر ہیں:

ا۔ہم پوچھتے ہیں کہ مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت ابوبکر سے کون شخص مراد لی ہے۔کیا قادیانی مولوی (عبدالکریم) خود بذاتہ،جن کو دعوی بھی ہے؟

مگر یہ تو ہو نہیں سکتا،کیونکہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کی مالی حالت کا فوٹو پہلے کھینچ آیا ہوں اور اب ہر طرف سے مایوس ہو کر الٹے مرزا غلام احمد قادیانی کے در دولت پر دھونی رمائے بیٹھے ہیں اور انہیں کے دست نگر ہیں۔ناچار کسی اور شخص کو اس مثل کا مصداق ماننا پڑے گا مگر مشکل یہ ہوگی کہ صدیقیت مولوی عبدالکریم صاحب کے ہاتھ سے نکل جاوے گی۔

۲۔حضرت خدیجہ سے کس کو تعبیر کیا جاوے؟ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کی پہلی زوجہ کو؟، سو وہ تو ہو نہیں سکتیں۔اور مرزا غلام احمد قادیانی نے جو نیک سلوک اس بے گناہ عفیفہ کے ساتھ کیا،یعنی آخری عمر میں ناحق بے وجہ ان کو اپنے سے علیحدہ کر دیا۔کیا یہی سلوک معاذ اللہ رسول کریمﷺ نے بھی اپنی ازواج مطہرات کے ساتھ کیا تھا؟ افسوس ہے مولوی عبدالکریم صاحب کی ہمہ دانی پر۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دوسری بی بی کو بھی حضرت خدیجہ کے ساتھ تشبیہ نہیں دی جاسکتی۔گو آخرالذکر دولت مند ہے اور مالدار۔مگر دولت مند اور مالدار اس کو کس نے بنایا؟ مرزا غلام احمد قادیانی نے۔حالانکہ جب مرزا قادیانی کو ایک بات بنانے کے واسطے پانچ ہزار کی ضرورت آپڑی،تو آخرالذکر نے اپنے زیور کے عوض مرزا قادیانی کا باغ (فردوس برین) رہن رکھ لیا: حاشاللہ ایں گھر دار آں گھر بار آمدہ

اب رہی تیسری فرضی بیوی جس کی نسبت زوجنا کھا مرزا غلام احمد قادیانی کو الہام ہوا تھا اور جس کی زبان درازی پر آپ لوگ کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے بڑا بھاری معجزہ دکھایا۔یعنی گالیاں کھائیں اور صبر ایوب کیا۔

وہ بھی نہیں ہوسکتی کیونکہ ابھی تک معنی دربطن شاعر کی مثال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر وہ بالفرض کسی آئندہ زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حبالہ عقد میں آ بھی جاوے، تو وہ واقعات جو گذر چکے ایسی مثال دینا عبث اور ناروا ہوگی۔ پس یقین ہے کہ مولوی عبدالکریم صاحب اس عقدہ کو نہایت عمدگی سے حل فرماویں گے۔

عبدالکریم قادیانی: نہایت فخر و تعلّی کے ساتھ بڑے بڑے موٹے اور بھدے الفاظ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مشن کی ترقی کا ذکر فرماتے ہیں کہ ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کو تبلیغ کا خط لکھا، امیر کابل کو دعوت دی۔ کئی آدمیوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب قبول کیا۔ وغیرہ وغیرہ

بندہ: حضرت! اس زمانہ میں جب کہ برٹش گورنمنٹ نے رعایا پروری میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا، اور ہر ایک قوم کو آزادی دے کر کمال احسان مندی سے انگریزی زبان رعایا کو سکھا دی ہے، ہر ایک مذہب والا اپنے عقاید و خیالات آزادی سے ظاہر کر سکتا ہے۔ جس سٹیج پر ایک عیسائی وعظ کر جاوے، اسی پر یہودی پارسی ہندو مسلمان سکھ وغیرہ حتی کہ ایک دہریہ کو بھی اپنا مدعا پیش کرنے کا موقعہ مل سکتا ہے۔

حضور ممدوحہ قیصرہ ہند کی خدمت میں عرضی لکھنا یا امیر عبدالرحمٰن امیر کابل کو مراسلہ بھیجنا کون سی مشکل بات ہے۔ ہزاروں آدمیوں نے ملکہ کو عرائض لکھے ہیں۔ مگر دیکھنا چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تبلیغ کا کیا اثر ہوا۔ کس قدر یورپین و دیسی عیسائی اپنا مذہب چھوڑ کر مرزائی ہو گئے۔ کس قدر اہل کابل نے مرزا غلام احمد قادیانی سے بیعت کی۔ امیر صاحب کابل، موصوف نے کیا جواب دیا؟ یہی کہ

ہمیں (ادعائی) مسیح موعود کی ضرورت نہیں ہے ہم عمرؓ کو چاہتے ہیں۔

ممالک دور دراز کو جانے دو، خاص ہندوستان میں ہی کوئی جماعت اہل ہنود، آریہ، برہمو، سکھوں وغیرہ کی بتاؤ جو آپ کے جھنڈے کے نیچے آ گئی ہو۔

پھر اگر دس یا پچاس سادہ لوح سادہ مزاج مسلمان دھوکا کھا کر مرزا غلام احمد قادیانی کے پنجہ میں آ گئے ہیں، تو ان پر اس قدر اترانا کیا معنی رکھتا ہے۔

اگر قادیان سے کئی ایک آدمی ہو آئے ہیں تو ہر ایک فرقہ مسلمان میں ہم لاکھوں آدمی بتا سکتے ہیں۔ اگر اور سب کو چھوڑ کر صرف کیسر شاہی یا ذنا شاہی، لب شاہی وغیرہ کا حساب کیا جائے تو آپ اس کے دسویں یا سویں حصہ کی بھی برابری نہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکیں گے۔اور جان جاویں گے کہ ابھی تک آپ لوگ خلق خدا کے ورغلانے میں کسی مراد کونہیں پہنچے۔ پھراس سے کیا نتیجہ نکلا کہ آپ سچے ہیں اور باقی اسلامی دنیا حق پرنہیں ہے۔

عبدالکریم قادیانی۔ افسوس ظلم اوراعتساف میں اس معترض کواس کے بزرگوں سے جو اس نادرفن میں زندہ یادگار چھوڑ گئے ہیں بہت بڑھ کر میں نے پایا ہے۔

بندہ۔ چھلنیوں کوبھی شاید یہ حق حاصل ہوگیا ہے کہ کورے کو چھید کا طعنہ دیں۔کیا آپ لوگوں سے بھی بڑھ کر کوئی شخص اس نادرفن میں زندہ یادگار ہوسکتا ہے۔اور جناب کے مرشد بزرگوار سے بھی اس میں زیادہ طاق اورشہرہ آفاق ہوسکتا ہے۔ہم نے ان الفاظ سبّ وشتم کی، جس کا ایک بیش بہا اور بھاری خزانہ مرزا قادیانی کی تصانیف میں بھرا پڑا ہے، تین چارسو کے قریب چھانٹا تھا مگر ہماری کانشنس اس امرکوتسلیم نہ کرتی تھی کہ ایک دفعہ وہ مرزا مرزا قادیانی کی زبان وقلم سے نکلی ہیں تو دوسری دفعہ ہم اپنی زبان وقلم کو ان سے آلودہ کریں۔مگر ہم پرکیا موقوف ہے، بہت سے خدا کے بندے ان مزخرفات کو دیکھ رہے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جناب منشی محمد الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ لاہوری نے بھی ، جوایک مدت مدیداورعرصہ بعید مرزاغلام احمد قادیانی کی جماعت میں رہ چکے ہیں ،الفاظ مذکورہ بالا کومرزا غلام احمد قادیانی کی صرف چند کتابوں سے چن کرحروف تہجی کی ردیف سے بطور ڈکشنری اپنی کتاب میں لکھ دیا ہے (دیکھوعصائے موسیٰ)۔اور آئندہ کو اگرکسی نے سبّ وشتم کی سند لینی ہوگی ،تو مرزا غلام احمد قادیانی اوران کے حواریوں بالخصوص مولوی عبدالکریم سیالکوٹی وزیراعظم سے لیا کرے گا۔

اب کہاں ہیں وہ لوگ جومرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف اوران کے اخلاق پرادھار کھائے بیٹھے ہیں۔کیاان کا فرض نہیں ہے کہ ان دوآیات قرآنی پرغورفرماویں

و انّك لعلی خلق عظيم (القلم)

فبما رحمة من اللّه لنت لهم و لو كنت فظاً غليظ القلب لا انفضّوا من حولك (آل عمران: ۱۵۹)

اور پھرحضرت موسیٰؑ و حضرت ہارونؑ کوارشاد ہوتا ہے:

فقولا له قولاً ليّناً (طه: ٤٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ایسی بے دھڑکی سے علماء اسلام وصوفیا عظام کو دشنام دینا جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی عادت شریف میں داخل ہے انبیاء علیہم السلام کا اتباع ہے، یا صریح قرآن مجید کی مخالفت جو غیر اللہ کو پوجنے والوں کے ساتھ بھی بدزبانی سے روکتا ہے۔

ہم نہایت وثوق سے کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ نامقبول طریق کوئی باایمان مسلمان بھی پسند نہ کرے گا اور وہ ذات برتر جو ہمارے دلوں کی چھپی ہوئی باتوں کو بھی جانتا ہے، اس فعل شنیع کا ضرور ہی ظالموں کو مزہ چکھاوے گا کیونکہ اس کا حتمی وعدہ ہے:

فانتقمنا من الذین اجرموا و کان حقاً علینا نصر المؤمنین

(الروم: ۴۸)

و لا یرد باسنا عن القوم المجرمین (یوسف: ۱۱۰)

عبدالکریم قادیانی۔ اورحق تھا کہ کچھ عرصہ تو ایسے شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) کی صحبت میں رہ کر حسن ظن اور صبر سے اس کے حالات کو دیکھتے اور اس کے مختلف متعلقات سے اندازہ لگاتے۔ اتنا بڑا دعوی یعنی زمانے کا منجی مصلح ہونا خدا تعالی کا مرسل و مامور ہونا حضرت سید عالم ﷺ کے دونوں بروز محمد واحمد کا جامع و متحمل ہونا آدم کہلانا نوح کہلانا ابراہیم کہلانا موسی کہلانا عیسی کہلانا اور بالآخر محمد واحمد (ﷺ) کہلانا۔ غرض اتنا بڑا دعوی ایک اہل دل خداترس کے کانوں میں پڑ کر کم سے کم توقف کر جاتے ماننا نہ سہی مگر غور کرنے پر بھی آمادہ نہیں کرتا۔

بندہ۔ مولوی عبدالکریم صاحب کی عبارت کو غور سے پڑھو کیا۔ اب بھی کسی کو اس بات کا شک ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کھلم کھلا نبوت کا دعوی نہیں کرتے؟

سو ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ جو لوگ خدا تعالی کو نہیں مانتے اور حضرت رسول کریم ﷺ سے ناحق ناراض ہیں اور جن کے ایمان

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دیناً (المائدہ)

پر نہیں ہیں ان کو کون روک سکتا ہے۔ آزادی کا زمانہ ہے، بڑی خوشی سے قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جاویں اور مرزا غلام احمد قادیانی کی صحبت میں بسر کریں۔ اور کچھ عرصہ تو کیا ہم تو ابتداء اس زمانہ سے جب کہ مرزا قادیانی نے دس ہزار روپئہ کی فرضی جائداد کے اشتہارات نکالے تھے اور ابھی ادعائی ابوبکر (معاذ الله) کی مداحی کا زمانہ بھی نہیں آیا تھا، ان کی حرکات وسکنات کو انصاف کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ معلوم نہیں کہ آپ کی اصطلاح میں حسن ظن کس جانور کا نام ہے اور ۳۰ برس سے اور کس قدر زیادہ عرصہ اس باب میں غور کرنے کے لئے درکار ہونا چاہیے۔ کیا حسن ظنی سے مبطل شے کو مثبت شے سے فرض کرلیا جائے۔ اور پھر آپ کی اس پر یہ ملمع سازی اور ستم ظریفی کہ نہ ایک نبی یا رسول بلکہ کل انبیاء علیھم السلام کا (معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد) مرزا قادیانی خلاصہ اور لب لباب ہیں

بتاؤ جس شخص کو خداوند تعالی نے صریح الفاظ میں جتادیا ہو

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل الله و خا تم النبیین

وہ ایسے دعاوی باطلہ کرنے والوں کی تحریروں پر کیوں اپنا قیمتی وقت خرچ کرنے لگا۔ چہ جائے کہ وہ ان کے بطلان کا تجربہ اور مشاہدہ بھی کر چکا ہو۔ اس کی آنکھوں کے سامنے مرزا غلام احمد قادیانی کے سب الہامات غلط نکل چکے ہوں۔ اس کی پیش گوئیاں جن پر اس کی نبوت کا سارا دارمدار تھا، حرف غلط کی طرح مٹ چکی ہوں۔ دنیا طلبی، ابلہ فریبی اور کافتہ المسلمین کو گالیاں دینا، اس کا اصل اصول ہو۔ بصارت تو پہلے ہی جاچکی تھی بصیرت بھی جواب دے بیٹھی ہو اور

من کا ن فی ھذہ اعمی فھو فی ا لآ خرۃ اعمی و ا ضلّ سبیلا

کے مصداق بن گئے۔ فا عتبروا یا او لی ا لا بصار

مولوی عبدالکریم: پھر دس برس سے پوری استقامت کے ساتھ جس میں زمانہ کے اقسام کے انقلابات اور طرح طرح کی ترہیب وترغیب سے ذرہ بھی جنبش نہیں آئی، رسول اللہ ﷺ کی طرح آفتاب اور ماہتاب کا دائیں بائیں اسکے رکھا جانا اس پر زور آواز کو ذرہ بھر بھی پست نہ کرسکا۔

امام الدین: صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی غزل پہ آپ ہی گاتے ہیں شیخ جی

جس کا کھایئے اس کا گیت گایئے، ورنہ مسیح موعود کے دعوی کی بنا تو فقط کریم بخش کے اظہارات پر ہی موقوف ہے، جو سائیں گلاب شاہ مجذوب فقیر کا چیلا تھا۔

سبحان اللہ! سب انبیاء کا لبّ لباب اور اصلی مغز ہونا اور اس پر گواہی صرف کریم بخش کی۔

اب آپ کا اختیار ہے کہ اس ضد وہٹ کا نام استقامت رکھو، یا اس سے بھی موٹے اور بھدے لفظ سے تعبیر کرو کیونکہ جھوٹ کسی کی ملکیت تو نہیں ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر یا ان سے بھی آگے بڑھانا (مرزا غلام احمد قادیانی) کو آپ کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔

یہ تو آپ نے بیان کیا کہ آفتاب اور ماہتاب مرزا قادیانی کے دائیں بائیں رکھا گیا، مگر اس کی تشریح نہ کی کہ کس نے رکھا، کب رکھا، اور کیوں رکھا؟

اگر اس پر بھی اپنی ہی گواہی دو گے جیسے کہ اپنے دیگر مسلمات حریف مقابل کے سامنے بے فائدہ پیش کرنے کی آپ کو عادت ہے، تو سماعت میں نہ آویں گے۔

اس کے آگے آپ نے انجیلی الفاظ سے عبارت آرائی اور قرآنی آیات کے غلط استدلال سے کام لیا ہے اور کچھ اپنے اور کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کے مناقب بیان کرنے میں الحکم اخبار کے کالم لئے ہیں اور نہایت سختی سے حکم دیا ہے کہ لوگ مرزا قادیانی کی خدمت میں کیوں نہیں رہتے۔

پس یہ سچ ہے کہ درخت اپنے پھل سے شناخت کیا جاتا ہے۔ آپ کو جو مرزا غلام احمد قادیانی کی خدمت میں رہتے آج گیارھواں سال ہے، تو باوجود اس اخلاص اور خاطر داری کے اپنا جسمی روگ آپ نے کیوں ان (قادیانی) کے سامنے پیش نہ کیا۔

اور اس پر سخت تعجب تو یہ ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) موصوف کو بھی آپ کی جاں گداز اور سر توڑ خدمت دس سالہ پر کبھی خیال تک نہ آیا، حالانکہ ہر وقت آپ ان کی نظر کیمیا اثر کے نیچے رہتے ہیں۔

اگر آپ کو اس معذوری سے صحت ہو جاتی تو سواء اس کے کہ آپ دینی اور دنیوی کاموں کے قابل ہو جاتے اور مسیح موعود اور سب انبیاء کے لب لباب کو بھی آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے سرگرم حواری سے بے شمار فائدے حاصل ہوتے۔ کس قدر عمدہ بات تھی کہ عوام اس نشان کو دیکھ کر مسیحیت کو مان جاتے اور آپ لوگوں کو چیخ چیخ کر اور غل مچا کر اپنی طرف کرنے کی آپ کو ضرورت ہی نہ رہتی اور خود بخود وہ اس مشن کی طرف دوڑتے چلے آتے۔

مولوی عبدالکریم قادیانی: معترض نے جس ظلم سے اپنا نام مبصر رکھا ہے، تمہید میں ایمان اور ضمیر کے خلاف یہ ظاہر کیا ہے کہ ہم دونوں میں سے نہ کسی کے مرید ہیں نہ کسی کے طرف دار۔

امام الدین: اس کا جواب ۱۵ و ۲۳ نومبر ۱۹۰۰ء کی اشاعت چودھویں صدی اخبار میں ہو چکا ہے۔ اگر کچھ کسر رہ گئی ہے تو اب اس کو پورا کیا جاتا ہے۔

قادیانی مولوی صاحب! آپ کے مرشد بزرگوار کے پاس جو آپ کے مرید بھائیوں کا رجسٹر ہے آپ اس سے دیکھ لیں کہ بندہ کا نام بھی کہیں اس میں درج ہے یا نہیں۔ ایسا ہی بذریعہ پوسٹ کارڈ یا خط جناب پیر مہر علی شاہ سے بھی دریافت کر لیں کہ ان سے بجز انّما المو منین اخوۃ بندہ کا کچھ تعلق ہے یا نہیں؟ ہر طرح سے آپ تسلی اور اطمینان کر لیں۔ پھر سچی بات سے اس قدر کیوں ناراض ہوتے ہیں۔

اس سے آپ جو آپ نے طلاقت لسانی اور اپنی نرالی فصاحت کی داد دی ہے اس کی بندہ کو پہلے ہی سے امید تھی

من ازاں حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردہء عصمت بروں آرد زلیخا را

عناد، بغض، حسد، کڑھنا، سر دھنا.. مہلک روگ، وغیرہ الفاظ آپ نے بندہ کی طرف منسوب کئے ہیں، یہ تو ظاہری باتیں ہیں۔ خدا جانے اسکے سوا اور کتنی اندرونی بیماریاں ہم میں ہیں جو اگر خدا کے سوا کسی کو معلوم ہوں، تو شاید پاس تک بھی پھٹکنے دے یا نہیں۔ مگر شک ہے کہ آپ فطرتاً ہی معصوم ہیں

خطرے ہست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در محفل یاراں خبرے نیست کہ نیست

عبدالکریم قادیانی۔ مرزا قادیانی ابتداء میں اسی طرح مال وزر سے ناتواں اور مسکین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جس طرح عبداللہ کا جایا اور آمنہ کا بیٹا۔

امام الدین: آپ کو یوں نہیں کہنا چاہیے تھا بلکہ اس کے برخلاف شائد اس بارے میں آپ نے مرزا قادیانی سے مشورہ نہیں کیا ورنہ وہ صاف صاف فرما دیتے کہ میں ابتداء میں مالدار تھا اور میں نے اپنی جائداد سے مبلغ دس ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار دیا تھا کہ جو شخص میری کتاب کا جواب پورا پورا لکھے گا اس کا حق ہوگا، اور اب میں نادار اور مفلس ہوگیا ہوں جب کہ میں نے اپنی ملکیت میں سے باغ وغیرہ اپنی بی بی صاحبہ کے ہاں رکھ کر پانچ ہزار روپیہ قرض لیا ہے۔ یہ افلاس کی نرالی فلاسفی کہ دس ہزار روپیہ بھی پاس ہو اور پھر غربت بھی سوار۔ آپ تو خواہ مخواہ ہر ایک بات میں مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا بالمقابل بلکہ اس سے بھی آگے بڑھا رہے ہو۔ بندہء خدا سوچو تو سہی اگر جناب رسول اکرم ﷺ کو عام مسلمانوں سے چندہ ملا تو وہ کوئی (معاذ اللہ) حظوظ نفسانی مثلاً قورمے مرغ بریانی برفاب... چائے اور قیمتی کپڑوں کے لئے تھا، یا ہیرے روزمرہ مروارید اور یاقوتیاں سے قسم قسم کے نسخے تیار کرنے کے لئے، یا یہ کہ جڑاؤ زیورات بنوا کر ازواجات مطہرات کو دینے کے لئے ہرگز نہیں بلکہ قرآن مجید کی اس آیت کو دیکھ کر

يا ايّها النّبى قل لاز وا جك ان كنتن تر دن الحيوة الدّ نيا و زينتها فتعا لين امتّعكنّ و اسر حّكنّ سرا حاً جميلا ۔(اے نبی اپنی بے بیوں کو کہہ دے کہ اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کے بناؤ سنگھار کا ارادہ کرتی ہو آؤ میں تمہیں اس کا فائدہ دوں اور اچھے طریق سے تم کو رخصت کر دوں)

اگر اوائل زمانہ اسلام میں اصحاب صفہ وغیرہ نے آنحضرت ﷺ کے شکم مبارک پر دو پتھر بندھے ہوئے دیکھے تھے، تو بوقت رحلت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس رہن تھی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ جس کی ہم سری کا آپ دعوی کرتے ہو، اور مرزا غلام احمد قادیانی نے حکیم مولانا نورالدین کو نامی نیٹ nominate کر دیا ہوا ہے۔ حضرت ابو بکر نے ابتداء میں جس قدر دولت و مال ان کے پاس تھا سب کا سب للہ فی اللہ راہ اسلام میں صرف کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عمر فاروقؓ کی گدڑی پوشی کا حال بایں حکومت وسلطنت کس کو معلوم نہیں کہ کپڑے میں چھ پیوند تھے اور ایک پیوند چمڑے کا بھی تھا۔

حضرت علی مرتضیٰؓ کی ورع اور تقوی اور دنیا کے مال و دولت کو حقیر جاننا اور ان کے پیراہن مبارک میں بے شمار پیوندوں کا لگا ہونا اور خیاط (درزی) کا عرض کرنا کہ یا حضرت اب تو اس جامہ کو چھوڑ دو اور حضرت ممدوح کا جواب دینا

ما لعلی و دنیاه من قلت الزا د و طو ل السفر

اور مقولہ

یا صفراء یا بیضاء غر غیری انی طلقتك ثلا ثه لا ر جعت لی فیك۔

علی کو دنیا سے کیا سروکار۔ افسوس توشہ کم اور سفر دراز۔ اے زرد (سونا) اور سفید (چاندی) میرے غیر کو تو غرور میں ڈال بے شک میں نے تم کو تین طلاقیں دی ہیں مجھ کو تیری طرف رجوع نہیں ہے۔

حضرت خالدؓ بن ولید سیف اللہ کی وفات کے وقت سواسواری اور ہتھیاروں کے ان کے گھر سے کیا نکلا؟

یہی حال صحابہ کا تھا۔ اصل یہ ہے کہ وہ خوش خوری اور خوش پوشی اور عیش و تنعم پر ہی نہیں مرمٹے تھے بلکہ دنیا ہیچ است و کار دنیا ہیچ، پر ان کا عمل درآمد تھا اس مقولہ پر نہیں

الد نیا زور لا تحصل ا لا با لزور

بہ بیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

ہاں اگر دوسرا پہلو اختیار کیا جائے یعنی روزگار محنت مزدوری وغیرہ کے حلال کا روپئہ کمایا جاوے اور اس سے حق اللہ و حق العباد ادا کر کے ضروریات پر خرچ کیا جاوے تو بھی ایک بات ہے

مگر افسوس تو ان عقل کے اندھوں گانٹھ کے پوروں پر ہے جو طرح طرح کی چالبازیوں سے خلق اللہ کی کمائی سے ہاتھ رنگتے ہیں اور نہایت ظلم سے اس کو تباہ کر کے

انه لا یحبّ المسرفین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور انّ المسر فین ھم ا صحا ب النار
کے مصداق بنتے ہیں ۔ ..مگر خواہ مخواہ قر آنی آیات پر غلط استدلال اور بے ہودہ تاویلات کر کے ہر پہلو میں مرزا قادیانی کی حضرت رسول مقبول ﷺ سے برابری کا دعوی کیوں کرتے ہیں۔

عبدالکریم قادیانی ۔خدا کے برگزیدہ مرزا غلام احمد قادیانی ایک زمانہ میں اپنے نمونوں کی طرز پر مالی حالت میں سخت کمزور اور کس مپرس تھے اسی عرصہ میں خدا کی طرف سے الہام ہوا الیس اللہ بکاف عبدہ ۔یہ الہام آج سے ۳۰ سال کی مدت کا ہے

امام الدین : ہاں یہ سچ ہے مگر بقول ہمارے یعنی جس طرح ہم نے اپنے مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء والے مضمون میں دکھایا تھا اور بقول آپ کے کیونکہ اگر وہ سخت کمزور اور کس مپرس تھے تو ابتداء میں انہوں نے دس ہزار روپیہ کا اشتہار اپنی جائداد سے کیسے دیا۔ جس کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس قدر مالیت کی ہو، کیا وہ پرلے درجے کا مفلس کہلا سکتا ہے؟

اس سے عقل مند لوگ بآسانی نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ پیر مرید میں سے ایک ہی شخص سچا ہوسکتا ہے ۔یعنی دس ہزار روپیہ اپنی حیثیت یا ملکیت کا اشتہار دینے والا ، یا اس کو مفلس یا قلاش بیان کرنے والا۔

اور الیس اللہ بکا ف عبدہ کو بھی ہر ایک مسلمان آج سے ۱۴۰۰ برس کا الہام یقین کرتا ہے دیکھو سورہ زمر آیت ۳۵ ۔ نہ آپ کی طرح ۳۰ برس کا کیونکہ جب کافۃ المسلمین کو آپ کے مرشد کے دعوی سے ہی انکار ہے تو آپ کے پاس کیا وجہ ثبوت ہے کہ یہ الہام مرزا قادیانی کا ہے۔

اور پھر رسول کریم ﷺ نے تو صحابہ کرام کا مال قومی ہمدردی میں خرچ کر دیا تھا آپ لوگوں نے ان کے کلمہ پڑھنے والوں کے ساتھ کیا ہمدردی کی؟ جن کے خطاب اور سینکڑوں طرح کی دشنام دہی کے سوا ہم نے کوئی نیک کام آپ لوگوں کی طرف سے وقوع میں آتا نہیں دیکھا بلکہ آپ کی جماعت اپنی آمدنی کا قدرے قلیل حصہ غلط خرچ کرتے تھے جب سے اس نئے مذہب میں آئے اس سے بھی گئے گذرے ہوئے بتاؤ لغو کتابوں بے ہودہ اشتہاروں کے سوا کون سا عمدہ کام آپ لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سرانجام پذیر ہوا ہے۔ بڑے سے بڑا کام جو موضع قادیان میں ایک مدرسہ بنایا ہے جس کے چلنے کی شکایات الحکم اخبار میں پڑھی جاتی ہے حالانکہ اسباب و وسائل اس زمانہ میں یہاں تک آسانی کو پہنچ گئے ہیں کہ ایسا مدرسہ معمولی درجہ کا آدمی بھی بنا کر چلا سکتا ہے

پس جب کوئی صنعت وحرفت کا مدرسہ، لاوارث بچوں کا یتیم خانہ، کوئی رفاہ عام کے لئے کارخانہ وغیرہ کھولو گے، یا ہندوستان میں کوئی نیا کالج چلاؤ گے، تو دنیا دیکھ لے گی۔

یہ منارہ جس کے اشتہارات معہ تصاویر شائع کرتے ہو، محض ایک تعلّی اور منہ کی نکالی باتوں کے پورا کرنے کے لئے سبز باغ ہے۔ یاد رکھو کہ یہ منارہ ایک فانی خوشی آپ کے لئے ہوگی کیونکہ نیم روز عرصہ اس کی اینٹ سے اینٹ بج جائے گی چونہ الگ ہو جائے گا مٹی علیحدہ حیف کہ آپ لوگ کوئی ہمیشہ رہنے والی نیکی کرتے، نہ الٹے گالیوں کے محاورات کے خزانے۔

عبدالکریم قادیانی۔ اس قسم کے بہت سے الہامات براہین احمدیہ میں ہیں۔ ایک دراز عرصہ کے بعد خدا تعالیٰ کی قوتوں اور قوت نمائیوں سے اس زمانہ میں آکر پورے ہوئے۔ اسی طرح جس طرح مکی آیات کی پیش گوئیاں ایک دراز عرصہ کے بعد پوری ہوئیں۔ کوئی وجہ نہیں کہ قرآن کریم کی مکی اور مدنی آیات یا رسول کریم ﷺ کی مکی اور مدنی زندگی کی تقسیم کے اسرار جاننے والے کیوں براہین احمدیہ کے لگاتار الہاموں میں اسی طرح غور و تدبر نہ کریں۔

امام الدین۔ یہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا خاصہ ہے کہ اپنے مرشد کی طرح خواہ مطلب کچھ بھی نہ ہو عبارت آرائی سے اس کو پہاڑ بنا دکھاتے ہیں۔ اس کا خلاصہ تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہاموں اور پیش گوئیوں اور قرآن شریف میں مابہ الامتیاز کچھ بھی نہیں ہے۔ سو الہامات کی قلعی تو عصائے موسیٰ کتاب میں کھل چکی ہے اور پیش گوئیوں کے پورا ہونے کو ایک دنیا نے دیکھ لیا ہے۔ مرزائی شرم نہیں کرتے۔

اخبار الحکم میں مرزا قادیانی کے وہی حواری، ایک پیش گوئی کا پورا ہونا اور مرزا قادیانی کی فتح کا عظیم الشان نشان، کے عنوان سے ایک مضمون لکھتے ہیں کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی پیش گوئی پوری ہوگئی کہ پیر مہر علی شاہ ان کے مقابلہ میں کامیاب نہ ہوں گے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب آپ لوگوں نے اس نئے مذہب کی بنیاد رکھی تھی تو شرم و حیا راستی ایمانداری وغیرہ کا لباس اتار کر اپنا کام شروع کیا تھا، ورنہ سوا مرزا قادیانی اوران کی جماعت کے کسی اور شخص کی ایسی رسوائی اس قدر ذلت اوراس درجہ جگت ہنسائی ہوئی جو پیر مہر علی شاہ کی آمد و رفت لاہور کے موقع پر آپ کے مشن کے عائد حال ہوئی، جسکو ایک دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا، تو وہ شخص چلو بھر پانی میں ڈوب مرتا۔ کیا ایسی روسیاہی کو ہی پیش گوئی کا پورا ہونا قرار دیا جاسکتا ہے کہ حریف مقابل تو میدان میں بلاوے اور آپ کے پیر و مرشد گھر میں بیٹھ کر عیش مناویں۔

اگر اپنے گھر کی کوٹھڑی میں گھسے رہنا اور اپنے حریف مقابل سے انجر پنجر تڑوا بیٹھنا، اسی کا نام عظیم الشان فتح ہے، تو معلوم نہیں شکست فاش کس جانور کا نام ہے۔
ہمارا ارادہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تمام چھوٹی بڑی پیش گوئیوں پر ایک کتاب لکھیں، مگر اس وقت ہم ان کی وہ تین عظیم الشان پیش گوئیاں درج کرتے ہیں جن پر ان کو فخر و ناز اور ان کی نبوت کا دار و مدار ہے گو کہ نبوت کے ثبوت میں پیش گوئیاں کچھ چیز نہیں ہیں۔

پیش گوئی اول:

مرزا غلام احمد قادیانی (شہادۃ القرآن۔ صفحہ ۷۹۔۸۰ میں) لکھتے ہیں:

منشی عبداللہ آتھم کی نسبت پیشین گوئی یعنی موت جس کی میعاد مورخہ ۵ جون ۱۸۹۳ء سے شروع ہوتی ہے پندرہ مہینے تک اور پنڈت لیکھ رام پشاوری کی موت کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ تقریباً گیارہ ماہ باقی رہ گئے ہیں تمام پیش گوئیاں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کیلئے کافی ہیں کیونکہ احیاء و اماتت دونوں خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالی کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالی اس کی خاطر سے اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کرسکتا خصوصاً ایسے موقعہ پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہو بلکہ محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہیں سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔

۱۔ پہلی پیش گوئی کو مرجع و محل ایک عیسائی شخص تھا جو پنشنر تھا اور ۶۸ یا ۶۹ برس یعنی ارذل العمر کی حالت میں پہنچ کر بخار نزلہ کھانسی وغیرہ بیماریوں کا ہدف بن کر آج مرے کل دوسرا دن کا مصداق تھا۔ ۱۵ ماہ کے اندر مرجانا گو عقل مند لوگ خوب جانتے ہیں کہ یہ تخمینہ مرزا قادیانی کے زعم سے اگر چند یوم نہیں تو چند ماہ سے بڑھ کر نہیں تھا چنانچہ اثنا بحث مباحثہ میں جس کو مرزا قادیانی جنگ مقدس کے نام سے موسوم کرتے ہیں عیسائی مذکور کو ایک دو دن بیماری کے باعث حاضر بھی نہیں ہوا تھا مگر دور بینی اور عاقبت اندیشی کے طور پر مرزا قادیانی نے اس کو ۱۵ ماہ کی مہلت دے دی اگرچہ کوئی شخص جسے اپنی زندگی کے دن پورے کرنے ہیں بغیر پورے کئے مر نہیں سکتا بقول سعدی

گر از زندگانی نوشت است بر
نہ مارت گزاید نہ شمشیر زہر

اور خیال کیا جاوے کہ اگر ایک اسلام کا مخالف اس طرح پر مر بھی جاوے تو کون سی عجب بات ہے پہلے بھی تو اسلام کے دشمنوں گمراہوں اور فاسقوں وغیرہ نے جو ازلی طور پر اندھے بہرے اور گونگے تھے اسلام کے مقابلہ میں کتابیں لکھیں اور درشت الفاظ لکھنے میں اپنے نامجات اعمال سیاہ کئے ہیں مگر ان میں سے کوئی بھی وقت آنے سے پہلے نہیں مرا، ہاں اگر عبداللہ آتھم مذکور اس پندرہ ماہ کی میعاد مقررہ مرزا قادیانی کے اندر مرجاتا تو مرزا قادیانی کی چاندی ہی کیا بلکہ و نا ہی سونا تھا جاہل خلقت کا جو پیر پرستی پر مرمٹتی ہے اس قدر مرزا قادیانی کے ہجوم اور انبوہ ہوجاتا کہ موضع قادیان کی سڑک ٹوٹ جاتی اور اس وقت خدا جانے کیسے کیسے فرعون کام پیش آتے۔

اثناء میعاد میں جب ہم مرزا قادیانی کے فدائیوں سے پوچھتے کہ بھائی اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو اس موت کی آخرکار کوئی تاویل کرنی ہو، مثلاً اس کی روح مرگئی یا اس نے اسلام کے حق میں چونکہ برے الفاظ بکے تھے اس لئے وہ مردہ ہوگیا وغیرہ، تو ہمیں پہلے بتاؤ تو وہ ہماری باتوں سے لہولہان ہوکر اور نیلی پیلی آنکھیں نکال کر ہم سے یوں مخاطب ہوتے استغفر اللہ! اگر وہ اسی ظاہری موت سے ۱۵ ماہ کے اندر اندر نہ مرا تو امام وقت اور مسیح موعود کی پیش گوئی کا راست آنا کیسے؟

چنانچہ اس آخری مہلک دن میں جو درحقیقت مرزا قادیانی کی ہوسوں اور منصوبوں کے تباہ کرنے والا دن تھا ہم چند آدمی مرزا قادیانی کے ایک مخلص مرید کے پاس ۴ بجے شام کے گئے اور اس طرح آپس میں مکالمہ شروع ہوا:

میرا پہلا ساتھی: فرمایئے میاں صاحب! آپ کس شغل میں ہیں؟

مرید: یوں ہی بیٹھے ہیں۔

میرا دوسرا ہمراہی۔ کچھ حیران معلوم ہوتے ہو کیا عبداللہ آتھم کے مرنے کا کوئی تار خبر ابھی تک آیا یا نہیں؟

مرید (اپنی گھڑی دیکھ کر) چار تو بج چکے ہیں مگر کچھ مضائقہ نہیں مرزا قادیانی کا یہی الہام ہے کہ آج کے دن کو خداوند لمبا کر دے گا جب تک آتھم مر نہ جاوے زمین و آسمان ٹل جاویں مگر امام وقت کا فرمودہ ٹل نہیں سکتا۔ میں نے مساکین اور فقراء کے کھلانے کے لئے کھانے وغیرہ کا سب سامان تیار کر رکھا ہے تار خبر آتے ہی دیگ چولھے پر رکھوا دوں گا۔

میرا تیسرا ہمراہی۔ میاں صاحب اگر وہ نہ بھی مرا تب بھی دیگ ضرور پکوانا اور للہ مساکین اور فقراء کو بانٹنا

مرید (جھلا کر) یہ کیسے؟

امام الدین: خدا کے اس احسان کے شکریہ میں کہ مرزا قادیانی امام وقت نہیں ہیں جن کا کہنا ٹل گیا اور آپ کو حافظ حقیقی نے ایسے شخص سے نجات دی جو مفت کے دھوکے دیتا تھا۔

راوی: مسیح علیہ السلام کا جو مرزا قادیانی کے گھر میں اس شد و مد میں اتنا طول طویل عرصہ تک ماتم رہا، تو ان کی فاتحہ خوانی کب کرائی گئی۔ جواب دیگ پکوانے کی فکر ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ عیسائی ۱۵ ماہ کے اندر مر گیا تھا یا نہیں؟

شاید تازہ مردہ تھا کہ بعد ہلاکت کے بھی ڈیڑھ سال تک بولتا رہا۔

کہا جاتا ہے کہ اس نے رجوع بحق کر لیا۔ یہ رجوع بحق کی ایک ہی کہی ،مولوی صاحب ہی بتا دیں گے کہ کس شخص کے روبرو اس نے کلمہ طیب پڑھ کر اپنے تثلیثی عقیدہ سے توبہ کی۔ کون سی اس کی دستخطی تحریر آپ کے پاس ہے۔ کس اخبار یا اشتہار میں اس کا رجوع نامہ شائع ہوا۔

سو نہ آپ نے اب تک کچھ بتایا اور نہ سوائے لنگڑے عذرات کے آئندہ کو آپ سے کچھ توقع ہوسکتی ہے مگر ہم بتائے دیتے ہیں تاکہ ناظرین اخبار کو اس کا انتظار نہ رہے۔

نقل خط محررہ عبداللہ آتھم

جو اخبار وفادار لاہور کے پرچہ ستمبر ۱۸۹۱ء میں شائع ہوا تھا

میں خدا کے فضل سے تندرست ہوں اور آپ کی توجہ صفحہ ۸۱۔۸۲ مرزا قادیانی کی بنائی ہوئی کتاب نزول مسیح کی طرف دلاتا ہوں جو میری نسبت اور دیگر صاحبان کی موت کی نسبت پیش گوئی کی ہے۔ اس سے شروع کر کے جو کچھ گذرا ہے ان کو معلوم ہے اب مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ آتھم نے اپنے دل میں چونکہ اسلام قبول کر لیا ہے اس لئے نہیں مرا۔ خیر ان کو اختیار ہے جو چاہیں تاویل کریں، کون کسی کو روک سکتا ہے۔

میں سے اور ظاہراً پہلے بھی عیسائی تھا اب بھی عیسائی ہوں اور خدا کا شکر کرتا ہوں۔ جب میں امرتسر میں جلسہ عیسائی بھائیوں میں شامل ہونے کے لئے آیا تھا وہاں پہلے تو بعض اشخاص نے ظاہر کر دیا تھا کہ آتھم مر گیا ہے۔ نہیں آوے گا۔

جب مجھے ریلوے پلیٹ فارم پر دیکھا گیا تو یہ کہنے لگے کہ یہ آتھم کی شکل کا ربڑ کا بنا ہوا ہے۔ انگریز حکمت والے ہیں ربڑ کے آدمی میں کل لگا دی ہے ایسی ایسی باتوں کا جواب خامشی ہے میں راضی خوشی اور تندرست ہوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویسے مرنا تو ایک دن ضروری ہے زندگی اور موت صرف رب العالمین کے ہاتھ میں ہے اب میری عمر ۶۸ سال سے زیادہ ہے اور جو کوئی چاہے پیش گوئی کرسکتا ہے۔

ایک اور خط و کتابت کی کاپی

جب کہ قادیانی کی پیش گوئی ،عبداللہ آتھم ، کے بارے میں غلط نکلی تو قادیانی نے اپنی بات بنانے کے لئے ایک گپ اڑائی کہ مجھ کو الہام ہوا ہے کہ وہ باطن میں مسلمان ہو گیا اور اس کی امت نے بھی اس بے شرم بات کو چھاپ کر تشہیر کی تو خاکسار نے اسی عبداللہ کو ایک خط لکھا جس کا جواب یہ ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ قادیانی کا دعوی جھوٹ اور سراسر پوچ ہے جھوٹے مدعیان نبوت کو خدا یوں ہی خوار و ذلیل کیا کرتا ہے

پادری عبداللہ آتھم صاحب السلام علی من اتبع الهدی ۔

کیا یہ بات سچ ہے کہ آپ بموجب پیش گوئی مرزا غلام احمد قادیانی مذہب عیسوی کو ترک کر کے دین اسلام خفیہ طور سے قبول کر چکے ہیں۔ لیکن حسب شرائط مذہب عیسوی جو مشنری پادریوں نے اختیار کر رکھا ہے آپ اس کے افشاء کرنے سے مجبور ہیں وہ شرائط یہ ہیں کہ درسورت تیرک کرنے مذہب عیسوی کے جتنی مدت وہ عیسائی رہ چکا ہے اتنی مدت تک نان نفقہ جو اس کے تصرف میں آچکا ہے بطور تاوان کے واپس کرے۔ اگر درحقیقت آپ کو اس بات سے مجبوری ہے تو ہم آپ سے برادرانہ سلوک کرنے کو تیار ہیں اور آپ کو یقین دلاتے ہیں کہ حتی المقدور آپ کے اخراجات ادا کرنے کی سعی کی جاوے گی بشرطیکہ آپ اس کی تعداد ٹھیک لکھیں کہ کس قدر رقم ادا کرنی ہوگی اور میرے ساتھ ایک جم غفیر آپ کی ہمدردی اور تائید کے لئے آمادہ ہے۔ اگر اس بات کی کچھ اصل نہیں یعنی آپ کا دین اسلام قبول کرنا واقعی ایک بہتان ہے تو بھی امید کرتا ہوں کہ آپ بذریعہ خط مجھ کو اطلاع دیں گے تاکہ حقیقت حال سے آگاہی ہو جاوے اور ان مفتریوں کی واقعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور سے تکذیب کی جاوے کیونکہ مجھ کو جس قدر اسلام سے محبت ہے اسی قدر مرزا قادیانی کے عقاید سے نفرت ہے پس میں مکرر آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ آپ جواب عریضہ سے تشفی بخشیں۔

منت زیادہ نیاز: محمد اسماعیل مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۸۹۴ء

بخدمت والا درجت جناب محمد اسماعیل صاحب۔ سلامت

تسلیم! آپ کا نوازش نامہ پہنچا مشکور ہوا یہ بات بالکل لغو اور غلط ہے کہ میں عیسائی مذہب جھوڑ کر باطن میں محمدی ہو گیا ہوں۔ کیونکہ سوائے دین عیسوی کے اور کسی دین کو برحق نہیں مانتا سوائے اس کے میں پادری بھی نہیں ہوں تا کہ کسی طرح خوف یا نقصان زر منجانب پادری صاحب کے ہووے کیونکہ میں تو سرکار کا پنشن خوار ہوں عہدہ اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنری سے پنشن لے کر گھر میں آزادی سے بیٹھا ہوں۔ یہ مرزا قادیانی کی بنیاد کلام ہے۔ اب میں چونکہ زندہ اور تندرست ہوں اور ان کی فضول پیشین گوئی سراسر نادرست ہے تو اب یہ بات نکالی ہے کہ سوائے اس کے اب میں ضعیف العمر آدمی ہوں قریب ۶۸ یا ۶۹ برس کی عمر ہے اور فرض کرو کہ میں ہندرہ ماہ کی مدت میں مر بھی جاتا تو کیا عجب تھا۔ لیکن تو بھی خدا تعالی نے مجھے راضی اور تندرست رکھا ہے۔ آپ بہت مناسب کرتے ہیں۔ مرزا قادیانی جیسے آدمی کے عقاید سے نفرت رکھتے ہیں خدا تعالی اس پر رحم کرے اور اس کے دماغ کی بیماری سے اس کو بچاوے۔

آپ کا خیر خواہ عبداللہ آتھم فیروز پور مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۸۹۴ء

آمدم برسر مطلب:

پس ایسا رجوع بحق وہی شخص مان سکتا ہے اور اس سے اسی شخص کی اشک شوئی ہو سکتی ہے جو آنکھ کا کانا اور گانٹھ کا پورا ہو ورنہ جو واقعات اس پیش گوئی کے متعلق اس دنیا نے مشاہدہ کئے ہیں وہ روز روشن کی طرح سب کے سب آشکارا ہیں۔ اے وائے ایسے لنگڑے عذرات پر آخر اس بات کا بھی کوئی جواب دیا ہوتا کہ مزعومہ موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ختم ہوتے ہی عیسائیوں نے ٹوٹی ہوئی جوتیوں کے ہار پرو کر بنام نامی حضرت مقدس مرزا قادیانی ایک سائیں کے زیب گلو کر کے اور اس کا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار اور گجرانوالہ کی گلیوں میں اس کی تشہیر کی۔ شائد اپنی شکست مٹانے کے لئے ایسی ناشائستہ حرکات عمل میں لائی گئی ہوں گی

یاد رہے کہ اسلام کے چند آدمیوں کے اس میں سے نکل جانے پر صداقت اور حقانیت نہیں ہے وہ ایک نور ہے وہ ایک در یتیم بے مثل ہے وہ فی نفسہ پاک اور بے عیب ہے اگر موجودہ مسلمانوں میں سے خدانخواستہ بہت سے اسے ترک بھی کر دیں تب بھی وہ ویسا ہی ہے جیسا کہ ہے:

اسلام بذات خود ندارد عیبے
ہر عیب کہ ہست در مسلمانی ما ست

پھر اپنے حظوظ نفسانی کو مذہب کے پیرایہ میں ظاہر کر کے اشتہار دینا اور اس کا نام فتح اسلام رکھنا ہم نہیں جانتے کہ کیا معنی رکھتا ہے۔ ہمارے مخاطب مولوی صاحب جو مرزا قادیانی کی مداحی پر مرمٹے ہیں، اپنے خرافات میں ایک مقام پر جاہ و جلال میں آ کر کہتے ہیں: کہاں ہے اب عبداللہ آتھم۔

ہم کہتے ہیں کہاں ہیں مولوی صاحب کے بزرگ؟ ایک نہایت عجیب واقعہ اس موقعہ پر بندہ کو یاد آیا ہے

حکایت۔ ضلع ہزارہ کے صدر مقام ایبٹ آباد کے جیل خانہ میں سے ایک قیدی بھاگ گیا جس دربان اور سنتری کی غفلت سے وہ قیدی بھاگا تھا ان دونوں کا سرکاری عدالت میں چالان ہوا اس اثنا میں قیدی مذکور پھر پکڑا آیا حاکم مجوز نے اخیر حکم یہ سنایا کہ دربان موقوف کیا جاوے۔ اس نے عرض کی حضور انور میں ایک غریب آدمی ہوں بال بچے دار اور پرانا نوکر ہوں اب تو قیدی مذکور بھی پکڑا آیا ہے میرا قصور معاف کیا جائے حاکم مجوز نے جواب دیا کہ بھلے اب جو قیدی پکڑا آیا ہے تو برٹش گورنمنٹ کے اقبال سے مگر تمہاری حراست سے تو بھاگ ہی گیا تھا، پھر تم معافی کے مستحق کیونکر ہو سکتے ہو۔

ہم بھی کہتے ہیں کہ خداوند تعالیٰ نے ہر ایک انسان کے جس قدر سانس لکھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں پورے کرے گا اذا جاء اجلھم لا یستا خرو ن سا عة و لا یستقد مو ن

ڈپٹی عبد اللہ آتھم مر گیا ہے بہت سے اور لوگ بھی سدھار گئے ہیں ہر ایک صدی کے بعد نئی دنیا بدلتی ہے پرانی صفیں لپیٹی جاتی ہیں نیچے غالیچے بچھائے جاتے ہیں اتنی دنیا مر چکی ہے کہ ہمارے گمان اور وہم میں بھی نہیں آتی اور ہم تو جس دن پیدا ہوئے تھے اسی روز ہم کو ازلی حکم سنایا گیا تھا کہ تم ضرور ہی مرو گے مرزا قادیانی نے ہی کچھ آخرت بوریئے نہیں سمیٹے

کل شیء ھا لك الا و جھه کل نفس ذا ئقة المو ت ۔

ید رککم المو ت و لو کنتم فی برو ج مشیدة

ہر روز جہان کے تجربے اور مشاہدے میں آ رہے ہیں

ہر آنکہ زاد بہ ناچار بایدش نوشید
ز جام دہر مئے کل من علیھا فان

اگر ایک کانٹا جل جاوے، ایک سانپ مر جاوے، ایک دشمن خدا ہلاک ہو جاوے، اس سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہے؟ کیا کانٹوں کو جلنا ہے تو خوش نما اور خوبصورت پھولوں کا کملانا بہتر ہے؟ اگر دشمنان خدا کو جہنم کی آگ میں پڑنا ہے تو پرستدگان مخلص کو بہشت بریں کی سیر کرنا ضرور ہے

جوانی و پیری نہ نزد اجل
یکے دان چو در دین نخواہی خلل

ہاں اس سے زیادہ کوئی سچی بات نہیں ہو سکتی کہ جس تاریخ کو مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام کے بموجب ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی موت واقعہ ہونی تھی اور جس کو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے صدق و کذب کا معیار ٹھہرایا تھا وہ سراسر غلط نکلی بلکہ میعاد مذکورہ بالا کے پہلے روز جس سوز و گداز اور خلوص دل سے خاص قادیان میں بعد نماز دعائے قنوت پڑھی جاتی تھی اور عبد اللہ آتھم کی موت کے لئے الحاح وزاری کی جاتی تھی وہ مرزا قادیانی کی جماعت کو عموماً اور بالخصوص مولوی عبد الکریم سیالکوٹی کو ہمیشہ کے لئے تازہ رہیں گے اب مولوی صاحب موصوف ہی غور فرماویں کہ جو شخص مرزا غلام احمد کے ارشاد کے بموجب جس کا اوپر ذکر ہوا، ان کو کاذب کہے تو ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمان پذیر ہے یا آپ جواس کو باوجود ان کے ارشاد کے پھر بھی صادق بتارہے ہیں۔

رجوع بحق والی فلاسفی کے ضمن میں جو اس پیش گوئی کے منکرین کو بد ذات بے ایمان خبیث النفس وغیرہ الفاظ سے یاد کیا گیا ہے (ضیاء الحق مصنفہ قادیانی) اس فلاسفی پر آپ بھی ناز کر سکتے تھے کہ اگر مقررہ میعاد کے ایک دن پہلے بھی آپ ارشاد فرما دیتے کہ اس منکر اسلام نے اپنے تثلیثی عقیدہ سے توبہ کر لی ہے اب پیچھے جو اپنے اور بیگانے اس طرح پرکوسے جا رہے ہیں کہ رجوع بحق کو کیوں نہیں مانتے تو یہ نکات بعد الوقوع ہیں جب کہ وہ خود کہتا رہا کہ میں جیسا پہلے عیسائی تھا ویسے ہی اب ہوں، تو کیا مرزا قادیانی نے اس کا دل پھاڑ کر معلوم کر لیا تھا کہ رجوع بحق کر لیا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ ناچار ہو کر آخر کار مرزا قادیانی کو ایک بات بنانی پڑی اور ایک ہزار روپیہ سے لے کر چار ہزار روپیہ تک کے مریدان مخلص کی اشک شوئی کے لئے اشتہارات دیئے گئے مگر مخالفین کو پکی پیش گوئی کا دیکھنا تھا یا ایسے اشتہاری روپیہ کا لالچ ۔ علاوہ بریں یورپ کے فنڈوں میں خیرات کا اس قدر روپیہ جمع رہتا ہے کہ وہ ایک قادیان تو کیا سینکڑوں ایسی قادیان خرید سکتا ہے مسلمانوں اور اہل ہنود وغیرہ اقوام میں سے جو عیسائی ہوتے ہیں محض روپیہ کی بدولت ۔ ایک دو برس کا عرصہ ابھی نہیں گذرا کہ ہمارے چھوٹے سے قصبہ میں ساٹھ ہزار روپیہ کی لاگت عورتوں کا شفا خانہ تیار ہوا ہے جو کسی عورت عیسائیہ نے مرتے وقت اپنی دو بیٹیوں کو وصیت کی تھی اب فرمایئے جو ایسے دولت مند لوگ ہیں وہ آپ کے فرضی چار ہزار روپیہ کی کیا پرواہ کر سکتے ہیں اس میں شک نہیں کہ سب مسلمان عیسائیوں کی مذہبی موجودہ صورت کو (جو اوائل اسلام سے لے کر اب تک ہے) باطل یقین کرتے ہیں مگر اسلام کی صداقت روحانی برکتوں اور براہین قاطعہ کے زور سے ہے نا کہ بودے اور نکمے ہتھیاروں سے جس طرح پر مرزا قادیانی کا انداز ہے۔

دوسری پیشین گوئی

اس شخص کے لئے جو مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی سے عقد کرنے والا تھا کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام زوجنا کھا اسی لڑکی کے حق میں تھا۔ یعنی جو شخص اس لڑکی سے نکاح کرے گا تاریخ عقد سے اڑھائی سال کے اندر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرجاوے گا۔

اوائل میں (دیگر پیشین گوئیوں کی طرح) اس پیشین گوئی کے پورا کرانے کے لئے بھی مرزا قادیانی نے حد سے زیادہ قلم وزبان کا زور لگایا اور جان توڑ کوششیں کیں ۔کسی بزرگ نے جو مرزا قادیانی کے حالات وتصانیف سے کامل واقف ہے ایک مفصل کتاب موسوم بہ کلمہ فضل رحمانی لکھی ہے اور اس میں ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی نے اس پیشین گوئی کو پورا کرانے میں ناخنوں تک کا زور لگایا اور آخر میں مرزا غلام احمد قادیانی کے قلم کے لکھے ہوئے خطوط اس میں درج کئے جو مذکورہ بالا لڑکی کے رشتہ داروں کے نام ہیں۔ وہ ہیں تو قابل دید مگر افسوس ہے کہ اس جگہ گنجائش نہیں ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام کے حساب سے ان نوجوان کی (فرضی) موت کے صرف چھ ماہ باقی رہتے تھے کہ ایک بارات میں دوستوں کی مجبوری سے ہم کو گوجرانوالہ جانے کا اتفاق ہوا۔ ہمارے میزبانوں نے مہمانوں کی خاطرداری کے لئے جو احباب منتخب کئے تھے ان میں اڑھائی سال کے اندر فرضی موت سے مرنے والا نوجوان (مرزا سلطان محمد بیگ) بھی موجود تھا اور بوساطت ایک دوست کے نوجوان مذکور سے راقم کی ملاقات ہوئی۔ مجھے خیال تھا کہ وہ بے چارہ حیران وپریشان ہوگا کیونکہ قانون قدرت کا یہ عام قاعدہ ہے کہ کسی شخص کو جان جانے کا خوف دلایا جائے تو خواہ وہ کیسا ہی دلیر اور من چلا ہو، مگر فکر اور حیرانی ضرور لاحق ہو جاتی ہے۔ اور اپنی جان کی حفاظت کیلئے طرح طرح کے اندیشوں اور خدشوں میں سرگردان رہتا ہے۔ ہزاروں مخلوق نے ایسے فکروں میں پڑ کر حفظ امن کی ضمانتیں اور محلکے سرکاری عدالتوں میں کرائے ہیں ۔مگر نہیں، وہ نوجوان کچھ متفکر نہ تھا، بلکہ زیادہ ہشاش بشاش تھا۔ اس سے حسب ذیل مکالمہ ہوا:

راقم: سلام علیک ۔ نوجوان ۔ وعلیکم السلام

راقم: مزاج شریف ۔ نوجوان الحمدللہ

راقم: مجھے آپ کے دیکھنے سے بہت خوشی ہوئی ۔فرمایئے آپ ان دنوں حیران تو نہیں رہتے۔

نوجوان: کیوں جناب یہ کیسے، میں تو خدا کی عنایت سے اچھا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم: خدا تعالیٰ آپ کو حوادث دوران و آسیب اخوان الزمان سے محفوظ رکھے۔ میں نے جناب غلام احمد کی کتابوں میں ایک پیش گوئی پڑھی ہے جو غالباً آپ کے بارے میں ہے۔

نوجوان: ہوں! بھلا یہ بھی کوئی حیرانی کی بات ہے؟ کیا کوئی شخص کسی کے کہنے سننے سے مرجاتا ہے۔ جب تک اس کی قسمت میں جینا لکھا ہے

اگر در حیاتت نوشت است بہر
نہ مارت گزاید نہ شمشیر و زہر

راقم: مرزا قادیانی نے تو اپنے الہاموں میں پرلے درجہ کا زور دیا ہے کہ اگر اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے والا تاریخ عقد نکاح سے اڑھائی برس کے اندر اندر مرنہ جاوے تو پھر میری کسی بات پر اعتبار نہ کرو اور مجھ سے زیادہ کذاب و مفتری کسی کو نہ جانو۔

نوجوان۔ سنو صاحب! اگر اس لڑکی سے عقد کرنے والا کوئی غیر قوم کا آدمی ہوتا تو کیا مجال تھی کہ عقد کے پاس بھی بھٹکتا۔ بلکہ مرزا قادیانی سے خائف ہو کر عقد کا نام بھی زبان پر نہ لاتا مگر ہم ٹھہرے ذات بھائی جو ایک دوسرے کی تہ سے بخوبی واقف ہیں اور آپس کی حکمت عملیوں کا خوب اندازہ کرنے والے ہیں مرزا قادیانی واقعی ایک اچھے منشی ہیں اور لولیٹکل معاملات میں ان کے ذہن خداداد کو اس حد تک رسائی ہے کہ باید وشاید۔ مگر الہام کیا؟ مرزا قادیانی نے پہلے ہمارے بزرگ مرزا احمد بیگ کو خوب دھمکایا پھر اپنے بڑے بیٹے اور ان کی والدہ کو اس کام پر آمادہ کیا پھر چھوٹے بیٹے مرزا فضل احمد کے سسرال میں اپنی قلم کے لکھے ہوئے خطوط بھیجے کہ اگر اس لڑکی کے عقد میں میری مدد نہ کرو گے تو مرزا فضل احمد تمہاری لڑکی کو چھوڑ دے گا اور اس میں تمہاری جگ ہنسائی ہوگی اور اگر فضل احمد اس کو طلاق نہ دے گا تو میں اس کو فرزندی سے عاق کردوں گا مگر ان دھمکیوں کی کسی نے ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی اور مرزا قادیانی کو ہر طرف سے ناکامی ہوئی

راقم: ہم نے سنا تھا کہ اس کے علاوہ اور بھی قسماقسمی کوششیں ہوئی تھیں۔

نوجوان: یہ سچ ہے میرے پاس مرزا قادیانی کے مریدوں کے جتھے بطور سفارت آئے اور کہا کہ تم نیک آدمی اور شریف زادے ہو اور مرزا غلام احمد قادیانی ایک ولی اللہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامل فقیر ہیں اور فقیر کے لنگ میں ہاتھ ڈالنا خوب نہیں اس لڑکی کو علیحدہ کر دو اور ہم سے عہد لے لو کہ ہر طرح آپ کی مدد کریں گے اور کوئی اس سے عمدہ ناتہ آپ کے لئے تجویز کر دیں گے۔ ورنہ یقین ہے کہ آپ سا حسین نوجوان مسلمان بھائی مسیح موعود امام وقت کی بددعا سے مرجاوے گ

راقم: اس سفارت کا نتیجہ کیا ہوا؟

نوجوان۔ ہیچ! کیا کوئی بے موجب اور خلاف حکم خدا و رسول اپنی بیبیوں کو علیحدہ کر سکتا ہے؟ کون احمق ایسی دل فریب باتوں میں آتا ہے۔ اس پیش گوئی کی میعاد میں جب صرف ڈیڑھ ماہ یا اس بھی کم رہ گیا اور نوجوان معہ اپنی اہلیہ راولپنڈی میں مقیم تھا تو حکیم مولوی نورالدین کے ایک شاگرد نے جو مرزا قادیانی سے بیعت کر کے مشلک ہو گیا تھا ایک احدالعین حواری کو اس مضمون کا خط لکھا:

> مجھے سخت اندیشہ ہے کہ مثل دیگر پیش گوئیوں کے یہ پیش گوئی بھی وقوع میں نہ آوے کیونکہ عقد کرنے والا نوجوان تو بھلا چنگا ہے۔ بال بھر بھی ہراس نہیں۔

تو حواری کیا جواب دیتا ہے کہ

> اے عزیز اس نوجوان نے رجوع بحق کر لیا ہے (کیا پہلے کافر تھا) اور بذریعہ خطوط اس لڑکے کے خویش و اقارب مرزا قادیانی کے حضور روتے اور گڑگڑاتے ہیں (سفید جھوٹ) پس عجب نہیں کہ پیش گوئی کی میعاد بڑھ جائے ۔ چونکہ آپ نے دریافت کیا ہے اسلئے یہ کانفی ڈنشل خط آپ کو لکھا گیا۔

یہ خط جب راولپنڈی پہنچا تو مکتوب الیہ نے ان دشنام اور سخت الفاظ کی فہرست تیار کی جو نوجوان کی زبان سے مرزا قادیانی اور ان کی جماعت کے حق میں نکلی تھیں اور جن معتبر اشخاص کی حاضری میں یہ سخت کلمات ایک دردمند دل سے نکلے تھے ان کے نام بھی فہرست میں درج کئے اور واحدالعین کو جتایا کہ نوجوان کا تو یہ حال ہے اور آپ فرماتے ہیں اس کی طرف سے رجوع بحق کے خطوط آرہے ہیں۔ رجوع بحق کس جانور کا نام ہے اور یہ اس کی کیسی نرالی فلاسفی ہے جو آپ نے چھانٹی ہے آپ راولپنڈی تشریف لاویں اور جو کچھ میں نے اپنے خط میں لکھا ہے اس کی تصدیق کر لیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب حواری مذکور نے کچھ نہ دیا اور دے ہی کیا سکتا تھا اس مقام پر چند باتیں غور طلب ہیں۔

۱۔ معافی اور رجوع بحق کا کیا ثبوت ہے؟ اگر ذرہ بھر بھی نوجوان یا اسکے رشتہ داروں کی طرف سے لب جنبانی ہوتی تو مرزا قادیانی جو رائی کو پہاڑ اور قطرہ کو سمندر بنا کر دکھانے والے ہیں کتابوں پر کتابیں اور اشتہاروں پر اشتہارات لکھ مارتے مگر خاموش رہنا پڑا۔

۲۔ بی بی متنازعہ کس کے پاس ہے اور کس کے بال بچے اس کے پاس ہیں؟ یقیناً نوجوان کے پاس اور اسی کی اولاد۔

۳۔ الہام کی نسبت کیا خیال کیا جاوے جو زوّجنا کھا کے مضمون کا مرزا قادیانی پر نازل ہوا تھا۔

۴۔ اگر رجوع بحق ہوگیا تھا تو مرزا قادیانی کی موجودہ بی بی (نصرت) اپنی سوت کے لئے کیوں دعائیں مانگ رہی ہے۔ (سیرت المسیح موعود۔ص ۳۲)

کہا جاتا ہے کہ کیا مرزا قادیانی وفات پاگئے ہیں یا وہ عورت مرگئی ہے؟ جس پر اب تک بھی امید کی جاتی ہے کہ مرزا قادیانی کے عقد میں آوے گی۔

یہ مرزا قادیانی کی جماعت کے اکثر ممبروں کے مقولے ہیں۔ مگر بادنی تامل صاف ظاہر ہے کہ اڑھائی برس تو گذر چکے اور آئندہ کسی زمانہ میں مرزا غلام احمد اس سے نکاح کر بھی لیں تو کیا فائدہ۔ جب کہ وہ بوڑھے ہوتے جاتے ہیں اور رجولیت املی کے پتوں پر ڈنڈ پیل رہی ہے۔

تیسری پیش گوئی

آریوں کے مشہور سرغنہ پنڈت لیکھرام سابق ملازم پولیس کے بارہ میں تھی جو نوکری سے علیحدہ ہو کر آریہ اپدیشک ہوگیا تھا۔ فی الحقیقت مندرجہ عنوان مقتول اس میعاد کے اندر مرا ہے، مگر کیا یہ ہوسکتا ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی سے مرا۔ معاذ اللہ ہرگز نہیں۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہے کہ فلاں شخص چھ سال کے اندر اندر کسی دن مرجائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مشہور و معروف مقتول کے سلوک جو اہل ہنود بالخصوص سناتن دھرم والے لوگوں اور سکھوں عیسائیوں اور مسلمانوں کے ساتھ تھے، یعنی

ہر ایک مذہب کی (اپنے زعم میں) کھنڈن کرنا،

بھری مجلسوں میں بر ملا ان کے مذاہب کی سخت تضحیک اور پر لے درجہ کی حقارت کرنا،

ہر ایک دین و مذہب کے پیشواؤں کے حق میں جگر خراش الفاظ بکنا،

کتب سماوی اور انبیاء علیهم السلام کی سخت بے تعظیمی کرنا،

دیکھ کر ایک موٹی عقل کا آدمی بھی رائے لگا تا تھا کہ مقتول مذکور کا انجام اچھا نہیں ہوگا۔ مثل مشہور ہے کہ سپیرے اور تیراک کی موت سانپ اور پانی سے ہوا کرتی ہے..

جیسا کہ باوا رام چند مشہور و معروف آریہ کا قتل ہونا شہر گجرات پنجاب میں واقعہ ہوا، یہ شخص بھی اپنے خصائل و اوصاف میں لیکھ رام کا ہر ایک پہلو میں ہم پلہ تھا ۔اور اس کی نسبت کسی قسم کی پیش گوئی نہیں ہوئی تھی۔ اور آخر کار عدم ثبوت کے باعث دونوں سکھ ملزمان پر کسی قسم کا جرم عائد نہ ہوا ایک ڈویژنل کورٹ سے اور دوسرا چیف کورٹ سے بری ہوئے۔

غرض لاکھوں خلق خدا کے دل پنڈت لیکھ رام کی بدزبانی سنتے سنتے کباب ہو گئے تھے۔ مگر جتنے سانس کسی کے نصیب میں لکھے ہوں، لئے بغیر کہاں مر سکتا ہے۔

سو یہ ایک قدرتی بات ہے کہ کسی عیار دل جلے نے مقتول مذکور کا کام تمام کیا۔

اور بفرض محال مان بھی لیا جاوے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ پیش گوئی پوری ہوئی تو دوسری پیش گوئیوں کو کس طرح سچا کر سکتی ہے؟ جن کا ایک خلق اللہ کے سامنے خون ہوا، اور جن کا مرزا قادیانی کی جماعت کے لیڈنگ ممبروں کو بھی اعتراف ہے کہ وہ جھوٹی ہوئیں۔

اور نجومی و رمال بڑی بڑی گپیں ہانکا کرتے ہیں اور بعض اوقات ان کی کوئی گپ ٹھیک بھی ہو جایا کرتی ہے، تو کیا اس سے لازم آتا ہے کہ وہ سب کچھ صحیح کہا کرتے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں۔ اگر کسی طرح مرزا قادیانی کی بھی ایک گپ اتفاقیہ چل گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کی وقعت ایک نجومی یا جوتشی کی گپ سے بڑھ کر نہیں ہوسکتی۔

پھر اس پر بھی مرزا غلام احمد کی مراد بر نہ آئی۔ باوجودیکہ مقتول ایک شد بود کے سوا علمی گھوڑ دوڑ میں اپاہج تھا اور عیسائیوں وغیرہ کی خوشہ چینی کر کے مسلمانوں کے برخلاف مرزا قادیانی کی اکساہٹ اور اشتعال دینے پر کتابیں لکھتا تھا مگر اس کی موت کے موقعہ پر سب فرقے اہل ہنود کے جو ایک مدت مدید سے آپس میں چھری کلہاڑی ہو رہے تھے یک دل ایک زبان ہو گئے اور ایسا شور وغل مچا دیا کہ سب مسلمانوں کو ایک ہی لاٹھی سے ہانکنا شروع کیا اور اسلامی دنیا کے خیال میں گنہگار بودند اگر بے گناہ، حالانکہ سوا مرزا قادیانی مصلح قوم کی پیش گوئی کے کسی کا کچھ قصور نہ تھا۔

اگر چہ خدا کو معلوم ہے کہ مقتول کو کس نے قتل کیا مگر اس شبہ اور دھوکا میں کہ شاید کسی مسلمان کا کام ہو اہل ہنود اور بالخصوص آریہ بھائی جو فی زماننا اہل قلم ہیں اور ملیچھوں سے انڈیا کو پاک کرنا چاہتے ہیں اس واقعہ سے ناحق علاوہ مرزا غلام احمد اور ان کی جماعت کے باقی مسلمانوں پر بھی بدگمان ہو گئے۔ پھر اس پر بھی مرزا قادیانی کی پاک جماعت کے ممبران مارے فخر کے اپنے جاموں میں نہیں سماتے کہ ہمارے مرشد کی دعا سے آریہ قوم کا سرگروہ پنڈت ہلاک ہوا، اس ہلاکت کا ناحق زہر قاتل تو مسلمانوں کو ملا کہ، نانی خصم کرے اور نواسے چٹی بھریں، کہ ایک بہانہ ہزاروں پر بدظنیاں، اظہر من الشمّس ہے اور مرزا قادیانی کی جو اس واقعہ سے نیک نامی ہوئی کہ موضع قادیان میں تھانے بیٹھے معززوں کے پردہ دار گھروں کی تلاشیاں لی گئیں اسلامیہ کالج لاہور کے ہر ایک کمرہ کی جستجو ہوئی۔ سو ایسی باتوں سے کچھ مرزا قادیانی کی جماعت کو ہی لطف آیا ہوگا، ورنہ اس قتل سے یا مرزا قادیانی کی پیش گوئی سے مسلمانوں پر بڑی مصیبتیں نازل ہوئیں۔ تمت

(۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء کے الحکم قادیان میں مولوی عبدالکریم کی جو تحریر شائع ہوئی تھی اور جس کے جواب میں مولوی امام الدین صاحب گجراتی نے مذکورہ بالا گذارشات کی ہیں، اس تحریر کا کچھ حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ بہاء

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی قادیانی نے لکھا ہے:

چودھویں صدی کا پرچہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء مجھے ملا (چودھویں صدی کے جواب میں جو حصہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کم از کم تین مرتبہ پڑھا جاوے اس میں مریض دلوں کے لئے شفا ہے اور تار جگ (ظلمت زمان) کے فرزند کے لئے نور۔ اڈیٹر الحکم) اس میں مضمون، مرزا قادیانی اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب، پڑھ کر مجھے وہی تعجب اور معاً رنج ہوا جو ان ستم گر معتدی مخالفوں کی تحریروں سے ہوا کرتا ہے جو اسلام اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی پاک ذات اور ذاتیات پر حملہ کرنے کی غرض سے شائع ہوتی رہتی ہیں مجھے دلی تاسف اور جاں گزا اندوہ سے اعتراف کرنا پڑتا ہے کہ میں گجرات کے مدرس کی فطرت میں اور اپیپھنی کلکتہ کے اڈیٹر کی فطرت میں کچھ تفریق نہیں کر سکا۔ مجھے جب سے خدا تعالی کی کتاب مجید کو سمجھنے اور جناب رسول کریم ﷺ کے وجود باجود کی ضرورت اور آپ کی کارگذاریوں کے فہم کا ملکہ بخشا گیا ہے سخت افسوس اور دلی رنج ہے کہ میں نے علی الاتصال ظالم اور معتدی پایا ہے ان معترضوں کو جو قرآن کریم کی تعلیم اور ہمارے نبی کریم ﷺ کی لائف پر نکتہ چینی کرتے ہیں۔ میں ان نکتہ چینیوں میں ہمیشہ دو صاف ظلم پاتا ہوں۔ ا۔ عمداً خلاف حق کرنا اور (۲) جہالت سے کاروائی کرنا۔

پہلی شق کی توضیح یہ ہے کہ انہوں نے ہمارے نبی کریم ﷺ کی لائف کے اس حصہ پر اور فرقان حمید کی اس تعلیم پر اعتراض کئے ہیں اور شد و مد سے کئے ہیں جو ان کی مسلّمہ مقبولہ کتابوں میں موجود اور ان صحیفوں کے لانے والوں کی پاک زندگیوں کا طریق عمل رہی۔ اور وہ طرز زندگی ان کی زریں زندگی اور قابل فخر زندگی تھی جس پر قدم مار کر آسمانی نصرتیں اور خدا تعالی کی تائیدیں ان کے شامل حال ہوئیں اور ان کے دعووں کے نہ ماننے والے اور ان سے مقابلہ کرنے والے کاٹ ڈالے گئے اور وہ وہ تعلیم اور وہ طریق عمل ہے جس کی تائید میں قانون قدرت میں صاف صاف شہادتیں پائی جاتی ہیں۔

دوسرا ظلم یہ ہے کہ وہ ان حقیقی راہوں سے واقفیت پیدا کرنا چاہتے ہی نہیں یا سادگی سے ناواقف ہیں جو قرآن کریم کے حقائق معارف اور مہبط قرآن کی ذات کی شناخت کے لئے از بس ضروری ہیں۔ یہی حال اس گجراتی مدرس معترض کا ہے جو انقلاب قسمت یا شقاوۃ ازلی کے دباؤ سے گجرات کو تار جگ کی شکل میں مقلوب کر کے اپنے بہروپ کا پردہ فاش کرنا نہیں چاہتا۔ میں بہت خوش ہوتا اگر اس کے اعتراضوں سے کچھ بھی بو انصاف اور خدا ترسی کی آتی میں ایک شخص ہوں جو خدا کے لئے اور خدا میں ہو کر اقرار کرتا ہوں کہ میں محض راستی کی محبت اور ابتغاء وجہ اللہ کی غرض سے حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں بیٹھا ہوا ہوں اور میری روح مجھے یقین دلاتی ہے کہ میں اس دعوی میں علی وجہ البصیرت صادق ہوں کہ اگر مجھے بیت اللہ میں ایک عظیم الشان مجمع کے روبرو کھڑا کر کے رب عرش عظیم کی پر ہیبت قسم دلائی جائے تو بھی میں بلند آواز سے کہوں گا کہ میں نے دس برس کے اندر رات دن کے تجربہ اور مشاہدہ اور گہری اندرونی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیرونی واقفیت سے حضرت مرزا صاحب کو ویسا ہی اور اسی طرح صادق من جانب اللہ پایا ہے جس طرح اور جس تجربہ سے اور رات دن کی گفتار و کردار کے مشاہدہ سے حضرت ابوبکر صدیق (رضی اللہ عنہ) نے جناب رسول کریم ﷺ کو صادق اور رسول اللہ پایا اور سمجھا اور پھر اس استقامت میں ذرا بھی تزلزل نہ آیا۔ شروع دعوی میں کوئی نشان نہ تھا کوئی حیرت میں ڈالنے والی تعلیم نہ تھی اور عقل وفطرۃ کو سجدہ میں گرادینے والی قرآن عظیم کی کوئی پرفصاحت سورۃ ہوچکی اور پڑھی جاچکی نہ تھی جب راہ ہی میں سن کر امام الصادقین والصدیقین مرسل اللہ (ﷺ) کی تصدیق کر اٹھا۔ اس راز کی کلید بجز اس کے اور کیا ہے کہ ابوبکر صدیق کو رات دن کی صحبت کے سبب سے حضرت نبی کریم (ﷺ) کی ایک ادا صدق وحق کی سمجھ میں آگئی تھی اسی طرح میں کہوں گا کہ میں نے خلا میں ملا میں گفتار میں کردار میں تحریر میں تقریر میں غرض ہر حال میں دس برس کے دراز اور گہرے تجربہ سے حضرت مرزا صاحب کو صادق اور مستحق ان دعووں کا پایا جو وہ کرتے ہیں اور محض اللہ تعالی کی رضا جوئی کے لئے ان کی خدمت میں بیٹھا ہوں پھر میں کہتا ہوں کہ میں ہر بات کو خدا کے لئے سنتا ہوں اور اللہ تعالی کے لئے نکتہ چینوں کے اعتراض میں غور کرتا ہوں اور کوئی تعصب مجھے مجبور نہیں کرتا کہ میں باہر کی آوازوں کی طرف بہرے کان کردوں۔ مگر افسوس ہر ایک مستعجل معترض میں عادۃً وصریح ظلم پاکر یقین اور بصیرت میں **کل یوم ھو فی شان** نمایاں ترقی کرتا ہوں کہ لاریب حضرت مرزا غلام احمد قادیانی وہی مسیح اور مہدی ہیں جو خدا تعالی کے کل راست بازوں کی زبان پر اور آخری زمانہ میں خاتم النبیین ﷺ کی زبان پر موعود ہوئے ہیں۔

افسوس ظلم اور اعتساف میں اس معترض کو اس کے گزشتہ بزرگوں سے جو اس نادر فن میں زندہ نشان چھوڑ گئے ہیں بہت بڑھ کر میں نے پایا ہے خدا ترسی اور تقوی اس امر کو چاہتا تھا کہ اعتراض کرنے سے پہلے معترض صاحب دھیان کرتے کہ ان کے یہی چھوڑے ہوئے تیر کہیں قرآن کے نازک ورقوں اور رسول کریم ﷺ کے سینہ کو تو نہ چھید دالیں گے اور حق تھا کہ کچھ عرصہ تو ایسے شخص کی صحبت میں رہ کر حسن ظن اور صبر سے اس کے حالات کو دیکھتے اور اس کے مختلف متعلقات سے اندازے لگاتے اتنا بڑا دعوی یعنی زمانہ کا منجی و مصلح ہونا خدا تعالی کا مرسل و مامور ہونا حضرت سید عالم ﷺ کے دونوں بروزوں محمد و احمد کا جامع اور محل ہونا۔ آدم کہلانا نوح کہلانا ابراہیم کہلانا موسی کہلانا یوسف کہلانا عیسی کہلانا اور بالآخر محمد و احمد کہلانا، غرض اتنا بڑا دعوی کیا ایک اہل دل خدا ترس کے کانوں میں پڑکر کم سے کم اسے توقف کر جانے اور ماننا نہ سہی مگر غور کرنے پر آمادہ نہیں کرتا؟

پھر دس سال سے پوری استقامت کے ساتھ جس میں زمانہ کے اقسام اقسام کے انقلابات اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح طرح کی ترہیب وترغیب سے ذرا بھی جنبش نہیں آئی رسول کریم ﷺ کی طرح آفتاب و ماہتاب کا اس کے دائیں بائیں ہاتھ میں رکھا جانا اس پرزور آواز کو ایک لحظہ کے لئے بھی پست نہیں کرسکا بے شمار کتابیں عربی میں فارسی میں اردو میں انگریزی میں اور ہزار ہا اشتہار ان دعووں اور دلائل پر لکھے گئے ۔ دنیا کے سلاطین کو، قیصرہ ہند کو، نواب ورؤساء کو، ہر مذہب وملت کو، ہر طبقہ کے لوگوں کو بڑی قوت سے یہ دعوت پہنچائی گئی ۔ پھر تیس ہزار آدمیوں سے زیادہ کا اس دعوت کو قبول کرنا اور جان سے مال سے عزت سے آبرو سے اس کی وہی عزت اور حمایت وتائید کرنا جو صحابہ نے رسول کریم ﷺ کی نسبت ظاہر کی اور بعض خدا شناس اور زندہ دل رئیسوں کا سوسو روپیہ ماہوار بالیقین دینا اور بعض کا یک مشت ہزاروں تک نثار کر دینا اور سینکڑوں کا دائماً سربستہ رقمیں معین طور پر ارسال کرتے رہنا ۔ اور پھر فضلاء اور علماء اور زہاد اور اتقیاء کا اس سلسلہ میں داخل ہونا بڑے بڑے اکابر اور مشائخ کا تسلیم کرنا الغرض یہ سارے نشان جو پہلے راست بازوں کی مانند نشان ہیں اور اتنا بڑا دعوی کیا حق نہیں رکھتا اور ایک طالب حق کے دل میں اتنا بھی میلان پیدا نہیں کرسکتا کہ وہ ایک عرصہ ایسے شخص کی صحبت میں رہنا اختیار کرے خود دیکھے، خود پرکھے، خود چکھے، اور شنید پر انحصار نہ رکھے ۔ معترض نے (جس نے ظلم سے اپنا نام مبصر رکھا ہے، تمہید میں ایمان اور ضمیر کے خلاف یہ ظاہر کیا ہے کہ، ہم دونوں بزرگوں میں سے نہ کسی کے مرید ہیں، نہ کسی کے طرف دار کہ ہم اس بارہ میں کچھ لکھنے کی کوشش کرتے ۔ اب دوستوں کے مجبور کرنے پر چند کلمات جو ہمارے نزدیک راست ہیں، بطور رائے پبلک کے سامنے پیش کرتے ہیں ۔...(آگے چل کر مولوی عبدالکریم کہتے ہیں) کاش یہ لوگ سورہ فاتحہ کی آخری آیت غیر المغضو ب علیهم و لا الضا لین میں غور کرتے جو ان پر ہر نماز میں پڑھنی فرض کی گئی ہے امام ہوں یا ماموم ہوں کہ کیوں یہود ونصاری کی راہوں سے پناہ مانگی گئی ہے اگر خدا تعالی کے نزدیک مقدر نہ تھا کہ آئندہ ایک وقت نصاری کا فتنہ برپا ہوگا اور ان کی جہت سے اسلام پر خطرناک حملے ہوں پھر ایسے وقت مسیح موعود اندرونی اور بیرونی اصلاح کے لئے آئے گا اور قوم اس سے ویسا ہی سلوک کرے گی جیسا کہ حضرت مسیحؑ سے کر کے مورد غضب الٰہی ہوئی غرض اگر خدا تعالی کو منظور نہ تھا کہ مسلمانوں کو ایسی وقتوں میں یہود کی چال اور نصاری کے فتنوں سے ڈرائے تو پاک کتاب اور مقدس دعا میں یہ آیتیں کس حکمت سے رکھ دیں سوچو اور غور کرو اور اپنے ہاتھوں سے اپنی مخالف شہادت پر مہر نہ لگاؤ ۔

قولہ : ان ہی ایام میں چند ایک پر دار مچھلیاں اور سونے کے انڈے دینے والی مرغیاں بھی ان کے دام کے بس میں آچکی تھیں

اقول : یہ وہی مچھلیاں اور سونے کے انڈے دینے والی مرغیاں ہیں جو ایک زمانہ میں حضرت خدیجہؓ کی شکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پہلے داعی (ﷺ) کے دام میں آئی تھیں خود آنحضرتﷺ کا جا بجا اعتراف ہے کہ حضرت خدیجہؓ کے مال نے انہیں مدد دی۔ اور جناب صدیق اکبرؓ نے مکہ معظّمہ میں چالیس ہزار روپیہ آپ پر خرچ کیا۔ اور یوں اس مرد اور عورت نے آپ کے کارخانہ کو رونق دی۔ کیا ضروری نہ تھا کہ ان ناعاقبت اندیش مخالفوں کے نمونے تمہاری شکل میں ہوتے جنہوں نے کہا تھا الا شیء یراد اور ان هذا الا اختلاق اے ناعاقبت اندیش جلد باز و تمہیں اتنی مدت کے بعد کس نے یاد دلایا کہ تم ان ہی گزرے ہوئے راستی کے دشمنوں کے جائز فرزند ہو اور یہ کہ تمہاری رگوں میں وہی خون حمیت جوش زن ہے کہ تم اندیشدہ اور نا اندیشدہ

وہی باتیں زبان پر لاتے ہو جو انہوں نے محمد رسول اللہﷺ کے خلاف کہی تھیں۔ تمہیں کس چیز نے یقین دلایا کہ آنے والے غضب سے ان باتوں کے ساتھ بچ جاؤ گے جب کہ تمہاری آنکھیں دیکھ چکی ہیں کہ تمہارے.... ان باتوں کے ساتھ خدا کے قہر کی بجلی سے بھسم کئے گئے اور مغضوب علیھم کہلائے۔

غضب کی راہ کو چھوڑو اور منعم علیھم کی راہ اختیار کرو کہ تمہارا بھلا ہو۔ کیا خدا تعالی کے ماموروں کے ساتھ معاونوں اور مخلصوں کا ہونا ضروری نہیں۔ کیا اس عالم اسباب میں آسمانی امدادیں اور تائیدیں ان ہی متعارف اور معہود راہوں سے نہیں آیا کرتیں۔ کیا کوئی تمہاری بولی میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ اگر حضرت ذوالنورین (ؓ) جیش العسرت میں وہ قابل قدر مدد نہ کرتا تو آنحضرتﷺ کا کارخانہ سخت صدمہ اٹھاتا۔

نادانو! خدا تعالی کے منصور اور اس کے مخذول ومطرود میں بھی تو فرق ہے کہ آخر معہود اسباب میں ہو کر نصرت الہی اس کی دست گیری کرتی ہے اور مخذول کے سارے اسباب جل جاتے ہیں اگرچہ منصور کی پہلی حالت کیسی ہی ضعیف اور کس مپرس ہو اور مخذول کی ابتداء کیسی ہی پرشوکت ہو رسول خداﷺ کو خدام وانصار سے جو مدد اور تائید ملی وہ اسی وعدہ کا اثر تھا جو پہلے سے خداوند عالم کہہ چکا تھا اقرأ و ربك الاكرم یعنی تو رب اکرم کا مربوب ہے اور ضرور ہے کہ دنیا وآخرت میں مکرم ومحترم ہو۔ اسی طرح حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوۃ والسلام کو جو انصار واعوان ملے وہ خدا تعالی کے اس پاک وعدہ کا نتیجہ اور اثر ہیں جو وہ آج سے سالہا سال پہلے فرما چکا تھا و الیس اللہ بکاف عبدہ تم ان باتوں سے ان واجب التعظیم ناصروں کی جو علم میں زہد میں تقوی میں اور خدا ترسی اور خدا شناسی کے جمیع لوازم میں نمونہ ہیں وہی طرح ہتک کرتے ہو جس طرح حجاز کے شیاطین ان کے پہلے نمونوں کو سفہاء کہتے تھے اور دلوں میں یقین کرتے تھے کہ محمد بن عبداللہ (ﷺ) کی دوکانداری کے دام میں پھنس گئے ہیں۔ باقی آئندہ انشاء اللہ

(الحکم قادیان ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۰ص ۷۔۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسیلۃ المبتلاء لدفع البلاء

(سید علی الحائری لاہور)

لو پڑھو اس رسالہ کو دل سے
ہے حدیث و دلیل قرآنی
بے تکلف ابھی عیاں ہو گی
کادیانی کی ساری شیطانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خادم شرع نبوی سید علی حائری لاہوری برادران اہل اسلام کی خدمت میں عرض رسان ہے کہ آج ایک رسالہ موسومہ بہ دافع البلاء میرے ملاحظہ سے گذرا جس کے مصنف نے ہر ملت و مذہب کے واجب التعظیم لازم التکریم بزرگوں کو سخت الفاظ سے یاد کیا ہے۔ اور تو خیر لیکن اب یہ نوبت آ پہنچی کہ نعوذ باللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ بن مریم اور حضرت امام حسین فداہ روحی سے یہ مسیح مدعی کاذب بقول خود افضل بننے لگے۔ یہ آزادی کا نتیجہ ہے ان ناعاقبت اندیشوں کو بمفاد صاحب الغرض اعمی و لو کان بصیراً بغیر مطلب کے سوا کچھ بھی نہیں سوجھا کرتا۔ دنیا میں دو قسم کے شیطان ہیں۔ شیاطین الجن اور دوسرے شیاطین الانس۔ پس صدر اول میں جنی شیطانی نے باوجود اس قدر عبادت و اطاعت کے صرف اپنی برتری اور فضیلت کا دعویٰ حضرت آدم پر کیا کہ میں ان سے بہتر ہوں خلقتنی من نار و خلقته من طين جس کی وجہ سے وہ کافر اور ملائکہ کی صف سے خارج کیا گیا۔

پس حضرت عیسیٰ جیسے اولوالعزم پیغمبر پر مدعی کاذب مرزا غلام احمد قادیانی کو برتری اور فضیلت کا دعویٰ کرنا بجز تمثیل شیطانی اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

پس شیطان اول کی فضیلت کے دعویٰ کرنے سے جیسا کہ کفر نتیجہ ہوا۔ اس مرزا غلام احمد قادیانی کی برتری کے دعویٰ پر بھی اسی کا نتیجہ ہونا اظهر من الشمس و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابیض من ا لا مس ہے۔

اے مسلمانو! یاد رہے کہ شیطان ثانی بھی شیطان اول کی مانند بہت سے جاہل نافہموں کو اپنی ضلالت کے جال میں پھنسانا چاہتا ہے۔ مگر جن کا ایمان کامل ہے وہ ہرگز ان کے دھوکوں میں نہیں آسکتے۔

اب رہا حضرت امام حسین جیسا شہید کربلا، قتیل سر جدا، جس نے مال اور جان اور آل وعیال واطفال کو ایسے سخت ظلم وتعدی سے اپنی کمال رضا ورغبت کے ساتھ راہ خدا میں دیا ہو اور جن کی والدہ محترمہ رسول اللہ ﷺ کے جگر کا ٹکڑا فاطمہ زہرا سیدۃ نساء عالمین اور باپ حضرت علی امیر المومنین اور بھائی سید جوانان جنت حسن مجتبی اور نانا رسول اللہ ﷺ جیسے حجۃ خدا لنگر ارض وسما خاتم النبوۃ باعث ایجاد عالم وآدم ہوئے ہوں، نظر انصاف سے دیکھ اے نفس امارہ کون شخص ایسا ان کے بغیر دنیا میں پیدا ہوا یا ہوسکتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔ قیامت تک کوئی ماں اب ایسا بیٹا نہیں جن سکتی لہذا خاتمہ دنیا تک یہی ایک نظیر حسینی شہادت کی قائم ہوگی۔

بس اے مرزا قادیانی! کیا تو اسی خیالات فاسدہ کی وجہ سے حسین جیسے امام پر فضیلت حاصل کرسکتا ہے۔ کیا تجھے یہ کہتے ہوئے فاطمہ زہرا اور علی مرتضی سے شرم نہ آئی۔ خیر اگر فاطمہ اور علی سے تجھے دشمنی تھی تو حضرت رسول اللہ ﷺ اور خدا کا ہی خوف کیا ہوتا۔ اے تیری غیرت کیا رہ گئی۔ کیوں شرم کا پردہ رخ سے الٹ دیا۔ جی ہاں! بمفاد حب الدنیا رأس کل خطیئۃ حیا وغیرہ سب بالائے طاق، ورنہ کل آفاق میں اصحاب، عمائم، اورارباب مکارم کیونکر ہوسکتے تھے اور مرزا قادیانی کے لنگڑے لولے کانے گنجے بالکے شیطان انسی کی فضیلت کو حسین جیسے ہادی اولو العزم شہید پر کیونکر تسلیم کرسکتے ہیں

فو اللہ ھذا ا لا غلب الھوی لفرقۃ افضا ل المضلۃ ا لا حمقیۃ حیاً للر یا سۃ و طمعاً للسیا سۃ فبئس ما یشترون

اے مرزا قادیانی! اہل اسلام ایسے بھولے بھالے نہیں ہیں کہ تیرے جیسے مفتری اور کذاب کے فریب وحیوں پر ایمان لاویں۔ ان کا ایمان تو خدا اور خدا کے رسول پر ایسا لازم وملزوم ہے جیسے بلا تشبیہ آفتاب سے نور اور نور سے چمک، بھلا کب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممکن ہے کہ اہل اسلام انوار الہیہ کو خلقت انا و علی من نور واحد چھوڑ کر تیرے جیسے مفتری اور مدعی کاذب جاہل مطلق مضل خلق لنگڑے لولے اور گنجے کے پیرو مرشد کو تسلیم کریں۔نہیں ہرگز نہیں۔تمہاری ضلالت اور جہالت تمہارے ہی مریدوں پر مبارک ہو۔تا بمقاد چاہ کن را چاہ درپیش دنیا میں ذلیل وخوار اور آخرت کی نار میں گرفتار ہیں

نور الدین و مرزا کی شرارت

ضلالت ہے بغاوت ہے جہالت

اور دافع البلاء (صفحہ۳ میں) جو لکھا ہے کہ:

اور جو فرقے حضرت حسین یا علی کو قاضی الحاجات سمجھتے ہیں۔

سو اس کا جواب یہ ہے کہ فرقہ شیعہ حضرت امام حسین یا حضرت علی مرتضی یا دیگر آئمہ اطہار کو ہرگز قاضی الحاجات نہیں سمجھتے۔یہ فرقہ غالیہ کا اعتقاد ہے۔

اے جاہل! کیا اسی علم وفضل سے نبوت اور افضلیت کا دعوی کرتا ہے:

بایں علم و دانش ببا ید گریست

پس واضح ہو کہ البتہ آئمہ اطہار کو بارگاہ الہی میں قرآن اور حدیث سے قضائے حوائج کا وسیلہ سمجھنا فرقہ شیعہ کا دین اور عین ایمان ہے۔دیکھو سورہ انعام پارہ ششم:

یا ایها الذین آ منوا اتقوا الله و ابتغوا الیه الو سیلة (المائدة:۳۵) یعنی اے مومنو! خدا کی طرف پہنچنے کے واسطے وسیلہ پیدا کرو۔

پس اے نادان ہم بادلیل دعوی سے کہہ دیتے ہیں کہ وہ وسیلہ صرف حسین اور اس کے آباء ہیں۔کیونکہ (این خیال ست ومحال ست وجنون) ہماری دلیل اس دعوی کے ثبوت میں تہتر مذہب کے متفق علیہ اور متواتر حدیثیں ہیں۔دیکھو کتاب الواحدہ میں ہے کہ حضرت امیر المومنین فرمایا کرتے تھے کہ:

ان الآئمة من آل محمد الوسیلة الی الله و لی عفوه۔

یعنی آل محمد، خدا کی عفو اور بخشش کا وسیلہ خدا اور اس کے بندوں کے درمیان میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر برغانی میں وارد ہے کہ مکرر آل محمد فرمایا تے تھے:

نحن الوسیلة الی الله ۔

اور زیارتوں میں بھی وارد ہے:

و جعلتم الوسیلة الی رضوانك

کتاب مودۃ القربیٰ میں ہمدانی سنی جابر انصاری سے روایت کرتا ہے:

قال کان رسول الله ﷺ یقول توسلوا بمحبتنا الی الله تعالی و استشفعوا بنا فان بنا تکرمون و بنا تحیون و بنا ترزقون (یعنی حضرت رسول اکرم ﷺ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے کہ توسل کرو ہماری محبت سے اور ہمارے وجود سے شفاعت طلب کرو کیونکہ بتحقیق ہماری وجہ سے تم کو گرامی (عزت) حاصل ہوسکتی ہے اور ہمارے برکت سے تم زندگی بسر کر سکتے ہو اور ہمارے ہی وجود سے تم کو خدا تعالی روزی دیتا ہے)

ارشاد دیلمی میں حضرت سلمان فارسیؓ سے منقول ہے۔ یہ حدیث قدسی کی حضرت رسول ﷺ نے فرمایا:

ان الله یقول یا عبادی اولیس کان له الیکم حاجة من کبار الحوائج لا تجودون بها الا اذا تحمل علیکم باحب الخلق الیکم تقضونها کرامة لیشفعهم الا فاعلموا ان اکرم الخلق علیّ وا جبهم الیّ و افضلهم لدی محمد و اخوه علی بعده و الآئمة الذین هم الوسائل الا فلیدعنی من اهمته حاجته یرید نفعها او دهمه داهیة یرید کشف ضرها بحمد و آله الطاهرین اقضها احسن ما یقضیها من یستشفعون الیه باحب الخلق الیه ۔

خلاصہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے اے میرے بندو! واضح ہو تم پر کہ سب سے زیادہ فاضل اور گرامی تر اور درست میرے پاس محمد ﷺ اور اس کے بعد علی اور اس کے بعد آئمہ اس کی اولاد میں سے میرے اور میرے بندوں کے درمیان خاص وسیلہ ہیں ۔ پس جو شخص مجھے چاہتا ہو یا کسی سخت تکلیف میں گرفتار ہو تو چاہیے کہ محمد ﷺ اور اس کی آل کو میرے اور اپنے درمیان وسیلہ قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوے تاکہ اس کی کل حاجتیں پوری کردوں ،جس کی وجہ ان کی حاجتیں پوری ہوئیں

دیکھو متفق علیہ احادیث سے تفسیر آیت شریفہ فتلقی آدم من ربه کلمات فتاب علیه میں ثابت ہوں کہ حضرت آدم کی نظر سے کشف حجاب اور دل میں القاء ہوا تو آنحضرت (آدم) نے عرش کی طرف نظر کی قلم نور سے لکھا ہوا دیکھا:

انا المحمود و هذا محمد و انا الاعلى و هذا على و انا الفاطر و هذه فاطمه و انا المحسن و هذا الحسن و انا قديم الاحسان و هذا الحسين۔

تب حضرت آدمؑ نے جانا کہ یہ نام جو قلم نور سے ایسے مقام عظیم پر لکھے ہوئے ہیں ۔نہایت اعظم فی المراتب اور اعلیٰ فی المدارج ہونے چاہییں ۔تب آدم انہیں ناموں کو بارگاہ الٰہی میں شفیع لایا۔پس توبہ حضرت آدم جیسے پیغمبر کی ان ناموں کی برکت و وسیلہ سے قبول ہوئی جس کی طرف قرآن میں تصریح ہے فتلقی آدم من ربه كلمات فتاب علیه

دیکھو نطزہ مجاہد سے روایت کرتا ہے آیت فتلقی آدم کے ذیل میں ان الكلمات التي تلقاء آدم من ربه اللهم بحق محمد و على و فاطمه و الحسن و الحسين الا تبت علىّ فتاب الله عليه ۔یعنی جو کلمات کہ آدم کے دل میں خدا کی طرف سے القاء ہوئے وہ آئمہ اطہار کے نام تھے پس ان ناموں کو شفیع لایا۔پس توبہ آدم کی ان کی برکت سے قبول ہوئی۔

طبرانی معجم صغیر میں اور حاکم اور ابونعیم اور امام بیہقی دلائل النبوۃ میں حضرت عمرؓ سے لائے ہیں کہ آدمؑ نے توبہ کے وقت کہا:

اللهم اسئلك بحق محمد و آله الا غفرت الى قوله و لولا هو ما خلقتك

اور ابن مغازلی لکھتا ہے کہ:

سئله بحق محمد و على و فاطمه و الحسن و الحسين الا ما تبت عليه على فتاب عليه

خصائص علویہ میں ابن عباسؓ سے روایت کرتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال آدم یا رب اسئلك بحق محمد و علی و فاطمة و الحسن و الحسين لما غفرت لی فغفرلله له

(اس کے ثبوت میں اور حدیثیں اور مذاہب کی بھی اگر مطلوب ہوں تو حجۃ الاسلام والاعلام حاجی سید ابو القاسم قمی کی تفسیر لوامع التنزیل سے معلوم ہوسکتی ہیں)

پس اے گروہ مرزائی دیدہ حق بین سے ملاحظہ کرو کہ ان تمام آئمہ اہل سنت کی حدیثوں کا خلاصہ یہی ہے کہ حضرت آدمؑ نے توبہ کے وقت انہیں حضرات آئمہ اطہار کے ناموں کو وسیلہ قرار دیا۔ پس آدم کی توبہ قبول ہوئی اور وہ کلمات جو آدم کے دل میں القاء ہوئے وہ یہی ائمہ اطہار کے نام تھے۔ اس کے علاوہ ۷۳ مذہبوں کی متفق علیہ حدیثوں سے یہی ثابت ہے کہ حضرت نوح نے طوفان کے وقت اور حضرت ابراہیمؑ نے آگ میں گرتے وقت اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ نے دریا کے پھاڑنے کے وقت فرعون سے نجات پانے کے واسطے، اور حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ کے اندر اور حضرت عیسیٰؑ نے یہودیوں میں گرفتاری کے وقت، اور حضرت محمد ﷺ نے اکثر اپنی بیماری کے وقت اسی حضرت حسین اور اس کے آباء کے ناموں کو اپنے اور خدا تعالیٰ کے درمیان وسیلہ قرار دیا اور ان کی کلی حاجتیں پوری ہوئیں۔ نظر بطوالت ان حدیثوں کو چھوڑے دیتا ہوں۔

پس اے مرزا قادیانی تو کس زبان نجس سے ایسے حسین فداہ روحی سے خود کو افضل کہتا ہے (ذرا شرم شرم شرم) اور کون سی وجہ تیرے افضل ہونے کی ہے۔ اے عقل کے پتلے! اگر محض اپنے دعویٰ بے دلیل کی وجہ سے تو خود کو افضل کہتا ہے تو میں دعویٰ با دلیل سے کہہ دیتا ہوں کہ میرے اصطبل میں گائے بکری اونٹ ہاتھی گدھے موجود ہیں۔ وہ تیرے سے کئی درجہ فضیلت رکھتے ہیں کیونکہ الہام ان کو ہوتا ہے اور عبادت و اطاعت خدا وہ کرتے ہیں ذکر الٰہی سے غافل نہیں رہتے۔ تیری طرح جھوٹ وہ نہیں بولا کرتے۔

پس اے قادیانی! اب انصاف سے کہو کہ وہ تیرے سے افضل ہوئے یا نہ ہوئے۔ اور ان سے بھی تیرا مرتبہ پست تر ہونے پر آیت قرآن ناطق ہے:

ان هم الا کالانعام بل هم اضل سبیلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اللھم احفظنا و المو منین جمیعاً من الضلا لة و النفس ا لا مار ة بالسو ء

اے مرزا اس منصب نبوۃ و امامت و مہدویت کے کاذب مدعی اس وقت تک کئی آ چکے اور ابھی کئی آنے والے ہیں مگر تجھے بھی یہ یاد رہے

یہ چمن یوں ہی رہے گا اور ہزاروں جانور
اپنی اپنی بولیاں سب بول کر اڑ جائیں گے

اے مسلمانو! یہ ۷۳ مذہب کی متفقہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ حسین اور اس کے آباء طاہرین کو اپنے اور خدا کے درمیان شرعی طور پر صدق دل سے وسیلہ قرار دو بخدا کہ ضرور تمام حاجتیں ان کے ناموں کی برکت سے پوری ہو جائیں گی۔ ایسے علانیہ کافر و مفتری و کذاب کے دھوکوں سے بچو۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اہل بیت اطہار کے دامن کو نہایت ہوشیاری سے محکم پکڑ لو۔ یہی اہل بیت بنص قرآن و حدیث صحیح تمسکوا بحبل اللہ خدا کی ریسمان ہے ایسا نہ ہو کہ ایسے کافروں کے دھوکوں سے کہیں ہاتھ سے چھوڑ دو و من تمسك بھم نجی و من تخلف عنھم فقد غرق و ھوی

اب آخر میں یہ بھی لکھے دیتا ہوں کہ آج شام کو مجھے بھی الہام ہوا جس کو ہدیہ ناظرین کرتا ہوں و ھو ھذا :

یا ایھا الذین آ منوا لا تحز نوا عن وسواس الکا د یا نی المدعی فا نہ یو سوس فی صدور الناس فسیظھر کذ بہ علی العوام و الخوا ص بلا التباس و یحصل لہ الندا مة و الیاس فی الرا ئے و القیاس ۔

خلاصہ یہ کہ بسبب طویل ہونے کے ہم عربی عبارت کو چھوڑ دیتے ہیں صرف ترجمہ باقی الہام کا لکھ دیتے ہیں کہ اس عبارت کے بعد ہمیں الہام ہوا کہ:

اب مسلمانوں کو چاہیے مطمئن رہنا کہ یہ طاعون اور وباء اور کل بیماریاں مرزا قادیانی کے جھوٹا دعوی کرنے کی وجہ سے ہندوستان پر تنبیھاً للعوا م نازل کیا ہے کہ ایسے جاہل کی دھوکہ بازیوں کو ایمان سمجھتے ہو، ایسے کذاب و مفتری کو سچا مانتے ہو

افلا یتد برون القرآ ن ام علی قلوب اقفا لھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں خدا کی نشانیوں کو نہیں دیکھتے ہو۔

اے مرزا قادیانی کے لنگڑے لولے کانے گنجے مریدو! ہم سچ لکھتے ہیں اگر اب بھی مرزا قادیانی اس وقت ایسی بدگوئی اور کذب دعوے نبوت و مہدویت سے توبہ کرے تو ہم اپنے الہام سے کہتے ہیں کہ خداوندتعالی اپنے کل ملک اور خلقت سے اس طاعون کو یک قلم دور اور زائل کر دے گا۔ اگر اس صورت میں مائل نہ ہو تو ہم ذمہ دار ہیں اور اگر تائب نہ ہوگا تو خداوندتعالی کبھی کبھی موسم اور غیر موسم میں تنبیهاً للفرقة المرزائیه اس طاعون کو بھیجا کرے گا یہاں تک کہ مردود ازلی اپنے مقام استحقاق میں واصل ہو۔

پس فرقہ مرزائیہ کو اب لازم ہے کہ اپنے پیر و مرشد کو گوشمالی سے بخوبی ہدایت کریں کہ ایسی علانیہ بدکلامی اور لاف زنی اور بزرگان دین کو برا کہنے سے جلدی دست بردار ہو جاوے۔ ورنہ ایں بلاء ناگہانی یعنی قہر ربانی بمریدان قادیانی گوشمالی مناسب خواہد کرد

خاتمہ: عام اہل اسلام کو بکمال مسرت اطلاع دی جاتی ہے کہ جن ایام میں مرض طاعون ہو، ان دنوں میں آیت شریفہ امن یجیب المضطر اذا دعاه و یکشف السوء کا عمل نیت دفع طاعون ہر روز بعد از ہر نماز کے ایک تسبیح پڑھا کریں لیکن قبل شروع اور بعد ختم کے صلوات یعنی اللهم صل علی محمد و آل محمد کی بھی ایک ایک تسبیح کا پڑھنا ضروری ہے۔ بعد از ختم آخر میں حضرت امام حسین اور اس کے آباء کو اپنے اور خدا کے درمیان وسیلہ قرار دیوے۔ جیسا کہ مذکور متفق علیہ احادیث سے آدم ابوالبشر پیغمبر کی توبہ ان کے وسیلہ سے قبول ہوئی۔ یقین کرو کہ ویسا ہی ہر شخص اس عمل کے کرنے سے اور ان کے ناموں کو وسیلہ شفاعت کرنے سے ہر بلاء اور وبا اور طاعون وغیرہ سے بالیقین محفوظ رہے گا۔ و ما علینا الا البلاغ۔ باقی اگر مرزا غلام احمد قادیانی کے کل لغویات کے مفصل جوابات اور حضرت امام مہدی موعود اور حضرت مسیح عیسی مسعود، اور دجال وغیرہ کے مفصل حالات کی تحقیق عقلی اور نقلی دلائل سے مطلوب ہو تو ہماری کتاب غایت المقصود کے چاروں حصوں سے معلوم ہو سکتی ہے۔

فیکفی ما قررنا فی هذه المقالة و حررنا فی هذه العجالة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رداً علی الفر قة ا لا حمقية المضلة الضالة فی ساعة وا حدة
من يو م الجمعة المبا ر كة صفر المظفر ۱۳۲۰ من الجر ية
النبوية علی ها جر ها الف سلا م و التحية البهية فی مبار ك
حو يلی لا هور

ازالة المرزا القا ديا نی

یعنی قبر عیسی کی بابت مرزا غلام احمد قادیانی کی دریافت کا
اور اس پر اس کے اوہام مسیحائی کا حکم تحقیق سے اڑایا جانا
مصنفہ۔ پادری جی ایل ٹھاکر داس
امریکن ٹریکٹ سوسائٹی کی طرف سے بار اول ۱۹۰۳ء میں شائع ہوا۔

حکم بر دعاوی مرزا غلام احمد قادیانی

(مرقومہ: پادری جی ایل ٹھاکر داس)

پہلا امر:
مثیل مسیح ناممکن ہے

قوم اسرائیل کی اور سب قوموں کی بت پرستی کا گناہ اس بات میں تھا اور ہے کہ وے بتوں کے ذریعہ خداوند کریم کو غیرت دلاتے اور اس سے عداوت رکھتے کیونکہ خدا کا فرمان یہ ہے کہ:

تم مجھے جس کے ساتھ تشبیہہ دوگے اور میں کس چیز سے مشابہ ہونگا؟ وہ قدوس فرماتا ہے۔، وغیرہ (یسیعاہ ۴۰: ۲۵۔۲۶۔ اور بھی دیکھو ۹:۲۶، اور اعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹:۱۷۔

To whon then will ye liken me, or shall I be equal? saith the Holy One.

Lift up your eyes on high, and behold who hath created these things, that bringeth out their host by number: he calleth them all by names by the greatness of his might, for that he is strong in power; not one faith. (Isaiah 40 : 25-26)

For asmuch then as we are the off-spring of God, we ought not to think that the Godhead is like unto Gold, or silver, or stone, graven by art and man's device(The Acts 17:29)

اور پھر وہ ایسا خدا ہے کہ جو انسان کی فہم سے اعلیٰ اور بالا ہے تو اس کے حق میں غیرت اور عداوت کی حرکتیں کرنا اور بھی زبون ہے:

کیا تو اپنی تلاش سے خدا کا بھید پا سکتا ہے؟ یا قادر مطلق کے کمال کو پہنچ سکتا ہے؟ وہ تو آسمان سا اونچا ہے تو کیا کر سکتا ہے؟ پاتال سے نیچا ہے تو کیا جان سکتا ہے؟ (ایوب ۱۱: ۷۔۸)۔

Canst thou by searching find out God? canst thou find out the Almighty unto perfection?

It is as high as heaven; what canst thou do? deeper than hell; what canst thou know

The measure thereof is longer than the earth and broader than the sea. (Job-11:7-9)

اسی طرح جو کوئی کسی چیز کو یا کسی آدمی کو یا اپنے تئیں مثیل مسیح کہتا ہے وہ مکروہ بیت پرستی اور غیریت کو رواج دینے کا مجرم ہے۔

یسوع مسیح کا مخالف۔ دجال ہے کیونکہ:

مسیح کو بلیال سے کون سی موافقت ہے (۲۔قرنتیون ۶:۱۵)۔

And what concord hath Christ with Be-ll-al? or what part hath he that

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

believeth with an infidel? (2 Corinthians 6:15)

خداوند یسوع مسیح انجیل مقدس میں ایک ایسا شخص بیان کیا گیا ہے کہ کوئی مخلوق اس کی مانند نہیں ہوسکتا۔ اور انجیل سے ثابت ہے کہ اس نے اپنے آپ کو کسی مخلوق سے تشبیہ نہیں دی، بلکہ اپنی ذات اور اپنی ہستی اور اپنے کام کا تعلق خدا باپ سے اور خدا باپ میں قرار دیا ہے، اور اس کے مطابق کام بھی کیا۔ اور کئی طرح سے اظہر ہے کہ وہ اپنا مثیل نہیں رکھتا، اور نہ کوئی اپنی ساخت و پرداخت سے اس کا مثیل بن سکتا ہے۔

۱۔ اول وہ خصوصیت جو مسیح یسوع کی شخصیت میں ہے، یہ ہے کہ

اس کی ذات ذات الٰہی ہے اور اس نے اپنے آپ کو اس ذات اور اس کی ازلیت وقدرت میں بے مثل کہا ہے۔

خداوند یسوع مسیح نے یہ نہیں کہا کہ ایک خدا تو ہے اور دوسرا خدا میں ہوں، یا خدا کی مانند ہوں۔ ایسا کہنا خدا اور مسیح کی اپنی شان کے برخلاف ہوتا۔ نہ تو مسیح ایسا کہہ سکتا تھا اور نہ خدا اپنا کوئی ثانی بنا سکتا تھا۔ یہی سبب ہے کہ انجیل میں اس قسم کا خیال متروک ہے۔ مگر مسیح خداوند نے یہ فرمایا کہ

۱۔ میں اور باپ ایک ہیں۔ باپ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں (یوحنا ۱۰:۳۰و۳۸)۔

یہ وہی بات ہے جس کو پولوس رسول نے یوں لکھا ہے کہ

الوہیت کا سارا کمال اس میں مجسم ہو رہا (قلس ۲:۹)

یہ خداوند مسیح کی ذات ہے۔

۲۔ پھر خدا باپ میں اور باپ سے اپنی ازلی وابدی ہستی کی بابت فرمایا کہ:

میں باپ سے نکلا اور دنیا میں آیا ہوں۔ پھر دنیا سے رخصت ہونا اور باپ پاس جاتا ہوں (یوحنا ۱۶:۲۸)۔

I came forth from the father, and am come into the world: again, I have the world and go to the Father (John 16:28)

And now O Father, glorify thou me with their own self with the glory

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

which I had with thee before the world was (John 17:5)

میں تم سے سچ کہتا ہوں پیشتر اس کے کہ ابراہام پیدا ہوں میں ہوں۔

(یوحنا ۸:۵۸ و ۱۷:۵)۔

Jesus said unto them, Verily,verily, I say unto you, Before Abraham was ,

I am.(John 8: 58)

دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ رہوں گا۔(متی ۲۸:۲۰)۔

Teaching them to observe all things whatsoever I have commanded you : and, lo, I am with you always, even unto thr end of the world. (Matthew 28:20)

اس کیفیت کو پولوس رسول یوں بیان کرتا ہے کہ:

یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے۔(عبرانیون ۱۳:۸)

Jesus Christ the same yesterday, and today, and for ever. (Hebrews 13:8)

۳۔اپنی الٰہی قدرت کی بابت یہ اظہار کیا کہ:

جو کچھ کہ وہ (باپ) کرتا ہے بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے...جس طرح باپ مردوں کو اٹھاتا ہے اور جلاتا ہے بیٹا بھی جنہیں چاہتا ہے جلاتا ہے۔کیونکہ باپ کسی کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے۔تاکہ سب بیٹے کی عزت کریں جس طرح کہ باپ کی عزت کرتے ہیں (یوحنا ۵:۱۹۔۲۳)

Then answered Jesus and said unto them, Verily, verily, I say unto you,The son can do nothing of himself, but what he seeth the Father do; for what things soever he doeth, these also doeth the son likewise.

For the father loveth the Son, and sheweth him all things that himself doeth: and he will shew him greater works than these, that ye may marvel.

For as the Father raiseth up the dead, and quickeneth them, even so the

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Son quickeneth whom he will.

For thr father judgeth no man, but hath committed all judgement unto the Son.

That all men should honour the Son, even as they honour the Father. He that honoureth not the Son honoureth not the Father which hath sent him (John 5:19-23)

۴۔اپنی اس الٰہی شخصیت کے اسرار کا ثبوت دیا۔علانیہ ثبوت کہ لوگ دنگ تھے اور مومن ہوئے اور دنگ ہیں اور ایمان لائے جاتے ہیں:

اگر میں اپنے باپ کے کام نہیں کرتا تو مجھ پر ایمان مت لاؤ۔لیکن اگر میں کرتا ہوں ...تو جانو اور یقین کرو کہ باپ مجھ میں ہے اور میں اس میں ہوں ۔(یوحنا ۱۰: ۳۷۔۳۸)

If I do not the works of my Father believe me not.

But if I do, though ye believe not me, believe the works; that ye may know, and believe, what the Father is in me, and I am in him. (John 10:37-38)

وہ ان کی سفارش کے لئے ہمیشہ زندہ ہے (عبرانیوں ۷: ۲۵۔، ایوحنا ۲: ۱)

Wherefore he is ablealso to save them to the uttermost that come unto God by him, seeing he ever liveth to make intercession for them (Hebrews 7:25)

غرضیکہ اس وقت سے لے کے اب تک کے کام جو اس کے نام سے ہوئے ہیں اس کی الٰہی شخصیت کا کامل ثبوت ہیں۔

خداوند کی الٰہی قدرت اور اس کے اثبات کے متعلق ہم کو خوب غور کرنا چاہیے کہ خدا اور مسیح کے معجزات کیا ثابت کرتے ہیں۔اگر ناظرین بائیبل خداوند مسیح کے معجزات پر غور کریں تو معلوم ہوگا کہ وہ نہ صرف متفرق بلکہ رفتہ رفتہ ایک دوسرے سے بڑھ بڑھ کے ظہور میں آتے رہے اور اسی تدریج کے ساتھ مسیح کو لوگوں پر ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ داؤد ۱۹ زبور میں کہتا کہ آسمان خدا کا جلال بیان کرتی ہیں اور فضا اس کی دستکاری دکھلاتی ہے۔

جب قانائے گلیل میں مسیح نے پانی کو ایک پل میں انگوری رس بنا دیا تو یہ لکھا ہے کہ یہ پہلا معجزہ یسوع نے قانائے گلیل میں دکھایا اور اپنا جلال ظاہر کیا اور اس کے شاگرد اس پر ایمان لائے (یوحنا)

اس معجزے سے اس نے ظاہر کیا کہ وہ نیچر کا خداوند ہے۔ جو نیچر کی مدد کے بغیر وہ کام ایک پل میں کرسکتا ہے جو نیچر ایک عرصہ میں کرے۔

دوسرے معجزات شفا سے ظاہر ہوا کہ مسیح بیماری پر اختیار رکھتا ہے۔

تیسرے معجزہ مچھلیوں کی بابت ظاہر کرتا تھا کہ مسیح نیچر کے جانداروں پر غیبی حکومت رکھتا تھا۔

چوتھے شیاطین کو نکالنے کی بابت ہیں جن سے شیاطین پر جو انسان سے زور آور ہیں مسیح کی قدرت ظاہر ہوتی ہے۔

اور اسی طرح اس کے معجزات ایک سے ایک بڑھ کر ہوتے رہے حتی کہ مردوں کو بھی زندہ کیا اور موت پر بھی اپنا اختیار ثابت کیا۔

مسیح اور اس کے جلال کے ظہور کے ایسے ثبوتوں کے حسن و زور کا خوب اندازہ ہوسکتا ہے مگر ہم ساتھ ہی خدا کے جلال کے ظہور کو نگاہ رکھیں۔ چنانچہ یہ مبارک الفاظ ساری شائستہ قوموں میں زبان زد ہیں کہ ایک خدا نے سب چیزیں پیدا کیں۔ لیکن اگر پوچھا جاوے کہ کیا تم میں سے کسی نے خدا کو سب چیزیں پیدا کرتے ہوئے دیکھا، تو جواب دیتے ہیں کہ نہیں ہم نے سنا ہے۔

پھر پوچھا جاوے کہ کس سے سنا ہے، تو ہندو جواب دیتا ہے کہ رشیوں سے، محمدی کہتا ہے محمد (ﷺ) سے، اور یہودی اور عیسائی جواب دیتے ہیں کہ موسیٰ سے۔

تو حاصل یہ ہوا کہ یہ یقین صرف شنید پر مبنی ہے۔ پھر اگر ان سے یعنی موسیٰ، داؤد اور رسول اور محمد (ﷺ) سے پوچھا جاوے کہ تم نے خدا کو پیدا کرتے دیکھا، تو ان کا جواب باصواب بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ہم نے بھی سنا ہے۔ یعنی خدا سے سنا ہے۔

خیال رہے کہ قدرت کے کاموں کی طرف خود دھیان کرنا یا اوروں کو اس طرف رجوع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کروا کے کہنا کہ دیکھو یہ خدا کے کام ہیں، یا ان سے خدا ثابت ہوتا ہے، شنید سے کچھ زیادہ زور آور بات نہیں ہے۔ کیونکہ وہ کام کرنے والا غائب ہے۔ تاہم اگر دریافت کیا جاوے کہ ان میں سے ہر ایک کو خدا نے اپنی خدائی اور خالقی کیسے کیسے ثبوتوں کے ساتھ سنائی تو سب سے بڑھ کر ثبوت وہ ثبوت معلوم ہوتے ہیں جو خدا نے موسیٰ کو دیئے۔

الاّ یاد رہے کہ موسیٰ کے سامنے زمین آسمان یا مثل ان کے بنا کے نہیں دکھلایا تھا (گو پیدائش کی کتاب کا پہلا باب بمنزلہ ایک رؤیا کے سمجھا جاتا ہے) بلکہ وہ ثبوت اپنی خدائی کے دیئے جو موجودہ انتظام نیچر میں ممکن اور مناسب تھے۔ چنانچہ موسیٰ خود ان کا یوں بیان کرتا ہے کہ:

> اگلے دنوں کا احوال جو تم سے آگے گذر گئے اس دن سے کہ انسان کو خدا نے زمین پر پیدا کیا۔ پوچھو اور آسمان کے اِدھر سے لے کے ادھر تک پوچھو کہ کیا ایسا امر عظیم کبھی واقع ہوا۔ یا اس کی مانند کبھی سنا گیا؟ کبھی لوگوں نے خدا کی آواز آگ میں سے بولتی سنی۔ جیسا تو نے سنی اور زندہ رہے؟ یا کبھی خدا نے قصد کیا تھا کہ جا کر ایک گروہ کو کسی قوم کے بیچ سے امتحانوں اور نشانیوں اور معجزوں کے وسیلے اور جنگ سے اور زور آور ہاتھ اور بڑھائے ہوئے بازو سے اور ہولناک ماجروں سے اپنے لئے اختیار کرے جس طرح خداوند تمہارے خدا نے تمہاری آنکھوں کے سامنے مصر میں تمہارے لئے کیا؟ یہ سب تجھی کو دکھایا گیا تاکہ تو جانے کہ خداوند خدا ہے اور اس کے سوا کوئی نہیں ہے۔ (استثنا)

اس سے ظاہر ہے کہ خدا نے ایک سے ایک بڑھ کے معجزہ کیا اور موسیٰ اور بنی اسرائیل پر اپنی خدائی اور قدرت کی حجت ثابت کی۔ تاکہ لوگوں کو یقین آوے کہ خداوند ہی خدا ہے اور تب سے خدائے واحد کی ہستی ان میں مسلم امر رہی۔

یہی غرض مسیح کے معجزات سے تھی۔ یعنی یہ کہ مسیح کا جلال ثابت کریں۔ چنانچہ خداوند مسیح نے خود اس امر کو یوں بیان کیا ہے کہ یوحنا ۵: ۱۷۔ ۱۹۔ اگر میں اپنے باپ کے کام کرتا ہوں تو مجھ پر ایمان لاؤ تاکہ تم جانو اور یقین کرو کہ باپ مجھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور میں اس میں ہوں۔

I say unto you, 'the son can do nothing of himself, but what he seeth the Father do; for what things soever he doeth, these also doeth the son likewise (Joh 6:20)

(یوحنا ۱۰: ۳۷۔۳۸)۔

مسیح کے نزدیک خدا کی خدائی مسلّم امر تھی۔ اور اس لئے اس نے اس کو ثابت کرنے کی چنداں ضرورت نہ دیکھی وہ ثابت ہو چکی تھی اور آپ نے اس پر صاد کیا (مرقس ۱۲: ۲۹۔ متی ۵: ۴۵)۔

That ye may be the children of your Father which is in heaven; for he maketh his sun rise on the evil and on the good, and sendth rain on the just and on the unjust. (Matthew 5 :45)

The first of all the commandments is, Hear, O Israel; The Lord our God is one lord;

And thou shalt love the lord thy God with all thy heart, and with all thy soul, and with all thy mind, and with thy strength: this is the first commandment. (Mark 12: 29-30)

لیکن اب ضرورت اس بات کے ثبوت اور یقین کی تھی کہ مسیح ابن اللہ ہے اور دنیا کا نجات دہندہ مقرر ہوا ہے۔ اس لئے اپنی ذاتی عظمت اور نجات دینے والی قدرت کو اس نے ویسے ہی اعلیٰ دلائل سے ثابت کیا جیسے دلائل سے خدا نے اپنی خدائی موسیٰ اور بنی اسرائیل پر ثابت کی تھی۔ اور نیچر کے علاوہ بائبل وہ کتاب ہے جس میں خدا تعالیٰ اور اس کے بیٹے یسوع مسیح کے جلال کے خاص اور واضح ثبوت ملتے ہیں۔ اگر نیچر سے کسی خالق نیچر کا احتمال پیدا ہوتا ہے، تو بائبل سے اس کا یقین پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر نیچر سے خالق کا یقین آ جاتا ہے، تو بائبل سے ایمان حاصل ہوتا ہے کہ خدا ہے اور مسیح خدا کا بیٹا اور دنیا کا نجات دھندہ ہے۔

پس یسوع مسیح کی اس ذاتی ماہیت اور عظمت سے صاف ظاہر ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے خدا باپ کے ساتھ اپنا ازلی تعلق بتلایا اور اس کو اچھی طرح سمجھانے کی خاطر اپنی پیش ہستی اور ابدی ہستی کا صاف طور سے بیان کیا اور یہ بھی جتا دیا کہ وہ الٰہی عزت کا حق دار ہے اور کہ اپنے کام کو اور اپنے ایمان داروں کو دنیا کے آخر تک خود ہی محفوظ رکھے گا اور اپنی روح پاک سے (یوحنا ۳:۵ ۔ اور ۱۴:۲۶ ۔ اور ۱۶:۱۳۔۱۴) ان کی ہدایت اور نوزائدگی کرتا رہے گا ۔ اس نے اپنے کسی مثیل کو روا نہیں کیا اور نہ ممکن ہے کہ کوئی محض مخلوق اور گنہگار آدم زاد اس کی ذات میں یا کام میں اس کا مثیل ہو سکے ۔

۵ ۔ یہ بھی یاد رہے کہ خدا باپ اور بیٹے کا ذاتی رشتہ اگرچہ ایک صداقت ہے، تاہم ایک ایسا اسرار کہا گیا ہے کہ انسان اس کو از خود سمجھ نہیں سکتا ۔ چنانچہ خداوند نے فرمایا کہ

میرے باپ سے سب کچھ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہیں جانتا مگر باپ ۔ اور کوئی باپ کو نہیں جانتا مگر بیٹا اور وہ جس پر بیٹا اسے ظاہر کیا چاہے (متی ۱۱:۲۷) ۔

All the things are delivered unto me of my father: and no man knoweth the Son, but the Father; neither knoweth any man the father, save the Son, and he to whomsoever the Son will reveal him (Matthew 11-27)

اس حال میں ناممکن ہے کہ کوئی بشر مثیل مسیح ہو سکے اور جو ایسا دعوی کرے اس کو کفر نہ کہیں تو کیا کہیں ۔

ہم کچھ عرصہ سے سن رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور بھی یہ دعوی کر رہے ہیں کہ میں مثیل مسیح ہوں ۔ مگر خداوند یسوع مسیح کی جو کیفیت و کشف انجیل مقدس میں مندرج ہے اور جس کا ہم نے مختصر بیان پیش کیا ہے بجائے خود کسی مثیل مسیح کے مانع ہے ۔ آگے چل کر مفصل کیفیت ظاہر ہوگی بالفعل صرف یہ جتایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب تو اس لائق ہی نہیں کہ مسیح بن سکیں اور اس امر میں خاص کر دو باتیں مانع ہیں ۔

ایک یہ کہ آپ کو ابن اللہ کے عرفان کی بخشش نہیں ہوئی ۔

دوسرے آپ اپنے عقیدہ میں محمد (ﷺ) صاحب کے پیرو ہیں اور مسیح کی نسبت ان کے ہم اعتقاد ہیں اور اتفاقاً ان کے ہم نام بھی ہیں ۔ اس حال میں اگر آپ کچھ ہو سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مثیل محمد ہو سکتے ہیں اور مسیح سے تو آپ کی کوئی نسبت ہی نہیں ۔
نہ تو آپ کو اس ذات اقدس کا عرفان دیا گیا اور اور نہ آپ اس کی ذات الٰہی کے مثیل ہو سکتے ہیں ۔ چنانچہ معلوم ہووے کہ جب پطرس نے یہ اقرار کیا تھا کہ:
تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے ۔،
تو خداوند نے اس کو یہ فرمایا تھا کہ:
جسم اور خون نے نہیں بلکہ میرے باپ نے جو آسمان پر ہے تجھ پر یہ ظاہر کیا ۔ متی ۱۶: ۱۷ ۔

and Jesus answered and said unto him, Blessed art thou, Simon Bar-jo-na: for flesh and blood hath not revealed it unto thee, but my Father which is in heaven. (Matthew 16:17)

اس کے ساتھ مقابلہ کرو متی ۱۱: ۱۷ ۔
پس تو مسیح کی ابنیت اور الوہیت کا عرفان آپ کو خدا کی طرف سے نہیں بخشا گیا ہے اور اس لئے آپ نے اپنی تصنیفات میں اس کے برخلاف بہت جنون دکھلایا مگر ہم نے بھی اس کا مفید علاج کر دیا تھا اور ہم کو کلام اللہ سے آگاہی ملتی ہے کہ ہر ایک روح جو اقرار نہیں کرتی کہ یسوع مسیح جسم میں آیا وہ خدا کی طرف سے نہیں مسیح کی مخالفت ہے (یوحنا ۴: ۳)
دوم: جب خداوند یسوع مسیح اپنا تعلق بزرگان وانبیاء قدیم کے ساتھ ظاہر کرتا ہے تو یوں فرماتا ہے
ابراہام کی بابت:
میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ پیشتر اس سے کہ ابراہام پیدا ہوا میں ہوں ۔
(یوحنا ۔ ۸: ۵۶ و ۵۸)

Your father Abraham rejoiced to see my day; and he saw it, and was glad.

Then said the Jews unto him, Thou art not yet fifty years old, and hast thou see Abraham?

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Jesus said unto them, Verily, verily, I say unto you, Before Abraham was, I am. (John 8:56-58)

موسی کی بابت:

اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجھ پر بھی ایمان لاتے اس لئے کہ اس نے میرے حق میں لکھا ہے (یوحنا ۵:۴۶)

For had ye believed Moses, ye would have believed me: for he wrote of me. (John 5 :46)

شریعت موسی کی معرفت سے دی گئی مگر فضل اور سچائی یسوع مسیح سے نہیں پہنچی (یوحنا ۱:۱۷)

For the, Law was given by Moses, but grace and truth came by Jesus Christ. (John 1:17)

اور بھی عبرانیون (۳:۵و۶)

داؤد کی بابت۔ اس نے ان سے کہا۔ پھر داؤد روح کے بتانے سے کیونکہ اسے (مسیح کو) خداوند کہتا ہے۔ وغیرہ، (متی ۱۴:۔۴۵)

سلیمان کی بابت۔

دیکھو یہاں ایک سلیمان سے بزرگ ہے۔ (متی ۱۲:۴۲)

یونس نبی کی بابت

دیکھو یہاں ایک ہے جو یونس سے بزرگ ہے (متی ۱۲:۴۱)

The men of Nineveh shall rise in judgement with this generation, and shall condemn it: because they repented at the preaching of Jonas; and, behold, a greater than Jonas is here.

The queen of the south shall rise up in the judgement with this generation and shall condemn it: for she came from the utermost parts of the earh to hear the wisdom of Solomon, and, behold a greater than Solomon is here. (Matthew 12:41-42)

بے شک خداوند ان سب کی تعریف کرتا ہے کیونکہ وہ اسی کی روح کے بلوائے بولتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے (دیکھو پطرس ۱:۱۰ و۱۱)

لیکن عام لوگوں کو یوں فرماتا ہے کہ تم نیچے سے ہو میں اوپر سے ہوں۔ تم اس جہان کے ہو میں اس جہان کا نہیں۔ (یوحنا ۸:۲۳)

And he said unto them, ye are from beneath: I am from above; ye are of this world: I am not of this world. (John8:23)

And that ever came before me are thieves and robbers; but the sheep did not hear them (John 10:8)

اب دیکھئے کہ اس حال میں کیا کسی زمینی بشر کا مقدر ہوسکتا ہے کہ مثیل مسیح ہو جب کہ وہ سب کو کمتر اور گمراہ قرار دیتا ہے اور اپنی طرف دعوت کرتا ہے اور یا درہے کہ وہ جنہوں نے پیچھے یا پہلے مسیح ہونے کا دعوی کیا ان کی بابت فرمایا کہ:

سب جتنے مجھ سے آگے آئے چور اور بٹمار ہیں (یوحنا ۱۰:۸)۔

جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ (متی ۷:۱۵)۔

Beware of false prophets, which come to you in sheep's clothing, but inwardly they are ravening wolves (Matthew7 :15)

جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے۔ (متی ۲۴:۲۴)۔

For there shall arise false Christs and false prophets, and shall shew great signs and wonder; insomuch that, if it were possible they shall deceive the very elect. (Matthew 24:24)

اپنے بعد کسی سچے مسیح یا اس کے مثیل کے آنے کی کوئی خبر نہ دی کوئی اشارہ نہ کیا۔ لہذا بنی آدم کی تمام فہرست میں نہ کوئی اس کا مثیل تھا اور نہ مسیح خداوند نے کسی بشر کو اس قابل قرار دیا۔ چہ جائے کہ اپنے منکروں کو یہ فضیلت عنایت کرے پس مثیل مسیح کا خیال ایک ان ہونا خبط ہے۔ خداوند یسوع مسیح ابد تک بے نظیر ہے اور کسی مثیل کا محتاج نہیں بلکہ مثیل مسیح اس کی کسرشان ہے۔

سوم: یسوع مسیح اپنی مجسم حالت میں کتب عہد عتیق والا مسیح موعود ہے چنانچہ لوقا ۲۴:۲۵۔۲۶ بمقابلہ آیت ۴۴ شاگردوں کو مسیح موعود کے کام بتلائے اور اپنے تئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ موعود قرار دیا۔ پھر یہودیوں کو صاف صاف جتایا کہ اگر تم ایمان نہیں لاتے کہ میں وہی ہوں تو اپنے گناہوں میں مروگے (یوحنا ۱۸؟:۲۴)

اور وہ وہ موعود ہے جو کل بنی آدم کے لئے موعود ہوا تھا (مقابلہ کرو پیدائش ۳:۱۵، اور لوقا ۲:۱۰۔۱۱)

(اور یوحنا ۳:۱۶) اور خدا نے یہ انتظام کیا کہ وہ ابراہام کی اولاد اور داؤد کے گھرانے سے ایک کنواری سے پیدا ہو اور اس موعود کی آمد کی غرض یہ تھی کہ انسان کی نجات کے لئے خدا اور انسان کے بیچ فدا کار اور درمیانی ہو اور مسیح یسوع نے اپنے تئیں موعود اور منجی ثابت کے۔ اس ابن خدا کی مسیحائی میں کوئی مثیل مسیح نہیں ہوسکتا۔ اس امر میں عہد عتیق اور عہد جدید کا مقابلہ کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ مسیح موعود کی مسیحائی کن باتوں میں تھی اور خداوند یسوع میں وہ کس کس طرح پوری ہوئیں

۱: پیش گوئی: مسیح خدا اور انسان ہوگا۔ زبور ۲:۷۔

خداوند نے میرے حق میں فرمایا: تو میرا بیٹا ہے میں آج کے دن تیرا باپ ہوا۔ زبور ۱۱۰:۱۔

خداوند نے میرے خداوند کو فرمایا۔ یسیعاہ ۹:۶۔

خدائے قادر۔ ابدیت کا باپ۔ میکاہ ۵:۲۔

اس کا نکلنا قدیم سے ایام الازل سے ہے۔ یسیعاہ ۷:۱۴۔

اس کا نام عمانوئیل رکھے گی۔

تکمیل۔ مقابلہ کرو۔ متی ۱:۲۳۔ اور یوحنا ۱:۱۴۔ ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔ کلام مجسم ہوا اور ہمارے درمیان رہا۔ متی ۲۲:۴۵۔ داؤد اس کو خداوند کہتا ہے،

۲: پیش گوئی مسیح کس نسل اور گھرانے سے ہوگا

پہلی عورت سے۔ (پیدائش ۳:۱۵)۔

ابراہام کی نسل سے (پیدائش ۱۲؟ ۳۔ ۱۸:۱۸)

یعنی اضحاق سے (پیدائش ۲۶:۴) اور اس کے بیٹے

یعقوب سے (پیدائش ۲۸:۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودا سے (پیدائش ۴۹:۱)

داؤد سے (زبور ۱۳۲:۱۱۔ ۸۹:۴، ۳۷، یسعیاہ ۹:۷۔ یرمیاہ ۲۲، ۳۳:۱۵

تکمیل۔ متی ۱:۱۔ یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابراہام کا نسب نامہ (لوقا ۱:۲۷) یوحنا ۷:۴۲۔ کیا کتابوں میں یہ بات نہیں کہ مسیح داؤد کی نسل سے اور بیت لحم کی بستی سے جہاں داؤد تھا آتا ہے؟ لوقا ۱:۳۲۔ خداوند خدا اس کے باپ داؤد کا تخت اسے دے گا۔

۳۔ پیش گوئی۔ مسیح کہاں پیدا ہوگا (میکاہ ۵:۲) اے بیت اللحم افراطا ہر چند کہ تو یہودا کے ہزاروں میں شامل ہونے کے لئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں سے وہ شخص نکل کے مجھ پاس آئے گا جو اسرائیل میں حاکم ہوگا۔

تکمیل: (متی ۲:۴۔۶)۔ لوقا ۲:۴۔۷) اور یوسف بھی جلیل کے شہر ناصرت سے یہودیہ میں داؤد کے شہر کو جو بیت اللحم کہلاتا ہے گیا کہ... اپنی منگیتر مریم کے ساتھ جو حاملہ تھی نام لکھاوے۔ اور ایسا ہوا کہ جب وے وہاں تھے اس کے جننے کے دن پورے ہوئے اور اپنا پلوتھا بیٹا جنی۔

۵۔ پیش گوئی۔ مسیح کے آنے کا وقت کیا تھا؟ پیدائش ۴۹:۱۰۔ یہودا سے ریاست کا عصا جدا نہ ہوگا اور نہ حاکم اس کے پاؤں کے درمیان سے جاتا رہے گا جب تک سیلا نہ آئے۔

پھر مسیح کی آمد یروشلم کی دوبارہ تعمیر کے ۷۰ ہفتوں بعد یعنی ۴۹۰ برس اس کے بعد ہونے کو تھی جب کہ دوسری ہیکل ہنوز قائم ہوگی (حجی ۲:۶۔۹۔ دانیال ۹:۲۴۔۲۵۔ ملاکی ۳:۱)

تکمیل۔ جب مسیح آیا تو عصا ریاست یہودا سے جدا ہوگیا تھا۔ یہودی رومیوں کی رعیت ہوگئے تھے قیصر اگستس کا وہاں حکم تھا (لوقا ۲:۱ و ۳۔۵) رومیوں کو جزیہ دیتے تھے (متی ۲۲:۱۷ و ۲۱) قتل کرنے کا اختیار نہ رکھتے تھے (یوحنا ۱۸:۲۱ یا ۳۱) اور جب مسیح آیا تو ان دنو ں میں یہودی اور غیر قوم بھی ایک ذی شان شخص کی آمد کی انتظاری کر رہے تھے (متی ۲:۱۔۱۰) مرقس ۱۵:۴۳۔ لوقا ۲:۳۵ و ۳۸۔ یوحنا ۱:۱۹۔۲۸ و ۴۵)

۶۔ پیش گوئی: مسیح اپنی آمد اور تعلیم کو بڑے بڑے معجزات سے ثابت کرے گا اور نیز پیش گوئیوں سے یسعیاہ ۳۵:۵۔۶) اس وقت اندھوں کی آنکھیں وا کی جائیں گی اور بہرو ں کے کان کھولے جائیں گے تب لنگڑے ہرن کی مانند چوکڑیاں بھریں گے اور گو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ننگے کی زبان گائے گی۔ استثنا ۱۸؟:۱۵۔۲۲۔یسیعاہ ۶۱:۱۔۲)
تکمیل :متی ۱۱:۴۔۶۔، یسوع نے جواب میں انہیں کہا کہ جو کچھ تم سنتے اور دیکھتے ہو جا کے یوحنا سے بیان کرو کہ اندھے دیکھتے اور لنگڑے چلتے، کوڑھی پاک صاف ہوتے اور بہرے سنتے اور مردے جی اٹھتے اور غریبوں کو خوش خبری سنائی جاتی ہے۔اور مبارک وہ ہے جو میرے سبب سے ٹھوکر نہ کھائے۔،(اور بھی دیکھو لوقا ۸:۲۱۔متی ۴:۲۳،۲۴،، متی ۱۵: ۳۰۔۳۱۔اعمال ۲:۲۲۔لوقا ۴:۱۷۔۲۱)

یاد رہے کہ مسیح یسوع کے معجزات ایسے تھے کہ سب لوگوں کے سامنے کئے گئے جن کو ان کے حواس خوب طرح محسوس اور تحقیق کر سکتے تھے۔مسیح نے اپنے معجزات کے لئے تاویلیں نہیں کی تھیں کوئی ضرورت نہ تھی۔اس کے معجزات ایسے تھے کہ لوگ دنگ تھے اور دشمن لاجواب رہ جاتے تھے مسیح کے معجزات نہ صرف بے نظیر تھے بلکہ ہمیشہ انسان کی بھلائی کے لئے کئے جاتے تھے نہ کہ شعبدہ نمائی کے لئے۔مسیح نے اپنی الٰہی رسالت کے ثبوت میں معجزے دکھلائے تھے۔، یہ کام جو میں کرتا ہوں وہ میرے گواہ ہیں کہ باپ نے مجھے بھیجا ہے (یوحنا ۵:۳۶)

مسیح ایسی قدرت کے ساتھ معجزے کرتا تھا کہ گویا وہ اسی لئے آیا اور بڑے بڑے معجزے اس کے لئے ایسے آسان تھے جیسے ہمارے لئے سانس لینا آسان ہے۔ وہ معجزوں کی ناداری اور اس کے لئے عذر خواہیوں سے ناواقف تھا۔وہ قدرت مجسم تھا اس کے معجزات ایک ہی قسم کے نہ تھے بلکہ انسان حیوان نیچر بیماری موت اور شیاطین سب اس کی قدرت کے آگے عاجز تھے۔

علاوہ اس کے جو پیش گوئیاں مسیح نے کیں ان میں سے ایک بھی خطا نہیں گئی سب پوری ہوئیں معجزوں اور پیش گوئیوں کی بابت اس میں ایک الٰہی وصف یہ نمایاں ہے کہ ان دو کاموں کے لئے اس نے اپنے رسولوں کو بھی طاقت بخشی جس طرح خداوند کریم گذشتہ زمانوں میں موسیٰ اور دیگر نبیوں کو بخشتا تھا،(متی ۱۰ باب،اعمال ۲ باب)

۷۔پیش گوئی۔مسیح کے فداکار اور منجی ہونے میں دو لازمی باتیں بتلائی گئی ہیں۔۱۔گنہ گاروں کے بدلے دکھ اٹھانا اور مارا جانا۔۲۔مردوں میں سے زندہ ہونا۔

۱۔دکھ اٹھانا اور مارا جانا (یسیعاہ ۵۳:۸و۱۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ہمارے گناہوں کے سبب گھائل کیا گیا اور ہماری بدکاریوں کے باعث کچلا گیا۔ ہماری ہی سلامتی کے لئے اس پر سیاست ہوئی تاکہ اس کے مار کھانے سے ہم چنگے ہوں ایذا دے کے اور اس پر حکم کر کے وہ اسے لے گئے پر کون اس کے زمانہ کا بیان کرے گا کہ وہ زندوں کی زمین سے کاٹ ڈالا گیا۔ (دانیل ۹:۲۴۔۲۶)۔

ستر ہفتے تیرے لوگوں اور تیرے شہر مقدس کے لئے مقرر کئے گئے تاکہ اس مدت میں شرارت ختم ہو اور خطاکاریاں آخر ہو جائیں اور بدکاری کی بابت کفارہ کیا جائے اور ابدی راستبازی پیش کی جائے۔ سو تو بوجھ اور سمجھ کہ جس وقت سے روشلم کی دوبارہ تعمیر کرنے کا حکم نکلے مسیح بادشاہزادہ تک سات ھفتے میں اور باسٹھ ہفتے ...اور باسٹھ ہفتوں کے بعد مسیح قتل کیا جائے گا پر نہ اپنے لئے۔ (اور بھی پیدائش ۳:۱۵)

تکمیل: خداوند یسوع نے ان خبروں کو مسیح موعود کے حق میں قرار دیا (لوقا ۴:۲۱، ۲۴:۲۶)

اے نادانوں تم نبیوں کی ساری باتوں کے ماننے میں کیسے سست ہو۔ کیا مسیح کو یہ دکھ اٹھا کر اپنے جلال میں داخل ہونا ضرور نہ تھا؟ ابن آدم اس لئے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے بدلے فدیہ میں دے (متی ۲۰:۲۸؟)

یاد رہے کہ مسیح موعود کی کفارہ دینے والی موت کی نسبت مسیح موعود کے زمانہ کے یہودیوں کے خیال نبیوں کی پیش گوئیوں کے مطابق نہیں رہے ہوئے تھے چنانچہ مسیح نے بار بار ان کی اس نافہمی پر ملامت کی تھی اور وے مسیح کو ایک دنیاوی بادشاہ چاہتے تھے اور اغلب ہے کہ وہ نبی مثلاً موسیٰ اور یسیعاہ اور دانیل جنہوں نے مسیح موعود کی موت کی طرح بہ طرح خبریں دیں خود بھی اس آنے والے بھید کو پوری طرح نہیں سمجھے تھے اور جیسا خدا کی روح نے ان سے بلوایا وے کہہ گئے۔ اس لئے خداوند یسوع نے اس بات کی زیادہ تفصیل کی تاکہ اس راز کو، جو ازل سے پوشیدہ رہا، (روم ۱۶:۲۵) خصوصیت کے ساتھ منکشف کرے اور نبیوں کی نامفہوم باتوں کو کھول دے۔ اور اس واسطے اس نے چار مرتبہ اپنے صلیب پر مارے جانے اور مردوں میں سے زندہ ہونے کی بابت پھر پیش گوئی کی۔ شاگردوں کے سامنے اور یہودیوں کے سامنے بھی اور بتاکید کہا کہ ابن آدم آدمیوں کے حوالے کیا جائے گا اور وہ اسے قتل کریں گے اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے دن زندہ کیا جائے گا (متی ۱۶: ۲۱، ۱۷: ۲۲و۲۳، ۲۰: ۱۸و ۱۹، اور ۲۶: ۲) مگر شاگرد یہ بات سن کر کبھی جھنجلائے کبھی غم گین ہوئے اور یہ بات ان کی سمجھ میں نہ آتی تھی (مرقس ۹: ۳۱۔ لوقا ۱۸: ۳۴)۔

ان پیش گوئیوں کے علاوہ ہم یہ بھی پڑھتے ہیں کہ توریت کے دو بڑے مشہور واقعات اور رسموں کو اپنی موت کی علامتیں قرار دیا۔ ایک عید فسح۔ دوسرا پیتل کا سانپ موسیٰ اور بنی اسرائیل برّے کے لہو سے رہائی پانے کے بھید کو اور اس کی انتہائی غرض کو سمجھے نہ تھے صرف خدا کے حکم کے موافق عمل کیا تھا مگر برّے کے لہو اور رہائی میں کیوں نسبت ہے، ان کے لئے ایک بھید رہا۔ اس عید فسح کو خداوند یسوع نے اپنی موت کے ساتھ ملایا۔ وقت بھی وہی اور غرض بھی وہی۔ مگر آئندہ عید فسح والی رہائی کی یادگاری کے بجائے۔ یعنی اس پرانے عہد کے بجائے اپنی موت کی یادگاری مقرر کی اور اس کو نئے عہد کا لہو قرار دیا (متی ۲۶: ۲۸)۔ یہ میرا خون ہے یعنی عہد کا وہ خون جو بہتیروں کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے۔، اور تب ہی سے عید فسح موقوف ہوگئی۔ اسی طرح پیتل کا سانپ۔ ایک مردہ چیز کو موسیٰ نے بیابان میں نیزے پر رکھا تھا تاکہ مرتے ہوئے لوگ جنہیں زہریلے سانپوں نے ڈسا تھا اس کو دیکھ کر بچ جائیں مگر وہ لوگ کچھ نہ سمجھتے تھے کہ اس بے جان سانپ اور حفظ جان میں کیوں نسبت رکھی گئی۔ صرف حکم کے موافق کیا تھا اور بچ گئے تھے۔ اس بات کو خداوند یسوع مسیح نے اپنی موت کی علامت قرار دیا تھا (یوحنا ۳: ۱۴۔۱۵) جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اونچے پر چڑھایا اسی طرح ضرور ہے کہ ابن آدم بھی اونچے پر چڑھایا جائے تاکہ جو کوئی ایمان لائے اس کے سبب سے ہمیشہ کی زندگی پائے۔ وہ لعنتی سانپ جس کے ذریعہ سے شیطان نے انسان کو گناہ کے باعث لعنتی کر دیا تھا وہ مسیح کی موت کی علامت تھا جس نے انسان کے بدلے صلیب کی لعنتی موت کی برداشت کی۔ اس طور سے خداوند یسوع مسیح نے اگلی کتابوں کے مطابق اپنا مارا جانا ایک ضروری امر جتایا اور ضرور تھا کہ اس کے موافق وقوع میں آوے اور ایسا ہی ہوا۔،، جب یسوع نے وہ سرکہ پیا تو کہا کہ پورا ہوا اور سر جھکا کے جان دی۔ (یوحنا ۱۹: ۳۰)

اور اسے صلیب پر چڑھایا اور یسوع نے بڑی آواز سے پھر چلا کر جان دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(متی ۲۷: ۳۵ و ۵۰۔)

اور پھر وہ قبر میں دفن کیا گیا۔(متی ۲۷: ۵۷۔ ۶۰۔ و یوحنا ۱۹: ۳۳۔ ۴۰)

۲۔ مردوں میں سے زندہ ہونا۔ اس سبب سے میرا دل خوش ہے اور میری شوکت شاد میرا جسم بھی امید میں چین کرے گا کہ تو میری جان کو قبر میں رہنے نہ دے گا اور تو اپنے قدوس کو سڑنے نہ دے گا تو مجھے زندگی کی راہ دکھائے گا۔ (زبور ۱۶: ۹۔ ۱۱)۔

جب اس کی جان گناہ کے لئے گذرانی جائے تو وہ اپنی نسل کو دیکھے گا اور اس کی عمر دراز ہوگی (یسیعاہ ۵۳: ۱۰)

اس پیش گوئی کی خداوند نے یوں تفصیل اور تاکید کی کہ:

وہ اسے قتل کریں گے اور وہ تیسرے دن زندہ کیا جائے گا۔ متی ۱۶: ۲۳۔

یسوع نے جواب میں ان سے کہا کہ اس مقدس کو ڈھا دو تو میں اسے تین دن میں بنا کھڑا کرونگا۔ مگر وہ اپنے بدن کے مقدس کی بابت کہتا تھا۔ پس جب وہ مردوں میں سے جی اٹھا تو اس کے شاگردوں کو یاد آیا کہ اس نے یہ کہا تھا۔ یوحنا ۲: ۹، ۲۲، ۲۳)

تکمیل: دیکھو اعمال ۲: ۱۳۱۔ فرشتے نے عورتوں سے کہا تم نہ ڈرو، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ تم یسوع کو جو مصلوب ہوا تھا ڈھونڈھتی ہو۔ وہ یہاں نہیں ہے کیونکہ اپنے کہنے کے مطابق جی اٹھا ہے۔ متی ۲۸: ۵۔ ۶۔ یوحنا ۲۰ باب

۸۔ پیش گوئی: خداوند مسیح کی اپنی پیش گوئی اپنے آسمان پر جانے کی بابت

یوحنا ۶: ۶۲۔ اگر تم ابن آدم کو اوپر جاتے دیکھو گے جہاں وہ پہلے تھا تو کیا ہوگا؟

یوحنا ۱۶: ۲۸۔ میں باپ سے نکل کر دنیا میں آیا ہوں پھر دنیا سے رخصت ہو کر باپ کے پاس جاتا ہوں۔ متی (۲۶: ۶۴)۔ (یوحنا ۲۰: ۱۷) مردوں میں سے زندہ ہونے کے بعد یہ جتایا تھا کہ: میں اب تک باپ کے پاس اوپر نہیں گیا لیکن میرے بھائیوں کے پاس ان سے کہہ کہ وہ فرماتا ہے کہ میں اپنے باپ اور تمہارے باپ کے اور اپنے خدا اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔

تکمیل: مرقس ۱۶: ۱۹۔ خداوند یسوع ان سے کلام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا اور خدا کی دہنی طرف بیٹھا ہے۔، لوقا ۲۴: ۵۱) پھر اپطرس ۳: ۲۲۔ وہ آسمان پر جا کر خدا کی دہنی طرف جا بیٹھا ہے اور فرشتے اور اختیارات اور قدرتیں اس کے تابع کی گئیں ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

یہ سب بڑی بڑی مذکورہ باتیں وہ ہیں جو مسیح موعود کی بابت عہد عتیق و جدید میں مندرج ہیں دونوں کتابوں کا نشانہ فقط ایک ہی مسیح کی طرف ہے نہ کہ کسی مسیح ثانی یا مثیل مسیح کی طرف۔ اور جب تک کوئی بشر اپنے آپ میں مسیحائی کی یہ باتیں ثابت نہ کرے یا نہ کر سکے تو وہ اپنے آپ کو اس کے پیروؤں میں رکھے کیونکہ اس کے ساتھ ہم ذات ہونا ذات کے ظہور مسیحائی میں اور قدرت و اختیار میں اس کے مماثل ہونا ناممکن ہے۔ یہودیوں اور بدعتیوں میں سے جن لوگوں نے مسیحائی کا دعویٰ کیا ان کی کیفیت میں اس سلسلہ کے آخر میں سناؤں گا۔ سردست اصل مطلب کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

چہارم: از روئے مسیح کی آمد ثانی

خداوند کی آمد ثانی کے متعلق خداوند نے خود جو شان اور جلال اور قدرت ظاہر کئے تھے وہ کسی محض بشر کی شان میں نہیں ہو سکتے اور نہ کوئی بشر ویسی قدرت رکھ سکتا ہے۔ اس آمد ثانی کی بابت کئی ایک خاص باتیں بتلائی گئی ہیں۔ ایک یہ کہ خداوند مسیح خود آوے گا۔ دوسرے یہ کہ بڑے جلال اور فرشتوں کی ہم رکابی کے ساتھ آوے گا۔ تیسرے یہ کہ ہر ایک آنکھ اس کو دیکھے گی۔ چوتھے یہ کہ زندوں اور مردوں کا انصاف کرنے آوے گا۔ پانچویں یہ کہ اس کی آمد پر سب مردے زندہ ہوں گے۔

یسوع نے پاس آ کر کہا آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا۔ متی ۲۸:۱۸۔

باپ کسی شخص کی عدالت نہیں کرتا بلکہ اس نے ساری عدالت بیٹے کو سونپ دی ہے۔ (یوحنا ۲۲:۲۵)

ان دنوں کی مصیبت کے بعد فوراً سورج تاریک ہو جائے گا اور چاند روشنی نہ دے گا اور ستارت آسمان سے گریں گے اور آسمانوں کی قوتیں ہلائی جائیں گی۔ اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا۔ اور اس وقت زمین کے سارے فرقے چھاتی پیٹیں گے۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔ اور وہ نرسنگے کی بڑی آواز کے ساتھ اپنے فرشتوں کو بھیجے گا اور وہ اس کے برگزیدوں کو چاروں طرف سے آسمان کے اس سرے سے اس سرے تک جمع کریں گے۔ (متی ۲۴:۲۹۔۳۱)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے مطابق دیکھو متی ۲۵:۳۱۔۳۲۔

ساری دنیا کی عدالت وہی خداوند کرسکتا ہے جس کو آسمان اور زمین کا اختیار ہے۔ اور اس کام کے لئے دوبارہ آنا اس کی اپنی ذاتی شخصیت پر ہی ختم ہے کوئی انسان یا فرشتہ یہ کام نہیں کرسکتا اس لئے ضرور ہے کہ خداوند بذات خود آوے وہ کسی کو اپنا مثیل نہیں بنا سکتا۔ اور یہ بھی یادرہے کہ پیشتر اس سے کہ وہ دوبارہ آوے اس مابین عرصہ کے لئے اس نے فرمایا کہ: میں دنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ رہونگا۔ (متی ۲۸:۲۰)

جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوتے ہیں ان کے بیچ میں ہوتا ہوں۔ متی ۱۸:۲۔

ان اظہاروں میں خداوند نے صاف صاف بتلا دیا کہ اپنے زمینی زمانہ سے لے کے اپنی دوسری آمد تک وہ خود ہی اپنا کام چلاتا رہے گا اور آخری دن آ کر ہر ایک کو اس کے کام کے موافق بدلا دے گا۔ غرضیکہ اس امر میں بھی یعنی اس کی دوسری آمد میں بھی کوئی اس کا مثیل یا قائم مقام نہیں ہوسکتا۔ ایسی بات کے امکان کا وہم تک محال بلکہ کفر ہے

دوسرا امر:

مرزا غلام احمد کا دعوی مسیحائی

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی یہ ہے کہ:

مسیح ناصری کی روح وطاقت کے ساتھ اس دنیا میں مبعوث ہوا ہے۔،

دیکھو اشتہار بہ عنوان: طاعون کا نظارہ اور مسیح کا کفارہ، جو عبدالحق احمدی نے قادیان ضلع گورداسپور سے ۱۴۔ اپریل ۱۹۰۲ء کو شائع کیا۔ اور پھر شیخ عبدالرحمٰن ممبر ٹی اے سوسائٹی قادیان نے ۱۶ جون ۱۹۰۲ء کو ایک چار صفحہ کے انگریزی اشتہار (اس انگریزی اشتہار کی ایک کاپی اڈیٹر نورافشان کے نام بھیجی گئی تھی) میں مرزا صاحب کا یہی دعوی مشتہر کیا تھا جس کا عنوان یہ لکھا ہے۔ یعنی

greatest Discovery ,

اس کے صفحہ ۳ پر مرزا صاحب کی مسیحائی یوں لکھی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

he has come in the power and spirit of Christ as St John the Bobtist had come in the power and spirit of Elijah.

شیخ عبدالرحمٰن متی ۲۴: ۲۹۔۳۱ کو مسیح کی دوسری آمد یعنی مرزا صاحب کی آمد کے حق میں لکھتے ہیں اور کہ ۱۸۹۴ء میں یہ پیش گوئی وقوع میں آ گئی مسیح کا دن آ گیا تھا۔ اپنے اشتہار میں مرزا صاحب کے اعتراضوں اور ایک نئی دریافت کا بھی بیان کیا ہے اور یہ ساری کوشش اس لئے ہے کہ مسیح کی صلیبی موت اور قیامت کا انکار کریں۔ اور مسیح کی قبر سری نگر میں بتلائی ہے۔ اس سارے اشتہار کا میں نے بھی انگریزی میں جواب دیا ہے جو اخبار نور افشان مطبوعہ ۱۹ و ۲۵ دسمبر ۱۹۰۲ء اور ۲ جنوری ۱۹۰۳ء کے انگریزی ضمیمہ میں شائع ہو چکا ہے اور رسالہ کی صورت میں بھی شائع ہوا ہے جس کا نام ہے the greatest discovery exploded اور اس کو اردو میں بھی ترجمہ کر کے شائع کرنے کی آرزو ظاہر کی گئی ہے۔ اور اس لئے اس کو اس رسالہ میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اور میری دلی آرزو ہے کہ مرزا صاحب اب بازگشت کریں۔

مرزا صاحب کی منطق یہ ہے کہ مسیح کی پیش گوئی اس کی آمد کی بابت حق ہے اور ضرور ہے کہ وہ پوری ہووے۔ مگر مرزا صاحب نے اس پر اپنی خیالی عمارت یوں اٹھائی ہے کہ مسیح بذات خود دوبارہ نہیں آ سکتا کیونکہ وہ مردوں میں سے زندہ نہیں ہوا اور سری نگر کشمیر میں مدفون ہے اور جب دیگر مردگان زندہ ہوں گے تو وہ بھی ان کے ساتھ زندہ ہوگا اس لئے دوسری آمد کے یہ معنی ہیں کہ وہ کسی دوسرے شخص کے وجود میں مسیح کی روح اور طاقت سے ہووے جس طرح یوحنا بپتسمہ دینے والا ایلیا کی روح اور طاقت میں آیا تھا، اور وہ دوسرا شخص مرزا غلام احمد ہے۔

یہ منطقی عمارت فقط اس ایک صداقت سے مسمار ہوتی ہے کہ خداوند مسیح سچ مچ صلیب پر موا۔ دفن کیا گیا اور تیسرے دن زندہ ہوا، جیسا ہم پہلے امر میں واضح کر چکے ہیں۔ اور آگے چل کر اور بھی واضح کیا جائے گا۔ بالفعل اتنا اور بھی جتاتا ہوں کہ جو کیفیت خداوند مسیح نے اپنی دوسری آمد کی منکشف کی تھی وہ اس بات کی لازماً متقاضی تھی کہ ضرور تھا کہ وہ صلیب پر مارا جاوے اور ضرور زندہ ہووے۔ یعنی دوسری آمد کی پیش گوئی کا پورا ہونا اس کے زندہ کئے جانے کو طلب کرتا ہے کیونکہ اس کی دوسری آمد کا منشا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدون اس بات کے ضائع ہوتا ہے۔ اگر مسیح کفارہ دینے والی موت نہ مرا اور اس کے ثبوت میں اور دوسروں کی راست بازی کیلئے زندہ نہ ہوا تو وہ دوسری آمد پر بے ایمانوں اور ایمان داروں کی عدالت کس بنا پر کرسکتا ہے۔ اس پر ایمان لانے کی تو کوئی وجہ ہی موجود نہ ہوتی، اور نہ بے ایمانی کی سزا ہوتی۔ لہذا مرزا صاحب اور اس کے پیرؤوں کی منطق بے وجود ہے باوجود اس کے مرزا صاحب کے جواب میں

اول: ہمارا یہ بیان ہے کہ جو آیت مسیح کی دوسری آمد کی بابت پیش کی گئی ہے وہی آیت کسی دوسرے کے خداوند یسوع مسیح کی روح اور قوت میں آنے کے خیال کو برباد کرتی ہے اس میں شک نہیں کہ خداوند یسوع نے اپنی دوسری آم کی بابت پیش گوئی کی جیسا کہ متی ۲۴: ۱۷۔۳۰۔۳۱ سے ظاہر ہے لیکن خداوند نے اس امر میں لوگوں کو دو بڑے خطروں سے خصوصیت کے ساتھ آگاہ کیا اور ان کی یوں تفصیل فرمائی

پہلی آگاہی۔ خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کردے کیونکہ بہتیرے میرے نام سے آویں گے اور اپنے آپ کو مسیح کہیں گے اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کریں گے (آیت ۵۔۶)۔ پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا۔ دیکھو وہ کوٹھریوں میں ہے تو یقین نہ کرنا (آیت ۲۶)

وہ ہمہ دان خداوند زمانہ کے اس سرے سے مسیحائی کے بہانہ بازوں کے کل لشکر کو دیکھ سکتا تھا جو یروشلم کی بربادی سے لے کر زمانہ کے آخر تک نمودار ہونے والے تھے۔ ہاں وہ جھوٹے نبیوں کی اس کثیر تعداد، کو دیکھ سکتا تھا جن کا یوسیفس مورخ نے ذکر کیا ہے۔ دوسری صدی میں برکوکب (کاذب) مسوپوتامیہ میں دو لاکھ آدمیوں کے سرگروہ کو، اور سترھویں صدی میں سمرنا کے سبتی سیوی کو، جس کی بابت یہودی للکارتے تھے کہ، ہمارا نجات دہندہ آگیا ہے۔، سبتی سیوی داؤد کی نسل سے سچا مسیح ہے، ہاں خداوند اس مرزا غلام احمد کو قادیان کے حجرے میں اور پگٹ کو لندن کے ایک گرجے میں دیکھ سکتا تھا اور اس لئے پہلے ہی سے ایسوں کی بابت آگاہ کیا۔ اور اپنے سامعین کو ایسے دھوکہ بازوں کی پیروی سے منع کیا۔

دوسری آگاہی۔ اور اس وقت ابن آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور اس وقت زمین کے سارے فرقے چھاتی پیٹیں گے۔ اور ابن آدم کو بڑی قدرت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔ (آیت ۳۰۔ اور مکاشفات ۱:۷)
مذکورہ حیلہ باز مدعیوں میں سے ایک کا بھی نمود اس قدرت اور جلال کے ساتھ نہیں ہوا
خداوند صاف جتاتا ہے کہ اس کی دوسری آمد پر اس بات کی ضرورت نہ ہوگی کہ بیابان میں پکارنے والے کی آواز اس کا پتہ دے۔ اور نہ الحکم وغیرہ کی بناوڑی باتوں سے اس کا پتہ ملنے کی حاجت ہوگی۔ بلکہ، دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آنے والا ہے اور ہر ایک آنکھ اسے دیکھے گی۔سوائے فریبی آدمی کے کوئی دوسرا شخص اپنے تئیں ایسے قدیر اور جلالی مسیح کے مثیل نہیں کہے گا۔

دوم: میں یہ بیان کیا چاہتا ہوں کہ مسیح کی آمد کی پیش خبر میں وہی بات ندارد ہے جس کا قادیانی دعوی کرتا ہے۔ یعنی مسیح موعود، ایسا کوئی وعدہ نہیں کیونکہ مسیح خود اور فقط وہی ہمیشہ مسیح ہے۔ اور وہ کسی مسیح کو بھیجنے کا ذکر نہیں کرتا بلکہ بذات خود آنے کی بات کہتا ہے منادی کرنے کے لئے نہیں۔ستائے جانے کے لئے نہیں۔لیکن دنیا کی عدالت کرنے اور بے ایمان شریروں کو سزا دینے اور اپنے برگزیدوں کو جمع کرنے کے لئے آتا ہے (آیت ۳۱۔ اور باب ۱۳: ۴۱۔۴۳)

علاوہ اس کے خداوند کی کسی کلام میں اس بات کا اشارہ تک نہیں ہے کہ وہ کسی کو اپنی طاقت اور روح میں بھیجے گا جیسا کہ مرزا غلام احمد دعوی کرتا ہے لیکن وہ ہمیشہ بذات خود آنے اور دنیا کی عدالت کرنے کی بابت کہتا ہے۔ جو ایسا کام ہے کہ وہ کسی محض بشر کے سپرد نہیں کر سکتا۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے کا ایلیا کی طاقت اور روح میں آنا ایسے تواتر کے لئے کوئی نظیر نہیں ہے خصوصاً اس بات کے لئے کہ ایک مثیل مسیح بھی اس طرح ہوگا۔ مرزا صاحب کی منطق لچر ہے۔

اس موقع پر میں اتنا اور بھی کہا چاہتا ہوں کہ یوحنا اور ایلیاہ کی مشابہت کو مسیح اور مثیل مسیح کے لئے تشبیہاً پیش کرنا بھی غیر واجب ہے کیونکہ اس قول سے کہ، یوحنا ایلیا کی روح اور قوت میں، آیا کیا سمجھنا چاہیے؟ ایلیا کو قوت تھی کہ معجزے کرے مگر یوحنا نے کوئی معجزہ نہیں کیا تھا (یوحنا ۱۰:۴۱)۔ پھر یوحنا، ماں کے پیٹ ہی سے روح القدس سے بھرا تھا (لوقا ۱:۱۵)۔ تو اس میں ایلیا کی روح کے کیا معنی تھے؟ جب کہ ایلیا اور یوحنا کی قوت اور روح میں یہ فرق تھا تو مماثلت کسی اور بات میں تھی۔ اور وہ ایلیا اور یوحنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خود انکاری کی روح اور لوگوں اور بادشاہوں کو توبہ کی طرف آمادہ کرنے کی قوت تھی ۔اس سے زیادہ مشابہت ظاہر نہیں ہے۔ یہاں انتقال روح یعنی تناسخ کا خیال جائز نہ ہوگا۔ پس جس معنی میں یوحنا کا ایلیا کی روح اور قوت میں آنا بیان کیا گیا ہے وہ معنی مسیح اور اس کے کسی فرضی مثیل میں قائم کرنے فضول ہیں۔ اور اس لئے ہم نے کہا کہ ایلیا اور یوحنا والی مماثلت مثیل مسیح کے لئے نظیر نہیں ہوسکتی کیونکہ خداوند کی ذات الٰہی اور صفات ایزدی اور نجات کا کام میں کوئی انسان مماثلت میں اس کا شریک نہیں ہو سکتا۔

بیان بالا میں ہم نے مرزا صاحب قادیانی اور ناظرین کو دکھلا دیا کہ

ا: خداوند نے اپنی ہی آمد ثانی کی بابت صاف صاف خبر دی تھی۔

۲۔ جھوٹے مسیحوں کی آمد سے بھی خبردار کر دیا تھا۔ لیکن تاکہ کوئی دھوکہ نہ کھاوے اور کوئی تاویل چل نہ سکے اس نے تیسری بات یہ واضح کر دی تھی کہ اپنی اس آمد سے پیشتر وہ اس دنیا میں اپنی روح وقوت سے برابر موجود رہے گا۔ اور اس طریق سے بہتیروں کو اپنی مانند بنائے گا تاکہ وے ہمیشہ کی زندگی کے لائق ہو جاویں۔

اس کی روح اور قوت کے موعودہ ظہور معمولی اور غیر معمولی ہونے والے تھے بعضوں میں اعلیٰ خدمات کے لئے جیسے رسول تھے اوروں میں معمولی خدمات اور پیروی کے لئے جیسے اس کے کل مومنین ہیں اور اس امر میں اس نے حسب ذیل اعلان اور سبق دیا تھا کہ:

جو مجھ پر ایمان لاتا ہے اس کے بدن سے کتاب مقدس کے بیان کے بموجب زندگی کے پانی کی ندیاں جاری ہوں گی۔ اس نے یہ بات اس روح کی بابت کہی جو اس پر ایمان لانے والے پانے کو تھے (یوحنا ۷: ۳۸۔۳۹)

تم مجھ میں قائم رہو میں تم میں، کیونکہ مجھ سے جدا ہو کر تم کچھ نہیں کر سکتے۔

(یوحنا ۱۵: ۴۔۵)

میں دنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ رہونگا (متی ۲۸: ۲۰)

یہ کلام مردوں میں سے زندہ ہونے کے بعد فرمایا تھا۔ یہ وہ صورت ہے جس میں خداوند اپنی روح اور قوت میں آیا اور اب بھی موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے مطابق خدا وند اپنی روح اور قدرت سے اعلیٰ قسم کے ظہور دکھاتا رہا ۔بعضوں کو یہ فضل اس لئے عطا کرتا تھا کہ:

وہ روح حق میرا جلال ظاہر کرے گی اس لئے کہ مجھ ہی سے حاصل کر کے تمہیں خبر دے گی (یوحنا ۱۶:۱۳۔۱۴)

اور جن کو مسیح اپنی روح القدس دے کر بھیجتا رہا اس سے غرض یہ تھی کہ وے اس کے گواہ ہوں (لوقا ۱:۸)۔

اور قدرت کے کام اس کے نام سے کریں (لوقا ۱۰:۱۷۔، اور اعمال ۳:۱۶،۴:۱۴)

اس طور سے خداوند کے بندوں نے اس کی روح اور قدرت میں ظاہر ہو کر خداوند کی کلیسا اس دنیا میں قائم کی۔ اب چونکہ مرزا غلام احمد کی روح مسیح کی روح اور قوت کے اس کل منشا سے خالی ہے بلکہ مسیح کے مخالف ہے اس لئے یہ حکم واجب ہے کہ مرزا غلام احمد کا دعویٰ مسیح پر ایک من گھڑت بہتان ہے۔ سامریہ کے شمعون نے اس قدرت کا لالچ کیا تھا تو اس کو پطرس رسول نے یہ ملامت کی تھی کہ:

تیرا اس امر میں نہ حصہ ہے نہ بخرہ، کیونکہ تیرا دل خدا کے نزدیک خالص نہیں ہے۔(اعمال ۸:۲۱)۔

مرزا صاحب کا بھی یہی حال ہے۔خداوند نے اپنی روح اور قوت کسی ایسے کو نہیں دیتا جو ان کو اسی کے برخلاف کلام میں لانے کی نیت رکھے اور اپنی بڑائی کا خواہاں ہو۔

عام حالت میں خداوند کی روح اور قوت ایمان داروں کو اس کی کامل انسانیت کے اندازہ تک پہنچاتی ہے۔ چنانچہ یہ مطلوب بھی ہے: تم مجھ میں قائم رہو اور میں تم میں ۔، اور رسولوں نے بھی یہ آشکارہ کیا کہ:

جس میں مسیح کی روح نہیں وہ اس کا نہیں ۔، (روم ۸:۹)

خداوند جو مجھے طاقت بخشتا ہے اس کے سبب سے میں سب کچھ کر سکتا ہوں ۔(فلپ ۴:۳)

خدا نے اپنے بیٹے کی روح ہمارے دلوں میں بھیجی جو ابا یعنی اے باپ کہہ کہہ کر پکارتی ہے۔(گلت ۴:۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند اپنی روح کے وسیلے سے اس میں رہتے ہیں۔ غرضیکہ مسیح کی روح اور قدرت کا یہ اصل اور عام فائدہ ہے جو ایمان دار کو حاصل ہے نہ کہ ایک ایک آدھ کو۔

مرزا غلام احمد میں بھی ہم مسیح خداوند کی روح اور قدرت صرف اسی صورت میں مان سکتے بشرطیکہ آپ اس خداوند کے سچے معتقد ہوتے اور اسی کی پیروی میں لگے ہوتے لیکن موجودہ حالت میں تو ہم کو افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ آپ مسیح کی روح اور قدرت سے بالکل محروم ہیں اور اپنی ہی روح اور مزاج کے تابع ہیں۔ اور لفظوں میں یوں کہیں کہ مرزا صاحب مثیل مسیح کی ممکن صورت سے بھی خارج ہیں اور آپ کا قرعہ جھوٹے مسیحوں ہی میں نکلتا ہے۔

سوم: شیخ عبدالرحمٰن نے اس دعوی کی تائید میں مرزا صاحب قادیانی کے معجزوں اور پیش گوئیوں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ: عیسائی اور یہودی اپنے اوپر خدا کا قہر نہ لاویں بہ سبب اس کے رد کرنے کے جس نے کتنی ہی پیش گوئیاں مشتہر کیں جو بر وقت وقوع میں آئی تھیں نہ تو دین عیسوی کے کسی مربی نے اور نہ کسی غیر مسلم نے جرأت کی کہ پیش گوئیاں کرنے یا بیماروں کو دعا کے ذریعہ سے چنگا کرنے میں اس کا مقابلہ کرے لیکن وہ الیگزینڈر ڈاوی کی طرح دوائی کے استعمال کو منع نہیں رکھتا۔،

مرزا صاحب کی پیش گوئیاں اور دعا اور دوا کے استعمال سے بیماریوں کو چنگا کرنا ان جگہوں میں واہ واہ حاصل کر سکتے ہیں جہاں لوگ آپ کو نہیں جانتے لیکن مسیحی پبلک کے سامنے ان کا ذکر کرنا صرف بے شرمی کی ہٹ ہے۔ مسٹر عبداللہ آتھم کے حق میں مرزا صاحب کی مشہور پیش گوئی کے زائل ہونے یہ راقم خود چشم دید گواہ ہے۔ پیش گوئی ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو... گئی تھی۔ اور اس کے خطا کرنے پر مرزا صاحب حیران تھے کہ کیا کریں اور آخر بہترین مصلحت یہ سوجھی تھی کہ اپنی پیش گوئی پر ایک نئی تاویل گاٹھیں جس کو آپ نے اشتہاروں میں شائع کیا تھا اور یوں میری کلام اور دور اندیشی کی تکمیل کر دی تھی جو پیش گوئی کے خطا کرنے کی تاریخ سے پہلے اخبار نور افشان میں شائع ہوئی تھی۔ میری دور اندیشی حسب ذیل تھی: اور پھر اس بات کا بھی اندیشہ ہے کہ اگر مرزا صاحب کی بتلائی ہوئی میعاد گذر گئی اور ڈپٹی صاحب صحیح سلامت رہے تو مرزا صاحب کو میعاد بڑھانے کے لئے دوسرا الہام نہ آ جائے... مرزا صاحب کو اپنے بیٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمانویل کی خبر کے لئے اسی طرح تاویل کرنی پڑی تھی جب بیٹے کے بجائے بیٹی پیدا ہوئی تھی۔ سواگر اب بھی ایسا ہی کریں گے تو کیا کسی کو ان کا منہ پکڑ لینا ہے۔ نورافشان مطبوعہ ۱۷۔ اگست ۱۸۹۴ء

یہ اس سال کا احوال ہے جس میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب لکھتے ہیں کہ متی باب ۲۴ والی پیش گوئی مسیح کی دوسری آمد کی بابت مرزا غلام احمد میں پوری ہوگئی تھی۔ خاصی پوری ہوئی تھی۔ مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کی یہ ایک بانگی ہے۔ اور آپ کے علاجوں کی بابت مرزا صاحب کے لئے سب سے بہتر بات یہ ہے کہ ان کا ذکر تک نہ کریں۔ ہر ایک جانتا ہے کہ عیسائیوں کی ہمدردی اور دعائیں اور دوا کا استعمال ہندوؤں اور محمدیوں کے ذریعہ سے بھی ہر روز ہندوستان میں کس قدر نمایاں علاج کر رہے ہیں۔ اگر مرزا صاحب نے بھی کچھ علاج کئے ہیں تو ان کی وجہ سے آپ اوروں کی بہ نسبت زیادہ حق دار نہیں بن جاتے ہیں اور پھر ہم اس بات کو بھلا نہ دیویں کہ کس طرح عیسائیوں نے امرتسری مباحثہ واقعہ مئی ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب کی معجزانہ قدرت کو باطل کر دیا تھا۔ مسٹر عبداللہ آتھم نے تین شخص آپ کے روبرو پیش کئے تھے ایک لنگڑا ایک اندھا اور ایک گونگا اور درخواست کی کی ان کو چنگا کرو۔ لیکن آپ نے اس وقت بہانہ بنا کے پیچھا چھڑایا اور اب پھر معجزوں کا نام لیتے ہیں۔ ایسے واقعات کے روبرو اپنے معجزانہ علاجوں کا پرچار کرنا محض الٹی بات ہے۔

اس کے متعلق ہم کو جھوٹے مسیحوں کی نسبت خداوند کی اس آگاہی کو نظر انداز نہ کرنا چاہیے کہ وے:

> بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں کہ اگر ممکن ہو تو برگزیدوں کو بھی گمراہ کر لیں۔ (متی ۲۴:۲۴)

تیسرا امر:

مرزا کی نئی دریافت بابت قبر مسیح در سری نگر کشمیر

واضح ہو کہ مرزا صاحب کو یہ اچھی طرح سوجھ پڑتا تھا کہ خداوند مسیح جیسا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجیل مقدس میں پیش کیا گیا ہے اور جس کا احوال ہم پہلے امر میں واضح کر چکے ہیں اس کو قبول کرنے سے تو کوئی مثیل مسیح ہو نہیں سکتا۔ اور اس لئے مرزا صاحب بڑی فکر سے مسیح کی موت اور قیامت اور عروج کو غلط کرنے کی تاک میں رہے ہیں تا کہ خداوند یسوع مسیح کی شان گھٹاویں اور باقی ماندہ مسیح کی مانند آپ بن سکیں۔ مگر دوسرے امر میں اس مماثلت کا قصہ بھی طے کر چکا ہوں۔ اب اس امر میں آپ نے یہ مشتہر کیا ہے کہ مسیح صلیب پر نہیں مرا تھا لیکن بے ہوش ہو گیا تھا اور شاگردوں نے مرہم مسیحا کے ذریعہ سے اس کے زخموں کو اچھا کیا تھا اور بعد اس کے وہ سری نگر میں گیا اور وہاں وفات پائی اور اس کی قبر اس شہر میں موجود ہے۔ جو جو ثبوت اس نئی دریافت کے مرزا صاحب نے انگریزی اور اردو میں مشتہر کئے ہیں ان کی تفتیش کرتا ہوں۔

اس امر میں میرے سامنے شیخ عبدالرحمٰن کا وہی انگریزی اشتہار ہے جس کی طرف دوسرے امر میں اشارہ کر چکا ہوں۔ اس کے صفحہ اول و دوم میں مصنف نے مسیح کی حقیقی موت کے برخلاف اور سری نگر والی قبر کی حمایت میں تواریخی اور طبی (یا انجیلی) اور لغتی ثبوت پیش کئے ہیں اور جہاں تک بالفعل ممکن ہے میں اس Greatest Discovery سب سے بڑی دریافت کی تحقیق کرتا ہوں

تواریخی ثبوت کی تفتیش

شیخ عبدالرحمٰن نے سری نگر میں ایک شاہزادہ نبی کی قبر کی بابت بعض کشمیریوں کا قصہ بدیں الفاظ بیان کیا ہے:

ترجمہ: وقتاً فوقتاً مجھے اس پرانی قبر کی بابت مختلف احوال ملتے رہے جو شاہزادہ نبی کی قبر کہلاتی ہے اور سری نگر کشمیر شمالی ہند میں واقع ہے۔ دشوار تحقیق کے بعد اب میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ وہ قبر جیسا کہ اہل کشمیر کہتے ہیں یسوع مسیح کے زمانہ سے موجود ہے وہاں کے لوگ یقین کرتے ہیں کہ اس نبی کو ۱۹ سو برس گذرے ہیں۔ اور کہ ایک نبی جو اپنی تئیں شاہزادہ اور ایک نبی (شاہزادہ نبی) کہتا تھا مغرب سے اڑتا ہوا آیا تھا۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ وہ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تئیں isaa sahib عیسی صاحب اور use Asuf یوس اسف کہتا تھا۔ بعض یورپئن مصنف کہتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کا کوئی شاگرد کشمیر میں آیا ہوگا اور ان لوگوں میں وفات پائی ہوگ ء۔ لیکن میں کسی سند کی بنا پر بھی ان کے ساتھ اس جھوٹے بیان میں اتفاق نہیں کرسکتا کیونکہ یسوع مسیح کا کوئی شاگرد کبھی شاہزادہ اور نبی کے نام سے نہیں کہلایا۔ یہ نام پاک نوشتوں میں فقط خداوند پر عائد کیا گیا ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن اس کشمیری قصہ کی سچائی کو ذیل کی دلیل سے ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

۱۔ اس میں خاص اہم بات یہ ہے کہ کشمیر میں کتنے ہی شہر ہیں جو پلسٹائن کے پرانے شہروں کے نام رکھتے ہیں جو مسیح کی پاک سکونت گاہ تھا۔ اختصار کے لحاظ سے میں صرف دو یا تین ایسے نام پرانے شہروں کے بتلاتا ہوں جو آج کے دن تک دونوں ملکوں میں موجود ہیں مثلاً ....Arcardo, Hemis .. وغیرہ سائنٹفک سوسائٹیاں اور کھوجی امید ہے کہ جلد اس قبر کو کھودیں گے۔ یہ دریافت بیشک اس وقت مکمل ہوگی مذکورہ بالا بیان سے بآسانی یہ مفہوم ہوسکتا ہے کہ پلسٹائن سے کشمیر کو نقل مکانی ہوئی تھی

۲۔ لفظ یوس اسف خاص کر توجہ کے قابل ہے یاد رہے کہ یوسف عبرانی لفظ ہے جس کے معنی ہیں اکٹھا کرنے والا۔ (تتر بتر بھیڑوں کا) چونکہ مسیح کی خاص رسالت یہ تھی کہ اسرائیلیوں کے دس کھوئے ہوئے اور تتر بتر فرقوں کو اکٹھا کرے جن کو اسور کے بادشاہ سارگن اور بابل کے بادشاہ بنوکدنضر نے قبل مسیح ۷۲۱ اور ۵۸۶ میں کئی ایک مشرقی ملکوں میں پراگندہ کردیا تھا۔ عبرانی نام عیسی خیل موسی خیل کابل لبونن یوسف زئی اور کوہ سلیمان اس بات کو ثابت کرتے ہیں کہ یہودی ان اطراف میں جلاوطن اور تتر بتر کئے گئے ہیں۔

۳۔ لفظ یوس آسف، عیسی اکٹھا کرنے والا (یعنی عیسی مسیح) کے لئے صرف دوسرا نام ہے۔ بہت سے یورپی ملکوں میں یوس آسف St. Joseph یا Joshphet کے نام سے تعظیم کیا جاتا ہے۔ یوس آسف یا مقدس یوسف ہی جس کی تعظیم پلرمور (سسلی) میں ایک عالی شان گرجا بنا ہوا ہے (سری نگر والی قبر بھی اسی طرح یوس آسف کی تعظیم میں بنائی گئی ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھا کر داس) یہ ایسے واقعات ہیں جن کی کوئی تحقیر نہیں کر سکتا۔ ایک مشہور عربی کتاب ہے جو اکمال الدین نے سن عیسوی کی آٹھویں صدی میں رے واقعہ فارس میں لکھی تھی جس میں مصنف لکھتا ہے کہ: ایک شاہزادہ اور نبی تھا جو مغرب سے آیا تھا اور اس کے پاس بشوری کتاب تھی (لفظ بشوری خود ہی ظاہر کرتا ہے کہ وہ کتاب یونانی کا سریانی یا عبرانی ترجمہ تھا۔ ٹھاکر داس) جو ظاہراً بشارت یا انجیل ہے۔ (دیکھو اکمال الدین۔ ص ۵۰)۔

اکمال الدین کہتا ہے کہ یسوع مسیح کی کل تمثیلیں جو سینٹ جوسفت کی کتاب میں ہیں بالکل ویسی ہی ہیں جیسی متی میں بیان ہوئی ہیں۔ یہ موافقت ایسی مضبوط ہے کہ آدمی یہی خیال کرتا ہے کہ متی کی انجیل اور سینٹ جوسفت کی کتاب ایک ہی مصنف نے لکھی تھیں۔

دیکھو اس سب سے بڑی دریافت کے ثبوت ایسے ہیں۔ اس میں شک نہیں کہ خداوند یسوع مسیح ایک بڑا فائق اور نامور شخص تھا اس کے وجود اور زندگی کی بابت نہایت عجیب واقعات چشم دید گواہوں نے قلم بند کئے تھے مثلاً یہودیہ میں اس کا پیدا ہونا، یروشلم میں اس کا مارا جانا اور زندہ ہونا جب کہ پنطوس پلاطوس یہودیہ کا حاکم تھا۔ اور اس کا مردوں میں سے زندہ ہو کر چالیس دن تک یہودیہ اور گلیل میں لوگوں کو دکھائی دینا اور آسمان پر عروج فرمانا اس کے فی الواقعی مارے جانے کی صداقت کو اسی زمانہ کے یہودی اور غیر قوم مورخوں نے اپنی گواہی سے ثابت کیا۔ اس کی موت اور قیامت کے واقعات کی یادگاری میں دستور اس وقت سے آج تک جاری ہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد اور اس کے ساتھی اب ۱۹ سو برس کے بعد کشمیریوں کے بے بنیاد قصہ پر تکیہ کرنا زیادہ پسند کرتے ہیں اور اس کے ثبوت میں اپنے قیاس پیش کرتے ہیں۔ حقیقت میں یہ بہت بڑی دریافت ہے کہ Issa Sahib مغرب سے اڑتا ہوا آیا۔ اور سری نگر کی قبر میں گھس گیا۔ اگر وہ اڑ کے یہاں تک آ سکتا تھا تو حنوک یا ایلیاہ کی طرح آسمان ہی کو چلا جا سکتا تھا۔ مجھے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند کی موت اور عروج کا واقعہ کسی شخص نے بگاڑ کر کسی فسانہ کے ساتھ گڑ بڑ کر کے مشہور کیا ہوگا جس طرح کاشغر (تاتار) میں ایک مزار کا حال ہے جو بی بی مریم کے نام تقدیس ہوئی ہے۔ اور اسکو (Lady Ilanor (Elanor کہتے ہیں اس مقدس بی بی کا قصہ جیسا کہ ڈاکٹر بیلوز صاحب نے لکھا ہے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم کنواری کے معجزانہ حمل کے بارے میں مسلم کی روایت کے ایسا مطابق ہے کہ ظاہر کہ اس کے بانی نے کاشغر کی مریم کے قصہ کو بیت لحم کی کنواری کے اس احوال کے ساتھ گڈ بڑ کر دیا جیسا کہ محمدی تصنیفات میں بیان ہوا ہے کہ: جبریل فرشتہ اس کے سامنے ظاہر ہوا اور نور کا ایک قطرہ اس کے منہ میں ڈال دیا۔ پس اس Lady Alanor (بی بی نور) کا ٹھیک احوال ابھی لکھنا باقی ہے۔ اور وہ مزار بلا شک کسی مسیحی سنت (بزرگ) کی ہے جس کی پاکیزگی اس قدر مانی جاتی تھی کہ اس نے محمدی فاتح سے بھی تعظیم کروائی

Indian Evangelical Review July 1876

میں سری نگر والے قصہ کو واقعات کا ایک ایسا ہی بگاڑ فرض کرتا ہوں اور پھر کسی کے محض قیاس نہیں لیکن ثبوت طلب کرتا ہوں

۱۔ صریح ثبوت اس بات کا کہ یسوع مسیح کبھی کسی سبب کشمیر کو گیا

۲۔ ان کاموں کی سچی تواریخ جو اس نے کشمیر میں کئے اور اس کی موت کا سبب

۳۔ ان کشمیریوں کی بابت جو قبر کا قصہ سناتے ہیں یہ معین کرنا ضروری ہے کہ وہ کون ہیں؟ آیا Issa Sahib کے پیرو ہیں یا اس کے پیروؤں کی نسل ہیں۔ اور یا کہ وے ہندو یا محمدی ہیں؟ اس قصہ کی ثقاہت بہت کچھ اس بات پر منحصر ہے کہ یہ مخبر کس ایمان کے لوگ ہیں چنانچہ کاشغر والی بی بی مریم کے قصہ سے یہ ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

۴۔ جب تک قبر کھودی نہ جائے کشمیریوں کی غپ پر کچھ بھی تعمیر نہ کرنا چاہیے، ہمارا مخالف تسلیم کرتا ہے کہ جب تک یہ نہ ہولے دریافت مکمل نہیں ہے۔ بالفعل صرف یہ ہوسکتا ہے کہ ہم اس فرضی دریافت کی بابت قیاسی تواریخی ثبوتوں کی تفتیش کریں ایسے تواریخی واقعات کی رو سے جو اس سے کچھ بھی تعلق رکھتے ہیں۔

پہلا قیاسی ثبوت

اسرائیل کے دس کھوئے ہوئے فرقے بابل سے کشمیر کو گئے اور کہ مسیح ان کو ڈھونڈنے کے لئے ضرور اس طرف آیا ہوگا اور کہ یہ دونوں باتیں ہندوستان کی شمالی سرحد پر شہروں اور فرقوں کے عبرانی ناموں سے قائم ہوتی ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن ہم کو یہ باور کرانا چاہتا ہے کہ کشمیری اور دیگر کوہی فرقے کابل سے نیچے اسراہیلی ہیں۔ حقیقت میں یہ ایک بڑی دریافت ہے اس کے برعکس ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کی قدیم تواریخ سے یہ معلوم کرتے ہیں کہ جلا وطنوں کی کل تعداد جس نے اسور میں رہنا پسند کیا وہ میڈیا کے پرے مشرق کی طرف نہ گئی تھی ان جلا وطنوں کا سب سے قدیم بیان تواریخ ۵:۲۶ میں یوں دیا گیا ہے:

انہیں یعنی روسینیوں ؟ کو اور جدیوں کو اور منسی کے آدھے فرقے کو جلا وطن کرایا اور انہیں خلج ؟ کو اور خابور اور بارا اور جوزاں کی نہر کو لایا یہ آج کے دن تک وہی ہیں۔ (باقی ساڑھے سات فرقوں کی اسیری کے لئے دیکھو ۲ سلاطین ۱۷:۶) اس سے ظاہر ہے کہ جلا وطن جو میڈیا میں لائے گئے تھے وہ سلاطین اور تواریخ کی کتابوں کے مصنفوں کے دنوں تک اس ملک کے پرے مشرق کی اطراف میں نہیں گئے تھے۔ پھر یوسیفس مشہور یہودی مورخ (جو ۷۰ء کے قریب ہوا) ہمیں بتلاتا ہے کہ اسکے زمانہ میں؛ کل گروہ اسرائیلی لوگوں کا اس ملک (میڈیا) میں رہا اس لئے ایشیا اور یورپ میں صرف دو فرقے رومیوں کے ماتحت ہیں جب کہ دس فرقے اب تک فرات پار ہیں۔ اور ایک بڑی گروہ ہیں اور شمار نہیں کئے جا سکتے Ant. of the Jews, Book X1, Chap 5, Section 2

سب سے دور کی حد جہاں تک اسرائیلی مسیح کے زمانہ تک تتر بتر ہو گئے تھے الہامی مورخ لوقا سے بھی معلوم ہو سکتا ہے۔ رسولوں کے اعمال ۲:۹۔۱۱ میں وہ پارتھیون کا ذکر کرتا ہے۔ اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کے وقت سے پہلے تتر بتر اسرائیل کی مشرقی سرحد پار ہتیا تھی جو میڈیا کے شمال میں واقعہ تھا۔ پس مسیح اس حد کے پار یعنی (افغانستان کو درمیان میں چھوڑ کر) کشمیر میں نہیں جا سکتا تھا۔ گو ہم مان بھی لیویں کہ خداوند یسوع اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو جمع کرنے کے لئے دور دور سفر کرتا پھرا اور اگر خیال متنازع فیہ کے بموجب مسیح کا کوئی مقبرہ ہوتا تو ضرور تھا کہ کہیں اسرائیل کی پراگندگی کی حدود میں ہوتا نہ کہ کشمیر میں جہاں کبھی کسی اسرائیلی کا گذر نہ ہوا تھا لیکن یاد رہے کہ ملک یہودیہ کا یہودیوں سے خالی کیا جانا اور ان کا تمام دنیا میں پراگندہ ہونا خداوند یسوع کی موت اور عروج کے بعد کے واقعات ہیں اور اس سے پہلے کے نہیں۔ لہذا مرزا صاحب قادیانی کے تواریخی قیاس اور سری نگر والی قبر کے قصہ میں بہت فاصلہ رہ جاتا ہے۔

پھر پنجاب کی مغربی سرحد پر آدمیوں اور جگہوں کے ناموں کی عبرانی ناموں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یا اس کے ہم جنس سریانی اور عربی بولیوں کے ناموں سے موافقت کی بابت ظاہر ہے کہ مشرق میں عربوں کی فتوحات نے شمالی ہندو میں ان شامی ناموں کا آغاز دیا انہوں نے اور ان کے مفتوح پیرؤوں نے اکثر ایسا۔ مثلاً سلیمان (برادر خلیفہ ولید) سلیمان شاہ۔ خلیفہ سلیمان۔ پھر کوہ سلیمان، اور تخت سلیمان یعنی چوٹی کوہ سلیمان واقعہ پرسیپولس (فارس) اور تخت سلیمان یعنی چوٹی کوہ سلیمان کا آغاز سلیمان نبی اور بادشاہ اسرائیل کی بابت عربوں اور فارسیوں کے تعظیمی قصوں کی وجہ سے ہے اور عیسی محمدیوں میں بھی مروج ہو گئے تھے اور اب بھی یہی حال ہے۔

لفظ کابل کا تعلق اگر اس کابل کے ساتھ ہے جو ا سلاطین ۹:۱۳ میں مذکور ہوا ہے تو اس سے یہ نتیجہ اخذ ہوگا کہ افغانی کابل کے لوگ اس گردونواح میں فینقیوں کی نسل ہیں نہ کہ اسرائیلی۔ اس بات کا بھی خیال رہے کہ جس وقت سکندر اعظم نے افغانستان اور پنجاب کو فتح کیا تھا اس وقت کوہ سلیمان کا نام کوہ سلیمان نہیں تھا۔ میری رائے میں یہ حقیقتیں عبدالرحمٰن صاحب کے پہلے قیاس کو اڑانے کے لئے کافی ہیں میں پتہ نہیں لگا سکتا کہ Hemis, Ascardo, Gilgat بائبل کے نام ہیں۔ ہمارے مخالف صاحب مہربانی کر کے ان کی تطبیق واضح کریں۔ اور میں اتنا اور بھی کہا چاہتا ہوں کہ اسرائیل کے فرقے کبھی ان ناموں سے نامزد نہیں ہوئے یعنی موسی کا فرقہ، یوسف کا فرقہ، اسحاق کا فرقہ، داؤد کا فرقہ، ایوب کا فرقہ، یعقوب کا فرقہ، جس سے موسی خیل، اسحاق خیل، داؤد خیل یا یوسف زئی وغیرہ ناموں کو سہارا مل سکے۔ بلکہ اسرائیل کے ۱۲ فرقے یعقوب کے بیٹوں اور پوتوں کے نام سے نامزد تھے۔ بابل والی اسیری میں بھی یہی صورت تھی۔ اور عیسی خیل کی مثال پیش کرنا تو اور بھی بے ہودہ خیال ہے کیونکہ عیسی (یسوع مسیح) کسی فرقے کا باپ نہیں تھا اور اس کے ساتھ جب ہم اسلامی عربی ناموں مثل درہ خیبر (خیبر) علی خیل اور وزیری کا اختلاط، اس کوہستانی سرحد میں پاتے ہیں تو ہم کو ان ناموں کے بارے میں یہی صحیح معلوم ہوتا ہے کہ محمدیوں کی فتوحات کے رعب اور اثر سے ان اطراف میں شامی ناموں کا رواج پڑا تھا۔ پس ان عبرانی ناموں سے (جو عربی بھی ہیں) عبدالرحمٰن اور اس کے استاد کے خیال کو کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا بلکہ وہ خیال باطل ثابت ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں خداوند کے ان الفاظ کی تشریح کرتا ہوں کہ:

میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (متی ۱۵:۲۴)

اس کلام سے وہ اپنی رسالت کو اپنے ہی وجود پر محدود نہیں کرتا کیونکہ

(الف) اس نے شاگردوں کو بھی یہی حکم دیا تھا کہ:

اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ (متی ۱۰:۶)

(ب)۔ دونوں موقعوں پر یہ فقرہ یعنی اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں، استعمال کیا گیا تھا تا کہ ان کو کنعانیوں اور سامریوں سے فرق کرے جو یہودیوں کے ہمسائے تھے (لفظ یہودی ان ایام میں تمام اسرائیل بھر میں بھی بولا جاتا تھا) اس سے آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارا خداوند سفر کشمیر کی فکر نہیں کر رہا تھا۔

(ج)۔ پھر یہ امر کہ خداوند نے بعض آدمیوں کو مقرر کیا اور تربیت دی کہ ان جگہوں میں جا کر اس کے نام کی منادی کریں جہاں وہ خود نہیں گیا بجائے خود قطعی دلیل ہے کہ وہ افریقہ اور یوروپ اور ایشیا کے دور دور ملکوں میں جہاں یہودی اس کی آمد سے پہلے تتر بتر تھے خود نہیں گیا اور نہ جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

(د)۔خداوند یسوع مسیح کی رسالت کا بڑا مدعا صریحاً یہ تھا کہ اپنی بھیڑوں کے مارا جائے جو اس کی کفارہ دینے والی موت پر ایمان لانے کے وسیلے سے ایک گلّے یعنی کلیسا میں جمع کئے جانے کو تھیں۔ عہد جدید کی طرف رجوع کرنے میں مرزا صاحب اور اس کے ساتھیوں کو مسیح کی رسالت کی اس مقدم غرض کو نظرانداز نہ کرنا چاہیے جو اس نے صاف صاف الفاظ میں بیان کی تھی کہ:

میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔ (یوحنا ۱۰:۱۵)۔

اس کی رسالت کا یہ کوئی حصہ نہ تھا کہ خود تمام دنیا میں جا کر اپنے برگزیدوں کو جمع کرے۔ اس کی بابت اس نے فرمایا تھا کہ اپنی حاضر و ناظر قدرت کے ذریعہ انسانی قاصدوں کی معرفت کرے گا۔ اور بموجب اس کے پنتیکوسٹ کے دن سے آج تک یہ کام ہوتا رہا ہے۔ (متی ۲۸: ۱۸۔۲۰)

دوسرا قیاسی ثبوت یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسّا، اور یوس آسف کے ایک ہی معنی ہیں۔ لفظ یوس آسف لفظ عیسی (Issa) کے لئے صرف دوسرا نام ہے۔ دیکھو وہ پارہ جس پر میں نے نمبر ۳ لگایا ہے۔

شیخ عبدالرحمٰن یہ اس لئے کہتا ہے تا کہ کشمیری قصہ والے دہرے نام کی وجہ سے بتلا دے۔ حالانکہ یہ نام ہی اس کل قصہ کو تہ و بالا کرتے ہیں۔ کشمیری لوگ Issa اور یوس آسف میں تمیز نہ کر سکے اور ان کے مرید بھی کوشش کرتے ہیں کہ دونوں ناموں کو ایک ہی ثابت کریں۔ پس:

اولاً میں دعوی سے کہتا ہوں کہ یسوع (نہ کہ عیسی) اور یوس آسف (یوسف) عبرانی میں ایک ہی لفظ نہیں ہیں اور کہ یوسف یا یوسفت اور یسوع (جو عبرانی میں لفظ یشوعہ کی یونانی طرز) جدا لفظ ہیں اور جدا معنی رکھتے ہیں۔ یعنی وہ جمع کرے گا۔ بڑھائے گا، خداوند عدالت کرتا ہے،، خداوند نجات دہندہ، حسب ترتیب مسطورہ۔ اور آسف ایک اور ہی جدا لفظ ہے اور اس کے معنی ہیں، اکٹھا کرنے والا۔ اور عہد جدید میں یہ کبھی اسم معرفہ کر کے نہیں آیا ہے لیکن یوسف (مریم کا شوہر) اور یوسف ارمتیا (متی ۲۷:۵۷) اور یوسف برسباس (اعمال ۱:۲۳) مذکور ہوئے ہیں لیکن ان کے نام یسوع کے ساتھ کبھی مخلوط نہیں ہوئے ہیں۔

ثانیاً۔ سینٹ یوسف کو یورپ کے بہتیرے ملکوں میں پوجنے کا دستور جو آپ نے پیش کیا ہے وہ آپ کے خیال کے برخلاف ہے۔ سینٹ یوسف کو یسوع کر کے نہیں لیکن سینٹ یوسف کر کے پوجتے ہیں اور اس سبب سے کہ وہ کنواری مریم کا شوہر تھا۔ اور خداوند یسوع کے ساتھ کبھی گڑبڑ نہیں کیا جاتا ہے جیسا شیخ عبدالرحمٰن کا گمان ہے۔ حقیقتاً کسی اڑتے قصے نے کشمیریوں کو بہکایا اور مرزا غلام احمد اور اس کے پیرؤوں کو نہ چاہیے تھا کہ ایسی غپوں سے اپنے آپ کو فریب دیتے۔

ثالثاً۔ شیخ عبدالرحمٰن ایک عربی کتاب کی طرف رجوع کرتا ہے جو کسی اکمال الدین نامی نے آٹھویں صدی عیسوی میں فارس کے مقام رائے میں لکھی تھی تا کہ یوسف اور یسوع کی ردی تطبیق کو قائم کرے اور دکھلاوے کہ یسوع ضرور اپنی انجیل (بشوری) لے کر کشمیر کو گیا ہوگا۔

دیکھئے یہ ایک اور زبردست تواریخی ثبوت نکالا ہے۔ فارس کا ایک محمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف جو آٹھویں صدی عیسوی میں ہوا یسوع مسیح کی زندگی کے ان واقعات کے برخلاف گواہ پیش کیا جاتا ہے جو سن عیسوی کے شروع میں یہودیہ میں واقعہ ہوئے اور چشم دید گواہوں کی معرفت قلم بند کئے گئے۔ اور یہودی اور غیر قوم مورخوں سے تائید کئے گئے۔ یہی آپ کا تواریخی ثبوت ہے؟ اکمال الدین کا بیان کوئی تواریخ نہیں ہے۔ خود اس کے بیان سے ظاہر ہے کہ اس نے متی کی انجیل دیکھی ہوئی تھی پیشتر اس سے کہ اس نے بشوری کو دیکھا اس کی بابت سنا۔ کیونکہ وہ دونوں کا مقابلہ کر کے اپنی رائے دیتا ہے جس کا ہمارے مخالف نے اقتباس کیا ہے علاوہ ازیں شیخ عبدالرحمٰن نے بیان نہیں کیا کہ اکمال الدین، مسیح کی موت اور سفر کشمیر کی بابت کیا کہتا ہے۔ کیا اکمال الدین نے اس شاہزادے اور نبی کو مغرب سے آتے اور اپنے ساتھ کتاب بشوری لے جاتے دیکھا تھا اور یا کہ اس نے کوئی گذشتہ خبر بیان کی ہے؟ یاد رہے کہ یہ خیال کہ عیسی پر انجیل آسمان سے نازل ہوئی محمدی خیال ہے، مسیحی خیال نہیں ہے۔

لہذا شیخ عبدالرحمٰن کا اقتباس ان ضروری نکات زیر بحث کے بارے میں بالکل تاریکی میں چھوڑتا ہے اور اکمال الدین کا بیان اس امر میں رہنما نہیں ٹھہرتا۔ ممکن ہے کہ اس نے فارس میں عہد جدید کا سریانی ترجمہ دیکھا یا سنا ہو جو پہلی صدی میں سوریا اور دریائے فرات کے مشرق کے ملکوں میں مروج تھا۔

بعض سریانی لوگ اس ترجمہ کو رسول تہدیوس کی طرف منسوب کرتے ہیں جس نے اس کو ایڈیسہ کے بادشاہ ایگورس کے لئے تیار کیا تھا (انگریزی نام پڑھا نہیں جاتا۔ بہاء) اور چھٹی صدی کے شروع میں (نام پڑھا نہیں جاتا۔ بہاء)..... یا زینالیس فارسی نے جو ہیراپولس واقعہ فروگیا کا بشپ تھا۔ عہد جدید کا ایک نیا ترجمہ کروایا تھا۔ سریانی، عبرانی زبان کی ایک شاخ ہے (بائبل ڈکشنری ولیم سمتھ۔ سریانی ترجمہ) میں نہیں کہتا کہ اکمال الدین کا اشارہ انجیل باسیلاڈیز کی طرف تھا جو دوسری صدی میں مشہور بدعتی ہوا ہے گو محمدیوں میں ان کے نبی کے وقت سے یہ دستور ہو گیا ہے کہ قرآن کی باتوں کی حمایت میں ایسی کتابوں کی طرف رجوع کیا کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد اور اس کے رفیقوں کی خیال بندی تو برباد ہوئی مگر ہمارے ناظرین اس بات سے پھر بھی حیران ہوں گے کہ کشمیر میں جو یہودیہ سے ہزاروں میل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور ہے، کا ذکر کیونکر دخل پا سکتا تھا بجز اس کے کہ وہ خود یہاں آیا ہو۔ کاشغر کی بی بی مریم والا قصہ مسطورہ بالا یاد کرو۔ اور پھر یہ بھی یاد رہے کہ ۵۰۰ء اور ۱۲۰۰ء کے درمیان دین عیسوی نے مشرقی ممالک میں بڑے لمبے قدم بڑھائے تھے خصوصاً فارس، تاتار، ہندوستان، اور چین میں جب کہ سلویشیہ کٹائیسخان میں اور بعدہ بغداد میں نیسوڑی ان فرقہ کے پیڑی آرک گدی نشین تھے اور جن کے ماتحت مشرق میں ۲۵ میٹرو پالیٹن (سردار بشپ) تھے سمرقند بلخ کاشغر سیستان اور پیکن ان میں سے تھے۔ میلا پور (دکھن) میں اور پیکن (چین) میں مکتوبات دریافت ہوئے ہیں جو ثابت کرتے ہیں کہ قدیم زمانہ میں وہاں مسیحی کلیسائیں قائم ہوئی تھیں اور نیز یہ کہ مسیحی مشنری نہ کہ ان کا خداوند یسوع مشرق کے دور دراز ملکوں میں گئے تھے۔ وہ کتابے یہودیہ میں خداوند یسوع کے مارے جانے اور زندہ ہونے کے ابتدائی اور دائمی اعتقاد کے شاہد ہیں ان مکتوبات کا تذکرہ فائدہ سے خالی نہ ہوگا۔

میلا پور کا ستون یادگاری ایک ابھری ہوئی صلیب ہے جو سیاہ سنگ مرمر کی سل پر بنی ہوئی ہے دو فٹ لمبی اور ڈیڑھ فٹ چوڑی ہے جو سدرس یا سات پگوڈس کے چٹانوں میں سے کاٹی گئی ہوگی ۱۵۴۷ء میں پورچوگیز لوگوں نے اسے دریافت کیا تھا جب ایک راہب خانہ کی بنیاد ڈالنے کے لئے کھدائی کرتے تھے اور اب وہ اس گرجے کے آلٹر کے اوپر دیکھا جاتا ہے، جو کوہ سینٹ ٹامس پر بنا ہوا ہے اور قلعہ سینٹ جارج (مدراس) سے جنوب مغرب کی طرف آٹھ میل کے فاصلہ پر ہے۔ وہ صلیب یونانی نمونہ کی ہے اور سب کونوں میں پھولدار زیبائش کی ہوئی ہے۔ کتابہ جو صلیب کے اوپر محرابی صورت میں ہے پہلوی زبان میں ہے جو ساسانی خاندان کے زمانہ میں فارسی کی سلطنت بولی تھی ...اسی شکل کی ایک اور صلیب کوٹائم میں ہے جو شمالی ٹراونکور میں سریانی کلیسا کا موجودہ صدر مقام ہے اس کوٹائم والی صلیب پر بھی کتابہ پہلوی زبان میں ہے اور ویسا ہی ہے جیسا کہ کوہ سینٹ ٹامس والی سلیب پر ہے۔ ڈاکٹر برنیل صاحب نے اس کتابے کا ترجمہ یوں کیا ہے: صلیب کی سزا سے اس کو اذیت ہوئی (وہ) جو سچا مسیح اور خدا اور سدا پاک ہادی ہے۔

ساتویں یا آٹھویں صدی عیسوی اس کتابے کی تاریخ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر سیگان میں چینی یادگار جو ستارھویں صدی عیسوی میں دریافت ہوئی ثابت کرتی ہے کہ دین عیسوی ۶۳۶ء میں چین میں داخل ہوگیا تھا جب پیٹی آرک Jesu Jabus یسو یابس گولا لہ کا نیسٹوی ان جماعت کا پریذ نٹ تھا: یہ یادگار سنگ مرمر کی سل ہے۔ دس فٹ لمبی اور ۵ فٹ چوڑی ہے۔ اور صوبہ شنسی کے پائے تخت سنگن فو کے متصل ایک قصبہ میں ۱۶۲۵ء میں کھود کے نکالی گئی تھی۔ سل کا اوپر کا سرا صلیب کی صورت ہے اس کتابہ پر جو سرٹیفکیٹ لگا ہے وہ چینی الفاظ سے بنا ہوا ہے اور مربع شکل کا ہے اس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے: یہ پتھر نور اور سچائی کی شریعت کی یادگار میں ایستادہ کیا گیا جو ٹوسین (یہودیہ یا سوریا) سے لائی گئی اور چین میں پھیلائی گئی تھی۔،

اصل کتابہ چینی حروف میں ہے اور اس کے اٹھائیس کالم ہیں اور ہر کالم میں باسٹھ لفظ ہیں سب سے پہلے اس میں دین عیسوی کے اصل اصولوں کا بیان ہے اور پھر ۶۳۶ء میں مشنریوں کے وہاں پہنچنے کا ذکر ہے،، (تواریخ کلیسا ڈاکٹر موشائم ساتویں صدی۔ پہلا حصہ ڈاکٹر جیمس مرڈک کا ترجمہ (نوٹس)

یہ قدیم مسیحی یادگاریاں قطعاً ثابت کرتی ہیں کہ مسیحی مشنری اور نہ کہ خداوند یسوع مشرق میں جا پہنچے تھے اور ان کا ایمان ایک مصلوب اور زندہ مسیح پر تھا اور کہ وے نور اور سچائی کی شریعت کو ہمراہ لے گئے تھے۔ مردوں کے تہ خانے جو روم شہر میں ہیں ابتدائی عیسویت کے ایسے ہی حالات کو ثابت کرتے ہیں۔

یسوع مسیح کی آمد اور موت اور قیامت کے متعلق ان سارے واقعات پر غور کرنے سے جو الہامی اور غیر الہامی تواریخ نے بتلائے ہیں اور جو دنیا کے مختلف مکتوبات کے ذریعے ظاہر ہوئے ہیں سری نگر کے کشمیریوں کا قصہ ذرہ بھی قدر کے لائق نہیں ٹھہرتا۔ میں اس کو کاشغر والی بی بی النور کے فسانہ کی وقر بھی نہیں دے سکتا کیونکہ کشمیری قصہ کے لئے کوئی بنا نہیں ہے۔ اس میں ضرور کسی محمدی کا دخل ہے کیونکہ محمدیوں نے اپنے عربی نبی کے نمونہ کے مطابق مسیح مصلوب کی بابت بدعتانہ کہانیاں ماننے کا ہمیشہ میلان دکھلایا ہے۔ محمد (ﷺ) صاحب نے یہ خبر قبول کرلی تھی کہ مسیح ہرگز مصلوب نہیں ہوا تھا لیکن کوئی اور آدمی اس کی جگہ صلیب دیا گیا تھا اور مسیح کو زندہ آسمان کو اٹھا لیا گیا تھا۔ اناجیل کہتی ہیں کہ مسیح دوسروں کے بدلے کفارہ میں موا تھا لیکن محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب اور قرآن ایک اور آدمی کو مسیح کے بدلے میں مارتے ہیں! اور ان کے پیرو بجائے اس کے کہ اپنے پیشوا کی غلطیوں اور غلط بیانیوں سے خجل ہوویں ان کی حمایت کرنے میں بڑے ہٹ کے ساتھ جعلی تحریروں کی طرف رجوع کرتے رہتے ہیں جیسے انجیل برنباس اور کشمیریوں کا قصہ۔ حال میں اخبار الحکم نے مقدس پطرس کی وعظ سے ایک بیان کا حوالہ دیا جس میں کہا گیا ہے کہ مسیح نے اپنے گناہ کا اقرار کیا۔ اس قسم کے وہ منبع ہیں جن سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی Greatest Discovery سب سے بڑی دریافت نکلی ہے۔

چوتھا امر:

اس دعوی کی تفتیش کہ مسیح صلیب پر مرا نہیں تھا

شیخ عبدالرحمٰن صاحب کہتے ہیں کہ، اناجیل کی رو سے مسیح صلیب پر مرا نہیں۔ (ترجمہ)

یاد رہے کہ یسوع مسیح نے لوقا میں کہا تھا کہ اس زمانہ کی پشت کو یوناہ کے نشان کے سوا کوئی نشان دکھایا نہ جائے گا۔ سو جس طرح یوناہ مچھلی کے خطرناک منہ سے بمشکل موت سے بچا تھا اسی طرح ضرور تھا کہ مسیح بھی موت سے بچ رہے اور وہ بچ گیا تھا۔ اور یوناہ والے معجزہ کے موافق معجزہ کر کے اس پیش گوئی کو پورا کیا تھا اگر مسیح نے ایسا نہیں کیا تھا تو ہم کو مجبوراً ماننا پڑے گا کہ خدا... کی پیش گوئی جھوٹی ٹھہری تھی۔ میں مسٹر نوٹووچ سے پوچھتا ہوں (اگر وہ زندہ ہے) اور اور سب سے کہ جس حال میں دونوں چوروں کی طرح مسیح کی ہڈی توڑی نہیں گئی تھی اور جب ایک سپاہی نے خداوند کی پسلی میں برچھی چھید دی تھی تو خون نکلا تھا تو کیا یہ زندگی کی علامتیں نہ تھیں؟ جب مسیح یوناہ کی مانند معجزہ کر کے گلیل کی سرحد سے باہر گیا تو اس کے پیرو اس کو پہچان نہ سکے تھے کیونکہ صلیبی اذیتوں سے اس کا بدن دبلا اور زرد ہو گیا تھا۔ مسیح نے صلیبی زخم دکھلائے مگر وہ ناشائستہ اور وہمی ماہی گیر قائل نہ ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہی خداوند ہے جب تک کہ نجات دہندہ نے اپنے ہاتھوں میں کیلوں کے زخموں کے اندر انکو انگلیاں نہ ڈالنے دیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ خداوند روحانی حالت میں نہیں تھا بلکہ جسمانی حالت میں تھا (لفظ جسم کے حقیقی معنوں میں) مذکورہ حقیقت کو تعلیم کفارہ باطل کرتی ہے۔،

یہ ثبوت جو ہمارے مخالف نے انجیل سے پیش کیا ہے ظاہر کرتا ہے کہ محمدی کفارہ کی مخالفت کرنے میں کیسا پریشان جنون کرتے ہیں۔ اور اپنی تحقیقاتوں میں کیسے کمزور اور نوشتوں کے سمجھنے میں کیسے سست ہیں۔ ایسے دعووں سے ظاہر ہے کہ وے پاک نوشتہ کے معنی کو دیدہ دانستہ خراب کرتے ہیں تا کہ یسوع مسیح کی کفارہ دینے والی موت کی بابت بدعتیوں کے خیالات کی حمایت کریں، محمد صاحب نے بھی ان کے غلط خیالوں کو اختیار کرلیا تھا۔ اس کی بابت ہمارا اظہار حسب ذیل ہے۔

ا۔ یادرہے کہ خداوند یسوع مسیح نے ضرور اپنی قیامت کی بابت یوناہ کی رہائی از شکم ماہی کی مشابہت میں پیش گوئی کی تھی اور اگر اس نے اپنی موت اور قیامت کی بابت کچھ اور نہ کہا ہوتا تو جو معنی راقم صاحب نے اس پر جمائے ہیں کھینچ کھانچ کر اس پر لگ سکتے تھے لیکن اس گھڑت کی اس حقیقت سے تردید ہوتی ہے کہ خداوند نے اپنی موت کی ایک اور تمثیل میں خبر دی تھی یعنی ایک مردہ یا بے جان پیتل کے سانپ کے نیزے پر اٹھائے جانے کی تمثیل میں (یوحنا ۳:۱۴) اب راقم صاحب کی منطق کے مطابق یہ پیش گوئی سچ مچ وقوع میں نہیں آسکتی تھی اگر مسیح کا بدن صلیب پر ایک حقیقی مردہ لاش نہ ہو گیا ہوتا۔ اگر دونوں تمثیلوں کو اکٹھا کریں تو بے جان سانپ سے ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں کہ اس نے صلیب پر اپنی حقیقی موت کی خبر دی تھی۔ اور یوناہ کی رہائی سے اس نے زمین کے نیچے سے اپنی قیامت کی خبر دی تھی۔ یوناہ مچھلی کے پیٹ میں سے معجزانہ رہائی کے باعث ننوا کے لوگوں کے لئے نشان ہوا تھا اور خداوند یسوع اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے مردوں میں سے زندہ ہو کر نشان ٹھہرا تھا۔

۲۔ یہ بھی یادرہے کہ ہمارے خداوند نے اپنی موت اور قیامت کے معاملہ کو تمثیلوں ہی میں الجھا نہ رہنے دیا تھا بلکہ صریح پیش گوئیوں سے اس کو صاف اور واضح کر دیا تھا۔ (مقابلہ کرو متی ۱۶:۲۱، اور لوقا ۹:۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ یہ سچ ہے کہ اس کی ہڈیاں توڑی نہ گئی تھیں کیونکہ وہ اس صدمہ کے بغیر ہی مر چکا تھا اور لہو اور پانی (صرف لہو نہیں) زندگی کی علامتیں نہ تھیں کیونکہ اسی موقعہ پر ان سپاہیوں نے جو اس کے مرنے کی تحقیق کے لئے مقرر کئے گئے تھے دریافت کر لیا تھا کہ:

وہ مر چکا ہے تو اس کی ٹانگیں نہ توڑیں۔(یوحنا ۱۹:۳۳)

موت کی شتابی کے لئے وے ان کو توڑ ڈالتے اگر ان کو زندگی کا ذرہ بھی شبہ ہوتا۔ تاہم تاکہ اس کی موت کی بابت کامل یقین ہو، انہوں نے یہ دور اندیشی اور چوکسی کی کہ ان میں سے ایک سپاہی نے بھالے سے اس کی پسلی چھیدی اور فی الفور اس سے خون اور پانی بہ نکلا (آیت ۳۴) اور یہ زندگی کی علامت نہیں ہو سکتے تھے بلکہ انہوں نے ظاہر کیا کہ وہ مر چکا تھا۔ اس کے بعد حاکم نے صوبہ دار سے دریافت کیا: کہ کیا اس کو مرے ہوئے دیر ہو گئی ؟ ، اور صوبہ دار نے اس کے متعلق واقعات بیان کئے۔ اور خون اور پانی خواہ زندگی کی علامت تھے یا نہیں۔ وہ بھالا جس نے اس کا دل چھیدا اس نے وہیں اور اسی وقت ثابت کر دیا کہ مسیح صلیب پر مر گیا تھا۔ یہ احتیاطیں اس بات کا یقین دلانے کے لئے ضروری تھیں کہ مسیح فی الواقعی مر گیا تھا کیونکہ مصلوب لوگ اکثر بہت گھنٹوں بلکہ دو دن تک اس اذیت میں جیتے رہتے تھے۔

ڈوسینی بدعتیوں کی تردید کرنے میں سارے اسلاف اس حقیقت کو پیش کرتے تھے۔ اس امر میں رائے مختلف ہے وہ پانی فقط دل کے پردے کا پانی تھا یا کہ بہ نکلے ہوئے خون کے اجزا یعنی گاڑھا اور غلط خون اور سیرم (خون کا پتلا شفاف پانی) جدا ہو گئے تھے۔

اور یہ حالت ناممکن ہے جیسا کہ سرجے سمپتن اور دیگر مشہور حکیموں کی تحریروں سے ثابت ہے جو انہوں نے ڈاکٹر ہینا کی طرف لکھی تھیں

Last day of our Lord's Passion p 333-340.

دیکھو ڈاکٹر ایف ڈبلو فار لائف آف کرائسٹ جلد دوم۔ ص ۴۲۴

۴۔ زندہ خداوند کو پہچاننے میں جو ڈھیل یا سستی ہوئی وہ اس سبب سے نہ تھی کہ وہ صلیبی اذیتوں سے دبلا اور زرد ہو گیا تھا کیونکہ یوحنا اور یوسف ارمتیا اور نقودیس نے اس کو مر جانے کے بعد تینوں میں سے جو صلیب پر کھینچے گئے تھے پہچان لیا تھا اور یہودیوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوروں کی لاشوں کی پرواہ نہ تھی مگر انہوں نے اس کی قبر پر پہرا بٹھلایا تھا۔ اس سے ظاہر ہے کہ ہر ایک اس دبلے اور زرد بلکہ مردہ یسوع کو آسانی پہچان سکتا تھا۔ اور اس کے زندہ ہونے کے بعد اس کی تطبیق پر شاگردوں کے شک کرنے کا یہ سبب نہ تھا بلکہ وہ وہ سبب تھا جس کو ہمارا مخالف ٹالنا چاہتا ہے۔

اناجیل میں محشور منجی کا بدن دوگانہ صورتوں میں بیان کیا گیا ہے اول ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے خداوند نے اس امر کو ثابت کیا کہ وہ زندہ ہونے کے بعد وہی شخص تھا جو وہ اس سے پہلے تھا۔ یا جیسا کہ مقدس لوقا نے لکھا ہے کہ اس نے دکھ سہنے کے بعد بہت سے ثبوتوں سے اپنے آپ کو ان پر زندہ ظاہر کیا (اعمال ۱:۳) اور کہ تطبیق شخصی کی بابت کوئی غلطی نہ ہوئی تھی ہم معلوم کرتے ہیں کہ

الف: اس نے ان کو سابقہ بات چیت یاد دلائی تھی اور وہ باتیں جو اس نے ان سے کہی تھیں (لوقا ۲۴:۴۴)

ب۔ اس نے اس کے ساتھ نوشتوں سے استدلال کیا اور ثابت کیا کہ کیونکہ ضرور تھا کہ وہ بہت دکھ اٹھائے مارا جائے اور تیسرے دن پھر جی اٹھے (لوقا ۲۴: ۲۵۔۲۶)

ج۔ اس نے بڑی فکر اور محنت سے ان کو قائل کیا کہ وہ بظاہر بھی وہی ہے جو پہلے تھا: میرے ہاتھوں کو دیکھو۔، وغیرہ (لوقا ۲۴: ۳۹۔۴۰)

د۔ اور پھر اسی حقیقت کو قائم کرنے کے لئے اس نے ان سے کہا۔ کیا یہاں تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ انہوں نے اسے بھونی ہوئی مچھلی کا ٹکڑا دیا اس نے لے کر ان کے روبرو کھایا (لوقا ۲۴:۴۱۔۴۳، یوحنا ۲:۲۷)

ایسے اثبات حسی سے اس نے شاگردوں پر اپنی تطبیق شخصی ثابت کی تھی

دوم: احوال مقدسہ سے مصرح ہے کہ ہمارے خداوند کے جسم میں مردوں میں سے زندہ ہو کر ایک عجیب تبدیلی آ گئی تھی۔ جب خداوند ان پر ظاہر ہوا تو وہ بالکل تندرست اور قوی حالت میں تھا اگر وہ شاگردوں کے درمیان دبلا اور زرد نظر آتا تو اس سے منتج کیا جا سکتا تھا کہ وہ حالت غشی یا ظاہری موت سے قدرتی ذریعوں کے وسیلے بحال کیا گیا تھا۔ لیکن اس کے برعکس ان کو ایک جلالی وجود کی طرح نظر آتا تھا حتی کہ اس کو اپنی انسانیت اور تطبیق شخصی کے حسّی ثبوت دیتے پڑے تھے...... رہا اور کہ خداوند کا محشور جسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہستی کی ایک نئی منزل میں پہنچا تھا اور موت کی حدود کے ماتحت نہیں ذیل کی حقیقتوں سے ظاہر ہے

الف: وہ دفعتاً شاگردوں کے درمیان نظر آیا جب وے ایک بالا خانہ میں جمع تھے اور دروازے بند تھے اور اپنے آپ کو ان پر ظاہر کر کے وہ اچانک غائب ہو گیا (یوحنا ۲۰:۱۹۔۲۱)

ب۔ جب مریم مگدلیہ چاہتی تھی کہ اسے چھوئے تو اس نے بڑی ملائمت سے اپنے تئیں کنارے کیا اور اسے جتایا کہ آئندہ میری پرستش کرنے کا طریقہ میری زمینی زندگی والے طریق سے جدا گانہ ہوگا کیونکہ: میں اپنے اور تمہارے باپ کے اور اپنے اور تمہارے خدا کے پاس اوپر جاتا ہوں۔ (یوحنا ۲۰:۱۷)

ج۔ وہ اب اپنے شاگردوں کے ساتھ پہلی بے تکلف طرز وطریق پر نہیں رہتا تھا لیکن کبھی کبھی ان کو نظر آتا تھا۔

اس کا عروج اس کے محشور جسم کی ان دونوں صورتوں کو شامل کرتا تھا یعنی اس کی تطبیق شخصی اور تبدیلی کو۔ انہوں نے اس کو دیکھا اور ان کے دیکھتے دیکھتے وہ اوپر چڑھا اور غائب ہو گیا۔ منجی محشور میں یہ تبدیلی وہ سبب تھی جس کے باعث نہ شاگرد اس کو فوراً پہچان نہ سکے تھے۔ نہ کہ اس کے صلیبی اذیتوں سے دبلا اور زرد ہو جانے کے باعث سے۔

ہمارے خداوند کے محشور جسم کی اس تطبیق اور تبدیلی کی بنا پر پولوس رسول ہر ایک ایمان دار کی آئندہ حالت کی بابت یوں استدلال کرتا ہے کہ: وہ اپنی اس قوت کی تاثیر کے موافق جس سے سب چیزیں اپنے تابع کر سکتا تھا ہمارے ذلیل جسم کی شکل بدل کر اپنے جلالی جسم کی صورت پر بنائے گا۔ (فلپ ۳:۲۱)۔ لہذا مسیح کی قیامت سے یہ اعلیٰ مقصد بھی ادا ہوتا ہے کہ وہ اندیکھی دنیا کو ظاہر کرتی ہے جو اس پر ایمان لانے سے حاصل ہو سکتی ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اس کی موت دنیا کے گناہوں کے لئے کفارہ تھی۔

مسیح کی حقیقی موت اور قیامت کی بابت ان حقیقتوں سے شیخ عبد الرحمٰن کو جان لینا چاہیے کہ مرزا غلام احمد کی بدعت کے لئے انجیل میں کوئی پناہ نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسولی مرہم والا خیال ایسا ہی جھوٹا اور فاسد ہے جیسا کہ صلیب پر مسیح کے مرنے کے بارے میں وہ دعوی ہے جو اوپر جھوٹا ثابت کیا گیا ہے۔ رسولی مرہم کی بابت شیخ عبدالرحمٰن صاحب حسب ذیل تحریر کرتے ہیں۔ ترجمہ: یادرہے کہ رسولی مرہم یونانی حکیموں اور ہر ملک کے نامور طبیبوں میں آج کے دن تک مشہور رہا ہے۔، (کیا شیخ خیرالدین رحیم بخش دوا ساز ان لاہور کا عرق مسیحا مشتہرا خبار تحفہ ہند قیصری مدراس مطبوعہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء اور حکیم ڈاکٹر غلام نبی لاہور کا روغن مسیحی مندرجہ ضمیمہ رسالہ انوار الاسلام سیالکوٹ بابت نومر ۱۹۰۱ص ۱۲، اسی رسولی مرہم کی مثالیں ہیں)

یہ مرہم جو رسولوں نے تیار کیا تھا خداوند کے زخموں پر لگایا گیا تھا جس کو فقط ایک ہی دفعہ اپنی زندگی میں اس مرہم کی طرف رجوع کرنا پڑا تھا۔ ادویات کے مشہور ڈاکٹر شہادت دیتے ہیں کہ رسولی مرہم، رسولوں نے خداوند کے زخموں کو چنگا کرنے کے لیء تیار کیا تھا۔ لہذا رسولی مرہم نے خداوند کو چنگا کیا تھا اور تعلیم کفارہ کو جھوٹا ٹھہرانے کے لئے اس کو بچالیا تھا (تعلیم کفارہ تب کہاں تھی اور بغیر موت کے کیونکر ہستی میں آتی ؟)

اس باطل خیال کی تردید میں یہ کہا چاہتا ہوں کہ اگر رسولوں نے کوئی مرہم تیار کیا تھا جس کی بابت ان کو یقین تھا کہ خداوند کو اچھا کر دے گا تو ذیل کے واقعات کا کوئی سبب نہیں بتلایا جا سکتا کہ:

الف: اگر چہ مقدس یوحنا اور بعض عورتیں (ممکن ہے کہ اور رسول بھی) گلگتہ پر موجود تھے تو بھی مسیح کی لاش یوسف ارمتہ اور نقودیمس نے اتاری اور دفن کی تھی

ب۔ انہوں نے: اسے سوتی کپڑے میں خوش بودار چیزوں کے ساتھ کفنایا (یوحنا ۱۹:۴۰) جیسا کہ معزز آدمیوں کے جنازہ پر: یہودیوں میں دفن کرنے کا دستور تھا۔،، اور اسے قبر میں دفن کیا۔ یہ خوش بودار چیزوں کا ڈالنا کبھی اس خیال یا یقین سے نہیں کیا جاتا تھا کہ اس سے مردہ زندہ ہو جائے گا۔ خداوند کے بارے میں بھی ایسا ہی تھا اس کے ساتھ فقط پیار اور محبت کے باعث انہوں نے اس کے بدن کو خوش بودار چیزوں کے ساتھ کفنایا۔

ج۔ فرض کرو کہ رسولوں کے پاس ایسا علاج تھا تو بھی وہ دو آدمی مسیح کی لاش کو گھر نہیں لے جا سکتے تھے۔ وے مجبور تھے کہ اس کو زمین میں دفن کریں اور اس مدفون لاش کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بابت حکم ہوا کہ ۱۶ سپاہیوں کا پہرہ تین دن تک اس کی نگہبانی کرے۔ پس ان کا مرہم کس کام کا تھا؟

د۔ اگر ایسا کوئی مرہم رسولوں کے پاس تھا تو وے اس کی موت کی پیش گوئی سے غمگین کیوں ہوئے تھے؟ اور پھر اس کی موت اور قیامت کی بات کیوں ان کی سمجھ میں نہ آتی تھی؟ (مرقس ۹:۳۲)۔ اور اس کے پھر نظر آنے پر وے کیوں ایسے بے یقین اور شکی تھے اگر خود جانتے تھے کہ ہم نے اس پر ایک شافی مرہم ملا ہے جو تین دن میں اس کی زندگی بحال کرے گا؟ مرزا غلام احمد صاحب خوشی سے ان سردار کاہنوں اور بزرگوں میں شامل ہو جاتے تا کہ ان دیانتدار پہرے والوں کو رشوت دیویں اور کہیں کہ: تم یہ کہنا کہ رات کو جب ہم سوتے تھے تو اس کے شاگرد آ کر اسے چرا لے گئے۔ (متی ۲۸:۱۳)۔ اور انہوں نے ایسا اس لئے کیا ہوگا کہ اس پر وہ رسولی مرہم لگا دیں جو مرزا غلام احمد قادیانی نے اب ۱۹ سو برس کے بعد دریافت کیا ہے؟ پھر رسول یہودیوں سے یہ تقاضا ہرگز نہ کرتے کہ یسوع کی موت اور قیامت اگر سچ نہیں تو اس کی مخالفت میں بولیں۔ اور نہ وے اپنی جانوں کو ایک ایسی بات کے لئے خطرے میں ڈالتے جس کو وے جانتے تھے کہ ان کا اپنا افترا ہے ان کا اس بات کو مخالفت اور خطرے کے درمیان اپنی جان پر بازی کھیل کر پھیلانا ثابت کرتا ہے کہ وے ہرگز نہ جانتے تھے کہ رسولی مرہم کیا چیز ہے

اس قبر کی بابت جس میں خداوند کی لاش رکھی گئی تھی میں یہ بھی کہا چاہتا ہوں کہ وہ ایک نئی قبر تھی: جس میں کبھی کوئی نہ رکھا گیا تھا۔، (یوحنا ۱۹:۴۱)۔ اور: جو چٹان میں کھدی تھی (لوقا ۲۳:۵۳)۔ انتظام الٰہی سے بے شک اس طرح اس لئے ہوا تا کہ جب وہ اٹھے تو اس کی تطبیق کے بارے میں کوئی شک وشبہ نہ ہو سکے تا کہ یہ نہ کہا جا سکے کہ کوئی دوسرا شخص اٹھا ہے جیسا کہ اس لاش کا حال ہوا تھا جو الیسع کی ہڈیوں سے لگی تھی (۲ سلاطین ۱۳:۲۱)

اس امر کے خاتمہ میں میں ناظرین کو یہ جتانا چاہتا ہوں کہ دوسری صدی عیسوی کے شروع میں باسی لائڈیز نامی ایک بدعتی اٹھا تھا جو ڈوسیٹی فرقہ کا بانی اور پیشوا تھا۔ باسی لاڈیز اور اس کے شاگرد یہ کہتے تھے کہ مسیح جسم حقیقی میں انسان نہ تھا لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ایسا نظر آتا تھا اور ازاں موجب صلیب پر نہیں چڑھایا گیا تھا لیکن اس کی جگہ کوئی اور صلیب دیا گیا تھا گو معلوم وہی ہوتا تھا اس نے ایک انجیل لکھی تھی اور اس کو اپنا نام دیا تھا یعنی باسی لاڈیز کی انجیل۔ اس انجیل کا کوئی حصہ موجود نہیں ہے۔ اس بدعتی اور اس کے خیالات کا احوال آئیرینی اس اور اپی فانیز اور دوسری تیسری صدی کے دیگر قدیم مصنفوں سے معلوم ہوتا ہے۔ محمد (ﷺ) صاحب نے اپنے قرآن میں مسیح کے صلیب دیئے جانے کی بابت اسی فرقے کے خیال منظور کئے ہیں (دیکھو سورہ نساء رکوع ۲۲ آیت ۱۵۵) لیکن مرزا صاحب نے بے ہوشی والا خیال اختیار کیا ہے اور رسولی مرہم والا قصہ ایجاد کیا ہے جو بے ہوشی والے خیال کے لئے درکار نہیں ہے اور جو محمد (ﷺ) صاحب کے زمانہ کے بدعتیوں کو بھی معلوم نہ تھا۔ اس پرانی بدعت کا آغاز اس خیال کی بنا پر ہوا تھا کہ مادہ بذاتہ ناپاک ہے لہذا مقدس اے ان مسیح حقیقی جسم والا نہیں ہوسکتا تھا اور نہ حقیقی اذیت کے تحت میں آسکتا تھا۔ زمانہ حال کی بدعت غالباً مسیح کے بدن کو مر اور عود کے ساتھ کفنانے سے نکالی گئی ہے۔ ان بدعتانہ خیالوں کے برخلاف مسیح کی موت اور قیامت کی جلالی حقیقتیں تعلیم کفارہ کی برقراری کے لئے ویسی ہی قائم ہیں جیسی کہ ابتدا سے تھیں۔

پانچواں امر:

کفارہ مسیح پر اعتراض از روئے لفظ لعنت

مسیح خداوند جیسے پاک اور مقبول شخص پر لفظ لعنت کا بولا جانا اہل اسلام اور مرزا صاحب کی سمجھ میں نہ آیا اور مرزا صاحب نے تو اس لفظ کی بنا پر مسیح کے کفارہ ہی کو غلط کہہ ڈالا اور آپ کے چیلے بھی آپ کے اس پھیر میں آگئے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو دو صفحہ کا ایک استفساری مضمون چھاپ کر تقسیم کیا تھا جس کا عنوان تھا: خدا کی لعنت اور کسر صلیب۔ اسی قسم کی باتیں مرزا صاحب کی طرف سے شیخ عبدالرحمٰن نے اسی انگریزی اشتہار کے دوسرے صفحہ پر شائع کی ہیں جس کی طرف دوسرے امر میں اشارہ کر چکا ہوں مرزا صاحب کے ۱۸۹۷ء والے استفسار کا جواب ازیں جانب اسی سنہ کے مارچ کی ۳۱ تاریخ کو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورا خبار بنام کرسچن ایڈووکیٹ میں شائع کیا گیا تھا۔ پہلے وہ سوال و جواب پیش کر کے پھر عبدالرحمٰن کے بیان کی طرف رجوع کرونگا۔ مرزا صاحب نے خدا کی لعنت اور کسر صلیب، کے آخر میں یہ دعوت کی تھی، کہ کیا کوئی دنیا میں ہے جو اس کا جواب دے؟۔ اسی طرح وہ فلستی جولیات خدا کے لوگوں کے مقابل ڈکارا کرتا تھا کہ: میرے لئے کوئی مرد ٹھہراؤ کہ ہم باہم مقابلہ کریں، اس عنوان کے تحت میں آپ یوں لکھتے ہیں:

چونکہ عیسائیوں کا یہ ایک متفق عقیدہ ہے کہ یسوع مصلوب ہو کر تین دن کے لئے لعنتی ہو گیا اور تمام مدارنجات کا ان کے نزدیک اسی لعنت پر ہے، تو اس لعنت کے مفہوم کی رو سے ایک ایسا سخت اعتراض وارد ہوتا ہے جس سے تمام عقیدے تثلیث اور کفارہ اور نیز گناہوں کی معافی کا مسئلہ کالعدم ہو کر اس کا باطل ہونا بدیہی طور پر ثابت ہو جاتا ہے۔ اگر کسی کو اس مذہب کی حمایت منظور ہے تو جلد جواب دے۔ ورنہ دیکھو یہ ساری عمارت گر گئی اور اس کا گرانا ایسا سخت ہوا کہ سب عیسائی عقیدے اس کے نیچے کچلے گئے۔ نہ تثلیث رہی نہ کفارہ نہ گناہوں کی معافی۔ خدا کی قدرت دیکھو کہ کیسا کسر صلیب ہوا۔

بعد میں لفظ لعنت کے معنی یوں کہتے ہیں:

کہ لعنت کا مفہوم یہ ہے کہ لعنتی اس کو کہتے ہیں جو ہر ایک خیر وخوبی اور ہر قسم کی ذاتی صلاحیت اور خدا کی رحمت اور خدا کی معرفت سے بکلی بے بہرہ اور بے نصیب ہو جاوے اور ہمیشہ کے عذاب میں پڑے یعنی اس کا دل بکلی سیاہ ہو جائے اور بڑی نیکی سے لے کر چھوٹی نیکی تک کوئی خیر کی بات اس کے نفس میں باقی نہ رہے اور شیطان بن جائے اور اس کا اندر مسخ ہو جائے یعنی کتوں اور سوروں اور بندروں کی خاصیت اس کے نفس میں پیدا ہو جائے،۔

پھر اس پر یہ اعتراض پیش کیا ہے کہ:

جس حالت میں لعنت کی حقیقت یہ ہوئی کہ ملعون ہونے کی حالت میں انسان کے تمام تعلقات خدا سے ٹوٹ جاتے ہیں اور اس کا نفس پلید اور اس کا دل سیاہ ہو جاتا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ وہ خدا سے بھی روگردانی اختیار کرتا ہے اور اس میں اور شیطان میں ذرہ فرق نہیں رہتا تو اس وقت ہم حضرات پادری صاحبوں سے بکمال ادب سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا یہ سچ ہے کہ درحقیقت یہ لعنت اپنے تمام لوازم کے ساتھ جیسا کہ ذکر کیا گیا یسوع پر خدا تعالیٰ کی طرف سے پڑ گئی تھی اور خدا سے روگردان ہو گیا تھا۔اب اگر خدانخواستہ کچھ دنوں تک یسوع پر لعنت پڑ گئی تھی، تو اس وقت اس کا خدا تعالیٰ سے ابنیت کا علاقہ اور پیارا بیٹا ہونا تو یک طرف خود پیارا ہونا لعنت کے مفہوم کے برخلاف ہے۔

بجواب اس اعتراض کے اظہار کیا جاتا ہے کہ

ا۔مسیح کے مصلوب ہونے سے پہلے نہ عیسائی عقیدے تھے۔نہ کفارہ تھا نہ گناہوں کی معافی۔خدا کی قدرت کو دیکھو کہ صلیب کے بغیر کیسی کسر کھا رہی تھی اور انسان کس ناامیدی اور نقصان میں پڑا تھا۔اور جو چیزیں کہ ہنوز موجود نہ تھیں وہ کیونکر کچلی جاسکتی تھیں۔مسیح کے صلیب دیئے جانے سے نہ صرف اس کے شاگرد ہی ناامید ہو گئے تھے بلکہ یہودیوں نے گمان کیا تھا کہ ہم نے ایک کامل فتح حاصل کی ہے۔اور مسیح کی بادشاہت کی امیدوں کو کچل ڈالا ہے مگر دیکھئے آخر ایک بات بھی نہ کچلی گئی۔مسیحی کلیسا قائم ہوگئی۔عقیدے جاری ہوئے۔کفارہ پورا ہوگیا۔گناہوں کی معافی کی پکار ہر جگہ ہونے لگی۔سو اگر آج بھی وہی یہودیوں والی سوچ آئی ہے، تو فضول ہے ایک کچلی ہوئی سوچ ہے۔صلیب نے ایسے سوچ کو اسی زمانہ میں ہستی سے خارج کر دیا تھا آپ اس کے لئے فکر بے فائدہ کرتے ہیں۔

۲۔جو معنی لفظ لعنت کے آپ نے لکھے ہیں ہم نے مانا کہ وہ ٹھیک معنی یا مراد لعنت کے ہیں۔مگر یاد رہے کہ اگر خدا تعالیٰ میرے یا آپ جیسے گنہگار انسان پر رحمت نہ کرے اور لعنت کرے تو جو کیفیت آپ نے لفظ لعنت کی بتلائی ہے، درست آوے گی۔حضوری حق تعالیٰ سے دور سمجھے جائیں گے یا جیسا آپ لکھتے ہیں شیطان اور کتے اور سور اور بند کی خاصیت والے بن جائیں گے۔مگر چونکہ مسیح میں اور دیگر بنی آدم میں بڑی بڑی باتوں میں فرق ہے، اس لئے لعنت کے اثر میں بھی فرق ہے چنانچہ:

الف: جس مقام میں مسیح کے لعنت اٹھانے کا ذکر ہے اس پر غور کرنا چاہیے۔گلتیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳:۱۰ میں یوں لکھا ہے: وے سب جو شریعت ہی کے اعمال پر تکیہ کرتے ہیں سو لعنت کے تحت میں ہیں کہ لکھا ہے جو کوئی ان سب باتوں کے کرنے پر جو شریعت کی کتاب میں لکھی ہیں قائم نہیں رہتا لعنتی ہے یہ وہ واجبی لعنت ہے۔ جس کی آپ نے تعریف لکھی ہے۔ اور بغیر مسیح کے کل بنی آدم کیا انبیاء کیا اولیاء اور کیا دیگر لوگ سب اس کی تحت میں ہیں۔ کیونکہ شریعت پر ہمیشہ اور پورے طور سے قائم نہیں رہ سکتے۔ مگر مسیح کے حق میں یہ وجہ لعنت متروک ہے غیر ہے اس لئے کہ وہ پاک تھا (لوقا ۱:۳۵) اس نے گناہ نہ کیا (پطرس ۲:۲۲)۔ اس نے شریعت کو نہ توڑا بلکہ قائم رہا اور پورا کیا (متی ۵:۱۷)۔ لہذا لعنت کا اثر کہ شیطان یا کتا یا سور یا بندر بنا دے اس پر نہیں ہوسکتا تھا البتہ میری یا آپ کی یہ حالت ہوسکتی ہے کیونکہ شریعت پر قائم نہیں رہے۔

ب۔ مسیح نے برضا و رغبت خود یہ لعنت ہمارے بدلے اٹھائی چنانچہ نامہ گلتیون کے مقام منقولہ بالا کے بعد سلسلہ میں یہ امر بیان کیا گیا ہے:

کہ وہ ہمارے بدلے میں لعنت ہوا۔ آیت ۱۳۔ پر ہمارے بدلے کیوں لعنتی ہوا اس لئے تا کہ ہم کو، شریعت کی لعنت سے چھڑاوے۔ یعنی جرم گناہ کی جو سزا تھی وہ ہم نے پانی تھی اس لعنت کو ہم پر سے دور کرنے کے لئے اس نے اپنے تئیں فدیہ میں دیا۔ اور یوں ہم کو اس لعنت سے چھڑایا۔ مگر اس حال میں وہ بذاتہ ایک گنہگار لعنتی نہ ہوگیا تھا، کیونکہ مسیح نے بھی ایک بار گناہوں کے واسطے دکھ اٹھایا۔ یعنی راست باز نے ناراستوں کے لئے تا کہ وہ ہم کو خدا کے پاس پہنچائے (پطرس ۳:۱۰) چاہیے تھا کہ مرزا صاحب انجیل کے اس نکتہ کو انجیل ہی سے سمجھنے کی کوشش کرتے نہ یہ کہ لفظ لعنت کے معنی چند ایک کتب لغات سے پیش کر کے کہہ دیتے کہ مسیح ایسا شخص تھا۔

ج۔ پولوس رسول نے مسیح پر یہ لفظ فقط اس لئے بولا ہے کہ وہ ایک گنہ گار کی طرح صلیب پر چڑھایا گیا۔ اور ایسی صلیبی موت شریعت کی رو سے لعنتی موت تھی۔ یعنی لفظ لعنت کا بلحاظ صلیب کے ہے نہ کہ کسی اور امر کے سبب جو لفظ لعنت سے مفہوم ہوسکے۔

۳۔ تا کہ معلوم ہو جاوے کہ لعنت کا کوئی اثر مسیح پر نہیں ہوسکتا اور نہ ہوا اور مسیح پر صرف انہی معنوں میں لعنت کا لفظ بولا گیا تھا جو پیش کئے گئے ہیں اس بات سے اور بھی مصرح ہے کہ اگرچہ صلیبی موت مسیح کی کسر شان کا باعث تھی مگر مسیح کی ذاتی قدوسیت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت کی وجہ سے وہ کسر صلیب سرفرازی صلیب سے بدل گئی تھی صلیب نے تو مسیح کو کسر لگائی تھی مگر مسیح نے اس کو سرفراز کیا چنانچہ اس کل امر کو یعنی اس کسر اور سرفرازی کو دوسرے مقام میں یوں بیان کرتا ہے؛ اس نے (مسیح نے) خدا کی صورت میں ہو کے خدا کے برابر ہونا غنیمت نہ جانا لیکن اس نے اپنے آپ کو نیچ کیا...اور آدمی کی صورت میں ہو کر آپ کو پست کیا (اس کی دونوں صورتوں کے مقابلے کا خیال رہے) اور مرنے تک بلکہ صلیبی موت تک فرمان بردار رہا۔ اس واسطے خدا نے بھی اسے بہت سرفراز کیا اور اس کو ایسا نام جو سب ناموں سے بزرگ ہے بخشا تاکہ یسوع کا نام لے کے ہر ایک کیا آسمانی کیا زمینی کیا وے جو زمین کے تلے ہیں گھٹنا ٹیکے اور ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے تاکہ خدا باپ کا جلال ہووے۔ (فلپیون ۲:۶۔۱۱) یہ سچ ہے کہ مسیح کے ساتھ جو سلوک ہوا گر اس میں قدرت اور قدوسیت کی روح نہ ہوتی تو وہ دیگر سب لعنتیوں کی طرح پڑا رہتا اور شیطان اور سور کی خاسیت والا ہوتا مگر وہ تو خداوند اور مسیح ہوگیا۔ اور دیگر سب لعنتیوں کا حال معمولی رہا۔ مسیح نے تین دن لعنت برداشت کی، اور زندہ ہو کر اس کو دور کر دیا لہذا تثلیث کو ہرج نہ پہنچا۔ اور تثلیث کو ہرج اتنا ہی پہنچ سکتا جتنا خدا کی پاک ذات کو اس گنہگار دنیا کے ساتھ تعلق رکھنے سے ہر روز پہنچتا ہوگا۔ اگر یہ نہیں تو وہ بھی نہیں ہے (ازلی وجود کو کوئی ہرج نہیں پہنچ سکتا) کفارہ ثابت ہوگیا اور گناہوں کی معافی جاری ہوگئی ہے۔ مرزا صاحب کیا آپ نے انگھلاتے ہوئے یہ اعتراض گھڑا تھا کیونکہ نہایت بے جا اور بے ادبی سے پرا اور بے جا نتیجوں سے بھرا تھا مگر ہم نے بڑے پیار سے اس کو رستہ عدم کا دکھلا دیا ہے۔ اور آپ کے لئے کہتے ہیں کہ مسیح کے وسیلے سے گناہوں کی معافی جاری رہی۔ دیری کیوں کرتے ہو۔ شیخ عبدالرحمٰن نے اپنے انگریزی اشتہار میں لفظ لعنت کی بنا پر یوں تحریر کیا ہے:

ترجمہ: اکثر کہا جاتا ہے کہ مسیح صلیب دیا گیا تھا اور اس لئے نوع انسان کے فدیہ کے لئے ملعون ہوا تھا۔ اس کی صلیبی موت دین عیسوی کا بنیادی پتھر ہے اور کل عیسائیوں کی نجاب ہے۔ اب ہم معلوم کریں گے کہ یہ بنیاد بالکل عیب دار ہے اور اس لئے نجات کی عمارت ضرور گرے گی۔ دیکھو وہ تو گر گئی ہے اور نجات ہمیشہ کے لئے جاتی رہی۔ لفظ کراس کے انگریزی میں وہی معنی ہیں جو لعنت کے عربی اور عبرانی میں ہیں جو کہ خداو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ند کی مادری زبان تھی ہم لفظ لعنت کے معنی سمجھ لیویں ۔ لفظ لعنت کے صحیح معنوں کی رو سے لعنتی آدمی یا ملعون وہ ہے جو منکر خدا ہو جاتا ہے ۔ خدا کی طرف اپنی پیٹھ پھیر لیتا ہے خدا کا قہر اپنے اوپر نازل کرتا ہے ۔ شیطان کی تمام خصلتیں اپنے میں پیوستہ کرتا ہے ۔ تمام فرشتہ خوبیوں سے بالکل محروم ہو جاتا ہے اور خدا کے برخلاف کفر بکتا ہے ۔ دیکھو لسان العرب ، اقرب الموارد جو دو مشہور عربی لغات ہیں ۔ اب ہم سب جانتے ہیں کہ مسیح کبھی منکر خدا نہیں ہوا ، نہ خدا کا دشمن بنا نہ خدا کبھی اس کا دشمن بنا ، اور کہ وہ کل مقدس خوبیوں سے کبھی محروم نہ ہوا تھا ۔ اور خدا کے حق میں کبھی بری باتیں نہ بولا تھا ۔ پس لفظ لعنت کسی صورت میں مسیح پر نہیں بولا جا سکتا جو کوئی اس کو لعنتی آدمی یا شیطان کہتا ہے وہ خود لعنتی اور شیطان ہے لہذا از روئے علم زبان بآسانی سمجھ میں آ سکتا ہے کہ مسیح کبھی لعنتی نہ ہوا تھا اور کہ نجات کا خیال جو سراسر مسیح کی صلیبی موت پر منحصر ہے اس لفظ کے لغوی معنوں کی رو سے صداقت سے بالکل خالی ہے ۔

یہ بالکل سچ ہے کہ مسیح نے کبھی دہریائی خیالات نہیں سکھلائے اور خدا نے بھی اپنے بیٹے یسوع مسیح کے پاک وجود اور کام میں ہمیشہ اپنی محبت اور خوشنودی ظاہر کی تھی (متی ۳:۱۷ ، اور ۱۷:۱۵)

۔ اور باوجود تمام تکلیفوں اور صلیبی موت کے اس کو بھی اپنے باپ کی محبت پر پورا بھروسہ تھا یہاں تک کہ اس کی طرف باپ کی محبت کی سب سے بڑی وجہ اس کی صلیبی موت تھی ۔ خداوند یسوع نے کہا کہ :

> باپ مجھ سے اس لئے محبت رکھتا ہے کہ میں اپنی جان دیتا ہوں تاکہ اسے پھر لے لوں (یوحنا ۱۰:۱۷)

ایسی حقیقتوں کے روبرو جو اس کے وجود اور کام سے تعلق رکھتی ہیں اس کو ملعون کہنا کفر ہوگا ۔

اب ہم اس سوال پر غور کریں کہ وہ مرا ہی کیوں ؟ اس نے خود صاف صریح الفاظ میں اپنے صلیب پر مارے جانے کی خبر دی تھی اور ضرور تھا کہ اس کی باتیں پوری ہوں ۔ اب موت بجائے خود لعنت ہے جو انسان نے اپنے گناہوں کے سبب وارد کر لی ہے لیکن کیوں خداوند نے اپنے تئیں اس لعنت کے تحت میں کیا ؟ اس نے فرمایا :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھیڑوں کے لئے اپنی جان دیتا ہوں۔،

ابن آدم آیا ہے کہ اپنی جان بھیڑوں کے بدلے فدیہ میں دے (متی ۲۰:۲۸)

اس میں اس کے موت کی لعنت اٹھانے کا سبب موجود ہے۔ اس کی موت دوسروں کے بدلے فدیہ میں تھی وہ ان کو شریعت کی لعنت یعنی موت سے چھڑانے کے لئے تھی۔ علاوہ اس کے یاد رہے کہ اس نے بہت دیر تک اس لعنت کے نیچے نہیں رہنا تھا کیونکہ وہ صرف عوضی تھا۔ اس لئے وہ کام پورا کر کے مرسوں میں سے زندہ ہوا، کیونکہ ممکن نہ تھا کہ وہ اس کے (موت کے) قبضہ میں رہتا۔ (اعمال ۴:۲۴) اور اس کو اس کے پھر لینے کا اختیار تھا (یوحنا ۱۰:۱۸) اور اس کام کے لئے باپ کی محبت اس پر یوں ظاہر ہوئی کہ اس نے، اسے مردوں میں سے جلایا اور جلال بھی بخشا۔ (پطرس ۱:۲۱) اس طور سے ہم دیکھتے ہیں کہ خداوند یسوع مرزا صاحب کے پیرو کے کسی معنی میں لعنتی نہ تھا اور نہ ہوسکتا تھا لیکن اس نے اوروں کی فداکاری میں لعنت اٹھائی، اور، ہماری راست بازی کے لئے اس لعنت پر مردوں میں سے زندہ ہو کر فتح مند ہوا۔ (رومیوں ۴۵:۲۵) (مرزا صاحب کا گستاخانہ خیال کہ مسیح سری نگر میں موا تھا اور تا قیامت مردگی کی حالت میں رہے گا، اس ساری تعریف کو ضائع کرتا ہے جو شیخ عبدالرحمٰن نے مسیح کی قدوسیت اور کاملیت کے بارے میں لکھی ہے اور مثیل مسیح اور لوگوں کے گناہ کی لعنت یعنی موت کے نیچے ہے۔ حالانکہ اس کی کامل قدوسیت اور مرضی الٰہی پر کاربند رہنے کی وجہ سے اس کا...: اور ایلیا کی بہ نسبت زیادہ حق تھا کہ زندہ آسمان پر اٹھایا جاوے مگر اس کی یروشلم والی صلیبی موت اور قیامت اس کی موت کے سبب کو اور حق سرفرازی کی شان کو قائم رکھتے ہیں) اور اس بات سے اس نے ثابت کیا کہ وہ درحقیقت ایک کفارہ تھا راہ نجات کی یہ مستتر حقیقت ہے جو قادیانی اور اس کے ساتھی کے لغوی خیال کو جڑ سے اکھاڑتی ہے اور وہ مثل کہ، جو صلیب پر لٹکایا گیا لعنتی ہے، کافور ہوئی۔ اور یہ تقاضا قائم ہوا کہ ہر ایک زبان اقرار کرے کہ یسوع مسیح خداوند ہے (فلپ ۲:۱۱)

خاتمہ: شیخ عبدالرحمٰن اپنے اشتہار کے آخر میں جہاد کی بابت مرزا صاحب کے خیال کو ظاہر کرنے کی کوشش کرتا ہے یہ کہہ کر:

البتہ وہ ہتھیار نہیں اٹھائیں گے لیکن یسوع کی مانند امن والی اور آسمانی آرام والی زندگی بسر کریں گے۔ یاد رکھنا چاہیے کہ وہ دین عیسوی کی ہر ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ صورت کے برخلاف ہیں۔

جہاد کے بارے میں مرزا صاحب کے رخ طبیعت کی بحث میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ آپ خوب جانتے ہیں کہ مثل تھیوڈاس اور برکوکب، یا سبتی سیوی کی طرح ایک فسادی مسیح بننے میں خیر نہ ہوگی اور بیرونی زبردست مخالف حالات کے سبب سے ممکن ہے کہ جہاد کی آرزو مدت تک چھپی رہے۔ بالفعل یسوع مسیح کے ساتھ یہ بناوٹی مماثلت ممکن ہے کہ آپ کا کام خوب دے گی اور آپ کے دین عیسوی کی ہر ایک موجودہ صورت کے مخالف ہونے کی بابت یاد رہے کہ یہ طرز آپ کی اس ہم دردی کا ذاتی نتیجہ ہے جو آپ کو ان قدیم مسیحی نام کے بدعتانہ طریقوں کے ساتھ ہے جو باسیلائڈیز سے محمد (ﷺ) صاحب کے زمانہ تک برپا ہوئے مگر ترک کر دیئے گئے تھے۔ باسیلائڈیز سے محمد (ﷺ) صاحب تک کل ناستک، ڈوسیٹی اورنیسٹوریَن فرقے انجیل مقدس کے مسیح کی عیسویت کے مخالف تھے اور وہ بدعتیں کل ترک کر دی گئی ہیں لیکن محمد (ﷺ) صاحب نے اپنے قرآن میں مسیح کی طفولیت اور مصلوبیت اور الوہیت کے متعلق ان کے قصے اور خیالات درج کر لئے ہیں۔ مرزا صاحب، محمد (ﷺ) کے بھی پیرو ہیں اس لئے مرزا کی سیرت کا صحیح اندازہ یہ ہے کہ آپ ایک ایسے آدمی ہیں یا باسیلایڈیز یا محمد (ﷺ) کی روح اور قوت سے آئے ہیں۔

اس بحث کو ختم کرنے میں میں ناظرین کی توجہ امورات ذیل کی طرف طلب کرتا ہوں

اول یہ کہ ابراہام کے فرزند جو وعدے کے تھے اپنے نبیوں کی پیش گوئیوں کے ذریعہ ایک بڑے رہائی دینے والے کے منتظر بنائے گئے تھے۔ اب وہ پیش گوئیاں یسوع مسیح کے وجود میں پوری ہوئی تھیں جیسا کہ انجیلی بیان سے مصرح ہے۔ وہ جو اس وقت ایمان لائے اور وہ جو اب اس پر ایمان رکھتے ہیں مسیحی کہلاتے ہیں۔ لیکن ڈاہ اور ضد کے سبب یہودیوں نے اس مسیح کو نہ مانا اور ان کو اپنی بے ایمانی کا برا نتیجہ سہنا پڑا ہے۔ اس سبب یہودی کا گمان ہے کہ مسیح ہنوز آنے والا ہے نتیجہ یہ ہے کہ یہودیوں کی اس انتظاری میں مسیحائی کے ہر ایک مدعی کو آسرا مل جاتا ہے۔ مگر یسوع مسیح کی بابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوا کہ اس کی آمد کا بھاری تقاضا یہ تھا کہ وہ نجات کے کام کو اپنے وجود میں پورا کرے۔ لیکن وہ تکمیل زمانہ کے آخر تک جاری رہے گی جیسا کہ خداوند کی پیدائش سے پہلے فرشتہ نے خبر دی تھی کہ، اس کی بادشاہت کا آخر نہ ہوگا (لوقا ۱:۳۳)۔ اس کو خداوند نے منظور کیا اور ان الفاظ میں دوبارہ جتلایا جو متی کی انجیل کی تین آخری آیات میں مندرج ہیں اور جس کا رسول اور تمام مسیحی یہ کہہ کر اقرار کرتے ہیں کہ: یسوع مسیح کل اور آج اور ابد تک یکساں ہے۔ (عبرانیوں ۱۳:۸)۔ پس ہم دیکھتے ہیں کہ ہمیشگی کے ورے مسیحائی کا کوئی اور دعوی جائز نہیں ہوسکتا اور اس وقت ابن آدم اپنے جلال میں آوے گا۔ وغیرہ (متی ۲۵:۳۱) ایسی آمد ثانی اس کی پہلی آمد کا قدرتی اور لازمی نتیجہ ہے۔

دوم غور طلب امر یہ ہے یعنی: مسیح کی نامعلوم زندگی اور سہ اور تبت میں، اور اس کا اپنی روح اور قوت کے ساتھ مرزا غلام احمد کے وجود میں آنا ہے۔ مقدم الذکر ایک روسی سیاح نوٹووچ کا خیال ہے۔ اور مقدس لوقا کے ایک فقرہ سے اس کی کامل تردید ہوتی ہے کہ: وہ ان کے ساتھ روانہ ہوکر ناصرت میں آیا اور ان کی تابعداری کرتا رہا۔ (لوقا ۲:۵۱) اور موخر الذکر خیال فی نفسہ ناممکن ہے جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا ہے۔ پس یاد رکھو کہ یہودی اب تک مسیح کی پہلی آمد کی انتظاری کرتے ہیں محمدی اس کی دوسری آمد کی انتظاری اپنی من مانی طرز پر کرتے ہیں۔ لیکن مسیح اس کی دوسری آمد کی انتظاری کل قوموں کی عدالت کے لئے کرتے ہیں۔ اور یہ امر یہودیوں اور محمدیوں والی انتظاری کو برباد کرتا ہے۔ اس لئے اے برادران فریب مت کھاؤ۔ کھرے روپئے تو ہیں مگر کھوٹے بھی بنائے جاتے ہیں سچے مسیح پر اور ہمیشہ زندہ مسیح پر سوچو، دھیان کرو، تیار رہو، اور جاگتے رہو۔

راقم: پادری جی ایل ٹھاکر داس۔ مشین پریس لودہانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البیان
فی حقیقت مرزا غلام احمد
و سید احمد خان

مؤلفہ مولوی امام الدین صاحب گجراتی۔ ۱۹۰۶ء
روزگار پریس راولپنڈی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکر الحکیم نمبر۴۔ اس وقت ہمارے سامنے موجود ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی و ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی دو بزرگوں کی باہمی خط وکتابت درج ہے۔ افسوس ہے کہ ہمیں اتنی فرصت نہیں ہے کہ اس خط وکتابت پر اپنے مفصل خیالات ظاہر کرسکیں۔ اس لئے ایک سرسری نظر ڈالی جاتی ہے۔ امید ہے کہ مرزا صاحب کے موافقین اور مخالفین مذکورہ بالا کتاب کے مطالعہ سے بہت کچھ عبرت حاصل کریں گے اور اگر فریقین سے ہوسکے تو اس پر اپنی روشن و زرین آراء پبلک میں شائع کرکر اپنا فرض ادا کریں گے۔

وہ شخص بہت تنگ خیال گنا جاتا ہے جو صرف اپنے موافق تحریر ہی کو دیکھے۔ مگر جو محقق ہے وہ اپنے مخالف خیالات سے بھی بہت فوائد حاصل کرسکتا ہے، اور اپنی کھوئی ہوئی چیز (حکمت) کو ہر ایک جگہ سے تلاش کرتا ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ڈاکٹر (عبدالحکیم پٹیالوی) موصوف ابھی لاہور میڈیکل کالج کی اسسٹنٹ سرجن کلاس میں طالب علم ہی تھے کہ ان پر ایک طول طویل خوابوں کا دورہ شروع ہوگیا تھا اور کبھی کبھی کوئی چھوٹا موٹا الہام ہوتا بھی نظر آتا تھا جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مریدی کے امیدواروں کا قاعدہ ٹھہر چکا ہے (اس مشن کا سارا دارومدار خوابوں اور الہاموں پر ہے) اور بقول الجنس یمیل الی الجنس ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب موصوف نے اسی (طالب علمی کے) زمانہ میں ذکر الحکیم نمبر ۱ چھپوا کر مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب قادیانی کی خدمت میں پیش کی جس پر حضرت اقدس مسیح الزمان کی طرف سے ان کو نہ صرف اول المسلمین کا پیارا خطاب ہی ملا، بلکہ مقربین خاص میں سرفرازی پائی۔

اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب موصوف قرآن مجید کی کسی کسی سورۃ کی تفسیر بھی کرتے رہے، اور قرآن مجید کا انگریزی میں ترجمہ کیا۔ اور اپنی عقل روح افزاء اور فہم ہوش ربا کی یاری اور دماغ کی سرسبزی اور مددگاری سے مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح الزمان ظاہر کرتے رہے۔ اور وہی مقدمہ پیش آیا جس کو کسی محقق اہل اسلام نے بیان کیا ہے:

اول کورانہ تقلید میں پھنس جانا، اور اس پر تقلیدی اجتہاد اور استدلال سے کام لینا (الکلام مصنفہ: مولانا شبلی نعمانی صاحب)

اور دوسرے الفاظ میں جس کو بنائے فاسد علی الفاسد کہتے ہیں، یعنی:

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

الغرض ان لطیف استدلالوں اور حیرت انگیز اجتہادوں سے جب ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو فراغت حاصل ہوئی اور ۱۲ برس کی مریدی کے بعد قرآن مجید کی آیات پر دوسرے پہلو سے تدبر کیا، تو دفعۃً آپ کی آنکھ کھلی اور کیا دیکھتے ہیں کہ مسیح الزمان کی تیار کردہ جماعت اور قرآن مجید کی اصلی تعلیم میں بہت سی مغائرت اور منافرت پائی جاتی ہے۔

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجاں و بادنجاں است بورانی

اور بجائے اس کے کہ اس جماعت کے افراد مرزا جی کو مسیح الزمان یا کرشن جی مہاراج کی زندہ مورت (مرزا جی نے سیالکوٹ والے لیکچر میں اپنی ذات کو ایسا ہی ظاہر کیا ہے) تسلیم کرنے پر ہی قناعت اور کفایت کرتے، آپ کو خدا بنا دیا اور انت منّی و انا منك ۔ یحمد ك اللّٰه و یمشی الیك پر سچ مچ عمل کر رہے ہیں۔ تو ایسے خوفناک نتائج کا معائنہ کر کر ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کا دل بھر آیا اور رہا نہ گیا۔ پس مسیح الزمان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں عرضی لکھی، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

حد سے بڑھ کر رنگ آمیزی اور نمائش کا خاتمہ بالخیر نہ ہوگا کیونکہ آپ کی جماعت صراط مستقیم سے بھٹک گئی ہے اور اعتدال پسند طبائع نے الہ العالمین کو خیر باد کہکر آپ ہی کو حقیقی معبود و مطلوب یقین کر لیا ہے۔ یعنی جب تک خدا کے نام کے ساتھ آپ کا نام نہ لیا جاوے ان کی اطمینان ہی نہیں ہوتی۔ آپ کی مہا مورت (اس سے تصویر پرستی مراد ہے) کی پوجا پاٹ شروع ہو گئی ہے اور یہ باتیں سراسر شرک ہیں قولہ تعالی

۱: انّ الشّرك لظلم عظيم۔ بے شک خدا کا ساجھی جاننا بڑا بھاری گناہ ہے

۲۔ انّ الله لا يغفر ان يشرك به و يغفر ما دو ن ذلك لمن يشاء۔ بے شک اللہ تعالی نہیں بخشتا اس گناہ کو کہ اس کے ساتھ شرک کیا جائے اور بخشتا ہے اس کے سوا تمام گناہوں کو جس کے لئے چاہتا ہے۔

اس میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کہ مرزا جی اعلی درجہ کے محتاط اور جزءرس ہیں۔ مگر بباعث فارسی النسل ہونے کے مزاج میں تندی بہت ہے، اور جاہ و جلال میں جلدی ہی آجاتے ہیں۔

پس بجائے اس کے کہ اپنے اول المسلمین اور مقرب خاص (ڈاکٹر عبدالحکیم) کی پروٹسٹ protest اور اس کی پیش کردہ آیات قرآنی پر تدبر کرتے، اور ان آیات کے کسی دوسری طرح پر معانی بتا کر بلطائف الحیل ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کی اطمینان واشک شوئی کرتے، سرے سے ان کو اپنے مشن سے ہی خارج کر دیا انا لله و انا اليه را جعو ن

مثل مشہور ہے کہ بگڑے دوست سے زیادہ ہولناک کوئی دشمن نہیں۔ اور گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔ پس اکثر احباب کا خیال ہے کہ اس موقع پر مرزا جی نے جلدی سے کام لیا ہے و الله اعلم بالصوا ب

بیازی نگفت ایں سخن با یزید
کہ از منکر ایمن ترم کز مرید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ ڈاکٹر (عبدالحکیم پٹیالوی) صاحب (جیسا کہ ذکر الحکیم نمبر۴ سے صاف ظاہر ہے) راستی پر تھے اور قرآن مجید کی آیات پر قربان ہو چکے تھے، اور پھر سچی اور بے غرضانہ نصائح کا یہ صلہ ملا کہ احمدی جماعت سے ہی نکالے گئے۔ ناچار آپ نے اس خط و کتابت کو ٹریکٹ کی شکل میں پبلک کے سامنے رکھ دیا۔ لوگ کہتے ہیں کہ مرزا جی کے لئے یہ ایک ابتلاء ہے۔ مگر ہمارا خیال ہے کہ یہ کوئی نرالا اور نیا ابتلاء پیش نہیں آیا بلکہ اس سے پہلے بھی کئی ایک ابتلاء پیش آ چکے ہیں مگر مسیح الزمان کا استقلال مزاج ایسے واقعات سے مستغنی ہے۔

۱۔ کیا عبداللہ آتھم عیسائی جب مرزا جی کی بد دعا سے اور مقرر شدہ میعاد پندرہ ماہ کے اندر نہ مر سکا تو کس قدر دقتوں کا سامنا تھا۔ مگر کیسے عجیب وغریب لطائف الحیل سے عقل مند جماعت کے دلوں سے اس خیال کو دور کیا کہ عیسائی مذکور نے در پردہ رجوع بحق کر لیا ہوگا۔ حال آنکہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے مقرر کردہ ۱۵ ماہ کے بعد صاف صاف اپنے دو خطوں میں لکھ دیا کہ میں جب مناظرہ ہوا جیسا تب عیسائی تھا ویسا ہی اب ہوں۔ یہ خطوط بارہا اخباروں رسالوں کتابوں میں چھپ چکے ہیں (دیکھو راست بیانی بر شکست قادیانی۔ اخبار وفادار۔ ضمیمہ شحنہ ہند ۱۹۰۱ء وغیرہ)

۲۔ مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی جس نے سب سے اول قادیانی مرزا جی کو چار زبردست آرٹیکلوں میں غوث اور قطب ثابت کر کر پھر جعلی مشن کی قلعی کھولی اور مقدمات کر کر مہلک الہاموں اور خونی پیش گوئیوں کو ضبط سرکار کرا دیا تھا، تو اس وقت کچھ کم ابتلاء پیش آیا تھا مگر مرزا جی نے ہمت کو نہیں ہارا۔

۳۔ پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ والے بزرگ کے مناظرہ میں جب باوجود بتواتر طلب کرنے کے مرزا جی لاہور نہ آ سکے، تو کیا کچھ شرم ساری تھی۔ مگر پیر صاحب جب لاہور سے اپنے وطن کو چلے گئے تو گالیوں کے انباروں کے ساتھ ہی یہ بھی لکھنا شروع ہو گیا کہ پیر صاحب ہمارے مقابلہ میں ہار گئے۔ حالانکہ دروغ گوئی کو اس کے گھر تک پہنچا کر واپس گئے۔

۴۔ مولوی کرم الدین صاحب جہلمی والے مقدمہ میں جو خدا جھوٹ نہ بلوائے کوڑیوں الہامات غتربود ہو گئے تھے۔ اور پھر نصیب اعداء ابتدائی عدالت سے مبلغ پانچ صد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپیہ جرمانہ کی سزا بھی مل چکی تھی جس کی اپیل خدا خدا کر کے منظور ہوئی، مگر آپ نے کیسا تحمل اور وقار سے کام لیا: آرے حصول دوست چالاکی است وچستی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نرالے مشن کے جواب میں خاص مسلمانوں کی طرف سے دوسو کتابوں سے بھی زیادہ لکھی گئی ہیں۔ مگر چونکہ وہ کتابیں مرزائی مشن کے مخالفین کی طرف سے لکھی گئی ہیں اس لئے ان کو اس وقت خدا کے حفظ و امان میں چھوڑ کر چند ایک خاص کتابوں کا ذکر کیا جاتا ہے جو مسیح الزمان کے خاص الخاص مریدوں کے قلموں کے نتائج ہیں

اول: اشاعۃ السنہ مولوی محمد حسین صاحب۔ مگر چونکہ اس رسالہ کا انداز درست نہیں ہے اس لئے ہم پبلک کو اس کے مطالعہ کی زیادہ تحریک نہیں کر سکتے۔

دوئم: عصائے موسیٰ جو ایک مبسوط اور مشرح کتاب ۶۰۰ صفحہ کلاں کی ہے جس کو جناب منشی الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ لاہوری نے لکھا۔ اس کتاب کی بڑی اشاعت ہوئی۔ چونکہ منشی صاحب موصوف کو بھی الہام کا دعویٰ ہے اس لئے برخلاف مرزا صاحب قادیانی انہوں نے بڑی تہذیب متانت اور شائستگی سے اس کتاب کو لکھا ہے۔

سوئم: حقیقۃ المہدی جس کو منشی عبدالعزیز صاحب نمبردار بٹالہ نے لکھا۔ یہ شخص مرزا صاحب کے تیسرے خلیفہ تھے اور ایک طرح سے پرائیویٹ سکرٹری۔ جب منشی عبد العزیز صاحب قادیانی جماعت سے نکالے گئے تو اخبار الحکم نے یہ لکھا کہ:

اس شخص میں شیطانی رگ ہے۔

منشی عبدالعزیز صاحب نے جو اس کا جواب دیا اس کو ناظرین کی دل چسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے کیونکہ یہ خط حقیقت المہدی میں نہیں ہے۔ خط یوں ہے:

(منشی عبدالعزیز یا نبی بخش نمبردار بٹالہ مرزا صاحب کے وہ مقرب مرید ہیں جن کا نام ضمیمہ انجام آتھم میں آپ نے ۳۱۳ مریدوں میں درج فرمایا ہے جن کو بمنزلہ اصحاب بدر قرار دیا ہے اس بدری صحابی نے جو پوست کندہ حالات مرزا جی اور ان کے درباریوں کے لکھے ہیں ان سے مسیحیت کی کچھ قلعی کھلتی ہے اس لئے اس مرید خاص کا وہ مضمون جو پیسہ اخبار لاہور مطبوعہ ۱۶ نومبر ۱۹۰۱ء کے صفحہ ۱۰۔۱۱ پر ہے باختصار ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے۔ یہ پرچہ شامل مسل ہو چکا ہے:

مکرمی اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار لاہور۔ السلام علیکم۔ الحکم کے اڈیٹر نے آپ کے ریمارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت المہدی پر ناراض ہو کر بہت زہر اگلا ہے اور آپ سے بعض باتوں کے مطالبہ کے لئے زور دیا ہے چونکہ ان میں ایسی باتیں بھی ہیں جن کا جواب میں اپنے ذمہ سمجھتا ہوں اس لئے ان کو قلم بند کر کے ارسال خدمت کرتا ہوں آپ براہ مہربانی انکو اپنے قیمتی پرچہ میں جگہ دیں تاکہ اڈیٹر الحکم اور اسکے ہم خیالوں کے لئے تسلی کا موجب ہو۔

اول، اپنے راسخ الاعتقاد ہو چکنے کی نسبت جو کچھ میں کہنا چاہتا ہوں اس کے لئے میں امید نہیں کرتا کہ آپ کے پرچہ میں جگہ ہو اس کا مفصل بیان رسالہ الہلال میں ہوگا۔ اس جگہ صرف اتنا بتا دینا کافی ہوگا کہ مرزا صاحب نے کمال محبت کے باعث مجھے اپنے گھر میں وہ جگہ دی ہوئی تھی جس میں نواب محمد علی خان مالیر کوٹلہ والے اترا کرتے تھے اور وہ مکان ان کے مکان کی دیوار بدیوار ہے اور اس دیوار میں ایک دریچہ بھی ہے جس سے مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ جو میری بیوی سے کمال محبت رکھتی تھیں ہر روز آ کر رات تک اس مکان میں بیٹھا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ جب ہم بٹالہ میں تھے، تو بیوی صاحبہ دو دفعہ وہاں بھی تشریف لائیں۔ اسکا مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کو بخوبی علم ہے۔ اس کی تصدیق اڈیٹر الحکم سے بھی کر لیجئے کہ اس کو سچ کہنا گوارا ہوگا تو انکار نہیں کرے گا۔

اگر میرے راسخ الاعتقاد ہونے میں کسی قسم کی شیطانی رگ کے ذریعہ فرق آ گیا ہوتا اور اب گو وہ جانتا ہے موجودہ خاص الخاص مریدوں میں سے کس کس میں شیطانی رگ ہے جو ہمارے ملک میں مشہور ہے لنگڑے یا کانے میں ایک رگ زیادہ ہوتی، تو مرزا صاحب جو ملہم ہونے کا دعوی کرتے ہیں اور ان کی ہر بات وحی تصور کی جاتی ہے خدا تعالی سے اس امر کی ضرور اطلاع پاتے ہیں اور اپنے گھر والوں کو ہمارے ساتھ ایسا رابطہ نہ کرنے دیتے۔

دوم۔ میرے راسخ الاعتقاد ہونے کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہے کہ مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ جب تمام جوان عورتوں کو جن کی نسبت مرزا صاحب گورداسپور کے مقدمہ میں حلفاً بیان کر چکے ہیں کہ وہ..صبح ہوا خوری کو نکلتی تھیں تو ان کی حفاظت کا کام میرے سپرد ہوتا تھا۔ ان دفعہ بھی ان عورتوں کے ریوڑ کی حفاظت کے لئے کوئی اور مرید مقرر نہ ہوا۔ اس ریوڑ میں اڈیٹر الحکم کی بیوی بھی شامل ہوتی تھی۔ اڈیٹر صاحب اس کا جواب دیں کہ مجھ سے بڑھ کر کون راسخ الاعتقاد سمجھا جاتا تھا۔

سوم، مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ عشاء کو بھی کبھی کبھی اپنی ہم جولیوں کے ساتھ باغ میں جایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی تھیں اوران میں اڈیٹر الحکم کی بیوی بھی ہوتی تھی ،جو کوڈ کبڈی میں شامل ہوتی تھی۔ایسے پر خطر وقت میں جب کہ عورتیں زیورات سے لدی ہوئی ہوتی تھیں،ان کی حفاظت کا کام میری ہی ذمہ ہوتا تھا۔

ان سب باتوں کا علم اڈیٹر الحکم کو بھی ہے اگر اس کے دل میں خدا تعالی کا ذرا بھی خوف ہوا تو جھوٹ نہیں بولے گا۔ پھر جناب مرزا صاحب، خدا ان کی عمر دراز کرے،موجود ہیں۔

چہارم۔ میں ان کے ۳۱۳، اصحاب میں سے ہوں جن کی نسبت مرزا صاحب کا خیال ہے کہ ان کا وہی مرتبہ ہے جو جنگ بدر والوں کا تھا۔ ان ۳۱۳، کی فہرست مرزا صاحب کی کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور پھر میرے نام کو چند اور کے ساتھ اور بھی خصوصیت سے بیان کیا ہے۔اس فہرست میں میرا نام درج کرنے کے وقت مرزا صاحب نے اڈیٹر کو کوئی اطلاع نہ دی کہ مجھ میں کوئی شیطانی رگ باقی ہے۔

پنجم۔مرزا صاحب کی بیوی کو میری بیوی کے ساتھ یہ محبت تھی کہ انہوں نے اپنے چھوٹے لڑکے کو میری بیوی کا بیٹا قرار دیا اور میرے لڑکے کو اپنا بیٹا بنا لیا۔اس پر انہوں نے بھی خوشی کا اظہار کیا اور ہم نے زردے اور نمکین پلاؤ کی دیگیں پکائیں اور تمام مریدین قادیان کو دعوت دی۔ اڈیٹر الحکم نے بھی خوب پلاؤ گوشت سے پیٹ ٹھونسا اور اس وقت اسے خیال نہ آیا کہ مجھ میں کوئی شیطانی رگ باقی ہے۔

ششم۔ جب مرزا صاحب پر ہنری کلارک صاحب نے مقدمہ دائر کیا اور ڈگلس صاحب بہادر نے بٹالہ میں قیام کیا اور مرزا صاحب نے سب مریدوں کو تار دیا اور سب نے بٹالہ آکر کئی روز ڈیرہ کیا،اس وقت بندہ نے ہی سب کی مہمان نوازی کا ذمہ اٹھایا اور ہر طرح کے اخراجات کو گوارا کیا۔

اس کے علاوہ میرا گھر ہمیشہ مرزا صاحب کے مریدان کے لئے ہوٹل رہا۔جو چاہتا قادیان جاتے وقت ٹھہرتا اور جو چاہتا قادیان سے آتے وقت بھی وہاں اترتا۔

خواجہ کمال الدین، مفتی محمد صادق اور کئی ایسے معزز مریدوں کی بیویاں رات کو میرے ہی گھر آرام کرتی رہیں جس وقت اڈیٹر صاحب نے کسی اپنے پیر بھائی کو اطلاع نہ دی کہ مجھ میں کوئی شیطانی رگ باقی ہے۔

ہفتم۔مرزا صاحب نے مجھے سرکاری طور پر اپنا مختار بھی کر دیا تھا۔اگر ان کو مجھ پر کوئی شک و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبہ ہوتا تو یہ ذمہ داری کا کام میرے سپرد کیوں کیا جاتا۔ اس جگہ یہ منظور نہیں کہ میں اپنی خدمت گذاریاں جتلاؤں خدائے علیم بذات الصدور خوب جانتا ہے۔ اس قدر بیان صرف اڈیٹر الحکم کے خیال کے مٹانے کو ضروری تھا۔ کاش وہ مضمون لکھتے وقت جناب مرزا صاحب کا مشورہ لیتے اور معقول بحث کی طرف توجہ فرماتے۔ گیند سے پھاڑنے سے چیتھڑے ہی نکلیں گے۔ آئندہ احتیاط کو کام میں لائیں اور حسب شرائط حقیقت مہدی کا جواب لکھ کر دوصد روپیہ پائیں۔

اب رہا باغ کا معاملہ، سواس کا علم اڈیٹر صاحب کو بخوبی حاصل ہے خود مرزا صاحب نے اپنے خسر اور بیوی صاحبہ کے کہنے سے باغ کا اہتمام میرے ذمہ ڈالا۔ اور یہ ضرورت ان کو اس واسطے پڑی کہ آپ کی بیوی صاحبہ کو عورتوں کے ہمراہ باغ میں جانے اور دل بہلانے کا شوق ہے۔ اور جب وہ باغ میں جاتی تھیں تو ٹھیکہ دار باغ ان کو باغ کے اندر نہیں آنے دیتے تھے کیونکہ وہ خود درختوں سے پھل پھول توڑنا چاہتی تھیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے فائدہ کیلئے باغ میرے سپرد کیا۔ جب تک باغ میرے سپرد رہا، مرزا صاحب کی بیوی صاحبہ تمام عورتوں کو ہمراہ لاتی رہیں اور اپنے ہاتھوں سے پھل پھول توڑتیں اور جاتے وقت ہر ایک عورت جھولیاں بھر کر خاوندوں کے لئے بھی لے جاتی رہیں۔ اڈیٹر الحکم کی بیوی نے بھی ان کے آگے کئی دفعہ میوہ جات نظر کئے ہوں گے۔

اڈیٹر صاحب کو یہ بھی معلوم ہے کہ میں نے محض مرزا صاحب کی بیوی کی خاطر غیروں کے پاس باغ فروخت نہیں کیا، تاکہ ان کو اور ان کی ہم جولیوں کو کوئی تکلیف نہ ہو۔ علاوہ اسکے آموں کے دنوں میں آموں کے ٹوکروں کے ٹوکرے عام مریدوں کے لئے بھی آتے رہے ہیں اور سب سے زیادہ لالچی آموں کے اڈیٹر صاحب ہی ہوتے رہے۔ اس بات کی مرزا صاحب بھی تصدیق کر سکتے ہیں۔

میں نے مرزا صاحب کے باغ پر صدہا روپے لگا کر برباد کر دیئے اور اپنی نمبر داری اور زمین داری کا ذرا خیال نہیں کیا۔ کیا اڈیٹر صاحب کو اس قدر واقعات کے بعد خیال نہ آیا کہ میں قادیان میں فائدہ پہنچانے کو گیا تھا یا فائدہ اٹھانے کو۔

اب رہا مرزا صاحب کی صحبت سے فائدہ اٹھانا یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا، سو مرزا صاحب کی صحبت سے تو مجھے معلوم ہو گیا کہ ان کے عقاید مخالف اسلام ہیں اور ان کا دعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبری کا ہے، اپنے منکروں کو کافر جانتے ہیں۔ کیا یہ میرے لئے کافی نہیں؟

رہی نماز سو خدا کے فضل سے کبھی ضائع نہ ہوئی۔ ہاں مرزا صاحب .... نمازیں جمع کر کے ضائع کر دیتے ہیں،

کعبہ کا حج جو عین فرض ہے اس کو ضروری نہیں سمجھتے، یہی وجہ ہے کہ شیخ رحمت اللہ اور حکیم نور الدین جیسے متمول لوگوں کو قطعاً معاف کرا دیا ہے۔ شیخ صاحب کی طرف دیکھئے ولایت کو کس طرح بھاگتے اور حج سے کس طرح ڈرتے ہیں۔

نہ زکوۃ کبھی مرزا صاحب نے دی حالانکہ گھر میں ہزار ہا روپیہ کا زیور موجود ہے۔

اور روزے تو جان بوجھ کر مریدوں سے چھوڑا دیتے ہیں اگر کسی نے ذرا عذر کر دیا کہ مجھے ذرا تکلیف ہے تو روزوں کی معافی ہے۔

علاوہ اس کے کبھی آپ نے خود امامت نہیں کرائی۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں بڑا ثواب سمجھتا ہوں لیکن اس بات کو میں بہت مکروہ خیال کرتا رہا ہوں کہ مولوی نور الدین اور محمد احسن امروہی جیسے فاضلوں کو امامت کی اجازت نہ دی جائے اور ایک ناقص الاعضاء شخص کو امام بنایا جائے جس کے پیچھے نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔ لیکن پھر بھی میں دیکھا دیکھی ان کے پیچھے نماز پڑھتا رہا ہوں۔ اب اڈیٹر الحکم بتائیں کہ کتنی نمازیں میں نے امام کے پیچھے نہیں پڑھیں۔ میرا اعتقاد وہی ہے جو مرزا صاحب کے بیعت میں داخل ہونے سے پہلے تھا میں خود پنج بناء اسلام پر قائم ہوں اور جو شخص ... ہو وہ میرے نزدیک مسلمان ہے۔ میں حدیث کا منکر نہیں ہوں البتہ صرف ایسی حدیثوں کا منکر ہوں جن کے معنی مرزا صاحب من گھڑت کر کے ایزاد لگاتے ہیں۔ ایک ورق ابتدائے حقیقت المہدی بعد ترمیم جناب اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار کی خدمت میں مرسل ہے اس میں میرے عقیدہ کا مفصل بیان ہے ایک ورق اڈیٹر صاحب الحکم کو بھی بھیج دیا ہے۔ خاکسار مولوی عبدالعزیز نمبردار و رئیس بٹالہ ضلع گورداسپور)

چہارم: قطع الوتین باظہار کید المفترین جس کو حافظ محمد یوسف صاحب مرید خاص مرزا صاحب نے خاص فرمائش سے شائع کرایا تھا۔

پنجم: ضمیمہ شحنہ ہند کی تین ضخیم جلدیں ہیں جن میں ایسے لطیف مضامین ہیں کہ اس مشن کی تمام لگی لپٹی کو طشت از بام کر دیا ہے ہم بڑے دعوی سے کہتے ہیں کہ جو شخص ایک دفعہ ان جلدوں میں سے گذر جائے ممکن نہیں ہے کہ وہ مرزائی رہ جاوے ہاں البتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہٹ دھرمی اور جہالت جن لوگوں پر سوار ہے ان کی علیحدہ بات ہے۔

۶۔منارۃ المسیح مولفہ شیخ چراغ الدین صاحب جموی جو بڑی محققانہ انداز سے لکھی گئی ہے۔

پس جو شخص احقاق حق اور ابطال باطل کا طالب ہو اس پر بالخصوص ان کتابوں کا مطالعہ فرض عین ہے کیونکہ ان کتابوں نے حضرت اقدس کے مقدس مشن پر بہت روشنی ڈالی ہے۔

مگر یہ ٹریکٹ بھی جس پر ہم ریمارک کریں گے اپنی حیثیت میں ایک بہت عمدہ رسالہ ہے جو افشاء راز کے سربستہ قفل کے لئے ایک کلید کا حکم رکھتا ہے۔

مسیح الزمان و مہدی دوراں یا کرشن مہاراج کی زندہ مورت نے (کیونکہ سیالکوٹ والے لکچر میں آپ نے اپنے تئیں اس لفظ کا مصداق ہونے پر بہت زور دیا ہے کہ میں کرشن جی مہاراج کا اوتار ہوں جس پر مریدان باصفا نے اخبار الحکم والبدر وریویو آف ریلی جن میں بہت سے حاشئے بھی چڑھائے ہیں) ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کی مدلل اور زوردار تحریر سے تنگ آ کر الحکم اخبار میں ایک نوٹس دیا ہے جس کو زمین دار اخبار نے بھی نقل کیا ہے۔اس اشتہار میں مرزا جی ہائے وائے کی آہیں نکالتے اپنا سر دھنتے اور واویلا مچاتے ہیں کہ ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی نے مجھ کو حرام خور، بندہ نفس، شکم پرور، لوگوں کا مال فریب سے کھانے والا، دغا باز، مکار، فریبی، جھوٹ بولنے والا، دشمن اسلام، اس کیڑے سے بھی بدتر جو نجاست سے پیدا ہوتا اور نجاست میں ہی مرجاتا ہے، وغیرہ الفاظ سے یاد کیا ہے (دیکھو رسالہ تجلی ص ۲۱۸ جلد ق جون ۱۹۰۶ء) اس لئے میں اسکو اپنی جماعت سے خارج کرتا ہوں (ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں کہ... ماہوار چندہ دیتا رہا ہوں چونکہ مولوی حکیم نورالدین صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی تفسیریں وغیرہ کتابیں واپس کر دی ہیں اس لئے مرزا صاحب کو بھی لازم ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا روپیہ جو وصول کرتے رہیں واپس کر دیں ورنہ وہی مثل صادق آوے گی، گڑ کھاؤں، گلگلوں سے پرہیز)

منشی الہی بخش صاحب موصوف نے عصائے موسیٰ لکھتے وقت مرزا صاحب قادیانی کی تصانیف سے ان سب درافشانیوں اور گل ریزیوں کو منتخب کر کے ایک ردیف وار ڈکشنری کی شکل میں دکھایا ہے جو کتاب مذکور کے صفحہ ۱۴۳ سے شروع ہوتی ہیں۔یہ سبّ وشتم وہ ہے جو حضرت اقدس مسیح الزمان وقتاً فوقتاً اولیاءعظام صوفیا کرام،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور علماء اسلام، انبیاء علیهم السلام اور بالخصوص حضرت عیسیٰؑ کی شان میں کرتے رہے ہیں۔ منشی صاحب موصوف جب ڈکشنری مذکور کے کام سے فارغ ہوئے تو اپنے دل میں سوچا کہ جس شخص نے ایسے ایسے پاک اور مقدس لوگوں کی شان میں مغلظ گالیاں دی ہیں، اور لطف یہ ہے کہ ناحق بے موجب، تو ایسے شخص کا کیا حشر ہوگا۔ پس لکھتے ہیں کہ ابھی اسی سوچ میں تھا کہ مجھ کو الہام ہوا:

فیمت و ھو کافر (مرزا) کفر کی حالت میں مرے گا۔

۲۔ردّت الیه لعانه و ازلفت الجنّة للمتقین۔ اس کی لعنتیں (جو لوگوں پر کرتا ہے) اسی کی طرف لوٹائی گئیں اور بہشت نیکوکاروں کے قریب کی گئی۔

اس موقع پر اس امر کا جتا دینا بھی ضروری ہے کہ عاجز راقم کا ایمان اس پاک وحی پر ہے جو بین الدفتین ہے اور جس میں اس موقعہ کے شاہد حال مفصلہ ذیل دو آیتیں درج ہیں؛

ا۔ فانتقمنا من الذین اجرموا و کان حقاً علینا نصر المومنین۔ سورہ ۱۱۔آیت ۶۔ پس گناہ گاروں (پاک لوگوں کو ناحق گالیاں دینے والوں) سے ہم نے بدلہ لیا۔ اور ہم پر ایمان والوں کی مدد کرنا فرض ہے۔

۲۔ و لنذ یقنّهم من العذاب الادنی دون العذاب الاکبر لعلّهم یرجعون (سورۃ سجدہ۔آیت ۲۱)

بے شک ہم ان کو دنیا میں بھی عذاب چکھا دیں گے اس بڑے عذاب کے علاوہ تاکہ وہ رجوع بحق کرلیں۔

اور قرآنی وحی کے سوا اور کسی کا الہام (جو بعد نزول قرآن مجید ہوا) نہ ہم پر کسی قسم کی سند ہوسکتا ہے نہ حجت بلکہ ایک قسم کی خبر سے زیادہ وقعت نہیں رکھ سکتا۔ جس میں صدق اور کذب کا احتمال یا ظن پایا جاتا ہے چہ جائے کہ ان لوگوں کی اس زمانہ میں وہی حالت ہو جس کا قرآن مجید نے یوں خاکہ کھینچا ہے

ان یتّبعون الا الظّن و انّ الظّن لا یغنی من الحقّ شیئاً۔ وہ صرف اپنے (وہم و) خیال کی پیروی کرتے ہیں اور بے شک (وہم و) خیال حق کی جگہ کچھ (بھی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام نہیں دے سکتا۔

لیکن عام طور پر اگر دیکھا جائے تو منشی الٰہی بخش صاحب کے مذکورہ بالا دونوں الہامات ایسے ہیں جو ہر ایک حیثیت سے ٹھیک معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ پہلا الہام تو قرآن مجید کی ایک آیت کا ٹکڑا ہے جو لامحالہ پورا ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔ لیکن دوسرا الہام تو توقع سے بڑھ کر پورا ہوا۔ غور کیا جاوے کہ وہ لوگ جو مرزائی مشن کی ناک تھے، اول المسلمین تھے اور مسیح الزمان کے نفس ناطقہ سے بھی بڑھ کر (مرزا صاحب قادیانی باوجود بڑے بڑے دعووں کے اور بہت سی صلاحوں کے قرآن مجید کی کوئی تفسیر نہ لکھ سکے حالانکہ کل سامان موجود تھے مگر ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی نے بعض سورتوں کی مرزائی رنگ میں تفسیر لکھی ہے۔ اور تعجب یہ ہے کہ جس جس مقام میں کسی کے فرشتہ خان کو بھی نہ سوجھی ہوگی وہاں سے بھی مسیح موعود ڈھونڈ نکالا ہے) انہیں کی منہ زوری سے مرزا صاحب قادیانی نالاں ہیں اور پبلک کے سامنے بذریعہ اشتہار دادخواہ ہیں کہ خان صاحب (ڈاکٹر عبدالحکیم) نے مجھے ایسا کہا، اور ویسا کہا۔ پھر کیونکر نہ مانا جاوے کہ ردّت الیه لعانه کا مطلب اور مدعا پورا نہ ہوا۔

کیا لطف کہ غیر پردہ کھولے۔ جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے

کیا اب بھی کسی کو شک رہا ہے کہ اس منتقم حقیقی نے جس نے حق علینا نصر المو منین کا وعدہ کیا ہے۔ ان پاک لوگوں کا پورا بدلہ مرزا جی سے نہیں لیا۔ قادیانی مرزا جی، سرسید احمد خان کی نسبت برے الفاظ نکالتے ہیں مگر چونکہ ان تک نہیں پہنچ سکے اس لئے بذریعہ مرزا صاحب کے مقربین کی زبانوں کے وہ امانت مرزا صاحب کو واپس مل جاتی ہے۔ اور کیسی سچی ہے یہ مثال من حفر بئراً لا خیه فقد وقع فیه۔ یعنی جس شخص نے اپنے بھائی کے لئے گڑھا کھودا وہ آپ ہی اس میں گرا۔

دگر رہ چہ حاجت کہ گوئد کست
ہمین شرمساری عقوبت بست

مگر بایں ہمہ بھی کیا مجال ہے کہ ناک پر مکھی بیٹھ جائے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عادت اور جبلت ہے کہ شبدیز قلم کو کاغذ کے میدان میں جولانی دیتے ہوئے یہاں تک ازخود رفتہ ہو جاتے ہیں کہ نہ صرف اپنے حریف مخالف کو ہی پاؤں تلے روند ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں بلکہ اس منتقم حقیقی سے نڈر ہو کر ناکردہ گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحوموں پر بھی بے تحاشا کود پڑتے ہیں چنانچہ اسی کتاب میں اپنے مرید مخلص سے یوں خطاب کرتے ہیں:

> اگر ایک شخص آنحضرت ﷺ کا منکر ہے مگر اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتا ہے وہ نجات یافتہ ہے یہ عقیدہ ایک سخت گمراہ سید احمد کا تھا جس کا آخری مقولہ یہ تھا کہ اگر عیسیٰ کو کوئی خدا بھی کہے تب بھی کوئی حرج نہیں اور نبیوں کی دعوت فضول ہے''۔

ہم نے سرسید احمد خان کی تصانیف کی بہت دفعہ سیر کی ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کی کوٹ کردہ عبارت کہیں دیکھنے میں نہیں آئی۔ مرزا صاحب قادیانی کو لازم تھا کہ سرسید احمد خان مرحوم کی جس کتاب میں یہ عبارت لکھی ہے اس کے صفحہ اور سطر کا حوالہ دیتے۔ پس یہ دعویٰ بلا دلیل ہے، اور آپ نے اس واسطے ایسا لکھا ہے کہ آپ کے دوسرے مرید بھی آپ سے بددل نہ ہو جائیں۔

ہم کئی ایک دفعہ لکھ چکے ہیں کہ ایک ایسا شخص جو اسلام اور اسلام کی پاک محبت اپنے ساتھ لے کر آیا اور جس نے مجسم ہمدردی کا بے مثل نمونہ بن کر بیسیوں برس قوم کی اصلاح کی اپنا مال و دولت اور جان تک قوم پر تصدق کر دیا اور آخرالامر ازواج مطہرات سا عالی شان مضمون لکھتے لکھتے اسلام کی خدمت میں اس کا خاتمہ بالخیر ہوا۔ ایسے شخص کو گمراہ کہنا کسی نیک آدمی کا کام نہیں سرسید احمد خان نے مذہبی تحقیقات کرنے میں قرآن مجید کو ہر وقت اور ہر آن اپنی شہادت میں پیش کیا ہے وہ قرآن مجید کو بلفظ وحی من اللہ یقین کرتا تھا اس کا ایمان تھا:

خدا دارم دلے بریاں زعشق مصطفیٰ دارم

ایسے راست باز فدائی اسلام پر مرزا صاحب کا بزدلانہ حملوں سے کام لینا ان کے زعم میں شاید یہ معنی رکھتا ہو کہ سرسید احمد خان سے لوگ بدظن ہو جاویں اور ان کا نام صفحہ ہستی سے مٹ جاوے مگر این خیال است ومحال است وجنون۔

قادیانی مرزا جی یاد رکھیں کہ جس شخص کا نام اپنی عفت حمیت اسلامی قومی ہمدردی کی بدولت آفتاب عالم تاب کی طرح روشن ہو چکا ہے وہ ایسے کمینے اور بزدلانہ حملوں سے کب مٹ سکتا ہے پس سورج پر خاک دھول ڈالنے سے سوا اس کے کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل نہ ہوگا کہ اولٹا خاک دھول اڑانے والے شخص کا چہرہ گرد آلود ہو، دگر ہیچ

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

اے مرزا صاحب! قرآن مجید کی آیات توڑ کر تحریف لفظی آپ نے کی انت بمنزلة ولدی و او لادی آپ بنے حالانکہ پاک ذات خدا بے ضدوند و لم یو لد ہے۔

خدا کے پاک بندوں کی شان میں آپ نے سب وشتم کی حالانکہ اس مالک حقیقی کی پاک کتاب میں صاف صاف لکھا ہے

و لا تسبّوا الّذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبّوا اللہ عدواً بغیر علم۔

اور مت گالی دو ان لوگوں کو جو پکارتے ہیں (اور کسی کو) اللہ کے سوا پھر اللہ کو گالی دیں گے بے سمجھے

دنیا کا مال و دولت سادہ دلوں سے بلطائف الحیل آپ اڑائیں حالانکہ سر سید احمد خان کے پاس بوقت وفات اس قدر بھی نہ بچا تھا کہ کفن ہی ان کو اس اندوختہ سے نصیب ہوتا۔

سرکاری عدالتوں میں بحیثیت ملزم بذریعہ وارنٹ آپ بلائے گئے۔ بے شمار الہامات آپ کے اکارت گئے۔ خونی پیش گوئیاں لوگوں کے بارہ میں آپ نے کیں جن کو خداوند تعالی نے دنیا کے سامنے پورا نہ کیا۔ اور وہ آخر کار رقرق ہی ہو کر ضبط سرکار ہوئیں۔ پھر گمراہی کا الزام اوروں پر لگائیں۔ یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ کیا معاذ اللہ خدا کے ہاں ایسی سکھا شاہی ہے؟ ہرگز نہیں

پھر مرزا صاحب قادیانی ایک دوسرے خط میں ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب پٹیالوی کو یوں خطاب کرتے ہیں:

اور آپ کا یہ کہنا کہ فطرتی ایمان کافی ہے نشانوں کی ضرورت نہیں۔ آپ کو یاد رہے کہ فطرتی ایمان لعنتی ہے جب تک اس کو نشانوں سے قوت نہ ملے۔

ایک مشہور پنجابی مثل ہے۔ نونہہ دا مان ٹٹے بھاویں پتّر مرے (بہو کا ناز ٹوٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہ بیٹا مر ہی جاوے) اس مقام پر مرزا جی نے ٹھیک ٹھیک اسی کہاوت کی پیروی کی ہے۔ ہائے بغض و حسد خود غرضی لالچ اور جاہ طلبی تمہارا ستیاناس ہو عام لوگ تو بجائے خود تم پاک جماعت کے مقدس پیشواؤں سے کیا کچھ ناکارے کام کراتے ہو ورنہ محققین اسلام جن کا قرآن مید اور آنحضرت ﷺ پر ایمان ہے وہ کبھی اور کسی حال میں بھی فطرتی دین یا دین اللہ کے شان میں ایسے ناشائستہ کلمات نہ سن سکیں گے۔ مرزا صاحب نے فطرتی دین کو لعنتی دین گردانتے میں کسی عقلی و نقلی دلیل سے ہرگز کام نہیں لیا اور نہ ان سے ایسی توقع ہوسکتی ہے

فا ذ لم یأتوا بالشھداء فا و لئك عند الله ھم الکا ذ بو ن

پس جب وہ اپنے دعوی پر دلائل نہیں لا سکے تو خدا تعالی کے حضور وہی کاذب ہیں۔ (نور:۱۳)

برعکس اس کے خدا تعالی نے فطرتی دین کو ہی دین اللہ اور مستحکم دین کہا ہے

فاقم و جھك للدّین حنیفاً ۔ فطرۃ اللّٰه التی فطر النّاس علیھا، لا تبد یل لخلق اللّٰه ذ لك الدّین القیّم و لا کن اکثر النّاس لا یعلمو ن ۔ سیدھا کرا اپنا منہ خالص دین کے لئے لئے جو خاص خدا کا دین ہے کس پر لوگوں کو پیدا کیا خدا کی پیدائش میں تبدیلی نہیں ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے (روم :۲۹)

اسی آیت کریمہ کی متابعت میں ہر ایک رات دن کے مقررہ وقتوں میں جب کہ ہر ایک نیک مسلمان دنیا و مافیھا سے الگ ہوکر اس مالک حقیقی کے حضور میں حاضر ہوتا ہے تو سب سے اول جو پاک کلمات (خدا کے تعلیم کردہ) اس کی زبان سے نکلتے ہیں حسب ذیل ہیں:

انّی و جھت و جھی للذی فطر السموا ت و ا لا ر ض حنیفاً و ما انا من المشر کین تحقیق متوجہ کرتا ہوں میں اپنے وجود کو اس پاک ذات خدا کی طرف جو اہل آسمان اور اہل زمین کو پیدا کرتا رہتا ہے دراں حالیکہ ہر طرح سے میں نرالا ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

اب غور کرو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس کلمہ پر کہ دین اللہ کو لعنتی دین کے نام پکارنے سے ہی اپنے تقدس کا ثبوت دیتے ہیں شرم شرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبر ت کلمة تخر ج من افوا ھھم ان یقو لون ا لا کذ با ۔

بہت بری بات ہے جو ان کے مونہوں سے نکلتی ہے۔نہیں کہتے وہ مگر سراسر جھوٹ

ہمیں تو بہت ڈر لگتا ہے کہ کہیں منشی الٰہی بخش صاحب والا الہام (قرآن مجید کی آیت) فیمت و ھو کا فر مرزا صاحب قادیانی کے حق میں ہی صادق نہ آئے۔ ایک پنجابی مثل ہے

محرم مجرم اکّو صورت میں رونیاں ایسے ہاوے
مت ہو نقطہ مجرم والا سر محرم دے آوے

ہاں اس معاملہ کو اگر دوسرے پہلو سے سوچا جائے تو بجا ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی بے چارے بھی بے اختیار ہیں جس طرح مبدأ فیاض نے ہر ایک آدمی کی فطرت بنائی ہے اس فطرت کے مطابق اس شخص سے افعال وکردار ظہور میں آتے ہیں

قل کل یعمل علی شا کلته فر بکم اعلم بمن ھو اھدی سبیلاً

(بنی اسرائیل: ۸۴) اے پیغمبر کہہ دے کہ ہر ایک اپنی جبلت کے مطابق کام کرتا ہے پر تمہارا پرور دگار جانتا ہے اس شخص کو کہ بہت ٹھیک پانے والا ہے رستہ کو

مرزا صاحب قادیانی اس دین اللہ کے ساتھ اپنی طرف سے ایک پخ لگاتے ہیں یعنی جب تک اس دین کے ساتھ نشانات (دوراز کار خلاف قانون قدرت) نہ ہوں ۔حالانکہ قرآن مجید ایسی پخ سے بری الذمہ ہے۔اس نے فیصلہ کر دیا ہے کہ دین مستحکم (پاک اسلام) کا سارا دارو مدار تبلیغ اور دعوت پر ہے چنانچہ اس مقدس مطلب کی بے شمار آیات قرآن مجید سے تصریح ہوتی ہے جن میں سے چند ایک اس مقام پر لکھی جاتی ہیں۔

و قل للّذین او توا الکتا ب و ا لا میین ء اسلمتم فا ن اسلموا فقد اھتدوا و ان تو لّوا فا نّما علیك البلا غ ۔(آل عمران: ۱۹) اور کہہ دے ان کو جن کو کتاب دی گئی ہے اور ان پڑھوں کو کیا تم اسلام لائے ہو۔ پھر اگر وہ اسلام لائے تو انہوں نے ہدایت پائی اور اگر وہ پھر گئے تو تجھ پر ہمارا پیغام پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں۔

و اطیعوا اللّٰه و اطیعوا الرسو ل و احذروا فا ن تو لیتم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاعلموا انما علی رسو لنا البلا غ المبین (مائدہ:۹۲)اور اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ڈرو۔ پھر اگر تم پھر گئے تو جان لو کہ ہمارے پیغمبر پر (احکام) پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں

ما علی الرّسو ل ا لا البلا غ و اللّٰہ و اللہ یعلم ما تبدو ن و ما تکتمو ن (مائدہ:۹۹)۔(رسول پر بجز پیغام پہنچا دینے کے اور کچھ نہیں ہے اور اللہ جانتا ہے جو تم ظاہر کرتے ہو اور چھپاتے ہو)۔

و ان مّا نر ینّك بعض الذی نعد هم او نتو فّینّك فا نّما علیك البلا غ و علینا الحسا ب۔(الرعد:۴۰)

اور اگر ہم تجھ کو دکھا دیں بعضی وہ چیزیں جن کا ہم ان سے وعدہ کرتے ہیں، یا ہم تم کو موت دیں یعنی بغیر ان کے دکھاوے، تو ہر حال میں بات صرف اتنی ہے کہ تجھ کو حکم پہنچا دینا ہے اور ہم پر حساب لینا ہے۔

خدا تعالی سورہ نحل کے شروع سے بہت آگے تک قوانین قدرت وفطرت کی آیات بیان فرما کر آنحضرتﷺ کو خطاب فرماتے ہیں:

فا ن تو لّوا فا نّما علیك البلا غ المبین۔(النحل:۸۲)۔

(پھر اگر وہ پیٹھ پھیر لیں تو اسکے سوا کچھ نہیں کہ تجھ پر کہ پہنچا دینا (حکم کا) صاف صاف)۔

قل اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرسول فا ن تو لوا فا نما علیه ما حمّل و علیکم ما حمّلتم و ان تطیعوہ تهتدوا و ما علی الرسول ا لا البلا غ المبین ۔(النور:۵۴)(کہہ دے اے پیغمبر اطاعت کرو اللہ کی یعنی اطاعت کرو اس کے رسول کی۔ پھر اگر وہ پھر جائیں تو سوا اس کے نہیں ہے کہ وہ (رسول) اپنے بوجھ کا ذمہ دار ہے اور وہ اپنے بوجھوں کے ذمہ دار۔ اور اگر وہ اس (رسول) کی اطاعت کرتے تو ہدایت پاتے اور ہمارے رسول پر احکام ظاہر پہنچا دینے کے سوا اور کچھ نہیں ہے)۔

صفحہ ۲۱۔تا ۲۴ صفحات پر کئی آیات درج کی ہیں۔ پھر ۲۵ پر لکھا ہے:

ان آیات سے صاف عیاں ہے کہ قرآن مجید تو ایسے نشانات مانگنے والوں کو جاہلوں کا خطاب دیتا ہے اور خدا نے آنحضرتﷺ کو ارشاد فرمایا ہے کہ قرآن مجید ہی کل دنیا کی ہدایت کے لئے کافی ہے مگر مرزا صاحب قادیانی نے اس چودھویں صدی میں اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لا ترفعوا اصوا تکم فوق صوت النبی کو پس پشت ڈال کر اس پیغ کا دعوی کیا ہے اور بڑی چالاکی اور بہادری سے خود بذاتہ نشانات دکھانے پر آمادہ ہوئے ہیں بلکہ اپنی مسیحیت پر خلاف قانون قدرت وفطرۃ، نشانات کو دلیل گردانا ہے۔ یہ نشانات جس طرح پر تمام دنیا کے سامنے پورے ہوئے اور ہو رہے ہیں ہر ایک بندہ پنجاب کا اعلی سے ادنی تک خوب جانتا ہے مگر جن عقل کے اندھوں نے ملکوت السماوات والارض کی سیر کر کر اپنا اندوختہ اس مشن کے بانی کی ضروریات کے تصدق ونثار کر دیا ہے اور جن کو ہر روز یہی تعلیم ملتی ہے کہ دیکھنا کسی مخالف مرزائی کی کتاب نہ دیکھنا کسی غیر مرزائی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا کسی مسلمان وفات یافتہ کے جنازہ میں شامل نہ ہونا۔ وہ ہماری اس تحریر کے دیکھنے والوں سے مستثنی ہیں۔ اگر اس مقام پر ان سب خرق عادات اور معجزات قاہرہ کا جو مرزا صاحب سے وقتاً فوقتاً ظہور میں آئے ذکر کیا جاوے تو مضمون طویل ہو جائے حالانکہ ہمیں اختصار مدنظر ہے۔ پس غیر قوموں کے مقابلہ میں جولن ترانیاں ہوتی رہی ہیں مثلاً۔

ا، ڈاکٹر جگن ناتھ جموی کا اس شرط پر مرزا صاحب قادیانی کے ہاتھ پر بیعت کرنا کہ آپ کسی مردہ جانور کو زندہ کر دیں خشک لکڑی کو سبز یا اندھے مادرزاد کو بینا کر دیں تو سوا اس کے کہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ ڈاکٹر صاحب مرزا جی کی نذر کریں گے۔ ان کا مذہب بھی اختیار کر لیں گے۔ مگر مرزا صاحب نے ڈاکٹر صاحب کی بار بار کی درخواستوں کو جو غایت خلوص دلی سے تھیں لطائف الحیل سے ٹال دیا اور حکیم مولوی نور الدین صاحب کا ڈانٹ بتائی کہ تم کون ہو جو ہماری طرف سے اقرار نامہ دینے کے مجاز ہو (دیکھو سرمور گزٹ ۲۹ فروری ۱۹۰۶ء جس میں یہ سب خط وکتابت درج ہے) یہ اخبار ریاست ناہن سے شائع ہوتا ہے جس کے مالک قاضی سراج الدین احمد تھے

یا آریوں کے مقابلہ میں یہ کہنا کہ میرے گھر میں اس دفعہ بشیر پیدا ہوگا حالانکہ ایک لڑکی پیدا ہوئی جو بہت تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گئی

یا عبداللہ آتھم عیسائی کی موت پندرہ ماہ کے اندر جس پر حد سے بڑھ کر زور دیا گیا اور میعاد ختم ہونے سے پہلے پورے چھ ماہ خاص قادیان میں نہایت خلوص نیت کے ساتھ دعائے قنوت پڑھی جاتی رہی۔ اور جب پندرہ ماہ سے زیادہ میعاد گذر گئی اور کسی شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حکیم مولوی نورالدین صاحب سے دریافت کیا کہ اس پیش گوئی کو کس طرح تسلیم کیا جائے؟ جس کے جواب میں مولوی صاحب موصوف نے یہ جواب دیا کہ پوری نہیں ہوئی۔تو مولوی صاحب کو دوبارہ سرزنش ہوئی۔

ایسے ہی عبداللہ آتھم والے مباحثہ کے ایام میں عیسائی لوگ ایک دن ایک لنگڑے اوراندھے کو ساتھ لائے کہ اگر آپ مسیح کے قائم مقام ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں تو ان بیماروں کو اچھا کریں۔مگر مرزا صاحب نے تنگ آکر کہا کہ تم ہی اچھا کرو جو عیسائیت کا دعویٰ کرتے ہو۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ مرزا جی کی یہ سب ابلہ فریبیاں ہیں۔ورنہ اگر آپ کوئی نشان دکھلانے کے قابل ہوتے تو مولوی عبدالکریم صاحب آنجہانی سے کوئی زیادہ مستحق اور قابل رحم نہ تھا۔جو مرزا صاحب کے ساتھ اخلاص رکھنے والا کیا بلکہ اول درجہ کا فدائی تھا۔پس اگر مرزا صاحب سے اس کی تینوں بیماریاں اچھی نہ ہوسکتی تھیں تو ان تینوں میں سے کوئی ایک یعنی لنگڑاہٹ، یک چشمی، یا سر کی کھجلی کو ہی درست کر دیتے۔ مگر کچھ نہ کیا بلکہ آخری مرض سرطان (کاربنکل) جو غالباً مرزا صاحب قادیانی کے کشتہ خورانی کا نتیجہ تھا اور تمام مشن صبح سے لے کر شام تک اور شام سے لے کر صبح تک اوس کے دفعیہ کے واسطے کوشش کرتے رہے حتیٰ کہ لاہور کا سوڈا واٹر اور برف اتنی وہاں گئی کہ بھاؤ گراں ہوگیا۔مگر کچھ پیش رفت نہ گئی آخرالامر وہ راہی ملک بقاء ہوا۔

پس ان سب مزخرفات کو الحال خلاف مدعا میں داخل سمجھ کر، ترک کیا جاتا ہے مگر جن نشانات کو مرزا صاحب نے بطور تحدی مسلمانوں کے مقابلہ میں پیش کر کر منہ کی کھائی ہے ان میں سے بھی صرف ایک نشان کا جس پر آپ کی نبوۃ یا مسیحیت کا دارومدار تھا اعادہ کیا جاتا ہے۔

اس قاتل الہام یا خونی پیش گوئی کا مرزا صاحب اپنی کتاب شہادۃ القرآن صفحہ ۸۰۔۸۱ میں یوں ذکر فرماتے ہیں

> اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی نسبت پیشین گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے ۲۱ ستمبر ۱۸۹۳ء سے گیارہ ماہ باقی ہیں (حضرت! اب تو گیارہ ماہ چھوڑ ۱۳ برس بھی گذر چکے جو انسان کی عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ایک معقول حصہ ہے جس میں آدمی بوڑھا ہو جاتا ہے اور مردوں سے باتیں کرنے لگتا ہے اور احمد بیگ ہوشیار پوری کا داماد مرزا سلطان محمد بمعہ اپنی زوجہ اور بال بچوں کے زندہ موجود ہے) یہ پیشگوئیاں جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہیں (بے شک یہی باعث ہے کہ خدا نے ایک بھی پوری نہیں کی) ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں (آپ ہی خدا کے لئے انصاف کریں) کیونکہ احیا و اماتت دونوں خدا تعالی کے اختیار میں ہیں (آمنا و صدقنا) اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالی اس کی خاطر سے اس کے دشمن کو ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے موقعہ پر کہ وہ شخص اپنے تئیں من جانب اللہ قرار دے (آپ کے اس مقولہ نے آپ کا من جانب اللہ نہ ہونا روز روشن کی طرح بتا دیا ہے) اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل گردانے۔ (سعدی کہتا ہے: دگر رہ چہ حاجت کہ گوید کست۔ ہمیں شرم ساری عقوبت بس است) سو پیش گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں ہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں (حق ہے) سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے (بہت اچھا مگر ڈھائی برس تو کب کے گذر چکے)

پھر تھوڑی دور آگے چل کر یوں ارشاد فرماتے ہیں:

مسلمانوں کے لئے میرے صادق اور کذب کا معیار فقط یہی پیش گوئی ہے اگر درست نہ آئے تو میرے گلے میں رسا ڈالا جائے۔ (گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد معدلت مہد کے زیر سایہ رہ کر یہ بات کسی کے اختیار میں نہیں ہے) مجھے ذلیل اور خوار کیا جائے (کچھ حاجت نہیں) اور میری کسی بات کا بھی اعتبار نہ کیا جاوے (ہم آپ کے مقرر کردہ معیار سے آگے نہیں بڑھیں گے)

پھر مرزا صاحب.. اگست ۱۹۰۱ء کو جب ایک جج کے مقدمہ میں اس پیش گوئی کے آٹھ سال بعد عدالت گورداسپور میں طلب کئے گئے اور آپ پر سوالات جرح ہوئے تو ان کے جواب میں حسب ذیل لکھوایا:

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور یہ ایک مشہور امر ہے وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے جو خط بنام مرزا احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیگ کتاب فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے (اخبار الحکم ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴)

مرزا صاحب نے مثل دیگر پیش گوئیوں کے اس پیش گوئی کے لئے بھی زیادہ قلم و زبان کا زور لگایا اور جان توڑ کوششیں کیں اور اس لڑکی کے ولیوں کو دردناک خطوط لکھے مگر بے سود اور لاحاصل اگرچہ وہ خطوط کتاب فضل رحمانی اور ضمیمہ شحنہ ہند میں شائع ہو چکے ہیں مگر ہم ناظرین کی سہولت کے لئے ان خطوط کو اس مقام پر نقل کرنا ضروری سمجھتے ہیں اور وہ حسب ذیل ہیں:

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ

...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالی آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحبِ عمر عطا فرماوے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے، کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں

آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر و مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالی کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالی قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپکی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالیٰ ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔

اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزارہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے، تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالیٰ ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہم دردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالیٰ کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالیٰ کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالیٰ سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالیٰ عطا فرماوے اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔

والسلام۔ خاکسار غلام احمد۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج پہنچے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اگر میں اس کا ہونگا، تو مجھے ضرور بچائے گا۔

اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا کیا میں چوہڑا، یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے، اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور ان کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا رو سیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے سیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خطلکھے کہ پورا نہ (پرانا) رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالی سے خوف کرو، کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بیشک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے ۔ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کرینگے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہونچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالی کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہےلہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لا وارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے ہرطرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوے۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتہ ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپکی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا، ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔

یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم۔

راقم خاکسار غلام احمد از لودہیانہ اقبال گنج۔ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

مرزا صاحب قادیانی بنام والدہ عزت بی بی

... والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالی کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتہ ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نوردین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد، عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے۔ اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو میں امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائیگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ، محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔ اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دونگا۔ اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔

راقم: مرزا غلام احمد از لودیانہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

عزت بی بی بطرف والدہ

اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔ مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے اگر تم اپنے بھائی، میرے ماموں کو، سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔

(نوٹ از مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے اگر نکاح رک نہیں سکتا پھر بلا توقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان سے آدمی بھیج دو تا کہ اس کو لے جائے۔

اس حسین نوجوان کا نام غالباً سلطان محمود مرزا ہے جس کا اس لڑکی (محمدی) کے ساتھ عقد ہوا جب کہ مرزا جی کے الہام کے حساب سے اس نوجوان کی موت سے صرف چند ماہ باقی رہ گئے تھے تو ایک براتی کے طور پر دوستوں کی مجبوری سے ہم کو شہر گوجرانوالہ میں جانے کا اتفاق ہوا ہمارے میزبانوں نے مہمانوں کی خاطر داری کیلئے جو احباب منتخب کئے تھے ان میں وہ (اڑھائی سال کے اندر فرضی موت سے مرنے والا) نوجوان بھی موجود تھا، اور ایک دوست کی وساطت سے راقم کی نوجوان مذکور سے ملاقات ہوئی۔ مجھے خیال تھا کہ وہ بے چارہ حیران و پریشان ہوگا کیونکہ عام قاعدہ قانون قدرت ہے کہ اگر کسی شخص کو اس کی جان جانے کا خوف دلایا جائے تو خواہ وہ کیسا ہی دلیر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من چلا کیوں نہ ہو فکر اور حیرانی ضرور ہی اس کے لاحق ہو جاتے ہیں اور وہ اپنی جان کی حفاظت کے لئے طرح طرح کے اندیشوں اور خدشوں میں سرگردان رہتا ہے گو کہ اس کی جان جانے کی بابت سرسری طور پر یا کسی مصلحت سے ہی کیوں نہ کہا جاوے ہزارہا مخلوقات نے ایسے ہی فکروں مین پڑ کر حفظ امن کی ضمانتیں اور مچلکے سرکاری عدالتوں میں کرائے ہیں وغیرہ ،مگر نہیں وہ نوجوان کچھ متفکر نہ پایا گیا بلکہ ہشاش بشاش اور تازہ بہ تازہ نو بہ نو تھا اور راقم نے اس سے حسب ذیل مکالمہ کیا

راقم : سلام علیک مرزا صاحب

نوجوان : وعلیکم السلام

راقم : مزاج شریف

نوجوان : الحمدللہ

راقم : خدا تعالی آپ کو خوش رکھے مجھے آپ کے دیکھنے کی کمال درجہ کی خوشی حاصل ہوئی ۔فرمایئے آپ حیران تو نہیں رہتے ؟

نوجوان : کیوں جناب یہ کیسے ،میں تو خدا کی عنایت اور فضل وکرم سے اچھا ہوں ۔

راقم : خداوند تعالی آپ کو حوادث دوراں ہر آسیب اخوان الزمان سے محفوظ رکھے ۔ میں نے جناب مرزا صاحب قادیانی کی کتابوں میں ایک پیش گوئی پڑھی ہے جو غالباً آپ کے حق میں ہے ۔

نوجوان : ... یہ بھی کوئی حیرانی کی بات ہےء؟ کیا کوئی شخص کسی کے کہنے سننے سے مر جاتا ہے؟ جب تک اس کی قسمت میں جینا لکھا ہے جیسا کہ سعدی فرماتے ہیں :

اگر در حیاتت نوشت است بہر
نہ مارت گزاید نہ شمشیر و زہر

راقم : مگر مرزا جی نے تو اپنے الہاموں میں پرلے درجے کا زور دیا ہے کہ اگر اس لڑکی کے ساتھ نکاح کرنے والا شخص تاریخ عقد سے اڑھائی برس کے اندر اندر مر نہ جاوے تو پھر میری کسی بات کا اعتبار نہ کرو اور مجھ سے زیادہ کذاب اور مفتری کسی کو نہ جانو وغیرہ

نوجوان : سنو صاحب! اگر اس لڑکی کے ساتھ عقد کرنے والا کوئی غیر قوم کا آدمی ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کیا مجال تھی کہ اس کام کے پاس تک بھی پھٹکتا بلکہ مرزا جی سے خائف ہو کر اس کام کا نام تک اپنی زبان پر نہ لاتا۔

مگر ہم ذات بھائی تو ایک دوسرے کی تہہ سے واقف ہیں اور ایک دوسرے کی حکمت عملیوں کا خوب اندازہ کرنے والے ہیں۔ مرزائے قادیانی واقعی ایک اچھے منشی ہیں اور پولیٹکل معاملات میں ان کا خداداد ذہن اس قدر رسائی رکھتا ہے کہ شائد و باید مگر الہام کیا؟ جناب مرزا صاحب نے پہلے ہمارے بزرگوار مرزا احمد بیگ کو خوب دھمکایا اور پھر اپنے بڑے بیٹے اور ان کی والدہ کو اس کام پر آمادہ کیا۔ پر چھوٹے بیٹے مرزا فضل احمد کے سسرال میں خط لکھے کہ اگر اس لڑکی کے عقد والے معاملہ میں میری مدد نہ کرو گے تو مرزا فضل احمد تمہاری لڑکی کو طلاق دے دے گا اور اسمیں تمہاری جگ ہنسائی ہوئی۔ ورنہ میں فضل احمد مزکور کو اپنی فرزندی سے عاق کر دوں گا وغیرہ مگر ان دھمکیوں کی کسی نے ایک ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کی اور مرزا جی کو ہر ایک طرف سے ناکامی ہوئی۔

راقم: ہم نے سنا تھا کہ اس کے علاوہ اور بھی قسما قسم کی کوششیں اس بارے میں ہوئی ہیں

نوجوان: یہ سب سچ ہے میرے پاس مرزا جی کی جماعت کے مریدان کے جتھے بطور سفارت آئے اور مجھ کو اس طرح پر کہا کہ تم ایک نیک آدمی اور شریف زادے ہو مرزا غلام احمد صاحب اولیاء اللہ اور کامل فقیر ہیں۔ اور فقیر کے لنگ میں ہاتھ ڈالنا خوب نہیں ہے۔ اس لڑکی کو اپنے سے علیحدہ کردو اور ہم سے عہد لے لو کہ ہم ہر طرح سے آپ کی مدد کریں گے اور کوئی اور اس سے بھی عمدہ ناطہ آپ کے لئے تجویز کر دیں گے ورنہ یقین ہے کہ آپ سا حسین نوجوان مسلمان بھائی حضرت مرزا جی مسیح موعود اور امام وقت کی بددعا سے مر جاوے۔

راقم: پھر اس سفارت کا نتیجہ کیا ہوا؟

نوجوان: ہیچ۔ کیا کوئی بے موجب اور برخلاف حکم خدا و رسول اپنی بی بیوں کو اپنے سے علیحدہ کر سکتا ہے۔ ایسا کون احمق ہے جو اس قسم کی دل فریب باتوں میں آجاوے؟

جزاک اللہ

ایک اور واقعہ بھی اس پیش گوئی کے متعلق قابل تحریر ہے۔ اس پیش گوئی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میعاد کے پورا ہونے کو جب کہ صرف ڈیڑھ ماہ یا اس سے بھی کم عرصہ باقی رہ گیا اور یہی نوجوان جس کا اوپر ذکر ہوا بمعہ اپنی اہلیہ راولپنڈی میں مقیم تھا، تو حکیم مولوی نورالدین صاحب کے ایک شاگرد نے جس کو جناب مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل ہو کر پرانا اور مشلک ہو گیا تھا ایک واحدالعین حواری کو اس مضمون کا خط لکھا کہ مجھے سخت اندیشہ لگ رہا ہے کہ مثل دیگر پیش گوئیوں کے یہ پیش گوئی بھی شاید معرض وقوع میں نہ آئے کیونکہ وہ نوجوان عقد کرنے والا تو بھلا چنگا ہے بلکہ اس کی مزاج پر ایک بال بھر بھی ملال دکھائی نہیں دیتا۔،

تو حواری مذکور کیا جواب دیتے ہیں کہ

اے عزیز اس نوجوان نے رجوع بحق کر لی ہے اور بذریعہ خطوط اس لڑکی کے خویش واقارب مرزا صاحب کے حضور میں روتے اور گڑگڑاتے ہیں (سفید جھوٹ) پس عجب نہیں ہے کہ پیش گوئی مذکور کیہ میعاد اور بھی بڑھ جائے چونکہ آپ نے دریافت کیا ہے یہ اس لئے کانفی ڈنشل خط آپ کو لکھا گیا ہے ۔فقط۔

یہ خط جب راولپنڈی پہنچا تو اس کے مکتوب الیہ نے ان دشنام اور سخت الفاظ کی ایک فہرست تیار کی جو اس نوجوان کی زبان سے بحق مرزا صاحب اور ان کی جماعت کے نکل رہی تھیں ۔ اور جن معتبر اشخاص کی حاضری میں یہ سخت کلمات ایک دردمند دل سے نکلے تھے ان کے نام بھی فہرست مذکور میں درج کئے ۔ اور پھر واحدالعین مذکور کو جتایا کہ اس نوجوان کا تو یہ حال ہے اور آپ فرماتے ہیں کہ اس کی طرف سے رجوع بحق کے خطوط آرہے ہیں ۔ رجوع بحق کس جانور کا نام ہے ۔ اور یہ اس کی کیسی نرالی فلاسفی ہے جو آپ نے چھانٹی ہے آپ راولپنڈی میں تشریف لاویں اور جو کچھ میں نے اپنے خط میں لکھا ہے اس کی تصدیق کر لیں ۔

اس کا جواب حواری موصوف نے کچھ نہیں دیا اور اگر سچ پوچھو تو اس کا جواب ہو ہی نہیں سکتا تھا۔

اس مقام پر چند باتیں دریافت طلب ہیں

۱۔ معافی اور رجوع بحق کا کیا ثبوت ہے؟ اگر ذرہ بھر بھی اس نوجوان یا اس کے رشتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داروں کی طرف سے لب ہلائی جاتی تو جناب مرزا صاحب جو ایک کلوخ کو ایک پربت پہاڑ اور ایک قطرہ کو سمندر بنا کر دکھانے والے ہیں کتابوں پر کتابیں اور اشتہاروں پر اشتہار نہ لکھ مارتے مگر خاموشی اختیار میں لانی پڑی۔

۲۔ بی بی متناعہ کس کے پاس ہے؟ اور کس کے بچے اس کے پاس ہیں؟ یقینی طور پر اوسی نوجوان کے پاس اور اسی نوجوان کی اولاد۔

۳۔اوس الہام کی نسبت کیا خیال کیا جاوے جو زوجنا کھا کے مضمون کا مرزاجی پر نازل ہوا تھا۔

کہا جاتا ہے کہ کیا مرزاجی وفات پا گئے ہیں یا وہ عورت مرگئی ہے۔ جس پر اب تک بھی امید کی جاتی ہے کہ مرزا صاحب کے عقد میں آوے گی۔ یہ مرزا جی کی پاک جماعت کے اکثر ممبران کے مقولے ہیں حالانکہ مرزا جی اپنی لاثانی کتاب موسوم بہ انجام آتھم میں صاف بتا چکے ہیں کہ نوجوان کی طرف سے رجوع بحق ہو چکا ہے (دیکھو اشتہار مرزاجی جو اخبار شحنہ ہند کے جواب میں مرزا جی نے تحریر کیا ہے)

خیر ہمیں اس سے کیا مطلب؟ ہم تو اس بات کو دیکھنا چاہتے تھے کہ اڑھائی برس گذر چکے ہیں یا ابھی کچھ عرصہ باقی ہے۔ ہم اسکا جواب لئے بنا صبر نہیں کریں گے:
ہاتھ توڑیں جائیں گے یا کھولیں گے نقاب

گورداسپور کی عدالت کے سامنے آپ نے اقرار کیا تھا کہ وہ (محمدی) میرے نکاح میں آوے گی مگر اب تو آپ کو دوسری دنیا سے پیغام آرہے ہیں۔ اور بقول مولوی احمد حسن صاحب شوکت اڈیٹر شحنہ ہند، رجولیت املی کے پتوں پر ڈنڈ پیل رہی ہے، ادھر منارہ اور بہشتی قبرستان تیار ہو رہا ہے وغیرہ

کیوں جناب مرزا صاحب! یہی نشانات ہیں جن پر آپ کو ناز ہے اور یہی نشانات ہیں جن کے سواء فطرتی دین یا دین اللہ اس تیرھویں صدی میں آکر لعنتی ہو گیا ہے۔ یہی نشانات ہیں جن پر آپ کے مشن کا انحصار ہے۔ کیا اسی نشان کو ہم آپ کی طرف سے مسلمانوں کے سامنے پیش کریں اگر لامحالہ وہ عورت آپ کے ساتھ بیاہ کر لیتی تو اسلام کا کیا بن جاتا۔ ہر زمانہ میں مسلمانوں کی لاکھوں شادیاں ہوتی ہیں اگر آپ کو ضعیف العمر سمجھ کر لڑکی کے ولیوں نے ناطہ دینے سے انکار کیا تو اس سے اسلام کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بگڑ گیا۔ کیا زمانہ سلف کے منکرین کے سامنے انبیاء ایسے ہی نشانات بطور تحدی پیش کیا کرتے تھے پس اگر رسالت ایسی ہوتی ہے جس طرح آپ کی ہے تو سلام ایسی رسالت پر۔

مرزا جی کے مرے اب اس پیش گوئی کو سچا بنانے کے لئے شائد یہ کوشش کریں کہ اس عورت کی اولاد سے مرزا صاحب کی اولاد کے ساتھ رشتہ جوڑیں مگر اس تاویل کو وہی لوگ تسلیم کریں گے جو فطرتی طور پر چغدیت کو اپنے ساتھ اس دنیا میں لائے ورنہ جسکے سر میں ایک ذرہ بھر بھی دماغ اور عقل ہے وہ پیش گوئی مذکورہ کے الفاظ کے زور پر غور کرے گا۔

مرزا صاحب کے اکثر مرید ہم کو سخت سست الفاظ سے یاد کریں گے اور بعض تو مغلظ گالیاں دیں گے جیسے اڈیٹر الحکم وغیرہ مگر ہم کو اس کی ایک ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں ہے خداوند تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ہمیں مرزا صاحب کے ساتھ کوئی ذاتی عناد یا خانگی رنجش نہیں ہے بلکہ ہمارا صرف یہی مدعا ہے کہ وہ سب مسلمانوں (کواندھے نہ سمجھیں؟) بلکہ ایسے دلائل سے اپنی رسالت کو پیش کریں جس کے ساتھ ہی کوئی روشن دلیل بھی ہو فرض کرو کہ جس طرح آپ کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) قرآن مجید اب پرانی کتاب ہوگئی ہے اور اسلام میں کچھ جان باقی نہیں ہے تیرہ کروڑ مسلمان گمراہی پر ہیں وغیرہ مگر کیا آپ کی مذکورہ بالا ابلہ فریبیاں قابل تسلیم ہیں؟ ہرگز نہیں

کس نیاید بزیر سایہ بوم
در ہما از جہاں شود معدوم

دنیا کا ایک قاعدہ ہے کہ ایک دمڑی کی چیز خریدنی ہو تو اس کو ہزاروں دفعہ ٹھوک بجا کر دیکھتے ہیں پس کیا حال ہوگا سب سے پیاری چیز مذہب کا جس پر انسان کی دونوں جہان کی زندگی کا دارومدار ہے۔ کیا فطرت یا آزادی کو فروخت کر کے غلامی خریدی جاوے جو سراسر لعنت ہے۔ فتدبر۔

اس خط وکتابت ذکر الحکیم نمبر ۴ کے ایک مقام پر مسیح الزمان فرماتے ہیں

آپ کہتے ہیں کہ ہر ایک شخص جو یہود اور نصاریٰ اور دوسری قوموں سے اللہ پر ایمان لاوے اور اپنے طور پر نیک عمل کرے تو نجات پانے کے لئے یہی عمل اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کافی ہے اگر ان آیات کے یہی معنی ہیں تو گویا آنحضرت ﷺ نے بڑی غلطی کی کہ دین اسلام کی دعوت کے لئے زمین میں خون کی نہریں چلادیں

ڈاکٹر مولوی عبدالحکیم صاحب نے جیسا کہ مرزا صاحب نے فرمایا ہے:

آپ کہتے ہیں ..الخ۔خود کچھ نہیں کہا بلکہ قرآن مجید کی آیات پیش کی ہیں پس مرزا صاحب کو لازم ہے کہ اپنے نئے قرآن میں جس میں .... مسیح الزمان نے شرمناک حملے اور سخت کمینہ حیلہ سے آنحضرت ﷺ پر خون کی نہریں بہانے کا الزام لگایا ہے وہ کچھ انوکھا اور نرالا الزام نہیں ہے بلکہ پہلے بھی اسلام کے دشمنوں نے ایسے ہی بے باکانہ حملے کئے ہیں جن کے جواب میں سینکڑوں کتابیں اہل اسلام کے محققین نے لکھی ہیں مگر یہ دشمن اسلام ایک اندرونہ دشمن ہے اور دوست نما دشمن ہے اس شخص نے دوستی کے پیرایہ میں اس قسم کے حملے کئے ہیں۔

کس قدر افسوس ہے کہ عیسائی مذہب کے بڑے بڑے محقق تو ہزاروں صفحات کی کتابیں لکھ کر پبلک میں پیش کریں اور بین ثبوت دیں کہ اسلام نے بجز حفاظت خود اختیاری کے کبھی اپنی تلوار نیام سے نہیں نکالی مگر مرزا جی اسی الزام کو از سر نو ہماری ہادی برحق سلام علیہ پر قائم کرنا چاہتے ہیں

اے ناظرین! خدا کے لئے انصاف کرو کہ اس قسم کے الزام ہمارے پیغمبر ﷺ پر لگانے والے (مرزا جی) ہمارے خیر خواہ ہیں یا گاڈفری ھیگنس، جان ڈیوٹ پوٹ، کارلائل، کوئیلم، آرنلڈ وغیرہ جنہوں نے مبسوط اور شرح محققانہ کتابیں اسلام کی تائید اور اسلام میں لکھ کر رحمت للعالمین ہونے کی تصدیق کی کیا مسلمانوں کی دل آزاری نہیں ہے کہ مرزا جی آنحضرت ﷺ کو خون کی نہریں بہانے والے لکھتے ہیں درآنحالیکہ قرآن مجید جو خود بذاتہ ایک ناطق کلام ہے ان الزاموں کی گنجائش ہی اپنے میں نہیں پاتا

۱۔ لا اکراہ فی الدین قد تبین الر شد من الغی ۔ فمن یکفر بالطاغوت و یؤمن با للہ فقد استمسک با لعروۃ الو ثقی۔(دین میں کسی قسم کی زبردستی نہیں ہے بلا شبہ ہدایت اور گمراہی ظاہر ہوگئی) (البقرہ:۲۵۶)

۲۔و لو شاء ر بک لآ من من فی ا لار ض کلّھم جمیعاً افا نت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکرہ النّاس حتّی یکو نوا مو منین (یونس:۹۹)
(اور اگر تیرا پروردگار چاہتا تو ایمان لے آتے جو زمین پر بستے ہیں سب کے سب۔ کیا پھر تو جبر کرسکتا ہے کہ وہ مسلمان ہو جائیں)

۳۔ فلعلّك با خع نفسك علی آ ثا ر ھم ان لم یؤ منوا بھذا الحدیث اسفاً (الکھف :۶) (اے پیغمبر اگر یہ لوگ ایمان نہ لاویں تو تم شاید مارے افسوس کے ان کے پیچھے اپنی جان ہلاک کر ڈالو گے)

۴۔ لعلّك با خع نفسك الّا یکو نوا مو منین ۔(الشعراء:۳)
(اے پیغمبر تو شاید اپنی جان ہلاک کردے گا کہ وہ لوگ ایمان نہیں لاتے)

۵ ۔ فلا تذ ھب نفسك علیھم حسرا ت ان اللہ علیم بما یصنعون (فاطر:۸)۔(اے پیغمبر ان کے حال پر افسوس کر کر اپنی جان ہلاک نہ کر ڈال اللہ تعالی ان کے اعمال سے خوب واقف ہے)

۶ ۔ انّا انز لنا الیك الکتا ب بالحق لتحکم بین الناس بما اراك اللہ و لا تکن للخا ئنین خصیماً ۔(النساء:۱۰۵) (بے شک بھیجی ہے ہم نے تجھ پر کتاب برحق تا کہ تو لوگوں میں اس کتاب کے ذریعہ فیصلہ کرے اس چیز سے کہ دکھائی ہے تجھ کو تیرے پروردگار نے اور خیانت کرنے والوں کے لئے خصیم نہ ہو)

اس قسم کی اور بھی بہت سی آیات بینات قرآن مجید میں درج ہیں جن سے روز روشن کی طرح آشکارا ہے کہ اس رحیم و کریم مالک ارض وسماء کا خاص منشاء اور دلی ارادہ آسودگی عامہ خلائق ہے نہ بذریعہ انبیاء خون کی نہریں بہانا جس طرح پر مرزا جی اسلام پر الزام لگاتے ہیں...

نزول قرآن کے زمانہ میں تمام دنیا کی حالت عموماً اور ملک عرب کی خصوصاً جیسی خراب اور قابل نفرت تھی اس کا خاکہ قرآن مجید نے دنیا کے سامنے رکھ دیا ہے

واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفر قوا و ا ذکرو نعمت اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فا لف بین قلو بکم فا صبحتم بنعمته اخوا نا و کنتم علی شفا حفرۃ من النار فا نقذ کم منھا کذ لك یبین اللہ لکم آ یا ته لعلکم تھتدو ن (آل عمران:۱۰۳)(اور تم سب مل کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید کومضبوط پکڑو اور متفرق نہ ہو جاؤ اور اللہ کی نعمتوں کو یاد کرو جب کہ تم آپس میں دشمن تھے پھر تمہارے دلوں میں ملاپ کر دیا پھر تم اس کی نعمت سے آپس میں بھائی بھائی بن گئے اور تم آگ کے بھرے ہوئے گڑھے کے کنارہ پر تھے پھر تم کو اس سے بچایا اسی طرح پر اللہ اپنی آیات بیان کرتا ہے تمہارے لئے تا کہ تم ہدایت پاؤ)

قرآن مجید تو دشمنوں کے حق میں بھی نیک کلمات کہنے کا حکم دیتا ہے اور غصہ پی جانے اور آپس میں صلح کا سب سے بڑھ کر حکم دیتا ہے اور آنحضرت ﷺ سب سے اول مسلمان ہیں جو ان احکام کی خود اطاعت کرنے والے ہیں چنانچہ مفصلہ ذیل آیات تمام دنیا کے سامنے موجود ہیں:

ادفع بالّتی ھی احسن فاذا الذی بینك و بینه عداوة کانّه ولی حمیم۔ و ما یلقّاھا الا الذین صبروا و ما یلقّاھا الا ذو حظ عظیم ۔ (حم سجدہ: ۳۴۔۳۵) ۔ (جواب میں تو اس سے بہتر کہہ پھر جس شخص کے ساتھ تیری دشمنی ہے وہ تیرا ایسا دوست ہو جاوے گا گویا ناطہ دار اور نہیں نزدیک کئے جاتے اس خصلت کے مگر وہی لوگ جنہوں نے صبر کیا اور نہیں نزدیک کئے جاتے اس خصلت کے مگر وہی لوگ جو اچھے نصیب والے ہوتے ہیں)

و الکاظمین الغیظ و العافین عن النّاس و اللّه یحبّ المحسنین ۔ (آل عمران: ۱۳۴) اور غصہ کو پی جاتے ہیں اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہے احسان کرنے والوں کو

لا خیر فی کثیر من نجواھم الا من امر بصدقة او معروف او اصلاح بین الناس و من یفعل ذلك ابتغاء مرضات الله فسوف نؤتیه اجراً عظیماً ۔ (نساء: ۱۱۴) ۔ (کچھ بھلائی نہیں ان کے بہت سے مشوروں میں ۔ مگر (اس شخص کے مشورہ میں بھلائی ہے) جو خیرات کرنے کو یا کوئی نیک بات کرنے کو کہے یا لوگوں میں اصلاح کرا دے اور جو شخص خدا کی رضامندی چاہنے کے لئے ایسا کرے تو ہم جلد اس کو بڑا اجر دیں گے)

و الذین صبروا ابتغاء وجه ربّھم و اقاموا الصلوة و انفقوا مما رزقناھم سرّا و علانیة و یدرءون بالحسنة السیئة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولئك لهم عقبى الدار۔ (الرعد:۲۲) (اور جن لوگوں نے صبر کیا اپنے پروردگار کے منہ (یعنی خاص اسی کی چاہت سے) اور قائم رکھا نماز کو اور خرچ کیا اس میں سے جو ہم نے ان کو روزی دی ہے چھپا کر یا ظاہر کر کر اور دور کر دیتے ہیں اچھی بات سے بری بات کو وہی لوگ ہیں جن کے لئے پچھلا گھر یعنی اس کی بھلائیاں)۔

كتب على نفسه الرّ حمة ۔ اللہ نے اپنی پاک ذات پر رحم کو واجب کر لیا ہے

والصّلح خير ۔ اور صلح اچھی چیز ہے

ان پاک آیات سے کیسے نیک سبق آدمی کو ملتے ہیں کہ ہم اپنی نوع انسان وغیرہ کے ساتھ نیک سلوک سے پیش آئیں۔ کون ایسا سنگ دل ہوگا کہ ان آیات پر اس کا ایمان ہو اور پھر پبلک کو یہ بتاوے کہ آنحضرتﷺ نے کون کی نہریں بہائیں خداوند تعالیٰ تو آنحضرتﷺ کی لینت اور حلم کی تعریف کرے اور ان کو رحمت للعالمین کہے

فبما ر حمة من اللّه لنت لهم و لو كنت فظا غليظ القلب لأنفضّوا من حو لك (آل عمران:۱۵۹)

و انّك لعلى خلق عظيم

مگر مرزا صاحب قادیانی ان کو خون کی نہریں بہانے والے کہیں پس یہ کس قدر شوخی اور سنگ دلی ہے جو برتی جاتی ہے اور کتنی بھاری دل آزاری ہے جو مسلمانوں کے ساتھ برتی جاتی ہے ہم نہیں خیال کر سکتے کہ اتنا ظلم اس قدر بغض کیوں کر ہمارے ہادی برحق کے ساتھ مرزا جی کو ہو گیا ہے

اخیر میں ہم اپنا تیس برس کا تجربہ اور مشاہدہ جو مرزا قادیانی کی تصانیف اور ان کے حالات سے ہمیں ہوا ہے پبلک کے سامنے پیش کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں اور جس کے سننے کے کان اور دیکھنے کی آنکھیں سوچنے اور کہنے کے دل و دماغ ہوں وہ ہماری عبارت ذیل کو غور سے پڑھیں:

مرزا صاحب کے مشن کا اصلی منشا دولت کمانا ہے اور مزے سے اپنی اور اپنی اولاد کے لئے روپیہ جمع کرنا۔ آپ کو قرآن مجید اور رسول اللہﷺ سے کوئی اصلی ہمدردی نہیں ہے بلکہ وہیں تک سروکار ہے جہاں تک اپنے مشن میں امداد ملے اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرویدگان کی طفل تسلی ہو سکے۔

اب ہم مرزا جی کے چند کاموں کا سر سید احمد خان کے کارناموں سے مقابلہ کرتے ہیں:

مقابلہ چند کاموں کا

ہمارے بزرگان کریم اور محبان صمیم ہم پر ہنسیں گے کہ یہ کیسی ناواجب بات ہے کہ سر سید احمد خان کے ساتھ جو سید آل رسول ہونے کے ساتھ ہی اپنے زمانہ کے ایک فرد کامل اور قومی شہید گذر چکے ہیں اور جن کے عملی کارناموں کے تجربہ اور مشاہدہ سے مسلمانوں اور دیگر اہل مذاہب کو پورا یقین ہو چکا ہے کہ وہ نہ صرف کسی ایک ہی قوم کے لئے سراپا فیض و برکت تھے بلکہ جملہ اقوام کے لئے ابر رحمت۔ایک ایسے شخص سے جو خودستائی زودرنجی میں شہرہ آفاق اور مقدس بزرگان اہل اسلام زمانہ سلف و خلف کو سب وشتم کرنے میں طاق ہو، اور جس نے بڑے بڑے دعوے کئے جو سراسر بے دلیل تھے اور جن کا نتیجہ ہیچ در ہیچ اور جس نے مسلمانوں اور دیگر اقوام میں ایک فتنہ اور فساد ڈالنے کے سوا کوئی عمدہ کام عوام کی بھلائی کا نہیں کیا، کس لئے مقابلہ کرنے بیٹھے ہو، کیونکہ آپ کا یہ طریق نہیں تھا کہ خواہ کوئی شخص ان کی شان میں کیسی ہی دریدہ دہنی اور تندہی سے حملہ کرے اس کو جواب نہ دیا جائے۔اسکے جواب میں ہم اپنے کرم فرماؤں کی خدمت میں بصد عجز وانکسار عرض کرتے ہیں کہ آپ کی فہمائش اور سرزنش کے ہم ہر طرح قابل ہیں اور ہمارا عذر بدتر از گناہ ہے مگر افسوس ہے کہ واقعات نے مجبور کر دیا ہے مرزا صاحب کی عادات اب طبیعت ثانی ہوگئی ہے کہ ناحق بزرگان اسلام پر نیش زنی کرتے اور مرحوموں پر بزدلانہ حملے کر کر دنیا اور دین کی روسیاہی خریدتے ہیں۔ اور پھر مرزا جی کے فدائی بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ کون ہے جو ان تحریروں (بہتانوں) کا جواب لکھ سکے۔بے شک عفو اور رحم عمدہ سے عمدہ خصائل ہیں مگر وہیں تک کہ اپنے حدود کے اندر ہوں

کند تحمل بسیار مرد را بے قدر
کان چو تن بکشیدن دہد کبادہ شود

شیخ سعدی کا کہنا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پسندید است بخشائش و لیکن
منه بر ریش خلق آزار مرہم
ندانست آنکہ رحمت کرد بر ما
کہ ایں ظلم ست بر فرزند آدم

تاہم کسی حالت میں بھی ہم تہذیب اور متانت کو حتی المقدور ہاتھ سے نہ دیں گے

ا: سرسید احمد خان نے خادم قوم اور خاکساری کا دعوی کیا تھا جو کر دکھایا اور دنیا نے تجربہ اور مشاہدہ کے بعد تسلیم کر لیا ہے۔ آپ نے کبھی ہر گز یہ دعوی نہیں کیا کہ میں ولی، قطب، غوث، امام وقت اور مسیح موعود یا مہدی معہود ہوں۔ ایسی باتوں سے آپ کی طبیعت کو سخت نفرت تھی اور ایسے دعاوی کو بزرگان دین کے ساتھ استہزاء کرنا اور ہنسی اوڑانا یقین کرتے تھے کیونکہ قرآن مجید نے استہزاء اور مستہزئین کے لئے سخت سزا مقرر کی ہے قادیانی کی ناقص نبوت کے غالباً پہلے ہی برس ایک مضمون سرمور گزٹ اخبار ناہن میں چھپا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانی مسیح علیہ السلام کے منزلہ ہیں۔ اور سرسید بمنزلہ یحیٰ علیہ السلام۔ سرسید مرحوم نے اس آرٹیکل کو سخت نفرت کی نگاہ سے دیکھا اور قاضی سراج الدین احمد اڈیٹر اخبار مذکور کو حسب ذیل کیا:

مخدومی ومکرمی منشی سراج الدین صاحب اڈیٹر منرو گزٹ ناہن۔

آپ کا اخبار مورخہ ۲۱ مارچ ۱۸۹۲ء کے دیکھنے سے جس میں نیرنگی زمانہ کے.... کی تحریر چھپی ہے نہایت رنج ہوا کیا اخباروں کی اب یہ نوبت پہنچی ہے کہ ہم عصر انسانوں کے ساتھ تمسخر کرتے کرتے انبیاء علیهم السلام کے ساتھ بھی تمسخر اختیار کریں۔ کیا آپ کے نزدیک وہ تحریر حضرت یحیٰ علیہ السلام اور حضرت مسیح علیہ السلام کے ساتھ گستاخی اور ٹھٹھہ کی نہیں ہے۔

افسوس صد افسوس کہ آپ کے اخبار میں ایسے مضامین چھاپہ ہوئے جو متانت اور انبیاء علیهم السلام کے ادب کے برخلاف یا نامناسب ہیں۔ آپ لکھتے ہیں کہ ایسا مضمون لکھنے کی ضرورت آئندہ بتلائی جائے گی کوئی ضرورت ہو، مگر ایسے مضمون کی لکھنے کی جس کی طرز تحریر پر ہر ایک مسلمان افسوس کرے گا کوئی ضرورت نہیں ہوسکتی۔ امید ہے کہ آپ میرے اس خط کو اخبار میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھاپ دیں گے ...

خاکسار سید احمد۔ علی گڈھ ۲۴ مارچ ۱۸۹۲ء

اس خط سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ سر سید احمد خان کے دل میں انبیاء کرام کی کیا کچھ وقعت اور تعظیم و تکریم تھی اور کس طرح پر ان کے سچے عاشق اور فدائی تھے لاہور ۱۸۸۸ء والے کانفرنس کے جلسہ میں قواعد کا مسودہ پیش کرتے وقت لفظ امین ان کی زبان سے نکلا کر اور ساتھ ہی آنسو کا رو بھی چل گیا اور فرمایا کہ امین تو ایک ہی تھا (حضرت رسول کریم ﷺ) اور جہاں یہ لفظ امین لکھا تھا وہاں امانت دار لکھا۔

مرزا جی: پہلا دعوی یہ تھا کہ میں نیک آدمی ہوں جب محرری بندو بست سیالکوٹ سے علیحدہ ہوئے اور مختاری کے امتحان میں ناکام، اور ہر ایک طرح سے ہاتھ تنگ ہو گیا فرضی اشتہار دیا کہ اسلام کی صداقت پر میں ایک کتاب لکھنا چاہتا ہوں اگر کوئی شخص اس کا معقول جواب لکھے گا تو میں اس کو اپنی دس ہزار روپئہ کی جائداد دے دونگا (سفید جھوٹ حالانکہ پلے ایک پیسہ بھی نہ تھا) لوگوں کو چاہیے کہ .... روپئے فی کاپی قیمت کتاب مذکور کے حساب میں پیشگی روانہ کریں جب اس حکمت عملی سے روپئہ آنے لگا تو ظاہر کر دیا کہ اب مجھ کو کوئی کوئی الہام بھی محسوس ہونے لگا ہے جب لوگ اس کو بھی سہار گئے تو پھر براہین احمدیہ کی چوتھی جلد میں لکھ دیا کہ یہ سچ مچ کے الہامات ہیں مگر یہ بعینہٖ اسی مشن کی کاپی تھی جو حسن بن صباح نے اس وقت ظاہر کیا تھا جب وہ ہر ایک طرح سے مایوس ہو کر حج کو جا رہا تھا اور ایک جہاز پر سوار تھا اور جہاز امواج و تلاطم کے گردابوں مین دوبنے کو تھا حسن بن صباح نے یہ سوچا کہ اگر جہاز بچ گیا تو میرے ولی اللہ اور غوث اور قطب ہونے میں کسی کو شک نہ ہوگا اور اگر جہاز ڈوب گیا تو پھر نہ کوئی ملامت کرنے والا باقی رہے گا اور نہ سننے والا اس لئے باآواز بلند پکار کر کہا کہ،

لوگو تسلی رکھو مجھ کو خدا نے کہا ہے کہ جہاز بخیریت تمام منزل مقصود پر پہنچے گا۔،

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حسن بن صباح اپنی اس حکمت عملی سے کامیاب ہوا اور بہت سی خلقت اس کے پیچھے ہوگئی۔ اور پھر جو جو کارنامے لوگوں کو دکھائے اس سے تواریخ پر ہے۔

جب مرزا صاحب کی اس طرح کی پڑی کتاب مذکور میں جم چکی تو براہین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد یہ جہاں تھی وہیں رہ گئی لوگ کتاب یا قیمت کتاب کے لئے غل مچاتے اور شور کرتے ہی رہ گئے۔

مسیح موعود کا دعوی ہو گیا اور حکیم مولوی نور الدین اور مولوی عبد الکریم جیسے لوگ بھی مل گئے جو اس دعوی کے بنانے والے تھے

مولوی غلام علی صاحب قصوری نے جو ایک ہی راست باز عالم تھے مرزا صاحب کو براہین احمد یہ لکھتے وقت ہی معلوم کر لیا تھا اور با آواز بلند کہہ دیا تھا کہ ایک نہ ایک دن یہ شخص نبوت کا دعوی کرے گا۔ اور الحق کہ مولوی صاحب مرحوم کا یہ مقولہ آب زر سے لکھنے کے قابل تھا مگر ہمارے ملک کے وہ لوگ جو پیر پرستی پر مرمٹے ہیں اور جب تک کسی کے ہاتھ پر بک نہ جاویں ان کو کھانا بھی ہضم نہیں ہوتا سو ایسے بھیڑ چال لوگ کب کسی کی سنتے ہیں جھٹ مرزا کی مریدی میں آنے لگے پھر کیا تھا ازالہ اوہام، توضیح مرام، فیصلہ آسمانی وغیرہ کتابوں کے سرورقوں پر مرسل یزدانی مسیح موعود ربانی وغیرہ الفاظ لکھے جانے لگے اور مولوی عبد الکریم جو عرش عظیم پر جا کر جھوٹی قسم کھانے کو تلے بیٹھے تھے کیونکہ لوئر سکول کی مدرسی سے الگ ہو چکے تھے، نوٹ وغیرہ عمارات پر خرچ ہو گئے تھے، اور چونکہ ٹانگ آنکھ اور ضعف دماغی کے باعث معذور بھی تھے اس اپنے گذارا کی شکل کو غنیمت سمجھا اور مرزا جی کے ساتھ سیدنا اور علیہ الصلوۃ والسلام لکھنے لگے کہ آپ تمام انبیاء علیہم السلام کا لب لباب ہیں آنحضرت ﷺ کے دونوں بروز ہیں یعنی محمد واحمد۔ احمد عربی اب احمد قادیانی کے رنگ میں ہو کر آیا ہے وغیرہ۔ مگر علماء وقت نے ایسے دعاوی کو سراسر کفر اور گمراہی ثابت کیا تو مرزا جی دو تین قدم پیچھے ہٹ گئے کہ میں حقیقی رسول نہیں ہوں بلکہ منہاج نبوۃ پر ہوں ظلی ہوں بروزی ہوں وغیرہ ازالہ اوہام میں تو اپنے قصیدہ میں یہ کہا

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب

اور ایک غلطی کے ازالہ والے مضمون میں یہ دکھایا کہ بعض وقت میرے مرید لوگ میری پیغمبری کا مخالفین کے سامنے انکار کر جاتے ہیں حالانکہ میں واقعی رسول ہوں۔ پھر آپ نے سیالکوٹ والے لیکچر میں اپنی ذات کو کرشن جی کا اوتار ثابت کیا جس سے اسلام اور مسلمانوں کو کچھ سروکار نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم امام الدین: پس اہل انصاف بزرگان فیصلہ کرلیں کہ وہ شخص گمراہ ہے جو خداوند تعالیٰ کو واحد بے ضد وند یقین کرتا ہے آنخضرت ﷺ کو اپنا ہادی برحق مانتا، اور قرآن مجید کو بلفظ وحی من اللہ یقین کرتا ہے یا وہ شخص گمراہ ہے جو ختم نبوۃ کے بعد خود دعوی نبوت کرتا، قرآن مجید کی آیات کو توڑ کر ان میں اپنی عبارت ملاتا، اور اس قسم کی تحریف لفظی کر کر اس کو اپنے الہاموں کے نام سے ظاہر کرتا ہے اور جس نے اصلی اسلام کو خیرباد کہکر اپنا نیا مذہب قائم کیا ہے

۲۔ سرسید احمد خان سے جہاں تک ہوسکا قومی نفرتوں کے متانے میں سعی بلیغ سے کام لیا اور ایک حدتک کامیاب بھی ہوا۔ اور شیعہ کا یکے بعد دیگرے علی گڈھ کالج کی عظیم الشان جامع مسجد میں ہر روز نمازیں پڑھنا کوئی چھوٹی سی بات نہیں ہے سرسید کا انما المومنون اخوۃ پر پورا پورا یقین تھا اور اس نے عمل کر کر دکھا دیا۔

مرزا صاحب قادیانی نے اغراض نفسانی کو عزیز رکھ کر سخت قومی تفرقہ ڈال دیا ہے اور اسلام کا ایک ٹکڑہ کاٹ لیا ہے جس کو اپنے نام احمدی جماعت پکارتے ہیں حالانکہ غلامی جماعت پکارنا چاہیے تھا اور باقی کل اسلامی دنیا کو کافر کہتے ہیں اپنے مریدوں میں صاف اعلان کر دیا کہ غیر مرزائیوں کے ساتھ نماز پڑھنا جمعہ اور جنازہ میں شامل ہونا گویا کفر میں پڑنا ہے۔

راقم امام الدین: پس جو شخص فاصلحوا بین اخویکم و اتقوا اللہ پر اپنی زندگی کا دار مدار رکھتا ہے وہ گمراہ ہے یا وہ شخص گمراہوں کا سرتاج ہے جس نے ایک گروہ کو تارک الجماعۃ بنا دیا ہے اور اسلام میں سے ایک ٹکڑا کاٹ لیا ہے

۳۔ سرسید احمد خان ایک محقق اسلام تھے ان کی تصانیف علمی تحقیقات تجربہ اور مشاہدہ اقوال بزرگان سلف وخلف اپنے ساتھ رکھتے تھے اس مرحلہ میں وہ قرآن مجید سے کسی وقت بھی علیحدہ نہیں ہوتے تھے۔

مرزا صاحب قادیانی سیکنڈ ہینڈ الہاموں، اضغاث احلام اور بعض کے نزدیک علم رمل پر آپ کا دار مدار ہے جس کے ذریعہ سے بہت سا دوزخ کا ایندھن جمع ہو رہا ہے قل متاع الدنیا قلیل ۔

۴۔ سرسید احمد خان اپنے تئیں ایک عاجز بندہ یقین کر کر خداوند تعالیٰ کی حمد گاتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی اپنے فخر غرور شیخی اور تعلیٰ پر نازاں ہو کر یہ فقرات الاپتے ہیں يحمدك الله على عرشه یعنی خداوند تعالیٰ اے مرزا! عرش بریں پر تیری حمد گاتا ہے۔

پھر آپ کا خدا یوں کہتا ہے انت منّی و انا منك

اگر اس عربی فقرہ پر غور کی جاوے تو اس کے مدعی میں کمال درجہ کی دہریت پائی جاتی ہے۔

۵۔ سرسید احمد خان سواء ورنیکولر علم ادب کے انگلش لٹریچر اور علوم جدیدہ سے بھی پورے واقف تھے اور اردو زبان کی جو اس زمانہ میں کایا پلٹ ہوئی اس کے بانی ہونے کا تاج آپ کے سر پر ہے آپ نے اردو علم ادب میں از سرنو جان ڈالی اور تازہ روح پھونکی بایں ہمہ فیوض و برکات خاکساری کا دعوی۔

مرزا صاحب قادیانی سوا چند فارسی کتابوں کے اور پنجابی اردو لکھنے کے سب میں عاری ہیں عربی لٹریچر کا بڑا بھاری دعوی ہے مگر ایک الہام کی عبارت ہے صح زوجنی، جس پر ضمیمہ شحنہ ہند میں تمام و کمال لکھا گیا ہے اور دکھایا گیا ہے کہ مرزا جی کے خدا کا عجیب حال ہے کہ کبھی مرزا جی کو اپنا بیٹا کہتا ہے (انت منی بمنزلة ولدی) اور کبھی مرزا صاحب کی بی بی کو اپنی بی بی کہتا ہے اور عربی کا مذکورہ فقرہ بولتے وقت تذکیر و تانیث کا لحاظ نہیں رکھتا (دیکھو ضمیمہ مذکور ج ۲ ص ۱۰۴)۔ (اخبار الحکم ج ۵ نمبر ۳ صفحہ ۵۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

ناظرین جائے غور ہے خداوند تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ کہلانا شرک اور گمراہی ہے یا خدا کا بیٹا بننا صریح ... اور کفر ہے حالانکہ قرآن مجید میں صاف صاف لکھا ہوا پاتے ہیں:

تكاد السّماوات يتفطّرن منه و تنشق الارض و الجبال هدّا ان دعوا للرحمن ولدا و ما ينبغى للرحمن ان يتخذ ولدا۔

(قریب ہے کہ (اس بات سے) آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ کانپ کر گر جائیں اس سبب سے کہ ان لوگوں نے رحمٰن کے لئے فرزند ثابت کیا حالانکہ رحمٰن کو شایان نہیں کہ وہ فرزند رکھے)

قل هو الله احد الله الصمد لم يلد و لم يولد و لم يكن له كفوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احد ۔(اے نبی کہہ دو کہ وہی اللہ ایک ہی اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ کسی سے جنا گیا ہے اور نہ کوئی اس کا ہم سر ہے)

۶۔سرسید احمد خان نے ایک عرصہ دراز کے تجربہ و مشاہدہ اور محنت سے تفسیر القرآن لکھی اور دور از کار باتوں ،تو ہمات کو جنھوں نے اسلام کے نورانی چہرہ پر بدنما دھبے لگا دیئے تھے دور کیا، جس سے مرزا جی اور ان کی جماعت کے بعض ممبروں نے فوائد حاصل کئے بالخصوص حکیم مولوی نورالدین صاحب نے جو اپنے حلقہ درس و تدریس میں انہیں نیچری خیالات سے اپنی تقریر کو موثر اور دلچسپ بناتے ہیں اگرچہ مولوی صاحب بظاہر ان دنوں مرزا صاحب قادیانی کے ہم آہنگ ہو کر سرسید احمد خان کو کوستے بھی ہیں مگر ذخیرہ وہی ہے اور اوسکی وہی مثال ہے جو حکایت کے پیرایہ میں ہم اپنے کسی مضمون میں لکھ چکے ہیں اور ناظرین کی دل چسپی کے لئے اس مقام پر اس کا اعادہ کرتے ہیں:

مرزا صاحب نے اب تک تو تفسیر القرآن نہیں لکھی آئندہ دیکھئے لکھنے کا وقت کب آوے کیونکہ اب تو دوسری دنیا سے پیغام آرہے ہیں۔

ناظرین! یقین جانو مرزا جی کو تفسیر لکھنے کا مادہ ہی نہیں چند آیات کے تحت میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے سراسر فضول اور غلط ہے ہم نے آپ کی تفسیر دانی کا نمونہ ضمیمہ شحنہ ہند میں پبلک کو دکھا دیا ہے۔اب انشاء اللہ مفصل اس پر لکھنے کا ارادہ ہے بشر طیکہ خدا نے حیات مستعار کے چند انفاس باقی رکھے۔ورنہ ہم اپنی عمر بھوگ چکے ہیں کوئی شیر بہادر ہمارے قائم مقام کھڑا ہو جاوے گا جو ہم سے بہت اچھا لکھے گا۔

ہاں ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی ہی ساری جماعت مرزائی سے ایسے نکلے جنہوں نے چند سورتوں کی تفسیر لکھی مگر کورانہ تقلید میں پڑ کر۔اور جب آنکھ کھلی تو کیا دیکھتے ہیں کہ مرزائی مشن سے خارج۔

حکایت۔ایک ہندو افسر سررشتہ تعلیم جو سنسکرت کے علم سے بھی کچھ واقف تھا گوشت کھانے سے پرہیز کرتا تھا۔اس نے اپنا کھانا پکانے کے لئے ایک برہمن لڑکے کو نوکر رکھا۔مگر دینا ناتھ کو ماس بھکشن سے کچھ پرہیز نہ تھا۔ادھر اپنے آقا کے لئے دال بھات پکاتا،اودھر دوسرے تیسرے دن چھوٹی سی ہنڈیا میں اپنے لئے پیسہ دو پیسہ کا گوشت پکا لیتا۔اس لڑکے کو سکول کے طالب علموں سے علم سیکھنے کا شوق ہوا،اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہنڈیا کا عمدہ انتظام نہ کرسکتا تھا، تو بعض اوقات اپنی ہنڈیا میں سے ایک چمچ شوربا کا نکال کر ماسٹر صاحب کی دال میں ملا دیتا۔ جس کے ملنے سے دال بہت لذیذ ہو جاتی اور ماسٹر موصوف جنہوں نے کبھی اس کا مزہ نہ چکھا تھا، متوالے ہوکر تناول فرماتے۔ مگر جس دن دال میں شوربہ کا ایک چمچ نہ ڈالتا لڑکے کی شامت آجاتی کہ بدذات نمک حرام تو کھیلتا رہتا ہے اور کھانے پکانے کی طرف دل نہیں لگاتا۔

ایک دن جب کہ لڑکا اپنے لئے گوشت نہ پکا سکا، اور ماسٹر جی کو دال کا مزہ نہ آیا تو لڑکے پر ہاتھ صاف کرنے لگے۔ اب لڑکا کیا جواب دیتا ہے کہ جناب فرصت کے وقت اس سامنے کی پہاڑی پر ایک بوٹی لینے جایا کرتا ہوں، اس کو توڑ کر دال میں ڈالتا ہوں۔ آپ کا کام زیادہ ہے اور میں وہاں ہر روز نہیں جا سکتا۔ تو ماسٹر جی کیا فرماتے ہیں کہ میں نے تیرے کو کہا ہے کہ تو میرے کو دھوکا نہ دیا کر۔ سب کام چھوڑ کر بوٹی لینے جایا کرو۔

قصہ کوتاہ ایک دن جلدی کے مارے شوربا میں دال ملاتے وقت ایک چھوٹی سی ہڈی بھی چلی گئی۔ جب ماسٹر صاحب کو وہ ہڈی نظر آئی تو لڑکے کو سنا شروع کیا کہ تو نے ہمارا دھرم بھرشٹ کر دیا۔ لڑکے نے اصل حال بتا دیا اس پر ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ اچھا یہی (گوشت) پکا لیا کرو مگر خبردار راز فاش نہ ہو۔

واہ مولوی صاحب یہ تو وہی بات ہوئی

وجد و منع بادہ اے صوفی چہ کافر نعمتی است
منکر مے بودن و ہم رنگ مستاں زیستن

اچھا اگر یہی مصلحت ہے تو اس راز کو پوشیدہ رکھ کر سرسید احمد خان کو کوسا کر، مگر دائی سے کہاں پیٹ چھپایا جاوے گا۔

۷۔ سرسید احمد خان نے اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر ایام غدر میں لاکھوں مسلمانوں کی جانیں بچائیں اور گورنمنٹ انگلشیہ کی تمام بدظنیوں اور الزامات کو جو اسلام کے دشمنوں اور گورنمنٹ کے حاسدوں کی طرف سے مسلمانوں پر لگائے گئے تھے، دور کرایا۔ اور ان ہولناک اور سخت تحریرات کی جو یورپین اہل قلم نے مسلمانوں کے حق میں ناواقفی سے تحریر کی تھیں، اس عالی دماغی، خداداد سنجیدگی اور متانت اور مستقل مزاجی سے تردید کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اپنوں اور بے گانوں نے مرحبا اور احسنت کے نعرے بلند کئے۔ مثلاً ڈاکٹر ہنٹر کے مقابلہ میں اسباب بغاوت ہند، اور سر ولیم میور اور دیگر فضلائے یورپ کے جواب میں خطبات الاحمدیہ وغیرہ کتابوں کے ذریعہ اسلام کی حقیقت اور اصلی و سچی تصویر دکھائی کہ باید وشاید، اور روز روشن کی طرح دکھایا کہ وہابی مسلمان گورنمنٹ انگلشیہ کے سچے خیر خواہ اور پکے ایمان دار ہیں اور پرلے درجہ کے راست باز وغیرہ۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنا اعتبار جمانے کے لئے از سر نو ان بدظنیوں کو باور کرانے کی کوششیں کیں جو خداوند نے خاک میں ملا دیں۔ وہابیوں کو بدمعاش، کور باطن، نبی سے بغض رکھنے والے، وغیرہ کلمات اپنی تصانیف میں لکھ رہے ہیں۔ (دیکھو آئینہ کمالات اسلام۔ صفحہ ۱۹۳)

اور گورنمنٹ انگلشیہ کو جماعت مسلمانوں کے برخلاف یہ کہہ کر بھڑکایا کہ تمام مسلمان مجھ سے اس وجہ سے مخالفت رکھتے ہیں کہ میں جہاد کے مخالف ہوں اور کسی خونی مہدی کا قائل نہیں۔

مگر خداتعالی کا ہزار شکر ہے کہ ہماری گورنمنٹ ایسی پالیسی کو خوب سمجھتی ہے اور ہر ایک بات کی تہہ تک پہنچ جاتی ہے۔ پس مرزا جی کی ایسی تحریروں کی اس نے کچھ بھی پرواہ نہیں کی۔

ہم سچ کہتے ہیں کہ مرزا جی کو عام مسلمانوں سے ہرگز ہرگز کچھ ہمدردی نہیں ہے۔ ان کا مشن اصلی اسلام سے جدا ہے۔ ان کے نزدیک تمام مسلمان کافر جہنمی اور کاٹے جانے کے قابل ہیں۔ وغیرہ

۸۔ سر سید احمد خان نے ہزاروں روپئے صرف کر کے یورپ کا سفر کیا، اور اس سفر میں بے شمار تجربات کئے۔ اور زمانہ اقامت لنڈن میں خطبات الاحمدیہ انگریزی میں ترجمہ کرائی۔ اپنے دہلی والے جدی مکانات فروخت کر کر چھپوائی۔ جس کی اشاعت سے اہل یورپ پر صاف کھل گیا کہ اسلام جو ہمارے ملک میں غلطی سے بت پرستوں کا مذہب مشہور ہو گیا ہے، دراصل یہی ایک سچا مذہب ہے جو خدا کی طرف سے ہے۔ یہ کتاب دنیا کے تمام براعظموں میں مشتہر ہو چکی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آئینہ کمالات اسلام اور انجام آتھم اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ آسمانی وغیرہ جن میں گالیوں کے انبار ہیں، کچھ مسلمانوں کے بزرگان سلف وخلف کو، کچھ غیر مذاہب کے پیشواؤں کو، اور چونکہ حضرات مولوی صاحبان زیادہ تر قابل ادب ہیں اس لئے ان کو زیادہ حصہ ملا ہے۔اور ایک مولوی صاحب کو حلال زادہ کہا گیا ہے جس کو موٹے قلم سے ایک سے لے کر دس تک لعنتیں دی ہیں۔ (دیکھو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۸۸۔اور ڈکشنری سبّ وشتم تیار کردہ منشی الٰہی بخش صاحب مولف عصائے موسیٰ صفحہ ۱۴۳۔۱۴۴۔)

راقم امام الدین: ناظرین خوب اندازہ لگائیں کہ وہ شخص جو اپنی جان، اپنا مال، اپنی جدی جائیداد، اشاعت اسلام میں تصدق کر دے وہ گمراہ ہوسکتا ہے، یا پاک اور مقدس لوگوں کو گالیاں دینے والا۔اور گالیاں بھی کیسی مغلظ اور ناحق بے موجب۔

۹۔سر سید احمد خان نے اپنی بے نظیر تصانیف کے ذریعے سے ہندوستان کے تمام لوگوں کی عموماً اور مسلمانوں کی خصوصاً اصلاح کی جن میں سے چودہ جلد تہذیب الاخلاق مکمل لیکچرز، آخری مضامین اور دیگر کتابیں ہیں۔ان کتابوں میں تجربات ومشاہدات کا ایک خزانہ بھرا پڑا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بادی اشتہارات جو جھگڑوں فسادوں اور لعنتوں سے لبریز ہیں۔ایک اشتہار میں صاف ذکر ہے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے جو مالیخولیا ہے۔ایک چھوٹے سے رسالہ میں ایک سے لے کر پورے ایک ہزار تک لعنتیں گنی ہیں جس سے گویا مراقی مالیخولیا کا ثبوت دیا ہے۔

۱۰۔جو نوجوان محض مذہب کی ناواقفیت اور صرف عقلی تعلیم کی بدولت، اسلام سے نکل چکے تھے سر سید احمد خان نے ان کو اپنے زبردست دلائل سے روک لیا اور اسلام کی خوبیاں ان کے دلوں میں جما دیں اور ہندوستان میں یہ عزت پہلے اس زمانہ میں آپ ہی کو حاصل ہوئی۔

مرزا: سوائے اپنی جماعت کے چند مریدوں کے باقی اسلامی دنیا مرزا جی کے نزدیک کافر ہے۔غور سے ملاحظہ کرو۔ذکر الحکیم نمبر ۴، اور حقیقت المہدی کو جو خاص مرزا جی کے نفس ناطقہ اور اول المومنین کی لکھی ہوئی ہیں۔

۱۱۔سر سید احمد خان نے اپنی زندگی میں بھی اور بعد وفات بھی، مرزا صاحب سے گالیاں کھائیں (دیکھو آئینہ کمالات اسلام) اور کھا رہے ہیں اور فصبر جمیل پر عمل کیا اور زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تر آپ کا جرم یہ ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے وفات مسیح والا مسئلہ کیوں لکھ دیا اور تفسیر القرآن میں شائع کر دیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے بے موجب ایک نیک اور مصلح قوم مسلمان کے حق میں اپنی زبان کو زہر آلودہ کیا مگر بمصداق الہام منشی الٰہی بخش صاحب ردّت الیہ لعانہ سرسید احمد خان کا ان گالیوں نے کچھ نہیں بگاڑا، بلکہ مرزا جی کے شاگردوں کے وسیلہ سے مرزا جی پر ہی لوٹائی جاتی ہیں۔ غور سے دیکھو مضمون شیطانی رگ و ذکر الحکیم نمبر ۴۔

۱۲: انسانی وملکی وقومی ہمدردی گورنمنٹ انگلشیہ کی خیرخواہی اور آنریری خدمات کے صلہ میں کے سی ایس آئی، اور لے جسلیٹو legislative کونسل کی ممبری کے صلہ میں خطاب آنریبل اور علمی دنیا کی خدمات میں ڈاکٹر وغیرہ کے خطابات آپ کو عطا ہوئے۔ شاہی تمغے آپ کی تصاویر کے ڈریس سے دیکھ لو۔ قومی خدمات کے صلہ میں جو ملکی سوسائیٹیوں اسلامی انجمنوں وغیرہ نے ایڈریس پیش کئے وہ سب کے سب کتابوں اخباروں وغیرہ میں درج ہیں اور علمی دنیا کے سامنے ہیں۔ عیاں راچہ بیان

مرزا غلام احمد قادیانی سیالکوٹ کی محرری سے علیحدہ ہوئے۔ مختاری کے امتحان میں فیل ہوئے۔ براہین احمدیہ کے شائع کرنے کے لئے جو چندہ لوگوں سے وصول کیا اسی کو شیر مادر سمجھ کر پی گئے۔ دعاوی متعلقہ کے پورا کرنے میں ناقابل ثابت ہوئے، اور سرکاری اعزاز کے ثبوت میں اپنے باپ کے سارٹی فیکیٹ ہر جگہ پیش کرتے ہیں بطور شہادت جس سے پایا جاتا ہے سرکار کی خیرخواہی کا ذاتی ثبوت نری خیر ہی خیر ہے۔

۱۳۔ سرسید احمد اگر چاہتے تو لاکھوں اشخاص منتخب روزگار آج کے دن آپ کے مرید ہوتے کیونکہ وہ سید آل رسول تھے، مگر چونکہ ان کے اعتقاد میں آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کا حق نہیں کہ لوگوں سے بیعت کا اقرار لے، اس لئے وہ اس فعل کو سراسر عبث سمجھتے تھے۔ ان کا مقولہ تھا کہ اسلام ان بندھنوں کو توڑنے کے لئے آیا تھا، کوئی نئی ہتھ کڑی اور بیڑی ڈالنے نہیں آیا تھا۔ مروجہ پیری مریدی ایک قسم کی غلامی ہے جو لعنت میں داخل ہے...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس گئے گذرے نا لائق طریقے کو جس کے اختیار کرنے سے انسان حیوان سے بھی بدتر ہو جاتا ہے۔ اور جس نے مسلمانوں کی قوم کو تباہ و غارت کرنے میں کوئی دقیقہ باقی نہ رکھا، مرزا جی نے اپنی ذاتی ضروریات سے تنگ آ کر باوجودیکہ خودکسی کے مرید نہ تھے اس سلسلہ کو سخت کوشش سے جاری کیا اور حمقاء سے ٹکے وصول کر رہے ہیں۔ اپنی جماعت سے ۳۱۳، آدمیوں کے نام گنوائے ہیں کہ یہ مجاہدین ہیں تاکہ آپ کی نبوۃ کی تکمیل اور مشابہت ہو جاوے۔

راقم امام الدین: اگر مسلمانوں کی قوم میں احمق بے تمیز لوگ ہیں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے معاملہ فہم بھی بہت ہیں جو ایسی حکمت عملیوں کو خوب سمجھتے ہیں۔

۱۴: سرسید احمد خان نے بے شمار تجارب کو ساتھ لے کر کاسہ گدائی ہاتھ میں لیا اور ایسی مستقل مزاجی اور ہمت کے ساتھ کہ اس کوشش کو خاک میں ملا دینے کے لئے سخت سے سخت مخالفت کی گئی مگر مرتے دم تک ہمت نہیں ہاری۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے دکان نکالی اپنے ذاتی فائدوں کے لئے مثلاً رہن شدہ اراضی کے چھڑانے، سنہری جڑاؤ زیورات کے بنوانے، یاقوتیوں کے مزے اڑانے، بادام روغن میں دم کئے ہوئے پلاؤ پکوانے وغیرہ کے لئے۔

راقم امام الدین: سبحان اللہ انہیں اوصاف پر مرحوموں کو گمراہ کہا جاتا ہے اور اپنے تقدس اور مسیحائی کو جتا کر بیعت پر زور دیا جاتا ہے۔

نصیحتم چہ کنی ناصحا نمی دانی
کہ من نہ معتقدِ مردِ عافیت جو ام

۱۵۔ سرسید احمد خان نے مسلمانوں کی موجودہ اور آئندہ نسلوں کے لئے ایم اے او کالج تیار کیا جس سے بے شمار نوجوان انٹرنس، ایف اے، بی اے، ایم اے، ایل ایل بی وغیرہ ہر سال نکلتے ہیں۔ یہ ایسا بے نظیر اور بھاری کالج ہے کہ ہندوستان بھر میں نہ کوئی قومی، نہ کوئی سرکاری کالج اس کا ہم پلہ ہے۔ گویا ایک نئی دنیا کا نمونہ ہے اس کالج کی نسبت گورنر جنرلوں تک کی رائے ہے کہ انڈیا بھر میں اپنی وضع کا یہ ایک ہی کالج ہے۔ خدا جلد اس کالج کو یونیورسٹی کے درجہ تک پہنچا دے کیونکہ مسلمانوں کی ترقی کا صرف یہی ایک سچا ذریعہ ہے اور یہی سرسید احمد خان کا منشا تھا۔ حال ہی میں جو تخمینہ آمدنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کالج کے تعلیم یافتہ نوجوانوں کی تنخواہوں کا لگایا گیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ لاکھ روپیہ سالانہ سرکاری خزانہ سے یہ لوگ وصول کر رہے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کو ایسے کاموں سے سخت نفرت ہے کیونکہ ان میں کچھ گھر سے بھی دینا پڑتا ہے۔ ہاں منارہ اور قبرستان کے بہانہ مریدوں سے روپیہ وصول کیا جاتا ہے تاکہ اس ذریعہ سے اپنی جماعت کو بہشت میں داخل کیا جاوے۔ اس عمل سے نادان مریدوں کی از دست مفلس بنایا جاتا ہے مگر مرزا جی کو کسی کے افلاس اور استغناء سے کیا غرض ہے ان کو اپنے ذاتی کاموں کے لئے بہت کچھ مل جاتا ہے اور کیسا سچا مقولہ ہے

تا کہ احمق ہست باقی در جہاں
مرد دانا کے خورد تشویش نان

۱۶: سر سید احمد خان نے اس قومی چندہ میں اپنی خاص جیب سے سر سید محمود کے پاکٹ اور دیگر رشتہ داروں کی طرف سے اس قدر روپیہ عطا کیا کہ گھر میں سوا خدا و رسول کے نام کے کچھ بھی نہیں رکھا۔ کاغذات رجسٹرات وغیرہ سب کے سامنے ہیں اور سر سید احمد خان کی عملی زندگی اور موت اس کی شہادت دے رہی ہے کہ مرتے وقت دفن کے لئے کفن بھی گھر سے نہ نکلا۔

مرزا غلام احمد صاحب نے جو اپنے مریدوں وغیرہ سے چندہ وصول کیا ہے، اس میں اپنی طرف سے تو صفر ہونا ہی تھا، بی بی بچوں کی طرف سے بھی ایک حبہ تک نہیں ہے۔ کیا کرنا جو لوگ منہاج نبوت پر ہوتے ہیں ان میں ایسی کفایت شعاری پائی جاتی ہے جو الذین یبخلون کے درجہ تک پہنچ گئی ہو۔ خوب ہی ا حسن کما احسن الله کی داد دی جاتی ہے

۱۷۔ سر سید احمد خان ہر قسم کا چندہ کا حساب کتاب رکھتے تھے اور اس کو پبلک میں شائع کرتے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا حال یہ ہے کہ لنگر اور سکول چندوں کا جو روپیہ آتا ہے جب اس کا حساب پوچھا جاتا ہے تو جواب ملتا ہے کہ میں کوئی بنیا بقال نہیں ہوں کہ حساب رکھا کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ جب سر سید احمد کی عمر ۴۴ سال تھی، تو ان کے سے فوت ہوئے، مگر سر سید احمد موصوف نے اپنی باقی عمر ۴۰ سال نہایت عفت پاک دامنی اور پارسائی کے ساتھ، بحالت تجرید قومی خدمات اسلامی خیر خواہی میں صرف کی اور اس دھن میں اس درجہ غرق ہوئے کہ ازواج مطہرات پر عالی شان مضمون لکھتے لکھتے خاتمہ بالخیر ہوا انا للہ و انا الیہ راجعون

مرزا غلام احمد قادیانی نے موجودہ بی بیوں پر قناعت نہ کر کر ۶۰ برس کی عمر میں اشرافوں کی کنواری لڑکی پر دندان آز تیز کیئے، اور اس کو اپنے عقد میں لانے کے لئے اس کے شوہر کی مرگ کے الہام ظاہر کیئے۔ جب یہ امید بر نہ آئی تو اس کے مربیوں اور رشتہ داروں کو اپنی پیش گوئی پورا کرانے پر آمادہ کیا۔ اور جب کچھ ہاتھ نہ آیا تو پہلی بی بی کو طلاق اور معزز بیٹوں کو عاق کر دیا۔ اب مرگ کے پیغام آ رہے ہیں اور یہ حسرت دل میں ہی رہتی نظر آتی ہے۔

۱۹: ایک مدت مدید سرکاری جج رہے، اور خاص کر ایک قومی اور نیم سرکاری اخبار انسٹی ٹیوٹ علی گڈھ گزٹ کے اڈیٹر اور ان سب خدمات کو عرصہ ۴۰ سال اس خوبی اور خوش اسلوبی سے انجام دیا کہ کوئی حرف ان پر کسی قسم کا کسی طرف سے نہیں آیا۔ بلکہ قوم اور ملک نے اور خاص کر گورنمنٹ انگلشیہ نے ان قابل قدر اصلاحات پر عمل کیا اور گورنر جنرلوں اور لفٹننٹ گورنروں نے نہ صرف آپ کی روشن رائے اور عالی دماغی کی تعریف ہی کی بلکہ نہایت وقعت اور تعظیم کے ساتھ آپ کے شکریہ ادا کیئے۔

مرزا غلام احمد صاحب اپنی منہ پھٹ اور دل آزار تحریروں کی بدولت بزمرہ ملزمان بذریعہ وارنٹ عدالتوں میں طلب کیئے گئے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی والے مقدمہ میں خونی پیش گوئیاں اور قاتل الہام ضبط سرکار ہوئے۔ مولوی کرم الدین جہلمی والے ہتک عزت کے مقدمہ میں ابتدائی عدالت سے پانچ سو روپیہ جرمانہ ہوا جو عدالت العالیہ سے بعد سماعت اپیل واپس کیا۔ اور اس طرح پر مقدمہ بازیوں میں مریدوں کا ہزارہا روپیہ برباد ہوا۔ اور اثناء مقدمہ میں جو الہاموں کی مٹی خراب ہوئی، اس کو سب لوگ جانتے ہیں۔

۲۰۔ سر سید احمد خان لین دین کے معاملات میں نقد دام نقد کام کے مصداق تھے۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی نے ایک روپیہ دیا تو اس کے عوض میں جب تک چار پانچ واپس نہ کیے، صبر نہ آیا۔

۲۱: جب تک کوئی شخص صلاح نہ پوچھتا سر سید احمد خان اس کے پرائیویٹ معاملہ میں دخل دینا بد تہذیبی میں شمار کرتے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مریدوں کی لڑکیوں اور لڑکوں کا ایک رجسٹر رکھا گیا ہے اور ان کی ناموں کی بقید ولدیت وقومیت وسکونت فہرستیں طلب کی جاتی ہیں تاکہ سب کے ناطے دینے دلانے کا اختیار آپ ہی کے ہاتھ میں رہے اس موقعہ پر ایک لطیفہ خوب پھبتا ہے

ایک ظریف نے ایک برہمن سے سوال کیا

ظریف: آپ کی تعریف؟

برہمن: ہم مہنت ہیں

ظریف۔ مہنت کس کو کہتے ہیں؟

برہمن: جو ایک شریف کی بیٹی کا کسی بھلے مانس کے ساتھ رشتہ کرادے

ظریف: تو پھر سیدھا یہ کیوں نہ کہہ دیا کہ ہم دلال ہیں۔

۲۲: سر سید احمد خان ایک سمندر ناپیدا ناکنار کی طرح حوصلہ رکھتے ہیں۔

مرزا قادیانی ایک ادنی سی بات پر غضب میں آجاتے ہیں۔

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ

عارف کہ برنجد تنگ آبست ہنوز

۲۳: سر سید احمد خان نے نہایت عمدہ محققانہ ثبوت دے کر ایک آسامی خالی کی دیکھو تہذیب الاخلاق قدیم جلد ہفتم اور تفسیر القرآن جلد دوئم سورہ آل عمران۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فوراً اس آسامی پر قبضہ کرلیا اور اپنے محسن استاد کا احسان ماننے کی بجائے ان کو گالیوں سے پیش آتے ہیں۔

راقم امام الدین: اس باب میں ہم بہت کچھ ضمیمہ شحنہ ہند اور وکیل اخبار میں لکھ چکے ہیں ۔یعنی جیسا کہ اکثر بزرگان سلف اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بلا باپ پیدا ہوئے اور چوتھے آسمان پر زندہ موجود ہیں، اس میں نہ کسی عقلی دلیل کی ضرورت ہے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوانین قدرت کو پیش کرنا پڑتا ہے۔

برخلاف اس کے سرسید احمد قولی (قرآن مجید) اور فعلی (نیچر) کتاب دونوں کے مطالعہ کا یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ عام قوانین قدرت کے موافق وہ باپ سے پیدا ہوئے اور مثل دیگر انبیاء وفات پا گئے۔

اب اگر قادیانی مرزا جی ان کو بلا باپ مانتے ہیں تو کیا جس شخص کو خدا بلا باپ بھی پیدا کر سکتا ہے اس کو ہمیشہ زندہ نہیں رکھ سکتا۔ کیا ایسے شخص کے لئے ایک وسیع دنیا میں زندہ رکھنے کے لئے خدا کے پاس ایک آدمی کے لئے جگہ نہیں مل سکتی۔ غرض کہ جن آیات سے مسیح کی وفات ثابت ہوتی ہے انہیں آیات و دیگر آیات سے اس کی پیدائش باپ کے ساتھ بھی ظاہر ہے۔ مگر یہ کبھی نہ ہو سکے گا کہ بلا باپ مان کر وفات ثابت کی جاوے مگر مرزا جی نے آدہا تیتر اور آدھا بٹیر والی مثال اختیار کی ہے اور صرف آسامی کو خالی دیکھ کر اس پر قبضہ کرنا ہی مناسب سمجھا۔

۲۴: سرسید احمد خان کے تادم واپسیں آپ کے ہوش وحواس قائم تھے دیکھو سرسید کے آخری مضامین مضمون قوم کی زندگی، موت۔

مرزا غلام احمد صاحب کا حال یہ ہے کہ دیکھو وہ اشتہار جس میں فرماتے ہیں کہ مجھ کو مراق کی بیماری ہے جس کو مالیخولیا کہتے ہیں۔

۲۵: سرسید احمد خان کے ایک ایک لکچر کے وقت ہزاروں اشخاص منتخب روزگار موجود ہوا کرتے تھے جن میں سے اکثر مسلمان، بعض اہل ہنود، اور خال خال یورپئن بھی ہوتے تھے اور لیکچر سنتے وقت ایک عجیب قسم کا نظارہ ہوتا تھا۔ جب وہ قوم کی حالت سابقہ اور آئندہ کا مقابلہ کرتے تھے تو سامعین پر ایک بے خودی کا عالم طاری ہو جاتا تھا چونکہ الفاظ ان کے دل سے نکلتے تھے اس لئے دلوں پر اثر کرتے تھے۔ اور الحق کہ وہ قوم کے فدائی اور سچے عاشق تھے۔

قادیانی مرزا جی کو خدا کے فضل سے مجلس میں بولنا ہی نہیں آتا۔ تحقیقات مذاہب والے لیکچر میں لوگوں کو بڑی امید تھی کہ خود تشریف لاویں گے اور لیکچر سناویں گے، مگر چونکہ بولنا آتا ہی نہیں اس لئے اپنے لنگڑے حواری کو بھیج دیا۔ اسی طرح پیر مہر علی شاہ کے مقابلہ میں واقعات پیش آئے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اپنے بیت الفکر میں بیٹھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے فدائیوں کو خوب پیتیا لیتے ہیں۔
۲۶: سرسید احمد خان نے اپنا مال جان وغیرہ سب کچھ قومی ہمدردی میں تصدق کر دیا اور وفات کے وقت رہنے کے لئے مکان اور دفن کے لئے کفن بھی اپنے پاس سے نہ نکلا۔
قادیانی مرزا جی نے مریدوں کی آمدنی سے لاکھوں روپئوں کی جائداد جڑاؤ زیورات مکانات تیار کرائے ہیں اور چھما چھم روپئہ برس رہا ہے کیوں نہ ہو منہاج نبوت پر جو ہوئے۔
۲۷: سرسید احمد خان کا سلسلہ خاندان نبوۃ علی صاحب الصلوۃ والسلام کے ساتھ ہے۔
مرزا جی کس سلسلہ چنگیز خان کی طرف جاتا ہے
۲۸۔ سرسید احمد خان نے قوم اور ملک کی خاطر سمندر پار ملکوں کا سفر کیا اور بے شمار تجربے اور مشاہدے ساتھ لائے جن سے افراد قوم کو آگاہ کیا۔
قادیانی مرزا جی نے جب دہلی سے شکست کھائی تو پھر کبھی گھر سے باہر قدم نہ رکھا۔ ضلع گورداسپور کی عدالت میں جاتے رہے، وہ بھی ہتک عزت والے مقدمے میں۔
۲۹: سرسید احمد خان کے دوست تمام ملک کے عموماً اور مسلمانوں کی قوم کے خصوصاً ہمدرد ہیں اور تمام اہل قبلہ کو اپنے بھائی یقین کرتے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔
قادیانی مرزا صاحب اپنے گروہ کے سوا باقی سب کو کافر اور کاٹے جانے کے قابل بتاتے ہیں اور بالخصوص سرسید احمد خان سے ذاتی بغض وعناد ہے برخلاف آیات قرآن مجید۔
راقم امام الدین: جو شخص تمام مسلمانوں کو جہنمی اور کاٹا جانے کے قابل اور کافر ... بناتا ہے، خداوند تعالیٰ اس کو ہدایت دے اور توبہ اس کے نصیب کرے آمین

امام الدین گجرات۔ پنجاب۔
۲۴ جولائی ۱۹۰۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی محاسب

اور خداوند مسیح کے شاگردوں کی تعداد

Mirza as Arithmetician

مصنفہ: سلطان القلم جناب مسٹر اکبر مسیح
یہ مضمون پہلے رسالہ تجلی لاہور میں چھپا
اور مناسب ترمیم و تنسیخ کے بعد آغا شہباز خان نے شہر سیالکوٹ سے شائع کیا۔ ۱۹۲۸ء

سر سید احمد خان مرحوم نے اپنے آخری مضمون ازواج مطہرات میں خداوند مسیح کے مریدوں کی تعداد کی نسبت ایک بڑی غلطی کی تھی۔ انہوں نے لکھا تھا:

حضرت عیسی علیہ السلام کی ابتدائی عمر کا زمانہ مہاجرت میں گذرا اور اخیر زمانہ کچھ بہت طویل نہ تھا کیونکہ صرف ۳۳ برس کی عمر میں آپ نے وفات پائی۔ اس وقت تک صرف ستر آدمی آپ پر ایمان لائے تھے۔،

قادیانی فرقہ نے سید احمد خان کے تمام خیالات کو مسخ کر کے سرقہ کر لیا اور آخری فقرہ کی غلطی کو آمنا صدقنا کہہ کر قبول کر لیا اور اپنی بنالیا۔

ہم ضرب عیسوی میں دکھلا چکے ہیں کہ مسیح خداوند کی موت کے بارہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بالکل سرسید احمد خان کے خیالات کو نقل کر کے صرف خان یار کی قبر کا اضافہ کر دیا۔ یہ بات مشہور ہے کہ عادی چور اور ڈاکو مال مسروقہ کی حیثیت کو تبدیل کر دیتے ہیں کہ شناخت نہ ہو سکے۔ اکثر ان میں کوئی نقص پیدا کر دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجنسہ یہی حال مرزائیوں کا ہے۔ وہ سر سید احمد خان کے عمدہ خیالات میں اپنی حماقت تعصب اور خباثت کو ملا کر اپنی چوری چھپانا چاہتے ہیں اور ان کی غلطیوں کو اور بھی بھونڈا اور بدنما کر کے ایجاد بندہ بتلاتے ہیں۔

خداوند مسیح کے سوانح میں کئی امر حیرت ناک ہیں جن کی نظیر دنیا کے کسی مصلح کی حیات میں نہیں ملتی۔ آپ کی کل مدت عمر ۳۳ برس تھی، جس میں آپ کی تبلیغ کا زمانہ ایک یا ڈھائی برس کے اندر اندر ہے۔ اور عیسائیت کی یہ عظیم الشان سلطنت جس نے تمام جہان کے مذاہب کو اپنی تعداد، اپنی تہذیب، اپنی فتح مندی اور اقتدار سے نیچا کر رکھا ہے اسی قلیل مدت کا نتیجہ ہے۔ مہاتما بدھ نے پچاس برس تبلیغ دین کی۔ حضرت محمد (ﷺ) نے تئیس برس۔

مصلحین نے اپنے دین کو ایک ظاہری کامیابی کی حالت میں چھوڑا۔ ترقی کی راہ پر رواں، پھر اگر ان کے دین کی ترقی ہوئی تو توقع کے موافق۔ بدھ نے اپنے شاگردوں کے درمیان اسّی برس کی عمر کو پہنچ کر عافیت کے ساتھ انتقال کیا۔ آنحضرت (ﷺ) نے عرب کے قلب کو اپنی زندگی میں فتح کر لیا۔ اور بت پرستی کے زور کو توڑ کر ملک کے نہایت مضبوط حصہ کو مسلمانی کی حالت میں ایک فوج ظفر موج کے ساتھ چھوڑا۔ یعنی عین عروج کے وقت وہ اس جہان سے اپنے دین کو نصرت کی راہ میں لگا کر گئے۔

عیسویت کی حالت بالکل برعکس ہوئی۔ اس کے خداوند نے دشمنوں کی فتح کے نعروں کے درمیان صلیب کے اوپر اپنی جان دی۔ دنیا کی سب سے طاقتور سلطنت کو اپنے خلاف اور اپنی عداوت پر کمر بستہ دیکھا اور اپنے شاگردوں کو منتشر اور سراسیمہ اور بقول مرزا غلام احمد قادیانی (ریویو آف ریلی جنز۔ ماہ مئی ۱۹۰۷ء):

جس کو یہودیوں نے ذلیل و رسوا کیا اور اس کی کچھ پیش نہ گئی۔،

اور اس کی طاقت کا یہ حال ہو کہ عدالتوں میں گھسیٹا جائے اس کے منہ پر تھوکا جائے، کوڑے لگائے جائیں اور آخر گلے میں پھانسی کا رسہ ڈالا جائے۔،

چوروں اور ڈاکوؤں کے ساتھ ایک مسیحیت کے دعویدار کو صلیب پر لٹکانے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم حاکم وقت سے ملا تھا اور اس نے چپکے سے قبول کیا اور اس کے منہ پر تھوکا گیا اور وہ کچھ نہ کر سکا اور کوڑے لگائے گئے اور سارا سلوک بدترین مجرموں کا سا کیا گیا اور آخر ہاتھوں میں کیل ٹھونکے گئے اور صلیب پر لٹکایا گیا،

مرزا غلام احمد قادیانی نے خداوند کی شہادت کے واقعات کو بہت مزا لے کر اور مسرت کے ساتھ بیان کیا۔ اور ان لوگوں کی خوشیوں میں شریک ہوا جنہوں نے اپنے ہاتھوں سے کانٹوں کا تاج گوندھا تھا۔ اور ہمارے لئے یہ ایک بڑی دلیل ہے کہ یہ شخص مسیح الدجال کے دور کے رشتہ داروں میں ضرور ہے۔ انہیں واقعات کو ہم نے بھی نقل کیا ہے، مگر دل کے درد کے ساتھ، آنکھوں میں آنسو بھر کر۔ واقعات تو سچے ہیں مگر ان کے بیان میں اور بیان کرنے والوں میں فرق ہوتا ہے۔ ہم ان کو اس دل اور زبان سے بیان کرتے ہیں جس سے اہل بیت کے چاہنے والے معرکہ کربلا کی مصیبتوں کا ذکر کرتے ہیں۔ مگر مرزائی اس دل سے جس سے یزید اور اس کے ہوا خواہوں نے وہ ستم کئے تھے۔ یزیدیوں نے وہ تمام کوششیں کر ڈالیں جو اہل بیت کا... ناس کرنے کے لئے فہم میں آ سکتی تھیں، مگر خدا کو کچھ اور منظور تھا۔ سادات برقرار رہے مگر یزیدیوں میں سے کسی کا پتہ نہیں۔ اور ہم کو اس میں خدا کی قدرت نظر آ رہی ہے۔ اور اگر خداوند مسیح کے دین کو مٹانے کے لئے رومی حاکم اور یہودی مرزائے قادیانی کو بھی اپنے مشورہ میں لیتے، تو بھی کوئی بہتر یا نئی تدبیر نہ نکلتی۔ مگر خدا کی قدرت دیکھو وہ دین اب تک برقرار ہے۔ مسیحیت کا لقب دنیا نے اسی، دعویدار، کو دیا جو مستحق تھا، اگر چہ وہ:

چوروں اور ڈاکوؤں کے ساتھ، مارا گیا

اور ہر جھوٹا دعویدار دجال اور کذاب بن جاتا ہے۔ اور یہ بھی شان مسیحائی ہے کہ سب سے بڑا فخر جو دشمن اپنے لئے سمجھتا ہے یہی ہے کہ کوئی اس کو مثیل مسیح کہے۔

تاریخ میں کسی دیرپا تحریک کا آغاز ایسی بے سروسامانی کے ساتھ نہیں ہوا جیسی عیسویت کا آغاز، اور نہ اس کا انجام اس رسوائی میں ہوا جو خدا کو اس دین کی ابتدائی حالت کے لئے منظور ہوئی۔

اس کے آسمانی دین ہونے کے لئے یہی ایک دلیل کافی ہے کہ اس کا نشوونما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی زمینی چیز کی طرح نہیں ہوا۔ اس کے علاوہ حیرت انگیز امر یہ ہے کہ خداوند مسیح نے اپنے دین کے مددگار ایسے لوگ منتخب کیے جن کا شمار لوگوں میں نہیں ہوسکتا تھا جن کی شان میں مرزا غلام احمد قادیانی یہ لکھتا ہے:

گیارہ جاہل ناخواندہ ماہی گیر۔

جو مچھلیاں پکڑتے پکڑتے ساتھ ہولئے۔

کہتے ہیں کسی ولی نے اپنے مریدوں کی اطاعت فرمان برداری اور عقیدت کا امتحان لینے کو انہیں حکم دیا کہ باغیچہ میں جاکر فلاں قسم کے پودوں کو لگا دو۔ اور ہدایت کی کہ زمین کھود کر جڑ اوپر اور پتے کو نیچے کر کے پودا گاڑنا۔ اور پھر کھولتا ہوا پانی تھالے میں بھرنا۔

یہ سن کر سبھوں نے اعتراض کیا کہ کوئی پودہ اس طرح زمین میں نہیں لگ سکتا۔ ان میں صرف ایک ایسا نکلا جو بلا چون و چرا جاکر مرشد کے حکم کی تعمیل کرنے لگا۔ اور اس نے ولی کی کرامت دیکھی اور قائل ہوگیا:

بہ مئے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید

بجنسہ یہی حال عیسویت کے نشو ونما ہوا کہ لوگ ہنستے رہے اور اس وقت ہنسنا بے جا نہ تھا۔ مگر جو نتیجہ دیکھ چکنے کے بعد بھی وہی بڑ ہانکتے اور مچھلیاں پکڑنے والوں پر ہنستے ہیں۔ پھر بھی ماہی گیروں کے مرشد کے مثیل بننے کی آرزو رکھتے ہیں ہم ان کو شاباش کہتے ہیں: بے حیا باش ہر چہ خواہی کن

ایک اور حیرت ناک بات بھی ہے، جس کی نظیر تاریخ دنیا نہیں پیش کرسکتی۔ عیسائی لوگ تین سو برس تک انتہا درجہ کی ذلت اور خواری میں بسر کرتے رہے۔ موت اور قید اور رسوائی ہی دنیا میں ان کا بخرہ رہا۔ جو کھیت خداوند نے جوتا اس کے اپنے خون کے قطروں سے بویا۔ اور گیارہ ماہی گیروں نے اس کو اپنے اور مریدوں کے خون سے تین سو برس تک سینچا۔ جس کی بدولت یہ کھیتی خوب لہلہا رہی ہے۔ اور وہی عیسائی جنہوں نے دنیا کو لات ماری تھی آج ہیں کہ دنیا و مافیھا ان کے قدموں سے لپٹی ہوئی ہے۔ اور انہوں نے بے مانگے وہ بھی پا لیا جس کے باعث وہ اہل عالم کے رشک بنے ہوئے ہیں۔ حتی کہ ان کی شان میں صادق آیا و جیھاً فی الدنیا و لآخرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے یا لکھوا تا ہے ، (وہی مئی کا ریویو آف ریلی جنز۔ پادری صاحبان کی تہذیب):

کبھی یہ بھی سوچا ہے کہ غیر اقوام میں سے آپ کے فرضی خدا پر اس کی زندگی میں کتنے ایمان لائے تھے ....تم یہودیوں میں سے ہی اپنے فرضی خدا کے اتنے پیرو دکھا دو جو اس فرضی خدا کو حوالات میں دینے کے وقت بھاگ نہ گئے ہوں اور ایمان پر ثابت قدم رہے ہوں اور انکار نہ کر دیا ہو۔

ہم یہاں صرف خداوند کے مریدوں کی تعداد کی نسبت لکھیں گے اور اس امر کا بار ثبوت مرزا قادیانی کے اوپر ہے کہ سوائے مقدس پطرس کے کسی اور نے بھی انکار کیا یا یہودا کے سوا کوئی اور ایمان پر ثابت قدم نہ رہا۔ ہم کو معلوم ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ذہن میں سر سید احمد خان کی وہ بات جم گئی کہ خداوند کے مریدوں کی تعداد، صرف ستر آدمی، تھی اور ہم اس خیال کی تردید کرتے ہیں۔

خداوند مسیح کے شاگردوں کی کوئی مردم شماری نہیں ہوئی تھی جس کی رو سے ان کا صحیح شمار واعداد بتلایا جائے۔ لیکن قرائن موجود ہیں جن کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک یا ڈھائی برس کی قلیل مدت میں آپ نے یہودیوں اور غیر یہودیوں کے درمیان بے شمار مرید بنا لئے تھے جن کی مجموعی تعداد نے ان کو ایک پولٹیکل وقعت بخش دی تھی جس کے باعث اس زمانہ کی سب سے طاقتور سلطنت نے اس کے خلاف اپنا سارا زور لگا دینا اپنا فرض سمجھا، محض اس اندیشہ سے کہ مبادا یہ لوگ قوت پکڑ کر سلطنت کو خطرہ میں نہ ڈال دیں۔ اور اس نے یہ خطرہ برابر تین سو سال تک محسوس کیا حتی کہ روم اور اس کی سلطنت خداوند مسیح کی غلامی میں داخل ہوگئی۔

ا۔ خداوند مسیح سے پہلے یوحنا اصطباغی یعنی حضرت یحیٰ کی بشارت تھی، جس کا نتیجہ بطور خلاصہ انجیل شریف میں یہ بیان کیا گیا۔

اس وقت یروشلم اور سارے یہودیا اور یردن کے گردونواح کے سب لوگ نکل کر اس کے پاس گئے اور اپنے گناہوں کا اقرار کر کے دریائے یردن میں اس سے بپتسمہ لیا (متی۔۳:۵و۶)

Then went out to him Jerusalem, and all Judaea, and all the region

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

round about Jordan.

And were baptized of him in Jordan confessing their sins. (Matthew: 3: 5-6)

اس سے روشن ہے کہ ملک کا ملک حضرت یحیٰ کی طرف اُمڈ آیا تھا اور ان سے بیعت کرنے لگا تھا۔ چنانچہ مسیح نے بھی فرمایا ہے:

سب لوگوں نے یہ سن کے اور محصول لینے والوں نے خدا کی تصدیق کی اور یوحنا کا بپتسمہ لیا (لوقا ۷:۲۹)

And all the people that heard him, and the publicans, justified God, being baptized with the baptism of John. (Luke 7 : 29)

چنانچہ منکر لوگ یوحنا کے، مریدوں کے سامنے آپ سے انکار کرتے ہوئے ڈرتے تھے کہ اگر کہیں؛

تو سب لوگ ہمیں سنگسار کریں گے کیونکہ انہیں یقین ہے کہ یوحنا نبی تھا (لوقا ۲۰:۶)

But and if we say, Of men; all the people will stone us: for they be persuaded that John was a prophet (luke 20 :6)

بلکہ ہیرودیس کو یہی خوف لگا ہوا تھا اور وہ:

ہر چند اسے قتل کرنا چاہتا تھا مگر عام لوگوں سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔ (متی ۱۴:۵)

And when he would have put him to death, he feared the multitude, because they counted him as a prophet. (Matthew 14:5)

جب مقدس یوحنا نے برملا خداوند مسیح کی تصدیق کر دی تو یہ تمام مرید جو یوحنا فراہم کر چکے تھے، خداوند مسیح کے مریدوں کے دائرہ میں داخل ہو گئے۔ اور خود اپنے مرشد کی وصیت سے مسیح کو وراثت میں ملے۔ اور جب یوحنا کے بعض شاگردوں نے آ کر آپ سے کہا:

اے ربی جو شخص یردن کے پار تیرے ساتھ تھا جس کی تو نے گواہی دی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ وہ بپتسما دیتا ہے اور سب اس کے پاس آتے ہیں،
تو یوحنا نے خوشی سے جواب دیا:
میری یہ خوشی پوری ہوگئی ضرور ہے کہ وہ بڑھے اور میں گھٹوں
(یوحنا ۳:۲۶ تا ۳۰)

And they came unto John , and said, unto him , Rabbi , he that was with thee beyond Jordan, to whom thou barest witness, behold, the same baptizeth, and all men come to him .

John answered and said: a man can receive nothing, except it be given him from heaven.

Ye yourselves bear me witness, that I said, I am not the Christ, but, that I am sent before him.

He that hath the bride is the bridegroom: but the friend of the bride groom, which standeth and heareth him, rejoiceth greatly because of the bridegroom's voice: this my joy therefore is fulfilled.

He must increase but I must decrease. (John 3 : 26-30)

ہم اس سے اندازہ کر سکتے ہیں کہ کیسی بڑی تعداد یوحنا کے شاگردوں کی تھی جو سب کے سب مسیح کے شاگردوں میں مل گئے جن کی تعداد دیکھ کر یہودی علماء اور ہیرودیس بادشاہ بھی خوف کھاتے تھے۔

۲۔ مگر مسیح کے شاگرد وہی نہ ہوئے جو یوحنا کے شاگرد تھے، بلکہ ان کی تعداد روز افزوں بڑھنے لگی اور اس کا عام چرچا ہونے لگا کہ:

فریسیوں نے سنا کہ یسوع یوحنا سے زیادہ شاگرد کرتا اور بپتسمہ دیتا ہے۔ گو
یسوع آپ نہیں بلکہ اس کے شاگرد بپتسمہ دیتے ہیں (یوحنا ۴:۱۔۳)

When therefore the Lord knew how the Pharasees had heard that Jesus made and baptized more disciples than John.

(Though Jesus himself baptized not, but his disciples.)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

He left Judea, and departed again into Galilee. (John 4:1-3)

۳۔ مسیح خداوند کے شاگردوں کی تعداد کا اندازہ کچھ اس بات پر غور کرنے سے لگ سکتا ہے کہ آپ کی زیارت کرنے کو اور آپ کے وعظ سننے کو لوگ کس طرح دور دور سے سفر کی صعوبتیں اٹھا کر جوق در جوق سر کے بل دوڑتے ہوئے جنگل پہاڑوں اور دریاؤں میں آپ کو کھوجتے ہوئے جمع ہوتے تھے۔ ان کے کلام کی تاثیر کیسی حیرت انگیز تھی کیونکہ وہ کلام دراصل خدا کا کلام تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ جو لوگ آپ کی گرفتاری پر مامور ہوئے تھے وہ ناکام واپس ہو کر اپنے آقاؤں کے روبرو اقبال کرتے تھے کہ،

اس آدمی کی طرح کبھی کسی نے کلام نہیں کیا (یوحنا ۷:۴۵)۔

Then came the officers to the chief priests and Pharasees; and they said unto them, Why have ye not brought him .

The officers answered, Never man spake like this man (John: 7:45-46)

اس ہجوم کے ساتھ لوگ آپ کا کلام سننے کو آپ پر ٹوٹ پڑتے تھے کہ آپ کو بارہا کشتی کے اوپر دریا کے اندر پناہ لینا پڑی۔ اور آپ کشتی میں بیٹھ کر دریا کے کنارے کھڑے لوگوں کو وعظ کرتے تھے:

جب بھیڑ اس پر گری پڑتی تھی اور خدا کا کلام سنتی تھی۔ اور وہ گنیسرٹ کی جھیل کے کنارے کھڑا تھا... اور اس نے ان کشتیوں میں سے ایک پر چڑھ کر جو شمعون کی تھی اس سے درخواست کی کہ کنارے سے ذرا ہٹا لے چل اور بیٹھ کر لوگوں کو کشتی پر سے تعلیم دینے لگا (لوقا ۵:۱۔۳)

: اور یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ جھیل کی طرف چلا گیا اور گلیل سے ایک بڑی بھیڑ پیچھے ہو لی اور یہودیہ اور یروشلم اور ادومیہ سے اور یردن کے پار اور صور اور صیدا کے آس پاس سے ایک بڑی بھیڑ یہ سن کر کہ وہ کیسے بڑے کام کرتا ہے، اس کے پاس آئی۔ پس اس نے اپنے شاگردوں سے کہا بھیڑ کی وجہ سے ایک چھوٹی کشتی میرے لئے تیار رہے تا کہ وہ مجھے دبا نہ ڈالیں (مرقس ۳:۷۔۱۰)

But Jesus withdrew himself with his disciples to the sea: and a great

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

multitude from Galilee follwed him, and from Judaea.

And from Jerusalem, and from Idumaea, and from beyond Jordan; and they about tyre and Sidon, a great multitude, when they had heard what great things he did, came upon him .

and he spake to his disciples, that a small ship should wait on him because of the multitude, lest they should throng him.

For he had healed many, insomuch that they pressed upon him for to touch him, as many as had palgue.

and the unclean spirits when they saw him, fell down before him, and cried saying:thou art the son of God. (Mark 3:7-10)

غرض کہ خداوند مسیح کی طرف لوگ اس طرح فوج فوج امنڈ آتے تھے کہ ایک کے اوپر ایک گرا پڑتا تھا۔:

ہزاروں آدمیوں کی بھیڑ لگ گئی۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے پر گرا پڑتا تھا (لوقا ۱۲:۱)۔

In the meantime, there were gathered together an innumerable multitude of people, insomuch that they trode one upon another, he began to say unto his disciples first of all, Beware ye of the leaven of the Pharasees, which is hypocrisy. (Luke 12:1)

اور سارا شہر دروازہ پر جمع ہو گیا (مرقس ۱:۳۳)

And all the city was gathered together at the door

And he healed many that were sick of divers diseases, and cast out many devils; and suffered not the devils to speak, because they knew him. (Mark :33-34)

اس کی شہرت تمام سوریا میں پھیل گئی...

اور گلیل اور دکاپولس اور یروشلم اور یہودیہ اور یرن کے پار سے بڑی بھیڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے پیچھے ہولی (متی ۴:۲۴-۲۵)

And Jesus went about all Galilee, teaching in their synagogues, and preaching the pospel of the kingdom, and healing all manner of sickness and all manner of disease among the people.

And his fame went throughout all Syria: and they brought unto him all sick people that were taken with divers diseasees and torments, and those which were posseeeed with devils, and those which were lunatick, and those that had the palsy; and he healed them.

And there followed him great multitudes of people from Galilee, and fro,m decapolis, andfrom Jerusalem, and from Judaea, and from beyond Jordan. (Matthew: 23-25)

کئی دن بعد جب وہ کفرنحوم میں پھر داخل ہوا تو سنا گیا کہ وہ گھر میں ہے پھر اتنے آدمی جمع ہو گئے کہ دروازے کے پاس بھی جگہ نہ رہی اور وہ انہیں کلام سنا رہا تھا (مرقس ۲:۱-۲)

And again he entered into capernaum, after some days; and it was noise that he was in the house.

And straightway many were gathered togethered, insomuch that there was no room to receive them, no, not so much as about the door; and he preached the word unto them. (Mark : 2: 1-2)

اس نے (مسیح نے) ان (شاگردوں) سے کہا تم آپ الگ ویران جگہ میں چلے جاؤ اور ذرا آرام کرو۔ اس لئے کہ بہت لوگ آتے جاتے تھے اور انہیں کھانا کھانے کی بھی فرصت نہ ملتی تھی پس وہ کشتی میں بیٹھ کر الگ ایک ویران جگہ میں چلے گئے اور لوگوں نے انہیں جاتے دیکھا اور بہتیروں نے پہچان لیا اور سارے شہروں سے اکٹھے ہو ہو کر پیدل ادھر دوڑے اور ان سے پہلے جا پہنچے (مرقس ۶:۳۱-۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس شخص کی تعلیم اور تلقین نے ملک یہودیہ میں ایسی ہل چل مچا دی تھی اور جس کے کام دیکھنے اور کلام سننے کے لئے لوگ ٹڈی دل کی طرح جنگل اور پہاڑوں پر دوڑے جاتے تھے اس کے فوری اثر کا پورا اندازہ آج دو ہزار برس کے بعد کر لینا مشکل ہے۔ مگر پھر بھی انجیل کی تاریخ کے صفحے پر یہاں وہاں کچھ اشارات مل جاتے ہیں جن سے کچھ پتہ چل سکتا ہے۔ مثلاً روٹی اور مچھلیوں کے معجزہ کے ذکر کے بعد مقدس یوحنا فرماتے ہیں:

> پس جو معجزہ اس نے دکھایا وہ لوگ اسے دیکھ کر کہنے لگے جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے (یوحنا ۶:۱۴)
>
> جب وہ یروشلم میں داخل ہوا تو سارے شہر میں ہل چل پڑ گئی اور لوگ کہنے لگے یہ کون ہے؟ پھر بھیڑ کے لوگوں نے کہا یہ گلیل کے ناصرۃ کا نبی یسوع ہے۔ (متی ۲۱:۱۰۔۱۱)

And the disciples went and did as Jesus commanded him.

And brought the ass, and the colt, and put on them rheir clothes and they set him thereon.

And a very great multitude spread their garments in the way; others cut down branches from the trees, and strawed them in the way.

And the multitudes that went before, and that followed, cried, saying: Hosanna to the Son of David: Blessed is he who cometh in the name of the Lord; Hosanna in the highest.

And when he was come into Jerusalem, all the city was moved, saying, Who is this ?

And the multitudes said, This is Jesus the prophet of Nazareth of Galilee.And Jesus went into the temple of God and cast out all of them that sold and bought in the temple and overthrew the tables of the moneychangers, and the seats of them that sold doves.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

And said unto them, it is written, My house shall be called the house of prayer; but ye have made it a den of thieves.

And the blind and the lame came to him in the temple, and he healed them. (Matthew:21. 6-14)

بھیڑ میں سے بہتیرے اس پر ایمان لائے اور کہنے لگے کہ مسیح جب آئے گا تو کیا ان سے زیادہ معجزے دکھائے گا جو اس نے دکھائے ہیں (یوحنا ۷:۳۱)

۴۔ جب فریسیوں نے یہ حال دیکھا تو ان کے ہاتھ کے طوطے اڑ گئے وہ یہ سوچنے لگے کہ کیونکر اس حیرت افزا ترقی کو روکیں جو دن دونی رات چوگنی ہوتی جاتی ہے۔ انہوں نے مجلسیں کرنا شروع کیں۔ آپس میں اقرار کیا کہ اب چھپائے نہیں چھپ سکتا اس شخص نے تمام لوگوں کو مرید کر ڈالا: پس فریسیوں نے آپس میں کہا سوچو تو تم سے کچھ نہیں بن پڑتا دیکھو جہان اس کا پیرو ہو چلا (یوحنا ۱۲:۱۹)

انہوں نے ایک تدبیر یہ نکالی کہ علماء سے فتوے دلایا کہ:

اگر کوئی اس کے مسیح ہونے کا اقرار کرے تو عبادت خانہ سے خارج کیا جاوے۔ (یوحنا ۶؟ ۲۳)

جس کا اتنا اثر ضرور ہوا کہ:

یہودیوں کے ڈر سے کوئی شخص اس کی بابت صاف صاف نہ کہتا تھا (یوحنا ۷:۱۳)

Howebeit no man spake openly of him for fear of the Jews. (John 7 :13)

Because that by the reson of him many of thr Jews went away, and believed on Jesus.

On the next day much people that were come to the feast, when they heard that Jesus was coming to Jerusalem,Took branches of palm trees, and went forth to meet him, and cried Hosanna: Blessed is the King of Israel that cometh in the name of the Lord.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

And Jesus when he had found a young ass, sat thereon; as it is written.
Fear not daughter of sion: behold, thy King cometh, sitting on an ass's colt.
Thesee things understood not his disciples at thr first; but when Jesus was glorified then remembered they and that they had done these things unto him .
The people therefore that was with him when he callaed Lazarus out of the grave and raised him from the dead, bare record.
For this cause the people also met him, for that they heard that he had done this miracle.
The Pharasees therefore said among themselves, Perceive ye how ye prevail nothing? behold the world is gone after him .(John 12: 11-91)

علانیہ اقرار سے بہت سے لوگ رک گئے مگر ان کے ایمان کی آگ ویسی ہی سلگتی رہی حتی کہ سرداروں میں سے بھی بہتیرے اس پر ایمان لائے مگر فریسیوں کے سبب سے اقرار نہ کرتے تھے ایسا نہ ہو کہ عبادت خانہ سے خارج کئے جائیں۔

یہ کمزور مریدوں کا حال ہے جن کی نسبت مقدس حواری فرماتا:

وہ آدمیوں کی عزت کو خدا کی عزت سے زیادہ عزیز جانتے تھے

(یوحنا ۱۲:۴۲۔۴۳)

Nevertheless among the chief rulers also many believed on him; but because of the Pharisees they did not confess him, lest they should be put out of the synagogue.
For they loved the praise of men more than the praise of God.(John 12 :42-43)

ادھر فریسیوں نے تو یہ کیا ادھر مریدوں کے دل میں جوش پیدا ہوا اور انہوں نے اس کا جواب دینا چاہا جس سے نہ صرف ایمان کا اقرار ہوتا بلکہ بڑے جوش کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہوتا جس پر خداوند اپنے مریدوں کو دلیر نہ کرنا چاہتے تھے چنانچہ ان میں سے ایک بڑے گروہ نے یہ کہتے ہوئے کہ:

جو نبی دنیا میں آنے والا تھا فی الحقیقت یہی ہے۔،،

چاہا کہ مسیح کو اپنا بادشاہ بنالیں اورسب کچھ علانیہ للکار دیں مگر خداوند نے ان کے جوش کو ٹھنڈا کر دیا۔ ان کا ساتھ چھوڑ کر کسی پہاڑ پر اکیلا چلا گیا (یوحنا۶:۱۴۔۱۵) کیونکہ وہ روحوں پر شاہی کرنے آیا تھا نہ جسموں پر۔ پھر ایک اور مرتبہ جب آپ یروشلم میں داخل ہوئے جہاں کہ فتوی دینے والے عالموں کا مسکن تھا تو آپ کے مریدوں نے راستے میں اپنے کپڑے ڈال ڈال کر فرش بچھا دیا۔ اور لوگوں نے درختوں کی ہری ڈالیوں سے سڑک کو سجایا۔ اور:

بھیڑ جو اس آگے چلتی تھی پکار پکار کر کہتی تھی کہ ابن داؤد کو ہوشعنا۔ مبارک ہے وہ خداوند کے نام پر آتا ہے عالم بالا پر ہوشعنا۔ (متی۲۱:۸۔۹)

اس گرم جوشی کو جو بہت ہی صلح اور آشتی کے ساتھ تھی خداوند نے روا رکھا۔ یہ وہ مرید تھے جو علانیہ اپنے ایمان کا اقرار کر کے یروشلم کی دیواروں کو ہلا رہے تھے۔ اور:

بعض فریسیوں نے اس سے کہا اے استاد اپنے شاگردوں کو ڈانٹ،،

تو آپ نے جواب دیا:

اگر یہ چپ رہیں تو پتھر چلّا ئیں گے (لوقا ۱۹:۳۹۔۴۰)

And the brought him to Jesus; and they cast their garments upon the colt, and they sat Jesus thereon.

And as he went they spread their clothes in the way.

And when hw was come nigh, even now at the descent of the mount of Olives, the whole multitude of the disciples began to rejoice and praise God with a loud voice for all the mighty works that they had seen; saying, Blessed be the King that cometh in the name of the Lord: peace in heaven, and glory in the highest.

And some o the Pharasees from among the multitude said unto him,

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Master, rebuke thy disciples.

And he answered and said unto them I tell you that, if these should hold their peace, the stones would immediately cry out. (Luke 19: 35-40)

۵۔ مسیح کے شاگردوں کی یہ کثرت دیکھ کر دشمنوں کے دلوں پر ہیبت چھا گئی تھی اور جب وہ خداوند کو گرفتار کرنے کی سوچتے تھے تو ان کو اندیشہ ہوتا تھا کہ کہیں کوئی بڑا بلوہ نہ ہو جائے وہ یہ نہیں سمجھتے تھے کہ خداوند کے شاگردوں کو تلوار چلانا حرام تھا کہ خداوند خود گرفتاری کے لئے تیار تھے اور اپنے مریدوں کو سمجھا چکے تھے کہ کوئی ہاتھ نہ ہلائے کہ صلیب ہی آپ کا تخت تھا جس پر بیٹھ کر وہ سارے جہان کو ابد تک تسخیر کریں گے وہ دو زخمی ہاتھ تھے جس سے آپ مملکتیں زیروزبر کردیں گے کہ بادشاہ تو خلقِ خدا کے خون کی ندیاں بہا کر تخت تک پہنچے مگر ابن داؤد اپنے خون کو بہا کر خدا کی بادشاہت قائم کرے گا۔

رومی اور فریسی ناحق لرزتے تھے فریسیوں نے اس کے پکڑنے کی کوشش کی پر لوگوں سے ڈرے (مرقس ۱۲:۱۳)۔ وہ اس کے ہلاک کرنے کا موقع ڈھونڈھنے لگے کیونکہ اس سے ڈرتے تھے اس لئے کہ سارے عام لوگ اس کی تعلیم سے حیران ہوتے تھے (مرقس ۱۱:۱۸)

And the scribes and the chief priests heard it, and sought how they might destroy him; for the herd him, because all the people was astonished at his doctrine. (Mark 11:18)

There came then his brethren and his mother, and, standing without, sent umnto him, calling him.

And the multitude sat about him, and they saind unto him, Behold, thy mother and thy brethren without seek for thee. (Mark 3:3-4)

And he begain again to teach by the sea side; and there was gathering unt him a great multitude, so that he entered into a ship, and sat in the sea, and the whole multitude was by the sea on the land (Mark 4:1)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جستجو میں لگے کہ: اسے کیونکر فریب سے پکڑ کر قتل کریں پر انھوں نے کہ عید کو نہیں ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں بلوا ہو جائے (مرقس ۱۴؟ ۱۔۲)

اور اس وجہ سے وہ یہ چال چلے کہ یہودا اسکر یوطی کو ملایا تا کہ:

بغیر ہنگامہ کے وہ اسے ان کے حوالے کرا دے (لوقا: ۲۲:۶)

ان چند آیات سے جو ہم اوپر لکھ چکے جو بطور جملہ معترضہ کے جگہ جگہ وارد ہیں یہ روشن ہو جاتا ہے کہ خداوند مسیح کے مریدوں کی تعداد سینکڑوں اور ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں سے گنی جاتی تھی جو کسی ایک شہر یا قصبہ میں نہ تھے بلکہ تمام ملک میں ہر بستی میں تمام ملتوں اور تمام گروہوں میں۔ امیروں میں اور غریبوں میں، حاکموں میں اور رعیت میں عالموں میں اور جاہلوں میں۔ تجاروں میں کشت کاروں میں، اہل قلم میں اور اہل سیف میں، مزدوروں میں اور پیشہ وروں میں۔ مردوں میں اور عورتوں میں جو آیا سجدہ میں گرا جس نے دیکھا مطیع ہوا۔ یہی دیکھ دیکھ کر فقیہہ اور فریسی جو اس ملت کے فرعون تھے بڑے یاس و حرمان سے کہتے تھے:

سوچو تو تم سے کچھ نہیں بن پڑتا۔ دیکھو جہان اس کا پیرو ہو چلا۔

۶۔ یہاں تک جو کچھ ہم لکھ چکے یہ عموماً مسیح کے یہودی مریدی کی بابت تھا غیر یہودیو ں میں سے بھی بہت سے آپ کے مرید تھے مثلاً سامریوں کے شہر سخار میں شہر کے رہنے والوں میں سے بہت سے سامری ایک ہی دن میں ایمان لائے:

اس شہر کے بہت سے سامری اس عورت سے کہنے سے.... اس پر ایمان لا ئے۔،

اور انہوں نے دو روز تک مسیح کو اپنا مہمان رکھا اور اس اثنا میں ان کے سوا:

اور بہتیرے اس کے کلام کے سبب ایمان لائے۔ (یوحنا ۴: ۳۹۔۴۱)

And many of the Samaritans were came unto him, they besought him that he would tarry with them: and he abode there two day.

And many more believed because of his own words:

and said unto the woman, Now we believe not because of thy saynig:

For we have heard him ourselves, and know that this is indeed the Christ,

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

the Saviour of the world. (John 4 - 40-42)

So the father knew that it was at the same hour, in which Jesus said unto him, Thy son liveth: and himself believed and his whole house. (John 4 : 53)

اسی طرح ایک رومی سردار کی نسبت لکھا ہے کہ:

وہ اوراس کا سارا گھرانہ ایمان لایا (یوحنا ۴:۵۳)۔

اور ہر معجزہ کا نتیجہ یہی ہوتا تھا۔لوگ ایمان بھی لاتے تھے اور انکار بھی کرتے تھے۔انکار تو سخت دلی کی وجہ سے تھا مگر ایمان توقع کے موافق۔اگر ان بہرے اندھے لنگڑے کوڑھیوں مفلوجوں دیوانوں اور طرح طرح کے بیماروں کا شمار کیا جائے جن کو خداوند نے چنگا کیا یا مردوں کا جن کو جِلایا اور ان کے عزیزوں اور رشتہ داروں کا جنھوں نے اپنی آنکھوں سے خدا کی قدرت دیکھی اور ان صالح ایمان داروں کا بھی جو دیکھ کر خدا کی قدرت کا فطرۃً اعتراف کر لیتے ہیں اور اس کا خیال کیا جائے کہ خداوند نے ہزاروں معجزے دکھلائے تو ہماری آنکھ کے سامنے ایمان داروں کی فوجیں کی فوجیں گذر جاتی ہیں جن سے کئی رجمنٹیں بن سکتیں۔

مرزا اور اس کے چیلوں کی بے بصیرتی سے تو ذرا بھی تعجب نہیں آتا مگر ہم کو سرسید کی غلطی کا افسوس ہے کہ انہوں نے مسیح کے دوسرے درجہ کے حواریوں کو جن کی تعداد ستر تھی مگر جن کے نام سے ہم کو خبر نہیں جو خاص طور سے مثل بارہ حواریوں کے منتخب ہوئے تھے آپ کے کل مریدوں کی تعداد سمجھ لیا جو بے شمار تھی جن میں سے کچھ لوگ جو کسی ایک جگہ صعود کے قبل اور صلیب و بعثت کے بعد خداوند کی زیارت کرنے کو پوشیدہ جمع ہوئے تھے ان کی تعداد:

پانچ سو سے زیادہ تھی (اول قرنطی ۱۵:۶)

And that he was seen of above five hundred brethren at once, of whom the greater part remain unto this present, but some are fallen asleep. (1 Corinthians, 15:6)

خداوند کے مریدوں کی تعداد اس کثرت سے اور مسلّمہ تھی کہ خداوند نے آ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پ اس کو پلاطوس کے آگے اس دلیل میں پیش کیا کہ میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں بلکہ آسمانی ہے۔ آپ نے فرمایا:

میری بادشاہت اس دنیا کی نہیں۔ اگر میری بادشاہت اس دنیا کی ہوتی تو میرے خادم لڑائی کرتے تاکہ میں یہودیوں کے حوالے نہ کیا جاتا (یوحنا ۱۸: ۳۶)۔

Jesus answered My kingdom is not of this world: if my kingdom were of this world, then would my servants fight, that I should not be delivered to the Jews: but now is my kingdom not from hence. (John 18:36)

مسیح نے گویا اس میں یہ فرمایا تجھ کو یہ معلوم ہے کہ میرے مریدوں کی کتنی بڑی تعداد ہے۔ اگر میں ان کو حکم دیتا تو وہ مخالف گروہ کو مغلوب کرنے کے لئے کافی سے زیادہ تھی اور میں کبھی گرفتار نہیں ہوسکتا تھا لیکن انہوں نے تلوار نہیں چلائی جو وہ میرا حکم پا کر ضرور چلا سکتے تھے۔ جب انہوں نے مقابلہ نہیں کیا تو ظاہر کہ میرا حکم اس کے خلاف تھا اور ایسا حکم نہ دیتا اگر میں دنیا میں بادشاہی کرنا چاہتا۔ پلاطوس نے اس کا جواب نہیں دیا۔ ورنہ وہ یہ کہتا تیرے پاس خادم کہاں ہیں یا تیرے سو پچاس خادم کب لڑ سکتے تھے مگر پلاطوس قائل ہوگیا۔

جب ہم یہ دیکھتے ہیں کہ ہمارے خداوند کی نہایت واضح تعلیم اپنے مریدوں کو یہ تھی کہ ظالم کا مقابلہ نہ کرنا۔ اگر تم کو ایک شہر میں ستائیں تو دوسرے میں بھاگ جاؤ۔ جو تمہارے ایک گال پر طمانچہ مارے تو اس کے سامنے دوسرا بھی پھیر دینا۔ یعنی آپ نے مریدوں کو دفع ظلم کے صرف دو طریق بتلائے یا وہ جو قابیل نے اختیار کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے کہ شہید ہو جاؤ مگر ہاتھ نہ اٹھاؤ، یا گریز پا۔ اور جب آپ نے اپنے رسولوں کو تلوار چلانے سے قطعی منع فرمایا جیسا کہ ہم آگے اپنے مضمون: عیسویت اور تلوار۔ میں ثابت کریں گے، تو مرزا کا ان رسولوں کو، بھگوڑے، کہنا صرف اپنے ناپاک دل کی خباثت کا اظہار کرنا ہے جو شخص تلوار کھینچنا اور کشت وخون کے لئے میدان میں اترنا فرض سمجھے اور پھر پیٹھ دکھلائے اس کو بھگوڑا کہتے ہیں، مگر جن کو دفع شر کی بھی اجازت نہ ہو اور مرشد کا حکم ہو کہ بھاگ کر اپنی جان بچاؤ ان کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقب سے یاد کرنا مردمی کی بات نہیں خصوصاً ان لوگوں کو جو اپنا سنہ بھاگنے کی تاریخ سے شروع کرتے ہیں۔ اور ہم نے بار بار اس بات پر اصرار کیا کہ عیسویت کے سچے نمونہ مکہ والے اسلام میں ملتے ہیں مگر ہم جانتے ہیں کہ مرزا اور اس کے گروہ کو چونکہ محمدی دین سے خارج کیا گیا ہے اس لئے اس کو حواریوں کی نسبت اس قسم کے الفاظ کرنے کا اتنا ہی حق ہے جتنا کسی آریہ کو۔

مگر انصاف پسند لوگوں کو ہم سمجھا دینا چاہتے ہیں کہ شاگرد اپنے خداوند کی گرفتاری گوارا نہ کر سکتے تھے اور وہ فطرۃً مارنے مرنے کو تیار بھی تھے بلکہ اس امر میں خداوند کی نافرمانی کرنے کی بھی جسارت کرتے تھے کہ مقدس پطرس سے نہ رہا گیا اور انہوں نے تلوار کھینچ بھی لی اس پر خداوند کو انہیں ڈانٹنا پڑا اور ازسرنو سمجھانا کہ

> آیا تو نہیں سمجھتا کہ میں اپنے باپ کی منت کر سکتا ہوں اور وہ فرشتوں کے بارہ تمن سے زائد فرشتے میرے پاس ابھی موجود کر دے گا؟ مگر وہ نوشتے کہ یونہی ہونا ضرور ہے کیونکر پورے ہوں گے؟... مگر سب کچھ اس لئے ہوا ہے کہ نبیوں کے نوشتے پورے ہوں۔ اس پر سارے شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے (متی ۲۶:۵۳،۵۴،۵۶)

And behold one of them which were with Jesus streched out his hand, and drew his sword, and struck a servant of the high priest's and smote off his ear.

Then said Jesus unto him, Put up again thy sword into his place: for all they that take the sword shall perish with the sword.

Thinkest thou that I cannot now pray to my Father, and he shall presently give me more than twelve legions of angels?

But how then shall the scriptures be fulfilled, that thus it must be.

In that same hour said Jesus to the multitudes, are ye come out as against a thief with swords and staves for to take me? I sat daily with you teaching in the temple, and ye laid no hold on me.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

But all of this was done, that the scriptures of the prophets might be fulfilled. Then all the disciples forsook him, and fled.

But peter followed him afar off unto the high priest's palace, and went in, and sat with the servants to see the end (Matthew 26 :51-59)

پس اب کیا چارہ تھا یا وہ خداوند کی نافرمانی کر کے مشیت ایزدی سے لڑتے اور اپنی عاقبت خراب کرتے یا وہی کرتے جو کیا، یعنی بھاگ گئے اور خداوند کو منظور تھا کہ وہ لوگ بھاگ جائیں اور اس کے ساتھ گرفتار نہ ہوں۔ کیونکہ ان لوگوں کی رہائی کے لئے خداوند نے اپنے گرفتار کرنے والوں سے درخواست کی تھی:

پس اگر تم مجھے ڈھونڈتے ہو تو انہیں جانے دو۔ (یوحنا ۱۸:۸)

Jesus answered I have told you that I am he: if therefore ye seek me, let these go their way. (John 18:8)

مگر شاگرد برابر اڑے رہے اور ایک لمحہ قبل از وقت نہ بھاگے یعنی اس وقت تک کہ خداوند مسیح نے قطعی طور پر سمجھا دیا کہ میری موت اور گرفتاری میں:

نوشتے پورے ہو رہے ہیں،،

تب سب شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے

یہ سچ ہے کہ مقدس پطرس نے انکار کیا اور اس کا مقدس رسول کو ساری عمر قلق اور اقرار رہا جس کے باعث اس نے اپنے دل کو پانی کر کے آنکھوں سے انڈیل دیا اور انجام کار اپنے خون کو بھی اسی صلیب پر بہایا۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ رسول کو اور کیا چارہ تھا اس کی تلوار خداوند نے میان میں کرادی اس کو منع کر دیا کہ مقابلہ نہ کرے اور گرفتاری اور موت سے اس کو نہ بچائے۔ پس اس کی جان اس وقت خداوند کے کام میں نہیں آسکتی تھی اور حکم تھا کہ بھاگ جائے۔ لیکن محبت اور جان نثاری کے ولولہ نے اس کو پھر مجبور کیا کہ وہ اس مقام تک چھپ کر پہنچے جہاں اس کی رسائی نہیں ہو سکتی تھی یا دیکھے کہ خداوند پر کیا بیتا۔ یہ فعل اس کا ذاتی ذمہ داری کا تھا جب پہچانا گیا اور ڈرا کہ ناکام رہے اور بلا دریافت حال واپس جائے، اس نے جھوٹ بول کر اپنے تئیں پوشیدہ کیا اور جاسوسی میں لگا رہا لیکن جب اجام کار پھر بھی پہچانا گیا تو اس نے قسم کے ساتھ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اوپر لعنت کر کے لوگوں کو یقین دلایا کہ میں مسیح کا ساتھی نہیں ہوں ۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے:

سب سے بڑا بہشت کی کنجیوں کا مالک تو پطرس تھا وہ بھی لعنت کر چکا۔

کس پر؟ اپنے اوپر نہ کسی غیر پر۔ انہوں نے کچھ اس قسم کے الفاظ کہے ،

خدا کی قسم میں اسے نہیں جانتا اگر اس سے مجھے کچھ واسطہ ہو تو مجھ پر خدا کی لعنت ۔

حاشا ہم نہیں کہتے کہ مقدس پطرس نے اچھا کیا ۔ انہوں نے ضرور برا کیا اور اپنی برائی کا اعتراف کیا ۔ انہوں نے جھوٹ بولا بلکہ ایک اور خطا کی کہ اس مقام پر گئے جہاں جانے کے واسطے ان کو خداوند کی اجازت نہ تھی مگر انہوں نے ایک ایسے موقع پر جھوٹ بولا ایک ایسی غرض کے واسطے کہ ان کے جھوٹ کو ہر ملت اور مذہب نے بجز مسیحی دین کے تقیہ اور توریہ اور دروغ مصلحت آمیز کے نام سے روا رکھا ہے۔ دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کو اور اپنی جان بچانے کو، نہ کسی کو نقصان پہنچانے کو اور قرآن شریف نے تو اس کو صراحتاً قابل مواخذہ ہونے سے یہ کہہ کر مستثنیٰ کر دیا

الّا من اکرہ و قلبہ مطمئن بالا یما ن ۔مگر وہ نہیں جس پر زبردستی ہوئی اور اس کا دل ایمان پر برقرار رہا (نحل ع ۱۴)

مگر چونکہ معترض کو مسیح اور اس کے رسولوں کے ساتھ گہری عداوت ہے اور قرآن اور حدیث سے وہ ناواقف ہے اس لئے اس کے منہ سے اس قسم کے اعتراضوں کا نکلنا کچھ بھی تعجب کی بات نہیں۔

مگر ہم سوچتے ہیں کہ ان لوگوں کے دل کیسے سیاہ ہوں گے جن کی ہمدردی ظالم یہود کے ساتھ ہو اور مظلوم حواری کے خلاف ۔ ان کے دل اس بات سے گڑھتے ہونگے کہ ہم کیوں اس وقت نہ ہوئے کہ یہود کے ساتھ مسیح پر اور اس کے رسولوں پر کچھ ظلم اپنے ہاتھ سے بھی کر سکتے ۔ دو ہزار برس پہلے کیوں نہ پیدا ہوئے ۔ ہمیں ڈر ہے کہ ان لوگوں کی روحانی ہم جنسی سے آریہ لوگ تناسخ کی دلیل نہ پکڑیں کہ یہ لوگ انہیں مردودوں کی ناپاک اور خبیث روحیں ہیں جو برابر چولے بدلتے ہوئے آخرکار پنجاب کے قصبہ قادیان میں مجسم ہوئیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مریدوں کا بہ تعمیل ارشاد مرشد بھاگ جانا کسی طرح ان کو انصافاً ملزم نہیں بناتا اور نہ ان کی جان نثاری پر حرف لاتا ہے جس کو ما بعد کے سوانح نے روز روشن کی طرح آشکارا کر دیا بلکہ ہم تو یہاں تک کہنے کو تیار ہیں کہ ایک وہ شخص جس کے سر دو ہزار برس سے لعنت تھوپی گئی یعنی یہودا اسکر یوطی جس نے اپنے مرشد کے ساتھ وہ کیا جس کو جہان نے دغا بتلایا، اور ہمارے لئے اب تک اسرار ہے جو کھلتا نہیں اس نے بھی آزمائش کے لمحہ کے بعد ہی اپنی جاں نثاری اور وفاداری کا ثبوت دیا جو اس حالت میں اس کے لئے ممکن تھا۔ یعنی خود اپنے تیئں ہلاک کیا اور اس روپیہ کو جس کے لالچ میں کہا جاتا ہے کہ اس نے یہ حرکت کی تھی انہیں لوگوں کے منہ پر پھینک مارا جن کے ہاتھوں سے وہ ملا تھا۔

ہم کو نہ مقدس پطرس کی طرف سے معذرت کرنا منظور ہے، نہ یہودا اسکر یوطی پر اس سے زیادہ تشدد کرنا جو اس نے اپنے اوپر کیا اور جس کا وہ مستوجب تھا مگر ہم حیرت سے دیکھتے ہیں کہ ڈیڑھ دو برس کی صحبت نے ان لوگوں کے دل میں ایسی بڑی جان نثاری اور وفاداری پیدا کر دی تھی کہ جن لولوگوں کو ایک لمحہ لغزش لگی وہ بھی ایسی جلد سنبھل گئے اور انھوں نے اپنی جانیں پانی کی طرح اپنے مرشد کے دین کی راہ میں فدا کر دیں اور یہ سب حسبۃ للہ۔ آرے کے اوپر لات مارنا مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے مشکل ہے۔

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

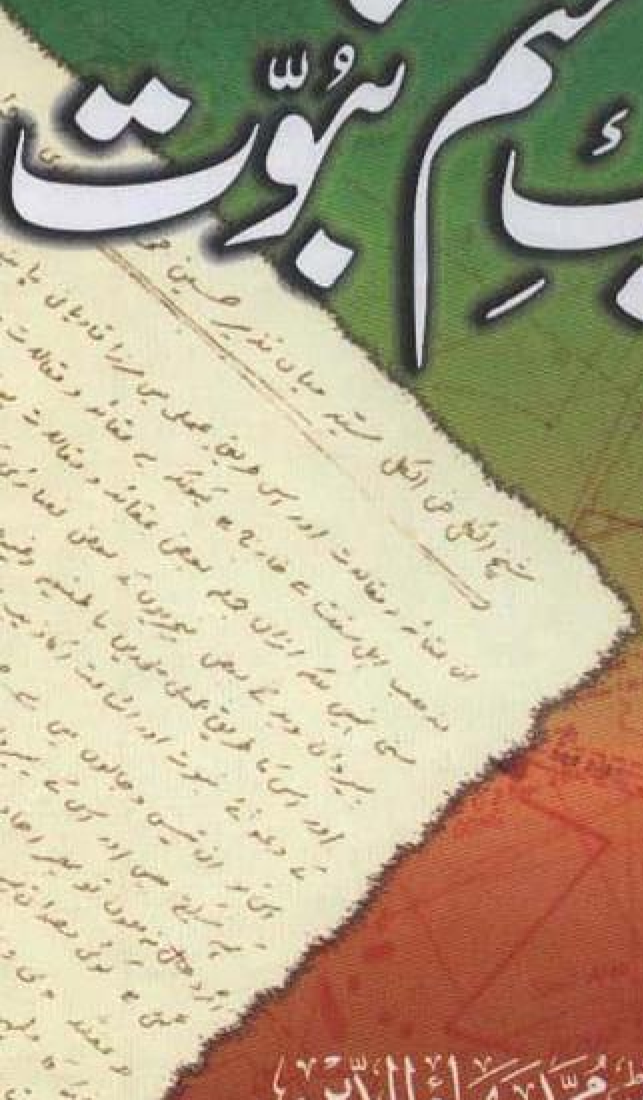

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

تحریک ختم نبوت

حصہ سی و ہفتم (۳۷)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی و ہفتم (۳۷)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۲۲
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

مشمولات کتاب کا تعارف ۵
قصیدہ در ردّ قادیانی از میر عباس علی لدھیانوی ۷
کلام منشی سعد اللہ لدھیانوی در ردّ قادیانیت ۱۲
اظہار مخادعت مسیلمہ قادیانی ۳۰
قادیانی کی اپنے دعوی سے توبہ اور علماء سے صلح طلبی ۳۴
صلح کے لئے شرط اول ۴۰
صلح کے لئے شرط دوئم ۴۱
کفریات قادیانی ۵۴
قادیانی اشتہار: الصلح خیر ۶۱
السیف المسلول فی نحر شاتم الرسول ۶۴
اتمام البرہان علی مخالفی الحدیث والقرآن ۱۲۷
مرزا غلام احمد کے فرزند کی وفات ۲۳۸
شہاب ثاقب اور قادیانی اپریل فول ۲۵۵
نیام ذوالفقار علی ۲۶۷
مرزا قادیانی کا چیلنج ۲۷۳
قادیانی چیلنج کا جواب ۲۷۴
حضرت عیسی کی حیات پر اجماع ۲۸۷
انجیل برنباس سے حیات ونزول مسیح کا ثبوت ۲۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعیت خاطر ۳۰۲
قاضی فضل احمد کا پہلا مکتوب ۳۰۲
غلام رسول قادیانی کا خط نمبر۱ بذریعہ پوسٹ کارڈ ۳۰۴
غلام رسول قادیانی کا خط نمبر۲ ملفوفہ بجواب خط نمبر ا ۳۰۵
خط نمبر۲ مشتمل بر دس سوالات منجانب قاضی فضل احمد ۳۰۷
خط نمبر۳ بجواب سوالات منجانب غلام رسول قادیانی ۳۰۹
خط نمبر۳ منجانب قاضی فضل احمد: سوال و جواب پر بحث ۳۱۱
قادیانی دعوی نبوت ورسالت ۳۲۸
مریدین مرزا کی تحریرات تائید دعوی نبوت میں ۳۳۰
تیسرے خط کے سوالات اور جوابات ۳۴۸
معیار صداقت پر تبصرہ ۳۶۹
مسلمانوں اور مرزائی احمدیوں میں فرق متمیز ۳۸۴
ضمیمہ عریضہ: دین الحق پر تبصرہ ۳۹۲
خط نمبر۴ منجانب غلام رسول قادیانی ۲۳ جولائی ۱۹۱۰ء ۴۱۳
خط نمبر۵ منجانب غلام رسول قادیانی ۱۶ فروری ۱۹۱۱ء ۴۱۴
خط نمبر۴ منجانب فضل احمد۔ ۱۹ جون ۱۹۱۱ء ۴۱۴
خط نمبر۶ منجانب غلام رسول قادیانی۔ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء ۴۱۵
خط نمبر۵ منجانب فضل احمد ۸ جولائی ۱۹۱۲ء ۴۱۶
خط نمبر۷ منجانب غلام رسول قادیانی ۱۵ جولائی ۱۹۱۲ء ۴۱۷
خط نمبر۶ منجانب فضل احمد ۲۸ جولائی ۱۹۱۲ء ۴۱۸
خط نمبر۸ منجانب غلام رسول قادیانی۔ یکم اگست ۱۹۱۲ء ۴۱۹
خط نمبر۷ منجانب فضل احمد ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء ۴۱۹
خط نمبر۹ منجانب غلام رسول قادیانی ۳ جنوری ۱۹۱۳ء ۴۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

مشمولات کتاب کا تعارف

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی سینتیسویں جلد پیش خدمت ہے۔اس کا آغاز میر عباس علی لدھیانوی کے منظوم کلام سے ہور ہا ہے۔میر صاحب قادیانیوں کے سابقون الاولون میں سے تھےاور قادیانیت میں آپ کا مقام حکیم نورالدین کے بعد سب سے بلند تھا۔ تاہم ۱۸۹۱ء میں جب لدھیانہ اور دہلی میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی اور مولانا محمد بشیر سہسوانی سے مرزا غلام احمد قادیانی مباحثوں میں شکست سے دوچار ہوئے تو میر عباس علی قادیانیت سے منہ موڑکر تحریک ختم نبوت کے کارکنوں میں شامل ہوگئے ۔اس کے بعد آپ نے مرزا قادیانی کو روحانی مقابلے کا چیلنج بھی دیا اور مرزا کے خلاف تحریری محاذ پر بھی کام کیا۔ ردقادیانیت کے موضوع پر آپ کی ایک نظم ہمیں دست یاب ہوئی ہے جسے آئندہ صفحات میں نقل کیا جارہا ہے۔

میر عباس علی لدھیانوی کی نظم کے بعد منشی سعداللہ لدھیانوی کا کچھ منظوم کلام نقل کیا جارہا ہے جو قبل ازیں ہمارے اس سلسلہ کتب میں شامل نہیں ہوا۔اس کے بعد قاضی عبدالاحد خان پوری کے دورسائل شامل اشاعت ہیں جو: اظہار مخادعت مسیلمہ قادیانی، اور: السیف المسلو ل فی نحر شا تم الرسو ل ،کے ناموں سے مرزا غلام احمد کی زندگی میں شائع ہوئے تھے۔قاضی عبدالاحد خان پوری،مولانا عبدالجبار غزنوی،اور حضرت سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد تھےاور تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے کارکنوں میں اہم مقام کے حامل تھے۔قادیانیت کے خلاف بہت تیز زبان استعمال کرتے تھے اوران رسائل میں بھی ایسا مظاہرہ دیکھنے میں آتا ہے۔ اور مجھے ان رسائل کی جوفوٹو کاپیاں ملی ہیں انہیں پڑھنا بہت مشکل ہے اس لئے جگہ جگہ سے عبارات پڑھی نہ جاسکنے کے باعث حذف کرنا پڑی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کئی مقامات پر زبان و بیان کی سختی دور کرنے کے لئے بھی مناسب ردو بدل کرنا پڑا ہے۔ اور یوں قاضی صاحب کی تحریروں کو اختصار کے ساتھ اور بلباس جدید اپنے ریکارڈ کا حصہ بنایا جارہا ہے۔

قاضی عبدالاحد صاحب کے اول الذکر رسالے کے ساتھ بطور ضمیمہ مولانا ہدایت اللہ آف راولپنڈی کی ردّ قادیانیت پر ایک تحریر بھی شائع ہوئی تھی جسے میں نے ،کفریات قادیانی، کے نام سے نقل کر دیا ہے۔ مولانا ہدایت اللہ جو راولپنڈی میں اہل حدیث اکابرین میں سے تھے، تحریک ختم نبوت کے بزرگ کارکنوں میں شامل تھے۔

اس کے بعد ردّ قادیانیت پر شیخ احمد حسین میرٹھی کا رسالہ:

اتمام البرھان علی مخالفی الحدیث و القرآن نقل کیا جارہا ہے۔ اس رسالے کے دو صفحے تو مجھے ملے ہی نہیں اور دو تین صفحات میں نے بعض دیگر وجوہ سے حذف کر کے دیئے ہیں۔ ردّ قادیانیت پر یہ اچھی کاوش تھی جو مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں عمل میں آئی۔ امید ہے قارئین اسے مفید پائیں گے۔

اس کے بعد عیسائیوں کے دو رسائل: مرزا غلام احمد کے فرزند کی وفات؛ اور :شہاب ثاقب اور قادیانی اپریل فول، شامل اشاعت کئے جارہے ہیں۔ تورات وانجیل کی انگریزی عبارات کا اضافہ میں نے مناسب مقامات پر میں نے خود کر دیا ہے

اس کے بعد مولانا شیر نواب خاں حنفی مجددی قصوری کا ایک رسالہ جو بنام :نیام ذوالفقار علی، اپریل ۱۹۱۱ء مطابق ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ میں منظر عام پر آیا تھا، شامل اشاعت کیا جارہا ہے۔

اور اس کے بعد قاضی فضل احمد لدھیانوی انسپکٹر پولیس کی کتاب جمعیت خاطر شامل اشاعت کی گئی ہے۔ یاد رہے کہ قاضی صاحب کی مشہور کتاب، کلمہ فضل رحمانی، قبل ازیں اس ریکارڈ کا حصہ بن چکی ہے۔ قاضی صاحب ملازمتی مصروفیات کے باوجود ردّ قادیانیت میں سرگرم رہتے تھے۔ جمعیت خاطر دراصل ان کی اس خط و کتابت کا مجموعہ ہے جو انہوں نے مولوی غلام رسول قادیانی سے ۱۹۰۹ء ۱۹۱۰ء وغیرہ میں کی تھی۔ یہ بڑی دل چسپ دستاویز ہے امید ہے قارئین پسند فرمائیں گے۔

والسلام۔ فقیر بارگاہ صمدی محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم اللہ الرحمن الر حیم

قصیدہ در ردّ قادیانی از میر عباس علی لدھیانوی

مرزا صاحب میں دل سے معتقد تھا آپ کا
حسن ظن سے محض میں ہاتھ پکڑا آپ کا
ہوں مرید خاص حضرت، سب سے پہلا آپ کا
جانتے ہیں سب تعلق تھا جو میرا آپ کا
برخلاف حق اطاعت آپ کی کیوں کر کروں
گرچہ حضرت جان و دل سے تھا میں شیدا آپ کا
کیا خبر تھی ہو کے رد نیچری کے مدعی
نیچریت کی طرف ہوگا تقاضا آپ کا
یوں کہیں معجزات انبیاء کو مسمریزم
اور ہو گا اب پر پھر ایسا تبرا آپ کا
مجھ کو ہے مکروہ ورنہ کم نہیں عیسی سے میں
پھل ہوئے کھٹے نہ جن پر ہاتھ پہنچا آپ کا
حضرت عیسی جلالی طور پر آئیں گے پر
ہم نہ تھے آگاہ کہ ہے یہ محض دھوکا آپ کا
عیسی موعود بن بیٹھیں گے آخر آپ ہی
ہوگی بیماری مبارک زرد جوڑا آپ کا
اس جناب پاک کو سولی پہ بھی لٹکائیں گے
برخلاف قول حق اٹھے گا غوغا آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوش تصلیب و اماتت بر عیسی اس قدر
فرض منصب ہے یہی دنیا میں گویا آپ کا
ابن مریم یوسف نجار کا بیٹا ہوا
دیدہء دل ہو گیا سرمے سے اعمی آپ کا
آپ نے باندھا ہے صدیقہ پہ بہتان عظیم
ہے بجا گر قول ہو انا قتلنا آپ کا
لمبی لمبی سن کے تقریر مزخرف کیا کریں
نیچری کے کارخانہ سے ہے سودا آپ کا
نیچریت کھل چکی ہے آپ کی تحریر سے
ہے عبث باتیں بنانا اور مکرنا آپ کا
مار کر اللہ نے زندہ ہزاروں کر دیئے
مانیں اب ہم فیصلہ قرآن کا یا آپ کا
اولیاء سے خرق عادت ہے نبی کا معجزہ
خود نشان آسمانی پر وہ دعوی آپ کا
کہہ دے اسلامی عقائد کو سرے سے خیر باد
واہ اونچی دکان پکوان پھیکا آپ کا
گرچہ ہے مشہور مضمون میں شب قدر اک رات
اب ہوا اقرار سے انکار بے جا آپ کا
شب نہیں وہ اک زمانہ رات کا ہم رنگ ہے
نیچریت نے ڈبویا ہائے بیڑا آپ کا
قادیان کو حضرت اقدس بناتے ہیں دمشق
ہے منارہ اس میں بیت الذکر اچھا آپ کا
نوبت تجدید و تحدیث آپ کی منظور ہے
اب نبوت کے لئے بجتا ہے ڈنکا آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام جزوی ہے و لیکن کچھ کمی رکھی نہیں
ہے وہی وحی رسل الہام جیسا آپ کا
عام لوگوں اور نبی میں فرق ہے جزوی کیا
ہو گیا عالم پہ اب سب راز افشاں آپ کا
مرسل یزدان لقب ہے نوح کی کشتی ہیں آپ
اس بھنور میں دعوی تجدید ڈوبا آپ کا
نام استغفار و اقبال خطا اس میں نہیں
میں نے مجموعہ رسائل کا جو دیکھا آپ کا
بڑھ گئے تحدیث میں فاروق اعظم سے بھی آپ
یہ مزاج میرزائی خوب بگڑا آپ کا
حسن ظن کرتے ہوئے مجھ کو برس گذرے بہت
راستی پر ایک بھی دعوی نہ پایا آپ کا
خلق طیر عیسوی کو شرک کہتے ہیں جناب
کیا ہوا وہ غیب کی باتیں بنانا آپ کا
پوشش عیسی پہ استہزاء مسلمانوں کے ساتھ
کس جگہ سے لایا چھینٹے سرخ رو یا آپ کا
دیکھ لی آنکھوں سے میں نے آپ کی بحث بوسعید
کیوں بغل میں رہ گیا آخر کار پرچہ آپ کا
عرض کی گھر پر یہ میں نے چاہیے ایفائے عہد
ہو گیا دل عہد سے بے وجہ ٹیڑھا آپ کا
کی بخاری کے حوالے سے حدیث عرض نقل
نکلا آخر علم کا دعوی بھی جھوٹا آپ کا
علم ظاہر کی بھی قلعی عام جلسہ میں کھلی
زور باطن بھی ہوا آخر نکما آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ کی لاہور میں بحث عبد اللہ سے
کیا اڑایا دوست نادانوں نے خاکا آپ کا
شرط نور الدین جموں میں نشان کے واسطے
کر گئے منہ خوب ہی عالم میں کالا آپ کا
صادق آیا طالب و مطلوب دونوں ہیں ضعیف
اب بھی گر طالب ہو کوئی دل کا اندھا آپ کا
قادیان کو چلتے چلتے جانب دلی چلے
خوب ہے معلوم وہ جانا تھا کیسا آپ کا
میں نے روکا انتظام قادیان چل کر کرو
بس نہ تھا کچھ ساتھ کہ فتنہ پہ اصلاً آپ کا
طشت از بام آپ ہونے کے لئے دلی گئے
قدرت حق سے ہوا طے جلد جھگڑا آپ کا
سعی مشکور ان کی اہل دین خوش کر دیئے
کیا دکھایا اہل دلی نے تماشا آپ کا
آپ نے جو راہ پکڑی وہ بھی دوڑی ساتھ ساتھ
عذر یا حیلہ کوئی باقی نہ چھوڑا آپ کا
تھے کہاں پر زور حملے آپ کے اور کیا ہوا
وہ نشان آسمانی سے مسیحا آپ کا
کس لئے بھاگے وہاں سے شب کو چوروں کی طرح
پہرہ چوکی جب کہ تھا ہر وقت برپا آپ کا
یاد ہوگا آپ نے لکھا تھا جو خط میں مجھے
مر گیا جس وقت عنموائیل بیٹا آپ کا
ان کا اطمینان کر دے بدظن ہوئے جاتے ہیں لوگ
میں نے حسن ظن سے پھر سکہ بٹھایا آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھیں کیا اوروں سے کہیے آپ انصاف سے
پہلے کیا اقوال تھے اب حال ہے کیا آپ کا
میں نے جب درخواست کی آخر بطرز صوفیا
رنگ چہرہ ہو گیا دہشت سے پیلا آپ کا
شور تھا ہم زور باطن سے کریں گے فیصلہ
نکلا مذہب وقت پر اس میں بھی ڈھیلا آپ کا
آپ کی ہستی ہے کیا ہے قادیان آئے کوئی
کھل گیا ہے سب پہ راز دین و دنیا آپ کا
حسن و خوبی کہیے کیا ہے ظاہری یا باطنی
سال بھر تک کوئی رہن تمنا آپ کا
راہ دین میں مقتداء میں نے بنایا تھا تمھیں
یاد رکھئے اب بھی چھوڑونگا نہ پیچھا آپ کا
سارے عالم میں کرونگا خوب ہی مٹی خراب
ہے ابھی کیا نام روشن اور ہو گا آپ کا
حق تعالی آپ کو پھر لائے راہ راست پر
پھر بنائے مجھ کو دولت خواہ سچا آپ کا
حضرت صوفی خدا کا شکر کیجئے بچ گئے
ہر دو عالم میں رہے اللہ مولی آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام منشی سعد اللہ لدھیانوی در ردّ قادیانیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یا رب نہ غرور خوش بیانی پر ہے
کچھ فخر نہ دل میں نکتہ دانی پر ہے
موجود جو کچھ ہے سب سے بخشش تیری
جو آس ہے تیری مہربانی پر ہے
یہ آنکھ جو فیض آسمانی پر ہو
امید خدا کی مہربانی پر ہو
کاغذ کا صفحہ ہو سپر میرے لئے
خامہ مرزا حربہ قادیانی پر ہو

دجال قادیانی کی فضیحت

اور اس کے چیلوں کو نصیحت

سعدی سے خفا نہ قادیانی ہونا
دور از راہ بغض و بدگمانی ہونا
سچ کہتا ہوں سن کے آگ مت بن ظالم
لازم تجھے شرم سے ہے پانی ہونا
جفار ہے یا تو قادیانی رمال
مدت سے سمجھ چکے ہیں تیری ہم چال
یہ علم ہے روسیاہ تجھ کو کرتا
دشنام ہمیں نہ دے مثیل دجال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی رافضی بے پیر ہے
کفر اس کی آج کل جاگیر ہے
یوں صحابہ کا محقر ہے خبیث
ہے فقط نواس بانیء حدیث
اس نے مشرک کر دیئے سارے سلف
ہائے کیا پیدا ہوا ہے نا خلف
کہتا ہے عیسی کا وہ خلق طیور
شرک ہے ذات خدا میں بے قصور
یہ خیال مشرکانہ ہے فقط
اور وہ احیاء موتی ہے غلط
مر کے زندہ ہو نہیں سکتا کبھی
ہیں غلط بے ہودہ تفسیریں سبھی
ابن مریم کو چڑھایا دار پر
جو مناسب ہو وہ اس مکار پر
کچھ یہودی بھی ہے گر کچھ رافضی
کچھ ہے نصرانی بطورے عارضی
قائل ابنیت عیسی ہوا
حامی تثلیث چوں ترسا ہوا
تا کہ ابنیت کا لے خود بھی مقام
کس قدر ظالم ہوا ہے بد لگام
رنگ جوں گرگٹ بدلتا دم بدم
بھانڈ بھی دنیا میں ہوں گے ایسے کم
خارجی بھی ہے کہ مہدی بن گیا
ذات کا چنگیز خانی میرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گاہ محدث گاہ مجدد بن گیا
نیچری کا اب مقلد بن گیا
مہدی و عیسی سے کیا ہونا ملول
بن گیا دجال خود احمد رسول
اس کے سرے کی شکایت ہے درست
شعر دو موزوں کئے ہیں خوب چست
بد معاش اب نیک از حد بن گئے
بو مسیلم آج احمد بن گئے
عیسی دوراں بنے دجال ہیں
ہر طرف مارے انہوں نے جال ہیں
مدّعیؔ مسند پیغمبری
اصل میں دجال ہے یہ نیچری
مرسل یزدان مریدوں کا ہے یہ
دشمن جانی سعیدوں کا ہے یہ
قادیان کو خود بناتا ہے دمشق
ہے ریاست کادیان کی دل میں عشق
ہیں یزیدی طبع لوگ اور خود یزید
دشمن جان حسین و بو سعید
یہ خبر ہے سرور عالم نے دی
قاتل دجال ہیں عیسی نبی
جب دوبارہ اس جہان پر آئیں گے
دین کی خدمت بجا پھر لائیں گے
قادیانی فتنہ گر کہتا ہے یوں
میں وہی عیسی نبی اللہ ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ پہ وحی آتی ہے مثل انبیاء
وحی میں میری نہیں دخل خطا
حق سے جو حکم انبیاء کو آئے ہیں
انبیاء نے ان میں دھوکے کھائے ہیں
لیکن اس عاجز کی پیشین گوئیاں
ہیں نکلتی سر بسر حسب بیان
مرگ عنموائیل آتھم کا فساد
اور وہ سلطان کا جینا بامراد
قادیانی کی تباہی کر گئے
خوب روشن روسیاہی کر گئے
لیکن یہ بے شرم باز آتا نہیں
اپنے دعووں سے شرماتا نہیں
مارا اس پر میں نے ایک ثاقب شہاب
آج تک اس سے رہا یہ لا جواب
اور گیدڑ نامہ اک شائع کیا
اشتہار اس کی شغالی کا دیا
لیکن از مرزا صدا ئے بر نخواست
شد مسلم کان مثال وے بجا ست
اور پنجابی میں دو سی حرفیاں
جس مین دجالی کا تھا اس کے بیان
جب ہوا دلیکا ہنگامہ بپا
انہزام قادیانی بھی چھپا
آتھم و سلطان کا جو قصہ ہوا
نظم پنجابی میں کچھ حصہ ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں حقو حق چھپی دجالیاں
آڑ پوپو کی جو تھی رمالیاں
وہ ستمبر کی چھٹی کے اشتہار
پھر وہ اکتوبر میں ہشتم کی پکار
قادیانی سخت کھسیانہ ہوا
رنج میں غصے سے دیوانہ ہوا
یاوہ گوئی پر دلیری کی بہت
تھا تو گیدڑ لیکن شیری کی بہت
گالیاں لکھ لکھ کے بھیجیں بر ملا
حامد و اقبال کا بھی منہ چلا
ایک ہی تف سن کے حامد بجھ گیا
اور بد اقبال نے پیچھا دیا
گر بہ مسکین یہ اب اک اور ہے
جس کا مسکن غالبًا سنور ہے
نام سے معلوم ہوتا ہے وہی
الغرض چیلا ہے اک کوئی سہی
دل میں سازش آریہ سے ہے اسے
ہوگئی ہے ہضم ان کی قئے اسے
رافضی کی روح آئی دانہ کہا
ہے تناسخ اعتقاد آریا
بن کے اس جاہل نے شاعر کیا لیا
قادیانی کا اس پر کیا لیا
ہندو ہندو کو بھی کہتا نا بلد
کہا گیا یوں پائے ہندو بے خرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ نہیں چیلے گرو کو آگہی
بے محل تشدید ہے اک ابلہی
منع یا تشدید لایا بے شعور
قادیانی جس طرح لفظ غیور
گوست بنیا بولتا ہے جائے گوشت
یا جولاہا دوست کو کہتا ہے دوشت
تہمت تقلید شخصی دی مجھے
طنز ہندو زادہ کہہ کر کی مجھے
پائے جامی دھوتی تگڑی بھینگ وال
دیکھئے رائیں کی ہے کیا بول چال
ہجو گوئی کا لگایا اتہام
کام جو مرزائیوں کا ہے مدام
میں حقیقت اپنی کرتا ہوں عیاں
سنئے گوش دل سے یہ سچا بیان
میرے ماں باپ ہندو تھے سبھی
میں نے پائی کفر سے آزادگی
رحمت حق نے نکالا کفر سے
بن کے ہادی دور ڈالا کفر سے
بحر ایمان میں ہوا گھر سے غریب
نیک بختوں نے کیا مجھ کو قریب
میں تھا عائل مجھ کو حق نے زر دیا
سالک راہ ہدایت کر دیا
خوش لباس کفر سے چھوٹا بدن
جامہ شرعی ہوا ملبوس تن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل کی میزان عطا کی پھر مجھے
دے نہ دھوکا تا کوئی کافر مجھے
پاک کھانے بخشے کھانے کے لئے
دال ہیں جو چیز پر ساتھی دیئے
اہل عزت بن گئے سب میرے دوست
و ایں ہمہ فضل و عطاء لطف اوست
میرا دل اسلام پر قائم کیا
اور عقیدہ اہل سنت کا دیا
اہل بدعت سے کیا بیزار دل
راہ سنت میں ہوا بیدار دل
صالحوں سے دل میں الفت دی مجھے
دی نہ صحبت اہل بدعت کی مجھے
اولیاء رحمٰن کے بندہ ہیں جو
جان و دل سے خاک پا ان کا ہوں میں
ہیں جو شیطان او لیاء شیطا ن کے
سخت بغض و کینہ ہے ان سے مجھے
وہ کہیں اس کو تعصب یا حسد
تا بہ مقدور ان میں کرتا ہوں رد
میرے مولا تو صحیح ادراک دے
سعی مشکور اور نیت پاک دے
جو خطا نسیان ہوکر دے معاف
اہل ایمان سے رہوں میں سینہ صاف
نوکری اچھی ملی عزت ملی
مل گئیں ساری مرادات دلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جو حاجت ہو یا رب کر عطا
بے نہایت ہے تیری سب پر عطا
میں نہ منشی ہوں نہ کوئی مولوی
تیری رحمت سے ملی ہمت قوی
و آنچہ از افضال رب اکرم ست
علّم الانسان مالم یعلم ست
بر زبان سے؟ آنچہ از القائے حق
شد ہمہ تحدیث نعمت ہائے حق
ورنہ میں کیا اور میری سعی کیا
رحمت ربی کا ہے سب آسرا
دور رکھے حق غرور و کبر سے
خود پسندی میں نہ عاجز دل پھنسے
لا تزغ یا رب قلبی شد دعا
صبر و تقوی دارم از حق مدعا
حق نے جب بیٹے کو مومن کر دیا
کیا ضرر دے کفر اسے ماں باپ کا
قصہ آذر بہت مشہور ہے
اور انّی ذاھب مذکور ہے
انت ربی انت حسبی انت نور
سیدی لا تحزنی یوم النشور
بالکے دجال کے اوپر جفاء
مجھ پہ ہندو زادگی کا طعن کیا
اس سے دنیا میں نہیں ہے عیب کچھ
تو بتا دے کہ کہیں ہے عیب کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیف ہے آلن قوا زادہ ہو جو
یوں نسب میں اپنے افتادہ ہو جو
کچھ بھی شرمندہ نہ وہ بد زبان
بلکہ دے لوگوں کو الٹی گالیاں
غور کر اس میں یہ کیا انصاف ہے
گالیاں خود شیوہ اجلاف ہے
ظاہری اعمال سے کیا بن سکے
ہوں عقائد ہی اگر کفار
سب عمل اسلام کے کرتا قبول
لیکن بنتا خود نبی احمد رسول
لفظ جزئی سے اسے پھر ٹالتا
کفر کو در پردہ اپنے پالتا
وحی میں ہو انبیاء سے ہمسری
بلکہ ان سے دکھانا برتری
گر نہیں یہ کفر پھر ہے کفر کیا
کر نہ یوں بدنام نام اولیاء
کس ولی حق نے یہ دعوی کیا
وحی میں ہوں میں مثال انبیاء
انبیاء کی گو غلط جائے خبر
ہے غلط سے پاک یہ عاجز مگر
مخبر صادق نے ہے فرما دیا
میں ہوں ختم مرسلین و انبیاء
میری جانب سے الٰہی صبح و شام
اس پر اس کی آل پر میرا سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد میرے اب نبی کوئی نہیں
جو کرے دعوی ہے جھوٹا بالیقین
تیس دجالوں کے آنے کی خبر
دے گیا وہ ہادی جن و بشر
ہوں گے اپنے زعم میں وہ سب نبی
یہ نشانی ہے ہر ایک دجال کی
قادیانی کا ہے صاف اس میں بیاں
مرتضی ہوں میں رسول غیب داں
ذکر جن کا سورہ جن کے اخیر
غیب کے بارے میں کرتا ہے خبیر
پھر محدث بھی بڑھایا ہے وہاں
فن دجالی دکھایا ہے وہاں
اہل ایمان جب کہ ایسا حال ہو
قادیانی پھر نہ کیوں دجال ہو
گر ہو اس سے شک میں نہ ہرگز آؤ تم
سن کے وہ فتوی نہ کچھ گھبراؤ تم
کیا منافق تھے نہ کہتے بر ملا
تو رسول اللہ یا مصطفیٰ
کیا نمازیں ساتھ وہ پڑھتے نہ تھے
جنگ میں ہمراہ کیا چڑھتے نہ تھے
حق نے فرمایا ہے بے شک تو رسول
پر ہے جھوٹوں کی شہادت نا قبول
آڑ میں ایمان کے بے ایمان ہیں یہ
ان سے بچ بد خواہ دین و جان ہیں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آؤ اب مرزائیو عیسائیو
یعنی ان تثلیثیوں کے بھائیو
باز آؤ چھوڑو اس دجال کو
قال میں رمال کو اے بالکو
اس سے پہلے کیا مسلمان تھے نہ تم
لگ گئی ہے کون سی اب اور دم
ہاں یہ سیکھے ہو کہ عیسیٰ مر گیا
دست اعداء سے وہ سولی پر گیا
نیچری نے یہ سکھایا بیشتر
قادیانی کا ہے اس میں کیا ہنر
میں ہوں عیسیٰ اس قدر ایزاد ہے
فی الحقیق نیچری استاد ہے
قادیانی نے فقط اپنے لئے
مہدی و عیسیٰ کے ہیں دعوے کئے
قادیانی مہدی و عیسیٰ ہے اب
کہتے ہو سید مغل کو ہے غضب ہے
بچہ النقواء کو ظلم سے
مہد صدیقہ میں تم رکھنے لگے
معجزے عیسیٰ کے عجل سامری
یوسف نجار کی کاری گری
پھر بھی کہتے ہو تھا تربی عمل
کشف عیسیٰ میں رہا اکثر خلل
وحی کو سمجھے نہ ختم الانبیاء
قادیانی نے وہ اب ظاہر کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دابہ ہے کیا چیز ہے دجال کیا
ہندوؤں عیسائیوں کا رد بہت
چھپ کے شائع ہو چکا بے حد بہت
فی الحقیقت اب کسی میں جان نہیں
کوئی بسمل سا تڑپتا ہے کہیں
کس لئے کوئی نئی تصنیف ہو
کیوں بھلا بے فائدہ تکلیف ہو
فتنہ ترسا فساد آریا
عالمان دین نے ردّ کر دیا
گر دل بینا ہے کافی نوید
کھل گئے ہیں مذہب ترسا کے بھید
بت شکن کا خلعت زیبا ہے خوب
مذہب ہندو کا مرأۃ العیوب
خلعت شش پارچہ بخشا عجیب
ہوسکا ہر گز نہ ہندو مجیب
شوکت اسلام ہے اس میں عیاں
اور بیاں ہیں دین حق کی خوبیاں
پھر ہے سوط اللہ بھی عمدہ کتاب
فتنہ اندر منے کا سدباب
الغرض ایسے رسالے ہیں بہت
دین باطل کے ازالے ہیں بہت
اور کچھ حاجت نہیں تحریر کی
طبع میں ہاں چاہیے کچھ زیرکی
کافر ان کو پڑھ کے ایمان لاتے ہیں
دین حق کے جلوے ان میں پاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر کی ظلمت میں جو گھبرا گئے
امت ختم رسل میں آ گئے
تھے جو شپر چشم ہیں وہ لا علاج
دان نہیں رکھی ازل سے احتیاج
کادیانی کی کتابیں دیکھ کر
کون کافر آیا راہ راست پر
گر کوئی ہو تو نشان دیجئے کہیں
جب نہیں انصاف سے کہہ دو نہیں
بلکہ کچھ دین دار کافر ہو گئے
صدق دل سے کادیان میں جو گئے
جس نے مانے ہیں دعاوی اس کے سچ
لگ گیا اس کفر کی کر نے وہ بچ
بعض بھولے بھالے احمق پھس گئے
مثل خر دلدل میں جا کر دھس گئے
کرتے ہیں تاویل ان اقوال کی
کیا حمایت کرتے ہیں دجال کی
مدعی سست اور شاہد چست ہیں
کس قدر تحقیق حق میں سست ہیں
کہتے ہیں مرزا کو کافر مت کہو
حق کو سونپو مشفق من چپ رہو
بیوقوفی کا ہے ان کے کیا علاج
ہم تو سمجھے اس مرض کو لا علاج
راج پور کے ایک فدوی میں کلن
قادیانی سے لگائی ہے لگن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور ہی سے بھیجتے ہیں نذر بھیٹ
قادیانی کا رہے خالی نہ پیٹ
بعض جاہل امر دین سے بے خبر
کہتے ہیں خذ ما صفا دع ما کدر
قادیانی کے ہیں پیچھے جا رہے
ہیں نجاست میں سے حلوا کھا رہے
اور پھر کہتے ہیں ہم محتاط ہیں
راہ دین میں جانب اوساط ہیں
یہ نہ سمجھے کھا گئے ناپاک وہ
احتیاط اس میں ہے کرتے خاک وہ
قادیانی فتنہ نو زائیدہ ہے
کام اس مکار کا پیچیدہ ہے
سب پہ لازم اس کی سرکوبی ہوئی
حسب طاقت ہے جو حق نے دی ہوئی
عالم اس کے کفر کو ظاہر کریں
عام کی غم خواری اور خاطر کریں
تا کہ اس کے داؤ میں آئیں نہ لوگ
پھیلے اس کے کفر و بدعت کا نہ روگ
ہو مہارت جس کو فن شعر میں
دین کی تائید چوں حسّان کریں
نظم میں لکھیں جو ان کا حال ہو
جس سے کشف سیرت دجال ہو
چاہیے لیکن زبان بھی عام فہم
مٹ سکیں لوگوں کی جس سے شک و وہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظم ایسی نیزہ ہے دجال پر
ناگہانی مرگ ہے محتال پر
ہوش اڑ جائیں سنے جب برملا
اپنے اسرار خفیہ کا پتہ
نیچری بھی اس پر پیٹیں تالیاں
واہ مرزا آپ کی رمالیاں
کوچہ و بازار میں ہوں شادیاں
وہ کٹا دیکھو مسیح قادیان
راستوں پر ہوں یہ خوش الحانیاں
کھل گئی جھوٹے کی بے ایمانیاں
قادیانی وائے بر ناکامیت
برد سلطان زوجہ الہامیت
ایسا بکواسی ولیء حق نہیں
جس کو شرم و اتقاء مطلق نہیں
ہے جو ہاجی ہائم فی کل واد
منزل شیطان ہے پاجی نامراد
راہ دین میں شاعری بھی ہے ہنر
انتصار دین حق ہے سر بسر
ہے غرض دجال کی پردہ دری
جس سے ہو اظہار کذب مفتری
ہجو گوئی سے اسے کیا واسطہ
ہے فقط تائید دین کا واسطہ
کفر صادر ہو چکا دجال سے
بے سند کافر نہیں کہتے اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم جو دیتے ہیں حوالہ دیکھ لو
فتح و توضیح و ازالہ دیکھ لو
اب بھلا توضیح کی توضیح کیا
شک رہا کیا جب ازالہ ہو چکا
ان کی تاویلات ہیں سب چونچلے
ان میں دعوے ہو چکے کھلم کھلے
آئینے میں نقش ہے دجال کا
بن کے اندھا ہو گیا تو بالکا
دخل یاں تقلید مطلق کا نہیں
مسلک اپنا غیر راہ حق نہیں
بے سند مانیں نہ کوئی بات ہم
دل سے ہیں مشتاق تحقیقات ہم
بو حنیفہ شافعی مالک تمام
اور احمد ہیں سبھی دین کے امام
بو حنیفہ کو نہیں ہم چھوڑتے
فقہ سے ہر گز نہیں منہ موڑتے
ہم وصیت پر ہیں ان کے کاربند
ویسے کرتے ہیں طریق ان کا پسند
رکھتے ہیں پیش نظر قول امام
فاضربوا اور اترکوا قولی مدام
جب نہ ہو معلوم کوئی مسئلہ
عالموں سے پوچھتے ہیں برملا
دیجئے حضرت از رہ صدق و صفا
کوئی آیت یا حدیث مصطفیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ دل میں ہوتی ہے صادق طلب
مدعا بھی مل ہی جاتا جب نہ تب
اگر نہیں اس سے تو پھر اس سے سہی
بند کچھ حاجت نہیں اب تک رہی
جس جگہ اجمال ہے قرآن میں
شرح ملتی ہے حدیثوں میں ہمیں
کچھ معانی میں تردد ہو جہاں
ہے حدیث مصطفیٰ قاضی وہاں
شرح قرآن ہے حدیث مصطفیٰ
نور ایمان ہے حدیث مصطفیٰ
مومنوں کے واسطے قرآن کے ساتھ
فضل رحمان ہے حدیث مصطفیٰ
مصطفیٰ کو مثل قرآن جو ملا
وہ میری جان ہے حدیث مصطفیٰ
جنت الفردوس ہے قرآن ہمیں
باغ رضوان ہے حدیث مصطفیٰ
بے خزاں رہتے ہیں اس کے فصل و باب
کیا گلستاں ہے حدیث مصطفیٰ
دین کے بھوکو چلے آؤ ادھر
دین کا خوان ہے حدیث مصطفیٰ
حق نے یسرنا کہا قرآن کو
کیوں کہ آسان ہے حدیث مصطفیٰ
خوان نعمت ہائے قرآن جب بچھے
دان نمک دان ہے حدیث مصطفیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصطفیٰ جو حکم دیں مانو اسے
حق کا فرمان ہے حدیث مصطفیٰ

اہل بدعت گر کمی بیشی کریں
اس کی میزان ہے حدیث مصطفیٰ

نیچری مرزائیوں پر لا کلام
سخت تاوان ہے حدیث مصطفیٰ

بھرو نیچری مرزائیاں
تیز برہان ہے حدیث مصطفیٰ

آؤ سعدی سے سنو مرزائیو
مثل قرآن ہے حدیث مصطفیٰ

قادیانی کے مریدو بالکو
فیصلہ لو ہو گیا اب مت بکو
ہم نے مانا قادیانی کو مسیح
آئے گا عیسی سے پہلے جو مسیح
یہ مثیل اس کا ہے گو اصلی نہیں
پر تمہارا بند نہ بھی ہو کہیں
اب تو خوش ہو جاؤ جھگڑا طے کرو
بس نہ اتنا شور و غل ہے ہے کرو
لو یہاں اب ختم کرتا ہوں کلام
پیرو راہ ہدایت پر سلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار مخادعت مسیلمہ قادیانی

بجواب مصالحت پولس ثانی
الملقب بہ
کشط الغشا عن ابصار اھل العمی

مؤلفہ قاضی عبدالاحد خانپوری
مطبع چودھویں صدی شہر راولپنڈی
باہتمام قاضی حاجی احمد مینیجر چھپا

(مجھے جو فوٹو کاپی اس رسالے کی حاصل ہوئی، اس کی عبارت مدھم اور جگہ جگہ سے اڑی ہوئی ہے۔ اس لئے میں نے روایت بالمعنی کا طریق اپنا کر کانٹ چھانٹ کر کے اس رسالے کو نئے لباس میں پیش کیا۔ تاہم مجھے امید ہے کہ قاضی عبدالاحد صاحب کے مطالب بڑی حد تک ذیل میں موجود ہیں۔ تاہم اگر کبھی اس رسالے اصل نسخہ یا بہتر کاپی مل گئی تو کسی آئندہ موقع پر اسے دوبارہ نقل کر دیا جائے گا انشاء اللہ۔ بہاء)

مرزا صاحب قادیانی نے ایک دفعہ مسلمانوں کے ساتھ مصالحت کے عزم کا اظہار کرتے ہوئے ایک اشتہار الصلح خیر کے عنوان سے شائع فرمایا جو درج ذیل ہے:

اے علماء قوم جو میرے مکذب اور مکفر ہیں یا میری نسبت متذبذب ہیں آج پھر میرے دل میں خیال آیا کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ صاحبوں کی خدمت میں مصالحت کے لئے درخواست کروں۔ مصالحت سے میری یہ مراد نہیں کہ میں آپ صاحبوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے کے لئے مجبور کروں، یا اپنے مقصد کی نسبت اس بصیرت کے مخالف کوئی کمی بیشی کروں جو خدا نے مجھے عطا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی ہے، بلکہ اس جگہ مصالحت سے صرف یہ مراد ہے کہ فریقین ایک پختہ عہد کریں کہ وہ اور تمام وہ لوگ جو ان کے زیر اثر ہیں، ہر ایک قسم کی سخت زبانی سے باز رہیں (سخت زبانی میں یہ بات داخل ہوگی کہ ایک فریق دوسرے فریق کو ان الفاظ سے یاد کرے کہ وہ دجال ہے بے ایمان ہے فاسق ہے، مگر یہ کہنا کہ اس کے بیان میں غلطی ہے یا وہ خاطی یا مخطی ہے، سخت زبانی میں داخل نہیں ہوگا۔ مرزا قادیانی) اور کسی تحریر یا تقریر یا اشارہ کنایہ سے فریق مخالف کی عزت پر حملہ نہ کریں۔ اگر دونوں فریق میں سے کوئی صاحب اپنے فریق مخالف کی مجلس میں جائیں تو جیسا کہ شرط تہذیب اور شائستگی ہے فریق ثانی مدارات سے پیش آئیں۔

یہ تو ظاہر ہے کہ انجام کار انہی اصولوں یا مدارات کی طرف لوگ آجاتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ ایک فریق دنیا میں بکثرت پھیل گیا ہے، جیسا کہ آج کل حنفی شافعی مالکی حنبلی باوجود ان سخت اختلافات کے جن کی وجہ سے مکہ معظّمہ کی ارض مقدسہ بھی ان کو ایک مصلے پر جمع نہیں کرسکی، ایک دوسرے سے مخالطت اور ملاقات رکھتے ہیں۔ لیکن بڑی خوبی کی یہ بات ہے کہ کسی اندرونی فرقہ کی ابتدائی حالت میں ہی اس سے اخلاقی برتاؤ کیا جائے۔ خدا جس کو نیست و نابود کرنا چاہتا ہے وہی نابود ہوتا ہے، انسانی کوششیں کچھ بگاڑ نہیں سکتیں۔ اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا، اور اگر خدا کی طرف سے ہے تو کوئی دشمن اس کو تباہ نہیں کرسکتا۔ اس لئے محض قلیل جماعت خیال کر کے تحقیر کے درپئے رہنا طریق تقوی کے خلاف ہے۔ یہی تو وقت ہے کہ ہمارے مخالف علماء اپنے اخلاق دکھلائیں اب جب احمدی فرقہ دنیا میں چند کروڑ انسانوں میں پھیل جائے گا اور ہر ایک طبقہ کے انسان اور بعض ملوک اس میں داخل ہو جائیں گے جیسا کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے تو اس زمانہ میں یہ کینہ اور بغض خود بخود لوگوں کے دلوں سے دور ہو جائے گا لیکن اس وقت کی مخالطت اور مدارات خدا کے لئے نہیں ہوگی اور وقت مخالف علماء کا نرمی اختیار کرنا تقوی کی وجہ سے نہیں سمجھا جائے گا۔ تقوی دکھلانے کا آج ہی دن ہے جب کہ یہ فرقہ دنیا میں بجز چند ہزار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انسان کے زیادہ نہیں ہے اور میں نے یہ انتظام کر لیا ہے کہ ہماری جماعت میں سے کوئی شخص تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے کوئی ایسا مضمون شائع نہیں کرے گا جس سے آپ صاحبوں میں سے کسی صاحب کی تحقیر اور توہین کا ارادہ کیا گیا ہو اور اس انتظام پر اس وقت سے پورا عمل درآمد ہو گا جب کہ آپ صاحبوں کی طرف سے اسی مضمون کا ایک اشتہار نکلے گا کہ آئندہ آپ پورے عہد سے ذمہ دار ہو جائیں گے کہ آپ صاحبان اور نیز ایسے لوگ جو آپ کے زیر اثر ہیں یا زیر اثر سمجھے جا سکتے ہیں ہر ایک قسم کی بدزبانی اور ہجو اور سبّ وشتم سے مجتنب رہیں گے۔ اور اس نئے معاہدہ سے آئندہ اس بات کا تجربہ ہو جائے گا کہ کس فریق کی طرف سے زیادتی ہے۔ اس سے آپ صاحبوں کو ممانعت نہیں کہ تہذیب سے رد لکھیں اور نہ ہم اس طریق سے دستکش ہو سکتے ہیں۔ لیکن دونوں فریق پر واجب ہو گا کہ ہر ایک قسم کی بدزبانی اور بدگوئی سے منہ بند کر لیں۔ مجھے بہت خوشی ہو گی جب آپ کی طرف سے یہ اشتہار پہنچے گا اور اسی تاریخ سے ان تمام امور پر ہماری طرف سے بھی عمل درآمد شروع ہو گا۔ بالفعل اس اندرونی تفرقہ کے مٹانے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں۔ آئندہ جس فریق کے ساتھ خدا ہو گا وہ خود غالب ہوتا جائے گا۔ دنیا میں سچائی اول چھوٹے سے تخم کی طرح آتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان درخت بن جاتا ہے جو پھل اور پھول لاتا ہے اور حق جوئی کے پرندے اس میں آرام کرتے ہیں۔

المشتہر میرزا غلام احمد از قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۱ء۔

کم سے کم تین برس کے لئے یہ مصالحہ ضروری ہے اور اس خیال سے کہ حساب میں غلطی نہ ہو اس مصالحہ کی ابتدائی تاریخ یکم اپریل ۱۹۰۱ء مقرر کی گئی ہے کیونکہ معلوم نہیں کہ آپ صاحبوں کی طرف سے بعد باہمی مشورہ کب سب کے دستخطوں کے ساتھ جو پانچ علماء سے کم نہ ہوں اشتہار نکلے گا۔

و السلام علی من اتبع الهدی ۔مرزا قادیانی)

مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار کا جواب مولانا قاضی عبدالاحد خان پوریؒ نے اظہار مخادعت قادیانی کے عنوان سے دیا جو یوں ہے:

اعلان

بعد لکھنے اس رسالہ کے کتاب عصائے موسیٰ تالیف منشی الٰہی بخش صوفی سلمہ ربہ کی اول سے آخر تک دیکھی۔

سبحان اللہ ایسی جامع کتاب مرزا قادیانی کے کذب کے جواب میں مشتمل اور پر اکثر حالات مرزا کے ہے اب تک، اور جواب باصواب ہر باب میں نرمی کے ساتھ مع دیگر فوائد عجیبہ کے بڑی متانت کے ساتھ دیکھنے میں نہیں آئی۔ مؤلف اس کا صوفی اور ملہم بھی ہے اپنے الہامات اور دیگر ملہمین کے الہامات بھی مرزا قادیانی کے بارے میں اس میں درج کئے اور صفحہ ۴۱۷ سے لغایت صفحہ ۴۲۳ تک مفصل حالات جلسہ اسلامیہ لاہور منعقدہ جامع مسجد شاہی کا اور کتاب شمس الہدایہ پیر مہر علی شاہ کا اور مرزا قادیانی کے کل عذرات کا جواب جو بذریعہ اشتہارات کے اپنے فرار وقعود مع الخوالف کے بڑی خوش اسلوبی سے درج ہیں اور قیمت اس کی بہت ہی ارزاں ہے کل صفحات ۴۶۰ ہیں...

بھاٹی دروازہ لاہور سے مل سکتی ہے وہ کتاب غنیمت بار ہے ضرور اس کو دیکھنا چاہیے

و ما علینا الا البلاغ۔

المعلن : خاکسار عبدالاحد عفی عنہ

واضح ہو کہ اگرچہ یہ اشتہار مرزا غلام احمد قادیانی: الصلح خیر، مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۱ء کا ہے لیکن خاکسار (عبدالاحد خان پوری) کو ابھی پہنچا ہے۔

اور بعد پہنچنے کے بلا تراخی جواب لکھا گیا ہے۔ (اشتہار مرزا قادیانی بعینہ اخیر میں طبع کردیا گیا ہے تاکہ مرزائیوں کو یہ عذر نہ ہو کہ مرزا نے یہ باتیں نہیں لکھیں)۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی عادت ہے کہ اپنے اشتہارات کی اشاعت اپنے مریدوں ہی تک محدود رکھتا ہے اور مرید بھی حتی الوسع اہل اسلام کو نہیں دکھاتے، الا ماشاء اللہ لہٰذا جواب میں تاخیر ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی اپنے دعوی سے توبہ اور علماء سے صلح طلبی

بسم الله الر حمن الر حیم۔

ودّوا لو تد هن فيد هنو ن(القلم :۹)

(دوست رکھتے ہیں کفار اگر نرمی کرے تو پس نرمی کریں وہ بھی)۔

و لا تر كنوا الى الذين ظلموا فتمسّكم النار (يونس:۱۱۳)

(اور نہ میل کرو ظالموں کی طرف پس پہنچے کی تم کو آگ)

الحمد لله رب العا لمين و الصلوة و السلا م على محمد سيد الاو لين و ا لآ خر ين و خا تم النبيين و على آ له واصحا به اجمعين ۔ اما بعد

پس ارباب بصائر پر پوشیدہ نہ رہے کہ ان دنوں میں نے ایک اشتہار مطبوعہ ۵ مارچ ۱۹۰۱ء کا دیکھا اس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے علمائے اسلام کو طرز جدید کے ساتھ مخاطب کیا ہے اور درخواست مصالحت کی ہے لیکن پر از مکروفریب و بہتان ۔

سو جاننا چاہیے کہ اگر چہ ہم اہل اسلام، مرزا غلام احمد قادیانی کے مخاطب ہونے سے اہل جلسہ اسلامیہ لاہور منعقدہ جامع مسجد شاہی لاہور مورخہ ۲۷ ۔ اگست ۱۹۰۰ء کی جانب سے بالکل روکے گئے ہیں، روئداد جلسہ اسلامیہ مطبوعہ مصطفائی لاہور ملاحظہ ہو۔لیکن یہ اشتہار بظاہر صلح کا استدعا ہے اور پیشانی اس کی الصلح خیر کے ساتھ مزین ہے ۔لہذا ہم پر واجب ہوا کہ اس کا جواب دیں معذرة الى ر بكم و لعلّهم يتقون (الاعرا ف :١٦٤)

پس مخفی نہ رہے کہ جب طائفہ مرزائیہ امرتسر میں بہت ذلیل وخوار ہوئے، جس مسجد میں نماز پڑھتے تھے وہاں سے حکماً روکے گئے ،تو نہایت تنگ ہوکر مرزا غلام احمد قادیانی سے اجازت مانگی کہ مسجد نئی تیار کریں۔

تب مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کو کہا کہ صبر کرو، میں لوگوں سے صلح کرتا ہوں۔صلح ہوگئی تو مسجد بنانے کی کچھ حاجت نہیں۔

اور نیز اور بہت قسم کی ذلتیں اٹھائیں ۔ بند ہوگیا۔عورتیں منکوحہ ومخطوبہ بوجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت کے چھینی گئیں ۔مردے ان کے بے تجہیز وتکفین بے جنازہ گڑھوں میں دبائے گئے وغیرہ وغیرہ، تو کذاب قادیانی نے یہ اشتہار مصالحت کا مضطر ہو کر دیا، لیکن وہ اشتہار بھی مکروفریب اور خداع سے مملوء مشحون ہے۔ یہ ہے شیوہ اس زمانے کے مرسل یزدانی کا۔

فا لآ ن نشرع فی الجوا ب بعو نه و حو له و قوته

قولہ (یعنی مرزا قادیانی): الصلح خیر

اقول (یعنی قاضی عبدالاحد): نعم، اگر واقعی صلح ہو، دھوکا و نفاق نہ ہو، اور اس میں تحریم حلال اور تحلیل حرام نہ ہو

قا ل رسو ل الله ﷺ الصلح جا ئز بین المسلمین الّا صلحاً حرم حلا لاً او احل حرا ماً ۔ الحد یث رواه التر مذی و ابن حبا ن و صححاه ۔

اوراس صلح میں دھوکا و نفاق اور روباہ بازی وحیلہ سازی اور ظلم ہے تمام علمائے امت پر بلکہ تمام انبیاء و دیانات پر، کما سیظھر ان شاء الله تعا لی

قولہ: اے علمائے قوم جو میرے مکذب اور مکفر ہیں یا میری نسبت متذبذب ہیں۔

اقول: جو مکذب اور مکفر ہیں وہ بصدہا دلائل قاطعہ و حجج بینہ و براہین ساطعہ کتاب و سنت اور اجماع امت سے تکفیر کر رہے ہیں، جس کا جواب تم نے اب تک کوئی نہیں دیا ۔بلکہ جواب کی امید تمہاری طرف سے بالکلیہ منقطع ہو گئی ہے بسبب کثرت تجارب کے اب نئے تجربہ کی کوئی حاجت نہیں۔

ہر چند آزمودم از وے نبود سودم

من جرب المجرب حلت به الندامة

اور متذبذب تمہاری تکفیر و تضلیل میں مسلمانوں میں سے کوئی نہیں قطعاً۔

پس یہ بھی تمہارا افتراء ہے۔ہاں بعضے مرزائی بعد ملاحظہ و مشاہدہ ہزارہا دلائل و امارات کذب و بہتان و دجالیت وفریب بازی تمہاری کے البتہ متذبذب ہو گئے ہیں اور جن کو توفیق الٰہی نے یاری دی، ارتداد سے نکل کر تمہارے سخت مکفر و مکذب ہو گئے ہیں اور ہوتے جاتے ہیں۔ سخطة لد ينك ۔(واسطے برا جاننے دین تیرے کے) جس سبب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تم مصالحت کی طرف مضطر ہوئے۔ اور انشاء اللہ رفتہ رفتہ تم تن تنہا رہ جاؤ گے۔ تمہارا کفر و بے ایمانی سب علماء امت پر طشت از بام ہو گیا ہے۔ کوئی نہیں جو تمہارا مکفر نہ ہو، بجز چند کور باطن مرزائی کے، یا جو کوئی تمہارے حال سے بخوبی واقف نہ ہو۔ پس یہ بھی افتراء ہے اور فریب تا کہ لوگ جانیں کہ بعضے مکفر ہیں اور بعضے متذبذب۔ حاشا و کلا کہ یہ طرز مرسلین کی ہو۔

قولہ: آج پھر میرے دل میں آیا کہ میں ایک مرتبہ پھر آپ صاحبوں کی خدمت میں مصالحت کے لئے درخواست کروں۔ انتہی

اقول: یہ بھی افتراء ہے۔ کب تم نے درخواست مصالحت کی کی ہے۔ ابھی چند روز گذرے ہیں کہ تم نے تحریف سورہ فاتحہ کی لکھی اس میں پیر مہر علی شاہ صاحب وغیرہ علماء کو کیسے بے ادبانہ گستاخانہ اوباشانہ الفاظ اور سبّ وشتم سے یاد کیا کہ جیسا تمہارا منہ نجس و پلید تھا، ایسے ہی پلید الفاظ تمہارے منہ سے نکلے۔ ایسا منہ کب مصالحت کے لائق ہے۔ اگر حالت اضطراری مجبور نہ کرے اس مونہہ سے لفظ صلح ومصالحت کا ایسا اچنبا اور بیگانہ ہے جیسا ہندوؤں کے منہ سے لفظ محمد رسول اللہ کا۔

پھر سبحان اللہ کیا کیا حقائق و معارف اس میں بیان فرمائے۔ پولس ثانی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر دجال کوئی شخص ہوتا، تو اللہ عز وجل سورۃ فاتحہ میں و لا الضالین نہ کہتا، بلکہ و لا الدجال کہتا۔ چونکہ و لا الضالین کہا، صاف معلوم ہوا کہ دجال کوئی نہیں۔

دیکھو اور غور کرو یہ کیسے معارف ہیں اور اس میں ایسے معارف وتہذیب کے انبار ہیں۔ حاشا وکلا کہ مرسلین کا یہ شیوہ ہو اور ان کی یہ تہذیب۔

قولہ: مصالحت سے میری یہ مراد نہیں کہ میں آپ صاحبوں کو اپنا ہم عقیدہ ہونے کے لئے مجبور کروں۔

اقول: یہ اور جھوٹ اور افتراء ہے اور دھوکہ۔ اگر تم اپنا ہم عقیدہ بنانے پر مجبور نہیں کرنا چاہتے تو یہ تمہاری کتابیں زہریلی... جو علمائے اسلام کو کافر ملعون دجال ضال وغیرہ کہنے سے مملو ہیں، کیوں شائع ہوئیں۔ ان کو جلا دینا چاہیے۔ کیا تم نے اپنی جماعت کو مخالفین کے پیچھے اقتداء کرنے سے نہیں روکا۔ یا مولوی نور الدین نے بجواب غلام حیدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیڈ ماسٹر چکوال کے مخالفین مرزا کو گرچہ ما جاء بہ الرسول علیہ الصلوۃ و السلام کے ساتھ ایمان رکھتے ہوں خارج از اسلام نہیں لکھا، اور الحکم میں شائع نہیں ہوا۔ اب تمہارا یہ لکھنا کہ میں کسی کو اپنے ہم عقیدہ ہونے پر مجبور نہیں کرتا، چونکہ تمہارے دعوے مامور من اللہ اور مرسل یز دانی ہونے کے بالکل منافی ہے، تو صاف صریح لفظوں میں کیوں نہیں کہتا کہ میں نے اپنے دعوے سے توبہ کی ہے۔ پھر اگر تم اپنے ہم عقیدہ ہونے پر مجبور نہیں کرتے تو یہ بے حساب شکایات بذریعہ اخبارات و اشتہاروں اور میموریل کے سرکار والا مدار کے آگے کیوں پیش کرتے ہو، اور کہتے ہو کہ صرف میں اور میری جماعت سرکار کے خیر خواہ ہیں اور باقی تمام مسلمان سرکار کے بدخواہ اور باغی ہیں۔ حق تو یہ ہے کہ تم مجبور ہو قوت و طاقت و استطاعت نہیں رکھتے ہو، ورنہ اگر تمہارا بس چلتا تو مسلمانوں کا تخم روئے زمین پر نہ چھوڑتے

گربہ مسکیں اگر پر داشتے
تخم کنجشک از جہاں بر داشتے
آں دو شاخ گاؤ ھر خر داشتے
ہیچ کس را گردِ خود نگذاشتے

اپنی طرف سے تم نے کوئی دقیقہ مسلمانوں کی تباہی کا فروگذاشت نہیں کیا اور پوری پوری زہر اگلی۔ سرکار کو مسلمانوں پر بدظن کرنے کی سخت کوشش کی، اور پورا زور لگایا۔ شکایات سرکار کے آگے کیں، چغل خوری کی، بہتان باندھے، پیشین گوئیاں ہلاکت کی کیں، بددعائیں دیں، لیکن بحکم:

لا یحیق المکر السّیء الا باھله (فاطر:۴۳)

کما قیل

یا ناطح الجبل العالی لیکلمه
اشفق علی الرأس لا تشفق علی الجبل

اسی سبب سے کہ تم اسلام اور اہل اسلام کے سخت دشمن ہو۔ تمہارے فرقہ کا نام ابوجہلیہ رکھا گیا کہ جیسا فرعون اس امت کا ابوجہل علیہ اللعنۃ سخت دشمن تھا، رسول اللہ ﷺ اور دین اسلام کا، ایسا ہی تمہارا فرقہ سخت دشمن ہے امت محمدی کا علی صاحبها الصلوۃ و السلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض کہ تم نے مسلمانوں کو اپنا ہم عقیدہ بنانے پر مجبور کرنے کی سخت کوشش کی ہر ممکن کے ساتھ حتی الوسع، لیکن تقدیر نے یاوری نہ کی اور نامراد و ناکام ہی رہا، پھر یہ کذب صریح نہیں تو اور کیا ہے۔

یا در پردہ توبہ و ندامت و پشیمانی ہے۔

سبحان اللہ! یہ ہے اعمال نامہ مرسل یزدانی اس زمانہ کا۔ تمام دنیا کی بے ایمانیاں و ایذا رسانی میں لاثانی اور نام حضرت اقدس مرسل یزدانی۔

قولہ: یا اپنے عقیدہ کی نسبت اس بصیرت کے مخالف کوئی کمی بیشی کروں جو خدا نے مجھے عطا فرمائی ہے۔

اقول: یہ فقرہ اگلے فقرہ کے بالکل ومن کل الوجوہ مناقض و مخالف ہے۔ کیونکہ اسی بصیرت کی رو سے جو تم کو عطا ہوئی علمائے اسلام کو یہودی، ضال، دجال، غوی اغوی، اعمی وغیرہ سے یاد کیا، اور کیا جو کچھ کہ اوپر ہم نے ذکر کیا، اور حضرت عیسی کے حق میں جو کچھ انجام آتھم اور ضمیمہ میں بکا، بارہا مشتہر ہو چکا ہے اور کچھ عنقریب ذکر ہوگا۔ اور ازالہ اوہام میں کہا کہ:

> یہ سبّ (گالیاں) نہیں بلکہ امور واقعیہ ہیں۔ اگر اس کو گالی کہا جاوے
> تو تمام قرآن مجید گالیوں سے پر ہے

الی غیر ذلك من الهزليات و الكفريات۔

یہ ہے بصیرت جو مرزا صاحب قادیانی کو عطا ہوئی۔ اور وہی بصیرت اب بھی ہے۔ اگر اس کے خلاف کیا تو خود کمی بیشی ہوگئی پھر نہ مجبور کرنا اور یہ بصیرت عطائی یعنی دریدہ دہنی و زہریلی خبث باطنی، مناقض و مخالف ہوئیں آپس میں یا نہ۔

اور اگلی عبارت میں مصالحت اور عہد پختہ سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ بجز تناقض و تہافت کے۔ سچ ہے دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔ واہ واہ

حضرت اقدس مسیح زمان
اپنے چیلوں کے مرسل یزداں

عجائب معجزات ہیں مرسل یزدانی کے۔ اس زمانے کے مرسل یزدانی ایسے ہی چاہیے کہ اپنی عزت و مال و جاہ کے لئے اپنا دین و ایمان اور تمام عالم کا ایمان برباد کرنا مناع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للخیر اپنے لئے اور تمام عالم کے لئے بننا۔ مع ذلک ان کے مال اور جان کا بھی دشمن ہونا اس کا فرض منصبی ہو فلا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

قولہ: بلکہ اس جگہ مصالحت سے صرف یہ مراد ہے کہ فریقین ایک پختہ عہد کریں کہ وہ اور تمام لوگ جو ان کے زیر اثر ہیں ہر ایک قسم کی سخت زبانی سے باز رہیں۔ اور کسی تحریر یا تقریر یا اشارہ کنایہ سے فریق مخالف کی عزت پر حملہ نہ کریں۔

اقول: یہ گویا مرزا قادیانی کی جانب سے توبہ ہے، کیونکہ آگے خدا سے الہام پا کر علمائے اسلام کو حرام زادہ، بد ذات، لعنتی، ضال، دجال، شیطان وغیرہ کہا۔ اور کہا کہ یہ امور واقعیہ ہیں نہ سبّ وشتم۔ اور اب عہد پختہ ومصالحت اس بات پر کرتا ہے کہ اس قسم کی باتوں سے باز رہیں، اور کسی تحریر تقریر یا اشارہ کنایہ سے فریق مخالف کی عزت پر حملہ نہ کریں۔ یہ توبہ نہیں تو اور کیا ہے۔

اس سے مرزا غلام احمد قادیانی کی اگلی شریعت حربی وجنگی و دریدہ دہنی منسوخ ہوئی، اور اس کی غلطی وخطا کاری ظاہر ہوئی۔ جس کو امور واقعیہ کہتا تھا، خلاف واقع ثابت ہوا۔ اور اب از سر نوئی شریعت مصالحت و مدارات و مداہنت والی کا نزول ہوا۔ یہ سب نسخ وتبدیل وتغیر بخاطر حضرت ابیض چہرہ شاہی علیہ ماعلیہ کی خاطر ہے جو آلہ اعظم ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کا ان حضرات مبیضات الوجوہ کی توجہ میں فرق آ گیا ہے جنگ وجدل کی صورت میں لہذا مرزا صاحب نے دوسری کروٹ بدلی ہے۔ رسول ہوں تو ایسے ہی ہوں فاعتبروا یا اولی الالباب۔

پھر بیشک ہم کو درخواست مصالحت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بسر وچشم منظور ہے اگر بشرط انصاف اور قانون عدالت پر مبنی ہو اور اخلاص واستقامت سے، نہ نفاق وخداع سے۔

مرزا صاحب قادیانی کا قاعدہ مستمرہ ہے کہ اول علمائے اسلام کو دھوکہ دیتے ہیں اور پھر اگر ان کی دھوکہ بازی پر گرفت اور مواخذہ کیا جائے تو فوراً یہ حجت پیش کرتے ہیں کہ الحرب خدعۃ یعنی لڑائی فریب ہوتا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے اپنے لئے فتوی تکفیر علماء وقت سے لے کر فریب سے جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مولف اشاعۃ السنہ پر بناحق جڑھ دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہا گیا کہ یہ کیسا فریب ہے؟ تو جھٹ فرماتے ہیں کہ یہ فریب جائز ہے کہ الحرب خدعة۔

پس ہم کو بھی یہی فکر ہے کہ علاوہ ان فریبوں کے جو اس اشتہار میں درج ہیں اور بصیرت والے پر پوشیدہ نہیں، کوئی اور فریب مخفی مرزا صاحب کا ہو، بحکم الحرب خدعة کے صلح کے ذریعہ سے مسلمانوں کو اس میں پھنسانا چاہتے ہوں۔ اس لئے ہم دو شرطیں پیش کرتے ہیں جو محک و معیار ہیں صداقت اور مخادعت کے پرکھنے کے لئے۔ اگر مرزا صاحب قادیانی منظور کرلیں تو بیشک راستی کی صلح ہے، ہم بھی فوراً صلح کا اشتہار حسب منشاء مرزا صاحب قادیانی کے دے دیں گے انشاء اللہ تعالی، و ہیہات ہیہات کہ قبول کریں کیونکہ کاذب ہیں اور وہ دونوں شرطیں یہ ہیں:

صلح کے لئے شرط اول:

مرزا صاحب قادیانی تمام علماء اسلام سے جن کے حق میں سوء ادبی کی، عموماً، اور پیر مہر علی شاہ گولڑہ والے سے خصوصاً معافی طلب فرماویں، بایں الفاظ کہ

> میں نے جو آپ کی نسبت گستاخی وسوء ادبی کی ہے وہ بسبب اغوائے شیطانی وحرص وہواء نفسانی کے کی تھی، نہ بالہام ربانی ووحی آسمانی۔ اور میں نے خطا کی ہے کہ جن علماء اسلام کی میں خاک پا اور شاگردوں کی شاگردی کی بھی لیاقت نہیں رکھتا، بباعث حرص جاہ و مال کے بے ادبی کر کے اپنا روسیاہ کیا ہے، اور اب میں تائب و نادم ہوں۔ برائے خدا میرا یہ قصور معاف فرماویں اور مجھ کو اپنے اتباع میں داخل فرماویں۔ اور میں بعد ازیں ہمیشہ مہاجرین وانصار و باقی صحابہ اخیار رضی اللہ وتابعین وتبع تابعین وسائر آئمہ دین رحمهم الله کا متبوع ومطیع رہونگا، جب تک زندہ ہوں ہرگز خلاف نہیں کرونگا، اور جمیع بدعات ومحدثات سے مجتنب رہونگا۔ اب میں نے ان چند شبہات فلسفی وشکوک نیچری کو جن کا بخار وغبار میرے دماغ میں گھس گیا تھا اور اس کی وجہ سے میں نے مخبوط الحواس ہو کر بڑی بڑی خرمستیاں کیں، یہاں تک کہ دعوی الہام ومجددی ومسیحائی ومہدویت ونبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورسالت کا بلکہ الوہیت وخدائی وابنیت کا بھی کیا،اورفرعون کی طرح منارہ بنانے کی بھی ریس کی، وغیرہ وغیرہ ،اور کیا جو کچھ کہ کیا، ان شبہات کے نشہ سے کیا۔ اب میں نے ان کو اپنے دماغ سے نکال دیا ہے اور نہایت نادم و پشیمان ہوں ۔پس آپ صاحبان للہ میری یہ خطا وگستاخی معاف فرماویں۔

صلح کے لئے شرط دوئم:

یہ کہ تالیفات مرزا غلام احمد قادیانی کی جو سب کی سب توہین اسلام وتحقیر انبیاء و صدیقین وشہداء وصالحین اور ہتک علماء امت موجودین سے مالا مال ہیں۔

علماء اسلام کو ان میں ان الفاظ سے یاد کیا ہے:

حرام زادہ ، بدذات ، ضال ،دجال ،کاذب ، شیطان ، شیطان اعمی ،غول اغوی ، شقی ،ملعون ،بدذات، لعنتی ،خنزیر، کتا ،احمق، یہودی ۔تمام علماء امت کو یہودی کہا۔

اور حضرت عیسی کی نسبت یہ الفاظ بولے:

چور،شعبدہ باز، نادان ،موٹی عقل والا ، بیجا حرکت کرنے والا،علمی وعملی قوی میں بہت کچا،شریر، مکار،فریبی،شعبدہ باز،ترکھان کا بیٹا،

اور انجام آتھم کے صفحہ ۴۱ پر لکھا:

مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا ، (اور کشلیا،رام چندر کی ماں کا نام ہے)،

اور بدچلن ،متکبر، ناپاک خیال ،راست بازوں کا دشمن ،اس کی تین دادیاں نانیاں کسبی وزنا کار تھیں۔ نعوذ باللہ من هذا الکفر و الارتداد۔ ایسے پاک اور مقدس پیغمبر کہ اولوالعزم میں سے ہے فداہ وبی وامی جس کی تعریف سے تمام قرآن شریف اور حدیث نبوی پر ہے۔ ایسے پلید الفاظ استعمال کرنا اسی مرتد کا کام ہے لعنت اللہ علیہ ۔ قال اللہ تعالی:

ان اللہ اصطفی آدم و نوحاً و آل ابراهیم و آل عمران علی العالمین (آل عمران:۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ آیات بینات جو متفرق سورتوں میں موجود ہیں۔

اور تمام امت محمدیہ مہاجرین وانصار سے لے کر آج تک سب کو کور واندھا کہدیا۔ یہ بھی اسی مجتری کا کام ہے۔

اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے بعضے سور وآیات کا مطلب نہیں سمجھا، جیسے سورہ زلزال وغیرہ۔ اور نہ حقیقت دجال، ودابۃ الارض، ویاجوج ماجوج وغیرہ کی حقیقت انہوں نے سمجھی جیسا مرزا سمجھتا ہے نعوذ باللہ کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذبا۔

اور آریوں اور پادریوں سے سیدنا محمد ﷺ کو ہزار ہزار گالیاں دلوائیں، وغیرہ کفریات جو شمار میں نہیں آسکتے۔ جیسے ملائکہ وجن کا انکار اور قیامت وبعث ونشور کا انکار۔ غرض کہ تمام شرائع انبیاء ومرسلین کے ساتھ صریح کفر۔

پس ان سب کتابوں کو جن میں یہ بے ایمانیاں، کفر، نفاق، زندقہ والحاد ہے، علی رؤس الاشہاد جمع کر کے جلا دیں۔ اور اشتہار عام کے ذریعہ اپنی برأت وبیزاری ان کتابوں سے ظاہر وشائع کر دیں۔ پھر آئندہ عزم بالجزم کریں کہ ہمیشہ جب تک زندہ رہونگا، مذہب اہل سنت وجماعت کی تائید وخدمت کرونگا۔ اور جو کچھ میں نے حق کا کتمان کیا ہے، اب خوب بیان کرونگا اور اس استثناء الٰہی میں داخل ہونے کی پوری کوشش کروں گا الّا الّذین تابوا واصلحوا وبیّنوا فاولئك اتوب علیھم۔ وانا التّواب الرّحیم (البقرۃ:۱۶۰) اور توبہ نصوح کریں۔

جب مرزا صاحب قادیانی ایسا کریں گے تب پیر مہر علی صاحب اور ہم سب اہل اسلام مرزا صاحب قادیانی کو از سر نو اسلام میں داخل ہونے کی مبارکبادی دے کر مصالحت کا عہد وپیمان موافقان کی مرضی کے شائع کریں گے اور مشہور کر دیں گے کہ مرزا صاحب قادیانی کفر وارتداد سے نکل کر اسلام میں داخل ہوگئے ہیں، جیسا اور مسلمانوں سے معاملہ وبرتاؤ ہے ان سے بھی ایسا ہی چاہیے۔

اور اگر ایسا نہ کریں تو صاف ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا صاحب دھوکہ بازی اور فریب کرتے ہیں۔ اور نہ ہم بجز ان دونوں شرطوں کے مصالحت کرتے ہیں اور نہ ہم کو جماعت علماء اسلام اہل جلسہ اسلامیہ لاہور جن کا امیر وسپہ سالار پیر صاحب گولڑہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہیں اجازت دیتے ہیں (روئداد جلسہ اسلامیہ لاہور مطبوعہ مصطفائی لاہور منعقدہ ۲۷۔اگست ۱۹۰۰ء ملاحظہ ہو)

اور شرائط توبہ کی بھی یہی ہیں:

ایک، اقلاع عن الذنب۔

دوم، ندم و پشیمانی علی ماضی۔

سوم، عزم جزم برعدم عود،

چہارم، معافی خواستن از صاحب حق، جس پر ظلم کیا ہو مال و جان یا آبرو کا۔اگر حقوق العباد سے ہو۔

پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اگر ہوائے نفسانی کے مجبور و مجذوب نہیں، تو میدان میں نکلیں اور برخلاف ہوائے نفس فروتنی و تواضع کر کے سب مسلمانوں سے معافی مانگیں ولا

انّ الذین یجادلون فی آیات اللہ بغیر سلطان أتاھم ان فی صدورھم الّا کبر مّا ھم ببالغیہ فاستعذ باللّٰہ انّہ ھو السّمیع البصیر (غافر:٥٦)

آپ کے ساتھ مداہنت و مدارات و ملائینت کرنے سے، ہم بسبب دلائل بینہ کے منع کئے گئے ہیں، جن میں چند بطور اختصار کے ذکر ہوتے ہیں:

....

قولہ فی الحاشیہ: سخت زبانی میں یہ بات داخل ہوگی کہ ایک فریق دوسرے فریق کو ان الفاظ سے یاد کرے کہ وہ دجال ہے، یا بے ایمان ہے، یا فاسق ہے..

اقول: ازالہ اوہام میں یہ باتیں امور واقعیہ تھیں، نہ سخت زبانی۔اب سخت زبانی میں داخل ہوگئیں۔میں نہیں جانتا کہ وہ الہامی تھا، یا یہ الہامی ہے، یا دونوں۔برتقدیر اول مرزا صاحبقادیانی اول کافر ہوئے اپنے الہام کے ساتھ،

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی۔

برتقدیر ثانی مرزا صاحب قادیانی باوجود مرسل یزدانی ہونے کے اور معصوم ہونے کے اتنی مدت خطا و جہالت پر مستقر رہے، اور انبیاء کو خطا پر استقرار نہیں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجماع امت سے۔ یہ گویا ان کی نبوت و رسالت پر دھبہ لگا اور معیوب ہوئے۔
و بر تقدیر ثالث ملہم ان کا متناقض ومتہافت ہوا، اور خطا کار۔ فا عتبروا یا
او لی ا لابصار

قولہ: اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی صاحب اپنے فریق مخالف کی مجلس میں جائیں تو جیسا کہ شرط تہذیب اور شائستگی ہے، فریق ثانی مدارات سے پیش آئے۔

اقول: تہذیب وشائستگی و مدارات جب اپنے موقعہ پر ہو، تو محمود اور مرغوب اور لائق تحسین ہے۔ اور اگر بے موقع و بے جا واقع ہو، یعنی تغلیظ چاہیے، لا سیما ایسے مرتدین کہ تمام انبیاء اور مومنین کی تنقیص وتوہین کرتے ہوں، اور علو وعتود وفساد میں حد سے گذر گئے ہوں، حتی کہ خود مدعی نبوت و رسالت بلکہ مدعی الوہیت و ربوبیت کے ہوں، اور داعی الی الضلال والارتداد، ازجنس دعاۃ علی ابواب جہنم کے ہوں، تا بحد یکہ فتنہ اور فساد و زندقہ والحادان کا مشرق سے مغرب تک پہنچ گیا ہو، ایسوں کیساتھ مدارات سخت ظلم ہے۔ اور دلائل اسکے بے شمار ہیں کچھ بطور اختصار کے مناسب مقام کے ذکر ہوتے ہیں:

قال اللہ تعالی:

یا ایّھا النّبی جا ھد الکفّارو المنافقین و اغلظ علیھم و مأ واھم جھنم و بئس المصیر (التوبۃ:۷۳)

اذلّۃ علی المؤمنین اعزّۃ علی الکافرین (المائدۃ:٥٤)

محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم (الفتح:۲۹)

ودو ا لوتدھن فیدھنون (القلم:۹)

و لا یطؤن موطئاً یغیظ الکفار و لا ینالون من عدوٍ نیلاً الا کتب لھم بہ عمل صالح ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (التوبۃ:۱۲۰)

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم و الّذین معہ اذ قالوا لقومھم انّا براء منکم و ممّاتعبدون من دون اللہ کفرنا بکم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدا بيننا و بينكم العداوة و البغضاء ابداً حتّى تؤ منوا با لله وحده ۔ (الممتحنة:٤)

قا ل رسو ل الله ﷺ لحسا ن بن ثا بت شاعر ا لاسلا م:

اهجهم و رو ح القدس معك

اور اللہ عز وجل جو کافروں سے تہذیب و شائستگی کرتا ہے وہ یہ ہے کہ ان کو جاہل، مسرف، کافر، مجرم، فاسق، منافق، مشرک، ظالم، مکذب، لعنتی وغیرہ الفاظ سے یاد کرتا ہے بلکہ آپ جیسوں کے یہ اوصاف بیان فرماتا ہے:

و لا تطِع كلّ حلّا ف مّهين۔ همّاز مشّاء بنميم۔ منّا ع للخير معتد ا ثيم۔ عتلّ بعد ذا لك ز نيم۔ ان كا ن ذا ما ل و بنين ۔اذا تتلى عليه آ يا تنا قا ل اسا طير الا ولين ۔ سنسمه على الخرطو م۔ (القلم:١٠۔١٦)

اور فرمایا رسول اللہ ﷺ نے

من تعزى بعزاء الجا هلية .. ابيه و لا تكنوا ۔قا ل فى المر قا ت اى قولواله امضض بذ كر ابيك او ا يره او فر جه لا تكنوا بذ كر..... بآ له ابيه التى كا نت سببا فيه ... ؟؟ ...

اور حضرت ابو بکرؓ نے حدیبیہ میں رو برو رسول اللہ ﷺ کے فرمایا عروۃ بن مسعود ثقفی کو جو مشرکین کی طرف سے سفیر ہو کر آیا تھا:

امصص بظر اللات قال فى مجمع البحار البظر بفتح الباء النسبة التى تقطعها الحا ففة من فرج المر أة عند الختا ن و منه يا ابن مقطقه النظور جمعه و كانت امه يتختن النساء و قد ذم به وان لم يكن امه خا تنة ن هو بسكو ن معجمة .. عند شغر تى الفر ج و ا للا ت صنم وفيه ان التصريح باسم العورة عند الحا جة ليس خرو جا عند المروة ۔انتهى ۔

پس ہم بسبب ان دلائل بینہ وغیرہ کے منع کئے گئے ہیں آپ کے ساتھ مداہنت و مدارات و ملائمت کرنے سے، اس واسطے کہ آپ مرتد کافر ہیں بفتوی علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام مگر بعد بجا لانے آپ کے دونوں شرطوں مذکور کے ہم مجاز ہیں کیوں کہ اس وقت آپ سے لفظ کا فر و مرتد رفع کا رفع ہو جائے گا ظا هراً و الله يحا سبك على السريرة

قولہ: یہ ظاہر ہے کہ انجام کار انہی اصولوں یا مدارات کی طرف لوگ آ جاتے ہیں جب دیکھتے ہیں کہ ایک فریق دنیا میں بکثرت پھیل گیا ہے جیسا کہ آج کل حنفی شافعی مالکی حنبلی باوجود ان سخت اختلافات کے جن کی وجہ سے مکہ معظّمہ ارض مقدسہ بھی ان کو ایک مصلے پر جمع نہیں کر سکی ایک دوسرے سے مخالطت اور ملاقات رکھتے ہیں

اقول: یہ دھوکا ہے اور رجم بالغیب اور قیاس مع الفارق من جنس قياس البيع على الر بوا اور قياس الميتة على المزکی۔ بلکہ اس فرقہ ابوجہلیہ و طائفہ احمقیہ کو اتباع مسیلمہ و اسود عنسی و امثا لهما پر قیاس کرنا چاہیے نہ حنفی شافعی و غیرھما پر۔ اور عنقریب انشاء اللہ ان کی طرح خدا اس کو مضمحل و نیست و نابود کر دے گا۔ جیسا ان کو کیا۔ اور اب بھی رسوائی پر رسوائی اور ذلت پر ذلت اور لعنت پر لعنت پے در پے تم پر پڑتے جاتے ہیں۔....

انّ شا نئك هوالا بتر

فقطع دا بر الّذين ظلموا و الحمد لله رب العا لمين (الا نعام ۴۵:)

و مثل كلمة خبيثة كشجرة خبيثة اجتثت من فوق ا لا ر ض ما لها من قرار۔(ابرا هيم : ٢٦)

فا ما الز بد فيذ هب جفاء۔ (الرعد:١٧)

انّ البا طل كان ز هو قا ۔ (الاسراء :٨١)

قل جاء الحق و ما يبدى البا طل و ما يعيد ۔ (سبا :٤٩)

یہ مذہب باطل مثل شجرہ خبیثہ نابود ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

قا ل الله تعا لى: انأ لننصر رسلنا والّذين آ منوا فى الحيوة الدنيا و يو م يقو م ا لا شهاد۔ يو م لا ينفع الظا لمين معذرتهم ولهم اللعنة و لهم سوء الدار ۔ (غا فر:٥١)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الم تر الی الّذین بدّ لوا نعمت اللّٰه کفرا و احلّوا قو مهم دار البوار۔ جهنّم یصلو نها وبئس القرار ۔(ابراهیم :۲۸۔۲۹)

اوراب بھی رسوائی پر رسوائی اور ذلت پر ذلت اور لعنت پر لعنت پے در پے تم پر پڑتے جاتے ہیں۔

اور اللہ عز و جل احکام وقضایا شرعیہ وقدریہ، دونوں، سے تم کو روسیاہ کرتا جاتا ہے کہ ہر پیش گوئی مصنوعی میں تمہارے کذب کو ظاہر کر دیتا ہے خواص وعوام میں، جیسے عبداللہ آتھم ومنکوحہ آسمانی وغیرہ کے مقدمہ میں۔ لیکن تم بسبب ختم طبع خذلان کے نہیں جانتے....

پھر یہ دھوکہ ورجم بالغیب وقیاس مع الفارق نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اپنے اتباع مخذولین وملعونین مطرودین کو آئمہ اربعہ کے اتباع منصورین مرحومین ماجورین پر قیاس کرنا فاسدترین و باطل ترین قیاس مع الفارق ہے، کیونکہ وہ سب اصول پر متفق ہیں اور بعض فروع میں مختلف، اور وہ اختلاف ان کا فروع ہے اختلاف صحابہ کا آپس میں بعض فروع میں۔ وہ سب حنفی شافعی مالکی حنبلی آپس میں بھائی ہیں انما المو منین اخوة الآیہ متبع ہیں اصل میں مہاجرین وانصار وآئمہ خیار کے۔ اسی واسطے ان کو ثبوت وشیوع واستقرار ہے۔

و امّا ما ینفع النّاس فیمکث فی الا ر ض ۔ کذ لك یضر ب الله الامثال۔(الرعد:۱۷)

الم تر کیف ضر ب الله مثلاً کلمةً کشجرة طیبة ا صلها ثا بت و فر عها فی السما ء ۔تؤ تی اکلها کل حین با ذن ر بها۔ و یضرب الله الا مثا ل للنّاس لعلّهم یتذ کّرو ن۔(ابرا هیم :۲۴۔۲۵)

نہ تمہاری طرح بدلگام، وشتر بے مہار ۔کشجرة خبیثة اجتثت من فوق الار ض ما لها من قرار ۔.. پھر اس فرقہ ابوجہلیہ کا کثرت سے پھیلنا ممکن نہیں بلکہ محالات سے ہے جیسا کہ فرقہ مسیلمہ واسود وابوجہل کا۔ قال تعالی

فا و حی الیهم ر بّهم لنهلکنّ الظّا لمین۔ و لنسکننکم ا لا ر ض من بعد هم ذلك لمن خا ف مقا می و خا ف وعید۔ و استفتحوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و خاب کل جبار عنید۔ (ابراھیم ۱۳۔۱۵)

قولہ: لیکن بڑی خوبی کی بات یہ ہے کہ کسی اندرونی فرقہ کے ابتدائی حالت میں ہی اس سے اخلاقی برتاؤ کیا جاوے ..الی ...اپنے اخلاق دکھلائیں۔

اقول: علماء اسلام نے بڑی خوبی و شائستگی کے ساتھ اس فرقہ ابوجہلیہ سے اخلاقی برتاؤ کیا جیسا ان پر واجب وفرض تھا حجت و بیان سے بموجب تقوی واجب کے اور اچھی طرح سے تم سے اخلاقی معاملہ کیا جیسا حکم شرع کا تھا تغلیظ وتہدید وتوبیخ و قول بلیغ سے، بحکم

فاعرض عنھم و قل لھم فی انفسھم قو لا بلیغاً (النساء:۶۳)

اور جہاد حجت و بیان کا پورا پورا کیا، بحکم

یا ایّھا النّبی جا ھد الکفّار و المنا فقین و اغلظ علیھم و مأوا ھم جھنّم و بئس المصیر (التوبۃ:۷۴)

تا بحدیکہ تم مصالحت وصلح کا نام مجبور و بےبس ہوکر لینے لگے۔ یہ انہی کے مساعی حسنہ ومجاہدات جمیلہ کا اثر ہے۔ جزا ھم اللہ فی الدا رین خیراً، خصوصاً پیر صاحب گولڑہ والے کہ انہوں نے تو تمہاری کمر توڑ ڈالی اور سر پھوڑ ڈالا اور تمہارا خاتمہ ہی کر دیا اور سوائے اضطراب وحرکت مذبوحی کے اور کچھ تم میں باقی نہیں چھوڑا، اور نہ امید ہے کہ پھر تمہارا کوئی فریب چل سکے جزا ھم اللہ عنا و عن سا ئر المسلمین خیر الجزا ء۔آمین

اور یقیناً معلوم ہے کہ یہ تمہارا نامبارک مذہب خدا کی طرف سے نہیں ہے۔ ایسا ناپاک وخبیث و بےبنیاد مذہب کہ تناقض واختلاف میں اس کی دنیا میں کوئی نظیر نہ پائی جاوے، اور استقامت سے یوں بعد رکھتا ہو، ممکن نہیں کہ اللہ عز وجل علیم وحکیم کی جانب سے ہو۔

قال اللہ تعا لی : لو کا ن من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلا فاً کثیراً (النساء:۸۲)

چنانچہ قدرے قلیل اس کی خباثت آگے ہم بیان کر آئے ہیں اور اگر سب اس کی ہفوات وکفریات نقل کئے جائیں تو مجلدات ضخام میں بھی نہ آسکے۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعتراف خودمرزا صاحب خدا جس کونیست و نابود کرنا چاہتا ہے وہی نابود ہوتا ہے انسانی کوششیں کچھ بگاڑ نہیں سکتیں، اگر یہ کاروبار خدا کی طرف سے نہیں ہے تو خود یہ سلسلہ تباہ ہو جائے گا۔ انتہی

پس بقول خودمرزا صاحب یہ سلسلہ نیست و نابود ہو جاوے گا اور خدا نے اس کونیست و نابود کرنا چاہا ہے، اسی واسطے علماء اسلام خصوصاً پیر صاحب گولڑہ والے کے ہاتھ میں علم ونشان دے کر اس کے برباد و نیست و نابود کرنے پر متعین و مسلط کر دیا اور تمہارے چند مہزوم و مخذول کو اسیر و محبوس کر دیا....

قولھم: ورنہ یہ احمدی فرقہ

اقول: ابوجہلی فرقہ کا نام احمدی رکھنا تمہارا ہی کام ہے۔ تمہارے شیخ معلم اول نے شجرۃ نھی عنھا کا نام شجرۃ الخلد رکھا: قال تعالی: ھل ادلکم علی شجرۃ الخلد و ملك لا یبلی (طہ:۱۲۰)۔ ایسا ہی آپ نے پوری پوری تقلید اپنے استاد کی کی۔ کیوں نہ ہو کہ شاگرد رشید ہیں اسی واسطے آپ نے فرقہ کا نام احمدی رکھا: برعکس نام نہند زنگی کافور

قولہ: چند کروڑ انسانوں میں پھیل جائے گا اور ہر ایک طبقہ کے انسان اور بعض ملوک بھی اس میں داخل ہو جائیں گے۔

افسا حدود اللہ و لن تعدوا قدرك

بل انت اھون علی اللہ من ذلك

اقول: ..ابھی بہت لوگ فرنٹ ہو گئے اور ہوتے جاتے ہیں سخطۃً لدینك یہ سب بہتان و دجالیت تمہاری ہے ایسا مذہب خبیث ناپاک بے بنیاد عقل اور نقل دونوں کے خلاف متناقض و متہافت کبھی نہیں پھیل سکتا......

قولہ: بجز چند ہزار انسان کے زیادہ نہیں۔

اقول: لعنۃ اللہ علی الکا ذبین۔ یہ صریح بہتان ہے مجھ کو یقین نہیں کہ یہ فرقہ ابوجہلیہ مخذول و مطرود تعداد میں دوسو تک بھی پہنچے اگر تم اس دعوی میں سچے ہو کہ چند ہزار ہیں تو تم سب کی فہرست بقید ولدیت وقومیت وسکونت کے شائع کرو کبھی نہ کر سکو گے تم بیشک مفتری ہو بشہادت ہزارہا دلائل عقلی ونقلی کے اور بشہادت علماء اسلام و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل اسلام مع باقی اہل ملل کے۔ پس جب تم ایسے اکذب الکاذبین ہوئے تو تمہاری بات بغیر بینہ و برہان کس طرح مانی جاوے۔ قل ھا توا برھا نکم ان کنتم صادقین (البقرہ:۱۱۱) ۔اور چونکہ تم بڑے جھوٹے ہو اس واسطے تم کبھی یہ فہرست شائع نہ کرو گے اور نہ کر سکو گے۔

قولہ: جیسا کہ خدا تعالی کا وعدہ ہے۔

اقول : اور خدا تعالی نے کہاں تم جیسے بے ایمانوں مفتریوں سے وعدہ کیا ہے، اور کیا اس کی دلیل ہے۔ اب بھی بے حیائی کو نہیں چھوڑتا۔ کیا وعدہ موت آتھم کا بھول گیا، کیا وعدہ منکوحہ آسمانی نے تمہارا منہ کالا نہیں کیا جس وعدہ میں لا تبدیل لکلمات اللہ تھا وغیرہ وغیرہ کہ حد حصر سے تجاوز کر گئے ہیں۔

لطیفہ: ایک شہدے کو ایک مجلس سے بے عزت کر کے لوگوں نے نکال دیا۔ وہ کہنے لگا کیا چوتیا مجلس ہے ہم بڑی بڑی عظیم الشان مجلسوں سے بے عزت ہو کر نکالے گئے۔ یہ کیا وعدہ ہے کہ بڑے بڑے شد و مد کے ساتھ وعدے ہوئے اور خلاف ہوا سچ ہے بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن اذا لم تستحی و اصنع ما شئت

فائدہ: صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ غریب پریشان بالوں والا غبار آلودہ گمنام مومن بھی اگر خدا پر قسم کھائے تو اللہ عزوجل پاس خاطر اس کی کے اس کو سچا کرتا ہے اگر چہ اس کے ساتھ وعدہ سابق اور الہام نہ ہو۔

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ رب اشعث اغبر... لو اقسم علی اللہ لا برہ رواہ مسلم۔

وعن انس قال قال رسول اللہ ﷺ کم من اشعث اغبر ذی ... لو اقسم علی اللہ لا برہ منھم البراء بن مالک رواہ الترمذی و البیھقی فی دلائل النبوۃ۔

و عن انس ان الربیع بنت نضر عنہ ... ثنیۃ جاریۃ فطلبوا الیھا العفو فابرا فامر رسول اللہ ﷺ بالقصاص فقال انس بن ... یا رسول اللہ انک و .. لا و الذی بعثک بالحق لا تکسر ثنیتھا فقال رسول اللہ یا انس کتاب اللہ القصاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

... فر ضی القو م فعفا فقا ل رسو ل الله ﷺ ان من عباد الله من لو اقسم علی الله لا بره متفق علیه و اللفظ للبخاری

اور مرزا صاحب کو ڈپٹی عبداللہ آتھم کے بارہ میں الہام سے وعدہ ہوا، چنانچہ مرزا صاحب قادیانی جنگ مقدس میں بایں الفاظ لکھتے ہیں:

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ایسا کرے گا ضرور کرے گا اس میں زمین و آسمان ٹل جاویں گے پر اس کی باتیں نہیں ٹلیں گی۔

اور منکوحہ آسمانی کے حق میں یہ الہام ہوا زو جنا کہا لا مبد ل لکلمات الله۔ دیکھو مرزا ایسی ایسی پکی قسمیں کھاتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا نے میرے ساتھ وعدہ کیا ہے، پھر وقت پر اللہ عز وجل اس کو جھوٹا اور روسیاہ ذلیل کرتا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا مفتری اور کافر مرتد ہے، کیونکہ اگر ایمان رکھتا تو کبھی خدا اس کو اس قدر ذلیل نہ کرتا۔ یہ بہت بڑی دلیل ہے اس کے کاذب اور کافر ہونے کی۔ فاعتبروا یا اولی الا لبا ب

قولہ: اور میں نے انتظام کرلیا ہے کہ ہماری جماعت میں سے کوئی شخص تحریر یا تقریر کے ذریعہ سے کوئی ایسا مضمون شائع نہیں کرے گا جس میں آپ صاحبوں میں سے کسی صاحب کی تحقیر اور توہین کا ارادہ کیا گیا ہو۔

اقول: تم اور تمہارے حواری جب بک بک کے منہ میں جھاگ آ گئی اور تھک گئے اور اللہ عز وجل و ملائکہ کے نزدیک مبغوض و مقبوح و ملعون ہوئے و بحکم

ثم یوضع له البغضاء فی الا ر ض

تمام لوگوں کے نزدیک مخذول و مطرود ہوئے ملعونین

اینما ثقفوا ا خذوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مصداق بن گئے۔ معاملہ و برتاؤ تم سے روکا گیا۔ عورتیں چھینی گئیں۔ مردے خراب و بے جنازہ پھینکے گئے۔ مال و آبرو کا نقصان روپیوں کی آمدنی میں خلل آ گیا، بحدیکہ مردوں کے خیرات کا مال تیجا سا تو اں چہلیہ اور مردے کے کپڑے یہاں راولپنڈی سے قادیان بھیجے گئے اور مردہ یہاں بے خیرات چھوڑا گیا کہ خیرات قادیان بھیج دی ہے۔ اور نہ مسجدوں میں جا سکو، نہ مجلسوں میں، اور بحکم سنلقی فی قلوب الذین کفروا الرعب تمہارے دلوں میں رعب قہر الرجال ڈالا گیا۔ اور یہ سب اس سبب سے ہوا کہ تم نے اللہ کے پاک بندے عیسیٰؑ پر سخت ظلم کیا۔ تو اب آگے تم کیا کر سکتے ہو؟ عصمت بی بی از بے چادری۔ لاچار ہو کر درخواستیں صلح کی شائع کرو اور گھر بیٹھے بیٹھے انتظام کرتے رہو۔ اور قسم قسم کے فریب و دجالیت بناتے جاؤ (کیا مرزا قادیانی کی طرف سے کوئی ایسا سرکلر اپنے مریدوں کو جاری کیا گیا تھا کہ دیکھو میں یہ اعلان جنگ بندی کا کرنے جا رہا ہوں، کیا کیا مرزا نے کوئی ایسی تقریر کی تھی، ان کا کوئی ایسا ملفوظ، اس اشتہار سے معاً پہلے کا ہے کہ دیکھو میں یہ کرنے یا کہنے جا رہا ہوں۔ اگر ایسا کوئی لفظ نہیں ملتا، تو مرزا نے اس کہنے کا کیا مطلب ہوا کہ میں نے انتظام کر لیا ہے۔ بہاء) اب مسلمان تمہارے دام میں نہیں پھنسیں گے انشاء اللہ لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین۔ اب تو واقعہ لاہور نے تمہارا کام ہی تمام کر دیا ہے اور پیر صاحب موصوف نے بحکم لکل فرعون موسی و لکل دجال عیسی آخری فیصلہ کر دیا اور روئداد چھپ گئی۔ اب تم خاطر جمع ہو جاؤ اور تسلی فرماؤ، نہ ہم کوئی تمہارا ردّ لکھتے ہیں اور نہ کوئی اشتہار مصالحت کا کبھی تمہاری نسبت نکالیں گے جب تک تمہاری طرف سے ہماری دونوں شرطوں کی قبولیت و منظوری کا مفصل اشتہار نہ نکلے اور علی رؤس الاشہاد تم تائب و نادم نہ ہو۔

قولہ: مجھے بہت خوشی ہوگی جب آپ کی طرف سے یہ اشتہار نکلے گا۔

اقول: یہ خوشی کبھی قیامت تک تم کو نصیب نہ ہوگی انشاء اللہ جب تک ہماری شرطیں معروضہ قبول نہ کرو۔

قولہ: دنیا میں سچائی اول چھوٹے سے تخم کی طرح آتی ہے اور پھر رفتہ رفتہ ایک عظیم الشان درخت بن جاتا ہے جو پھل اور پھول لاتا ہے اور حق جوئی کے پرندے اس میں آرام کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول : سچ ہے :ان الکذو ب قد یصدق کما ل قا ل رسو ل الله
ﷺ لا بی ھر یرۃ
اما انه صد قك و ھو کذو ب
جیسے مذہب مہا جرین وانصار کا اول غریب تھا بد أ ا لا سلا م غر یباً ..
پھر کس طرح عزیز وغالب ہوکر بحکم لیظھره علی الدین کله تمام جہان میں ہر ستارے کے نیچے پھیل گیا اور پھول اور پھل لا یا اور لا وے گا۔اور حق جوئی کے پرندے ہر زمانہ میں اس میں آرام کرتے ہیں

الم تر کیف ضر ب الله مثلاً کلمةً کشجرۃ طیبة ا صلھا ثا بت
و فر عھا فی السما ء ۔تؤ تی اکلھا کل حین با ذن ر بھا۔ و
یضرب الله ا لا مثا ل للنّاس لعلّھم یتذ کّرو ن۔(ابرا ھیم ؛۲۴۔۲۵)

اورتمہارا جھوٹا اور نا پاک مذہب کس طرح اول دھوئیں کی طرح آسمان کو جاتا نظر آیا اور پھر تھوڑی دیر میں کیسا نیست و نا بود ہو کر زمین میں گھس گیا

کا ن لم تغن با لا مس (یو نس :۲۴)
۔کشجرۃ خبیثة اجتثت من فوق ا لا ر ض ما لھا من قرار
(ابرا ھیم : ۲٦)

قو لہ فی الحا شیہ: کم سے کم تین برس تک یہ مصالحت ضروری ہے۔
اقول: یہ قول تمہارا کیسا مشابہ ہے مشرکین مکہ کے قول سے

؟ سنة فی تعظیمنا آ لھتنا ثم نطیعك
جس پر اللہ عز وجل نے یہ آیت نازل فرمائی

ودوا لو تد ھن فید ھنو ن
اتنا فرق ہے کہ انہوں نے ایک سال میعاد رکھی اورتم نے تین سال:

اتوا صوا به بل ھم قو م طا غو ن (الذار یا ت:۵۳)
کذ لك قا ل الذین من قبلھم مثل قولھم تشابھت قلو بھم (
البقرۃ: ۱۱۸)۔

اہل اسلام اس سے ہرگز نفس صلح کو بھی نہیں مانتے،خواہ ایک ساعت کی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ آگے ہی تین تین سال کی میعادیں مقرر کرتا ہے...

قولہ۔ المشتھر مرزا غلام احمد از قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۱ء

اقول: المجیب دشمن نفاق خاکسار عبدالاحد خان پوری از راولپنڈی ۲۷ مئی ۱۹۰۱ء فقط والسلام

و صلی اللہ تعالی علی سید نا محمد سید المر سلین و خا تم النبیین و علی آ لہ الطا ھر ین و علی ا صحا بہ ا جمعین و الحمد للہ رب العا لمین

کفر یا ت قا د یا نی

تحریک ختم نبوت کے ابتدائی دور کے ایک اور کارکن مولانا ہدایت اللہ امام مسجد موحدین راولپنڈی نے بھی ردقادیانیت اور تبصرہ بر اشتہار مرزا صاحب قادیانی پر مشتمل ایک مضمون لکھ کر اظہار مخا دعت قا دیا نی کے اخیر میں نقل کیا ہے۔ ملاحظہ فرمایئے، مولانا ہدایت اللہ لکھتے ہیں:

بسم اللہ الر حمن الر حیم ۔ الحمد للہ رب العا لمین و الصلوۃ و السلا م علی خا تم النبیین

جس کے دل میں رائی کے دانہ کی تہائی چوتھائی کے برابر بھی ایمان ہوگا، وہ ہرگز ہرگز کبھی مصالحت نہ کرے گا ایسے شخص سے جو اللہ تعالی اور اس کے رسول کریم ﷺ کا مقابلہ کر رہا ہو، اور ان کی دشمنی پر کمر باندھی ہو، اور ساری دنیا کے سمجھانے سے مقابلہ نہ چھوڑے، اور دشمنی سے باز نہ آوے، اور الٹا ناصحوں سے جنگ کو تیار رہے۔ مگر بعد شائع کرنے قبولیت دوشرطوں مذکورہ کے۔

وہ ایسا جری کون ہے؟ وہ تو ابلیس اور فرعون کیسا ساری دنیا میں مشہور و معروف ہے۔ قصبہ یزیدیاں (اس شخص نے خود اس قصبہ کو یزیدیوں کا قصبہ کہا ہے ازالہ اوہام حصہ اول) المعروف قادیان شریف کا رہنے والا پھٹیا ہوا ایک جاٹ ہے (خود اس شخص نے حارث کی حدیث سے تمسک کر کے اپنے حارث، جاٹ، ہونے پر فخر کیا ہے۔ ازالہ اوہام۔ دافع الوساوس)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اس نے خدا تعالی اور رسول کریم ﷺ کا کیا مقابلہ کیا ہے؟ سبحان اللہ! آپ کیا بیس برس سے اب تک سو رہے ہیں جن کو اب تک اتنی خبر بھی نہیں پہنچی؟

۱۔ اللہ تعالی نے جب سے انسان کو پیدا کیا ہے اس وقت سے آج تک ایک لاکھ چوبیس ہزار اشخاص کو انسان کی رہنمائی کے واسطے برگزیدہ اور مقدس بنایا ہے اور معجزات اور پیشین گوئیوں سے ان کی تائید کی ہے، اس غرض سے کہ انسان کے دل میں ان کی بزرگی جگہ پکڑے اور انسان ان سے خدا تعالی کی راہ سیکھے۔ خرق عادت کو دیکھ کر انسان خواہ مخواہ قائل ہو جایا کرتا ہے۔ یہ دین وایمان کی قید سے آزاد جاٹ ان برگزیدگان کی برگزیدگی کو مٹیا میل کرتا اور مقدسوں کو مکدر بناتا ہے۔ معجزات کو مسمریزم (ازالہ اوہام۔ص ۲۹۵۔۳۰۰) اور شعبدہ بازی کہتا ہے اور صراحۃً اور استلزاماً کہتا ہے کہ سب کی پیش گوئیاں غلط نکلیں (ازالہ اوہام۔ص ۶۔۷)۔ جب بعض پیش گوئیاں غلط نکلیں، تو ان کے غلط نکلنے سے دوسرے بعض کو ساقط الاعتبار کر دیا۔ تو یہ نادان جاٹ لوگوں کو ان مقدسوں سے بد اعتقاد کر کے نفرت دلاتا ہے کہ کوئی ان سے خدا کی راہ نہ سیکھے۔ یہ مقابلہ اور دشمنی نہیں تو اور کیا ہے؟

۲۔ اللہ تعالی نے محمد ﷺ کو ساری دنیا سے زیادہ عقل مند دیکھ کر اپنے ایک خاص پیغام رسانی کے واسطے برگزیدہ کیا، اور اپنے ایک خاص فرشتہ جبریلؑ کی زبانی اپنے سارے پیغام ان کو پہنچا دیئے۔ بلکہ بعض باتیں ساتوں آسمانوں کے اوپر اپنے پاس بلوا کر روبرو بھی کہہ دیں۔

سبحان الّذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الا قصی الّذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انّہ ھو السّمیع البصیر (الاسراء:۱)۔

و لقد رآہ نزلۃ اخری۔ عند سدرۃ المنتھی۔ عندھا جنّۃ الماوی۔(النجم:۱۳۔۱۵)

اور معراج کی احادیث ملاحظہ ہوں۔ تو قیامت کے دن جب میدان حشر میں سب انسان خدا کے سامنے پیش ہوں، کسی کو ناواقفی کا عذر کرنے کی گنجائش باقی نہ رہے۔ یہ جہل مرکب مجسم جاٹ بکتا ہے کہ فرشتہ کوئی چیز نہیں (رسالہ رفع الالتباس ملاحظہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

) اور بحکم دروغ گوئے را حافظہ نہ باشد، پھر اس کے منہ سے نکل جاتا ہے کہ جبریل ایک ایسی روح کا نام ہے جس کا سورج سے ایسا شدید تعلق ہے کہ سورج سے جدا ہونا اس کا محال ہے (توضیح مرام۔ص ۱۸، ۳۷، ۳۸ وغیرہ)۔ پھر نہ تو یہ اختراعی جبریل ایسی سخت قید سے چھوٹ کر ساتوں آسمانوں پر اللہ کا کلام سننے کو جا سکا، اور نہ وہاں سے سن کر کروڑوں کوسوں کی مسافت طے کر کے زمین پر محمد ﷺ کے پاس سنانے آ سکا۔ اور نہ محمد ﷺ کرہ زمہریر اور کرہ ناری سے عبور کر کے اور ساتوں آسمانوں کو پھاڑ کر خدا کا کلام سننے کو جا سکے (یہ شخص معراج کا منکر ہے ازالہ اوہام۔ص ۴۶، ۴۷ وغیرہ)، اور نہ خود خدا تعالی زمین پر سنانے کو آیا۔ پھر یہ مشرف بہ مکالمہ الٰہی فائق بر ہمہ انبیاء (سب انبیاء کی پیش گوئیاں غلط نکلنا بتاتا ہے دیکھو ازالہ ...اپنی پیش گوئی کا غلط نکلنا سن کر ہر ایک سے الجھتا ہے اور گالیاں سناتا ہے) ایک موٹی بات کا جواب نہیں دے سکتا کہ قرآن کریم خدا تعالی کا کلام کیوں کر کہلا سکتا ہے۔ اس جاٹ دشمن اسلام کے نزدیک قرآن شریف محمد ﷺ کا اللہ پر افتراء ہے (نزول وحی سے سورج کی روح کی اثر اندازی مراد لیتا ہے اور پھر اس میں زانیہ کا عین حالت زنا میں بھی حصہ ٹھہراتا ہے)

۳۔ خدائے علیم و حکیم اپنے رسول اعقل البشر کو خطاب کر کے فرماتا ہے:

کتا ب ا حکمت آ یا ته ثمّ فصّلت من لّد ن حکیم خبیر۔(هود ۱:)

و انز لنا الیك الذّ کر لتبیّن للنّاس ما نزّ ل علیهم و لعلّهم یتفکّرو ن (النحل ؛٤٤)

اور یہ الو جاٹ بولتا ہے کہ محمد ﷺ نے بہت باتوں کے سمجھنے میں غلطی کی ہے۔ لیلۃ القدر غیر معین گمراہی کے زمانہ کا نام تھا، آپ ﷺ اس کو غلط فہمی سے ایک خاص رات سمجھ کر اسکی تلاش میں راتوں کو جاگتے رہے اور اپنے اور بے گانوں کو بھی جگاتے رہے۔ خود بھی نافہمی سے مدت العمر بیداری کا رنج اٹھاتے رہے اور لوگوں کو بھی ناحق راتوں کی بیداری کی تکلیف میں ڈالا۔ سورت تکویر وغیرہ میں دنیا کی آبادی کی ترقی کے اسباب پیدا ہونے کا بیان تھا (ازالہ اوہام) اس کو غلطی سے مقدمات قیام قیامت سمجھ کر اور فکر و اندیشہ میں پڑ کر اور ڈر ڈر کر پیش از وقت ہی بوڑھے ہو گئے (۸) علی ہذاالقیاس دابۃ الارض اور طلوع آفتاب از مغرب اور دجال اور خر دجال اور یاجو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج ماجوج وغیرہ (دافع الوساوس۔ص ۴۸۵ وغیرہ) بہت سی باتوں کی حقیقت کو سمجھنے میں غلطی کھائی۔

اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی بہت غلطیاں اس کور باطن اجہل جاٹ نے آج تک نکالی ہیں، اور آئندہ غلطیاں نکالنے کے واسطے چند مغلوں کو جمع کر کے ایک کمیٹی قائم کر رکھی ہے خدا جانے کہاں تک نوبت پہنچے گی۔ اور اصل میں کام تو ابھی سے تمام ہو چکا جب بعض باتوں کے سمجھنے میں غلطی کا وقوع تسلیم ہو چکا، تو باقی میں وقوع غلطی کا احتمال قوی پیدا ہو گیا، اور ساری شریعت پایہ اعتبار سے ساقط ہو چکی۔ اور غیر ملت کے لوگوں کے واسطے اسلام پر اعتراض جمانے کے لئے اس جاٹ بوٹا پٹ نے خوب پٹڑی جمادی۔ ایسے اظلم سے خدا آپ سمجھے۔ اب کہیے یہ مقابلہ اور دشمنی نہیں تو اور کیا ہے؟

۴۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں عیسیٰؑ کے معجزات (احیائے موتی وابراء اکمہ وابرص واخبار بخوردہ ودرخانہ ذخیرہ کردہ) ایسے صاف لفظوں میں بیان کئے ہیں جن میں دوسرے معنوں کا ہرگز ہرگز احتمال ضعیف بھی نہیں ہے اور ہم مسلمان لوگ قطعاً جانتے ہیں کہ ہمارے خدائے پاک کی مراد بھی یہی تھی جو ہم نے سمجھا ہے، اور ایک لاکھ اور کتنے اصحاب اور بے شمار تابعین اور ربع تابعین اور آئمہ محدثین اور مفسرین اور فقہاء مجتہدین نے ان معجزات کا مطلب یہی سمجھا تھا جو ہم نے سمجھا ہے۔ اور یہ خدا اور رسول اور سارے مسلمانوں کا دشمن پھٹیا ہو یا جاٹ کہتا ہے کہ جس کا یہ اعتقاد ہو وہ مشرک ہے (ازالہ اوہام۔ص ۲۹۶۔۲۹۷) خدا و رسول اور کروڑوں مسلمانوں اولیاء وعلماء کو مشرک بناتا ہے اور بابا نانک ہندو کو ست بچن میں موحد مسلمان (ست بچن۔ص ۳۱، ۴۱، ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۳۹) صاحب کرامات بتاتا ہے اور جو اس کی مسلمانی کو نہ مانے اس پر لعنتیں بھیجتا ہے۔ یہ خدا اور رسول سے دشمنی نہیں تو اور کیا ہے؟ تف ہے ان پر جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتے ہیں۔

۵۔ اگر کوئی بھانڈ ایک نبی کا سوانگ بنے تو سارے مسلمان اس کو کافر بتادیں۔ یہ پھٹیا ہوا جاٹ سارے پیغمبروں کا سوانگ (مثیل) (ازالہ اوہام) بنتا ہے اور بایں ہمہ کمالات ولایت اور امامت وخلافت کلی اور مجددیت ومحدثیت اور مہدویت اور نبوت (توضیح المرام، تختی خورد۔ص ۱۶، ۱۸، ۱۹ وغیرہ اور ازالہ اوہام، ص ۶۷۳ تا ۶۷۷، دافع الوساوس۔ص ۴۰۳) اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالت کا دعویدار اور الوہیت (دافع الوساوس۔ص ۶۴۰) کے دعوی کا امیدوار ہے اور اگر یزیدیوں کے قصبہ قادیان میں جا کر کر دیکھو تو گوپیوں کے ساتھ ہولی کھیلتا ہوا کاہن دکھائی دیتا ہے۔

۶۔ خدا تعالی اور اس کے رسول کریم ﷺ نے کسی کو خدا کا بیٹا کہنے کو خدا کو ایسی گالی دینا ٹھہرایا ہے جس سے ساتوں آسمان و زمین پھٹ جاویں اور ساری دنیا کے پہاڑ گر کر خاک ہو جاویں

تکاد السّماوات یتفطّرن منه و تنشقّ الارض و تخرّ الجبال هدّا۔ ان دعوا للرحمن ولداً۔ و ما ینبغی للرحمن ان یتخذ ولداً (مریم: ۹۰۔۹۲)

یہ پھٹیا ہوا جاٹ خود بھی خدا کا بیٹا (توضیح مرام۔ص ۳۱۔۳۲) بنتا ہے اور عیسیٰؑ کو بھی بتاتا ہے اوروں کو بھی خدا کا بیٹا بنانے کی راہ بتاتا ہے اور ایک قسم کی تثلیث کا بھی قائل ہے۔ یہ مقابلہ اور دشمنی نہیں تو کیا ہے؟

۷۔ خدا تعالی نے قرآن مجید میں حشر اجساد کے مسئلہ کو اور میدان محشر میں رب العالمین کے سامنے پیش ہونے کے مسئلہ کو صدہا آیتوں میں اور اس کے رسول کریم ﷺ نے بے شمار حدیثوں میں بیان فرمایا ہے۔ یہ جاٹ بادام روغن کے تڑکے کے نشہ میں آکر سب کا منکر ہے (ازالہ اوہام۔ص ۳۵۰)

۸۔ خدا پاک اور رسول کریم ﷺ نے عبدالرسول اور عبدالنبی نام رکھنے کو اشراک فی التسمیہ حرام ٹھہرایا ہے اس احمق جاٹ نے حرمت منسوخ کر کے جائز کر دکھایا ہے (دافع الوساوس۔ص ۱۸۹۔۱۹۲)

۹۔ خدا تعالی اور رسول اللہ ﷺ نے زانیہ کی اجرت کو حرام قطعی ٹھہرایا ہے۔ اس پیٹ کے بندے جاٹ نے اللہ دیا تائب از طوائف کا اسی قسم کا مال کھا کر کہا کہ خدا و رسول کی ضد سے حرام کو حلال بنانے کا قانون وضع کر کے اپنی الہامی کتاب دافع الوساوس کے صفحہ ۶۰۱ میں درج فرمایا۔

۱۰۔ خدا تعالی و رسول نے تصویر کا بنانا اور بیچنا حرام ٹھہرایا۔ اس بت فروش جاٹ یا مثیل فرعون نے تیرہ سو برس کے بعد اس کو منسوخ کر کے ترویج عبادت صنم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیڑا اٹھایا۔ (توضیح المرام)

۱۱۔خدا تعالی ورسول اللہ ﷺ نے معراج کا اثبات کیا اور امت نے اس کو پڑھا پڑھایا۔ ان سب کے دشمن جاٹ نے معراج کا نام لینے کو گناہ کبیرہ ٹھہرایا (ازالہ اوہام۔ص ۱۴۶) جسکا ارتکاب پہلے خود خدا نے کیا، پھر اس کے رسول نے، پھر ساری امت نے۔ نبی کی شان میں گستاخی گناہ کبیرہ ہے؟

۱۲۔ رسول کریم ﷺ نے اپنی زبان مبارک کے کلمات طیبات سے امت کو دجال سے ڈرایا اور امت نے ان کلمات کو پڑھا اور پڑھایا اور جن کتابوں میں درج کیا ان کی تلاوت کو موجب استجابت دعا کا مجرب پایا۔اس مست جاٹ نے فرمایا،

ہم اس قریب الشرک بلکہ سراسر شرک سے بھرے ہوئے کلمے کو کیوں منہ سے بولیں۔

دیکھو ان کلمات کو سراسر شرک سے بھرے ہوئے الفاظ ٹھہرایا اور ان کے زبان سے نکالنے کو جرم بتایا جس سے منہ کا پلید ہونا جتایا۔ پہلے پیغمبر کو مجرم قرار دے کر ان کا منہ پلید بتایا پھر ساری امت کا نعوذ باللہ۔

۱۳۔ خدا تعالی اور رسول اللہ ﷺ ایک دفعہ نبوت کو ختم کر کے اس پر مہر لگا چکے تھے، اس زبردست جاٹ نے دونوں کو جھگڑے سے مغلوب کر کے، اور مہر کو توڑ کر اور اپنے حصہ کی نبوت وصول کر کے اپنے ضلع کے ڈپٹی کمشنر سے دوبارہ مہر لگوا کر نبوت کو ختم کروایا۔ خدا و رسول کے ساختہ پرداختہ پر صبر نہ ہو سکا۔

۱۴۔ خدائے پاک کا یہ دعوی تھا کہ میرے سوا علم غیب کوئی نہیں جانتا اور میں اپنے رسولوں کے سوا کسی کو اپنے علم غیب کی اطلاع نہیں دیتا

وما کا ن اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکنّ اللّٰہ یجتبی من رسلہ من یشاء (آل عمران:۱۷۹)

اللہ ایسا نہیں کہ تم کو (اے ابوبکر وعمر عثمان وعلی وغیرہ موجود ہو اور جو آئندہ پیدا ہو گے) اپنے علم غیب پر مطلع کرے

عا لم الغیب فلا یظھر علی غیبہ ا حد ا۔ الا من ار تضی من رسو ل فا نہ یسلك من بین ید یہ و من خلفہ ر صدا (الجن:۲۶۔۲۷)..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرہ سو برس تک یہ خدائی دعوی چلتا رہا۔...اب اس زور آور جاٹ نے آ کر توڑ دیا اور اڑ پو پو بننے کے واسطے کفر کو بالائے طاق رکھ دیا۔

۱۵۔ اللہ تعالی و رسول اللہ ﷺ نے گالی دینے کو حرام ٹھہرایا تھا، اس شیر بہادر نے از خود خدا کو چھوڑا، نہ رسول کو۔ نہ ان کے پیارے اولیاء و علماء کو، نہ کسی مسلمان اور عیسائی و ہندو کو، کہ جسے کچھ نہ کچھ ناگفتنی نہ سنایا ہو۔ اگر اس کے آگے چوں و چرا کرو تو سارا قرآن گالیوں سے پر بتاتا ہے۔

۱۶۔ رسول اللہ ﷺ نے **ید اللہ علی الجماعۃ** فرمایا اس خود کور باطن جاٹ نے ایسی جماعت کو کور باطن بنایا ہے۔

۱۷۔ اللہ تعالی و رسول اللہ ﷺ نے علماء کو سارے بنی آدم سے افضل بتایا۔ ان سب کے دشمن جاٹ نے ان سب کو بدذات اور سب سے بدتر یہودی قرار ٹھہرایا

(فتح اسلام۔ صفحہ ۴۲، ۵۸ ملاحظہ ہو۔ دیکھو فتح الباری شرح صحیح بخاری جزو۱۴ص ۳۵۳)

۱۸۔ اللہ تعالی و رسول اللہ ﷺ نے اپنی اطاعت پر نجات کا انحصار رکھا اس زبردست جاٹ نے وہ انحصار توڑ کر اپنی مریدی اور ادائے نذرانہ کو نجات کا موقوف علیہ قرار دیا (۳)

۱۹۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے نزول مسیح کے وقت لوگوں کو اپنے صحابہ کی مثل یا ان سے افضل بتایا (۳) اس غرض کے بندے جاٹ نے ان کو ساری مخلوق سے بدتر یہودی ٹھہرا کر اپنے مبعوث ہونے کی ضرورت و اقتضاء کو ثابت کر دکھایا۔

۲۰۔ خدا تعالی اور رسول اللہ ﷺ نے کسی پر قطعی جنتی ہونے کا حکم لگانے سے سخت منع کیا تھا اس جاٹ نے دونوں سے مصارعت کر کے اپنے واسطے دس برس پہلے سے جس کو آج تک تخمیناً تیس برس گذرے ہوں گے قطعی جنتی ہونے کا حکم لگوائے بغیر ان کو نہ چھوڑا (دیکھو ازالہ اوہام۔ ص ۳۹۰) تب ہی دین و ایمان کی قید سے آزاد ہے۔

سلامتی ایمان کے طالبوں کو اس مقابلہ عداوت کا مشت نمونہ از خروارے اسی قدر کافی ہے خدا تعالی و رسول اللہ ﷺ سے اس شخص کی بیس برس کی لڑائی کے حالات چند پرچوں میں کب سما سکتے ہیں

عذر: (مرزا قادیانی نے لکھا ہے) بڑے دھوکہ کی بات یہ ہے کہا کثر لوگ دشنام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت سمجھ لیتے ہیں اور ان دونوں مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے بلکہ ہر ایک ایسی بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کی کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کا ل کو لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام دہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سبّ وشتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے اور اگر ہر ایک سخت اور آزار دہ تقریر کو محض بوجہ اس کی مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے.. دشنام دہی میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ سارا قرآن شریف گالیوں سے پر ہے۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ۱۳۔۱۴)

قرآن پر تو ہمارا ایمان ہے، لہذا اس کی گالیوں سے پر ہونے کا اقرار تو ہم نہیں کر سکتے۔ باقی سب مسلّم ہے۔ بنا برآں جو کچھ ہم نے لکھا ہے وہ سب دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہے اور اپنے محل پر چسپاں ہے، آزار رسانی کی غرض سے نہیں ہے۔

خاکسار ہدایت اللہ راولپنڈی صدر

قادیانی اشتہار

الصلح خیر

شیخ یعقوب علی اڈیٹر الحکم قادیان بتاتے ہیں:

یہ امر پبلک پر بخوبی روشن ہو چکا ہے کہ مرزا نے ۵۔ مارچ ۱۹۰۱ء کو الصلح خیر کے عنوان سے ایک اشتہار بایں مراد شائع کیا تھا کہ ہمارے مخالف الرائے علماء اپنی زبانوں کو بدگوئی اور سخت کلامی سے روک لیں۔ امید کی جاتی تھی کہ علماء کا گروہ جو اپنے آپ کو خادم دین اور مصلح قوم سمجھتا ہے اس اشتہار پر نہایت فراخ دلی اور وسیع الاخلاقی کے ساتھ آگے بڑھ کر اپنی سعادت مندی اور تقوی شعاری کا ثبوت دے گا، اور ملک کے ہر حصہ سے اس قسم کے اشتہار شائع ہوں گے جن میں یہ لوگ آئندہ کیلئے اپنی زبانوں اور قلموں کو اعتدال پر لانے کا سچا عہد کر لینگے۔ مگر ہم نہایت افسوس کے ساتھ ظاہر کرتے ہیں کہ خلاف امید علماء نے اس بہترین طریق مصالحت پر التفات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کی۔ ہاں امرتسر سے ایک اشتہار شائع کیا گیا ہے جس پر امرتسر کے کسی نامی مولوی کے دستخط نہیں ہیں...

(ہم) اس اشتہار پر مختصر ریویو کرتے ہیں جو منشی غلام احمد امرتسری کی طرف سے شائع کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم اوپر لکھ چکے ہیں اس اشتہار کو ہم علماء کا جواب قرار نہیں دیتے، اس لئے کہ کم ازکم امرتسر کے ان علماء کے تو اس پر دستخط ہوتے جو عام طور پر علماء قرار دیئے جاتے ہیں قطع نظر اس کے کہ وہ ہیں یا نہیں، مثلاً مولوی احمد اللہ، مولوی عبدالجبار غزنوی۔ یہاں تک کہ مولوی ثناء اللہ کے بھی دستخط نہیں جو ایسے کاموں میں بڑے شوق سے شریک ہوا کرتے ہیں۔ اور ایسا ہی مولوی رسل بابا کے بھی دستخط نہیں...

اس اشتہار میں وہ طریق اختیار کیا گیا ہے جو ایک سلیم الفطرت رشید پسند نہیں کرسکتا۔ مرزا صاحب پر بدزبانی کی ابتداء کا الزام لگانا دیانتداری اور تقوی کے خلاف ہے۔ کاش ان لوگوں کو اتنا ہی پتہ ہوتا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے جس قسم کے مضامین اشاعۃ السنہ میں طبع کئے تھے اور عدالت نے ان کو پڑھ کر اور سن کر سخت تنفر ظاہر کیا اس قسم کے مضامین حضرت اقدس کی طرف سے یا آپ کے مریدوں میں سے کسی نے شائع کئے؟ ہرگز نہیں۔

پھر اس شرط کا پیش کرنا کہ ہم مرزا جی کو کذاب یا دجال سمجھتے ہیں، اس واقعی بات کا اظہار کس طرح کریں، سخت دل آزار بات ہے۔ الصلح خیر میں یہ بات لکھ دی گئی تھی کہ سخت زبانی میں یہ بات داخل ہوگی کہ ایک فریق دوسرے فریق کو ان الفاظ سے یاد کرے کہ وہ دجال ہے یا بے ایمان ہے یا فاسق ہے، مگر یہ کہنا اس بیان میں داخل نہ ہوگا کہ اس بیان میں غلطی ہے یا وہ خاطی ہے یا مخطی ہے۔ سخت زبانی میں داخل نہ ہوگا۔

ان کلمات کے روکنے ہی کے لئے تو الصلح خیر کا اشتہار جاری کیا جاتا ہے ورنہ اس سے بڑھ کر اور کون سے الفاظ ہیں جو تم بول سکتے ہو۔ قانون خود اس کی تدبیر کرلے گا۔ یہ کام گورنمنٹ کے انتظام میں داخل ہے کہ وہ فحش نویسی سے منع کرے اس کے لئے تو کسی عہدنامہ کی ضرورت نہیں اگر ان الفاظ کو تم نہیں چھوڑ سکتے تو اور تم سے کیا امید ہوسکتی ہے۔ خود مرزا صاحب نے الصلح خیر میں بتا دیا ہے کہ اظہار اخلاق کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت تو یہی ہے، اور ایک وقت آتا ہے کہ احمدی فرقہ دنیا کے کروڑوں انسانوں میں پھیل جائے گا۔

اور پھر دوسری شرط یہ پیش کی کہ پچھلی کتابوں کو جلا دیا جائے اور ان میں سے انجام آتھم کا نام بھی لیا ہے۔ یہ کس قدر تقوی کے خلاف بات ہے کہ مرزا صاحب کی کتب کا تو نام لے مگر اپنی طرف سے کسی کتاب یا اشتہار کا نام تک نہیں لیا۔ اگر انصاف پژدہی اور خوف ہوتا تو کم از کم جعفر زٹلی کے اشتہاروں میاں غلام احمد کے اشتہارات اور مولوی محمد حسین کے رسالہ جات اشاعۃ السنہ اور کفر نامہ لودہانوی نو مسلم سعد اللہ کے گندے رسالہ جات کے جلانے کا بھی ذکر کیا جاتا کیونکہ کوئی گالی ایسی نہیں ہے جو ان اشتہارات و رسالہ جات میں نہیں دی۔ ہم کہتے ہیں کہ گذشتہ را صلوۃ آئندہ را احتیاط، پچھلی باتوں کو چھوڑو آگے ہی کیلئے انتظام کرو اور حتمی وعدہ تہذیب اور شائستگی کا کرو۔

پھر یہ بھی کہا ہے کہ ایک کمیشن مقرر ہو جو متنازعہ فیہ تحریر کی نسبت مہذب یا غیر مہذب ہونے کا فیصلہ دے۔ ہماری رائے میں یہ بھی ایک بیہودہ بات ہے۔ اس کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیا آپ لوگوں کا منشا یہی ہے کہ آپ بدتہذیبی کریں۔ اور جب آپ بدتہذیبی چھوڑنے کے لئے سچے دل سے مستعد ہو جائیں گے پھر اس خیال یا وہم کا تو شائبہ بھی نہیں رہ سکتا۔

آخر میں جو مرزا صاحب کی پاک نیت پر یہ کہہ کر حملہ کیا ہے کہ، مرزا کی نیت بخیر نہیں، یہ حملہ، متقی اور خوف الٰہی سے لرزاں عالم کے منہ سے نہیں نکل سکتا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ آپ لوگوں کو کیا حق حاصل ہے کہ کسی کی نیت پر حملہ کریں اور بدظنی کر کے قرآن کریم کے اس حکم کو توڑیں کہ مومنوں کو آپس میں نیک گمان کرنا چاہیے۔ آپ کی حسن ظنی کا تو یہ منشاء ہونا چاہیے تھا کہ آپ بلا چون و چرا مان لیتے مگر افسوس کہ حسن ظن ہی تو نہیں رہا...

(اخبار الحکم قادیان ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۱ء ص ۹۔۱۰)

کمیشن قائم کرنے کی بات نہایت مناسب تھی، اس میں قادیانی حضرات، مسلمانوں کی سابقہ کتب اور آئندہ کی تحریریں رکھ کر اپنے حق میں فیصلہ لے سکتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ان کے زعم میں سارا فساد تو مسلمانوں کی ہی کا پیدا کردہ تھا۔ کمیشن کی تجویز جہاں مسلمانوں کی نیک نیتی کی مظہر ہے، وہیں اس تجویز سے انکار قادیانیوں کے دل کے چور اور آنکھ کے شہتیر کو منظر عام پر لاتا ہے۔

اور اسی کمیشن سے فیصلہ لے کر محمد حسین بٹالوی اور منشی سعد اللہ لدھیانوی کے رسالے بھی قادیانی حضرات جلا سکتے تھے، لیکن انہیں ڈر تھا کہ کوئی بھی غیر جانبدار کمیشن قادیانیوں ہی کا قصور نکالے گا، اس لئے وہ اس تجویز کے خلاف تھے۔ ان سے کوئی پوچھے، کہ دو مخالف ایک دوسرے پر فحش گوئی، فحش نویسی وغیرہ کے الزامات لگا رہے ہوں تو قصور وار فریق کی نشان دہی کیسے ہوسکتی ہے، ظاہر ہے کہ کوئی ثالث، یا کوئی غیر جانبدار افراد پر مشتمل کمشن ہی ایسا کرسکتا تھا۔

السیف المسلول
فی نحر شاتم الرسول

المقلب به
سوط الابرار علی متنِ الاشرار

مصنفہ قاضی عبد الاحد خان پوری راولپنڈی

مطبوعہ ایجرٹن پریس راولپنڈی

اللھم اھدھم فانھم لا یعلمون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی انعم عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ و

الصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وعلی آلہ واصحابہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الذین بھم قام الدین و بہ قاموا و جعلھم حزبہ و جندہ

بنمائے بہ صاحب نظرے گوہر خود را
عیسی نتواں گشت بتصدیق خرے چند

اما بعد۔ پس ارباب بصائر پر پوشیدہ نہ رہے کہ جناب مولانا مولوی ہدایت اللہ صاحب نے مسیلمہ ثانی مرزا غلام احمد قادیانی کے بعض کفریات بطور فہرست مشتہر کیئے تا کہ عوام اہل اسلام اس کے کفریات سے مطلع ہو کر اس غدار کے دام میں نہ پھنسیں بحکم الدین نصیحه اور جب وہ اشتہار راولپنڈی کے نئے عیسائیوں (مرزا قادیانی کے چیلے چانٹوں) نے دیکھا تو نہایت غیظ وغضب میں آکر (قل موتو بغیظکم) ایک چھوٹا سا پرچہ جس میں مجذوموں کا نزلہ ٹپک رہا تھا اور بجز بے مہذبانہ کلمات کے اس میں کچھ مطلب نہ تھا، مشتہر کیا۔

اس پر خاکسار (عبدالاحد خان پوری) نے ایک اشتہار جیسا کہ اہل اسلام پر پوشیدہ نہیں مدلل ومبرھن جن میں ہر پہلو پر مرزا کے کفریات کا ثبوت تھا مشتہر کیا جس کو پڑھ کر نئے عیسائی (مرزائی) ورطہ حیرت وتردد میں سرنگوں اور دررنگ ہیچو صم بکم عمی رہ گئے اور اپنے دارالامان رکبت الشیطان کادیان میں اپنی کونسل میں استغاثہ پیش کیا اور ایک دوسرے سے تناصر کر کے عرصہ دراز کے بعد ایک اور اشتہار رسالہ کی صورت میں نکلا جس کے اول میں نہ بسم اللہ اور نہ آخر میں نام مشتہر۔ باوجودیکہ وہ تمام مرزائیوں کا معہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عرق متعفن دست نکلا ہے کوئی دلیل عقلی یا نقلی برائے نام ہی سہی نہ تھی بجز شکوہ وشکایت و بے فائدہ لغویات کے، بلکہ اس رسالہ پر ضلالہ کے شرونا مبارک ہونے پر یہی دلیل کافی ہے کہ اس کے اول میں تیمن وتبرک و استعانت بسم اللہ کے ساتھ نہیں کی گئی۔....

اب ہم چاہتے ہیں کہ اہل بصیرت کے لئے اس رسالہ پر ضلالہ کا جواب لکھنے سے پہلے مرزا غلام احمد کادیانی کا مختصر سا حال اور اسکی حکمت عملیوں کا بیان کریں تا کہ پڑھنے والے پر حقیقت ظاہر ہو جائے۔

پس جاننا چاہیے کہ مسیلمہ ثانی مرزا غلام احمد کادیانی حقیقت میں دہریہ، ملحد اور زندیق ہے اور سب انبیاء کا دشمن اور محمد بن عبداللہ رسول اللہ ﷺ فداہ ابی وامی خاتم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبیین اور عیسی بن مریم کلمۃ اللہ و روح اللہ کے ساتھ سب سے بڑھ کر عداوت رکھتا ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ کے ساتھ در پردہ اور حضرت عیسیٰؑ کی بے حجابانہ ہتک اور تکذیب واستہزا کرتا ہے جن کی تفصیل پہلے اشتہار میں آچکی ہے اور اس رسالہ میں بھی ہوگی ۔اور حضرت محمد ﷺ کی بے حجاب ہو کر اس واسطے ہتک نہیں کرتا کہ مبادا یہ چند احمق ناعاقبت اندیش جو میرے دام میں پھنسے ہوئے ہیں نکل نہ جائیں...ورنہ اپنی ابلہ فریبیوں سے تو حضرت خاتم النبیین ﷺ کی ہتک میں بھی اس دشمن اسلام نے کوئی کسر نہیں چھوڑی ان کے خاتم النبیین کی مہر توڑ کر خاتم انبیاء بن بیٹھا، اور سورہ صف میں جو خدا تعالی نے حضرت عیسیٰؑ سے نقل کیا

و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (الصف:٦)

جو باتفاق ملت اسلامیہ رسول اللہ ﷺ کے حق میں ہے، اس سے ان کو معزول کر کے خود غلامی کے پردہ میں مبشر بن بیٹھا۔ اور ان کی پیش گوئیوں کو تو غلط ثابت کرتا ہے اور اپنی پیشگوئیوں کو جو سراسر جعل سازی ہیں سچی بتلا کر کہتا ہے کہ اگر کوئی میری ایک پیش گوئی بھی غلط ثابت کر دے تو میں ہزار روپئہ تاوان دینے کو تیار ہوں۔

اور اس طرح سے شب وروز شریعت محمدی کی بیخ کنی میں سرگرم وساعی رہتا ہے علیه لعنة الله و الملا ئکة و الناس اجمعین ۔

یہ خبیث الباطن کھل کر اکابرین کو گالی دے کر احمقوں کو خوش کرتا ہے، باوجودیکہ خداوند کریم اہل اسلام کو ہدایت کرتا ہے کہ

ولاتسبّوا الّذین یدعو ن من دو ن اللّٰه فیسبوا الله عدواً بغیر علم (مت گالی دو مشرکوں کے معبودوں کو، پھر گالی دیں گے وہ اللہ کو ضد سے بغیر سمجھے)

چنانچہ اس آیت کا خلاف کر کے اس مفتری علی اللہ والرسول نے اول ہندوؤں کے بزرگوں کو سخت سست کہا۔ جس کے عوض انہوں نے بھی رسول اکرم ﷺ کی ہتک کی (نعوذ باللہ) اور ہجو اور بے ادبی میں وہ وہ الفاظ کہے اور لکھے جنہیں سن کر سنگ خارا کا سینہ بھی پھٹتا ہے۔ مگر یہ ملعون معہ اپنے چیلے چانٹوں کے خوشی سے سنتا اور سناتا ہے۔ اگر کسی کو شک ہو تو تکذیب براہین احمدیہ مصنفہ پنڈت لیکھرام اور دیگر رسالے ان کے پڑھ لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار ہا اہل اسلام نے ان کی تحریروں کے برخلاف گورنمنٹ سے چارہ جوئی کرنے کا ارادہ کیا مگر کچھ نہ بن سکا۔ کیونکہ غیر اسلام اس (قادیانی) کو مسلمان مانتے ہیں اور ابتداء اسی کی طرف سے ہے۔ اگرچہ اہل اسلام نے اس کو باتفاق اسلام سے ہی خارج کر دیا ہے۔ اگر یہ دجال کذاب گالیوں کی سلسلہ جنبانی نہ کرتا، تو ہندوؤں سے ایسی گستاخیوں کی امید نہ تھی۔ اب جو گالیاں مخالفین نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں لکھیں ان سب کا وزر اسی خناس کے سر پر ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

المتبان؟ ما قا لا فحق البادی منها حتی یعتدی المظلو م رواہ مسلم

وایضاً:

قا ل رسو ل الله ﷺ من الكبا ئر شتم الر جل وا لد يه قا لوا يا رسو ل الله و هل يشتم الر جل وا لد يه قا ل نعم ، يسب ابا الر جل فيسبت اباه و يسب امه فيسب امه۔ متفق عليه

اور جب (یہ مرزا قادیانی) ہندوؤں سے اشرف المخلوقات خاتم الانبیاء ﷺ کو گالیاں دلوا چکا تو پھر حضرت عیسیٰؑ کی طرف متوجہ ہوا جسے مسلمان اولوالعزم نبی مانتے اور نصاری غلط فہمی سے خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔ اور اس کے حق میں سبّ وشتم اور بیہودہ کفریات بکے تاکہ ہنود کی طرح نصاری بھی حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے حق میں جو نہ کہنا چاہیے، سو کہیں۔

غرض اس مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ تھی جواب میں یہ کہ مخالفین اسلام جو کچھ کہیں گے، اور بانی اسلام ﷺ کے حق میں گالیاں وکلمات بے ادبانہ کہیں گے، تو میں ان کا برائے نام مقابلہ کر کر اہل اسلام کا پیشوا بن جاؤنگا۔ اور احمقوں کو چونکہ اپنے دام تزویر میں لانے کا آج کل یہ ایک سہل نسخہ ہے، یہ ملعون اسکے ذریعہ اپنا الوسیدھا کر رہا ہے اور برائے نام مخالفین اسلام کا مقابلہ کر کے اپنی یہودیت کفر اور زندقہ والحاد کو رواج دے رہا ہے۔

اور یہ کتب فروش پیغمبر اپنی پر از کفر والحاد وزندقہ کتابوں سے اسلام کی بیخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنی کی کوشش اور دنیاوی مفاد حاصل کرنے میں کامیاب بھی ہوتا ہے کیونکہ جہلاء میں حامی دین اسلام مشہور ہو رہا ہے اور رسول اکرم ﷺ و حضرت عیسیٰؑ کی ہتک اور بے حرمتی بھی دل کھول کر کر رہا ہے۔

اس کذاب نے یہودیت کی پوری پوری داد دی ہے کیونکہ یہود لوگ بھی ان دونبیوں سے بالخصوص عداوت رکھتے ہیں۔...

آپ عبداللہ آتھم پادری کے بارے میں اپنی جنگ مقدس میں لکھتا ہے:

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور ایسا کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا اس میں آسمان زمین ٹل جائیں گے پر اسکی باتیں نہ ٹلیں گی

زمین و آسمان تو نہ ٹلے لیکن کہ آپ بدمعاش کا الہام شیطانی ٹل گیا اور پادری عبداللہ آتھم کی موت اس تاریخ سے ٹل گئی اس پیش گوئی کے ہندو مسلمان عیسائی مرزائی اور مہتر سب منتظر تھے اور اس ملعون اسلام نے بھی بہت سا سامان چاول گھی وغیرہ اس خوشی کے واسطے کہ میری جفری جوتشی اور نجومی پیش گوئی ٹھیک نکلے گی جمع کر رکھا تھا مگر جب چھٹی ستمبر کی آدہی رات کو تار آیا کہ پادری عبداللہ آتھم صحیح وسلامت جیتا جاگتا ہے

رگ جان کاٹنے آیا تھا تیری
ستمبر کی چھٹی کا تار مرزا

ایسا ہی احمد بیگ کی لڑکی کے واسطے بہت ہی کوشش کی کہ کسی طرح نکاح میں آجاوے۔ زمین دینے کی اور اور کئی طرح کی سازشیں کیں۔ جب پہلی بیوی اور لڑکوں نے چاہا کہ وہ لڑکی کسی اور کو دے دی جائے تب بیوی کو طلاق دے دی اور بیٹوں کو محروم الارث کر دیا، اور الہام بازی شروع کی۔ چنانچہ یہ الہام تراشا کہ مجھ کو اللہ کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہ الہام ہوا ہے

زوّ جنا کھا لا مبدّ ل لکلما ت الله

یعنی ہم نے وہ عورت تجھ کو نکاح کر دی اللہ کی باتوں کو کوئی نہیں بدلا سکتا تھا۔

اور کہا کہ اڑھائی سال کے اندر مجھ کو مل جاوے گی خواہ وہ کنواری خواہ بیوہ ہو کر۔ اب مدت سے وہ میعاد بھی گذر گئی ہے اور سلطان احمد اس عورت سے خوب لطف اٹھا رہا ہے اور دھڑا دھڑ بچے جنا رہا ہے اور مرزا دیکھ رہا ہے اور کرے تو کیا کرے۔

تدبیر کند بندہ تقدیر کند خندہ

پس بعض بے وقوف نہیں سمجھتے کہ ہم دیوث بے عزت اور لعنتی کی امت بن رہے ہیں

اسی طرح اس پیش گوئیاں اس دجال کی گوز شتر سے بھی کم وقعت والی اور جھوٹیاں ہیں ایک بھی اب تک صحیح نہیں نکلی۔

پھر کبھی مجدد، کبھی محدث ملہم، کبھی رسول و نبی، کبھی خدا کا بیٹا، کبھی نا مبارک اپنے بچے کو کأنّ الله نز ل من السماء کبھی خود خدا کا بیٹا، کبھی حضرت رسول اللہ ﷺ کی غلطیاں غلط فہمیاں نکالتا، کبھی حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرا کر صلیب پر چڑھا خود عیسی موعود، مثیل مسیح، کبھی احمد مبشر، کبھی کیا اور کبھی کیا بنتا ہے فلعنة الله علیه و علی اعوانه

اب راولپنڈی کے نئے عیسائیوں (مرزائیوں) کے اشتہار کا جو رسالہ کی صورت میں انہوں نے شائع کیا ہے جواب ہوتا ہے فاستمع ولا تکن من الغا فلین

قولھم: نحمده نصلّی علی رسو له الکر یم

اقول: انہوں نے اپنے پہلے اشتہار میں بھی یہی لکھا تھا بعدہ سورۃ یسین لکھی تھی یاحسرة علی العباد الآ یه ۔ تو خاکسار نے لکھا تھا کہ مراد ان کی رسو له سے مرزا غلام احمد قادیانی ہے بسبب چند قرائن و دلائل کے۔

پھر رسالہ میں انہوں نے خاکسار (عبدالاحد خان پوری) کے دلائل و شواہد سے کچھ نقیض نہیں کیا، بلکہ ہمارے دعوی کو ثابت کر یا۔ اور پھر بھی نام مبارک حضرت خاتم انبیاء ﷺ کا نہ لیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے مان لیا کہ ہمارے دلائل کے مطابق بیشک مراد ان کی رسو له سے حضرت اقدس مسیح زمان، اپنے چیلوں کے مرسل مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس اشتہار کی پیشانی پر یہ آیت لکھی ہے:

جعلنا کم شعو باً و القبا ئل لتعارفوا ..ا لآ یہ

اس میں لفظ و القبائل کا اپنی طرف سے ایزاد کیا ،قرآن میں نہیں ۔ یہ سورہ حجرات کی بارھویں آیت ہے۔ دیکھ لیں۔اس آیت میں و اللہ اعلم ....ان کا کیا مطلب ہے۔ ہم تو ان کو اسی قوم وقبیلہ کے ساتھ پہنچانتے ہیں جو ان کا ہے اور ان میں تقویٰ کا نام و نشان بھی نہیں دیکھتے اس واسطے اکرم نہیں جانتے لیکن چور کی داڑھی میں تنکا ،ہم نے تو بجز لفظ مکرمت اور شرافت کے کچھ نہیں بولا ۔اگر جناب مولوی ہدایت اللہ صاحب کو برا بھلا نہ کہتے تو ہم کو کیا ضرورت تھی کہ ان کی ذاتی شرافت کوٹٹولتے ۔جب انہوں نے سخت بے جا الفاظ بولے،تو ہم نے سبب دریافت کیا تو شرافت ذاتی و لطافت جبلی وجوہری نکلی۔ہاں اگر تقویٰ اختیار کرتے تو سب شرافتیں؟؟ مٹ جاتیں۔

بعدہ آیت جاء الحق و زھق البا طل لکھی ہے۔

ہم کہتے ہیں کلمۃ حق ار ید بھاالبا طل ۔اور گویا ہمارے واسطے فال نیک نکل آیا ہے ۔اب مرزا قادیانی کا مذہب باطل عنقریب زاہق ہوجائے گا۔ان البا طل کا ن زھو قاً (الاسراء : ۸۱)

قولھم : مولوی ہدایت اللہ صاحب نے اب تک ہمارے اشتہار کی تردید نہیں کی۔

اقول : مولوی صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کے مقابلہ میں اشتہار لکھا ،اب تک مرزا قادیانی دم نہیں مارسکا اور چپ چاپ صم بکم رہ گیا گویا اس نے سنا ہی نہیں ۔

آپ نہ جناب مولانا ہدایت اللہ صاحب کے مخاطب ، نہ اس کے لائق کہ مولانا صاحب آپ جیسے جاہلوں کو مخاطب کریں ۔

اور خاکسار عبدالاحد نے بارشاد مولانا ہدایت اللہ صاحب آپ کے اشتہار کی کماحقہ پوری پوری مع آپ کے کاذب رسول کے قلعی کھول دی ..مرزائیوں کو خوب نیچا دکھایا آپ نہ مانیں تو کیا حرج

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

قولھم : خواہ مخواہ ایک اور صاحب نے ..الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: واہ صاحب یہ بھی مسیح کا ذب صاحب کا ایک معجزہ ہے کہ بے فائدہ اورلغو باتوں میں ٹالتا ہے۔ ایسا ہی مرزا غلام احمد قادیانی نے لاہور بٹالہ سیالکوٹ پٹیالہ دہلی وغیرہ مواضع کیا۔ دیکھو (الحق الصریح، دہلی میں)...قادیانی فضول باتیں بنا کراورصریح دم دبا کر بھاگ نکلا۔ ہمارا اشتہار تو منصف کے نزدیک دنداں شکن اشتہار ہے۔ لیکن آپ بتایئے کہ تمہارے رسالہ کے کس فقرے میں اشتہار کا جواب ہے۔..فقط فضول خارج از بحث اورلغویات ہیں کہ نہ سرنہ پاؤں اور شکائتیں

و الله ما جئتم بقتال الله او
قال الرسول و نحن فی المیدان
ما عند کم الا الاعادی و الشکا
اوی او شهادات علی البهتان
هذا الذی و الله قلنا؟ منکم
فی الحرب اذ یتقابل الصفان

قولھم: بٹیاریوں کی طرح..الی قولہ..ذاتیات کو درمیان میں لا دیتے ہیں۔

اقول: ذرا اپنا چھوٹا سا اشتہار دیکھنا اوراپنے رسالہ کو پھر ملاحظہ فرمانا کہ یہ کلام کس کا ہے جب تمہارے رسول کاذب کی گالیوں، بدزبانیوں سے اولوالعزم پیغمبر نہ چھوٹے، تو تمہاری گالیوں اور بٹیاریوں کی طرح بدزبانیوں سے اورکون چھوٹ سکتا ہے۔ بکواور بکے جاؤ۔ ہم کہاں ذاتیات کو درمیان میں لاتے ہیں۔ دروغ گوئم برروئے تو۔

ہاں جب آپ نے مولانا مولوی ہدایت اللہ صاحب کو بہت برا بھلا کہا اور سخت بدزبانی سے پیش آئے، تو ہم نے تمہارے اشتہار کے اخیر میں، جب بالکل مضامین سے فارغ ہوگئے ،نہ کہ درمیان میں،آپ کے ذاتی کمالات اور جوہری فضائل اورجبلی شرافتوں پرنظر ڈالی،تو معلوم ہوا کہ

نیش کژدم نہ از پئے کین است
مقتضائے طبیعت ش ایں است

وایضاً جب آپ صاحب ہم کو منطقی صاحب کا خطاب بھی دیتے ہیں تو منطقی ذاتیات و عرضیات دونوں سے ضرور بحث کیا کرتے ہیں۔ پھر خفا کیوں ہوتے ہو اور شکایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں فرماتے ہو۔

قولھم: اس مغلوب الغضب مفسر کو الزامی یا حقیقی جواب دینا تو آتا نہیں۔

اقول: خاکسار تو مغلوب الغضب لیکن آپ کا جھوٹا اور بے مغز اشتہاری کتب فروش مہدی تو بڑا حلیم الطبع ہے۔

دیکھو اس کی کتابیں، حرامزادہ اور بدذات وغیرہ اس کا وردزبان ہے۔ شیخ الکل سید مولوی محمد نذیر حسین صاحب دہلوی اور مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی وغیرہ علماء کو سخت سخت گالی دیں۔ کسی کو ضال دجال، کسی کو دجال کاذب، کسی کو شیطان اعمی و غول اغوی و شقی وملعون لکھا۔ پھر سب کو بدذات لعنتی کی نسبت کی اور تمام علماء اسلام کو یہودی کہتا ہے اور بابا نانک کو پاک وجود اور جو اس کے برخلاف کہیں ان کو لعنت دیتا ہے۔ دیکھو صفحہ ۱۴۱ ست بچن۔ اور بابا نانک کی بعض کرامتوں کا ذکر صفحہ ۱۳۵، ۱۳۸، ۱۳۹ وغیرہ ست بچن تالیف مرزا قادیانی۔

اور صفحہ ۱۲ ست بچن میں لکھتا ہے کہ میں تیس برس تک گرنتھ پڑھتا رہا۔

بابا نانک مسلمان مقبول، اور برخلاف اس کے علماء اسلام لعنتی اور یہود۔ اور حضرت عیسیٰؑ اس کے نزدیک چور اور جھوٹا اور نادان اور موٹی عقل والا، بے جا حرکت کرنے والا، علمی و عملی قوی میں بہت کچا، اور شریر، مکار، فریبی، شعبدہ باز، جس کی تین دادیاں نانیاں کسبی زناکار تھیں، متکبر، ناپاک خیال، راستبازوں کا دشمن وغیرہ وغیرہ

نعوذ باللہ من ھذا الکفر الجسیم و النفاق العظیم و الانذار الفخیم

پھر ہندوؤں کے معبودوں اور عیسائیوں کے معبود کو برا بھلا کہہ کر رسول اللہ ﷺ کو سب سے گالی دلوائیں۔

یہ ہے حلم اور تہذیب تمہارے رسول صاحب کی۔ واہ رے تہذیب و مجددی و محدثی تمہارے رسول ملعون کی، اور آپ ہی ماشاء اللہ چشم بد دور اس تہذیب و حلم میں پیر و مرشد و رسول کی سنت پر پورا پورا عمل درآمد کرنے والے ہیں۔ دیکھو آپ کا چھوٹا سا پرچہ اشتہار کہ گویا دریائے حلم و تحمل و تہذیب کو ایک کوزہ میں بند کر دیا۔ خصوصاً آخر کی دو تین سطریں فلا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم نعوذ باللہ من الخذلان،

ہم کو الزامی اور حقیقی جواب نہیں آتا لیکن آپ کو تو الزامی حقیقی (لوگ تحقیقی کہا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تے ہیں شائد صحیح حقیقی ہوگا جو قسیم کا مجازی کا کیونکہ ہم کو تو آتا ہی نہیں پھر نام کیا جانیں)۔ خوب آتا ہے ذرا سنایئے تو سہی کہ آپ نے کون سا الزامی یا تحقیقی جواب لکھا ہے۔

قولھم: پھر اس کو جواب کوئی دے تو کیا دے اور کس بات کا جواب دے۔

اقول: آپ نے سچ کہا الکذوب قد یصدق۔ آفرین صد آفرین۔ آپ کے رسالہ میں بفرض محال اگر کوئی سچ ہے، تو یہ ہے۔ اس واسطے کہ خاکسار کے اشتہار کا جواب واقعی سخت و ناممکن ہے آپ اگر جواب دیتے تو کس کس بات کا دیتے؟ کیا اس کا جواب دیتے کہ رسولہ سے مرزا کادیانی مراد نہیں؟

یا اس کا کہ پیشانی کی آیت میں من رسول سے مرزا قادیانی مراد نہیں؟

یا اس کا کہ ازالہ اوہام اور دافع الوساوس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے رسالت و نبوت کا دعوی نہیں کیا؟

یا اس کا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی آل کو محروم الارث نہیں کیا؟

یا اس کا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسیٰؑ پر بہتان و تصرف بے جا کا الزام نہیں لگایا؟

یا اس کا کہ تم نے مولوی ہدایت اللہ صاحب پر بہتان نہیں باندھا؟

یا اس کا کہ اپنے قادیانی رسول کی سنت پر عمل نہیں کیا؟

یا اس کا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یسوع مسیح کی تکذیب و بدزبانی و تفریط و انکار معجزات عیسوی کا نہیں کیا؟

یا اس کا کہ جس جس نمبر سے تم نے اپنے اشتہار میں سکوت کیا ہے وہ تسلیم نہیں کیا؟

یا اس کا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسوی معجزے کو خلاف واقع، سراسر مشرکانہ باتیں اور کفر سے بدتر اور الحاد اور سخت بے ایمانی نہیں کہا؟

یا اس کا کہ پیغمبر ﷺ، دجال دابۃ الارض وابن مریم اور یاجوج ماجوج کی حقیقت کما حقہ نہیں جانتے تھے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جانتا ہے۔

یا اس کا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوی احمد مبشر ہونے کا نہیں کیا؟

یا اس کا کہ علمائے ہندوستان و پنجاب نے مرزا غلام احمد قادیانی پر فتوی کفر کا دے کر شائع نہیں کیا؟

یا اس کا کہ مرزا غلام احمد قادیانی معجزات حضرت عیسیٰؑ کو جو کلام اللہ میں آیات بینات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور ہیں، نہیں مانتا؟

یا اس کا کہ آپ نے جو مولوی ہدایت اللہ صاحب کو برا بھلا کہا وہ آپ کی طبعی شرافت نہیں ہے۔ الی غیر ذلك من الاشکالات۔

آپ بالکل سچ کہتے ہیں اگر جواب دیتے تو کس کس کا جواب دیں اور کیا دیں؟ یہاں خالہ جی کا گھر تو نہیں آپ تو آپ اگر قادیانی مرزا جی کی ساری نسل چنگیز خان و ہلاکو مل کر مقابلہ میں نکل آئے پھر بھی جواب نہیں دے سکتی۔ پھر آپ کیا دے سکتے ہیں۔ اسی واسطے آپ نے دوراندیشی کی اور الزامی و تحقیقی جواب سے اعراض کر کے شوروغوغا، لغویات وشکایات کی طرف توجہ فرمائی اپنے اسلاف کے طریق پر

و قال الذین کفروا لا تسمعوا لھذا القرآن و الغو فیه لعلکم تغلبون۔ (فصلت: ۲۶)

تاکہ عوام جان لیں کہ جواب ہو چکا

قولھم: امت محمدی میں فتنہ وفساد ڈالتے ہیں۔

اقول: امت مرزائی جو اس قدر فساد کی مدعی اصلاح ہے صدق اللہ العلی العظیم:

و اذا قیل لھم لا تفسدوا فی الارض قالوا انّما نحن مصلحون۔ الا انّھم ھم المفسدون و لکن لا یشعرون۔ و اذا قیل لھم آمنوا کما آمن النّاس قالوا أنؤمن کما آمن السّفھاء الا انھم ھم السّفھاء و لکن لا یعلمون۔ (البقرة: ۱۱۔۱۳)

قولھم: بات تو ہمارے اور مولوی ہدایت اللہ صاحب کے درمیان ہے اس بھلے مانس سے کوئی پوچھے تجھ سے کس نے بلایا پوچھا۔

اقول: بات تو مولوی ہدایت اللہ صاحب اور مرزا قادیانی کے مابین تھی آپ کو کس نے بلایا تھا؟ چونکہ مولوی ہدایت اللہ صاحب اس وقت تالیف رسالہ رفع الالتباس بین الناس میں (کہ وہ بھی آپ کے اور آپ کے رسول کا ذب کی خدمت ہے) مصروف و مشغول تھے، اس واسطے اس فقیر نے (کہ ان کے خادموں میں سے ہے) آپ کے اشتہار کا (جو مجموعہ لغویات و ہزلیات اور بہتانوں کا تھا،) جواب دنداں شکن و مدلل ومبرھن دلائل قاطع سے ثابت کیا اور ثابت بھی انہی کے نصوص وظواہر سے کر دکھایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی واسطے تو آپ سے اور آپ کے رسول کاذب سے کوئی جواب نہ بن آیا، سوائے دجل اندازی ولغویات و ہزلیات کے۔ بھلا خاکسار تو مامور تھا آپ کیا ان کے چوہدری بن کر آ بیٹھے کہ ہمارا نام بھی لیجئو اور خواہ مخواہ اپنے رسول کو رسوا اور بدنام کیا۔ مرید اور چیلے ہوں تو آپ ہی جیسے لائق فائق ہوں۔ ہائے افسوس مرزائیو! روتے کیوں ہو، اور یہ زنانہ شکائتیں کیسی؟

اگر آپ اور آپ کے جھوٹے رسول سے جواب نہیں ہوسکتا تھا، تو خاموش ہو رہو۔ یا تو یہ کہہ کر کہ کذاب کے مرتدوں سے باہر آجاؤ توبہ کا دروازہ تو کھلا ہے رونا اور شکائتیں کس کی اور آپ مولوی ہدایت اللہ صاحب کے مخاطب نہیں و نہ ہوسکتے ہیں

قولھم: اگر کچھ علمیت کا گھمنڈ ہے..

اقول: علمیت کا گھمنڈ تو آپ کو اور آپ کے جاہل رسول کو ہوگا، ہم تو مہاجرین وانصار اور آئمہ ہدی کے متبع ہیں جن کو تمہارا رسول کذاب کہہ بیٹھا ہے اور الہامی گوزیں مار رہا ہے اور جہان کی لعنتوں کا ہار پہن چکا ہے۔

پڑے گی ہر طرف سے تجھ پہ لعنت
بس اب ہر وقت رہ طیار مرزا
خوش ہو کے گھر جا کر دکھاتا
گلے میں لعنتوں کا ہار مرزا

قولھم: مرزا کی کتابیں لے کر اول سے آخر تک پڑھو قادیان میں چلے جاؤ کتاب کو.. دیکھی نہیں وغیرہ

اقول: حسب الارشاد کتابیں دیکھیں ان میں سوائے ابلہ فریبی دجل اندازی و بے ایمانی وکفریات لغویات جہالت اور فضلہ خوری و کاسہ لیسی نیچری کے اور کچھ نہیں لعنۃ اللہ علی مولفھا۔

اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں نہ دیکھتے تو آپ کو اس طرح اسفل السافلین کی سیر نہ کراتے۔ اور معاذ اللہ ہم قادیان کے دجال خانہ میں جائیں اور اس منحوس شکل اکذب الکاذبین و رأس المفترین و مثیل مسیح الدجال کی زیارت کریں ہم تو نماز میں دعا پڑھا کرتے ہیں اعوذ بك من فتنة المسيح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدجا ل

قولھم: تمہارا ایسا کرنا گویا مخالفین اسلام کو سبق دینا ہے۔

اقول: کیا آپ موافق اسلام ہیں؟ کلا کہ آپ جیسی شکلیں اسلام کے موافق ہوں۔ تمہارے رسول نے لغت ولسان سے امان اٹھا دی، استعارہ ومجاز کا نشان کھڑا کر کے خواہ مخواہ کا رسول محدث ملہم مجدد مہدی مثیل مسیح بن بیٹھا عیسی بنا، ان کو سولی چڑھا کر قاتل بنا۔ احمد رسول مبشر بنا، خدا کا بیٹا رسول ﷺ کا معبود بنا،

قل ان کا ن للرّ حمن و لد فا نا اوّ ل العا بد ین ۔ (الز خرف:۸۱)

اور اپنے نامراد بیٹے کو کأ نّ اللّٰہ نز ل من السما ء کہا،

عیسی سے بہتر بنا

ان کے معجزوں کو مسمریزم سے شعبدہ بازی کہا.

ص ۱۰۔..(یہ صفحہ بالکل نہیں پڑھا جاتا)

اور کہا کہ اگر میں اس امر کو مکروہ قابل نفرت نہ جانتا تو ان اعجو بہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

عیسی کو یوسف نجار کا بیٹا کہا۔ صاف تکذیب صدیقہ کبری بنص قرآن محصنہ بقول رحمان المصطفاۃ علی نساء العا لمین کی علی رؤس الاشھاد کی

قا لت انّی یکو ن لی غلا م و لم یمسسنی بشر و لم اك بغیا۔
قال کذ لك قا ل ر بك هو علی هین و لنجعله آ یة للناس و کان امراً مقضیاً۔ (مریم: ۲۰۔۲۱)

فرشتہ کے تبدل کا انکار کیا ...وغیرہ وغیرہ کفریات اپنے آپ کو مسلمان لکھیں گے۔ اس واسطے آپ اور آپ کا رسول کا ذب یہودوں عیسائیوں اور ہندؤوں سے بڑھ کر مخالف اسلام ہے۔ اسلام کو ہرگز دوسرے مخالفین سے ...

قولھم: مرزا صاحب کے کلام پر معاصرین عام لوگ..

.اقول: ہم مرزا قادیانی کو کذاب دجال مفتری شاگرد سید احمد نیچری اور اس کا چور جانتے ہیں اور آپ (مرزائی) اسے مسیح موعود لکھے جاتے ہیں اگر دلیل کا مطالبہ ہو تو کہتے ہیں کہ مجدد الف ثانی نے فلاں جگہ لکھا ہے جب مسیح یا مہدی آئے گا تو لوگ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مخالفت کریں گے۔..

نادان مرزائی اب تک نہیں سمجھے کہ دلیل و حجۃ کس حیوان و پتھر یا درخت کا نام ہے۔آؤ میں تم کو یہ سبق پڑھاتا ہوں۔

دلیلیں شرع کی چار ہیں: اول کتاب اللہ، دوم سنت رسول اللہ، سوم اجماع امت، یہ تین ادلہ معصوم ہیں، چہارم قیاس جو غیر معصوم ہے۔

پس مرزا قادیانی کے مسیح موعود وغیرہ ہونے کے بارے میں کون سی دلیل ہے بتادیں، ورنہ گوزشتر کہیں گے کیونکہ ہم تو اس کے کافر دجال مرتد ہونے پر بہت سے دلائل منطقی لکھ دی ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار...

کیا حضرت مجدد الف ثانی کے یہ فرمانے سے کہ بدعتی مخالفت کریں گے یا مہدی پر فتوی لگائیں گے، دجال قادیانی کا عیسی ہونا ثابت ہوتا ہے۔

ان دونوں باتوں میں کس قسم کی ملازمت ہے۔اگر ہے تو وجہ تلازم کی بیان کیجئے ورنہ کچھ تو شرمایئے

قولھم: حدیث صحیح میں ہے: من مات ولم یعرف امام زمانہ....

اقول: آپ اور آپ کا کذاب رسول بھی حدیث شریف کے مصحح بن بیٹھے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون ...

اگر یہ حدیث آپ کے نزدیک صحیح ہے تو ہم اس کی صحت کا آپ سے مطالبہ کرتے ہیں۔کس نے اہل صحاح وسنن ومسانید میں سے اس کو صحیح کہا اور کس اہل حدیث نے اس کی تصحیح کی۔..

اگر نہ بتاؤ تو بغیر اس کے کیا کہا ئے کہ تم دجال کذاب کی امت ہو اور کذب بہتان وافترا آپ کا عین دین وایمان ہے...

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ منہاج السنہ میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث خلیفہ وقت اور امیر امہ کے حق میں وارد ہے۔

اس لئے تمام اہل اسلام اس حدیث کو کتاب الامارۃ میں لائے ہیں....

الآئمۃ من قریش ... ہمیں معلوم ہے کہ یہ دجال بھی مدعی امامت کا اسی واسطے حضرت سلطان المعظم کے حق میں جو کہ خلفاء عثمانیہ میں سے ہیں اس منحوس مقبوح ملعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے الفاظ بے ادبانہ بکے ہیں تا کہ کسی طرح وہ عام رہیں اور یہ خبیث امام زمان بن جاوے۔

قولھم: ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہتے ہیں

اقول: مسیلمہ کذاب بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتا تھا اور منافق بھی اس کلمہ کو پڑھتا تھا۔ جب تک اس کلمہ پر اعتقاد عمل نہ ہو تو ہرگز آپ لوگ مسلمان نہیں ہوتے۔ تم تو صریح حکم کے مخالف ہو اور ایک کذاب کو نبی بنا بیٹھے ہو اور وہ برابر محمد ﷺ کی غلطیاں نکالتا چلا جاتا ہے تم کو اس کلمہ شریف سے کیا نسبت؟

تم تو زبان حال وقال سے کہہ رہے ہو، مرزا غلام احمد رسول اللہ، پھر منافقانہ طور پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ زبان سے کہنا کیا معنی رکھتا ہے۔ اور آگے بیان ہوگا کہ آپ اور آپ کا رسول یہودی بھی ہیں اور عیسائی بھی اور منافق مسلمان بھی۔

قولھم: ہم کو عیسائیوں سے کیا نسبت

اقول: بالکل مسیح آپ کا امام (مرزا قادیانی) تو عیسی کو قتل کرنے والا، یہودوں کی طرح بڑا اور سخت گالی بکنے والا اور جان وعزت کا دشمن،

اور عیسائی ان کی تعظیم میں افراط کرنے والے اور خدا یا خدا کا بیٹا کہنے والے،

پھر آپ کو ان سے کیا نسبت۔

اگر ہے تو یہودوں سے ہے کیونکہ وہ عیسی کے تمہارے رسول کی طرح سخت دشمن ہیں۔ جیسا تمہارا امام۔

لیکن ہم نے آپ کو نئے عیسائی اس واسطے کہا تھا کہ تمہارا رسول اپنے آپ کو ابن اللہ اور قائل تثلیث اور عیسی و مسیح موعود کہتا ہے۔ اس اعتبار سے آپ عیسائی اور پہلے اعتبار سے آپ یہودی اور منافقانہ اقرار سے آپ منافق مسلمان۔

پس آپ یہودی بھی ہیں اور عیسائی بھی اور منافق مسلمان بھی۔ آپ کا عجیب رنگ اور ڈھنگ ہے۔ اسی واسطے آپ کی تحریر کا بھی عجیب رنگ ہے۔ کہیں کچھ اور کہیں کچھ ہیں۔ اقرار اور کہیں انکار فاعتبروا یا اولی الابصار

قولھم: ہمارے امام علیہ السلام نے تو حضرت عیسی کا داخل جنت ہونا..الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: اول مرزائیوں کی حدیث صحیح کی کچھ خبر لے کر پھر انشاء اللہ اور بحث کریں گے۔
اولاً ہم کہتے ہیں کہ کس نے آئمہ حدیث میں سے اس کی تصحیح کی
اور کس نے اس کی تخریج کی
اور کس کتاب میں صحاح وسنن ومسانید سے یہ حدیث موجود ہے
اور اس کا اسناد کہاں ہے
اور آئمہ جرح وتعدیل میں سے کس نے اس کی توثیق کی ہے تو ضرور بتاویں،
ورنہ آپ کے دجال کذاب کادیانی کی سنت پر عمل کرنے میں کیا شک۔
ایسا دھوکہ دینا بے ایمانوں کا کام ہے نہ مسلمانوں کا۔

نہ صاحب یواقیت نے اس کا مخرج بیان کیا اور نہ اس کی سند۔ تفسیر ابن کثیر میں اس کی سند ومخرج کا پتہ ہے۔ پس یہ حدیث بھی مثل حدیث سابق کے بے اصل اور مجہول ہے پھر اس کو صحیح کہنا بڑا ظلم و بہتان ہے۔ ہاں حدیث

لو کا ن موسی حیا لما وسعه ا لا اتباعی

امام احمد اور بیہقی نے روایت کیا ہے

قا ل ... لکن فی اسنا دہ خا لد بن سعید و هو ضعیف قا ل ابن حبا ن کا ن ردی الحفظ یقلب ا لا سناد و یر تع المراسیل لا یجوز ا لا حتجا ج به قا ل الشا فعی الحد یث عن حرا م بن عثما ن حرام و عن مجا هد بخا لد و عن ابی العالیه الر یاحی ر یا ح قا ل ا حمد بن حنبل حد یث مجا هد حلم؟

پس چونکہ وہ لفظ جو مسند احمد وبیہقی میں موجود ہے ضعیف ہے جس میں عیسیٰ کا نام ونشان بھی نہیں پھر وہ لفظ جس کا وجود اصول وامہات میں بالکل نہیں کیونکر صحیح ہو سکتا ہے ایسی حدیث کو اہل حدیث لا ا صل له کہتے ہیں پھر اس کو صحیح کہنا بے دینی نہیں تو کیا ہے اور اگر بفرض محال صحیح بھی ہو جاوے تو روایت احمد

لو کان موسی حیا بین ا ظهر کم

مفسر اس کی ہو گی کیونکہ قید بین ا ظهر کم منافی ان کی حیات کو ملاء اعلیٰ میں نہیں فتدبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بر۔

اور باوجود بے اصل ہونے کے مخالف ہے دلائل قاطعہ کے آیات بینات و احادیث متواترہ سے جو حیات حضرت مسیح پر دال ہیں اور کچھ عنقریب بیان بھی کیا جائے گا انشاءاللہ۔

پس اصولاً جاننا چاہیے کہ ہم اہل سنت والجماعت کا قول ہر مسئلہ و ہر باب میں خواہ اصول ہو یا فروع، اعتقاد ہو یا عمل، وہ ہے جو اللہ تعالی اور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا، اور جو فرمایا مہاجرین وانصار نے جو افضل خلق اللہ ہیں علی الاطلاق بعد النبیین، اور جو باقی صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین نے فرمایا، اور جو فرمایا آیات ہدی اور مصابیح دینی آئمہ اربعہ وغیرھم نے رضی اللہ عنھم اجمعین۔اور یہی ہے دین اسلام جس کو اللہ تعالی نے کامل کیا اور اپنی کتاب میں خبر دی

الیو م اکلمت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و ر ضیت لکم الاسلا م دینا (المائدة:۳)

اور یہی لوگ منعم علیھم ہیں جن کا راستہ ہم کو مانگنے کا حکم ہے ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں

اھد ناالصرا ط المستقیم۔ صرا ط الذین انعمت علیھم (الفاتحة: ۶۔۷)۔

اللہ تعالی سورہ نساء میں فرماتا ہے

و من یطع اللہ و الرسو ل فا ولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء والصا لحین و حسن اولئك رفیقا (النساء:۶۹)

اور اللہ تعالی نے فرمایا:

و من یشا قق الرسو ل من بعد ما تبین له الھدی و یتبع غیر سبیل المو منین نو له ما تو لی و نصله جھنم و ساء ت مصیرا ۔(النساء:۱۱۵)

اور اللہ تعالی نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و السا بقو ن ا لا ولو ن من المها جر ین و الانصار و الذین اتبعو هم با حسا ن ر ضی الله عنهم و ر ضوا عنه(التو بة:۱۰۰)

اوراللہ تعالی نے فر ما یا :

ام لهم شر کا ء شر عوا لهم من الدین ما لم یأذن به الله (الشوری :۲۱)

اورفر ما یا رسول اللہ ﷺ نے:

من ا حد ث فی امر نا هذا ما لیس منه فهو رد ۔

اورفر ما یا: کل محد ثة بد عة و کل بد عة ضلا لة ،

حضرت اما م احمد بن حنبل کو خلیفہ وقت سخت مارتا اور عذا ب کر تا اس با ت پر کہ کہو قر آن مخلوق ہے۔اور وہ محبوب رب العا لمین کہتا

کیف اقول ما لم یقل

یعنی کس طر ح کہوں میں وہ بات جو خیر قرو ن میں نہیں کہی گئی ۔

اورفر ما تے تھے:

ایا ك ان تتكلم فی مسئلة لیس لك فیها اما م

یعنی پر ہیز کر با ت کر نے سے اس مسئلہ میں کہ اس میں کو ئی تیرا اما م نہ ہو مہا جر ین وانصار میں سے،

اور جو با ت اعتقا د ہو یا عمل قر و ن ثلا ثہ میں بغیر نکیر نہ پا ئی جاوے وہ بدعت ہے اور ضلا لت، اور علماء سلف نے فر ما یا ہے

البد عة بر یدالکفر (بدعت کفر کا قا صد اور بلا نے والا ہے)

اس لئے کہ بدعتی اللہ عز وجل پر بد ظنی کر تا ہے۔یعنی یہ کہ اللہ تعا لی نے اپنے دین کو کا مل و پورا نہیں کیا بلکہ بعض عقا ئد حقہ و اعما ل صا لحہ اور علوم نا فعہ و غیبیہ سے مہا جر ین وانصار تا بعین ا خیار کو محروم ر کھا۔

چنا نچہ مرزا غلام احمد قا د یا نی خبیث گما ن کر تا ہے کہ اللہ نے رسول اللہ ﷺ سے لے کر آ ج تک تمام عباد اللہ الصا لحین کو عقا ید حقہ سے محروم رکھا اور مجھ کو مخصوص اور مشر ف کیا۔کسی کو مہا جر ین وانصار و صدیقین وشہداء و صا لحین و آ ئمہ مجتہد ین میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ عقاید حقہ نہیں بتائے حتی کہ رسول اللہ ﷺ کو بھی اور مجھے بتا دیئے اور اجماع امت کا کورانہ اجماع ہے اور کہا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے ان مضامین کے سمجھنے میں غلطی کی تو امت کا کورانہ اجماع کیا اعتبار رکھتا ہے۔

دیکھو تمام امت کور اور اندھی ہوئی اور علماً وفضلاً آئمہ رحمهم الله اندھے ہوئے اور یہ ایک ملعون دجال آلنقوی، بے زوج اور بوزنجر خان بے پدر کا نسبی بیٹا بینا (سوجا کھا) اور بصیر نکلا۔ نعوذ بالله من الجرأة فی دین الله۔

فما احسن ما قال الحافظ ابن القیم فی النونیة

و الله لو لا الله ناصر دینی
و کتابه بالحق و البرهان
و حققتموا للحق اذ حرموه فی
اصل الیقین و معقل العرفان
و هدیتمونا للذی لم یهتده
ابدا به وا شدة الحرمان
او سلکتموا طرق الهدی و العلم
دون القوم وا عجبا لذا البهتان
و الله ثم رسوله قد بینا
طرق الهدی فی غایة التبیان

ثانیاً جاننا چاہیے کہ تفسیر قرآن وہی چاہیے جو سلف صالحین مہاجرین وانصار سے (جو حاضرین وحی تھے) منقول ہو۔ جو شخص برخلاف ان کی تفسیر کے اپنی رائے وتخمین سے کسی آیت کا معنی کرے تو وہ گمراہ اور مورد اس وعید کا ہے جو حدیث شریف میں آیا ہے

قال رسول الله من قال فی القرآن برأیه فلیتبوا مقعده من النار۔ و فی روایة ۔ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعده من النار رواه الترمذی

و قال ﷺ من قال فی القرآن برأیه فاصاب فقد اخطأ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رواه التر مذی و ابو دا ؤد و ا یضا قا ل ... فی القر آ ن کفر و سمع ﷺ قو ماً یتدا رؤن فی القر آ ن فقا ل انما ھلك من کا ن قبلکم بھذا ضر بوا کتا ب اللہ بعضه ببعض و انما نز ل کتا ب اللہ یصدق بعضه بعضاً ف لا تکذ بوا بعضه ببعض فلما علمتم منه فقو لوا و ما جھلتم فکلو ہ الی عا لمه رواہ احمد وابن ماجہ۔ مشکوۃ کتاب العلم

جب یہ معلوم ہوا تو جاننا چاہیے کہ یہ مرزا قادیانی دجال اور مرزائی دجا لچے اسلام کی جس کی بنا ان دونوں اصول پر ہے صریح مخالف ہیں۔ تمام امت مرحومہ جو خیر الامم اور امت وسط بنص قرآن ہے صحابہ سے لے کر اس وقت تک باتفاق قائل و معتقد ہیں علی اختلاف المذاہب کہ عیسیٰ کو مع جسد و روح زندگی کی حالت میں اللہ عز و جل نے آسمان پر اٹھا لیا اور پھر قریب قیامت نزول فرمائیں اور مسیح الدجال کو قتل کریں گے اور یہ دجال تمام امت مرحومہ و خیر الامم کو اندھا کہہ کر تخطیہ کرتا ہے۔ وایضاً تحریف قرآن و حدیث کی اور از خود معانی مستحدثہ موافق مطلب خود تراشتا تو یہودیوں سے بڑھ کر کرتا ہے اور اس کے ہر فقرہ سے بے ایمانی وا ثار و شواہد کذب و کفر کالشمس فی ربقة النھار ظاہر ہیں لیکن یہ اندھے بے عقل احمق مرزائی بالکل نہیں سمجھتے کیسے مرزا خبیث کی تراشی کہ عقل اور آنکھ سب کو جواب دے بیٹھے

و لقد ذرأنا لجھنّم کثیرا من الجن و الا نس لھم قلو ب لا یفقھو ن بھا و لھم اعین لا یبصرو ن بھا و لھم ء ا ذا ن لا یسمعو ن بھا او لئك کا لا نعا م بل ھم ا ضلّ او لئك ھم الغافلو ن ۔ (الاعراف :۱۷۹)

مرزائیوں نے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی وفات پر کئی چیزوں کے ساتھ کہ کبیت العنکبو ت ہیں، تمسک کیا ہے

و ان او ھن البیو ت لبیت العنکبو ت لو کا نوا یعلمو ن (العنکبو ت :٤٢)۔

اول۔ تفسیر متو فیك ممیتك کے ساتھ جو ابن عباس سے بطور تعلیق بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہے۔
دوم۔حدیث بے اصل جس کا حال اوپر گذرالو کا ن موسی و عیسی حیین۔
سوم۔آیت و ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افا ن مت فهم الخا لدو ن۔
کل نفس ذا ئقة المو ت۔(الانبیاء:۳۴۔۳۵)
چہارم۔ لا نبی بعدی۔
پنجم۔آیت مبشرا برسو ل یا تی من بعدی اسمه ا حمد۔(الصّف)

پس مولوی محمد بشیر صا حب بھو پا لی نے ان سب تمسکا ت وا ہیہ کو ھبا ء منثوراً کر کے حیات حضرت مسیح علیہ السلام بدلائل قاطعہ ثا بت کر دکھا ئی اور مرزا غلام احمد قا دیا نی کو ایسا مبہوت بطور مصداق فبهت الّذی کفر کا بنا یا کہ دہلی سے دم دبا کر بحث کو نا تمام چھوڑ کر بھا گا۔اور رسا لہ کا نا م الحق الصریح فی ا ثبا ت حیات المسیح ہے۔اوس کا جوا ب نہ مرزا قا دیا نی سے ہو سکا ،نہ اوس کے چیلو ں سے ،اور بے حیائی سے انہیں مر دو دہ دلائل کے ساتھ بغیر جوا ب تمسک کر تے جا تے ہیں۔

قولھم : ممیتك .. الخ..

جواب اس کا بچند و جوہ ہے۔ وجہ اول یہ کہ روا یت ممیتك کی بخاری میں ابن عباس سے معلق ہے اور بخاری جو اصح الکتب ہے،اس سے مراد بخاری کی وہ ا حا دیث ہیں جو مرفوع ومسندا پنی کتا ب میں لا یا ہے نہ تعلیقا ت ۔اور راوی اس کا علی بن ابی طلحہ ہے۔ چنا نچہ قسطلا نی شرح بخاری میں لکھا ہے اس کو ابن عباس سے ملا قا ت نہیں ہے اور ضعیف ہے۔اور تقریب میں ہے

علی بن ابی طلحه سا لم مو لی بنی العباس سکن حمص ارسل عن ابن عباس و لم یره ۔ من السا دسة صدوق قد یخطی- انتهی -

خلا صہ میں ہے

عن ابن عباس مر سلاً و عن مجا هد و القا سم و عن هثور بن یز ید و معمر و الثوری قا ل ا حمد له اشیاء منکرات

کا شف میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال احمد اشیاء و منکرات ۔

میزان میں ہے:

قال احمد ابن حنبل له اشیاء منکرات و قال دحیم لم یسمع علی ابن ابی طلحه التفسیر عن ابن عباس۔ انتهی ملخصاً کما فی الحق الصریح ۔

وجہ دوم یہ کہ یہ روایت باوجود ضعیف ہونے کے مخالف ہے اس اثر صحیح کے ساتھ جو ابن عباس سے بسند صحیح مروی ہے ۔ پہلا وہ جو تفسیر ابن کثیر وغیرہ میں مذکور ہے:

عن ابن عباس و ان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته قال قبل موت عیسی بن مریم ۔

دوسرا اثر یہ ہے جو تفسیر فتح البیان وغیرہ میں اس طور ہے :

عن ابن عباس قال لما اراد الله ان یرفع عیسی الی السماء خرج الی اصحابه و فی البیت اثنی عشر رجلا من الحواریین فخرج علیهم من عین فی البیت و رأسه یقطر ماء فقال ان منکم من یکفر بی اثنی عشرة مرة بعد ان آمن بی ثم قال ایکم یلقی علیه شبهی فیقتل مکانی و یکون معی فی درجتی فقام شاب من احدثهم سناً فقال له اجلس۔ ثم اعاد علیهم ثم قام الشاب ۔ فقال اجلس۔ ثم اعاد علیهم فقام الشاب فقال انا ۔ فقال انت ذاك ۔ فالقی علیه شبه عیسی و رفع عیسی من روزنة فی البیت الی السماء

و جاء الطّلب من الیهود فاخذوا الشّبه فقتلوه ثمّ صلبوه فکفر به بعضهم اثنی عشر مرّة بعد ان آمن به و افترقوا ثلاث فرق فقالت طائفة کان اللّه فینا ما شاء ثمّ صعد الی السماء فهؤلاء الیعقوبیه۔ و قالت فرقة کان فینا ابن اللّه ما شاء ثمّ رفعه اللّه الیه و هؤلاء النسطوریه۔ و قالت فرقة کان فینا عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہ و رسولہ و ھؤلا ء المسلمون۔ فتظاھر ت الکافرتان علی الملۃ فقتلوھا فلم یز ل الاسلام طامساً حتّی بعث اللّٰہ محمّد ﷺ فا نزل اللّٰہ علیہ فآ منت طا ئفۃ من بنی اسرائیل یعنی الطائفۃ التی آمنت فی زمن عیسی و کفرت طائفۃ یعنی التی کفرت فی زمن عیسی فایّدنا الّذین آمنوا فی زمن عیسی باظھار محمّد دینھم علی دین الکا فر ین ۔

قال ابن کثیر بعد ان سا قہ بھذا اللفظ عند ابن ابی حا تم قال حدثنا ا حمد بن سنان حدثنا ابو معا ویۃ عن الاعمش عن المنھال ابن عمرو عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فذکرہ و ھذا اسناد صحیح الی ابن عباس و صدق ابن کثیر فھؤلا ء کلّھم من رّجال الصحیح و ا خر جہ النّسائی من حدیث ابی کر یب عن ابی معا و یۃ بنحوہ و قد رو یت قصۃ علیہ السلا م من طرق بالفا ظ مختلفۃ و سا قھا عبد بن حمید و ابن جر یر و ابن المنذر علی صفۃ قر یبۃ مما فی ا لا نجیل

ترجمہ: روایت کیا سعید بن منصور ونسائی وابن ابی حاتم وابن مردویہ نے ابن عباسؓ سے کہا انہوں نے جب ارادہ کیا اللہ نے یہ کہ اٹھاوے حضرت عیسٰی کو آسمان کی طرف، نکلے حضرت عیسٰیؑ اپنے یاروں کی طرف اور گھر میں بارہ مرد تھے حواریوں میں سے۔ پس نکلے ان پر ایک چشمہ سے جو گھر میں تھا اور سر سے ان کے پانی ٹپکتا تھا۔ پس فرمایا کہ تحقیق بعض تم میں سے وہ ہے کہ کفر کرے گا میرے ساتھ بارہ بار بعد اس کے کہ ایمان لایا مجھ پر۔ پھر فرمایا کہ کون ہے تم میں سے کہ ڈالی جائے اس پر شبیہہ میری۔ پھر قتل کیا جاوے وہ میری جگہ اور ہو میرے ساتھ میرے درجہ میں۔ پس کھڑا ہوا ایک جوان نوعمروں میں سے۔ پس فرمایا واسطے اسکے بیٹھ جا۔ پھر اعادہ کیا ان پر اس بات کا۔ پھر کھڑا ہوا وہی جوان۔ پھر فرمایا کہ بیٹھ جا۔ پھر اعادہ کیا ان پر اس بات کا۔ پھر کھڑا ہوا وہی جوان۔ پس کہا اس نے میں۔ پس فرمایا کہ تو وہی ہے۔ پس ڈالی گئی اس پر شبیہہ عیسٰی کی اور اٹھائے گئے عیسٰی روشن دان سے جو گھر میں تھا آسمان کی طرف۔ اور آئے تلاش کرنے والے یہود کی طرف سے۔ پس پکڑ لیا انہوں نے شبہ کو پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کیا اس کو پھر سولی پر چڑھایا اس کو۔ پس کفر کیا ساتھ ان کے بعض ان کے نے بارہ بار بعد اس کے کہ ایمان لایا ان پر۔ اور متفرق ہو گئے تین فرقے۔ پس کہا ایک فرقہ نے رہا اللہ ہم میں جب تک کہ چاہا اس نے پھر چڑھ گیا آسمان کی طرف، پس یہ یعقوبیہ ہیں۔ اور کہا ایک فرقہ نے تھا، ہم میں بیٹا اللہ کا جب تک کہ چاہا اس نے پھر اٹھالیا اس کو اللہ نے اپنی طرف اور یہ نسطوریہ ہیں۔ اور کہا ایک فرقہ نے تھا ہم میں بندہ اللہ کا اور رسول اس کا، یہ مسلمان تھے۔ پھر چڑھائی کی کافروں نے مسلمانوں پر، پس قتل کیا ان کو پس ہمیشہ رہا اسلام مٹا ہوا یہاں تک کہ بھیجا اللہ نے محمد ﷺ کو پس اتاری اللہ نے ان پر یہ آیت فآمنت طائفة من بنی اسرائیل یعنی پس ایمان لایا ایک گروہ بنی اسرائیل میں سے یعنی وہ گروہ جو ایمان لایا حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں اور کفر کیا ایک گروہ نے یعنی اس نے کہ کافر ہوا حضرت عیسیٰؑ کے زمانہ میں۔ پس تائید کی ہم نے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کے اس طرح پر کہ محمد ﷺ نے ان کے دین کو کافروں کے دین پر غالب کیا۔ کہا ابن کثیر نے بعد اس کے کہ چلایا اس حدیث کو اس لفظ سے نزدیک ابن ابی حاتم کے کہا حدیث کی ہم کو احمد بن سنان نے حدیث کی ہم کو ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے حضرت سعید بن جبیر سے انہوں نے حضرت ابن عباسؓ سے پس ذکر کیا اس کو اور یہ سند صحیح ہے ابن عباسؓ تک اور سچ کہا ابن کثیر نے پس یہ کل رجال رجال صحیحین میں سے ہیں اور روایت کیا اس کو نسائی نے حدیث ابی کریب سے انہوں نے معاویہ سے مثل اس کے۔

وجہ سوم یہ کہ توفی کا معنی موت حقیقی لیا جاوے تو آیت میں تقدیم تاخیر ہو گی، جیسا کہ بعض سلف کا قول ہے اور حضرت ابن عباس وضحاک وقتادہ وغیرھم سے منقول ہے۔ پس معنی یہ ہوئے کہ میں تجھ کو اٹھانے والا ہوں اپنی طرف اور پھر بعد ازاں مارنے والا ہوں۔ اس طرح توفی کے معنی موت بھی ہو گئے اور کچھ حرج نہیں معنی بھی موافق مذہب تمام امت کے ہو گئے۔

وجہ چہارم یہ کہ موت نوم کے معنوں میں بھی استعمال ہوتی ہے۔ چنانچہ دعا جو جاگنے پر پڑھی جاتی ہے الحمد لله الذی احیانی بعد ما اماتنی و الیه النشور۔ توفی کے حقیقی معنی پورا لینا ہے اور موت اس کے مجازی معنی ہیں۔ چنانچہ آگے بیان ہوگا انشاء اللہ۔ اور آیات و ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افان مت فهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخا لدو ن۔ کل نفس ذا ئقة المو ت۔ (الانبیاء:۳۴۔۳۵) عمو مات میں سے ہیں و ما من عام ا لاقد خص منه البعض ۔ اور عا م معارض خا ص کے نہیں ہو تا ۔ اصول فقہ دیکھو۔ اور ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ عیسی کے واسطے خلد نہیں اور بعد نزول کے وفات پا ئیں گے اور مسلمان ان پر نماز جنازہ پڑھیں گے اور رسول اللہ ﷺ کی قبر کے پاس مدفون ہوں گے ۔ وایضاً آیت و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ته اس عموم کی مخصص ہے اور آیت مبشرا برسو ل یا تی من بعدی کے ساتھ مرزائیوں کا عجیب تمسک ہے من بعدی سے موت کہاں نکلتی ہے ہاں اگر من بعد مو تی ہوتا تو درست تھا۔ بلکہ معنی اس کا یہ ہے من بعدی اے بعد رفعی علی السماء اور لفظ بعد سے موت ...نہیں ہوئی مگر بقرینہ بینہ قال تعالی

فا نا قد فتنا قو مك من بعد ك و ا ضلّهم السا مری (طه :۸۵)

وغیرہ ذلک من الآیات اور حضرت موسی اس وقت زندہ تھے اور حدیث لا نبی بعدی کسی طرح ان کے مدعا پر دال نہیں کیونکہ عیسی کی نبوت قبل موت محمد ﷺ کے ہے اور جب آخر زمانہ میں نزول فرمائیں گے تو شریعت محمدی کے مطابق عمل کریں گے۔ حتی کہ نماز بھی امام مہدی کے پیچھے پڑھیں گے ۔ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور حضرت عیسیؑ کے نزول ورفع کی خبر دی ورنہ کون جانتا ۔ پھر مرزا دجال کے پیرو کہتے ہیں اگر مسیح اب تک زندہ ہے تو احمد رسول اللہ اب تک تشریف نہیں لائے ۔ اب جب ہم مرزائیوں کے دلائل کا جواب دے چکے تو مختصراً بعض دلائل حیات مسیح کے لکھتے ہیں ۔ زیادہ تفصیل دیکھنی ہو تو رسالہ الحق الصریح تالیف مولانا مولوی محمد بشیر صاحب سہسوانی کا مطالعہ کریں

دلیل اول: آیت سورہ نساء

و ان من اهل الکتا ب الا لیو منن به قبل مو ته و یو م القیامة یکو ن علیهم شهیدا۔

دلیل دوم: آیت سورہ نساء کی

و ماقتلو ہ یقیناً بل رفعه الله الیه و کا ن الله عزیزا حکیما

دلیل سوم: آیت سورہ آل عمران کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و مکروا و مکر الله و الله خیر الما کر ین ۔ اذ قال الله یا عیسی انی متو فیك ورا فعك الی و مطهر ك من الذین کفروا و جا عل الذین اتبعو ك فو ق الذین کفروا الی یو م القیا مه ۔

تو فی کا حقیقی معنی پورا لینا، واخذ تام وقبض تمام ہے۔

قاموس میں ہے:

و او فی علیه اشرف و فلا ناً حقه ا عطا ه وا فیاً تو فاه ۔ و او فا ه فا ستو فاه و تو فا ه

اورصحاح میں ہے:

او فا ه حقه و وفاه بمعنی ای اعطا ه حقه وافیاً و استو فی حقه و تو فا ه ۔

مصباح المنیر میں ہے:

و تو فیته و استو فیته بمعنی۔

مجمع البحار میں ہے :

و استو فیت حقی ای ا خذ ته تا ما۔

صراح میں ہے:

ایفاء گذاردن حق کسے بتام و یقال عنہ او فاہ حقہ و وفاہ استیفاء توفی تمام گرفتن حق ۔

قسطلانی میں ہے:

التو فی ا خذ الشیء وا فیاً و المو ت نوع منه

ایسا ہی بیضاوی کبیر وغیرہ تفاسیر میں ہے ۔اورموت اورنوم توفی کے مجازی معنی ہیں بغیر دلیل صاف کے بجر دلفظ سے نہیں سمجھا جا تا کذا فی الحق الصریح مبسو طاً۔

پس اس آیت کے یہ معنی ہوئے ، میں تجھ کو پورا مع الجسد والروح لینے والا ہوں اوراپنی طرف اٹھانے والا ہوں ۔مرزائی اس آیت کوہٹ دھرمی اور بےانصافی سے اپنی دلیل بغیرعلم کے بناتے ہیں اس واسطے لغت کی نقل کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھی دلیل سورہ مائدہ کی یہ آیت:

و کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلما تو فیتنی کنت انت الرقیب علیھم ۔

اور تو فی کے معنی ا خذ الشیء وا فیا عنی مع الرو ح و الجسد جیسا کہ اوپر گذرا

پانچویں دلیل سورہ آل عمران کی یہ آیت ہے:

و یکلم الناس فی المھد و کھلا و من الصا لحین

وجہ استدلال کی یہ کہ رفع ان کا قبل سن کہولت کے واقع ہوا ۳۳ سال کی عمر میں جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں فا نہ رفع و لہ ثلا ث و ثلا ثو ن سنۃ فی الصحیح پس سن کہولت بعد نزول ہوگا جب آخر زمانہ میں نزول فرمائیں گے موافق آیات و احادیث کے یعنی جیسا کلام فی المہد ایک آیت و معجزہ ہے ایسا ہی کلام فی الکہولت معجزہ ٹھہرتا ہے کیونکہ اس زمان دراز تک جسم کا بغیر طعام وشراب رہنا اور اس میں کچھ تغیر نہ آنا خارق عادت ہے۔ ورنہ کلام فی الکہولت تو سب ہی کہول کیا کرتے ہیں حضرت مسیح کا اس میں کیا کمال ہوا جسکو اللہ تعالی عز وجل نے فہرست نعم جلیلہ میں ذکر فرمایا کذا فی الحق الصریح

چھٹی دلیل سورۃ زخرف کی یہ آیت :

و انہ لعلم للساعۃ فلا تمتر ن بھاو اتبعو ن ھذا صرا ط مستقیم

شاہ ولی اللہ یوں ترجمہ لکھتے ہیں:

و ہر آئینہ عیسی نشانست قیامت را۔ الخ۔

اور شاہ عبدالقادر فائدہ میں لکھتے ہیں:

حضرت عیسی کا آنا نشان ہے قیامت کا

ساتویں دلیل سورہ حشر کی یہ آیت:

و ما اتا کم الرسو ل فخذو ہ و ما نھا کم عنہ فا نتھوا

(یعنی جو دیوے تم کو رسول لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حسب ارشاد اس آیت کے جب احادیث صحیحہ کی طرف رجوع کیا تو بکثرت پایا

عن ابی ھر یرہ قا ل قا ل رسو ل اللہ ﷺ و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینز ل فیکم ابن مر یم حکما عد لا فیکسر الصلیب و یقتل الخنز یر و یضع الجز یۃ و یفیض الما ل حتی لا یقبلہ ا حد حتی تکو ن السجد ۃ الوا حد ۃ خیر من الد نیا و ما فیھا ثم یقو ل ابو ھر یرہ فا قر ؤا ان شئتم ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن بہ قبل مو تہ .. ا لآ یہ متفق علیہ

اور احادیث اس باب میں بکثرت ہیں چنانچہ حجج الکرا مہ میں بعد بیان احادیث کثیرہ کے امام شوکانی سے نقل کیا کہا :

فھذہ تسعۃ و عشرو ن حد یثاً تنضم الیھا ا حا دیث ا خر ذکر فیھا النزو ل عیسی منھا ما ھو مذ کور فی ا حا دیث الد جا ل و منھا ما ھو مذ کور فی ا حا دیث المنتظر و تنضم الی ذلک ا یضاًا لآ ثار الواردۃ عن الصحا بۃ فلھا حکم الر فع اذ لا مجا ل للا جتھاد فی ذلک . الی ان قا ل .و جمیع ما سقنا ہ با لغ حد التواتر کما لا یخفی علی من لہ فضل اطلاع فتقرر بجمیع ما سقنا ہ فی ھذا ان ا لا حا دیث الواردۃ فی المھدی المنتظر متوا ترۃ و ا لا حا دیث الواردۃ فی الد جا ل متوا ترۃ و الاحادیث الواردۃ فی نزو ل عیسی متوا ترۃ و فی ھذا المقدار کفا یۃ لمن لہ ھدا یہ ۔ انتھی

صفحہ ۴۳۴ و ۴۳۰ میں امام شوکانی سے نقل کیا ہے:

و اما ا لا حا دیث الواردۃ فی الد جا ل فا لذی ذکرہ ھما مأۃ حد یث ..الخ ۔

اور اس طرح احادیث مہدی بہت کثرت سے لایا۔

ان سب آیات و احادیث متواترہ کے ساتھ یہ طائفہ مرزائیہ دجالیہ کفرو تکذیب کرتے ہیں اور تمسخر کے ساتھ کہتے ہیں اگر عیسی آسمان پر زندہ ہیں تو ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے روٹی کون پکاتا ہے، کپڑے کون بنتا ہے، اور ٹٹی ان کی کہاں ہے۔ چنانچہ دجال کا دیانی پولس ثانی بچہ ہلا کو بکتا ہے لعنة الله عليه فلا حو ل و لا قوة ا لا با لله۔ یہ فقط اس اخنس کی نیچریت اور خوشہ چینی و کاسہ لیسی اور فضلہ خوری سید احمد نیچری کی ہے جس کا یہ عاق شاگرد اور چور ہے اس سے نیچریت چرا کر الہام کے سانچے میں ڈھال دی۔ اس نے کہا نبوت ختم نہیں ہوئی، اس نے کہا پھر میں نبی و رسول و مرسل یزدانی ہوں۔ اوس نے کہا حضرت عیسیٰؑ، یوسف نجار کا بیٹا ہے۔ اس نے بھی وہی الہام بنا لیا۔ اوس نے معجزوں کا انکار کیا اس نے بھی اس کی قدم بقدم تقلید کی اس نے رفع عیسی کا انکار کر کے سولی پر چڑھا کر قتل کیا اس نے بھی ویسا ہی کیا اس نے معراج نبوی کا بجسد مبارک انکار کیا۔ اس نے بھی یہ سب باتیں اس کی تفسیر سے چرا کر ملہم و مجدد و نبی وغیرہ بن بیٹھا۔ اس نے نقطے ڈالے اس نے اس پر لکیر کھینچ دی۔ اس کی نیچریت پر محدث و نبی و رسول بن بیٹھا جیسا ایک چوہے کو سونٹھ کا ٹکڑا مل گیا، پساری بن بیٹھا۔ اس بے ایمان کی نبوت و رسالت و مجددیت و مہدویت کا سارا سرمایہ وغرا وہی نیچریت سید احمد خان کی ہے وبس۔ اگر وہ اپنی نیچریت مستعار اس خبیث سے واپس لے لے تو پھر یہ تو فقط ایک الو کا الو، بلکہ الو کا پٹھا رہ جاتا ہے۔ لیکن یہ عاق شاگرد اور ناشکرا نمک حرام اس محسن کو بھی صلواتیں سناتا ہے۔ فلعنت الله عليه و على اعوا نه و انصاره۔ حافظ ابن قیم انہی کے مناسب حال ایک لطیفہ سناتے ہیں۔

فالحكم ما حكما به الا راى اهل
الاختلاف و ظن ذى الحسبان
آراهم احداث اهل الدين
قالوا قضة لاصل طهارة الايمان
آرا ئهم ريح المقاعد اين تلك
الريح من روح و من ريحان

پس آراء و نیچریت ان کی ریح المقاعد ہے اور قرآن و حدیث روح و ریحان۔ سعدی دوم کہتا ہے

تصدیق دین بود ہمہ آساں بمومناں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تکذیب میکنی و بعسری میسری
انکار قدرت از رہ الحاد میکنی
رہن تعجبی بہ تقاضاء نیچری
نیچر فسوں کفر بروح تو دردمید
نا ممکن است رفعت العباد عنصری
منکر ز رفع عیسی و معراج احمدی
بر رد دین ز کوری نیچر شدی جری

قولہ: یعنی عیسی نازل تو ہوگا مگر ان معنوں سے کہ دوسرے بدن کے ساتھ اس کا تعلق ہوگا۔

اقول: ان بے دینوں کا کوئی اپنا مذہب نہیں سوائے دجالیت کے

کالذی استھوتہ الشیاطین فی الارض حیران لہ اصحاب یدعونہ الی الھدی أتنا۔ (الانعام:۷۱)

اب آریوں سے تناسخ کا مسئلہ سیکھ کر اپنے دجال کو مسیح موعود بنانے کے لئے تناسخ پر قائم ہوگئے ہیں چنانچہ قیامت کا انکار بھی اس پر دال ہے۔ جیسا عیسائیوں سے مسئلہ تثلیث کا سیکھا، اور یہودوں سے عیسی کی بے حرمتی اور گیروں ستارہ پرستوں سے یہ کہ ملائکہ ستاروں کی روحانیات ہیں۔ اور نیچریوں سے اکثر مسائل۔ ان کا اپنا کوئی مذہب نہیں گویا سب کفاروں کا کفر مل کر مرزائیوں کا کھچڑی مذہب بنا ہے لیکن زیادہ تر ڈول و شباہت یہودوں سے ہے اور بڑا حیرت انگیز تعجب وافسوس یہ کہ رسول کادیانی ان کا انجیل کو پہاڑی تعلیم اور یہودوں کی طالمود سے چرائی ہوئی تعلیم نکمی کہتا ہے جس سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی، اور عیسی کی اس بے جا حرکت سے شرمندہ ہیں۔ بتاتا ہے۔ اور یہ اس کے مرتد خود کہتے ہیں کہ یہ وہ انجیل نہیں جو عیسی پر نازل ہوئی پھر وہی انجیل سے اپنے مدعا کے واسطے نقل کیا بلکہ استدلال کرتے ہیں۔

نعوذ باللہ من الالحاد و الزندقہ
و الکفران۔ و الخزی الھوان و الخذلان
فعلیھم لعنۃ اللہ و الملائکۃ و الانس و الجان

www.KitaboSunnat.com

الی یوم الدین و قیامة الابدان

اور پھر وہ بھی مخالف ہے انجیل کے چنانچہ ان کے رد میں سعدی دوم فرماتا ہے

یحیٰی سے یہ بات کاہنوں نے پوچھی سچ ہم کو بتا
الیاس ہے یا مسیح تو یا وہ نبی، انکار کیا
بولا نہیں یسیعاہ والی ہوں ندا کا صاف ہو راہ
انجیل نے دیکھ کادیانی ڈھادی کیا تیری بنا

And this is the record of John, when the Jews sent priests and Levites from Jerusalem to ask him, who art thou?

And he confessed, and denied not; but confessed, I am not the Christ.

And they asked him, What then? Art thou Ellas? and he saith, I am not.

Art thou that prophet? and he answered, No.

And they said unto him, who art thou, that we may give an answer to them who sent us. what syaest thou of thyself?

He said, I am the voice of one crying in the wilderness, Make straight the way of the Lord, as said the prophet Esaias. (John 1 : 19-23)

قولھم : بس منصف مزاج بلکہ تمام اہل اسلام کو اس زمانہ میں لازم ہے کہ وہ مرزا کے معاملہ میں خوب غور کریں

اقول : ہم نے اور تمام اہل اسلام نے بجز چند احمقوں اور نالائقوں کے خوب غور کیا تو اس کو کافر بے ایمان دجال کذاب مفتری غدار دھوکہ باز، سید احمد نیچری کا چور اور ابن عربی اتحادی و جودی کی تالیفات سے چورانے والا اور پھر مدعی الہام بننے والا عیسیٰ و خاتم الانبیاء ﷺ کا مکذب، کفر کرنے والا اور فرشتوں، رسولوں اور آسمانی کتابوں کا، منکر قیامت، مدعی ابنیت خدا و تثلیث، و خدا کا بیٹا اور استعارہ کی آڑ میں خدا کا باپ بننے والا، اور احمد مبشر کا مدعی پایا۔ لعنہ اللہ و حزبہ الشیطانی۔ پس ہم تم کو بھی نصیحتاً کہتے ہیں کہ اس شیطان بصورت انسان کو چھوڑ دو اور اگر خدا تعالیٰ کی رضا کی کچھ خواہش ہے تو مہاجرین وانصار کی اطاعت اختیار کرو قال تعالیٰ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسابقون ا لاو لو ن من المها جر ین و ا لا نصار و الذین
اتبعو هم با حسا ن ر ضی اللہ عنهم و ر ضوا عنه۔ (التوبہ:۱۰۰)

اور اگر تمہارے دلوں پر کفر کی مہر لگ گئی ہے اور بل طبع الله علیها بکفر هم کا مصداق بن رہے ہو، تو پھر نہیں سمجھتے ہو۔ تم کو اس وقت ہوش آئے گی جب تم کو کہا جائے گا

لقد کنت فی غفلة من هذا فکشفنا عنك غطا ء ك فبصر ك
الیو م حد ید (ق:۲۲)

اور جب دوزخ کے داروغوں کو کہو گے

لو کنّا نسمع او نعقل ما کنّا فی ا صحا ب السعیر۔ (الملک:۱۰)

اور جواب ملے گا

فا عترفوا بذ نبهم فسحقا لا صحا ب السعیر۔ (الملك : ۱۱)

اسمع بهم و ابصر یو م یأتو ننا لکن الظا لمو ن الیو م فی
ضلا ل مبین (مریم:۳۸)

قولھم۔ اسی قوۃ واختیار سے.. الی.. بیس ہزار روپیہ تاوان کے

اقول: یہ اعور دجال کی گوزیں ہیں اور وہ پرلے درجہ کا جھوٹا اور مفتری ہے۔ اگر یہ بے ایمان سچا ہے تو جب مولوی محمد بشیر صاحب نے دہلی میں اس کا منہ کالا کر کے عیسیٰ کا صعود ونزول بجسد عنصری کے ساتھ ثابت کیا اور اس کی سب ناجائز شرطیں بھی مانیں اور تمام عذرات توڑے، یا جب کہ مولوی ابوسعید (محمد حسین بٹالوی) صاحب نے اشاعۃ السنہ میں اس کی دھوکہ بازیوں کی قلعی کھولی اور عیسیٰ کا صعود ونزول بجسد عنصری ثابت کیا اور مرزا سے اب تک کوئی جواب نہ بن آیا، کیوں بیس ہزار روپیہ نہ دیا۔

وہ دجال تو پیسے کے واسطے اپنا دین وایمان بیچ کر حرام کھا رہا ہے، ٹکا اوسکا دین وایمان ہے۔ براہین کے نام پر دس ہزار روپیہ دھوکا دے کر لوگوں سے لے لیا اور اب تک اوس تین سو دلائل والی کتاب کا نام تک نہیں۔ اس کی نبوت ورسالت کے دعوے اور لوگوں کو دھوکے دینے وغیرہ بدمعاشیاں پیسے کے واسطے ہیں پھر وہ ایسی عزیز چیز اوروں کو کب دینے لگا۔ یہ سب خاندان ہی پاک ومطہر ہے۔ ایک بھائی اس کا مہتروں (بھنگیو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ں) کا مرشد بنا دوسرا بھائی ذکر بریدہ ہیجڑوں (مخنثوں) کا پیر۔ تیسرے (غلام احمد قادیانی) کذاب نے چاہا کہ میں نیچریوں اور احمقوں کا پیغمبر بن جاؤں۔ آپ کا سب خاندان ہی نور علی نور ہے اور یہ نور آلنقوی سے ان کو بوراثت ملا ہے فا فھم و تد برق

قولھم: تم کو عیسیٰ کا بھاٹ کہنا مناسب ہے۔ الخ

اقول: تمہارے بے ایمان پیغمبر نے تو اولوالعزم رسولوں کی ہتک و بے حرمتی کر کے لعنت کا تمغہ حاصل کیا ہے اور ہم نے عیسیٰ کی وہی تعریف کی ہے جو خداوند کریم اور رسول اکرم ﷺ نے اور مہاجرین وانصار نے اور آئمہ اسلام اور جملہ اہل اسلام نے کی ہے اور اس پر اجماع واتفاق امت مرحومہ کا ہے جس کا اجماع خطا سے معصوم ہے اور منکر اس کا کافر اور مرتد ہے اور سیوم حجۃ اسلام کی ہے۔ اگر ہم عیسیٰ تک کے بھاٹ ہیں تو یہ الزام تمام امت پر بلکہ خدا ورسول پر ہے۔ بقول تمہارے یہ سب بہاٹ بنے۔ نعوذ باللہ ایسے بے باکانہ اور پر از کفر کلمات سوائے کسی کافر مرتد اور خدا ورسول کے دشمن کے اور کسی کے منہ سے نہیں نکلتے

کبرت کلمة تخرج من افواھھم ان یقولون الا کذباً

اور یہ استہزا ہے نبی برحق عیسیٰ کے ساتھ جس سے تم بنص قرآن کافر ہو گئے ہو۔ قال اللہ:

ا باللہ و آیاته و رسوله کنتم تستھزؤن ۔لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم۔ الآیه (التوبة:٦٥-٦٦)

قولھم: بقول مرزا صاحب:

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ می فہمند
مگر مدفون یثرب را نداند این فضیلت را

اقول: لعنت اللہ علی الدجال الکادیانی۔ یہ شعر اس خبیث کا کیسا خباثت سے پر ہے۔ ایسی خبیث کلام اسی خبیث کو زیبا ہے (الخبیثات للخبیثین)۔ یہ انوکھی بدمعاشی ہے کہ درازی عمر کو موجب فضیلت بنایا۔ اس خیال خبیث کی خرابیاں بھی سنیئے۔ دیکھو حضرت نوح کی عمر بعد نبوت جو طوفان سے پہلے ساڑھے نو سو برس بنص قرآن ثابت ہے لقد لبثت فیکم الف سنة الا خمسین عاماً اور قبل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت اورطوفان سے پیچھے ملا کر ہزار سے بڑھ جاتی ہے۔ پھر بقول اس خبیث کے حضرت نوح بھی رسول اللہ ﷺ سے افضل ہوئے۔ ان کے علاوہ جن لوگوں کی عمر ۶۳ سال سے بڑھ جاوے، وہ رسول اکرم ﷺ سے افضل ہوئے۔ بالآخر ابلیس لعین جس کی عمر تمام بنی آدم سے بنص قرآن لمبی ہے سب سے افضل ہو، انعوذ باللہ۔ اور دیکھو یہ بے ایمان کہتا ہے کہ مجھ کو الہام ہوا ہے کہ میری عمر اسی (۸۰) کی ہوگی۔ اب رسول اللہ ﷺ کی عمر ۶۳ برس اور اس پلید کی اسی (۸۰) برس تو بقول خود یہ ملعون الکل رسول اکرم ﷺ سے بہتر بنا علیه لعنة الله و الملا ئكة و الناس اجمعين

ثم اقول:

ا خسأ عدو الله و لن تعد قدر ك ۔ جس کام کے واسطے رسول اللہ ﷺ آئے تھے وہ بخوبی کام کامل ہو گیا اليو م اكملت لكم د ينكم لہذا اتمام واکمال دین برغم انف مرزا دجال بالکمل وجہ ہو چکا اس واسطے وہ رفیق اعلیٰ کو تشریف لے گئے اور عیسیٰ کا کچھ کام ابھی باقی ہے اور وہ قتل دجال اعور کا جس کا تمہارا کذاب مثیل ہے اور کسر صلیب وقتل خنزیر وغیرہ وغیرہ جو صحیح حدیثوں میں آئی ہیں اس واسطے اب تک زندہ ہیں جب ان کا کام بھی ختم ہو جائے گا وہ بھی وفات پا کر .. متصل قبر شریف رسول اللہ ﷺ کے دفن ہوں گے، جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ پھر بڑا افسوس ہے کہ اس بے ایمان کی دجالیت ہر ہر فقرہ سے کالشمس فی النہار ظاہر ہو رہی ہے:

قد بدت البغضاء من افوا ههم و ما تخفي صدور هم اكبر

پھر بھی مرزائی اندھے ایسے لایعقل ہیں کہ نہیں سمجھتے

و الله ما يدری الفتی مصابه
القلب تحت الختم و الخذلان
و سوف تر ى اذا انكشف الغبار
أ فرس تحت رجلك ام حمار

قولھم: ہاں ہم لوگ مثیل عیسیٰ کے مرید ہیں

اقول: بیشک آپ مسیح الدجال کے مرتد ہیں، جو کہ دشمن ہے عیسیٰ کا اور ان کو گالی دیتا ہے۔ چنانچہ مفصل گذرا۔ اور پہلے اشتہار میں مذکور ہوا۔ پس ہم بفضل خدا مسلمان متبع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلف صالحین اور دشمن نئے و پرانے یہودوں دجالیوں مرزائیوں کے ہیں۔ الحمدللہ

قولھم: امت محمدی میں نام رکھوا کر ..الی ..زمین پر نازل ہوں گے۔

اقول: ہم تو خدا و رسول سے شرم کرتے ہیں تمہاری طرح تکذیب و تمسخر واستہزا شریعت کے ساتھ نہیں کرتے لیکن تم بڑے بے حیا، بے شرم اور شوخ دیدہ ہو، کہ دیدہ دانستہ عمداً قرآن وحدیث اور انبیاء پر بہتان وافتراء باندھتے ہو، باوجودیکہ نہ کوئی آیت قرآن کی، نہ حدیث نبوی، نہ مہاجرین وانصار یا دیگر اماماں دین متین کا کوئی قول عیسی کی موت پر دلالت کرتا ہے، نہ دلالت مطابقی نہ تضمنی نہ التزامی۔ اور حیات مسیح قرآن و حدیث واجماع سے بیشمار دلائل ہیں جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے۔ پھر مرزائیوں کی بے حیائی ...

اذا لم تستحی فا صنع ما شئت

مشہور ہے:

بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

اب تمام انبیاء کرام اور تمام امت مرحومہ پر یہ الزام ان بدبختوں نے لگایا کہ سب وفات حضرت مسیح کے قائل ہیں۔فلعنة الله علی الکا ذبین۔ بکو اور بکے جاؤ زمانہ آزادی کا ہے،کوئی پوچھنے والا نہیں

قولھم: ایک طرح ہم کیا (الی)..ترغیب دیتا ہے یا ایھا الذین آ منوا کو نوا انصار الله۔

اقول: اس آیت میں خداوند کریم فرماتا ہے کہ تم انصار اللہ بنو، جیسا کہ حواریوں نے کہا تھا نحن انصار الله جیسے کہ ہم اہل سنت والجماعۃ انصار اللہ ہیں، اور اعداء اللہ مرزائیوں سے مقابلہ و جہاد کرتے ہیں اور کہتے ہیں:

اللهم انصر د ینك و کتا بك و رسو لك و عبا د ك المو منین و اخذ ل من اعر ض عن دینك و کتا بك و رسو لك و عبا د ك المو منین یا ارحم الرا حمین

پھر اس آیت میں یہ کہاں ہے کہ مرزا دجال، ابن مریم ہے اور ابن مریم فوت ہو گیا اور بجائے اس کے یہ مثیل بن کر آیا ہے کچھ تو شرمایا کرو خدا سے نہیں تو دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سے ہی ظاہراً تو کفار بھی شرما جایا کرتے تھے۔
دیکھو ابوسفیان کا قصہ کفر کی حالت میں ہرقل کے سامنے مشہور اور اول بخاری میں مسطور ہے جھوٹ بولنے سے کیسا شرم کیا۔
آپ شائداس واسطے شرم نہیں کرتے کہ آپ مرتد ہیں اور ابوسفیان ابتدائی کافر تھا۔ اور مرتد بڑا بے ایمان ہوتا ہے اور آپ لوگ شرم وحیا و ایمان سب مرزا غلام احمد کی نذر کر چکے ہو۔ اب خالی ہاتھ ہو کر طوفانوں کا کمر باندھ کر یا دغا یا فریب کا وظیفہ کمانے لگ گئے۔ ہم نے سچ کہا تھا کہ تمہارے پیغمبر کا یہی ایک بڑا معجزہ ہے کہ اپنے مرتدوں کو ایک نظر سے دین و ایمان وشرم وحیا اور راستی وصداقت کی آلائشوں سے صاف و پاک کر کے اپنی مثل مثیل مسیح الدجال بنا دیتا ہے۔
قولھم: ان مبارک کلمات سے ...الی ..مرزا صاحب سے ہرگز مراد نہیں۔
اقول: اگر مرزا مراد نہ ہوتا، تو تم ہمارے دلائل وشواہد کا جو اشتہار میں ہم نے لکھے تھے جواب حرفاً حرفاً دیتے جب تک ہمارے دلائل قائم ہیں تب تک آپ مجرد دعوی بے دلیل کے ہمارے الزام سے نہیں چھوٹ سکتے، بلکہ تم نے تو ہمارے دلائل و مدعی کو اور پختہ ومضبوط کر دیا۔ ساتھ ہی لکھتے ہو کہ منطقی صاحب کو شائد معلوم نہیں کہ قرآن مجید میں مومنوں پر بھی صلوۃ ہے هو الذی یصلی علیکم و ملا ئکته او لئك علیهم صلوا ت من ر بهم و ر حمه ۔یعنی صلوۃ تو ہم نے مرزا ہی پر بولی ہے لیکن کوئی ممانعت نہیں۔ اس واسطے کہ صلوۃ مومنوں پر بھی آئی ہے۔ ان دونوں آیتوں میں یہ قول آپ کا ہمارا اور نیا گواہ نہیں بن سکتا کہ مراد آپ کی مرزا ہے نہ محمد ﷺ لیکن یہ لکھتے ہوئے بمقتضائے: دروغ گورا حافظہ نباشد، یہ یاد نہ رہا کہ وہاں تو رسول کا لفظ بھی موجود ہے۔ تو پھر صلوۃ عامہ مراد نہ ہوگی بلکہ صلوۃ خاصہ جو انبیاء اور رسولوں کے ساتھ خاص ہے، مراد ہوگی۔ جیسا کہ حافظ ابن قیم نے جلاء الافهام میں لکھا ہے

و اما صلوة الله سبحا نه علی عبا ده فنو عا ن عا مة و خاصة اما العا مة فهی صلوته علی عباده المو منین قا ل الله تعا لی هو الذی یصلی علیکم و ملا ئکته .. الی قوله .. النوع الثانی صلوته الخا صة علی انبیا ء ه و رسله خصو صاً علی

www.KitaboSunnat.com

خا تمهم و خیر هم محمد ﷺ انتهی ۔

یہ بھی ایک قسم کی دجالیت ان کی ہے کہ عام لفظ کے ساتھ استدلال کرنا اور مراد خاص لینا۔ آگے جا کر پھر صاف نبوت کا اقرار کیا گو ودھیا (بہتر،عمدہ) نہ ہو، گھٹیا ہی سہی ۔ کہتے ہیں:

مرزا صاحب یا ان کے مریدوں کا ہرگز یہ اعتقاد نہیں کہ وہ حامل شریعت رسول ہیں ۔ انتہی ۔

ناظرین انصاف کریں یہ نبوت و رسالت کا صریح دعوی ہے یا نہ۔ پھر توضیح سے دجال کا قول نقل کیا

انما النبوة التی تا مة کا ملة جا معة لکما لا ت الو حی فقد آمنا بانقطا عه الخ ۔

دیکھو مطلق نبوت کو ختم شدہ نہیں مانتا اور صاف مدعی نبوت ہے گو ناقصہ ہی ہو ۔ پھر مرزا دجال سے فرق نبی ومحدث کا نقل کیا ہے جو اسی کا تراشا ہوا خانہ زاد فرق ہے کہ نبی نبی بالفعل ہوتا ہے، اور محدث نبی بالقوۃ یعنی رفتہ رفتہ نبی بالفعل بن جاتا ہے ۔ یہ فرق اب تک کسی نے نہیں کیا، اور نہ کسی نے تحدیث کو نبوت کہا ہے ۔ یہ اس دجال کی چالاکی ہے۔ تاکہ میں کسی وقت نبی بالفعل بن جاؤں ۔ پھر آگے جا کر لکھتا ہے کہ،

ان کو رسول اور مرسل کہنے میں کچھ حرج نہیں ۔

خیال کرو یہ اقرار رسالت کا نہیں تو اور کیا ہے ۔ پھر آگے جا کر صفحہ ۱۰ میں اپنے اور اپنے رسول پر لعنت کر کے اور لعنة الله علی الکا ذبین کر کے لکھتے ہیں،

امت محمد میں جو محدث ہوں گے وہ امتی بھی ہوں گے اور رسول بھی نہ رسول حامل شریعت یا صاحب نبوت تامہ ، وہاں یہ الفاظ ہیں یعنی ازالہ میں، میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی ۔

دیکھو اس دجال کی چالاکی یہ صاف دعوی نبوت نہیں تو اور کیا ہے

آگے جا کر صفحہ ۱۱ میں لکھتے ہیں:

مرزا صاحب کسی حالت میں اگر اپنے آپ کو محمد کہہ بھی دیں تو کونسی غضب کی بات ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو یہ دعوی رسالت ونبوت کا صریح ہے یا نہ۔ یہ دجال کسی جگہ دھوکا دینے کو نبوۃ ناقصہ کا دعوی کرتا ہے اور کسی جگہ اولوالعزم نبیوں سے بھی بڑھ جاتا ہے چنانچہ بکتا ہے:

عیسی کجاست تا بنہد پا بہ ممبرم

ان سب قرائن وشواہد ودلائل سے مع ان شواہد کے جو اشتہار میں لکھے ہیں، صاف ظاہر ہے کہ صلوۃ میں رسول سے مراد ان کی مرزا کادیانی ہے۔ اور وہ مدعی نبوت ورسالت کا ہے۔

پھر جو ہم نے صریح عبارات دافع الوساوس کے صفحہ ۴۸۳ سے

(مرزا کہتا ہے: حکم است نہ آسمان بزمیں میرسانش۔ اور توضیح کے صفحہ ۱۸ میں اپنی وحی کو انبیاء کی وحی کی طرح دخل شیطان سے مبرا لکھتے ہوئے لکھتا ہے۔۲۔ مرزا لکھتا ہے ... وبخدا سخت کافرم).

اور ترجمہ اس کا صفحہ ۴۹۴ سے نقل کیا ہے اس کا کوئی جواب بہ لا ونعم کیوں کچھ نہ دیا۔ غرض کہ صاف وصریح دعوی نبوت ورسالت کا کرتا ہے لیکن دجالیت کے سبب بعضے جا انکار بھی کر جاتا ہے جیسا کہ جھوٹوں کا شیوہ ہے کہتا ہے

من نیستم رسول نہ آوردہ ام کتاب

اسی واسطے احمق فریب میں آجاتے ہیں۔ سعدی ہندی اس کے قصیدہ کے رد میں فرماتا ہے

منکر شدہ ز ختم نبوت...
تا گستر و برائے تو فرش پیمبری
حکم آیدت از چرخ رسانیش بر زمین
وحیت کند بوحی رسولاں برابری
اکنوں بگو رسالت حق چیست غیر ازیں
ایں است کفر تو بخدا سخت کافری
من نیستم رسول چرا بر زبان تست
با ادعا خویش مکن جنگ زرگری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودگفتہ کہ احمدم و کردہ بہر من
عیسی مبشراً برسول مبشری

الی آخر فما احسنہ

ہر جایہ بدمعاش محدثیت کے ساتھ تمسک کر کے اس پر پاؤں رکھ کر نبوت کے زینہ پر چڑھتا ہے اسی واسطے کچھ محدثیت کا معنی ومطلب حافظ ابن قیم کی کلام سے لکھتا ہوں۔

قا ل رحمه الله فی مدار ج السا لکین فصل المر تبة الرا بعة مرتبة التحدیث و هذه دو ن مر تبة الو حی الخا ص و قد یکون دو ن مر تبة الصدیقین کما کا نت لعمر بن الخطا ب کما قا ل النبی ﷺ انه کا ن فی ا لا مم قبلکم محدثو ن فا ن یکن فی هذاه ا لا مة ا حد فعمر بن الخطا ب و سمعت شیخ الاسلا م ابن تیمیه یقو ل جز م با نهم کا ئنو ن فی ا لا مم قبل؟؟. و علق و جو دهم فی هذه ا لا مة با ن الشر طیة مع انها ا فضل ا لا مم لا حتیا ج ا لا مم ... کما ل نبوة نبیها و رسا لته فلم یخر ج الله ا لا مة بعده الی محد ث و لا ملهم و لا صا حب کشف و لا الی منا م فهذه التعلیق لکما ل ا لا مة .... و المحد ث هو الذی... و قلبه با لشیء فیکو ن کما یحدث به قا ل شیخنا و الصدیق اکمل من المحد ث لا نه ... بکما ل . قا ل و کا ن هذا المحد ث یعرض ما یحد ث به علی ما جا ء به رسول الله فان وا فقه قبله و الا رده فعلم ان ... التحد ث ۔

دیکھو کیسا اس دجال کا منہ کالا کیا، اور صاف فرمادیا کہ محدث صدیق کے درجہ سے کم تر ہے۔ اور اس امت کو کسی محدث وملہم وصاحب کشف ومنامات کی کچھ حاجت نہیں۔ اسی واسطے رسول اللہ ﷺ کی کلام معجزنشان فصاحت بنیان میں ان شرطیہ واقع ہوا ہے، بخلاف اگلی امتوں کے اور عمر فاروق کہ راس المحدثین تھے۔ اپنی محدثات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوقرآن وحدیث پرعرض کرتے۔ اگر موافق ہوتے تو قبول کرتے، ورنہ رد کر دیتے ۔برخلاف اس جھوٹے محدث کے جس کو ابلیس کی طرف سے تحدیث ہوتی ہے۔ اور عمر فاروق نے کبھی نہیں کہا کہ میں نبی ہوں بلکہ کہتے ہیں احاد مومنین عامہ میں سے ہوں ،اور یہ کذاب دجال جھوٹا ابلیسی محدث وشیطانی ملہم کہتا ہے کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی ایک بے ایمانی دجل یہ بنایا کہ میں رسول صاحب شریعت نہیں ہوں یعنی میرے اوپر کوئی کتاب جامع احکام نہیں اتری جیسے محمد ﷺ وموسی پر، یہ فقط اس کی دھوکہ بازی اور مکر ثعلبی ہے کیونکہ ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش نبی آئے ہیں ان میں صاحب شریعت بہت کم ہوئے ہیں چنانچہ انبیاء بنی اسرائیل بعد موسی کے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کذاب بے ایمان نبی بننا چاہتا ہے بلکہ صریح مدعی نبوت و رسالت کا ہے اور کبھی کبھی مدعی کتاب کا بھی بن بیٹھتا ہے اور کہتا ہے کہ:

براہین احمدیہ میں مجھ کو خدا تعالی نے مامور کیا ہے اور میں نے براہین خدا کے الہام سے لکھی ہے اور بے ایمان برابر اپنی کتابوں سے تحدی بھی کری جاتا ہے مثل قرآن شریف کے۔

قولھم: علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل

اقول: اس کا جواب بدو وجہ ہے اول یہ کہ اس حدیث میں علماء اس امت کو ساتھ انبیاء بنی اسرائیل کے تشبیہ دی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ کے درمیان مغائرت ہوتی ہے یعنی وہ انبیاء تھے اور علماء اس امت کے انبیاء نہیں

ص ۲۶۔ کیونکہ نبوت مطلقاً ختم ہو چکی ہے کوئی نبی آنے والا نہیں۔ ان کی جگہ دین کی خدمت علماء کریں گے۔ اور قائم مقام انبیائے بنی اسرائیل کے ہوں گے۔ یہ علماء امت کے حق میں ہوگی نہ دجال کذاب کے حق میں۔ اگر ثابت وصحیح ہو تو وہیہات ہیہات کے ثابت ہو۔

وجہ دوم: یہ کہ حدیث بے اصل ہے۔ ملا علی قاری ہروی نے موضوعات میں لکھا ہے حدیث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل لا اصل له کما قاله الدمیری و الزرکشی و القسطلانی ۔انتهی۔

اور امام شوکانی نے اپنی موضوعات میں کہا، حدیث:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل قا ل ابن حجر و الزر کشی لا ا صل له ۔ انتھی ۔

ان بے حیاؤ نکا طریقہ یہ ہے کہ اپنے مطلب کے واسطے موضوع و بے اصل حدیث کو صحیح کر کے دلیل بنا لیتے ہیں اگر چہ اس حدیث میں ان کے دعوی پر کوئی دلالت نہ ہو ۔ نہ مطابقی نہ تضمنی نہ التزامی ۔ اور اس میں دو بے ایمانیاں ہیں۔ ایک یہ کہ حدیث موضوع کو صحیح کہہ کر دھوکہ دیا۔ دوم یہ کہ اس حدیث میں کسی قسم کی دلالت نہیں ہوتی محض دھوکہ اور فریب دینے کی خاطر ایسا کیا جاتا ہے، تاکہ جاہل جان لیں کہ اپنے دعوی کے ثبوت میں حدیث دلیل لائے ہیں ۔ اور اگر اپنا مطلب برآمد نہ ہوتا ہو تو احادیث صحیحہ صریحہ قطعیۃ الدلالت کو اور قرآن مجید کو صاف جواب دے بیٹھتے ہیں۔ فلعنة الله علی من حرف و بدل و کذب با لصدق ا ذ جاء ہ الیس فی جهنم مثوی للکا فرین

قولھم : مرزا کے ٹائٹل پیج پر مرزا کا اپنا کلام نہیں ہے۔

اقول : آرے ۔ ولیکن مرزا غلام احمد نے دیکھا اور پسند کیا۔ اور کاپی دیکھی پروف دیکھا۔ اس کے اپنے مطبع میں چھپا۔ پھر تمام کتاب میں آخر تک نہ لکھا کہ یہ کلمہ غلطی سے لکھا گیا ہے، اور پھر جب لوگوں نے اس کا اخذ کیا تو بھی اپنے ہٹ پر قائم رہا اور اس لفظ کو لکھ کر خدا اور اس کے بندوں سے نہ شرمایا، بلکہ اپنی کتاب میں جا بجا دعوی نبوت ورسالت کا کیا اسی واسطے اس کا اپنا کلام سمجھا جاتا ہے اور مکتوبات مجدد الف ثانی ان کی وفات کے بعد چھپے ہیں اور ملہم ربانی کوئی کلمہ بے جا خلاف شریعت نہیں جیسے مرسل یزدانی اور مامور رحمانی فا فترقا من کل و جه اور ثابت ہوا کہ مرزا اس پر راضی ہے اور خوش و الرضا بالکفر کفر

قولھم : ذوق فرماتے ہیں :

کہانیاں ہیں حکایات ہیں خضر و آب بقا
بقا کا نام کہاں اس جہان فانی میں

اقول : مرزائیوں کا اس شعر کو عیسی کی حیات کے انکار میں پڑھنا مشابہ ہے قول کفار مکہ کے جو قرآن کو کہتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسا طير الا ولين اكتتبها فهى تملى عليه بكرة و ا صيلاً
(الفرقان :٥)

اتوا صوا به بل هم قوم طا غو ن (الزار يا ت :٥٣)۔

كذ لك قا ل الذين من قبلهم تشا بهت قلو بهم (البقرة: ١١٨)

قولھم: مرزا صاحب انہی معنوں سے رسول ہیں..الخ

اقول:تفسیر جامع البیان میں ہے:

اذ جاء ها المر سلو ن، رسل الله

اور: رسل عيسى با مر الله

الى قو له ..

انا اليكم مر سلو ن ، من ر بكم

اور من رسو ل ر بكم. انتهى۔

پس اگر رسل اللہ مراد ہوں تو استد لا ل رأساً باطل ہوا یا ادعا رسا لت مرزا درست نکلا ۔اور اگر رسل عیسی مراد ہوں تو بھی استد لا ل باطل ہے اس وا سطے کہ اس زمانہ میں فقط حضرت عیسی ہی رسول نہ تھے بلکہ اور بھی رسل اللہ تھے ۔نبوۃ ختم نہیں ہوئی تھی جیسے حضرت یحی و غیرہ ۔ایک زما نہ میں متعدد انبیاء ہوا کر تے تھے۔بعض مفضل بعض مفضل علیہ جیسے کہ حضرت موسی وحضرت ہارون وحضرت شعیب اور حضرت ابراہیم وحضرت لوط ۔پس حضرت عیسی نے دونبیوں کو با مر خدا اصحاب القریہ کی طرف بھیج دیا جیسا کہ تفسیر مذکور میں تحت اذ ار سلنا اليهم ا ثنين ، و ادعيا الرسا له لکھا ہے اور ایسے ہی اور بہت سے قرائن ان آیتوں میں ہیں جو سائل پر پوشیدہ نہیں ۔رسل اللہ اور رسل عیسی دونوں میں کسی قسم کا تضا د وتناقض نہیں ہوسکتا ہے کہ رسل اللہ بھی ہوں اور رسل عیسی بھی ۔دیکھو اگر حضرت موسی کسی شہر کی طرف حضرت ہارون کو بھیجتے یا حضرت ابراہیم ۔حضرت لوط کو دعوۃ حق کے لئے کسی طرف روانہ فرماتے ،تو ہارون ولوط رسل اللہ بھی ہوتے اور رسل موسی وابراہیم بھی ۔ان کے رسول و نبی ہونے میں کیا نقصان آتا ہے ۔اور اگر مان لیں کہ وہ رسل عیسی تھے اور رسل اللہ نہ تھے تو بھی تمہارے دعوی کی دلیل تو نہیں ہوسکتی کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی خود اور تم اس کو ظاہر خدا کا رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہو جیسا کہ او پر گذرا۔ اگر خدا کا رسول نہیں تو کس کا رسول ہو گا ؟ شیطان کا یا اپنے بھائی لال بیگ یا دوسرے ذکر بریدہ بھائی یا مولوی نور الدین بھیروی یا کسی اور کا ذرا بیان فرماویں۔ پھر تو کچھ نہ بنا۔ ان مرزائیوں کے سب دلائل ایسے ہی واہی تباہی اور کبیت العنکبوت ہی ہوا کرتے ہیں

و ان او ھن البیو ت لبیت العنکبوت لو کا نوا یعلمو ن

تا الله قد روح الصباح لمن له

عینان نحو الفجر ناظرتان

و ا حو العمایة فی عمائیة یقو۔

ل اللیل بعد یستوی الرجلان

قولھم: جناب ابن عباس نے و لا نبی کے بعد و لا محد ث بھی فرمایا ہے۔

اقول: و لا محد ث حضرت عبداللہ ابن مسعود کی قرأت ہے، نہ حضرت عبداللہ ابن عباس کی۔ اور وہ بھی قرأت منسوخہ۔ ذرا سوچ کر لکھا کرو۔ اور پھر ہم مطلق محدث کے منکر تو نہیں، ہاں محدث کے نبی ہونے کے منکر ہیں، اور وہ اب تک نہ تم نے نہ تمہارے کذاب نے دلیل سے ثابت کیا ہے۔ پس آیت سورہ حج کی پڑھنا کیسا بے موقع ہے، کیونکہ مرزا دجال اب تک مسلمان نہیں بنا، پھر محدث وملہم ومخاطب کس طرح بن سکتا ہے ثبت العرش ثم انقش ۔ پھر عجب یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی نزول ملائکہ کے ساتھ کافر ومنکر، اور یہ چیلے چانٹے تتنز ل علیھم الملا ئکة سے حجت پکڑیں اور وہ بھی بے موقعہ۔ سچ ہے من چہ می گویم وطنبورہ من چہ مے سرائد۔ پھر وہ آیت تمام مومنین صادقین مستقیمین کے حق میں ہے:

تنز ل علیھم الملا ئکة قا ل ابن عباس عند المو ت قا ل قتادہ و مقا تل اذا قا موا من قبور ھم قا ل و کیع بن الجرا ح البشری تکو ن فی ثلا ث موا طن عند المو ت و فی القبر و عند البعث انتھی ۔ معا لم التنز یل

اور یہ امت غضبیہ کے پیرو مرزا قادیانی دجال کی نبوت پر دلیل لائے ہیں ۔مرزا غلام احمد قادیانی تو کافر ہے مومن بھی نہیں اس سے اس کو کیا نسبت۔ مثل مشہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے میں تو تمہارا ناک کاٹنے کو تیار اور تو مجھ سے تھڑی مانگتی ہے۔ ایسا ہی آیت کتب فی قلوبھم الا یمان (المجادلۃ: ۲۲) مومن صادق کے حق میں۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دل میں تو کفر لکھا ہوا ہے۔ یہ مرزائی آیت تو لکھ لیتے ہیں لیکن وجہ دلالت واستدلال ندارد ہے۔

قولھم: یہی نعمتیں ہیں جن سے اسلام کو زندہ مذہب کہا جاتا ہے..الخ

اقول: بے شک یہی نعمتیں ہیں جن سے تمام مہاجرین وانصار سے لے کر آج تک اور آئندہ بھی تمام سچے مسلمان زندہ دل چلے آئے اور چلے آئیں گے لیکن بڑا افسوس کہ تم کو مرزا قادیانی نیچری المذہب دجال نے اکثر اصول اسلام بلکہ کل ہی کا منکر بنا کے مردہ دل اور اسلام سے خارج کر دیا انا للہ وانا الیہ راجعون

قولھم: حضرت مولوی صاحبان..الخ

اقول: مولوی صاحبان تو ان نعمتوں سے ہرگز خالی نہیں رہتے جو اللہ کی مسجدوں میں علم منزل حاصل کرتے ہیں والذین یجاھدون فینا لنھدینھم سبلنا وان اللہ مع المحسنین لیکن آپ تو مڈل تک پاس کر کے مسجدوں سے بالا بالا اور دور دور عیسائی سکولوں میں ان نعمتوں کو حاصل کر کے مرزا قادیانی کی کون ایسی اور گوز سونگھنے سے مشرف ہو گئے ہیں تازہ تازہ ونو بنو گوزیں حضرت دجال صاحب کی سونگھتے ہو... بھلا ہم کو یہ نعمتیں کب حاصل نعوذ باللہ منھا۔ اور اس دجال کذاب کو نبی صادق خیال کر بیٹھے ہیں اس کے دھوکوں نے تم کو ایسا اندھا اور کور باطن کر دیا ہے کہ باوجود ہزار ہا دلائل اور نشانوں کے درمیان صادق المصدق اور کاذب المکذوب کے فرق نہیں کر سکتے، باوجودیکہ ہزار ہا نشان ودلائل بینہ اس کے کذب پر شاہد عدل دیکھتے ہو پھر اسی کی متعفن گوزوں کو سونگھنے چلے جاتے ہو:

ومن کان فی ھذہ اعمی فھو فی الآخرۃ اعمی واضل سبیلا

(الاسراء: ۷۲)

ومن لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ من نور۔ (النور: ۴۰)

ومن یھن اللہ..

قولہ۔ فضائل مہدی کو کتاب حجج الکرامۃ صفحہ ۳۸۶ نواب صدیق حسن خاں صا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حب مرحوم میں دیکھو

اقول: حجج الکرامہ حسب الارشاد دیکھا تو آپ کی خباثت اور خیانت پر اور یقین ہوا کہ مرشد آپ کذاب خائن ہے۔ مرزا قادیانی رافضی بے پیر ہے۔ کفر آج کل اس کی جاگیر ہے۔ اسی واسطے آپ نے بھی اس سے خباثت و بے ایمانی سیکھی ہے۔ بعینہ یہ عبارت تو نہ تھی لیکن کچھ تھا اس میں ہے

قال کاد یفضل علی بعض الانبیاء

اور تم نے یوں لکھا:

فقال ما ابو بکر هو افضل من بعض النبیین۔

اور دونوں لفظوں میں بڑا فرق ہے کیونکہ لفظ کاد اثبات میں نفی اور نفی میں اثبات کرتا ہے بخلاف اور افعال کے جیسا کہ بعض علماء نے چیستان کے طور پر کہا ہے

اتحوی هذا العصر ما هی لفظة
جرت فی لسان جرهم و ثمود
اذا استعملت فی صورة النفی اثبتت
و ان اثبتت قامت مقام حجود

پس کاد یفعل کا معنی یہ ہوا کہ افضل تو نہیں لیکن قریب افضل ہونے کے ہے، یعنی انبیاء سے افضل نہیں۔ اور ہو افضل کا یہ معنی کہ بیشک وہ افضل ہے، لیکن آپ نے یہ تحریف وتبدیل لفظ کی اس واسطے کی ہے تاکہ مرزا قادیانی، کافر کو بعض انبیاء سے افضل بتاویں جیسا کہ خود وہ دجال کہتا ہے:

عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

یہ تو آپ نے دیکھ لیا لیکن متصل اس کے اسی سطر میں یہ نہ دیکھ سکا کہ فرمایا:

و الا وجه عندی تاویل اللفظین علی ما اول علیه بل اجر خمسین منکم .. الی قوله.. الاحادیث الصحاح و الاجماع علی ان ابا بکر و عمر افضل الخلق بعد النبیین و المرسلین .. الی قوله.. بعد اس طرح گوئم قول ابن سیرین اگرچہ سندش صحیح باشد در ما نحن فیہ وقتے حجہ است کہ ماخذ ان مشکوۃ نبوت باشد والا فلا۔ انتہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم شد بافندگی نیم تن درگور باشد نیم تن در زندگی

شاید خیانت درنقل وتضعیف وکذب وافتراء تمہارے رسول کی شریعت میں تقوی ہوگا ،اسی بنا پر رسالچہ کی پیشانی پر ان اکر مکم عند الله اتقا کم لکھا اور یہی نعمتیں ہیں جو ملا صاحبان ساری عمر مسجد میں گذار کران سے خالی رہتے ہیں اور آپ اور آپ کے رسول پر باران رحمت کی طرح نازل ہوتے ہیں۔ ایسی خباثتیں اس رسالہ میں باران کی طرح بے حساب ہیں ۔اور ہم اہل سنت والجماعت بے چارے سوائے امانت وانصاف اور راستی وصداقت کے اور کچھ نہیں جانتے۔ لہذا ان نعمتوں سے محروم رہنا ہمارے لئے لازمی ہوا۔ پھر اگر مہدی کو انبیاء سے افضل بفرض محال مان بھی لیں اور تسلیم کرلیں تو بھی آپ کا دعوی افضلیت مرزا غلام احمد قادیانی بعض انبیاء پر تب ثابت ہوسکتا ہے جب کہ مرزا قادیانی ،مہدی بن جاوے۔اب تک تو آپ نے کسی دلیل شرعی یا عقلی سے اس کو مسلمان بنا کر کفر سے بھی نہیں نکالا ،مہدی تو بجائے خود رہا۔ واہ رے چالا کی بعکس نہند نام زنگی کافور

قولھم : چونکہ مرزا صاحب ..الی قولھم ..ان کو رسول اور مرسل کہنے میں کچھ حرج نہیں۔

اقول : یہ دیکھو دجال کے چیلوں کی اور بے ایمانی۔ اگر فی الواقع بات اسی طرح ہے،تو آگے دوسرے صفحہ پر لعنة الله علي الكا ذبين کہہ کر کیوں انکار کیا۔کبھی اقرار اور کبھی انکار۔اب لعنت کا مورد سچ بتاؤ تم ہو یا کوئی اور۔صدق اللہ۔

بل كذّ بوا بالحق لمّا جاء هم فهم فی امر مريج (ق:٥)

تم اور تمہارا رسول کسی ایک بات پر ثابت نہیں رہتے بہتیری روباہ بازیاں کرتے ہو۔تاڑ جاتے ہیں تاڑنے والے۔

قولھم : جیسا کہ آج کل مرزا صاحب سے ہو رہا ہے۔

اقول : نعوذ بالله من الخذ لا ن خداوند کریم نے ایسا سلوک کسی ادنی مسلمان بلکہ کافر کے ساتھ بھی بہت کم کیا ہوگا جیسا کہ اس دجال کذاب کے ساتھ کیا۔تمام جہان کا ملعون، ہر طرف سے لعنتوں کی بارشیں اور طرح طرح کی رسوائیوں ذلتوں اور پھٹکاروں کی باڑیں، حتی کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کے مقدمہ میں اپنے منہ سے بے ایمان، ملعون، روسیاہ، ہر سزا اٹھانے کو تیار ہوا ،اور کہا کہ مجھ کو ذلیل کیا جائے ،میرے گلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رسہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے

رگ جان کاٹنے آیا تھا تیری
ستمبر کی چھٹی کا تار مرزا
غضب فتاد نہ جا ماند کادیانی را
نہاد سیخ بہ بستر چھٹی ستمبر کی
جو ہم نے کی تیری تکفیر تو خفا تھا لیک
اب اپنے منہ سے کافر چھٹی ستمبر کی

اور منکوحہ آسمانی جس کے حق میں یہ الہام ہوا:

زو جنا کھا لا مبدل لکلمات اللہ

اس سے اور شخص عیش اور لطف اڑا رہا ہے اور تمہارا بے غیرت رسول دیکھ رہا ہے۔

اور عنوائیل جس کے حق میں کانّ اللہ نزل من السماء احتلام ہوا، وہ بار بار تمہارے رسول کا منہ کالا کر کر نامراد لڑکپن میں مر گیا۔ وغیرہ وغیرہ۔

مخلوق کے سامنے بھی روسیاہ، مطرود، ومنحوس اور خالق کے نزدیک بھی مقبوح ملعون ہوا۔ لیکن افسوس کہ تم کو نہ عقل، نہ دین، نہ شرافت جبلی، جس سے سمجھو یا غیرت کرو۔ اگر تم کو کہا جاوے کہ یہ دریا ہے، تو ضد سے کہو گے نہیں سراب ہے۔ کما قیل:

لو قلت هذا البحر قال مكذبا
هذا السراب يكون بالقيعان
او قلت هذا الشمس قال مباحثاً
الشمس لم يطلع الى ذا لآن
او قلت قال الله قال رسوله
غضب الخبيث و جاء با الكتمان
او حرف القرآن عن موضوعه
تحريف كذاب على القرآن

قولھم: علماء کو سلاطین اسلام ..الی.. خدا کا فضل ہے کہ گورنمنٹ منصف مزاج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: گورنمنٹ کو کیوں منصف مزاج نہ کہو کہ تم اس کے سایہ میں عیسی کو گالی بکتے ہو، انبیاء کی غلطیاں نکالتے ہو۔ تمہارا رسول کبھی نبی، کبھی رسول، کبھی مرسل، کبھی ابن اللہ استعارہ کی آڑ میں کبھی خدا کے باپ کی جگہ نعوذ باللہ بن بیٹھتا ہے۔ کبھی کہتا ہے:

عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

الی غیر ذلك من الکفریات۔

سلاطین اسلام کب ایسا حوصلہ کر سکتے ہیں اگر حکومت اسلام ہوتی تو اب تک فیصلہ ہو جاتا اور تم کو اور تمہارے رسول کو خطاب ذو قوا مسّ سقر کا مل جاتا یا تائب ہو جاتا، گو نفاق ہی سے توبہ کرتا۔

قولھم: گذشتہ صدی کے اوپر...

اقول: کوئی لازم نہیں کہ مجدد وہ ہو جو دعوی مجددیت کا کرے۔ دیکھو حجج الکرامۃ صفحہ ۱۳۴۔ ومعلوم نمی شود مجدد مگر بغلبہ ظن معاصرین وہی اہل علم و بقرائن احوال۔ تمہارے رسول کی طرح جو جاہل ہو کر بے ہودہ دعوی کرے وہ دجال ہوتا ہے نہ مجدد

قولھم: سوائے اس مردمیدان کے.. الی .. الحق یعلو و لا یعلی

اقول: مرزا غلام احمد قادیانی بے شک مردمیدان ہے مثل اپنے استاد و شیخ کی، جیسا وہ مردمیدان، میدان میں بڑے دربار میں روبرو احکم الحاکمین کے کھڑا ہو کر بڑی دلیری سے سینہ سپر لعنت کر کے کہنے لگا فبعزتك لا غوینھم اجمعین۔ قادیانی مرزاجی بڑی استقامت سے معلم الملکوت کا خلیفہ بنا ہے۔ بے شک وہ دجالیت میں یکتا ہے۔ ہم جادہ انصاف سے منحرف نہیں ہوتے، دیکھو اس کی اور اس کے شیخ کی بہادری کا کیسا اقرار کرتے ہیں، اور ہزار ہزار نفیریں دیتے ہیں کہ ایسا بہادر ہے کہ خدا تعالی سے بھی نہیں ڈرتا۔ ہاں البتہ آریوں سے ڈرتا ہے اور پاد نکلتی ہیں انصاف کرنا چاہیے دیکھو اس کا عریضہ گورنمنٹ کی خدمت میں جو اپنی حفاظت کے لئے بھیجا تھا اور کس قدر جھوٹی خوش آمد منافقانہ کر کے اپنی حفاظت کے واسطے پولیس مانگی اور خدا کو بھول گیا۔ بلکہ اس الہام کی بھی پرواہ نہ کی جس میں اس کی عمر اسّی (۸۰) برس دی گئی ہے۔ اس بات کا ہم اقرار کرتے ہیں کہ وہ بہادر خدا سے بھی نہیں ڈرتا۔ تم اس سے انکار مت کرو کہ آریوں سے بہت ڈرتا اور پاد نکلتی ہے اور پاجامہ ناپاک ہو جاتا ہے۔ ایسا کہ خدا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ کر اس کے وعدہ کا کہ اسّی (۸۰) برس عمر دی ہے، کا ہی کچھ اعتبار و بھروسہ نہ کر کے گورنمنٹ کے آگے ایڑیاں رگڑتا ہے۔واہ واہ پڑھنا آپ کا الحق یعلو و لا یعلی ہم پھر کہتے ہیں کلمۃ حق ارید بھا الباطل

قولھم: اس امت میں ایک گروہ گذرا ہے جنہوں نے اپنے آپ کو اناالحق کہلا یا سبحانی ما اعظم شانی انا محمد تو درکنار

اقول: پھر عیسائی جو ابن اللہ یا اللہ مسیح کو کہتے ہیں کیوں کافر ہیں، یا فرعون نے جو انا ربکم الاعلی کہا کیوں کافر ہوا۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اپنے فتوی میں منصور کے بارے میں کہا:

قتل ظالما غیر مظلوم و قتل علی الزندقہ التی اقر بھا بلسانہ و قالھا صاحیا غیر سکران لا سکر حال و لا سکر خمر و من قال انہ قتل مظلوماً فانہ لا یعرف حالہ و ان الذی قالہ کفر باطناً و ظاھرا یجب قتلہ باتفاق اھل الاسلام . و فقرائھم فان اصر علی خلاف ذلک عوقب عقوبۃ ترد .. و لا ینتصر الحلاج منافق عدو اللہ و رسولہ و اللہ اعلم و اخبار الحلاج مذکورۃ فی کتب المصنفین کابی بکر الخطیب و ابی الفرج ابن الجوزی و سبطہ ۔ و قد ذکر ابو عبد الرحمن اسلمی ان جمھور المشائخ اخرجوہ عن الطریق و کان ساحراً و لہ مصنف فی السحر ۔ انتھی

..تقصار میں لکھا ہے:

شیخ الاسلام ابو اسماعیل انصاری ہروی گفتہ بر بایزید در ..اند یکے کہ آتت؟ کہ بر آسمان شدم خیمہ زدم بر عرش و بعض اہل علم قائل صحت آنند از ایشاں در حالت سکر نہ در حالت صحو امام ذہبی نوشتہ و من الناس من یصحح ھذا عنہ و یقول قال ھذا فی حال سکرہ ۔شعرانی در طبقات کبری نوشتہ سئل ابو علی الجوزجانی عن الالفاظ التی تحکی عن ابی یزید فقال رحمہ اللہ ابو یزید نسلم لہ حالہ و لعلہ تکلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی حال غلبة او حال سکر
ومویدایں ست آنچہ صاحب تذکرہ الاولیاء ازخود ایشاں نقل نمودہ یکبار در خلوت بز بالش رفت کہ سبحانی ما اعظم شانی چوں باز بخود آمد مریدان گفتند شما چنیں لفظے گفتید شیخ گفت کہ خدا عزوجل شمارا خصم باو اگر یک بار دیگر بشنوید ومرا پارہ پارہ نکنید پس ہر یکے را کاردی دادتا وقتے دیگر اگر ہماں لفظ بگوید اورا بکشند ومع ہذا حسین بن علی بسطامی؟ کہ از آئمہ حدیث است ویرا از بسطام اخراج نمودہ وتا حیوۃ محدث مذکور باز بہ بسطام نامد۔
وشعرانی درطبقات نوشتہ و نقل الثقات عن ابی یزید البسطامی انهم نفوه من بلده سبع مرات امام ذہبی درمیزان نوشتہ قال ابو عبد الرحمن السلمی انکر علیه اهل بسطام و نقلوا الی الحسین بن عیسی البسطامی بانه یقول له معراج کما ... فاخرجه من بسطام فحج و رجع الی جرعان و قد امات الحسین رجع الی بسطام .. انتهی۔

پس مرزا قادیانی کذاب کہ اپنے الفاظ کفریہ پر حالت صحو وہوش میں دعوی هل من مبارز یبارزنی کا کرتا ہے اس کے حال کا قیاس منصور کے حال پر ہے اور سزا بھی موافق سزا منصور کے ہوگی اور اس کے حال کو بایزید بسطامی کے حال پر قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے۔ اور ابن عربی کے عقاید باتفاق ملت اسلامیہ کفر ہیں اگر بعضے علماء بسبب حسن ظن تاویل کرتے ہیں اور تکفیر سے احتیاط کرتے ہیں پھر اس کے ساتھ استدلال کیسا ہوگا۔...

الغرض ہم کو ان کے کفر وایمان سے کیا بحث۔ مقصود یہ ہے کہ ان کے کلام سے کسی طرح استدلال درست نہیں جو ان کے مخترعات سے دلیل پکڑے وہ بے شک ملحد وزندیق ہے

قولھم: ابومحمد بن حزم محدث یہ حضرت بھی وفات مسیح کے قائل ہیں۔ ایسا ہی امام مالک، محقق ابن تیمیہ، ابن قیم، امام بخاری وغیرہ محققین۔

اقول: سبحانك هذا بهتان عظیم و لعنة الله علی الکاذبین امام ابن قیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی مشہور کتاب قصیدہ نونیہ میں لکھتے ہیں

و کذ لك رفع الروح عیسی المرتضی
حقا الیه جاء فی القرآن

اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے فتوی حمویہ وعقیدہ واسطیہ ، والجواب الصحیح وغیرہ تصانیف میں تصریح کی ہے اسی طرح امام مالک اور تمام علماء اسلام متفق ہیں عیسی کی زندگی اور رفع ونزول پر لیکن آپ نے جو کذب وافتراء اور دجالیت کا سبق اسلام کے ملعون سے سیکھا ہے اس کے کیا کہنے ہیں ۔ بس یہی نعمتیں ہیں جن سے ہم محروم ہیں والحمدللہ علی ذلک کہ ہم ایسی بے ایمانیوں اور دھوکہ بازیوں سے محروم رہے ہیں

قولھم : جو مطابق حدیث لا مھدی الا عیسی مسیح بھی ہیں اور مہدی بھی دیکھو ابن ماجہ اور حاکم اور کتاب حجج الکرامہ صفحہ ۳۸۰ لا مھدی الا عیسی

اقول : حوالہ بالکل غلط بلکہ صفحہ ۳۸۴ میں یہ حدیث مذکور ہے اس طرح پر ، وآنکہ در بعضے احادیث آوردہ لا مھدی الا عیسی .. حدیث ضعیف است نزد حفاظ تاویلش واجب است ۔ پھر چند ایک تاویلیں کر کے شوکانی سے نقل کیا ہے :

و ھذا التاویل متحتمل لمخالفۃ ظاھرۃ باحادیث المتواترہ

پھر حافظ ابن قیم سے وجہ ضعف نقل کر کے کہا ہے :

فرجع الحدیث الی روایۃ محمد بن خالد و ھو مجھول من ابان و ھو متروك من الحسن و ھو منقطع ..

ایسے بے ایمان ہم نے نہیں دیکھے جیسے اس دجال کی امت میں دیکھے ۔ حدیث تو نقل کی لیکن تضعیف اس کی سے اعراض کر کے صریح خیانت کیا اور پھر اس کو صحیح کہہ دیا اور حوالہ اور صفحہ کا دے دیا ۔ دھوکہ دینے کو ہر جگہ ایسا ہی کرتے ہیں مرزائیوں کا بالکل

یوم یقوم الناس رب العالمین

کے ساتھ ایمان نہیں ۔ ورنہ حدیث میں ایسی خیانت نہ کرتے ..

مرزائی جابجا نواب صاحب کے حجج الکرامۃ وغیرہ سے نقل کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ انہوں نے مرزا قادیانی کو فہرست دجاجلہ میں شمار کیا ہے ..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ: حضرت عیسی کو کہیں برا نہیں کہا.. الی قولہ... قرآن کا مسیح اور ہے اور انجیل کا مسیح یا یسوع اور ہے۔

اقول: یہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے اور یہ اول دلیل ہے ان کے کذب وافتراء کی اور دجالیت وحیلہ گری وفریب پر۔ ہم پہلے بھی اشتہار میں لکھ چکے ہیں کہ اس مرزا کادیانی متنبّی کا یہی، معجزہ ہے کہ اپنے مرتدوں کو ایک نظر توجہ سے ایمان وراستی و صداقت وشرم وحیا کی آلائشوں سے پاک وصاف کرکے وہی مثل کان کترا بنا دیتا ہے کہ ضروریات بدیہات کے صریح انکار سے بھی نہیں...تو تمام اہل ملل و مذہب متفق ہیں کہ یسوع اور مسیح ابن مریم اور عیسی صاحب انجیل ایک ہے۔اسی کو یہودی برا کہتے ہیں اور اسی کی ماں صدیقۃ الکبری المصطفاۃ علی نساء العالمین کو بہتان عظیم کی نسبت کرتی ہیں، اور اسی کو نصاری ابن اللہ یا اللہ یا ثالث ثلاثہ کہہ کر پرستش کرتے ہیں، اور اسی کو اہل اسلام اولوالعزم انبیاء میں سے رسول برحق خاتم انبیاء بنی اسرائیل اور کلمۃ اللہ وروح اللہ جانتے ہیں اور اس کے آسمان پر اٹھایا جانے اور آخر زمانہ میں قرب قیامت نزول فرمانے و دجال کو قتل کرنے پر ایمان رکھتے ہیں اور وہ ایک ہی ہے نہ متعدد خلا فاً للزنادقه المستحدثه المرزائیه لعنهم الله

وایضاً عیسائیوں نے قبل بعثت محمد ﷺ کے اور قبل نزول قرآن مجید کے عیسی کو ابن اللہ یا اللہ یا ثالث ثلاثہ کہا تھا جس کا فیصلہ قرآن شریف نے یوں کیا لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم وغیرہ آیات میں۔ پھر بعد میں عیسائیوں نے اپنے معبود کو ہرگز نہیں بدلا۔ وہی ہے جو اس وقت تھا۔ اگر بدلا ہے تو بیان فرماویں۔

ثانیاً ہم کہتے ہیں انتم اعلم ام الله کیا تم زیادہ جانتے ہو یا اللہ۔

قال الله تعالی:

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم، (فی موضعین)۔

و قال الله تعالی:

لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثه۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و قال الله تعالی :

و قولهم انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول الله ۔

و قال الله تعالی :

و اذ قال الله یا عیسی ابن مریم أأنت قلت للناس اتخذونی و امی الهین من دون الله ،

الی غیر ذلک من الآیات ۔

کیا یہ مسیح اور ہے اور عیسائیوں کا معبود صاحب انجیل اور ہے ۔ کچھ تو شرماؤ۔ اللہ عزوجل منزّل قرآن کی غلطیاں تو نکالو۔ تمہارا رسول کاذب تو پیغمبروں کی غلطیاں اور غلط فہمیاں بیان کرتا ہے۔ جب آپ لائق فائق چیلے بنو گے تو رب العالمین کی خطائیں پکڑو۔ واہ سبحان اللہ۔ کیا یہ وہ یسوع نہیں جس کو عیسائی پوجتے ہیں اور تمہارے رسول صاحب اس کو گالیاں دیتے ہیں۔ کیا یہ عیسی بن مریم نہیں ۔ کیا معاذ اللہ خدا نے خلاف واقعہ بزعم تمہارے لکھا ہے

لقد کفر الذین قالوا ان الله هو المسیح بن مریم..

کیا ایمان وحیا تو نہیں کیا عقل و تمیز بھی اڑ گئی۔ دن اور رات میں بھی فرق نہیں کر سکتے۔ اسی شیخی پر جواب لکھنے بیٹھ گئے صدق رسول الله ﷺ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت ۔ بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن

ثالثاً ہم کہتے ہیں قرآنی مسیح وہی ہے جس پر انجیل شریف اتری نہ کوئی اور قال اللہ تعالی؛

و قفینا علی آثارهم بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین یدیه من التوراة و آتیناه الانجیل فیه هدی و نور و مصدقاً لما بین یدیه من التوراة و هدی و موعظة للمتقین۔ و لیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیه و من لم یحکم بما انزل الله فأولئك هم الفاسقون ۔ (المائدة: ٤٦-٤٧)

و قال الله تعالی :

و یعلمه الکتاب و الحکمة و التوراة و الانجیل۔ و رسولاً الی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنی اسرائیل.(آل عمران:۴۷-۴۸)

.الی غیر ذلک من الآیات

کیا یہ انجیلی مسیح نہیں، یا قرآنی مسیح اور کوئی ہے جس پر سوائے انجیل کے کوئی اور کتاب اتری ہے۔ہم نے تو سارا قرآن مجید پڑھا مگر اس قرآنی مسیح کا پتہ نہ ملا۔ مہربانی کر کے ذرا بتلا دو یا کوئی اور قرآن تمہارے قادیانی رسول پر نیا اترا ہے۔

هذا جزاء المعرضين عن الهدى معترضين زخارف الهذيان

تمہارے جیسا عقل مند کہہ سکتا ہے کہ قرآنی مسیح اور ہے اور انجیلی مسیح یا یسوع اور تمام عقلاء بنی آدم اس کو خبط اور ہذل و ہذیان جانتے ہیں۔

لو اب تو آپ کے نزدیک چار مسیح بن گئے:

ایک وہ مسیح جس کو ہم اہل اسلام عیسیٰ بن مریم علیہ السلام رسول برحق جانتے ہیں۔

دوئم وہ جس کو عیسائی پوجتے ہیں اور ابن اللہ کہتے ہیں۔

سوم وہ جس کو یہودی برا کہتے ہیں۔

چہارم وہ جس کو مرزا برا بھلا کہتا ہے۔اور اس کے مرتد اس کو فرضی قرار دیتے ہیں۔بلکہ پانچ ہو گئے۔

پنجم،خود بذات خاص مرزا صاحب کہ مسیح موعود ہیں بزعمه الكاذب۔

لو اب تو مسیحوں کے انبار چڑھ گئے۔اب جس کو چاہو گالی دو۔میدان کشادہ نکل آیا۔ نعوذ باللہ۔

رابعاً ہم کہتے ہیں کہ ہاں صاحب دال میں کچھ کالا کالا تو نظر آتا ہے۔خود آپ نے بذات خود اپنی تکذیب کی اور نمبر ۴ میں صاف اعتراف فرمایا کہ

ہم بھی مانتے ہیں کہ اس یسوع کے اصل وہی مسیح ابن مریم ہیں،انتہی

اقول: پھر صریحاً ہم بھی آپ اور آپ کے رسول صاحب کادیانی اپنے اعتراف سے کافر اور مرتد اور بے ایمان اپنے منہ سے ہیں کیونکہ جس یسوع کو تمہارے کذاب رسول نے گالی بکی وہ وہی مسیح ابن مریم ہیں

فاعترفوا بذنبهم فسحقاً لاصحاب السعير

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں صاحب: دروغ گوئم برروئے تو

کا مصداق کون بنا۔ ہم یا تم۔..

جب مسیحا دشمن جاں ہو تو کیونکر ہو علاج

کون رہبر ہو سکے جب خضر بہکانے لگے

خامساً ہم کہتے ہیں کہ اگر یسوع اور ہے اور عیسیٰ بن مریم اور تو پھر آپ نصاریٰ کو عیسائی کیوں کہتے ہو بلکہ تمام جہان ان کو عیسائی کہتا ہے حتی کہ وہ خود اپنے آپ کو عیسائی کہتے ہیں۔ جیسے یہودوں کو موسائی اور مسلمانوں کو محمدی۔ کیا یہ آپ کے کذاب ہونے کی دلیل نہیں۔ کیا یہ آپ کا منہ کالا نہیں کرتی۔

سادساً ہم کہتے ہیں کہ آپ کے حضرت مرزا قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵ میں لکھا ہے:

آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی جن جن پیش گوئیوں کا اپنی ذات کی نسبت توراۃ میں پایا جانا آپ نے بیان فرمایا ہے ان کتابوں میں ان کا نام ونشان نہیں ملتا۔

کیوں صاحب توراۃ میں کس یسوع مسیح کی پیش گوئیاں ہیں مسیح ابن مریم کی یا اور کی ..کیا یہ صاف یہودیت نہیں تو اور کیا ہے اور کیا یہ بات انجیل میں تم بتا سکتے ہو۔ کیوں یہ الزامی جواب ہے یا صریح کفر و بے ایمانی و یہودیت ہے توراۃ میں صریح لکھا ہے

جاء اللہ من طور سینا و اشرف..... من جبال۔

اس میں مسیح اور محمد رسول اللہ ﷺ دونوں کی بشارت اور پیش گوئی ہے لیکن تمہارا رسول مفتری قرآن وانجیل وتوراۃ تینوں کا مکذب ہے...

اور ایسا ہی ایلیا نبی نے کہا ہے

اری راکب الحمار و راکب الجمل۔

راکب الحمار حضرت عیسیٰؑ ہیں اور راکب الجمل محمد ﷺ ہیں۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی بے ایمان ملحد زندیق دہریہ پولس ثانی ہے۔ وہ تکذیب اور حیلہ گری میں بے نظیر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سابعاً ہم کہتے ہیں کہ حضرت مرزا قادیانی کہتے ہیں:

اور نہایت شرم کی بات ہے کہ اپنی پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودوں کی کتاب طالمود سے چورا کر لکھا ہے..الخ

ذرا غور کرو یہ انجیلی مسیح ہے۔ انجیل میں کہاں لکھا ہے کہ مسیح نے انجیل کو یہودیوں کی کتابوں سے چرا کر لکھا۔ یہ تو یہود کا قول ہے جو مکذب انجیل ہیں۔ یہ مسیح ابن امریم اور انجیل کی تکذیب نہیں تو بتائے کیا ہے۔ کیا یہ الزامی جواب ہے کیا یہ بات انجیل میں موجود ہے کیا عیسائی اس کے قائل ہیں کہ مرزا مکذب دجال ان کو الزام دیتا ہے۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اس کا دیانی یہودیکا خبث وکفر باطنی ہے جو عیسی کے ساتھ رکھتا ہے۔

ثامناً پھر لکھتا ہے:

لیکن جب سے چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔

اگر عیسی چور نہیں تو عیسائی کیوں شرمندہ ہیں۔

تاسعاً پھر کہتا ہے:

لیکن آپ کی اس بے جا حرکت سے عیسائیوں کی سخت روسیاہی ہوئی۔

اگر یہ بے جا حرکت عیسی کی نہیں تو عیسائیوں کی کیوں سخت روسیاہی ہوئی۔

عاشراً کہتا ہے:

، پھر اس کا استاد یہودی جس سے توراۃ سبقاً سبقاً پڑھا تھا بتا کر اور ہجو تشنیع کر کے کہا کہ عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا

عیسائیوں نے عیسی کے معجزے نہیں لکھے تو اور کس نے لکھے۔ اور پھر ان کو عیسائی کون کہتا ہے۔

حادی عشر: پھر صفحہ ۷ میں لکھتا ہے:

آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ پھر افسوس کہ نالائق عیسائی ایسے شخص کو خدا بنا رہے ہیں۔

پھر تم ان کو عیسائی کیوں کہتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانی عشر: پھر لکھتا ہے کہ:

پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلے مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائے کہ اس کو نبی قرار دیں۔

کیا عیسائی اور مسلمان کس کو نبی قرار دیتے ہیں اور پھر ان کو عیسائی بار بار کیوں کہتا ہے۔ اگر وہ یسوع مسیح ابن مریم نہیں تو دیکھو کذاب مفتری بے ایمان کس قدر سینہ کھول کھول کر اس نبی صادق بن صدیقہ العبد الصالح مقرب عنداللہ و رسول اللہ کو صریح صریح بے حجاب ہو کر گالی بکتا ہے پھر یہ مرزائی چیلے چانٹے اس کے عقل کے مارے نہیں سمجھتے سچ ہے:

ختم الله علی قلو بهم و علی سمعهم و علی ابصار هم غشاوة و لهم عذا ب عظیم ۔(البقرة:۷)

كذلك يضل الله من هو مسرف مر تا ب (غافر:۳۴)۔

كذ لك يطبع الله على كل قلب متكبر جبار (غافر:۳۵)

ثالث عشر: پھر حضرت عیسیٰ کے معجزات کی نسبت جو قرآن میں موجود ہیں یوں کہتا ہے:

ممکن ہے کہ اپنی معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شبکور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی ہی بیماری کا علاج کیا ہو۔ الی قولہ:

اگر آپ سے ایسا کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو، تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے۔ اور آپ کے پاس سوائے مکر اور فریب کے کچھ نہیں تھا

پھر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

کیا تالاب کا قصہ عیسوی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔

اگر حضرت مسیح کے معجزات کی تکذیب اور انکار نہیں تو اور کس کی ہے۔ اور پھر عیسائیوں کو عار اور الزام کیسا ہے۔

رابع عشر: توضیح المرام کے صفحہ ۳ میں کذاب کا دیانی لکھتا ہے:

پہلے ہم صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائیبل اور ہماری احادیث کی کتابوں میں جن نبیوں کا وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جن کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرے مسیح بن مریم جن کو عیسی اور یسوع بھی کہتے ہیں۔انتہی

دیکھو صفائی بیان۔کیسا صاف بیان لکھا کہ یسوع وہی مسیح وعیسی بن مریم ہیں مع اقرار نبوت کے۔ پھر کادیانی صاحب کے کفر و بے ایمانی میں اب بھی شک ہے۔ باوجود اس اعتراف صحیح وواضح کے فاعترفوا بذنبهم فسحقا لاصحاب السعير

اب بھلا توضیح کی کیا توضیح، شک رہا کیا جو ازالہ ہو چکا، پھر مرزائیوں کا یسوع و مسیح میں فرق کرنا از قبیل تاویل القول بما لا یرضی به قائله نہیں تو کیا۔مرزا قادیانی کیا کہتا ہے اور چیلے چانٹے کیا فرماتے ہیں۔من چہ میگوئم وطنبورہ من چہ می گوید۔ہم کو تو کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں اول سے آخر تک دیکھو اور خود بدولت توضیح تک نہ دیکھا العجب فالعجب كبر مقتاً عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون ۔الی غیر ذلک من الوجوہ۔

کیا ہم اگر یہود و نکا مقابلہ کریں تو یہودوں کے الزام دینے کے لئے ہم موسی کو گالی دے سکتے ہیں۔ یا روافض کے مقابلہ میں ہم حضرت علی کو یا خوارج کے مقابلہ میں اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کو برا کہہ سکتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔احمق نئے عیسائی (مرزائی) کہتے ہیں کہ یہ الزامی جواب ہیں عیسائیوں کو۔ہم تسلیم کرتے ہیں کہ بے شک یہ الزامی جواب ہیں لیکن یہودیوں کی طرف سے، نہ مسلمانوں کی جانب سے۔عیسائیوں کے مقابل دو گروہ ہیں۔ایک مسلمان، دوم یہود۔ یہ مرزا بھی یہودوں کی طرف سے عیسائیوں کا مقابلہ کر رہا ہے، اسی واسطے یہودیت کا پورا پورا داد دے رہا ہے، اور امت غضبیہ میں داخل ہونے کی کوشش کر رہا ہے۔اور مطلب اصلی اس کا، کہ پولس ثانی ہے، یہ ہے کہ میں عیسائیوں کے معبودوں کو یہودیوں کی طرف سے برا کہونگا، اور گالی دونگا تو وہ مجھ کو مسلمان جان کر انتقام لینے کو محمد ﷺ کو سینہ کھول کر گالی بکیں گے تو مریداں کو شاور آنکھیں سرد ہوں گی۔خدایا ایسا کبھی نہ کریو۔اور پھر میں ان کا نام برائے نام مقابلہ اور جنگ زرگری کرونگا تو احمق نام کے مسلمان جو میرے مرتد بنائے ہوئے ہیں مجھ پر فدا ہو کر چندہ دیں گے اور کتابیں میری جو بظاہر ان کے جواب اور حقیقت میں مجموعہ کفر والحاد و جالیت کا ہو گا خوب خریدیں گی، دنیا حرام بھی کماؤنگا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے پیرو ملہم ابلیس لعین کا بھی مقرب اور برخوردار بنونگا۔ ورنہ تو مشرکوں کے معبودوں کو، اگرچہ ذی حرمت ورسول نہ ہوں تو بھی، گالی بکنی منع ہے

لا تسبّوا الذین ید عو ن من دو ن اللہ فیسبوا اللہ عدواً بغیر علم

لیکن یہ قادیانی دجال قرآن مجید کو کب مانتا ہے۔ عیسی نصاری کا معبود بھی ہے اور رسول برحق بھی، دونوں وجہ سے ان کو گالی دینی منع وکفر ہے لیکن مگر کوئی ایمان رکھتا ہو فا عتبروا یااو لی ا لا بصار ...

قولھم: تم کو یسوع سے کیا غم خواری ہے کچھ دال میں کالا کالا تو نہیں جبھی ہم کو نئے عیسائی لکھا تھا۔ انتہی

اقول: ہم کو یسوع سے کیوں غم خواری نہ ہو۔ ان کے ساتھ بدل و جان ایمان رکھتے ہیں اور محبت اللہ اور سب رسولوں کے ساتھ ایمان رکھتے ہیں قا ل اللہ تعا لی :

آ من الرسو ل بما انز ل علیه من ربّه والمو منو ن ۔ کل آ من باللہ و ملا ئکته و کتبه و رسله لا نفرق بین ا حد من رسله و قا لوا سمعنا و اطعنا غفرا نك ر بنا و الیك المصیر(البقرة:۲۸۵)

وقا ل اللہ تعا لی :

قو لوا آ منا با للہ و ما انز ل الینا و ما انز ل الی ابرا هیم و اسما عیل و اسحاق و یعقو ب و ا لاسبا ط و ما او تی موسی و عیسی و ما او تی النبییون من ر بهم لا نفرق بین ا حد منهم و نحن له مسلمو ن (البقرة: ١٣٦)

ہم آپ کی طرح نؤ من ببعض و نکفر ببعض نہیں کہتے۔

افتؤ منو ن ببعض الکتاب و تکفرو ن ببعض فما جزا ء من یفعل ذا لك منکم الا خز ی فی الحیوة الد نیا و یو م القیا مة یردو ن الی اشد العذا ب و ما اللہ بغا فل عما تعملو ن

چنانچہ اللہ عزوجل آپ اور آپ کے جھوٹے (پیر) کے حق میں فرماتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الذین یکفرو ن با للہ و رسلہ و یر یدو ن ان یفر قوا بین اللہ و رسلہ و یقو لو ن نؤ من ببعض و نکفر ببعض و یریدون ان یتخذوا بین ذلك سبیلا ۔ او لئك ھم الکا فرو ن حقا و اعتد نا للکا فرین عذا باً مھیناً ۔ (النساء : ۱۵۰۔۱۵۱)

اور ہمارے حق میں فر ما تا ہے:

و الذین ء امنوا باللہ و رسلہ و لم یفر قوا بین ا حد منھم اولئك منھم او لئك سو ف یو تیھم اجور ھم و کا ن اللہ غفوراً ر حیماً (النساء:۱۵۲)

پھر ہم مسلمان ہو کر کیوں مسیح کی غم خواری نہ کریں، تم کو تو مرزا قا دیانی کے مرتد رہنا ہی ہے نعوذ باللہ۔ اور ہم نے تم کو نئے عیسائی اس وجہ سے کہا ہے کہ تم تثلیث کے قائل ہو اور رسول تمہا را جس کی تم نئی امت بنے ہو، اپنے آپ کو ابن اللہ اور عیسی مسیح کہلا تا ہے اور علی رؤس الاشھا د بآواز بلند اس کا دعوی کرتا ہے پس جب وہ عیسی بنا تو تمہارے عیسائی ہونے میں کیا شک ہے۔

قولھم: جب عام مسلمانوں کے قدیم اعتقاد کے مطابق ظاہری معنوں میں کسر صلیب ہو..الخ

اقول: یہ بھی ایک بے ایمانی دجالوں کی ہے کہ کسر صلیب قتل خنز یر وغیرہ کے حقیقی و موضوع لہ معنوں سے انکار کر کے یہ معنی مجازی بغیر قرینہ صارفہ کے مراد لیتے ہیں اور تمام صحابہ وعلماء مجتہدین کے اجتماعی اعتقاد کو عام مسلمانوں کا قدیمی اعتقاد بیان کرنا اور پھر اس کو قتل عام وغیرہ سے تعبیر کرنا اور بے فائدہ بتانا، اس کا الحاد و زندقہ ہے۔.. منافقوں کا حال بھی ایسا ہی ہے جب ان کو کہا جا تا ہے کہ جس طرح سب مسلمان ایمان لے آئے تم بھی ایمان لاؤ عیسی کے رفع ونزول وحیات وقتل خنز یر وکسر صلیب و خروج امام مہدی اور خروج دجال و دابۃ الارض و یا جوج ما جوج اور فرشتوں وغیرہ مومنوں کے ساتھ تو کہتے ہیں کہ

أنؤ من کما آ من السّفھاء ا لا انّھم ھم السّفھاء و لکن لا یعلمو ن

(البقرۃ : ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی ہمیشہ سے استعاروں اور مجاز وتاویل کی آڑ میں کفر بازئیں کھیلتے ہیں اس واسطے یہ ضرور جانا کہ اس خس اور خاشاک کی ٹٹی میں مٹی کا تیل ڈال کر آتش زنی کریں۔ سو جاننا چاہیے کہ معنی لفظ کا وہی ہوتا ہے جو طبعی اور موضوع لہ ہو۔ جو معنی حقیقی کا مدعی ہو وہ اصل کا مدعی ہے اس کو کسی دلیل کی حاجت نہیں اور جو معنی حقیقی کو چھوڑ کر معنی مجازی کی طرف رجوع کرے اس پر لازم و واجب ہے چار دلیلیں قائم کرنی تاکہ دعوی صحیح ہو ورنہ کاذب ملحد ہوگا اور وہ چار دلیلیں یہ ہیں۔

اصل اول دلیل صارف یعنی اصلی و حقیقی و موضوع لہ معنی سے پھیر دینے والی دلیل جس سے ثابت ہو کہ معنی حقیقی یہاں مراد نہیں ہو سکتے۔

اگر یہ دلیل قائم ہو جائے تو پھر دلیل دوم کا مطالبہ ہوگا۔ اور وہ دلیل احتمال اللفظ ہے یعنی وہ لفظ لغت عرب میں اس معنی میں مستعمل ہے اور احتمال و برداشت اس معنی کی رکھتا ہے۔

اگر یہ دونوں دلیلیں قائم ہوگئیں تو پھر تیسری دلیل کا مطالبہ ہوگا اور وہ دلیل تعیین مراد ہے کہ یہی مراد ہے اور نہیں۔

ہم نے مانا کہ حقیقی معنی مراد نہیں ہو سکتی، لیکن ممکن ہے کہ یہ معنی مجازی مراد نہ ہوں اور ہوں۔ اس واسطے کہ ۲۴ علاقہ مجاز مرسل کے ہیں۔ اور ایک علاقہ تشبیہ کا چنانچہ علم بدیع و معانی و بیان و علم اصول فقہ و علم میزان میں ہے بلکہ بعضوں نے مجاز مرسل کے علاقہ تیس تک بیان کئے ہیں چنانچہ امام شوکانی نے ذکر کیا۔ پس جائز ہے کہ وہ معنی مجازی مراد نہ ہو، اور دوسرا معنی مجازی مراد ہو۔

اگر یہ دلیل بھی ثابت ہوگئی تو دلیل چہارم کا مطالبہ ہوگا اور وہ دلیل جواب عن العارض ہے، یعنی جو دلائل متصل یا منفصل کہ معارض ہیں اس معنی مجازی کے ان کا جواب دینا۔ پس جب تک تم اے جہال مرزائیو یہ چار دلیلیں نہ لاؤ تو ہرگز ظاہری معنی سے عدول نہیں کر سکتے۔ مرزا جیسے بہت دجال آئے۔ اگر یہ تاویل کا راستہ آسان ہوتا تو اب تک اسلام کا نام ونشان بھی نہ رہتا۔ لیکن یہ دعوی بڑا مشکل ہے۔ پھر اب تم کو بھی لازم ہے کہ صلیب کے کسر وغیرہ کے حقیقی معنی ہونے پر بھی چار دلیلیں لاؤ۔ ہم تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سخت مطالبہ کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو کہو تمام مرزائیوں کو جمع کرو ہرگز نہ کرسکو گے

و ان لم تفعلوا و لن تفعلوا فا تقوا النار التی وقود ھا الناس و الحجا رۃ اعد ت للکا فر ین ۔(البقرۃ:۲٤)

قولھم: حالانکہ انجیل میں لکھا ہے۔

اقول: پہلے صفحہ پر مقابل اس کے سامنے تم نے لکھا۔ انجیل کے باب میں محرف اور باطل اور نا قابل تعظیم، پھر اس صفحہ پر اسی سے استدلال، کچھ تو شرم کرو۔

قولھم: حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کا طرز تحریر محققین کے مطابق بھی ہے اور بالکل نرالا بھی ہے۔

اقول: اس واسطے کہ حضرت اخبث (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب منافق زندیق ملحد ہیں کبھی موافق کبھی مخالف، کہیں کچھ کہیں کچھ، کہیں اقرار کہیں انکار، ظاہر کچھ باطن کچھ، کبھی مدعی نبوت ورسالت کبھی نبوت ورسالت سے دست بردار

بین ذ لک لا الی ھؤلا و لا الی ھؤلا و من یضلل اللہ فلن تجد لہ سبیلا ومن یکن الشیطا ن لہ قر یناً فساء قر یناً

قولھم: اس سلطان القلم نے تمام مخالفین اسلام کو عموماً..الخ

اقول: اس شیطان القلم نے تمام علماء اسلام کو یہودی ملعون وغیرہ سے یاد کیا، اور بابا نانک کو مقبول مسلمان، صاحب کرامات بتایا، اور عیسیٰ کو گالیاں دیں، اور رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دلوائیں، اور اس کے چیلے جب عیسائیوں کے مقابلہ میں ہار گیا امرتسر میں تو عیسائی ہو گئے اور خود ان کے مقابلہ میں الہام مثل شیطانی احتلام نکلا۔ روسیاہ ہوا، پرلے درجے کا فریبی، بے ایمان، دجال، کذاب بنا، اور ملعون سارے جہاں کہ

انہ لیس لہ سلطا ن علی الذین آ منوا و علی ر بھم یتو کلو ن۔
انما سلطا نہ علی الذین یتو لو نہ و الذین ھم بہ مشر کو ن
(النحل:۹۹-۱۰۰)۔

ان عبادی لیس لک علیھم سلطا ن الا من اتبعک من الغاوین۔ و ان جھنم لمو عد ھم اجمعین ۔(الحجر:٤٢-٤٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و آ خر دعوا نا ان الحمد لله رب العا لمین ۔

و سبحا ن ر بك رب العزة عما یصفون۔ و سلا م علی المرسلین۔ و الحمد لله رب العا لمین(الصا فا ت :۱۸۰۔۱۸۲)

فتوی:

قا ل القا ضی عیا ض فی الشفاء

اعلم و فقنا الله و ایا ك انّ جمیع من سبّ النبی ﷺ او عا به او الحق به نقصاً فی نفسه او نسبه او دینه او خصلة من خصا ئله او عر ض به او شبهه بشیء علی طر یق السّب و ا لا زراء علیه او التصغیر لشا نه او الغض منه و العیب له فهو سا ب له و الحکم فیه حکم السا ب یقتل کما بنیته و لا نستثنی فصلاً من فصو ل هذا البا ب علی هذا لمقصد و لا نری فیه تصریحاً کا ن او تلو یحاً ۔و نقل عن ابن عتا ب انه قا ل الکتا ب و السنة مو جبا ن ان من قصد النبی ﷺ با ذی او نقص معر ضاً او مصر حاً و ان قل فقتله وا جب

جان تو توفیق دے اللہ ہم کو اور تجھ کو، تحقیق جس نے گالی دی نبی ﷺ کو یا عیب لگایا اس کو، یا کوئی نقص لگایا اس کو اس کے وجود میں، یا نسب میں، یا دین میں، یا کسی خصلت میں اس کی خصلتوں سے، یا اشارہ کنایہ کیا اس کے ساتھ یا تشبیہہ دی کسی شئے گالی اور نقصان لگانے کے طریق پر، اور اس کی شان کو ہلکا سمجھنے یا بے قدری ذات کو عیب لگانے کے طریق پر،۔ پس وہ شخص گالی دینے والا ہے اس کے واسطے حکم گالی دینے والے کا قتل کیا جاوے جیسا ہم نے اوپر بیان کیا اور یہ عام حکم ہے ہم جدانہیں کرتے کسی بات کو اس باب سے اس مقصد پر اور نہ شک کرتے ہیں اس میں تصریح ہو یا اشارت ۔ اور نقل کیا ابن عتاب سے یہ کہ اس نے کہا قرآن و حدیث دونوں واجب کرنے والے ہیں کہ جو شخص قصد کرے نبی کا ساتھ گالی یا نقصان و بے ادبی کے اشارةً یا صراحةً اگرچہ تھوڑی سی ہو پس قتل اس کا واجب ہے

پس اہل بصیرت سمجھ سکتے ہیں کہ اشارے کنائے سے پیغمبر ونکی نسبت کچھ عیب وغیرہ لگانے والے پر اسلام یہ فتوی لگائے تو پھر مرزا قادیانی جب منہ پھاڑ پھاڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتحریروں اورتقریروں میں فاحش بکواس کرے اس کا کیا حشر ہونا چاہیے اوراس کے چیلوں کی نسبت اپنی طرف سے یہاں لکھنے کی گنجائش نہیں ہے اس لئے شیخ سعدی علیہ الرحمۃ کے دوشعروں پراکتفا کیا جاتا ہے

زنان بار دار اے مرد ہوشیار
اگر وقت ولادت مار زائند
ازاں بہتر بنزدیک خرد مند
کہ فرزنداں ناہموار زائند

خاکسار: عبدالاحد خان پوری مقیم راولپنڈی

اتمام البرھان

علی مخالفی الحدیث و القرآن

لاثبات الحق الصریح فی حیات المسیح

(شیخ احمد حسین میرٹھی اورسیئر ریٹائرڈ)

احقر (شیخ احمد حسین) نے بعد حصول پنشن جب اپنے وطن میں مراجعت کی یہاں آکر اکثر نوایجاد من گھڑت طریقہ مرزا غلام احمد قادیانی کے چرچے اور تذکرے گوش زد ہوئے بلکہ عقائد عیسائیان آسمانی باپ کے لے پاک جواپنے لئے بحوالہ الہام ربانی انت منی بمنزلۃ ولدی اپنی خودستائی کرتا ہے۔ بہت سے خام طبیعت غیر مستقل الایمان متزلزل الاعتقاد سادہ لوحوں کوراہ راست سے گمراہ کردیا۔ لہذا اس رسالہ کی تکمیل پر کمرہمت چست کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان اول

سبحان اللہ! کیا زمانہ انقلاب ہے سابق زمانوں میں بھی طرح طرح کے ذریات شیاطین نے وہ رنگ وظہور پکڑا کہ کسی نے دعوی خدائی کیا اور کسی نے دعوی نبوت، مگر بفضل الٰہی وہ سب خود فنا فی السقر ہو گئے وہی بزرگان دین حق غالب ہوئے جن کی نسبت اللہ تعالی فرماتے ہیں:

و من یتول اللہ و رسو لہ و الذین ء ا منوا فا نّ حز ب اللہ هم الغالبو ن۔ (المائدۃ: ۵۶) (اور جو کوئی دوست رکھے اللہ کو اور اس کے رسول کو وہ جو کہ ایمان لائے ہیں پس گروہ وہی ہیں غالب)

اب غور فرمانا چاہیے کہ کیسے کیسے عظیم الشان فتنے برپا ہوئے مگر بمدایزدی اہل حق نے سب کو دفع کیا اور دین اللہ کا مستحکم اور قائم ہو گیا۔

عنوان دوم

اسلام میں سوائے تحقیقات بزرگان دین و آئمہ اربعہ کے کہ اسلامیان کی تحقیقات میں دائر ہے اور اس پر اتفاق اجماع بھی ہے کسی اور کے اقوال پر چلنا اور یقین کرنا محض ضلالت و گمراہی ہے اور جب کہ ان اکابر کی ہی شرح وقول جن کا زمانہ قرب رسول ﷺ تھا قابل نہ رہیں تو اس زمانہ بعید از بعید میں کسی کا قول وفعل قابل قبول ہو سکتا ہے ہرگز نہیں کیونکہ خلاف اجماع ہے۔

قولہ تعالی:

و من یشا قق الرسو ل من بعد ما تبیّن لہ الھدی و یتّبع غیر سبیل المؤ منین نو لّہ ما تو لّی و نصلہ جھنّم و سا ء ت مصیرا۔ (النساء:۱۱۵)

اور نیز اسی طرح حدیث میں آیا ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ کا ہاتھ ہے مسلمانوں کی جماعت پر۔ جس نے جدی راہ پکڑی وہی جا پڑا دوزخ میں۔ پس جس بات پر امت کا اجماع ہو وہی اللہ کی مرضی ہے اور جو منکر ہو وہی دوزخی ہے۔ (موضح القرآن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان سوم

وہ بات جو سب کے نزدیک مسلم ہے یہ ہے جو فرمودہ رسول اللہ ﷺ متفق علیہ ہر جمعہ کے خطبہ میں ہر شخص سنتا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے

خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم (بخاری ج ۱۔ص ۵۱۵)۔

یعنی میرا زمانہ خیر کا زمانہ ہے بعد اس کے صحابہ اور بعد ازیں تابعین کا۔

اسی زمانہ کے لوگ ہیں جو خیر القرون مذکور میں داخل ہیں۔..

اس زمانہ بدتر میں جو کوئی شخص قرآن وحدیث میں رائے زنی کرے اور جدید طریق اختیار کرے تو وہ البتہ وسوسہ شیطانی ہے ...پس جو شخص اپنے آپ کو مثل عیسی یا مثل نبی یا امام مہدی قرار دے تو اول ان آیات متذکرہ بالا کا مصداق ہو کر دعوی کرے تو کچھ خیال بھی ہو ورنہ مجسم شیطان لعین مثل مسیلمہ کذاب معہ اپنی ذریات کے ہے... یارو خدا سے ڈرو اور اس آیت کے مصداق نہ ہو:

انّ الذین فرّقوا دینھم وکانوا شیعاً لست منھم فی شیء۔ انما امرھم الی اللہ ثمّ ینبّئھم بما کانوا یفعلون۔(الانعام:۱۵۹)

چنانچہ حدیث میں بھی آیا ہے:

عن عائشہ ومن احدث فی امرنا ھذا مالیس منہ فھو رد

(بخاری۔ج ۱ص ۳۷۱) کہ حضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص نئی بات نکالے ہمارے اس کام میں (یعنی دین اور شریعت میں) جو اس میں نہیں۔

سو وہ نئی بات یا اس کا نکالنے والا مردود ہے۔

قولہ تعالی ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب) آیا ہے تو جب آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہوئے تو پھر آئندہ نبی یا مثل نبی کی امید کیونکر۔ جب کہ اصل نبوت کا ہی خاتمہ ہو چکا تو مثل نبی کس غرض اور کس ڈربے سے برآمد ہوا ہے کیا خاتم نبی سے کام انجام نہیں ہوا جو ایسا دعوی ہے۔ کوئی ثبوت قرآنی ہے یا کوئی ان کی گھڑی ہوئی کہانی ہے۔ قرآن مجید میں تو کہیں اس کا پتہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عنوان چہارم

اور جن کو اللہ تعالی نے پسند کیا کہ سلسلہ اسلام دینی ان سے مستحکم ہو جائے ان کی خبر قرآن میں صاف دے دی۔

وعد الله الذين آ منوا منكم و عملوا الصا لحا ت ليستخلفنّهم فى ا لار ض كما استخلف الّذين من قبلهم و ليمكننأ لهم دينهم الذى ار تضى لهم و ليبدّ لنّهم من بعد خو فهم امنا يعبدو ننى لا يشر كو ن بى شيئا و من كفر بعد ذ لك فا ولئك هم الفاسقون (النور: ۵۵)

(یعنی وعدہ کیا اللہ بعضے ان لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور اچھے عمل کئے اس بات کا کہ ان کو زمین میں خلیفہ اور بادشاہ بنا دے گا جیسا کہ ان سے پہلوں کو اور ان کے لئے اس دین کو جو ان کے لئے چھانٹ رکھا ہے پسند کر رکھا ہے۔ خوب جما دے گا ان کو بعد اس کے کہ اندیشہ وخوف رہا کرتا تھا امن دے کہ وہ پھر میری عبادت ہی کیا کریں گے اور کسی ذرہ برابر عبادت میں میرا شریک نہ کریں گے اور جو لوگ بعد اس نعمت کے کفران نعمت کریں اور ناشکری کریں وہی ہیں اصلی فاسق طاعت سے نکلے ہوئے)۔

یہ وعدہ ہر کسی سے نہیں، اسی زمانہ کے مومنین سے ہوا یعنی صحابہ سے کیونکہ الذین کے بعد منکم بھی بڑھایا ہے جس کا حاصل یہ ہوا کہ یہ انہیں سے وعدہ ہے کہ تمہارے زمانہ کے پچھلے مومنین کو اس لفظ کے ذکر کرنے سے اس وعدہ سے علیحدہ کر دیا ہے۔ پس جب خدا نے جو دین چھانٹ رکھا تھا اور پسند کر رکھا تھا اس کو اس پر خوب جما دیا جو آج تک برابر چلا جاتا ہے اب کوئی شخص نبی یا مثل نبی بن کر خلاف ان کے جدی راہ نکالی تو تم ہی کہو کہ وہ مردود ہے یا نہیں کیونکہ وہ آیت کا منکر ہے گویا اسکے نزدیک ابھی تک وہ دین ہی نہیں جمایا گیا۔ یہ کسی عاقل کی سمجھ میں آ سکتا ہے ہرگز نہیں طفل مکتب بھی سمجھ جائے گا کہ یہ شخص برہم زن دین، مردود اور کذاب ناشکرا اور طاعت سے نکلا ہوا ہے چونکہ اللہ تعالی نے اس وقت سے مومنین سے دین اسلام کی پختگی کا وعدہ کیا اور کہیں یہ نہیں فرمایا کہ نبی یا مثل نبی یا موعود مسیح اس برگزیدہ اور پسندہ دین کو جماوے گا۔ اے صاحبو! ذرا بغور کلام الہی کو سوچو سمجھو اور اس آیت کے مصداق نہ ہو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و یجعل الرّ جس علی الذین لا یعقلون ۔(یونس:۱۰۰)
(وہ ڈالتا ہے گندگی ان پر جو نہیں سمجھتے)

اور سنئے کہ بعد نزول سورہ نصر جس کی شرح وترجمہ کی ضرورت نہیں طفل مکتب بھی جانتے ہیں کہ یہ آیت نازل ہوئی جس سے ہر نعمت اور ہر امر کا خاتمہ ہوگیا:

الیو م یئس الّذین کفروا من دینکم فلا تخشو ھم و ا خشو ن الیو م اکملت لکم د ینکم و اتممت علیکم نعمتی و ر ضیت لکم الاسلا م دینا ۔(المائدۃ:۳)
(آج مایوس ہو گئے کافر تمہارے دین سے پس نہ ڈرو ان سے اور ڈرو مجھ سے آج کامل کر دیا میں نے تمہارے واسطے دین)۔

اب مقام غور ہے کہ اس کے مخاطب رسول اللہ ﷺ وتمام صحابہ ومومنین ہیں مگر رسول اللہ ﷺ برائے چندے کیونکہ آپ کی اب ضرورت نہیں رہی وصال قریب کی خبر اس سے سابق دے دی گئی تو اصل مخاطب صحابہ ومومنین ہی ہیں اور کیا صاف فرمایا کہ اب وہ رسول ﷺ دنیا میں نہ رہیں گے مگر وہ دین جو تم نے اختیار کیا ہے اس سے سب کفار مایوس ہو گئے اب تم ان سے مت ڈرو صرف مجھ سے ڈرنا، کامل کر دیا تمہارے لئے دین تمہارا اور اپنی نعمتیں پوری کر دیں۔یعنی قبل اس کے لیستخلفنّھم میں جس کا ذکر ہو چکا ہے کہ ہم تم میں سے بعض کو زمین کا خلیفہ کریں گے اور اس پسندیدہ دین اسلام کو جس کی خبر حکم آخر میں ہے جو تمہارے لئے چھانٹ رکھا ہے قائم کر دیں گے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا اور واقع بھی اس بات کی پوری شہادت دیتا ہے تو کچھ ان کے زمانہ میں ایجاد بھی ہوا۔ وہ سب پسندیدہ حق اور حسن فرمودہ خداوند تعالی ہے اور یہی لوگ اصلی اولی الامر ہیں ان کی پیروی خدا تعالی ورسول کی پیروی ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

و السّا بقو ن ا لا وّ لو ن من المھا جر ین و ا لا نصار و الّذین اتّبعو ھم با حسا ن ر ضی اللہ عنھم و ر ضوا عنہ ۔(توبہ:۱۰۰)
(سابقین جو اولین مہاجرین وانصار سے ہیں اور جن لوگوں نے سابقین پیروی کی ومتابعت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیکی سے۔یعنی ایمان اور طاعت سے خدا ان سے راضی ہوا اور وہ لوگ خدا سے راضی ہوئے)

پھر آگے ان کے لئے و اعدّ لھم جنّات تجری ... الخ فرمایا۔یعنی وعدہ جنت جس میں نہریں بہتی ہیں ابدالآباد کا فرمایا اس وجہ سے رسول مقبول ﷺ نے خیر القرون قرنی فرمادیا کہ زمانہ قرب رسول اللہ ﷺ کے وہی لوگ ہیں۔ان پر اتفاق ہے انہیں کے وقت اسلام دین بسیط و کامل ہوگیا۔۔پس جو ان کے خلاف نیا طریق ہے وہ مردود ہے کہ خلاف قرآن وحدیث ہے اور جب کہ از روئے اسلام یہ بات صحیح ہے کہ واقعی مخالف کلام اللہ نہ کسی محدث کا قول معتبر ہے نہ کسی مفسر کا بلکہ خود حدیث مخالف کلام اللہ ہو تو منسوخ سمجھی جاوے گی مگر تخالف وتوافق سمجھنا ایسے لوگوں کا کام نہیں۔از روئے نص قرآنی و باتفاق سابقین دین اور مثیل روافض خوارج تاویلات باطلہ سے احتراز کریں اور اتباع سابقین اختیار کریں ورنہ خاموش رہیں۔مباحثہ علمی میں ناحق پاؤں اڑایا اور چوٹ کھائی۔زبان کو اپنے منہ میں لئے بیٹھے رہتے تو اچھا تھا

غنچہ لب بستہ سے باد صبا کو ضد نہ تھی
منہ کھلا گل کا تو دامن بھی ہوا پھر چاک چاک

اور یہ جو کچھ در پردہ کیا ہے، انہوں نے ہی کیا ہوگا۔

موافق شعر

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستم گاری کا
ہے کوئی اور ہی اس پردہ رنگ گاری میں

کون نہیں جانتا گرو جی کے بھائی مسیح ہی ملاں جی کے سر بول رہے ہیں۔ بقول شخصے جادو وہ جو سر چڑھ کر بولے۔مگر کہنے کو تو خاکہ ملاں جی کا ہی اوڑے گا۔ مہملات مندرجہ اشتہار گم نام کے بدلے ادھر سے بے نقطہ ملا جی ہی سنیں گے۔ سنئے اگر کچھ دم درود ہے تو مقابل آیئے، نام بتایئے مگر آپ ایسے نہیں ہیں آپ اپنی لیاقت کے موافق سمجھ کو اپنیوں پر آگئے اور گوز معکوس کی طرح منہ پر جو آیا بکنے لگے۔ملاں صاحب یہ تو آپ کی بے سمجھی کا سمجھنا ہے اور ایسی الٹی سمجھے بھی تھے تو پیٹ میں رکھنا تھا اور فرض کیا ہضم دشوار تھا تو کیا منہ کی راہ اگلنا تھا وہ بھی ہمارے سامنے جس کے یہ معنی کہ پیشوایان دین پر آوازہ کستے ہیں تو ہمیں کو سناتے ہیں کہ وہ سب سابقین گویا گمراہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کاذب تھے اب یہ تحقیق طریق جدید صحیح ہے۔

ہماری سنیئے ۔اس کے جواب میں تم کو کچھ کہیے تو تم کس کھیت کے باتھو اور موافق مثل مشہور: کیا پدی کے پدی کا شوربا۔تمہاری حقیقت ہی کیا ہے جو تم کو کہہ کر دل کے ارمان نکلیں اور تمہارے بڑوں کو سنائیں تو ان بچاروں کا کیا قصور اور کچھ نہ کہیے تو موافق مصرعہ مشہور: ہماری جان گئی آپ کی ادا ٹھہری

غرض کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی۔تسلی ہے تو اس مثل پر ہے کہ کھانا گو رائیگاں گیا پر بلی کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ان باتوں سے آپ کی لیاقت کھل گئی۔مردان والا اور معرکہ جنگ میں دشنام زبان پر نہیں لاتے اور دانشوران علم پرور مناظر میں خلاف تہذیب کسی کو نہیں سناتے۔البتہ زنانے ہیجڑے ونامردی کمینے ضرب پاپوش کے بدلے گالیاں دیا کرتے ہیں۔اور جاہل نادان کودن بے ہنر جواب کے بدلے دشنام سے کام لیا کرتے ہیں اور دور کی گیدڑ بھبکی عدالت کی دکھلاتے ہیں۔

اب بجز اس کے کیا کہیے مرحبا آفریں ہزار آفرین، ایں کار از تو آید مردان چنیں کنند۔

دیگر افسوس یہ ہے کہ منجملہ گم گشتہ ایک شاگرد رشید کو راہ ہدایت کا کچھ شائبہ سا نظر پڑا۔خواب غفلت سے چونک اٹھا کہ یہ کیسا مثیل نبی ہے جس میں یہ صفت شعراء نہیں۔فوراً ففرو ہوکر چھاؤنی سے شہر میں جاکر دم لیا۔کسی نامی گرامی کا مرید ہوا۔چند یوم نہ گزرنے پائے تھے کہ منجملہ حواریان نیم ملاں مسیح موعود نے سنا۔فوراً مثل کرگس (یعنی گدھ) جو مردار آسمان سے جھپٹا مارتا ہے،اس نے آدبایا اور اپنے پنجوں سے نکلنے نہ دیا۔مقام افسوس ومجبوری بقول مولانا شیخ نظامی

نر حکیمے کے ان در از ل رانده
نگرد و قلم رانچه گر دانده

اور بقول شیخ صاحب:

تربیت نااہل راچوں گردگان بر گنبد است

غرض ناظرین اوراق حقیقت شناساں کو یہ راہ یابی کا طریقہ واضح طور پر عرض کیا گیا ہے تا بفضل ایزدی کامیاب ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم اس اشتہار کی جو کسی گم نام نے بحوالہ المشتہر خادمان مسیح موعود بلا تاریخ وسنہ مطبع صادق المطابع میرٹھ میں چھپوا کر شائع کیا ہے، اس کے جواب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ مگر اول یہ عرض ہے کہ ناظرین صاحب نے اشتہار ضرور ملاحظہ کیا ہوگا کیسے کیسے الفاظ ناملائم خلاف تہذیب کسی عالم کی شان میں کہنا ایسے لوگوں کا کام ہے جن کی نسبت کچھ کم وبیش عبارت مذکور بالا میں تحریر کر چکے ہیں اگر آپ کو مناظرہ کرنا ہے تو اہل فہم کی طرح کیجئے اور ان بدزبانیوں کو جانے دیجئے ورنہ ہم کو بھی کیا کچھ نہیں آتا

لاکھوں سنائیں گے جو کہو گے کبھی ایک
ہر چند اہل ضبط ہیں پر بے زبان نہیں

اب تو جو کچھ ہوا سو ہوا، آئندہ ہم عرض کئے دیتے ہیں:

ہم نکالیں گے سن اے موج ہوا بل تیرا

ناظرین اوراق دل لگا کر سنیں۔ یعنی اس اشتہار خلاف تہذیب میں جو کچھ ہے وہ تو ہے، اس میں غلطیاں بھی بہت جا بجا ہیں جن کو بعد چھپ جانے کے قلم سے درست کیا ہے جو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ فلاں ملا جو لڑکے پڑھاتے ہیں ان کے قلم سے درست ہوا ہے۔ تاہم غلطیاں موجود ہیں شاید یہ بھی بانی مبانی۔ درپردہ فساد عقائد ہیں مگر ان کی ذات شان سے یہ بعید ہے کہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ۔ زمانہ رسول ﷺ میں بھی منافق رہتے تھے غرض کوئی شخص کیوں نہ ہو ہم کو اس کے جواب دینے سے غرض ہے۔ مگر ضروری امر کا اثبات جو دار و مدار اصول ایجاد طریق کا دعوی ہے کسی سے نہ خود خادمان مسیح سے ہوا اور نے اشتہار میں اس کا ذکر قطعاً اڑا دیا اور مولوی صاحب مندرجہ اشتہار سے حیات وممات حضرت عیسی کی بابت سائل ہوئے غرض نوبت یہاں تک ہوئی کہ بوجہ عدم لے قت تاب مقابلہ کی نہ لا سکے اور ایسے بدحواس ہوئے کہ معہ اپنی ذریات کے یہ جاوہ جا پتہ نہ لگا پس بباعث ندامت وسوختگی دل بعد چلے جانے مولانائے مناظر کے اشتہار میں جو چاہا دھر گھسیٹا جس کے کذب ہونے کی خبر منصفان موجود موقع بحث رجمن بازار وغیرہ نے بذریعہ اشتہار دے کر سب کو اطلاع دے دی وہ بھی نظر سے گذرا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ہم مرزا غلام احمد قادیانی کے چند فقرے جو انہوں نے اپنی نبوت کے اثبات وعقائد کی نسبت تحریر کئے ہیں ذیل میں درج کرتے ہیں۔

مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت قرآن کریم کے الہامی ہونے کے اثبات پر اکتفا نہیں کیا، بلکہ الہام کو مرادف وحی قرار دے کر اپنے آپ کو الہام کی ان متعدد صورتوں کے ساتھ مورد وحی ہونا قرار دیا ہے۔اور آیات قرآنی کو اپنی نسبت منسوب کیا ہے۔ منجملہ ان کے بعض آیات بطور نمونہ ازخروارے ناظرین کے لئے ذکر کرتے ہیں۔مگر قبل اس کے ہم ان جملہ ہفوات قادیانی کا جواب دیں جو انہوں نے الہام کی حقیقت کے متعلق لکھا ہے ہم اولاً عارف شعرانی کی میزان کبری سے کشف والہام کی صداقت اور من جانب اللہ یا من جانب شیاطین ہونے کا ایک معیار پیش کریں کیونکہ اللہ کے اسی ارشاد کے مطابق کہ

انّ الشّیا طین لیو حو ن الی او لیاء ھم۔(الانعام: ۱۲۱)

(یعنی شیطان بالضرور اپنے دوستوں کو القاء کرتے ہیں)

لازم ہو کہ الہام شیطانی اور وحی ربانی کی تفریق کے لئے کوئی میزان معین ہو۔

پس اس میزان کے متعلق عارف شعرانی کتاب میزان کبری کے صفحہ ۱۰ میں لکھتے ہیں:

> غیر معصوم کا کشف سوائے حضرت ابو بکر صدیق کبھی قطعی نہیں ہوتا کیونکہ صاحب کشف کے کشف میں تلبیس ابلیس کا دخل بھی ہو جاتا ہے کیونکہ اللہ تعالی نے ابلیس کو یہ قوت دی ہے۔ جیسے امام غزالی وغیرہ نے کہا کہ کبھی صاحب کشف کے روبرو ان مقامات کی صورت کھڑی کر دیتا ہے جس سے وہ علوم اخذ کرتا ہے آسمان ہو یا عرش یا کرسی یا قلم یا لوح۔

پس کبھی کشف والوں کو اس سے گمان ہو جاتا ہے کہ وہ علم اللہ کی طرف سے ہے اور اس وجہ سے اس کو اخذ کر لیتا ہے اور خود بھی گمراہ ہوتا ہے اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتا ہے چنانچہ بایں وجہ اہل کشف پر واجب کیا گیا ہے کہ وہ اپنے کشفی علم کو قبل از عمل کتاب وسنت کے سامنے مطابق کریں اگر موافق کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ ﷺ کے ہو تو عمل کے قابل ہے ورنہ اس پر عمل کرنا حرام ہے پس یہ امر ضروری ہے کہ کشف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیح کبھی شریعت منقولہ سے باہر نہیں ہوتا بلکہ ہمیشہ شریعت کے موافق ہوتا ہے جیسے کہ علماء امت کے نزدیک ... ہے

حضرت صدیق اکبرؓ کے کشف کے سوا کسی کا کشف قطعی نہیں۔ چنانچہ اس کے ہم وزن بلکہ پرلطف قول امام ربانی مجدد الف ثانی جو جلد اول مکتوب ۴۹ میں یوں فرماتے ہیں:

> نظر علماء از صوفیہ بلند آمدہ و موافق معارف باطن با علوم شرعیہ ظاہر تمام و کمال بحدیکہ در حقیر فقیر مجال مخالفت نماند در مقام صدیقیت است کہ بالاتر مقام ولایت است چوں مقام صدیقیت مقام نبوت است علومیکہ بر نبی علیہ الصلوۃ والسلام بر طریق وحی آمدہ است صدیق مخالف را چہ مجال باشد و در مادون مقام صدیقیت ہر مقامے کہ باشد نحوے از سکر متحقق است صحو تام در مقام صدیقیت است وبس۔ وفرق ایں دو علوم آنست کہ در وحی قطع است و در الہام ظن زیرا کہ وحی بتوسط ملک است و ملائکہ معصوم اند احتمال خطا در ایشاں نیست و الہام اگرچہ محل عالی دراد کہ آں قلب است کہ آن از عالم امر است اما قلب را با عقل و نفس نحوی از تعلق متحقق است و نفس ہر چند بہ تزکیہ مطمئنہ گشتہ است اما: ہر چند کہ مطمئنہ گردد۔ ہرگز ز صفات خود نہ گردد پس خطا را دراں موطن مجال پیدا شد

پس امام شعرانی کے قول سے ظاہر ہے کہ غیر معصوم کا کشف اور الہام کبھی قطع اور یقین کا افادہ نہیں دے سکتا اور نہ کامل روشنی حاصل کرسکتا ہے جب تک کہ شریعت منقولہ کے معیار سے اس کا کھرا کھوٹا معلوم نہ ہو۔ اور میزان کتاب وسنت کے کسی پلہ پر نہ رکھا جائے۔ یہ ضروری امر ہے کہ صحیح کشف و صحیح الہام کبھی شریعت کے مخالف نہیں ہوسکتا اور امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی کے قول سے صریح ظاہر ہے کہ علماء شریعت کا پلہ صوفیہ کے پلہ سے ہمیشہ غالب رہا اور ان کی نظر صوفیہ کی نظر سے ہمیشہ بلند رہی ہے کیونکہ علوم الہامی کا علوم ظاہری شریعت سے اس طرح پر موافق رہنا کہ کسی چھوٹے اور ادنی امر میں بھی مخالف نہ ہو یہ فقط انہیں افراد کے علوم میں ہے جو کہ بعد نبی لسان کے مقام صدیقیت سے مبشر ہوئے اور صدیقیت کے مقام سے ہر مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحتانی میں ایک قسم کا سکر متحقق ہے جن میں خطا کا آنا بالکل بجا ہے اور جب تک کہ شریعت منقولہ کے مطابق نہ ہو، غیر صدیق کا الہام علوم ظاہری شریعت سے اس طرح پر موافق رہنا کہ کسی چھوٹے اور ادنی امر میں بھی مخالف نہ ہو یہ فقط انہیں افراد کے علوم میں ہے جو کہ بعد نبی لسان ﷺ کے مقام صدیقیت سے مبشر ہوئے اور صدیقیت کے مقام سے ہر مقام تحتانی میں ایک قسم کا سکر متحقق ہے جن میں خطا کا آنا بالکل بجا ہے اور جب تک شریعت منقولہ کے مطابق نہ ہو غیر صدیق کا الہام کبھی مقطوع الافادہ نہیں ہو سکتا اور اسی وجہ سے چاروں مذہبوں کے اماموں نے باوجود یہ کہ کشف میں درجہ اول رکھتے تھے لیکن بقول عارف شعرانی انہوں نے اپنے اپنے مذاہب کی تائید قواعد شریعت اور حقیقت ہر دو پر چلنے سے کی باوجود ان کو قدرت تھی کہ ہر ایک امام ان کے اپنے قواعد کے ادلہ کے علاوہ دوسرے آئمہ مذاہب کے ادلہ بھی امر حق کے وزن کرنے کے لئے مرتب کرتے تاکہ بعد ازاں کوئی بھی کسی دوسرے امام کے قول کا محتاج نہ رہے لیکن چونکہ وہ اہل انصاف اور اہل کشف ہونے کے سبب سے جانتے تھے کہ یہ امر اللہ تعالی کے علم میں چند مخصوص مذاہب میں جداگانہ طور پر مرتب و مکمل ہونا قرار پا چکا ہے پس ہر ایک نے اپنے اپنے کشف کی مقتضا پر مذاہب کے مسائل بھی مرتب کئے اور یہی مراد اللہ کی تھی پس انہوں نے اپنے اپنے مذاہب کی تائید قواعد حقیقت کے ساتھ قواعد شریعت پر چلنے سے اس لئے ان کے مقلدوں کو معلوم ہو کہ ان کے آئمہ دونوں طریقوں کے علماء تھے اور ان آئمہ مجتہدین کا قول تمام اہل کشف کے نزدیک کبھی جادہ شریعت سے باہر ہونا صحیح نہیں اور جب کہ وہ اپنے اقوال کے مواد سے کتاب وسنت اور اقوال صحابہ کے موافق ہیں اور باوجود ان کو روحانی معیت نبی ﷺ کی روح مبارک کے ساتھ ہوتی رہی اور وہ ہر امر متوقف علیہ میں آنحضرت ﷺ سے بالمشافہ اور بیداری کی حالت میں پوچھتے رہے کہ یارسول اللہ ﷺ کیا یہ آپ کا قول ہے یا نہیں۔

پھر ایسی تحقیق کے ساتھ فرمایا ہوا ان کا کیوں کر شریعت سے باہر ہو سکتا ہے اور یہی آئمہ در حقیقت علم احوال اور علم اقوال ہر دو میں رسول اللہ کے وارث تھے اور بعض بناوٹی صوفیوں نے جو کہا ہے کہ حضرات مجتہدین فقط علم قال کے وارث ہیں۔ سو یہ قول اسی صوفی کا ہے جو ان آئمہ مذاہب کے احوال سے جاہل ہے جو کہ زمین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوتاد اور دین کے قواعد اور بنیاد ہیں اور جس کا دل اللہ تعالی نے روشن کیا ہے وہ پا لیتا ہے مجتہدین اور ان کے تابعین کے مذاہب سب کے سب رسول اللہ ﷺ تک بسند ظاہر اور متصل بھی ضرور پہنچتے ہیں اور نیز بطریق سلسلہ روحانی اور قلبی بھی پہنچتے ہیں۔

اور اسی میزان کبری کے صفحہ ۲۵ میں حضرت امام شعرانی خود اپنا مکاشفہ بیان کرتے ہیں کہ

جب اللہ تعالی نے مجھ پر عین الشریعت کی آگاہی کا اکرام فرمایا تو میں نے دیکھا کہ کل مذہب ان آئمہ ہی سے عین الشریعت کے ساتھ پیوستہ ہیں اور میں نے چاروں مذہبوں کی نہریں جاری دیکھیں اور یہ بھی دیکھا کہ وہ تمام مذاہب جو پرانے اور بوسیدہ ہو گئے ہیں پتھر بن گئے ہیں اور سب سے لمبی نہر امام ابوحنیفہ کے مذہب کی دیکھی اور اس سے چھوٹی نہر امام مالک کی اور اس سے چھوٹی امام شافعی کی اور اس سے چھوٹی امام احمد بن حنبل کی اور سب سے چھوٹی امام داؤد کی جو پانچویں قرن میں ختم ہو گیا۔

پس اس کی تاویل میں نے یہ کہ طول نہر سے مراد ان کے مذاہب پر عمل کی طولانی ہے جو ایام طویل تک ہو گا اور قصر سے مراد قصر عمل ہے جو ایک زمانہ قلیل تک رہے گا پس جس طرح امام ابوحنیفہ کا مذہب باعتبار تدوین کے سب سے اول ہے اسی طرح باعتبار انقراض کے سب سے اخیر ہے اور یہی قول جملہ اہل کشف کا ہے۔انتہی

اور حضرت امام شعرانی کے اس قول کی تصدیق کہ آخر مذہب حضرت امام ابو حنیفہ کا ہو گا حضرت مجدد الف ثانی کے قول سے بھی ہوتی ہے جو مکتوب ۲۸۲ جلد اول میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

نیز معلوم شد کہ کمالات ولایت را موافقت بہ فقہ شافعی است و کمالات نبوت را مناسبت بفقہ حنفی۔ اگر فرضاً دریں امر پیغمبرے مبعوث می شد موافق فقہ حنفی عمل می کردد دریں وقت وقت حقیقت سخن حضرت خواجہ محمد پارسا قدس سرہ معلوم شد کہ در فصول ستہ نقل کردہ اند کہ حضرت عیسی بعد از نزول بمذاہب امام ابوحنیفہ عمل خواہد کرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض اس تمام معروضہ بالا کی تشریح مفصل صفحہ ۷۵ میں بہت کچھ ہے بوجہ طول اس پر اکتفا کیا گیا کہ ناظرین کو اب بخوبی یقین ہو گیا ہو گا کہ جس قدر طریق خلاف آئمہ مجتہدین مندرجہ بالا کے ایجاد ہوئے ہیں سب مردود ہیں کیونکہ ان کی پیروی از روئے نص و اجماع ثابت ہے اب قادیانی اور ان کے چیلوں کو لازم ہے کہ از روئے نص و اجماع اپنے نص و اجماع اپنے طریق کے ایجاد کا ثبوت دیں اور نیز اپنی وحی اور الہام وغیرہ کا کوئی ثبوت ہو تو پیش کریں جو حسب معیار مذکورہ کتاب اور سنت رسول اللہ کے خلاف نہ ہو ورنہ خواہ مخواہ قلم کو نہ گھسائیں بلکہ از روئے انصاف ایمان لائیں کیونکہ اثبات معروضہ بالا قادیانی کے الہام و وحی کے بنیاد ہی اکھڑ گئی اور حسب شرط بالا وہ معصوم نہیں۔ سویم ان کے جملہ اوہام باطلہ خلاف کتاب و سنت رسول اللہ ہیں۔ غرض جب ان کے الہام وحی خلاف کتاب و سنت رسول اللہ ہوئی تو جس قدر آیات قرآنی اپنی نسبت منسوب کی ہیں محض غلط و باطل ثابت ہیں بلکہ مصداق اس آیت کے ہیں:

و كذلك جعلنا لكل نبی عدواً شياطين الانس و الجن يوحی بعضهم الی بعض زخرف القول غروراً۔ (الانعام۔۱۱۲)

(اور اسی طرح رکھے ہیں ہم نے ہر نبی کے دشمن آدمی اور جن، سکھاتے ہیں ایک دوسرے کو ملمع باتیں فریب کی)۔

پس اس سے ثابت ہوا اور واضح ہو گیا کہ یہ الہام القاء یوحی وغیرہ جو خلاف اسلام ہیں شیطانی ہیں

چنانچہ مشت نمونہ خروارے بعض منجملہ آیات جو مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی جانب منسوب کی ہیں۔ درج ذیل ہیں:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دين الحق ليظهره

(الفتح: ۲۸) (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۵)

میں کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کے اس دعویٰ میں چند خیال ہیں:

خیال اول: اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ خیال ہے کہ منجملہ آیات قرآنی کے فلاں فلاں آیت کا میں ہی صرف مصداق ہوں کیونکہ بذریعہ وحی یا الہام اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع سے مشرف ہوا ہوں۔

خیال دوم۔ اگر خیال مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ مراد ہے کہ یہ آیتیں بطور وحی والہام مجھ پر اتری ہیں۔

خیال سوم۔ اگرچہ یہ آیتیں محمد رسول اللہ ﷺ پر اتری ہیں مگر اس کا مصداق میں ہوں۔

خیال چہارم۔ گو یہ آیتیں منزل من اللہ ہیں مگر ان آیتوں کے مصداق ہر دو صاحب ہیں (یعنی میں مرزا قادیانی اور حضرت محمد ﷺ)

جواب خیال اول:

فی الجملہ اس قدر کہنا کہ میں ان آیات کا مصداق ہوں کس قدر وقعت رکھتا ہو مگر باقی ماندہ قرآن کا کس کو مصداق ٹھہرایا۔ بلکہ تمہارے خیال سے بڑھ کر تو اوروں کا خیال ہے کہ تمام قرآن کے ہم مصداق ہیں ہمارے ہی لئے یہ ہدایت قرآن معرفت رسول اللہ ﷺ کی منزل من اللہ ہوئی ہے مگر اس مصداقیت کو مستقل اصل سمجھنا محض نادانی ہے اور کوئی شخص مثل رسول اپنے آپ کو قرار دیوے اور وحی والہام خلاف شرع اپنی نسبت اطلاع کرے تو از روئے قرآن محض غلط ہے جس کی تردید سابق گذری اور آئندہ بالتفصیل نظر سے گذرے گی۔

اللہ تعالیٰ نے جابجا

اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول یعنی محمد ﷺ فرمایا ہے۔

یہ کہیں نہیں فرمایا کہ

اطعیوا اللہ و اطعیوا مثیل عیسی۔

ہاں اولی الامر منکم بھی آیا ہے یعنی جو تم میں اختیار والے ہیں۔

یہ ارشاد بھی اسی زمانہ کے لوگوں سے خاص تعلق رکھتا ہے جن کا ہم عنوان بالا میں ذکر کر چکے ہیں کہ وہ بانی مبانی استحکام قواعد وضوابط اسلام دین ہیں اور نیز جو ان کے مطیع ہوں اور آئندہ ان لوگوں کی نسبت نہیں ہے جو ان کے خلاف ہوں کہ پانچ چار کتابیں عربی کی پڑھ کر اپنے آپ کو عالم و فاضل (لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل) سمجھ کر مثل نبی تو ہو گئے مگر مثل خدا ہونے میں صرف دو ہاتھ کی کسر رہ گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا بھی عنقریب ظہور ہوگا کیونکہ جب مثل عیسیٰ ہوئے تو از روئے قواعد فریق مقر تثلیث درجہ خدائی ہوا ضروری اور لازم ہے عاقل خود سمجھ جاویں اظہار کی ضرورت نہیں اور اصل اولوا الامر ہونا تو درکنار مجازاً ہونے کو بھی بڑی لیاقت درکار ہے اور اس درجہ پر بھی یہ قید لگا دی گئی کیونکہ انسان مرکب خطا ونسیان سے ہیں کہیں قدم کم وبیش نہ ہو جائے۔ یوں فرما دیا:

فان تنازعتم فی شیء فردّوہ الی اللہ و الرسول (النساء:۵۹)

پھر اگر جھگڑ پڑو کسی چیز میں تو اس کو رجوع کرو طرف اللہ کی اور رسول کی اگر یقین رکھتے ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ خوب ہے اور بہتر تحقیق کرنا ہے۔

مگر مرزا قادیانی اس کے برخلاف ہے۔ گو بظاہر اسلامی لباس رکھتے ہیں اور اسلامیت کا دم بھرتے ہیں مگر قرآن وحدیث واجماع کے برعکس ہیں اور جمہوری اتفاق سے علیحدہ اپنی خودرائی ظاہر کی اور قرآن وحدیث میں تاویلاً کچھ کچھ بیان کر کے مثل نبی بیٹھے اور بے چارہ سادہ لوحوں کو سیدھی راہ سجین کی دکھا دی۔

علاوہ اس کے فرمودہ جناب مولانا مولوی محمد قاسم مرحوم کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ اس کلام اللہ کا کوئی کلمہ خلاف واقع نہیں ہے مگر اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ اس کبریٰ کلیہ کے لئے کوئی صغرا جزئیہ بوسیلہ عقل دریافت کر لینا ہم سے ہیچ مدان یا ایسے نیم ملاں متبع قادیانیوں کا تو کیا حوصلہ وہ ان کے بڑے گرو کے بھائی قادیانی کا کام بھی نہیں یعنی بوسیلہ عقل یوں نہیں کہہ سکتے کہ ہذا حقیقت واقع اور کہیں تو تاوقتیکہ کلام اللہ کے معنی متبادر مطابقی کے مطابق ہے تو بسر وچشم ورنہ کالائے زبون بریش خاوند۔ مگر یہ یاد رہے کہ معنی مطابقی سے زیادہ لینے کی اجازت نہیں۔ ہاں کوئی اور دلیل عقلی یا نقلی سے ایسی ثابت ہو جائے جو معنی مطابقی کے مخالف نہیں تو کچھ مضائقہ نہیں۔ غرض جانے زید سے زید کا فقط آنا ثابت ہوگا، سوار ہونے یا پیادہ آنے سے سروکار نہیں رہا۔ مخالف وموافق واختلاف آیت کا سمجھنا ہر کسی کا کام نہیں جس کی بحث ہم اوپر کر چکے ہیں مکرر بیان کی ضرورت نہیں۔ یہ ان ہی صاحبان کا حصہ تھا جن کو عنوان مذکورہ بالا میں ہم ثابت کر چکے ہیں ہاں ان کے مطیع ہو کر بیان کرنا جو مخالف نہ ہو مضائقہ نہیں مگر مرزا غلام احمد قادیانی مخالف کیا بلکہ خود ہی بحیلہ مستقل ایک مثیل نبی بن بیٹھے جو جمہوری یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کے برخلاف ہے۔

جواب خیال دوم

اگر یہ مان لیا جائے کہ قادیانی پر یہ آیتیں اب اتری ہیں تو ظاہر انکار آیات بینات قرآنی ثابت ہوتا ہے جو صریح کفر ہے اور نیز قادیانی کا سرقہ پایا جاتا ہے بلکہ ان کا خدا بھی خود مرتکب اس سرقہ کا ثابت ہوتا ہے کیا اس معنی کے اور الفاظ یاد نہ تھے جو کتاب رسول اللہ ﷺ سے سرقہ کرنا پڑا اور ملزم مسروقہ الفاظ وعبارت فرقان مجید کے ثابت ہوئے کیا کوئی اور زبان نہیں آتی تھی تم پر تو زبان پنجاب میں ضرور ہی اتارنا تھا کہ کچھ قرین قیاس بھی ہوتا کیونکہ سابق انبیاء بھی اپنے ملک اور اسی قوم کی زبان میں مشرف بہ ارشادات ہوئے ہیں جیسا کہ قرآن مجید میں ہے:

و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه (ابراہیم:۴)

قادیانی کا خدا اس جگہ چوک گیا ورنہ ایسی فاش غلطی نہ ہوتی اور وحی والہام کی تشریح اوراق بالا میں مفصل تحریر ہو چکی کہ اس قسم کی وحی والہام جو خلاف اسلام ہے وسوسہ شیطانی ہے قبل خیال استدلال نہیں کیونکہ جب قرآن میں لفظ خاتم النبیین آ چکا تو اس سے خاتمہ وحی بھی ثابت ہو چکا۔

رہا الہام یقینی وہ بھی حجت قطعی حق صدیقیت ومعصوم ہے پس کوئی شخص سوائے انبیاء کے معصوم نہیں اور حجت قطعی الہام یقینی کے حضرت ابوبکر صدیق ہی مصداق ٹھہرے۔ پس رہا اب الہام ظنی ممکن ہے جو بعض بزرگان دین کو ہوا یا اگر موافق شرع اسلام دین ہے مقبول ومنظور ہے ورنہ وسوسہ شیطانی ہے جس کا ثبوت از روئے نص معروضہ بالا بخوبی ثابت ہو چکا ہے ضرورت مکرر تحریر کی نہیں اوراق سابق میں ملاحظہ فرمالیجئے۔

جواب خیال سوم

اگر ان آیات کے مصداق قادیانی تھے تو جناب محمد ﷺ پر ان آیات کے اترنے کی کیا ضرورت تھی۔ آیت مذکور الصدر الیوم اکملت لکم دینکم کی تکذیب ہوتی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے آج کامل کر دیا میں نے واسطے تمہارے اسلام کو دین۔ پس خیال قادیانی سے ظاہر ہے کہ ہنوز اسلام دین کامل نہیں بلکہ ناقص ہے۔ شاید مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے زمانہ میں ملک پنجاب کا دین اب کامل ہوگا تو اس آیت اور نیز آیت لیستخلفنّھم جس کی تشریح سابق اوراق میں ملاحظہ سے گزر چکی ہوگی اور سورہ نصر کی مخالفت اور نیز انکا انکار صراحتاً پایا جاتا ہے۔ اب ہم کیا عرض کریں وہ خود ہی بھول اٹھیں گے کہ واقعی صریح کفر ہے اور کیوں نہ ہو کہ قرآن مجید کی ہر ایک آیت بشہادت خداوندی زبان عرب وزمین عرب وقوم قریش عرب پر منزل من اللہ ہوئیں ہیں اور یہ نہیں فرمایا کہ مثیل نبی تیرھویں و چودھویں صدی میں فلاں شخص قوم پنجاب سے زمین پنجاب میں جو پیدا ہوگا فلاں فلاں آیت کا مصداق بنے گا ہاں موافق آیت

و کذلک جعلنا لکل نبی عدواً شیاطین الانس و الجن
یوحی بعضھم الی بعض زخرف القول غرورا۔(الانعام:۱۱۲)۔

مندرجہ بالا کا مصداق ضرور ہونا ہے کہیں ہو کیونکہ شیاطین بصورت انسان اکثر ہیں ان کا اغوا خرابی دین کے لئے سب جگہ چلتا ہے بطمع افتخار دنیا خود تو گمراہ ہوئے ہی مگر بے چارے سادہ لوحوں کو بھی گمراہ کرتے اور چکمہ دیتے ہیں کہ پیر بھچڑی کی کڑھائی والوں کا سا حال ہو جاتا ہے یعنی سوائے ان کے کسی کام کے نہیں رہتے۔

ذرا غور فرمائیے کہ اللہ تعالی کیا صاف فرماتا ہے:

ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم (الجمعہ:۲)

(وہی ہے جس نے اٹھایا ان پڑھوں میں سے ایک رسول انہیں میں کا)۔

یعنی زمین عرب وقوم عرب قریش ان پڑھوں میں سے رسول ہوگا۔ یہ کہیں نہیں فرمایا کہ ایک مثیل رسول یا نبی بھی بوم پنجاب وقوم پنجاب سے کوپڑھ یا فلاں زمین میں پیدا ہوگا۔

اور نیز قولہ تعالی

قل انّما انا بشر مثلکم یوحی الیّ (الکھف۔۱۱۰)

(کہہ دے اے رسول سوائے اس کے نہیں کہ میں آدمی ہوں مانند تمہارے۔ وحی کی جاتی ہے طرف میری کہ معبود تمہارا معبود پاک ہے)

مطلب یہ ہوا کہ اللہ تعالی نے یہ فرمایا کہہ دے اے محمد ﷺ کہ میں بھی مثل تمہارے ایک بشر ہوں۔ فرق یہ ہے کہ مجھ پر وحی آتی ہے تم پر نہیں آتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا بعض صاحبوں کو بخیال اس آیت کے یہ خلل دماغ میں پیدا ہوا کہ مدعی نبوت یا مثل نبی ہوئے۔

بزمانہ نزول آیت ہذا تمام صحابہ موجود تھے جن کی نسبت آیت لیستخلفنّھم وارد ہے اور نیز خلافت پر بھی مستفیض ہوئے انہوں نے نہ آئمہ نہ غوث وقطب وغیرہم نے دعوی کیا اپنے آپ کو مورد وحی فرمایا پھر آج ایسا کون بشر ہے جو خلاف اسلام مورد وحی ہو بلکہ یہی مثال بشر مثلکم بھی مجازاً ہے نہ حقیقتاً کیونکہ عام بشر اور انبیاء میں زمین وآسمان کا فرق ہے جن کے قطعی معصوم ہونے کی شہادت قرآن سے ثابت ہو چکی اور کسی کی نسبت ثابت نہیں ہوئی تو فرق بشریت بھی ضرور ہے رہا محفوظ ومعصوم ہونا یہ بھی انبیاء ہی کے لئے قرآن سے صادق ہے جس کا ثبوت ہم تنویر العینین و الجنان فی الاثبات خلافت الشیخین من القرآن میں دے چکے ہیں جس کا جی چاہے منگا کر دیکھ لے۔ غرض یہ انبیاء عظام واولیاء کرام کی حالت کو موافق اپنے حالات کے مثل یا حیات وممات ونشست و برخاست کے مثل سمجھنا سخت جہالت اور لاعلمی ہے چنانچہ مولانا روم فرماتے ہیں

ہم سری با انبیاء برداشتند
اولیاء را ہم چو خود پنداشتند
گفتہ ایں کہ ما بشر ایشان بشر
ما وَ ایشاں بستہ خوابیم و خور
این ندانستند ایشاں از عمے
ہست فرقے درمیاں بے انتہا
ظالم آن قومے کہ چشماں دوختند
زیں سخن ہائے عالمے را سوختند
ہر دو گو آہو گیا خوردند و آب
زان یکے سرگین شدہ زاں مشک ناب
کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ یکساں در نوشتن شیر و شیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب خیال چہارم

یہ خیال بھی مثل خیال مسیلمہ کذاب ہے جس نے استدعا شرکت و دعوی نبوت کیا جس کا انجام سب کو معلوم ہے کیا ہوا یعنی عہد خلافت خلیفہ اول حضرت ابو بکر ممیں وہ تہ تیغ و فی النار ہوا لہذا خیال شرکت جو شرک فی النبوت کا مظہر ہے معدوم جب کہ اللہ تعالی اختام نبوت اور تمام نعمتوں کا خاتمہ فرما دیا تو یہ مثل نبی ہونا بھی منجملہ اس کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے یا نہیں اے قادیانی و معتقدان قادیانی ذرا کان پھٹ پھٹا کر (یعنی کان کھول کر) سنئے اور بول اٹھئے اور یہی کہو گے کہ یہ بھی اسی کی نعمت ہے کے نکہ بغیر یہ کہے بن بھی نہیں پڑتی تو خاتمہ نعمت کا کیا جواب ہوگا جس سے انکار آیت اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کا صاف ظاہر ہے اور خدا کا یہ فرمانا اختتام نعمت کا غلط ثابت ہوتا ہے مثیل نبی کی ضرورت تو بعد وفات رسول ہی تھی اتنے عرصہ بعد آنا محض بے سود جس کی کہیں کچھ خبر نہیں ہے بلکہ ان کی خبر دی ہے جو اس کے لائق تھے۔

قولہ تعالی محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار۔(الفتح ۲۹)۔جس کا حاصل یہ ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور ان کے ساتھی اور ساتھ والے کافروں پر سخت ہیں۔غرض جن سے استحکام دین کا ہونا اور جاری رہنا اللہ تعالی کے ارادہ میں مرکوز تھا ان کی تعریف فرما دی اور بعد رسول ﷺ کے حسب وعدہ آیت لیستخلفنّھم کے پورا ظہور کر دیا اور قادیانی کے ظہور کا کوئی نشان نہیں بیان فرمایا۔ ہاں اگر قادیانی یہ فرماتے ہیں کہ میں بھی اس آیت کا مصداق ہوں کیونکہ میں بھی اس وقت خود موجود تھا اب مکرر بطور آواگون کے ملک پنجاب میں پیدا ہوا ہوں، اس لئے کچھ پابند اسلام بھی ہوں، صحابہ نے جو اس وقت زندہ رہے مثل نبی کچھ کام انجام دیا مگر غلط بلکہ الٹا دین کو برباد کیا، اس لئے بہ ضرورت میں نے مثل نبی ہو کر قوم پنجاب میں جنم لیا ہے، تاکہ تجدید دین کی مکمل ہو جائے، تو شاید قوم ہنود تو ضرور کچھ سمجھ جاتے مگر اہل اسلام تو ان لعنت اللہ علیہ ان کان من الکاذبین کی مد میں شمار کرتے۔ جیسا کہ اب بھی سمجھتے ہیں۔پس جس قدر دعوی قادیانی کے ہیں سب دروغ پر دال ہیں۔اگر اس پر اطمینان نہ ہوا ہو تو اور سنئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبا رک الّذی نزّ ل الفرقا ن علی عبدہ لیکو ن للعا لمین نذیرا

۔ (الفرقان:۱) ۔(بہت برکت والا ہے جس نے اتارا قرآن اوپر بندہ اپنے کے کہ ہو عالم والوں کو ڈرانے والا)۔

یعنی تمام قرآن من اولہ الی آخرہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر اترا تاکہ جملہ مخلوقات کو تاقیامت ہدایت ہو۔

اے بھائیو جب کہ بشہادت خداوندی بوحی رسول اللہ ﷺ پر تمام قرآن کا اترنا ثابت ہو گیا پھر منجملہ اس کے چند آیتوں کو کوئی شخص بوحی الہام اپنی نسبت بیان کرے بھلا وہ خبطی و مجنون راندہ درگاہ الٰہی ہے یا نہیں۔

اور سنئے قولہ تعالی

و کذا لک انز لنا ہ حکماً عر بیا (الرعد:۳۷)

(اور اسی طرح اتارا ہم نے یہ کلام حکم عربی زبان میں)۔

کیونکہ رسول عربی اور قوم بھی عربی، تاکہ بخوبی سمجھ جاویں اور یہ بھی فرمایا

انا جعلنا ہ قر آ نا عر بیا لعلکم تعقلو ن (الزخرف۔۳)

۔(تحقیق کیا ہم نے اس کو قرآن عربی تاکہ تم سمجھو)۔

اللہ تعالی بتاکید فرماتا ہے کہ تمہاری زبان و محاورہ میں قرآن اتارا تاکہ تم جیسا سمجھنے کا حق ہے سمجھ جاؤ، دوسری قوم اس کی تہ کو نہیں پہنچ سکتی۔ چنانچہ وہی بزرگان دین جن کا اول ہم ذکر کر چکے ہیں اس زمانہ قریب زمانہ رسول اللہ ﷺ کے لوگ ہیں جنہوں نے بہ ہزار کوشش وسعی اسلام دین کو حسب منشاء خداوندی شرح و بسطہ کر دیا۔ برخلاف ان کے کوئی غیر و لایت کا شخص کیسا ہی کیوں نہ ہو اہل فہم کے نزدیک قابل تو جہ نہیں ہے زبان داناں سخن سنج اس بات کو خوب سمجھ سکتے ہیں کہ فی زمانہ کے لوگ جو اپنے آپ کو عالم و فاضل سمجھتے ہیں ان بزرگان دین کی خاک پا کے برابر بھی نہیں۔ دیکھو اللہ تعالی مضامین آیات بالا کی بھی تصدیق فرماتا ہے

و ما ار سلنا من رسو ل ا لا بلسا ن قو مہ لیبیّن لھم

(ابرا ھیم : ٤)

(اور کوئی رسول نہیں بھیجا ہم نے مگر بولی بولتا اپنی قوم کی، کہ ان کے آگے کھولے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ناظرین حق پسند! ذرا غور کرو کہ اللہ تعالی کیا صاف فرماتا ہے کہ ہم نے تمام قرآن محمد رسول اللہ ﷺ پر اتارا اور رسول بھی اسی قوم کا اور حکم بھی اسی زبان قوم عرب میں بھیجا۔ اسی طرح ہم نے اور نبی بھیجے کوئی قوم کے خلاف غیر نہیں بھیجا۔ پس جب اصل رسول و نبی کی یہ کیفیت ہے، تو قادیانی نبی یا مثل نبی قوم پنجاب میں مصداق وحی والہام کلام عرب کے کیوں کر ہو سکتے ہیں، ملک عرب میں جا کر اپنا رنگ جمایا ہوتا تو کچھ حقیقت بھی معلوم ہو جاتی۔

غرض جملہ دعوی قادیانی مخالفت آیات ہیں، جو محض کفر پر دال ہیں۔ ہاں اگر زبان پنجاب میں وحی کا آنا بیان کرتے تو اس آیت کے منافی نہ ہوتا۔ گو آیات دیگر مذکورہ بالا سے اس قسم کا دعوی بھی مردود ہوتا، مگر ان کے چیلے جہل مرکب کے تو کچھ آنسو بچ جاتے۔

لو صاحب یہ تو تمہارے دعوی وحی و مثیل نبی وغیرہ چیں پٹاخ کا جواب تھا۔ اب ہماری سنئے۔

یہ آیت مستدعوی مرزا قادیانی مذکور الصدر کے وہ معنی و مطالب لیجئے کہ پھر جائے دم زدن نہ رہے۔ پس مناسب ہے کہ اول ربط آیت معلوم کرے، اور ماقبل و ما بعد کی آیت کے معنی و مطالب کو ذہن نشین کر کے بحصول مراد معنی آیت میں غور کرے، انشاء اللہ تعالی صحیح معنی و مطالب پر کامیابی ہوگی۔

ربط آیت اس طرح پر ہے کہ پہلے اللہ تعالی نے قبل آیت میں اپنے رسول و مومنین پر تسکین اتاری اور اطمینان عنایت فرمایا۔ پھر یہ تصدیق فرمائی کہ اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق تم داخل ہو رہو گے مسجد حرام میں جو اللہ نے چاہا، چین سے بال منڈاتے اپنے سروں کے اور کترتے بے خطرہ، پس جانا جو تم نہیں جانتے ۔ پھر ٹھہرادی اس سے ورے ایک فتح نزدیک یعنی فتح مکہ۔

دیکھو اس آیت کی تسکین و فتح وغیرہ میں رسول اللہ ﷺ و مومنین اس وقت کے شریک و مصداق خوش خبری کے ہیں۔ وہی صاحب فتح یاب مکہ معظّمہ ہو کر داخل رب البیت ہوئے۔ بعد اس کے مومنین کے حق الیقین ہو جانے کو یوں فرمایا:

هو الذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحق لیظهره علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین کله و کفی با لله شهیداً (الفتح:۲۸)۔

(وہی ہے جس نے بھیجا اپنا رسول یعنی محمد ﷺ راہ پر اور سچے دین پر کہ او پر رکھے اس کو ہر دین پر اور بس ہے اللہ حق ثابت کرنے والا)۔

اب آگے اس کے ارسل رسولہ کون ہیں؟ فرماتے ہیں:

محمد رسو ل الله و الذین معه اشداء علی الکفار۔(الفتح:۲۹)۔

(محمد رسول اللہ ﷺ اور جو اس کے ساتھ ہیں سخت یعنی زور آور ہیں کافروں پر اور نرم دل ہیں آپس میں)

سبحان اللہ یہ ہی ہیں سچے مومنین جن کی خداوند عالم صاف خبر دے کر کیسی تعریف فرماتا ہے۔

واقعہ بھی جس کی پوری پوری شہادت دیتا ہے کہ ان کی سعی اور کوشش سے بمدد ایزدی اسلام ایک مدت تک سب پر غالب رہا۔مکہ مدینہ سے روم شام وغیرہ سب فتح ہوا اور قبضہ میں آ گیا اور ہنوز قبضہ میں ہے۔غرض اسلام دین ایسا جم گیا کہ ظاہراً تمام دینوں پر غالب ہوا،اور دلیلاً تا قیامت سب پر غالب رہے گا۔ نہ معلوم قادیانی نے کس دلیل سے اس آیت کو اپنی طرف منسوب کیا اور کس چیز پر غالب ہوئے۔ ملک پنجاب یا قصبہ قادیان پر؟۔اور صرف یہ کہنا کہ از روئے دلیل سب مذاہب پر غالب ہوئے۔محض غلط ہے۔ہر مذہب والا یہی کہتا ہے کہ ہماری دلیل سب پر غالب ہے۔ پس اس لنڈوری دلیل سے کام نہیں چلتا۔دیکھو رسول اللہ ﷺ نے کیسے کیسے دلائل کے ساتھ غلبہ کیا،مگر کارگر نہ ہوا۔انجام حکم جہاد ہو گیا۔آپ ﷺ نے اور نیز خلفاء مومنین وغیرہ نے کیسا ظاہر غلبہ اسلام ثابت کر دکھایا کہ ہنوز ظاہراً اور دلیلاً غلبہ دونوں طرح ثابت ہے۔مگر قادیانی کا نہ معلوم کس دلیل سے یہ دعوی ہے۔کیا اپنے بیان کو اپنے نزدیک غالب سمجھا ہے جیسے بہت سے فرقے جواب موجود ہیں سب اپنے اپنے زعم میں دلیل خود کو غالب جانتے ہیں جو من جمیع الوجوہ باطل ثابت ہیں۔اللہ تعالی نے بھی ان کی نسبت کل حز ب بما لد یھم فر حو ن (روم:۳۲) فرما دیا ہے۔ایسے پوچ دعوے سے کام نہیں چلتا ہے کیونکہ دعوی مثیل نبی و دعوی وحی و الہام وغیرہ قادیانی تو از روئے نص قرآن باطل ثابت ہو چکا ہے اور نیز نص حدیث سے بھی باطل ثابت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ منجملہ احادیث کے (اول) یہ حدیث مسلم میں مذکور ہے

عن انس قال قال ابو بکر بعمر بعد وفاة رسول الله ﷺ انطلق بنا الی ام ایمن نزورھا کما کان رسول الله ﷺ یزورھا فلما انتھانا الیھا بکت فقالا لھا ما یبکیك اما تعلمین ان ما عهد الله تعالی خیر الرسول الله ﷺ فقالت انی لا اعلم ان ما عند الله تعالی خیر الرسول الله ﷺ و لکن ابکی ان الوحی قد انقطع عن السماء بھیجتھا؟ علی بکاء فجعلا یبکیان معھا بلفظ ۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ فرمایا حضرت ابو بکرؓ نے حضرت عمرؓ سے بعد وفات نبی ﷺ کے کہ ام ایمنؓ کے پاس چلو تا کہ ان کی زیارت کریں جیسا کہ نبی ﷺ ان کی زیارت کیا کرتے تھے پس جب ہم ان کے پاس پہنچے تو وہ رونے لگیں پس ان اصحاب نے کہا کہ کس چیز نے تم کو رلایا تم جانتے نہیں ہو کہ جو چیز نزدیک اللہ کے بہتر ہے وہ بہتر ہے نبی ﷺ کے حق میں پس انہوں نے جواب دیا کہ میں نہیں روتی ہوں اس سبب سے کہ مجھے علم نہیں ہے کہ جو چیز اللہ کے پاس ہے وہ رسول اللہ ﷺ کے لئے اچھی ہے (یعنی اس بات کو میں جانتی ہوں) لیکن میں روتی ہوں اس بات پر کہ وحی آسمان سے منقطع ہوگئی ۔ پس حضرت ام ایمن نے دونوں اصحاب کو رونے پر آمادہ کیا اور وہ رونے لگے ان کے ہی ساتھ ۔

دوم حدیث ۔

انا العاقب و العاقب الذی لیس بعده نبی (ترمذی ۔ ج ۲ ص ۱۱۱)

(فرمایا نبی ﷺ نے کہ میں پیچھے رہنے والا ہوں اور پیچھے رہنے والا وہ ہوتا ہے جس کے بعد کوئی نبی نہیں ہے) ۔

اور احادیث میں جابجا یہی الفاظ موجود ہیں ختم بی النبیون و ختم الرسل جس کا ترجمہ یہ ہے میرے ساتھ نبی ختم کئے گئے اور میرے ساتھ رسول ختم کئے گئے ۔ اور نیز ترمذی کی یہ حدیث مختصراً لکھی جاتی ہے:

و انّه سیکون فی امّتی کذابون ثلاثون و کلّھم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷ ۔ ترمذی ج ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۴۵)۔(تحقیق قریب ہے کہ میری امت میں تیس جھوٹے ہونگے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے)۔

پس حدیث سے بھی وحی کا اترنا منقطع ثابت ہوا۔ اور ۲۔۳ حدیث سے اصل نبی یا مثل نبی یعنی مصنوعی وغیرہ سن کے نزدیک تردید کامل ہوگئی اور جھوٹے دعوے داران نبوت وغیرہ کی خبر دی گئی کہ جب اصل ہی نہ رہی تو اس کی نسل ومثل اور شاخ وغیرہ کہاں سے ہوں گی۔

علاوہ ازیں ہر ایک نبی اپنے بعد کے نبی کی خبر دیتا رہا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسی ابن مریم نے حضرت محمد ﷺ کی خبر دی جس کا قرآن شریف شاہد ہے:

یأتی من بعدی اسمه احمد۔(الصّف)۔

(فرمایا حضرت عیسی نے کہ میرے بعد ایک نبی آوے گا جس کا نام احمد ہوگا)

پس حضرت محمد ﷺ نے مثل عیسی بن مریم کو یہ ان کے مثیل ہونے کے بھی مدعی ہیں بایں الفاظ یہ پیشین گوئی کیوں نہ فرمائی:

یأتی من بعدی اسمه غلام احمد قادیانی ابن پنجابن

(یعنی میرے بعد ایک نبی آوے گا جس کا نام غلام احمد قادیانی ہے بیٹا پنجابن کا)

اس سے البتہ اصل ومثیل عیسی کا اثبات ضرور ہوتا مگر چونکہ یہ برخلاف حکم قرآن وانبیاء کے تھا اس لئے ایسی پیش گوئی آپ کیوں فرماتے بلکہ یہ پیشین گوئی تیس جھوٹوں کی جو اپنے آپ کو نبی گمان کرے گا صاف بیان فرمادی چنانچہ منجملہ فرمودہ پیشین گوئی کے چند جھوٹے نبی جو سابق میں گذر چکے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک یہ بھی ملک پنجاب میں برآمد ہوئے بلکہ دو ایک اور بھی منجانب یورپ وافریقہ سنے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس پر اور بھی یہ طرہ بوحی ظاہر ہوا ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۱ حاشیہ درحاشیہ نمبر ۴ میں تحریر فرمایا ہے کہ

اعمل ما شئت فانی قد غفرت لك

یعنی اے قادیانی جو تو چاہے سو کر بیشک ہم نے تجھے بخش دیا

ناظرین ذرا غور فرمائیں! کیوں نہ سادہ لوح اس طرح راغب ہوں۔ مفت اور بے مشقت کی دولت بٹ رہی ہے۔ بقول بن مانگے موتی ملے نہ بھیک تمام انبیاء و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیقین وصالحین وغوث وقطب وغیرہ طلب بخشش کے مستدعی ہیں اور ترقی اسلام دین میں اپنے اپنے وقت میں کیسی کیسی محنت ومشقت اٹھائیں اور اسی بخشش کے لئے تمام دنیا کے لوگ خواہش مند ہیں کسی کو ایسا صلہ دنیا میں آج تک نہ عطا ہوا۔

اصل نبیوں کا اور دیگر معزز صاحبان کا تو یہ حال ہوا مگر مثل نبی قادیانی کو نہ معلوم کس کارگزاری کا یہ انعام عطا ہوا دنیا میں ہی سب قیدیں اٹھ گئیں۔عبادت وغیرہ کی تکلیف اٹھانے سے فرغ البال ہوگئے اور تمام جہان کی عیش وعشرت مباح کیا حلال ہوگئی

کی فرشتوں کی راہ ابر نے بند
جو گناہ کیجئے ثواب ہے آج

پس شراب خوری وحرام کاری وخنزیر خوری وغیرہ کی کچھ روک ٹوک نہ رہی۔

جو چاہیں کریں اور گویا مثل بیان نصاریٰ کہ عیسیٰ مسیح صلیب پاکر تمام مخلوق کے گناہوں کا کفارہ ہوئے اس لئے ان کو آزادی حاصل ہوگئی۔ایسے ہی گویا معتقدان مثیل عیسیٰ قادیانی کے گھر تو عید ہوگئی اور بخش دیئے گئے اور جو چاہیں کریں تو معتقدان کو بھی مثل نصاریٰ آزاد ہونا ضرور لازم ہے اس لئے بہت سے عالی فہم جوق در جوق ان کی طریقت میں داخل ہوگئے۔

اب کیا غم ہے خوب گل چھرے اڑائیں تمام انبیاء کو تو تاکید پر تاکید عبادت مگر مثیل عیسیٰ کو یہ آزادی جو اصل نبی حضرت عیسیٰ ابن مریم کو بھی نصیب نہ ہوئی تھی اور ختم المرسلین ﷺ پر تو مزید برآں زیادہ تر ان کی خاص ذات پر عبادت کی قید اور زیادہ بڑھائی گئی مگر دوسرے کریں تو ثواب ہے ورنہ ان پر فرض نہیں ہے چنانچہ سورہ مزمل میں اللہ کس طرح اپنے حبیب کو فرماتا ہے مگر باوجود اس اعزاز کے وہ آزادی نہ حاصل ہوئی قولہ تعالی

یا ایّھا المزّ مّل ۔قم اللیل الا قلیلا ۔ نصفه أو انقص منه قلیلا۔
او زد علیه و رتّل القر آ ن ترتیلا ۔ (المز مل : ۱۔۴)

(اے جھرمٹ مارنے والے کھڑا رہ رات کو مگر کم آدھی رات یا اس سے کم تھوڑا سا یا زیادہ کر اس پر اور کھول کھول پڑھ قرآن کو صاف ہم آگے ڈالیں گے تجھ پر ایک بھاری بات)۔

غرض ایسے اولوالعزم انبیاء کی تو یہ کیفیت اور میاں غلام احمد قادیانی کی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسعت آزادی کا بیان جو ہرگز کسی اہل فہم کی سمجھ میں نہ آوے گا۔ عقلاً ونقلاً کسی طرح پر ہو کیوں کر قابل توجہ ہے کہ یہ الیوم اکملت لکم وغیرہ کے مخالف ہے کہ اس آیت سے تو دین محمدی کا کامل ہو جانا ثابت ہے، قادیانی دعووں اور اعمل ما شئت، اور هو الذی ارسل رسوله بالهدی سے دین محمدی کا غیر مکمل و ناقص رہنا نکلتا ہے۔ اب تو ناظرین کو یقین واضح ہو گیا ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ثبوت وغیرہ تو اب قلابازیاں کھانے لگیں اب بازی لے جانا ذرا کام رکھتا ہے۔

مخالفت قرآن وحدیث وانکار ثابت ہے جو واقعی کفر ہے اب رہی دیگر آیت

قل انّما بشر مثلکم یوحی الیّ (براہین وتذکرہ)....

اور نیز آیت

وما ارسلناك الا رحمة للعالمین (تذکرہ)

کو مرزا غلام احمد قادیانی نے تذکرہ وغیرہ میں اپنی طرف منسوب کیا ہے، حالانکہ رحمۃ للعالمین نبی ﷺ کا وصف خاص ہے۔ غرض اس طرح اور بھی آیتیں ہیں ہم کو بوجہ طول ان کے تحریری جواب مفصل کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف وہی ایک آیت کا جواب مذکورہ بالا ان سب آیتوں بارے میں عاقل کے سمجھنے کو کافی ہے پس زیادہ طول دینا فضول ہے۔

کیوں اے قادیانیو! اب بھی کچھ سمجھ میں آیا۔ یا نہیں۔ یا اگر تعصب وغیرہ کو دور کر کے غور کرو گے تو انشاء اللہ ضرور صراط مستقیم قدیم پر کامیاب ہو گے۔ اور اگر ختم الله علی قلوبھم کی مصداق ہو گئے، تو البتہ عالم مجبوری ہے۔ خدا تعالی رحم فرمائے۔ آمین

اے انصاف پسند یارو! اگر اس اثبات واضح معروضہ متذکرہ بالا میں پھر کوئی وسوسہ شیطان ڈالے تو اس کے مزید اطمینان کے لئے اتنی اور گذارش ہے کان کا میل نکلوا کر غور سے سنئے اللہ تعالی جابجا اپنے رسول کو یوں خطاب فرماتا ہے۔ یعنی کہیں صاف نام سے:

محمد رسول الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کہیں :

الذین یتبعو ن الرسو ل النبی ا لا می الذی یجدو نه مکتو باً عند هم فی التوراة و ا لا نجیل۔ (الاعراف۔۱۵۷)

(جو پیروی کرتے ہیں رسول نبی امی کی)۔

اور کہیں یوں فرمایا:

قل یا ایّها النّاس انّی رسو ل الله الیکم جمیعاً (الاعراف۔۱۵۸)

(کہہ دیجئے اے لوگو! میں فرستادہ اللہ کا ہوں طرف تم سب کے)۔

اور کہیں اس طرح فرمایا:

لا اله ا لا هو یحی و یمیت فآ منوا با لله و رسو له النبی ا لامی

(الاعراف: ۱۵۸) نہیں کوئی معبود مگر وہی جلاتا ہے اور مارتا ہے پس ایمان لا وَ اللہ پر اور رسول پر اس کے جو نبی امی ہے

اللہ تعالیٰ نے جا بجا صاف خاص نام، اور کہیں لقب امی وغیرہ سے خطاب فرمایا کہ ان کے سوائے کسی کی پیروی نہ کرنا، مگر کنایتاً واشارتاً یہ کہیں نہیں فرمایا کہ ایک مثیل قادیانی پنجابی جو فلاں صدی میں ہوگا اسی کی پیروی ضرور کرنا۔ بلکہ یوں فرمایا اگر چہ آیت کی شان نزول کسی خاص جانب کیوں نہ ہو مگر عام امت کے لئے نمونہ ہدایت ہے، قولہ تعالیٰ:

و ان تطع اکثر من فی ا لار ض یضلو ك عن سبیل الله

(الانعام:۱۱۶) (اور اگر اطاعت کرے تو اکثر کی زمین والوں سے بہکا دیں گے تجھے راہ سے اللہ کی نہیں پیروی کرتے مگر گمان کی اور نہیں وہ مگر اٹکل کرتے)۔

ان ربك هو اعلم من یضل عن سبیله و هو اعلم بالمهتدین

(الانعام:۱۱۷)۔

(بے شک رب تیرا وہی دانا تر ہے اس کا کہ بہکا راہ سے اس کی اور وہ خوب جانتا ہے)۔

ظن و قیاس بھی دو ہیں۔ پہلا محض بے اصل یا مجرد رائے پر۔ جیسے اہل بدعت اور اہل ضلال کے اصول یا رسم پرستوں کا معمول۔ یہ عقلاً ونقلاً مردود ہے۔

دوم جو علمی مقدمات سے مستنبط اور کتاب وسنت کی شہادت سے مستفاد ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ واجب العمل ہے۔

صاحبو! اب تو خواب غفلت سے جاگو اور ہوشیار ہو جاؤ۔اس آیت کے مصداق کیوں ہوتے ہو۔ایسی کجروی رائے مجرد سے جو محض بے اصل ہے،دور بھاگو اور راہ مستقیم قدیم جس کا ثبوت مذکورہ بالا عبارت سے تم پر بخوبی واضح ہو چکا اختیار کرو۔کیونکہ دھوکہ بازوں کی نسبت اللہ یوں فرماتا ہے:

و ان الشیا طین لیو حو ن الی او لیا ء ھم لیجا دلو کم و ان اطعتمو ھم انکم لمشر کو ن (الانعام:۱۲۱)۔

(اور بے شک شیطان وحی کرتے ہیں یعنی ڈالتے ہیں طرف اپنے دوستوں کی کہ جھگڑیں تم سے اور اگر اطاعت کی تم نے ان کی تو بیشک تم شرک کرنے والے ہو جاؤ گے)

لو یارو! اب تو ایمان لاؤ اور بشہادت خداوند تم کو ضرور حق الیقین کا مرتبہ حاصل ہوگا کہ دعوی وحی والہام جس کا مشرح بیان گزرا وسوسہ شیطانی ہے اب ایسے شخص کے پاس ہرگز نہ پھٹکنا ورنہ مشرک محض ہو جاؤ گے

آیت سے صاف ظاہر ہے کہ شیطان کی طرف سے بھی وحی ہوتی ہے۔تو جب وحی آنا بند ہو گیا جس کا اثبات اوپر گذر چکا،تو یہ ضرور شیطان کی طرف سے ہے جس کی خبر خداوند عالم نے پہلے ہی قرآن میں دے دی ہے۔اے ناظرین ذرا انصاف سے نظر کرو گے تو ضرور حق ظاہر ہو جائے۔اے انصاف پسندو! یہ عرض ہے کہ پہچان طریقہ حقہ ہر فریق سے اور نیز دعاوی مدعی کاذب یعنی مثیل نبی و وحی والہام وغیرہ کی تردید واثبات حق بطریق اسلام قدیم کے تو اس عاجز نے فراغت پائی۔اب نسبت فساد اعتقاد مرزا قادیانی اور ان کے پیروؤں کی جو معجزات انبیاء کی بابت ان کی تحقیقات میں تحریر ہیں درج ذیل کئے جاتے ہیں۔وہ ان کے دعوے بطلان کے لئے عمدہ شواہد کافی وافی ہیں اور ناظرین خود تمیز کرلیں گے کہ واقعی درست ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزات انبیاء صلوۃ اللہ علیہم ۔
بیان قادیانی:

انبیاء کے معجزات دو قسم کے ہیں ۔ ایک وہ جو محض سماوی امور ہوتے ہیں جن میں انسان کی تدبیر اور عقل کو کچھ دخل نہیں ہوتا جیسے شق القمر ہمارے نبی ﷺ کا معجزہ تھا اور خدائے تعالی کی غیر محدود قدرت نے ایک راست باز اور کامل نبی کی عظمت ظاہر کرنے کے لئے دکھایا تھا۔

دوسرے عقلی معجزات ہیں جو اس خارق عادت عقل کے ذریعے سے ظہور پذیر ہوتے ہیں جو الہام الٰہی سے ملتے ہیں ۔ (ازالہ اوہام ۔ص ۳۰۱)

نوٹ : یہ تفصیل خلاف جمہور قادیانی کہی جو امور آسمان پر واقع ہوں اور دنیاوی انسان کو نظر بھی آ جاویں تو وہ گویا معجزہ نبی کا ہے کہ خدا تعالی کی غیر محدود قدرت نے انبیاء کی اظہار عظمت کے لئے دکھایا اور جو زیر آسمان یعنی ہوا، یا زمین پر، یا پانی پر، یا پانی کے اندر، یا زیر زمین ہو، وہ معجزہ نہیں ۔ وہ معجزہ خرق عادت عقلی ارضی ہے جو گویا ہر مخلوق انسان غیر انسان کافر مشرک وغیرہ سب میں ظہور پذیر ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ جملہ انبیاء کے معجزات کا باعث انکار ہے قادیانی کی جدید علم دانی نے معجزہ وخرق عادت کے عجب معنی گھڑے ہیں مگر تعجب یہ ہے کہ سماوی امور میں تو خدا تعالی کی غیر محدود قدرت کی طرف منسوب کر کے معجزہ انبیاء قرار دیا جائے اور ارضی امور کو عقلی معجزہ جو اس خارق عقل کے ذریعہ سے ظاہر ہوں خدا تعالی کی غیر محدود قوت سے خارج کر دیا گویا ان کا بانی کوئی اور ہوگا اور برائے نام الہام الٰہی سے ملتی ہے، کی شق جس کی کچھ حقیقت نہیں ہے، لگا دی جو دفعات آئندہ میں واضح ہو جائے گی مگر بسا تعجب یہ کہ معراج رسول اللہ سے کیوں انکار ہے جس کا بیان آگے آتا ہے وہ بھی تو ایک سماوی معجزہ ہے شاید بوجہ آنکھ سے دکھائی دینے کے اس کا انکار ہے حالانکہ اسی بنا پر بہت سے لوگوں کا معجزہ شق القمر سے بھی انکار ہے ۔مگر اسی خدا تعالی کی غیر محدود قدرت نے جسے چاہا معراج کو اس آنکھ سے کیا بلکہ دل کی آنکھ سے بھی دکھا دیا مگر ہاں جو اس کی درگاہ پاک سے مرفوع القلم ہیں ان کو البتہ محروم رکھا وہ اسی قابل اور یہ اس قابل ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا روم نے سچ فرمایا

ہر کسے را بہر کارے ساختند
میل او را در دلش انداختن

کیونکہ جنت و دوزخ ان دونوں کے بھرت کا خیال بھی امر ضروری تھا، پس قادیانی کے اس پیرایہ بیان سے صرف معجزہ شق القمر کا اقرار ہے باقی تمام معجزات انبیاء سے انکار اور خارق عادات عقلی الہامی میں شمار جو ہر مخلوق خدا یعنی جن وانس وحیوان جانور وغیرہ کو بھی حاصل ہے مثل شیر بلی چوہا گیدڑ کتا سور وغیرہ کو بھی ہوتا ہے گویا یہ وقعت اور تعریف معجزات انبیاء کی قادیانی کے نزدیک بیان ہوئی جیسے انسان نے خارق عادات الہامی کے ذریعہ سے صدہا عجوبات مثل جہاز وریل وتار وغیرہ ظاہر کئے جیسے جانوران وغیرہ اپنے اپنے دشمن کو بوقت شکار فوراً معلوم کر لیتے ہیں اور جیسے سور کے سامنے ٹکڑا گوشت کا اور چرکین رکھا جاوے تو وہ چرکین ہی کھانے کو دوڑتا ہے اس کو خارق عادت الہامی سے اطلاع ہوئی کہ تیری غذا چرکین ہے اور اسی طرف اس کا میلان ہے واقعی قادیانی کی یہ خود تراشیدہ تشریح بہت قابل وقعت ہے شائد یہی دلیل میلان الہامی مثیل انبیاء کا ہونا مراد ہے، تو ایسے الہام تو ہر ایک میں ثابت ہو گئے اگر مرزا قادیانی کو بھی اس قسم کا الہام خارق عادت ہے تو ہم کو بھی کچھ بحث نہیں وہ خود ہی اپنے الہام کی تعریف کے مکذب ہوئے غرض اسی بنا پر اپنی مجردرائے سے حضرت عیسی کے معجزات کی وہ چھتاڑ فرمائی ہے کہ ان کو کسی کام کا ہی نہیں رکھا جو درج ذیل ہے۔

بے ہودہ چھتاڑ معجزات حضرت عیسی از جانب قادیانی

دفعہ نمبر ا۔

پس کچھ تعجب کی جگہ نہیں کہ حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دی گئی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے سے یا کسی پھونک مارنے سے پرندوں کی طرح پرواز کرتا ہو یا پیروں پر چلتا ہو کیونکہ مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیئس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ۲۔

ما سوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ مسیح کے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزی طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۰۵)

دفعہ۳۔

حضرت مسیح سے وہ مردے جو زندہ ہوئے تھے یعنی وہ قریب الموت آدمی جو گویا نئے سرے سے زندہ ہو جاتے تھے وہ بلا توقف چند منٹ میں مر جاتے تھے اور حضرت مسیح اس عمل میں کسی درجہ تک مشق رکھتے تھے اور یہ جو میں نے مسمریزی طریق کا نام عمل الترب رکھا ہے یہ الہامی نام ہے جو خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۱۱،۳۱۳)

نوٹ: شائد یہ وہی الہام ہے جس کی ابھی اوپر تعریف بیان کی ہے جس کو خود ہی خارق عادت قرار دیا ہے افسوس کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے قریب الموت کو مردہ سمجھ کر بے جا اعتراض کیا۔

دفعہ۴،

(براہین احمدیہ تمہید پنجم) یہ بات نہایت صحیح اور قرین قیاس ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ کے ہاتھ سے اندھوں لنگروں کو شفا حاصل ہوئی تو بالیقین یہ نسخہ مسیح نے اسی حوض سے اڑایا ہوگا (قادیانی خزائن۔ج اص ۵۳۰۔۵۳۱)

جو عبرانی میں بیت خدا کہلاتا ہے (قادیانی خزائن۔ج اص ۵۲۱)

اور جا کا پانی ہلنے کے بعد جو کوئی اس میں اترتا کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو اس سے چنگا ہو جاتا تھا (قادیانی خزائن۔ج اص ۵۲۳)

اور جس پر حضرت مسیح اکثر جایا بھی کرتے تھے (قادیانی خزائن۔ج اص ۵۳۳)

اور جس کی مٹی میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہرحال یہ ایک کھیل تھا اور مٹی مٹی ہی رہتی تھی جیا کہ سامری کا گوسالہ (ازالہ اوہام۔ص ۳۲۲، قادیانی خزائن۔ج ۳ ص ۲۶۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ ۵۔

اگر یہ عاجز اس عمل الترب کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے یہ عاجز کم نہ تھا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۹۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۲۵۸)

دفعہ ۶۔

یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اوران میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۲۳)

دفعہ ۷۔

تمہید پنجم براہین احمدیہ۔ پس مسیح کے معجزات سب کے سب محجوب الحقیقت ہیں کیونکہ وہ بظاہر صورت مکران ؟ سے مشابہ تھی۔

(قادیانی خزائن۔ ج ا ص ۵۵۷ ملخصاً)

ہمارے نبی ﷺ کا سیر معراج آسمانوں پر اس جسم کثیف کے ساتھ نہ تھا (کیونکہ کسی بشر کا آسمانوں پر جانا خلاف عادۃ اللہ یعنی خلاف قانون قدرت ہے) اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقات اس کو ثابت کر چکی ہیں پس اس جسم کا کرہ ماہتاب یا کرہ آفتاب تک پہنچنا کسی قدر لغو خیال ہے بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں مین مولف خود صاحب تجربہ ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۷)

نوٹ: مگر قادیانی نے معجزہ شق القمر کے اقرار کے وقت پرانے وجدید فلسفہ کے مسئلہ کو ملحوظ نہ رکھا کہ یہ شق القمر خلاف قانون کیسے ہو گیا؟ اوراب یہ بھی واضح ہو گیا کہ یہ جو ظاہری طریق پر اہل اسلام کا ڈھچر بنا رکھا ہے یہ بے چارے سادہ لوحوں کو پھانسنے کا جال پھیلایا ہوا ہے کیونک ان کے حسب بیان

دفعہ ۸۔

مندرجہ بالا کے مطیع فلسفہ پرانے اور جدید کے پائے جاتے ہیں جو خلاف نص ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس نے اتباع رسول اللہ ﷺ نہ کی وہ اسلام دین سے باہر ہو گیا
قولہ تعالی:

و من یبتغ غیر ا لاسلا م دیناً فلن یقبل منه (آل عمران: ۸۵)
اور جو کوئی چاہے سواء اسلام کے دین پس وہ ہر گز قبول نہ ہو گا۔،

پس یقیناً اتباع طریق فلسفہ نے قادیانی کو باعث انکار معراج ثابت کر دیا اور نیز اس آیت کا بھی انکار ثابت ان اللہ علی کل شیء قدیر (آل عمران: ۱۶۵)،
بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے

اور بخیال قادیانی وہ قادر مطلق نہیں کیونکہ وہ اپنے قانون قدرت میں محدود و مقید ہے، تو وہ قابل خدائی نہ رہا تو ضرور ان کو ایک قادر مطلق ماننا پڑے گا جب یہ تسلیم ہو گا تو ان کا وہ بیان بالا غلط ہو جائے گا اور حسب بیان ان کے خدا تعالی کی یہ صفت تعجب خیز ہے جس کی غیر محدود قدرت کی تعریف قسم معجزہ اول میں بیان فرمائی ہے وہ اب محدود مقید ثابت ہوتی ہے۔ سبحان اللہ! ایسے عالی اور باریک فہم کے لوگ دنیا میں کہاں پیدا ہوتے ہیں اور معراج رسول اللہ ﷺ کو جو کشفی معراج ہے جس کا قادیانی کو خود تجربہ ہے بیان کیا ہے تو گویا قادیانی کو معراج بھی مثل رسول اللہ ﷺ ہو گئی سبحان اللہ یہ منہ اور مسور کی دال۔ کجا قادیانی کجا رسول مگر یہ تو فرمایئے آیا یہ معراجی تجربہ از قسم تشریح دوم مذکورہ بالا یعنی الہامی فرق عادت یا وحی سے یا کسی اور قسم سے ہے۔ مگر کوئی اور قسم تو بیان ہی نہیں فرمائی لامحالہ وہی قسم دوم قائم رہے گی تو اس کی کیفیت فضائل رحمانی یا شیطانی ہونے کا ثبوت بسط کے ساتھ اوپر بیان ہو چکا ہے۔ پردہ چشم حیا کو اٹھا کر خوب سمجھ لیجئے اور پھر انصاف سے فرمایئے کہ کون ٹھکانے کی کہتا ہے اور سنئے

براہین احمدیہ تمہید ۶ میں مسیح کی پیش گوئیاں سے بھی انکار ہے

(قال) مسیح کی پیش گوئیاں اس لئے محجوب الحقیقت ہیں کہ وہ بظاہر صورت نجومیوں اور کاہنوں اور مورخوں کے طریقہ بیان سے مشابہ ہیں

(قادیانی خزائن۔ ج ا۔ص ۵۵۸ ملخصاً)

اقول: اس اعتراض کی تردید صفحہ ۲۵ میں گزری اس جگہ مکرر بیان کی ضرورت نہیں صفحہ ہذا کو ملاحظہ کر لیا جاوے ورنہ جواب و اثبات تفصیلی معجزات انبیاء جو آئندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے گا نظر سے گذرے گا۔

اثبات معجزات وپیشین گوئیاں انبیاء از نص قرآن

(اصل مسودہ سے صفحہ ۳۴۔۳۵ غائب ہیں)

کہا اللہ کی پناہ جبریل نے فرمایا کہ میں اللہ کا بھیجا ہوا ہوں تمہیں خوش خبری سناتا ہوں کہ کلمۃ اللہ تم سے پیدا ہوں گے جو دنیا میں کثرت معجزات اور نزول قرب قیامت اور قتل مسیح دجال وکسر صلیب ومنکشف انصار سے عزت والے ہوں گے اور قیامت کے میدان میں اللہ تعالی انہیں مراتب اعلی عطا فرمائے گا اور مقام قرب میں جگہ ملے گی۔ (خلاصہ التفاسیر۔ج ا ص ۲۵۴)

اور یہ بھی فرمایا:

و یکلّم النّاس فی المهد و کهلا و من الصّا لحین (آل عمران:۴۶)

(اور کلام کرے گا آدمیوں سے پالنے میں اور کہولت میں اور نیکوں سے ہے)۔

اے ناظرین وخادمان مرزا قادیانی ومیرٹھی وغیرہ تم کو قسم ہے اپنے جدامجد کی انصافاً اس تعریف فرمودہ خداوندتعالی سے اور قادیانی کے بیان توہین بالا سے مقابلہ کرتے جانا کیونکہ آخرحق پر ایمان لانا ضروری ہے اور بعد اس کے اللہ تعالی حضرت مریم کا بیان یوں فرماتا ہے قولہ تعالی:

قا لت ربّ انی یکو ن لی ولد و لم یمسسنی بشر قا ل کذا لك الله یخلق ما یشا ء اذا قضی امراً فا نما یقول له کن فیکو ن

(آل عمران۔۴۸) (کہا اے رب کہاں سے ہوگا واسطے میرے لڑکا اور نہ چھوا مجھے کسی آدمی نے کہا ایسا ہی اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے جب حکم کرے کسی کام کا یہ کہتا ہے واسطے اس کے ہوجا پس وہ ہوجاتا ہے)۔

حضرت جبریل کی بشارت سن کر مریم بتعجب بولیں میرے لڑکا کس طرح ہوگا مجھے تو کسی مرد نے چھوا بھی نہیں۔ جبریل نے کہا اللہ جسے چاہتا ہے یوں ہی پیدا کرتا ہے۔ جب کوئی کام کرنا منظور ہوا فرمایا (کن) ہوجا۔ پس وہ شیء موجود ہوگئی۔ اسے اسباب وآلات کی حاجت نہیں۔ یہ لڑکا بھی یوں ہی پیدا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک ان کے قانون قدرت کے یہ آیت مخالف ہے۔
اور فرمایا:

و یعلّمه الکتاب والحکمة و التّوراة و الا نجیل۔ و رسولًا الی بنی اسرائیل (آل عمران ۴۸۔۴۹) (اور سکھائے گا اسے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل اور پیغمبر ہے طرف بنی اسرائیل کے)۔

کیوں صاحبو! یہ آیات قرآنی جو کلام الٰہی ہیں آپ کے ملاحظہ سے گذریں۔اب بھی یقین کلی ہوا یا نہ۔

ذرا غور فرماؤ اللہ تعالیٰ تو حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کو ذی وجاہت دنیا اور آخرت اور مقربوں سے فرمائے اور مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کو سامری بازی گر ،نجومی، لہولعبی سے تشبیہ دیں ،جس سے عیسی خود سامری بازی گر ہوئے۔

خدائے تعالیٰ تو فرماوے کہ وہ پالنے اور کہولت میں باتیں کرے گا۔ یہ بھی معجزہ ہے۔اور مرزا غلام احمد قادیانی انکار کرے۔

اور اللہ تعالیٰ تو حضرت مریم کی اطمینان فرمائے کہ اللہ جو کرنا چاہے کہتا ہے کہ ہو جاؤ، پس وہ ہو جاتا ہے۔ بے باپ لڑکا ہونے میں تعجب نہ کر اور ہم سکھائیں گے عیسی کو کتاب وحکمت اور پیغمبری طرف بنی اسرائیل کے اور مرزا قادیانی ان کو سامری، بازی گر، نجومی، لہولعبی وغیرہ بتائے۔

کیوں صاحبو! یوسف نجار کو حضرت عیسی مسیح کا باپ، مرزا قادیانی کا بتانا اور قانون قدرت فلسفہ جس کی وجہ سے معجزہ ومعراج روحی وجسمی سے انکار ہے صحیح ہے یا قانون قرآن خداوندی صحیح ہے۔یقین سے کہو گے کہ قرآن صحیح ہے۔ پھر اگر کوئی ایسے بزرگ نبی کی نسبت اپنی کور باطنی وسیاہ قلبی سے بازی گر وسامری ونجومی وغیرہ سے تشبیہ دے اور حضرت عیسی کا مثل نصاری باپ بھی قرار دے، اور قرآن جو قانون خدا ہے چھوڑ کر قانون قدرت فلسفی پر یقین کرے،تو آپ ہی از روئے انصاف فرمائیں کہ وہ شخص بصورت انسان بحقیقت مجسم شیطان ہے یا نہیں۔ چنانچہ مولانا روم بھی ارشاد فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست
پس بہر دستے نشائد داد دست

پس ایسے شخص سے دور بھاگنا اور پناہ مانگنا چاہیے۔ موافق فرمودہ خداتعالی

الذی یوسوس فی صدور الناس من الجنّة و النّاس

(الناس:۵۔۶) وہ جو وسوسہ ڈالتا ہے بیچ سینہ لوگوں کے جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے

پس ایسے شخص کے نام پر فوراً لاحول پڑھ لیا کرو، تاکہ اس کے اثر سے محفوظ رہو۔ اور سنئے جب حضرت عیسیٰؑ مبعوث ہوئے تو یہ ارشاد کیا جس کو اللہ تعالی اپنے کلام میں یوں فرماتا ہے:

انّی قد جئتکم بآ یة من ر بّکم ا ن ا خلق لکم من الطّین کھیئة الطّیر فا نفخ فیه فیکو ن طیراً با ذن اللّه و ابرئ ا لا کمه و الا بر ص و ا حی المو تی با ذن اللّه و انبّئکم بما تأکلو ن و ما تدّ خرو ن فی بیو تکم ان فی ذ لك لآ یة لکم ان کنتم مو منین

(آل عمران ۔۴۹) (میں لایا ہوں تمہارے پاس نشانی رب سے تمہارے میں پیدا کرتا ہوں واسطے تمہارے مٹی سے ایک صورت بصورت چڑیا کے پس پھونکتا ہوں میں اس میں۔ پس ہو جاتی ہے چڑیا حکم سے اللہ کے اور اچھا کر دیتا ہوں اندھوں کو اور کوڑھی کو۔ اور زندہ کرتا ہوں میں مردے کو حکم اس کے سے اور بتا دیتا ہوں تم کو جو کھاتے ہو اور جمع کرتے ہو اپنے گھروں میں بے شک اس میں نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے)۔

اب خیال رہے کہ حضرت عیسیٰؑ کیسے کیسے معجزات و واضح نشانیاں اللہ کی طرف سے لائے جن کی اللہ تعالی شہادت فرماتا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی حسب دفعات نمبر ۱، ۲، ۳، ۴، ۶، ۷ مذکورہ بالا برخلاف و منکر آیت ہذا صریح ثابت ہیں کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

و جئتکم با یة من ر بّکم

اور لایا میں تمہارے پاس نشانی رب سے تمہارے۔ (یعنی معجزے)

بھلا اب بھی تعین ہوا کہ جو شخص ان آیات کو جھٹلائے گا وہ مخالف خدا اور رسول ہے یا نہیں خداوند کریم ان منکروں پر رحم فرمائے۔ اور لیجئے قولہ تعالی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و آ تینا عیسی ابن مر یم البینا ت و اید ناہ برو ح القدس (اور دیں ہم نے عیسی ابن مریم کونشانیاں صریح (یعنی معجزے) اور مدد کی ہم نے روح قدس سے)

اے ناظرین حق پسند! غورتو فرمایئے کہ اللہ تعالی تو اپنے پاس سے معجزے و نشانیاں صریح دینا فرمائے، اور نیز اپنی روح پاک سے مدد عطا کرنا فرماتا ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی برخلاف آیت ہذا کے اپنی دفعات مذکورہ بالا میں معجزات انبیاء کا انکار اور جو حضرت عیسیٰ سے معجزے جن کی شہادت قرآن دیتا ہے ظہور پذیر ہوئے اس مرزا قادیانی کے نزدیک (دفعہ ۵) میں عمل الترب ومکروہ ہیں اور حسب دیگر دفعات مذکورہ بالا کی مصداق ہیں اور لیجئے قولہ تعالی:

اذ قا ل اللہ یا عیسی ابن مر یم اذ کر نعمتی علیك و علی والدتك اذ اید تك برو ح القدس تکلم الناس فی المھد و کھلا و اذ علمتك الکتا ب و الحکمۃ و التوراۃ و ا لا نجیل و اذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر با ذ نی فتنفخ فیھا فتکو ن طیرا با ذنی و تبریء ا لا کمه و ا لا بر ص با ذ نی و اذ تخر ج المو تی باذنی و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك اذ جئتھم با لبینا ت فقال الذین کفروا منھم ان ھذا ا لا سحر مبین (المائدہ:۱۱۰)

(جب کہا اللہ تعالی نے اے عیسی بیٹے مریم کے یاد کر نعمت میری تجھ پر اور والدہ تیری پر جب کہ مدد دی ہم نے تجھے روح قدس سے باتیں کیں تو نے آدمیوں سے لڑکپن اور جوانی میں اور جب سکھا دی ہم نے تجھے کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل اور جب بناتا تھا تو مٹی سے مثل صورت چڑیا کی حکم سے میرے پھر پھونکتا تھا تو اس میں پھر ہو جاتی تھی چڑیا حکم سے میرے اور اچھا کر دیتا تھا اندھے کو اور کوڑھی کو حکم سے میرے، اور نکالتا تھا (یعنی زندہ کرتا تھا) مردے کو حکم سے میرے اور جب روک میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جب لایا تو ان کے پاس کھلی نشانیاں تو کہا انہوں نے جو کافر ہوئے ان میں سے نہیں ہے یہ مگر جادو کھلا ہوا ہے)

یعنی تم یاد کرو وہ قصہ جب اللہ تعالی نے عیسی سے خطاب فرمایا کہ اے عیسی بن مریم ہمارے انعام جو تم اور تمہاری ماں پر کئے ہیں یاد کرو (۲) ، تم کو روح پاک یا جبریل و انجیل سے مدد دی اور لڑکپن میں تم سے باتیں کرا دیں اور جب بڑے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تب بھی ہدایت کی (۳)۔سکھا دیا تم کو لکھنا اور علوم نبوت اور توراۃ و انجیل (۴)۔تم کو یہ قوت عطا کی کہ مٹی سے چڑیا کی صورت بنا کر اس میں دم کر دیتے وہ زندہ چڑیا ہو جاتی (۵)، مادرزاد اندھوں (۶) اور کوڑھی کو اچھا کر دیتے (۷) اور جب تم بنی اسرائیل کے پاس ہماری کھلی نشانیاں (یعنی معجزے) لائے تو وہ جھٹلانے لگے اور جادوگر بتانے لگے اور قصد کیا دست درازی کریں مگر ہم نے ان کے ہاتھ روک دیئے اور قتل اور قید سے بچا کر آپ کو آسمان پر اٹھا لیا۔

اس کی تفسیر انشاء اللہ آئندہ بحث حیات حضرت عیسیٰ میں آئے گی اور ہر جگہ باذنی کی قید بڑھا دی کہ یہ نہ سمجھو حضرت عیسیٰ مستقل قادر تھے خلاصۃ التفاسیر صفحہ ۵۹۱ اور نیز حضرت عیسیٰ کی یہ پیشین گوئی جس کو اللہ تعالیٰ شہادت فرمائے۔قولہ:

یأتی من بعدی اسمہ احمد (الصّف)

یعنی میرے بعد ایک نبی آوے گا، جس کا نام احمد ہوگا

کیسی پوری ہوئی۔

اب یہ عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کے دعوی ارشاد معجزات و پیشین گوئیاں حسب مذکورو آیات سابق گزشتہ کی مکرر تصدیق فرما دی اب اگر کوئی شخص انکار کرے تو ظاہری آنکھیں تو پھوٹی ہیں مگر ہے کی بھی پھوٹ گئیں تو فی زمانہ کے ایسے اشخاص بھی انہیں میں سے ہیں جن کی نسبت اللہ فرماتا ہے کہ اے عیسیٰ جب تو لے گیا ان کے پاس کھلی نشانیاں (یعنی معجزے) تو کہا انہوں نے ان میں سے جو کافر ہوئے نہیں یہ مگر یہ جادو کھلا ہوا پس جو شخص حضرت عیسیٰ کے معجزات کو اب جادوگری مسمریزی بازی کری لہولعبی و مکروہ وغیرہ۔حسب دفعات مرزا قادیانی کی سمجھے تو تمہیں قسم ہے اے پیر مغاں گرو کی سچ کہنا وہ کیوں کر کافر نہ ہوگا ضرور ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

و لقد انزلنا الیک آیات بینات و ما یکفر بہا الا الفاسقون

(البقرہ:۹۹)۔(اور البتہ تحقیق اتاری ہم نے طرف تیری نشانیاں ظاہر (یعنی معجزے) اور نہیں کفر کرتے ساتھ اس کے مگر بدکار)

اے یارو ایسی واضح آیتوں سے چشم پوشی کر کے کیوں فاسق اور کافر ہوئے جاتے ہو۔اگر اب بھی غلبہ ابلیس کی پیروی سے مفر نہ ہو تو اور سنئے جب کہ حسب ارشاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدعا سے قوم حضرت عیسیٰ نے دعا فرمائی:

ر بّنا انز ل علینا ما ئدة مّن السّماء (المائدة:۱۱۴)

تو اللہ تعالی نے آسمان سے خوان اتارے۔

اور قبل اس کے حضرت موسیٰ کے وقت بھی من وسلوی کے خوان آسمان سے اترے۔ان کا پورا قصہ قرآن میں موجود ہے۔کسی حافظ سے معلوم کر کے کسی عالم سے سمجھ لو۔کسی ابلیس کے بہکانے سے اپنی عاقبت کیوں خراب کرتے ہو۔اور یہ معجزہ مرزا قادیانی کے مجوزہ قانون تشہیری معجزات نمبرا ونمبر۲ میں سے کون سے قسم کا ہے۔آیا سماوی یا خارق عادت یا جیسے حضرت عیسی کے جملہ معجزات سے انکار ہے یہ بھی اس مد میں داخل ہے اور دفعہ ۴ میں جو مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ خیال جس کو صحیح وقریب قیاس بیان کیا ہے کہ یہ نسخہ حضرت مسیح نے حوض بید خدا سے اڑایا ہے اور جس کی مٹی میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی ہے جو ایک کھیل ہے جیسے سامری کا گوسالہ درست ہے یا خداوند کا یہ فرمانا کہ ہم نے روح القدس سے مدد دی اور ایسے ایسے معجزے عطا کئے جو آیات متذکرہ بالا سے ثابت ہوا صحیح ہے ذرا چشم حیا کو اٹھا کر سر سے کھیلو اور منہ سے بولو تو سہی یہ کیسی سینہ زوری ہے کہ ایسی کھلی شہادت خداوندی سے انکار ہو تو صریح کفر ہے یا نہیں ابھی کچھ نہیں گیا ہے سچے دل سے توبہ کر کے ایمان لائیے ورنہ سوائے جہنم کے کوئی ٹھکانا نہیں ہے اور جو اس آیت کا مصداق ہو تو عالم مجبوری ہے:

ان الذین لا یو منو ن با یا ت الله لا یهدیهم الله و لهم عذا ب الیم (النحل:۱۰۴)۔(بے شک جو نہیں ایمان لاتے آیتوں پر اللہ کی نہیں راہ دکھاتا انہیں اللہ اور ان کے لئے عذاب دردناک ہے)

اے ناظرین عالی فہم! اب تو ضرور یقین کامل ہوا ہوگا کہ قادیانی کی مجوزہ تشریح اقسام معجزات نمبرا اور نمبر۲ جسکی بنا پر انبیاء کے معجزات سے انحراف تھا محض باطل ہے اب رہے معجزات رسول اللہ ﷺ تو منجملہ ان کے صرف ایک معجزہ شق القمر کا اقرار کیا ہے جو وہ بھی از روئے اتباع فلسفہ کہنہ وجدید کے بمنزلہ انکار کے ہے کیونکہ موافق دفعہ ۸ معراج رسول اللہ ﷺ سے انکار ہے کہ اس جسم کثیف کے ساتھ آسمانوں پر جانا خلاف عادت اللہ یعنی خلاف قانون قدرت اور پرانے وجدید فلسفہ کی رو سے وہاں پہنچنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغو خیال ہے بلکہ اس معراج کو ایک اعلیٰ درج کا کشف قرار دیا اور اس قسم کے کشفوں میں اپنے آپ کو خود تجربہ کار بیان کیا ہے۔

گویا مثیل رسول اللہ ﷺ قادیانی کو بھی معراج ہوتی ہے تو مثیل رسول اللہ خاتم الانبیاء بھی ہو ہی گئے اب صرف درجہ خدائی باقی رہا وہ بھی در پردہ بحوالہ حیلہ بناوٹی صوفیہ حال کے حاصل ہونا دیگر مقام پر بیان کر دیا ہے جس کو انشاء اللہ ہم آئندہ حصہ دیگر میں مفصل عرض کریں گے مگر اس وقت تک اتنا کہنا ضرور ہے کہ از روئے اسلام مثیل خاتم الانبیاء نہ سہی مگر آپ حسب پیشین گوئی مخبر صادق ﷺ کے کہ میرے بعد بہت سے جھوٹے نبی پیدا ہوں گے اور ایک حدیث میں ۳۰ دجالوں کی تعداد بتائی ہے اور نیز تواریخ سے ثابت ہوا کہ چند اشخاص نے عیسیٰ و مثیل انبیاء کا دعویٰ کیا تھا وہ جہنم واصل ہوئے ان کے مثیل خاتم تو ضرور ہوئے قطع نظر تواریخ گزشتہ کے خود ہمارے زمانے میں مہدی پیدا ہوئے اور اب بھی یورپ و افریقہ میں موجود ہیں جن کو علم تواریخ ہے وہ خود سمجھ جائیں گے اب اس وقت ہم کو اس قدرت قانون کا معلوم کرنا ہے جس پر قادیانی کا مدار ایمان ہے اگر عادت اللہ اور پرانا فلسفہ اور جدید فلسفہ یہی ہے تو بوقت اقرار معجزہ شق القمر پرانے و جدید فلسفہ کے مسئلہ کو ملحوظ نہ کیا کہ یہ شق القمر خلاف قانون کیسے ہو گیا؟ انکار معراج رسول اللہ ﷺ میں نوبت اعتراض کی نہ آتی یا کہ اس کا قانون قدرت قرآن شریف ہے جس سے وہ قادر مطلق اور فاعل مختار ثابت ہے نہ کہ حسب خیال قادیانی قادر مقید، کیونکہ وہ اپنے قانون قدرت قرآن مجید میں یوں فرماتا ہے:

یخلق ما یشاء و اللّٰہ علی کل شیء قدیر (المائدہ)

(پیدا کرتا ہے جو چاہے اور اللہ ہر شئے پر قادر ہے)

البتہ اللہ تعالیٰ نے ہر شئے اور ہر بات کیلئے جو قوانین مقرر اور نازل فرمائے ہیں وہ کبھی اور کسی صورت میں بدل نہیں سکتے اور قادر مطلق و حکیم برحق کی مقرر کی ہوئی تقدیر (قانون قدرت) ہرگز نہیں بدل سکتی یعنی کلام ربانی کے موافق اللہ تعالیٰ کی سنن اور مقادیر کبھی اور کسی صورت میں بدل نہیں سکتی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فلن تجد لسنت اللہ تبد یلا و لن تجد لسنت اللہ تحو یلا

(فاطر:۴۳) (سو تو نہ پاوے گا اللہ کا دستور بدلنا اور نہ پاوے گا اللہ کا دستور (قانون) ٹلنا)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض قوانین قدرت الٰہی میں رد و بدل نہیں ۔مگر قانون قدرت الٰہی کے سمجھنے کو بڑی لیاقت درکار ہے ۔اکثر اشخاص بوجہ کم علمی فلسفہ انسانی کے متبع ہو کر فلسفہ حقہ جس پر تمام انبیاء کا مذہب قائم ہے ان واقعات تعجب خیز پر جو اللہ تعالیٰ کی جانب سے وقوع میں آئے اور معجزات انبیاء سرزد ہوئے تو وہ بے علم منکر ہوئے اور یہ سمجھے کہ اس صورت میں اللہ تعالیٰ کا قانون ہرگز نہیں بدلتا بلکہ ایک دوسرا قانون مقابل سمت سے عمل کرتا ہے جس طرح پر یہ ایک قانون قدرت ہے کہ ہر شئے جو بے سہارے چھوڑ دی جاتی ہے، زمین پر گر پڑتی ہے ۔لیکن اگر کوئی شخص گرتی ہوئی چیز کو راستہ ہی میں ہاتھ پر لے لے، تو زمین پر نہیں گرنے پاتی ۔اسی طرح کسی موقع پر خداوند تعالیٰ کا فعلی قانون عمل کر رہا ہو یا اس موقع پر سخت مصیبت اور حادثہ واقعہ ہو جائے، تو اس کا دفعیہ شرائط کے ساتھ بوسطہ انبیاء و اولیاء اور دعا کرنے یا باظہار عظمت خود قادر مطلق کے ہو سکتا ہے جیسا واقعات سے ثابت ہے مگر یہاں کوئی قانون قدرت نہیں بدلا نہ خلاف عادت بلکہ مقابل سے ایک اور قانون نے تقدیر الٰہی کے موافق عمل کیا انبیاء و اولیاء کی دعائیں واسطے میں جو ایسا پر زور اثر ہے کہ بسا اوقات دنیا کو تہہ و بالا کر دیتی ہیں کچھ کا کچھ کر دکھاتی ہیں مخالفین الٰہی کو چکنا چور اور موافقین کو مظفر اور منصور کر دیتی ہیں یہ سب قانون الٰہی کے مقابلدوسرے قانون کا عمل کرنا ہے یہ بھی تقدیرات الٰہی میں داخل ہے۔اس میں کسی صورت سے کوئی قانون الٰہی نہیں بدلا۔اللہ تعالیٰ جو قرآن شریف میں فرماتا ہے:

و ما کا ن لرسو ل ان یأتی بآ یة ا لّا با ذن اللہ لکل ا جل کتا ب ۔یمحوا اللہ ما یشا ء و یثبت و عندہ ام الکتا ب

(الرعد: ۳۸۔۳۹) (...ہر ایک وعدہ کے لئے ایک کتاب (قانون مقرر ہے) پھر اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے محو و منسوخ کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت و قائم رہتا ہے)۔

اور علوم حقہ کی کتاب (یعنی تقدیرات الٰہی کی کتاب) اسی کے پاس ہے، جس کی تفسیر میں شاہ عبدالقادر مرحوم لکھتے ہیں ۔دنیا میں ہر چیز اسباب سے ہے بعضے اسباب ظاہر ہیں بعضے چھپے ہیں اس بات کی تاثیر کا اندازہ ہے جب اللہ تعالیٰ چاہے اس کی تاثیر اندازہ سے کم یا زیادہ کر دے اور جب چاہے ویسے رکھے آدمی کبھی کنکر سے مر جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور کبھی گولی سے بچتا ہے اور ایک اندازہ اللہ کے علم میں ہے وہ ہرگز نہیں بدلتا اندازہ کو تقدیر کہتے ہیں

دو تقدیریں ہیں۔ ایک بدلتی ہے ایک نہیں بدلتی۔ جب آیت

و ما کان لرسول ان یاتی بآیۃ الا باذن اللہ (الرعد:۳۸)

نازل ہوئی تو کفار نے کہا کہ اے محمد ﷺ تجھ کو کچھ اختیار نہیں اور اللہ تعالی بھی جو کچھ لکھ دیتا ہے وہی ہوگا اور کچھ نہیں ہوسکتا اس پر یہ آیت بالا یمحو اللہ ما یشاء اتری۔ یعنی فرمایا کہ اللہ تعالی کا اختیار ہے جب چاہے اور جو کچھ چاہے کر ڈالے اور سب چیز پر قادر ہے۔ پس مرزا قادیانی کا فلسفہ تو رفو چکر ہوگیا مگر اب ان کے چیلے جو ندامت اتارنے کو ایک کتاب عسل مصفی مرزا قادیانی کے دعوی طرز فلسفہ کو چھوڑ کر جو بطور طرز روافضانہ قانون قرآن سے بتاویلات باطلہ اپنے پیر صاحب کی کمر تھامی ہے وہ بھی اس واضح اثبات آیت بالا سے ہرگز قابل خیال وتوجہ نہیں ہے پس جملہ معجزات کے ہونے اور خداوند تعالی سے وہ امور وقوع میں آنے جو اس سے سابق ظہور نہیں ہوئے باتباع قانون فلسفہ انسانی جو خیالی وظنی تختہ مشق انسانی ہے بمقابلہ شہادت قرآنی آیات ہذا سے منکر ہونا البتہ کفر ہے۔

اگر ناظرین انصاف پسند دلائل مذکور الصدر کو ملحوظ رکھیں تو وہ اثبات ماقبل و مابعد جو آئندہ نظر سے گذرے گا تو صاف ظاہر ہو جائے گا کہ واقعی یہ درست ہے۔ علاوہ ازیں حسب آیات مذکورہ بالا صفحہ ۳۲ حضرت مریم نے فرمایا کہ کیونکر خلاف ہو سکتا ہے کہ نہیں چھوا مجھ کو کسی آدمی نے اور لڑکا ہو جائے۔ جواب ہوا

قال کذالک اللہ یخلق ما یشاء (یعنی ایسا ہی اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہے، یہی کہتا ہے واسطے اس کے ہو جا پس ہو جاتا ہے)

غرض جب اس نے جسمی معراج کا ہونا چاہا اور کسی کو پھر زندہ کرنا چاہا، کیونکر ناممکن ہوگا مرزا قادیانی کا اعتقاد برخلاف قانون قرآنی آیات مندرجہ ہذا ظاہر ہے۔

اب اے ناظرین! تمہیں انصاف فرماؤ کہ قانون قدرت قرآن مجید فرمودہ خدا صحیح ہے یا مجوزہ قانون قادیانی وفلسفی صحیح ہے۔ یقین ہے انصافاً یہ ضرور بول اٹھو گے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ البتہ قرآن شریف ہی اس کا قانون ہے خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ایجاد قانون وسوسہ شیطانی ہے۔

اب اے معتقدان مرزا غلام احمد قادیانی ذرا غور کرو اور سمجھو۔سینکڑوں کلام اللہ مترجم وتفاسیر موجود ہیں پڑھو اور سمجھو کسی ایسے کے اظہار معنی پر کہ خلاف معنی سمجھا کر بہکا دے گا ہرگز توجہ نہ کرنا بلکہ اللہ پر بھروسہ کر کے خود ہی غور کرنا انشاءاللہ راہ راست پر مستفیض ہو جاؤ گے۔

علاوہ ازیں مرزا غلام احمد کو آیات ذیل سے قطعی انکار پایا جاتا ہے وہ قادر اپنے کلام میں قادر مطلق ہونے کو خود واضح طور پر فرماتا ہے جس سے صاف مردوں کے زندہ کرنے کا بطور احسن اثبات ہے قولہ تعالی

ام اتخذوا من دو نه او لیاء فا لله هو الو لی و هو یحی الموتی و هو علی کل شیء قدیر ، (الشوری ؛ ۹)(کیا بنائے سوائے اللہ کے حمایتی پس اللہ وہی ہے حمایتی اور وہ زندہ کرتا ہے مردے کو اور وہ ہر شئے پر قادر ہے)۔

اور سنئے

اولم یرو ان الله الذی خلق السما وا ت و ا لار ض و لم یعی بخلقهن بقادر علی ان یحی المو تی بلی انه علی کل شیء قدیر ۔(الاحقاف : ۳۳) کیا نہیں دیکھتے کہ وہ اللہ جس نے بنائے آسمان اور زمین اور نہ تھکا ان کے بنانے میں قادر ہے اس بات پر کہ جلاوے مردے بے شک وہ ہر شئے پر قادر ہے)

کیوں صاحبان اب تو یقین کامل ہوا ہوگا کہ مرزا قادیانی کا قانون فلسفہ محض غلط ہے اور قانون قرآنی فلسفہ صحیح ہے اور ان آیات کا منکر البتہ کافر ہے اب رہی تحقیق کیفیت معراج جس کو قادیانی نے کشف سے تعبیر کیا ہے مگر جو ان کے خیال میں تفصیلی کشف ہے بیان نہیں فرمائی کہ کس قسم کا کشف اور کیا کیفیت ہے جس کی وہ کلیہ مہارت کا اپنے دعوے میں بیان کرتے ہیں۔

آیا جاگتے میں کچھ دکھائی دیتا ہے جو اوروں کو نہیں دکھائی دیتا، یا کچھ سماوی ادراک سے انکشاف ہوتا ہے یا بطور خوراک کے روحی سیر کرائی جاتی ہے غرض کچھ ہی خیال قادیانی ہو بمقابلہ معراج قول اللہ ورسول کریم ۔ یہ اقوال مرزا غلام احمد قادیانی سب مردود ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرح عقاید

ومعراج فی الیقظه بشخصه الی السماء الی ما شاء الله تعالی

(یعنی معراج آنحضرت ﷺ کو بیداری میں ہوئی اسی جسم کے ساتھ آسمانوں کی طرف۔ پھر وہاں سے جہاں خدا نے چاہا ہو)۔

چنانچہ مسجد الحرام سے بیت المقدس تک جانا سبحان الذی اسری (بنی اسرائیل) سے اور سورہ نجم سے بھی نہایت نزدیک درجہ تک پہنچ جانا معلوم ہوتا ہے اور معراج حالت بیداری میں جسم کے ساتھ واقع ہونا مشہور حدیثوں میں مذکور ہے اور تفصیل اس سیر وسفر کی بھی حدیث سے بخوبی ہوتی ہے اور قرون ثلاثہ میں سے کسی کو اس بات میں شک وتردد نہیں ہوا۔

لیکن جب فلسفی علوم شائع ہوتے گئے اور اوہام ووساوس شیطانی بڑھتے گئے ایسے مسائل میں بھی خدشے پیدا ہوئے اور اس وجہ سے علماء دین کو بھی ایسے مسائل میں اہتمام کی ضرورت پیش آئی چنانچہ یہاں مسئلہ اسی واسطے عقاید کے ساتھ مذکور ہوتا ہے اور مسئلہ خاص میں دو ہی امر تعجب خیز معلوم ہوتے ہیں ایک جسم کے ساتھ ایسی مسافت ایک آن میں قطع کرنا دوسرے آسمان کا پھٹ کر مل جانا اور درحقیقت دونوں ہی محال ہیں اس واسطے کہ بالفرض اگر طویل مسافت سرعت کے ساتھ طے کرنا محال ہوتو کرہ زمین خود آسمان (جس کی ثقل وگرانی کو انسان کی ثقل وگرانی کے ساتھ نسبت نہیں) شبانہ روز دنیا کی مسافت کیونکر قطع کرے اور آسمان کا پھٹنا اسی صورت میں محال ہوتا جب فلسفیوں کے زعم کے موافق اجسام کی اصل اتصال ٹھہرتی ہے حالانکہ ایسا نہیں اس واسطے کہ بموجب تحقیق متکلمین کے اصل اجسام کی منفصل معلوم ہوتی ہے اور اس صورت میں افلاک کا بھی پھٹ کر مل جانا ممکن نہیں معلوم ہوتا۔

ہاں اگر یہ کہیے کہ گو... ایسے امور ناممکن نہ سہی لیکن خلاف عادت ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ جابجا یہ معلوم ہو چکا کہ قادر مطلق کبھی کبھی اپنے اظہار قدرت کے واسطے خلاف عادت وامور بھی ظہور میں لاتا ہے اور ایسے وقائع بھی انہیں میں سے ہیں اور علاوہ اس کے حکماء بھی عقول وارواح کی قوت واستعداد تسلیم کرتے ہیں اور ایسے وقائع کا خواب میں واقع ہونا بعید نہیں جانتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اسی طرح اگر عقول وارواح کی کیفیت جسم میں آ جائے یا بیداری میں خواب کی حالت پیدا ہو جائے تو قدرت الٰہی سے کچھ محال نہیں اس واسطے کے بموجب مقدمات گزشتہ کے ہر قسم کی قوت و استعداد انسان میں ضرور موجود ہے اور بالخصوص جس انسان کو کل افراد میں اکمل و اعلیٰ ٹھہرایا ہے اس میں یہ قوتیں کیونکر جمع نہ ہوں گی۔

پس اس صورت میں لامحالہ کسی وقت میں اس کا ظاہر ہونا بھی چاہیے اور بعض فلسفی مذہب جو آیات اور حدیث میں تامل کر کے واقعہ معراج کو روحانی یا بر سبیل خواب کہتے ہیں تو اس میں بہت بڑی قباحت یہ ہے کہ اگر بالفرض ایسا ہوتا تو ایسے وقائع کو (جن کا وقوع عام لوگوں سے بعید نہیں) اس عظیم الشان کے ساتھ فرمانا اور بے ضرورت صاف صاف معاملہ کو الہام کی وضع میں لانا ہرگز شان الٰہی کے لائق نہیں۔

و ما ھذا الا بھتان عظیم۔

لو صاحبو! یہ خلاصہ متذکرہ بالا عقاید منقول اہل فہم و طالب حق کے لئے تو کافی ہے اور ایسے کم فہموں سے تو توقع کسی بدفہم ہی کو ہو تو ہو مگر ہاں یوں سمجھ کر دہلی اور میرٹھ وغیرہ کے پرانے تعلیم یافتوں میں سے شاید کسی نظر پڑ جائے تھوڑا بہت تفصیل وار بھی عرض کئے دیتا ہوں۔

خلاصہ التفاسیر۔ قولہ تعالیٰ:

> سبحان الّذی اسری بعبدہ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الّذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا انّہ ھو السمیع البصیر۔ (بنی اسرائیل:۱)۔ (ترجمہ: پاک ہے وہ ذات کہ لے گئے بندہ کو اپنے راتوں رات مسجد کعبہ سے طرف مسجد بیت المقدس کے ایسے کہ مبارک کر دیا ہم نے گرداگرد اس کا کہ دکھائیں ہم اسے نشانیاں اپنی بے شک وہ سنتا اور دیکھتا ہے)۔

سبحان: اسم علم ہے تسبیح کا یعنی پاک و تقدس تنزیہ اور سبح بمعنی نماز و نورانیت بھی آتا ہے۔

اسراء۔ بشب راہ رفتن۔

تفسیر احمدی۔ لیل کو اس لئے ذکر کیا کہ اشارہ ہو مدت قلیل و سفر طویل کی طرف۔

فائدہ۔ اس لئے کہ لیل ظرف ہے ضرور ہے کہ تمام سیر ایک ہی رات کے اندر اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کسی حصہ میں ہو اور تعدیہ اس کا تعلیم کرتا ہے کہ نیاز وطلب وشوق وخلوص وامید جو عبودیت کے آثار ہیں تمہاری جانب سے ہوں باقی رہا مراتب قرب پر علو اور محض انس میں حضور یہ محض بفضل الٰہی۔

عبد۔ اس کے رموز آئندہ آتے ہیں مگر باتفاق واجماع مراد اس سے حضور اقدس سرور عالم سید بنی آدم ہیں۔

فائدہ۔ چونکہ مطلق فرد کامل کی طرف متصرف ہوتا ہے اور بندگی میں فرد کامل ہمارے اور تمام عالم کے سردار سید مختار ہیں لہذا حضور ہی مراد ہیں۔

لیلاً۔ نکرہ ہے ایک رات اور ظرف یعنی حصہ شب پھر آیت ظاہر ہے معراج قصہ میں اور نص ہے کمال قدرت الٰہی میں کہ وہ ایسے معجزات دشوار ہیں اس لئے کہ اسراء ایک معجزہ ہے جو آپ ﷺ سے اللہ تعالی نے ظاہر کرایا اور اسرار ذات خزائن علوم اس میں منکشف ہوئے۔

تفسیر احمدی۔ اس کے یقین میں بھی اختلاف ہے۔ کہا گیا کہ ماہ ربیع الاول یا ربیع الثانی یا رمضان یا شوال تھا مگر صحیح ومشہور معتمد ستائیسویں رات رجب کی ہے نبوت کے بارہ برس بعد مسجد حرام (مکہ معظّمہ)

تفسیر احمدی: عام ہے کہ عین مسجد ہو یا اس کا حرم اولی کہا صاحب تفسیر کبیر نے مسجد اقصی تک جانا ثابت بہ نص قرآنی ہے اور داخل ہونے سے اس آیت میں بحث نہیں۔

فائدہ۔ شائد امام نے نظر باختلاف مسئلہ الی ایسا تجویز کیا ورنہ قرائن قویہ شہادت دے رہے ہیں کہ مراد یہ یہاں دخول مسجد اقصی ہے ورنہ مشاہدہ آیات ناقص رہتا۔ اور نص کے دخول پر جناب مولانا ابوالحسنات نے حاشیہ عمدۃ الرعایہ ہیں۔

مسجد اقصی۔ بیت المقدس چونکہ اس وقت تک کوئی مسجد اس سے اور اس کے اس طرف نہ تھی۔ لہذا اسے اقصی کہا بارکنا اپنی طرف نسبت برکت کی تاکہ عظمت زائد اور برکت معتمد علیہ سمجھی جائے اور مراد اس سے برکت اثمار واشجار وتازگی وبہار وبرکت وجود انبیاء مقابر رسل ہے اور وہ فضائل جو مروی اور منقول ہیں اپنے مقام پر۔

حولہ: گرد بیت المقدس اور وہ سرزمین شام ہے۔

من: خواہ ابتدائیہ ہے خواہ بیانیہ اور تبعیضیہ سمجھا جائے جیسا کہ ظاہر ومتبادر ہے، تو دلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس کی جمیع آیات الٰہی کا احاطہ و معائنہ کسی مخلوق کے اختیار میں نہیں نکتہ اس بعضیت سے یہ منظور ہے کہ آتش عشق بھڑکے ۔ اب وصال معشوق روغن کی طرح سوزش دل بڑھائے ۔ یعنی اے حبیب کریم ہمارے جمال جہان آراء وحسن جان بخش کی صرف شعاع تھی جو جلوہ گر ہوئی طلب میں قصور حاضر پر کفایت سزاوار نہیں ۔

اے برادر بے نہایت در گہ یست
انچہ برو ئے میری بروبے ما ئیست

آیات: جمع آیت آثار ونشانی ۔ حضرت خلیل کے لئے فرمایا کہ ملکوت سماوات دکھائے اور آپ کے لئے کہا ہماری ذات کی نشانیاں دیکھو ۔ اور ظاہر ہے فرق درمیان ملکوت آسمانی وملکوت حضرت سبحانی کے ۔

سمیع: یعنی سنتے ہیں خفی وجلی کو آپ کی نظر ہائے اندرونی ومعروضات پنہانی جو ہماری طلب وحضور کے لئے تمام سننے والوں سے مخفی تھی یا سنتے ہیں ، ملاء اعلیٰ کی ہائے وہو و طلب وجستجو جو محبوب کریم کی زیارت کے لئے ہیں اور ان جلی ہوئی بے تاب جانوں کی صدائے سوزش جن کو نہ زبان عطا ہوئی نہ نطق ۔

علیم ۔ یعنی جانتے ہیں تمام مصالح تمام اور تمام کان و ما یکون پس بلا لیا آپ کو اس مقام پر جس کے سزاوار تھے یا جس کی تمنا پاک دلوں اور نورانی جانوں میں تھی ۔

تفسیر احمدی ۔ کہا اہل سنت نے کہ آپ کا بیت المقدس تک تشریف لے جانا ، قطعی ہے منکر اس کا کافر ہے اور وہاں سے آسمانوں پر جانا اخبار مشہور تک تشریف لے جانا قطعی ہے منکر اس کا کافر ہے اور وہاں سے آسمانوں پر جانا اخبار مشہور میں مذکور اور سورہ نجم سے مستفاد ۔ پس منکر اس کا مبتدع ، اہل ضلال وعناد ہے اور بہشت و دوزخ کی سیر اور دوسرے عجائبات کا معائنہ اخبار احاد میں آیا ہے منکر اس کا فاسق ۔

شرح عقاید میں کہا گیا آپ جنت تک گئے اور کہا گیا عرش تک اور کہا گیا فوق العرش گئے اور ثابت ہے کہ یہ سیر عالم بیداری میں ہوئی اور جسم شریف سے آپ گئے گو اس میں کچھ کلام ہوئے مگر قول متفق وروایت مقبول یہی ہے اس کا خلاف خلاف پر ہے ۔

فائدہ: ہم ان دلائل سے جو اس مقام پر ہیں قطع کر کے ایک بات کہتے ہیں جو غالباً مان ہی جائے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۱۔ منطوق آیت میں اگر کوئی تاویل وتکلف (جس کی ضرورت نہیں) نہ کرو یہ سیر جسم بیداری سے متعلق سمجھی جائے گی نہ خواب وکشف۔

نمبر ۲۔ اگر خواب میں ایسا ہوتا تو کوئی فخر وتعجب کی بات نہ تھی اس قدر نہ سہی قریب قریب اس کے اولیائے امت کو بھی نظر آیا کرتا ہے اور اگر جسم شریف نہ جاتا تو بھی کوئی عجیب اور بڑی مدح کا امر نہ تھا۔

قصہ معراج: صحیح بخاری کی حدیث پوری اور تفسیر ابن کثیر کی متعدد حدیثوں کا خلاصہ یک جا کر کے ایک مسلسل بیان مختصراً لکھا جاتا ہے

صحیح بخاری: آپ ﷺ نے فرمایا میں حطیم میں تھا اور بسا اوقات کہا کہ سنگ اسود کے پاس لیٹا تھا، آنے والا آیا (یعنی جبریل) اور میرا سینہ چاک کیا اور سونے کے طشت میں جو ایمان سے بھرا ہوا تھا دھو کر پھر ویسا ہی کر دیا اور براق پر جو حمار سے اونچا اور بغل سے چھوٹا تھا سوار کر کے لے گیا۔

تفسیر ابن کثیر: یہ براق سفید رنگ کا نورانی تھا بوقت سواری دم ہلانے لگا۔ جبریل نے کہا بس بس واللہ ایسا شہسوار تجھ پر نہیں سوار ہوا ہے۔ اس براق کا قدم منتہائے نظر پر پڑتا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ جبریل نے میکائیل سے کہا کہ طشت آب زمزم سے لا کر دل وسینہ مبارک دھوؤ۔ پھر تین بار غسل دیا اور سینہ علم وحکم وایمان ویقین واسلام سے بھر دیا اور آپ کے دونوں شانوں میں مہر نبوت کر دی۔

جب چلے تو راہ میں ایک پیر زال ملی اور ایک شئے میری طرف مائل مجھے پکارتی تھی اور ایک مخلوق نے مجھ پر سلام کیا۔ جبریل نے کہا ان کا جواب دیجئے۔ پھر دوسرا گروہ ملا۔ پھر تیسرا، اور ان کے سلام کی بھی اجازت ملی۔ پھر پانی اور دودھ اور شراب الگ الگ ظرف میں پیش کی گئی۔ میں نے دودھ پی لیا تو جبریل نے کہا آپ نے فطرت یعنی اسلام کو پا لیا۔ اگر پانی پیتے تو آپ بھی ڈوبتے اور آپ کی امت بھی۔ اور شراب پیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔

پھر کہا وہ پیر زال دنیا تھی یعنی عمر اس کی اسی قدر باقی ہے اور یہ مائل بلانے والا شیطان لعین تھا اور مجھے راہ میں تین جگہ نماز پڑھوائی۔

۱۔ مدینہ میں اور کہا یہ مدینہ آپ کی ہجرت کی جگہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔طور سینا پر اور کہا یہ مقام کلام موسی ہے۔
۳۔ بیت اللحم میں اور کہا یہ مولد عیسی بن مریم ہے۔
پھر بیت المقدس میں میرا براق اس پتھر سے باندھا جہاں انبیاء کی سواریاں بندھا کرتی تھیں اوراذان کہی جبریل نے مجھے امام کیا۔سب نے نماز میرے پیچھے پڑھی اور کہا جبریل نے آپ کے مقتدی انبیاء تھے۔
جامی نے کہا ہے:

دراں مسجد امام انبیاء شد
صف پیشیناں را پیشوا شد

صحیح بخاری: پھر آسمان اول پر گئے اور دروازہ کھلوایا داروغہ اا سمان نے پوچھا کون ہے ؟ جبریل نے کہا میں ۔اس نے کہا تمہاتے ساتھ کون ہیں؟ جبریل نے کہا محمد ﷺ ۔ فرشتے نے کہا کیا تم ان کی طرف بھیجے گئے تھے۔ جبریل نے کہا ہاں ۔تب دروازہ کھلا اور کہا مرحبا۔کیا اچھا آنا۔آیئے اسی طرح ہر آسمان پر سوال و جواب ہوا
صحیح بخاری ۔آسمان اول پر حضرت آدم سے اور دوم پر عیسی و یحی سے آسمان سوم پر یوسف سے چوتھے پر ادریس سے اور پانچویں پر ہارون سے چھٹے پر موسی سے ساتویں پر ابراہیم سے ملاقات ہوئی ۔آپ نے سلام کیا ادھر بتعظیم ومحبت جواب پایا جب آپ حضرت موسی کے پاس سے چلےتو دیکھا کہ آپ روتے ہیں کہا گیا کہ اے موسی تم کو کس نے رولایا بولے میرے بعد ایک لڑکا پیغمبر ہوگا جسکی امت میری امت سے زیادہ داخل جنت ہوگی۔
تفسیر ابن کثیر: حضرت موسی کہتے تھے کہ لوگ جانتے ہیں کہ میں اللہ کے پاس اکرم الناس ہوں حالانکہ آپ مجھ سے زیادہ اللہ کے حضور میں کریم ہیں اور حضرت ابراہیم کو دیکھا کہ بیت المعمور سے تکیہ لگائے ہوئے ہیں ۔میں بیت المعمور میں گیا اور سفید پوش آدمی میرے ساتھ تھے میں نے نماز پڑھی اور باہر آیا۔۷۰ ہزار فرشتے روز بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں جن کی پھر کبھی باری نہ آئے گی۔
صحیح بخاری: یہاں ایک جام شراب دورا قدح شیر تیسرا پیالہ شہد لایا گیا میں نے دودھ پیا۔حضرت جبریل نے کہا آپ نے فطرۃ یعنی اسلام اختیار کیا پھر مجھ پر پچاس وقت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز روزانہ فرض ہوئی جب میں واپس آیا حضرت موسیٰ نے کہا میں نے بنی اسرائیل کو جو قوی اور توانا تھے آزمایا ان سے نہ ہو سکا آپ تخفیف کی درخواست کریں۔ حضور نے رجوع فرمائی دس وقت کم ہو گئے، پھر حضرت موسیٰ نے ایسا ہی کہا بار بار آپ رجوع فرماتے اور دس دس کی تخفیف ہوتی پانچ وقت کی رہ گئی تب آپ نے کہا مجھے شرم آتی ہے اپنے پروردگار سے کہ بار بار عذر کروں میں مطیع و راضی ہوں۔ پھر ندا آئی میں نے اپنا فرض ثابت کر دیا اور اپنے بندوں سے تخفیف کی اور آپ نے سدرۃ المنتہیٰ کو دیکھا جس کے ورق مثل گوش فیل اور پھل مثل خم تھے اور نور چھایا یہاں چار نہریں تھیں دو باطنی جو جنت میں گئی ہیں اور دو ظاہری جو دنیا میں ہیں یعنی نیل و فرات۔

تفسیر ابن کثیر: حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ صبح کو آپ نے یہ قصہ بیان کیا کفار ہنسنے لگے اور ابوبکر سے آکر کہا کہ تمہارے دوست یعنی محمد ﷺ یہ کہتے ہیں۔ صدیق نے کہا اگر آپ نے یہ فرمایا ہے تو سچ ہے۔ جب ابوجہل نے سنا کہنے لگا آپ قوم کے سامنے بھی ایسا کہہ سکتے ہیں۔ فرمایا ہاں وہ پکارا اور لوگ جمع ہوئے آپ نے تمام ماجرا بیان کیا لوگ متحیر تھے اور انکار کرتے تھے۔ پھر کہا اگر سچ ہے تو آپ بیت المقدس کے مقامات بیان فرمائیے آپ کو بیان میں کچھ شبہ ہوا تھا کہ جبریل نے بیت المقدس سامنے اور نزدیک کر دیا۔ آپ نے ذرا ذرا بیان فرمایا۔ کہا حافظ ابن کثیر نے کہ ابوسفیان نے (قبل اسلام) ہرقل شاہ روم سے قصہ معراج اس غرض سے بیان کیا تھا کہ وہ آپ کو دروغ گو جانے ایلیا کا سردار قیصر روم کے پاس تھا بولا میں اس رات کو جانتا تھا۔ قیصر نے کہا کیا کیا اس رات میں نے مسجد کے دروازے بند کر دیئے تھے صرف ایک در کھلا تھا میں نے معہ اپنے ملازموں کے بہت سعی کی کہ بند کروں وہ دروازہ بند نہ ہو سکا پھر نجاروں کو بلوایا اور بولے کچھ ہو یہ نہ ملے گا بجبوری وہ دروازہ کھلا چھوڑا صبح کو آکر دیکھا تو پتھر جس میں انبیاء کی سواریاں باندھی جاتی تھیں سوراخ دار ہے اور کسی جانور باندھنے کا نشان موجود ہے میں نے کوئی پیغمبر رات کو یہاں آیا اور نماز پڑھی۔

فائدہ: ہم نے نہایت مختصر بیان کیا اور بہت کچھ ترک کر دیا اور اکثر حالات ما فوق السماء اور بعض احکام متعلقہ روایت وغیرہ اس لئے چھوڑ دیئے کہ وہ با اہتمام سورہ نجم میں مذکور ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اے صاحبو! اب بھی یقین معراج میں کوئی وسوسہ باقی ہے؟ دیکھئے اس وقت بھی جب کیفیت معراج رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمائی تھی کچھ لوگ منکر اور مشکوک ہوئے اور کہا کہ یہ بہک گئے اور بے راہ ہوئے ہیں۔ تب اللہ تعالی نے کیفیت معراج اور بیان رسول اللہ ﷺ کی تصدیق اپنے کلام میں یوں فرمائی۔ پس ایمان والوں کا فوراً یقین کامل ہوگیا جس سے مجوزہ کشف مرزا غلام احمد قادیانی کی ساری بنیاد ہی اکھڑ گئی وہ سورہ النجم ہے:

و النجم اذا هوى ـما ضلّ صا حبكم و ماغوى۔ و ما ينطق عن الهوى۔ ان هو الا و حی یو حی۔ علّمه شد يد القوى۔ ذو مرّة فاستوى۔ و هو با لافق الاعلى۔ ثمّ د نى فتد لّى۔ فكا ن قا ب قوسين او ادنى۔ فا و حی الى عبده ما او حی، ما كذ ب الفوا د و ما ر أى۔ افتما رو نه على ما ير ى۔ و لقد ر ء اه نز لة ا خرى۔ عند سدرة المنتهى۔ عند ها جنّة المأ وى ـاذ يغشى السّدرة ما يغشى ـما زا غ البصر وما طغى۔ لقد ر أى من آ يا ت ر به الكبرى (النجم ۱۔۱۸) (قسم ہے تارے کی جب گرے۔ بہکا نہیں تمہارا رفیق اور بے راہ نہیں چلا اور نہیں بولتا اپنے چاؤ سے یہ تو حکم ہے جو ہوتا ہے اس کو سکھایا سخت قوت والے نے زور آور نے پھر سیدھا بیٹھا اور تھا وہ اونچے کنارے آسمان کے پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا پھر رہ گیا فرق دو کمان میانہ یا اس سے بھی تھوڑا۔ پھر حکم بھیجا اللہ نے اپنے بندہ پر جو بھیجا۔ جھوٹ نہ دیکھا اس نے جو دیکھا۔ اب تم کیا اس سے جھگڑتے ہو اس پر جو اس نے دیکھا اور اس کو اس نے دیکھا ہے ایک دوسرے اتار میں پرے حد کی بیری پاس اس پاس سے بہشت رہنے کی جب چھا رہا تھا اس بیری پر جو کچھ چھا رہا تھا بہکی نہیں نگاہ اور حد سے نہیں بڑھی۔ بے شک دیکھے اب رب کے بڑے نمونے)

اے ناظرین حق پسند اس ارشاد خداوندی کے ہر ہر لفظ پر غور فرمایئے کہ کیسے کیسے نکات دقیق و مقامات تحقیق پائے جاتے ہیں کہ کیفیت معراج جو رسول اللہ ﷺ نے فرمائی کشفی یا خوابی وغیرہ سے ہے یا اصل معراج روحی معہ جسم ہے۔ کیفیت کشفی و خوابی سے تو اس زمانہ کے لوگ واقف تھے پھر ایسے واقعہ سے شکوک و تعجب ہونا کیونکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا تھا اور زمانہ مابعد میں غوث وقطب اوتاد واولیاؤں کو بھی کشف ہوتا ہے تو اس میں فوقیت ہی کیا نکلی، جس کی اللہ تعالی بتفصیل ایسی عظمت اور اپنی شہادت فرماتا ہے کہ تمہارا رفیق (یعنی محمد ﷺ) نہ بہکا نہ بھولا نہ راہ سے بے راہ ہوا۔ نہ پھرا۔ یعنی ہماری دکھائی ہوئی راہ پر کمال احتیاط واستقامت سے رفتار کی کہ قدم ادھرادھر نہ پڑا۔ سےھا براہ راست منزل مقصود پر پہنچا عجب امر ہے کہ پیغمبر تمہاری جنس سے ہوا اور عصمت کا کلام تک وحی قرار پائے اور تم جہل وانکاریں رہو اور یہ کہ وہ اپنی خواہش سے نہیں بیان کرتا بلکہ وہی جو سکھا یا سخت قوت والے زور آور نے وہی بیان کرتا ہے جو ہم کلامی حضرت کلیم سے بالائے فوق ہے اور یہ فرمانا سیدھا بیٹھا اور تھا اونچے کنارہ آسمان کے ۔سبحان اللہ کیا صاف قیام کی جگہ بھی بتائی۔

کیوں صاحبو! یہ حالت کشفی ہے۔ یہ نہ فرمایا کہ وہ زمین پر بیٹھا تھا، یا خواب راحت میں تھا۔ وہیں یہ کیفیت منکشف کرائی اور پھر کیا خوب فرمایا ہے کہ نزدیک ہوا اور لٹک آیا اور رہ گیا فرق دو کمانوں میانہ یا اس سے بھی تھوڑا۔

تفسیر ابن کثیر: سبب ہے دنو کا یعنی لٹک آئے تو نزدیک ہوگئے اور کہا گیا نزدیک ہوا اللہ تو پیغمبر مقام عبودیت وسجود میں جھک گئے۔

اے یاروا ب تو سچ بول اٹھو یہ کیفیت معراج جسمی ہے یا کشف وخوابی۔ ذرا چشم حیا کو اٹھا کر فرماؤ تو سہی یہ کیا ہے۔ کیا وہی مرغی کی ایک ٹانگ فلسفی کشفی خواب ہے۔

اے یارو ذرا غور سے سمجھو تو سہی اس قرب واتصال رب الجلال کے امور یزدانی میں کیسے کیسے اسرار مخفی ہیں کہ خیالات انسان بشری سے باہر کوسوں دور۔

تفسیر معالم التنزیل: دوم اللہ تعالی نے آپ کو قرآن سکھایا، عرش پر جلوہ گر نبی کریم سے متصل ہوا، اور آپ مقام عبودیت پر سربسجود ہوئے۔ اس قرب اتصال حقیقی سے دو کمانیں حدوث وقدم کی مل گئیں، اور باوجود کمال بعد عبودیت والوہیت وتشبیہ وتنزیہی واطلاق وتقید خطوط عنایت وکشش محبت نے بے انتہا مقامات وصال واتصال پیدا کر دیئے جن کا منتہا نقاط پر تھا اور وہ نقاط حقیقتاً جسم ومکان سے فارغ بعد وقرب سے منزہ وتشبیہ وتمثیل سے مبرا تفسیر وتصویر معانی او ادنی ہے۔

شہیدی۔ ادھر اللہ سے واصل ادھر مخلوق میں شامل۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواص اس برزخ کبری میں ہے حرف مشدد کا۔

پس پھر وحی کی اللہ نے اپنے بندے کی طرف جو چاہا، نہ جھٹلائے دل نے محمد کے وہ اسرار انوار کہ دیکھے۔ کیا تم اے قریش انکار و اختلاف کرتے ہو دیکھتے ہوئے، میں حالانکہ تحقیق دیکھا اسے دوسری مرتبہ اور اللہ سے کلام ہوا جس کی عظمت و ماہیت کو اس کا رسول ہی جانتا ہے دوسرے کی طاقت و ادراک سے باہر ہے۔

جھوٹ نہ دیکھا دل نے جو دیکھا۔ سبحان اللہ آنکھ و دل یعنی روح دونوں کی تصدیق فرمائی۔ اور نیز دوسری مرتبہ دیکھنے کی جس سے وہ اختلاف جو بعضے ناعاقبت اندیش اب تک بحوالہ حدیث پیش کرتے ہیں اس شہادت خداوندی سے صاف اٹھ گیا۔ چونکہ یہاں آپس کا اختلاف تھا جمہور علماء نے حسب ایمائے خداوندی فیصلہ کر دیا کہ جسمی و روحی معراج ہوئی اور نیز آپ نے دو مرتبہ دیکھا۔ یہ نہیں کہ نظر کہیں ہے اور دل کہیں ہے۔

اگر چہ دیکھنا عالم اسباب ظاہری میں تعلق بچشم سر و جسم ہے اور نیز دل بھی تعلق بجسم۔ پس جو قوت و کیفیت بصارت چشم و دل میں ہے وہی قوت و کیفیت بہ قدرت قادر مطلق جسم میں آجائے تو کیا اس کی شان سے بعید اور محال ہے۔ ہرگز نہیں ۔اسی کا نام معجزہ ہے کہ انسان کی عقل کو عاجز کر دے۔ پس ظاہر بیداری نظارہ آنکھ و باطنی بینائی دل معہ جسم دونوں سے دیکھا جو کچھ دیکھا۔

تفسیر درمنثور: ابن مردویہ نے ابن عباس سے یہ بھی روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے بچشم سر دیکھا۔ بہر کیف ان کے کمال اور استقبال و فطانت و یقین کا مذکور ہے۔

حضرت کلیم کو ابتدائی رؤیت میں کیا کیا شبہے ہوئے، آگ سمجھے اور ڈرے۔ ہمارے حضور کو وہم غیر بھی نہ ہوا۔ اور سبب یہ تھا کہ حضرت موسی کی استعداد اوائل تجلیات میں بڑھائی جاتی تھی۔ وقوع شبہات شان تلمذ و استفادہ سے تھا۔ اور حضور نے اپنے علو و استغراق سے قدرے نزول فرما دیا تھا۔ تو دیکھے ہوئے نہ پہچاننا کیونکر نہ ہوگا۔

اور ابو العالیہ نے روایت کی کہ حضور نے بجواب سوال فرمایا

رأیت نهراً و رأیت النهر حجاباً نوراً لم ار غیر ذلك، میں نے نہر دیکھی اور نہر کے اس طرف حجاب اور حجاب کے پیچھے سے نور اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوا اور کچھ نہ دیکھا۔

صاف ظاہر ہے کہ حجاب بھی تھا اور انکشاف بھی۔ ظہور میں خفا اور خفا میں ظہور۔ نور میں حجاب اور حجاب میں نور۔

اے لوگو! ایسے صاف مشاہدہ پر تم کیوں جھگڑتے ہو۔ جو کچھ میں نے بیان کیا واقعی صحیح دیکھا ہے اور ایک دوسرے اتار میں پر بے حد کے جہاں کسی کا گزر نہیں، ایک درخت بیری کے پاس۔

غرض ایسا صاف پتہ ونشان کا فرمانا اسی کی نسبت ہوتا ہے جو خود وہاں گزرا ہو۔ اگر صرف کشفی سیر ہوتی، جیسا کہ قادیانی صاحب کا خیال ہے تو صرف لفظ کشف یا خواب کا فرمانا کافی تھا کہ ایسا تعجب وجھگڑا نہ ہوتا جس کی تصدیق اللہ تعالی نے فرمائی۔

اور فرمایا کہ اس درخت بیری کے پاس جنت رہنے کی ہے اور اس درخت پر چھا رہا تھا جو کچھ چھا رہا تھا (یعنی اس جمال ربانی وجلال یزدانی کہ اسرار وجلوہ جو کچھ ہو چھا رہا تھا) بہکی نہیں نگاہ، نہ حد سے بڑھی۔ دیکھئے اب رب کے بڑے نمونے۔

یعنی نہ آپ کی نظر میں کجی تھی کہ تماشائے جمال میں قصور وفتور واقع ہو یا چکا چوند لگے۔ کچھ کا کچھ دیکھے۔ بلکہ حق دیکھا اور خوب دیکھا نگاہ ادھر ادھر نہیں ہوئی۔ ٹھیک دیکھا نہ کم نہ زیادہ جو بڑے بڑے اسرار وبھید کے نمونہ اللہ کے تھے یہ کمال استعداد ہے نہ کہ مثل کلیم جو اسرار انوار کو دیکھ کر آگ سمجھے اور بوقت تجلی کوہ طور بے ہوش ہو کر گر گئے۔

پس اب ہم اپنے بھائی عالی فہم متبع فلسفی سے دریافت کرتے ہیں کہ یہ کشفی یا خوابی سیر ہے یا اصلی معراج ہے جسپر تمام جمہور کا اتفاق ہے کہ معراج روحی وجسمی دونوں ہوئی ہیں۔

اب اس سے زیادہ اگر کسی صاحب کو سورہ نجم کی پوری تشریح دیکھنی منظور ہو تو خلاصہ التفاسیر میں یا اور تفسیروں میں دیکھ لے۔ بوجہ طوالت ان کا تحریر کرنا ترک کیا کہ عاقلوں کو اتنا بھی بس ہے۔

اور روضۃ الاصفیاء میں بھی ذکر معراج یوں ہے کہ مسلمانوں کو اعتقاد کرنا اس بات کا لازم ہے کہ معراج رسول اللہ کا بیداری میں ہوا ہے۔ اور علم ریاضی وفلسفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے جو آسمان کے پھٹنے اور ملنے کے قائل نہیں، معراج جسمی سے منکر ہیں۔ اور حقیقت میں منکر معراج کا کافر ہے۔ معراج کا منکر قرآن مجید کا منکر ہے اور خواب وغیرہ میں معراج کا کہنا غلط ہے اگر خواب مراد ہوتا تو کافر انکار نہ کرتے غرض حسب اثبات بالا اور زیادہ ثبوت کی ضرورت نہیں۔

باقی ہفوات مرزا قادیانی قابل توجہ نہیں ہیں جب کہ اس طریقہ ایجاد کی بیخ و بن ہی اڑ گئی تو اب باقی ہی کیا رہا مگر ہاں چند نصائح جو انہوں نے بطور وصیت نامہ اپنے خادمان کے لئے اپنی تصنیفات میں درج کئے ہیں مشت نمونہ خروارے بملاحظہ ناظرین درج کئے جاتے ہیں جو بدرجہ اولی قابل غور ہیں:

وصیت نمبر ا۔

مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کرسکتے ہیں یعنی ابن اللہ کہہ سکتے ہیں (قادیانی خزائن ج ۳ص ۶۴)

اقول: اے خادمان قادیانی! یہ تو بڑی دور کی سجھائی نہ بحیلہ استعارہ کیوں بیان کیا۔ گو سمجھنے والوں کے نزدیک تو مطلب وہی ہے جو مقصود ہے مگر یہ ضرور ہے کہ اگر کوئی بطور استعارہ گدھے کو گھوڑا کہے تو چشم بینا اسے گدھا کہے گی ہرگز گدھا و گھوڑا گو کسی قسم کی مشابہت رکھتا ہو برابر نہیں ہوسکتا ہے۔ ہاں ان کے خادمان مثل نصاریٰ و یہود وغیرہ ابن اللہ کہیں تو مضائقہ نہیں کیونکہ یہود و نصاریٰ بھی اصل بیٹا نہیں کہتے بطور استعارہ ہی ان کا بھی گمان ہے غرض اصلی ہو یا بطور استعارہ قرآن مجید میں اس کی مذمت موجود ہے قولہ تعالیٰ:

قالت الیھود عزیز ابن اللہ و قالت النصاری المسیح ابن اللہ ذلك قولھم بافواھھم یضاھئون قول الذین کفروا من قبل قاتلھم اللہ انّی یؤفکون (توبہ: ۳۰) (یہود نے کہا عزیر بیٹا اللہ کا اور نصاریٰ نے کہا مسیح بیٹا اللہ کا یہ باتیں کہتے ہیں اپنے منہ سے ایسی کرنے لگے اگلے منکروں کی بات سی مارے ان کو اللہ کہاں سے پھرے جاتے ہیں)۔

دیگر آیت

و جعلوا للہ شرکاء الجن و خلقھم و خرقوا لہ بنین و بنات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر علم (الانعام۔۱۰۰)(اورٹھہراتے ہیں شریک اللہ کے جن اور اس نے ان کو بنایا اور تراشتے ہیں اس کے لئے بیٹے اور بیٹیاں بن سمجھے)۔

اے قادیانی! کیا تمام قرآن سے بھی بے بہرہ ہو جو انکار ہے ذرا غور کرو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو صاف کافر و مشرک اور قاتلھم اللہ کے مصداق فرماتا ہے۔اب ایسے شخص کے پاس ہرگز نہ پھٹکنا

مرزا قادیانی کا روح انسان کی اصلیت کا بیان

وصیت نمبر ۲۔ فتح اسلام جلسہ مذاہب لاہور ۲۷۔۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء میں فرمایا:

روح انسان ایک لطیف نور ہے جو اس جسم کے اندر ہی پیدا ہوتا ہے جو رحم میں پرورش پاتا ہے یہ بتلانا خدا کا منشاء نہیں کہ روح الگ طور سے یا آسمان سے نازل ہوتی ہے یا فضا زمین پر آتی ہے بلکہ یہ خیال کسی طرح صحیح نہیں۔ اگر ایسا خیال کریں تو قانون قدرت ہمیں باطل ٹھہراتا ہے ہم ہر روز مشاہدہ کرتے ہیں کہ گندے زخموں میں ہزارہا کیڑے پڑ جاتے ہیں سو یہ ہی صحیح بات ہے کہ روح جسم سے نکلتی ہے اور اس دلیل سے اس کا حادث ہونا بھی ثابت ہوتا ہے

مرزا قادیانی کا اپنی حقیقت اصلی کا بیان

وصیت نمبر۳۔ ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۷ میں

اپنی اصلیت ایک کرم کے مانند بتلائی جو مختلف اطوار اور ادوار کے بعد قادیانی بن گیا چنانچہ اس کی طرف اشارہ کر کے کہا

کرم کے بودم مرا کہ دی بشر
من عجب تر از مسیح بے پدر

اس شعر میں اصلی حقیقت حضرت مسیح بے پدر سے عجب تر ہونی بتلائی۔

لوخادمان قادیانی! آپ کے پیر صاحب تو در پردہ اس بیان استعارہ سے بے پدر کے پیدا ہوئے واقعی اب مثیل عیسیٰ کی تشبیہہ ٹھیک ہوگئی اس کا ٹھیک جواب ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پدر بزرگوار یا اس محلّہ کے لوگ دے سکتے ہیں، ہمارا عرض کرنا بے ادبی ہوگا مگر ہاں اتنا تو ضرور عرض کرنا ہے کہ جب یہ صورت ہے تو ان کے باپ دادا وغیرہ اور نیز بزعم ان کے تمام مخلوق کی یہ ہی اصلیت ہوگی۔ پھر قادیانی صاحب کے اس بیان سے ان کی فوقیت ہی کیا نکلی علاوہ ازیں حضرت عیسیٰ کا دراصل باپ نہ تھا اور ان کا باپ تو مشہور کیا اپنی اصلیت کیڑا بیان کرنے سے ان کے باپ کا مفقود ہوجانا لازم آئے گا ہرگز نہیں۔

مگر ہاں اصلیت کیڑا بیان کرنے سے البتہ یہ گمان بے جا نہ ہوگا کہ کہیں منجملہ اولاد اسی کیڑوں میں سے تو نہیں جس کی سعی کوشش کی بدولت حضرت آدم جنت سے باہر ہوئے اور مثل آواگون عقاید ہنود کے بصورت انسانی جون میں آدم اور باعث خرابی اولاد آدم ہوئے۔

خداوند کریم ایسے کی ہوا سے بھی ہر مسلمان کو بچائے۔ اب اے ناظرین روح کی اصلیت پر ذرا غور کرو کہ مادہ اس روح لطیف کا یہی جسم کثیف قرار دیا ہے سبحان اللہ ایسے عالی فہم تمام دنیا میں چراغ لے کر ڈھونڈو تو نہ ملیں گے رسول اللہ ﷺ سے اس کی اصلیت بیان نہ ہوئی اور یہ حکم ہوا جس کے قادیانی منکر پائے جاتے ہیں

و یسئلو نك عن الرو ح۔ قل الرو ح من امر ر بی و ما او تیتم من العلم ا لا قلیلاً (بنی اسرائیل: ۸۵) (اور پوچھتے ہیں آپ سے روح کو، کہہ دیجئے روح امر سے ہے میرے رب کی۔ نہیں دیئے گئے تم علم سے مگر کم تر)

پس جب کہ حسب آیت قلیل علم عطا ہوا ہے جس سے نفی عدم فہمید گی ظاہر کی ہے تو قانون قدرت فلسفہ قادیانی کی تردید ہم سابق تحریر کر چکے ہیں ملاحظہ سے گزری ہوگی اور جب کہ خداوند تعالیٰ کی قدرت قانون قرآن میں ہی اس کی اصلیت سوائے امر ربی اور کچھ معلوم نہ ہوئی تو اب کوئی کیسا ہی کیوں نہ بیان کرے اس پر یقین لانا واقعی گمراہی ہے اور نیز آیت بالا کا منکر۔

البتہ وہ شخص قطعی کافر ہے اور روح پاک کا کہیں اور سے نہ آنا اور اسی جسم سے نکلنا اور قرار دینا بھی صریح خلاف امر ربی ہے قولہ تعالیٰ:

و لقد خلقنا ا لا نسا ن من صلصا ل من حمأٍ مسنو ن۔ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجان خلقنا ہ من قبل من نا ر السمو م۔ و اذ قا ل ر بك للملا ئكة انی خا لق بشراً من صلصا لٍ من حماٍ مسنو ن۔ فا ذا سویته و نفخت فیه من رو حی فقعوا له سا جد ین (حجر ۲۶۔۲۹)(اور تحقیق بنایا ہم نے آدمی لیس دار گارے کی کھنکھناتی مٹی سے اور جن بنایا ہم نے اسے پہلے سے آتش گرم سے اور جب کہا تیرے رب نے فرشتوں سے میں پیدا کرنے والا ہوں بشر کا گوندھے گاری کی کھنکھناتی مٹی سے پھر جب برابر کیا ہم نے (یعنی تیار کیا) اور پھونکی ہم نے اس میں روح اپنی۔گرے واسطے اس کے سجدہ کرنے والے)

یعنی جب تکمیل خلق آدم ہوگئی اور اللہ نے اپنی روح اس میں پھونک کے زندہ کر دیا اور بحکم فرشتے سجدہ میں گرے تو پس جب کہ بنا پیدائش انسان اور روح کا علیحدہ ہونا جسم سے صاف فرمایا، اور پھر یہ سوال حقیقت روح بھی یہ فرمایا کہ تم ہماری پھونکی ہوئی روح کی حقیقت نہیں سمجھ سکتے تم کو علم قلیل دیا گیا ہے صرف اتنا سمجھ لو کہ یہ ایک امر ربی ہے پھر اس میں کون چون و چرا کرے جیسا کہ مرزا قادیانی نے کیا بھلا وہ منکر آیات مذکور الصدر ہے یا نہیں۔ پھر سلسلہ پیدائش حضرت آدم سے آگے چلا جس کی تشریح بھی اللہ تعالی اپنے کلام قانون میں دوسری آیت میں فرمادی

الّذی ا حسن کل شیء و خلقه و بد أ خلق ا لا نسا ن من طین۔ ثم جعل نسله من سلا لة من ما ء مهین۔ثم سو اہ و نفخ فیه من رو حه و جعل لکم السمع و ا لا بصار و الا فئدة قلیلاً ما تشکرو ن (سجدہ:۷۔۹)۔(ایسا جس نے اچھی کی ہر شئے کی خلقت اس کی اور شروع کی خلقت انسان کی مٹی سے پھر بنائی اولاد اس کی نکلے ہوئے پانی ذلیل سے پھر برابر کیا اسے اور پھونکی اس میں روح اپنی اور بنائی تمہارے لئے سماعت اور بینائیاں اور دل تھوڑا شکر کرتے ہو)

کیوں صاحبو! اب بھی حقیقت روح و پیدائش معلوم ہوئی یا نہ۔ مگر ہاں پیدائش قادیانی صاحب کیڑے سے ہونے میں البتہ یہ خلجان پیدا ہوا ہے کہ ابلیس کو ہی یہ وسعت دی گئی تھی مگر یہ نہ معلوم تھا کہ اس کے حامی و مددگار کو بھی یہ وسعت دی گئی ہے اگر یہ ان کے نزدیک صحیح ہے گو برخلاف قانون قرآن ہے تو ہم کو بھی چون و چرا کی ضرورت نہیں ان کی پیدائش اور ان کی ذریات ان کو مبارک۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصیت نمبر ۴۔

ازالہ اوہام کے متعدد مقامات وصفحات میں قادیانی صاحب کا فرمانا،

۱۔ خدا تعالی اپنے قانون قدرت کے باہر کوئی کام نہیں کرتا۔

۲۔ پس اس دنیا میں مردوں کو زندہ کرنا۔

۳۔ یا ایک انسان کو آسمان پر زندہ مع الجسم اٹھالے جانا یا ایک زمانہ دراز تک بلا حاجت اکل وشرب زندہ رکھنا اور پھر اس کو خواہشات زمانہ سے محفوظ رکھنا یہ سب خدا کے قانون قدرت سے باہر ہیں اور عادت اللہ کے برخلاف۔

نمبر ۴۔ لیکن وہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح کی صورت مثالی کے بنانے پر قادر ہے اور یہ اس کے قانون قدرت سے باہر نہیں جیسا کہ انسان کو بندر وسور بنانا اس کو قانون قدرت سے باہر نہیں۔

جواب ا۔ جو خدا قانون قدرت فلسفہ کیرو سے باہر کوئی کام نہیں کرتا تو تعجب یہ ہے کہ نمبر ۴ میں مثالی صورت مسیح وسور بندر بنانے میں کیوں قادر سمجھا گیا۔ نمبران متذکرہ پر تو خدا کا قانون قدرت کا مقید اور یہاں قانون قدرت پر قادر۔ ایسے لوگ تو بہت ہیں کہ کسی اور کی بات نہ سمجھیں مگر ایسے نہیں دیکھے کہ ماشاءاللہ اپنی کہی ہوئی بات کو بھی نہ سمجھیں۔ یہ منصب ہمارے قادیانیوں کو ہی نصیب ہوا ہے یعنی صورت مثالی وسور و بندر بنانا اگرچہ قانون قدرت سے باہر ہے لیکن ان کے بنانے پر خدا قادر ہے۔

لیکن ان کے بنانے پر خدا قادر ہے تو لفظ لیکن اور قادر ایسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ قانون قدرت سے ضرور باہر ہے ورنہ اس کے بیان کی ضرورت ہی کیا تھی پس وہ خدا کون سی دلیل فلسفیانہ سے قادر ہوا ہے صورت سور اور بندر پر کوئی شہادت ہے، یا دنیا میں کوئی ایسا شخص ہے جس نے انسان کو اصلی سور و بندر بنا ہوا دیکھا ہے۔ ہر گز نہیں اگر کسی نے بیان کیا تو کیوں نہیں تحریر میں لائے۔

کہیں ہوتا تو لاتے۔ یہ تو اندھوں اور بہروں کے سمجھانے کی باتیں ہیں۔

پھر قادیانی کو اس تعجب خیز امر پر اس کے قادر ہونے کا یقین بھی ہوا ہے تو باقی امور بالا پر کیوں یقین نہیں ہوتا۔ کیا ان پر خدا قادر نہیں ہے؟ اور اگر قانون قدرت کلام الہی کو مانا ہے جس کے بھروسے پر مثال صورت سور اور بندر کی بیان فرمائی ہے تو باقی امور نمبر ۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔۳ تک پر خدا کا قادر ہونا قرآن ہی سے ثابت ہے۔

چنانچہ بعض کا ثبوت بحث معجزات انبیاء ومعراج رسول ﷺ میں واضح طور پر سابق گذر چکا ان پر ایمان لانے سے کیوں انحراف ہے مگر ہاں اب ہم سمجھ گئے کہ یہ آپ کے اس بیان کی تائید ہے کہ قادیانی ایک کیڑا تھا اس جون میں صورت انسان ہو کر مسیح کی صورت مثالی بن گیا۔ اس لئے بندر وسور کی صورت ہو جانا قانون قدرت فلسفہ میں داخل ہے باہر نہیں کل شیء یر جع الی ا صلہ پر دال ہے۔ اور دیگر یہ ظاہر وعیان ہے کہ بعض انسان اگر چہ بظاہر صورت انسان ہیں مگر باطناً مجسم شیطان ہیں اور صورت سور و بندر سے بھی بدترین ہے بقول مولانا روم

اے بسا ابلیس آدم روئے ہست

پس بہر دستے نباید داد دست

لو صاحب! یہ تو آپ کی خوش فہمی کا جواب تھا۔ اب ہماری سنئے کہ اگر قرآن قانون قدرت خداوندی پر ایمان ہے تو ہر بات کا جواب ذیل سے ملاحظہ فرمائیے۔

جواب ۱۔ قانون قدرت خداوند عالم قرآن مجید ہے جو اس نے اپنے حبیب رسول ﷺ پر نازل فرمایا ہے جس سے وہ ہر شئے پر قادر ہے جو چاہے کرے ھو اللہ علی کل شیء قدیر وہ قادر مقید نہیں جس کا اثبات سابق گزر چکا۔ پس برعکس قانون قرآن از روئے قانون فلسفہ وریاضی وغیرہ کے ذریعے سے طبع آزمائی وسینہ زوری معاملہ دین میں کرنا خلاف اسلام ہے جو کفر ہے۔

جواب ۲۔ اس دنیا میں مردوں کا زندہ کرنا خلاف قانون وعادت اللہ ہے اس کا یقین اسی کو ہوگا جو قانون کلام الٰہی سے بالکل بے بہرہ ہے ایسے ہی تیرہ دروں وطبع کی نسبت یہ سوال فرمودہ رب العالمین ہے

الیس ذلک بقادر علی ان یحی المو تی (القیامۃ:۴۰)

(کیا نہیں ہے یہ قادر اس پر کہ جلائے مردے)

یعنی کیا نہیں پروردگار اس امر پر قادر کہ مردے جلائے جب کہ معدوم سے موجود کرنا اس پر گراں نہیں تو مردے کو جلانا کیا دشوار ہے۔ چنانچہ اس اظہار قدرت کے لئے بطور خود وبطور اعجاز انبیاء سے امور ظہور پذیر ہوئے جن کا ثبوت معجزات انبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سابق گزرا اور نیز مزید برآن اور بھی درج ذیل ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

و اذ قتلتم نفساً فا د ارأتم فیھا و اللہ مخر ج ما کنتم تکتمون۔ فقلنا ا ضر بو ہ ببعضھا کذ لك یحی اللہ المو تی و یر یکم آ یا تہ لعلکم تعقلو ن (بقرہ۲۔۷۲۔۷۳)

(اور جب تم نے مار ڈالا ایک شخص پھر لگے ایک دوسرے پر دھرنے اور اللہ کو نکالنا ہے جو تم چھپاتے ہو پھر ہم نے کہا مارو مردے کو اس گائے کا ایک ٹکڑا اس طرح جلا دے گا اللہ مردے اور دکھاتا ہے تم کو اپنے نمونے شاید تم سوجھو)

بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا تھا اس کا قاتل معلوم نہ تھا اس کے وارث ہر کسی پر دعوی کرتے تھے اللہ تعالی نے اس طرح اس مردے کو جلایا اس نے بتایا کہ ان وارثوں نے ہی مارا تھا۔ موضح القرآن، اور سنئے ان سب لوگوں کو جو ہمراہ موسی کی بجلی سے مر گئے سب کو زندہ کھڑا کر دیا

ثم بعثناکم من بعد مو تکم لعلکم تشکرو ن (بقرہ:۵۶)۔

(پھر اٹھا کھڑا کیا ہم نے تم کو مر گئے پیچھے شائد تم احسان مانو)

اس پر بھی اطمینان نہ ہو اور کوئی شیطان وسوسہ ڈالے تو اور لیجئے

کیف تکفرو ن با للہ و کنتم امواتاً فاحیا کم ثم یمیتکم ثم یحییکم ثم الیہ تر جعو ن (بقرہ: ۲۸) (تم کس طرح منکر ہو اللہ سے اور تھے تم مردے پھر اس نے تم کو جلایا پھر تم کو مارتا ہے پھر جلاوے گا)

تو اور سنئے کہ جائے گفتن ہی باقی نہ رہے حضرت عزیرؑ کا قصہ قرآن شریف میں موجود ہے

او کا لّذی مرّ علی قر یۃ و ھی خا و یۃ علی عرو شھا قا ل انی یحی ھذہ اللہ بعد مو تھا فا ما تہ مأۃ عا م ثم بعثہ قا ل کم لبثت قا ل لبثت یو ماً او بعض یو م۔ قا ل بل لبثت مأۃ عا م فا نظر الی طعا مك و شرا بك لم یتسنّہ و انظر الی حمار ك و لنجعلك آ یۃ للناس و انظر الی العظا م کیف ننشز ھا ثم نکسو ھا لحماً فلما تبین لہ قا ل اعلم ان اللہ علی کل شیء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدیر (بقرہ: ۲۵۹) (یا مثل اس کی کہ گذرا ایک گاؤں پر وہ الٹا پڑا تھا اپنے چھتوں پر کہا کہ کیوں کر زندہ کرے گا اسے اللہ اس کی خرابی کے بعد تو مار ڈالا اسے اللہ نے سو برس تک پھر زندہ کیا اسے کہا کہ کس قدر ٹھہرا کہا ایک دن یا کوئی جزء دن کا کہا بلکہ ٹھہرا تو سو برس پس دیکھ اپنے کھانے کی طرف اور شربت کی طرف نہیں سڑا ہے اور دیکھ طرف اپنے گدھے کی اور تا کہ بنائیں ہم تجھے نشانی واسطے آدمیوں کے اور دیکھ ہڈیوں کی طرف کیونکر چڑھاتے ہیں ہم اسے پھر پہناتے ہیں ہم اسے گوشت پھر جب کھل گیا اس پر کہا یقین رکھتا ہوں میں بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے)۔

اے یار واب تو اٹھو کہ واقعی وہ قادر ہے اگر اس کی تفسیر کما حقہ دیکھنا منظور ہو تو کتاب خلاصہ التفاسیر جلد ا صفحہ ۲۰۴ دیکھ لو اور نیز حضرت ایوب کا قصہ کہ ان کے تمام اہل و جانوران وغیرہ کو عرصہ بعد زندہ کر دیا اور اصحاب کہف کا قصہ یہ سب قرآن شریف میں موجود ہے۔

اگر پڑھا دیکھ لو پس اگر اس پر بھی کسی کو انکار ہے تو اس کے کفر میں کیا کلام ہے اور سنئے واقعی جب کہ انبیاء کو مردے کے زندہ ہونے میں کچھ خیال ہوا اور اس کے بچشم خود دیکھنے کا ارادہ پیدا ہوا واقعی یہ مسئلہ اہم تھا مگر اللہ تعالی نے اپنے قادر مطلق کی سفت کو پورا کر دکھایا چنانچہ حضرت عزیر کا قصہ ابھی گذر چکا ہے اب حضرت ابراہیم کا قصہ سنئیے اللہ اپنے کلام میں یوں فرماتا ہے:

و اذ قا ل ابرا هیم رب ار نی کیف تحی المو تی۔ قا ل او لم تؤمن ۔ قا ل بلی و لکن لیطمئن قلبی۔ قا ل فخذ ار بعة من الطیر فصر هن الیك ثم اجعل علی کل جبل منهن جزء ثم ادعهن یا تینك سعیا۔ و اعلم ان الله عز یز حکیم (بقرہ: ۲۶۰)۔

(اور جب کہا ابراہیم نے اے رب دکھا مجھے کیونکر تو زندہ کرتا ہے مردے کو۔ کہا کیا تو ایمان نہیں لایا کہا ایمان کیوں نہیں لایا مگر مطمئن ہو جائے دل میرا۔ فرمایا لے چار چڑیاں پھر پہچان رکھ پھر رکھ ہر پہاڑ پر ان سے ایک ایک ٹکڑا پھر بلا انہیں آئیں گی تیرے پاس دوڑتی اور جان لے اللہ غالب حکیم ہے)

تفسیر معالم التنزیل: مفسرین کہتے ہیں کہ جب نمرود مردود نے حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیل جلیل سے بحث کی تھی تو یہ بھی کہا تھا کہ تم نے دیکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ کیونکر مردے جلاتا ہے آپ یہ نہ کہہ سکے کہ میں نے دیکھا ہے اور دوسری دلیل سے اسے معقول کر دیا پھر پروردگار سے عرض کی کہ مجھے آنکھ سے دکھا دے اور بعض نے کہا کہ آپ ایک مردہ جانور پر گذرے جو دریا کے کنارے پر پڑا تھا دریا کی مچھلیاں اور جنگلی جانور اور چڑیاں اسے کھاتی تھیں آپ کو تعجب ہوا کہ یہ منتشر اجزاء جمع ہوں اور روح اس میں آجائے۔ یہ تماشا قابل دید ہے

تب یہ سوال کیا اور بعض نے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کو خلعت خلت سے سرفراز فرمایا تو حضرت ملک الموت نے درخواست کی کہ یہ خوش خبری تیرے خلیل کو جا کر میں سنا دوں اور ان کی زیارت بھی کروں منظور ہوئی غرض ملک الموت حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور کہا کہ میں آپ کو بشارت دینے آیا ہوں کہ آپ کو آپ کے پروردگار لیل ونہار نے آپ کو اپنا خلیل بنا لیا۔

حضرت یہ سن کر حمد وثنا میں مشغول ہوئے پھر ملک الموت نے کہا آپ کی دعا بھی مقبول ہوگی اس وقت عرض کی کہ اے رب مجھے مردے جلانے کا تماشا دکھا دے۔ ارشاد ہوا کیا تجھے کچھ شک ہے۔ عرض کی کہ نہیں اے میرے پروردگار ہاں چاہتا ہوں کہ آنکھ سے دیکھوں اور مرتبہ عین الیقین حاصل کروں و دل مطمئن الحاصل۔ اس درخواست کے جواب میں ارشاد ہوا کہ اے ابراہیم چار چڑیاں لو۔

معالم: طاؤس مرغ کوا اور بعضوں نے دوسرے نام بھی ذکر کئے ہیں بہرحال ارشاد ہوا کہ انہیں خوب پہچان رکھو تا کہ کچھ وہم نہ ہو اور ذبح کرو پھر وہ خون اور گوشت آپس میں ملا کر خلط کر ڈالو اور پہاڑوں پر ڈال دو ابن عباس وقتادہ نے کہا کہ ہر چڑیا کے چار جزء کر کے ایک ایک جز ایک ایک پہاڑ پر رکھ دیا کہا ابن جریج نے، سات پہاڑوں پر سات ٹکڑے کر کے رکھے اور سر اپنے پاس رکھے پھر آواز دی کہ آؤ اللہ کے حکم سے۔ ہر قطرہ خون اڑتا اور اپنے دوسرے قطرے سے مل مل کر جسم بن گئے اور ہر جسم اڑتا اور سعی کرتا ہوا اپنے سر سے مل گیا اور چڑیاں جی گئیں۔

اب افسوس ہے ایسے لوگوں پر جو ایسی ایسی واضح نشانیوں اللہ کی سے منکر ہیں ایسوں ہی کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الذین کفروا و کذّ بوا بآ یا تنا او لئك ا صحا ب النار هم فیها خالدو ن (بقرہ:۳۹)۔(اور جو منکر ہوئے اور جھٹلائی نشانیاں ہماری وہ ہیں دوزخ کے لوگ۔ وہ اس میں رہ پڑیں)۔

اے بھائیو! کیوں اس آیت کے مصداق ہوتے ہو خدا کا کچھ تو خوف کرو اور اسلام دین اختیار کرو

جواب نمبر۳ میں جو کسی انسان کو زندہ مع الجسم اٹھا لے جانا آسمان پر قانون قدرت فلسفہ کی رو سے خلاف عادت اللہ ہے تو اس پر ایک بیان سے مقصود یہی ہے کہ حضرت ادریس حضرت عیسی کا جانا اور حضرت رسول اللہ ﷺ کا جسمی معراج کا ہونا خلاف ہے معراج کا ثبوت تو سابق ہو چکا ملاحظہ سے گذرا ہوگا اور حضرت ادریس اور حضرت عیسی کا اپنے اپنے محل پر آئندہ ثبوت آتا ہے مگر ہم مجمل یہاں بھی عرض کیئے دیتے ہیں شائد کسی اہل فہم طالب حق کی سمجھ میں آجاوے۔

یعنی حضرت آدم کو اللہ تعالی نے درمیان طائف مکہ معظّمہ پیدا کر کے جنت میں رہنے کی اجازت فرمائی اور ان کو ایک مدت دراز معینہ تک مع رفع حاجت اکل و شرب کے زندہ رکھا اور حوادث زمانہ سے بھی محفوظ رکھا اور پھر وہاں سے اسی زمین پر واپس آنا سب کے نزدیک مسلم ہے اور قادیانیوں کو بھی شائد اس سے انحراف نہ ہوگا۔ تو جب یہ بات یقیناً ظاہر ہو چکی اور ادھر قرآن قانون خداوندی کی شہادت پھر اس کے یقین ہونے میں کس کو کلام ہے:

و قلنا یا آ دم اسکن انت و زو جك الجنّة و کلا منها رغداً حیث شئتما (بقرہ:۳۵)۔(اور کہا ہم نے اے آدم رہ تو اور بی بی تیری جنت میں اور کھاؤ اس سے بافراغت جس طرح چاہو)۔

پس اللہ تعالی کہ عالم الغیب ہے اور سنیئے ان الله علی کل شیء قدیر کی صفت کو ظاہر کر کے آئندہ آنے والے کورچشموں کے خیال باطل کی تکذیب اول ہی سے فرمادی یعنی آدم کا جنت میں جانا اور آنا و آسمان و کرہ زمہریر اور آفتاب و ماہتاب وغیرہ کا طے کرنا سب ہی کچھ ہو گیا۔

اور دشمنان آدم بھی ان گھروں سے گزر کر اس زمین پر آدھمکے تو اولاد آدم جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام جہان سے افضل ہے ان کا وہاں گزرنا کیونکر غیر ممکن ہوگا سوائے اس شخص کے جس کو اس کے قادر مطلق ہونے سے شک ہے وہ ہی منکر ہوگا۔

لو صاحبو! حضرت ادریس وحضرت عیسی کا معہ جسم رفع ہونا اور رسول اللہ کی معراج کا معہ جسم ہونا ہر عاقل کے نزدیک مثل آفتاب روز روشن کے اثبات معروضہ بالا سے کامل ہوگیا اب آگے اور یہ فرماتے ہیں کہ بلا اکل وشرب کوئی زندہ نہیں رہ سکتا ہے جس کی نظیریں دنیا میں اور تواریخوں میں بہت موجود ہیں مگر ہم وہ پیش نظر کرتے ہیں کہ مخالف کو جائے کلام باقی نہ رہے۔

حضرات اصحاب کہف وحضرت خضر وحضرت الیاس قصہ قرآن وحدیث و تاریخ سابقہ میں موجود ہے کہ ہنوز زندہ ہیں اور جبتک اللہ چاہے زندہ رہیں گے اور نیز ان فرشتوں کا قصہ کہ جو بوجہ طعن حضرت ادریس مبتلائے مصیبت ہوئے یعنی عزا وعزایا وعزائیل۔ ہر سہ فرشتے لوازمات وصفات انسانی دے کر دنیا میں بھیجے گئے۔ دن میں یہاں مشغول رہتے اور شب کو آسمان پر چلے جاتے تھے اور جب زمین پر آتے وہی صفت بشریت کی مل جاتی تھی مگر ان ہر سہ میں سے ایک ایک نے بخیال فتنہ وفساد دنیا سے واپسی کی التجا کی۔ مقبول ہوئی وہ واپس گیا اور دونوں جو ملقب ہاروت و ماروت ہیں اس دنیا میں رہے اور وجہ تسمیہ دنیا میں آنے کی یہ ہے کہ حضرت ادریس بہ منقبت مضمون و رفعنا ہ مکا نا علیاً (مریم:۵۷) کے فائز ہوئے اور بیچ عالم بالا کے مصاحب ملائکہ ہوئے۔ ملائکہ نے بنظر تحقیر طعن کی۔ اللہ کو ناپسند ہوئے۔ امتحاناً بھیجے گئے مگر پورے نہ اترے انجام وہ غار جبل بابل میں زندہ لٹکائے گئے اور اپنے کردار اعمال کی سزا بھگت رہے ہیں اگرچہ ان کی روایت مختلف طور سے اور بھی آئی ہیں مگر وہ فروعات میں اختلاف ہے غرض کچھ ہی کیوں نہ ہو اصل مراد حصول مقصود میں سب کا اتفاق ہے۔ اور ہمارا بوجہ احسن ثابت ہے غرض ہمارے اس مختصر بیان بالا میں کسی شک ہوا اور اس سے زیادہ مفصل حال معلوم کرنا ہو کیونکہ ہم نے بوجہ طوالت نہیں درج کیا تو تفسیر مدارک وخلا صة التفا سیر وروضة الصفاء و درج الدرر اور روضة الاحباب و روضة الاصفیاء وغیرہ میں جو موافق قرآن وحدیث ہو مطابق کر کے دیکھ لیں تاکہ شبہ رفع ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سنئے ! اللہ تعالی کی مخلوق میں سے فرشتے بھی زندہ ہیں اور جنات جن کی پیدائش حضرت آدم سے بھی اول ہے۔بعض کا زندہ رہنا مخبر صادق سے ہنوز ثابت ہے تو خادمان ونیم ملا ومرزا قادیانی وغیرہ نے جو بوقت اثبات شرکت حیات حضرت ادریس حیی لا یموت صفت باری میں اشتہار شائع کیا۔

ان صاحبان مذکور الصدور کو ملحوظ نہ رکھا گیا۔کیا بھول گئے ؟ جس سے ان کے شیخ چلی کا سا گھر بنا بنایا بگڑ گیا اور ان سب کو صفت باری تعالی میں شریک سمجھنا پڑا۔ یہ تو گویا الٹی ازار گلے میں آ گئی اور بقول خود تیرھویں سدی کے منکر ملا مشرک خلاف قرآن وایمان ضرور ہی بن گئے اور واقعی یہی درست ہے۔

ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ ایسے لوگ تو بہت ہیں جو کسی اور کو نہ سمجھیں مگر ایسے نہیں دیکھے جو خود اپنی بات نہ سمجھیں یہ منصب انہیں کو نصیب ہوا ہے اور سنئے کہ اصحاب کہف اور حضرت خضر و نیز ہاروت و ماروت کے قصہ کو پہلو میں آیت منها خلقنا کم و فیها نعید کم (طہٰ:۵۵) کو رکھ کر جس کے سبب خود رائی کی تفسیر سے حضرت ادریس اور حضرت عیسی کے دفن ہونے پر طعن کیا ہے۔

سمجھ لیجئے اور جیسے بسبب نظر سے غائب ہونے حضرت عیسی کے مدفن کا مقام سری نگر اپنی نارسائی ذہن سے بیان کیا ہے ایسے ہی ان کی بابت بھی کچھ گھڑ لیتا تا کہ پوری پوری فضیلت مخالفت قرآن مجید کے ہاتھ سے نہ جائے اور خادمان سادہ لوحوں کی دل جمعی ہو جائے۔

اور نیز آیت کل نفس ذائقة الموت کے جو بوجہ خلل دماغ سمع خراشی فرمائی ہے کے بعد ذائقہ الموت کے پھر زندہ نہیں ہوتا ہے نہ عرصہ دراز تک کوئی زندہ رہ سکتا ہے تو ان صاحبان کا مکرر زندہ ہونا اور جن کا ہنوز لاحق موت نہ ہونے کا ثبوت مذکورہ بالا دیا گیا ہے کیا کوئی عاقل قادیانی صاحب کے خیال باطلہ کے بیان کو باور کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں اور تمام دنیا میں مختلف واقعات کا ہونا سب پر ظاہر ہے کہ کچھ لوگ بعد موت زمین میں دفن ہوتے ہیں اور بہت لوگ آگ میں جلائے جاتے ہیں اور بہت پانی میں بہائے اور ڈوب جاتے ہیں اور بہتوں کو جانور کھا جاتے ہیں اور بہتیرے لڑائی وغیرہ میں بالائے زمین مقتول پڑے رہتے ہیں، جن میں کچھ تو لقمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانوران ہو جاتے ہیں اور کچھ سڑ سڑ کر خشک اور خاک ہو کر ہوا ہو جاتے ہیں تو یہ آیت مذکور منھا خلقنا کم کے حسب بیان تشریح قادیانیوں کے صریح خلاف ہے

کیونکہ یہ سب دنیا میں دفن نہیں ہوتے ہیں تو گویا یہ خدا کا فرمانا موافق مطلب قادیانیوں کے معاذ اللہ باطل ٹھہرتا ہے غرض ان آیات کا اصل مطلب انشاء اللہ آئندہ آوے گا سمجھ لینا۔

اور سنئے! جب وہ وقت آوے گا کہ آفتاب مغرب سے طلوع ہوگا اور باب توبہ بھی بند ہو جائے گا اور ادھر بحکم خداوند عالم صور پھونکا جائے گا اس وقت ہر شئے کو فنا وموت ہوگی اور ہر مخلوق یعنی انس وجن ملک وفلک چرند وپرند جمادات چاند سورج زمین ستارہ سب ہی ہلاک ہو جائیں گے۔

کل شیء ھالك الا وجھہ (قصص: ۸۸)

اور: کل من علیھا فان و یبقی وجہ ربك ذو الجلال و الاکرام۔ (الرحمٰن: ۲۷)

تو حسب بیان مرزا قادیانی کے وہ ایک کیڑا تھے اب اس جون انسانی میں نمود ہوئے تو کیا حسب قاعدہ آواگون ہندوؤں کے اس وقت بھی ظہور فرما کر انسانوں کو اپنے خیال کے میدان وسیع میں لوگوں کو دفن کریں گے بعدہ اپنا ٹھکانہ کہیں اور جس کے لائق ہیں جا دیکھیں گے (یعنی دوزخ میں)

غرض اب تو ہر عاقل کے فہم میں آ گیا ہوگا کہ قانون فلسفائی قادیانی کس قدر لغو خیال ہے اور ان کے خادمان بھی سمجھ گئے ہوں گے اور اب بارگاہ الٰہی سے قوی امید ہے کہ ضرور ایمان لے آویں گے کیونکہ کتاب معتبرہ سے ثابت ہے کہ چار پیغمبر بقید حیات ہیں حضرت ادریسؑ اور حضرت عیسیٰؑ تو آسمان پر ہیں اور حضرت خضرؑ اور حضرت الیاسؑ زمین پر و اللہ اعلم بحقیقۃ الحال

اب اے ناظرین حق پسند! میری تحریر ذیل کو ذرا غور سے ملاحظہ فرمایئے کہ آیات قرآنی کا مفصل سمجھنا ہر کسی کا کام نہیں یہ انہیں بزرگان دین کا منصب ہے جن کی نسبت ہم عنوان بالا میں تحریر کر چکے ہیں اور نیز جو سابقین کے پیرو اور اسلام و اجماع کے مخالف نہیں ہیں اور انہیں کا یہ مرتبہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ہم ایک مجموعی قاعدہ جو مولوی قاسم صاحب نے بجواب سوال سید احمد نیچری کے فرمایا ہے ملاحظہ ناظرین کراتے ہیں۔

سوال یہ تھا احکام منصوصہ احکام دین بالیقین ہیں اور باقی مسائل اجتہادی اور قیاسی سب ظنی ہیں۔

جواب۔ احکام منصوصہ کے یقینی اور اجتہادی کے ظنی ہونے میں کسے کلام ہوسکتا ہے اگر ہوگا تو اس امر میں ہوگا کہ کون سا منصوص ہے اور کون سا نہیں اور کون سا اجتہادی ہے اور کون سا نہیں اور میں یہ اس واسطے عرض کرتا ہوں کہ بس اوقات اکثر آدمی بوجہ قلت تفکر بعض امور کو منصوص سمجھ جاتے ہیں حالانکہ وہ منصوص نہیں ہوتے اور تو اور حضرت موسیٰ یوں سمجھ گئے کہ حضرت خضر نے جن کی شان میں خداوند کریم آتیناہ رحمة من عندنا و علمناہ من لدنا علما (کہف: ۶۵) فرماتے ہیں کشتی مساکین کو ظلماً توڑ ڈالا اور طفل نابالغ کو بے گناہ قتل کرڈالا۔ یہ کلام اللہ موجود ہے آیات آخر رکوع اما لاسفینة سے لے کر آخر رکوع تک قطع نظر کیجئے تو ابنائے روزگار سے پوچھ دیکھئے یہی کہیں گے کہ حضرت کا قاتل بے گناہ اور خارق سفینہ ظلماً ہونا منصوص ہے۔

غرض اکثر یہ ہوتا ہے کہ معنی حقیقی موضوع سے زیادہ بوجہ خیالات طبع زاد جو الف عادت پر مبنی ہوتے ہیں اور معنی زائد لگا لیتے ہیں اور خود ان کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ یہ ایجاد اپنی طبع کا ہے ارشاد نبوی نہیں اکثر ابنائے روزگار بلکہ کل اسی قسم کے نظر آتے ہیں آخر کسی کی کلام اس کی مبلغ فہم پر دلالت کر دیتی ہے مگر آج کل اکثر عالم کہ بوجہ انصاف وہ عالم نہیں بلکہ نیم ملاں ہیں اپنے آپ کو عالم فن دین کچھ ایسا سمجھ جاتے ہیں جیسے بندر نے نیل کے ماٹ میں گر کر اپنے آپ کو طاؤس سمجھ لیا تھا۔

انصاف کی بات ہے جس کو اہل فہم خواہ مخواہ مان جائیں یہ ہے کہ علم کے تین مرتبہ ہیں ایک وہ جس کی طرف جملہ یتلو علیهم آیاته دلالت کرتا ہے اس کا ماحاصل تو فقط اتنا ہے کہ عربی میں زبان دانی حاصل ہو جائے دوسرا وہ مرتبہ جس کی طرف یعلمهم الکتاب مشیر ہے اس مرتبہ کی حقیقت یہ ہے کہ مجملات کلام اللہ کو مشخص سمجھ لیا جائے۔

تفصیل اس اجمال کی بقدر مناسب یہ ہے کہ مفہومات کلیہ کے لئے ہزارہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشخص محتمل ہوتے ہیں مثلاً انسان ایک مفہوم کلی ہے اور زید اور عمر اور بکر خصوصیات زائدہ اس کے تشخصات۔ سو کلام اللہ میں اگر کوئی مفہوم کلی مصرح مذکور نہ ہو اور اس کا تشخص و تعین مصرح تو مذکور نہ ہو پر سیاق و سباق اور توافق و توابع کے وسیلہ سے بشرط رسائی فہم معلوم ہوسکتا ہے۔ تو جو شخص اس بات کو بتلائے گا وہ معلم کتاب کہلائے گا الذین آ منوا و لم یلبسوا ایما نھم بظلم (الانعام:۸۲)۔ میں لفظ ظلم ایک مفہوم کلی پر دلالت کرتا ہے جس کے لئے صغیرہ اور کبیرہ اور شرک و بدعت افراد میں مصرح اگر موجود ہے تو وہی مفہوم کلی موجود ہے اور تعیین شرک مصرح موجود نہیں ہاں لفظ لیس بوسیلۃ ان الشرك لظلم عظیم اس کی جانب مشیر ہے علی ہذا القیاس آیت وضو میں جر ارجل کی قرأت کی صورت میں مسح ارجل تو عطف علی الرؤس کی صورت میں مصرح ہے اور اس کے ساتھ غسل قدم کا کچھ ذکر نہیں پر غسل بھی اس کے افراد میں سے ایک ہے کیونکہ ہاتھ کا پھیرنا سوکھا ہو جب مسح ہے غسل کے ساتھ ہو جب مسح ہی اور فقط رطوبت قائمہ بالید کے ساتھ ہو جب مسح ہے غرض ایک مضمون کلی ہی کی تصریح ہے ہاں قید الی الکعبین کو دیکھئے تو باعانت فہم رسا ہو تو غسل ہی لازم آجاتا ہے علی ہذا القیاس باعانت باء اتعانت موضوع لہ راس کو بہ تدبر لحاظ کیجئے تو تعین ربع رأس نکل آتا ہے

ہاں رأس کو گرہ حقیقی اور پانی کو سطح مستوی یا کرہ حقیقی رکھئے تو پھر مسح بال دو بال ہی کا مسح فقط ثابت ہوگا بہر حال لفظ ظلم سے تمام گناہوں کو مصرح سمجھ لینا اور لفظ راس سے تمام راس مصرح سمجھ لینا اور منصوص خیال کرنا ایک سینہ زوری ہے اور کچھ نہیں تیسرا مرتبہ علم میں وہ ہے جو جملہ یعلمھم الکتاب و الحمکۃ سے لفظ حکمت کے وسیلہ سے سمجھ میں آتا ہے تحقیق اس کی مرتبہ کی یہ ہے کہ ہر حکم کے لئے ایک علت ہے اور ہر وصف کے لئے ایک موصوف حقیقی ہوتا ہے مثلاً متاع ہونے کے لئے کمال و جمال و مالکیۃ نفخ وضرار علت حقیقی و موصوف حقیقی اور محکوم علیہ حقیقی اور وہ اس کے لئے معلول حقیقی اور وصف حقیقی اور معلول حقیقی اور نسبت فی ما بین نسبت حقیقی علی ہذا القیاس ایک موصوف عرضی ہوتا ہے جیسے وصف رسالت یا خلافت اور اولوالامر مطاعیہ کے لئے موصوف عرضی اور علت عرضی اور محکوم علیہ عرضی ہے اور نسبت فی ما بین نسبت عرضی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجازی ہے یا یوں کہیے کہ رسول اللہ ﷺ کے مال میں میراث جاری نہ ہوئی اور آپ کی ازواج کے نکاح کی حرمت کی علت اور ان کے ساتھ آپ کی حیات جسمانی ہے جو آپ کی موت عرضی تلے دے کر افاضۃ حس وحرکت سے ایسی طرح معذور ہوگئی ہے جیسے چراغ روشن کسی ہنڈیا میں بند ہوکر مکان میں افاضہ نور سے معطل ہو جاتا ہے۔ یہ نہیں کہ جیسے ہماری حیات جسمانی جس سے جسم و روح کا قبض وتصرف تھا موت کے آنے سے ایسی طرح زائل ہو جاتی ہے جیسے سایہ کے آنے سے دھوپ آپکی حیات بھی موت کے آنے سے زائل ہو جاتی ہے باقی یہ جو السلام علیکم یا اھل القبور سے ایک نوع کی تعلق روح جسد کا پتہ لگتا ہے جس سے اشتباہ حیات پیدا ہوتا ہے تو اس کو اول تو ایسا سمجھئے جیسا بوسیلہ تار برقی بمبئی یا کلکتہ یا لندن کی خبر میرٹھ یا بنارس میں آ جائے ایسے ہی یہاں بھی سمجھئے دوسری اگر چہ کچھ تعلق ایسا رہا بھی جیسا کہ کسی جلا وطن کو اپنے وطن اصلی کے ساتھ تو گو اتنا تعلق موجب اطلاع بعض احوال متعلقہ جسد ایسی طرح ہو جائے جیسا تعلقخا طر مردآوارہ بسا اوقات بہ نسبت اور بلاد کے احوال متعلقہ وطن متروک کے زیادہ اطلاع کا باعث ہو جایا کرتا ہے پر اتنی بات سے قبض و تصرف نہیں نکلتا جو اشتباہ حیات ہو علی ہذا القیاس یہ نہیں کہ مثل شہدا ایک بدن سے تعلق چھوٹ کر کسی دوسرے بدن سے تعلق پیدا ہو گیا ہو جس کے بھروسے یوں کہا جائے کہ بدن اول سے تعلق ہی نہ رہا تو اس کے متعلقات یعنی ازواج واموال سے کیا تعلق رہے گا جو مانع میراث اور انقطاع نکاح ہو اسی طرح اور بہت سی نظیریں ہیں جن کو بے کہے اہل دانش سمجھ جائیں گے غرض موصوف حقیقی اور عدت حقیقی کو دینیات میں علت مجازی اور موصوف مجازی سے پہچان لینا وہ حکمت ہے جس کی طرف آیت مذکور میں اشارہ ہے اور جس کی تعریف میں یہ اشارہ ہوہے و من یو ت الحکمۃ فقد او تی خیرا کثیراً (بقرہ:۲۶۹)، سو مرتبہ حکمت پر اجتہاد کی اجازت ہے بشرطیکہ قرآن وحدیث پر بخوبی نظر ہو اور ناسخ ومنسوخ وضعیف وقوی کو پہچانتا ہو اور مرتبہ علم کتاب میں اگر چہ اجازت اجتہاد واستنباط واحکام غیر منصوصہ نہیں ہو سکتے پر فقط احکام منصوصہ اور مضامین مندرجہ قرآنی میں خود رائی اور خود بینی کی اجازت ہے۔

چنانچہ بدیہی ہے بعد اس کے اگر حکیم امت یا عالم کتاب سے کوئی خطا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو وہ ایسی سمجھنی چاہیے جیسے اسپ تیز گام باوجود سلامت اعضا قوت رفتار ذرا سی غفلت میں ٹھوکر کھا کر گر پڑنے کو اسپ لاغر ولنگ کے گرنے پر قیاس کر کے جیسے سواری موقوف نہیں کر دیتے ایسے ہی حکیم امت و عالم کتاب کو بوجہ غلطی جو بمقتضائے بشری بوجہ غفلت ہو جاتی ہے، خود رائی و اجتہاد سے رد کر دینا نا سزا ہے یہ ان کی غلطی اس امر میں مثل غلطی عوام نہ سمجھی جائے گی باقی رہا مرتبہ جو جملہ یتلوا علیھم آیاتہ سے مستفاد ہے بادی النظر میں اگرچہ از قسم علوم ہے پر حقیقت میں یہ مرتبہ ان علماء ربانی کا مرتبہ نہیں جو کسی کے پیرو نہ ہوا کریں ورنہ جملہ یعلمھم الکتاب بے کار تھا ہاں حافظ علوم کہیے تو بجا ہے۔

بہر حال ایسے لوگوں کو اوروں کا اتباع ضرور ہے عالم بن بیٹھنا اور لوگوں کی پیش وائی جائز نہیں آپ بھی گمراہ ہوں اور کو بھی گمراہ کریں گے پیشوایان فرقہائے باطلہ سب ایسی مرتبہ کے لوگ تھے جنہوں نے بوجہ اولو العزمی اپنے فہم کے موافق اور ان سے اپنا کام لیا۔

پس فرقہ قادیانی نے بھی وہی روش اختیار کر کے بوجہ خود رائی خلاف متقدمین و جمہور کے آیات قرآنی میں اختلاف کر کے راہ مستقیم چھوڑ کر اپنی راہ جدی اختیار کی۔ پس اگر آیہ منھا خلقناکم و فیھا نعیدکم (طہ: ۵۵) و نیز دیگر آیات میں اس قواعد مذکورہ بالا کا بھی لحاظ رکھتے تو البتہ خطا نہ کھاتے،

واقعی مجملات کلام الٰہی کا.... سمجھنا مشکل ہے اب اس آئت کا مطلب سمجھئے کہ انسان کی پیدائش بایں خیال مرکب بہ عناصر پائی جاتی ہے ورنہ ترکیب کرتے ہوئے خداوند عالم کو کس نے دیکھا ہے جب ہم اپنے بدن میں دیکھتے ہیں کہ قلیل و کثیر یبوست ہے تو یہ سمجھ میں آتا ہے کہ ہمارے بدن میں جزء خاکی ہے ورنہ اس یبوست کی اور کیا صورت ہے کیونکہ یبوست خاصہ خاک ہے سوائے اس کے اور کسی چیز میں یہ بات نہیں ہو نہ ہو جزء خاکی کی یہ تاثیر ہے کہ ہمارے بدن میں یبوست پائی جاتی ہے اسی طرح رطوبت بھی کسی نہ کسی قدر اپنے بدن میں موجود ہے اور یہ خاصہ آب ہے اس لئے یہ بات واجب التسلیم ہے کہ ہمارے بدن میں لا ریب جزء آبی ہوگا علی ہذا القیاس ہوا اور آگ کا سراغ نکل آتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض ہر مخلوق کی پیدائش کا علم اللہ ہی کو ہے کہ کسی خلط اور کن اخلاط سے پیدا کیا مگر جو کچھ اللہ تعالی نے بتایا اور اشارہ فرمایا کہ جنات آگ سے اور انسان مٹی سے اور دیگر جز کا ذکر نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ جزء اعظم جس سے انسان کا بدن بنا وہ دیگر اجزاء لطیف سے کثیف ہے اسی کی طرف خطاب فرمایا کہ ہم سے تم کو اس ناچیز خاک سے بنایا اور اسی خاک میں ملا دیں گے یعنی ہر چیز اپنی اپنی اصل کی طرف رجوع ہو کر مل جاوے گی بقول

کل شیء یر جع الی ا صله ۔

پس ۔ منها خلقنا کم و فیها نعید کم (طٰہٰ:۵۵)

سے یہ ہی مراد ہے کہ تم کہیں مرو مگر زمین پر ہی مرنا ہے خواہ پہاڑ یا درخت یا تخت یا پانی یا زمین پر یا پانی میں یا زمین میں یا آگ میں ۔ یہ سب زمین پر ہی مرنا مراد ہے اور بعد موت موافق اندازہ ہر خلط اپنے اپنے اصل مادہ یعنی اپنے معدن کی طرف رجوع ہو کر شامل ہو جائے گی ۔ چنانچہ یہ دیگر آیت اس کی موید ہے

قا ل فیها تحیو ن و فیها تمو تو ن و منها تخر جو ن (اعراف :۲۵)، اس زمین میں جیو گے اور اسی زمین میں مرو گے اور اسی زمین سے نکالے جاؤ گے

پس آیت منها خلقنا کم کی مراد اس آیت بالا سے صاف ثابت ہو گئی کہ جب جزاعظم یعنی زمین کی طرف نسبت خلق انسان خطاب تھا اسی کی طرف پھر خطاب ہے کہ ہم پھر انسان کو مثل سابق انہیں جزئیات عناصر کے ساتھ اٹھائیں گے غرض انسان میں چاروں اخلاط کا خلاصہ جزو جو ہر شریک ہے اور پانچویں روح جدی اس جسم سے نہیں جس کا واضح ثبوت سابق گزرا اور اس آیت ذیل سے ثابت ہے:

الذی ا حسن کل شیء خلقه و بدأ خلق ا لا نسا ن من طین۔ ثم جعل نسله من سلا لة من ما ء مهین۔ ثم سواه ونفخ فیه من رو حه (سجدہ: ۸۔۹) (ایسا جس نے اچھی کی کی ہر شئے کی خلقت اس کی اور شروع کی خلقت انسان کی مٹی سے پھر بنائی اولاد اس کے نکلتے ہوئے پانی ذلیل سے پھر برابر کیا اسے اور پھونکا اس میں روح اپنی)

یعنی آدم کی گوندھی ہوئی مٹی سے اور اولادان کی کو قطرہ آب ذلیل سے پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ،تو اس سے یہ مراد نہیں کہ آدم خالص مٹی سے اور اولاد خالص قطرہ پانی سے، بلکہ وہی مراد ہے کہ آدم کے جزء مرکبات عناصر مقطرات سے اولاد کی نسل بڑھائی گئی اور روح علیحدہ ہے۔

پس اب تو بخوبی یقین آہی گیا ہوگا اور یہ بھی ثابت ہوگیا کہ قادیانی صاحب کی اصل خلقت انسانی نہیں بلکہ اس خلقت سابق سے جو آدم سے اول ہے کیونکہ منجملہ ان کے یہ وہی ایک کیڑہ ہیں جو بقول خود صورت انسان میں ہوئے اور جنات بھی بصورت انسان وبصورت اپنے رفیق مار میں اکثر ہوتے ہیں تو قادیانی صاحب کا بیان بھی کوئی قابل تعجب نہیں ہے مگر اتنی عنایت فرمائیں کہ حضرت آدم کے ساتھ جو کچھ سلوک کیا سو کیا اب اولاد کے پیچھے تو عنداللہ نہ پڑیں یہ بڑی عنایت ہوگی۔

اثبات رفع جسمانی حضرت ادریس

اگر حضرت ادریسؑ کا رفع معہ جسم کے ہونا از روئے قانون فلسفہ قابل انکار ہے،تو اس قانون کی تردید کا ثبوت تو سابق میں گزر چکا مکرر بیان کی ضرورت نہیں اور اگر بخیال فاسد بحیلہ کل نفس ذائقة الموت کے بھروسے ان کی حیات میں کچھ توہم ہے،تو تلو یہ وہی باعث قلت فہم ہے جو قواعد مذکورہ بالا کے خلاف عالم بن بیٹھے ورنہ احادیث وتفاسیر وکتب سیر وغیرہ معتبرہ میں ان کا بالتفصیل قصہ موجود ہے اطمینان فرمالیجئے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ کا رفع بعد ذائقة الموت ہوا ہے اور جب یہ بات مسلّم ہے کہ انبیاء حیات النبی ہیں تو فقط حضرت ادریس کے لئے خصوصیت و رفعناہ مکاناً علیاً کی کیوں ہوتی۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ آیت رفع جسمانی آسمانی شہادت دیتی ہے ہر ایک تفسیر میں تحت آیت مذکور بالا میں مفصل کیفیت مذکور ہے پس برخلاف جمہور کے مجرد رائے کے بھروسے پر اختلاف کرنا مخالفت اجماع وسابقین ہے جو داخل کفر ہے۔

اب ہم اس اشتہار کی جانب متوجہ ہوتے ہیں جس کا اشارہ سابق مذکور ہوا تھا اگرچہ ضرورت کسی جواب کی باقی نہیں رہی بایں وجہ کہ اس کے دعوے مثیل عیسی ووحی والہام وطریقہ ایجاد جدید کی بیخ وبنیاد ثبوت بالا سے اکھڑ گئی تو منصف مزاج طالب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق عاقل کو اس قدر اثبات مذکور الصدر کافی ہے مگر مزید اطمینان خادمان مثیل مسیح کو جو انہوں نے در بارہ حیات وممات حضرت عیسیٰ دلائل فاسدہ درج اشتہار کئے ہیں ان کی قلعی کھولنا ضروری ہے ورنہ بقول خود بدرا بہانہ بسیار کے حیلہ بوجہ تیرہ درونی کہنے کو تیار کہ اس کا جواب نہیں ہوا لہذا جو کچھ اقوال خادمان وغیرہ نے دو ورقہ اشتہار میں شائع کئے ہیں کون نہیں جانتا کہ یہ در پردہ بڑے پیر کی جوتیوں کا صدقہ ہے

چرخ کو کب یہ سلیقہ ہے ستم گاری میں
ہے کوئی اور ہی اس پردہ زنگاری میں

کہنے کو تو خاکہ خادمان ملامی وغیرہ کا ہی اوڑے گا ان مہملات کے بدلے ادھر سے بے نقط وہی سنیں گے جو سابق گذرا اور آئندہ بھی گذرے گا ناظرین دل لگا کر سنیں اور سمجھیں شروع عنوان اشتہار میں ثبوت خادمان مسیح موعود نے باستدلال کلام الٰہی اپنی صحت وثبات عقل سے دیا ہے کہ اللہ کی رسی کو پکڑو۔

ناظرین اس میں غور فرمائیں وہ یہ ہے:

و اعتصموا بحبل الله جميعاً و لا تفرقوا و اذكروا نعمة الله عليكم اذ كنتم اعداء فالّف بين قلو بكم فا صبحتم بنعمته اخوا ناً (آل عمران: ۱۰۳)۔ (اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی سب مل کر اور پھوٹ نہ ڈالو اور یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب تھے تم آپس میں دشمن پھر الفت دی تمہارے دلوں میں اب ہو گئے اور اس کے فضل سے بھائی بھائی)۔

اب مقام غور وانصاف ہے کہ یہ رسی اللہ کی یعنی اسلام دین جو قرآن و حدیث کے موافق ہے صحابہ کرام نے فرقہائے باطلہ کو تہ تیغ فرما کر رسی اسلام کے قائم کر دے جس پر اجماع وطریقہ اربعہ آئمہ آج تک قائم ہے اب بخلاف اس کے جدی رسی راہ فرق کے بعد تیرہ سو برس کے کس نے نکالی افسوس ہے کہیں سے کچھ عقل مول لے لی ہوتی تو ضرور اس آیت کو زبان پر لاتے ہوئے شرماتے ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ ایسے لوگ بہت ہیں کہ دوسرے کی بات نہ سمجھیں مگر ایسے نہیں نظر پڑے کہ ماشاء اللہ اپنی بات خود نہ سمجھیں یہ درجہ انہیں کٹ ملانوں کو ملا ہے کوئی ان سے جا کر پوچھے کہ رسی اللہ کی قدیم کون سی ہے کیا یہ راہ جدید وتفرقہ والی ہے یا حسب محاورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کی اس کیڑی کو رسی سے تعبیر کرتے ہیں جو دشمن آدم ہے کیونکہ موجد ان اس گروہ کے سرخیل نے اپنی اصلیت کیڑہ سابق میں بیان کی ہے کیا اسی کیڑے کی طرف اشارہ ہے۔ سچ ہے جو اللہ کی طرف سے گمراہ ہے اسے راہ پر لانے والا کون؟ کوئی نہیں اور آگے اللہ تعالی فرماتا ہے:

و لا تکونوا کالذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جاء هم البینات و اولئك لهم عذاب عظیم ۔(آل عمران ۱۰۵) (اور مت ہو ان کی طرح جو پھوٹ گئے اور اختلاف کرنے لگے بعد اس کے پہنچ چکے ان کو حکم صاف اور ان کو بڑا عذاب ہے)

کیوں یارو! اب یہی آیت مذکور کا مطلب سمجھ میں آیا جلد توبہ کر کے قدیم اسلام کی رسی پکڑ لو ورنہ بڑے عذاب میں گرفتار ہونا ہوگا۔

اب جوابات دیگر مرزائیاں جو انہوں نے ایک مولوی صاحب کو بخطاب لفظ میاں جی کے درج اشتہار کیا ہے، غور سے سنئے

قولہ: بل رفعه الله ۔ البتہ اللہ کے اس وعدہ کا ایفاء ہے جو اس نے فرمایا ہے:

یا عیسی انّی متو فّیك و را فعك الی ۔

یہاں متو فیك پہلے ہے اور را فعك بعد میں ۔

پس ترجمہ ہوا کہ اے عیسی میں تجھے مارنے والا ہوں اور تیرا رفع درجات کرنے والا ہوں رفع درجات صحیح معنی اس لئے ہیں کہ را فعك سے پہلے متو فیك موجود ہے۔

پس جس کو اللہ تعالی نے موت دی اس کے بعد اس کا رفع درجات ہی ہوا کرتا ہے نہ رفع جسم ۔ اگر اللہ تعالی نے حضرت عیسی کو مار دیا جیسا کہ متو فیك کے وعدہ سے ظاہر ہے تو پھر اگر جسم کا رفع کیا تو اس سے فائدہ کیا ہوا مردہ کے واسطے کیا دفن کرنے کی جگہ اس دنیا میں نہیں مل سکتی ۔

اقول: افسوس ہے مرزا قادیانی کے حواریوں کی عقل پر

آنچہ اوستاد شما گفت ہماں می گوئید

بہت صحیح ہے۔

بقول کسی بزرگ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز
کبوتر با کبوتر زاغ با زاغ

ہم نے تو یہ سمجھ کر قلم اٹھایا تھا کہ انہیں کچھ آتا ہوگا لیکن یہ تو طفل مکتب سے بھی بدتر نکلے جو ذرا ذراسی بات ہمیں کو سمجھانی پڑی

ذوق بازی گہ طفلان ہے میرا سر یہ زمین
ساتھ لڑکوں کے پڑا کھیلنا گویا ہم کو

اے حضرات! کہیں سے عقل عاریتاً ہی مانگ لی ہوتی کسی عالم کی جوتیاں سیدھی کی ہوتیں تو ایسی بات بات پر نہ پھیلتے۔

خیر بمصداق ما علینا الا البلاغ جو ہمارا فرض منصبی ہے اس کو جہاں بے علموں کے سامنے ظاہر کرنے سے عار نہیں شعر سنے ہوں

چمن چمن میں سینکڑوں نالے ہزاروں کے
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

اولاً آیت بل رفعه الله اليه میں لفظ رفع کی تحقیق ضروری ہے کہ یہاں پر رفع جسمانی مراد ہے یا کہ مطابق گمان فاسد قادیانیوں کے روحانی۔

پس ہم اپنے دعوی رفع جسمانی کی دلیل بیان کرتے ہیں جس سے رفع روحانی قطعاً باطل ہے۔ و هو هذا

آیت متنازعہ فیہ میں اللہ جل شانہ نے سات ضمائر واحد غائب کے بیان فرمائے ہیں جن میں چھ جگہ بالاتفاق حضرت عیسی مجسم مراد ہیں، پس اگر بلا کسی دلیل کے رفعه الله سے مراد رفع روح مرادلو، تو دعوی بلا دلیل ہے اور جس کو اللہ پاک نے طبیعت مستقیم عطا فرمائی وہ اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ وما قتلوه وغیرہ میں نفی قتل سے نفی موت مقصود ہے۔ پس موت کی نفی کر کے لفظ بل کے ساتھ اللہ پاک نے رفعه الله کو بیان فرمایا یعنی نہ یہود نے عیسی کو قتل کیا اور نہ صلیب پر چڑھایا بلکہ اللہ نے عیسی کو مجسم اپنی طرف اٹھا لیا اور اگر وما قتلوه وغیرہ سے نفی موت مقصود نہ ہو تو پھر نفی قتل سے کیا فائدہ۔

چنانچہ مظہری بھی فرماتے ہیں کہ توفی سے مراد رفع الی السماء ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر مظہری کے صفحہ ۳۸۷ میں لکھا ہے کہ

و الظا هر عندی ان المراد با لتو فی هو الرفع الی السما ء یشهد به الو جدان بعد ملا حظة قو له تعا لی و ما قتلو ه و ما صلبوه و لو لا نفی المو ت عنه ما کا ن من نفی القتل فا ئدة ان الغر ض من القتل المو ت ۔ انتہی ۔

ظا ہر مظہری کے نز د یک یہ با ت ہے کہ تو فی سے مراد رفع الی السماء ہے ہر شخص کا وجدان گوا ہی دیتا ہے بعد خیال کرنے قول اللہ کے و ما قتلوه و ما صلبوه ۔ اور اگر اس جملہ سے نفی موت نہ ہوتی تو پھر نفی قتل سے فا ئدہ ہی کیا ہوتا ۔ اس لئے کہ غرض قتل سے موت ہے فقط اور یہ بھی وا ضح رہے کہ لفظ بل ما قبل کے اعراض اور ما بعد کے اثبات کے واسطے آ تا ہے جیسا کہ علم اصول سے ثا بت ہو چکا ہے بل لا ثبا ت ما بعد ہ و الاعرا ض عما قبله علی سبیل التدا ر ك پس اللہ پاک کو صلیب و قتل سے اعراض مقصود ہے اور رفع جسم کا اثبات مقصود ہے ۔

اور بفرض محال مان بھی لیا جائے کہ حضرت عیسی کی وفات ہوگئی جس کے مرزا قادیانی صاحب مرتکب ہو ئے ہیں تو لفظ رفع کی کیا ضرورت تھی کسی خاص بات پر دلالت نہیں کرتا چنانچہ جہاں لفظ تو فی آیا ہے اور اس کے معنی بھی ما قبل یا ما بعد کے قرینہ سے موت ہیں تو وہاں پر کہیں رفع کا لفظ بیان نہیں فرمایا جس سے بعض مقام کا ذکر کرتے ہیں

قل یتو فا کم ملك المو ت الذی و کل بکم ثم الی ر بکم ترجعون (سجدہ:۱۱) (کہہ دیجئے کہ قبض کرے گا تم کو فرشتہ موت کا وہ کہ جو مقرر کیا گیا ہے تمہارے ساتھ پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے)

یہاں ظاہر ہے کہ بوجہ قرینہ لفظ ملك الموت کے اس آیت میں یتو فا کم کے معنی موت ہی نہیں اور نیز دوسری آیت و الله یتوفی ا لا نفس حین مو تها ۔ اور اللہ قبض کرتا ہے، تو جان کو ان کی موت کے وقت ۔ یہاں پر بھی وہی قرینہ موت ہی مراد ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری آیت

حتّی اذا جاء احدکم الموت توفته رسلنا (الانعام:۶۱)

یہاں تک کہ جب آ گئے ایک کو تم سے موت وفات دینے میں اسے

یہاں بھی وہی قرینہ مراد موت ہے

چوتھی آیت

حتّی یتوفّاھنّ الموت (النساء:۱۵)۔ یہاں تک کہ وفات دے انہیں موت

یہاں بھی وہی قرینہ موت مراد ہے۔

پس آیت متنازع فیہ میں اللہ پاک کی مراد نفی قتل وصلب ہے اور اثبات رفع جسمانی اور اس ہمارے بیان کی تقویت آیت

یا عیسی انی متوفّیك و رافعك الی (اے عیسی میں تیری مدت پوری کرنے والا ہوں اور تجھ کو اپنی طرف اٹھانے والا ہوں)۔

دیتی ہے۔

اس آیت کریمہ میں بھی لفظ توفّی کی تحقیق ضروری ہے معلوم کرنا چاہیے کہ توفی کا مشتق منہ وفی ہے اور یہ مادہ اپنی ہیئت شخصی وضعی یعنی صیغہائے مجرد و مزید از روئے استقراء افادہ معنی تمام وکمال میں علی قدر المشترک کبھی قاصر نہ رہا۔ پس وفا کا صیغہ اپنی ہیئت شخصی کے اعتبار سے چند معنی کے لئے مستعمل ہے جن میں سے بعض کو بطور تمثیل لکھتے ہیں

سلانا۔

و ھو الذی یتوفاکم باللیل و یعلم ما جرحتم بالنھار (انعام)

اور اللہ وہ ذات ہے کہ سلا دیتا ہے تم کو رات میں اور جانتا ہے جو کام تم دن میں کرتے رہے)

پورا کرنا و پورا پانا:

قولہ تعالی ثم توفی کل نفس ما کسبت (بقرہ:۲۸۱)

(پھر پورا پائی ہر جان جو کمایا)

و اما الذین آمنوا و عملوا الصالحات فیوفیھم اجورھم

(آل عمران:۵۷) (اور جو ایمان لائے اور کیں نیکیاں پس پورا کریں گے ہر مزدوری ان کی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چنانچہ لسان العرب میں ہے:

و فی فلا ن ای تم فلان قو له و لم یعذر (اس نے اپنے قول کو پورا کر دیا)

۳۔ بڑھنا اور زیادہ ہونا۔

و فی الشعر فهو وا فٍ اذا زا د (یعنی بال بڑھ گئے)

۴۔ بلندی اور بلندی پر چڑھنا:

محیط المحیط میں ہے:

الو فی الشرف عن ا لا ر ض (یعنی چڑھنا)۔

او فی علیه ای اشرف (چڑھ گیا)

۵۔ مجازی طور پر معنی موت تاج العروس شرح قاموس میں ہے:

و من المجاز ادر کت الوفا ۃ ای المو ت (یعنی پالیا اس کو موت نے)

پس کتب لغات مذکورہ بالا سے ثابت ہو گیا کہ لفظ تو فی کے معنی حقیقی پورا کرنا وغیرہ ہیں جس کے مرزا قادیانی خود مقر ہیں چنانچہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۱۹ میں اپنی الہامی عبارت یعنی انی متو فیك و را فعك الی کے معنی:

میں تجھ کو پوری نعمت دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا

اور صفحہ ۵۵۷ جلد اول قادیانی خزائن میں:

یا عیسی انّی متو فّیك و را فعك الی

کے معنی اے عیسی میں تجھے کامل اجر بخشونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا،

فرماتے ہیں۔

اور موت معنی مجازی جیسا کہ شرح قاموس سے ظاہر ہو چکا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ معنی مجازی بوقت کسی ضرورت کے بامداد کسی قرینہ کے مراد لیا جایا کرتے ہیں یہاں وہ کونسی ضرورت پیش آئی اور کونسا قرینہ صارفہ پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اصلی معنی چھوڑ کر مجازی کی طرف تجاوز کیا گیا۔ بلکہ اللہ پاک نے اگر آپ صاحبوں کو ذرا بھی چشم بینا عنایت فرمائی ہو تو معنی حقیقی کے لئے مؤید کلام پاک میں کلمات موجود ہیں اول لفظ متو فّیك کے پہلو میں ہی دیکھ لیجئے کہ متو فّیك کے بعد لفظ را فعك فرمایا حالانکہ کسی جگہ پر ایسا نہیں کہ موت کے بعد لفظ رفع کا اس طریقہ پر بیان فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جیسا کہ اس کی نظیریں بیان بالا سے معلوم ہو چکی ہیں ۔

خیر اگر تھوڑی دیر کے لئے متو فیك کے معنی مجازاً موت ہی مراد لیں جس کے آپ صاحب مرتکب ہوئے ہیں تو کلمہ را فعك الی بمنز لہ لغو تصور کیا جائے گا اس واسطے کہ یہ بات سب کے نزدیک مسلّم ہے کہ حضرت عیسیٰ انبیاء میں سے ہیں ان کے واسطے تو کیا بلکہ عامہ مومنین کے واسطے ثابت ہے کہ بعد موت ملائکہ ان کے ارواح کو آسمان پر لے جاتے ہیں، تو کیا انبیاء مرسلین کو یہ رتبہ حاصل ہونے میں کچھ شک ہے جو مرفع کے واسطے رفع فرمایا۔ نہیں بلکہ اس رفع سے کوئی خاص رفع مراد ہے جو عامہ انبیاء و مومنین کے علاوہ ہے۔ پس اس رفع سے اللہ کی مراد رفع جسمانی ہی نکلتی ہے جو کہ بجز حضرت ادریسؑ و حضرت عیسیٰؑ کے دوسرے کو مرحمت نہیں فرمایا گیا اور حضرت آدم تو اول درجہ میں ہیں ۔ نیز ہم آیت بل رفعه الله سے مفصلاً ثابت کر آئے ہیں کہ رفع جسمانی ہی متحقق و ثابت ہے اور اس امر پر یہ اعلیٰ درجہ کی دلیل ہے کہ متو فّیك اپنے حقیقی معنی پر ہی ہو۔ ورنہ بین الآیتین تناقض واقع ہوگا۔ اور تناقض سے اللہ پاک نے اپنے کلام پاک کو مبرا فرمایا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:

و لو کا ن من عند غیر الله لو جدوا فیه ا ختلا فاً کثیراً ۔

اور اگر ہوتا یہ قرآن غیر اللہ کے پاس سے تو البتہ پاتے اس کے اندر بہت اختلاف

غور کا مقام ہے کہ مرزائی خود تناقض ثابت کرتے ہیں اور مولوی عبد الکریم صاحب کو مفت بدنام کرتے ہیں اور بے جا اتہام لگاتے ہیں ۔

ناظرین کو واضح ہو کہ ہم نے مشرح طور پر حضرت عیسیٰؑ کا رفع جسمانی ثابت کر دیا اور نیز ہم بہ بطریق دیگر بھی ثابت کرتے ہیں کہ بسا اوقات بولا جاتا ہے لیکن اس کلام کے معنی درست نہیں ہوتے تا وقتیکہ تقدیم تاخیر نہ کی جاوے۔ چنانچہ اللہ پاک کفار کے عقیدے کی حکایت بیان فرماتا ہے:

ما ھی ا لا حیاۃ الد نیا نمو ت و نحیا (الجا ثیة : ٢٤)

(نہیں ہے یہ مگر دنیا کی زندگی ہم مریں گے اور زندہ ہوں گے)۔

برعکس ان کے عقیدے کے اور ان کا عقیدہ یہ تھا کہ جو کچھ ہم کو رہنا ہے دنیا میں ہی رہینگے اور بعد میں زندہ نہ ہونگے اور آیت میں ہے کہ بعد میں زندہ ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس معنی اس طرح پر موافق ان کے عقیدہ کے ٹھیک ہوں گے کہ لفظ نحیا کو پہلے رکھیں اور نموت کو بعد میں جیسا کہ تفسیر جمل میں مذکور ہے اسی طرح لفظ را فعك الی پہلے رکھیں اور متو فّیك بعد میں یعنی میں تجھے اپنی طرف اٹھانے والا ہوں اور تیری مدت پوری کرنے والا ہوں۔

اور نیز تفسیر عباسی جو قرآن مطبع مجتبائی و ہاشمی کے حاشیہ پر موجود ہے یہی قاعدہ بالا مترتب فرمایا ہے یعنی

انی متو فیك و را فعك الی مقدم و مو خر و یقول انی را فعك الی

سے ناظرین اب تو تو آپ کو بخوبی واضح ہو گیا ہو گا کہ ان تمام بیانات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ حضرت عیسیٰ مجسم آسمان پر زندہ اٹھائے گئے

اگر اب بھی وسوسہ شیطانی دفع نہ ہو اور وہی جہالت اپنا کام کئے جائے تو لیجئے ایک اور طریق سے آپ کو سمجھایا جاتا ہے اور ہم سابق بھی عرض کر چکے ہیں کہ ہر آیت جکا محل و موقع وقرینہ بواسطہ ومطالب قبل و مابعد پر ہمیشہ لحاظ رکھنا چاہیے تاکہ اصلی مراد و مطلب فوت نہ ہو جائے، تو اس ربط اس آیت

یا عیسی انی متو فیك و را فعك الی .. الخ (آل عمران:۵۵)

کا یہ ہے کہ جب کفار آپ کے جانی دشمن وخون کے پیاسے ہوئے اور آپ کی ہلاکی کے داؤ تدبیریں کرنے لگے تو اللہ پاک نے ماقبل آیت مذکورہ بالا یہ فرمایا:

و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الما کرین (آل عمران:۵۴)

(داؤ کیا انہوں نے اور داؤ کیا اللہ نے اور اللہ بہتر داؤ کرنے والوں سے)

یعنی حضرت عیسیٰؑ کو ان کے مکر کا حال ظاہر فرمایا کہ وہ کیسا ہی داؤ کریں ایک بھی نہ چلے گا اور رفع تردد کی یہ خوش خبری یعنی یا عیسی انی متو فیك .. الخ سنائی کہ ہم تم کو اپنے پاس معہ جسم اٹھالیں گے اور پوری کریں گے تمہاری مدت۔ اور اگر اس کے برعکس مثل قادیانی لفظ متو فّیك سے موت، جیسا کہ ان کا بیان ہے، سمجھا جائے تو کافر تو آپ کی موت ہی کے درپئے تھے خدا بھی انہیں کا ساتھی ہو گیا بجائے رفع تردد و امداد کے الٹا متو فیك یعنی موت دونگا فرمایا تو و مکر اللہ و اللہ خیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الما کر ین فر ما نا بے کار گیا اور انہیں کا فروں کا داؤ چل گیا اور الفاظ مطھر ك من الذین کفروا بھی بے کار ہو گیا۔ اور بقول مرزا قادیانی روح کا رفع درجات ہوا اور نعش کفار ہی کے قبضہ میں رہی تو اللہ پاک کرنے والا کس چیز کا ہوا۔ کیا صرف روح کا جس کا رفع بیان کیا گیا ہے مگر وہ تو ان کے اختیار سے باہر ہے اور نہ قبضہ میں رہی جو ناپاک کرتے۔ غرض قادیانی کے بیان سے اللہ پاک کا کلام بالا لغو ٹھہرتا ہے۔

افسوس ہے کہ ایسے لوگ پیشوائے دین بن بیٹھے ہیں جن کو اپنے پس و پیش کی خبر نہیں آپ تو گمراہ ہوئے اوروں کو بھی گمراہ کیا۔

اے ناظرین حق پسند! لفظ متوّفیك کے وہ معنی لیجئے کہ جس سے مخالف کی کمر ہی بالکل ٹوٹ جائے۔ یعنی خود خدائے تعالی اسی آیت کے بعد آیت دوسری میں صاف معنی پورا کرنے کے فرماتا ہے اے بھائی قادیانیوں ذرا چشم حیا ظاہری کو اٹھا کر ربط آیت ماقبل و مابعد غور کر کے بول تو او ٹھوکوں ٹھکانے کی کہتا ہے۔ وہ آیت یہ ہے:

و امّا الذین آمنوا و عملوا الصّالحات فیوفّیھم اجورھم

(آل عمران: ۵۷) (اور جو ایمان لائے اور کی نیکیاں پس پوری کریں گے ہم مزدوری ان کی)

پس جب اللہ پاک نے خود اصلی معنی آئندہ آیت میں بتا دیئے تو پھر معنی اصلی چھوڑ کر معنی موت کے لگا کر چوں چرا کرنا انہیں کا کام ہے جن کی باطنی آنکھیں تو پھوٹی ہی ہیں مگر ظاہری آنکھیں بھی پھوٹ گئیں۔..

اب اصلی مطلب سنیئے۔ یعنی حضرت عیسی سے یہود منکر ان نے داؤ کیا اور انہیں قتل کرنا چاہا اللہ نے ان کا فریب الٹ دیا اور ان کو ان کے کفر سے الٹ مارا اللہ تمام حیلہ اور تدابیر کرنے والوں سے بہتر ہے۔

عرائیس۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ حضرت عیسی ایک گروہ یہود کی طرف گذرے۔ وہ کہنے لگے وہ آیا جادوگر کا بیٹا اور بدکار بیٹا زانیہ کا (معاذ اللہ)۔

آپ غضب ناک ہو گئے اور بددعا کی اور کہا

اے اللہ تو میرا رب ہے اور میں تیری بنائی ہوئی روح سے نکلا اور تیرے حکم سے پیدا ہوا۔ اے اللہ لعنت کر جس نے مجھے اور میری ماں کو گالی دی۔

فوراً وہ سب گستاخ بے ادب سور بن گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہود کے بادشاہ نے یہ دیکھا تو ڈرا کہ مبادا میرا بھی یہی حال ہو۔
اور یہود آپ کے قتل پر مجتمع ہو گئے اور آپ کو ایک مکان میں بند کیا۔
جبریل بحکم رب جلیل آئے اور ایک روزن سے آپ کو آسمان پر اٹھا کر لے گئے۔ بادشاہ نے طیطا نوس نامی اپنے مصاحب کو حکم دیا کہ اس مکان میں جا کر حضرت عیسی کو شہید کرے۔ اندر جانا تھا کہ صورت بدل گئی جب نکلا تو لوگوں کی نظر میں ایسا معلوم ہوا کہ یہی عیسی ہیں۔ انہوں نے اسے قتل کیا اور سولی پر چڑھایا مگر کفار خوار ہوئے اور تدبیر اور داؤ الٰہی نے اپنا جلوہ دکھایا

نوٹ: بس اسی مقام (یعنی قانون اہل اسلام) سے اللہ کا سور و بندر بنانے پر قادر ہونا، مرزا قادیانی نے اڑا کر داخل قانون فلسفہ کیا ہے تا کہ اپنی صورت انسانی ہونے کی تائید ہو اور حسب دعوی سابق مذکورہ خود کہ میں اعجاز شیخ یعنی ان عجوبہ کاری عمل الترب سے کہ نہیں ہوں کوئی بات ظاہر نہیں ہوئی۔ یہاں قادیانی صاحب نے یہ معجزہ تو ضرور کہا کہ میں اپنی بڑی بیگم حمل سے فرزند نرینہ کے برآمد ہونے کی پیش گوئی کی اور برآمد دختر ہوئی۔ پھر ایک فوجی افسر سے پانچ سو روپیہ اس لئے اینٹھ لئے کہ آسمانی باپ سے تم کو بیٹا دلوا دوں گا مگر بیٹے کی جگہ چوہیا کا بچہ بھی نہ ہوا۔

آسمانی منکوحہ کی بابت اب تک پیش گوئی جاری ہے کہ ضرور میرے عقد میں آئے گی۔ اب تک تو آئی نہیں شائد قیامت کو آئے۔ ادھر رقیب مرزا جی کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے اور چار پانچ بچوں کے جھول بھی نکلوا چکا ہے۔ مگر مرزا جی ابھی تک اس کو اپنی منکوحہ بتائے جاتے ہیں۔

علی ہذا آتھم وغیرہ کی چند پیشین گوئیاں اور بھی پٹ پڑیں جو سب پر ظاہر ہیں۔

پس بباعث ان وقوعات کفاران کے اول ہی سے اللہ پاک نے اپنے نبی کے لئے یہ کلمات تسکین بخش فرما دیئے

اذ قال اللہ یا عیسی انّی متوفّیك و رافعك الیّ و مطھّرك من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ ثمّ الیّ مرجعکم فاحکم بینکم فیما کنتم فیہ تختلفون۔ (آل عمران: ۵۵) (جس وقت کہا اللہ تعالی نے اے عیسی میں پوری کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا ہوں مدت تیری اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو طرف اپنی اور پاک کرنے والا ہوں تجھ کو ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے اور کرنے والا ان کا جو پیروی کریں گے تیری غالب ان پر جو کافر ہوئے اور قیامت تک پھر میری طرف بازگشت ہے تمہاری پس حکم کرونگا تم میں جس میں تھے تم اختلاف کرتے)

یعنی جب فرمایا اللہ نے کہ اے عیسیٰ میں تجھے وفات دونگا اور اٹھاؤنگا اپنی طرف اور مطہر کرونگا تمہیں ان سے جو کافر ہوئے اور تمہارے تابعداروں کو کافروں پر غالب کرونگا قیامت تک پھر میری ہی طرف بازگشت تم سب کی پھر میں فیصلہ کرونگا جس امر میں اختلاف کرتے تھے۔

تفسیر درمنثور۔ مراد خواب ہے بحالت خواب آسمان پر اٹھائے گئے

تفسیر ابومسعود۔ وفات سے مراد یہ کہ آپ کی زندگی معینہ پوری کی جائے گی جیسا کہ بعد خروج امام ونزول مسیح وقوع میں آئے گا غرض آسمان پر آپ کا جانا مسلم اور صحیح ہے یہ کہ آپ کا انتقال نہیں ہوا چنانچہ آیت و ما قتلوہ و ما صلبوہ سے ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں۔

مطھّر ك : سے خواہ یہ مراد ہے کہ یہود کے ہاتھوں اور ان کے پلید اعتقادوں سے ہم آپ کو علیحدہ اور پاک کریں گے تاکہ آپ کو مسّ بھی نہ کرسکیں، یا انصار یہود کے لئے بے ہودہ افتراء کا کچھ الزام آپ پر نہ رہے گا۔

دوم۔ تابعین عیسیٰ اور کفار سے کون مراد ہیں۔ اگر کفار سے خاص یہود مراد لئے جائیں تو ہوسکتا ہے کہ تابعین سے حواری ونصاری مراد ہوں جو یہود پر حاکم رہے اور اگر کفار عموماً مخالفین حضرت عیسیٰ مراد ہوں تو تابعین سے اہل اسلام مراد ہیں کہ ہم اہل اسلام سچے ابراہیمی سچے موسوی سچے عیسائی سچے محمدی اور تمام انبیاء کے تابع ہیں۔

پس مسلمان ہمیشہ کفار پر حاکم اور غالب رہے اور رہینگے...اور اگر مسلمانوں کا اعتقاد بحق حضرت عیسیٰ معاذ اللہ باطل ہے جیسا کہ نصاری کا زعم ہے تو یہ کافر ٹھہرے اب ضرور ہے کہ نصرانی غالب ہوتے اور سب معبدگاہوں پر قابض ہو جاتے حالانکہ ایسا میسر نہیں ہوا اور اگر حق ہے تو آپ کے سب مخالف نصاری ہوں یا یہود مجوسی ہوں کہ ہنود باطل پر قرار پائے اور ان کی مغلوبی ہوئی اور ہے اور امام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں کامل ہوجائے گی۔

علاوہ ازیں دوسرے مقام پر اللہ پاک عدم موت حضرت عیسیٰؑ کی کیسی تصدیق فرماتا ہے:

و قولهم انّا قتلنا المسيح عيسى ابن مريم رسول الله و ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبّه لهم و انّ الذين اختلفوا فيه لفى شكّ منه ما لهم به من علم الا اتّباع الظّن و ما قتلوه يقيناً بل رفعه اللّه اليه و كان الله عزيزاً حكيماً (النساء: ۱۵۷-۱۵۸) (اور ان کے کہنے سے کہ ہم نے قتل کیا مسیح عیسیٰ ابن مریم جو رسول اللہ کے ہیں اور نہیں قتل کیا اسے اور نہ سولی دی اسے لیکن شبہ ہوا ان کو اور بے شک جو مختلف ہوئے قتل میں عیسیٰ کے ہر آئینہ شک میں ہیں۔ قتل سے نہیں ان کو علم مگر پیروی گمان کی اور نہیں قتل کیا اسے یقینی طور پر بلکہ اٹھا لیا اسے اللہ نے طرف اپنی اور ہے اللہ غالب حکمت والا)۔

اور اس کے کہنے سے عذاب نازل ہوا کہ ہم نے حضرت عیسیٰ ابن مریم کو قتل کیا حالانکہ نہ قتل کر سکے نہ سولی دے سکے۔ یہ ہوا کہ جس نے حضرت عیسیٰ کی خبر بادشاہ ظالم کو دی تھی اسے اللہ نے حضرت عیسیٰ کی صورت پر کر دیا وہ لوگ اسے عیسیٰ سمجھے اور سولی دے دی پھر وہ اپنی اصلی صورت پر آ گیا۔

یہود کو اس میں شبہ پڑا اور تردد ہوا کہ آیا ہم نے قتل کیا یا نہیں۔ تو یہ قول کہ حضرت عیسیٰ کو قتل کیا محض گمان پر ہے اور حق یہ ہے کہ نہ قتل کیا نہ سولی چڑھائی بلکہ اللہ تعالیٰ نے اسے اپنے حضور میں بلا لیا اور آسمان پر اٹھا لیا اور اللہ غالب حکمت والا ہے اور یہ جو قادیانیوں کا بیان اس آیت کے بارے میں ہے کہ:

بل رفعه الله اليه سے اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کا ایفاء ہے جو اس نے فرمایا ہے يا عيسى انّى متوفيك و رافعك الیّ (آل عمران۔ ۵۵)۔

ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ واقعی اس فرمان الٰہی کی تصدیق ہے جیسا کہ فرمایا وہ داؤں اللہ کا پورا ہوا، یعنی بچا لیا قتل سے (یعنی موت سے) اور اٹھا لیا معہ جسم طرف اپنی۔

مگر قادیانی جو اس وعدہ سے معنی موت نکالتے ہیں کہ جو مراد موت کفار تھی وہ کیوں کر ٹھیک ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو نفی موت فرما کر اٹھا لینا اپنی طرف (یعنی آسمان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

) فرماتا ہے۔ پھر ہے کوئی اللہ کا صادق بندہ کہ کلام الٰہی میں غور کرے اور بول اٹھے کہ کون پتے کا کہتا ہے اور اس اگلی آیت سے آپ کا رفع بحیات جسمانی اور پھر آپ کا نزول ثابت ہے

و ان من اهل الكتا ب ا لا ليو منن به قبل مو ته و يو م القيامة يكو ن عليهم شهيداً۔(النساء۔۱۵۹)۔

(اور نہیں کوئی اہل کتاب مگر ایمان لائیں گے ان پر ان کے مرنے سے پہلے (یعنی حضرت عیسی بن مریم) اور دن قیامت کیہوں گے عیسی ان پر گواہ)۔

یعنی کوئی اہل کتاب نہیں مگر یہ حضرت عیسی پر ایمان لائے گا یعنی امام مہدی آخرالزمان کے وقت میں جب آپ نزول فرمائیں گے۔ اور بعد انتقال امام خلافت آپ کے تعلق ہوگی پھر آپ دنیا سے رحلت کریں گے اس سے پہلے یہود و منکرین مردود کو بزور شمشیر مطیع و مومن بنائیں گے اور قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں گے جس طرح اور پیغمبر اپنی اپنی امت پر شہادت دیں گے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ قبل موت آپ کے سب ایمان لے آویں گے مگر قبل رفع حضرت عیسی ایسا ہوا ہی نہیں اس وقت تک تو وہ خون کے پیاسے رہے اور سب ایمان نہ لائے تو اب وہ کون سا وقت ہے جو اس آیت کے مطابق ہو۔ تو وہ وقت نزول حضرت عیسی کا وہی ہے جس کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ اے اہل انصاف تہ دل سے غور کر کے نوقت ذکر موت اس آیت میں اللہ پاک نے لفظ قبل مو ته فرمایا اور اس مقام پر کہ جہاں مراد کفاروں کی موت ہے کہ ہم نے مار دیا وہاں اللہ پاک نے نفی موت بالفاظ: و ما قتلوه و ما صلبوه فرمایا اور اسپر بس نہ کیا جو یہ سمجھا جاتا ہے کہ کسی اور وقت انتقال ہوا ہو اور نہ یہ فرمایا کہ اپنی موت سے فوت ہو گئے بلکہ بایں الفاظ صاف بل رفعه الله اليه فرمایا یعنی اللہ نے اٹھا لیا اپنی طرف۔ اگر موافق بیان قادیانی را فعك الى کے معنی رفع درجات روحانی ہیں تو نہ معلوم معنی درجات کس لفظ کے معنی گھڑے ہیں۔ ماقبل و مابعد کے کسی الفاظ و ربط قرینہ وغیرہ تو پایا نہیں جاتا۔ کیا الفاظ الى کے معنی درجات لگائے ہیں۔ یہ کون سی کتاب لغت میں ہے ہاں صاحب یہ اس کتاب الہامی بے علمی کا خاکا ہے۔ ملا جی یہ تو خوب سمجھے کہ کفاروں کے قبضہ کی تو روح ہے نہیں اس درجہ روحی قائم کیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ نہ سمجھے کہ بغیر جسم کے درجہ ہونے سے کیا نتیجہ اعمال تو معہ جسم کے ہوں اور جزا و سزا خالی روح کو ہو یہ کس عاقل کے نزدیک قابل تسلیم ہوگا ہرگز نہیں اور یہ جس قدر آیات دیگر در بارتائیدا ثبات درجات درج اشتہار کی ہیں ان سب میں لفظ رافعك کے ماقبل و مابعد قرینہ والفاظ درجات موجود تو پھر کس برتے پر تتا پانی اور کس بھروسے اور ڈھٹائی پر یہ مثالیں تحریر اشتہار کی ہیں

بقول: چہ دلا ور است دز دے کہ بہ کف چراغ دار ملا جی اگر کسی مکتب میں کچھ دے کر کسی عالم فاضل سے پڑھا ہوتا تو بات بات پر ٹھوکر کھا کر نہ گرتے ان خیالات فاسد کے مرتکب نہ ہوتے کسی خیراتی سکول میں پڑھا ہوگا کیونکہ میلان طبع و احوال ظاہری یہی ثابت کرتا ہے کہ ایمان جائے تو جائے پیزارے مگر فخر دنیا وطبع ہاتھ سے نہ جائے ۔ لو اب ہم ایک اور چوتھے طریقے سے حضرت عیسیٰ کا بحیات آسمان پر ہونا اور اللہ پاک سے سوال و جواب کا پیش آنا ثابت کرتے ہیں اللہ پاک فرماتا ہے

اذ قا ل الله یا عیسی ابن مر یم أأنت قلت للناس اتخذو نی و امی الهین من دو ن الله قا ل سبحا نك ما یکو ن لی ان اقول ما لیس لی بحق ان کنت قلته فقد علمته تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسك انك انت علا م الغیو ب ۔(المائدہ۔۱۱۶)۔(اور جب کہا اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ بن مریم کو کیا تم نے کہا آدمیوں کو بنا لو مجھے اور میری ماں کو معبود سوائے اللہ کے۔ کہا پاک ہے تو اور نہیں مجھے یہ قوت کہ کہوں میں وہ کہ نہیں میرے لئے حق اگر میں نے کہا تھا اسے پس بے شک تو جانتا ہوگا تو اسے تو جانتا ہے جو میرے جی میں ہے اور نہیں جانتا میں جو تیرے نزدیک ہے بے شک تو بڑا جاننے والا غیبوں کا)۔

یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد رفع جسمانی سوال و جواب ہوئے بدون جسم کسی انبیاء سے اس قسم کے سوال و جواب نہیں ہوئے ۔ بشرطیکہ وجود بروز قیامت ہوں اور حضرت عیسیٰ کا رفع معہ جسم بلا ذائقۃ الموت ہوا کہ نوبت سوال کی آئی اور اس کی اگلی آیت میں بقیہ جواب حضرت عیسیٰ یہ ہے

ما قلت لهم ا لا ما امر تنی به ان اعبدوا الله ر بی و ر بکم و کنت علیهم شهیداً ما دمت فیهم فلما تو فیتنی کنت انت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الرقیب علیم و انت علی کل شیء شهید ۔ (المائدہ۔۱۱۷)

(میں نے نہیں کہا ان سے مگر جو حکم کیا تو نے مجھے اس کا یہ کہ پرستش کرو اللہ کی کہ رب میرا ہے اور رب تمہارا اور میں تھا ان پر شاہد جب تک میں تھا ان میں پھر جب وفات دی تو نے مجھے تھا تو محافظ ان پر اور تو ہر شئے پر گواہ ہے)۔

خلاصۃ التفاسیر۔یعنی یہ بقیہ جواب حضرت عیسیٰؑ نے عرض کیا الٰہی میں نے تو ان سے وہی کہا جو تو نے مجھے حکم دیا کہ یہ اللہ کی بندگی کرو جو ہمارا تمہارا سب کا رب ہے اور میں نے ان کی حالت اسی وقت تک جانتا تھا اور نصیحت کرتا تھا جب تک ان میں تھا پھر جب تو نے مجھے آسمان پر بلا لیا تو پھر تو ہی نگہبان تھا۔مجھے کیا خبر اور تو سب کچھ جانتا ہے۔تو بس اس سے صاف ظاہر ہے کہ بعد رفعه الله ہونے کے اس وقت کے لوگوں نے معبود بنا لیا اور انہیں کی ذریات ہنوز خدا کہتی ہے تو یہ لوگ مخالف حضرت مسیح ضرور ہوئے تو بموجب آیت مذکور و جا عل الذین کفروا الی یو م القیا مة (آل عمران: ۵۵) سے جیسا ہم سابق بیان کر چکے ہیں اہل اسلام ہی مراد ہیں کہ یہ تمام انبیاء کے تابع ہیں اور زمانہ نزول حضرت عیسیٰؑ کے تابع مطابق شریعت محمدی رہیں گے اور یہ لوگ اس سوال و جواب سے مستثنٰی ہیں کیونکہ ان کو وعدہ غالب رہنے کا روز قیامت تک کا دیا گیا ہے اور بعد الی یو م القیا مة کے جو یہ فرمایا ثم الی مر جعکم ...تو یہ خبر ایمائے انی متو فیك کی ہے کہ بعد مدت پوری کرنے کے پھر تمہاری بازگشت میری طرف ہے یعنی وہی وقت قرب قیامت کا زمانہ تمہاری موت کا ہے اور ہماری اس پیش گوئی کا ایفاء ہے جو کل انبیاء سے وعدہ لیا گیا تھا۔تم کو وہ زمانہ نصیب ہو گیا کیونکہ یہ ہو نہیں سکتا کہ اللہ پاک کا فرمانا خالی از حکمت ہو اور اس کا کچھ ثمرہ نہ ظاہر ہو

قولہ تعالیٰ

و اذ ا خذ الله میثاق النبیین لما آ تیتکم من کتا ب و حکمة ثم جا ء کم رسو ل مصدق لما معکم لتؤمنن به و لتنصرنه قا ل اقررتم و ا خذ تم علی ذ لکم ا صری (آل عمران۔۸۱)

(اور جب لیا اللہ نے عہد استوار پیغمبروں سے کہ جب دیں ہم تم کو کتاب اور نبوت پھر آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے پاس کوئی پیغمبر سچا بتاتا اسے جو ساتھ تمہارے ہے ہر آئینہ ایمان لاؤ اس پر اور نصرت کرو اس کی ۔فرمایا کیا تم نے کیا اور لیا تم نے اس شرط پر میرا ذمہ)۔

یہ اقرار کل انبیاء اور معرفت ان کی سب لوگوں کی طرف ہے آیت میں کمال فضل ومحبوبیت اور آپ کا سید الانبیاء امام الرسل نبی جز وکل ہونا ظاہر ہو گیا اور تعمیل اس معاہدے کی اور پیغمبروں سے بذریعہ تعلیم وصیت اور حضرت عیسی ابن مریم سے باتباع ونصرت ہوگی ۔

پس اگر حضرت عیسیٰؑ سے بھی یہ اتباع ونصرت وعہد کی پیش گوئی پوری نہ ہوتو گویا اللہ پاک کا یہ فرمانا (معاذ اللہ) لغوٹھہر جائے گا۔ یہ انہیں کورچشم منکرین کا کام ہے جو کلام الٰہی سے بے بہرہ ہیں اور ان آیات کے منکر ہیں ۔اے شائقین اب تو یقین کلی ہو گیا کہ حضرت عیسی مجسم آسمان پر زندہ ہی اٹھا لئے گئے باقی یہ بات کہ حضرت عیسی ابن مریم نزول فرمائیں گے یا نہیں ،حضرت عیسی کے نزول الی الارض پر آیات قرآن واحادیث نبوی شاہد ہے جیسا کہ ہم اوپر آیات قرآنی سے ثابت کر آئے ہیں نظر سے گذرا ہوگا کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے

و ان من اهل الكتاب الا ليو منن به قبل مو ته (النساء:۱۵۹)

نہیں رہے گا کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لائے گا حضرت عیسی پر ان کی وفات سے پہلے ۔

اور تفاسیر سے یہ بات ثابت ہے اور نیز جیسا کہ جمل میں مذکور ہے بہ کثرت یہود حضرت عیسیٰؑ پر ایمان نہیں لائے اور انہوں نے اپنے گمان میں ان کو قتل کیا۔پس بوقت نزول ہی اس آیت کا منشاء پورا ہوگا اور احادیث میں وارد ہے

عن ابی هر يرة قا ل قا ل رسو ل الله و الذی نفسی بيده ليوشكن ان ينز ل فيكم ابن مر يم حكماً عد لاً فيكسر الصليب و يقتل الخنز ير و يضع الجز ية و يفيض الما ل حتى لا يقبله ا حد حتى يكو ن السجدة الوا حدة خيراً من الد نيا و ما فيها ثم يقو ل ابو هر يره فا قرؤا ان شئتم و ان من اهل الكتا ب الا ليو منن به قبل مو ته .. الخ

(ابی ہریرہ سے روایت ہے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قسم ہے اس ذات کی جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ قریب یہ بات اور نزول فرمائے گا تمہارے اندر عیسی ابن مریم حاکم عادل ہو کر پس توڑ دے گا صلیب کو اور مارے گا خنزیر کو اور لٹاوے گا مال اتنا کہ کوئی شخص مال کو نہ لے گا یہاں تک کہ اس وقت ایک سجدہ دنیا و مافیھا سے افضل ہوگا۔ پھر کہنے لگے ابو ہریرہ کہ اگر تمہارا دل چاہے تو پڑھو قرآن کریم کی آیت کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر ایمان لاوے گا عیسی پر ان کی وفات سے پہلے۔اور یہ ظاہر ہے)

ناظرین کو واضح ہو کہ یہ حدیث بخاری شریف کی ہے جو کہ از روئے مرتبہ کے بعد قرآن شریف کے ہے جس کی احادیث مستند اور صحیح ہیں باجماع اہل امت سے یہ ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسی آسمان سے نزول فرمائیں گے اور اس حدیث میں قابل غور یہ بات ہے کہ نبی علیہ السلام نے قسم کے ساتھ فرمایا کہ حضرت عیسی اتریں گے۔ آپ کا اشارہ ہی کافی ہے چہ جائے کہ قسم۔ پھر بھی معاندین اپنی تعدی اور مخالفت سے باز نہیں آئے

مخالف نبی کا ہے دشمن خدا کا

اللہ پاک اس تیرھویں صدی کے فتنہ انگیزوں کے سایہ سے بچاوے۔آمین

اور بکثرت احادیث وآثار صحابہ اس بات پر شاہد ہیں کہ حضرت عیسی نزول فرماویں گے۔ بغرض اختصار کے بعد کو لکھتا ہے از مشکوۃ حدیث رواہ ابن جوزی فی کتاب الوفا

عن عبد الله بن عمر قال رسول الله ﷺ ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج و یولد له و یمکث خمسا و اربعین سنة ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر۔ (کہ ابن عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اتریں گے عیسی بن مریم زمین کی طرف پس نکاح کریں گے اور ان کے اولاد پیدا ہوگی اور ۴۵ سال زمین پر رہیں گے پھر مر جائیں گے پس دفن کئے جائیں گے میرے ساتھ ایک ہی قبر میں پس کھڑا ہونگا میں اور عیسیؑ ایک ہی قبر سے درمیان ابوبکر اور عمر کے)

نیز حضرت امام ابو حنیفہؒ کا یہی قول ہے کہ حضرت عیسیؑ ابن مریم نزول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں گے۔ فقہ اکبر میں ہے:

و خروج الدجال و یاجوج ماجوج و طلوع الشمس من المغرب و نزول عیسی من السماء و سائر علامات یوم القیامة علی ما وردت به الاخبار الصحیحة حق کائن ۔

(نکلنا دجال کا اور یاجوج ماجوج کا اور سورج کا مغرب کی جانب سے نکلنا اور حضرت عیسی کا آسمان سے اترنا اور تمام علامات قیامت کے روز کے حق ہیں اور ہونے والے ہیں)

امام بخاری کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نزول فرمائیں گے:

اخرج البخاری فی تاریخه و الطبرانی عن عبد الله بن سلام قال یدفن عیسی بن مریم مع رسول الله ﷺ و صاحبیه فیکون قبره رابعا ۔ (یعنی بخاری نے روایت اپنی تاریخ میں اور طبرانی نے عبداللہ بن سلام سے کہا کہ دفن کئے جائیں گے عیسی بن مریم رسول ﷺ کے ساتھ اور آپ کے دونوں اصحاب کے ساتھ۔ پس حضرت عیسی کی چوتھی قبر ہوگی)۔

امام ترمذی کا قول ہے کہ حضرت عیسی نزول فرمائیں گے

اخرج الترمذی و حسنه من محمد بن یوسف بن عبد الله بن سلام عن اب عن جدٍ قال مکتوب فی التوراة صفة محمد و عیسی بن مریم یدفن معه قال ابو معدود و قد بقی فی البیت موضع قبر (درمنثور) (ترمذی نے روایت کیا اور تحسین بیان کی اس کی محمد ابن یوسف ابن عبداللہ بن سلام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہا انہوں نے، لکھی ہوئی صفت محمد ﷺ کی توراۃ میں اور لکھا ہوا کہ دفن کئے جائیں گے عیسی نبی ﷺ کے ساتھ۔ ابومعدود نے کہا کہ اب تک روضہ اطہر میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے)

اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فوز الکبیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عیسی نزول فرماویں گے۔

قولہ: حضرت ادریس کا زندہ آسمان پر جانا اور وہیں رہنا منها خلقنا کم و فیها نعید کم کے صریح خلاف ہے حی لا یموت صفت باری میں حضرت ادریسؑ کی شراکت کے آپ قائل ہورہے ہیں (اور کل نفس ذائقة الموت کے) منکر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: اس کی بابت ہم سابق تحریر کر چکے ہیں مگر مزید اطمینان کے لئے عرض کرتے ہیں اجی حضرت قرآن کے معنی ومطالب سمجھنے کے واسطے طبیعت مستقیم درکار ہے اگر ظاہر الفاظ کا خیال کر لیا جائے تو اہل ہوا خوب گل چھرے اڑائیں اور طبیعت کے بندے کودیں اور بغلیں بجائیں۔

اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے جو آپ سمجھ بیٹھے ہیں اگر یہی معنی سمجھے جائیں تو حضرت ادریس ہی کیا جائے طعن رہ گئے جتنے ہنود کے مردے ہیں بعض جلاتے ہیں اور بعض گنگا میں بہاتے ہیں و فیھا نعید کم کے موافق تمہارے زعم باطل کے صریح خلاف ہے جیسا کہ ہم مفصل سابق ثابت کر چکے ہیں

ہاں مطابق آیت کے اکثر یہی حکم ہے جیسا کہ یہ ثم اماتہ فاقبرہ سے ظاہر ہے اس وجہ سے کہ جہاد وغیرہ میں بسا اوقات قبر میں دفن نہیں کئے جاتے اگر چھوٹے چھوٹے بچوں کے بہکانے والے دقائق کلام الہی سمجھنے لگیں تو قرآن کیا ہوا۔ فارسی کورس ہی ہو گئے سنبھلو میاں جی سنبھلو کچھ دوبارہ دے کر پڑھو اور اس نصیحت پر عمل کرو کہ قرآن کے دقائق وحقائق وہی لوگ سمجھے ہیں جن کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں اور نیز قاعدہ کلیہ بھی بتا چکے ہیں بڑے افسوس اور حیرت کا مقام ہے کہ آپ مولوی عبد الکریم صاحب کو منکر کل نفس ذائقة المو ت کا ٹھہراتے ہیں

ہاں صاحب بمصداق کل اناءٍ یترشح بما فیہ یعنی ہر برتن اس چیز کو پھینکتا ہے جو اسکے اندر ہوتا ہے چونکہ آپ اور آپ کے گرو گھنٹال آیت قرآنی و احادیث نبوی کے گو در پردہ بطرز منافقانہ کیا بلکہ صراحةً قطعی منکر ہیں جو سابق ثابت ہو چکا ہے چنانچہ یہ ضرب المثل صادق ہے کل امرء یقیس علی نفسہ یعنی ہر شخص دوسروں کو اپنی حالت پر خیال کر لیتا ہے مگر اب تو یہ وہ مشکل ہوئی ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا اور آپ کے اس سوال (حضرت ادریس زندہ آسمان پر اٹھائے گئے یا کیسے اور لوٹ کر آئیں گے یا نہیں) نے آپ کی لیاقت کی خوب قلعی کھول دی۔

بس آپ میں اتنا ہی دم درود تھا ملاجی مشہور مولوی نام محمد فاضل گر ہمیں مکتب وہمیں ملا است کار طفلاں تمام خواہد شد۔ تفسیر کی آپ کے کانوں نے آواز تک بھی نہیں سنی واہ رے مرزا کے باطل مذہب پر دھبہ لگانے والو۔ یہ اور طرہ ہے کہ سمند ناز پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور تازیانہ ہوا۔

آیت و رفعنا ہ مکا ناً علیاً کے تحت تفسیر جلالین میں مذکور ہے

هو حی فی السماء الرا بعة او السا دسة او السا بعة او فی الجنة ا د خلها بعد ما یذ یق المو ت و ا حی و لم یخر ج منها۔

حضرت ادریس زندہ ہیں چوتھے آسمان پر یا چھٹے، یا ساتویں پر یا جنت میں اللہ پاک نے ان کو موت کا ذائقہ چکھانے کے بعد جنت میں داخل کر دیا اور نہ زندہ ہیں جنت میں اور جنت سے نہ نکلیں گے

باقی مفصل یہ بات کہ کہاں پر ذائقہ موت کا چکھائے گئے اس میں دو قول تحریر کئے گئے ہیں جن میں سے ایک کو بوجہ اختصار کے لکھتا ہوں: وھو ہذا

قا ل و هب کا ن یر فع ادریس کل یو م من العبادة مثل ما یرفع بجمیع اهل الار ض فی زما نه فعجب منه الملا ئکة و اشتیاق الیه ملك المو ت فاستا ذن ا الله فی زیا ر ته فا ذن له فا تا ہ فی سورة بنی آ دم و کان ادر یس یصو م الد هر فلما کا ن وقت افطا ره دعا ہ لی طعا مه فا بی ان یا کل معه ففعل ذا لك ثلا ث لیا ل فا نکره ادریس و قا ل له فی الثا لثة انی ارید ان اعلم من انت قا ل انا ملك المو ت استا ذنت ر بی ان اصبحك فقا ل لی الیك حا جته قا ل ما هی قا ل تقبض رو حی فاو حی الله الیه ان اقبض رو حه فقبض و رد ها الله الیه فی ساعة فقا ل له ملك المو ت ما الفا ئدة فی سوا لك قبض الرو ح قا ل لا ذوق المو ت و غمة فا کو ن ا لا ستعداد ثم قا ل له ادریس ان لی الیك صا حبة قا ل و ما هی قا ل نر فعنی الی السما ء لا نظر الیها و الی الجنة و النار فا ذن الله له فر فعه فلما قر ب من النار فقا ل لی الیك حا جة قا ل ما تر ید قا ل تسال ما لکا حتی یفتح ابوا بها ففعل ثم قا ل فکما ارا یتنی النار فار نی الجنة فذ هب به الی الجنة فا ستفتح ففتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوابها فا د خله الجنة ثم قا ل له ملك الموت ا خرا ج لتعود الى مقر ك فتعلق بشجرة قا ل ما ا خر ج منها فبعث الله ملكا حكماً بهما فقا ل له الملك ما لك لا تخر ج لا ن الله تعا لى قا ل كل نفس ذائقة المو ت و قد وقعه و قا ل ان منكم ا لا و رد ها و قد وردتها و قا ل و ما هم بمخر جين و لست ا خر ج فاوحى الله الى ملك المو ت با ذ نى د خل الجنة و بامرى لا يخر ج منها فهو حي ۔

(وہب نے کہا ہے کہ اٹھائی جاتی تھی عبادت حضرت ادریس کی ہر روز ان کے زمانہ کے تمام زمین والوں کے برابر اس بات سے ملائکہ متعجب ہوئے اور ان کی ملاقات کے مشتاق ہوئے اللہ پاک سے ملک الموت نے اجازت چاہی کہ حضرت ادریس کی زیارت کریں بموجب ان کی التجا کے اللہ نے ان کو اجازت دی ۔ پس ملک الموت بصورت آدمی حضرت ادریس کے پاس آئے اور حضرت ادریس ہمیشہ روزہ رکھا کرتے تھے جب ان کے روزہ افطار کا وقت آیا تو ادریس نے ملک الموت کو کھانے کے واسطے بلایا تو ملک الموت نے ان کے ساتھ کھانے سے انکار کر دیا اسی طرح دو رات متواتر گزری جب تیسری شب ہوئی تو ادریس نے ملک الموت سے فرمایا کہ آپ یہ بتلایئے کہ آپ کون ہیں ۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں ۔اللہ سے میں نے اجازت چاہی تھی کہ آپ سے ملاقات کروں ۔ ادریس نے ملک الموت سے کہا کہ آپ سے میری ایک حاجت ہے ملک الموت نے کہا کہ وہ کیا ۔ فرمایا ادریس نے کہ تم میری روح کو قبض کر لو پس اللہ نے ملک الموت پر وحی نازل فرمائی کی ادریس کی روح قبض کر ے، پس بمصداق كل نفس ذا ئقه المو ت کے ان کی روح قبض کی اور بعد تھوڑی ہی دیر کے آپ کے قالب میں دوبارہ روح کو لوٹا دیا ۔ ملک الموت نے ادریس سے کہا کہ کے سوال روح قبض سے کیا فائدہ ہوا ۔ فرمایا تا کہ موت کا ذائقہ اور اس کی لذت سے واقف ہوں تا کہ میں ہو جاؤں بہت سخت مستعد موت کے لئے ۔ پھر ادریس نے فرمایا کہ آپ سے میری ایک حاجت ....الخ)

....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ (یعنی قول قادیانی):

ما المسیح ابن مر یما لا رسو ل قد خلت من قبلہ الرسل و امہ
صدیقہ کا نا یا کلا ن الطعا م (مائدہ) نہیں ہے ابن مریم مگر ایک رسول تحقیق
ان سے پہلے سب رسول گذر گئے اور ان کی والدہ صدیقہ اور وہ خود کھانا کھایا کرتے تھے

اب

و ما جعلنا ھم جسداً لا یا کلو ن الطعا م و ما کا نوا خا لدین
(الانبیاء:۸)

کے مفہوم کو ساتھ ملا کر دیکھا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کھانا جسم کے واسطے لازمی اور غیر منفک ہے۔

پس اب جو عیسی کی والدہ کھانا نہیں کھاتیں تو سوائے اس جسمانی موت کے کیا امر مانع ہے۔ اگر موت ہی مانع ہے تو وہی موت حضرت عیسی کو بھی مانع ہے کیونکہ لکھا ہے کہ وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے جس سے ضمناً پایا جاتا ہے کہ اب نہیں کھاتے۔

اقول: یہ تو ہم پہلے ہی عرض کر چکے ہیں کہ یہ جو کچھ ملا جی آپ نے الاپا ہے در پردہ انہی بڑے گرو کی کھڑاؤں کا صدقہ ہے چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۳ میں اس کو بڑی دھوم دھام سے بیان کیا ہے۔

اجی حضرت یہ تو سب کے نزدیک مسلّم ہے کہ لوازمات انسانی انسان کے واسطے جب ہی تک رہا کرتے ہیں کہ جب تک وہ دنیا میں رہے پس حضرت مریم روحانی طور پر ذائقہ موت کے بعد اور حضرت عیسی جسمانی طور پر بلا ذائقۃ الموت آسمان پر اٹھا لئے گئے تو ان کے واسطے جو لوازمات دنیوی تھے وہ بھی جاتے رہے۔ منجملہ ان کے ایک اکل وشرب تھا پس اس کی بھی نفی ثابت ہونی چاہیے۔

پس جیسا کہ حضرت آدم کی غذا قبل از نزول الی الارض تسبیح و تقدیس باری تعالی مثل ملائکہ کے اور ان کے دنیا میں آنے کے بعد انسانی لوازمات لاحق ہوئے اسی طرح حضرت عیسی کی غذا تسبیح و تقدیس کے کیوں کر منکر ہو عاقل کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے بیوقوف کے سامنے دفتر ہی کھول کر رکھا جائے تو کیا فائدہ ایسے دھوکے کسی آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے عقل کے دشمن کو دینا۔ علاوہ ازیں حضرت یونس کا قصہ قرآن مجید میں موجود ہے کوئی شخص حضرت موصوف کا اس قدر عرصہ تک شکم ماہی میں بلا اکل وشرب رہنا خیال کر سکتا ہے۔ ہرگز نہیں مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے بہ برکت آیت کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین (الانبیاء:۸۷) شکم ماہی سے صحیح سلامت زندہ برآمد فرمائے جو حسب حال قادیانیوں کے خلاف عادت اللہ اور طعام و غیرہ سے روکا جانا ضروری امر ہے جس سے انکار قانون قرآن ثابت ہے۔

پس ایسے منکروں سے خدا بچائے اور سنئے۔ خلت کے معنی لغت عرب میں موت کے ہرگز نہیں آئے جلالین میں ہی قد خلت سلفت یعنی گزر گئے غرض اصل معنی اس کے گزرنے اور ہونے وغیرہ کے ہیں اور آیت کا سیاق اس معنی پر شاہد ہے کہ اس آیت کے ارشاد سے اللہ پاک کا صرف یہی منشاء ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی دوسرے پیغمبروں کی طرح ایک پیغمبر ہے اور ماں ان کی دوسری عورتوں کی طرح پیغمبر کی تصدیق کرنے والی اور دونوں کھانے پینے کے لئے اور انسانوں کی طرح محتاج تھے پس ایسے شخص کیوں کر الوہیت واللہ ہونے کے مستحق ہو سکتے ہیں۔ ہاں ان کی والدہ البتہ فوت ہوگئیں اور اسی وجہ سے دنیا کے کھانے سے روکی گئیں۔ لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا محض باطل ہے کہ چونکہ حضرت مریم فوت ہوگئی ہیں اس لئے حضرت عیسیٰ بھی فوت ہو گئے ہیں لیکن دونوں طعام کھایا کرتے تھے اس کی ایسی مثال ہے جیسے مولوی عبدالکریم کہیں کہ الٰہی بخش وعبدالرحیم وغلام مرتضیٰ وغلام احمد طعام کھاتے تھے، تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جا سکتا کہ الٰہی بخش وغلام مرتضیٰ جو بوجہ فوت ہونے کے کھانے سے رک گئے اور ان کا فرزند عبدالرحیم وغلام احد جواب زندہ درگور ہیں، ان کا مرجانا یا طعام کھانے سے روکا جانا ثابت یا بوجہ طعام نہ کھانے کے ان کا مرجانا بھی ثابت ہو کیونکہ یہ ظاہر وثابت ہے کہ اکثر اشخاص بغیر طعام کھانے کے سینکڑوں برس سے زندہ ہیں اور زندہ رہے جیسے اصحاب کہف حضرت خضر اور یاجوج ماجوج جو زندہ سزایاب اسی دنیا میں ہیں اور اکثر غیر قوم ہنود وغیرہ میں لوگ ہوئے اور موجود ہیں کہ بعضوں نے کھانا ترک کر کے تمام عمر طعام نہیں کھایا۔ بعض سالہا سال نہیں کھاتے ہیں اور بعض بیمار تو مہینوں طعام نہیں کھاتے اور زندہ رہتے ہیں۔ علاوہ ازیں خود مشکوۃ میں اسماء بنت زید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حدیث میں ہے کہ خروج دجال کے وقت تین سال تک بارش نہ ہونے سے طعام ملنا موقوف ہو جائے گا اس کی نسبت آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت ایمان والوں کو ملائکہ آسمان کی طرح تسبیح وتقدیس بجائے طعام کفایت کرے گی اور اگر ایسا ہی ہے جیسا کہ مرزا قادیانی کا زعم فاسد ہے کہ ایسے دو شخصوں کے لئے ایک غالب وصف حیات کے ساتھ متصف کرنا جن میں سے ایک کا مرجانا ثابت ہو دوسرے کی موت کا مستلزم ہے تو ہم معارضہ کے طور پر یہ آیت کریمہ پیش کریں گے

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم قل فمن یملك من اللہ شیئاً ان اراد ان یھلك المسیح ابن مریم و امہ و من فی الارض جمیعاً (المائدہ:۱۷) (بے شک کافر ہوئے وہ لوگ جنہوں نے کہا بے شک اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔ کہہ دیجئے پھر کون اختیار رکھتا ہے اللہ پر کچھ بھی اگر چاہے کہ ہلاک کرے مسیح ابن مریم اور ماں کو اس کی اور جو کچھ ہے زمین پر سب کا سب)

یعنی جب کہ نصاری نے یہ کہا کہ مسیح ابن مریم بھی خدا ہے اس وقت ارشاد ہوا کہ اے محمد ﷺ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر مسیح ابن مریم کو مارنے کا ارادہ کرے ساتھ اس کی ماں اور کل زمین والوں کے تو کون روک سکتا ہے

پس ظاہر ہے کہ یہ آیت کریمہ صاف بتلا رہی کہ عیسی ابن مریم کے مارنے کا خداوند مالک الملک نے ارادہ بھی نہیں کیا اور اگر قادیانی کے مذکورہ اصول کو تسلیم کر لیا جاوے تو لازم آتا ہے کہ حضرت مسیح کی ماں یعنی حضرت مریم بھی ابھی تک نہیں مری حالانکہ حضرت مریم کا مرجانا قطعی ہے جس طرح کہ الفاظ ان اراد ان یھلك المسیح کا مفاد بھی قطعی ہے کہ مسیح ابن مریم پر ابھی موت وارد نہیں ہوئی۔

اسی وجہ سے تفسیر بیضاوی وغیرہ نے بوقت ردّ نصاری اس آیت سے یوں استدلال کیا ہے کہ مسیح کا سایہ ممکنات کی طرح قابل فنا ہونا یہ آیت بتلا رہی ہے اور جو قابل فنا ہو وہ قابل الوہیت نہیں ہے پس یہ آیت مبارک نہایت وجاہت کے ساتھ دلالت کر رہی ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم پر ابھی موت وارد نہیں ہوئی ہے اور یقین ہے کہ یہ آیت مبارک اس افادہ میں ایسی قطعی الدلالت ہے کہ اس میں سرمو تاویل کی گنجائش مرزا قادیانی کے لئے نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے ناظرین اورغور فرمایئے کہ ماقبل و مابعد وربط وقرینہ وغیرہ آیت کا قادیانیوں کو کچھ خیال نہیں جس کو ہم واضح طور پر سابق تحریر کر چکے ہیں کہ یہ اپنے خیال واوہام کو اصل ٹھہرا کر اس پر آیت کو موزوں کرتے ہیں جو خلاف اسلام ہے اس آیت کے ماقبل آیتوں میں مذکور ہے کہ اللہ تعالی نے بنی اسرائیل میں نبی برابر بھیجے مگر وہ شرارت سے باز نہ آئے بعض پیغمبروں کی تکذیب کی بعض کو قتل کر ڈالا حق سبحانہ وتعالی نے پھر رحم فرمایا اور حضرت عیسی ان کی اصلاح کرنے والے آ گئے مگر وہ لوگ پھر بھی اندھے اور بہرے ہو گئے یہود تو حضرت کی توہین وتکذیب کرنے لگے رہے، نصاری وہ بھی حد سے بڑھ گئے اور یہ دونوں حضور نبی عربی پیغمبر امی سے منکر ہو کر کہیں کے نہ رہے۔ اور لگے مسیح ابن مریم کو خدا کہنے اور نیز حضرت مریم کو بھی خدا ٹھہرایا یعنی بعضوں نے عیسی ہی کو خدا کی خدائی دے دی اور بعضوں نے انہیں تیسرے حصہ کا شریک قرار دیا بعضوں نے کہا کہ عیسی اور مریم اور اللہ، یہ اللہ ہیں:

لقد كفر الذين قالوا ان الله هو المسيح ابن مريم (مائدہ:۷۲)

(اور بے شک کافر ہو گئے جنھوں نے کہا بے شک اللہ وہی مسیح بیٹا مریم کا ہے)

اور جیسے فرمایا۔

أ انت قلت للناس اتخذونی و امی الهين من دون الله (المائدہ:
۱۱۶) یعنی اے عیسی کیا تم نے کہہ دیا تھا کہ مجھے اور میری ماں دونوں کو معبود بنالو اللہ کے سوا)

اور فرمایا:

لقد كفر الذين قالوا ان الله ثالث ثلاثه .. الخ (المائدہ:۷۳)۔

(اور بے شک کفر کیا جنھوں نے کہا بے شک اللہ تیسرا ہے تین کا)

تو پس ربط آیات ماقبل و مابعد وغیرہ سے صاف ظاہر ہے کہ تردید امید کے بعد اللہ پاک نے پھر فہمائش شروع کی اور حضرت عیسی و مریم کی حقیقت اور ان کی بشریت و عجز کے یہ ظاہر وجوہ بیان فرمائے

ما المسيح ابن مريم الا رسول قد خلت من قبله الرسل و امه صديقة كانا يأكلان الطعام ..(مائدہ۔۷۵)۔

یعنی اس آیت مذکورہ بالا میں فرمایا، نہیں پیغمبر جس طرح اور انبیاء مقبول و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبوب تھے یہ بھی تھے، جس طرح ان کی ذات سے عجائب وغرائب امور ظاہر ہوئے ان سے بھی ہوئے۔ حضرت آدم بے باپ پیدا ہوئے۔ عصا حضرت موسی کا اژدہا بن جاتا تھا حضرت سلیمان کے تمام مخلوق مسخر پری دیو جانور ہوا سب مطیع تھے۔ حضرت عیسی بھی بے باپ پیدا ہوئے۔ جس طرح دوسرے پیغمبر ایک معبود کی طرف خلق کو بلاتے تھے حضرت عیسی نے بھی توحید کی تعلیم کی۔ انہیں تثلیث وشرکت خدائی سے کیا واسطہ۔ اوران کی ماں مریم صدیقہ بمعنی ولیہ مومنہ اللہ کے احکام کی تصدیق کرنے والی تھیں۔ یہ دونوں کھانا کھاتے تھے۔ خدائے حیی وقیوم کیوں کر ہو گئے۔

اے نبی محبوب اے حبیب مقبول آپ ملاحظہ فرمائیں ہم نے اپنی توحید اور الوہیت کی کیسی کیسی کھلی دلیلیں ان پر ظاہر کر دیں اور جن کو وہ اپنے زعم باطل میں خدا سمجھے بیٹھے ہیں ان کی بشریت اور حقیقت ہم نے بیان کی اس کے بعد آپ انہیں دیکھیں کہ کدھر بھکے جاتے ہیں وہ کیا سمجھے اور ہم کیا سمجھاتے ہیں۔

آیت میں نصاری کے حمق اور تثلیث کی ابطال پر مذہبی دلائل بیان فرمائے ہیں اس لئے کہ اللہ پاک قدیم کی یہ شان نہیں کہ عناصر مخلوق کثافت ونجاست سے مخلوط کو جزو ذات بنائے مخلوق عاجز ومضطر کی طرح سوئے پیئے کھائے۔ غرض آیت مذکورہ بالا مطلب تو یہ ہے۔ حمق جو غرض کیا گیا اور قادیانی کا بیان بالکل خلاف واقع ہے۔ ناظرین اہل دل خود ہی انصاف فرمائیں گے۔

قولہ (یعنی قول قادیانی):

و الذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً و ھم یخلقون اموات غیر احیاء و ما یشعرون ایان یبعثون (النحل: ۲۰۔۲۱)۔ جن کو لوگ اللہ کے سوا معبود پکارتے ہیں وہ تو کچھ پیدا نہیں کرتے اور آپ پیدا شدہ ہیں مردہ ہیں زندہ بھی تو نہیں اور نہیں جانتے کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے

ناظرین جانتے ہیں کہ حضرت عیسی کو کئی کروڑ عیسائی ربنا المسیح ربنا المسیح پکارتے ہیں۔

اقول: آپ کی سمجھوں پر کہاں تک آفرین کی جائے اس میں بھی بوجہ تیرہ درونی کے وہی کچھ اندھا ہے جیسے کہ آیات گزشتہ ہیں گل کھلائے ہیں ہم آیت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الذین یدعون من دون اللہ .. الخ کے کب منکر ہیں۔ بے شک حضرت عیسی من دون اللہ ہیں اور ان کو نصاری ومشرکین وغیرہ ربنا المسیح بھی کہتے ہیں اور ہم کب ان کی موت سے انکار کرتے ہیں تمام اہل سنت والجماعت نبی ﷺ صحابہ سے لے کر تا آن وقت بموجب قرآن وحدیث کے اس بات کے معتقد ہیں کہ حضرت عیسی نزول فرمائیں گے اور مطابق حدیث عبداللہ بن عمر کے پینتالیس برس دنیا میں رہ کر وفات پائیں گے جیسے کہ ہم مذکورہ بالا سے ثابت کر آئے ہیں۔ اور سنئے ملا صاحب نے اس آیت میں بھی بوجہ قلت فہم غور نہیں کیا قبل آیت مذکور اللہ پاک فرماتا ہے

افمن یخلق کمن لا یخلق افلا یتذکرون (نحل ۔۱۷)، کیا پس جو پیدا کرتا ہے مثل اس کی ہے جو نہیں پیدا کرسکتا۔ پس نہیں غور کرتے

فائدہ: کیا وہ ذات پاک جو زمین وآسمان موجودات پیدا کرے وہ اس کی مثل ہوگا جو کچھ پیدا نہ کرسکے۔ کیا تم غور نہیں کرتے ..الخ۔

بعد اس کے فرمایا:

والذین یدعون من دون اللہ .. (النحل:۲۰) (اور جسے پکارتے ہیں سوائے اللہ کے وہ نہیں پیدا کرسکتے کچھ بھی اور وہ خود پیدا کئے گئے ہیں مردے ہیں غیر زندہ اور کچھ نہیں جانتے کہ کب اٹھائے جائیں گے)۔

یعنی یہ مشرک خدا کے سوا جن کی پرستش کرتے ہیں وہ کچھ پیدا کرنے کی قوت نہیں رکھتے بلکہ خود مخلوق ہیں بے روح ہیں زندہ نہیں اور یہ بھی نہیں جانتے کہ کب زندہ کئے جائیں گے (پس جس کی حقیقت یہ ہے وہ کیونکر معبود بننے کے قابل ہوسکتا ہے)

چونکہ کفار کے معبود مختلف اقسام کے تھے بعض جماد جیسے بت وغیرہ بعض ذوی العقول جیسے فرشتے جن وانس بعض حیوان جیسے ہندو وغیرہ بعض جانوروں ودریا، درخت وچاند وسورج وغیرہ کو پوجتے ہیں اور بعض انسانوں نے خود اپنے آپ کو خدا کہلایا۔ جیسے فرعون شداد، نمرود، وغیرہ جو بحیات اس دنیا میں موجود تھے اور لاکھوں آدمیوں نے خدا کہا اور حضرت عیسی اس دنیا میں ہیں آسمان پر زندہ ہیں ایک قوم نے ان کو بھی خدا کہا پس سب کو اموات کیوں کہا۔

الجواب ۔ خواہ باعتبار اکثر کے اموات فرمایا کہ اکثر یہ معبود غیر روح اور جماد ہیں خواہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے ک یہ سب ایک دن مردہ ہو جائیں گے خواہ یہ کہ قبل از وجود مردہ یعنی معدوم تھے اور پھر مردہ یعنی معدوم ہو جائیں گے پس قادیانیوں کا اس آیت میں حضرت عیسی کی نسبت بھی ایسا خیال فاسد کرنا باطل ہو گیا موت ثابت نہ ہوئی۔

قولہ: حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرت ﷺ کی وفات پر آیت:

و ما محمد الا رسول قد خلت من قبل الرسل (آل عمران:۴۴)

پڑھی جتنے صحابہ موجود تھے آپ نے آیت سے یہ استدلال کیا کہ رسول اللہ ﷺ سے پہلے سب کے سب رسول گزر گئے یعنی وفات پا گئے اس جگہ گزر گئے سے زندہ و مردہ دونوں گزر گئے، مراد ہوتی تو تمام صحابہ کا اس استدلال کو قبول کرنا اور یہ اعتراض نہ کرنا، اس سے حضرت عیسی اور حضرت ادریس مستثنی ہیں اور آپ کا یہ کہنا کہ زندہ اور مردہ دونوں طرح سے گزر گئے جائے تعجب ہے۔ الخ

اقول۔ اس آیت سے صرف ماقبل انبیاء جو ہوئے ان کا ذکر جیسا اور انبیاء سے فرمایا تھا ویسا ہی آپ سے بھی فرمایا گو وہ کسی حالت میں ہوں گزشتوں کے اختتام پیغام رسانی کا ذکر ہے ہاں آیت مابعد کے استدلال کی البتہ ضرورت تھی جو بشمول اس کے حضرت ابوبکر صدیق نے پڑھی کہا کہ آپ لوگوں کو شان نزول اس آیت کی معلوم نہیں ہے۔ اس آیت کا نزول بوقت جنگ احد ہوا تھا جب کہ لڑائی بگڑی اور فوج درہم و برہم ہوئی۔ اور شیطان نے یہ اڑا دیا ان محمد قد قتل محمد ﷺ شہید ہو گئے۔ اس خبر وحشت کے اثر سے رہے سہے ہوش و حواس جاتے رہے غرض کچھ لوگ کہیں گئے کچھ متفرق طور پر لڑتے رہے کچھ میدان میں جمے رہے کہ حضور ﷺ کی تلاش کرتے رہے مگر حضور ﷺ نے اپنے مقام سے قدم نہ سرکایا کفار متواتر حملے کرتے اور آپ کے ج ں نثار ان کے سامنے سے بھاگ جاتے۔ وہ جانثار جو اس شمع رسالت کے پروانہ ہو رہے تھے چودہ سے تیس تک شمار میں آئے ہیں غرض یہ امر مشہور ہو گیا تھا کہ حضور ﷺ شہید ہوئے بعض منافق کہتے اگر آپ نبی ہوتے تو قتل نہ کئے جاتے اور بعض کمزوروں نے کہا کہ آؤ پہلے دین کی طرف پھر جائیں۔ کسی نے ابوسفیان کی طرف التجا کرنی چاہی۔ مگر اصحاب جانثار مہاجرین وانصار کہتے تھے کہ اگر رسول اللہ ﷺ شہید ہوئے تو تم بھی اسی پر لڑو جس پر وہ لڑے۔ چنانچہ انس بن نضر نے کہا کہ اے لوگو اگر محمد ﷺ قتل ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو محمد کا رب قتل نہیں ہوا۔ پس قتال کرو جس پر قتال کیا رسول اللہ ﷺ نے ۔اے اللہ میں تیرے حضور میں عذر کرتا ہوں اور معافی مانگتا ہوں جو یہ لوگ کہہ رہے ہیں پھر تلوار میان سے لی اور اس قدر لڑے کہ شہید ہو گئے ۔انصار مرتے جاتے وصیت کرتے اے انصار وہ عدہ یاد کرو جو تم نے عقبہ ثانیہ میں کیا تھا اور جان و مال حضور پر فدا کرو ۔حضرت علی کا یہ حال تھا کہ برابر لڑتے اور حضور ﷺ کو میدان میں ڈھونڈتے ۔جب وہ جمال جہاں آراء نظر نہ آیا آنکھوں میں اندھیرا ہو گیا فرمانے لگے کہ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ حضور میدان سے ہٹ جائیں ۔بے شک اللہ تعالی نے ہماری شامت اعمال سے اس حبیب پاک کو اپنے آسمان پر اٹھا لیا پھر تلوار کھینچ کر ہر طرف دشمنوں کو قتل کرنے لگے دفعتاً ایک طرف سے وہ چہرہ نورانی نظر آیا۔ پھر پروانے کی طرح دوڑ کر قریب گئے الغرض اسی حالت میں حق سبحانہ تعالی نے یہ نازل فرمایا:

و ما محمد الا رسول قد خلت من قبله الر سل افا ن ما ت او قتل انقلبتم على اعقا بكم و من ينقلب على عقبيه فلن يضر الله شيئا و سيجز ى الله الشا كر ين ۔(آل عمران:۱۴۴)۔

(اور نہیں محمد مگر پیغمبر بے شک گزر گئے پہلے ان کے بہت سے پیغمبر پس کیا آپ مر جائیں یا مارے جائیں پھر جاؤ گے تم اپنی ایڑیوں پر اور جو پھرے ایڑیوں پر پس نہ بگاڑے گا اللہ کا کچھ اور اب عوض دے گا اللہ شکر کرنے والوں کو)۔

یعنی محمد رسول اللہ، اللہ کے پیغمبر ہیں آپ سے پہلے بھی بہت پیغمبر گزر چکے تو جس طرح وہ دنیا سے چلے گئے ان کا جانا بھی ضرور سمجھو۔ اگر آپ انتقال فرمائیں یا شہید ہوں تو کیا تم دین چھوڑ کر پرانی حالت پر ہو جاؤ گے ۔ یہ ارشاد کہ محمد، رسول ہی ہیں اس لئے ہوا کہ قاصد ضرورت تمام کر کے واپس جاتا ہے۔

حضرت جبرئیل بھی پیغام لاتے اور جاتے اور انبیاء بھی پیغام لائے آپ بھی اللہ تعالی کے حضور جانے والے ہیں پھر تعجب اور تردد کیوں ہے ۔اس مجمل آیت میں پیغمبران جو بحیات و باموات و مقتول ہیں ۔سب شامل ہیں جو تکمیل پیغام رسانی معینہ کر گئے کہ اکثروں پر موت وارد ہوئی۔

جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام و حضرت موسی علیہ السلام و غیرھما اور بعض قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے جیسے حضرت ذکریا و یحیٰ اور بعض پر زندہ ہو کر واپس ہوئے جیسے حضرت عزیر علیہم السلام اور بعض بحیات جیسے حضرت عیسیٰ وحضرت ادریس وحضرت الیاس و حضرت خضر تو آپ کی نسبت بھی ان امور کو بعید نہ جانو۔ غرض رسل کا یہی کام ہے کہ پیغام پہنچائے اور چلا جائے۔ خواہ وہ پھر واپس آئے یا نہ آئے۔ یہ با اختیار مالک پیغام بھیجنے والے کے ہیں جیسا کہ حضرت عزیز وحضرت خضر و جبریل وحضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ وحضرت زکریا و یحیٰ پر واقع ہوا۔ چنانچہ اگلی آیت

افان مات او قتل انقلبتم علی اعقابکم (آل عمران: ۴۴)

سے ظاہر ہے کہ انبیاء بحیات کو مستثنیٰ فرما کر صرف اموات ومقتول کی طرف اشارہ فرمایا کیونکہ خلت کے معنی اگر موت کے ہوتے تو لفظ مات کے جگہ لفظ خلت بس تھا پس ثابت ہو گیا کہ معنی خلت کے موت نہیں جیسا کہ ہم سابق میں ثابت کر چکے ہیں اور جیسا کہ افان مات او قتل کے مفہوم سے یہ مراد ہے کہ ابھی آپ زندہ ہیں تو قد خلت پر بھی یہ ہی مراد اپنا کام دے گی اور حرف موت وقتل دونوں کا ذکر اس لئے کیا کہ اکثر پیغمبروں کو موت آئی اور بعض قتل بھی کئے گئے تو کہیں کوئی ناقص الفہم انبیاء بحیات مستثنیٰ کو بھی نہ لے اڑے جن کی تفصیل خلاصہ مذکور بالا ہو چکی ہے درمنثور مصعب بن عمیر نشان محمد اٹھائے تھے۔ کفار ان پر جھک پڑے۔ اور داہنا ہاتھ آپ کا شہید ہوا۔ آپ نے بائیں ہاتھ میں نشان لے لیا اور یہی آیت پڑھتے جاتے یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ جب حضور اقدس ﷺ نے انتقال فرمایا اور صحابہ پر یہ حالت طاری ہوئی جیسے جنگ احد میں بوجہ خبر شہرت موت بعض کے حواس بجا نہ رہے تھے تو حضرت ابو بکر صدیقؓ نے وہی قصہ جنگ احد اس وقت یاد دلایا کہ آپ کی وہ حالت نہیں ہے جیسے کہ ہماری تمہاری حیات جسمانی جس سے جسم پر روح کا قبضہ وتصرف تھا موت کے آنے سے اس طرح زائل ہو جاتی ہے جیسے سایہ کے آنے سے دھوپ آپ کی حیات بھی موت کے آنے سے زائل ہو گئی ہے ہرگز نہیں بلکہ آپ کی حیات جسمانی جو آپ کی موت عرضی کے تلے دب کر... حس حرکت سے اسی طرح معذور ہو گئی ہے جیسے چراغ روشن کسی ہنڈیا میں بند ہو کر مکان میں افاضہ نور سے معطل ہو جاتا ہے۔

پس آپ کی موت جو بحیات جسمانی ہوئی اس قسم سے ہے نہ کہ مثل عوام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الناس اس لئے آپ کا حیات النبی ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے اب قادیانیوں کا وہ استدلال ہر طرح سے باطل ہوا کیونکہ اول تو خلا کے معنی موت نہیں جیسا کہ ثابت ہو چکا ہے، دوم رسل سے وہ رسل مراد ہیں جن پر قتل اور موت وارد ہوگئی جیسا کہ مابعد آیت اس پر دلالت کرتی ہے اور قرآن اور حدیث متواترہ نے ثابت کر دیا کہ حضرت عیسیٰ کی توفی رفع کے ساتھ بحالت حیات ہوئی اور وہ اب تک زندہ ہیں بلکہ آیت سورہ مائدہ نے جو سابق مذکور ہوئی اس نے قطعاً افادہ دیا کہ ابھی حضرت عیسیٰ مرے نہیں اور جو قادیانی معنی خلت کے موت کہتے ہیں تو اس مقام پر جو ہماری اصلی معنی کی تائید ہی کے کریں گے۔

قولہ تعالیٰ :

قد خلت من قبلكم سنن (آل عمران:۱۳۷)

(بے شک گزر گئے تم سے پہلے دستور)

اور :سنت الله التى قد خلت من قبل و لن تجد الله لسنة الله تبد یلاً (الفتح:۳۰)

(رسم بڑی اللہ کی جو چلی آتی ہے پہلے سے اور تو نہ دیکھے گا اللہ کی رسم بدلتی)

لا یو منو ن به و قد خلت سنة ا لا ولين (حجر:۱۳)۔

(نہیں ایمان لاتے ساتھ اس کے اور تحقیق گزر گئی ، یعنی رسم پہلوں کی)

اب یہاں قادیانیوں کا سوائے قافیہ تنگ ہونے .. کے اور کیا ہوسکتا ہے۔

پس نیم ملاں قادیانیوں کے ایسے بیان کرنا اہل نظر کے سامنے سوائے ندامت اٹھانے کے اور کیا فائدہ ہے مگر وہ تو ایسے چکنے گھڑے ہیں بقول : مردہ چاہے دوزخ میں یا بہشت میں اپنے حلوے مانڈے سے کام لیں۔

اب رہی یہ بات کہ جو مرزا قادیانی کا علما دین کو یہودی و بدذات وملعون شیطان وغیرہ الزام سے نام لے کر گالیاں دینا اور اپنے وقت کے نو علماء منجملہ ان کے اکثر بوجہ متابعت رسول اللہ ﷺ کی برکت سے مداح فنا فی اللہ اور بقا باللہ تک پہنچے ہوئے ہیں جیسے شیخ اللہ بخش سجادہ نشین حضرت شاہ سلیمان تونسوی اور حضرت شیخ غلام نظام الدین بریلوی اور حضرت مولوی احمد حسن صاحب امروہی اور حضرت مولانا رشید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب گنگوہی ہیں، جن کو بایں الفاظ (جو تہذیب وانسانیت کے درجہ سے بہت پست اور گرے ہوئے ہیں) کہ ان نو علماء کا پچھلا جو اندھا شیطان اور غول گمراہ ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں جو امروہی کی طرح بد بخت وملعون میں سے ہے۔ (انجام آتھم ص ۲۱ مکتوب عربی ص ۲۵۴۔۲۵۵) تک میں تمام علماء متقدمین ومتاخرین دجال کے یوں توہین کی گئی ہے ایسے بدگمان شخصوں کی نسبت ہم سابق میں بہت کچھ تحریر کر چکے ہیں۔

(مثال کے طور مرزا غلام احمد نے ایک جگہ لکھا ہے:

ایک بزرگ اپنے ایک واجب التعظیم مرشد کی ایک خواب جس کو اس زمانہ کا قطب الاقطاب اور امام الابدال خیال کرتے ہیں یہ بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے پیغمبر خدا ﷺ کو خواب میں دیکھا اور آپ ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور گردا گرد تمام علمائے پنجاب اور ہندوستان گویا بڑی تعظیم کے ساتھ کرسیوں پر بٹھائے گئے تھے اور تب یہ شخص جو مسیح موعود کہلاتا ہے آنحضرت ﷺ کے سامنے آ کھڑا ہوا جو نہایت کریہہ شکل اور میلے کچیلے کپڑوں میں تھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ کون ہے؟ تب ایک عالم ربانی اٹھا (شائد محمود شاہ واعظ یا محمد علی بھوپڑی) اور اس نے عرض کیا کہ یا حضرت یہی شخص مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ تو دجال ہے تب آپ ﷺ کے فرمانے سے اسی وقت اس کے سر پر جوتے لگنے شروع ہوئے جن کا کچھ حساب اور اندازہ نہ رہا۔ اور آپ نے ان تمام علمائے پنجاب اور ہندوستان کی بہت تعریف کی جنہوں نے اس شخص کو کافر اور دجال ٹھہرایا تھا اور آپ بار بار پیار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ میرے علمائے ربانی ہیں جن کے وجود سے مجھے فخر ہے۔ اس جگہ کرسی نشینوں کی ترتیب کا کچھ ذکر نہیں کیا۔ مگر میں گمان کرتا ہوں کہ اس کی ترتیب شائد یوں ہوگی۔ کہ وہ غیر مرئی نورانی وجود جس نے اپنے تئیں اپنی قدیم طاقت کی وجہ سے خواب میں ظاہر کیا تھا کہ میں محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں جو ایک سونے کے تخت پر بیٹھا ہوا تھا اس کے اس سونے کے تخت کے قریب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی کرسی ہوگی۔ اور ساتھ ہی میاں عبدالحق غزنوی کی اور اس کے پہلو پر مولوی عبدالجبار (غزنوی) صاحب کی کرسی اور اس کرسی سے ملی ہوئی ایک اور کرسی جس پر زینت بخش مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی تھے۔ اور کچھ فاصلہ سے مولوی رسل بابا امرتسری کی کرسی تھی۔ اور ان دونوں کرسیوں کے درمیان ایک اور کرسی تھی جس کا اندر سے کچھ اور رنگ تھا اور باہر سے کچھ اور تھوڑی سی تحریک سے ہل بھی جاتی تھی اور کچھ ٹوٹی ہوئی بھی تھی۔ یہ کرسی مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری کی کرسی تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی بنچ پر میاں چٹو لاہوری بیٹھے ہوئے تھے جو اسی دربار کے شریک تھے۔ اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی کرسی کے پاس ایک اور کرسی تھی جس پر ایک بڈھا نود سالہ بیٹھا ہوا تھا جس کو لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نذیر حسین کہتے تھے۔اس کی کرسی نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو ایک بچہ کی طرح اپنی گود میں لیا ہوا تھا۔ پھر اس کے بعد مولوی محمد اور عبدالعزیز لدھیانوی کی کرسیاں تھیں۔ جن کے اندر سے بڑے زور کے ساتھ آواز آرہی تھی کہ پنجاب کے تمام مولویوں میں سے تکفیر میں بڑے بہادر ہیں اور پیغمبر صاحب اس آواز سے بڑے خوش ہو رہے تھے اور بار بار پیار سے ان کے ہاتھ اور نیز مولوی محمد حسین (بٹالوی) کے ہاتھ چوم کر کہہ رہے تھے کہ یہ ہاتھ مجھے پیارے معلوم ہوتے ہیں جنہوں نے ابھی تھوڑے دنوں میں میری امت میں سے تیس ہزار آدمی کا نام کافر اور دجال رکھا اور فرماتے تھے کہ یہ سخت غلطی تھی جو لوگوں نے ایسا سمجھا ہوا تھا کہ اگر سو میں ننانوے کفر کے آثار پائے جائیں اور ایک ایمان کا نشان پایا تو پھر اس کو مومن سمجھو اور ایک نشان کفر کا خیال کیا جائے یا ظن کیا جائے۔ یا بے تحقیق شہرت دی جائے تو اس کو بلاشبہ کافر سمجھنا چاہیے۔ یہ فرمایا اور پھر مولوی محمد حسین (بٹالوی) کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور کہا یہ عالم ربانی ہے جس نے میرے اس منشا کو سمجھا۔ تب مولوی محمد علی بھوپڑی کھڑا ہوا اور کہا میں تو سب سے زیادہ مسجدوں اور گلیوں اور کوچوں اور لوگوں کے گھروں میں اس شخص کو جو کہتا ہے کہ میں مسیح ہوں گالیاں دیا کرتا ہوں۔ اور لعنت بھیجا کرتا ہوں۔ اور ہر ایک وقت میرا کام ہے کہ ہر مجلس میں لوگوں کو اس شخص کی توہین وتحقیر ولعن طعن کرنے کے لیے کہتا رہتا ہوں اور ہمیشہ انہی کاموں کے لیے سفر بھی کر کے ترغیب دیتا رہتا ہوں۔ اور کوئی گالی نہیں کہ میں نے اٹھا نہیں رکھی اور کوئی توہین نہیں جو میں نے نہیں کی۔ پس میرا کیا اجر ہے۔ تب اس پیغمبر صاحب نے بہت پیار کے جوش سے اٹھ کر بھوپڑی کو اپنے گلے لگا لیا اور کہا کہ تو میرا پیارا بیٹا ہے اور تو نے میرا منشا سمجھا۔ غرض جیسا کہ حضرت خواب بین صاحب بیان فرماتے ہیں پنجاب کے تمام مولویوں کی کرسیاں اس دربار میں موجود تھیں۔ اور ہر ایک فاخرہ لباس پہنے ہوئے نوابوں کی طرح بیٹھا تھا اور وہ پیغمبر صاحب ہر وقت ان کے ہاتھ چومتے تھے کہ یہ ہیں میرے علمائے ربانی خیر الناس علی ظھر الارض۔ اور پھر آگے چل کر ایک اور کرسی تھی اس پر ایک اور مولوی صاحب کرسی پر کچھ چھپ کر بیٹھے ہوئے تھے اور آواز آرہی تھی کہ یہی ہیں خلیفہ شیخ بٹالوی، محمد حسن لدھیانوی۔ اور ساتھ ان کے ایک اور کرسی تھی اور لوگ کہتے تھے کہ یہ مولوی واعظ محمود شاہ کی کرسی ہے جو کسی مناسبت سے مولوی محمد حسن (لدھیانوی) کے ساتھ بچھائی گئی۔ اور سب سے پیچھے ایک نابینا وزیر آبادی تھا جس کو عبدالمنان کہتے تھے اور اس کی کرسی سے انا المکفر کی زور سے آواز آرہی تھی۔ غرض یہ خواب ہے جس میں ان تمام کرسی نشین مولوی صاحبوں کا ذکر ہے۔ مگر یہ کرسیوں کی ترتیب میری طرف سے ہے جو اس خواب کے مناسب حال کی گئی۔ لیکن خواب میں یہ حصہ داخل ہے کہ علمائے پنجاب اس پیغمبر صاحب کے دربار میں بڑی تعظیم کے ساتھ کرسیوں پر بٹھائے گئے اور تمام عالم امرتسری بٹالوی لاہوری لدھیانوی دہلوی وزیر آبادی بوپڑی گولڑوی وغیرہ اس دربار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کرسیوں پر زینت بخش تھے۔ اور پیغمبر صاحب نے میری تکفیر اور ایذا اور توہین کی وجہ سے بڑا پیار ان سیظاہر کیا تھا۔ (تحفہ گولڑویہ مصنفہ مرزا قادیانی۔ ص ۱۷۶۔ ۱۷۹۔ روحانی خزائن جلد ۱۷)

نیز مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

و من المعتر ضین المذ کو رین شیخ ضا ل بطا لوی و جارغوی یقا ل له محمد حسین و قد سبق الکل فی الکذ ب و المین و انه ابی و استکبر و اشاع الکبر و اظهر حتی قیل انه امام المتکبر ین و رئیس المعتدین و رأس الغاوین ، هو الذیکفر نی قبل ان یکفر ا لآ خرو ن۔

و یکے از اعتراض کنندگا شیخ گمراہ ساکن بٹالہ است کہ ہمسایہ گمراہ ماست او را محمد حسین مہ گویند، واز ہمہ در دروغ و نا راستی سبقت بردہ است و او انکار کرد وتکبر نمود وتکبر را شائع کردہ وظاہر ساخت تا آنکہ گفتہ شد کہ او امام متکبراں است و رئیس تجاوز کنندگان، سر گمراہان است، او ہماں است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت (قادیانی خزائن۔ جلد ۱۱۔ انجام آتھم۔ ص ۲۴۱)

ناظرین! اہل نظر کی نظر سے گذرا ہوگا اب ہم کو زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں کیونکہ چاند پر خاک اڑانے سے تو چاند کا کچھ نہیں بگڑتا مگر خاک اڑانے والوں کی حقیقت کھل جاتی ہے۔

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم
کبھی کج فہم کو سیدھا نہ پایا

پس ہم ان اقوال بزرگان پر ختم کرتے ہیں

گر خدا خواہد کہ سینہ کس درد
میلش اندر طعنہء پاکاں برد
کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ یکساں در نوشتن شیر و شیر

پس ایسے شخص پر عاقلوں کے موافق یہ شعر کافی ہے

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
ہر آنکس تف زند ریشش بسوزد

اب ناظرین رسالہ ہذا کو کامل یقین ہو جاوے گا کہ جو اشتہار ۲۹ رمضان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المبارک ۱۳۰۸ھ میں علماء لدھیانہ نے شائع کیا تھا اور اشتہار غسل آتش جو سید سکندر شاہ پشاوری حنفی نے مارچ ۱۹۰۱ء میں مشتہر کیا تھا مگر مرزا قادیانی کسی کے مقابل نہ آئے واقعی ان علماؤں کی تحریریں سب درست ہیں۔

بوجہ طوالت اس میں درج نہیں کیا گیا کیونکہ اصل اشتہارات سب کی نظر سے گذر چکے ہیں حوالہ کافی ہے۔ غرض انہیں علماء پنجاب لودھیانہ وغیرہ نے جو فتوی ۱۳۰۱ھ میں مرزا قادیانی مذکور کو دائرہ اسلام سے خارج ہو جانے کا جاری کر دیا تھا اور رسالہ نصرت الابرار و فیوضات مکی میں بحوالہ فتوی حرمین تحریر کر چکے ہیں کہ یہ شخص اور ہم عقیدہ اس کے اہل اسلام میں داخل نہیں اور اب بھی ان کا یہی دعوی ہے کہ یہ شخص اور جو لوگ اس عقائد باطلہ کو حق جانتے ہیں شرعاً کافر ہیں۔، واقعی بہت درست ہے اور ہماری کلی تحریر سے بھی ناظرین حق پسند کو ثابت ہو گیا ہوگا کہ اب ان کے عقائد کفر یہ میں کچھ کلام نہیں فقط (اب بس) کیجئے اور جانے دیجئے کہ یا اللہ تیرا شکر ہے یہ تیری ہی عنایت رحمت کا سبب ہے کہ مجھ جیسے ہیچ مدان نادان سے ایجاد طریق جدید قادیانی دعوی باطلہ واوہام وسوالات وغیرہ کا دنداں شکن جواب لکھوا دیا تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں....

اب ہم ایک آخری نصیحت عرض کرتے ہیں کہ گم گشتہ راہ کو غایت درجہ مفید ہے ہم اول عنوانوں میں طریقہ راہ حق متیقن ثابت کر چکے ہیں اب

الم ذلك الكتاب لا ريب فيه هدى للمتقين سے آخر و لكن لا يشعرون تک قطع نظر کیجئے تو صاف ظاہر ہو جاوے گا کہ دعوی قادیانی محض باطل ہے...

اللہ پاک فرماتا ہے:

و الذين يؤمنون بما انزل اليك و ما انزل من قبلك و بالآخرة هم يوقنون۔ اولئك على هدى من ربهم و اولئك هم المفلحون ۔

(اور جو ایمان لاتے ہیں اس پر کہ اتارا گیا طرف تیری اور جو اتارا پہلے تیرے پچھلے دن پر وہ یقین رکھتے ہیں وہ ہی راہ پر ہیں اپنے رب کی طرف سے اور وہی نجات پانے والے ہیں)

اور یہ نہ فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ما انزل من بعدك ۔(یعنی جو تیرے بعد اترے گا)۔

پس یہاں سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد پر اترنا آیات قرآنی بوحی یا الہامی محض باطل ہے جو خلاف اس آیت کے ہے پس معلوم ہوا کہ قرآن قادیانیوں کا ہادی نہیں ہے۔

اگرچہ تقوی سے عام تقوی مراد ہے یعنی ناقص ہو یا کامل بالفعل ہو یا عزم و نیت میں عملی ہو یا اعتقادی پس جس درجہ کا تقو ہے اسی درجہ کی ہدایت ہو گی قرآن کی مثال بعینہ چراغ کی ہے جوان بڈھا اپنی اپنی بینائی کے موافق چراغ سے نورانیت حاصل کرتا ہے اور اندھے کو کچھ نظر نہیں آتا۔ سعدی کہتا ہے

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہء آفتاب را چہ گناہ

پس قادیانی و تابعین ان کے اس آیت کے مصداق ہیں:

فاما لذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ و ابتغاء تاویلہ و ما یعلم تاویلہ الا اللہ ۔الخ (آل عمران ۷)۔(پس وہ جن کے دلوں میں کجی ہے درپئے ہوئے ہیں اس کے جو متشابہ ہے قرآن سے بطلب فتنہ و بطلب تاویل اور نہیں جانتا تاویل ان کی مگر اللہ)

یعنی جن کے دلوں میں کفر و نفاق یا معصیت کی کجی ہے متشابہات کے درپئے ہو جایا کرتے ہیں اس لئے کہ مخالف اصول و مذہب مقبول کے کوئی نئی بات نکال کر بغرض افتخار خواہ فتنہ و تزلزل برپا کریں اور ان کی تاویل نکالیں تاکہ ہمارے نام اور علم و فہم کی شہرت ہو یعنی جسے بڑے بڑے علماء نہ سمجھیں، ہم نے حل کیا اور کتنے عمدہ عمدہ نئے نکات نکالے انہیں اس کوشش میں تاویل مقصود ہوتی ہے۔ اصلاح عوام یا فہم قرآن سے غرض نہیں اس لئے فرمایا کہ کوشش خواہ بطلب فتنہ ہوتی ہے خواہ بطلب تاویل اور حال یہ ہے کہ ان کی تاویل اللہ تعالی کے سوا کوئی نہیں جانتا اور بڑے پکے علم والے کہتے ہیں۔

یہ متشابہ اور محکم سب ہمارے پروردگار کی طرف سے ہے ہم سب پر ایمان لائے ہم سمجھے یا نہ سمجھے غرض مخاطبین ان آیات میں گور فرمائیں تو یقین ہے۔ بفضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی ضرور ایمان لائیں گے۔اب مکرر دعا کرتا ہوں:

یا اللہ تیرا شکر ہے یہ تیری ہی عنایت ہے کہ مجھ جیسے ہیچ مدان اور نادان سے دعوی واوہام باطلہ فرقہائے جدیدہ قادیانیوں کے جواب لکھ دیئے تیرا شکر کس زبان سے ادا کروں ...اے میرے رب میری نیت تو ویسی ہے جیسا کہ میں ہوں تو اپنے فضل وکرم سے اس کو قبول فرما کر میرے لئے ذریعہ آخرت کر دے۔

اور اس تحفہ محقرہ کی بدولت حضرات اہل بیت کرام اور صحابہ رسول اللہ ﷺ کی خوشنودی میرے نصیب کر پھر ان کے طفیل حبیب پاک کی عنایت میں اس کمینہ عالم کو شامل کر اور مجھ کو اور میرے ماں باپ کو اور تمام مومنین واحباب وعزیز واقارب کو بخش کر مجھ کو مسرور کر اور ان گمراہان کو راہ پر لا۔آمین

تکفیر کے فتوے۔اور فتوی دیگر مقام علماء مدارس تکفیر منکر عروج جسمی ونزول حضرت عیسی اور مولانا قاضی عبد اللہ با ہتمام سید محی الدین در مطبع محمدی متعلقہ مدرسہ محمدی واقع مدارس مرائی چینھ ۱۳۱۱ میں طبع ہو کر شائع ہوا ہے کہ ایسا اعتقادی شخص بشرط ثبوت عقل وعدم جنون بے شک کافر ومرتد وزندیق ہے اور جس نے اس کی تابعداری اور تصدیق کی وہ بھی مرتد ہے۔کیونکہ عیسی کا اپنے جسم سے آسمان پر جانا اور وہاں زندہ رہنا پھر اخیر زمانہ میں اتر آنا اور امام مہدی کے ساتھ ملنا اور دجال نکلنے کے جو الوہیت کا دعوی کرے گا اس کو قتل کرنا ان امور سے ہے جن پر ایمان لانا واجب ہے اور اس میں شک کرنا کفر وارتداد ہے اور یہی عقیدہ اہل سنت کا ہے۔

اس میں کسی اہل سنت کو خلاف نہیں پھر عیسی مر گئے اور ان کا جسم شریف زمین پر رہ گیا اور فقط ان کی روح آسمان پر گئی،کر کے زعم کرنا نصاری کا عقیدہ ہے اللہ تعالی نے جو قرآن شریف میں فرمایا بل رفعه الله اليه اور فرمایا و را فعك الىّ وہ نص قطعی ہو حضرت عیسی اپنے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے میں اور جو فرمایا ان من اهل ا لکتا ب ا لا لیؤمنن به قبل مو ته اور فرمایا انه لعلم للسا عة اس میں دلیل ظاہر ہے ان کے نزول پر اور اس مضمون کی بہت احادیث صحیحہ بھی آئی ہیں جو حد تواتر کو پہنچی ہیں۔یہ صرف خلاصہ برائے معائنہ ناظرین لکھا گیا جس کو مفصل دیکھنا ہو فتوی منگا کر تسلی کرے کیونکہ وہ بجائے خود ایک رسالہ قابل دید ہے۔فقط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع ضروری۔

ہمارے رسالہ کے بیانات سے ناظرین کو بخوبی واضح ہو چکا ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی تو اپنے فلسفہ کا متبع اور پیرو ہے جس کو قرآنی فلسفہ واقعی طور پر بالکل بے بنیاد ثابت کرتا ہے اب ان کے چیلے اپنے گرو سے دو چار گز بلند پروازی کر رہے ہیں اور مثل روافض وخوارج کے نص قرآن کی قطع وبرید پر کمر باندھی ہے۔

یعنی آیت کا اول وآخر چھوڑ کر اپنی مطلب براری کے لئے آیت کا ایک فقرہ لے لیا اور اسی سے اپنے دعوی کے لئے تاویل گھڑ لی۔ چنانچہ ایک بے اصل رسالہ عسل مصفی نام جوان تہی مغزان باطل پرست مرزائیوں کے لئے مایہ ساز بلکہ سرمایہ افتخار ہے اس کا شاہد ہے مگر یہ یاد رہے کہ نصوص قرآنی میں اس قسم کی کارگزاری کرنے والے انشاءاللہ تعالی مثلہ کئے جائیں گے۔

لہذا عام مسلمانوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ مرزائی صاحبوں کے دام تزویر میں نہ پھنسیں اور اس بے اصل کتاب یعنی عسل مصفی پر جو بظاہر بڑی حجم ہے اصلاً توجہ نہ فرمائیں کیونکہ جب غلام احمد مرزا قادیانی کے جدید طریق اور ان کے دعووں باطلہ کی اصل بنیاد ہی اکھڑ گئی تو ان کے چیلوں کی یہ طرز تحریر مثل خوارج وروافض کے باطل ہے جو قابل جواب نہیں کہ قرآن میں خلاف قرآن وجمہور وخودداری کرنا کفر ہے مرزا غلام احمد قادیانی کا تو قلع قمع ہوگیا مگر ان کے چیلے کمر تھامنے کو تیار بقول: پیراں نمی پرند۔ مریدان می پرانند۔ مگر اس کو عاقلاں خوب ندانند۔ فقط

تقریظ

نحمدك يا من انزل علينا الكتاب المعجز الفصيح
و نصلى على من ارسل الينا النبى و الامى الذى حسنه
الصبيح فى العرب و العجم مليح ۔
و سبحانك يا من رفع الى السماء سيدنا ابن مريم المسيح ۔
الذى نجى من القتل و الصلب القبيح ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اما بعد فمر حبا لك ايها المو حد المتور ع المتبع الكتا ب و السنة اخى المكر م ا لحا ج الحر مين الشر يفين الملقب باحمد حسين صا نك الله عن الشين فى الدا رين ۔ قد صنعت صنيعاً منيعاً و بنيت بناء ر فيعاً الذى با زا ء صو لته و جبر و و تنز لز لت و انهد مت ديا ر اً كا نت عمارته المبتد عة المحدثة شنيعاً قد قطعت شرا ك الشر ك و الكفر و الطغيا ن بسكين السنة و القر آ ن و اور دت البينة و البر ها ن على موارد الوضا حت و البيا ن الذين ضر ط من قرع صما ختهما د جا جلت القطر ب و الهذ يا ن و فر من صحبتهما شيا طين الا نس و الجا ن سعت سعيا مشكورا و جعلت ا لا جا د الارتداد هباء منثور فجزا ك الله عنى و من سا ئر المسلمين المعتصمين بحبل الله و سنت خا تم المر سلين الذين شا نه لا نبى بعدى ۔ خير الجزا ء الى يو م الدين آ مين نصلى عليه و على آ له و ا صحا به ا جمعين ۔

ابوادریس احمد حسن شوکت مدیر شحنہ ہند میرٹھ ۔

مرزا غلام احمد کے فرزند کی وفات

The Death of Mirza's son

مصنفہ: سلطان القلم جناب مسٹر اکبر مسیح

یہ مضمون پہلے رسالہ تجلی لاہور میں چھپا

پھر مناسب ترمیم و تنسیخ کے بعد آغا شہباز خان نے سیالکوٹ سے شائع کیا۔ ۱۹۲۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں جو کچھ واقع ہوتا ہے خدا تعالی کی ازلی مشیت کے موافق ہوتا ہے۔ کبھی وہ مشیت انسان کی آرزو کے مطابق پڑ جاتی ہے، تو اس کو خوشی ہوتی ہے کبھی اس کی آرزو کے مخالف، تب اس کو رنج ہوتا ہے۔ لیکن جب کوئی خدا کا بندہ اپنی آرزو کو الہی مشیت کے موافق کرنا سیکھ لیتا ہے بلکہ اپنے لئے کسی آرزو کا رکھنا بھی گناہ سمجھتا ہے جو الہی مرضی کے تابع نہ ہو، تو اس کو ہر حالت خوشی ہوتی ہے۔ اگر کوئی پیدا ہو وہ خوش، کوئی مر جائے وہ خوش۔ اپنی زندگی میں وہ خوش، اپنی موت میں وہ خوش۔ تندرستی میں خوش، بیماری میں خوش۔ یہی وہ لوگ ہیں جو دل سے کہتے ہیں: خداوند تیری مرضی پوری ہو۔،

لیکن انسان تو بے صبر ہے۔ دنیا میں اس کی حالت ایسی خام ہے کہ وہ بیشتر الہی مشیت سے راضی نہیں رہتا۔ بعض لوگ اپنی خامی کی وجہ سے اپنے دل میں عناد کو جگہ دیتے ہیں دوسروں کو اپنا دشمن سمجھ لیتے ہیں۔..ان کے رنجوں اور غموں پر شادیانے بجاتے ہیں اور ایسا کرتے اور کہتے ہیں گویا ان کے مخالفوں پر جو مصیبت آئی وہ خاص ان کے بلائے آئی۔ گویا خدا کو کسی جن کی طرح انہوں نے اپنے قابو میں کر لیا جو ان کی اپنی آرزؤں کے موافق ان کے دشمنوں کو عذاب کرتا ہے۔

جس طرح دنیا میں بیٹوں کے باپ مر گئے اور باپوں کے بیٹے، اسی طرح بالکل قانون فطرت کے تابع مرزا قادیانی کا فرزند مر گیا۔ نہ وہ کسی کی بدعا سے مرا، اور نہ اب کسی کی دعا سے جی سکتا ہے۔ ایک بالکل معمولی واقعہ ہے اور جیسا انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔اس کے لئے رنج وافسوس اس کے عزیزوں کو ہونا بھی لازمی ہے۔ میں خود بھی کئی دفعہ ایسے رنجوں میں تجربہ کر چکا ہوں۔ مگر مجھ کو ایک صاحب کی تحریر سے ضرور صدمہ ہوا جنہوں نے بجائے اس کے کہ افسوس کے ساتھ اس واقعہ کا تذکرہ فرماتے الحمدللہ کے ساتھ اس کا ذکر کیا۔ خدا کی حمد تو ہر حال میں واجب ہے: خدا نے دیا خدا نے لیا، خدا کا نام مبارک ہو۔ مگر الحمد کو کسی دشمن کا دل دکھانے کے لئے، دوسرے کی مصیبت پر اپنی خوشی ظاہر کرنے کیلئے، استعمال کرنا حمد کی مناسب قدر نہ پہچاننا ہے۔

غیر انجیلی روایات سے ہم کو خداوند مسیح کا ایک فرمودہ پہنچا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک وہ جو بے دینوں کی تباہی پر ماتم کرتے ہیں۔،

پس ہم اپنے لئے اور اپنے بھائیوں کے لئے خدا سے دعا کرتے ہیں کہ وہ ہم کو اس مزاج سے بچائے کہ ہم کسی مخالف کی مصیبت پر زبان سے: خوب ہوا، کہیں یا دل سے خوشی حاصل کریں۔ بلکہ ہم کو توفیق دے کہ ہم اس کے لئے دعا کریں کہ خدا اس کو تسلی بخشے اور مصیبت کو اس کے لئے برکت بنائے۔

اس وقت ہمارے سامنے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء اور ریویو آف ریلی جنز ستمبر و اکتوبر ۱۹۰۷ء موجود ہیں۔ اور ہم مولوی ثناء اللہ امرتسری کو معذور سمجھتے ہیں اگر وہ اپنے مخالف کے لئے اسی پیمانے سے ناپ رہے ہیں جس پیمانہ سے اسے ناپتے دیکھا، کیونکہ ان کے، مباہلے کا اثر، ان کے حریف کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے۔

گو ہم اس کے واقعی اثر کے قائل نہیں کیونکہ جو اس کا قائل ہو اس کو ماننا پڑے گا کہ جب قادیانی مرزا جی اپنے حق میں کوئی بد دعا کرتے ہیں تو وہ مقبول ہو جاتی ہے۔

اور ہم نہ ان کی دعا کے قائل نہ ان کی بد دعا کے، نہ ان کی ذات کے لئے نہ کسی غیر کی۔ جو کچھ ہونا ہے وہ ہو جاتا ہے۔ اس میں نہ قادیانی مرزا جی کو دخل نہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو، اور نہ ڈاکٹر صاحب کو۔ مشیت ایزدی ان سبھوں سے مستغنی ہے۔

یہ تو سچ ہے کہ اس منطق کے موافق جو قادیان کے مدرسہ الٰہیات میں مدت سے پڑھایا جاتا رہا ان الفاظ کی بنا پر جو قادیانی مرزا جی نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مقابل استعمال کئے تھے، مولوی صاحب کی فتح ماننی پڑتی ہے۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ اگر خدانخواستہ اس کے برعکس ہوتا تو اسی قسم کے شادیانے فتح کے فریق مخالف کے خیموں میں بجتے سنائی دیتے۔

مگر ہم اس منطق کے قائل نہیں۔ اس لئے ان مباہلوں کے اور ان کے اثر کے بھی قائل نہیں۔ نہ کبھی رہے، اور نہ اب ہو سکتے ہیں۔ ہم ان خام خیالوں میں نہیں کہ جو دو جھوٹوں میں سے پیچھے مرنے والے کے قائل ہو جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے دل میں اس وقت اور خیالات پیدا ہو رہے ہیں اور مرنے والے کے عزیزوں کے ساتھ خالص ہمدردی کے ہیں۔ عزیزوں کی موت دنیا کی بے ثباتی ہمارے ذہن میں جماتی ہے اور دلوں کو نرماتی ہے۔ ہم جس وقت اپنے متوفی و عزیز کے پیچھے آسمان کی طرف تاکتے ہیں تو اکثر ایسا نور نظر آجاتا ہے جو اور حالت میں نظر آنا مشکل تھا۔ اور ایسے وقت میں ہم کو امید ہوتی ہے کہ عجب نہیں اگر خدا اس فرزند کی موت کو مرزا جی کی کفر و فریب سے رہائی کا باعث کر دے، اور اگر کسی شخص کا کھویا ہوا ایمان اپنے فرزند دلبند کے عوض میں مل جائے تو وہ ضرور نعم البدل ہے۔ گویا اس نے ایک نہایت مقبول قربانی خدا کے آگے گذرانی۔

ریویو آف ریلی جنز ماہ ستمبر سے روشن ہے کہ ۲۷۔ اگست ۱۹۰۷ء کو مرزا جی نے اپنے بیٹے کی صحت یابی کی قطعی پیش گوئی کی تھی اور ۱۶ ستمبر کو اس کی موت واقع ہو گئی۔ اور اسی تھوڑی سی مدت میں اس کی شادی بھی ہو چکی تھی۔ اب اس میں تو کلام نہیں کہ پیش گوئی جس کو الہام سے منسوب کیا تھا باطل ہو گئی اور بری طرح باطل ہو گئی۔ اگر لڑکے کو شفا ہو جاتی تو کسی کو معتقد ہونے حاجت نہ تھی لیکن جو شخص عقل سے کام لیتا ہے آپ کے الہام کا قائل نہیں رہ سکتا۔ پر اب سوال یہ ہے آپ اپنے الہام کے خود بھی قائل ہو سکتے ہیں؟

ہم ضرور تمہارے کفر کے دشمن ہیں ہم کو دل سے یقین ہے کہ تم کذاب ہو مفتری ہو ہم تمہاری نسبت مشتبہ نہیں۔ ہاں ایک زمانہ تھا جب ہم تم کو صرف فریب خوردہ جانتے تھے مگر مدت ہوئی کہ فریبی جاننے لگے لیکن ہم خدا کے کسی بندہ سے مایوس نہیں تم سے بھی نہیں۔ ہم کو آنحضرت (ﷺ) کی اس حدیث پر پورا یقین ہے کہ

> کبھی انسان ساری عمر دوزخ کے کام کرتا رہتا ہے۔ جب وہ دوزخ سے ہاتھ بھر کے فاصلے پر رہ جاتا ہے تو جنت کے کام کرنے لگتا ہے اور جنتی ہو جاتا ہے۔

ہم تمہارے کفر کے دشمن ہیں لیکن تمہارے دشمن کبھی نہیں ہوئے اور ہم ہرگز تمہارا دل دکھانا نہیں چاہتے بلکہ دوستی کے طور پر ایک بات کہتے ہیں شاید اس کے سننے کو تم اس وقت زیادہ تیار ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص برابر دعوی کرتا رہا ہو کہ:

دشمنوں کی موتوں کی خبر مجھ ہو جاتی ہے میں ان کے حق میں پیش گوئیاں کر دیتا ہوں۔

ان کے حق میں میری دعا تیر بہدف ہے۔

میں مستجاب الدعوات ہوں۔

امریکہ کے مرنے والوں کی مجھ کو خبر، دہلی کے خاندان طبابت میں مرنے والوں کی مجھ کو خبر

جو سخت مخالف پلیگ میں مرنے والا ہے اس کی مجھ کو خبر۔

آنے والے زلزلہ کی مجھ کو خبر۔

آنے والی وبا کی مجھ کو خبر۔

آنے والے قحط کی مجھ کو خبر۔

جس کے اوپر رؤیا اور الہام کا دروازہ یوں وا ہو، پھر اس کو اپنے بیٹے کی موت کا علم کیسے نہ ہوا۔ بجائے موت کی خبر کے اس کی شفا کی خبر سنا گیا۔ دروازے پر موت کا فرشتہ کھڑا تھا، اسے نہ دیکھ سکا۔ بلکہ مرنے والے کی ایک معصوم کم سن لڑکی کے ساتھ سہرا باندھ کر اسے رانڈ ہونے دیا۔ یہ دیکھ لینے کے بعد بھی کیا وہ شخص اپنے الہام و وحی کا قائل رہ سکتا ہے۔ الہام و وحی تو بڑی چیزیں ہیں، معمولی فطری شعور و احتیاط سے بھی اگر کام لیا جاتا تو غلط کاریوں کا ایسا لمبا سلسلہ جاری نہ کیا جاتا۔ ہرگز برا ماننے کی بات نہیں۔ اگر کوئی کہہ بیٹھے:

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
کہ نہ دانی کہ در سرائے تو کیست

مسیح زمان ہونے کا ولولہ! اور مستجاب الدعوات ہونے کا دعوی! چھوٹا منہ بڑی بات

ذرا سوچو تو کیا مسیح کبھی بیمار ہوئے تھے؟ کیا کبھی کوئی مریض اپنا یا پرایا ان کے قدموں سے بے شفا لوٹا تھا؟ کس بیمار کے بستر پر وہ بلائے گئے اور اس کو شفائے کلی حاصل نہیں ہوئی؟ کب انہوں نے قم کہا کہ تب بے جان اٹھ، نہ کھڑا ہوا۔ کون مردہ ان کے پاس لایا گیا جو جلایا نہیں گیا۔ کیا کبھی ان کے لوگوں میں کوئی بیمار رہا۔ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے دوستوں میں سے کسی کو ان کے موجود ہوئے ہوئے قبر نگل گئی۔ مبادا کوئی کہتا کل من مات فات۔ موت سب پر غالب ہے مسیح پر بھی غالب رہی۔ انہوں نے اپنے دشمنوں کو اپنی ذات پر پورا اختیار بھی بخش دیا کہ وہ جس طرح چاہیں ان کو اپنے اطمینان کے موافق مار ڈالیں تاکہ وہ دوبارہ زندہ ہو کر گور اور قبر کے اوپر اپنا اقتدار ثابت کر دیں۔

خدا رحم کرے مثیل مسیح اور مسیح موعود ہونے کا دعوی، اور تم بیمار۔ جسم کے اوپر کے حصہ میں بھی اور جسم کے نیچے کے حصہ میں بھی۔ جیسے دنیا مرتی جاتی ہے بلا تاویل تمہارے مرید اور عزیز بھی مرتے جاتے ہیں۔ عبدالکریم آپ کا روحانی فرزند مر گیا آپ نے دعائیں کیں ان کی شفا کی پیش گوئیاں کیں مگر وہ نہ بچا۔ آپ کا فرزند صلبی بیمار پڑا اور مر گیا۔ تم نے دعائیں کیں اور ضرور کیں اور کیوں نہ کرتے۔ تم باپ تھے اس کی مفارقت گوارا نہ ہو سکتی تھی۔ وہ کس کام کا حکیم کہ تمام جہان کا علاج کرے اور اپنے گھر کو بے علاجی میں چھوڑے۔ وہ مر گیا۔ خدا کا حکم اس کے حق میں پورا ہوا۔ تم اس کی بیماری و موت کے حق میں صفر کا اثر بھی نہ رکھتے تھے۔ تم مسیح نہ تھے کہ تم اس کو شفا دیتے۔ تم مسیح نہیں ہو کہ اب اس کو مردوں میں جلا لو۔ حالانکہ مسیح نے مردے جِلائے۔ قبروں سے گلے سڑے اٹھا دیئے۔

خیر یہ سب کچھ ہوا جو ہونا تھا، ان کا مرنا برحق تھا تمہارا جھوٹا ہونا برحق ہے۔ تم بھی مرو گے جس طرح ہم بھی مریں گے آگے یا پیچھے۔ پھر تم کو مسیحیت اور استجابت دعا کا وہم اپنی ذات کے لئے کہاں سے پیدا ہوا؟

جو دلیل اس وقت ہم تم کو دے رہے ہیں وہ کوئی ایسی دلیل نہیں جو صرف ہماری سمجھ کے موافق ہو ورنہ ہم ہرگز اس کا ذکر نہ کرتے کیونکہ ہماری سمجھ تمہاری سی سمجھ نہیں ہے بلکہ ہم کو ب معلوم ہو گیا کہ یہ وہی دلیل ہے جس کے تم خود قائل ہو چکے ہو اور ایک حریف کے مقابل استعمال کر چکے ہو۔ پس اگر اب بھی تم اس کے زور کے قائل نہ ہو تو یہ خدا اور بندوں کے سامنے سرکشی ہے۔

ڈاکٹر ڈوئی امریکہ کا ایلیاہ جس کو مستجاب الدعوات ہونے کا بہت بڑا دعوی تھا اور جس کے آپ شدت سے منکر تھے آپ نے خود کیسی معقول بات اس کو سنائی تھی۔ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو یاد دلاتے ہیں آپ خوب یاد کرلیں اور خدا کے سامنے اپنے دل کو کھول کر اور سر کو سجدہ میں جھکا کر غور کریں اس کو تم ہماری دلیل مت سمجھنا خود اپنی دلیل سمجھو اور اس کے زور کو دیکھو یعنی تم کو اس وقت اپنا قائل ہونا چاہیے۔

ستمبر ۱۹۰۲ء کے ریویو میں صفحہ ۳۴۵ پر آپ نے ڈوئی کی نسبت لکھا تھا:

ڈوئی بے ہودہ باتیں اپنے ثبوت میں لکھتا ہے کہ میں نے ہزار ہا بیمار توجہ سے اچھے کئے ہیں۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ کیوں اپنی لڑکی کو اچھا نہ کر سکا اور وہ مرگئی۔ اور اب تک اس کے فراق میں روتا ہے اور کیونکر اپنے اس مرید کی عورت کو اچھا نہ کر سکا جو بچہ جن کر مرگئی اور اس کی بیماری پر بلایا گیا مگر وہ گذر گئی۔

آپ اس ڈوئی کے مریدوں کی خام خیالیہ اور خوش اعتقادی پر حیرت میں رہ جاتے ہیں کہ کیونکر اس کی بے ہودہ باتوں اور تاویلوں سے ان کی تسکین ہو جاتی ہے اور وہ اس کے معتقد بنے رہتے ہیں۔ باوجود اس سخت ناکامی کے۔ اور آپ کہتے ہیں:

امریکہ کے سادہ لوحوں پر نہایت تعجب ہے کہ وہ کس خیال میں پھنس گئے۔

اب وہی بات ہم تم سے کہہ رہے ہیں۔ کاش تم خود اپنی بات یاد کرو اور اس کو سچ جانو اور آئندہ ڈوئی کی سی بے ہودہ باتیں اپنے ثبوت میں لکھنا چھوڑ دو۔ اور: سادہ لوحوں۔ کو ان کے امریکائی بھائیوں کی نظیر سے عبرت دلاؤ۔ کیونکہ دن ڈھل چکا اب غروب کا وقت ہے صبح کا بھولا اگر شام کو لوٹے تو اسے بھولا نہیں کہتے۔ خدا تمہارے فرزند کی موت کو تمہاری روحانی زندگی کا باعث بنائے اور اسی کو خوب معلوم ہے کہ کیا ہونے والا ہے اور کیا ہونا چاہیے۔

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے جس مضمون کو سامنے رکھ کر عیسائی حضرات نے منقولہ بالا مضمون لکھا ہے، وہ درج ذیل ہے۔ بہا

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین آگاہ ہونگے کہ مرزا قادیانی نے ایک دفعہ مجھ کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا میں آپ سے مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہوں مگر یہ بتلاؤ کہ اس مباہلہ کا اثر کیا ہوگا؟

آپ کا دعوی ہے کہ میں جب دعا کروں میری دعا قبول ہوتی ہے مجھے خدا نے کہا ہے جدھر تیرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ ادھر ہی میرا منہ ہے۔ پس آپ خدا سے دعا کر کے اس بات کا پتہ حاصل کریں اور مجھے بتلا دیں کہ اگر میں آپ کے ساتھ مقابلہ میں جھوٹے پر لعنت کروں یعنی مباہلہ کروں تو مجھ پر کیا اثر ہوگا۔

ایسا نہ ہو کہ مجھے کبھی زکام ہو جائے تو آپ جھٹ سے اسے اپنے مباہلہ کا اثر بنا لیں اس لئے بغرض تصفیہ اس کی تعیین پہلے ہی سے ہو جائے تو بہتر ہے۔ اس معقول سوال کے جواب میں مرزا جی نے ایک گہری چال نکالی کہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جس کا عنوان تھا: مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ یہ اشتہار مع جواب ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث (امرتسر) میں درج ہے۔ اس میں مرزا جی نے میرے ساتھ فیصلہ کی دعا کی تھی کہ،

خداوندا! ہم (مرزا قادیانی وثناء اللہ) میں سے جھوٹے کو سچے کی زندگی میں مار دے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔

ہر چند یہ خاکسار نہ الہامی ہے، نہ الہامی کا بیٹا، نہ الہامی کا باپ، مگر ایک سچے الہامی بلکہ الہامیوں کے سردار فداہ روحی کے الہام کا مبلغ ہوں، اس لئے غیرت خداوندی نے مرزا جی کی یہ دعا انہی پر ڈالی جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا جی کا ایک لڑکا جس کی ابھی چند روز ہوئے ۳۰۔ اگست (۱۹۰۷ء) کو شادی ہوئی تھی اور مرزا جی کا گھر ایک عشرت کدہ بنا تھا وہی لڑکا ۱۶ ستمبر کو فوت ہو کر مرزا جی کو ہمیشہ کے لئے داغ جدائی دے گیا (دیکھو اخبار الحکم ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء) کون نہیں جانتا کہ اولاد لخت جگر ہے جس کی موت سے گو والدین پر حقیقی موت نہ آئے لیکن موت کے برابر مصیبت تو ہوتی ہے۔ اسی لئے کسی اہل دل نے کہا ہے:

جدا کسی سے کسی کا غرض حبیب نہ ہو۔
یہ داغ وہ ہے کہ دشمن کو بھی نصیب نہ ہو

اس مصیبت میں مرزا جی کے غم کا اندازہ خود ان کی تقریر مندرجہ الحکم ۲۴ ستمبر سے مترشح ہوتا ہے اگرچہ مرزا جی نے بڑی ہوشیاری سے اس غم کو دبانا چاہا ہے مگر آخر طبعی امر کسی طرح نہیں رک سکتا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

کوئی یہ نہ کہے کہ میرے پر ہی تکلیف اور ابتلاء کا زمانہ آیا ہے بلکہ ابتداء سے سب نبیوں پر آتا رہا۔ حضرت آدم کا بیٹا جب فوت ہوا تھا تو کیا انہیں غم نہیں ہوا تھا۔ ایک روایت میں لکھا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے (مرزائیو! مرزا جی کی اینٹ البحر کے سوا یہ روایت کہاں ہے۔ اڈیٹر) آخر بشریت ہوتی ہے غم کا پیدا ہونا ضرور ہے۔

ناظرین میں سے اکثر واقف کار اصحاب کو یاد ہوگا کہ جن دنوں مرزا جی نے عبداللہ آتھم کی موت کی پیش گوئی کی تھی اور وہ وقت پر نہ مرا تھا مگر اس کی مدت میں ایک یوروپین پادری مر گیا تھا تو مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس یورپئین پادری کے مرنے کو آتھم کے مرنے کے قائم مقام بنا لیا تھا (دیکھو انوار الاسلام مصنفہ مرزا قادیانی ص۲) حالانکہ وہ پادری آتھم کا نہ باپ تھا، نہ بیٹا، نہ کوئی اور رشتہ قریبی ۔ بلکہ وہ یورپی تھا اور آتھم پنجابی ۔لیکن محض اتحاد مذہبی کے لحاظ سے مرزا جی نے اس کے مرنے سے اپنی پیش گوئی کو صادق کرنے کی کوشش کی تھی ۔تو کیا اب کوئی دانا اس سے انکار کرے گا کہ میرے مقابلہ پر گو مرزا جی کو ہنوز موت نہیں آئی لیکن بیٹے کے مرنے سے موت کے برابر مصیبت تو ضرور آئی ہے ۔جن لوگوں کو جوان اولاد خصوصاً ایسے بیٹے کے مرنے کا صدمہ کبھی پہنچا ہو جس کی شادی کو ہنوز ۱۶ روز ہی گذرے ہوں تو وہ ہمارے دعوی کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ مرزا جی کو گو موت نہ آئی ہو مگر موت کے برابر مصیبت تو ضرور ان پر آئی ہے۔

اس واقع کے ہولناک اور مرزا جی پر موت کے برابر مصیبت پڑنے کا ثبوت خود ان کے الہامات سے ملتا ہے جو مرزا جی اور ان کے مرید اس غم کو غلط کرنے کے لئے پیش کرتے ہیں چنانچہ بدر کا خوش عقیدہ اڈیٹر لکھتا ہے:

اس میں شک نہیں کہ بعض نادان دشمن اس پر خوشیاں منائیں گے لیکن ان کی خوشیاں منانا بھی مومنین کے واسطے ایک نشان ہے کیونکہ خدا تعالی نے آج سے پندرہ ماہ قبل اس امر کی خبر کر دی تھی کہ اس لڑکے کے فوت ہونے پر دشمنوں کو خوشی سے اچھلنے کا موقعہ ملے گا مگر جس قدر وہ خوشی کریں اسی قدر اپنے ہاتھوں سے اس پیش گوئی کو پورا کریں گے اور اس بارہ میں چند سطور بطور شہادت اخبار بدر سے ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔ ایک وہ الہام ہے جو مخالفوں کی خوشی کو ظاہر کرتا ہے اور وہ یہ ہے۔ الہام الہی ، دشمن کا بھی ایک وار نکلا تلك الایام نداولها بین الناس ۔(دیکھو بدر مورخہ ۳ مئی ۱۹۰۶ء)۔ یعنی کوئی ایسا امر رنجدہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت یا ہماری جماعت کے کسی فرد کی نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہو جائے گا اور وہ امر رنجدہ خدا کی طرف سے ہوگا یا دشمن کا اس میں کچھ دخل ہوگا۔ (بدر ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء ص۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مرزا جی پر اس واقعہ ہائلہ سے موت کے برابر مصیبت آئی ہے ۔ ناظرین ذرا اس عبارت میں ان الفاظ کو بغور دیکھیں ، یعنی ، ایسا امر رنج دہ خدا کی طرف سے ہماری نسبت صادر ہوگا جس سے دشمن خوش ہوگا۔ اس الہام کو مبارک احمد کی موت پر لگانا گویا تسلیم کرنا ہے کہ یہ واقع مرزا صاحب کے حق میں موت کے برابر مصیبت لایا ہے پس یہی ہمارا مطلب ہے۔ فالحمد للہ کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بحث کے بعد ہم اس واقعہ ہائلہ کی مزید تحقیق کرنا چاہتے ہیں اور مرزا جی اور انکے دام افتادوں کی گہری چال کی تہ بتلاتے ہیں مرزا جی کی جوتیوں کا غلام (اڈیٹر اخبار بدر، مرزا جی کو جب کبھی خط لکھتا ہے تو اپنا نام اس طرح لکھا کرتا ہے، حضور کی جوتیوں کا غلام۔تف ہے ایسی خوش آمد پر۔ پھر لطف یہ ہے کہ گاڑی میں جب مرزا صاحب کے ساتھ بیٹھتا ہے صدر کی جانب بیٹھا کرتا ہے گورداسپور میں ہم نے بچشم خود دیکھا ہے یا تو ان کو تمیز نہیں کہ صدر کی جانب گاڑی میں کون ہوتی ہے یا وہ مرزا صاحب کو صدر کے لائق نہیں جانتا۔ جو تیوں کا غلام کسی اور مطلب کیلئے بنتا ہوگا۔اڈیٹر) اور حکیم نور الدین کا مصنوعی بیٹا اڈیٹر بدر لکھتا ہے کہ:

انا للہ و انا الیہ را جعو ن خدا تعالی کی پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔

کیا ہی مبارک تھا وہ وجود جس کی پیدائش بھی خدا تعالی کا ایک عظیم الشان نشان تھا اور اس کی وفات بھی ایک شاندار نشان ہوا۔ مبارک احمد کی روح اسی لئے دنیا میں آئی تھی کہ اللہ تعالی کی ہستی اور اس کے رسول کی صداقت کے واسطے نشانات قائم کر کے جلد اپنے خدا کے ساتھ جا ملے۔ ا۔ سب سے اول نشان یہ تھا کہ مبارک احمد کی پیدائش سے کئی سال پہلے اس کے متعلق خدا تعالی کی وحی میں پیش گوئی کی گئی تھی کہ ایک چوتھا لڑکا پیدا ہوگا یہ پیش گوئی کتاب انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم ۱۸۹۷ء میں کی گئی تھی جس کے بعد تیسرے سال یعنی ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو مبارک احمد پیدا ہوا تھا (اخبار بدر قادیان ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۴)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ضمیمہ انجام آتھم پر جس الہام کا حوالہ دیا گیا ہے اسکے الفاظ یہ ہیں: خدا تین کو چار کرے گا۔ (ص ۱۵)۔ اس الہام کا نہ سر ہے نہ پیر۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ یہ الہام بقول مرزا جی ۱۸۸۶ء کا ہے مگر اپنی گولائی کی وجہ سے جدھر کو مرزا جی چاہیں چسپاں کر سکتے ہیں۔ اس طرفہ پرطرہ یہ ہے کہ جس وقت یہ الہام ہوا تھا اس وقت مرزا جی کے ہاں ایک لڑکا بھی نہ تھا چنانچہ مرزا جی خود ہی لکھتے ہیں کہ:

اس وقت ان تین لڑکوں کا جو، اب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا (حوالہ مذکور)

اب ایک زیرک آدمی کے لئے سوچنے کا موقع ہے کہ جس حال میں کوئی بچہ بھی نہیں تو اس وقت چوتھے بچے کی خوش خبری دینے کی کیا ضرورت ہوئی۔ اس قسم کے الہامات یا عبارات اس وقت بولا کرتے ہیں جہاں پہلے تین موجود ہوں تو کہا جاتا ہے کہ چار کرنے والا اور اگر چار ہوں تو کہا جاتا ہے کہ پانچ کرنے والا یا پانچواں آنے والا ہے۔ چنانچہ مرزا جی خود ہی اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں لکھتے ہیں:

الحمد للہ الذی و ھب لی علی الکبر ار بعۃ من البنین وبشر نی بخا مس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی حین من الا حیان (مواہب الرحمٰن۔ص ۱۳۹)

یعنی خدا نے مجھے چار بیٹے دیئے ہیں اور پانچویں کی بشارت دی ہے کہ کسی نہ کسی وقت ملے گا۔

گو یہ الہام بھی آپ کا غلط ہو گیا تھا کہ اس الہام کے شائع ہونے سے بعد چند روز ہی میں مرزا کے حرم محترم میں لڑکی پیدا ہوئی تھی جس پر امرتسر کی انجمن نصرت السنہ کی طرف سے ایک اشتہار نکلا تھا کہ گو مرزا جی کے ہاں پیش گوئی کے مطابق لڑکا نہ ہوا بلکہ لڑکی ہوئی تاہم شکر ہے کہ راستہ تو صاف ہو گیا جس سے آئندہ کی امید بندھتی ہے۔

خیر سر دست ہمیں اس پیش گوئی کے متعلق بحث کرنا مقصود نہیں بلکہ ہم نے یہ دکھانا ہے کہ مرزا جی کا الہام مذکور کسی طرح چوتھے بیٹے مبارک احمد کے حق میں نہیں ہے بلکہ یہ محض ان کا معمولی ہتھکنڈا ہے۔ ایک شخص کے گھر میں بیوی خاوند اور ایک لڑکی ہے وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے یعنی آئندہ مجھے بیٹا یا بیٹی ہو گی ایک شخص تین بھائی ہیں وہ بھی کہہ سکتا ہے کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے یعنی آئندہ ہمارا چوتھا بھائی پیدا ہو گا۔ ایک پیر کے تین مرید ہیں، یا ایک گرو کے تین چیلے ہیں، یا ایک استاد کے تین شاگرد ہیں، یا ایک رئیس کے تین مکان ہیں، یا ایک رنڈی کے تین یار ہیں، یا ایک وکیل کے تین مقدمے ہیں، یا ایک شخص کی تین بیویاں ہیں، یا اے نواب کے تین ضلع ہیں، یا ایک بادشاہ کے ماتحت تین ملک ہیں ،غرض دنیا کے جتنے آدمی تین چیزوں کے مالک یا متصرف ہیں وہ سب کہہ سکتے ہیں کہ خدا تین کو چار کرنے والا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو مرزا کا الہام اپنی گولائی کی وجہ سے ان کے سب الہاموں پر فوقیت رکھتا ہے۔

اصل میں مرزا جی بھی دانا ہیں دام افتادوں کو وہ عقل سے خالی جانتے ہیں ان کو خوب معلوم ہے کہ جونہی میں نے کوئی بڑ ہانکی تو ان کی طرف سے صدا آئے گی آمنا وصدقنا فاکتبنامع الشاھدین مرزائیو! الیس فیکم رجل رشید ؟ کیا تمہارے علم وعقل کا مقتضا یہی ہے کہ ایسے راولی الہاموں پر مدار نبوت قرار دیتے ہو۔ مرزا جی کی جوتیوں کا غلام پھر لکھتا ہے:

> ایک دفعہ جب کہ مبارک احمد کی عمر کوئی دو سال کے قریب ہو گی اس کو سخت دورہ ام الصبیان ہوا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود اس کے قریب کے مکان میں دعا میں مشغول تھے جب کہ ایک عورت نے پکار کر کہا کہ اب بس کرو کیونکہ لڑکا فوت ہو گیا تب حضرت دعا کرتے ہوئے اس کے پاس آئے اور اس کے بدن پر ہاتھ رکھا اور خدا تعالیٰ طرف توجہ کی تو وہ دومنٹ کے بعد لڑکے کو سانس آنا شروع ہو گیا اور وہ زندہ ہو گیا (حضرت عیسیٰ کے معجزات احیاء موتی بھی اسی قسم کے تھے) (ص ۴۔ اخبار بدر مذکور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس کا ثبوت دربطن ہے کوئی صحیح حوالہ نہیں دیا کہ مخالف کو تحقیق کا موقع ملے بلکہ محض طفل تسلی ہے اگر ہو بھی تو کیا تعجب ہے ام الصبیان کی بیماری کا دورہ ایسا ہی ہوتا ہے کہ بچہ مردہ سمجھا جاتا ہے مگر بعد دورہ کے وہ خود بخود اچھا ہو جاتا ہے اس قسم کے واقعات کو معجزہ عیسوی کے برابر کہنا بالکل اس کے مشابہ ہے کہ:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب ۔ گربہ شاشید و گفت باراں شد

آ گے چل کر جوتیوں کا غلام لکھتا ہے:

اگست گذشتہ میں مبارک احمد تپ شدید سے سخت بیمار ہو گیا تھا یہاں تک کہ کئی بار غشی تک نوبت پہنچ گئی تھی اور تپ ایک سو پانچ درجہ تک پہنچ گیا اور سر مارنے کی ایسی حالت تھی کہ سرسام کا خوف ہو کر نومیدی کی حالت ہو چکی تھی اسی حالت میں الہام ہوا کہ نو دن کا بخار ٹوٹ گیا۔

یہ الہام اخبار بدر ۲۹۔ اگست میں قبل از وقت چھپ گیا تھا چنانچہ اسکے مطابق ۳۔ اگست ۱۹۰۷ء کو بخار بالکل ٹوٹ گیا اور مبارک احمد تندرست ہو کر باغ سیر کرنے کے لئے چلا گیا اور پھر چند روز بخار رہ کر ۱۴ستمبر کو ٹوٹ گیا اور لڑکا بالکل صحت یاب ہو گیا اور لڑکے نے خود کہا کہ میں بالکل تندرست ہوں اور کھیلنا شروع کیا۔

اس بیماری سے تو شفا ہوئی لیکن چونکہ خدا تعالی کا ایک پرانا فرمودہ پورا ہونا تھا اس واسطے ایک دوسرے مرض سے مبارک احمد پھر بیمار ہوا کیونکہ ضرور تھا کہ خدا کے منہ کی ساری باتیں پوری ہو جاتیں اور اس الہام کی تفصیل یہ ہے:

مبارک احمد کی پیدائش سے صرف ایک روز پہلے بذریعہ وحی الہی مسیح موعود کو جتلایا گیا کہ یہ لڑکا جلد فوت ہو کر خدا تعالی سے جا ملے گا۔ چنانچہ اس کی تشریح صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۴۰ میں کر دی تھی (بدر ۱۹ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۴)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس تحریر کو محققانہ تدقیق سے دیکھیں تو عجیب ہی گورکھ دھندا معلوم ہوتا ہے ۔ ..اگست کو بخار ٹوٹا، بہت اچھا۔ ۳۱ ہی کو اس کا نکاح بھی کیا گیا۔ کیا کوئی دانا ایسا کرے گا یا اس کو باور کر سکتا ہے۔ پھر لطف یہ کہ ۱۴ستمبر کو بخار ٹوٹا اور ۱۶ کو مر گیا۔ ایک دن کا کل وقفہ ہوا۔ اس میں یہ بڑھا نکتے ہیں کہ لڑکا بالکل صحت یاب اور تندرست ہو گیا۔ یہ ہو گیا وہ ہو گیا کیا ہی مزے کی بات ہے شاید ان الہامیوں کے ہاں ایک روز سال دو سال کی مدت کا ہوتا ہو گا (بے شک ہوتا ہے عبارت تریاق القلوب منقولہ آئندہ میں اس کا ثبوت ملے گا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھران اعتراضات ؟ کا جواب تو شاید یہی ملے کہ ہم جو کہ الہامی ہیں بس ہم جو چاہیں کریں جو چاہیں کہیں۔ اس لئے ہم اصل پیش گوئی پر آتے ہیں،

کچھ شک نہیں کہ جوتیوں کے غلام نے تریاق القلوب سے جو عبارت نقل کی ہے وہ ٹھیک نقل ہے اگر چہ درست عبارت کا نقل کرنا مرزائی پارٹی کے خلاف معمول ہے مگر ناظرین بغور دیکھیں کہ اس عبارت میں مرزاجی نے کیا ہی دورنگی دکھائی ہے۔فرماتے ہیں یہ لڑکا نیک ہوگا یا جلد فوت ہو جائے گا۔ یہ دو رنگی ہمیشہ اس لطیفے کے مشابہ ہے جو کسی میراثی کا مشہور ہے کہ اس نے یہی دعوی کیا تھا کہ ہم (میاں بیوی) میں سے ایک تو ضرور ولی ہے۔لوگوں نے کہا اے احمق نانا کے نانا تجھے ولایت سے کیا کام اور کیا تعلق۔اس نے کہا صاحب ہوں تو میں بے شک (خدا) کا بیٹا مگر کیا بات ہے کہ میرے دعوے کا ثبوت مجھ سے نہیں لیا جاتا لوگوں نے کہا اچھا بتا تو سہی۔ اس نے کہا سنئے صاحب جب بادل اٹھتا ہےتو میں کہتا ہوں برسے گا ،میری بیوی کہتی ہے نہیں برسے گا۔ چنانچہ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم دونوں میں سے ایک کا کہنا ضرور سچا ہوتا ہے کبھی میں ولی کبھی میری صاحبہ ولی،غرض ولایت سے ہمارا گھر سے کبھی خالی نہیں ہوتا۔سبحان اللہ یہی حال مرزا کے الہاموں کا ہے فرماتے ہیں، یا تو..(بخار ٹوٹ جائیگا؟) یا جلد مرجائیگا (کیوں نہ ہو آخر ولی ہیں)

خیر یہی سہی ہم آپ کی اس دورنگی سے بھی درگذر کرتے ہیں مگر آپ یہ تو بتلاویں کہ اس ،جلدی، کے لفظ سے کیا مطلب ہے۔عرف عام میں ،جلدی، کا یہ مطلب ہوتا ہے شیر خواری کے زمانہ میں مرے گا۔ یہ نہیں کہ نکاح کر کے شادی کے نقارے بجوا کر مرے گا اور مرزاجی کے عشرت کدہ کو ماتم کدہ بنائے گا۔

پس اگر مان لیا جائے کہ یہ الہام آپ کا اس بچے کے متعلق ہے تو بھی اس کا اتنی عمر کو پہنچ جانا کہ آپ نے اس کے نکاح کا بھی انتظام کر دیا بلکہ نکاح کر ہی دیا، اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے کہ آپ خود بھی اس کے متعلق جلدی مرنے والی شق کو لاگو نہیں سمجھتے تھے بلکہ پہلی شق میں صالح مرد ہونے کی تفسیر صحیح جانتے تھے۔پھر کیا وجہ ہے کہ وہ آپ کی تفسیر اور تفہیم کے خلاف مرگیا۔

اگر آپ یہ عذر کریں کہ الہام صحیح ہے مگر میرا فہم اور تفسیر صحیح نہ ہوتو الہام کی صحت پر اعتراض نہیں۔ملہم کا فہم الہام کے سمجھنے میں کبھی غلطی بھی کر جاتا ہے الہام کو اپنے اصلی الفاظ میں دیکھنا چاہیے۔تو جناب آپ کے اس عذر سے مطلع بالکل صاف ہے غور سے سنیئے۔آپ کا پہلا الہام ،تین کو چار کرے گا۔، کیا کہہ رہا ہے۔کہاں اس میں ذکر ہے کہ چوتھا لڑکا ہوگا یا کہاں اس میں مذکور ہے کہ وہ پھر مر بھی جائے گا۔ صرف اتنے الفاظ ہیں۔خدا تین کو چار کرے گا۔محض ایک مہمل فقرہ ہے جس کا سر ہے نہ پیر۔

جب ہم آپ کی تفسیر اور تفہیم کو ہٹا کر آپ کے اس الہام کو دیکھتے ہیں تو صرف اتنے الفاظ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انی اسقط من اللہ و اصیب جو عربی محاورہ کے خلاف ہونے کے علاوہ محض ایک مہمل سا فقرہ ہے جس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ میں خدا کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔ کیونکہ عربی محاورہ ہے اصبت الضالة میں نے گم شدہ کو پالیا۔ گو یہ محاورہ خدا کی ذات کی نسبت نہیں بولا جاتا تاہم اصیب مضارع کا صیغہ اسی سے ہے ہے مصدر اس کا صابت ہے جس کے معنی پانے کے ہیں۔ قرآن شریف میں کئی ایک جگہ اس کا استعمال آیا ہے۔ ما اصاب من مصیبة۔ ان یصیبنا وغیرہ بتلائیے اس مہمل الہام کو اگر اصلی الفاظ میں لیں تو اس کے مہمل ہونے میں کچھ شک رہتا ہے۔ کیا ہی شستہ کلام ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا ۔سبحان اللہ اس دورنگی عربی کے کیا کہنے۔ ناظرین یہ ہے مرزا جی کی الہام بافی۔

اب ہم ناظرین کی ملالت طبع رفع کرنے کو مرزا کی بڑی لمبی چوڑی تقریر اس بچے کے متعلق نقل کرتے ہیں۔ جو اگرچہ لمبی ہے مگر ناظرین کی کامل تفریح اسکے دیکھنے پر موقوف ہے۔ مرزا تریاق القلوب میں لکھتے ہیں کہ:

میرے چوتھے لڑکے کے متعلق ایک اور پیش گوئی کا نشان ہے جو انشاء اللہ ناظرین کے لئے موجب زیادت علم وایمان ویقین ہوگا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ وہ الہام جس کو میں نے کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲، و ۱۸۳، اور ضمیمہ انجام آتھم کے ص ۵۸ میں لکھا ہے جس میں چوتھا لڑکا پیدا ہونے کے بارے میں پیش گوئی ہے جو جنوری ۱۸۹۷ء میں بذریعہ کتاب مذکور یعنی انجام آتھم اور ضمیمہ انجام آتھم کے لاکھوں انسانوں میں شائع کی گئی جس کو آج کی تاریخ تک جو ۲۰۔ اگست ۱۸۹۹ء ہے پونے تین برس سے کچھ زیادہ دن گذر گئے ہیں۔ اس تھوڑی سی مدت کو مخالفوں نے ایک زمانہ دراز خیال کر کے یہ نکتہ چینی شروع کر دی کہ وہ الہام کہاں گیا جو انجام آتھم کے صفحہ ۱۸۲، و ۱۸۳، اور اس کے ضمیمہ کے صفحہ ۵۸ میں درج کر کے شائع کیا گیا تھا۔ اور لڑکا سب تک پیدا نہیں ہوا۔ اسلئے میرے دل میں دعا کی خواہش پیدا ہوئی۔ گو میں جانتا ہوں کہ نا منصف دشمن کسی طرح راضی نہیں ہوتے۔ اگر مثلاً کوئی لڑکا الہام کے بعد دو تین مہینے میں ہی پیدا ہو جائے تو یہ شور مچاتے ہیں کہ پیش گوئی کرنے والا علم طبابت میں دسترس کامل رکھتا ہے لہذا اس نے طبیبوں کی قرار دادہ علامتوں کے ذریعہ معلوم کر لیا ہوگا کہ لڑکا ہی پیدا ہوگا کیونکہ حمل کے دن تھے۔ اور اگر مثلاً پسر کے پیدا ہونے کی پیش گوئی تین چار برس پہلے اس کی پیدائش کے کی جائے تو پھر کہتے ہیں کہ اس دور دراز مدت تک خواہ نخواہ کوئی لڑکا ہونا ہی تھا۔ تھوڑی مدت کیوں نہیں رکھی۔ حالانکہ یہ خیال بھی سراسر جھوٹ ہے۔ لڑکا خدا کی عطا ہے اپنا دخل اور اختیار نہیں۔ اور اس جگہ ایک بادشاہ کو کوبھی دعوی نہیں پہنچتا کہ اتنی مدت تک ضرور لڑکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی پیدا ہو جائے گا۔ بلکہ اس قدر بھی نہیں کہہ سکتا کہ اس وقت تک آپ ہی زندہ رہے گا اور یا یہ کہ بیوی زندہ رہے گی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ ان دنوں کی ہمیشہ کی وباؤں نے جو طاعون اور ہیضہ ہے لوگوں کی کمر ایسی توڑ دی ہے کہ کوئی ایک دن کے لئے بھی اپنی زندگی پر بھروسہ نہیں کر سکتا۔ علاوہ اس کے جو شخص تحدی کے طور پر ایسی پیش گوئی اپنے دعوی کی تائید میں شائع کرتا ہے اگر وہ جھوٹا ہے تو خدا کی غیرت کا ضرور یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ ابداً ایسی مرادوں سے اس کو محروم رکھے کیونکہ اس کا ابتر اور بے فرزند مرنا اس سے بہتر ہے کہ لوگ اس کی ایسی مکاریوں سے دھوکہ کھائیں اور گمراہ ہوں اور یہی عادۃ اللہ ہے جس کو ہمارے اہل سنت علماء نے بھی اپنے عقیدہ میں داخل کر لیا ہے۔ الغرض میں نے بار بار کی نکتہ چینیوں کو سن کر کہ چوتھا لڑکا پیدا ہونے میں دیر ہو گئی ہے جناب الٰہی میں تضرع کے ہاتھ اٹھائے اور مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میری دعا اور میری متواتر توجہ کی وجہ سے ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو یہ الہام ہوا: ا صبر ملیّا سأهب لك غلاماً ذكيّاً

یعنی کچھ تھوڑا عرصہ صبر کر کہ میں تجھے ایک پاک لڑکا عنقریب عطا کرونگا اور یہ پنج شنبہ کا دن تھا اور ذی الحج ۱۳۱۶ھ کی دوسری تاریخ تھی جب کہ یہ الہام ہوا۔ اور اس الہام کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا۔ ر ب ا صحّ زو جتی هذه

(بچہ پیدا ہونیکے بعد جیسا کہ الہام کا منشاء تھا میری بیوی بیمار ہو گئی چنانچہ اب تک بعض عوارض مرض موجود ہیں اور اعراض شدیدہ سے بفضلہٖ تعالیٰ صحت ہو گئی ہے۔ مرزا قادیانی)۔

یعنی اے میرے خدا میری اس بیوی کو بیمار ہونے سے بچا، اور بیماری سے تندرست کر۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس بچہ کے پیدا ہونے کے وقت کسی بیماری کا اندیشہ ہے۔ سو اس الہام کو میں نے اس تمام جماعت کو سنا دیا جو میرے پاس قادیان میں موجود تھے اور اخویم مولوی عبدالکریم صاحب نے بہت سے خط لکھ کر اپنے تمام معزز دوستوں کو اس الہام سے خبر کر دی۔ اور پھر جب ۱۳ جون ۱۸۹۹ء کا دن چڑھا جس پر الہام مذکوری تاریخ کو جو ۱۳۔ اپریل ۱۸۹۹ء کو ہوا تھا، پورے دو مہینے ہوتے تھے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے اسی لڑکے کی مجھ میں روح بولی اور الہام کے طور پر یہ کلام اس کا میں نے سنا انّی اسقط من الله و ا صيبه

یعنی اب میرا وقت آ گیا اور میں اب خدا کی طرف سے اور خدا کے ہاتھوں سے زمین پر گرونگا، اور پھر اسی کی طرف جاؤنگا۔ اور اسی لڑکے نے اسی طرح پیدائش سے پہلے یکم جنوری ۱۸۹۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بطور الہام یہ کلام مجھ سے کیا اور مخاطب بھائی تھے کہ:

مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔

یعنی اے میرے بھائیو میں پورے ایک دن کے بعد تمہیں ملوں گا۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ اور تیسرا برس وہ ہے جس میں پیدائش ہوئی۔ اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں۔

اور پھر بعد اسکے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو وہ پیدا ہوا۔ اور جیسا کہ وہ چوتھا لڑکا تھا اسی مناسبت کے لحاظ سے اس نے اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا (ناشر قادیانی خزائن نے لکھا ہے: یہاں سہواً اسلامی مہینوں میں سے چوتھا مہینہ لیا یعنی ماہ صفر، لکھا گیا۔ درست اسی کتاب کے ص ۲۲۱ پر یوں لکھا ہے: پسر چہارم کی پیش گوئی کو ۱۴ جون ۱۸۹۹ء میں جو مطابق ۴ صفر ۱۳۱۷ھ تھی بروز چہار شنبہ پورا کر دیا۔ ناشر۔ یہ کیا درستی ہوئی، دوسرے مہینے والی بات تو وہیں کی وہیں ہے۔ نیز مرزا صاحب چوتھا مہینہ تو اس لئے بتا رہے ہیں کہ بیٹا چوتھا کہ فلاں چیز بھی چوتھے روز ہوئے فلاں کام کام بھی چوتھے گھنٹے میں ہوا۔ وغیرہ، بہا) یعنی ماہ صفر۔ اور ہفتہ کے دنوں میں سے چوتھا دن لیا یعنی چار شنبہ۔ اور دن کے گھنٹوں میں سے دو پہر کے بعد چوتھا گھنٹہ لیا اور پیش گوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے مطابق پیر کے دن اس کا عقیقہ ہوا۔ اور اس کی پیدائش کے دن یعنی بروز چار شنبہ چوتھے گھنٹے میں کئی دن کے امساک باراں کے بعد خوب بارش ہوئی۔ (تریاق القلوب ۔ص ۴۰۔۴۲)

جواباً شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

عبارت مذکورہ اگرچہ ایسی لذیذ ہے کہ بغیر تشریح کے بھی لطف دے سکتی ہے تاہم ہم نے جو اس میں لطف پایا ہے ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کو بھی اس میں شریک کریں۔ غور سے سنئیے:

لکھتے ہیں اس بچے نے اسلامی مہینوں میں چوتھا مہینہ لیا۔ اس کی تفسیر فرماتے ہیں کہ ماہ صفر، کیا خوب! محرم سے تو سنہ ہجری شروع ہوتا ہے جس کے لحاظ سے صفر دوسرا مہینہ ہے مگر مرزا جی کی قادیان میں شاید ذی قعد سے سنہ شروع ہوتا ہوگا جس کے حساب سے صفر چوتھا مہینہ ہوتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں ہفتہ کے دنوں میں چوتھا دن لیا یعنی چہار شنبہ۔ معلوم نہیں ہفتہ کس روز سے آپ نے شمار کیا ہے مسلمانی ہفتہ تو شنبہ (سنیچر) سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہار شنبہ پانچواں روز ہے اور سرکاری ہفتہ پیر کے روز سے شروع ہوتا ہے جس کے حساب سے چہار شنبہ تیسرا روز۔ پھر نہیں معلوم ہفتہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا روز چہار شنبہ کیسے ہو گیا۔ یہ بھی لکھتے اس بچے نے پیٹ میں دو دفعہ باتیں کیں مگر اس پہلے لکھ آئے ہیں کہ مجھ میں اس کی روح بولی پھر جب اس کی روح مرزا صاحب میں بولی اور وہی بولنا ان کا پیٹ میں بولنا شمار کیا گیا تو کیا یہ نتیجہ ثابت نہ ہوا کہ وہ لڑکا مرزا صاحب کے پیٹ سے نکلا ہوگا۔ بے شک نکلا ہوگا کیونکہ کشتی نوح کے صفحہ ۲۷ پر مرزا نے اپنا نام مریم بتا کر اپنے حاملہ ہونے کا ذکر بھی کیا ہے کیا عجب کہ اس حمل کا یہی بچہ پیدا ہوا ہو۔

لطف یہ ہے کہ بچہ ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا مگر مرزا صاحب کے اندر اس کی روح نے یکم جنوری ۱۸۹۷ء ہی کو بولنا شروع کر دیا گویا دنیا میں قدم رکھنے سے اڑھائی سال پیشتر اس نے انڈے کے اندر بلکہ اس سے بھی پہلے اذان دینا شروع کر دیا۔ سبحان اللہ جل جلالہ دیکھو جی ایسے صاف اور صریح معجزات دیکھ کر بھی لوگ ایمان نہیں لاتے کیسے بدنصیب ہیں: پڑیں پتھر سمجھ ایسی پر وہ سمجھے تو کیا سمجھے

مرزائیو! ہم مانتے ہیں کہ تمہارا مسیح اور کرشن لوہا ڈبونے اور بھس تیرانے میں کمال رکھتا ہے:

ہر کہ شک آرد کافر گردد

سب سے زیادہ مزے کی بات ہے کہ مرزا جی خود پہلے ہی اپنے الہام کی تفسیر بلکہ ترجمہ بھی غلط کرتے ہیں اصل الفاظ الہام کے یہ ہیں: انی اسقط من اللہ و اصیب۔

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ میں اللہ کی طرف سے گرونگا اور اسکو پاؤنگا۔

مگر مرزا جی نے اس کا ترجمہ یہ کیا کہ پھر اسی کی طرف جاؤنگا، حالانکہ یہ ترجمہ ان الفاظ کا نہیں بلکہ مرزا جی کا من گھڑت ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب کو مطلب بگاڑنے میں ایسی مہارت ہے کہ اپنے الہام کو تو بگاڑتے ہی تھے اس معصوم بچے کے کلام کو بھی بگاڑ دیا جس نے مرزا جی کے اندر اذان دیتے ہوئے کہا تھا کہ، مجھ میں اور تم میں ایک دن کی میعاد ہے۔، اس کی تفسیر آپ خیریت سے کرتے ہیں کہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ واہ واہ کیا کہنے ہیں ایک دن سے مراد دو برس کیوں نہ ہوا الہامیوں کے دن بھی الہامی ہیں مگر لطف یہ ہے کہ ان بھائیوں میں دو سال نہیں بلکہ چار سال کی میعاد ہے کیونکہ تیسرے لڑکی کی پیدائش مرزا جی ۲۴ مئی ۱۸۹۵ء لکھتے ہیں دیکھو صفحہ ۴۰ تریاق القلوب۔ ۹۵ سے ۹۹ تک چار سال کی میعاد ہے۔ پھر بھی مرزا صاحب کا حساب ٹھیک ہوا اور اگر اس کی آواز دینے سے میعاد کی ابتداء سمجھی جائے تو بھی دو سال ساڑھے چار ماہ ہوتے ہیں غرض کسی طرح بناؤ مرزا جی کا الہام ملا دو پیازہ کی میت کی طرح بنتا ہے جس کی ٹانگیں اونچی کرنے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر نیچے اور سر نیچے کرنے سے پاؤں اوپر جائیں گے۔ غرض مرزا کا الہام کیا ہے خاصہ اس شعر کا مصداق ہے:

لطف پر لطف ہے املاء میں مرے یار کے یار
حاء حطی سے گدح لکھتا ہے ہوز سے ہمار

مرزائیو! ہم جانتے ہیں اور سنتے ہیں کہ تم لوگ اہل حدیث کے مواخذات سے کھسیانے ہوتے ہو مگر یاد رکھو تمہارا کھسیانے ہونا کافی جواب نہیں جب تک کہ اہل حدیث کے پیش کردہ حوالہ جات اور واقعات کی صحیح واقعات سے تکذیب نہ کرو۔ اہل حدیث میں یہی ایک عیب ہے کہ جو مضمون لکھتا ہے حوالجات اور صحیح صحیح واقعات سے لکھتا ہے سچ ہے

مجھ میں اک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

یہاں تک مضمون تیار ہونے کے بعد اخبار بدر اور الحکم پہنچے دونوں میں ایک تازہ الہام دیکھنے میں آیا جس سے ہمارے دعوی کی تصدیق ہوتی ہے کہ مرزا پر ہمارے مباہلہ کا اثر کامل ہوا چنانچہ بدر مورخہ ۳۔ اکتوبر اور الحکم مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء میں یہ انگریزی الہام درج ہے: لائف آف پین۔

جس کا ترجمہ بدر میں کیا گیا ہے۔ تلخ زندگی۔

یعنی مرزا صاحب پر آج کل نہایت تلخ زندگی گذر رہی ہے۔ یہ الہام آپ کا ۳۰ ستمبر کا ہے اور بیٹے کی وفات ۱۶ ستمبر کی ہے یعنی مبارک احمد کے انتقال کے بعد مرزا صاحب کی زندگی تلخ ہو رہی ہے اور یہی مباہلہ کا اثر ہے۔ فالحمد للہ۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ ۳ رمضان ۱۳۲۵ھ ص ۱۔۶)

شہاب ثاقب
اور قادیانی اپریل فول

مصنفہ: سلطان القلم جناب اکبر مسیح
یہ مضمون پہلے رسالہ تجلی لاہور میں چھپا
پھر مناسب ترمیم و تنسیخ کے بعد آغا شہباز خان نے شہر سیالکوٹ سے شائع کیا۔ ۱۹۲۸ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہاب ثاقب اور قادیانی اپریل فول

اندھیری رات میں آسمان بادل اور گرد وغبار سے پاک ہوتا ہے تو اکثر تارے ٹوٹتے دکھائی دیتے ہیں یہ ایک بہت ہی معمولیہ نظارہ ہے اور ہر موسم کا۔ مگر اکتوبر کے آخر اور نومبر کے شروع میں تارے بڑی کثرت سے ٹوٹتے ہیں۔ جب چاہو آدھی رات کے وقت آسمان کی کسی سمت نظر دوڑاؤ اور تاروں کا ٹوٹنا دیکھ لو۔ کسی کسی موسم میں گھنٹے کے درمیان ۱۲۔۱۴ تک نوبت آتی ہے جو اپنی آب وتاب اور مقدار میں مختلف ہوتے ہیں یہ تارے دن رات ٹوٹتے رہتے ہیں مگر دن کے تارے سورج کی جوت میں دکھائی نہیں دیتے تاوقتیکہ بہت نورانی نہ ہوں اور رات کو بھی کم روشنی والے چھوٹے چھوٹے تاروں کی طرف لوگوں کی توجہ نہیں جاتی مگر دن ہو یا رات جب کوئی بہت بڑا تارا غیر معمولی روشنی کا زمین کے قریب ٹوٹتا ہے جس کا چمکارا لوگوں کی آنکھوں کو دفعۃً آسمان کی طرف اٹھوا دیتا ہے تو یہ تماشا یک بارگی ہزاروں لاکھوں کے دیکھنے میں آتا ہے۔

جب ایسے روشن تارے ٹوٹتے ہیں تو کوئی کہتا ہے کہ کسی بڑے شخص کی روح شکم مادر میں آئی ہے کوئی کہتا ہے کہ کوئی بڑا شخص مرا جس کی روح آسمان کو گئی۔ قرآن شریف میں ان شہادتوں کا ذکر تین جگہ آیا ہے۔

> ہم نے آسمان میں برج بنائے اور دیکھنے والوں کے لئے ان کو زینت بخشی اور بچا رکھا اسے ہر شیطان رجیم سے مگر جو چوری سے سن بھاگا سو اس کے پیچھے لگا انگارا چمکتا (حجر ع ۲)۔

> و لقد جعلنا فی السماء برو جاً و زینا ھا للنا ظرین ۔ و حفظنا ھا من کل شیطا ن ر جیم ۔ الا من استرق السمع فا تبعه شھا ب مبین (الحجر ۱۶۔۱۸)

> اوپر والی مجلس تک (شیاطین) نہیں سن پاتے ان کو ہر طرف سے (انگارے) مارے جاتے ہیں بھگانے کو اور ان کے لئے ابدی عذاب ہے مگر جو کوئی جھپک کے اچک لایا (خبر) اس کے پیچھے دہکتا انگارا لگتا ہے (صافات۔ ع ۱)۔

> انّا زیّنّا السّماء الدّ نیا بز ینة الکوا کب ۔ و حفظاً من کل شیطا ن مارد ۔ لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یسمعو ن الی الملأ ا لاعلی و یقذفو ن من کل جا نب۔ د حو را و لھم عذا ب واصب ، الا من خطف الخطفۃ فا تبعہ شھا ب ثا قب ، (الصا فا ت : ٦۔١٠)

جنات کہتے ہیں : ہم نے آسمان کو ٹٹو لا تو اسے سخت چوکیدا روں اور شہابوں سے بھرا پایا اور ہم پہلے آسمان کے ٹھکانوں میں بات سننے کو بیٹھ جاتے تھے پھر اب جو کوئی سننا چاہے تو اپنے لئے آگ کا انگارا گھات میں پاتا ہے (سورہ جن ۔ ع١)

و انّا لمسنا السّماء فو جد نا ھا ملئت حر ساً شد یداً و شھبا ۔ و انّا کنّا نقعد منھا مقاعد للسّمع فمن یستمع ا لآن یجد لہ شھا با ر صدا (الجن : ٨۔٩)

مسلمانوں کو اس کے معنی معلوم ہیں

دراصل شہاب کے معنی ہیں انگارا اور ان تاروں کو شہاب اسی لئے کہتے ہیں کہ یہ انگارے کی طرح دہکتے اور چمکتے ہیں عموماً یہ شہاب رات کے وقت بہت اونچے کرہ ہوا میں نظر آتے ہیں اور وہیں غائب ہو جاتے ہیں زمینیوں کو ان کا پتہ نہیں لگتا مگر بعض اوقات جب یہ آتشیں پتھروں کی شکل میں زمین کے اوپر گرتے ہیں اور لوگوں کے ہاتھ لگتے ہیں تو ان کی بڑی تعظیم کی جاتی ہے۔

وہ پتھر جن کو ہندوستان میں مہا دیو کا لنگ کہتے ہیں اور ہندوؤں کی پرستش کی چیز ہے وہ اپنی اصل میں یہی آسمانی پتھر ہیں جو وقتاً فوقتاً زمین پر آ گرے ان آسمانی پتھروں کی قدر اور عظمت ہر بت پرست قوم نے کی ہے ۔ شہر افسس میں ایک مشہور مندر تھا ڈائنا دیوی کا ۔ اس میں ایک مورت تھی جس کی نسبت روایت ہے کہ وہ آسمان سے گری تھی اس کا تذکرہ کتاب اعمال میں آیا ہے ۔ جگن ناتھ جی کے مندر میں جو ایک کالا پتھر پجتا ہے اس کی نسبت بھی یہی کہا جاتا ہے کہ آسمان سے نازل ہوا تھا مکہ معظّمہ میں جو پتھر ہے حجر اسود اس کا شمار بھی انہیں آسمانی پتھروں میں ہے جن کو عرب زمانہ جاہلیت میں پوجتے تھے اور جس کی نسبت حاجی برٹن صاحب اپنے سفر نامہ میں بحوالہ ولفورڈ صاحب لکھتے ہیں کہ ہندو اس کو موکش ایشور مہا دیو سمجھتے تھے جس کی پرستش اسلام نے بند کرا دی اور اب بجائے سجدہ گاہ وہ صرف بوسہ گاہ ہو گیا ہے لیکن یہی پتھر جب خدا پرستوں کے ہاتھ لگے تو انہوں نے ان سے اور قسم کے کام لئے چنانچہ ١٦٣٠ء میں شہر جالندھر ملک پنجاب میں ایک پتھر گرا تھا جس کی کے بات خود بادشاہ جہانگیر نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے قلم سے لکھی ہے انہوں نے اس پتھر کے لوہے سے ایک تلوار بنوائی تھی

متفرق شہاب گرتے ہوئے جن کا پتہ زمین پر کچھ نہیں ملتا۔ ہر ایک نے دیکھے ہوں گے مگر کبھی کبھی شہابوں کی بارش ہو جاتی ہے۔ چنانچہ شمالی امریکہ میں ۱۸۳۳ء نومبر ۱۲۔۱۳ کی رات ۸۔۹ گھنٹے لگا تار اس کثرت سے تارے ٹوٹے کہ ان کی تعداد کا تخمینہ ڈھائی لاکھ بتایا جاتا ہے اور ان میں سے بعض بعض روشنی اور مقدار میں چاند کے برابر معلوم پڑتے تھے۔

لیکن آتشی پتھروں کا گرنا خاص کر دن کے وقت اور بجلی کی طرح چمکنا ایک عجیب وغریب نظارہ ہے جو نوعیت میں تو شہابوں سے جدا نہیں مگر نادر ہونے کی وجہ سے عوام الناس کو حیرت میں ڈال دیتا ہے جن لوگوں نے خاص طور سے اس کرشمہ قدرت کی حقیقت دریافت کی ان کا بیان ہے کہ آسمان سے پتھر گرتے وقت جو کیفیات دیکھنے میں آتی ہیں وہ ہمیشہ قریب قریب یکساں ہوتی ہیں آگ کا گولہ بہت چمکدار آسمان کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے کی طرف گیند کی طرح دوڑتا نظر پڑتا ہے اگر یہ دن کے وقت نمودار ہو تو سو میل تک اس کی چمکار جاتی ہے اور اگر رات کے وقت تو اس کی روشنی سے ساری فضا دمک اٹھتی ہے جیسے بان چھوئے سرعت کے ساتھ آسمان سے نکل جاتا ہے اور آناً فاناً کل مسافت طے کر کے دفعتاً غائب ہو جاتا ہے۔ کبھی تو پھوٹتے ہی معلوم پڑتا ہے کبھی نہیں پھر اس کے بعد زور شور کی گڑگڑاہٹ اس تمام خطہ میں سنائی پڑتی ہے جہاں شہاب غائب ہوتے دکھائی دیں اور پھر کبھی کوئی اکیلا پتھر گرا ہوا ملتا ہے کبھی کئی کئی اور بعض اوقات گرے ہوئے پتھروں کی تعداد ہزاروں تک پہنچی ہے۔

پرانی تاریخ میں ایسے بہت حیرت ناک واقعات درج ہیں۔ یوی رومی مورخ نے لکھا ہے کہ ۶۵۴ قبل مسیح میں ملک اطالیہ کے کوہ البین ؟ پر آسمان سے پتھر گرے تھے۔ پلوطارک یونانی بھی ایک واقعہ کا ذکر کرتا ہے کہ دردانیال کے اوپر شہر اگسپو نامی ایک بہت بڑا پتھر ۴۶۷ قبل مسیح میں آسمان سے گرا جو ۷۹ء تک وہاں موجود رہا جس کو پلینی نے اپنی آنکھ سے دیکھا اور اس کی نسبت لکھا کہ جسامت میں وہ ایک گاڑی کے برابر تھا اور اس کا رنگ ایسا تھا جیسے کسی جھلسی ہوئی چیز کا۔ اسی طرح ۹۳۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شہر نرفی واقعہ اطالیہ میں ایک چٹان وہاں کے دریا میں گری تھی ۔ ملک جرمنی صوبہ السس کے گاؤں میں بھی ۱۳۹۲ء میں ایک بھاری پتھر گرا تھا جو سوا تین من وزنی تھا جزائر برطانیہ میں ۱۶۲۰ء سے آسمان سے پتھر گرنے کے سولہ واقعات پایہ ثبوت کو پہنچ چکے ہیں جن میں ایک پتھر خاص شہر لندن میں گرا تھا۔

گذشتہ زمانہ کے ایسے واقعات کا لوگ اعتبار کم کیا کرتے ہیں اکثر ان کو افسانہ سمجھتے رہے لیکن جب ۲۶ ۔ اپریل ۱۸۰۳ء کو ملک فرانس صوبہ نارمنڈی کے شہر لیگل میں سات میل کے طول وعرض پر آسمان سے اس کثرت کے ساتھ پتھر گرے اور اس واقعہ کی تحقیق حکیم وقت بائٹ نے موقع پر جاکر خود کی اور سرکاری طور سے رپورٹ لکھی تو گذشتہ واقعات پر بھی لوگوں کو وثوق ہوگیا۔ کہتے ہیں کہ اس مرتبہ کوئی تین ہزار پتھر آسمان سے گرے ہوئے زمین پر چنے گئے جن میں سب سے بڑا ٹکڑا پونے دو پسیری وزن کے قریب تھا پھر ۹ جون ۱۸۶۶ء کو ایک مقام نیاہنہیا میں اسی طرح پتھر برسے اور اسی کثرت سے جمع کئے گئے اس کے دو برس بعد پھر پولینڈ کے مقام پلٹسک میں اس سے بھی زیادہ کثرت سے پتھر گرے ۔ پھر ۱۰ مئی ۱۸۷۹ء کو امریکہ کے صوبہ اتٹ میں اسی رعداد کے پتھر گرے۔

گذشتہ ۵ سال کے مشاہدہ سے یہ امر دریافت ہوا ہے کہ بڑے بڑے شہاب جن کے پتھر عجائب خانوں میں جمع کئے گئے سات آٹھ ہر سال گرتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے شہابوں کی تعداد جن کے پتھروں کا پتہ نہیں لگتا بہت ہی بڑی ہے ۔ ڈابری صاحب جو اس فن کے استاد ہیں ان کے اندازہ کے مطابق ساری دنیا میں چھوٹے بڑے شہابوں کی جن میں زمین پر پتھر گرتے ہیں سالانہ اوسط چھ سات سو تک ہے جب یہ پتھر گر چکتے ہیں تو ان کے پیچھے ایک بادل سا چھوٹ جاتا ہے یا دم سی رہ جاتی ہے جو کبھی صرف چند ساعت اور کبھی ایک ایک گھنٹہ نمودار رہتی ہے اگر گرا ہوا پتھر فوراً دیکھا جائے تو ایسا گرم ہوتا ہے کہ ہاتھ نہیں لگایا جا سکتا لیکن کبھی ایسا بھی ہوا کہ پتھر انتہا درجہ سرد تھا اکثر اوقات کئی کئی فٹ زمین کے اندر دھنسا ہوا پتھر ملا اور کبھی زمین پر گرتے ہی پاش پاش ہوگیا۔

یہاں صرف ایک واقعہ کی تفصیل کر دینا کافی ہوگا ۔ ۲ دسمبر ۱۸۷۶ء کو شام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وقت امریکہ کانس اسٹیٹ میں لوگوں نے دیکھا کہ ایک چکدار آگ کا گولہ آسمان کے مغربی حصہ میں جہاں اس وقت چاند نمودار ہوا تھا بر آمد ہوا اس کی چال کے ساتھ ہی اس کی روشنی بڑھنے لگی اور جو لوگ مکان کے اندر تھے چمکار دیکھ کر نکل پڑے اسٹیٹ کے شمالی حصہ کے باشندوں کو یہ شہاب آسمان کے جنوبی حصہ میں مشرق کی طرف دوڑتے نظر پڑا مگر جو لوگ جنوب کی طرف تھے ان کو آسمان کے شمالی حصة میں دکھلائی دیا اسی طرح یہ شہاب ۱۱ مختلف اسٹیٹوں میں نظر پڑا اور یہ کیفیت ایک منٹ تک رہی پھر چار پانچ منٹ بعد بھی راستہ میں جس سے ہو کر شہاب گذرا تھا بم کے سے گولے پھوٹتے سنائی دیئے جن کی آواز ایسی تھی جیسے توپ چلے یا بادل گرجے یا پتھریلی سڑک پر خالی گاڑیاں دوڑیں۔ گرج اس شدت کی تھی کہ جانور اور آدمی دہ، گئے دریائے میسپی کے مشرق شہاب کی راہ میں ۶۰ میل کے اردگرد یہ آوازیں ہوئیں بلکہ مقام بلومنگٹن میں بھی جو یہاں سے ڈیڑھ سو میل کے فاصلے پر ہے ایسی آوازیں سنائی دیں جن کو لوگ اسی شہاب سے منسوب کرتے ہیں۔ صوبہ الی نوائز کے وسط میں جا کر یہ شہاب پھوٹا اور ٹکڑے ٹکڑے ہو کر چالیس میل لمبان اور پانچ میل چوڑان میں پر طرف بانوں کی طرح بکھر گیا اور جگہ جگہ گڑگڑاہٹ اور گرج کی آوازیں سناء دیں جس سے لوگوں کو بھونچال کا گمان ہوا اس شہاب کے متعلق یہ تحقیق پایا ہے کہ جب آسمان میں یہ ساٹھ یا سو میل زمین سے بلندی پر آیا تو نمودار ہوا اور تیس چالیس میل کی بلندی پر آ کر پھٹا۔

یہ کچھ تو ہم نے دنیا کے شہابوں کے متعلق ایک عام تذکرہ لکھا مگر خاص ہندوستان میں بھی ایسے پتھر گر چکے ہیں جن کا حال دلچسپی سے خالی نہیں مگر موجب طوالت ہے۔ اخبار ایمپائر سے ایک مضمون انڈین ڈیلی ٹیلی گراف۔ ۳۱ مئی ۱۹۰۷ء میں نقل ہوا اس میں لکھا ہے کہ فرمور صاحب جنہوں نے اس بات میں خاص تحقیقات کی لکھتے ہیں کہ گذشتہ سو برس کے عرصہ میں ہندوستان میں ۷۱ پتھر آسمان سے گرے جن کی اوسط ہر ۳ برس میں ۲ ہوتی ہے اس میں لکھا ہے کہ ۱۸۷۸ء میں بستی سے ۱۴ میل کے فاصلے پر بعد دوپہر بجلی اور گرج کے ساتھ پتھر آسمان سے گرا جس وقت پانی بھی برس رہا تھا ایک مہوے کے درخت کے قریب کچھ آدمی کھیت نراتے تھے ایک مرد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عورت جھلس کر مر گئے زمین شق ہو گئی تھی اور پانچ فٹ گہری زمین کھودنے سے پتھر نکالا گیا۔

ملک بنگال شہر مظفر پور سے ۳۰ میل کے فاصلے پر ایک گاؤں ہے وہاں بھی اماوس کے روز ۲ دسمبر ۱۸۸۰ء کو چار بجے دن کے وقت پہلے توپ کی سی آواز ہوئی اور دھوئیں کے بادلوں کی معمولی کیفیت دیکھی گئی پھر ایک پتھر زمین پر گرا جو اس وقت سفید رنگ کا اور بہت گرم تھا پھر جب دھویا گیا سیاہ ہو گیا برہمنوں نے اس کو ایک مندر میں رکھ کر پجوایا اور اس کا نام اب: ادھ بت ناتھ، رکھا گیا۔ (حجر اسود کی بابت بھی یہی روایت ہے کہ وہ پہلے سفید تھا اب سیاہ ہو گیا ہے)

اسی طرح ۲۷۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو مقام کرخ میں ایک پتھر گرا تھا دن دوپہر اس واقعہ کو قلات کے پولیٹکل ایجنٹ نے اپنے روزنامچہ میں قلم بند کیا ہے ان کا ہندوستانی نائب درہ مولا کے قریب ایک بجے دن کے وقت گذر رہا تھا کہ پاکے پہاڑوں میں سے پہلے توپ چھوٹنے کی آواز آئی اس کے بعد پھر وہی آواز آئی پھر بادلوں کا گرجنا سنائی دیا حالانکہ آسمان پر بادل کا نام نہ تھا یہ آوازیں تمام درہ مولا میں نولنگ تک سنائی پڑیں اور پھر ایک ستارہ گیند کی طرح دوڑتا نظر پڑا۔ دوپہر کا وقت تھا اور ابھی گرج کی آواز گونج ہی رہی تھی کہ وہ سلگتا ہوا گیند بجھ گیا اور اس کے پیچھے دھوئیں کے بادل رہ گئے جو بڑی لمبی دم کی طرح معلوم پڑتے تھے اور کرخ کے قریب پہاڑوں سے بڑے بڑے پتھر گرتے ہوئے بھی سنائی دیئے۔ اسی روز مکارہ کے پہاڑوں پر بھی ایک چپٹی چٹان کے اوپر ایک پتھر گرا جس سے چٹان ٹوٹ گئی اور پتھر بھی چار ٹکڑے ہو گیا

ایک اور واقعہ وہ ہے جو مئی ۱۹۰۷ء میں ضلع غازی پور میں ہوا جس کا تذکرہ اخبار انگلش مین اور پایونیر سے انڈین ڈیلی ٹیلی گراف بابت ۱۸ مئی ۱۹۰۷ء میں درج ہے۔ جمعرات کے روز ۹ مئی کو ڈیڑھ بجے دن کے وقت جب آسمان بادلوں سے صاف تھا گرج اور گڑگڑاہٹ سنائی دی پھر تین مرتبہ توپ سی چھوٹی لوگ سمجھے کہ بھونچال آیا۔ پھر آسمان سے آگ کی طرح لال لال گولے گرے ان میں ایک زمین کے اندر دھنس گیا جس کے ٹکڑے کھود کر نکالے گئے ایک کا وزن ۷ سیر ہے اور سارا پتھر شاید ایک من سے زیادہ وزنی تھا یہ پتھر ایک ایک میل کے فاصلے پر ایک ہی سیدھ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرے اور آواز تو میلوں تک سنائی دی۔

یہ حالات سننے کے بعد یقین ہو جاتا ہے کہ تاروں کا ٹوٹنا شہابوں کا گرنا اور آتشین چھروں کا آسمان سے زمین پر ٹپکنا واقف کاروں کے لئے زلزلہ آنے یا آتش فشان پھوٹنے یا دمدار تاروں کے نکلنے سے زیادہ حیرت ناک یا ہولناک نہیں۔ اللہ تعالی کے مقررہ نظاموں میں یہ بھی ہیں۔ لوگوں کو حیرت صرف اس لئے ہوا کرتے ہے کہ یہ گرہنوں کی طرح اوقات معلومہ میں ہر سال اور ہر ملک میں ظاہر نہیں ہوتے بلکہ مدتوں میں اور دنیا کے کسی حصہ میں جن کو دیکھنے کے لوگ معمولاً عادی نہیں مگر ہم نے سنا ہے کہ مارچ کے آخر پنجاب میں جو دن کے وقت کوئی شہاب دکھلائی دیا جو گذشتہ زمانہ کے شہابوں اور آتشیں پتھروں کے مقابل کچھ بھی حقیقت نہیں رکھتا اس کو دیکھ کر بعض نادان دیہاتی خصوصاً قادیان کے: ایمان دار، سہم گئے۔ گویا ان کے نزدیک یہ نظارہ ایسا بے نظیر تھا جس کی مثل دنیا نے کبھی نہیں دیکھا۔ انہیں کا وکیل ہو کر اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز قادیان لکھتا ہے:

ایسے ایسے عجیب حالات اس کے بیان کئے گئے ہیں جو کوئی شخص بیان نہیں کر سکتا کہ پہلے بھی اس کی آنکھوں نے کبھی دیکھے ہوں،،

اور سوال کرتے ہیں:

ایسے شہاب گرنے کی کوئی پہلے بھی نظیر موجود ہے؟

ہمارا یہ مضمون انہیں گھبرائے ہوئے سوالوں کا جواب ہے

یہ سوال تو جہالت پر مبنی تھا مگر مرزائی اپنی قوم کے نادانوں کو (جن کی کوئی کمی نہیں) ایک فریب دینا چاہتے ہیں چنانچہ قادیانی ریویو دعوی کرتا ہے کہ اس کے پیر نے ... قبل از وقت، یہ بتا دیا تھا کہ، اکتیس مارچ کو ایک نشان ظاہر ہوگا جو تمام لوگوں کو حیرت میں ڈال دے گا اور ہولناک ہوگا۔، اور لوگوں کو باور کراتا ہے کہ وہ نشان یہی شہاب کا گرنا تھا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

بیچارہ اڈیٹر ریویو بھی معذور ہے۔ ہزاروں دفعہ اس کا پیر ایسی پیش گوئیاں کر چکا ہے جیسی اپنی زوجہ آسمانی کے متعلق، اور وہ سب جھوٹی نکلتی آئی ہیں جن کے باعث اس کو آواز خلق نقارہ خدا نے کذاب کا شرم ناک نام دے دیا جس میں اس کو لاشریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہ کا رتبہ حاصل ہے اس لئے وہ اس فکر میں لگا ہے کہ کسی طرح مرنے سے پیشتر اس کی بگڑی ہوئی آبرو بن جائے۔اس کی اس کوشش پر ہم کو ترس آتا ہے کیونکہ اس کو خوب معلوم ہے کہ بخاری شریف میں ابن صیاد کے تذکرہ میں وارد ہوا ہے کہ

نبی ﷺ حضرت عمر کے ساتھ ابن صیاد کے پاس آئے۔اس سے پوچھا ما ذا تری تجھ کو کیا دکھائی دیتا ہے یعنی تو کس طرح غیب گوئی کیا کرتا ہے۔اس نے جواب میں ایک سچی بات کہی قال ابن صیاد یا تینی صادق و کاذب۔میرے پاس سچا بھی آتا ہے اور جھوٹا بھی۔

یعنی میرا مخبر کبھی سچ کہہ جاتا ہے اور کبھی جھوٹ یعنی کبھی میری بات ٹھیک اترتی ہے اور کبھی باطل ہوتی ہے۔تو اس کا جواب آپ نے دیا خلط علیك الا مر تجھ پر بات مخلوط ہوگئی کیونکہ سچا وہ ہے جو ہمیشہ سچ بولے اور جو کبھی جھوٹ بھی بول جائے وہ سچا نہیں اس کو جھوٹا کہتے ہیں۔..

گاہ باشد کہ کودکِ ناداں
ز غلط بر ہدف زند تیرے

اب ہم دیکھتے ہیں کیا دراصل اس شہاب کے گرنے کی کوئی پیش گوئی مرزا نے کی تھی۔ہم اس بحث کو نہ چھیڑیں گے آیا کسی شہاب کا گرنا کسی پیش گوئی کا مضمون بھی ہوسکتا ہے اور نہ سب شہابوں کے لئے پیش گوئیاں ہونی چاہییں اور ۹ مئی کے شہاب کے لئے بھی۔

ریویو آف ریلنی جنز مارچ نمبر آخر ورق پر مرزا کے چند ہذیانات درج ہیں جن کو پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ۷ مارچ کی شب کو اس نے کسی کو کچھ بولتے سنا جو کہ بحکم دروغ گورا حافظہ نہ باشد اس کو صحیح یاد بھی نہ رہا مگر اس کو وہم ہوتا ہے کہ وہ بولی یا تو ۲۵ دن، تھی یا، ۲۵ دن تک،۔

یہ الہام تو ہر گز نہیں، ورنہ اپنا مقصود ادا کرنے میں قاصر نہ ہوتا۔اگر کوئی مخبر اس کو کوئی خبر دینے آیا تھا تو اس نے بڑی غلطی کی کیونکہ اس بھلنے نے اس کو بھلا دیا۔

دوم جو فقرے اس نے تراشے وہ مہمل ہیں ان کا مطلب نفی اور اثبات دونوں ہوتا ہے جو ایک جا جمع نہیں ہوسکتے کیونکہ اس کے معنی یہ ہوئے ۲۵ دن میں، یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵ دن میں نہیں۔

مفہوم اگر ہم کسی احمق کا کہنا مان بھی لیں کہ یہ پیش گوئی ہے گو مہمل اور زٹل سہی تو فوراً ہم کو مرزا قادیانی کا وہ سو برسوں کا اصرار یاد آتا ہے کہ نبوت کا ایک دن ایک سال کے برابر ہوتا ہے اور یوں بات ۲۵ سال یا اس سے زیادہ ۵۰ یا ۵۰۰ سال تک ٹل گئی۔

غرض کہ آپ کا مخبر تو ایک زٹل ہانک کے چل دیا مگر قادیانی اس کی کل بٹھا لیتا ہے اور یہ بھی اس اطمینان سے کہ پیچھے کہہ دونگا کہ الفاظ الہام میں اس کی صراحت نہیں تھی بلکہ یہ ملہم کو اجتہادی غلطی تعبیر کرنے میں لگی یا یہ کہ دن سے مراد سال ہے

آپ کہتے ہیں:

۲۵ دن کے الہام میں یہ اشارہ ہے کہ ۷ مارچ سے ۲۵ دن پورے ہونے کے سر پر یا ۷ مارچ ۱۹۰۷ء سے ۲۵ دن تک کوئی واقعہ ہوگا۔،

یہ تو ہم دکھلا چکے کہ، الہام، کے الفاظ مہمل تھے اب یہ دکھلاتے ہیں کہ اس تعبیر کے الفاظ کچھ کم مہمل نہیں۔

۱۔ اس میں لفظ یا نے وقت کی تعیین کو باطل کر دیا اب عدد بے سود ہے،

۲۔ اس میں واقعہ کی تصریح ندارد ہے۔

۳۔ اس میں مقام وقوعہ کا نام نہیں۔ اگر کسی واقعہ کی اور اس کے وقت اور مقام کی خبر دینا منظور تھی تو صاف صاف یہ کہنا چاہیے تھا ۳۱ مارچ کی شام کو پنجاب میں ایک عجیب شہاب گرے گا۔

اب قادیانی چیلوں کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ وہ اپنے شمار و اعداد کا حساب آپ لگا کر یہ صاف صاف بتلا چکا کہ:

اس واقعہ کے ظہور کی یکم اپریل سے امید رکھی جائے کیونکہ الہام کی رو سے ۷ مارچ ۲۵ دن کے شمار میں داخل ہے اس صورت میں ۲۵ دن مارچ کی ۳۱ تاریخ تک پورے ہو جاتے ہیں تو اس طور پر پیش گوئی کے ظہور کا مہینہ اپریل ٹھہرتا ہے۔،

اب اس سے غرض نہ رہی کہ اس کے مخبر نے کیا زٹل ہانکی اس میں شک نہ رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ خود قادیانی نے اس کے معنی یہ سمجھے کہ کوئی واقعہ یکم اپریل سے۔ مہینہ اپریل، میں ہو گا۔ پس جو واقعہ یکم اپریل سے پہلے اور مہینہ مارچ میں ہوا چاہے وہ کیسا ہی ہولناک اور حیرت انگیز ہو وہ اس، پیش گوئی، کی تکمیل نہیں ہوسکتا۔ اور جس نے کہا کہ اس کے ظہور کی، ۳۱ مارچ کی تاریخ بتائی گئی تھی، اس نے جھوٹ بولا۔ اب یہ بات بہت صاف ہو گئی کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے گمان کے مطابق، ۲۵ دن یا ۲۵ دن تک، سے مراد، مہینہ اپریل، تھی جو یکم اپریل سے شروع ہوتا ہے۔ رہا واقعہ سو اس کی نسبت بھی وہ صاف صاف کہتا ہے کہ:

> وہ واقعہ کیا ہے جس کی پیش گوئی کی گئی اس کا ہم اس وقت کچھ بھی جواب نہیں دے سکتے۔

مگر اس قدر ضرور کہتے ہیں کہ:

> کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہوگا۔

ناظرین یاد رکھو یہ یا پھر آیا۔ تعجب انگیز اور ہولناک نہیں بلکہ ان دونوں میں سے کوئی ایک۔ پس اڈیٹر کا یہ لکھنا غلط ہے کہ کہا گیا تھا وہ:

> تمام لوگوں کو حیرت میں ڈال دے گا اور ہولناک ہوگا۔

پھر لفظ تعجب کی کوئی خاص تعریف نہیں بتائی گئی ہم کو اڈیٹر کی بے باکی تعجب انگیز معلوم ہوتی ہے اس کے پیر کا کذب تعجب انگیز معلوم ہوتا ہے ان لوگوں کی خام خیالی تعجب انگیز ہے۔ ان کا مرزا کو مہدی ماننا تعجب انگیز ہے اس کے معجزات کا قائل ہونا تعجب انگیز ہے۔ اس بات پر خفا ہونا تعجب انگیز ہے کہ کوئی اس کو کذاب یا دجال کیوں کہتا ہے۔

اگر اپریل مہینہ میں کسی تعجب انگیز یا ہولناک واقعہ کی خبر دی تو لوگ اس سے یہی سمجھ سکتے تھے کہ شائد کسی چوہے کے پیٹ سے بھینس پیدا ہوگی یا کسی گائے کے عجیب الخلقت بچھڑا پیدا ہوگا یا شاید کوئی آتش فشان پھوٹے اور بس۔ اگر اپریل کے مہینے میں یہ ہوتا تو تعجب انگیز ضرور ہوتا یا ہولناک۔ مگر آپ نے بوجھ بوجھوّل کو زیادہ آسان کر دیا۔ یہ فرما کر:

> ہم بھی نہیں کہہ سکتے کہ یہ واقعہ ہماری ذات کے متعلق ہے یا ہمارے دوستوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق ۔ یا دشمنوں کے متعلق ۔،
جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہیر پھیر کے وہ واقعہ انہیں تینوں میں سے کسی کے متعلق ہے ان سے باہر نہیں ۔

اب سوچو:
۱۔ اپریل میں کوئی واقعہ نہیں ہوا جس کو تعجب انگیز یا ہولناک تمہارے ظاہری مفہوم کے موافق کہہ سکیں ۔
۲۔ ۳۱ مارچ کا واقعہ جو یکم اپریل کو سے پیشتر ہو وہ میعاد کے قبل ہے اسکو تمہاری پیش گوئی سے کوئی تعلق نہیں ۔
۳۔ کیونکہ نہ وہ تمہارے متعلق ہے نہ تمہارے دوستوں کے نہ دشمنوں کے متعلق ۔
۴۔ پس ہر پہلو سے تمہاری پیش گوئی باطل ہوئی اور اس کا باطل ہونا بھی کوئی تعجب کیبات نہیں کیونکہ لوگ برابر آج بیس سال سے اس کے عادی ہورہے ہیں ہم نے یہ اس لئے کہا کہ مبادا ایڈیٹر یہ کہہ دے کہ پیش گوئی کا باطل ہونا بھی ایک واقعہ ہے جو اپریل کے مہینے میں ہوا اور تعجب انگیز ہے اور یہی پیش گوئی کی تکمیل ہوئی ۔

مگر ہم اب اپنے ناظرین کو اس لطیفہ کا مضمون سمجھا دیں جو مرزا جی صاحب بالقابہ نے اپنے الہامات میں فرمایا:-
یکم اپریل سے، مراد اپریل فول ہے جو مہینہ اپریل میں ہوا کرتا ہے لوگ ہنسی کی جھوٹی خبریں اڑا کر لوگوں کو منتظر کراتے ہیں اور پھر دل لگی اڑاتے ہیں ۔ امسال کئی اپریل فول اڑے ۔ جن کا تذکرہ اخباروں میں ہوا ۔ یہ اپریل فول قادیان سے اڑا اور ہم مانتے ہیں خوب دل لگی کی ۔ مرزا جی کے مزاج میں ظرافت بھی ہے اپنے چیلوں کو خوب بے وقوف بنایا میری نسبت اڈیٹر صاحب کی یہ شکایت بالکل بے جا ہے کہ: بات بات میں ہنسی ٹھٹھا کرتا ہے، کہ لوگ اس کے مخالف ہنسی اڑائیں ۔،

ارے میاں ! تم خود اپریل فول بنتے ہو ہنستے ہو اور لوگوں کو ہنساتے ہو ۔

تمت (اپریل مئی ۱۹۰۷ء کا مضمون معلوم ہوتا ہے ۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیام ذوالفقار علی

بر گردن خاطیءمرزائی فرزند علی

(۱۳۲۹ھ)

مولانا شیر نواب خان قصوری مجددی

نحمده و نصلی و نسلم علی رسو له الکر یم الر حیم الحمد لله رب العا لمین و العا قبة للمتقین و الصلوة و السلام علی محمد خا تم النبیین و آ له و اصحا به و اهل بیته و ذر یا ته و اتباعه اجمعین برحمتك یا ارحم الرا حمین اما بعد

آ ج ہم نے ایک رسا لہ،فر زند علی، نام کا د یکھا جو کمیٹی قا دیان سے پا س ہو کر رفاہ عام پر یس لا ہور میں طبع ہوا جس کی اصل کیفیت وعظ مولوی حا فظ محمد ابرا ہیم صاحب سیالکوٹی کی ہم کو اچھی طرح معلوم ہے جو فیروز پور میں ہمارے رو برو وقوع میں آ ئی تھی یقین ہے کہ مولوی صا حب نے اس رسا لہ کو ملا حظہ فر ما یا ہو گا اور اس کا جوا ب اگر منا سب سمجھا ہو گا دیا ہو گا کیونکہ ایسے جوا با ت پہلے بہت ہو چکے ہو ئے ہیں لیکن دو با تو ں کا جوا ب جو اس رسا لہ میں بڑی تعلّیٰ اور دعوی اور چیلنج کے لفظوں میں ظا ہر کیا گیا ہے مختصر طور پر عوا م کے فا ئدہ کے لئے لکھا جا تا ہے (خواص اس سے مستغنی ہیں) آ پ ملا حظہ فر ما ئیں گے کہ مرزا ئیوں نے مخا لفت میں آ کر ایسی سر گرمی کی ہے کہ علم قر آ ن شر یف و تفا سیر وا حا دیث شر یف کو خیر باد کہہ چکے ہیں جو قو لہ اور اقول کے الفا ظ سے ظا ہر ہو گا و هو هذا

اول قو لہ: میں ما نتا ہوں کہ تو فی کا لفظ ایک سے زیادہ معنی رکھتا ہے مگر ہمارا دعوی ہے کہ قر آ ن کر یم میں یہ لفظ صرف دو ہی معنو ں میں مستعمل ہوا ہے ایک موت دو سرے نیند۔

اس کے بعد ہمارا دعوی ہے کہ تو فی کے معنی نیند لینے کے لئے قر ینے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت ہے اگر قرینے سے نیند ظاہر نہ ہوتی ہو تو اس لفظ کے معنی قطعاً موت کے ہوتے ہیں۔ (بلفظہ ص ۴ سطر ۱۳)

اقول: و باللہ التوفیق۔ سبحان اللہ! آپ کی قرآن دانی اور قرآن فہمی کہ توفی کے معنی قرآن شریف سے صرف موت اور نیند کے ہیں اگر قرینے سے نیند نہ ہو تو قطعاً موت کے ہوں گے اور یہ دعاوی آپ کے بڑے زور اور تعلّی کے ہیں جو مخالف قرآن کریم ہیں دیکھئے آیات ذیل قرآن شریف میں لفظ توفی کے کیا معنی ہیں؟ ہاں موت اور نیند کے ہرگز نہیں۔

و انّما توفون اجورکم یوم القیامۃ (آل عمران ۱۸۵)۔

(تم کو قیامت کے دن پورا پورا بدلہ دیا جائے گا)

ثم توفی کل نفس ما کسبت و ھم لا یظلمون (بقرہ:۲۸۱)

(پھر پورا پورا بدلہ ہر شخص کو دیا جائے گا جو اس نے عمل کیا)

ثم توفی کل نفس ما کسبت و ھم لا یظلمون (آل عمران:۱۶۱)

(پھر پورا پورا دیا جائے گا ہر اس شخص کو جو اس نے کیا اور ان پر ظلم نہیں کیا جائے گا)

و توفی کل نفس ما عملت (نحل)

(ہر شخص کو پورا پورا بدلہ دیا جائے گا جو اس نے عمل کیا)

کل نفس ذائقۃ الموت و انّما توفون اجورکم یوم القیامۃ (آل عمران:۱۸۵)

(ہر ایک آدمی موت کا ذائقہ چکھے گا اور یہ ضرور ہے کہ تم کو پورا پورا بدلہ قیامت کے دن دیا جائے گا)(اس آیت میں خداوند کریم نے لفظ موت اور توفی دونوں فرمائے لیکن موت کے حقیقی معنی موت ہی ہیں اور توفی کا معنی پورا پورا بدلہ دیا جانا ہے اگر توفی کے معنی موت ہوتے تو اس جگہ دونوں کو جمع نہ کیا جاتا)

ان پانچ آیات مندرجہ بالا میں لفظ خاص توفی درج ہے لیکن ان پانچوں آیتوں میں نہ نیند کے معنی ہیں نہ موت کے۔

اب فرمائیے آپ کی ہمہ دانی اور قرآن دانی کا دعوی محض غلط نہیں ہوا؟ بلکہ سراسر جھوٹ اور افتراء علی اللہ کا موجب ثابت ہوا ہم کو اپنی طرف سے زیادہ لکھنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہیں ناظرین آپ کے دعوی کی تردید کافی طور پر خود سمجھ لیں گے اس سے یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ جو آیات لکھی گئی ہیں ان کو یہ قرینہ نید کا قطعاً نہیں ہے

(ایسی آیات کثرت سے قرآن شریف میں موجود ہیں مثلاً

و انا لمو فو هم نصيبهم غير منقوص ۔ھود۔۱۰۹۔

و ان كلا لما ليو فينهم ر بك اعما لهم ۔ھود۔۱۱۱۔

يا قو م اوفوا الكيل و الميزا ن۔ ھود۔ ۸۵۔،

فاو ف لنا ا لكيل ۔ یوسف :۸۸۔،

او فوا با لعقود ۔ مائدہ۔۱،

او فوا بعهدی اوف بعهد كم ۔البقرہ۴۰۔)

اس صورت میں حسب دعوی مرزائیاں ان آیتوں میں توفی کے معنی قطعاً موت کے ہونے چاہییں تھے۔ مگر افسوس وہ بات ہی نہیں۔ جب ایسے ایسے مرزائی فاضل دعوے کرنے لگ جائیں تو کیوں نہ، نہ لکھے نہ پڑھے نام محمد فاضل

اگر ہوتا زمانہ میں حصول علم بے محنت
تو ایک جاہل کتابیں سب کی سب دھو دھو کے پی جاتا

لیجئے دعوی آپ کا آیات قرآنی سے ہی مردود ہو گیا احادیث لکھنے کی ضرورت نہیں رہتی۔

ہاں اگر یہ کہا جائے کہ توفی کے معنی موت کے بھی ہیں مانا مجازاً قرینے سے موت کے معنوں میں بھی توفی کا استعمال ہے لیکن حقیقتاً موت کے معنوں میں نہیں ہے کیونکہ لفظ حیات کے مقابلہ میں لفظ موت ہے لفظ وفات نہیں ہے اور لفظ موت کی ضد میں لفظ حیات ہے اور یہی تمام قرآن شریف میں ہے جیسے اللہ تبارک تعالی اپنے کلام پاک میں فرماتا ہے

و لا تقو لوا لمن يقتل فی سبيل اموا ت۔ بل ا حياء و لكن لا تشعرون ۔ (البقرہ:۱۵۴)

و لا تحسبن الذين قتلوا فی سبيل الله اموا تا بل ا حياء عند ر بهم ير زقو ن ۔(آل عمران: ۱۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وما یستوی الا حیاء و لا ا لا موا ت (فاطر:۲۲) حیات اور موت برابر نہیں

و کنتم امو ا تا فا حیا کم (البقرہ:۲۸)۔ پہلے تم مردہ تھے پھر زندہ کیا

ا حیا ء و امو ا تاً (المرسلات:۲۶) حیات واموات

امو ا ت غیر ا حیاء (النحل:۲۱)۔ اموات وحیات

فقا ل لهم الله مو توا ثم ا حیا هم (البقرہ:۲۴۳)۔موت حیات

ان الذی ا حیا ها لمحی المو تی (حم سجدہ:۳۹)۔احیا موتے

الذی خلق الموت و الحیاة (الملک: ۲)۔موت وحیات

و لا یملکو ن مو تا و لا حیا ة ۔ (الفرقان:۳)۔موت وحیات

تلك عشرة کا مله یہ دس آیات پاک صاف فرما رہی ہیں کہ حیات کی ضد موت ہے یا حیات کی ضد ممات ہے جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ضعف الحیوة و ضعف المماة (بنی اسرائیل:۷۵) حیات ممات

سواء محیا هم ومما تهم (الجاثیہ:۲۱)۔حیات ممات

محیا ی و مما تی لله رب العا لمین (الانعام:۱۶۲)،حیات ممات

پس قرآن کریم سے ثابت ہے کہ حیات کے مقابلہ میں موت یا ممات ہے لیکن فوت یا وفات نہیں بلکہ فوت کے معنی قرآن شریف میں کسی طرح بچ جانے کے ہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

ولو تری اذ فز عوا فلا فوت و ا خذوا من مکا ن قریب (سبا:۵۱)

(اور کاش تو دیکھے جب وہ گھبرائیں گے پھر بھاگنے سے نہیں بچ سکیں گے اور نزدیک جگہ سے پکڑے جائیں گے)

یہاں کلام الٰہی سے فوت کے معنی بھاگ کر یا اور کسی طرح بچنے یا اپنی جان بچانے کے ہیں۔ پس آیت شریفہ

یا عیسی انّی متو فیك و را فعك الی

کے معنی یہ ہوئے:

فرمایا اللہ نے، اے عیسیٰ تحقیق میں تجھ کو کسی طرح سے (تیرے دشمنوں سے) بچانے والا ہوں اور اپنی طرف اٹھانے والا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس جیسے قرآن شریف کی ابتدائی آیتوں سے معلوم ہو رہا ہے کہ کفار نے مکر کیا یعنی حضرت عیسی بن مریمؑ کے قتل کی تدبیر اور مشورہ کیا ایسا ہی اللہ تعالی نے جو خیر الما کرین ہے نے نیک تدبیر فرمائی کہ حضرت عیسیؑ کو ان کی دست برد سے بچا لیا اور سولی تک پہنچنے کی نوبت ہی نہ ہوئی جیسے دوسری آیات

و ما قتلوه و ما صلبوه ،

اور : و ما قتلوه بل رفعه الله اليه

سے صاف ظاہر ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ توفی کے معنی حقیقتاً کسی چیز یا کسی شخص کو پورا پورا اخذ کرنا ہے نہ موت۔ خداوند کریم کے حکم اور علم میں یہ بات پہلے ہی سے تھی کہ بعض گمراہ لوگ کبھی ایسے بھی پیدا ہو جائیں گے جو حضرت عیسیٰؑ کی نسبت موت کا گمان کر کے کہیں گے کہ، ان کی روح آسمان پر اٹھائی گئی جسم نہیں اٹھایا گیا۔، وہ اپنے ایمان خراب کریں گے جیسے پہلے معتزلہ نے اور پھر سرسید احمد خان صاحب نے اور پھر مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کی تقلید کی۔ اس لئے اللہ تبارک وتعالی نے لفظ توفی یا متوفی کا حضرت عیسی کو آسمان پر مع جسم وروح لے جانے کی بابت فرمایا اگر ایسا نہ ہوتا تو لفظ موتی یا ممیت کا فرماتا جس کے معنی حقیقتاً بلاشبہ موت کے ہوتے اس کی تائید میں تفسیر کبیر کی الہامی عبارت مزید اطمینان کے لئے لکھی جاتی ہے و هو هذا

ان التوفی اخذ الشیء وافیاً و لما علم الله ان من الناس من يخطر ببا له ان الذيرفعه الله و روحه لا جسده ذكر هذا الكلام ليدل على انه عليه الصلوة و السلام رفع بتمامه الى السماء بروحه و بجسده (تفسیر کبیر ج ۸ ص ۲۳۷۔ تفسیر کبیر ج ۲ ص ۱۸۱)۔

(تحقیق توفی کے معنی کسی چیز کو بکلیہ لے لینا ہے اور چونکہ خدا کے علم میں تھا کہ کسی زمانہ کے گمراہ کے دل میں یہ خطرہ پیدا ہوگا کہ حضرت عیسیٰؑ کی روح کو آسمان پر اٹھایا تھا جسم کو نہیں اٹھایا تھا اس لئے اللہ تعالی نے کلمہ (متوفيك) کا فرمایا تاکہ اس بات کو دلیل سے ثابت کرے کہ اللہ نے حضرت عیسی کو مع جسم اور روح کے بتمامہ آسمان پر اٹھایا تھا)

یہ ہیں خداوند کریم کے اعجازی احکام کہ پہلے ہی سے گمراہ لوگوں کے خطروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وسوسوں کا جواب اپنے کلام پاک میں رکھ دیا تا کہ جس زمانہ میں یہ لوگ پیدا ہوں ان پر حجت ہو اور ایمان داروں کو تقویت حاصل ہو۔ یہ کرامت ہے حضرت فخر الدین رازی کی۔

توفی کے معنی جو خود قادیانی اور نور الدین نے لکھے ہیں

اب ہم مرزائیوں کے مزید اطمینان اور ایمان کے لئے جو ان کے قرآن (براہین احمدیہ) میں مرزا غلام احمد قادیانی نے متوفی کے خود معنی لکھے ہیں، لکھ دیتے ہیں تا کہ ان کا یہ دعوی کہ توفی کے معنی قرآن شریف میں موت اور نیند کے سوا اور کوئی نہیں۔ مردہ ہو جائے و هو هذا

مرزا قادیانی خود یہاں متوفی کے معنی

پوری نعمت دونگا،

لکھتے ہیں۔ اب بقول؛ مرزائیان و فرزند علی مرزائی و مرزا قادیانی یہ معنی خلاف قرآن کر رہے ہیں۔

اس کے علاوہ مرزا غلام احمد قادیانی کے فاضل بزرگ اور اسوقت خلیفہ مستقل متوفی کے معنی اپنی کتاب تصدیق براہین احمدیہ میں اس طرح لکھتے ہیں:

اذ قا ل الله یا عیسی انی متو فیك و را فعك الی ۔ جب اللہ نے فرمایا

اے عیسی میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کرنے والا ہوں اپنی طرف (تصدیق براہین ص ۸)

ملاحظہ فرمایئے مرزا غلام احمد قادیانی خود اور ان کے خلیفہ نور الدین، متوفی کے معنی پوری نعمت دونگا اور لینے والا ہوں، لکھتے ہیں۔ حسب قول فرزند علی قادیانی نیند اور موت کے نہیں لکھتے۔

تو گویا آپ کا مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے خلیفہ حکیم نور الدین پر بھی ایمان نہیں اس لئے کہ وہ بھی قرآن کریم کے برخلاف معنی کرتے ہیں۔

اس سے یہ بات بھی ثابت ہوئی کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے خلیفہ قرآن کریم پر مسلمانی عقاید کے مطابق ایمان رکھتے تھے تو یہی معنی کرتے اور لکھتے تھے اور اسی وجہ سے (براہین احمدیہ ص ۴۹۸) میں حضرت عیسیٰؑ کا زندہ ہونا اور دوبارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں تشریف لانا لکھتے ہیں، مگر اب اس پر ایمان نہیں۔

پس ثابت ہوا کہ توفی کے معنی قرآن کریم میں صرف موت اور نیند کے نہیں بلکہ پورا پورا لینا یا دینا، پوری نعمت دینا لینے والا ہوں، کے بھی ہیں۔ اور دراصل حقیقی معنی کسی شئے کے پورا پورا لینے کے ہیں اور موت کے معنی ہرگز نہیں۔ فھو المراد

مرزا قادیانی کا چیلنج

قولہ: ان لوگوں نے یہ عقیدہ اختیار کر کے چار طور سے قرآن شریف کی مخالفت کی ہے اگر پوچھا جائے کہ اس بات کا ثبوت کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے تھے، تو نہ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں اور نہ کوئی حدیث دکھا سکتے ہیں صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں۔ مگر یاد رہے کہ کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا اور نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔

چنانچہ ہمارے ملک میں بھی یہی محاورہ ہے کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو پوچھا کرتے ہیں کہ آپ کہاں اترے ہیں؟ اور اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ شخص آسمان سے اترا ہے۔

اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہ پاؤ گے جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے۔

اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں، اور توبہ کرنا اور تمام اپنی کتابوں کا جلا دینا علاوہ ہوگا جس طرح چاہیں تسلی کر لیں۔

قول فرزند علی: اس چیلنج کا جواب نہ آج تک کسی نے دیا ہے اور نہ آئندہ کسی سے امید ہے یہ اتمام حجت کے لئے کافی ہے۔ (بلفظہ ص ۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی چیلنج کا جواب

اقول : و باللہ التوفیق : مرزا غلام احمد قادیانی کے اس چیلنج میں آٹھ باتیں ہیں جن کا جواب جداگانہ قولہ اور اقول کے لفظ کے ساتھ دیا جاتا ہے تاکہ مرزائیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے چیلنج یا تحدی اور تعلّی کی کیفیت پوری پوری معلوم ہو جائے اور خدا کسی کو ہدایت بخشے

قولہ : غرض ان لوگوں نے یہ عقیدہ اختیار کر کے چار طور سے قرآن شریف کی مخالفت کی ہے ۔

اقول : چار طور سے جو قرآن شریف کی مخالفت کی وہ بیان نہیں کی۔ مخالفت مرزائی خود کرتے ہیں اور مسلمانوں پر الزام لگاتے ہیں۔

قولہ : اگر پوچھا جائے کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنے جسم عنصری کے ساتھ آسمان پر چڑھ گئے، تو نہ کوئی آیت پیش کر سکتے ہیں...

اقول : نہایت افسوس کی بات ہے کہ مسلمانوں کو تو کوئی آیات قرآن مجید میں حضرت عیسیٰؑ کے رفع الی السماء اور نزول من السماء کی ملیں اور مرزائیوں کو نہ ملیں ۔ یہ ان کی بدنصیبی کی بات ہے۔ وہ آیات جن سے تمام (بجز چند معتزلہ اور جہمیہ فرقہ کے) مسلمانوں نے حضرت عیسی کا مع جسم عنصری آسمان پر لے جانا اور پھر قرب قیامت کے نزول فرمانا سمجھا ہے یعنی حضرت رسول کریم ﷺ سے لے کر صحابہ کرام اور تابعین و تبع تابعین اور علمائے ربانیین متقدمین و متاخرین و صوفیائے عظام اس عقیدہ پر ہیں وہ آیات حسب ذیل ہیں

و ما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه و كان الله عزيزاً حكيما

(النساء:۱۵۷۔۱۵۸)

اور رافعك الی (آل عمران:۵۵)

و مطهّرك من الذين كفروا۔ (آل عمران:۵۵)

لن يستنكف المسيح ان يكون عبداً لله و لا الملائكة المقربون (النساء:۱۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اذ كففت بنی اسرا ئیل عنك اذ جئتهم با لبینا ت (المائدہ:۱۰۰)
و انه لعلم للساعة فلا تمتر ن بها و اتبعو ن هذا صرا ط
مستقیم (الزخرف:۶۱)
وان من اهل الكتا ب لا لیو منن به قبل مو ته (النساء:۱۵۹)
و یكلّم الناس فی المهد و كهلا و من الصا لحین (آل عمران:۴۶)
و كنت علیهم شهیداً ما دمت فیهم فلما تو فیتنی (ے رفعتنی)
كنت انت الر قیب علیهم و انت علی كل شیء شهید (مائدہ:۱۱۷)
و جعلنی مبا ر كاً اینما كنت (مریم:۳۱)

تلك عشرة كا مله ۔ یہ دس آیات جن کو مسلمان پیش کرتے آئے ہیں اور پیش کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے، لیکن مرزا قادیانی کی طرف سے کتنے بڑے کذب کا استعمال ہے کہ مسلمان لوگ کوئی آیت پیش نہیں کر سکتے ۔

مراد مرزا غلام احمد قادیانی کی بغرض دھوکہ دہی یہ ہے کہ قرآن شریف میں کوئی آیت ہی نہیں لا حو ل و لا قوة ۔

انہیں مندرجہ بالا آیات پر جب مرزا قادیانی ایمان رکھتے تھے تو اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں لکھ دیا تھا کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے ۔ اب وہ ایمان مسلوب ہو گیا العیا ذ با لله

قولہ: نہ کوئی حدیث دکھلا سکتے ہیں ۔

اقول: مرزا قادیانی کتنا بڑا غضب اور دن کے وقت آفتاب کا انکار کرتے ہیں حالانکہ کثرت سے احادیث بالعموم اور صحیحین اور صحاح ستہ کی بالخصوص دیکھ چکے ہیں مگر اب ایمان نہیں لاتے اول ہم مرزا قادیانی ہی کی تحریرات اور عقاید کو پیش کرتے ہیں جن میں وہ احادیث کے موجود ہونے کا انکار نہیں کر سکے بلکہ اقبالی ہیں

قادیانی مرزا جی کے وہ اقوال جن میں حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات اور صعود الی السماء اور نزول من السماء کے بارے میں احادیث ہونے کا اقرار ہے

(الف): اب ہم پہلے صفائی بیان کے لئے یہ لکھنا چاہتے ہیں کہ بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور دوسرے مسیح ابن مریم جس کو عیسی اور یسوع بھی کہتے ہیں ان دونوں نبیوں کی نسبت عہد قدیم اور جدید کے بعض صحیفے بیان کر رہے ہیں کہ وہ دونوں آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور پھر کسی زمانہ میں زمین پر اتریں گے اور تم ان کو آسمان سے آتے دیکھو گے انہیں کتابوں کے کسی قدر ملتے جلتے الفاظ احادیث نبویہ میں بھی پائے جاتے ہیں (توضیح مرام مصنفہ مرزا قادیانی ۔ص ۱)

(ب): میرا یہ ہی دعوی نہیں کہ صرف مثیل ہونا میرے ہی پر ختم ہو گیا ہے بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار بھی مثیل مسیح آ جائیں .. یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں ... بلکہ احادیث نبویہ کا بھی یہی منشاء ہے ...ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں (ازالہ اوہام ص ۱۹۹)

(ج): یہ عاجز (مرزا غلام احمد) مجازی اور روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے جس کی قرآن اور حدیث میں خبر دی گئی ہے کیونکہ براہین میں صاف طور پر اس بات کا تذکرہ کر دیا گیا تھا کہ یہ عاجز روحانی طور پر وہ مسیح موعود ہے جس کی اللہ اور رسول نے پہلے سے خبر کر رکھی ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۲۶۱)

(د)۔ بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہر جلال و اقبال کے ساتھ ہی آوے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۹۴)

ملاحظہ فرمائیے مرزا غلام احمد قادیانی خود چار جگہ پر اقبال کر چکے ہیں کہ قرآن مجید اور حدیث سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر تشریف لے گئے اور واپس پھر نزول فرمائیں گے۔ میں صرف روحانی اور مجازی طور پر مثیل مسیح ہوں اور میرے جیسے دس ہزار تک مسیح کا آ جانا ممکن ہے۔ لیکن مسیح بن مریم کا بھی تشریف لانا جو قرآن اور احادیث میں ظاہری جلال اور اقبال سے ہے ممکن ہے۔ میں اس کا انکار نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگرافسوس یہاں پر مرزائی کہتے ہیں کہ مسلمان لوگ کوئی حدیث بھی اس بارے میں دکھلانہیں سکتے۔

قولہ: صرف نزول کے لفظ کے ساتھ اپنی طرف سے آسمان کا لفظ ملا کر عوام کو دھوکہ دیتے ہیں مگر یاد رہے کہ کسی حدیث مرفوع متصل میں آسمان کا لفظ پایا نہیں جاتا

اقول: مرزا غلام احمد قادیانی کا خیال ہے کہ جس حدیث شریف میں نزول کے ساتھ آسمان کا لفظ نہ ہو، اس نزول سے نزول از آسمان نہیں سمجھا جاتا، مگر اس خیال کی تصدیق یا تائید قرآن شریف سے نہیں ہوتی۔ جیسے کہ ہم قرآن شریف اور احادیث شریف سے دکھلاتے ہیں کہ لفظ نزول سے مراد نزول من السماء ہی ہے۔

آیات قرآن جن میں لفظ نزول سے مراد نزول از آسمان مراد ہے

۱: شھر رمضان الّذی انزل فیه القرآن (البقرہ:۱۸۵)۔

(ماہ رمضان جس میں قرآن (آسمان سے) اتارا)

۲۔ لولا انزل علیه ملك (الانعام:۶۷)۔

(پھر کیوں فرشتہ (آسمان سے) نازل نہ ہوا)

بلغ ما انزل الیك من ربك ۔(المائدۃ:۶۷)

(اے رسول جو تیرے پر اترا ہے (آسمان سے) لوگوں کو پہنچا دے)

۴۔ قولوا آمنا بالله و ما انزل الینا (البقرۃ: ۱۳۶)۔

(انہوں نے کہا کہ ہم اللہ پر ایمان لائے اور جو کچھ ہمارے پر اترا)

۵۔ و انزل الفرقان (آل عمران:۳)۔اور قرآن اتارا (آسمان سے)

۶۔ انا انزلنا علیك الکتاب (الزمر: ۴۱)۔

(بالتحقیق ہم نے تم پر کتاب (آسمان سے) نازل کی)

۷۔ فاذا انزلنا علیها الماء (حم سجدہ: ۳۹)۔

(پھر جب اتارا ہم نے (آسمان سے) اس پر پانی)

۸۔ لو انزلنا هذا القرآن علی جبل (الحشر۔ ۲۱)

(اور اگر ہم اس قرآن کو پہاڑ پر اتارتے)

۹۔ انا انزلناہ قرآنا عربیاً (یوسف:)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحقیق ہم نے قرآن عربی زبان میں اتارا)

۱۰۔ نزل به الروح الامین (الشعراء : ۱۹۳)(جبریل کے ساتھ اسکو اتارا)

۱۱۔ینزل الملائکة بالروح (النحل:)(اتارتا ہے فرشتے روح کے ساتھ)

۱۲۔هو الذی ینزل الغیث من بعد ما قنطوا (الشوری:۲۸)

(وہی ہے جو نا امیدی کے بعد نزول باراں کرتا ہے)

قرآن شریف میں کثرت سے آیات موجود ہیں جن میں نزول کا لفظ ہے مگر آسمان کا لفظ انکے ساتھ نہیں لیکن مراد اور معنی نزول از آسمان کے ہی ہیں۔

اب چند احادیث بھی نقل کی جاتی ہیں جن میں نزول کا لفظ تو ہے مگر آسمان کا لفظ نہیں مگر مراد اوران کے معنی نزول از آسمان کے ہی ہیں۔

احادیث جن میں لفظ نزول ہے اور اس سے نزول از آسمان مراد ہے

۱۔انزل القرآن بالتفخیم (مستدرک حاکم ۔قرأت النبی ج ۲ ص ۲۵۲۔)

(قرآن شریف نہایت جلالت سے اتارا)

۲۔ انزل القرآن علی ثلاثة احرف ۔(کتاب التفسیر ج ۲ ص ۲۷۳)

(قرآن شریف تین حرفوں پر اتارا)

۳۔ انزل القرآن فی ثلاثة امکنة مکه والمدینه والشام۔

(معجم الطبرانی الکبیر۔ ج ا ص ۲۰۱)۔(قرآن مکہ مدینہ اور شام میں اترا)

۴۔ ینزل عیسی عند المنارة البیضاء شرقی دمشق (سنن ابی داؤد باب خروج الدجال ج ۲ ص ۲۳۷)(عیسی شرقی دمشق کے سفید منارہ پر اتریں گے)

یمکث عیسی فی الارض بعد ما ینزل اربعین سنة (مسند طیالسی عبدالرحمٰن عن ابی ہریرہ ج ا ص ۳۳۱)(عیسی نزول کے بعد چالیس سال رہیں گے)

۶۔ نزل علی الجبریل بالبرنی من الجنة (ذخیرہ الحفاظ ج ۵ ص ۳۴۷۷ طبع دار السلف ریاض)۔(میرے پر جبریل جنت سے میوے لے کر اترے)

۷۔ نزلت فاتحة الکتاب من کنز تحت العرش (سورہ فاتحہ عرش کے خزانہ سے نازل ہوئی)

پس اسی طرح احادیث صحیحہ صحیحین وصحاح ستہ وغیرھم کتب احادیث میں لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول سے مراد نزول از آسمان ہی ہے۔ مثلاً

۱۔ والذی نفسی بیده لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ باب نزول عیسی بن مریم)

(حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھ کو اس خدا کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے بلا شبہ ابن مریم تمہارے مین اتریں گے حکم اور عدل ہو کر)

۲۔ کیف انتم اذا نزل ابن مریم و اما مکم منکم (بخاری ج ۱ ص ۴۹۰ باب نزول عیسی)۔ (آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ ابن مریم تمہارے میں اتریں گے اور اس وقت ایک امام تمہارے میں موجود ہوگا)

۳۔ قال ﷺ ینزل ابن مریم اماماً عادلاً و حکماً مقسطاً (مسند احمد ج ۲ ص ۴۸۲ حدیث نمبر ۱۰۱۶۶) (فرمایا حضرت ﷺ نے ابن مریم اترے گا عادل اور حکم اور منصف ہو کر)۔

۴۔ لیس بینی و بینه نبی و انه نازل (ابوداؤد ج ۲ ص ۲۲۷ باب خروج الدجال) (آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے اور عیسی کے بیچ میں کوئی نبی نہیں اور وہ اترنے والے ہیں)

۵۔ اذا نزل الی الارض (الزهر النضر فی حیاة الخضر ج ۱ ص ۴۲) (جب حضرت عیسی زمین پر اتریں گے)

توضیح: یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جب مسلمانوں کا ایمان آیات اور احادیث سے مسلمہ اور متفقہ اجماعیہ طور پر ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اس وقت آسمان پر زندہ موجود ہیں اور قرب قیامت کے زمین پر اتریں گے تو نزول کے ساتھ آسمان کے لفظ کے لگانے کی ضرورت نہیں ہے۔

پس یہ تمام عذرات کی تردید کے لئے ہم وہ احادیث صحیحہ بھی درج کرتے ہیں جن میں رفع اور نزول حضرت عیسی کے ساتھ لفظ السماء (آسمان) اور الارض (زمین) کا بھی موجود ہے خدا کرے مرزائی ایمان لے آئیں اور مرزا قادیانی کے چیلنج اور دعاوی کو جھوٹ اور کذب جان کر توبہ کریں و هو هذا

اول: عن ابن عباس ان رهطاً من الیهود سبوه و امه فدعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیهم فمسخهم الله تعا لی قردة و خنا زیر فا جتمعت الیهود علی قتله فا خبره الله با نه یر فعه الی السماء (تفسیر بیضاوی ج۲ ص ۲۷۷ بحوالہ نسائی)

دوم ۔ عن ابی هر یره انه قا ل قا ل رسو ل الله کیف انتم اذ ا نزل ابن مر یم من السماء فیکم و اما مکم منکم
(حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا حالت ہوگی تمہاری جب ابن مریم تمہارے میں آسمان سے اتریں گے اور تمہارا امام بھی تم میں موجود ہوگا)

سوم: ابن عسا کر نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا فعند ذ لك ینز ل ا خی عیسی بن مر یم من السماء (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ نزول عیسی)۔(آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب میرے بھائی عیسی ابن مریم آسمان سے اتریں گے)

چہارم: فا نه لم یمت الی ا لآن بل رفعه الله الی السماء (فتوحات مکیہ) (یعنی فی الواقع حضرت عیسیٰ اس وقت نہیں مرے بلکہ خدا نے ان کو آسمان پر اٹھالیا)

پنجم ۔ و مما یشهد لکو ن جمیع ا لا نبیاء نوا باً له ﷺ کو ن عیسی علیه الصلوة و السلام اذا نز ل فی الا ر ض (حدیث طویل۔ الیواقیت والجواہر۔ ص ۱۸۴) (اس حدیث میں حضرت عیسیٰ کا زمین پر اترنا درج ہے)

(تمام انبیاء، حضور ﷺ کے نائب ہیں)

ششم: ا خر ج الطبرا نی و ابن عسا کر عن ابی هر یره ان رسول الله قا ل ینز ل عیسی بن مر یم الی ا لا ر ض فیمکث فی الناس ار بعین سنة (درمنثور)۔ (فرمایا آنحضرت ﷺ نے عیسی فرشتوں میں سے نکل کر زمین پر اتریں گے اور چالیس سال تک آدمیوں میں رہیں گے)

ہفتم ۔ ینزل عیسی عند المنارة البیضاء شر قی دمشق (سنن ابی داؤد۔ ج ۲ ص ۲۳۷۔ باب خروج الدجال)۔ (حضرت عیسی دمشق کے شرقی سفید منارہ پر اتریں گے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہشتم: عن الحسن البصری قال رسول الله للیھود ان عیسی لم یمت و انه راجع الیکم قبل یوم القیامة ۔ (حدیث طویل۔ ابن کثیر در منثور)۔ (یعنی حضرت حسن بصری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے یہود سے فرمایا کہ عیسیٰ ابھی نہیں مرے ہیں اور واقعی قیامت سے پہلے وہ واپس آنے والے ہیں)

توضیح: اس حدیث میں لفظ راجع (واپس آنے والا) بتلا رہا ہے اور عام فہم محاورہ ہے کہ جب کوئی شخص ایک جگہ سے چلا جائے اور پھر واپس اسی جگہ آ جائے تو وہاں یہ لفظ بولا جاتا ہے۔ مثلاً مرزا قادیانی دہلی سے واپس تشریف لائے ۔ یہاں قادیان محذوف ہے اور ذہن میں ہے کیونکہ قادیان سے گئے تھے قادیان میں آ گئے۔ یا یہ کہ مرزا قادیانی لاہور گئے مگر زندہ واپس نہ گئے ۔ مراد یہ کہ قادیان واپس نہ گئے۔ غرض یہ کہ جب تک کوئی کہیں نہ جائے تب تک واپسی کا لفظ نہیں بولا جاتا۔

نہم ۔ عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیزوج و یولد و یمکث خمساً و اربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری و عبر عنها بالقبر تقرب قبره بقبره فکانما فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر (رواہ ابن جوزی فی کتاب الوفا ۔ مشکوۃ ص ۴۸ باب نزول عیسیٰ الفصل الثانی)

(حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ عیسیٰ ابن مریم زمین پر اتریں گے پھر نکاح کریں گے اولاد پیدا ہوگی اور ۴۵ سال زندہ رہیں گے پھر موت آ جائے گی پھر میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے ایسے قریب قریب قبر ہوگی کہ گویا ہم دونوں کی ایک ہی قبر ہے ۔ پھر اٹھیں گے میں اور عیسیٰ ابن مریم مقبرہ سے درمیان میں قبر ابوبکر اور عمر کے)

دہم: اخرج البخاری فی تاریخه و الطبرانی عن عبد الله بن سلام قال یدفن عیسی بن مریم مع رسول الله ﷺ و صاحبیه فیکون قبره رابعاً (درمنثور ۔ ج۵ ص ۱۲۷)

(امام بخاری نے اپنی تاریخ میں اخراج کیا ہے اور طبرانی نے عبداللہ بن سلام سے روایت ہے کہ دفن کئے جائیں گے عیسیٰ، محمد اور شیخین کے ساتھ اور ان کی قبر چوتھی ہوگی)

توضیح: لیجئے یہ نمبر بھی مرزا قادیانی کے دعوی کا ایسا مردود ہو گیا کہ احادیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیحہ مرفوعہ دیکھ کر دم زدن کی جرأت نہیں۔

قولہ: ۵۔ نزول کا لفظ محاورات عرب میں مسافر کے لئے آتا ہے اور نزیل مسافر کو کہتے ہیں۔

اقول: اگرچہ اس لفظ نزول کے معنی لغت میں مجازاً مسافر کے بھی ہیں اور نزیل مسافر کو بھی کہتے ہیں لیکن دراصل حقیقی نزول کے کسی بلند جگہ سے نیچے آنے کے ہیں اور آسمان سے زمین پر اترنے کے بھی۔ جیسے احادیث میں وارد ہے اور یہاں پر بحث احادیث کے لفظ نزول کی ہے۔ مثلاً

فلما نزل الوحی قال و یسئلو نك عن الروح اے تم نزوله
لانه قد ذکر نزول الوحی قبل (دیکھو مجمع البحار)

قولہ۔ ۶۔ ہمارے ملک میں بھی یہی محاورہ ہے کہ ادب کے طور پر کسی وارد شہر کو پوچھا کرتے ہیں کہ آپ کہاں اترے ہیں، اور اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ یہ شخص آسمان سے اترا ہے۔

اقول: ہمارے ملک کا محاورہ یہ بھی ہے کہ وارد شہر کو ادب کے طور پر پوچھا کرتے ہیں کہ آپ کہاں تشریف رکھتے ہیں۔ یا آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یا آپ کہاں اقامت پذیر ہیں۔ یا آپ کہاں آرام فرماتے ہیں۔ وغیرہ

علاوہ اس کے یہ بھی محاورہ ہے کہ

جب میں اپنے مکان سے باہر نکلا، اسی وقت نزول باراں شروع ہو گیا،

یا موسلا دھار بارش اتر آئی۔

جہاں ذکر الٰہی ہوتا ہے وہاں ملائکہ رحمت اترتے ہیں۔

ہماری ہدایت کے لئے خداوند کریم نے قرآن شریف کو اتارا ہے۔ اس جگہ ہر کوئی یہی سمجھتا ہے کہ بارش رحمت فرشتے قرآن شریف آسمان پر سے اترے ہیں۔

اس بول چال میں کوئی بھی یہ خیال نہیں کرتا کہ بارش زمین سے نکلی یا فرشتے اور رحمت زمین کے بیچ سے اترے ہیں۔

قولہ: ۷۔ اگر اسلام کے تمام فرقوں کی حدیث کی کتابیں تلاش کرو تو صحیح حدیث تو کیا کوئی وضعی حدیث بھی ایسی نہ پاؤ گے کہ جس میں یہ لکھا ہو کہ حضرت عیسیٰ جسم عنصری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ آسمان پر چلے گئے تھے اور پھر کسی زمانہ میں زمین کی طرف واپس آئیں گے
اقول: مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ کہنا پرلے درجے کا کذب ہے حالانکہ اس سے پہلے چند آیت اور احادیث صحیحہ رفع اور نزول لکھی جا چکی ہیں جن کی تائید خود رفع اور نزول حضرت عیسیٰ کے مدت تک قائل رہے ہیں لیکن دو تین احادیث صحیحہ اور بھی لکھی جاتی ہیں جن پر تمام فرق اسلامیہ ایمان رکھتے ہیں سوائے معتزلہ جہمیہ کے۔ و هو هذا

۱۔حدیث شریف:

اخرج سعید بن منصور و النسائی و ابن ابی حاتم و ابن مردویه عن ابن عباس قال لما اراد الله ان یرفع عیسی الی السماء خرج الی اصحابه و فی البیت اثنی عشر رجلا من الحواریین فخرج علیهم من عین البیت و رأسه تقبر ماء فقال ان منکم من ینکرنی اثنی عشر مرة بعد ان آمن بی ثم قال ایکم القی علیه شبهتی فیقتل مکانی و یکون معی فی درجتی فقام الشاب من احدثهم سناً فقال له اجلس ثم اعاد علیهم فقال شاب فقال ذلك فالقی شبه عیسی و رفع عیسی من روزنة فی البیت الی السماء قال و جاء الطلب من یهود فاخذوا الشبه فقتلوه ثم سلبوه فکفر به بعضهم اثنتی عشرة مرة بعد ان آمن به الی آخر القسة قال ابن کثیر قال حدثنا احمد بن سنان حدثنا ابو معاویه عن الاعمش عن منهال ابن عمرو عن سعید بن زید عن ابن عباس نذکره و هذا الاسناد صحیح

(تفسیر ابن کثیر ج ۲ ص ۴۰۹ ۔ سعید بن منصور ، نسائی ابن ابی حاتم ابن مردویه)

روایت کی سعید بن منصور نسائی ابن ابی حاتم اور ابن مردویہ نے ابن عباس سے کہا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آسمان پر عیسیٰ کے اٹھا لینے کا ارادہ کیا آپ اپنے صحابہ کی طرف نکلے اور گھر میں بارہ حواری موجود تھے پس نکلے گھر میں سے اور ان کے سر سے پانی ٹپکتا تھا فرمایا بعض تم میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہ مرتبہ میرا انکار کرے گا ایمان لانے کے بعد۔ پھر فرمایا تم میں کسی کی صورت میری جیسی ہو جائے تا کہ میری جگہ قتل کیا جائے اور میرے ہمراہ درجہ میں ہو۔ ایک نوعمر نوجوان ان میں کھڑا ہوا حضرت عیسیٰؑ نے اس کو فرمایا تو بیٹھا رہ۔ مکرر یہ جملہ فرمایا وہی جواب اٹھا پس فرمایا تو ہی وہ شخص ہے یعنی لائق ہے پس وہ جوان حضرت عیسیٰؑ کی صورت بن گیا اور حضرت ایک روزن گھر کے سے آسمان کی طرف اٹھا لئے گئے ابن عباسؓ نے کہا کہ یہود طلب کرنے آئے اور حضرت عیسی کے ہم شکل کو پایا اور اس کو قتل کیا اور پھر اس کو سولی پر چڑھایا اور بعض نے ان میں سے ایمان لانے کے بعد بارہ مرتبہ انکار کیا کہا ابن کثیر نے حدیث بیان کی ہم سے احمد بن سنان نے ان سے حدیث بیان کی ابومعاویہ نے اعمش سے وہ مناہیل بن عمرو سے وہ سعید بن زید سے وہ ابن عباس سے۔ پس ذکر کیا اس کا اور یہ حدیث ابن عباس کی صحیح ہے ابن کثیر نے سچ کہا ہے کہ یہ سب راوی صحیح کے رجال ہیں)

حدیث شریف: یہ دوسری حدیث نہایت طویل فتوحات مکیہ میں حضرت شیخ اکبر علیہ الرحمۃ نے اور حضرت ابولیث سمرقندی نے تنبیہ الغافلین عربی کے صفحہ ۲۹۶ میں مرفوعاً حضرت ابن عمرؓ سے نقل کی ہے جو اس طرح پر شروع ہوتی ہے

مر فو عاً عن ابن عمر قا ل کتب عمر ابن الخطا ب الی سعد بن و قا ص و هو با لقا دسية ان و جد نضلة بن معا ويه الا نصاری الی حلوا ن العراق (تنبیہ الغافلین۔ ص ۲۹۶)

حدیث شریف کا پورا عام فہم ترجمہ اس طرح پر ہے:

فرمایا ابن عمر نے کہ میرے والد عمر بن خطاب نے سعد بن وقاص کی طرف لکھا کہ نضلہ انصاری کو حلوان عراق کی روانہ کرو تا کہ اس کے گرد و نواح میں غنیمت کا مال جمع کریں پس روانہ کیا سعد نے نضلہ انصاری کو جماعت مجاہدین کے ساتھ۔ ان لوگوں نے وہاں پہنچ کر بہت مال غنیمت حاصل کیا اور ان سب کو لے کر واپس ہوئے آفتاب غروب ہونے کے قریب تھا پس نضلہ نے گھبرا کر ان سب کو پہاڑ کے کنارہ ٹھہرایا اور خود کھڑے ہو کر اذان دینی شروع کی۔ جب الله اكبر الله اكبر کہا تو پہاڑ کے اندر سے ایک مجیب نے جواب دیا کہ اے نضلہ تو نے خدا کی بڑی اور بہت بڑائی کی۔ پھر نضلہ نے اشهد ان لا اله الا الله کہا تو اسی مجیب نے جواب میں کہا کہ اے نضلہ یہ اخلاص کا کلمہ ہے اور جس وقت نضلہ نے اشهد ان محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسو ل اللہ کہا تو اس شخص نے جواب دیا کہ یہ نام پاک اس ذات کا ہے جس کی بشارت ہم کو عیسیٰ بن مریم نے دی تھی اور یہ بھی فرمایا تھا کہ اس نبی کی امت کے اخیر میں قیامت قائم ہو گی۔ پھر نضلہ نے حی علی الصلوۃ کہا تو مجیب نے کہ خوش خبری ہے اس شخص کے لئے جس نے ہمیشہ نماز ادا کی۔ پھر نضلہ نے جب حی علی الفلاح کہا تو مجیب نے کہا کہ جس شخص نے محمد ﷺ کی اطاعت کی اس شخص نے نجات پائی پھر جب نضلہ نے اللہ اکبر اللہ اکبر کہا تو وہی پہلا جواب مجیب نے دیا

نضلہ نے لا الہ الا اللہ پر اذان ختم کی تو مجیب نے فرمایا کہ اے نضلہ تم نے اخلاص کو پورا کیا تمہارے بدن کو خداوند کریم نے آگ پر حرام کیا۔ جب نضلہ اذان سے فارغ ہوئے تو صحابہ کرام نے کھڑے ہو کر دریافت کرنا شروع کیا کہ اے صاحب آپ کون ہیں؟ فرشتہ یا جن یا انسان؟ جیسے اپنی آواز ہم کو سنائی ہے اسی طرح اپنے آپ کو دکھلایئے۔ اس واسطے کہ ہم خدا اور اس کے رسول اور نایب رسول عمر ابن خطاب کی جماعت ہیں۔ پس پہاڑ پھٹا اور ایک شخص باہر آیا جس کا سر مبارک بہت بڑا چکی کے برابر تھا اور سر داڑھی کے بال سفید تھے اور ان پر دو صوف کے پرانے کپڑے تھے انہوں نے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ ہم نے وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ جواب میں کہا اور دریافت کیا کہ آپ کون ہیں۔

فرمایا کہ زریب بن برثملا وصی عیسیٰ بن مریم ہوں۔ مجھ کو عیسیٰ علیہ السلام نے اس پہاڑ پر ٹھہرایا ہے اور اپنے نزول من السماء تک میری درازی عمر کے لئے دعا فرمائی جب وہ اتریں گے تو خنزیر کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑیں گے اور نصاری کے اختراع سے بیزار ہوں

پھر دریافت فرمایا کہ وہ نبی صادق ﷺ بالفعل کس حال میں ہیں؟ ہم نے عرض کی کہ آپ کا وصال ہو گیا ہے۔ اس وقت بہت روئے یہاں تک کہ آنسوؤں سے تمام داڑھی تر ہو گئی پھر پوچھا کہ ان کے بعد کون تم میں خلیفہ ہوا؟ ہم نے جواب دیا کہ حضرت ابوبکر۔

پھر فرمایا کہ وہ کیا کرتے ہیں؟ ہم نے کہا کہ وہ بھی انتقال فرما گئے ہیں۔ پھر فرمایا ان کے بعد کون تم میں خلیفہ ہیں۔ ہم نے کہا عمر۔

پھر فرمایا محمد ﷺ کی زیارت مجھے میسر نہیں ہوئی پس تم لوگ میرا اسلام عمر کو پہنچا دینا اور کہنا اے عمر عدل اور انصاف کت اس واسطے کہ قیامت قریب آ گئی ہے اور یہ واقعات جو میں تم سے بیان کرونگا ان سے عمر کو خبردار کرنا اور کہنا کہ اے عمر جس وقت یہ خصلتیں محمد ﷺ کی امت میں ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں تو کنارہ کشی کے سوا چارہ نہیں ۔ یعنی جس وقت مرد مردوں سے بے پرواہ ہوں اور عورت عورتوں سے اور اپنے خلاف منصب کے ہوں گے ادنی نسب والے آپ کو اعلی کی طرف منسوب کریں اور بڑے چھوٹوں پر رحم نہ کریں اور چھوٹے بڑوں کی عزت وتوقیر چھوڑ دیں اور امر بالمعروف اس طرح متروک ہو جائے کہ کوئی اس کے ساتھ مامور نہ کیا جائے اور نہی عن المنکر ایسے کرنے لگ جائیں کہ کسی کو ان میں سے نہ روکیں اور ان کے عالم علم کی تعلیم بغرض حصول دنیا کریں اور گرم بارش ہو اور بڑے بڑے منبر بنائیں قرآن مجید کو نقرئی ارطلائی کریں اور مسجدوں کی از حد زینت کریں اور رشوت کا بازار گرم کریں اور بڑے بڑے پختہ مکان بنائیں خواہشات کی اتباع کریں اور دین کو دنیا کے بدلے بیچیں اور خون ریزیاں کریں صلہ رحمی منقطع ہو جائے اور حکم فروخت کیا جائے بیاج کھایا جائے اور حکومت فخر ہو جائے اور دولت مندی عزت بن جائے ادنی شخص کی تعظیم اعلی کریں اور عورتیں زین پر سوا ہوں ۔ یہ باتیں کہہ کر ہم سے غائب ہو گئے

پس ان واقعات کو نضلہ نے سعد کی طرف لکھا اور سعد نے حضرت عمر کی طرف تحریر کیا پھر حضرت عمرؓ نے سعد کو لکھا کہ تم اپنے ہمراہیوں کو ساتھ لے کر پہاڑ کے پاس اترو جس وقت ان سے ملو تو میرا سلام ان کو پہنچاؤ اس واسطے ک رسول خدا ﷺ نے فرمایا ہے کہ عیسی کے بعض وصی عراق کے پہاڑوں میں اترے ہوئے ہیں

پس حضرت سعدؓ چار ہزار مہاجرین اور انصار کے ہمراہ اس پہاڑ کے قریب اترے ..اور چالیس روز تک ہر نماز کے وقت اذان کہتے رہے مگر ملاقات نہ ہوئی)۔

اسی حدیث کو حضرت ابن عباسؓ کی روایت سے ازالۃ الخفا میں بھی لکھا ہے۔ دونوں حدیثیں مرفوع ہیں اور حضرت نضلہ تین سو سوار کے ساتھ حصول غنیمت کے لئے پہاڑ کی طرف تشریف لے گئے تھے جب ان صحابہ کرام کی ملاقات زریب بن برثملا سے ہوئی تو پھر بمو جب حکم حضرت عمرؓ چار ہزار صحابہ کے ساتھ پھر اسی پہاڑ پر بغرض ملاقات زریب بن برثملا وصی حضرت عیسیٰؑ گئے ۔ اور حدیث حضرت ابن عباسؓ قیاسی نہیں ہے بلکہ حضرت رسول اکرم ﷺ سے سن کر فرمائی ہے اس صورت میں یہ حدیث مرفوع کے حکم میں ہے کیونکہ ابن عباس نے کئی بار قرآن شریف آنحضرت ﷺ کو سنایا اور ہمیشہ آیت آیت پر استفسار عرض کرتے تھے اور بغیر تحقیق ہو جانے کے آگے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھتے تھے۔(دیکھو مقدمہ تفسیر ابن کثیر)

دو مرتبہ حضرت جبریل کو بھی حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے دیکھا اور حضورﷺ نے دعا تفسیر و حکمت کی ان کے حق میں فرمائی اور آپ کا خطاب حبر الامت تھا۔علم تفسیر قرآن ان کے برابر کسی کو نہیں تھا اور آنحضرتﷺ کے چچا زاد بھائی تھے۔

پس یاد رہے کہ یہ امر اجتہادی نہیں بلکہ حضرت رسول کریمﷺ سے تحقیق شدہ ہے جس کو مولوی محمد احسن امروہی قادیانی اپنی کتاب مسک العارف کے صفحہ ۲۷ میں تسلیم کر چکے ہیں۔گویا یہ دو حدیثیں مرفوع پیش کی جاتی ہیں تا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا چیلنج بھی ٹوٹ کر ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور چار ہزار تک صحابہ کرام کا اجماع بھی حضرت عیسی کے رفع الی السماء اور نزول من السماء کی نسبت ثابت ہو جائے فهو المراد

حضرت عیسی کی حیات پر اجماع

اب ہم تمام مسلمانوں کا اجماع اور اتفاق اس مسئلہ مذکور پر ظاہر کرتے ہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ مسلمانوں کا عقیدہ اجماعیہ اتفاقیہ کیا ہے اور مرزائیوں کا عقیدہ کیا ہے اور وہ کس گروہ میں سے ہیں۔

ا۔وہ مرفوع حدیث حضرت عمر بن الخطاب جس کو حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے اپنی کتاب فتوحات مکیہ کے باب ۳۶ میں اور حضرت ابو اللیث سمرقندی نے اپنی کتاب تنبیه الغافلین کے صفحہ ۲۹۶ میں اور ازالۃ الخفا میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے تحریر فرمایا ہے،ثابت ہے کہ پہلے حضرت نضلہ نے مع تین سو صحابہ کے پہاڑ حلوان عراق پر حضرت زریب بن برثملا وصی حضرت عیسیٰؑ سے ملاقات کی اور جو گفتگو حضرت زریب بن برثملا نے حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر تشریف لے جانے اور واپس تشریف لانے کی فرمائی تھی اس کو قبول کیا،کسی ایک نے بھی انکار نہیں۔

پھر اس کی خبر امیر المومنین حضرت عمرؓ کو دی گئی انہوں نے اس بات کو تصدیق کر کے چار ہزار صحابہ کرام کو پھر اسی پہاڑ کی طرف زریب بن برثملا کی ملاقات کے لئے بھیجا،اور اپنا السلام علیکم کہلا بھیجا،اور ذرہ بھر بھی کوئی شبہ اور وہم نہ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے صاف ثابت ہے کہ تین سو صحابہ نے حضرت زریب بن برثملا کو بچشم خود دیکھا اور ملاقات کر کے بات چیت کی اور ان کی گفتگو کو تسلیم کیا اور پھر حضرت عمرؓ نے چار ہزار صحابہ کو اس پہاڑ پر بلا کسی شک وشبہ کے بھیجا۔ ان میں سے کسی ایک فرد نے بھی نہیں کہا کہ ہم حضرت رسول اکرم ﷺ سے سنتے رہے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہیں اور وہ قرب قیامت کے آسمان سے نزول نہیں فرمائیں گے، بلکہ بجائے ان کے کوئی شخص زمین پر پیدا ہوگا۔

پس یقیناً ثابت ہوگیا کہ چار ہزار تین سو صحابہ معہ حضرت خلیفۃ الرسول ﷺ اس عقیدہ پر تھے کہ حضرت عیسیٰؑ بجسدہ آسمان پر اٹھائے گئے تھے اور قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں تشرف لائیں گے۔ اور یہ ضرور ہے کہ یہ عقیدہ اجماعیہ تمام صحابہ کرام کا بموجب آیات قرآنی اور اشارات حضرت خاتم النبیین والمرسلین جناب حبیب رب العالمین محمد مصطفیٰ ﷺ کے تھا، اور آنحضرت ﷺ جن پر نزول قرآن شریف بذریعہ وحی جبریل ہوا حکم خداوندی کے کامل واکمل واتم فہمید رکھنے والے تھے جو کچھ حکم خداوندی تھا اسی پر اجماع ہوا پس فارق اجماع کی رہائش جہنم ہے۔ اب تو مرزائیوں کو توبہ کرنی چاہیے۔

۲۔ فقہ اکبر میں ہے:

و خروج الدجال و یاجوج ماجوج و طلوع الشمس من المغرب و نزول عیسی من السماء و سائر علامات یوم القیامة علی ما وردت الاخبار الصحیحة حق کائن (فقہ اکبر۔ص ۸۔۹) (یعنی علامات قیامت خروج دجال اور یاجوج ماجوج آفتاب کا مغرب سے نکلنا اور آسمان پر سے حضرت عیسیٰ کا اترنا جو احادیث صحیحہ میں ہے وہ سچ ہے اور ہونے والا ہے)

اسی عقیدہ پر تمام مالکی اور شافعی اور حنبلی ہیں۔ اجماع ثابت ہے

۳۔

انه (اے عیسی) یحکم بشرع نبینا و وردت به الاحادیث و انفد علیه الاجماع یعنی حضرت عیسیٰ (جب آسمان سے اتریں گے) ہمارے نبی ﷺ کی شرع کے مطابق حکم کریں گے یہی احادیث میں ہے اور اسی پر اجماع قائم ہوا ہے۔ کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاعلام مصنفہ امام سیوطی

۴۔ قد تواترت الاحادیث بنزول عیسی جسماً ... و وردت بذلك الاحادیث المتواترہ (فتح البیان۔ ج ۲ ص ۳۴۴)

۵۔ وانہ لاخلاف انہ ینزل فی آخرالزمان (فتوحات مکیہ۔ باب ۷۳)

(یعنی اس میں کسی کو خلاف نہیں کہ حضرت عیسی آخر زمانہ میں آسمان سے اتریں گے)

۶۔ و قال القاضی نزول عیسی و قتل الدجال حق صحیح عند اهل السنة للاحادیث الصحیحه و انکر بعض المعتزلة و الجهمية (صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۳ حاشیہ نووی) (یعنی حضرت عیسی کا آسمان سے اترنا اوران کا دجال کوقتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق ہے اور صحیح ہے کیونکہ اس بارے میں احادیث صحیحہ وارد ہیں، بعض معتزلہ اور جہمیہ اس کے منکر ہیں)

۷۔ اگر کوئی سوال کرے کہ حضرت عیسی بن مریم کے آسمان پر سے اترنے کے بارے میں قرآن شریف میں کیا ہے، تو اس کو کہنا چاہیے کہ قرآن کی یہ آیت ہے

و ان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته اے حین ینزل و یجتمعون علیه و انکرت المعتزلة و الفلاسفة و الیهود و النصاری عروجه بجسده الی السماء۔ الخ (الیواقیت والجواہر۔ ص ۲۹۱)

یعنی کو اہل کتاب میں سے باقی نہ رہے گا کہ جو حضرت عیسی کے مرنے سے پہلے ایمان نہ لے آئے گا (اس بات پر کہ حضرت عیسی ضرور اسی جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے تھے) اسی پر اجماع ہو گیا البتہ معتزلہ فلاسفہ و یہود و نصاری نے اس بات کا انکار کیا ہے کہ وہ یعنی حضرت عیسی مع جسم عنصری کے آسمان پر نہیں گئے)

۸۔ الحق انه رفع نجسده الی السماء و الایمان بذلك واجب قال الله تعالی بل رفعه الله الیه (الیواقیت والجواہر۔ ص ۳۹۱)

(یعنی یہ بالکل سچ ہے کہ حضرت عیسی مع جسم کے آسمان پر اٹھائے گئے اور اس بات پر ایمان لانا فرض و واجب ہے کیونکہ اللہ نے حضرت عیسی کے حق میں فرمایا ہے بل رفعه الله الیه اللہ نے حضرت عیسی کو اپنی طرف اٹھا لیا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجیل برنباس سے حیات ونزول مسیح کا ثبوت

اب ہم مرزائیوں کی مزید تسلی کیلئے علاوہ اجماع مسلمانوں کے انجیل برنباس سے حضرت عیسی کی حیات الی الآن اوران کے آسمان پر سے نزول کا ثبوت دیتے ہیں (جن سے مسلمانوں کے مذہب کی تائید ہوتی ہے اور یہ انجیل برنباس وہ انجیل حضرت عیسی کی ہے جس کی تصدیق مسٹر سیل جارج وغیرہ مترجمان قرآن و دیگر علمائے مسیح نے کی ہے اور مرزا صاحب نے اپنی کتاب مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۱۸۔۱۹ اور سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۲۳۹ سے ۲۴۳ تک کے میں مفصل طور پر تصدیق کی ہے اور اس کتاب اللہ پر ایمان رکھتے ہیں)۔

❁ تم لوگ اس بات پر گواہ رہو کہ میں کیونکر ان شریروں کو برا سمجھتا ہوں جو میرے دنیا سے چلے جانے کے بعد میری انجیل کے حق کو شیطان کے کام سے باطل کر دیں گے مگر میں خاتمہ دنیا سے پہلے واپس آؤنگا اور میرے ساتھ اخنوخ اور ایلیا ہوں گے اور ہم سب ان شریروں پر گواہی دیں گے جس کی آخرت پر لعنت کی گئی ہوگی (بلفظہ فصل ۵۲ ص ۸۲۔ انجیل برنباس)

❁ کاہن نے جواب میں کہا: کیا رسول اللہ کے بعد اور رسول بھی آئیں گے ؟ یسوع نے جواب دیا کہ اس کے بعد خدا کی طرف سے بھیجے ہوئے سچے نبی کوئی نہیں آئیں گے مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی اور یہی بات مجھے رنج دیتی ہے۔ (بلفظہ فصل ۹۷ ص ۱۴۵)

❁ ۱۵۔ اس لئے کہ اللہ مجھ کو زمین پر سے اٹھا لے گا اور بے وفا کی سورت بدل دے گا یہاں تک کہ اس کو ہر ایک یہی خیال کرے گا کہ میں ہوں۔

۱۶۔ مگر جب مقدس محمد رسول اللہ ﷺ آئے گا وہ اس بدنامی کے دھبے کو مجھ سے دور کرے گا۔

۱۸۔ اور البتہ یہ اس لئے کرے گا کہ میں نے ...کی حقیقت کا اقرار کیا ہے۔

(بلفظہ فصل ۱۱۲ ص ۱۶۷)

❁ ۷ جس شخص نے اپنے بھائی کے واسطے کنواں کھودا وہ خود اس کے اندر گرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ مگر اللہ مجھ کو چھڑا لے گا ان کے ہاتھوں سے اور مجھے دنیا سے اٹھا لے گا
(بلفظہ فصل ۱۳۹ ص ۲۰۷)

۵۔ میں یہ بات اس لئے نہیں کہتا کہ مجھ پر اسی وقت مر جانا لازم ہے۔
۶۔ بحالیکہ میں جانتا ہوں کہ میں دنیا کے ختم ہونے تک زندہ رکھا جاؤنگا
(بلفظہ فصل ۱۴۰ ص ۲۰۸)

۱۴۔ اے رب بخشش والے اور رحمت میں غنی! تو اپنے خادم کو قیامت کے دن اپنے رسول کی امت میں ہونا نصیب فرما۔
۱۵۔ اور نہ فقط مجھ کو بلکہ ان سبھوں کو بھی جنہوں کہ تو نے مجھے عطا فرمایا، مع ان سارے لوگوں کے جو آگے چل کر ان کی ہدایت کے واسطے ایمان لائیں گے (بلفظہ فصل ۲۱۲ ص ۲۹۴)

۱۔ اور جب سپاہی یہود ایک ساتھ اس جگہ کے نزدیک پہنچے جس میں یسوع تھا، یسوع نے ایک بھاری جماعت کا نزدیک آنا سنا۔
۲۔ تب اسی لئے وہ ڈر کر گھر میں چلا گیا۔
۳۔ اور گیارہ شاگرد سو رہے تھے۔
۴۔ پس جب کہ اللہ نے اپنے بندہ پر خطرہ کو دیکھا اپنے سفیروں جبریل اور میکائیل اور رفائیل اور اوریل کو حکم دیا کہ یسوع کو دنیا سے لے لیں۔
۵۔ تب پاک فرشتے آئے اور یسوع کو دکھن کی طرف دکھائی دینے والی کھڑکی سے لے لیا۔
۶۔ پس وہ اس کو اٹھا لے گئے اور اسے تیسرے آسمان میں ان فرشتوں کی صحبت میں رکھ دیا جو ابد تک اللہ کی تسبیح کرتے رہینگے (بلفظہ فصل ۲۱۵ ص ۲۹۷)

۱۔ اور یہودا زور کے ساتھ اس کمرہ میں داخل ہوا جس سے یسوع کو اٹھا لیا گیا تھا۔
۲۔ اور شاگرد سب سو رہے تھے تب اللہ نے ایک عجیب کام کیا۔
۴۔ پس یہودا بولی اور چہرہ میں بدل کر یسوع کے مشابہ ہو گیا، یہاں تک کہ ہم لوگوں نے اعتقاد کیا کہ وہی یسوع ہے۔ (بلفظہ فصل ۲۱۶ ص ۲۹۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ قسم ہے اللہ کی جان کی یہ لکھنے والا اس سبب کو بھول گیا جو کہ یسوع نے اس سے کہا تھا ازیں قبیل کہ وہ دنیا سے اٹھا لیا جائے گا اور یہ کہ دوسرا شخص اس کے نام سے عذاب دیا جائے گا اور یہ کہ وہ دنیا کے خاتمہ ہونے کے قریب تک نہ مرے گا۔ (بلفظہ فصل ۲۱۷ ص ۲۹۹)

❁ میں سچ کہتا ہوں کہ یہودا کی آواز اس کا چہرہ اس صورت یسوع سے مشابہ ہونے میں اس حد تک پہنچ گئی تھی کہ یسوع کے سب ہی شاگردوں اور ایمان لانے والوں نے اس کو یسوع ہی سمجھا۔ (بلفظہ فصل ۲۱۷ ص ۳۰۲)

❁ ۱۱۔ یسوع نے جواب میں کہا کہ اے برنباس! تو مجھ کو سچا مان کہ اللہ ہر خطاء خواہ وہ کتنی ہی ہلکی کیوں نہ ہو بڑی سزا دیا کرتا ہے کیونکہ اللہ تعالی گناہ سے غضب ناک ہوتا ہے۔

۱۸۔ پس اسی لئے جب کہ میری اور میرے ان وفادار شاگردوں نے جو میرے ساتھ تھے، مجھ سے دنیاوی محبت کی، نیک کردار خدا نے اس محبت پر موجود رنج کے ساتھ سزا دینے کا ارادہ کیا تا کہ اس پر دوزخ کی آگ کے ساتھ سزا دہی نہ کی جائے۔

۱۹۔ پس جب کہ آدمیوں نے مجھ کو اللہ اور اللہ کا بیٹا کہا تھا، مگر یہ کہ میں خود دنیا میں بے گناہ تھا اس لئے اللہ نے ارادہ کیا کہ اس دنیا میں آدمی یہودا کی موت سے مجھ سے ٹھٹھا کریں یہ خیال کر کے وہ میں ہی ہوں جو کہ صلیب پر مرا ہوں تا کہ قیامت کے دن شیطان مجھ سے ٹھٹھہ نہ کریں۔

۳۰۔ اور یہ بدنامی اس وقت تک باقی رہے گی محمد رسول اللہ ﷺ جو کہ آتے ہی اس فریب کو ان لوگوں پر کھول دے گا جو کہ اللہ کی شریعت پر ایمان لائیں گے (بلفظہ فصل ۲۲۰ ص ۳۰۶)

توریت وزبور وانا جیل مروجہ سے
حیات الی الآن برآسمان حضرت عیسیٰ کا ثبوت

۱۔ توریت: اے میرے بیٹے میری شریعت کو فراموش نہ کر تیرا دل میرے حکموں کو حفظ کرے کہ وے عمر کی درازی اور پیروی اور سلامتی تجھ کو بخشیں گے (بلفظہ امثال باب ۳ آ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یت ا۔۲۔ پیش گوئی)

My son, forget not my law; but let thine heart keep my commandments; for length of days, and long life, and peace, shall they add to thee. (The Proverbs, 3:1-2)

زبور: اس نے تجھ سے زندگی چاہی اور تو نے اس کو عمر کی درازی بد تک بخشی ۔ (بلفظہ زبور ۲۱ آیت ۴)

He asked life of thee, and thou gavest it him, even length of days for ever and ever. (Psalm, 21:4)

زبور: اور اس لئے کہ اس نے مجھ سے دل لگایا میں اسے نجات دوں گا اور میں اسے اونچے پر بٹھاؤں گا کہ اس نے میرا نام پہچانا ۔ وہ مجھے پکارے گا اور میں اسے جواب دونگا اس کے دکھ اٹھانے کے وقت میں اس کے ساتھ ہوں گا میں اسے چھڑاؤنگا اور اسے عزت دونگا میں اسے عمر کی درازی سے سیر کروں گا اور اپنی نجات اسے دکھاؤنگا ۔ (بلفظہ زبور ۹۱ آیت ۱۵۔۱۶)

He shall call upon me, and I will answer him: I will be with him in trouuble, I will deliver him, and honour him.

With long life will I satisfy him and shew him my salvation. (Psalm, 91:15-61)

توضیح: اس پیش گوئی کے مطابق خدا نے مسیح کو تکلیفوں سے چھڑایا اور عزت کے ساتھ اونچے آسمان پر بٹھایا اور عمر کی درازی سے سیر کیا اور آخر کو نجات ابدی دے گا۔

زبور: میں بہتوں کے بیچ اس کی حمد گاؤں گا کیونکہ وہ مسکین کے داہنے ہاتھ پر کھڑا ہے تا کہ اس کو ان سے جو اس کی جان پر فتوی دیتے ہیں رہائی دیں (بلفظہ زبور ۱۰۹ آیت ۳۱)

For he shall stand at the right hand of the poor, to save him from that condemn his soul. (Psalam 109:31)

انجیل ۔اور وہ یہ کہے کہ ان کے دیکھتے ہوئے اوپر اٹھایا گیا اور بدلی نے اسے ان کی نظروں سے چھپا لیا اور اس کے جاتے ہوئے جب وہ آسمان کی طرف تک رہے تھے د

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھو دو مرد سفید پوشاک پہنے ان کے پاس کھڑے تھے اور کہنے لگے اے جلیلی مردو! تم کیوں کھڑے آسمان کی طرف دیکھتے ہو؟ یہی یسوع تمہارے پاس سے آسمان پر اٹھایا گیا ہے اسی طرح جس طرح تم نے اسے آسمان کو جاتے دیکھا پھر آوے گا (بلفظہ رسولوں کے اعمال باب اول آیت ۹۔۱۱)

And when he had spoken these things, while they beheld, he was taken up; and a cloud received him out of their sight.

And while they looked steadfastly to ward heaven as he went up, behold, two men stood by them in white apparel;

Which also said, ye men of Galilee, why stand ye gazing up into heaven? this same Jesus, which is taken up from you into heaven, shall so come in the manner as ye have seen him go into heaven. (The acts 1 :9-11)

انجیل: پس توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمہارے گناہ مٹائے جائیں تاکہ خداوند کریم کے حضور سے تازگی بخش ایام آئیں اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جس کی منادی تم لوگوں کے درمیان آگے سے ہوئی ضرور ہے کہ آسمان اسی لئے رہے اسی وقت تک کہ سب چیزیں جن کا ذکر خدا نے اپنے سب پاک نبیوں کی زبانی شروع سے کیا، (بلفظہ اعمال باب ۳ آیت ۱۹۔۲۱)

Repent ye therefore, and be converted, that your sins may be blotted out, when the times of refreshings shall come from the presence of the Lord. (The Act, 3 : 19)

توریت اور انجیل سے حضرت عیسیٰ کا آسمان پر سے زمین پر اتارنے کا مطابق آیات واحادیث کے ثبوت

توریت: میں نے رات کی رؤیتوں کے وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدم زاد کی مانند ۷۰۸۶۔ آسمان بادلوں کے ساتھ آیا اور قدیم الایام (امام مہدی) تک پہنچا (بلفظہ دانیال باب ۷ آیت ۱۳)

I saw in the night visions, and, behold, one like the Son of man came

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

with the clouds of heaven, and came to the Ancient of days, and they brought him near before him. (Daniel 7 :13)

۲۔ انجیل متی: اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر بیٹھا تھا اس کے شاگردوں نے خلوت میں آ کر اس کے پاس آ کے کہا کہ ہم سب کو یہ کب ہوگا اور تیرے آنے کا اور زمانہ کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے؟ تب یسوع نے جواب میں ان سے کہا خبردار کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے کیونکہ بہتیرے میرے نام پر آئیں گے اور کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور ان کو گمراہ کریں گے۔

۲۳۔ اگر کوئی تم سے کہے کہ دیکھو مسیح یہاں یا وہاں ہے تو اسے نہ ماننا کیونکہ جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی آئیں گے۔

۲۶۔ پس اگر وہ تمہیں کہیں کہ مسیح بیابان میں ہے تو باہر نہ جاؤ۔ یا کہ دیکھو وہ کوٹھڑی میں ہے تو نہ مانیو کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندھ کر پچھّم تک چمکتی ہے ویسا ہی ابن آدم کا آنا ہوگا۔ (بلفظہ انجیل متی باب ۲۴)

3.And as he sat upon the mount of olives, the disciples came unto him privately, saying, tell us, when shall these things be? and what shall be the sign of thy copming, and of the end of the world.

5. For many shall come in my name, saying, I am Christ; and shall deceive many.

11. And many false prophets shall rise, and shall deceive many.

23. Then if any man shall say unto you, Lo, here is Christ, or there; believe it not.

24.For there shall arise false Christs, and false prophets, and shall shew great signs and wonders; insomuch that, if it ever possible, they shall deceive the very elect.

26. Wherefore if they shall say unto you, Behold he is in the desert; go not forth; behold he is in the secret chamber; believe it not.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

27. for as the lightening cometh out of the east, and shineth even unto the swest; so shall also the coming of the Son of man be. (Matthew 24).

۳۔ انجیل مرقس: کل مضمون مطابق انجیل متی کے ہے کہ جھوٹے مسیح پیدا ہوں گے اور آیت ۲۶، اس وقت ابن آدم کو بادلوں پر بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گے (بلفظہ باب ۱۳)

And then shall they see the Son of man coming in the clouds with great power and glory. (Mark 31 : 26)

انجیل لوقا: اور تب لوگ ابن آدم کو بدلی میں قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گے (بلفظہ باب۱۲ آیت ۲۷)

پس ان تمام کتب بائیبل میں اور بھی کثرت سے حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر تشریف لے جانا اور بحکم خداوندکریم قرب قیامت تشریف واپس لانا درج ہے اور یہی قرآن شریف اور اجماع امت سے ثابت ہے۔ اسی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی توضیح مرام میں لکھا تھا کہ:

بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں میں حضرت عیسیٰ کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے۔ (دیکھوص ۳)

الحمدللہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے چیلنج توڑنے کے لئے احادیث صحیحہ مرفوعہ متواترہ اجماعیہ نقل کر دی گئی ہیں۔ علاوہ اس کے انجیل برنباس وتورات وانا جیل مروجہ سے بھی مفصل طور پر ثابت کر دیا گیا کہ حضرت عیسیٰؑ اس وقت زندہ آسمان پر موجود ہیں اور قریب قیامت کو زمین پر نزول فرمائیں گے اور پھر اپنے وقت پر ارتحال فرمائیں گے اور روضہ مطہرہ حضرت رسول اکرم ﷺ میں دفن ہو گے اس وقت تک قبر کے لئے جگہ موجود ہے احادیث واخبار سے بخوبی ثابت ہے۔

اب ہم خارق اجماع کی وعید بھی صرف قرآن شریف سے ہی نکال کر پیش کرتے ہیں تاکہ اس پر حجت نہ ہو اللہ فرماتا ہے:

و من یشا قق الرسو ل من بعد ما تبن له الهدی و یتبع غیر سبیل المو منین نو له ما تو لی و نصله جهنم و ساء ت مصیرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(النساء ۱۱۵) جس شخص نے مخالفت کی رسول ﷺ کی بعد اس کے کہ ہدایت اس کو ظاہر ہو گئی اور چلا اس راہ پر جو مومنوں اور مسلمانوں کی نہیں ہے تو پھیر دیں ہم اس کو جدھر وہ پھرا ہے اور اس کو جہنم میں پہنچائیں گے اور وہ بری جگہ ہے

دیکھئے اس میں مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی مخالفت حضرت رسول اکرم ﷺ سے پوری پوری ثابت ہے اور تمام مسلمانوں کی راہ کی بھی سخت مخالفت ہے حتی کہ صحابہ کرام وتابعین وتبع تابعین آئمہ مجتہدین ومحدثین اجمعین وعلماء کرام وصوفیائے عظام اربعہ سلاسل علیھم الرحمۃ کلھم اجمعین کے طریق مستقیم سے بھی دور اور نفور ہیں پس اس وعید الٰہی و نصلہ جھنم و ساء ت مصیرا کے نیچے صاف صاف ہیں اس پر خداوند کریم نے اپنی قدرت کاملہ سے راقم کو ایک نکتہ بھی بطور الہام یا القاء سمجھایا ۔ وہ یہ کہ اس آیت شریفہ کے اعداد جملہ ۱۰۸۷ ہیں جن ان میں احمدی قادیانی کے اعداد جمل (جو اس وعید کے مستحق ہیں) ۲۳۹ جمع کئے جائیں تو پورے ۱۳۲۶ ہوتے ہیں جو مرزا صاحب کی سن وفات کی تاریخ ہے پس اس وعید کے پورے پورے مصداق مرزا قادیانی اور احمدی ہیں اللہ غنی کیسا اچھا نشان خدائی ہے

مرزائیو احمدیو قادیانیو اب بھی توبہ کا وقت ہے گمراہی اور ارتداد کو چھوڑ کر مسلمان بن جاؤ اللہ تعالی تمہارے حال پر رحم کرے ۔

قولہ: اگر کوئی ایسی حدیث پیش کرے تو ہم ایسے شخص کو بیس ہزار روپیہ تک تاوان دے سکتے ہیں اور توبہ کرنا اور اپنی کتابوں کو جلا دینا اس کے علاوہ ہوگا ۔ جس طرح چاہیں اپنی تسلی کر لیں ۔ انتہی کلام المرزا

اقول: احادیث مرفوعہ ہم نقل کر چکے ہیں ۔ لائے کون اپنے باپ کا بیٹا پکا فدائی مرزائی ہے جو مرزا قادیانی کے وعدے کو پورا کرے؟ مرزا قادیانی نے اپنی زندگی میں بہتیری اس قسم کی شرطیں لگائیں لیکن ایک بھی پوری نہ کی اب میاں فرزند علی کو پوری کرنی چاہیے ورنہ ہم نے سمجھا ہوا ہے کہ جھوٹوں کے وعدے جھوٹے ہی ہوا کرتے ہیں اوفوا بالعقود حکم خداوندی کی تعمیل کرنا مسلمانوں کا کام ہے

مرزا قادیانی وعید مندرجہ بالا کے مطابق اپنی جگہ جا بسے اب شرط کا روپیہ کون دے؟ وعدہ ایفا کون کرے؟ کتابوں کو جلائے توبہ کون کرے؟ اس کی تسلی کون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے؟ مرزائیو اگر خدا کا خوف ہے اور حضرت خاتم النبیین ﷺ کی عظمت دل میں رکھتے ہو تو اس کی تعمیل صدق سے کرو شرط کا روپیہ ہم نے تم کو معاف کیا باقی کتابیں تو جلا ڈالو۔ تو یہ تو آسان امر ہے اس کو ہی سچے دل سے کرو۔

قول فرزند علی۔ اس چیلنج کا جواب نہ آج تک کسی نے دیا ہے، اور نہ آئندہ کسی سے امید ہے۔ یہ اتمام حجت کے لئے کافی ہے

اقول:

ہر آن کرمے کہ در سنگ نہاں است
زمین و آسمان و او ھماں است

کسی نے ایک چاہ کے مینڈک سے پوچھا کہ بتلاؤ سمندر کتنا بڑا ہوتا ہے؟ مینڈک نے ایک دو پھدکیاں ادھر ادھر لگا کر کہا کہ اتنا بڑا ہوتا ہے، لیکن چاہ کے دائرہ کے برابر نہیں۔ چونکہ مینڈک نے سمندر کبھی دیکھا بھی نہ تھا اس لئے اس نے سمندر کو چاہ سے بڑا نہ سمجھا۔ یہی حالت فرزند علی اور دیگر مرزائیوں کی ہے

انہوں نے سوائے تحریرات واشتہارات مرزا قادیانی کے اور کچھ نہیں دیکھا ،اور نہ اس چاہ محدود بدائرہ سے باہر کی ہوا کھائی ہے، اس لئے ان کو مرزا قادیانی کی ہی تحریر سمندر سے بڑی نظر آئی۔ لو ہم ان کی وسعت نظری کی تشخیذ کے لئے بتاتے ہیں کہ کتنی دفعہ یہ چیلنج مرزائیہ بری طرح ٹوٹ کر ریزے ریزے ہو چکا ہے اور مرزا جی کے دم میں دم نہیں رہا تھا۔ لیکن مرزا قادیانی کو معلوم تھا کہ ہمارے مرزائی چاہ کے مینڈک ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ باہر بھی کچھ دنیا آباد ہے، چلو بڑھانک دو، کس کو پتہ چلے گا کہ اس بحث حیات وممات عیسی میں ہماری کرکری ہو چکی ہے۔ اسی پر میاں فرزند علی اور دیگر مرزائی بھی پھدکیاں لگانے لگ گئے۔ حسب ذیل کتب چیلنج کو توڑنے والی اور ناقض ادعاء مرزا جی تصنیف ہو چکی ہیں جن کی مرزائیوں کو مطلق خبر نہیں:

پہلی کتاب: شفاء للناس۔ تصنیف مولانا محمد عبد اللہ صاحب شاہ جہان پوری جو ۱۳۰۹ میں مطبع انصاری دہلی میں طبع ہوئی جس میں اعلام الناس مولفہ مولوی محمد احسن امروہی کی تردید بوجہ احسن ہو چکی ہے۔

دوسری کتاب۔ الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح۔ تصنیف مولا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نا مولوی محمد بشیر صاحب سہوانی جس میں وہ مناظرہ درج ہے جو بمقام دہلی ۱۳۰۹ھ کو مرزا غلام احمد قادیانی سے ہوا اور مرزا قادیانی مناظرہ سے فرار ہو کر قادیان میں بے دم ہو کر پہنچ گیا اور تمام چیلنج خاک میں مل گئے۔

(بابو پیر بخش صاحب لاہوری نے ، الحق الصریح فی اثباۃ حیاۃ المسیح ، کے بارے لکھا ہے:

یہ وہ مباحثہ ہے کہ مولوی محمد بشیر صاحب کا مرزا قادیانی سے ہوا اور مرزا قادیانی علم نحو سے جواب دینے سے عاجز آ کر علم نحو سے انکار کر کے کہ یہ خدائی علم نہیں مباحثہ چھوڑ کر بھاگے اور قادیان میں آ دم لیا۔ یہ وہ کتاب ہے جس کی نسبت حکیم نورالدین نے کہا کہ پس یہ کتاب حیات مسیح میں ایسی ہے جس کا کوئی جواب نہیں۔ (مباحثہ حقانی فی ابطال رسالت قادیانی۔ پیر بخش۔ ص ۸۷) (غلام رسول راجے کی مرزائی اور سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور جون ۱۹۲۱ء میں ہوا۔ جواب الجواب شامل کر کے جولائی ۱۹۲۲ء میں شائع کیا گیا۔

اور اپنی ۱۹۲۴ء کی تصنیف ،الاستدلال الصحیح فی حیات المسیح، میں بابو پیر بخش صاحب ایک جگہ لکھتے ہیں:

اب میں ذیل میں مولوی محمد بشیر صاحب کے وہ زبردست دلائل درست کرتا ہوں جو انہوں نے مباحثہ دہلی میں پیش کئے اور مرزا قادیانی سے کوئی ان کا جواب نہ بن آیا اس لئے مرزا جی مباحثہ نامکمل چھوڑ کر بھاگ گئے (ص ۱۲۔۱۳۔ منقول از احتساب قادیانیت جلد ۱۲)

اور مولانا محمد عالم آسی نے ۱۹۳۱ء میں الکاویہ علی الغاویہ میں لکھا ہے:

اکتوبر ۱۸۹۱ میں مرزا قادیانی، دہلی گئے اور وہاں میاں مولوی نذیر حسین کو مخاطب کر کے اشتہار دیا (اشتہار بمقابل مولوی سید نذیر حسین دہلوی) کہ: چونکہ آپ نے مجھے ملحد کہا ہے اور خود احادیث نبویہ کے خلاف حیات مسیح کا قول ثابت کرتے ہو سخت افسوس ہے تمہارے طعن سے امام ابوحنیفہ بھی نہیں بچ سکے تو ہم کس طرح بچ سکتے تھے مولوی عبدالحق کے متعلق معلوم ہوا کہ وہ گوشہ نشین ہیں ..اس لئے ان کو مخاطب نہیں کیا جاتا آپ حیات مسیح پر مناظرہ کریں تا کہ باہمی فیصلہ ہو جائے۔

اس اشتہار کے شائع ہونے پر میاں صاحب کے شاگرد جمع ہو گئے اس وقت مرزا قادیانی کوٹھی نواب لوہارو بلی ماراں میں مقیم تھے حاجی محمد احمد صاحب نے بھوپال سے مولوی محمد بشیر صاحب کو بلوا کر مناظرہ مقرر کیا مولوی صاحب نے حیات مسیح کا ثبوت اپنے ذمہ لیا۔ بحث کوٹھی لوہارو میں ہوئی اور فریقین کے دس دس آدمی منتخب کئے گئے جن میں مولوی عبدالمجید اور مولوی محمد حسین بٹالوی کی شمولیت سے انکار کیا گیا۔ مولوی صاحب نے پانچ دلائل حیات مسیح کے متعلق لکھ کر پیش کئے جس کا جواب نے کل دس بجے پر ٹال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا آخر دوسرے روز جواب دیا مگر جلسہ میں اسے پڑھ کر نہ سنایا اور چھ دن تک تین تین پرچے تیار ہو گئے چوتھا پرچہ شروع ہی تھا کہ مرزا قادیانی نے عذر کیا کہ میرے خسر بیمار ہیں بحث ادھوری چھوڑ کر دہلی سے مرزا قادیان کو روانہ ہو گئے جس میں مرزا قادیانی کو سخت شکست ہوئی اور مولوی صاحب نے اس بحث کے متعلق رسالہ الحق الصریح فی اثباۃ حیاۃ المسیح لکھ کر شائع کیا جسکا جواب مرزائیوں سے نہ بن پڑا (الکاویہ علی الغاویہ ج ا ص ۶۴۔۶۵)

تیسری کتاب۔ ایراد الحق الصریح بہ اثبات حیات المسیح۔ تصنیف مولانا مولوی محمد اسحاق صاحب پٹیالوی۔ ۱۳۰۹ھ میں مطبع نظامی لدھیانہ میں طبع ہو کر شائع ہوئی۔ یہ مناظرہ بھی مرزا قادیانی کا پٹیالہ میں اسی حیات ممات المسیح میں دہلی کے مناظرہ کے بعد ایک ہی ماہ میں ہوا۔ لیکن مرزا قادیانی بہت بری طرح پہلوئے فرار اختیار کر کے چلے گئے۔

چوتھی کتاب الہام الصحیح فی اثبات حیات المسیح ۔عربی۔ تصنیف حضرت مولانا غلام رسول فاضل امرتسری نقشبندی ۱۳۱۱ھ مطبع روز بازار امرتسر میں طبع ہو کر شائع ہوئی۔ فاضل بزرگ نے مرزا قادیانی کے دعوی چیلنج کی ایسی خبر لی کہ قلعی کی طرح پگھل گئے۔ اس کے اخیر پر اعلان دیا گیا کہ مرزا قادیانی یا کوئی اور مرزائی پہلے کسی استاد سے اس کتاب کو سبقاً پڑھیں۔ اگر جواب دیں تو ایک ہزار روپیہ انعام کے طور پر دیا جائے گا۔ اٹھارہ سال ہو گئے مگر افسوس نہ تو خود مرزا قادیانی اور نہ کسی اس کے حواری نے اب تک کوئی جواب دیا۔

پانچویں کتاب۔ شمس الھدایۃ فی اثبات حیاۃ المسیح، تصنیف مولانا پیر مہر علی شاہ جو ۱۳۱۷ میں مطبع مصطفائی لاہور میں طبع ہو کر شائع ہوئی۔ اس کتاب پر محمد احسن امروہی مرزائی نے کچھ ہرزہ سرائی کی، مگر پھر پیر صاحب نے ایک ایسی کتاب مبسوط لکھ دی جس کا نام:

چھٹی کتاب سیف چشتیائی یعنی حجۃ اللہ البالغہ علی شمس البازغہ ہے یہ کتاب مطبع مصطفائی لاہور میں ۱۳۲۴ھ میں شائع ہوئی اور حضرت مصنف نے مفت تقسیم فرمائی۔ مرزا قادیانی اور مرزائی دم بخود ہو کر رہ گئے۔

نہایت افسوس کی بات ہے کہ مرزا قادیانی کا ایک بوسیدہ چیلنج لا کر دکھلا دیا..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ دھوکا دیا کہ کسی نے اس کا آج تک جواب نہیں دیا۔ جھوٹ بھی ہو تو ایسا ہی ہو کہ کمال تک پہنچ جائے

کسب کمال کن کہ عزیز جہاں شوی

لو میاں فرزند علی! اور کمیٹی سے اس رسالہ (فرزند علی) کو لکھنے والو، اب تم پر ایسی اتمام حجت ہو گئی ہے کہ تم قیامت تک بھی سر نہیں اٹھا سکو گے۔ نہ اب تک ان کتابوں کے جواب تم سے ہوئے، اور نہ آئندہ ہو سکیں گے۔ خواہ سارے مرزائی جمع ہو کر ناخنوں تک زور لگائیں۔ اور سینکڑوں کتابیں اس فرقہ مرتدہ کی تردید میں ہو چکی ہیں مگر کچھ نہیں

بے حیا باش ہر آنچہ خواہی کن

ہمارا ارادہ اس کے لکھنے کا صرف یہ ہے کہ آپ لوگوں کی سمجھ میں کسی طرح سے یہ آ جائے کہ فی الواقع تم لوگ اسلام سے پھر گئے ہو۔ اور ہمارے مسلمان بھائی بھی سمجھ لیں کہ واقعہ آپ لوگ اسلام سے نکل گئے ہیں اور توبہ نصوصا سے پھر اسلام میں داخل ہو سکتے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالی اپنا رحم فرمائے۔

ربنالا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا و هب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب

و صلى الله على خير خلقه محمد و آله و اصحابه و اتباعه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين

شیر نواب خاں حنفی مجددی قصوری۔
فیروز پور یکم اپریل ۱۹۱۱ء مطابق یکم ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعیت خاطر

دو انسپکٹروں کا دودلا مکاتبہ
خوان ارمغان

اس میں وہ خط وکتابت ہے جو درمیان قاضی فضل احمد انسپکٹر پولیس لدھیانہ اور مولوی غلام رسول مرزائی انسپکٹر پولیس فیروز پور ہوئی درج ہے جس کا جواب مولوی غلام رسول صاحب باوجود سخت درسخت وعدوں کے نہیں دے سکے۔ بانتظار مدت مدید شائع کی گئی۔ مرزا صاحب قادیانی مدعی رسالت ونبوت وخدائی کے دعاوی پر نہایت تہذیب کے ساتھ روشنی ڈالی گئی ہے منصف مزاج کے لئے نہایت عمدہ سبق ہے ہرسہ نام اس خط وکتابت کے تاریخی ہجری وعیسوی ہیں۔ صرف ایک کاپی اور ٹائٹل پیج سول اینڈ ملٹری نیوز پریس میں شائع ہوا۔

(چونکہ یہ خط وکتابت ۱۹۱۲ء تک کی ہے سوائے ایک آدھ آخری خط کے اس لئے اسے اپنے سلسلہ کتب میں شائع کیا جارہا ہے۔ بہاء)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قاضی فضل احمد کا پہلا مکتوب

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

از جانب خاکسار فضل احمد انسپکٹر لودیانہ

بخدمت مخلص مکرم حضرت میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس زادشوقہ

بعد از لوازم مسنون آنکہ۔

اگرچہ ملاقات جسمانی وقوع میں نہیں آئی لیکن بندہ میاں محمد بخش صاحب ہیڈ کنسٹیبل اول ضلع لائل پور سے جو آپ کے قریبی رشتہ دار ہیں آپ کی تعریف سننے کا فخر رکھتا ہے (جب کہ میں لائل پور میں ۱۹۰۷ء اور ۱۹۰۸ء میں تعینات تھا) نیز خاں صاحب منشی محمد بہرام خان صاحب پنشنر انسپکٹر لودیانہ سے آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف سننے میں آتی رہتی ہے ایک مضمون بھی آپ کا مسماہ معیار صداقت انہیں سے مجھے ملا (یہ مضمون معیار صداقت مجھے خان صاحب نے بغرض مطالعہ اور جواب بھیجا تھا)

میں سب سے پہلے آپ کو دنیاوی عروج ترقی درجہ انسپکٹری کی مبارک باد دیتا ہوں۔ (انہیں دنوں میں آپ کی ترقی درجہ انسپکٹری پر ہوئی) بعد اسکے آپ کے مضمون کے مطالعہ نے مجھے مجبور کیا ہے کہ آپ سے دو تین باتیں دریافت کرنے کی تکلیف دہی کی جرأت کروں اور بوجہ تعریف اور اسلامی ہمدردی اور ہم عہدہ وصیغہ ہونے کے لحاظ سے امید کرتا ہوں کہ آپ مہربانی فرما کران کے جوابات جلد ارسال فرمانے میں دریغ نہیں فرمائیں گے۔ آپ کے جواب موصول ہونے کے بعد آپ کے اشتہار یا مضمون پر مزید غور کرنے کی سعی کرونگا

سوال حسب ذیل ہیں:

اول: کیا آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو پیغمبر یا رسول یا نبی مان کران پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں۔ اور ان کے منکر یا مکذب کو مسلمان یا مومن جانتے ہیں یا نہیں۔

دوئم۔ کیا آپ مرزا صاحب کے کل الہامات کو قطعی یقینی اللہ تعالیٰ کی طرف سے جانتے ہیں یا ان میں سے بعض کو۔

سوئم: کیا آپ نے مرزا صاحب کی کل تصانیف یا تالیفات کا مطالعہ کیا ہوا ہے یا نہیں۔

چہارم: آپ نے اپنی ذات اس مضمون (معیار صداقت کے) پہلے صفحے پر یعنی تمیم (ت م ی م) لکھی ہے اور معلوم ہے کہ آپ کی ذات تھئم (تھ ء ی م) ہے کیا یہ کاتب کی غلطی ہے یا کیا؟ صحیح کیا ہے میں ہوں خاکسار اس تکلیف دہی سے معافی کا خواستگار۔

جواب کا منتظر۔ فضل احمد مقام لودیانہ۔

۷ ذی الحج ۱۳۲۷ھ مطابق ۲۱ دسمبر ۱۹۰۹ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام رسول قادیانی کا خط نمبرا بذریعہ پوسٹ کارڈ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

دیپال پور۔ ۲۳ دسمبر ۱۹۰۹ء

بزرگ وارم جناب مخدومی ومحترمی زادالطافہ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

نوازش نامہ ملا مشکور فرمایا مضمون محولہ جواب لکھا ہوا میرا ضرور ہے مگر طبع میں نے نہیں کرایا تھا (کیا آپکی مرضی کے برخلاف طبع ہوا اور بے علمی میں ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا) بجواب سوالات التماس ہے کہ

۱۔ حضرت مرزا صاحب قادیانی کو میں محض کثرت مکالمہ الٰہیہ کے رنگ میں نبی بروزی مبشر اور منذر مانتا ہوں اور یقین کرتا ہوں۔ منکران کا اگر مسلمان ہے تو مسلمان جانتا ہوں۔

۲۔ حضرت صاحب کے کل الہامات کو منجانب اللہ قطعی یقینی جانتا ہوں۔

۳۔ حضرت صاحب کی جملہ تصانیف کا مطالعہ کیا ہے اور ان کے خلاف بھی جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں اور جو مجھے مل سکتی ہیں دیکھ چکا ہوں۔

۴۔ میری ذات دراصل تمیم ہے اور میرے پاس پورا نا شجرہ اور اب سے پیشتر کوئی پچاس برس پہلے کے جس قدر کاغذات خانگی وسرکاری وغیرہ پانچ چھ سو برس تک کے ہیں ان میں قوم تمیم بنی تمیم تحریر ہے لفظ تھہیم تمیم سے بگڑا ہوا ہے۔

میرے پاس اس وقت لفافہ اور کاغذ نہیں تھا اس واسطے کارڈ پر عرض عریضہ کی گستاخی معاف فرمائیں میں اسباب بند کر چکا ہوں ضلع فیروز پور واپس جا رہا ہوں موگا تعیناتی ہے انشاء اللہ یکم کو پہنچونگا وہاں ارشاد ہو۔

والسلام مع الاکرام۔ بندہ: غلام رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام رسول قادیانی کا خط نمبر۲ ملفوفہ بجواب خط نمبر۱

بسم اللہ الرحمان الرحیم ۔
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
دیپالپور ۲۴ دسمبر ۱۹۰۹ء
کناب مخدومی معظمی ومکرمی قاضی صاحب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ

کل نوازش نامہ کے جواب میں ایک مختصر سا کارڈ جلدی میں عرض کیا گیا تھا آج (دوسرے ہی روز پہلے پوسٹ کارڈ کے بعد یہ خط لکھا گیا) خیال آیا کہ شاید آپ براہ کرم کچھ تحریر فرمائیں گے اس واسطے اپنی پوزیشن کو بجواب سوال اول زیادہ واضح کر دینا ضروری جان کر پھر تکلیف دیتا ہوں (آپکی کون سی پوزیشن: دنیاوی یا دینی ۔ اس پوزیشن سے؟ مرزائیت مراد ہے (ہاں اب آپ کو ہوش آئی ہے اور پہلے پوسٹ کارڈ کے مخالف لکھنا شروع کیا) تا کہ جناب کو مزید سہولت ہو۔

سو عرض ہے کہ میں جناب مرزا صاحب کو مسیح (اب مسیح اور مہدی تحریر کر دیا اور پہلے نبی بروزی لکھا تھا) اور مہدی موعود یقین کرتا ہوں اور اسی رنگ میں جس میں اسے آنا چاہیے تھا میرا ایمان ہے کہ نبوت ختم ہو چلی ہے اور آقائی مولائی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں قرآن کریم خاتم الکتب اور اسلام خاتم الادیان ہے کوئی نبی کوئی کتاب اور کوئی دین (ختم نبوت ہے کوئی نیا نبی نہیں آسکتا تو پھر مرزا جی نبی کیسے رنگ ونگ کا بہانہ کوئی نہیں جب ان کی نبوت ورسالت کا منکر کافر ہے تو نبی ہونے میں کیا شک رہا) نیا نہیں آسکتا ۔ یہ تینوں سلسلے قیامت تک قائم ہیں (بیشک تینوں سلسلے قائم ہیں لیکن مرزائیوں کا اس پر ایمان نہیں) مرزا صاحب اسی نبوت کے بروز اسی کتاب اور اسی دین کے خادم ہیں نبوت محمدیہ ﷺ کی صداقت کا ظہور اور ثبوت اور مجدد ہیں ان معنوں میں کثرت مکالمہ الٰہیہ کے رنگ میں نبی ہیں اور مامور ہیں ۔ غرضیکہ ختم نبوت کے لحاظ سے جس رنگ میں مسیح اور مہدی کا آنا جناب کے نزدیک مقرر ہے اسی رنگ میں انہیں مانتا ہوں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ان کے منکر کے متعلق میرے ایمان کا سوال تو مختصر یوں ہے کہ اگر منکر نے اظہار کفر کی وجہ سے جو مومن کی نسبت کیا جائے خود کفر نہیں سہیڑا تو میں اسے کافر نہیں کہہ سکتا اگر وہ مسلمان کہلاتا ہے بلکہ اور زیادہ واضح یوں ہو سکتا ہے کہ جو مسیح اور مہدی آپ کے نزدیک آنے والا ہے جو حال جناب اس کے منکر اور مکذب کا خیال فرمائے ہوئے ہیں پس میرا اسی پر قیاس فرما لیجئے۔

دوسرا سوال: الہام کے متعلق التماس ہے کہ الفاظ الہام کو من جانب اللہ یقین رکھتا ہوں اس کی مراد شرح تفہیم کو ملہم کا اجتہاد مانتا ہوں۔

تصنیفات تالیفات کے متعلق گذارش ہے کہ اکثر دیکھ چکا ہوں بعض نہیں بھی پڑھیں مخالف کی بھی اکثر کتابیں بشمول آپکی کتاب کے پڑھ چکا ہوں اور زیادہ بھی مخالفت کی کتابیں اور مضامین میرے اودھر لے جانے کا سبب اللہ کریم نے بنائے ہیں۔

قوم کے متعلق پہلے بھی عرض کر چکا ہوں بہت سی دستاویزات اور پرانے کاغذات میرے پاس موجود ہیں پیش بھی کرسکتا ہوں۔ زیادہ نیاز التماس ہے کہ براہ کرم کچھ تحریر فرمائیں تو مرزا صاحب سے میرے تعلق کو محفوظ رکھئے نہایت ہی مشکور ہونگا اور فیصلہ شدہ مسائل یا جن پر پہلے بہت کچھ لے دے ہو چکی ہو میرے خیال میں ان پر گفتگو بے لطف ہوگی۔

جناب نے نوازش نامہ میں مجھے السلام علیکم سے بھی مخاطب کرنا جائز نہیں رکھا اگر اللہ تعالی کے نزدیک بلحاظ جنات کی نیت کے اس میں کوئی معصیت ہے تو میں اپنی طرف سے آپ کو معاف کرتا ہوں اللہ تعالی جناب کو معاف فرمائے۔ والسلام مع الاکرام۔

ہاں میں انشاء اللہ تعالی کل کو یہاں سے روانہ ہوکر ۲۸ تک شہر مگھانہ ضلع جھنگ ۲۹ سے یکم تک خواجہ صاحب کے مکان پر لاہور اور موگا پہنچونگا جہاں چاہیں ارشاد فرمائیں۔ آپ کا: غلام رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط نمبر ۲ مشتمل بر دس سوالات منجانب قاضی فضل احمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

و السلام علی رسولہ الکریم و آلہ و اصحابہ اجمعین۔

مخلصی مکرمی جناب میاں غلام رسول صاحب زادشوقہ

سلام مسنون ما وجب کے بعد گذارش ہے کہ پہلے آپ کا نوازش نامہ بصورت پوسٹ کارڈ اور بعداس کے آپ کا عنایت نامہ بہیئت خط بجواب نیاز نامہ موصول ہوا اور مشکور فرمایا جن کے مطالعہ سے کہ صلاحیت کی بو آتی ہے آپ جانتے ہیں کہ اگر ضد و اصرار و ہٹ دھرمی درمیان میں نہ ہو اور احقاق حق اور راستی کی جستجو بہ نیک نیک بخاطر خالص لمرضات اللہ ہو تو خداوند کریم اس میں اصلاح کی برکت ڈال دیتا اور صراط مستقیم پر پہنچا دیتا ہے اللہ تبارک وتعالی ایسا ہی کرے۔ آمین

اب معافی کے بعد چند سوالات تمہیدی کی تکلیف دے کر ملتجی ہوں کہ براہ مہربانی جواب سے جلد مسرور فرمائیں۔

اول: الف: آپ کل تصانیف وتالیفات واشتہارات مرزا صاحب کوالہامی مانتے ہیں یا ان میں سے بعض کو۔ اگر بعض کوالہامی مانتے ہیں تو ان کے نام تحریر فرمائیں۔

ب:۔ اوران کی کتابوں یا اشتہاروں یا لیکچروں کو جس کوالہامی جانتے ہیں ان کا درجہ قرآن شریف کے برابر ہے یا کم وبیش۔ اگر کم وبیش ہے تو کیوں۔

دوم: جن کتب تصانیف مرزا صاحب کو آپ الہامی نہیں مانتے ان کا مرتبہ احادیث رسول اکرم ﷺ کے برابر یا کچھ کم وبیش۔ اگر کم وبیش ہے تو اس کی وجہ کیا ہے۔

سوم: جو آیات قرآن مجید کی مرزا صاحب کوالہامات میں نازل ہوئی ہیں ان کے معنی اور مراد وہی ہیں جو قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں یا ان کے مخالف یا موافق جو مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں۔

چہارم۔ الف: اگر مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض واقع ہوا تو اذا تعارضا تساقطا ہو جائے گا یا نہیں۔ اوران میں کس الہام کو صحیح سمجھا جائے گا۔ اول کو یا آخر کو۔ اوراس کی وجہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: یا مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض کا وقوع آپ تسلیم نہیں کرتے ہیں۔
ج: کیا مرزا صاحب کے ایسے الہامات بھی ہیں کہ جن کے معنی اور مطلب اب تک معلوم نہ ہوئے ہوں۔
د: جو الہامات مرزا صاحب کے بطور پیش گوئی ہیں وہ پورے ہو گئے ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں ہوئے تو آئندہ ہوں گے یا نہیں۔
پنجم: تصانیف و تالیفات و اشتہارات و لیکچر وغیرہ جو مریدین مرزا صاحب کے ہیں مثلاً حکیم نور الدین صاحب مولوی عبدالکریم مولوی محمد احسن امروہی، مرزا خدا بخش صاحب، محمد اسماعیل وغیرھم صاحبان کے ہیں وہ بھی قابل سند ہیں یا نہیں۔ درآن حالیکہ وہ تصانیف مرزا صاحب کے ملاحظہ میں آچکی ہوں اور مرزا صاحب نے ان کو پسند فرما لیا ہو۔
ششم: اگر تصانیف مرزا صاحب اور حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح (۱) میں تخالف ہو تو کس کی تحریر قابل سند سمجھی جاوے گی۔
ہفتم: مامور بھی نبی ہوتا ہے یا نہیں۔ اور مامور کا کیا کام ہے۔ مامور کا منکر اور مکذب مسلمان ہوتا ہے یا کافر۔
ہشتم: مبشر اور منذر بھی نبی اور رسول ہوتے ہیں یا کچھ فرق ہے۔ اگر فرق ہے تو کیا۔
نہم: بروز کے کیا معنی ہیں۔ بروزی نبی بھی بعینہ نبی ہوتا ہے یا نہیں۔
بروزی نبی کی کوئی نظیر یا مثال انبیاء سابقین میں ہے یا نہیں
دہم: الف۔ مسیح موعود کے منکر یا مکذب کو بھی آپ مسلمان جانتے ہیں یا نہیں (یہ جواب صحیح نہ ہوگا کہ جو کچھ آپ جانتے ہیں وہی میں جانتا ہوں)
ب: مرزا صاحب مثیل مسیح ہیں یا مسیح موعود، یا مسیح ابن مریم ہیں یا نہیں۔
ج: اور عیسیٰ یا مسیح یا یسوع ایک ہی ہیں یا جدا جدا۔
تلک عشرۃ کاملہ۔ جواب سے بہت جلد مشکور فرمائیں تخفیف تکلیف
و السلام علی من اتبع الهدی۔ مطابق ۶ جنوری ۱۹۱۰ء۔ فضل احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط نمبر ۳ بجواب سوالات منجانب غلام رسول قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلہ علی رسولہ الکریم

۸ جنوری ۱۹۱۰ء۔ مکرم و معظم بندہ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

نوازش نامہ آج ہی کی ڈاک میں اسی وقت ملا۔ مشکور فرمایا۔ جزاک اللہ میں اور مجھ (میرا ایمان ہے کہ آپکی نیک نیت ہے واقعی یہ ایمان آپ کا صحیح ہے۔ منہ) میں صلاحیت کی بو، یہ آپ کا حسن ظن ہے۔ میرا ایمان ہے کہ آپ کی نیت نیک ہے۔ بہرحال میں آپ کے واسطے دعا کرتا ہوں آپ میرے واسطے دعا فرماویں، میرے نزدیک یہ سب سے بہتر ہمدردی ہے۔

رہے سوالات کے جواب سو عرض ہے کہ نہ میں عالم نہ مولوی نہ ملاں ہوں بحث ان کا حصہ ہے ناخواندہ اور اجڈ پولیس کا سپاہی ہوں ہڈیاں گوشت پوست خون سب پولیس کا ہے اور وہ آپ کے متقی ذات والے استثنی کی پولیس نہیں، بلکہ وہ پولیس جو کہ بدنام ہے۔ یہ تو ہے میرا اتقاء محض تعمیل ارشاد میں کچھ ٹوٹا پھوٹا جواب الفاظ میں میرے ایمانیات کا مجھے آسکتا ہے عرض ہے۔

۱۔ الف۔ تصانیف و تالیفات اور اشتہارات وغیرہ میں سے جس عبارت کو مرزا صاحب نے الہام کہا ہے اسے الہام مانتا ہوں باقی کو انکی اپنی تصنیف یا جو کچھ وہ فی نفسہ ہو۔

ب۔ الہام کا درجہ بلحاظ نفس الہام ہونے کے الہام کے رنگ میں قرآن شریف کے برابر مانتا ہوں ہاں دوسری صورت میں قرآن مجید قائم بالذات کتاب ہے اور قدیم العمل قانون شریعت اور مرزا صاحب کے الہامات مبشر اور منذرات ہیں اسی کتاب پاک کی تصدیق کے۔

۲۔ احادیث اور تصانیف مرزا صاحب کی باہمی نسبت میرے ایمان میں وہی ہے جو احمد اور غلام احمد کے درمیان ہے۔ توجیہ خود عیان ہے۔

۳۔ یہ ایک لمبی بات ہے مختصر یہ کہ قرآن مجید انسان کی بولی میں نازل ہوا بولیوں کا خالق اللہ تعالی ہے قرآن مجید کسی خاص وقت اور خاص حال کا پابند نہیں میرے ایمان میں اسی واسطے شان نزول اس کے متن میں محفوظ نہیں رہا۔ میرے نزدیک یہ کلمہ طیبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تؤتی اکلھا کل حین ہے میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید کو ایسا سمجھا جو سمجھنے کا حق ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے سمجھایا جو معنی قرآن مجید کے اس نے کئے ہیں وہ صحیح ہیں اور جن آیات قرآن کا اس پر نزول اور ورود ہوا ہے ان کے معنی وہی صحیح ہیں (اگر یہ صحیح ہے تو مرزا صاحب نے توفی کے معنی: پوری نعمت دونگا، کئے ہیں اور اب موت کے معنی کئے جاتے ہیں صحیح معنوں کو چھوڑا جاتا ہے) جو مہبط بیان کرتا ہے

۴۔ الف۔ میرا ایمان ہے کہ کبھی الہام میں تعارض نہیں ہوتا۔

الٰہی الہام میں تعارض کا نظر آنا میرے نزدیک آنکھوں کا قصور ہوتا ہے قرآن مجید جیسے اتم اکمل بے مثل اور زندہ کتاب میں تعارض دیکھنے والی آنکھیں کیا دنیا میں کم ہیں

فاعتبروا یا اولو الابصار۔

ج۔ ہاں میرا ایمان ہے ایسے الہامات بھی ہیں جن کا مطلب اپنے وقت پر کھلے گا یہاں بھی وہی متشابہات اور محکمات کا اہتمام ہے۔

د۔ پیش گوئیوں کی نسبت میرا ایمان ہے کہ اکثر پوری ہو چکی ہیں بعض ایسی بھی ہیں جو آئندہ پوری ہوں گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

۵۔ حکیم نور الدین صاحب، قبلہ مولوی عبد الکریم صاحب، فاضل امروہی مخدوم، مرزا خدا بخش صاحب، محمد اسماعیل صاحب کو بڑے پایہ کے انسان اور با خدا بزرگ پہنچے مسلمان اور پاک نمونہ جانتا ہوں اور ان کا کلام اسی حد تک سند ہے۔

۶۔ میرے ایمان میں مسیح اور خلیفۃ المسیح میں تخالف ناممکن ہے بفرض محال آپ کی خاطر مان بھی لوں تو مسیح مقدم السند ہو گا۔

۷۔ ہاں مامور نبی ہو تو نبی ہوتا ہے نبی کا منکر اس کا کافر ہے میری سمجھ میں کافر کے معنی ہی انکار کرنے والے کے ہیں۔

نوٹ۔ میرے خیال میں اس مسئلہ پر میں پہلے عریضہ میں اپنے اعتقاد کی کافی روشنی ڈال چکا ہوں۔

۶۔ ایک نسخہ یاد ہونے سے کوئی طبیب نہیں کہلا سکتا اور نہ ہلدی کی ایک گانٹھ رکھنے سے پنساری ہو سکتا ہے ایک چانول گرسنہ کو سیر نہیں کر سکتا اور ایک قطرہ پانی کا پیاسے کی پیاس نہیں بجھا سکتا۔ ہر بشارت اور ہر انذار کا کوئی حق نبی یا رسول ہونے کا نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔عین عین ہے اور بروز بروز۔ بروز عین تو تو بروز کیسا
ب۔ نبی کے منکر کو مسلمان کہتے ہوئے ڈرتا ہوں۔
ج۔ایلیاہ کا بروز ایک رنگ میں یحیٰ نبی ہوا۔
۱۰۔اس کا جواب ذرا مشکل ہے مسلمان کو کافر کہنے میں تو ڈرتا ہوں مگر وہ آپ کفر سہیڑے تو مجبوری ہے۔مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر کہونگا۔
ب۔مرزا صاحب مسیح ابن مریم ہیں، مثیل مسیح ہیں، مسیح موعود ہیں، مہدی معہود ہیں، کرشن اوتار کلکی اوتار، بروز محمد ﷺ ہیں اور یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔
ج۔عیسی علیہ السلام مسیح علیہ السلام کو تو جانتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ ایک ہی شخص ہے یسوع میرا واقف نہیں۔
تلک عشرۃ کاملہ۔جواب بواپسی ڈاک عرض ہے السلا م علی من اتبع الهدی ۔
کمترین: غلام رسول تمیم احمدی

خط نمبر۳ منجانب قاضی فضل احمد: سوال و جواب پر بحث

بسم الله الر حمن الر حیم
نحمده و نصلی علی رسو له الکر یم ۔
ان فی ذ لك لعبرة لمن یخشی ذ لك لمن خشی ر به ان فی ذلك لعبرة لاو لی ا لا بصار
منشاء تحریر: ان ار ید ا لا ا لاصلا ح ما استطعت و ما تو فیقی ا لا با لله علیه تو کلت و الیه انیب
میں سچ کہتا ہوں کہ میرا ارادہ سوائے اصلاح باہمی کے اور کچھ نہیں اس کے لئے خداوند کریم کو ہی توفیق اور استطاعت ہے میں اسی پر بھروسہ اور رجوع کرتا ہوں۔
مکرمی و معظمی جناب مولوی غلام رسول صاحب
بعد ما وجب مسنون آنکہ۔نوازش نامہ بجواب نیاز نامہ صادر ہوا شکریہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزا ك الله ۔حسب ارشاد آپ کے میں بھی اسی طرح آپ کے لئے دعا کرتا ہوں کہ خداوند کریم بطفیل حضرت رسول کریم ﷺ صراط مستقیم کی تفہیم عنایت فرمائے۔آمین ثم آمین۔

آپ کا فرمانا کہ میں عالم نہ مولوی نہ ملاں ہوں بحث ان کا حصہ ہے۔

جناب من! اگر یہ تحریر آپ کی کسر نفسی پر محمول نہیں تو مجھے افسوس سے کہنا ہوگا کہ آپ کی تحریر کی صداقت میں شبہ ہے کیونکہ آپ کی معیار صداقت (نوشتہ ومطبوعہ اگست ۱۹۰۹ء بدر پریس قادیان آپ کا معرفت منشی محمد بہرام خان پنشنر انسپکٹر ریئس لودہانہ جو میرے مہربان اسلامی اورسلسلہ نقش بندیہ کے بھائی ہیں ملا تھا جس کا ذکر میں نے اپنے خط میں جو مولوی غلام رسول انسپکٹر کولکھا تھا موجود ہے ان کے فرمانے اور ارشاد کے مطابق خط وکتابت عمل میں آئی انہوں نے اپنی نیک دلی اور محض اصلاح باہمی کی غرض سے فرمایا تھا، ہوئی خدا نیک اثر پیدا کرے۔آمین) کے پہلے ہی صفحہ پر آپ کا نام مولوی غلام رسول، لکھا ہوا موجود ہے۔ پھر آپ کا انکار غیر صحیح اور بے سود ہے اگر آپ کہیں کہ دوسرے نے لکھ دیا جو اس کی ناواقفیت ہے مگر ایسا ہونا آپ کی رضا مندی کے سوا ذرا مشکل ہے۔

خیر اب میں جناب کے نوازش نامجات اور معیار صداقت کو سامنے رکھ کر عرض کرتا ہوں اور چاہتا ہوں اور ساتھ ہی یہ بھی عرض کئے دیتا ہوں کہ میں بہت ہی اختصار کے ساتھ عرض کرونگا، اور حتی الوسع مرزا صاحب کی تحریرات ہی پیش کرونگا، یاخلیفۃ المسیح یا دیگر آپ کے مسلمہ عالم کی تحریات۔

میں نہایت خوش ہونگا کہ آپ ان پر غور سے توجہ فرمائیں گے اور حسب تحریر آپ کے حتی الامکان پرانی بحثوں کی طرف نہیں جاؤنگا۔ان شاء الله تعالی

اس وقت تک تو آپ کا خیال ہے کہ میں حق پر ہوں اور میں کہتا ہوں کہ میں حق پر ہوں اوراس میں کوئی شک نہیں کہ ہم میں سے ایک ہی حق پر ہوگا۔ میں تو اسی حق پر ہوں جس پر تمام مسلمان حضرت رسول اکرم ﷺ سے لے کر اب تک چلے آئے ہیں اور آپ بھی ہمارے میں سے نکل کر ایک جدید عقائد کی طرف راجع ہوئے ہیں میرا حق پر ہونا مسلمہ کافہ اسلام ہے آپ کا حق پر ہونا مشتبہ اور مظنون ہے تاہم ہر شخص کل حزب بما لدیھم فرحون کے مصداق ہے۔ لیجئے میں عرض کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال اول مندرجہ عریضہ اول:

کیا آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو پیغمبر یا رسول یا نبی مان کر ان پر ایمان رکھتے ہیں یا نہیں اور ان کے منکر یا مکذب کو مسلمان یا مومن جانتے ہیں یا نہیں؟

جواب بذریعہ پوسٹ کارڈ

ا۔حضرت مرزا صاحب کو قادیانی کو محض کثرت مکالمہ کے رنگ میں نبی بروزی مبشر اور منذر مانتا ہوں مامور یقین کرتا ہوں منکر ان کا اگر مسلمان ہے تو مسلمان جانتا ہوں

جواب بذریعہ خط ثانی

میں جناب مرزا صاحب کو مسیح اور مہدی موعود یقین کرتا ہوں اور اسی رنگ میں جس میں اسے آنا چاہیے تھا میرا ایمان ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے۔کوئی نبی کوئی دین نیا نہیں آ سکتا۔مرزا صاحب اس نبوت کے بروز ہیں اور مجدد ہیں ان معنوں میں کثرت مکالمہ الہیہ کے رنگ میں مسیح ہیں اور مہدی ہیں۔ہاں ان کے منکر کے متعلق میرے ایمان کا سوال سو وہ مختصر یوں ہے کہ اگر منکر نے اظہار کفر کی وجہ سے جو مومن کی نسبت کیا جاوے خود کفر نہیں سہیڑا، میں اس کو کافر نہیں کہہ سکتا۔بلکہ اور زیادہ واضح یوں ہو سکتا ہے کہ جو مسیح اور مہدی آپ کے نزدیک آنے والا ہے جو خیال جناب اس کے منکر اور مکذب کا فرمائے ہوئے ہیں، پس میرا ایمان اسی پر قیاس فرما لیجئے۔

تیسرے خط کا دسواں جواب متعلقہ

اس کا جواب ذرا مشکل ہے۔مسلمان کو کافر کہنے میں ڈرتا ہوں مگر وہ آپ کفر سہیڑے تو مجبوری ہے مسلمان کو مسلمان، کافر کو کافر کہوں گا۔

ب۔مرزا صاحب ابن مریم ہیں، مثیل مسیح ہیں، مسیح موعود ہیں، مہدی مسعود ہیں، کرشن اوتار ہیں، کلکی اوتار ہیں، بروز محمد ﷺ ہیں۔یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔

اقول باللہ التوفیق۔جناب من! مجھے آپ معاف فرمائیں گے اگر میں پہلے ہی کہہ دوں کہ آپ نے کتب تصانیف مرزا صاحب کا بالاستیعاب مطالعہ نہیں فرمایا۔ اگر آپ کی تحریر صحیح مان لوں کہ آپ نے تصانیف مرزا صاحب کو پڑھا ہے، تو میں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور کہونگا کہ آپ نے خوب غور سے بالاستیعاب نہیں پڑھا، جیسے کہ ابھی آپ کو معلوم ہو جائے گا انشاء اللہ تعالی۔ ایک ہی سوال میں کیسے پیچ وپیچ کیئے ہیں۔ پہلے تو آپ نے کہہ دیا کہ مرزا صاحب کو میں نبی بروزی اور مبشر اور منذر جانتا ہوں۔ اور اس کے منکر مسلمان کو مسلمان جانتا ہوں۔

پھر دوسرے خط میں لکھ دیا کہ میں مرزا صاحب کو مسیح موعود یقین کرتا ہوں ان کے منکر کا حال جو آپ خیال فرماتے ہیں میری طرف سے بھی وہی خیال فرما لیجئے۔ یعنی جیسے مسلمان لوگ ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسی قیامت کو آسمان سے نزول فرمائیں گے اس کا انکار کرنا کفر ہے اسی طرح مرزا صاحب بھی وہی مسیح ہیں ان کا انکار بھی کفر ہے۔

لیکن تیسرے خط کے جواب میں آپ نے لکھ دیا کہ میں مسلمان کو کافر کہنے سے ڈرتا ہوں مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر کہوں گا۔

اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کو پورا نبی خیال نہیں فرماتے اور نہ ہی مسیح موعود تصور فرماتے ہیں، ورنہ فوراً کہہ دیتے کہ مرزا صاحب کا منکر کافر ہے جیسے کہ میں مرزا صاحب اور ان کے علماء مسلمہ کے اقوال دکھلاؤنگا کہ جن میں صاف درج ہے کہ مرزا صاحب نبی اور رسول ہیں ان کا منکر کافر ہے۔

یہ جو کچھ آپ نے مرزا صاحب کو مسیح ابن مریم، مثیل مسیح، مسیح موعود، مہدی مسعود، کرشن اوتار کلکی اوتار وغیرہ تسلیم کیا ہے اور اس پر ایمان لائے ہیں یا تو مرزا صاحب کی تحریرات کتب یا الہام ہیں جس کی وجہ سے آپ ایسا ایمان رکھتے ہیں اور اسی وجہ سے آپ مرزا صاحب کے ان دعاوی پر ایمان رکھتے ہیں۔ لیکن میں متعجب ہوں کہ جن دعووں کو مرزا صاحب خود مشتبہ اور ظنی تصور کر کے انکار کر چکے ہوں اور ان پر ایمان لانے کی تاکید نہ کی ہو، تو پھر آپ نے ان کو نظر انداز کیوں کر دیا۔

دو باتیں ہیں۔ یا تو آپ نے ان ستاویزوں کو ملاحظہ نہیں فرمایا، یا یہ کہ دانستہ اغماض کیا ہے۔

میں ان مقامات کو آپ کے روبرو پیش کرتا ہوں۔ آپ ذرہ غور فرمائیں۔

ا۔ آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح ابن مریم ہیں۔ لیکن مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح بن مریم ہوں جو شخص میرے پر یہ الزام لگاوے وہ سراسر مفتری اور کذاب ہے۔(ازالہ اوہام طبع ثانی ص ۹۳)

فرمایئے مرزا صاحب آپ کے حق میں کیا فرما رہے ہیں۔

۲۔آپ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب مثیل مسیح ہیں۔

لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں:

میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے میرا یہ بھی دعویٰ نہیں کہ صرف مثیل مسیح ہونا میرے ہی پر ختم ہوگیا ہے۔ بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانوں میں میرے جیسے دس ہزار مثیل مسیح آ جائیں۔ یہی احادیث نبویہ سے نکلتا ہے۔(ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۹۹)

۳۔پھر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔

مرزا صاحب یوں فرماتے ہیں:

الف: اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔(ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۹۰)

ب: یہ عاجز (مرزا قادیانی) مجازی اور روحانی طور پر وہی موعود مسیح ہے جس کی قرآن مجید اور حدیث میں خبر دی گئی ہے کیونکہ براہین میں صاف طور پر اس بات کا تذکرہ کر دیا گیا تھا کہ یہ عاجز روحانی طور پر وہی مسیح موعود ہے جس کی اللہ اور رسول نے پہلے سے خبر دے رکھی ہے۔ ہاں اس بات سے اس وقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شائد پیش گوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ پیدا ہو۔

(ازالہ اوہام طبع ثانی ص ۱۳۱)

ج: اس بیان کے رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ بھی صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے لباس میں آیا۔(ازالہ اوہام۔طبع ثانی۔ص ۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د: اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعوی نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہوا ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آوے گا بلکہ مین مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہری جلال واقبال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول وہ دمشق میں ہی نازل ہو (ازالہ اوہام۔طبع اول ص ۲۹۴۔۲۹۵)

۴۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب، مہدی مسعود ہیں۔

لیکن مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

الف۔ لا مھدی الا عیسی ابن مریم یعنی عیسی بن مریم کے سوا کوئی مہدی نہیں ہے (ازالہ اوہام۔طبع ثانی ص ۲۸۴)

ب۔ محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے۔(ازالہ اوہام۔طبع اول ص ۴۵۷)

ج۔ امام مہدی کا آنا بالکل صحیح نہیں ہے جب مسیح ابن مریم آوے گا تو امام مہدی کی کیا ضرورت ہے۔(ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۵۱۸)

آپ براہ مہربانی غور فرماویں مرزا صاحب جن باتوں کا انکار فرماتے ہیں آپ ان پر اصرار سے اقرار کر رہے ہیں۔ ببیں تفاوت رہ از کجا است تا بکجا

۵۔ آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کرشن اوتار کالکی اوتار، بروز محمد ﷺ۔ یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی نے کرشن اوتار کا الہام سیالکوٹ والے لیکچر میں کیا۔

کلکی اوتار ہونے کا کوئی دیکھا نہیں گیا۔

بروز محمد ﷺ ہونے کا ایک اشتہار میں ضرور دعوی کیا ہے لیکن کسی آیت یا حدیث یا اجماع امت یا کسی قول صوفیائے کرام سے آپ نے اس دعوی کی تصدیق پیش نہیں کی۔ نرا الہام مرزا صاحب ماننے کے قابل نہیں۔

درآں حالیکہ مرزا صاحب کے الہامات میں شیطانی نزول کو بھی دخل ہو جیسے الزامات مرزا صاحب پر مختصراً عرض ہو گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویدوں اور کرشن اوتار کی بابت مرزا صاحب سرمہ چشم آریہ اور شحنہ حق میں بہت کچھ لکھ چکے ہیں آپ دیکھ سکتے ہیں میں اس کو طول دینا نہیں چاہتا۔ نیز مہا بھات کو دیکھ سکتے ہیں جو ہندؤوں کی نہایت معتبر تاریخ ہے اس میں کرشن اوتار کے حالات مفصل تحریر ہیں۔ مرزا صاحب اپنے شحنہ حق میں یوں لکھتے ہیں:

> تمہارا پرمیشر ایک دقیق جسم ہے جو دوسری روحوں کی طرح زمین پر گرتا اور ترکاریوں کی طرح کھایا جاتا ہے تب ہی تو کبھی وہ رام چندر بنا کبھی کرشن اور کبھی مچھ اور ایک مرتبہ تو خوک یعنی سور۔ (ص ۶۹)

جس کرشن کی بابت پہلے ان لفظوں میں بطریق وید اور پرمیشر اور کرشن کے لکھا جا چکا ہے اب اسی کے اوتار ہونے کا دعوی بذریعہ الہام کیا جاتا ہے۔

جن ویدوں کو پہلے بہت بری طرح کاک بھاشا اور افترا پردازی کا مجموعہ لکھا تھا، پیغام صلح میں انہیں ویدوں کو کلام الہی مان لیا۔

پیغام صلح میں جو مرزا صاحب کی آخری تحریر بیان کی جاتی ہے اس میں بھی نہایت شبہ ہے وہ ان کی تحریر نہیں ہے بلکہ خواجہ کمال الدین صاحب کی۔ اس کے وجوہ بھی عرض کرونگا۔ انشاء اللہ تعالی۔

کلکی اوتار کی بابت جہاں تک مجھے علم ہے مرزا صاحب نے کہیں کچھ نہیں لکھا یہ بات خود آپ نے اختراع کر لی ہے۔

بروز محمد ﷺ کی بابت جو آپ نے لکھا ہے اسی واسطے میں نے اپنے عریضہ کے سوال نہم میں لکھا تھا کہ بروز کے کیا معنی ہیں۔ مگر اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اس لئے میں لغت سے نیز قرآن شریف سے بروز کے معنی پیش کرتا ہوں اس پر غور فرمائیں کہ مرزا صاحب بروز محمد ﷺ کس طرح ہو سکتے ہیں۔

بروز زبان عرب میں ظاہر ہونا اور باہر نکلنا ہے اور فارسی زبان میں بروز کپڑے کے سنجاف کو کہتے ہیں۔ بہر حال آپ کا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا لفظ بروز زبان عرب سے مراد ہے تو گویا اس کے یہ معنی ہوئے کہ حضرت محمد ﷺ، مرزا صاحب قادیانی بن کر ظاہر ہو گئے ہیں اور ان کے روح اور جسم دونوں یا صرف روح مرزا صاحب ہیں۔ یہ محض غلط ہے قرآن شریف کی آیات سے اس غلطی کی تائید ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۱۔ و بر زوا لله الوا حد القهار ۔(ابراہیم:۴۸)

۲ ۔ و بر زوا لله جميعا (ابرا هيم :۲۱)

۳۔ يو مهم با رزو ن لايخفى على الله منهم شيء(غا فر:۱٦)

٤۔ و لمّا بر زوا لجا لو ت (البقرة:۲٥۰)

٥ ۔ فا ذا بر زوا من عند ك (النساء :۸۱)

٦ ۔ قل لو كنتم فى بيو تك لبر ز الذين كتب عليهم القتل الى مضا جعهم (آل عمرا ن : ١٥٤)

ان تمام چھ آیات کے معنی میں کلمہ بروز کا استعمال خداوندکریم نے قبروں سے مردوں کے نکلنے یا گھروں کے اندر سے یا کسی اوٹ میں سے باہر اور ظاہر ہو کر نکل آنے میں کیا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک بروز اس کو کہتے ہیں جو جسم چھپ گیا ہو، یا گھر کے اندر، یا کسی اوٹ میں ہو گیا ہو، وہی جسم آشکارا ہو کے سامنے آجائے۔ پس بروز محمدی کے یہ معنی ہوئے کہ خود حضرت رسول اکرم ﷺ مدینہ منورہ اپنے مرقد مقدس اور آرام گاہ پاک سے اٹھ بیٹھیں گے۔ جس پر ہمارا ایمان ہے کہ یہ واقع نفخ سور کے بعد ہوگا اور مدینہ شریف میں۔

نہایت افسوس ہے کہ مرزا صاحب کو جس اشتہار (ایک غلطی کا ازالہ) مطبوعہ ۵ نومبر ۱۹۰۱ء میں اپنے نبی اور رسول ہونے کا بڑے زور سے دعوی ہے اسی میں بروز کا بھی ذکر کیا ہے۔ اس کے صفحہ ٦ میں اس طرح درفشانی فرماتے ہیں جس کی کسی آیت یا حدیث سے تصدیق نہیں۔ و هو هذا۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرتؐ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آجائیں۔ بلفظہ

یہ مسئلہ تناسخ کی تائید ہے جس کی پہلے تردید کر چکے ہوئے ہیں البتہ مرزا صاحب نے بروز کے معنی نبی اور اوتار کے کئے ہیں وہ یہ ہے

ان کا پرمیشر انسانی جسم میں اوتار ہو کر آیا کرتا تھا جیسے رام چندر، کرشن جی۔ بلرام۔ نرسنگھ اوتار وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس سے بھی تناسخ کے مسئلہ کی تصدیق ہوتی ہے۔

حلول خداوند کریم جسم انسانی میں جائز رکھا گیا ہے جو اسلام کے بالکل مخالف ہے۔ یہ اس واسطے مرزا صاحب نے کرشن اوتار ہونے کا الہام سے دعویٰ کیا ہے اور کرشن جی نے اپنی گیتا میں اس حلول اور تناسخ کو اس طرح پر لکھا ہے

سری بگوا نو واچ ہے ارجن میرے اور تیرے بہت جنم تبیت بھئے ہین اور ابناشی ہوں ار بھ بھوتاں پرانیاں کا آتما ہوں۔ ازامشیر ار پر بھ ہوں تو ایسا ہوں جیسا کہا ہے اور اپنے مایا کے اولہے ہو کر جنم لیتا ہوں مایا کا اولہا کیا ہے جیسے کوئی راجہ راج کا بھیکھ اوتار کر کوئی اور بھیکھ کرے۔ الخ (بلفظہ پوتھی سری بگوت گیتا مطبوعہ وکٹوریہ پریس لاہور ۱۸۸۸ء ص ۲۰)

یہی گیتا ہے جس کی نسبت مرزا صاحب کا الہام ہے:

کرشن رودّر گوپال تیری مہما گیتا میں لکھی گئی ہے۔

(بلفظہ لیکچر سیالکوٹ نومبر ۱۹۰۴ء ص ۳۴)

اسی گیتا کی عبارت اوپر درج کی گئی ہے جو مسئلہ تناسخ میں کامل ہے۔ الہام کے مطابق اسی گیتا میں مرزا صاحب کی مہما (تعریف) لکھی ہوئی ہے۔ اب آپ اس گیتا کو ہاتھ میں لے کر پڑھیں جس سے صاف واضح ہو جائے گا کہ کرشن جی خود خدا ہیں۔ ہمیشہ جنم کے ذریعہ سے انسانی جسم میں حلول کرتے آئے ہیں۔ ویسے ہی کرشن جی پرمیشر مرزا صاحب میں حلول کر کے آئے تھے مگر افسوس کسی ہندو نے قبول نہ کیا۔ قبول تو کیا بلکہ سخت درجہ کا انکار کر کے نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ مرنے کے بعد پیغام صلح بھی ہندوؤں کے لئے خواجہ کمال الدین وکیل نے ہندو لوگوں کے روبرو پیش کیا مگر انہوں نے اس کو بلا پڑھنے کے ردی کے ٹوکرے میں ڈال دیا۔

اس کے بعد مرزا صاحب لکھتے ہیں:

اب واضح ہو کہ راجہ کرشن جیسا کہ میرے پر ظاہر کیا گیا درحقیقت ایک ایسا کامل انسان تھا جس کی نظیر ہندوؤں کے کسی رشی یا اوتار میں نہیں پائی جاتی اور وہ اپنے وقت کا اوتار یا نبی تھا جس پر خدا کی طرف سے روح القدس اترتا تھا۔ وہ خدا کی طرف سے فتح مند اور بااقبال تھا جس نے آریہ ورت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین کو پاپ سے صاف کیا۔ وہ اپنے وقت کا درحقیقت نبی تھا جس کی تعلیم کو پیچھے سے بہت باتوں میں بگاڑ دیا تھا۔ خدا کا وعدہ تھا کہ آخری زمانہ میں اس کا بروز یعنی اوتار پیدا کرے سو یہ وعدہ میرے ظہور سے پورا ہوا۔

(لیکچر سیالکوٹ نومبر ۱۹۰۴ء ص ۳۳۔۳۴)۔

اس کے خلاف دیکھو مرزا صاحب قادیانی کا شحنہ حق صفحہ ۶۹۔

نہایت افسوس کی بات ہے کبھی تو کرشن جی اور ویدوں اور پرمیشر کی توہین کرتے ہیں اور پھر وہی کرشن بھی بنتے ہیں۔

میں آپ کے خلیفۃ المسیح (حکیم نورالدین) کی تحریر جو بروز کے بارہ میں ہے پیش کرتا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں:

مرزا جی اس صدی کے مجدد ہیں اور مجدد اپنے زمانہ کا مہدی اور اپنے زمانہ کے شدت مرض میں مبتلا مریضوں کا مسیح ہوا کرتا ہے۔ اور یہ امر بالکل تمثیلی ہے جیسے مرزا جی اپنی الہامی رباعی میں ارقام فرما چکے ہیں:

کیا شک ہے ماننے میں تمہیں اس مسیح کے
جس کی مماثلت کو خدا نے بنا دیا
حاذق طبیب پاتے ہیں تم سے یہی لقب
خوبوں کو بھی تو تم نے مسیحا بنادیا

(ازالہ اوہام۔ طبع ثانی ص ۴۸۳)

اس تحریر سے پایا گیا کہ مرزا جی کو صرف تمثیلی طور پر مسیح کہتے ہیں جیسے حکیم کو حاذق اور مسیح بول دیتے ہیں۔ اسی خلیفۃ المسیح میاں نورالدین بھیروی نے ایک شخص نیم مرزائی محمد عثمان کے سوالات کے جوابات میں حکیم فضل الدین کی طرف سے بروز کی اصلیت وحقیقت لکھوا کر بھیجی وہ اس طرح پر ہے:

پانچواں آپ کم سے کم کسی طب کی کتاب مطبوعہ کو دیکھو اس کے ٹائیٹل پر لکھا ہوگا۔ من تصنیف بقراط زمان۔ سقراط دوران۔ افلاطون اوان۔ وغیرہ وغیرہ۔ کیا یہ بھی بہتوں کا بروز ہے یا نہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ لفظ بروز کی اصلیت معلوم نہیں ورنہ آپ کو اس قدر گراں نہ گذرتا بروزی نام ایک شخص کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطاب یا لقب ہوتا ہے جو اس کے بعض اوصاف کے سبب دیا جاتا ہے مثلاً ایک شخص پہلوان بھی ہے سخی بھی ہے تو اس کو شیر بھی کہیں گے اور حاتم بھی۔ اگر آپ ناموں پر غور کریں تو دو دو تین تین بزرگوں کے نام ایک ایک نام میں پائیں گے جیسے آپ کا نام آپ کے والدین نے بطور تفاؤل رکھا اس میں دو نام جمع کئے ہیں۔ یا جیسے مرزا صاحب کا نام بحیثیت تردید مذہب نصاری وکسر صلیب مسیح اور بحیثیت رفع فساد اندرونی مہدی اور بلحاظ ہدایت اہل ہنود کرشن اللہ تعالی نے رکھ دیا ہے۔

(بلفظہ الحکم مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۹ کالم ۳)

یہ اصلیت بروز کی مرزا صاحب اور ان کے خلیفہ نورالدین حکیم و فضل الدین وغیرہ نے بیان کی ہے۔ باوجود اختلاف مابین زمان ماضی و حال و مستقبل آپ کے غور کے قابل ہے۔ اور ایسے بروزی نبی روزہ مرہ ہوتے رہتے ہیں یا سینکڑوں موجود ہیں جن کے اقرار اور انکار پر کوئی خوبی یا گرفت نہیں۔ کیونکہ بہت سے لوگ ایسے تمثیل ہوئے ہیں مثلاً مولوی رحمت اللہ مہاجر مکی جنھوں نے سب سے پہلے تردید نصاری پر قلم اٹھایا اور ہجرت کرنے پر مجبوری ہوئی۔ علاوہ ان کے بہت سے علماء نے اس وقت بھی اس کام کو کیا ہے۔ ان کو کسی نے بروزی نبی یا مبشر یا منذر نہیں مانا رفع فسادات اندرونی کی بھی خوب کہی مرزا صاحب کی ہستی سے فسادات کا دروازہ ایسا کھلا کہ اے روز بھی امن نہ ہوا اور بغاوت بڑھ گئی مہدی کا لقب بھی ان کے لئے موزوں نہیں اہل ہنود کو ہدایت کرنا مرزا صاحب کا بھی اظہر من الشمس ہے صرف کرشن جی مہاراج کا الہام پا کر خاموش ہو رہے حتی کہ ایک ہندو کو بھی مسلمان بنانے میں کامیابی حاصل نہ ہوئی۔ بلکہ ان کے سامنے عبدالغفور مسلمان کو ہندو آریہ بنا کر اپنی ہدایت رسانی اور مہدی لقب پر مہر لگا دی میں امید کرتا ہوں کہ آپ ذرا تامل اور غور سے اگر توجہ فرماویں گے تو آپ کو حقیقت کھل جائے گی۔ معاف فرماویں عریضہ مجبوراً طویل ہوتا جاتا ہے۔

۶۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ یہ سارے نام ایک ہی شخص کے اور سارے صفات ایک ہی موصوف کے ہیں۔

مولوی صاحب آپ کی یہ بھی زبردستی ہے حضرت عیسی، مہدی، خلیفۃ اللہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام آخر الزمان، کرشن اوتار، کلکی اوتار، سیدنا ومولانا محمدﷺ، مرزا صاحب غلام احمد، ایک ہی شخص کے نام کس طرح ہو سکتے ہیں۔ کوئی بھی ذی عقل اس بات کو نہیں مان سکتا اور سب کے صفات بھی ایک نہیں ہو سکتے۔ مثلاً حضرت عیسیٰ بے باپ پیدا ہوئے۔ باقی سب کے والد تھے۔ حضرت مسیح بے نکاح بے اولاد تھے، باقی سب نکاح دار با اولاد تھے۔ حضرت مسیح اور رسول اکرمﷺ کا تذکرہ قرآن شریف میں ہے، باقی کا کوئی ذکر نہیں۔

راجہ کرشن نے اپنے ماموں کنس کو بے گناہ قتل کیا اور خدائی کا دعویٰ کیا۔ مرزا صاحب قادیانی پر بھی کسی آریہ کے قتل کا شبہ ہو کر خانہ تلاشی ہوئی۔

حضرت عیسیٰ ابن مریمؑ کی ہدایت ہے کہ اگر کوئی گال پر طمانچہ مارے تو دوسری گال بھی اس کی طرف کر دی جائے۔ آنحضرتﷺ نے باوجود سخت درسخت کفار کی اذیت کے زبان سے بھی برا نہ فرمایا۔ مرزا صاحب قادیانی ہیں کہ فوراً غصہ میں آکر ہزار ہا لعنتیں اور گالیاں نکالتے ہیں اور عدالتوں میں حاضر کیے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح اور حضرت رسول اکرمﷺ نے کسی کے حق میں بددعا اور لعنت نہیں کی لیکن مرزا صاحب نے تمام مخالفین کو سخت فحش گالیاں دیں اور لعنتوں کے طومار ایک سے لے کر ہزار تک لعنتیں گن گن کر ادا کیں۔

حضرت مسیح اور حضرت رسول کریمﷺ نے دنیا کو ملعون سمجھ کر ترک کر دیا تھا یہاں تک کہ ایک وقت کے کھانے کے لئے سامان یا رسد جمع نہ کی۔ کوئی مکان عالی شان نہ بنوایا۔ عورتوں کے لئے زیور کا خیال نہ فرمایا۔

مرزا صاحب ہیں کہ دنیا میں ایسے محو کہ سوائے روپیہ جمع کرنے کے کوئی ذکر ہی نہیں۔ مکانات بنوائے گئے۔ ہزار ہا روپیہ کا زیور بیوی کے لئے تیار کروایا گیا۔ یہاں تک کہ مرنے سے دو چار دن پیشتر لاہور میں تین ہزار کا زیور تیار ہوا تھا۔ مگر یار لوگوں کے حوالے، مریدوں کو چندہ نہ دینے کی سزا یہ کہ نام رجسٹر بیعت سے خارج کیا جائے گا۔

پھر افسوس ہے آپ کہتے ہیں کہ سب کے اوصاف ایک ہی ہیں، یا سب کا موصوف ایک شخص قادیانی مرزا جی ہیں۔

آپ ہی مہربانی کر کے فرما دیجئے۔ ہاں پیغمبران علیہم السلام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوصاف اور اخلاق ایک ہو سکتے ہیں، لیکن قادیانی مرزا جی کے اوصاف میں سے ایک بھی مطابق نہیں۔ اگر شمار کروں عریضہ طویل ہو جائے گا خود ہی غور اور ملاحظہ فرمالیجئے کہ جن امور کا آپ اقرار کرتے ہیں مرزا صاحب ان کا سخت انکار کرتے ہیں۔ بلکہ مفتری اور کم فہم کذاب وغیرہ الفاظ اقرار کرنے والے کے حق میں فرماتے ہیں۔ شاید آپ کوئی تاویل کریں مگر منصف مزاج کے خیال میں تاویل کی گنجائش نہیں۔

۷۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام، مسیح علیہ السلام کو تو جانتا ہوں اور ایمان رکھتا ہوں کہ ایک ہی شخص ہے، یسوع میرا واقف نہیں۔

اس جگہ میں پھر یہ بات کہنے پر مجبور ہوں کہ آپ نے دانستہ انکار کیا ہے کہ یسوع میرا واقف نہیں۔

کیا آپ نے رسالہ انجام آتھم نہیں دیکھا جس میں مرزا صاحب نے یسوع علیہ السلام کو پانی پی پی کر فحش گالیاں دیں۔ نقل کفر کفر نہ باشد:

> چور، شیطان کے پیچھے چلنے والا، شیطان کا ملہم، تین دادیاں نانیاں آپ کی زنا کار کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا۔ آپ کا کنجریوں سے میلان جدی مناسبت سے تھا۔ وغیرہ۔
>
> (دیکھو ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۳ سے ۷ تک)

فرمائیے یہی وہ یسوع علیہ السلام ہیں جن کی بابت قادیانی مرزا صاحب درفشانی فرماتے ہیں یا کوئی اور۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ افسوس انہیں باتوں پر آپ فرماتے ہیں کہ:

> مخالفین کی تحریروں اور مخالفین کی کتابیں اور مضامین میرے اودھر لے جانے کا سبب اللہ کریم نے بنائے ہیں۔

لازم یہ تھا کہ مخالفت کی کتب اور مضامین پر غور کیا جاتا، نہ کہ ضد میں آکر الٹی کاروائی کی جاتی۔

فرمائے اب بھی آپ یسوع علیہ السلام سے واقف ہوئے ہیں یا نہیں۔

اچھا مزید واقفیت کے لئے مرزا صاحب کی الہامی کتابوں کو پیش کرتا ہوں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف ۔ دہم ۔ بائیبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا اسی وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا ہے وہ دو نبی ہیں۔ ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے اور دوسرے مسیح ابن مریم جن کو عیسی اور یسوع بھی کہتے ہیں۔ (توضیح مرام۔ص۳)

ب ۔ حضرت عیسی علیہ السلام جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام سے بھی مشہور ہیں ۔ (راز حقیقت۔ص ۱۹)

فرمایئے مولوی (غلام رسول) صاحب! یہ کتنا بڑا اندھیر ہے اور دن کے وقت سورج کا انکار ہے ۔ باوجود اس کے کہ مرزا صاحب قادیانی کی الہامی کتابوں میں درج ہے کہ یسوع علیہ السلام، عیسی علیہ السلام ایک ہی ہیں، بلکہ جیزس بھی وہی ہیں، پھر آپ فرماتے ہیں کہ یسوع میرا واقف نہیں ہے۔

اسی وجہ سے میں نے سوال کیا تھا کہ آپ نے مرزا صاحب کی کل تصانیف کا مطالعہ کیا ہوا ہے یا نہیں ۔تو اس کے جواب میں آپ نے پوسٹ کارڈ میں فرمایا:

حضرت صاحب کی تقریباً جملہ تصانیف کا مطالعہ کیا ہوا ہے۔

اور خط میں یہ جواب دیا:

تصانیف و تالیفات کے متعلق گذارش ہے کہ اکثر دیکھ چکا ہوں بعض نہیں بھی پڑھی۔مخالفت کی بھی اکثر بشمول آپ کی کتاب کے پڑھ چکا ہوں۔

اب فرمایئے ایسا فرمانا آپ کا صحیح ہے؟ ہرگز نہیں۔

اس سے بھی معلوم ہو گیا کہ آپ نے میری کتاب کو بھی نہیں پڑھا۔ جیسے اکثر مرزائی صاحبان مخالفین کی کتابوں کو دیکھنا پسند نہیں کرتے ہیں ۔ میں اس واسطے کہتا ہوں کہ آپ نے میری کتاب کو پڑھ چکنا بھی خلاف واقع تحریر کیا ہے کیونکہ اگر آپ نے میری کتاب کو بھی مطالعہ فرمایا ہوتا تو آپ ہرگز نہ کہتے کہ یسوع میرا واقف نہیں ہے کیونکہ میری کتاب تقریباً یسوع علیہ السلام کے نام اور تذکرے سے پر ہے ۔ چنانچہ صفحہ ۶۶ سے ۷۲ تک خاص یسوع علیہ کے نام کی بحث مفصل ہے، پھر صفحہ ۱۰۵ پر ذکر ہے ۔ پھر مجھے نہایت افسوس ہوگا کہ میں یہ کہوں آپ نے صریح کذب کا عمداً استعمال کیا کہ یسوع میرا واقف نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں قابل غور اور توجہ یہ بات ہے کہ یہ یسوع علیہ السلام وہی ہیں جن کو مرزا صاحب نے فحش گالیاں دی ہیں اور یہ بہانہ کیا ہے کہ قرآن میں اس کا کوئی ذکر نہیں۔ اسی باعث سے آپ بھی لکھ دیا کہ یسوع میرا واقف نہیں۔ جن کو مرزا صاحب قادیانی اپنی الہامی کتابوں میں حضرت مسیح اور عیسی علیہ السلام لکھ چکے ہیں۔ پھر کشمیر میں حضرت عیسی کی قبر کے ثبوت بنانے میں ایسی مجبوری ہوئی کہ یوز آسف اور جیزس کو یسوع، عیسی علیہ السلام لکھ دیا مگر یہ خیال نہ آیا کہ ہم یسوع علیہ السلام کو کیسی گندی گالیاں دے چکے ہیں اور ان کا بھی قرآن میں کوئی ذکر نہیں حالانکہ یوز آصف ایک جدا گانہ شخص ہیں جن کی سوانح عمری مطبوعہ حیدر آباد وغیرہ موجود ہیں۔

فرمایئے باوجود ایسے یقینی اور قطعی علم کے یسوع علیہ السلام کو فحش گالیاں یعنی ماں بہن دادیاں نانیاں کی گالیاں دینا بقاء ایمان واسلام ہے؟۔

پیغمبری ونبوت بروز محمدﷺ وغیرہ آپ کے ایمان کے نزدیک قرآن شریف واحادیث سے ثابت ہے؟

دراصل ایمان، الایمان بین الخوف و الرجاء ہے خداوند کریم ہر ایک مسلمان کو نصیب کرے آمین ان فی ذلك لعبرة لمن یخشی

ہاں میں نے عرض کیا تھا کہ مرزا صاحب کے نبی یا رسول ہونے کی بابت پھر عرض کرونگا۔ جیسے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ میں حضرت مرزا صاحب قادیانی کو محض کثرت مکالمہ کے رنگ میں نبی بروزی مبشر منذر مانتا ہوں مامور یقین کرتا ہوں۔ منکر ان کا اگر مسلمان ہے تو مسلمان جانتا ہوں۔ بروزی نبی کی بابت عرض کر چکا ہوں کہ قرآنی آیات کے حوالہ سے ایسا خیال کرنا ہی غلط ہے یہ کسی جگہ اور کسی حدیث میں نہیں آیا کہ کثرت مکالمہ مزعومہ سے کوئی آدمی نبی بروزی بن جاتا ہے اگر کوئی ایسا ہوا ہے تو آپ پیش کریں۔ ہاں مبشر اور منذر نبی اور رسول ہی ہوتے ہیں لیکن بروزی نہیں اور مبشر منذر کا منکر بلاشک کافر ہے۔

اس میں تو آپ نے اجتماع الضدین کر دیا ہے کہ بروزی نبی بھی ہیں اور مبشر اور منذر بھی ہیں لیکن ان کا منکر کافر نہیں۔ جب آپ مبشر اور منذر مرزا صاحب کو مانتے ہیں تو پھر مرزا صاحب نبی اور رسول کیوں نہیں۔ صرف بروزی نبی کیوں ہیں۔ قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف میں جا بجا مبشر اور منذر رسول علیہ السلام ہی کیلئے اللہ تعالی نے فرمایا ہے جیسے:

۱۔ فبعث الله النبيين مبشر ين و منذ رين ۔(بقرہ)۔

(پس بھیجا اللہ نے انبیاء کو مبشر اور منذر بنا کر)

۲۔رسلاً مبشر ين و منذ رين ۔(نساء)۔

(رسولوں کو مبشرین و منذرین بنا کر بھیجا)

۳۔و ما نر سل المر سلين ا لا مبشرين و منز رين (کہف)۔

(ہر رسول مبشر اور منذر ہی ہوتا ہے)

۴۔و ما ار سلناك ا لا مبشراً و نذ يرا ۔(بنی اسرائیل)

(ترجمہ۔ہم نے آپ کو مبشر اور منذر کر کے ہی بھیجا ہے)

پس قرآن شریف سے بخوبی ثابت ہوا کہ مبشر اور منذر رسل عليهم السلا م ہی ہوتے ہیں ۔سواء ان کے اور کوئی مبشر اور منذر نہیں ہوسکتا۔اندریں صورت مبشر اور منذر کا منکر فی الواقع کافر ہے۔لیکن تعجب ہے کہ آپ مبشر اور منذر بھی مانتے اور منکر ان کا پھر بھی مسلمان ہی رہتا ہے۔

آگے چلئے: آپ خود مرزا صاحب قادیانی کو اپنی معیار صداقت میں نبی اور رسول مان چکے ہیں۔

انبیاء سابق عليهم الصلوة و السلام کے دعاوے اور ثبوت دعاوی کے نشانات کو ایک طرف اور لوگوں کے انکار اور استہزاء کے حالات دوسری طرف سنا کرتے تھے تو ان لوگوں پر تعجب آتا تھا اور دل میں سوسو ابال اٹھتا تھا کہ یاالہی وہ کس قسم کے مزاجوں اور دماغوں کے انسان تھے جو ایسے عظیم الشان راست بازوں کے دعاوی کا اور ایسی ایسی آیات بینات سے اعراض کرتے تھے اور جب قرآن کریم میں آیات

۱۔یا حسرة على العبا د ما يأ تيهم من رسو ل ا لا كا نوا به يستهز ؤن۔

۲۔ كذ لك ما اتى الذين من قبلهم من رسو ل ا لا قا لوا سا حر او مجنو ن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ما یأ تیهم من نبی ا لا کا نوا به یستهز ؤن۔

(بلفظہ معیار صداقت۔ص۲)

اس تحریر اور آ یات با لا کے لکھنے سے آ پ کی مراد یہ ہے کہ قا دیانی مرزا صاحب رسول ہیں اور نبی ہیں۔ان پر لوگ استہزا ء کر تے ہیں اسی طرح پہلے نبی اور رسولوں کے سا تھ کیا کر تے تھے اور ان کو سا حر اور مجنون کہتے تھے اور ان کے حکم سے اعراض کر تے تھے اسی طرح سے مرزا صا حب قا دیانی کو بھی کہا گیا۔

پھر دوسری جگہ آ پ نے لکھا ہے کہ:

اس زمانہ میں وبا ئیں، مصیبتیں، قحط، طاعون، بخار، زلازل، سیلا ب، آ تش زدگیاں، ریلوے حا دثات وغیرہ مرزا صا حب کے انکار کے سبب د نیا میں ہیں کیونکہ وہ نبی اور رسول ہیں کیونکہ اللہ تعالی فر ما تا ہے:

و ما ار سلنا فی قر یة من نبی ا لا اخذ نا ا هلها با لبا ساء

ما کنا معذ بین حتی نبعث رسو لا

و ما کا ن ر بك مهلك القری حتی نبعث فی امها رسو لا

(القصص:۵۹)۔(صفحہ۵۔معیار صداقت)

ان تمام تحریری با تو ں سے آ پ کی مرا د یہ ہے کہ مرزا صا حب نبی اور رسول ہیں جن کے نہ ماننے کی وجہ سے ایسے مصا ئب نا زل ہو ئے ہیں۔

تیسری جگہ آ پ نے لکھا ہے:

اور بہتیر ے بد قسمت ہو تے جو ما مور کے خلاف

و ما منع الناس ان یو منوا اذ جا ء هم الهدی الا ان قا لوا ابعث الله بشراً رسو لاً (الاسراء:۹٤)

یہاں آ پ کی مرا د یہ ہے کہ مرزا صا حب رسول ہیں اور بد قسمت لوگ ان پر ایمان نہیں لا تے۔

پس تمام آ پ کی معیار صداقت میں مرزا صا حب کو نبی اور رسول بڑے زور شور سے ثا بت کیا ہے اور ان پر ایمان لا نے کی تا کید اور وعید تحریر فر ما ئی ہے اور آ یات کو جو کا فرو ں کے حق میں نا زل ہو ئی ہیں در ج فر ما یا ہے۔پھر آ پ کہتے ہیں کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو بروزی نبی مانتا ہوں اور جو مسلمان ان کا منکر یا مکذب ہے اس کو مسلمان ہی جانتا ہوں۔ اور ساتھ ہی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب رسول اور نبی نہیں بلکہ میں ان کو مسیح موعود جانتا ہوں۔ یہ کیا تماشہ کی بات ہے کہ میرے عریضہ کے جواب میں قادیانی مرزا صاحب کو نبی بروزی (جس کا قرآن اور احادیث میں کوئی ذکر نہیں) مانتے ہیں اور اپنے مضمون معیار صداقت میں بڑے زور سے رسول اور نبی تحریر فرماتے ہیں۔ اور ان کے نہ ماننے والوں کے حق میں وہ آیات دلیل میں پیش کرتے ہیں جو کفار اور منکران انبیاء و رسل کے حق میں وارد ہوئی ہیں۔ ان اجتماع الضدین کو کوئی ذی عقل تو تسلیم نہیں کرسکتا۔ آپ ہی براہ مہربانی اس کا حل فرماویں۔

قادیانی دعویٰ نبوت و رسالت

اب میں مرزا صاحب قادیانی کی ان چند دستاویزات کو پیش کرتا ہوں جن میں انہوں نے دعویٰ نبوت و رسالت کر کے اپنے منکروں کو کافر قرار دیا ہے۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ ایسا شخص محدث کے نام سے موسوم ہے انبیاء کے مرتبے سے اس کا مرتبہ قریب واقع ہوا ہے۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۵۴۶ حاشیہ)

۲۔ میں محدث ہوں اور محدث بھی نبی ہوتا ہے اس کے الہام میں شیطانی دخل نہیں ہوتا بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہوتا ہے اور انکار کرنے والا مستوجب سزا ہوتا ہے۔ (توضیح مرام۔ ص ۱۸)

۳۔ میری نسبت بار بار کہا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور، خدا کا امین، خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ یہ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم)

۴۔ جس نے تیری بیعت کی اس کے ہاتھ پر خدا کا ہاتھ ہے (انجام آتھم۔ ص ۷۸)

۵۔ نبیوں کے چاند (مرزا قادیانی) (انجام آتھم ص ۵۸، ۶۰)

۶۔ جو مجھے بے عزتی سے دیکھتا ہے وہ خدا کو بے عزتی سے دیکھتا ہے اور جو مجھے قبول کرتا ہے وہ خدا کو قبول کرتا ہے (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۸، ۶۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔الہام قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً۔(اے مرسل من اللہ) (بلفظہ اشتہار معیار الاخیار ص۲۔۳)

۸۔ الف۔ بہرحال خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔(مرزا کا خط بنام عبدالحکیم ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء۔ بدر ۹ مارچ۔۱۹۱۱ء صفحہ اول کالم ۳)۔

الہام: جو شخص تیری پیروی نہیں کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہیں ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔

(معیار الاخیار۔ص ۸۔حقیقۃ الوحی۔ص۱۶۳۔۱۶۵)

۹۔ یاد رکھو جیسا کہ مجھے خدا نے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکذب یا مکفر یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔(اربعین نمبر۳ ص ۲۸ حاشیہ)

۶۱۹۱۔۱۰۔ فاتقوا اللہ ایھا الفتیان۔ الخ۔(اے جوانو خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو اور میری اطاعت کرو گناہوں کی موت مت مرو)۔(خطبہ الہامیہ ص ۳۵۔۳۶)

۱۱۔ و انّ انکاری .. الخ۔ میرا انکار حسرت ہے ان لوگون پر جنہوں نے مجھ سے کفر کیا اور جنہوں نے حسد چھوڑ دیا اور مجھ پر ایمان لے آئے ان کے لئے برکتیں ہیں۔(خطبہ الہامیہ۔ص۱۱۳)

۱۲۔ لعنت اللہ علی من تخلف منا و ابی۔ترجمہ خدا کی لعنت اس شخص پر جو میری مخالفت کرتا ہے یا میرا انکار کرتا ہے۔(تحریر مرزا بنام پیر مہر علی مورخہ ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء)

۱۳۔اس وقت بھی خدا کا رسول تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے۔ پس سوچو اور ایمان لاؤ تاکہ نجات پاؤ۔(اشتہار النداء من وحی السماء۔۲۱ اپریل ۱۹۰۵ء)

۱۴۔مرزا صاحب نے مولوی عبدالکریم کی قبر پر سنگ مزار پر یہ شعر لکھوایا

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بلفظ الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء۔ بدر ۶ مارچ ۱۹۰۶ء)

۱۵۔ الہام: قطع دا بر القو م الذین لا یو منو ن (بدر نمبر ۳ ج ۲۔ ۱۹ جنوری ۱۹۰۶ء) جو قوم میرے پر ایمان نہیں لاتی اس کی جڑ کاتی گئی

۱۶۔ بہر حال جب کہ خدا تعالی نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (مرزا کا خط مندرجہ ذکر الحکیم نمبر ۴ ص ۲۳ مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)

مریدین مرزا کی تحریرات تائید دعوی نبوت میں

۱۔

اسم او اسم مبارک ابن مریم مے نہند
آن غلام احمد است و میرزائے قادیان
گر کسے آ رد شکے در شان او کافر است
جائے او باشد جہنم بے شک و ریب و گمان

(بلفظ الحکم ۱۰ جنوری ۱۸۹۹ء ص ۳)

۲۔ مرزا صاحب کا دعوی ہے کہ میں امام برحق ہوں جو مجھ امام برحق کو نہ مانے گا وہ جاہلیت کی موت (کافر ہوکر) مرے گا۔ (الحکم ۱۷۔ اگست ۱۸۹۹ء، حکیم نور الدین کا خط)

۳۔ آج چودھویں صدی کے سر پر اللہ تعالی کا رسول (مرزا قادیانی) اس کی طرف سے خلقت کے لئے رحمت اور برکت ہے ہاں جو اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے کو نہ مانے گا وہ جہنم میں اوندھا گرے گا۔ (الحکم ۲۴۔ اکتوبر ۱۸۹۹ء ص ۶۔۷)

۴۔

ندا یہ فلک سے آتی ہے سن لو اے لوگو
کہ لاؤ تم اس پہ ایماں خدا کا ہے منشور
نہ مانا جس نے اسے اپنا پیشوا و امام
گیا وہ دونوں جہاں سے مرا بکفر کفور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اقدس کا الہام نص صریح ہے اور نص صریح کا منکر کافر۔

(الحکم ۲۴ نومبر ۱۸۹۹ء ص ۵)

۵۔ آپ (مرزا) مسیح موعود مامور من اللہ ہیں انکار کرنے والا خارج از امت ہے۔

(نقشہ الہامات سید امیر علی شاہ ملہم الحکم ۳ مارچ ۱۹۰۰ء ص ۶)

۶۔ جس مسیح کی نسبت جناب رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی کی تھی اس کو نبی اللہ فرمایا ہے اور حضرت مرزا صاحب وہی نبی اللہ ہیں نبی کا مکذب کافر ہوتا ہے۔

(الحکم ۳۱ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۱۱)

۷۔ ملک مولا بخش صاحب رئیس گورانی کا سوال کہ حضرت مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ماننے والا کو کافر ماننا چاہیے ... تمہید کے بعد میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے مخالفین کافر ہیں یا نہیں ...خدا تعالی کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے ...حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالی کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہے اس کا حشر کیا ہوگا (یعنی کافر دوزخی ہے) (بدر ۱۹ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۷۔۸)

لیجئے میاں (غلام رسول) صاحب! بہت چاہا کہ اختصار کروں۔ لاچار اختصار کرتے کرتے اپنے قلم کو روکتے ہوئے بھی اس قدر لکھا گیا۔ اس کو کافی سے بھی زیادہ سمجھ کر بس کرتا ہوں۔

عرض کرتا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے آپ کو رسول، نبی برحق، لکھتے ہیں اور الہامات بڑے زور سے درج کرتے ہیں اور اپنے منکر مکذب متردد وغیرہ تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں اور جہنم ان کا ٹھکانہ فرماتے ہیں۔ اور اسی طرح تمام مرزائی احمدی بڑے زور سے ہم مسلمانوں کو کافر اور دوزخی اپنی تحریرات میں قرار دیتے ہیں اور حکم خداوند کریم کا جو قرآن میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے اس کا انکار صریح کیا گیا ہے اگرچہ آپ نے کچھ مہربانی کر کے (برخلاف مرزا صاحب اور تمام حوارین) ہم کو کافر اور جہنمی نہیں فرمایا لیکن مرزا صاحب و دیگر مرزائیان نے اپنے الہامات و دستاویزات میں ہم سب مسلمانان عرب و عجم کو جو مرزا صاحب کے ادعا کا انکار کرتے ہیں یا تکذیب کرتے ہیں یا صرف متردد ہیں، بڑے زور سے کافر، مرتد،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہنمی، خارج از امت، اسلام سے خارج، لعنتی اور جاہلیت کی موت مرنے والے وغیرہ لکھ دیا ہے۔ امید ہے آپ اس پر غور فرماویں گے۔

یہ وہی باتیں ہیں جنہوں نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن پٹیالہ کو پھر اسلام میں داخل کیا جو بہت بڑا حامی مرزا صاحب کا تھا۔

یہاں پر نہایت تعجب اور پر تعجب آپ کی توجہ کے قابل یہ بات ہے کہ پہلے تو مرزا صاحب ابن مریم مسیح موعود مہدی مسعود وغیرہ القابات حاصل کرنے سے سخت زور سے انکار کر کے کہتے تھے کہ میں نے مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے یا روحانی مسیح ہونے کا دعوی ہے۔ مسیح موعود یا مہدی ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ جو شخص ایسے کہے وہ مفتری اور کذاب کم فہم شخص ہے۔ یا یہ کہ خود ہی مسیح ابن مریم مسیح موعود مہدی مسعود نبی رسول سب کچھ بن کر اپنے منکروں، مکذبوں، متر ددوں کو کافر لعنتی جہنمی وغیرہ فرما دیا۔ ان باتوں کی فلاسفی آپ ہی سمجھیں۔ خواہ خلل دماغ تصور فرمائیں یا دروغ گورا حافظہ نباشد کہیں۔ ہاں خالصاً للہ اگر اپنے دل سے تعصب کو دور کر کے غور فرمائیں گے تو آپ کو یہ راز منکشف ہو جائے گا۔

خدا کے لئے یہ نہ تحریر فرمائیں کہ مخالف تحریروں نے ہی مجھے ادھر جانے کی تحریک کی تھی۔ میں اپنے سچے ایمان سے کہتا ہوں کہ میرا ارادہ محض اصلاح کا ہے خداوند کریم علیم بذات الصدور ہے۔

ان ارید الا الاصلاح ما استطعت و ماتوفیقی الا باللہ

دوسرا سوال

کیا آپ مرزا صاحب کے کل الہامات کو قطعی اور یقینی اللہ تعالی کی طرف سے جانتے ہیں یا ان میں سے بعض کو۔

جواب بذریعہ پوسٹ کارڈ:

حضرت صاحب کے کل الہامات کو من جانب اللہ قطعی اور یقینی جانتا ہوں

جواب بذریعہ خط۔

دوسرے سوال کے متعلق التماس ہے کہ الفاظ الہام کو من جانب اللہ یقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتا ہوں اس کی مراد شرح تفہیم کو ملہم کا اجتہاد مانتا ہوں۔

اقول: اس سوال کے جواب میں آپ نے ظاہر اور ثابت کیا ہے کہ جو الہامات مرزا صاحب کو ہوئے تھے وہ منجانب اللہ قطعی اور یقینی تھے اور ان پر ایمان لانا ایسا ہی ہے جیسے قرآن شریف پر۔ لیکن مسلمان لوگ اس کے خلاف ہیں کیونکہ ان کے نزدیک قرآن شریف لاریب کلام الٰہی ہے اور وہ قطعی اور یقینی ہے اور وہ عین الیقین کے درجہ پر ہے جس کی معیار اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام پاک میں اس طرح فرمائی ہے

ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيرا۔ (نساء)

دوم جو نشانات یا معجزات اور پیش گوئیاں حضرت رسول اکرم ﷺ کے ذریعہ سے قرآن شریف میں مسلمانوں کو پہنچے ہیں ان کا انکار کافر اور ظالم لوگ کرتے ہیں۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وما يجحد بآياتنا الا الظالمون۔

اسی معیار پر مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کو رکھ کر دیکھنا چاہیے۔ اگر ان میں اختلافات نہیں ہیں اور وہ سچے بھی ہوئے ہیں اور ان کی وجہ سے کچھ ہدایت اور رشد بھی پایا گیا ہے تو خدا کی طرف سے یا خدا کی طرف منسوب ہو سکتے ہیں یا ہو سکیں گے۔ اگر ایسا نہیں تو بس شیطانی نزول سمجھا جائے گا۔ کیونکہ قرآن شریف میں موجود ہے کہ شیطانی نزول بھی اپنے دوستوں پر ہوا کرتا ہے اور اکثر مفتری اور اثیم لوگوں پر نزول شیطانی ہوتا رہتا ہے۔ اس بارہ میں مرزا صاحب کا اپنا اقرار جو اکمل آف گولیکی نے ۱۴ فروری ۱۹۰۷ء کو شائع کیا وہ اس طرح ہے: وھو ہذا

> ازاں بعد میں نے عرض کیا کہ ایک نوجوان احمدی یہ الہامات سناتا ہے رؤیا میں خلقت نے مجھے سجدہ کیا۔ بہشت کی سیر کی۔ اور الہام ہوا
>
> انا النذير المبين۔
>
> فرمایا کہ یہ بڑے ابتلاء کا مقام ہے۔
>
> میرا مذہب یہ ہے کہ جب تک درخشان نشان اس کے ساتھ بار بار نہ لگائے جاویں تب تک الہام کا نام لینا بھی سخت گناہ اور حرام ہے پھر یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ قرآن مجید اور میرے الہامات کے خلاف تو نہیں۔ اگر ہے تو یقیناً خدا کا نہیں بلکہ شیطانی القاء ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل میں ایسے تمام لوگوں کی نسبت میرا تجربہ ہے کہ انجام کار ہلاک ہوتے ہیں۔

اب میں مرزا صاحب قادیانی کے دو چار الہامات کو بطور نمونہ آپ کی غور کے لئے پیش کرتا ہوں:

اول: سب سے پہلے ۱۸۶۴ء میں مرزا صاحب کو الہام ہوا۔ رؤیا صادقہ کتاب براہین احمدیہ کی بابت ہوا کہ

یہ کتاب حضرت رسول اکرم ﷺ کے مبارک ہاتھ میں ایک میوہ بن گئی اور قاش قاش کیا گیا تو اس میں سے بہت شہد نکلا یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ مرفق تک بھر گئے میں نے دریافت پر کہا کہ اس کتاب کا نام قطبی ہے یعنی قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۲۴۸ حاشیہ نمبر ۱ از مرزا۔ اس وجہ اور الہام کے یقینی ہونے پر دس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار دیا کہ جو شخص اس کتاب کا جواب دے یا غلط ثابت کرے تو اس کو یہ انعام دیا جاوے گا۔

پھر اس کتاب براہین احمدیہ کی بابت لکھا کہ:

تین سو مضبوط اور قوی دلائل عقلیہ سے اسلام کی حقانیت ثابت کی گئی ہے اور اسی وجہ سے انعامی اشتہار انگریزی و اردو میں دیا گیا ہے۔ اور یوں لکھا ہے:

یہ کتاب مرتب ہے ایک اشتہار اور ایک مقدمہ اور چار فصل اور ایک خاتمہ پر۔ (بلفظہ براہین احمدیہ۔)

اس الہام مندرجہ بالا میں جو کتاب دکھلائی گئی اگرچہ اس کا نام قطبی تھا اور برخلاف اس کے براہین احمدیہ رکھ دیا۔ وہ کتاب تین سو جزء کی ضخامت اور تین سو مضبوط اور قوی عقلیہ دلائل اور اس میں ایک اشتہار چار فصل ایک خاتمہ درج ہے۔

اب آپ براہین احمدیہ الہامی کو اپنے ہاتھ میں لے کر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جاوے گا کہ اس میں صرف ایک اشتہار، ایک مقدمہ، ایک فصل، ایک باب نامکمل موجود ہیں۔ لیکن تین فصلیں اور ایک خاتمہ ندارد ہیں۔ اور ایک باب تھوڑا سا بلا الہام ہی لکھ دیا ہے۔ نہ تو تین سو مضبوط عقلیہ دلائل ہیں، اور نہ تین سو جزء کی کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہرگز نہیں۔ پھر آپ ہی غور فرماویں یہ الہام خدا کی طرف سے تھا۔ میں کہتا ہوں اور ہر شخص غیر متعصب یہی کہے گا کہ خدا کی طرف سے نہیں۔ آگے چلئے

دوئم۔ مرزا صاحب کی الہامی کتاب میں الہام ہے۔

هو الذی ارسل رسوله بالهدی .. الآیه

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آوے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جاوے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸۔۴۹۹)

دوسرا الہام:

عسی ربکم ان یرحم علیکم۔ الآیة

حضرت مسیح نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام و نشان نہ رہے گا اور جلال الٰہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی قہری سے نیست و نابود کر دے گا۔ (براہین احمدیہ حاشیہ نمبرص ۵۰۵؟)

اس کے بعد باوجود ایسی تحدی الہام قطعی اور یقینی کے انہیں الہاموں کے ساتھ حضرت مسیح کی وفات بیان کر کے خود مسیح بن بیٹھے دیکھو تمام کتب مولفہ مرزا صاحب و دیگر تمام مرزائی احمدیان کہ مسیح علیہ السلام مر چکے۔ اب وہ نہیں آئیں گے۔ آنے والا مسیح میں ہی ہوں۔

اب فرمایئے مرزا صاحب کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل گیا ہے۔ دین اسلام کا غلبہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر مرزا صاحب نے کر دیا ہے۔ کسی کج اور ناراست کا نام و نشان بھی دنیا پر نہیں رہا۔ تمام گمراہان کو نیست و نابود کر دیا ہے۔ نہایت جلال اور جلالیت کو مرزا صاحب کام میں لے آئے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ حاشا وکلا۔ تناقضات الہام پر غور فرمایئے۔ کیا خدائی الہامات ایسے ہی ہونے چاہییں۔ آگے چلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوئم۔ مرزا صاحب کو ۱۸۸۶ء میں الہام ہوا کہ

تیرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔ لڑکا کیا ہوگا وہ مظہر الحق و العلی کا ن الله نزل من السماء وہ لڑکا مظہر حق ہوگا گویا خود اللہ تعالی نے آسمان سے نزول کیا ہے۔ بادشاہان اس کے کپڑوں سے برکت پائیں گے وغیرہ

لیکن افسوس اس حمل سے لڑکی پیدا ہوئی۔ جب لوگوں نے اعتراض کیا تو فوراً کہہ دیا کہ میں نے کب کہا تھا کہ اسی حمل سے لڑکا پیدا ہوگا۔ اس کے بعد لڑکا پیدا ہوا۔ اور اشتہارات دیئے گئے کہ وہ لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ عقیقہ وغیرہ کی رسم بڑی تعلیٰ اور تحدی سے ادا کی گئی۔ لیکن افسوس کہ وہ لڑکا صرف ۱۶ ماہ کی عمر پا کر ملک بقا کو روانہ ہو گیا۔ اور اب تک وہ لڑکا پیدا نہ ہوا حتی کہ مرزا صاحب بھی سدھار گئے۔

دوبارہ پھر الہام ہوا کہ:

میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوگا۔

لیکن افسوس خلاف الہام لڑکی پیدا ہوئی

سہ بارہ الہام ہوا کہ:

میرے گھر میں شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا (الحکم ۷ امئی ۱۹۰۴ء ص ۵)

مگر افسوس پھر خلاف اس کے:

۲۴ جون ۱۹۰۴ء کی رات کو اعلی حضرت حجۃ اللہ (مرزا قادیانی)... مشکوئے معلیٰ میں دختر نیک اختر پیدا ہوئیں۔ (الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۴ء ص ۷)

چہار بارہ الہام ہوا کہ:

میرے گھر میں عالم کباب لڑکا پیدا ہوگا جس کے پیدا ہونے پر تمام دنیا کباب ہو جاوے گی۔

مگر افسوس اس کے خلاف پھر لڑکی پیدا ہوئی۔

اس کے بعد پنج بارہ الہام ہوا کہ:

پانچواں لڑکا پیدا ہوگا۔

مگر افسوس پھر بھی اس کے خلاف لڑکی ہی پیدا ہوئی (دیکھو مواہب الرحمٰن)

شش بارہ پھر الہام ہوا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک احمد فوت شدہ کی جگہ ایک اور لڑکا پیدا ہوگا

(دیکھو اشتہار مرزا قادیانی۔ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

مگر نہایت افسوس کی بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اس اشتہار کے چھ ماہ بعد ہی سفر کر گئے اور آئندہ تمام ایسے الہاموں کا خاتمہ کر کے اپنے خدائی الہاموں پر مہر لگا گئے۔

مولوی صاحب! ذرہ مہربانی فرما کر ان الہامات پر غور فرما کر کہیے کہ خدائی الہامات ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ لیجئے آگے چلئے

چہارم: ۱۸۹۰ء میں مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ مرزا احمد بیگ کی دختر کلاں کے ساتھ ان کا نکاح آسمان پر پڑھا گیا ہے۔ اس الہامی اشتہار کے دیکھنے سے مرزا احمد بیگ کو رنج ہوا۔ اور اس نے انکار کر کے لڑکی کا نکاح مرزا سلطان محمد کے ساتھ بمقام پٹی ضلع لاہور کر دیا۔

ناراضگی میں طلاق اور عاق کی نوبت پہنچی (مرزا قادیانی نے اپنی بہو اور بیٹے کے ساتھ یہ برتاؤ کیا۔ دیکھو حضرت کے اصل خطوط مندرجہ کلمہ فضل رحمانی)۔

پھر مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا کہ اڑھائی سال میں مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد سلطان محمد دونوں مر جائیں گے۔ اور پھر بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آوے گی۔ یہ خدا کی باتیں ہیں جو آسمان پر قرار پا چکی ہیں جو زمین پر سچی ہو کر رہیں گی زمین و آسمان ٹل جائیں مگر یہ الہام نہیں ٹلے گا۔

اس کے بعد مرزا صاحب قادیانی نے اس الہام کے پورا ہونے پر بہت تعلّی سے یہ لکھا:

> یاد رکھو اس پیش گوئی کی دوسری جزء (مرزا سلطان محمد کا مرنا) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ اے احمقو! یہ انسانی افتراء نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں ٹلتی نہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۴)

فرمایئے! یہ خدائی الہام ہیں؟ ہرگز نہیں۔

مرزا صاحب کا نکاح محمدی دختر مرزا احمد بیگ سے ہو گیا؟ یا اب بھی کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امید ہے؟ مرزا صاحب کے الہام کے مطابق جو قطعی اور یقینی ہے بد سے بدتر کون ہوا احمق اور خبیث مفتری کون ہوا۔ آپ خود ہی غور فرمائیں۔ اور لیجئے آگے چلئے

اس کے بعد الہام ہوا:

ایک صاحب قبر (اخبار الحکم ۱۷۔۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۱۵ کالم اول) کے فرمانے سے پچانوے سال کی عمر ہوئی لیکن برخلاف (مرزا جی کو پچانوے سال کے علاوہ پانچ سال کی عمر اپنی مولوی مردان علی ساکن حیدر آباد دکن نے کاٹ کر مرزا جی کو دے دی تھی اس حساب سے سو سال کی عمر ہونی چاہیے۔ ازالہ اوہام طبع ثانی ص ۴۷۷) ہر دو الہاموں کے مرزا صاحب صرف سڑسٹھ سال کی عمر میں راہی ملک عدم ہو گئے۔ فرمائیے یہ الہام خدائی ہیں۔ آگے چلئے

ششم: مرزا صاحب کا الہام:

مجھ کو دکھلایا گیا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں ہماری قبر ہوگی، (دیکھو ازالہ اوہام طبع ثانی ص ۲۳۶)

پھر الہام ہوا کہ:

ہم مدینے میں مریں گے یا مکہ میں (دیکھو اخبار بدر ۱۵ جنوری ۱۹۰۶ء)

آسمانی کہیے منکوحہ کا شوہر کون ہے
مر گیا جو دل میں یہ اندوہ لے کر کون ہے
کون احمق اور خبیث و مفتری جھوٹا ہے کون
اپنے ہی اقرار سے اب بد سے بد تر کون ہے
کب ہوا اسّی کا سن اور کب ہوا پچانوے
مر گیا سڑسٹھ ہی میں جو بے خبر پھر کون ہے
نہ تو مکے میں مرا اور نہ مدینے میں گرا
جو مرا لاہور میں کذاب منکر کون ہے

اس کے بعد تیسری دفعہ الہام ہوا کہ:

تین جگہ پر مجھ کو میری قبر کا نشان دیا گیا لیکن کسی جگہ کا نام نہیں لکھا۔

(دیکھو مرزا صاحب کی الوصیۃ)

فرمائیے یہ الہامات خدائی ہیں۔ اور ان الہامات کے مطابق مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی قبر کہاں ہوئی۔ آپ کا اختیار ہے کہ ان الہامات کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سمجھیں۔ آگے چلئے

ہفتم: مرزا صاحب کی ایک بڑی تعلّی اور تحدی کے ذریعہ سے یوں ہے

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے یہ بھی لکھا ہے کہ

> اگر آپ کے (مخالفین) اس قدر دعا کریں کہ زبانوں پر زخم پڑ جائیں اور اس قدر رو رو کر سجدہ میں گریں کہ ناک گھس جائیں اور آنسوؤں کے حلقے گل جائیں اور پلکیں جھڑ جائیں اور اکثر گریہ وزاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے تب بھی وہ دعائیں سنی نہیں جائیں گی کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں جو شخص میرے پر بددعا کرے گا وہ بددعا اسی پر پڑے گی۔ (اخبار بدر ۹ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۵ کالم ۳)۔

مولوی صاحب خدا کے لئے غور فرمایئے۔ مرزا صاحب کی دعائیں کہاں ہیں۔ اپنی عمر کے الہام کیا ہوئے۔ اس سے بھی صاف ظاہر ہو گیا کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہیں آئے تھے۔ آگے چلئے

ہشتم۔ مرزا صاحب کا الہام ہے کہ:

> میں نے کشفی طور پر ایک لاکھ فوج کی درخواست کی کہ مجھے ایک لاکھ فوج دی جاوے۔ حکم ہوا کہ ایک لاکھ فوج نہیں ملے گی مگر پانچ ہزار سپاہی دیئے جائیں گے (دیکھو ازالہ اوہام۔ حاشیہ ص ۹۷۔ ۹۸ طبع اول)

اب اس الہام کے برخلاف مرزا صاحب مرزائیوں نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت چار لاکھ ہے دیکھو پیغام صلح آخری تحریر مرزا صاحب و خواجہ کمال الدین پلیڈر۔ جب پانچ ہزار سپاہی الہام کی رو سے منظور ہوئے تو اب چار لاکھ کیسے۔ پہلے درخواست ہی ایک لاکھ کی تھی جواب الہام کے خلاف چار لاکھ کی جمعیت بیان کی جاتی ہے آپ یا تو الہام کو سچا کہیں یا دوسری تحریرات کو۔ آگے چلئے

نہم: مرزا صاحب کا آخری الہام جو نہایت ضروری اور تاکیدی جو بذریعہ اشتہار تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء اپنے انتقال سے چھ ماہ پیشتر بڑے زور سے اپنے مخالفین ڈاکٹر عبدالحکیم خان و مولوی ثناء اللہ وغیرہ کے برخلاف شائع کیا اور جس میں اپنی جماعت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت تاکید کی ہے کہ اس اشتہار کو میری جماعت اپنی نظر گاہ میں چسپاں کرے اور تمام اپنے بچوں اور عورتوں کو اس سے آگاہ کرے کہ وہ جانی دشمن جڑ سے کاٹے جائیں گے اور ان کا نام ونشان نہ رہے گا وہ الہام اس طرح پر ہے۔

الف: خدا نے کہا کہ میں تیری عمر بڑھا دونگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں ان سب کو جھوٹا کرونگا تیری عمر بڑھا دوں گا (اس سے پہلے دو الہام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ الہام ہوا رب زد نی عمری و فی عمر زو جی زیادۃ خارق العادۃ۔۔

۲۔ انا نر ینک بعض الذی نعد ھم نز ید عمرک ہم تجھے بعض وہ امور دکھلا دیں گے جو مخالفوں کی نسبت ہمارا وعدہ ہے اور تیری عمر زیادہ کریں گے۔ بدر ۲۵ اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۳) اور دشمن جو تیری موت چاہتا ہے وہ خود تیری آنکھوں کے روبروے اصحاب الفیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا۔

ب۔ اسی اشتہار میں الہام ہے کہ مبارک احمد میرا لڑکا جو فوت ہو یا ہے اس کی جگہ دوسرا لڑکا نعم البدل دیا جائے گا تا کہ دشمن یہ نہ کہے کہ مبارک احمد فوت ہو گیا اور یہ سمجھا جائے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا بلکہ وہ زندہ ہے

ج۔ پھر اسی اشتہار میں تیسرا الہام ہے کہ اس ملک میں ایک سخت طاعون آنے والی ہے اور دوسرے ممالک میں بھی جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی وہ لوگوں کو دیوانوں کی طرح کردے گی اس سال میں یا آئندہ سال

اب آپ غور فرمائیں کہ یہ الہامات مندرجہ اشتہار تبصرہ جو سخت تاکیدی ہیں یا صحیح ہوئے یا غلط۔

مرزا صاحب کے دشمن مرے یا خود مرزا صاحب۔

مرزا صاحب کی عمر خدا نے بڑھا دی یا گھٹا دی۔

اصحاب فیل کی طرح کون نابود ہو گیا۔

مبارک احمد کی جگہ کون سا لڑکا پیدا ہوا (نوبت ہی نہ آئی) آئندہ بھی کوئی امید نہ رہی۔

اس ملک یا دیگر ممالک میں کون سی طاعون ایسی پڑی جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی۔ بلکہ مرزا صاحب کے مرنے کے بعد بہت ہی کم ہو گئی اور وہ آتش اور کیڑا ہی نہیں رہا وہ سال بھی گذر گیا یعنی ۱۹۰۷ء اور دو سال اور بھی گذر گئے یعنی ۱۹۰۸ء و ۱۹۰۹ء۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعون ندارد۔ یہ ہیں خدا کے الہامات اور امداد غیبی۔

لیجئے آگے چلئے

دہم: بہت سے الہامات مرزا صاحب کے زبان انگریزی عبرانی وغیرہ میں ہیں جن کو مرزا صاحب خود نہیں جانتے یہ بات حکم خداوندی قرآن شریف و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومہ کے برخلاف ہے کرشن جی مہاراج کے اوتار مرزا صاحب بذریعہ الہام بنے ہیں لیکن زبان سنسکرت میں آج تک کوئی الہام نہیں ہوا۔ اس کا باعث بھی آپ فرماویں گے۔ اچھا آگے چلئے

یازدہم۔ مرزا صاحب کا الہام براہین احمدیہ میں:

ربنا عاج یعنی ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے) (بلفظہ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۵۔۵۵۶)

فرمایئے! یہ بین الہام ہے اور تمام کلام الٰہی کے مخالف۔ یعنی قرآن شریف میں الحمد للہ رب العالمین۔ ربنا اللہ۔ اللہ ربنا و ربکم ان اللہ ربی و ربکم۔ ان اللہ ھو ربی و ربکم۔

غرضیکہ تمام قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کو رب فرمایا اور اللہ ہی تبارک وتعالیٰ سب کا رب ہے لیکن مرزا صاحب کا الہام صریح ہے کہ

ہمارا رب عاجی ہے۔

پھر اس پر تعجب یہ ہے کہ اس رب عاجی کے معنی بھی معلوم نہیں ہوئے۔ مرزا صاحب کا انتقال بھی ہو گیا مگر اپنے رب کا پتہ نہیں لگا (ایک الہام ایلی آوس بھی بقول خود مشتبہ رہا اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ براہین ج ۴ ص ۱۳ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۳) اتنا بڑا الہام وہ بھی خلاف قرآن شریف اور مشتبہ رہا۔

یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں تھے بلکہ ان کے رب عاجی کی طرف سے جس کی بحث بسط کے ساتھ میری کتاب میں درج ہے اندریں حالات ہم مسلمانوں کے اعتقاد میں مرزا صاحب قادیانی کا ایک الہام بھی صحیح نہیں ہوا۔ آگے آیئے

دوازدہم: مرزا صاحب کا الہام کہ مولوی محمد حسین بٹالوی میرے پر ایمان لے آویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے ۔(اعجاز احمدی۔ص ۵۱)

مگر مولوی (محمد حسین) صاحب ویسے کے ویسے ہیں۔آگے چلئے

سیزدہم ۔مرزا صاحب کا الہام مولوی محمد حسین کی نسبت الکلب یموت علی الکلب کہ کلب کے اعداد ۵۲ ہوتے ہیں۔

مطلب یہ ہے کہ مولوی صاحب ۵۲ سال کی عمر پا کر فوت ہو جائیں گے۔ حالانکہ وہ اس وقت تقریباً ۷۰ سال کی عمر میں زندہ موجود ہیں۔

فرمایئے یہ الہام خدا کی طرف سے ہے۔لیجئے آگے چلئے

چہاردہم: مرزا صاحب کا الہام لك خطاب العزت تم کو عزت کا خطاب دیا جاوے گا ۔ یہ الہام اس وقت ہوا تھا جب کہ مرزا صاحب نے تحفہ قیصریہ لکھ کر بحضور ملکہ وکٹوریہ شہنشاہ ہند بھیجا تھا۔اور خیال تھا کہ وہاں سے کوئی خطاب ملے گا مگر افسوس کوئی خطاب نہ ملا نہ مسیحائی نہ کرشنی۔آگے چلئے

پانزدہم: مرزا صاحب کا الہام شاتان تذبحان ۔دو بکریاں ذبح کی جاویں گی۔ پہلے کہا کہ یہ الہام مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی نسبت ہے۔ یہ ہر دو شریر بکریاں ذبح کی جاویں گی لیکن جب یہ الہام ان پر صادق نہ آیا تو عبدالرحمٰن اور عبداللطیف دو کابلیوں پر کہ یہ دو غریب بکریاں کابل میں ذبح ہوئیں اس لئے کہ انہوں نے مرزائی اعتقاد کو تسلیم کر لیا تھا۔ دیکھو ضمیمہ انجام آتھم اور تذکرۃ الشہادتین۔فرمایئے یہ خدائی الہام ہیں۔اچھا آگے چلئے

شانزدہم: ایک اور الہام مرزا صاحب کا جو واقع کے بالکل خلاف ہے مرزا صاحب ازالہ اوہام میں بطور لطیفہ کے لکھتے ہیں

لطیفہ: چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا۔اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں یہ عاجز بھی داخل ہے،تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے یہی تاریخ ہم نے مقرر کر رکھی ۔اور وہ یہ نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔ اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے (یعنی الہام ہوا ہے۔ فضل احمد) کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔

(بلفظہ ازالہ اوہام۔ ص ۱۸۶ طبع اول ص ۹۰ طبع دوم)

مولوی (غلام رسول) صاحب! ذرا خیال فرمایئے کہ یہ الہام کیسی تحدی کا ہے کہ تمام دنیا میں کوئی غلام احمد قادیانی نہیں۔ اور یہ الہام میرے مسیح ہونے پر دلیل ہے کیا مرزا صاحب نے تمام دنیا کو دیکھ لیا تھا یا نہیں۔ بلکہ الہام کو قطعی اور یقینی جان کر اور اعداد کے پورا ہونے پر یہ الہام شائع کر دیا۔ آپ نے میری کتاب کلمہ فضل رحمانی کو نہیں دیکھا اس میں میں نے اس بحث کو لکھ کر بتلایا ہے کہ یہ کوئی دلیل نہیں کہ تیرہ سو کسی نام کے اعداد پورا ہونے سے مسیح موعود بن جاوے۔ تاہم میں نے اس میں لکھا تھا کہ ایک قادیان گاؤں لودہانہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے وہاں بھی ایک شخص غلام احمد گوجر موجود ہے وہ بھی غلام احمد قادیانی ہے۔ اس صورت میں یہ غلط ہے کہ تمام دنیا میں بجز مرزا صاحب کے کوئی غلام احمد قادیانی نہیں ہے۔ لیکن علاوہ اس کے خاص ضلع گورداسپور میں ہی دو گاؤں قادیان اور بھی علاوہ گاؤں قادیان زاد بوم مرزا صاحب کے آباد ہیں۔ ایک تھانہ گورداسپور متصل قصبہ دورانگلہ اور دوسرا قادیان تھانہ ڈیرہ نانک میں۔ دریافت سے پایا گیا کہ ایک شخص غلام احمد ذات قریشی جو زیادہ مستحق امامت ہے قادیان متصل دورانگلہ تھانہ گورداسپور اس وقت بھی موجود ہے۔ اور مرزا صاحب کا ہم عمر۔ نہایت افسوس کی بات ہے مرزا صاحب نے اپنے الہامی دعوی پر تحدی کے ساتھ لکھ دیا تھا کہ تمام دنیا میں بجز مرزا صاحب کے کوئی غلام احمد قادیانی نہیں ہے کوئی شبہ نہیں کہ جو کسی گاؤں میں رہتا ہے وہ ضرور غلام احمد قادیانی ہی ہوگا۔ فرمایئے یہ الہام خدا کی طرف سے ہے، جو واقعات سے بھی غلط ہے۔ ہرگز نہیں

خاکسار راقم مرزا صاحب قادیانی کے الہام بالا پر غور کرتا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا جب آیت هل انبئكم على من تنزل الشياطين ۔ تنزل على كل افاك اثيم ۔ يلقون السمع و اكثرهم كاذبون پر پہنچا اور القاء الٰہی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور کرنا شروع کی تب میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ آیات مرزا صاحب کے متعلق ہیں ۔تب میں نے مرزا صاحب کی براہین احمدیہ کو نکال کر دیکھا تو ان آیات کو اس کے صفحہ ۲۲۲، ۲۴۰ میں لکھا ہوا پایا۔ ان آیات کا ترجمہ میں اپنی طرف سے نہیں کرتا بلکہ مرزا صاحب کا ہی ترجمہ کیا ہوا آپ کے مزید اطمینان کے لئے لکھ دیتا ہوں جو انہوں نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۲۲ میں کیا ہے۔ وھو ہذا

کیا میں تم کو یہ خبر دوں کہ جنات (شیاطین) کن لوگوں پر اترا کرتے ہیں جنات (شیاطین) انہیں پر اترا کرتے ہیں جو دروغ گو اور معصیت کار اور اکثر ان کی پیش گوئیاں جھوٹی ہوتی ہیں ۔ بلفظہ

(خدا عالم الغیب کے علم میں تھا کہ ایک زمانہ میں ایک شخص غلام احمد قادیان ضلع گورداسپور میں پیدا ہوگا اور دعوی نبوت ورسالت و کرشن و مسیح کا کرے گا جب کہ حضرت خاتم النبیین ﷺ دنیا پر تشریف لا چکے ہوں اس پر شیطانی نزول والہام ہوں گے وہ اپنے نام مسمی : غلام احمد قادیانی ، کے اعداد تیرہ سو پورے کر کے یہ دعوی کرے گا کہ وہی مسیح موعود ہے اور تمام دنیا میں کوئی غلام احمد قادیانی نہیں ہے اس کو شیطانی الہام ہوں گے۔

تب ایک شخص ملازم پولیس اس کا ہم وطن بھی ہوگا ۔ اللہ تعالی اس کو یہ جتلائے گا کہ انیسویں پارے کی آیات ذیل یعنی هل انبئكم ..کو پڑھ کر جن میں شیطانی نزول کا ذکر ہے اور آیت تنز ل على كل افا ك ا ثيم، میں غلام احمد قادیانی کے پورے تیرہ سو اعداد موجود ہیں اور پہلی آیت میں تمہارے نام فضل احمد حازم ملازم پولیس کے بارہ سو پینتالیس عدد نکلیں گے۔ سو الحمد للہ ایسا ہی ہوا۔ فضل احمد)

پھر اسی وقت جب کہ میں غور کر رہا تھا یہ القاء ہوا کہ آیت شریف مندرجہ بالا تنز ل على كل افا ك ا ثيم کے اعداد نکال کہ یہ اعداد مطابق دعوی مرزا صاحب کے ملیں گے ۔ اس پر مجھے خوشی ہوئی اور قلم لے کر اعداد جمل آیت شریف کے نکالنے شروع کئے ۔ اللہ اکبر! جناب من حکم الہی سے اس آیت شریف کے اعداد پورے تیرہ سو برآمد ہوئے ۔ اس وقت اپنی طبیعت کی خوشی کا اندازہ میں نہیں کر سکتا تھا۔ پس میری زبان سے الحمد لله على ا حسا نه الحمد لله على ا حسا نه بڑے زور سے نکل رہا تھا۔ تب میں نے فوراً اپنی یادداشت میں لکھ لیا ۔ مجھے کیا خبر تھی کہ اس آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف میں مرزا صاحب کے دعویٰ کے مطابق تیرہ سو کے اعداد پورے ہوں گے۔ اب میں ان آیات کا ترجمہ لفظی کر کے ظاہر کرتا ہوں کہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے نہیں تھے۔ ترجمہ: آیات بالا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے (رسول اکرم ﷺ اور ان کی امت مخاطب ہے) کیا میں تم کو یہ بات بتلا دوں کہ کن لوگوں پر شیاطین اترا کرتے ہیں؟ پھر خود ہی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے شیاطین کا نزول بڑے جھوٹے مفتریوں اور گنہ گاروں پر ہوتا ہے۔ شیاطین (آسمان سے کچھ کچھ لاکر) ان کے کانوں میں ڈالا کرتے ہیں جن میں سے ان کی پیش گوئیاں یا الہام اکثر جھوٹے ہوا کرتے ہیں۔

مولوی (غلام رسول) صاحب! مجھے معاف فرمایئے کہ یہ آیات مرزا صاحب قادیانی پر بعینہ منطبق ہوتی ہیں۔ اس لئے کہ خاص ان کی الہامی کتاب میں براہین احمدیہ میں بھی درج ہیں مگر یہ پتہ ان کو نہ ہوا کہ یہ آیات کس پر صادق آئیں گی۔

بہر حال ان کا الہام خدا تعالیٰ کی قدرت انہیں پر عائد ہوا۔ اسی لئے ان کے الہامات سے ایک بھی صحیح نہیں ہوا۔ اور پھر الہام کہ غلام احمد قادیانی جس کے پورے تیرہ سو عدد ہوتے ہیں میرے مسیح موعود ہونے کی الہامی دلیل ہے حتیٰ کہ اس وقت تک کوئی غلام احمد قادیانی دنیا میں موجود نہیں ہے پھر آیت شریف تنزل علی کل افاك اثیم (شیطانی الہام پر بڑے جھوٹے مفتری گنہ گار پر ہوا کرتا ہے) کے یہی تیرہ سو عدد پورے ہونے سے واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب کے مسلمہ اور مقبولہ اعداد اسی آیت شریف سے برآمد ہوئے جنہوں نے واقعات اور آیات قرآنی اعداد جمل سے مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کا شیطانی نزول ہونے پر مہر لگا دی۔

براہ مہربانی غور کریں اور بہت سے الہامات اسی قسم کے ہیں طوالت منظور نہیں۔ آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ جب انہیں کے ضلع میں علاوہ اپنے گاؤں کے دو گاؤں قادیان اور بھی آباد ہیں، مرزا صاحب نے دریافت بھی نہ کر لیا جس سے یہ الہام واقعات سے آفتاب کی طرح غلط ثابت ہو گیا۔

اسی طرح مرزا صاحب خلاف واقع باتیں بھی لکھ دیا کرتے ہیں جیسے اپنی کتاب راز حقیقت میں جہاں جہاں حضرت عیسیٰ کی فرضی اور تاویلی قبر بیان کرتے ہیں اور اس کی تائید میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر موقعہ پر پہنچنے سے ایک دلیل معلوم ہوئی جیسا کہ نقشہ منسلکہ میں ظاہر ہے اس نبی کی مزار جنوباً شمالاً واقع ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ شمال کی طرف سر ہے اور جنوب کی طرف پر ہیں۔ یہ طرز دفن مسلمانوں اور اہل کتاب سے خاص ہے۔ (بلفظہ راز حقیقت۔ص ۱۷)

اس جگہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت عیسیٰ کی قبر کشمیر میں ہونے کی دلیل یہ بیان کی ہے کہ ان کا مزار جنوباً شمالاً ہے جس طرح مسلمان لوگ اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں اسی طرح اہل کتاب بھی اپنے مردوں کو دفن کرتے ہیں یعنی سر شمال کو اور پیر جنوب کو حالانکہ یہ بات محض غلط اور واقعات کے خلاف ہے کیونکہ اہل کتاب مسلمانوں کی طرح ہرگز دفن نہیں کرتے وہ اپنے مردوں کا سر غرب کو اور پیر شرق کو کرتے ہیں۔ بارہا بچشم خود دیکھا ہے اور اکثر اہل کتاب کو اپنے روبرو دفن کیا ہے۔

اہل کتاب کے قبرستان میں اکثر پنجاب میں اس وقت موجود ہیں دیکھ سکتے ہیں بلکہ قادیان کے قریب بٹالہ میں اور گورداسپور میں قبرستان عیسائیاں موجود ہیں۔ مرزا صاحب اگر وہاں آتے جاتے ہی دیکھ لیتے یا کسی عیسائی سے پوچھ ہی لیتے تو خلاف واقعہ تحریر نہ کرتے۔ افسوس۔

دوم: سب سے آخر تصنیف مرزا صاحب کی دو یوم قبل از انتقال، پیغام صلح، جس کو خواجہ کمال الدین نے بعد میں جمع کر کے متفرق نوٹ ہا کو کتاب کی شکل میں طبع کرایا۔ اس میں اس طرح پر لکھتے ہیں؛

بابا نانک صاحب اپنی جنم ساکھیوں اور گرنتھ میں کھلے کھلے طور پر دعوی الہام کا کرتے ہیں یہاں تک کہ ایک جگہ وہ اپنی جنم ساکھی میں لکھتے ہیں۔ (بلفظہ پیغام صلح۔ ص ۱۱ طبع اول)۔

لیجئے! یہ بالکل غلط ہے۔ بابا نانک صاحب نے نہ تو کبھی گرنتھ صاحب کو لکھا ،اور نہ کسی جنم ساکھی کو لکھا۔ کیونکہ بابا نانک سمت ۱۵۹۶ بکرمی میں فوت ہو گئے۔ ان کے بعد پانچویں بادشاہی گورو ارجن داس صاحب جب سمت ۱۶۳۸ بکرمی میں گدی پر بیٹھے اس کے بہت عرصہ بعد سمت ۱۶۵۰ بکرمی آدگرنتھ کو انہوں نے لکھا۔ گویا پچاس یا پچپن سال کے بعد گرنتھ صاحب لکھا گیا اور جنم ساکھیاں تو اور بہت عرصہ بعد لکھی گئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔نہایت افسوس کی بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بالکل خلاف واقعہ خلاف تاریخ لکھ دیا کہ بابا نانک صاحب نے گرنتھ اور جنم ساکھی میں لکھا۔ میرا خیال ہے شاید خواجہ کمال الدین نے ایسا لکھا ہوگا کیونکہ پیغام صلح مرزا صاحب قادیانی کے انتقال کے ایک ماہ بعد لکھا گیا اس کی بھی کوئی تصدیق نہیں کہ پیغام صلح مرزا صاحب کا لکھا ہوا ہے ۔مگر افسوس خواجہ صاحب نے بھی اس پر غور نہ کیا وزیرے چنیں شہر یارے چناں

مولوی (غلام رسول) صاحب! اگر میں ایسے ایسے اختلافات اور الہامات اور پیشین گوئیاں مرزا صاحب کی جمع کروں تو ایک کتاب جدا گانہ چاہیے آپ ایسے ہی الہامات کو قطعی اور یقینی من جانب اللہ مثل قرآن شریف جانتے ہیں اگر یہی صورت ہے تو اللہ حافظ۔

میں نے آپ کے غور کے لئے چند الہامات لکھ دیئے ہیں۔امید ہے کہ آپ توجہ فرمائیں گے اور ایسے الہامات کو من جانب اللہ قطعی یقینی مثل قرآن شریف فرمانے کی جرأت نہ فرماویں گے۔

اب میں وہ چند الہامات بھی لکھ دیتا ہوں جو مرزا صاحب قادیانی کو قرآن شریف اور احادیث شریف کے مخالف ہوئے ہیں۔

اول: تمام قرآن شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام جہان کا رب ہے اور اللہ تعالیٰ ہی ہمارا اور تمہارا رب ہے۔قبر میں بھی یہی سوال ہوگا من ربك ۔خدا کے فضل سے مسلمان جواب دے گا کہ اللہ ربی۔

لیکن مرزا صاحب کا الہام ہے: ربنا عاج۔

دوم: الف۔قرآن شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو خاتم النبیین فرمایا ہے مگر مرزا صاحب کا الہام: قل یا ایها الناس انی رسو ل الله الیکم جمیعاً

ب۔حدیث شریف لا نبی بعدی

مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں میں نبی ہوں، رسول ہوں، میرا منکر کافر ہے۔

سوم: قرآن شریف میں حضرت رسول اکرم ﷺ کو کہا گیا:

فسبح بحمدك و استغفره

مگر مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے کہ خدا میری حمد کرتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يحمدك الله من عر شه ۔ يحمدك الله و يمشي اليك خدا تیری عرش پر سے تعریف کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے (انجام آتھم۔ ص ۵۵)۔

تیرا ظہور خدا کا ظہور ہے

دوسرا الہام: اعمل ما شئت قد غفرت لك جو چاہے کر تجھے بخش دیا ہوا ہے (براہین احمدیہ)

اور الہام انت منی و انا منك۔

مرزا صاحب کا فرمانا ہے کہ تو مجھ سے ہے میں تجھ سے ہوں

چہارم: قرآن شریف میں اوفوا بالعقود اے لوگو اپنے وعدے پورے کرو۔ مگر مرزا صاحب کا الہام ہے کہ ہم اپنے وعدہ کے مطابق براہین احمدیہ کو پورا کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ مباہلہ کے لئے وعدے کئے میدان مباہلہ میں حاضر نہ ہوئے منارہ کا چندہ وصول کر کے بھی ناکام، نصیبین کا چندہ بھی ہضم، وعدہ پورا نہ کیا۔ سراج منیر کا وعدہ، اربعین کا وعدہ۔ وغیرہ سینکڑوں وعدے گاؤ خورد ہو گئے۔

پنجم: قرآن شریف میں کفار کے ساتھ مباہلہ کا ذکر تھا پہلے ازالہ اوہام میں اسی پر عمل درآمد تھا۔ لیکن بعد اس کے مسلمانوں کے ساتھ مباہلہ کرنے کا الہام بڑے زور وشور اور تحدی اور لعنتوں کے ساتھ ہوا۔

مولوی (غلام رسول) صاحب قرآن شریف کے ایک امر کی بھی مخالفت کرنا کفر اور ارتداد ہے چہ جائے کہ کثرت سے ہوں جن کا جمع کرنا موجب طوالت ہے۔ آپ کے غور کے لئے یہی بس ہے۔ تاہم پانچ تک عرض کیا گیا ہے۔ بشرطیکہ آپ کی طبیعت میں خداوند کریم نیک اور رشد کی صورت پیدا کرے میرا کام صرف اس بات کو دکھلانا ہے کہ مرزا صاحب کے الہامات خلاف قرآن کریم کے ہیں۔

تیسرے خط کے سوالات اور جوابات

قاضی فضل احمد کہتے ہیں کہ پہلے میں اپنا سوال دہراؤں گا۔ پھر مولوی غلام رسول قادیانی انسپکٹر پولیس کا جواب لکھوں گا، اور بعد ازاں اپنا جواب الجواب تحریر کروں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال اول:

الف۔آپ کل تصانیف وتالیفات واشتہارات مرزا صاحب کو الہامی مانتے ہیں یا ان میں سے بعض اگر بعض کو الہامی مانتے ہیں تو ان کے نام تحریر فرمائیں۔

ب۔اور ان کتابوں یا اشتہاروں اور لیکچروں کو جن کو آپ الہامی مانتے ہیں ان کا درجہ قرآن شریف کے برابر یا اگر کم وبیش ہے تو کیوں؟

جواب۔

الف: تصانیف وتالیفات واشتہارات وغیرہ میں سے جس عبارت کو مرزا صاحب نے الہام کہا ہے اسے الہام مانتا ہوں باقی کو ان کی اپنی تصنیف یا جو کچھ فی نفسہ ہو۔

ب: الہام کا درجہ بلحاظ نفس الہام ہونے کے رنگ میں قرآن شریف کے برابر مانتا ہوں ہاں دوسری صورت میں قرآن شریف قائم بالذات کتاب ہے اور قائم العمل شریعت اور مرزا صاحب کے الہامات مبشرات اور منذرات ہیں اس کتاب پاک کی تصدیق کے۔

اقول باللہ التوفیق۔

اول سوال یہ تھا کہ جن جن تصانیف مرزا صاحب کو آپ الہامی مانتے ہیں ان کے نام تحریر فرماویں۔مگر آپ نے اس سوال کا جواب ہی نہیں دیا۔جس سے یہ پایا جاتا ہے کہ آپ کو علم نہیں کہ کونسی کتاب مرزا صاحب کی الہامی ہے اور کون کون غیر الہامی۔اور یہ بھی آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جس عبارت کو الہام کہا ہے اس کو الہامی مانتا ہوں اور باقی کو ان کی اپنی تصنیف۔

لیکن کیا آپ کو مرزا صاحب کے الہامات

۱۔ و ان روح اللہ ینطق فی نفسی خدا کی روح میرے میں باتیں کرتی ہے۔(انجام آتھم ص ۱۷۶)

۲۔ و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی (براہین احمدیہ و اربعین نمبر ۳ ص ۳۶)

معلوم نہیں ہیں۔ان الہامات کی رو سے کل کلام مرزا صاحب کی وحی کے ذریعہ سے ہے اور الہامی،کیونکہ مرزا صاحب وحی کے بغیر کچھ نہیں کہتے۔پھر آپ کا گول مول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دینا صحیح نہیں۔

ب۔ الہام کا درجہ آپ قرآن شریف کے برابر مانتے ہیں جو مرزا صاحب کو الہامات ہوئے وہ بعینہ قرآن شریف کے برابر ہیں۔ گویا قرآنی وحی جس کے ذریعہ سے قرآن شریف کا نزول ہوا، مرزا صاحب کے الہام کے برابر ہے حالانکہ مرزا صاحب اپنی براہین احمدیہ میں اس طرح پر لکھتے ہیں:

اور گو وحی رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے لیکن یہ الہام کہ جو آنحضرت ﷺ کے باخلاص خادموں کو ہوتا ہے یہ کسی زمانہ میں منقطع نہیں ہوگا۔

(بلفظہ ص ۲۱۵ حاشیہ نمبر ۱۱)

فرمایئے مرزا صاحب تو فرماتے ہیں کہ وحی رسالت منقطع ہے، صرف الہام باقی ہے۔ جب وحی رسالت جس کے ذریعہ سے قرآن کا نزول ہوا تھا، وہ منقطع ہوگئی اور صرف الہام رہ گیا، تو پھر مرزا صاحب قادیانی کا الہام قرآن شریف کی وحی کی طرح کیونکر ہوا۔ آپ غور فرماویں۔

دوسری صورت میں آپ قرآن شریف کو قائم بالذات اور قائم العمل شریعت مانتے ہیں اور مرزا صاحب کے الہامات مبشرات ومنذرات ہیں اس کتاب پاک کی تصدیق کے، تو گویا مرزا صاحب قادیانی کے الہامات قائم بالذات نہیں ہیں پھر بھی قرآن شریف کے برابر نہ ہوئے۔

یہ تو میں اوپر دکھلا چکا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات قرآن کریم کی نعوذ باللہ منہا تکذیب میں وارد ہیں نہ کہ تصدیق میں جیسے کہ رسالت اور نبوت کا دعوی نمبر اول سے پنجم تک بطور نمونہ عرض کر چکا ہوں امید ہے کہ آپ توجہ فرمائیں گے

سوال دوم:

جن کتب تصانیف مرزا صاحب کو آپ الہامی نہیں مانتے ان کا رتبہ احادیث رسول اکرم ﷺ کے برابر ہے یا کچھ کم وبیش۔ اگر کم وبیش ہے تو اس کی وجہ کیا ہے

جواب۔ احادیث اور تصانیف مرزا صاحب کی باہمی نسبت میرے ایمان میں وہی ہے جو احمد اور غلام احمد کے درمیان ہے توجیہ خود عیاں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: جب مرزا صاحب الہام و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا و حی یو حی ہےتو پھر آپ کے ایمان میں احمد اور غلام احمد کا تفاوت کیوں ہے غلام اور آقا کی کلام میں زمین اور آسمان کا فرق ہے پھر رسالت اور نبوت بلکہ خدائی (مرزا کا الہام: قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں براہین ص۵۲۳۔ انت منی و انا منك الہام ہے) کا دعوی کیسے ہے۔

سوال سوم:

جو آیات قرآن شریف کی مرزا صاحب کو الہامات میں نازل ہوئی ہیں ان کے معنی اور مراد وہی ہیں جو قرآن شریف میں بیان ہوئے ہیں یا ان کے مخالف یا موافق جو مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں۔

جواب: یہ ایک لمبی بات ہے مختصر یہ کہ قرآن مجید انسان کی بولی میں نازل ہوا ہے ۔بولیوں کا خالق اللہ تعالی ہے۔قرآن مجید کسی خاص وقت اوور خاص حال کا پابند نہیں میرے ایمان میں اسی واسطے شان نزول اس کے متن میں محفوظ نہیں رہا۔

میرے نزدیک یہ کلمہ طیبہ تؤتی اکلھا کل حین ہے۔ میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب نے قرآن مجید ایسا سمجھا ہے جو سمجھنے کا حق ہے اور اسے اللہ نے جو سمجھایا جو معنی قرآن شریف کے اس نے کئے وہ صحیح ہیں اور جن آیات قرآنی کا اس پر نزول اور ورود ہوا ہے ان کے معنی وہی صحیح ہیں جو مہبط بیان کرتا ہے۔

اقول: یہ صحیح ہے کہ خدا بولیوں کا خالق ہے اس سے کسی کو انکار نہیں یہ خوب کہا کہ قرآن خاص وقت اور خاص حال کا پابند نہیں اگر یہی صورت ہے تو پھر حضرت رسول اکرم ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کی بھی کوئی پابندی نہیں۔آنحضرت ﷺ پر اب ایمان لانے کی بھی پابندی نہیں۔ یہ اس وقت اور حال پر تھی جب حضرت ﷺ دنیا میں بقید حیات موجود تھے۔ حج اور عمرہ کی بھی کوئی خاص وقت اور حال کی پابندی نہیں ۔جب چاہا کرلیا، یا نہ کرلیا۔اور سینکڑوں پابندیاں قرآن کی دور ہوگئیں ۔اور آپ کے ایمان کے مطابق شان نزول قرآنی بھی کوئی چیز نہیں۔مہربانی کر کے اس کی دلیل میں کوئی سند پیش کریں جس نے آپ کو ایسا لکھنے کی جرأت دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ کلمہ طیبہ جو قرآن میں اللہ نے فرمایا ہے اس سے مراد ایمان داروں کے اعمال صالح ہیں کہ جس کا پھل یا میوہ قیامت تک کھانے میں آتا ہے یہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لاکر پھر تؤتی اکلھا پر عمل کرے نہ یہ کہ ہر وقت قرآن میں تاویلات رکیکہ کر کے اپنے مطلب کو خلاف تمام جمہور اسلام اہل سنت و جماعت پیش کرے۔

آپ غور کریں ایسی باتیں کوئی مسلمان ماننے کے لئے تیار نہیں ہے پھر آپ فرماتے ہیں کہ میرا ایمان ہے جو مرزا صاحب نے قرآن مجید کو سمجھا ہے وہی حق ہے کیونکہ ان کو خدا تعالی نے سمجھایا ہے جو معنی قرآن کے مرزا صاحب نے کئے ہیں وہی صحیح ہیں لیکن اس کے لئے کوئی دلیل قرآن و حدیث سے بیان نہیں کی۔ میں کہتا ہوں کہ کوئی ترجمہ کل قرآن کا مرزا صاحب نے نہیں کیا اور نہ کوئی تفسیر لکھی ہے۔ آپ خوب جانتے ہیں ۔ ہاں بعض بعض آیات حیات و ممات حضرت مسیح کا مطلب اپنے ادعا کے مطابق ترجمہ یا تفسیر کی ہیں وہ بھی آپس میں متضاد۔ یہ دعوی اس وقت ہوتا کہ مرزا صاحب نے کوئی ترجمہ قرآن شریف کا مکمل کیا ہوتا یا کوئی تفسیر قرآن کی لکھی ہوتی تب دوسرے تراجم اور تفاسیر اسلامی کے ساتھ مقابلہ کیا جاتا

اب میں مرزا صاحب کی قرآن فہمی جس کو ان کے خدا نے سمجھایا ہے دو چار مقام بطور نمونہ کے نکال کر دکھلاتا ہوں آپ خود ہی فیصلہ کر لیجئے

اول: مرزا صاحب اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں آیت یا عیسی انی متوفیك و رافعك الی کا ترجمہ اس طرح پر کرتے ہیں:

میں تجھ کو پوری نعمت دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۵۱۹)

اسی طرح مرزا صاحب کے فاضل بزرگ اور اب خود خلیفۃ المسیح حکیم نور الدین اس آیت کے معنی اس طرح پر کرتے ہیں:

جب اللہ تعالی نے فرمایا اے عیسی میں لینے والا ہوں تجھ کو اور بلند کرنے والا ہوں اپنی طرف۔ بلفظہ تصدیق براہین احمدیہ ص ۸ (پہلے آپ حیات عیسی کے قائل تھے لکھتے ہیں: حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص کی ناقص ہی چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے۔ براہین ص ۳۶۱ حاشیہ در حاشیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیجئے اس وقت جب کہ مرزا صاحب کو اسلام سے تعلق تھا اور الہام کے ذریعہ سے قرآن کی آیت کا ترجمہ فرمایا اور خلیفۃ المسیح نے بھی ایسا ہی ترجمہ کیا اور مرزا صاحب کی الہامی کتاب کی تکذیب کی تصدیق اہل اسلام کے عقیدہ کے مطابق کی پھر اس کے بعد دونوں صاحب پلٹ گئے اور تمام کتب اور تحریرات میں میں یہ ترجمہ کر دیا: اے عیسی میں تجھے وفات دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا۔

اب فرمایئے کون سے معنی اور ترجمہ صحیح سمجھا جائے آیا الہامی کتاب میں کا ترجمہ یا جو اپنی رائے سے ترجمہ کیا گیا ہے۔ یا اس الہام کے مطابق کہ مجھ کو خدا نے خبر دے دی ہے کہ حضرت عیسی مر چکے دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ اس صورت میں الہام ہی دو متضاد ہو گئے۔ براہین احمدیہ الہامی کتاب کی مخالفت بھی ساتھ ہی ہے اور قرآن فہمی بھی مرزا صاحب کی ہویدا ہے۔

دوم۔ الہام هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله (ص ۲۳۹، ۴۹۸)۔ مرزا صاحب نے اس آیت کی تفسیر یوں کی ہے:

> یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آوے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جاوے گا۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۴۹۸-۴۹۹)

پھر اس کے بعد ازالہ اوہام انجام آتھم وغیرھما تصانیف الہامی و غیر الہامی میں مرزا صاحب نے اس آیت کو اپنے حق میں منضبط فرمایا کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے اور اب دوبارہ تشریف نہیں لاویں گے اس آیت شریف کا مورد میں ہوں ایک ہی آیت دو الہاموں میں متضاد فرما دی اور قرآن فہمی بھی ظاہر کر دی حالانکہ آیت بالا بموجب عقیدہ اہل اسلام حضرت رسول اکرم ﷺ پر قرآن کریم میں نازل ہوئی اور تمام ادیان پر غالب ہوئے اور انہیں پر پیش گوئی پوری ہوگئی۔ اب اپنے ایمان کو حاضر کر کے غور فرمائیں

سوم: قرآن شریف میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحا ن الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرا م الی المسجد ا لا قصی الذی با ر کنا حو لہ لنر یہ من آ یا تنا انہ ھو السمیع البصیر ۔(الاسراء:۱) پاک ذات ہے (اللہ) جو لے گیا اپنے بندے کو راتوں رات ادب والی مسجد سے پر لی مسجد تک جس میں ہم نے بر کتیں اور خو بیاں رکھی ہیں تا کہ دکھلا ویں اس کو اپنی قدرت کے نمونے وہی ہے سننے والا اور دیکھنے والا)

اس آ یت پر اہل سنت و جماعت کا اتفاق ہے کہ حضرت رسو ل اکرم ﷺ کو جسمانی معراج ہوا مکہ سے بیت المقدس جو ملک شام میں ہے حضرت جبر یل حضرت ﷺ کو لے گئے اور وہاں سے ساتوں آ سمانوں اور۔۔ جہاں جہاں خداوند کریم کا حکم ہوا سیر فر مائی لیکن مرزا صاحب قا دیانی کو اس کا انکار ہے۔ گو یا اس آ یت کا بھی انکار قر آن فہمی کی وجہ سے ہوا۔

چہارم: قر آن شریف کی فہمید مرزا صاحب قا دیانی کو یہ ہوئی کہ

قر آ ن میں گندی گا لیاں بھری ہیں ۔ نعو ذ با للہ (دیکھو ازالہ او ہام کے صفحات ۲۵،۲۶،۲۷)

پنجم: مرزا صاحب قا دیانیکی قر آن فہمی اور قر آن دانی یہ کہ قر آن شریف میں یہ الہام درج ہے

انا انز لناہ قریباً من القا دیا ن (دیکھو براہین احمد یہ ص ۴۹۸۔ اور مفصل حال ازالہ او ہام کے ص ۷۶۔۷۷ طبع اول)

تعجب اس پر یہ ہے کہ جب اس الہام کو مرزا صاحب قا دیانی نے براہین احمد یہ میں لکھا اس وقت کو ئی کشفی حالت میں مرزا غلام قا در کو قر آن شریف پڑ ھتے د یکھنا بیان نہ فر مایا اور نہ یہ ذکر کیا کہ قر آ ن شر یف میں یہ آ یت لکھی ہو ئی مو جو د تھی ۔لیکن ازالہ او ہام کو لکھتے ہو ئے یہ سارا قصہ درج فر ما دیا کہ قر آن شر یف میں مکہ، مد ینہ، قا دیان تینوں شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا مو جو د ہے۔

اب فر ما یئے یہ قر آن فہمی اور قر آن دانی مرزا صاحب قا دیانی کی ہے یا قر آن شریف پر زیا دتی اور تحریف ہے یہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قر آن شر یف میں کمی بیشی کا اعتقا د رکھنا انا لہ لحا فظو ن آیت قر آنی کے خلاف کفر ہے اس بار ہ میں میں مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا ہی پہلا اعتقاد آپ کے اطمینان کے لئے لکھ دیتا ہوں۔ وھو ہذا

اور ہم پختہ یقین کے ساتھ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ قرآن شریف خاتم کتب سماوی ہے اور ایک شوشہ یا نقطہ اس کی شرائع اور حدود احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی تبدیلی یا تغیر کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا خیال کرے تو وہ ہمارے نزدیک جماعت مومنین سے خارج ملحد اور کافر ہے۔

صاحب آپ ہی اس پر غور فرمائیں کہ قرآن فہمی اور قرآن دانی یہی ہے۔ مجبوراً یہ کہنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے قرآن شریف کو ایسا سمجھا ہے جو سمجھنے کا حق نہیں تھا اور نہ یہ فہمید قرآنی خدا کی طرف سے ہوسکتی ہے۔

سوال چہارم:

الف۔ اگر مرزا صاحب قادیانی کے الہامات میں تعارض واقع ہو تو اذا تعارضا تساقطا ہو جائے گا یا نہیں اور ان میں سے کس الہام کو صحیح سمجھا جاوے گا اول کو یا آخر کو اور اس کی وجہ۔ یا مرزا صاحب قادیانی کے الہامات میں آپ تعارض کا وقوع تسلیم نہیں کرتے۔

ب۔ کیا مرزا صاحب قادیانی کے ایسے الہامات بھی ہیں جن کے معنی یا مطلب اب تک معلوم نہ ہوئے ہوں۔

د۔ جو الہامات مرزا صاحب کو بطور پیش گوئی ہوئے وہ پورے ہوگئے ہیں یا نہیں اگر نہیں ہوئے تو آئندہ ہوں گے یا نہیں

جواب۔ الف۔ میرا ایمان ہے کہ سچے الہام میں تعارض نہیں ہوتا۔ الٰہی الہام میں تعارض کا نظر آنا میرے نزدیک آنکھوں کا قصور ہوتا ہے قرآن مجید جیسے اکمل بے مثل اور زندہ کتاب میں تعارض دیکھنے والی آنکھیں کیا دنیا میں کم ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار

ب۔ اوپر عرض ہوچکا ہے

ج، ہاں میرا ایمان ہے کہ ایسے الہامات بھی ہیں جن کا مطلب اپنے وقت پر کھلے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں بھی وہی متشابہات اور محکمات کا مقدمہ ہے

د۔ پیش گوئیاں کے متعلق میرا ایمان ہے کہ اکثر پوری ہو چکی ہیں بعض ایسی بھی ہیں جو آئندہ پوری ہوں گی انشاء اللہ تعالی

اقول: الف۔ بے شک سچے الہامات میں تعارض نہیں ہونا چاہیے مگر سوال تو یہ تھا کہ مرزا صاحب کے الہامات میں تعارض ہے یا نہیں۔ اس کا جواب آپ نے نہیں دیا جو تعارضات مختصراً میں اوپر دکھلا چکا ہوں فی الواقع سچے نہیں ہیں یہاں کسی کی آنکھوں کا قصور نہیں بلکہ ملہم یا ملہم کا قصور ہے۔

الف۔ مثلاً مرزا صاحب کا الہام تھا کہ میری عمر اسّی (۸۰) سال کی ہے۔

پھر الہام ہوا کہ اسیّ سال یا اس سے کم وبیش۔

پھر الہام ہوا کہ اب میری عمر ۹۵ سال کی ہوگئی ہے۔

پھر الہام ہوا کہ میری اجل قریب آ گئی ہے۔

پھر الہام خدائی ہوا کہ تیری عمر بڑھا دونگا اور تیرے دشمن تیری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود ہو جائیں گے۔

ب۔ پہلے الہام ہوا کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں گے۔

پھر الہام ہوا کہ عیسی فوت ہو چکے ہیں اب دنیا میں تشریف نہیں لاویں گے۔

علی ہذا القیاس بہت سے تعارضات ہیں۔ آپ غور فرماویں اس میں کسی کی نظر کا قصور ہے یا کہ واقعی ملہم یا ملہم کا۔

قرآن شریف میں تعارضات مرزائی احمدی صاحبان کو نظر آتے ہوں گے جو اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن میں نعوذ باللہ گندی گالیاں بھری ہیں۔

ب۔ سوال یہ تھا کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات میں تعارض کا وقوع تسلیم نہیں کرتے مگر اس کا جواب صرف یہ دیا کہ، اوپر عرض کر چکا ہے۔، خیر صحیح اور صاف جواب مطابق سوال کے نہ دینا آپ کے اختیار میں ہے۔

ج۔ ہاں یہ آپ کا ایمان ہے کہ بعض الہامات کا مطلب اپنے وقت پر کھلے گا آپ فرما سکتے ہیں کہ الہام اول ربنا عاج (ہمارا رب عاجی ہے) اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مطلب کب کھلے گا اور کیا معنی کھلیں گے۔ ملہم صاحب تو فوت ہو گئے۔ ۲۵۔۳۰ سال تک مطلب اور معنی معلوم نہ ہوئے۔ اب تو کوئی صورت اس الہام کے مطلب اور معنی معلوم ہونے کی نہیں رہی۔ الہام بھی ایسا کہ خاص خدا تعالی کی نسبت وہ بھی مشتبہ رہا (دیکھو براہین احمدیہ ص ۵۵۶)

دوسرا الہام:

هو شعنا نعسا۔ یہ دو فقرے شاید عبرانی ہیں۔ ان کے معنی اب تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔

پھر انگریزی الہام ہوا۔ اس کے معنی بھی معلوم نہیں ہوئے۔

(براہین احمدیہ۔ ص ۵۵۶)

فرمائیے ان الہاموں کے معنی اور مطلب کب کھلیں گے جب کہ مرزا صاحب ہی نہیں رہے۔ سنت اللہ یہ نہیں ہے کہ ملہم پر الہاموں کے معنی نہ کھلے ہوں۔

اس پر آپ نے متشابہات اور محکمات کا ذکر بھی فرمایا ہے اس کی بحث آپ تفاسیر معتبرات میں زیر آیت هو الذی انزل علیك ا لكتا ب منه آ يا ت محكما ت هن ام الكتا ب و ا خر متشا بها ت میں دیکھ سکتے ہیں۔ یعنی جن آیات کے معنوں میں کسی طرح کا کوئی شبہ نہ ہو وہ محکمات میں سے ہے مثلاً الله ر بی و ر بكم اللہ ہی میرا اور تمہارا رب ہے۔

اسی طرح مرزا صاحب کا الہام ر بنا عا ج ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے)۔

یہ الہام متشابہ نہیں ہوسکتا۔

اسی طرح پہلے الہام ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ قرب قیامت کو دوبارہ دنیا پر تشریف لا کر دین اسلام کو تمام آفاق اور اقطار میں پھیلا دیں گے محکمات سے ہے۔

پھر یہ الہام کہ عیسیٰؑ مر چکے ہیں اب دوبارہ دنیا میں تشریف نہیں لاویں گے۔

یہ الہام بھی محکمات میں سے ہے۔

الہامات وحی متشابہات یہ ہیں۔ مثلاً خداوند کے ہاتھ پاؤں صورت شکل الر حمن علی العرش الستوی یا حروف مقطعات ہیں۔ مرزا صاحب کے الہامات محکمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہیں ۔خواہ خود ان کو ان کا پتہ ملے یا مطلب اور معلوم معلوم ہوں یا نہ ہوں ۔
پس آپ کا یہ ایمان کہ بعض الہاموں کا مطلب پھر کسی وقت کھلے گا ہرگز صحیح نہیں براہ مہربانی غور فرمائیں فا عتبروا یا اولی الا بصار

د ۔پیش گوئیوں کی نسبت آپ کا ایمان یہ ہے کہ اکثر پوری ہو چکی ہیں اور بعض جو پوری نہیں ہوئیں وہ آئندہ پوری ہوں گی ۔

لیکن میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی ایک بھی پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور آئندہ کوئی پیش گوئی پوری نہ ہو گی ۔خواہ تفصیل وار فیصلہ کر لیں یا بطور نمونہ مشتے از خروار دیکھ لیں ۔جو پیش گوئی مرزا صاحب نے کی یا تو وہ برعکس ظاہر ہوئی یا محض غلط ثابت ہوئی ۔ مثلاً

الف : سب سے پہلے فرزند ارجمند کے پیدا ہونے کی پیش گوئی ۱۸۸۶ء میں کی ۔اس فرزند الہامی کی تعریف یہ کہ

مظہر الحق و العلی کان اللہ نزل من السماء ۔یعنی وہ لڑکا مظہر حق اور عالی رتبہ ہوگا گویا خود خدا آسمان سے نازل ہوا ہے اس کے کپڑوں سے باشاہان برکت پاویں گے وغیرہ وغیرہ

اس کے برعکس لڑکی پیدا ہوئی لیکن اب تک وہ لڑکا الہامی پیدا نہیں ہوا مرزا صاحب بھی چل بسے اور اب آئندہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہو سکتی اور نہ ہو گی ۔

دوسری پیش گوئی محمدی بیگم کے ساتھ بڑی تحدی کے ساتھ اپنا نکاح الہام سے ہونا ظاہر کیا حتی کہ آسمان پر اس کے ساتھ نکاح ہو چکا ہوا ہے ۔جب والدین محمدی بیگم نے نکاح کے دینے سے انکار کیا تو بہت سے خطوط تہذیب کے خلاف ان کو لکھے (یہ خطوط میری کتاب میں چھپے ہوئے ہیں ۔قاجی فضل احمد) اور نوبت طلاق و عاق کی پہنچی ۔

جب انہوں نے نکاح دوسری جگہ کر دیا تو پھر الہام ہوا کہ محمدی بیگم کا باپ اور اس کا خاوند اڑھائی سال کے اندر مر جائیں گے اور وہ بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آوے گی لیکن افسوس ۱۸۸۸ء کا الہام اب تک ظہور میں نہ آیا ۔

اور جب کسی نے اعتراض کر کے الہاموں کو غلط ثابت کیا تو مرزا صاحب قادیانی اور دیگر مرزائیوں نے کہہ دیا کہ الہام کی ایک ٹانگ ٹوٹ چکی ہے، دوسری بھی ٹوٹ جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی۔ یعنی مرزا احمد بیگ والد محمدی بیگم تو مر چکا ہے، اب اس کا خاوند مرزا سلطان محمد بھی مرجاوے گا۔ مسلمانوں یہودیوں کا یہ اعتراض قبل از وقت ہے۔ جب تک محمدی بیگم نہ مرجائے یا میں نہ مرجاؤں، تب تک یہ اعتراض عائد نہیں ہوسکتا۔

فرمایئے! ایسی تاویل کا کیا علاج۔ مرزا صاحب قادیانی تو اپنے مقدر کی جگہ پہنچ گئے۔ اب اعتراض ہو تو کس طرح اور کس پر۔ مرزائی احمدی صاحبان ایسے ہیں کہ وہ یہی کہے جاتے ہیں کہ جو پیش گوئیاں پوری نہیں ہوئیں وہ آئندہ کو پوری ہوں گی۔ براہ مہربانی ذرہ غور فرمایئے کہ یہ پیشگوئی آئندہ کس طرح پوری ہوگی۔

تیسری پیش گوئیَ مرزا صاحب کا الہام

ترد اليك انوار الشباب سیا تی علیك زمن الشبا ب الخ تیرے پر جوانی کا زمانہ لایا جائے گا اور تیری بیوی کو بھی جوان بنایا جائے گا۔ (اخبار بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)

فرمایئے پیش گوئی کب پوری ہوگی؟ اللہ تعالی اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ دیکھو قرآن شریف میں اللہ تعالی فرماتا ہے

فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله ان الله عزيز ذو النتقا م ،

(سورہ مریم)۔ (پس ہرگز گمان مت کرو کہ اللہ خلاف کرنے والا ہے اپنے وعدہ کو اپنے پیغمبروں سے تحقیق اللہ غالب ہے بدلا لینے والا)۔

لیکن مرزا کی یہ تمام پیش گوئیاں ایسی ہیں جو خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہوسکتیں کیونکہ اللہ کا حکم اور وعدہ ہرگز نہیں ٹلتا۔ اگر ایسا ہو تو پھر خدا اور اس کے الہاموں سے بالکل اعتبار اٹھ جائے ایسا گمان بھی دل میں نہ لانا چاہیے۔

چوتھی پیش گوئی: ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی و دیگر مخالفین تیری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود اور ہلاک ہو جائیں گے۔

فرمایئے یہ پیش گوئی کب پوری ہوگی

پانچویں پیش گوئی۔ الہام: تیری عمر بڑھا دونگا

چھٹی پیش گوئی۔ الہام؛ مولوی محمد حسین توبہ کرکے میری طرف رجوع کرے گا

ساتویں پیش گوئی الہام۔ غلام حلیم لڑکا بمنزلہ مبارک احمد فوت شدہ کے پیدا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھویں پیش گوئی: الہام۔ یحی لڑکے کی بشارت جو زندہ رہے گا۔
نویں پیش گوئی۔ الہام۔ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔
دسویں پیش گوئی۔ الہام۔ عالم کباب لڑکا پیدا ہوگا اس وقت تمام عالم کباب ہو جائے گا۔
گیارھویں پیش گوئی۔ الہام۔ خواتین مبارکہ سے تیرا نکاح ہوگا ان سے تیری نسل بہت ہوگی۔
بارھویں پیشگوئی۔ الہام۔ تیرے مخالف رسوا ہونگے تیری تمام دعائیں قبول ہوں گی۔
تیرھویں پیشگوئی۔ الہام۔ اس سال ۱۹۰۷ء یا اگلے سال ۱۹۰۸ء میں طاعون بہت ہوگا
چودھویں پیش گوئی۔ الہام۔ ملا محمد بخش محمد حسین، تبّتی ذلیل ہو کر مریں گے تین سال میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۰ تک۔
پندرھویں پیش گوئی۔ پانچویں فرزند کے پیدا ہونے کی مندرجہ مواہب الرحمٰن۔
اور سینکڑوں ایسی پیش گوئیاں ہیں جن کے پورے ہونے کی کوئی امید نہیں۔
آپ غور فرما کر ایمان سے کہیے یہ پیش گوئیاں کب پوری ہوں گی۔ لڑکوں کا پیدا ہونا تو قطعی جاتا رہا۔ خواتین سے نکاح بھی موقوف ہوگیا۔ عمر بجائے بڑھنے کے گھٹ گئی۔ جوانی کی خواہش جاتی رہی۔ اپنی بیوی کی جوانی بھی ندارد۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب وغیرہ خدا کے فضل سے زندہ ہیں۔ اور قادیانی مرزا جی خود اپنی پیش گوئی کے مصداق میں نیچے آ گئے۔

سوال پنجم:

تصانیف وتالیفات واشتہار ولیکچر وغیرہ جو مریدین مرزا صاحب کے ہیں مثلاً حکیم نور الدین صاحب مولوی عبد الکریم مولوی محمد احسن امروہی مرزا خدا بخش محمد اسماعیل وغیرھم صاحبان کے ہیں وہ بھی قابل سند ہیں یا نہیں درآں حالیکہ وہ تصانیف مرزا صاحب کے ملاحظہ میں آ چکی ہوں اور مرزا صاحب نے پسند فرما لیا ہو۔
جواب: حکیم نور الدین صاحب قبلہ، مولوی عبدالکریم صاحب، فاضل امروہی صاحب مخدوم، مرزا خدا بخش اور محمد اسماعیل کو بڑے پایہ کے انسان اور با خدا بزرگ سچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اور پاک نمونہ جانتا ہوں اور ان کا کلام اسی حد تک قابل سند ہے۔

اقول: حکیم نور الدین صاحب نے مرزا صاحب کو محض تمثیلی طور پر مسیح کہا ہے جیسے حکمیوں کو سقراط اور بقراط لقبوں سے لکھ دیتے ہیں مسیح موعود اور مسیح ابن مریم نہیں مانا جو مرزا صاحب کا دعوی ہے مرزا صاحب نے حضرت مسیح ابن مریم کو کئی جگہ بے باپ ہونا مانا ہے اور کئی جگہ یوسف نجار کا بیٹا لکھا ہے جیسے ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم نے اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں (ص ۳۰۴۔ ازالہ اوہام طبع اول)

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ

یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں یعنی یوسف اور مریم کی اولاد تھی (کشتی نوح۔ حاشیہ ص ۱۶)

لیجئے یہاں مرزا صاحب قادیانی کے فرمانے کے مطابق یسوع بھی ہیں اور مسیح بھی ہیں جن کی بابت فرمایا ہے: یسوع میرا واقف نہیں۔

آپ کسی آیت اور حدیث شریف سے ثابت کریں گے کہ حضرت عیسی بے باپ پیدا نہیں ہوئے تھے بلکہ یوسف نجار ان کے باپ تھے۔ ہرگز نہیں

حکیم نور الدین صاحب بھی پہلے حضرت عیسی کو بے باپ پیدا ہونا مانتے رہے اب ان کا ایمان بھی اس بات پر قائم نہیں رہا وہ اپنے رسالہ نور الدین میں لکھتے ہیں:

نہ قرآن شریف میں نہ حدیث میں نہ صحابہ، نہ صوفیا کرام کے اقوال میں یہ حکم ہے کہ مسیح کو بے باپ مان کر ایمان لاؤ۔

پھر لکھتے ہیں کہ

میں خود مدت تک بایں کہ اسلام میرا ایمان اور جان ہے اس بات کو مانتا رہا ہوں (یعنی مسیح بے باپ پیدا ہوئے تھے) گو اب میں اس بات کا قائل نہیں رہا۔

(رسالہ نور الدین۔ ص ۱۵۸۔۱۵۹)

لو مولوی (غلام رسول) صاحب! مرزا صاحب قادیانی اور حکیم نور الدین صاحب کا اسلام کہ قرآن شریف میں یہ کہیں حکم نہیں کہ مسیح کو بے باپ پیدا ہوا مانو کیونکہ قرآن شریف میں حضرت مسیح کو ابن مریم لکھا ہے نہ ابن یوسف نجار۔ حضرت مریم کا جبریل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرشتہ کو جواب دینا کہ مجھے لڑکا کیسے ہوسکتا ہے جب کہ کسی بشر نے کسی طرح مجھے چھوا تک نہیں ۔ اور پھر فرشتے کے دم کرنے سے حضرت مریم حاملہ ہوگئیں اور اسی وقت حضرت عیسیٰ ایک یا دو ساعت کے اندر پیدا ہو گئے ۔

کیا ان آیات پر ایمان لانا مسلمانوں کا کام نہیں ہے یا یہ کہ جس بات پر حکم ہی ہو کہ اس پر ایمان لاؤ تب اس پر ایمان لانا چاہیے باقی پر نہیں ۔

کیا سب سے پہلے الم ذلك الكتا ب لا ريب فيه کے مطابق کل قرآن شریف من اولی والآخر پر ایمان لانا حکیم صاحب کے لئے ضروری نہیں ہر آیت شریف

الذى فر ض عليك القر آ ن

اور آیت شریف

يا ايها الذ ين آ منوا آمنوا با لله و رسو له و الكتا ب الذى نزل على رسو له یعنی اے ایمان والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس کتاب (قرآن) پر جو اللہ نے اپنے حبیب ﷺ پر نازل فرمائی ،

کیا حکیم صاحب کو ان آیات پر ایمان لانے کا حکم نہیں مگر زبردستی کسی کی طبیعت میں ہو تو وہ کیا سمجھتا ہے کیا عجیب منطق ہے ۔

پھر حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ حدیث شریف میں بھی کہیں یہ حکم نہیں کہ حضرت مسیح کو بے باپ پیدا ہونے پر ایمان لاؤ یہ بھی عمداً اغماض حکیم صاحب کا ہے یا بے علمی کا موجب ۔ دیکھو حضرت رسول اکرم ﷺ اس طرح پر فرماتے ہیں

عن عبادة بن الصا مت قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ من شهد ان لا اله ا لا الله و حده لا شر يك له و ان محمداً عبده و رسوله و ان عيسى عبد الله و رسو له و ابن امته و كلمته القا ها الى مر يم و رو ح منه و الجنة و النار حق اد خله الله الجنة على ما كا ن من العمل۔ متفق عليه ۔

(حضرت عبادہ بن صامت سے ہے کہا فرمایا رسول اکرم ﷺ نے کہ جو گواہی دے اس بات کی کہ سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں اللہ واحد ہے کوئی اس کا شریک نہیں ہے اور اس بات کی بھی گواہی دے کہ حضرت محمد ﷺ خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں اور اس بات کی بھی گواہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں اور اس کی لونڈی کے بیٹے ہیں کلمہ کن سے (بے باپ) پیدا ہوئے جو مریم کی طرف ڈالا گیا تھا خدا کی طرف سے روح ہے اور اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ بہشت اور دوزخ حق ہیں داخل کرے گا اللہ (اس شخص کو جو ایسا ایمان لا کر شہادت دے گا) بہشت میں خواہ عمل اچھا کرتا ہو یا برا)۔

یہ حدیث صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے۔ اب آپ غور فرمائیں کہ یہ حکیم صاحب کی کیسی زبردستی اور دین اسلام سے لاپرواہی ہے فرماتے ہیں کہ کسی حدیث میں مسیح کو بے باپ ماننے اور ایمان لانے کا حکم نہیں ہے۔ اس سے قرآن اور حدیث دونوں کا انکار کر دیا۔ لیکن پہلے ایمان ان کا اس پر تھا۔ لیکن اب ان کا ایمان مسیح کے بے باپ پیدا ہونے پر نہیں رہا۔۔ یہ اعتقاد بعینہ آیت قولهم علی مریم بهتانا عظیماً کے ہے۔

ہاں یہ بھی یاد رہے کہ حضرت مسیح کا بے باپ پیدا ہونا قرآن شریف نص صریح اور حدیث صحیح اور اجماع امت سے ثابت ہے اس کا انکار کرنے والا اسلام سے خارج ہے اس بارہ میں مرزا صاحب قادیانی کی ہی اپنی تحریر آپ کے اطمینان کے لئے پیش کرتا ہوں وہ فرماتے ہیں:

جو شخص ذرہ برابر بھی شریعت محمدیہ میں کمی بیشی کرے یا کسی اجماعی عقیدہ کا انکار کرے اس پر خدا اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہو۔ (انجام آتھم۔ ص ۱۴۴ ترجمہ)

سوال ششم:

اگر تصانیف مرزا صاحب و حکیم نور الدین خلیفۃ المسیح (بقول مرزائیاں) میں تخالف ہو تو کس کی تحریر قابل سند سمجھی جائے گی

جواب۔ میرے ایمان میں مسیح اور خلیفۃ المسیح میں تخالف ناممکن بفرض محال آپ کی خاطر مان بھی لوں تو مسیح مقدم السند ہوگا

اقول: آپ کے جواب کی طرز یہ ظاہر کر رہی ہے کہ مسیح اور خلیفۃ المسیح دونوں معمولی آدمی ہیں جن کے نام پر کوئی کلمہ تعظیمی آپ کے ایمان اور اعتقاد کے مطابق نہیں ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہیے میں اگر حضرت مسیح بن مریم کا نام لوں تو ضرور ہے کہ علیہ السلام کہوں ۔ انہیں باتوں سے میں اخذ کرتا ہوں کہ آپ مرزا صاحب کو مسیح موعود تصور نہیں فرماتے جیسے کہ مرزا صاحب کا خود دعوی ہے اور تمام مرزائی احمدی مانتے ہیں آپ نے کہیں بھی کوئی کلمہ تعظیمی سواء لفظ صاحب کے اور کچھ نہیں لکھا ۔ مرزا صاحب کے دعاوی نبوت و رسالت والوہیت میں لکھ چکا ہوں کہ وہ مرزا صاحب کو تمثیلی اور فرضی طور پر حکیموں کے سقراط و بقراط کے لقبوں کی طرح مسیح الزمان مانتے ہیں ایسے کئی ایک نام اس وقت مسیح الزمان موجود ہیں ۔

علاوہ ازیں حکیم صاحب لکھتے ہیں:

> ختم نبوت نے الہام اور مکالمہ اور مخاطبہ سے مخلوق کو محروم نہیں کیا (اس میں کوئی شک نہیں کہ وحی الہی یا وحی رسالت ہمیشہ کے لئے بند ہو چکی ۔ فضل احمد) اسلامیوں میں ہمیشہ اور ہر زمانہ میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اس فیض ربانی سے فیض یاب ہوئے ۔ دیکھو حالات شیخ عبد القادر جیلانی، و شیخ محی الدین ابن عربی ،شیخ معین الدین چشتی ، بابا شیخ فرید شکر گنج، شیخ شہاب الدین سہروردی، شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی، شاہ ولی اللہ دہلوی، عبد اللہ غزنوی وغیرہ وغیرہ اولیاء ہمارے اس زمانہ میں حضرت مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالی ۔ (بلفظہ تصدیق براہین احمدیہ تصنیف حکیم نور الدین)

دیکھئے آپ کے خلیفۃ المسیح اپنی کتاب میں ان بزرگان مندرجہ بالا کے نام لکھ کر مرزا صاحب کو ان کے مساوات میں شمار کر رہے ہیں لیکن مرزا صاحب خود و دیگر مرزائی صاحبان پیغمبری اور نبوت و رسالت میں واقعی ایمان لاکر علیہ الصلوات و السلام وغیرہ کلمات تعظیمی سے لکھ رہے ہیں لیکن خود خلیفہ صاحب نے کوئی کلمہ تعظیمی حضرات اولیاء کرام رحمۃ اللہ تعالی علیہم اجمعین کے اسماء مبارکہ پر نہیں لکھا بلکہ صرف ان کے معمولی طور پر نام لکھ کر وغیرہ وغیرہ لکھ دیا۔ اس سے حکیم نور الدین صاحب ان بزرگان علیہم الرحمہ کو جن کے نام لکھے ہیں اولیاء کرام میں شمار کرتے ہیں اور ویسا ہی مرزا صاحب کو بھی مانتے ہیں اور خداوند کریم کا مکالمہ اور مخاطبہ ان سے قبول کرتے ہیں اس پر میں بہت خوش ہونگا کہ آپ ان بزرگان مقبولہ و مسلمہ آپ کے خلیفۃ المسیح کے ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقوال وافعال سے مقابلہ کر کے مرزا صاحب کے دعوی کی تصدیق فرمائیں گے ورنہ میں تیار ہوں کہ ان بزرگان اولیاء عظام کے اقوال اورافعال سے مرزا صاحب کے تمام دعووں کی تکذیب دکھلاؤں جو آپ پسند فرمائیں وہی کر لی جائے

سوال ہفتم:

ماموربھی نبی ہوتا ہے یا نہیں اور مامور کا کیا کام ہے مامور کا منکر اور مکذب مسلمان ہوتا ہے یا کافر؟

جواب: مامور نبی ہوتو نبی ہوتا ہے نبی کا منکر اس کا کافر ہوگا میری سمجھ میں کافر کے معنی ہی انکار کرنے والے کے ہیں۔

اقول: یہ جواب آپ کا خوب ہے کہ اگر مامور نبی ہوتو نبی ہوتا ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ مامور اگر نبی نہ ہوتو نبی نہیں ہوتا یعنی مامور نبی بھی ہوتا ہے اور مامور نبی نہیں بھی ہوتا۔سوال کا صاف جواب آپ نے نہیں دیا۔ پھر آپ فرماتے ہیں کہ نبی کا منکر اس کا کافر ہوگا یعنی جو شخص کسی نبی کا منکر ہوگا وہ اس نبی کا کافر ہوگا خدائی یا شرعی کافر نہیں جس کسی کا کوئی منکر ہواسی کا وہ کافر ہوگا مثلاً اگر کوئی شخص آپ کا منکر ہے تو آپ کا ہی کافر ہے شرعی کافر نہیں یہ بھی آپ کی نئی منطق ہے

دوسرا حصہ سوال کا یہ تھا (مرزا جی ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

طالب حق کے لئے میں ایک یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اورشان دنیا پر ظاہر کروں جس سے اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر گواہ رہیں کہ جھوٹا ہوں والسلام غلام احمد اخبار بدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء رسالہ نمبر ۸، انجمن تائیدالاسلام لاہور) کہ مامور کا کیا کام ہے یعنی دنیا میں اس کے متعلق کام ہوتا ہے جس کے لئے وہ مامور کیا جاتا ہے۔لیکن افسوس آپ نے اس کا جواب ہی نہیں دیا اور عمداً آپ نے اس کا اغماض کیا نبی علیہ السلام کا منکر ضرور کافر شرعی ہے یہ آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال کہ ہر منکر کو کافر سمجھ لیا جائے صحیح نہیں بلکہ شرعی کافر وہی ہے جو الوہیت اور ختم رسالت یا رسالت اور نبوت عامہ یا ضروریات ارکان اسلام کا منکر ہو کافر ہے۔

اس سوال کا مطلب یہی تھا کہ مرزا صاحب کے مسیح موعود ہو کر آنے کی کیا ضرورت تھی اور ان کا کیا کام ہونا چاہیے تھا اسلام کو ان سے کیا فائدہ مترتب تھا اور جو کام ان کے سپرد تھا اس کو انہوں نے پورا کیا یا نہیں کیونکہ مسلمانوں کے عقاید میں حضرت مسیح کے دوبارہ دنیا میں تشریف لانے کی غرض کتب احادیث اور سیر اور تفاسیر میں مفصل درج ہے جس کا ذکر مرزا صاحب کی الہامی کتاب براہین احمدیہ کے ص ۴۹۸ وغیرہ میں بھی درج ہے پھر ایک جگہ پر مرزا صاحب مسیح موعود کے تین کام اس طرح پر درج فرماتے ہیں انہیں پر غور فرمالیجئے۔و ھو ھذا

اول: مسیح کے دم سے کافر مریں گے یعنی دلائل بینہ اور براہین قاطعہ کی رو سے وہ ہلاک ہو جائیں گے۔

دوسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بے جا سے منزہ کر کے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھے

تیسرا کام مسیح کا یہ ہے کہ ایمانی نور کو دنیا کی تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشے اور منافقوں کو مخلصوں سے الگ کر دیوے سو یہ تینوں کام اس عاجز کے سپرد ہیں (بلفظہ ازالہ اوہام۔طبع ثانی۔ص ۳۰)

(۔نوٹ یہ تینوں کام کسی آیت یا حدیث یا اسلامی کتاب سے صریح ثابت نہیں)

اب آپ غور فرمائیں کہ امر اول پر کون سی قومیں یا کافر مرزا صاحب کے دلائل بینہ سے ہلاک ہوئے ہیں یا کوئی احمدی مرزائی ہوا ہے مرزا صاحب اگر یہ کہتے کہ کافر لوگ میرے دم سے مسلمان ہوں گے لیکن بجائے اس کے، ہلاک ہوں گے، لکھ دیا

دوسرا کام مرزا صاحب کی تعلیم جو غلطیوں سے اسلام کو پاک کرے گی برعکس اس کے یہ ہوا کہ مرزا صاحب کی تعلیم نے مسلمانوں کو سخت غلطیوں میں ڈال دیا۔

تیسرا کام مرزا صاحب کا بہت اچھی طرح سے پورا ہوا۔ایمانی نور دنیا کی تمام قوموں یہود نصرانی زردشتی مجوسی آتش پرست ہندو آریہ سنیاسی برہمو بوفھ سکھ جینی وغیرہ کے دلوں میں خوب ڈال دیا۔اگر یہی نور ہے جس کا ظہور ہے تو بس خیر صلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دنیا کی قوموں میں سے ایک شخص کو بھی آپ پیش کریں جس کے دل میں مرزا صاحب نے ایمانی نور بخشا ہو۔ ہاں ان کے زمانہ میں کئی ایک مسلمانوں کے دلوں سے نور ایمانی نکل تو ضرور گیا ہے۔ یہ دعوی (پنجاب میں بے حد عیسائیت کی ترقی مردم شماری ۱۹۱ء، ۳۷۶۹۵۔ مردم شماری ۱۹۱۱ء ۱۶۳۰۹۴۔ دس سال میں بیشی ۱۳۵۳۹۹۔ دیکھو اخبارت سراج الاخبار جہلم ۲ دسمبر ۱۹۱۳ء ص ۷ کالم اول) اور یہ ہر سہ امور آپ ہی غور کر کے فرمائیں کہ مرزا صاحب نے پورے کر دیئے ہیں۔

علاوہ اس کے مرزا صاحب مسیح علیہ السلام کے کام اپنی نہایت معتبر کتاب الہامی بمنزلہ قرآن شریف (نعوذ باللہ) میں اس طرح پر تحریر فرماتے ہیں:

۱۔ الہام: هو الذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ ص ۴۹۸۔۴۹۹)

۲۔ وہ زمانہ بھی آنے والا ہے کہ جب خدا تعالی مجرمین کے لئے شدت اور عنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح نہایت جلالیت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام راہوں اور سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کر دیں گے اور کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا اور جلال الہی گمراہی کے تخم کو اپنی تجلی سے نیست و نابود کر دے گا (براہین احمدیہ ص ۵۰۵)

اللہ اکبر! مولوی (غلام رسول انسپکٹر) صاحب فرمائیے جو حضرت مسیح دنیا میں آ کر سرانجام فرمائیں گے مرزا صاحب قادیانی کے ازالہ اوہام اور براہین احمدیہ کا مقابلہ آپ ہی اپنے دل میں فیصلہ کر لیویں کہ ان میں سے کون غلط ہے اور کون صحیح۔ اور کس بات یا تحریر پر آپ کو ایمان لانا چاہیے۔ اور اس ایمان کے وجوہ کا بھی خود ہی فیصلہ کر لیویں یا کسی حق جو احمدی کو بھی شامل کر لیویں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے کچھ بھی نہیں کیا۔ اگر کیا تو یہ کہ اسلام میں تفرقہ ڈال کر مسلمانوں سے جدا ایک گروہ قائم کرلیا غیراسلامیوں پر ایک ذرہ بھر بھی مسیحا جی کا اثر نہ ہوا۔ فاعتبر و تدبر

سوال ہشتم:

مبشر اور منذر بھی نبی ہوتے ہیں یا کچھ فرق ہے اگر فرق ہے تو کیا؟

جواب: ایک نسخہ یاد ہونے سے کوئی طبیب نہیں کہلا سکتا اور نہ ہلدی کی ایک گانٹھ رکھنے سے پنسار ی ہوسکتا ہے ایک چاول گرسنہ کو سیر نہیں کرسکتا ایک قطرہ پانی کا پیاسے کی پیاس نہیں بجھا سکتا ہر بشارت اور پر انذار کا کوئی حق نبی اور رسول ہونے کا نہیں ہے۔

اقول: مولوی صاحب! یہ جواب آپ کا سوال کے مطابق نہیں اس سوال کا جواب صرف یہ تھا کہ مبشر اور منذر نبی ہوتا ہے یا نہیں ہوتا۔ ایک نسخہ جاننا ہلدی کی ایک گانٹھ رکھنا پانی کا ایک قطرہ ایک چاول وغیرہ تو سوال کا کوئی جواب نہیں۔ ہاں آپ کے جواب کا مفہوم یہ ہوسکتا ہے کہ اگر ایک دو بشارتیں یا انذار اگر کسی کو ہوں تو وہ نبی نہیں ہو سکتا اور جس کو کثرت سے ہوں وہ نبی اور رسول ہونے کا حق دار ہے علت غائی یہ کہ مرزا صاحب کثرت سے بشارتیں اور انذار ظاہر کرتے ہیں اس لئے وہ نبی اور رسول ہیں لیکن میں مفصل اور نہایت صفائی کے ساتھ سوال و جواب نمبر اول میں عرض کر چکا ہوں اور قرآن شریف کی آیات سے ثابت کر چکا ہوں کہ مبشر اور منذر نبی اور رسول علیہ السلام ہی ہوتے ہیں اور کسی ایرے غیرے کا حق نہیں ہے کہ اپنے آپ کو مبشر اور منزر کے الفاظ سے منسوب کرے۔

سوال نہم:

بروز کے کیا معنی ہیں بروزی نبی بھی بعینہ ہوتا ہے یا نہیں اس کا منکر اور مکذب بھی مسلمان ہوتا ہے یا نہیں بروزی نبی کی کوئی نظیر یا مثال انبیاء سابقین میں ہے یا نہیں۔

جواب، عین عین ہے اور بروز بروز۔ بروز عین ہو تو بروز کیا۔

ب۔ نبی کے منکر کو مسلمان کہتے ہوئے ڈرتا ہوں

ج، ایلیا کا بروز ایک رنگ میں یحیٰ نبی ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول : مولوی صاحب ! یہ جواب بھی میرے سوال کے مطابق نہیں ہے میں نے صرف لفظ بروز کے معنی دریافت کئے تھے آپ نے اس کا جواب دیا کہ : عین عین ہے بروز بروز ہے۔ یہ تو کوئی معنی بروز کے نہیں ہیں مفصل حالات اس کے میں عرض کر چکا ہوں خواہ آپ دانستہ اغماض فرمائیں۔

ج ۔ جو آپ نے ایلیا کا بروز ایک رنگ میں حضرت یحی ہوئے ہیں لکھا ہے، یہ بھی عجیب ہے۔قرآن شریف اوراحادیث شریف میں ایلیا نام کسی نبی علیہ السلام کا نہیں آیا ہے۔البتہ حضرت الیاس کا تذکرہ ہے۔آپ براہ مہربانی ثبوت اس بات کا کسی آیت یا حدیث یا کسی دینی کتاب سے ارشاد فرمایئے کہ ایلیا حضرت یحی کے بروز تھے ۔سوائے کسی شرعی ثبوت کے ایسی باتیں کرنا اسلامی اصول کے برخلاف ہے۔

لیجئے خدا کے فضل سے سوالات مندرجہ عریضہ خوداور جوابات مندرجہ نوازش نامہ جناب کوختم کر چکا۔

سوال و جواب نمبر دہم کے متعلق سوال و جواب اول میں مفصل لکھا جا چکا ہے۔

معیار صداقت پر تبصرہ

اب میں آپ کے اشتہار معیار صداقت کی نسبت مختصراً عرض کرتا ہوں۔صرف دو باتیں پیش کرونگا اوراصل معیار صداقت قرآن شریف سے آپ کی ہی پیش کردہ آیت سے جو آپ نے اپنی معیار صداقت کے ٹائیٹل پیج کی پیشانی پر نصف قوس میں لکھی ہے اسی سے صداقت اسلام بلکہ صداقت مقلدین بالخصوص حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے مقلدین مومنین صالحین کی اظہر من الشّمس ثابت ہوگی کچھ جواب پہلے رسالت کے بارے میں آچکا ہے اس میں سے چند فقرات کا اقتباس کر کے جواب لکھتا ہوں اور پھر وہ آیت شریف ان فی هذا لبلا غا لقوم عا بد ین ۔کی پیش گوئی عرض کرونگا۔

آپ یوں فرماتے ہیں :

> ہمارا ایمان اور آپ خوب جانتے ہیں کہ خدا ہمارا وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین ہمارا نبی ہے (ﷺ)۔اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے سوا کوئی نبی نبوت اور نیا نبی نہیں آ سکتا ہے۔ (ہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام پورانے نبی ضرور تشریف لائیں گے۔منہ)

کتاب ہماری قرآن ہے، اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے بعد کوئی کتاب نہیں آ سکتی۔

دین ہمارا اسلام ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس کے بعد کوئی دین نہیں آ سکتا

شریعت ہماری وہی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس میں ایک شوشہ کی بھی کمی بیشی نہیں ہوسکتی۔

قبلہ ہمارا وہی ہے۔

ایمان یا توحید بالملائکۃ بالکتاب بالرسالت بالقیامت بالقدر خیر وشر وہی ہے۔

کلمہ وہی ہے۔حج وہی ہے۔زکوۃ وہی ہے۔نماز وہی ہے۔روزہ وہی ہے۔

اوامر وہی ہیں۔نواہی وہی ہیں۔وہی حلال ہیں۔وہی حرام ہیں۔

اہل قرآن ہم بھی ہیں،مگر اسوہ حسنہ اور حدیث کے منکر نہیں۔

اہل حدیث ہم ہیں،مگر فقہ آئمہ اولیاء اکابر مذہب کے دشمن خشک نہیں۔

اہل باطن اور صوفی ہیں اور صوفیا کرام اور اہل باطن کا احترام کرتے ہیں۔

(معیار صداقت ص ٦۔٧)

مولوی (غلام رسول) صاحب! معاف رکھئے گا یہ باتیں صرف کہنے کی ہیں عمل کرنے کی نہیں۔بلکہ عمل ان کے برخلاف ہے:

لم تقولو ن ما لا تفعلون ،

اور: ان تقولوا ما لا تفعلو ن ۔(سورہ صف)۔

حکم خداوندی کی پرواہ نہیں۔لیجئے میں مختصراً آپ کی ان عقائد مندرجہ کی بابت نمبر وار عرض کرتا ہوں اور ان پر خدا کے لئے غور فرماتے جائیں۔

۱۔ہمارا خدا وہی ہے جو قرآن کریم نے پیش کیا۔

لیکن مرزا صاحب کا الہام اپنے خدا کی نسبت یہ ہے جو قرآنی خدا کے مغائر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربّنا عاج ، (براہین احمدیہ۔ص ۵۵۶)

(اب معلوم ہوا کہ عاج اس بت کا نام ہے جو مندر سومناتھ واقع جوناگڈھ ملک گجرات میں ہے جس کو سلطان محمود غزنوی نے ویران کیا تھا۔ اور شیخ سعدی نے اپنی بوستان کے باب ہشتم میں اس عاج کا ذکر لکھا ہے۔ پس صاف ثابت ہے کہ مرزا جی کا رب یہی عاج بت ہے جس کی طرف سے شیاطین کرتے رہے نعوذ باللہ منہا)

۲۔ خاتم النبیین ہمارا نبی ہے۔

بے شک مرزا صاحب آپ کے خاتم النبیین ہیں کیونکہ ان کے الہامات قطعی اور یقینی بمثل قرآن شریف ہیں ان کا منکر کافر جہنمی ہے۔

۳۔ کوئی نیا نبی نہیں آسکتا۔ لیکن مرزا قادیانی کہتے ہیں نبوت ختم نہیں ہوئی۔ دیکھو توضیح مرام ، مرزا صاحب تو نئے نبی ضرور آ گئے۔

۴۔ کتاب ہماری قرآن ہے۔

نہیں۔ بلکہ آپ کا قرآن براہین احمدیہ ہے۔ مرزا صاحب کا الہام ہے کہ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں۔

دوسرا آپ کے قرآن میں آیت انا انزلناہ قریباً من القادیان درج ہے۔ مسلمانوں کے قرآن میں ایسا نہیں ہے۔

۵۔ دین ہمارا اسلام ہے۔

الہام و ما ینطق عن الھوی۔ (براہین احمدیہ)، یہ بھی غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو اپنے سے جدا کر دیا ہے اور اپنی جماعت کو نصاری اور مسلمانوں سے جدا ایک تیسرا گروہ قرار دیا ہے اور اپنے مریدوں کو جماعت اسلام سے جدا کر لیا ہے (دیکھو لیکچر بمقام لاہور ۱۹۰۴ء ص ۵۳۔۵۴)

۶۔ شریعت ہماری وہی ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ اس میں ایک شوشہ کی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔

یہ بھی غلط ہے۔ نماز پنجگانہ مرزا صاحب کا جماعت سے نہ پڑھنا،

نماز ظہر کے ساتھ نماز عصر کو سر درد کی وجہ سے ملا کر پڑھ لینا، حکم خداوندی ان الصلوۃ کانت علی المومنین کتابا موقوتاً کے برخلاف،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمضان شریف کے روزے بھی اختلاج قلب اور سفر کا بہانہ کر کے نہ رکھنا،
اپنی مولفہ کتب کو قبل از تصنیف فروخت کرنا اور قیمت وصول کر لینا،
اراضی رہن کا منافع حلال جان کر کھانا،
مال حرام کو اپنے لئے قبول کرنا،
وعدہ ایفا نہ کرنا،
نماز کے بعد دعا نہ مانگنا،
ہر کسی کو گالیاں دینا،
حضرت عیسی پر الزام شراب پینے کا لگانا، یعنی انبیاء کو معصوم نہ جاننا،
تصویریں بنوا کر فروخت کروانا،
مریدوں کا تصاویر مرزا صاحب کو بڑی تعظیم کے ساتھ اپنے پاس رکھنا اور اس کی زیارت کرنا،
اپنے قریبی رشتہ داروں کے حقوق کو ادا نہ کرنا،
مسلمانوں کو کافر کہنا،
بلا قصور اپنے بیٹوں کو عاق کرنا،
اپنی بیوی کو طلاق دینا اور اس کے جنازہ پر بھی نہ جانا،
اپنے بیٹے کو اپنی عورت کے طلاق دینے پر مجبور کرنا وغیرہ وغیرہ۔
یہ مختصر سی شریعت مرزا صاحب کی ہے۔ کیا اب بھی آپ کا ایمان ہے کہ شریعت میں ایک شوشہ کی بھی کمی بیشی ہوئی ہے یا نہیں۔

۶۔ قبلہ ہمارا وہی ہے۔

برائے نام، جس سے کچھ فائدہ نہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے لیس البر ان تو لوا و جو هكم قبل المشرق و المغر ب کو پڑھئے۔
بموجب الہام مرزا صاحب و من د خله کان آ منا قادیان کعبہ اور قبلہ مرزائیاں ہے اسی واسطے مرزائی احمدی نے حج فرض کو ادائے نہ کیا

۸۔ ایمان بالتوحید۔

نہیں، دیکھو مرزا صاحب کے الہامات انت منی و انا منك ظهور ك ظهوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ۔مرزا جی صاحب خدائی میں شریک ہیں۔ بلکہ ان کا خدا ان میں سے پیدا ہوا ہے نعوذ باللہ۔

۹۔ایمان بالملائکہ۔نہیں، بلکہ فرشتے کوئی چیز نہیں سیارات اپنا کام کرتے ہیں۔

۱۰۔ایمان بالکتب۔نمبر۴ میں آ چکا۔

۱۱۔ایمان بالرسالت،نہیں بلکہ مرزا صاحب کا اپنا الہام

قل یا ایھاالناس انی رسو ل اللہ الیکم جمیعاً ۔اے غلام احمد لوگوں سے کہہ دے کہ میں تم سب کے واسطے اللہ کی طرف سے رسول ہوں

۱۲۔ایمان بالقیامت بالقدر خیر وشر وہی ہے

یہ بھی غلط ہے۔مرزا صاحب کا فرضی ایمان اس طرح پر ہے

آمنت با للہ و ملا ئکتہ و کتبہ و رسلہ و البعث بعد المو ت ،(بلفظہ مرزا کا اشتہار ۲۔اکتوبر ۱۸۹۱ مقام دہلی)

اگر چہ مرزا صاحب کا اپنا ایمان اپنے الہامات کے خلاف ہے تاہم اس میں قیامت اور تقدیر اور خیر وشر پر کوئی ایمان نہیں۔

۱۳۔کلمہ وہی ہے

ہاں، یہ کلمہ بہت سے خاکروب اور آریہ ہندو وغیرہ لوگ بھی پڑھ لیتے ہیں مگر فائدہ؟

۱۴۔حج وہی ہے۔

مسلمانوں کا حج فریضہ کعبۃ الشریف میں ہوتا ہے اور مرزا صاحب اور ان کے مریدین کا حج قادیان میں۔

فرمائیے مرزا صاحب نے حج فرض کو ادا کیا۔یا کسی مرزائی احمدی نے کبھی حج کو ادا کیا۔ہرگز نہیں۔پھر حج وہی، کیا ہوا۔

مرزا صاحب اور اکثر مرزائی مسلمہ متمول مالک نصاب با استطاعت ہیں مگر حج کا کسی نے نام تک نہیں لیا قبلہ اور کعبہ اللہ الشریف کی طرف رخ تک نہیں کیا۔

شاید آپ یہ کہیں کہ مرزا صاحب کو حج کرنے کے واسطے امن نہیں تھا، خوف تھا اس لئے انہوں نے حج نہیں کیا۔

میں کہتا ہوں یہ محض غلط اور دھوکا ہے جب مرزا صاحب کا الہام یقینی و اللہ یعصمك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الناس موجود ہے۔اور یہ بھی تعلّی اور تحدی ہے کہ مجھ کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا۔ پھر حج کرنے میں کون سا امر مانع ہوا۔

یا یہ کہ الہام پر ایمان نہیں، یقین نہیں یا مسیحائی کا کوئی اثر نہیں۔ چاہیے یہ تھا کہ کعبۃ اللہ شریف میں حج کے لئے جاتے اور وہاں اپنا دعوی پیش کر کے علماء حرمین شریفین کو اپنی مسیحائی کی تاثیر سے مغلوب کر کے اپنے متواتر قطعی الہام کتب اللہ الا غلبن انا و رسلی سے غالب آ کر دعوی کو منوا لیتے۔ پھر کیا تھا کل جہان مرزا صاحب کو مان لیتا اور فتاوی کفر بھی صاف ہو جاتے۔مگر افسوس فرق صرف سچے اور جھوٹے کا ہے۔فتدبر

۱۵۔زکوۃ وہی ہے۔

کون سی زکوۃ ؟ آپ شہادت دے سکتے ہیں کہ کبھی مرزا صاحب نے زکوۃ ادا کی جب کہ لاکھوں روپئہ اور زیوران کے پاس تھے یا کسی مرزائی نے زکوۃ مستحقین کو ادا کی۔ ہر گز نہیں۔

۱۶۔نماز وہی ہے۔

اس کا جواب نمبر ۶ میں دیا گیا ہے مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ سفر میں نمازوں کو جمع کر لیا کرتا ہوں اور اور مسجدوں میں جانا کراہت جانتا ہوں (دیکھو الہامی کتاب فتح اسلام کا ص ۴۰۔۴۱)

۱۷۔روزہ وہی ہے۔

روزہ بھی نہیں، کیونکہ مرزا صاحب اختلاج قلب اور سفر کا بہانہ کر کے روزہ نہیں رکھتے تھے اور نہ بعد سفر اور آرام کے اعادہ کرتے تھے۔سفر ریلوے دہلی لودہانہ امرتسر کا حال یاد ہوگا مقیم مرزائیوں نے بھی روزے توڑ ڈالے تھے۔

۱۸۔اوامر وہی ہیں۔

اس کی بابت نمبر ۶ میں عرض کیا گیا ہے۔

۱۹۔اہل قرآن ہم بھی ہیں۔،

ہاں ایسے اہل قرآن ہیں (حاشیہ: ہم نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں نور الحق حصہ اول ص ۵۔اس سے معلوم ہوا کہ حج اور زکوۃ ادا نہیں کرتے قرآن میں حکم ہے قل من رب السماوات والارض قل للہ (رعد) کہدے کون آسمانوں اور زمین کا رب ہے کہدے اللہ تعالی ہے۔لیکن الہام مرزا صاحب کا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف ر بنا عاج ہمارا رب عاجی ہے۔ ایسے اہل قرآن آپ ہی ہیں)
کہ حضرت عیسیٰؑ ، یوسف نجار کے بیٹے ہیں۔قرآن شریف میں نعوذ باللہ گندی گالیاں بھری ہیں۔قرآن شریف میں جو معجزات ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔قرآن مجید میں قادیان کا نام بھی اعزاز کے ساتھ لکھا ہے۔آپ کے قرآن میں حضرت رسول اللہ ﷺ کے معراج اور خاتم النبیین ہونے کا انکار۔ یا کوئی ذکر تک نہیں۔ وغیرہ

۲۰۔اسوہ حسنہ اور حدیث کے منکر نہیں اہل حدیث ہم ہیں۔

ہاں ایسے اہل حدیث کہ جہاں کوئی حدیث اپنے مطلب کے موافق ہوئی خواہ وہ موضوع ہی کیوں نہ ہو اس کو مان لیا جیسے حدیث موضوع لا مھدی ا لا عیسی ابن مریم اور جہاں کوئی حدیث خواہ صحیح بخاری میں ہی کیوں نہ ہو اپنے خلاف ہو اس سے انکار کر دیا۔مثلاً حسب تحریر مرزا صاحب حدیث شریف

لعنت اللہ علی الیھود و النصاری اتخذوا قبو ر النبیاء ھم مساجدا ۔یعنی یہود اور نصاری پر لعنت جنہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا ہے ۔(صحیح بخاری۔ص ۳۳۹)

بلاد شام میں حضرت عیسیٰؑ کی قبر کی پرستش ہوتی ہے اور مقررہ تاریخوں پر ہزارہا عیسائی سال بسال جمع ہوتے ہیں۔اس حدیث سے ثابت ہوا کہ درحقیقت وہ قبر حضرت عیسی کی ہی قبر ہے۔(بلفظہ ملخصاً مرزا کی ست بچن حاشیہ در حاشیہ ص ۱۶۴)

لیجئے غور فرمایئے اہل حدیث اور اسوہ حسنہ کے مقر ایسے ہی ہونے چاہییں۔صرف دو ہی حدیثیں بطور نمونہ حاضر ہیں جہاں چاہا مان لیا جہاں چاہا انکار کر دیا۔

ایسی بہت سی احادیث ہیں جن کا انکار کیا گیا ہے ۔یا تو یہ تھا کہ اس حدیث سے جس کو مرزا صاحب بوجہ صحیح بخاری اصح الکتب میں درج ہونے کے بڑے زور سے حضرت عیسی کی وفات اور ان کی قبر کو بلاد شام میں ثابت کیا تھا لیکن اب کوئی اور حدیث پیش نہیں کی صرف حکیم نورالدین کے کہنے سے یوز آصف کی قبر کو حضرت عیسی کی قبر کشمیر میں ثابت کر دی ۔اور خود ہی حدیث صحیح سے انکار کر دیا حکیم نورالدین کی کلام کو ناسخ صحیح حدیث حضرت ﷺ قرار دے دیا افسوس مرزا صاحب کی اختلاف بیانی پر۔

۲۱۔فقہ آئمہ، اولیاء، واکابر مذہب کے دشمن خشک نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں دشمن خشک بے شک نہیں ہیں، لیکن دشمن تر ضرور ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی جب کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کے برابر ہیں بلکہ ان سے افضل (نعوذ باللہ) تو آئمہ فقہ کس حساب میں ہیں۔

اگر آپ یہ فرمائیں کہ مرزا صاحب پر یہ زیادتی ہے کہ انہوں نے اپنے آپ کو افضل کہیں نہیں کہا۔، میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب تو حضرت ﷺ کے معراج جسمانی کا انکار کرتے ہیں لیکن اپنی بڑائی میں کہتے ہیں کہ میں نے قضا و قدر کی مسلوں پر خداوند کریم سے دستخط کروالئے۔ اس وقت خداوند تعالی نے اپنے قلم کو چھڑکا۔ اس کی چھینٹیں میرے کپڑوں پر پڑیں۔ بلکہ عبد اللہ سنوری میرے پاس بیٹھا ہوا تھا اس کی ٹوپی پر بھی چھینٹیں پڑیں۔ کپڑے موجود ہیں (دیکھو: سرمہ چشم آریہ)

فرمایئے سیاہی کی چھینٹین مرزا صاحب کے کپڑوں پر پڑیں اور اسی خدا مجسم قلم مجسم سے۔ جب ایسا ہوا تو مرزا صاحب اس خدا کے پاس موجود تھے اور کوٹھے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ اس وقت سیاہی کی چھینٹوں کو کسی نئے پرانے فلسفہ نے خشک نہ کیا اور مرزا صاحب قادیانی، خدا کے پاس ایسے ہی بیٹھے ہوئے تھے جیسے صاحب ڈپٹی کمشنر کا مسل خوان۔

لیکن حضرت رسول اکرم ﷺ کو ایسا رتبہ اور عزت کہاں کہ خدا کے پاس بیٹھ کر قضا و قدر کی مسلوں پر دستخط کروائیں لا حول ولا قوۃ۔

یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ قضا و قدر لکھی جا چکی اس کی وہ سیاہی خشک ہوگئی۔ اب نئی قضا و قدر مرزا صاحب نے شروع کر دی۔ یہ فضیلت کی تحریر ہے۔

دوم: مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ بہت باتیں ایسی ہیں جو آنحضرت ﷺ کو معلوم نہ ہوئیں اور وہ مجھ کو معلوم ہوگئیں۔ دیکھو ازالہ اوہام۔

یہ دعوی بھی کیا کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی فتح سیفی ہے۔ میری فتح روحانی ہے۔ اور روحانی فتح سیفی سے زیادہ پائیدار ہوتی ہے۔ اور آنحضرت ﷺ میں جلال بھی تھا، میرے اندر جمال ہی جمال ہے۔ اپنا تفوق۔

سوم۔ خدا تعالی عرش پر مرزا صاحب قادیانی کی تعریف کرتا ہے (انجام آتھم)

اور بہت ایسی باتیں ہیں جس سے اپنی فضیلت حضرت رسول اکرم ﷺ پر ثابت کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

۲۲۔اہل باطن اور صوفی ہیں اور صوفیاء کرام اور اہل باطن کا احترام کرتے ہیں۔

غلط ہے ۔مرزا صاحب اگر اہل باطن ہوتے تو اپنے مرنے کے وقت اپنا دارالامان قادیان دولت خانہ خود کو چھوڑ کر دشمنوں کے گھر لاہور میں نہ جاتے۔

اگر اہل باطن ہوتے تو زوجہ آسمانی کے بارہ میں ایسے ایسے الہامات کر کے سر پر ندامت نہ لے جاتے اور اپنے حقیقی رشتہ داروں سے قطع رحم نہ کرتے۔

اگر اہل باطن ہوتے تو حضرت عیسیٰؑ کا پہلے جسم عنصری کے ساتھ پر جانا اور اب تک زندہ رہنا اور قرب قیامت کو دنیا پر دوبارہ آنا نہ لکھتے۔ پھر اس کے خلاف ان کو وفات یافتہ قرار دے کر پہلے ان کی قبر بلاد شام اور گلیل میں لکھ کر پھر کشمیر میں تحریر نہ فرماتے۔

صوفیا کرام کا بھی کوئی احترام نہیں، جب کہ مرزا صاحب کسی بزرگ سے بیعت نہیں تھے اور نہ کسی سلسلہ صوفیا میں منسلک تھے تو پھر احترام کیسا۔ابھی تھوڑا عرصہ ہوا نئے احمدی مرزائی اکمل آف گولیکی کا مضمون برخلاف صوفیاء خاندان نقشبندی:

نقش بندیوں پر حجت،

کے نام سے اخبار الحکم میں شائع کیا تھا۔

پس مولوی (غلام رسول) صاحب! یہ سب باتیں ہاتھی کے دانتوں کی طرح ہیں۔اور کچھ نہیں۔آپ اگر یک سوئی سے غور فرمائیں گے تو آپ پر ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا صاحب نہ نبی تھے، نہ رسول، نہ بروزی نبی، نہ مسیح موعود، نہ مہدی مسعود، نہ کلکی اوتار، نہ کرشن اوتار۔ کچھ بھی نہ تھے، نہ ان کی خو، نہ خصلت، نہ تمثیلی، نہ اصلی۔

البتہ روپئہ پیسہ کے خواہاں۔اسی لئے تین ماہ برابر الحکم میں اشتہار جاری ہوتا جا رہا کہ اگر تین ماہ تک کوئی شخص میرا مرید قادیان میں چندہ نہ بھیجے گا تو اس کا نام بیعت سے خارج کر دیا جائے گا۔

آپ خیال فرما سکتے ہیں کہ مریدین کی بیعت صرف چندہ کی شرط پر تھی اور مرزا صاحب کو ایسا اشتہار دینا چاہیے تھا۔خدائی سلسلہ کے لئے ایسے اشتہار جاری کرنے چاہییں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ یہ سب باتیں سنت اللہ کے خلاف ہیں۔اسی وجہ سے مرزا صاحب نے ۱۹۰۶ء میں اپنے مرنے سے ایک سال ساڑھے سات ماہ اول ہی اپنی جماعت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے افسوس کے ساتھ کافر اور منافق فرما دیا آپ کی تسلی کے لئے ان کی اصل تحریر انجام آتھم اخبار الحکم نقل کرتا ہوں

اپنی جماعت کی موجودہ حالت:

میں دیکھتا ہوں اب تک ہم کو بھی ایسی جماعت نہیں ملی جب ہم کسی امر میں فیصلہ کر دیں تو تھوڑے ہیں جو اس کو شرح صدر سے منظور کر لیں آنحضرت ﷺ کے تو وہ ایسے فدائی تھے اور جان نثار تھے کہ جانیں دے دیں۔ اب اگر اتنا ہی کہا جائے کہ سو دو سو کوس پر جاؤ اور وہاں دو چار برس تک بیٹھے رہو پھر گننے سننے لگ جاویں زبان سے تو کہنے کو نہیں دیتے کہ آپ جو کر دیں ہم کو منظور ہے لیکن جب کہا جائے تو پھر ناراضگی کا موجب ہوتے ہیں۔ نفاق ہوتا ہے میں منافقوں کو پسند نہیں کرتا اللہ تعالی منافقوں کی نسبت فرماتا ہے ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار۔ یقیناً یاد رکھو منافق کافر سے بھی بدتر ہے اس لئے کافر میں شجاعت اور قوت فیصلہ تو ہوتی ہے وہ دلیری کے ساتھ اپنی مخالفت کا اظہار کر دیتا ہے مگر منافق میں شجاعت اور قوت فیصلہ نہیں ہوتی وہ چھپاتا ہے میں سچ کہتا ہوں کہ اگر جماعت میں وہ اطاعت ہوتی جو ہونی چاہیے تھی تو اب تک یہ جماعت بہت کچھ ترقی کر لیتی

۔ (بلفظ الحکم نمبر ۱ جلد ۱۰ ص ۳-۴ مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء)

لیجئے یہاں پر مرزا صاحب نے اپنی جماعت کی تعریف بھی اچھی طرح فرما دی۔ منافقوں کا فروں سے بدتر فرما دیا اور یہ بھی فرما دیا کہ اطاعت نہیں کرتے حکم نہیں مانتے اس وجہ سے کچھ ترقی بھی نہ ہوئی۔ اس کی وجہ بھی وہی ہے جو مال چندہ وغیرہ ادا نہیں کرتے اس کی نظر اسی اخبار میں اسی جگہ یوں فرماتے ہیں

اور صحابہ کا یہ حال تھا کہ ان میں سے مثلاً ابوبکرؓ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت ﷺ کے پاس لے آئے۔

براہ مہربانی مرزا صاحب کی تحریر اور منشاء پر غور فرمائیں۔ یہی کہ سب مرید اپنے گھروں سے سارا کا سارا مال مرزا صاحب کے پاس حاضر کر دیں اور مرزا صاحب جہاں چاہیں خرچ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر حضرت ﷺ: بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر، کی شان، اور حضرت صدیقؓ کا علو مرتبہ کی نسبت کا مقابلہ، مرزا صاحب اپنے ساتھ کرتے ہیں۔ صرف لفاظی۔

اب میں وہ آیت شریفہ ان فی هذا لبلا غاً لقوم عا بد ین جو آپ نے اپنی معیار صداقت کی پیشانی پر عبرتاً لکھی ہے، پیش کرتا ہوں جس کی بابت عرض کیا گیا تھا کہ بعد میں عرض کرونگا۔ جو آپ کے نہایت ہی قابل غور اور توجہ ہے۔

اس پیش گوئی الٰہی پر ایمان لانے اور اس پر عمل کرنے سے آفتاب کی طرح ظاہر ہو جائے گا کہ اسلام کی صداقت حضرت رسول اکرم ﷺ کی رفاقت وصداقت صحابہ کرام کی صداقت و اطاعت حضرت امام ابو حنیفہ اور ان کے مذہب کی صداقت اور ان کے مقلدین اور پیرؤوں کی صداقت اسی پیشین گوئی و دیگر آیات مشمولہ میں خداوند کریم نے فرمائی ہے اور قوم عابدین میں شمار کرنا خداوند تعالی کی قدرت کاملہ کا نمونہ ہے:

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد

آپ کے لئے پوری آیات شریفہ کو لکھ کر پیش کرتا ہوں پھر ان کے معنی اور تفسیر کرونگا پھر انشاء اللہ اگر کوئی اور بات نہ آگئی تو عریضہ کو ختم کرونگا اللہ تبارک وتعالی فرماتا ہے

و لقد کتبنا فی الز بور من بعد الذ کر ان الار ض یر ثها عبادی الصا لحو ن ، ان فی هذا لبلا غاً لقوم عا بد ین و ما ارسلناك ا لا ر حمة للعا لمین ۔ (سورہ انبیاء)۔ (ترجمہ: اور تحقیق ہم نے زبور (لوح محفوظ) میں ذکر اور نصیحت کے بعد لکھ دیا ہے کہ زمین کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ تحقیق اس میں قول عبادت کرنے والی کو البتہ مطلب پہنچا دینا ہے۔ یہ اس لئے کہ (اے محمد) ہم نے آپ کو تمام عالموں کی رحمت کے واسطے رسول بنا کر بھیجا ہے)

تمام تفاسیر اسلامی میں ا لار ض کے معنوں سے دو مطلب لئے ہیں۔ ایک تو ارض بہشت کی زمین سے مراد ہے۔ دوسرا لار ض سے ارض بیت المقدس ہے جو اس وقت اہل کتاب کا کعبہ ہے، مراد ہے۔ بہشت کی زمین کا وارث ہر ایک مسلمان تابعداران پیغمبران ہوسکتا ہے لیکن زمین بیت المقدس کا وارث یا مالک یا خلیفہ ہونا کلام الٰہی کی پیشین گوئی کے مطابق اول ذکر مراد سے مرجح ہے۔ تفاسیر جامع البیان فتح المنان وغیرھما میں درج ہے کہ سعید بن جبیر ومجاہد وکلبی ومقاتل وابن زید فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ اس آیت شریفہ میں زبور سے وہ کتابیں مراد ہیں (توراۃ زبور انجیل قرآن) جو دنیا میں انبیاء پر نازل ہوئیں۔ اور ذکر سے مراد لوح محفوظ ہے جہاں سے یہ کتابیں رسل کے پاس بذریعہ وحی الٰہی پہنچیں۔ اور ارض سے ارض مقدسہ بیت المقدس اور ملک شام مراد ہیں (مرزا صاحب نے بھی اپنی براہین میں ایسا لکھا ہے وہو ھذا: خدا نے کہا تھا کہ میں ارض شام کو عیسائیوں کے قبضہ سے نکال کر مسلمانوں کو اس زمین کا وارث کرونگا۔ دیکھو اب تک مسلمان ہی اس ... کے وارث ہیں۔ براہین احمدیہ)

پس خلاصہ یہ ہے کہ لوح محفوظ اور تمام کتب الٰہی میں خداوند تعالٰی نے وعدہ فرما دیا ہے کہ ملک شام اور بیت المقدس کے وارث ہمارے نیک بندے ہوں گے۔ اگر آپ کو میرے ترجمہ اور معنی یا مراد میں کوئی شک ہو تو آپ کتب تفاسیر دیکھ سکتے ہیں لیکن علاوہ اس کے میں مرزا صاحب کا ہی ترجمہ جو انہوں نے اپنی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں فرمایا ہے لکھ دیتا ہوں تاکہ آپ کو شک نہ رہے اور مزید اطمینان ہو جائے۔ وھو ھذا

و لقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصالحون۔ (ترجمہ): ہم نے زبور میں ذکر کے بعد لکھا ہے کہ جو نیک لوگ ہیں وہی زمین کے وارث ہوں گے یعنی ارض شام کے (زبور ۳۷) (براہین احمدیہ۔ ص ۲۳۷)

لیجئے مرزا صاحب نے یہاں کتاب زبور باب ۳۷ کا بھی حوالہ دے دیا ہے کہ اس کے مطابق ملک شام کے وارث اور مالک نیک بندے ہوں گے اس پیشین گوئی کے مطابق ہوں گے میرا دعوی کہ توراۃ زبور انجیل کتب الہامی میں قرآن کریم کے مطابق یہ پیش گوئی موجود ہے اگر میں سب عبارات مذکورات لکھوں تو ایک ضخیم کتاب ہو جائے لیکن تاہم ایک ایک عبارت ہر ایک کتاب کی لکھ دیتا ہوں کہ آپ اس پر غور فرمائیں

توراۃ کتاب پیدائش باب ۱۷۔

۱۔ تب ابرام منہ کے بل گرا اور خدا اس سے ہم کلام ہوا بولا کہ دیکھ میں جو ہوں میرا عہد تیرے ساتھ ہے اور تو بہت قوموں کا باپ ہوگا اور تیرا نام پھر ابرام نہ کہلایا جائے گا بلکہ تیرا نام ابرہام ہوگا کیونکہ میں نے تجھ کو بہت قو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موں کا باپ ٹھہرایا ہے۔ میں تجھے بہت برومند کرتا ہوں اور قومیں تجھ سے پیدا ہوں گی اور بادشاہ تجھ سے نکلیں گے اور میں اپنے اور تیرے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ان کی پشت و پشت کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہو کرتا ہوں کہ میں تیرا اور تیرے بعد تیری نسل کا خدا ہونگا اور میں تجھ کو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان (۲) (بیت المقدس ملک شام) تمام ملک جس میں تو پردیسی ہے دیتا ہوں کہ ہمیشہ کے لئے مِلک ہو۔ پھر خدا نے ابرہام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھیں میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان ہے جسے تم یاد رکھو سو یہ ہے کہ تم سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جاوے۔ (پیدائش ۱۷: آیت ۱ تا ۱۱)

And when Abraham was ninety years old and nine, the Lord appeared to Abraham, and said unto him, I am the Almighty God; walk before me, and be thou perfect.

And I will make my covenant between me and thee, and will multiply thee exceedingly.

And Abraham fell on his face: and God talked with him, saying,

As for me, behold, my covenamt is with thee, and thou shall be a father of many nations.

Neither shall thy name any more be called Abraham, but thy name shall be Abraham; for a father of many nations have I made thee.

And I will make thee exceeding fruitful, and I will make nations of thee, and kings shall come out of thee.and I will establish my covenant between me and thee and thy seed after thee in their generations for an ever lasting covenant, to be a God unto thee, and to thy seed after thee.

And I will give unto thee, and to thy seed after thee, the land wherein

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

thou art a stranger, all the land of Cannan, for an everlasting possession; and I will be their God.

And God said unto Abraham, Thou shalt keep my covenant therefore, thou, and thy see after thee in their generations.

This is my covenant, which ye shall keep, between me and you and thy seed after thee; Every man child among you shall be circumcised.

And ye shall circumcise the flrsh of your forskin; and it shall be a token of covenant betwix me and you. (Genesis 17 : 1-11)

۲۔یسعیاہ نبی کی کتاب (توریت۔ باب ۵۲۔آیت ۱)

جاگ جاگ اے صیہون بیت المقدس اپنی شوکت پہن لے اے یروشلم مقدس (بیت المقدس) شہر اپنا سجیلا لباس اوڑھ لے کیونکہ آگے کو کوئی نامختون یا ناپاک تجھ میں کبھی داخل نہ ہوگا

Awake, awake; put on thy strength, O Zion; put on thy beautiful garments, O Jerusalem, the holy city; for henceforth there shall no more come into thee the uncircumcised and the unclean. (Isaiah 52:1)

زبور باب ۳۷ آیات ۹،۱۰،۱۱،۲۳،۲۹

۳۸۔ بدکار کاٹ ڈالے جائیں گے لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہیں زمین کو میراث میں لیں گے ایک تھوڑی مدت ہے کہ شریر نہ ہوگا۔تو غور کر کے اس کا مکان ڈھونڈھے گا اور وہ نہ ہوگا لیکن وے جو حلیم (رحماء بینھم کے مصداق) ہیں زمین کے وارث ہوں گے جن پر ان کی برکت ہے زمین کے وارث ہوں گے اور بہت سی راحت پا کر خوش دل ہوں گے۔صادق زمین کے وارث ہوں گے اور ابد تک اس پر بسیں گے۔

9-For evaders shall be cut off: but those that wait upon the Lord, they shall inherit the earth.

10-For yet a little while, and the wicked shall not be: yea, thou shalt diligently consider his plce, and it shall not be.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

11-But the meek shall inherit the earth; and shall delight themselves in the abundance of peace.

23-the steps of the good man are ordered by the Lord; and he delighteth in his way.

29.The righteous shall inherit the land, and dwell therein for ever.

38-But the transgressors shall be destroyed together: the end of the wicked shall be cut off.

But the salvation of the righteous is of the lord: he is their strength in the time of trouble.

And the Lord shall help them, and deliver them; he shall deliver them from the wicked, and save them because they trust in him. (Psalm 37:9,10,11,23,29,38-40)

انجیل متی باب ۵ آیت ۵

۴۔مبارک وے جو حلیم ہیں کیونکہ وے زمین کے وارث ہوں گے۔

Blessed are meek; for they shall inherit the earth. (Matthew 5:5)

نوٹ راقم۔اور بہت سی عبارات کتب اہل کتاب کے موجود ہیں،طوالت کی وجہ سے درج نہیں کی گئیں۔ان تمام احکامات پیشین گوئیاں کتب سابقہ وقرآن شریف سے صاف ثابت ہے کہ بیت المقدس اور ملک شام کے مالک اور وارث خدا کے نیک اور صالح بندے ہوں گے اور ابد تک اس پر بسیں گے۔اب دیکھنا یہ ہے کہ اس پیشین گوئی الٰہی کے مطابق بیت المقدس اور ملک شام کے مالک اور وارث کب سے کون لوگ ہیں۔ان کا طریق کیا ہے اور مذہب کیا ہے اور پہلے لوگوں کا کیا تھا۔اور اس پیشینگوئی کی صداقت کس طرح پر ہے۔

تواریخ میں لکھا ہے کہ حضرت امیر المومنین عمرؓ کے زمانہ میں ملک شام بالخصوص بیت المقدس کا محاصرہ کیا گیا تھا۔اس وقت ایک شخص ارطیون نامی ہرقل بادشاہ کی طرف سے بیت المقدس یا یروشلم کا عامل تھا۔محاصرین میں حضرت عمرو بن عاص،حضرت ابو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبیدہ، حضرت یزید بن ابی سفیان اور حضرت خالد بن ولید تھے۔عرصہ تک جب بیت المقدس فتح نہ ہوا، تب ارطیون نے پیغام بھیجا کہ تم لوگ ناحق کوشش کر رہے ہو، جس شخص کے ہاتھ پر بیت المقدس کا فتح ہونا ہماری کتابوں میں لکھا ہے اس کا حلیہ تم لوگوں میں سے کسی سے نہیں ملتا۔

اس وقت امیر المومنین عمرؓ کو خبر دی گئی کہ وہ مدینہ سے اکیلے معہ غلام شتر سرخ پر سوار ہو کر بیت المقدس میں تشریف فرما ہوئے۔تب ارطیون عامل نے بلا حیل و حجت حلیہ سے شناخت کر کے دروازے شہر کے کھول دیئے بآواز بلند کہا کہ بیت المقدس میں داخل ہو جایئے۔اکالید شہر حوالہ کر دیں تب آیت شریف

یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لك ( )یعنی اے قوم (صالحین) بیت المقدس میں داخل ہو جاؤ جس کی وراثت خداوند تعالی نے تمہارے لئے لکھ رکھی ہے)

کی پوری تصدیق ہوئی اور اسی آیت شریفہ کی تصدیق کتاب تورات میں حضرت عمر کی فتح کی بابت ہوئی۔چنانچہ یسیعاہ باب ۲۶، آیت ۱، ۲ میں اس طرح لکھا ہے:

تم دروازے کھولو تاکہ راست باز قوم جس نے صداقت کو حفظ کر رکھا ہے اندر آوے (بیان کیا جاتا ہے کہ اس جگہ تورات میں حلیہ مفصل حضرت عمر کا لکھا ہوا تھا اور بعد میں تحریف کی گئی۔)

In that day shall this song be sung in the land of Judah; we have a strong city; salvation will God appoint for walls and bulwards.open ye the gates, that the righteous nation which keepeth the truth may enter in. (Isaiah 26:1-2)

....

مسلمانوں اور مرزائی احمدیوں میں فرق متمیز

بہت طول طویل بحثوں کا نہایت مختصراً خلاصہ عام فہم، صرف دو امور اس طرح پر ہیں

اول: مرزا صاحب نے دعوی نبوت اور رسالت کا کیا جو قرآن شریف سے مخالف ہے اور اس دعوی کے منکر کو کافر بے ایمان لعنتی جہنمی خارج از اسلام وغیرہ لکھا ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوٰی کو مرزائیوں نے قبول کر لیا ہے اور ویسے ہی انہوں نے بھی مسلمانوں کو لکھا۔

دوم۔ توہینات انبیاء۔ یہ دونوں امر اصولاً اور نصاً قطعاً خلاف اسلام ہیں اور ادلہ اربعہ (قرآن حدیث اجماع امت قیاس مجتہدین)، سے ثابت ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا کافر اور مرتد ہے جس پر فتاوی عرب وعجم بھی شاہد ہیں۔ دعاوی نبوت تو مختصراً عرض ہو چکے ہیں لیکن توہینات انبیاء میں نے نمبروار اپنی کتاب (کلمہ فضل رحمانی) میں مرزا صاحب کی کتابوں سے نقل کی ہیں۔ اس کے علاوہ اور بہت سی ہیں مگر میں صرف دو ایک ہی یہاں پر آپ کی توجہ اور غور کے لئے لکھتا ہوں۔ لکھنے سے پہلے خدا سے ڈرتے ہوئے نقل کفر کفر نباشد لکھ دیتا ہوں تاکہ خداوند کریم اس نقل کرنے پر بھی اخذ نہ کرے اور معاف فرمائے۔ آمین

دیکھئے مرزا صاحب قادیانی حسب ذیل فرماتے ہیں:

> ا۔ مسیح کا بے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ بات نہیں حضرت آدم ماں اور باپ دونوں نہیں رکھتے تھے اب قریب برسات آتی ہے باہر جا کر دیکھئے کہ کتنے کیڑے مکوڑے بغیر ماں باپ کے پیدا ہو جاتے ہیں۔ (بلفظہ
>
> جنگ مقدس ص ۷۔ ۲۲ مئی سے ۵ جون ۱۸۹۳ء تک)

فرمایئے اس میں حضرت مسیح کی پیدائش برساتی کیڑوں مکوڑوں کے برابر ہے۔ یہ ان کی کس قدر توہین ہے۔ اور خلاف قرآن فرماتے ہیں:

میری نگاہ میں حضرت مسیح کا بے باپ پیدا ہونا کچھ عجوبہ بات نہیں ہے۔

اس میں نہ مرزا صاحب کو خدا کا خوف ہوا نہ کلام الٰہی پر ایمان رہا۔ اللہ فرماتا ہے:

> و لنجعله آ یة للناس و ر حمة منا ۔

یعنی ہم نے حضرت مسیح کی پیدائش بلا باپ کو لوگوں کے لئے معجزہ اور عجوبہ نشان بنایا ہے اور ہماری طرف سے رحمت ہے

اور پھر دوسری جگہ اللہ فرماتا ہے:

> و جعلنا ها و ابنها آ یة للعا لمین ۔

یعنی ہم نے حضرت مریم اور عیسیٰ کو تمام عالموں کے لئے معجزہ اور عجوبہ نشان بنایا ہے۔

اور پھر تیسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و جعلنا ابن مریم و امه آیة۔

اور بنایا ہم نے حضرت عیسیٰ اوران کی ماں مریم کوایک معجزہ اور عجوبہ نشان

آپ خدا کیلئے غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تو حضرت عیسیٰ کی پیدائش بلا باپ کوایک معجزہ اور عجیب نشان فرما رہا ہے اور تمام جہانوں کے لئے ہمیشہ کیلئے یہ ایک نہایت عجوبہ بات ہے لیکن افسوس! مرزا صاحب کی بے باکی کو ملاحظہ فرمایئے وہ لکھتے ہیں:

مسیح کا بے باپ پیدا ہونا میری نگاہ میں کچھ عجوبہ بات نہیں ہے، یہ ایسا ہی جیسے برسات میں کیڑے مکوڑے بے ماں باپ کے پیدا ہوجاتے ہیں۔

گویا مرزا صاحب کی ایسی اعلیٰ نگاہ ہے کہ ان کی نگاہ میں قرآن کریم بھی نعوذ باللہ کوئی عجوبہ بات نہیں یہ سخت توہین قرآن کریم اور حضرت آدم وحوا اور حضرت عیسیٰ کی ہے جو کفر اور ارتداد سے بھی بڑھ کر ہے۔ العیاذ باللہ

۲۔ مسیح کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت جو اعتراض ہے اس کا جواب بھی آپ نے سوچا ہوگا۔ (بلفظہ ص ۱۲ رسالہ نور القرآن۔ ۹۵۔ ۱۸۹۶ء)

۳۔ یسوع شریر مکار موٹی عقل والا (اللہ کے حکم سے جب جبریل حضرت مریم کے پاس شکل انسانی آئے تو فرمایا قال انما انا رسول ربك لا هب لك غلا ماً زکیاً یعنی میں تیرے خدا کی طرف سے آیا ہوں تاکہ تجھے ایک لڑکا پاک اور صاف تیز عقل والا ذہین بخشوں۔۔ مرزا صاحب قادیانی اس کو موٹی عقل والا فرماتے ہیں۔ قرآن فہمی خوب) بدزبان، غصہ ور، گالیاں دینے والا، جھوٹا، علمی اور عملی قویٰ میں کچا چور شیطان (لیکن قرآن میں حضرت عیسیٰ کا قول اللہ تعالیٰ یوں فرماتا ہے و لم یجعلنی جباراً شقیاً و السلام علیّ یوم ولدت و یوم اموت و یوم ابعث حیاً یعنی اللہ نے مجھے سرکش نافرمان پیدا نہیں کیا اور مجھ پر سلامتی ہے جس دن پیدا ہوا تھا اور جس دن مرونگا اور جس دن پھر زندہ کیا جاؤنگا) کے پیچھے چلنے والا، شیطان کا ملہم، اس کے دماغ میں خلل تھا، تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے ان کا وجود ظہور پذیر ہوا تھا۔ آپ کا کنچنیوں سے میلان اور صحبت جدی مناسبت سے تھا۔ (بلفظہ ملخصاً۔ ص ۳ تا ۷ ضمیمہ انجام آتھم۔ العیاذ باللہ)

۴۔ یوروپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری جگہ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

(عیسائی) اس شخص (عیسی) کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں، اور جس نے شراب خوری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ملوا کر اور اس کو یہ موقع دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگا وے اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں۔ (بلفظہ انجام آتھم ص ۳۸)۔ لا حول ولا قوة العیاذ باللہ)

شاید کسی بیماری کی وجہ سے یا پورانی عادت کی وجہ سے۔(بلفظہ مرزا جی کی کتاب تقویۃ الایمان کا حاشیہ ص ۶۵)۔ الٰہی توبہ

میں کہتا ہوں کہ اے خداوند کریم میں پناہ مانگتا ہوں شیطان رجیم سے بچا مجھ کو اور تمام مسلمانوں کو ایسی توہینات اور سبّ وشتم انبیاءؑ سے۔ مرزا صاحب نے غضب پر غضب کر دیا ہے۔

دیکھئے اور غور فرمایئے مرزا صاحب کی ایمان داری، نبوت اور رسالت پر کہ کس قسم کی فحش گالیاں حضرت عیسی کو دی ہیں۔ اور قرآن مجید کو نعوذ باللہ پس پشت ڈال کر بالکل اعراض کر دیا ہے اللہ نے جو قرآن میں فرمایا ہے اس پر غور فرمایئے وہ یوں ہے

الف۔ جب حضرت مریم کو معجزہ کے طور پر حضرت عیسی بے باپ پیدا ہو گئے اور وہ ان کو اٹھا کر اپنے گھر کو تشریف لائیں تو لوگ یوں بولے

قالوا یا مریم لقد جئت شیئاً فریاً۔ یا اخت ھارون ما کان ابوك امرء سوء و ما کانت امك بغیا۔ (یعنی وہ لوگ مریم کو دیکھ کر کہنے لگے کہ اے مریم تحقیق لائی ہے تو ایک عجیب چیز اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی)۔ (یعنی حضرت عیسی کی نانی)۔

اس آیت شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی نانی کی طہارت اس وقت منکروں کافروں یہودیوں نے بھی تصدیق کی تھی۔ یہ بات صریح ثابت ہے کہ حضرت عیسی کی کوئی دادی نہ تھی، جب کوئی والد ہی نہیں تھا تو کوئی دادی نہیں ہوسکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم تو حضرت عیسیٰؑ کی نانی کی تعریف فرما رہا ہے اور یہاں تک کہ کفار یہود بھی معترف ہیں لیکن افسوس مرزا صاحب قادیانی ان لوگوں سے بھی دس ہاتھ اوپر چلے گئے اور قرآن مجید کی کچھ پرواہ نہ کی۔ افسوس

ب۔ پھر اللہ تعالی حضرت مریم کی نسبت فرماتا ہے:

اذ قالت الملائکة یا مریم ان اللہ اصطفاك و طهرك و اصطفاك علی نساء العالمین (یعنی جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم تحقیق اللہ نے تجھ کو برگزیدہ کیا اور پاک کیا تجھ کو اور برگزیدہ کیا تجھ کو تمام جہان کی عورتوں پر)

دیکھئے اللہ تعالی نے حضرت مریم کی بھی کیسی بزرگی اور طہارت ظاہر فرمائی ہے لیکن افسوس مرزا صاحب کی نظر اور نگاہ میں کچھ نہیں۔

ج۔ پھر خداوند کریم فرماتا ہے:

عیسی بن مریم وجیها فی الدنیا و الآخرة و من المقربین ۔(یعنی حضرت عیسی دنیا اور آخرت دونوں میں نہایت عزت اور آبرو والا ہے اور ان میں سے ہیں جو خدا کے نزدیک عالی رتبہ اور عزت اور بزرگی اور تقرب الہی رکھتے ہیں)

دوسری جگہ اللہ تعالی فرماتا ہے:

اذ ایدتك بروح القدس ۔ روح القدس سے مدد دیا جاتا تھا۔

لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

وہ شریر تھا، مکار تھا، موٹی عقل والا تھا، بدزبان تھا، غصہ ور تھا، گالیاں دینے والا تھا، جھوٹا تھا، چور تھا، سولی پر چڑھایا گیا تھا

نعوذ باللہ منها من هذه التوهینات و الخرافات۔

کیا قرآن شریف کے مطابق وجیهاً فی الدنیا و الآخرة کی یہی تعریف ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے کی ہے۔

د۔ پھر اللہ تعالی فرماتا ہے:

و انی سمیتها مریم و انی اعیذها بك و ذریتها من الشیطان الرجیم ۔(ترجمہ: اور کہا (والدہ مریم نے) تحقیق میں نے نام رکھا اس کا مریم اور تحقیق میں پناہ میں دیتی ہوں اس کو تیری جناب میں اور اس کی اولاد کو شیطان رجیم سے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر فرمایا:

فتقبلها ر بها بقبو ل حسن ۔(پھر قبول کر لیا اس دعا کو حسنہ کو رب کو اچھی قبو لیت کے ساتھ)۔

یعنی اس دعا کو اللہ تعالی نے اچھی قبولیت کے ساتھ قبول کر لیا۔مریم اور اس کی اولاد حضرت عیسیٰؑ کو تمام وساوس اور شرارت شیطان سے اپنی پناہ میں لے لیا۔ لیکن مرزا صاحب قادیانی ہیں کہ قرآن مجید سے انکار کر کے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ، شیطان کے پیچھے چلنے والا تھا، اور شیطان کا ملہم تھا۔ العیا ذ باللہ ۔آپ غور فرمائیں ہ۔اب میں ایک حدیث شریف بھی جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں موجود ہے، درج کرتا ہوں تاکہ آپ معلوم کر لیں کہ قرآن شریف اور حدیث شریف کے مرزا صاحب قادیانی کیسے سچے عامل ہیں۔حدیث:

عن ابو هر يره عن النبى ﷺ قا ل ما من مو لود يو لد ا لا و الشيطا ن يمسه حين فيستهل صا ر خاً من مسّ الشيطا ن ايا ه ا لا مر يم و ابنها ثم يقو ل ابو هر يره اقرؤا ان شئتم

....

و انى اعيذ ها بك و ذريتها من الشيطا ن الر جيم

(یعنی حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ تحقیق حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ کوئی لڑکا یا لڑکی ایسا پیدا نہیں ہوتا جس کو وقت پیدائش شیطان مسّ نہ کرتا ہو لیکن حضرت مریم اور حضرت عیسی اس سے بری ہیں۔ پھر حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ پڑھو اس آیت شریف کو اگر تم اس بات کی تصدیق چاہتے ہو انی ا عیذ ھا بك .. ا لآ یه پناہ میں دیتی ہوں مریم اور اس کی اولاد کو وساوس شیطانی سے)

پس قرآن و حدیث سے متفقاً ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مسّ اور وسوسہ شیطانی سے بحکم الٰہی بری اور پاک ہیں مگر مرزا صاحب قادیانی نہایت دلیری سے فرماتے ہیں کہ وہ شیطان کے پیچھے چلنے والا تھا اور وہ شیطان کا ملہم تھا۔ لا حو ل و لا قوة

پھر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ عیسی شراب پیا کرتے تھے ان کی پرانی عادت تھی لا حو ل و لا قوة ۔کیا عصمت انبیاء یہی ہے؟ کہ پیغمبران بلکہ رسول اولوالعزم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے حرام کو حلال کریں اور اس کا استعمال کریں۔

آپ معلوم کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے یہ الزام کس آیت اور حدیث سے حضرت عیسیٰؑ پر لگایا ہے۔ شراب پینا اور قمار بازی کرنا حرام اور شیطانی عمل ہیں جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

انما الخمر و المیسر و الانصاب و الازلام رجس من عمل الشیطان (المائدۃ:۹۰)(یعنی شراب پینا اور قمار بازی کرنا حرام اور شیطان کے کاموں میں سے ہیں)

اور جب قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰؑ شیطانی عملوں اور وساوس سے خدا کی پناہ میں ہیں اور شیطان نے ان کو مسّ ہی نہیں کیا، تو پھر یہ الزام حضرت عیسیٰؑ پر لگانا اور کفر اور ارتداد کے درجہ کا امام بننا ہے۔ العیاذ باللہ۔

تمام کتب عقاید مسلمہ اہل اسلام میں یہ مسئلہ موجود ہے کہ انبیاء معصوم ہیں جیسے فقہ اکبر میں ہے:

و الانبیاء کلھم معصومون عن الصغائر و الکبائر و الکفر و القبائح (یعنی تمام انبیاء تمام صغائر و کبائر گناہ اور کفر اور برائیوں سے معصوم ہیں)

ہاں! شاید آپ کا خیال ہو کہ حضرت عیسیٰؑ کتاب الہامی انجیل کے پابند تھے، شاید اس میں شراب کا پینا اور جوا کھیلنا جائز ہو۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں کیونکہ کسی الہامی کتاب میں ایسا نہیں لکھا۔ بلکہ حضرت عیسیٰؑ توریت موسیٰ کے پابند تھے۔ انجیل شریعت کی کتاب نہیں ہے۔ بہر حال حضرت عیسیٰؑ توریت کے احکام کے پابند تھے۔ توریت کے مطالعہ سے صاف پایا جاتا ہے کہ شراب کی اس میں بالکل ممانعت ہے جیسے توراۃ گنتی باب ۶ آیت ۳ میں ہے

الف: تو چاہیے کہ وہ مئے سے اور نشے کی چیزوں سے پرہیز کرے اور مئے کا یا شراب کا کوئی سرکہ نہ پیوے اور انگور کا سرکہ ہرگز نہ پیئے۔

He shall separate himself from wine and strong drink, and shall drink no vinegar of wine, or vinegar of strong drink, neither shall he drink any liquor of grapes, nor eat moist grapes, or dried. (Numbers 6 : 3)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب۔سواب خبر دار رہ اور مئے یا نشے کی کوئی چیز نہ پی جیو وہ کوئی ایسی چیز تاک (انگور)
سے پیدا ہوتی ہے نہ کھائے اور مئے یا کوئی نشہ نہ پئے۔قاضیون باب۱۳ آیت ۴۔۱۴

Now therefore, beware, I pray thee, and drink not wine nor strong drink, and eat not any unclean things. (Judges 13:4)

She may not of any thing that cometh of the wine, neither let her drink wine or strong drink, nor eat any unclean thing: all that I commanded her let her observe. (Judges 13:14)

لیجئے توریت سے بھی ظاہر ہے کہ عوام الناس کو یہی حکم ہے کہ شراب کوئی نہ پئے۔ حضرت عیسیٰ تو اولوالعزم رسول ہیں جن کی شان اور قرب الٰہی میں اعلیٰ اور ارفع ہیں مرزا صاحب قادیانی کا ان پر عداوتاً بہتان اور افتراء ہے۔

التماس۔مولوی صاحب مکرم! اب میں اپنے عریضہ کو ختم کر کے نہایت ادب سے عرض کرتا ہوں کہ میں نے جو کچھ اس عریضہ میں لکھا ہے خالصاً لمرضات اللہ لکھا ہے جہاں تک ہوسکا میں نے ادب کو نہایت ملحوظ رکھا ہے کوئی لفظ یا جملہ ایسا نہیں لکھا کہ جس میں کوئی رنج دہ امر ہو۔لیکن تاہم اگر آپ کے خیال میں کہیں ایسا نہ ہوا ہوتو میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے معاف فرمائیں گے نیز بوجہ عدیم الفرصتی تحریر عریضہ میں کسی قدر توقف ہوا ہے خواستگار معافی ہوں۔

بعض جگہ مرزا صاحب کی کتاب کا حوالہ نہیں دیا گیا۔وہ عمداً ایسا کیا گیا ہے تا کہ آپ کے مطالعہ کتب مولفہ مرزا صاحب کی کیفیت بھی معلوم ہو جائے ۔ ہاں کسی اندراج کے انکار پر حوالہ کتاب مع صفحہ وسطر عرض کر دیا جائے گا۔

ایک یہ بھی عرض ہے کہ اس عریضہ کے پہنچنے پر آپ غور فرما کر اگر کچھ لکھنا چاہیں تو اس کی اطلاع نیاز مند کو بھی ہونی چاہیے، تا کہ اس تحریر کا انتظار کیا جائے۔اور آپ کی تحریر کے بعد اگر آپ چاہیں تو مجھے اطلاع بخشیں تا کہ اس کو طبع کروا دیا جائے اور عوام بھی کچھ استفادہ حاصل کریں جہاں تک ہو سکے تعجیل فرماویں۔

بالآخر میں دعا کرتا ہوں اے خداوند کریم یا مقلب القلوب تو ہی ہدایت کرنے والا ہے۔ ہر ایک کی ہدایت تیرے ہاتھ میں ہے۔تو ہی علیم بذات الصدور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلوں کے حالات جاننے والا ہے۔ تیرے ہی قبضہ قدرت میں ساری باتیں ہیں۔ تو ہی نیتوں کا مالک ہے۔ تو ہی سیدھے راستہ پر چلانے والا ہے۔ جس نیت سے میں نے یہ عریضہ اپنے دوست کی خدمت میں لکھا ہے وہ محض خیر خواہی سے ہے، بہ طفیل حضرت رسول اکرم ﷺ اس میں نیک اثر پیدا کر۔

ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب آمين آمين يا رب العالمين صلى الله عليه وآله واصحابه اجمعين برحمتك يا ارحم الراحمين۔

یکم جمادی الاول ۱۳۲۸ھ۔ راقم۔ فضل احمد از لودیانہ

ضمیمہ عریضہ: دین الحق پر تبصرہ

باسمہ سبحانہ۔ جب میں اپنے مضمون کو ختم کر چکا اس کے بعد ایک رسالہ دین الحق یا ہمارا مذہب مولفہ قاسم علی اڈیٹر الحق دہلی مرزائی احمدی کا دیکھنے میں آیا (جو انہوں نے اپنے خلیفہ المسیح امیر المرزائیین واحمدیین حکیم نورالدین کے نام پر ڈیڈیکیٹ کیا ہے) (گو ان کی منظوری کی کوئی علامت اس پر نہیں ہے)۔ افضل المطابع دہلی میں طبع ہوا ہے۔

اللہ! اللہ! دنیا کس دھوکہ اور فریب کی رہ گئی ہے۔ کس کس پیرایہ میں بندگان خدا کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ دنیاوی کاروبار کا تو کیا حساب، دینی معاملات میں ایسے ایسے کارنمایاں دکھلائے جاتے ہیں جس سے شیطان بھی اپنی جماعت میں نہایت حیران اور پریشان ہے۔

اس رسالہ میں مولف نے ایسی کھیل کھیلی ہے کہ ناواقفوں کے لئے جنہوں نے مرزائی مشن کی سیر نہیں کی، جنہوں نے ان کے ہاتھوں کے کرتب نہیں دیکھے، ان کے الو بنانے میں ایک ذرہ بھر بھی کسر نہیں رکھی۔ مثال کے طور پر میاں ابو یوسف محمد الدین صاحب خوش نویس (جو کسی زمانہ میں دہلی میں میرے دوست تھے) کو دیکھ لیجئے کہ رسالہ کے لکھتے لکھتے ہی بلا دیکھنے کسی دیگر کتاب یا تصدیق کے خوش نویسی کے ساتھ خوش اعتقادی میں آ کر جھٹ مرزائی مشن پر ایمان لے آئے (ماہ دسمبر ۱۹۱۱ء؟ میں اپنے دوست منشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد الدین صاحب خوش نویس دہلی کو... میں خط لکھا ان کا جواب جو آیا وہ حسب ذیل ہے۔ الحمد للہ علی احسانہ کہ میرے دوست کو خدا نے اس دھوکے سے بچایا۔ از کوچہ چلاں مسجد کالی خان ..دریا گنج دہلی ۔ بخدمت محسن ومخدوم بندہ قاضی مولوی فضل احمد صاحب انسپکٹر پولیس لدھیانہ زادعنایتہٗ ۔ خدمت والا آنکہ ۔ مدت کے بعد آپ کا عنایت نامہ سامی کیا آیا گویا مردے کو جلانے کے لئے مسیحا پہنچا۔ چونکہ آپ نے ارقام فرمایا ہے خدا کے فضل سے اور آپ کی دعا سے اس سے بیزار ہوں آپ نے دین الحق کی تقریر کو بنظر امتحان ملاحظہ نہیں فرمایا مجھ کو مرزا صاحب کے دعوی سے انکار ہے ۔ جب انکار ہے تو اتباع کہاں رہا۔ خدا نہ کرے کہ میرے معتقدات قدیمہ میں فرق آئے کوئی چیز میرے معتقدات پر اثر نہیں کرسکتی آپ مطمئن رہیں ۔کمترین محمد الدین از دہلی کوچہ چیلاں فیض بازار دریا گنج ۔ ۷ دسمبر ۱۹۱۱ء) اور اسلام سے جدا ہو گئے کیونکہ مولف صاحب کا کید اس رسالہ میں ایسا ہے گویا زہر ہلاہل کی طرح اثر کرنے والا ہے بالخصوص ناواقفوں کے لئے ۔اے خداوند کریم تو ایسے ایسے دھوکہ بازوں کا منتقم حقیقی ہے ،انشاء اللہ تعالی تو اپنا کام کر کے ہی رہے گا ۔ایسے درخت کی ایسے شاخوں سے ایسے ایسے پھل پیدا ہونا غیر ممکن نہیں۔مولف صاحب کی وہ مثال ہے کہ کسی شخص نے کسی مولوی سے کہا کہ تم لوگ ہمیشہ نماز پڑھنے کی تاکید کرتے ہو، لیکن خدا تعالی تو قرآن شریف میں کہتا ہے لا تقربوا الصلوة کہ نماز مت پڑھو (العیاذ باللہ)۔ مولوی صاحب نے کہا میاں ! اس کے آگے و انتم سکاری بھی تو پڑھو۔اس نے کہا تمام قرآن شریف پر تمہارے باپ نے بھی عمل نہ کیا ہوگا ہم سے کیسے ہوسکتا ہے۔

اغنی ۔مولف صاحب نے اس رسالہ میں وہ پرانی عبارات مرزا صاحب کی کتابوں سے نقل کی ہیں یا کسی نئی کتاب سے کوئی ایسی عبارت نقل کر دی ہے جو کسی قدر اسلام کے عقاید کے مطابق تھی ۔لیکن وہ تمام عبارات اور عقاید مرزا صاحب کے ترک کر دیئے ہیں جو ان کے بعد کے لکھے ہوئے ہیں۔مولف صاحب نے مرزا صاحب کے انتقال کے بعد عوام ناواقفین کے جتلانے کی کوشش کی ہے کہ مرزا صاحب پر جو فتاوی عرب وعجم کے کفر اور ارتداد کے لگے ہوئے ہیں صحیح نہیں ہیں۔

مولف صاحب نے اول تو اس رسالہ میں مسلمانوں کو بدتہذیبی سے گالیاں دی ہیں۔ اور پانچ قسم کے مسلمانوں کے گروہ مقرر کر کے ان کو یہودی صفت علماء ، سراسر نابکار یہودیانہ روش بے حیائی کی کوشش کرنے والے صوفیاء زمانہ کے مغرور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی مرض کی دوا ہی نہیں وغیرہ نے مرزا صاحب پر اعتراضات کئے ہیں۔ پھر مولف صاحب لکھتے ہیں:

میرے محترم بزرگ احمدی اصحاب اس حصہ کو پڑھ کر خوب یاد کرلیں اور جب کوئی بہتان و افتراء اپنے پیارے امام مسیح (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مذہب وعقائد کے متعلق کسی نااہل، سے سنیں تو فوراً یہ رسالہ پیش کر کے اس کا دم بند کر دیں .... میں نے اس کام کے لئے تمام تصانیف شریفہ وتقاریر لطیفہ حضرت اقدس کو اول سے آخر تک پڑھا تب جا کر میں اس ناچیز خدمت کو انجام دینے پر آمادہ ہوا۔ (بلفظہ ص ۱۵۲)۔

پھر اخیر کے اول صفحہ پر؛ احمدی احباب سے اپیل۔، کے عنوان سے لکھا:

میں آپ صاحبان سے اپیل کرتا ہوں آپ بجا لانے کی پوری کوشش فرماویں وہ یہ ہے کہ اس رسالہ کا ایک ایک نسخہ ہر ایک احمدی اپنے پاس رکھے جو کہ وقت ضرورت ایک سخت سے سخت دشمن کے لئے کاری حربہ کا کام دے گا۔ (بلفظہ)

میں آپ کو چند باتیں بطور نمونہ مختصراً دکھلانا چاہتا ہوں جس سے مولف صاحب کا دھوکا اور عمداً ان عبارات کو جو مرزا صاحب کی تصانیف میں موجود ہیں درج نہ کرنے سے ظاہر ہوگا۔ اور یہ کاری حربہ جو دشمنوں کے لئے تیار کیا ہے مرزا صاحب کے ہی الہاموں اور پیش گوئیوں کی طرح انہیں پر اولٹ کر کام تمام کر دے گا۔ اگر میں چاہوں تو ایک ایک تحریر کے خلاف مرزا صاحب کی ہی تصانیف سے پیش کر دوں، لیکن میں افسوس کرتا ہوں کہ پہلے ہی عریضہ طویل ہو گیا ہے، اور پھر یہ رسالہ پیش ہو گیا۔ اگر چہ بہت سی تحریرات اس رسالہ کے خلاف میرے عریضہ میں آچکی ہیں لیکن اس رسالہ کی حقیقت بھی عرض کر دیتا ہوں اور دندان فیل کے اندرونی و بیرونی کی مثال ہی ظاہر ہو جائے گی۔ لیجئے دیکھئے

مضمون مندرجہ رسالہ دین حق عقاید قادیانی۔

ا۔ (الہام) ہمیشہ قرآن شریف کے کامل تابعین کو ہوتا رہا ہے اور اب بھی ہوتا ہے اور آئندہ بھی ہوگا اور گو وحی رسالت بجہت عدم ضرورت منقطع ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ الہام کہ جو آنحضرت ﷺ کے با اخلاص خادموں کو ہوتا ہے یہ کسی زمانہ میں منقطع نہیں ہوگا۔

عبارات مرزا صاحب جو خلاف رسالہ دین الحق ہیں۔

ا۔ اگر یہ عذر پیش ہو کہ باب نبوۃ مسدود ہے اور وحی جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اس پر مہر لگ چکی ہے میں کہتا ہوں کہ نہ من کل الوجوہ باب نبوت مسدود ہوا ہے اور نہ ہر ایک طور سے وحی پر مہر لگائی گئی ہے بلکہ جزئی طور پر وحی اور نبوت کا اس امت مرحومہ کے لئے ہمیشہ دروازہ کھلا ہے۔

(توضیح مرام۔ص ۱۸۔۱۹)

ب۔ میں جوان تھا جب خدا کی وحی اور الہام کا دعوی کیا اور اب میں بوڑھا ہو گیا۔ (انجام آتھم ص ۵۰)

ج۔ میں صاحب تجربہ ہوں کہ خدا کی وحی اور الہام ہرگز اس زمانہ سے منقطع نہیں کیا گیا۔ (پیغام صلح۔ص ۱۳)

۲۔

الف۔ وید نے اگر آریوں کے دلوں پر اثر ڈالا ہے وہ صرف گالیاں اور دشنام دہی ہے۔ تمام مقدسوں کو فریبی کہنا، سب پاک نبیوں کا نام مکار رکھنا، دنیا بھر کے بزرگوں کو بجز اپنے تین چار وید کے اور دغا باز اور ٹھگ قرار دینا، ان ہی لوگوں کا کام ہے۔ ان کے منہ سے بجز بدظنیوں کے کبھی کچھ معارف الٰہی کے نکات بھی نکلے ہیں۔ کیا بجز گندی باتوں اور نابکار خیالات یا تحقیر اور توہین اور ٹھٹھے اور ہنسی اور پر شرارت اور بدبودار لفظوں کے کبھی کوئی دقیق بھید معرفت الٰہی کا بھی ان کی زبان سے سنا گیا ہے۔ ان برتنوں میں کبھی کوئی صفا دلی کا قطرہ بھی مترشح ہوا ہے، یا انہوں نے باطنی پاکیزگی میں کچھ ترقی کی ہے۔ ہرگز نہیں۔ سو جو کچھ وید کا اثر ہے سو ظاہر ہے، حاجت بیان نہیں (بلفظہ ص ۱۴ وید کی تعلیم مشرکانہ ہے ص ۴)

ب۔ کس ملک میں وید کے ذریعہ سے وحدانیت پھیلی ہوئی ہے، یا وہ دنیا کس پردہ زمین پر بستی ہے کہ جہاں رگ وید اور یجر اور سام اور اتھرون نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توحید الٰہی کا نقارہ بجا رکھا ہے۔ جو کچھ وید کے ذریعہ سے ہندوستان میں پھیلا ہوا نظر آتا ہے، وہ تو یہی آتش پرستی، شمس پرستی، بشن پرستی، وغیرہ انواع واقسام کی مخلوق پرستیاں ہیں جس کے لکھنے سے کراہت آتی ہے۔

(بلفظہ براہین احمدیہ۔ص ۱۲۳)

ج۔ وید علوم الٰہی اور راستی سے بے نصیب ہیں اس سے وہ خدا کا کلام نہیں ہوسکتے (شحنہ حق۔ص ۳۴)

د۔ ہم ناظرین کو یقین دلاتے ہیں کہ ویدوں میں بجز مشرکانہ تعلیم کے کوئی معرفت اور حکمت بیان نہیں۔ (شحنہ حق۔ص ۳۵)

ہ۔ اب اس روشنی کے زمانہ میں وید کو خدا کا کلام بنانا چاہتے ہیں ...کوئی کتاب بغیر خدا کی نشانیوں کے خدا تعالیٰ کا کلام کب بن سکتی ہے (شحنہ حق۔ ص ۳۷)

نمبر۲ کا جواب۔خلاف از تحریرات مرزا:

الف: میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ ہستی پر ایسی تعلیم شائع کی ہو کہ جو نہ صرف خلاف عقل ہو بلکہ پرمیشر کی پاک ذات پر بخل اور پکش کا داغ لگاتی ہو۔(بلفظہ پیغام صلح ص ۱۵)

ب۔ اسی بنا پر ہم وید کو خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں (بلفظہ ص ۲۳ پیغام صلح)

ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں انسان کے افترا میں یہ قوت نہیں ہوتی کہ کروڑ ہا لوگوں کو اپنی طرف کھینچ لے پس ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہ بھی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت کے کئی کروڑ آدمی ہزار ہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسی کلام کو دی جاوے جو کسی مفتری کا کلام ہو پھر جب کہ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں (بلفظہ پیغام صلح ص ۶۵)

اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں کہ وہ ہمارے نبی ﷺ کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین اور تکذیب چھوڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامہ پر دستخط کرنے کو تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق ہوں گے اور وید اور اس کے رشیوں کا تعظیم اور محبت سے نام لیں گے (بلفظہ پیغام صلح ص ۲۵۔۲۶)

۳۔

الف: اب یہ سب نعمتیں آنحضرت ﷺ کی پیروی سے بطور وراثت ملتی ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قل ان کنتم تحبو ن اللہ فا تبعو نی یحببکم اللہ یعنی ان کو کہدے کہ اگر تم خدا سے محبت کرتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو تا خدا بھی تم سے محبت کرے۔ (دین الحق۔ص ۸۲)

ب۔ اول ان کنتم تحبو ن اللہ فاتبعو نی۔ ترجمہ۔ اگر تم چاہتے ہو کہ محبوب الٰہی بن جاؤ تو محمد ﷺ کی اتباع کرو۔ (بلفظہ ص ۱۲۸ دین الحق)

نمبر۳ کا جواب۔

اب مرزا صاحب قادیانی اس کے برخلاف اس الہام کو اپنے پر نازل ہونا فرماتے ہیں۔ کہتے ہیں مجھ کو الہام ہوا ہے:

قل ان کنتم تحبو ن اللہ فا تبعو نی یحببکم اللہ ان کو کہہ دے کہ اگر خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو، تا خدا بھی تم سے محبت رکھے (بلفظہ دیکھو مرزا کا اربعین نمبر۲ ص ۵، ۱۴، ۳۲، اور اربعین نمبر۳ کا صفحہ ۲۳، اور ۲۵، اور انجام آتھم ص ۵۲)

دیگر اکثر کتابوں میں مرزا صاحب قادیانی نے اس الہام سے اپنی رسالت اور نبوت کو تقویت دی ہے۔

نمبر۴۔

حسین رضی اللہ عنہ طاہر مطہر تھا۔ ایک ذرہ بھر کینہ رکھنا اس سے موجب سلب ایمان ہے غرض یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسینؓ کی تحقیر کی جائے جو شخص حسینؓ یا کسی کی جو آئمہ مطہرین میں ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا اس کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے۔ (بلفظہ دین الحق ص ۸۸۔۸۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر چار کا خلاف:

اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے (بلفظہ دافع البلاء ص ۱۳)

آپ غور کریں کہ یہاں سید الشہداء امام حسین کی کیسی تحقیر کی گئی ہے اور اپنے تئیں ان سے افضل ٹھہرایا اور اپنے ہی قول سے شقاوت اور بے ایمانی میں آ گئے اور اپنے ایمان کو ضائع کر لیا

نمبر ۵۔

ایک دفعہ ہمارے ایک دوست نے جو امام (مرزا قادیانی) کی محبت میں فنا شدہ ہیں، آپ (مرزا قادیانی) کی خدمت میں عرض کیا کیوں نہ ہم آپ کو مدارج شیخین (حضرت ابو بکر و حضرت عمر فاروق) سے افضل سمجھا کریں، اور رسول کریم ﷺ کے قریب مانیں۔

اللہ اللہ! اس بات کو سن کر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کا رنگ اڑ گیا۔ آپ کے سراپا پر عجیب اضطراب اور بے تابی مستولی ہو گئی...

آپ نے چھ گھنٹہ تقریر فرمائی...

جناب شیخین کے فضائل مذکور فرمائے اور فرمایا کہ میرے لئے یہ کافی فخر ہے کہ میں ان لوگوں کا مداح اور خاک پا ہوں جو جزئی فضیلت خدا تعالیٰ نے انہیں بخشی ہے وہ قیامت تک کوئی اور شخص پا نہیں سکتا (بلفظہ دین الحق۔ ص ۸۷)

جواب ۵۔ اور مرزا صاحب خود فرماتے ہیں:

لیکن میں بار بار کہتا ہوں کہ میں وہی ہوں اور اس نور میں میرا پودہ لگایا گیا ہے جس نور کا وارث مہدی آخر الزمان چاہیے تھا۔ میں وہی مہدی ہوں جس کی نسبت ابن سیرین سے سوال کیا گیا کہ کیا وہ حضرت ابو بکر کے درجہ پر ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ابو بکر کیا وہ تو بعض انبیاء سے بہتر ہے (بلفظہ اشتہار معیار الاخیار ص ۱۱)

نوٹ از راقم: آپ براہ مہربانی مقابلہ کرتے جائیں یا یہ تھا کہ شیخین کی جزئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت کو کوئی شخص قیامت تک نہیں پا سکتا یا یہ کہ مرزا صاحب کے نزدیک ابو بکر کا تو کیا درجہ ہے وہ تو بعض انبیاء سے افضل ہیں: ببیں تفاوت راہ از کجا تا بکجا

نمبر ۶۔

الف: ہم گواہی دیتے ہیں وہ خاتم الانبیاء ﷺ اور تمام رسولوں سے افضل اور گنہ گاروں کے شفیع ہیں۔

ب۔ روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول نہیں مگر محمد مصطفیٰ ﷺ۔ (بلفظہ دین الحق۔ ص ۱۱۵)

جواب نمبر ۶۔ اور مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اس مسیح (مرزا قادیانی) کے اور کوئی شفیع نہیں، باستثناء آنحضرت ﷺ کے اے عیسائی مشر بواب ر بنا المسیح مت کہو دیکھو آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔ ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو، اس سے بہتر غلام احمد ہے۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۳، ۲۰)

علاوہ اس کے میاں قاسم علی نے دیگر کتابوں کی عبارتیں بھی نقل کی ہیں لیکن افسوس ان کتابوں کی عبارتوں کو عمداً بغرض دھوکا دہی نقل نہیں کیا جس میں مرزا صاحب کی عبارتوں میں اختلاف پڑتا تھا، یا جس سے ان کی نسبت دروغ گوئی کا الزام آتا تھا۔ یا عبارتوں اور الہاموں پیش گوئیوں کے متضاد ہونے میں باسمجھ لوگوں کی نظروں میں بے اعتباری یا کساد بازاری ہوتی تھی، اور یہ گمان کرنے کی گنجائش نہیں کہ اتنا سمجھ لیا جاوے کہ میاں صاحب سے کچھ نظر انداز ہو گیا ہوگا۔ یا اس کتاب یا تحریر اور تقریر مرزا صاحب کو آپ نے دیکھا نہ ہوگا کیونکہ انہوں نے بڑے زور سے یہ لکھا ہے کہ:

میں نے ابتدائی تحریر براہین احمدیہ سے اخیر تحریر پیغام صلح تک اچھی طرح غور سے پڑھ کر مرزا صاحب کے عقاید کو لکھا ہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو عقاید مرزا صاحب کے دیگر کتب سے دکھلائے نہیں گئے اس کی کوئی خاص وجہ ہے جو دھوکہ دینا نہیں تو اور کیا ہے۔ مثلاً جہاں انہوں نے براہین احمدیہ میں سے ان کے کچھ عقاید ابتدائی لکھے تھے اس جگہ انہوں نے مرزا صاحب کا یہ عقیدہ کیوں نقل نہیں کیا جو صفحہ ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۴ وغیرہ میں لکھا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح دو بارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے اور دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیلاویں گے۔

یہ الہام مرزا صاحب کا الہامی کتاب میں ہے کوئی چون و چرا اس میں نہیں ہو سکتا۔ لیکن اب مرزا صاحب کا عقیدہ اس کے برخلاف ہے یہی وجہ ہے آپ نے اس کو نقل نہیں کیا پھر جہاں جہاں مرزا صاحب نے بڑے زور سے دعویٰ نبوت اور رسالت کر کے مسلمانوں کو جو ان کی نبوت کے منکر یا مکفر یا مکذب اور متردد ہیں جہنمی لعنتی اور کافر لکھا ہے اس کو کیوں نقل نہیں کیا جہاں جہاں پیغمبران اور بالخصوص حضرت عیسیٰ کی سخت توہین کر کے فحش ماں بہن دادی نانیوں کی گالیاں دی ہیں اور حضرت شیخین امیر المومنین صدیق اکبر وحضرت عمر فاروق وحضرت سید الشہداء کی سخت تحقیر اور توہین کی ہے اس کو کیوں نقل نہیں کیا۔

سب سے آخر عظیم الشان مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی جو ۵ نومبر ۱۹۰۷ کو چھ ماہ قبل از انتقال خود ایک بڑے لمبے چوڑے اشتہار بنام تبصرہ شائع کی تھی اور اس کی پیشانی پر لکھا تھا کہ ہماری جماعت یادداشت کے لئے اس اشتہار کو اپنے گھر کی نظر گاہ میں چسپاں کریں۔

جس میں علاوہ اس کے اور بہت سی لفاظی تحدی کے تین پیش گوئیاں بڑی تعلّی سے خدا پر افتراء کر کے کی ہیں

اول: انا نبشرك بغلام حليم ينزل منزل المبارك۔ یعنی ہم تم کو ایک حلیم لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جو بمنزلہ مبارک احمد ہوگا (جو فوت ہو گیا ہوا ہے) تا کہ دشمن خوش نہ ہو بلکہ یہ سمجھے کہ مبارک احمد فوت نہیں ہوا تھا وہ زندہ ہے

دوم: الہام جو دشمن کہتا ہے کہ تیری عمر صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے ۱۴ مہینے تک رہ گئی ہے میں ان سب کو جھوٹا کرونگا اور تیری عمر بڑھا دونگا اور تیری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی نابود اور تباہ ہو جائے گا خدا کا وعدہ ہے کہ ایک دن آتا ہے کہ جن متعصب اور جانی دشمنوں کا آج منہ دیکھتے ہو پھر نہیں دیکھو گے وہ جڑ سے کاٹے جاویں گے ان کا نام ونشان نہیں رہے گا انی مع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله فی کل حال میں ہروقت خدا کے ساتھ ہوں۔
سوم: الہامی پیش گوئی یہ ہے کہ اس ملک اور دوسرے ممالک میں ایک سخت طاعون آنے والی ہے جس کی نظیر پہلے کبھی نہیں دیکھی گئی اس سال (۱۹۰۷ء) یا آئندہ سال (۱۹۰۸ء) میں ظاہر ہوگی اس دن تمام لوگوں کو جو تیری چار دیواری کے اندر رہنے والے ہین بچاؤنگا اس دن تیرا گھر نوح کی کشتی ہوگا اور طاعون کبھی دور نہیں ہوگی۔ خدا نے ایک طرف طاعون اورکئی عذاب بھیجے دوسری طرف اپنے راہ کی منادی کرنے والا (مرزا جی کو) بھیجا۔

(قادیانی اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)

فرمایئے ان ہر سہ پیش گوئیوں میں سے کون سی پیش گوئی پوری ہوئی۔ نہ تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عمر بڑھی بلکہ گھٹ گئی۔ چھ ماہ بعد معہ اپنے خدا کے راہی ملک بقا ہوئے۔
دشمنان ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب، مولوی محمد حسین صاحب، مولوی ثناء اللہ صاحب، حضرت سید جماعت علی شاہ، پیر مہر علی شاہ، ملا محمد بخش صاحب دیگر تمام علماء مندرجہ رسالہ انجام آتھم وغیرھم مخالفین اسی طرح خدا کے فضل وکرم سے صحیح وسلامت خورسند ان وفرحان موجود ہیں لیکن مرزا صاحب کی جڑ کٹ گئی۔ اصحاب فیل کی طرح نابود وتباہ ہو گئے۔ مرزا صاحب کے خدا کا وعدہ بھی گاؤ خورد ہو گیا انی مع اللہ .. الخ۔ جھوٹ ہوا۔
مبارک احمد کی جگہ کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا (چھ ماہ کے اندر کیسے پیدا ہوسکتا تھا) آئندہ کے لئے امید ہی منقطع ہوگئی۔
کوئی طاعون بھی ایسی آج تک اس ملک یا کسی دیگر ملک میں نہیں ہوئی جس کی نظیر پہلے کبھی نہ دیکھی گئی اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ طاعون مرزا صاحب کے ساتھ آئی تھی انہیں کے ساتھ چلی گئی۔ اپنا الہام بیان کیا تھا و ما ارسلناك الا رحمة للعالمین۔ اے مرزا ہم نے تم کو تمام جہانوں کی رحمت کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ اس الہام کے شان نزول میں ایسے رحمت والے ثابت ہوئے کہ باقبا خود طاعون ہی اپنے ساتھ ہی لائے تھے اور ساتھ ہی لے گئے جیسے کہ ہندوستان میں سب سے پہلے ۱۸۹۶ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بمقام بمبئی طاعون پھوٹی جب کہ مرزا صاحب نے علماء اسلام کو نام بنام گالیاں دیں اور حضرت یسوع مسیح کو نہایت گندی گالیاں دیں۔ پھر جب یہ کتاب شائع ہوئی اس وقت ۱۸۹۷ء تھا ضلع جالندھر کے ملک پنجاب میں طاعون پھوٹ نکلی اور روز بروز بڑھتی گئی۔ جیسے جیسے مرزا صاحب دعوی نبوت اور رسالت میں بڑھتے گئے ایسے ہی طاعون بھی زوروں پر ہوتی گئی حتی کہ باوجود اپنے الہام قطعی اور یقینی انه آوی القریة (قادیان میں طاعون نہیں ہوگی) کے مرزا صاحب کے گاؤں قادیان میں بھی جا کودی۔ اور اس پر بھی بس نہ کی مرزا صاحب کے گھر کی چار دیواری کے اندر کشتی نوح میں جا سوار ہوئی۔ اڈیٹروں اور گھر کے نوکروں کشتی کے اندر ہی جا دبوچا پھر سیالکوٹ میں ۱۹۰۴ء میں علماء اسلام نے سخت مقابلہ کیا اور وہاں بہت ذلت ہوئی پھر مقابلہ اور مباہلہ کیلئے دو دفعہ مولوی غلام دستگیر مرحوم اور پیر مہر علی شاہ نے طلب کیا باوجود اقراری تحریروں کے مباہلہ میں حاضر نہ ہوئے جب عین مرنے کے دنوں میں مرزا صاحب لاہور تشریف لے گئے تو وہاں بھی علماء اسلام روزمرہ مرزا صاحب کی فرودگاہ کے محاذ جمع ہو کر بحث کے لئے بلاتے رہے مگر اندر سے باہر نہیں نکلے تاوقتیکہ موت نے جبراً نہ نکالا۔ اسی طرح جیسے جیسے مرزا صاحب کو کمزوری ہوتی گئی طاعون کے کیڑے کا آتشی مادہ بھی کمزور اور دور ہوتا گیا۔ اس تبصرہ میں الہام کرنا ہی تھا کہ ان کی تکذیب کیلئے طاعون نے بھی اپنا منہ بند کر لیا۔ پھر جب سے مرزا صاحب اس دنیا سے تشریف لیگئے طاعون نے بھی اپنا بورے بندھنا باندھ لیا۔ اب اگر کہیں طاعونی موت یکا دکا ہو بھی جاتی ہے تو وہ صرف مرزا صاحب کے خلیفہ یا ان کے سرگرم ممبروں میں جو اثر مرزا صاحب کی مسیحیت کا باقی ہے وہی بقیہ طاعون میں بھی ہے۔

مجھے یقین ہے کہ مرزائی احمدی صاحبان اگر اس عقیدہ سے توبہ کریں تو یقیناً یہ بقیہ بھی فوراً دور ہو جائے۔ اگر اعتبار نہیں آتا ہے تو یہ عمل کر کے دیکھ لیں انشاءاللہ تعالی یہ بقیہ طاعون بھی مرزا صاحب کے ہی پاس پہنچ جائے گی۔ آزمائش کر کے دیکھ لیں غرضیکہ ہندی مثل مرزا مر گیا سارنگی ٹوٹ گئی۔ صاف ہے لیکن میرا مطلب اس اشتہار کے لکھنے کا یہ ہے کہ میاں قاسم علی نے اس اشتہار کو اپنے رسالہ دین الحق میں کیوں نقل نہیں کیا۔ اس کے سوا اور جو پیش گوئیاں (گویا کلھم) جھوٹی ثابت ہوئیں ان کو کیوں نقل نہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔مرزا صاحب کے عقاید ذیل کو اپنے رسالہ میں کیوں نقل نہیں کیا۔
۱۔ ہمارا رب عاجی ہے (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے) (براہین احمدیہ)
۲۔قرآن شریف میرے منہ کی باتیں ہیں۔ (براہین احمدیہ)
۳۔قرآن شریف میں گندی گالیاں بھری ہیں۔ (ازالہ اوہام)
۴۔حضرت عیسی بن یوسف نجار مسمریزم میں کمال رکھتے تھے۔ (ازالہ اوہام)
۵۔قرآن میں جو معجزات بیان کئے جاتے ہیں وہ سب مسمریزم ہیں۔ (ازالہ اوہام)
۶۔فرشتے سیارات ہیں اور کچھ نہیں۔ (توضیح مرام)
۷۔حضرت جبرائیل کبھی زمین پر نہیں آئے۔ (توضیح المرام)
۸۔انبیاء بھی جھوٹے ہوتے ہیں۔ (ازالہ اوہام)
۹۔معجزات حضرت سلیمان و مسیح محض شعبدہ بازی تھے۔ (ازالہ اوہام)
۱۰۔حضرت محمد ﷺ کی وحی بھی غلط نکلی۔ (ازالہ اوہام)
۱۱۔قرآن میں آیت انا انز لناہ قیباً من القا دیا ن درج ہے۔ (ازالہ اوہام)
۱۲۔قادیان کے حق میں آیت ومن د خلہ کان آ منا نازل ہوئی۔ (ازالہ اوہام)
۱۳۔قیامت کوئی چیز نہیں تقدیر کوئی شئے نہیں۔ (ازالہ اوہام)
۱۴۔حضرت مہدی خلیفہ آخر الزمان نہیں آویں گے۔ (ازالہ اوہام)
۱۵۔دجال انگریز پادری لوگ ہیں اور کوئی نہیں۔ (ازالہ اوہام)
۱۶۔دجال کی سواری کا گدھا یہی ریل ہے اور کوئی گدھا نہیں
۱۷۔یاجوج ماجوج روس اور انگریز ہیں۔ (عجیب بات ہے کہ دجال بھی انگریز اور پادری ہیں اور یاجوج بھی انگریز۔ یعنی دجال بھی انگریز اور ماجوج بھی انگریز۔ حافظہ ندارد۔ فضل احمد) (ازالہ اوہام)
۱۸۔ دابۃ الارض علماء اسلام ہیں اور کچھ نہیں۔ (ازالہ اوہام)
۱۹۔دخان علامت قیامت کوئی نہیں۔ (ازالہ اوہام)
۲۰۔قیامت سے پہلے آفتاب مغرب سے نہیں نکلے گا۔ (ازالہ اوہام)
۲۱۔عذاب قبر کوئی چیز نہیں۔ (ازالہ اوہام)
۲۲۔دوزخ اور بہشت نہیں ہیں۔ (جلسہ مذاہب)
۲۳۔روح صرف نطفہ ہے اور کوئی روح نہیں۔ (جلسہ مذاہب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴۔تناسخ صحیح ہے۔(دیکھوست بچن۔جنگ مقدس مرزا صاحب کا)

مولوی (غلام رسول) صاحب! آپ میاں قاسم علی صاحب سے دریافت فرما سکتے ہیں کہ یہ عقاید مندرجہ بالا مرزا صاحب کے عقاید ہیں یا نہیں۔اگر ہیں اور بالضرور ہیں تو کیوں ان کو اپنے رسالہ دین الحق میں درج نہیں کیا۔

اور سنئے: مرزا صاحب قادیانی اپنے تمام مخالفین مولوی صاحبان کو گالیاں دینا جیسے وہ اپنی زبان اور جلی قلم سے تحریر فرماتے ہیں:

> اے بد ذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت کو چھوڑو گے۔اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو بھی پلایا۔
>
> (بلفظہ مرزا صاحب کا انجام آتھم ص ۲۱)

پھر نام بنام علماء اسلام کو گالیاں دیں۔محمد حسین بٹالوی، شریر رسل بابا امرتسری۔اصغر علی شیخ دجال ضال بطال۔نذیر حسین دہلوی، عبدالحق دہلوی، عبداللہ ٹونکی۔احمد علی سہارن پوری، سلطان علی جے پوری۔محمد حسن امروہی۔ان سب کا اخیراند ھا شیطان دیو گمراہ ہے جس کو رشید احمد گنگوہی کہتے ہیں۔وہ بدبخت امروہی کی طرح ملعونوں میں سے ہے۔(دیکھوانجام آتھم)

و من المعتر ضین المذ کو رین شیخ ضا ل بطا لوی و جارغوی یقا ل له محمد حسین و قد سبق الکل فی الکذ ب و المین و انه ابی و استکبر و اشاع الکبر و اظهر حتی قیل انه امام المتکبر ین و رئیس المعتدین و رأس الغاوین ، هو الذیکفر نی قبل ان یکفر الآخرون۔

و یکے از اعتراض کنندگا شیخ گمراہ ساکن بٹالہ است کہ ہمسایہ گمراہ ماست او را محمد حسین مہ گویند، واز ہمہ در دروغ و ناراستی سبقت بردہ است و او انکار کرد وتکبر نمود وتکبر را شائع کردہ وظاہر ساخت تا آنکہ گفتہ شد کہ او امام متکبراں است و رئیس تجاوز کنندگان، سرگمراہان است، او ہماں است کہ پیش از ہمہ مرا کافر گفت

(قادیانی خزائن۔جلد ۱۱۔انجام آتھم۔ص ۲۴۱)

فرمایئے اس کو دین الحق مرزائیہ میں کیوں نقل نہیں کیا۔قرآن شریف میں اور خود مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے کہ قو لوا للناس حسناً اور کثرت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث ہیں جن میں حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ لعنت مشرکین پر بھی مت کہو۔اور گالیاں دینا اسلام میں نہیں ہے۔

مرزا صاحب نے قرآن شریف اور احادیث شریف کو تو بالکل چھوڑ ہی دیا ہے(اللہ فرماتا ہے و قل لعبادی یقولوا التی ھی احسن۔خدا کے بندوں سے اچھی تہذیب سے بات کیا کرو۔ ادع الی سبیل ربك بالحكمة و الموعظة الحسنة خدا کی طرف ملانا نہایت حکمت و نرمی اور اچھی بات سے ہوتا ہے مگر مرزا صاحب جب غصہ میں آ جاتے ہیں تو قرآن و حدیث کو بھی بھول جاتے ہیں۔فضل احمد) اپنا الہام ہی الہام ہے اس پر بھی موقع بموقع حسب منشاء خود عمل درآمد ہے اور سینکڑوں باتیں ایسی ہیں کہ جس سے مرزا صاحب کے عقاید اور اعمال ظاہر ہوتے ہیں ان کو میاں قاسم علی نے نقل نہیں کیا۔آپ مہربانی کر کے تدبر فرمائیں۔

اس کے آگے میاں قاسم علی دین الحق میں تحریر فرماتے ہیں کہ مخالفین، مرزا صاحب پر جو اعتراضات کرتے ہیں وہ بیس ہیں۔اعتراضات حسب ذیل ہیں:

(نوٹ: میاں قاسم نے جو اعتراضات بیس نمبر تک درج کئے ہیں وہ سب زمانہ حال کے صیغہ سے درج کئے ہیں حالانکہ صاحب کو اس صیغہ سے لکھتے ہیں جو وفات یافتہ اشخاص کے حق میں لکھا جاتا ہے لیکن اعتراضات میں مرزا کو بحالت حیات لکھتے ہیں اور یہ بدیہہ غلط ہے ماضی و حال کی بھی شناخت نہیں)

(قاضی فضل احمد) میں ان اعتراضات کو لفظ بلفظ لکھتا ہوں اور اس کے ساتھ طرف جوابات بھی لکھ دیتا ہوں تا کہ ان اعتراضات کی کیفیت بھی معلوم ہو جائے۔

نمبر ۱۔مرزا صاحب نبوت و رسالت مستقلہ کے مدعی ہیں۔

جواب: بے شک ضرور مدعی ہیں۔نبوت و رسالت مستقل و غیر مستقل کی تقسیم خانہ ساز ہے۔کسی اصول کی کتاب میں یہ تقسیم نہیں ہے۔لیکن آپ کی تقسیم کے ہی مطابق مرزا صاحب نبوت اور رسالت مستقلہ و غیر مستقلہ دونوں کے مدعی ہیں، جن کی بابت جواب عریضہ میں عرض کر چکا ہوں۔ مرزا صاحب کا صاف دعوی ہے کہ میں نبی بھی ہوں، اور رسول بھی ہوں اور تمام جہان کے لئے۔اور بعض انبیاء سے افضل ہوں۔میرا منکر کافر لعنتی جہنمی ہے۔اس سے بڑھ کر کوئی نبوت اور رسالت نہیں۔

۲۔مرزا صاحب ختم نبوت کے منکر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۔مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ آیت خاتم النبیین کی صاف ہے اور اس میں الف لام ثابت کر رہا ہے کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔نہ امتی نہ غیر امتی۔نہ ظلی نہ بروزی نہ کوئی اور بلکہ تمام نبوتوں فرضی مزعومی انسانی کا خاتمہ ہے اور اب دعوی کرنے والا اور دعوی نبوت کو تسلیم کرنے والے سب کے سب کافر مرتد ہیں۔فضل احمد)

جواب: بے شک اس میں کوئی بھی شک نہیں جب خود مرزا صاحب نبوت اور رسالت کے دعویدار ہیں تو منکر ختم نبوت ہونے میں کون سی کسر ہے۔ بلکہ اسی رسالہ میں لکھتے ہیں کہ امتی نبی ہو سکتا ہے (ص ۴۷)۔

پھر یوں لکھتے ہیں:

ہمارا اعتقاد ... کہ آپ (حضرت خاتم الانبیا ﷺ) کے بعد کوئی پیغمبر نہیں لیکن وہ شخص جو آپ کا امتی ہو۔ (بلفظہ ص ۷۵)

فرمایئے جب کوئی امتی بھی پیغمبر یا نبی، آنحضرت ﷺ کے بعد ہو سکتا ہے جس سے مراد خود مرزا صاحب ہے تو منکر ختم نبوت علی الاعلان ہوئے۔ (مرزا صاحب کو خود قول اور فعل میں اختلاف ہے۔اول لکھ چکے کہ نبی اور وحی نبوت بند ہو چکی ہے۔ص ۳۹ صحیفہ محبوبیہ پر درج ہے)

۳۔مرزا صاحب بجائے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے نیا کلمہ سکھاتے ہیں۔

جواب: یہ اعتراض کہیں لکھا ہوا نہیں دیکھا۔اگر زبانی کسی مسلمان نے اس خیال سے کہہ دیا ہو کہ مرزا صاحب قادیانی دعوی نبوت اور رسالت کرتے ہیں اور اپنا الہام انّی رسول اللہ الیکم جمیعاً ظاہر کر کے اپنے منکروں کو کافر کہتے ہیں، اس لئے انہوں نے اپنا الگ کلمہ لا الہ الا اللہ غلام احمد رسول اللہ بنا لیا ہو، تو عجب نہیں۔ میاں قاسم علی اس کے ذمہ دار ہیں جس نے کہا ہے اس کا نام بتلا دیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ وہ کون آدمی ہے۔

۴۔مرزا صاحب اپنے تئیں خدا کا بیٹا کہتے ہیں۔

جواب: یہ صحیح ہے۔دیکھو مرزا صاحب کے الہامات:

انت من ماء نا ۔تم میرے پانی سے ہو۔

انت بمنزلۃ اولادی تو میری اولاد کی طرح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انت منی و انا منك ۔تو مجھ سے اور میں تجھ سے ہوں

مرزا صاحب کے خدا کا الہام ہے یعنی مرزا صاحب ان کے خدا سے ہیں اور ان کا خدا مرزا صاحب میں سے ہیں کبھی وہ باپ اور وہ بیٹا، اور کبھی وہ بیٹا اور وہ باپ لا حول و لا قوۃ

ایسے الہامات مرزا صاحب کے لئے ہی خاص ہیں۔

ایسے الہامات پہلے کسی پیغمبر یا رسول کو ہوئے ہیں؟

یا حضرتﷺ کو بھی خدا نے ایسا فرمایا ہے۔

۵۔مرزا صاحب خود خدا بنتے ہیں۔

جواب۔ یہ بھی صحیح ہے جیسے نمبر۴ میں آ گیا ہے نیز مرزا صاحب کا الہام ہے کہ:

قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔

(دیکھو براہین احمدیہ ص۵۲۲)

۶۔مرزا صاحب قرآن شریف کی تحریف کرتے ہیں۔

جواب: یہ بھی صحیح ہے۔مرزا صاحب کہتے ہیں کہ

انا انزلنا ہ قر یباً من القا دیا ن ۔قرآن شریف میں ہے

اور قرآن میں مکہ مدینہ اور قادیان کا نام اعزاز کے ساتھ درج ہے۔

یہ ان کا الہام ہے ان کے خدا کی طرف سے کتابوں میں بڑے زور سے درج ہے۔

معراج جسمانی آنحضرتﷺ کا قرآن شریف میں نہیں ہے۔

۷۔مرزا صاحب احادیث اور تفاسیر کا انکار کرتے ہیں۔

جواب: بے شک جہاں کہیں اپنے عقاید کے مخالف حدیث شریف یا قرآن شریف کی تفسیر ہوئی فوراً انکار کر دے کرتے ہیں۔مثلاً

جن احادیث اور تفاسیر میں حضرت عیسی کا آسمان پر اسی جسم عنصری کے ساتھ اٹھایا جانا

اور اس وقت زندہ ہونا

اور قرب قیامت میں آسمان سے نزول فرمانا

دجال کو قتل کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزات قرآنی حضرت عیسی کا مردوں کا زندہ کرنا،
حضرت ابراہیم کا چار جانوروںکو ذبح کر کے پہاڑوں پر بحکم الٰہی ڈالنا اور پھر بلانے سے زندہ ہوکر حاضر ہو جانا،
حضرت ابراہیم کا مردوں کے زندہ ہو جانے سے اطمینان قلبی حاصل کرنا،
سلیمان کے معجزات
اور موسی کے عصا کا سانپ بن جانا،
ایک مردہ کو بیل کے گوشت لگانے سے زندہ ہو جانا وغیرہ وغیرہ درج ہے،
سب احادیث اور قرآنی تفاسیر کا بڑے زور سے انکار کرتے ہیں۔

۸۔ مرزا صاحب معجزات قیامت دوزخ جنت عذاب قبر ملائکہ معراج وغیرہ کو نہیں مانتے۔
جواب۔ واقعی مرزا صاحب ان سب کا انکار کرتے ہیں۔ دیکھو ضمیمہ عریضہ ہذا۔
معراج جسمانی آنحضرتﷺ کا انکار تو اسی رسالہ دین الحق کے صفحہ ۱۰۲ میں موجود ہے۔ایسا نسیان!

۹۔ مرزا صاحب اپنے آپ کو آنحضرتﷺ کے برابر بلکہ افضل قرار دیتے ہیں۔
جواب۔ یہ بھی صحیح ہے دیکھو اسی خط میں سابقاً بیان ہو چکا ہے۔

۱۰۔ مرزا صاحب انبیاء کی عموماً اور مسیح ابن مریم کی توہین کرتے ہیں۔
جواب: بے شک ضرور مرزا صاحب ایسا کرتے ہیں۔

۱۱۔ مرزا صاحب علماء امت وصوفیاء ملت کی تحقیر کرتے ہیں سلف صالحین کو برا کہتے ہیں
جواب۔ واقعی یہ بھی صحیح ہے دیکھو اسی ضمیمہ میں سابقاً بیان ہو چکا ہے۔

۱۲۔ مرزا صاحب جھوٹے الہام بنا بنا کر ان کو وحی من جانب اللہ فرماتے ہیں۔
جواب: بالکل صحیح ہے دیکھو یہ بھی سابقاً بیان ہو چکا ہے۔

۱۳۔ مرزا صاحب جھوٹی پیش گوئیاں کرتے ہیں جو ایک بھی سچی اور پوری نہیں ہوئی
جواب: بلا شبہ ضرور جھوٹی پیشین گوئیاں کرتے رہے جو ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔

۱۴۔ مرزا صاحب مسیح ابن مریم کو مثل دیگر انبیاء کے وفات یافتہ مانتے ہیں۔
جواب۔ ضرور ایسا ہی ہے پہلے تو حضرت مسیح اور حضرت ادریس کو آسمان پر زندہ مانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، لیکن اب ازالہ اوہام کے لکھنے کے وقت اعتقاد بدل گیا۔ کہیں سید احمد خان کی تحریر دیکھ لی اور ان کی تقلید کر کے پہلے اعتقاد سے خود مسیح بننے کی غرض سے جملہ اہل اسلام سے الگ اعتقاد بدل لیا۔

۱۵۔ مرزا صاحب عیسیٰؑ کو اسی جسم بشری خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے جانے اور تا ایں دم بلا خورد نوش زندہ رہنے اور الآن کما کان کے مصداق کی واپسی از آسمان کے منکر ہیں۔

جواب۔ بے شک تمام اہل اسلام کے خلاف مرزا صاحب منکر ہیں اس میں کیا شبہ ہے پہلے اقراری تھے، اب انکاری ہیں۔ افسوس تو یہی ہے کہ کوئی ان سے نہیں پوچھتا کہ جب تم اپنی کتاب الہامی براہین احمدیہ میں اقراری تھے تو اب کیوں انکاری ہوتے ہو

۱۶۔ مرزا صاحب نہ نماز روزہ کے پابند، نہ حج زکوۃ پر کاربند، جھوٹے حیلے ان سے بچنے کے لئے تراشتے ہیں۔

جواب۔ یہ بھی عین صحیح ہے کیا آپ ثبوت پیش کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے کبھی زکوۃ دی، یا کبھی حج فریضہ اپنے خواب یا الہام میں بھی ادا کیا۔ ہرگز نہیں۔

۱۷۔ مرزا صاحب عربی نہیں جانتے قرآن و حدیث کو نہیں مانتے خدا کو نہیں پہچانتے۔

جواب: عربی کا جاننا نہ جاننا کوئی خوبی اور بزرگی کی بات نہیں۔ علم وہی ہے جو ہدایت اور رشد کا ہو۔ یہ صحیح ہے کہ قرآن و حدیث کو جو مرزا صاحب کے مخالف ہے اس کو نہیں مانتے خدا کو پہچاننا بہت دور ہے درانحالیکہ مرزا صاحب کا اپنا الہام ربنا عاج (اس کے معنی اب تک معلوم نہیں ہوئے) یہ خدا کی شناخت ہے۔ عاج کے معنی لغت کی کتابوں میں ہاتھی دانت گوبر راہزن وغیرہ کے ہیں۔

۱۸۔ مرزا صاحب قادیانی مشک و زعفران کھاتے، پلاؤ قورمہ اڑاتے، اور اعلیٰ لباس زیب تن فرماتے ہیں۔

جواب: اس میں کسی کو کیوں شبہ ہونا چاہیے مشک و زعفران مرزا صاحب کی ادویات میں استعمال ہوتا تھا اور ہمیشہ جے پور جودھپور سے مٹکے کے مٹکے کیوڑا آیا کرتا تھا۔ اسی پر منشی الٰہی بخش ملہم لاہوری کو الہام ہوا تھا ھو مسرف کذاب۔

لباس بھی ان کا عمدہ ہوا کرتا تھا دیکھنے والے شہادت دے سکتے ہیں جب گورداسپور کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالت میں حاضر ہوا کرتے تھے۔

۱۹۔مرزا صاحب ایک دکاندار ہیں محض دنیا کمانے اور روپیہ جمع کرنے لوگوں کو لوٹنے کیلئے یہ ڈھنگ بنایا ہے۔

جواب: اس میں رتی بھر بھی شبہ نہیں کہ مرزا صاحب ایک دکاندار تھے (اب نہیں ہیں کیونکہ مرچکے ہیں) تیس ہزار روپیہ منارہ بنانے کے لئے جمع ہوا وہ کہاں ہے۔

پانچ ہزار روپیہ کمیشن نصیبین کے لئے دیا گیا وہ کہاں ہے؟

براہین احمدیہ کیلئے روپیہ جمع ہوا، وہ کہاں ہے؟ جس کی واپسی کے تقاضے بھی ہوئے۔

سراج منیر کا چندہ کہاں خرچ ہوا،

سیٹھ عبدالرحمٰن نے کئی ہزار روپیہ دیا وہ کیا ہوا۔

منشی رستم علی بیس روپیہ ماہوار دیتے رہے وہ کہاں گئے۔

حیدر آباد کی جماعت نے دس دس ہزار روپیہ دیا، وہ کہاں ہیں۔

جو تمام مرزائی احمدیوں سے حسب استطاعت ماہوار چندہ لیا جاتا ہے وہ کہاں ہے۔

بہشتی مقبرہ کے لئے چندہ اور جائدادیں رجسٹری ہوئیں وہ کہاں ہیں؟

جماعت سیالکوٹ کا جمع شدہ چندہ کہاں ہے۔

سینکڑوں ہزاروں چندے کہاں گئے حتی کہ تین ماہ تک اخبار الحکم میں اشتہار چھپتا رہا کہ اگر اس تین ماہ کے عرصہ تک کوئی مرید چندہ نہیں دے گا تو اس کا نام بیعت کے رجسٹر سے خارج کر دیا جائے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزا صاحب نے سوا روپیہ کمانے کے اور کوئی کام اسلام کا نہیں کیا۔اگر کوئی فنا شدہ مرزائی یہ کہے کہ مرزا صاحب نے عیسائیوں اور آریوں اور مسلمانوں کے برخلاف بہت سی کتابیں لکھی تھیں، یہ بڑا کام اسلام کا تھا۔، میں کہتا ہوں ایسی بہت کتابیں علماء اسلام نے لکھی ہیں جن کی خوشہ چینی مرزا صاحب نے بھی کی۔ جیسے مولانا رحمۃ اللہ مہاجر مکی کی کتابیں۔ان کے برابر کوئی کیا لکھے گا۔ پھر مرزا صاحب کی کتابیں لکھنا بھی روپیہ ہی کمانے کی خاطر تھا جو دو آنہ کی کتاب کی قیمت کا ایک روپیہ وصول کیا گیا۔ یہ تو فرمایئے کہ کوئی کتاب مرزا صاحب نے للہ بھی لوگوں میں تقسیم کی۔ ہر گز نہیں۔اب آپ غور فرمالیں یہ صحیح ہے یا غلط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔مرزا صاحب ان تیس دجالوں میں سے ہیں جن کی پیش گوئی حدیث شریف میں ہے(معاذ اللہ) ایک دجال ہیں بلکہ دجال اکبر ہیں وغیرہ وغیرہ

جواب ۔ بے شک واقعی ان تیس دجالوں میں سے ہیں جن کی پیش گوئی حدیث شریف میں ہے ایک حدیث شریف کا جملہ یز عم انه رسو ل الله اور دوسری حدیث شریف کا جملہ یز عم انه نبی صاف فرما رہے ہیں کہ مرزا صاحب ان تیس دجالوں میں سے ایک ہیں کیونکہ ان سب دجالوں کا دعوی اور زعم یہ ہوگا کہ میں رسول اللہ ہوں یا میں نبی اللہ ہوں ۔ ہاں مرزا صاحب دیگر دجالوں سے کسی قدر بڑے ہیں کیونکہ وہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ بھی ہوں اور نبی بھی ہوں اور میرا منکر کافر لعنتی دوزخی جہنمی ہے ۔لیکن ان تیس دجالوں میں یہ بات ہوگی کہ کوئی کہے گا کہ میں رسول اللہ ہوں اور کوئی کہے گا کہ میں نبی ہوں اور مرزا صاحب دونوں عہدوں کے دعویداری کا زعم کرتے ہیں اب میں ان احادیث شریف کو پورے طور پر حرف بحرف لکھ دیتا ہوں تا کہ آپ غور فرمائیں کہ احادیث شریف کی پیش گوئی مرزا صاحب کے حالات کے عین موافق اور مطابق ہے یا نہیں۔ دیکھیں ان احادیث کا آپ اقرار کرتے ہیں یا انکار

پہلی حدیث شریف ۔

عن ابی هر یره قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ لا تقوم السا عة حتی یبعث کذا بو ن د جا لو ن قریب من ثلا ثین کلهم یز عم انه رسو ل الله ۔(ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ اٹھیں کذابوں دجالوں سے قریب تیس شخصوں کے ہر ایک ان میں سے دعوی کرے گا کہ میں رسول اللہ ہوں ۔ جامع ترمذی)

دوسری حدیث شریف کا ترجمہ یوں ہے:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ملحق ہو جاویں گے کئی قبیلے میری امت کے مشرکوں سے اور یہاں تک کہ پوجیں اوثان کو اور قریب ہے کہ ہوں گے میری امت میں تیس جھوٹے شخص کلهم یز عم انه نبی ہر ایک دعوی کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے (اور فرمایا) انا خا تم النبیین لا نبی بعدی میں خاتم النبیین ہوں میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

(یہ ہر دو احادیث ابی داؤد کی جلد دوم کے ص ۲۳۴، ۲۳۸ میں بھی درج ہیں۔ فضل احمد)

ان ہر دو احادیث سے کذابوں اور دجالوں کا آنا جو تیس کے قریب ہوں گے پیش گوئی میں صاف درج ہے اور مرزا صاحب بعینہ ان میں سے ایک تھے۔ دجال اکبر نہیں کیونکہ ہمارے مسلمانوں کے عقاید میں جب وہ زمین پر کفر اور فساد پھیلائے گا تب حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان پر سے نازل ہوں گے ان سے پہلے پہلے انتیس دجال کذاب نبوت اور رسالت کے دعویدار پیدا ہو چکیں گے۔ اس وقت تک ۲۷۔۲۸ جھوٹے دجال پیدا ہو چکے ہیں جن کی تفصیل کتب اسلام میں درج ہے۔ دجال اکبر کا حلیہ کتابوں میں درج ہے کہ ایک آنکھ سے کانا ہوگا گویا انگور کا دانہ پھولا ہوا ہے اس کی پیشانی پر لفظ کفر (ک ف ر) لکھا ہوا ہوگا وہ مدینہ شریف میں داخل نہ ہو سکے گا۔ حضرت عیسیٰ اس کو موضع لد کے دروازہ پر قتل کریں گے۔ انتہی۔

مفصل حالات کتب احادیث اور سیر میں ہیں۔

پھر میاں قاسم علی صاحب اعتراضات لکھنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں وھو ہذا

ان اعتراضات کا مجمل لیکن مکمل جواب تو صرف یہ ہے کہ لعنت اللہ علی الکاذبین۔"

اس عبارت کے لکھنے سے میاں قاسم علی کی مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب پر یہ اعتراضات مسلمانوں نے جھوٹے لگائے ہیں۔ اس لئے ان جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے میں کہتا ہوں کہ ضرور جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ اعتراضات جھوٹے ہیں یا سچے۔ میں دکھا چکا ہوں کہ یہ اعتراضات سب صحیح ہیں۔ بلکہ علاوہ ان بیس کے اور سینکڑوں اعتراضات درج ہیں جو سچے ہیں۔

مولوی (غلام رسول) صاحب! براہ مہربانی ذرا میاں قاسم علی صاحب سے دریافت فرمائیں کہ جو اعتراضات آپ نے خود لکھے ہیں کیا یہ سب جھوٹ ہیں؟

حضرت عیسیٰ کی وفات کا اعتراض جھوٹ ہے۔

کیا حضرت عیسیٰ کا آسمان پر زندہ ہونے کا انکار جھوٹ ہے؟

نہیں۔ لیکن بات اس میں یہ ہے کہ لعنت کا تمغہ اور سرٹیفکیٹ جو اس قوم کو عطا ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرزا صاحب کی سنت ہے ان پر اس کا ادا کرنا واجبات میں سے ہے ورنہ مسلمان کی شان نہیں کہ وہ کسی مشرک کو بھی اپنی زبان سے لعنت کہے۔ یہ ہمارے سیدنا ومولانا حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ ﷺ کی ہی سنت موکدہ ہے۔آپ کو کون رد کر سکتا ہے جو جی چاہے۔نہیں؟...خداوند کریم ہادی مطلق ہے

بالآخر میں بڑے وثوق سے عرض کرتا ہوں کہ یہ رسالہ آپ کا دین الحق یا ہمارا مذہب محض دھوکا ہے لیکن ناواقفوں کے لئے۔ مجھے امید ہے کہ میرے دوست مولوی غلام رسول انسپکٹر پولیس جن کو ایسے ایسے دھوکوں کی پڑتال اور جانچ کا اچھا ملکہ حاصل ہوگا اور ہونا چاہیے اس رسالہ کی تہ کو پہنچ جائیں گے اور جو میں نے مختصراً بطور ضمیمہ عریضہ عرض کیا ہے اس کے ساتھ اس کا مقابلہ بلاتعصب فرمائیں گے۔اور پھر اس خاکسار کو اپنی رائے مبارک سے معزز فرمائیں گے طالب حق کے لئے کافی سے زیادہ عرض کیا گیا ہے و السلام علی من اتبع الھدی۔

۱۰ جمادی الثانی ۱۳۲۸ھ خاکسار فضل احمد انسپکٹر پولیس از لودیانہ

(یادداشت: آج یہ خط ۲۰ جولائی ۱۹۱۰ء کو بذریعہ رجسٹری میاں غلام رسول انسپکٹر پولیس موگا ضلع فیروز پور کے پاس بھیجا گیا۔فضل احمد)

خط نمبر ۴ منجانب غلام رسول قادیانی ۲۳ جولائی ۱۹۱۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب مکرم بندہ۔ خط بذریعہ رجسٹری جناب کا پہنچ گیا ہے بہرحال مشکور ہوں میں نے پڑھ بھی لیا ہے اور غور سے پڑھا ہے مجھے آپ کے مزاج اور اس انہماک اور خاص غرض کا پہلے علم نہ تھا ورنہ دونوں عریضے ذرہ تفصیل سے لکھتا۔ یہ خط بھی: عدو شود سبب خیر، کے ذیل میں میرے ازدیاد اطمینان کا موجب ہو رہا ہے اور اس وجہ سے بھی مشکور ہی ہوں بہرحال ...اب جواب عرض کر دے گا مگر چونکہ نہایت عدیم الفرصت ہوں کہ ہیڈکوارٹر پر قیام کا موقع بھی نہیں؟ ملتا اس واسطے مہلت درکار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط نمبر ۵ منجانب غلام رسول قادیانی ۱۶۔فروری ۱۹۱۱ء

میرے مکرم و معظم قاضی صاحب۔ السلام من اتبع الھدی۔
اللہ تعالی کا خاص فضل ہوا اور لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے آپ کے مکاتبہ کے جواب عرض کرنے میں مہلت اور توفیق بخشی میرے مکرم کئی روز ہوئے جواب بعون اللہ تعالی مکمل ہو چکا ہوا ہے اور میں نے اپنے عزیز غلام مرتضی خان کو صاف اور خوش خط نقل کرنے کے واسطے دیا ہے وہ کرتے ہیں تو انشاء اللہ تعالی ارسال خدمت عالی ہوگا۔ اللہ تعالی اسے مفید بنائے اور اس میں اثر اور برکت ڈالے آمین ثم آمین نیاز مند غلام رسول

خط نمبر ۴ منجانب فضل احمد۔ ۱۹ جون ۱۹۱۱ء

باسمہ سبحانہ۔ جناب مکرم مولوی غلام رسول انسپکٹر پولیس فیروز پور
تسلیم ماوجب آنکہ مزاج شریف
ماہ جولائی ۱۹۱۰ء میں جواب نوازش نامہ آپ کی خدمت میں بھیجا گیا تھا جس کو قریباً ایک سال کا عرصہ ہوتا ہے مگر افسوس اب تک آپ نے جواب الجواب حسب وعدہ خود ارسال نہیں فرمایا ایک پوسٹ کارڈ آپ کا موصول ہوا تھا جس میں آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ جواب لکھا جا چکا ہے صاف کرنے کے بعد ارسال ہوگا مگر اس پوسٹ کارڈ کو پہنچے عرصہ تقریباً چار ماہ ہو گئے ہیں اب تک آپ نے جوابات ارسال نہیں فرمائے نہایت انتظار کے بعد یہ عریضہ خدمت شریے میں بھیجتا ہوں براہ مہربانی جوابات روانہ فرما کر مشکور فرماویں تاکہ ان پر غور کر کے اسے؟ جوابات تحریر کر کے کل خط و کتابت کو طبع کروایا جائے جیسے پہلے بھی عرض کر چکا ہوں بصورت دیگر نیاز مند کو اجازت بخشی جائے تاکہ جو کچھ لکھا جا چکا ہے اسی کو مطبع میں طبع کرنے بھیجا جاوے میں نہایت ہی مشکور ہونگا کہ آپ مجھے جواب سے بہت جلد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکور فرماویں گے خداوند تعالیٰ صراط مستقیم عطا فرماوے
ہاں آپ نے ۴ مئی ۱۹۱۱ء کا اخبار بدر ملاحظہ فرمایا ہوگا کہ جس میں ہم سب مسلمانوں کو کافر قرار دیا گیا ہے حتیٰ کہ اگر کوئی شخص مرزا صاحب کو سچا جان کر اوران کے دعوی پر ایمان بھی رکھتا ہو لیکن اگر بیعت نہ کی ہو تو وہ بھی کافر ہے یہ تحریر آپ کے عقاید کے بالکل خلاف ہے براہ مہربانی اس پر نہایت توجہ سے غور فرماویں خداوند کریم اپنا رحم کرے۔ آمین۔

آپ کا دوست : نیازمند فضل احمد

۱۱ جمادی الاول ۱۳۲۹ھ مطابق ۹ جون ۱۹۱۱ء

خط نمبر ۶ منجانب غلام رسول قادیانی۔ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء

مکرمی و مخلصی السلام علی من اتبع الھدی نوازش نامہ پہنچا مشکور فرمایا۔ میں خود شرمندہ ہوں (شرمندہ ہونے کی بات ضرور ہے) کہ اب تک آپ کے خط کا جواب آپ کی خدمت میں بھیجا نہیں جا سکا۔ وجہ یہ ہوئی کہ پہلے اکتوبر تک میں ایک گونہ کشمکش (اس خط کی ہی ایسی تاثیر ہے پہلے کشمکش میں ڈالا۔ پھر وقت نکالنے میں مشکل پڑی۔ پھر جس عزیز کو نقل کرنے کے لئے دیا گیا وہ بے چارے بیمار ہو گئے۔ خدا خیر کرے کہ اس کا جواب میرے پاس پہنچ سکے۔ فضل احمد) میں رہا کہ جواب لکھوں یا نہ۔ آخر بچند وجوہ جن میں سے ایک وہ وعدہ بھی تھا جو آپ سے کر چکا تھا۔ بڑی مشکل سے وقت نکال کر نومبر اور دسمبر میں لکھا اور بفضلہٖ تعالیٰ مکمل ہوا۔ مگر پھر نقل کے واسطے چونکہ وہ طویل ہو گیا تھا وقت نہ مل سکا تو اپنے برادر زادہ غلام مرتضی خان کو جو اسی ضلع میں بندو بست میں ہیں نقل کے واسطے دیا۔ مگر وہ بیمار ہو گئے اور عرصہ تک بیمار رہنے کے بعد پھر ان کی ڈیوٹی کچھ ایسے کاموں پر رہی، وہ نقل کا وقت بھی نہ نکال سکے۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ اب تک نقل نہیں ہوا ہے۔ آج میں نے پھر تاکیدی خط لکھا ہے کہ ویسے ہی میرے پاس واپس کر دیں تو آہستہ آہستہ جوں جوں وقت ملا میں خود ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کی کوشش کرونگا۔ طبع کرانے کے واسطے آپ کا اختیار ہے مگر جب تک اسے دیکھ نہ لیں طبع کیا کرائیں گے۔ ۲۴ مئی کا بدر میں نے دیکھ لیا ہوا ہے میری سمجھ میں تو اس میں کوئی نئی بات نہیں۔ راقم بندہ غلام رسول تمیم۔

خط نمبر ۵۔ منجانب فضل احمد ۸ جولائی ۱۹۱۲ء

باسمہ سبحانہ۔ مکرم بندہ جناب مولوی غلام رسول صاحب انسپکٹر پولیس موگا ضلع فیروز پور بعد مراسم ماوجب آنکہ۔

عرصہ ہوا آپ کے وعدہ کا انتظار کرتے کرتے تھک گیا مگر افسوس اب تک دو سال ہوئے جناب نے جواب عریضہ ارسال نہ فرمایا۔ معلوم نہیں کیا موجب ہوا۔ آپ کے پوسٹ کارڈ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء کے اخیر فقرہ کا جواب تیار رکھا ہے (یہ جواب انشاء اللہ تعالی بصورت حصہ دوم اس خط کے سمجھا جائے گا) اس انتظار میں کہ آپ کے جواب کا جواب بھی اس کے ساتھ عرض کیا جاوے۔ مگر تعجب ہے کہ آپ نے وعدہ موثق کو فرامش کر دیا مخلصی منشی محمد حسین خان سب انسپکٹر جلال آباد کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جواب خط نہیں بھیجا جاوے گا۔ یہ بات سن کر مجھے اور بھی زیادہ افسوس ہوا کہ یا تو وہ شوراشوری یا یہ بےنمکی۔ وہ کل وعدے بھی جو مجھ سے آپ نے فرمائے تھے دور ہو گئے اور خداوندکریم کے احکام اوفوا بالعقود (مائدہ)

اور بعهدی اوفوا (نحل)، و اوفوا بعهد (اسرائیل)

کو بھی پس پشت ڈال دیا نعوذ باللہ۔

اس پر مجھے خیال ہوا کہ یہ عریضہ آپ کی خدمت میں بھیج کر منشی محمد حسین خان کے کلام کی تصدیق کروں اس لئے متکلف خدمت سامی ہوں کہ براہ مہربانی جواب سے مشکور فرمائیں کہ خان صاحب نے جو فرمایا وہ صحیح ہے اگر صحیح ہے تو نیاز مند کو بھی اس کے موجبات سے مطلع فرمائیں اور اگر یہ صحیح نہیں تو جواب عریضہ ارسال فرما کر مسرور فرمائیں تاکہ اس کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجواب فوراً خدمت شریف میں بھیجا جاوے اور نیز جواب نوازش نامہ مورخہ ۲۱ جون ۱۹۱۱ء ارسال خدمت ہو تا کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ کس قدر نئی بات آپ کے عقیدہ کے برخلاف اخبار الحکم بعد میں؟، رسالہ تشحیذ الاذہان سے لکھی گئی ہیں اور علاوہ اس کے آپ کی قوم بنی تمیم کی کسی قدر تاریخ بھی لکھی گئی ہے میں حلفیہ عرض کرتا ہوں میرا ارادہ محض اصلاح کا ہے و ما ارید الا الاصلاح و ما توفیقی الا باللہ۔ اگر حسب قول منشی محمد حسین خان واقعی آپ جواب دینا نہیں چاہتے ہیں تو مہربانی کر کے اجازت بخشیں کہ جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ مطبع میں بھیج دیا جاوے تا کہ پبلک کو میری اور آپ کی گفتگو کا موازنہ ہو سکے زیادہ و السلام علی من اتبع الھدی۔

آپ کا خیر خواہ نیاز مند: فضل احمد عفاء اللہ عنہ

۲۲ رجب ۱۳۳۰ھ مطابق ۸ جولائی ۱۹۱۲ء

خط نمبر ۷۔ منجانب غلام رسول قادیانی۔ ۱۵ جولائی ۱۹۱۲ء

مکرمی قاضی صاحب۔ السلام علیکم

خط آپ کا مجھے جھنگ میں ملا جہاں پر میں رخصت پر تھا۔ مجھے افسوس ہے کہ آپ کو اس قدر انتظار کی تکلیف ہوئی معافی مانگتا ہوں جواب تو اسی سرما میں لکھا جا چکا تھا مگر میں چند در چند بواعث سے اس کی تکمیل اور ترسیل کے بارہ میں متذبذب رہا۔ وعدہ بھی کر چکا تھا تاہم چند امور مانع رہے۔ در اصل اللہ تعالیٰ کو یہی منظور تھا۔ مکرمی محمد حسین خان صاحب کا ارشاد بجا ہے واقعی میرا یہی خیال تھا مگر آپ کے خط آنے پر پھر ایک گونہ تحریک ہوگئی ہے اور صاف کرنا شروع کیا گیا ہے اللہ تعالیٰ کو منظور ہوا اور اس کا فضل شامل حال ہوا تو تکمیل پر ارسال خدمت ہوگا۔ اس کے فضل اور استعانت پر بھروسہ ہے۔ ۲۱ جون کا میرا کوئی کارڈ اور اس کے اخیر کا فقرہ بخدا مجھے تو یاد بھی نہیں کہ کیا تھا میں ایک عاجز عاصی بشر ہوں اگر اور کچھ مہربانی فرمائی ہے تو وہ بھی بھیج دیویں تا کہ مجھے وہ باتیں تسلیم نہ ہوں تو ان پر ساتھ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کر دوں ۔ میری ذات یا میری قوم کی بابت کچھ معرض بحث میں لانا ذاتیات میں نہ شامل و ۔ اور اس میں اصلاح بھی کیا ہوگی میں ایک عاجز (ہر انسان بشر ہے جاہل یا عالم ہونا اور بات ہے ۔ اگر یہ صورت تھی تو پھر جواب لکھنے کا ارادہ نہیں کرنا چاہیے تھا۔ فضل احمد) جاہل گم نام آدمی ہوں مین تو اس سے بھی ڈرتا ہوں کہ آپ میری کم لیاقتی اور بے علمی نشر کرنا چاہتے ہیں خیر بہتر ہے کہ جو کچھ اور لکھا ہے وہ بھی ارسال فرمائیں ۔

بندہ: غلام رسول

خط نمبر ٦ منجانب فضل احمد ٢٨ جولائی ١٩١٢ء

باسمہ سبحانہ ۔ لودیانہ ٢٨ جولائی ١٩١٢ ۔

مکرم بندہ مولوی صاحب زادشوقہ وعلیکم السلام

آپ کا نوازش نامہ بجواب نیاز نامہ پہنچا۔ مشکور فرمایا۔

الحمدللہ اب مجھے امید ہوتی ہے کہ آپ ضرور جواب ارسال فرمائیں گے۔ مورخہ ٢١ جون ١٩١٢ء کے نوازش نامہ کے اخیر فقرہ کے جواب میں جو تحریر کیا گیا ہے وہ اس صورت میں بھیجنے کے لئے تیار تھا کہ آپ جواب ارسال نہیں فرمائیں گے اب چونکہ عزم بالجزم کرلیا ہے اس لئے تحریر شدہ خیالات اس کے جواب الجواب کے ساتھ ارسال خدمت شریف کرونگا۔ آپ کا فرمانا کہ آپ میری ذات کی بابت تحریر کرنا کہیں ذاتیات میں شامل ہو جائے ۔ سو واللہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ ذاتیات پر حملہ کیا جاوے جس سے کسی قسم کا رنج بڑھے ایسے خیالات نہایت ذلت کی درجہ پر ہیں انشاء اللہ عرض وہی ہوگا جس میں خیر ہو اور اصلاح ہو اس کے سوا لکھنا ضلالت ہے بخدا میرا ارادہ ابتداء سے ہی یہ ہے میری اور آپ کی سمجھ میں وہ بات آجاوے جو خدا اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کا موجب ہو آپ فرماتے ہیں کہ ٢١ جون ١٩١٢ء کے پوسٹ کارڈ کا اخیر فقرہ یاد نہیں ہے کہ کیا تھا۔ افسوس ہے کہ دین کے معاملہ میں ایسی فراموشی ۔ سنئے میں نے اپنے عریضہ ۴؟ جون ١٩١٢ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض کیا تھا کہ آپ نے اخبار بدر ۴ مئی ۱۹۱۱ء کا ملاحظہ فرمایا ہوگا جو آپ کے عقیدہ کے برخلاف ہے۔ اس کے جواب میں آپ نے ۲۱؟ جون ۱۹۱۲ء (اس پوسٹ کارڈ کے جواب میں ایک مفصل عرض کیا گیا ہے جس سے معلوم ہو سکے کہ آپ نے کس بے اعتنائی سے کہہ دیا کہ میں نے اس اخبار کو دیکھ لیا ہے اس میں کوئی نئی بات نہیں۔ یہ دوسرا حصہ اس خط کا ہوگا۔ فضل احمد) کو پوسٹ کارڈ ارسال فرمایا کہ ۴ مئی کا بدر دیکھ لیا ہوا ہے۔ میری سمجھ میں تو اس میں کوئی نئی بات نہیں۔

و السلام علی من اتبع الهدی۔ نیازمند: فضل احمد

خط نمبر ۸ منجانب غلام رسول قادیانی۔ یکم اگست ۱۹۱۲ء

مکرم و معظم جناب قاضی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

میں موگا سے تبدیل ہو کر یہاں آ گیا ہوں آج صبح کو پہنچ کر چارج لیا ہے۔ جناب کا کارڈ ملا مشکور فرمایا۔ میں نے مسودہ مذکور ایک عزیز کو نقل کو دیا ہے میرے پاس اس وقت نہ تھا وہ منٹگمری لے گئے ہیں جس وقت وہاں سے پہنچا ارسال خدمت کرونگا انشاء اللہ تعالی و السلام مع الاکرام۔

حضرت قبلہ خان صاحب (محمد بہرام خان پنشنر انسپکٹر لودیانہ) سے ملاقات ہو تو سلام نیاز پہنچا دیں۔ احقر: غلام رسول

خط نمبر ۷ منجانب فضل احمد ۲۹ دسمبر ۱۹۱۲ء

مکرم و معظم مولوی صاحب۔

بعد مراسم ما وجب آنکہ مزاج شریف۔

یکم اگست ۱۹۱۲ء کا نوازش نامہ آپ کا پہنچ کر باعث تسلی ہوا تھا کہ جناب جواب عریضہ ضرور ارسال فرمائیں گے جس سے آج تک (پانچ ماہ) منتظر رکھا۔ مگر اب میں مایوسانہ حالت میں آپ کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ میرے عریضہ کا جواب آپ دراصل بھیجنا نہیں چاہتے ہیں بہت سے وعدے فرمائے مگر افسوس پورے نہ ہوئے۔ اب یہ آخری عریضہ خدمت عالی میں بھیج کر ملتمس ہوں کہ اگر جناب ایک ہفتہ تک جواب عریضہ ارسال فرماویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے تو بہتر ورنہ نیاز مند کو یہ حق ہو گا کہ میری طرف سے جس قدر لکھا جا چکا ہوا ہے اس کے طبع کرانے کا خود کو مجاز سمجھوں۔

اور اگر ایک ہفتہ تک آپ کی طرف سے جواب عریضہ کا پہنچ جائے گا تو پھر میں اس کا جواب الجواب عرض کرونگا مگر میں مایوس ہو چکا ہوں کہ آپ جواب عریضہ ہرگز ارسال نہیں فرماویں گے کیونکہ عرصہ ڈھائی سال کا گذر چکا ہے آپ نے توجہ نہیں فرمائی پس اب میں امید کرتا ہوں کہ آپ مجھے آخری جواب سے مشکور فرماویں گے اور اجازت بخشیں گے کہ میں اس عریضہ کو طبع کے لئے مطبع میں بھیج دوں میرا اور آپ کا معاملہ خدا کے سامنے ہے اور میں حلفاً عرض کرتا ہوں کہ میرا ارادہ محض اصلاح کا ہے اور کچھ نہیں

المنتظر : نیاز مند فضل احمد

خط نمبر ۹ منجانب غلام رسول قادیانی ۳ جنوری ۱۹۱۳ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

سرگودھا ۳۔ جنوری ۱۹۱۳ء

مکرم معظم جناب قاضی صاحب السلام علی من اتبع الھدی۔

کارڈ پہنچا۔ مشکور فرمایا۔

میں شائد پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ آپ طویل خط کے جواب کے متعلق پہلے پہل تو ایسا خیال تھا کہ جواب میں عرض نہ کروں کیونکہ آپ کی طرف سے نوبت قسم تک پہنچی ہوئی نظر آئی تھی مگر پھر چند در چند وجوہ سے بخوف معصیت آمادہ ہوا۔ اور اسی اکتوبر کے اخیر میں اللہ تعالیٰ کے فضل کے بھروسہ پر جواب لکھنا شروع کر دیا اور اسی دسمبر میں باوجود عدیم الفرصتی کے اللہ تعالیٰ فضل اور احسان سے مکمل ہو گیا تھا میں نے ہر چند اختصار کی کوشش کی تاہم جواب بہت ساضخیم صورت کی کتاب بن گیا۔ اب اسے صاف کرنے کی ضرورت تھی جس کے واسطے میرے پاس وقت نہ تھا اور میں طبعاً بھی اپنے لکھے ہوئے کو نقل کرنے سے تکلیف گریزی کرنے والا ہوں۔ اس واسطے مسودہ پہلے ایک عزیز کو دیا کہ نقل کر دیں جو عرصہ تک ان کے پاس رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ان کو بھی وقت نہ ملا صرف چند صفحے ہوئے تھے کہ ان سے واپس لینا پڑا۔ پھر شائد جولائی گذشتہ میں ایک اور عزیز نے امید ظاہر کی کہ وہ نقل کر سکیں گے چنانچہ ان کو دیا گیا۔ اگست میں میں ادھر تبدیل ہو آیا اور شاید مجھ سے پہلے ہی منٹگمری تبدیل ہو گئے تھے مجھے اب تک انتظار رہا کہ نقل مکمل کر کے ارسال کریں گے مگر کسی وجہ سے ان سے بھی نہ ہو سکا اور آج پانچ چھ روز ہوئے ہیں کہ مسودہ جوں کا توں معافی کے خط کے ساتھ میرے پاس واپس آ گیا۔ اب اس کی نقل میرے واسطے آسان کام نہیں کہ میرے پاس وقت نہیں ایک اور عزیز سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ نقل کر دے گا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا ہے کہ آپ میرے نام کو مطبع میں نہ لے جاویں اور اب بھی یہی عرض ہے کہ میری پوزیشن اور کم علمی اس قابل نہیں ہے میری اصلاح مطلوب ہے تو آپ اپنا فرض ادا کر چکے اور کچھ فرمانا ہو تو وہ بھی فرما لیں اور چاہیں تو جواب کا انتظار کریں ورنہ اختیار ہے۔ غلام رسول

یادداشت: مولوی صاحب کا یہ آخری خط ہے اس کو بھی اس وقت سوا سال کا عرصہ گذر گیا مگر جواب نہ پہنچا حالانکہ آپ کے پوسٹ کارڈ نمبر ۵ مورخہ ۱۶؟ فروری ۱۹۱۱ء سے واضح ہوتا ہے کہ جواب خط تیار ہو گیا ہے اور عزیزم غلام مرتضی خان کو نقل کے واسطے دیا گیا ہے اور نقل ہونے پر بھیجا جاوے گا۔ اس کو بھی سوا تین سال مقتضی ہو گئے مگر افسوس اب تک نہ نقل ہو سکا اور نہ میرے پاس پہنچا ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ دراصل کوئی جواب لکھا بھی گیا یا نہیں۔ اگر لکھا گیا تھا تو نقل ہونا دو چار... ہفتہ کا کام تھا جب کہ سوا تین سال گذر گئے۔ میرا خیال ہے کہ اول تو کوئی جواب لکھا نہیں گیا اور اگر بالفرض کچھ اناپ شناپ لکھا بھی ہو تو کمیٹی نے اس کو پاس نہیں کیا اور نہ اس قابل سمجھا کہ وہ جواب کی حیثیت میں بھیجا جاوے پس اس آخری پوسٹ کارڈ سے ان کا عجز ثابت ہوتا ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ کئی عزیزوں کو نقل کے واسطے دیا گیا مگر کوئی بھی کر نہ سکا۔ غرض یہ ہے کہ کوئی جواب نہیں اسی واسطے انہوں نے لکھ دیا خواہ جواب کا انتظار کریں، ورنہ اختیار ہے۔ مگر میں اپنے اس خیال کا ثبوت رکھتا ہوں کہ مولوی صاحب کے جواب کو قادیانی کمیٹی نے پسند نہیں کیا اس لئے عدم میں اپنے دوست منشی محمد حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خان سب انسپکٹر جلال آباد ضلع فیروز پور کا خط نقل کرتا ہوں جو مولوی صاحب کے ضلع میں تعینات ہیں و ھو ھذا

۲۲ دسمبر ۱۹۱۱ء اللہ معکم اینما کنتم

جناب مخدومی زادعنایتہٗ السلام علیکم۔

پوسٹ کارڈ ملا یاد آوری کا شکریہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میاں صاحب کا جواب قادیان کی جنرل کمیٹی نے پسند نہیں کیا اس واسطے آپ کے پاس نہیں پہنچا ترمیم تنسیخ ہو رہی ہے اگر مکمل ہو گیا تو بھیج دیں گے اور پھر گو یا یہ تمام جماعت کا جواب ہو گا۔ فقط۔

محمد حسین خان لودھی سب انسپکٹر تھانہ جلال آباد

(خان صاحب نے اس سے بہت پہلے فرمایا تھا کہ میں نے آپ کا خط دیکھا تھا اور اسی وقت میں نے میاں غلام رسول صاحب انسپکٹر کو کہہ دیا تھا کہ اس کا جواب ہرگز نہیں دے سکو گے۔ یہ میری پیش گوئی سمجھو۔ پس خان صاحب کی یہ پیش گوئی پوری ثابت ہوگئی انا للہ و انا الیہ راجعون۔

اس قدر انتظار یعنی سوا تین سال کے بعد مطبع میں بھیجا جاتا ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ اس کو ذریعہ ہدایت منکرین بنائے آمین ثم آمین۔ خاکسار فضل احمد ۱۱ مئی ۱۹۱۴ء مقام لودیانہ

نوٹ: ماہ اگست ۱۹۱۴ء کو سفر حج وزیارت پیش آیا الحمد للہ و المنتہ۔ ماہ جنوری ۱۹۱۵ء کو واپس آیا۔ اس کے بعد انتظار جواب ہوا۔ اس کے بعد غالباً مئی یا جون ۱۹۱۵ء کو یہ خط وکتابت کاتب کے حوالہ ہوئی اور مطبع میں انتظام طبع کیا گیا۔ اس کا دوسرا حصہ بھی تیار ہے وہ بھی انشاء اللہ مطبع میں دیا جاوے گا خدا کرے مرزائیوں کو صراط مستقیم حاصل ہو۔ فقیر نیاز مند فضل احمد۔ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء)۔

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین و الحمد للہ رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سليمان و انه بسم الله الر حمن الر حيم

تحریک ختم نبوت

حصہ سی و ہشتم (۳۸)

۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی و ہشتم (۳۸)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۱۲
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

عنوان	صفحہ نمبر
مشمولات کتاب کا تعارف	۷
مولانا حیدراللہ درانی	۱۰
درۃ الدرانی علی ردّۃ القادیانی	۱۳
حکم و لا تسبّوا کا خلاف	۱۳
توفی کے معنی	۱۴
قادیانی کے ادلہ کا ردّ	۱۵
وہ لغت عرب جو قرآن کی تفسیر میں معتبر ہے	۱۶
قرآن سمجھنے کیلئے صرف ونحو کی طرح معرفت لغت عرب واجب ہے	۱۸
توفی کے معنی استیفاء عمر، حدیث نبوی میں	۲۲
قرآن کی متعدد آیات میں توفی کے معنی حقیقی	۲۶
امام بخاری کا مذہب کہ عیسی نبی اللہ ابھی نہیں مرے	۲۸
لفظ اذ اور ماضی بمعنی مستقبل کی نحوی تحقیقات	۳۱
فلمّا توفّیتنی کا تعلق قیامت کے دن سے ہے	۳۲
کیا قادیانی مثیل مسیح ہے	۳۴
آیت استخلاف کے معنی بقول قادیانی	۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسیٰ وعیسیٰ کا درمیانی عرصہ ۴۳

قادیانی کے اسم کے اعداد ۴۵

قادیانی کے عربی مکتوب کی غلطیاں ۴۷

امام اعظم مؤلفہ مولانا درانی پر قادیانی تبصرہ ۵۰

امروہی کے شمس کا سفہ کا دائمی کسوف ۵۹

اغاثة الملهوف المسجون ۶۷

مضمون دربارہ عقل ونقل ۶۹

خاتمۃ الکتاب ۱۲۸

مرزائی مکتوب بنام مولانا عبدالواحد غزنوی ۱۳۰

معیار المسیح ۱۳۶

آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں ۱۳۷

حدیث نواس بن سمعان ۱۳۸

حدیث دربارہ نزول عیسیٰ ۱۴۵

قادیانی خطوط دربارہ منکوحہ آسمانی ۱۴۷

قادیانی عدل ۱۵۲

احادیث دربارہ مہدی ۱۶۷

پیش گوئی متعلقہ آتھم ۱۷۱

تسبیح وتہلیل کی اہمیت ۱۷۵

چند سوالات متعلقہ قرآن ۱۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیات زمانہ مسیح	۱۸۲
سیرۃ مسیح	۱۸۲
حلیہ مسیح	۱۸۳
علامات ظہور مہدی	۱۸۴
شناخت	۱۸۵
مرأة الحق	۱۸۷
باب اول: مرزا قادیانی کے الہامات	۱۸۸
باب دوم: موت مسیح کا ردّ	۱۹۱
باب سوم: نزول مسیح	۲۱۱
باب چہارم: کسوف وخسوف رمضان میں	۲۳۲
باب پنجم: نزول ملائکہ	۲۴۵
باب ششم: مسئلہ تصویر	۲۴۸
باب ہفتم: تعمیر منار، اوراسکا اشتہار	۲۴۹
باب ہشتم: ادعائے نبوت	۲۵۰
باب نہم: آپ کی عربی میں غلطیاں	۲۵۰
تبصرہ	۲۵۱
ضمیمہ	۲۶۲
مرأة الحق پر قادیانی تبصرہ	۲۶۳
ردّ قادیانی فیصلہ آسمانی	۲۶۴
قادیانیت اوراس کا بانی	۲۷۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

<u>موت قادیانی</u>	<u>۳۰۷</u>
<u>مرزا قادیانی کی ناگہانی وفات</u>	<u>۳۲۴</u>
<u>مرزا کی نبوت کی تردید بصورت تجدید مسمی بہ عجیب سوالات</u>	<u>۳۳۰</u>
نوٹس	۳۳۱
عجیب سوالات	۳۳۲
مرزا کا فوٹو	۳۶۰
مارا کی تشریح	۳۶۶
احمدیوں کو خاص نوٹس	۳۷۶
تتمہ	۳۸۱
منشی عبدالعزیز قادیانی اخبارات میں	۳۸۳
ایں گل دیگر شگفت	۳۸۷
تحریک ختم نبوت: تالیف اور مؤلف	۳۸۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیمان و انه بسم الله الر حمن الر حیم

مشمولات کتاب کا تعارف

جلد ہذا کا آغاز مولانا حیداللہ درانی کی تحریر سے کیا جا رہا ہے۔مولانا ایک جید اہل علم تھے اور انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید میں ایک ضخیم کتاب درۃ الدرانی کے نام سے لکھی تھی۔ جسے مفتی محمد امین صاحب نے سلسلہ کتب عقیدہ ختم نبوت میں مکمل نقل کیا ہے۔میں اس کتاب سے چند منتخب عنوانات مختصراً و ملخصاً شامل سلسلہ ہذا کر رہا ہوں۔نیز درۃ الدرانی اور مولانا حیدراللہ درانی کی ایک اور تحریر (الامام الاعظم) پر قادیانی تبصرے بھی کی نقل کئے جا رہے ہیں۔

بعد ازاں زیر نظر دور (۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء) کا ایک اور رسالہ نقل کیا جا رہا ہے جو مولوی محمد احسن امروہی کی شمس بازغہ کے جواب میں مولانا عبدالصمد صاحب نے: امروہی کے شمس کا سفہ کا دائمی کسوف، کے عنوان سے لکھا تھا۔مولانا عبدالصمد صاحب کے بارے میں مجھے کوئی کچھ معلومات حاصل نہیں ہوسکیں، سوائے اس کے جو انہوں نے خود اپنی تحریر پر اپنے آپ کو سیاح لکھا ہے۔

اس کے بعد قاضی عبدالاحد خان پوری صاحب کی ایک کتاب اغاثۃ الملھوف ملخصاً نقل کی جارہی ہے۔قاضی صاحب امام عبدالجبار غزنوی اور سید نذیر حسین محدث دہلوی کے شاگرد اور اپنے دور کے جید علماء میں سے تھے۔دینی علوم کی تکمیل کے بعد انہوں نے حکیم نورالدین بھیروی سے (جب وہ مسلمان تھے) علم طب بھی حاصل کیا تھا۔آبائی طور پر خان پوری تھے اور راولپنڈی میں قیام پذیر تھے۔پیر مہر علی شاہ صاحب سے بھی ایک زمانے میں ان کے تعلقات اچھے تھے، بعد میں اختلافات پیدا ہو گئے تھے۔قاضی صاحب کی تحریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی تندو تیز ہوتی تھی، اوران کا زیرنظر رسالہ اسی طرزتحریر کا حامل ہےاورعزیزم سہیل نے اسے تحفظ ختم نبوت ملتان اور جناب کھوکھر صاحب کی لائبیریری سے فوٹو کاپی کی صورت میں حاصل کیا ہے۔لیکن دونوں جگہ سے ملنے والی فوٹو کاپیاں پڑھنا کارے دارد ہے۔طباعت اچھی نہیں ہے، کاغذ پرانا ہے، الفاظ پڑھےنہیں جاتے۔ جا بجا عربی اشعار ہیں جودرست طور پر پڑھےنہیں جاتے۔اس لئے میں نے جا بجا اشعاراور نثری عبارتیں حذف کی ہیں، اورکہیں کہیں روایت بالمعنی کا طریق بھی اپنایا ہے۔

معیارالمسیح کے نام سے حافظ ضیاءالدین سیالوی صاحب نے ایک کتاب لکھی تھی جوزیرنظر دور سے متعلق ہےاور مفتی محمدامین صاحب کے سلسلہ کتب (عقیدہ ختم نبوت) کی چھٹی جلداور مولانا اللہ وسایا کے سلسلہ کتب: احتساب قادیانیت کی ۴۵ دیں جلد سےعزیزم محمدسہیل اظہر نےفوٹو کاپی کر کے بھجوائی ہے۔

اس کے بعد مرأۃ الحق مشتمل بر تردید عقاید مرزا غلام احمد قادیانی، مولفہ محمد یار المتخلص بہ صادق کوٹلوی نقل کی گئی ہے۔اوراس پر قادیانی تبصرہ بھی نقل ہوا ہے۔

اس کے بعد جناب محمد دین عاجز صاحب کا ایک منظوم پنجابی رسالہ نقل ہوا ہے جس میں انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے جلسہ سیالکوٹ منعقدہ نومبر ۱۹۰۴ء کے حالات نظم کئے ہیں۔

بعدازاں مولانا عبدالغنی خان رام پوری کی کتاب مذاہب الاسلام سے ان تحریریں متعلقہ قادیانیت نقل کی گئی ہیں۔اس کتاب میں انہوں بہت سے فرقوں کے حالات انہیں کے مذاہب کی کتابوں سے مع ان ے عقاید اور بانیان مذاہب کے حالات بھی لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب باراول ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی، پھر اضافات کےساتھ باردوم ۱۹۰۴ء میں شائع ہوئی۔پھر ۱۹۰۹ء میں بھی طبع ہوئی ہے۔

اس کے بعد مولانا صوفی عبدالحق سرہندی کوٹلوی کا رسالہ: موت قادیانی، نقل ہوا ہے۔ یہ رسالہ ۱۹۰۸ء میں طبع ہوا تھا۔اوراسے عزیزم محمدسہیل اظہر نے جناب محمد ضیاءاللہ کھوکھر صاحب کے مکتبہ سے حاصل کیا ہے۔اوراس رسالے سے معلوم ہوتا ہے کہ صوفی عبدالحق صاحب نے مرزا صاحب قادیانی کوان کی زندگی میں مسنون مباہلے کا چیلنج دیا تھا لیکن مرزا صاحب کنی کترا گئے تھے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی موت واقع ہوئی تو سراج الاخبار جہلم میں اس پر نظم ونثر میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شذرہ شائع ہوا جسے نقل کیا جارہا ہے۔

اس کے بعد منشی عبدالعزیز بٹالوی کی ایک تحریر اڈیٹ شدہ شکل میں نقل ہوئی ہے جسے انہوں نے ۱۹۱۲ء کے اواخر میں عجیب سوالات کے عنوان سے شائع کروایا تھا۔منشی صاحب قادیانی تھے، پھر مرزا صاحب کے خلاف ہو گئے اور حقیقۃ المہدی کے نام سے ایک مخالفانہ تحریر شائع کی۔ جس پر قادیانیوں نے بہت لے دے کی۔ کچھ عرصہ بعد وہ دوبارہ قادیانی ہو گئے اور ان کا توبہ نامہ قادیانی اخباروں میں شائع ہوا۔مرزا صاحب کی موت کے بعد وہ پھر قادیانیت سے نکل آئے اور عجیب سوالات کے عنوان سے ایک رسالہ لکھا۔قادیانیت سے نکلنے کے باوجود وہ یہ دعویٰ کرتے رہے کہ وہ مرزا صاحب کی حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہیں۔

منشی عبدالعزیز کی تحریر کے بعد ان کے بارے میں قادیانی اخبارات میں شائع ہونے والی چند خبریں بھی نقل کی گئی ہیں۔اور آخر میں اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع ہونے ایک مضمون بھی نقل کردیا گیا ہے جس میں ان کے بعض خیالات پر تبصرہ کیا گیا ہے۔

والسلام فقیرہ بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حیدراللہ درانی

حضرت مولانا حیدراللہ جلال آبادی بن سیف اللہ بن مرزا خان درانی نے درۃ الدرانی کے نام سے ردقادیانیت میں ایک کتاب لکھی تھی، جس کے چند مضامین ذیل میں ملخصاً نقل کئے جارہے ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ ان کی کتاب پر مولانا انواراللہ خان حیدرآبادی نے تقریظ لکھی تھی، اور پیر مہر علی شاہ صاحب نے سیف چشتیائی میں اس کتاب کا حوالہ بھی دیا ہے۔ ان کی کتاب باراول میرٹھ میں ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۹۰۰ء میں شائع ہوئی۔ مفتی محمد امین بتاتے ہیں کہ ان کی پیدائش اور وفات کی تاریخ معلوم نہیں، تاہم اتنا معلوم ہوتا ہے کہ ۱۳۰۶ھ میں آپ کی عمر بیس برس سے زائد تھی۔

مولانا حیدراللہ درانی کی تصنیف کے جواب میں قادیانیوں نے ایک کتاب لکھی تھی جس کا ذکر کرتے ہوئے اڈیٹر بدر قادیان نے لکھا ہے:

ہمارے پاس کتاب سوط القادیانی علی اسراف الدرانی جو کہ حضرۃ اقدس (مرزا قادیانی) کے ایک معانداور مخالف مسمی حیدراللہ خان درانی کی تصنیف درۃ الدرانی کا جواب ہے۔ کتاب درۃ الدرانی ہم نے خود تو نہیں دیکھی، مگر سوط القادیانی میں جو اس کی مختصر عبارت اور پھر اسکا جواب درج ہے، ان سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ مصنف درۃ الدرانی نے اپنے ہاتھوں خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہوئی ہے۔

جس قدر کتابیں اس الٰہی سلسلہ کے مقابلہ میں نکلی ہیں عموماً ان کا یہی حال ہوتا ہے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد کی مصداق ہوتی ہیں۔ سوط القادیانی کے مصنف نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے حواری ہونے کی حیثیت سے بہت عمدہ معقولی اور نقلی ثبوت ان اعتراضوں کے بے جا اور بے محل ہونے کا دیا ہے اور دکھایا ہے کہ یہ دشمن شپر چشم کس طرح نور صداقت سے دور پڑے ہیں اس کتاب کے ۸۶ صفحہ ہیں۔ میر محمد سعید مدرس مدرسہ بازارگھانسی حیدرآباد دکن کی معرفت مل سکتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

اس قسم کی کتابیں جو کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تائید میں لکھی جاتی ہیں ہماری رائے میں ضرور خریدی جانی چاہییں تاکہ مصنفوں کو آئندہ ایسی تصنیفات کی جرأت ہو۔ہاں مصنفوں کو اس امر کا خیال ہونا ضروری ہے کہ وہ حتی الوسع کم قیمت رکھیں اور ان تصانیف سے صرف ایک خدمت اس مشن کی مقصود ہو، نہ کہ تجارت۔ (اخبار البدر قادیان ۲۷ فروری ۱۹۰۳ء ص) ۔

معلوم ہوتا ہے کہ مولانا حیدر اللہ خان درانی نے ایک اور کتاب بھی لکھی تھی جیسا کہ ان کے ایک قادیانی دوست نے لکھا ہے:

السلام علیکم: امابعد اخبار وکیل کے کسی پرچہ سے آپ کے رسالہ کا مضمون پڑھ کر ایک خط آپ کی طرف لکھا تھا کہ ایک نسخہ رسالہ امام الاعظم جو آپ نے تصنیف کیا ہے، میرے نام پر وی پی پارسل روانہ کر دیں۔افسوس! آپ نے مجھے رسالہ نہ بھیجا۔آپ نے دل میں سوچا ہوگا کہ اگر رسالہ مفت بھیجوں تو آٹھ آنہ نقصان ہوتا ہے، اور وی پی کروں تو شرم ہے۔کیا یہ اشاعت اسلام کا دعوی ہے۔افسوس آپ پر اور آپ کی اشاعت اسلام پر۔آپ نے خوب رسالہ لکھا اور خوب اشاعت کیا۔ آپ نے میرے نام وی پی ہی کر دیا ہوتا۔مگر وی پی آپ نے خاک کرنا تھا، خیر آپ کا رسالہ مجھے مل گیا جو کہ عزیز دیوان علی خان کو پھندے میں پھنسانے کیلئے آپ نے گھر پر دیا تھا۔سو میں نے آپ کا رسالہ خوب پڑھا۔بیشک آپ نے حد ہی کر دی ہے۔اب میں خیال کرتا ہوں کہ آپ کو کیا ہو گیا۔شائد پہلا رسالہ جو امامت کے اندھوں کے بارے میں تصنیف کر کے جلالپور کے ملانوں سے فتح یابی حاصل کی تھی اس فتح یابی پر دل بڑھ گیا اور یہ رسالہ امام الاعظم لکھ مارا جس کو مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی تسلیم نہیں کرتا۔افسوس آپ کے دعوی اشاعت اسلام پر۔آپ نے اخیر عمر میں خوب اشاعت اسلام کی۔لیکن مشکل ایک اور ہے اور آپ کو خبر بھی مل گئی ہوگی وہ کیا؟ وہ یہ کہ جناب مولوی احمد الدین مختار عدالت گجرات نے آپ کے رسالہ کا شیرازہ اکھیڑ کر ایک مختصر سا ریویو کر ڈالا۔..پھر اکمل صاحب نے بھی آپ کو مخاطب کر کے دریافت کیا کہ پہلے آپ اپنا مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائیں کہ آپ حنفی ہیں یا چکڑالوی؟ تب آپ کے رسالہ کو طاقت ایزدی سے اچھی طرح ورق ورق کر کے بکھیر دوں۔

اب آپ کو ضرور چاہیے کہ جلدی سے اکمل صاحب کو جواب دیں کہ میں اہل سنت والجماعت حنفی ہوں۔لیکن مشکل یہ ہے کہ آپ کا رسالہ آپ کو حنفی نہیں بننے دیتا۔میں نے بھی رسالہ کو غور سے پڑھا ہے۔اب آپ کو حنفی بننا بہت ہی مشکل ہے۔افسوس ہے ایسے رسالہ پر جسکی تصنیف نے مذہب سے جواب دلایا۔اب میں آپ کو برادرانہ صلاح دیتا ہوں کہ آپ بہادر بنیں، اپنی قوم کی بہادری کو دھبہ نہ لگنے دیں اور اپنے رسالہ کی حفاظت کر کے اپنے مخاطبوں کو جواب دیں۔اگر کوئی بندوبست نہ کر سکیں اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ بالکل ہی کچھ بھی بندوبست نہ کر سکیں گے،تب چپ چاپ میری طرح توبہ کر کے خلیفۃ المسیح کو بیعت کا خط لکھ دیں۔ برکت علی خان۔برہما

(اخبار بدرقادیان ۲۷فروری۱۹۱۳ءص ۷)

اخبار بدرقادیان میں ہی مولانا حیدراللہ صاحب کے تعلق سے ایک خبر یوں شائع ہوئی تھی:

مرزا حاکم بیگ کی تحریک سے جلال پور ضلع گجرات میں ایک احمدیہ جلسہ بڑی کامیابی سے ہوا۔صوفی غلام رسول راجیکی اور حافظ ابوعبیداللہ وزیرآبادی وعظ کے لئے تشریف لے گئے تھے...غیر احمدی مولوی صاحبان مباحثہ کے واسطے تشریف لائے تھے اور فریقین کے واسطے تقریروں کا وقت مقرر ہو گیا تھا ...

مولوی غلام رسول نے اپنے وقت میں صرف لفظ الحمد سے دیگر مذاہب عیسائی آریہ وغیرہ کی ایسی تردید کی کہ مخالف بھی عش عش کرنے لگے..جب مولوی صاحب کا وقت ختم ہوا تو بالمقابل کے مولوی حیدراللہ خان بے اختیار بول اٹھے کہ مرحبا مولوی صاحب۔میں اس سے زیادہ نہیں بول سکتا میں نہایت ہی خوش ہوں اور اس خوشی میں اپنا وقت مقررہ بھی آپ کو دیتا ہوں۔میرا وقت بھی آپ کو مبارک ہو(یعنی یہ مسلمانوں اور قادیانیوں کا مباحثہ نہیں تھا بلکہ عیسائیوں اور آریوں کی تردید میں ایک جلسہ تھا جس میں احمدیوں اور مسلمانوں نے عیسائیوں و آریوں کے عقاید کے ردّ میں تقاریر کرنا تھیں۔بہاء) چنانچہ ایسا ہی ہوا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی حیدر اللہ خان صاحب اخیر میں بول اٹھے کہ آپ مسلمان ہیں ہم آپ کو کافر نہیں کہتے اور السلام علیکم کہہ کر مصافحہ کیا۔ (اخبار بدر ۱۵ فروری ۱۹۱۲ء ص ۵)

درۃ الدرانی علی ردّۃ القادیانی

(مصنفہ ۱۳۱۸ھ ۱۹۰۱ء)

حکم و لا تسبّوا کا خلاف

حضرت مولانا حیدر اللہ درانی لکھتے ہیں:

پہلا کام جو مرزا غلام احمد قادیانی کے وجود سے نمایاں ہوا، وہ ان کا ایک فطری جذبہ ہے جو ہنود کے فرقہ آریا یعنی دیانند سرسوتی کے بالکوں اور قلیل البضاعت کرسٹانوں کے مقابلہ ۱۸۸۴ء۔ ۱۲۹۷ھ میں ظاہر ہوا۔ یعنی ان کے ردّ میں انہوں نے ایک کتاب براہین احمدیہ لکھی اور اگرچہ اس کتاب کی دو جلدوں میں نفس الہام اور کتاب اللہ کے الہامی ہونے کے ثبوت میں انہوں نے اپنی طرف سے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا لیکن بمقتضائے:

ہر چہ گیرد علتے علت شود،

انہوں نے بالآخر آریہ اور نصاریٰ کو کریہہ اور غیر مہذب طور پر مخاطب کرنے میں سبقت کی۔ اور ان مخالفین کی زبان وقلم سے جو جو اسلام کے بانی مبانی یعنی خدا اور خدا کے کلام اور انبیاء کرام کی توہین ہوئی، وہ اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ دیانند سرسوتی کے بالکے لیکھ رام پشاوری نے خبط احمدیہ ایک کتاب اس کے جواب میں لکھی جس میں وید اور قرآن کا مقابلہ اور دیانند اور نبی الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا مفاضلہ نہایت ہی زبوں صورت میں دکھلایا گیا (مولانا ابو رحمت حسن نے وید اور قرآن وغیرہ عنوانات پر تحقیق کے جوہر دکھائے ہیں۔ اگر موقع ملا تو ان کی تالیفات ومناظرات کو مناسب موقع پر انشاء اللہ نذر قارئین کرونگا۔ بہاء)۔ اور اس نے ہر ناگفتنی بات جن کو کوئی رذیل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رذیل انسان بھی زبان پر نہیں لاسکتا، امہات المومنین کی نسبت برملا افترا کیں، جن کے پڑھنے اور سننے سے مردہ ءصد سالہ بھی جوش غیرت سے چونک اٹھے، اور جس کا نور ایمان اگرچہ ہزار ہا تاریکیوں اور پردوں میں چھپا ہو، وہ بھی ایک بار تموج میں آجائے۔ مگر بفحوائے: اے بادصبا ایں ہمہ آوردہ تست، ان کو کیا کہنا چاہیے، اس کا وبال بجز مرزا قادیانی صاحب کے کس کی گردن پر آسکتا ہے؟ لیکن جائے افسوس تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی صاحب نے ایسی تصنیف اور ایسی دعوت کے وقت قرآن کریم کی تعلیم کو ملحوظ نہ رکھا، جو ارشاد فرما رہا ہے:

ولاتسبّوا الّذین ید عون من دون اللّٰہ فیسبّوا اللّٰہ عدواً بغیرعلم۔

(اے ایمان والو! تم ان لوگوں کو گالی مت دو جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں، تاکہ وہ نادانی سے خود اللہ کو گالی نہ دیں)۔

اور خود حضرت رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

قد ثبت فی الصحیح انّ رسول اللّٰہ قال ملعون من سبّ والدیہ۔ قالوا یا رسول اللّٰہ و کیف یسبّ الرجل والدیہ۔ قال یسبّ ابا الرّجل فیسبّ اباہ و یسبّ امّہ فیسبّ امّہ (فتح البیان) یعنی وہ شخص ملعون ہے جو دوسروں کے ماں باپ کو گالی دینے سے اپنے ماں باپ کو گالی دلائے۔ (درۃ الدرانی۔ص ۱۲۔۱۳)

توفّی کے معنیٰ

بقول قادیانی صاحب توفی کے معنی موت ہی ہیں۔ چنانچہ وہ لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ کے متعلق قرآن کریم میں لفظ توفی وارد ہے جس کے معنی حقیقی موت اور قبض روح ہیں۔ اور علاوہ محل متنازعہ فیہ کے یہ لفظ تئیس جگہ قرآن کریم میں لکھا گیا ہے اور ہر ایک جگہ موت اور قبض روح کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور ایک مقام بھی ایسا نہیں جس میں توفی کا لفظ کسی اور معنی پر استعمال کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۳)

اور جب عرب کے قدیم وجدید اشعار وقصائد کا تتبع کیا گیا تو یہ ثابت ہوا کہ جہاں جہاں توفی کے لفظ کا ذوی الروح سے یعنی انسانوں سے علاقہ ہے، اور فاعل اللہ جل جلالہ کو ٹھہرایا گیا ہے، ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مقامات میں توفی کے معنی موت وقبض روح کے لئے گئے ہیں۔لغات کی کتابوں میں صراح وقاموس وغیرہ پر نظر ڈالنے سے ایسا ہی معلوم ہوا۔اوراس کے بعداس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی)نے حدیثوں کی طرف رجوع کیا،تا معلوم ہوکہ آنحضرتﷺ کے زمانہ میں صحابہ اور خودآنحضرت ﷺ نے اس لفظ کو ذوی الروح کی طرف منسوب کر کے کن کن معنوں میں استعمال کیا۔سو اس تحقیقات کے لئے مجھے بڑی محنت کرنی پڑی اوران تمام کتابوں صحیح بخاری،صحیح مسلم،ترمذی،وابن ماجہ،ابوداؤد،نسائی،دارمی،موطا،شرح السنہ وغیرہ کا صفحہ صفحہ دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ان تمام کتابوں میں ۳۴۶ مرتبہ مختلف مقامات میں توفی کا لفظ آیا ہے۔اور تمام جگہ وہ الفاظ موت اور قبض روح کے معنی میں ہی آئے ہیں۔اورشرط کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہر ایک جگہ جو توفی کا لفظ ان کتابوں کی احادیث میں آیا ہے،بجز موت اور قبض روح کے معنی کے اور کوئی معنی نہیں۔اور بطور استقراء ان کتابوں سے ثابت ہے کہ بعد بعثت اخیر عمر تک کبھی آنحضرتﷺ نے توفی کا لفظ بجز اس معنی کے استعمال نہیں کیا اور کچھ شک نہیں کہ استقراء بھی ادلہ یقینیہ سے ہے۔اور امام محمد اسماعیل بخاری نے اس جگہ اپنی صحیح میں ایک لطیف نکتہ کی طرف توجہ دلائی ہے جس سے معلوم ہوا کہ کم سے کم سات ہزار مرتبہ توفی کا لفظ آنحضرتﷺ کے منہ سے بعثت کے بعد اخیر تک نکلا اور ہر ایک کے یہی معنی ہوئے،سو بخاری کا ممنون ومشکور ہونا چاہیے۔ (ازالہ اوہام۔ص۔۸۸۵، ۸۸۸)

قادیانی کے ادلہ کا ردّ

مولانا حیدراللہ درانی بتاتے ہیں کہ چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اسی مسئلہ کو مکتوب عربی کے صفحہ ۱۳۳ میں اپنے تمام ابحاث وفروعات اور دعاوی عیسائیت کا اصول ٹھہرایا ہے اوراسی ایک امر کے اثبات کرنے کے لئے انہوں نے سینکڑوں ورق کالے کر دیئے،لہذا ہم نہایت آسانی کے ساتھ تار عنکبوت توڑتے ہیں تاکہ ان کی ساری جعل سازی اور چالبازی معلوم ہوجائے اور اصلی امر کے انکشاف میں کسی شک و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شبہ کو گنجائش نہ رہے۔

وہ لغت عرب جو قرآن کی تفسیر میں معتبر ہے

اور قبل اس کے کہ ان ہر دو آیات قرآنی

و مکروا ومکر اللّٰہ و اللّٰہ خیر الما کر ین ۔ اذ قال اللّٰہ یا عیسی انّی متو فّیك و را فعك الیّ (آل عمران) ۔

فلمّا توفّیتنی کنت انت الرّقیب علیھم و انت علی کلّ شئی شھید ۔ ان تعذّبھم فا نّھم عبادك و ان تغفرلھم فا نّك انت العزیز الحکیم ۔ قال اللّٰہ ھذا یوم ینفع الصّادقین صدقھم لھم جنّات تجری من تحتھا الا نھار۔(سورہ مائدہ)

کی تفسیر کریں جن کو حضرت عیسیٰؑ کے تــو فــی سے تعلق ہے، اول خود لفظ تــو فــی کے معنی باعتبار لغت کے بیان کرتے ہیں۔ جن کی زبان میں قرآن نازل ہوا، اور وہ بقول ابوحیان فقط چھ قبیلے ہیں

مأ خذ العر بیة ستّ قبا ئل: قیس، تمیم، اسد، ھذیل، بعض کنانة، بعض الطّائیة ، و قریش اجود العرب لساناً فی الاقراح لانّھم المعتمدون فی مأخذ اللسا ن نقله ابو حبا ن فی شر ح التسھیل عن الفارا بی و با لجملة لم یؤخذ عن خضرمی قط ولا عن سکّان البوا دی المجاورین بسائر الا مم فلم یؤخذ عن لخم ولا من جذا م فأنھم کانوا مجا ورین لا ھل المصر و القبط ولا من قضا عة و لا من غسان و لا من ایاد لمجاورتھم لاھل الشّام و اکثرھم من نصاری یقرؤن فی صلوا تھم بغیر العربیّة ولا من تغلب و میرة لمجا ورتھم بالیونان و لا من بکر لمجاورتھم القبط و الفرس ولا من بنی حنیفه و سکّان الیمامة ولا من ثقیف و سکّان الطّائف لمخالطھم تجار الا مم المقیمین عند ھم و امّا الشعرا ء الّذین یعتمد علیھم نثراً و نظماً فھم اما جا ھلیون کا مرء القیس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و مخضرميون الّذين ادركوا الدّولتين و كانوا شعراء فى الجاهليّة او اسلاميون كانوا فى صدر الاسلام كجرير و فرزدق و لكن المولدون كبشار او المحدثون كابى تمام و البخترى او المتأخرون كمن حدث بعدهم من شعراء الحجاز و العراق فلا يستدل باشعار هولاء الثلاثة بالاتفاق و لذا ترى خطوة المتنبى و ابا تمام و البخترى فى مواقع كثيرة كما هو مشروح فى شروح دواوينهم ۔ (ملخصاً عن شرح المتين للمولف)

قیس، تمیم، اسد، ہذیل، بعض کنانہ، بعض طائیہ اور ساتواں قبیلہ قریش جو تمام عرب میں باعتبار زبان کے اجود ہیں اور ماخذ لسانی میں یہی ساتوں قبیلے معتمد علیہ ہیں۔ اوران کے ماسوائے کے لغت کا کوئی اعتبار نہیں۔ لہذا حضری کی زبان سے اور نیز ان بادیہ نشینوں کی زبان سے استدلال نہ کیا گیا جو دوسری امتوں کی مجاورت میں سکونت رکھتے تھے۔ اسی طرح لغت لخم اور لغت جذام سے استدلال نہ کیا گیا کیونکہ وہ اہل مصر سے مجاورت رکھتے ہیں۔ اور قبائل قبط اور قضاعۃ اور غسان اور ایاد کے لغت سے اس لئے استدلال نہ کیا گیا کہ وہ اہل شام سے مجاورت رکھتے ہیں۔ اور اکثر ان کے نصاریٰ میں سے ہیں جو اپنی نماز میں غیر عربی الفاظ سے قرأت کرتے ہیں۔ اور نہ تغلب اور مہرہ کے لغت سے جو یونان سے مجاورت رکھتے ہیں۔ اور نہ بکر کے لغت سے جو قبط اور فارس کی مجاورت رکھتے ہیں۔ اور نہ عبدالقیس کے لغت سے جو ساکنین بحرین اور اہل ہند اور حبشہ سے مخالطت رکھتے ہیں۔ اور نہ بنی حنیفہ اور سکان یمامہ سے اور ثقیف اور سکان طائف کے لغت سے اس لئے کہ ان کو لوگوں سے مخالطت رہی جو تجارت کے لئے غیر عرب سے آکر ان کے پاس مقیم رہتے ہیں۔ اور شعراء میں سے صرف جاہلیوں جیسے امرءالقیس اور مخضرمیوں جن کو دونوں دولتیں نصیب ہوئیں اور اسلامیوں جو صدر اسلام میں ہوئے جیسے جریر اور فرزدق وغیرہ کے نظم ونثر سے استدلال کیا اور مولدوں جیسے بشار اور محدثوں جیسے ابی تمام اور بختری اور متاخرین جیسے شعراء حجاز اور عراق ان تینوں کے نظم ونثر سے بالاتفاق استدلال نہ کیا اور اسی وجہ سے متنبّی اور ابی تمام اور بختری کے اشعار میں ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دیوانوں کی شروح میں تخطیہ کیا گیا۔

اور اسی کی تفصیل سے قواعد نحویہ کے ثبوت میں استدلال کیا گیا۔ پس ان کے اور بجز کلام اللہ کے کسی کے قول کو کلام اللہ کے لغات کے بطور استدلال پیش نہیں کیا جاتا۔ اور اسی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی احادیث مرویہ سے قواعد نحویہ کے اثبات میں استدلال کرنا جائز نہ رکھا گیا کیونکہ ان کے حاملین غیر عرب ہوئے۔ اور بجز چند احادیث کے کوئی حدیث بھی بلفظ رسول اللہ ﷺ مروی نہ ہوئی جس کو لغت عرب کے اثبات میں استدلال کے طریق پر پیش کیا جاسکے جیسا کہ طریق اول میں بیان ہوا۔

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ حجۃ اللہ البالغہ کے باب ۷۷ میں آنحضرت ﷺ سے اخذ حدیث کی کیفیت میں لکھتے ہیں:

و اعلم ان تلقی الامة منه الشرع علی وجهین احد هما تلقی الظاهر ولا بد ان یّکون بنقل اما متوا تر و غیر متوا تر و المتوا تر منه لفظاً کالقرآن العظیم و کنبذ یسیر من الاحا دیث منها قوله انّکم سترون ر بکم (الحد یث) (امت محمدیہ نے آنحضرت ﷺ سے دو طرح تلقی کی۔ ایک تو تلقی ظاہر ہے جس کی نقل لفظاً بطریق تواتر ہو جیسے قرآن عظیم اور جیسے بہت تھوڑی حدیثیں جن میں سے ایک حدیث جس کے الفاظ یہ ہیں کہ انکم سترو ن ر بکم کما ترو ن هذا القمر)۔

پس اس تمام بیان سے واضح ہے کہ قرآن کے الفاظ کے اطلاق کیلئے ان خالص اعراب کی لغت سے استدلال ہوسکتا ہے جن کی زبان میں کسی قسم کا شائبہ نہ ہو، اور غیر عرب کی احادیث مرویہ جو آنحضرت ﷺ کی طرف معناً منسوب ہیں وہ لغت قرآن کی کبھی مفسر نہیں ہوسکتیں۔

قرآن سمجھنے کیلئے صرف ونحو کی طرح معرفت لغت عرب واجب ہے

پس بقول صاحب محصول، کلام اللہ کے معنی سمجھنے کے لئے جیسے کہ نحو وصرف کی معرفت واجب ہے ، اسی طرح لغات عرب کی معرفت واجب ہے اور فرض کفایہ ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے حضرت عمرؓ نے لحن یعنی لغت عرب کے تعلم کے لئے امر کیا (شفا۔ ص ۱۹۴)۔

لہذا اہم اولاً لفظ تو فی کے اشتقاق صغیر و کبیر اور حسب لغات عرب اس کے استعمالات کے شواہد بیان کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو اہل لغات نے ان کو اپنی کتابوں میں لکھا۔

پس معلوم کرنا چاہیے کہ تو فی کا مشتق منہ و فی ہے یعنی و ف ی ۔اور یہ مادہ اپنی ہیئت شخصی اور صنفی یعنی صیغہ ہائے مجرد اور مزید میں از روئے استقراء افادہ معنی تمام وکمال میں علی قدر المشترک کبھی قاصر نہ رہا۔پس و فا کا صیغہ اپنی ہیئت شخصیہ کے اعتبار سے کئی معنوں میں مستعمل ہوا ہے جن کے بعض حسب ذیل ہیں:

ا۔قول میں پورا نکلنا، چنانچہ لسان العرب میں ہے و فی فلا ن ای تمّ لنا قوله و لم یعذر

۲۔خلق شریف اور عالی اور رفیع۔جیسے حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے عرب کے اس قول سے استنباط کیا

الـزم الـوفاء ای الخلق الشریف العا لی الرفیع من قولهم و فی الشّعر فهو وافٍ اذا زاد

۳۔بڑھنا اور زیادہ ہو جانا جیسے و فی الشعر فهو وا فٍ اذا زاد

۵۔درازی عمر۔چنانچہ دعا کے وقت کہا جاتا ہے

ما ت فلا ن و انت بو فاء ای بطول عمر ك تد عو له بذ لك۔

اور یہی معنی ابن عربی سے منقول ہیں۔

۵۔بلندی پر چڑھنا۔محیط المحیط میں ہے: الو فی الشرف عن الارض۔

لسان العرب میں ہے:

اوفی اشرف و آ تی و قوله ای کلّما اشرفت علی مربا من ا لارض۔

صراح میں ہے: و او فی علیه ای اشرف

۶۔مجازی طور پر موت۔تاج العروس شرح قاموس میں ہے:

و من المجاز ادر کته الوفا ۃ ای المو ت و المنیة و تو فی فلا ن اذا ما ت

اور یہ صیغہ اپنی ہیئت صنفیہ کے اعتبار سے اکثر حسب ذیل معنوں میں مستعمل ہوا:

باب افعال۔ا۔پورا کر کے لینا ایک چیز کا۔لسان العرب میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

او فی الرجل حقّه و وفّاہ ایّاہ بمعنی اکملہ لھو اعطاہ وا فیاً و توفّاہ ھو

باب تفعیل۔ ا۔ پورا کرکے دینا۔ جیسے

وفّاہ ایّاہ ای اعطاہ وا فیاً و فی التّنزیل العزیز و وجد اللّٰہ عندہ فوفّاہ حسابہ و توفّاہ ھو منہ و استوفاہ لم یدع منہ شیئا

باب تفعل واستفعال۔ ا۔ ایک چیز کو بالتمام پکڑنا۔ لسان العرب میں ہے:

توفّیت المال منہ و استوفیتہ اذا اخذتہ کلّہ۔

۲۔ پوری گنتی کرنا۔ لسان العرب میں ہے:

توفّیت عدد القوم اذا عددتھم کلّھم و من ذلك قولہ عزوجل یتوفّی الانفس حین موتھا ای یستوفی مدۃ اجالھم فی الدّنیا و قیل یستوفی تمام عددھم الی یوم القیامۃ و اما توفّی النّائم فھو استیفاء وقت عقلہ و تمییزہ الی ان نام۔

اور صاحب تاج العروس نے اس کی شہادت میں کہا ہے:

و انشد ابو عبیدہ لمنظور الو بری العنبری

ان بنی الادرد لیسوا من احد

و لا توفاھم قریش فی العدد

ای لا تجعلھم قریش تمام عددھم و لا تستوفی بھم عددھم

۳۔ سوال کرنا۔ لسان العرب میں ہے:

قال الزجاج فی قولہ تعالی:

حتّی اذا جاءتھم رسلنا یتوفّونھم۔ ای سالوھم ملائکۃ الموت عند المعائنۃ فیعترفون عند موتھم انّھم کانوا کافرین

۴۔ عذاب دینا۔

قال الزجاج و یجوز ان یّکون حتّی اذا جاءتھم ملائکۃ العذاب یتوفّونھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عـذا بـاً و هـذا كـمـا تـقـو ل قد قتلت فلا نا بالعذا ب و ان لم يمت و دليل هذا القول قوله تعا لى : و يأتيه الموت من كل مكان و ما هو بميّت ۔

۵۔سلانا۔قرآن اورابونواس کے اس شعر سے تـو فـی کے معنی سلانا،باوجودیکہ فاعل خدااورمفعول ذوی الروح بلکہ خودروح بھی ہے،جیسے کہ ابونواس نے کہا

فـلـمـا تـو فـاه رسـو ل الـكـر ى
و دبـت الـعـيـنـا ن فـى الـجـفـن

اوراسی معنی میں ہے:

هـو الّـذى يتـو فّاكم با لليل و يعلم ما جرحتم با لنّها ر ثم يبعثكم فيه ليقضى اجل مسمى ۔

مجمع البحار میں ہے۔ اى ينو مكم ۔

پس آیت کریمہ میں فاعل اللہ ہے اورمفعول ذوی الروح انسان لیکن معنی موت ہرگز مقصود نہیں۔

اوراسی طرح آیت:

اللّه يتـوفّى الانفس حين موتها و الّتى لم تمت فى منا مها فيمسك الّتى قضى عليها الموت و يرسل الا خرى الى اجلٍ مّسمّى (الزمر:۴۲)

اس آیت کریمہ نے قطعاًفرق کردیا کہ تو فی اور چیز ہےاورموت اور چیز۔اوراسی طرح نیندایک تیسری چیز ہے۔

۶۔مجازاًمیت پربعدتحقق موت۔چنانچہ تاج العروس میں ہے:

و من الـمجاز اد ركته الوفا ة اى الموت و المنيّة و توفّى فلا ن اذا مات توفّاه اللّه عز و جل اذا قبض نفسه و فى الصّحا ح روحه ۔

یعنی تـو فی کا اطلاق اس شخص پرمجازاً بمعنی موت ہوتا ہے جس کی موت متحقق ہوگئی ہواوراس کانفس قبض ہوچکا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مجمع البحار میں ہے: و قد یکو ن الو فا ۃ قبضاً لیس بموت

چنانچہ یہی معنی سورہ انعام اور زمر کی آیات سے ظاہر ہیں کہ قبض نفس مستلزم موت نہیں

تو فی کے معنی استیفاء عمر، حدیث نبوی میں

۷۔ استیفاء عمر۔ جیسے مجمع البحار میں ہے: متو فّیك ای مستو فیك کو نك فی ا لا رض ۔

تکملہ مجمع البحار میں ہے:

توفّی اصحا به الّذین اکلوا من الشّاۃ ظا هرۃ لا یلا ئم ما روی انّه لم یصب احدا منهم شئی ۔

پس اس حدیث میں تو فّی کے معنی موت نہیں بلکہ اکمال عمر ہیں۔

ان تمام شواہد سے ظاہر ہے کہ مادہ و فی اپنی ہیئت شخصیہ اور صنفیہ کے ساتھ کبھی تو لغات عرب میں درازی عمر کے معنی میں مستعمل ہوا، اور کبھی بلندی اور بلندی پر چڑھنے کے معنی میں، اور کبھی پورا گننے اور پورا لینے اور پورا دینے، اور کبھی اکمال عمر اور اتمام مدت کے معنی میں، اور کبھی مجرد سوال اور مجرد عذاب کے معنی میں، اور کبھی مجرد قبض اور اتمام اخذ کے معنی میں، اور کبھی سلانے اور کبھی مجازاً معنی موت میں، اور کبھی رفع بلا موت کے معنی میں۔ چنانچہ یہاں اسی اخیر معنی کی طرف امام رازی نے اپنی تفسیر میں صحت کی نسبت کرکے کہا ہے:

انّی متوفّیك التّوفی ا خذ الشّیء وافیاً و لما علم اللّٰه ان من النّاس من یّخطر ببا له انّ الذی رفعه اللّٰه هو روحه لا جسده ذکر هذا الکلا م لیدل علی انه رفع بتما مه الی السماء بروحه و بجسده و ید ل علی صحة هذا التا ویل قو له تعا لی و ما یضرو نك من شئی فان قیل فعلی هذا الوجه کان التو فی عین الرفع الیه فیصیر قوله و را فعك الیّ تکراراً قلنا قوله انّی متوفّیك ید ل علی حصول التوفّی و هو جنس تحته انواع بعضها بالموت وبعضها بالا صعاد الی السماء فلمّا قال بعده را فعك الیّ کا ن هذا تعییناً للنوع و لم یکن تکراراً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تفسیر کبیر)

و قال ابن جریر توفّیه ھو امنته (تفسیر ابن کثیر)

تو فی کے حقیقی معنی تو ایک شئے کا پورا پکڑنا ہے اور اس لفظ کا استعمال حق تعالیٰ نے اس مقام پر اس لئے کیا تا کہ جن لوگوں کے دل میں یہ خطرہ گذرے کہ مرفوع فقط روح ہوئی، نہ جسم سمیت، ان کو معلوم ہو جائے کہ حضرت عیسیٰ بتمامہ یعنی روح مع الجسد مرفوع ہوئے اور اس کی صحت پر دوسری آیت پیش کی یعنی و ما یضرونك من شیء اور بصورت سوال و جواب کہا کہ اگر کوئی یہ کہے کہ اس صورت میں توفّی عین الرفع ہو جانے سے تکرار لازم آئے گا، تو ہم اس کے جواب میں کہیں گے کہ انّی متوفّیك حصول توفّی پر دلالت کرتا ہے اور توفّی ایک جنس ہے جس کے تحت میں کئی انواع ہیں۔ بعض توفّی موت سے ہوتی ہے اور بعض آسمان پر اٹھالے جانے سے۔ اور جب اس توفّی کے بعد رافعك کہا، تو توفّی اپنے نوعی معنی میں متعین ہو گیا اور تکرار جاتا رہا اور ابن جریر نے تصریح کردی کہ توفّی حضرت عیسیٰ کی رفع ہے۔

توفّی کے معنی میں قادیانی کے الہامات کا تخالف اور ثبوت معنی رفع اور کمال

اور طرفہ امر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۱۹ میں توفی کے معنی اپنی الہامی عبارت میں موت نہ لکھے۔ بلکہ لکھا کہ

انّی متوفّیك میں تجھ کو پوری نعمت دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا۔

اور صفحہ ۵۵۷ میں اسی توفّی کے معنی الہامی عبارت میں یوں لکھے:

یا عیسی انّی متوفّیك و رافعك الیّ یعنی اے عیسیٰ میں تجھے کامل اجر بخشوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا یعنی رفع درجات کرونگا یا وفات دونگا اور دنیا سے اپنی طرف اٹھاؤنگا۔

مگر یاد رہے کہ قبل اس کے قادیانی صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۴۹۸، اور ۵۰۴ میں حضرت مسیح کے دوبارہ اس دنیا میں تشریف لانے اور نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اترنے کا الہامی وعدہ تحریر کر چکے ہیں۔ پس جب کہ خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بیانات اور الہامات میں تناقض ان کے دعاوی کی تکذیب علی رؤس الاشہاد کر رہا ہے تو اب ہمیں ضرورت نہیں رہی کہ اس حرف سیاہ کے لئے اپنے قلم کو آلودہ کریں۔ مگر مقام حیرت ان کا یہ دعوی ہے جو انہوں نے قرآن کی طرف نسبت کر کے کہا کہ

> یہ لفظ تــو فــی ۲۳ جگہ قرآن میں لکھا گیا ہے اور ہر ایک جگہ موت اور قبض روح کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اور ایک بھی ایسا مقام نہیں جس میں تــو فــی کا لفظ کسی اور معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔ اور ایسا ہی عرب کے قدیم وجدید اشعار وقصاید کا تتبع کیا گیا، تو یہ ثابت ہوا کہ جہاں تــو فی کے لفظ کا ذوی الروح یعنی انسانوں سے تعلق ہے اور فاعل اللہ کو ٹھہرایا گیا ہے، ان تمام مقامات میں تــو فــی کے معنی موت وقبض روح کے لئے گئے ہیں۔ لغات کی کتابوں میں صراح وقاموس وغیرہ پر نظر ڈالنے سے ایسا ہی معلوم ہوا۔ ...ایسا ہی صحاح ستہ کے اور کتابوں کے صفحات دیکھنے سے معلوم ہوا۔

حالانکہ ہم قرآن وسنت کے الفاظ سے، اور نیز کتب لغت کے بیانات سے ثابت کر چکے ہیں کہ توفّی کے حقیقی معنی موت نہیں ہیں بلکہ توفی کے یہ معنی قرین قطعی کے موجود ہونے کے وقت مراد ہوتے ہیں اور متحقق الموت اشخاص پر اس کا اطلاق کیا جاتا ہے تاکہ ارواح کی بقا پر دلالت کرے اور اسی قسم کا اطلاق احادیث کی کتابوں میں متحقق الموت اشخاص پر ہوا ہے۔ معہذا سورہ انعام اور سورہ زمر کی ہر دو آیات جن میں فاعل اللہ جل جلالہ ہے اور مفعول ذوی الروح شاہد عادل ہیں کہ تــو فّــی کے معنی موت نہیں بلکہ اخذ اور استیفاء ہیں کیونکہ آخر الذکر آیت کریمہ میں فعل تــو فّی کا تعلق وقوعی نفس کے ساتھ ہوا ہے۔ پس اگر تــو فی کے معنی موت ہوں تو اس سے نفوس اور ارواح کی موت لازم آئے گی جو بالکل متصادم اور مناقض امر نبوّت ہے کیونکہ روحوں کا ابدی ہونا لسان شرع سے ثابت ہے اور اسی پر حشر ونشر اور نار وجنت کی سزا و جزاء کا دار ومدار ہے۔ ہاں لفظ موت جو انــفــس کی طرف مضاف ہے مریض دل والوں کے لئے موجب اشتباہ ہے مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ لفظ اس مقام پر صرف اپنی اصطلاحی اور عرفی اور رسمی معنی ہدم وطن مالوف اور تخریب بنائے معمور میں مستعمل ہے نہ کہ ذات انــفــس کے لئے تخریب اور ہدم پر دلالت کرتا ہے چنانچہ ہمارے سارے بیانات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت حضرت ابن عباسؓ وغیرہ کے قول سے تقویت پاتی ہے جو بیضاوی اور خازن وغیرہ میں منقول ہے:

عن ابن عباس فی ابن آدم نفس و روح بینهما شعاع مثل شعاع الشمس فالنفس هی التی بها العقل و التمییز و الروح هی التی بها النفس و التحرك فاذا نام العبد قبض الله نفسه و لم يقبض روحه و عن علی قال یخرج الروح عند النوم و يبقى شعاعها فی الجسد فبذلك يرى الرؤيا فاذا انتبه من النوم عاد الروح الى جسده باسرع من لحظة و عنه ما رأت نفس النائم فی السماء فهی الرؤيا الصادقة و ما رأت بعد الارسال فيلقها الشيطان فهی كاذبة و عن سعيد بن جبير ان ارواح الاحياء و ارواح الاموات تلتقی فی المنام فيتعارف منها ما شاء الله ان يتعارف فيمسك التی قضى عليها الموت و يرسل الاخرى الى اجسادها الى انقضاء مدة حياتها

(تفسیر خازن، مدارک، بیضاوی)

کہ ابن آدم میں ایک نفس اور ایک روح ہے اور ان میں شعاع آفتاب کی طرح تعلق شعاعی ہے پس نفس وہ ہے جس سے عقل اور تمیز حاصل ہے اور روح وہ ہے جس سے تنفس اور تحرک ہوتا ہے۔ پس آدمی جب سوتا ہے اس وقت اللہ اس کے نفس کو قبض کر لیتا ہے اور اس کی روح کو قبض نہیں کرتا اور حضرت علیؓ سے مروی ہے کہ نیند کے وقت روح بدن سے نکل جاتی ہے اور اس کی شعاع جسم میں باقی رہتی ہے اور اسی سے خواب دیکھتا ہے اور جس وقت کہ نیند سے ہوشیار ہوتا ہے تو روح ایک لحظہ سے بھی کم میں سرعت کے ساتھ عود کر آتی ہے اور سوئے ہوئے کا نفس جو شئے کہ آسمانوں میں دیکھتا ہے وہ سچا خواب ہے اور جو ارسال بعد دیکھتا ہے اس میں شیطان کی تلقین ہونے سے سچائی نہیں رہتی اور سعید بن جبیر کا قول ہے کہ نیند میں زندوں اور مردوں کی روحیں باہم ملاقات کرتی ہیں اور حسب مشیت ایزدی ان میں پہچان ہوتی ہے اور موت والی روح عود نہیں کرتی اور نیند والی روح اپنے بدن کی طرف واپس آجاتی ہے یہاں تک کہ اس کی مدت حیات ختم نہ ہولے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی متعدد آیات میں تو فی کے معنی حقیقی

اور اگر ان معانی کو جن میں تــو فّــی کا استعمال لسان العرب میں ہوا زیرنظر رکھ کر کلام اللہ کے ان ۲۳ مقامات میں ذرا بھی غور کیا جائے تو روشن دلوں پر ظاہر ہو جائیگا کہ ان سب مقامات میں لفظ تــو فــی ان معانی کو ہم آغوش کرنے کے لئے بالکل آمادہ ہے مثلاً:

ا۔سورہ نساء میں ثم یتو فّھن المو ت ۔ظاہر ہے کہ یہاں تو فّی کے معنی موت نہیں بیضاوی میں ہے اے یستو فی اروا حھن المو ت ۔پس یہاں تو فی بمعنی استیفاء ہوئی

۲۔اسی طرح سورۃ آل عمران میں و تو فّنا مع ا لا برار ۔بیضاوی میں ہے

ای مخصو صین بمحبّتھم معه و فی دین زمر تھم ۔

پس یہاں تــو فی کے معنی عملاً موت نہیں بلکہ گنتی اور شمار کے معنی مراد ہیں۔یعنی اللہ کے یاد کرنے والے بندے ہر وقت اللہ سے دعائیں کرتے ہیں کہ اے رب ہم کو پاک لوگوں کی صحبت میں رکھ اور انہیں کے زمرہ میں محسوب کر۔

۳۔اور ایسا ہی۔ انّ الّذین تو فّاھم الملا ئکة ۔بیضاوی میں ہے

و قـرء تـو فّـا ھـم عـلی مضارع و فّیت بمعنی انّ اللہ یو فّی الملا ئکة انفسھم فیتو فونھا ای یمکنھم من استیفا ئھا فیستو فو نھا ۔

پس یہاں بھی تو فی بمعنی استیفاء ہے

۴۔اور ایسا ہی سورہ یوسف میں یوسفؑ کا دعا مانگنا تو فنی مسلماً و الحقنی بالصّا لحین۔

تفسیر بیضاوی میں ہے ای اقبـضـنـی ۔پس بقول بیضاوی یہاں تــو فی بمعنی قبض ہے لیکن معنی استیفاء عمر بھی بالکل مطابق ہے۔

۵۔ایسا ہی دوسری آیات میں لفظ تو فّی ہرگز معنی موت میں حقیقی طور پر منصوص نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شعراء جاہلیت جیسے منظور وبری اور ابی نواس کے محاورات نے بھی ثابت کر دیا کہ توفی معنی موت کے لئے موضوع نہیں۔ اور ایک حدیث جس کو صاحب تکملہ مجمع البحار نے نقل کیا ہے توفی بمعنی موت مستعمل نہ ہوئی بلکہ بمعنی اکمال عمر مستعمل ہوئی اور یہ تو ہم ثابت کر چکے ہیں کہ بہت کم اور معدودے چند احادیث ہیں جو آنحضرت ﷺ کے الفاظ میں مروی ہوئیں۔

پس اول قادیانی صاحب کو لازم ہے کہ امت کے علماء کے قول سے ثابت کریں کہ جن احادیث میں لفظ توفی مستعمل ہوا وہ آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک سے نکلا ہوا لفظ ہے اور یہ کہ ان راویوں نے جو کہ عرب نہ تھے بلکہ عجمی جیسے امام بخاری اور مسلم اور ترمذی اور ابوداؤد اور نسائی اور ابن ماجہ اور دارقطنی اور حاکم اور بیہقی انہوں نے اپنی احادیث میں ان الفاظ کو بالمعنی روایت نہیں کیا۔ اور سب سے زیادہ اہم تر یہ سوال ہے کہ کیا انہوں نے توفی کا اطلاق ان احادیث میں ان اشخاص پر نہ کیا جن پر کہ موت کا آنا متحقق الوقوع ہو چکا تھا؟ یا ان اشخاص پر کیا جو ابھی زندہ تھے اور مرنے والے تھے مگر مرزا قادیانی صاحب یہ کبھی ثابت نہ کر سکیں گے کہ اس کا اطلاق ان احادیث میں ان اشخاص پر ہوا ہے جن پر ابھی موت وارد نہ ہوئی تھی۔

اور عجب ہے کہ قادیانی صاحب نے چالیس ہزار لغت عرب کی تعلیم ہونے پر بھی کوئی ایک کوئی ایک جاہلیت کا شعر اپنے دعوی کے ثبوت میں پیش نہ کیا اور لغت کی مشہور کتابیں یعنی تاج العروس اور لسان العرب اور محیط المحیط اور مجمع البحار کیونکر نظر انداز ہو گئیں؟ اور ابونواس اور منظور وبری کے اشعار وہ کیسے بھول گئے؟ اور کیوں الہام الٰہی نے ان کی تائید نہ کی؟ پس اہل بصارت پر ہمارے ان بیانات سے واضح ہے کہ قادیانی صاحب کا استقراء کا دعوی بھی ایسا ہیچ و پوچ ہے جیسا کہ ان کا دعوی ہمہ دانی۔ اور قادیانی صاحب نے علاوہ اس کے اس لطیف نکتہ کا پتہ نہ دیا کہ امام بخاریؒ نے کہاں اور کس موقع پر توجہ دلائی ہے کہ کم سے کم سات ہزار مرتبہ توفّی کا لفظ آنحضرت ﷺ کے دہن مبارک سے بعثت کے بعد اخیر عمر تک نکلا ہے اور ہر ایک کے حقیقی معنی قبض روح اور موت تھے۔ ہاں ہمارا استقراء قادیانی صاحب کے بیانات اور دعاوی کو لغو ثابت کر رہا ہے اور علماء امت کا بیان کہ بجز چند احادیث کے کوئی حدیث بھی آنحضرت ﷺ کے لفظ میں مروی ہونا قطعی طور پر ثابت نہیں ان کو جھٹلا رہا ہے۔ کاش کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اپنی اس درجہ کی کم علمی کو مدنظر رکھ کر سر در گریبان کر لیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران امام بخاری جیسے معظم علماء ملت کی طرف جھوٹی نسبت نہ کرتے۔

امام بخاری کا مذہب کہ عیسی نبی اللہ ابھی نہیں مرے

لیکن اس میں شک نہیں کہ امام بخاری نے کتاب التفسیر میں سورہ مائدہ کی آیت و اذ قال اللّٰه یا عیسی ابن مریم أأنت قلت للنّاس کی تفسیر بصیغہ استقبال یعنی یقول و اذ ھاھنا صلة کے ساتھ کرکے بعد سورہ آل عمران کے لفظ متو فّیك کی تفسیر فقط اسی قدر الفاظ میں بیان کردی ہے کہ و قال ابن عبّاس متو فّیك ممیتك مگر اس سے ثابت نہیں ہوتا کہ امام بخاری کا بھی یہی مذہب ہے کہ اس آیت میں توفّی کے معنی موت ہیں اور کیونکر ہوسکتا ہے حالانکہ اصحاب روایت کے مدنظر فقط روایت کے اس سلسلہ کو بیان کرنا ہے جو ان کو ملا۔ اور اس روایت کے بیان سے وہ روایت ہرگز اصحاب روایت کا مذہب نہیں بن سکتی جب تک کہ اصحاب روایت خود اس کی نسبت اپنا مذہب ہونا بیان نہ کریں۔ اور اگر ایسا ہی مان لیا جائے جیسے کہ قادیانی کا زعم ہے تو لیجئے امام بخاریؒ نے کتاب الانبیاء میں ایک باب بعنوان نزول عیسی بن مریم مرتب کیا ہے جس میں ایک حدیث ابی ہریرہؓ کی روایت سے مرفوعاً اس طرح نقل کی ہے

قال رسول اللّٰه و الّذی نفسی بیده لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلًا فیکسر الصّلیب .. ثمّ یقول ابو هریره و اقرء وا ان شئتم:

و ان من اهل الکتاب الّا لیؤمننّ به قبل موته و یوم القیامة یکون علیهم شهیداً۔

قال رسول اللّٰه ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرهم تعال صلّ لنا فیقول لا انّ بعضکم علی بعض امیر تکرمه اللّٰه هذه الامة (احمد و مسلم از جابر۔ مشکوة)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس ذات کی قسم کہ جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بالضرور قریب ہی ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم تم میں بصورت حاکم عادل اتریں گے۔ پھر ابو ہریرہؓ نے اپنی طرف سے یہ آیت بطریق شہادت پیش کی کہ کوئی اہل کتاب نہیں مگر یہ کہ وہ ابن مریم پر ضرور ایمان لائے گا قبل اس کے کہ ابن مریم فوت ہو جائے اور قیامت کے دن ان پر گواہی دے گا۔

اور دوسری حدیث یوں نقل کی ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے اس وقت تمہاری کیا کیفیت ہوگی جب کہ ابن مریم تم میں اترے گا، اور امام تمہارا تمہیں میں سے ہوگا۔

اور احمد اور مسلم نے بروایت جابر مرفوعاً روایت کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسی بن مریم اترے گا اور ان کا امیر حضرت عیسیٰؑ سے کہے گا کہ آ ہمارے لئے نماز میں امامت کر۔ حضرت عیسیٰؑ کہے گا، نہیں۔ تمہارے ہی بعض تم پر امیر ہیں اور یہ فقط اس امت کی بزرگی اور حرمت کے باعث کہیں گے۔

پس اس باب کا عنوان اور معنون ہر دو صاف بتلا رہے ہیں کہ امام بخاریؒ کا مذہب صحیح یہی ہے کہ حضرت عیسی نبی اللہ فوت نہیں ہوئے اور وہ دوبارہ آسمان سے اتریں گے....

امام بخاریؒ کا یہی مذہب ہے کہ حضرت عیسی نبی اللہ کے لئے لفظ متوفّيك میں موت مقصود نہیں۔ اسی وجہ سے انہوں نے ایک کتاب الانبیاء بعنوان باب نزول عیسی بن مریم مرتب کر کے اس کی شہادت میں دو احادیث آنحضرت ﷺ کی معنون فرمائیں جن سے نہ فقط ان کا نزول ثابت ہوتا ہے بلکہ حضرت عیسی کی حیات بوجہ اتم اور اس بارہ میں آیت قرآنی کی تفسیر اس کو اولوالعزم صحابی کے قول و استنباط سے معلوم ہوتی ہے جس کا دامان آنحضرت ﷺ نے علوم نبوت سے لبالب بھر دیا۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنی طرف سے اس لفظ کے معنی میں تو تعرض نہ کیا بلکہ اس سے زیادہ تر اہم اور موہم الفاظ کی تفسیر کی طرف توجہ فرمائی جن کو قادیانی نے بوجہ خود غرضی سباق سے آنکھ بند کر کے اپنی دستاویز بنالی اور کہا،

منجملہ افادات بخاری جس کا ہمیں شکر کرنا چاہیے ایک یہ ہے کہ انہوں نے مسیح ابن مریم کی وفات کے بارے میں ایک قطعی فیصلہ ایسا دے دیا ہے کہ جس سے بڑھ کر متصور نہیں اور وہ یہ ہے کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں اسی غرض سے آیت کریمہ فلما توفيتنی .. كنت انت الرقيب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیھم کو کتاب التفسیر میں لایا تا کہ لوگوں پر ظاہر کرے کہ تو فّیتنی کے لفظ کی صحیح تفسیر وہی ہے جس کی طرف آنحضرت ﷺ اشارہ فرماتے ہیں یعنی مار دیا اور وفات دے دی۔ اور حدیث یہ ہے:

عن ابن عباس یجاء برجال من امّتی فیؤ خذ بھم ذا ت الشّما ل فا قو ل یا ربّ ا صحا بی۔ فیقال انّك لا تدری ما ا حد ثوا بعد ك .فاقول کما قال العبد الصالح: و کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم فلمّا تو فّیتنی کنت انت الرّقیب علیھم (صحیح بخاری)

پس اس حدیث میں آنحضرت ﷺ نے اپنے اور مسیح ابن مریم کے قصہ کو ایک ہی رنگ دے کر وہی لفظ فلمّا تو فّیتنی اپنے حق میں استعمال فرمایا جو حضرت عیسی بن مریم نے اپنے حق میں کہا۔ اور ظاہر ہے کہ مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ کا مزار شریف موجود ہے اور اس سے بکلی منکشف ہو گیا کہ دونوں برابر طور پر اثر آیت فلمّا تو فّیتنی سے متاثر ہیں۔ (ملخصاً۔ ازالہ اوہام۔ ص ۸۸۹)

بخاریؒ کا مذہب کہ اذ قال اللّٰہ میں اذ حرف صلہ ہے اور ماضی بھی مستقبل ہے

پس امام بخاری نے ایسے ہی ایہام اور ابہام کے دفع کرنے کے لئے اس حدیث کے قبل اپنا مذہب بیان کردیا کہ اس آیت کریمہ میں جو مسیح ابن مریم کے حق میں اتری لفظ و اذ قا ل اللّٰہ بمعنی یقول ہے اور لفظ اذ صلہ یعنی زائدہ ہے:

غرضہ ان لفظۃ قال فی قولہ: و اذ قال اللّٰہ یا عیسی ابن مر یم أأنت قلت ،بمعنی یقول لانّ اللّٰہ تعا لی انّما یقول ھذا القول فی یوم القیامۃ توبیخاً للنّصاری قولہ اذ ھنا صلۃ ای زا ئدۃ لانّ اذ للما ضی و ھھنا المراد بہ المستقبل (قسطلا نی)

یعنی امام بخاریؒ نے اپنی قوت اجتہادیہ سے اپنا مذہب اس آیت کریمہ اور اس قصہ حدیث کے متعلق بیان کردیا ہے کہ یہ سارا قضیہ اور کل سوال و جواب قیامت کے دن ہوگا اور کلمہ اذ نے یہاں معنی ماضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنا کوئی مخالف اثر نہ کیا جیسے کہ مرزا قادیانی صاحب نے اپنے متعدد رسائل میں زعم کر لیا ہے کہ یہاں ماضی کا صیغہ کلمہ اذ کے آنے سے معنی مضیت میں منصوص ہو گیا اور جس نے کہ یہاں ماضی کو بمعنی مضارع کہا اس کو ظالمین اور کاذبین میں سے ہونے کی نسبت اپنے مکتوب عربی کے صفحہ ۱۳۵ میں کی:

فانّ الصیغة تدلّ علی الزمان الماضی و الصرف ھھنا کالقاضی ثمّ ان کنت لا ترضی بحکم الصّرف و تجعل الماضی استقبالاً بتبدیل الحرف فھذا ظلم منك و من امثالك و تکون فی ھذا ایضاً من الکاذبین۔

پس ان کے زعم فاسد میں ان کے مستند امام بخاری کاذب اور اظلم ہوں گے جنہوں نے اپنی کتاب بخاری میں تصریح کر دی کہ یہ سارا واقعہ قیامت کے دن ہو گا اور ماضی یہاں بمعنی مستقبل ہے اور لفظ اذ صلہ ہے

لفظ اذ اور ماضی بمعنی مستقبل کی نحوی تحقیقات

و لا یراد بالزّیادة عدم الافادة مؤکدات و محسنات کمحسنات البدیع والسر ان مفادھا لیس معناھا (متن متین)

و لا نعنی بالمزید اللغو الضائع فان القرآن کله ھدی بل ما لم یوضع لمعنی یراد منه و انما وضعت لان تذکر مع غیرھا فیفید له وثاقه و قوة و ھو زیادة فی الھدی غیر قادح فیه۔ (بیضاوی)۔

کلام اللہ میں حرف زیادۃ کا آنا اس معنی سے نہیں کہ وہ اپنے معنی کے افادہ میں قاصر ہیں بلکہ وہ محسنات بدیع کی طرح موکدات اور محسنات ہیں اور ان کے نہ ہونے سے معنی میں کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اور سرّ اس میں یہ ہے کہ ان کا مفاد درحقیقت ان کے اپنے معنی نہیں بلکہ ان کی وضع اس لئے ہے کہ غیر کے ساتھ مذکور ہونے سے اس کے معنی میں وثاقت اور قوت پیدا کر دیں اور اگرچہ کلمہ اذ کی طرح کلمہ ا ذ نے بھی کلام اللہ کی دوسری آیات جیسے و لو تری اذ فزعوا یعنی اذا فزعوا، اور جیسے قول راجز:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثمّ جزا ك الله عنّی اذ جزا جنا ت عدن فی السما وا ت العلی

میں بقول خازن معنی استقبال کا افادہ کیا لیکن اس کا سرّ اور اس کا اصل اصول قواعد نحو کے مطابق جیسے کہ متن متین وغیرہ میں ہے:

الـما ضی بمعنی المستقبل اذا ا خبر به عن مستقبل مع قصد القطع بوقوعه کـقـولـه تـعـالی: و نـادی ا صحـا ب الجنّة و سیق الذین (متـن متیـن و شرو حه للمولف حیدر الله)

جب کسی ایسے امر مستقبل کا اخبار منظور ہو جسکے آئندہ وقوع کیلئے افادہ قطع مقصود ہو، تو وہ امر صیغہ ماضی کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ اور اگر زیادہ تر وثاقت اور قوت کے ساتھ اس معنی کا افادہ مقصود ہو، تو کلمہ اذ کی طرح حرف مؤکد اس کے ساتھ استعمال کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اسی وجہ سے سورہ مائدہ کی اس آیت میں صیغہ ماضی حرف اذ کے ساتھ استعمال کیا گیا۔ اور اس امر کی دلیل کہ یہ واقعہ قیامت کے دن وقوع میں آئیگا خود اسی آیت کے بعد اللہ تعالی کا قول ہے

فلمّا توفّیتنی کا تعلق قیامت کے دن سے ہے

چنانچہ شیخ سیوطی درمنثور میں اس آیت کے متعلق قتادہ سے روایت کرتے ہیں:

اخـر ج عبد الرزاق و ابن جریر و ابن ابی حاتم عن قتاده فی قوله أأنت قلت لـلـنّاس ..ا لآ یة ،متی یکو ن ذلك قال یو م القیا مة الا تری انّه یقول هذا یوم یـنفع الصّادقین (درمنثور) کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ اس آیت کا قصہ کب ہوگا؟ تو کہا قیامت کے دن۔ کیا تو نہیں دیکھتا کہ خدا تعالی خود فرماتا ہے کہ یہ تمام باتیں اسی دن ہوں گی جس دن سچوں کو سچائی نفع دے گی یعنی قیامت کے دن۔

اور اسی معنی کے اصح ہونے کی نسبت امام رازی اور زمخشری نے اپنی تفسیر میں صراحت کی ہے

یـو م یـجـمـع الـلّـه الـرّسل فیقول ما ذا اجبتم قا لوا لا علم لنا انّك انت علاّ م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغیوب ۔ اذ قال اللّٰہ یا عیسی بن مریم اذکر نعمتی علیک و علی والدتک بدل من یوم یجمع و ھو علی طریقۃ و نادی اصحاب الجنّۃ ۔(بیضاوی ۔کشاف)

اور کہا: و اذ قال اللّٰہ یا عیسی ابن مریم کا عطف اذ قال اللّٰہ یا عیسی ابن مریم اذکر نعمتی علیک پر ہے جو بقول بیضاوی وکشاف یوم یجمع کا بدل اور بطریق نادی اصحاب الجنۃ بمعنی مستقبل ہے ۔پس اس آیت کا مقدم اور موخر دونوں اس معنی کے لئے موکد ہیں کہ ان تمام جواب و سوال کا وقوع قیامت کے دن ہوگا ، نہ کہ اس سے قبل ہو چکا ، جیسے کہ مرزا قادیانی صاحب کا زعم فاسد ہے ۔اور اسی بنائے فاسد پر انہوں نے بخاری کی حدیث ابن عباسؓ میں آنحضرتﷺ کے اس ارشاد یعنی حضرت عیسیٰ کا قول بلفظ ماضی حکایت فرمانے سے یہ اعتقاد کر لیا کہ آنحضرتﷺ اور حضرت عیسیٰؑ بن مریم دونوں برابر طور پر اثر توفّی سے متاثر ہوگئے ہیں اور یہ کہ آنحضرتﷺ نے اس حدیث میں توفّی کی تفسیر: مار دیا اور وفات دے دی ، ارشاد فرمائی ، جس سے بکلی منکشف ہوگیا کہ حضرت مسیح ابن مریم بھی وفات پا گئے اور آنحضرتﷺ بھی وفات پا گئے ۔، حالانکہ خود یہی حدیث بتا رہی ہے کہ آنحضرتﷺ اس حدیث کے ارشاد کے وقت زندہ موجود اور اثر توفّی سے محفوظ تھے اور یہ حدیث اور مذکور آیت قرآنی دونوں بتلا رہی ہیں کہ اس توفّی کے ساتھ دونوں حضرات کے اعتذار اور اقرار کا زمان ومکان قیامت کا دن ہوگا جیسے کہ قبل ازیں بیان کر دیا ہے ۔

پس اس حدیث میں کوئی دلالت نہیں کہ آنحضرتﷺ نے اپنے اس ارشاد میں حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے متعلق خبر دی ہو کہ وہ مر چکے یا مرنے کے بعد قبل از روز قیامت ان سے یہ سوال و جواب ہو چکا ، اور وہ اپنی توفی موت کا اعتذار بارگاہ رب العزت میں کر چکے ۔پس اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعاوی کا ثبوت اس حدیث سے استنباط کر کے دکھلا دیں تو ہم نہایت انصاف اور سچائی کے ساتھ قبول کرنے پر آمادہ ہوں گے ۔لیکن افسوس ہے کہ ان کے موجودہ دعاوی کے استنباط سے قرآن وحدیث کے الفاظ تبری کا اظہار فرما رہے ہیں ۔

ہاں لفظ توفی کے مشترکہ اطلاق نے ان کو لغزش دے دی اور انہوں نے اس لفظ کے جنسی معنی کی تنویع دونوں حضرات کے حالات خاصہ کے ساتھ نہ کی جیسے کہ سورہ زمر کی آیت

اللّٰہ یتوفّی الانفس حین موتھا و الّتی لم تمت فی منامھا فیمسک الّتی قضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیها الموت و یرسل الا خری الی اجلٍ مّسمّی

میں اگرچہ مختلف النوع انفس پر ایک ہی طور پر توفی کا اطلاق ہوا، لیکن نفوس مائیہ اور نائمہ نے اپنی اپنی توفی کو جدا جدا کرکے ثابت کردیا کہ موت والے نفوس کی توفّی اور ہے، اور سونے والے نفوس کی توفی اور ہے۔ اسی طرح اس حدیث میں اگرچہ آنحضرت ﷺ نے ایک ہی طور پر اپنے اور حضرت عیسیٰؑ بن مریم میں توفّی کا اطلاق کیا لیکن ان کے حالات خاصہ نے توفّی کی تنویع کردی اور چونکہ احادیث متواتر بالمعنی سے حضرت عیسیٰؑ کی حیات ثابت ہے.. لہذا ان کی توفّی بہ ہیئت شخصی اپنے حقیقی معنی رفع اور بلندی پر چڑھنے اور طول عمر کی مستلزم ہوئی۔ اور اگر ہم اس آیت کریمہ میں مجازاً وہ معنی توفی مراد لیں جو مستلزم موت ہے تو یہی آیت کریمہ اپنے مقدم اور موخر اور سیاق وسباق کے لحاظ سے سفارش کررہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد کے وقت ابھی حضرت عیسیٰؑ بن مریم پر موت وارد نہیں ہوئی اور ان کی موت کسی دوسرے وقت پر مقدر ہے۔

کیا قادیانی، مثیل مسیح ہے؟

کیا عیسی موعود جو آنے والا ہے وہ اصلی عیسی کا مثیل یعنی مرزا غلام احمد قادیانی ہے؟

اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے اس دعوی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں جو انہوں نے خود کو مسیح موعود بالنزول ہونا کیا اور انہوں نے اس الہامی دعوے کے ثبوت کے لئے دو قرآنی آیات سے اس طرح استدلال کیا کہ

خدا نے ہمارے نبی ﷺ کو مثیل موسی قرار دیا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:

انّا ار سلنا الیکم رسو لاً شا ھداً علیکم کما ار سلنا الی فرعون رسو لاً ۔

اس آیت میں خدا نے ہمارے نبی ﷺ کو موسی کی طرح اور کفار کو فرعون کی طرح ٹھہرایا اور پھر دوسری جگہ فرمایا:

وعد اللّٰہ الّذین آمنوا منکم و عملوا الصّا لحا ت لیستخلفنّھم فی الارض کما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استخلف الّذين من قبلهم و ليمكنن لهم دينهم الّذی ارتضی و ليبدّ لنّهم من بعد خوفهم امنا يعبدوننی لايشركو ن بی شيئا و من كفر بعد ذلك فا ولئك هم الفا سقون ۔ یعنی خدانے اس امت کے مومنوں اور نیکوکاروں کے لئے وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین میں خلیفہ بنائے گا جیسا کہ اس نے پہلوں کو بنایا تھا

یعنی اسی طرز اور طریق کے موافق اور نیز اسی مدت اور زمانہ کے مشابہ اور اسی صورت جلالی اور جمالی کی مانند جو بنی اسرائیل میں سنت اللہ گذر چکی ہے اس امت میں بھی خلیفے بنائے جائیں گے اور ان کا سلسلہ خلافت اس سلسلہ سے کم نہیں ہوگا جو بنی اسرائیل کے خلفاء کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اور نہ ان کی طرز خلافت اس طرز سے مبائن ومخالف ہوگی جو بنی اسرائیل کے خلیفوں کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ پھر آگے فرمایا ہے کہ ان خلیفوں کے ذریعہ سے زمین پر دین جما دیا جائے گا۔ اور خدا خوف کے دنوں کے بعد امن کے دن لائیگا۔ خالصاً اسی کی بندگی کرینگے اور کوئی اس کا شریک نہیں ٹھہرائینگے لیکن اس زمانہ کے بعد پھر کفر پھیل جائیگا۔ مماثلت تامہ کا جو اشارہ كما استخلف الذين من قبلهم سے سمجھا جاتا ہے، صاف دلالت کر رہا ہے کہ یہ مماثلت مدت ایام خلافت اور خلیفوں کی طرز اصلاح اور طرز ظہور سے متعلق ہے۔ سو چونکہ یہ بات ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل میں خلیفۃ اللہ ہونے کا منصب حضرت موسیٰؑ سے شروع ہوا اور ایک مدت دراز تک نوبت بہ نوبت انبیاء بنی اسرائیل میں رہ کر آخر چودہ سو برس کے پورے ہونے تک حضرت عیسیٰؑ بن مریم پر یہ سلسلہ ختم ہوا۔ حضرت عیسیٰؑ بن مریم ایسے خلیفۃ اللہ تھے کہ ظاہری عنان حکومت ان کے ہاتھ میں نہیں آئی تھی اور سیاست ملکی اور اس دنیوی بادشاہی سے ان کو کچھ علاقہ نہیں تھا۔ اور دنیا کے ہتھیاروں سے وہ کچھ کام نہیں لیتے تھے۔ بلکہ اس ہتھیار سے کام لیتے تھے جو ان کے انفاس طیبہ میں تھا۔ اور جسکے ذریعہ سے وہ مرے ہوئے دلوں کو زندہ کرتے تھے۔ اور بہرے کانوں کو کجو لتے تھے۔ اور مادرزاد اندھوں کو سچائی کی روشنی دکھا دیتے تھے۔ ان کا وہ دم ازلی کافر کو مارتا تھا، لیکن مومن کو زندگی بخشتا تھا۔ وہ بغیر باپ کے پیدا کئے گئے تھے اور ظاہری اسباب ان کے پاس نہیں تھے۔ اور ہر بات میں خدا تعالی ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متولی تھا۔ وہ اس وقت آئے تھے جب کہ یہودیوں نے نہ صرف دین کو بلکہ انسانیت سے متعلقہ چیزیں بھی چھوڑ دی تھیں۔ اور بے رحمی وخودغرضی وغیرہ ان میں ترقی کر گئی تھی۔ اور نہ صرف بنی نوع کے حقوق کو انہوں نے چھوڑ دیا تھا بلکہ غلبہ شقاوت کی وجہ سے حضرت محسن حقیقی سے عبودیت اور اطاعت اور سچے اخلاص کا رشتہ توڑ بیٹھے تھے۔ صرف بے مغز استخواں کی طرح توریت کے چند الفاظ ان کے پاس تھے جو قہر الہی کی وجہ سے ان کی حقیقت تک وہ نہ پہنچ سکتے تھے کیونکہ ایمانی فراست اور زیرکی بالکل ان میں سے اٹھ گئی تھی۔ اور ان کے نفوس مظلمہ پر جہل غالب آ گیا تھا۔ اور جھوٹ اور ریاکاری اور غداری ان میں انتہاء تک پہنچ گئی تھی۔ ایسے وقت میں ان کی طرف مسیح ابن مریم بھیجا گیا تھا جو بنی اسرائیل کے مسیحوں اور خلیفوں میں سے آخری مسیح اور آخری خلیفۃ اللہ تھا، جو برخلاف سنت اکثر نبیوں کے بغیر تلوار اور نیزہ کے آیا تھا۔ یاد رکھنا چاہیے کہ شریعت موسوی میں خلیفۃ اللہ کو مسیح کہتے تھے اور حضرت داؤدؑ کے وقت اور یا ان سے کچھ عرصہ پہلے یہ لفظ بنی اسرائیل میں شائع ہو گیا تھا بہرحال اگرچہ بنی اسرائیل میں کئی مسیح آئے لیکن سب سے پیچھے آنے والا مسیح وہی ہے جس کا نام قرآن کریم میں مسیح عیسی بن مریم بیان کیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل میں مریمیں بھی کئی تھیں اور ان کے بیٹے بھی کئی تھے۔ لیکن مسیح عیسی بن مریم یعنی تینوں ناموں سے مرکب نام بنی اسرائیل میں اس وقت اور کوئی نہیں پایا گیا۔ سو مسیح ابن مریم یہودیوں کی اس خراب حالت میں آیا جس کا میں نے ابھی ذکر کیا۔ آیات موصوفہ بالا میں ابھی ہم بیان کر چکے ہیں کہ خدا تعالی کا اس امت کے لئے وعدہ تھا کہ بنی اسرائیل کی طرز پر ان میں بھی خلیفے پیدا ہوں گے۔ اب ہم جب اس طرز کو نظر کے سامنے لاتے ہیں تو ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ ضرور تھا کہ آخری خلیفہ اس امت کا مسیح ابن مریم کی صورت مثالی پر آوے اور اس زمانہ میں آئے جو اس وقت سے مشابہ ہو جس وقت میں بعد حضرت موسی کے مسیح ابن مریم آئے تھے۔ چودھویں صدی میں یا اس کے قریب اس کا ظہور ہو اور ایسا ہی بغیر سیف وسنان اور بغیر آلات حرب کے آئے جیسا کہ حضرت مسیح ابن مریم آئے تھے اور نیز ایسے ہی لوگوں کی اصلاح کے لئے آئے جیسا کہ حضرت مسیح اس وقت کے یہودیوں کی اصلاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے آئے تھے۔ایسا ہی اس نے اس امت کے مفسد طبع لوگوں کو یہودی ٹھہرا کر اس عاجز کا نام مسیح ابن مریم رکھ دیا۔اور اپنے الہام میں فرما دیا جعلناك المسيح ابن مريم (ص ۵۷۳۔ازالہ اوہام)

اور جب آیات ممدوحہ بالا کو غور سے دیکھتے ہیں تو ہمیں ان کے اندر سے یہ آواز سنائی دیتی ہے کہ ضرور آخری خلیفہ اس امت کا جو چودھویں صدی کے سر پر ظہور کرے گا حضرت مسیح کی صورت مثالی پر آئے گا۔دو سلسلوں کی مماثلت میں یہی قاعدہ ہے کہ اول اور آخر میں اشد درجہ کی مشابہت ان میں ہوتی ہے اور اس ضمن میں قطعی اور یقینی طور پر بتلایا گیا ہے کہ جیسے اسلام میں سر دفتر الٰہی خلیفوں کا مثیل موسیٰ ہے جو اس سلسلہ اسلامیہ کا سپہ سالار اور بادشاہ اور تخت عزت کے اول درجہ پر بیٹھنے والا اور تمام برکات کا مصدر اور اپنی روحانی اولاد کا مورث اعلیٰ ہے، ایسا ہی اس سلسلہ کا خاتم باعتبار نسبت تامہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم ہے جو اس امت کے لوگوں میں سے بحکم ربی مسیحی صفات سے رنگین ہو گیا اور فرمان جعلناك المسيح ابن مريم نے اس کو درحقیقت وہی بنا دیا ہے و كان الله على كل شيء قديرا اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسیٰ اپنے جمالی معنوں معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔

اسی کی طرف اشارہ ہے

و مبشراً برسول يأتي من بعدي اسمه احمد

مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔کیا وہ حی و قیوم خدا جو اس بات پر قادر ہے جو انسان کو حیوان بلکہ شر الحیوانات بنا دے،ایک انسان کو دوسرے انسان کی صورت مثالی پر نہیں بنا سکتا؟

اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم نے جو مسیح کے نکلنے کے بعد ۱۴سو برس کی مدت ٹھہرائی ہے،بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و انّا علی ذ ھا ب بہ لقا در و ن

جس کے بحساب جملہ ۱۲۷۴ عدد ہیں، اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارت ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے۔

اور یہ آیت ھو الّذی ار سل رسو لہ با لھدی درحقیقت اسی مسیح ابن مریم کے زمانہ سے متعلق ہے اور خلافت جو آدم سے شروع ہوئی تھی آخر کار آدم ہی پر ختم کر دی یہی حکمت اس الہام میں ہے کہ ار دت ان استخلف فخلقت آ دم اور آدم اور عیسی میں کسی وجہ سے روحانی مبائنت نہیں بلکہ مشابہت ہے ان مثل عیسی کمثل آ دم ۔ (ازالہ اوہام ۔ص ۶۶۷ ۔ ۶۸۱)

پس مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دوسرا دعوی جو درحقیقت تار عنکبوت کی طرف مگس صفتوں کو دھوکا دے رہا، اور محض سراب کی طرح تشنگان بادیہ ضلالت کی آنکھوں میں بصورت آب لہلہا رہا ہے، ہم ذیل میں اس کو توڑتے ہیں اور اس سراب کو خراب کرتے ہیں تاکہ کسی کو دھوکا نہ ہو۔

پس معلوم کرنا چاہیے کہ پہلی آیت کریمہ جس سے مرزا غلام احمد قادیانی نے ہمارے نبی سید المرسلین و فخر الاولین والآخرین ﷺ کو حضرت موسیٰؑ کا مثیل قرار دیا ہے وہ اس افادہ سے جو قادیانی صاحب نے اس کی نسبت کہا ہے، بالکل تبری فرما رہی ہے۔ کیونکہ استعمالات اہل عرب میں حرف کا ف جو تشبیہ کے لئے آتا ہے اس کے فقط دو استعمال ہیں۔ ایک جبکہ اسم مفرد پر آئے تو اسم مشبہ کو اپنی مجرور مشبہ بہ کے ساتھ کسی ایک صفت میں تشریک و تشبیہ کا افادہ دیتا ہے، نہ کہ کل صفات مشبہ میں جیسے زید کا لاسد ۔

پس اس مثال میں حرف کـــــاف نے جو حرف تشبیہ ہے زید کو اپنے مجرور مشبہ بہ کے ساتھ فقط شجاعت میں شرکت اور مشابہت کا افادہ دیا، نہ کہ اسد کی تمام صفات زید میں ثابت کر دیں۔

اور دوسرا استعمال حرف کـــاف کے بعد مـــا کا ہے جو اس کے عمل کو جر سے روک دیتا ہے۔ اس وقت یہ کـــاف یا تو ایک فعل کو دوسرے فعل کے ساتھ وقوع میں مقارنت اور اتصال دیتا ہے، جیسے کـــمـــا قام زید قعد عمر ۔ یعنی زید کے قیام کے ساتھ ہی عمر کا قعود ہوا۔ جیسے ا د خل کما یسلم الامام یعنی اسلام کے سلام کہنے کے ساتھ ہی دخول کا فعل ہوا، اور یا ایک جملہ کے مضمون کو دوسرے جملہ کے ساتھ تشبیہہ کا افادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے جیسے مبحوث فیہ یعنی ارسلنا الیکم رسو لًا شا ھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعو ن رسو لًا پس اس آیت کریمہ میں دونوں جملوں کا مضمون فقط ارسال رسول ہے۔اور حرف کا ف نے قواعد لسان عرب کے مطابق فقط ارسال میں تشریک وتشبیہ کا افادہ دیا، نہ کہ دو رسولوں کو باہم تشبیہ کا افادہ فرمایا، جس سے بزعم قادیانی صاحب یہ نتیجہ نکالا جا سکے کہ دونوں رسول یعنی موسیٰ اور محمد ﷺ آپس میں شبیہہ اور ہمارے نبی اسی طرح حضرت موسیٰ کے مثیل ہوں جیسے کہ قادیانی صاحب اپنے کو حضرت عیسیٰ کا مثیل قرار دے رہے ہیں، حالانکہ یہ آیت مبارک اس معنیٰ کے افادہ سے بالکل تبری فرما رہی ہے۔

اسی وجہ سے قاضی بیضاوی نے اس نکتہ سے آگاہ فرمانے کی غرض سے اس آیت کریمہ کے تحت میں لکھا ہے لم یعینہ لا ن المقصود لم یعتلق بہ یعنی حق تعالیٰ نے دوسری جگہ رسول کو اس لئے معین نہ فرمایا یعنی کما ارسلنا الی فرعو ن موسی کر کے نہ کہا کہ موسیٰ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو تشبیہ دینا اور آنحضرت ﷺ کو موسیٰ کا مثیل قرار دینا حق تعالیٰ کا مقصود نہ تھا۔

اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ اصل اصیل کو ظل ظلیل کا مثیل کہا جائے۔ یا دوسرے لفظوں میں نبی الانبیاء کو اپنے نائب کا یا شہنشاہ کو ایک خلیفہ نواب کا مثیل قرار دیا جائے۔اور یہ کس قدر خلاف اصل اور سوء ادب ہے اس شہنشاہ کی شان میں جو سرتاج انبیاء اور تخت نبوت کے اعلیٰ درجہ پر بیٹھنے والا اور اس کا اصلی مالک اور تمام برکات کا مصدر ہے اور کل انبیاء جس کے نائب ہیں۔ چنانچہ فرمایا کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتا تو میری اتباع بغیر اس کو چارہ نہ تھا۔

پس ہمارا ایمان ہے کہ جیسے خدا وحدہ لاشریک ہے،اور وہ اپنی صفات کاملہ میں یگانہ اور اس کا کوئی سہیم وشریک اور شبیہہ ومثیل نہیں، اسی طرح (اس کی مخلوقات میں) ہمارے نبی الانبیاء حضرت محمد ﷺ اپنی ذات و صفات میں وحدہ لاشریک ہیں کہ جن میں کوئی نبی بھی سہیم وشریک نہیں۔

مرزا قادیانی صاحب کی خیرہ سری قابل ملاحظہ ہے جو اپنے کو ایک نبی کا ہی مثیل نہیں، بلکہ لکھتے ہیں کہ:

براہین احمدیہ میں خدا تعالیٰ نے اس عاجز (مرزا قادیانی) کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا۔ پھر مثیل نوح قرار دیا۔اور پھر مثیل یوسف قرار دیا۔اور مثیل حضرت داؤد بیان فرمایا۔ پھر مثیل موسیٰ کر کے بھی اس عاجز کو پکارا یہاں تک کہ پھر مثیل ابراہیم بھی کہا۔اور آخر مثیل ٹھہرانے کے یہاں تک نوبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچی کہ بار بار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے مثیل سید الانبیاء وامام الاصفیاء محمد ﷺ قرار دیا۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۲۵۳)

پس مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے یہ سارے الہامات موجب استخفاف ان انبیاء ہیں جن کا مثیل ایک ایسا فاسق شخص کہا جاتا ہے جو ایک طرف تو انگریزی قوم کے پادریوں کو ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۸۹ وغیرہ میں دجال کہتا ہے اور پھر اسی ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۰۸ میں قوم یاجوج ماجوج سے مراد انگریز وروس کہہ کر دوسری طرف انہیں کے زیر سایہ اور ظل حمایت میں رہنے کی دعائیں مانگتا ہے۔ اور باوجود ان کی قوم کا دشمن اور ان کے خدا کا شریک اپنے کو بتانے کے، منافقانہ طور سے خوش آمدیں کرتا ہے۔ اور غریب ملاؤں کو جن کو اپنے خدائے یگانہ کے سوا کسی غدر ومکر سے سروکار نہیں، اور وہ فتنہ مٹانے کیلئے خاص طور سے مامور ہیں، ان پر ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۲۳ میں اتہام لگاتا ہے کہ ۱۸۵۷ء میں وہی باعث غدر ہوئے، اور انہیں کے فتوؤں سے اس وقت کے مسلمانوں نے چوروں اور قزاقوں اور حرامیوں کی طرح اپنی محسن گورنمنٹ پر حملہ کیا، اور اس کا نام جہاد رکھا (مگر براہین جلد ثالث کی ابتداء میں ایک ضروری التماس میں قادیانی صاحب لکھ چکے ہیں کہ کوئی شائستہ اور نیک بخت مسلمان جو باعلم اور باتمیز تھا ہرگز مفسدہ میں شامل نہیں ہوا بلکہ غریب مسلمانوں نے پنجاب میں سرکار انگریزی کو اپنی طاقت سے زیادہ مدد دی کیونکہ شریعت اسلام کا یہ واضح مسئلہ ہے کہ سلطنت محسنہ سے جہاد کرنا قطعی حرام ہے) ...مرزا قادیانی اپنے کو ازالہ اوہام کے صفحہ ۹۵ میں وہی حارث بتلاتا ہے جو حدیث حضرت علیؓ میں مذکور ہے:

عن علی قال قال رسول اللّٰہ یخرج رجل من وراء النّھر یقال لھا الحارث حراث علی مقدمۃ رجل یقال لہ منصور یوطن او یمکن لآل محمد کما مکنت قریش لرسول اللّٰہ وجب علی کل مومن نصرہ (ابوداؤد۔ مشکوۃ)

(کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص ماوراء النہر سے خروج کرے گا جس کو حارث کہا جائے گا کیونکہ وہ کھیتی کرنے والا ہو گا۔ اس کا سپہ سالار ایک شخص ہوگا جس کو منصور کہا جائے گا۔ وہ آل نبی کو جگہ دے گا، جیسے قریش نے رسول اللہ ﷺ کو جگہ دی۔ اس کی نصرت ہر مومن پر واجب ہے)۔

پس اپنے لئے مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے اس حدیث کا مصداق بنانے کے لئے بہت کوشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی یہاں تک کہ غدر کے وقت اپنے پردادا گل محمد کو بحوالہ غیاث الدولہ وزیر سلطنت مغلیہ دہلی کی تخت نشینی کا مستحق سمجھا۔ (دیکھو ازالہ اوہام ص ۹۵ تا ۱۲۶ وغیرہ)

ہر گدائے مرد میدان کے شود
پشّہ آخر سلیمان کہ شود

پس جائے انصاف ہے کہ ایسا شخص جو بقول خود: میتوا ندشد مسیحا، میتوا ندشد یہود، کا مصداق ہے وہ کسی نبی کریم کا مثیل کیوں کر ہوسکتا ہے؟

قطع نظر اسکے حدیث علماء امّتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل جس سے مرزا قادیانی اپنے دعوی مثیل انبیاء ہونے پر استدلال کرتے ہیں

قال الد میری و العسقلا نی والزر کشی لا اصل له
(موضوعات کبیر ملا علی قاری، تشید المبانی)

وہ خود بقول دمیری اور عسقلانی اور زرکشی اپنا کوئی اصل نہیں رکھتی اور ملا علی قاری اور دیگر آئمہ نے اسکے موضوع ہونے کی تنصیص فرمادی۔

بتقدیر ثبوت حرف کـــاف فقط کسی ایک صفت میں تشریک اور تشبیہ کا افادہ دیتا ہے، نہ جملہ اوصاف میں مثیل ہونے کا کیونکہ خواجہ محمد پارسا فصل الخطا ب میں فرماتے ہیں:

الـمـما ثـلة عند نا تثبت بالا شتراك فی جمیع الا وصاف حتّی لو اختلف فی وصف لا تثبت المما ثلة لانّ المثلین ما یسد احد هما مسد الآخر

اوریہی معنی اس آیت قرآنی کے ہیں جس میں کفار کو دعوت دی گئی ہے کہ

فأ توا بسورةٍ مّن مثله و ادعوا شهداء کم من دون اللّه ان کنتم صادقین

کہ وہ قرآن مجید کی ایک سورۃ کی مثل کوئی سورۃ پیش کریں اور وہ عاجز ہوگئے۔ ورنہ مرزا قادیانی صاحب کے الہامی فقرات کی طرح مسیلمہ کذاب نے بھی تو بہت سے بے تکے فقرات بنالئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت استخلاف کے معنی بقول قادیانی

پس جس طرح کہ پہلی آیت سے مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ استدلال باطل ہے کہ ہمارے نبی محمد ﷺ، حضرت موسیٰ کے مثیل ہیں اسی طرح مرزا قادیانی کا دوسری آیت سے یہ استدلال باطل ہے کہ

کما استخلف میں مماثلت تامہ اور مماثلت مدت ایام خلافت اور اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ ان خلفاء کا سلسلہ خلافت اس سلسلہ سے کم نہیں ہوگا جو بنی اسرائیل کے خلفاء کیلئے مقرر کیا گیا تھا اور یہ منصب حضرت موسیٰ سے شروع ہوا اور آخر چودہ سو برس کے پورے ہونے تک حضرت عیسیٰ بن مریم پر ختم ہوا اور وہ ایسے خلیفہ موسیٰ تھے کہ ظاہری حکومت ان کے ہاتھ میں نہیں آئی تھی اور دنیا کے ہتھیاروں سے وہ کچھ کام نہ لیتے تھے اور بغیر سیف وسنان اور بغیر آلات حرب کے آئے اور اس وقت مبعوث ہوئے تھے جب کہ یہودیوں نے نہ صرف دین کو بلکہ انسانیت کی خصلتیں بھی چھوڑ دی تھیں اور چونکہ ہمارے محمد ﷺ، مثیل موسیٰ ہیں اور آنحضرت ﷺ کو حق تعالی کا وعدہ تھا کہ اس امت میں بھی بنی اسرائیل کی طرز پر خلیفے پیدا ہوں، لہذا ضرور ہوا کہ آخری خلیفہ اس امت میں آنحضرت ﷺ کا مسیح بن مریم کی صورت مثالی پر آوے اور اس زمانہ میں آئے جو اس وقت سے مشابہ ہو جس وقت میں موسیٰ کے مسیح ابن مریم آئے تھے یعنی چودھویں صدی میں اور جب کہ تحریف تورات میں ہوگئی تھی پس حق تعالی نے اس امت کے مفسد طبع لوگوں کو یہودی ٹھہرا کر اس عاجز کا نام بفرمان جعلناك المسیح ابن مریم درحقیقت وہی ابن مریم بنا دیا اور قرآن میں آنے والے رسول کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسی مثیل کی طرف اشارہ ہے اور ظاہر ہے کہ اس وقت قرآن میں تحریف ہوگئی اور ۱۸۵۷ء زمانہ غدر میں قرآن بمقتضائے انا علی ذھاب بہ لقادرون اٹھایا گیا جس کے بحساب جمل اعداد ۱۲۷۴ ہیں جو عیسوی تاریخ میں دیکھنا چاہیں تو ۱۸۵۷ء ہوتے ہیں چونکہ حدیثوں میں لکھا ہے کہ پھر دوبارہ قرآن کو زمین پر لانے والا ایک مرد فارسی الاصل ہوگا تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں بلاشبہ ضرور ہے کہ کتاب الٰہی کے لئے ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے کیونکہ موجودہ تفسیریں فطرتی سعادت اور نیک روشی کی مزاحم ہورہی ہیں۔قرآن پڑھتے ہیں لیکن قرآن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔اور انہیں معنوں سے کہا گیا ہے کہ قرآن آسمان پر اٹھایا جائے گا۔جو آیت انّا علی ذھـا بٍ بـه لقـا درو ن میں اشارۃً بیان کیا گیا ہے۔اور جس میں ایک نئے چاند کے نکلنے کی اشارت ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے یعنی پورے تیرہ سو۔اور اس عاجز کے ساتھ اکثر یہ عادۃ اللہ جاری ہے کہ وہ سبحانہ بعض اسرار اعداد حروف تہجی میں میرے پر ظاہر کردیتا ہے (ازالہ اوہام۔ص ۱۸۶ مکتوب عربی۔ص ۱۷۲،اور چونکہ اول و آخر میں نہایت مناسبت ہوتی ہے سو خدا نے میرا نام آدم بھی رکھا اور آدم اور عیسیٰ میں کسی وجہ سے روحانی مبائنت نہیں بلکہ مشابہت ہے)

(ملخصاً ازالہ اوہام۔ص ۶۶۷۔۶۸۱؛ ۴۲۶؛ ۵۷۳؛ ۱۸۶)

موسیٰؑ و عیسیٰؑ کا درمیانی عرصہ

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا یہ بھی افتراء ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے مابین ۱۴سو برس کا زمانہ ہوا،کیونکہ بیضاوی میں

کما فصل بین موسی و عیسی اذ کا ن بینهما الف و سبع مأة سنة و الف نبی

(بیضاوی۔سورہ مائدہ)

و بیـن مـوسی بن عمران و بین مر یم بنت عمران ام موسی الف سنة و سبع مأة سنة (درمنثور۔مائدہ)

کہ یہ زمانہ ۱۷سو برس کا تھا۔

اور درمنثور میں سیوطی کا قول ہے کہ یہ زمانہ سترہ سو برس کا موسیٰ بن عمران اور مریم بنت عمران والدہ عیسیٰؑ کے درمیان کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور توریت کتاب پنجم استثنا مطبوعہ مرزا پور ۱۸۶۷ء کے باب ۳۴ آیت ۵ میں ہے کہ حضرت موسیٰؑ نے ایک سوبیس برس کی عمر میں حضرت مسیح کے تولد سے ۱۴۵۱ برس قبل وفات پائی۔ جن کو اگر قمری برسوں میں دیکھا جائے تو ۱۴۹۱ یعنی نو برس کم پندرہ سو برس ہوتے ہیں جو حضرت ابن عباسؓ کے اس قول کے مطابق ہیں:

قال ابن عباس بین موسی و عیسی الف و خمس مأة سنة (درمنثور۔سورہ نساء)

جس کو امام سیوطیؒ نے درمنثور میں بتخریج حاکم روایت کیا کہ فرمایا حضرت عبداللہ ابن عباسؓ نے حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کے مابین ۱۵۰۰ برس کا زمانہ ہے۔ اور اگر اس کے ساتھ حضرت موسیٰؑ کی عمر ایک سوبیس سال اور حضرت عیسیٰؑ کی عمر ۳۲ سال بھی ضم کردی جائے، تو تقریباً سترہ سو کا زمانہ ہوتا ہے جو قول بیضاوی اور سیوطی کے بالکل قریب ہے۔

پس ان تمام بیانات سے ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا یہ قول کہ سلسلہ خلافت حضرت موسیٰؑ کے بعد چودہ سو برس پورے ہونے تک حضرت عیسیٰؑ پر ختم ہوا، اور اسی مناسبت سے غلام احمد باعداد حروف جمل تیرہ سو برس کے خاتمہ اور چودھویں صدی کے آغاز میں مبعوث ہوا، کس قدر کھلم کھلا جھوٹ ہے۔

اور اگر ہم اس سلسلہ خلافت کو تسلیم بھی کرلیں تو بھی ہنوز کئی سو برس ایسے مثیل مسیح کے پیدا ہونے کے لئے باقی ہیں اور اس دعوی کا قبل از وقت ہونا اس کو باطل کررہا ہے، اور حالات امت کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی صاحب کے قبل بھی کئی ایک اشخاص نے اس منصب رفیع کا دعوی کیا اور اسی طرح انہوں نے بھی اپنے لئے اصحاب جمل سے اپنے اسماء کی مناسبات اور آیات کے اعداد سے استدلال کیا چنانچہ سید محمد جون پوری نے جب اپنے لئے مہدی ہونے کا دعوی ۹۰۱ھ میں کیا تو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی عادت یہ تھی کہ جب دعوی کرتے تھے اس لفظ سے تاریخ بھی نکلا کرتی تھی دیکھو ہدیہ مہدویہ صفحہ ۸۰۔ مگر خدا کی قدرت ہے کہ اس دعوی کے الفاظ کے اعداد کبھی سنہ دعوی کے مطابق نہ ہوئے جیسے کہ ۹۰۳ھ میں کہا انه قال بامر الله انا المهدی الموعود۔ لیکن اس کے اعداد ۷۹۵ ہوتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے اسم کے اعداد

بحساب زمانہ فترت کے مساوی نہیں

قادیانی کے جعلی اسم غلام احمد قادیانی کے اعداد اگرچہ ۱۳۰۰ ہیں لیکن انہوں نے یہ دعوی بیس برس قبل کیا اور مناسبت جو انہوں نے سلسلہ خلافت کی بیان کی یعنی پورے چودہ سو، اس میں ابھی ایک سو برس باقی ہیں اور زمانہ غدر جس میں قرآن اٹھایا جانا بتاتے ہیں وہ بھی ان کے دعوی کے منافی ہے کیونکہ قرآن مجید کا اٹھایا جانا حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے بعد سو دو سو برس کے معہود ہے، مگر افسوس کہ حضرت عیسی جو حامی شریعت نبویہ معہود تھے ان کے وقت میں الٹا اثر ہوا کہ قرآن مجید ہی اٹھایا گیا اور بجائے اس کے کہ سارے جہان پر ان کا غلبہ اسلامی ہوتا وہ خود مغلوب کفر ہوگئے۔اور بجائے اس کے کہ ان کے وقت میں ایک ہی دین اسلام غالب رہتا ،ان کے وقت میں چاروں طرف سے مذاہب کفر کا غلبہ ہوگیا۔اور مسیح قادیانی سے گورنمنٹ کے مجسٹریٹ نے بجرم دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری بتاریخ ۲۵ فروری ۱۸۹۹ء بمقام گورداسپور مچلکہ لے لیا کہ آئندہ اپنے ہذیانات (الہامات) کی اشاعت میں قانون انگریزی کے تابع رہیں اور اسی پر ان کی رہائی ہوئی۔معہذا غلام احمد قادیانی کے اعداد سے استدلال کرنا بھی ایک عجیب امر ہے۔

اگر اس قسم کا استدلال معتبر ہو، تو ہم کہیں گے کہ

غلام احمد قادیانی اور تمسخر کے اعداد بحساب جمل برابر ہیں۔

اور اسی طرح بدخو ستیزہ رو کے،

اور اسی طرح مسیح قادیانی اور، کرگدن کے۔

پس کیا کوئی اہل دل ایسی لغو مناسبات سے استدلال کرسکتا ہے۔حاشا وکلا۔اللہ کے بندے ایسا افتراء اللہ پر کبھی نہیں باندھتے جیسے کہ مرزا قادیانی نے مکتوب عربی کے صفحہ ۷۲ میں کہا ہے کہ

و من آیات اللّٰه انه اخفی فی عدد اسمی عدد زمانی ففکر فی غلام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی۔

کہ یہ اللہ کی نشانی ہے کہ اس نے میرے زمانہ کے اعداد میرے نام میں مخفی کئے۔

حالانکہ قادیان کا لفظ دراصل حرف دال کے ساتھ نہیں، بلکہ ضاد عربی کے ساتھ ہے۔کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا گاؤں دراصل اسلامپور قاضیان کے نام سے موسوم تھا۔ جہاں اس تمام علاقہ کی قضا ہوا کرتی تھے (دیکھو ازالہ اوہام۔ص۱۲۲) اور چونکہ ضاد اور دال کی آواز ایک ہے، اسلئے رفتہ رفتہ ضاد کا دال بن گیا اور جزو اول محذوف ہو گیا اور صرف قادیان رہ گیا۔ پس ظاہر ہے کہ درصورت ضاد آٹھ سو عدد بڑھ جائیں گے اور تیرہ سو کے اکیس سو ہو جائیں گے۔

اور قطع نظر اس کے ترکیب غلام احمد قادیانی قواعد عربیت کے لحاظ سے بالکل غلط اور الہامی زبان کے مناقض ہے، اس لئے کہ اسماء اعلام یاء نسبت کے لاحق ہونے سے بمنزلہ اسماء صفات ہو جاتے ہیں۔ پس قادیانی کا لفظ گویا غلام احمد کی صفت ہے جسکا اس ترکیب میں بدون لام تعریف مستعمل ہونا غلط ہے۔ پس صحیح ترکیب اس طرح ہونی چاہیے یعنی غلا م احمد القادیانی، نہ فقط قادیانی۔ اور لام تعریف کے داخل ہونے سے تیں اکتیس عدد اور بڑھ جائیں گے اور تیرہ سو، تیرہ سو اکتیس ہو جائیں گے جس کے واسطے ابھی (بوقت تالیف کتاب) کئی سال باقی ہیں۔ اور اگر قادیانی کے قاف کو قاف قرشت نہ سمجھا جائے اور کاف کلمن سے کادیانی لکھا جائے تو ان تیرہ سو میں اسّی (۸۰) اور کم ہو جائیں گے۔

(قاضی فضل احمد، کلمہ فضل رحمانی میں بتاتے ہیں:

مرزا صاحب کی یہ بڑی قوی دلیل ہے کہ میرے نام غلام احمد قادیانی کے پورے تیرہ سو عدد ہوتے ہیں اس واسطے میں مجدد اور مسیح ہوں۔ (قاضی فضل احمد پوچھتے ہیں) تو کیا اگر کسی اور کے نام کے بھی تیرہ سو عدد نکل آئیں تو کیا وہ بھی تیرھویں صدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوگا؟ اگر یہی بات ہے تو لیجئے سنئے درج ذیل کے نام کے عدد بھی تیرہ سو ہیں:

سید احمد پیر لشکر نیچر علی گڈھی ۔ ۱۳۰۰

مرزا صاحب کے بھائی صاحب جو پیغمبر خا کروباں بھی ہیں، یعنی

میرزا امام الدین ابو اوتار لال بیگیاں کادیانی۔ ۱۳۰۰

مولوی حکیم نور الدین مستہام (حیران) بھیروی۔ ۱۳۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی کامل سید نذیر حسین دہلوی۔(۱۳۰۰)

مولوی محمد حسین ہوشیار بٹالوی۔(۱۳۰۰)

بندہ بے چارہ فضل احمد مجیب۔(۱۳۰۰)

علی ہذا القیاس۔ جس قدر چاہوں اور ناموں کے عدد پورے ۱۳۰۰ کرتا چلا جاؤں لیکن کیا اس سے یہ ثابت ہو جائے گا کہ فلاں شخص مجدد یا مسیح موعود اور مہدی مسعود ہے۔ ہرگز نہیں۔ مرزا صاحب کا اپنے نام کے حروف کے اعداد نکال کر دعوی پیغمبری کرنا محض بے ہودہ اور ہیچ و پوچ بازیچہ اطفال ہے اور کوئی بھی ذی عقل اس طرف خیال کو جانے کی بھی اجازت نہیں دے گا۔

اور مرزا صاحب کا کہنا کہ آیت شریف کے اعداد ۱۲۷۴ جو ۱۸۵۷ء کے مطابق ہے میرے (مرزا قادیانی کے) مسیح موعود ہونے کا ثبوت ہے۔سو اب آپ کو یہ دیکھنا ہے کہ ہندوستان میں غدر ۱۸۵۷ء کے کس ماہ انگریزی میں ہوا تھا اور وہ ماہ انگریزی کس ماہ قمری کے اور سن ہجری کے مطابق ہیں۔

تواریخ (واقعات ہند) کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ مئی ۱۸۵۷ء میں اول چھاؤنی میرٹھ میں غدر ہوا۔ یہ تاریخ دس مئی ۱۸۵۷ء مطابق ۱۵ رمضان ۱۲۷۳ھ کے ہوتی ہے۔ اور ماہ جون و جولائی ۱۸۵۷ء کو دیگر اضلاع میں غدر اور جنگ ہوتی رہی اور پھر سرکار انگریزی کا تسلط ہو گیا۔ گویا شوال ذی قعد اور غایت الامر ذی الحج ۱۲۷۳ھ تک غدر کا خاتمہ ہو گیا۔ پس اس سے ثابت ہو گیا کہ ۱۸۵۷ء کے غدر کا زمانہ ۱۲۷۴ھ کے مطابق نہیں ہوا بلکہ ۱۲۷۳ھ کے مطابق ہے۔ بہاء)

قادیانی کے عربی مکتوب کی غلطیاں

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے الہامی رسالہ کی عبارت جس کے معارضہ کے لئے دعوت دے رہے ہیں قطع نظر اس کے کہ یہ بجائے الہامی ہونے کے احلامی ہے، قوانین عربیت اور قواعد نحو کے اعتبار سے اور ضوابط بناء صرف کے لحاظ سے جو کہ کلام عرب کا اصل اصول ہے، ایسی سراسر غلط اور بے ربط ہے کہ الہام رب ہونا تو کیا، بلکہ ایک عرب اور مستعرب بھی ایسے کریہہ الفاظ زبان سے نہیں نکال سکتا۔ مثلاً مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا الہام

۱۔ انّا انز لنا ہ قریباً من القا دیا ن

جس کو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ میں لکھتے ہیں۔ اس میں لفظ قادیان جو انکے گاؤں کا علم ہے، اور جس میں کوئی معنی وصفی باقی نہیں ہیں، وہ خلاف قواعد لغات قرآن معرف باللام ان کو الہام ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتوب عربی کے صفحہ ۲۳۴ میں اپنی الہامی عبارت یعنی

و لنلطم علی و جو ہ المجتر ئین

میں لطم کا فعل حرف علی کے ساتھ استعمال کیا گیا ہے حالانکہ زبان عرب میں یہ فعل کبھی صلہ حرف علی کے مستعمل نہ ہوا، بلکہ اس صلہ کے بغیر احادیث نبویہ میں متعدد جگہ مذکور ہوا۔ مثلاً وہ حدیث متفقہ علیہ بخاری و مسلم جس میں ہے

فلطم موسی عین ملك المو ت ففقّها

اور اس کے ماقبل حدیث متفق علیہ جس میں یہ الفاظ ہیں فلطم و جه الیهودی (مشکوۃ باب بدء الخلق)

۳۔ اسی طرح قادیانی صاحب نے مکتوب عربی کے صفحہ ۲۸۳ میں اپنے الہامی اشعار یعنی

خف قهر رب قادر مو لا ئی

میں لفظ مولی یائے متکلم کی طرف مضاف کرنے میں ایک ہمزہ اضافہ کر دیا، حالانکہ زبان عرب میں ہمیشہ اسماء مقصورہ جب یائے متکلم کی طرف مضاف ہوئے کبھی ان کے آخر میں ہمزہ کا اضافہ نہ ہوا، اور یائے متکلم ہمیشہ مفتوح مستعمل ہوئی ہے، نہ مجزوم جیسے عصای۔ و مولای۔

۴۔ اسی طرح اس مکتوب کے صفحہ ۲۶۹ میں الہامی مصرع و علیك یسقط حجر کل بلا ، میں حجر کی جیم مفتوحہ کو ساکن کر دیا۔

۵۔ اسی طرح ان کا الہامی نام یعنی غلام احمد قادیانی قواعد عربیت کے بالکل مخالف ہے کیونکہ اسم منسوب جب کسی اسم علم کے بعد واقع ہوتا ہے، تو اس کا معرف باللام ہونا لازمی ہے۔

۶۔ اسی طرح قادیانی صاحب کا مکتوب عربی کے صفحہ ۲۶۸ میں الہامی مصرع لـكـن تـر ی جهل علی العلماء کلام عرب کے استعمالات عرب کے مخالف اور مناقض ہے کیونکہ تر ی کے معنی لغت میں برجستن نر بر مادہ ہیں اور صراح و ذ لك فی الحا فر و انطلف و السباع یعنی اس کا استعمال ان حیوانات کے ساتھ مخصوص ہے جو سم دار سینگوں والے یا درندہ ہیں۔

۷۔ اسی طرح لفظ بطا له (معرب بٹالہ) جو مکتوب کے صفحہ ۲۶۹ میں ہای مختفی کے ساتھ استعمال کر کے لکھا یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا شیخ ارض الخبث ارض بطالۃ کہا۔لیکن مکتوب کے صفحہ ۲۴۱ میں جب کہ اسی لفظ بطالہ کے آخر یاء نسبت لاحق کی تو ہاء مختفی حذف کر کے ..حرف واؤ کا اضافہ کیا اور شیخ ضال بطالوی ،کہا جو الہامی زبان کے بالکل مناقض ہے کیونکہ کلام عرب میں وہ کلمہ جس کے آخر میں ہاء مختفی ہو، یائے نسبت کے لاحق ہونے سے فقط اس کی وہی ہاء بلا کسی بدل کے حذف ہو جاتی ہے جیسے مکہ سے مکی اور بصرہ سے بصری اور مدینہ سے مدنی ۔پس اسی طرح بطالہ سے بطالی ہونا چاہیے تھا نہ بطالوی (اور خود گورنمنٹ انگریزی نے علاوہ دیگر الزاموں کے قادیانی پر یہ الزام فوجداری قائم کیا کہ انہوں نے لفظ بٹالہ جو ٹا کے ساتھ ہے اس کو بطالہ کے ساتھ کیوں تحریف کیا۔دیکھو فیصلہ فروری ۱۸۹۹ء مجسٹریٹ گورداسپور) الغرض ان کے الہامی مکتوب میں اس سے زیادہ تر افحش غلطیاں نہ فقط قواعد زبان الہامی کے اعتبار سے موجود ہیں، بلکہ باعتبار ادب وتہذیب اور صناعت بلاغت فصاحت اور بلحاظ استعمالات حروف صلات موجود ہیں جنکو ہم نے عوام کے افہام سے بعید الفہم ہونے کے سبب سے ترک کر دیا اور ان سریع الفہم اغلاط کے بیان پر کفایت سمجھی جن کو معمولی طالب علم بھی سمجھ سکتا ہے اور ہم قبل اسکے انکے دعوی ہمہ دانی اور چالیس ہزار لغات کے جاننے کی تکذیب کر چکے ہیں کہ ان کا یہ دعوی کس قدر دروغ بے فروغ ہے مگر پر حیرت ان کا یہ دعوی ہے جو شعر گوئی کا کرتے ہیں حالانکہ شعر کا کہنا انبیاء کی شان نہیں اور خود خدا نے قرآن کریم میں اپنے نبی کریم ﷺ کے حق میں فرمایا و ما علّمنا ہ الشّعر و ما ینبغی لہ

مع ہذا عرب کے اشعار کا فصاحت و بلاغت میں یکتا ہونا ایسا مسلّمات سے ہے کہ کوئی مستعرب یا عجمی انکا مقابلہ نہیں کر سکتا ،لہذا ہم کو ضرورت نہیں کہ شعر گوئی میں اپنا وقت گرانمایہ ضائع کریں۔اور اگر ہمارا معارضہ ہے تو اسی قدر ہے کہ شیعہ نے نہج البلاغہ کو بے نظیر کہا،اور فیضی نے تفسیر القرآن بے نقط لکھی۔پس اگر مرزا قادیانی صاحب کو الہامی کمال ہے،تو وہ سورہ الحمد یا کسی دوسری سورۃ کی ہی کل حروف منقوطہ میں تفسیر لکھیں اور اپنے الہام سے مدد چاہیں۔لیکن ہم کو قوی امید ہے کہ الہام ربانی ان کے اس امر کے ناقص فطرت پر افاضہ کرنے سے باز رہے گا اور ان کی فاسد استعداد اس کے نور کے قبول کرنے کی متحمل نہ ہو سکے گی۔سچ ہے

لا یحمل عطا یا الملك ا لا مطا یا ہ و الحمد للہ رب العا لمین ۔

(مختصراً وملخصاً)(درۃ الدرانی۔حیدر اللہ درانی،درعقیدہ ختم نبوت ۔مفتی محمد امین قادری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الامام الاعظم مؤلفہ مولانا درانی پر قادیانی تبصرہ

قادیانی اخبار بدر ۱۴ نومبر ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے:

ایک صاحب محمد حیدر اللہ خان نے ان دنوں سلسلہ حقہ احمدیہ کی مخالفت میں ایک کتاب بنام امام اعظم شائع کی ہے۔ خود تو وہ کسی امام کے آنے کے قائل نہیں اور کتاب میں اس پر بڑا زور لگاتے ہیں۔ پھر تعجب ہے کہ ان کا امام اور امام بھی اعظم کہاں سے نکل آیا۔ ممکن ہے کہ یہ صاحب کوئی مولوی ہوں۔ ہمیں ان کے حالات سے آگاہی نہیں۔ لیکن ان کی کتاب پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سلسلہ کے حالات اور اس کی صداقت کے دلائل سے بے چارے بہت ناواقف ہیں۔ بہرحال ہمارے دوست مولوی احمد دین نے گجرات سے ایک ریویو ان کی کتاب پر لکھ کر بھیجا ہے جو مدلل مختصر مگر جامع ہے۔ اس واسطے ہم اسے اخبار کے دو تین نمبروں میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اڈیٹر اخبار بدر

ضرورت امام۔ اس نام کا ایک رسالہ مولوی حیدر اللہ خان ساکن جلالپور جٹاں ضلع گجرات پنشنر ریاست حیدرآباد دکن نے تالیف کیا ہے۔ عنوان دیکھ کر یہ خیال گذرتا ہے کہ اس میں امام اعظم کے حالات درج ہوں گے یا ثابت کیا گیا ہوگا کہ کون امام اعظم ہے، مگر درحقیقت مؤلف نے ٹٹی کی اوجھل شکار کھیلا ہے اور اس پرانی عداوت و کینہ اور بغض کا اظہار کیا ہے جو وہ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کے ساتھ رکھتا ہے۔ رسالے کے ٹائٹل پیج پر لکھا گیا ہے کہ جناب رسالت پناہ روحی فداہ کے بعد کسی اور نبی، یا رسول، یا مہدی، یا مجدد، یا محدث، یا ملہم، یا امام، یا الہام کی ضرورت نہیں ہے۔ لیکن مولف اپنے اس دعوی کو ثابت کرنے میں ناکام رہا ہے۔ بلکہ خود جابجا اپنے اس دعوی کی تردید کی ہے۔

مولف حیات مسیح کا قائل ہے اور ساتھ ہی یہ بھی اعتقاد رکھتا ہے کہ مسیح ناصری دوبارہ دنیا میں آئے گا اور تمام اہل کتاب اس پر ایمان لائیں گے۔ جب کہ بقول مولف جناب رسالت پناہ کے بعد کسی امام کی ضرورت ہی نہیں ہے، تو مسیح دوبارہ نازل ہو کر کس مرض کا علاج کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر بعد نبی کریم ﷺ کے الہام کی ضرورت نہیں ہے، تو جناب مسیح کو نزول کے وقت جو الہام ہوں گے وہ کس ضرورت کو پورا کریں گے۔ اور اگر ان کو کوئی الہام نہ ہوگا اور وہ ایک خشک ملاں کی حیثیت رکھیں گے ،تو پھر امت محمدیہ کو ان کے وجود سے کیا فائدہ پہنچے گا۔

اگر کہو کہ وہ صرف دنیاوی بادشاہ کی حیثیت سے آئیں گے اور بزور شمشیر اسلامی سلطنت کو قائم کریں گے، اور تمام اہل کتاب یعنی عیسائیوں اور یہودیوں کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دیں گے، یا ان کو جبراً مسلمان کر دیں گے، تو یہ کتاب اللہ کی تعلیم کے صریح مخالف ہے جو تمام دنیا کو پکار کر کہتی ہے کہ لا اکراہ فی الدین۔ اور نیز جو یہ منادی کرتی ہے کہ لا یزالون مختلفین یعنی لوگ کبھی دین واحد پر قائم نہیں ہوں گے اور قیامت تک آپس میں اختلاف رکھیں گے۔ اور یہ عین فطرت انسانی کے مطابق کہا گیا ہے کیونکہ رنگ ،شکل، بناوٹ، طاقت، عقل اور خیالات میں ایک انسان دوسرے انسان سے تفاوت رکھتا ہے۔ ایسا ہی امید نہیں کی جاسکتی کہ تمام لوگ اپنی مرضی اور خوشی سے ایک مذہب کے پیرو ہو جائیں گے اور جبر کی تو ممانعت ہے ہی، پھر کیسے ہوسکتا ہے کہ تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی اور سب اہل کتاب ایمان لا کر اسلام میں ہو جائیں گے۔ شیطان کو قیامت تک مہلت دی گئی ہے اس کا کام برابر جاری رہے گا یہاں تک کہ دنیا کا خاتمہ ہو جائے۔ اگر کہو کہ جناب مسیح دوبارہ اسلام کی ترقی کے لئے دعا کرنے آئیں گے، اور ان کی دعا سے ایک عالم گیر اسلامی سلطنت قائم ہو جائے گی، اور اہل کتاب فنا ہو جائیں گے، تو یہ بھی ایک طفلانہ خیال ہے۔ مسلمانوں کو خدا تعالی نے خیر الامت کہا ہے۔ کیا خیر الامت کے ربانی علماء اور مشائخ کی دعا قبول نہیں ہوسکتی۔ اگر ہوسکتی ہے، تو پھر مسیح ناصری کو دوبارہ دنیا میں آنے اور اپنے اوپر دو موتوں کے وارد کرانے کی کیا ضرورت ہے۔ اگر کہو کہ وہ بادشاہ ہو کر اسلامی بادشاہوں کو مدد دینے آئیں گے، تو یہ بھی ایک خیالی پلاؤ ہے جو ملا نے حجروں میں بیٹھ کر شیخ چلی کی طرح پکایا کرتے ہیں۔ مسیح ناصری کا اپنا اقرار انجیل میں موجود ہے کہ میں ظاہری سلطنت قائم کرنے والا نہیں ہوں، میری بادشاہت آسمانی ہے۔ یعنی میں آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے دین زندہ کرنے آیا ہوں۔

خلیفہ کیسا چاہیے: مولف (حبیداللہ درانی) نے آیت استخلاف کا حوالہ دیا ہے اور تسلیم کیا ہے کہ خدا وعدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں میں ایسے ہی خلیفے بنائے گا جیسا کہ اس نے موسیٰ نبی کے بعد بنائے۔ مگر ساتھ ہی مولف یہ بھی لکھتا ہے کہ موسیٰ نبی کے بعد جو خلیفے ہوئے ہیں، وہ ظاہری سلطنت کے مالک ہوئے ہیں، اس واسطے ضروری ہے کہ مسلمانوں میں بھی ظاہری سلطنت چلانے والے خلیفے ہوں۔ اس لئے گویا مولف انکاری ہے کہ کوئی ایسا خلیفہ بھی امت محمدیہ میں قائم ہوسکتا ہے جو محض آسمانی نشانوں اور قوی دلائل کے ساتھ اسلام کا حامی ہو۔ لیکن یہ مولف کی غلط فہمی ہے۔ موسیٰ نبی کے بعد جو خلفاء گذرے ہیں ان میں سے آخری خلیفہ مسیح ہے جو انجیل میں اقراری ہے کہ وہ توریت کو منسوخ کرنے نہیں بلکہ اس کو پورا کرنے آیا تھا (یعنی کیا مرزا قادیانی بھی قرآن کو پورا کرنے آیا۔ جو پہلے نعوذ باللہ ناقص یا نامکمل تھا؟ بہاء) اور نیز اس نے اپنے شاگردوں کو نصیحت کی کہ صدوقی اور فریسی یعنی علماء اور مشائخ جو کچھ کہتے ہیں وہ کرو، مگر جو کچھ کرتے ہیں وہ نہ کرو۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ موسیٰ نبی کے دین کو دوبارہ زندہ کرنے آیا تھا اور توریت کا عامل تھا۔ نیز اس نے کہا کہ میں توریت کی پیش گوئی کے مطابق مسیح ہو کر آیا ہوں۔ اور جب علماء یہود نے یہ عذر کیا کہ ابھی تو ایلیا دوبارہ نہیں آیا، تو یہ تاویل کی کہ اس کا مثیل ہو کر یحیی نبی آیا ہے۔ گویا ایلیا ہی دوبارہ نازل ہوا۔ یہ واقعہ بھی اس بات کی زبردست شہادت ہے کہ مسیح توریت کی پیش گوئی کے مطابق آخری خلیفہ سلسلہ موسویہ کا تھا۔ غرض کہ یہ ایک مسلم امر ہے کہ مسیح آخری خلیفہ جناب موسیٰ کا تھا جو روحانی ہتھیاروں یعنی آسمانی نشانوں اور براہین نیّرہ کے ساتھ دین کی حمایت کرتا تھا (مرزا قادیانی تو کہتے ہیں کہ اس مسیح کے معجزات مسمریزم کے شعبدے اور قابل نفرت ہیں۔ بہاء) اسی طرح ضرور تھا کہ محمدی سلسلے کا آخری خلیفہ بھی آسمانی نشانوں کے ساتھ آتا (تو کیا مرزا قادیانی بھی مسمریزم سے شعبدے دکھاتا تھا۔ بہاء) اور دلائل اور براہین کے ساتھ دین قویم کی صداقت دنیا پر ظاہر کرتا۔

فہم قرآن۔ مولف (حیدراللہ درانی) اس بات کو مانتا ہے کہ کتاب اللہ کو جیسا کہ نبی سمجھتا ہے، ایسا دیگر شخص نے نہیں سمجھ سکتے۔ اور پھر ساتھ ہی یہ بھی خیال ظاہر کرتا ہے کہ اب قرآن کے سمجھنے کے لئے کسی نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ گویا وہ نہیں چاہتا کہ اب مسلمانوں میں کوئی ایسا شخص پیدا ہو، جو قرآن کو سب سے زیادہ سمجھے اور ان کو ایک سلسلہ حقہ میں منسلک کرے۔ (مولانا حیدراللہ صاحب کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ صاحب قرآن، قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوسب سے زیادہ سمجھتا ہے۔ بہاء) مولف کہتا ہے کہ ہر ایک شخص کو اجتہاد کا حق حاصل ہے اور وہ قرآن مجید کو سمجھ سکتا ہے اگر وہ کوشش کرے، لیکن مولف نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ افراد انسانی کی عقول مختلف ہوتی ہیں اور فوق کل ذی علم علیم کے مطابق ایک فرد سب سے بڑھ کر ماننا پڑتا ہے جس کے آگے دیگر اشخاص سر اطاعت جھکائیں۔ دنیاوی سلسلہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ ایک کی حکومت سے وحدت اور اتفاق قائم ہوتا ہے ورنہ انتظام قائم نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ روحانی سلسلہ کے لئے بھی ایک امام کی ضرورت ہے جو دیگر افراد امت پر بحیثیت تقدس، تقوی، دیانت اور علم کے فوقیت رکھتا ہو۔ یہ الگ بات ہے کہ ہر مسلمان کو قرآن پر تدبر کرنا چاہیے، لیکن اس سے یہ نہیں نکلتا کہ امامت اور روحانی بادشاہت کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر ایسا ہو، تو ہر ایک بزعم خود مجتہد بن جائے اور اختلاف آراء کی وجہ سے بے شمار فرقے پیدا ہو جائیں، اور دین کی جڑیں کھوکھلی ہو جائیں، اور سخت فتنہ وفساد پیدا ہو جائے، اور تقوی وطہارت اٹھ جائے، اور اسلامی جماعت پراگندہ ہو کر اسلام نابود ہو جائے۔ تعزیرات ہند تمام برٹش انڈیا کیلئے ایک تعزیری قانون ہے اور تمام عدالتوں کو اس پر غور وفکر کر کے فیصلہ کرنے کا حکم ہے، لیکن اس کی کسی دفعہ کے صحیح سمجھنے کے لئے بھی ہائی کورٹ کا فیصلہ دیکھنا پڑتا ہے، تو قرآن کے اصل منشاء پانے کے لئے ہم اس جج کی طرف کیوں رجوع نہ کریں جو آسمانی ہائی کورٹ سے ہمارے پاس اور حکماً عدلاً کے خطابات سے مشرف ہو۔

آدم اول وثانی: مولف (حیدر اللہ درانی) کہتا ہے کہ، جس چیز کی ابتداء ہے، اس کی انتہاء بھی ہوتی ہے۔ اور چونکہ انسان کی ابتداء آدم سے ہوئی ہے، اس واسطے ضروری ہے کہ اس کی انتہاء بھی آدم پر ہو اور وہ انتہائی آدم حضرت رسالت پناہ ہیں۔،

اور پھر مولف حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کے اس قول پر اعتراض کرتا ہے کہ وہ بحیثیت خاتم الخلفاء ہونے کے آخری آدم ہیں۔ اس کے جواب میں میں کہتا ہوں کہ اگر انسان کی ابتداء بحیثیت جسم کے وجود آدم مانا جائے تو پھر نہیں کہا جا سکتا کہ جناب رسالت پناہ انتہائے آدم ہیں کیونکہ ان کے وجود پر نوع انسان کا خاتمہ نہیں ہوا۔ اگر آدم سے مراد روحانی آدم لی جائے، تو تمام انبیاء جن کا دنیا میں روحانی فیض جاری ہوا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم ہیں۔اور جس طرح ہر ایک نبی کو بحیثیت افاضہ روحانیہ آدم کہا جا سکتا ہے،اور ایک آدم کے بعد دوسرا آدم مانا جاتا ہے،اسی طرح جناب رسالت مآب کے بعد دوسرا آدم ماننے میں عقلاً ہرج نہیں ہے۔پھر ظاہر ہے کہ جس طرح ظاہری حالت میں آدم کے بیٹے اس کے جسم کی خصوصیات اپنے ساتھ رکھتے ہیں،یعنی وہ سب قوای ان میں کم وبیش پائے جاتے ہیں جو پہلے آدم کو دیئے گئے،اسی طرح اگر جناب رسالت پناہ کو روحانی آدم مانا جائے تو لازماً ماننا پڑے گا کہ جو لوگ پورے معنوں میں ان کے روحانی فیض سے تربیت پاکر بمنطوق آیہ کریمہ ان شانئك هو الا بتر بیٹا ہونے کی حیثیت سے حاصل کرلیں،وہ بھی آنحضرتﷺ کے سے خواص اور قوای اپنے ساتھ رکھیں گے۔ورنہ ان پر روحانی آدم زاد کا لفظ اطلاق نہیں پائے گا۔کیونکہ جس طرح جسمانی حیثیت میں خدا نے آدم اول کو پیدا کیا کہ اس سے نسل انسانی جاری ہو،اسی طرح بقول مولف آدم روحانی کو بھی اسی لئے خدا نے پیدا کیا ہو گا کہ اس سے روحانی سلسلہ جاری ہو۔یعنی ایسے انسان پیدا ہوں جو وہی قوای روحانیہ اپنے اندر رکھتے ہوں جو روحانی آدم یعنی جناب رسالت پناہ کو عطا کئے گئے۔ورنہ جناب رسالت پناہ کا بقول مولف آدم ہونا جائز نہیں ہوگا۔اور اگر خدا کو یہی منظور تھا کہ جناب رسالت پناہ کے ذریعے انکے روحانی بیٹے پیدا ہوں تو نہیں کہا جا سکتا کہ ان کے بیٹے قوت مکالمہ الہیہ نہیں رکھتے جو جناب رسالت پناہ میں پورے اور اتم طور پر پائی جاتی تھی۔کیونکہ اگر یہ مانا جائے تو پھر جناب رسالت پناہ کو روحانی باپ نہیں کہہ سکتے۔لیکن میں امید نہیں کرسکتا کہ مولف جناب رسالت پناہ کو معاذ اللہ اس اعلی درجہ روحانی سے معزول کردے گا۔لہذا میں کہہ سکتا ہوں کہ مولف کے اپنے قول کے مطابق جناب رسالت پناہ کے بعد ایسے وجود پیدا ہو سکتے ہیں جو ان کے روحانی فیض سے بہرہ ور ہو کر وہی کمالات روحانیہ حاصل کریں جو ان کے روحانی باپ کو حاصل ہوئے جن میں سے ایک مکالمہ الہیہ بھی ہے۔پس مولف نے خود ہی ثابت کردیا کہ جناب رسالت پناہ کے بعد وحی و الہام بند نہیں ہوا۔

ماتحت نبی: مولف (حیدراللہ درانی) کہتا ہے کہ دوسرے نبی کی ضرورت اس واسطے پڑتی ہے کہ پہلے نبی کی کتاب محرف ومبدل ہو جاتی ہے۔گویا مولف کے خیال کے مطابق ایک صحیح اور محفوظ کتاب کی موجودگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دوسرا نبی نہیں آ سکتا۔اوراسی طرح بزعم اس کے ایک نبی کی زندگی میں تو دوسرا نبی آ سکتا ہی نہیں ہے کیونکہ یہ تصور نہیں کیا جا سکتا کہ ایک نبی کی زندگی میں ہی اس کی کتاب محرف ومبدل ہو جائے۔

لیکن مولف کا یہ خیال بالکل غلط ہے۔قرآن اس کی تردید کرتا ہے۔قرآن سے ثابت ہے کہ ابراہیم کو کتاب دی گئی اور یہ بھی ثابت ہے کہ لوط نبی ان کے مریدوں میں سے تھے جو ان پر ایمان لائے تھے۔اور چونکہ وہ ان پر ایمان لائے تھے اس واسطے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ ایک مستقل نبی تھے جو اپنی الگ کتاب لائے تھے کیونکہ اگر وہ الگ کتاب لاتے تو ان کو ابراہیم نبی کا مرید بننے کی ضرورت نہیں تھی۔

ابراہیم نبی کے دو بیٹے اسحاق اور اسماعیل اور ایک پوتہ یعقوب ان کی زندگی میں نبی تھے،اور ان کی کتاب کے پیرو تھے۔یعقوب نبی کا یہ اقرار قرآن میں موجود ہے کہ وہ اپنے باپ دادا کے دین کے پیرو تھے۔

یعقوب نبی کی زندگی میں یوسف نبی موجود تھے جو قرآن میں اقرار کرتے ہیں کہ وہ اپنے باپ دادا کے دین کے پیرو تھے۔نیز قرآن سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یوسف نبی کو یعقوب نبی کی زندگی میں الہام ہوا، اور وہ الہام الٰہی تھا کیونکہ خدا اس کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے۔موسیٰ نبی کی زندگی میں دو مرد نبی اور بقول مولف ایک عورت یعنی ام موسیٰ نبیہ موجود تھیں۔جناب موسیٰ کے وقت کے دو مرد نبیوں میں ایک ان کے بھائی ہارون نبی تھے، جو جناب موسیٰ کی کتاب کے پیرو تھے،اور جن کو خدا نے ان کا ہاتھ بٹانے اور ان کا بوجھ ہلکا کرنے لئے بھیجا تھا۔اور دوسرا وہ عظیم الشان نبی تھا جس سے تعلیم حاصل کرنے کے لئے موسیٰ نبی کو خدا نے حکم دیا تھا۔

یحیٰ نبی کے وقت میں عیسیٰ نبی موجود تھے۔اور جناب عیسیٰ بقول مولف ایک ایسی عورت سے پیدا ہوئے جو نبیہ تھی اور جس کو ذکریا نبی نے پالا تھا۔گویا ذکریا نبی سے لے کر ایک تھوڑے سے زمانہ میں چار نبی ہوئے۔

داؤد نبی کی زندگی میں جو صاحب کتاب تھے ان کے بیٹے سلیمان نبی ہوئے۔

اب مولف بتائے کہ ابراہیم نبی کی کتاب کے محرف مبدل ہونے پر اسحاق، اسماعیل، یعقوب، لوط اور یوسف نبی ہوئے، یا خدا کے فضل کا ظہور ہوا۔اور کیا مولف بتا سکتا ہے کہ جناب اسحاق واسماعیل ویعقوب و لوط کو خدا کی طرف سے کوئی الہام نہیں ہوا تھا۔اسی طرح مولف یہ بھی بتاتا جائے کہ زکریا، یحیٰ، مریم، کون سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کی کتاب کے محرف ومبدل ہونے پر نبی بنائے گئے۔اور یہ بھی بتانا ہوگا کہ موسی، ہارون اور بقول مولف خضر میں سے کون سا نبی کسی نبی کی کتاب کے محرف ومبدل ہونے پر بھیجا گیا۔اوراس بات پر بھی روشنی ڈالنی ہو گی کہ داوٗد نبی کی زندگی میں سلیمان نبی کی کیا ضرورت پڑ گئی تھی۔لیکن میں نہیں امید کرسکتا کہ مولف یا کوئی شخص یہ بتا سکتا ہے کہ ابراہیم نبی کی کتاب ان کی زندگی میں محرف ومبدل کردی گئی تھی، یا ان کی کتاب کی موجودگی میں ان نبیوں کو کوئی الہام نہیں ہوا تھا جو ان کے دین کے پیرو تھے۔یا موسی نبی اوران کی کتاب کی موجودگی میں ان کے بھائی ہارون اوران کی ماں اور بقول مولف خضر نبی کو کوئی الہام ربانی نہیں ہوا تھا۔یا عیسی نبی کی زندگی میں یحی اور مریم کو زکریا نبی کی موجودگی میں یحی اور مریم کو کوئی الہام نہیں ہوا تھا۔یا داوٗد نبی کے بیٹے سلیمان نبی کو نعمت الہی سے محروم رکھا گیا تھا۔اوراگر ایک نبی کی زندگی میں یا اس کی کتاب کے صحیح وسالم ہونے کی حالت میں دوسرے نبی ہوتے رہے اوران کو الہام ہوتے رہے جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے تو کوئی وجہ نہیں ہے کہ یہ کہا جائے کہ نبی اس وقت آتا ہے یا الہام کی ضرورت اس وقت پڑتی ہے جب کہ پہلے نبی کی کتاب محرف ومبدل ہونے کی وجہ سے قابل عمل نہ رہے۔اوراس واسطے یہ کہنے کے لئے بھی کوئی وجہ نہیں ہے کہ چونکہ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ کیا گیا ہے اور وہ محرف ومبدل نہیں ہوا اور نہ ہوگا اس لئے اس کی موجودگی میں ایسے الہام ربانی کی ضرورت نہیں ہے جو اگلے نبیوں کو ہوا، جب کہ ہم خدا کی سنت قدیمہ میں یہ بات موجود پاتے ہیں کہ وہ ایک نبی کی زندگی میں اس کے گھر ایک اور نبی پیدا کردیتا رہا ہے جو صرف اس واسطے نبی کہلاتا ہے کہ خدا کا مکالمہ اور مخاطبہ اس سے ہوتا ہے۔اس کی سنت میں پایا جاتا ہے کہ وہ ایک نبی کو کتاب دیتا ہے اور دوسرے نبی کو اس کی زندگی میں یا اس کی وفات کے بعد اس کی کتاب کے احکام کی اشاعت کے لئے بھیج دیتا ہے۔اوراس کو اپنے الہام سے اسی طرح مشرف کرتا ہے جس طرح اس نے کتاب والے نبی کو مشرف کیا ہوتا ہے۔

لہذا یہ کہنا کہ قرآن کی موجودگی میں کسی الہام کی ضرورت نہیں، یا کسی بندہ خدا پر دین اسلام کی حمایت اور تقویت کے لئے اور ربانی نشانات کو تازہ کرنے کے لئے اور خدا کی عظمت اور جلال کو ظاہر کرنے کے لئے اور مردہ دلوں کو زندہ کرنے کے لئے وحی اور الہام نازل نہیں ہوسکتا، یہ کہنے کے برابر ہے کہ خدا نے اپنی سنت قدیمہ کو تبدیل کردیا ہے یا اس کی صفت مکالمہ معطل اور بے کار ہوگئی ہے یا وہ معاذ اللہ بولنے کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گونگا ہو گیا ہے۔ باقی آئندہ۔ (اخبار بدر قادیان ص ۱۴ نومبر ۱۹۱۲ء ص ۴۔۶)

امام اعظم کے مصنف کا مذہب کیا ہے؟

ہمارے دوست منشی احمد دین صاحب مختار گجراتی نے اس کتاب پر ایک بسیط ریویو لکھا ہے میں چند اقتباسات اس رسالہ کے پیش کر کے یہ پوچھتا ہوں کہ محمد حیدر اللہ خان درانی مقیم جلال پور جٹاں حنفی ہیں یا چکڑالوی؟ یہ مسئلہ صاف ہونے کے بعد پھر ان کے رسالہ کا جواب دیا جاوے۔

۱: اور کوئی اس لئے کہ وہ قرآن کو مجمل اور نامکمل سمجھتا ہے اور اس لئے اس کی تبیین اور تفسیر کے لئے قرآن کے سوا کسی اور کو امام تصور کرتا ہے۔ کوئی تو آنحضرتﷺ کی تاریخی زندگی کو قرآن کا مفسر کہتا ہے جس کا ثبوت اکثر تو کسی ایسے صحیح طریق سے جس کو قرآن رد نہ کرے اس وقت بہم پہنچانا محالات وجودی سے ہے اور کوئی آنحضرتﷺ کی احادیث کو قرآن کا مفسر ہونا بتاتا ہے۔ اور ابوداؤد کی حدیث او تیت الکتاب ومثلہ معہ سے سند لیتا ہے جو درحقیقت حریز بن عثمان خارجی کی بنائی ہوئی حدیث ہے (الامام الاعظم۔ ص ۳۴)

۲۔ بخاری کی اپنی رائے کی وقعت خود اس واقعہ سے بھی ظاہر ہوتی ہے جسے امام بزدوی نے کشف الاسرار کی جلد اول کے صفحہ ۸ میں نقل کیا ہے کہ وہ بخارا سے ایک بکری کے دو شیر خوروں کی نسبت رضاعت کا فتوی دینے سے بحکم ابی حفص کبیر نکالے گئے ((الامام الاعظم۔ ص ۳۶)

۳۔ حالانکہ سورہ مریم میں لفظ اولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين من ذرية آدم میں مریم بھی شریک فہرست انبیاء ہے۔ (الامام الاعظم۔ ص ۴۱)

۴۔ ہم کہتے ہیں کہ الہامات اولیاء اللہ درحقیقت مخاطبات ربانی نہیں ہیں بلکہ وہ از جنس الہامات طبعی ہیں۔ (الامام الاعظم۔ ص ۴۲)

۵۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ دنیا میں کوئی بھی شخص دین کا مجدد کہلانے کا مستحق ہو۔ چہ جائے کہ ہر ایک صدی کے سر پر بلا کسی شرعی دلیل کے امت کے کسی ایک عالم کو نامزد کر دیا جاوے۔ مذکورہ مردوں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورتوں کی نبوت میں کوئی بھی شک نہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ ہر صدی کا مصنوعی مجدد کس مرض کی دوا ہے۔ قطع نظر اس کے سلف صالحین میں سے کسی نے بھی اس منصب کا دعویٰ نہ کیا (الامام الاعظم ص ۴۴)

۶۔ اس میں شک نہیں کہ مذکورہ آیت (لتبیّن للنّاس ما نزل الیھم) میں تبین ما نزل کا منصب نبی کریم ﷺ کو ہی دیا گیا ہے اور وہ محض قرآن کا سنا دینا ہے نہ کہ اس کی تفسیر کرنا.... اور نہ ہی قرآن کے ماسوا کوئی بھی چیز آنحضرت ﷺ کو دی گئی جس کی تبلیغ امت کے لئے آنحضرت ﷺ پر واجب تھی۔... فرمایا آنحضرت ﷺ نے لیس منا من لم یتغن بالقرآن یعنی وہ ہم میں سے نہیں جس کو قرآن کے ساتھ استغنا حاصل نہیں اور وہ قرآن کے سوا کسی اور چیز کا طالب ہے... پس اگر حدیث کی تبلیغ بھی منظور ہوتی تو بلغوا عنی حدیثاً بھی فرمادیتے حالانکہ یہ بہت ہی محل خطر ہے مع ہذا آیت فلیأتوا بحدیث مثله ان کانوا صادقین اور آیت فبای حدیث بعده یومنون قطعی طور پر ان احادیث کے بطلان پر حجت ہیں جو قرآن سے باہر اور اس کے مغائر ہیں (الامام الاعظم۔ص ۵۶)

۷۔ قرآن کریم کے مجملات کی توضیح اور بیان کا حق صرف خدا ہی کو ہے... اس میں شک نہیں کہ اگر ہم قرآن کو مجمل ہونا مان لیں جو بجز تبیین رسول کے خود بولنے والا اور بیان کرنے والا نہیں تو وہ ما انزل الینا نہ ہوگا بلکہ محض انزل الی الرسول ہوگا۔ جس سے ہم کو کوئی سروکار نہ رکھنا ماننا پڑے گا۔ ورنہ اس کے ناقص اور غیر کامل ہونے کا اقرار کرنا پڑے گا ((الامام الاعظم۔ص ۶۰)

۸۔ بلاشک ان لوگوں کی سخت جہالت ہے جو سورۃ نجم کی آیت و ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی میں الھوی سے قرآن مجید کے سوا اور کوئی معنی اخذ کئے ہوئے ہیں۔

۹۔ اسلام کوئی نیا دین نہیں ہے اور نہ ہی اس میں عبادات کے شرائع اور حلت اور حرمت کے احکام اگلے انبیاء کے شرائع سے جداگانہ ہیں۔ (الامام الاعظم۔ص ۶۱)

ب۔ کون کہہ سکتا ہے کہ نماز جو آدم سے لے کر عیسیٰ تک تمام انبیاء پڑھتے رہے، اسی صفت پر محمد ﷺ نہیں پڑھی۔ (الامام الاعظم۔ص ۶۲) اکمل قادیان۔ (بدر ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء ص ۶، ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امروہی کے شمس کا سفہ کا دائمی کسوف

مولوی عبدالصمد سند دردی سیاح، وارد پنجاب

کشمیری پریس لاہور۔ سن ندارد۔

(مرزا غلام احمد قادیانی کے دوران حیات کا مطبوعہ معلوم ہوتا ہے۔ بہاء)

بسم الله الر حمن الر حیم۔ الحمد لله رب العا لمین

و الصلوة و السلا م علی خا تم النبین و آ له و اصحا به اجمعین ۔ اما بعد

کافہ علماء اہل اسلام پر واضح ہے کہ پیر مہر علی شاہ نے بمقابلہ لاف زنی مرزا غلام احمد قادیانی دربارہ عدیم المثل ہونے اپنے کے خداشناسی اور تفسیر دانی میں امتحاناً اور محض اس کے اتنے بڑے دعوی کے توڑنے کے لئے کلمہ طیبہ کا معنی ظاہری طور پر اپنی کتاب شمس الہدایہ کے ابتداء میں استفسار فرمایا تھا، جس کے جواب میں مرزا قادیانی صاحب باوجود بے تعداد اصراروں معتقدین وغیر معتقدین کے قادر نہ ہوسکا۔ اور مولوی نورالدین نے تو بجواب سوالات عشرہ غلام حیدر ہیڈ ماسٹر چکوالی کے صاف الحکم میں جواب نہ لکھنے کا عذر و مغلوب ہوجانے کا خوف ظاہر کیا ۔ بعینھا عبارت ان کی یہ ہے:

ایسے رسائل کے جواب لکھنے میں غالب بھی مغلوب ہوجاتا ہے۔

بعد اس کے بڑی منت وزاری سے (محمد احسن) امروہی صاحب کو پیشگی روپئہ دے کر جواب نویسی پر آمادہ کیا سچ ہے: بدوز د طمع دیدہ ء ہوشمند۔

یہاں پر (محمد احسن) امروہی عبدالدراہم کے جہالات مرکبہ کے ظاہر کرنے سے پیشتر پبلک کو اس طرف توجہ دلائی جاتی ہے کہ کامل سال کے عرصہ میں قادیانی کا جواب پر قادر نہ ہونا، کیا اسکی لاف زنی مندرجہ ایام الصلح:

ایں وقت زیر سقف نیلگوں ہیچ متنفس قدرت نہ دارد۔ لاف برابری با من زند من آشکارا مے گویم وہرگز باک نہ دارم۔ اے اہالی اسلام درمیان شما جماعتے می باشند کہ گردن بدعوی محدثیت ومفسریت برمی فرازند۔ وطائفہ اند کہ از نازش ادب پا بر زمین نگذارند گرداند کہ دم بلند از خداشناسی زنند وخود را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چشتی وقادری ونقشبندی وسہروردی وچہاچہا.. گوئنداین جملہ طوائف رانزدمن بیارید۔

کوخاک میں نہیں ملادیا۔

اورظاہر ہے کہ کلمہ طیبہ میں استفسار کرنے سے ممتحن کی غرض صرف اتنی ہی تھی جو پبلک پر ظاہر ہوچکی اورقد تبین الر شد من الغی کاظہور ہوگیا، ورنہ ان کے ادنی شاگرد بھی ایسے سوالات وجوابات سے بخوبی اطلاع رکھتے ہیں۔ چنانچہ یہ عاجز بھی ایک عرصہ میں بہ رفاقت قدوۃ المحققین جناب مولوی میر عبداللہ ومولوی ولی احمداس نعمت سے مشرف ہوا تھا۔

اب ہم مختصر طور پر عبدالدراہم (محمد احسن) امروہی کی صرف عبارت متعلقہ جواب کوبعینھا، مطاعن و بکواس کے بغیر، نقل کر کے اس کی قلعی کھولتے ہیں اور محققین عصرو مدققین دہر سے مثل جناب مولوی عبداللہ پروفیسرلاہوری وجناب مولوی محمد حسن المعروف بہ فیضی (یعنی یہ رسالہ فیضی کی زندگی کا ہے۔بہاء) وجناب مولوی غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ ونظائرھم سے منصفانہ رائے چاہتے ہیں۔کیا (محمد احسن امروہی) عبدالدراہم کی تحریر واقعی جواب ہے یا جہل مرکب اور فقط اردوخوانوں کو چند آیات کی تفسیر لکھنے پر خوش کر کے روپیہ کا ہضم کرنا؟

معلوم ہو کہ جس شق کو امروہی نے لے کر جواب دیا ہے اس کا حاصل تو یہ تھا کہ اگر الـہ سے لا الـہ الا الله میں واجب الوجود لیا جائے تو برہان استثنائی میں ترتب لفسدتا کا مقدم یعنی تعدد الہ پر صحیح نہیں ہو سکتا بلکہ بجائے لفسد تا کے لما کا نتا یالما و جِد تا چاہیے تھا کیونکہ قدِم چونکہ وجوب کالازم ہے تو وجبا؟ برتقدیر تعدد سب کے سب قدیم ہی ہوں گے اور برتقدیر تخالف مرادان کے ایجاد عالم کا متصور ہی نہیں ہو سکتا کیونکہ ہر ایک واجب مانع ہے نفوذ ارادہ دوسرے سے تو پھر فساد کہاں۔ اور نیز مزعوم مخاطبین یعنی مشرکین عرب کا شرک فی العبادۃ ہے نہ شرک فی الوجوب بدلیل قولہ تعالی و لـئـن سألتھم من خلق السما وا ت وا لار ض لیـقو لن الله۔ باقی شقوق پر اعتراض چونکہ مجیب نے نہیں کئے اس لئے ہم بھی ان کی تشریح نہیں کرتے۔ امروہی صاحب کی عبارت متعلقہ جواب یہ ہے:

واضح ولائح ہو کہ محاورہ قرآن مجید میں بلحاظ تخصیص عقلی اور شرعی کے لفظ الـہ سے مراد وہ معبود حقیقی ہے جو واجب الوجود لذاتہ ہے (صفحہ ۲۳ سطر ۸۔۱۰)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعداس کے نفی تعداداور انحصار واجب الوجود فی فرد واحد پر دلائل عقلیہ ونقلیہ لکھ کر فرماتے ہیں۔

پس معنی کلمہ توحید لا الہ الا اللہ کے واضح اور صاف ہیں یعنی نہیں کوئی معبود حقیقی موجود سوا اللہ کے۔بس اس میں کذب کہاں ہے، بلکہ معترض خود محض کاذب ہے۔اور آیت

ولو کان فیھما آلھۃ الّا اللہ لفسدتا

بھی تعدد الہ کے بطلان کے لئے برہان قطعی ہے جس کو دوسرے مقام پر خود جناب باری تعالی نے مفصل طور پر بیان فرمایا ہے۔کما قال اللہ تعالی.

ما اتّخذ اللہ من ولد وما کان معہ من الہ ،اذا لّذھب کلّ الٰہ بما خلق ولعلا بعضھم علی بعض سبحان اللّٰہ عمّا یصفون (المومنون:۹۱)

(ناظرین کومعلوم ہو کہ یہ مضمون شمس الہدایہ کے مصنف کی کتاب تحقیق الحق سے چرایا ہوا ہے جس مخلص کا ذکر امروہی نے دیباچہ میں کیا ہے اسی مخلص نے وہ کتاب اس کو قادیان میں پہنچائی تھی باوجود اس کے پھر بھی جواب پر قدرت نہ پائی۔

حرف درویشاں بدوزد مرد وزن۔تا بخواند بر سلیمے افسوں)

حاصل اس استدلال کا یہ ہے کہ اللہ تعالی کے لئے ولد متصور نہیں ہوسکتا کیونکہ ولد کے لئے ضروری ہے کہ اپنے والد کے اخص اوصاف میں (مثلاً جیسا کہ یہاں پر واجب الوجوب ہے) مشارک ہو، ورنہ وہ ولد کیا ہوا۔ لیکن ولد میں صفت وجوب الوجود ہرگز ممکن نہیں ہوسکتی کیونکہ ولد تو والد سے موخر ہوتا ہے فاین وجوب الوجود۔اور نہ کوئی دوسرا الہ وجوب میں اس کے ساتھ معیت رکھتا ہے کیونکہ اس صورت میں ہم دریافت کرتے ہیں کہ ان دونوں الہ کا تمہارے نزدیے متخالف بالذات ہونا واجب ہے یا نہیں۔

شق ثانی دونوں الہ بالضرور کسی ذاتی میں مشترک ہوں گے اور دوسری ذاتی میں متخالف ہوں گے۔ پس ترکیب لازم آئی۔اندریں صورت دونوں کی احتیاج اپنے اجزاء ذاتیہ کی طرف لازم آوے گی وھو منافٍ لوجوب الوجود۔

اوربشق اول متخالفان بالذات کے افعال کا متخالف ہونا بھی ضروری ہوگا اور اس کا اقل درجہ یہ ہے کہ عالم کا فساد لازم آوے گا اور نظام وارتباط باہمی عالم کا بالضرور بگڑ جاوے گا۔لیکن ہم دیکھتے ہیں اور عالمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علوم طبیعات بخوبی جانتے ہیں کہ ہر ایک اشیاء عالم کا ارتباط دوسرے اشیاء عالم کے ساتھ منضبط ہوتا ہے اور تمام اشیاء عالم باہم نظم و مرتبط ہیں۔پس انتفاء تالی مستلزم ہے انتفاء مقدم کو، و ھو المطلوب ۔اور یہی حاصل ہے مطلب آیت ما اتّخذ اللہ من ولد و ما کان معہ من الہ ،اذا لّذھب کلّ الیہ بما خلق و لعلا بعضھم علی بعض سبحان اللّٰہ عمّا یصفون (المومنون:۹۱) کا

اور دوسری دلیل ابطال تعدد الہ کی یہ بیان فرمائی گئی ہے کہ:

ایک الہ دوسرے الہ پر علو کامل چاہے گا

اذ الالہ من لہ غایۃ الکمال و لا یکون علوا لا لھیۃ الا بالعلو الکامل

اور دوسرا الہ اسی طرح پر علو کامل میں کل الوجوہ کا مقتضی ہوگا لیکن ہر ایک الہ کا علو کامل دوسرے الہ پر محال ہے اور یہی معنی ہیں اذا لّذھب کلّ الیہ بما خلق و لعلا بعضھم علی بعض کے۔پس اس کی طرف نسبت ولد اور شریک کے ہرگز جائز نہیں۔

اور اس کی ذات پاک ہے ان دونوں بہتانوں سے اور یہی معنی ہیں سبحان اللہ عما یصفون کے۔ فبطل التعدد و ثبت التوحید بناء علیہ اگر ارادہ استحقاق للعبادۃ کا حقیقی طور پر جو متساوق للوجوب ہے عنوان موضوعی یا محمولی سے لیا جاوے، تو مستلزم لفسدتا کو ضرور ہوگا کما مر استدلا لہ تفصیلہ۔(انتہی صفحہ ۲۳،۲۴،۲۵،۲۶)۔

محرر سطور عفا عنہ ربہ الغفور اہل علم کی خدمت میں ملتمس ہے کہ یہ تحریر دو ورق اس چھوٹے جیسے ٹکڑے سوال کا جواب ہے جو پہلے ہدیہ ناظرین کیا گیا ہے۔یا صرف شرح آیات۔برائے خدا کوئی اس جاہل مرکب سے پوچھے کہ تجھے مرزا صاحب قادیانی نے زر نقد جماعت کے چندہ کی اس لئے عطا فرمائی تھی کہ فقط چند آیات قرآنیہ کی تفسیر لکھی جاتی، وہ بھی تفسیر کبیر وغیرہ کے دلائل محررہ کا ترجمہ اپنے نام سے منسوب کیا ہوا ہو۔ہرگز نہیں بلکہ انہوں نے تو مزید براں عطیہ منتیں اور زاریاں کر کے اپنی جان کو...خلاص کرنا چاہا تھا۔

..ادھر تو وہ بے چارہ جکڑا ہوا من انصاری الی اللہ پکار کر چلا رہا ہے، اور ادھر مولوی نور الدین مغلوبیت کے طور پر خاموشوں کے شہر میں جا بسے، مگر وہ بنا بریں صداقت قابل آفرین ہیں ہاں اتنا ہی قصور ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مرزائیوں کے برے دن ... سے بخلاف عبدالدراہم امروہی کی کہ زرنقد بھولی بھالی اور حیا کے پتلہ والی جماعت کی لے کر اذ تبرأ الذین اتبعوا من الذین اتبعوا و رأوا العذا ب (البقرہ:۱٦٦) کا مصداق بنا۔

علماء عصر پر عبارت مذکورہ امروہی سے ظاہر ہو گیا ہوگا کہ امروہی نے جہل مرکب کا پورا پورا ثبوت دیا مگر اس کی چالاکی قابل آفرین ہے کہ اپنی جہالت پر پردہ ڈالنے کے لئے ...لکھ دیا:

واضح خاطر عاطر ناظرین ہو کہ ہم نے اس جواب میں مولف کا ایسا تعاقب کیا ہے کہ جدھر کو مولف گیا ہے، ادھر ہی کو ہم بھی اس کے ساتھ ساتھ گئے ہیں..الخ (حاشیہ۔ص۲٦)

میں کہتا ہوں ہاں بے شک یہ کہنا آپکا بجا اور سچ ہے۔ نافہم طالب علم کا یہی وطیرہ ہوتا ہے کہ معلم کے پیچھے طوطے کی طرح صرف الفاظ بعینھا کہتا چلا جاتا ہے۔ گویا مجیب نے صاف سچ کہدیا کہ میں شمس الہدایت کے اس مقام میں بڑا اخفش ہوں۔

اور اس کے صفحہ ۲۷ سطر ۴ پر لکھتے ہیں کہ:

پس مولف پر ضروری ہے کہ صفات احدیت وصمدیت مسئلہ محولہ خود یعنی استیلاء صفاتی بعضها على بعض کو دلائل عقلیہ ونقلیہ سے اول ثابت کرے کہ صفات احدیت وصمدیت میں استیلاء بعضها على بعض ہے تب ہم بھی اس مسئلہ استیلاء صفاتی بعضها على بعض پر گفتگو کریں گے، انتہی

میں کہتا ہوں یہ چالاکی بھی قابل آفرین ہے، تا کہ سانس بھی ہو اور پھر عجز و ناتوانی کا اقرار کیا معنی رکھتا ہو۔ آخری دم میں سکندر کا مقابل دارا بادشاہ اس کے ران پر سر رکھے ہوئے کہتا تھا:

مجنباں مرا تا بجنبہ زمین

پھر اسی صفحہ میں کودن طالب علم کی طرح شمس الہدایت کی عبارت کو پڑھے جاتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

سلّمنا کہ اولیت امکان مستلزم ہے امکان ازلیت کو مادہ وجوب میں لیکن ممکنہ عامہ موجبہ جزئیہ یعنی بعض ا لاله موجود بالامکان العام جو نقیض ہے ضروریہ سالبہ کلیہ یعنی لا اله موجود بالضرورة اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادق ہے تو کیا اور کاذب ہے تو کیا اس کا صدق یا کذب کلمہ توحید کے معنوں میں ہم پر کیوں وارد کیا جاتا ہے۔

میں سمجھتا ہوں قولہ اگر صادق ہے تو کیا، اور کاذب ہے تو کیا، صاف شہادت دے رہا ہے کہ مجیب نے اس عبارت کا مطلب نہیں سمجھا، تب ہی عبارت مذکورہ شمس الہدایت کو بے ربط ٹھہرایا۔ ہم نے چونکہ یہ اوراق مصنف قدس سرہ عم فیضہ سے سبقاً پڑھے ہیں، لہذا ہم شہادت دیتے ہیں کہ مجیب عبدالدرا ہم اس سارے جواب میں: ایں راہ کہ تو میروی بہ ترکستان ست، کا مصداق ہو رہا ہے۔ ہم اس مقام کے سوال اور جواب مشرح لکھنے کے اسی صورت میں مجاز ہیں کہ قادیانی صاحب مع اپنے معاونوں کے صریح لفظوں میں اپنی جہالت کا تفسیر دانی سے اقرار کریں۔

اور یہ بھی ناظرین کو معلوم ہو کہ نہ تو یہ اعتراض لاحل تھا، اور نہ شیخ اکبر وغیرہ علماء کرام کے جواب پر اعتراض اعتقاداً کیا گیا تھا، بلکہ محض امتحاناً مدعی کا دعویٰ توڑنے کے لئے۔ الحمدللہ کہ ہر ایک کو معلوم ہو گیا کہ جو شخص کلمہ طیبہ کے معنی ظاہری علمی طور پر نہیں لکھ سکتا وہ تفسیر نویسی میں سر آمد ابناء زمان کیسا ہو سکتا ہے۔

بعد اس کے صفحہ ۲۷ میں محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں:

اگر کلمہ توحید کو موجبات کا لباس پہنا کر سمجھتا ہے تو یوں کہیے کہ لا الہ غیر اللہ موجود بالضرورۃ کیونکہ یہاں پر حرف الا موجود ہے جو بمعنی غیر ہے اور الله کی صفت نحوی واقع ہوئی ہے۔

میں کہتا ہوں علماء عصر کی خدمت میں التماس ہے کہ کلمہ الا بمعنی غیر لا الہ الا اللہ میں کہنا کیا جہالت نہیں ہے؟ کافیہ پڑھنے والا بھی کہہ سکتا ہے کہ الا بمعنی غیر ہرگز نہیں کیونکہ وہ مشروط ہے بدیں شرط

اذا کانت تابعة لجمع منکر و غیر محصور بحو لو کان فیهما آلهة الا الله لفسدتا

اور یہ سوچنا کہ کلمات

الاستثناء هل وضعت الاحکام مخالفةٍ لما قبلها ثابتیة لما بعدها او لاخراج ما بعدها و جعله فی حکم المسکوت عنه و المشهور فی کتب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشافعية ليس مبينا على ان رفع النسبة الا يجا بيه هو السلبية بل على ان العدم اصل فى الا شياء كما ان التحقيق ليس منا ط ان المر كبا ت ... عند الشا فعية مو ضو عة لما فى نفس الا مر و لا واسطة بين الثبو ت و الا نتفاء الواقعين و عندالحنفية مو ضو عة الا مور الذ هنية فلا يلز م من نفى الحكم با لثبو ت و الا نتفاء الحكم بما ،

تو پھر اصل در کنار رہا۔

ناظرین پر واضح ہو کہ یہ سوال متعلق کلمہ طیبہ کا بمعہ جواب اس کے حضرت مصنف شمس الہدایت نے تین سال پہلے اس کے مطبع مصطفائی لاہور میں جمادی الثانی ۱۳۱۰ھ میں طبع کرا کر شائع کر دیا تھا اور یہ جواب امروہی کا اسی کی نقل ہے مگر علمی لیاقت ماشاءاللہ مجیب عبدالدرہم کو اس قدر ہے کہ عرصہ کامل سال تک اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکا اور تاخیر جواب کا جس کو بزعم خود جواب سمجھے بیٹھے ہیں۔ عذر یہ لکھتے ہیں کہ ہم کو کتاب شمس الہدایہ نہیں بھیجی گئی۔ قسمیہ کہتا ہوں کہ مخدومی مولوی محمد غازی نے عید رمضان سال گذشتہ سے کئی دن پہلے سب سے اول مرزا صاحب کو ڈاک میں روانہ کی تھی۔ چنانچہ بعض مریدین مرزا صاحب نے جو بر وقت پہنچنے کتاب کے مرزا صاحب موصوف کی مجلس میں حاضر تھے بعد عید کے ہمارے پاس اس کا ذکر کیا۔ اس کو بھی جانے دیجئے مولوی نورالدین کا خط مطبوعہ الحکم شاہد کافی ہے۔

آج بتاریخ ۲۹ رمضان اسی قدر لکھ کر ناظرین سے مہلت چاہتا ہوں کہ بر سر راہوں بعد اقامت انشاءاللہ مجیب کے جہالت کا تارو پودا کھاڑ کر پبلک کے سامنے رکھا جائے گا ابھی ضلع گجرات میں سفر کی حالت میں مجیب کا اتنا ہی جواب دیکھنے کا موقع ملا۔ ہاں بل رفعه الله کے متعلق بھی اس کی تحریر دیکھنے میں آئی جس میں حسب قواعد فائدہ جلیلہ بزعم خود رفع روحانی کو ثابت کرنا چاہا ہے مگر ہنوز دلی دوراست۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مابعد بل رفع جو کنایہ اعزاز و تکریم سے ہے اس میں اور ماقبل بل یعنی قتل صلیبی میں جو بحکم تورات مستلزم لعن ہے تنافی اور تضاد ہے کیونکہ ملعون معزز عنداللہ نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یہ ہے خلاصہ اس کے جواب کا اس مقام میں۔

میں کہتا ہوں پبلک کی خدمت میں صرف اتنا ہی التماس ہے کہ ذرا ان حضرات سے یہ دریافت فرماویں کہ کہاں ہے تورات کا حکم کہ جو کوئی بذریعہ صلیب قتل کیا جاوے، وہ ملعون عنداللہ ہوتا ہے خواہ وہ بے گناہ ہی ہو۔ کیا مقتول بغیر الحق خواہ پتھر سے ہو یا تیر سے یا تلوار یا صلیب وغیرہ اسباب قتل سے شہداء میں بموجب احکام تورات وقرآن مجید کے داخل نہیں۔ کوئی مومن بہ کتب سماویہ اس کا انکار کرسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مرزا جی کو بمعہ چیلوں چانٹوں اپنے کے آیت تورات کا مطلب سمجھ میں نہیں آیا۔ صرف

۲۳۔ آیت (کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے) کے ظاہر پر نظر ہے۔ اگر

۲۲۔ آیت کو پڑھ کر تدبر فرمائیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ حکم ہر ایک مصلوب کے لئے نہیں بلکہ خاص وہ شخص جو کسی جرم کی سزا میں پھانسی دیا گیا ہو۔ بائیسویں آیت یہ ہے:

اور اگر کسی نے کچھ ایسا گناہ کیا ہو جس سے اس کا قتل واجب ہو اور وہ مارا جاوے اور تو اسی درخت میں لٹکا دے

۲۳۔ تو اس کی لاش رات بھر درخت پر لٹکی نہ رہے بلکہ اسی دن اسے گاڑ دے کیونکہ وہ جو پھانسی دیا جاتا ہے خدا کا ملعون ہے۔

ظاہر ہے عیسیٰ بن مریم فی الواقع غیر مجرم تھے، تو بنا بر واقع ماقبل بل یعنی قتل اور مابعد اس کے یعنی رفع اعزاز میں تنافی اور تضاد کہاں ہوا۔ بلکہ مقتول غیر مجرم معزز عنداللہ ہوا۔ اور اگر مسیح کو مجرم بزعم یہود خیال کر کے تنافی پیدا کی جائے، تو یہ کلام قصری یعنی وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ یہود کا مقولہ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ ان کی تکذیب میں وما قتلوہ .. الخ، فرماتا ہے۔ پس چاہیے کہ بحسب علم الٰہی مسیح مجرم ہو، والعیاذ باللہ یہود کا مقولہ کلام قصری مشتمل بر کلمہ بل نہیں ہے بلکہ وہ یہ ہے انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ۔

اور نیز اگر مسیح کا مجرم ہونا حسب زعم یہود کے خیال کر کے تضاد وتنافی مانی جاوے، تو تردید اس کی ماقتلوہ یقیناً .. الخ کے ساتھ مناسب نہیں بلکہ اس تقدیر پر تردید میں زیادت یوں ہونی چاہیے تھی

وماکان المسیح لعصمتہ ملعوناً بحکم التوراۃ ولو کان مقتولاً کما

www.KitaboSunnat.com

تزعمون فاتوا بها و اتلو ها ان کنتم صادقین و ما قتلوه .. الخ

ورنہ یہود کا یہ دھوکا نکالنے سے یہ تردید یعنی و مـا قتـلوه .. الخ قاصر ... تفصیل اس کی دوسری کاپی میں جو بعد اقامت کے متعلق سائر مضامین مجیب کے لکھی جاوے گی ملاحظہ فرمالیویں والسلا م علی من اتبع الھدی

آئندہ ہم عبدالدراہم کے مضامین کو حذف کر کے صرف عبارت متعلقہ مضمون علمی کو نقل کریں گے

اللھم صل علی سید نا محمد المصطفی و آ له و عتر ته اهل التقی والنقی ۔

الراقم عبدالصمد النسد دردی سیاح حال وارد پنجاب

....

ا غا ثۃ الملھو ف المسجو ن

فی مصا ئد القا دیا نی المجنو ن

المقلب به

الفتح المبین علی معتقدی المھین

قاضی عبدالاحد خان پوری،

باہتمام ابوادریس احمد حسن شوکت مدیر اخبار شحنہ ہندوطوطی ہندورسالہ پروانہ

مطبع شوکت المطابع میرٹھ

بسم الله الر حمن الر حیم ۔ ایا ك نعبد و ایا ك نستعین۔

الحمد لله رب العا لمین و الصلوة و السلام علی سید المر سلین و علی آ له و ا صحا به ا جمعین ۔ اما بعد :

پس جاننا چاہیے کہ ایک معزز مرزائی نے چند سوالات بذریعہ تحریر بخدمت جناب مولانا وشیخنا مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی ابن مرشدنا وشیخنا عبداللہ الغزنوی مرحوم ارسال کئے۔ پس جناب مولانا صاحب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحکم لان یھدی اللہ بک رجلاً واحداً خیر لك من حمر النعم ،وبحکم الدین النصیحۃ اپنی اوقات عزیزہ ومعمورہ صرف کرکے جواب پختہ ومضبوط مدلل بدلائل عقلیہ ونقلیہ تحریر فرما کرارسال کیا۔ پھر اس معزز مرزائی نے ان سب مضامین عالیہ ایمانیہ علمیہ کونظر انداز کرکے فقط تمہید کے ایک فقرہ کو پکڑ کراس پر بے جا حملہ کیا۔لکن وہ حملہ بالکل مہمل بلکہ اوسکی سب تقریر ایسی مہمل ومتناقض ومتضاد ہے کہ اس سے کوئی نتیجہ ہرگز نہیں نکل سکتا۔ کما ستعرف انشاء اللہ تعالی عنقریب ۔ایسا ہی تمام کلام مرزا و مرزائیوں کا ہمیشہ بے نتیجہ صیحہ ہوا کرتا ہے۔

چونکہ مولانا (عبدالواحد غزنوی) صاحب اہل اللہ میں سے ہیں اور اپنے اوقات معمورہ ایسے مباحثات میں صرف کرنا نہیں چاہتے ،لہذا اس تحریر کو اس ہیچ مدان وہیچ میرز کی طرف ارسال فرما کر مامور کیا کہ مختصر جواب اس کا لکھوں۔اگر چہ وہ تقریر لائق جواب نہیں بلکہ وہ خود اپنا جواب ہے،لکن چونکہ خاکسار کمترین تلامذہ میں سے ہے مجبوراً امتثا لاً للا مر کچھ لکھنا پڑا۔

جاننا چاہیے کہ مولانا (عبدالواحد غزنوی) صاحب کی تحریر دل پذیر میں مضامین علمیہ بہت ہیں۔ چنانچہ کچھ بطور نمونہ ذکر کرتا ہوں۔

تمہید مشتمل برامور ایمانیہ:

ایمان بالغیب، وانقیاد تسلیم، وتقدیم نقل صحیح برعقل، وتمثیل بقصہ ابلیس وملائکہ وغیرہ

جواب سوالات مرزائی درباب حکمت نزول مسیح وکسر صلیب وقتل خزیر ووضع جزیہ وفیض مال

حتّٰی لا یقبلہ احد و یکون السجدۃ الواحدۃ خیر من الدنیا و ما فیھا ،

وتفسیر آیہ و ان من اھل الکتاب الا لیؤ منن بہ قبل مو تہ.. الآیۃ بقول حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ،

وجواب سوال عیسی علیہ السلام نبی ہونگے یا امتی،

ومعنی اما مکم منکم،وذکر تحریف مرزا قادیانی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجواب سوال حق تعبیر کا پیش گوئیوں میں کس کو ہے،

وبیان اتباع مہاجرین وانصار وسلف صالحین وخیر قرون،

اور بیان ان قباحتوں ستہ کا جو صحابہ کی تابعداری چھوڑنے میں لازم آتی ہیں (اور وہ چھ عدد بیان فرمائے)

اور جواب اس سوال کا کہ جو مدعی مسیحیت کو یعنی مرزا قادیانی کو مسیح مانے اس کا کیا حکم ہے،

اور بیان حدیث رب اشعث اغبر، الحدیث مرزا قادیانی کے رد میں،

اور ذکر پیش گوئی عبداللہ آتھم والی اور بیان ضرر مرزا قادیانی کا اسلام پر،

اور مغلوب ہونا مرزا قادیانی کا عیسائیوں کے مقابلہ میں، اور سخت ذلت اٹھانا اس کا، وغیرہ،

اور یہ سب مضامین بادلائل لکھے۔ان سب کو جناب مرزائی صاحب نے نظر انداز کر دیا مگر ایک فقرہ پر بے جا حملہ کیا

کما سنقف علیہ انشاء اللہ فالآن نشرع فی المقصود بعون الملك المعبود

مضمون در بارہ عقل ونقل

جناب مولانا عبدالواحد غزنوی صاحب نے تمہید میں جو مضمون عقل ونقل کے بارہ میں ذکر فرمایا، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ نقل صحیح وثابت کے مقابلہ میں جو عقل ہو وہ صحیح نہیں بلکہ بے چون و چرا نقل ثابت پر ایمان لانا چاہیے۔یہی شیوہ صدیقین مومنین بالغیب کا ہے، نہ یہ کہ اگر عقل ناقص اس کو قبول کرے تو ایمان لاوے اور اگر عقل مستقیم اس کو نہ مانے تو ایمان سے استعفا دے کر اپنی تشہی اور ہوا کے مطابق نقل ثابت ظاہر الدلالت پر بے جا حملے کئے جاویں۔یہ شیوہ مغضوب علیھم و ضالین کا ہے۔چنانچہ ان کے معلم اول ابلیس نے ایسا ہی کیا کہ الٰہی فرمان کے مقابلہ میں یہ دلیل عقلی پیش کی انا خیر منه خلقتنی من نار و خلقته من طین۔ایسا ہی بعضے آثار میں آیا ہے اور علماء سلف نے بھی فرمایا اول من قاس ابلیس یعنی جس نے اول نص کے مقابلہ میں عقلی دلیل پیش کی ابلیس تھا۔

مرزائی صاحب اس کے جواب میں فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ: جناب کی یہ رائے ہے کہ خدا کے قول اور فعل میں ہم کو عقل سے بالکل کام نہیں لینا چاہیے بلکہ اس پر ایمان رکھنا چاہیے۔ اور اس پر شیطان کی نافرمانی کی مثال دے کر جناب نے اس امر کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ اگر وہ صرف ایمان کو کام میں لاکر تعمیل حکم کرتا اور انا خیر منه نہ کہتا تو اس تباہی اور بربادی میں نہ پڑتا لکن میں نے اس کا مضمون یہ نہیں سمجھا ہے جو جناب تحریر فرماتے ہیں۔ میری رائے میں انسان کو دو چیزوں سے دیگر حیوانات پر فوقیت حاصل ہے، عقل اور ایمان سے۔ ان دونوں میں اگر ایک کی بھی کمی ہو جائے تو حال ابتر ہو جاتا ہے۔ الخ

اقول بحول الله و قوته۔ مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی نے کہاں لکھا ہے کہ خدا کے قول اور فعل میں ہم کو عقل سے بالکل کام نہیں لینا چاہیے۔ یہ فقرہ بالکل خلاف نفس الامر ہے، بلکہ عقل خداداد سے اللہ عز و جل اور رسول اللہ ﷺ کی تصدیق کر کے انقیاد و تسلیم و اطاعت کا کام لینا چاہیے کہ اللہ عز و جل ہر صفت کمال کے ساتھ موصوف ہے جو قرآن و حدیث میں وارد ہوئے ہیں اور ہر صفت نقصان و عیب سے پاک ہے اور اس کے واسطے قدرت کاملہ ہے ان الله علی کل شیء قدیر یفعل الله ما یشاء و یحکم ما یرید اور اس کے افعال میں تفکر کر کے تسبیح پڑھنی چاہیے

و یتفکّرون فی خلق السّماوات و الارض ربّنا ما خلقت هذا باطلاً سبحانك فقنا عذاب النّار۔

نہ یہ کہ اسکے قول اور فعل میں چون و چرا کر کے ابلیس کی طرح اس کے اوامر و اخبار کا مقابلہ اپنی ناقص عقل سے کریں اور اس کی بے انتہاء قدرت و طاقت کو اپنی عقل کے پیمانہ میں ڈال کر جو زیادہ ہو اس سے صاف انکار کریں کہ نہ وہ جسم عنصری کے ساتھ عیسی و رسول اللہ ﷺ کو زندہ آسمان پر لے جا سکتا ہے اور نہ وہاں سوائے کھانے پینے اور ٹٹی کرنے کے زندہ رکھ سکتا ہے اور نہ نزول عیسی و یاجوج و ماجوج و دابۃ الارض و دجال و ملائکہ کے خبر دینے میں وہ سچا ہے اور نہ خاتم النبیین کہنے میں صادق اور نہ خرق عادت و معجزات دکھلانے پر قادر وغیرہ وغیرہ کیونکہ یہ سب ہماری عقل کے خلاف ہے اس طرح عقل کو کام میں لانے سے بے شک مولانا صاحب غزنوی سخت منع فرماتے ہیں اور اسی چون و چرا کہتے ہیں لا یسئل عمّا یفعل و هم یسئلون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی صاحب بھی بعضی جگہ اس بات کو مان گئے ہیں چنانچہ صفحہ ۵ کے اخیر میں فرماتے ہیں کہ اگر شیطان عقل کو کام میں لاتا اور سوچ لیتا کہ اچھا وہ ہے جس کو بنانے والا اچھا کہے، تا اخیر صفحہ ٦

پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ شیطان اگر صرف ایمان کو کام میں لاتا اور بغیر چون و چرا کے تعمیل حکم کرتا اور نص کے مقابلہ میں عقل کو کام میں نہ لاتا، بلکہ عقل کو طاعت میں کام لاتا، اور یہ دلیل عقلی انا خیر منه ..الخ پیش نہ کرتا تو بے شک اس تباہی و بربادی میں نہ پڑتا لکن مرزائی صاحب اس کا مضمون یہ نہیں سمجھے جو مولانا عبدالواحد غزنوی صاحب نے تحریر فرمایا اگرچہ مان بھی گئے ہیں من حیث لا یشعرو ن جیسا صفحہ ۵ تا ٦ کا حوالہ اوپر گذرا۔

اور مرزائی صاحب فرماتے ہیں:

انسان کو دو چیزوں سے دیگر حیوانات پر فوقیت حاصل ہے، عقل اور ایمان سے۔

اقول: حیوان عربی میں زندہ و زندگانی کو کہتے ہیں پس یہ قول بھی مرزائی صاحب کا ایسا مہمل ہے کہ کیا کہوں۔ اولاً حصر صحیح نہیں کیونکہ اللہ عزوجل نے انسان کو اور حیوانوں پر بہت چیزوں سے فوقیت دی ہے۔ عقل و نطق و ضحک وغیرہ سے جو خواص انسانیت کے ہیں اور دیگر بہت کرامات وانعامات سے فوقیت دی ہے

و لقد کرّ منا بنی آ د م و حملنا ھم فی البرّ و البحر ورزقنا ھم من ا لطّیّبا ت ۔

پس حصر مرزائی صاحب کا باطل ہوا۔

ثانیاً جیسی عقل افراد انسان میں شائع ہے اور لازمی امر ایسا ایمان نہیں بلکہ ایمان اقل قلیل انسانوں کو دیا گیا ہے۔ قال تعالی

و لقد صدق علیھم ابلیس ظنّه فا تبعوہ ا لا فر یق من المؤ منین ،

وغیر ذالک من الآیات۔

پس عقل کو عدیل و ہم پلہ ایمان کا کرنا کیسا اور فوقیت انسان کی اور حیوانات پر بمجرد انسانیت کے ایمان سے کیسے ہوئی کیا کفار انسان بھی اور حیوانوں پر عقل و ایمان کی فوقیت رکھتے ہیں۔ پھر ان کے حق میں کالانعا م بل ھم ا ضل کیوں فرمایا۔ یا مرزائی صاحب کے نزدیک ہر انسان مومن ہے اسی واسطے ایمان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معادل وشقیق عقل کا کر کے انسان کے ساتھ مختص کیا اور اس پر شاہد عدل انہیں کا قول ہے صفحہ ۳ سطر ۵ میں،

کیونکہ ایمان کے معنی بالغیب چیز کو ماننے کے ہیں، اور انہوں (ہندوؤں) نے اپنے بزرگوں سے متبرکاً سنا ہے کہ پتھر اور لنگ وغیرہ کی پرستش سے آدمی نجات پا سکتا ہے اور اسی ایمان بالغیب کی رو سے وہ کاروائی کر رہے ہیں۔ انتہی

پس مطابق اس حد وتعریف ایمان کے ہر انسان مومن ہے کیونکہ ہر ایک آدمی کسی غائب چیز کو مانتا ہے پس جس طرح عقل ہر انسان میں ہے ایسا ہی ایمان بھی تمام افراد انسان میں موجود ہے، پھر دنیا میں کوئی کافر نہیں رہا۔ سبحان اللہ کیا معارف وحقائق ہیں اور کیا عقل رسا۔

ثالثاً۔ کیا جن اور فرشتے بھی امان وعقل رکھتے ہیں آپ کے نزدیک یا نہ۔ یا یہ زندہ نہیں ہیں آپ کے نزدیک۔ یا آپ کے نزدیک وجود خارجی نہیں رکھتے۔ یا ملائکہ روحانیات کواکب ہیں اور جبریل روح آفتاب کا اور وہ ہرگز اس سے جدا نہیں ہوسکتا اور نہ زمین پر اتر سکتا ہے اور نہ زمین سے کوئی کوئی آدمی آسمان پر جا سکتا ہے، بہرتقدیر عقل وایمان ملائکہ رکھتے ہیں یا نہ۔

رابعاً۔ میں کہتا ہوں کہ اگر مرزائی صاحب کی رائے میں انسان کو اور حیوانات پر دو چیزوں سے فوقیت حاصل ہے تو کیا اور حیوانات سب بے ایمان کافر ہیں اور سب انسان مومن ہیں۔ نہیں بلکہ سب منقاد ومطیع حکم الٰہی ہیں۔ قال اللہ تعالی

و للّه یسجد ما فی السما وا ت و ما فی ا لا ر ض من دا بة.. ا لآ یه

و قال الله تعا لی : الم تر انّ الله یسجد له من فی السا وا ت و من فی ا لا ر ض و الشّمس و القمر و النّجو م و الجبا ل و الشّجر و الدوا ب و کثیر من الناس و کثیر حق علیه العذا ب و من یهن اللّه فما له من مکرم انّ اللّه یفعل ما یشا ء هذان خصما ن اختصموا فی ر بّهم ... ا لآ یه ۔

اور ہدہد حیوان کا قول سورہ نمل سے

وجد تها و قو مها یسجدو ن للشّمس من دو ن الله ...ا لآ یه۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ لیں۔ سبحان اللہ! مرزائی صاحب کیا یہی عقل ہے جس کا نمبر ایمان سے پیشتر رکھا گیا ہے جس کو ایک ادنی فقرے میں اتنی ٹھوکریں لگتی ہیں کہ بیس دفعہ اسفل السافلین میں گرتا ہے۔ پس بڑا حیف ہے مرزائیوں بے چاروں پر کہ باوجود اس بودی و نکمی عقل کے کس دھوکہ میں پھنس گئے کہ تمام اسلام و مہاجرین وانصار و اجماع امت کو اس عقل کے بھروسہ پر جواب دے بیٹھے۔ فانا للہ و انا الیہ راجعون۔

ایمان کی تعریف قرآن وحدیث سے سیکھنی چاہیے۔ اگر قرآن وحدیث دیکھا ہوتا تو ہندوؤں کو مومنین بالغیب کے قطار میں نہ جکڑتے۔ قال اللہ تعالی:

قولوآ امنّا باللہ و ما انزل الینا و ما انزل الی ابراھیم و اسماعیل و اسحاق و یعقوب و الاسباط وما اوتی موسی و عیسی و ما اوتی النّبیون من رّبھم لا نفرّق بین احد مّنھم و نحن لہ مسلمون فان آمنوا بمثل ما امنتم بہ فقد اھتدوا و ان تولوا فانما ھم فی شقاق فسیکفیکھم اللہ و ھو السّمیع العلیم

اور حدیث تعلیم جبریل میں فرمایا:

فاخبرنی عن الایمان قال ان تؤمن باللہ و ملائکتہ و کتبہ ورسلہ و الیوم الآخر و تؤمن بالقدر خیرہ و شرہ قال صدقت۔ (الحدیث)

پس جب تک مثل مہاجرین وانصار کے ایمان شرعی نہ لاویں تو مومن نہیں ہوتے، پھر مرزائی صاحب ہندوؤں کو کس طرح مومن بالغیب فرماتے ہیں جب سرے سے ایمان ہی نہیں۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔ اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ مرزائی صاحب کی سب تقریر مہمل بے معنی اور عقیم ہے کہ کوئی نتیجہ صحیحہ اس سے نہیں نکل سکتا بجز مجرد لفاظی وخالی ملمع سازی کے۔

پھر میں کہتا ہوں کہ عقل سے آپ کی کیا مراد ہے؟ آیا وہ قوت فہم ومعرفت جو اللہ عزوجل نے ہمارے وجود میں رکھی ہے، یا وہ علوم ومعارف جو اس قوت سے حاصل کئے ہیں۔ برتقدیر اول پس وہ قوت تو شرط ہے تمام علوم ہمارے کے لئے، خواہ عقلی علوم ہوں خواہ نقلی، پھر وہ نقل کے معارض کس طرح ہوسکتی ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ شرط کبھی معارض شروط کے نہیں ہوتی۔ یہ محال ہے عقل میں کہ جس چیز کی شرط ہو اسی کے معارض بھی ہو۔ پھر اس کو ایمان کا عدیل بنانا کیسا؟

بر تقدیر ثانی، یعنی مراد عقل سے وہ علوم ہیں جو اس قوت سے حاصل ہوئے ہیں، پس وہ سب معارض ومخالف نقل کے نہیں، بلکہ جو ان میں صحیح ہیں وہ موافق ہیں نقل کے، اور معاضد اور جو شبہات وغلط و زلات عقل سے ہیں وہ بے شک مخالف ہیں نقل صحیح کے۔ چنانچہ علوم وشبہات وشکوک دہریوں اور فلاسفوں و نیچریوں مرزائیوں وغیرہ طوائف گمراہوں کے بلکہ عقلاء بنی آدم میں بڑا سخت اختلاف واضطراب ہے جس سے عقل مند جان سکتا ہے کہ عقل لایق اعتماد کے نہیں جب تک تابع وحی کے نہ ہو۔ چنانچہ مرزائی صاحب بھی قائل ہیں کہ تنہا عقل سے آدمی دہریہ بن جاتا ہے۔

اب اضطراب عقلاء کا حال سنئے:۔

کوئی اپنی عقل سے کہتا ہے کہ اس عالم مشہود کا کوئی خالق ہی نہیں، بلکہ خود بخود اور قدیمی ہے۔

اور کوئی کہتا ہے کہ خالق تو ہے لیکن مادہ عالم کا اور ارواح قدیمی ہیں اور پھر عقلی دلائل پیش کرتا ہے۔

کوئی کہتا ہے اپنی عقل سے کہ خالق بعینہ یہی مخلوق ہے یا خالق مخلوق میں حال وساری ہے جیسے روح جسم میں۔

اور کوئی کہتا ہے کہ خالق عالم نہ فوق ہے نہ تحت نہ یمین میں ہے نہ شمال میں نہ متصل ہے نہ منفصل نہ داخل عالم ہے نہ خارج۔

اور کوئی کہتا ہے کہ یہ محالات سے ہے۔

اور کوئی عقل سے کہتا ہے کہ خالق ہر جگہ و ہر مکان میں موجود ہے

اور کوئی کہتا ہے کہ عقل صحیح موافق نقل صحیح کے ہے اس باب میں کہ صانع عالم بائن ہے مخلوقات سے، عالی ہے عرش پر اور علی الاعلی ہے جیسا مذہب ہے تمام انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کا۔

علی ہذا القیاس حشر اجساد، ورویت ودیدار رب العباد، وجنت ودوزخ وغیرہ امور میں عقلاء سخت مختلف ومضطرب ہیں اور ہر ایک دعوی عقل کا کرتے ہیں، اور مرزائیوں سے ہزار درجہ اعقل ہیں۔ کوئی کہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ صعود جسم مبارک ولطیف رسول اللہ ﷺ کا معراج فوق سبع سماوات ممکن وواقع ہے چنانچہ نقل صحیح ومتواتر نے خبر دی ہے اور عین مطابق عقل کے ہے اور ایسا ہی صعود ونزول عیسی کا موافق کتاب وسنت واجماع امت کے ہے اور عقل صحیح اس پر گواہ ہے اور کوئی عقل مردود سے کہتا ہے کہ جسم عنصری وکثیف کے ساتھ معراج وصعود ورفع ممکن نہیں اور نہ کرہ زمہریر سے جونہایت سرد ہے عبور ممکن ہے اور یہ خلاف قانون قدرت کے ہے، اور نہ افلاک قابل خرق والتیام کے ہیں۔ ایسا ہی اختلاف فرق ضالہ اسلامیہ مثل روافض وخوارج وجہمیہ جبریہ مرجیئہ قدریہ معتزلہ واصناف متکلمین کا ہے۔

پس جب عقلیات میں اختلاف واضطراب اس قدر بے شمار وبے حساب ہے اور ہر کوئی مدعی عقل کا ہے تو ہم اپنے ایمان کو کس کس کی عقل کے ساتھ وزن کریں کوئی میزان اس کی مرزائی صاحب ہم کو بتاویں، یا باوجود اس قدر اختلاف واضطراب کے ہر کوئی مثل شتر بے مہار کے اپنی عقل کے پیچھے چلا جاوے۔

پس اس وقت جتنے آدمی ہوں اتنے ہی مذاہب ہونگے کیونکہ دو عاقل ہرگز متفق نہیں ہوتے جب تک کسی کی تقلید نہ کریں۔ قال اللہ تعالی:

و لو کا ن من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ ا ختلا فاً کثیراً۔

عقل کسی امر میں صحیح فیصلہ نہیں دی سکتی۔ اسی واسطے علماء وآئمہ اسلام نے ادلہ اربعہ مقرر کر کے اول کتاب اللہ، پھر سنت رسول اللہ، پھر اجماع کو رکھا ہے کہ تینوں ادلہ معصوم ہیں خطا سے، اور پھر چہارم مرتبہ قیاس پر، یعنی دلیل عقلی رکھی ہے۔ اور قیاس بھی وہ جس کی بنا کتاب وسنت پر ہو۔ اور علت جامعہ ما بین مقیس ومقیس علیہ منصوصہ ہو۔ اور پھر فرمایا کہ یہ قیاس خطا سے معصوم نہیں۔ یعنی کبھی صحیح ہوتا ہے اور کبھی فاسد۔ لیکن مرزائی صاحب نے قیاس کا نمبر ایمان سے بھی اول رکھا ہے۔ بہ بیں تفاوت رہ از کجا است تا بہ کجا۔

پس جب ثابت ہوا کہ عقول علماء سخت مضطرب ومختلف ومتناقض اور متضاد ہیں، تو پھر کسی امر میں فیصلہ نہیں دے سکتے اور حکومت سے معزول ہیں، چہ جائے کہ کتاب منزل من السماء پر مقدم کئے جاویں۔ لہذا ہر اختلاف وتنازع میں فیصلہ کے واسطے اللہ عز وجل نے کتاب منزل من السماء اور سنت رسول اللہ کو متعین و مقرر فرمایا اور جو اس فیصلہ پر راضی نہ ہو اس کو بے ایمان ومنافق کا خطاب دیا اور فرمایا کہ سب تنازعات کتاب و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت کی طرف ردکرو، اگرایمان رکھتے ہو:

قال اللہ تعالی : یا ایّھا الذین آ منوا ا طیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسو ل و اولی الامر منکم فا ن تناز عتم فی شیء فردّوہ الی اللہ و الرّسول ان کنتم تؤ منون با للہ و الیو م ا لآ خر ذلك خیر و احسن تا و یلًا۔

قا ل اللہ تعا لی : و ما اختلفتم فیہ من شیء فحکمہ الی اللہ۔

و قا ل اللہ تعا لی: فلا و ربّك لا یؤ منو ن حتّی یحکّمو ك فیما شجربینھم ثم لا یجدوا فی انفسھم حر جاً ممّا قضیت و یسلّموا تسلیماً۔

و قال اللہ تعا لی : واذا دعوا الی اللّٰہ ورسو لہ لیحکم بینھم اذا فر یق منھم معرضو ن و ان یکن لھم الحق یاتوا الیہ مذ عنین ا فی قلو بھم مر ض ام ارتابوا ام یخا فو ن ان یحیف؟ اللہ علیھم و رسو لہ بل او لئك ھم الظالمون۔

و غیرہ ذ لك من ا لآ یا ت

ان آیات میں اللہ عزوجل نے مومنوں کوصاف فرمادیا ہے کہ ہرنزاع کوکتاب اللہ وسنت رسول اللہ کی طرف ردّ کریں اگراللہ اورقیامت پرایمان ہے کیونکہ بغیراس کے فیصلہ ممکن ہی نہیں۔اگرعقول وآراءرجال وقیاسات عقلیہ کی طرف ردّ کریں تو وہ جب آپس میں سخت مختلف ہیں اس سے اوراختلاف واضطراب وشک و ارتیاب بڑھ جاتا ہے اوراگرتقلید کی طرف ردّ کریں تو ہرایک کامتبوع جدا ہوتا ہے۔ایک کہتا ہے میں مثلاً ابو حنیفہ کامقلد ہوں،شافعی کی بات نہیں مانتا۔وبالعکس۔اسی واسطےاللہ عزوجل فرماتا ہے:

کا ن النّاس امۃً وا حدۃ فبعث اللّٰہ النّبیین مبشّرین و منذ رین و انز ل معھم الکتا ب بالحق لیحکم بین الناس فیما ا ختلفوا فیہ.. الآ یہ ۔

پس اللہ عزوجل نے کتاب اتاری حاکم اور فیصلہ کرنے والی درمیان لوگوں کے جس چیز میں وہ اختلاف کریں۔اس واسطےممکن نہیں کہ کوئی چیز فیصلہ کرے مواردنزاع واختلاف میں علی الاطلاق مگرکتاب منزل من السماء۔پس مرزائیوں اورنیچریوں نے خواہ مخواہ اپنے الٹےاورکج روعقول کے سرپرچودہراہٹ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کی پگڑی تغلباً باندھ دی ہے، حالانکہ جیسے ان کے عقول ناقص وخفیف ہیں۔ ایسے تو اہل جاہلیت کے بھی نہ تھے۔ ہاں لفاظی اور زبان درازی بے معنی اور فضول تقریریں وناولیں بہت کچھ ہیں۔

پھر مرزائی صاحب فرماتے ہیں:

ان دونوں میں سے اگر ایک کی بھی کمی ہو جاوے، تو حال ابتر ہو جائے۔ انتہی۔

اس فقرہ کا معنی ومطلب تو شاید مرزائی صاحب کے بطن میں ہی ہوگا، ہماری سمجھ میں تو نہیں آیا۔ کیا اس کا یہ معنی ہے کہ عقل کو ایک پلہ ترازو پر رکھیں اور ایمان کو دوسرے پلہ پر، اور وزن کریں۔ اگر برابر ہوں تو بہتر، ورنہ حال ابتر ہو جاوے گا۔ اور پھر ابتری حال کا بیان کچھ نہ کیا کہ کس طرح۔ لیکن تمثیل سے مفہوم ہوتا ہے کہ ایمان بڑھے تو ہندو ہو جاوے گا کیونکہ وہ بھی مومنین بالغیب ہیں، لیکن عقل کی کمی ہے، اور اگر عقل بڑھ گیا تو دہریہ بن جاوے گا۔ یا یہ معنی کہ جو کچھ مخبر صادق نے خبر دی ہے امور مؤمن بہا کے متعلق مثل اخبار ماضیہ مثل بدء خلق وانبیاء گذشتہ وقصص وخوارق ومعجزات انبیاء بتفصیل یا اخبار مستقلہ مثل اشراط ساعت صغری وکبری وحشر ونشر اجساد وجنت ونار وانواع نعیم وعذاب ووزن اعمال وصراط وغیرہ، اس میں سے آدھے کو مان لے اور اس کے ساتھ ایمان لاوے بغیر عقل کے، اور آدھے باقی آدھے کا بذریعہ عقل صاف انکار کر دے۔ یا یہ معنی کہ اپنی عقل ناقص کو قرآن وحدیث پر مسلط کر دے، جیسا ریوڑ میں بھیڑیا مسلط ہو جاتا ہے۔ جب آدھے کا صفایا کر دے تو باقی آدھا قبول کر لے۔ یا یہ معنی کہ نصف کے ساتھ ایمان لاوے اور نصف باقی کے ساتھ بذریعہ عقل کے کفر۔ افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض جیسا کہ مرزا قادیانی کے ہم مشربوں نے کہا ہے نؤمن ببعض و نکفر ببعض یا کوئی اور معنی ہے، تو مرزائی صاحب بیان فرماویں اسی وجہ سے میں نے کہا ہے کہ یہ تقریر بالکل مہمل غیر منتج ہے۔ فافہم

قولہ: مثلاً اگر عقل کو کام میں نہ لایا جاوے تو ایک اللہ تعالی کے عطیہ کو اور خصوصاً سب سے زیادہ معزز عطیہ کو معطل چھوڑنا ہے۔ انتہی

اقول و باللہ التوفیق۔ کون کہتا ہے کہ عقل ودانش خداداد کو معطل چھوڑ دو۔ لیکن مرزائی صاحب کے نزدیک مہاجرین وانصار سے لے کر آج تک جتنے علماء وآئمہ مجتہدین واولیاء کرام وصلحاء عظام وتمام اہل اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذرے ہیں، سب نے عقل کو جو ایک معزز عطیہ ہے معطل چھوڑا ہے، فقط ہندوؤں کی طرح ایمان بالغیب ناممکنات کے ساتھ لے آئے ہیں، جیسے معراج نبویہ بجسم عنصری ورفع مسیح ونزول بجسد عنصری وظہور مہدی و خروج دجال ودابۃ الارض ویاجوج ماجوج ومعجزات عیسوی وغیرہ۔ یہاں تک کہ مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوا اور عقل کو خوب کام میں لایا قرآن وحدیث واجماع امت میں جو جو ناممکنات تھے مثل ہنود کے ان سب کی تحریف وتاویل وتغییر کر کے انکار کر دیا، اسی واسطے اس نے سب امت کو کور اور اندھا کہہ دیا اور کہا کہ جب رسول اللہ ﷺ سے بھی غلطی ہوگئی تو کورانہ اتفاق امت کا کیا اعتبار ہے۔ اسی واسطے نبوت ورسالت کا بھی دعوی کیا ہے اور مسیحیت وابنیت وغیرہ کا بھی ہے۔ یہ اسی عقل کے استعمال کا نتیجہ ہے جو مرزا نے کیا۔ فلا حول و لا قوۃ الا با للہ العلی العظیم ۔

اگر مرزائی صاحب اس معزز عطیہ کو استعمال کرتے، تو مرزا کذاب مفتری کو فوراً چھوڑ دیتے جس کے کاذب اور مفتری ہونے پر ہزار ہا دلائل عقلی وشواہد نقلی وفطرتی وشرعی وکونی موجود ہیں۔ چنانچہ عنقریب کچھ بطور نمونہ بیان ہوگا۔...

اس جگہ یہ ضرور جاننا چاہیے کہ عقل دو قسم کی ہیں: ایک عقل معارض ومناقض ومقابل کتاب وسنت و اجماع امت، دوسری عقل موافق وموید وناصر ومنقاد کتاب وسنت واجماع امت کے۔ موافق وہ عقل ہے جس نے گواہی دی کہ محمد بن عبداللہ ﷺ نبی برحق سید الاولین والآخرین وخاتم النبیین والمرسلین صادق المصدوق مطاع واجب الاتباع ہے اور جو چیز وہ لایا ہے وہ سب بہ تمامہ حق مطابق واقعہ ونفس الامر وموافق عقل صحیح کے ہے۔ ہاں بعضے ایسے امور بھی لایا ہے جو برتر وفوق عقل ہے، نہ مخالف عقل کے۔ جو کچھ وہ نبی کہے فداہ ابی وامی ﷺ وہی حق ہے۔ عقل ناقص انسانی اسکے مقابلہ کی تاب نہیں لاسکتی۔ جو عقل اس کا مقابلہ کرے وہ عقل شیطانی ہے جس نے پہلے حکم کے مقابلہ میں کہا

انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین

جو کچھ محمد ﷺ نے فرمایا وہ ایسا حق مطابق واقع ہے کہ کسی طرح خلاف واقع ہونا اس کا ممکن ہی نہیں، اور نہ احتمال نقیض کا رکھتا ہے۔ ایک یہ عقل ہے جیسی عقل مہاجرین وانصار وتمام صحابہ اخیار وتابعین وتبع تابعین وخیر قرون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنص مختار و آئمہ مجتہدین و علماء اسلام اہل سنت و جماعت در ہر قرن الی یومنا ھذا کی اور وہ کروڑھا ہیں ۔اور دوسری عقل وہ ہے جو معارض و مناقض و مخالف و معاند ہے ما جاء بہ الانبیاء و المرسلون و ما علیہ الصحابۃ و التابعون و الآئمۃ المجتھدون جیسی عقل ابلیس اور دہریوں اور نیچریوں اور مرزائیوں وغیرہم کی۔

اور جاننا چاہیے کہ عقل کبھی سچ بولتی ہے اور کبھی جھوٹ۔ جیسے عقل ہے دہریوں اور فلاسفوں، برہمو سماجیوں وغیرہ طوائف ضالین کی۔

اور کتاب وسنت صحیحہ ثابتہ اور اجماع امت کبھی جھوٹ نہیں بولتے بلکہ جو کچھ اس میں ہے سب حق ہے، باطل نہیں۔ صدق ہے، کذب نہیں۔ ہدایت ہے، گمراہی نہیں۔ بلکہ جھوٹ اس میں ممکن ہی نہیں اور نبی امی فداہ ابی و امی ﷺ صادق ہیں موافق و مخالف کے نزدیک یہاں تک کہ سخت دشمنوں نے مثل ابی لہب ملعون کے مجمع عظیم میں کہہ دیا رو برو رسول اللہ ﷺ کے ما جربنا علیك كذبة قط ایسا ہی ابوجہل نے، اور ایسا ہی امیہ بن خلف نے کہا کہ واللہ ما یکذب محمد اذا حدث اس کی بی بی نے کہا واللہ ما یکذب محمد (بخاری مطبوعہ احمدی ج ۱ص ۵۱۳؟) وہ بے شک صادق المصدوق ہے۔

پس ہم کہتے ہیں کہ اگر تحصیل دار صاحب کے اجلاس میں کسی مقدمہ میں ایک طرف ایسے گواہ گذریں کہ کبھی مدۃ العمر میں انہوں نے جھوٹ نہیں بولا، اور صداقت کے ساتھ معروف و مشہور اور ضرب المثل ہیں، اور امکان و احتمال جھوٹ کا کبھی نہیں رکھتے، اور نہ جھوٹ کا ان پر گمان ہو سکتا ہے، اور دوسری طرف ایسے گواہ گذریں جو کبھی سچ بولتے ہیں اور سچی گواہی دیتے ہیں اور کبھی جھوٹ بولتے ہیں اور ظاہر جھوٹی گواہی دیتے ہیں، اور جھوٹ ان کا تحصیل دار صاحب کے نزدیک ثابت ہو چکا، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ

نری عقل ہی استعمال اگر کیا جاوے تو آدمی دہریہ بن جاتا ہے (ص ۴)۔

تو پھر آپ کن گواہوں کی شہادت منظور کریں گے، اور مطابق اس کے فیصلہ دیں گے۔ البتہ جنہوں نے کبھی جھوٹ نہیں بولا انہیں کی شہادت پر فیصلہ دیں گے دوسرے مجروحوں کا ذبوں کو رڈ کر دیں گے، اگر انصاف کام میں لاویں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ایسا ہی یہاں بھی سمجھ لیں۔ جو عقل خلاف کتاب وسنت واجماع امت کی شہادت دے اس کی شہادت کو کتاب وسنت واجماع امت کی شہادت کے مقابلہ میں ردّ کردیں کیونکہ یہ تینوں گواہ خطا سے معصوم ہیں اور عقل غیر معصوم۔

پس جب دو ہوئی ایک موید اور ایک معارض تو آپ کا اطلاق صحیح نہ ہوا۔ اسی واسطے خاکسار کہتا ہے کہ آپ کی سب تحریر مہمل مثل اشکال عقیمہ اہل منطق کے غیر منتج ہے جس میں لبس حق کا ساتھ باطل کے ہے تمویہ کے طور پر قال اللہ تعالیٰ و لا تلبسو الحقّ با لبا طل و تکتموا الحقّ و انتم تعلمو ن۔

قولہ: اور دوسرا دین وہی دین بن جاتا ہے جو ہندوؤں کا ہے کیونکہ ایمان کے معنی بالغیب چیز کو ماننے کے ہیں اور انہوں نے اپنے بزرگوں سے تبرکاً سنا ہے کہ پتھر ولنگ کی پرستش سے آدمی نجات پا سکتا ہے اور اسی ایمان بالغیب کی رو سے وہ کاروائی کررہے ہیں۔ دویم وہ وہ ناممکنات ان کی کتابوں میں بھرے پڑے ہیں کہ ایک عاقل آدمی دیکھ کر حواس باختہ ہوجاتا ہے۔

اقول: مطلب ومقصود مرزائی صاحب کا اس قول سے یہ ہے کہ صحابہ سے لے کر آج تک جتنے مسلمان ہیں، سوائے جماعت پاک مرزائیوں کے، سب نے ہندوؤں کی طرح تبرکاً اپنے رسول ﷺ سے سن کر بلاواسطے جیسے صحابہ نے، یا بالواسطہ جو بعد میں ان کے ہیں الی یو منا ھذا ، ایمان لے آئے ہیں، اور ناممکنات کے ساتھ مثل رفع مسیح عیسی ونزول ان کا آخرزمان میں ومعراج رسول اللہ بجسد مبارک ومعجزات عیسوی مثل ابراء اکمہ و ابرص و احیاء مو تی با ذ نہ تعا لی وخلق طیر ونفخ روح کا اس میں بـا ذنہ تعا لی وخروج الدجال و دابۃ ا لا ر ض وسوائے باپ کے تولد عیسی کا وغیرہ کے اور اپنی عقل کو معطل چھوڑ دیا ہے، مگر مرزا قادیانی اور اس کی جماعت نے تبرکاً رسول اللہ کا قول نہیں مانا اور نہ ایمان بالغیب مثل ہندوؤں کے اس کے قول کے ساتھ لائے ہیں جس قول رسول اللہ کو ان کی عقل نے تسلیم کیا ہے مان لیا ہے اور جس قول رسول اور قول خدا کو ان کی عقل نے تسلیم نہیں کیا، اسے رد کردیا بانواع حیل وتحریفات۔ اور جیسے ہندوؤں کی کتابوں میں ناممکنات بھری ہیں ایسے ہی ان مسلمانوں بے عقلوں عقل جیسے عطیہ کو چھوڑنے والوں اندھوں کی کتابوں میں بھرے ہیں جیسے خردجال وملائکہ کا نزول اور جبریل کا آنا رسول اللہ ﷺ کے پاس زمین پر وغیرہ امور عنقریب بیان ہوئے۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مسلمان اگر عقل کو استعمال کرتے اور اس معزز عطیہ کو نہ چھوڑتے تو کبھی ایسے ناممکنات کے ساتھ ایمان بالغیب ہندوؤں کی طرح نہ لاتے، مگر مرزائی جماعت عقل کو کام میں لانے والے ہندوؤں کی طرح مومن بالغیب نہیں مومن بعقولھم ہیں۔اور باقی سب مسلمانوں کا ایمان اللہ عزوجل وقیامت وملائکہ وکتب ورسل اوراخبار...وتوحیدورسالت ونبوات کے ساتھ ایسا ہی ہے جیسا ہندوؤں کا ایمان پتھروں اورلنگ پر،اور مرزائی جو بڑے عاقل ہیں مسلمانوں کے ایسے عقاید دیکھ کرحواس باختہ ہو جاتے ہیں۔

یہ ہے شرح وتفصیل مرزائی صاحب کے مدعا کی اس کلام سے۔

سبحان اللہ! یہ کیسی بے عقلی کی بات ہے۔قطع نظر اس سے جو اس میں کفرونفاق وزندقہ والحادوضلال ہے۔اور مرزائیوں اورمرزاغلام احمد قادیانی کو ایسی باتیں مناسب ہیں کہ محمد ﷺ جس کی صداقت ونبوت ورسالت پر ہزارہا آیات بینات وحجج وبراہین ومعجزات وکروڑہا عقول سلیمہ صحیحہ نے گواہی دی ہے اوردے رہے ہیں کہ اگر سب کا ذکر کیا جائے تو مجلدات ضخام میں نہ آسکے اورکوئی عقل مجال اس کے انکار کی نہیں لاسکتی،ان کے اتباع و پیروی کو ہندوؤں کے بزرگوں کے اتباع پر قیاس کرنا،اورمحمد ﷺ کی مخبرات کے ساتھ ایمان بالغیب جو ہندوؤں کے بزرگوں کے مخترعات واکاذیب پر ایمان لانے پر قیاس کرنا یہ کیسا صریح ظلم وکفرونابینائی ہے۔شاید مرزا غلام احمد قادیانی کی توتیا میں یہی تاثیر ہے کہ کفرکوایمان اورایمان کو کفر دیکھتے ہیں۔اللہ عزوجل فرماتا ہے:

ساصرف عن آیاتی الّذین یتکبّرون فی الارض بغیر الحق و ان یروا کل آیۃ لا یؤمنوا بھا وان یّروا سبیل الرّشد لا یتّخذوہ سبیلاً و ان یّروا سبیل الغیّ یتّخذوہ سبیلا ۔ذلك بأنّھم کذّبوا بایاتنا وکانوا عنھا غافلین۔

مطلب یہ ہوا کہ مخبرصادق موید بمعجزات کی خبر پر ایمان لانا ایسا ہی ہے جیسے ہندو اپنے بزرگوں کے مفتریات واکاذیب وظنون پر ایمان لاتے ہیں۔اورقول وفعل وتقریرمحمد ﷺ کی حجت وبرہان ودلیل ہونے سے معزول ہے، بلکہ مثل اقوال ہندوؤں کے بزرگوں کے ہے۔اگر مرزاغلام احمد قادیانی اورمرزائیوں کی عقل شہادت دےاورقبول کرے تو مقبول ہے، ورنہ مردود۔

نعوذ باللّٰہ من ھذا الکفر الصریح و الارتیاب القبیح یہی ہے قیاس مع الفارق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثل قیاس البیع علی الربا ء اور قیاس المیتة علی المزکی بلکہ بدتر اس سے۔تمام امور مومن بہا مسلمانوں کو اصنام ولنگ وغیرہ پر قیاس کیا ہے: زہے عقل وزہے دانش۔اور پھر اسی عقل پر ناز ہے جو نبی صادق المصدوق کو ہندوؤں کے بزرگوں پر قیاس کرتی ہے اور مسلمانوں کو ہندوؤں سے تشبیہ دیتے ہیں اور دونوں میں فرق نہیں کر سکتے۔یہ ہے مرزائی کذاب کی تعلیم کا اثر ونتیجہ فانا للہ و انا الیہ راجعون

اس جگہ جاننا چاہیے کہ عقل کا فقط اسی قدر کام ہے کہ نبی صادق موید بمعجزات کو پہچان کر وہاں پہنچا دے کہ اس کی تابعداری واجب اور لازم ہے۔پھر اگر وہ عقل متناقض ہو کر کہے کہ بعضی جگہ میری بات رسول اللہ ﷺ کی بات پر مقدم جانو، یا یہ کہے کہ میری شہادت کے بغیر نہ مانو، تو وہ عقل مردود الشہادت ہے، اور اپنی بات میں متناقض۔اس کی بات نہ ماننی چاہیے۔جیسے کوئی بیمار کسی سے حکیم حاذق کا پتہ پوچھے اور وہ شخص ساتھ ہو کر حکیم حاذق تک پہنچا دے، اور حکیم صاحب اس کے لئے ایک نسخہ تجویز کریں مشک عنبر کافور زعفران۔پس بعدازاں وہ شخص جس نے حکیم صاحب کا پتہ بتایا اور حکیم صاحب کے پاس لے گیا، کہے کہ یہ نسخہ میری دانست میں صحیح نہیں ہے، یا مؤل ہے۔یعنی مشک سے مراد جند بید شتر ہے اور عنبر سے مراد حلتیت ہے، اور کافور سے مراد مصبر ہے، اور زعفران سے مراد ہلدی ہے۔پس اس وقت وہ بیمار کس کے قول پر عمل کرے؟ حکیم صاحب کے قول پر یا اس شخص کے قول پر جو حکیم نہیں ہے، یہ کہہ کر کہ یہ میرا رہنما ہے اگر اس کا قول نہ مانوں تو اس کی رہنمائی معطل ہوتی ہے۔اگر یہ نہ ہوتا تو میں حکیم صاحب کے پاس نہ پہنچ سکتا۔

یا جیسے کسی مقدمہ والے مستغیث نے کسی شخص سے تحصیل دار کے اجلاس کی جگہ کا نشان پوچھا، اور اس شخص نے تحصیل دار تک اس کو پہونچا دیا۔پھر تحصیل دار نے اس کو ایک حکم دیا اور وہ شخص برخلاف سرکاری حکم کے اور حکم اس کو دے۔تو وہ شخص کس کا حکم مانے؟ لامحالہ عقل مند یہی کہے گا کہ حکیم صاحب اور تحصیل دار صاحب کے حکم کی تابعداری اور تعمیل کرے۔

یہی مثال ہے عقل کی بہ نسبت حکم رسول اللہ ﷺ کے کہ ایسی جگہ رسول اللہ ﷺ کا حکم واجب الاتباع لازم القبول ہے اور حکم اس عقل معارض کا واجب الردّ اور غیر مقبول ہے۔یہ مثال بطریق قیاس بالاولی کے ہے کیونکہ عقل مخلوق ہے اور حکم رسول اللہ ﷺ کا حکم اللہ عزوجل کا ہے غیر مخلوق ہے۔یعنی جب تحصیل دار اور حکیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے مقابلہ میں عامی جاہل کا حکم مردود ہے، حالانکہ دونوں انسان مخلوق ہیں، تو عقل انسانی مخلوق کا حکم خالق کے حکم کے مقابلہ میں بطریق اولی مردود ہے۔ فا عتبروا یا اولی الالبا ب۔

مرزائی صاحب نے ایمان کے عجیب معنی کئے ہیں۔ فرماتے ہیں:

ایمان کے معنی بالغیب چیز کو ماننے کے ہیں۔ انتہی

اس تفسیر پر جتنے افراد بنی آدم کے ہیں تمام طوائف کے یہود و نصاری ہندو وغیرہ سب مومن ہیں کیونکہ سب کے سب کسی غائب چیز کو مانتے ہیں۔ یہ ہے فلاسفی وعلم وعقل مرزائیوں کا اور پھر اس عقل پر اتنا ناز کہ ایمان سے بھی نمبر اس کا مقدم رکھا۔ فما لھئو لاء القوم لا یکادو ن یفقھو ن حد یثاً

قولہ: اور اگر نرا عقل ہی استعمال کیا جاوے، تو آدمی دہریہ بن جاتا ہے۔ اور تنہا عقل کبھی آدمی کو سیراب نہیں کر سکتا۔ اور آسمان و زمین کے واسطے صرف یہاں تک سوچ سکتی ہے کہ اس کا خالق ہونا چاہیے۔ پس انسان کو خداوند کریم کے عطیہ کردہ ہر دو اشیاء کو استعمال کرنا چاہیے یعنی ایمان و عقل۔

اقول: پس جب عقل ایسا غدار، دھوکہ دہ، دشمن ایمانی ہے، بحدیکہ انسان کو اکفر الکافرین یعنی دہریہ بنا دیتا ہے، اور سخت خائن ہے، تو پھر اس پر کیا بھروسہ ہے۔ اور وہ معزز عطیہ کس طرح ہوا؟ شاید بما جاء به الرسول کے ساتھ ایمان لانے میں تم کو دھوکہ دے بیٹھے، اور دہریہ یا مرزائی بے دین بنا دے، اس واسطے اس سے بچنا چاہیے اور خلاف کتاب وسنت واجماع امت کے اس کی بات نہ ماننی چاہیے۔ اور اللہ عزوجل اور رسول خدا ﷺ تم کو کبھی ایسا دھوکہ نہیں دیتے۔ فلا تضر بوا للّٰه الا مثا ل انّ الله یعلم و انتم لا تعلمو ن ۔ اور نہ دہریہ بنائیں گے اگر نری ان کی ہی تابعداری کرو۔

و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یو حی ۔

و ان تطیعوہ تھتدوا ۔

اتّبعوا ما انز ل الیکم من ربّکم لا تتبعوا من دونه او لیاء

مرزائی صاحب بھی یہاں کچھ سمجھ گئے ہیں، لہذا یہاں بخلاف اور جگہ کے ایمان کا نمبر عقل سے اول رکھا ہے۔ فا فھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ قول مرزائی صاحب کا کہ نرا عقل دہریہ بنا دیتا ہے، صحیح نہیں، بلکہ باطل وخلاف نفس الامر ہے۔ کیونکہ سوائے ملل ثلث اکثر عقلاء بنی آدم نری عقل کے تابع ہیں جیسے فلاسفہ وعقلاء ہند۔ وہ سب صانع عالم کے قائل ہیں اور دہریہ پر سخت ردّ کرتے ہیں۔ کیونکہ اقرار صانع اور یہ کہ اثر بغیر موثر نے نہیں ہوتا، یہ قضاء یا فطریہ سے ہے اور اجلی بدیہات سے ہے، تا بحدیکہ اطفال شیر خوار کو اگر کوئی مارے اور چھپ جاوے تو وہ روتا ہے ہر چند کہ اس کو کہا جاوے کہ تم کو کسی نے نہیں مارا بلکہ خود بہ خود اتفاقیہ تم کو یہ مار پڑ گئی ہے، تو ہرگز اس کی فطرت اس بات کو نہ مانے گی یہاں تک کہ اپنے مارنے والے کا پتہ لگا کر اس سے انتقام نہ لے صبر نہ کرے گا۔ اسی واسطے اللہ عزوجل ایسے قضایا کو بصیغہ استفہام انکاری ذکر کرتا ہے۔

افی اللّٰہ شکّ فا طر السّما وا ت وا لار ض ۔

کیا اللہ میں شک ہے جو پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا ہے۔

ام خلقوا من غیر شیء ام هم الخا لقو ن۔(الطور :۳۵) کیا پیدا کئے گئے ہیں سوائے کسی چیز کے یعنی بغیر خالق کے وہ یا خود ہی اپنے خالق ہیں۔

اسی واسطے سے طائفہ دہریہ اقل قلیل وشاذ ونادر ہے بلکہ قریب قریب نایاب ہونے کے ہے۔ پس مرزائی صاحب کا قول کہ نرا عقل دہریہ بنا دیتا ہے کس طرح صحیح ہوسکتا ہے۔ یہ بات بالکل غلط وبے معنی ہے ۔ بلکہ فطرت وہزارہا دلائل وبراہین عقلیہ صانع وخالق عالم پر گواہی دیتے ہیں:

ففی کل شیء له آ یة علی انّه سبحا نه وا حد

پس ہر شئے میں واسطے اس کے نشانی ہے اس پر کہ وہ سبحانہ ایک ہے۔ اسی لئے ایک اعرابی جاہل سے کسی نے پوچھا کہ وجود خالق پر کیا دلیل ہے؟ اس نے بہ سبب فطرت سلیمہ کے فی البدیہہ یہ جواب دیا

اثر القدم تدلّ علی المرور و البعرة تد ل علی البعیر۔ فالسماوات بهذه الرفعة و ا لا ر ض بهذه الوسعة ا لا تد ل علی الخا لق القدیر

اثر قدم کا دلالت کرتا ہے جانے والے پر، اور مینگن دلالت کرتی ہے اونٹ پر، پس کیا آسمان ساتھ اس بلندی کے اور زمین ساتھ اس فراخی کے خالق قدیر پر دلالت نہیں کرتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایضاً۔ایک عالم کے پاس ایک طائفہ دہریہ کا گیا اور کہا کہ صانع عالم کے وجود پر کیا دلیل ہے۔

عالم نے کہا کہ ذرا مجھے معاف کیجئے کہ میرا دل ایک عجیب وغریب بات میں مستغرق ومشغول ہے۔

دہریوں نے کہا کہ وہ عجیب وغریب امر کیا ہے۔

عالم نے کہا: میں نے سنا ہے کہ دریا دجلہ میں ایک بڑی کشتی ہے جو اصناف واقسام عجائب اموال سے مملو ہے۔ اور وہ آتی ہے اور جاتی ہے دریا میں بغیر کسی آدمی کے کہ چلاوے اس کو، بلکہ وہ خود بخود چلتی ہے بغیر کسی آدمی کے جو اس پر خبر گیر ہو۔

دہریوں نے کہا: کیا تم دیوانے ہو؟

عالم نے کہا: میں کیسے دیوانہ ہوں؟

دہریوں نے کہا: کسی کی عقل اس کو مانتی ہے؟

عالم نے کہا: پھر کس طرح مان لیا تمہاری عقلوں نے کہ تمام جہان جو باقسام وانواع حوادث عجیبہ کے جواس میں ہیں اور اس میں ایسے ایسے حوادث پیدا ہوتے ہیں اور اس میں اتنے ستارے چلتے ہیں بغیر کسی چلانے والے کے۔

پس فبهت الّذی کفر (پس حیران ہوا کافر) کے مطابق اپنے نفسوں کو ملامت کرنے لگے۔

لیکن اللہ عزوجل نے اثبات صانع کا بوجھ عقل پر نہیں رکھا بلکہ خود کلام اللہ میں ایسے ایسے دلائل عقلیہ سے اثبات کیا ہے کہ کوئی عاقل مناظر متکلم ایسا بیان نہ کر سکے۔ پس عقل کا یہی کام ہے کہ کلام الٰہی میں تدبر کرے اور بس۔

افلا یتبدّرون القرآن ام علی قلوب اقفالها ۔ ما لهؤلاء القوم لا یکادون یفقهون حدیثاً ۔(آیا پس نہیں تدبر کرتے قرآن میں یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہیں۔ کیا ہوا اس قوم کو کہ سمجھنے کے نزدیک نہیں آتے)۔

پس جب بقول آپ کے عقل کا صرف یہی کام ہے کہ خالق کے وجود کا قائل ہو، تو بس فیصلہ شد۔ آؤ مرزائی صاحب باقی سب اصول وفروع میں بے چون وچرا کتاب وسنت کے تابع ہوویں اور عقل کو تشریع و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت سے معزول کر دیں جیسا کہ مولانا مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی نے ارشاد فرمایا۔ اس جگہ مرزائی صاحب اپنا سب لکھا ہوا منسوخ کر کے مولانا غزنوی صاحب سے متفق ہو گئے ہیں

من حیث لا یشعرو ن (اس طرح کہ نہیں سمجھتے)

اسی واسطے میں کہتا ہوں کہ مرزائی صاحب کی تحریر مہمل غیر منتج ہے، نہ خود کوئی نتیجہ اس سے نکال سکتے ہیں نہ کوئی اور۔ پھر میں کہتا ہوں کہ عقل صرف صانع عالم کو سوچ سکتی ہے وبس۔ یہ علم تو امر وجدانی فطرتی اور اجلی بدیہات سے ہے بغیر سوچنے سمجھنے کے معلوم ہے بلکہ سوچنا یہ ہے کہ خالق اس عالم کا علیم وحکیم ہے کہ تمام مخلوقات اس کے علم اور حکمت کی گواہی دے رہی ہے چنانچہ ہر ہر جزو اس کی حکمتوں اور فوائد وغایات محمودہ سے مملو ومشحون ہے پس وہ بے فائدہ کھیل کے کاموں سے پاک ومنزہ ہے ضرور لیجزی الصّادقین بصدقھم (الاحزاب:۲۴) تا کہ جزا دے راست بازوں کو ساتھ راستی ان کی کے۔ اور کاذبوں کو کذب کی سزا دی اس واسطے پیدا کیا۔ قال اللہ تعالی:

و یتفکّرو ن فی خلق السّماوا ت و ا لار ض ر بّنا ما خلقت ھذا با طلا ۔ سبحانك فقنا عذا ب النّار ۔ (آل عمران:۱۹۱)

اللہ تعالی نے فرمایا کہ مومن فکر کرتے ہیں بیچ پیدائش آسمانوں اور زمین کے۔ کہتے ہیں اے رب ہمارے نہیں پیدا کیا تو نے اس کو بے فائدہ۔ پاکی ہے تجھ کو اس سے۔ پس بچا ہم کو عذاب آگ سے۔

پھر میں کہتا ہوں کہ اگر عقل کا کام صرف یہی ہے، تو پھر یہ نتیجہ نکالنا آپ کا صحیح نہیں (پس انسان کو خداوند کریم کے عطیہ کردہ ہر دو اشیاء کو استعمال کرنا چاہیے یعنی ایمان وعقل) جب کام اس کا تمام ہو چکا تو پھر کس میں استعمال کریں۔ کیا ہر عقیدہ اور ہر مسئلہ میں اثبات صانع لے بیٹھیں گے۔ اس کا کام تو صرف اسی قدر تھا کہ اس عالم مشہود کا خالق ہے سو وہ اس نے جان لیا۔ پھر وہ آپ کے نزدیک بالکل معطل ہوا۔ اب اس معزز عطیہ کو معطل کرنے والے آپ ہیں یا ہم۔

قولہ۔ اور مبارک وہ لوگ ہیں جن میں ان ہر دو جواہر کے استعمال کا مادہ بدرجہ کمال ہے۔ مشاہدہ اس کا عمدہ گواہ ہے، مثالوں سے خط لمبا ہو جاتا ہے۔ الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: ارے بے شک مبارک وہی لوگ ہیں جو عقل اور ایمان میں بدرجہ کمال ہیں، لیکن مرزائی صاحب نے بخوف طویل کے کوئی نظیر و مثال نہیں بیان فرمائی بلکہ مولانا غزنوی صاحب کی لیاقت و فہم پر حوالہ دیا اور مشاہدہ کی شہادت پر اکتفا کیا۔ لہذا امثال و نظیر ہم بیان کرتے ہیں۔

وہ مبارک لوگ مہاجرین و انصار ہیں، جن کو اللہ عز و جل نے اولین و آخرین سے افضل و اعلم و اعقل جان کر چن لیا اور اختیار کیا اپنے رسول خاتم النبیین کی صحبت کے لئے، اور قائم کرنے اپنے دین کے۔ اگر ان سے کوئی بہتر و مبارک تر ہوتا تو اس کو اس خدمت کے واسطے اصطفا و اختیار کرتا، کیونکہ اللہ عز و جل حکیم و علیم ہے محل قابل کو خوب جانتا ہے۔

الله اعلم حيث يجعل رسالته الا يعلم من خلق و هو اللطيف الخبير (اللہ زیادہ جاننے والا ہے اس محل کو جس میں رسالت رکھتا ہے۔ کیا نہیں جانتا وہ جس نے پیدا کیا اور وہ باریک بین خبردار ہے)

و ان ربك حكيم عليم (اور تحقیق رب تیرا حکمت والا دانا ہے)

أهم يقسِمون رحمة ربك، نحن قسمنا بينهم معيشتهم فى الحياة الدنيا (الزخرف: ٣٢) (کیا وہ تقسیم کرتے ہیں رحمت تیرے رب کی۔ ہم نے تقسیم کی درمیان ان کے معیشت ان کی)

عن ابن مسعود قال من كان مستناً فليستن بمن قد مات فان الحى لا نؤمن عليه الفتنة اولئك اصحاب محمد ﷺ كانوا افضل هذه الامة ... قلوباً و اعمقها علماً و اقلها تكلفاً اختارهم الله لصحبة نبيه و لاقامة .. دينه فاعرفوا لهم فضلهم و اتبعوهم على اثرهم و تمسكوا بما استطعتم من اخلاقهم و سيرهم فانهم كانوا على الهدى المستقيم رواه رزين (مشکوۃ۔ص۳۲)

(عبداللہ ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہا جو کوئی ہووے پیروی کرنے والا، پس چاہیے کہ پیروی کرے ان لوگوں کی جو فوت ہو گئے ہیں۔ اس لئے کہ زندہ فتنوں سے امن میں نہیں۔ وہ اصحاب محمد ﷺ کے ہیں کہ تھے افضل اس امت کے بہت نیک دل تمام امت سے، اور بہت عمیق رائے والے اس امت سے، اور بہت کم تکلف والے۔ اختیار کیا ان کو اللہ تعالی نے واسطے صحبت نبی اپنے کے، اور واسطے قائم کرنے دین اپنے کے۔ پس پہچانو ان کو واسطے فضیلت ان کی کے، اور پیروی کرو نقش قدم ان کی کے، اور تمسک کرو جس قدر ہو سکے تم سے انکے اخلاق اور طریقہ کے ساتھ۔ پس بتحقیق تھے وہ اوپر ہدایت مستقیم کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کیا اس کو رزین نے)۔

قال رسول اللہ من یعش منکم بعدی فسیری اختلافاً کثیراً فعلیکم بسنّتی و سنّة الخلفاء الراشدین المهدیین تمسّکوا بها و عضّوا علیها بالنّواجذ و ایاکم و محدثات الامور فان کل محدثة بدعة و کل بدعة ضلالة ۔(ص۲۲ مشکوۃ)(فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو کوئی زندہ رہا تم میں سے پیچھے میرے، پس دیکھے گا اختلاف بہت۔ پس لازم پکڑو میری سنت کو اور سنت خلفاء راشدین ہدایت والوں کے کو۔ پنجہ مارو ساتھ اسکے اور ڈاڑھوں سے مضبوط پکڑو۔ اور بچو نئی باتوں اور کاموں سے۔ پس بتحقیق ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے)۔

قال رسول اللہ ﷺ و تفترق امّتی علی ثلث و سبعین ملّة کلّهم فی النار الا ملّة واحدة قالوا من هی یا رسول اللہ۔ قال ما انا علیه و اصحابی (مشکوۃ۔ص ۲۲)۔(فرمایا رسول اللہ ﷺ متفرق ہو جاوے گی میری امت ۷۳ ملت پر۔ وہ سب جہنم میں جائیں گے مگر ایک ملت۔ اصحاب نے عرض کیا وہ کون ہے یا رسول اللہ۔ فرمایا جس پر میں ہوں اور میرے اصحاب)۔

احادیث اس باب میں بے شمار ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں صریح الفاظ سے خبر دی ہے کہ میں ان سے اور ان کے تابعداروں سے راضی ہوں اور وہ مجھ سے راضی ہیں۔

قال اللہ تعالی:

و السّابقون الاوّلون من المهاجرین و الانصار و الّذین اتّبعوهم باحسان رضی اللّٰہ عنهم و رضوا عنه (التوبہ:۱۰۰) اور سبقت لے جانے والے پہلے مہاجرین و انصار سے، اور وہ لوگ جنہوں نے ان کی تابعداری کی ہے، راضی ہوا، اللہ ان سے، اور وہ راضی ہوئے اللہ سے)

پس وہ مبارک لوگ جو عقل و ایمان میں کامل ہیں یہ لوگ ہیں بنص خدا اور رسول و اجماع امت، اور جو ان کے تابع ہیں باحسان اور تابعین و تبع تابعین و خیر قرون و آئمہ مجتہدین و علماء صالحین ہیں جو مہاجرین و انصار کے متبع ہیں الی یوم الدّین اور وہی منعم علیهم ہیں بنص قرآن نہ مبتدعین و اہل احداث در دین مثل طائفہ شاذہ مرزائیہ دور از عقل و ایمان جن کو نہ عقل سے کچھ بہرہ دیا گیا، اور نہ ایمان سے جنہوں نے صراط مستقیم کو کہ صراط منعم علیهم کا ہے من النبیین و الصدیقین و الشهداء و الصالحین (پیغمبروں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں سے) چھوڑ کر اپنی ہوا، وا حداث و تشہی کے پیچھے لگ گئے ہیں۔

الّذین اتّخذوا دینهم لهوا ولعباً و غرّ تهم الحیا ة الدّ نیا (اور جنہوں نے بنایا دین اپنا بے ہودہ اور کھیل، اور فریب دیا ان کو زندگانی دنیا نے) اور قیامت کے دن دوزخ کے داروغوں کو کہیں گے

لو کنا نسمع او نعقل ما کنّا فی ا صحا ب السعیر (اگر ہم سنتے یا عقل کرتے تو نہ ہوتے دوزخیوں میں)

فاعتر فوا بذنبهم فسحقاً لا صحاب السّعیر ۔(پس اقرار کیا انہوں نے اپنے گناہ کا۔ پس لعنت ہے دوزخیوں پر) کیونکہ وہ متبع غیر سبیل المومنین کے ہیں۔

قا ل الله تعا لی :و من یّشا قق الرّسو ل من بعد ما تبیّن له الهدی و یتّبع غیر سبیل المؤ منین نو لّه ما تو لّی و نصله جهنّم و سا ء ت مصیراً (اور جو مخالفت کرے رسول کی بعد اس کے کہ ظاہر ہو گئی اس کے لئے ہدایت اور تابعداری کرے سوائے رستے مومنوں کے، دھکیلتے ہیں ہم اس کو جس طرف اس نے منہ پھیرا، اور داخل کریں گے ہم اس کو جہنم میں اور بری بازگشت ہے جہنم)

اور مراد مومنین سے اس آیت میں مہاجرین وانصار ہیں جو نزول آیت کے وقت کے موجود تھے۔ اللہ عزوجل وہی ایمان قبول کرتا ہے جو مثل ایمان مہاجرین وانصار کے ہوا، اور طائفہ نامبارک مرزائیہ شقاق میں ہیں۔

قا ل الله تعا لی :

فا ن آ منوا بمثل ماآ منتم به فقد اهتدوا و ان تو لّوا فا نّما هم فی شقا ق فسیکفیکهم الله و هو السّمیع العلیم (پس اگر ایمان لاویں مثل تمہارے ایمان کے، پس تحقیق ہدایت پائی انہوں نے۔ اور اگر پھر جاویں پس سوائے اس کے نہیں کہ وہ مخالفت میں ہیں پس کفایت کرے گا تجھ کو ان سے اللہ اور وہ سننے والا جاننے والا ہے)

پس مثال ونظیر با دلائل یہ ہے اور مشاہدہ اس کا گواہ ہے۔

فا عتبروا یااو لی ا لا بصار (پس عبرت پکڑو اے آنکھوں والو)

قولہ: غرض کہ میری رائے میں عقل اور ایمان انسان کو صراط مستقیم پر قائم رکھ سکتا ہے، ورنہ انسان کی حالت خراب ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: بے شک، ولیکن مرزائیوں نے نہ عقل سے کام لیا، نہ ایمان سے بہرہ اٹھایا۔ اسی واسطے صـــــرا ط مستقیم صرا ط الّذین انعمت علیھم (راہ سیدھا راہ ان لوگوں کا جن پر انعام کیا تو نے اے رب) سے بعد المشرقین کی مسافت پر جا پڑے

ســــا ر ت مشـــــرقة و ســــر ت مـــغــــر بــــا
شتــــا ن بيـــن مشــــرق و مـــغــــر ب

(وہ چلے مشرق کو اور میں چلا مغرب کو۔ دوری ہے درمیان مشرق کو جانے والے اور درمیان مغرب کو جانے والے کے

نـــز لـــوا بـــمـــكة فـــى قبـــا ئـل هـــا شـم
و نـــز لـــت بـــا لبيـــداء ابـــعـــد مـــنـــز ل

(وہ اترے مکہ میں درمیان قبائل ہاشم کے، اور میں اترا جنگل میں جو بہت دور منزل ہے)

و الـــلـــــه مـــا استـــو يـــا و لـــن يتـــلا قيـــا
حتّـــى تشيـــب مـــفـــارق الـــغـــر بـــا ن

(قسم ہے اللہ کہ نہیں برابر دونوں، اور ہرگز نہ ملیں یہاں تک کہ سفید ہو جاویں سر مسافروں کے)

نہ مبتدعین و اہل احداث در دین مثل طائفہ شاذہ مرزائیہ دور از عقل و ایمان، جن کو نہ عقل سے کچھ بہرہ دیا گیا اور نہ ایمان سے جنہوں نے صراط مستقیم کو صرا ط منعم علیھم کہا ہے

اسی واسطے مرزائیوں کی علمی و عملی حالت بہت خراب ہے اس لئے نہ ایمان بالغیب ہے، نہ تذکر بآیات القرآن۔ اور بے شک خداوند حکیم کا قول و فعل یہی سبق دیتا ہے۔ چنانچہ کتاب پاک و صحیفہ فطرت اور انسانی حالت اس کی گواہ ہے۔ لیکن حیف مرزائیوں نے اس سبق سے اعراض کیا اور ان کی فطرت کو مرزا قادیانی کذاب نے بگاڑ دیا۔

خلقت عبادى حنفاء فا جتبا لهم الشيا طين۔ (حدیث)

(پیدا کیا میں نے اپنے بندوں کو حنیف موحد گمراہ کیا ان کو شیاطین نے)

قولہ: جناب نے شیطان و آدم سے قصہ سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگر وہ ایمان رکھتا اور عقل کو کام میں نہ لاتا تو کیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے حکم کی نافرمانی کرتا، اور بری ذلت ورسوائی کا ہار اس کے گلے میں ابدالاباد تک ڈالا جاتا۔ لیکن جناب خیال فرماویں کہ میں اس سے یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ اگر شیطان عقل کو کام میں لاتا اور سوچ لیتا کہ اچھا وہ ہے جس کو بنانے والا اچھا کہے کیونکہ بنانے والا اس چیز کی زیادہ خاصیتوں کو جانتا ہے، تو انا خیر منه نہ کہتا۔

اقول: جناب مولانا صاحب نے شیطان کے قصہ سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگر شیطان نص وامر الٰہی کے مقابلہ میں اپنی عقل ناقص سے چون و چرا نہ کرتا اور تعمیل حکم کی اور امتثال امر خداوندی کر لیتا تو بیشک اس تباہی میں نہ پڑتا شیطان کا دعوی یہ ہے انا خیر منه (میں بہتر ہوں اس سے) اس پر یہ دلیل لایا خلقتني من نار و خلقته من طين (مجھ کو تو نے پیدا کیا آگ سے اور اس کو پیدا کیا کیچڑ سے) یعنی میرا مادہ نار ہے جو لطیف وعالی ونورانی ہے، اور آدم کا مادہ طین ہے جو کثیف وسفلی وظلمانی ہے۔ پس قطع نظر اس سے کہ یہ حجۃ صحیح ہے یا غلط، مرزائی صاحب بتاویں کہ یہ دلیل اگر عقلی نہیں تو کیا نقلی ہے۔ کیونکہ دلیل یا عقلی ہوتی ہے یا نقلی، اور دونوں صحیح بھی ہوتی ہیں اور غیر صحیح بھی۔ دلیل نقلی اگر سند ضعیف یا موضوع سے ہو، تو غیر صحیح ہے۔ اور دلیل عقلی کے کل مقدمات باطل ہوں یا بعض تو غیر صحیح ہوتی ہے۔ پس اس میں شک نہیں کہ ابلیس نے الٰہی فرمان کے مقابلہ میں عقلی دلیل پیش کی ہے گو وہ دلیل فی نفسہ باطل وفاسد ہے کیونکہ جو قیاس وعقلی دلیل نص کے مقابلہ میں وہ ہمیشہ باطل وفاسد ہوتی ہے۔ چنانچہ دلائل عقلی مرزائیوں وفلاسفوں دہریہ ونیچریوں وغیرھم کی اور پہلے بسط سے بیان ہو چکا ہے کہ عقل دو ہیں ایک موافق نصوص اور مخالف ومعارض نصوص

عقلان عقل بالنصوص مؤيد
ومؤيد بالمنطق اليونان

(عقل دو ہیں ایک عقل ساتھ نصوص کے تائید کیا گیا ہے۔ اور دوسرا عقل ساتھ منطق یونانی کے تائید کیا گیا ہے)

والله ما استويا ولن يتلاقيا
حتى تشيب مفارق الغربان

(قسم ہے خدا کی ہرگز دونوں عقل برابر نہیں، اور نہ کبھی ملاقات کریں گے یہاں تک کہ سفید ہو جاویں سر کے بال مسافروں کے)

میں پھر کہتا ہوں کہ مرزائی صاحب جو تدبیر ونصیحت شیطان کے واسطے تجویز فرماتے ہیں خود کیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر عمل درآمد نہیں فرماتے اور کیوں اپنے نفس پر یہ شعر سعدی کا نہیں پڑھتے

اگر شاہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

اور معجزات عیسوی ورفع ونزول مسیح بجسد عنصری ومعراج نبوی وملائکہ وغیرہ نہیں مانتے بسبب ہذیان ودلیل شیطانی مرزا قادیانی کے اور کیوں آیت و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیین کونہیں مانتے۔ گویا شیطان رانصیحت وخود رافضیحت کرتے ہیں۔ اور کیوں نہیں کہتے کہ صحیح بات وہی ہے جو خدا نے فرمائی اور اس کے رسول نے فرمائی کیونکہ وہ بہ نسبت ہمارے اچھا جانتا ہے، اور ہم ایک ناچیز ہستی ہیں اس کے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے۔ اگر مرزائی صاحب عقل کو کام میں لاتے اور سوچ لیتے کہ اچھا وہ ہے جس کو بنانے والا اچھا کہے کیونکہ بنانے والا اس چیز کی زیادہ خاصیتوں کو جانتا ہے، تو مہاجرین وانصار و تبعین سنت نبوی کے مقابلہ میں مرزا قادیانی پلید انجس واخبث کو اچھا نہ کہتے اور ہو افضل من بعض النبیین نہ بولتے، کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے و السّابقون الاولون ..اور مرزا قادیانی بالکل ان کا مخالف ہے۔ اور اگر مرزا قادیانی بھی عقل کو کام میں لاتا تو شیطان کی طرح حضرت عیسیٰ بن مریم کے مقابلہ میں انا خیر منہ نہ کہتا، چنانچہ شیطان نے آدم کے مقابلہ میں انا خیر منہ کہا تھا۔

قولہ: غرض کہ مذکورہ بالا وجوہات سے میری یہ رائے ہے کہ عقل اور ایمان دونوں کا استعمال ہر ایک امر میں ضروری ہے۔

اقول: وجوہات مذکورہ بالا جو کچھ ہیں وہ خود معلوم ہیں اور ان کی تردید ووجوہ تناقضات بیان ہو چکے ہیں۔ اول تو کوئی وجہ صحیح معقول آپ نے تحریر نہیں کی اور اگر باوجود غیر صحیح ہونے کے ذکر بھی کی ہے، تو نتیجہ اس کا مطابق نہیں، فی نفسہ صحیح بھی نہیں اور معقول معنی بھی نہیں نکلتا بجز لفاظی اور تمویہ اور تناقض کے، بلکہ عقل کو تو آپ نے بعد اثبات صانع کے اپنے منصب سے معزول اور معطل کر دیا۔ اور مجرد ایمان بالغیب لانے کو ہندوؤں کا مذہب قرار دیا۔ اور پھر عقل بے چاری پر بناحق تہمت دہریت کی لگائی۔ اور پھر اثبات صانع کی خدمت اس کو سپرد کر کے اور بعدہ اس کو پنشن خوار کر دیا۔ یہ وجوہات ہیں۔ ہاں البتہ جو آپ نے شیطان کو نصیحت کی ہے، وہ البتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹھیک ہے لیکن افسوس کہ مرزائی جماعت اس نصیحت کی تعمیل نہیں کرتے اور نہ آپ اس پر کاربند ہیں۔

لم تقو لو ن ما لا تفعلو ن۔ کبر مقتاً عند اللّٰہ ان تقو لوا ما لا تفعلو ن

(کیوں کہتے ہو جو نہیں کرتے۔ بڑے غضب کی بات ہے نزدیک خدا کے یہ کہ تم کہو وہ، جو نہیں کرتے ہو)

قولہ: اور جہاں عقل کام نہ کرے، وہاں تنہاء ایمان پر بات چھوڑنی چاہیے۔

اقول: کیا نہایت اعلیٰ درجہ کا سچ و حق ہے، اگر اس پر عمل بھی ہو۔ جب مرزائیوں کی عقل امور ایمانیہ مثل بے باپ مسیح کا پیدا ہونا اور رفع و نزول ان کا بجسد عنصری و معجزات عیسوی و دجال و دابۃ الارض وغیرہ کے سمجھنے میں کام نہیں کرتے، تو تنہا ایمان پر کیوں بات نہیں چھوڑتے۔ یہی تو عین مطلب و مدعا و خلاصہ تحریر مولانا صاحب غزنوی کا تھا۔ وبس

فقام یعمل ایا ماً تو یةً۔ و شبه الماء بعد الجهد بالماء

(ٹھہرا رہا کئی دن استعمال کرتا رہا فکر اپنا۔ اور مشابہ کیا پانی کو بڑی کوشش و اجتہاد کے بعد ساتھ پانی کے)۔

مرزائی صاحب نے سارا زور لگایا۔ آخر بڑی کوشش سے وہی بات ثابت کی جو مولانا غزنوی صاحب نے تمہید میں بیان کی تھی، اور اللہ عزوجل نے انہیں کی زبان پر حق صریح جاری کر دیا من حیث لا یشعرو ن (جس جگہ سے نہیں سمجھتے)

عدو شود سبب خیر اگر خدا خواہد
خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است

یہ بھی ایک کرامت ہے مولانا عبدالواحد صاحب غزنوی کی۔ فتذ کر

اگر اس قول کو شیطان کی نصیحت کے ساتھ ضم کیا جاوے، تو بہت ہی اچھا نتیجہ نکلتا ہے کہ نصوص کے مقابلہ میں ہرگز عقل کو کام میں نہ لاوے، بلکہ بے چون و چرا مان لے۔ اور یہی خلاصہ ہے تقریر مولانا عبدالواحد غزنوی صاحب کا و بس

تاللہ قد لاح الصّباح لمن لہ
عینان نحو الفجر ناظرتان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؎ (خدا کی قسم بے شک ظاہر ہوگئی صبح جس کے واسطے، دو آنکھیں ہیں فجر کی طرف دیکھنے والی)

و اخو العماية فی عمايته يقول
الليل بعدا يستوی الرجلان

(اور اندھا اپنی نابینائی میں کہتا ہے اب تک رات ہے، کیا برابر ہیں دونوں شخص)

قولہ: مرزا صاحب قادیانی کے ہم کوئی معتقد نہیں۔ ذرا توجہ سے سنیں۔ مشن اسکولوں میں پڑھ کر اور شہروں میں رہ رہ کر پادریوں سے بحثیں کر کے ہم کو اسلام ہوّا معلوم ہونے لگا تھا، اور کوئی شخص مسلمانوں سے غیر مذاہب والوں کو تو چھوڑ و ہمارا اطمینان نہیں کر سکتا تھا کہ اسلام کو غیر دینوں پر کیا فوقیت حاصل ہے۔

اقول: سراسر خلاف واقع ونفس الامر کے ہے۔ بلکہ آپ معتقد و دلدادہ اور اس کے دام میں پھنس ہوئے ہیں کہ اگر ہزار ہا دلائل عقلی ونقلی مرزا قادیانی کے کذاب ومفتری علی اللہ ہونے پر قطعی ویقینی سنیں، کبھی توجہ تک نہیں کرتے۔ اور اگر چہ وہ صریح صریح کفر کے کلمے زبان سے نکالے اور رسالت ونبوت کا دعوی علی رؤس الاشہاد کرے، پھر بھی وہ بقول آپ کے آپ کا سید ومولی ہے۔ آپ نے زہر مرزائیت ومحدثات کے کھالئے اور رگ وریشہ میں سرایت کر گئے۔ اب نجات ورجوع براہ مہاجرین وانصار نہایت مشکل۔ الا ان یّشاء ربّی وسع ربّی کل شیء علماً ہم نے توجہ سے آپ کی بات سنی، لیکن آپ بھی براہ عنایت ذرا توجہ سے سنیں اور غور فرماویں۔

آپ اصول اسلام سے بہت ہی بے خبر ہیں۔ اسی واسطے آپ کو اسلام ہوّا نظر آنے لگا بسبب تشکیکات پادریوں ضالوں کے، ورنہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے یعنی انسان کا وجود ہوا، ایسا خبیث وناپاک مذہب اور خلاف عقل ونقل دنیا میں نہیں ہوا جیسا پادریوں احمقوں کا ہے۔

بے شک آپ سچ فرماتے ہیں یہ اثر مشن سکولوں اور کفار معلموں کی تربیت کا ہے کہ آپ مرزا قادیانی جیسے نااہل دشمن عقل وایمان کذاب مفتری علی اللہ کے پیچھے دوڑے اور لگے باتیں بنانے کہ اسلام پر ہر طرف سے زبردست حملے کئے جاتے ہیں۔ وغیرہ۔ وہ کیا چیز ہیں کہ اسلام پر حملے کرتے۔ ان کے تمام حملوں و اعتراضوں وشکوک وشبہات کا جواب فضلائے اسلام نے بخوب وجہ دے دیا ہے، اور دیتے ہیں۔ اور جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی دونوں قسم کا، الزامی وتحقیقی ولیکن

چو آں کرمے کہ در سنگے نہاں است
زمین و آسمان او ہماں است

آپ نے فقط براہین دیکھی ہے جس میں بجز دلائل نبوت کے جو بطور سرقہ اور چوری کے علماء اسلام سے لے کر ، کچھ باتیں اپنی درج کر کے، کچھ اشتہار و دعاوی وقسمیں کھا کر، آپ جیسے سادہ لوحوں کو جو بقول خود کفاروں کی تربیت وتعلیم یافتہ قواعد واصول اسلام سے ناواقف تھے، مبہوت کر کے اپنا چیلا وغلام دام افتادہ بنالیا

ورنہ تشریف لایئے میں آپ کو تمام مضمون براہین احمدیہ کا جو صحیح ہے، عربی کتابوں کے ایک صفحہ بلکہ آدھ صفحہ میں بتادیتا ہوں۔ بلکہ اس سے ہزار درجہ بہتر۔ بشرطیکہ آپ خلوص نیت وطلب حق کے واسطے آویں اور آپ مسترشد ہوں، نہ مکابر ومتعصب ومعاند کی شکل میں۔

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ نے نصاریٰ کے ردّ میں کتاب لکھی ہے چار جلدوں میں۔ نام اس کا ہے الجواب الصحیح لمن بدّل دین المسیح ۔اور علامہ شمس الدین محمد بن ابی بکر معروف بحافظ ابن القیم نے ردنصاری میں بہت بڑی کتاب لکھی ہے ھدایۃ الحیاری فی الرد علی النصاری ۔اور علامہ آلوسی نے بھی بڑی عمدہ کتاب لکھی ہے۔ وغیر ذلک ۔اور فارسی اردو میں بھی بہت کتابیں ہیں۔ مولوی رحمت اللہ کیرانوی مرحوم کی کتابیں دیکھی ہوتیں۔

مرزائی صاحب فرماتے ہیں کہ علماء اسلام نہ ہماری تسلی کر سکتے ہیں، اور نہ مخالفین کو جواب معقول دیتے ہیں۔ اگر ہم ان سے پوچھتے تو ہم کو کفر کا فتوی سناتے ہیں۔

یہ بات بالکل غلط ہے۔ جو عالم ہو کتاب وسنت کا وہ کبھی سائل مسترشد کو نہ کافر کہتا ہے اور نہ گالی سناتا ہے۔ لیکن مرزائی بے چارے اگر ایسے ایسے حیلے حوالے اکاذیب ومفتریات لفاظی خوض بے جا نہ کر کے دکھائیں تو کریں کیا، اور سوائے اس کے اور ان کے پاس ہے کیا۔ عقل صحیح ان کے پاس نہیں۔ نقل صحیح صریح کو لاتیں مار رہے ہیں۔ مہاجرین وانصار سے لے کر آج تک تمام علماء کو کورا اور اندھا کہہ کر فارغ البال ہو بیٹھے ہیں۔ اب توکل اعتماد وآسرا ان کا مجرد بے معنی ومہمل تقریروں پر آرہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورنہ مرزا قادیانی نے کیا کیا، خاک جو اس کے سر پر پڑی، سوائے اس کہ میں عیسی ہوں، مثیل مسیح ہوں، مہدی ہوں، مجدد ہوں، نبی ہوں، محدث ہوں، رسول ہوں، محمد ہوں، احمد ہوں، مرسل یزدانی مامور رحمانی ہوں، وغیرہ اور پادریوں کے مقابلہ میں امرتسر میں جو ذلت اٹھائی اور دو چیلے اس کے اسی بحث میں عیسائی ہو گئے، اور پھر شیطانی الہام منہ سے نکال کر دوبارہ ذلیل ورو سیاہ ہوا۔ نہ اس کی کتابوں میں بحث توکل کی ہے، نہ صبر، نہ شکر، نہ انابت، نہ توبہ، نہ مراقبہ، نہ استقامہ، نہ تقوی، نہ رضا، نہ توحید، نہ کوئی مقامات اولیاء و سالکین میں سے، بس یہ کہ پیسہ دو، چندہ دو، منارہ فرعونی کے واسطے اتنا چاہیے، مسیح کی قبر کے واسطے اتنا چاہیے، تا کہ پتا لگائیں کہ کہاں ہے وغیرہ۔ اس نے آپ کے پھنسانے کے لئے صیاد کی طرح براہین کو بطور دانہ ڈالا۔ پھر ازالۃ الایمان کے دام میں پھنسا کر ایک کشش سے اسلام کے احاطہ سے باہر اور دور پھینک دیا۔ اور عجب یہ کہ اب تک آپ کہتے جاتے ہیں کہ ہم معتقد مرزا صاحب کے نہیں۔ شاید معتقدوں کے سر پر سینگ ہوتے ہوں گے۔ خیر آگے چلئے۔

قولہ: لکن جناب خیال فرماویں کہ موجودہ وقت میں ہمارا نظر ذرا اس سے بھی زیادہ اونچا ہو گیا ہے یعنی یہ کہ جب تک مرزا صاحب ہمارے رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک کی عظمت میں لگا ہوا ہے جب تک کہ وہ ہمارے سید و مولی فخر بنی آدم و سرور کائنات کی عظمت کا مداح اور ثابت کرنے والا ہے جب تک کہ دین اسلام کی فضیلت کا تاج عقل و نقل والہام کے بابرکت ہاتھ سے دنیا کے سر پر رکھتا ہے ہمارا سید و مولی ہے اور یہی سنت و فرائض منصبی و علت غائی نبیوں کے لئے تھا اور قرآن حمید اس کا گواہ ہے۔ پس ہم کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ وہ اپنے آپ کو نبی کہتا ہے، یا رسول، یا ولی، یا کچھ اور۔ ہم کو تو اصل سے مدعا ہے، لفظی تنازعات سے غرض نہیں۔

اقول: نعوذ باللہ من الزیغ و الارتداد (پناہ مانگتے ہیں ہم اللہ کے ساتھ کجروی اور مرتد ہونے سے) مرزا غلام احمد قادیانی مفتری علی اللہ نے مرزائیوں کو افتراء وا کاذیب وغیرہ کا ایسا منشّی معجون کھلایا کہ ان بے چاروں کو مست، مسلوب الحواس کر دیا، یا یہ کہ مسحور و مطبوب کر دیا کہ ایسی ایسی مختلط باتیں کرتے ہیں اور ان کو کوئی ہوش نہیں آتے گویا ان کی آنکھوں میں خاک ڈال دی پھر وہ کیسے سمجھیں صم بکم عمی فھم لا یرجعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّا لله و انّا الیه را جعو ن موجودہ وقت میں ان کی نظر اور اونچی ہوگئی ہے۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ اول مرزا در پردہ نبوۃ ورسالت کا دعوی کرتا تھا اور کبھی نبوت کو تحدیث کے سانچے میں ڈھال کر دعوی کرتا اور کبھی نبوت ناقصہ اپنے واسطے ثابت کرتا اور کبھی مرزائیوں کی آنکھ میں خاک ڈالنے کو صاف و مطلق نبوت سے انکار کر جاتا اور کہتا:

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب

اور اس وقت جب مرزائیوں کو کہا جاتا کہ تمہارے گرو نے پیغمبری کا دعوی کیا ہے، تو سب یک قلم منکر ہو جاتے اور کہتے کہ یہ الزام و بہتان ہے۔

اس وقت ذرا ان کی نظر نیچی تھی۔ اب جب مرزا قادیانی تحدیث ونبوت ناقصہ سے اونچا ہوا اور اپنے آپ کو اولوالعزم انبیاء سے بھی افضل کہتا ہے۔ چنانچہ کہتا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اوس سے بہتر غلام احمد ہے

اور ازالہ ایک غلطی کا چھاپ کر مرزائیوں کا منہ کالا کیا، اور لوگوں میں اپنے چیلوں کو ایسا ذلیل ورسوا کیا کہ کوئی تاویل نہیں کر سکتے اور نہ انکار کر سکتے ہیں کہ اس نے دعوی نبوت کا نہیں کیا اس واسطے موجودہ وقت میں ذرا نظر ان کی اور اونچی ہوگئی ہے کیونکہ ارتداد کے منارے کی چوٹی پر جا پہنچے ہیں۔ اگر سچا نبی ہے تو ایمان اس پر واجب اور فرض ہے اور اگر جھوٹا نبی ہے تو انکار ولعن وطرد اس کا لازم ہے۔ پھر یہ کیا معنی کہ ہم کو اس سے کوئی غرض نہیں یہ بھی ایک چالاکی اور دھوکہ ہے ان کا فا عتبروا یا او لی ا لا بصار (پس جانچواے بصارت والو)

پھر میں کہتا ہوں کہ مرزائیوں کی بصارت میں کتنا فرق آ گیا ہے اور ان کی بصیرت کس طرح بالکل کالعدم ہوگئی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو باوجود ایسی ایسی کفریات کے بیان کرنے والا عظمت بیان کرنے والا، و مداح رب العالمین وسید المرسلین ودین اسلام کا جاننا فلا حو ل و لا قوۃ ا لّا با لله العلی العظیم سبحا ن الله یہ عظمت اللہ، اور رسول اللہ اور اسلام کی ہے کہ رب العالمین کے واسطے بیٹا ثابت کرنا استعارہ کی آڑ میں اور یہ منصب اپنے نفس کے واسطے متعین کرنا جیسا یہودیوں نے کہا تھا استعارے سے نحن ابنا ء الـلـه اور اللہ عزوجل کی قدرت کاملہ سے منکر ہو کر اس کو عاجز و ناتواں قرار دیا کہ نہ انسان کو بجسد عنصری آسمان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے جاسکتا ہے اور نہ کرہ زمہریر اس کے قبضہ اختیار میں ہے، اور نہ خرق افلاک اوس کے قدرت میں، اور نہ خرق عادات واظہار معجزات اس کی طاقت میں، اور نہ بے طعام وشراب اور ٹٹی پھرنے کے حضرت عیسی کو آسمانوں پر زندہ رکھنا اس کی استطاعت میں، اور نہ حشر اجساد وغیرہ پر وہ قادر ہے، اور نہ بے باپ آدمی پیدا کر سکتا ہے، اور نہ وہ اپنی باتوں اور وعدوں اور خبروں میں سچا ہے و غیره ذ لك من الكفر يا ت

یہ ہے عظمت اس کذاب کی اللہ عزوجل کے واسطے۔ اور اللہ عزوجل کے رسولوں، محبوبوں، پیاروں کو سخت گالیاں وفحش وہتک آمیز الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ خصوصاً حضرت عیسیٰؑ کے حق میں تو بہت ہی دریدہ دہنی کی۔ ان کے حق میں یہ الفاظ بولے۔ نقل کفر کفر نباشد:

چور، جھوٹا، نادان، موٹی عقل والا، بے جا حرکت کرنے والا، علمی قوی میں بہت کچا، شریر، مکار، فریبی، شعبدہ باز، مسمریزم یعنی سحر کا کام کرنے والا، جس کی تین دادیاں و نانیاں کسبی زنا کار تھیں۔

متکبر، ناپاک خیال، راست بازوں کا دشمن وغیرہ۔

یہ سب گونہہ ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا یا اور تمام جد عیسی کو زنا کار کہا، اور کہا کہ عیسی کیوں ایسے بدچلن نہ ہوں کہ جدی مناسبت درمیان ہے نعو ذ با لله من هذا الكفر

اور انجام آتھم کے صفحہ ۴۱ پر کہا کہ:

مریم کا بیٹا کشلیا کے بیٹے سے کچھ زیادت نہیں رکھتا۔ (اور کشلیا رام چندر کی ماں کا نام ہے)۔

جاننا چاہیے کہ جد تمام انبیاء کے اور خاندان ان کا ایک ہی ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

ذرية بعضها من بعض ۔(اولاد ہے بعض ان کی بعض سے)

اور فرمایا:

و نو حاً هد ينا من قبل و من ذريته دا ؤد و سليما ن و ايو ب و يوسف و موسى و ها رو ن و كذ لك نجزى المحسنين۔ و ذكر يا و يحيى و عيسى و الياس كل من الصا لحين۔ و اسما عيل و اليسع و يو نس و لو طاً و كلاً فضلنا على العا لمين۔ و من آ با ء هم و ذر يّا تهم و اخوا نهم و اجتبينا هم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هدیناهم الی صراط مستقیم ۔ ذلک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ ، ولو اشرکوا لحبط عنھم ماکانوا یعملون ۔ اولئک الذین ءاتینا ھم الکتاب والحکم والنبوۃ فان یکفر بھا ھؤلاء فقد وکّلنا بھا قوماً لیسوا بھا بکافرین ۔ اولئک الذین ھدی اللہ فبھدا ھم اقتدہ۔ (الانعام: ۸۴۔۹۰)اورنوح کو ہدایت کی تھی ہم نے پہلے اس سے اوراولاداس کی میں سے داؤدکواورسلیمان کواورایوب کواوریوسف کواورموسیٰ کواور ہارون کواوراسی طرح جزادیتے ہیں ہم احسان کرنے والوں کو۔اورزکریا کواوریحیٰ کواورعیسیٰ کواورالیاس کواور ہریک صالحوں میں سے تھااوراسماعیل کواورالیسع اوریونس اورلوط کواورہرایک کو بزرگی دی ہے ہم نے اوپر عالموں کےاور باپوں ان کے سےاوراولادان کی سےاور بھائیوں ان کے سےاور پسند کیا ہم نے ان کواور ہدایت کی ہم نے ان کوطرف سیدگی راہ کے..تا...پس ساتھ ہدایت ان کی کے پیروی کرتو۔ الانعام۔رکوع ۱۵)۔

گویا یہ قذف و رمی اس پلید کی آدم سے لے کر محمد ﷺ تک سب کو شامل ہے

قال اللہ تعالی: انّ اللّٰہ اصطفی آدم و نوحاً و آل ابراھیم و آل عمران علی العالمین ذریّۃ بعضھا من بعض و اللّٰہ سمیع علیم

کیونکہ جتنے پیغمبرابراہیم سے پیچھے آئے ہیں وہ سب ابراہیم خلیل الرحمٰن کی نسل سے ہیں۔

حافظ ابن قیم زادالمعاد جلد ثانی صفحہ ۳۶۸ میں فرماتے ہیں:

فانّ اللّٰہ سبحانہ جعل عیسی من ذریۃ ابراھیم بواسطۃ مریم امہ و ھی من عصیم ذریۃ ۔ انتھی

اورابراہیم ونوح آدم کی نسل سےاور کہتا ہےعیسیٰ کے معجزوں کی نسبت کہ ان کے ہاتھ میں بجز مکروفریب کےاور کچھ نہ تھااوراگر میں ان باتوں کو قابل نفرت نہ جانتا توان اعجوبہ نمائیوں میں ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

اوراللہ عزوجل عیسیٰ کی والدہ اصطفاہ علی نساء العالمین کےحق میں شہادت صدیقیت کے دیتاہے فرمایا و امّہ صدّیقہ (اورعیسیٰ کی ماں نہائت سچی ہے) اور یہ مرزاقادیانی ان کی تکذیب کرتاہے۔

وہ فرماتی ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّی یکو ن لی غلا م و لم یمسسنی بشر و لم اک بغیا۔ قا ل کذا لک قا ل ر بک ھو علیّ ھین و لنجعلہ آ یۃ للناس و ر حمۃ منا و کا ن امرا مقضیاً۔۔ ا لآ یہ

(مر یم : ۲۰۔۲۱) (کس طرح ہوگا میرا بیٹا اور ہاتھ نہیں لگا یا مجھ کو کسی آدمی نے اور نہیں ہوں میں زنا کار۔ کہا جبریل نے اسی طرح ہے۔ کہا رب تیرے نے یہ میرے اوپر آسان ہے)۔

اور یہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ یوسف نجار کا بیٹا ہے جیسا کہ یہود کہتے ہیں۔

اور کہتا ہے کہ جتنی پیش گوئیاں عیسی کی جھوٹی نکلی ہیں کسی نبی کی نہیں نکلیں۔

دیکھو سب انبیاء کی پیش گوئیوں کی صریح تکذیب کی۔ اس (مرزا قادیانی) کی اب تک ایک پیش گوئی بھی جھوٹی نہیں ہوئی۔ نعوذ باللہ۔ اور محمد ﷺ کی معراج کا انکار اور ان کی نبوت کا بھی در پردہ انکار کرتا ہے، جب کہتا ہے کہ کوئی فرشتہ زمین پر نہیں اتر سکتا کیونکہ وہ روحانیات کواکب کے ہیں اور کواکب سے ہرگز جدا نہیں ہو سکتے اور جبریل روح آفتاب کا ہے اور وہ اس سے جدا نہیں ہو سکتا۔ اور اسکا اثر سب پر مساوی پڑتا ہے حتی کہ زانیہ پر حالت زنا میں۔ اور رسول اللہ ﷺ خود آسمان پر جا نہیں سکتے۔ پس نبوۃ ان کی کیسے ہوئی اور قرآن شریف کلام الٰہی کیسے بنی۔ اگر نبی ہیں تو سب ہیں حتی کہ زانیہ حالت زنا میں بھی۔ یہ تمام نبوات کا صریح انکار ہے۔

اور رسول اللہ ﷺ کو کہتا ہے کہ انہوں نے اپنی پیش گوئی کا مطلب نہیں سمجھا اور نہ معنی سورہ زلزال و حشر ونشر واشراط کبری قیامت صغری کے آیات کا مطلب سمجھا، اور نہ دجال و یا جوج ماجوج ودابۃ الارض کی حقیقت سمجھے جیسے مرزا سمجھے، اور خلاف آیت

لا تسبّوا الّذین ید عو ن من دو ن اللّٰہ فیسبّوا اللّٰہ عدوا بغیر علم

(مت گالی دو ان کو جن کو مشرک پکارتے ہیں سوائے خدا کے، پس وہ گالی دیں گے اللہ کو ضد سے بغیر علم کے)

کا کر کے عیسائیوں اور ہندوؤں کے معبودوں کو گالی دے کر رسول اللہ ﷺ کو سب سے گندی گالی دلوائیں۔ وغیرہ۔ یہ ہے عظمت بیان کرنی اس خبیث کی، رسول اللہ ﷺ کی اور باقی انبیاء کی ومدح اس کی۔

اب سنو عظمت اسلام کی جو وہ کرتا ہے بناء عظمت اسلام کی اللہ عز وجل اور انبیاء اور صحابہ کرام کی عظمت بیان کرنے سے ہوتی ہے۔ سو عظمت رب العالمین وانبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسا لته ا لا یعلم من خلق و ھو ا للطیف ا لخبیر و ان ربك حکیم و علیم اھم یقسمو ن ر حمة ر بك نحن قسمنا ہ

کی جو وہ کرتا ہے وہ ابھی بیان ہو چکا۔

اب باقی سنو۔صحابہ سے لے کر آج تک سب علماء کورواندھے ہیں،مرزا قادیانی کے نزدیک صرف سوجا کھہ اور بینا فقط یک چشم دجال ہے۔اور علماء اسلام کو ایسے القاب سے یاد کیا۔تمام علماء کو یہودی کہا،اور مولوی سید نذیر حسین مرحوم کہ شیخ الکل ہیں اور مولوی رشید احمد صاحب وغیرھم کے حق میں یہ الفاظ بولے:

حرامزادہ،بدذات،ضال دجال کاذب،شیطان اعمی،غول اغوی،شقی ملعون لعنتی خنزیر کتا۔

اور اسلام کے دشمنوں کی تعریف کرتا ہے۔بابا نانک کو پاک وجود اور جو اس کے خلاف کہے اس کو لعنت دیتا ہے۔اور نانک کی کرامتیں ذکر کرتا ہے۔دیکھو مرزا قادیانی کی کتاب ست بچن۔

انبیاء کے معجزوں سے انکار اور نانک کی کرامتوں کا اقرار۔عیسی وانبیاء کی وعلماء اسلام کی ہتک اور نانک کی تعریف۔اور سب اصول اسلام سے انکار کر کے اپنی نبوت کا اقرار۔کبھی اپنے نامراد بیٹے کو اللہ پاک سے تشبیہ دے کر کہتا ہے

کانّ اللہ نز ل من السماء (گویا خدا اتر آیا آسمان سے)

اور کبھی اپنے نفس کو اللہ عزوجل سے تشبیہ دیتا ہے کہ:

میں خود خدا بن گیا اور آسمان وزمین بنائی اور آدم کو پیدا کیا۔

اور کبھی اللہ کا بیٹا بنتا ہے۔وغیرہ۔

یہ ہے عظمت بیان کرنی اس کی اللہ اور رسول اللہ ﷺ واسلام کی۔یہ ہیں کرتوت واعمال نامہ اس رسول کا جس کا تخت گاہ قادیان ہے۔بقول اس کے۔ فعلیه لعنة اللہ و الملا ئکة و النّاس اجمعین (پس اسپر ہو لعنت اللہ کی اور فرشتوں کی اور تمام مخلوق کی) بیشک یہ اثر مشن اسکول اور کفار معلموں کا ہے کہ اب بھی مرزائی صاحب کو وہ اسلام جو حقیقی وقدیمی ومنزّل اسلام ہے جس پر مہاجرین وانصار تھے ہوّا نظر آتا ہے اور دل سے اس سے متنفر ہیں اور جس نام کے اسلام مصنوعی کو آپ محبوب سمجھیں ہیں وہ یہود ونصاری وہنود کے کفر سے بدتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور صریح الحاد وزندقہ وارتداد ہے ۔مرزائی صاحب اس لیاقت پر عیسائی سے بحث کا شوق رکھتے ہیں یہ تمنا بھی عجب ہے۔

آپ لائق عیسائی سے کب بحث کر سکتے ہیں جب پیرو مرشد سید مولی آپ کا امرتسر میں عبداللہ آتھم عیسائی کے مقابلہ ومباحثہ میں ایسا مبہوت ولا جواب ہوا اور ہار گیا کہ اسی وقت اس کے دو چیلے مرتد عیسائی ہو گئے اور پھر دوبارہ شیطانی الہام کی زٹل ہانک کر پندرہ ماہ کے بعد ایسا ذلیل وخوار ورو سیاہ تمام دنیا میں ہوا کہ کوئی آدمی کیا، خنزیر و گدھا بھی ایسا ذلیل و بے عزت نہ ہوا ہوگا۔

پھر مرزائی صاحب کو یہ لکھتے ہوئے شرم نہ آئی کہ دین اسلام کی فضیلت کا تاج عقل ونقل والہام کے بابرکت ہاتھ سے دنیا کے سر پر رکھتا ہے ہمارا سید ومولا ہے۔

کیونکہ مرزا کذاب نقل سے جاہل، عقل صحیح سے بمراحل دور، جھوٹے الہام کے بے برکت ہاتھ نے اس کے منہ پر ذلت ورسوائی کی سیاہی مل دی۔ایسی کہ کبھی دھونے سے نہ اترے، بلکہ اور بڑھتی جائے۔عبداللہ آتھم ومنکوحہ آسمانی وبشیر والے الہام کی برکت بھول گئی۔وغیرہ۔

لیکن شاباش مرزائیوں کی حیا وشرم وسفید چشمی وعیاری پر کہ اب تک الہام الہام پکارتے جاتے ہیں۔ایسی عقل کے پتلوں پر کیا امید ہدایت ہوسکتی ہے صم بکم عمی فهم لا یر جعون (بہرے ہیں گونگے ہیں اندھے ہیں پس وہ وہ حق رجوع نہیں کرتے)

پھر یہاں ایسی تعریف کر کے اپنا سید ومولی بنایا اور آگے مرزائی صاحب لکھ آئے ہیں کہ میں مرزا کا معتقد نہیں۔یہ کیسا تناقض وخلاف واقع ہے۔اور پھر مرزا قادیانی کی بدمعاشی وتحریف وزندقہ والحاد کو کہتے ہیں کہ یہی سنت وفرائض منصبی وعلت غائی نبیوں کے لئے تھی۔گویا نبوت اور لوازم اس کے مرزا قادیانی کے واسطے ثابت کرتے ہیں۔ہم کہتے ہیں سبحانك هذا بهتا ن عظیم (پاک ہے تو اللہ۔یہ ہے بہتان بڑا)

مرزائی صاحب نے نہ خدا کو پہچانا، نہ رسول اللہ ﷺ کو، نہ صحابہ کو، نہ دین اسلام کو، نہ قرآن کو۔ بلکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی نہیں پہچانا۔فقط مشن سے نکل کر ناگاہ مرزا غلام احمد قادیانی کے پنجہ میں گرفتار ہو گئے۔بقول خود پرانے عیسائیوں کے پنجہ سے نکلے اور نئے عیسائیوں کے دام میں پھنس گئے۔مرزا غلام احمد قادیانی کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت پہچانیں گے جب کہیں گے

یا لیتنی اتّخذت مع الرسول سبیلا ۔یا و یلتی لیتنی لم ا تّخذ فلا ناً خلیلاً

لقد ا ضلّنی عن الذّ کر بعد اذ جاء نی و کا ن الشیطا ن للا نسا ن خذو لا

(اے کاش میں پکڑتا رسول کے ساتھ راستہ۔اے خرابی کاش کے میں نہ پکڑتا فلانے (مثل مرزا) کو دلی دوست۔البتہ تحقیق اس نے گمراہ کیا مجھ کو قرآن سے بعد اس کے کہ آ گیا تھا میرے پاس اور ہے شیطان آدمی کو خوار کرنے والا)

فرماتے ہیں کہ مجھ کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ وہ اپنے آپ کو نبی کہتا ہے، یا رسول، یا ولی، یا کچھ اور۔ نعو ذ با للہ من غضب اللہ و ا للعن و الر ین (پناہ پکڑتے ہیں ہم ساتھ اللہ کے غضب سے اور لعن اور سیاہی وتباہی دل سے) تمام مسلمانوں کے نزدیک سب مخلوقات سے افضل و بہتر انبیاء ہیں ا۔ور تمام مخلوقات سے بدتر اور خبیث تر اور ظالم تر وہ شخص ہے جو نبی نہ ہو اور کذب وافتراء سے دعوی نبوت ورسالت و وحی کا کر کے اپنے آپ کو نبی ورسول کہے۔دلیل وحجت اس بات کی یہ آیت ہے:

و من ا ظلم ممّن افتری علی اللہ کذ باً او قا ل او حی الیّ و لم یو ح الیہ شیء

و من قا ل سا نز ل مثل ما انز ل اللہ ۔(الانعا م)

(اور کون ظالم زیادہ ہے اس سے جو باندھے اللہ پر جھوٹ، اور کہے وحی کیا گیا میری طرف اور حالانکہ نہیں وحی کیا گیا طرف اس کے کچھ، اور جو کہے اتاروںگا مثل اس کے کہ اتارا اللہ نے..الخ)

لیکن مرزائی صاحب کو اس سے کیا غرض۔سبحان اللہ! اس جگہ مرزائی صاحب نے اول مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریف وتخریب و ہذیان و بے ایمانی کو فرائض منصبی وعلت غائی انبیاء کی کہی اور منصب نبوۃ اس خبیث اخبث کے واسطے تجویز کیا اور پھر دل میں اس کے نبوت ورسالت پر ایمان لا کر دھوکہ دہی کے طور پر فرماتے ہیں: کہ ہم کو اس سے کوئی غرض نہیں۔

دیکھو مرزائیوں کی چالاکی۔اور پھر کہا کہ قرآن حمید اس پر گواہ ہے۔اگر مراد اس سے آیت مذکورہ و من اظلم ممّن افتری علی اللہ کذ باً او قا ل او حی الیّ و لم یو ح الیہ شیء و من قا ل سا نز ل مثل ما انز ل اللہ ۔(الانعا م) ہو تو بے شک ہمارا بھی اس پر صاد ہے کہ قرآن شریف اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر و بے ایمانی پر گواہ ہے، ورنہ کوئی اور شہادت قرآن کی تو ہم کو معلوم نہیں۔ ذرا مرزائی صاحب بیان تو فرماویں۔اور عجب در عجب یہ کہ اس کو لفظی تنازعات کی فہرست میں شمار کیا۔ جو اصل اصول نزاع اہل علم وایمان واہل جہل وارتداد کا ہے۔ بھلا اب تک کسی نے مسئلہ نبوت ورسالت ودعوی نبوت کو لفظی تنازعات میں ذکر کیا ہے۔ ذرا ایک شخص سے تو نقل فرماویں علماء امت سے۔ ہم سب اہل اسلام مرزا غلام احمد قادیانی کو انہیں کفریات کی وجہ سے کافر وملعون کہتے ہیں، اور مرزائی ہم کو گمراہ وکافر کہتے ہیں۔ بھلا لفظی تنازعات کی وجہ سے کوئی کافر ہوسکتا ہے۔ ہرگز نہیں، بلکہ اصلی تنازع جو فروعات میں ہو، وہ بھی مضر نہیں۔ چہ جائے کہ مجرد لفظی تنازع ہو۔ جس کا معنی یہ ہے کہ مطلب دونوں فریق کا ایک ہی ہے۔ فقط تعبیر واطلاق لفظ کا فرق ہے۔ یہ ہے علم وایمان و فہم ونیک نیتی مرزائی صاحب کی مدعا یہ ہوا کہ اگرچہ جھوٹا دعوی نبوت کا کرے پھر بھی ہمارا سید ومولی ہے۔

یا یہ ہوا کہ وہ سچا نبی ہے ہم اس پر ایمان لائے اور وہ ہمارا سید ومولی ہے ہر دو تقدیر پر جو نتیجہ نکلتا ہے ناظرین نکال سکتے ہیں۔ یہ ہے چال بوزنوں کی۔

و لقد علمتم الذین اعتدوا منکم فی السبت فقلنا لھم کو نوا قردة خا سئین

(اور بتحقیق جان لیا تم نے ان لوگوں کو جو حد سے گذر گئے تم میں سے ہفتہ کی تعظیم میں پس کہا ہم نے ان کو ہو جا ہو بندر نامراد)

بلکہ ان سے ہزاروں درجہ بڑھ کر، کیونکہ انہوں نے بوزنہ پن عملیات میں کیا۔ اور مرزائی صاحب بوزنہ گری عملیات واعتقادیات میں کرتے ہیں۔ پس اگر توبہ نہ کریں تو تمام جماعت منتظر رہیں خطاب قہر آلود کو نوا قر دة خا سئین کے مرزائی صاحب نے اس قول سے، یا کچھ اور کچھ ہی سمجھ میں آتا ہے، یعنی اگر فرعون کی طرح انا ر بکم الاعلی بھی مرزا قادیانی کہہ دے تو بھی ہمارا سید ومولا ہے اور یہ بھی تنازعات لفظی ہیں کیونکہ زبان ہی سے الفاظ نکالے جاتے ہیں۔

قولہ: اور جب ذرا بھی مخالف ہوجاوے اس کی تقریر وتحریر میں کسی قدر بھی کسر شان ان ہر سہ عالی شان مضامین کا پایا جاوے، تو خواہ وہ کتنا ہی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے اور خواہ وہ کتنی ہی تسبیحوں کا ہار باندھ کر گلے میں ڈالے، یا شب وروز سنت نری کی پیروی میں اپنے آپ کو غرق بتلاوے ہم اس کو اسی وقت شیطان الانس مانیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور اس کے ساتھ اگر ہو سکے تو جہاد کریں گے۔انتہی

اقول: هداك الله ثم جزاك الله۔ اگر آپ راستی وصداقت وانصاف سے یہ بات کہتے ہیں تو ہم نے بڑی مخالفت اس کے تینوں مضامین میں ثابت کر دکھائی ہے اور بڑی کسر شان اس کی اللہ عز وجل ورسول اللہ ﷺ کے حق میں مدلل ومبرھن بیان کی۔اب آیئے اس شیطان الانس کو مانئے اور اس کے ساتھ جہاد بھی کیجئے۔قلم و لسان سے ہو یا جو ہم نے لکھا ہے اس کا خلاف واقع ہونا حجۃ و برہان سے ثابت کیجئے مخالف ہونا اس کا دلیل سے بیان کرنا ہمارے ذمہ ہے اور ایفاء عہد آپ کے ذمہ پر ہے۔

سو ہم نے بیان کافی کر دیا آپ بھی بحکم اوفوا بالعهد انّ العهد کان مسؤلا (پورا کرو عہد کو بے شک عہد سے سوال ہوگا) اپنا عہد پورا کریں اور ایسے بے دین مخالف خدا رسول واسلام کو اپنا سید ومولی نہ بنائیں اس نے تو تسبیحوں کے ہار کے بدلے لعنتوں کا ہار اپنے گلے میں ڈالا ہے۔سعدی ہندی فرماتا ہے

پڑے گی ہر طرف سے تجھ پہ لعنت
بس اب ہر وقت رہ طیار مرزا
ذرا خوش ہو کے گھر جا کر دکھانا
گلے میں لعنتوں کا ہار مرزا

قولہ: ہم کو رسول وغیرہ سے کچھ غرض نہیں ہم اپنے مدعا کو جانتے ہیں۔

اقول: اس کا جواب ہم ابھی دے چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی سب انبیاء کی توہین علی رؤس الاشہاد کرتا ہے اور گستاخی جناب باری تعالی کے حق میں اور تحقیر اسلام ومسلمانوں میں کوئی کسر باقی نہیں چھوڑتا ہے، لیکن اگر مرزائی صاحب ہماری آنکھوں سے دیکھیں

فعين الرضا عن كل عيب كليلة
ولكن عين السخط تبدى المساويا

(پس آنکھ رضامندی کی ہر عیب سے کند و نابینا ہے ولیکن آنکھ غصے کی ظاہر کرتی ہے برائیوں کو)

وہ تو ان مضامین ثلاثہ کا ایک ذرہ بھر بھی موافق نہیں وہ بالکل تمام شرائع وديانات سے خارج ہے علماً وعملاً قولاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولاً فعلاً فروعاً مبدء ومعاداً پس آپ کو چاہیے کہ اس کو شیاطین الانس والجن سے بدتر وملعون ترجانیں اگر اپنے قول میں صادق ہیں۔

اور یہ بھی بیان ہو چکا کہ اب مرزائیوں نے اور ڈھنگ بدلا ہے اور ان کی نظر ذرا اونچی ہوگئی ہے اول ہمیشہ مسلمانوں کے مقابلہ میں جب ان کو الزام دیا جاتا تھا کہ تمہارا گرو پیغمبری ورسالت کا دعوی کرتا ہے تو صاف کہتے کہ ہرگز نہیں یہ جھوٹ وافتراء ہے۔ پھر مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابوں سے نکال کر ان کا منہ کالا کیا جاتا توضیح مرام وفتح اسلام وازالہ اوہام ودافع الوساوس وغیرہ سے پھر لگتے بے تکی تاویلیں بنانے اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی ایک اور رسالہ یا اشتہار نکال کر (کہ میں نبی ہوں یا رسول ہوں اور میرے اوپر یہ الہام اترا یا ایها النّاس انّی رسول الله الیکم جمیعاً وغیرہ) ان کا منہ کالا کرتا اور مسلمانوں کی تصدیق کر دیتا تا بحدیکہ اشتہار: ازالہ ایک غلطی کا، نکال کر اپنے سب مریدوں کو جاہل نادان کہہ کر لکھا کہ جب مخالفین کی طرف سے سوال ہوتا ہے،

کہ تمہارے پیر ومرشد نے نبوت ورسالت کا دعوی کیا ہے وہ نادان ناواقف جواب میں انکار کر جاتے ہیں۔،

حالانکہ صحیح نہیں۔ مریدوں بے چاروں کا کیا قصور، وہ تو سادہ لوح ہیں۔ بے چارے تیرے دام میں پھنسے ہوئے نیم جان تو بے ایمان منافق خود کہتا ہے:

من نیستم رسول ونیاوردہ ام کتاب

پھر ان کو کیوں جاہل نادان بتاتا ہے۔

اس اشتہار نے مرزائیوں کی سخت روسیاہی کی اور باقی سب مسلمانوں کی تصدیق۔

پھر دافع البلاء نکال کر تو خاتمہ ہی کر دیا۔ اب مرزائیوں غریبوں یتیموں بے چاروں مظلوموں کو مجال انکار کی نہ رہی اور نہ تاویل کر سکیں گے۔ لاچار ہو کر جب اور کچھ بات نہیں بنتی کہنے لگے ہم کو اس سے کچھ غرض نہیں کہ اپنے آپ کو نبی کہے یا رسول انہیں واقعات کی طرف اشارہ ہے۔ مرزائی صاحب کے اس قول میں کہ موجودہ وقت میں ہمارا نظر ذرہ اس سے اونچا ہو گیا ہے یعنی اب ہم ذرہ بے دینی والحاد وزندقہ وجہالت کے صدر نشین اور رسوائی کے بالاخانے پر چڑھ گئے ہیں اور بے حیائی وبے شرمی وبے غیرتی کا اعلی پاس کر لیا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گووہ مرزا علیہ اللعنۃ تمام شرائع و دیانات کا منکر ہو کر دعوی نبوت و رسالت کا بھی کرے تو بھی وہ ہمارا سید و مولا ہے۔ واہ مرزائی صاحب آپ بھی عجب اور آپ کی چالاکی و دھوکہ بازی اور عقل عقل پکارنا بھی عجب کہ سب تقریر آپ کی لغو اور اکاذیب اور فریب اور دھوکہ اور خالی بے معنی لفاظی کا مجموعہ ہے۔ بھلا کوئی عقل مند آپ کی تسوید سے کوئی ایک بات صحیح غیر متضاد تو نکال دے کبھی نہ نکال سکے گا میں دعوی سے کہتا ہوں اور نہ آپ خود کوئی مطلب اپنی تحریر کا نکال سکیں گے اور نہ سمجھتے ہیں کہ ہماری شفتین سے کیا نکلتا ہے۔

پھر میں کہتا ہوں کہ اگر سیاق وسباق کے سبب حسن ظن نہ کریں تو یہ کلمہ صریح کفر کا ہے کہ ہم کو رسول وغیرہ سے کچھ غرض نہیں ہم اپنے مدعا کو جانتے ہیں اس کا ظاہر معنی یہ ہے کہ ہم اپنے مدعا کے مقابلہ میں رسول وغیرہ سے بھی کچھ غرض نہیں رکھتے لیکن ہم حسن ظن وسیاق وسباق سے کہتے ہیں کہ مراد آپ کی یہ نہیں بلکہ وہ مراد ہے آپ کی جس کا ہم نے جواب لکھ دیا ہے۔

قولہ: ہم نے وہ لوگ بھی دیکھے ہیں اور سب سے زیادہ اس وقت موجود ہیں جو سبحانی ما اعظم شانی کہنے والے کو سردار خلیل اولیاء مانتے ہیں اور انا الحق کہنے والے کو سردار خلق..الخ

اقول: جواب اس تلبیس کا سیف المسلول فی نحر شاتم الرسول میں صفحہ ۳۱ سے ۳۲ تک بخوب وجہ دے دیا گیا ہے وہاں سے دیکھ لیں لیکن یہاں بھی کچھ تھوڑا سا لکھتا ہوں جو وہاں نہیں لکھا گیا۔

سو جاننا چاہیے کہ سبحانی ما اعظم شانی کی نسبت حضرت ابو یزید بسطامی کی طرف کرتے ہیں لیکن اول تو یہ نسبت ان کی طرف صحیح نہیں بہتان ہے۔ چنانچہ ایک جماعت علماء نے تصریح کی ہے اور اگر بفرض محال صحیح بھی مان لیا جائے تو وہ اس میں معذور ہیں کہ حالت بے اختیاری وسکر حال کے وقت ان سے یہ کلمات سرزد ہوئے ہیں، ویا انہوں نے حکایتاً کہا اور سامعین نے غلطی سے ان کی طرف منسوب کر دیا جیسا کوئی کسی کو یہ آیت پڑھتے ہوئے سنے لا الہ الا انا فاعبدنی (طٰہٰ:۱۴) چنانچہ امام اعظم غزالی وغیرہ علماء کے کلام سے معلوم کر لو گے۔ انشاء اللہ

اور یہ قاعدہ مسلمہ ہے تمام علماء کے نزدیک جس شخص کے عقاید وعملیات موافق کتاب وسنت وسلف امت کے ہوں اور اس سے کوئی بدعت احداث فی الدین ماثور نہ ہو اور اہل بدع واہواء کے طوائف سے بعید ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور متبع مہاجرین وانصار کا ہو چنانچہ حضرت ابا یزید بسطامی قدس سرہ ورحمۃ اللہ علیہ ہیں ایسے شخص سے اگر کوئی کلمہ خلاف شرع منقول ہوتو اس کی تاویل ومحمل حسن نکالنا بسبب حسن ظن کے واجب ولازم ہے کیونکہ

و اذا الحبیب اتی بذنب واحد

جاءت محاسنہ بالف شفیع

(جب دوست ایک گناہ کرے اس کی خوبیاں ہزار سفارش کرنے والے لاتے ہیں)

اور اگر ایسے شخص سے جو مبتدع ملحد زندیق مخالف کتاب وسنۃ واجماع امت وسلف امہ وآئمہ امت مفتری بیدین ہوا ایسا کلمہ سرزد ہو جو خلاف شرع شریف کا ہو جیسا مرزا غلام احمد ہے جس نے ادعا نبوت ورسالت وغیرہ کفریات بار بار خود لکھ کر طبع کر کے تمام دنیا میں فتنہ برپا کردیا اس کی تاویل کرنی ناجائز وحرام ہے اور ظلم و بے دینی۔ پس اب استشہاد کے لئے علماء کے اقوال سنیئے

قال الامام السخاوی فی کتابه القول المبنی عن ترجمة ابن عربی ثم ان ... اول کلامهم و حمل علی المحامل الحسنة لم یقع لهم من تلك الکلمات الا نادر مع کونها ممن جعل الله لهم فی الامة لسان صدق و لهم یذکر احد منهم ببدع و لا تزندق و لا شك فی یقین ذلك و لا مانع من اختلاف الاحکام لما یقتضیه المقام و لهذا قال تقی الدین ابن تیمیه ما نصت؟ انا نیمز بین الآئمة الذین لهم فی الامة لسان صدق الذین لم تعرف لهم بدعة ظاهرة فی اصول الدین و بین اهل البدع المشهورة فی الاصول او المقالات... مخالفة ظاهرة الکتاب و الرسول مثل الحلاج و ابن عربی و ابن سبعین و امثالهم من ذوی الالحاد و آئمة الاتحاد و مثل الجهم ابن صفوان و الجعد بن درهم و امثالهم من الجهمیة و سبقه سید شیوخ الصوفیة بالاتفاق الشهاب ابو حفص السهروردی فانه فی عوارفه لما ذکر من تشبه بالصوفیة و لیس منهم ۔ قال و من جملة اولئك قوم یقولون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بـالحو ل و یز عمو ن ان اللہ تعا لی یحل فیھم او یحل فی اجسا مھم یصطفیھا و یسبـق الـی فھـو مـعھم معنی قو ل النصاری فی ا لکا ھو ت و الناسو ت و ما یـحـکـی عـن ابـی یز ید البسطا می من قو لہ سبحا نی حا شا ا نعتقد فی ابی یزید انہ یقو ل ذ لک الّا علی سبیل الحکا یۃ عن اللہ سبحا نہ و لو علمنا انہ ذکر ذلک القو ل مضمراً لشیء من الحلو ل ردد ناہ کما نرد ھم

قـا ل فقد اتا نا الر سو ل ﷺ بشریعۃ بیضا ء نقیۃ یستقیم بھا کل معو ج و قـد دلتـنـا عـقـو لـنـا علی ما یجوز و صف اللہ تعا لی بہ و ما لا یجوز و ا للہ تـعالی عز و جل منزہ عن ان یجعل بشیء او یحل بہ شیء الخ .(انتھی من ص ۹ ؛ الی ان قال فی ص ۱۰) و سبقہ حجۃ ا لاسلا م ابو حا مد الغزا لی فی المقصد ا لا سنی فـی ا لا سـمـا ء الحسنی فقا ل فی ا ثنا ء کلا مہ و قو ل من قا ل منھم انا الحق فـامـا ان یـکـو ن معنا ہ معنی قو ل الشاعر : انا من اھوی ۔ و اما ان یکو ن قد غـلـط فی ذلک کما غلط النصاری فی ظلھم؟ اتحاد ا للا ھو ت با لنا سوت ۔ و قو ل ابی یز ید ان صح عنہ سبحا نی ما اظم شا نی اما ان یکو ن ذ لک جاریاً عـلـی لسا نہ فی معرض الحکا یۃ عن اللہ کما لو سمع وھو یقو ل لا الہ ا لا انا فا عبد نی لکان یحمل علی الحکا یۃ و اما ان یکو ن قد شا ھد کما ل حظہ من صفۃ القدس کما ذکر نا فی التر قی بالمعرفۃ عن المو ھو ما ت و المحسوسات و بالھمۃ عن الحظو ظ و الشھوا ت فا خبر عن قدس نفسہ و قا ل سبحا نی و ر أی عـظـم شـا نہ با لا ضافۃ الی شا ن عمو م الخلق فقا ل ما اعظم شا نی و ھـو مـع ذ لک یـعلم ان قد سہ وعظم شا نہ با لا ضا فۃالی الخلق و لا نسبۃ لہ الی قدس الر ب تعا لی وعظم شا نہ ۔

و یـکـو ن قـد جـری ھـذا الـلـفـظ فـی سکر و غلبات حال فا ن الر جوع الی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الصحو و اعتدال الحال یوجب حفظ اللسان عن الالفاظ الموهمة و حال السکر ربما لا یحتمل ذلک فان جاوزت هذین التاویلین الی الاتحاد فذلک محال قطعاً فلا تنظر الی مناصب الرجال حتی تصدق بالمحال بل ینبغی ان تعرف الرجال بالحق لا لحق بالرجال ۔ انتہی

و بالجملة فمن اشتهرت و لایته ممن لم یعرف مذاهب المبتدعة یجب تنزیهه عن قول ما یخالف الشریعة اما بتجویز ان ادخل فی کلامه او بعدم صحة الاسناد الیه و اما بالوهم او کونه نقله من کلام بعض الحشویة و الملاحدة غافلاً عما فیه من محذور فالاولیاء غیر معصومین عن ذلک بخلاف غیرهم فمن علم بفساد العقیدة و کثرة المناکیر فی کلامه فتنزیهه لیس بمرضی ۔ انتہی ما اردنا نقله ۔

و قال فی موضع آخر من الکتاب المذکور صفحه ۸۸ ناقلاً عن شیخ الاسلام ابن تیمیه ان بعض ذوی الاحوال قد یحصل له فی حال الفنا به .. قاصر سکر و غیبة عن السوی و السکر وجد بلا تمیز قد یقول فی تلک الحالة سبحانی او ما فی الجبة الّا الله او غیر ذالک من الکلمات التی توثر عن ابی یزید البسطامی رضی الله عنه او غیره من الاصحاب و کلمات السکر حقها تطوی فلا تروی اذا لم یکن سکره بسبب محظور من .. محرمة او وجد منهی عنه ۔ فاما اذا کان السبب... لم یکن السکر ان معذوراً لا فرق فی ذلک بین السکر الجسمانی و الروحانی سکر الاجسام بالطعام و الشراب و سکر النفوس بالصور و سکر الارواح بالاصوات و فی مثل هذا الحال غلط من غلط یدعی الاتحاد و الحلول ببعض مثل دعوی النصاری فی المسیح و دعوی الغالے فی علی و آئمة اهل البیت و دعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم من الجهال الغالية فی مثل الحلاج او یونس القتیبی او الحاکم بمصر او غیر هم .. الخ انتہی

(کہا امام سخاوی نے اپنے کتاب القول المبنی عن ترجمہ ابن عربی میں ..پھر وہ لوگ کہ تاویل کی جاتی ہے کلام ان کے کی اور حمل کی جاتی ہے کلام ان کی اچھی وجھوں پر نہیں واقع ہوئے ان سے ایسے کلمات مگر نادر بہت کم باوجود (اس کے کہ وہ ان لوگوں سے ہیں کہ اللہ نے سچی زبان عطا کی ہے ان کے لئے امت میں اور نہیں ذکر کیا گیا کوئی ان میں سے بدعت کے ساتھ اور نہ زندیقیت کے ساتھ اور اس بات کے متعین ہونے میں کوئی شک اور کوئی مانع نہیں مختلف ہونے حکموں سے بسبب اقتضاء مقام کے اس لئے شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہ نے فرمایا ہم تمیز وفرق کرتے ہیں درمیان اماما ن دین کے جن کے لئے امت میں لسان صدق ہے جس سے کوئی بدعت ظاہرہ اصول دین میں نہیں نقل ہوئی اور نہ درمیان اہل بدعت کے جن سے بدعات اصول دین میں شہرت کو پہنچے اور مقالات مخالف ظاہر کتاب اور سنت رسول کے سرزد ہوئے مثل منصور حلاج وابن عربی وابن سبعین اور امثال ان کے کے جو ملحد اور پیشوا وجودیوں کے ہیں۔ اور مثل جہم بن صفوان اور جعد بن درہم وامثال ان کے کے جہمیوں میں سے۔ اور آگے اس سے سید مشائخ صوفیہ بالاتفاق شہاب ابوحفص سہروردی نے اپنی کتاب عوارف میں جس جگہ ان لوگوں کا ذکر کیا جو صوفیوں کے ہم شکل ہیں اور درحقیقت صوفی نہیں فرمایا از انجملہ وہ قوم ہے جو قائل ہے حلول کی اور کہتے ہیں کہ اللہ تعالی ان میں حلول کرتا ہے یا حلول کرتا ہے ان اجسام میں جن کو چن لیتا ہے اور ان کے فہم میں نصاری کے قول کا مضمون آیا جو لاہوت اور ناسوت میں ہے اور جو حکایت کی جاتی ہے بایزید بسطامی سے کہ اس نے سبحانی کہا حاشا ہم یہ اعتقاد کرتے کہ وہ یہ کہتا ہے مگر برسبیل حکایت اللہ عزوجل سے اور اگر ہم جانیں فرضاً کہ اس نے کہا ہے حلول کے اعتقاد سے رد کریں ہم اس کو جیسا کہ ہم رد کرتے ہیں ان کو فرمایا پس تحقیق آیا ہمارے پاس رسول ﷺ ساتھ شریعت سفید ستھری کے کہ سیدھا ہوتا ہے ساتھ اس کے ہر ٹیڑھا اور تحقیق دلالت کیا ہم کو عقلوں ہماری نے اوپر اس چیز کے کہ جائز ہے وصف کرنا اللہ تعالی کا ساتھ اس کے اور اس چیز پر کہ ناجائز ہے اور اللہ تعالی پاک ہے اس سے کہ حلول کرے کسی چیز میں یا حلول کرے کوئی چیز اس میں۔ تا آخر، اس جگہ تک کہ کہا، اور قبل ازیں حجۃ الاسلام ابوحامد غزالی نے فرمایا بیچ کتاب المقصد الاسنی فی الاسماء الحسنی کے فرمایا اپنے کلام کے درمیان۔ اور قول اس شخص کا جس نے کہا ان سے انا الحق یعنی میں خدا ہوں۔ پس ہوگا معنی اس کا قول شاعر کا، میں وہ ہوں جس کو دوست رکھتا ہوں۔ اور یا یہ غلط ہو گیا اس میں جس طرح نصاری غلط ہوئے اپنے گمان میں کہ لاہوت متحد ہوا ساتھ ناسوت کے اور قول ابی یزید کا اگر صحیح ہو اور اس سے سبحانی ما اعظم شانی یا یہ کہ جاری ہوا ہو یہ کلمہ ان کی زبان پر بطور حکایت کے اللہ سے جیسا کہ اگر سنا جاوے اور وہ یہ آیت پڑھتے ہوں نہیں کوئی الہ مگر میں پس عبادت کر میری۔ البتہ حمل کیا جاوے گا حکایت پر، اور یا یہ کہ انہوں نے مشاہدہ کیا کمال حظ اپنا صفت قدس سے چنانچہ ذکر کیا ہم نے بیچ ترقی کے ساتھ معرفت کے موہومات اور محسوسات سے اور ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمت کے حظوظ سے اور شہوات سے پس خبر دیا اپنی قدس نفس سے اور کہا سبحانی اور دیکھا اپنی عظیم شان کو بہ نسبت شان عام خلق کے پس کہا ما اعظم شانی اور وہ باوجود اس کے جانتا ہے کہ قدس و عظم شان اس کا بہ نسبت خلق کے ہے اور کچھ نسبت نہیں اس کو قدس رب تعالی سے اور عظم شان اس کی سے اور جاری ہوا ہو یہ نقطہ حالت سکر و غلبہ حال میں کیونکہ رجوع۔

بحالت ہوشیاری و اعتدال حال واجب ہوا کرتا ہے حفظ لسان کو الفاظ موہمہ سے اور حال سکر کا بسا اوقات نہیں برداشت کرتا اس کے پس اگر تجاوز کرے تو ان دونوں تاویلوں سے طرف اتحاد کے پس وہ محال ہے قطعاً پس نہ دیکھ طرف متعصب مردوں کے تا کہ محال کی تصدیق نہ کرے تو بلکہ چاہیے کہ تو مردوں کو پہچانے ساتھ حق کے نہ حق کو ساتھ مردوں کے۔ ختم ہوا کلام حضرت امام غزالی کا۔

حاصل کلام کا یہ ہوا کہ جو کوئی مشہور ہو ولایت اس کی ان لوگوں سے کہ نہیں پہچانتے مذاہب بدعتیوں کے واجب ہے پاک کرنا اس کا ایسی بات سے جو مخالف ہو شریعت کے یا ساتھ تجویز اس بات کی کہ داخل کیا گیا ہو اس کے کلام میں، یا ساتھ نہ صحیح ہوتے اسناد کی طرف اس کی یا ساتھ وہم کے یا یہ کہ نقل کیا انہوں نے بعض حشویہ اور ملاحدہ کے کلام سے غافل ہو کر اس سے جو اس میں خرابی ہے پس اولیا غیر معصوم ہیں اس سے برخلاف غیر ان کے جن کا فساد عقیدہ کا اور منکرات کے کثرت اس کے کلام میں معلوم و مشہور ہو پس تنزیہ و پاکی اس کے ہرگز پسند نہیں۔ ختم ہوا جو کچھ چاہا ہم نے نقول کرنا اس کا۔

اور کہا دوسری جگہ کتاب مذکور کے صفحہ ۸۸ میں شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سے نقل کر کے۔

یہ بعض صاحب احوال کو کبھی حاصل ہوتا ہے حالت فناء قاصر میں نشہ اور غائب ہونا ما سوی اللہ اور سکر و نشہ.. وجد ہوتا ہے سوائے تمیز کے پس کہتا ہے اس حالت میں سبحانی یعنی میں پاک ہوں یا نہیں اس جبہ میں... یا مثل اس کے ان کلمات سے جو نقل کئے جاتے ہیں ابی یزید بسطامی سے یا غیر اس سے ہمارے رفقاء سے اور کلمات سکر کے لائق یہ ہے کہ لپیٹے جاویں نہ روایت کئے جاویں اور جب نہ ہو سکر بسبب ممنوع کے مثل حرام یا وجد ممنوع کے پس جب ہو بسبب.. کے نہ ہوگا سکر والا معذور اس میں فرق نہیں درمیان سکر جسمانی اور روحانی کے، سکر اجسام کا ساتھ کھانے پینے کے اور سکر نفوس کا ساتھ حسین صورتوں کے اور سکر ارواح کا ساتھ سرود کے اور مثل اسی حال سے غلط ہوا جو دعوی کرتا ہے اتحاد اور حلول کا بعض اشخاص میں مثل دعوی نصاری کے مسیح میں اور دعوی غالی شیعوں کا حضرت علی میں اور اماماں اہل بیت میں اور دعوی ایک قوم جہال غلول کرنے والوں کا مثل حلاج اور یونس قتیبی اور حاکم مصر وغیرہ میں۔ ختم ہوئی نقل)

ان نقول علماء مشہورین سے حال حلاج کا بھی بخوبی معلوم ہو گیا اور سیف مسلول میں منصور حلاج کے بارہ میں فتوی شیخ الاسلام کا منقول ہے وہاں سے دیکھ لیں اور وہی فتوی مرزا قادیانی کے حق میں بعینہ تجویز کر لیں چنانچہ شیخ الاسلام نے لکھا اور نواب صدیق حسن خان مرحوم نے حجج الکرامۃ میں اس کو شعبدہ بازوں ساحروں میں شمار کیا اور شیخ الاسلام سے نقل کیا اور جو لوگ دعوی حلول و اتحاد کا کرتے ہیں منصور حلاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ میں وہ اس بارہ میں نصاری سے بدتر ہیں

قال شیخ الاسلام ابن تیمیہ ۔ نقل عنہ الامام السخاوی فی الکتاب المذکور

و ھؤلاء لدعواھم الاتحاد لغیر المسیح شر من النصاری فان المسیح صلوات اللہ علیہ و سلامہ افضل من کل لیس بنبی بل ھو افضل من جماھیر الانبیاء و المرسلین فاذا کان من ادعی اللاھوت اتحد بہ کافراً فکیف بمن ادعی ذلک فی من ھو دونہ و ھذا الاتحاد الخاص غیر الاتحاد و الحلول العام .. الی آخر ما بین..

فرمایا شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے، نقل کیا ان سے امام سخاوی نے کتاب مذکور میں، اور یہ لوگ بسبب دعوی ان کے اتحاد غیر مسیح میں وہ بدتر ہیں نصاری سے کیونکہ افضل ہیں تمام ان لوگوں سے جو پیغمبر نہیں ہیں بلکہ وہ افضل ہیں جماہیر انبیاء و مرسلین سے۔ پس جب ہوا وہ شخص کہ دعوی کرے کہ لاہوت متحد ہوئی ساتھ عیسی کے کافر پس کس طرح کافر نہ ہو وہ شخص جو یہ دعوی کرے اس میں جو کمتر ہے اور ادنی ہے مسیح سے اور یہ اتحاد خاص غیر ہے اتحاد و حلول عام ہے.

...اب مرزائی صاحب غور فرماویں کہ منصور وغیرہ کے ذکر سے آپ کو بجز تثبت الغریق بالغریق (پنجہ مارنا غریق کا ساتھ غریق کے) کے کیا فائدہ ہوا یا آپ نے کوئی کوئی حجت پیش کر دی اتحاد حلول کی حقیقت پر اور پھر اس سے آپ کو کیا فائدہ ملا کہ بعضے جہال منصور کو اولیاء کی قطار میں شمار کرتے ہیں اور سردار خلق جانتے ہیں۔ یہ بھی شاید مرزائیوں کے نزدیک حجۃ قطعی ہوگی۔ سبحان اللہ۔ پھر فرعون نے جو کہا کہ انا ربکم الاعلی اور اس کو بھی بعضوں نے طاہر و مطہر کہہ دیا چنانچہ سید طائفہ وجودیہ و امام اہل الاتحاد نے کہا فرعون کے حق میں مات طاھراً و طھراً (مرا پاک اور پاک کیا ہوا) اور حافظ ابن قیم ؒ نے بھی ان سے قصیدہ نونیہ میں نقل کیا ہے

قالوا و لم یک کافراً فی قولہ

انا ربکم فرعون ذو الطغیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بل کان حقاً قوله اذ کان عین
الحق مضطلعاً بھذا الشان
ولذا غزا تغریقه فی ابحر تطھیراً
من الاوھام والحسبان

کہا انھوں نے اور نہیں تھا کافر اس قول میں۔ میں رب ہوں تمہارا فرعون سرکش
بلکہ حق تھی بات اس کے واسطے کہ عین خدا حلول کرنے والا اس میں ہے
اور اسی لئے ہوا غرق کرنا اس کا دریا میں واسطے پاک کرنے وہموں اور گمانوں سے۔

پس چاہیے کہ یہ بھی آپ کے لئے ایک پختہ دلیل ہو کہ جب فرعون کو بعض نے مسلمان وطاہر ومطہر کہد یا تو مرزا غلام احمد قادیانی کیوں نبی ورسول نہ ہوں سبحان اللہ عجیب فلاسفی اور علم وفہم ہے بڑا افسوس ہے کہ ایسی عقل نکمی اور کج رفتار کے ساتھ اہل مللک کے درمیان محاکمہ بھی کرتے ہیں اور پھر لائق عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کا بھی شوق ظاہر کرتے ہیں

آں کس کہ نہ داند و بداند کہ بداند
در جہل مرکب ابد الدھر بماند

آپ اول کسی عالم اسلام سے اصول وقواعد اسلام وکتاب وسنت کے تعلیم پاویں پھر تحریر فرمایا کریں ۔فقط مرزا کے لچر وبے معنی ومہمل تحریر وکتابیں (جن کو سامری کے گوسالہ کی طرح آپ جیسے سادلوحوں کے فریفتہ کرنے کیلئے مزخرف بنایا ہے) دیکھ کر مست وحواس باختہ نہ ہوجاویں وہ تو

کسراب بقیعة یحسبه الظمآن ماء حتّی اذا جاءه لم یجده شیئاً۔
(مانند ریت کے ہیں بیچ میدان کے گمان کرتا ہے اس کو پیاسا پانی یہاں تک کہ جب آیا اس کے پاس نہ پایا اس کو کچھ)

او کظلمات فی بحرٍ لّجّیّ یغشاه موج من فوقه موج من فوقه سحاب ظلمات بعضھا فوق بعض اذا اخرج یده لم یکد یراھا ومن لم یجعل الله نورا فماله من نور (النور:۴۰) یا مانند اندھیروں کے ہیں بیچ دریائے عمیق کے ڈھانکتی ہے اس کو موج اوپر اس کے اور موج ہے اوپر اس کے بادل ہے اندھیرے ہیں بعض ان کے اوپر بعضوں کے جس وقت نکال لیوے ہاتھ اپنا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک کہ دیکھے اس کو اور جو کوئی نہ کرے اللہ واسطے اس کے نور پس نہیں واسطے اس کے کچھ نور)

کے ہے مرزا غلام احمد قادیانی کے گوسالہ مزخرف بانواع حیل کو چھوڑ کر مہاجرین وانصار کے اتباع بن جاؤ اگر اپنے نفس کی کوئی قدر تمہارے پاس ہے حافظ ابن قیم کیا مطابق حال مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

واتـــی الـــی الـــکـــفـــر الـــعـــظـــیـــم فـــصـــا غـــہ

عـــجـــلاً لـــیـــفـــتـــن امة لثیـــرا ن

اور آیا طرف کفر پڑے کے پس گلا کو بتایا اس کو بچھڑا تا کہ فتنہ میں ڈالے بیلوں کی جماعت کو

وکـــســـاہ انـــواع الـــجـــوا ھـــر والـــحـــلـــی

مـــن لـــولـــو صـــا ف ومـــن عـــقـــیـــا ن

اور پہنائے اس کو قسم قسم کے جواہر اور زیور۔ موتیوں صفا سے اور سونے سے

فـــرآہ ثـــیـــرا ن الـــوری فـــا صـــا بھـــم

کـــمـــصـــا ب اخـــوتھـــم قـــدیـــم زمـــا ن

پس دیکھا اسکو لوگوں کے بیلوں نے پس مصیبت پہنچی ان کو مثل مصیبت پہنچنے بھائیوں انکے کے قدیم زمانہ سے

عـــجـــلان قـــد فـــتـــنـــا الـــعـــبـــاد بـــصـــوتـــہ

احـــداھـــمـــا وبـــحـــرفة ذا الثـــا نـــی

دو بچھڑے ہیں کہ گمراہ کیا لوگوں کو اپنی آواز سے۔ ایک بچھڑے نے اور ساتھ فن وفریب کے اس دوسرے بچھڑے نے

والـــنـــاس اکثـــر ھـــم فـــا ھـــل ظـــوا ھـــر

تبـــد ولھـــم لیـــســـوا بـــا ھـــل مـــعـــا ن

اور لوگ اکثر ان کی پس اہل ظواہر ہیں جو ظاہر ہوتے ہیں واسطے ان کے نہیں ہیں اہل معانی

فھـــم الـــقـــشـــور وبـــا الـــقـــشـــور قـــوا مھـــم

والـــلـــب حـــظ خـــلا صـــہ الا نـــســـا ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس وہ پوست ہیں اور پوستوں کے ساتھ ہے قوام ان کا۔ اور مغز حصہ ہے ان کا جو خلاصہ انسانوں کا ہیں بڑا حیرت انگیز افسوس یہ ہے کہ دعوی مرزائی صاحب کا یہ ہے کہ ہم معتقد مرزا کے نہیں، اور پھر اپنے ہی اقوال وافعال سے اپنی تکذیب کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ وہ ہمارا سید ومولی ہے اگر چہ اپنے آپ کو نبی و رسول کہے اور پھر ایسے معتقد ہیں کہ اس کو نبی ورسول مانتے ہیں اور کبھی فرماتے ہیں کہ وہ ایسا مشابہ رسول ﷺ کا ہے قول وفعل میں کہ صحابہ کے بعد کوئی نہیں ہوا اور ایسے سادہ لوح معتقد ہیں اور اعتقاد میں غلو کو پہنچ گئے ہیں کہ اس خبیث کے ایسے متعفن اور گندے اقوال کو بھی سن کر نہیں پھرتے جیسے وہ (دافع البلاء میں) کہتا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اوس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ بھی شیخ الاسلام کے کلام میں گذرا کہ حضرت عیسیٰؑ جماہیر انبیاء ومرسلین سے افضل ہیں کیونکہ وہ علیہ السلام ان پانچ اولوالعزم انبیاء میں سے ہیں جن کا ذکر اللہ وعز وجل نے سورہ احزاب اور سورہ شوری میں کیا ۔حافظ ابن قیم فرماتے ہیں

والقلب خمستهم اولو العزم الاولی

فی سورة الشوری تو ابیان

پس پانچ ان میں سے اولوالعزم ہیں جن کا ذکر سورہ شوری میں آیا ہے بیان کے ساتھ

وفی اول الاحزاب ایضاً ذکرهم

هم خیر خلق الله من انسان

اور اول سورہ احزاب میں بھی ذکر ہے ان کا وہ بہترین خلق خدا کے ہیں تمام آدمیوں سے

ولواءهم بید الرسول محمد

فالکل تحت لواء ذی الفرقان

اور نشان ان کا ہاتھ رسول کے ہے جس کا نام محمد ﷺ ہے پس سب نیچے نشان قرآن والے کے ہیں

یعنی نوح وابراہیم وموسی وعیسی ومحمد ﷺ۔ اور یہ پانچ انبیاء تمام مخلوق سے افضل ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس گویا مرزا خبیث بقول خود انبیاء سے افضل و بہتر ہوا اور سب ملائکہ سے بھی۔

پھر آپ اس کے اعمال کو بھی نہیں دیکھتے کہ اپنی عورت منحوسہ نصرت جہان بیگم جس کو ام المومنین کا خطاب دیا ہے اور ہوا خوری وسیر کے لئے اپنے ساتھ وعلیحدہ باہر بھیج دیتا ہے اس کے زیورات کے عوض زمین و باغ باقی ورثاء کو محروم کرنے کے واسطے گروی رکھ کر رجسٹری کرا دی اور سود و بیاج گروی کا خود بھی کھاتا ہے اور عورت کو بھی کھلاتا ہے۔ اور باقی وارثوں کو محروم الارث کر دیا بے قصور فقط نئی بی بی کی محبت کے واسطے اور پرانی بیبی کو طلاق دی اس گناہ کے سبب کہ اس نے الہامی منکوحہ محمدی نام (جو کہ برغم انف مرزا کذاب کے سلطان محمد کے گھر آباد ہے) کے بارے میں کوشش نہیں کی۔

اور پھر پیغمبر کی بی بی ام المومنین اور پانچ ہزار روپیہ کا دوہرا سونے کا زیور۔ پھر وہ زیور اگر بی بی کا ہے تو اس نے کہاں سے کمایا۔ ناصر نواب تو غریب آدمی ہے۔ اور اگر مرزا قادیانی کا ہے تو اور فریب ہوا۔ اپنا مال جس میں سب ورثاء کا حق ہے، عورت کو دے کر باقی جائداد بھی رجسٹری کرا دی۔

کنجر تائب کا مال جو زانیہ کی خرچی کا تھا زنا کی کمائی بھی کھا گیا۔ براہین کے نام دس ہزار روپیہ لوگوں کا فریب سے کھا گیا حج نہیں کیا اور نہ زکوۃ دیتا ہے بلکہ مریدوں کو بھی زکوۃ وحج سے روک کر وہ مال خود لے لیتا ہے مکہ و مدینہ قادیان کو بتایا اور پھر اس کو یزیدیوں کی بستی ازالہ اوہام میں کہا وغیرہ وغیرہ۔ اور نہ اس کی جھوٹی پیش گوئیوں کو دیکھتے ہو جیسے عبداللہ آتھم ومنکوحہ آسمانی والی وغیرہ۔

اور نہ اس کے دعاوی خبیثہ کی طرف نگاہ ڈالتے ہو کہ نبوت ورسالت وابنیت والوہیت کا دعوی علی رؤس الاشہاد کرتا ہے۔

اور نہ اس کے تناقضات کی جانب سر اٹھاتے ہو کہ اول دعوی نبوت کا کرتا ہے اور پھر کہتا ہے:

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب

اول دعوی نبوت ناقصہ کا کرتا ہے اور پھر دوبارہ بڑے زور شور سے اولوالعزم انبیاء سے افضل بنتا ہے اور کہتا ہے: عیسی کجاست تابنہد پابمنبرم

اور بکتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اوس سے بہتر غلام احمد ہے

اول عیسی کی قبر شام میں بتلائی اور پھر کشمیر میں حالانکہ وہ آسمان میں زندہ موجود ہیں دیکھو فتح الباری جز ۲۹ سطر ۸ ص ۵۶۶ حدیث ابن ماجہ واحمد وحاکم مع تصحیح حاکم باب ذکر الدجال وغیرہ میں۔ اول سرمہ چشم آریہ میں نیچریت کو رد کر کے معجزہ شق القمر کو ثابت کیا اب خود نیچری بن کر اس سے منکر ہے۔ اول براہین میں اقرار کیا کہ مسیح ابن مریم خود آئیں گے اور اب اس سے انکار ہے اول ازالہ اوہام میں جلی قلم سے مولوی عبداللہ غزنوی مرحوم والد ماجد صاحبزادہ مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی کی بہت بڑی تعریف کی اور کہا کہ وہ خدا کی راہ میں کھویا گیا اور اب اس سے انکار بلکہ کلمات ہتک آمیز ان کے حق میں بکتا ہے۔ وغیرہ

اور نہ اس کی بدزبانی و دریدہ دہنی کی طرف خیال فرماتے ہیں جو پیغمبروں واولوالعزموں اور رسولوں کے حق میں کرتا ہے اور جو کچھ علماء کے حق میں اپنا منہ سیاہ کیا ہے چنانچہ گذشتہ صفحات پر کچھ مشت نمونہ خروارے داند کے از بسیار ذکر ہوا بلکہ عیسی کے حق میں تو اس ملعون الکل نے حد سے گذر کر فحش بولے اور قذف کیا ان کے تمام خاندان کو نعوذ باللہ من ھذا الکفر العظیم الا فحش بلکہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نسلاً بعد نسلٍ کیا ہے؟.. قصہ آلنقواء کا تاریخ اخبار الاول سے جو حاشیہ تاریخ الکامل لابن الاثیر پر چھپی ہے صفحہ ۱۶۵ سے دریافت فرمائیں اور تاریخ روضۃ الصفا جلد ۴ صفحہ ۷۔۸ ملاحظہ فرماویں... پھر یہ آیت پڑھیں:

انّ اللّٰه اصطفی آدم و نوحاً و آل ابراھیم و آل عمران علی العالمین ذریۃ بعضھا من بعض (تحقیق اللہ نے برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح کو اور کنبے ابراہیم کو اور کنبے عمران کے کو اوپر عالموں کے اولاد میں بعضے ان کے بعضوں سے)

...اور عجب یہ کہ یہ سب گالیاں آپ ہضم کر جاتے ہیں اور جناب مولوی محمد اسحاق صاحب سے ناحق ناراض ہوتے ہیں کیا انہوں نے مرزا کو گالی دیں، چنانچہ جواب اس کا اپنے موقعہ پر آتا ہے اور عجیب تو یہ کہ آپ فرماتے ہیں کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا معتقد نہیں ہوں حالانکہ تولّا وتبرّا آپ اور حب وبغض سب للمرزا ہے نہ کہ للہ، اور نہ مولوی محمد اسحاق کا کیا قصور۔ یہ کیسا تناقض ہے یا کہو کہ صریح کذب ہے اور نہ آپ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چالا کیوں کو دیکھ سکتے ہیں کہ طاعون کے بارے میں کتنی چالیں بدلیں اول کیا لکھا کہ جہاں ایک مرزائی ہوگا دس لاکھ آدمی اردگرد کے طاعون سے محفوظ رہیں گے۔ پھر یہ جھوٹی ہوئی تو کہا کہ قادیان کے نزدیک نہ آوے گی جب وہاں پہنچی تو لکھا کہ خاص قادیان محفوظ رہے گا جب وہاں بھی آٹھ دس کیس ہوئے تو کہا کہ ایسا طاعون... کہ سب کو فنا کردیوے نہ ہوگا آپ اس کی کسی بات کو نظر غور سے نہیں دیکھ سکتے کیونکہ حبك الشيء يعمى و يصم۔ فعين الر ضا عن كل عيب كليلة۔ پس آنکھ رضا کی ہر عیب سے کند ہے۔

اور نہ اس کی شرارتوں و بدطینی بغض و بدخواہی و بہتانوں کی طرف توجہ کرتے ہو کہ کس طرح اسلام و مسلمانوں کا بدخواہ و دشمن ہے کہ سرکار کے آگے بذریعہ میموریل واشتہاروں ورسالوں واخباروں کے غمازی و چغلی بار بار کھا کر بہتان سے کہتا ہے کہ سب علماء اسلام و اہل اسلام سرکار کے دشمن و بدخواہ اور باغی ہیں اور خونی مہدی اور خونی مسیح کے منتظر جب سرکار کو ملتے ہیں تو جھک جھک کر سلام کہتے ہیں اور اپنی جگہ عوام کو جہاد کے فتوے سناتے ہیں صرف میں اور میری جماعت سرکار کے خیر خواہ ہیں اور باقی سب مسلمان سرکار کے بدخواہ ہیں۔ نہ اس کے فرار و ہزیمت وشکست وجبن و بزدلی و بے عزتی و بے حیائی پر خیال فرماتے ہیں کہ بحث ومقابلہ ومناظرہ کے وقت حالانکہ اول خود مطالبہ کرتا ہے۔ و نعره هل من مبا رز کا مارتا ہے (ہے کوئی میدان میں نکلنے والا) اور پھر وقت پر ننگ عار فرار کو گوارا کر کے دم دبا کر سگ مغلوب کی طرح بھاگ نکلتا ہے۔ چنانچہ دہلی، انبالہ، پٹیالہ، لاہور، امرتسر وغیرہ اماکن میں۔ بالآخر جلسہ لاہور میں پیر مہر علی شاہ صاحب کے مقابلہ میں جو کچھ بے حیائی و بے شرمی کی شہرہ آفاق ہے۔ اور اب تازہ اس قادیانی کا فرار علماء جلسہ ندوۃ العلماء کے مباحثہ سے جب انہوں نے اس کو نوٹس دیا ایسا مبہوت ہوا کہ جواب نہ دیا بجز سرکاری رسید کے۔ بھلا علماء اسلام سے یہ مردود و جاہل کب بحث کرسکتا ہے، جب عیسائیوں کے مباحثہ میں مبہوت و مغلوب ہوکر ایسا ذلیل ہوا جسکی کوئی حد نہیں اور دو مرید اس کے اس کا مبہوت ولا جواب ہونا دیکھ کر اسی مباحثہ میں عیسائی ہوگئے۔

راز ہا ہست بسے محرم راز کجاست

ایسے ایسی اس کی نامردی اور بے ہمتی اور بے غیرتی کے خزائن وانبار ہمارے پاس اور لوگوں کے پاس موجود و محفوظ ہیں لیکن کوئی محرم راز آنکھوں اور دل والا سلیم الذائقہ چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہ داند بوزنہ لذات ادرک

واہ سبحان اللہ یہ سب فضائح وقبائح وکفریات مرزا قادیانی کو آپ نگل کر اور نظر انداز کر کے ایسے پکے و مضبوط ومعتقد بنے ہیں کہ کوئی ملنگ بھی اپنے مرشد کا ایسا معتقد نہ ہوا اس کو باوجود ایسی کفریات کے اپنا سید و مولی بتاتے ہیں اور جناب مولوی محمد اسحاق صاحب کو مارے غصہ کے سلام دینے کو جی نہیں چاہتا۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ میں معتقد مرزا قادیانی کا نہیں ہوں۔ یہ مذکورہ بالا اقوال وافعال اس خبیث کے ہیں جن کے حق میں مرزائی صاحب عقل کے پتلے فرماتے ہیں:

پس خدا کی خدمت کرنے والا تشریعی وتعبیری نبی ورسول کریم کو ہم کبھی بھی برا نہیں کہہ سکتے جو اپنے قول وفعل میں اصحاب رسول اکرم کے بعد کوئی بھی اس کے بتا بر مشابہ نہیں ہے اور نہ اس کے طرح خدمات کسی نے کی ہیں۔ راز ہا ہست بسے، حرم اسرار کجاست۔ انتہی

اقول: قول وفعل وخدمات اس مرزا قادیانی کا آگے بیان ہو چکا اور اس کی نبوت ورسالت کا بیان بھی ہو چکا، اور سیف المسلول وکشط الغطاء میں بھی بخوبی بیان ہو چکا ہے۔ اعادہ کی حاجت نہیں۔ لیکن یہ بیان ضروری ہے کہ مرزائی صاحب قادیانی سے ایمان کی طرف قریب تر ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کہتا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور مرزائی صاحب اس مرزا غلام احمد قادیانی کو اصحاب رسول اکرم ﷺ سے کمتر یا ان کے ہم پلہ بیان فرماتے ہیں۔ اس قول میں خدانخواستہ اس سے بھی ذرا نظر اونچی نہ ہوگئی کیونکہ روز بروز مرزائیوں کی نظر اونچی ہوتی جاتی ہے چنانچہ صفحہ ۱۴ پر بیان ہوا یا یہ بھی کوئی ظاہری ملمع سازی... مرزائی صاحب کی ہوگی دل میں تو اس کو سب انبیاء سے افضل مانتے ہیں کیونکہ اگر ہزار آیت کلام الٰہی کی اور لاکھ احادیث رسول اللہ کی ان کو سنائی جاوے تو بمقابلہ زٹلیات وکفریات مرزا خناس کے ان کے نزدیک بجوئے نمی آرزو کے مثل ہیں اور اگر وہ خناس ہزار الحاد وزندقہ کی باتیں خلاف عقل ونقل بکے اس کو چشم بند کر کے کالوحی من السماء جانتے ہیں۔ پس سب تقریر مرزائی صاحب کی گواہی دے رہی ہے کہ آپ نہایت دلدادہ ومفتون وعاشق مرزا کے ہیں اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے مثل مجنون کے آپ کو کوئی عیب وزندقہ وکفر والحاد اس کا نظر نہیں آتا بلکہ بڑے بڑے عیوب اس کے آپ کو ہنر دکھائی دیتے ہیں وبحکم حبّك الشّیء یعمی و یصمّ خداورسول سے بڑھ کر جانتے ہیں شائداسی نکتہ کی طرف اشارہ ہو آپ کے اس مصرعہ پڑھنے سے:

راز ہاہست بسے محرم اسرار کجاست

یعنی مولانا مولوی عبدالواحد غزنوی محرم اسرار نہیں اغیار میں سے ہیں۔اگر کوئی مرزائی محرم اسرار ہوتا تو دیکھتے کہ کیسے دریا اور نہریں اور طوفان اور سیالیب اسرار تزندق والحادوکفر وارتداد کے جاری ہوتے ہیں۔یہ جو کچھ مرزائی صاحب نے تحریر فرمایا، بچ بچا کر اشارہ اور کنایات وتمویہ کے طریق پر جس کو ذووجہین یا ذومعنیین کہتے ہیں۔پھر یہ بھی فرماتے ہیں کہ میں معتقد مرزا کا نہیں ہوں فلا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

قولہ: آج میں نے ایک رسالہ موسوم بواقعات صحیحہ میں ایک مضمون الٰہی بخش ملہم کی سرخی سے دیکھا..الی آخرالرسالہ

اقول: مرزائی صاحب نے اس قول میں تلمیح وتعریض سے مولانا صاحب غزنوی کو بنی اسرائیل ہونے کے ذریعے اللہ عزوجل کے احکام وحدود کو توڑنے والا اور انبیاء کا جھٹلانے والا اور مغضوب علیہ مثل فرعون کہہ کر مستحق خطاب قہر آلود قردۃ خاسئین بنا کر اس مصنوعی الہام سے ڈرایا ہے۔اور فرمایا کہ اپنے اور اپنی قوم کی اصلاح کریں۔یعنی مرزائی خود بھی بنیں اور قوم کو بھی بنائیں۔اور تکذیب نبی زمان مرزا قادیان کی نہ کریں اور نصیحت دی ہے کہ بندگان خدا کو یعنی مرزا قادیانی کو برا نہ کہیں۔

پس اس کے جواب میں اولاً میں کہتا ہوں کہ واقعات صحیحہ بمقتضائے بعکس نہند نام زنگی کافور، واقعات مکذوبہ کا نام رکھا گیا ہے۔پس یہ واقعہ بالکل غلط وخلاف واقع وہ مخالف نفس الامر ہے۔نہ صاحبزادہ مولانا مولوی عبدالجبار صاحب نے منشی الٰہی بخش صاحب پر کبھی ہنسی اڑائی اور نہ سخت لکھا، اور نہ اس کو یہ الہام چہ داند بوزنہ لذات ادرک، مولانا کے حق میں ہوا یہ سب بہتان ہوا۔

فالبھت عندکم رخیص سعرہ
حشوا بلا کیل و لا میزان

(پس بہتان تمہارے نزدیک سستا ہے نرخ اس کا۔پھر بھر اڑاو بغیر پیمان اور تول کے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مرزائی صاحب نے جو کچھ اس پر تطویل لاطائل وتفریع لا حاصل کی بنا فاسد بر فاسد ہوئی۔ جب مرشد وگرو مرزائیوں کا مفتری علی اللہ ہوا، تو مرزائی سوائے بہتان کے کیا حاصل کرینگےکل انا ء یترشح بما فیه

وثانیاً ہم کہتے ہیں کہ اولاً مولانا عبدالواحد صاحب پٹھان نہیں ہیں، وہ سید ہیں۔ بنی اسماعیل، نہ بنی اسرائیل۔ بے شک دریافت کرلیں۔لیکن آپ تو بقول خود پٹھان ہیں، اور بنی اسرائیل۔آپ تو کبھی اس اپنی تحریر کی زد سے نہیں بچ سکتے۔اور اخوۃ آپ کی مولانا عبدالواحد صاحب سے نہ قومی ہے کہ وہ سید ہیں اور آپ بنی اسرائیل، اور نہ مذہبی ہے کہ آپ مرزائی اور مولانا عبدالواحد صاحب مسلمان سنی۔اور پٹھانوں کے بنی اسرائیل ہونے میں بھی ہم کو تامل ہے۔پھر جو کچھ پٹھانوں کی مذمت میں آپ نے لکھا وہ آپ ہی کی طرف راجع ہوتا ہے نہ کہ مولانا صاحب کی طرف من حفر البئر لا خیه وقع بنفسه فیه جس نے کنواں کھودا اپنے بھائی کے واسطے وہ خود اس میں گرتا ہے۔

ثالثاً ہم کہتے ہیں واقعات صحیحہ والہام یہ ہیں جو بکثرت منشی الٰہی بخش صاحب نے اپنے قلم سے لکھ کر عصائے موسیٰ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں طبع کر کے شائع کئے ہیں۔ان میں ایک یہ ہے کہ جو مرزا قادیانی کے حق میں ہوا: مسرف کذاب۔

یہ بڑا خوفناک وعبرت ناک الہام ہے نہ کہ کونوا قردۃ خاسئین والا۔کیونکہ اولاً وہ صحیح نہیں، وثانیاً بنی اسرائیل سے طائفہ قلیلہ اس بستی کا جو ساحل بحر پر رہتی تھی مسخ ہوئی نہ سب ساکنان بستی کے، بلکہ ان میں سے جنہوں نے حیلہ سے شکار کیا اور ناہین عن المنکر بچ گئے۔بنص قرآن اور ساکتین مسکوت عنھم ہیں۔اسی واسطے اس میں علماء کے دو قول ہیں۔اصح قول یہی ہے کہ دونوں فرقے ہیں اور ساکتین نجات پا گئے۔اس لئے کہ امر بالمعروف فرض کفایہ ہے نہ عین کہ ہر دو پر لازم ہو۔جب ایک جماعت نے کرلیا تو حق ادا ہو گیا..اور سب بنی اسرائیل برے نہیں کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے لیسوا سواء ۔اور فرعون مع جمیع افواج وعساکر کے غرق ہوا، اور بنی اسرائیل کے ذریعہ اللہ وعزوجل نے اس کو غرق کیا۔

مرزا قادیانی کو فرعون سے بہت مناسبت ہے۔اول یہ کہ فرعون مدعی الوہیت تھا اور مرزا قادیانی بھی مدعی الوہیت ہے۔دیکھو البریہ ودافع الوساوس وغیرہ اس کے تصانیف۔اور اپنی تصاویر کی پرستش کراتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوم فرعون نے منارا بنانے کا حکم دیا تھا، مرزا قادیانی نے بھی فرعونی منارہ کا اشتہار دس ہزار روپئہ کا دیا، مگر مرزا قادیانی چوک گیا ورنہ دس ہزار کے اشتہار کی کوئی ضرورت نہ تھی، منارہ مفت میں بن جاتا اور وہ دس ہزار روپئہ نصرت جہان بیگم کے زیورات میں کام آتا۔ مبلغ پانچ ہزار کا زیور سابق ہے۔ پھر اس سے پندرہ ہزار کا ہو جاتا اور پھر تمام جائداد منقولہ وغیر منقولہ اس کے نام رجسٹری کر دیتے، پھر تو کبھی بھی باقی ورثاء فک رہن نہ کرا سکتے۔ اور وہ تجویز ہے کہ بنام ہامان جو وزیر اعظم مرزا قادیانی کا ہے اور ہامان کی طرح مشہور و معروف، اس کے نام ایک الہام بنا کر شائع کرتے۔ جس کے بعضے فقرے قرآن شریف کے ہوتے اور بعضے اپنی طرف سے ملا لیتے۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہمیشہ سے معمول ہے اکثر الہامات میں۔ پس کہتے ہیں کہ مجھ کو الہام ہوا ہے تمہاری نسبت

یا ھا مان ابن لی صر حاً لّعلّی ابلغ الا سبا ب۔ اسبا ب السّما وا ت فا طّلع الی الی عیسی بن مر یم ا حیّ ھو فی السماء ام لا ،و انّی لا ظن النّبیین و الصدیقین و الشھداء و الصا لحین و المو منین اجمعین من الکا ذ بین۔

پھر دیکھتا کہ کیسا جلدی منارہ فرعونی تیار ہو جاتا اور نصرت جہان بیگم بھی زیور سے مالا مال ہو جاتی اور یہ الہام عین مطابق مذہب وحالت مرزا قادیانی کا ہے۔

اور سوئم یہ کہ فرعون کے واسطے ہامان تھا اور مرزا قادیانی کے واسطے بھی ہامان موجود ہے۔

اور چہارم یہ کہ فرعون کی قوم سب گمراہ و کافر ہیں مگر امر أة فرعون و مو من آ ل فرعون اور باقی سب ملعون

و لقد ا ر سلنا موسی بآ یا تنا و سلطا ن مبین۔ الی فرعون و ملائہ فا تبعوا امر فر عو ن، و ما امر فر عو ن بر شید۔ یقدم قو مہ یو م القیا مۃ فا ورد ھم النار و بئس الور د المو رود۔ واتبعوا فی ھذہ لعنۃ و یو م القیا مۃ بئس الرفد المر فود (ھود: ۹۶-۹۹) (اور البتہ بھیجا ہم نے موسیٰ کو ساتھ نشانیوں اپنی کے اور معجز ظاہر کے فرعون کی طرف اور سرداروں اس کے کی پس پیروی کی انہوں نے حکم فرعون کی اور نہیں حکم فرمایا راہ راست آگے چلے گا قوم اپنی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن قیامت کے پس جا کھڑا کرے گا ان کو آگ پر اور برا ہے گھاٹ لا کھڑا کیا گیا اور پیچھے پیچھے گئی بیچ دنیا کے لعنت اور دن قیامت کے بری ہے بخشش کہ بخش دی گئی وہ لعنت)

پس فرعونیوں کی طرح مرزا غلام احمد قادیانی اور جماعت اس کی سب دنیا میں یہی ملعون ہیں۔ اور قیامت کے روز یہی مرزا قادیانی، مرزائیوں کے آگے آگے ہو کر جہنم میں پہونچائے گا۔ جیسے سب فرعونی ملعون اور مورد غضب ہیں ایسے ہی تمام مرزائی، کیونکہ سب انبیاء کے دشمن ہیں جو ایک نبی کا دشمن ہو وہ سب کا دشمن ہے اور اسی واسطے منشی الٰہی بخش صاحب ملہم نے نام اس کتاب کا عصائے موسیٰ رکھا ہے فا فھم

پنجم یہ کہ چنانچہ فرعون نے حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں کہا تھا

ما ار یکم ا لا ما اری و ما اھد یکم ا لا سبیل الرشا د

ایسا ہی مرزا قادیانی نے سب امت کے مقابلہ میں کہا کہ سب اندھے ہیں اور گمراہ، مگر میں ایک صراط مستقیم و سبیل الرشاد پر ہوں۔ بلکہ یہ مرزا غلام احمد قادیانی بمقابلہ تمام انبیاء وصدیقین وشہداء وصالحین کے اپنی نفس پلید کو سبیل الرشاد پر کہتا ہے اور باقی سب کو غیر سبیل الرشاد پر۔ فتدبر

پس آپ کو چاہیے کہ اپنی جان بچانے کی کوشش کریں اور قادیانی مرزا غلام احمد کو چھوڑیں، ورنہ بڑی خطرناک وخوفناک حالت ہے آپ کی، اور یہ الہام بڑا عبرت ناک ہے۔ آپ کو چاہیے کہ بڑی عاجزی سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صراط مستقیم کی طرف جو صراط مہاجرین وانصار کا ہے ہدایت کرے، اور مرزا قادیانی کے پنجہ سے بچاوے جو سب بوزنوں کا پیرو مرشد ہے، ورنہ خطاب قہر آلود کونوا قردۃ خاسئین (بن جاؤ بوزنے ذلیل) کا سخت آپ کے حق میں فکر ہے۔ اور قوم پٹھان کی اگرچہ سخت ہیں لیکن مہمان نوازی وصلہ رحمی و مسلمانی کی پابندی میں اوروں سے کم نہیں اور قطع رحمی کرنے والا اور صلہ کو توڑنے والے تو مرزائی ہیں کہ خدا و رسول وسب مسلمانوں وخویش وقوم وقبیلہ سے قطع کر کے ایک ملعون سے جا دم ملایا جو تمام جہان کا ملعون اخنس الخناسین اور یہودی مغضوب علیہ ہے، اور بوزنہ بازی میں تمام بوزنوں کا پیرو مرشد۔ پس اس کو اور اس کے مریدوں کو اس خطاب زہر آلود کا منتظر رہنا چاہیے۔

قولہ: مولوی اسحاق صاحب کے حال پر افسوس کرتا ہوں کہ وہ پس پشت مرزا صاحب کو گالیاں دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاقول: جناب مرزائی صاحب آپ افسوس نہ کریں جناب مولوی محمد اسحاق صاحب ہرگز گالی نہیں دیتے اور نہ ہم نے کوئی گالی مرزا قادیانی کو دی ہے بلکہ ہم اور جناب مولوی صاحب موصوف بیان واقع ونفس الامر کا فرماتے ہیں چنانچہ آپ کے سید و مولا نے تحریر فرمایا ہے، عنقریب اس قول اس کا نقل ہوگا اور جیسا کہ علماء سلف نے فرمایا ہے اذکروا الفاسق بما فیه کی یحذر عنه الناس (ذکر کرو فاسق کو ساتھ ان برائیوں کے جو اس میں موجود ہیں تاکہ اس سے بچیں لوگ)

پھر آپ نے ارشاد فرمایا کہ اپنی قوم کی اصلاح کرو اور اصلاح اپنی قوم کی ممکن نہیں تاکہ مفسدوں، مرتدوں، زندیقوں، ملحدوں، شیطان سے بدتروں سے تحذیر و ڈر نہ سنایا جاوے، اور ان کے دھوکہ سے نہ بچایا جاوے اور ان کے قبائح وفضائح بخوب وجہ بیان نہ کئے جاویں۔ اگر بالفرض برخلاف قول مرزا قادیانی بیان واقع کو گالی آپ سمجھیں تو بھی مولوی محمد اسحاق صاحب کو اور باقی مسلمانوں کو مرزا خناس کو گالی دینی درست ہیں کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے

جزاء سیئة سیئة مثلها (جزاء برائی کی برائی ہوتی ہے مثل اس کے)

اور فرمایا: فاعتدوا علیه بمثل ما اعتدی علیکم (البقرہ:۱۹۴)

(کرو اس پر مثل اسکے کہ زیادتی کی اس نے تم پر)

اور فرمایا: لا یحبّ الجهر بالسّوء من القول الا من ظلم (نہیں دوست رکھتا اللہ ظاہر برا کہنے کو مگر جو مظلوم ہے)

اور مرزا غلام احمد ادیانی نے ہم سب مسلمانوں پر سخت ظلم کیا کہ انبیاء وصدیقین وعلماء امت کو گالی دی اور برا کہا۔ چنانچہ کچھ نمونہ اس کا اوپر لکھا گیا ہے۔ بلکہ خدا کو بھی گالی دی۔ اپنے نفس کو اس کا شریک وہم پلہ بنایا۔ اور اس کی قدرت کو عجز ولاچاری کا دھبہ لگایا۔ اور صدق سے معزول کر کے اس کی خبروں میں کذب ثابت کیا۔ بالآخر خود اس کا بیٹا بن بیٹھا، اور اس کو خود رب العالمین نے گالی فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے:

کذ بنی ابن آ د م و لم یکن له ذلك و شتمنی و لم یکن له ذا لك الی ان قا ل و اما شتمه ایای فقو له لی و لد و سبحا نی ان اتخذ صا حبة و ولدا ۔ (بخاری)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جھٹلایا ابن آدم نے اور لائق نہ تھا اس کو یہ اور گالی دی مجھ اور لائق نہ تھا اس کو.. یہاں تک کہ کہا، اور ہر چہ گالی دینی اس کی مجھ کو پس کہنا اس کا کہ میرے واسطے اولاد ہے اور پاک ہوں اس سے کہ پکڑوں بی بی یا اولاد)۔

اور حافظ ابن قیمؒ فرماتے ہیں

وھو الصبور علی اذی اعدائہ

شتموہ بل نسبوہ للبھتان

قالوا لہ ولد ولیس یعیدنا

شتماً وتکذیباً من الانسان

اور وہ بڑا صابر ہے اوپر ایذا رسانی دشمنوں اپنے کے گالی دیں انہوں نے اس کو بلکہ نسبت کیا اس کو بہتان

کہا انہوں نے اس کے اولاد ہے اور ہم کو نہیں پھیرے گا، گالی دینا اور جھٹلانا انسان سے

اور پھر عیسائیوں اور ہندوؤں سے رسول اللہ ﷺ کو گالیاں دلوائیں ان کے معبودوں کو گالی دے کر۔

علاوہ اس کے آیت شریفہ لا تسبّوا الذین یدعون من دون اللہ (نہ گالی دو ان کو کہ پکارتے ہیں سوائے خدا کے..الخ) کا خلاف کیا۔ یہ تمام گالیاں جو عیسائیوں اور ہندوؤں نے دیں گویا خود مرزا قادیانی نے دیں کیونکہ سبب وہی بنا۔ وہ نہ چھیڑتا تو کسی عیسائی اور ہندو کی مجال نہ تھی کہ ایسی بے حرمتی کے کلمے نکالتا اور حدیث شریف میں آیا ہے

قال رسول اللہ ﷺ من الکبائر شتم الرجل والدیہ قالوا یا رسول اللہ و ھل یشتم الرجل والدیہ قال نعم یسب اباالرجل فیسب اباہ و یسب امہ فیسبّ امّہ۔ متفق علیہ ۔(فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کبائر سے ہے گالی دینی آدمی کی والدین کو کہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیا گالی دیتا ہے آدمی اپنی ماں باپ کو فرمایا ہاں گالی دیتا ہے باپ دوسرے شخص کے کو تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور گالی دیتا ہے ماں اس کی کو پس وہ گالی دیتا ہے اس کی ماں کو۔ روایت کیا اس کو بخاری و مسلم نے)۔

اور تمام امت میں سے کوئی اس خناس کی گالیوں سے نہیں بچا۔ پس جب اس نے ہم پر ایسا ظلم کیا تو اگر مولوی محمد اسحاق صاحب نے کچھ بطور بیان واقعہ کے کہا تو آپ کیوں ناراض ہوتے ہیں (حالانکہ جو بے دلیل گالی دے وہ ظالم، نہ وہ جو دلیل سے گالی دیتا ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من سبّ بالبرهان ليس بظالم
والظالم سبّ العبد بالبهتان)

آپ غلطی سے بیان واقع کو گالی سمجھتے ہیں۔ہم جو کچھ کہتے ہیں یا مولوی محمد اسحاق صاحب فرماتے ہیں وہ سب بیان واقعہ کا ہے۔اور دلیل اس کی آپ ہی کے سید و مولا کا قول ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ازالۃ الایمان (یعنی ازالہ اوہام صفحہ ۱۳-۱۴۔) میں لکھا ہے:

بڑی دھوکہ کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت سمجھ لیتے ہیں اور ان دونوں مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے بلکہ ہر ایک ایسی بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کے کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کا لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام دہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام وسب وشتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے اور اگر ہر ایک سخت اور آزاردہ تقریر کو محض بوجہ اس کے مرارت اور تلخی اور ایذا رسانی کے گالیوں کے مفہوم میں داخل کر سکتے ہیں تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ قرآن شریف گالیوں سے پر ہے۔انتہی۔

یہ بڑی بے انصافی ہے کہ جو کچھ مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت عیسیٰؑ اور باقی انبیاء کرام اور علماء اور مسلمانوں کے حق میں فحش و گالیاں و قذف ورمی کرے، یا مرزائی بدزبانی کریں، وہ سب بیان واقع ہو، اگرچہ بے دلیل ہو ،اور جو ہم یا مولوی محمد اسحاق صاحب با دلائل کتاب وسنت واجماع امت اپنی قوم کی اصلاح کے واسطے بیان واقعہ کا کریں،اس کو مرزائی صاحب گالی تصور کر کے ناراض ہوں، اور سلام دینے سے بھی شرم آوے اور بد اعتقاد ہو جاویں۔ یہ امر انصاف سے بعید ہے۔ پھر آپ نہ افسوس کریں اور نہ ناراض ہوں، ورنہ اپنے مرشد و سید و مولی کی نص کے مخالف بنیں گے جو بقول آپ کے تشریعی و تعبیری نبی ورسول ہے۔ لعنة الله عليه۔

مرزائی صاحب فرماتے ہیں: اور بندگان خدا کو بری طرح سے یاد کریں۔انتہی

بندگان خدا سے یہاں مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ مرزائی صاحب، مرزا قادیانی خود بندگان خدا کو بری طرح یاد کرتا ہے، تو ہم اس کو شیطان ملعون سے بدتر جانتے ہیں نہ بندہ خدا۔ کیونکہ ابلیس نے حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم کے مقابلہ میں انا خیر منه کہا جو اولوالعزم نبی نہیں ہیں۔

قال تعالی: و لم نجد له عز ماً .(اور نہ پائے ہم نے واسطے اس کے عزم)۔

اور یہ خناس اولوالعزم انبیاء کرام کے مقابلہ میں انــا خیر کہتا ہے۔ چنانچہ حضرت عیسیٰؑ کے مقابلہ میں جو اولوالعزم نبی اور آدم سے بہتر ہیں، کہتا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

اور چاہیے تھا اس طرح کہنا:

ذکر شیطان کو تم اب چھوڑو۔ اس سے بدتر غلام احمد ہے

کیونکہ جتنے اولوالعزم انبیاء و مرسلین، حضرت آدم سے بہتر ہیں، اتنا ہی مرزا غلام احمد قادیانی، ابلیس سے بدتر ہے۔ فا فهم و تد بر

اب خاکسار کے فہم میں مرزائی صاحب کی سب تقریر کا جواب ہو چکا۔

اب ختم اس رسالہ کا مرزائیوں کی خیر خواہی ونصیحت کے واسطے ایک خاتمہ پر کرتا ہوں تا کہ حق و باطل کے پرکھ کا طریقہ ان کو معلوم ہو جاوے۔ آگے ان کا اختیار ہے مانیں یا نہ مانیں۔

خاتمہ الکتاب:

مرزا غلام احمد ولد مرزا غلام مرتضی ساکن قادیان مثیل مسیح ہے اس قدر تو ہم اور مرزائی کلہم متفق ہیں کہ بے شک مرزا مثیل مسیح ہے سب کہتے ہیں کہ آمنا وصدقنا۔ لیکن اختلاف اس میں ہے کہ مسیح دو ہیں:

ایک مسیح ہدایت جس کو مسیح ابن مریم اور عیسی اور مسیح مبشر بھی کہتے ہیں،

اور دوسرا مسیح ضلالت جس کو مسیح منذر و مسیح کذاب و دجال بھی کہتے ہیں۔

اور قدیم سے دونوں مسیحوں کا چرچا چلا آیا ہے۔ انبیاء ماضئین کی زبانوں پر اور یہ کہ مسیح ہدایت مسیح ضلالت کو قتل کرے گا اور سب نبیوں نے مسیح منذر سے ڈرایا ہے حتی کہ حضرت نوح نے بھی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے۔

سو ہم کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی مثیل مسیح ضلالت و مسیح منذر کا ہے جس کو مسیح الدجال کہتے ہیں۔ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت رسول اللہ ﷺ نے (بخاری، ج ا ص ۵۰۹۔ جلد ۲ ص ۱۰۵۴) میں قریب تیس دجالوں کی خبر دی ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی انہیں میں سے ایک ہے۔

اور مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا قادیانی مثیل مسیح ہدایت ہے جس کو مسیح مبشر اور مسیح بن مریم اور عیسی بھی کہتے ہیں۔ حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے اس بارہ میں کوئی خبر نہیں دی کہ مثیل مسیح ابن مریم کوئی آئے گا۔

سو اگر مرزائی انصاف کو کام میں لاویں اور عقل و ہوش فرماویں تو اس کا فیصلہ اس طرح بآسانی ہو سکتا ہے کہ تفردات مرزا قادیانی کو یعنی وہ امور جن میں مرزا قادیانی تمام مسلمانوں سے علیحدہ و جدا ہوا ہے، وہ ایک سو عدد سے کچھ زیادہ ہیں اور کچھ اس رسالہ میں مذکور بھی ہوئے ہیں ان امور کو کتاب و سنت و اجماع امت پر عرض کریں کیونکہ یہ تینوں اصول معصوم ہیں خطا سے اگر اس کے موافق نکلیں تو ہم بھی مان جائیں گے کہ بے شک مرزا قادیانی مثیل مسیح ہدایت ہے۔ اور اگر ان تینوں اصول معصومہ کے خلاف نکلیں تو مرزائی صاحب مان جاویں کہ وہ مرزا قادیانی مثیل مسیح ضلالت کا ہے جس کو مسیح دجال کہتے ہیں۔

پس جناب مرزائی صاحب اپنی جگہ اس میں غور و فکر فرماویں کہ یہ عدل و انصاف کا فیصلہ ہے یا جور و بے انصافی کا۔ امید ہے کہ مرزائی بھی اگر انصاف و عقل کو کام میں لاویں اور اس معزز عطیہ کو نہ چھوڑیں تو بے شک جان جاویں گے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نائب ہے مسیح دجال کا اور اس سے پھر کر مہاجرین و انصار و آئمہ دین کا دامن پختہ پکڑیں گے و ما علینا الا البلاغ۔ ہمارا کام سمجھانا ہے یارو۔ اب آگے چاہو مانو یا نہ مانو

مراد ما نصیحت بود گفتیم
حوالت با خدا کردیم و رفتیم

مورخہ ۲۷ رجب ۱۳۲۰ھ۔

حررہ خاکسار عبدالاحد خان پوری ابن قاضی محمد حسن خان پوری

حال وارد راولپنڈی محلّہ تالاب پختہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی مکتوب بنام مولانا عبدالواحد غزنوی ؒ

میرے مکرم جناب صاحبزادہ صاحب

السلام علیکم۔ ثم ھداک اللہ ولنا اجمعین

کیونکہ زمانہ سخت تشویش اور تردد کا ہے۔ اول میں آپ کی علمی معلومات کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا، اور بعدازاں میں آپ کی عنایت کا شکریہ ادا کرونگا جو آپ نے میرے سوالات کے جواب میں تکلیف گوارا کر کے مجھے اعزاز بخشا۔ مضمون بہت ہی قابل قدر ہے اور علمی معلومات نے اس پر سونے پر سہاگہ کا کام کر دیا ہے۔ اس لئے میں نے اس کو محفوظ طور پر اپنے پاس رکھ لیا ہے کہ یہ ایک قابل قدر عطیہ ہے۔ میں کوشش کرونگا کہ اس کی ایک نقل جناب کے پاس روانہ کر دوں۔ جیسا کہ جناب نے آزادی سے اپنے قابل قدردانی سے میری رہنمائی کی کوشش کی ہے میں امید کرتا ہوں کہ اس عالی حوصلگی سے آپ مجھے معاف فرمائیں گے اگر میں بھی اپنے خیالات کا اظہار کروں گو میں اس میں صرف لفاظی یا باتوں سے آپ کو مغلوب کرنے کی کوشش نہیں کرونگا بلکہ اپنی رائے کا ایک مختصر پیرایہ میں اظہار ہوگا لیکن معافی اس واسطے چاہتا ہوں کہ آج کل دینی بحثیں ذاتیات تک پہنچ جاتی ہیں اور میں ڈرتا ہوں کہ مبادا میرا معزز مخاطب ایسا ہی خیال کرے۔

جناب کی یہ رائے ہے کہ خدا کے قول اور فعل میں ہم کو عقل سے بالکل کام نہیں لینا چاہیے اور اس پر شیطان کی نافرمانی کی مثال دے کر جناب نے اس امر کے ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ، اگر وہ صرف ایمان کو کام میں لا کر تعمیل حکم کرتا اور انا خیر منہ نہ کہتا، تو اس تباہی اور بربادی میں نہ پڑتا۔

لیکن میں نے اس کا مضمون یہ نہیں سمجھا ہے جو جناب نے تحریر فرمایا ہے۔ میری رائے میں انسان کو دو چیزوں سے دیگر حیوانات پر فوقیت حاصل ہے: عقل اور ایمان سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں میں سے اگر ایک کی بھی کمی ہو جائے تو حال ابتر ہو جاتا ہے۔ مثلاً اگر عقل کو کام میں نہ لایا جاوے تو ایک اللہ تعالی کے عطیہ کو اور خصوصاً سب سے زیادہ معزز عطیہ کو معطل چھوڑ تا ہے اور دوسرے دوسرا دین وہی دین بن جاتا ہے جو ہندوؤں کا ہے۔ کیونکہ ایمان کے معنی بالغیب چیز ماننے کے ہیں اور انہوں نے اپنے بزرگوں سے متبرکاً سنا ہے کہ پتھر ولنگ وغیرہ کی پرستش سے آدمی نجات پاسکتا ہے اور اسی ایمان بالغیب کی رو سے وہ کاروائی کر رہے ہیں۔

دوم وہ، وہ ناممکنات ان کی کتابوں میں بھرے پڑے ہیں کہ ایک عاقل آدمی دیکھ کر حواس باختہ ہو جاتا ہے۔ پس اگر وہ ایمان کے ساتھ عقل استعمال کرتے اور حضرت ابراہیم کی طرح حجت اور براہین عقل سے اس کی کمزوری کو ثابت کرتا اور پاک خدا کے احکام سے ایمان کے ایماء سے اس کو دیکھتے تو کبھی بھی برباد نہ ہوتے اور اگر نرا عقل ہی استعمال کیا جائے تو آدمی دہریہ بن جاتا ہے اور تنہا عقل کبھی آدمی کو سیراب نہیں کرسکتا اور وہ آسمان وزمین کے واسطے صرف یہاں تک سوچ سکتے ہیں کہ اس کا خالق ہونا چاہیے پس انسان کو خداوند کریم کے عطیہ کردہ ہر دو اشیاء کو استعمال کرنا چاہیے یعنی ایمان وعقل اور مبارک وہ ہیں جن میں اہر دو جواہر کے استعمال کا مادہ بدرجہ کمال ہو مشاہدہ اس کا عمدہ گواہ ہے مثالوں سے خط لمبا ہو جاتا ہے اور آپ بفضلہٖ تعالی خود لیاقت کا بڑا ذخیرہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔ اتنے ہی کو چھوڑ کر آگے جاتا ہوں۔ غرض کہ میری رائے میں عقل اور ایمان انسان کو صراط مستقیم پر قائم رکھ سکتا ہے ورنہ انسان کی حالت خراب ہواتی ہے اسلئے خداوند عالم نے یـومنو ن با لغیب کے ساتھ اپنی پاک کتاب میں یہ بھی تو تعلیم دی و ما یتذ کر ا لا او لو ا لا لبا ب

خداوند حکیم کا قول وفعل ہمیں یہی سبق دیتا ہے کہ ایمان وعقل دونوں سے کام لینا چاہیے چنانچہ کتاب پاک وصحیفہ فطرت اور انسانی حالت اس کی گواہ ہیں۔ جناب نے شیطان وآدم کے قصہ سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اگر وہ ایمان رکھتا اور عقل کو کام میں نہ لاتا تو کیوں خدا کے حکم سے نافرمانی کرتا، اور ذلت ورسوائی کا ہار اس کے گلہ میں ابدالآباد تک ڈالا جاتا۔ لیکن جناب خیال فرماویں کہ میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ اگر شیطان عقل کو کام میں لاتا اور سوچ لیتا کہ اچھا وہ ہے جس کو بنانے والا اچھا کہے کیونکہ بنانے والا اس چیز کی زیادہ خاصیتوں کو جانتا ہے تو انا خیر منه نہ کہتا اور اگر پھر سوچتا کہ میں خداوند تبارک وتعالی کے روبرو ایک ناچیز ہستی ہوں میرا انکار اس کی ہستی پر کچھ بھی برا اثر نہیں ڈال سکتا لیکن اگر وہ خفا ہو جاوے تو میرا بیخ و بن تباہ کر دے گا تو پھر کس منہ سے خداوند کریم کی نافرمانی کرتا۔ یہ تو ایک مشہور قول ہے

اگر شاہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

اس کا مطلب یہ ہے کہ اپنے سے زور آور سے مقابلہ نہیں کرنا چاہیے پس شیطان نے نافرمانی میں عقل سے کام نہیں لیا تھا بلکہ اس نے غایت درجہ کی بے وقوفی کی تھی۔ اور پٹھانوں کی طرح ضدی جہالت سے کام لیا تھا اس لئے رسوا و مخذول ہوا۔ دویم اگر آدمی عقل نہ رکھتا مکلّف شرع نہ ہوتا۔ دیوانے ومعصوم بچے دیکھو اس مواخذہ سے بری کئے گئے ہیں غرض کہ مذکورہ بالا وجوہات سے میری یہ رائے ہے کہ عقل اور ایمان دونوں کا استعمال ہر ایک امر میں ضروری ہے اور جہاں عقل کام نہ کرے وہاں تنہا ایمان پر بات چھوڑنی چاہیے میرے مکرم بھائی اگر آپ مجھے حقارت کی نظر سے نہ دیکھیں تو میں نے اس واسطے آپ کو بھائی کے لفظ سے مخاطب کیا کہ علاوہ اخوت اسلامی کے اخوت قومی بھی نہ رہی۔ گو پٹھان قطع صلہ رحم میں تمام دنیا کے لوگوں سے سبقت لے جانے والے ہیں، مرزا صاحب کے ہم کوئی معتقد نہیں، ذرا توجہ سے سنیں ہم مشن سکولوں میں پڑھ کر اور شہروں میں رہ رہ کر پادریوں سے بحثیں کر کر کے ہم کو اسلام ... معلوم ہونے لگا تھا اور کوئی شخص مسلمانوں سے غیر مذہب والوں کو تو چھوڑ و ہمارا اطمینان نہیں کر سکتا تھا کہ اسلام کو غیر دینوں پر کیا فوقیت حاصل ہے اور اگر ان مسائل کا دریافت کیا جاتا جو غیر مذاہب والے ہر ایک گلی وکوچہ میں اسلام پر بطور اعتراض پیش کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو برباد کرتے تھے تو ہمیں یہی جواب ملتا تھا کہ خداوند کے کاموں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عقل کو استعمال کرنے والا کافر ہے اگر کوئی غریب آدمی ہوتا تو اس کو تو براہ راست کافر کہتے اور اگر کوئی آدمی معزز ہوتا تو اس کو ان الفاظ میں گالی دی جاتی تھی جیسا کہ میں نے ذکر کیا اس اثنا میں جب کہ اسلام پر چاروں طرف سے زبردست حملے کئے جاتے تھے ایک شخص نے براہین احمدیہ لکھ کر دنیا کو پیش کیا اور میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں اول تو حیرت میں تھا جو عیسائیوں کا مغلوب کردہ اور میں ان آدمیوں میں ہو گیا کہ دل میں اب تک یہی ارمان باقی ہے کہ کوئی لائق عیسائی بحث کے واسطے نہیں ملتا اور اس کے باطل پرستش ہندوؤں سے بھی زیادہ بری معلوم ہوتی ہے۔ پس یہ اس کی کتاب کی برکت ہے اور خدمت دینی ہے جس کا میں نے ذکر کیا گو جناب اس سے ناواقف ہوں لیکن جناب خیال فرماویں کہ الموجود وقت میں ہمارا نظر اس سے ذرا زیادہ اونچا ہو گیا ہے یعنی یہ کہ جب تک مرزا صاحب ہمارے رب العالمین الرحمٰن الرحیم مالک کے عظمت میں لگا ہوا ہے جب تک وہ ہمارے سید و مولی فخر بنی آدم و سرور کائنات کی عظمت کا مداح اور ثابت کرنے والا ہے جب تک کہ دین اسلام کی فضیلت کا تاج عقل و نقل والہام کے بابرکت ہاتھ سے دنیا کے سر پر رکھتا ہے ہمارا سید و مولا ہے اور یہی سنت و فرائض منصبی و علت غائی نبیوں کے لئے تھا اور قرآن حمید اس کا گواہ ہے پس ہم کو اس بات سے کوئی غرض نہیں کہ وہ اپنے آپ کو نبی کہتا ہے، یا رسول، یا ولی، یا کچھ، ہم کو اصل سے مدعا ہے لفظی تنازعات سے غرض نہیں۔ اور جب اس سے ذرا بھی مخالف ہو جاوے اور اس کی تحریر و تقریر میں کسی قدر بھی کسر شان ان ہر سہ عالی شام مضامین کا پایا جاوے، تو وہ خواہ کتنا ہی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرے اور خواہ وہ کتنی ہی تسبیحوں کا ہار باندھ کر گلے میں ڈالے یا شب و روز سنت نبوی کی پیروی میں اپنے آپ کو غرق بتلاوے، ہم اس کو اس وقت شیطان الانس جانیں گے ، اور اس کے ساتھ اگر ہو سکے تو جہاد کریں گے۔ ہم کو رسول وغیرہ سے کچھ غرض نہیں، ہم اپنے مدعا کو جانتے ہیں۔ ہم نے وہ لوگ بھی دیکھے ہیں اور سب سے زیادہ اس وقت موجود ہیں جو سبحانی ما اعظم شانی کہنے والے کو سردار خلیل اولیاء مانتے ہیں اور انا الحق کہنے والے کو سردار خلق، کیونکہ وہ افعال سے خدا کے حکم کی تعمیل کرنے والے اور منہیات سے نہ صرف منع ہونے والے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ لوگوں کو بھی منع کرتے تھے۔ پس خدا کی خدمت کرنے والے تشریحی و تعبیری نبی و رسول کو ہم کبھی بھی برا نہیں کہہ سکتے جو کہ اپنے قول و فعل میں اصحاب رسول اکرم کے بعد کوئی بھی اس کے برابر مشابہ نبی نہیں ہے اور نہ اس کی طرح خدمات کسی نے کی ہیں:

راز ہا ہست بسے محرم اسرار کجاست

آج میں نے ایک رسالہ موسوم بہ واقعات صحیحہ میں ایک مضمون الٰہی بخش ملہم کی سرخی سے دیکھا۔ اغلباً وہ شخص جناب مولوی عبداللہ صاحب مرحوم کا مرید، اور اب آپ کے خاندان کا رشتہ دار، اور عہدہ میں اکونٹنٹ لاہور کا رہنے والا ہے۔ اس رسالہ میں لکھا ہے کہ الٰہی بخش کو الہام ہوتے رہتے ہیں اور جب صاحبزادہ عبدالجبار صاحب کو اسکا حال معلوم ہوا، تو اس نے اس پر ہنسی اوڑا کر اسکو ایک سخت مضمون میں لکھا کہ تم کو ایسا دعوی نہیں کرنا چاہیے۔ اور اسکو اس بارہ میں یہ الہام ہوا:

چہ داند بوزنہ لذات ادرک

میں نے سنا ہے کہ یہ شخص اب سخت طور پر مرزا صاحب کا مخالف اور آپ کے خاندان کا روحانی و جسمانی دوست ہے۔ اگر چہ میں اس مضمون کو خوفناک دل کے ساتھ لکھتا ہوں کہ مبادا آپ کو ناگوار گذرے لیکن اخوت مجبور کرتی ہے کہ اس کی طرف آپ کو توجہ دلاؤں۔ کیونکہ میری نظر میں یہ بات بہت عبرت ناک الہام ہے اور وجہ اس کی یہ ہے کہ پٹھان بنی اسرائیل ہیں، اور قوم بنی اسرائیل خدا کے احکام کے حدود کو توڑنے کی وجہ سے کو نوا قر دة خا سئین بن گئے تھے۔ اور پے در پے نبیوں کے جھٹلانے اور خدا کے احکام کی بے قدری کرنے کی وجہ سے مغضوب علیہ بن گئے تھے اور بن گئے ہیں۔

پٹھان اگر چہ مسلمان ہیں، لیکن ان میں مغضوب علیہ گروہ کے نشانات اب تک بدستور موجود ہیں جن کو ہم افغانی ملک کے رہنے والے جانتے ہیں۔ اگر بوجہ آبادی در ملک غیر آپ کو اس کا حال روشن نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو، جو جو سختیاں حکام وقانون وخود اپنی قوم کی طرف سے اس پر واقع ہو رہے ہیں وہی فرعون زمانہ یاد آتا ہے۔

پس آپ دریافت فرماویں کہ اگر یہ الہام فی الواقع درست ہے، تو اپنی قوم کی سابقہ تاریخ پر یعنی قرآن شریف پر نظر ڈال کر غور کریں کہ اس الہام کو کس قدر مناسبت ہماری قوم کے ساتھ ہے۔ اور پھر خداوند غیور سے بڑی عاجزی کے ساتھ دعا مانگنی چاہیے کہ وہ ہماری قوم کے حال پر نظر رحمت فرما کر ہم کو منعم علیہ گروہ سے گردان کر صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ ورنہ قردۃً خاسئین کا قہر آلود حکم تا حال ہماری سرزنش کے واسطے موجود ہے۔ اور اگر یہ بات جھوٹ ہو، یعنی یہ الہام ہی نہ ہو، تو بھی اپنی قوم کے اگلے اور پچھلے حال کو دیکھ کر اپنی حالت کی اصلاح اور اس سے گذر کر اپنی قوم کی حالت کی اصلاح کرنی چاہیے۔ ہم کو کیا ضرورت ہے کہ لوگوں کے کافر کرنے کے پیچھے پڑیں، اور بندگان خدا کو بری طرح سے یاد کریں جب ہم کو یہ خبر نہیں کہ ہمارے ساتھ خداوند کریم کیا معاملہ کرتا ہے۔

پس میری رائے میں اول اپنی، بعدازاں اپنی قوم کی اصلاح کرنی چاہیے اور خدا سے دعا مانگنی چاہیے کہ ہم اچھے ہوں، نہ کہ دوسرا برا ہو۔

زیادہ: والسلام۔

میں مولوی اسحاق صاحب کے حال پر افسوس کرتا ہوں کہ وہ پس پشت مرزا صاحب کو گالیاں دیتا ہے۔ کیا یہی کچھ اس نے علی خلق عظیم کی سنت کی پیروی سے حاصل کیا۔ مجھے افسوس ہے کہ جیسا کہ میں ان کی نسبت خوش اعتقاد تھا، اب اس کو سلام لکھتے بھی شرم آتا ہے۔ اگر وہ گالیاں روبرو دیتا، تو بھی پرواہ نہیں لیکن پس پشت گالیوں کا جو حکم ہے اس کو خدا خوب جانتا ہے۔ فقط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار المسیح

حافظ محمد ضیاء الدین سجادہ نشین سیال شریف

(منقول از عقیدہ ختم نبوت جلد ٦، احتساب قادیانیت جلد ٤٥)

بسم اللہ الر حمن الر حیم

فقیر محمد ضیاء الدین سیالوی بجواب رسالہ سردار خان بلوچ ترقیم کرتا ہے اگر چہ وہ رسالہ اس قابل نہیں کہ اس کے جواب میں تضیع اوقات کی جائے بنا بر قول شخصے:

جواب جاہلاں باشد خموشی،

اس لئے کہ نہ تو اس رسالہ کی کوئی تردید دقت طلب امر ہے کیونکہ وہ خود بخود اپنے آپ کو رد کر رہا ہے، نہ ان کا کوئی امر بحث طلب، نہ مولف کا مذہبی ثبوت اس سے ہوسکتا ہے۔ غرض کسی طرح پر اس کو وقعت کی نظر سے دیکھا نہیں جاسکتا۔ نہ لفظاً نہ معناً۔

مگر چونکہ خان موصوف نے اس کے جواب نہ دینے والے کو جاہل اور جا ھدو ن فی سبیل اللہ سے اعراض کرنے والا مقرر کیا ہے، لہذا مولف کے چند مقامات کو جولب لباب اور موضوع رسالہ کا ہیں، مشتے از خروارے مدنظر رکھ کر کچھ لکھا جاتا ہے (اس سے یہ مراد ہے کہ لفظی تردید نہیں کی جاتی صرف مضمون اور مذہب کی تردید کی گئی ہے امید ہے یہی کافی ہوگی اگر خان مذکور نے اس پر اکتفا نہ کیا تو انشاء اللہ لفظ بلفظ اور حرف بحرف ردّ کیا جائے گا)۔ بعون تعالی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنخضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں

اگر مرزائی اس پر اعتراض اور کج بحثی کریں اور تاویل اور تحریف سے کام لیں تو آپ کے فرمان، من حرامی حجتاں ڈھیر، کے آپ ہی اس کے مصداق ٹھہریں گے۔ میں تو ایسے الفاظ کو ہرگز استعمال نہ کرتا، مگر بہ خورے عطائے تو بہ لقائے تو، یہ آپ کا مہذبانہ قول آپ ہی کو واپس کیا جاتا ہے۔

سو پہلے اب یہ جاننا چاہیے کہ حضرت رسول کریم احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ خاتم النبیین ہیں، اور اس پر قرآن مجید شاہد ہے، مثلاً

ما کا ن محمّد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل اللہ و خا تم النّبیین و کا ن اللّہ بکل شیء علیماً ۔

اور اسی طرح احادیث متواترہ جیسے: لا نبیّ بعدی و لا مرسل و انا خا تم النّبیین

اور اس پر اجماع امت کا ہے، اور صدق لانا اجماع امت پر حضرت ﷺ کا فرمان ہے

لا تجتمع امّتی علی الضلا لۃ

اور مرزا صاحب قادیانی کا بھی یہی قول ہے۔ دیکھو خاتم النبیین صفحہ اول

و اشھد ان محمّداً خا تم النّبیین لا نبی بعدہ ۔

اب اس پر پورا ایمان لانا پڑے گا۔ اور جب حضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر اقرار کیا جائے، تو پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا پیغمبر ہونا لغو ہے۔ گو حضرت عیسیٰؑ بن مریم اتریں گے مگر کوئی نئی شریعت اور نئی کتاب کی ان کو ضرورت نہ ہوگی۔ اور آخرالزمان پیغمبر کہلانے کے بھی مستحق نہ ہوں گے۔ اور ان کے نزول کا بموجب فرمان حضرت ﷺ کے وہ وقت ہوگا جب ایک دجال شخص (جس کی حضرت ﷺ نے خبر دی ہے اور اس کا حلیہ اور اس کے حالات مفصل بتلائے ہیں) آوے گا۔ اور جس کی تفصیل ان احادیث میں ہے:

عن عبد اللہ قا ل قا ل رسول اللہ ﷺ انّ اللّہ لا یخفی علیکم انّ اللّہ لیس با عور و انّ المسیح الدّ جال اعور عین الیمنی کان عینہ عنبۃ طا فئۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(متفق علیہ)(ترجمہ: روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا پیغمبر خدا ﷺ نے تحقیق اللہ نہیں پوشیدہ تم پر تحقیق اللہ نہیں کانا اور تحقیق مسیح دجال کانا ہوگا دائیں آنکھ کا گویا کہ آنکھ اس کی دانہ انگور کا ہے پھولا ہوا۔)،

اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ وہ خدائی کا دعوی کرے گا اور اس کی دائیں آنکھ کانی ہوئی اور حضرت ﷺ کا تشبیہ دینا اس کی آنکھ کو دانہ انگور کے ساتھ، وہ ایسی تشبیہ ہے جو بالکل ظاہر ہے اور جس میں تاویل کی حاجت نہیں۔ ایضاً:

عن ابی هريره قال قال رسول الله الا ا خبركم عن الدّ جال حد يثاً ما حدّثه نبی قو مه۔ انّه اعور و انّه يجیء معه مثل الجنّة و النّار، فالتی يقو ل انّها الجنّة هی النّار، و انّی انذر تكم به كما انذر به نو ح قو مه (صحیح مسلم:۲۹۳۶)۔

(روایت ہے ابو ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آگاہ ہو، خبر دوں میں تم کو خبر دجال کی سے، کہ نہیں خبر دی ساتھ اس کے کسی نبی نے اپنی قوم کو کہ تحقیق دجال کانا ہے اور تحقیق دجال ملاوے گا ساتھ اپنے مانند جنت اور دوزخ کے جس کو کہے گا یہ جنت ہے وہ ہوگی آگ اور تحقیق ڈراتا ہوں تم کو جیسے ڈرایا ساتھ اس کے نوح نے اپنی قوم کو)۔

حدیث نواس بن سمعان

اس سے صاف ظاہر ہوگیا ہے کہ کسی پیغمبر نے اپنی قوم کو ایسی صاف خبر نہیں دی لیکن آپ اس میں پھر شک لا کر تاویلات کی ضرورت سمجھتے ہیں۔ کم از کم ہر پیغمبر نے یہ تو کہا ہوگا کہ اس کا دین ٹھیک نہ ہوگا مگر حضرت ﷺ نے اپنی خبر کو بطور تفصیل دوسروں پر اس لئے ترجیح دی ہے کہ پھر کسی تاویل کی حاجت نہ رہے

ایضاً: عن نواس ابن سمعا ن قا ل ذكر رسو ل الله ﷺ ذكر الد جا ل...... فقال ان يخرج و انا فيكم فانا حجيجه دونكم، و ان يخر ج، ولست فيكم فامرؤ حجيج نفسه، و اللّه !خليفتی علی كل مسلم، انه شابّ قطط عينه طافئة، كانّی اشبّهه بعبد العزی بن قطن، فمن ادركه منكم فليقرأ عليه فواتح سورة الكهف، انه خا ر ج خلّة بين الشا م و العراق، فعا ث يميناً و عا ث شما لاً، يا عبا د الله ! فا ثبتوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلنا یا رسو ل اللہ ! وما لبثه فی الارض۔ قال: اربعون یوماً، یوم کسنةٍ ، و یوم کشهرٍ، و یوم کجمعةٍ، و سائرا یّامه کایّامکم۔ قلنا: یارسول اللّٰہ فذلك الیوم الّذی کسنةٍ أتکفینا فیه صلوة یوم؟ قال: لا، اقدروا له قدره۔

قلنا: یا رسول اللّٰہ! وما اسراعه فی الارض؟ قال:کالغیث استدبرته الرّیح، فیأتی علی القوم فیدعوهم، فیؤمنون به و یستجیبون له، فیأمر السّماء فتمطر و الا رض فتنبت ، فتروح علیهم سارحتهم، اطول ما کانت ذرّی واسبغه ضروعاّ، و امدّه خواصر، ثمّ یأتی القوم، فیدعوهم فیردّون علیه قوله، فینصرف عنهم، فیصبحون ممحلین، لیس بایدیهم شیء من اموا لهم و یمرّ بالخرِبة فیقول لها: اخرجی کنوزك، فتتبعه کنوزها کیعاسیب النّخل، ثم یدعوا رجلاّ ممتلئاّ شباباً، فیضربه بالسیف فیقطعه جزِلتین رمیة الغرض، ثم یدعوہ فیقبل و یتهلّل وجهه، ویضحك، فبینما هوکذ لك اذ بعث اللّٰه المسیح بن مریم فینزل عند المنارة البیضاء شرقیّ دمشق بین مهرودتین، وا ضعاً کفیه علی اجنحة ملکین، اذا طأطأ رأسه قطر، واذا رفعه تهدرمنه جمان کاللّؤلؤ، فلا یحلّ لکافر یجد ریح نفسه الّامات، و نفسه ینتهی حیث ینتهی طرفه، فیطلبه حتی یدرکه بباب لدّ ، فیقتله ، ثم یأتی عیسی (ابن مر یم) قوم قد عصمهم الله منه ، فیمسح عن وجوههم و یحدّثهم بدر جا تهم فی الجنّة، فینما هو کذلك اذ اوحی اللّٰه الی عیسی ، علیه السلا م ، انّی قد ا خر جت عباداً لی، لا یدانِ لاحدٍ بقتالهم، فحرّز عبادی الی الطّور، و یبعث اللّٰه یأجوج و مأجوج ، و هم من کلّ حد بٍ ینسلون ، فیمرّ اوا ئلهم علی بحیرة طبریّة ، فیشربون ما فیها،و یمرّ آ خر هم فیقو لو ن : لقد کا ن بهذه ، مرّةً، ما ء، و یحصر نبی اللّٰه عیسی و اصحا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

به، حتی یکون رأس الثور لاحدهم خیراً مّن مأة دینار لاحدکم الیوم ، فیرغب نبیّ اللّه عیسی و اصحابه ، فیرسل (اللّه) علیهم النّغف فی رقابهم، فیصبحون فرسی کموت نفس واحدةٍ ، ثم یهبط نبیّ اللّه عیسی علیه السلام و اصحابه الی الارض، فلایجدون فی الارض موضع شبرٍ الّا قد ملأه زهمهم و نتنهم ، فیر غب نبیّ اللّه عیسی ، علیه السلام ، و اصحابه الی اللّه ، فیر سل اللّه طیراً کاعناق البختِ، فتحلمهم فتطرحهم حیث شاء اللّه، ثم یر سل اللّه مطراً لا یکنّ منه بیت مدرٍو لا وبرٍ، فیغسل الارض حتّی یترکها کالزّلفة، ثم یقال للارض: أنبتنی ثمرتكِ، و ردّی بر کتكِ، فیومئذٍ تأکل العصابة من الرّمّانة، و یستظلّون بقحفها، و یبارك فی الرّسل، حتّی انّ اللّقحة من الابلِ لتکفی الفئام من النّاس، و اللّقحة من البقر لتکفی القبیلة من النّاس ، و اللّقحة من الغنم لتکفی الفخذ من النّاس، فبینما هم کذلك ا ذ بعث اللّه علیهم ریحاً طیّبةً ، فتأخذهم تحت ابا طهم، فتقبض رو ح کلّ مؤمنٍ و کلّ مسلمٍ، و یبقی شرار النّاس، یتهارجون فیها تهار ج الحمر، فعلیهم تقوم الساعة .رواه مسلم ۔ الا الروا یة الثا نیة و هی قو له تطر حهم بالمهبل الی قو له سبع سنین ۔ رواه التر مذی ج ۲ ص ٤٩

(ترجمہ: اور روایت ہے حضرت نواسؓ بن سمعان سے کہا اس نے ، ذکر کیا رسول اللہ ﷺ نے دجال کا۔پس فرمایا اگر نکلے دجال اور میں ہوں موجود تم میں، پس میں جھگڑوں گا اس سے سامنے تمہارے۔ اگر نکلا اور نہ ہوا میں تم میں، پس ہر شخص حجت کرنے والا اپنی ذات کا ہوگا اور اللہ تعالیٰ خلیفہ میرا ہے اوپر ہر مسلمان کے۔

تحقیق دجال جوان ہوگا بہت مڑے ہوئے بالوں کا، آنکھ اس کی پھولی ہوگی گویا کہ میں تشبیہ دیتا ہوں اس کو ساتھ عبدالعزی بن قطن کے۔

پس جو شخص پائے اس کو تم میں سے پس چاہیے کہ پڑھے سامنے اس کے آیتیں سورہ کہف کی۔

اور ایک روایت میں آیا ہے کہ پس چاہیے کہ پڑھے اول کی آیتیں سورہ کہف کی۔ پس تحقیق وہ سبب امان تمہاری کی ہیں فتنہ د

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جال کے ہے

تحقیق دجال نکلنے والا ہے ایک راہ سے کہ واقع ہے درمیان شام اور عراق کے۔ پس فساد کرے گا دائیں اور فساد کرے گا بائیں۔ اے اللہ کے بندو! پس ثابت رہنا۔

کہا ہم نے یارسول اللہ ﷺ اور کتنا ٹھہرنا ہوگا اس کا زمین میں۔

فرمایا چالیس دن۔ ایک دن مقدار برس روز کے ہوگا، اور ایک دن مہینے کے برابر ہوگا، اور ایک دن مقدار ہفتہ کے، اور باقی روز اس کے مانند دنوں تمہارے کے۔

عرض کیا ہم نے یارسول اللہ ﷺ پس وہ دن کہ ہوگا مقدار برس کے کیا کفایت کرے گی ہم کو اس میں نماز ایک دن کی؟

فرمایا نہیں، بلکہ اندازہ کرنا ادائے نماز کے لئے مقدار دن کے۔

کہا ہم نے یارسول اللہ ﷺ کس قدر ہوگا جلد چلنا اس کا زمین میں؟

فرمایا مانند مینہ کے جس کے پیچھے ہوا آتی ہے۔ پس گذرے گا ایک قوم پر اور بلائے گا ان کو پس ایمان لائیں گے وہ اس پر پس حکم کرے گا ابر کو بس برساوے گا ابر مینہ کو۔ اور حکم کرے گا زمین کو پس اگائے گی۔ پس شام کو آئیں گے ان پر مویشی ان کی درازترین اس کے کہ تھے از روئے کوہانوں کے اور خوب پوری اس کی تھی کہ تھے از روئے تھنوں کے خوب کھچے ہوئے از روئے کوکھوں،

پھر آئے گا دجال ایک اور قوم کے پاس۔ پس بلائے گا ان کو۔ پس رد کریں گے اس پر قول اس کا، پس پھرے گا ان سے۔ پس ہوں گے قحط زدہ درحال یہ کہ نہ ہوگا ان کے ساتھ کچھ مالوں ان کے سے۔

اور گزرے گا دجال ویرانہ پر پس کہے گا ویرانہ کو نکال اپنے خزانوں کو پس پیچھے چلیں گے دجال کے خزانے اس ویرانہ کی مانند ں شھد کی مکھیوں کے۔

پھر بلاوے گا دجال ایک شخص کو کہ بھرا ہوگا جوانی میں۔ پس مارے گا اس کو تلوار کے۔ پس کاٹے گا اس کو دو ٹکڑے مانند پھینکنے تیر کے نشانے پر۔ پھر بلائے گا دجال اس جوان کو۔ پس زندہ ہوگا، منہ اس کا ہنستا ہوا۔

پس دجال ایسے کاموں میں ہوگا کہ ناگہاں بھیجے گا اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو۔ پس اتریں گے وہ نزدیک منارہ سفید کے جانب مشرقی دمشق کے درحال یہ کہ ہوں گے عیسیٰ درمیان دو کپڑوں زرد رنگ کے رکھنے والے ہوں گے مسیح دونوں ہتھیلیاں اپنی اوپر بازو فرشتوں کے۔ جس وقت جھکاویں گے سر اپنا ٹپکے گا پسینہ ان کا اور جب اٹھاویں گے سر اتریں گے ان کے بالوں سے قطرے مانند دانوں چاندی کے کہ مانند موتیوں کے ہیں۔

پس نہ ہوگا کوئی کافر کہ پائے ہوا دم عیسیٰ کی سے مگر کہ مر جائے گا۔ اور دم ان کا پہنچے گا جہاں تک پہنچے گی نگاہ ان کی۔

پس ڈھونڈیں گے عیسیٰ دجال کو یہاں تک کہ پائیں گے اس کو دروازہ لد پر۔ پس قتل کریں گے اس کو۔

پھر آئیں گے پاس ایک قوم کے بچایا ہوگا ان کو اللہ نے دجال کے شر سے۔ پس پونچھیں گے ان کے مونہوں سے گرد وغبار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورخبر دیں گے ان کو مراتب ان کے سے پائیں گے بہشت میں۔

در ہنگامہ کے عیسی اسی طرح سے ہوں گے ناگہاں وحی بھیجے گا اللہ تعالی طرف عیسی کے تحقیق میں نکالے ہیں کتنے ایک بندے اپنے۔نہیں طاقت کسی کو ان سے لڑنے کی پس جمع کر میرے بندوں کو طرف کوہ طور کے اور بھیجے گا اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو اور وہ ہر زمین بلند سے دوڑیں گے ۔

پس گذریں گے پہلے ان کے اوپر تالاب طبریہ کے۔پس پی جائیں گے جو کچھ اس میں ہوگا پانی۔اور گزرے گی جماعت ان کی پیچھے آئے گی ان سے پس کہیں گے کہ تحقیق تھا اس میں کبھی پانی۔

پھر چلیں گے یہاں تک کہ پہنچیں گے طرف جبل حمر کے اور وہ پہاڑ ہے بیت المقدس میں۔پس کہیں گے یاجوج ماجوج کہ تحقیق قتل کیا ہم نے ان شخصوں کو کہ زمین میں تھے، آؤ پس چاہیے کہ قتل کریں ہم ان شخصوں کو کہ آسمان میں ہیں۔

پس پھینکیں گے تیر اپنے طرف آسمان کے۔پس پھیرے گا اللہ تعالی ان پر تیران کے رنگ خون میں۔

اور روکے جائیں گے نبی اللہ اور یار ان کے یہاں تک کہ ہوگا سر بیل کا واسطے ایک ان کی کے بہتر سو دیناروں سے واسطے ایک تمہارے کے آج کے دن پس دعا کریں گے نبی اللہ عیسی اور یاران کے پاس بھیجے گا اللہ تعالی ان پر کیڑے ان کی گردنوں میں پس ہو جائیں گے مردہ مانند مرنے ایک جان کے۔پھر اتریں گے پیغمبر خدا عیسی اور اتریں گے یاران کے طرف زمین کے۔پس نہیں پائیں گے زمین میں جگہ ایک بالشت مگر بھر دیا جائے گا اس کو چربی اور بدبوان کی نے۔پس دعا کریں گے نبی خدا کے عیسی اور یاران کے طرف اللہ کے۔پس بھیجے گا اللہ جانور پرند کہ گردنیں ان کی مانند گردنوں اونٹ بختی کے ہوں گے پس اٹھائیں گے وہ جانوران کو اور پھینک دیں گے ان کو جہاں چاہا ہے اللہ نے۔

اور ایک روایت میں ہے کہ ڈال دیں جانوران کو نہبل میں اور جلاتے رہیں گے۔مسلمان کمانوں ان کی سے اور تیروں ان کی سے اور ترکشوں ان کی سے سات برس۔

پھر بھیجے گا اللہ ایک بڑا مینہ کہ نہیں چھپاوے گا کسی چیز کو اس مینہ سے گھر مٹی اور نہ گھر صوف کا۔پس دھو ڈالے گا وہ مینہ زمین کو یہاں تک کہ کر دے گا اس کو مانند آئینہ صاف۔پھر کہا جاوے گا زمین کو نکال تو میوے اپنے اور پھیر لا برکت اپنی۔پس اس دن کھاوے گا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ پکڑیں گے اس کے چھلکے میں اور برکت دی جائے گی دودھ میں، یہاں تک کہ اونٹنی دودھ کی کفایت کرے گی جماعت کثیر کو آدمیوں میں سے، اور گائے دودھ کی کفایت کرے گی قبیلہ کو آدمیوں میں سے، اور بکری دوودھ کی البتہ کفایت کرے گی تھوڑی سی جماعت کو آدمیوں میں سے۔

پس ایسے چین و وسعت میں ہوں گے ناگہاں بھیجے گا اللہ تعالی ایک ہوا خوش بو کی۔پس پکڑے گی وہ ان کو نیچے بغلوں ان کی کے۔پس قبض کرے گی وہ روح ہر مومن کی اور ہر مسلمان کی اور باقی رہیں گے شریر لوگ۔مختلت ہوں گے زمین میں مانند اختلاط گدھوں کے آپس میں۔پس ان پر قائم ہوگی قیامت ۔

روایت کی یہ مسلم نے مگر دوسری روایت کہ وہ قول حضرت کا ہے تطرحهم بالمحبل الی قوله سبع سنین روائت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترمذی کی ہے۔ ج۲ص ۶۹)

حضرتﷺ نے بہت سے مسائل جو اس حدیث میں بیان کئے ہیں بالکل صاف ہیں مثلاً ایک تو یہ کہ دجال حضرتﷺ کے زمانہ میں نہیں آیا۔ آپ کے مفروضہ دجال تو اس زمانہ میں بھی موجود تھے مگر کہیں حضرتﷺ نے دجال کے لفظ سے ان کو خطاب نہیں فرمایا تھا۔ دوسرا یہ کہ جس دجال کی حضرتﷺ خبر دے رہے ہیں، اس کے شر سے امان میں رہنے کا سبب سورہ کہف کی اول آیتیں قرار دی ہیں اگر ان نصاری کے آگے سب کی سب سورۃ پڑھی جائے تو ان کی سزا جرم سے امان نہیں مل سکتی۔ اور تیسرا دجال کا مخرج درمیان شام اور عراق کے ہے۔ اور چوتھا یہ کہ رہنا اس کا روئے زمین پر چالیس دن ہے پہلا دن سال کا ہوگا دوسرا دن مہینہ کا اور تیسرا دن ہفتہ کا ہوگا باقی دن ہمارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ اور اس کی تاویل اس لئے نہیں ہوسکتی کہ اصحابوں نے پوچھا حضرتﷺ سے کہ جو سال کا دن ہوگا کیا پانچ نمازیں ہماری کافی ہوں گی۔ فرمایا حضرتﷺ نے کہ ہرگز نہیں، بلکہ اندازہ کر کے تمام سال کی نمازیں پڑھتے رہنا۔

یہ بات بالکل مسلمہ ہے کہ سب روز حضرتﷺ کے فرمان کے مطابق ہوں گے اور یہ نصاری اس صورت میں دجال نہیں بن سکتے کیونکہ یہ حضرتﷺ سے بھی پہلے کے ہیں اگر آپ فرمائیں کہ اس زمانہ میں ان کا دعوی نہ تھا یعنی عیسی ابن اللہ کہنا، تو میں زور سے کہتا ہوں کہ عیسی کے زمانہ میں بھی ان کا یہی دعوی تھا اور اب تک ان کا یہی دعوی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں وارد ہے:

و اذ قال اللّٰہ یا عیسی ابن مریم أأنت قلت للنّاس اتّخذو نی و امّی الھین من دون اللہ۔

دوسرا ، حضرتﷺ کے زمانے میں بھی ان کا یہی اعتقاد تھا:

و قالت الیھود عزیر ن ابن اللّٰہ و قالت النّصاری المسیح ابن اللّٰہ۔

پانچواں جو شخص دجال پر ایمان لائے گا اور اس کو خدا جانے گا وہ قحط زدہ ہوگا، اس طرح کا کہ اس کے ہاتھ میں کوئی چیز نہ ہوگی اور آج کل دیکھا جاتا ہے کہ جو ان انگریزوں کو اپنا خدا نہیں جانتے وہ بڑے مرفہ الحال کروڑوں کے مالک اور حکمران ہیں مثلاً امیر کابل شاہ ایران شہنشاہ روم وغیرہ وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر نہ جائیے یہی اہل ہنود کہ ان کو کچھ بھی نہیں سمجھتے مگر کروڑوں کے مالک ہیں مگر سب سے بڑھ کر یہ امر قابل یقین ہے کہ کسی کو یہ اپنے دین پر مجبور نہیں کرتے اور یہ کہیں نہیں آیا کہ دجال عیسی پر حکمرانی کرے گا اور جدھر جائے ادھر بلالے گا بلکہ ازالہ حیثیت عرفی میں جرم لگائے گا۔

الغرض قوم کا نام دجال نہیں، صرف ایک شخص ہی ہوگا جس طرح حضرت ﷺ فرما چکے ہیں۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ ریل گاڑی کو دجال کا گدھا قرار دیتے ہیں۔ گویا دجال اور گدھا لازم و ملزوم ہیں۔ تو اس سے معلوم ہوا کہ جس شخص کی ریل ہے، وہی دجال ہے۔ ریل تو شاہ روم اور کمپنیوں کی بھی ہے۔ پھر تو دجال ایک قوم بھی نہ رہا بلکہ بہت سے گروہ اور قوموں میں منقسم ہوگیا۔

صاحب ذرا ہوش میں آیئے اور خیال فرمایئے کہ یہ نصاری دجال نہیں بن سکتے اور ریل گدھا نہیں بن سکتی۔

اور علاوہ ازیں حدیث سے یہ بھی تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی بن مریم مشرق دمشق میں اتریں گے یعنی بیت المقدس میں، دو فرشتوں کا کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے۔ اور ان کے دم سے کافر مر جائیں گے۔ دم ان کا جہاں تک ان کی نظر پڑے گی پہنچے گا، مگر آپ کے مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ یعنی محمدی بیگم کو اس کا خاوند پہلو میں بٹھا کر آج تک عیش اڑا رہا ہے اور زندہ ہے، حالانکہ مرزا صاحب کی پیشین گوئی بڑے زور سے نکلی تھی کہ یہ تین سال کے اندر مر جائیں گے۔ مگر دعا برعکس پیش گوئی غلط پڑی۔ اور اسی افسوس میں مرزا صاحب قادیانی اس سے پہلے ہی مر گئے۔ اور اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسیؑ، دجال کو لد کے پہاڑ میں قتل کریں گے اور لد ایک پہاڑ کا نام ہے ملک شام میں (لد ایک موضع کا نام ہے جو ان دنوں اسرائیل میں شامل ہے۔ بہاء) حالانکہ آپ کا عیسی مر گیا اور یہ دجال بقول آپ کے ابھی تک موجود ہیں امید ہے کہ آپ کے خلیفۃ المسیح کو بھی مار کر مریں گے۔

اور نیز اسی حدیث میں ہے کہ یاجوج اور ماجوج ایک اور قوم ہوں گے، جو بعد قتل ہونے دجال کے عیسی کو ان کی خبر پہنچے گی اور حق تعالی سے امر ہوگا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کر امان دے۔

فرمایئے! وہ طور آپ کے مسیح کا کون سا ہے۔

اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ یاجوج ماجوج آسمان پر تیر پھینکیں گے اور خون آلود ہو کر آئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے جس کو آپ بھی تسلیم کرتے ہیں اور تاویلاً کہتے ہیں کہ انگریز لوگ پچکاری سے نطفہ لے کر رحم میں ڈالتے ہیں اور یہ مطلب ہے آسمان پر تیر پھینکنے کا۔

صاحب آپ کو خوب معلوم ہوگا کہ ہمارے دیسی تاجران اسپ انگریزوں کے آنے سے پہلے ہی یہ کیا کرتے تھے اور اب تک کر رہے ہیں بلکہ انگریزوں سے بھی کئی درجہ اچھا جیسا کہ رنگ وغیرہ نطفہ میں ملا کر اسی رنگ کا بچہ پیدا کر لیتے ہیں، بلکہ انگریزوں نے بھی یہ عمل ان لوگوں سے سیکھا ہے۔ دس بارہ سال قبل اس کے اسی عمل سے انگریز لوگ منکر تھے۔ اس کے ثبوت پر ایک رسالہ انگریزی میں چھپا ہوا میرے پاس موجود ہے۔ پس آپ کی تاویل کا الزامی جواب یہ ہے کہ گویا ان دجالوں کے آنے سے پہلے بھی یاجوج ماجوج ہماری اپنی قوم کے ہمارے ملک میں ملک تھے اس تقریر سے ظاہر ہوا کہ نہ یہ دجال ہیں اور نہ یاجوج ماجوج اور نہ غلام احمد قادیانی عیسی بن مریم ہے۔ اگر اس کو عیسی تسلیم کیا جائے تو حضرت ﷺ کی خبر نعوذ باللہ سراسر غلط اور لغو اور دھوکا دینے والی تصور کی جائے۔

حدیث دربارہ نزول عیسی

اور جو حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے نزول میں احادیث آئی ہیں وہ اب تحریر کرتا ہوں:

و عن ابی هريره قال قال رسول الله و الذی نفسی بيده ليو شكن ان ينزل فيكم ابن مريم حكماً عا دلاً فيكسر الصليب و يقتل الخنزير و يضع الجزية و يفيض المال حتى لا يقبله احد حتى تكون السجدة الواحدة خير من الدنيا و ما فيها ثم يقول ابو هريرة فا قرؤا ان شئتم و ان من اهل الكتاب الا ليو منن به قبل موته ۔ (متفق علیہ) روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری زندگی ہیں تحقیق اتریں گے عیسی بن مریم آسمان سے در آں حالیکہ حاکم عادل ہوں گے پس توڑیں گے صلیب کو اور قتل کریں گے سؤر کو اور رکھ دیں جزیہ (اگر صرف بیان عدم فرضیت جہاد کا فرض منصبی ہے تو عدم فرضیت کو واضع الجہاد نہیں کہا جاتا، چنانچہ فرضیت کے بیان کنندہ کو مجاہد نہیں کہا جا سکتا الغرض قادیانی صاحب کو فیضع الجزیہ کا مصداق خیال کرنا سراسر غلطی ہے۔ جزیہ کا موقوف کرنا اس سے متصور ہو سکتا ہے جس کی قدرت میں جزیہ ممکن ہو وہ تو خود رعایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تھا رعایا یا بادشاہ سے جزیہ نہیں لے سکتے) اور بہت مال یہاں تک کہ نہیں قبول کرے گا کوئی یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر دنیا سے اور ہر چیز سے جو دنیا میں ہے پھر کہتے تھے ابو ہریرہ پس اگر شک و تردد رکھتے ہو اس خبر میں تو پڑھو اگر چاہو اس آیت کو کہ نہیں ہے کوئی اہل کتاب سے مگر کہ ایمان لائے گا عیسیٰ پر پہلے مرنے ان کے سے پس پڑھو ساری آیت ۔

اس حدیث میں حضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کہا ہے، نہ کہ مثیل اس کا۔ اور اترنے کے معنی بلندی سے اترنا، نہ کہ زمین میں سے پیدا ہونا۔ اور جو کہ فرمایا اس کی تعریف میں حاکم عادل ہوگا، آپ فرمائیے کہ قادیانی مرزا جی نے کون سا حکم اور کون سا عدل کیا ہے۔ وہ تو ساری عمر انگریزوں کے محکوم رہے۔

اب ان کے عدل کا حال سنیئے۔ ہم وہ خطوط نقل کرتے ہیں جو انہوں نے اپنے رشتہ داروں کو مخاطب کر کے لکھے تھے۔ ان کے دیکھنے سے مرزا غلام احمد قادیانی کا پورا حال روشن ہو جائیگا۔

(خطوط سے پہلے ان کا اصل اشتہار نقل کیا جاتا ہے۔ مرزا جی لکھتے ہیں:

ایک پیش گوئی پیش قبل از وقوع کا اشتہار

پیش گوئی کا جب انجام ہویدا ہو گا
قدرت حق کا عجب ایک تماشا ہو گا
جھوٹ اور سچ میں جو ہے فرق وہ پیدا ہو گا
کوئی پا جائے گا عزت کوئی رسوا ہو گا

اب یہ جاننا چاہیے کہ جس خط کو ۱۰ مئی ۱۸۸۸ء کے نور افشاں میں فریق مخالف نے چھپوایا ہے وہ خط محض ربانی اشارہ سے لکھا گیا تھا۔ ایک مدت دراز سے بعض سرگروہ اور قریبی رشتہ دار مکتوب الیہ کے جن کی حقیقی ہمشیرہ زادہ کی نسبت درخواست کی گئی تھی نشان آسمانی کے طالب تھے اور طریقہ اسلام سے انحراف اور عناد رکھتے تھے۔ چنانچہ اگست ۱۸۸۵ء میں جو چشمہ نور امرت سر میں ان کی طرف سے اشتہار چھپا تھا، یہ درخواست ان کی اس اشتہار میں مندرج ہے۔ ان کو نہ محض مجھ سے بلکہ خدا اور رسول سے بھی دشمنی ہے۔ اور والد اس دختر کا بباعث تعلق قرابت ان لوگوں کی رضا جوئی میں محو اور انکے نقش قدم پر دل و جان سے فدا اور اپنے اختیارات سے قاصر و عاجز بلکہ انہیں کا فرمانبردار ہو رہا ہے۔ اور اپنی لڑکیاں انہیں کی لڑکیاں خیال کرتا ہے اور وہ بھی ایسا ہی سمجھتے ہیں اور ہر باب میں اس کے مدار المہام اور بطور نفس ناطقہ کے اس کے لئے ہو رہے ہیں تب ہی تو نقارہ بجا کر اس کی لڑکی کے بارہ میں آپ ہی شہرت دے دی یہاں تک کہ عیسائیوں کے اخباروں کو اس قصہ سے بھر دیا۔ آفریں بریں عقل و دانش۔ ماموں ہونے کا خوب ہی حق ادا کیا۔ ماموں ہوں تو ایسے ہی ہوں۔ غرض یہ لوگ مجھ کو میرے دعوی الہام میں مکار اور دروغ گو خیال کرتے ہیں اور اسلام اور قرآن پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے تھے اور مجھ سے کوئی نشان آسمانی مانگتے تھے تو اس وجہ سے کئی دفعہ ان کے لئے دعا بھی کی گئی تھی۔ سو وہ دعا قبول ہو کر خدا تعالیٰ نے یہ تقریب قائم کی کہ والد اس دختر کا ایک اپنے ضروری کام کیلئے ہماری طرف ملتجی ہوا تفصیل اس کی یہ ہے کہ نامبردہ کی ایک ہمشیرہ

ہمارے ایک چچازاد بھائی غلام حسین نام کو بیاہی گئی تھی۔ غلام حسین عرصہ پچیس سال سے کہیں چلا گیا اور مفقود الخبر ہے۔ اس کی زمین جس کا حق ہمیں پہنچتا ہے نامبردہ کی ہمشیرہ کے نام کاغذات سرکاری میں درج کرادی گئی تھی۔ اب حال کے بندوبست میں جو ضلع گرداسپور میں جاری ہے نامبردہ یعنی ہمارے خط کے مکتوب الیہ نے اپنی ہمشیرہ کی اجازت سے یہ چاہا کہ وہ زمین جو چار یا پانچ ہزار روپیہ قیمت کی ہے اپنے بیٹے محمد بیگ کے نام بطور ہبہ منتقل کرادیں۔ چنانچہ ان کی ہمشیرہ کی طرف سے یہ ہبہ نامہ لکھا تھا چونکہ وہ ہبہ نامہ بجز ہماری رضامندی کے بےکار تھا اس لئے مکتوب الیہ نے بتمام تر عجز و انکسار ہماری طرف رجوع کیا، تا ہم اس ہبہ پر راضی ہو کر اس ہبہ نامہ پر دستخط کر دیں اور قریب تھا کہ دستخط کر دیتے لیکن یہ خیال آیا کہ جیسا کہ ایک مدت سے بڑے بڑے کاموں میں ہماری عادت ہے جناب الہی میں استخارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر لینا چاہیے۔سو یہی جواب مکتوب الیہ کو دیا گیا، پھر مکتوب الیہ کے متواتر اصرار سے استخارہ کیا گیا۔وہ استخارہ کیا تھا گویا آسمانی نشان کی درخواست کا وقت آ پہنچا تھا جس کو خدائے تعالی نے اس پیرایہ میں ظاہر کر دیا۔

اس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کے لئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہدے کہ تمام سلوک ومروت اسی شرط سے کیا جاوے گا اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام رحمتوں اور برکتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں درج ہیں۔لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا۔اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑیگی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کیلئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئینگے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالی نے جو مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا۔اور گمراہوں میں ہدایت پھیلاؤنگا چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے:

كذّ بوا بآياتنا و كانوا بها يستهزؤن . فسيكفيكهم اللّه و يردّها اليك . لا تبديل لكلمات اللّه .انّ ربك فعّال لما يريد . انت معي و انا معك. عسى ان يّبعثك ربّك مقاماً محمو داً

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالی ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار ہوگا اور انجام کار اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہی ہو جاتا ہے۔تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں۔اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی۔یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر کار خدا تعالی کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف سے تعریف ہوگی۔

خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور۔۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء۔(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ج ا ص ۱۵۳،۱۵۶ تا ۱۵۹)

قادیانی خطوط بابت منکوحہ آسمانی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے ایک عزیز کو ایک خط میں لکھتے ہیں (یاد رہے کہ ذیل کے خطوط پر کلمہ فضل رحمانی کے مصنف قاضی فضل احمد نے یہ نوٹ دیا تھا۔

اس جگہ مرزا قادیانی کے خاص دستخطی خطوں کو جو مجھے ایک دوست شیخ نظام الدین صاحب پنشنر راہوں کی معرفت مرزا علی شیر صاحب سمدھی مرزا قادیانی سے ملے ہیں درج کرتا ہوں جس سے مرزا صاحب کی مسیح موعودی اور نبوت بخوبی ظاہر ہوتی ہے ان خطوں کے ملاحظہ سے ناظرین معلوم کرلیں گے کہ مرزا قادیانی کیا ہیں،کوئی ادنی اور جاہل مسلمان بھی ایسا نہیں کرے گا اور نہ کر سکتا ہے۔بہاء)

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ

...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔خداوندتعالی آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحبِ عمر عطا فرماوے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں۔

آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر و مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالی کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالی قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپکی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالی ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی

اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے، تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالی ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہمدردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالی کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالی کی برکتیں آپ پر نازل ہوں ۔ خدا تعالی سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کرسکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ خدا تعالی آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالی عطا فرماوے اگر میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہوتو معاف فرمائیں۔ والسلام۔ خاکسار غلام احمد۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

ایک دوسرے عزیز کو مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج پہنچے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ ورسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں اب مجھ کو بچالینا اللہ تعالی کا کام ہے، اگر میں اس کا ہونگا، تو مجھے ضرور بچائے گا۔

اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا کیا میں چوہڑا، یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے، اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور ان کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے سیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پورانہ (پرانا) رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالی سے خوف کرو، کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کرینگے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہونچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالی کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب (مسماۃ محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہو گا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جو اب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہو گا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتہ ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا، ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔

یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم۔

راقم۔ خاکسار۔ غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج۔ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

نقل اصل خط مرزا صاحب قادیانی جو بنام والدہ عزت بی بی تحریر کیا تھا:

والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (مسماۃ محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالی کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتہ ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد، عزت بی بی کے لئے طلاقنامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے۔ اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو میں امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائیگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ، محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔ اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دونگا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔ راقم مرزا غلام احمد از لودیانہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

(اور اپنی بہو سے اس کی والدہ کے نام لکھواتے ہیں):

از طرف عزت بی بی بطرف والدہ

اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔ مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ اگر تم اپنے بھائی، میرے ماموں کو، سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہو گی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔

(نوٹ از مرزا صاحب قادیانی) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے اگر نکاح رک نہیں سکتا پھر بلاتوقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان سے آدمی بھیج دو تا کہ اس کو لے جائے۔

قادیانی عدل

پس خان صاحب آپ کو بخوبی عدل مرزا صاحب قادیانی کے ان خطوط سے معلوم ہو گیا ہوگا۔ پس میں بھی کچھ جتا دیتا ہوں اگرچہ ہندی کے چندے کی کچھ ضرورت نہ تھی مگر مکتوب الیہ میرا چنداں لئیق نہیں۔ سنیئے صاحب اگر کچھ قصور تھا تو مرزا احمد بیگ کا تھا اس کی بہن کا کچھ بھی قصور نہ تھا۔

اچھا بالفرض مانا کہ اس نے بھائی کو نہ سمجھایا، اس کی بیٹی کا کیا قصور کہ وہ بے چاری مطلقہ ہو کر اپنے حصہ زوج سے شرعاً محروم کی جائے اور مرزا فضل احمد (بن مرزا غلام احمد قادیانی) بے چارے پر یہ سزا کہ اس بے گناہ کو اگر طلاق نہ دے تو اس کو عاق کیا جائے اور ایک دانہ اور ایک پیسہ بھی مرزا صاحب قادیانی کی وراثت سے اس کو نہ ملے (یہی تو دجال کی نشانیوں میں لکھا جا چکا ہے کہ جو اس کی نہ مانے گا تو اس کے ہاتھ میں ایک فلوس تک نہ رہے گا)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا شہوت پرست نہ کہیں دیکھا نہ سنا۔ خصوصاً نبی آخر الزمان کہلانے والا بایں صفت موصوف نہیں ہوسکتا (نعوذ باللہ من ذلک) اور دیکھئے صاحب رشتہ ناطہ توڑنے والے کو قرآن شریف اور احادیث میں کن لفظوں سے پکارا گیا ہے اور کن گروہ میں شامل کیا گیا ہے اور کیا سزا اس پر ہے:

فهل عسيتم ان تو لّيتم ان تفسدوا فی الارض و تقطّعوا ارحا مكم ۔ اولئك الّذين لعنهم الله فا صمّهم و اعمى ابصار هم ۔ افلا يتد برّو ن القرآن ام على قلو ب اقفا لها ۔ انّ الذين ارتدّوا على اد با رهم بعد ما تبيأن لهم الهدى الشيطان سوّل لهم و املى لهم (محمد: ۲۲۔ ۲۵)

(ترجمہ: پس کیا ہو تم نزدیک اس بات کے کہ اگر والی ہو تم حکم کے یہ کہ فساد کرو بیچ زمین کے اور توڑو قرابتیں اپنی۔ یہ لوگ جنہیں لعنت کی ہے ان کو اللہ نے پس بہرا کر دیا ان کو اور اندھا کر دیا آنکھوں ان کی کو کیا پس نہیں فکر کرتے بیچ قرآن کے کیا اوپر دلوں کے قفل ہیں ان کے تحقیق جو لوگ پھر گئے اوپر پیٹھوں اپنی کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہو واسطے ان کے ہدایت شیطان نے زینت دلائی ہے واسطے ان کے اور ڈھیل دلائی دی ہے واسطے ان کے)۔

اس آیت سے آپ کو معلوم ہو گیا ہوگا کہ خدا تعالیٰ نے بڑی لعنت کی ہے ایسے کام کرنے والوں کو اور مفسد قرار دیا ہے۔ یہ آیت جو نقل کی گئی ہے سورۃ محمد کے تیسرے رکوع میں ہے۔ اور دوسری ایک اور آیت:

انّ اللّه يأمر بالعدل و الاحسان و ايتاء ذى القربى و ينهى عن الفحشاء و المنكر و البغى يعظكم لعلّكم تذ كرون ۔ (تحقیق اللہ تعالیٰ حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے اور احسان کے اور دینی قرابت والوں کے اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول سے اور سرکشی سے نصیحت کرتا ہے تم کو تاکہ تم نصیحت پکڑو)

یہ خدا تعالیٰ کا فرمان صاف صاف ہے کہ عدل کرو اور احسان کرو اور صلہ رحمی کرو اور برے کاموں سے بچو جب قطع رحمی کی بنا ایک شہور پرستی پر مبنی ہو تو کیسی فضیحت ہے اگر آپ فرماویں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی درخواست شہوت رانی کے لئے نہیں تھی وہ خدا کا حکم تھا اور خدا نے ان کا نکاح آسمان پر کیا تھا اس لئے مرزا صاحب تبلیغ احکام الٰہی کرتے تھے تو اس حکم خدا کے پورے نہ ہونے سے سب باتیں درہم برہم ہو گئیں اور اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کو الہام ربانی نہیں ہوا، بلکہ شیطانی ہوا۔ اور الہام شیطانی کے بارہ میں خدا نے خود قرآن شریف میں فرمایا ہے چنانچہ یہ آیت:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هل انبّئكم على من تنزّل الشّيا طين ۔ تنزّل على كلّ افّاك ا ثيم ۔ يلقون السّمع و اكثرهم كا ذبو ن ۔(ترجمہ: کیا بتلاؤں میں تم کو اوپر کس کے اترے ہیں شیطان اترتے ہیں اور ہر جھوٹ باندھنے والے گنہگار کے رکھتے شیطان کان اپنے اور اکثر ان کے جھوٹے ہیں)۔

اس سے معلوم ہوا کہ جو الہام مرزا صاحب قادیانی کو ہوا تھا جھوٹا نکلا۔ ایسی اور بہت سی آیات ہیں کہ صلہ رحمی کو محمود اور قطع رحمی کو مردود قرار دیتی ہیں اور کئی حدیثیں بھی لکھتا ہوں۔

قال رسول اللہ ﷺ ما من ذنب ا خرى ان يجعل الله لصاحبه العقوبة فى الد نيا مع ما يؤخره فى الارض من ابغى و قطعت الرحم ۔ رواه الترمذى و ابـو دا ؤد ۔ (فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہیں کوئی گناہ لائق تر اس بات کے کہ جلدی کرے اللہ تعالی صاحب گناہ کو عذاب دنیا میں باوجود ذخیرہ کرنے اس کے بیچ آخرت کے نکل جانے سے اطاعت امام سے اور کاٹنے ناطے کے سے)۔

وعن عبد الله بن ابى اوفى قال سمعت رسول الله ﷺ يقول لا تنز ل الرحمة على قو م فيهم قا طع رحم ۔ رواه البيهقى فى شعب الايما ن ۔
(ترجمہ: اور روایت ہے عبداللہ بن ابی اوفی سے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ فرماتے تھے نہیں اترتی رحمت اس قوم پر کہ اس میں کاٹنے والا ہوتا ہے ناطے کا)۔

ایسی اور بہت سی احادیث ہیں جن کے معنی یہی ہیں۔ آپ کو اس تحریر سے عدل مرزا قادیانی کا بخوبی معلوم ہو گیا ہوگا۔ ایسا عدل جو قرآن اور حدیث کے مخالف ہو اس کو ظلم کہا جاتا ہے نہ کہ عدل پھر اسی حدیث ابو ہریرہؓ میں جو نزول عیسی میں لکھی گئی ہے اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم صلیب کو توڑیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے یعنی سوائے ایمان کے اور کوئی وجہ سبب امان کا نہ ہوگا۔ پس فرمائیے کہ آپ کے مرزا غلام احمد قادیانی نے کتنے عیسائی مسلمان کئے اور کتنے غیر مذاہب والوں کو اسلام پر لائے۔

دوسری حدیث نزول عیسیؑ میں یہ ہے:

عن عبد اللّه بن عمر قال قال رسول الله ﷺ ينزل عيسى بن مريم الى ارض فيتز و ج و يولد و يمكث خمس و اربعو ن سنة ثم يموت فيد فن معى فى قبرى فاقوم انا و عيسى ابن مر يم فى قبر وا حد بين ابى بكر و عمر ۔ رواه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن جوزی فی کتاب الوفاء ۔(ترجمہ۔روائت ہے عبداللہ بن عمرؓ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اتریں گے عیسی بیٹے مریم کے طرف زمین کے پس نکاح کریں گے اور پیدا کی جائے گی اولاد ان کے لئے اور ٹھہرینگے زمین میں پینتالیس (۴۵) برس پھر وصال فرمائیں گے عیسی پس دفن کئے جائیں نزدیک میرے پس اٹھوں گا میں اور عیسیٰ ابن مریم ایک مقبرہ میں درمیان حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے)۔

پس اس حدیث کی رو سے بھی سندھی بیگ، عیسی بن مریم نہیں بن سکتا۔حضرت ﷺ نے اس حدیث میں عیسی بن مریم کہا ہے جو آسمان سے زمین پر اتریں گے اور پینتالیس برس زمین پر رہیں گے۔

اگر اب مرزا صاحب قادیانی کا جب سے یہ پیدا ہوئے ہیں زمانہ نزول تصور کیا جائے تو اسّی (۸۰) نوے (۹۰) برس کے مابین ہوگا اور اگر ان کے دعوی میعاد مقرر کیا جائے تو ۴۵ سال سے بہت کم، یہ دونوں صورتیں مخالف پڑتی ہیں۔

اور آنحضرت ﷺ نے اسی حدیث میں فرمایا ہے کہ جب وہ اتریں گے تو نکاح کریں گے۔

آپ فرمائیے کہ آپ کے عیسی (مرزا غلام احمد قادیانی) بعد دعوی نبوت کتنے نکاح کرنے پر آمادہ ہوئے، مگر کامیاب نہ ہوئے، اور اسی حدیث میں ہے کہ وہ مر کر میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے۔اور اس کے رفع شک کیلئے فرمایا کہ ہم اٹھیں گے بھی ایک مقبرہ سے، مزید براں یہ فرمایا حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ فاروقؓ کے درمیان سے، حالانکہ مرزا صاحب قادیان میں مدفون ہیں۔

اگر ان سب احادیث اور آیات کے تاویلاً کچھ اور معنی لئے جائیں جو اصل کے مخالف ہوں تو خلاف جمیع امت مرحومہ کا آتا ہے کیونکہ نہ کسی اصحاب نے یہ معنی تاویلی ملحوظ رکھے ہیں اور نہ اجماع امت کا اس پر ہے۔مرزا صاحب قادیانی اس آیت کی رو سے جہنمی قرار دیئے جاتے ہیں

و من یّشا قق الرّسو ل من بعد ما تبیّن له الهدی و یتّبع غیر سبیل المؤ منین نو لّه ماتو لّی و نصله جهنّم و ساء ت مصیرا ۔

(ترجمہ:اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوئے واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کے مخالف راہ مسلمانوں کے متوجہ کریں گے ہم اسکو جدھر متوجہ ہوا اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں اور بری ہے جگہ پھر جانے کی)

آج حضرت ﷺ کے بعد تیرہ سو سال گذر چکے ہیں۔کسی مجتہد الوقت اور مجدد اور اولیاء امت نبوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے یہ نہیں لکھا کہ عیسی بن مریم نہ آئیں گے بلکہ ان کا مثیل مرزا قادیانی ہوگا۔ اگر آپ کے تاویلی معنی ملحوظ رکھے جائیں تو پھر حضرت ﷺ کا کلام جو موصوف بفصل الخطاب تھے ایک امر مبہم پہیلی ٹھہرا، اور اپنی امت کو تفرقہ میں ڈالا (نعوذ باللہ من ذلک)۔ کیا آپ ﷺ خواب کی تعبیر دے رہے تھے، یا امت کو تفرقہ میں ڈالا، یا امت کو ایک بڑے حادثہ سے بچانے کی کوشش کر رہے تھے۔ حالانکہ حضرت ﷺ حق تعالی سے بالمؤ منین رؤف رحیم کا خطاب ملا ہے۔ اور یہ دونوں خداوند تعالی کے توصیفی نام ہیں۔ ایسے انسان کامل سے ہرگز ایسی امید نہیں ہوسکی خصوصاً جب کہو ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی کا مصداق بھی ہو۔

یہ پیش گوئیوں کا غلط نکلنا آپ کے عیسی جعلی کا حصہ ہے۔ ہم اپنے حضرت سید المرسلین وخاتم النبیین ﷺ کو ایسے الزاموں سے بالکل بری جانتے ہیں، اور تاویلوں کے درپئے نہیں ہوتے مگر وہ کہ جن کو خدا اور سول پر پورا ایمان نہ ہو جیسا کہ:

فاَمّا الّذین فی قلوبھم زیغ فیتّبعون ما تشا بہ منہ ابتغاء الفتنۃ و ابتغاء تاویلہ و ما یعلم تاویلہ الّا اللہ (پس وہ لوگ جو بیچ دلوں ان کی کے کجی ہے پس پیروی کرتے ہیں اس چیز کی جو شبہ والی ہے اس میں سے واسطے چاہیے گمراہی کے اور واسطے چاہیے تاویل اس کے اور نہیں جانتا تاویل اس کی کو مگر اللہ)

اور یہ ان لوگوں کی تردید میں ہے جو متشابہات کی تاویلوں میں لگے رہتے ہیں اور جو آیات محکمات ہیں ان کی تاویل تو بطریق اولی ممنوع اور ناجائز ٹھہری۔ پس صاحب اپنی من بھاتی تاویلوں سے توبہ کریں اور قرآن مجید اور حدیث کو پہیلی اور چیستاں نہ قرار دیں خصوصاً ان آیات کو جن پر ایمان کی بنا ہے۔ اور خدا تعالی خود فرماتا ہے:

و لقد یسّرنا القرآن للذّکر فھل من مدّکر۔

(ترجمہ: اور البتہ تحقیق آسان کیا ہم نے قرآن واسطے نصیحت کے پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا)۔

یہ آیت چار دفعہ حق تعالی نے سوہ قمر میں فرمائی ہے۔ مناسب ہے کہ آپ اس سے نصیحت پکڑیں اور کاذب مسیح سے پرہیز کریں کہ ان کی طرح اور بھی پہلے نبوت کا دعوی کر چکے ہیں اور کئی بعد میں کرتے رہیں گے چنانچہ حضرت سرور عالم ﷺ نے پہلے ہی خبر فرمادی ہے مثلاً ابن صیاد اور مسیلمہ کذاب وغیرہ

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تقوم السّاعۃ حتّی ینبعث

www.KitaboSunnat.com

كذابون دجالون قريب من ثلاثين كلهم يزعم انه رسول الله (هذا حديث حسن صحيح۔ سنن ترمذی حدیث نمبر ۲۲۱۸)(ترجمہ: روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ اٹھائے جائیں گے جھوٹے مکار تقریباً تیس تک۔ ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ رسول اللہ کا ہے)۔

یعنی ہر ایک دعوی نبوت کا کریگا اور بہت سے ہو گذرے ہیں ان میں سے شہروں میں اور نا کامیاب وہلاک کیا ہے اللہ نے ان کو اور اسی طرح کرے گا باقی مدعیوں کے ساتھ اور دجال خارج ہے اس گنتی سے کہ وہ دعوی الوہیت کا کرے گا۔

وعن ثوبان قال قال رسول الله ﷺ لا تقوم السّاعة حتّى تلحق القبائل من امتى بالمشركين و حتى يعبدوا الاوثان و انه سيكون فى امتى ثلاثون كذّابون كلّهم يزعم انّه نبى و انا خاتم النّبيين لا نبىّ بعدى (هذا حديث صحيح) ترجمہ: روایت ہے ثوبانؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ مل جائیں گے قبیلے میری امت سے مشرکوں کے ساتھ اور یہاں تک کہ پوجیں گے بتوں کو اور تحقیق قریب ہے کہ ہوں گے میری امت سے تیس جھوٹے ہر ایک گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے اور میں (خود رسول اللہ ﷺ) خاتم النبیین ہوں۔ نہیں کوئی نبی میرے بعد (یہ حدیث صحیح ہے۔ ترمذی باب ماجاء لا تقوم الساعة حتى يخرج كذابون۔ حديث نمبر ۲۲۱۹)

اب میں اپنے دلائل ختم کرنا چاہتا ہوں اور آپ کے من گھڑت سوال جو ہماری طرف منسوب کئے ہیں ان کے جواب جو آپ نے دیئے ہیں تردید کرتا ہوں۔ شائد ضمناً کچھ دلائل بھی ہوں گے۔

اولاً گذارش ہے کہ جو تفسیر سورۃ والشّمس میں آپ نے درفشانی کی ہے اس کے رسم خطی اور عبارت دیکھ کر اطفال مکتب بھی کھلی مچاتے ہیں۔ آپ کی قابلیت اس سے سمجھ آتی ہے جو آپ شک بہ ،ق، لکھتے ہو۔ خیر ان باتوں سے ہمیں کیا کام۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ جو آپ نے کلام ربانی کے ظاہری معانی چھوڑ کر کل الفاظ کی تاویلات ضعیفہ کر کرا اپنے مطلب کو ثابت کیا ہے یہ اقوال صحابہ کرام و تفاسیر مفسرین متقدمین کے برخلاف ہے کیونکہ بہ مصداق حدیث خير القرون قرنى ثمّ الّذين يلونهم ثم فثم ۔(ترجمہ۔یعنی آپ ﷺ نے فرمایا سب زمانوں سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر وہ جو ان کو دیکھنے والے ہیں یعنی تابعین پھر وہ جو ان کو دیکھنے والے ہیں یعنی تبع تابعین....) یعنی جو لوگ حضرت ﷺ کے زمانہ سے قریب ہیں، وہ بعیدوں سے دین کے مسائل میں اچھے پہنچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہیں۔دیکھئے تفسیر عباسی جو تفسیر عبداللہ بن عباسؓ کہ جو ثقہ صحابہ سے ہے اور تفسیر القرآن بخاری شریف و باقی تفاسیر جو تیرہ سو سال کی بنائی ہوئی ہیں کیا کسی صحابہ نے یہ تاویلیں کی ہیں، یا آپ ہی کی من بھاتی باتیں ہیں

عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ من قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ فی النّار و فی روایۃ من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ فی النّار (رواہ الترمذی) (جو شخص کہ قرآن میں اپنی رائے سے کہے پس چاہیے کہ تیار کرے جگہ اپنی بیچ آگ کے اور ایک روایت میں ہے جو کہے قرآن میں بغیر علم کے پس چاہیے کہ بنائے اپنی جگہ آگ میں)

اور حضرت عبداللہ ابن عمرؓ سے مروی ہے:

اتّبعوا السّواد الاعظم فانّہ من شذّ شذّ فی النّار۔

ترجمہ۔حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے تابعداری کرو بڑی جماعت کی اس لئے کہ جو شخص اکیلا ہوا ڈالا جائے گا آگ میں۔

پس جو شخص سواد اعظم کی اتباع چھوڑ کر اپنی رائے سے قرآن کے الفاظ میں تاویلیں کرے وہ ایسی حدیثوں کا مصداق ہوگا۔اگر برخلاف اجماع امت مرحومہ کے جو آپ نے قمر سے مراد لی ہے وہ مانی بھی جائے تو بھی کیا وجہ ہے کہ اس سے خاص مرزا صاحب قادیانی ہی مراد لئے جائیں اور عموماً خلفاء راشدین اور اولیاء المکرّمین کیوں نہ لئے جائیں اور یہ جو آپ نے بیان کیا ہے کہ قمر شمس کے تابع ہوتا ہے اور شمس سے نور حاصل کر کے اوروں کو مستفید کرتا ہے کیا یہ وصف ان خلفاء عظام و اولیاء کرام میں جن کے الہامات و کرامات اظہر من الشّمس ہیں موجود نہ تھے۔خیال کیجئے کہ گروہ کے گروہ مشرکین و یہود و نصاریٰ کے ان کے ہاتھ سے اسلام لائے ہیں اور ظاہری و باطنی فیوض سے فیض یاب ہوئے ہیں آپ بتلائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی دعوت سے کتنے مشرک یا نصاری یہود اسلام لائے اور دینی فیض پایا۔پھر بڑا تعجب ہے کہ ایک چودھویں صدی کا قمر بنا۔حضرت قمر تو ہمیشہ شمس کے تابع ہوتا ہے نہ کہ تیرہ سو سال بعد۔قمر تو قیامت تک شمس کے تابع رہے گا۔ آپ کا بنایا ہوا قمر تو خاک میں مل گیا ہے ایسی کچی تاویلوں سے کام ہرگز نہیں نکلتا یہ تو صرف خبط اور پگلہ پن ہے آپ کی یہ تفسیر سراپا مخالف اجماع جم غفیر ہے اس عقیدہ سے آپ کو باز آنا لازم ہے:

و اللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم اللھم اھدنا الصراط المستقیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آمین ثم آمین

آپ کے سوالات وجوابات جن کی پیشانی پر لکھا ہوا ہے:

مخالفان جماعت احمدیہ کا تسلی قلب قلع قمع ؛

قلع قمع کے معنی تو آپ کو نہ آتے ہوں گے مگر طوطی وار کہہ دیا ہے۔

قولہ سوال: یہ صاحب سوال کرتے ہیں کہ کہاں عیسی مسیح یا امام آخرالزمان آئے ابھی کوئی نہیں آئے، ہم کو کوئی ابھی گمان بھی نہیں؟

الجواب: تو آپ سوال بھی متفرق طور پر کرتے ہو۔ اگر خواندہ ہو یا ناخواندہ مگر خواندہ ناخواندہ سے سیکھ کر کہتا ہے۔ یہ سوال ہمارے ملک میں تسلی بخش ہو رہا ہے ہم کو اس کا جواب دینا فرض ہوا۔ لیکن بھائی تم اپنے دل میں سوچ لو کہ یہ سوال کیسا گندہ اور کچا اور بودہ ہے کیونکہ دلائل قرآن اور حدیث سے نہیں صرف تمہارا زبانی جمع خرچ ہے (الخ تا ص ۲۴)

صاحبا! چونکہ سوال کی عبارت آرائی آپ جیسے منشی کریں تو پھر گندہ اور بودہ کیوں نہ ہو۔ سبحان اللہ الجواب کے بعد پھر بھی سوال ہی کی تقریر شروع ہو رہی ہے۔

صاحبا! سائل کا منشاء تو یہ تھا کہ جس شخص کو تم عیسی موعود و مہدی معہود بناتے ہو، اس میں تو ہمارے گمان میں عیسائیت و مہدویت کے حسب فرمان مخبر صادق کے ایک نشانی بھی نہیں پائی جاتی۔ مثل مشہور ہے کہ کاٹھ کا بلّا تو میاں کون کرے۔ پھر آپ نے جواب کا خلاصہ یہ لکھا ہے:

بھائی صاحبان تم نے قادیان شریف جا کر مرزا صاحب کی باتیں نہیں سنیں اور ان کی کتابوں کی تحقیقات نہیں کی کیونکہ یہ نبی آخرالزمان ہے اس پر گنتی رسولوں کی ختم ہوگئی جس طرح خدا تعالی فرماتا ہے و اذا الرسل اقتت اور جب رسولوں کی گنتی پوری ہو جائے گی۔ پس ابتداء و انتہاء خدا تعالی کے کاموں کا ہم مثل ہوتا ہے اور اس کے کام اس طرح سے سرانجام ہوتے ہیں اور دوسرا تم نے سجدہ شکریہ ادا نہیں کیا دونوں کام جو کئی برعکس کئے یہ کام شیطان کے تھے، جو تم نے کر لئے۔

دیکھو یہ کلام کیسا لغو و بکواس ہے اور مخالف نص اور حدیث کے ہے۔ صاحبا! تم تو ماہر قرآن ہونے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی کرتے ہوا ب آیت و لکن رسول الله و خا تم النبیین وحدیث لا نبی بعدی کو پس پشت ڈال کر کمثل الحمار یحمل اسفاراً بن گئے۔اسی کو کہتے ہیں، من حرامی حجتاں ڈھیر۔

آپ نے ہمارے ذمہ دو شیطانی کام لگائے ہیں۔ایک قادیان نہ جانا دوسرا سجدہ شکریہ بجا نہ لانا۔

صاحب! اس دعوی کی آپ کے پاس کون سی آیت یا حدیث دلیل ہے، یا صرف من گھڑت بات ہے۔آپ کا عقیدہ جو مخالف آیت وحدیث مرقومہ ہے آپ کو خود شیطان بنا رہا ہے۔مثل ہے کہ جو جان بوجھ کر اندھا ہو، اس کا دارو کیا۔آپ کو اس گندہ عقیدہ سے باز آنا لازم ہے ورنہ بہت پچھتاؤ گے من یهدی الله فلا مضل له و من یضلله فلا ها دی له

قولہ سوال: مسیح اور مہدی کا ابھی کوئی نشان نہیں آیا۔اگر آئے گا تو اور رنگ ہو جائے گا۔وہ بادشاہی دنیا کی ہمراہ لائے گا ملک فتح کرے گا کفار کو تہ تیغ کر کے اسلام پر لے آئے گا اور دجال آئے تو ایک گدھے پر چڑھ کر آئے گا اور کہے گا کہ ہم خدا ہیں۔ ہماری خدائی کو مانو بہت خلقت اس کے ساتھ ہو جائے گی۔جو اس کو نہ مانے گا تو بارش بند کر دے گا اور گدھا اس کا ستر باع کا ہوگا اور سو کوس پر لید کرے گا اس کے آگے دخان کا پہاڑ چلے گا وغیرہ ۔اور یا جوج ماجوج آئیں گے تو پانی سب دریاؤں کا پی جائیں گے کچھ نہ چھوڑیں گے بلند مکان پر کھڑے ہو کر تیر آسمان پر چلائیں گے اور وہ خون آلودہ آئیں گے وغیرہ۔جس طرح ہماری کتابوں میں لکھا ہے اگر اس طرح نہ آئیں تو ہم نہیں مانیں گے ۔

بھائی صاحب میں تم کو ایک جواب مختصر دوں گا (الخ۔تا ص ۳۵)

اس سوال میں آپ نے بعض فقرے ایسے درج کئے ہیں جن کی کوئی اصل نہیں اور صرف جہلاء کے دھوکہ دینے کو یوں ہی لکھ مارے ہیں وہ یہ کہ سو کوس پر لید کرے گا اس کے آگے دخان کا پہاڑ چلے گا۔یہ مرزائی جماعت کے گھر کی بنائی ہوئی باتیں ہیں تاکہ ریل کو گدھا بنانے میں کام آئیں۔دخان تو قرب قیامت کے ایک علیحدہ علامت ہے جیسا کہ دا بة ا لا رض، قال اللہ تعالی

فا رتقب یو م تأ تی السّماء بد خان مبین ۔ یغشی النّاس هذا عذا ب الیم ۔

وہ ایک ایسا دھواں ہوگا جو مشرق و مغرب تک زمین کو آسمان تک پھیر لے گا اور چالیس دن رہے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورخلقت کو بہت تنگ کرے گا جیسا کہ لفظ عذاب الیم اس پر دلالت کررہا ہے۔اس کی پوری تفصیل تفسیروں اورحدیثوں میں ہے۔آپ کا اس کوریل کا دھواں بنانا کیسا خلاف آیت اور حدیث ہے۔آیت کریمہ اس کے عذاب الیم ہونے کی گواہی دے رہی ہے،اورحدیث سب زمین وآسمان پر کر لینے اور چالیس دن رہنے کی کیا آپ کے مقرر شدہ دھواں میں بھی یہ وصف ہیں،ہرگز نہیں آیت وحدیث کے منکر کا حکم آپ بخوبی جانتے ہیں اور یہ جو لکھا ہے کہ گدھا اس کا ستر باع کا قدرآور ہوگا یہ بھی برخلاف حدیث ہے

عن ابی ھریرہ عن النبی ﷺ قال یخرج الدجال علی حمار اقمر ما بین اذنیہ سبعون باعاً۔

(ترجمہ:نکلے گا دجال اوپر گدھے سفید کے جو میان ہر دو کانوں اس کے ستر باع کا فیصلہ ہوگا (رواہ البیھقی فی مشکوۃ)

اس حدیث سے یہ صاف معلوم ہوا ہے دجال کے گدھے کا سفید رنگ ہوگا کیونکہ اقمر سخت سفید رنگ کو کہتے ہیں۔پس یہ حدیث بھی ریل کے گدھا بنانے میں مانع ہوئی کہ وہ سیاہ رنگ ہوتی ہے(شائد آپ کہیں کہ ریل میں فرسٹ کلاس کی گاڑی سفید ہوتی ہے مگر اس میں بھی دونقص لازم آتے ہیں ایک تو گدھے ہزار ہا ٹھہرے دوسرے مرزا صاحب سواری فرسٹ کلاس کی کرنے سے خود دجال بن گئے)مگر اندھوں کے آگے سیاہ وسفید برابر ہے۔

پھر اس سوال کا جو جواب لکھا ہے وہ بعینہ مصداق سوال گندم جواب چنا کا ہے وہ بھی ریت میں ڈالا ہوا۔آپ کی درہم برہم عبارت کے سوال کا پہلا فقرہ یہ ہے:

مسیح اورمہدی کا ابھی کوئی نشان نہیں آیا،

جواب یہ نکلا کہ قوم نصاری جو دجالی ہیں یہی مسیح اورمہدی کے آنے کے نشان ہیں۔اوران کے دجال ہونے کی یہ دلیل گذاری کہ زمین آسمان وغیرہ سب ان کے تابع ہیں،جیسے آپ کی عبارت،پانی،آگ، پہاڑ،دریا،برق،آسمان،زمین،باد،اشجار،پنچھی،حیوان،جن،انسان،نباتات وغیرہ زیرحکم ہیں۔

سوگذارش ہے کہ پانی وغیرہ سب کا تابع ہونا دجال کے کسی آیت وحدیث سے ثابت نہیں۔البتہ زمین وآسمان کی تابعداری بعض باتوں میں ثابت ہے اگر بالفرض مانا بھی جائے تو پھر نصاری میں یہ بات پائی جاتی ہے پانی یا آگ یا پہاڑ کو نصاری اپنی طرف بلائیں تو چلے آئیں مینہ برسانا یا انگوری جمانا ان کے اختیار میں ہے؟ ہرگز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔اگر یہ ان کے زیر حکم ہوتی تو جابجا نہریں بڑی تکلیف اٹھا کر لے جانے کی کیا ضرورت تھی کبھی ایسی سخت بارش آتی ہے کہ ان کی سڑکیں ونہریں بالکل خراب کر دیتی ہے۔آپ کی ایسی بودی باتوں کو تو طفلان مکتب بھی تسلیم نہیں کر سکتے۔

خدارا ازرہ انصاف ذرا ان حدیثوں کی طرف تو غور کیجئے جو رسالہ کے اول دجال کے بارہ میں نقل کی گئی ہیں۔

کیا ان سے دجال ایک شخص واحد ثابت ہوتا ہے یا نہیں؟

حدیث میں آتا ہے هو ر جل نہ کہ هو قو م۔

اگر آپ کو حدیث کی سمجھ نہیں آتی تو یہاں آ کر سمجھ جائیں کہ دین کے لئے شرم اچھی نہیں۔پھر تعجب یہ ہے کہ آپ اپنی کتاب کے صفحہ ۳۲ کی سطر ۶ پر ان کو دجال بنا کر پھر اسی صفحہ کی سطر ۱۱ پر نصاری کو یاجوج ماجوج بناتے ہیں۔ لکھتے ہیں:

لیکن یاجوج اور ماجوج کی قوم تو یہی ہے اچھا دجال کہاں گیا دجال تو معلوم ہے پادری صاحبان اور آریہ ہیں،

سچ ہے کہ جھوٹے گواہ کی زبان سے کبھی کچھ نکلتا ہے کبھی کچھ۔آپ کا یہ صرف زبانی دعوی ہے یا کوئی آیت حدیث بھی ہے ہرگز نہیں (نعوذ باللہ من ذلك اللغو يات) پھر فقرہ اگر آئے گا تو اور رنگ ہو جائے گا، کا جواب جو آپ نے لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے

دیکھو کئی کارخانہ کی مشینیں قسما قسما چلا رہے ہیں اور یعنی تار برقی دیکھو کہ ملک کی جاسوسی کر رہی ہے اور دوائی کا کام بھی دیتی ہے۔اور پادری صاحبان کو دیکھو کہ کیسے علم نکالے ہیں۔انجمنیں بنا کر وعظ شروع کئے اور فاحشہ عورتوں کو، جو کنواری ہوں اور شکیلہ، ہمراہ لے کر خلق اللہ کو وعظ کرنا اور عمدہ عمدہ راگ سنانا وغیرہ۔

واہ رے آپ کی لیاقت وحماقت مسیح موعود کے زمانہ کی عجب شان دکھا رہے ہو۔کیوں نہ ہو چونکہ آپ کے مسیح مرزا قادیانی ٹھہرے،تو رنگ بھی ایسا ہی چاہیے۔آپ نے اس فقرہ کا مطلب ہرگز نہیں سمجھا۔ سائل کا مقصود تو یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ دینداری کی رونق واسلام کا روپ زیادہ ہوگا۔یہاں تک کہ ایک سجدہ سب مال دنیا سے بہتر ہوگا۔اور طرح طرح کی برکت دیکھو حدیث طویلہ کی بعض عبارت کا ترجمہ جو پہلے گذر چلی ہے پس اس دن کھائے گا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ پکڑیں اس کی چھال میں اور برکت دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

جائے گی دودھ میں یہاں تک کہ ایک اونٹنی دودھ کی البتہ کفایت کرے گی جماعت کثیر کو آدمیوں میں سے، اور گائے دودھ کی کفایت کرے گی قبیلہ کو آدمیوں سے اور ایک بکری دودھ کی البتہ کفایت کرے گی تھوڑی سی جماعت کو آدمیوں میں سے۔ نیز احادیث صحیحہ میں ہے:

و تکون الملل کلّها ملّة الاسلام و ترتع الاسود مع الابل و النّمار مع البقر و الذّئاب مع الغنم و یلعب الصّبیان مع الحیات۔

(ترجمہ: سب دین ایک دین اسلام کا ہو جائے گا اور چریں گے شیر ساتھ اونٹوں کے اور چیتے ساتھ گائیں کے اور بھیڑیئے ساتھ بکریوں کے اور کھیلیں گے لڑکے ساتھ سانپوں کے)

چونکہ زمانہ حال میں یہ رنگ موجود نہیں، آپ کے قادیانی مرزا صاحب، مسیح موعود نہیں بن سکتے۔

فقرہ نمبر ۳۔ وہ بادشاہی دنیا کی ہمراہ لائے گا ملک فتح کرے گا کفار کو تہ تیغ کرے گا پھر اس کے متعلق آپ آخری ورق پر لکھتے ہیں کہ:

بادشاہی دو قسم کی ہے ایک روحانی جیسے حضرت رسول اللہ ﷺ اور سب اولیاء اللہ ہیں، دوسری دنیاوی جسمانی اور مسیح موعود کے جسمانی بادشاہ ہونے پر کوئی دلیل نہیں صرف روحانی پادشاہ ہوں گے جیسے مرزا صاحب تھے۔

افسوس صد افسوس کہ آپ حضرت ﷺ کو ظاہری بادشاہ قرار نہیں دیتے۔ کیا آپ کو آیات قتال و جہاد سب بھول گئیں۔ جنگ احد و جنگ حنین وغیرہ جن کا شاہد قرآن کریم ہے یہ بھی یاد نہ رہے۔ کیا جنگ کرنا ظاہر بادشاہوں کا کام نہیں ہے۔ یہ بیت بھی یاد نہیں کہ

خراج　　آورش　　حاکم　　روم　　وری
خراجش　　فرستاد　　کسری　　و　　کی

شائد آپ کے خیال میں ہو گا کہ آنحضرت ﷺ بھی مرزا صاحب کی طرح کسی نصاریٰ کے باج گذار ہوں گے ویسا ہی عیسیٰ بھی ظاہری باطنی بادشاہ ہوں دیکھو الفاظ حدیث صحیحہ

یکون حکماً عادلاً و یکسر الصّلیب و یقتل الخنازیر و یضع الجزیة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاکم عادل ہونا ظاہری بادشاہوں کا لقب ہے یا نہیں؟ صلیب کا توڑنا اور جزیہ کا لینا یا معاف کرنا ظاہری بادشاہی کے متعلق ہے یا نہیں؟ بالفرض اگر ظاہری بادشاہ نہ بھی ہوں، تو وہ علامات جو آگے مذکور ہو چکی ہیں ان کا ظہور تو ان کے زمانے میں ضرور ہے۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے زمانہ میں ان سے ایک علامت بھی تھی ہرگز نہیں۔ پھر کیسے مرزا قادیانی، مسیح موعود بنے۔

فقرہ نمبر۴: دجال آئے گا گدھے پر چڑھ کر آئے گا اور کہے گا کہ ہم خدا ہیں ہماری خدائی مانو۔ بہت خلقت اس کے ساتھ ہو جائے گی جو اس کو نہ مانے گا تو بارش بند کر دے گا۔ دجال کا آنا و گدھے پر چڑھنا اور ربوبیت کا مدعی ہونا اور اکثر یہود کا اس کے تابع ہو جانا اور ان کے حکم سے بارش کا برسنا اور انگوریوں کا اگنا، احادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ پہلی حدیثوں میں دیکھ چکے ہو پس جن کو آپ دجال بنا رہے ہو چونکہ ان میں یہ باتیں موجود نہیں معلوم ہوا کہ یہ دجال نہیں یہ آپ کا صرف خیالی پلاؤ ہے پھر حدیث صحیح کے منکر کا حکم آپ کو اچھی طرح معلوم ہے بیان کی حاجت نہیں۔

فقرہ نمبر۵: یاجوج ماجوج آئیں گے تو پانی سب دریاؤں کا پی جائیں گے کچھ نہ چھوڑیں گے بلند مکان پر کھڑے ہو کر تیر آسمان پر چلائیں گے اور وہ خون آلودہ ہو جائیں گے وغیرہ۔،

یاجوج ماجوج آپ نے نصاری کو مقرر کیا ہے اور آسمان پر تیر مارنے کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ مرغی کے انڈوں میں چوبیس گھنٹہ تک حیوان پیدا کرنا اور پچکاری کے ذریعہ سے عورتوں کے رحم میں منی ڈال کر حاملہ کرنا ایسے کام تیر مارنے تقدیر الٰہی میں ہیں۔ یہ آسمان کو تیر مارنے نہیں تو کیا ہے۔ آپ کے اس سوال کے جواب پر یہ مقولہ خود صادق آتا ہے، ککر تو ڈھٹیا داند کھوتے دا بجھ گیا سنگ۔،

یہ خیال آپ کا کیسا مخالف قرآن وحدیث ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

قالوا یا ذا القرنین انّ یاجوج ماجوج مفسدون فی الارض فھل نجعل لك خرجاً علی ان تجعل بیننا و بینھم سداً

ذرا اس آیت کی تفسیر دیکھیں اور ان کا حلیہ وفساد مفصل مطالعہ فرمائیں (مختصراً کچھ حلیہ بیان کیا جاتا ہے۔ علیؓ فرماتے ہیں کہ ان میں سے بعض کے قد کی مقدار ایک بالشت کی اور بعض بہت بلند چنانچہ حدیث میں ہے ایک قسم کا ان میں سے قد مثل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخت ورز کے ہے جو ولایت شام میں ہوتا ہے اور اس کا طول ۱۲۰ گز ہے اور بعض کا طول وعرض برابر ہے اور بعض کے کان ایسے لمبے ہوتے ہیں کہ ایک سے فرش اور دوسرے سے لحاف بناتے ہیں)

یاجوج ماجوج کا بلند مکانوں پر پھرنا اور پانی کا پی جانا اور زمین والوں کو قتل کرنا پھر آسمان کی طرف تیروں کا پھینکنا اور خون آلودہ واپس آنا یہ سب احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ حدیث طویلہ مروی ہے عن نواس بن سمعان جو پہلے لکھی گئی، ذرا غور سے دیکھیں۔ اور جو آپ نے آسمان پر تیر پھینکنے کی تاویل پچکاری سے لی ہے، تو یہ کوئی اجہل بھی نہیں مانتا جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ اور جو لکھا ہے، کہ ایسے کام تیر مارنے تقدیر الٰہی ہیں، کیا انسان تقدیر کو بدلا سکتا ہے۔ حدیث میں آتا ہے کہ پہاڑ اپنے مکان سے دور ہوسکتا ہے مگر تقدیر ہرگز نہیں بدلتی۔ آپ منکر بالقدر ٹھہرے حالانکہ ایمان بالقدر فرض ہے (نعوذ باللہ من ذلك الا عتقاد)

سوال: بعضے کہتے ہیں کہ نشان مہدی تو اکثر آگئے ہیں اب مہدی آجائے گا یہ اہل رائے کے نزدیک کیسا پوچ سوال ہے صرف بلا مغز کیونکہ نشان اور گواہ حاضر ہوگئے مدعی ابھی کوئی نہیں دعوی کیا۔ الخ۔،

افسوس آپ کی حالت پر کہ یہ بھی نہیں سمجھا کہ علامت وشرط چیز سے پہلے ہوتی ہے کیا علامات قیامت جو قرآن وحدیث میں بیان ہوئے ہیں وہ قیامت سے پہلے آئیں گے یا قیام قیامت کے وقت۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اقتربت السّاعة و انشقّ القمر انشاق قمر کو کتنی مدت گذر چکی ہے۔ شائد آپ نے بادل بھی کبھی نہیں دیکھے جو بارش کا نشان ہے۔ کیا وہ آتے ہی بارش شروع ہوجاتی ہے۔ پھر جو آپ نے طاعون کو دابۃ الارض کہا ہے، کون سی آیت اور کون سی حدیث آپ کی سند ہے یا صرف من بھاتی گپ ہے؟ قال اللہ تعالیٰ

و اذا وقع القول عليهم اخرجنا لهم دابّة من الارض تكلّمهم انّ النّاس كا نوا بآ يا تنا لا يوقنون ۔(ترجمہ: جب واقع ہوگا قول آدمیوں پر ہم نکالیں گے واسطے ان کے ایک جانور زمین سے جو بات کرے گا ساتھ ان کے یہ کہ انسان ہماری آیات قدرت کے ساتھ یقین نہیں لاتے)۔

تفسیروں میں آیا ہے کہ وہ ایک جانور ہے طول اس کا ساٹھ گز ہوگا چار پاؤں بال زرد باریک جیسا کہ پنکھی کے بچے ہوتے ہیں۔ دو پر بڑے ہوں گے کوئی اس سے بھاگ نہ سکے گا نہایت روشن ہوگا۔

ابن زبیر صاحب فرماتے ہیں کہ سر اس کا گائے کی مانند ہوگا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عین المعانی میں ہے کہ آنکھ اس کی خوک کی مانند، کان مانند فیل، سینگ گائے پہاڑی رنگ مانند، پلنگ گردن مانند شتر مرغ، سینہ مانند شیر، پہلو مانند یوز، پاؤں مانند شتر، دم مانند دنبہ۔

حدیث میں آتا ہے کہ وہ مسجد حرام سے نکلے گا۔ آدمی دیکھتے ہوں گے تین روز کے بعد اس کا ثلث باہر نکلے گا۔ عصائے موسی وخاتم سلیمان اس کے ہاتھ میں ہوں گے۔ جس کو عصا لگائے گا اس کا منہ سفید ہو گا اور کافروں کی آنکھوں کے درمیان خاتم سلیمان لگائے گا ان کے منہ سیاہ ہو جائیں گے۔ پس تمام دنیا میں کوئی آدمی نہ رہے گا مگر سیاہ یا سفید منہ والا کسی کو نام سے نہ بلائے گا سفید منہ کو بہشتی کر کے بلائیں گے اور سیاہ منہ کو دوزخی (تفسیر حسینی وغیرہ)

فرمایئے آپ کے دابۃ الارض میں یہ وصفیں موجود ہیں؟ ہرگز نہیں۔ صرف دعوی بلا دلیل ہے

وعن عبد اللہ ابن عمر قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ان اول الآیات خروجاً طلوع الشّمس من مغربھا خروج الدّابۃ علی النّاس ایھما ماکانت قبل صاحبتھا فالاخری علی اثرھا قریباً (رواہ مسلم)۔

جس کا حاصل یہ ہے کہ طلوع الشّمس وخروج دابۃ قریب قریب ہو گا۔ یعنی جب ایک ہو گا دوسرا اس کے پیچھے جلدی ہو گا، کچھ دیر نہ ہو گی۔ پس آپ کا دابہ تو نکلا مگر طلوع شمس مغرب سے نہ ہوا۔ شاید آپ کے شہر میں ہوا ہو گا۔ اگر آپ یہ دعوی کرو کہ طلوع شمس من المغرب ہو چکا ہے پھر پس چونکہ بعد طلوع بموجب یغلق باب التوبۃ دروازہ توبہ کا بند ہو گیا تو پھر آپ کا ایمان لانا مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ بے سود ہو گا۔ العیاذ باللہ من ھذہ الھفوات والواھیات

سوال: مہدی اور مسیح آخر الزمان آیا تو وہ بادشاہی لائے گا اور کفار کو بزور تلوار تہ تیغ کر کے مسلمان کرے گا اور مہدی اور ہے اور عیسی اور۔

پہلے دو فقرہ کی نسبت آگے لکھا گیا ہے اخیری فقرہ کے جواب میں آپ نے لکھا ہے:

حدیث لا مھدی الا عیسی، سب قضیہ جات کو درہم برہم کر دیتی ہے جب حدیثوں میں تطبیق نہ ہو یہ جاہلی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفرین آپ کی عقل اور آپ کے انصاف پر۔ چندیں احادیث صحیحہ کو چھوڑ کر ایک حدیث ضعیف پر جو قابل تاویل بھی ہو عمل کرنا اسی کا نام تطبیق ہے زیادہ تعجب تو یہ ہے کہ سب قرآن و احادیث مشہورہ کی تاویل کر لیتے ہو۔ اس حدیث میں تاویل میں دروازہ بند ہو گیا ہے سچ ہے صا حب الغر ض مجنو ن۔

احادیث دربارہ مہدی

حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے بارہ میں تو آگے حدیثیں لکھ چکے ہیں اب امام مہدی کے بارہ میں بھی چند حدیثیں لکھی جاتی ہیں:

عـن عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله ﷺ لا تذ هب الد نيا حتى يملك الـعرب رجلاً من اهل بيتي يوا طى اسمه اسمى (ترمذی حدیث نمبر ۲۲۳۰۔ و ابو داؤد) و فى روا ية له لو لم يبق من الد نيا ا لا يوم لطو ل الله ذلك اليوم حتى يبعـث فيـه ر جل من اهل بيتي يو ا طى اسمه اسمى و اسم ابيه اسم ابى يملأ الا رض قسطـاً و عـد لاً كـمـا ملئت ظلماً و جوراً و عن ام سلمة قا لت سمعت رسو ل الله ﷺ يقو ل المهدى من عتر تى من او لا د فا طمة (رواہ ابو داؤد) و عـن ابـى سـعـيـد الـخـد رى قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ المهدى منى اجلى الجبهة اقرى ا لا نف يملأا الا ر ض قسطاً و عد لاً كما ملئت ظلماً و جوراً يملك سبع سنين (رواہ ابو داؤد)

پس ان احادیث سے صاف معلوم ہوا کہ امام مہدی سید ہو گا اور اس کا نام محمد ہو گا اور اس کے والد کا نام عبداللہ۔ پس اس سے بخوبی واضع ہوا کہ امام مہدی نہ عیسی بن مریم ہیں، نہ غلام احمد قادیانی۔ بلکہ ایک شخص علیحدہ ہے۔ باقی رہی حدیث لا مهـــدى الا عيســـى جس پر آپ کا بڑا زور ہے، اول تو یہ حدیث ضعیف ہے۔ نقادان حدیث مثل محمد ابن جزری وغیرہ نے اس کی تضعیف کی ہے۔ پس آیات و احادیث صحیحہ کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہو۔ شیخ محمد اکرم صابری نے اس حدیث کو اپنی کتاب اقتباس الانوار میں کلام محذوف پر حمل فرمایا ہے یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا مھدی بعد المھدی المشھور الذی ھو من اولاد محمد و علی علیھم السلا م الا عیسی

بلکہ مرزاغلام احمد صاحب قادیانی کے ایک شعر سے بھی ان کا دو ہونا ثابت ہے۔وہ یہ ہے

مہدیء وقت و عیسی دوراں

ہر دو را شہ سوار می بینم

شاید آپ پھر اس عقیدہ سے پھر گئے ہوں جیسا کہ پہلے عیسائیوں کو دجال اور ریل دا بۃ ا لا ر ض بنا کر آخر عیسائیوں کو یاجوج ماجوج طاعون کو دا بۃ ا لا ر ض قرار دیا ہے۔افسوس ایسے نامعقول اعتقاد پر اور جو لکھا ہے، جب حدیثوں کی تطبیق نہ ہو یہ جاہلی ہے۔،

صاحب آپ تطبیق کے معنی جانتے ہو۔لفظ کی کتابت تو اصل رسالہ میں تتبیق بہ حرف تا لکھتے ہو، معنی بھی ویسے ہی جانتے ہوں گے۔ سنئے اصولیین کا قاعدہ ہے کہ جب دو حدیثیں آپس میں متعارض ہوں تو پہلے ان کی تاریخ معلوم کی جاتی ہے اگر یقیناً معلوم ہو جائے کہ یہ اول فرمائی ہے تو اول کو منسوخ ثانی کو ناسخ مقرر کیا جاتا ہے اور عمل موخر پر ہوتا ہے۔مگر اس جگہ یہ بات متحقق نہیں اگر تاریخ معلوم نہ ہو تو ان کی قوت وضعف کی طرف خیال کیا جاتا ہے قوی پر عمل ہوتا ہے اور ضعیف کو چھوڑا جاتا ہے جیسا کہ مانحن فیہ۔

اگر قوت ضعف میں دونوں برابر ہوں تو بموجب کلیہ اذا تعا ر ضا تسا قطا دونوں کو چھوڑ کر قول صحابی و اجماع کی طرف رجوع کیا جاتا ہے۔پس یہ کلیہ ہمارا مددگار آپ کو جھٹلا رہا ہے۔

بالفرض، لا مھدی ا لا عیسی کو اگر صحیح بھی مانا جائے تو پھر بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مفید نہیں کیونکہ جب ارادہ مثیل کا ابن مریم سے بشہادت آیات قرآنیہ ممتنع ہوا تو پھر وہی عیسی بن مریم جو نبی وقت تھا مہدی بنا، مرزا صاحب قادیانی کو کیا فائدہ۔

احادیث نزول عیسی اور ظہور دجال متواترۃ المعنی ہیں مسلمان کو ایمان ان کے ساتھ ضروری ہے ہرگز ہرگز کسی کے دھوکے میں نہ آنا چاہیے فا للہ خیر حا فظاً و ھو ار حم الرا حمین

اور دیکھئے مرزا صاحب قادیانی کا دھوکہ چونکہ شیخ محمد اکرم صابری صاحبِ اقتباس الانوار کو مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب اپنی تالیف ایام الصلح فارسی کے صفحہ ۱۸۰ پر اپنے دعوی کی تائید کے لئے بایں صفت موصوف کرتے ہیں:
شیخ محمد اکرم صابری کہ از اکابر صوفیاء متاخرین بودہ اند،۔
صرف اسی قدر نقل کرتے ہیں کہ،
وبعضے بر آنند کہ روح عیسی در مہدی بروز کند ونزول عبارت از ہمیں بروز است مطابق ایں حدیث
لا مھدی ا لا عیسی بن مر یم ۔
بعداس کے شیخ محمد اکرم صابری کا قول ہذا :   وایں مقدمہ بغایت ضعیف است ۔،
حذف کر دیتے ہیں تا کہ ہمارے دعوی کی تر دید محمد اکرم صاحب کے ہی قول سے نہ ہو جاوے۔
شیخ محمد اکرم صاحب کا قول ہم بعینہ نقل کرتے ہیں۔ شیخ محمد اکرم صاحب اقتباس الانوار صفحہ ۵۲ پر بروزی نزول کی تضعیف فرماتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:
وبعضے برانند کہ روح عیسی درمہدی بروز کند ونزول عبارت ازیں بروز است مطابق ایں حدیث
لا مھدی ا لا عیسی ابن مر یم ،وایں مقدمہ بغایت ضعیف است۔
پھر اسی کتاب کے صفحہ ۷۲ پر لکھتے ہیں:
یک فرقہ برآں رفتہ اند کہ مہدی آخرالزمان عیسی بن مریم است وایں روایت بغایت ضعیف است زیرا کہ اکثر احادیث صحیح ومتواتر از حضرت رسالت پناہ ﷺ ورود یافتہ کہ مہدی از بنی فاطمہ خواہد بود وعیسی بن مریم باو اقتداء کردہ نماز خواہد گزارد وجمیع عارفان صاحب تمکین برایں متفق اند۔ چنانچہ شیخ محی الدین بن عربی قدس سرہ درفتوحات مکی مفصل نوشتہ است کہ مہدی آخرالزمان از آل رسول ﷺ من اولاد فاطمہ زہرا ظاہر شود۔ انتہی
یہی تو سراسر دھوکہ ہے۔ اپنے مطلب کی عبارت اس میں سے لے لی اور اپنے دعوی کی تر دید کی عبارت چھوڑ دی۔
وہ سوال جو اپنی تفسیر میں لکھا ہے اور جواب کا منتظر ہو
سوال یہ ہے: کہ سورت ام الکتاب کہ وہ کل مجموعہ ہی قرآن کریم کے کل مقاصد کا اور عظمت الہی و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوامر ونواہی اور بندہ کے لئے دعاؤں کا اور حاجات مکمل فوٹو ہے اور نمازوں میں کم از کم چالیس مرتبہ بقدر تعداد رکعات دن میں دعا مانگتے ہو اس میں جو اهد نا الصرا ط المستقيم صرا ط الذين انعمت عليهم، اور انعمت عليهم سے مراد کل تفاسیر سے مراد نبی اور رسول مراد لیتے آئے ہیں اور تم بھی لیتے ہو اور رسول کریم ﷺ بھی مراد لی ہے اور عقل بھی یہی ادراک کرتا ہے کیا اس میں جو انعام وحی اور الہام کا مستقیم راستہ والوں پر اور انعمت عليهم گروہ کے لوگوں پر نازل ہوا اور یہی سرچشم ہدایت اور انعمت مقصود اصل اس گروہ کا ہے۔ کیا تم اس امر کو اپنی حاجات اور مقصود سے خارج کر کے دعا مانگتے ہو فھو منتظر مکیں۔

سوال کی عبارت کیسی کچی اور بے ڈھنگی ہے کہ بچے بھی دیکھ کر ہنستے ہیں۔ یہ سوال مرزا صاحب کی جانب سے اور اس کا جواب پیر صاحب (مہر علی شاہ گولڑوی) کی جانب سے سیف چشتیائی میں موجود ہے۔ وہ بعینہ نقل ہوتا ہے۔

سوال: اگر بروزی معنوں کے رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا تو پھر اس کے کیا معنی کہ اهد نا الصرا ط المستقيم صرا ط الذين انعمت عليهم

اقول: اس کا معنی یہ ہے کہ اے اللہ بتا ہم کو ان لوگوں کا سیدھا راستہ جن پر تو نے انعام کیا۔ یعنی ہم بھی ان کی مانند کتاب آسمانی کی ہدایت کے مطابق تیری عبادت والے سیدھے راستہ پر چلنے سے تیری حب وانس ورضا و لقاء کو پالیویں

اس کا یہ معنی نہیں کہ ہم بھی انبیاء و رسل گذشتہ کا مقام نبوت و رسالت حاصل کر لیویں، یا بسبب کمال اتباع کے ان لقبِ مخصوص کے مستحق بن جاویں، کیونکہ نبوت و رسالت مع لوازم اپنے کے القاب ہوں یا احکام خاصہ ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء (المائدۃ:۵۴) سے تعلق رکھتے ہیں، یعنی موہوبی ہیں نہ کسبی۔ اور بہ سبب اتباع کے اگر القاب خاصہ اور احکام خاصہ مل سکتے تو خلفاء اربعہ اور حسنین اور اولیاء سلف رضوان اللہ علیھم اجمعین بڑا استحقاق رکھتے تھے۔ علی کرم اللہ وجہ باوجود شان (انت منى بمنزلة هارون من موسى،) کے فرماتے ہیں ا لا و انّى لست بنبى و لا يوحى الىّ ،

حضرت علی اور ایسا ہی حضرت عمر کے مکاشفات واخبارات حقہ جن پر تاریخ اور کتب سیر شاہد ہیں وحی نہیں کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا اور نہ ان کے سبب سے ان کو نبی کہلوانے پر جرأت ہوئی۔

بلکہ جب دیکھا کہ ہمارے مکاشفات واخبارات اور بیان حقائق ومعارف قرآنیہ کے باعث سے لوگ ہم کو نبی اور موحی الیہ سمجھیں گے، تو جھٹ ان کے غیر واقعی خیال کا ازالہ فرمایا اور تنبیہاً کلمہ الا کے ساتھ کہا کہ: الا و انّی لست بنبی و لا یو حی الیّ ۔ خیال فرمائیں کہ حضرت علی وحضرت عمر وحضرت ابوبکر صدیق و حضرت عثمان باوجود مکاشفات والہامات واخبارات حقہ نبوت کے مدعی نہ ہوئے تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی باوجود الہامات باطلہ جن کے بطلان کی خود ان کی پیش گوئی کا ذبہ صدہا شاہد ہیں کیسے مدعی نبوت بن سکتے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک دو پیش گوئی بطور استشہاد لکھی جاتی ہیں

پیشین گوئی متعلقہ ڈپٹی آتھم

یہ پیش گوئی مرزا قادیانی نے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو امرتسر میں عیسائیوں کے مباحثہ پر اپنے حریف مقابل مسٹر آتھم کی نسبت کی تھی جس کے اصل الفاظ یہ ہیں؛

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اسکو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشگوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے (جنگ مقدس ص ۲۰۹۔۲۱۰)

پھر فرماتے ہیں: میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا، عمولی بحثیں تو اور لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی کرتے ہیں۔اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا مین اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیشین گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کیلئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جاوے،روسیاہ کیا جاوے،میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں۔اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا،ضرور کریگا،ضرور کریگا۔ زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔حوالہ مذکور

اس پیش گوئی کا مضمون بالکل صاف ہے۔یعنی ڈپٹی آتھم جس نے مسیح کو خدا بنایا ہوا ہے اگر مرزا جی کی طرح موحد و مسلم نہ ہوا تو عرصہ پندرہ ماہ میں مرجاوے گا اور ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔مگر افسوس ایسا نہ ہوا۔اسلام اگرچہ اپنی حقیقت میں ایسے مکاشفات کا محتاج نہیں ،تاہم مرزا جی نے مخالفین سے اسلام پر دھبہ لگوایا۔اس پیش گوئی کے متعلق مرزا جی نے جو حیرت انگیز چالاکیاں کی ہیں ان کی تردید اس پیشین گوئی کے الفاظ ہی سے ظاہر ہے جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنے رسالہ (الہامات مرزا) میں وہ تردید لکھی ہے کہ جس سے بڑھ کر متصور نہیں اور یہ پیش گوئی مع نظائر اسی رسالہ سے نقل کی گئی ہے۔

اس چٹھی کا جو خان محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ نے آتھم والی پیش گوئی کے خاتمہ پر بھیجی تھی اس جگہ نقل کرنا ضروری ہے تاکہ مسلمانوں پر صداقت پیش گوئیوں مرزا جی کی بخوبی ظاہر ہو جائے اور مرزا جی کے بیت اللہ میں حلف اٹھانے کا دھوکا نہ کھائیں۔

چٹھی: بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔مولنا مکرم سلمکم اللہ تعالی۔السلام علیکم۔آج ۷ ستمبر ہے اور پیش گوئی کی میعاد مقررہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی گو پیش گوئی کے الفاظ کچھ ہی ہوں لیکن آپ نے جو الہام کی تشریح کی ہے وہ یہ ہے:

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے یعنی وہ فریق جو خدا کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر سزا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ضرور وہ ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا ضرور کرے گا۔ زمین و آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

اب کیا یہ پیش گوئی آپ کی تشریح کے موافق پوری ہوگئی؟ نہیں ہرگز نہیں۔ عبداللہ آتھم اب تک صحیح و سالم موجود ہے اور اس کو بسزائے موت ہاویہ میں نہیں گرایا گیا۔

اگر یہ سمجھو کہ، پیش گوئی الہام کے الفاظ بموجب پوری ہوگئی، جیسا کہ مرزا خدابخش صاحب نے لکھا ہے اور ظاہری معنی جو سمجھے گئے تھے وہ ٹھیک نہ تھے، اول تو کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی کہ جس کا اثر عبداللہ آتھم صاحب پر پڑا ہو۔ دوسری پیشین گوئی کے الفاظ یہ ہیں:

اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک ماہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی عزت اس سے ظاہر ہوگی۔ اور اس وقت جب پیشگوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں بعض لنگرے چلنے لگیں گے بعض بہرے سننے لگیں گے۔،

پس اس پیش گوئی میں ہاویہ کے معنی اگر آپ کی تشریح کے بموجب نہ لئے جائیں اور صرف ذلت اور رسوائی لی جائے تو بے شک ہماری جماعت ذلت اور رسوائی کے ہاویہ میں گرگئی اور عیسائی مذہب سچا (عیسائی مذہب اسی حالت میں سمجھا جائے اگر یہ پیش گوئی سچی سمجھی جائے۔ محمد علی خان) جو خوشی اس وقت عیسائیوں کو ہے وہ مسلمانوں کو کہاں؟ کیونکہ جھوٹے فریق کو رسوائی اور سچے کو عزت ہوگی۔ اب رسوائی مسلمانوں کو ہوئی (مسلمانوں کو نہیں بلکہ مرزائیوں کو۔ ثناء اللہ) میرے خیال میں اب کوئی تاویل نہیں ہوسکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے اگر کوئی تاویل ہوسکتی ہے تو یہ بڑی مشکل بات ہے کہ ہر پیش گوئی کے سمجھنے میں غلطی ہو۔ لڑکے کی پیش گوئی میں تفاول کے طور پر ایک لڑکے کا نام بشیر رکھا، وہ مرگیا، تو اس وقت بھی یہی غلطی ہوئی۔ اب اس معرکہ کی پیش گوئی کے اصل مفہوم کو نہ سمجھنے نے تو غضب ڈھایا۔

اگر یہ کہا جائے کہ احد میں فتح کی بشارت دی گئی تھی، آخر شکست ہوئی، تو اس میں ایسے زور سے اور قسموں سے معرکہ کی پیش گوئی نہ تھی اور اس میں لوگوں کو غلطی ہوگئی تھی۔ اور آخر پھر جب مجتمع ہو گئے تو فتح ہوئی۔

کیا کوئی ایسی نظیر ہے کہ اہل حق کو بالمقابل کفار کے ایسے صریح وعدے ہو کر اور معیار حق و باطل ٹھہرا کر ایسی شکست ہوئی ہو۔ مجھ کو تو اب اسلام پر شبہے پڑنے شروع ہو گئے۔ لیکن الحمد للہ کہ اب تک جہاں تک غور کرتا ہوں اسلام بالمقابل دوسرے ادیان کے اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن آپ کے دعاوی کے متعلق تو بہت ہی شبہ ہوگیا۔ پس نہایت بھرے دل سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اگر فی الواقع سچے ہیں تو خدا کرے کہ میں آپ سے علیحدہ نہ ہوں۔ اور اس زخم کے لئے کوئی مرہم عنایت فرماویں کہ جس سے تشفی کلی ہو۔ باقی جیسا لوگوں نے پہلے ہی مشہور کیا تھا کہ اگر یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو آپ یہی کہیں گے کہ ہاویہ سے مراد موت نہ تھی، الہام کے مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی۔ براہ مہربانی بدلائل تحریر فرماویں ورنہ آپ نے مجھ کو ہلاک کر دیا ہم لوگوں کو کیا منہ دکھائیں۔ برائے استفادہ نہایت دلی رنج سے یہ تحریر کر رہا ہوں۔ راقم محمد علی خان

پس اسلام کا خدا خود حافظ ہے اور خود ہی اس کی حقیت مخالفین کو ہر زمانے میں لاجواب کر رہی ہے اور کرے گی۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے، جو بصورت دوست مگر بمعنی اسلام کے دشمن تھے جہالت کی وجہ سے اسلام کی بیخ کنی کر دی تھی مگر الحمد للہ کہ علمائے اسلام نے اس کا تدارک کر لیا۔ شیخ سعدی نے سچ کہا ہے

ترا اژدھا گر بود یار غار
ازاں بہ کہ جاہل بود غم گسار

اور مخالفین سے آنخضرت ﷺ کے شان میں وہ کفریات بکوائے کہ خدا نہ سنائے۔ بلکہ جریدہ عالم پر ان کی بوجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریری ہونے ان کے ثبت کرادیا۔ الحمدللہ والمنۃ کہ اللہ جل شانہ بحسب وعدہ انا نحن نزلنا الذکر و انا لہ لحافظون (حجر:۹) کے ہمیشہ اس کو پیش گوئیوں میں ناکامیابی دیتا رہا تاکہ عوام الناس اس کو بوجہ صداقت پیشین گوئی کے کتاب وسنت کے بیان میں سچا نہ سمجھ لیں۔ بلکہ یہ جان لیں کہ یہ شخص قرآن وسنت کا محرف ہے۔

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور اس کے داماد مرزا سلطان احمد کے آسمانی منکوحہ کے پیشین گوئی کی نسبت ناکامیاب ہونا خود مشہور ہے۔ مرزا قادیانی نے کہا کہ سب خلقت مجھے قبول کرلے گی۔ یہ مراد بھی پوری نہ ہوئی۔ اگر عیسی موعود ہوتا تو یہ الہامات کیونکر جھوٹے پڑتے؟ اہل انصاف کو تو یہی دلائل اس کے مسیح کاذب ہونے پر کافی ہیں۔ آگے سردار خان تیرا ایمان، مان نہ مان۔

تسبیح وتہلیل کی اہمیت

پھر جو آپ نے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے:

اب صوفیان زمانہ کا یہ حال ہوا کہ خود بھی اور مریدوں کو نادعلی، اور چہل کاف، گنج العرش، دلائل الخیرات، تسبیح وتہلیل درود بلا معنی پڑھا کرو اور نمازوں کو جلد چٹ کر دیا کرو۔ وظیفہ کا وقت نہ گذرے۔ اگر کوئی غیر قوم دلائل مانگے تو خاموش رہو۔

سبحان اللہ! اب وہ زمانہ بھی آ گیا کہ لوگ تسبیح وتہلیل، ودرود شریف پڑھنے سے مانع ہو رہے ہیں اور ان کے پڑھنے والوں کو برا مانتے ہیں۔ سچ ہے کہ خیالات نادان خلوۃ نشین مے ہم میکند عاقبت کفر دین شائد یہ لوگ فضائل درود شریف وتسبیح وتہلیل سے بے علم ہیں۔ قال اللہ تعالی:

انّ اللہ و ملائکتہ یصلّون علی النّبی یاایھا الّذین آمنوا صلّوا علیہ و سلموا تسلیما۔ (تحقیق اللہ تعالی اور اس کے فرشتے درود پڑھتے ہیں حضرت ﷺ پر۔ اے ایمان والو! تم بھی درود پڑھو حضرت پر اور سلام بھیجو، سلام بھیجنا)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال النّبی ﷺ من صلی علیّ مرة صلی الله علیه عشر مرة (الترغیب والترہیب۔ج۲ ص۴۹۵ حدیث نمبر۲۴۷۳) (فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص درود بھیجے مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار)۔

احادیث میں فضائل درود کے بے شمار ہیں۔ پس درود ایک ایسا عمل ہے جو سب اعمال سے افضل ہے اور ذات حق خود بخود اس عمل کو کر رہی ہے اور اس کے فرشتے بھی کرتے ہیں اور مومنوں کو بصیغہ امر حکم فرمایا ہے جو وجوب کے لئے ہوتا ہے۔ اور دلائل الخیرات شاید آپ نے کبھی نہ دیکھی ہوگی، وہ اول سے آخر تک قسم قسم کے درود شریف ہیں۔ اور دعا گنج العرش سب کی سب تہلیل ہے۔

کوئی وظیفہ ایسا نہیں جو تہلیل و تسبیح درود شریف سے خالی ہو۔ اللہ تعالی اپنے نیک بندوں کی تعریف میں فرماتا ہے: و سبّحوا بحمد ر بّھم (یعنی وہ لوگ تسبیح پڑھتے ہیں ساتھ حمد رب اپنے کے)۔

اور تسبیح کا امر فرمایا ہے فسبّح بحمد ر بّك ۔

تہلیل کے معنی شائد آپ نہ جانتے ہوں گے جو افضل الذکر لا الہ الا اللہ ہے

قا ل النبی ﷺ من قا ل لااله ا لا الله د خل الجنة (التر غیب و التر ھیب ج ۲ ص ۴۰۳۔ حد یث نمبر ۲۲۸۲)

و قا ل النبی ﷺ کلمتان حبیبتان خفیفتا ن علی اللسان ثقیلتان فی المیزا ن حبیبتان الی الر حمن سبحا ن الله و بحمده سبحا ن الله العظیم ۔ (الترغیب و التـر ھیـب ج ۲ ص ۴۰۱۔ حد یث نمبر ۲۲۷۹) (یہ حدیث صحیح بخاری میں بھی چار دفعہ مذکور ہے دیکھو نمبرات : ٦٤٠٦ ، ٦٦٨٢، ٧٥٦٣

نیز بخاری شریف سے چند اور احادیث بھی نقل کی جا رہی ہیں۔ بہا

قـا ل الـنبی ﷺ افـضـل الـکلا م ار بع سبحا ن الله ، و الحمد لله ، و لا اله الّا الله ، و الله اکبر۔ بخاری ، با ب اذا قال : و الله لا اتکلم الیو م...

عـن ابی هـر یـرة : انّ رسـو ل الـله ﷺ قا ل : من قا ل سبحا ن الله و بحمده فی یو م مأة مرة حطّت عنه خطا یا ه و ان کا ن مثل زبد البحر (صحیح بخاری حد یث نمبر ٦٤٠٥)

عـن ابی هریرة ؛ ان ّ رسو ل الله و قا ل : من قا ل ؛ لا اله ا لا الله و حده لا شر یك له ۔ له الملك و لـه الـحمد و هو علی کل شیء قدیر (فی یو م) مأة مر ة کا نت له عدل عشر رقا ب ، و کتِبت له

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مـأـة حسنة ، و محِيت عنه مأة سيئة ، وكا نت له حرزا من الشيطا ن يو مه ذ لك حتى يمسى ، و لم يأت ا حد بافضل مما جاء الّا ر جل عمِل ا كثر منه (صحيح بخاری حد یث نمبر ۶۳۰۳)

پس وظیفہ درود تسبیح وتہلیل قرآن وحدیث سے ثابت ہے ان کی اہانت کرنے والا کافر ہے۔ پٹ اونئے داقدر کی جانے پٹاونا جت کا تا۔

قدر گل بلبل بداند قدر زر را ازر کری
قدر سرگیں جعل داند قدر د بہ دبگری

پھر جو لکھا ہے: اگر کوئی غیر قوم دلائل مانگے تو چپ رہو۔

افسوس آپ کے انصاف پر اگر صوفی نہ ہوتے تو آپ کے غیر قوم کے دلائل کون رد کرتا اور مرزا صاحب کو کون ہار دیتا کیا صوفی پیر مہر علی شاہ کا مرزا صاحب کے دعوی کی تر دید کے لئے تشریف لانا اور مرزا کا سات دن گھر سے نہ نکلنا آپ بھول گئے ہو یا صم بکم عمی ہو رہے ہو پھر اسی صوفی نے اس قوم کے دعاوی کی بیخ کنی کے لئے کتاب چشتیائی ایسی بنائی کہ سب کے ناک کان کاٹ ڈالے اور سیتا ناس کر دیا کہ آج تک اس کے جواب کے بارے میں بہت ہاتھ پاؤں مارے اور سرگردانی کی مگر خاک ہاتھ آئی آخر ایسی حسرت میں مرزا صاحب خاک میں مل گئے کیا یہی چپ رہنے کے معنی ہیں؟ منصف آپ جیسے ہی چاہییں

گر خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہ پاکاں زند

پھر آپ نے صفحہ ۴۳ پر لکھا ہے کہ:

جب تم ہم کو اپنے دل میں حقیر ذلیل شمار کرتے ہو تو ہمارا وہم والہامات قرآن مجید کی طرف دوڑتا ہے تو اس بحر عظیم میں ہم کو غوطہ لگانا پڑتا ہے آخر وہاں سے لعل موتی ہاتھ آئے۔ الخ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چند سوالات متعلقہ قرآن

چونکہ آپ نے قرآن دانی اوراس سے موتی لعل نکالنے کا دعوی کیا ہے اورصوفیوں کے بارہ میں صفحہ ۲۹ پرلکھاہے کہ:

قرآن کوپڑھنے کےوقت جنترمنترتنترکرکےترت ٹھپ دیا کرتے ہیں۔،

اب وہی صوفی کئی سوال متعلقہ قرآن پیش کرتے ہیں ایک نہیں بلکہ سب جماعت مرزائیہ جمع ہوکر ان کاجواب دواورالہام سےلعل موتی نکال کرپیش کرو۔

پہلاسوال: قال اللہ تعالی و القمر قدر نا ہ منازل اس کےمتعلق منازل اورعلی ہذاالقیاس آیت کریمہ ھو اللہ الخالق البا ر یٔ المصور لہ ا لاسماء الحسنی مع بیان ہرایک منزل کےساتھ ہرایک اس کےاسماءالٰہیہ میں سے تبعین ہراسم وہرایک سورۃ متناسہ بمنازل بمعہ حروف اوائل جن کی صورتیں بلحاظ تکرار۷۳بحسب تعدادا لا یما ن بضع و سبعو ن شعبۃ ہیں،

اورانتقالات قمربالمنزلہ بحسب تثبیت وتربیع وتسدیس مع احکامہالکھیں

اورنیز ۲۸منازل کی وجہ تخصیص عندالمحققین کیاہےاورعندالجمہورکیا؟

اورنیز ہربرج کےلئے۲منازل اورثلث منزل ہونے کی کیاوجہ ہے؟اگرہربرج کےلئےمنازل میں سےعدد صحیح ہوتایامکسورتوعالم تکوین میں بقانون ذلك تقدیر العزیز العلیم کیاقباحت اورنقصان تھا؟

پھرمنازل صحیحہ اورملفقہ من الکسورمختلفہ المزاج بالتفصیل بیان فرمائیں۔مثلاً ثریاکےلئےمزاج خاص ہے۔ اور(برج)حمل نےاس سےثلث لیاہے۔جب ثورکےلئےدومنزلیں اورثلث چاہیےتھاتوایک منزلۃ وبراں صیحہ اوردوثلث ثریاکےجن کےساتھ ہیقعہ کاثلث اضافہ کرنےسےدومنزلیں تمام ہوئیں پھرہیقعہ سےباقی ماندہ ثلث لیاگیا۔علی ہذاالقیاس۔ جب تک یہ مذکورمع منزل احدی المزاج اورمختلفۃ المزا ج مع احکامہا المختصیۃ کےنہ جانیں جس کےبغیربروج کامثلثۃ الوجوہ ہونانہیں معلوم ہوسکتاتوآپ

و السّماء ذات البروج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور و القمر قدّر نا ہ منازل

اور ذ لك تقدير العزيز العليم کو کیا سمجھیں گے۔

علی ہذا القیاس۔ و ان يو ماً عند ر بك كا لف سنة مما تعدون کوکواکب مذکورہ یعنی سبع سیارہ میں سے چھوٹے روز والاقمر ہی و مقدا رہ يسير الثوا بت ستة و ثلا ثون الف سنة مما تعدو ن ۔ یوم ذی المعارج باصطلاح قرآن کریم مقدار اس کا پچاس ہزار سال اور یوم اسم رب کا مقدار ایک ہزار سال۔ پس ضرب کیا جائے حاصل ضرب ایام کواکب ثابتہ کا بیچ ایام دراری سبع کے بیچ مجموعہ کے جو حاصل ہے بروج اور حاصل ضرب ۳۶۰ فی نفسہ سے مثلاً عدد اس مجموع کا ۲۷۶۰۰ ہے جس میں عدد ایام کواکب مذکورہ کے ضرب کرنے سے معنی تقدیر الکواکب معلوم ہوسکتا ہے بغیر اس کے آپ معنی ذلك تقدير العزيز العليم ہرگز نہیں سمجھ سکتے صرف ترجمہ دانی اور چیز ہے۔

دوسرا سوال: قولہ تعالیٰ فارد ت ان اعيبها اور فارد نا ان يبد لهما ر بهما افراد اور جمیعت ضمیر کی وجہ مخصص کیا ہے؟

اور نیز قولہ تعالیٰ : فارد نا ان يبد لهما يا

فاراد ر بّهما ان يّبد لهما

بادی النظر میں مناسب معلوم ہوتا ہے اس قول باری تعالیٰ کو فا راد ر بك ان يبلغا اشد هما

وایضاً قولہ تعالیٰ انما امره اذا اراد شيئاً ان يقو ل له كن فيكو ن میں بدل کی تعقیب وجہ بیان کریں مع ان المحقق انبه لا افتتا ح القول كما لا افتتاح لمعلوم العلمه تعا لى فى حد ث ا لا ظهور المكو ن لعا لم الشها دة بعد ان كا ن غيبا فى علمه تعا لى ۔

جواب دہی میں آپ کی قرآن دانی ظاہر ہوجائے گی

تیسرا سوال: قا ل تعا لى:

و كل شيء ا حصينا ہ فى اما م مبين ۔

قال الشيخ بن عر بى الطا ئى قدس سره فا نه الحق المبين و الصادق الذى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا يمين و بمثل هذا لخا طر يحكم الزا جر و لهذا يصب و لا يخطى و يمضى ما يقـو ل و لا يبطى اذا استباء لا زا جر عند السوا ل فما هو من اولئك الرجال حال السوا ل ما يحكم به المسؤل ان وقع منه الثوا نى الى الز من الثا نى فسد حـا لـه و لـم يـصـدق مـقـا لـه خـذ لك امر التفق ... لا يكو ن له مكث مخلو له انتـقاله و وروده زوا له و من ذلك الملك على الملك ليس الملك ا لا من خد مه املك الملك لا ينز ل معلما و انما ينز ل حلماً فا ن الر حمن علم القر آ ن انظر الى هذه التكملة المحمد ية تنبه لهذه المنز لة العلية فاسلك فيها سوا ء السبيل و لـم تـجـنم الى تا ويل فعر س فى احسن مقبل فى خفض عيش و ظل ظليل الـى ان قـا ل هـو ابـن ا لا مـا الـمبيـن لا بـل ابــه كـا ئن با ئن را جل قا طن استـوطن الخيا ل و افتر ش الكتا ب و استو طاء ا للسان بل هو قر آ ن مجيد فـى لـو ح مـحـفـو ظ فهد ا لا ما م المبين يمو ى امها ت العلو م يبلغ عدد مأ ة الف نـوع من العلو م تسعة و عشرين الف نو ع و قسما ئنه نوع قا ل لو ط لو ان لى بكم قوة او آ وى الى ر كن شد يد فكا ن عنده الر كن الشد يد و لم يكن يـعرفه فا ن النبى قا ل ير حم الله ا خى لو طا لقد يا وى الى ر كن شد يد و لم يعرفه و عر فته عا ئشة و حفصة فلو عرفت ايها المخا طب علم ما كا نتا عليه المعرفتة معنى هذه الآ ية

آیت مذکورہ کے متعلق حضرت شیخ صاحب کی تفسیر کا مطلب و نیز دوسری آیت وحدیث کے تحت میں جولکھا گیا ہے اس کا ماحصل بیان فرمائیں۔ نیز آیت پہلی سے انیس موارد بمعہ نظائران کے جو بمقابلہ ہر ایک کے ایک صفت ممکنات کے ہے اور نظا ئر من القر آ ن اور نظا ئر فی التا ثیر اور نظا ئر من الـنـار اور ایک لاکھ انیس ہزار چھ سو علم کا صرف نام ہی بتائیں مگر خیال رہے کہ آپ جیسوں کا تاویلی ڈھکوسلہ نہیں یہ علم الرحمٰن ہے جو بغیر انبیاء واکمل اولیاء صـلـوا ت الـلـه و السلا م عـليهـم ا جمعين ومتقدمین ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کا حصہ نہیں

ذلك فضل الله يؤ تيه من يشاء آ خر دعوا نا ان الحمد لله رب العا لمين ا اللهم اهـد نـا الصرا ط المستقيم صرا ط الذين انعمت ليهم غير المغضو ب عليهم و لا الضا لين آ مين

آخر جو لکھا ہے: اے صاحبان! اب نوردین کو بھی جانے دو۔

حضرت نوردین تو خود مـذ بذ بين بين ذلك کا مصداق ہے۔ اس کی سوانح عمری پر خیال کرنے سے خوب روشن ہو جاتا ہے ایسے آدمی کا اقتدار بے فائدہ ہے۔ دوسرے چونکہ آپ کا شمس من مغرب طلوع ہو کر غروب بھی ہو گیا تو آپ کا نوردین پر ایمان لانا مردود اور دوسروں کو ترغیب دینا بے سود

و السلا م على من اتبع الهدى

بر رسولاں بلاغ شد و بس

خادم العلماء محمد ضیاء الدین سیالوی

بتاریخ ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ء اختتام یافت

اعتراف: ہماری طرف سے جناب پیر مہر علی گولڑوی کافی و شافی جواب ترقیم فرما چکے ہیں اور ان کا اب کوئی جواب نہیں۔ فقیر نے بھی جو کچھ لکھا از راہ ہمدردی لکھا ہے جہاں کہیں کوئی فقرہ پیر صاحب کی کتاب سے لکھا ہے، وہاں نام درج کر دیا ہے۔

خلاصہ علامات ظہور مسیح موعود و مہدی معہود

باحادیث صحیحہ متواترہ بالمعنی

قـا ل الـلـه تعا لى ما اتا كم الر سو ل فخذوه و قا ل النبى ﷺ اتّبعوا السوا د الاعظم فا نه من شذ شذ فى النار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیات زمانہ مسیح

ا۔ان کے زمانہ میں جزیہ نہ لیا جائے گا کیونکہ مال کی مسلمانوں کو کچھ ضرورت نہ ہوگی۔مگر یہ چودھویں صدی کے مسیح خود ہی چندہ کے محتاج ہیں کبھی بحیلہ منارہ سازی اور بہ بہانہ تصنیف اور کبھی بہ حجت مسافر نوازی

۲:مسلمان اپنے مال کی زکوۃ نکالے گا تو زکوۃ لینے والا کوئی نہ ملے گا۔ بہت متمول اور تونگر ہوں گے۔آج دنیا میں تمام اقوام میں سے زیادہ مفلس اور غریب مسلمان ہیں زکوۃ دہندگان نہایت ہی قلیل ہیں۔

۳۔ باہم بغض اور عداوت جاتی رہے گی سب میں اتحاد اور محبت کا رشتہ مستحکم ہو جائے گا۔

۴:زہریلے جانور کی زہر جاتی رہے گی وحوش میں سے درندگی نکل جائے گی آدمی کے بچے سانپ اور بچھو سے کھیلیں گے ان کو کچھ ضرر نہ ہوگا بھیڑیا بکری کیساتھ چرے گا۔

۵۔زمین صلح سے بھر جائے گی۔

۶:زمین کو حکم ہوگا کہ اپنے پھل پیدا کر اور اپنی برکت لٹا دے اس دن ایک انار کو ایک گروہ کھائے گا اور انار کے چھلکے ک بنگلہ سا بنا کر اس کے سایہ میں بیٹھیں گے دودھ میں برکت ہوگی یہاں تک کہ دودھار اونٹنی آدمیوں کے بڑے گروہ کو اور دودھار گائے ایک برادری کے لوگوں کو اور دودھار بکری ایک کنبہ کے شخصوں کو کفایت کرے گی

۷:گھوڑے سستے بکیں گے کیونکہ لڑائی نہ رہے گی بیل گراں قیمت ہو جائیں گے کیونکہ تمام زمین کاشت کی جائے گی۔

۸: خداوند تعالی ان کے زمانہ میں تمام دینوں کو محو کر دے گا صرف دین اسلام باقی رہے گا،اور اسلام کی ایسی رونق ہوگی کہ تمام دنیا اور دنیا بھر کے مال متاع سے ایک سجدہ کرنا اچھا معلوم ہوگا۔

سیرت مسیح

ا:عیسی جامع دمشق میں مسلمانوں کے ساتھ نماز عصر پڑھیں گے پھر اہل دمشق کو ساتھ لے کر طلب دجال میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت سکینہ سے چلیں گے۔زمین ان کے لئے سمٹ جائے گی۔ان کی نظر قلعوں کے اندر اور گاؤں کے اندر تک اثر کر جائے گی۔

۲: جس کافر کو ان کی سانس کا اثر پہنچے گا، وہ فوراً مر جائے گا۔

۳: یہ بیت المقدس کو بند پائیں گے۔دجال نے اس کا محاصرہ کر لیا ہو گا اس وقت نماز صبح کا وقت ہو گا۔

۴۔ان کے وقت میں یاجوج ماجوج خروج کریں گے۔تمام خشکی وتری پر پھیل جائیں گے۔حضرت عیسی مسلمانوں کو کوہ طور پر لے جائیں۔

۵۔وہ دین اسلام کے لئے لوگوں سے جنگ وقتل کریں گے صلیب کو توڑ دیں گے خنزیر کو قتل کریں گے۔

۶۔دجال کو باب لد پر قتل کریں گے اس کا خون اپنے نیزہ پر لوگوں کو دکھائیں گے

۷۔اگر وہ پتھریلی زمین کو کہہ دیں تو شہد بن کر روانہ ہو تو اسی وقت شہد بن جائے گی۔

۸۔زمین پر چالیس پینتالیس سال تک قیام فرمائیں گے

۹: روضہ مقدس حضرت ﷺ میں مدفون ہوں گے۔

حلیہ عیسی علیہ السلام

قد درمیانہ، رنگ سرخ وسپید، زردی مائل، ان کے سر سے باوجود تر نہ کرنے کے پانی کے قطرے موتیوں کے دانہ کی مثل ٹپکتے ہوں گے۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے میں شب معراج میں ابراہیم وموسی وعیسی سے ملا۔قیامت کے بارے میں گفتگو ہونے لگی فیصلہ اس کا حضرت ابراہیمؑ کے سپرد ہوا۔انہوں نے کہا مجھے اس کی کچھ خبر نہیں پھر حضرت عیسیٰؑ پر اس کا تصفیہ رکھا گیا انہوں نے کہا قیامت کے آنے کی خبر تو خدا تعالی کے سوا کسی کو بھی نہیں ہاں خداوند تعالی نے میرے ساتھ یہ عہد کیا ہے کہ قیامت سے پہلے دجال نکلے گا میرے ہاتھ میں شمشیر برندہ ہو گی جب وہ مجھے دیکھے گا تو پگھلنے لگے گا جیسے رانگ پگھل جاتا ہے (یہ حدیث مسند احمد میں ہے)

اب مرزائی جماعت سے پوچھا جاتا ہے کہ کیا شب معراج میں اس معاہدہ کے بیان کرنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مرزا جی ہی تھے اور اگر حضرت عیسیٰؑ ابن مریم نے نزول بروزی بصورت مرزا غلام احمد قادیانی سے خبر دی تو آنحضرت ﷺ نے اپنے نزول بروزی بصورت قادیانی سے خبر نہیں دی چنانچہ آپ کا مرغوم ہی کیوں نہ خبر دے۔ ناظرین ذرا غور وانصاف فرمائیں کہ انصاف خیر الاوصاف ہے، لیکن

کسے بدیدہء انکار گر نگاہ کند
نشان صورت یوسف دہد بنا خوبی
اگر بچشم ارادت نظر کند در دیو
فرشتہ اش نماید بچشم محبوبی

علامات ظہور مہدی

ا۔ دار قطنی میں محمد بن علی سے مروی کہ مہدی معہود کے ظہور کے لئے دو ایسی علامتیں ہیں جو ابتداء پیدائش آسمان وزمین سے کبھی واقعہ نہیں ہوئیں وہ یہ کہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہوگا اور نصف رمضان میں کسوف آفتاب ہوگا۔

ان للمهدى آيتان لم تكو نا منذ خلق السماوا ت و الارض ينخسف القمر فى اول ليلة من رمضان و تنكسف الشمس فى نصف منه (الحدیث)

اور ۱۳۱۱ھ میں رمضان شریف میں چاند گرہن وسورج گرہن ہوا تھا، وہ ان تاریخوں کے موافق نہ ہوئے تھے جیسا کہ ان سن کی جنتریوں میں موجود ہے۔ اس لئے وہ قادیانی صاحب کے مہدی ہونے کی دلیل نہیں بن سکتی

۲: قرب ظہور امام مہدی کے دریائے فرات کھل جائے گا اور اس میں سے ایک سونے کا پہاڑ ظاہر ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳: آسمان سے نداء ہوگی الا ان الحق فی آل محمد ۔اے لوگو! حق آل محمد میں ہے۔

شناخت مہدی کی علامات

ا: آپ کے پاس رسول اللہ ﷺ کا کرتا اور تلوار اور علم ہوں گے۔ یہ نشان بعد آنحضرت ﷺ کے کبھی نہ نکلا ہوگا اس پر لکھا ہوا ہوگا البیعة لله بیعت اللہ کے واسطے ہے۔

۲۔امام مہدی کے سر پر ایک بادل سایہ کرے گا اور اس میں سے ایک پکارنے والا پکارے گا ھذا المھدی خلیفة الله یعنی یہ مہدی خلیفہ خدا کا ہے اس کا اتباع کرو۔

۳۔ایک سوکھی شاخ زمین میں لگائیں گے تو ہری ہو جائے گی اور اسی وقت برگ و بار لائے گی۔

۴۔کعبہ کے خزانہ کو نکال کر تقسیم کر دیں گے۔

۵۔دریا ان کے لئے یوں پھٹ جائے گا جیسا کہ بنی اسرائیل کے لئے پھٹ گیا تھا۔

۶۔ان کے پاس تابوت سکینہ ہوگا جسے دیکھ کر یہود ایمان لائیں گے۔

۷۔امام مہدی اہل بیت سے ہوں گے جیسا کہ حدیث میں ہے

المھدی من عترتی من ولد فاطمة

اور اس کا نام محمد اور والد کا نام عبداللہ ہوگا جیسا کہ حدیث ابوداؤد میں ہے۔

قادیانی صاحب نے اپنے اشتہار میں لکھا ہے کہ مہدی موعود کے فاطمی ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ صاحب ضرورت تو اس لئے ہوئی کہ مخبر صادق ﷺ نے خبر دی ہے آپ فرمایئے مغل بچہ ہونے کی کیا ضرورت تھی۔

۸۔ان کا مولد مدینہ طیبہ ہوگا (رواہ ابونعیم عن علی کرم اللہ وجہہ)

۹۔مہاجر یعنی ان کی ہجرت کی جگہ بیت المقدس ہوگی۔

۱۰۔حلیہ ان کا گندم گوں، کم گوشت میانہ قد کشادہ پیشانی بلند بینی، کمان ابرو، دونوں ابروئیں فرق، سیاہ چشم سرمگیں، دانت سفید روشن جدا جدا، داہنے رخسار پر خال سیاہ، چہرہ نورانی ایسا روشن جیسا کوکب درّی، ریش پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبوہ کشادہ، ران عربی وضع، اسرائیلی بدن، زبان میں لکنت، جب بات کرنے میں دیر ہوگی تو ران چپ پر ہاتھ ماریں گے، کف دست میں نبی ﷺ کی نشانی ہوگی۔

یہ سب احادیث صحیحہ سے لئے گئے ہیں۔ ناظرین کو معلوم ہو کہ یہ پیشین گوئی اور ایسی ہی مسیح موعود والی اور دجال شخصی کی ان سب میں جو آنخضرت ﷺ نے مفصل طور پر حلیہ بیان فرمایا ہے، جس میں کسی قسم کا اشتباہ نہ ہو، گویا یہ پیشین گوئی درپیش گوئی ہے یعنی غلام احمد قادیانی یا امثال اس کے مسیح موعود یا مہدی معہود ہونے کا دعوی کریں گے اور بالخصوص غلام احمد قادیانی دجال شخصی کا منکر ہوگا گویا آپ نے پہلے ہی مفصل حلیہ بیان فرمانے سے ان کی تکذیب پر علامات بیان فرمادیئے ہیں، کیونکہ ظاہر ہے کہ ایسے ایسے خلل اندازوں کا آنخضرت ﷺ کو علم اور اندیشہ نہ ہوتا تو بیان میں اتنے اہتمام کی کیا ضرورت تھی۔ ضرورت کی وجہ تو یہی ہے کہ یہ مدعیان امت مرحومہ کو دھوکہ نہ دے سکیں

فسبحا ن الله من جعله ﷺ حر یص علیکم با لمو منین رؤف رحیم

اپنی کمال خیرخواہی سے یہ بیان تفصیلی فرمایا ہے

هذا هو الحق فما ذا بعد الحق ا لّا الضلا ل و الها دی هو الله المتعا ل

پس چونکہ علامات مذکورہ بالا کا دعوی مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے کا باطل صریح اور افتراء محض ہے اہل اسلام کو آیت کریمہ ما ا تا کم الر سو ل کو مدنظر رکھ کر اس کے دھوکہ سے بچنا ضروری ہے

قا ل الله تعا لی

و من یشا قق الر سو ل من بعد ما تبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المو منین نـو له ما تو لی و نصله جهنم و ساء ت مصیراً (جو شخص رسول کی مخالفت کرے اس سے پیچھے کہ ظاہر ہوا اس کے لئے راستہ سیدھا اور پیروی کرے مومنین کے مخالف راستہ کو اعتقاد اور عمل میں چھوڑیں گے ہم اس کو اس امر میں جو وہ اس کو دوست رکھتا ہے، یعنی دائرہ کفر وارتداد میں داخل کریں گے اور ڈالیں گے ہم اس کو دوزخ میں اور وہ بری جگہ رہنے کی ہے۔)

پس اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ جو شخص دیدہ دانستہ احادیث صحیحہ نبویہ و اجماع امت مرحومہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عمل واعتقاد میں مخالفت کرے تو اس کے لئے حکم ارتداد وکفر ہے نعو ذ با لله منها ۔اگر کسی شخص کو زیادہ تر تحقیق کی خواہش ہو تو کتاب سیف چشتیائی مصنفہ راس المحققین ورئیس المدققین پیر مہر علی صاحب گولڑوی مطالعہ فرمائیں تا کہ قادیانی کی دھوکہ بازی اور مکر سازی پر پوری پوری اطلاع پائیں۔

....

مرأة الحق

مشتمل بر تردید عقاید مرزا غلام احمد قادیانی

مولفہ محمد یار المتخلص بہ صادق کوٹلوی

باہتمام مولوی کرم بخش مالک ومہتمم مطبع کے در اسلامیہ پریس لاہور مطبوع گردید

ناظرین! کتاب ہذا میں جو اکثر ذکر فلسفہ حکمائے متاخرین درج ہے اس سے یہ نہ سمجھنا کہ میں جملہ آیات واحادیث نبوی کو اس کے مطابق کرنا چاہتا ہوں بلکہ وہ مجبوراً اس لئے ہوا کہ مخالف ان کی تاویل کر کے الٹے معنی اپنے دل سے پیدا کرتے ہیں اور ان کو وجہ ثبوت میں نہیں لیتے اور ان کا میلان خاطر بھی اسی طرف تھا، ورنہ یہ احقر ان کے معانی موافق سنت نبوی بصدق دل مانتا ہے۔

عربی منہاج الصداقت مولفہ بندہ بھی اسی باب میں قابل ملاحظہ ہے۔

الراقم: محمد یار صادق کوٹلوی

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین

والصلوة والسلام علی رسوله الامین وعلی آله واصحابه اجمعین۔

اما بعد اس کے بندہ خاکسار محمد یار المتخلص بہ صادق ارباب بصیرت کی خدمت بابرکت میں عرض پرداز ہے کہ مولانا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے چونکہ اپنے مہدی موعود ہونے کے بارہ میں وہ دلائل پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کئے جو سراپا غلط اور جن سے دیگر علمائے کرام و آئمہ دین کی توہین نکلتی ہے، لہذا بسبب حمیت دینی ان کی تردید میں یہ رسالہ مرأۃ الحق نام مرتب کیا گیا و ما توفیقی الا باللہ

ربیع الاول ۱۳۱۸ھ میں اس کے لکھنے کا اتفاق پڑا۔ اگر بمقتضائے بشریت کہیں کوئی غلطی ہو تو اس کی اصلاح فرماویں۔

باب اول: مرزا قادیانی کے الہامات

مرزا غلام احمد قادیانی حمامۃ البشریٰ میں فرماتے ہیں:

و با لله ما قلت قو لاً فی وفات المسیح و عدم نزو له و قیا می مقا مه ا لا بعد الا لها م المتوا تر المتا بع النا ز ل کا لوا بل و بعده مکا شفات صریحة بینة ثم ما استعجلته فی امری هذا الی عشر سنة و کنت لحکم وا ضح و صریح من المنتظرین و کنت صنفت کتا باً فی تلك الایام التی مضت علیها عشر سنة و سمیتها البرا هین و کتبت فیها بعض الها ما تی التی الهمت من ر بی من قبل تا لیف ذا لك المکتب و کا نت من جملتها هذه الا لها م اعنی یا عیسی انی متو فیك و را فعك الیّ و مطهر ك من الذین کفروا و جا عل الذین اتبعو ك فوق الذین کفروا الی یو م القیا مة و ان الله قد سما نی فی هذا عیسی و من جملتها الها م آ خر خا طبنی ر بی فیه و قا ل انی خلقتك من جوهر عیسی و انك و عیسی من جو هر وا حد و من جملتها الهام سمی فیه کل من خا لفنی من العلماء الیهود و النصاری ثم ما الهمت الی عشر سنة بمثل هذه الا لها ما ت و ما کنت ادری الی او مر بعد هذه المدة الطو یلة و سمّی مسیحاً موعوداً من الله تعا لی بل کنت خلت ان المسیح نا ز ل من السماء کما

www.KitaboSunnat.com

ھو مرکوز فی مدارك القوم و لکنی کنت اقول فی نفسی تعجباً ان الله لم سمانی عیسی بن مریم فی الھامه المتواتر المتتابع و لم قال انك و انه من جوھر واحد و لم سمی المخالفین الیھود و النصاری فظھرت علی معانی تلك الالھامات و الارشادات بعد عشر سنة وبعد اشاعة البراھین فی الوف من الناس و بعد اشاعة ھذه الالھامات فی خلق کثیر من المسلمین و المشرکین۔

(ترجمہ: خدا کی قسم میں نے مدت مسیح اوراس کے نزول اور جائے ان کے اپنے قائم مقام ہونے کے بارہ میں کبھی کوئی کلمہ نہ کہا۔مگراس وقت کہ یہ الہامات بارش کی طرح نازل ہو پڑے،اور مکاشفات صریحہ نے زور کیا۔پھر بھی میں نے اس امر میں دس سال تک کوئی شتاب کاری نہ کی اور ایک صریح حکم کا منتظر تھا پھر ان دنوں میں نے ایک کتاب مسمی بہ براہین تصنیف کی جس کوتصنیف ہوئے دس سال کا عرصہ ہوا تھا۔اور جس کا نام براہین رکھا۔اوراس میں میں نے اپنے بعض الہامات درج کئے جوکتاب مذکور کی تالیف سے پہلے مجھ پر ظاہر ہوئے منجملہ ان کے ایک الہام تو یہ تھا اعنی یا عیسی انی متو فیك .. الخ اور یہ کہ خدا نے میرا نام عیسی ابن مریم رکھا اور منجملہ ان کے دوسرا الہام یہ تھا جس میں خدا نے مجھے مخاطب کیا کہ میں نے تجھے جوہر عیسی سے پیدا کیا اور تو م اور عیسی جوہر واحد سے ہو اور مانند شئے واحد کے۔

پھر تیسرا الہام یہ تھا کہ جن لوگوں نے علماء سے میری مخالفت کی ہے ان کا نام یہود ونصاری رکھا، پھر دس سال تک مجھے اس قسم کا کوئی الہام نہ ہوا۔اور میں نہیں جانتا تھا کہ میں اس قدر عرصہ دراز کے بعد مامور ہونگا۔اور خدا تعالی کی طرف سے میرا نام مسیح موعود ہوگا۔بلکہ میرا تو یہ خیال تھا کہ مسیح آسمانوں سے نازل ہونے والا جیسا کہ لوگوں کے ذہن میں مرکوز ہے لیکن میں دل مین متعجب ہوکر کہتا تھا کہ خداوند تعالی نے مجھے ابن مریم کیوں کہا۔اور یہ بھی کیوں کہا کہ تم اور عیسی جوہر واحد سے ہو۔اور میرے مخالفین کو یہود ونصاری قرار دینے میں کون سی وجہ ہے۔پس دس سال کے عرصہ کے بعد مجھ پر ان الہامات کے معانی ظاہر ہوئے اور براہین احمدیہ اور الہامات اس سے پہلے ہزاروں آدمیوں کے درمیان شائع ہو چکے ہیں)۔

جواب:

مقام غور ہے کہ مولانا (مرزاغلام احمد قادیانی کومولانا کہا جارہا ہے۔بہاء) نے ان الہامات میں وہ دعوی کیا جس کے آپ مستحق نہ تھے۔ایک اولوالعزم نبی کے ہم جوہر یا ہم پلہ ہونے کا ادعی اگر دعوت نبوت نہیں تو اور کیا ہے۔کیا شئے واحد اور جوہر واحد سے ہونا دم ہمسری نہیں۔چونکہ دعوی سراپا لغو تھا،مرزا غلام احمد قادیانی خود دس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال تک اس میں شکی اور متردد رہے۔ اور واقعی ان کا ایسا ہونا بجا بھی تھا۔

ابتداء چونکہ طبیعت کدورت نفسانی سے پاک تھی اور کانشنس پر ہنوز غبار طمع خام مہدویت نہ بیٹھا تھا اس واسطے انہوں نے سمجھا دیا کہ خبردار ایسا دعوی نہ کرنا یہ تعلیم منجانب اللہ نہیں بلکہ شیطان کی جانب سے ہے۔ مگر بعد ازاں جوں جوں آئینہ دل پر گرد تعصب جمع ہوتی گئی یہ پاک خیال بھی ایک عرصہ کے بعد بالکل زائل ہو گیا۔

قطع نظر اس کے سلطنت نصاری سے اس بارہ میں آپ کو پوچھنے والا بھی کون تھا۔ مثیل مسیح کیا اگر آپ اپنے تئیں مثیل محمد کہہ دیتے تو کون روک سکتا تھا۔

اگر اسلام کی وہ حالت ہوتی جو خلفائے عباسیہ کے وقت تھی، تو خدا جانے آپ کا کیا حال ہوتا۔ ہائے افسوس کس منہ سے آپ علمائے دین کو بوجہ مخالفت یہود ونصاری خطاب دیتے ہیں۔

موت مسیح کے باب میں تو قریباً جملہ مفسرین اور محدثین آپ کی مخالفت پر ہیں۔ یعنی وہ تو حیات مسیح کے قائل ہیں۔ کیا پھر یہ سب کے سب یہود ونصاری ہوئے۔ توبہ توبہ! خدائے تعالی بھی کہیں اپنے الہام میں آپ کی خاطر اس قدر جم غفیر علمائے دین کو ایسا مکروہ لقب دے سکتا ہے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں:

بزرگش نخوانند اہل خرد

کہ نام بزرگان بزشتی برد

ہم تو آپ میں کوئی علامت مسیح نہیں پاتے۔ آپ نے آیات قرآنی اور احادیث نبوی کے معانی الٹے کر دیئے اور ناحق دین الہی میں ایک فساد کھڑا کیا۔ پہلے اپنے تئیں علمائے دیندار ثابت فرماویں پھر مثیل مسیح نبی کا دعوی کریں آیات قرآنی کے الٹے معنے کرنے سے کوئی آدمی مثیل مسیح نہیں ہو سکتا

ہم تو ابھی سمجھ نہیں سکتے کہ آپ حضرت مسیح کے ہم جوہر کیونکر ہیں۔ اگر وجہ یہ ہے کہ:

بنی آدم اعضائے دیگر اند

کہ در آفرینش ز یک جوہر اند

تو پھر یوں تو ہم تم سب جوہر واحد سے ہوئے۔ پھر آپ کو اس میں کون سی خصوصیت رہی جس کو فخریہ معرض بیان میں لائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی روحانی کمالات کے رو سے بھی آپ ان کے مثیل نہیں ہو سکتے۔انہیں خدا تعالیٰ نے روح اللہ فرمایا، اور بے پدر ان کا تولد ہوا، سارا قرآن ان کی عصمت پر گواہی فرمائے۔ان باتوں سے آپ میں کون سا کمال معنوی موجود ہے جس پر آپ کو مثیل مسیح کہہ سکیں۔

نہیں نہیں! مولانا مجھ سے غلطی ہوئی۔آپ واقعی مثیل مسیح ہیں۔مگر مسیح کون سا، جو سولی پر سے رہائی پا کر کشمیر کی طرف بھاگا اور وہاں مدتوں بھر رہا۔مگر کوئی یادگار اپنی وہاں چھوڑ نہ گیا۔اور جو بقول آپ کے یوسف نجار کا بیٹا تھا۔قرآن میں تو ایسا مسیح کوئی نہیں، پھر اس کے آپ مثیل ہیں تو ہم کو اس سے کیا۔مثل مشہور ہے (جیسے روح ویسے ہی فرشتے، ایسے کو تیسا مل ہی جاتا ہے)۔نظم مولف

کیوں رہا پھر مدتوں یہ روے جاناں در حجاب
پھر یہ فتنہ کس لئے تھا ان دنوں تک مست خواب
تاک میں بیٹھا تھا یہ شیر ژیاں اک صید کے
زد پہ آ پہنچا وہ جس دم جست کی اس پر شتاب
ابتدا میں شرم تھی بارے تو کچھ اسلام کی
کفر کے فتووں پہ منہ سے دور تر پھینکا نقاب
توبہ توبہ توبہ کے بدلے بڑھی وہ سرکشی
کر دیا اس خانہ دین کی عمارت کو خراب
راہ پر آتا ہے کب اک مردک تیرہ دروں
کہہ دیا صادق نے لیکن جو کہ تھا کار صواب

باب دوم: موت مسیح کا ردّ

پھر اسی کتاب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اما ما قلت فی وفات المسیح فما کا ن لی ان اقول من عند نفسی بل اتبعت قو ل الله تعا لی و آ منت بما قا ل یا عیسی انی متو فیك و رافعك الیّ .. الخ آ یه فا نظر کیف شهد الله علی وفا ته فی کتا به المبین و معلو م ان الرفع و تطهیر ذیل السیح من الزا مات الیهود و بهتا نا تهم و غلبه اهل الحق و ضر ب الذ لة علی الیهود و جعلهم مغلو بین مقهرین تحت النصاری و المسلمین فقد وقعت هذه ا لا نباء و الموا عید کلها وقعت و ظهرت و ما وقعت الا علی صور تها و تر تیبها و قد انقضت مدة طو یلة علی ظهور ها و وقعها فکیف یعتقد عاقل با لغ ذو عقل سلیم و فهم مستقیم بانّ جز و التو فی الذی قدم علی هذه الا خبار فی تر تیب ا لآ یة المو صو فة هو غیر واقع الی وقتنا هذا و ما ما ت عیسی بن مر یم الی هذا الز ما ن الذی فساد بضلا لا ت امته بل یموت بعد نزو له فی وقت غیر معلو م و لا یخفی سخافة هذا الرای علی المتفکر ین۔

(ترجمہ: پس جو کچھ میں نے درباب وفات مسیح کہا وہ اپنی طرف سے نہیں کہا بلکہ میں نے خداوندتعالی کے حکم کی پیروی کی ہے اور اسپر ایمان لایا جو اس نے فرمایا یا عیسی انی متوفیك الخ پس خیال کرو کہ وفات مسیح پر خداوندتعالی نے کیسی شہادت دی۔ اور ظاہر ہے کہ ان کا اٹھایا جانا، اور الزامات یہود سے پاک کیا جانا، اور غلبہ اہل حق اور یہود پر ذلت کا وارد ہونا، مسلمانوں اور نصاری کے نیچے یہ سب مواعید ترتیب وار واقع ہو چکے۔ پس کون عاقل صاحب فہم اعتقاد کریگا کہ خبر تو فی جو آیہ میں مقدم ہے اس وقت تک واقع نہ ہوئی، اور یہ کہ عیسی اب تک فوت نہ ہوئے۔ حالانکہ زمانہ امت کی ضلالات سے خراب ہو چکا، بلکہ یہ کہنا کہ اپنے نزول کے بعد پھر کسی وقت فوت ہوں گے جو غیر معلوم ہے۔ پس اس رائے کی سخافت اہل رائے پر مخفی نہیں)

جواب: ظاہر ہے کہ آیہ مذکور سے موت مسیح، جس کی بابت نزاع ہے، ثابت نہیں ہوتی کیونکہ تفسیر قادری وغیرہ میں متوفیک کے معنی یہ درج ہیں: کہ میں اٹھانے والا ہوں تجھے دنیا سے۔،،

اور تفسیر مدارک میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا عیسی انّی متو فیك ای مستو فی ا جلك و معناه عا صمك من ان یقتلك الکفار و ممیتك حتف انفك لاقتلاً با یدیھم و را فعك الیّ الی سماء مقر ملائکتی و مطھر ك من الذین کفرو ، من سوء جوار ھم و خبث صحبتھم و قیل متو فیك قا بضك من ا لار ض من تو فیت ما لی الی فلا ن اذا استوفیتہ ، او ممیتك فی وقتك بعدالنزو ل من السماء ورا فعك ا لآ ن اذا الواؤ لا یوجب التر تیب قا ل نبی علیہ السلا م ینز ل عیسی خلیفة علی امتی یدق الصلیب و یقتل الخنا زیر و یلبث ار بعین سنة و یتزوج و یو لد ثم یتو فی و کیف تھلك امة انا فی او لھا و عیسی فی آ خر ھا و المھدی من اھل بیتی فی وسطھا او متو فی نفسك بالنو م و را فعك و انت نا ئم حتی لا یلحقك خوف و تستیقظ و انت فی السماء آ من مقرب ، جا عل الذین اتبعو ك ۔ اے المسلمین لانھم متبعوہ فی ا لا صل و ان ا ختلف الشرا ئع دو ن الذین کذ بوہ و کذ بوا علیہ الیھود و النصاری فوق الذین کفروا بك الی یو م القیا مة یعلو نھم بالحجة و اکثر ا لا حوا ل بھا و با لسیف ۔ انتھی ۔

مدارک میں جو معنی متو فیك کے درج ہیں ان سے ہرگز آپ کا مدعا ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ واؤ ترتیب کو مستلزم نہیں۔ پس ممیتك فی وقتك بعد النزو ل من السماء بھی درست ہوا۔ اگر چہ کلام اللہ میں چند مقامات ایسے بھی ہیں جہاں توفی اماتت کے معنی میں آیا لیکن اس سے یہ کلیہ قاعدہ نہیں نکالنا چاہیے کہ بس ہر موقعہ پر اس کے وہی معانی مراد ہوں گے فحوائے عبارت اور قرائن کو بھی تو مدنظر رکھنا ضرور ہے۔

دیکھو اسی کلام اللہ میں لفظ سماء متعدد مقامات پر مستعمل ہوا ہے اس معنی اس کے آسمان کئے گئے۔ اور باران کا نازل ہونا آسمان سے درج ہے مگر سورہ انعام میں یہ حکم خداوندی کہ،

و ارسلنا علیھم مد را راً (اور بھیجا ہم نے مینہ کو اوپر ان کے پیہم)

قادری نے یہاں سماء کے معنی بارش کے کئے، نہ آسمان کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس حال میں صاحب شمس بازغہ اپنی اسی کتاب میں تو فیت ما لی الی فلا ن کے بارہ میں فرما چکے ہیں کہ یہ دوسرا محاورہ عرب ہے یعنی اس میں تو فی کے معنی اما تت لینا بے محل محض ہے۔تو پھر آپ اپنے مرید خاص کی تحریر کو کیوں نہیں مانتے۔آپ متو فيك پر را فعك کو متفرع قرار دیتے ہیں جو ایک نا ملائم حرکت ہے کیونکہ اس میں واؤ عاطفہ کی گردن پر لزوماً وہی ترتیب کا بوجھ رکھنا پڑا جس میں ابن حاجب، اور علامہ تفتازانی جیسے آئمہ نحو اور علم معانی کے لاثانی استاد مخالف ہیں۔مگر مولانا آپ کی خاطر ہم تو تھوڑے عرصہ کیلئے متو فّيك کو بمعنی مميتك لیتے ہیں کیونکہ اسی پر آپ کی مہدویت اور مسیحائی کا خاتمہ ہے۔

اب ظاہر ہے کہ چونکہ متو فّيك اصل اور را فعك کو آپ اس کی فرع قرار دیتے ہیں اور وجود فرع بغیر وجود اصل کے ممتنع ہے اس لئے ضرورۃً ماننا پڑا کہ را فعك کا وجود بغیر متو فّيك کے محال اور ممتنع ہے۔ اس واسطے آیہ کریمہ میں اول اصل کو لا کر فرع کو اس کے بعد ذکر کیا۔لیکن دوسری آیت انا قتلنا المسيح عيسى بن مريم .. الخ میں تو فی یا اما تت کچھ بھی نہیں جس پر بل رفعه الله اليه کو متفرع قرار دیں پس یہاں وجود فرع بغیر اصل کے پایا گیا، جو محال ہے۔

پس ثابت ہوا کہ رفع تو فی کی فرع نہیں نہ وجود میں، تو فی کا محتاج، اگر رفع روحانی ہوتا، تو وجود میں تو فی کا محتاج اور اس پر متفرع ہوتا۔مگر ایسا نہیں یہ بذاتہ ایک مستقل جملہ بھی اس میں روحانیت کی دم لگانا سراپا غلطی ہے جیسا کہ آیہ کریمہ مؤخر الذکر نے ثابت کر دیا۔

آپ تو فی کے معنی اما تت لیتے ہیں (قولہ توفی..الخ کیا یہ محاورات نہیں تو فيت ما لى اذا قبضته - بیضاوی ص۱۳۹ ج۱- تو فيت منه كذا اى تسلمته معالم ص۱۶۲؟ توفيت الشىء و استو فيه اذا اخذ تها جمع - فتح البیان - از اشاعۃ السنہ ۱۲)۔ خدارا کتب لغت کو تو بدنام نہ فرماویں ان میں ہر ایک لفظ کا طریق استعمال درج ہے۔کیا تو فيت مالى ..الخ طریقہ استعمال سے خارج ہیں۔

توفی (قولہ توفی..الخ۔ہم نے تو توفی کے معنی غیر اما تت محاورات عرب سے نکال دیئے کہیں سے آپ بھی رفع کے معنی رفع روحانی نکال دیں۔۱۲ منہ) وفا کا مزید فیہ جس کے معنی دوستی اور عہد کا پورا کرنا ہے۔اب دوسرے باب میں جانے سے معنی مادے کے کچھ اور نہیں ہو جاتے بلکہ دوسرے باب میں جانے سے ایک اور خصوصیت باب اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگ جاتی ہے جیسا خصوصیت باب تفعل (مطاوعت فعلّ) مثلاً قطعته فتقطه پارہ پارہ کیا میں نے اس کو پس پارہ پارہ ہوا۔ نز لته فتنزّل اتارا میں نے اس کو پس اترا (تکلف ماخذ میں) یعنی فاعل کا حصول ماخذ میں بناوٹ کرنا نحو تجوّع بتکلف اپنے کو بھوکا بنایا۔ تکوّف بتکلیف کوئی بناو غیرہ۔ ایسا ہی جب وفا کو دوسرے باب تفعّل میں لے گئے تو توفی ہوا جس کے مادی معنی بدستور رہتے ہیں پس چونکہ وفا کے معنی موت نہیں بلکہ پورا کرنا ہے تو توفی کے لغوی معنی بھی قریباً وہی ہوں گے۔ اور خصوصیت باب موجودہ کی اس میں آجائے گی، نہ یہ کہ اب دوسرے باب میں جانے سے اصلی معنی کے منافی کچھ اور معنی ہو جاویں۔ ہاں قرینہ کی موجودگی میں مجازاً اور معنی بھی ہو سکتے ہیں جیسا کہا کرتے ہیں کہ فلانا آدمی پورا ہو گیا یعنی مر گیا سو آدمی مذکور کی حالت واقعی نے پورا ہونے کے معنی مرنا کر دیئے ورنہ اس کے اصلی معنی کامل اور تمام ہونے کے تھے۔ یہی حال توفی کا ہے کہ اگر قرینہ سے موت پائی جاوے تو ممکن ہے، مگر لغوی معنی اس کے پورا لے لینا ہے۔ بلا قرینہ اپنی طرف سے بروز توفی کے معنی اماتت لینا نری سینہ زوری،، کما مرّ

اور خلاف معانی مقصودہ واضع زبان ہے (قولہ واضع زبان..الخ۔ کیونکہ اصلی معنی وفا کے پورا کرناہ۔ پس توفی میں معنی مادی بدستور رہتے ہیں نہ غیر ان کا جو منافی معنی مذکور ہوا۔۱۲، منہ) بھلا یہاں تو متوفیک کے معنی ممیتك کر کے را فعك سے رفع روحانی مراد آیا، اگر متو فيك نہ ہوتا تو پھر تمہارا فعك سے بھی رفع روحانی مراد لیتے۔ اور ایسا کرتے تو اس کی سند کیا تھی۔ کیا رفع کے لغوی معنی روح کو اٹھانا ہے۔ چنانچہ آیہ ذیل میں صرف رفع الی اللہ ہے،

و بکفر هم و قو لهم علی مر یم بهتا ناً عظیماً و قو لهم انا قتلنا المسیح عیسی بن مر یم رسو ل الله و ما قتلو ه و ما صلبوه و لکن شبه لهم و ان الذین اختلفوا فیه لفی شك منه ما لهم به من علم ا لا اتباع الظن و ما قتلوه یقیناً بل رفعه الله الیه و کا ن الله عزیزاً حکیماً۔

ان کی عقوبت بسبب کفران کے، کے ہے جو انہوں نے عیسی کے ساتھ اور بہ سبب کہنے ان کے، کے کہ ہم نے قتل کر ڈالا مسیح بیٹے مریم کو، رسول اللہ کا یہ حق تعالی حضرت عیسی کا وصف کرتا ہے، یہود کا قول نہیں، اور نہیں قتل کیا انہوں نے اسے اور نہ سولی دی انہوں نے اسے، اور مگر شبہ ہوا ان پر، اور شبہ ڈالا واسطے ان کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت جب کہ حضرت عیسی کی شبیہ ان کے سردار یہودا نام پر پڑی، اور یہ قصہ سورہ آل عمران میں ذکر ہو چکا۔ اور تحقیق کہ جن لوگوں نے اختلاف کیا حضرت عیسی کی شان میں البتہ شک اور تردد میں تھے اس قتل سے اس واسطے کہ جب انہوں نے اپنے سردار کو دار پر چڑھا دیا کہ یہی عیسی ہے، اور پھر اپنے سردار کو ڈھونڈنے لگے جب کچھ پتہ نہ لگا اور مضطرب اور متردد ہوئے کہ اگر جسے ہم نے سولی دی یہ عیسی ہے تو ہمارا سردار کہاں ہے، اور بعضوں نے کہا کہ حضرت عیسی کی شبیہ یہودا کے چہرہ پر پڑی تھی اور بدن پر نہیں۔ دوسرے دن لوگ آئے اور مقتول کو لائے اور دیکھا تو بولے کہ منہ تو عیسی کا ہے اور بدن ہمارے سردار کا ہے، نہیں یہود کو ساتھ عیسی اور اس کے قتل کے علم میں سے کچھ مگر یہ کہ پیروی گمان کی کرتے ہیں اور نہیں قتل کیا انہوں نے عیسی کو یقیناً بلکہ اٹھا لیا اسے خدا نے اور محل کرامت پر لے گیا۔ اور ہے اللہ غالب بیچ اس چیز کے جو وہ چاہتا ہے۔ حضرت عیسی کو اٹھا لیا اور یہود سے انتقام لینے والا احکم کرنے والا ساتھ لعنت یہودا کے..الخ۔

مولانا! اگر آپ اس تفسیر کو نہیں مانتے تو بارے خود ہی اس کی تفسیر کر دیں۔ قتل اور پھانسی کا وقوع تو ہوا نہیں پھر موت کس طرح واقع ہوئی۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح اس حادثہ سے باتفاق حسنہ جانبر ہو کر کشمیر کی طرف نکل گئے اور مدتوں وہاں رہے، اور ان زخموں کا علاج کرتے رہے جو انہیں سولی پر پہنچے تھے۔ دوائی مستعملہ ان کی تریاق مسیح کے نام سے موسوم ہوئی۔ پھر کسی نواح میں کسی پہاڑ کے اندر فوت ہوئے۔ چنانچہ ان کی قبر اب تک وہاں موجود ہے۔

مولانا! آپ اس داستان مصنوعی کی تائید پر کوئی حدیث یا آیت تو پیش کریں اگر یہ بھی نہیں ہو سکتا تو اناجیل مروجہ سے یا کسی تواریخ معتبرہ کی رو سے اس امر کو ثابت کریں (۱۹۰۰ سال) کا عرصہ گذر گیا کسی نے کوئی ایسا بیان نہ کیا۔ اب اتنی مدت کے بعد صرف آپ کا بیان بلا دلائل کون قبول کر سکتا ہے۔ اگر وہ بقول آپ کے سولی دیئے گئے، اور کچھ دیر تک وہاں آویزاں رہ کر بحالت خستگی تن اتارے گئے تو ایسے حیرت انگیز معاملہ کا ذکر خدا تعالی نے کیوں نہ فرمایا۔ کیا رفع روحانی جس کے آپ معتقد ہیں اس سے زیادہ تعجب خیز بات تھی اس میں تو سارے ارواح انبیاء داخل ہیں کو دنیا سے رحلت فرما گئے پھر حضرت مسیح کو اس میں زیادہ تر کون سی خصوصیت حاصل تھی جس کا ذکر خدا تعالی نے فرمایا قرآن مجید بآواز بلند کہہ رہا ہے کہ یہود نے بوجہ اشتباہ حضرت عیسی کا قتل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا مشہور کیا ورنہ اس کو کسی نے نہ قتل کیا اور نہ پھانسی دیا بتلاؤ وہ اشتباہ کون سا تھا۔ آخر یہی نہ کہ بجائے عیسی دوسرے شخص کو دار پر کھینچا جس حالت میں وہ سولی ہی نہیں دیئے گئے تو زخم کیسے۔ اور علاج کس کا ہوا۔ کیا حضرت مسیح کے بعد دنیا میں کوئی آدمی مسیح نام نہیں ہوا جسکی طرف یہ تریاق منسوب ہو سکے، یا تبرکاً بوجہ سریع الاثر ہونے کے حضرت مسیح کے بعد انہیں کی طرف منسوب کیا گیا۔ ہم نے کئی کتابیں دیکھیں جن کے مصنف اور تھے اور جن کے نام پر مشہور ہوئیں وہ اور لوگ تھے جن لوگوں نے بحالت نزع انہیں سولی پر سے اتار لیا تھا انہیں میں سے یا ان کے پس ماندگان میں سے کوئی آدمی تو اس واقعہ کو قید کتابت میں لاتا یا ظاہر کرتا (قولہ کتابت..الخ۔ کیونکہ جس حال میں حضرت مسیح کچھ عرصہ تک سولی پر لٹکتے رہے اور پھر وہاں سے رہا ہو کر کشمیر کو بھاگے تو کوئی آدمی تو یہ واقعہ اپنی کتاب میں درج کرتا کیونکہ حیرت انگیز بات تھی۔ دیکھو دوسرے ایک آدمی کو حضرت مسیح جان کر جو پھانسی دیا اس لئے حضرت مسیح کا مصلوب ہونا سب نے مفصل اپنی کتابوں میں درج کیا اور اس کے آسمان پر زندہ اٹھائے جانے سے محض بے خبر تھے اس واسطے ایسا حال درج نہ کر سکے منہ ۱۲) مزید برآں اور تماشے دیکھے خداوند تعالی فرماتا ہے کہ نہ وہ سولی دیئے گئے نہ قتل ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ نہیں، سولی تو دیئے گئے مگر ہنوز جان باقی تھی کہ وہاں سے اتارے گئے اور زخموں سے نڈھال تھے کہ تریاق مسیح کے استعمال سے آخر صحت پائی اور پھر آخر کار نواح کشمیر میں فوت ہوئے۔

اس بیان سے ہویدا ہے کہ آپ کے نزدیک جو شخص بحالت نزع سولی پر سے اتارا جاوے اور پھر بانواع حیل بچ رہے، تو اسے مصلوب نہیں کہہ سکتے، مصلوب تب ہی ہوگا کہ سولی پر اس کا کام تمام ہو۔ اور وہیں اس کا مہرہ گردن ٹوٹ جاوے لیکن لغت میں صلیب کے معنی بردار کردن لکھے ہیں دیکھو غیاث اور صراح۔ یہ قید کہیں نہیں کہ تاوقتیکہ اس کا مہرہ گردن نہ ٹوٹے فعل صلب کا وقوع غیر متحقق متصور ہوگا۔

درایت الادب میں ایک ملازم فوجی کی بابت جو معرکہ جنگ سے فرار ہوا تھا اور پھر بموجب قوانین جنگ اس جرم کی پاداش میں پھانسی دیا گیا اور ہنوز جان باقی تھی کہ جیون کرنام طبیب کی خدمت میں نعش اس کی برائے تجربہ وامتحان بھیجی گئی درج ہے فکشف الطبیب جو نکر عن عجل سره و علم انه لم یمت حین صلبوه یعنی جونکرنام طبیب نے فوراً اس کا بھید معلوم کرلیا اور جانا کہ وہ شخص جب اس کو پھانسی دی گئی ہنوز جان بحق نہیں ہوا تھا۔ دیکھو یہ ملازم فوجی باآنکہ حکیم مذکور کے علاج کرنے سے بچ رہا مگر تاہم اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نسبت صلبوہ کا جملہ درج ہے۔ اگر مردہ کے بغیر صلبوا کا استعمال کرنا ممنوع ہوتا تو یہ قابل عزت مصنف اپنی کتاب میں اس کو درج نہ کرتا۔ رافعك میں تو روحانی کا پیوند لگایا ہی تھا اب یہاں پر صلیب کے معنی لینے میں سولی دی جانے ساتھ مہرہ گردن کے ٹوٹنے کی قید لگاتے ہیں جس سے پایا جاتا ہے کہ آپ اپنے تئیں عربی زبان کا مختار کل تصور فرماتے ہیں جدھر چاہیں اس کو جھونک دیں۔ یہ نہیں جانتے کہ غیر زبان میں تصرف کرنا محض نادانی ہے۔

ایک نامور شاعر صاحب دیوان نے امشب پر اصبح کو قیاس کیا، دوسرے نے باندک روز خواہد گشت مجنون، کہا دونوں مطعون ہوئے پہلے نے تصرف بے جا کیا دوسرے نے اندک روز میں فارسی کو پنجابی کا تابع کر دیا جیسا کہ مولانا اکثر اپنی عربی میں کہا کرتے ہیں۔

آپ حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۱۹ پر اس دیار کے علماء پر تعجب کر کے فرماتے ہیں کہ جملہ انّی متوفیك کو آیہ میں رافعك کے بعد رکھتے ہیں تاکہ معنے درست ہو جاویں حالانکہ ایسا کرنے سے بھی معنی مطلوبہ حاصل نہیں ہوتے کیا رفع کے بعد اور مسیح کے تطہیر ذیل کی پہلی موت مسیح واقع ہوگی۔ یہ کہنا بھی لغو ہے۔ پھر وہی علماء کہتے ہیں کہ موت مسیح مواعید مندرجہ کے بعد واقع ہوگا۔ یہ کہنا بھی ویسا ہے یوں تو جملہ انی متو فیك آیہ کے اخیر پر ہوگا تو پس اس طرح کرنے سے ترتیب قرآنی کہاں رہی۔ پھر تو آیہ مذکور اس طرح ہو جاوے گی

یا عیسی انّی رافعك الیّ و مطهّرك من الّذین کفروا و جاعل الّذین اتّبعوك فوق الذین کفروا الی یوم القیامة ثم بعد القیامة ننزلك من السماء ثم متوفیك فلا سبیل لهم الی تحریف هذه الآیات و تقدیمها و تاخیرها من عند انفسهم الا ان یقولوا ان المسیح لا یتنزل و لا یموت الا بعد یوم القیامة و هذا خلف۔

مولانا (یعنی مرزا صاحب قادیانی) جملوں کو آگے پیچھے رکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے کیونکہ واؤ ترتیب کو نہیں چاہتا۔ جملہ مواعید اپنے اپنے وقت پر بلاترتیب واقع ہو سکتے ہیں مگر ہمیں تو زیادہ تر افسوس یہ ہے کہ آپ ثم اور واؤ کے معنی نہیں سمجھتے، نہ ان کے موارد پر نظر فرماتے ہیں چنانچہ بجائے واؤ آپ کا ثم ہی ثم لانا مشاہد عادل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس امر پر ہے۔ سمجھیں تو خود نہیں اور تعجب کریں دوسروں پر۔ سچ ہے الٹا چور کوتوالی ڈانٹے۔ علماء کو کون سی ضرورت اس امر پر مجبور کرتی تھی کہ جملوں کو پس وپیش کر کے مرتکب تحریف قرآنی ہوتے چونکہ ترتیب وقوعی ان میں ضروری نہیں کما مرّ ۔لہذا جملوں کا اپنے اپنے محل پر بدستور رہنا ان کے معانی مقصودہ میں کوئی خلل پیدا نہیں کرتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعتراض آپ نے اپنے ذہن رسا سے پیدا کیا۔ اور ناحق علماء کو بدنام کرتے ہیں ۔اس اعتراض سے تو آپ کے کمال ظاہر ہوتے ہیں بھلا کہیں جملہ و انی متو فیك کو آیہ مذکور کے آخر پر رکھنے سے یہ معنی کہ بعد القیا مۃ ننزلك من السماء ثم متو فیك .. الخ حاصل ہوتے ہیں۔ جس حال میں واؤ عاطفہ صرف جمع کے لئے آتا ہے اور ترتیب کو مستلزم نہیں، پھر ثم کہنا کیسا۔ اور معنی مذکور پیدا کرنا کہاں سے ہوگا۔ یہ تو ایسا ہے کہ آیہ و او صا نی بالصلوۃ و الز کوۃ ما دمت حیاوَ برّاً بوا لد تی .. الخ کے یہ معنی کریں کہ میرے مرنے کے بعد مجھے میری ماں کے ساتھ بھلائی کرنے والا بنایا جس کی لغویت پر ظاہر ہے بلکہ واؤ عاطفہ کو ثم کے معنی میں لینے سے جو فساد ظاہر ہوتا ہے وہ آیہ انی متو فیك میں بھی پایا جاتا ہے یعنی اس میں بھی بقول آپ کے اگر ترتیب کو ضروری مانیں تو لازم آتا ہے کہ مواعید ثلاثہ کے بعد میں کفار پر تیرے متبعان کو قیامت تک غلبہ دونگا۔ یعنی تیری موت اور رفع الی اللہ وغیرہ کے بعد تیرے متبعین کا غلبہ کفار پر شروع ہو کر تا قیامت رہے گا، نہ اس کی حین حیات میں نہ اس اثنا میں جب وہ خدا کی طرف اٹھائے جا رہے تھے چونکہ یہ آیت بذریعہ الہام آپ کی شان میں بھی نازل ہوئی تو معنی اس کے یہ ہوئے کہ آپ کی حین میں آپ کے متبعین یا حواریوں کا کوئی غلبہ کفار پر نہیں۔ چونکہ غلبہ سے آپ کی مراد صرف بذریعہ ادلہ قطعیہ کے اپنے حریف پر غالب ہونا ہے تو مطلب یہ ہوا کہ آپ کے متبعین ادلہ قطعیہ کے پیش کرنے میں بمقابلہ اپنے حریف کفار کے ہر طرح عاجز اور کمزور ہیں۔ ہاں آپ کے مرنے کے بعد ان کا غلبہ ہوگا۔ کیا مولانا (مرزا قادیانی) آپ کا یہی مقصود ہے۔ آپ کی موجودگی میں اچھے کامیاب ہوئے کہ آپ کی موت کے بعد سرخرو ہوں گے آپ خفا نہ ہوں یہ معنی آپ کے اجتہاد اور خوش فہمی سے پیدا ہوئے۔

غرض واؤ عاطفہ پر اگر ترتیب کا بار گراں لاد دیں جس کا وہ متحمل وجوباً نہیں ہو سکتا، اور را فعك کو متو فیك پر متفرع قرار دیں، تو اسی قسم کی خرابیاں سرزد ہوں گی۔ ہم تو آپ کو معارف قرآنی کا ماہر اس حالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قبول کر سکتے ہیں کہ قرآن شریف سے اس کے نظائر پیش کریں جس حالت میں ایک مقام پر بذریعہ عطف دو امر اصل اور فرع قرار دیئے گئے تو پھر دوسرے مقام پر ویسی ہی ترتیب میں اصل کو بتمامہ کیونکر ترک کیا (قولہ: ترک .الخ یہ نہ کہنا کہ یوں تو وعدہ مطھرك من الذين كفروا کی بابت بھی دوسری آیت میں کوئی ذکر نہیں اس کا اعادہ ضرور نہ تھا کیونکہ یہ مفہوماً بل رفعه الله اليه میں داخل ہے جب اصل موجود ہے تو ذکر فرع کا ضروری نہیں۔منہ) کیا بغیر اصل کے فرع کا وجود پایا جاتا ہے۔دل تو نہ چاہتا تھا کہ لفظی بحث کو چھیڑ کر ناحق دردسر خریدتے، پر کیا کریں آپ نے صحت الہام کے لئے اس کی عربی عبارت کی صحت کو شرط گردان لیا۔اور ہمیں بھی آپ کے الہامات کی صداقت یا غیر صداقت کو دریافت کرنا ہے اس واسطے اس بحث کو بھی لیا۔ضرورۃ الامام میں جناب نے خود تحریر فرمایا کہ جس الہام کی عربی عبارت میں بروئے صرف ونحو کی غلطیاں پائی جائیں وہ قابل پذیرائی نہیں چنانچہ اسلئے آپ نے ایک شخص کے الہام کو ردی تصور فرمایا جو آپ سے بیعت کرنے آیا تھا اس لئے ہم نے بھی آپ کی عربی عبارات کو پڑتالا،اور اس میں چند غلطیاں پائیں جن کا ذکر آخر کتاب میں درج ہے۔ابیات مولف

خوب سمجھا مولوی نے مطلب قرآن کو
کردیا تاراج پل میں دفتر ایمان کو
واؤ اور ثم کے معنی ایک سمجھا دوستاں
پا گئے ہم علم و فضل مہدی دوران کو
معبر ترتیب پر اوترا جو آ کر نا خدائے
اپنے ہاتھوں سے ڈبویا کشتی عرفان کو
تھا عبث پھرتا رہا ایدھر ادھر مثل مگس
اس لئے پایا نہ بوئے روضہ رضوان کو
رکھے گو کتنا ہی کوئی زہد و ورع و اتقا
لیک اترانا نہیں واجب کبھو انسان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاک راہ انبیاء ہیں تاجداران جہان
کب پہنچتا ہے کوئی انسان ان کی شان کو
مارتا ہے وہ دنی ہے صاف لاف برتری
جو نہ سمجھے کچھ بھی اپنے نفع اور نقصان کو
بارگاہ کبریا میں عاجزی آتی ہے کام
کبر سے دیکھا ضرر پہنچا نہ کیا شیطان کو
آبرو پاتے ہیں خاکی خاکساری سے سدا
باد نخوت سے ہیں پاتے شعلہ نیران کو
ظاہر قرآن کے معنی نہ کرنا اور کچھ
ہاتھ سے دینا نہ صادق گوہر ایمان کو

کافیہ میں حروف عاطفہ کے باب میں درج ہے:

و ھی الوا و و الفاء ثم و حتی واو و امّا و ام و لا و بل و لکن فا لار بعة ا لاو ل المجمع و الوا ؤ و للجمع مطلقاًلا تر تیب فیھا

پھر آپ ترتیب کے درپئے کیوں ہوئے۔قطع نظر اسکے دیگر آیات قرآنی میں ہر جگہ یہ ترتیب ملحوظ نہیں۔نہ واؤ عاطفہ ثم کے معنی میں آتا ہے کما مرّ۔براہ نوازش ذرہ مختصر معانی کی یہ عبارت ملاحظہ فرماویں۔

الفصل و الو صل بد ء بذ کر الفصل لا نہ ا لا صل و الفصل طارٍ عا ر ض علیه حا صل بز یا دۃ حر ف لکن لما کا ن الو صل بمنز لة الملکة و الفصل بمنز لة العدم و الا عدا م انما تعرف بملکا تھا بد ء فی التعریف بذ کر الو صل فقا ل الو صل عطف بعض الجمل علی بعض و الفصل تر که ۔ ای تر ك عطف علیه فا ذا اتر جملة بعد جملة کا لاو لی اما ان یکو ن لھما محل من ا لا عرا ب او لا و علی الاول ای علی تقدیر ان یکو ن للا ولی محل من ا لاعرا ب ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصد تشريك الثانية اولا فی حكمه ، ای فی حكم الاعراب الذی كان لها مثل كونها خبر مبتدأ او حالاً او صفة اونحو ذالك عطفت الی من امته ؟ عليها ای علی الاولی ليدل العطف علی التشريك المذكور كالمفرد فانه اذا قصد تشريكه ، لمفرد قبيله فی حكم اعرابه من كونه فاعلاً او مفعولاً او نحو ذالك وجب عطفه عليه ـ فشرط كونه ای كون عطف الثانية علی الاول مقبولا بالواو و نحوه ان يكون بينهما ای بين الجملتين جهة جامعة نحو زيد يكتب ويشعر لما بين الكتابة و الشعر من التناسب الظاهر و يعطی و يمنع ؟ لما بين العطا و المنع من التضاد بخلاف زيد يكتب و يمنع او يعطی ويشعر ذلك لئلا يكون الجمع بينهما كالجمع بين النصب و النون و قوله نحوه اراد به ما يدل علی التشريك كالفاء و ثم و حتی و ذكره هشو مفسد كانّ هذا الحكم مختص بالواو لان لكل من الفاء و ثم و حتی معنی محصلاً غير التشريك و الجميعة فان تحقق هذا المعنی حسن العطف و ان لم توجد جهة جامعة بخلاف الواو .. الخ ـ

اس بیان سے آپ پر واضح ہو گیا ہوگا کہ ثم اور واؤ عاطفہ کا استعمال کس کس موقع پر کیا جاتا ہے اور چونکہ آیہ مذکور میں صرف بل رفعه الله درج ہے اور توفی وغیرہ کچھ نہیں لہذا رفع سے مطلق رفع مراد لینا زیادہ تر مستحسن اور قرین قیاس ہے۔ اور مطلق کو چھوڑ کر مقید یعنی رفع روحانی کو اختیار کرنا ترجیح بلا مرجح، اور ظاہر قرآن کو چھوڑ کر در پئے تاویلات ہونا متصور ہوگا۔ وہ بھی بغیر کسی وجہ کے کیونکہ یہاں تو توفی کا وجود ہی نہیں کہ اس کے معنی امانت کر کے رفع الی الله کو اس پر متفرع قرار دیں اور اس سے رفع روحانی مراد لیں لغت میں رفع کے معنی بلند کرنا، اور اٹھانا ہے، نہ ایسا اٹھانا کہ جسم کو چھوڑ کر صرف روح کو اٹھالیں۔ جس حال میں یہاں نہ قرینہ سے موت مسیح پائی جاتی ہے نہ بروئے لغت، رفع میں مفہوماً کوئی ایسی قید موجود ہے تو پھر خواہ مخواہ ایسی رفع کے ساتھ روحانیت کی دم لگانا وضع زبان کی مخالفت پر آمادہ ہونا نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر زیادہ تر قابل توجہ یہ امر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ پہلی آیت میں تو بقول آپ کے وعدہ اماتت اور رفع الی اللہ دونوں موجود ہیں لیکن آیہ ما قتلوہ میں صرف رفع الی اللہ درج ہے، اماتت کوئی بھی نہیں اس وعدہ کا ایفاء اور اظہار اس آیت میں ضروری تھا کیونکہ جو ضرورت اس کی بروقت وعدہ کے تھی ایفاء کے وقت بھی اس کی وہی ضرورت تھی۔ پھر اس کو کیوں ترک کیا۔ پس اس کی وجہ بجز اس کے اور کیا ہوسکتی ہے کہ نہ پہلی آیت میں کوئی وعدہ اماتت تھا نہ اس کا اعادہ اور ایفاء لازمی امر تھا اگر اماتت کا وعدہ ہوتا تو خداوند کریم چونکہ اپنے وعدہ کا خلاف نہیں فرماتا اس لئے اس آیت میں بھی ذکر اماتت ہوتا۔ یعنی اس طرح کہ بل توفیہ اللہ و رفعہ الیہ ممکن ہے جملہ و رافعک الیّ بطور عطف تفسیر کے واقع ہوا جیسا کہ شرح عقاید نسفی کی یہ عبارت و الصلوۃ علی نبیہ محمد ن المؤید بساطع حججہ و واضح بیناتہ ، چنانچہ تفسیر حسینی وغیرہ میں اسی لئے متوفیک کے معنی میں اٹھانے والا ہوں تجھے دنیا سے، درج ہیں، جس حال میں خدا تعالی نے خود جملہ متوفیک کی تفسیر رافعک الیّ فرمادی تو پھر بزور متوفیک کے معنی ممیتک کیونکر ہوسکتے ہیں اور رافعک سے رفع روحانی کس طرح لے سکتے ہیں کیونکہ رفع کے معنی مطلق اٹھانا ہے نہ اس طرح کہ جسم تو خاک پر رہے، اور روح اٹھائی جاوے۔ کما مرّ۔

آپ نے حمامۃ البشری اور نور الحق وغیرہ میں بڑا زور متوفیک پر دے کر فرمایا کہ:

> قرآن میں کئی ایک مقامات پر لفظ توفّی کا استعمال ہوا وہاں بمعنی اماتت آیا ہے اگر توفی کا فاعل خداوند تعالی ہو اور مفعول اس کا کوئی آدمی ہو تو اس کے معنی اماتت ہوں گے۔ اگر کوئی آدمی خلاف اس کے ثابت کردے تو ہزار روپئہ انعام ہم سے لے۔

مولانا (مرزا قادیانی)! ہم عرض پرداز ہیں کہ بحث تو اس میں ہے کہ توفی کے بعد جو رفع الی اللہ درج ہے اس میں رفع روحانی مراد ہے یا جسمانی، اور آپ بیان مذکورہ میں رفع کو ذکر ہی نہیں فرماتے۔ پھر ایسی توفوں سے ہم کو کیا ہمیں تو توفی اور رفع دونوں سے کام ہے نہ تنہاء توفی سے (قولہ توفی .. الخ۔ یہ توفی اور رفع الی اللہ دونوں مل کر حیات مسیح ثابت کرتے ہیں جو عالم ملکوت سے علاقہ رکھتی ہے، نا عالم ناسوت سے لہذا حیات اولین کو حیات ثانیہ پر قیاس کرنا محض مبنی بر جہالت و نادانی ہوگا۔ ہم برائی العین دیکھ رہے ہیں کہ جہاں اللہ جس جانور کو رکھتا ہے وہاں ویسے ہی سامان زندگی موجود کردیتا ہے اس قاعدہ مستمرہ کی رعایت سے خداوند عالم نے مسیح کو بعالم ملکوت زندہ رکھا گیا۔ ملائکہ وہاں مرتے ہیں کہ مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریں، ہاں جب وہ دنیا میں پھر آویں گے تب دنیا کے قواعد ان پر پھر جاری ہوں گے اور وہ اس طرح پر مریں گے جس طرح دوسرے اہل روزگار مرتے ہیں)۔ آپ اگر کسی حدیث یا آیہ میں دونوں لفظ بصورت موجودہ دکھا سکیں تو بسم اللہ دکھاویں ہم بصدق دل قبول کرلیں گے۔ ورنہ آپ کے قیاس مع الفارق کو کون مان سکتا ہے۔ نہ توفی کے بعد کسی کے حق میں رفع الی اللہ درج ہے نہ کوئی مرفوع الی اللہ دان کی طرح ہوا۔ پھر آپ دکھائیں گے کہاں سے اسی رفع ہی نے توتوفی کو اماتت کے مجازی معنی میں جانے سے روک دیا ہے یہی رفع ہے جس کے باعث یہ توفی دوسرے توفوں سے ممتاز ہے۔ آپ نے ہمارے لئے ہزار روپئہ کا انعام مشتہر فرمایا ہے ہم غریب آدمی اس قدر سرمایہ تو نہیں رکھتے کہ اسی قدر انعام آپ کیلئے مشتہر کریں مگر یہ تو عرض کئے دیتے ہیں کہ اگر آپ توفی اور رفع دونوں کو بصورت موجودہ کسی آیت یا حدیث میں دکھاویں تو آپ کی مہدویت وکمال ذاتی کو مان لیں گے۔ توفی اور رفع کے اصلی معانی اور موارد کی گفتگو کو جانے دو ہمارے دعوی کی تائید کیلئے اس سے زیادہ اور کون دلیل قطعی ہوسکتی ہے کہ بقول آپ کے ایک آیت میں اللہ تعالی نے چند مواعید کا ذکر فرمایا اور بروقت ضرورت توفی کے ایفاء کی بابت کچھ ذکر ہی نہ کیا۔ کیا متوفیك ان مواعید میں سے نہ تھا جس حال میں وہ بھی ایک وعدہ تھا تو اس کا ایفاء کیوں نہ فرمایا۔ کیا ذات باری سے تخالف وعدہ ممکن ہے نعوذ باللہ من ذلك

ہاں مولانا! واقعی اماتت کا کوئی وعدہ نہ تھا۔ نہ اس کا ایفا لازمی تھا اس واسطے جناب باری تعالی نے اپنی پاک کلام میں دوسری آیت میں اس کا ذکر تک نہ کیا اور نہ اس لئے مفسرین میں سے کسی پاک طینت نے موت مسیح کو مانا۔ آیت مذکور میں انّی متو فیك میں ضمیر مخاطب کا مرجع حضرت عیسی بن مریم کی ذات خاص کو اور را فعك میں ویسے ضمیر کا مرجع اس کی روح کو قرار دینا کیسی حیرت انگیز کاروائی ہے۔ اسی آیت پر اس قدر پھرتیاں یاد آگئیں بھلا کہیں اس کی نظیر کلام اللہ میں سے اور بھی تو پیش کرو۔ معطوف اور معطوف علیہ کے احکام ہم نے مختصر معانی سے پہلے نقل کر کے دکھائے ان احکام کی رو سے کاروائی مذکورہ ناجائز ہے پھر اس کے جواز کے کیونکر قائل ہوں۔ یہ رفع الی اللہ تو مصلوب ہوجانے کی صورت میں بھی حاصل تھا کیونکہ روح کسی طرح فنا پزیر نہیں۔ پھر بقول آپ کے معمولی موت کو رفع الی اللہ سے خاص کر کیوں تعبیر کیا۔ اگر ایک نبی ناحق کفار کے ہاتھ سے گرفتار ہوکر مصلوب یا مقتول ہوجاوے تو اس کی روح رفع الی اللہ سے محروم رہے گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں نہیں وہ ہر حالت میں مرفوع الی اللہ ہوگی کفار کے لعنتی کہنے سے اسکے دامن عصمت پر ہرگز معصیت نہیں بیٹھ سکتی پھر معمولی موت کو علی الخصوص رفع الی اللہ کیوں قرار دیا۔ آپ کا بیان اس بارہ میں کوئی تقویت نہیں بخشتا اور نہ کسی عمدہ ثبوت پر مبنی ہے۔

آؤ یہ نکتہ ہم بتاویں۔ کہ نہ معمولی موت واقع ہوئی نہ اللہ جل شانہ نے بطریق ترجیح بلا مرجح اس کو رفع روحانی سے تعبیر کیا۔ یہی وجہ ہے کہ اب تک باوجود اس قدر مخالفت اور ادعائے باطل کے اصل وجہ موت مسیح آپ معلوم بھی نہ کر سکے، کس بیماری یا حادثہ سے فوت ہوئے شاید بعد ازیں من عند انفسهم کوئی عارضہ بھی موت مسیح کے لئے تجویز فرمالیں کیونکہ اس دکان پر اس قسم کے امتعہ کا سدہ کی بڑی خرید وفروخت شروع ہے جنس صدق کی اصلاً قدر نہیں تمام مذاہب کا اس پر اتفاق ہے کہ روح فنا پذیر نہیں اور قرآن میں بھی یہی ذکر ہے کہ حضرت مسیح ہی مصلوب اور مقتول ہونے سے بچے اور وہی مرفوع الی اللہ ہوئے، نہ یہ کہ بچے تو عیسی اور مرفوع الی اللہ ان کی روح ہوئی۔ کیا مقتول اور مصلوب ہوجانے میں مرفوع الی اللہ نہ ہوتے جس حال میں یہ رفع روحانی اس حالت میں حاصل تھا۔ پھر دوسری قسم کی موت کو رفع روحانی کے ساتھ علی الخصوص کیوں ذکر کیا۔ یہ خصوصیت تو پہلی ہر دو اقسام موت میں بھی تھی۔ اس خصوصیت کا ذکر یہاں عبث ہے چونکہ ذات باری ایسے عیوب سے منزہ ہے لہذا ثابت ہوا کہ رفع روحانی مراد لینا لغو ہے۔ ضمائر صاف بتا رہے ہیں کہ عیسی مقتول ہونے یا مصلوب ہونے سے بچے اور وہی آسمان پر اٹھائے گئے نہ یہ کہ بچے تو عیسی اور اٹھائی گئی روح ان کی۔ ہمیں کیا ضرور ہے کہ ظاہر قرآن کو چھوڑ کر الٹے معنی کریں۔ متوفيك میں پہلے ضمیر کا مرجع تو حضرت عیسی کو اور رافعك میں اسی ضمیر کا مرجع اس کی روح کو قرار دیں پھر طرفہ تر یہ کہ اگر آپ کی اس داستان مصنوع کو جس کا ذکر ہو چکا صحیح قرار دیں بھی تو لازم آتا ہے کہ خداوند تعالی نے اس امر کا ذکر اپنی کتاب مجید میں کچھ نہ فرمایا جو بر عایت بلاغت وفصاحت قرآنی نہایت ضروری تھا۔ کیا مسیح کا دار پر عرصہ تک لٹکا رہنا اور پھر وہاں سے باتفاق حسنہ اتارا جانا، اور ہنوز اس کا بقید حیات ہونا، اور نواح کشمیر میں عرصہ تک پھرتے رہنا، اور آخر وہیں وفات پانا قابل ذکر نہ تھا، جس کو خداوند نے بتمامہ چھوڑ دیا۔ بل رفعه الله اليه کی جگہ صرف اماته الله ہی کیوں نہ فرمادیا۔ کیا ایسا فرمانے سے رفع روحانی ہاتھ سے نکلا جاتا تھا۔ اور کیا اس قسم کے اقتصار اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک ناجائز قرآن شریف کی شان بلاغت پر حرف نہیں آتا۔ بھلا اس قسم کا اقتصار کہیں کلام اللہ میں اور بھی تو دکھاؤ۔ خداوند کریم نے کبھی ایسے ضروری پارٹ کو ترک نہیں کیا جس سے مائدہ مضمون میں ایک خلل عظیم راہ پاوے، یوسف علیہ السلام کنویں میں ڈالے گئے مگر وہاں سے نکلے بھی، خلیل اللہ پخہ میں ڈالے گئے آگ ان پر گلزار ہوئی اور وہ بچ رہے، حضرت نوح طوفان میں سراسیمہ تھے مگر خداتعالی نے بچا لئے۔ کیا یہ ذکر بچاؤ کا کلام اللہ میں ہر ایک نبی کا خداوند نے درج نہیں کیا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ حضرت مسیح جیسا اولوالعزم نبی سولی پر بموجب عقاید جناب چڑھایا جاوے، اور اس کی رہائی کا ذکر خداوند بتمامہ چھوڑ دیوے اور صرف اس رفع روحانی یا موت معمولی کا ذکر کرے جو ایک عرصہ کے بعد نواح کشمیر میں واقع ہوئے۔ پہلے تو اس امر کی ضرورت ہے کہ حضرت عیسی نے سولی پر سے کس طرح مخلصی پائی۔ انجیلوں اور قرآن شریف میں جملہ حالات حضرت مسیح کے درج ہیں مگر نواح کشمیر میں جو ایک عرصہ تک رہے وہاں کا کوئی حال درج نہیں ہے تو پھر یوں ہی اقاویل باطلہ پر کون ایمان لاسکتا ہے۔ اور بلا ثبوت قطعی اپنی قیامت کو عمداً کون گندہ کرے جہاں پر جھوٹے امام کانوں پر ہاتھ رکھیں گے۔ مولانا! کبھی ایسا بھی کہا کرتے ہیں کہ زید کو اس کے دشمنوں نے قابو میں لاکر سولی پر چڑھا دیا جہاں وہ عرصہ تک لٹکا بھی رہا، باوصف اس کے نہ وہ قتل کیا گیا نہ سولی دیا گیا۔ وہ تو اپنی موت سے جان بحق ہوا تھا صرف ان پر شبہ ڈالا گیا۔ یہاں پر کہنے والا کہہ سکتا ہے کہ ہیں یہ کیا بات ہوئی کہ سولی بھی دیئے گئے اور وہاں لٹکے بھی رہے پھر اپنی موت سے کیونکر رحلت فرمائی، تاوقتیکہ موت کا حال بیان نہ کرے متکلم کی نسبت یہ اعتراض باقی رہتا ہے کہ کیوں اس نے ایسے بیان کو ترک فرمایا۔ چونکہ یہ اعتراض آپ کی داستان مصنوعی سے پیدا ہوا ہے لہٰذا داستان مذکور ہی حلیہ صدق سے سراپا معرّا ثابت ہوئی۔

سنتے ہیں کہ: مسیح ہندوستان میں، کے نام سے آپ کوئی کتاب تالیف فرما رہے ہیں۔ جس حال میں بنا ہی راستی پر نہیں تو کتاب کیا ہوگی۔ ضرور ایک مضحکہ ہوگا۔ ایک کتاب آپ نے ایسی بھی بنائی تھی جس میں بابا نانک کو مسلمان ثابت کیا۔ اس پر سکھ اور ہندو کچھ ملتفت نہ ہوئے، نہ وہ مسلمانوں کے حق میں کچھ مفید ثابت ہوئی بلکہ اس سے ایک قسم کا خبط ظاہر ہوتا ہے کہ مسلمان علمائے دین کو تو آپ بوجہ مخالفت یہود اور نصاری قرار دیتے ہیں اور بابا نانک کو مسلمان۔ سبحان اللہ، الہام ربانی ہو تو ایسا ہی ہو جس آدمی کے دیدہ انصاف میں گرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعصب نہیں پڑی وہ بادنی تامل مولانا کی غلطی کو پا جاوے گا۔ آپ آیات مندرجہ بالا سے رفع روحانی ثابت فرماتے ہیں جس کے ماننے سے کئی فساد لازم آتے ہیں بعض ان میں سے پیشتر معرض بیان میں لائے گئے اب مزید براں اور سنیئے کہ آپ اس امر کے قائل تو معلوم ہوتے ہیں کہ بعد انبیاء کے روحیں ملیك مقتدر کے جوار رحمت میں جگہ لیتی ہیں خواہ موت بذریعہ صلیب واقع ہو یا بذریعہ قتل یا کسی اور سبب سے ہر حالت میں انہیں رفع روحانی ہوگا۔ پس آپ کی تقریر سے رفع روحانی کئی اقسام پر منقسم ہوا۔

ایک رفع روحانی تو وہ ہے کہ ایک نبی کو پھانسی دے کر مار ڈالیں،

دوم وہ کہ اسکو قتل کر دیں۔

تیسرے وہ موت جو ناگہانی یا کسی طبعی باعث سے واقع ہو

مگر جب اللہ جل شانہ کی کلام پاک کو دیکھتے ہیں تو وہاں تیسری قسم موت کا کوئی ذکر ہی نہیں۔ وہاں تو صرف بل رفعه الله اليه درج ہے۔ اگر اس رفع کو رفع روحانی مانیں تو صورت دعوی یہ ہوگی کہ رفع روحانی قسم، اول و دوم تو واقع ہی نہیں ہوئی، مگر تیسری قسم رفع روحانی کی جو رافعك میں پائی جاتی ہے ضرور واقع ہوئی جس حال میں تیسری قسم موت کی معلوم نہیں ہوئی کہ آخر کس عارضہ سے فوت ہوئے تھے اس واسطے اس رفع روحانی کو بھی کوئی تیسری قسم قرار نہیں دے سکتے، نہ رفع روحانی کے رفع روحانی کوئی خاص قسم ہوسکتی ہے کیونکہ التقسيم ضم مختصّين اذا كثر الى مشترك، کے بموجب یہ تقسیم ہی درست نہیں۔

خداوند تعالی نے دو قسم کی موت بیان فرما کر ان کے وقوع سے قطعی انکار فرمایا کہ نہ وہ مصلوب ہوئے نہ مقتول۔ پھر تیسری قسم کو صاف لفظوں میں کیوں نہ بیان فرمایا حالانکہ دو قسم موت کے بعد تیسری قسم موت کی جو واقع ہوئی تھی اس کا بیان کرنا ایسا ضروری تھا جیسا کہ پہلی دو قسموں کا بیان ضروری تھا۔ اور رفع روحانی کے بیان کی چنداں ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ وہ ہر قسم کی موت انبیاء میں مفہوماً داخل ہے۔ اب وجہ ظاہر ہے کہ جب موت واقع ہی نہ ہوئی تھی پر ذکر اسکا کیونکر ہوتا مطلق رفع کی ضرورت تھی اسکو صاف اور صریح تحریر کر دیا۔ یہ رفع، رفع جسم و جان دونوں کو شامل ہے۔ یہ وہ رفع نہیں جو موت کے بعد ارواح انبیاء کو ہوا کرتا ہے۔ پس اس جگہ رفع مذکور اور توفی باہم نسبت تساوی رکھتے ہیں نہ نسبت تبائن۔ قیام قرینہ کے وقت مجازاً توفی کے معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اماتت بھی ہوا کرتے ہیں اور کیوں نہ ہو کہ مردہ کا جسم وجان دونوں صفحہ ہستی سے اٹھائے جاتے ہیں اور یہ ہیئت گذری موجود نہیں رہتی ۔ یہی باعث ہے انتقال اور رحلت اور تودیع اکثر مقامات میں بمعنی موت یا اماتت مستعمل ہوتے ہیں بلحاظ قرینہ نہ کہ ہر موقع پر وہی معنی لئے جائیں گے۔

مولانا! خدا کے غضب سے نہیں ڈرتے ۔ایک تو رفع پر اپنی طرف سے قید روحانی لگاتے ہیں پھر بھی مطلب حاصل نہ ہوا، تو اس رفع روحانی کو معمولی موت کے متعلق فرمایا۔ حالانکہ باوجود بزور سعی بیجا کے اب تک جناب کو یہ بھی معلوم نہیں کہ موت کس طرح واقع ہوئی وضع زبان کا لحاظ نہیں جمہور مفسرین کے خلاف جو کچھ زبان قلم پر آیا لکھ دیا، نیت بدرا بہانہ بسیار۔اور کوئی ایسا کرے تو تفسیر بالرائے کا ملزم خدا کا چور، آپ کریں تو کوئی باز پرس ہی نہیں ۔اس قدر حرکات ناشائستہ کرنے سے رفع کو اپنی حالت پر ہی کیوں نہ رہنے دیں، کہ ہر طرح کی خرابیوں سے محفوظ رہیں۔اور تفسیر بالرائے کے بھی مرتکب نہ ہوں اب آپ آیت فلما توفیتنی سے اپنا مدعا ثابت فرماتے ہیں حالانکہ اس سے بھی ہمارا ہی مدعا ثابت ہوتا ہے۔کلام اللہ میں زبانی مسیح درجن ہے و ما قلت لھم نہیں کہی میں نے انہیں یعنی امت کو ا لا ما امرتنی بہ مگر وہ بات جو حکم کیا تو نے مجھے ساتھ اس کے کہ ان سے کہوں توحید اور عبادت کرنا، اور میں نے نہیں کہا مگر ان اعبدوا اللہ ربی و ربکم یہ کہ عبادت کرو خدا کی جو رب میرا اور تمہارا ہے و کنت علیھم شھیدا۔اور تھا میں ان کے افعال پر گواہ یا نگاہبان ما دمت فیھم جب تک تھا میں بیچ ان کے فلما توفیتنی پھر جب پھیر لیا تو نے یعنی آسمان پر اٹھالیا، یا مار ڈالا تو نے کنت انت الرقیب علیھم تو تھا نگہبان ان پر، اور دیکھنے والا ان کے اعمال کو۔

تفسیر قادری میں اگرچہ مار ڈالا بھی درج ہے مگر پہلے معنی نہایت ہی مناسب مقام ہیں قطع نظر اسکے کہ اس موت کو مابہ النزاع سے کوئی علاقہ بھی نہیں -کما مرّ ۔

فلمّا توفّیتنی میں فاء کلمہ ترتیب اور تفریع کے لئے آیا۔اس لئے اگر توفّیتنی بمعنی امتنی تھا تو اس کے ماقبل میں ذکر حیات چاہیے تھا کیونکہ حیات اصل اور موت اسکی فرع ہے، بجائے ما دمت فیھم ،ما دمت حیاً چاہیے تھا جیسا کہ او صانی بالصلوۃ .. الخ میں فرمایا کیونکہ حکم مذکور تادم حیات تھا اور یہ حکم صرف اس وقت تک جب تک آپ ان میں رہے، نہ یہ کہ جب تک ان میں رہے تب تک ہی آپ زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، اور پیچھے مر گئے۔

اب یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ ما دمت فیھم میں جو ضمیر موجود ہے وہ کس طرف راجع ہے۔ سو ظاہر ہے کہ ضمیر مذکور ان لوگوں کی طرف راجع ہے جن کا ذکر اس آیت میں ہے:

و اذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم

یاد کرو تم اے محمد ﷺ جب کہا خدا نے عیسی فرزند مریم کو آسمان پر اٹھانے کے بعد یا کہے گا اللہ جل شانہ قیامت کے دن نصاری کی تہدید اور تذلیل کے واسطے

أأنت قلت للناس اتخذونی و امی الھین من دون اللہ کیا تو نے کہا تھا لوگوں کو پکڑو تم مجھے اور میری ماں کو دو خدا سوائے خدا کے

قال سبحانك کہا عیسی نے یا کہے گا تنزیہہ کرتا ہوں میں تیرے شرک سے تنزیہہ کر کے

ما یکون لی نہیں لائق اور نہیں چاہیے مجھے

ان اقول یہ کہ کہوں میں

ما لیس لی بحق وہ چیز کہ مجھے لائق اور سزاوار نہ ہو۔ الخ۔ قادری

اب ظاہر ہے کہ للنّاس سے وہ لوگ مراد ہیں جن میں حضرت مسیح مدت تک رہ کر ان کے نگران حال رہے اور رفع الی اللہ یا توفی کے بعد ان کا نگران حال خود باری تعالی تھا لیکن ان لوگوں نے بوجہ جہالت حضرت مسیح اور ان کی والدہ کو دو خدا گردان لیا۔

اگر ان کی موت کا وقوع ممالک ہند میں مانیں تو جس قدر مدت تک وہ ان ممالک میں زندہ رہے، اسی قدر عرصہ تک وہ وہاں کے باشندگان کے بھی نگران تھے۔ نہ یہ کہ رہیں تو ممالک ہند میں اور نگرانی کریں ناصریہ اور یروشلم کے باشندگان کی جن میں وہ ابتداء مبعوث ہوئے تھے کیونکہ بروئے شہادت قرآنی نگرانی ان کی تب ہی ہو سکتی ہے جب تک وہ ان میں رہیں۔ جس حال میں وہ ان لوگوں کو چھوڑ کر ممالک بعیدہ ہند کو چلے گئے تھے پھر نگرانی ان کی کیا کرتے، حالانکہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ توفی یا رفع الی اللہ کے وقوع تک وہ برابر ان میں رہے اور نگرانی فرماتے رہے۔ پھر بتلاؤ ممالک ہند میں کب گئے، اور اپنے ملک کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باشندوں کی نگرانی سے کس وقت سبکدوش ہوئے۔ یہ نگرانی تو اسوقت تک ان کے ساتھ رہی جب تک وہ متوفی یا مرفوع الی اللہ نہ ہوئے تھے۔ توفی کے بعد خود ذات باری تعالیٰ ان کی نگران تھی۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح کا رفع الی اللہ قوم نصاریٰ اوران کے ملک میں واقع ہوا، نہ ان کی غیر میں اور داستان مجوثہ مندرجہ بالا حلیہ صدق سے بالکل بے نصیب ثابت ہوئی۔ اور یہ آیت و قد خلت من قبلہ الرسل سے بھی موت مسیح ثابت نہیں ہوسکتی، نہ قد خلت بمعنی قد ماتت کے ہے نہ یہ مراد ہوسکتی ہے کہ جو انبیاء اب دنیا میں موجود نہیں ان سب کو مردہ اور مٹی پتھر کی مانند تسلیم کرلیں۔ یوں تو مسیح بھی اب خاص کسی قطع دنیا میں موجود نہیں مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ مر گئے ہوں، نہ یہ مقتضائے دانش ہے کہ جو امر عادۃً کسی قدر عجیب تر ہو اس کے وجود کا ہی سرے سے انکار کردیں۔ یوں تو سارا عالم طلسم حیرت ہے مگر پھر بھی موجود ہے۔ ایک ہی زمین سے مختلف قسم کے میووں کا پیدا ہونا، مرغ قبلہ نما کا پھرنا، اجسام کی باہمی قوت جاذبہ اوران میں خواص الیکٹریسٹی کا ہونا، عناصر کا باہم ایک مقدار معین کے ساتھ ترکیب پانا، ایک قطرہ آب سے ہزار ہا سرو قامت ماہ طلعت پری پیکروں کا وجود میں آنا، کیا کچھ کم عجائبات سے ہے۔ جس قادر لایزال میں یہ شان کبریائی موجود ہو، وہ حضرت مسیح کو بھی زندہ آسمانوں پر اٹھا سکتا ہے (قولہ: اٹھا سکتا..الخ۔ اس بارہ میں صاحب شمس بازغہ نے بمقابلہ پیر مہر علی شاہ نے؟ کیا اچھا کہا کہ آپ ناحق اس معاملہ کے امتناع اور امکان میں گفتگو کرنے لگے یعنی ان کا آسمان پر اٹھانا جانا، خدائے تعالیٰ کے نزدیک کچھ ناممکنات سے نہیں۔ لیکن ثبوت اس کا بروئے کلام اللہ چاہیے پھر نہ معلوم کہ مولانا قرآن کو چھوڑ کر ایسے بیانات کیوں دیتے ہیں کہ آسمانوں پر گئے کیونکر اور وہاں کھاتے کیا ہوں گے، اپنے یار موافق کی تحریر پر بھی اعتبار نہیں۔ ۱۲ منہ) کچھ صرف حیات مسیح کا ہی آپ نے انکار نہیں کیا بلکہ تمام امارات کبریٰ قیامت کو آپ نہیں مانتے۔ نہ عیسیٰ، و نہ مہدی موعود، نہ دجال، نہ یاجوج ماجوج، نہ دابۃ الارض کا آنا حقیقی طور پر آپ مانتے ہیں۔ نہ یہ کہ واقعی مغرب سے آفتاب طلوع ہوکر باب توبہ بند ہوگا۔ اور اس باب میں جس قدر آیات بینات اور احادیث نبوی ہیں ان کے مجازی معنی یا بلباس استعارہ رکھتے ہیں کیونکہ حقیقی طور پر مانیں تو آپ کی مہدویت میں خلل عظیم راہ پاتا ہے۔ لیکن اس کاروائی کی بنا کسی آیت یا حدیث پر نہیں جہاں کہیں ذرہ بھی منافی مطلب کوئی کلام الٰہی آ گیا بس فوراً اس کو مجاز اور استعارہ کے رنگ میں رنگ دیا یا روحانی کہہ دیا۔ اتنا بھی خوف خدا نہیں کہ یوں تو کلام اللہ کی تکذیب لازم آتی ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بات خواہ فطرۃً کیسی ہی بعید از قیاس اور نادر الوقوع ہو، اپنے مفید مطلب تصور کریں اس کو اپنے لئے خاص کر لیتے ہیں۔ اور وہاں حقیقی معنوں میں رکھ لیتے ہیں۔ چنانچہ مسئلہ کسوفین رمضان کو اپنا مفید مطلب پا کر حقیقی معنوں میں رہنے دیا۔ لیکن مغرب سے آفتاب کا طلوع نہیں مانتے۔ دنیا کے انقلابات کی طرف بھی آپ نے ایک نظر اٹھا کر نہ دیکھا۔ کیسے کیسے صاحب اقتدار دنیا میں آئے اور پھر راہی ملک بقا ہوئے۔ دنیا کی شان و شوکت سے کچھ بھی ساتھ نہ لے گئے۔ کیا اگر لوگوں نے آپ کو امام زمان اور پیشوائے ملت مان لیا اور خدا کے نزدیک وہ عزت نہیں تو کیا اس سے آپ کو کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ خدا کی قسم ناصح مشفق ہو کر کہتا ہوں کہ جلد تر ایسے پر خار رستہ کو آپ ترک کریں، اور جھوٹی تاویلوں سے باز آئیں ورنہ اذیت بہت اٹھاویں گے۔

باب سوم: نزول مسیح علیہ السلام

حدیث لا نبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی احکام کے ساتھ نہیں آنے کا اور آپ کے ختم المرسلین ہونے میں جو نص وارد ہے اسکا بھی یہی مطلب ہے۔ چونکہ حضرت مسیح ہمارے حضرت محمد ﷺ سے پہلے کے نبی ہیں اور نازل ہونے پر نبی ہی ہوں گے اس واسطے حدیث مذکور کے منافی کوئی امر پیدا نہیں ہوتا۔ یہ حضرت مسیح پیرو دین اسلام ہوں گے نہ اس کے غیر کی، اس موقع پر ایک صاحب منکر حیات مسیح فرماتے ہیں کہ: اگر وہ عہدہ نبوت سے مستعفی ہو کر آئے اور معمولی بطور علمائے واعظین وعظ کیا تو عہدہ مذکور سے ان کی معزولی ان کے لئے سزا اور باعث رسوائی ہوئی اور اگر بدستور نبی ہیں اور عہدہ نبوت کے ساتھ دنیا میں آویں گے تو خاتم النبیین کے بعد بھی ایک نبی دنیا میں آیا۔

الجواب: پہلے تو یہ بتلایئے کہ مستعفی کو معزول کیونکر کہہ سکتے ہیں اور معزول اور سزا یافتہ، جیسے مکروہ الفاظ ایک اولوالعزم نبی کی شان میں استعمال کر سکتے ہیں۔ اگر تمسخر اور استہزاء کی راہ سے کہا تاہم غضب کیا ہے ان لوگوں نے ان کی موت ثابت کرنے میں ان کی عظمت اور شرافت کو بھی محو اور منسی کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کسی کتاب میں دیکھا ہے کہ مناظرہ باہمی کے وقت ایک مسلمان مباحث نے حضرت مسیح کو ایسا گرایا اوران کی اہانت کی کہ ایک مسلمان بادشاہ کے حضور سے ان کی نسبت قتل کا حکم ہوگیا۔

بہر حال انبیاء کو ہمیشہ کے لئے ادب کے ساتھ یاد کرنا چاہیے۔ کیا غضب کی بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے لئے صلی اللہ علیہ وسلم کہنا روا رکھیں، اور انبیاء کے بارہ میں ایسے مکروہ لفظ استعمال کریں کہ ،کون قبر پھٹے گی جس سے وہ نکلیں گے،

آسمانوں پر کھاتے کیا، اور رفع حاجت کے لئے کہاں جاتے ہوں گے۔

سچ ہے الظّرف یترشح بما فیه ۔حضرت مسیح کے باب میں جو نیک ارادت اور محبت آپ کو ہے وہ پوشیدہ کب رہ سکتی ہے اور مرید آپ کے قدم بقدم نہ چلیں تو راہ عقبی کیونکر صاف ہو۔

اب مقام غور ہے کہ کیا حضرت خیرالوری ﷺ کی پیروی کرنی ان کی پیشوائی متصور ہے۔ ہمارے حضرت جو دیگر انبیاء کے مصدق وموید ہیں کیا اس میں ان کی رسوائی ہے۔ نہیں نہیں خدا تعالی کے احکام بجا لانے میں ان کی عزت بڑھتی ہے نہ گھٹتی۔ پھر جو پیغمبر ہمارے حضرت کی تائید اور تصدیق پر آوے اس کی کسر شان اور رسوائی کیونکر ہوگی۔ کیا ہمارے حضرت رتبہ میں کسی سے کم ہیں کہ وہ تو دوسروں کی امداد اور تصدیق کریں اور وہ ایسا کریں تو ان کی رسوائی ہو۔ کیا دوسرے انبیاء سے اقرار نہیں لیا گیا کہ آنحضرت ﷺ کو پاؤ تو ان کے دین کی پیروی کرو۔

و اذا؟ اخذ اللّٰه میثاق النبیین لما آتا کم ؟ من کتا ب و حکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتو منن به و لتنصرنه

(یعنی یاد کرواے محمد جب کہ لیا خدا نے عہد و پیان پیغمبروں کا کہ جو کچھ دوں میں تمہیں کتاب اتاری ہوئی، اور سمجھ سے، پھر آئے تمہارے پاس رسول میرا کہ محمد ہیں باور کرنے والا، اور سچا کرنے والا اس چیز کو کہ تمہارے پاس ہے کتاب اور حکمت سے تو البتہ ایمان لاؤ ساتھ اس کے اور یاری و مددگاری کرو تم اس کی)۔

قال کہا اللہ نے۔

و اقررتم کیا اقرار تم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اخذ تم علی ذالك اورلیاتم نے اوپراس کے جوتم نے کہا۔

اصری عہدمیرا۔

قالوا اقرر نا کہناانبیاء نے کہ اقرارکیا ہم نے اورعہد قبول کرلیاہم۔تفسیر قادری

کیسے وعدہ کرنے سے بھی رسوائی ہوئی یارو! توبہ کروکیا مسیح موعود سے یہی تعلیم پائی۔وہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت مسیح آسمانوں پر رہتے کہاں ہونگے، کھاتے کیا، اوررفع حاجت کے لئے جاتے کہاں ہوں گے۔سبحان اللہ۔ان کے نزدیک زمین کے سوائے رہنےسہنے کے لئے جگہ اورکھانے کے لئے کہیں کچھ پیداہی نہیں ہوا۔شاید آپ افلاک کی خرق والتیام کے انکارمیں ہنوزالجھے ہوئے ہیں۔یہ خبرنہیں کہ متاخرین کی تحقیقات کی روسے اس قسم کے مسائل کی لغویت بخوبی ثابت ہوچکی۔اورعلامہ غزالی کے براہین قطعیہ نے واضح کردیا کہ کمال ریاضت کاایک درجہ ایسابھی ہے کہ انسان اس کے ذریعے سے آسمانوں پرجسم خاکی کےساتھ جا سکتاہے۔دیکھوکیمیائے سعادت۔

وائے حسرتا کیابراعقیدہ ہے کہ ایک نبی روح اللہ کی نسبت یہ یقین کریں کہ موت کے خوف سے بحالت قرار پہاڑوں میں چھپاپھرتاہےاورکہیں امن کی صورت نہیں پاتا۔آئے تو تھے منصب رسالت کے پوراکرنے کومگر توکل الی اللہ اوراستقلال کوہاتھ سے دیکراپناکام بحالت زندگی ہی چھوڑ بیٹھے۔ورنہ ثابت ہوناچاہیے کہ نواح کشمیرمیں آکرانہوں نے کیاکیاکام کیا۔اوراس پرکونسافائدہ مرتب ہوا۔کبھی انبیاءبھی ایساکرتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ پربھی قتل کی سازشیں ہوئیں مگرآپ نے حفاظت خوداختیاری سے اپنےتئیں بچاکرپھرکس ہمت اوراستقلال سے اپناکام نبوت کاانجام دیا۔اورہمیشہ دشمنوں سے سینہ سپررہے۔یہی باعث ہے کہ فتح وظفر آپ کے ہمیشہ ہم رکاب تھی مگرحضرت مسیح زندگی ہی میں اٹھائے گئےاورکاررسالت ناتمام رہی۔یہاں سے طالب ذکی خودبچشم انصاف دیکھ سکتاہے کہ کاررسالت میں جس کیلئے نبی مبعوث ہوئے، ہمارے حضرت ﷺ کودیگرانبیاءپرعلی الخصوص حضرت مسیح پرکتناعلومرتبت اورکس قدرفضیلت ہے(قولہ فضیلت..الخ۔کیونکہ جوزندگی میں اپنے لوازم منصبی پورانہ کرے وہ کامل نہیں وہ حیات النبی کے ہم پایہ نہیں ہوسکتے کیونکہ وہ ان کے اداکرنے میں کامل ہے۔۱۲منہ)، سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بزرگی بعقل است نہ بسال

دولت بدل است نہ بمال

سو دل اور دماغ جن پر شرف انسانی کا دارومدار ہے، سب انبیاء سے زیادہ قابل قدر خداوند تعالی نے ہمارے حضرت ہمارے آقا ہمارے شفیع ﷺ کو عطا فرمائے تھے۔

اب آیت مندرجہ ذیل پر توجہ فرمائیں۔

و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن بہ قبل مو تہ

اور نہیں اہل کتاب میں سے کوئی، مگر یہ کہ ایمان لاوے گا ساتھ عیسی کے پہلے موت اپنی سے وہ ایمان موت معائینہ کرنے کے وقت ہوتا ہے کہ اسے ایمان باس کہتے ہیں۔ اور وہ ایمان کچھ فائدہ نہیں رکھتا۔ اور بعضوں نے کہا کہ اہل کتاب حضرت عیسی کا ایمان حضرت عیسی کی موت کے قبل لاویں گے اور وہ اسوقت ہوگا جب حضرت عیسی آسمان سے اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے، تو سب اہل کتاب حضرت عیسی پر ایمان لاویں گے۔ اور یہ یقین جانیں گے کہ وہ پیغمبر تھے اور حضرت عیسی اہل کتاب کو دین اسلام کی طرف بلاویں گے اور مختلف ملتیں لوگوں میں اٹھ جاویں گی اور ملت اسلام کے سوائے اور کوئی ملت نہ رہے گی۔ اور چالیس برس زمین پر رہیں گے پھر انتقال کریں گے اور مسلمان ان پر نماز پڑھیں گے و یو م القیا مۃ یکون علیھم شھیــدا اور قیامت کے دن ہوگا عیسی اوپر ان کے یعنی اہل کتاب کے گواہ یعنی یہود پر تکذیب کی گواہی دے گا اور نصاری پر اس بات کی گواہی دیں گے کہ انہوں نے انہیں خدا کا بیٹا کہا۔ تفسیر قادری

چونکہ اہل کتاب سب کے سب ہنوز اس درجہ تک نہیں پہنچے کہ جو ایمان آیت ہذا میں مقصود ہے لائے ہوں، بلکہ بعض تو ایسے جاہل اور بیباک ہیں کہ ایک خدا کے تین خدا مانتے ہیں لہذا الحکم اذا فــات الشـر ط فــات الـمشـرو ط ابھی نہ موت مسیح واقع ہوئی۔ نہ کفر کا استیصال کما حقہ ہوا۔ ہاں دین اسلام میں جذب مقناطیسی اور زور موجود ہے کہ بے اختیار دل اس کی طرف کھنچے جا رہے ہیں۔ کس قدر بھاری گروہ دنیا میں یہود و نصاری کے تھے اس عجیب الاثر طاقت نے ان میں سے صدہا کو اپنا گرویدہ کر لیا اور کرتا جاتا ہے۔ اس پاک مذہب کے عقاید ایسے اصول حقہ پر مبنی ہیں کہ لغویت اور بطالت اس کے نزدیک تک پھٹکتی۔ اس نے رمل نجوم

www.KitaboSunnat.com

فال بینی سحر جادو وغیرہ لغویات کی وہ بیخ کنی کی کہ کسی مذہب نے نہ کی ہوگی۔ یورپ میں اس مہر جہانتاب کی کرنیں پہنچیں۔ امریکہ میں اس کا نجم سعادت پرتوافگن ہوا۔ ایشیاء اور افریقہ میں اس نے اپنا جلوہ نورانی دکھایا۔ غرض اس دین برحق نے ممالک دور دراز میں ہر کہیں اپنی حقانیت کو ظاہر وباہر کیا۔

ایک معزز فاضل عصر کا مقولہ ہے (دیکھو تنقید الکلام فی احوال شارع الاسلام کا صفحہ ا مولفہ سید امیر علی ایم اے) کہ ممالک یورپ میں لوگوں کے خیالات میں باطناً ایک تغیر پیدا ہوتا جاتا ہے اور اس کار عظیم کے ادراک میں جسکو پیغمبر عربی نے ساتویں صدی عیسوی میں انجام دیا، اب عیسائی تعصب اور نفسانیت کو چھوڑ کر آزادی اور انصاف پسندی اختیار کرتے جاتے ہیں۔ اس کا نتیجہ آخر کار یہ ظاہر ہونے والا ہے کہ آپس میں شیر وشکر ہو کر ایک گروہ عظیم الشان نوع انسان ہو جاوے گا۔

مزید برآں مرزا صاحب قادیانی بھی اسلام کی اس ترقی روز افزوں کو مانتے ہیں۔ آفتاب کا طلوع مغرب سے نہیں مانتے، نہ اسکو آثار قیامت سے جانتے ہیں۔ وہ تاویل کر کے کہتے ہیں کہ اس سے دین اسلام کی اشاعت ممالک مغربی میں مراد ہے۔ اور یہاں تک اس بارہ میں زور دیا کہ ملکہ قیصرہ ہند کو بھی مرجحین اسلام میں شمار کیا۔ چنانچہ اس کا ذکر آئندہ اپنے موقع پر ہوگا۔ غرض یہ سب مضامین اسی آیت کریمہ کے موید ہیں کہ آخر کار ایک دن کل مذاہب بتدریج اصلاح پا کر دین اسلام کے پیرایہ میں جلوہ گر ہوں گے۔ چونکہ مولانا کی کلام معجز نظام میں اکثر تناقض پایا جاتا ہے جو بات آج فرماتے ہیں کل اس کو آپ ہی منسوخ یا لوح دل سے ردی حرف کی طرف مٹا دیا کرتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں کہ، زمانہ مفاسد سے بھر گیا قساوت قلبی نے عموماً خلق خدا کو دبا لیا گمراہی روز بروز بڑھتی جاتی ہے اسکے تدارک کیلئے خدا کی طرف سے ہم مبعوث ہوئے۔ تا کہ گم گشتگان بادیہ ضلالت کو راہ راست پر لاویں ہمارے نزدیک آپ کے اجتہادات اور تاویلات رکیکہ سے مسلمانوں میں خصوصاً اور دیگر مذاہب والوں میں عموماً ایک تفرقہ پھیلا۔ اور عناد اور عداوت نے ہر جگہ پاؤں پسارے (قولہ: پاؤں. الخ۔ آپ پر کفر کا فتوی جاری ہوئے آپ نے اس فتوی کی کسر یہ نکالی کہ مرید ہمارے مخالفین کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ ہاں مولانا اخلاق حمیدہ ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ اس سے دین اسلام میں خوب رابطہ اتحاد اور اخوت قائم ہوگا جا د لھم بالتی ھی احسن میں ایسا ہی حکم ہے۔ ۱۲۔ منہ) اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بوجہ محاسن ذاتی وصدق باطنی کے خود بخود ترقی کرتا جاتا تھا بوجہ تفرقہ اندرونی کے کسی قدر ترقی سے رک گیا۔ اگر مولانا اپنے عقاید مسلّمہ کے خود بانی اور مجدد ہوتے تو واقعی آپ میں ایک فضیلت ایجاد یا تجدید کی تو پاتے۔ لیکن افسوس صد افسوس قریباً ان سب میں سرسید احمد صاحب کے پیرو ہیں۔کیا اجتہاد ایسا ہی ہوا کرتا ہے۔ہاں آپ نے ان عقائد کو بادنی اختلاف زیادہ تر مستحکم اور مضبوط فرمایا اور اس پر طرہ یہ کہ اپنی مہدویت ثابت کرنے میں کئی مجلدات طیار کئے مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطا بگوید۔غرض ایسی روشنی کے زمانہ میں ہنوز مہدی آخرالزمان کی ضرورت نہ تھی۔ہاں یہ ترقی روزافزوں دیکھ کر دجال کا اندیشہ ضرور تھا کہ کہیں حاسدانہ حمل اس پر نہ ہو جائے۔اب مولانا آیت مذکور کی تفسیر میں اپنی رائے صائب میں سے تاویلیں پیدا فرماتے ہیں

قوله اعلم يا اخی اراك الله من عنده طرق الصواب ان الذين يعتقدون ان نزول عيسى وصعوده بجسمه العنصری الى السماء قد يستدلون على حياته بقوله تعالى و ان من اهل الكتاب الا ليؤ منن به قبل موته و الله يعلم انهم خاطئون فی هذا الاستدلال و انهم الا يظنون و يضلون الناس بغير علم ثم ينهضون الا نداء اهل الحق بالسنة حداد و لا يخافون الله و يسمّون المومنين كافرين انما مثلهم كمثل قوم يتخذوا مسجداً ضراراً و كفراً و تفريقاً بين المومنين و انت تعلم ان لو فرضنا ان اليهود كلهم يومنون بعيسى عليه السلام قبل موته كما فهموا من هذه الآية ملزم المحال من هذا المعنى و ملزم ان يبقى بنى اسرائيل كلهم الى نزول عيسى عليه السلام احياء سالمين لان الامر ايمان اليهود كلهم لا يتم بحيات المسيح فقط بل يجب لاتمامه حيات كفار ؟ بنی اسرائيل كلهم من اول الزمان الى يوم القيامة و مع ذلك يجب حيات المسيح الى يوم الدين و معلوم ان كثيرا من اليهود قد ماتوا و دفنوا و لم يومنوا بعيسى عليه السلام فكيف يستقم ان يقال ان اليهود كلهم يومنون بالمسيح قبل موته فلا شك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان هذا المعنى بد يهى البطلا ن وطا هر الفساد و لا سبيل الى صحة متفكر ان كـنـت مـن الـمـتـفـكـرين ثم اذا نظر نا نظراً و تا ملنا في قو لهم و عقيد تهم و اتـفـاق نـد وتـهـم عـلـى ان المو جو دين في زما ن المسيح يد خلو ن في دين الاسلا م كلهم و لا تبقى نفس وا حدة منهم منكرة للاسلا م و تهلك الملل كلها ا لاسـلا م فـمـا و جـد نـا هـذه العقيده موا فقة لتعليم القر آ ن بل و جد نا ها مـخـالـفة لـقـو ل رب الـعـا لمين ۔ فا ن القر آ ن يعلم بتعليم وا ضح و يشهد بـصـوت عـا ل عـلـى ان اليهود و النصارى يبقو ن الى يو م القيا مة كما قا ل الـلـه تـعـا لى عز و جل فا غرينا بينهم العداوة و البخضاء الى يوم القيا مة و معلو م ان و جود العدا وت و البغضاء فرع لو جود المعا ندين و البا غضين و قد قا ل الله تعا لى و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى يو م القيا مة و قا ل جـا عـل الذين اتبعو ك فوق الذين كفروا الى يو م القيا مة و معلو م ان كو ن اليهـود مـغـلـوبين الى يو م القيا مة يقتضى و جودهم و بقا ء هم و كفر هم الى يـو م الـديـن و مـعلو م ان كلما يعا ر ض ا خبار القر آ ن و يخا لفه فهو كذ ب صريح و ليس من ا حا ديث ا صدق الصادقين بل المراد من هلا ك الملل كلها هـلا كتهـم بـا لبيـنة و لا شك انه من هلك من البينة فقد هلك و من اتم الـحجة عـلـى ا حـد فـقـداهـلكه فتفكر كا لمتو سمين ۔ و اعلم ان حد يث هلاك الملل صحيح و لكن ا خطاء العلماء في فهمه وما فهموا من اهلا ك اهل ا لا ديا ن فهو لـيـس بـصـحـيـح بـل المعنى الصحيح هو الذى يشير اليه القر آ ن في آ ية هو الذى ارسل رسو له با لهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله فقد اشار في هـذه ا لآ ية عـلـى غلبة الدين الا سلا م على كل مذهب و دين و انت تعلم ان ديـنـا اذا صـار مغلو باً مقهو راً فهو نوع من اهلا ك اهله لسلطا ن مبين فثبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من هذا التحقيق ان تاويل آية من قبل موته بنحو ذكره العلماء تاويل فاسد و قدبلغك كلام رب العالمين ۔

ترجمہ تقریر: اے بھائی تجھے اللہ ہدایت کرے جان کہ جو لوگ نزول اور صعود عیسی کا جسد عنصری سے مانتے ہیں وہ آیت ذیل کو دلیل لاتے ہیں و ان من اهل الكتاب ...مگر وہ غلطی پر ہیں اور لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں اور اہل الحق کو ستاتے ہیں اور مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں ان کی مثال ایسی ہے جیسے کہ ایک قوم نے ضرار اور کفر کی راہ سے مسجد کو اس لئے پکڑا تا کہ لوگوں میں تفرقہ ڈالیں اور تو جانتا ہے کہ اگر ہم یہ فرض کریں سب یہود حضرت عیسی کے ساتھ اس کی موت سے پہلے ایمان لاویں گے جیسا کہ انہوں نے سمجھا، تو ایک محال صریح لازم آتا ہے، اور یہ بھی لازم آتا ہے کہ بنی اسرائیل نزول مسیح تک باقی زندہ رہیں کیونکہ تمام یہود کا مومن ہونا فقط حیات مسیح کے ساتھ ہی پورا نہیں ہوتا بلکہ بنی اسرائیل کا بھی قیامت تک زندہ رہنا ماننا پڑتا ہے حالانکہ بہت یہود مر گئے اور دفن بھی ہو چکے اور ایمان نہ لائے۔ پس یہ معنی راست نہیں آتے کہ تمام یہود حضرت مسیح کے ساتھ اس کی موت سے پہلے ایمان لاسکیں پس یہ معانی فساد پر مبنی ہیں اور کسی طرح صحیح نہیں۔ پھر جب ہم نے مکرران کے قول میں تامل کیا تو معلوم ہوا کہ جو لوگ بوقت نزول مسیح موجود ہوں گے وہ ایمان لاویں گے اور کوئی منکر اسلام نہ رہے گا اور جملہ ملل اسلام کے سوائے نابود ہو جائیں گے پس ہم نے ایسا عقیدہ تعلیم قرآن کے موافق نہ پایا بلکہ مخالف اس کے پایا۔ سو قرآن تو باآواز بلند کہتا ہے کہ یہود و نصاری قیامت تک رہیں گے جیسا کہ فرمایا اللہ نے فاغرينا بينهم العداوة . . .اور یہ بھی جانتے ہو کہ وجود عداوت اور بغضاء وجود معاندین کے لئے فرع ہے۔ اور خدا نے فرمایا و القينا بينهم العداوة . .اور یہ بھی خدا تعالی نے فرمایا کہ میں تیرے تابعین کو تا قیامت کافروں پر غالب رکھوں گا پس ظاہر ہے کہ قیامت تک ان کا مغلوب رہنا تب ہی ممکن ہے کہ وہ خود بھی موجود ہوں اور کفر بھی موجود ہو۔ پس جو امر مخالف قرآن ہو وہ حدیث نہیں ہو سکتا بلکہ ہلاک ملل سے یہ مراد ہے کہ دلائل سے وہ ہلاک ہوں گے اور اس میں شک نہیں کہ جو دلیل سے ہلاک ہوا پس وہ ہلاک ہوا اور جس نے ایک پر دلیل اور حجت پہنچا دی پس اس نے اس کو ہلاک کیا۔ پس اس امر میں غور کر اور جان لے کہ حدیث ہلاک ملل درست ہے لیکن علماء نے اس کے سمجھنے میں خطا کی بلکہ مانی صحیح وہ ہیں جن کی طرف اس آیت میں اشارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی . اس آیت میں اشارہ ہے کہ کل ادیان پر اسلام کو غلبہ ہے اور تم جانتے ہو کہ جب ایک دین مغلوب و مقہور ہو گیا تو بس یہی اس کے اہل کی ہلاکت ہے۔ پس ثابت ہوا کہ قبل موته کی جو تاویل علماء نے کی وہ فاسد ہے۔

جواب: مولانا! آپ سوچیں کبھی مردے بھی ایمان لا سکتے ہیں۔ شکر ہے اس جزو اعتراض کی لغویت خود بدولت بھی پا گئے۔ رہا دوسرا اعتراض کہ قبل موته یعنی موت مسیح سے پہلے سب اہل کتاب ان پر ایمان لاویں گے پس جس صورت میں سب اہل کتاب حضرت مسیح پر ایمان لائے تو ان کا کفر قیامت تک کیونکر رہا۔ اب ناظرین بنظر انصاف ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ آپ کا یہ اعتراض کہاں تک درست ہے۔ آیت میں تو یہ ارشاد ہے کہ میں تیرے متبعین کو قیامت تک کفار پر غالب رکھونگا صرف غلبہ مذکور کی بابت وعدہ ہے نہ یہ کہ قیامت تک ان کا کفر بھی بدستور غلبہ مذکور کے وابستہ رہے گا ممکن ہے کہ وہ انجام کار ایمان بھی لاویں اور بدستور مغلوب متبعین مسیح بھی رہیں۔ ان کا ایمان لانا اس امر کو مستلزم نہیں کہ بس اب وہ مغلوب بھی نہیں رہے بلکہ ایمان تو زیادہ تر مقتضی اس بات کا ہے کہ بجائے تنہا مغلوب رہنے کے اب وہ ان کے مطیع اور منقاد بھی رہیں اور یہی حال ہے ان کی عداوت باہمی کا کہ بحالت ایمان بوجہ عداوت باہمی کے وہ ہرگز اس لائق نہ رہیں گے کہ کبھی ان کے مقابلہ میں سر نہ اٹھا سکیں چنانچہ آیت و القینا بینهم العداوة و البغضاء الی یوم القیامة کا ماقبل کلما او قدوا نارا للحرب اطفأه الله .. الخ انہیں مطالب کا موید اور مصدق ہے۔ واقعی عداوت باہمی وہ آفت جانکاہ ہے کہ جس قوم میں اس کا گذر ہوا پس اس کو دوسروں کا مغلوب اور مسلوب الطاقت کر دیا غرض معانی قرار دادہ علمائے سلف بہر نوع درست ہیں اور ہلاک ملل سے مراد ان کا کلی استیصال ہے چونکہ حدیث میں یدق الصلیب و یقتل الخنا زیر صریح درج ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ بصورت نہ لانے ایمان کے کفار کو قتل کریں گے اور صلیب کو توڑ پھوڑ کر پھینک دیں گے چونکہ مواعظ لسانی کا اثر طبائع پر یکساں نہیں پڑتا اور ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے۔ لہذا مواعظ لسان اور سیف و سنان اپنے اپنے موقع پر سب کام میں لائے جائیں گے۔ اور جو کاروائی رسول خدا ﷺ سے ثابت ہے وہ کسی طرح معرض نہیں آسکتے صرف زبانی اپنی دوکانِ خانہ میں بیٹھ کر باتیں بتانے والا اور اہل عرب کی صحبت سے متنفر بیت اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حج اور زیارت سے گریز کرنے والا اس مسیح کے کمال یا جلال کو نہیں پہنچ سکتا ہر طفل مکتب جانتا ہے کہ اتمام حجت سے ظلمت دور ہوتی ہے اور حقانیت اپنا جلوہ دکھاتی ہے اب نئے مجدد مہدی زمان کا اجتہادت کھو کہ جب ایک کی جانب سے اتمام حجت دوسرے کو ہو چکے تو بس یہ سمجھو کہ دوسرا ہلاک ہوا۔ سبحان اللہ ہدایت ہو تو ایسی ہو۔ اور نور ایمان ہو تو ایسا ہی کہ اس سے زندہ بھی ہلاکت کو پہنچتا ہے: فکر ہر کس بقدر ہمتا وست :

خیر آپ کی اتمام حجت ہے بھی ویسی ہی۔ پس ہمارا تو اعتقاد یہ ہے کہ حضرت مسیح کے نزول اور ہدایت سے کل استیصال اس گروہ باطل پرست کا ہو کر دین اسلام زمین پر کامل اشاعت پا جاوے گا اور بعد ازاں موت مسیح واقع ہوگی مگر ہنوز نہ مسیح نازل ہوئے نہ ابھی چنداں ضرورت ہے کیونکہ آپ اقبال کر چکے کہ سلطنت برطانیہ ایک ایسی سلطنت ہے کہ کوئی ہماری ادا کے رسوم مذہبی میں ہارج نہیں ہوتا بلکہ اس کے اکثر عہدہ دار دین اسلام کے محاسن پر بدل فریفتہ ہیں۔ انتہی

پس ایسی سلطنت واقعی دجال نہیں قرار دی جا سکتی نہ قسیسین نصاری دجال مانے جا سکتے ہیں کیونکہ ان کا کوئی تسلط تامہ دنیا پر نہیں رہا۔ ہاں ایک زمانہ وہ تھا کہ بادشاہ بھی ان کے حکم سے تخت فرمانروائی سے معزول اور برطرف کئے جاتے تھے۔ اب ان کو امور مملکت روائی میں کون پوچھتا ہے۔ علاوہ بریں جو تسلط تامہ دجال کے لئے شرط ہے وہ بیان ندارد۔ نہ کوئی خاص آدمی اعور یا مدعی الوہیت ہے جس کو دجال قرار دیں۔ اور سلطنت برطانیہ کا بھی ہنوز ساری دنیا پر تسلط تامہ نہیں ہو چکا جس کو دجال کہہ سکیں۔ جب دجال ہی نہیں تو مسیح کس کو مانیں۔ ہم کہتے ہیں ایسی اتمام حجت سے جس پر کوئی فائدہ مترتب نہ ہو کسی طرح استیصال ادیان باطلہ کا نہیں ہو سکتا۔ نہ یہ کہ اہل باطل تو بدستور دنیا میں رہیں اور باطل پرستی کا استیصال ہو جاوے۔ اگر ایسا ہو تو اہل باطل کہاں رہے۔ المختصر مسیح موعود یوں ہی بیٹھے بیٹھے باتیں نہیں بنائیں گے سیف و سنان اور لسانی مواعظ دونوں کا استعمال اپنے اپنے موقع پر کریں گے جہاں باوصف وضع حرب مواعظ سے کام نہ نکلے گا وہاں سیف و سناں سے بھی کام لیں گے کیونکہ بعض تیرہ باطن زبانی مواعظ کو نہیں مانتے اور ایک مچھلی سارے جل کو گندہ کرتی ہے ایسوں کا علاج تلوار ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ اکثر احادیث میں ہے کہ دجال کے تسلط تامہ ہونے پر مسیح نازل ہوگا اور اکثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث میں اس کے خلاف درج ہے کہ سلطنت نصاری کا تسلط تامہ اور اقتدار کامل زمین پر ہو جاوے گا تب مسیح نازل ہوگا چونکہ ان احادیث میں باہم تعارض ہے یعنی ایک خبر حق اور دوسری کاذب اور اجتماع نقیضین اور ارتفاع ان کا آن واحد میں منع ہے لہذا جس خبر کی تصدیق فی الخارج پائی جاتی ہے وہی صادق ہے اور دوسرے کاذب۔ اوران احادیث کی تطبیق کی بھی کوئی سبیل نہیں اس واسطے حدیث کی تفسیر اس طرح ہوگی کہ دجال سے مراد قسیسین نصاری سے لیں۔

سبحان اللہ مہدی موعود کا اجتہاد کیسے عمدہ منطقی دلائل پر مبنی ہے۔ نصاری کے تسلط تامہ کے بارہ میں جو حدیث ہائے نبوی تھیں ان کو تو کذب اور افتراء میں رکھا، اور دوسری قسم کی احادیث جو دجال کے تسلط تامہ کے باب میں تھیں ان کو صحیح قرار دے کر حدیثوں کے باہمی تعارض سے سبکدوش ہوئے۔

مولانا! جو تسلط تامہ دجال کے لئے شرط تھا وہ بیان ندارد، ومزید برآں ان سے کوئی آدمی اعور یا مدعی الوہیت نہیں۔ نہ سلطنت موجودہ ایسی ہے کہ ہماری راہ ورسم مذہبی میں حارج ہو جس سے مجازاً اطلاق دجالیت ہو سکے پھر دجال کس کو مانیں۔ اور کس کو مسیح موعود۔

مولانا! ایمان سے کہیں کیا یہ فرضی دجال ان ایام میں پیدا ہو گئے جن کے لئے ...آپ جیسے مسیح موعود اب نازل ہوئے، یہ تو حضرت ﷺ کے زمانہ نبوت سے بھی پہلے کے ہیں۔ اگر ان کو دجال قرار دیں تو دجال کے بارہ میں جس قدر احادیث نبوی ہیں سب کا مضمون تحصیل حاصل ہوگا۔ یعنی جس حالت میں زمانہ حضرت ﷺ میں دجال موجود تھے پھر ان کا نزول بزمانہ آئندہ بے معنی ہوا۔ بہر حال جس دجال کا ذکر احادیث میں ہے وہ ہنوز پیدا نہیں ہوا نہ کسی مسیح کی ضرورت ہے۔ آپ نے ناحق احادیث نبوی میں اپنی خوش فہمی سے صورت اجتماع نقیضین پیدا کری ورنہ ان میں کوئی نقیض نہیں اور اس لئے سب کے سب صادق و درست ہیں۔ نصاری کا تسلط تامہ بوجہ ملک داری اور جہانبانی کے اور دجال کا تسلط تامہ باعتبار اس کے مداخلت فی الدین اور مذہبی مفاسد کے ان دو قسم کے تسلط تامہ کا باہم جمع ہونا اجتماع نقیضین نہیں۔

اس سلطنت نصاری کی طرز حکومت کچھ ایسی واقع ہوئی ہے کہ جہاں تک کوئی دجال دین متین میں مفاسد کھڑے کرتا جائے اس کو کوئی روک ہی نہیں سکتا۔ بلکہ سلطنت مذکور کے اقتدار حکومت سے تو اس کو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گونہ امداد اور فائدہ پہنچتا ہے کہ وہ حسب دلخواہ فتنہ اٹھاوے۔ یہی باعث ہے کہ اس زمانہ میں بہت سے معاندین اسلام نے دین حق پر مار آستیں ہو کر حملے کئے۔ نیچریوں کا امام علیحدہ، مرزائیوں کا قادیانی کو بیت اللہ بنا لیا، اور وہاں پر مسجد اقصیٰ اور مینار بنانا شروع کیا۔ علمائے دین دار محمدی سے ہونا تو ثابت نہیں مثیل انبیائے بنی اسرائیل بن بیٹھے۔ نیچریوں کا فخر تو کسی قدر بجا بھی ہے کیونکہ ان کے پیشوا کا نقارہ فضیلت چار دانگ عالم میں بج رہا ہے جس کے خوشہ چینوں میں سے مرزا صاحب قادیانی بھی ہیں مگر قادیانی نہ معلوم کیوں ان کی دام میں الجھے۔ آپ نہ انگریزی پڑھے، نہ فلسفہ متاخرین پر کماحقہ آگاہی حاصل کی، صرف نیچریوں سے چند باتیں اخذ کر کے مہدویت کا دعویٰ کر دیا۔ لیکن آفرین نیچریوں کے فاضل اجل نے باوجود کثرت اختلاف کوئی ایسا دعویٰ نہ کیا۔ آپ نے پھر پھرا کر موت مسیح پر بہت ہی زور دیا۔ یہ خبر نہیں کہ اگر اس کی موت بھی مان لیں، تو کیا اس سے آپ کی مہدویت ثابت ہو جاوے گی۔ آپ تو علوم متداولہ میں بھی کامل نہیں۔ اولڈ فیشن کے آدمی، نجوم پر کس قدر فریفتہ ہیں جس کو علمائے حال نے کالائے بد بریش خاوند سمجھ کر کلیۃً درجہ اعتبار سے ساقط تصور کیا۔ چنانچہ اس کا حال آئندہ درج ہوگا۔ غرض جس مذاق کے یہ خود ہیں ایسے ہی لوگ ان کے دام میں پڑے اب تک کوئی عالم متبحر جو فلسفہ کا استاد اور عربی و دینیات میں پورا ماہر ہو، ان کے قابو میں نہیں آیا۔

آپ فرماتے ہیں کہ آسمانوں پر حضرت مسیح کھاتے کہاں سے اور رہتے کہاں ہوں گے۔

سبحان اللہ ان کے نزدیک رہنے کو روئے زمین کے کوئی جگہ ہی نہیں اور نہ کھانے کو کہیں کچھ پیدا ہوتا ہے۔ جرم قمر میں بذریعہ دوربین پہاڑ اور بحری نشانات وغیرہ پائے گئے اگر وہاں مخلوق خدا کی نہیں تو پہاڑ اور جنگل عبث خدا نے پیدا کئے۔ اگرچہ بذریعہ عمل لوگارثم ہوا کے بالائی طبقات بوجہ لطافت قابل تنفس ثابت نہیں ہوتے مگر معجزات سے انکار کیوں کریں جہاں ان کا تولد بے پدر تسلیم کرتے ہیں وہاں ان کا زندہ رہنا بھی ماننا پڑا کوئی برہان عقلیہ معجزات کے ماننے سے مانع نہیں اجسام ارضی جو کوئی کمال عقلی و روحانی نہیں رکھتے ان میں تو وہ کمال کہ ایک لمحہ میں ہزاروں کوس تک کی خبر لاویں اور ہزاروں منوں بوجھ اٹھا کر ہزاروں کوس کے فاصلہ پر پہنچاویں اور روح انسانی جس میں سب کمالات خالق جز و کل نے ودیعت رکھے اس کو ایسا عاجز تصور کر لیں کہ بس وہ بحالت کذائی کہیں نہیں پہنچ سکتے کتنی بے انصافی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح کا یہ کمال تو خود بھی مانتے ہیں کہ اگر اس کی گرمی دوسرے جماد پر پڑے، تو اس میں ایک حرکت محسوس ہونے لگتی ہے۔ پس جب مطلق روح کا یہ حال ہے تو روح انبیاء جو تزکیہ اور صفائی میں سب سے اول ہے، اس کے توسط سے انسان کامل بتوفیق الٰہی ہر طرح کی خرق عادت پر قادر ہو سکتا ہے۔ پھر نہیں معلوم کہ آپ کو مسیح کے آسمان پر زندہ ماننے سے کون سا امر مانع ہے جن کا نزول بنصوص قطعی ثابت ہے۔

ان ھو نہیں عیسی

الا عبداً انعمنا مگر بندہ کہ احسان کیا ہم نے

علیہ اس پر نبوت اور رسالت دے کر

و جعلناہ مثلاً اور کر دیا ہم نے اس کو ایک نشانی اور امر عجیب

لبنی اسرا ئیل یعنی بنی اسرائیل کے واسطے

یعنی بے باپ کے اسکا پیدا ہونا عجیب قصوں میں سے ایک قصہ ہے اور سب قصوں کی مثل

و لو نشا ء لجعلنا منکم اور اگر ہم چاہیں تو کر دیں ہم تمہاری بدلی ملائکۃ فرشتے (دیکھو فرشتوں کا حال ان کی بابت درج ہے کہ وہ زمین پر آ کر آدمیوں کے بدلے کار خلافت کر سکتے ہیں یہ نہیں کہ خود آسمانوں پر رہ کر کام کریں دنیا میں جیسا مرزا صاحب کا عقیدہ ہے۔۱۲ منہ) یعنی تم کو ہلاک کر کے تمہارے بدلے ہم فرشتے لائیں

فی ا لار ض یخلفو ن زمین میں تمہارے پیچھے آئیں

و انہ اور بیشک عیسی

لعلم للسا عۃ علم ہے ساعت کے واسطے علامت

کہ قیامت کی علامت میں سے ایک حضرت عیسی کا اترنا ہے کہ جب اہل زمین پر دجال کا تسلط ہو جاوے گا تو وہ دمشق کے پورب کی طرف کے کنارے منارہ بیضاء کے قریب اتریں گے اور رنگین کپڑے پہنے ہوئے اپنی دونوں ہتھیلیاں دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھے ہوئے اور ان کے رخسارہ مبارک پر پسینہ آیا ہوگا۔ جب سر آگے کو جھکاویں گے تو قطرے ان کے چہرے سے ٹپک پڑیں گے۔ اور جب سر اوپر اٹھاویں گے تو قطرے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چہرے پر موتیوں کی طرح رواں ہوں گے۔اور جس کافر پران کی سانس پہنچے گی وہ مرجاوے گا۔اور جہاں تک ان کی نگاہ پہنچے گی وہاں تک ان کی سانس بھی پہنچے گی۔پھر وہ دجال کی تلاش میں چلیں گے اور باب لد جو ایک موضع ہے ولایت شام (موجودہ اسرائیل میں۔بہاء) میں جب وہاں پہنچیں گے تو اس کو قتل کریں گے۔تو اس وقت یاجوج ماجوج نکلیں گے اور عیسی مومنین کو کوہ طور پر لے جاویں گے اور وہاں پناہ اور آڑ پکڑیں گے۔

غرض کہ جب معلوم ہوا کہ عیسی قرب قیامت کے ایک نشان ہیں فلا تمترن توشک نہ کرو اور جھگڑا نہ مچاؤ، قیامت کے آنے میں،و اتبعون اور پیروی کرو میرے رسول کے شریعت کی۔

تفسیر قادری وغیرہ صاحب تفسیر احمدی مظہری عباسی محمدی مدارک وغیرہ نے نزول مسیح کو تسلیم کیا ہے ۔آپ اس قدر جمہور علماء کے خلاف کیوں کرتے ہیں۔سچ ہے نیت بدرا بہانہ بسیار۔

اب دیکھو ایسی صریح آیت نزول مسیح کے معنی کس طرح کرتے ہیں جن کی تائید پر کوئی دلیل یا سند پیش نہیں کرسکتے۔پھر تفسیر بالرائے کو کون مانے۔

قوله تعالى فاعلم ، انه تعالى قال ، و انه لعلم للساعة ، و ما قال انه سيكون علماً للساعة فالآية تدل على انه علم للساعة من وجه كان حاصل له بالفعل لا ان يكون من بعد فى وقت من الاوقات و الوجه الحاصل و هو تولده من غير اب و التفضيل فى ذلك ان فرقة من اليهود اعنى الصدوقين كانوا كافرين بوجود القيامة فاخبرهم الله على لسان بعض انبياءه ان ابنا من قومهم يولد من غير اب و هذا يكون آية لهم على وجود القيامة فالكى هذا اشار فى آية و انه لعلم للساعة وكذلك فى آية و لنجعله آية للناس اى للصدوقين و قال بعض المفسرين انه ضمير انه لعلم للساعة يرجع الى القرآن فانّ القرآن احيا خلقاً كثيراً و بعثهم من القبور هذا البعث الروحانى دليل على البعث الجسمانى يعنى على الساعة كما فى معالم التنزيل وغيره فالحاصل ان آية انه لعلم للساعة لا يدل على

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نـزول الـمسيـح قط بل لفخم المنكرين بد ليل مو جود ثا بت فلهذا قال فلا تـمتـر ن بهـا و لا يـقـا ل مثل هذا القو ل لآ ية ما ثبت و جو د ها وبعد ما رأها احد من المخا لفين ۔ص ۹۰(حمامۃ البشریٰ)۔

ترجمہ:خداوند تعالیٰ نے و انـه لعلم للسا عة کہا اور یہ نہ کہا کہ انـه سيكو ن علماًللساعة یعنی وہ آئندہ کسی وقت قیامت کے لئے علامت ہوگا۔پس آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ وہ قیامت کی علامت ہے اس وجہ سے جو اس کو بالفعل حاصل ہے اور وہ بے پدر تولد ہونا ہے۔اور تفصیل یوں ہے کہ فرقہ یہود یعنی صدوقین وجود قیامت کے منکر تھے پس خداوند تعالیٰ نے انبیاء کی زبانی ان کو خبر دی کہ ان کی قوم سے ایک لڑکا بغیر باپ کے پیدا ہوگا اور یہ امر وجود قیامت کے لئے ایک نشان ہوگا۔پس اسی امر کی طرف اشارہ ہے آیت و انـه لـعلم للسا عة میں۔اور ایسا ہی دوسری آیت میں و لـنجعله آية للناس یعنی صدوقین اور بعض مفسرین نے کہا کہ آیت کے ضمیر قرآن کی طرف راجع ہے پس تحقیق قرآن نے بہت خلق کو زندہ کیا اور انہیں قبروں سے اٹھایا اور یہ بعث روحانی بعث جسمانی یعنی قیامت پر دال ہے جیسا کہ معالم التنزیل وغیرہ میں ہے پس حاصل یہ کہ آیت و انه لعلم للسا عة نزول مسیح پر دلالت نہیں کرتی بلکہ منکروں کو بدلیل موجودہ ثابتہ خاموش کر دیا اور اس لئے کہا فلا تـمتـر ن بهـا ۔اور یوں ایسی آیت کے لئے نہیں کہا کرتے جس کا وجود ثابت نہ ہو گیا ہو،اور جس کو مخالفین میں سے کسی نے دیکھ نہ لیا ہو۔انتہی

جواب: ہاں صاحب خدا تعالیٰ نے انـه سيكو ن علماًللسا عة تو نہیں فرمایا پھر آخر آپ ہی فرماویں کی ان کا علامت قیامت ہونا کس زمانہ سے تصور کریں۔اگر زمانہ تولد مسیح سے انہیں علامت قیامت قرار دیں اور تولد مسیح کو ان کی علامت قیامت ہونے کی وجہ مانیں تو ضرورۃً ماننا پڑے گا کہ تولد مسیح کے زمانہ سے وہ علامت قیامت ہیں۔یعنی زمانہ گذشتہ میں وہ علامت قیامت قرار دیئے گئے لیکن و انــه لـعـلـم لـلسـاعة سے تو یہ معنی نہیں سمجھے جاتے بلکہ برخلاف اس کے اس کا علامت قیامت ہونا زمانہ آئندہ میں پایا جاتا ہے۔بدیں وجہ کہ آیت و انّـه لـعلم للسّا عة بطور ایک جملہ اسمیہ کے واقع ہوئی جس کے دونوں جزء یعنی مبتداء اور خبر اسم ہیں اور اسکی تعریف ہے:

و الاسم كلمة تد ل على معنى فى نفسها غير مقتر ن با حد ا لا ز منة الثلا ثة ۔ (شرح ملا جامی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس حالت میں یہاں زمانہ ہی ندارد ہے تو ماضی کہاں سے پیدا کریں۔

رہا حال اور استقبال، سو مدارک میں یہ معنی درج ہیں:

و انه و ان عیسی علیه السلا م مما یعلم به مجیء السا عة۔

جس حال میں یعلم حال اور استقبال دونوں کو شامل ہے تو پھر سیکو ن لانے کی ضرورت کیا رہی۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ مصدر بمعنی مفعول بھی آتا ہے جیسا خلق بمعنی مخلوق، ممکن ہے کہ علم بمعنی معلوم آیا ہو۔ اور مفعول یہ کہ

هوکل اسم اشتق الذات من وقع علیه الفعل و هو یعمل عملا لفعل المجهو ل فیر فع اسماوا حد با نه قا ئم مقام فا عله مثل زید مضرو ب غلا مه ا لآ ن او غداً۔

ایسا ہی و انه معلو م به مجیء السا عة ا لآ ن او غداً معنی سمجھے جا سکتے ہیں۔

جس حالت میں حال اور استقبال دونوں پائے جاتے ہیں پھر سیکو ن آپ نے کیونکر تجویز کیا۔ بھلا جس حال میں مسند اور مسند الیہ دونوں اسم ہوں تو وہاں بھی ازمنہ ثلاثہ سے کوئی زمانہ ہونا ضرور ہے۔ آپ نے شاید شرح ملا بھی نہیں ملاحظہ فرمائی اور مہدویت پر ناحق اس قدر کتابیں سیاہ کر ڈالیں۔

اور انگریزی میں بھی اس قسم کے جملہ اسمیہ کو حال میں رکھا ہے نہ ماضی میں۔۔۔۔ آپ کی تائید پر نہ تو انگریزی قواعد ہیں نہ عربی۔ پھر آپ کو سچا یوں ہی نادانستہ کیوں کر مان لیں؟ انگریزی کی بات اس لئے کی تا کہ آپ کو اطمینان دل حاصل ہو۔ آپ اکثر باتوں میں یا تو انگریزوں کی حکیمانہ رائے کو اپنے عقیدہ میں لیتے ہیں یا نیچریوں کے تابع ہیں۔ ہمارے نزدیک بلا شہادت دلائل عقلی اس قسم کا اتباع غیر مستحسن بلکہ سراپا تعصب ہے آپ حمامۃ البشری و نور الحق وغیرہ میں فرماتے ہیں کہ بروئے آیات قرآنیہ موت مسیح ثابت ہوتی ہے لہذا جو احادیث در باب نزول مسیح وارد ہیں وہ سب کی سب قابل قابل تاویل ہیں اسواسطے ان احادیث نبوی میں جہاں نزول مسیح درج ہے وہاں یہ سمجھنا چاہیے کہ ہر ایسے نزول سے وہاں مراد نزول کسی اور شخص غیر مسیح سے ہے کیونکہ آیات مذکورہ سے موت مسیح ثابت نہ ہوئی معہذا آپ مہدی یا مثیل مسیح نہ ہوئے کما مرّ۔

چونکہ مہدی معہود اہل بیت نبوی سے ہوں گے اور آپ میں یہ شرط پائی نہیں جاتی، لہذا آپ مہدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعودنہیں ہوسکتے۔مہدی موعوداورمثیل مسیح کی بحث کوآپ جانے دیں آپ تواب تک باوجوداسقدرسعی بے جا کے دجال بھی کسی کوثابت نہ کرسکے۔اورثابت کس طرح کریں،کوئی اس وقت دجال ہوبھی۔کبھی تو آپ قوم نصاری کودجال مانتے ہیں اورتفسیراعجازمسیح میں دجال شیطان کوگردانا۔چنانچہ آپ کے بیانات مندرجہ ذیل سے یہ امربہ پایہ ثبوت پہنچ جائے گا۔غرض دجال قراردینے میں آپ نے ادھرادھربہت ہی چکرلگائے مگرہنوز قدم استقلال کہیں نہیں ٹھہرا۔تفسیراعجازمسیح آپ نے ان دنوں تالیف فرمائی جس میں درج ہے:

ام یقولون انہ رجل یقتل فی وقت من الاوقات کلا بل ھو شیطان رجیم ابو السیئات یرجم فی آخر الزمان بازالۃ الجھلات (ترجمہ: آیامردمے گویندکہ دجال انسانے است کہ دروقتے ازاوقات قتل کردہ خواہدشد۔ہرگزنیست بلکہ اوشیطان کشتنی است پدریدیہاکہ درآخرزمانہ بدورکردن امور..خواہدشد۔چراکرمعنے رجم قتل است بیشک وشبہ وچونکہ تقدیرچنیں رفتہ بود کہ دجال درزمانہ مسیح قتل خواہدشد،خبرداد خدائے تعالی ازیں واقعہ برائے شہادت قوی کہ ازروزہائے ضلالت مے ترسند۔۱۲منہ) فان الرجم ھو القتل من غیر الرتب و لما کان القدر جری فی قتل ھذا الدجال عند نزول مسیح اللہ ذو الجلال، اخبر اللہ من قبل ھذہ الواقعۃ تسلیۃ و تبشیراً لقوم یخافون ایام الضلال (ص۶۸۔تفسیر مذکور)

معلوم ہوتا ہے کہ قسیسین نصاری میں سے کسی نے دباؤ یاخودپہلے بیان سے مصلحتاً رجوع کیا کہ اور باتوں میں توہم نے ہربات میں نصاری کی دل جوئی اورخوش آمدکی مگرجس حال میں قسیسین نصاری یاخود نصاری کودجال قراردیااورواجب القتل قراردیاہویہ قتل بذریعہ تیغ نہیں بلکہ بذریعہ ادلہ قطعیہ ہے مگرتاہم اس میں ان کی کمال دل شکنی اوراہانت متصور ہے۔معہذاایک مدت کے بعداب شیطان کودجال قراردیا۔غرض جس حالت میں دجال ہی کوئی یقینی اب تک ثابت نہ ہواتوآپ مثیل مسیح اورمہدی موعودکیونکرہوئے۔پھرآپ اپنی تالیفات سابقہ حمامۃ البشری میں فرماتے ہیں:

فلا تکن من الممترین فی کون النصاری دجالاً معھوداً مظھراً اعظمیماً للشیطان و انظر الی فتنتھم و سحرھم و تسخیرھم المیاہ و الادخنہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجبال و البحار و الا نهار و اخراجهم خزائن الارض و مکائدهم و اضلالاتهم هل تجد نظیرهم فی الاولین و الآخرین۔

(ترجمہ: یعنی اس میں شک نہیں کہ نصاری دجال معہود ہیں اور شیطان کے معان اوران کے فتنوں اور جادو پر نظر تو ڈال کہ پانی اور دھواں اور پہاڑ دریا اور نہریں کس طرح ان کے قبضہ اقتدار میں آ گئے اور زمین سے خزائن کیسے نکال لئے ۔اور فریبوں اور گمراہیوں میں کہاں تک پہنچے۔کیا پہلے بھی ان کا کوئی نظیر اور ہمتا ہوا ہے)۔

پھر اسی کتاب میں فرماتے ہیں:

بل الدولة البرطانیة محسنة الی المسلمین و الملائكة المكرمة التی نحن رعایاها یرجح الاسلام فی باطنها علی ملل اخری بل سمعنا ازید من هذا و لکن لا نری ان نذکرها فالحاصل انها کریمة و القی الله فی قلبها حب الاسلام۔ الخ۔(ترجمہ: بلکہ دولت برطانیہ تو مسلمانوں پر ہر طرح احسان فرماتے اور ملکہ مکرمہ جس کی ہم رعایا ہیں اپنے دل میں دوسرے مذاہب اسلام کو ترجیح دیتے ہیں بلکہ ہم نے تو اس سے زیادہ سنا ولیکن اسکا ظاہر کرنا مناسب نہیں۔ حاصل کلام وہ بہت مہربان ہیں اور خدا نے ان کے دل میں محبت اسلام ڈال دی ہے)۔

اب ناظرین انصاف کریں کہ پہلے تو سب نصاری کو دجال قرار دیا۔ایک مدت کے بعد خیال آیا کہ اس میں کل نصاری میں تو ملکہ ممدوحہ بھی داخل ہیں، بمقتضائے مصلحت وقت ملکہ معظّمہ قیصرہ ہند کو اس سے مستثنیٰ کیا کہ مگر وہ تو مسلمانوں کی حامی اور مددگار ہیں۔لیکن پہلے کیوں نہ سوچا۔کیا اس وقت الہام یا تائید سماوی سے آپ بے بہرہ تھے۔طرفہ تر یہ کہ پھر بعد ازاں کل نصاری میں قسیسین نصاری کو دجال معہود قرار دیا۔

غرض یہ کہ آخر کار ایک عرصہ دراز کے بعد اب پہلے خیالات کو الوداع کہا اور شیطان کو دجال مانا۔دیکھیں یہ کب تک دجال مانا جاتا ہے۔یہ شیطان تو حضرت رسول اکرم ﷺ کے وقت بھی تھا۔پھر آئندہ اس کے نزول کی بابت پیش گوئی کرنا کیا وجہ ہوئی۔مسیح کا نزول دجال کے قتل اور فتنہ وفساد فرو کرنے کے لئے تھا۔جب دجال ہی کوئی نہیں تو مسیح کیونکر مانیں آپ کل آثار قیامت کے منکر ہیں۔اور جملہ آثار مذکور کو قالب تاویل میں ڈھالتے ہیں چنانچہ آپ اپنا مدعا ثابت کرتے ہیں:

و قال هل ینظرون الا الساعة ان تاتیهم بغتة و هم لا یشعرون۔ و قال لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یزا ل الذین کفروا فی مر یة منه حتی تا تیھم السا عة بغتة۔ فثبت من قو له
عز و جل ان العلا ما ت القطعیة المز یلة للمر یة و ا لا مارا ت الظا ھرہ الدلالة
علی قرب القیا مة لا تظھر ابداً و انما تظھر آ یا ت نظریة التی تحتا ج الی
التاویلا ت و لا تظھر ا لا فی حلل الاستعا را ت و الا فکتف یمکن ان تفتح
ابوا ب السماء و یتنز ل منھا عیسی اما م اعین الناس و فی یدہ ھر بة و
یتنزل الملا ئکة معه و تنشق ا لار ض و تخر ج منھا دا بة عجیبة تکلم الناس
ان الدین عند الله ا لاسلا م و یخر ج یا جو ج ما جو ج و یخر ج ... الد جال
و یری الناس ما بین ا ذ نیه سبعو ن باعاً و یخر ج الد جا ل و یر وی الناس
الجنة و النار معه و الخزا ئن و تطلع الشمس من مغر بھا کما ا خبر عنھا
رسول الله ﷺ و یسمع الخلق ا سوا تاً متوا ترة من السماء ان المھدی خلیفة
الله و مع ذا لك یبقی الشك و الشبه فی قلو ب الکا فرین فلا جل ذ لك کتبت
فی کتبی غیر مرة .. ھذہ کلھا استعا را ت و ما اراد الله بھا ا لا ابتلا ء الناس
لیعلم من یعرفھا بنور القلب و من یکو ن من الضا لین و لو فر ضنا ابھا تظھر
بصور تھا للظا ھرة فلا شك من ثمرا تھا الضرو ریة ان یر تفع الشك و الشبة
و المر یة من قلو ب الناس کلھم کما یر تفع فی یو م القیا مة فا ذا زا لت
الشکوك و رفعت الحجب فا ی فرق بقی بعد ھذہ ا لا مارا ت فی تلك ا لا یا م
فی یوم القیا مة الخ ۔فلز م من ذلك ان یسلم الکفار کلھم فی تلك ا لا یا م و لا
یبقی لھم شك فی السا عة و لکن القرآ ن قد قا ل غیر مرة ان الکفار یبقو ن
علی کفر ھم الی یو م القیا مة و یبقو ن فی پر یتھم و شکھم فی الساعة حتی
تاتیھم السا عة بغتة و ھم لا یشعرون (حمامۃ البشری)

ترجمہ اس عبارت کا کا یہ ہے، اور فرمایا ھل ینظرو ن ...اور پھر کہا و لا یزا ل الذین ...پس بموجب فرمودہ خداتعالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ثابت ہوا کہ علامات قطعیۃ مزیلۃ للمریہ اور امارات ظاہرۃ الدلالۃ قرب قیامت پر تو ظاہر نہ ہونگے بلکہ وہ محتاج تاویل علامات استعارات کے رنگ مین ظاہر ہون گے پس کیونکر ممکن ہے کہ درہائے آسمان کشادہ ہوں اور عیسی لوگوں کے روبرو نازل ہوں اس طرح پر کہ ہاتھ میں ان کے حربہ ہو اوران کے ساتھ ملائکہ ہوں اور زمین پھٹ جاوے اور دابۃ الارض زمین سے نکلے اور لوگوں سے کہے خدا کے نزدیک دین اسلام ہی ہے اور یاجوج ماجوج پیدا ہوں اور خر دجال ظاہر ہو جس کے دونوں کانوں میں ستر باع کا فاصلہ لوگ برأ العین ملاحظہ کریں اور دجال کو لوگ دیکھیں کہ جنت اور دوزخ ہمراہ اور خزائن ساتھ ہیں اور آفتاب مغرب سے طلوع کرے جیسا کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا اور خلق آسمان سے متواتر آوازیں سنیں کہ تحقیق مہدی خدا کے خلیفہ ہیں اور باوجود اس کے کفار کے دل میں شک وشبہ رہے پس اس لئے میں نے چند بار اپنی تالیفات میں لکھا کہ یہ سب استعارات ہیں، اور خدا نے ایسا اس لئے کہا تاکہ معلوم کرے کہ گمراہ کون ہے اور نور فراست کس میں ہے۔ اگر ہم فرض کریں کہ یہ علامات اپنی ظاہری صورت پر ظاہر ہونگی تو نتیجہ یہ ہوگا کہ بالضرور شک وشبہ ومریہ لوگوں کے دلوں سے کلیۃً دور ہو جائے گی جیسا کہ قیامت میں دور ہوں گی پس جب کہ شکوک وحجب اٹھ گئے تو پھر بعد ان امارات کے ان ایام قیامت میں کیا فرق رہا۔ اس سے لازم آیا کہ ان ایام میں تمام کفار اسلام لاویں گے اور انہیں قیامت کے باب میں کوئی شبہ نہ رہے گا لیکن قرآن بدفعات فرما چکا کہ کفار قیامت تک کفر پر رہیں گے اور قیامت کے باب میں انہیں شک و شبہ ومریہ رہے گی یہاں تک کہ قیامت ان پر ناگاہ پڑے گی اور انہیں کوئی خبر نہ ہوگی

جواب: بلاشبہ سب لوگ ایمان لاویں گے اور علامات مذکورہ صور ظاہریہ میں ظہور پذیر ہوں گے نہ بصورت استعارہ، اور جو لوگ ان علامات کو دیکھ کر ایمان نہ لائے اور نہ مواعظ حسنہ سے متنبّی ہوئے وہ بحکم آخر الحیل السیف قتل کئے جاویں گے اور جزیہ بھی بمقتضائے حکم رب جلیل موقوف ہوگا جیسا کہ حدیث نبوی اسپر دال ہے اور شک وشبہ ومریہ تو ان امور سے بھی نہیں کہ مطلق ایمان کی بتحقق وجود کو مانع ہوں حدیث میں ہے

وعن ابن عمر قال قال رسول اللہ ﷺ امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و یقیموا الصلوۃ و یؤتوا الزکوۃ و اذا فعلوا ذلک عصموا منی دمائھم و اموالھم الا بحق الاسلام متفق علیہ الا ان مسلماً لم یذکر الا بحق الاسلام

ترجمہ: اور روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے حکم کیا گیا ہوں میں یہ کہ لڑوں لوگوں سے یہاں تک کہ گواہی دیں اس کی کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ اور تحقیق محمد رسول اللہ ہیں اور پڑھیں نماز اور دیویں زکوۃ پس جس وقت کہ کریں یہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچائے انہوں نے مجھ سے خون اپنے اور مال اپنے مگر ساتھ حق اسلام کے اور حساب ان کا اوپر اللہ کے ہے۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے مگر کتاب مسلم میں نہیں ذکر کیا لفظ الا بحق الاسلام کا (مظاہر حق۔ص ۳۰ جلد اول)۔

یعنی ہم حکم ظاہر اسلام پر کریں گے اگر دل میں کفر وغیرہ رکھتا ہوگا تو آخرت کو اللہ تعالی سمجھ لے۔ ممکن ہے کہ ان ایمان لانے والوں میں سے بعض مردم اسی قسم کے ہوں جو بخوف قتل ایمان لائے۔ اور دل سے تصدیق نہیں کیا مگر حکم ظاہر اسلام پر ہے نہ ان کے باطن پر۔ گو باطناً وہ شکی اور متردد ہوں لاکن بظاہر مومن ہیں بوجہ نفاق یا بے علمی کے وہ شک وشبہ کریں تو اس کو سوائے علام الغیوب کون جانتا ہے اور اس پر حکم بھی کون دے سکتا ہے کیونکہ شک وشبہ ومریہ کا تعلق دل سے ہے نہ بظاہر۔

رہا یہ امر کہ باوجود پانے ایسی علامات ظاہرۃ الدلالۃ وہ کیونکر اب تک شک وشبہ میں رہ سکتے ہیں۔

اسکا جواب یہ کہ واقعی یہ بات سچ ہے کہ ایسی علامات واضح کے مقابلہ میں شک وشبہ نہ ہونا چاہیے مگر چونکہ طبائع مختلفہ اثر کے قبول کرنے میں بھی مختلف ہیں لہذا ان علامات کا اثر سب طبائع پر یکساں نہیں پڑ سکتا ہے بعض تو ایسے قسی القلب اور سنگ دل ہوں گے کہ ان علامات کو ایک شعبہ عالم اور طلسم وسحر سے خیال کریں گے اور بعض کے دل ایسے نرم ہوں گے کہ ایمان لاویں گے ممکن ہے کہ پہلا فریق بخوف جان منافقانہ طریق اختیار کرے قیامت کے حالات ایسے سرسری نہیں کہ ہر فرد بشر بادنی توجہ ان کو سمجھ سکے۔ چنانچہ تفسیر عزیزی میں سورہ فاتحہ کے ذیل میں درج ہے کہ قیامت کے حالات از بس ادق اور مشکل ترین معاملات ہیں، اور کیوں نہ ہوں خدا تعالی فرماتا ہے انّ اللّٰہ عندہ علم السّاعۃ .. الخ

فی الواقع جو شخص قیامت کے حالات دریافت کرنے میں بہت زور دے گا اس کو شک اور تردد زیادہ پیدا ہوگا۔ یہی باعث ہے کہ مرزا صاحب قادیانی زیادہ غور وخوض کرتے کرتے اکثر واقعات اور امارات کبری قیامت کے منکر ہو گئے اور ناحق بہوائے نفس ان میں تاویلیں کرنی شروع کر دیں۔ ایک شخص کی نسبت جو اسوقت بحکم شرع ظاہراً مومن ہے یہ کہنا کہ بس اب وہ ہمیشہ مومن رہے گا کیسا لغو اور لایعنی سخن ہے۔

ایمان بذاتہ ایک ایسی نازک اور لطیف چیز ہے کہ ایک کلمہ کفر کے کہنے سے بتمامہ معرض تلف میں جا سکتی ہے۔ کون جانتا ہے کہ خاتمہ بالخیر کس کا ہوگا۔ مرزا صاحب قادیانی کے سوال سے پایا جاتا ہے کہ وہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ کے ایمان لانے کو اس کا بقاء تا قیامت مانتے ہیں اور اس کی حفاظت (قولہ: حفاظت..دعوی تو یہ تھا کہ کوئی ملت ظاہراً بصورت موجودہ کفر پر باقی نہ رہے گی۔نہ یہ کہ منافقانہ طریق پر زندگی بسر کرنے والے بھی دنیا سے یک لخت معدوم اور مقتول کئے جاویں گے۔فافہم۔چنانچہ جزیہ کا موقوف کیا جانا اسی امر پر دلالت کرتا ہے۔منہ ۱۲) ونگہداشت ضروری نہیں سمجھتے۔کیونکہ وہ فرماتے ہیں کہ جس حال میں وہ لوگ حضرت مسیح پر ایمان لائے تو پھر قیامت تک کفر کیوں کر رہ سکتا ہے۔ایمان کو ان حضرت نے ایسی چیز سمجھ ..جس کا تا بزندگی یا ہمیشہ کے لئے رہنا ضروری ہے۔آفرین! آپ خوب بات کی تہہ کو پہنچے۔اسی سرمایہ فہم وذکا پر تو مہدویت اور مسیحا ہونے کا دعوی کیا ہے۔بہتر ہے کہ آپ اپنے مریدوں میں سے موجودہ حالات پر نظر کرکے ہر دس نفر کو عشرہ مبشرہ کا خطاب عنایت فرماویں۔

باب چہارم: کسوف وخسوف رمضان میں

اب ہم قدرے بیان کسوف وکسوف کا کرتے ہیں جو رمضان ۱۳۱۱ھ میں واقع ہوئے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے رسالہ نور الحق حصہ دوم میں اس معاملہ پر بہت ہی زور علمیت جتلایا ہے مگر حقیقت میں اس سے کچھ ثبوت حاصل نہیں ہوتا۔ قولہ :

و اما تفصیل الکلا م فی هذا المقا م فا علموا یا اهل الاسلا م و اتباع خیر الا نا م ان الآ یة التی کنتم تو عدو ن فی کتا ب الله العلا م و تبشرو ن من سید الرسل نور الله مز یل الظلا م اعنی خسوف النیر ین فی شهر ر مضا ن الذی ا نز ل فیه القر آ ن قد ظهر بفضل الله المنا ن و قد انخسف القمر و الشمس و ظهر ت ا لآ یتا ن فا شکروا الله و خروا له سا جد ین و انکم قد عرفتم ان الله تعا لی قد ا خبر عن هذا النباء العظیم فی کتا به الکر یم و قا ل للتعلیم و التفهیم فا ذا برق البصر و خسف القمر و جمع الشمس و القمر یقول ا لا نا ن یو مئذ این المفر (پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جاویں گے، یعنی سورج کو بھی گرہن لگے گا، تب اس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔نقل حمامة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البشریٰ) فتفکروا فی هذه الآ یة بقلب اسم و اطهر فا نه من آ ثار القیا مة لا من اخبار القیا مة کما هو اجل و ا ظهر عند العا قلین فا ن القیا مة عبارة فساد نظا م هذا العا لم ا لا صغر و خلق العا لم ا لا کبر فکیف یقع فی حا لت انفك الخسو ف الذی تعرفو ن با لیقین لا با لشك علله و اسبا به و تفهمو ن مواقعه و ابوا به و کیف یظهر امر لاز م للنظا م بعد فك النظا م و الفساد التام فا نکم تعلمو ن ان الخسو ف و الکسو ف ینشاء ان من اشکا ن نظا میة و اوضا ع مقررة منتظمة علی اوقا ت معینة و ایا م معرو فة مبینة فکیف یعزی وقوعها الی سا عة لا انسا ب منها و لا اسبا ب و لا نظا م و لا ا حکا م فانظروا ان کنتم نا ظرین ثم من لواز م الکسوف و الخسو ف ان یر جمع القمر و الشمس الی و ضعهما المعروف و یعود الی سیر تهما ا لاو لی و فی هو یتهما دا خل هذا المعنی و اما تکو یر الشمس و القمر فی یو م القیا مة فهی حقیقة اخری و لا یرد فیهما نو ر هما الی حا لة ا لاو لی بل لا یکو ن وقوعه الا بعد فل النظا م و الفساد التا م و هد م هذا المقام و ما سما ہ الله خسو فاً و کسو فاً بل سماہ تکوترا و کشط الا جرام کما انتم تقرؤن فی کلا م الله العلا م فثبت من هذا الکلا م عند الخوا ص و العوا م انّ ما ذکر من ا لآ یة فی هذہ ا لآ یة فهو یتعلق با لد نیا لا با لآ خرة و عز رہ الی القیا مة بناءً علی الزوا یة خطأً فی الدرا یة بل هو خبر من ا خبار آ خر الز ما ن و قر ب الساعة و اقترا ب ا لا ذا ن کما لا یخفی علی المتد بر ین و یو یدہ ما جاء فی الدارقطنی عن محمد الباقر زین العا بد ین قا ل ان لمهد ینا آ یتین لم تکو نا منذ خلق السما وا ت و ا لار ض ینکسف القمر لاول لیلة من ر مضا ن و تنکسف الشمس فی النصف منه انتهی ۔(ہمارے مہدی کے لئے دونشان ہیں وہ کبھی نہیں ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی کبھی کسی دوسرے کے لئے نہیں ہوئے جب سے زمین آسمان پیدا کیا گیا اور وہ یہ ہے کہ رمضان کی رات اول میں چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ کے نصف باقی میں سورج گرہن ہوگا۔ از حمامۃ البشری مصنفہ مرزا صاحب)

(ترجمہ: پس تم اس علامت میں بطہارت قلب فکر کرو پس یہ آثار قیامت سے ہے نہ واقعات قیامت سے، جیسا کہ عقلاء پر ظاہر ہے۔ پس قیامت تو عبارت فساد نظام عالم اصغر ہے اور عالم اکبر کے پیدا ہونے سے ہے۔ یہیں؟ حالت فک نظام میں خسوف جس کے اسباب اور علل تم جانتے ہو کس طرح واقع ہو سکتی ہے حالانکہ تم اس کے مواقع و ابواب کو جانتے ہو۔ پس امر جو لازم نظام ہے فک نظام کے بعد کس طرح واقع ہو سکتا ہے۔ پس تم جانتے ہو کہ کسوف و خسوف اشکال نظامیہ اور اوضاع مقررہ منتظمہ سے اوقات مقررہ پر واقع ہوا کرتے ہیں پس وقوع ان کا اس ساعت کی طرف کب منسوب کیا جا سکتا ہے جس میں نہ تو کوئی نسبت نہ اسباب نہ نظام وغیرہ ہے۔ اور کسوف و خسوف کے لوازمات سے ہے کہ شمس و قمر اپنی وضع معروف کی طرف رجوع کرتے ہیں اور پہلی سیرت پر آجاتے ہیں اور یہ معنی ان کی ہویت میں داخل ہیں لیکن تکویر شمس و قمر فی یوم القیامۃ اور بات ہے اور ان میں ان کا نور حالت نخستین پر نہیں عود کرتا بلکہ اس کا وقوع فک نظام و فساد تام کے بعد ہوتا ہے اور اس کو اللہ تعالیٰ نے خسوف و کسوف سے نامزد نہیں کیا بلکہ اس کو تکویر اور کشط اجرام سے نامزد فرمایا پس جو کچھ اس آیت کی بابت اس آیت میں ذکر ہوا اس کا تعلق دنیا سے ہے نہ آخرت سے، اور لوگوں نے براہ نادانی اس کو قیامت کی طرف منسوب کر لیا...الخ)

جواب: یہ تقریر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آب زر سے لکھنے کے لائق ہے کیونکہ بطریق مصادرت علی المطلوب کے واقع ہوئی ہے۔ ہم تو اس خسوف کو خسوف قمر نہیں مانتے۔ آپ فرماتے ہیں چونکہ خسف قمر سے معمولی خسوف قمر مراد ہے لہذا اس کا تعلق دنیا کے خسوف سے ہے نہ آخرت سے کیونکہ خسوف قمر کے لئے اشکال نظامیہ و اوضاع مقررہ منتظمہ کا ہونا ضرور ہے اور جب نظام عالم میں ابتری واقع ہوگی اور اجرام فلکی کے اوضاع منتظمہ میں فرق واقع ہوگا تو پھر خسوف قمر کا واقع ہونا بعید از قیاس ہے۔

ہاں مولانا! ہم بھی اس بات کو مانتے ہیں مگر یہاں خسف قمر سے وہ تباہی قمر مراد ہے جو قرب قیامت کو ہوگی۔ پس اس دعوی کی تردید میں آپ نے کوئی دلیل نہ دی صرف یہ کہہ دیا کہ یہ سب باتیں مندرجہ آیت دنیا سے علاقہ رکھتی ہیں اس واسطے خسف قمر سے خسوف قمر مراد لیا گیا۔ یہ پہلا دور ہے کہ خسوف قمر اس لئے کہ یہ سب باتیں دنیا سے تعلق رکھتی ہیں اور دنیا سے تعلق ان کا اس لئے ہے کہ خسف سے خسوف قمری مراد ہے۔ آپ نے منطق بھی خوب پڑھی اور اس لئے جز و نبوت کو جزوی نبوت قرار دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لومولانا! ہم عرض کرتے ہیں بگوش ہوش سنیئے: قرآن میں جناب باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

ایحسب الانسان ان لن نجمع عظامه بلیٰ قادرین علیٰ ان نسوی بنانه بل یرید الانسان لیفجر امامه یسئل ایان یوم القیامة فاذا برق البصر و خسف القمر و جمع الشمس و القمر یقول الانسان یومئذ این المفر کلا لا وزر الیٰ ربك یومئذن المستقر ینبؤا الانسان یومئذ بما قدم و اخر۔

(ترجمہ: کیا گمان کرتا ہے یعنی عدی بن ربیعہ یہ کہ ہم جمع نہ کریں کریں گے ہڈیاں پراگندہ اس کی اس سے اسکا نفس مراد ہے کہ ہڈیاں اس کا قالب ہیں ہاں ہم جمع کریں گے پس چاہیے کہ ہم کو جانے کہ قادر ہیں اسبات پر کہ ہم برابر اور درست کریں اس کی انگلیوں کے سرے یعنی چھوٹے اور لطیف ہونے کے ساتھ اس کی انگلیوں کے پوریں، اور سرے اکٹھے کرنے پر ہم قادر ہیں، تو بڑی بڑی ہڈیوں کا اکٹھا کرنا کیا بات ہے۔ بلکہ چاہتا ہے عدی یا ہر آدمی چاہتا ہے یہ کہ جھوٹ کہے اس چیز کو جو اس کے سامنے ہے بعث اور حساب پوچھتا ہے ہنسی سے کیسا ہوگا قیامت کا دن۔ پس جب پتھرا جائے گی آنکھ اور تیرہ و تاریک ہو جاوے گا چاند اور اکھٹے کئے جائیں گے آفتاب و مہتاب یعنی ان کو ایک دوسرے کے ساتھ مجتمع کر کے دریا میں ڈال دیں گے، کہے گا آدمی یعنی تکذیب کرنے والا اس دن کہ کہاں ہے بھاگنے کی جگہ نہیں ہے کوئی بھاگنے کی جگہ کوئی پناہ کی جگہ نہ ہوگی کافروں کو تیرے رب کی طرف سے یعنی اسکے حکم کی طرف اس روز قرار گاہ خلق ہے یعنی اپنی مشیت سے جنتیوں کے ٹھہرنے کی جگہ مقرر کر دے گا۔ آگاہ کیا جاوے گا آدمی اس دن اس چیز پر کہ اس نے آگے بھیجے ہیں اعمال اور جو کچھ اس نے پیچھے رکھے ہیں اموال۔ انتہی تفسیر قادری)

اب ان معانی سے ہر شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے خلعت تدبیر بخشا ہے پا سکتا ہے کہ کل حالات مندرجہ قیامت سے علاقہ رکھتے ہیں نہ دنیا سے یسئل ایان یوم القیامة سے واضح ہے کہ سوال بھی قیامت کے بارہ میں ہے پھر جواب میں آثار قیامت کیونکر مذکور ہو سکتے ہیں۔ کیا معمولی چاند گرہن کے وقت آنکھیں پتھرا جایا کرتی ہیں؟ اور کیا اس دن انسان بھاگنے کے لئے جگہ نہیں پاتا۔ اور کیا اس دن کی قرارگاہ اپنے رب کی طرف ہوتی ہے اور کیا اس دن انسان اپنے اعمال پر متنبہ کیا جاتا ہے۔ نہیں، بلکہ یہ کل امور قیامت کو ہوں گے جیسا کہ دوسری آیات قرآنی بھی اسی امر کی تائید کرتی ہیں بخوف طوالت ان کو ذکر نہیں کیا۔ غور تو فرمائیں آیت ایحسب الانسان .. الخ ۔ قیامت کے حالات سے علاقہ رکھتی ہے یا دنیا سے آپ ترتیب و نظم قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ازبس قائل تھے۔ یہاں پر وہ عقیدہ کیا ہوا؟ کیا نظم قرآن اور ترتیب اس امر کو چاہتے ہیں کہ پہلے واقعات قیامت کے بعد آثار قیامت شروع ہوں گے سبحان اللہ آپ کا طریق بیان بھی کچھ نرالا ہے۔ آج کیا کچھ کہا کل کچھ کہہ دیا۔ پاس سخن ہو تو ایسا ہی قول مرداں جان دارد ایسا ہی ہوا کرتا ہے چونکہ یہ سب واقعات قیامت کا ذکر ہے لہذا معمولی خسوف قمر لینا بدیہی البطلان ہے پھر اس کو حدیث دارقطنی کا موید کیوں کر مان سکتے ہیں حدیث مذکور کے معنی میں جو آپ نے تاویل فرمائی ہے وہ بھی غلط اور ترجمہ بھی غلط جو حاشیہ پر پیچھے درج ہو چکا (قولہ ترفیع..الخ: علم جبر ومقابلہ میں اگر مساوات درست قائم کی جائے تو عمل ترفیع وانتقال سے سوال کا جواب درست نکل آتا ہے ورنہ نہیں ۔۱۲منہ)۔ آپ کی تاویلوں کا حال اس مساوات نادرست سے مشابہ ہے جس کے عمل ترفیع اور انتقال میں تو غلطی نہ ہو، گر بوجہ نادرستی مساوات کے استخراج مجہول پر قادر نہ ہوسکیں یا اس صغری وکبری سے مشابہ ہے جو بذاتہ غلط ہوں اور نتیجہ ان سے صحیح نکالنا چاہیں لیکن اسپر آپ کس طرح ہو جاویں گے، اور صغری اور کبری غلط ہو تو نتیجہ بالضرور غلط ہوگا۔ آیت مذکور کا مطلب یہ ہے کہ چاند اور سورج جمع کئے جاویں گے یعنی ان کی اس وضع میں جو بالفعل موجود ہے فرق آجاوے گا اور وہ دونوں خلاف دستور مقررہ کے آپس میں اکٹھے کئے جاویں گے اور ماہتاب تیرہ وتاریک ہو جاوے گا اور انتظام موجودہ کی طرف اللہ نے خود ارشاد فرمایا آیت

و الشّمس تجری لمستقرّ لها ذلك تقدير العزيز العليم ۔ والقمر قدّر نا ه منازل حتّی عاد كالعر جو ن القديم۔ لا الشمس ينبغی لها ان تد رك القمر و لا الليل سا بق بالنّهار و كل فی فلك يسبحو ن ۔(سورہ یس:۳۸۔۴۰)۔

جب انتظام موجودہ میں ایک فساد عظیم واقع ہوگا تو اسی کا نام قیامت ہے۔ پس یہ آیت متعلق بیان واقعات قیامت کے ہے نہ آثار قیامت کے، تو پھر کیونکر حدیث دارقطنی کی موید ہوئی۔ آیت مذکورہ میں اللہ فرماتا ہے کہ نہ آفتاب چاہے اس کو یہ کہ پا جائے چاند کو جلدی سیر کرنے میں ..الخ اور یہ ایسا انتظام ہے کہ اس سے فصول اربعہ اپنے اپنے وقت پر آتے ہیں ورنہ سارا سلسلہ کائنات ابتر ہو جاوے۔ نہ آفتاب اپنی مستقر کو چھوڑ کر کہیں جاتا ہے، نہ ماہتاب اپنی منازل ومدار بروج دوازدہ گانہ سے باہر ہوتا ہے، جس انتظام سے اللہ نے ان کو جاری کیا اسی انتظام سے جاری رہیں گے لیکن چونکہ قیامت کے آنے پر اس نظام عالم میں ابتری رونما ہوگی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے یہ بھی اپنی وضع خاص پر نہ رہیں گے۔ مقابلہ کی حالت میں خسوف اور اجتماع نیرین کی حالت میں کسوف واقع ہوتا ہے لیکن اس حالت میں نہ تو ماہتاب پر کوئی بیرونی طاقت اثر کرتی ہے نہ آفتاب پر بلکہ خود ان کی اوضاع حرکت سے یہ دونوں سورتیں نمودار ہوتی ہیں۔ چاند آفتاب سے روشنی اقتباس کرتا ہے ورنہ بذاتہ بے نور ہے۔ حالت خسوف میں نور آفتاب اس پر بکمالہ نہیں پڑتا اس واسطے بے نور نظر آتا ہے کیونکہ زمین درمیان آفتاب و ماہتاب کے حائل ہو جاتی ہے اور بحالت کسوف زمین اور آفتاب کے درمیان ماہتاب حائل ہو جاتا ہے اس واسطے نور آفتاب زمین پر نہیں پہنچتا لیکن باوجود اس کے نظام عالم بعینہ وہی رہتا ہے کوئی اجرام سماوی اپنی وضع مقررہ منتظمہ سے تجاوز نہیں کرتا۔ برخلاف قیامت کے کہ اس وقت ان نظام عالم کی وضع پر مشیت ایزدی اپنا عمل کرے گی چنانچہ آیت کریمہ میں و جمع الشمس و القمر اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اجتماع نیرین اور بات ہے اور نیرین کا باہم جمع کر دینا اور بات۔ اس میں تو نظام عالم کی وضع مقررہ کو بہ ہیئت مجموعی الٹ دینا ہے، اور اجتماع نیرین میں آفتاب اور ماہتاب دونوں آپس میں نہیں مل جاتے، نہ ان کی حرکات انتظامی میں کوئی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ صرف دو سیارہ جب زمین سے ایک برج پر معلوم ہوں تو کہاں جاتا ہے کہ اجتماع نیرین ہوا ورنہ تو آفتاب اپنی قرارگاہ سے کہیں باہر جاتا ہے نہ قمر آفتاب کی جانب فاصلہ درمیانی کو طے کر کے جاتا ہے۔ نہ وہ دونوں کبھی فی الواقع جمع ہوتے ہیں۔ مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا جو بموجب حدیث نبوی ثابت ہے کہ اس وقت آفتاب کی حرکت مقررہ بدل جاوے گی اور سمت مخالف میں حرکت کرتا ہوا نظر آوے گا اور یہ امر امارات کبری قیامت سے ہے علی هذا القياس قیامت کو یہ دونوں اجرام سماوی باہم جمع کئے جاویں گے اور مضمون اذا الشمس كورت و اذا النجوم انكدرت برائی العین نظر آ جاوے گا ۔غرض کہ جمع شمس وقمر کو اجتماع نیرین سے کوئی علاقہ نہیں۔ دانش مند یہ بھی نہیں سمجھتے کہ یہ اجتماع نیرین تو ہمیشہ ساڑھے ۲۹ روز کے بعد واقع ہوا کرتا ہے لیکن باوجود اس کے سورج گرہن واقع نہیں ہوتا۔ جب اجتماع نیرین کو بھی کسوف لازم نہیں تو جمع شمس وقمر کو کسوف رمضان وغیرہ سے کیا علاقہ۔ یوں ہی اپنے گھر بیٹھ کر آیات قرآنی کے الٹے معنی کر کے اپنے تئیں ان کا مصداق قرار دینا ہٹ دھرمی نہیں تو اور کیا ہے۔ نہ شارح چغمینی نہ کسی اور نے متاخرین میں سے اجتماع نیرین کے معنی جمع شمس وقمر لئے۔ خدا جانے مرزا صاحب کو خلاف واقع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں سے ایسے الہام ہو جاتے ہیں کہ وہ مصطلحات حکماء کی الٹی تعبیریں کر کے اپنی مہدویت کے ساتھ بزوران کومطابق کرنا چاہتے ہیں۔جمع نیرین کے معنی اجتماع نیرین کر لئے جو بالکل لغو اور بے معنی ہیں اور پھر اس سے کسوف مراد لی حالانکہ اجتماع نیرین کو کسوف لازمی نہیں کہ خواہ مخواہ اس سے وجود کسوف ماننا پڑے۔ کما مر۔ ہمارے نزدیک جمع شمس وقمر اور اجتماع نیرین باہم نسبت تساوی نہیں رکھتے۔ بلکہ ان دونوں میں نسبت تبائن پائی جاتی ہے۔نظام موجودہ کے خلاف نیروں کا باہم جمع کر دینا جس سے وہ جداگانہ اپنا اپنا کام مفوضہ نہ کر سکیں اور ان دونوں کا بموجب قواعد مستمرہ زمین سے ایک خط مستقیم میں دکھائی دینا دو جداگانہ امر میں ایک کا اطلاق دوسرے پر ہو نہیں سکتا۔مرزا صاحب کو مصلطحات علمی پر توجہ نہیں کہ دونوں کو امر واحد مان لیا، صفحہ ۱۳، نور الحق میں آپ حدیث کی تاویل یوں فرماتے ہیں:

ان المراد من خسوف اول لیلة رمضان ان ینخسف القمر فی لیلة اولی من لیال ثلث یکمل نور القمر فیها و تعرف ایام البیض و لا حاجة الی البیان و مع ذالك اشارة الی ان القمر اذا خسف فی الليلة القمر او الالی ؟ فینخسف فی اول وقتها لا بعد مرور زمان۔

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں:

و اما الکسوف من مولی علام فاعلم انها عند اهل النجوم ثلاثة ایام و هی من السابع و العشرین من الشهر القمر الی التاسع و العشرین و تنکسف الشمس فی احدثنها؟ عند اقتران القمر علی شکل خاص بعد تحقیق اختصاص کما شهدت علیه النجمین فاخبر رسول الله ﷺ ان الشمس تنکسف قبل نصف النهار و کذالك ظهر کما لا یخفی علی اولی الابصار۔

ترجمہ: حدیث مذکور بموجب رائے مرزا پیچھے حاشیہ پر تحریر ہوا، ان کا مطلب یہ کہ ماہ رمضان کی پہلی رات کو چاند گرہن ہونا ممکن؟؟ ہے کیونکہ اس حالت میں وہ خود بصورت ہلال ہوتا ہے چاند گرہن کس طرح لگ سکتا ہے، اور رسول عربی ﷺ کی شان بلوغت سے یہ امر خیلے بعید معلوم ہوتا ہے کہ وہ قمر کا اطلاق ہلال پر کریں کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

قمر ہلال کے بعد ہوتا ہے نہ پہلی تاریخ ماہ مذکور کو، اس لئے تاویل یہ ہوئی کہ ایام بیض یعنی ۱۳ سے ۱۵ تک جس قدر ایام ہیں ان کی اول رات کو چاند گرہن لگے گا اور سورج گرہن ایام کسوف کے نصف میں یعنی ۲۷ سے ۲۹ تک جس قدر ایام ہیں ان کے نصف میں یعنی ۲۸ تاریخ ماہ رمضان کو سورج گرہن لگے گا۔ اتنا بکھیڑا تو مرزا صاحب اس لئے فرماتے ہیں تا کہ اول شب ماہ رمضان کو چاند گرہن ماننا نہ پڑے۔ اور رسول خدا کی حدیث اس عیب سے پاک ہو جاوے کہ اس میں ماہ رمضان کی پہلی تاریخ کو جو قمر کا منخسف ہونا درج ہے وہ نہ رہے۔ چنانچہ صفحہ ۱۸ حمامۃ البشریٰ میں درج ہے:

ثم اعلم يا ذا العينين ان لفظ النصف لفظ ذو معنين فكما ان لفظ ا لاو ل يد ل علـى او ل وقـت الليلة بالمعنى المعرو ف و مع ذا لك على ليلة اولى من ايا م الـخسـو ف فـكـذ لك لـفـظ الـنـصف يـد ل على نصف فا ن من نصف الشهر الـموصو ف و مع ذا لك على وقت نصف ا لا يا م ا الكسو ف و هو او ل نصفى النهار فى الثا من و العشرين

ہم کہتے ہیں کہ اگر بقول آپ کے یہ مان لیں کہ رمضان کی پہلی رات کی جگہ خسوف ۱۳ ماہ مذکور ۱۳۱۱ھ اور کسوف آفتاب ۲۸ ماہ مذکور مطابق ۶۔ اپریل ۱۸۹۴ء کو لگے گا تو اس میں نئی بات کون سی ہوئی، سوائے اس کے کہ دونوں باتیں ماہ رمضان میں ہوئیں۔ یوں تو مرزا جی ۱۳۲۱ھ میں بھی ہوا اس کو بھی مہدی موعود کی علامت قرار دیں۔ اور دنیا میں متواتر دو مہدی موعود مان لیں۔ چنانچہ آپ کا مرید خاص مسک العارف میں لکھتا ہے:

یہ اجتماع کسوف وخسوف رمضان ۱۳۱۲ھ میں ممالک امریکہ میں بھی واقع ہوا۔

پھر مرزا جی ایسے کسوف وخسوف کو متعلق حدیث مذکور کیونکر فرما سکتے ہیں، حالانکہ حدیث میں درج ہے کہ ابتدائے آفرینش سے ایسے نشان کسی غیر مہدی کے لئے واقع نہ ہوں گے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ تو دو سال میں متواتر دو نشان واقع ہوئے منجملہ ان کے کس کو آیت مہدی موعود مانیں، اور کس کو بیہودہ تصور کریں۔ اگر امریکہ میں مہدی کا وجود مانیں تو آپ مہدی موعود نہیں ثابت ہوتے اس اشکال کو آپ کسی تفسیر بالرائے یا تاویل مضبوط سے دفع فرمائیں۔ طرفہ تر یہ کہ آپ صفحہ ۲۳ نور الحق میں تحریر فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہ اجتماع کسوفین بماہ رمضان ملک ہند میں اس واسطے واقع ہوا کہ مہدی موعود بھی ہند کے ہیں۔
اور آیت ظہور مہدی بھی ہند میں ہونے چاہیے تھی،

مرزا صاحب جب آپ یہ لکھنے بیٹھے تھے آپ بذریعہ الہام معلوم کر لیتے کہ سال آئندہ کو بھی ایسا تو ملک امریکہ میں واقع ہوگا پھر ایسے نشان کو ملک ہند سے کیا خصوصیت رہی۔ آپ کا مرید مذکور تو آپ کے مناقب برابر تحریر کئے جاتا ہے مگر آپ کی تصانیف کو نہیں پڑھتا آپ کچھ تحریر فرماتے ہیں وہ کچھ لکھتا ہے۔ غرض حدیث مذکور سے آپ کا مدعا ثابت ہونا محال ہے۔ بموجب بیان و تاویل مرزا قادیانی کے ہم اول وقت رات ماہ قمری کو ایام خسوف کی پہلی رات تسلیم نہیں کر سکتے۔ نہ نصف رمضان کو نصف ایام کسوف مان سکتے ہیں کیونکہ اس طرح اپنی طرف سے قرائن عبارت کے خلاف معنی پیدا کرنا خیانت میں داخل ہے نصف ماہ رمضان پندرہ ماہ مذکور ہے نہ نصف ایام کسوف جو ۲۷ سے ۲۹ تک شمار کئے جاتے ہیں۔ یعنی ۲۸ ماہ مذکور، ہم تو وہی معنی درست جانتے ہیں جو حدیث میں صاف طور پر درج ہیں۔ یعنی رمضان کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا اور اسکے نصف یعنی ۱۵ کو کسوف۔ ان معانی سے نہ تو ترکیب نحوی میں کوئی غلطی سرزد ہوتی ہے نہ اسلوب عبارت کے مستحسن ہونے میں کوئی کمی راہ پاتی ہے۔ پھر اس سیدھے رستہ کو چھوڑ کر الٹی چالیں کیونکر چلیں جس سے دونوں خوبیان مذکورہ بالا ہاتھ سے کھو بیٹھیں۔ مرزا صاحب آپ خیال فرماویں کہ رمضان کی پہلی رات کہیں ایام خسوف کی پہلی رات ہوسکتی ہے۔ اور کیا لِاول لیلۃ ر مضا ن کے معنی اس طرح کرنا روا ہے۔ حدیث مذکور کے ترجمہ کرنے میں مرزا صاحب قادیانی کیسے بدحواس ہو کر ہر طرف دوڑے مگر ہنوز کسی جگہ قدم نہیں ٹھہرا۔ یہ دوڑ دھوپ تو اس لئے کی تھی کہ کہیں اول ماہ رمضان کو چاند گرہن کا لگنا بروئے حدیث ثابت نہ ہو، ورنہ حدیث مذکور ان کے مہدی موعود ہونے میں خلل ڈالے گی اور اس طمع پر ترکیب نحوی اور اسلوب کلام کی کچھ رعایت نہ کی۔ اور اس پر طرفہ تر یہ کہ اگر وہ اس طرح تاویل نہ کریں تو رسول خدا کی کلام معجز نظام کی فصاحت میں فرق آتا ہے۔ سبحان اللہ رسول خدا کو عربی میں ان لوگوں کی طرح بولنا نہ آتا تھا۔ اگر رسول خدا ﷺ کو ایسا مطلب عربی میں لکھنا ہوتا جو آپ کے مرکوز خاطر ہے تو کیا پھر وہ ایسی عبارت میں تحریر فرماتے جو حدیث میں ہے اور کیا پھر عبارت مذکور درجہ فصاحت و بلاغت سے نہیں گر جاتی۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو اس کی ترکیب نحوی بھی نادرست

www.KitaboSunnat.com

ہو جاتی ہے۔تاویل کرنے میں ضمائر کے مرجع الٹ پلٹ کرنے سے اور عبارت حدیث میں اپنی طرف سے ایام کسوف وخسوف کے (گڈمڈ کرنے) سے آپ نے عبارت حدیث کو کیسا بے ربط کر دیا یہ خوب ہی اجتہاد ہے۔مرزا جی اب ذرا بگوش ہوش سنیئے کہ جو معنی حدیث کے ہم نے کیئے وہ بالکل حدیث کے مناسب حال ہیں ان سے فصاحت و بلاغت موجودہ حدیث میں کوئی نقص راہ نہیں پاتا، نہ اسلوب عبارت میں کچھ مداخلت بیجا کرنی پڑتی ہے ہاں البتہ یہ بات ضرور ہے کہ پہلی رات ماہ رمضان کو خسوف ماننا پڑتا ہے۔آؤ اس کا جواب ہم ذیل میں تحریر کرتے ہیں۔بروئے حدیث نبوی ﷺ ہم اعتقاد رکھتے ہیں کہ قیامت سے پہلے دجال اور مسیح موعود ومہدی موعود و یاجوج ماجوج وغیرہ ظہور پذیر ہوں گے اور آفتاب مغرب سے طلوع کرے گا ان باتوں سے ظاہر ہے کہ ان امارات کبری قیامت سے پہلے نظام عالم میں کچھ ایسی تبدیلیاں سرزد ہوں گی کہ آفتاب بر خلاف قواعد مستمرہ مغرب سے طلوع کرے گا اور آگ اور دخان خلاف دستور دنیا پر نمایاں ہوں گی کیونکہ اگر نظام عالم اپنی وضع مقررہ پر رہے تو آفتاب مغرب سے کیونکر نمودار ہوسکتا ہے۔چنانچہ یہی وجہ ہے کہ پہلی ماہ رمضان کو خسوف ۱۵ صدر کو یعنی اس کے نصف پر کسوف ظاہر ہو گا یعنی بر خلاف دستور قدیم کے قمر تاریخ مذکور پر بشکل ہلال نمودار نہ ہو گا بلکہ بصورت بدر نمودار ہو گا۔اس حالت میں اس کو خسوف لگے گا کیا آپ کے نزدیک عادت معہودہ کے خلاف آفتاب مغرب سے طلوع کرسکتا ہے۔اور ماہتاب پہلی ماہ رمضان کو منخسف نہیں ہوسکتا ۔چونکہ دونوں امور کا اصلی باعث تبدیلی نظام عالم ہے اس واسطے دونوں قرین قیاس اور قابل تسلیم ہیں ہاں اگر نظام عالم کو اپنی وضع مقررہ پر مان لیں تو اس صورت میں اول ماہ رمضان کو خسوف کا ماننا متعذر رہو گا۔آپ یہ خیال نہ فرماویں کہ اگر رویت ہلال بوجہ من الوجوہ متعذر رہو تو پہلی رمضان کی بھی نہ ہو گی۔یا اگر جرم قمر پر کوئی حادثہ یا تغیر راہ پاوے جس سے وہ اول ماہ رمضان کو بشکل بدر نمودار ہو جاوے تو تب بھی پہلی رمضان کی نہ ہو گی ۔ایسا خیال بالکل لغو ہے پہلی رمضان بموجب ترتیب شمار ایام شہور قمری کے ہو گی نہ باعتبار رویت ہلال کے۔کیا اگر شعبان کے گذرنے پر کئی دن تک بوجہ کدورت یا ابر رویت ہلال ناممکن ہو تو کیا پھر رمضان کی پہلی بھی نہ ہو گی۔نہیں رؤیت ہلال کا کچھ اعتبار نہیں جیسا کہ شارح چغمینی کا قول ہے مگر بروئے حساب اول رمضان ضرور ہو گی خواہ چاند غائب ہو یا بوجہ مذکور بصورت بدر نمایاں ہو جاوے۔باوجود یکہ اس وقت نظام عالم میں کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبدیلی واقع نہیں ہوئی ایک ہی صفحہ روزگار کہیں دن بڑے کہیں چھوٹے کہیں راتیں بڑی اور کہیں چھوٹی۔ایک جگہ دوپہر دن ہے دوسری جگہ عین آدھی رات ہے۔کہیں چھ ماہ تک برابر دن ہی دن دکھلائی دیتا ہے اور رات ہوتی ہی نہیں۔کیا وہاں پہلی رمضان کی بھی نہیں ہوتی بلکہ حساب کی رو سے اول ماہ رمضان ہر جگہ اور ہر مقام پر بتا سکتے ہیں۔یہ لیل ونہار تو باوجود اس ترتیب ونظام عالم کے پایا جاتا ہے۔پس جب نظام عالم میں اس قدر تغیر واقع ہوے کہ آفتاب بھی آخرکار مغرب سے طلوع کرنے کے قابل ہو جاوے،تو وہاں اگر ہلال وقمر اپنے اپنے ایام معہودہ کے خلاف دکھائی دینے لگیں تو اس میں عجب کیا ہے۔نظام بطلیموسی قدیم جو تمام کتب کلامیہ کی جان ہے بموجب تحقیقات حکمائے متاخرین اکثر غلط ثابت ہوا ہے اور اس لئے کتب کلامیہ از سر نو قابل تصحیح وترمیم ہیں مگر کلام الٰہی میں کوئی حکیمانہ سچی تحقیقات خلل انداز نہیں ہوئی جس سے اس کا صادق اور سراپا حکمت ہونا اظہر من الشّمس ہے لیکن نظام فیثاغورسی بالکل واقعی اور درست ہے۔اس نظام میں آفتاب کو مرکز مان کر سبعہ سیارہ (قولہ سبعہ سیارہ..الخ ہرشل، سریس، پالس، جونو، دستا، منجون، یہ سیارے انگریزوں نے دریافت کئے اہل ہندان کے وجود سے آگاہ نہیں تھے۔۱۲منہ) کو منجملہ جن میں زمین بھی ایک سیارہ ہے آفتاب کے گرد متحرک خیال کیا گیا۔یہ زمین جس پر ہم بود وباش رکھتے ہیں اپنے محور پر مغرب سے مشرق کو پھرتی ہے اور آفتاب اپنی جگہ پر یا اپنے مستقر پر جیسا کہ آیت کریمہ اس پر ناطق ہے قائم ہے اور زمین کی حرکت روزانہ میں زمین کی سمت مخالف میں یعنی مغرب کو جاتا ہوا معلوم ہوتا ہے اب اگر دست قدرت زمین کی حرکت روزانہ کو بدل دے یعنی وہ مشرق سے مغرب کو متحرک ہو تو آفتاب اس کے خلاف سمت یعنی مشرق کو رواں ہوگا اور اس طرح بجائے اس کے مشرق سے طلوع کرے مغرب سے طلوع کرے گا جب نظام عالم میں اس قدر تغیر ہو تو اجتماع کسوف وخسوف اس طرح ممکن ہوگا جیسا کہ حقیقی ترجمہ حدیث مذکور سے ہوا ہوتا ہے باوجودیکہ نظام عالم ہنوز اپنی اصلی وضع پر ہے دنیا پر ایسے بھاری انقلاب رونما ہوئے ہیں کہ بس انہیں دیکھ کر حیرت ہوتی صفحہ گیتی پر ہزاروں نامی شہر ایک زلزلہ یا طوفان آنے سے غارت ہوگئے اور ان کی جگہ نئی بستیاں آباد ہوگئیں جہاں اب پہاڑ دیکھتے ہو یہاں کسی زمانہ میں سمندر تھا پہاڑوں کے طبقات اور نمک کی کانیں اس بارہ میں شاہد عادل ہیں کیونکہ جب ایک جھیل بحری سے پانی بخار بن کر اڑ جاتا ہے تو پیچھے نمک رہ جاتا ہے جو بعد مرور زمانہ کانوں سے نکالا جاتا ہے۔یہ پہاڑ جو جانب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمال ہندوستان کے واقع ہیں کسی زمانہ میں یہاں سمندر تھا مگر ایک زمانہ کے بعد یہاں سے سمندر دور جا گرا۔ افسوس صفحہ روزگار پر ایسی کوئی دیرینہ کتاب نہیں جس سے یہ بات واضح ہو کہ جب یہاں سمندر تھے قطعات خشکی پر اس وقت کون لوگ آباد تھے پھر آپ اس ناگہانی تبدیلی کا انکار کیونکر کر سکتے ہیں جس سے پہلے رمضان کو خسوف ماننا پڑے غالباً ان امارات کبری کا عجیب الخلقت ہونا آپ بھی مانتے ہیں کیونکہ اجتماع کسوفین کو جو رمضان میں واقع ہونا خلاف عادت مانتے ہیں وہاں آپ یہ بھی مان لیں کہ خسوف قمر پہلی رمضان کو ہوگا۔ اگر ایام موعودہ مقررہ پر اجتماع کسوفین بماہ رمضان مثل دیگر امارات کبری قیامت نادر الوقوع ثابت ہو جاتا، تو ہم گردن تسلیم جھکا کر صاف مان لیتے۔ مگر کیا کریں اس امر کو تو آپ کی جماعت میں سے جھٹلانے والے پیدا ہو گئے صاحب مسک العارف جو آپ کا عاشق زار ہے وہ لکھتا ہے کہ اس قسم کا اجتماع کسوفین بماہ رمضان ۱۳۱۲ھ میں ممالک امریکہ میں بھی واقع ہوا۔ کـمـا مـر ۔ سچ ہے گھر کے بھیت دہیسر مار یا؟؟۔ پھر آپ نے کس منہ سے اس قسم کے اجتماع کسوفین کو نور الحق میں ہندوستان سے خاص کر کے اپنی مہدویت کی علامت گردانا۔ یوں تو امریکہ میں بھی ایک مہدی کا ہونا ماننا پڑتا ہے واحسرتا اس جماعت میں صدق اور انصاف کے مدعی کیوں چپ ہیں حدیث مذکور میں جو آپ نے قرائن عبارت کے خلاف ضمائر کی مرجعوں کو الٹ پلٹ کیا اور لِاَ وّل لیلۃٍ من ر مضا ن کے معنی ایام خسوف کی پہل ءرات کئے۔ یہ ایسی حرکت ناشائستہ ہے کہ جس نے رہی سہی حسن عقیدہ بھی ہماری آٹھ دل سے مٹا دی۔ بھلا یہ بھی کوئی تفسیر یا تاویل ہے، اس کے ابطال پر دلائل قطعیہ پیش کئے گئے یہاں پر ہم اتنا اور زیادہ کہہ دیتے ہیں کہ نور الحق میں آپ نے اس امر پر بہت ہی زور دیا کہ پہلی رمضان کو قمر بصورت ہلال ہوتا ہے اس حالت میں اس کو خسوف کیا لگے گا اس وقت کے چاند کو تو عرب کے محاورات میں ہلال کہتے ہیں اور حدیث میں ینکسف القمر لِاَ ول لیلۃ من ر مضا ن درج ہے جب قمر کا منکسف ہونا درج ہے تو اول رمضان میں تو ہلال ہوا کرتا ہے پھر ہلال کا منکسف ہونا کیونکر قبول کریں اس لئے تاویلاً ۱۳۔ تاریخ ماہ رمضان کا قمر مراد لے کر اسی کا منکسف ہونا مانا گیا ہم کہتے ہیں کہ اول ماہ رمضان کو قمر کا بصورت ہلال ہونا اس حالت میں مانو گے جب انتظام موجودہ کائنات میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہو جس حال میں بشہادت مخبر صادق ثابت ہے کہ آفتاب بھی مغرب سے طلوع کرے گا اور انتظام موجودہ میں ایک عظیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبدیلی واقع ہوگی تو پھر جس حالت میں نیر اعظم اپنی مخالف سمت میں چلنا شروع کرے گا تو اس حالت میں آپ بھی فرماویں کہ چاند اول رمضان تو کس طرح سے بصورت ہلال نمودار ہو سکے گا حالانکہ زمین اور چاند دونوں آفتاب کے گرد گھومتے ہیں خود قیاس چاہتا ہے کہ اول رمضان کو چاند ایسی حالت میں بصورت قمر نمایاں ہوکر منکسف ہوگا اور حدیث میں ایسا کہیں نہیں کہ بحالت ہلال ہونے کے وہ منکسف ہوگا۔ لیکن اس تبدیلی سے بجائے اول رمضان کوئی دوسری تاریخ مثل ۱۳ یا ۱۴ ماہ مذکور نہ ہوگی بلکہ تعداد ایام شہور قمری بدستور رہے گی مگر جس مرض میں مدعیاں مبتلا ہیں اس کا دفعیہ بہت مشکل ہے کسی آیت یا حدیث کو سنداً پیش کرتے ہیں تو اس میں بھی بے جا تاویلیں کرنی شروع کرتے ہیں۔ مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا وہ نہیں مانتے وہ کہتے ہیں کہ مغرب سے آفتاب کا طلوع ہونا یہ ہے کہ اہل مغرب میں دین اسلام اشاعت پائے گا، نہ کہ آفتاب کا طلوع۔ اور آیت اذا زلزلت الارض زلزالها و اخرجت الارض اثقالها میں حادثات قیامت کا ذکر نہیں بلکہ آیت مذکورہ علم جیالوجی سے متعلق ہیں جو زمانہ حال میں رو بترقی ہے مہدی موعود اور مسیح کا نزول وہ مطلق نہیں مانتے، نہ دابۃ الارض، نہ دجال، نہ یاجوج ماجوج کو، یعنی حقیقی طور پر جو ان کا آنا آیات اور احادیث میں درج ہے وہ اس کو نہیں مانتے، سب کو مجاز اور استعارہ کے متعلق کر دیا۔ ابھی اعلانیہ قیامت کا انکار نہیں کرتے ورنہ قیامت کے متعلق ان لوگوں نے کوئی بات بھی رہنے نہ دی اور مجاز اور استعارہ کی آڑ میں مخبر صادق کی کلام کو جھٹلایا نعوذ باللہ من ذلک کس قدر جرأت ہے۔ لالچ اے تیرا خانہ خراب، تو نے کتنوں کو خراب کیا اور کہاں تک خراب کرتا جاوے گا۔ جنتری نے ۲۲ مارچ ۱۸۹۴ء مطابق ۱۴ رمضان ۱۳۱۱ھ میں چاند گرہن کی خبر دی بوقت رات دو بجے درج ہے حالانکہ آپ کے ترجمہ اور تاویل میں ایام بیض کی پہلی رات یعنی ۱۳ رمضان کو خسوف درج ہے۔ دروغ برگردن راوی جنتری کو جھوٹا مانیں یا آپ کی تاویل کو تاوقتیکہ آپ کی جانب سے کوئی شہادت واقعی پیش نہ ہو، ہم آپ کی تاویل کو سچا قرار نہیں دے سکتے۔ غالباً آپ نے بوجہ طمع ذاتی کے بجائے ۱۴ رمضان مذکور کو ۱۳ رمضان قرار دے لی۔ اب ثابت کریں کہ ۱۴ رمضان غلط تھی اور ۱۳ صدر صحیح۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایک روزہ رمضان سرے سے خور برد کیا، اور ایک روز پیچھے چاند دیکھا۔ ممکن ہے کہ مطلع صاف نہ ہونے کے باعث ایسا ہوا ہو۔ آپ بروئے حساب ۱۳ صدر کو صحیح ثابت کر دیں ہم ماننے کو مستعد ہیں اور ریاضی وحساب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آپ کو استاد کامل تسلیم کرلیں گے۔ ورنہ ان لوگوں کی بات کون مان سکتا ہے جو پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند کے مصداق میں داخل ہیں۔ پھر اسی جنتری میں ٦۔اپریل ۱۸۹۴ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۱۱ھ کو بوقت صبح کے سورج گرہن درج ہے۔ اس کی تاریخ مطابق ہے مگر وقت درست اور مطابق نہیں۔ کیونکہ ۲۸ تاریخ مذکور کی دو نصف سے پہلے نصف نہار میں کسوف کا وجوع چاہیے تھا یعنی بعد طلوع آفتاب کے کیونکہ نہار کے لئے آفتاب کا ہونا ضروری ہے حالانکہ جنتری میں ۴ بجے صبح کے وقت کسوف درج ہے۔ اور ۴۸ منٹ اوپر ۵ بجے آفتاب کا طلوع، ٦۔اپریل ۱۸۹۴ء درج ہے۔ پس کسوف مذکور بھی پہلے نصف نہار میں جیسا کہ آپ فرماتے تھے واقع نہ ہوا بلکہ وہ تو نصف نہار سے خارج رات کا شروع ہوا ہوا ہے پس کسوف وخسوف ہر دو باوقات مقررہ تاریخ واقع نہ ہوئے۔ پس ثابت ہوا کہ اس بارہ میں آپ کا بیان نادرست ہے۔ اگر آپ ۱۳ رمضان کو صحیح ثابت نہ کرسکیں اور دنیوی علوم میں اپنی نامستعدی ظاہر فرماویں تو آسمانی علوم اور اخبار کا مورد اور مخزن آپ کو کس طرح مانیں بقول:

تو کار زمین را نکو ساختی
کہ با آسمان نیز پرداختی

اس بارہ میں آپ کو اجازت ہے کہ آپ اپنے متبعین سے بھی مدد لیں جن کی تبحر علمی پر آپ کو بڑا ناز ہے۔ مرزا صاحب جو تاویل حدیث مذکور کی آپ نے کی وہ غلط ثابت ہوئی اور عبث اس کو اپنی مہدویت کا ثبوت گردان لیا اور ناحق رسالہ نور الحق کی تالیف میں اپنی تضیع اوقات فرمائی۔

باب پنجم: نزول ملائکہ

وجود ملائکہ کے بارہ میں بھی آپ غلطی پر ہیں۔ آپ فرماتے ہیں ملک الموت ایک فرشتہ آن واحد میں بایام وبا ممالک دور دراز میں کس طرح قبض ارواح کرسکتا ہے۔ اور ایسا ہی جبریل چند انبیاء پر پیغام رسانی کے لئے کس طرح آن واحد میں مثلاً نازل ہوسکتا ہے تاوقتیکہ ان کا نزول دنیا پر مثالی طور پر نہ مانے نزول ملائکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محال اور ممتنع ثابت ہوتا ہے اور اس بارہ میں حدیث ذیل پیش کرتے ہیں

عن عائشہ قالت قال رسول اللہ ﷺ ما فی السماء موضع قدم الا علیه ملك ساجد او قائم ، اور ملائکہ کا یہ مقولہ و ما منا الا له مقام معلوم

(قوله و ما منا .. الخ یہ آیت سورہ صافات میں اخیر پر ہے مقام سے مقام عبادت یا مقام خوف و ..ومحبت مراد ہے اور اس باب میں ہے کہ یہ کلام پیغمبر ﷺ اور مومنوں کا ہے پھر خصوصیت جگہ کی کہاں رہی۔۱۲ منہ)۔

یہاں سے ثابت ہوتا ہے کہ

ان الملائکة لا یترکون مقاماتهم و الا فکیف یصح ان یقال انه لا یوجد فی السماء مواضع قدم الا علیه ملك و کیف تبقی هذه الصورة عند نزول الملائکة الی الارض الا تعتقدون ان لجبرائیل جسم یملأ المشرق و المغرب فاذا نزل جبریل بذلك الجسم العظیم الی الارض و بقیت السماء خالیة منه ففکر فی مقدار خال وتذکر حدیث موضع قدم و کن من المسندین ثم اذا فکرت فی سورة لیلة القدر فیکون لك ندامة و حسرة ازید من هذا فانّ الله عز و جل یقول فی هذه السورة ان الملائکة و الروح تنزلون فی تلك اللیلة باذن ربهم و یمکثون فی الارض الی مطلع الفجر فاذا نزلت الملائکة کلهم فی تلك اللیلة الی الارض لزم بناء علی اعتقادك ان تبتی السماء کلها خالیة بعد نزولهم و هذا کما تقدم فی حدیث موضع قدم فلا تنقل قدمك الی الضلالة البدیهة

خود جناب کے بیان سے ہوا ہے کہ باوجودیکہ آسمان پر ہر موضع قدم پر ایک فرشتہ ساجد یا قائم ہے تاہم وہاں جبریل باوصف اس کے کہ ان کا جسم مشرق سے مغرب تک جگہ گھیرتا ہے موجود ہیں حالانکہ یہ بات اجسام ارضی کے لئے نہیں ہوتی بلکہ ان اجسام کے لئے تداخل منع ہے یعنی جہاں ایک جسم ہوتا ہے وہاں دوسرا موجود نہیں ہوسکتا۔تاوقتیکہ پہلا جسم وہاں سے علیحدہ نہ ہوجائے۔دیکھو علم طبیعات۔اور بموجب عقاید اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجود یا جسم ملائکہ بھی ایسا ہے کہ اس پر اجسام ارضی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے یہی باعث ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس بارہ میں کمال غلطی کی اور برخلاف عقیدہ اہل سنت و جماعت ایک نیا طریق ایجاد کیا اور اپنے دعوے میں جو دلیل لائے وہ کمال ردی ثابت ہوئی۔ اگر بقول آپ کے سارے آسمان پر صرف دو قسم کے ملائکہ یعنی ساجدین اور قائمین موجود ہوں تو ان کے سوائے اور کوئی فرشتہ نہیں جو سوائے سجدہ بجالانے کے یا ہمیشہ قیام میں رہنے کے کوئی اور خدمت بھی بجالاتا ہو۔ اگر کوئی ہے تو تمام آسمان تو دو قسم کے ملائکہ سے بھرپور ہے۔ پھر دوسرے ملائکہ کہاں رہتے ہونگے غرض وجود ملائکہ دنیا کے اجسام سے کچھ نرالا ہے۔ جس طرح یہ نور مجسم باعتبار خواص ذاتی روشنی کے رفتار سے بھی زیادہ سریع السیر ہیں ایسا ہی آسمان پر اپنی جگہ لینے میں کسی کی مزاحمت نہیں کرتے دنیا کا وجود بھی وجود ملائکہ سے خالی نہیں۔ اور ہر نفس بشر کے ساتھ کئی ایک ملائکہ ہیں۔ کیا کبھی ان کی جانب سے جگہ کی بابت کوئی مزاحمت محسوس ہوئی۔ ہرگز نہیں۔ جس حال میں مختلف خدمات کی انجام دہی کے لئے مختلف قسم کے ملائکہ آسمان پر رہتے ہیں تو پھر ساجدین اور قائمین میں ان کو کیوں محدود فرماتے ہیں۔ ان کا شمار سوائے ذات باری کے کوئی بھی نہیں جانتا جس حالت میں وہ مختلف اوقات میں بصور مختلفہ نزول کرتی ہیں تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالنا چاہیے کہ جب جبریل اپنی اصلی صورت کے ساتھ دنیا پر نازل ہو تو وہ ساری سطح زمین پر سما بھی نہیں سکے گا اس لئے وہ زمین پر کبھی اپنی اصلی صورت سے نازل نہیں ہوا اور انبیاء پر صرف ظلالی یا تمثال کی صورت پر نازل ہوتا تھا اور خود اپنی قیام گاہ کو کبھی نہیں چھوڑتا تھا جس حال میں ملائکہ چھوٹے بڑے اجسام یا اشکال میں باوقات مختلفہ نازل ہو سکتے ہیں تو پھر سمائی کی بابت کون سا جھگڑا پیدا ہو سکتا ہے ان کا نزول ذاتی طور پر ہوتا ہے نہ بطریق ظلالی یا مثالی کے ورنہ ان کے پروں کا ہونا عبث قرار دیا جاوے گا جو وہ اپنی قرارگاہ نہیں چھوڑتے۔ اور صرف مثالی طور پر نازل ہوتے ہیں تو پھر ان پر دو دو تین تین چار چار کس لئے ہیں مثال یا ظلال کے لئے پروں کا ہونا ضرور نہیں کیا آئینہ میں جو عکس پڑتا ہے وہ بھی پروں کی امداد سے اڑ کر آئینہ میں جاتا ہے نہیں نہیں اس کے لئے پروں کا ہونا ضرور نہیں۔ یہی حال ملائکہ کا اگر وہ انبیاء پر بصورت عکس یا تمثال نازل ہوتے تھے تو پھر پر کس لئے ہوئے۔ ان کا عکس یا تمثال تو سوائے پروں کے انبیاء پر پہنچ سکتا تھا جب وہ اپنی قرارگاہ سے کبھی حرکت نہیں کرتے تو پھر پر فعل عبث میں داخل ہیں۔ لیکن حکیم مطلق کا کوئی فعل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالی از حکمت نہیں ہے۔لہذا ثابت ہوا کہ خود اس قسم کے عقیدے میں خرابی اور ضلالت بھری ہوئی ہے آیات قرآنی سے صاف عیاں ہے کہ ملک الموت کے ہزاروں مددگار ہیں قبض ارواح میں وہ سب اس کی مدد کرتے ہیں اوران کی امداد سے وہ لاکھوں کی ارواح قبض کرسکتا ہے۔اورخود بھی آن واحد میں ہر جگہ پہنچ جاتا ہے۔تار برقی کے خواص پر نظر نہیں کرتے کیا ایک لمحہ میں ہزاروں کوس تک اس کا اثر نہیں پہنچ جاتا۔ پھر ملائکہ میں اس خواص کے ہونے کا انکار کیوں کرتے ہیں۔ یہ عجیب طریق ہے کہ جو بات ذرہ دقیق یا غور طلب ہو چلو قصہ پاک اس کا انکار کر دیا کیا سورۃ صافات اور والنازعات وغیرہ پر آپ کی نظر نہیں۔ وہاں قبض ارواح کرنے والے ملائکہ بصیغہ جمع مذکور ہوئے اور جبریل کے بارہ میں ہے ذی قوۃ عند ذی العرش مکین مطاع ثم امین یعنی جبریل کا حکم ملائکہ آسمان پر مانتے ہیں۔ جب ایک کام پر متعدد ملائکہ مامور ہوں تو پھر آپ کا وہ اعتراض کہاں رہا کہ ایام وباء میں ایک فرشتہ ہزاروں کے روح کس طرح قبض کرتا ہوگا۔اور جبریل بذات خود آن واحد میں مختلف ممالک کے انبیاء پر کس طرح نازل ہو کر احکام الٰہی پہنچا سکتے ہیں۔ یہ بھی نہیں سوچتے کہ ظلال میں بھی کہیں پیغام رسانی کی استعداد ہوسکتی ہے۔کیا جبریل پیغمبروں پر صم بکم نازل ہوا کرتے ہیں۔ یہ تو ایسی باتیں ہیں کہ گویا آپ وجود ملائکہ کے قائل ہی نہیں مرزا جی کہیں یہ سعادت اصحاب نیچر سے تو نہیں حاصل کی جو وجود ملائکہ کے منکر ہیں،اور صرف استعاروں میں اس کو اڑانا چاہتے ہیں۔

باب ششم: مسئلہ تصویر

معاملہ تصویر میں بھی آپ پکے مجتہد اور مہدی موعود ثابت ہوئے۔آپ نے عکسی تصویرات اپنے مریدوں کو بانٹ دی کہ وہ ہر حالت میں ان کو دیکھ کر تصور میں غرق رہیں اور تصویر کو حرز جان اور قبلہ حاجت قرار دیں۔ یہ خیال نہ کیا کہ یوں ہی تو دنیا میں بت پرستی کی بنیاد قائم ہوئی جس حالت میں خود پیشواؤں نے ایک بدعت کی بنیاد قائم کر دی پھر اس کے پیرو اس میں روز مرہ ترقی کریں گے اور آخر کار بت پرستی کی رسم از سر نو شروع ہو جاوے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب تنقید الکلام تحریر فرماتے ہیں کہ مسلمان ہر علم وفن میں بدرجہ کمال پہنچے لیکن فن تصویر میں انہوں نے کوئی ترقی نہ کی۔ خدائے تعالی کی شان اگر مرزا صاحب قادیانی کچھ مدت اس سے پہلے پیدا ہوئے ہوتے تو فن تصویر سازی اور بت پرستی میں مسلمان پورے ماہر ہو جاتے بدعت اور ضلالت کی راہ کھلتی ہے تو کھلنے دو ہمیں اپنی نفس پروری سے کام ہے، اس میں ہرج نہ ہو۔

باب ہفتم: تعمیر منار، اور اسکا اشتہار

حج اور بیت اللہ کی زیارت کے تو آپ آرزومند نہیں، نہ وہاں جا کر وہاں کی برکات حاصل کرنے کا شوق ہے، بلکہ آپ ان دنوں ایک مینار بنانا چاہتے ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حدیث کی رو سے مسیح کا اترنا مینار مذکور پر تسلیم کیا جاوے۔ آپ کو اترے ہوئے تو کئی سال ہوئے مینار کا بکھیڑا آج یاد آ گیا۔ اور مسجد کو اب مسجد اقصی مشہور کرنا چاہا اور روپیہ کے جمع کرنے کا ایک عجیب طریقہ نکالا۔ آفرین! آپ ہیں بڑے استاد۔ (جہلاء) کے دیدہ بصارت میں آپ کو خاک بھرنا خوب آتا ہے۔ یہ لوگ ہیں بھی اسی لائق۔ مرزا جی بس یہیں مسجد اقصی اور معراج نبوی، اور بیت اللہ سب کچھ بنا لیجئے، اور خبردار بیت اللہ کا قصد کبھی نہ کرنا۔ ورنہ بہت نقصان اٹھاؤ گے کیونکہ بے ارادت کوئی کام کامیابی کو نہیں پہنچتا۔

آپ صاف تحریر فرماتے ہیں کہ مغرب کو جانا نشان زوالی اور علامت شومئی طالع ہے۔ سچ ہے جس حالت میں وہاں جانے میں سراپا ہتک اور ذلت متصور ہے، تو پھر وہاں کیوں جاویں، یہیں سب کچھ ہو سکتا ہے۔ اپنا گھر ہی بیت اللہ ہے، تو پھر وہاں کیوں جانے لگے تھے۔

قصہ کوتاہ آپ کی لمبی چوڑی شطحیات کو اس مختصر میں کہاں تک جگہ دیں۔ جس آدمی کو خداوند تعالی سعادت ابدی سے محروم نہیں رکھنا چاہتا، وہ صرف تھوڑی سی باتوں میں پا جاوے گا کہ جس راہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے چلنا اختیار کیا ہے، اس راہ پر اسقدر خار ہی خار بوؤ گے کہ پاؤں دھرنے کی جگہ نہیں العاقل تکفیہ الاشارہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے تو نہ تصویروں کا تصور، نہ تعمیر منارہ کا ولولہ اٹھا، اب جو ذریت تقویت ہوئی اور کئی ایک شکار دام میں آپڑے تو اب غزال ختن کی طرح ہر طرف چونکڑیاں بھرنے لگے۔ یہ کیا ہے ابھی تو بعد چندے آپ کی ذات بابرکات سے بہت سے عادت ظہور پذیر ہوں۔

باب ہشتم: ادعائے نبوت

ابھی صریح لفظوں میں نبوت کا دعوی نہیں کیا، گو انبیاء کے جملہ کمالات کے آپ مدعی ہیں، اور امام مہدی اور مسیح موعود بنے بیٹھے ہیں۔ اگر جہلا مریدوں کا رجوع برابر رہا، تو پھر صریح دعوی کر دیں گے۔ اب بھی مرزا جی نبی اور ولی میں کچھ فرق نہیں جانتے۔ وہ کہتے ہیں کہ ولی بالقوۃ ایک نبی ہے۔ نبی کے سب کمالات اس میں جمع ہیں، کچھ فرق نہیں۔ دیکھو ان معانی کی رو سے مدعی نبوت ہیں ورنہ اس تحریر سے اور کیا نتیجہ نکلتا ہے۔

باب نہم: آپ کی عربی میں غلطیاں

اب ہم حسب وعدہ آپ کی عربی زبان کے باب میں کچھ تحریر کرتے ہیں جس کو مرزا غلام احمد صاحب نے ضرورۃ الامام اور نور الحق میں بے نظیر اور صحیح اور فصیح قرار دیا، اور فرمایا کہ جس الہام کی عربی عبارت میں صرف و نحو کی رو سے غلطیاں ہوں، وہ الہام صدق سے خالی ہے۔ مولوی اصغر علی صاحب ایم اوایل پروفیسر عربی کالج لاہور نے نور الحق مصنفہ جناب میں صرفی نحوی غلطیاں نکال کر دکھا دیں اور کہا کہ اگر نور الحق کے مقابلہ میں میری عبارت عربی زیادہ ترفصیح و بلیغ پائی جاوے، تو آپ کو دعوی مہدویت سے دست بردار ہونا ہوگا۔

آپ بجواب (یہ جواب مکتوب برصفحہ ۱۹۹، الحق نمبر ۱۳ درج ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے ۳۰۔ اپریل ۱۸۹۴ء کو تحریر فرمایا تھا، منہ) اس کے ان غلطیوں کو قبول کر کے اپنی پیرانہ سالی اور دائم المریض ہونے کو معذرت پیش کرتے ہیں، اور پروفیسر مذکور کو اس کے مقابل عربی رسالہ کی تالیف کرنے سے روک کر پابند چند شرائط مشکلہ کا فرما کر دو مہینے کی مہلت دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس انصاف نہیں، ورنہ آپ کے الہام میں جس حال میں غلطیاں قسم مذکور پائی گئی تھیں، آپ فوراً ایسے جھوٹے الہاموں کو حسب بیان آپ کے چھوڑ دیتے اور راہ راست پر آ جاتے۔ مگر راستی لیں کہاں سے۔ کار دین کو تو ایک کھیل تماشہ سمجھ لیا ہے، اور آثار قیامت اور قیامت کو ایک امر فرضی اور وہمی خیال کیا۔ پھر خوف کس کا اور محاسبہ کہاں کا۔ عربی زبان آپ کی مادری زبان نہیں، نہ آپ اہل عرب کی صحبت میں کبھی بیٹھے جن کو اس میں پوری دست گاہ ہے۔ پھر یوں ہی گھر میں بیٹھ کر فضیلت مآب اور علامہ عصر بننا کیونکر راست تصور کیا جائے۔ آپ کی عربی زبان میں بادی النظر میں غلطی ہائے مندرجہ ذیل پائی گئیں لیکن جس قدر زیادہ پڑتال کریں اور ملکہ عربی دانی بھی جس قدر زیادہ ہو اسی قدر تصانیف میں غلطی ہائے پائی جاویں گی۔ ہم نے بطور نمونہ بعض ان کا ذکر کر دیا، جو لوگ عربی زبان میں ملکہ مضمون نگاری نہیں رکھتے، انہوں نے ہی انہیں سلطان القلم اور بے عدیل ادیب قرار دیا ورنہ علاوہ ان اغلاط کے ایک عیب ان کی تصانیف میں یہ ہے کہ جملوں کے جملے دوسری تصانیف سے بطور سرقہ (قولہ: سرقہ ..الخ۔ اس مضمون کو ہم پھر کبھی عندالضرورۃ لیں گے اس وقت تو ہمیں صرف ان کی غلطیوں کو ثابت کرنا ہے۔ ۱۲ منہ) اٹھا کر اپنی تصنیف میں داخل کر دیئے، ورنہ بقول عبرت:

جو کوئی آ پکڑتا ہووے شاہی
اسے غیرت ہے دریوزہ گدائی

تبصرہ:

تبصرہ ملحقہ کو بغور ملاحظہ فرماویں عربی میں صلات کا طریق استعمال بہت مشکل ہے۔ علی الخصوص غیر اہل زبان کو تو بڑی ہی مشکل ہے۔ غلطیاں کر کے اپنی بلاغت کے مدعی ہوں تو پھر نہایت ہی شرم کی بات ہے آپ حمامۃ البشری میں بصفحہ ہائے ذیل فرماتے ہیں۔

ص۹: و ما احاطه معارف اقوالی

ص ۴۱ ۔ و قد احاطه علی اهل الارض

ص ۴۰ ۔ و قد احاطت برکاته کل ازمنة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۳۹ ۔ و قد ا حا طوا علی اھل ا لا ر ض

آپ نے احـــــا ط کا استعمال بغیر صلہ باء موحدہ کے کیا جو غلط ہے۔اس کا طریق استعمال اس طرح پر ہے۔

قوله تعا لی : ا حا ط بهم سرا دقها .. الخ ، و الله محيط بالكا فرين،

پھر خلاصہ الحساب میں ہے لا يحيط بجمع نعمه عدد۔

پھر دائرہ کی تعریف میں ہے فا ن ا حا ط به وا حد فر جا ری فدا ئرة۔

اور پھر کرہ کی تعریف میں، و الـجـسـم ذوی ا لا متـدا دات فـا ن ا حـا طـه سـطـح متسـا وی الخارجة من دا خله اليه فكرة۔

اور صراح میں بھی ایسا ہی درج ہے۔ يـقا ل ا حا ط به علماً ۔ ، و ا حا طت الخيل به ۔ و ا حا طه به علمه ۔ نه يه كه ا حا ط عليه علماً ۔ و احا ط عليه علمه

نمبر۲۔پھر تحفہ بغداد کے صفحہ ۳۱۔۳۲ پر یہ ارشاد ہوتا ہے:

و كا دت تلمعن انوار شمسی ۔ فيتبعها الوری الا الوقا ح

اتقتلنی بغير ثبو ت جر م ۔ فقل ما يصدر ن منی جنا ح

آپ نے نظم میں نون ثقیلہ وخفیفہ کا استعمال اس کثرت کے ساتھ کیا جس سے حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح اپنی عربی کو آپ نے گرانبار کر دیا۔کس کس موقع پر اصلاح کریں۔ایک دو مقام ہوتے تو بحکم شعر

زمین شعر میں دیکھا ہے اکثر
نہیں پڑتا قدم ہر گز برابر

چشم پوشی بھی کر جاتے ہیں، جہاں آپ نے ذرہ بھی شعر کو وزن سے گرا ہوا دیکھا وہاں جھٹ نون ثقیلہ یا خفیفہ جڑ دیا۔کسی نے سچ کہا ہے

چو در شعر افتد ضرورت بشد
تشدید در شعر چرّا نباشد

سیبویہ کے نزدیک نون تاکید اس مضارع پر جو طلب سے خالی ہو بضرورت داخل کرنا جائز ہے مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محققین کے نزدیک نون مذکور اس مستقبل کے ساتھ مختص ہے جس میں معنی طلب کے پائے جائیں جیسا امر نہی وغیرہ، اور جو مستقبل کہ خبر محض ہو اس پر نون تاکید داخل نہیں ہوتا۔ مگر بعد داخل ہونے لام تاکید کے کذا فی شرح المرام ، پس کادت تلمعن چونکہ خبر محض ہے اس میں اس کا خلاف کیوں کیا۔ اور ایسا ما یصدرن کو خلاف مقصود مستقبل استعمال کر کے نون تاکید اس پر کس لئے داخل کر دیا۔ بھلا اس کی کیا ضرورت تھی۔ آخر یہی نہ کہ وزن شعر ہاتھ سے نکلا جارہا تھا چہ خوش وزن درست ہو۔ معنی بلا سے درست ہوں یا نہ چونکہ نون تاکید مضارع یا مستقبل کے ساتھ مختص ہے نہ ساتھ ماضی کے تو معنی یہ ہوں گے کہ، کہو مجھ سے کیا گناہ البتہ سرزد ہوتا ہے یا ہوگا۔، جو بالکل لغو اور لچر ہے حالانکہ مقصود یہ تھا کہ مجھ سے کیا گناہ ہوا۔ پس یہ خرابی بوجہ داخل کرنے نون تاکید کے ہوئی۔ پھر آپ خیال فرماویں کہ قل فعل متعدی ہے اس کا مفعول بہ یا مقولہ، ما یصدرن منی جناح ،کو قرار دیں تو عنی یہ ہوئے کہ، اے مخاطب (اگر مثلاً تم میں سے کوئی معترض) ہو تو کہہ دینا کہ مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا یعنی مخاطب سے جو محض خلاف مقصود شاعر ہے۔ غرض آپ کو قل کا اپنے محل پر استعمال کرنا نہیں آیا۔ چاہے ما کو موصولہ مانو یا استفہامیہ (قولہ موصول..الخ۔ موصولہ قرار دیں تو ایک اور تازہ غلطی پائی جاتی ہے یعنی اسم موصول اور اس کے صلہ میں جناح لانا بے محاورہ ہے البتہ یوں کہہ سکتے ہیں کہ ما صدر منی الجناح ،یا ، ایّ جناح صدر منی ۔۱۲منہ) دونوں صورت میں یہ شعر ادائے مطلب میں ناقص اور نا تمام ہے۔ مرزا جی اسی سرمایہ پر اعجاز مسیح میں بمقابلہ پیر مہر علی شاہ صاحب قریباً ۷۰ صفحہ تک صرف یہی دم نخوت مارا کہ کہ ادیبان عرب وعجم میرے مقابلہ میں پست وسرنگون ہیں۔ آپ کی عربی دانی غالباً انہی دو امر پر منحصر ہے کہ یا تو آپ جس طرح اپنی پنجابی زبان استعمال میں لاتے ہیں بس اسی طرز پر عربی کو بھی استعمال کرتے ہیں۔ عرب کے محاورات کی مطلق پرواہ نہیں۔ گویا عربی کو پنجابی کا تابع بنا دیتے ہیں۔ یا کوئی لغت کی کتاب پاس رکھ کر اس میں سے الفاظ اٹھا کر اپنی عبارت عبارت میں داخل کر دیتے ہیں تا کہ فقرہ بندی برابر ہوتی چلی جاوے۔ اور عبارت رنگین معلوم ہو۔ چونکہ یہ لفاظ آپ کے مضمون کے ساتھ چنداں تعلق نہیں رکھتے اس واسطے وہ اس پر شاہد عادل ہیں کہ براہ سرقہ اٹھا کر وہاں رکھی گئی اور آپ کا مال نہیں۔

پھر نور الحق جلد ثانی صفحہ ۵۸ پر درج ہے ۳:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وردنا الماء صفواً غیر مکدر

و یشرب غیرنا و شل الاجام۔

ترجمہ: ہم پانی میں وارد ہوگئے جو مصفا اور غیر مکدر ہے اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلوں کا پانی پی رہے ہیں

یہ نظم بھی غلط ہے کیونکہ صفواً غیر کدر الماء کی صفت واقع ہو رہی پھر صفواً غیر کدر کو نکرہ کیوں لائے۔ الف لام تعریف اس پر داخل کیوں نہ کیا کہ دونوں میں اتحاد ہو جاتا جو ضروری تھا

لاق نیجب مطابقة الموصوف للصفة فی التعریف و التنکیر (حاشیہ شرح ملا)

ولم یوصف ذوا اللام الا بمثله نحو جاءنی الرجل الفاضل نه فاضل

نمبر ۴: پھر نور الحق میں بصفحہ ۶۵ یہ شعر ہے

ورثنا الصحف فاقت کل کتب

و سبقت کل اسفار بشان

شعر ہذا میں الصحف پر الف لام تعریف لانے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر اس کو نکرہ بحال خودش رہنے دیا ہوتا تو بہتر تھا کیونکہ نکرہ لانے سے اس کی عظمت زیادہ متصور تھی جیسا کہ و لیال عشر میں باوجود یکہ سورہ والفجر میں پہلے و الفجر آیا دوسرے جملہ معطوفہ میں و لیال عشر موجود ہے۔ جب ایک جملہ صفت واقع ہوتا ہے تو موصوف کا نکرہ ہونا ضرور ہے۔ پھر نکرہ ہی کیوں نہ رہنے دیں اگرچہ معرف بلام عہد ذہنی کی صفت جملہ خبریہ واقع ہو سکتا ہے مگر زیادہ تر مستحسن نکرہ ہے کما مر

۵۔ پھر نور الحق کے صفحہ ۵۹ پر یہ شعر ہے

اتانی الصالحون فبایعونی

و خافوا ربهم یوم القیام

شعر ہذا میں خافوا کے دو مفعول ربهم و یوم القیامة لانا بیجا ہے۔

اگر ایسا ہی لانا منظور تھا تو خافوا من ربهم یوم القیامة کہنا مناسب تھا جیسا کہ قولہ تعالیٰ انا نخاف من ربنا یوماً عبوساً قمطریراً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ سرالخلافہ مصنفہ مرزا صاحب قادیانی میں درج ہے، کہ حمامۃ البشری وغیرہ میں صرفی نحوی غلطیاں لوگوں نے نکالیں جو اتفاقاً یا سہو کاتب سے وقوع میں آئیں شکر تو یہ ہے آپ نے قبول کیا۔ پھر ایسے لوگ بھی بقول آپ کے غبی ہوئے؟ سبحان اللہ جن لوگوں نے آپ کی غلطی کی اصلاح کی اور آپ کو اس پر متنبّہ کیا وہ بھی غبی ہوئے محسن کش اور احسان فراموش ایسے ہی ہوا کرتے ہیں۔ مہدی موعود میں ایسے نیک وصف ضرور ہی ہونے چاہییں۔ کیسی شرم کی بات ہے کہ ایک معاملہ میں آپ حق بجانب نہ ہوں پھر بھی جھوٹ پر ثابت قدم رہیں۔

آفرین: ایں کارازتو آئے ومرداں چنیں کنند۔ مگر یاد رہے کہ یہ غلطیاں ایسی نہیں کہ سہو کاتب کہی جاسکیں

نمبر۶: پھر نورالحق کے صفحہ ۴۵ پر:

لها احسان علینا ۔ علینا کی جگہ الینا چاہیے تھا۔

دیکھو صراح لفظ حسن، اور اخوان الصفا میں

و قال قائل منهم لا یخلوا فتاوی العلماء من احدی ثلثة وجوه اماعتقها او التخفیف عنها او الاحسان الیها ۔

ہر جگہ صلات کے استعمال میں آپ غلطی کرتے ہیں کہیں السلام علیکم کی جگہ السلام الیکم نہ کہہ دینا

نمبر۷: پھر حمامۃ البشری کے صفحہ ۶ پر یہ عبارت ہے:

و ملیت الصدق فی قلوبهم ۔

ہم نے ملیئت کا استعمال کہیں بھی ایسا نہ دیکھا بلکہ اس طرح مستعمل ہے

ملئت بیتی نوراً بتسمها ۔ حکایت الصالحین

امتلوا غما ۔ اخوان الصفا

لملئت منهم عربا .. الخ ۔ آیت قرآن شریف

کانت تخرج کلی لیلة و تاخذ جرة الماء فتملاها ماء منتخبات العربیه

شعر الف لیلہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مــلــئــت قــلــو ب الــنــاس مــنك مهــا بة

و الــكــل تــكــلأ هــم بــقــلــب خــا شــع

پنجابی صدق کو دل میں بھرنا کہا کرتے ہیں لیکن عرب دل کو صدق سے بھرنا بولتے ہیں۔آپ نے اکثر پنجابی کو عربی کا امام زمان یا مہدی موعود مان لیا جدھر پنجابی اپنا رخ کرے پس عربی اس کے قدم بقدم چلے اور پنجابی کے ہی محاورات کی پیروی کرے۔

نمبر۸: پھر حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۱۳ پر یہ درج ہے:

و الله ما قلت قو لًا فی وفات المسیح و عدم نزو له و قیا می مقا مه .. الخ

یہ الہامی عبارت ابتدائے کتاب ہذا میں مرقوم ہے اس میں چار جگہ عشــر سـنة درج ہے حالانکہ عشــر سنین چاہیے تھا نـحو ثلا ثة ر جا ل الی عشرة ر جا ل اور ثلا ث نسوة الی عشر نسوة۔ دیکھو شرح ملا

نمبر۹: پھر اسی عبارت کے ذیل میں یہ عبارت:

و کا نت من جملتها هذا الا لها م .. الخ۔

الها م کو بصیغہ مونث لائے اور پھر و کـنـت صـنـفت کتا باً فی تلك ا لا یام التی مضت علیها عشر سنة کتاب کو مونث لائے اور سمیتها البرا هین فرمایا

نمبر۱۰: پھر تحفہ بغداد صفحہ ۷ پر:

فالعجب کل العجب علی فهم ر جل یشك فی وفا ته ۔ ،

علی کی جگہ من چاہیے۔ پھر قصیدہ لطیفہ کا یہ شعر

ا کــا ن لــکــم عــجـبـــاً یـبـعــث مــجـدد

هــلــم انــظــر و افتــن الــز مــا ن و فــکــروا

یہاں بھی عـجب کا صلہ باء موحدہ لائے جو محض غلط ہے کبھی من کبھی باء موحدہ کبھی لا م کبھی عـلی کا عجب پر استعمال کرتے ہیں۔ایسی عربی عجیب الوضع نادر الوقوع پر ہمیں بھی تعجب آتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبراا: پھر صفحہ ۹۶ نورالحق پر یہ شعر: کم من شریر اهلکوا

شعر ہذا میں مرزا صاحب قادیانی وحدت اور جمعیت کو بھی بھول گئے۔ شریر واحد مفعول ما لم یسم فا علہ اور اهلکوا اس کا فعل مجہول بصیغہ جمع لائے حالانکہ دونوں میں مطابقت ضروری تھی بجائے اهلکوا، صرف اهلك چاہیے تھا۔ جیسا کہ ابیات ذیل میں ہے

وکم للہ من لطفٍ خفيٍ
یدق خفاہ عن فهم الزکی
وکم برٍ اتی من بعد عسرٍ
وفرّج لوعة القلب الشجیّ
وکم همٍ تعانیه صباحاً
وتاتیك المسرة بالعشی

نمبر ۱۲۔ پھر صفحہ ۴۰ حمامۃ البشریٰ میں درج ہے:

وترجّح الاسلام فی باطنها علی ملل اخری بل سمعنا از ید من هذا ولکن لا نری ان نذکرها .. الخ

یہ جملہ ملکہ قیصر ہند کی شان میں درج ہے جس حال میں ان کا ذکر صریح موجود ہے پھر نہ معلوم لکن لا نری ان نذکرها، کے کیا معنی ہوئے۔ اگر بجائے نذکرها، نذکرہ ہوتا تاہم خیر تھی، اب تو صریح غلطی ہے کچھ یہی غلطی اس قسم کی آپ سے نہیں ہوئی آپ جولانی طبع میں تذکیر تانیث کی رعایت کو بالکل بھول جاتے ہیں کما مر غیر مرةٍ

نمبر ۱۳: پھر بصفحہ ۷۷ تفسیر اعجاز المسیح میں یہ عبارت مندرج ہے:

فلا تکن کالذی سری ایجاس خوف اللہ و استشعارہ و تسریل لباس الوقاحة وسعارہ ۔ انتهی ۔ ترجمہ: پس مباش ہم چوکسی کہ دور کرد در دل داشتن خوف الٰہی و نہاں داشتن اوو پوشیدہ لباس وقاحت وجامہء آن۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مقام غور ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے تسریل کا استعمال وضع زبان کے برخلاف کیا یعنی تسرل فعل لازم کو فعل متعدی کے طور پر استعمال کیا۔ لازمی اور متعدی کی بھی خبر نہیں۔ پھر اس کتاب میں کس قدر اپنی تبحر علمی پر فخر کیا۔ پھر اسی کتاب میں یہ تماشا دیکھو کہ صفحہ ۲۴ میں آپ فرماتے ہیں

قلت فی نفسی ان نذ هب الی لا هور فای حر ج فيه لعل الله يفتح بيننا و يسمع الناس ما يخر ج من فينا و فيه فشا ورت صحبتی فی ا لا مر و كشفت عند هم عن هذا السرّ و استطلعت ما عند هم من الرای و سر دت لهم القصة من المبا دی الی الغا ی فقا لوا لا تر ی ان تذ هب الی لا هور ۔ترجمہ: دردل خود گفتم کہ اگر ما نیز ہم بہ لاہور راریم کدام حرج است تا شائے خدا در ما حکم کند۔ ومخلوق ررا ازاں سخن ہا آگاہ کند کہ از دہن ما وہن او برانند پس دریں امر بدوستاں خود مشورت کردم وایں راز برایشاں کشودم و ازایشاں آگاہی خواستم کہ دریں رائے شما چیست وتمام قصہ از اول تا آخر برایشاں خواندم۔ پس در جواب گفتند کہ نزد ما حاجتے نیست کہ بہ لاہور روی

اور پھر صفحہ ۵۳ پر ارشاد ہے:

و انی عا هد ت الله ان لن ا حضر موا طن المبا حث و اشعت هذا العهد فی التا ليفا ت فما كا ن لی انكث العهود واعصی الر ب الودود ۔ فلا جل ذ لك اغلقت هذا البا ب و ما حضرت الخصم للبحث و لو عيّبنی و اغتا ب

ترجمہ: ومن باخدائے خود عہدے دارم کہ درمقامات مباحثات حاضر نشوم وایں عہد را بذریعہ کتاب ہائے خود شائع کردہ ام۔ پس مرزا جائز نبود کہ عہد ہارا بشکنم۔ وخدائے خود را نافرمان شوم۔ پس برائے ہمیں ایں در را بند کردم۔ وبرائے بحث حاضر نشدم۔ اگر مرا بعیب منسوب کرد وگلہ کرد۔

اب ناظرین انصاف فرماویں کہ اپنے حریف کے مقابلہ میں تاب مقاومت تو تھی نہیں اور اس واسطے لاہور نہ گئے۔ اب گھر میں حریف سے پیچھا چھڑا کر باتیں بنانی شروع کردیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتے که بعد از جنگ یاد آید
بر دہان خود باید زد

کبھی تو فرماتے ہیں کہ دوستوں نے مجھے لاہور جانے سے روکا، کبھی فرماتے ہیں کہ میں نے خدا سے عہد کیا ہوا تھا کہ مقامات بحث میں حاضر نہ ہونگا۔ مرزا جی اگر خدا سے عہد تھا تو پھر دوستوں سے مشورہ کیوں کیا ۔خیر مضائقہ نہ دارد۔ آپ کے الہام ہیں بھی ایسے ہی شکی کہ آپ کو بھی ان پر پورا وثوق نہیں۔ اور پھر دوستوں سے مشورہ کرتے ہیں۔ ہائے توبہ اس سپر اندازی اور عجز پر بھی وہی شیخی۔ آ کر شرم بھی تو کچھ شئے ہے۔ یوں ہی منہ سے کچھ کا کچھ کہے جانا، کیسی فضول اور لایعنی حرکت ہے دیکھو پیر مہر علی شاہ صاحب کی نسبت کیسے الفاظ استعمال کئے جن سے ان کی اہانت متصور ہے۔ کیا ایک پیشوائے دین سے ایسی ناشائستہ حرکت زیبا ہے۔

قوله : فما انت و ما شا نك ايها المسكين الجو لروى انتعا ذى على با خلا ط الزمز و او با ش الناس ايها الغوى ايها الغافل اعلم ان السماء اهد تك الىّ لتكو ن نمو ذ ج عبرة فى ا لا ضين و قا د ك الىّ ؟؟ ليرى الناس ر بى قدر المقبو لين ۔(ص ۲۹۔اعجاز المسیح)

ہمیں خدا کی قسم کہ ہمارا پیر مذکور سے کوئی تعلق مریدانہ نہیں لیکن اس سرمایہ علمی پر ایک ایسے پیر طریقت عالم جید کے مقابلہ میں ایسے مکروہ الفاظ اور اس قدر فخر کہ انّ کلا مى هذا قد جعل من المعجزات (ص ۲۸۔اعجاز المسیح) ہاں صاحب بے شک آپ کا کلام معجزہ ہے کیونکہ کوئی ورق غلطی سے خالی جو نہیں جہاں اپنی جولانی طبع (حاشیہ ۲: قولہ مریدانہ ..الخ ۔۔مرید کیسا بلکہ میں تو ان کی جانب سے ایک طرح پر کشیدہ خاطر ہوں کہ انہوں نے بذریعہ ایک تحریر کے میری امداد سے پہلوتہی کیا اور میری دل شکنی کا باعث ہوئی۔ ۱۲ منہ) میں آ کر محاورات کتب عربی یا ان کے اتباع اور انتخاب کو چھوڑ الیں وہیں گر پڑے کما مرّ ۔ اگر ایسی ہی عربی کی چند کتابیں آپ نے تالیف کیں تو کوئی امر قابل تعریف نہیں۔ ان عبارات میں اگر کچھ اچھی بامحاورہ بھی ہوں تو کیا ہوا۔ یوں تو:

گاہ باشد کہ کودکے ناداں
بغلط بر ہدف زند تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر خطا پر ہر ایک شخص ملزم قرار دیا جا سکتا ہے علی الخصوص متکبر اور مصرّ، نہ متواضع اور مقر۔

نمبر ۱۴۔ پھر اسی کتاب کے صفحہ ۱۳۱ پر فرماتے ہیں:

کہ ہمارے صاروا لا بلیس کالمر نین فی الاصفاد و انجذبوا الی الباطل کانھم یقادو ن فی القید ۔(ترجمہ)۔ وبرائے شیطان چناں شدند کہ گویا در قید او مضبوط بستہ شدند وسوئے باطل چناں متجذب شدند کہ گویا ایشاں در قیدہا کشیدہ می شوند

اس عبارت میں غالباً انجذ بو اکو فعل مجہول گردانا، اور فعل متعدی سے فعل مجہول بنتا ہے، نہ لازمی سے۔ حالانکہ انجذبوا فعل لازم ہے۔ مصنف نے بوجہ اپنی بے علمی کے اس کو متعدی سمجھا اور ویسا ہی استعمال میں لایا۔ لو مرزا جی ہم خاصیت باب انفعال ذیل میں درج کرتے ہیں اور آپ کو ہدایت کرتے ہیں کہ اس قسم کی غلطی آئندہ نہ کرنا (قولہ غلطی..الخ: چونکہ ہم نے نہ مہدویت کا دعوی کیا نہ اپنی کلام کو معجزہ قرار دیا، اس واسطے کسی منصف مزاج کا حق نہیں کہ ہماری لفظی غلطی پر ناحق اعتراض کرے۔ ۱۲ منہ) ورنہ دعوی عربی دانی لغو اور لاف زنی پر مبنی ہوگا۔

۱۔ باب انفعال کے خواص میں سے یہ ہے کہ اس کو لزوم وعلاج لازم ہے یعنی ہمیشہ لازمی آتا ہے اور جو لفظ اس باب سے آوے اسی کو ضرور ہے کہ اثر فعل جوارح کا ہووے یعنی ہاتھ پاؤں وغیرہ اعضائے ظاہر کے کام ہوں

۱۔ اکثر مطاوعت فعل جیسا کہ کسر تہ فا نکسر توڑا میں نے اس کو پس ٹوٹا،

قطعتہ فا نقطع کاٹا میں نے اس کو پس کٹ گیا۔

افسوس ہے جن لوگوں نے آپ کو اس قسم کی غلط فہمیوں سے آگاہ کر دیا اور آپ متنبہ ہو کر آئندہ خبردار ہو گئے اور ذرا قلم اٹھانے کی جرأت ہوگئی ان کو آپ سر الخلافت میں غبی قرار دیتے ہیں (یہ کتاب مرزا صاحب کی تصنیف ہے)۔ اپنے محسن کا احسان خوب مانتے ہیں اور اسی فعل ناپسندیدہ کی سزا ہے کہ اب تک باوجود سمجھانے کے بھی نہیں سمجھے اور برابر غلطیاں کئے جاتے ہیں۔

نمبر ۱۵۔ پھر صفحہ ۵۳ کتاب مذکور پر،

و قد دعو تہ من قبل ففرّ من شو کتی ثم دعوت فھا بہ ھیبتی ۔

ترجمہ: و من او را پیش ازیں دعوت کردم، پس از رعب من بگریخت باز دعوت کردم پس ہیبت من براو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ شد۔

ترجمہ تو ہم نے حسب دلخواہ کرلیا مگر عربی عبارت کے یہ معنی ہیں:

کہ ہیبت میری اس سے یعنی حریف سے ڈرے،

جو خلاف مقصود ہے۔ حریف کا ذکر کرتے بھی ایسے حواس باختہ ہوتے ہیں کہ کہنا کچھ تھا، منہ سے کچھ اور ہی نکل جاتا ہے۔ مباحثہ کے وقت آپ ضرور حریف پر غالب آتے۔ حواس پہلے ہی قائم نہیں تھے۔ دیکھو صراح میں رجل مھیب کی تصریح میں یوں درج ہے:

الذی یھا به الناس یعنی مہیب اس کو کہتے ہیں جس سے لوگ ڈریں۔

پھر نور الحق جلد ثانی صفحہ ۱۹ پر اہل نجوم اور اہل تنجیم کے الفاظ درج ہیں،

بجائے ان کے اہل ہیئت کہنا چاہیے تھا۔ دیکھو شارح چغمینی نے اس علم کو علم ہیئت سے یاد کیا ہے، نہ نجوم سے جس میں ستارگان کی سعادت ونحوست کا جھوٹا بکھیڑا ابھرا ہوا ہے۔

نظام شمسی صفحہ ۳۱، پر ایک فاضل اجل یورپیئن کا بیان:

ولایت انگلستان میں کئی برس گذرے کہ بعضے آدمی جو اکثر باتوں میں صاحب فہم تھے وے بھی علم نجوم کو مانتے تھے یعنی آدمیوں کی قسمت کا حال بسبب گردش سیارات کے معلوم کرتے تھے مگر جس طرح کہ روشنی کا آثار تاریکی کو دور کردتا ہے اسی طرح علم ہیئت نے بھی علم نجوم کو باطل کردیا اب کوئی عاقل اس پر اعتبار نہیں کرتا۔

مرزا جی بے چارے اولڈ فیشن کے آدمی ہیں۔ پرانے لغو خیالات اب تک دل پر چھائے ہیں۔ حال کی نئی روشنی سے کچھ اصلاح حال کر بھی لی مگر کہاں تک، آخر یہ خیالات ظاہر ہو ہی جاتے ہیں۔ بحکم القلب العلیل یمیل الی الا باطیل علم نجوم کا ذکر کس فخر کے ساتھ کیا۔

زیادہ تر افسوس تو ان لوگوں پر ہے جو مغربی علوم سے بہرہ مند ہوکر پھر اس طرح کے لغو خیالات کو پا نہیں جاتے۔ مغربی تعلیم تو ایسی ناکارہ نہیں کہ اپنے کسی مرید خاص کو بلا تحقیق کسی کی دام تزویر میں اولجھنے دے، اور اس طرح اس کے اندوختہ کو معرض تلف میں لائے۔ یہ نیک تعلیم ہم کو یہ سبق تو ہرگز نہیں دیتی کہ جن دینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور کی ماہیئت کو کما حقہ علل دریافت نہیں کر سکتے ان کے وجود کا ہی انکار کر دیں۔ وجود ملائکہ بہشت دوزخ (قولہ بہشت ..الخ ۔مرزا صاحب بہشت کا وجود عینی یا ذاتی نہیں مانتے اور نہ علمائے دین کی طرح حور وغلمان وروضہ رضوان کو مانتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ بہشت اس راحت دوامی کا نام ہے جو مومن کے ساتھ اس کے نور ایمان کی طرح رہتی ہے۔ دیکھو فلسفہ قرآن مولفہ مرزا صاحب، اس معاملہ میں بھی آپ سر سید احمد خان کے پیرو ہیں۔ نعوذ باللہ منہا) بعث ونشر اور معجزات انبیاء اور حیات مسیح جو عالم ملکوت سے علاقہ رکھتی ہے ان کی پوری پوری معلومات ہمارے مولا ہمارے خالق پاک کو ہے۔ عقول ناقصہ انسانی ان کی ادراک کما ہی میں نارسا ہیں۔ نہ ان کا یہ حق ہے کہ ہر مسئلہ دقیق میں الہامی کتب کے ہم پلہ ہو سکیں۔ اب مرزا صاحب اپنی ضرورۃ الامام کو ملاحظہ فرماویں جہاں لکھا ہے کہ جس الہام کی عربی عبارت میں بروئے صرف ونحو غلطیاں ہوں وہ سراپا کذب و بہتان ہے۔ چونکہ آپ کے سارے مسائل دینیہ الہام ہیں ۔پس بوجہ غلطی ہائے مندرجہ صدر وہ سب کے سب زیور صدق سے بے بہرہ یا فی الواقع الہام ہی نہیں بلکہ وہ آپ کے دلی خیالات ہیں جو وقتاً فوقتاً آپ کے دل پر طاری وساری ہوئے اور آپ نے بوجہ ہوائے نفسانی ان کو الہام مان لیا تا کہ لوگ آپ کو پیشوائے دین تسلیم کر لیں اور یہ بھی واضح عائے عالی ہو کہ کچھ یہی غلطیاں آپ کی تالیفات میں نہ تھیں بلکہ جس قدر زیادہ پڑتال کرتے ہیں اسی قدر زیادہ برآمد ہوتی ہیں اگر آپ چاہیں گے تو سوائے اور بھی پیش کش کی جاویں گی بالفعل اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے اب ہم آپ کے حق میں یہ دعا کرتے ہیں اور خود بھی خواستگار ہیں

ر بّنا لا تز غ قلو بنا بعد اذ ھد یتنا و ھب لنا من لّد نك ر حمة انّك انت الو ھا ب

آ مین ثم آ مین و السلا م علی من اتبع الھدی ۔

خاکسار محمد یار صادق۔ ساکن کوٹلہ سیداں ضلع شاہ پور

ضمیمہ:

کتاب ہذا کے اختتام پر یہ امر بھی قابل گذارش ہے کہ چونکہ یہ خاکسار مدت سے تالیفات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پڑھ کر دل میں ازبس متردد تھا اوران کی مخالفت پر کمر بستہ تھا، ناگاہ مجھے خواب میں نہر رواں سے ایک پرچہ کاغذ ایسا ملا جس میں یہ بشارت تھی کہ تیرا اپیل جو اپنے مخالف کے باب میں تھا، وہ منظور ہوا۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اپنے عقاید میں بالکل سچا ہے، نہ مخالف۔

پھر دوسری دفعہ یکم اپریل ۱۹۰۱ء کو یہ احقر بحالت خواب قادیان گیا اور مرزا صاحب قادیانی سے رو بروئے مکالمہ ہوا۔ آپ ذرہ جوش طبع سے میرے ساتھ تقریر کرنے لگے میں نے کہا مرزا جی میں اس قدر فاصلہ سے حاضر خدمت ہوا، ایسے جوش طبع سے ڈرنے کا نہیں۔ آپ وقار سے گفتگو کریں۔ فرمایا ۶۵ دن میں ہمیں بدلائل قطعیہ سمجھا دیں گے اس بارہ میں کتابیں ہم نے طلب کی ہیں۔ فقط

اس خواب کے بعد میں نے آپ کی جملہ تصانیف دیکھنی شروع کیں اور متعجب تھا کہ اب دیکھیں میرے دل پر کون سا اثر پڑتا ہے۔ مگر اب تک کچھ بھی اثر ان کی ناکارہ تعلیم کا مجھ پر نہ پڑا بلکہ میں زیادہ تر اپنے عقیدہ اہل سنت والجماعت میں پختہ ہوتا گیا، اور سمجھ گیا کہ یہ خواب محض شیطانی تھا۔ چاہتا تھا کہ مجھے بذریعہ خواب ڈرا کر بدراہ کرے۔ مگر خدا کا شکر کہ اس پروردگار عالم نے مجھے بچا لیا۔ یہ خواب میں نے مرزا صاحب قادیانی کے اکثر مریدوں کو بتا دیا تھا۔ مجھے خدا کی قسم یہ بیان بالکل سچ ہے۔ و اللّٰہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم و السلام علی من اتبع الھدی ۔تمت بالخیر

نقل تقریظ پیر مہر علی شاہ

یہ کتاب جس قدر میرے ملاحظہ سے گذری، نہایت عمدہ محاورہ سہل الفہم پائی۔ معہذا وثاقت مضامین مولف کے محقق ہونے پر شاہد۔

الراقم العبدالملتجی الی اللہ المدعو بہ مہر علی شاہ عفی عنہ

مرأة الحق پر قادیانی تبصرہ

اڈیٹر الحکم بتاتے ہیں کہ شاہ پور کے ضلع میں کسی نئے مخالف نے جنم لیا ہے جن کا نام غالباً مولوی یار محمد ہے۔ اس کی کوئی مطبوعہ کتاب مرأة الحق ..وغیرہ آئی تھی، ان کا ذکر مولوی عبدالکریم نے کیا اور اس کے رسائل کا خلاصہ بیان کیا جن میں سے وفات مسیح بھی تھا۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ تعجب ہے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگوں نے مسیح کی نسبت یہ عقیدہ رکھا ہوا ہے کہ وہ مردے زندہ کیا کرتا تھا، اور بعض پرندوں کا خالق بھی تھا، عالم الغیب اور شافی بھی تھا۔ اور پھر یہ بھی مانتے ہیں کہ وہ صاف آسمان پر چلا گیا۔ ان لوگوں سے پوچھنا چاہیے کہ اسکی موت کی خبر اور پیش گوئی کہاں ہے؟ حالانکہ قرآن شریف میں صاف لکھا ہے کہ خدا تعالی مسیح سے پوچھے گا کہ کیا تو نے کہا تھا کہ مجھ کو اور میری ماں کو خدا بنالو۔ حضرت مسیح اس سے اپنی بریت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ میں نے نہیں کہا۔ اور پھر کہتے ہیں فلمّا تو فیتنی کنت انت الرقیب علیھم ۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ جب مسیح کو قیامت سے پہلے آسمان سے اترنا تھا تو پھر قیامت میں ان کا یہ جواب تو دروغ گویم برروئے تو، کا مصداق ہوتا ہے؟ (اخبار الحکم قادیان ۱۰ستمبر ۱۹۰۲ء ص ۱۱۔۱۲)

ردقادیانی فیصلہ آسمانی

یعنی احوال سیالکوٹ جلسہ جو کہ ۲نومبر ۱۹۰۴ء کو ہوا

من تصنیف: محمد دین عاجز سیالکوٹ

خادم التعلیم پریس سیالکوٹ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول حمد خداوند تائیں بعد درود نبی نوں
یاراں تے اصحاباں تائیں نالے آل سبھی نوں
استھیں پچھے مرزے دا میں ذکر سناواں بھائی
جیونکر وچہ سیالکوٹ دے اس نے عزت پائی
حافظ ظفر جاں مرزے تائیں دوّلے کفر لگایا
دے ثبوت قرآن حدیثوں ثابت کر دکھلایا
سن مرزائی ایہ گل یارو پلّے پا کے رووّن
اندر وڑ کے پٹّن نالے والاں سرے دے کھووّن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آکھن پیر اساڈا کافر ہویا ہن کی کریئے
یا ہتھیں پھڑ موہرا کھایئے یا کھوہے ڈب مریئے
آخر کار دلیلاں کرکے خط مرزے نوں پاون
بحث کرن دی خاطر اوس نوں وچہ سلکوٹ بلاون
سارے عالم فاضل تینوں فتوی کفر لگاندے
تیرے کئی مرید اساڈے چوں پھر دے جاندے
جا ملے خط مرزے تائین قادیان اندر بھائی
کھول لفافہ پڑھ مرزے نے کل حقیقت پائی
مڑ جواب ایہ لکھ مرزے نے طرف مریداں پایا
میں آواں کجھ دیر نہ کرساں بھیجو تسیں کرایہ
دو سو نقد روپئہ گھلیا مرزے دے ول بھائی
کر لیا جدوں وصول روپئہ پھر ایہ بات سنائی
سر دے درد کیتا ہے لاغر میرے تائیں بھائی
آمد دی تاریخ چوی یا چھبی لکھ پوچائی
چھبی ماہ اکتوبر دی نوں سنے قبائل دھایا
ہو اسوار دجال کھوتے دا وچہ سلکوٹے آیا
ہن دساں بھائیاں دے تائیں جو اس رتبہ پایا
پولس حفاظت خاطر پہرہ اس مجرم تے لایا
اسٹیشن توں اوتر بیٹھا بند گڈی وچہ بھائی
اوس گڈی دے اگت پچھے پولس تمامی آ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جویں کسے مجرم نوں حاکم حکم سزا فرماوے
اوس مجرم دے اوتے پہرہ پولیس تمامی لاوے
اسی طرح مرزے اتے پہرہ پولیس لگایا
نس نجاوے ایہ ہے قیدی قادیاں تھیں ہے آیا
خلقت بھی اسٹیشن اوتے بہت جمع ہو آئی
ہے اج مرزے ملحد اوناں منکر ایہ آوائی
جس ویلے آ چلی بگی طرف شہر دے بھائی
اوئے اوئے کرکے خلقت اوس دے تاڑی لگائی
ہتھاں دے نال تاڑی مارن پڑھن لا حول زبانوں
ایہ جاندا ابلیس بھراؤ جو وڈا شیطانوں
لوگ تمامی اوس بگی دے مگر جو ہیسن سارے
بھر بھر بک مٹی دے اوہناں مارے خوب عنارے
جیوین جیویں خلقت اوچی اوچی پڑھ لا حول سناوے
تیوں تیوں اوہ ... دا بچہ دوری پھڑ دا جاوے
وچہ طبیلے مرزایاں دے مرزا جس دم آیا
واڑ طبیلے ابلیسے نوں ہر کوئی گھر نوں وہایا
اوس طبیلے دے وچہ آ کر بستر خوب جمایا
اوسے ویلے مرزائیاں نے ایہہ سوال سنایا
چھپ کے تون رناں وچہ بیٹھوں مرزائیاں نے کیہا
توں وڑ بیٹھوں رناں اندر ساڈا نہیں کجھ ریہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ تمامی ساڈے تائیں کافر پئے بناون
ملک عرب دے عالم سانوں فتوی کفر لگاون
حافظ ظفر سناوے اوہدا پیا کلام جباری
مسجد تے بازاراں اندر سن دی خلقت ساری
جد ایہ طعنے مرزے تائیں مرزائیاں نے لائے
سوچاں کر دل اندر مرزا ایہ جواب سنائے
حکم دتا اشتہار چھپا کر وچہ بازاراں لاؤ
ہر گز میرے کہنے اندر عذر نہ تسیں لیاؤ
وچہ سراں مہاراجے والے لیکچر دتا جاوے
جس نوں خواہش سنن دی ہووے وچہ سراندے آوے
جو آدمی چپ کرکے بیٹھے حکم بولن دا ناہیں
جو بولے پولیس حوالے ہو سی جانے سائیں
ایہ اشتہار شائع چا کیتا مرزائیاں نے سارے
مضمون جس دا کھول سنایا ہے میں اگّے پیارے
پیر صاحب نے وعظ اپنے دا چا اشتہار چھپایا
بوہے سراں دے اگے ہونا وعظ ساڈا فرمایا
مرزائیاں درخواست کیتی صاحب کمشنر اگّے
وعظ نہ ہووے پیر صاحب دا بوہے سراں دے اگے
صاحب بہادر نے فرمایا منع نہ کیتا جاوے
پیر صاحب جی جتھے چاہے اوتھے وعظ سناوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہبی معاملے دے وچہ ہر گز دخل نہ دیواں کوئی
سن کے ایہ گل مرزائیاں دی سخت بے عزتی ہوئی
صاحب بہادر نے مرزائی وانگ سگاں درکائے
نا امید ہو کے سرکاروں پرت گھران ول آئے
ماہ نومبر دی سی دوجی بدھ دا روز بھراؤ
جس دن لیکچر دتا مرزے حالا سندے جاؤ
بیٹی صاحب نے حکم کمشنر کرن حفاظت آئے
محمد یوسف خاں ڈپٹی نوں بھی ہمراہ لیائے
باکر خان جو منبر کمیٹی مجسٹریٹ کہلاوے
اس نوں بھی کپتان بہادر جلدی نال بولاوے
آ مرزے نوں کڈن اندروں ٹم ٹم اتے چڑھاون
دائیں بائیں ہو کے حاکم وچہ سراں لے جاون
خلق خدا دی اگوں پچھوں سجیوں کھبیوں بھائی
جو ہن راہاں دی کھہہ کر کٹھی سر مرزے دے پائی
اٹاں وٹے تے پھر ڈھیماں مکیاں وڈیاں بہایاں
ہو بے دھڑک مگر ابلیسے پڑھ لا حول چلایاں
جا وڑیاں جان وچہ سراں دے بوہا بند کراوے
مت کوئی دشمن میںوں آ کر جانوں مار نہ جاوے
وچہ سراں دے جا کے اوسنے لیکچر ایک سنایا
اس میں مضمون سناواں جو سننے وچہ آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لیکچر دے وچہ دیباچے لکھیا ہیسی بھائی
پینتی ہزار خلق اللہ میری پیشوائی نوں آئی
سری کرشن دا اوس کیہا میں اوتار ہاں آیا
ہندو کرن میری سب پوجا مرنے نے فرمایا
داخل وچہ کفر دے ہویا پڑھ کے سبق شیطانوں
آپ زبانی بنیاں کافر دور ہویا ایمانوں
ایہ کجھ وچہ سراں دے اوس نے بکیا ہیسی بھائی
جو کجھ خدمت بھائیاں دے وچہ میں ہے عرض سنائی
عیسائیاں دے وچہ عیسی بنیاں مسلماناں دا مہدی
سری کرشن ہندواں دا بنیاں اک گل سا سو رہندی
دن پچھے آ جاون جس دے کم پچھے اوہ کردا
قہر خدا دے کولوں دل وچہ ہرگز مول نہ ڈر دا
کھوتے وانگوں کھیت پرائے آپے جا جا وڑ دا
جد تک ڈانگا ں پون نہ اسنوں ہرگز صبر نہ کر دا
کھیت تمامی سبزی والے اس نے چا وگاڑے
پکڑ کریسی جس دن مالک بھن دے سی کھکھواڑے
جو مالک دے باغی ہوئے اک دن پکڑے جاون
مالک یوم الدین دے اگّے حاضر کیتے جاون
پچھ ہوسی تساں دنیا اوتے کی کجھ عمل کمائے
کی کجھ میری جنت کارن قیمت تسیں لیائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹے دعوے کر دے جیہڑے اک دن پکڑے جاسن
ہتھیں کڑیاں ترت فرشتے پیریں بیڑیاں پاسن
حاکم حکم کریسی اس دے طوق گلے وچہ پاؤ
اس نے بے فرمانی کیتی دوزخ ول لے جاؤ
سچ تے جھوٹھ نتر سی اس دن رو رو پچھیوں تاسن
ملک ربانی جد دوزخ وچ پٹھے کر لٹکاسن
اے بھائیو! دنیا دے اندر دعوی کوڑ نہ کریئو
مرزے وانگر دعوی کر کر نہ کافر ہو مریو
عاجز یارا چھڈ ایہہ جیہڑا جھب سراں ول جائیں
کڈہ کرشن سراں دے وچوں ڈیرے وچہ پچائیں
نکل کرشن سراں دے وچوں چڑھیا اپنی بکھی
سگ ہلکائے وانگ اوس پچھے خلق خدا دی لگی
اگر وانگر اٹھاں ڈھیماں خلقت مارن لگی
نالے کہن زبانوں اس نوں مار خدا دی وگی
جیوں جیوں اٹاں پین زیادہ بگی تیز چلا وے
جتنے منصب دا کوئی ہوئے ایسا ہی درجہ پاوے
گھٹا مٹی گوہا حیواناں سرائے ہے تے پیا
مر گیا بے شرم وہ یاراں ؟ اوہ جیوندا رہیا
جیسی اس دے نال ہے ہوئی کسے نال نہ ہووے
شرم حیا والا جے ہووے اندر وڑ کے رووے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لنگ آیا بازار تمامی ڈیرہ نیڑے آیا
بگھی اوتوں اوتر شتابی پیدل اوٹھ سدایا
وڑیا آن گلی دے اندر جتھے خاص ٹکاناں
اوس گلی دا حال سناواں سن توں یار سجاناں
اوس گلی وچہ وڑیاں پہلاں دھوبیاں دا گھر آوے
عزت مرزے دی ہوون والا رب سبب بناوے
انہاں دے دروازے اندر سی ایک مرد رباناں
کھلا اڈیکے مرزے تائیں عاجز درد سنجاناں
گوہا جیہا گلا ہتھ وچہ لے نذرانہ آیا
جو نظر اندا ے سی لائق اوہ بھی اونویں آیا
جدوں مقابل آیا اس دے اس گوہیا وگایا
سٹ گوہا مرزے دے منہ تے جاندا نظر نہ آیا
بھر گھٹا منہ نالے داہڑی بڑا بے عزت ہویا
ڈھا پرت مریداں جس دم آکھن ایہ کی ہویا
دیکھن تالی گوہے دی مرزے سندا چہرہ بھریا
منہ اکھیں ناساں دے اندر کجھ داہڑی وچہ اڑیا
پانی لیا مرزائیاں جلدی منہ مرزے دا دھویا
وچ طبیلے نال مریداں رل کے داخل ہویا
جس ویلے مرزے نے اپنا نام کرشن سنایا
اوسے ویلے آریاں رل کے چا اشتہار چھپایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سری کرشن جی بن دا ہے تے وچہ مقابل آوے
بحث کرے آ نال اساڈے ہر گز دیر نہ لاوے
جس ویلے ایہ سنیاں مرزے تھر تھر کمبن لگا
ٹر جاون دیاں نال مریداں کرن صلاحاں لگا
عاجز یارا وچہ تیاری رکھیں مرزے تائیں
جویں مرید رنان نوں کردا اوہ بھی آکھ سنائیں
جدوں مرید کوئی اپنی کرن مرید لیاوے
گھر مرزے دے عورت اپنی واڑ پچھاں مڑ جاوے
جاں عورت نگ بو ہے وچوں اندر قدم ٹکاوے
اس رن کے پنجے وہ اپنا پنجہ مرزا پاوے
پنجے وچہ پنجہ پا کے پنجہ کردا اوس آگاہی
جے مرید ہوون دی خواہش رکھ نہ کجھ چھپائی
برقہ لاہ شتابی منہ توں کہندا اوس زن تائیں
برقہ لاہون اندر ہن توں ہر گز دیر نہ لائیں
جے کر اگوں عذر کرے اوہ میں نہ برقہ لاواں
باجھوں خصم اپنے توں میں کیوں اپنا مکھ دکھاواں
تاں مرزا اوس عورت تائیں کر تقریر سناوے
پیغمبراں تھیں جے کوئی عورت اپنا مکھ چھپاوے
جس نوں ایتھے دیکھیا نائیں حشر کویں پچھاناں
ایہ مرید ہوئی سی میری حالت کیکر جاناں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن تقریر ایہ مرزے کولوں برقہ ترت اوٹھاوے
برقہ لاہ مرزے دے تائیں اپنا مکھ دکھاوے
اس زن دیاں چشماں نال چشماں مرزا جدوں ملاوے
دوہنہ دیاں چار ہوون جد چشماں شہوت غلبہ پاوے
پھر اوس عورت تائیں مرزا کلمہ چار پڑھاندا
کہو قبول کیتا میں تینوں پھر اوس نوں سمجھاندا
پھر اس عورت نوں پھڑ مرزا سینے نال لگاندا
اندروں باہروں اس عورت نوں کر کے پاک د کھاندا
ایسے طرح رناں دے تائیں اوہ مرید بناندا
سب یاراں دی خدمت اندر حال سنایا جاندا
عاجز یارا مرزے تائیں چھڈ اینویں وچہ تیاری
کیوں کر پہنچا اسٹیشن تے دس حقیقت ساری
جیوں کر بند گڈی وچہ بھکے ٹیشن ول آیا
جیوں کر رستے اندر اس نے اعلی رتبہ پایا
ماہ نومبر دی سی ترئیجی جس دن رخصت پائی
اوہ ظالم سلکوٹ شہر تھیں کیتا دور الہی
اگے پچھے پہرے کارن پولس تمامی لائی
نالے دنیا مگر آ اسدے پھکڑی خوب لگائی
نصرت جہان بیگم مرزے نوں بولے سخن اوارہ
وچہ سلکوٹ کیتا کھجل مینوں توں مکّارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واہ واہ عزت ایس شہر وچہ آ کے تیری ہوئی
رب کرے نہ تیرے وانگر پاوے عزت کوئی
خلق خدا دی تیری ایتھے عزت خوب بنائی
کھہ سواہ داڑھی تیری وچہ بکاں بھر بھر پائی
دنیا ساری تیرے اوتے سو سو لعنت پاوے
لعنت جو گیا لعنتاں کھا کھا شرم نہ تینوں آوے
قصہ کوتہ اسٹیشن تے جس ویلے اوہ آیا
لیکے ٹکٹ فوراً مرزائیاں گڈی اوتے چڑھایا
سب مرید بٹھا گڈی دے وچہ ترت سلامی ہوئے
گڈی چل گئی جس ویلے گھر ول رخصت ہوئے
گڈی جس ویلے چلی دساں تینوں بھائی
چلدی گڈی دے وچہ مرزے جیونکر عزت پائی
لین دوالے دوہنہ کوہاں وچہ خلق کھلوتی آہی
آن کھلوتی... کے اس دی میرے بھائی
عاجز یارا .. کجہ نظر ں خلقت لے کے آئی
حاضر خدمت یاراں اندر آکھ سناویں بھائی
چلھے دی سواہ کسے لیاندی ، گھٹا کوئی لیائیا
ماہجا گوہا پکڑ کسے نے گڈی وچہ وگایا
جیوں جیوں نیڑے آوے لوک نہ دیر لگاون
جو جو تحفہ لیائے ہیسن خدمت وچہ پوچاون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیرت کھا مرزے دی بیگم چھتر چا دکھایا
لاہ کے اگوں کپڑا لوکاں درشن خوب کرایا
کیتا دور شیطان خدا نے خلقت شکرانہ لایا
برکت نال استاد دی رب نے قصہ جوڑ چڑھایا
طفیل محمد بخشی رب نے طاقت عاجز تائیں
جلسے چھبی مرزے دا میں لکھیا حال تداہیں

قادیانیت اور اس کا بانی

مولانا محمد نجم الغنی خلف مولانا عبدالغنی رامپوری نے مذاہب الاسلام کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں بہت سے فرقوں کے حالات انہیں کے مذاہب کی کتابوں سے اور ان کے عقاید اور بانیان مذاہب کے حالات بھی لکھے گئے ہیں۔ یہ ۲۵۵ صفحات کی کتاب ہے۔ اور بابیوں نیز قادیانیوں وغیرہ کو مسلمان سمجھ کر مذاہب الاسلام میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے متنازعہ عقائد پر بحث کی ہے۔ یہ کتاب پہلی بار ۱۹۰۱ء میں شائع ہوئی۔ دوسری مرتبہ ۱۹۰۴ء میں کارخانہ پیسہ اخبار خادم التعلیم سٹیم پریس لاہور میں طبع ہوئی۔ معلوم ہوتا ہے اس کتاب کا ایک حصہ ۱۹۰۹ء میں شائع ہوا جس میں صفحہ ۱۰۷ سے ۳۰۷ تک مرزا قادیانی اور قادیانیت کے بارے میں لکھا گیا۔ اور مناظرہ رام پور کا بھی ذکر ہے۔ نیز معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتاب کافی ضخیم تھی اور دو یا تین حصوں میں منقسم تھی، جتنی لکھی جاتی، طبع کرادی جاتی تھی۔

اس کتاب میں مولانا نجم الغنی نے جو کچھ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے مذہب کے بارے میں لکھا ہے اسے مولانا کے حالات زندگی کے بعد نقل کیا جایا ہے۔

(مولوی نجم الغنی خان ولد مولوی عبدالغنی خان ۱۲۷۶ء میں رام پور میں پیدا ہوئے۔ ۱۳۰۱ھ میں رام پور علوم عربیہ کی تکمیل کی شمس العلماء مولانا عبدالحق مولوی محمد طیب مکی اور مدرسہ عالیہ کے اساتذہ سے فیض پایا۔ ۱۸۸۹ء کے امتحان سالانہ مدرسہ عالیہ سے درجہ اول پر کامیاب ہوئے۔ یونانی طب حکمائے لکھنو اور اپنے ماموں حکیم محمد اعظم خان سے حاصل کی۔ کچھ دن رام پور میں ریاست کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملازمت کی اور یکم نومبر ۱۹۰۱ء سے ۱۹۲۲ء تک اودے پور کے ہائی سکول میں ہیڈ مولوی رہے۔ وہاں سے ترک تعلق کر کے تمام توجہ تصنیف اور تالیف پر مصروف کی۔ ان کی تصانیف کا سلسلہ بہت وسیع ہے اور اہل رام پور کو ان کی ذات پر فخر کرنا بجا ہے۔ باوجود قلت معاش اپنے سرمایہ سے اپنی تالیفات کو مشتہر کراتے ہیں۔ شب و روز تالیف اور تصنیف کا مشغلہ ہے اور ان کے قلم سے رام پور اور اہل رام پور کی علمی شہرت کا سارے ہندوستان میں چرچا ہے۔ آپ کی تصنیفات کی یہ فہرست ہے: مذاہب الاسلام (چند بار طبع ہو چکی ہے)۔ عقود الجواہر فی احوال البواہر۔ سلک الجواہر، اخبار الخادیہ بہ تاریخ رام پور۔ تاریخ اودھ (پانچ جلدوں میں دو بار طبع ہو چکی ہے) کارنامہ راجپوتاں، وقائع راجستان۔ تاریخ راجپوتانہ۔ نہج الادب قواعد فارسی۔ رسالہ نجم الغنی قواعد فارسی۔ منتہی القواعد۔ بحر الفصاحت۔ مفتاح البلاغت۔ خواص الادویہ۔ خزانۃ الادویہ۔ قرابادین نجم الغنی۔ مختصر الاصول۔ مزیل الغواشی۔ تعلیم الایمان، تذکرۃ السلوک، شرح سراجی۔ معیار الافکار۔ شرح چہل کاف۔ مفتاح المطالب وغیرہ (تذکرہ کاملان رام پور مولفہ حافظ احمد علی خان شوق ہمدرد پریس واقع کوچہ چیلاں دہلی۔ مارچ ۱۹۲۹ء طبع اول۔ ص ۴۱۱۔ ۴۱۳۔ تاریخ وفات معلوم نہیں ہو سکی، معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کی تحریر کے وقت آپ زندہ تھے کیونکہ آپ کے والد عبدالغنی صاحب کے حالات کے ضمن میں صفحہ ۲۳۴ پر لکھا ہے کہ آپ (نجم الغنی): ریاست اودے پور کے مدرسہ میں فارسی کے پروفیسر تھے)

مذاہب الاسلام صفحہ ۲۴۴ سے ۲۵۵ تک کا مضمون قادیانیت سے متعلق ہے جو یوں ہے:

اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوی کیا ہے کہ میں وہی عیسی مسیح ہوں جن کی قیامت کے قریب موجود ہونے کی آنحضرت ﷺ نے خبر دی ہے۔ ان کے زعم میں یہ بات صحیح نہیں کہ حضرت عیسی بن مریم آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور زندہ ہیں۔

مرزا جی اپنے دعوی کی تائید میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنی کتاب عزیز اور قرآن کریم میں ان کو متوفیوں کی جماعت میں داخل کر چکا ہے اور سارے قرآن میں ایک دفعہ بھی ان کے خارق عادت زندگی اور ان کے دوبارہ آنے کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ ان کو صرف فوت شدہ کہہ کر پھر چپ ہو گیا۔ لہذا ان کا زندہ بجسدہ العنصری ہونا اور پھر دوبارہ کسی وقت دنیا میں آنا نہ صرف اپنے ہی الہام کے رو سے خلاف واقع سمجھتا ہوں بلکہ اس خیال (حیات مسیح) کو نصوص بینہ قطعیہ قرآن کریم کی رو سے لغو اور باطل جانتا ہوں۔ اور نہ کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل موجود ہے جس نے متوفی کے لفظ کی کوئی مخالفانہ تفسیر کر کے مسیح کی حیات جسمانی پر گواہی دی ہے بلکہ بخاری میں بجائے ان باتوں کے امامکم منکم لکھا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کی شہادت دی ہے۔ انتہی کلامہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں نے مرزا قادیانی کو مسیح الدجال کا خطاب دے رکھا ہے۔ مسیح اسم مشترک ہے دجال اور عیسی میں۔ مگر دجال کو خالی مسیح نہیں کہتے دجال کے ساتھ مقید کر کے کہتے ہیں اور حضرت عیسی کو خالی مسیح بھی کہتے ہیں۔

حضرت عیسی کو مسیح کئی سبب سے کہتے ہیں:

ا۔ جب وہ اندھے اور کوڑھی کو چھوتے تو وہ اچھے ہو جاتے۔

۲۔ وہ ماں کے پیٹ سے آلائش سے پاک صاف پونچے پانچھے نکلے تھے۔

۳۔ مسیح صدیق کے معنی میں ہے۔

۴۔ بعضے کہتے ہیں کہ ان کے پاؤں کا تلوا ہموار تھا، نہ خم دار کہ اس میں گڑھا ہو، جیسا کہ لوگوں کا ہوتا ہے۔

۵۔ یا مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ زبان عربی میں مسیحا کے معنی مبارک کے ہیں۔

۶۔ یا مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ بہت مساحت کرتے تھے۔ یعنی ملک میں پھرتے رہتے تھے۔

اور یہ وجہ تسمیہ مشترک ہے حضرت عیسی اور دجال میں۔

اور دجال کو بھی مسیح کہتے ہیں اس کی بھی کئی وجہ بیان کی ہیں۔

ا۔ دجال کی ایک آنکھ ممسوح اور ہموار ہوگی اور ممسوح الوجہ۔ اور ممسوح الوجہ اسے کہتے ہیں جس کے منہ کی ایک طرف ہموار ہو اور بھوں نہ ہوں۔ بخاری و مسلم میں عبداللہ سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا

انّ المسیح الدّجال اعور عین الیمنی کان عینه عنبة طافیة

(تحقیق مسیح دجال کی دائیں آنکھ کانی ہوگی۔ گویا آنکھ اس کی انگور کا دانہ ہے پھولا ہوا)۔

اور صحیح مسلم میں ایک روایت یوں ہے:

انّ دجّال ممسوح العین علیها خضرة غلیظة

(یعنی آنکھ دجال کی مٹی ہوئی ہوگی، یہاں تک کہ اس پر آنکھ کی علامت نہ ہوگی اور اس پر موٹا ناخنہ ہوگا)۔

جب کہ ممسوح کے یہ معنی ہیں کہ ایک طرف آنکھ ہو اور بھوں اصلاً نہ ہو صاف جگہ ہو، تو اس میں ناخنہ ہونے کے کیا معنی ہوں گے۔ مگر یہ کہ ممسوح سے مراد معیوب مطلق رکھیں تو مطلب بن سکتا ہے اور عور کے معنی بھی اصل میں عیب کے ہیں، یا یہ کہ ناخنہ دوسری آنکھ پر ہوگا۔ اور یہاں دوسری دقت یہ ہے کہ حذیفہ سے مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا

الدّجّال اعور عین الیسری (یعنی دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی)

اوراوپر کی روایات سے دائیں آنکھ کا کانا اور ایک کا ممسوح ہونا ثابت ہوتا ہے۔پس تطبیق ان میں یہ ہے کہ ایک آنکھ اس کی بالکل نہ ہوگی اور دوسری عیب دار ہوگی۔پس صحیح یہ ہے کہ ہر ایک آنکھ کو عیب دار کہا جائے اور تحقیق سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان میں سے ایک بات بہ سبب سہوراوی کے ہوگی۔

۲۔یا اس لئے مسیح کہتے ہیں کہ دجال سے مسح کی گئی یعنی پونچھی گئی،اوردور کی گئی خیروخوبی،جیسے کہ مسح کی گئی ہے عیسی سے شروبدی۔پس وہ مسیح الضلالۃ ہے اورحضرت عیسی مسیح اللہ ہیں۔

اورحضرت عیسی کا نام مسیح میم کی زیر اورسین کی شدّ کے ساتھ بھی آتا ہے۔اوربعضوں نے کہا ہے کہ مشدد نام دجال کا ہے اورمخفف نام حضرت عیسی کا اوریہ جو کہا ہے کہ دجال کا نام مسخ ہے خائے معجمہ کے ساتھ یہ خطا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات اور زیادہ تحقیق معاملات منظور نہیں۔اخبارات ہندوستان اور متفرق رسالوں میں یہ مباحث چھپتے رہتے ہیں اوران کی دعوے اوران پر اعتراضات شائع ہوتے رہتے ہیں ۔میں تو صرف حضرت عیسیؑ کا زندہ بجسدہ العنصری ہونا اوران کا آسمان پر اٹھالیا جانا اور یہودیوں کا ان کو سولی نہ دے سکنا ثابت کرتا ہوں۔اوران کی نسبت جو متوفی کا لفظ وارد ہے اس کا اور امامکم منکم کا مطلب کھولے دیتا ہوں۔اوراحادیث صحیحہ میں یہ دکھائے دیتا ہوں کہ جب قیامت کے قریب امام مہدی ظاہر ہوں گے،اور یہود میں دجال پیدا ہوگا تب حضرت عیسیؑ آسمان سے زمین پر اتریں گے تاکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے ادعا کی تکذیب کھل جائے اور مسلمانوں کو معلوم ہوجائے کہ مسیح علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں اور آخر زمانہ میں دنیا میں نزول فرماویں گے۔

نفخات النبویہ فی الفضائل العاشوویہ کے صفحہ ۵۲ میں مذکور ہے کہ یہود حضرت عیسیؑ کو سولی دیدینے کے باب میں جوشبہ میں پڑ گئے ہیں تو اللہ تعالی اپنے نبی سے انکے شبہ کی حکایت سورہ نساء میں کرتا ہے

و قولھم انّا قتلنا المسیح ابن مریم رسول اللّٰہ و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبّہ لھم یعنی بہ سبب کہنے ان کے کے کہ ہم نے حضرت عیسی کو کہ پیغمبر اللہ کا تھا مار ڈالا،اور نہ اس کو مارا ہے اور نہ سولی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھایا ہے ولیکن وہی صورت بن گئی ان کے آگے۔

و ان الـذيـن ا ختـلفوا فيه لفی شك منه ما لهم به من علم ا لا اتبا ع الظنّ و ما قتـلو ه يقيناً بل رفعه اللّه اليه ۔(یعنی جن لوگوں نے اختلاف کیا اس معاملہ میں وہ اس جگہ شبہ میں پڑ گئے ہیں کچھ نہیں ان کو اس کی خبر مگر اٹکل پر چلنا اور نہیں قتل کیا اس کو بے شک اٹھا لیا اس کو اللہ نے اپنی طرف)۔

جلد اول تفسیر کشاف مطبوعہ قاہرہ کے صفحہ ۱۹۸ پر و لكن شبّه کی تفسیر یوں کی ہے کہ

جب یہود کے ایک گروہ نے حضرت عیسیٰؑ کو اور ان کی والدہ کو برا بھلا کہا، تو انہوں نے ان کے حق میں بددعا کی ۔اللہ نے ان کو مسخ کر دیا۔کوئی سور ہو گیا، کوئی بندر بن گیا، تو یہود نے جمع ہو کر یہ مشورہ کیا کہ ان کو قتل کر ڈالنا چاہیے۔اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰؑ کو کہلا بھیجا کہ تم کو میں آسمان پر اٹھا لوں گا اور یہود کی نجس صحبت سے پاک کر دوں گا۔

یہودیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل کرنے کے لئے ایک جگہ قید کر دیا۔حضرت عیسیٰؑ نے حواریوں سے کہا کہ تم میں سے کون بخوشی میری صورت قبول کرتا ہے تا کہ اس کو اللہ اس کے اجر میں جنت دیوے۔ان میں سے ایک نے کہا کہ یہ بات مجھے منظور ہے۔یہ کہنا تھا کہ اس کی شکل مسیح کی سی ہو گئی اور وہ آسمان پر چلے گئے۔یہود نے اس حواری کو سولی دے دی۔

اور بعضے کہتے تھے کہ ایک حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ منافقانہ عقیدت رکھتا تھا، جب یہود نے حضرت عیسیٰؑ کے قتل کا تہیہ کیا تو اس نے ان سے کہا کہ میں تمہیں حضرت عیسیٰؑ کا پتہ دے دونگا۔اور وہ حضرت کے مکان میں گیا۔اللہ نے ان کو تو آسمان پر اٹھ لیا اور اس کو حضرت عیسیٰؑ کے مشابہ کر دیا۔یہود نے پیچھے سے آ کر اسے حضرت عیسی سمجھ کر مار ڈالا۔اور پھر اس شخص کی تلاش کے بعد بعض کہنے لگے کہ حضرت عیسی اللہ تھے ان کا مقتول ہونا صحیح نہیں اور بعض نے کہا تحقیق وہ مارے گئے اور بعض کہنے لگے کہ اگر یہ مقتول حضرت عیسی ہیں تو ہمارا یار کہاں ہے۔اور اگر ہمارا یار ہے تو حضرت عیسی کدھر ہیں۔اور بعض کہنے لگے کہ وہ آسمان پر اٹھا لئے گئے اور بعض کہنے لگے کہ اس کا منہ تو حضرت عیسی کا ہے مگر بدن ہمارے یار کا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جلد اول مجمع البیا ن مطبوعہ طہران صفحہ ۲۷۲ میں جبائی سے نقل کیا ہے:

کہ یہود نے ایک آدمی کو اونچی جگہ پر سولی دی کہ کوئی اس کے پاس نہ پہنچ سکتا تھا۔ اس کا بدن متغیر ہو گیا اور کہنے لگے کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ کو مار ڈالا تا کہ عوام کو معلوم ہو جائے کہ حضرت عیسیٰؑ مارے گئے۔ اس لئے انہوں نے ان کا مکان گھیر رکھا تھا جب اندر داخل ہوئے اور وہاں حضرت عیسیٰؑ کو نہ پایا تو خاص یہود کو یہ خوف ہوا کہ شائد عوام اس وجہ سے ان پر ایمان لے آویں اور جنہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے باب میں اختلاف کیا وہ ان کو سولی دینے والے یہود کے علاوہ تھے کیونکہ سولی دینے والے تو اصل ماجرے سے واقف تھے۔ انتہی

قاضی بیضاوی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ زمانہ نبوت میں ایسے خوارق عادات کا ظہور بعید نہیں ہے

اور امام فخر الدین رازی نے تفسیر کبیر کی جلد سوم کے صفحہ ۵۰۱ میں لکھا ہے کہ

اگر یہ جائز ہے کہ اللہ تعالی ایک انسان کو دوسرے انسان کی صورت پر کر دیتا ہے، تو اس سے سفسطہ کا دروازہ کھل جائے گا۔ اس لئے ہم نے زید کو دیکھا پس یہ خیال ہو سکتا ہے کہ شاید یہ زید نہ ہو کوئی اور شخص ہو کہ اس کی صورت زید کی سی ہو گئی ہو۔ اس صورت میں نہ طلاق کا نہ نکاح کا نہ ملکیت کا اعتبار رہے گا۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ اس سے تواتر میں خرابی لازم آتی ہے کہ اس لئے کہ خبر متواتر سے علم کا فائدہ جب حاصل ہوتا ہے کہ وہ محسوس پر منتہی ہو۔ اور جب کہ محسوسات میں یہ شبہ پڑ گیا تو متواترات پر بھی اعتبار نہ رہے گا اور اس سے تمام شرائع میں خرابی واقع ہو جائے گی۔ اور اس سے انبیاء کی نبوت پر طعن لازم آتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جب صورت کے بدلنے سے اصول بگڑتا ہے تو یہ صحیح نہیں۔ جواب اس کا یہ ہے کہ علماء کی رائیں اس معاملہ میں مختلف ہیں اور انہوں نے اس میں دو طریق لکھے ہیں۔

طریق اول: بہت سے متکلمین یہ کہتے ہیں کہ یہود نے جب حضرت عیسیٰؑ کے قتل کا ارادہ کیا تو اللہ تعالی نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا۔ سرداران یہود کو عوام میں فتنہ پیدا ہونے کا خوف ہوا، اس لئے ایک آدمی کو پکڑ کر قتل کیا اور سولی دی اور لوگوں پر ظاہر کر دیا کہ ہم نے عیسی کو سولی دے دی۔ اور لوگ چونکہ حضرت عیسیٰؑ سے صورت شناس نہ تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ان کا نام سنتے تھے کیونکہ حضرت عیسی لوگوں سے میل کم رکھتے تھے اس لئے ان کو یقین آ گیا۔ اس صورت میں اعتراض مذکور وارد نہیں ہو سکتا۔

اور نصاری کی طرف سے اگر اس بات کا دعوی پیش ہو کہ ہم کو اپنے بزرگوں سے خبر متواتر کے ذریعہ سے معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بالضرور مصلوب ہوئے تو یہ خبر متواتر ان کی اس لئے نا معتبر ہے کہ اس کا تواتر تھوڑے سے آدمیوں پر منتہی ہوتا ہے جن کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ عجب نہیں جو انہوں نے کذب پر اتفاق کر لیا ہو (اجوبۃ الفاخرہ عن الاسئلۃ الفاجرۃ میں مذکور ہے کہ یوحنا باوجودیکہ حضرت عیسیٰؑ کے حواری تھے مگر ان کے آسمان پر چڑھنے سے غفلت کی، ذکر نہ کیا اور مرقس ولوقا باوجودیکہ حواری نہ تھے، مگر انہوں نے اس واقعہ کو ذکر کیا ہے۔ لیکن ان دونوں میں بھی باہم اختلاف ہے۔ مرقس نے کہا ہے کہ مسیح کھڑے ہوئے اور اپنے شاگردوں کو پند و نصائح کیں اور چڑھ گئے۔ اور لوقا نے کہا ہے کہ وہ اس سے چالیس دن کے بعد آسمان پر چڑھے۔ اور متی نے کہا ہے کہ جب عیسی کو فیلاطس سردار کے پاس لے گئے تو اس نے کہا کہ انہوں نے کیا کیا ہے۔ یہ سن کر یہود چلائے اور کہنے لگے کہ سولی دے، سولی دے۔ سردار نے اس وقت پانی مانگا اور ہاتھ دھو کر کہا کہ میں اس صدیق کے خون سے بری ہوں، تم جانو۔ اور یوحنا نے اس قول کی تکذیب کی ہے اور کہا ہے کہ اس سردار نے عیسی کو مارا، پھر یہود کے سپرد کر دیا۔ پس جب کہ متقدمین میں اس قدر اختلاف ہے تو ان کی روایات اور بیانات کا کیا اعتبار رہا)

طریق دوم یہ ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی کی سی صورت ایک اور آدمی کی کر دی۔ پھر اس میں کئی قول ہیں کہ:

وہ آدمی ان کے حواریوں میں سے تھا،

یا وہ شخص تھا جو سردار یہود کے حکم سے حضرت عیسی کو قتل کرنے کے لئے لانے کو مکان میں گھسا تھا۔

یا وہ شخص تھا جس کو یہود نے پہاڑ کی غار میں حضرت عیسیٰؑ کی حراست کے لئے متعین کر دیا تھا،

یا وہ شخص تھا جو حضرت عیسیٰؑ سے منافقانہ عقیدت رکھتا تھا اور یہود کو ان کے بتانے کے لئے مکان کے اندر گیا تھا۔

چونکہ یہ سب وجہیں باہم مخالف ہیں اس لئے قابل التفات نہیں اس لئے کہ ایک کو دوسری نے غلط کر دیا۔

پس طریق اول صحیح و درست ہے اور نتیجہ یہ نکلا کہ شبّہ لھم سے مراد یہ نہیں کہ کوئی اور شخص حضرت عیسیٰؑ کی صورت پر ہو گیا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ شبہ ڈالا گیا ان کیلئے۔ اور ما قتلوہ یقیناً میں دو معنی کا احتمال ہے:

ایک یہ کہ اللہ تعالی اس بات کی خبر دیتا ہے کہ یہود کو اس میں شک ہے کہ ہم نے حضرت عیسی کو قتل کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یا نہیں ۔ پھر اللہ پاک اپنے رسول محمد ﷺ کو یقین دلاتا ہے، یعنی کہتا ہے کہ اس امر کا یقین حاصل ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کو قتل نہیں کیا۔

دوسرا یہ کہ یہود نے جب اس شخص کو قتل کیا تو ان کو یقین نہ تھا کہ ہم نے حضرت عیسیٰؑ ہی کو قتل کیا ہے بلکہ قتل کے وقت اس شک میں تھے کہ یہ عیسیٰؑ ہیں یا ہمارا یار ہے۔

مگر پہلا احتمال راجح ہے۔ یعنی خدا تعالی اپنے حبیب کو حضرت عیسیٰؑ کے مقتول نہ ہونے کا یقین دلاتا ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالی نے بعد اس بیان کے کہا ہے بل رفعه الله اليه تو مطلب یہ ہوا کہ یہود اس شک میں ہیں کہ ہم نے حضرت عیسی کو قتل کیا ہے یا نہیں ۔ اور اے محمد ﷺ یہ بات یقینی ہے کہ انہوں نے ان کو قتل نہیں کیا بلکہ ان کو اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا ہے کیونکہ اٹھانا تو جب ہی صحیح ہوگا کہ پہلے اس سے عدم قتل کا یقین حاصل ہو چکے

امام رازیؒ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کا آسمان پر اٹھالیا جانا اس آیت سے بخوبی ثابت ہے اور نظیر اس کی اللہ تعالی کا یہ قول ہے کہ سورہ آل عمران میں فرمایا ہے:

اذ قال اللّٰه يا عيسى انّى متو فّيك و را فعك الىّ و مطهّر ك من الّذين كفروا

(جس وقت کہا اللہ نے اے عیسی میں تجھ کو لینے والا ہوں اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف اور پاک کرنے والا ہوں تجھ کو ان لوگوں سے کہ کافر ہوئے)

اس آیت میں متو فّيك کے معانی بیان کرنے میں بہت تاویلیں کی گئی ہیں۔ بعض اس آیت کے الفاظ میں تقدیم و تاخیر مانتے ہیں۔ بعض کی رائے یہ ہے کہ اس کی کچھ ضرورت نہیں، ظاہر الفاظ جس ترکیب سے موجود ہیں یہی درست ہے۔ مذہب ثانی والے کئی وجوہ کے ساتھ متو فيك کے معانی بیان کرتے ہیں۔ تفسیر جلالین میں لکھا ہے کہ

متو فّيك قا بضتك کے معنی میں ہے یعنی لینے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف و را فعك الىّ من الدّ نيا من غير مو ت ۔ انتہی ۔ (یعنی اٹھانے والا ہوں تجھ کو اپنی طرف دنیا سے بغیر موت کے)۔

پس اس صورت میں جملہ را فعك عطف تفسیری ہوگا۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے فتح الرحمٰن میں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے عیسی ہر آئینہ من برگزیدم ترا یعنی ازیں جہان۔

اور موضح القرآن میں شاہ عبدالقادر صاحب نے اس لفظ کا ترجمہ: تجھ کو پھر اونگا۔ کیا ہے ۔

اور تفسیر مدارک میں متوفيك کے معنی کئی طور پر لکھے ہیں۔

ا۔ متوفّی توفیہ سے مشتق ہے جس کے معنی استکمال ہیں۔ یعنی کامل کرنے والا تیری مدت عمر کا ہوں۔ اور مراد اس سے یہ ہے کہ میں محفوظ رکھنے والا ہوں تجھ کو اس سے کہ کفار قتل کریں اور مارنے والا ہوں تجھ کو تیری موت کے ساتھ نہ کہ کفار تجھ کو قتل کریں گے۔

۲۔ مارنے والا ہوں تجھ کو تیرے وقت میں بعد نازل ہونے کے آسمان سے اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو اب، کیونکہ واؤ جمع کے واسطے ہے اس میں ترتیب لازم نہیں۔ اور مطلب یہ ہے کہ یہ ساری باتیں ظہور میں آویں گی مگر ترتیب ضرور نہیں کہ اول وفات واقع ہو پھر آسمان پر چڑھائے جائیں۔ پس آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالی حضرت عیسیٰؑ کے ساتھ یہ معاملات کرے گا مگر یہ کب کرے گا اور کس طرح کرے گا اس کی تحقیق دلیل پر موقوف ہے۔ اور بے شک دلیل ثابت ہے اس بات پر کہ وہ زندہ ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ زندہ ہیں قیامت کے قریب زمین پر اتریں گے اور دجال کو قتل کریں گے اس کے بعد خدا ان کو وفات دے گا۔ چنانچہ صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم زمین پر نازل ہونے کے بعد سات برس دنیا میں رہیں گے اور ابن جوزی نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے کتاب الوفا میں روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زمین پر اتریں گے اس کے بعد ۴۵ سال رہیں گے بعد ازاں وفات پائیں گے۔ اور قبر مبارک رسول اللہ ﷺ میں دفن ہوں گے۔ علماء نے دونوں روایتوں کی تطبیق میں گفتگو کی ہے مگر محققین کی رائے یہ ہے کہ صحیح مسلم کی روایت مرجح ہے۔

۳۔ وفات دینے والا ہوں تیرے نفس کا سوتے میں اور اٹھانے والا ہوں تجھ کو جب کہ تو سوتا ہوا ہو، تا کہ تجھ کو خوف پیدا نہ ہو اور تو ایسی حالت میں بیدار ہووے کہ آسمان پر امن وتقرب کے ساتھ موجود ہو۔

تفسیر بیضاوی نے اس آخری معنے کی تلے لکھا ہے کہ یہ روایت بھی آئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سوتے ہوئے آسمان پر اٹھائے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ بیضاوی نے کہا ہے کہ یا مراد اس سے یہ ہے کہ ماروں گا تجھ کو تیری شہوات سے (دیکھو تیسیر الوصول جلد اول کتاب التفسیر کا باب ثانی) جو عالم ملکوت پر تیرے عروج کرنے سے حارج ہیں اس لئے کہ جب تک ماسوی اللہ سے کوئی فانی نہیں ہوتا مقام معرفت الٰہی میں نہیں پہنچ سکتا۔ پس حضرت عیسیٰؑ جس وقت آسمان پر پہنچے ان کی حالت ملائکہ کی سی ہوگی۔ خواہش اور غضب اور برائیاں سب ان سے جاتی رہیں۔

۵۔ بخاری نے حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ یہاں متو فّیك کے معنی ممیتك ہیں یعنی مارنے والا ہوں تجھ کو۔

اب اس میں اختلاف ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کتنی دیر مرے رہے۔

تفسیر ابوسعود میں لکھا ہے کہ یہ بھی ایک قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سات گھڑی تک کے لئے مر گئے تھے۔ پھر اللہ تعالی نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا۔ اور نصاری کا یہی عقیدہ ہے۔

اور امام فخر الدین رازی نے کہا ہے کہ سات گھڑی تک ان کے مر جانے کا اور بعد اس کے زندہ ہو کر آسمان پر اٹھا لئے جانے کا قول محمد بن اسحاق کا ہے اور وہب نے کہا ہے کہ تین ساعت کے لئے مر گئے تھے پھر آسمان پر اٹھائے گئے۔

ابوسعود یہ بھی کہتے ہیں کہ قرطبی نے کہا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ اللہ نے ان کو بغیر وفات اور نیند کے آسمان پر اٹھا لیا ہے اور طبری وحسن وغیرہ کا یہی مختار ہے اور صحیح بھی یہی ہے۔

پھر ابوسعود یہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی کو سراپا نورانی کر کے کھانے پینے کی خواہشات کو ان سے سلب کر لیا اور متو فیك سے یہی مراد ہے کہ ان کی شہوات زائل کر دی گئیں۔

اور حضرت عیسی کے واقعہ قتل کے مشہور ہونے کے بعد ان کے معتقدین میں اختلاف ہو کر تین عقیدے ٹھہر گئے۔ ایک گروہ کہنے کہ وہ اللہ تھے۔ ہم میں رہے پھر آسمان پر چڑھ گئے اور یہ یعقوبیہ کہلاتے ہیں اور دوسرا فرقہ کہنے لگا کہ ہم میں اللہ کا بیٹا تھا۔ پھر اللہ نے اس کو اپنے پاس اٹھا لیا اور یہ نسطوریہ کہلاتے ہیں۔ اور تیسرے گروہ نے کہا کہ ہم میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول تھا۔ پھر اللہ نے اس کو آسمان پر اٹھا لیا۔

امام فخر الدین رازی نے جلد دوم تفسیر کبیر میں متـــو فّیك کے معنی نو وجہوں کے ساتھ بیان کئے ہیں جن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پانچ وجہیں تو وہی ہیں جو اوپر مذکور ہو چکی ہیں اور باقی وجہیں یہ ہیں۔

۶۔ توفّی کہتے ہیں پورا لینے کو اس صورت میں متوفّیك سے مطلب یہ ہے کہ تجھ کو پورا لے لوں گا اور پورا لینے کی صورت یہ ہے کہ روح اور جسد کے ساتھ آسمان پر اٹھا لئے گئے۔

۷۔ مراد متوفّیك سے یہ ہے کہ میں تجھ کو مثل متوفی کے کردونگا اور ظاہر ہے کہ جب کہ وہ آسمان پر اٹھا لئے گئے تو خیر اور شر ان کا دنیا سے جاتا رہا، تو خود مانند متوفی کے ہو گئے۔ اور ایسا بطور تشبیہ کے کہہ دینا استعمال عرب میں جائز ہے۔

۸۔ توفی کے معنی قبض کرنے یعنی لینے کے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کو جو زمین سے آسمان پر اٹھا لیا تو یہی قبض کرنا اور پورا مارنا تھا۔

اب اگر یہ سوال کیا جائے کہ جب توفی کے معنی زمین سے آسمان پر اٹھانے کے ٹھہرے تو رافعك الیّ مکرر ہو گا اور تکرار بہتر نہیں۔

جواب اس کا یہ ہے کہ متوفیك دلالت کرتا ہے توفی یعنی قبضہ کرنے اور لینے پر اور قبضہ کرنا اور لینا ایک جنس ہے کہ کبھی موت کے ذریعہ سے واقع ہوتا ہے اور کبھی زمین سے آسمان پر چڑھا دینے سے پھر جب رافعك الیّ فرمایا تو اس سے دوسری نوع متعین ہو گئی اور یہ ثابت ہو گیا کہ یہاں قبضہ کرنے اور لینے کی صورت آسمان پر چڑھانے کے ساتھ وقوع میں آئی ہے اور نوع دوم خارج ہے۔

۹۔ متوفی اور رافعك کے بعد ایک مضاف مقدر ہے۔ یعنی اصل عبارت یہ ہے

انّی متوفّی عملك و رافع عملك الیّ

مطلب یہ ہے کہ میں تیرے عمل کو بھر لوں گا اور آسمان پر اٹھا لونگا۔ اور نظیر اس کی یہ ہے کہ قرآن میں آیا ہے کہ اعمال اللہ کی طرف چڑھتے ہیں۔ چنانچہ سورہ فاطر میں ہے:

الیه یصعد الکلم الطیّب اس کی طرف چڑھتا ہے کلام پاکیزہ۔

نتیجہ یہ نکلا کہ اللہ تعالی، حضرت عیسیٰؑ کو بشارت دیتا ہے کہ تیری طاعات اور عمل قبول کر لوں گا اور جو کچھ تجھ کو مشقت اور تکلیف دین کے پھیلانے اور شریعت کے جاری کرنے میں دشمنوں سے پہنچی ہے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکارت نہ جائے گی اجر ضرور ملے گا۔

اور جو لوگ اس آیت میں تقدیم وتاخیر کے قائل ہیں وہ کہتے ہیں کہ الفاظ آگے پیچھے ہیں اور واؤ ترتیب کے لئے نہیں ہے۔اصل عبارت یوں ہے

انّی را فعك الیّ و مطهّر ك من الّذین کفروا و متو فّیك بعد انزا لی ایّا ك فی الار ض (یعنی تجھ کو اپنی طرف اٹھالوں گا اور کافروں سے پاک کرونگا۔اور پھر دنیا میں نازل کر کے موت دوں گا)۔

اور اما مکم منکم جس حدیث کا ٹکڑا ہے اس میں حضرت عیسیٰؑ کے نزول کی بھی خبر دی ہے اور پوری روایت بخاری ومسلم میں اس طرح ہے:

کیف انتم اذا نز ل ابن مر یم فیکم و اما مکم منکم

(یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب کہ عیسیٰ بن مریم تم میں اتریں گے اور امام تمہارا تمہیں میں سے ہوگا)۔

اور امامکم منکم سے یہ کب ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کا انتقال ہو چکا ہے بلکہ اذا نز ل نص ہے اس باب میں کہ عیسیٰؑ حیات ہیں،فوت نہیں ہوئے اور امامکم منکم کا یہ مطلب ہے کہ امام قریش میں سے ہوگا، یا تمہارے اہل ملت میں سے۔علماء نے اس کی دو طرح سے شرح کی ہے۔ایک تو یہ کہ امام تمہارا نماز کا وہ شخص ہوگا کہ تم میں ہے اور حضرت عیسیٰؑ اس کی اقتداء کریں گے اور وہ مہدی ہے اور یہ بسبب تعظیم وتکریم امت محمدی کے ہوگا جیسے کہ جابر سے مسلم نے روایت کی ہے

لا تزا ل طا ئفة من امّتی یقا تلو ن علی الحقّ ظا هر ین الی یو م القیا مة قال فینز ل عیسی ابن مر یم فیقو ل امیر هم تعا ل صلّ لنا فیقو ل لا ان بعضکم علی بعض امرا ء تکر مة الله هذه ا لا مة ۔(یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ہمیشہ لڑتی رہے گی حق پر اس حال میں کہ دشمنوں پر فتح یاب ہوں گے قیامت تک ۔فرمایا حضرت ﷺ نے پھر حضرت عیسی پسر مریم آسمان سے اتریں گے میری امت کا امیر (مہدی) ان سے کہے گا کہ آؤ ہم کو نماز پڑھاؤ وہ جواب دیں گے کہ میں امامت نہیں کرتا تحقیق بعض تم میں سے بعضوں پر امیر ہے بسبب بزرگی دینے اللہ تعالی کے امت محمدی کو)

اور حضرت عیسیٰؑ کی امامت سے انکار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی امامت سے دین محمدی کے منسوخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا وہم پیدا ہوتا۔ پس امام نماز کے مہدی ہی ہوں گے۔ ہاں اس زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ حاکم اور خلیفہ اور تعلیم کرنے والے اچھی باتوں کے ہوں گے۔ اور دوسری وجہ یہ ہے کہ مراد امام سے حضرت عیسیٰؑ ہیں پس مراد سے کہ امام تم میں سے ہوگا یہ ہے کہ حضرت عیسی تمہاری شریعت کے موجب حکم کریں گے نہ مطابق انجیل کے۔ پس اماکم منکم کے یہ معنی ہوں گے کہ امامت کریں گے تمہاری حضرت عیسیٰؑ اس حالت میں کہ وہ تمہارے دین میں سے ہوں گے اور تمہاری کتاب وسنت کے موجب حکم کرنے والے ہوں گے۔

اور بعض علماء کہتے ہیں کہ جس روایت میں عیسی کا امام نماز ہونا لکھا ہے اس روایت پر اماکم منکم کے یہ معنی ہیں کہ جہاد اور غزوات میں امام تمہارا تم میں سے ہوگا، حضرت عیسیٰؑ تو صرف دجال کو قتل کریں گے۔ اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت ﷺ نے فرمایا

و الّذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصّلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیة و یفیض المال حتّی لا یقبله احد حتّی تکون السّجدة الواحدة خیرا من الدّنیا و ما فیها

(قسم ہے اس خدا کی کہ بقائے جان میری اس کے ہاتھ میں ہے تحقیق اتریں گے آسمان سے تم میں عیسی اس حال میں کہ حاکم عادل ہوں گے، صلیب کو توڑیں گے، سور کو قتل کریں گے۔ یعنی اس کے پالنے کو اور کھانے کو حرام کریں گے، اور جزیہ اہل ذمہ پر رکھیں گے۔ اور بہت مال ہوگا یہاں تک کہ اس کو کوئی قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ ایک سجدہ دنیا اور اس کی چیزوں سے بہتر ہوگا)۔

یہ حدیث صحیح مرفوع متصل ہے۔ اور ایسی ہی بہت سی احادیث سے ثابت ہوا ہے کہ حضرت عیسی بن مریم آسمان سے زمین پر قیامت کے قریب اتریں گے۔ اس سے بخوبی عیاں ہے کہ وہ اپنے جسم عنصری کے ساتھ حیات ہیں۔

اور یہ جو فواکہ سبعہ مقدمہ شرح دیوان حضرت علی قاضی حسین میذی نے لکھا ہے کہ بعض کی رائے یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی روح مہدی میں ظہور کرے گی اور نزول عیسی سے مراد یہی ظہور ہے اور مطابق اسی کے ہے یہ حدیث لا مھدی الا عیسی ابن مریم علیه السلام یعنی مہدی اصل میں عیسی علیہ السلام ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے۔انتہی۔

فوائد المجموعہ فی الاحادیث الموضوعہ میں امام شوکانی نے لکھا ہے کہ صنعانی نے لکھا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے۔

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایک بھائی نے طمع نفسانی اور شکم پروری کے لئے بھنگیوں کے لال گرو ہونے کا دعوی کیا ہے۔ان کی وہاں آؤ بھگت ہورہی ہے۔

ربنا آتنا من لدنك رحمة ...

والسلام علی من اتبع الھدی۔تمت

☆ مذاہب الاسلام کے صفحہ ۱۰ے پر قادیانیت سے متعلق مضمون شروع ہوتا ہے جو یوں ہے:

فرقہ نہم احمدیہ جو قادیانی کے نام سے معروف ہے

یہ فرقہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف منسوب ہے جن کے والد کا نام غلام مرتضی اور دادا کا نام عطا محمد اور پردادا کا نام گل محمد تھا۔ان کی قوم مغل برلاس ہے۔قادیان ملک پنجاب کے نامی رئیس ہیں۔ان کے بزرگ سمرقند سے اس ملک میں آئے تھے اور بادشاہ وقت کی طرف سے بہت دیہات بطور جاگران کو ملے۔سکھوں کے ابتدائی زمانے میں مرزا گل محمد کے پاس ۵۸ گاؤں اس نواح کے تھے اور بہت سے گاؤں سکھوں کے متواتر حملوں کی وجہ سے ان کے قبضے سے نکل گئے۔جب وہ فوت ہوئے تو بجائے ان کے مرزا عطا محمد جانشین ہوئے۔ان کے وقت میں روز بروز سکھ لوگ ان کی جاگیر دیہات پر قبضہ کرتے گئے اور آخرکار ان کو قادیان سے بھی نکال دیا۔تھوڑے عرصہ کے بعد ان کو زہر دیا گیا۔پھر رنجیت سنگھ کی سلطنت کے آخری زمانے میں غلام مرتضی صاحب قادیان واپس آئے اور پانچ گاؤں دیہات جاگیر میں سے واپس ملے۔

مرزا غلام احمد کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔مولوی گل علی شاہ صاحب سے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو حاصل کیا۔اور اپنے والد کے ساتھ انگریزی عدالتوں میں اپنے اجداد کے بعض دیہات کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ لینے کے لئے مقدمات میں مشغول رہے اور زمین داری امور کی نگرانی میں لگے۔ اور چند سال ان کے انگریزی ملازمت میں بھی بسر ہوئے۔ ان کے والد کے مرنے سے قبل ان کو تھوڑی سی غنودگی ہو کر یہ الہام ہوا

و السّماء و الطّارق ۔ قسم ہے آسمان کی جو قضاو قدر کا مبدء ہے اور قسم ہے اس حادثے کی جو غروب کے بعد نازل ہوگا۔

اور ان کو سمجھایا گیا کہ یہ الہام بطور عزا پرسی خدا تعالی کی طرف سے ہے۔ اور حادثہ یہ ہے کہ آج ہی تمہارے والد آفتاب کے غروب کے بعد فوت ہو جائیں گے۔

جب ان کو اپنے والد کی وفات کی نسبت یہ الہام ہوا، تو بشریت کی وجہ سے خیال آیا کہ بعض وجوہ آمدنی والد کی زندگی سے وابستہ ہیں۔ پھر نہ معلوم کیا ابتلاء پیش آئے۔ اس وقت یہ دوسرا الہام ہوا

الیس اللّٰہ بکا ف عبدہ یعنی کیا خدا اپنے بندے کو کافی نہیں ہے۔

انہوں نے کبھی ریاضت شاقہ نہیں کی، اور نہ مجاہدات شدیدہ میں اپنے نفس کو ڈالا، اور نہ گوشہ نشینی کے اہتمام سے کوئی چلہ کشی کی۔ ہاں ان کے والد کے زمانہ میں ہی ایک مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ایک معمر بزرگ ان کو خواب میں دکھائی دیا اور یہ کہا کہ کسی قدر روزے انوار سماوی کی پیشوائی کے لئے رکھنا سنت خاندان نبوت ہے۔ سو انہوں نے کچھ مدت التزام صوم کیا۔ پھر دو تین ہفتے بعد انہیں معلوم ہوا کہ ایسے روزوں سے جو ایک وقت میں پیٹ بھر کر روٹی کھالی جاتی ہے بہتر ہے کہ کسی قدر کھانے کو کم کریں۔ سو انہوں نے کھانے کو یہاں تک کم کیا کہ چند تولہ روٹی میں سے آٹھ پہر کے بعد ان کی غذا تھی اور آٹھ یا نو ماہ تک انہوں نے ایسا ہی کیا۔

اس قسم کے روزے سے بہت لطیف مکاشفات ان پر اس زمانے میں کھلے۔ چنانچہ بعض گذشتہ نبیوں اور اعلی طبقے کے اولیائے امت سے ملاقاتیں ہوئیں۔ ایک دفعہ عین بیداری کی حالت میں جناب رسول خدا ﷺ کو مع حسنین و علی و فاطمہ رضی اللہ عنھم کے دیکھا۔

غرض کہ کشف صریح کے ذریعہ سے خدا تعالی سے اصلاح پا کر جسمانی سختی کشی کا حصہ آٹھ نو ماہ لے کر پھر اس طریقے کو علی الدوام بجالانا چھوڑ دیا، اور کبھی کبھی اس کو اختیار بھی کیا۔ جب تیرھویں صدی کا اخیر ہوا اور چودھویں صدی کا ظہور ہونے لگا، تو خدا تعالی نے ان کو الہام کے ذریعہ سے خبر دی کہ تو اس صدی کا مجدد ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کی طرف سے یہ الہام ہوا

الرّحمن علّم القرآن لتنذر قوماً ما انذر آباء هم لتبيّن سبيل المجرمين قل انّي امرت وانا اوّل المؤمنين

یعنی خدا نے تجھے قرآن سکھلایا اور اس کے صحیح معنی تجھ پر کھول دیئے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تو ان لوگوں کو بدانجام سے ڈرائے جو بباعث پشت در پشت کی غفلت اور نہ متوجہ کئے جانے کے غلطیوں میں پڑ گئے۔ اور تا ان مجرموں کی راہ کھل جاوے کہ جو ہدایت پہنچنے کے بعد بھی راہ راست کو قبول کرنا نہیں چاہتے۔ ان کو کہہ دے کہ میں مامور من اللہ اور اول المومنین ہوں۔

اس کے بعد مرزا صاحب قادیانی نے مسیحیت کا دعوی کیا اور اللہ تعالی نے الہام میں ان کا نام عیسی اور مسیح موعود رکھا۔ عبارت الہام یہ ہے:

جعلناك المسيح ابن مريم (ہم نے تجھے مسیح بن مریم بنایا)

اور پھر ایک اور الہام ہوا:

الحمد للّه الّذی جعلك المسيح ابن مريم انت شيخ المسيح الذی لا يضاع وقته كمثلك... يضاع۔ یعنی خدا کی سب حمد ہے جس نے تجھے مسیح بن مریم بنایا تو وہ شیخ مسیح ہے جس کا وقت ضائع نہیں کیا جائے گا۔ تیرے جیسا موتی ضائع نہیں کیا جاتا۔

مرزا صاحب قادیانی کے مریدان کے نام کے ساتھ علیہ السلام لکھتے ہیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے دل میں اس دعوی کی بنیاد حدیث نہیں بلکہ قرآن اور وحی ہے جو مجھ پر نازل ہوئی۔ ہاں تائیدی طور پر ہم وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو قرآن شریف کے مطابق ہیں اور میری وحی کی معارض نہیں، اور دوسری حدیثوں کو ہم ردّی کی طرح پھینک دیتے ہیں۔ اگر حدیثوں کا دنیا میں وجود بھی نہ ہوتا، تب بھی میرے اس دعوی کو حرج نہ پہنچتا تھا۔

وہ کہتے ہیں کہ یہ بات صحیح نہیں کہ حضرت عیسی بن مریم آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور زندہ ہیں۔ مرزا جی اپنے دعوی کی تائید میں کہتے ہیں کہ اللہ تعالی اپنی کتاب عزیز اور قرآن کریم میں ان کو متوفیوں کی جماعت میں داخل کر چکا ہے اور سارے قرآن میں ایک دفعہ بھی ان کے خارق عادت زندگی اور ان کے دوبارہ آنے کا ذکر نہیں کیا۔ بلکہ ان کو صرف فوت شدہ کہہ کر پھر چپ ہو گیا۔ لہذا ان کا زندہ بجسدہ العنصری ہونا اور پھر دوبارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی وقت دنیا میں آنا نہ صرف اپنے ہی الہام کے رو سے خلاف واقع سمجھتا ہوں بلکہ اس خیال (حیات مسیح) کو نصوص بینہ قطعیہ قرآن کریم کی رو سے لغو اور باطل جانتا ہوں۔ اور نہ کوئی حدیث صحیح مرفوع متصل موجود ہے جس نے متوفی کے لفظ کی کوئی مخالفانہ تفسیر کر کے مسیح کی حیات جسمانی پر گواہی دی ہے بلکہ بخاری میں بجائے ان باتوں کے اما م کم منکم لکھا ہے اور حضرت مسیح کی وفات کی شہادت دی ہے۔ اس زمانے میں خدا تعالی نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث فرما کر اس پیش گوئی کی معقولیت کو بھی کھول دیا، اور ظاہر فرمایا کہ مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا اس رنگ اور طریق سے مقدر تھا جیسا کہ ایلیا نبی کا دوبارہ دنیا میں آنا ملاکی نبی کی کتاب میں لکھا گیا تھا پس میں جو نزول مسیح کے معنی کرتا ہوں وہ نئے معنی نہیں، بلکہ وہی معنی ہیں جو حضرت مسیح کی زبان سے پہلے نکل چکے ہیں۔ کیونکہ نزول مسیح ابن مریم کا مقدمہ نزول ایلیا نبی کے مقدمہ سے بالکل ہم شکل ہے۔ پس جس حالت میں آج تک یہودیوں کی یہ تمنا پوری نہیں ہوئی کہ ایلیا نبی آسمان سے اترتے اور اسی وجہ سے وہ حضرت عیسی سے منکر رہے، تو مولویان اسلام کی تمنا کیونکر پوری ہوسکتی ہے کہ کسی وقت حضرت عیسی خود آسمان سے نازل ہوں گے۔ ہمارے مخالف اپنی جہالت سے عیسی کے نزول کو حقیقی طور پر انتظار کرتے ہیں اور ہم بروزی طور پر، اور ہم مانتے ہیں کہ نزول مسیح کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ

جب تک مجھے خدا نے اس طرف توجہ نہ دی اور بار بار نہ سمجھایا کہ تو مسیح موعود ہے اور عیسی فوت ہوگیا ہے، تب تک میں اسی عقیدے پر قائم تھا جو اور مسلمانوں کا عقیدہ ہے۔ اسی وجہ سے کمال سادگی سے میں نے حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کی نسبت براہین احمدیہ میں لکھا ہے۔

جب خدا نے مجھ پر اصل حقیقت کھول دی تو میں اس عقیدے سے باز آ گیا۔ میں نے بجز کمال یقین کے جو میرے دل پر محیط ہوگیا اور مجھے نور سے بھر دیا اس رسمی عقیدے کو نہ چھوڑا، حالانکہ اسی براہین میں میرا نام عیسی رکھا گیا تھا۔ اور مجھے خاتم الخلفاء ٹھہرایا گیا تھا۔ اور میری نسبت کہا گیا تھا کہ تو ہی کسر صلیب کرے گا۔ اور مجھے بتلایا تھا کہ تیری خبر قرآن اور حدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هو الّذی ارسل رسولہ با لھدی و دین الحقّ لیظھرہ علی الدّین کلّہ۔

تاہم یہ الہام جو براہین احمدیہ میں کھلے کھلے طور پر درج تھا۔خدا کی حکمت عملی نے میری نظر سے پوشیدہ رکھا اور اسی کتاب میں عیسی کی آمد ثانی کا عقیدہ لکھ دیا اور قریباً بارہ برس تک اس رسمی عقیدے پر جما رہا۔ جب وقت وہ آ گیا کہ مجھ پر اصل حقیقت کھول دی جائے، تب تواتر سے اس بارہ میں الہامات شروع ہوئے کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔اور مجھے حکم ہوا فا صدع بما تؤمر یعنی جو تجھے حکم ہوتا ہے وہ کھول کر سنا دے۔اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مہدی آخر الزمان میں ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مقابلے کے لئے دجال کی بھی ایجاد کی۔ان کا بیان یہ ہے کہ حدیثوں میں دو قسم کی صفات دجال معہود کی بیان فرمائی گئی ہیں:

ایک یہ کہ وہ نبوت کا دعوی کرے گا، اور دوسرے یہ کہ وہ خدائی کا دعوی کرے گا۔

ان دونوں باتوں کو اگر حقیقت پر حمل کیا جائے تو کسی طرح تطبیق ممکن نہیں۔ کیونکہ نبوت کا دعوی اس بات کا مستلزم ہے کہ شخص مدعی خدا کا قائل ہو۔اور خدائی کا دعوی اس بات کو چاہتا ہے کہ شخص مدعی آپ ہی خدا بن بیٹھے اور کسی دوسرے خدا کا قائل نہ ہو یہ دونوں دعوے ایک شخص سے کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ

دجال ایک شخص کا نام نہیں ہے، بلکہ وہ دجال کے معنی خود دجل سے اس طرح لیتے ہیں کہ لغت عرب کی رو سے دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو اپنے تئیں امین اور متدین ظاہر کرے، اور دراصل نہ امین ہو، نہ متدین۔ بلکہ اس کی ہر ایک بات میں دھوکہ دہی اور فریب دہی ہو۔سو یہ صفت عیسائیوں کے اس گروہ میں ہے جو پادری کہلاتے ہیں۔ یہ گروہ چونکہ اصل آسمانی انجیل کو گم کر کے محرف اور مغشوش مضمون بنام نہاد ترجمہ انجیل کے دنیا میں پھیلاتا ہے یہ فعل ان کا دوسرے لفظوں میں گویا نبوت کا دعوی ہے کیونکہ انہوں نے جعل سازی سے نبوت کے منصب کو اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے جو چاہتے ہیں ترجمہ کے بہانے سے لکھ دیتے ہیں اور پھر اس کو خدا کی طرف منسوب کرتے ہیں۔ پس یہ طریق ان کا نبوت کے دعوے سے مشابہ ہے اور اس دام میں گرفتار اکثر عوام عیسائی ہیں اور دجال کا دوسرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جز جن کے افعال خدائی کے دعوی کے مشابہ ہیں یورپ کے فلاسفروں اور کلوں کے ایجاد کرنے والوں کا گروہ ہے جنہوں نے اسباب اور علل کے پیدا کرنے کے لئے اپنی کوششوں کو انتہاء تک پہنچا دیا ہے اور بہت سی کامیابیوں کی وجہ سے آخر اس ردی اعتقاد تک پہنچ گئے ہیں کہ خدا کی قدرت اور اس پر ایمان رکھنا کچھ چیز نہیں ہے اور وہ رات دن ان تلاشوں میں لگے ہوئے ہیں کہ خود ہی کسی طرح اس راز کے مالک ہو جائیں کہ جب چاہیں بارش برسائیں اور جب چاہیں کسی کے گھر میں لڑکا یا لڑکی پیدا کر دیں، اور جب چاہیں کسی کو عقیمہ بنا دیں۔ پس کچھ شک نہیں کہ یہ طریق دوسرے لفظوں میں خدائی کا دعوی ہے۔ اور اس گروہ کے تابع یورپ کے اکثر خواص عیسائی ہیں۔

غرض کہ دراصل یہی لوگ دجال ہیں جن کو پادری یا یورپین فلاسفر کہا جاتا ہے۔ یہ پادری اور یورپین فلاسفر دجال معہود کے دو جبڑے ہیں جن سے وہ ایک اژدہا کی طرح لوگوں کے ایمانوں کا کھا جاتا ہے۔ میں ایسے وقت میں آیا ہوں کہ جب اندرونی اختلافات انتہاء تک پہنچ گئے اور ایک فرقہ دوسرے کو کافر بتانے لگا۔ اس تفرقے کے وقت میں امت محمدیہ کو ایک حکم کی ضرورت تھی۔ سو خدا نے مجھے حکم کر کے بھیجا ہے۔ اور قرآن اور احادیث سے اس بات کا کافی ثبوت ملتا ہے کہ آنے والا مسیح چودھویں صدی میں ظہور کرے گا۔

علاوہ ان سب امور کے ایک عظیم الشان علامت مسیح موعود کی احادیث صحیحہ میں لکھی گئی ہے کہ وہ ایسے وقت میں آئے گا کہ جب صلیبی مذہب بڑے جوش سے پھیلا ہوا ہوگا، جیسا کہ حدیث یکسر الصلیب جو بخاری میں ہے اس پر دلالت کرتی ہے۔ سو ایسے وقت میں اور ایسے زمانے میں یہ عاجز آیا ہے۔

اور دوسری علامت اشارات احادیث سے مسیح موعود کیلئے یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ ممالک مشرقیہ میں مبعوث ہوگا اور ظاہر ہے کہ ہمارا ملک ہند خاص کر پنجاب کا حصہ مکہ سے بجانب مشرق واقع ہے اور احادیث میں یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبے کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا اور ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیحیت اور مہدویت کا مدعی بھی موجود ہے جس کا نام یعنی غلام احمد قادیانی اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کررہا ہے یعنی تیرہ کا سوعدد جو اس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد کا پورا کرتا ہے۔

ہماری جدید تحقیق سے جو کسر صلیب کے لئے خدا تعالی کی طرف سے ہم کو عطا ہوئی ہے یہ بات خوب صفائی سے ثابت ہوگئی کہ مسیح کا ہرگز رفع جسمانی نہیں ہوا۔ ہاں ایک سو بیس برس کے بعد رفع روحانی ہوا بلکہ صلیب کے دنوں میں رفع روحانی بھی نہیں ہوا کیونکہ وہ صلیب کے زخموں سے شفا پا کر ۸۷ برس زندہ رہے۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ پیلاطوس گورنر قیصر کے ہاتھ میں عیسی کے مار ڈالنے کی کاروائی تھی۔ اس کی بیوی کو خواب آئی کہ اگر یہ شخص مرگیا تو پھر اس میں تمہاری تباہی ہے۔ اس لئے اس نے اندرونی طور پر کوشش کر کے مسیح کو صلیبی موت سے بچالیا۔ مگر یہودی اپنی حماقت سے سمجھتے رہے کہ مسیح صلیب پر مرگئے۔ حالانکہ حضرت مسیح بخیر و عافیت اپنے حواریوں کے پاس آئے اور ان کو مبارک باد دی کہ میں خدا کے فضل سے بدستور اب تک زندہ ہوں اور پھر ان کے ہاتھ سے لے کر روٹی کھائی اور مچھلی کھائی۔ صلیب کے کیلوں کے زخم ان کا دکھلائے اور چالیس دن تک ان کے زخموں کا اس مرہم کے ساتھ علاج ہوتا رہا جس کو قرابادینوں میں مرہم عیسی یا مرہم رسل یا مرہم حوارین کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور قانون بوعلی سینا میں بھی مندرج ہے۔ اور جن کی دواؤں کو خدا تعالی نے بطور الہام کے ان پر ظاہر کیا تھا۔ بعد اس کے مسیح خدا کا حکم پا کر پوشیدہ طور سے اپنے وطن سے سفر کو نکلے اور حواریوں کو تاکید سے منع کردیا کہ میرے اس سفر کا حال کسی سے مت کہنا۔ اور ملکوں کی سیر کرتے ہوئے نصیبین آئے۔ اور وہاں سے افغانستان میں پہنچے اور ایک مدت تک اس جگہ جو کوہ نعمان کہلاتا ہے اس کے قریب سکونت پذیر رہے۔ چنانچہ اس جگہ شہزادہ نبی کا چبوترہ اب تک گواہی دے رہا ہے۔ اور اس کے بعد پنجاب میں آئے اور ہندوستان کا بھی سفر کیا اور غالبًا بنارس اور نیپال میں بھی پہنچے۔ پھر پنجاب کی طرف لوٹے۔ چونکہ سرد ملک کے رہنے والے تھے اس لئے اس ملک کی شدت گرمی کا تحمل نہ کرسکے اس لئے کشمیر کا قصد کیا اور کوہ سلیمان پر ایک مدت تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبادت کرتے رہے۔اور سکھوں کے زمانے تک ان کی بارگاہ کوہ سلیمان پر کتبہ موجود تھا اور بقیہ عمر سری نگر میں گزاری اور ایک سو پچیس برس کی عمر میں وہیں فوت ہوئے اور محلّہ خان یار کے قریب دفن کئے گئے۔اور اب تک وہ قبر یوز آسف نبی کی قبر اور شہزادہ نبی کی قبر اور عیسی نبی کی قبر کہلاتی ہے۔اور اس مزار کا زمانہ تخمیناً دو ہزار برس بتلاتے ہیں۔اور عوام وخواص میں یہ روایت بکثرت مشہور ہے کہ یہ نبی شام کے ملک سے آیا تھا۔ ہمارے علماء کی یہ غلطی ہے کہ معاً صلیب کے ساتھ حضرت عیسی کا رفع جسمانی مانتے ہیں۔یسوع کا آسمان پر جانا ایک جھوٹا مسئلہ ہے اور جو مسلمان ایک فرضی دجال اور فرضی مسیح کے منتظر تھے جس کے ماننے سے نئے سرے سے اس شرک کی بنیاد پڑتی ہے جس کی قرآن بیخ کنی کر چکا ہے اور مسئلہ ختم نبوت بھی ہاتھ سے جاتا ہے سو خدا تعالی نے مجھے بھیجا تاکہ میں اس خطرناک حالت کی اصلاح کروں اور لوگوں کو خالص توحید کی راہ بتاؤں۔

اور وہ حوادث ارضی وسماوی جو مسیح کے ظہور کی علامات ہیں وہ سب میرے وقت میں ظہور پذیر ہو گئے ہیں۔مدت ہوئی کہ خسوف وکسوف رمضان کے مہینے میں ہو چکا ہے۔اور ستارہ ذوالسنین بھی نکل چکا ہے۔اور زلزلے بھی آئے اور مری بھی پڑی۔اور عیسائی مذہب بڑے زور شور سے دنیا میں پھیل گیا۔اور جیسا کہ آثار میں پہلے لکھا گیا تھا بڑے تشدد کے ساتھ میری تحقیر بھی ہوئی۔

غرض تمام علامات ظاہر ہو چکی ہیں اور کسر صلیب میرے ہاتھ سے یہ ہوئی کہ نشان ظاہر ہوئے اور پیش گوئیاں ظہور میں آئیں اور پادریوں کا منہ بند کیا گیا۔اور اگر وہ شرم وحیا سے کام لیں تو آئندہ اعتراض کرنے کی ان کو جگہ نہ رہے۔

اور قرآن کی تعلیم نے جو میری طرف سے بیان کی گئی بڑے بڑے جلسوں میں لوگوں کا سر جھکا دیا اور عیسائی مذہب کے اصول کو ایسے طور سے توڑا گیا کہ کبھی کسی کو پہلے اس سے میسر نہ آیا۔

ایسی ہی مسیح موعود کے وجود کی علت غائی احادیث نبویہ میں یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ عیسائی قوم کے دجل کو دور کریں گے اور ان کے صلیبی خیالات کو پاش پاش کر کے دکھلائیں گے۔چنانچہ یہ امر میرے ہاتھ پر خدا تعالی نے ایسا انجام دیا کہ عیسائی مذہب کے اصول کا خاتمہ کر دیا کہ وہ لعنتی موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جونعوذ باللہ حضرت مسیح کی طرف منسوب کی جاتی ہے جس پر تمام مدار صلیبی نجات کا ہے وہ کسی طرح حضرت عیسی کی طرف منسوب نہیں ہوسکتی اور کسی طرح لعنت کا مفہوم کسی راست باز پر صادق نہیں آسکتا۔

بخاری کی یہ حدیث کہ مسیح آئے گا اور صلیب کو توڑے گا وہ معنی نہیں رکھتی جو ہمارے قابل رحم علماء بیان کرتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنی کوتہ اندیشی سے یہ سمجھا ہوا ہے کہ مسیح دنیا میں آکر ایک بڑے جہاد کا دروازہ کھولے گا اور محمد مہدی خلیفہ سے مل کر دین پھیلانے کے لئے لڑائیاں کرے گا اور تلوار اٹھائے گا اور ایک بڑی خون ریزی ہوگی جو دنیا کی ابتداء سے اس وقت تک کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔ اور یہاں تک خون ریزی کرے گا جو زمین کو خون سے بھر دے گا۔ اور ایسا سخت دل ہوگا کہ جزیہ بھی قبول نہیں کرے گا۔ اس کی تقسیم اوقات یہ ہوگی کہ کچھ حصہ دن کا تو لوگوں کو قتل کرنے میں بسر کرے گا اور کچھ حصہ دن کا جنگلوں میں جا کر سوروں کے مارنے میں گزارے گا۔

اسی لئے مرزا صاحب قادیانی ایسی مسیح و مہدی کو خون ریز مسیح اور خون ریز مہدی کہتے ہیں:

سو یاد رہے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے۔ بلکہ کسر صلیب اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح موعود ایسے زمانے میں آئے گا جب کہ ہر طرف سے ایسے اسباب پیدا ہو جائیں گے کہ جن کی پر زور تاثیروں سے صلیبی مذہب عقل مندوں کے دلوں سے گرتا جائے گا۔ وہ حق محض جو خدا نے ہمیں سمجھایا ہے یہ ہے:

مسیح جس کا دوسرا نام مہدی ہے دنیا کی بادشاہت سے ہرگز حصہ نہیں پائے گا، بلکہ اس کے لئے آسمانی بادشاہت ہوگی۔ اس لئے مجھے جو میں مسیح موعود ہوں، زمین کی بادشاہت سے کچھ تعلق نہیں۔ بلکہ ضرور تھا کہ میں غربت اور مسکینی میں آتا۔

اور یہ جو حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح حکم ہوکر آئے گا اور وہ اسلام کے تمام فرقوں پر حاکم عادل ہو گا۔ سو یہ حکومت اس کی زمین کی نہیں ہوگی۔ بلکہ ضرور ہے کہ وہ حضرت عیسی بن مریم کی طرح غربت اور خاکساری سے آئے گا۔ سو ایسا ہی وہ ظاہر ہوا تا کہ وہ سب باتیں پوری ہوں جو صحیح بخاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہیں کہ یضع الحرب یعنی وہ مذہبی جنگوں کو موقوف کردے گا۔اوراس کا زمانہ امن اور صلح کا ری کا ہوگا۔لاٹھی اور تلوار سے ہرگز ہرگز دین دلوں میں داخل نہیں ہوسکتا۔خدا کے سچے مہدی اور مسیح کیلئے ضروری ہے کہ آسمانی نشانوں کے ساتھ دین کو پھیلائے تا کہ وہ لوگ شرمندہ ہوں جنہوں نے خدا کے دین اسلام پر ناحق جھوٹے الزام لگائے سواسوجہ سے میں نشانوں کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔

اور ایک بڑا بھاری معجزہ میرا یہ ہے کہ میں نے بدیہی ثبوتوں کے ذریعہ سے حضرت عیسی کی وفات کو ثابت کردیا ہے اوران کی جائے وفات اور قبر کا پتہ دے دیا ہے۔

میں اس لئے نہیں آیا کہ آپ لوگوں کو دنیا کے گندے مال میں مبتلا کروں اور آپ پر ہوا و ہوس کے پورے دروازے کھول دوں بلکہ میں اس لئے آیا ہوں کہ موجودہ دنیا کے حظ سے بھی کچھ کم کر کے خدا تعالی کی طرف کھینچوں۔پس حقیقت میں آپ لوگوں کا میرے آنے سے بہت ہی حرج ہوا۔

یہ بات جلد عقل منداور منصف مزاج کی سمجھ میں آسکتی ہے کہ ہر ایک مجدد ان مفاسد کے دور کرنے کے لئے مبعوث ہوتا ہے جو سب سے زیادہ خطرناک اور سب سے زیادہ موجب ہلاک اور نیز سب سے زیادہ کثرت میں ہوتے ہیں اور انہیں خدمات کے مناسب حال اس مجدد کا نام آسمان پر ہوتا ہے اور جب کہ یہ بات واقعی اور صحیح ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اس پر آشوب زمانے میں جب کہ لوگ چاروں طرف سے عیسائیت کی پرزہر تعلیم سے ہلاک ہوئے جاتے ہیں بڑا کام مجدد کا یہ ہونا چاہیے کہ اہل اسلام کی ذریت کو اس زہر سے بچائے اور صلیبی فتنوں پر اسلام کو فتح بخشے۔

اور جب کہ اس صدی کے مجدد کا یہ کام ہوا تو بلا شبہ آسمان پر اس کا نام کا سر الصلیب ہوا۔

میں زور اور دعوی سے کہتا ہوں کہ جس کسر صلیب کا بخاری میں وعدہ تھا اس کا پورا سامان مجھے عطا کیا گیا ہے اور ہر ایک عقل سلیم گواہی دے گی کہ بجز اس صورت کے اور کوئی موثر اور معقول صورت کسر صلیب کی نہیں۔

مسیح موعود کے اسی امت میں آنے پر بہت سی گفتگو کر کے مرزا قادیانی نے یہ حدیث لکھی ہے :

لو کان الایمان معلّقا بالثریا لناله رجل من فارس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ

چونکہ اس فارسی شخص کی طرف وہ صفت منسوب کی گئی ہے جو مسیح موعود اور مہدی سے مخصوص ہے یعنی زمین جو ایمان اور توحید سے خالی ہو کر ظلم سے بھر گئی ہے پھر اس کو عدل سے پر کرنا، لہذا یہی شخص مہدی اور مسیح موعود ہے، اور وہ میں ہوں۔

اکثر لوگوں نے قلت تدبر سے ان تین ناموں کی وجہ سے تین علیحدہ علیحدہ شخص سمجھ لئے ہیں اور تین قومیں ان کے لئے مقرر کی ہیں۔ایک فارسیوں کی قوم، دوسرے بنی اسرائیل کی قوم، تیسرے بنی فاطمہ کی قوم۔مگر یہ تمام غلطیاں ہیں۔حقیقت میں یہ تینوں ایک ہی شخص ہے جو تھوڑے تعلق کی وجہ سے کسی قوم کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے۔مثلاً ایک حدیث سے سمجھا جاتا ہے کہ اہل فارس یعنی بنی فارس بنی اسحاق میں سے ہیں۔پس اس طرح پر وہ آنے والا مسیح اسرائیلی ہوا۔اور بنی فاطمہ کے ساتھ امہاتی تعلق رکھنے کی وجہ سے جیسا کہ مجھے حاصل ہے، فاطمی بھی ہوا۔پس گویا وہ نصف اسرائیلی اور نصف فاطمی ہوا۔ہاں میرے پاس فارسی ہونے کے لئے بجز الہام الہی کے اور کچھ ثبوت نہیں۔اور وہ یہ ہے

خذوا التو حید خذوا التو حید یا ابناء الفا رس

یعنی توحید کو پکڑو۔توحید کو پکڑو اے فارس کے بیٹو۔

اور بنی فاطمہ ہونے میں یہ الہام ہے

الحمد لله الذی جعل لکم الصهر و النسب اشکر نعمتی ر ئیت خد یجتی

(یعنی تمام حمد اور تعریف اس خدا کے لئے جس نے تمہیں فخر دامادی سادات اور فخر علونسب جو دونوں مماثل اور مشابہ ہیں عطا فرمایا یعنی تمہیں سادات کا داماد ہونے کی فضیلت عطا کی اور میری نعمت کا شکر یہ ادا کر کہ تو نے میری خدیجہ کو پایا)۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتابوں میں بہت جگہ بیان کر چکے ہیں کہ یہ عاجز جو حضرت عیسی کے رنگ میں بھیجا گیا ہے بہت سے امور میں حضرت عیسی سے مشابہت رکھتا ہے۔یہاں تک کہ جیسے حضرت عیسی کی پیدائش میں ایک ندرت تھی کہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے، اس عاجز کی پیدائش میں بھی ایک ندرت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ یہ کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی تھی۔

وہ پیغمبر خدا کو مثیل موسی کہتے ہیں اور اپنی ذات کو مثیل عیسی قرار دیتے ہیں۔ ان کا قول ہے کہ جیسا کہ ایک سلسلہ چودہ سو برس کی مدت تک موسی سے لے کر حضرت عیسی بن مریم تک ختم ہوا، ایسا ہی دوسرا سلسلہ جو خدا کے کلام میں اس کے مشابہ کھڑا کیا گیا ہے اسی چودہ سو برس کی مدت تک مثیل عیسی بن مریم یعنی مرزا صاحب قادیانی تک ختم ہوا۔

ایک جگہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا کے فضل وعنایت سے امام الزمان ہوں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے و اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم ۔اولی الامر سے مراد جسمانی طور پر بادشاہ اور روحانی طور پر امام الزمان ہے، اور جسمانی طور پر جو شخص ہمارے مقاصد کا مخالف نہ ہو، اور اس سے مذہبی فائدہ ہمیں حاصل ہو سکے وہ ہم میں سے ہے خواہ عیسائی ہو یا مسلمان۔

مرزا غلام احمد صاحب، خدا کی قسم کھا کر کہتے ہیں کہ خدا کے عظیم الشان نشان مجھ پر بارش کی طرح اتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں مجھ پر کھل رہی ہیں۔ ہزارہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں اور تین ہزار نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔ اور ہر ایک دانشمند سمجھ سکتا ہے کہ میرے الہامات اور پیش گوئیاں انسان کی طاقت سے بالاتر ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک رات کشفی حالت میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا مگر خواب میں معلوم ہوا کہ اس کا نام شیر علی ہے اس نے مرزا صاحب کو ایک جگہ لٹا کر ان کی آنکھیں نکالی ہیں اور صاف کی ہیں اور میل وکدورت ان میں سے پھینک دی ہے اور ہر ایک بیماری اور کوتاہ بینی کا مادہ نکال دیا ہے اور مصفا نور جو آنکھوں میں پہلے سے موجود تھا مگر بعض مواد کے نیچے دبا ہوا تھا اس کو ایک چمکتے ہوئے ستارے کی طرح بنا دیا ہے اور یہ عمل کر کے پھر فرشتہ غائب ہو گیا اور مرزا صاحب قادیانی اس کشفی حالت سے بیداری کی طرف منتقل ہو گئے۔

اور مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ ایک بار مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضا وقدر کے اہل دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے لکھے ہیں اور پھر تمثیل کے طور پر میں نے خدا کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ وہ اس پر دستخط کر دے۔ سو خدا نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرخی کی سیاہی سے دستخط کردیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑ دیا اس کے قطرے میرے کپڑوں پر پڑے جن کو میں نے بچشم خود دیکھا۔

مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ ایک بار عالم کشف میں دیکھا کہ میں نے بشمر داس کھتری کے نوشتہ قضا وقدر کی نصف قید کو اپنے قلم سے کاٹ دیا مگر بری نہیں کیا۔

مرزا صاحب کہتے ہیں ایک بار کشف میں دیکھا کہ وہ اور حضرت عیسی ایک جوہر کے دو ٹکڑے ہیں۔

ایک بار حالت کشفی میں اللہ کی روح ان پر غالب ہوگئی اور اس نے اپنے وجود میں مرزا صاحب کو پنہاں کرلیا۔ اور انہوں نے اس حال میں دیکھا کہ وہ نئے نظام اور نئے آسمان اور نئی زمین کے پیدا کرنے پر قادر ہیں۔ پھر انہوں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔ الخ۔

مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ ایک بار مجھے مخاطب کر کے فرمایا یلاش۔ خدا کا نام ہے۔ یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا۔ اس کے معنی مجھ پر یہ کھولے گئے کہ... شریک الہام میں بار بار میرا نام ابراہیم رکھا گیا ہے جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۱ میں الہام ہے سلا م علی ابرا ھیم صا فینا

جس طرح خدا تعالی نے مصائب سے نجات پانے کے لئے بعض اپنے نبیوں کو دعائیں سکھلائیں تھیں مرزا صاحب کو بھی خدا نے الہام کر کے ایک دعا سکھلائی اور وہ یہ ہے

سبحا ن ا للہ و بحمدہ سبحا ن اللہ العظیم اللھم صل علی محمد و آ ل محمد۔

وہ کہتے ہیں کہ ہم اپنی اجتہادی باتوں کو خطا سے معصوم نہیں سمجھتے۔ اجتہادی غلطی نبیوں اور رسولوں سے بھی ہوجاتی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی پر کئی بار عدالتوں میں مقدمات بھی دائر ہوئے مگر نہایت کشاکش کے بعد وہ ہر ایک مقدمے میں آخرکار بری ہوگئے۔ ان مقدمات کو وہ ابتلاء کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ بعض مقدمات ان پر اپنے سخت لہجہ کی وجہ سے، اور بعض کسی کی موت یا ذلت کی پیش گوئی کے سبب سے عائد ہوئے۔

ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک کے اقدام قتل کا مقدمہ ان پر دائر کیا گیا جو ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدالت سے ۲۳۔ اگست ۱۸۹۷ء کو خارج کیا گیا۔ بری کرنے کے حکم آخر میں مرزا صاحب کے حق میں نوٹس بطور تہدید کے لکھا گیا کہ

ہم اس موقع پر مرزا غلام احمد کو بذریعہ تحریری نوٹس جس کو انہوں نے خود پڑھ لیا اور اس پر دستخط کر دیئے ہیں باضابطہ طور پر متنبہ کرتے ہیں کہ ان مطبوعہ دستاویزات سے جو شہادت میں پیش ہوئی ہیں یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے اشتعال اور غصہ دلانے والے رسالے شائع کیے ہیں جن سے ان لوگوں کی ایذاء متصور ہے جن کے مذہبی خیالات ان کے مذہبی خیالات سے مختلف ہیں جو اثر ان کی باتوں سے ان کے بے علم مریدوں پر ہوگا اس کی ذمہ داری انہی پر ہوگی اور ہم انہیں متنبہ کرتے ہیں کہ جب تک وہ زیادہ تر میانہ روی کو اختیار نہ کریں گے وہ قانون کی زد سے بچ نہیں سکتے بلکہ وہ اس کی زد کے اندر آجاتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی نسبت پیش گوئی کی کہ وہ روز ختم مباحثہ سے ۱۵ مہینہ تک ہاویہ میں ڈالا جائے گا، جب کہ آتھم ۱۵ مہینہ کے اندر فوت نہیں ہوا، تو مرزا صاحب نے تاویل کی کہ الہام حق کی طرف رجوع کی شرط سے وابستہ تھا۔ عیسائیوں نے مرزا صاحب کی تکذیب کی اور اس تاویل کو نہ مانا تو انہوں نے چار ہزار روپیہ اس بات کے لئے دینا کیا کہ وہ مجلس میں قسم کھا جائے کہ اس نے دل میں خدا کی طرف رجوع نہیں کیا مگر آتھم نے قسم کھانے سے صاف انکار کر دیا۔

مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ الہام میں پیش از وقت شائع کیا گیا تھا کہ آتھم رجوع سے فائدہ اٹھائے گا لیکن اگر گواہی کو پوشیدہ کرے گا تو پھر جلد پکڑا جائے گا اور فوت ہو جائے گا۔ اس نے شرط پر عمل کیا تو بقدر اس عمل کے تاخیر ہوگئی۔ اور جب گواہی کو چھپایا تو پکڑا گیا اور آخری اشتہار سے چھ ماہ بعد فوت ہو گیا۔ اگر وہ اس غیرت اور خاموشی اور خوف پر قائم رہتا جو اس نے پیش گوئی کی میعاد میں اختیار کی تھی تو اس کو لمبی زندگی دی جاتی اور وہ بیس برس تک اور زندہ رہتا۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک آریہ لیکھرام کی موت کی نسبت پیش گوئی کہ وہ چھ برس کے اندر ہلاک کیا جائے گا۔ وہ ۲۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو ایسے وقت میں مارا گیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی میں ابھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھائی سال باقی تھے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جس طرح گوسالہ سامری کے کٹنے کے بعد حضرت موسیٰؑ نے بڑی عزت پائی تھی اسی کے مطابق اس بندے کی عزت کو بھی اللہ نے زیادہ کیا اور جس طرح گوسالہ بنانے کے بعد خدا تعالی نے بنی اسرائیل پر طاعون بھیجی تھی اسی طرح لیکھ رام کے مرنے کے بعد بھی اس ملک میں طاعون پھیلی۔ عبداللہ آتھم کی پیش گوئی جمالی تھی اور لیکھ رام کی جلالی۔ یہ پیش گوئی مجھ میں اور رسول اللہ ﷺ میں مشترک ہے اور لیکھ رام کا حال خسرو پرویز سے مشابہ ہے اور جیسا کہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ کسری کا مارا جانا ایک بڑا معجزہ تھا ایسا ہی اگر مسلمان چاہیں تو گواہی دے سکتے ہیں کہ لیکھ رام کا مارا جانا بھی ایک بڑا معجزہ تھا۔

مولوی محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ نے گورنمنٹ تک یہ شکایتیں پہنچائیں کہ مرزا گورنمنٹ انگریزی کے بڑے بدخواہ ہیں اور بغاوت کے خیالات رکھتے ہیں، تو انہوں نے اعلان کیا کہ جس فرقے کا خدا نے مجھے امام اور پیشوا مقرر کیا ہے ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے اور وہ یہ کہ اس فرقے میں تلوار کا جہاد بالکل نہیں اور نہ اس کا انتظار ہے بلکہ یہ مبارک فرقہ ظاہر طور پر اور نہ پوشیدہ طور پر جہاد کی تعلیم کو جائز سمجھتا ہے اور قطعاً اس بات کو حرام جانتا ہے کہ دین کی اشاعت کیلئے لڑائیاں کی جائیں۔ یہ نظم بھی انہوں نے بنائی

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کی تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۷ ستمبر ۱۸۹۹ء کو ایک درخواست شائع کی جس میں گورنمنٹ انگریزی پر ظاہر کیا ہے کہ اس ملک کے مسلمان مجھے کافر اس وجہ سے کہتے ہیں کہ میں نے انگریزی سلطنت کو سلطنت روم (ترکی) پر ترجیح دی ہے اور یہ لوگ مجھے اس وجہ سے کافر ٹھہراتے ہیں کہ میں نے خدا کے سچے الہام سے مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے اور اس خونی مہدی کے آنے سے انکار کیا ہے جس کے یہ لوگ منتظر ہیں۔ آخر درخواست میں تحریر کرتے ہیں کہ میں سلطنت انگریزی کے مقابل سلطنت روم کو بھی نہیں پاتا جو اسلامی سلطنت کہلاتی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنے متبعوں کا نام فرقہ احمدی اور احمدی مذہب کے مسلمان رکھا ہے۔ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ کے دو نام تھے ایک محمد دوسرا احمد۔ ان میں سے محمد جلالی نام تھا اور اس میں یہ مخفی پیش گوئی تھی کہ آنحضرت ﷺ ان دشمنوں کو تلوار کے ساتھ سزا دیں گے جنہوں نے تلوار کے ساتھ اسلام پر حملہ کیا اور صدہا مسلمانوں کو قتل کیا۔ لیکن اسم محمد جمالی نام تھا جس کا یہ مطلب تھا کہ آنحضرت ﷺ دنیا میں آشتی اور صلح پھیلائیں گے اور خدا نے ان دو ناموں کی اس طرح پر تقسیم کی کہ اول آنحضرت ﷺ کی مکے کی زندگی میں اسم احمد کا ظہور تھا کہ ہر طرح سے صبر و شکیبائی کی تعلیم تھی اور پھر مدینے کی زندگی میں اسم محمد کا ظہور ہوا اور مخالفوں کی سرکوبی خدا کی حکمت اور مصلحت نے ضروری سمجھی لیکن یہ پیش گوئی کی گئی کہ آخری زمانے میں پھر اسم احمد ظہور کرے گا اور ایسا شخص ظاہر ہوگا جس کے ذریعہ سے احمدی صفات ظہور میں آئیں گی اور تمام لڑائیوں کا خاتمہ ہو جائے گا آنحضرت ﷺ کو دو بروزوں کی حاجت پڑی ایک بروز محمدی موسوی دوسرا بروز احمدی عیسوی۔ بروز محمدی موسوی کے لحاظ سے مظہر حقیقت محمدیہ کا نام مہدی رکھا گیا اور اہلاک ملل باطلہ کے لئے بجائے سیف کے قلم سے کام لیا گیا اور بروز احمدی عیسوی کے لحاظ سے مظہر حقیقت احمدیہ کا نام مسیح اور عیسی رکھا گیا وہ کہتے ہیں کہ ہماری مجلس خدا نما ہے ان کو خدا کی طرف سے عربی فارسی اردو انگریزی میں الہام ہوتا ہے کبھی ایک ہی سلسلہ الہام میں ایک وقت میں کئی زبانوں کے الفاظ ہوتے ہیں بطور نمونہ کے ملاحظہ ہوں:

۱۔ لا تخف انّك انت ا لا علی یعنی کچھ خوف مت کر کہ تو غالب ہے۔

۲۔ بکر و ثیّب ۔مرزا صاحب قادیانی اس الہام کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ خدا کا ارادہ ہے کہ وہ دو عورتیں میرے نکاح میں لائے گا جن میں سے ایک بکر ہوگی دوسری بیوہ۔

۳۔ ایک زمانے میں مرزا صاحب قادیانی کا دل بباعث گوشہ نشینی اور ترک دنیا کے اہتمامات تاہل سے سخت کارہ تھا اور عیال داری کے بوجھ سے طبیعت متنفر تھی تو اس حالت کے تصور کے وقت یہ الہام ہوا:

ہر چہ باید نوعروسی را ہمہ ساماں کنم

(یعنی اس شادی میں تجھے کچھ فکر نہیں کرنا چاہیے۔ ان تمام ضروریات کا رفع کرنا میرے ذمہ رہے گا)

۴۔ یا احمد اسکن انت و زوجك الجنّة

۵۔ قادر ہے وہ بارکہ ٹوٹا کام بناوے۔ بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پاوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔دس دن کے بعد موج دکھاتا ہے الا انّ نصر اللہ قریب فی شمائل مقیاس دین ول یوگوٹو امرت سر۔ یہاں تک الہام کی عبارت ہے مطلب اس کا یہ ہے کہ دس دن کے بعد روپیہ آئے گا خدا کی مدد نزدیک ہے اور جیسے جب جننے کے لئے اونٹنی دم اٹھاتی ہے تب اس کا بچہ جننا نزدیک ہوتا ہے ایسا ہی مدد الٰہی بھی قریب ہے۔دس دن کے بعد جب روپیہ آئے گا تب تم بھی امرتسر جاؤ گے۔

۷۔اپنی چمکار دکھلاؤں گا اپنی قدرت نمائی سے تجھ کو اٹھاؤں گا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

۸۔ایک عزت کا خطاب،ایک عزت کا خطاب لك خطاب العزت ایک بڑا نشان اس کے ساتھ ہوگا،

۹۔اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

مرزا صاحب قادیانی اپنی دعا کے ضمن میں خدا سے خطاب کرتے ہیں:

تو نے ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ اٹھ میں نے تجھے اس زمانے میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا،اور تو نے ہی مجھے کہا کہ تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں،تو نے ہی مجھے فرمایا کہ تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا،اور تو نے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید،اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ تو میری درگاہ میں وجیہ ہے میں نے اپنے لئے تجھے اختیار کیا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے البدر مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء میں شائع کرایا تھا کہ میرا کام یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں۔پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں (اس کا مطلب ہے کہ جولائی ۱۹۰۶ء تک یہ کام نہیں ہوا تھا ۔اب مرزائیوں کو بتانا چاہیے کہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء تک مرزا صاحب نے کون سا تیر مارا؟ بہاء)

مرزا صاحب قادیانی نے مباہلے کے مقابلے میں جس میں لعنت ہوتی ہے اعجازی مقابلہ ایجاد کیا ہے کہ فصیح و بلیغ عبارت اس حد تک لکھی جائے کہ کوئی مخالف اس کی نظیر بنانے پر قادر نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مرزا تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں کہ ہنود اپنے گذشتہ اوتاروں کے ناموں پر آئندہ اوتاروں کے انتظار کرتے رہے ہیں اور اب بھی آخری اوتار کو جس کو کلکی اوتار کے نام سے موسوم کرتے ہیں کرشن کا اوتار مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جیسا کہ کرشن کی صفات میں ردر گوپال ہے یعنی سوروں کو ہلاک کرنے والا اور گائیوں کا پالنے والا ایسا ہی کلکی اوتار ہوگا۔ یہ ایک کرشن کی صفات کی نسبت استعارہ ہے کہ وہ درندوں کو ہلاک کرتا تھا یعنی سوروں اور بھیڑیوں کو اور گائیوں کو پالتا تھا۔ یعنی نیک آدمیوں کو اور مراد اس سے یہ ہے کہ زمانے کا دور ہی ایسا آجائے گا اور آسمانی ہوا شریروں کو نابود کرتی جائے گی اور نیک بڑھیں گے اور پھولیں گے اور زمین کو پر کریں گے تب اس مسیح پر ردر گوپال کا اسم صادق آئے گا۔ اور میں جو وہی مسیح اور مظہر صفات مذکورہ ہوں اس لئے کشفی طور پر مجھے ایک شخص دکھایا گیا گویا وہ سنسکرت کا ایک عالم آدمی ہے جو کرشن کا نہایت درجہ معتقد ہے وہ میرے سامنے کھڑا ہوا اور مجھے مخاطب کر کے بولا کہ، ہے ردر گوپال تیری استت گیتا میں لکھی ہے۔ اس وقت میں سمجھا کہ تمام دنیا ایک ردر گوپال کا انتظار کر رہی ہے خدا نے کشفی حالت میں بارہا مجھے اس بات پر اطلاع دی ہے کہ آریہ قدیم میں کرشن نام جو ایک شخص گذرا ہے وہ خدا کے برگزیدوں اور اپنے وقت کے نبیوں میں سے تھا اور میرے پر ظاہر کیا گیا ہے کہ وہ میں ہوں۔ کرشن کی دو صفت ہیں ایک ردر یعنی درندوں اور سوروں کو قتل کرنے والا، یعنی دلائل اور نشانوں سے دوسرے گوپال یعنی گائیوں کا پالنے والا، یعنی اپنے انفاس سے نیکوں کا مددگار اور یہ دونوں صفتیں مسیح موعود کی صفتیں ہیں۔ مرزا صاحب کی اس آخری الہامی جست کی داد دینے کو جی چاہتا ہے۔ اس نئی تثلیث نے مسلم عیسائی اور اہل ہنود سب کو اپنی اپنی جگہ پر اپنے اپنے عقیدے اور رسم و رواج پر قائم رہنے کے باوجود ایک ہی سلسلے میں منسلک کرنے اور سہ رنگی بھیڑوں کا ایک گلہ بنانے اور بالآخر نجات دلانے کا بیڑہ اٹھایا ہے

قادیانی مرزا صاحب نے بڑے شد و مد سے دعوی کیا تھا کہ میرا ایک عورت سے نکاح ہونا ضرور ہے جو آسمان پر ان سے پڑھا جا چکا ہے مگر وہ بی بی باوجود ہزار کوششوں کے ان کے نکاح میں نہ آئی بلکہ اس زمانے سے آج تک ایک دوسرے شریف آدمی کی بی بی ہے۔ مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ اب منکوحہ آسمانی کے ملنے کی کوئی امید نہیں تب انہوں نے حقیقۃ الوحی میں لکھ دیا کہ خدا جس خبر اور وعدے کو چاہے پورا کر دے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو چاہے باطل کر دے اور بہت سی پیش گوئیاں ان کی موت سے باطل ہو گئیں۔

۱۔مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں فوت نہ ہوا تو میں دجال اور کذاب (اشتہار مرزا۔۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

۲۔جوانی کا واپس آنا۔بدر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۴ء۔

۳۔ڈاکٹر عبدالحکیم میری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نیست و نابود ہو جائے گا (تبصرہ مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۰۷ء)۔

۴۔مرزا صاحب کی عمر ۹۵ سال ہوگی۔(الحکم ۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء)۔

۵۔قیامت خیز زلزلہ آنے کو ہے (مرزا قادیانی کا اشتہار مارچ ۱۹۰۶ء)۔

۶۔غلام حلیم اور یحی کی بشارت (اشتہار تبصرہ)۔

۷۔عالم کباب کی پیدائش جس کے پیدا ہوتے ہی تمام عالم کے لئے تباہ ہو جانا تھا اور پھر مرزائیوں کی فتح اور خوشی ہونی تھی۔(الحکم ۱۰ جون ۱۹۰۵ء)۔

۸۔ دوبارہ زندگی منسوخ شدہ زندگی۔ (البدر ۲۳۔اپریل ۱۹۰۸ء)۔

۹۔خواتین مبارکہ تیرے نکاح میں آئیں گی جن کو تو نصرت جہاں بیگم کے بعد پائے گا اور ان سے تیری نسل بکثرت ہوگی (مرزا قادیانی کا اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)۔

ان پیش گوئیوں کے وقوع میں آنے سے پیشتر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو دس بج کر دس منٹ پر بوقت صبح لاہور میں .انتقال کیا تاہم انہیں اپنے کاموں میں خاصی کامیابی ہوئی اور لاکھوں تک ان کے مریدوں کی تعداد پہنچ گئی جن میں کئی رئیس اور جاگیر دار اور اکثر تعلیم یافتہ اور بڑے بڑے تاجر شامل ہیں

مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی نے مرزا صاحب قادیانی کے حق میں تکفیر کا فتوی لکھا ہے جس پر بہت سے علماء کی تصدیق ہے۔اس میں انہوں نے بیان کیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اہل سنت سے خارج ہیں ان کا عمل اور طریق ملحدین باطنیہ وغیرہ اہل ضلال کا طریق ہے۔ان کے دعوے واشاعت اکاذیب اور اس ملحدانہ طریق سے ان کو تیس دجالوں میں سے جن کی خبر حدیث میں وارد ہے ایک دجال کہہ سکتے ہیں اب مسلمانوں کو چاہیے کہ ان سے احتراز کریں اور ان سے وہ دینی معاملات نہ کریں جو اہل اسلام میں باہم ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہییں نہ ان کی محبت اختیار کریں اور نہ ان کے جنازے کی نماز پڑھیں۔

جون ۱۹۰۹ء میں ریاست رام پور میں علمائے اسلام اور جماعت احمدیہ قادیانی میں نہایت عمدہ مناظرہ ہوا۔اس مناظرے کے دوران میں ایک نیا مسئلہ جماعت احمدیہ قادیانی سے معلوم ہوا کہ سات برس کے بعد ہر انسان کا جسم بدل جاتا ہے۔مرزا صاحب کی مسند خلافت پر حکیم نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح و المہدی کے نام سے ہیں اور بیعت توبہ اور بیعت اطاعت لیتے ہیں۔

....

موت قادیانی

(مولانا ابوالمنظور محمد عبدالحق کوٹلوی سرہندی)

(مطبوعہ سول اینڈ ملٹری پریس۔لودیانہ۔۱۹۰۸ء)

ہے زندہ وہ کہ جنہیں مارتا تھا تو ظالم
رہیں خدا کے فضل سے وہ زندہ و سالم
ہیں خوش جہاں و جہانیاں تیرے مرنے سے
بچا نہ تیری زبان سے جاہل و عالم
برا بھلا تو تھا کہتا اسی پہ عیسے کو
تھا مارتا تو اسی واسطے مسیحا کو
کہے تھا قابل نفرت تو معجزوں کو بھی
اسی لئے تھا تو پیچھے لگاتا دنیا کو
محمدی پہ نہ تو ہو سکا کبھی قائم
اگرچہ فکر اسی کا تھا قائم و دائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کدھر گیا تیرا وہ لڑکا اے کادیانی وہ
کہ جس سے بادشاہ ڈھونڈیں گے برکت دائم
مگر عقل مسخ مریدان کادیانی کی
کہ اب بھی کرتے ہیں تقلید آنجہانی کی
پڑا وہ بھاڑ میں دوزخ کے اور گیا گذرا
ہے یہ علامت بھی قہر آسمانی کی

اوروں کے مارنے کے جو رہتے تھے مدعی
ہر روز چھاپتے تھے جو دعوے نئے نئے
مرزائے کادیانی کذاب الغرض
دنیا سے آپ بھی بصد ارمان چلے گئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و سلا م علی عبادہ الذین اصطفی ۔ اما بعد:

واضح ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی موت سے بوجہ مرزا صاحب قادیانی کو اپنے مخالفین کی موت سے لگاؤ ودلچسپی رکھنے کے مرزا قادیانی کے مخالفوں اور عوام کو بھی خاص لگاؤ ودلچسپی ہے کیونکہ من سخر سخر یعنی چاہ کن را چاہ درپیش مثل مشہور ہے۔

اس جگہ یہ فقیر سلسلہ تحریر معاذ اللہ بطور لغو استہزا نہیں چھیڑتا بلکہ بہ نیت اظہار حق نصر اللہ حق طور پر شروع کرتا ہے۔

پس ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مخالفوں سے مرنے جینے کا پالا لگا رکھا تھا آپ اپنی آخری تصنیف حقیقت الوحی کے صفحہ ۳۰۰ پر لکھتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (مرزا قادیانی) نے اپنے مخالف مولویوں کو مباہلہ کی دعوت دی اور کہا کہ اگر مباہلہ کرو گے تو یہ ہو گا، وہ ہوگا۔ پھر اگر چہ تمام مخالف مولوی مرد میدان بن کر مباہلہ کے لئے حاضر نہ ہوئے مگر پس پشت گالیاں دیتے رہے۔ پھر مولوی قصوری تک پہنچ کر لکھا حالانکہ انہوں نے ابھی مسنون طور پر مباہلہ نہیں کیا تھا۔

اس تحریر میں جو مرزا صاحب قادیانی نے ٹھوکریں کھائی ہیں اس کی تشریح کی طوالت میں اپنے آپ کو ڈالنا چہ ضرور۔ مگر اتنا ظاہر کرنا ضروریات سے ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ مسنون لا کر اپنی رائے میں نہایت دور بینی سے اپنے آپ کو... مخالفین سے بچانے کی کوشش کی اور از راہ بد دیانتی اس نے اپنے آپ کو اس امر میں کامیاب ظاہر کیا کیونکہ کسی مباہل (الا فقیر) نے اس کو سنت طور پر مباہلہ کرنے کی دعوت نہیں دی مگر بحکم فلله الحجة البالغه اس فقیر نے سنت کے قدم بقدم مرزا قادیانی کو دعوت مباہلہ دی اور اسکا الٹی میٹم (آخری اعلان) دے کر جھوٹے کو گھر تک پہنچایا۔ اور اس کی اس حجت کو پاش پاش کیا۔ اور چند بار بذریعہ تحریرات مطبوعہ و اخبارات اس کی اس بے ایمانی کا اظہار ہوا۔ مرقع قادیانی بابت ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء بھی ملاحظہ ہو۔

قبل اس کے کہ یہ فقیر (صوفی عبدالحق کوٹلوی سرہندی) اس دعوی کا ثبوت ناظرین کے سامنے پیش کرے سنت کی تعریف ناظرین کے پیش کرتا ہے تا کہ ناظرین خود اپنے کانشنس میں اندازہ لگالیں کہ فقیر عبدالحق کا دعوی ٹھیک ہے یا نہیں۔

اصول حدیث میں سنت آنحضرت ﷺ کے فرمان عمل اور ملاحظہ کئے ہوئے امر کو کہتے ہیں۔ فی الجملہ بحکم ربانی

قل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم و نساء نا و نساء کم و انفسنا و انفسکم

آنحضرت ﷺ معہ حسن وحسین وفاطمہ وعلی عازم میدان مباہلہ ہوئے، مگر فریق ثانی نے گریز کیا۔

اب بنظر انصاف نہ بہ نظر تعصب ورعایت فقیر عبدالحق کوٹلوی کی دعوت مباہلہ کو معہ الٹی میٹم ملاحظہ کریں اور داد انصاف دیں۔ وہ یہ ہے:

پس اب مرزا صاحب کو چاہیے کہ اس تحریر کو پڑھ کر بہ نیت رفع تردد وانتشار خلق بحکم آیہ مباہلہ معہ ابناو نساء میدان مباہلہ میں آویں اور یہ احقر (عبدالحق) بھی... اتباعاً للسنه جیسے آنحضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ پنج تن پاک کے ساتھ مقابلہ نصاری میں نکلے تھے بایماء:

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

پنجہ الماس یعنی پنجتن اول نفس خود دوم زوجہ خود سوم و چہارم ہر دو فرزندان خود پنجم دختر خود کے ساتھ میدان مباہلہ میں بہ یقین فتح یابی خود حاضر ہوتا ہے تا کہ حاکم مطلق

یحق الحق و یبطل البا طل و یمح اللہ البا طل و یحق الحق بکلمتہ

حق و باطل وحق و کید کوحق کے ساتھ متمیز کرے اور حق حق اور فریب فریب ثابت ہو۔اس سے بڑھ کر احسن اور عمدہ کوئی سبیل فیصلہ کی نہیں ہے۔

چنانچہ ناظرین پر ظاہر و باہر ہوا ہو گا (الی) اب مرزا صاحب کو لازم ہے کہ اس تحریر کے ملاحظہ کے بعد پندرہ یوم کے اندر اندر ہم کو بذریعہ اشتہار مطلع کریں۔اور اگر اب بھی مرزا صاحب کوئی حیلہ و حجت کر کے ٹال جائیں تو لعنت اللہ علی الکا ذبین۔

کار مرداں روشنی و گرمی است
کار دوناں حیلہ و بے شرمی است

الراقم فقیر حقیر ابو منظور محمد عبد الحق کوٹلوی سرہندی

مورخہ ۷ رمضان ۱۳۱۶ھ روز جمعہ از مقام سرہند مسجد جامع السدہنی والی بقلم خود۔

(دیکھو رسالہ مظہر نعمۃ مطبوعہ ۱۳۱۶ مطبع شحنہ ہند میرٹھ)

کیوں حضرات ناظرین مرزا قادیانی کی دوراندیشی کا کیسا قلع قمع کیا گیا،اور اس کی خیانت کی کیسی پردہ دری ہوئی۔جب اس چیلنج کو بجائے پندرہ روز کے سال بھر گذر گیا،اور مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف سے صدائے برنخواست کا معاملہ ظہور پذیر ہوا،تو اخبار شحنہ ہند میرٹھ مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۰ء میں مسیح الکذاب کے عنوان سے اس کی یاددہانی کرا کرالٹی میٹم ھذا دیا گیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اب یہ لکھنا ضروری ہے کہ مرزا ہمارے مقابلہ میں ہمیشہ ذلیل وخوار ہوگا اور اپنی اراجیف کاذبہ دعاوی باطلہ میں ناکامیاب رہے گا۔اور ہم کو اللہ جل شانہ محض اپنے دین حقہ کی تائید کی وجہ سے منصور ومظفر کرے گا۔

و ما ذلك على الله بعزيز و انه على ذلك لقدير۔ و السلام

صوفی عبدالحق صاحب سرہندی کوٹلوی فرماتے ہیں:

آپ خیال فرماویں کہ کیسا پرزور مسنون مباہلہ ہے،اور مرزا غلام احمد قادیانی کی کلام کی منشاء کہ بعد مباہلہ مسنون فریق کاذب ضرور مغضوب ہوتا اور سچے سے پہلے مرجاتا ہے،کیساتھ ملا کر سوچیں کہ اس مباہلہ کے بعد عرصہ آٹھ نو سال میں مرزا قادیانی پر کیا مصائب اور تکالیف آئیں۔یہاں تک کہ اس کے بعد اولاد نرینہ کا پیدا ہونا بند ہو کو مقطوع النسل ہوا،اور جسکی تکمیل موت مبارک احمد وخود مرزا غلام احمد قادیانی سے ہوئی۔

اوراس ناچیز پر کیا کیا افضال واکرام خداوندی ارزانی ہوئے۔جیسے بجائے دولڑکوں کے چار ہونا، ایک لڑکی کے دو ہونا،اور بے حدوحساب اکرامات وانعامات دینی ودنیاوی جن کو بقدر کفایت رسالہ انکشاف شر حقیقت الوحی قادیانی میں تحریر کیا گیا ہے۔اور جس کا بہت تھوڑا سا حصہ مرقع قادیانی ماہ ستمبر ۱۹۰۷ء میں ہدیہ پبلک ہو چکا ہے۔انشاء اللہ انصاف پسند طبائع خود ہی دادانصاف دے دیں گی۔

(یہ مضمون درج ذیل ہے۔بہاء

(مرزا قادیانی،نشان آسمانی سے کاذب ثابت ہوئے

واضح ہو کہ بمنطوق واجب الوثوق ولا يفلح السا حر حيث اتى اگرچہ مرزا صاحب قادیانی ہر معاملہ میں جھوٹے ثابت ہوئے ہیں،تاہم اراجیف باطلہ ودعاوی کاذبہ سے باز نہیں آتے۔اگر سچ پوچھو تو مرزا صاحب واقعی: چہ دلا وراست دزدے کہ بکف چراغ دارد، کے پورے پورے مصداق ہیں۔کلام معجز نظام بلاغت التیام مخبر صادق اذا لم تستحی فا صنع ما شئت کیا ٹھیک ہے۔ آج کل اکثر مرزائی تحریرات کا ماحصل یہ ہوتا ہے کہ مخالفین مرزا صاحب بالخصوص وہ اشخاص جن کو مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کا دعوی تھا، وہ تمام ہلاک ہوگئے اور جھوٹا سچے کی زندگی میں ضرور ہلاک ہوجاتا ہے۔اسی بنا پر مولوی فاضل ثناء اللہ صاحب کے لئے بھی ہلاکت کی دعا کی ہے مگر مکر وزور (جھوٹ) کے ساتھ۔

قبل اس کے کہ ہم مرزا قادیانی کے اس دعوی کی تکذیب نشانی آسمانی فیصلہ حقانی سے کریں اور مرزا اور مرزائیوں کو زندہ درگور بنا دیں،اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بھرے ہوئے بیڑہ کذب وفریب کو طوفان غضب الٰہی سے مثل بیڑہ بالٹک روسی کے تحت الثریٰ کو پہنچاویں، اوران کے قلعہ مکروکید کو مثل قلعہ لورتھ آرتھر کے حقانی گولوں سے اڑادیں، اور جیسے منچوریا سے روسی حکومت کا نشان مٹادیا گیا ہے کدال ہائے حقانی سے مینار طومار قادیانی کو جڑ سے اکھاڑ کر گرایا جا کر اس کا نشان سطح دنیا سے مٹادیں، مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں سے یہ سوال ہے کہ اگر جھوٹے کا سچے کی زندگی میں مرنا واقعی ضروری اور قانون الٰہی کے مطابق ہے جیسا کہ آپ کی تحریرات سے ثابت ہوتا ہے تو معاذ اللہ نقل کفر کفر نباشد کیا محمد رسول اللہ ﷺ مسیلمہ کذاب سے پہلے انتقال فرمانے کے باعث اسیجنر ل رول کے زیر اثر ہیں؟ معا ذ الله ثم معا ذ الله۔

بریں عقل ودانش بباید گریست

فی الجملہ مخلوق نے تجربہ کرلیا ہے کہ مرزا اور مسیلمہ کذاب ایک ہی پایہ کے آدمی ہیں۔ ان کے گوزشتر وخیال کے مخالف امور ظہور پذیر ہوتے ہیں۔ دور کیوں جائیں محمدی بیگم کے نکاح اوراس کے خاوند کی موت کی پیش گوئی کو ہی ملاحظہ کرلو جس کی جانب مرزا صاحب کو جانی تعلق بھی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی۔ اخبار بدر ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں:

جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کیا۔

اس جگہ مرزا صاحب قادیانی نے نہایت کذب سے کام لیا۔ مگر افسوس نہیں کہ یہ توان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ ہمیں اس جگہ مولوی عبدالحق غزنوی، ڈاکٹر عبدالحکیم خان وغیرہما مباہلین کے ذکر کرنے کی ضرورت نہیں۔ ہم اس جگہ صرف اپنے مباہلہ کو ذکر کرتے ہیں کہ جس کے نتیجہ سے بلا شک وشبہ یقیناً مرزا صاحب قادیانی کا کاذب ہونا ہر ذی ہوش کے نزدیک مسلّم ہو۔ اوراس مباہلہ کا ذکر مناسب ہی نہیں بلکہ بحکم الساکت عن الحق شیطا ن ا خرس ضروری معلوم دیا۔

من نمی گو ئم انا الحق یار می گوید بگو

چوں نگوئم چوں مرا دلدارر میگوید بگو

ہم نے مرزا صاحب کو ۱۳۱۶ ہجری میں بعد قلع قمع تمام حجت ہائے لایعنی مباہلہ کی دعوت دی اوراس کو پرائیویٹ ہی نہیں رکھا بلکہ ضمیمہ رسالہ مظہر نعمۃ میں جو اسی سال میں طبع ہوا تھا، لکھ کر پبلک میں شائع کیا۔ چند الفاظ حیز تحریر میں لائے جاتے ہیں:

پس اب مرزا صاحب کو چاہیے کہ اس تحریر کو پڑھ کر بہ نیت رفع تر دد وانتشار خلق بحکم آیہ مباہلہ معہ ابناء ونساء میدان مباہلہ میں آویں اور یہ احقر بھی نـفـا و لاً و اتبـا عاً للسنه جیسے آنحضرت ﷺ پنج تن پاک کے ساتھ مقابلہ نصاریٰ میں نکلے تھے بایماء:

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا

بلبل ہمیں کہ قافیہ شود بس است

اول نفس خود، دوم زوجہ خود، سوم وچہارم ہر دو فرزندان خود، پنجم دختر خود، کے ساتھ میدان مباہلہ میں بیقین فتح یابی خود حاضر ہوتا ہے، تاکہ حاکم مطلق بحکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يحق الحق و يبطل البا طل و يمح الله البا طل و يحق الحق بكلمته

حق و باطل، حق و کید کو حق کے ساتھ متمیز کرے اور حق حق، فریب فریب ثابت ہو۔ اس سے بڑھ کر احسن اور عمدہ اور کوئی سبیل فیصلہ کی نہیں ..

اب مرزا صاحب کو لازم ہے کہ اس تحریر کے ملاحظہ کے بعد پندرہ یوم کے اندر اندر ہم کو جواب سے بذریعہ اشتہار مطلع کریں اور اگر اب بھی مرزا صاحب کوئی حیلہ حوالہ کر کے ٹال جائیں تو لعنت الله علی الکا ذبين۔

کار مرداں روشنی و گرمی ست

کار خنثی حیلہ و بے شرمی ست

مگر بحکم فبهت الذی کفر مرزا ایسا مبہوت ہوا کہ جس کا کچھ ٹھکانا نہیں۔ اور جیسے سایہ فاروقی سے ابلیس کو سوائے فرار و گریز کوئی چارہ نہیں تھا، ایسا ہی مرزا کو احقر کے مقابلہ میں قرار و قیام نہ رہا۔ جب بجائے پندرہ دن کے اس دعوت کو سال بھر گذر چکا، اور مرزائی جانب سے صدائے برنخواست کا معاملہ ظہور پذیر ہوا، تو ۱۳۱۷ھ میں رمضان کے بعد ضمیمہ اخبار شحنہ ہند مطبوعہ یکم جون ۱۹۰۰ء میں مکرر مسیح الکذاب کے عنوان سے اس امر کی یاد دہانی کرائی گئی آخر میں لکھ دیا کہ مرزا ہمارے مقابلے میں ہمیشہ ذلیل و خوار ہوگا اور اپنی اراجیف کاذبہ و دعاوی باطلہ میں ناکامیاب رہے گا۔ اور ہم کو اللہ جل شانہ محض اپنے دین حقہ کی تائید کی وجہ سے منصور و مظفر کرے گا و ما ذلك علی الله بعزيز - و السلا م

اب خیال کرنا چاہیے کہ اس دعوت کا کیا نتیجہ ہوا؟ کہ جس کی رو سے مرزا صاحب اپنے اس کلام میں کہ: جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے سب کے سب ہلاک ہوئے۔۔ سچے ہیں یا جھوٹے۔

یہ ظاہر ہے کہ اس احقر نے مباہلہ کے لئے اتباعاً حکم قرآنی و فعل نبوی اپنے نفس اور زوجہ اور ابناء اور دختر کو پیش کیا تھا۔ سو یہ احقر بہمہ وجوہ مورد برکات دینی و دنیوی ہے و الحمد لله علی ذ لك

اور بحکم لئن شكر تم لا زيد نكم دولڑکے ایک لڑکی اور عنایت ہوئی۔ اب چار لڑکے دو لڑکیاں ہیں۔ گویا یہ برکت بحکم ربانی

ا لا من آ من و عمل صا لحاً فاو لئك لهم جزا ء الضعف بما عملوا و هم فی الغر فا ت آ منو ن -

واقع ہوئی۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ اگر مرزا فرار نہ کرتا، اور ہمارے مقابلہ میں آتا، تو وہ مع متعلقین خود ضرور تباہ ہوتا کیونکہ یہ ارشاد پیغمبر خدا ﷺ نے بروقت فرار نصاری فرمایا تھا۔

بایں ہمہ اخبارات مرزائی میں خاندان رسالت (قادیانی) میں صدمہ کے عنوان سے واویلا ہوا۔ وہ اسی دعوت کا اثر تھا۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔ کیوں حضرات ناظرین اب تو مرزا اپنے منہ کاذب، جھوٹا، ملحد، زندیق، مفتری علی اللہ، مکار، قابل سولی، گلے میں رسہ ڈالنے کے لائق وغیرہ وغیرہ جو جو اور وہ اپنے لئے بشرط جھوٹا ہونے کے پسند کیا کرتا ہے، ہوا۔ الحق سچ وہ ہے جو سر پر چڑھ کے بولے۔ اب بھی اگر مرزا کے کاذب ہونے میں کسی مرزائی کو شک ہے تو حیف ہے اس کی عقل پر کیونکہ مرزا اپنے منہ آسمانی فیصلہ سے جھوٹا ثابت ہوا۔

الہامات مرزا: المسیح الدجال، خرافات قادیانی کو دیکھو کہ مرزا کے بکواس کیسے گوز شتر ثابت ہوئے ہیں۔ مرزا قادیانی نے اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشف ظاہر کیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب والٰہی بخش مرحوم اور ایک اور صاحب آخران کے معتقد ہوں گے، مگر تا حال مولوی محمد حسین صاحب عقیدہ سابقہ پر قائم ہیں اور الٰہی بخش مرحوم اسی راہ مستقیم پر مرزا کو فرعون کہتے اور بذریعہ عصا موسیٰ غرق بحر خسران کرتے ہوئے رونق بخش خلد بریں ہوئے۔

اجابت دعوات: ان بے شمار مواقع میں سے کہ جن کی تحریر کے لئے ایک دفتر درکار ہے محض ایک دو تحریر ہیں۔ مسجد جامع سرہند کے قریب آب کاری تھی جس کی تلچھٹ سے نہایت درجہ تکلیف ہوتی تھی۔ ایک دفعہ احقر نے داروغہ آب کاری سے کہا کہ اس بدبو کا کچھ انتظام کرادو۔ انہوں نے کہا کہ اس کا کوئی انتظام نہیں ہوسکتا۔ اس جواب سے دل نہایت آزردہ ہوا۔ اور خداوند باری کی جناب میں دعا کہ کہ یاالٰہی اس کا انتظام تو ہی کرنے والا ہے۔ کچھ عرصہ نہ گذرا تھا کہ تمام آب کاری ہائے بند ہوکر محض ایک آب کاری صدر میں قائم ہونے کا حکم ہوگیا، اور اس طرح یہ زمانہ دراز کی آب کاری بند ہوئی۔ اسی طرح ایک موذی کافر کے تئیں مجمع عام میں بددعا کی گئی۔ چند دن نہ ہوئے تھے کہ وہ مع اپنے اکلوتے بیٹے کے آنجہانی ہوا۔ اسی طرح ایک دوست کی تبدیلی کے لئے جو ناممکنات سے تھی، دعا کی گئی۔ خداوند تعالیٰ نے غیب سے سامان مہیا کرکے اس کو تبدیل کر دیا۔ اسی طرح بہت سی مستورات کو کہ جن کو اسقاط کی بیماری تھی یا جن کی اولاد زندہ نہیں رہتی تھی، جن میں ایک صاحب مرزائی بھی ہیں، کچھ پڑھ کر دیا گیا۔ الحمدللہ اکثر کے اولاد صحیح سالم پیدا ہوکر زندہ ہے۔ ادھر مرزائی دعوات کا حال روز روشن کی طرح ظاہر ہے حاجت اظہار کی نہیں

اب آخر میں مرزا قادیانی کے خاص دعوی پلیگ کے متعلق کچھ تحریر کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ مرنا جینا ایک ایسا امر ہے کہ اس میں بحث عبث ہے اور جو مومن باللہ طاعون سے مرے وہ شہید ہے، مگر یہاں مرزا کا جواب اور اظہار واقع منظور ہے۔ پس مرزا کا دعوی تھا کہ پلیگ میرے اعداء کے لئے آئی ہے، میرے مرید اس سے محفوظ رہیں گے۔ سو خداوند عالم نے ہر پلیگ میں لا تعد ولا تحسی مرزائیوں کو ہر جگہ حتی کہ قادیان دارالزیان میں بھی جہنم رسید کیا۔ اور مرزائی پارٹی کے بڑے بڑے رکن اس نہنگ طاعون کے لقمہ ہوئے جن کا ذکر اکثر ہو چکا ہے۔ مولوی محمد یوسف سنوری جو مرزائی امت میں عہدہ فاروقی رکھنے کے مدعی تھے جن کی نظم سرمہ چشم آریہ کے آخر تحریر ہے اسی بلا کی نذر ہوئے۔ اسی طرح اب کے سال ان کا لڑکا طاعون سے مرا۔ اور میاں جی نظام الدین خان پوری مع اپنی زوجہ کے اسی پلیگ سے آنجہانی ہوئے۔ بلکہ خاص چاردیواری مرزا میں ایک خادم پیراں دتا بیمار رہا اور رات کو باہر کر دیا گیا اور مر گیا۔ ادھر خیال کریں کہ احقر کو معہ تمام متعلقین اس مرض سے خداوند عالم نے محفوظ و مصئون رکھا بلکہ جتنے اس احقر کے مرید تھے وہ بھی تمام متعلقین خود اس مرض سے مامون رہے۔ اس احقر کے دو مکان ہیں۔ پلیگ کے موقع پر ہم جس مکان میں ہوتے تھے اس مکان کے ہمسایہ میں بھی پلیگ سے امن رہا۔ حالانکہ جب ہم اس مکان میں نہیں ہوتے تھے تو اس مکان کے ہمسائیگان اکثر پلیگ میں ہلاک ہوئے

ذلك فضل الله عليّ و على من اتبعني و الله ذو الفضل العظيم و ما توفقي ا لا با لله عليه تو كلت و اليه انيب

ناظرین برائے خدا ذرا انصاف کو مدنظر رکھ کر خیال فرماویں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ قول:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے سامنے آئے خدا تعالیٰ نے سب کو ہلاک کر دیا،

کہاں تک سچا ہے؟

کیا مرزا صاحب قادیانی لعنت الله علی الکاذبین کے ٹھیک ٹھیک مصداق ہیں یا نہیں۔ مگر یا بے شرمی تیرا آسرا۔ اگر چہ یہ اسرار واردات قابل اظہار نہیں تھے، اور جو ذوق ولذت اس کے اخفا میں حاصل تھا اس کے اظہار میں اس کا عشر عشیر بھی نہیں:

نظامی ایں چہ اسرار ست کز خاطر بروں داری
کسے سر ش نمید از زباں و ز کش زباں در کش

مگر چونکہ اس کے اظہار میں اعلاء کلمۃ اللہ ہے جو جہاد اکبر کا حکم رکھتا ہے بحکم الضرورات تبیح المحظورات اس کو ظاہر کر کے اس لذت وذوق کو قربان ونثار کیا گیا

گر نثار خدم بار گرامی نکنم
گوہر جان بچہ کاری و گرم باز آید

منقول از مرقع قادیانی۔ امرتسر۔ ستمبر ۱۹۰۷ء)

مرزائیو! یاد رکھو تمہارا گرو گھنٹال مرزا روز قیامت علاوہ حجت ایزدی وغضب الٰہی کے اپنی حجت بھی تمہارے اوپر قائم کرے گا، اور تم کو ظلمات فوق ظلمات کا متحمل ہونا پڑے گا۔ مرزا قادیانی کہے گا کہ جب میں صاف لکھ گیا تھا کہ بعد مباہلہ مسنون حق و باطل میں ضرور تمیز ہو جاوے گی اور یقین تمیز یہ ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔ پھر جب تم نے حق کے مقابلہ میں میرا معذوب ومغضوب ہونا ہی نہیں بلکہ مرنا دیکھ لیا تھا تو پھر تم نے میرے عقاید واقوال سے بیزار ہو کر اور مجھ پر صد ہزار نفرین بھیج کر حق کی پیروی کیوں نہ کی۔

مرزائیو اگر تم کو شیطان نے مسخ کر رکھا ہے تو لا حول پڑھ کر اس کی کید سے نکلو۔ اور اگر تمہارے دلوں میں ابھی کوئی شک ہے، اور یہ مرض تمہارے رگ وریشہ میں سرایت کی ہوئی ہے، تو اس شک کو حق سے بدلو۔ اور مرض سے نجات پانے کی چارہ جوئی کرو۔ ترکیب یہ فقیر عرض کر دیتا ہے کہ دنیا میں تمہارے نزدیک جو حق گو، منصف مزاج، سوائے مرزائی ہونے کے خواہ وہ کسی مذہب کے ہوں، ان کی کافی تعداد کو منصف مان لو ، اور مرزا صاحب کی سچائی بریت کی جسقدر دلائل ہیں پیش کرو۔ یہ فقیر محض اپنا رسالہ مطہر نعمۃ واخبار یکم جون ۱۹۰۰ء کہ جن میں چیلنج مباہلہ والٹی میٹم ہے، اور رسالہ انکشاف شر حقیقت الوحی کا دیانی کہ جس میں اس مباہلہ والٹی میٹم کے نتائج ہیں، پیش کرتا ہے۔ وہ منصف جس کو ڈگری دیں وہ فریق سچا مانا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! ہماری اس تجویز کو قبول کرنے میں تمہارا بہرکیف فائدہ ہے۔ اگر تمہارے حق میں ڈگری ہوئی تو اور صدہا تمہارے ساتھ ہو جائیں گے اور اگر تم کو جھوٹا قرار دیا گیا، تو تم ان کفریہ عقاید اور مرزا قادیانی کے جھوٹے دعاوی کی پیروی سے توبہ کر کے نہ اکیلے دوزخ کے گڑھے سے نکلو گے، بلکہ اور بہت سے لوگوں کو بچاؤ گے۔

ان ارید الا الا صلاح ما استطعت و ماتوفیقی الا باللہ علیہ توکلت و الیہ انیب

مرزائیو! اگر کچھ سچ کی حمیت ہے تو اس فیصلہ سے منہ نہ پھیرو الیس منکم رجل رشید ۔

علاوہ ان کثیر التعداد شہادات وآیات بینات کے کہ جن کا حوالہ انکشاف شر کی طرف دیا گیا ہے فقیر (عبدالحق سرہندی) کے ہی مباہلہ سے مرزا قادیانی کے معذوب ومعتوب ہونے اور مرنے کی دلیل، مغضوب حق ،القاء ہوئے اور سے بمادہ سالم سال الٹی میٹم ۱۹۶۵ بکرمی نکلتا ہے۔ مرزائیو یہ سال ہندی اس واسطے القا ہوا کہ مرزا قادیانی کا آخری دعوی کرشن ہونے کا تھا۔

اس میں شک نہیں کہ بحکم جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً ،مکار قادیانی کو حق کے مقابلہ کی تائید وطاقت نہیں ملی اور جیسے شیطان لاحول سے پیٹھ دے کر بھاگ گیا ہے اور اس طرف منہ نہیں کرتا اسی طرح اس نے حق کی طرف رخ نہیں کیا باوجودیکہ ہمیشہ تحریک ہوتی رہی کیونکہ وہ جانتا تھا کہ باطل کو حق نے حق کے مقابلہ کی طاقت نہیں دی۔

اس جگہ یہ امر بھی ضرور قابل ذکر ہے کہ جیسے بلحاظ مباہلہ مسنون (بقول مرزا بھی) مرزا کا معذوب و مغضوب ہو کر مرنا مرزا کے کاذب ہونے کی دلیل اور اسی مباہلہ کا اثر ہے اسی طرح بحکم الفضل للمتقدم قدامت خدمت ومباہلہ ہذا۔ اسی مباہلہ کے اثر سے مرزا کے مغضوب ہونے اور مرنے کی موئید اور مثبت ہیں ۱۳۰۹ھ میں یا ۱۳۱۰ھ میں مرزا کی جانب مرشدنا کی جانب سے فیصلہ کے لئے رجسٹری کرائی۔ حافظ محمد صاحب کی طرف سے فتوی کفر وارتداد بحق مرزا لکھوایا گیا ۱۳۱۲ھ میں رسالہ ایقاظ میں بذریعہ الہامات حضرت مرشدنا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوکوی شہید مدنی مرزا کی تردید کی گئی۔ اسی سال میں جب عبداللہ آتھم عیسائی کے متعلق مرزا کی پیش گوئی غلط نکلی اور مغضوب قادیانی کی وجہ سے اسلام کی ہنسی ہوئی تو بہ نیت حمایت وبریت اسلام ایک اشتہار میں مرزا قادیانی کے عام دعاوی کی تکذیب کر کے اس کا کذب ثابت کیا گیا جس کا عنوان یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تہنیت کے ساتھ ایک اور مژدہ ناظرین کو سنایا جاتا ہے کہ الحمدللہ غلام احمد قادیانی کا طلسم فریب ٹوٹا اور وہ اپنی مانی شکست سے جھوٹا ہو گیا مکروفریب کے جو جال اس نے چاروں طرف مکڑی کے پھیلائے تھے وہ سب اوھن ، کبیت العنکبوت ثابت ہوئے۔آخر سچ سچ ہے اللہ تعالی کے قہروغضب سے ڈرنا چاہیے کہ جو کل اپنی زبان سے مجدد اور مسیح مہدی اور حارث بنتا تھا، وہ آتھم کے سامنے ایسا شکست خوردہ ہو گیا کہ بقول خود تمام بدکاروں اور لعنتیوں سے لعنتی بن گیا: سچ وہ ہے جو سر چڑھ کے بولے

ہوا جھوٹا غلام قادیانی
نصاری سے شکست فاش پائی
کیا اسلام کو بدنام ہیہات
تفو بر زندگی بے حیائی
خدا پر جھوٹ ایسا ہائے افسوس
یہی ہے ظلم ظلم انتہائی
خدا لعنت کرے اس روسیہ پر
ہنسی اسلام کی جس نے کرائی
گئے مل خاک میں اس کے دعاوی
ہوئی پہلے سے بھی ذلت سوائی
یہی غوغا جہاں میں ہو رہا ہے
پڑا مرزا پہ قہر کبریائی
گرا اسلام سے پائے ادب سے
شکست آمد بشان میرزائی
دیدم ز نشان آسمانی
کذب تو غلام قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

با خلق و خدا فریب کردن
حقا تو بخود عدو جانی

اور بعد مباہلہ مذکورہ بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند اس کی وہ تردید ہوئی کہ الغیاث الامان پکار اٹھا۔ ضمیمہ شحنہ ہند تردید قادیانی نمبر۲ جلد املاحظہ ہو۔ ایک صاحب لکھتے ہیں:

مرزا کے الحاد کا دھڑ ٹوٹ گیا۔ یہ سب جناب والا کی توجہ اور خلوص کی برکت ہے۔

اسی طرح اور کثیر التعداد پرچوں میں اس کی تردید ہوئی۔ رسالہ اشاعۃ السنہ نمبر۱۰ جلد ۱۹ چکڑالوی پر اقبال ڈگری میں جو فتوی بے نظیر متعلق چکڑالوی تحریر ہوا ہے اور جس کی توصیف میں ہندوستان کے ایک بیمثل فاضل کا مقولہ ہے چکڑالوی کے الحاد کا فتوی اس قابل تھا کہ علیحدہ دس ہزار چھپ کر شائع ہوتا مگر افسوس ہے کہ اہل حدیث کو خدا نے ہمت نہیں دی.. الخ

اس میں لکھا گیا تھا واضح ہو میری تحقیق میں یہ شخص مثل مرزا غلام احمد قادیانی اشد المرتدین عجیب کافر منافق لاثانی ہے۔ اور اس میں آگے جا کر ظاہر کیا گیا تھا:

اگرچہ ہر ملحد و زندیق اس عبارت کا مصداق ہے مگر مرزا غلام احمد قادیانی اور غلام نبی عرف عبداللہ چکڑالوی کا تو یہ نہایت صاف اور بے عیب فوٹو ہے اور اس حق میں جن نمبروں پر ان دونوں نے سارٹی فیکیٹ (سند) حاصل کیا ہے اس کی نظیر ملنی محال بلکہ ناممکن ہے۔ چنانچہ اس کے اقوال اس امر میں شاہد ہیں باایں ہمہ ان کے کفر و ارتداد میں کیا شک وشبہ رہ گیا۔ انواع بارک اللہ میں ہے:

دینی علم یا عالمان کرے اہانت کو۔ یا کرے اہانت شرع دی اوہ بھی کا رہو۔

مضمون مرقع وانکشاف کا تو ذکر ہو ہی چکا ہے۔ رسالہ انکشاف کے سرورق پر جو رباعیات لکھی گئی ہیں ان میں سے یہ شعر ہیں:

لبریز ہے جام عمر فانی
تیری کا غلام قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں حرص و ہوا کے ساتھ ہو کر
کھوتا ہے نعیم جاودانی
مرزا پہ پڑی ہے مار حق کی
ہے منکر حق ذلیل ہر آن

اور یہ رباعیات مرزا کے مرنے کے قریب لکھی گئی ہیں۔ چونکہ مرزا قادیانی اور اکثر شریر منش مرزائی عوام سادہ لوح اہل اسلام کو مرزا کے دعوے مجددیت کے جال میں پھنسا کر ان کی روح ایمان نکالتے تھے اور ہیں اس واسطے ان کے مکر کے ابطال میں یہ فقیر رسالہ مجدد الوقت لکھ رہا ہے جس سے ثابت کیا جاوے گا کہ شرعاً و عرفاً عقلاً و نقلاً مرزا غلام احمد قادیانی جیسا بدعقیدہ شخص مجددیت کا کبھی مستحق نہیں ہوسکتا اور یہ کہ مجدد کون عزیز ہوا کرتے ہیں اور کس جماعت پاک کا نام ہے

اس میں شک نہیں کہ غریب از وطن و بہشت قادیانی ایسا ہے قابل رحم ہے کہ جیسا مشہور روایت میں شداد بوقت پیدائش و بوقت مرگ قابل رحم بیان کیا گیا ہے کیونکہ شداد کو باوجود تمام طاقت خرچ کرنے کے اپنے مصنوعی بہشت کی سیر تک نصیب نہ ہوئی اسی طرح مردود قادیانی کو وہ بہشتی مقبرہ جو غریبوں کا لہو کھینچ کھینچ کر بنایا گیا ہے اور جس کی بابت بڑے بڑے الہام ہوئے نصیب نہ ہوا اور اس طرح باہر پھینک دیا گیا کہ جس طرح طعام سے بال باہر پھینک دیا جاتا ہے یا جس طرح کوئی حارث (کسان) سبزہء بے گانہ کو کھیت سے نکال دیتا ہے۔ کیوں نہ ہو آپ بھی تو حارث ہیں۔ پس پنجابی مثل ہے صلہ ہار کو صلہ ہار کب بھاتا ہے۔

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹا کہاں کمند
دو چار ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

جب بے چارے کے مرنے کے دن قریب آئے تو وہی جگہ جو عرصہ دراز سے دارالامان کے نام سے پکاری جاتی تھی دارالزیان معلوم ہوئی، اور وہاں سے نکال کر لاہور کے غدار گڑھے میں جا گری۔ پھر کیا تھا، اگر سو بار بھی ان کو قادیان میں دفنایا جاوے تب بھی ان کی روح لاہور میں بھڑکتی پھرے گی اور خدا کی حکمتوں کو عقل انسانی نہیں پہنچ سکتی۔ اس بات کو وہی عالم السر والشہادۃ جانتا ہے کہ بچارے کو اس بہشتی مقبرہ سے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی اور ونکو دعوت و ترغیب دی جاتی تھی اور جو قیمتی بیان ہوتا تھا محروم رکھنے میں کیا راز پوشیدہ ہے۔ ظاہرا تو اسکے غرہ نبوت (خبر دینے) کو توڑنا اور اس کے مریدوں پر اس کے جھوٹا ہونے کی حجت کو تمام کرنا معلوم ہوتا ہے۔

جب فقیر اس قدر تحریر کر چکا تو معلوم ہوا کہ بوجہ لاہور میں مرنے کے لاہوی یاروں نے مرزا قادیانی کا نقلی جنازہ بنایا اور تین فریق ہندو عیسائی مسلمان قائم کئے اور ہر فریق حسب طریق مذہب خود تجہیز و تکفین کرنے کا مدعی بنا اور وہ تضحیک و استہزاء ہوا کہ الامان، اور جس سے بالا ممکن نہیں۔

پس لاہور میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مرنے میں حکمت بالغہ ایزدی کا یہ بھی تقاضا تھا کہ جیسے مرزا قادیانی بوجہ کذب بیانی وافتراء علی اللہ و دعوی نبوت و رسالت عنداللہ اشر الناس و ابتر الناس ہے، اسکا نمونہ دنیا میں بھی دکھلایا جائے۔

آخر میں یہ فقیر، میاں نور الدین جانشین مرزا غلام احمد قادیانی سے کہتا ہے کہ اس فقیر کے جن رسائل مظہر نعمت، انکشاف، مرقع وغیرہ ذلک کا جواب دینا آپ کے گرو گھنٹال کے نصیب نہیں ہوا، ان کا جواب آپ ہی لکھ کر اپنے کاذب نبی رسول پر سے اس دھبہ کو دور کر دیں۔ مگر یاد رہے کہ آنجہانی کی طرح مکر و زور کذب و غرور سے کام نہ لینا، ورنہ یہ تمام راز کھول کر پبلک کی روشنی میں رکھ دیا جائے گا۔ ایسا نہ ہو کہ سر منڈاتے ہی اولے پڑیں۔ پہلے بسم اللہ ہی غلط نکلے۔ اور ہوا اڑ جائے، پول کھل جائے۔

آخر میں صاحبان اسلامی اخبارات کی خدمات عالیہ میں التماس ہے کہ اگر اس مضمون صدق مشحون کو اپنی اخبارات میں جگہ دے کر پبلک کی روشنی میں لاویں تو علاوہ عنداللہ ماجور ہونے کے ناظرین اخبارات کی دل چسپی کا باعث بھی ضرور ہوگا۔

والسلام خیر ختام راقم فقیر ابوالمنظور محمد عبدالحق کوٹلوی السرہندی ۲۹ مئی ۱۹۰۸ء

غزل تاریخی بلحاظ سن بکرمی

پس	از	حمد	و	ثنائے	حق معبود
درود	احمد	بے	حد	و	معدود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شود معلوم کہ محروم از حق
غلام قادیانی گشت مفقود
کرشن کادیانی روز منحوس
بصد خواری و ذلت گشت نابود
سیاہ مثل کرشن اصل گشتہ
سوئے نار جہنم گشت پد رود
نجات خلق از موذئی بد شد
زمین شد پاک از منحوس و مردود
بہ شومی آں مہوس بر جہنم
بہ بے ایمان و ایقان گشت مورود
عتاب حق بہ مرزا گشت ثابت
عذاب حق بہ مرزا گشت مقصود
مطیعش کافر و مرتد و ملحد
مطیعش گمرہ و گم کردہ مقصود
نجات از ربقہ کیدش شد آنرا
کہ شد در شکم مادر نیک و مسعود
نہ باطل پیش حق گاہے زند دم
مثال حق و مرزا ہست موجود
الا اے ملحدان میرزائی
الا اے ظالمان ایں کذب و بے سود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کجا مرزا کجا عیسی ابن مریم
کجا مرزا کجا مہدی موعود
کجا آں انبیاء مرسلینا
کجا آں کادیانی غیر معہود
کجا مرزاء کذاب و جفا کیش
کجا آں صاحب آں جائے محمود
الف سہ بار مرزا یہ کشیدند
چوں شد آواز حق مغضوب حق بود
(مغضوب حق سے تاریخ نکلتی ہے ۱۹۶۵)

قطعہ تاریخ بلحاظ سن عیسوی

ہوا اس عالم فانی سے مر کر
غلام کادیانی بس جدا ہے
ہوا جب فکر سال عیسوی کا
ہوئی از ہاتف حق یہ صدا ہے
کہ بد گوئے مسیح قادیانی
ہوا ملعون و معذوب خدا ہے
(آخری مکمل شعر سے شعر سے تاریخ ۱۹۰۸ء نکلتی ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعہ تاریخ بلحاظ سن ہجری

مرا جب میرزائے کادیانی
کہ جس نے شور و شر برپا کیا ہے
زبان قال سے اس نے دئے ؟ کے
ستانے میں بڑا حصہ لیا ہے
مجسم بن کے قہر حق اس نے
پیام اتباع خود دیا ہے
کبھی طاعون کبھی قحط و زلازل
کبھی دے حرب کا ڈر مر گیا
پکارا ہاتف حق سال بد گو
غلام احمد جہنم کو گیا ہے

(آخری مکمل شعر سے تاریخ ۱۳۲۶ھ نکلتی ہے)

(مولانا عبدالحق ملیر کوٹلوی ۔ابو منظور محمد مظہر الحق عرف عبدالحق مولد ریاست ملیر کوٹلہ ولادت ۲۴ شعبان ۱۲۸۳ھ ۔تعلیم کا آغاز صوفی عبدالرحیم سے کیا ۔پھر مولوی شرف الدین فیروز پوری سے پڑھا ۔مولوی عبدالجبار غزنوی سے بھی پڑھا ۔۱۳۰۵ھ میں دہلی گئے اور میاں صاحب سے پڑھ کر سند قرآن وحدث وتصوف حاصل کی ۔۱۳۰۷ھ میں مولوی عبدالرحمٰن محی الدین سے بیعت کی ۔۱۳۱۰ھ میں سرہند میں سدھنی والی مسجد میں خطیب ہوئے ۔آپ لکھوی خاندان کے خدمت گذار اور بے حد مداح تھے ۔اولاد میں محمد حسن، منظور الحق ،محمد مظہر الاسلام ہوئے ۔تصانیف میں ایقاظ غفلاء زمان بترجمة الشيخ محی الدين عبد الرحمن، ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری نے اپنے اخبار میں مولانا سرہندی کی خبر وفات بایں الفاظ شائع کی:

مولوی عبدالحق صاحب مقیم سرہند ۲ شعبان ۱۳۲۹ھ کو انتقال کر گئے ۔ انا لله ۔مرحوم عالم اور صوفی مذاق تھے ۔گردونواح میں بہت لوگوں کو توحید وسنت سکھاتے تھے ۔ ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ ۔اگست ۱۹۱۱ء ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی ناگہانی وفات

مفصل حالات وفات مرزا کے متعلق ذیل میں چند مضامین نثر و نظم سراج الاخبار جہلم مطبوعہ ۲ جون و یکم ستمبر ۱۹۰۸ء سے نقل کئے جاتے ہیں:

ہائے	مرزا	قادیانی	مر	گیا
تہلکہ	مرزائیوں	میں	ہے	پڑا
سرنگوں	ہے	آج	مینار	المسیح
قادیاں	دار	الحزن	اب ہے	بنا
دشمنوں	کی	موت	پر	ہنستے تھے کل
آج	اپنے	گھر	میں	ہے ماتم بپا

کلّ شیء ھالك الا وجھه

دوستو	انسان	کی	ہستی	ہے کیا

افسوس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مہدویت و مسیحیت اور نبوت و رسالت کے دعویدار جوان دنوں اپنے آرام گاہ (قادیان) سے نکل کر شہر لاہور میں اقامت پذیر تھے اور بڑے زور و شور سے لیکچروں اور وعظوں کے جلسے منا رہے تھے یکا یک ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء بروز سہ شنبہ مرض ہیضہ میں مبتلا ہو کر دن کے دس بجے اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے انّا للّٰہ و انّا الیہ راجعون ۔ لاہور سے ایک نامہ نگار اطلاع دیتے ہیں پانچ ؟ بجے آپ کا جنازہ پولیس کی حفاظت میں اسٹیشن ریلوے پر پہنچایا گیا اور اس وقت صرف پچیس تیس آدمی جنازہ کے ساتھ تھے۔ آپ کی نعش قادیان پہنچائی گئی۔

اللہ اکبر! اس واقعہ عبرت افزاء سے دنیا ناپائدار کی بے ثباتی کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر جاتا ہے مرزا جی تو کس دھن میں اپنی لن ترانیوں میں لگے ہوئے علماء دنیا کو گھور رہے اور ان کو موت کی دھمکیاں دے رہے تھے کہ ناگاہ اجل نے ان کو خود ہی آ دبوچا۔ آن کی آن میں کام تمام ہو گیا۔ مرزا جی کی موت کا عبرت ناک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظارہ اس قابل ہے کہ اہل بصیرت اس کی طرف آنکھ کھول کر دیکھیں۔

تاریخ وفات میرزا غلام احمد قادیانی

ہائے ظالم موت تونے کیا کیا
آن کی اک آن میں کیا غم دیا
بیٹھے بٹھلائے یہ کیا صدمہ دیا
راحت و آرام جس سے کھو گیا
صد ہزاراں بندگان دہر کو
خاک میں پاتال تو نے کر دیا
جو کیا کرتے تھے بس دعوے بڑے
اب کہیں ان کا نہیں ملتا پتا
بادشاہ مصر وہ فرعون بھی
جو کہا کرتا میں ہی ہوں خدا
آخرش پنجہ سے اے ظالم تیرے
وقت آنے پر نہ ہرگز بچ سکا
ایسے ہی نمرود اور شداد کو
تو نے چپکے دم کے دم میں آ لیا
آہ وہ ہامان با سامان بھی
چھوڑ کر دنیائے فانی چل بسا
کر دیا اے موت تو نے کام وہ
جس کا تھا تجھ کو ہمیشہ سے مزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہائے یعنی قادیاں کا وہ رسول
جس کا تھا شہرہ جہاں میں مچ رہا
جو کہ منصب ہائے مہدی اور مسیح
زور بازو سے تھا حاصل کر چکا
جس کی سچائی میں تھا لاکھوں نشان
آسمان صبح و مسا دکھلا رہا
جس کی اک ادنی سی خفگی سے جہاں
مبتلائے رنج طاعون ہو گیا
زلزلوں کی اس قدر کثرت ہوئی
ہو گئی عالم میں اک محشر بپا
تیرے پنجے میں پھنسا ایسا کہ وہ
تا قیا مت ہو نہیں سکتا رہا
کہتے ہیں اب تو حواری ہائے ہا ئے
ہم پہ کیا قہر خدا نازل ہوا
یہ بلائے ناگہانی کالرہ
آ گیا لاہور میں بن کر قضا
جو ہمارے میرزا کی روح کو
لے کے سوئے عالم برزخ اڑا
چل بسا تو خود تو دنیا سے و لیک
ہم ہیں رنج و غم تیرے مبتلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے جانا قادیاں دار الاماں
اور مانا تجھ کو اپنا مقتدا
ہم نے مانا آپ کے الہام سب
اور تیقن تیری باتوں پر کیا
تو کرشن اور مہدی اور مسیح
آ گیا دنیا میں بن کر رہنما
کہدیا جو کچھ کہ تو نے الغرض
ہم نے آمنا و صدقنا کہا
تیرے مرنے پر جو رسوا ہم ہوئے
اس کو یا ہم جانتے ہیں یا خدا
اب مخالف کہتے ہیں سارے ہمیں
پیشوا وہ اب تمہارا کیا ہوا
ہو گئے الہام جھوٹے آپ کے
جھوٹ نکلا آخرش دعوی تیرا
کر رہی ہے دنیا جن پر اعتراض
ایک بھی جن سے نہیں سچا ہوا
وہ نشان غضب رب عالم کباب
جس کی پیدائش کا اک الہام تھا
دیر تک ہم منتظر اس کے رہے
آج تک لیکن نہیں پیدا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نکاح آسمانی دل پذیر
جس کا سہرا تم نے باندھا بر سما
گردش قسمت سے اے جان جہاں
یہ تیرا ارمان دل میں ہی رہا
میرزا اور میرزانی کو ہوئی
نوجوانی کب بڑھاپے میں عطا
ہے مبارک کا کہاں نعم البدل
تبصرہ میں ذکر ہے جس کا لکھا
عمر اسّی سال تیری کب ہوئی
کب زلازل آئے یہاں محشر نما
بچ رہے گا قادیاں طاعون سے
سچ کہو تم ہی کہ کب وہ بچ رہا
تو نے کب تکمیل کی مینار کی
خرچ جس پر تھا ہزاروں تک ہوا
تیرے کپڑوں سے ہیں ڈھونڈیں برکتیں
بادشاہانِ جہاں نے کب بھلا
ہیں مخالف جاگتے جیتے تمام
دن بدن ہے جوش ان کا بڑھ رہا
چھوڑتا پیچھا نہیں امرتسری
منہ دکھا سکتے نہیں اس کو ذرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گیا میدان بازی ڈاکٹر
ہم رہے پڑھتے تیرا وہ تبصرہ
بن نہیں پڑتی مقابل غیر کے
کرتے ہیں گو عقل سوزی دائما
قادیان مشہور تھا دار الامان
چلتی تھی یہاں شادمانی کی ہوا
بن گیا دارالاماں دارالحزن
چل گئی کیسی الٰہی یہ ہوا
بوستان قادیان کا ہر شجر
سرنگوں باد مخالف سے ہوا
ہے غرض گرداب میں کشتیء قوم
اس کو اب اے ناخدا لینا بچا
اے مسیحا ایک دم کے واسطے
حال دیکھو اس دل بیمار کا
حرقت فرقت سے سینہ چاک ہوں
آتش غم سے ہے دل جلتا مرا
رات دن بے تاب ہے جان حزیں
بے کلی دل میں ہے ہر دم حسرتا
چھوڑ دے اے دل نہ کر شور و شغب
کر بیان اب اصل اپنا مدعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاند کی چوبیسویں منگل کا دن
اور مہینہ ربیع الثانی کا تھا
گردش گردوں دوں سے دوستو
جب چراغِ قادیان گل ہو گیا
فکر سال فوت جب تجھ کو ہوئی
ہاتف غیبی نے فوراً کہہ دیا
سال رحلت کو کرے پورا وکیل
صادق و کاذب کا بس جھگڑا چکا(۱۳۲۶)

....

جاء الحق و زھق البا طل انّ البا طل کا ن زھو قاً

مرزا کی نبوت کی تردید

بصورت تجدید مسمی بہ

عجیب سوالات

مؤلفہ: منشی عبدالعزیز زمین دار بٹالہ ضلع گورداسپور

مطبوعہ روز بازار سٹیم پریس امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ دسمبر ۱۹۱۲ء مطابق ۱۰ محرم ۱۳۳۱ھ نمبر ۹ جلد ۹ کے صفحہ ۱۴ پر اس رسالے کا اشتہار بایں الفاظ شائع ہوا تھا:

(عجیب سوالات : مرزا قادیانی کی حیرت انگیز تردید مولفہ منشی عبدالعزیز نمبردار بٹالہ ضلع گورداسپور قیمت ۔۴۔ آنے)

(اس رسالے کی جو فوٹو کاپی مجھے حاصل ہوئی ہے اس کئی صفحات ایسے ہیں جن کی آخری سطر بریدہ ہے۔ اس لئے کئی مقامات پر عبارت کا تسلسل قائم نہیں رہا، بعض مقامات پر اندازے سے چند الفاظ لکھے گئے ہیں اور اکثر مقامات پر کچھ بھی نہیں لکھا جا سکا۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشی عبدالعزیز بٹالوی لکھتے ہیں:

رسالہ ہذا جن واقعات پر مبنی ہے ان کو مرزا کے فوٹو سے ظاہر کر دیا ہے۔ اگر کوئی احمدی ان واقعات سے ایک کو بھی غلط ثابت کر دے تو اس کے لئے سو روپیہ انعام ہے۔

نوٹس:

جب میں نے خاتم النبیین کی حقیقت سے کہ

آنحضرت ﷺ سرور کائنات بالواسطہ قرآن تمام انبیاء کے کمالات اپنی ذات میں ختم کرنیوالے ہیں،

مرزا (مرزا بوجہ بار بار تکرار مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان و بانی فرقہ احمدیہ کا ملخص ہے۔ عبدالعزیز) کے دعوی بروزی نبوت سے کہ،

جس نے مجھے دیکھ لیا اس نے رسول خدا کو شناخت کر لیا،

مقابلہ کیا، تو مجھ کو افسوس ہوا کہ احمدیوں کے نزدیک آنحضرت ﷺ کا مرتبہ ایک شریف بھلے مانس آدمی سے بڑھ نہیں سکتا ہے۔

پھر جب میاں محمود احمد نے بمشورہ مولوی نور الدین (خلیفہ قادیان)، مرزا ادیانی کی نبوت کے منکرین کو ۲۸ صفحہ کی تکفیر میں کافر ثابت کیا، اور کسی عالم نے سواء تکفیر مرزا کے اصل دعوی کا ردّ نہ کیا، تو احمدیوں کے اصولی اختلاف کو مٹانے اور ان کے دل میں آنحضرت ﷺ کی عظمت بٹھانے، اور ان کے زہریلے عقائد سے مسلمانوں کو بچانے کے لئے میں نے حکیم مولوی نور الدین (خلیفہ قادیان) سے سلسلہ خط و کتابت شروع کیا ۔جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ حق کو پا کر حق کا قائل نہ ہوا۔ لاجرم یہ رسالہ تجدید ذیل کے ساتھ شائع ہوا۔

الف: برخلاف عام مذہبی مباحثات اس میں صرف سابقہ تہذیب اسلام اور علم کلام سے کام لیا۔

ب: مرزا قادیانی کی نبوت کا مدعی فرقہ احمدیہ ہے، قانوناً بار ثبوت اس پر ہے۔ اس لئے رسالہ ہذا: عجیب سوالات، کا نام لے کر نکلا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج: ہر ایک پیرا کی عبارت رواں کو ایک ہی زمانہ مثلاً ماضی یا حال یا استقبال میں ظاہر کیا ہے۔ اور جہاں بلحاظ نتیجہ کسی پیرا میں تبدیلی واقع ہوئی ہے، اس کو بھی ایک ہی زمانہ میں رکھا ہے۔ اور جہاں ضمناً دو یا زیادہ فقروں کا میل ہوا ہے ان کو بھی ہم وزن کر دیا ہے۔ جس سے قرآنی عربی کی طرح مصفّا اور مقفّا ہو کر نیا ہی اردو بن گیا ہے۔

د: مرزا غلام احمد قادیانی کی لمبی اور مبسوط بحثوں کے نتائج کو نہایت آسان اور سلیس عبارت میں واضح کر کے ردّ کر دیا ہے۔ جس سے حقیقت میں مرزا قادیانی کی ساری تالیفات کا ردّ ہو گیا ہے۔ اور ان سے کسی مسلّمہ کا انکار نہیں کیا ہے، بلکہ اسی سے مرزا قادیانی کی نبوت کی تردید کر کے سلسلہ بحث ہی بند کیا ہے۔

اب یہ رسالہ دلائل بیّنہ کے توپخانہ کے ساتھ علمی میدان میں ایسی شان وشوکت سے نکلا ہے کہ عالم کا دل بھی اسکو بار بار دیکھ کر نہیں اکتائے گا، بلکہ ہر ایک استدلالی نظر سے نیا ہی نظارہ پائے گا۔ کم علم کو بھی علم کلام کے اصول بتائے گا۔ طالب علموں کا بھی رفیق ہو کر ان کی استدلالی قوت کو بڑھائے گا۔

پس اسلام کے سچے خیر خواہوں پر رسالہ ہذا کا خیر مقدم واجب ہے (رسالہ کی اشاعت کے لئے واجب ہے کہ جس صاحب کے پاس پہنچے، وہ بعد ملاحظہ اپنے کسی دوست کے، اور دوست ملاحظہ کر کے کسی اپنے دوست کے حوالے کر دے۔ اور اسی طرح یہ سرکولیشن جاری رہے) جس کے ہاتھ یہ آجائے گا، وہ ضرور مرزائیوں پر فتح پا جائے گا۔

(نوٹ: صفحہ ۶ سطر ۷ موعود کی بجائے موعود کا ص ۸ سطر ۳ کر پالیا کی جگہ پا گیا۔ اور ص ۳۱ سطر ۳ کہ ہم نے کی جگہ میں نے وغیرہ درج ہو کر لغو ہو گیا...)

عجیب سوالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احمدیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد قادیانی، انبیاء علیہم السلام کی طرح نبی ہے۔ اسکا منکر آنحضرت ﷺ کے منکر کی طرح کافر اور جہنمی ہے۔

مرزا قادیانی کی تصدیق سے آنحضرت ﷺ کی تکذیب ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کی تصدیق کے لئے مرزا قادیانی کی تکذیب لازمی ہے۔

رسالہ ہذا انہیں باتوں پر مبنی ہے۔

حق کا باطل سے مقابلہ کرنا اور باطل کا ہمیشہ مغلوب رہنا قدرتی ہے۔

الحق یعلو و لا یعلی

۱۔ ایک غلام اپنے عمل سے آقا کے لئے باعث افتخار رہوتا ہے، اور ایک عمل ہی سے باعث ننگ و عار ہوتا ہے۔ حضرت علیؓ مرتضی کو بھی آنحضرت ﷺ کی غلامی کا دعوی تھا جنہوں نے اپنے عمل سے ہی ثابت کیا کہ میرا آقا بھی ایسا تھا۔ مثلاً جب ایک زبردست دشمن نے زیر ہو کر آپ کے چہرہ مبارک پر تھوکا، تو آپ نے اس کی چھاتی سے خنجر اٹھا کر اسے متحیر کیا، اور جواب دیا کہ تیرے تھوک سے اخلاص عمل میں فرق آ گیا۔ اس واقعہ کا اشارہ مثنوی روم نے بھی اس طرح کیا ہے

او خیو انداخت بر روئے علی

افتخار ہر نبی و ہر ولی

از علی آموز اخلاص عمل

شیر حق را داں منزہ از دغل

مرزا غلام احمد قادیانی بھی احمد عربی کا غلام تھا۔ جس نے اپنے عمل سے آنحضرت ﷺ کے عمل کو اس طرح ظاہر کیا کہ مجھ پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا جو آنحضرت ﷺ پر نہیں ہوسکتا۔ یا مجھ میں کوئی نقص نہیں جو آنحضرت ﷺ میں نہیں پایا جاسکتا۔

مرزا قادیانی میں یہ نقص بھی تھا کہ امیروں کی خاطر از حد تکلف کرتا۔

یہ بھی نقص تھا کہ خلاف منشاء قرآن لوگوں کو گالیاں دیتا اور کلمہ گووں پر ہی لعنت کرتا۔

یہ بھی نقص تھا کہ صرف تعریف سننے کے لئے حکیم نورالدین بھیروی کے مقابل لنگڑے کو امام کرتا اور خود امامت سے ڈرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی نقص تھا کہ مراقی بیماری کے باعث بے ہوش ہو کر فرش پر گر پڑتا اور ہمیشہ سلسل بول کی مرض میں مبتلا تھا۔

یہ بھی نقص تھا کہ قرآن بھی حفظ نہ تھا۔ وغیرہ

جس سے ثابت ہوا کہ احمد عربی ﷺ میں بھی وہی ہر ایک نقص تھا، جو ان کے پورے غلام، غلام احمد (مرزا قادیانی) میں تھا۔

اب احمدی بتائیں کہ حضرت علی کو جو احمد عربی کا واقعی غلام اور باعث افتخار تھا، غلام احمد قادیانی پر، جو اپنے عمل ہی سے احمد عربی کے لئے باعث ننگ وعار ہے، کیوں فوق نہیں۔

دوسرا سوال اس سے یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر غلام احمد قادیانی کے عمل سے اسکے آقا احمد عربی کا عمل ثابت ہے، تو کیوں وہی عمل رسالت کی تکذیب پر دلیل نہیں۔

تیسرا سوال یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ میں وہ نقص نہ تھے جو مرزا قادیانی میں تھے تو مرزا قادیانی اپنے نقصوں کے ساتھ کیونکر آنحضرت ﷺ کا بروز ہو کر نبی ہے۔

چوتھا سوال یہ ہے کہ جب حضرت علیؓ کو بلحاظ عمل مرزا قادیانی پر فوق ہے، تو مرزا کو حضرت علیؓ کے کسی غلام پر بھی جو اپنے آقا کا کامل مظہر ہو کیونکر فوق ہے۔

پانچواں سوال یہ ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کا عمل آنحضرت ﷺ کے غلاموں کے کسی غلام کا بھی بعض اخلاقی امور میں مقابلہ نہیں کرتا ہے، تو آنحضرت ﷺ کے اخلاق کا جو تمام انبیاء کے کمالات کے جامع تھے کیونکر مظہر ہو سکتا اور بروزی نبی بن سکتا ہے۔

چھٹا سوال یہ ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کو بلحاظ پوری غلامی اور اطاعت آنحضرت ﷺ نبوت ملی ہے تو دوسروں کو آنحضرت ﷺ کے بعد تا قیامت اس نبوت میں کیوں حق نہیں ہے۔ کیا مرزا قادیانی پر ہی آخری نبوت ختم ہوئی ہے اور خاتم النبیین خدا کا کلام نہیں ہے؟

ساتواں سوال یہ ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کی پوری غلامی سے نبوت مل سکتی ہے، اور آنحضرت ﷺ کے بعد سوا غلام احمد قادیانی اور کوئی نبی نہیں ہے، تو پھر صحابہ کرام کی پوری اطاعت یا غلامی پر کیا دلیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آٹھواں سوال یہ ہے کہ جب صحابہ کرام عدم نبوت کے باعث آنحضرتﷺ کے پورے غلام ثابت نہ ہوئے، تو ان کی نافرمانی میں کیا شک ہے۔

دسواں سوال یہ ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت جو تابعین اور تبع تابعین کلّھم کو نافرمان دکھاتی ہے کیوں لعنت سے اڑانے کے قابل نہیں۔

اس ضمن میں ناظرین کو ایک ہی مسلّمہ سے جو شروع سوال میں درج ہے، دس طرح استدلال کر کے طریقہ استدلال بتا دیا ہے اور ہر بار علم کلام کی رو سے مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلّمات کو بھی قائم رکھ کر اس کا دعوی نبوت اڑا دیا ہے۔ اور آخری بار علماء کی لعنت کو جو اس دعوی سے مستلزم ہے جائز کر کے دکھا دیا ہے کیونکہ احمدیوں نے مرزا قادیانی کو آنحضرتﷺ کا کامل بروز مان کر خاتم النبیین کی حقیقت کو مٹا دیا ہے۔

اب ناظرین خود ہر ایک سوال پر نیا سوال کر کے استدلالی قوت کو بڑھائیں اور احمدیوں کے اصولی اختلاف کو دور کر کے ان کو ہوش میں لائیں۔

۲۔ خدا تعالی نے آنحضرتﷺ کو قرآن مجید عطا کر کے اس کے کلمہ کلمہ کو علم حکمۃ سے پر کیا ، اور اس میں تمام دینی اور دنیوی صداقتوں کو جمع کیا۔ اور کسی جزوی حقیقت کو بھی، جسکا جاننا انسان کے لئے ضروری تھا، نہیں چھوڑا۔ جس کے باعث آنحضرتﷺ کو بھی سراجاً و قمراً منیرا کہا گیا اور شمس الضحی اور بدر الدجی نے دنیا (صفحہ ہذا کی آخری سطر موجود نہیں) (کو منور کیا.. بہا)

(مرزا قادیانی نے) قرآن مجید کے صریح احکام

و اعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لا تفرّقوا ۔الصّلح خیر ، انّما المؤ منو ن اخوۃ

وغیرہ کا بھی انحراف کر کے زحمۃ للمسلمین ہونے کا ثبوت دیا۔ امت محمدیہ سے تفرقہ کر کے مسلمانوں کو ہی کافر کہنے لگا، اور ان بیگناہوں کو بھی نہ چھوڑا جنہوں نے مرزا قادیانی کو نہ کبھی دیکھا اور نہ سنا ۔ اور ان کو بھی نہ چھوڑا جنہوں نے مرزا قادیانی کو شریف بھلا مانس سمجھا، اور الہاموں کی خاطر قرآن کو چھوڑا۔ اور آنحضرتﷺ کا نائب بن کر منکرین کو صرف کافر کہہ چھوڑا۔ اور جماعت کو بھی مسلمانوں کی تکفیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے چھوڑا۔کلمہ گوؤں سے ہی ہر ایک تعلق چھوڑا، یہاں تک کہ موت کے بعد ان کا جنازہ بھی چھوڑا۔

اب احمدی حضرات بتائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو جو زحمۃ للمسلمین ہے رحمۃ للعالمین کے نائب ہونے کا کس طرح حق ہے۔

اس سوال میں زحمۃ للمسلمین ایسا جامع کلمہ ہے کہ اس کو یاد رکھنے سے مرزا غلام احمد قادیانی کے حال کا فوٹو سامنے آجاتا ہے جس سے دعوی نیابت آنحضرتﷺ خاک میں مل جاتا ہے۔

۳۔ آنحضرتﷺ کے مقابل مرزا قادیانی اس قدر نسبت بھی نہیں رکھتا جس قدر پہاڑ کے آگے ذرہ، یا دریا کے مقابل قطرہ۔اللہ تعالی نے رسول کریم رحمۃ للعالمین ﷺ کو اپنی کامل اکمل اتم جامع جمیع کمالات کتاب سے ممتاز کیا، اور اس کا نام قرآن اسلیئے رکھا کہ اس کو قرأت میں لانا اور حفظ کرنا لازم تھا۔لاکن مرزا غلام احمد قادیانی کو ایک الہام بھی ایسا نہ ہوا جس کا حفظ کرنا یا پڑھنا ضروری تھا، یا جس نے کوئی اختلافی مسئلہ مثلاً رفع یدین آمین وغیرہ کا فیصلہ کیا۔

رسول خداﷺ نے خلق عظیم سے تمام انبیاء کے اخلاق پر احاطہ کر کے گالی دینے والوں کا جواب بھی دعا سے دیا، اور مرزا غلام احمد قادیانی نے حتی الوسع ہر ایک گالی اور طعن تشنیع کے استعمال سے دل ہلکا کیا، اور اپنی اس ناملائم تہذیب کو اپنی کتابوں میں پر کر کے ہمیشہ کے لئے یادگار کیا۔

اب احمدی بتائیں کہ مرزا (قادیانی)، آنحضرتﷺ کا کیونکر بروز تھا جس کے زعم میں وہ نبی بن کر کلمہ گووں کو ہی کافر کہتا رہا۔

۴۔ حضرت ابا بکر صدیق، عمر فاروق، عثمان غنی اور علی مرتضی وغیرھم پر مرزا غلام احمد قادیانی کو کیونکر فوقیت ہے۔انہوں نے تو خدا تعالی کی رضا کے لئے گھر بار، مال و دولت اور سب تعلقات کو چھوڑ کر ہجرت کو اختیار کر لیا۔اور مرزا غلام احمد قادیانی نے خدا کی رضا کے لئے لوگوں کے مال سے مکانات، باغات اور اراضیات کو آراستہ کر کے اولاد کو ان کا مالک بنا دیا۔ایک مینار کی نظیر کافی ہے جسکے بہانہ پچاس ہزار روپئہ وصول ہو کر مکانات پر خرچ آگیا۔صحابہ کرام نے ساری عمر آنحضرتﷺ سے ذاتی ملاقات کا شرف حاصل کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورقرآن مجید خود حضور علیہ السلام سے سیکھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت ﷺ نے بزعم مرزا قادیانی کبھی خواب میں آ کر شرف ملاقات بخشا۔

صحابہ نے مسلمانوں میں وحدت قائم کر کے ملکی فتوحات ...حاصل کی......(اور مرزا قادیانی نے مسلمانوں میں تفرقہ قائم) کر کے اوروں کی طرح ایک اور فرقہ بڑھا دیا۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی کو حضرت ابا بکرؓ و حضرت عمرؓ و حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ سے کیونکر فوقیت ہے۔اور جب ان کا شخصی انکار موجب کفر نہیں، بلکہ شریعت کا انکار موجب کفر ہے،تو مرزا قادیانی کا شخصی انکار کیوں کر موجب کفر ہے۔

۵۔ آنحضرت ﷺ نے بالواسطہ قرآن تمام کمالات انبیاء کو اپنی ذات واحد میں ثابت کر کے خاتم النبیین کی حقیقت کو دکھا دیا اور خدا تعالی نے اپنے وعدہ یستخلفنّھم فی الا رض سے کامل متقیوں کو مثیل انبیاء فرما دیا ہے۔اسلئے خلفاء راشدین اور دیگر مصلحین اور مجددین کو مثیل انبیاء کا ہی رتبہ ملا ہے۔لیکن انہوں نے قرآن کو ہی سب کا امام قرار دے کر اپنے منکرین کو کافر نہیں کہا ہے۔اور مرزا غلام احمد قادیانی نے کلمہ گووں کو ہی کافر کہا ہے۔اور یہ ترجیح بلا مرجحہ ہے اور یہی خود غرضی ہے۔

دوم، اگر مرزا قادیانی کی طرح آج تک کوئی اور نبی نہیں ہوا ہے، تو خدا تعالی نے خا تم النبیین میں النبیین کو کیوں بصیغہ جمع رکھا ہے۔جس سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کو قرآن سے کامل مس نہیں ہوا ہے، جس سے ان کا دل بھی پورا پاک نہیں ہوا ہے، کیونکہ خدا نے لا یمسّہ ا لا المطھّرو ن بھی کہا ہے۔

اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کامل متقی بھی نہیں ہوا ہے، کیونکہ متقیوں کو خدا نے علم کا وعدہ دیا ہے اور اس کو و اتقوا اللہ و یعلکم اللہ میں ظاہر کیا ہے۔

اور جب مرزا غلام احمد قادیانی قرآن کا عالم ہی نہیں ہوا ہے تو وہ خشیۃ اللہ سے بھی محروم رہا ہے ۔کیونکہ علماء کا خاصہ ہی خشیۃ اللہ ہے، جس کو خدا تعالی نے انّما یخشی اللہ من عبا دہ العلماء میں ظاہر کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم، اگر النبیین کو جو بصیغہ جمع ہے، مرزا قادیانی نے صرف اپنی ذات اور اپنی اولاد پر عائد کیا ہے، تو رسول خدا بھی خاتم النبیین نہیں ہوا ہے جس سے ۱۴ سو سال سے سلسلہ نبوت ہی بند رہا ہے۔

اب اس میں کیا شک رہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دونوں خاتم اور النبیین کی حقیقت کی عدم واقفیت سے ثابت کر دیا کہ اس کو قرآن کی اعلی حقیقتوں سے مس ہی نہیں ہوا ہے جس کے باعث اسکی فرضی نبوت سے کلمہ گووں پر کفر ہی گرا ہے۔

اب احمدی حضرات بتائیں کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی اہل غرض بھی تھا اور اسکو قرآن سے کامل مسّ بھی نہ تھا، جسکے باعث وہ کامل مطہر بھی نہ تھا، تو وہ کس طرح آنحضرتﷺ کا پورا نائب اور خلاف جمہور ایک نیا نبی تھا۔

۶۔ مرزا نے اپنے الہاموں کو قرآن پر مقدم کیا کہ جو مجھے نہیں مانتا وہ باوجود صوم وصلوۃ، اقرار توحید اور حج وزکوۃ، بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اور مرزا محمود احمد اور مولوی نور الدین نے ان الہامات کو بدر اور تشحیذ الاذہان اپریل ۱۹۱۱ء کے ۲۸ صفحوں میں مشرع کر کے مرزا قادیانی کے منکر کو کافر ثابت کیا اور خواہ.. مسلمانوں سے..کا اثر ڈالنے کے لئے دھوکا دیا کہ ہمارے نزدیک کلمہ گو کافر...(کافر نہیں)

اور یہ اسلئے کہا کہ ان کے نزدیک سوا انکے اور کوئی کلمہ گو حقیقتاً کلمہ گو بھی نہیں ہوسکتا۔ اور یہی دھوکا تھا کہ یہ دھوکہ بازی نہ ہو، تو مرزا قادیانی کے ماننے اور نہ ماننے کا خیال یکساں ہو کر مسلمانوں کو احمدی سلسلہ کی طرف متوجہ نہیں کرتا۔

اب احمدی حضرات بتائیں کہ جب وہ خود سکھ، آریہ، عیسائی وغیرہ کو کلمہ سے مشرف باسلام کرتے ہیں تو کلمہ گو، باوجود صوم وصلوۃ اور حج زکوۃ کیوں کافر ہیں۔

جب مرزائیوں کے نزدیک دوسرے کلمہ گو مسلمان کافر ہیں، تو دوسروں کے نزدیک مرزائی کیوں کافر نہیں ہیں اور جب دونوں کافر ہیں، تو مسلمان کون ہیں۔

دوم، خدا تعالی نے مسلمانوں کو آپس میں ایک دوسرے کو کافر کہنے اور کفر کا لقب دینے سے منع فرمایا ہے اور یہ لا تقولوا لمن القی الیکم السّلام لست مومنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا تنا بزوا با لالقا ب ،

سے ثابت ہے۔اب قرآن کے احکام سچے ہیں یا مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام جو قرآن مجید کے صریح احکام کی تکذیب کرتے ہیں۔

۷۔الیو م الکملت لکم دینکم سے قرآن مجید کی تکمیل ہو چکی ہے۔اب کسی اور الہامی امرو نہی کی ضرورت نہیں رہی ہے البتہ قرآن کی تصدیق میں یا پیشگوئی کے رنگ میں الہام ہونا سعادت کی نشانی ہے سچی پیش گوئی کا ثبوت اسکا وقوعہ ہے۔جس الہام کا وقوعہ نہ ہو، وہ جھوٹا یا القاء شیطانی ہے۔

محمدی بیگم کا آسمانی نکاح جو اپنے ساتھ لا تبدیل لکلمات اللّٰہ کی تحدی بھی رکھتا تھا، وقوع میں نہیں آیا۔اسلئے وہ جھوٹا ہے۔اور جب ایک الہام جھوٹا ہے تو دوسرا جو قرآن کے صریح احکام کے خلاف ہے کہ جو مجھ کو نہیں مانتا، وہ مسلمان بھی نہیں ہو سکتا

کیونکر سچا ہے۔

۸۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کو یہ الہام ہوا کہ:

مرزا مسرف کذاب ہے۔تین سال کے اندر ۴۔اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو گا۔

اس پر مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ الہام ہوا کہ:

فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔یعنی اے ڈاکٹر عبدالحکیم تو آسمانی عذاب سے ہلاک ہو گا

پھر ڈاکٹر عبدالحکیم کی تحریر پر مرزا قادیانی کو الہام ہوا کہ:

تیرا دشمن عبدالحکیم جھوٹا ہے۔ہم نے تیری عمر کو بڑھا دیا اور وہ تیرے سامنے اصحاب فیل کی طرح ہلاک ہو گا۔

اس کے مقابل ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو یہ الہام ہوا کہ:

اگر مرزا کی عمر بڑھائی گئی تو تیری پیش گوئی کی میعاد سے اس کا تجاوز نہیں ہو گا۔اور تو ہی فتح مند ہو گا۔

اب صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا ہر ایک الہام ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

متعلق جھوٹا نکلا اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان کا ایک ایک الہام مرزا قادیانی کی موت کے متعلق سچا نکلا۔

اگر مرزائیوں کا یہ خیال ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان، مرزا نبی کا (مرتد تھا)..ان پر یہ سوال ہے کہ کس مرتد نے آج تک خدا تعالی کے نبی کو چیلنج میں جھوٹا کیا۔

دوم، جب ڈاکٹر عبدالحکیم خانصاحب کے نزدیک مرزائی جھوٹے ہیں، اور مرزائیوں کے نزدیک وہ خود جھوٹے ہیں، تو اس سے لازم آیا کہ جھوٹوں کے الہام بھی سچے ہو سکتے ہیں۔

اب احمدی بتائیں کہ مرزا نبی کی سچائی پر ان کے بعض الہام کیونکر حجت ہو سکتے ہیں جب کہ جھوٹوں کے الہام بھی سچے ہو سکتے ہیں۔

۹۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہاموں کے ساتھ زیادہ اجزاء خوابوں کا سلسلہ تھا، اور اس وحی من وراء حجاب پر ان کو پورا یقین تھا۔ اسی بنا پر نئی بیوی کے آثار سے ایک عظیم الشان پیشگوئی کا اشتہار دیا کہ اس کے بطن سے ایک بے نظیر لڑکا ہوگا۔

لیکن جب لڑکے کی جگہ لڑکی کی صورت کو دیکھا، تو کہہ دیا کہ مجھ کو مغالطہ لگا۔ جب لڑکا دیکھا جائے تو اس کی تعبیر لڑکی ہوتی ہے، اور لڑکی کا لڑکا۔

تعبیر کی صحت کے بعد پھر آثار پر مرزا غلام احمد قادیانی نے اشتہار دیا کہ پسر موعودہ ۹ ماہ یا حملی میعاد سے تجاوز نہیں کرے گا۔

آخر موعود بچہ بھی اشتہار اوڑا کر اور اپنی خوشی میں آسمان پر فرشتوں کو بھی خوشی دکھا کر، اور بہت سا روپئہ بھی خرچ کرا کر، راہی ملک بقا ہوا، اور ایک سبز اشتہار مشتمل بر سبز اوراق اپنی یادگار چھوڑا۔

لیکن لیکھ رام کی موت کی خواب کے پورا ہونے پر ایسا دل دلیر ہوا کہ صاف لکھ دیا کہ میری وحی اور قرآنی وحی میں خدا نے فرق نہیں رکھا۔

اب احمدی حضرات بتائیں کہ جب عبداللہ آتھم کے رجوع بحق سے اس کی موت کے بارہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا خواب اپنی سال کی میعاد سے تجاوز کر گیا اور اس کے مقابل ایک اندھے کا خواب جس کا

www.KitaboSunnat.com

حوالہ عصائے موسیٰ میں بھی ہے کہ

عبداللہ آتھم سال کے اندر نہیں مرے گا

مشتہر ہو کر حرف بحرف پورا ہوا، تو مرزا قادیانی کی وحی کو اس اندھے کی وحی پر ترجیح کا کیا حق رہا۔

۱۰۔ مرزا قادیانی نے قرآنی وحی جلی پر اپنی وحی خفی کو بھی مقدم کر کے اللہ تعالیٰ کے قانون

فا ذا جاء اجلهم (کہ انسانوں کی اجل یا مقررہ موت سے ایک سیکنڈ بھی آگے پیچھے نہیں ہوتا)

کو غلط کر مارا،

اور اپنی وحی کو سچا کرنے کے لئے رجوع بحق کی آڑ میں انجام آتھم کو ۴۸ صفحہ تک لکھ مارا

اور اسی آڑ میں آسمانی نکاح والی سے دوسرے کا ناجائز تعلق ثابت کر کے ۸ صفحہ کا اشتہار ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو مشتہر کر مارا،

اور مولویوں کو بھی اسی آڑ میں رکھ کر بدفطرت، ملعون اور تاریکی کے فرزند کر مارا۔

جس سے خدا تعالیٰ کے صریح احکام انّما المومنون اخوہ و لا تلمزوا انفسکم و لا تنابزوا بالالقاب پر بھی اپنی وحی کو ہی مقدم کر مارا۔

آخر خدا نے اپنے قانون فا ذا جاء اجلهم لا یستأخرون ساعة و لا یستقدمون کی غیرت کھا کر رجوع بحق کی آڑ کو، جو مرزا غلام احمد قادیانی کے الہاموں کی باڑ تھی، الٹا کر مارا۔

اسی قانون نے مرزا غلام احمد قادیانی کی درازیء عمر کے الہام کو بھی الٹا مارا۔

اور اسی قانون نے باوجود الہام الرحیل الرحیل لاہور لے جا کر مارا۔

اور باوجود الہام: مباش ایمن از بازی روزگار، ذلت کا نشانہ بنا کر مارا۔

احمدی بتائیں کہ.....رجوع بحق کو ہاتھ مارا تو اس...کی آڑ میں مرزا نے الہامی پیش گوئی سے عبداللہ آتھم کو کیونکر مارا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے غلط الہاموں نے مرزا قادیانی کو خود بیقرار کر مارا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو آسمانی منکوحہ کے ناجائز شوہر نے مرزا غلام احمد قادیانی کو تا مرگ کیسا غم زدہ کر مارا۔

اور میں بھی مرزا کی نبوت کی تردید میں کمال کر مارا۔

(یادرہے کہ، کر مارا۔

الحاقی کلمہ ہے، جس میں کسی فعل کا ڈبل زور اور نتیجہ بھی ہے۔ مثلاً:

اس نے غضب کیا بیچارے کو مارا،

اور

اس نے غضب کر مارا کہ بے چارے کو مار ہی ڈالا۔

یا

اس نے اندھیر کیا کہ فیصلہ میں قانون کو مدنظر نہ رکھا،

اور

اس نے اندھیر مارا کہ سرکاری قانون کو توڑ ڈالا۔

ایسا ہی اس نے درخت کو اردگرد سے اکھیڑا بے نتیجہ ہے، اور اس نے درخت کو اکھیڑ کر مارا، بازور اور بانتیجہ ہے۔

فصاحت سے مراد وسعت معانی ہے اور بلاغت سے مراد کسی نکتہ خیال کی کمال بلوغت ہے، اور

کر مارا

دونوں پر حاوی ہے۔ پس یہ کلمہ بصورت استفہام مدعی کو اس کے دعوی اور دلیل کی اصلیت کی طرف متوجہ کرنے کی اعلی مشین ہے۔

مثلاً مرزائی اکثر یہ کہتے ہیں کہ مرزا نے یہ کیا، وہ کیا، قادیان کا چھپڑ پور کر اس کو آباد کیا، اسلامی سکول تیار کیا، سرکاری سکول اور بورڈنگ بھی تیار کیا، مولویوں کو بھی جو اچھے کھانوں پر مرتے ہیں قابو کیا، اور درس وتدریس کا بھی انتظام کیا، وغیرہ

اب : کر مارا، کی استفہام سے دیکھو کہ مرزا کا دعوی نبوت کیسا بے دلیل ثابت ہے۔ مانا کہ مرزا نے یہ کیا، وہ کیا، لیکن

اس نے اوروں سے یا سرسید سے بڑھ کر کیا کر مارا۔

نبوت کا دعوی ہی کر مارا جس سے خاتم النبیین کی حقیقت کو الٹ پلٹ کر مارا،

اور کلمہ گووں کی ہی تکفیر میں غضب کر مارا،

جس سے اسلام کے اصول کو توڑ کر اندھیر کر مارا،

گویا اپنے سلسلہ میں اسلام کو جڑ سے ہی اکھیڑ کر مارا۔

ناظرین اس الحاقی کلمہ کو یاد رکھیں جس نے اپنی فصاحت اور بلاغت سے مرزا کے دعوی نبوت کو باطل کر کے حق کا اظہار کر مارا،

اس لئے میں نے بھی کر مارا، کی باربار تکرار کر مارا)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اس لئے نبی ہے کہ وہ احمدیوں کے نزدیک آنحضرتﷺ کا بروز اور نائب ہے، تو یہ بھی قاعدہ ہے کہ اصل نائب منیب کا ظل ہوتا ہے، جو اپنے افعال سے منیب کی شناخت کراتا ہے۔

پس احمدیوں پر ان باتوں کا ثابت کرنا واجب ہو گیا کہ آنحضرتﷺ نے، جن کا مرزا قادیانی بروز اور نائب تھا، کون سے نکاح کے متعلق پیش گوئی کر کے اس کو مشتہر کرا دیا اور خدا نے اسکو غلط کر دکھایا۔

اور کس مرید نے آپ کو الہامی چیلنج میں شکست دے کر جھٹلا دیا،

یا کون سے باغات اراضیات کو اپنی ملک قرار دے کر اولاد کو وارث بنا دیا،

یا کن قرض خواہوں کو براہین احمدیہ کے تقاضا کی طرح صرف گالیوں سے ہی دھمکا دیا،

یا کس عدالت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح انذاری پیش گوئیوں کو قرق کرا لیا،

اور کس بیوی نے ناحق طلاق پا لیا۔

اور کس بیوی نے ہوائے نفس کے پیچھے لگا کر باغ کی رجسٹری میں جھوٹ بلوا لیا اور فریب کرا لیا۔

(مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بیوی نصرت جہان کو میرے مریدانہ زمانہ میں تین دفعہ بٹالہ آ کر بھی دو دو تین تین راتیں میرے ہاں قیام فرما دیا۔ باغ کا اس قدر شوق تھا کہ اس کے انتظام کی خاطر مجھ کو اپنے پاس بلا لیا اور اس کو اپنے نام منتقل کرانے کے لئے مرزا سے جو قانوناً پہلی اولاد کے حق ورثہ جدی کو تلف نہیں کر سکتا تھا جھگڑا کیا۔ اس کش مکش میں بیوی کے زیر ہو کر رجولیت کو جو مرد کا خاصہ ہے گرا دیا۔ یعنی اللہ تعالی کے قانون الرجال قوامون علی النساء کے خلاف عمل کر کے بیوی کو ہی اوپر چڑھا لیا۔ گویا خود عورت بن کر بیوی کو مرد بنا دیا۔ پھر میں نے بہ تعمیل حکم بٹالہ آ کر مفتی احمد بخش رجسٹرار بٹالہ اور اس کے رجسٹری نویس کو اپنے ہمراہ لے کر ۲۵ جون ۱۸۹۸ء کی شام کو مرزا کے مکان کے اوپر کی منزل پر پہنچایا۔ مرزا خدا بخش، مولوی نور الدین اور حکیم فضل الدین کو بھی بولا لیا۔ بیوی کا ہزار ہا روپیہ کا سونے کا زیور جو قومی چندہ سے بنا تھا، خادمہ کی معرفت آ گیا۔ پانچ ہزار میں جو قیمت باغ تھی ایک ہزار کا نوٹ بھی دکھلا وہ دکھا دیا اور مرزا قادیانی نے قیمت باغ کو رجسٹرار کے روبرو وصول پا لیا اور وثیقہ بیوی صاحبہ کو پہنچا کر دکھا دیا۔ اور پھر سب کو سونے کے لئے رخصت کر کے سونے والی کو ہی سونے کا انبار گن گن اٹھا دیا۔ اب مولوی نور الدین صاحب ہی جن کی آنکھوں کے سامنے یہ جھوٹ اور فریب کا معاملہ پیش آ گیا لا تکتموا الشھادۃ کو یاد کر کے جواب دیں کہ کیا وہ نبی بھی جس کا مرزا بروز تھا بیوی کی محبت سے یہی چال کر کے دکھا گیا، یا ان کنتن تردن الحیوۃ الدنیا ...ہی فرما گیا۔ فرضی رجسٹری کے بعد جلد مرزا قادیانی نے مینار کے بہانے دو ہزار کے قریب اڑا کر بیوی کو نصرت جہان بیگم بنا دیا اور مریدوں کو صرف الہام: پائے محمدیاں بر مینار بلند تر محکم افتاد، سے بھلا دیا کہ خدا تعالی کا بھی یہی وعدہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ہم نے مینار کو بنالیا تو اسی وقت اس نے ہمارا قدم دنیا میں جمادیا۔ بادشاہت کی خوشی میں بعض نے تو مینار...)

یا کب کرشن کے عقائد مشرکانہ کی تردید کے بغیر ہی اس کا بروز ہونے کا دعوی کیا اور انت منّی و انا منك کہکر اپنی ذات کو خدا کی ذات سے ملادیا اور اس شرک کو توحید میں پھیلا دیا بلکہ آپ نے تو انّما بشر مثلکم یو حی الیّ ہی فرمادیا۔ جب ایسے افعال آنحضرت ﷺ کے ذمہ ثابت نہیں، تو کس نسبت نے مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ کا بروز اور نائب بنادیا۔

۱۲۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی، آنحضرت ﷺ کا بروز بنا، عیسی کا بھی بن کر عیسی بن گیا۔ اور اس تناسخ کو آیت

و ضرب اللّه مثلاً للذین آمنوا امرأة فرعون اذ قالت ربّ ابن لی عندك بیتاً فی الجنّة و نجّنی من فرعون و عمله و نجّنی من القوم الظّالمین ۔ و مریم ابنت عمران الّتی احصنت فرجها فنفخنا فیه من روحنا و صدّقت بکلمات ربّها و کتبه و کانت من القانتین (التحریم: ۱۱۔۱۲)

سے کشتی نوح میں اس طرح ظاہر کیا۔:

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ اس زمانہ میں ایک شخص ہوگا کہ پہلے مریم کا مرتبہ اس کو ملے گا۔ پھر اس میں عیسی کی روح پھونکی جائے گی۔ تب مریم میں سے عیسی نکل آئے گا۔ یعنی وہ مریمی صفات سے عیسی کی صفات کی طرف منتقل ہو جائے گا۔ گویا مریم ہونے کی صفت نے عیسی ہونے کا بچہ دیا۔

مرزا قادیانی نے جو پہلے مریم بنا اور پھر اسی کا بچہ بن کر عیسی بنا، اپنے مریم ہونے کے الہامات کو بھی اسی جا اس طرح لکھا

انّی لكِ هذا یعنی اے مریم تو نے یہ نعمت کہاں سے پائی۔

یا مریم اسکن انت و زوجك الجنّة نفخت فیك من لدنی روح الصدق یعنی مریم تو معہ اپنے دوتوں کے بہشت میں داخل ہو۔ میں نے تجھے اپنے پاس سے صدق کی روح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھونک دی۔

فاذا جاء المخاض الی جزع النّخلة قالت یا لیتنی متّ قبل ھذا و کنت نسیا منسیا ۔ پھر مریم کو جو مرادا س عاجز سے ہے، درد زہ تنہ کھجور کی طرف لے آئی۔ تب مریم نے کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مرجاتی اور میرا نشان باقی نہ رہتا۔

ما کان ابوك امرء سوء و ما کان امّك بغیّا لوگوں نے کہا کہ اے مریم تو نے یہ مکروہ اور قابل نفرین کام دکھلایا ہے جو راستی سے دور ہے تیرا باپ اور تیری ماں تو ایسے نہ تھے۔

ان الہاموں نے اپنی لغویت کو تو ایک ہی فقرہ سے کہ دردِ زہ کھجور کی طرف لے آئی، ظاہر کر دیا کیونکہ قادیان میں کوئی کھجور نہیں جس کی طرف کبھی مرزا قادیانی کے پیٹ کے درد نے کھینچا، اور اس نے کشمیری بولی میں کہا کہ کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور میرا نشان باقی نہ رہتا۔

اب احمدی صرف یہ بتائیں کہ جب مرزا قادیانی آیت مذکورۃ الصدر کا مصداق ہو کر مریم بنا، اور مریم ہونے کی صفت سے عیسی ہونے کا بچہ دیا، اور وہ بچہ مرزا قادیانی نکلا، تو وہ فرعون کی عورت کیوں نہ بنا، اور اس صفت سے بھی کوئی بچہ جنا۔

دوم، ضرب اللّٰہ مثلاً للذین آمنوا میں صیغہ جمع کا ہے جس میں خدا نے عام مومنوں کو امرأۃ فرعون و مریم ابنت عمران کے کامل ایمان کی طرف متوجہ کیا، تاکہ مومن مرد اور مومن عورتیں اعلیٰ نظیر معلوم کریں کہ عورتوں نے بھی کیا کیا کمال کیا۔ لیکن مرزا قادیانی نے صرف اپنے تئیں اس آیت کا مصداق کیا۔ اب مرزا غلام احمد قادیانی کو کیونکر قرآن سے مسّ تھا۔

سوم، مرزا قادیانی پہلے مریم بنا۔ پھر آپ ہی اپنا بچہ ہو کر عیسی ہو نکلا۔ اور حضرت عیسی کی روح کو اپنے اندر داخل کیا تو یہ کیوں تناسخ نہ ہوا۔

چہارم، جب مرزا غلام احمد قادیانی نے انت منّی اور انا منك سے خدا کی ذات اور صفات میں شرک کر کے اسلام میں شرک داخل کیا، اور تناسخ کو بھی تصدیق کیا اور قرآن سے مسّ ہونے کا بھی ثبوت نہ دیا تو وہ کیونکر عیسی بن گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ قیاس بھی غلط تھا کہ رسول خدا مثیل حضرت موسی تھا، اور حضرت موسی کے لئے حضرت عیسی تھا۔ پس آنحضرت ﷺ کے لئے بھی ایک عیسی کا ہونا لازمی تھا۔

موسی صرف ایک قوم کے لئے تھا۔

اور دوسرا یہ کہ توریت کے ساتھ انجیل کا تتمہ مقدر تھا۔

لیکن آنحضرت ﷺ کو خدا تعالی نے تمام قوموں کے لئے مبعوث کیا اور آپ ﷺ کی کتاب کو بھی تمام کتب کا مہیمن کر کے ایسا کامل اکمل اتم کیا کہ اس کے بعد کسی اور کتاب کا نازل ہونا ضروری نہ رہا۔

حضرت موسیؑ نے اپنے تئیں عیسیؑ کا محتاج کہا اور حضرت عیسیؑ نے حضرت احمدؐ عربی کا، لیکن احمدؐ عربی نے الیوم اکملت لکم دینکم کہکر اپنے تئیں کسی اور نبی کا محتاج نہیں رکھا۔

اب احمدی بتائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی آنحضرت ﷺ کے لئے کیونکر عیسی ہوا۔

دوم، خدا تعالی نے قرآن مجید کی تعلیم کو یہ شرف بخشا کہ اس کے کامل اتباع سے کامل مومنوں کو مماثلت انبیا کا بھی وعدہ دیا اور اس وعدہ کو وعد اللّٰہ الّذین آمنوا منکم و عملوا الصّالحات میں ظاہر کیا۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے صیغہ جمع کو چھوڑ کر صرف اپنے آپ کو ہی اس وعدہ کا مصداق سمجھا۔ اس سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی کو قرآن سے کامل مسّ نہ تھا۔ جس سے یہ بھی ثابت ہے کہ اس کے عیسی ہونے کا دعوی بھی باطل تھا۔

۱۴۔ یہ کہ مرزا: مسیح موعود ہے، مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی اصطلاح ہے۔

جن کا یہ خیال ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان پر ہے، انہیں کا یہ خیال ہے کہ وہ کسی وقت آسمان سے نازل بھی ہوگا۔ اور جن کے نزدیک وہ فوت ہو چکا ہے ان کا ہرگز یہ خیال نہیں کہ مسیح ابن مریم آئے گا۔ گویا مسیح ابن مریم کی آمد کا خیال اسکے رفع آسمانی سے مشروط ہے۔

پس جب مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک رفع آسمانی، جو شرط ہے، باطل ہے، تو مشروط بھی باطل ہے۔ اذا فات الشّرط فات المشروط مسلّم امر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب احمدی بتائیں کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت مسیح ابن مریم کو مار چکا ہے، تو اس کی آمد کے غلط خیال سے کیونکر فائدہ اٹھا کر مسیح موعود کہلا سکتا ہے۔

دوم، یہ قیاس (کہ نصاری کی کمال بداعمالی پر مسیح کی روح نے آسمان سے جوش مار کر مرزا میں نزول کیا، اس لئے وہ مسیح موعود ہوا) ایک ڈھکوسلہ ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آیت

فلمّاتو فّیتنی کنت انت الرّقیب علیھم

کو بار بار وفات مسیح پر پیش کیا ہے کہ وہ مر چکا اور اسکا دنیا سے کوئی تعلق نہیں رہا ہے۔ قیاس منطقی اس طرح پر کیا ہے کہ اگر توفّیتنی میں توفّی کے معنی روح قبض کرنے کے نہیں، بلکہ پورے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لینے کے ہیں تو مسیح کو اپنے نزول پر دنیا کے سب حال معلوم ہونے والے ہیں، لیکن خدا کے حضور میں یہ کہنا کہ جب تو نے مجھ کو پورے جسم کے ساتھ آسمان پر اٹھا لیا، تو اس کے بعد مجھ کو قوم کا حال معلوم نہیں رہا، صریح جھوٹ ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ فلمّا تو فّیتنی سے یہی مطلب ہے کہ جب تو نے میری روح کو قبض کیا تو میرا دنیا سے کوئی تعلق نہ رہا۔،

اب مرزا غلام احمد قادیانی کا یہی بیان کہ مسیح مر کر دنیا سے تعلق کھو چکا، اس کے دعوی مسیح موعود کو رد کرنے کے لئے کافی ہے کیونکہ جب حضرت مسیح کی موت سے اسکی روح کو دنیا کی خبروں سے تعلق نہ رہا، تو اس نے آسمان سے کس طرح جوش مار کر مرزا قادیانی میں حلول کیا۔

۱۵۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعوی بھی ہے کہ

ابن مریم کی حدیث میں ابن مریم سے مراد، مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

یہ بھی کمال جعل سازی ہے، جو آج تک کسی کی نظر سے نہیں گذری ہے۔ مرزا قادیانی نے پہلے اس حدیث کے نشانوں کو اس طرح قائم کیا کہ انگریزوں کو دجال کہا، ان کی ٹرین کو گدھا، تنعم کے اسباب کو بہشت ،اور جیل خانوں کو دوزخ کہا، وغیرہ

اور پھر انگریزوں کو محسن اور ان کے انتظاموں کو برکات اور اپنی ۲۲۔۲۳ سالہ تالیفات کو انکی خدمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دیا۔

اب دونوں متضاد بیانوں سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو خود ابن مریم کی حدیث پر اعتبار نہ تھا۔صرف مسیح موعود بننے کا حیلہ تھا کیونکہ اسکے نشانوں کو قائم بھی کیا اور پھر مٹا بھی دیا۔جب ابن مریم کی حدیث کے نشانوں سے کوئی نشان قائم ہی نہ رہا،تو اس کے غلط ہونے میں کیا شک وشبہ باقی رہا۔

اب احمدی بتائیں کہ اگر ابن مریم سے مراد مرزا غلام احمد تھا،تو دجال جسکو اس نے قتل کرنا تھا،کون تھا۔(...مرزا غلام احمد قادیانی نے..انگریزوں کو دجال اور ریل گاڑی کو ان کا گدھا کہا۔دینی بے خبری کے باعث ایک آنکھ کو کانا،اور کیپ یا انگریزی ٹوپی کو جو پیشانی کو سایہ کرتی ہے،کافر بیان کیا۔ان کے تنعم کے اسباب کو بہشت اور جیل خانوں کو دوزخ ثابت کیا۔محکمہ آب رسانی کو دجال کی بارش اور بڑے بڑے بیماروں کا صحت یاب ہونا مردوں کا زندہ ہونا ظاہر کیا۔وغیرہ یہ وہ تاویلیں ہیں جنھوں نے انگریزی خوان مسلمانوں میں نئی روح اور جان ڈال کر مرزا قادیانی کی طرف متوجہ کیا۔جب کبھی علماء نے مرزا غلام احمد قادیانی سے حدیثوں کے ذریعہ مقابلہ کیا،تو نئی روشنی سے متاثر ہونے والوں نے مرزا قادیانی کو فوراً ابن مریم تسلیم کیا اور حضرت ابن مریم یا عیسی کو مردہ سمجھا۔اور پھر لا مھدی الا عیسی پر یقین کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو ہی مہدی سمجھا اور جب قتل دجال بھی اس کے مشن میں سمجھا اور انگریزوں کو ہی غلطی سے دجال سمجھا تو پھر اپنے تیئں دنیا کا بادشاہ سمجھا یہی مرزا غلام احمد قادیانی کی ترقی کا راز تھا جس کو مرزا قادیانی اور اس کی جماعت نے سمجھا،یا صرف میں نے سمجھا)

۱۶۔ ازالہ اوہام مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی کے صفحہ ۲۱۷ تا ۲۲۷ میں یہ حقیقتیں بدیہی اور واضح طور پر مندرج ہیں۔

۱۔شروع دنیا سے دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہوا۔

۲۔دجال ایک آنکھ سے کانا یعنی دینی بصیرت سے محروم ہے۔

۳۔دجال کے ساتھ بعض اسباب تنعم اور آسائش جنت کی طرح ہوں گے،اور بعض اسباب محنت وبلا دوزخ کی طرح۔

۴۔دجال کا گدھا کسی ہوائی مادہ کے زور سے چلے گا،اور اس میں شک نہیں کہ ریل گاڑیاں دخانی زور سے چلتی ہیں۔

۵۔دجال مشرق سے خروج کرے گا یعنی ہند سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔دجال ویرانوں سے خزانے نکالے گا۔یعنی زمین سے بہت فائدہ اٹھائے گا اور اپنی تدبیروں سے زمین کو آباد کرے گا۔پھر آخر باب لد پر قتل کیا جائے گا اور مسیح موعود ہی اس کے جھگڑوں کا خاتمہ کرے گا۔

اب احمدی ہوش کر کے بتائیں:

الف: ریل گاڑیوں کے مالک سوا انگریز کون ہیں؟

ب۔مشرق میں ہند کے مالک سوا انگریز اور کون ہیں؟

ج۔اپنی تدبیروں سے زمینوں کو آباد کر کے ویرانوں سے خزانے نکالنے والے سوا انگریز کون ہیں؟

جب مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک وہی بڑے دجال ہیں جنہوں نے انڈیا میں آ کر اس کو جنت نشان اور باشندوں کو مہذب انسان کیا۔اور یہ بھی دعوی ہے کہ وہی مسیح موعود ہے، جو اپنی مشن سے ان کو باب لد پر قتل کر کے انکے جھگڑوں کا فیصلہ کریگا، تو اب اس کا کیا ثبوت ہے کہ فرقہ احمدیہ گورنمنٹ عالیہ کا دلی خیر خواہ ہے

دوم، اگر دلی خیر خواہ ہے، تو مرزا غلام احمد قادیانی بغیر قتل دجال جس میں ناحق محسنوں کو ہی لپیٹا ہے کس طرح مسیح موعود ہے۔

سوم، جب مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی مسیح موعود کے ساتھ انگریزوں کا قتل لازم ہے، اور فرقہ احمدیہ اپنے مشن کو سچا جانتا ہے، تو وہ کس طرح گورنمنٹ عالیہ کا خیر خواہ ہے۔

چہارم، جب خیر خواہ نہیں، تو بدخواہ ہونے میں کیا شک ہے۔

پنجم، جب مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کو دجال بھی کہا اور محسن بھی کہا، تو اس کے منافق ہونے میں کیا شک ہے۔

ششم۔کیا منافق بھی نبی ہوسکتا ہے۔

۱۷۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعوی بھی کہ وہ مہدی تھا اور یہودی صفت علماء کو غلطیوں سے نکال کر قرآن حقائق اور معارف سکھانے آیا، غلط نکلا۔مولوی نورالدین جس نے مرزا غلام احمد قادیانی کے علوم سے زیادہ فیض یاب ہونے کا اقرار کیا، میری خط و کتابت میں قرآن دانی کا صاف انکار کیا۔اس کے تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطوں کو عجیب خط و کتابت میں جو سوالات کا دوسرا حصہ ہے، انشاء اللہ عنقریب شائع کیا جائے گا۔

جب مرزا قادیانی اپنے خلیفہ اور نائب کو بھی قرآن نہیں سکھا سکا، تو وہ کیونکر مہدی تھا۔ مرزا قادیانی نے وفات مسیح کے مسئلہ کو سرسید احمد خان مرحوم سے لیا اور... اسکو بحث سے مالا مال کیا لیکن و ما صلبوہ کی حقیقت کو جس کے ساتھ .. ان کا کشف بھی رہبر تھا، غلط ہی سمجھا۔ اس غلطی کو مولوی نور الدین نے بھی بذریعہ خط تسلیم کیا۔

شق القمر کی تشریح سے سرمہ چشم آریہ کے ۱۸ صفحوں کو پر کیا۔ لیکن شق اور انشقاق میں جو اصلی کلمہ ہے فرق نہ کیا

و ان خفتم الا تقسطوا فی الیتا می ۔الخ

و ما ملکت ایما نکم

کی حقیقت کو بھی غلط بیان کیا۔

یہ وہ غلطیاں ہیں جن کو میں نے بٹالہ کی ملاقات میں مولوی نور الدین سے بھی منوایا۔ اگر میں سچ نہیں کہتا تو سچ کو جھوٹ کرنا مولوی نور الدین پر لازم ہوگا تا کہ ثابت ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی قرآن دانی صحیح تھا۔ اور ساتھ ہی لا تقر با ھذہ الشّجرۃ اور فقلنا ضر بوہ ببعضھا کے علم سے، جو میں نے ان کو بتایا، انکار کرنا لازم ہوگا تا کہ ثابت ہو کہ مجھ کو اس پر اور مرزا غلام احمد قادیانی پر کوئی ترجیح کا حق حاصل نہیں ہوسکتا۔ ورنہ بصورت خاموشی سے ظاہر ہوگا کہ نہ مرزا قادیانی کے خلیفہ کو ہی قرآن سے مسّ ہے اور نہ مرزا کو ہی تھا، جس سے مرزا قادیانی کا دعوی مہدی باطل ہو کر ثابت ہوگا کہ اس کے منکرین کا ایسا ہی درجہ ہے جیسا کہ جماعت علی شاہ یا میاں صاحب بٹالہ کے منکرین کا۔

۱۸۔ قرآن مجید کا یہ اعجاز ہے کہ اس کی تعلیم ہر فطرت پر حاوی ہے۔ مثلاً جن کے اندر گالی برداشت کرنے کا مادہ کم ہے ان کو جزا ء سیئۃ سیئۃ بمثلھا کا حکم ہے اور جن کے اندر عفو کا مادہ ہے ان کو جزاء سیئۃ سیئۃ مثلھا و من عفی و ا صلح کا حکم ہے۔ اور جن کی اعلی فطرت ہے، ان کو بدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عوض نیکی کرنے کا حکم ہے اور یہ ادفع بالّتی ھی احسن سے ثابت ہے۔

اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو قرآن سے مسّ ہوتا تو اعلیٰ فطرت کا نمونہ دکھلا کر گالیاں دینے والوں کے حق میں آنحضرت ﷺ کی طرح دعا کرتا، یا سر سید احمد خان مرحوم کی طرح گالیاں کھا کر مخالف مولویوں کو معاف کرتا۔لیکن مرزا قادیانی نے اپنی کمزور فطرت سے گالی کا عوض گالی ہی سمجھ کر مخالفین کو گالیوں سے ایسا کوسا کہ حتی الوسع گالی کا کوئی مفہوم نہ چھوڑا یہاں تک کہ مصنف عصائے موسیٰ نے اس کی گالیوں کو ایک ڈکشنری کی صورت میں جمع کر دیا۔

اب احمدی بتائیں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی کو قرآن سے مسّ تھا، تو کیوں اس نے ہر قسم کی گالیوں سے، یہاں تک کہ مسیح اور اس کی نانیوں پر بھی بدزبانیوں سے، اپنی کتابوں کو گندہ کیا۔جس کے باعث مہذب اور شائستہ نظیروں کو مرزا قادیانی کی تصانیف سے تعلق نہ رہا۔اب مرزا قادیانی جس کو کمزوری فطرت کے باعث قرآن سے مسّ ہی نہ تھا کیونکر مہدی ہوا۔

۱۹۔ آج تک دنیا میں جس قدر اسلامی فرقوں کے بانی گذرے ہیں ان کی اصلی تالیفات سے کوئی ایسی کتاب دکھائی جائے جس میں انہوں نے بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اپنے لٹریچر کو گالی گلوچ سے مملو کر کے بدزبانی بداخلاقی کا سبق دیا ہے۔

جب تک احمدی حضرات اس سوال کا جواب... (نہ دیں اس وقت تک یہی سمجھا جائے گا) کہ اسلام کے ایسے رفارمروں میں گالی گلوچ اور درشت کلامی کا پہلا موجد مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس نے آنحضرت ﷺ کو بروز کہلا کر اس تہذیب کے زمانہ میں بھی پیروان کو گالی گلوچ کا طریقہ سکھلا کر خود اسلام کو بھی بدنام کیا ہے، اور بانی اسلام کی توہین وتحقیر میں بھی غیروں کو چھیڑ کر دلیر کیا ہے۔

۲۰۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے مہدی ہونے پر بڑی علامتیں طاعون اور ماہ رمضان میں چاند وسورج کے گرہن کو سمجھا، اور الٹا ہی سمجھا۔

طاعون نے حسب رسد اسکے مریدوں کے پکڑنے میں فرق نہیں کیا، بلکہ اس کی دعاؤں اور التجاؤں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھی کچھ لحاظ نہ کر کے اس کی چار دیواری کے اندر گھسے ہوئے مریدوں کو بھی جا پکڑا۔

اور ماہ رمضان میں چاند سورج کا یہ معاملہ تھا کہ جب مسلمانوں نے خیرامت کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تفرقہ اور باہمی جنگ وجدل سے بانی اسلام سراج اور قمر منیر یا دنیا کے روحانی آفتاب اور بدر منیر کو بدنام کیا، تو ضروری تھا کہ ظاہری آفتاب اور مہتاب کو بھی خدا اس حقیقت پر شاہد کرتا کہ زمین پر ایک روحانی عالم بھی نہیں رہا یہاں تک کہ جو سراج امۃ اور قمر الانبیاء کے بروز ہونے کا دعویدار ہوا وہ بھی:

ہندؤوں کے اسی کرشن مہاراج کا بروز نکلا جس نے روحوں اور مادہ کو ازلی ابدی قرار دے کر تناسخ کو بھی قائم رکھا۔

اور پھر انت منّی و انا منك سنا کر شرک کا مرتکب ہوا۔

اور آسمانی نکاح میں لا تبدیل لکلمات اللّٰہ کو خدا تعالیٰ کے ذمہ لگا کر اس کو جھوٹا کیا اور خود سچا ہی رہا۔

اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کے الہاموں سے بھی شکست کھا کر سچا ہی رہا۔

اور کسی الہام میں بھی اپنی بشریت کا ثبوت نہ دیا بلکہ یحمدك اللّٰہ علی عرشه سے یہی کہا کہ خدا تعالیٰ عرش پر بھی میری ہی تعریف میں مشغول ہوا حالانکہ افضل الانبیاء کو بھی خدا تعالیٰ نے ایک اندھے پر ذرا سی عدم توجہ سے عبس و تولّی ..ہی کہا، اور غریبوں پر امیروں کو ترجیح دینے سے روکا اور دولت کو ورثہ بنانے سے منع کیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے تعلّی میں کمال کر چھوڑا۔ الہام فاینما تولّوا فثمّ وجه کا مطلب ریویو آف ریلی جنز میں یہ لکھوا چھوڑا کہ

جدھر مرزا نے منہ کر چھوڑا، ادھر ہی خدا نے منہ کر چھوڑا۔

یہاں خطاب جمع میں خدا نے صیغہ واحد مخاطب کو بھی چھپا چھوڑا، یا بھول کر چھوڑا۔

اب احمدی حضرات بتائیں کہ ماہ رمضان میں چاند سورج کا گرہن مرزا غلام احمد قادیانی کا مصدق تھا یا مرزا قادیانی اپنی مشرکانہ تعلیم سے خود ان کا مصدق تھا، کیونکہ اس نے اسلام میں شرک ایجاد کر کے سراج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امۃ اور قمر الانبیاء پر گرہن لگا چھوڑا۔

دوم، جب مرزا غلام احمد قادیانی کو قرآن سے مسّ ہی نہ تھا اور اس نے اسلام میں تفرقہ کر کے ہر ایک اصولی مسلمان کلمہ گووں کو ہی کافر کر چھوڑا، تو خدا تعالی نے کس طرح چاند اور سورج کے گرہن کو اس کیلئے مقدر کر چھوڑا۔

سوم، اگر آئندہ کبھی ماہ رمضان میں خسوف وکسوف ہوا تو کیا اس وقت بھی مرزا غلام احمد قادیانی قبر سے نکل کر کہدے گا کہ یہ چاند وسورج کا گرہن بھی خدا تعالی نے میرے لئے ہی کر چھوڑا۔

چہارم، اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ آئندہ خدا نے اس کسوف وخسوف کو بند کر چھوڑا۔

پنجم، اگر چاند سورج کا گرہن شہادت کیلئے آیا تھا، تو مرزا قادیانی اور اس کی جماعت کے لئے اس کا دیکھنا ضروری تھا۔ مگر ان کی بداعمالی سے خدا تعالی نے خسوف وکسوف کو دوسری جانب ظاہر کر کے ان کی نظروں سے چھپا چھوڑا۔

ششم، اب اگر یہ نشان سنوسی الاعظم کا ہی ہو جس کے لاکھ ہا مریدوں نے خود بخود اسے مہدی مان کر جان و مال کو قربان کر چھوڑا، تو اس مقدر نے کیا خطا کر چھوڑا۔ اٹلی نے تو اس نشان کے بعد حجاج کا راہ بھی بند کر چھوڑا، اور حرمین شریفین کے منہدم کرنے کے لئے بھی ارادہ کر چھوڑا۔ بلکہ اسلام کو دنیا سے مٹانے کے لئے بھی دول یورپ سے مشورہ کر چھوڑا۔ اب بھی اگر کسی مہدی کی ضرورت نہیں، تو پھر کسی مہدی کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ مہدی کے لئے خدا نے حفاظت اسلام کو ہی مقدر کر چھوڑا۔

شیخ سنوسی نے جواب سنوسی الاعظم ہے، طرابلس کی تباہی اور ظلمت میں اپنے تئیں ماہ انور کی طرح تاباں کیا۔ حفاظت حرمین شریفین کے لئے کروڑ ہا روپیہ قربان کر کے مریدوں اور عزیزوں کی جانوں کو بھی قربان کیا۔ اس قربانی نے یورپ کو بھی اس کی مدح سرائی میں رطب اللسان کیا، اور اس دلکش آواز نے باقی حصہ دنیا کو بھی اسی طرح مدح خوان کیا۔

لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے:

صرف کتابوں میں ہی شور وفغان کیا اور گالی گلوچ سے ہی مخالفین کو پریشان اور حیران کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکانات کی توسیع سے اولاد کا دل ہی شادان کر کے قومی چندہ کو ویران کیا۔عنبر و کستوری، یاقوتی وغیرہ کے کثرت استعمال سے تعیش کے راز کو بھی عیاں کیا۔

اور کتابوں پر لاکھ ہا خرچ کر کے ان میں اپنا ہی دعوی بیان کیا جس میں مسلمانوں کو ہی کافر بیان کیا۔

جو معمہ قرآن بھی بیان کیا، وہ بھی غلط ہی بیان کیا۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی کو، جس نے صرف شور وفغان کیا، سنوسی الاعظم سے کیا فضیلت ہے جس نے اٹلی کے شور وفغاں پر کل جان و مال کو قربان کیا۔مہدی بننے کے لئے بھی آخر خدا نے کچھ نشان کیا۔کیا مرزا قادیانی کے مہدی ہونے کا یہی نشان تھا کہ اس نے مسلمانوں کو ہی کافر بیان کیا۔

۲۲۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی ہے کہ آیت انّی مبشرا برسول یا تی من بعدی اسمه احمد میں احمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کا ذاتی نام محمد ہے۔

اب احمدی بتائیں کہ اگر احمد سے مراد آنحضرت ﷺ نہیں، بلکہ کوئی اور مصلح وقت مراد ہے، تو پھر اس سے کیوں سر سید احمد خان ہی مراد نہیں۔ کیونکہ سر اسکا خطاب ہے اور سید ذات ہے، اور صرف احمد ہی اس کا نام ہے۔اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی بلحاظ تعلیم اسی کا غلام ہے:

وفات مسیح کا مسئلہ (مرزا قادیانی نے) اسی سے سیکھا ہے۔گو بعض نے پہلے بھی وفات مسیح کو تسلیم کیا ہے لیکن مرزا قادیانی اور اس کے معلم سر سید کی طرح آج تک کسی نے بھی نہیں کہا ہے کہ مسیح سولی پر بھی چڑھا ہے۔

ملائکہ کے ذاتی نزول کا انکار بھی اسی کی تعلیم کا اثر ہے۔ملائکہ کو سیاروں کی روح قرار دینا اور جبریل کو بڑا جان کر آفتاب کو اس کا ہیڈ کوارٹر سمجھنا، سر سید احمد خان ہی کے خیال کا (کہ اشیاء قدرتی کے قوای ہی ملائکہ ہیں) مترادف ہے۔

بہشت دوزخ کو اعمالی تمثل بتانا اور معجزات کی تاویل دکھانا (مرزا قادیانی نے) سر سید احمد خان سے ہی سیکھا ہے۔

اور باتیں مثلاً جہاد کی نفی یا حکام وقت کی پیروی وغیرہ بھی اسی کی پیروی کا نتیجہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اب صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بلحاظ تعلیم سرسید احمد خان کا ہی غلام ہے اور بلحاظ نام بھی اسی کا غلام ہے، کیونکہ احمد ہی اس (سرسید احمد خان) کا ذاتی نام ہے۔

اب احمدی بتائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو سرسید احمد خان کا ہی شاگرد اور غلام ہے کیوں کر اپنے معلم اور آقا پر فوق پا سکتا ہے؟

۲۳۔ سرسید احمد خان نے دعاؤں کے ساتھ اسباب ظاہری کو خدا تعالی کا منشأ بتایا۔ خود خطبوں میں لمبی لمبی اور دلسوز دعائیں کر کے بھی بار بار شہروں کا چکر لگایا۔ اور مرزا غلام احمد نے دوا فروشوں کی طرح بیت الدعا بنا کر دکھایا، اور دوائی اشتہاروں کی طرح دعائی اشتہاروں کو اڑایا۔ سید امیر علی شاہ رسالدار کا دل بھی لڑکے کے لئے للچایا، اور اس نے بوساطت مصنف عصائے موسی پانصد روپیہ سے مرزا قادیانی کی سال کی ساری دعاؤں کا ٹھیکہ چکایا۔ آخر جب کوئی لڑکا نہ پایا، تو تقاضا اٹھایا۔ پر کچھ ہاتھ نہ آیا۔

سرسید احمد خان نے قومی چندہ لے کر قومی تعلیم پر خرچ کرایا اور مرزا غلام احمد قادیانی نے چندہ لے کر خود بھی کھایا، اولاد کو بھی کھلایا، اور اس سے کتابوں کو بھی چھپوایا۔ اور ان میں اپنا ہی راز چھپایا (چھپوایا)۔

سرسید احمد خان نے اپنی کل جائداد کو بھی قوم پر قربان کر دکھایا، اور مرتے وقت کفن بھی گھر سے نہ پایا۔ آخر قوم نے ہی لاش پر ترس کھایا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے دن بدن اپنی جائداد کو بڑھایا اور اولاد کو ہی اس کا وارث بنایا۔

سرسید احمد خان نے دجال، شیطان، ملعون وغیرہ بھی کہلا کر قوم کا غم کھایا، اور علماء کی بدزبانیوں کو ان کی غیرت ایمانی کا مقتضا بتایا، اور اسی کو مردہ قوم کا آخری روح رواں ٹھہرایا۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے گالیوں کے عوض بھی گالیوں میں ہی کمال دکھایا۔

سرسید احمد خان نے قومی ہمدردی کا سبق پڑھایا، مرزا غلام احمد قادیانی نے چند افراد کو قوم سے اکھیڑ کر ان کو اصولی اختلاف کا سبق پڑھایا اور ان کو قوم کا ہی دشمن (بنایا)...

دیکھو میں نے سرسید احمد خان اور مرزا غلام احمد قادیانی کا مقابلہ کیسا کر دکھایا۔

www.KitaboSunnat.com

اب احمدی انصاف سے بتائیں کہ کیا مرزا قادیانی نے فوق پایا، یا سرسید احمد نے پایا۔اور کیا جمہور اسلام کی ہمدردی نے مرزا قادیانی کو ہردلعزیز بنایا، یا سرسید احمد مرحوم کو بنایا۔

۲۴۔ مرزا نے اپنے ہرایک مقدمہ کو بھی مسیح موعود ہونے کا نشان قرار دیا اور بار بار مماثلت مسیح بیان کرتے ہوئے اپنے مقدموں کا ہی اظہار کیا۔ایک مقدمہ کی بریت پر ایک مبسوط کتاب کو ہی لکھ دیا۔اور باقی کتابوں کو بھی مقدمات کے حالات سے رنگین کر کے مثیل مسیح ہونا ثابت کیا۔

میاں محمود احمد اور مولوی نورالدین نے بھی فتوی تکفیر کے ۲۸ صفحہ میں مرزا قادیانی کو نبی اور مثیل عیسی منوانے کے لئے پہلے دونوں کے مقدمات کا ہی مقابلہ کیا۔مرزا قادیانی نے اپنی کتابوں میں مسیح کے حالات کو بار بار لکھ کر ان واقعات کو ظاہر کیا کہ وہ کئی روز حوالات میں رہا، سولی بھی دیا گیا، زخمی اور بے ہوش بھی ہوا، اور مردہ تصور ہو کر چھوڑا گیا، اور میت کی طرح عیسائیوں کے سپرد کیا گیا، اور یونس کی طرح چالیس روز وہ بھی قبر میں رہا، جہاں مرہم عیسی سے حواریوں نے اسکا علاج کیا، اور پھر وہ براہ نصیبین ہند کی طرف آ کر آخر کشمیر میں یوزآسف کے نام سے دفن کیا گیا۔

جب صاف ظاہر ہے کہ ان سب واقعات سے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے ساتھ کسی ایک واقعہ کو بھی ثابت نہیں۔نہ وہ کبھی حوالات ہوا، نہ سولی چڑھا، نہ زخمی اور بیہوش ہو کر میت ہوا، اور نہ مریدوں نے علاج کیلئے اسے کسی بنجر کوٹھڑی میں رکھا، اور نہ کسی طرف مہاجر ہو کر مرتے وقت نام بھی بدلا، تو اب مرزا غلام احمد کس مماثلت کے ساتھ عیسی ابن مریم بن گیا۔

دوم، جب مولوی نورالدین بھیروی نے ما صلبوہ کو جسکے اندر ہر قسم کے صلب کی نفی یا سلب ہے، بذریعہ خط سالبہ کلیہ تسلیم کر کے مسیح کی صلیبی واقعات سے انکار کر دیا تو اب اس میں کیا شک رہا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود بننے کیلئے صلیبی واقعہ سے اپنی کتابوں کو پر کر کے خود ہی ان کو فسانہ کر لیا۔

سوم، جب مولوی نورالدین نے مرزا غلام احمد قادیانی کے صلیبی فسانہ کو رد کر کے اس کی ساری تالیفات کو بھی خاک میں ملا دیا، تو اب ان کتابوں کے رکھنے کا فائدہ ہی کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ جب گورداسپور کی عدالت صدر نے مولوی محمد حسین بٹالوی کی نالش پر مرزا غلام احمد قادیانی کے انذاری الہاموں کو قرق کیا، اور اس بات کا اقرار لیا کہ وہ آئندہ کسی کے حق میں کوئی برا اور سخت کلمہ نہیں لکھے گا، اور نہ کافر کہے گا، تو میاں محمود احمد اور مولوی نورالدین کو کس طرح حق حاصل ہو گیا کہ انہوں نے ۲۸ صفحہ کا فتوی تکفیر شائع کر کے تمام روئے زمین کے کلمہ گو، یا محمدیوں کو کافر اور جہنمی کہہ دیا۔

دوم، کیا انہوں نے عدالت سے مرزا غلام احمد قادیانی کا حلفی معاہدہ منسوخ کرا کر قرق شدہ الہاموں کو واگذار کر لیا۔ یا ان کے دل میں حکام وقت اور خدا تعالی کا بھی، جس کو مرزا قادیانی نے اقرار پر شاہد کیا، خوف ہی نہ رہا۔

۲۶۔ میں نے عقل وانصاف کی عدالت میں نالش یا دعوی دائر کیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوی نبوت مہدی اور مسیح موعود میں غلطی کھا کر مسلمانوں کو لعن طعن اور گالی گلوچ سے رنج دیا اور کافر اور جہنمی بھی کہا ہے۔ اور پھر میاں محمود احمد اور مولوی نورالدین نے ۲۸ صفحہ کے اعلان میں مرزا قادیانی کے دعاوی کو ثابت کر کے عام کلمہ گووں کو آنحضرت ﷺ کے کافر کی طرح کافر کہا ہے۔ اور میں نے اپنے اس دعوی کو صحیح واقعات اور عام مسلمات پر جو احمدیوں کے نزدیک بھی مسلّم ہیں، قائم کیا ہے۔ اور اس کو کئی ضمنوں میں پیش کر کے صورت سوال کو اپنا وکیل قرار دیا ہے۔

یہ عام قانون ہے کہ جواب دعوی میں دعوی کے ہر ایک ضمن کا انکار، یا اقرار، یا بعض کا اقرار اور بعض کا انکار، یا کسی ایک ضمن سے کچھ انکار، اور کچھ اقرار، کر کے جواب دعوے کو باقاعدہ مترتب کیا جاتا ہے۔ وکیل بھی اسی واسطے ہوتا ہے کہ وہ بنائے دعوی یا جواب دعوی کو باقاعدہ مترتب کرتا ہے۔

اب احمدی حضرات، جن میں خواجہ کمال الدین جیسا وکیل اور محمد علی جیسا عقیل اور مولوی نورالدین جیسا تجربہ کار اور میاں محمود احمد جیسا ہوشیار بھی ہے، عجیب سوالات کے ہر ضمن کو مدنظر رکھ کر جواب بادلیل دیں۔ ایسا نہ ہو کہ عقل وانصاف کی عدالت سے دھکے کھا کر اپنے مشن کو ذلیل کریں۔

۲۷۔ جب میں نے عجیب سوالات کو عام مسلّمات اور صحیح واقعات پر قائم کیا ہے اور کوئی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ بھی خلاف واقعہ نہیں لکھا ہے، بلکہ خلاف واقعہ کے ثابت کرنے پر سو روپیہ انعام رکھا ہے، اور پھر طرز تحریر سے بھی اسلام کی سابقہ تہذیب اور علم کلام کو زندہ کیا ہے، اور محض مسلمانوں کی ہم دردی اور بہتری کیلئے لکھا ہے، اور مرزا قادیانی کی نبوت کی تردید سے صرف آنحضرت ﷺ کی عظمت کا اظہار کیا ہے.... قرآن کی عظمت کا ہی اظہار کرنا ہے اور کمال یہ کہ چند اوراق میں ۲۲۔۲۳ سال کی تالیفات کو ردّ کر کے ردی کا انبار کیا ہے، اور ان کی پوری اشاعت کا بھی دل میں اقرار کیا ہے اور محض خدا کی رضا کیلئے اقرار کیا ہے، تو اب اسکی قبولیت میں کیا شک ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نیکی کرنے والوں سے لا یضیع اجر المحسنین کا اقرار کیا ہے۔

اب احمدی حضرات بتائیں کہ جب یہ رسالہ ہر شہر و دیار میں مقبول عام ہو کر مسلمانوں کی روح کو تازہ کرے گا، اور ہر ایک باسمجھ اس کو اپنے پاس رکھے گا، تو سلسلہ احمدیہ بغیر تردید کیونکر ترقی کر سکے گا۔ حق کے آگے زک اٹھا کر پیچھے مرے گا کیونکہ باطل کیلئے زک اٹھانا قدرتاً لازم ہو چکا۔ قال اللہ تعالی:

قل جاء الحقّ و زھق البا طل انّ البا طل کا ن زھو قا

۲۸۔ رسالہ سوالات عجیب علمی کمالات کا مجموعہ ہے، اور علم صرف متقیوں کو ملتا ہے اور یہ و اتّقوا اللہ و یعلکم؟ اللہ سے ثابت ہے۔ قرآن بھی جو کتاب لا ریب فیہ یا انسانی خیالات کی ملونی سے پاک ہے، از روئے ہدایت متقیوں کا ہی حق ہے۔ یعنی متقیوں کو ہی اسکا علم (جو تمام دین و دنیا کی برکات کا باعث ہے) حاصل ہوتا ہے۔

اب احمدی حضرات اپنی علمی قابلیت سے رسالہ ہذا کی تردید یا تصدیق کر کے متقی ہونے کا ثبوت دیں۔ ورنہ بتائیں کہ کیوں وہ فاسق اور ظالم نہیں کیونکہ انہی لوگوں کو خدا اپنی رہنمائی سے دور رکھ کر کسی مقصود تک نہیں پہنچاتا ہے۔ اور یہ انّ اللّٰہ لا یھدی القو م الظّالمین انّ اللّٰہ لا یھدی القو م الفاسقین سے صاف ظاہر ہوتا ہے۔

۲۹۔ جس مرکز پر میں نے (رسالہ) عجیب سوالات کو چلایا ہے، وہ مرزا قادیانی کی نبوت ہے جس کی تصور سے آنحضرت ﷺ کا مرتبہ ایک شریف بھلے مانس انسان سے بڑھ نہیں سکتا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمۃ للعالمین کہہ کر ثابت کر دیا کہ اگر آپ کو پیدا نہ کرتا تو دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا، کیونکہ رحمۃ کے بغیر دنیا کا سلسلہ نہیں رہ سکتا۔ خدا تعالی نے رحمۃ للعالمین اسلئے کہا کہ آپ کو قرآن دیا جو روز ازل سے لوح محفوظ پر لکھا گیا۔ انبیاء کو بھی اسی کے نور سے وقتاً فوقتاً حصہ ملتا رہا جس نے سورج چاند کے نور کی طرح دنیا کو روشن رکھا۔ اسی واسطہ سے آنحضرت ﷺ کو خدا نے سراجاً و قمراً منیراً کہا۔ اگر خدا سراج امت اور قمر الانبیاء کو پیدا نہ کرتا، تو چاند سورج کو بھی پیدا نہ کرتا کیونکہ جب انسانوں کا روحانی عالم ہی روشن نہ ہوتا، تو ظاہری روشنی سے کیا ہوتا

آنحضرت ﷺ کے مقابل مرزا غلام احمد قادیانی اس قدر بھی نہ تھا جس قدر پہاڑ کے آگے ذرہ، یا دریا کے مقابل قطرہ۔ اگر خدا تعالی، مرزا غلام احمد قادیانی کو نہ بھی پیدا کرتا تو دنیا کا ذرہ بھر بھی حرج نہ تھا۔

اب مولوی نورالدین ہی بتائیں کہ مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ جیسا مان کر آنحضرت ﷺ کا مرتبہ ایک معمولی انسان سے کیونکر بڑھ سکتا ہے، اور اس کا منکر آنحضرت ﷺ کے منکر کی طرح کس طرح ہو سکتا ہے؟

۳۰۔ جب مولوی نورالدین بھیروی اور اس کے ساتھی عجیب سوالات کے جواب سے عاجز آئیں تو پھر وہ کیوں نہ فتوی تکفیر کو واپس کر کے مرزا قادیانی کی نبوت کا انکار کریں اور اسے دوسروں کی طرح اپنا ایک مصلح تصور کریں۔

۲۔ کیوں نہ اصولی اختلاف کو چھوڑ کر مسلمانوں سے بھائی بنیں اور انما المومنون اخوۃ کی یاد سے، کہ مومنوں کا خاصہ ہی اخوت ہے، اخوت میں ترقی کر کے ایمان میں ترقی کریں۔

۳۔ کیوں نہ دین کو دنیا پر مقدم کر کے صادق بنیں اور دوسروں کو بھی کونوا مع الصّادقین کی آواز سے اپنے ساتھ شامل کریں۔

۴۔ کیوں نہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام:

پائے محمدیان بر مینار بلند تر محکم افتاد

کو یاد کر کے محمدی بنیں۔ اور مرزا کی ہی، جو خود محمدی تھا اور کبھی اپنے تئیں احمدی نہیں کہا، پیروی کریں۔

۵۔ کیوں نہ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہاموں پر قرآن مجید کو مقدم کریں۔

۶۔ کیوں نہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح سنت نبوی اور قرآن کو دستور العمل بنا کر اس کی کتابوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظرانداز کریں۔

۷۔کیوں نہ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح اختلاف سنت پر قرآن کو حکم کریں اور عامل بالقرآن بنیں

۸۔کیوں نہ بہ تعمیل حکم و اعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعاً و لا تفرّقوا و الصّلح خیر کی خود تعمیل کرکے مسلمانوں کے تفرقہ مٹانے کی کوشش کریں۔

۹۔کیوں نہ تحقیق حق کے لئے اسلامی کانفرنس قائم کریں اور اس کو مستقل کرکے مسلمانوں کے اختلافی مسائل کا محققانہ بحثوں سے فیصلہ کریں۔

۱۰۔کیوں نہ مسلمانوں کی قومی مجموعی طاقت سے اشاعت اسلام کیلئے غیر ممالک میں چیدہ اور لائق انگریزی خوان روانہ کریں اور اس طرح صدق یا اخلاص عمل کا ثبوت دے کر خدا تعالی کے وعدہ لیستخلفنھم فی الا رض کے مصداق یا حق دار بنیں۔

تلک عشرۃ کاملۃ۔ و السّلام علی من اتّبع الھدی

مرزا کا فوٹو

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کے ہر واقعہ صیحہ کے ساتھ الحاقی کلمہ: مارا، کا استعمال ہے۔اس کے بغیر اصل مطلب کو ادا کرنا محال ہے۔اس کے اندر وسعت معانی اور ترقی خیال ہے۔یہی اس کی فصاحت اور بلاغت پر دال ہے۔مارا کی تشریح سے آخری نوٹ مالا مال ہے۔اس کے ملاحظہ کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کی تصویر میں نیا ہی لطف اور نیا ہی جمال ہے۔بار بار بھی پڑھو، نہ اس میں ملول اور نہ ملال ہے، بلکہ ملول اور ملال میں بھی اسے پڑھو پھر تو نہ ملول اور نہ ملال ہے۔

۱۔مرزا غلام احمد قادیانی نے سب سے پہلے انعامی اشتہار میں براہین احمدیہ کے تین سو دلائل بینہ کا شوق دلا مارا، اور ہزار ہا روپیہ لوٹ کر پھر ان دلائل کو الہامی پیش گوئیوں میں الٹا مارا۔

۲۔لوگوں کو ترکِ دنیا کی رغبت دلا کر اور ان کا دل مکانوں سے اٹھا کر اپنے مکانوں کو منزل پر منزل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھا مارا۔

۳۔گھر کی مسجد کے نام بار بار چندہ منگوا کر مکانوں کو سجا مارا، اور مکانوں والی کو بھی سجا مارا۔

۴۔مہمان عورتوں کے بہانہ چندہ لے کر مکان کو بڑھا مارا، اور ان کی خاطر اندر کنواں بھی بنوا مارا، اور پھر آخر اولاد کو ہی وارث بنا مارا۔

۵۔ مینار کو بھی صرف چندفٹ اٹھا کر مریدوں کے مکانوں کو بیچوا مارا، اور ان کی بیویوں کے زیور کو بھی اتروا مارا، اور یہ سب روپیہ مکانوں اور زیورات وغیرہ پر لگا مارا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے لنگڑے امام کے سسر شادی نے بھی مینار پر ہی صدیق اکبر کا خطاب اڑا مارا۔

۶۔ یوز آسف کے سفر نصیبین کی تحقیقات کی خاطر چندہ کرا مارا، اور پھر اس کے ہضم نے سفر کو ہی ملتوی کرا مارا۔ یوز آسف کی قبر کے متعلق کتاب بھی چھپوا کرا سکے لئے اپنا فوٹو بھی اتروا مارا۔ لیکن عیسائیوں سے ڈر کر کہ اگر قبر ثابت نہ ہوئی تو نالش ہوگی کتاب کو چھپا مارا۔ گویا اپنے دعوی کو آپ ہی غلط دکھا مارا۔ اور کمال کر مارا کہ غلط دعوی کو مریدوں میں صحیح بنا مارا۔

۷۔لنگر کے بہانہ لاکھ ہا روپیہ اڑا مارا۔ اس کے اصل حق داروں کو صرف نان دال اور پتلا شوربا کھلا مارا۔ اور باقی سب بادام روغن، عنبر، کستوری، یاقوتی، مرجان وغیرہ مقویات پر اڑا مارا۔

۸۔اپنی ہجرت سے مریدوں کو ہجرت کا شوق دلا مارا جس سے مکانوں کے اردگرد روڑیوں کو اٹھا مارا۔ اور چھپر پورا مارا، اور جب رونق دیکھ کر دل خوش ہوا تو اپنی ہجرت کو روحانی ہجرت بتا مارا۔

۹۔خدا کے بہشت پر بھی ہاتھ جا مارا، اور اس کی قیمت جائداد کا دسواں چکا مارا، جس نے وصیت کو لکھ مارا، بہشت جا مارا، ورنہ فرشتوں نے اسے دوزخ پٹکا مارا۔

۱۰۔زمین اور آسمان نے جو نشان دکھا مارا، مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کو اپنا ہی بتا مارا۔ طاعون سے لوگوں کو ڈرا مارا۔ جب اس نے قادیان بھی اٹھا مارا، تو مرزا قادیانی کی تاویل نے بھی اٹھا مارا، کہ خدا نے صرف اسی کی چاردیواری کو طاعونی حملوں سے بچا مارا، اور جس مرید کو طاعون نے آ مارا، اس پر کمزوری ایمان کا فتوی لگا مارا، اور چاردیواری کو وسیع کرنے کے لئے اشتہار اڑا مارا، کہ خدا نے ہمارے مکانوں کو طاعونی طوفان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کشتی نوح بنامارا، اوراس بہانے ہزار ہا روپیہ اڑا مارا۔

۱۱۔مقدمات کوبھی ذریعہ شہرت دکھامارا، اورخودہی دوسروں کوچھیڑکر پیچھے لگامارا۔کرم الدین کوچھیڑ کرمہینوں تک مریدوں کا کاروبار چھڑامارا، اورخود مجلس لگا کرمختلف شہروں سے طائفہ پرطائفہ نچامارا۔اور فدائیوں نے بارش کی طرح چندہ برسامارا۔جب عدالت نے پیچ در پیچ الجھامارا، تو قید سے مثیل یوسف اور حوالات سے مثیل عیسی ہونے کا پہلے ہی فیصلہ سنامارا، اور جب مماثلت ثابت نہ ہوئی تو کوئی بشارت کا الہام بتا مارا۔مولوی محمد حسین بٹالوی پرانے جماعتی کوبھی چھیڑکر پیچھے لگامارا، جس نے پہلے اسکوآسمان پر چڑھامارا، ولی بنا کردکھامارا، اور ناصرنواب سے جوان ناطہ دلامارا۔سیدامیرعلی شاہ رسالدار سے دلاّل ہوکر پانچ صدروپیہ بھی دلامارا، اورپھرخودہی گورداسپور کی عدالت میں الہاموں کوقرق کرامارا، اورالہام

انّي مهين من اراد اها نتك

کوالٹادکھاکرآسمان سے نیچے گرامارا۔

۱۲۔تحفہ قیصریہ پرلك الخطاب العزّة کاالہام گھرکی مسجد میں لٹکامارا، جب۲ ماہ تک گورنمنٹ سے عزت کاخطاب نہ ملا، تواسے اتروا مارا۔

۱۳۔ بائیس تئیس سال کی تحریرات کوانگریزی خدمات جتامارا، اورانہیں دجال کہہ کر باب لد پر جامارا۔

۱۴۔ملازمت کی بیزاری نے مرزاکوقانون پڑھامارا۔پھرالہاموں نے اسے مجدد بنامارا، اورپھر انہیں الہاموں کومرزاغلام احمدقادیانی نے غلط کرکے اپنےتئیں مہدی اورمسیح موعود بنامارا، اورپھرانہیں سے نبوت پربھی ہاتھ جامارا، اورکلمہ گووں کوہی کافراورجہنمی بنامارا۔مرزاقادیانی کوالہاموں نےکبھی ادھرکبھی ادھر اورکبھی اورہی طرف الٹامارا۔لیکن اس نے اپنے الہاموں پرہی اپناسلسلہ بنامارا، اورکمال کرمارا کہ بڑے بڑےسمجھداروں کوبھی بھلامارا۔

۱۵۔نئی زوجہ پرجبریل نےقوت باہ کابھی نسخہ بتامارا، اورپھرنئی اولادکی پیش گوئیوں کوبھی اشتہاروں میں اڑامارا۔جب پہلااشتہارغلط نکلاتودوسرے نے پسرموعوددکھامارا، اورپھرتیسرے نے جلدہی اس کی روح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بہشت پہنچا مارا۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی کمال کر مارا کہ اس موعود کو اپنی اولاد میں چھپا مارا، اور اولاد سے تنازع دور کرنے کے لئے اس کا نام قدرت ثانی سے بدلا مارا، اور مریدوں کو بھی اسی کے کارناموں پھر پھلا مارا۔

۱۶۔ اصلھا ثابت و فرعھا فی السّماء کے الہام سے میر عباس علی لدھیانوی کو آسمان پر چڑھا مارا، لیکن اس نے پسر موعود کی موت سے ناامید اور ناراض ہو کر مرزا قادیانی کی اس عظیم الشان پیش گوئی کو جھٹلا مارا، اور گالیوں ہی سے دبا مارا۔

۱۷۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی لوگوں کو گالیوں سے اکا مارا، مسلمانوں کو بھی گالیاں دے کر ستا مارا، عیسائیوں اور آریوں کو بھی ستا مارا، جس سے انہوں نے نبیوں کی عزت پر ہاتھ جا مارا۔

۱۸۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے عیسی بن کر عیسی کو ہی شرابی اور زانی بنا مارا،
اور حضرت مریم صدیقہ کے واقعہ حمل پر طرح طرح تمسخر اڑا مارا،
اور پھر خود مریم اور حاملہ بن کر اپنے آپ کو ہی عیسی جنا مارا،
اور حضرت مسیح کی نانیوں پر بھی حرامکاری کا الزام لگا مارا۔
آنحضرت ﷺ کا بروز بن کر آنحضرت ﷺ کو بھی اپنے جیسا دکھا مارا۔
حضرت موسی پر بھی دغا فریب کا الزام لگا مارا،
اور حضرت ابراہیم پر بھی جھوٹ چلا مارا،
اور اس دغا فریب جھوٹ کے الزاموں سے اپنی پیش گوئیوں اور الہاموں کو چلا مارا۔

۱۹۔ ایک فاحشہ عورت کا مال بھی کھا مارا، اور معترض کو بدفطرت بتا مارا۔

۲۰۔ سید امیر علی شاہ رسالدار پر بھی دعا کا جھانسہ مارا، اور لڑکا دلانے کی شرط پر پہلے پان صدروپئہ گنا مارا، جب لڑکا نہ ہوا، تو واپسی روپئہ کے تقاضوں کو حیلوں میں ٹلا مارا۔

۲۱۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کے مقابل مرزا غلام احمد قادیانی نے اس دعا سے کہ جھوٹے کی موت کے آگے بھی لعنت اور پیچھے بھی لعنت ہو، نعرہ مارا، اور خدا تعالی نے اس کو قبول کر مارا کہ چند دنوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد لاہور میں مرزا قادیانی کی میت پر لوگوں نے یہی نارہ (نعرہ) مارا۔

۲۳۔ باوجود دعوی تردید نصاری امہات المومنین پر کئی سال خاموش رہ کر دکھا مارا، اور اس خاموشی کے زمانہ کو دعاؤں کا زمانہ بتا مارا، اور دعاؤں کے لئے ایک بیت الدعا بھی بنا مارا۔ آخر بیچارے سر سید احمد خان نے ہی... مرتے وقت بھی امہات کا جواب لکھ کر قوم کو سنا مارا، اور غمگین قوم نے اس پر صد آفرین کا نارہ (نعرہ) مارا، جس سے اس کی روح نے خوشی سے آنخضرتﷺ کے حضور بھی جا فتح کا ڈنکا مارا۔

۲۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے الہاموں نے قرآن کو بھی الٹا مارا۔

۲۴۔ ما صلبوہ کے چکر میں ساری کتابوں کو پھرا مارا۔ صریح آیت کے خلاف جو سالبہ کلیہ یا قضیہ نفیہ ہے مسیح کو سولی چڑھا مارا، اور زخمی کرا مارا۔ مولوی نور الدین نے اس غلطی کو تسلیم کر کے مرزا قادیانی کی ساری بحثوں کے نکتہ خیال کو مٹا مارا، جس سے حقیقت میں ساری کتابوں کو ہی ردّی کا انبار بنا مارا۔

۲۴۔ حدیثوں کو بھی اپنے دعوی پر لا مارا، اور عبداللہ آتھم کی پیشگوئی کو آنخضرتﷺ کی پیش گوئی کہہ کر آفتاب امت کو جھٹلا مارا، اور خدا تعالی کے آفتاب نے اس روز جب کہ اس نے مرزا غلام احمد قادیانی کے قول کے مطابق آتھم کو مار کر غروب ہونا تھا غروب ہو کر مرزا قادیانی کو جھٹلا مارا۔

۲۵۔ اسلامی کرشن نے مریدوں کی جوان خوش باش عورتوں کو بھی سیر کرا مارا اور عدالت کی ایک جرح پر صاف اظہار لکھوا مارا کہ جوانوں نے کبھی ساتھ نہیں کیا، صرف کبھی کسی بڑھیا نے بطور خادمہ ساتھی بنا مارا، سچ کا جھوٹ کیسا بنا مارا۔

۲۶۔ جب ٹیکس کی تحقیقات نے آ دبا مارا، تو صاف اظہار لکھوا مارا کہ مجھ کو قومی چندہ سے کوئی ذاتی فائدہ نہیں، بلکہ لنگر نے میرے ذاتی آمدنی کو بھی خرچ کرا مارا، سچ کا جھوٹ کیسا بنا مارا۔

۲۷۔ نئی نئی کتابوں کا وعدہ دے کر چندہ اڑا مارا، اور وعدوں کو وعدوں میں ہی اڑا مارا۔

۲۸۔ بیوی نے باغ کی فرضی رجسٹری میں رجسٹرار کے روبرو سنہری زیورات کو جھلکا مارا، اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اسے باغ کی قیمت میں وصول پا کر جھوٹ اور فریب کو سچ بنا مارا، اور پھر اسی شام کو دس بجے سونے کے وقت سونے کا انبار سونے والی کو گن گن سنا مارا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔الہام الرّ حیل ثمّ الرّ حیل اورمباش ایمن از بازیءروزگار، نے بٹالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ارادہ کو قادیان کی طرف بدلا مارا، اور بیوی کی خواہش سیر نے اس آخری ارادہ کو لاہور کی طرف بدلا مارا۔

۳۱۔مرزا غلام احمد قادیانی نے انگریزوں کی بیعت کے لئے ایک گول کمرہ بنوا مارا۔آخر محروم ہو کر عام رہائشی مکان سے ملا مارا۔اور مریدوں کو خوش کرنے کے لئے لنڈن میں سفید کبوتروں کے پکڑنے کا خواب سنا مارا۔ولایت سے تو ایک سفید کبوتر نے بھی نہ اڑ کر مرزا قادیانی کے دام پر پنجہ مارا،لیکن اب خواجہ کمال الدین نے ان کبوتروں کو مرزا قادیانی کی چال پر لگانے یا ان کو مرزائی بنانے کے لئے لنڈن پہنچا مارا۔

۳۲۔ایک لنگڑے امام نفس کے غلام نے ہمیشہ گوشت پلاؤ برف اور سوڈا اڑا مارا،اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ہر بات کو سبحان اللہ سے اڑا مارا۔مریدوں نے بھی، پیرنمی پرند مریداں پرانند، دکھا مارا۔

۳۳۔باوا نانک کو بھی،جس نے اسلامی سلطنت میں بچاؤ کے لئے چولہ کا حیلہ کر مارا،مسلمان ہی دکھا مارا،اوراس کے اصلی چولہ یا چال کو جو ہر وقت مردانہ ربابی کے رباب سے ظاہر ہے خیال سے اڑا مارا۔

۳۴۔تازہ وحی سے کوئی نہ کوئی شگوفہ اڑا مارا۔اپنے منشی منظور احمد کے گھر بشیر الدولہ اور عالم کباب کا پیدا ہونا اڑا مارا۔عالم کباب کو جس کے ساتھ دنیا کی تباہی وابستہ تھی، منحوس بتا مارا،اور بشیر الدولہ کو جس کا دوسرا نام کلمۃ اللہ خان رکھا مبارک سنا مارا،۔

۳۵۔تازہ وحی نے مرزا کی زندگی میں ہی عظیم الشان زلزلہ کی خبر کو سنا مارا،اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کو سچا مان کر معہ عیال اطفال اور مریدوں کے باغ میں ڈیرہ لگا مارا،اور بیرونی مریدوں کو بھی شہروں سے نکل جانے کا پیغامی اشتہار پہنچا مارا۔آخر چند دنوں بعد گھروں میں ہی آکر بسیرا مارا۔

۳۶۔تازہ وحی نے مرزا غلام احمد قادیانی کی عمر کو بھی بڑھا مارا،اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کی وحی نے اسے گھٹا مارا،اور اذا جاء اجلھم کی حقیقت کو دکھا مارا،اور آخر لاہور ہی میں، جو مرزا قادیانی کی شہرت کا مقام تھا، لے جا مارا، جہاں موت نے ایسا نظارہ مارا کہ پیٹ نے منہ کی طرف سے فوارہ مارا۔لاش کو بھی خدا نے رلا مارا،اور ہجوم نے مرزا قادیانی کے بتائے ہوئے کلمات سے اس پر رولا مارا۔آگے بھی رولا مارا، پیچھے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رولا مارا، اور آریوں کو بھی اپنے ساتھ رلا مارا، اور احمدیوں کو رلا مارا۔ لیکھ رام کی قسمت کا لیکھ بھی تقدیر نے وہاں ہی چکا مارا، اس نے بھی مرزا قادیانی کی طرح ناحق مخلوق خدا کو گالی گلوچ اور لعن طعن سے چکا مارا۔ دنیا میں جس جس نے مخلوق خدا نہ رلا مارا کہ خدا نے خود اس کو رلا مارا۔ لیکھ رام کی موت کو مرزا قادیانی کے کشف نے دکھا مارا، اور مرزا قادیانی کی موت کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کے الہاموں نے بتا مارا۔

غرض مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اغراض و مقاصد کو پورا کرنے کے لئے مسلمانوں میں اپنے تئیں آنحضرت دکھا مارا، اور عیسائیوں کو جو مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں، قابو کرنے کے لئے اپنے تئیں مسیح موعود بتا مارا، اور سکھوں کو ملانے کے لئے باوانانک کو مسلمان بنا مارا، اور ہندوؤں آریوں کو اپنے ساتھ ملانے کے لئے کرشن اوتار بن کر پیام صلح سنا مارا، اور انگریزوں کا خاتمہ بھی جھوٹ بباب لد پر دکھا مارا۔

یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا فوٹو ہے، اس کی زندگی کی اصل تصویر ہے جسکو میں نے فصاحت و بلاغت کے اعلی رنگ میں دکھا مارا، اور اس کو تا ابد محفوظ رکھنے کے لئے اس پر آئینہ صداقت بھی لگا مارا، کہ مرزا قادیانی کے کسی واقعہ کے غلط ثابت کرنے پر پہلے ہی سو روپیہ انعام بذریعہ تحریر دکھا مارا۔

احمدی حضرات آنکھ سے پردہ اٹھا کر دیکھیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ان واقعات کے سوا، جو اس کی سوانح عمری یا زندہ تصویر ہے، کیا دکھا مارا،

اور آریوں برہمنوں سکھوں کے رفارمروں سے بڑھ کر ہی کیا مارا۔

مارا کی تشریح

یاد رہے کہ مارا، اصل میں عربی مور سے ہے، اور مارا بوزن قال ماضی ہے اور مارا میں الف زبر کا بدل ہے۔

مور کے معنی کسی شیء کو جنبش دینے کے ہیں جیسا کہ یوم تمور السّماء مورًا سے ثابت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس وقت یہ سماء جنبش پر جنبش دیا جائے گا۔

اس نے ہاتھ مارا، یا اس پر ہاتھ مارا، سے یہ مراد ہے کہ اس نے اپنے ہاتھ کو جنبش یا زور سے حرکت دی۔ جب کسی فعل کو زور سے دکھانا منظور ہوتا ہے، تو اسکے مصدر کی آخری علامت نا کو دور کر کے اس کو مارا سے ملحق کیا جاتا ہے۔ جیسے منانا، بنانا، دکھانا، سے نا کو دور کر کے سنامارا، بتامارا، دکھامارا، بنا ہے۔

اس نے سنایا، بتایا، دکھایا، معمولی فعل ہے۔ لیکن مارا کے الحاق نے ان کلمات میں جنبش یا زور پیدا کر دیا ہے۔

مارا میں تعجب کا بھی اظہار ہے۔ جیسے مرزا قادیانی نے خدا کے بہشت پر بھی ہاتھ جامارا۔

اور مقبرہ بہشتی کو بہشت بنامارا۔

اگر ان دونوں فقروں سے مارا کو الگ کرو، تو یہ ہوگا،

مرزا قادیانی نے خدا کے بہشت پر ہاتھ رکھا۔

اور مقبرہ بہشتی کو بہشت یا بہشت کی طرح بنایا

اور یہ غلط اور ناممکن ہے۔ پس علم کلام کے لئے عربی مبین کا جو قرآنی عربی ہے سیکھنا نہایت ضروری ہے۔ آج بڑے بڑے اردو کے فصیح اور بلیغ جو لسان القرآن کے علم سے بے خبر ہیں حقیقت میں اردو سے بھی بے خبر ہیں کیونکہ اردو مختلف بولیوں کا لشکر ہے۔ اور سب بولیوں کی ماں عربی ہے۔ اور اصل عربی قرآنی عربی ہے۔ اردو کے کسی ملک الشعراء سے بھی پوچھ کر دیکھو کہ بھائی چارہ، جو پنجابی پہائی چارہ ہے، کیا ہے۔ تو اس کی تشریح میں وہ کئی فقرے بولے گا، مگر پھر بھی اصل حقیقت کو نہیں کھولے گا۔ بھائی چارہ اصل میں یہ جارہ ہے، یعنی ایک سے دوسرے کا جوڑ۔

ایسا ہی بگڑے تگڑے کے معنی بھی وہ نہیں بتائے گا، بلکہ کوہلو کے بیل کی طرح اپنے ہی آد میں چکر کھائے گا۔ بگڑے کے معنی خراب اور تگڑے کو مہمل بتائے گا۔ بگڑے تگڑے کی اصل یہی باغی طاغی ہے، اور یہ عربی میں ہے۔ عربی جوام الالسنہ سب زبانوں کی ماں ہے۔ یعنی اسی کا مادہ تمام زبانوں کی علت ..اور بغیر اس کے دوسری زبانوں کے کلمات کی حقیقتوں کا جاننا ناممکن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً دیا اور پنجابی دیوا اور سنسکرت دیوت اصل میں ضیاء ہے، جو ضوء سے ہے۔ جس سے مراد روشنی ہے۔ اور ضیاء روشنی کا ذریعہ ہے۔ خدا نے قرآن کو بھی ضیاء کہا ہے کہ وہی دنیا کی ظلمت میں روشنی کا ذریعہ ہوا ہے۔ توحید کے نور کو بھی اس نے پھیلایا اور وحشیوں کو بھی اسی نے انسان بنایا۔

ایسا ہی فارسی پدر اور سنسکرت پتر اصل میں فطر ہے، جس کا فاعل فاطر ہے جس کے معنی فطرتی خواص کھولنے والا ہے۔ انگریزی فادر بھی بمعنی باپ جو نسبتی کلمہ ہے فاطر ہی ہے۔

عیسائیوں کو اصل لفظ کے ترجمہ میں، جو عبرانی میں بھی فاطر تھا، دھوکا لگا اور خدا کو باپ بنا کر مسیح کو اس کا بیٹا کہا۔ اگر وہ اصلی کلمہ فاطر کے ترجمہ میں غلطی نہ کرتے تو خدا تعالیٰ کو ہر شئی کی فطرت کا کھولنے والا سمجھتے۔ مسیح کا باپ بھی اسی کو اور ایک ادنی کیڑی کا باپ بھی اسی کو خیال کرتے۔

اب مسلمانوں کا حق ہے کہ اپنے اسلامی زبان عربی مبین لسان القرآن کی عظمت کا دنیا پر اظہار کریں اور باقی زبانوں کو شکست دے کر دنیا کو اسلام کی طرف راغب کریں۔ ناول یا افسانوں اور فضول شعر اشعار کی سر دردیوں کو بھی چھوڑ کر قرآنی کلمات کی تحقیقات میں قوی اور دماغ کو خرچ کریں کیونکہ ان میں تمام علوم حکمۃ کے اسرار اور برکات اور سائنس کے تمام مشاہدات اور مسلمات مخفی ہیں۔ فضول اشعار بمنزلہ شراب ہیں، جن میں فائدہ کم اور نقصان زیادہ ہیں۔ شعرا اپنی حالت زار پر خود ہی شاہد عادل ہیں۔ قرآن اور اسلام سے دور اور صرف خیالی یار کے عشق میں چور۔ کسی مست کے آنے کی آرزو ہے یا یہ کہ ساقی لئے ساغر مشک بو ہے ۔ یا یہ تعیش اور غفلت کہ اگر اب کی باری شب وصل بولا چھری اور مرغ سحر کا لہو ہے۔ پیروان کا بھی یہی حال ہو بہو ہے۔ معشوقہ کے بل سے بل ملائے (لب سے لب ملائے) یا کلِ رخسار پر بل سے بل ہلائے بغیر ہی خیالی بلبل کو حسن و جمال کے چمن پر اڑاتے ہیں۔ کبھی سیب زنخدان سے شگفتہ کر کے دانہ خال پر گراتے ہیں۔ دانا بھی چاہ زنخدان میں گر کر ہی دکھاتے ہیں۔ ہمیشہ ماہ جبینوں کے سیاہ بال خدوخال قد وقامت اور خوش چال کے تصور میں عمریں گنواتے ہیں اور دوسروں کو گمراہ کرنے کے لئے بھی اسی تصویر کو اشعار میں دکھاتے ہیں۔

انہی شاعروں اور انہی پیروان کو خدا نے الف لام تعریفی سے آیت و الشعراء یتبعھم الغاوون میں یاد کیا ہے۔ غاوون کے معنی اصل راستہ سے بھٹکنے والوں کے ہیں۔ پس ایسے شاعر جو اپنے نظموں سے اسلام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ کرتے ہیں اس آیت کے مصداق نہیں ہیں اس پر حالی زندہ دلیل ہے

کسی نے یہ بقراط سے جا کے پوچھا
مرض تیرے نزدیک مہلک ہیں کیا کیا
کہا دکھ جہان میں نہیں کوئی ایسا
کہ جس کی دوا حق نے کی ہو نہ پیدا
مگر وہ مرض جس کو آسان سمجھیں
کہے جو طبیب اس کو ہذیان سمجھیں

پہلے فقرے میں: کے پوچھا،

دوسرے میں ہے: کیا کیا،

تیسرے میں ہے: ایسا،

چوتھے میں: نہ پیدا

وزن فعول ہے۔ جس پر مسدس کی بنا ہے۔ اور یہ چاروں بلحاظ اعراب ف وع، فعول ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔

اور پانچویں اور چھٹے مصرع میں جو تضمین ہے، نہ سمجھیں کا تکرار ہے۔ لیکن پھر بھی یہ کمال ہے کہ اگر ہندوستان کے سارے شاعر مل کر بھی اس مضمون کو پورے کافیہ اور ردیف سے ادا کرنا چاہیں، تو محال ہے۔ جس سے ثابت ہے کہ شعر بازی صرف تک بندی کی قیل وقال ہے۔ قوم کا یہ حال ہے

گھٹا سر پہ ادبار کی چھا رہی ہے
فلاکت سماں اپنا دکھلا رہی ہے
نحوست پس وپیش منڈلا رہی ہے
چپ و راست سے یہ صدا آ رہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

اس میں چاروں مصرعوں میں : رہی ہے، ردیف کا وزن ہے۔اور کمال یہ ہے کہ باوجود تکرار دل کو ہلاتا جاتا ہے۔اور جس قدر بار بار پڑھوا تناہی لطف آتا ہےاور آخری دو دفعہ تم کا تکرار بھی کمال غیرت سے روح کو زندہ کر کے اسلامی محبت بڑھاتا ہے۔

اس مضمون کو بھی اگر شاعر اور قافیہ ردیف سے ادا کرنا چاہیں تو محال ہے۔پس ثابت ہوا کہ بعض وقت تکرار بھی ایک کمال ہے۔سورہ رحمٰن میں بایّ آلاء ربّکما تکذّبان بھی اس پر شاہد حال ہے۔

حالی کو نظم میں کمال ہےاور مجھ کو نثر میں کمال ہے۔

اب ناظرین شروع پوائنٹ کی طرف رخ کریں اور مارا کی حقیقت کو سمجھ کر ان باتوں کا بھی خیال رکھیں۔

اول جیسا کہ مارا میں تعجب کا اظہار ہے،کسی واقعہ کے عدم جواز کو بھی ثابت کرتا ہے۔جیسے عورتوں کو سیر کرا مارا ،میں اس طرف اشارہ ہے کہ سیر تو عورتوں کا بھی حق ہے سفر وسیاحت ان کو بھی کرنا پڑتا ہےلیکن جوان خوش باش عورتوں کا کرشن مہاراج کی خاطر کھلا سیر نہ تو مومنات کی شان ہےاور نہ قادیان کے اسلامی کرشن کی شان ہے۔

دوم، مارا میں صنعت لفظی ہے۔ذوق نے جو انڈیا کے شعراء کا تاج ہے، مارا کی صنعت لفظی پر فریفتہ ہو کر ۱۴ دفعہ اس کا تکرار کیا ہےجس سے ۶ بند نے مارا کی برکت سے اس کے دیوان کو ہی سجا مارا ہے۔

کسی بے کس کو اے بے داد گر مارا تو کیا مارا
جو خود ہی مر رہا ہو اس کو گر مارا تو کیا مارا
نہ مارا آپ کو جو خاک ہوا اکسیر بن جاتا
اگر پارے کو اے اکسیر گر مارا یو کیا مارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے موذی کو مارا نفس امارہ کو گر مارا
نہنگ و اژدہا وَ شیر نر مارا تو کیا مارا
نہیں وہ قول کا سچا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا
خطا تو دل کی تھی قابل بہت سی مار کھانے کی
تری زلفوں نے مشکیں باندھ کر مارا تو کیا مارا
گیا شیطان مارا ایک سجدہ کے نہ کر نے میں
اگر لاکھوں برس سجدہ میں سر مارا تو کیا مارا

سوم: مارا صنعت معنوی کا بھی مظہر ہے۔مثلاً، اشتہار اڑا مارا۔ کا مطلب یہ ہے کہ اشتہار کو اپنی طرف سے اڑا کر دوسروں کو دیا۔ اور لاکھ ہا روپیہ اڑا مارا، کا یہ مطلب ہے کہ لاکھ ہا روپیہ دوسروں سے لیا۔ اور مقویات پر اڑا مارا ، کا یہ مطلب ہے کہ روپیہ مقویات پر ضائع کیا۔ اب دوسروں کو دیا، اور دوسروں سے لیا، اور ضائع کیا، تینوں مختلف معانی ایک ہی لفظ اڑا مارا کا نتیجہ ہے۔ اور یہ صنعت معنوی ہے۔

ایسا ہی جب طاعون نے قادیان میں اٹھا مارا، تو مرزا غلام احمد قادیانی کی تاویل نے بھی اٹھا مارا،، میں اٹھا مارا، صنعت معنوی ہے۔

طاعون کا بھی بدن میں اٹھا ہوتا ہے جس کا نام طاعونی پھوڑا ہے۔ اور مادہ کا بھی نر کے صحبت اور تصور سے اٹھا ہوتا ہے۔ اور کسی تصور اور خیال کا بھی اسی وقت اٹھا ہوتا ہے جب اس کا کوئی محرک ہوتا ہے۔ اسی واسطے جب مرزا غلام احمد کے الہام کے خلاف طاعون نے اس کے مریدوں کی بداعمالی سے ان میں بھی اٹھا کیا، تو مرزا کی نئی تاویل نے بھی اٹھا کیا۔

اٹھا کے ساتھ جوش قدرتی امر ہے۔ پس اٹھا مارا، کے یہ معنی ہوئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تاویل نے بڑے جوش کے ساتھ اٹھا مارا، یہاں تک کہ ایک اڈیٹر کے محققانہ اعتراض کو بھی گالیوں سے اٹھا مارا ۔ یہاں اٹھا مارا، سے یہ مطلب ہے کہ اعتراض کو گالیوں سے دور کیا۔ ایک ہی لفظ اٹھا مارا نے اپنی صنعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنوی سے کتنے عجائبات کو دکھا مارا۔

چہارم کوئی قوم سرسبز نہیں جب تک اس کے خون اور زبان کی امتیاز نہیں اٹھتی ۔خود رائی ہی تمام خرابیوں کی جڑ ہے۔یہی شیطان کا پہلا فعل ہے جو انـا خيـر منه سے ظاہر ہے۔ ہندوستانی اور پنجابی کا خون سانجھ ہے لیکن بولی میں دہلوی اور لکھنوی پنجابی پر فخر کرتا ہے، کھنڈ کی جگہ کھانڈ اور ددہ کی جگہ دودہ استعمال کرتا ہے۔اور کھنڈ اور دودھ کو ملانا عیب سمجھتا ہے۔لیکن پنجابی کھانڈ کو ددہ سے ملا کر خوشی سے استعمال کرتا ہے اسی لئے میں نے مارا کی مدد سے پنجابی کو بھی ہندوستانی سے ملا مارا۔ دیکھو لاش کو بھی خدا نے رلا مارا، اور ہجوم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے بتائے ہوئے کلمات سے لاش پر رولا مارا۔آ گے بھی رولا مارا، اور پیچھے بھی رولا مارا، اور آریوں کو بھی رلا مارا، اور احمدیوں کو رلا مارا۔

ان فقروں میں رولا مارا، اور آریوں کو رلا مارا، یعنی ساتھی بنا مارا، پنجابی ہے اور باقی اردو ہے۔ دہلوی اور لکھنوی اردو کی ایمانداری نہیں کہ پنجابی کو حرام سمجھ کر انگریزی کو ہضم کرے، حالانکہ اپنی ذات کی بھی خبر نہیں کہ وہ کیا ہے۔

اردو اصل میں ارِی اور دو ہے۔ ارِی بمعنی دکھلایا گیا، عربی ہے۔اس میں ی حذف ہے، جیسا کہ مضمحل اصل میں مضِی محل ہے، جس میں ی حذف ہے۔جب انسان کا محل یا حالتِ قرار کسی صدمہ کے باعث ماضی ہو جاتی ہے، تو اس حال کا نام مضمحل ہے۔

اور دو بمعنی دو فارسی ہے۔پس اردو وہ ہے جس میں دو کا ذکر ہے۔اور اسپر اس کی ذات شاہد ہے کہ اس میں ار عربی اور دو غیر عربی یا عجمی ہے۔

اور بیرونی شہادت خود انڈیا کی ذات ہے کہ وہ ہمیشہ محکوم رہا ہے اور محکوم نسبتی کلمہ ہے جو اپنے ساتھ حاکم کو چاہتا ہے۔پس اردو حاکم و محکوم کی زبان ہے۔مسلمان بادشاہوں نے عربی اور فارسی سے اردو بنایا، اور اب انگریز بادشاہوں نے انگریزی کو اردو سے خلط کر کے ایسا اردو بنایا کہ اگر اس سے انگریزی الفاظ نکال کر ملازم کو کسی محکمہ یا سٹیشن وغیرہ پر بھیجنا چاہو تو ناممکن ہے۔

جب ثابت ہے کہ اردو کی بانی فارسی ہے، اور فارسی کی اصل عربی ہے۔پس اعلیٰ اردو کے جاننے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ بھی عربی ہے۔

اور یہ حقیقت کہ فارسی عربی سے بنی ہے، خود فارسی کے لفظ کے اندر داخل ہے۔ فارس کے معنی فراست والا ہے۔ فارسیوں نے اپنی فراست طبعی سے عربی میں بہت سا تصرف کیا ہے۔ مثلاً مادر میں مـاء بھی عربی ہے اور در دری کا بگاڑ ہے جسکا مفہوم کسی شئے کی حقیقت کے اندر پورا داخل ہونا ہے۔ اور یہ مـا تـدری نفس ما ذا تکسب غداً سے ظاہر ہے کہ کسی نفس کو بھی کل کے نیک و بد کی بالتفصیل خبر نہیں ہے۔ جب اہل فارس نے اپنی فراست سے معلوم کیا کہ بچہ کی ماں ہر وقت اس کو مائیت یا پلانے کی حالت کے اندر رکھتی ہے، کبھی دودھ اور کبھی دوا پلاتی ہے، تو انہوں نے مان کا نام مادر رکھ دیا۔ انگریزی مادر بھی یہی ہے۔ اردو اور پنجابی ماں بھی یہی ہے۔ ماں کے ساتھ ماننا قدرتاً لازم ہے۔ اس لئے مان بھی ماں کی شکل میں ہے۔ گورنمنٹ انگلشیہ بلحاظ مائیت ماں ہے، جس نے تمام انڈیا کو پانی پلا کر ویرانوں کو بھی بہشت بنا دیا اور جا بجا علمی نہروں کو بھی چلایا اور ولایت سے دوا دارو بھی منگوا کر رعایا کے سارے بچوں کو کے پلا دیا۔ اسلئے رعایا پر اس کا حکم ماننا بھی لازم ہو گیا مان میں ن پر مد ہے اور یہ ن و الـقـلـم سے ثابت ہے کہ ن کے خاصہ ذاتی کو خداتعالی نے اپنے وعدہ مـا فر طنا فی الکتا ب من شیء ، (میں نے اپنی کتاب میں کسی جزوی حقیقت کو بھی نہیں چھوڑا) بعلامت مد اس کی پیشانی پر لکھ دیا ہے، اور اس کی ذات کو بھی محض مدہی قرار دیا ہے، جس کا تلفظ ن سے شروع ہو کر ن پر ہی ختم ہوتا ہے۔ اسی واسطے خوردن نوشیدن میں دائمی مد ہے، جو بغیر صیغہ ماضی مضارع یا حال (ٹوٹ؟) نہیں سکتی ہے۔

ہر ایک عربی کلمہ کا آخری نون اپنی مد سے ماقبل حرف علت کو جو دوسرے حرف کی آواز ظاہر کرنے کا باعث ہوتا ہے یا بغیر اس کے دوسرا حرف آواز ہی نہیں دیتا ہے معہ اس کے ساتھی کے، آواز میں لمبا کر کے راگ کا ایسا رنگ دکھاتا ہے کہ ہر ایک روحانی روگ دور ہو جاتا ہے۔

و لـمـن خـا ف مقا م ر بّہ جنّتان فبایّ آ لاء ر بّکما تکذّ با ن ، اس میں تا اور با دونوں کا آواز ن کی مد سے نہایت لطیف اور دلکش آواز میں کھل گیا ہے۔ جس سے یہ راز بھی کھل گیا ہے کہ عارف کے لئے دنیا بھی ایک بہشت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصیب بر حمتنا من نشاء و لا نضیع اجر المحسنین و لا جر الآ خرۃ خیر للذین آمنوا و کا نوا یتّقون۔

اس میں نی اور قو کا تلفظ نون کی مد سے لطیف آواز میں کھل گیا ہے جس سے یہ راز بھی کھل گیا کہ خدا تعالی دنیا میں بھی نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا اور یقیناً آخرت کا اجر ایمان داروں اور متقیوں کے لئے بہت ہی بڑھ کر ہے۔

فارسی زبان حقیقت لفظی کے اظہار سے بغیر مد عربی قاصر ہے، اس لئے فارسیوں نے بعض حقیقتوں کے اظہار کے لئے بعض جگہ ن کی مد کو گرا دیا ہے جس سے اردو میں بھی، جو انڈیا میں فارسی حکومت کا نتیجہ ہے، یہی قاعدہ ہو گیا ہے۔

جہاں اور جہان ایک ہی کلمہ ہے۔ جہاں سے مراد کوئی جگہ ہے اور جہان جس میں ن کی مد ہے، ہر جگہ پر حاوی ہے۔

اسی قاعدہ سے میں نے بعض جگہ مثلاً سوال ۲۶ میں ن کی مد کو کاٹ کر بعض حقیقتوں کا واقعی اظہار کیا ہے۔ مریدوں اور عزیزوں کی جانوں کو بھی قرباں کیا، اگر قرباں کا نون پوری مد کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ مطلب ہو گا کہ سنوسی الاعظم نے مریدوں اور عزیزوں کی جانوں کو قربان کر دیا، اور یہ غلط ہے کیونکہ وہ ابھی قربان کر رہا اور تا فتح کرے گا۔

اور،

کیا مرزا قادیانی کے مہدی ہونے کا یہی نشان تھا کہ اس نے مسلمانوں کو کافر بیان کیا،

اگر اس جگہ نون کو مد سے پڑھا جائے تو یہ مطلب ہو گا کہ مسلمانوں کے ساتھ کفر بھی لازم تھا جس کو مرزا غلام احمد قادیانی نے بیان کیا۔ اضافت نسبت الحاقی ؟ بھی ن کی مد کو دور کر کے غنہ کرتا ہے جس سے مغنی یا راگی بھی اپنی آواز کو عورت کی طرح نیچے گرا کر اور مجرم؟ کو اوپر چڑھا کر گناہ کرتا ہے۔

راجہ جہاں داد خان مِکان نّ کی ان تینوں حقیقتوں کو بیان کرتا ہے لیکن عبدالرحمٰن معہ عبدالمنّان اس کا رد کرتا ہے کیونکہ ان کے ذاتی ناموں میں جو اپنی شد و مد میں خفت نہیں چاہتے، فرق آتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب مجھ کو معلوم ہوا کہ فارسی عربی سے بنی ہے، اور اردو کو بنانے والی ہے اور انگریزی اسکو بڑھانے والی ہے، تو میں نے عربی کی مدد سے جو الہی زبان ہے، اور تمام زبانوں کی ماں ہے، نیا ہی اردو دکھا مارا ، اور مارا کی حقیقت کو بھی یوم تمور السماء مورا سے اڑا مارا، اور جس پوانٹ کو شروع کیا تھا اسی کو آمارا۔

(آج کل یورپ کی تہذیب تالی ہے، جو کسی اعلی مضمون کے کسی پوائنٹ پر اظہار خوشی میں بجائی جاتی ہے، یہ اسلام میں منع ہے۔اس کی جگہ مرزا کے ہر واقعہ صحیحہ کے آخری کلمہ کی جس سے مارا ملحق ہے، تصدیق کافی ہے۔

اس کا یہ طریق ہے کہ مسلمان جن کو احمدی کافر اور جہنمی قرار دے کرستاتے اور جلاتے ہیں، کبھی کبھی مجلس کر کے کسی خوش آواز لڑکے کو مرزا کے صحیح واقعات پڑھنے کیلئے کھڑا کریں، اور چند اور کو ہر واقعہ کی تصدیق کے لئے مارا کے، دہڑہ کے دھورا کا حکم دیں۔ مثلاً

جب پڑھا جائے،

تازہ وحی نے کوئی نہ کوئی شگوفہ اڑا مارا،

تو معاً تصدیق کے لئے پکارا جائے:

اڑا مارا۔

علی هذا القیاس۔ تازہ وحی نے مرزا کی عمر کو بڑھا دیا،

پر: بڑھا مارا،

اور ڈاکٹر عبدالحکیم کی وحی نے گھٹا مارا،

پر: گھٹا مارا۔

اور فا ذا جاء اجلهم کی حقیقت کو دکھا مارا،

پر: دکھا مارا وغیرہ۔

یہ وہ طریقہ ہے جس میں میں نے مرزا اور مرزائیوں کی تکفیر اور گالیوں سے جلے ہوئے دلوں پر آب حیات چھڑ کا مارا،

اور تا ابد فرقہ احمدیہ کی قلموں کو چھین کر مسلمانوں کے ہاتھوں سے بھی قلموں کو گرا مارا،

اور لا يحيق السيئة ا لا با هله کی حقیقت: چاہ کند راچاہ درپیش، کو دکھا مارا،

سبحانك ما اعظم شا نك میں نے کیا دکھا مارا،

ترے فضل نے بھی جو دکھانا تھا، دکھا مارا۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیوں کو خاص نوٹس

مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید کے بعد اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فرقہ احمدیہ جو عموماً حنفی، وہابی، شیعہ اور نیچری خیالات کو رڈ کر کے قائم ہوا ہے، اگر مرزا غلام احمد قادیانی سے پھر جائے تو کدھر جائے کیونکہ

(الف) عیسی کی موت کا یقین کر کے پھر اس یقین کو بدلنا موت ہے۔

(ب) غیر احمدی صرف موہومی امید پر عیسی کے منتظر اور احمدی مرزا قادیانی کو عیسی مان کر بادشاہت کے منتظر۔

(ج) باقی فرقوں میں یہ التزام نہیں کہ وہ کسی شخص کے پیچھے لگ کر اپنے تمام افراد کی مجموعی طاقت کو ایک مرکز پر چلا سکیں، لیکن احمدیوں میں یہ التزام ہے کہ اپنے امام کے ایک ہی حکم سے اپنی مجموعی طاقت کو ایک جا جمع کر سکیں۔

(د) باقی فرقوں میں احمدیوں کی طرح نماز کا بھی التزام نہیں جس کے باعث ان کے بہت سے افراد نماز نہیں پڑھتے ہیں اور احمدی کل جدید لذیذ سے نمازوں میں اپنے مقاصد کے لئے گریہ زاری کرتے اور تہجد بھی خصوصاً پڑھتے ہیں۔

(ھ) تبلیغ اسلام میں وہ اپنے تئیں اول نمبر سمجھتے ہیں۔ ان کے رسالے انگریزی ترجمہ ہو کر مختلف ولایتوں میں جاتے ہیں۔

(و) حمایت اسلام میں بھی وہ اپنا قدم سب سے آگے رکھتے ہیں۔ عیسائیوں اور آریوں کو بھی گالیوں سے ان کے گھر تک پہنچاتے ہیں اور قرآن کو بھی، گو برائے نام، اپنا دستور العمل دکھاتے ہیں۔

(ز) ہر وقت اپنی جماعت کو بڑھانے کے لئے مذکورۃ الصدر خوبیاں بتاتے اور مسیح کی وفات ثابت کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کو عیسی بناتے، اور داؤ لگ جائے تو منواتے، اور اس طرح اپنا سلسلہ روز بروز بڑھاتے ہیں۔

اب سچ ہے اگر احمدی جو اپنے تئیں بیدار اور ہوشیار اور دوسروں کو خوابیدہ اور مردار خیال کرتے ہیں، مرزا قادیانی سے پھر جائیں تو کدھر جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ اصل فرقہ محمدی ہے۔خدا تعالی نے مسلمانوں کو یہی خطاب دیا ہے اور یہ محمد رسول اللہ و الذین آمنوا معہ سے ثابت ہے۔معہ اور محمدی کا ایک ہی مفہوم ہے۔ ہر ایک نسبت معیت سے پیدا ہوتی ہے جیسا کہ حنفی مالکی شافعی حنبلی وغیرہ سے ظاہر ہے۔انگریزوں نے مختلف فرقوں کا نام بلحاظ عمومیت محمدی ہی رکھا ہے۔فرقوں کے بنانے والوں نے بھی اپنے تئیں محمدی کہا ہے اور خود مرزا بھی محمدی رہا ہے۔الہام

پائے محمدیاں بر مینار بلند تر محکم افتاد

سے ثابت ہے کہ مرزا قادیانی بھی اصل میں محمدی اور اس کی جماعت بھی محمدی ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی نے ساری عمر ایک دفعہ بھی اپنے تئیں احمدی نہیں کہا اور لکھا، اور یہ سب کو معلوم ہے۔پس احمدیوں کو اپنے تئیں محمدی کر لینا نہایت موزوں ہے۔اور یہ ایسا خطاب ہے کہ جسکو سب فرقوں سے یکساں نسبت ہے۔اور بڑھ کر یہ خوبی ہے کہ خدا تعالی کا مقرر کردہ خطاب ہے، اور سب خطابوں حنفی، وہابی، شیعہ، احمدی، شافعی، مالکی، حنبلی، چشتی، قادری، قلندری وغیرہ سے افضل ہے۔اور ہر ایک اسی کے ذیل میں ہے۔اسی کی برکت سے صحابہ کرام نے، جب کہ نہ کوئی حنفی تھا، نہ شافعی وغیرہ، اپنی نیشنلٹی یا قومیت کا شیرزاہ منسلک کیا۔اور جب مختلف نسبتوں نے محمدی نسبت میں تفرقہ کر کے مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کیا، تو اسلام اپنے عروج سے گر پڑا۔اور جب کبھی غیروں کا اسلام سے مقابلہ ہوا، تو مسلمانوں نے محمدی نسبت سے ہی اکٹھے ہو کر ان کا مقابلہ کیا۔اب جنگ طرابلس میں بھی یہی معاملہ ہوا کہ مختلف فرقوں نے نسبتی جھگڑوں کو چھوڑ کر اشداء علی الکفار رحماء بینھم سے محمدی نسبت کا ہی ثبوت دیا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ احمدیوں کو مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب سے غرض رکھنی چاہیے یا اس کے ذات سے۔

اس کی ذاتیات کا حال تو میں نے عجیب سوالات میں مفصل دکھا دیا، بلکہ اس کا الگ فوٹو بھی بنا دیا۔ اور اسی میں سب حال اس کا بتا دیا۔

اب اس کا مذہب دیکھو۔ بار بار قرآن اور سنت نبوی کو اپنا مذہب قرار دیا اور تمام صحیح حدیثوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر چشمہ بھی قرآن ہی کو کہا، اور کسی کتاب حدیث کو دستور العمل نہیں کیا۔ بخاری کی نسبت بھی کہا کہ مجھ کو اس کی ضرورت ہی کیا۔ ہر علمی میدان کو قرآن سے جیتا اور اسپر یہ ایمان تھا کہ اس میں کسی دینی اور دنیوی حقیقت کو جسکا انسان کے لئے جاننا ضروری تھا نہیں چھوڑا گیا۔

دوم سب فرقوں کا اصولی مذہب عمل بالقرآن ہے، خواہ بالواسطہ حدیث ہے یا بالواسطہ فقہ ہے۔ صحابہ کرام کی ترقی کا راز یہ تھا کہ ہر ایک عامل بالقرآن تھا جسکے باعث سنت نبوی میں بھی انکا اختلاف نہ تھا۔ سب کا طریقہ نماز ایک ہی تھا۔ اور ہر ایک شخص دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ لیتا تھا۔ حج، زکوۃ، روزہ، کلمہ توحید میں تو اب بھی مسلمانوں کا باوجود تفرقہ چنداں اختلاف نہیں دیکھا جاتا۔ پس مرزائی بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی ذاتیات کو چھوڑ کر عامل بالقرآن کہلائیں اور احمدی نسبت سے، جس میں صرف مرزا کی صورت نظر آتی ہے، نکل جائیں۔ اور محمدی نسبت میں، جس میں محمد رسول اللہ ﷺ کی شکل نظر آتی ہے، داخل ہو جائیں۔

اب تیسرا سوال مجھ پر وارد ہوتا ہے کہ جب میں مرزا غلام احمد قادیانی سے پھرا، اور پھر پھرا، تو میرا مذہب کیا ہوا۔

اس کا جواب یہ ہے کہ میرا مذہب وہی ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کا تھا۔

جب اس نے دیکھا کہ خدا تعالی نے مجھ کو قرآن میں احمد کہا، اور آنحضرت ﷺ کو محمد کہا، اور الہام میں مجھ کو عیسی کہا اور اپنے وعدہ جاعل الذین اتبعوك سے میری جماعت کو فوق دینا چاہا، تو تمام محمدیوں کو مسیح کے یہودیوں کی طرح ملعون سمجھا اور اپنی جماعت کا نام احمدی رکھا بعض کا خیال ہے کہ اس...(صفحہ ہذا، ۳۴، کی آخری سطر موجود نہیں) کا یہ دعوی نہ تھا کہ میرا فرقہ ہمیشہ کمزور رہے گا جسکے باعث اسکا احمدی ہونا لازم ہوا، اگر احمدی میں کلمہ احمد رسول خدا کی طرف منسوب ہوتا تو مرزا بھی خوشی سے اپنے تئیں احمدی کہتا۔ بلکہ اس کا خیال یہ تھا کہ انّی مبشر برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد میں خدا نے مجھ کو ہی احمد کہا ہے اور میری ہی جماعت کو عیسی کی جماعت کی طرح غلبہ دینا چاہا۔

جب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے تئیں ہی احمد سمجھ کر اپنی جماعت کا نام احمدی رکھا، تو میں نے اس کی اس خودغرضی سے بیزار ہو کر خط کے ذریعہ اور خاص ملاقات سے بھی اس کی غلطیوں کو ظاہر کیا۔ لیکن جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے نہ مانا تو میں نے اس کی تردید میں رسالہ حقیقت المھدی شائع کیا، اور اس تہذیب سے لکھا کہ اس کی پیشانی پر احمدیوں کو نوٹس دیا کہ اگر کسی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں ایک کلمہ بھی خلاف تہذیب ثابت کیا تو سو روپیہ اس کی نذر ہوگا۔

جواب تو کسی نے نہ لکھا، لیکن ایک لنگڑے امام نے الحکم میں صرف یہ لکھ دیا کہ اس شخص میں شیطانی رگ کا کچھ حصہ رہ گیا جس کے باعث اتنا قرب پا کر پھر گیا۔ میں نے بھی کچھ ایسا جواب دے کر خاموش کر دیا کہ جب مجھ میں شیطانی مادہ تھا تو خدا کے ملہم نے کیوں اپنی جان سے پیاری بیوی کو تین بار بٹالہ میرے گھر بھیجا، اور کیوں دو دو تین تین راتیں اس کو میرے ہاں رہنے دیا، اور کیوں مجھ کو ہی ہمیشہ بیوی صاحبہ اور اس کی ہم جولیوں کے ریوڑ کی ہوا خوری کے لئے مقرر کیا۔ اور کیوں مجھ پہ اعتبار کیا کہ میں نے مغرب کی نماز کے بعد بھی سیر کی شوقینوں کو باغ میں سیر سے سیر کرایا۔

حقیقت مہدی کی پوری حقیقت کو صرف لائق اڈیٹر پیسہ اخبار نے ہی سمجھا جس کے ریویو کا پہلا فقرہ:

گھر کا بھیدی لنکا ڈہاوے، بہتوں کو متوجہ کر گیا۔ لیکن مولویوں نے اس پر توجہ کو مبذول نہ کیا، کیونکہ میں نے اس میں، جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مولویوں کی تکفیر سے روکا، مولویوں کو بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی تکفیر سے روکا۔ ندوۃ العلماء کے جلسہ عام میں جو امرتسر ہوا، بڑے بڑے مولویوں کے آگے ایک اشتہار بھی پیش کیا کہ آخر مرزا قادیانی بھی کلمہ گو ہے، کیوں انہوں نے اسے اسلام سے خارج سمجھا۔ اس پر بھی مولویوں نے نوٹس نہ لیا بلکہ وفات مسیح کا قائل ہونے کے باعث مجھ کو بھی نیم مسلم سمجھا۔ لا جرم سوسائٹی کی خواہش سے جو قدرتاً انسان کی فطرت میں داخل ہے مجھ کو مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کی طرف عود کرنا پڑا۔ نیچریوں کی طرف اس لئے نہ جا سکا کہ ان میں آزادی کے باعث صوم وصلوۃ کا التزام نہ دیکھا، اور مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرف اس واسطے نہ گیا کہ اس نے بھی عیسی کو ابھی تک کسی پہاڑ کی غار میں چھپا ثابت کیا۔

جب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی طرف آیا، تو ان مریدوں نے جن کے سفر قادیان میں میرا گھر ہوٹل تھا، اور جن کی بیویوں نے بھی اسے سفر میں ریفرشمنٹ روم سمجھا، میری طرف کچھ التفات نہ کیا۔ جس سے میں نے ثابت کیا کہ انہوں نے مرزا سے اعلیٰ اخلاق کو حاصل نہیں کیا اس ۔۔ (صفحہ ہذا کی آخری سطر نہیں پڑھی جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے: اسے نظر انداز کر کے مرزا سے منسلک ہو رہا، اور اس کے زمین داری کے کاموں میں ہاتھ بٹاتا رہا۔ لیکن..)سال کے بعد پھر قومی محبت نے جوش مارا، اور دو ہزار سالانہ پیداوار کو چھوڑ کر بٹالہ چلا آیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ مرزا نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے الہاموں کے مطابق وفات پا کر آسمانی نکاح کو، جس کی تادم مرگ امید تھی، جھوٹا کیا۔ جس سے باقی الہام الفوق معك و التحت مع اعداء ك اور انی مهين من ارا د اها نتك وغیرہ کا بھی خاتمہ ہوا۔

میں مرزا قادیانی سے اس لئے پھرا کہ اس نے سوا اپنے کل امت محمدیہ کو کافر کہا اور ان کو جہنمی قرار دے کر ان کے جنازہ کو بھی لعنت کا محل سمجھا۔

اور پھر اس لئے پھرا کہ اس کے مریدوں نے نفاق سے بیزار کیا۔

اور مرزا غلام احمد بھی اپنے الہاموں سے دو ہی دفعہ پھرا۔

الہاموں کی بنا پر مجدد بنا۔ پھر پھر کر عیسی اور مہدی بنا۔

اور پھر، پھر کر نبی بنا۔

میں نے اپنے تئیں کبھی احمدی نہیں کہا، بلکہ ہمیشہ محمدی رہا۔

اور مرزا غلام احمد قادیانی بھی محمدی تھا، اس نے کبھی اپنے تئیں احمدی نہیں کہا۔ اس نے سنت نبوی کو رہبر کیا اور عامل بالقرآن ہوا۔ میرا مذہب بھی ہمیشہ یہی رہا جو میں نے مرزا قادیانی سے ہی سیکھا۔

بلحاظ بیعت بھی مرزا غلام احمد قادیانی سے میرا روحانی تعلق نہیں ٹوٹا۔ سب سے بڑی اور اصلی شرط پر جو تمام شرطوں پر مہیمن ہے کہ میں دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔ گو مرزا نے خود عمل نہیں کیا لیکن میں نے ہمیشہ اس کو عمل میں رکھا۔ اس پر میری سوانح عمری کا فوٹو ہی گواہ ہے جسکو میں نے اوپر ایک عجیب رنگ میں ظاہر کیا۔

اب احمدی بھی مرزا کی بیعت کی اصل شرط کا، جو تمام شرطوں کی ماں ہے، عملی ثبوت دیں۔ ہر ایک سوال کو غور سے پڑھیں اور بار بار پڑھیں۔ جب جواب سے لاجواب ہو کر یقین کریں کہ اصل واقعات، جن پر سوالات کی بنا ہے، صحیح ہیں تو مرزا کی طرح خود بھی محمدی اور عامل بالقرآن ہو کر اس کی نبوت اور ذاتیات کو چھوڑ دیں، اور اصول دین میں عام مسلمانوں سے اتفاق کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی جب مجدد تھا، تو اس نے پیروان کو بھی محمدی رکھا، اور خود بھی عامل بالقرآن رہا۔ اس وقت مسلمانوں کو مرزا اور اس کی جماعت سے کچھ تعارض نہ ہوا۔ رفتہ رفتہ اسکی الہامی بے اعتدالی نے اسکے محمدی رشتہ اور عمل بالقرآن کو، جو اس کے سلسلہ کے لئے بمنزلہ جگر اور دل تھے، بیمار کر دیا۔ اور آج اس ڈاکٹر کی طرح جس نے شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم کے اندرونی ورم کو چیر کر جگر اور دل کو صاف کیا جس سے سارا وجود ہی صحیح سلامت ہو گیا، میں نے بھی مرزا کے سلسلہ کے اندرونی مواد کو دور کر کے اس کا سارا وجود ہی صحیح اور صاف کر دیا۔ وہی جماعت ہے اور وہی سنت اور وہی قرآن ہے جس پر مرزا خود عامل رہا ہے۔ باقی جھگڑا کہ وہ مسیح موعود تھا، یا اس کے ہاتھ سے انگریزوں کا خاتمہ تھا، یا وہ ملہم تھا، مہدی تھا، نبی تھا، وغیرہ، قبر میں ساتھ لے گیا۔ اور جو کچھ کتابوں میں چھوڑ گیا اس کو عجیب سوالات نے خاک میں ملا دیا۔

یہ احمدیوں پر ابتلاء ہے۔ لیکن ابتلاء ہی مقبول ہونے کا ذریعہ ہے۔ ابراہیم کو خدا تعالیٰ نے ابتلاؤں سے ہی خلیل کیا۔ رسول کریم کو بھی ابتلاؤں سے ہی حبیب کیا۔ احمدیوں کے صدق کی شناخت کا یہی موقع ہے۔ اگر کسی نے دین کو دنیا پر مقدم کر کے حق کو قبول کیا، تو واقعی وہ خدا کے مقبولوں میں داخل ہو گیا۔

تتمہ

عجیب سوالات میں مرزا غلام احمد قادیانی کی ذاتیات پر کوئی حملہ نہیں، صرف صحیح واقعات کا اظہار ہے۔ اور کمال یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے سب مسلّمات کا اقرار ہے۔

اور یہ وہ طریقہ علم کلام ہے جس میں نہ بحث کی ضرورت ہے اور نہ کوئی تکرار ہے۔

احمدیوں کی کشش کا یہ اسرار ہے کہ ان کا کوئی رسالہ یا اخبار ہے اس میں خصوصاً وفات مسیح پر للکار ہے، اور غیر احمدیوں کے لئے حیات مسیح کا ثابت کرنا نہایت دشوار ہے۔

میں نے وفات مسیح ہی سے ثابت کیا ہے کہ جب مسیح مر چکا ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی کس طرح مسیح موعود ہونے کا حق دار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کل جو بحث مباحثات کا طریقہ گالی گلوچ سے مملو اور ناخوش گوار ہے اس کی یہی وجہ ہے کہ ایک فریق کو دوسرے فریق کے مسلمات کا انکار ہے۔

اب بہ سبیل تعاونوا علی البرّ و التّقوی اس رسالہ کے ساتھ مسلمانوں کی امداد درکار ہے۔

اس میں ایک ایک سوال بمنزلہ توپ خانہ اور ایک ایک فقرہ بمنزلہ بندوق نیزہ اور تلوار ہے۔

اور اس کے ساتھ حق کی ایسی تیز رفتار ہے کہ اس کے آگے مرزا غلام احمد کا ہر ایک دعوی فرار ہے۔

لہذا عجیب سوالات کی اشاعت درکار ہے، خواہ گھر ہے یا باہر یا بازار ہے۔

باسمجھ بچے بھی ان کو یاد کریں۔ان میں علم کلام کی بہار اور ایک ایک سوال دینی صداقتوں کا چشمہ یا گلزار ہے۔

آخر احمدی حضرات بھی اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا انکار کر دیں اور اسی دیگر مصلحین کی طرح ایک مصلح تصور کر کے آنحضرتﷺ کا ایک غلام قرار دیں تو اس میں آنحضرتﷺ کی ہی شان اور عظمت کا اظہار ہے۔

احمدیو! اس وقت مسلمانوں کو صلح درکار ہے۔

تفرقہ قومی سے اب ہر ایک کا دل بے قرار ہے۔

لاتفرقوا پر غور کرو، خدا بھی تفرقہ سے بیزار ہے۔

الصلح خیر سے صلح ہی ڈھونڈو۔بغیر صلح ہر ایک سلسلہ بے کار ہے۔

مسلمانوں کا تفرقہ مذہبی ہی باعث ادبار ہے۔

عزیزو! مساوی سطح پر آؤ مسلمانوں سے کیوں اس قدر نفرت کہ جنازہ پر بھی انکار ہے۔

قرآن نہیں، پیغام صلح ہی دیکھو، جس میں ہندوؤں تک بھی صلح کے لئے کرشن اوتار کی چھنکار ہے۔

اور مسلمانوں کی صلح تو صرف کلمہ کا ہی باہمی اقرار ہے۔

غیر قوموں کے زندہ ہونے کا باعث یہ ہے کہ ان کا ہر فرد صلح میں ہوشیار اور ایک دوسرے کا غم خوار ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں کے مردہ ہونے کا یہ باعث ہے کہ اب ان میں نہ پہلی الفت ہے نہ پیار ہے۔

عزیزو اگر تم یہ کہو کہ ہر اایک غیر احمدی ہم سے بر سر پیکار ہے، تو تم اصولی اختلاف کو چھوڑ کر دیکھو کہ ... ہر ایک تمہارا یار اور دلدار ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے پہلے دعوی مجددیت کی طرف دیکھو، اسپر نہ کوئی لعنت ہے نہ تکرار ہے۔

لیکن جب اس نے اپنی نبوت کے منکرین پر لعنت اور پھٹکار شروع کی، تو اس کا جواب بھی لعنت اور پھٹکار ہے۔........... و السلام علی من اتبع الھدی

عبدالعزیز۔ زمین دار۔ بٹالہ ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء

....

منشی عبدالعزیز قادیانی اخبارات میں

منشی عبدالعزیز صاحب بٹالوی ۱۹۰۱ء میں پہلی بار مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت میں سامنے آئے تو پیسہ اخبار لاہور میں ایک نوٹ شائع ہوا جس پر الحکم قادیان کے ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۱ء کے شمارے میں بالفاظ ذیل تبصرہ کیا گیا

پیسہ اخبار اور مہر نبی بخش بٹالوی

پیسہ اخبار لاہور نے جو حضرت اقدس حجۃ اللہ علی الارض مسیح موعود ادام اللہ فیوضہ (مرزا قادیانی) کی ہر بات پر معاندانہ ریمارک کرنے کا عادی ہے باوصفیکہ ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ اس نے حضرت اقدس کی کتابوں کو بھی نہیں پڑھا اور لا تقف ما لیس لك به علم کے قرآنی ارشاد کی کچھ بھی پرواہ نہ کر کے رائے زنی کر دیا کرتا ہے مہر نبی بخش بٹالوی (منشی عبدالعزیز بٹالوی) کے ارتداد پر اپنے اڈیٹوریل کالم میں ایک نوٹ لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

۱۔ مہر صاحب گذشتہ پندرہ سال سے مرزا صاحب کے راسخ الاعتقاد مرید تھے بلکہ اپنا گھر بار چھوڑ کر قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دو سال تک رہے۔

۲۔ اب انہوں نے مرزا صاحب کے عقاید فاسدہ سے توبہ کی ہے اوران کے اعتراضات لاجواب ہیں وغیرہ وغیرہ

کسی راسخ الاعتقاد مرید (بشرطیکہ وہ ہو بھی۔ راسخ الاعتقاد کا ارتداد ناممکن ہے کوئی شیطانی رگ باقی ہوتی ہے جواندرہی اندراپنا اثر کرتی رہتی ہے) کا ارتداد اور حضرت اقدس کے دعاوی کی تکذیب کا موجب نہیں ہوسکتا جب کہ اسلام میں اب تک مرتد ہونے والے موجود ہیں اور آئے دن عیسائی اخباروں میں ایسے مرتدین کی فہرستیں دیکھی جاتی ہیں بلکہ یہ سنن الانبیاء میں سے ہے۔ حضرت اقدس کی بعض پیش گوئیوں کی تصدیق۔ یہ کہنا کہ منشی صاحب ثواب کے لئے گھر بار چھوڑ کر قادیان میں آگئے تھے بالکل غلط ہے منشی صاحب دراصل حضرت اقدس کے باغ کے ٹھیکہ دار کی حیثیت سے قادیان میں رہا کرتے تھے اوراسی لئے اگر وہ جھوٹ بولنا گوارا نہیں کرتے تو خود بتاسکتے ہیں کہ قادیان میں رہ کر کتنی مرتبہ وہ حضرت اقدس کے ساتھ نمازوں میں شریک ہوئے اور کتنی مرتبہ حضرت کے ساتھ سیر کو تشریف لے گئے وغیرہ وغیرہ۔ حضرت اقدس کی صحبت میں رہنے کا انہوں نے کوئی التزام نہیں کیا اگر وہ قادیان میں کبھی رہے بھی تو باغ ہی میں طوطا کہانی پڑھتے اور درختوں کے کاٹنے اور لگانے کے انتظام میں رہے۔ پس وہ قادیان میں کام کاج چھوڑ کر نہ گئے تھے بلکہ کام کاج کرنے گئے تھے۔ رہا یہ امر کہ اب انہوں نے حضرت اقدس کے معاذ اللہ عقاید فاسدہ سے توبہ کی، ناظرین کے لئے یہ امر غالباً دلچسپی کا موجب ہوگا (اور ہم مشکور ہوں اگر اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار بھی اس کا جواب دے) کہ مہر نبی بخش نے حضرت اقدس کے کن عقائد سے توبہ کی اوراس کی بجائے کیا حاصل کیا۔ اگر پیسہ اخبار کے اڈیٹر نے اس کے رسائل کو پڑھا ہے اوران امور پر اس نے اپنے اخبار میں جیسا کہ ظاہر ہے روشنی نہیں ڈالی تو وہ ہمیں معاف کریں گے اگر ہم یہ کہیں کہ انہوں نے جان بوجھ کر امر حق کو چھپایا ہے۔ بہر حال مہر نبی بخش نے مرزا صاحب کے عقائد کو چھوڑ کر اب کیا عقیدہ اختیار کیا، وہ ہم ذیل میں لکھتے ہیں اور پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ وہ اس کے متعلق کیا رائے رکھتا ہے اور نبی بخش کے عقیدہ سے کہاں تک متفق ہے

حضرت اقدس امام کا عقیدہ ہے کہ احادیث جہاں تک وہ قرآن کریم کے خلاف نہ ہوں واجب العمل ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہر نبی بخش مطلق نہیں مانتا

حضرت اقدس مسیح موعود کے آنے کے قائل اور مدعی ہیں مہر نبی بخش کہتا ہے کہ کوئی مسیح یا مہدی آنے والا نہیں ہے۔

حضرت اقدس، مسیح ابن مریم کی وفات کے قائل ہیں۔ایسا ہی مہر نبی بخش بھی مسیح ابن مریم کی وفات مانتا ہے اب ہم دانش منداڈیٹر پیسہ اخبار سے پوچھتے ہیں کہ وہ مہر صاحب کے عقائد کے ساتھ کہاں تک متفق ہے۔ہم اس پر مفصل انشاءاللہ کسی اگلی اشاعت میں لکھیں گے،سردست اسی قدر کافی ہے۔(الحکم۔۱۰۔اکتوبر۱۹۰۱ء ص ۶)

کچھ عرصہ بعد منشی عبدالعزیز صاحب پھر سے قادیانی ہو گئے اور اس موقع پر انہوں نے جو توبہ نامہ مرزا صاحب قادیانی کو ارسال کیا وہ، مع قبولیت توبہ از مرزا قادیانی، الحکم کے ۱۷۔اکتوبر ۱۹۰۲ء کے شمارے میں بایں الفاظ درج ہے۔

توبہ نامہ:

ذیل میں ہم اپنے پرانے بھائی چودھری عبدالعزیز صاحب نمبر دار بٹالہ کا توبہ نامہ شائع کرتے ہیں جوانہوں نے حضرت اقدس کے حضور ارسال کیا ہے۔بے شک چودھری صاحب نے بڑی اخلاقی جرأت سے کام لیا ہے۔آج کل اپنی بات کا نبھانا اور ضد کرنا ایک معمولی سی بات ہوگئی ہے مگر یہ خدا کا فضل ہے کہ چودھری صاحب نے اپنی غلطی کا اقرار کیا اور ان کو خدا تعالی کے صادق مسیح موعود کے خدام میں داخل ہونے کے سوا نجات کی کوئی راہ نظر نہ آئی اور حقیقت میں آج نجات کے لئے خدا تعالی نے یہی راہ پسند کی ہے۔

بحضور عالی جناب حضرت اقدس مسیح موعود دام برکاتہ

جناب عالی۔فدوی شیطان کے دھوکہ میں آکر آپ سے مرتد ہوا اور دلی بصیرت کو کھو کر ضلالت کے گڑھے میں گرا اور سال سے زیادہ عرصہ تک اسی میں رہا۔اب خداوند تعالی نے آپ ہی مہربانی فرما کر حق بینی کی آنکھیں عطا فرمائیں جن سے معلوم ہوا کہ صرف حضور کے ہی سلسلہ میں نجات ہے اور باقی سب جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاکت ۔پس آپ بھی رحمۃ للعالمین ہیں اس عاصی کی دستگیری کریں اور پچھلی خطا معاف فرما کر پھر سلسلہ احمدیہ میں داخل فرمائیں تا کہ نجات ہو۔ مورخہ ۹ اکتوبر ۱۹۰۲ء فدوی عبدالعزیز نمبردار بٹالہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی :

مجی اخویم مہر نبی بخش صاحب سلمہ اللہ تعالی ۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔

آپ کا خط پہنچا التائب من الذنب کمن لا ذنب له ۔اس لئے ہم آپ کی لغزش آپ کو معاف کرتے ہیں اور آپ کی تحریر کے موافق پھر آپ کو داخل بیعت کرتے ہیں اللہ تعالی آپ کو استقلال اور ثابت قدمی بخشے اور اب خاتمہ اسی توبہ پر کرے کہ وہ غفور رحیم ہے آمین

بے شک اجازت ہے جب چاہیں آویں اور بہتر ہے کہ جلسہ دسمبر میں آویں اور انشاءاللہ تعالی جیسا مناسب ہوگا آپ کا خط یا کوئی حصہ اس کا الحکم میں چھپایا جائے گا اور آپ کے پاس ایک نسخہ کشتی نوح اور ایک نسخہ تحفۃ الندوہ ارسال ہے کہ شائد ابھی تک نہ پہنچا ہو ہوگا اور اگر پہنچ گیا ہے تو کسی اور کو جہاں چاہیں دے دیں۔رسالہ ابھی نہیں دیکھا فرصت کے وقت انشاءاللہ دیکھوں گا۔شاید تین ماہ کا عرصہ ہوگیا کہ میں نے خواب میں دیکھا تھا کہ قادیان کی اس گلی میں جس میں ہم اکثر سیر کو جاتے ہیں آپ مصافحہ کیلئے میری طرف آرہے ہیں۔سو وہ بات پوری ہوگئی ۔ خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان (الحکم ۱۹۰۲ء ۱۷۔اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۱۶)

۷ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک مقدمے کے سلسلے میں مرزا صاحب قادیانی ایک مقدمہ کے سلسلہ میں بٹالہ آئے ،اور کچہری کے قریب آپ نے ڈیرہ لگایا ہوا تھا۔ اڈیٹر الحکم بتاتا ہے کہ:

ابھی کھانا رکھا ہی گیا تھا کہ ہمارے پرانے دوست چودھری نبی بخش صاحب المعروف عبدالعزیز نمبردار بٹالہ جن کا توبہ نامہ الحکم میں درج ہو چکا ہے آ گئے نہایت اخلاص سے حضرت اقدس سے مصافحہ کیا حضرت بھی بڑے رحم اور شفقت سے پیش آئے اور کھانا کھانے کا حکم دیا اور نہایت ترحم سے باتیں کرتے رہے۔

(الحکم ۱۹۰۲ء نمبر ۴۰ جلد ۶، ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گل دیگر شگفت

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سنتے ہیں ترکی سلطنت کا علاقہ ایشا کوچک ملک شام بہت زرخیز ہے، مگر قادیانی مشن کی سرزمین اس سے بھی زیادہ مردم خیز ہے۔ ذرا دیر کے لئے دانہ اس میں رہے اتنا پھلتا پھولتا ہے کہ بڑے بڑے درخت سے بڑھ جاتا ہے۔ آج ہم اس سرزمین کے ایک درخت کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں جو قادیانی مشن کا پھلا پھولا درخت ہے گو چند دنوں سے اس سرزمین کو چھوڑے ہوئے ہے مگر اس کا تاثر تا حال اس میں پایا جاتا ہے۔

اس شخص سے مراد ہمارے منشی عبدالعزیز زمین دار بٹالہ ہیں جو مرزا قادیانی سے اب تک بھی اخلاص رکھتے ہیں۔ چنانچہ ان کے اخلاص کے مظہر الفاظ یہ ہیں:

مرزا صاحب کا اصل مصدق میں ہوں جو ان کے مذہب کو زندہ کرتا ہوں (اشتہار فاروق۔ ص ۳)

مگر قادیانی گدی نشین سے آپ کو اختلاف ہے اس لئے ایک اشتہار موسومہ فاروق شائع کیا ہے جس میں بہت کچھ لکھا ہے۔ مطلب کی بات جو ہم نقل کرنا چاہتے ہیں وہ تحدی (چیلنج) ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آپ میں مرزا صاحب کا پورا رنگ ہے۔ آپ قادیانی سجادہ (مرزا محمود احمد) کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

مجھ کو وحی الٰہی ہے کہ میرے کلام کا کوئی رد نہیں کر سکے گا۔ اگر کوئی ارادہ کرے گا تو اس کا ہاتھ قلم برداشت نہیں کرے گا۔ اور یہ وہ نشان ہے جو مرزا صاحب کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ بڑے لکھنے والے اور معقول لکھنے والے اور کبھی ... والے نہیں۔ اگر میرے مسلمات کی تردید کر دیں تو میں سب سے پہلے آپ کی بیعت کو فخر سمجھوں گا، اور اپنی تحریرات کو کالعدم کر دونگا۔ اور اگر میری تحریرات کے مقابل آپ کا ہاتھ قلم کو برداشت نہ کر سکا تو آپ کو مناسب ہے کہ مجھ کو خدا کی طرف سے سمجھیں اور میرے ہم خیال ہو کر عامل بالقرآن کہلائیں اور عام مسلمانوں کو بھی عامل بالقرآن ہی بنائیں۔ مرزا صاحب بھی عامل بالقرآن تھے ان کے ذاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعووں کو چھوڑ کر دیکھو قرآن کی کیا عزت ان کے دل میں تھی۔

باران فضل رحمان آمد بقدم او

بد قسمت آنکہ از وے سوئے د گر دویدہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اس اقتباس سے ناظرین ہمارے دعوی کی صحت سمجھ گئے ہوں گے کہ مرزا صاحب کا پورا رنگ آپ پر چڑھ رہا ہے جس طرح وہ اپنے مخالفوں کو للکارا کرتے تھے کوئی قدم میرے سامنے جم نہیں سکتا اور جو میرے جیسا من چلا خاص قادیان میں بھی جا پہنچے، تو حرم سرائے سے باہر تشریف نہ لاتے۔ اسی طرح منشی صاحب نے دعوی کیا۔ مگر لطف یہ کہ جس پیر سے یہ فن (تیر اندازی) سیکھا، اسی کے گھر کی طرف رخ کیا۔ ممکن ہے اس کا جواب وہ یہ دیں کہ جس گھر سے فیض پایا ہو اسی گھر کو فیض پہنچانا چاہیے ۔ ہم منتظر ہیں کہ قادیانی سجادہ نشین کی طرف سے اس کا جواب کیا نکلتا ہے۔ ہمارے خیال میں ایسے بڑے مدعی کو نظر انداز کرنا قرین مصلحت نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ستمبر ۱۹۱۵ء ص ۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک ختم نبوت: تالیف اور مؤلف

وہ تمام حضرات اور ادارے بلاشبہ قابل تحسین و آفرین ہیں جو فتنہ قادیانیت کی سنگینی کو بھانپتے ہوئے اس پر نہ صرف نظر رکھے ہوئے ہیں بلکہ اس کا تعاقب بھی کر رہے ہیں لیکن مسلک اہلحدیث سے وابستہ حضرات شاید کماحقہ متحرک نہیں ہیں جب کہ انہیں تحفظ ختم نبوت کو اپنے اکابر کی میراث جانتے ہوئے سب سے زیادہ متحرک ہونا چاہیے تھا۔ اگر فتنہ قادیانیت کے آغاز اور تحریک ختم نبوت کے اولین دور کا مطالعہ کرتے ہوئے اپنے اکابر اہلحدیث کی خدمات کا جائزہ لیں تو آج ہمیں اپنی غفلت پر شرمندگی ہوتی ہے۔ ہمیں اس اہم ترین اپنے موروثی موضوع پر کیا کرنا چاہیے؟ اس کے لیے درج ذیل کے دو اقتباس ملاحظہ فرمائیں۔ سفیر ختم نبوت، مجاہد تحریک ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں:

> یہ کہے بغیر چارہ نہیں کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کے رد قادیانیت پر مضامین جو ہفتہ وار اخبار اہلحدیث امرتسر اور ماہنامہ مرقع قادیان امرتسر میں شائع ہوتے رہے وہ بلاشبہ بڑے معرکۃ الآراء ہیں ہفتہ وار اور ماہنامہ کی تمام فائلیں جمع کر کے صرف حضرت مولانا مرحوم کے مضامین کو یکجا شائع کر دیا جائے تو ان رسائل کی ضخامت سے کئی گنا زیادہ ضخامت کی اور جلدیں تیار ہو سکتی ہیں افسوس کہ ہمارے پاس دونوں اخبارات کی مکمل فائل نہیں اور نہ موجودہ اپنی مصروفیات کو سامنے رکھ کر اس کام کو کرنے کی ذمہ داری قبول کر سکتے ہیں، کاش ہمارے بھائی اہلحدیث حضرات کا کوئی ادارہ اس کام کو کام سمجھ کر کرنا شروع کر دے تو حوالہ جات وغیرہ کیلئے جو تعاون ممکن ہوگا اس کی ہماری طرف سے پیشکش قبول فرمائی جائے۔ اہل حدیث حضرات کی تمام شخصیات و ادارے اس طرف توجہ فرمائیں برادران اسلام یہ کام کرنے کا ہے۔ (احتساب قادیانیت۔ ج8 ص7)

دوسری جگہ مولانا اللہ وسایا رقمطراز ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب (شہادۃ القرآن) کے علاوہ مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کے رد قادیانیت پر کئی رسائل بھی شائع ہوئے، کس طرح اپنے دلی درد کا اظہار کیا جائے کہ وہ تمام رسائل میسر نہ آسکے، بہت ساری لائبریریوں کو چھان مارا بعض حضرات کو خطوط بھی لکھے، لیکن سوائے خاموشی کے کوئی جواب نہ ملا، دنیا کو کیا ہو گیا ہے؟ فالی اللہ المشتکی ۔(ان رسائل کی تلاش میں ایک دفعہ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی مرحوم کی لائبریری میں) جا دھمکا،.. جو صاحب لائبریری سے استفادہ کی اجازت کے مجاز تھے اُنہوں نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کے رسائل پر مشتمل احتساب قادیانیت کی جلد دیکھ رکھی تھی یہ نسبت کام کر گئی اُنہوں نے آنکھوں پر بٹھایا۔ لائبریری میں داخلہ کی اجازت مل گئی تمام تھکاوٹ دروازہ سے باہر رکھ کر تازہ دم اندر قدم رکھا متعلقہ حصہ لائبریری دیکھا تو پھر کمر ٹوٹ گئی کہ مکمل رسائل وہاں بھی موجود نہیں تھے۔(احتساب قادیانیت۔ج9ص5-4)

یہ دونوں اقتباسات ہمیں خواب غفلت سے جگانے بلکہ ہمارے خوابیدہ ضمیر کو جھنجھوڑنے کیلئے کافی ہیں کہ جو کام ہمیں کرنا چاہیے تھا وہ دوسرے کر رہے ہیں بلکہ ہمارا کام بھی وہ کر رہے ہیں اور ہم شاید اب صرف ۔پدرم سلطان بود۔ پر گزارا کر رہے ہیں جبکہ ہمیں ۔کان ابی کذا و کذا ۔سے آگے بڑھ کر ایک نئی تاریخ رقم کرنی چاہیے۔

تاہم یہ بات یقیناً باعث مسرت ہی نہیں بلکہ باعث صد افتخار بھی ہے کہ جناب پروفیسر ڈاکٹر بہاؤ الدین صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ نے مسلکی و جماعتی خدمت میں یہ بہت بڑا کارنامہ انجام دیا ہے کہ تحریک ختم نبوت کے نام سے ۱۸۹۱ء تا ۱۹۱۲ء تک کی تاریخ تحریک ختم نبوت کو جمع کر کے مسلکی و جماعتی فرض بلکہ قرض ادا کیا ہے۔ یہ کام جس کی اب ۳۶ جلدیں مکمل ہو چکی ہیں اس قدر رفیع الشان ہے کہ اس کی تیرھویں ہی جلد کا مقدمہ لکھتے ہوئے مرکزی جمیعت اہل حدیث ہند کے ناظم اعلیٰ فضیلۃ الشیخ مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کے قلم سے بے ساختہ درج ذیل الفاظ و فقرات نکل گئے ہیں:

دنیا جہان کبھی بھی باکمالوں اور اللہ والوں سے خالی نہیں رہی ۔ ہنروران علم وفن ہر دور میں موجود رہے ہیں اور ہر طرح کے علوم وفنون اور معارف وحکم کے ماہرین اور اس کے قدردان ہر زمانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پائے جاتے رہے ہیں، جن کو علم و دین اوراس کے تقاضوں سے بھر پور دلچسپی رہی ہے۔اس کی قدر ومنزلت اور چاہت وضرورت کا بشدت احساس بھی کرتے رہے ہیں اوراس کی خدمت کو بصد شوق وخلوص انجام دینے والوں کی کبھی کمی نہیں رہی ہے۔اسی طرح بہت سے تاریخی کارنامے انجام دینے والے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں۔لیکن ان تاریخی کارناموں کو آئندہ نسلوں تک کے لئے محفوظ کردینا اوران اسوہ اور نمونہ اور عمدہ مثالوں کو آئندہ آنے والے اجیال کو منتقل کردینا، بھی ایک تاریخی کارنامہ ہوتا ہے جو صرف اور صرف مورخ کا کام اور کمال ہوتا ہے۔اس کمال کے جویا اور اس کے حصول کے طالبین کی بھی کسی دور میں کمی نہیں رہی ۔مگر اس کارنامہ کو انجام بھی دے لے جائیں، یہ ضروری نہیں۔ بلکہ یہ تو صرف اور صرف ان لوگوں کے مقدر کی بات ہوتی ہے جن کو توفیق خاص رب ذوالمنن والکرم والاکرام ورب العزت والجلال کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

اب اسی ایک بدیہی اور سہل الحصول کام اور نام کو لے لیں جسے ہم تاریخ تحریک ختم نبوت کہتے ہیں، جس پر کل سو سال سے زیادہ کا عرصہ نہیں بیتا کہ یہ کام معضلات ومشکلات اورانتہائی کٹھن اور متعذرات بلکہ ناممکنات میں سے شمار ہونے لگ گیا تھا۔اس میدان کے تہی دست اور تہی دامن جماعتیں اور گروہ تاریخ سازی کے ذریعہ مردمیدان بننے پر اتر آئیں۔مگر جس جماعت حقہ اوراسکے اسلاف نے اس میدان میں بھی جس قدر جانفشانیاں، تضحیات اور قربانیاں پیش فرمائیں کہ چمن میں ہرطرف ان کی داستانیں بکھری ہوئی، پھیلی ہوئی، بلکہ چھائی ہوئی تھیں، کو اس کے سپوت باایں ہمہ فضل وکمال اور ہر طرح کے اسباب وسامان مہیا ہونے کے انجام نہ دے سکے۔ بڑے بڑوں کو عذر ہوتا رہا کہ حالات سازگار نہیں، اعمال واشغال اجازت نہیں دیتے، مال ومنال کی کمی آڑے آتی رہی، ارباب دولت وامارت نے ہماری ہمت افزائی نہیں کی، اعوان وانصار جل دے گئے، گفتار کے غازیوں نے ہمدردانہ غوغائیوں کے ذریعہ مشکلات کا لامتناہی سلسلہ شروع کردیا۔کردار کے غازی تو نظر ہی نہیں آتے۔ یہ اوراس طرح کے کتنے اعذار باردہ وصیحہ جو روز روز اور کس کس کو پیش نہیں آئے۔ یا پیش نہیں کردیئے جاتے، یا اعذار تلاش کرلئے جاتے ہیں۔اگر یقین نہ ہو تو ذرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ایک صدی میں نظر پسار کر دیکھئے کہ علم وفن کی باکمال ہستیوں کی وہ عظیم فہرست نظر آتی ہے جن پر ہم کو بجا طور پر فخر بھی ہے اور وہ یقیناً لائق فخر بھی ہیں اور ان کے کارنامے ہمارے لئے سرمایہ عظیم ہیں۔ خصوصاً جن حالات میں انہوں نے جس طرح کا کمال پیدا کیا اور وہ کارہائے نمایاں انجام دے گئے جن کی مثال بھی دوسروں سے بن نہ پڑی، ان میں سے ہر ایک اپنے زمانہ کا امام تھا، امام فن تھا، لاثانی میدان تھا، بے نظیر و منقطع النظیر تھا، مناظر تھا، مورخ تھا، محدث تھا، مفسر تھا، محقق تھا، فقیہ واصولی تھا، فلسفی تھا۔ بجا طور پر ان میں سے ہر ایک پر یہ شعر صادق آتا ہے جو کسی (نابغہ) نے اپنے ممدوح بادشاہ کے لئے کہا تھا

الم ترى ان الله آ تا ك سورة

تر ى كل ملِكٍ دو نها يتذبذب

لیکن یہ بھی سچ ہے کہ باایں فضل وکمال اور نمایاں کارناموں کو انجام دینے اور طلب وخواہش اور اخلاص و وجاہت کے باوجود ان کو تاریخ اہل حدیث اور تاریخ تحریک ختم نبوت مرتب ومدون کرنے کی توفیق نہ ہوسکی یہ کسی اور ہی مرد میدان کیلئے رکھ چھوڑی گئی تھی اور یہ اسی کے حصہ ومقدر میں تھی اور وہ تاریخ اہلحدیث اور تحریک ختم نبوت کی تدوین وترتیب میں گویا لسان حال سے بار بار گنگناتا رہا

و انّي و ان كنت ا لأ خير زما نه

لآ ت بما لم تستطعه الا وا ئل

(اگرچہ میں بعد میں آیا ہوں، لیکن مجھ سے وہ کام ہوگیا ہے جو پہلے لوگ نہیں کرسکے)

اور یہ اس لئے بھی کہ ایک صدی گذر جانے کے بعد تاریخ سازی کرنے والوں نے جہاں بے شمار حقائق کو بدلنے کی کوشش کی اور استعمار کی ریشہ دوانی اور عیاری اور اندرونی رخنہ اندازی اور آپسی اختلاف وشقاق کے نتیجے میں ملک کے بٹوارے کے ساتھ ہی بے شمار تاریخی حقائق اور دفاتر نذر آتش ہوگئے، یا ناقدریوں کے شکار ہوئے، یا تلف کردیئے گئے، یا انہیں طاق نسیان پر رکھ دیا گیا، جس کا انجام سب کو معلوم ہے۔ اور ایسے میں اپنوں کی لاپرواہی اور بے اعتنائی کے ساتھ ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیروں کے جور و جفا اور ستم رانی کا بھی شکار رہا ہے۔ اور ایسے موقع پر جب خود اپنے بیگانوں کا رول ادا کرنے لگیں اور تعصب و تنگ نظری کرنے لگیں، تو اس کے صلہ میں بربادی یقینی ہو جاتی ہے۔ اس صورت حال میں کوئی کام بلکہ کارنامہ انجام دینا، اور اپنوں کی سردمہریوں، اور غیروں کی جفاؤں، حتی کہ جو کچھ ان ستم رانیوں سے بچ گیا ہو، اسے متعصب اور بھوکے دیمکوں کے منہ سے ان اوراق پسماندہ و منتشر کو نکالنا، اور اکٹھا کرنا، کیا کرامت اور جوئے شیر لانے سے کم ہے، جسے محترم ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ نے کر دکھایا ہے۔ اس لئے اگر ان تمام مجاہدین قلم وقرطاس اور مدافعین احمد مجتبی ﷺ، تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالاروں، ہدی خوانوں، اور سپاہیوں کے ساتھ ان نقوش تابندہ کو حیات درخشاں بخشنے والے ڈاکٹر محمد بہاء الدین کے لئے یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا:

او لئك آ با ئی فجئنی بمثلھم
اذا جمعتنا یا جر یر المجا مع

(تحریک ختم نبوت جلد ۱۳ مطبوعہ دہلی کا پیش لفظ از مولانا اصغر علی سلفی)

یوں تو تحریک ختم نبوت کی تاریخ مرتب و مدون کرنے کا کام ایک عرصہ سے شروع ہو چکا تھا لیکن بوجوہ تاریخی اصول نظر انداز کر کے مرتب و مدون ہو رہا تھا اور بعض حلقوں میں اپنے حزبی جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے تاریخ سازی بلکہ تاریخ سوزی عمل میں آ رہی تھی اور اس تحریک ختم نبوت سے نظریاتی واپسی رکھنے والے بہت سے لوگ چاہتے تھے کہ ان کے سامنے کوئی ایسی جامع تاریخ ہو جس میں نہ قلب وقائع ہو نہ مسخ حقائق، وہ تاریخ تعصب و حزبیت کے رنگ سے پاک بھی ہو اور خواہش تفوق و تغلب سے بالاتر بھی۔ اس میں افراط و غلو ہو نا تنقیص و تفریط، اس میں علم لدنی اور صدری معلومات کی بجائے استناد و اعتماد ہو، اس میں عمل تجریح و تحقیر کی بجائے شغل تحقیق و تدقیق ہو، اس میں رجال و شخصیات کو نوازنے کی بجائے کردار و عمل کو نوازا جائے۔ جس میں تاریخ سازی کی بجائے تاریخ نویسی ہو جس میں افترا و اختراع کی جگہ ثقاہت و حقیقت ہو، اس میں تحریف و تلبیس اور الزام و اتہام کی بجائے امانت و دیانت اور احترام و کرام ہو۔ ایسی تاریخ مرتب کرنا بظاہر کوئی آسان اور معمولی کام نہیں تھا مگر قدرت جب کسی سے کام لینا چاہے بلکہ اس پر مہربان ہو تو ہر مشکل،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسان بلکہ ناممکن بھی ممکن بن جاتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اسی معیار کے رجال کار پیدا فرما دیتے ہیں اور پھر آنے والی نسل تک گزشتہ نسل کی تاریخ یوں پہنچ جاتی ہے کہ اس ماضی پر مستقبل کو بڑے وثوق سے تعمیر کیا جاسکتا اور یہ انتقال تاریخ کچھ ایسی حفاظت وصیانت سے ہوتا ہے کہ تاریخ کا ہر طالب علم اس کے مطالعہ سے کوئی تشنگی محسوس کرتا ہے اور نہ ہی کسی قسم کا تحفظ۔

چنانچہ اس صدی کی تحریک ختم نبوت کی تاریخ پر اگرچہ بہت سی کتب تالیف کی گئیں ہیں مگر حقیقت میں اگر کوئی کتاب معیار تاریخ پر پورا اترتی ہے یا اس مقدس تحریک کے تقدس کی شایان شان کتاب ہے تو وہ ڈاکٹر بہاء الدین صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''تحریک ختم نبوت'' ہے۔کتاب کا موضوع ہی کتاب کا عنوان ہے جو دراصل اس بات کا بیان ہے کہ یہ کتاب امر واقع میں اس تحریک کی تحریک کے لیل ونہار اور نشیب وفراز کی آئینہ دار ہی نہیں بلکہ تحریک میں تحریک کے لیے ایک تحریک بھی ہے تا کہ منکرین ختم نبوت کی تحریق ہو سکے۔

اس نہایت اہم اور حساس موضوع سے ہماری دلچسپی کے نتیجہ میں مختلف مکاتب فکر کی جو نگارشات ہماری نظر سے گزری ہیں ان سب کے مقابلہ میں ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی یہ کتاب بلاشبہ اپنے موضوع پر رنگارنگ پھولوں کا ایک ایسا گلدستہ ہے جسے مولف کتاب نے نہایت محنت وجانفشانی سے یوں ترتیب دیا ہے کہ اس میں ہر نوع کا تعطر سمٹ آیا ہے بلکہ بعض نایاب وکمیاب قسم کے گل ولالہ کو نہ معلوم کس کس گمنام گلشن علم سے بھاری قیمت چکا کر صرف ختم نبوت کے سٹیج کو رونق بخشنے کے شوق خدمت کو پورا کیا یا یوں کہیے کہ اس موضوع پر ہمہ قسم کی معلومات کی ایک ایسی کہکشاں سجائی ہے۔جس نے آسمان علم ومعرفت اور فضائے تاریخ و ادب بلکہ سطح محبت وعقیدت کو کچھ یوں مزین ومنور کیا ہے کہ وہ اگر ایک طرف اس منزل کے مسافران تحقیق و جستجو کے لیے۔ و بالنجوم هم يهتدون ۔کا مصداق ہے تو دوسری طرف۔ رجوما للشياطين ۔ کا مظہر بھی۔اگر یوں کہا جائے تو بھی بے جا نہ ہوگا کہ مصنف ذی وقار نے ''تحریک ختم نبوت'' کے عنوان سے ایمان وایقان کی جو فصل گل ولالہ کاشت کی ہے اور اس میں اثمار وازھار کے جن اشجار طیبہ کو جس حسن ترتیب سے لگایا ہے تو وہ ایک طرف بلا امتیاز ارواح قدسیہ کے لیے ظل مدید اور طعم لذیذ ہے۔تو دوسری طرف اشجار خبیثہ سے معلق ارواح خبیثہ کے لیے زقوم وحمیم کا بدیل بھی۔الغرض یہ کتاب چشمہ ہائے علم وعرفان کی ایک ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبشار ہے جس سے نہ معلوم کتنے قلوب واذہان کی بنجرزمین آباد وشاداب ہوگی۔

اس تصنیف لطیف کی جو سب سے بڑی اور اہم بلکہ امتیازی خوبی ہے وہ یہ کہ مصنف نے نہایت دیانتداری اور امانتداری سے فریضہ تاریخ نویسی کو ادا کرتے ہوئے نا قابل تردید حوالہ جات سے ثقہ اور یقینی معلومات کو اپنے قارئین تک پہنچایا ہے محض ظن وتخمین اور وہم وتخریص پر اپنے دعوی کی عمارت کو استوار کر کے قارئین کے جذبات سے کھیلنے کی کوشش نہیں کی اور نہ ہی تزخرف وتکلف سے قارئین کے احساس کا شکار کھیلنے کی حرکت کی ہے اور نہ ہی خرافات وحکایات کو حقائق وواقعات کا درجہ دیکر اپنے حلقہ ارادت کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کا جرم کیا ہے اور نہ ہی قیل وقال کو زیب داستان بنا کر کتاب کا حجم بڑھانے اور موضوع میں شرینی پیدا کرنے کی شعبدہ بازی سے کام لیا اور نہ ہی محض لفاظی وادبی تراکیب کی جادوگری سے اجرت وتقرب کا کرتب دکھایا بلکہ نہ ہی تزدیر وتلمیع سے (سونا چاندی) کے عجل سامری سے اپنے حلقہ نسبت کو گمراہ کرنے کی کوشش کی۔ آپ پوری کتاب پڑھ جائیں ہزارہا صفحات میں آپ کو کہیں بھی دیانت وامانت کے جسد اطہر کا مقدس خون بہتا تو کجا ان پر آنچ وخراش آتے بھی نظر نہیں آئے گی۔ صداقت وامانت کی عزت دری تو کجا آپ کو ان کی عفت کی طرف کہیں نگاہ اُٹھتے بھی نظر نہیں آئے گی۔

یہی نہیں پوری کتاب میں۔ حق دار راحق رسید۔ کا وہ عملی مظاہرہ ملے گا کہ تاریخ نویسی میں جو عدل و انصاف اس کے اعتماد کی اساس و بنیاد ہے وہ کہیں بھی نظروں سے اوجھل نہیں ہوا، اُنہوں نے بڑی وسعت قلب وفکر سے تمام مسالک کے خدام ختم نبوت کا ذکر ہی بڑے احترام واکرام سے نہیں کیا بلکہ اس موضوع پر ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے اہلحدیث اکابر کے برابر جگہ دینے میں کہیں بھی بخل کا مظاہرہ نہیں کیا۔ البتہ اُنہوں نے بونوں کے گھرندوں کو قصر شاہی ظاہر کر کے مکینوں کے سر، تاج شاہی سجانے کی کوشش کی اور نہ ہی بیساکھیوں کے سہارے کھڑے قد آوروں کو تزکیہ صحت تھمایا بلکہ اپنے اکابرین کو بھی مصنوعی لباس تفاخر پہنایا نہ ہی غالیانہ اسراف وافراط سے ان کو بلند و بالا بنانے کی کوشش کی اس سلسلہ میں اُنہوں نے جس عدل وقسط کے حکم قرآنی کی تعمیل کی اس کے نتیجہ میں پوری کتاب میں کہیں بھی نظر نہیں آتا کہ جن سے خود ان کو نسبت افتخار ہے ان سے محبت وعقیدت میں ان کی عظمت ورفعت کی عمارت کو دوسروں کی گوشت خوری کے بعد ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہڈیوں پر تعمیر کیا ہو بلکہ ان کی خدمات نے تاریخ میں جو خود جگہ بنائی ہے اسی کا تعارف کروایا ہے اگر اس پر کسی کو ''شکوہ'' ہے تو وہ محض ''شقوہ'' ہے۔

ڈاکٹر بہاؤالدین حفظہ اللہ کی یہ کتاب بایں طور پر بھی تحقیق و تدقیق کا نادر شاہکار ہے کہ ختم نبوت جیسے مقدس اور مشترکہ موضوع کو اُنہوں نے اپنی پراپرٹی اور وراثت بنانے کی کوشش میں کسی کو لتاڑنے اور بچھاڑنے کی بجائے نہ صرف کہ ہر ایک کو خادم ختم نبوت ہونے کی بنا پر قد آور بنایا بلکہ تسلیم بھی کروایا، بلکہ اس سے بڑھ کر ان کا دفاع بھی کیا۔ انہوں نے اپنے اکابرین کے کارہائے نمایاں کے مقابلہ میں دوسروں کے متحقق وثابت عیوب ونقائص کو اچھال کر۔ مرزائی علم الکلام سے۔ اپنے اکابر کو اکابر بنانے کی روایت اپنائی اور نہ ہی اُنہوں نے مرزا قادیانی کی طرح حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات پر اپنی نبوت کا ذبہ کو اسارنے کے عمل ''تعمیر'' کو بعض دیگر ''کلمکاروں'' کی طرح اپناتے ہوئے اپنے اکابر کی عظمت و رفعت کا محل اُٹھایا ہے۔

دست یاب جلدوں کا بالاستیعاب مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک ایسا کشکول ہے جس میں لعل و جواہر کا ایک ایک دانہ اپنی جگہ اس قدر قیمتی ہے کہ اسے انمول کہنا چاہیے اور سب سے بڑی بات یہ کہ یہ لعل و جواہر آپ کو جس آسانی سے اس ''کشکول'' میں ملتے ہیں آپ کو نہ معلوم ان کے حصول کی خاطر کتنی مدت تحقیق و تدقیق کے میدان میں صحرا نوردی کرنا پڑتی یا پھر کتنا عرصہ تک علوم وفنون کے بحر کتب میں غوطہ زن ہونا پڑتا۔ بایں معنی اُنہوں نے بلاشبہ ماضی کے قرض کو اتارا اور حال کے فرض کو ادا کیا بلکہ مستقبل کو سنوارا بھی اور وہ یقیناً آج اور کل کی نسلوں کے محسن ہیں کہ اُنہوں نے نہ صرف کہ بڑی امانت و دیانت سے سرمایہ اسلاف کو محفوظ کیا بلکہ آنے والی نسلوں تک منتقل کرنے کی ذمہ داری بھی باحسن انداز نبھائی، چنانچہ ایک طرف قادیانیت کے فتنہ کذب و دجل کی کارستانیوں اور ریشہ دوانیوں سے متنبہ کیا تو دوسری طرف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کا احساس دلاتے ہوئے اپنے اکابر و اسلاف کی روایات کی نبھائے رکھنے کا درس بھی دیا۔

ڈاکٹر محمد بہاء الدین صاحب نے جس عرق ریزی سے اپنی اس کتاب مستطاب میں خدام ختم نبوت کی کہکشاں ترتیب دی ہے اور ان کی خدمات وعظ و تبلیغ اور مساعی تالیف و تصنیف کو جمع کیا ہے وہ اگرچہ فی نفسہ بڑے تنوع کی جامع ہے بالخصوص اس اعتبار سے کہ تحریک ختم نبوت کے مختلف پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے، یقیناً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعدد شخصیات کے ساتھ تنوع خدمات کا یہ بھی یہی نتیجہ ہے مگر اس میں سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ موصوف حفظہ اللہ نے تحریک ختم نبوت کو ایک موضوع بنا کر اس قدر عنوانات و موضوعات کی بنیاد رکھ دی ہے کہ اگر کوئی شخص اس تصنیف لطیف کا بنظر عمیق مطالعہ کرے تو وہ بیسیوں موضوعات کشید کر سکتا ہے بلکہ اُنہوں نے نہایت ثقہ معلومات کو اپنے مصادر و مراجع سے براہ راست یوں نقل کیا ہے کہ صرف اسی ایک کتاب کو سامنے رکھ کر تحریک ختم نبوت سے متعلق مختلف زاویوں سے بیسیوں کتابیں ترتیب دی جا سکتی ہیں اور ہمیں یقین ہے کہ ایک وقت ضرور آئے گا جب یہ کتاب بہت سے اصحاب تحقیق کیلئے تسکین ذوق کا سبب بنے گی بلکہ اندیشہ یہ بھی ہے کہ بعض بقلم خود ''مورخ'' اس خزینہ علم سے سرقہ کر کے ''مولف کتب کثیرہ'' بنیں گے اگرچہ بایں معنی تو یہ معیوب نہیں کہ کتابوں سے استفادہ ہوتا آیا لیکن ہمارے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح ڈاکٹر صاحب موصوف نے تاریخ نویسی کے معیار کو نہ صرف برقرار رکھا بلکہ اس میں جدت اور نکھار پیدا کر کے نئی روایات و اقدار کی طرح بھی ڈالی اور کسی بات کو بلا حوالہ نقل کیا نہ کسی کی بات کو اپنی طرف منسوب کرنے بلکہ ہونے کا شبہ چھوڑا دراصل عصر حاضر کے اکثر مولفین اس مرض میں مبتلا ہیں۔ الا ما رحم ربی۔ مگر مولف موصوف ڈاکٹر صاحب نے اپنے اکابر کی روایت کی پاسداری کرتے ہوئے ایسی سوقیانہ حرکت سے کلی اجتناب کیا ہے۔ اس موقع پر یہ ذکر کرنا بے فائدہ نہ ہوگا۔ بلکہ شاید بعض مؤلفین کے لیے باعث عبرت ہو کہ حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمہ اللہ تعالیٰ ''تنبیہ دربارہ طریق بیان'' کے تحت فرماتے ہیں:

> ''اثبات مدعا کے لئے صرف قرآن شریف سے تمسک کیا گیا ہے اور رفع تنازع کے لیے کوئی امر ایسا نہیں لکھا جس کی تائید کتاب اللہ یا حدیث رسول اللہ ﷺ یا زبان عرب سے نہ ہوتی ہو خواہ کسی تفسیر سے لکھا ہو، خواہ استعداد خدا دادہ سے سمجھا ہے غرض جو کچھ لکھا ہے مراد کتاب اللہ کے موافق لکھا ہے خلاف نہیں لکھا، مفسرین کے اقوال صرف اس لیے ذکر کیے ہیں کہ اس زمانہ جہالت میں کفران نعمت کی صفت مذموم بڑھتی جاتی ہے۔ بنا برآن بعض مصنف تو تحقیقات کو اپنی طرف منسوب کرنا چاہتے ہیں اور اپنے مآخذ کا پتہ نہیں بتاتے اور بعض ائمہ مفسرین کے اقوال کو نظر عزت سے نہیں دیکھتے، لیکن خاکسار ان دونوں امروں میں ان لوگوں کے ساتھ نہیں، جس امر کو کسی کتاب سے لیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا نام لکھ دیا۔ (شہادۃ القرآن بحوالہ تحریک ختم نبوت۔ج8ص 207)

چنانچہ ڈاکٹر موصوف صاحب نے بھی اپنی اس کتاب مستطاب میں ان علمی و اخلاقی اقدار و روایات کو نبھایا ہے جو یقیناً اس موضوع پر لکھنے والے بہت سے ''خدام ختم نبوت'' سے ان کی تصنیف کو ممتاز کرتی ہے۔ بہر حال یہ دفینہ معلومات ہے جس پر علم و قلم کا عصا تحقیق چلے تو۔ فا نفجرت منه اثنتا عشر ة عينا۔کی طرح چشمہ ہائے رموز و معرفت سے آبشار بنے۔

حضرات قارئین ڈاکٹر بہاؤالدین حفظہ اللہ نے اپنی تحقیق و تدقیق کا جو موضوع منتخب کیا وہ یقیناً۔ و فی ذلك فليتنا فس المتنا فسون ۔کا مصداق ہے بلکہ اُنہوں نے اس مقدس موضوع کا حق ادا کرنے میں جس محنت و جانفشانی سے کام لیتے ہوئے تاریخ نویسی کے بلند ترین معیار کو برقرار رکھا اس پر ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ۔ لمثل هذا فليعمل العا ملون ۔چنانچہ ان کی تصنیف لطیف میں جس طرح تحریک ختم نبوت کے حقائق وواقعات کو بیان کیا گیا اگر ان کو عقیدت ومحبت کے جذبات میں بیان نہ بھی کیا جائے تو کم از کم (ہمارے سامنے) انیس جلدوں پر مشتمل تحریک ختم نبوت کے'' تسرا لنا ظرين '' کا مظہر اس انسائیکلوپیڈیا اور عظیم علمی موسوعہ پر تبصرہ کریں تو ایک ضخیم جلد معرض وجود میں آجائے تو بھی شاید حق ادا نہ ہو اور ادھر کیفیت یہ ہے کہ اس تصنیف لطیف کے حسن تحقیق اور جمال تدقیق کی حروف و الفاظ سے تصویر کشی کی لذت بیان سے قلم رکنے کا نام ہی نہیں لیتا مگر دوسری طرف مصنف کو دیکھنے کیلئے چشم انتظار پھٹنے کو آرہی ہے اور دل کی دھڑکن شوق وصال میں انتہا کو پہنچ چکی ہے۔ کہ کب اس عظیم شاہکار تحقیق کے خالق کی تصویر سے پردہ اٹھے تو نگاہ مضطرب کو اطمینان اور قلب پریشان کو سکون ملے لہذا ہم قارئین کو مزید عذاب انتظار میں نہیں رکھنا چاہتے اور اسی لمحہ ان کی ملاقات اس عظیم مصنف سے کرواتے ہیں جس نے اپنی عمر عزیز کے قیمتی حصہ کو گلہائے تحریک ختم نبوت کی بکھری پتیوں کو یکجا کر کے ایک خوبصورت اور معطر ترین گلدستہ سجا کر قوم وملت کی خدمت میں پیش کر کے ان کے دلوں میں کچھ یوں جگہ بنائی کہ اس حسین گلدستہ کو دیکھ کر وہ بے ساختہ ان کے دیدار کے منتظر ہی نہیں بلکہ اس کے لیے ماہی بے آب کی طرح مضطرب ہیں تو چلیے تصنیف کے دیگر محاسن کی بجائے منبع حسن سے ملاقات کرتے ہیں۔

1970ء کی دہائی کے اوائل کی بات ہے کہ راقم الحروف مسلک اہلحدیث کی عظیم دانشگاہ جامعہ سلفیہ فیصل آباد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں زیر تعلیم تھا۔ایک دن اطلاع ملی کی جو طلبہ انگلش پڑھنا چاہیں ان کے لیے بندوبست ہوگیا ہے اور ایک پروفیسر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔دوسرے دن ایک پروقار تعارفی تقریب میں متدیر اور پروقار چہرہ، پر تبسم ہونٹ، الٹے سجائے بال، درمیانہ قد، فربائی جسم، خوئے جستجو کی عکاس، گہری آنکھیں، کشادہ پیشانی، مشینی داڑھی، سرخی مائل رنگ سنجیدگی متانت کی چال چلتے میز بانوں کے جھرمٹ میں جو صاحب تشریف لائے سٹیج سے ان کا تعارف کروایا گیا۔

آج کی یہ پروقار تقریب مسلک اہلحدیث کے عظیم مبلغ وداعی مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ممتاز راہنما حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب حفظ اللہ المعروف بابا بورے والا بابائے تبلیغ کے فرزند ارجمند پروفیسر محمد سلیمان اظہر ایم اے گولڈ میڈلسٹ کی جامعہ سلفیہ میں آمد پر ان کے اعزاز میں منعقد کی گئی ہے ہم انتظامیہ اور اساتذہ وطلبہ کی طرف سے ان کو جامعہ سلفیہ میں خوش آمدید کہتے ہیں

تقریب ختم ہوئی۔اساتذہ وطلبہ سبھی حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب بورے والا رحمہ اللہ تعالیٰ سے نہ صرف کہ شنید کی حد تک واقف تھے بلکہ وہ ان کی دید سے بھی مشرف تھے کہ وہ جب بھی جامعہ سلفیہ کے ہمسایہ میں رہائش پذیر اپنے اعزہ واقربا سے ملنے آتے تو جامعہ سلفیہ میں ضرور تشریف لاتے بلکہ قیام فرماتے اور پھر وہ مسلک اہلحدیث کے معروف اور صاحب طرز مبلغ وداعی ہونے کے ساتھ مرکزی جمعیت اہلحدیث پاکستان کے ممتاز راہنما بھی تھے۔تو ان کے حوالہ سے پروفیسر محمد سلیمان اظہر صاحب سے اساتذہ وطلبہ کی محبت و عقیدت چار چاند ہوگئی۔پروفیسر موصوف نے اپنی تدریس ذمہ داریاں نبھانا شروع کیں تو لائبریری کا چارج بھی ان کے سپرد ہوا، اسی دوران بندہ ناچیز کو بھی نہ صرف کہ ان سے کچھ انگلش پڑھنے کا موقعہ ملا بلکہ ان کے انداز تدریس سے مسلکی وجماعتی تاریخ سے بھی دلچسپی پیدا ہوئی کیونکہ پروفیسر صاحب فرصت پاتے ہی مسلکی وجماعتی تاریخ کے حوالہ سے کسی نہ کسی طور پر گفتگو شروع کر دیتے تھے۔جس سے طلبہ بہت متاثر اور محظوظ ہوتے جس کا اصل سبب یہ تھا کہ یہ موضوع دلچسپی کے ساتھ حساس بھی تھا جس کے متعلق دوسرے اساتذہ۔معلومات ہونے کے باوجود عدم فرصت کی بنا پر گفتگو نہ کرتے تھے یا کہ اسے غیر نصابی سمجھا جاتا تھا تو طلبہ کے لیے ان کی بیان کردہ معلومات توجہ کا مرکز اور حیرت کا سبب بنتی جن سے راقم الحروف بھی متاثر تھا۔بالخصوص بندہ ناچیز کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے ساتھ جزوی طور پر لائبریری میں کام کرنے کا موقعہ ملا جوان سے خصوصی تعلق بلکہ قربت کا ذریعہ قرار پایا ہم بہرحال اس وقت جونیئر طالب علم تھے اساتذہ سے بلاتکلف میل جول ہمارے بس میں نہ تھا مگر پروفیسر صاحب کی طبیعت کچھ ایسی تھی کہ ان کو اپنے اور طلبہ کے درمیان تکلف کی خلیج گوارہ نہ تھی اور یہ بھی کسی تکلف سے نہیں بلکہ ان کی طبعی سادگی، فطری تواضع، خلقی خلق کا جبر تھا۔ یہی وجہ ہے کہ آج بھی تصور کی دنیا میں جب وہ منظر دیکھتے ہیں تو اس وقت کے پروفیسر محمد سلیمان اظہر جو آج ڈاکٹر بہاء الدین کے نام سے اپنی اخلاقی بہاء و وجاہت میں علمی ہیبت لیے ہوئے ہیں کہ ان کا نام لیتے جہاں ان سے اپنے شرف تلمذ پر فخر سے ہماری گردنیں اکڑتی ہیں تو ان کے علمی مقام ومرتبہ کے سامنے ہماری نگاہیں جھک جاتی ہیں مگر یہ بات ہے اس وقت کی جب وہ کبھی دھوتی باندھے جامعہ سلفیہ کی گراؤنڈ میں چھوٹے بڑے طلبہ کے ساتھ کرکٹ کھیل رہے ہوتے اور کبھی والی بال کا شوق پورا کرتے کبھی سلوار قمیض میں ملبوس لیکچر دیتے ہیں۔ کبھی سوٹ بوٹ میں جلوہ گر ہوتے ہیں کبھی وہ طلبہ میں یوں گلے ملتے نظر آتے ہیں کہ شیخ وتلمیذ میں امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے کبھی وہ اساتذہ و مشائخ میں تشریف فرما ہیں تو یہ فیصلہ کرنا مشکل ہوتا ہے کہ یہ شخص عصری تعلیم کا ماہر ہے کہ اثری علوم کا فاضل، لسان بیان کو حرکت دیتا ہے تو الفاظ کی گھٹاؤں میں حقائق کی گرج سے معلومات کی موسلا دھار بارش برساتا ہے اور اگر فرسان قلم کو میدان قرطاس میں دوڑاتا ہے تو سبک خرامی سے وہ سب کو پیچھے چھوڑ کر علوم ومعارف کی اس منزل پر پہنچتا ہے جہاں اس عمر میں پہنچنا ایک اعجازی حیثیت رکھتا ہے۔

ہم لوگ حیران تھے کہ یہ بے ریش درویش کھیلتا ہے تو کھیلتا ہی چلا جاتا ہے محفل دوستاں کو گرماتا ہے تو اکتاتا ہی نہیں اگر پڑھنے بیٹھتا ہے تو ساری ساری رات پڑھتا ہی جارہا ہے۔ لکھتا ہے تو وقت گزرتے پتہ ہی نہیں چلتا۔ اپنے کام سے عجیب دیوانگی ہے اس وقت تو ہمیں یہ احساس تک نہ تھا اور اپنی بچگانہ سوچ میں اس طرز جنوں کا ادراک نہ تھا کہ ''کام'' کرنے والوں کا اپنا ہی نظام ہوتا ہے چنانچہ اس وقت جو کام اُنہوں نے کیا اس کی قدروقیمت کا اب علم ہو رہا ہے اور سچی بات ہے کہ درویشی کی ہیت کذائی میں چھپی اس ہیت قضائی کا اب انکشاف ہو رہا ہے۔

بہرحال ہمیں زیادہ دیر تک ان سے استفادہ کرنے کا موقعہ نہ ملا کہ 1974ء میں جامعہ سلفیہ سے ترک تعلیم کرنا پڑا اور خود پروفیسر صاحب بھی وہاں زیادہ دیر تک نہ رہے کہ وہ علمی ترقی کرتے کرتے کہیں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں چلے گئے۔مگر جامعہ سلفیہ کے اس دور میں اُنہوں نے جماعت اور مسلک کے علمی حلقوں میں جو مقام بنایا اور مرتبہ پایا اس میں ان کے نسبی تعلق سے زیادہ دخل ان کے ان علمی کارناموں کا ہے جو اُنہوں نے قلم وقرطاس کے پلیٹ فارم پر انجام دیے یعنی ایک طرف تو اُنہوں نے جماعتی اور مسلکی رسائل و جرائد میں مسلک و جماعت سے متعلق ان موضوعات پر لکھا جو نہ صرف کہ مرور زمانہ سے مختلف قسم کے گرد وغبار کی دبیز تہوں میں دبے ہوئے تھے بلکہ اکثر علماء وفضلاء کے ہاں وہ نامانوس بھی تھے دوسری طرف ایسے عنوانات مقالات کی اشاعت ہے جو ہماری مسلکی و جماعتی تاریخ کی بنیاد ہیں مجھے یہ کہنے میں قطعاً باک نہیں کہ اس دور میں جن لوگوں کو ان مسلک و جماعتی تاریخی موضوعات پر قدرے دلچسپی یا معلومات تھیں وہ اولاً تو معدود سے چند تھے اور جو تھے بھی ان کو ان کے ضبط واظہار پر توجہ دینے کی فرصت نہ ملی۔ پاکستان میں اگر ان منہج کی ابتداء بلکہ انتہاء شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسماعیل سلفی رحمہ اللہ تعالیٰ کو ٹھہرایا جائے تو شاید بے جا نہ ہوگا ان کے بعد باضابطہ طور پر بلکہ ایک تحریک کے طور پر اگر اس پہلو پر کام کا آغاز کیا گیا ہوا تو اس کا سہرا پروفیسر محمد سلیمان اظہر حفظہ اللہ تعالیٰ کے سر ہے۔ جنہوں نے ناساز حالات کے باوجود اس مہم کو جاری رکھا کہ آج یہ مہم اپنے عروج کو پہنچ رہی ہے۔

جیسا کہ پہلے ذکر کیا جا چکا ہے کہ جامعہ سلفیہ میں ان سے تعلیمی شرف تلمذ حاصل ہوا اسی طرح ان سے قلمی سعادت تلمذ بھی ملی۔ ہوا یوں کہ مجھے شروع ہی سے جماعتی رسائل و جرائد کے ساتھ قومی اخبارات پڑھنے کا شوق تھا جب ان میں لوگوں کے مضامین پڑھتا تو دل میں یہ احساس پیدا ہوتا کہ مجھے بھی ایسے مضامین لکھنے چاہییں تا کہ اخبارات میں میرے نام سے شائع ہوں ایک مرتبہ میں نے ایک چھوٹا سا مضمون لکھا جو ہفت روزہ اہلحدیث لاہور میں شائع ہوا۔ تو ایک مرتبہ جناب الحاج میاں فضل الحق رحمہ اللہ تعالیٰ تشریف لائے تو اُنہوں نے اس مضمون کی بنا پر مجھے بلا کر شاباش دی۔ حوصلہ افزائی فرمائی اور ساتھ فرمایا اور بھی مضمون لکھو، دفتر بھیجا کرو ہم شائع کریں گے لیکن پروفیسر سلیمان اظہر کو دکھا لیا کرو۔ میرے شوق کو اس شاباش نے چار چاند لگا دیے ہیں چند دن بعد ایک مضمون لکھا تو اس کی ابتدا۔ حضرات سامعین۔ سے کی، جب میں نے وہ مضمون جناب پروفیسر صاحب حفظہ اللہ کی خدمت میں اصلاح کے لیے پیش کیا۔ وہ کس عنوان پر تھا یہ تو یاد نہیں تاہم اتنا بالضبط یاد ہے کہ جناب پروفیسر صاحب نے کمال شفقت سے اسے دیکھا، پڑھا اور فرمایا:

دیکھیے جب مضمون لکھتے ہیں تو۔ سامعین۔ نہیں۔ قارئین۔ لکھتے ہیں کیونکہ سامعین تقریر کرتے وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جاتا ہے جبکہ قارئین پڑھنے والوں کو کہتے ہیں لہذا تحریر میں قارئین لکھنا چاہیے

یہ وہ پہلی اصلاح تھی جو آج تک کام آ رہی ہے اور یوں کہیے کہ ہم ان سے انگلش تو نہ سیکھ سکے اور جو سیکھی وہ بھی بھول گئے مگر یہ اصلاح نہ صرف آج تک کام دے رہی ہے بلکہ جو کچھ بھی اس ضمن میں ہے وہ ان جیسے محسنوں ہی کی معرفت ہے۔ جزاھم اللہ خیرا۔

ممدوح مکرم جناب ڈاکٹر بہاء الدین صاحب دامت برکاتہم العالیہ کو قسام ازل نے گوناگوں اوصاف وخصائل اور محامد ومحاسن کے ساتھ وافر استعداد وصلاحیت سے نوازا تھا۔ آپ نے تحریر سے میدان قلم وقرطاس میں جو اپنا سکہ جمایا وہ ان کی صلاحیتوں پر شاہد عدل ہے موصوف گرامی اگرچہ معروف معنی میں خطیب وواعظ تو نہیں لیکن اظہار مافی الضمیر کامل ملکہ رکھتے ہیں وہ ایک بہترین متکلم ومباحث ہیں ایک مرتبہ جامعہ سلفیہ کی کانفرس پر اُنہوں نے نقابت کے فرائض انجام دیئے تو وہ ہر آنے والے مقرر کے حسب شان شعر پڑھ کر اُسے دعوت خطاب دیتے جس سے سامعین بڑے محظوظ ہوتے چنانچہ جب حافظ عبدالحق صدیقی رحمہ اللہ تعالیٰ آف ساہیوال کو اُنہوں نے دعوت خطاب دی تو یہ مصرعہ پڑھ کر استقبال کیا۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے۔

ہم نے یہ شعر پہلی مرتبہ اُن کی زبان سے اسی موقعہ پر سنا تب یہ معلوم نہ تھا کہ رن کا معنی میدان ہوتا ہے۔

بہرحال ڈاکٹر صاحب نے اپنا علمی سفر جاری رکھا اور قدرت نے اپنی حکمت بالغہ سے دیار غیر میں پروفیسر سلیمان اظہر صاحب سے وہ کام لیا جو شاید وہ اپنی مادر گیتی میں رہ کر انجام نہ دے سکتے اور وہ کام یہی ہے جو آج ''تحریک ختم نبوت'' کے عنوان سے نہ صرف کہ ہمارے سامنے ہے بلکہ وہ تمام حلقہ کے علماء وفضلا بلکہ عوام وخواص سے داد تحسین اور خراج آفرین وصول کر رہا ہے اور پروفیسر صاحب نے اسی کام سے ڈاکٹر بہاء الدین کا نام کمایا۔ اس کام کا آغاز بھی اُنہوں نے حسبِ معمول سلسلہ مضامین سے کیا مگر یہ کام اس قدر دلچسپی کا حامل اور ضرورت واہمیت رکھتا تھا کہ اس کو ادھورا چھوڑنا ان کے بس میں نہ رہا بلکہ ان کے شوق وجذبہ نے اس کام کو اس قدر بڑھایا کہ بڑھتا ہی گیا اور شنید ہے کہ انشاء اللہ یہ کام تقریباً چالیس ضخیم جلدوں میں مکمل ہوگا۔

قارئین کرام! ہم نے سطور بالا میں اشارہ کیا ہے کہ پروفیسر سلیمان اظہر صاحب اسی کام کے نام سے نامور بنے اور ڈاکٹر بہاء الدین سے شہرت پائے اسی طرح ایک وقت تھا کہ جب لوگ ان سے ان کے ذاتی نام اور کام کی بجائے ان کے والد گرامی قدر حضرت مولانا محمد عبداللہ صاحب گورداسپوری رحمہ اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حوالہ سے متعارف ہوتے تھے اور عوام وخواص میں ان کے اکرام واحترام کا سبب یہی نسبت نسب بنتی تھی مگر اب وہ اگرچہ بذاتہ اپنا ایک تشخص وتعارف رکھتے ہیں لیکن ایک وقت آئے گا جب آنے والی نسلوں کے سامنے حضرت مولانا گورداسپوری رحمہ اللہ تعالیٰ کا نام آئے گا تو جو بھی ان کا تعارف چاہے گا تو اسے بتایا جائے گا کہ یہ عظیم شخصیت تحریک ختم نبوت جیسے عظیم تحقیقی وتاریخی شاہکار کے نامور سکالر اور محقق ادیب ومصنف جناب ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ کے والد گرامی تھے گویا تعارف کی نسبت معکوس ہو جائے گی۔

ہمیں دعوی الہام تو نہیں لیکن جس جامعیت کے ساتھ تحریک ختم نبوت میں موصوف ڈاکٹر صاحب نے اس موضوع پر تاریخی مواد کو امانت ودیانت اور تحقیق وثقاہت سے قلمبند کیا ہے اس کے تناظر میں یہ پیش گوئی ضرور ہے کہ ایک وقت آئے گا جب یہ کتاب مستطاب نہ صرف کہ ایک اہم اور بنیادی ماخذ اور مصدر شمار ہوگی اور اس موضوع پر لکھنے والا کوئی شخص بھی اس سے مستغنی نہ ہو سکے گا بلکہ آئندہ نسلیں اس تصنیف اور مصنف پر ڈاکٹریٹ کریں گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

ہمارے خیال میں اس تصنیف ومصنف کو یہ مقام ومرتبہ ملنے اور ان کے شہرت دوام پانے کا جہاں ایک سبب اس موضوع پر جملہ پہلوؤں سے وسیع تر معلومات کی فراہمی اور ان میں ثقاہت واستناد کے معیار تاریخ کو برقرار رکھنا ہے تو دوسرا اہم اور بنیادی سبب مصنف موصوف کا اخلاص ہے کہ اُنہوں نے اس موضوع کا اپنی مسلکی وجماعتی نسبت سے بڑھ کر نظریاتی واعتقادی نسبت ختم نبوت کی بنا پر انتخاب واختیار کیا یہی وجہ ہے کہ اُنہوں نے جہاں اپنے مسلکی اکابر کا ذکر خیر کیا تو محض تعلق خاطر کے تناظر میں نہیں بلکہ۔ کانوا احق بھا و اھلھا۔ کی بنا پر کیا اور دوسرے مسالک کے اکابر کا ذکر بھی کسی بخل کے بغیر نہایت وسعت ظرف سے ہی نہیں کیا بلکہ حسب ضرورت ان کا دفاع بھی کیا اس پہلو میں اس کی ختم نبوت سے محبت اور جذباتی تعلق یا امانت ودیانت کا اندازہ لگائیں کہ اُنہوں نے دیوبندی و بریلوی اکابر تو کجا شیعہ اور پرویزی حضرات کا بھی ذکر کیا بلکہ عیسائیوں اور ہندوؤں کو بھی نظر انداز نہیں کیا چنانچہ اُنہوں نے اس مقدس موضوع کا حق کن پاکیزہ جذبات سے کیا سنیے فرماتے ہیں۔

ابتدائی مراحل کی تحریک کے کارکنوں سے ہم یا تو واقف نہیں اور اگر ان سے کسی حد تک واقف ہیں تو منفی انداز میں۔ ان کی خدمات کا تذکرہ کم ہوتا ہے اور ان کے چہروں کو داغدار کرنے کا سامان زیادہ، یہی صورتحال ہماری اس تحریک کا باعث بنی ہے اور ہم تحریک ختم نبوت کی تاریخ سے دلچسپی رکھنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والوں کے سامنے 1891ء سے 1908ء تک کے دورِ ختم نبوت کے تحریکی قافلہ کے شرکاء کا تعارف پیش کریں گے۔

آپ کو بتانے کی کوشش کریں گے کہ تاریخ کی اٹھان کیسی ہے بانی کون ہیں، ان کی خدمات کیا ہیں اور کس مقام پر کون کون شریک سفر ہوئے اور اُنہوں نے کون کون سی خدمات سرانجام دے کر اجروثواب کے مستحقین میں اپنا نام لکھوایا، ہم نے ان تمام بزرگوں کا ذکر کیا ہے تاہم ہوسکتا ہے کہ قارئین محسوس کریں کہ بعض اصحاب کا ذکر کم ہوا اور بعض کا زیادہ، جن اصحاب کا ذکر زیادہ ہوا اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے۔ کہ ان کا کام معتدبہ ہونے کے باوجود تحریک کے تذکروں میں عموماً کم ہوتا ہے اور جن کا ذکر ہماری کتاب میں کم ہے اس کی وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ انکے حالات پہلے ہی کافی متداول ہیں ہماری اس تحریر کا مقصد نہ کسی کو گرانا ہے اور نہ کسی کو اُٹھانا یہ تاریخ کا بیان ہے، تاریخ سازی نہیں سو سال پہلے ہونے والے واقعات کو ...... اکٹھا کر کے جرح و تعدیل کے پیمانوں سے ناپ کر 1891ء سے 1908ء تک کے دور پر مبنی برحقائق تصویر پیش کی جارہی ہے۔

(تحریک ختم نبوت۔ ج1 ص26)

اور پھر اس تصویر کشی میں اُنہوں نے اپنے عظیم اکابر کو سامنے رکھتے ہوئے یہ کام ایک خدمت بلکہ عبادت سمجھ کر انجام دیا اور اس میں اخلاص کا وہ رنگ بھرا جس نے اس تصویر کو کہیں زیادہ جاذب نظر بنادیا اور یہ ویسا ہی اخلاص ہے جس کا مظاہرہ بانی تحریک ختم نبوت شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی نے دنیاوی مال ومنال کی حب تکاثر میں ہلکاں بلکہ۔ ھل من مزید۔ کے لیے ترساں مرزا قادیانی کے مقابلہ میں کیا جب اس نے انعامی چیلنج کیا تو مولانا مرحوم نے فرمایا:

اس قسم کے لیے خاکسار جس تاریخ وجس مقام میں (بجز قادیان) آپ چاہیں حاضر ہے مگر اس پر انعام دوسو روپیہ نہیں چاہتا، بلکہ بجائے دوسو روپیہ کے آپ کے مسلمان ہوجانے اور عقائد جدیدہ کفریہ سے آپ کے تائب ہونے کا طالب ہے اور اگر آپ اس سے انکار کریں تو پھر کوئی اور انعام تجویز کیا جاوے گا جواز قسم مال نہ ہوگا۔ (تحریک ختم نبوت ج5 ص256)

چنانچہ یہی شیوہ پیغمبری اور اسوہ رسالت ہے کہ۔ ان اجری الا علی اللہ۔ اور مصنف ممدوح نے بھی جس طرح بے لوث اور کسی طمع ولالچ کے بغیر اس مقدس خدمت میں اپنے شباب حیات کو صرف کیا اور جملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وسائل واسباب کا رخ اس طرف موڑ کر اپنی شخصی وخانگی اغراض پر اس خدمت کو ترجیح دی نیز غوغہ رقیباں میں جس یکسوئی و دلجمعی اور استقامت سے اس فریضہ کو انجام دیتے ہوئے اپنی صحت کو داؤ پر لگایا اور اپنی خداداد جسمانی و ذہنی صلاحیتوں کا اس مشن کو مصرف وحید جانا وہ ان کے اخلاص کا شاہد عدل ہے۔اور یہ بات بھی ان کے اخلاص ہی کی علامت ہے کہ اس مادیت کے دور میں اُنہوں نے خالص مادیت پرست ماحول میں رہ کر اس مقدس خدمت پر اپنی جیب خاص سے تقریباً پچاس لاکھ روپیہ خرچ کرنے کا ارادہ ہے یعنی اس ضخیم کتاب کیلئے معلومات کی فراہمی کے جملہ مراحل سے لیکر اشاعت سے ہوتے ہوئے تقسیم وتوزیع تک بلکہ خود علماء و فضلاء کے ہاتھوں تک پہنچانے کے اخراجات کسی رفاہی وسماجی اور تعلیمی واشاعتی ادارے یا خیراتی تنظیم کے تعاون کے بغیر خود برداشت کیے اور اس سلسلہ میں عام لوگوں کی طرح نہ کتاب دکھا کر خود کو مشتہر کر کے اپنی قیمت وصول کی اور نہ ہی کتاب کو بہانہ بناتے ہوئے کشکول اٹھا کر اس مقدس موضوع کی توہین کی یہاں تک کہ مروجہ اصول مارکیٹ کے تحت رائلٹی کے بھی روادار نہ ہوئے۔ گویا وہ بزبان حال اس موضوع کے انتخاب و خدمت پر کہہ رہے ہیں:

سب کچھ خدا سے مانگ لیا تجھ کو مانگ کر
اُٹھتے نہیں ہیں ہاتھ میرے اس دعا کے بعد

حضرات قارئین ''تحریک ختم نبوت'' اپنے مقدس موضوع،ٹھوس معلومات اور عظیم مصنف کے حوالہ سے ایک ایسی داستان الف لیلی ہے کہ جس قدر سنیں یا سنائیں اسی قدر لذت وشیرینی انسان کو رفتار وقت سے بے نیاز اور دیگر شغل ہائے زندگی سے بیگانہ کرتے چلی جاتی ہے اور احساس تک نہیں رہتا کہ ؎ کچھ اور بھی دُکھ ہیں زمانے کے۔

یقیناً موضوع سے محبت اور پھر اس کے تقدس کے ساتھ معلومات کے تسلسل وروانی کے ہاتھوں ہر صاحب ذوق مجبور ہو جاتا ہے وہ نہ صرف ملول وفتور کا شکار نہیں ہوتا بلکہ قدم قدم پر نیا باب اور نیا عنوان اس کی نشاط وانبساط کا ذریعہ بنتا ہے خود ہمارا حال بھی یہی ہے کہ جب تک ہر آنے والی نئی جلد کو پڑھ نہیں لیتے کارہائے حیات کا پہیہ جام رہتا ہے کورانہ ذوق کے باوجود نیند آنکھوں سے ناراض لگتی ہے اور فقدان شوق کے باوجود راحت،جسم کو اجنبی سمجھتی ہے شاید عقیدہ ختم نبوت کا یہی تقاضا ہے جسے ہم شعوری نہیں تو غیر شعوری طور پر پورا کر رہے ہیں دعا ہے کہ مصنف نے اس عقیدہ سے محبت وعقیدت میں جو کچھ شعوری طور پر کیا اور ہم اس نسبت سے غیر شعوری طور پر ہی سہی جو کر رہے ہیں اسے قبول فرمائے اور شعور کی دنیا میں بھی ہمیں عقیدہ ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کی علمی وعملی خدمت کی توفیق بخشے۔ آمین۔

تحریک ختم نبوت کے مولف محترم بتاتے ہیں کہ ۱۳نومبر ۱۹۰۳ء کو شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ نے اہل حدیث کے نام سے امرتسر سے اپنا ہفت روزہ اخبار جاری کیا اور یکم اگست ۱۹۴۷ء کو اس اخبار کا آخری شمارہ اس وقت شائع ہوا جب تقسیم ہندوستان کے موقع پر امرتسر میں ہونے والے فسادات کی لپیٹ میں شیخ الاسلام کا خاندان، پریس، اخبار اور کتب خانہ بھی آ گیا تھا۔ شیخ الاسلام امرتسر سے ہجرت کر کے لاہور اور گوجرانوالہ سے ہوتے ہوئے سرگودھا تشریف لے گئے جہاں مارچ ۱۹۴۸ء میں ان کا انتقال ہو گیا۔ ایک اندازے کے مطابق چوالیس سالہ زندگی میں اخبار اہل حدیث امرتسر کے کم وبیش دو ہزار دو سو شمارے نکلے ہیں اور بیشتر شماروں میں شیخ الاسلام امرتسری کے شروع کردہ کالم قادیانی مشن میں رد قادیانیت پر علماء وفضلاء کی نگارشات شائع ہوئی ہیں۔

ڈاکٹر بہاءالدین صاحب بتاتے ہیں کہ انہوں نے جب ۱۹۸۰ء کے عشرے میں ردّ قادیانیت کو اپنا موضوع بنا کر لکھنا شروع کیا تو محسوس ہوا کہ اس موضوع پر علماء اسلام کی بے شمار تحریریں اخبار اہل حدیث امرتسر کے صفحات کی زینت بن چکی ہیں۔ انہیں یکجا کر کے معاصرین کے سامنے پیش کر دینا مناسب ہوگا۔ یوں اہل حدیث امرتسر کی فائلوں کی تلاش شروع ہوگئی اور آج ۱۸ سال بعد یہ کہا جا سکتا ہے کہ تقریباً ایک سو شماروں کے سوا اخبار اہل حدیث میں شائع ہونے والا تمام علمی مواد فوٹو کاپی یا اصل کی صورت میں مہیا ہو گیا ہے جس میں اخبار اہل حدیث کا ۱۳نومبر ۱۹۰۳ء کو شائع ہونے والا اولین شمارہ بھی موجود ہے اور یکم اگست ۱۹۴۷ء کو شائع ہونے والا اس کا آخری شمارہ بھی۔ و الحمد لله على ذلك

۱۳نومبر ۱۹۰۳ء سے یکم اگست ۱۹۴۷ء تک شائع ہونے والے شماروں میں قادیانی مشن کے عنوان سے رد قادیانیت پر جو تحریریں شائع ہوتی رہی ہیں وہ تحریک ختم نبوت ۱۹۰۳ء سے ۱۹۴۷ء تک کا معاصر ریکارڈ ہے۔ ان سے پتہ چلتا ہے کہ کس وقت قادیانی حلقوں میں کیا ہو رہا تھا، اور اہل اسلام کی طرف تحریک ختم نبوت کے کون کون سے کارکن قادیانیوں کے سرگرمیوں کا توڑ اور تحفظ ختم نبوت کا فریضہ انجام کس کس انداز میں سر انجام دے رہے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی ۱۹۰۸ء میں آنجہانی ہوا۔اس کی موت تک ردقادیانیت کے لٹریچر میں وہ براہ راست مخاطب تھا۔اسی کے روزہ مرہ احکام وفرامین اور الہامات وپیش گوئیوں اور دعاوی کا ردّ ہوتا تھا،اور اسے یہ لٹریچر پہنچایا جاتا تھا۔یہ معاصر لٹریچر اتنا مدلل اور زوردار ہوتا تھا کہ مرزا قادیانی اور اس کے حواری اس کا جواب دینے سے قاصر رہ کر آئین بائین شائین کرتے رہتے تھے،اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ اپریل ۱۹۰۷ء میں آخری فیصلہ والے اشتہار میں مرزا قادیانی نے اس لٹریچر کی اثر پذیری کا اعتراف کرتے ہوئے بزبان حال اس کے لاجواب ہونے کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالی کی بارگاہ میں بقول خود عاجزی اور انکساری سے سچے فیصلے کی درخواست کردی۔یہ لاجواب لٹریچر عشروں تک نظروں سے اوجھل رہنے کے بعد قادیانی مشن کی ان ابتدائی جلدوں کی صورت میں شائقین اور اہل علم کی دست رس میں آرہا ہے۔ اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں اس کے آغاز سے لے کر ۶ دسمبر ۱۹۱۲ء تک شائع ہونے والا تحفظ ختم نبوت سے متعلق مواد قادیانی مشن (۱)،قادیانی مشن (۲) ،اور قادیانی مشن (۳) کے نام سے سلسلہ کتب تحریک ختم نبوت کی اکتیسویں (۳۱) بتیسویں (۳۲) اور تینتیسویں (۳۳) جلدوں کی صورت میں منظر عام پر لانے کا اہتمام کیا جارہا ہے۔ان تین جلدوں کی ضخامت ۱۴۵۰ صفحات ہے۔

قادیانی مشن کی پہلی جلد ۱۳۔اگست ۱۹۰۳ء سے تا ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے دستیاب شماروں پر مشتمل ہے۔اس میں جن کارکنوں کی تحریروں اور کاوشوں کا احاطہ کیا گیا ہے ان میں شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، حافظ محمد یوسف امرتسری،مولانا محمد منیر خان بنارسی تلمیذ شیخ الکل میاں نذیر حسین محدث دہلوی،، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری،مولانا ابونعیم عبدالعظیم حیدرآبادی،منشی اللہ دتا جھنگوی،مولوی ابوعبداللہ رفیع اللہ سیالکوٹی،حکیم محمد الدین سکرٹری انجمن نصرۃ السنہ امرتسر،مولوی ابوالمسیح احمد الدین سیالکوٹی،مولوی عبدالکریم مدرس عربی ہائی سکول منٹگمری (ساہیوال پاکستان)،منشی غلام احمد اخگر امرتسری،خواجہ غلام الثقلین چیف جج مالیر کوٹلہ، منشی منور علی مینیجر عصر جدید،مولانا عبدالعزیز بن مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ،مولوی اللہ دتا ٹہل ضلع سیالکوٹ،مولوی عبداللہ مدرسہ اسلامیہ امروہہ،قاضی ظہور الحسن سھوارہ ضلع بجنور،مولوی عبداللہ محرر تحصیل ضلع ڈیرہ غازی۔مولانا رفعت اللہ خان شاہ جہان پوری،منشی علم الدین نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشی سعد اللہ لدھیانوی، حکیم محمد حسن خان لدھیانوی ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی، مسٹر اکبر مسیح شامل ہیں۔

اس جلد میں شامل بعض مضامین کے عنونات درج ذیل ہے: مرزا قادیانی عدالت میں؛ مرزا قادیانی کھل کھیلے؛ مرزا قادیانی کی تذکرۃ الشہادتین پر ریویو؛ مرزا قادیانی کا مرہم عیسی؛ سیالکوٹ میں مرزائیوں کا مقدمہ؛ مرزا قادیانی کا مہمل الہام؛ مرزا قادیانی کی بدزبانی؛ مرزائیوں کو دوبارہ شکست؛ مرزا قادیانی اور مسیح اسرائیلی؛ مرزا قادیانی، نیچری اور آریہ سماج؛ مرزا قادیانی کا اعتقاد خدا کی نسبت؛ قادیان میں طاعون؛ مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت؛ مرزا قادیانی کا اعتقاد قرآن مجید کی نسبت؛ قادیانی کے بطلان دعاوی کا فوٹو؛ مرزا قادیانی اور اسلامی اخبار؛ مرزا قادیانی کا دعوی اور اس کا بنیادی پتھر؛ مرزا قادیانی پر فرد جرم کی تکمیل؛ مسیح ہندوستانی اور مہدی ایرانی کا مقابلہ؛ کھلی چٹھی بخدمت مولوی نورالدین قادیانی؛ مرزا قادیانی مسیح موعود ہیں یا آریہ سماجی؛ قادیانی، سری کرشن جی، سیالکوٹ میں؛ قادیانی کرشن جی کے متعلق ایک مراسلہ؛ قادیانی کرشن کی نسبت ہندو پریس کی رائے؛ دیوالی اور کرشن قادیانی؛ قادیانی اشتہار: امام مہدی؛ کیا مرزائی کرشن پینتھی نہیں؟ قادیانی کاہن کی روسیاہی؛ مرزائیوں کی مقدمہ بازی؛ قادیانی کاہن کے متعلق ایک تجویز؛ قیامت کا نمونہ؛ قادیانی کاہن نہ رہ سکے؛ نظم در ذکر قادیانی مسیلمہ ثانی؛ کادیانی کاہن بے شک رسول ہے؛ کرشن قادیانی اور نجومی؛ مرزا قادیانی کی آسمانی ندا؛ قادیانی کرشن کی توبہ ٹوٹ گئی؛ چہار قادیاں بینی؛ قادیان کی سیر؛ کرشن قادیانی اور ان کی الہامی مشین؛ مخمّس قادیانی؛ کرشن قادیانی کا دعوی نبوت ورسالت ؛ میں نے مرزا اور مرزائیوں کو کیسا پایا؛ کرشن قادیانی امرتسر میں؛ اڈیٹر الحکم کی دیانت داری؛ کرشن قادیانی کی توبہ ٹوٹ گئی؛ کرشن قادیانی کو الہام کیسے ہوتے ہیں؛ زمانہ برسرِ جنگ است یا علی مددے؛ مرزا صاحب قادیانی کا خاتمہ؛ مرزا قادیانی اور اخبار وطن لاہور؛ مرزا قادیانی اور پنڈت گردھاری لعل لاہوری؛ قادیانی مشین میں الہام باقی؛ کرشن قادیانی پر ایمان لانے والا؛ کرشن قادیانی کے جھوٹ پر قلعی؛ کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؛ قادیانی شدادی بہشت کا سنگین ٹیکس؛ کرشن قادیانی کی دھوکا دہی؛ کھسیانی بلی کھمبا نوچے؛ دجاجلہ قادیانی کی حرکت مذبوحی؛ مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ کی صورت؛ کیا مرزا قادیانی اور رسولوں کی طرح ہیں؟؛ غزلان در ذکر میرزا قادیان؛ مرزا قادیانی سے مباہلہ؛ امرتسر میں ڈاکٹر عبدالحکیم کا لیکچر؛ قادیانی دجل؛ ڈاکٹر عبدالحکیم خان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرزا قادیان؛ کیا ایڈیٹر الحکم مرزائی ہے؛ مرزا قادیانی کی حدیث دانی؛ حافظ محمد یوسف بنام مرزا قادیان؛ قادیانی کے لئے ایک سچا نشان؛ مرزا قادیانی اور ہم؛ کرشن قادیانی کی ایک اور پیش گوئی سچی ہوگئی؛ مرزا قادیان اور مولوی عبداللہ اہل قرآن؛ کرشن قادیانی اور پنڈت گردھاری لال منجم لاہوری؛ کرشن قادیانی اور امریکن ڈوئی؛ قادیانی گپ۔

قادیانی مشن کی دوسری جلد ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کے ابتدائے اپریل ۱۹۰۷ء سے ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء تک کے دست یاب شماروں سے درج ذیل کارکنوں کی نگارشات اور دیگر تحریکی سرگرمیوں کی رودادیں نقل ہوئی ہیں:۔ شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، حافظ محمد یوسف امرتسری، ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی، منشی علم الدین اسسٹنٹ اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر، فتح محمد خان مینیجر عزیزی پریس ضلع کرنال، مولانا ظفر علی خاں (نقاش)، قاضی ظفر الدین پروفیسر اورئینٹل کالج لاہور، مولانا رفعت اللہ خان شاہجہان پوری، مولوی محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور، منشی اللہ دتا جھنگوی، مولوی محمد ادریس وکیل جودھپور، مولانا عبدالعزیز بن مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ، مولانا عبدالرؤف صاحب دانا پوری، جناب ابوحمید صاحب چونڈہ ضلع سیالکوٹ، مولانا ابوالمسیح احمد الدین سیالکوٹی، مولانا ابوالمنظور عبدالحق کوٹلوی سرہندی، خواجہ عبدالحی گورداسپوری، مولوی امام الدین گجراتی، مولانا ابونعیم عبدالعظیم حیدرآبادی، منشی مولا بخش کشتہ امرتسری، مرزا محمد امیر بیگ آف پٹی، اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی وغیرھم شامل ہیں۔

جو مضامین وغیرہ اس جلد میں نقل ہوئے ہیں ان میں سے کچھ کے عنوانات درج ذیل ہیں: کرشن قادیانی اور ہم؛ قابل توجہ مرزا صاحب و مرزائیاں؛ مرزائی پارٹی کا تکیہ کلام؛ مرزا قادیانی کے استفسار کا جواب؛ مرزا قادیانی خود جواب دیں؛ مرزا قادیانی کے متعلق ایک رائے؛ مرزا صاحب ان سوالات کے جوابات دیں؛ قادیانی کرشن جی جان چھڑاتے ہیں؛ عبدالحکیم پٹیالوی کی سہ سالہ پیش گوئی؛ نزول مسیح قادیانی یکم اپریل ۱۹۱۰ء؛ کرشن قادیانی سے فیصلہ؛ کھلی چٹھی بنام مرزا غلام احمد قادیانی؛ مولوی محمد احسن امروہی کے خط کا جواب؛ مرزا قادیان اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان؛ قادیانی دجاجلہ کی وفاداری؛ مرزا قادیانی پر میرے مباہلہ کا اثر؛ قادیانی نیرنگیاں؛ قصیدہ رائیہ بمقابلہ قصیدہ مرزائیہ؛ مرزا قادیانی وغیرہ غور سے پڑھیں اور جواب دیں؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کو میرے مباہلہ کے اثر کا اعتراف؛ کرشن قادیانی کی گیدڑ بھبکی؛ آسمانی نشان؛ مرزا قادیانی اور آریہ سماج لاہوری؛ مرزا قادیانی کے تبصرے کا خاکہ؛ ایک مرزائی کا خط اور اسکا جواب؛ مرزا جی کا دابۃ الارض؛ مرزا قادیانی اور اس کے حواری؛ مرزا صاحب اور حافظ محمد یوسف امرتسری؛ مرزا قادیانی اپنے منہ سے کافر؛ قادیانی کی کذب بیانی اور اس پر بیہودہ لن ترانی؛ مبارکہ بیگم اور نواب؛ مرزا قادیان اور آریہ سماج کا ہذیان؛ دعوت مرزائیہ اور اس کا جواب؛ مرزا غلام احمد قادیانی اور نبوت؛ قادیانی دجال لاہور میں؛ مرزا قادیانی کی موت؛ مرزا قادیانی سے ایک سوال؛ جناب مرزا صاحب قادیانی؛ اونچی دکان کا پھیکا پکوان؛ کذاب قادیانی کی اختلاف بیانی؛ مرزا قادیانی کا انتقال؛ مرزا قادیانی کی ہلاکت اور سچے مومن کی فتح؛ خط بنام حکیم نورالدین خلیفہ مرزا؛ سرسید احمد خان اور مرزا قادیان؛ بے حیائی آسرا تیرا؛ موت کے بعد مرزا کا اپنے حق میں تحریری فیصلہ؛ ڈاکٹر عبدالحکیم اور مرزا قادیان؛ مرزائی پارٹی کی بدزبانی؛ مرزا جی کی دکانداری اور دنیا پرستی؛ مرزا قادیانی کا پیغام صلح یا اعلان جنگ؛ قادیانی کیمپ میں بے چینی؛ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے الہامات؛ مرزا کے نشانات؛ دھوکے کی ٹٹی میں پیغام صلح؛ قادیانی مشین میں الہام بافی؛ حکیم نورالدین قادیانی سے چند سوال؛ غزل درذکر قادیانی؛ رسی تو جل گئی پر بل نہ گیا؛ امام مہدی اور عیسی مسیح؛ بے حیا باش و ہر چہ خواہی کن؛ قادیان میں بجلی گری؛ رأس المجانین حکیم نورالدین؛ مرزا قادیانی اٹلی میں؛ قادیانی باسی کڑھی میں ابال؛ مرزائیوں کی موشگافیاں؛ مرزا قادیانی یادش بخیر؛ مرزا غلام احمد قادیانی بخیال خود کون تھا؛ مرزا غلام احمد کی عمر کی نسبت فیصلہ؛ قادیانیوں سے مباحثہ؛ قادیانی مشن اور ہم؛ ایک پیش گوئی کا اعلان؛ قادیانی مشن کلکتہ میں؛ کبھی تو سچ بھی بولا کرو؛ مرزائی مشن کے متعلق مکالمہ؛ زلازل اور مدعیان نبوت؛ رام پور میں مباحثہ کی کیفیت؛ رام پور کے مباحثہ میں مرزائیوں کی شکست؛ مراسلت مابین ابراہیم سیالکوٹی و نورالدین قادیانی؛ مناظرہ رام پور؛ مرزائیوں کی حقیقت؛ قادیانی فرار کا ایک تازہ نمونہ؛ قادیانی بھگوڑے؛ قادیانی مشن کلکتہ میں۔

قادیانی مشن کی تیسری جلد میں نومبر ۱۹۰۹ء کے آغاز سے ۶ دسمبر ۱۹۱۲ تک شائع ہونے والے ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں ردّ قادیانیت اور تحفظ ختم نبوت سے متعلق جن کارکنوں کی نگارشات اور دیگر سرگرمیوں کی روداد نقل کی گئی ہے ان میں یہ اصحاب شامل ہیں: مولانا عبدالعزیز بن مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ، شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری، منشی قائم الدین نقشہ نویس ہیڈ مرالہ ضلع سیالکوٹ، شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی، مولوی ابو یحیٰ حشمت علی دہلوی، جناب میجر بہادر کلکتہ، حافظ عبدالکریم دارالحدیث شاہ جہان پور، مولوی عبدالکریم بن ملا محمد صدیق پشاوری، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی، منشی علم الدین نائب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر، منشی اللہ دتا جھنگوی، جناب دوست محمد پنجابی از مدراس، منشی مولا بخش کشتہ امرتسری، جناب فخرالدین اشرف خان بنارسی۔ جناب محمد معشوق علی پھلواری، سید انور حسین مونگیری، حکیم محمد یعسوب مونگیری، مولانا عبدالحق حقانی دہلوی، مولوی نور محمد مدرس مدرسہ مہند ریاست بہاولپور، مولوی دوست محمد نقشبندی بھوانہ ضلع جھنگ، حکیم محمد عبدالغفور مدرسہ اسلامیہ گریڈیھ، جناب محمد عبدالرؤف محلّہ مہولی مونگیر، جناب ابو محمد محبوب حسین آف مونگیر، مولانا ابوالبر عبدالحکیم نصیر آبادی تلمیذ سید نذیر حسین محدث، جناب ابو سعید محمد شریف محمدی، حکیم مجیب الرحمٰن حسین پوری، مولانا احمد اللہ مدرسہ حاجی علی جان دہلی، مولانا محمد عبداللہ پٹنہ، بابو پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر لاہوری۔ جناب غلام مصطفیٰ سہسرامی از مقام کٹک۔ وغیرھم

اس جلد میں شامل کچھ مضامین کے عنوانات درج ذیل ہیں: مرزائیوں کو سمجھانا بے فائدہ ہے؛ تحریف مرزا؛ قادیانی کذب بیانی؛ مباحثہ منصوری؛ استفسار از جماعت مرزا قادیان؛ قادیانی کذب بیانی در ستہ ضروری؛ قادیانی کذب بیانی اور انعامی اعلان؛ مولوی نورالدین خلیفۃ المسیح اسکا جواب دیں؛ قادیان جنت نشان دریں چہ شک؛ نشانات قیامت اور مرزا کی جہالت؛ بدر قادیانی جوابدے؛ مرزا قادیانی کی مختصر سوانح عمری؛ قادیانی کذب بیانی؛ قادیانی سوال و جواب؛ محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی؛ مرزائیوں سے مباحثہ؛ قادیانی کذب بیانی و بدزبانی؛ مرزا غلام احمد کے چند خیال؛ کیا مرزائیوں کو مرزا پر ایمان نہیں؛ قدرت ثانیہ؛ مولانا شبلی اور قادیانی وفد؛ قادیانی خلیفہ گر پڑے؛ مرزائیوں کو کس لقب سے پکارا جاوے؟ ایک قادیانی کے سوالوں کا جواب؛ نورالدین کا گھوڑے سے گرنا اور نقاش کی پیشگوئی؛ عبدالحکیم اور مرزا کے الہامات کی رام کہانی؛ الہ آباد کی مذہبی کانفرنس میں قادیانی لیکچر؛ قادیانی اصطلاح میں خاتم النبیین؛ کیفیت مناظرہ گوجرہ؛ حکیم الامت کا فیصلہ؛ مذاکرہ بابت نبوت و رسالت؛ نورالدین کا نور؛ حکیم الامت اور ان کی ذریت سے چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال؛ مرزائی چکر یا دعا مرزا میں میرا ذکر؛ قادیانیوں میں اختلاف اور اس کا فیصلہ؛ قادیانی مشاعرہ؛ ایک قادیانی کا سوال اور اس کا جواب؛ قادیانی مسیح کی قبر پر دو پھول؛ مرزا قادیانی کے دعوے اور اس کی متضاد باتیں؛ تزک مسیح (قادیانی)؛ مختصر روئداد جلسہ مناظرہ مونگیر؛ بدر جواب سنے؛ خطبات احمدیہ اور براہین احمدیہ پر سچی رائے؛ آئینہ نوری؛ قادیانی وحی اور نبوت؛ قادیانی مباحثہ؛ تردید مرزا؛ قادیانی خاتم الخلفاء؛ قادیانی عربی اشتہار؛ مسلمانوں کے حق میں مرزائیوں کا فتوی؛ قادیانی نبی اور خلیفہ میں اختلاف؛ ظہور قادیانی؛ قادیانی خلیفہ اور قادیانیوں سے فیصلہ کن سوال؛ جملہ مریدان مرزا غلام احمد سے ایک سوال؛ رسالہ ریویو قادیانی میں سفید جھوٹ؛ قادیانی مشن سے فیصلہ کن سوال؛ مولوی نور الدین خلیفہ قادیان سے چند سوال؛ قادیانی خلیفہ سے مخاطبہ؛ قادیانی نبوت اور ہم؛ قادیانی خلیفہ صاحب؛ مرزائیوں کی شکست؛ حکیم نور الدین خلیفہ قادیانی سے چند سوال؛ تقسیم بنگال کا نسخ اور قادیانی مشن کا مسخ؛ قادیانی مناظرہ؛ قادیان میں تثلیث؛ قادیانی حرکت مذبوحی؛ قادیانی مذاق؛ منشی قاسم علی دہلوی کے چیلنج کا جواب؛ مولوی سرور شاہ مرزائی کا مبلغ علم؛ فتح قادیان پر حصول غنیمت؛ قادیانی مقابلہ؛ قادیانی وفد کا سفر اور ندوہ کا جلسہ؛ قادیانی خلیفہ کی خدمت میں مراسلہ؛ قادیانی گیدڑ بھبکی؛ قادیانی خلیفہ لاہور میں؛ قادیانی اخفاء حق؛ امامت واقتداء؛ قادیانی خلیفہ کا تلون؛ تنقیح امامت قادیانی؛ قادیانی مسیح کا نشان؛ کھلی چٹھی بنام ایڈیٹر اخبار بدر قادیان؛ خلیفہ قادیان سے سوال؛ قادیانی فیصلہ کی نگرانی؛ قادیانی مشن کا فیصلہ۔

(مولانا عبدالقہار برق توحیدی)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- **کتاب وسنت ڈاٹ کام** پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- **مجلس التحقیق الاسلامی** کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (**Upload**) کی جاتی ہیں۔
- **دعوتی مقاصد** کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (**Download**) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم اللہ الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ سی و نہم (۳۹)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ سی ونہم (۳۹)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاءالدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۷۴
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

مشمولات کتاب کا تعارف ۷

صحیفة الو لاء النظر الی دا فع البلاء ۹

تمہید ۹
قادیانی کے مجوزہ علاج طاعون پر ایک مختصر رائے ۱۷
قادیانی کا شرک فی الوحدت میں مبتلا ہونا ۱۸
قادیانی کا شرک فی النبوت میں مبتلا ہونا ۲۶
قادیانی، بزرگان دین کی تحقیر کرتا ہے ۲۹
طاعون، قادیانی کو برا کہنے کی وجہ سے نہیں آیا ۳۷
طاعون سے بچنے کے ذرائع اور عبادت کی لم ۴۰
قادیانی کا بتلایا ہوا علاج طاعون ۴۲
قادیانی الہام کہ قادیان میں طاعون کبھی نہیں آئیگا ۴۳
قادیانی کے سب الہام کذب ہوتے ہیں ۴۵
طاعونی اموات کی فہرست ۴۹
صحیفة الولاء پر قادیانی تبصرہ ۵۲
وسیلة المبتلاء از علی حائری پر قادیانی تبصرہ ۵۹

حالات قادیانی خلاف آیات آسمانی ۶۹

پہلا باب: خداوند تعالی کی تعریف میں ۷۳
قادیانی کا اعتقاد خدا کی نسبت ۷۴
دوسرا باب: خدا کی اولاد ہے، نہ جورو ۷۹
قادیانی خود کو بطور استعارہ ابن اللہ کہتا ہے ۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا باب: ختم نبوت کے ثبوت میں	۸۶
قادیانی نبوت اور وحی کے مدعی ہیں	۸۶
چوتھا باب: قرآن کی تعریف میں	۹۴
قادیانی اعتقاد بابت قرآن شریف	۹۶
پانچواں باب: آنحضرت کے جسمانی معراج کا ثبوت	۱۰۴
جسمانی معراج سے قادیانی انکار	۱۰۵
چھٹا باب: قرآن سے بحکم خدا احیا اموات کا ثبوت	۱۰۷
قادیانی اعتقاد: قرآن سے احیاء اموات ثابت نہیں	۱۱۰
ساتواں باب: آدم کا مسجود ملائک ہونا	۱۱۲
قادیانی اعتقاد بابت مسجود ملائک	۱۱۳
آٹھواں باب: فرشتوں کے ثبوت میں	۱۱۴
نزول ملائکہ سے قادیانی انکار	۱۱۸
باب نہم: قرآن سے لیلۃ القدر کا ثبوت	۱۲۷
قادیانی کے نزدیک لیلۃ القدر کی حقیقت	۱۲۸
باب دہم: دابۃ الارض کا بیان	۱۳۰
قادیانی اعتقاد بابت دابۃ الارض	۱۳۱
باب یازدہم: یاجوج ماجوج کا بیان	۱۳۲
قادیانی اعتقاد بابت یاجوج ماجوج	۱۳۴
باب دوازدہم: قیام قیامت کا ثبوت	۱۳۵
قادیانی اعتقاد بابت قیامت	۱۴۴
باب سیزدہم: حضرت عیسیٰؑ کے اوصاف	۱۴۹
حضرت عیسیٰؑ، قادیانی کی نظر میں	۱۵۳
مرزائیوں کے دھوکے کا جواب	۱۶۴
باب چہاردہم: فخر وتکبر کی برائی کا بیان	۱۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین بھیروی قادیانی	**۱۸۴**
حکیم صاحب اور مرزا قادیانی	۱۸۴
حکیم صاحب کا نسب	۱۸۷
حکیم صاحب کا ابتدائی تعلیمی دور	۱۸۸
حکیم صاحب لکھنو اور رام پور میں	۱۸۹
مولوی حکیم علی حسین خان	۱۹۴
حکیم نورالدین اور سید نذیر حسین محدث	۱۹۷
حکیم صاحب بھوپال میں	۲۰۳
حکیم صاحب حجاز میں	۲۰۸
حکیم صاحب بھیرہ میں	۲۱۵
قبل قادیانیت حکیم صاحب کا مسلک	۲۲۲
حکیم صاحب گھوڑے سے گر پڑے	۲۲۳
حکیم نورالدین اور مولوی ظفر علی خان	۲۳۷
حکیم نورالدین کا خطبہ خلافت	۲۴۸
حکیم نورالدین اور جماعت لاہور	۲۵۳
شیخ الاسلام بٹالویؒ اور حکیم نورالدین کا مباحثہ	۲۵۵
حکیم نورالدین کا مولانا عبدالمجید سے مباحثہ سے اعراض	۲۸۸
حکیم نورالدین اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی	۲۹۲
حکیم نورالدین اور مولانا عبیداللہ سندھی	۳۰۰
حکیم نورالدین اور شاہ عبدالقادر	۳۱۴
حکیم نورالدین اور مولوی غلام محمد ہوشیار پوری	۳۱۹
حکیم نورالدین اور عبداللہ تیماپوری	۳۲۰
و لا نبقی لك من المخزیات ذکرا	**۳۵۴**
نشان آسمانی بروایت قادیانی	۳۵۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نا معلوم مصنف کا تبصرہ بر قادیانی نشان آسمانی	**۳۶۷**
تمہیدی گزارشات	۳۶۷
مدعیان مجددیت ومہدویت	۳۷۲
شاہ نعمت اللہ کرمانی کی پیش گوئی اور مرزا قادیانی	۳۸۰
اصل پیش گوئی اور اسکی تشریح جو مرزا نے کی ہے اس پر تنقید	۳۸۶
ترک اور جناب مرزا صاحب	۴۰۷
انتظار امام	۴۱۰
نقل قصیدہ بمطابق پروفیسر براؤن	۴۱۲
نقل قصیدہ بمطابق مرزا قادیانی	۴۱۶
نقل قصیدہ بمطالق خواجہ عبدالغنی	۴۲۱
سید نعمت اللہ کرمانی	۴۲۶
نعمت اللہ کرمانی کے متعلق مرزا کی محققانہ اور مورخانہ معلومات	۴۲۸
مرزا صاحب کا فارسی قصیدہ کا ماخذ	۴۲۹
پروفیسر براؤن کی نگارشات اور قصیدے کا انگریزی ترجمہ	**۴۳۰**
شاہ نعمت اللہ ولی۔سوانح اور پیش گوئی	۴۳۷
رانا محمد شفیق خان پسروری کے تاثرات	۴۵۹
قصیدہ: مولانا عبدالرب ثاقب	۴۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

مشمولات کتاب کا تعارف

زیرنظر جلد کا آغاز منشی واحد علی (یا واحد بخش) ملتانی کے صحیفة الو لا ء سے ہورہا ہے جوانہوں نے ۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے رسالے دافع البلاء کے جواب میں لکھا تھا۔منشی صاحب نے اپنے صحیفة الولاء میں جہاں مرزا صاحب کے دافع البلاء سے مختصر اقتباسات دیئے تھے وہاں تفصیل کردی گئی ہے اور جہاں انہوں نے موضوع یا ضعیف احادیث سے استناد کیا تھا، وہاں ایسی باتوں کی نشان دہی کردی گئی ہے۔ نیز آیت تطہیر وغیرہ پر مولانا محمد جوناگڈھی اور مولانا حافظ صلاح الدین یوسف کے ترجمہ قرآن سے وضاحتی نوٹ بھی لگا دیئے ہیں۔ نیز اس صحیفے پر قادیانی اخبار میں شائع ہونے والے تبصرے کو بھی مختصراً نقل کر کیا گیا ہے۔

مرزا غلام احمد کے دافع البلا ء کے جواب میں شیعہ حضرات نے وسیلة المبتلاء شائع کیا تھا۔سید علی حائری کے اس رسالے کو اختصار کے ساتھ چھتیسویں جلد میں نقل کیا جا چکا ہے، اب چونکہ اس پر قادیانی حضرات کا تبصرہ بھی مجھے مل گیا ہے لہذا اسے بھی جلد ہذا میں شامل کر دیا گیا ہے۔

بعدازاں جناب منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی کے رسالے: حالات قادیانی خلاف آیات آسمانی، کواڈیٹ کر کے نقل کیا گیا ہے۔عنوانات کے الفاظ میں ردوبدل کر کے بعض عبارات کو لباس جدید پہنایا گیا ہے،بعض عبارات حذف کردی گئی ہیں۔ منشی اللہ دتا صاحب نے اپنے رسالے میں شامل آیات کے تحت اللفظ ترجمے کئے تھے ، میں نے بعض مقامات پر ایسے تراجم ترک کر کے مذکورہ بالا ترجمہ قرآن مجید سے بامحاورہ تراجم نقل کر دیئے اور ساتھ ہی اس ترجمہ قرآن سے متعلقہ ضروری حواشی کو بھی نقل کردیا ہے۔ نیز آیات کی تخریج بھی کردی گئی ہے۔ یہ کتاب دافع البلاء کے معاً بعد کی ہے اس لئے اسے ۱۹۰۲ء کی تصنیف سمجھا جانا چاہیے۔

اس کے بعد حکیم نورالدین بھیروی قادیانی ، ان کے طلب علم کا حال،ان کے اساتذہ کا تعارف،ان کے ابتدائی عقائد ونظریات،قادیانیت میں شامل ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعدان کا مقام و مرتبہ، مسلمان علماء سے ان کے تعلقات و روابط، نیز ان کے دور خلافت میں قادیانیوں کے باہمی اختلافات کی چند جھلکیاں دکھائی گئی ہیں۔

اسکے بعد مرزا غلام احمد کے ۱۹۰۵ء میں کئے گئے الہامی دعوی لا نبقی لك من المخزیا ت ذکرا کا ابطال کیا گیا ہے۔مرزا صاحب فرماتے تھے کہ انہیں الہاماً بتایا گیا ہے کہ کوئی چیز ایسی باقی نہیں رکھی جائے گی جس سے ان کی ہتک اور بے عزتی ہوتی ہو۔ ادھر جن باتوں سے مرزا صاحب کی بے عزتی ہوتی تھی ان میں ان کا یہ دعوی بھی تھا کہ نعمت اللہ شاہ ولی نے اپنے فارسی قصیدہ میں ان کے حق میں پیش گوئی کی ہے ۔اس دعوی کا جواب تو منشی محمد جعفر تھانیسری نے تائید آسمانی کے نام سے فوراً دے دیا تھا، لیکن مرزا صاحب اور مرزائی اپنی غلطی پر اصرار کئے جاتے تھے جیسا کہ ۱۹۱۲ء کے بدر قادیان کی اس تحریر سے ظاہر ہوگا جسے میں نے حسب موقع نقل کیا ہے۔

اپنی غلطی پر قادیانیوں کے اصرار کا نتیجہ یہ ہوا کہ قدرت نے ایک یورپی محقق کو مرزا قادیانی کی تکذیب کے لئے کھڑا کر دیا۔یعنی پروفیسر ایڈورڈ براؤن نے نعمت اللہ شاہ ولی کی خانقاہ واقع ایران کا دورہ کر کے نعمت اللہ اور اس کے قصیدہ کے متعلق اپنی تحقیق

A History of Persian Literature Under Tartar Dominion (A.D. 1265-1502)

(فارسی ادب درعہد تاتاریاں) میں شامل کر دی۔ ایک غیر جانبدار، غیر مسلم محقق کی تحریر سے نہ صرف یہ ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی نے تحریف شدہ قصیدہ کی بنیاد پر اپنے دعوی کی عمارت کھڑی کر رکھی ہے بلکہ وہ یہ بھی نہیں جانتے تھے کہ نعمت اللہ ہندوستانی ہے یا ایرانی۔ پرشین لٹریچر میں موجود پروفیسر براؤن کی یہ تحریر مرزا صاحب کے دعوی لا نبقی لك من المخزیا ت ذکرا کا ابطال صریح ہے۔ یہ کتاب ۱۹۲۰ء میں انگریزی میں شائع ہوئی تھی اور اب ایک ویب سائیٹ پر موجود ہے جہاں سے میں نے ڈاؤن لوڈ کر کے متعلقہ حصوں کو اس جلد کا حصہ بناتے ہوئے لا نبقی لك من المخزیا ت ذکرا کا لا اڑا دیا ہے۔ پروفیسر براؤن کی تحقیقات نقل کرنے کے بعد میں نے مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے ایک فاضل کی مرتب کردہ شاہ نعمت اللہ ولی کی سوانح بھی نقل کر دی ہے تاکہ یہ بات بخوبی واضح ہو جائے کہ مرزا اور انکے الہام کنندہ کا علم کس قدر ناقص تھا۔

والسلام فقیر بارگاہ صمدی محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحیفۃ الولاء النظر الی دافع البلاء

میر واحد علی سکرٹری انجمن اسلامیہ ملتان

تمہید

میرے ایک دیرینہ کرم فرمانے، جو مرزائی ہو گئے ہیں، رسالہ دافع البلاء میرے پاس بھیجا جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے طاعون کے متعلق لکھا ہے، اور جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

میں (مرزا) مسیح موعود ہوں،

ابن مریم سے بدرجہا بہتر ہوں۔

میں نبی ہوں، خاتم الانبیاء وخاتم الاولیاء ہوں،

اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے برابر ہوں، کیونکہ میں سچا شفیع ہوں،

اور ہر ایک زمانہ میں قیامت تک نجات دلانے والا ہوں۔

اہل بیت رسول اللہ علیہ السلام سے بڑھ کر ہوں،

میں ابن اللہ ہوں۔

اور جس طرح میں اللہ سے بطور اولاد ہوں، اسی طرح اللہ مجھ سے بطور میری اولاد کے ہے یعنی ابو اللہ بھی ہوں۔

میرا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے۔

مجھ سے بیعت کرنا خدا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کے برابر ہے۔

مجھے اس طرح نہ ماننے کی وجہ سے اور مجھے برا کہنے کی وجہ سے خدا نے بطور سزا کے اس ملک میں طاعون بھیجا ہے۔

اور اس کا علاج جسمانی اور روحانی جو آج تک دنیا نے سوچا اور اختیار کیا ہے کوئی ٹھیک نہیں۔

یہاں تک کہ اللہ تعالی کے آگے سر جھکانا اور یہ دعا مانگنا کہ ہمیں اس بلا سے محفوظ رکھ، یہ بھی ضلالت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاج صحیح یہ ہے کہ مجھ پر ان فضائل واوصاف کے ساتھ ایمان لاؤ۔
جو اس طرح مجھ پر ایمان نہ لائے گا مبتلائے طاعون ہو کر مر جائے گا۔

اور اپنے ان کل فضائل اور دعاوی کے صحیح اور برحق ہونے کی دلیل یہ پیش کی ہے کہ تمام پنجاب میں طاعون پھیل گیا ہے۔قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہے،مگر خاص قادیان اس سے پاک ہے اور ہمیشہ اس سے پاک رہے گا بلکہ جو طاعون زدہ قادیان میں آیا اچھا ہو گیا، جو آئے گا اچھا ہو جائے گا۔

میں نے مرزا قادیانی کے ان دعاوی اور استدلال کو پڑھا اور جو میری رائے اس پر ہوئی میں نے نہایت نیک نیتی سے بذریعہ ایک خط اپنے اس عنایت فرما دوست پر ظاہر کرنی چاہی۔انہیں جب علم ہوا کہ میری رائے مرزائی معتقدات اور تفہیمات کے خلاف ہے،تو انہوں نے مجھے بہت کچھ ڈرایا اور دھمکایا کہ میں اپنی رائے ظاہر نہ کروں،مگر میرے دیگر ہم خیال احباب نے اس بات پر زور دیا کہ

لا تلبسوا الحقّ با لبا طل و لا تکتموا الحقّ و انتم تعلمو ن

میرے مرزائی دوست فرماتے ہیں:

آپ کو مناسب نہیں ہے کہ آپ مرزا صاحب یا مرزا صاحب کے خدام کا مقابلہ کریں۔جس وقت آپ مقابلہ میں پھنس جائیں گے،اس وقت آپ کے تماشائی یار سب چلتے بنیں گے کیونکہ یہ راستہ بڑا سخت راستہ ہے اور یہ (مرزا صاحب) وہ شخص ہے جو کہتا ہے کر دکھاتا ہے۔میں آپ کو مکرر لکھتا ہوں کہ اوپن لیٹر کو بند رکھیں اور اس راہ میں قدم مارنے کی جرأت نہ کریں۔

میں اپنے محترم دوست سے اور کل ایسے احباب کی خدمت میں جو مرزائی ہو گئے ہیں اور مجھے ان سے شرف نیاز مندی حاصل ہے،عرض کرتا ہوں کہ اس رسالہ دافع البلاء پر اوپن لیٹر لکھنے سے میرا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ مرزا صاحب یا ان کے خدام سے مقابلہ کروں۔میں نے جو کچھ اس خط میں عرض کیا ہے اس رسالہ کے مضمون یا اس تعلیم پر عرض کیا ہے جو اس رسالہ میں ہے۔مثلاً

یہ رسالہ سکھاتا ہے کہ انسان کے بیٹے کو ابن اللہ کہو۔میں کہتا ہوں کہ اسلام اس کے برخلاف یہ سکھاتا ہے کہ اللہ کا کوئی بیٹا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ رسالہ بتلاتا ہے کہ تم اللہ کو ایسا جانو جیسے تمہاری اولاد۔ میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید، اس کو کفر کہتا ہے۔

یہ رسالہ سکھاتا ہے کہ ایک معمولی انسان کو نبی مانو، میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید اس کے برعکس محمد ﷺ کو خاتم النبیین کہتا ہے اور خود وہ سچا رسول ﷺ فرماتا ہے لا نبی بعدی۔ یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

یہ رسالہ سکھاتا ہے کہ ایک کلمہ گو امتی کو اہل بیت رسول کریم ﷺ سے بدرجہا بہتر مانو۔ میں کہتا ہوں کہ جس اہل بیت کے واسطے قرآن مجید میں آیت تطہیر موجود ہے، جن کی عزت نبی نے کلام اللہ کے برابر فرمائی ہے، جن کے مخالف کو جہنمی قرار دیا ہے، جس کو نبی نے کل جنتیوں کا سردار فرمایا ہے، وہ اپنے ایک ادنی امتی سے تقرب الی اللہ اور علو مدارج میں کس طرح کم ہو سکتے ہیں۔

میں نے اپنے ہر ایک قول کی تائید میں آیات قرآنی اور احادیث نبوی پیش کر دی ہیں۔ پس اگر مقابلہ ہے تو اس رسالہ (دافع البلاء) کا قرآن کریم اور حدیث نبوی سے مقابلہ ہے، نہ کہ مجھ ناچیز کا مرزا صاحب قادیانی یا ان کے خدام سے۔

ایک اور مرزائی دوست فرماتے ہیں کہ

اگر تم اس خط کو شائع کرو گے، تو تمہاری جان جوکھوں میں پڑ جائے گی۔

اگر ان نیک صلاح دینے والے مرزائی احباب کا یہ مطلب ہے کہ اس خط کی وجہ سے مجھ پر لائبل کی نالش ہوگی، تو یہ ان کا خیال غلط ہے کیونکہ مجھے مرزا قادیانی کی ذات سے کوئی بحث نہیں۔ میں نے ایک لفظ بھی ان کی شان میں برا یا بھلا نہیں لکھا اور نہ میں نے ان کو کہیں مخاطب کیا ہے۔ میں نے جو کچھ لکھا ہے، مرزا قادیانی کی تعلیم پر لکھا ہے اور وہ بھی صرف وہیں تک جو اس رسالہ سے مجھے معلوم ہوئی ہیں۔

اگر ان دوستوں کا یہ خیال ہے کہ میرے واسطے مرزا صاحب قادیانی کوئی بد دعا کریں گے اور اس سے مجھے کچھ نقصان پہنچے گا، تو میں ان کے اس خیال پر افسوس کرتا ہوں۔ خدا جانے وہ کیوں غلطی میں پڑے ہوئے ہیں۔ وہ مہربانی کر کے بنظر انصاف میرے اس خط کو پڑھیں تو انہیں معلوم ہو جائیگا کہ جس شخص کے یہ باطل دعاوی ہیں، جو قرآن مجید اور حدیث پاک کی رو سے کفر تک پہنچ گئے ہیں، وہ مستجاب الدعوات کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح ہوسکتا ہے۔

اگر ان دوستوں کا یہ خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی یا ان کے حواری اپنے کسی خادم کو میری جان لینے کے واسطے تعینات کر دیں گے، تو میں عرض کرتا ہوں کہ ان کا یہ خیال بھی غلط ہے۔ مرزا صاحب قادیانی اس کیریکٹر کے آدمی نہ ہوں گے۔

شاید میرے ان دوستوں کا یہ خیال ان روایات پر مبنی ہو جو عیسائیوں نے یا آریہ لوگوں نے مرزا صاحب کی نسبت شائع کی ہیں کہ مرزا قادیانی نے مسٹر عبداللہ آتھم کے مروا ڈالنے میں طرح طرح کی سعی کی تھی، یا پنڈت لیکھ رام کے مارے جانے میں کچھ مرزا قادیانی کا دخل تھا۔ مگر یہ سب مرزا قادیانی پر بہتان ہے۔ وہ اس قسم کے آدمی نہیں معلوم ہوتے۔ اور اگر بالفرض محال ایسا ہو بھی، تو میرے ان نصیحت کرنے والے احباب کو خوش ہونا چاہیے، کیونکہ اگر میں کلمہ حق کہنے کے واسطے مارا بھی جاؤں گا، تو میراث جدی پاؤں گا۔

یا شائد یہ دھمکی مرزا صاحب قادیانی کی تقلید میں ہو، کیونکہ مرزا صاحب بھی اس قسم کی دھمکیاں اپنے مخالفین کو دیا کرتے ہیں۔ چنانچہ اسی رسالہ کے صفحہ ۱۷ (خزائن ج ۱۸ص ۲۳۷) میں مرزا صاحب نے مولوی احمد حسین امروہی کو اسی طرح دھمکایا ہے:

> لیکن امروہہ بھی مسیح موعود کے محیط ہمت سے دور نہیں ہے۔ اس لئے اس مسیح کا فرکش دم ضرور امروہہ تک بھی پہنچے گا۔

لیکن حضرات! کوئی معقول آدمی اس دم میں نہیں آئیگا۔ یہ خالی خولی دم جھانسہ ہے۔ اس دم میں جس کا نام اس دم خم کے ساتھ کافرکش رکھا گیا ہے، کوئی دم نہیں۔

بہرحال میں نہیں جانتا کہ ان کا مجھے ڈرانا اور دھمکانا کیا معنے رکھتا ہے۔ اصل یہ ہے کہ یوں تو شائد میں اس خط کو شائع نہ بھی کرتا، مگر ان کے اس دھمکانے اور ڈرانے نے مجھے شائع کرنے پر مجبور کر دیا کہ میں اس کو ضرور شائع کروں اور دیکھوں کیا ہوتا ہے۔ میرا ضمیر کہتا ہے کہ اگر میں کلمہ حق کو اس خوف سے چھپاتا ہوں کہ اس کے اظہار سے مجھے کوئی ذاتی نقصان پہنچے گا تو میرا ایمان کامل نہیں ہوسکتا۔ میرا عقیدہ ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی سستی اور کاہلی کی وجہ سے نماز نہیں پڑھتا، تو گناہ گار ہے۔ لیکن اگر اس کو کوئی ڈراوے کہ اگر تو نماز پڑھے گا، تو تجھ کو یہ نقصان ہوگا اور اس ڈر سے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تارک الصلوۃ ہو جائے، تو وہ کافر ہے۔

اسی طرح جو چند تفہیمات مرزائیہ جو مجھے اس رسالہ دافع البلاء سے خلاف اسلام معلوم ہوئیں اور میں نے ان کو بموجب حکم خدا ورسول کفر وشرک سمجھا، مگر علانیہ ان کا اظہار نہ کیا، تو میں ایک حدتک گنہگار تھا۔لیکن جب مجھے یہ دھمکی دے کر ڈرایا گیا کہ اگر میں کلمۃ الحق کا اعلان کرونگا تو مجھ کو نقصان پہنچے گا، تو اب میرا دھمکی کی وجہ سے اعلان قال اللہ و قال الرسول سے باز رہنا اس درجہ کو پہنچ جاتا ہے جس کو کفر کہتے ہیں۔

پس اے میرے مرزائی دوستو! آپ مجھے معاف فرمائیں کہ میں اس خط کو شائع کرتا ہوں، اورصرف اس نیت سے کہ اپنے اللہ اور اپنے نبی رسول اللہ ﷺ کے سامنے منکر قرار نہ دیا جاؤں۔ نہ اس غرض سے کہ آپ کے نبی اورآپ کے نبی اور آپ کے ابن اللہ وغیرہ کو نیچا دکھاؤں اوراس طرح سے ناموری حاصل کروں و اللہ یعلم ما فی الصّدور و انّما الا عمال بالنّیّات

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے کل دعاوی کی تصدیق اس رسالہ میں اس بات پر رکھی ہے کہ قادیان میں کبھی طاعون نہ آئے گا، اور جو میرا معتقد ہوگا وہ کبھی اس مرض سے نہ مرے گا۔،

مگر چونکہ اب قادیان میں طاعون آگیا ہے اور خاص قادیان اور دیگر مقامات میں بہتیرے مرزائی طاعون سے مرچکے جن کی فہرست اس خط کے ساتھ شامل ہے، تو میرزائی دوست خود فیصلہ کرلیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کہاں تک سچے رہے۔ اور جو سچا نہیں ہے کاذب ہے، اس کی نسبت قرآن کریم کیا کہتا ہے۔

اے میرے مرزائی دوستو! ممکن ہے کہ آپ کا مجھے ڈرانا اور دھمکانا حق دوستی ادا کرنے کے ارادہ سے ہو، کیونکہ تم خود کسی دھوکہ میں آکر ڈر گئے ہو، اور اسی طرح مجھے بھی ڈراتے ہو۔تو میں بھی حق دوستی ادا کرنے کی نیت سے اور آپ کو صراط مستقیم پر لانے کی غرض سے، اوراس جھوٹے ڈر سے نکالنے کے واسطے خالصۃً للہ عرض کرتا ہوں کہ اے میرے مکرم دوستو! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات اور خصوصاً یہ رسالہ (دافع البلاء) جو میں نے غور سے پڑھا ہے، بتلاتا ہے کہ وہ نفس امارہ کے مطیع ہوکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی بڑائی اور خود ستائی کی دھن میں اس درجہ محو ہیں کہ ابی و استکبر کی حدتک پہنچ گئے ہیں۔ آپ ان کی تحریرات کو کوئی وقعت نہ دیں، چہ جائے کہ ان کو معتقدات میں شامل کر لیں۔

اے میرے مرزائی دوستو! میں نے اس خیال سے کہ العاقل تکفیه الاشارۃ دو چار موٹی موٹی باتیں اس رسالہ (دافع البلاء) میں سے مخلصانہ طریق پر آپ کے گوش گذار کردی ہیں۔ ورنہ اگر آپ اس رسالہ کو بہ نظر انصاف ملاحظہ فرمائیں گے، تو یقین مانئے مرزا غلام احمد صاحب کا ایک قول بھی اس قابل نہ پائیں گے کہ کوئی سلیم العقل اس کو تسلیم کرے۔

کوئی سلیم العقل انسان، جس مذہب میں ہو، اس کو اس طرح خراب نہیں کرتا جس طرح قرآن کریم اور حدیث رسول اللہ ﷺ کو یعنی اسلام کو مرزا صاحب قادیانی نے اس رسالہ میں خراب کیا ہے۔ اور اب تو جو معیار انہوں نے اپنی سچائی پرکھنے کا اس رسالہ میں خود قرار دیا تھا اس کے بموجب وہ کاذب ثابت ہو گئے ہیں۔ اب تو آپ مرزائی معتقدات سے اب تو باز آئیں۔ اور

اول: اللہ تعالی کو انہیں صفات کیساتھ وحدہ لاشریک مانیں جو قرآن مجید سکھاتا ہے۔

دوم: قرآن مجید کو کلام اللہ مان کر اس امر کا یقین اپنے دل میں بطور ایمان رکھیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔

سوم: چونکہ وہ نبی پاک دین کی کوئی بات اپنی طرف سے گھڑ کے نہ کہتا تھا بلکہ ان هو الا وحی یو حی (النجم:٤)۔ (بلکہ وہ وحی ہے جو ان پر نازل ہوتی ہے) پس یہ بھی ایمان لائیں کہ اس نبی کا یہ فرمانا لا نبی بعدی برحق ہے۔

چہارم: تصدیق قلب کے ساتھ کیونکہ کہ اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں ابن اللہ ہوں، تو وہ کفر کہتا ہے۔

پنجم: اگر کوئی یہ کہتا ہے کہ میں نبی ہوں تو سچے دل سے پکار کے کہدو کہ ایسا دعوی کرنے والا کاذب ہے، کیونکہ خاتم النبیین کے اس قول کے بعد کہ لا نبیّ بعدی، کسی کا دعوی نبوت کرنا قرآن مجید اور نبی کریم کو جھٹلانا ہے۔

ششم: جو شخص اہل بیت نبی کی برابری کا دعوی کرتا ہے وہ ضلالت میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہفتم: اگر یہ دعوی برابری اور برتری کسی بغض اور نفسانیت کی وجہ سے ہے، تو وہ شخص جہنمی ہے۔ میرے اس قول کی تائید میں آپ کو آیات قرآنی اور احادیث نبوی میرے اس خط میں مل جائیں گی جو ایک مسلمان کے اطمینان قلب کے واسطے کافی اور وافی ہیں

اے میرے پیارے دوستو! للہ مجھ سے ناراض نہ ہونا اور یہ نہ سمجھنا کہ میں آپ کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو خدانخواستہ برا کہتا ہوں۔ میرا یہ ارادہ مطلق نہیں۔ میں تو صرف یہ عرض کرتا ہوں کہ رسالہ دافع البلاء جو تعلیم دیتا ہے وہ ضلالت ہے۔ جو شخص یہ تعلیم دیتا ہے وہ مسلمان نہیں۔اور اگر مسلمانی کا دعوی کرتا ہے تو سلیم العقل معلوم نہیں ہوتا اور جو شخص اس تعلیم کو اپنے معتقدات میں داخل کرے گا خسر الدّنیا و الآخرۃ ہوگا؛

کلام لغو میگوید و ہم میخواند الہامش
ہم ابن اللہ شد است و ہم رہ حق مے نہد نامش
خودش گمرہ شد است و خلق را ہم میکند گمراہ
کسے کو پیروش باشد نہ بینم نیک انجامش

و السّلا م علی من اتّبع الھدی ۔خاکسار: واحد علی۔ملتان ۲۵ جولائی ۱۹۰۲ء

بسم اللّٰہ الر حمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسو لہ الکر یم ۔ اما بعد

مخدوم ومکرم بندہ (چونکہ یہ دوست نہیں چاہتے کہ ان کا نام ظاہر کیا جائے اس لئے نام نہیں لکھا جارہا)۔السّلا م علیکم و ر حمۃ اللّٰہ و بر کا تہ ،

گرامی نامہ مع ایک رسالہ موسومہ دا فع البلاء و معیار اھل ا لا صطفا طبع زاد جناب مرزا غلام احمد قادیانی شرف صدور لاکر موجب افتخار ہوا۔اس یادآوری کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور خاص کر اس رسالہ کے بھیجنے کا جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ میرے سچے دوست ہیں ۔ کیونکہ سچا دوست وہی ہے جو دکھ اور مصیبت کے وقت اپنے دوست کے کام آئے ۔آج کل جو مصیبت طاعون کی پنجاب میں آئی ہوئی ہے فی الواقع بڑی مصیبت ہے آپ کو جو تدبیر اس مصیبت سے بچنے کی ہاتھ آئی، اس سے آپ نے مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مطلع فرمایا اور حق دوستی ادا کیا۔ اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

چونکہ آپ نے ایماء فرمایا ہے کہ میں اپنی رائے اس علاج کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی نے تجویز فرمایا ہے ظاہر کروں، میں یہ عریضہ اس رسالہ کے متعلق لکھتا ہوں۔ لیکن پیش ازاں کہ میں ایک حرف بھی حوالہ قلم کروں، یہ گزارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ اگر اس خط میں کوئی بات جناب کی رائے کے برخلاف ہو، تو وہ میرے اور آپ کے ذاتی تعلقات میں کسی ادنی حد تک بھی فرق ڈالنے کا موجب قرار نہ دی جائے۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کے معتقدین میں سے ہیں۔ گو یہ معلوم نہیں کہ کس درجہ کے، مگر ہیں ضرور۔

پس اگر کوئی بات مرزا قادیانی کے خیالات یا منقولات کے برخلاف ہو تو خدارا مجھے معاف کرنا میں آپ کا دیرینہ خادم ہوں۔ میں آپ کی عنایات کا بہت ہی ممنون ہوں اور مرہون ہوں اور آپ کی توجہات کی بہت ہی قدر کرتا ہوں۔ مرزا غلام احمد قادیانی ایک بزرگ آدمی ہیں۔ نہ میری یہ مجال ہے کہ ان کے کہے پر کوئی اعتراض کروں، نہ میرا یہ مدعا ہے کہ اس رسالہ پر نکتہ چینی کر کے مرزا قادیانی سے، یا ان کے کسی حواری سے، یا آپ سے، یا آپ کے کسی ہم خیال صاحب سے کوئی مناظرہ قائم کروں۔ پس مہربانی فرما کر میرے اس خط کو ان تحریرات میں سے قرار نہ دیجئے گا جو مرزا غلام احمد قادیانی کے برخلاف لکھی جاتی ہیں۔

میں بلا لحاظ ذاتیات اپنی رائے اس رسالہ کی نسبت اور اس علاج کی نسبت، جو اس میں بتایا گیا ہے، عرض کرتا ہوں، اور امید کرتا ہوں کہ میری تحریر مخلصانہ اور بے ریا سمجھی جائے گی۔ بلکہ اس تحریر کی ضرورت بھی نہ ہوتی مگر چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی قرآن کو منزل من اللہ اور حضرت محمد ﷺ کو پیغمبر برحق مانتے ہیں اور میں بھی مسلمان ہوں، ہمدردی اور دفع المغالطہ کے طور پر اس کا لکھنا ضروری سمجھا۔ اگر کوئی غیر شخص، یعنی جو قائل قرآن نہ ہو، یا پیغمبر ﷺ کا ماننے والا نہ ہو، وہ ایسی بات کہے تو اس کی کوئی شکایت نہیں۔ ایک غلام احمد سے ایسی باتیں سن کر صبر نہیں رہتا۔ خاص کر اس حالت میں جب کہ آپ کی طرف سے بھی اظہار رائے کی اجازت ہو چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے مجوزہ علاج طاعون پر ایک مختصر رائے

صاحب! میں نے اس رسالہ کو پڑھا اور جو علاج کہ طاعون سے بچنے کا اس میں لکھا ہے، وہ بعینہ ایسا معلوم ہوا جیسے

کسی شخص کو، جو دھوپ میں کھڑا ہے، یہ کہا جائے کہ جناب تنور میں تشریف لے جائیے۔ دھوپ سے بچ جاؤ گے اور گرمی سے نجات پاؤ گے۔

اور یہ رائے میں نے وجوہات ذیل سے قائم کی ہے:

اول: یہ کہ میں اس بات کا قائل نہیں کہ طاعون کی وبا اس ملک میں ہماری بداعمالیوں کی سزا کے طور پر آئی ہے کیونکہ ہمارے نبی کریم ﷺ رحمۃ للعالمین ہیں۔ اس رحمت للعالمین کے ظہور کی برکت سے ایسی سب سزائیں بنی آدم پر اس دنیا میں آنی بند کر دی گئی ہیں اور انسان کی بداعمالیوں کی سزا یوم الآخر پر موقوف رکھی گئی ہے کما قال اللہ تعالیٰ فی کتاب الکریم:

و ماکا ن اللّٰہ لیعذّ بھم و انت فیھم (الانفال:۳۳)

(اور اے پیغمبر خدا تعالیٰ ایسا (بے مروت) نہیں ہے کہ تم ان لوگوں میں موجود رہو اور وہ (تمہارے رہتے) ان کو عذاب دے)۔

ہیضہ، طاعون، یا آفات سماوی، حسب اقتضائے قانون طبعی جس کو شرعی اصطلاح میں عادت اللہ کہتے ہیں، دنیا میں آتی رہتی ہیں اور اسی قانون قدرت کے موافق ان کا مداوا بھی ہوتا رہتا ہے۔

دوم: اگر ان آفات کا آنا ہماری بداعمالیوں ہی کی سزا ہے، تو بھی اس کا علاج وہی معقول معلوم ہوتا ہے جو غریب انجمن حمایت اسلام لاہور نے اور کل اہل اسلام نے تجویز کیا ہے کہ ہم نہایت عجز و شرمساری کے ساتھ اس رب العزت کے سامنے اپنے گناہوں کا اعتراف کریں، اور سچے دل سے توبہ کریں اور معافی مانگیں۔ نہ یہ کہ توحید ہی سے انکار کریں، رسالت کے منکر ہو جائیں اور بزرگان دین کی تحقیر اور توہین کریں جو یہ رسالہ بتاتا ہے۔

صاحب! آپ جانتے ہیں کہ میں موحد ہوں، یعنی سیدھا سادھا مسلمان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے معتقدات میں شرک فی الوحدت اور شرک فی النبوت یکساں ہیں ۔یعنی جس طرح میں اللہ کی ذات میں، اس کی صفات میں، اور اس کی عبادات میں، کسی کو شریک کرنا کفر سمجھتا ہوں، اسی طرح اپنے پیارے نبی ﷺ کے برابر کسی کو سمجھنا کفر جانتا ہوں اور کلمہ توحید کے منافی سمجھتا ہوں۔

بھائی جان! برا نہ ماننا، فرط اعتقاد انسان کو اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔ آپ نے تو غالباً مرزا غلام احمد قادیانی کی کل تصانیف پڑھی ہوں گی، میں نے اس سے پہلے مرزا قادیانی کی چند تصانیف پڑھی ہیں۔ان میں جو کچھ مجھ کو خلاف اسلام یا خلاف معقول معلوم ہوا ہے اس کا کیا ذکر کرنا، اسی رسالہ (دافع البلاء) سے جو آپ نے عنایت فرمایا ہے مجھے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شرک فی الوحدت اور شرک فی النبوت بلکہ اشتراک فی النبوت میں مبتلا ہونا ثابت ہوتا ہے۔

پس میرے خیال میں جو شخص بموجب معتقدات اسلام خود کفر اور شرک کے درجہ تک پہنچ چکا ہو، اس پر ایمان لانا طاعون سے بچنے کا ذریعہ ہونے کی بجائے سیدھا دوزخ میں جانے کا باعث ہے۔ اور اسی واسطے میں نے عرض کیا ہے کہ جو علاج اس رسالہ (دافع البلاء) میں بتلایا گیا ہے، وہ اس قسم کا ہے کہ دھوپ سے بچنے کے واسطے تنور میں پناہ لی جائے۔

قادیانی کا شرک فی الوحدت میں مبتلا ہونا

دیکھئے مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام کے الفاظ یہ ہیں:

انت منّی بمنزلة او لا دی انت منّی و انا منك ۔ (دافع البلاء ص ۶۔۷ قادیانی خزائن۔ ج ۱۸۔ص ۲۲۷)

اس سے اگر مرزا قادیانی کی مراد یہ ہے کہ ہر ایک چیز خدا کی بنائی ہوئی ہے اور اسی کی ہے کما قال اللہ تعالی فی کتابہ:

و للّٰه ما فی السّماوات و ما فی الا رض (النساء:۱۳۱)

(اور جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین پر ہے سب اللہ تعالی کا ہے)۔

یا یہ کہ تمام مخلوق اس کی ذات کا اور اس کی ہستی کا ثبوت ہے، کما قال اللہ تعالی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّ فی ذ لك لآ یات لّقو م یتفکّرو ن (النحل :٦٩)

(بے شک غور کرنے والوں کے لئے اس میں عین (قدرت خدا کی بڑی) نشانی ہے)

تو اس میں ادنی سے ادنی مخلوق بھی شامل ہے۔مرزا قادیانی کی کوئی تخصیص نہیں۔

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار

ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

مگر نہیں ،مطلب سعدی دیگراست ، مرزا غلام احمد قادیانی :

انت منّی بمنز لة او لادی (دافع البلاء۔ص٦)

سے ابن اللہ بنا چاہتے ہیں ۔ بنا کیا چاہتے ہیں ، بن چکے ہیں اب تو منوانا چاہتے ہیں ۔اور بایں ادعا کہ ان کے اس قول پر ایمان لانے کا خدا نے حکم دیا ہے ۔ پھر تماشہ یہ ہے کہ ابن اللہ بھی بن کر صبر نہیں آیا، آ گے فرمایا ہے

انت منّی و انا منك ۔(دافع البلاء۔ص٧)۔

(تو مجھ میں سے،اور میں تجھ میں سے)

مرزا غلام احمد قادیانی خدا سے، یا انہی کے الفاظ میں، خدا میں سے ہو سکتے ہیں۔لیکن خدا تعالی مرزا قادیانی میں سے کیوں کر ہوسکتا ہے؟

جب ان کا خدا میں سے ہونا بقول ان کے بمنزلة او لادی یعنی ابن اللہ ہوا تو لامحالہ انا منك کے معنی ہوں گے ابو الله جو صریحاً لم یلد و لم یو لد کے منافی ہے۔ اور یہ بات ان کو بھی کھٹکی ہے چنانچہ اس کفر صریح سے بچنے کے واسطے دافع البلاء صفحہ ٦ کے حاشیہ میں انہوں نے بمصداق

الغر یق یتثبت بالحشیش (ڈوبتے کو تنکے کا سہارا)

بہت کچھ ہاتھ پیر مارے ہیں، کبھی اسکا نام مجاز رکھا اور کبھی استعارہ ،کبھی متشابہات ، مگر.. اپنے خیال کو چھپا نہیں سکے اور فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ خدا تعالی بیٹوں سے پاک ہے نہ اس کا کوئی شریک ہے اور نہ بیٹا ہے اور نہ کسی کو حق پہنچتا ہے کہ وہ یہ کہے کہ میں خدا ہوں یا خدا کا بیٹا ہوں ۔ لیکن یہ فقرہ (انت منی بمنزلة او لادی انت منی و انا منك) قبیل مجاز اور استعارہ میں سے ہے ۔ خدا تعالی نے قرآن شریف میں آنخضرت کو اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھ قرار دیا اور فرمایا ید اللہ فوق اید یھم ایسا ہی بجائے قل یا عباد اللہ کے قل یا عباد بھی کہا اور یہ بھی فرمایا فا ذکروا اللہ کذ کر کم آباء کم ۔ پس اس خدا کے کلام کو ہوشیاری اور احتیاط سے پڑھو اور از قبیل متشابہات سمجھ کر ایمان لاؤ اس کی کیفیت میں دخل نہ دو اور حقیقت حوالہ بخدا کرو اور یقین رکھو کہ خدا اتخاذ ولد سے پاک ہے تاہم متشابہات کے رنگ میں بہت کچھ اس کے کلام میں پایا جاتا ہے پس اس سے بچو کہ متشابہات کی پیروی کرو اور ہلاک ہو جاؤ ۔ (دافع البلاء۔ص ٦۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۷)

اول تو دیکھئے یہ کیسی ظلم کی بات ہے کہ اپنے کلام کو خدا تعالی کا کلام کہنا، پھر نعوذ با للہ من ھذہ الکلمات و الاعتقادات ابن اللہ و ابو اللہ ہونے کا دعوی کرنا ۔ پھر اس سے شرمانا، اور پھر اس شرم سے ہٹی ہوتی دیکھ کر اس پر صرف ایمان لانے کی تاکید کرنا اور اس کی کیفیت اور حقیقت کو حوالہ بخدا کرنا۔

آہو ز تو آموخت بہ ہنگام دویدن
رم کردن و استادن و دویدن

معتقدات اسلام میں اگر کسی بات کی حقیقت اور کیفیت میں بحث اور غور کرنے کی ممانعت ہے، تو وہ صرف ایک ذات باری ہے۔ کیونکہ ذات باری کی کیفیت اور حقیقت کو سمجھنا حواس انسانی کے ادراک سے باہر ہے۔ اللہ تعالی جل شانہ کی ہستی پر ایمان لانا کہ وہ ہے، اور ایک ہے، مسلمان ہونے کے لئے کافی ہے۔ ماہیت ذات باری معلوم کرنے کی اور اس پر بحث کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ میرے ابن اللہ اور ابو اللہ ہونے پر ایمان لاؤ اور یہ ایمان لانا ہی نجات کے لئے کافی ہے۔ اس کی کیفیت اور حقیقت مت پوچھو، اور اس پر غور نہ کرو۔

گویا ذات باری تعالی کی حقیقت اور مرزا غلام احمد قادیانی کی ابنیت اور ابویت باللہ ایک رتبہ رکھتی ہیں، ان میں غور و فکر کرنا ممنوع ہے، اور اس کا ادراک قوائے بشری سے باہر ہے۔

اگر آپ فرمائیں کہ نہیں انت منی کے معنی ایسی اولاد نہیں جیسے ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری ہے، مجازاً مراد ہے بمنز لة او لادی ،یوں ہی سہی پر انا منك کے کیا معنی ہوں؟ بمنز لة او لا د ك ؟

تو مطلب یہ ہوا کہ جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی خداتعالی کے مجازی بیٹے ہیں اسی طرح نعوذ باللہ خداوند عالم و عالمیان مرزا قادیانی کا مجازی بیٹا ہے۔

سب سے اچھی اور بچاؤ کی تاویل اس الہام کی یہ ہوسکتی ہے کہ مرزا قادیانی کا اس سے مطلب یہ ہے کہ:

خودکوزه و خود کوزه گر وخود گل کوزه

مگراس سے بھی انت منّی بمنز لة او لا دی تو شاید ثابت ہو جائے گامگر انا منك بمنز لة او لا د ك ثابت کیونکر ہوسکتا ہے؟ کیونکہ خدا تعالی خالق کل ہونے کی وجہ سے مجازاً باپ کہا جاسکتا ہے اور کل مخلوق عیال اللہ ہے، مگر وہ جو اس کل مخلوق کا پیدا کرنے والا ہے، اپنی مخلوق کا بیٹا کیوں کر ہوسکتا ہے۔

یا یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مطلب اس سے ہمہ اوست ہو۔مگراس خیال کو تو بھنگڑ خانوں کے بیٹھنے والے جہلاء زیادہ وضاحت کے ساتھ بیان کیا کرتے ہیں:

ایک کہتا ہے:

ہے محمد حق سے آگے اور میں اس سے پرے
ہاتھ لا استاد! کیوں کیسی کہی

دوسرا ہانک لگا تا ہے:

محمد کی گر بادشاہی نہ ہوتی
جہاں میں خدا کی خدائی نہ ہوتی

تیسرا کہتا ہے:

میاں جی کی تو تو میں میں کو چھوڑو
جدھر دیکھتا ہوں اودھر تو ہی تو ہے

ایک کہتا ہے:

یہ طوطی و مینا کی اچھی سنائی
جدھر دیکھتا ہوں ادھر میں ہی میں ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ان میں اور مرزا غلام احمد قادیانی کے الہام میں کیا فرق ہوا؟ اگر کچھ فرق ہے تو صرف اتنا کہ ان بھنگڑ خانوں کے جہلاء کی کوئی بات نہیں سنتا، اور مرزا غلام احمد کے فرمان کو ماوشما حرف شناس واجب الاذعان سمجھ کر ٹھوکر کھا جاتے ہیں۔

ان تاویلوں کو چھوڑ چھاڑ کر میں تو صریح الفاظ کے صاف معنی لیتا ہوں

انت منّی بمنزلة او لادی۔ تو مجھ سے ہے یعنی جیسا باپ میں سے بیٹا ہوا کرتا ہے

انت منّی تو مجھ سے ہے ، و انا منك اور میں تجھ سے ہوں۔

بالفاظ دیگر تو میرا بیٹا اور میں تیرا بیٹا۔ میں تیرا باپ اور تو میرا باپ۔

اور یہ آیات قرآن مجید یعنی

لم یلد و لم یولد (نہ اس سے کوئی پیدا ہوا، اور نہ کسی سے پیدا ہوا)۔

ما اتّخذ صا حبة و لا ولدا

(اس نے نہ تو کسی کو اپنی جورو بنایا اور کسی کو بیٹا بیٹی)۔(سورہ جن:۳۰)

کے برخلاف ہے۔

بھائی جان! مثل مشہور ہے کہ

پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند

حضرت عیسیٰؑ بن مریم کو تو ان کے حواریوں نے فرط محبت یا عقیدت میں ابن اللہ کہا تھا اور رفتہ رفتہ بنا ہی لیا۔ خود حضرت عیسیٰؑ نے جیسا کہ

ء أنت قلت للنّاس (المائدۃ:۱۱۶)

سے ثابت ہے، کبھی ابن الله یا اللہ ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی ماشاءاللہ اپنے منہ سے ابن الله بلکہ خالق الله یا ابو الله ہونے کا دعوی کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اس پر صرف ایمان لاؤ، میرے ابن اللهاور ابو الله ہونے کی حقیقت کی تحقیق نہ کرو۔

بھائی صاحب! میں تو یہ ایمان کبھی نہیں لا سکتا اور نہ صرف اس ایمان کی حقیقت کو حوالہ بخدا کرتا ہوں، جیسا کہ مرزا قادیانی نے فرمایا ہے، بلکہ خود مرزا قادیانی کو بنفس نفیس حوالہ بخدا کرتا ہوں و من یّضلل الله فلا ها دی له ،(جس کو خدا گمراہ کرے تو پھر کوئی بھی اس کا راہ دکھانے والا نہیں)۔ اور دعا کرتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربّنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا و هب لنا من لّدنك رحمة انّك انت الوهاب (آل عمران: ۷)۔ (اے ہمارے پروردگار! ہم کو راہ راست پر لانے کے بعد ہمارے دلوں کو ڈانواں ڈول نہ کر، اور اپنی سرکار سے ہم کو رحمت (کا خلعت) عطا فرما کچھ شک نہیں کہ تو بڑا دینے والا ہے)۔

انت منّی و انامنك کا خیال مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو غالباً اس حدیث شریف سے پیدا ہوا ہے:

علیّ منّی و انا منه (یہ حدیث موضوع ہے۔بہاء)۔

یعنی رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ علی مجھ میں سے ہے اور میں اس میں سے۔جس کے معنی یہ ہیں کہ باعتبار شرافت ونجابت جو انسان کا جوہر ذاتی ہے، علی اور میں ایک ہیں۔ انا و علیّ من نور واحد جو میرا جسم و جان گوشت وپوست ہے وہی علی کا ہے (یہ حضرت رسول پاک کا فرمان نہیں ہے بلکہ موضوع حدیث ہے۔بہاء) لحمك لحمی و دمك دمی (یہ بھی حضرت رسول پاک کا فرمان نہیں ہے بلکہ موضوع حدیث ہے۔بہاء)۔ایک دادا کے دونوں پوتے چچیرے بھائی ایک نہ ہوں تو دو کس طرح ہو سکتے ہیں؟ تو کیا مرزا قادیانی کا گوشت و پوست اور جسم و جان بھی ایسی ہے جیسے خدا کی؟ یا نعوذ باللہ مرزا قادیانی اللہ کو اپنی طرح مضغہ گوشت موجود فی الخارج جانتے ہیں اور خداوند عالم کے چچیرے بھائی ہیں۔ یہ کیا خرافات ہے؟

پھر ابن اللہ و ابو اللہ کی تاویل کرتے کرتے دیکھئے جناب کہاں سے کہاں جا پڑے ہیں ملاحظہ فرمائیں کہ:

میری نسبت بینات میں سے یہ الہام ہے جو براہین احمدیہ میں درج ہے قل انّما بشر مثلکم یوحی الیّ انّما الھکم اله احد و الخیر کلّه فی القرآن (دافع البلاء۔ص ۷)،

اس عبارت میں و الخیر کلّه فی القرآن مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ میں، باقی آخیر حصہ ہے سورہ کہف کا اور اس کے معنی ہیں:

اے پیغمبر ان لوگوں سے کہو کہ میں بھی تو تم جیسا ایک بشر ہی ہوں (مجھ میں تم میں صرف اتنا فرق ہے کہ) میرے پاس (خدا کی طرف سے) وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی اکیلا) ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبود ہے۔

کجا بود مرکب کجا تاختم

قطع نظر اس بے ربطی سے مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک قرآن مجید کیا ہے؟ میاں نظیر اکبر آبادی کا کوڑی نامہ ہے کہ لونڈوں نے اپنی ضرورت کے موافق جس طرح چاہا، ادل بدل کر کے بیت بازی کر لی۔

بچپنے میں ایک کہانی سنی تھی کہ کسی بستی میں ایک ملا تھا، اور تین اس بستی کے نمبردار تھے۔ ایک کا نام ابراہیم تھا، دوسرے کا موسی اور تیسرے کا عیسی۔ ایک دن نماز فجر میں اس ملا نے سورہ ا لا علی پڑھی اور جیسا کہ اس سورۃ کے اخیر میں ہے:

ان هذا لفی الصّحف ا لا و لی۔ صحف ابرا هیم و موسی (الاعلی :۱۸۔۱۹) یہی بات تو اگلے صحیفوں (یعنی) ابراہیم اور موسی کے صحیفوں میں (بھی) ہے۔

پر قرأت کو ختم کیا۔

اتفاق سے میاں عیسی بھی اس دن نماز میں شامل تھے۔ ابراہیم اور موسی کے ساتھ اپنا نام نہ سن کر بہت بھنائے۔ جوں توں بقیہ نماز بھگتا کچھ بڑ بڑاتے ہوئے مکان پر آئے۔ فوراً ملا جی کو طلب کیا اور فرمایا: کیوں ملا جی! آپ کی کچھ شامتیں تو نہیں آئی ہیں؟ ملا گھبرایا کہ یہ بات ہی کیا ہے؟ پوچھا تو نمبردار صاحب نے کہا معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو ٹکڑے لگے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ میں اس گاؤں میں ایک ثلث کا مالک ہوں۔ تم نے آج صبح کی نماز میں دو نمبرداروں کا تو نام لیا اور میرا نام نہیں لیا۔ اگر روٹیاں کھانی منظور ہیں تو ہمارا نام بھی ان دونوں کے نام کے ساتھ لیا کرو، نہیں تو بوریا بدھنا باندھو اور چلتے پھرتے نظر آؤ۔ ملا نے کہا جناب سہو ہو گیا۔ معاف فرمایئے اور مغرب کے وقت ضرور تشریف لایئے،۔ مغرب کی نماز میں ملا جی نے پھر وہی صورت پڑھی اور ابراہیم و موسی کے آگے عیسی کا نام بڑھا کر قرآن کو اس طرح ختم کیا: ان هذا لفی الصّحف ا لا و لی۔ صحف ابراهیم و موسی و عیسی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہانی سن کر بھائی جان یقین ماننا بڑا ہی استعجاب ہوتا تھا کہ یہ ملا نے بڑے بے ڈھب ہوتے ہیں کہ روٹیوں کی خاطر قرآن مجید میں تصرف کر لیتے ہیں۔ اب معلوم ہوا کہ غریب ملاں ہی نہیں، بڑے بڑے عالم فاضل جاگیر دار بھی خودکو چرخ چہارم پر چڑھانے کے واسطے ایسا کرتے ہیں۔ اورمرزا غلام احمد قادیانی کے الہاموں کو پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو ان کا روزمرہ کا۔قرآن مجید میں تحریف اورتصریف کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ جتنے الہام اس رسالہ میں لکھے ہیں سب اسی قسم کے ہیں۔بخوف طوالت صرف دو چار عرض کرتا ہوں

ا۔انّ اللّٰه لا یغیّر ما بقو م حتّٰی یغیّروا ما با نفسھم انه آوی القریة ۔(دافع البلاء ص ۵)۔

(جونعمت کسی قسم کی خدا کی طرف سے حاصل ہو جب تک وہ قوم اپنی صلاحیت کو نہ بدلے خدا اس نعمت میں کسی طرح کا تغیر وتبدل نہیں کرتا)(الرعد:۱۱)

۲۔ما کان اللّٰه لیعذّبھم و انت فیھم انّه آوی القریة (دافع البلاء۔ص ۶)۔

اور (اے پیغمبر) خدا ایسا (بے مروت) نہیں ہے کہ تم ان لوگوں میں موجود رہو اور وہ (تمہارے رہتے) ان کوعذاب دے (سورہ الانفال:۳۳)

۳۔ عیسٰی ان یّبعثك ر بّك مقاما محمو داً (دافع البلاء۔ص ۷)

(عجب نہیں کہ (اس نمازتہجد کی برکت سے جس کا ذکراس آیت میں ہے) تمہارا پروردگار (قیامت کے دن) تم کو مقام محمود پر پہنچائے) (سورہ بنی اسرائیل)

۴۔ قل انّما انا بشر مّثلکم یو حی الیّ انّما الھکم اله وا حد و الخیر کله فی القر آ ن (دافع البلاء۔ص ۷)

(اے پیغمبران لوگوں سے) کہوکہ میں (بھی) تو تم جیسا ایک بشر ہی ہوں (مجھ میں تم میں صرف اتنا فرق ہے کہ) میرے پاس (خدا کی طرف سے) یہ وحی آتی ہے کہ تمہارا معبود (وہی اکیلا) ایک معبود ہے۔ (سورہ الکھف:۱۱۰)

بھائی جان! سوائے ان عربی الفاظ کے جو باریک خط میں نقل کئے گئے ہیں، باقی سب آیات قرآنی ہیں۔مرزا غلام احمد قادیانی نے وہ باریک خط میں منقولہ الفاظ، اپنی طرف سے زائد کرکے ان کل آیات کو نیا وحی قرار دیا ہے۔ یہ قرآن مجید میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریف اور تصریف نہیں تو اور کیا ہے؟

و قد کان فریق منهم یسمعو ن کلا م الله ثم یحرّ فو نه من بعد ما عقلو ہ و هم یعلمو ن (ان میں کچھ لوگ ایسے بھی گزرے ہیں کہ کلام خدا سنتے تھے اور اس کے سمجھے پیچھے دیدہ دانستہ اس کو کچھ کا کچھ کر دیتے تھے)۔(سورہ البقرۃ:۷۵)

فو یل للذین یکتبو ن الکتاب بایدیهم ثم یقو لو ن هذا من عند الله لیشتروا به ثمناً قلیلاً فو یل لهم ما کتبت اید یهم و ویل لهم مما یکسبو ن ۔(پس افسوس ہے ان لوگوں پر جو اپنے ہاتھ سے تو کتاب لکھیں (پھر لوگوں سے) یوں کہیں کہ خدا کے ہاں سے (اتری) ہے، تاکہ اس کے ذریعہ سے تھوڑے سے دام (یعنی دنیاوی فائدے) حاصل کریں۔ پس افسوس ہے ان پر کہ انہوں نے اپنے ہاتھوں لکھا اور (پھر) افسوس ہے ان پر کہ انہوں نے ایسی کمائی کی۔ (سورہ البقرۃ:۷۹)

خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں اس جسارت کے ساتھ تصرف کرنا جیسا کہ ان الہاموں سے ظاہر ہے جو اس رسالہ میں درج ہیں اور آیات قرآنی میں ایک آدھ لفظ گھٹا بڑھا کر نئی وحی قرار دینا اور یہ کہنا کہ مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ خود لکھنا اور اس کو اللہ کا کلام بتلانا لم یلد و لم یو لد کے برخلاف ابن الله و ابو الله بن جانا، بھائی جان! خدا جانے آپ اس کو کیا خیال فرماتے ہیں۔ میں اس کو صریح شرک فی الوحدیت اور کفر جانتا ہوں نعو ذ با لله من شرور انفسنا و من سیئآ ت اعما لنا

قادیانی کا شرک فی النبوت میں مبتلا ہونا

مرزا غلام احمد قادیانی کا شرک فی التوحید میں مبتلا ہونا تو میں عرض کر چکا، ان کا شرک فی النبوت میں مبتلا ہونا مجھے ان کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے:

حقیقی منجی ہمیشہ اور قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں[1] پیدا ہوا تھا اور تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کے لئے آیا تھا اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔ (دافع البلاء۔ص۱)

یہ شفیع آنحضرت ﷺ سے جدا نہیں بلکہ اس کی شفاعت آنحضرت ﷺ کی شفاعت ہے۔ (دافع البلاء۔ص۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہیں کیا۔ (ایضاً)

میں خاتم الانبیاء اور خاتم الاولیاء ہوں۔ (دافع البلاء ص ۲۱)

اول تو نبوت کا دعوی کرنا، پھر آنحضرت ﷺ کا نام مبارک لے کر یہ کہنا کہ وہ اب پھر آیا۔ پھر یہ کہنا کہ سچا شفیع میں ہوں بروز کے طور پر آیا ہوں، اس کا سایہ ہوں، اس کا ظل ہوں، اس کی شفاعت اور میری شفاعت ایک ہی ہیں، میں خاتم الانبیاء ہوں اور خاتم الاولیاء ہوں، اس زمانہ کے اندھوں نے مجھے قبول نہیں کیا، صاف ضلالت ہے اور شرک فی النبوت۔

اللہ تعالی نے قرآن مجید میں فرمایا ہے:

ما کان محمّد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ وخاتم النبیین (الاحزاب: ۴۰)۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں

اور ان کے بعد میں کسی کو رسول یا نبی کر کے دنیا میں نہیں بھیجوں گا۔

اور خود حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ:

لا نبیّ بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہوگا۔

مرزا قادیانی نے اسی رسالہ میں اس کے برخلاف بیسیوں جگہ فرمایا ہے کہ میں نبی ہوں، رسول ہوں، فرستادہ ہوں، خاتم الانبیاء ہوں، اور خاتم الاولیاء ہوں۔

بھائی جان! آپ کو یاد ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی پہلے پہلے ابن مریم کے مثیل بنے تھے اور اپنا نام مثیل مسیح رکھا تھا، اب اس رسالہ میں پکار پکار کر فرماتے ہیں کہ میں مسیح ابن مریم سے تقرب الی اللہ میں اعلیٰ اور ارفع ہوں۔ اس وقت تک جیسا کہ اس رسالہ کے (دافع البلاء۔ص ۱۳) میں درج ہے مرزا قادیانی اپنے آپ کو غلام احمد کہتے ہیں، اور اس کا ظل اور بروز اور سایہ بنتے ہیں۔ لیکن اگر علو مدارج کی یہی رفتار ہے، تو آپ کوئی دن میں دیکھ لیں گے کہ احمد کی غلامی سے بھی آزاد ہو جائیں گے اور اس کے سایہ سے بھاگیں گے اس وقت یہ الہام ہوگا

ما کان محمّد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کمثلك۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس وقت صاف الفاظ میں یہ نہیں کیا گیا:

کہ محمد جز ایں نیست کہ یکے ہم چو من است

مگر خود کو رسول کہہ کر اور نبی ہونے کا دعوی کر کے خدا تعالی کے اس قول کو کہ،

و لکن رسو ل اللّٰہ و خا تم النّبیین ،

اور رسول کریم کے اس فرمان کو کہ

لا نبیّ بعدی

تو نعوذ باللہ غلط بنا دیا۔

وہ کون مسلمان ہے جو یہ نہیں ما نتا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا فہ انا م کے لئے پیغمبر تھے ، نہ صرف عرب کے لئے اور نہ کسی خاص قوم کے لئے و لا شك انه مبعو ث الی ا لا بیض و الا سود و ا لا حمر .. یعنی الی کافة الناس الی یو م الدین اور آپ ﷺ نے مشیت ایز دی یا منشا ئے ر بی کو اور اس تعلق کو جو کا فہ انام کا اپنے خالق کے ساتھ ہونا چاہیے نہایت اکمل اور اعلی درجہ تک پورا کر دیا

الیو م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و ر ضیت لکم ا لاسلا م دینا ۔(المائدۃ:۴) (اب ہم تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر چکے اور ہم نے تم کو اپنا احسان پورا کر دیا اور تمہارے لئے (اسی) دین اسلام کو پسند کیا)

پس وہ کون سی کمی ہے جس کے پورا کرنے کے واسطے اب کسی نبی کی ضرورت ہے ۔اور چونکہ کوئی ضرورت باقی نہیں رہی تھی ، اسی وا سطے اس نبی حجازی کو خاتم النبیین کا خطاب دیا گیا۔ ان صریح شہا دتو ں کے ہو تے ہو ئے اب کسی شخص کا دعوی نبوت صاف کذب نہیں تو اور کیا ہے؟

اب بھائی جان ! آپ کو اختیار ہے، چاہے مرزا غلام احمد قا دیانی کو نبی مانو یا و لکن رسو ل اللہ و خا تم النّبیین کو صحیح مانو۔ میں تو نص صریح کے برخلاف ایمان نہیں لا سکتا

انی تبر أت من ھذہ الا عتقا د و ماتو فیقی ا لا با للہ

آ ج حضرت عیسی بن مریم کو اس دلیل سے ہیچ اور پو چ کہا جاتا ہے کہ شریعت موسی کے تا بع تھے (دافع البلاء ۔ص ٹائٹل۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ص ۲۱۹ حا شیہ) امید ہے کہ کل اس نبی حجازی کو جسکا آج بروز اور ظل اور سایہ ہونے کا دعوی ہے اس دلیل پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ ملت ابراہیم کا پیرو تھا، یہ خطاب اور انعام دیا جائے گا۔

آج بڑی مہربانی ہے جو یہ کہا گیا ہے کہ،

قیامت تک نجات کا پھل کھلانے والا وہ ہے جو زمین حجاز میں پیدا ہوا تھا اور تمام دنیا اور تمام زمانوں کی نجات کیلئے آیا تھا۔ (دافع البلاء۔ ص ٹائٹل)

کل آپ دیکھ لیں گے اس سے صاف گریز ہوگا کیونکہ یہ محض تمہید ہے اظہار مطلب کی۔اصل مطلب یہ ہے جو حضور عالی نے ،آیا تھا، سے آگے ظاہر فرمایا ہے اور وہ یہ ہے:

اور اب بھی آیا مگر بروز کے طور پر۔

بالفاظ دیگر اس نبی حجازی کو تمام دنیا اور تمام زمانوں کے واسطے نجات کا پھل کھلانے والا صرف اس غرض سے کہا گیا ہے کہ وہ میں ہوں اور یہ اسی رسالہ (دافع البلاء) میں بتغیر الفاظ بیسیوں جگہ کہا گیا ہے۔

پس حضرت! یقین مانئے کہ مثیل، ظل، اور بروز سب لفاظیاں ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کا مطلب یہ ہے کہ میں بعض نبیوں سے اچھا ہوں اور محمد رسول اللہ ﷺ کے برابر ہوں۔ جو میری دانست میں صریح شرک فی النبوت ہے، بلکہ صرف وحی آنے کا ادعا، ولکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیین کو غلط کہنا جو شرک فی النبوت اور کفر ہے۔

قادیانی، بزرگان دین کی تحقیر کرتا ہے

بموجب فرمان واجب الاذعان حضرت رسول کریم ﷺ خدا و رسول سے اتر کر جن چیزوں کی سب سے زیادہ تعظیم و تکریم ہم اہل اسلام پر فرض ہے وہ دو ہیں: ایک قرآن مجید دوسرا اہل بیت رسول اللہ ﷺ۔ سو مرزا غلام احمد قادیانی نے کتاب اللہ کے ساتھ تو جو کچھ سلوک کیا ہے اسکا ذکر اوپر ہو چکا ہے اب دیکھئے آل رسول اللہ ﷺ کی شان میں کیا کیا درافشانیاں فرمائی ہیں۔

مگر پہلے یہ سنئے، اللہ تعالی فرماتا ہے:

انّما یرید اللّٰہ لیذھب عنکم الرّجس اھل البیت و یطھّرکم تطھیرا (الاحزاب: ۳۳) (اے پیغمبر کے) گھر والو! خدا کو تو بس یہی منظور ہے کہ تم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہر طرح کی) گندگی کو دور کرے اور تم کو ایسا پاک صاف بنائے جیسا کہ پاک صاف بنانے کا حق ہے۔)

(میر واحد علی صاحب نے یہاں آیت کا ایک ٹکڑا نقل کیا ہے، جب کہ پوری آیت مع سابقہ تین آیات اور ان کا ترجمہ یوں ہے:

یا نساء النّبی من یأت منکنّ بفا حشةٍ مبینةٍ یضاعف له العذا ب ضعفین و کان ذ لك علی اللّه یسیراً۔

و من یّقنت منکنّ للّه و رسو له و تعمل صا لحاً نؤتها ا جر ها مرّتین و اعتدنا لها رز قاً کر یما۔

یا نساء النّبیّ لستنّ کا حدٍ من النّسا ء ان اتّقیتنّ فلا تخضعن با لقو ل فیطمع الّذی فی قلبه مر ض و قلن قو لاً معرو فاً۔

و قرن فی بیو تکنّ و لا تبرّ جن تبرّج الجا هلیّة ا لاو لی و اقمن الصّلوة و آتین الزّ کوة و اطعن اللّه و رسو له انّما یر ید اللّه لیذ هب عنکم الرّ جس اهل البیت و یطهّرکم تطهیرا۔

ترجمہ: اے نبی کی بیویو! تم میں سے جو بھی کھلی بے حیائی (کا ارتکاب) کرے گی، اسے دوہرا دوہرا عذاب دیا جائے گا، اور اللہ تعالی کے نزدیک یہ بہت ہی سہل (سی بات) ہے۔

اور تم میں سے جو کوئی اللہ کی اور اس کے رسول کی فرمان برداری کرے گی اور نیک کام کرے گی ہم اسے اجر (بھی) دوہرا دیں گے۔ اور اس کے لئے ہم نے بہترین روزی تیار کر رکھی ہے۔

اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو، اگر تم پرہیز گاری اختیار کرو، تو نرم لہجے سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں روگ ہو وہ کوئی برا خیال کرے، اور ہاں قاعدے کے مطابق کلام کرو۔

اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کے زمانے کی طرح اپنے بناؤ کا اظہار نہ کرو اور نماز ادا کرتی رہو، اور زکوۃ دیتی رہو، اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت گذاری کرو۔ اللہ تعالی یہی چاہتا ہے کہ اے نبی کی گھر والیو! تم سے وہ (ہر قسم کی) گندگی کو دور کر دے اور تمہیں خوب پاک کر دے۔)

ان آیات کے ترجمہ کے بعد حافظ صلاح الدین یوسف حاشیہ میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل بیت سے کون مراد ہیں؟ اس کی تعیین میں کچھ اختلاف ہے۔بعض نے ازواج مطہرات کو مراد لیا ہے، جیسا کہ یہاں قرآن کریم کے سیاق سے واضح ہے۔قرآن نے یہاں ازواج مطہرات ہی کو اھل البیت کہا ہے۔قرآن کے دوسرے مقامات پر بھی بیوی کو اہل بیت کہا گیا ہے مثلاً سورہ ہود آیت ۷۳ میں۔

اسلئے ازواج مطہرات کا اہل بیت ہونا نص قرآنی سے واضح ہے۔بعض حضرات،بعض روایات کی روسے اہل بیت کا مصداق صرف حضرت علی، حضرت فاطمہ اورحضرت حسن وحسین رضی اللہ عنھم کو مانتے ہیں اور ازواج مطہرات کواس سے خارج سمجھتے ہیں۔جب کہ اول الذکر، ان اصحاب اربعہ کواس سے خارج سمجھتے ہیں۔

تاہم اعتدال کی راہ اور نقطہ متوسطہ یہ ہے کہ دونوں ہی اہل بیت ہیں۔ازواج مطہرات تو اس نص قرآنی کی وجہ سے، اور داماد، و اولاد ان روایات کی روسے جو صحیح سند سے ثابت ہیں جن میں نبی ﷺ نے ان کو اپنی چادر میں لے کر فرمایا کہ اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

جس کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ بھی میرے اہل بیت سے ہیں۔

یا یہ دعا ہے کہ یا اللہ !ان کو بھی ازواج مطہرات کی طرح، میرے اہل بیت میں شامل فرما دے۔اس طرح تمام دلائل میں تطبیق ہو جاتی ہے مزید تفصیل کے لئے دیکھئے فتح القدیر للشوکانی)

اور رسول کریم ﷺ فرماتے ہیں؛

۱۔ انّی تارك فیكم الثّقلین كتاب اللّه و عترتی

۲۔ مثل اهل بیتی كمثل سفینة نو ح من ر كبها نجی و من خلف عنها غر ق

۳۔ علیّ منّی و انا منه

٤: انا مد ینة العلم و علیّ با بها

٥:لحمك لحمی و دمك د می

٦:من كنت مو لاہ فعلیّ مو لاہ

٧:النّاس من شجر شتّی انا و علی من شجر واحد

٨:الفا طمة سیّدة النّساء اهل الجنّة

٩:الفا طمة بضعة مّنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰:الحسن و الحسین سیّدا شباب اھل الجنّۃ

۱۱:علیّ مع القرآن و القرآن مع علیّ

۱۲:انا و علیّ من نور واحد

(مولانا محمد داؤد ارشد نے بتایا ہے کہ میر واحد علی صاحب کی پیش کردہ حدیث نمبر ایک، حسن ہے، اور نمبر ۲ ،اور نمبر ۳ موضوع ہیں۔ نمبر ۴ حدیث حسن ہے، اور نمبر ۵ نمبر ۷، نمبر ۱۱ ،نمبر ۱۲ بھی موضوع ہے۔ بہاء)

فضائل اہل بیت کوئی لکھنا چاہے اور ہزار ہا صفحے لکھے ممکن نہیں ہے کہ یکے از ہزار بھی لکھ سکے اور جو کچھ اس طرح لکھا بھی جائے گا ،وہ شمع پیش آفتاب سے بڑھ کر نہیں ہوگا جنکے واسطے قرآن مجید میں آیت تطہیر موجود ہے جن کو اللہ تعالی نے پاک فرمایا جن کو نبی ﷺ نے کلام اللہ کے برابر کہا اور فرمایا کہ

میں اپنے بعد اس دنیا میں تمہارے واسطے دو چیزیں چھوڑے جاتا ہوں:
ایک کلام اللہ، دوسرے اپنے اہل بیت۔

پھر ایک دفعہ فرمایا کہ

میرے اہل بیت کی مثال ایسی ہے جیسی کشتی نوح۔ جو میرے اہل بیت کا ہوگا وہ نجات پائے گا اور جو ان کے برخلاف ہوگا وہ غرق ہو جائیگا۔

پھر فرماتے ہیں کہ

علی اور میں ایک ہیں۔ جو میرا تابعدار ہے میں اس کا مولا ہوں۔ جس میں مولا ہوں، علی اس کا مولا ہے۔

میں معرفت الٰہی کا منبع ہوں اور علی معرفت الٰہی میں آنیکا راستہ یا ذریعہ ہے

علی قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علی کے ساتھ۔

حضرت علی کو مخاطب کر کے آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ

میں اور تو ایک ہیں۔ یہاں تک کہ تیری میری ساخت بھی ایک ہی ہے۔ جو خون تیری رگوں میں ہے، وہی میری رگوں میں ہے۔

جس درخت کا ثمر علی ہے اسی کا میں ہوں۔

جس نور سے میں ہوں، اسی سے علی ہے۔

فاطمہ مجھ سے ہے، یعنی میرا لخت جگر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سیّدۃ النّساء اهل الجنّة اور ان کی اولاد حسنین اچھے سے اچھے جنتیوں کے سردار ہیں۔

جن اہل بیت کی اللہ تعالیٰ نے اور اس کے نبی ﷺ نے یہ تعریف کی ہے اور جن کی اس حد تک عزت کرنے کا حکم ہے جیسا کلام اللہ کی، جن کو نبی نے اپنے برابر اور کل اہل جنت کا سردار فرمایا، ان کی نسبت مرزا غلام احمد قادیانی استہزاء یا تحقیراً فرماتے ہیں کہ

کوئی گھر ایسا نہ ہوگا جس کے دروازے پر یہ شعر چسپاں نہ ہو

لی خمسة اطفی بها حر الوباء الحاطمة
المصطفی والمر تضی و بنا هما و الفاطمة

پھر تو یا حسین کے نعرے کم ہو گئے۔ (دافع البلاء ص ۳۔۴)

پھر اس استہزاء اور تحقیر کے بعد ارشاد ہوتا ہے:

اس بات پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۳)

ایک ادنی سا مسلمان بھی جسے کچھ بھی اسلامی روایات و تواریخ سے آگاہی ہے، اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ کیا بلحاظ قرابت کے، کیا بلحاظ فضیلت کے، کیا بلحاظ لیاقت کے، کیا بلحاظ ہمت و شجاعت کے، کیا بلحاظ شرافت و نجابت کے، جس پہلو سے دیکھو حضرت علی کے اعلیٰ اور ارفع ہونے میں کچھ کلام نہیں۔

جناب علی: ولد فی بیت الله و فتح با به فی بیت الله و استشهد فی بیت الله و هو باب مدینة علم رسو ل الله

بعد جناب حضرت علیؓ کے ان کے صاحبزادے جناب امام حسن اور امام حسین ہیں ار دیگر آئمہ معصومین واہل بیت رسول کریم ہیں۔ اگر حضرت علیؓ یا ان کے صاحبزادوں کو، یا آئمہ معصومین کو منجی قرار دینا کسی کا دل گوارہ نہیں کرتا، تو جائے جہنم میں اور اس کا جہنم میں جانا یقینی ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ

مثل اهل بیتی کمثل سفینة نوح من ر کبها نجی ومن خلف عنها غر ق

مجھے اس سے کچھ تعرض نہیں۔ (اس فقرے کو آنحضرت ﷺ کا فرمان ثابت کئے بغیر اتنی بڑی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہہ دنیا میر واحد علی صاحب کے لئے مناسب نہ تھا۔ بہاء) ایسا فرمان مگر ایسا دل کا اندھا کون مسلمان ہوگا جو پنجگانہ نماز میں ۱۸ بار اللّٰھم صلّ علی محمّد کے ساتھ علی آل محمد پڑھتا ہو اور پھر برابری کا دعویٰ کرے۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے تو نہ صرف ان کی برابری کا دعویٰ کیا ہے بلکہ ان سے بہتر ہونے کا دعویٰ فرمایا ہے: چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

بزرگش نخوانند اہل خرد
کہ نام بزرگاں بزشتی برد

چنانچہ کل ادب ولحاظ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے صاف صاف کہا ہے کہ:

اس بات پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے، کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو اس حسین سے بڑھ کر ہے۔ سچا شفیع میں ہوں اور اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور ظل جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہیں۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۳) (اس مقام کی پوری عبارت یہاں نقل کی جارہی ہے کیونکہ اس کا حوالہ اشارۃً اس سے پہلے بھی دیا گیا ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

(اے عیسائیو!) تم یقیناً سمجھو کہ آج تمہارے لئے بجز اس مسیح کے اور کوئی شفیع نہیں باستثناء آنحضرت ﷺ اور یہ شفیع آنحضرت ﷺ سے جدا نہیں ہے بلکہ اس کی شفاعت درحقیقت آنحضرت ﷺ کی ہی شفاعت ہے۔

اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

اور اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے۔

اور اگر میں اپنی طرف سے یہ باتیں کہتا ہوں تو میں جھوٹا ہوں۔ لیکن اگر میں ساتھ اس کے خدا کی گواہی رکھتا ہوں تو تم خدا سے مقابلہ مت کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اس سے لڑنے والے ٹھہرو۔ اب میری طرف دوڑو کہ وقت ہے جو شخص اس وقت میری طرف دوڑتا ہے میں اس کو اس سے تشبیہ دیتا ہوں کہ جو عین طوفان کے وقت جہاز پر بیٹھ گیا لیکن جو شخص مجھے نہیں مانتا میں دیکھ رہا کہ وہ طوفان میں اپنے تئیں ڈال رہا ہے اور کوئی بچنے کا سامان اس کے پاس نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا شفیع میں ہوں جو اس بزرگ شفیع کا سایہ ہوں اور اس کا ظل ہوں جس کو اس زمانہ کے اندھوں نے قبول نہ کیا اور اس کی بہت تحقیر کی یعنی حضرت محمد ﷺ ۔

اس لئے خدا نے اس وقت اس گناہ کا ایک ہی لفظ کے ساتھ پادریوں سے بدلہ لے لیا کیونکہ عیسائی مشنریوں نے عیسیٰ بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سید ومولا حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔اور اس نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا، تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کے ادنی غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کمتر ہے)

جس بزرگ شفیع کی امت میں آکر اور جس کا غلام بن کر جناب کو اس مرتبت کا دعوی ہے کہ میں خود شفیع ہوں، تو وہ اہل بیت جن کی نسبت خود خدا تعالی نے فرمایا ہے کہ پاک ہیں اور نیز اس بزرگ شفیع نے فرمایا ہے کہ

نجات چاہتے ہو تو ان کی طرف رجوع کرو، ان کا رتبہ کلام اللہ کے برابر ہے، میرا اور ان کا رگ و پوست ایک ہے، جو میرے ہیں وہ ان کے ہیں، جو ان کا نہیں وہ دوزخ کا ہے،

وہ اہل بیت اپنے ایک ادنی امتی سے سے کس طرح کم ہو سکتے ہیں؟

برادر نبی اور جگر گوشہ نبی سے امتی کا مقابلہ؟ اخی احمد سے اور نور چشم احمد سے ایک غلام احمد برابری کرے؟ نوکر آقا کے مقابلہ میں خود کو بڑا کہے؟ کیسا ظلم ہے۔ اس سمجھ کو کیا کہا جائے

ختم اللّٰہ علی قلو بھم و علی سمعھم و علی ابصا ر ھم غشا وۃ و لھم عذا ب عظیم (البقرۃ:۷)۔(ان کے دلوں پر اور ان کے کانوں پر اللہ نے مہر لگا دی ہے اور انکی آنکھوں پر پردہ ہے اور (آخرت میں) ان کو بڑا عذاب ہونے والا ہے)

بھائی جان! آپ مرزا قادیانی کے معتقدین میں سے ہیں، سچ فرمانا کہ مرزا قادیانی نماز میں درود شریف بھی پڑھنا بتلاتے ہیں یا نہیں۔ ان کے عقیدہ سے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اللھم صل علی محمد و علی آ ل محمد نہیں پڑھتے ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے کیونکہ جب وہ حضرت علیؓ کو خاتون جنت حضرت فاطمہؓ کو ان کے صاجزادوں جناب حضرت امام حسنؓ اور جناب امام حسینؓ کونعوذ باللہ اپنے سے کم جانتے ہیں، تو نماز میں ان کا نام لینا اور وسیلہ گردانا کیا معنی؟ وہ غالبًا یہ درود پڑھتے اور مریدوں سے پڑھواتے ہوں گے اللھم صل علی محمد و علی غلام احمد۔

واللہ! ایسا کورنمک غلام بھی کوئی نہ ہو۔

جب حضرت علی اور اہل بیت نبی کریم ﷺ کی مرزائی معتقدات میں یہ تعظیم و تکریم ہے تو میں حیران ہوں کہ دیگر اصحاب کبار رضوان اللہ علیھم اجمعین کی وقعت اور عظمت کیا ہوگی۔ وہ تو کسی شمار و قطار ہی میں نہ ہوں گے۔ اور جس قصر اسلام کے یہ چار رکن نہ ہوں گے، کیا وہ زمین کے برابر نہ ہوجائے گا۔ اور جو انسان ایسے اسلام میں ہوں گے وہ خسر الدنیا و الآخرۃ نہ ہوں گے فاعتبروا یا اولی الابصار

خلاصہ تحریر بالا کا یہ ہے کہ مجھے اس رسالہ دافع البلاء سے ثابت ہوتا ہے کہ

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی، اللہ تعالی کو ان صفات کے ساتھ اللہ نہیں مانتے جن صفات سے قرآن مجید سکھاتا ہے

۲۔ نہ محمد رسول اللہ ﷺ کو اس شان کا نبی جانتے ہیں جیسا کہ قرآن کریم بتلاتا ہے۔

۳۔ نہ کسی اور نبی کی ان کے دل میں کوئی وقعت ہے۔

۴۔ نہ اہل بیت رسول کی ان کے دل میں وہ عظمت ہے جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے۔

۵۔ وہ ابن اللہ اور ابو اللہ ہونے کا دعوی کرتے ہیں۔

۶۔ قرآن مجید میں تصرف کرتے ہیں اور اپنی کلام کو کلام اللہ بتلاتے ہیں۔

بھائی جان! خدا جانے آپ ان معتقدات کے انسان کو کیا کہیں، میں تو ان معتقدات کے انسان کو مسلمان نہیں جانتا۔ اور میرے خیال میں بجائے اس کے کہ وہ شخص کسی تکلیف سے بچاؤ کا موجب ہو، سیدھا دوزخ میں لے جانے کا ذریعہ ہے۔

اللھم نسئلك العافية فی الدنیا و الآخرة اللھم لاتقتلنا و لاتھلکنا بعذابك و عافنا قبل ذلك

پس اے لوگو! جن کی آنکھیں ہیں اس واقعہ سے عبرت پکڑو کہ دنیا میں ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی انسان ہیں جو خود کو مسلمان کہتے ہیں اور اہل بیت نبی خصوصاً حسنین سے برتری کا دعوی کرتے ہیں۔

نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا

طاعون، قادیانی کو برا کہنے کی وجہ سے نہیں آیا

ان دعاوی کے بعد جن کا کذب ہونا میں اوپر عرض کر چکا ہوں، مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ:

مجھ پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے اور مجھے برا کہنے کی وجہ سے طاعون کی بیماری آئی ہے۔ (دافع البلاء۔ص ۵)

اس مرض کے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ زیر مشق ہندوستان میں دو شہر رہے ہیں، ایک بمبئی اور دوسرا کراچی جہاں ہزار ہا آدمی اس مرض کا شکار ہو چکے ہیں، اور ان میں سے ایک فی ہزار بھی مرزا قادیانی کے نام سے واقف نہیں، مخالفت کرنا اور برا بھلا کہنا تو درکنار۔ اگر اس مرض کے آنے میں کچھ مرزا غلام احمد قادیانی کا دخل ہوتا تو چاہیے تھا کہ سب سے پہلے بٹالہ، لدھیانہ، لاہور، امرتسر، دہلی میں جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کو ہزاروں برا کہنے والے رہتے ہیں، آئی ہوتی۔ بمبئی اور کراچی میں حضور کو جانتا کون ہے؟

پس بھائی جان! مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ کہنا کہ میری مخالفت کی وجہ سے اور مجھے برا بھلا کہنے کی وجہ سے یہ بیماری ہندوستان میں آئی ہے، غلط ہے۔

پھر ایک اور پہلو سے مرزا قادیانی کے اس دعوی کو دیکھئے کہ میری مخالفت اور مجھے برا کہنا اس بیماری کے آنے کا موجب ہے، کہاں تک صحیح ہے۔

سب سے زیادہ مخالفت اور سب سے زیادہ مرزا قادیانی کو برا بھلا کہنے والے عیسائی ہیں۔ مرزا قادیانی ان کے معبود (حضرت مسیح) کو ہیچ پوچ اور لچر کہتے ہیں اور طرح طرح کے الزام لگاتے ہیں (دافع البلاء ص ۱۳)۔ اور خود کو عیسی سے بدرجہا اعلی و افضل بتاتے ہیں۔ عیسائی اس کے جواب میں مرزا قادیانی کو بے نقط سناتے ہیں۔

عیسائیوں سے اتر کر مرزا غلام احمد قادیانی کو برا کہنے والے ہندو آریا ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن سے ان کی ہمیشہ چکری لگی رہتی ہے۔

تیسرے اور آخری درجہ پر اہل اسلام ہیں۔

پس اگر مرزا قادیانی کی مخالفت یا ان کو برا کہنا اس مرض کے آنے کا موجب ہوتا، تو ضرور تھا کہ سب سے زیادہ اور سب سے پہلے اس مرض میں مبتلا ہونے والے عیسائی ہوتے، ان سے اتر کر ہندو، اور ان سے کم اہل اسلام۔

مگر واقعات اس کے بالکل برعکس ہیں۔ کیونکہ عیسائی بالکل کم مرے ہیں۔ انگریزوں یا عیسائیوں کی تعداد سب سے زیادہ بمبئی اور کراچی میں ہے، اور انہی شہروں میں سب سے زیادہ انسان اس موت سے مرے بھی ہیں، مگر انگریز کوئی بھی نہیں مرا۔ الا ما شاء اللہ۔ سب سے زیادہ چوڑھے، چمار، کمہار وغیرہ اور ان سے اتر کر ہندو مسلمان مرے ہیں۔ جس کے معنی یہ ہیں کہ مرض نے ہر ایک جگہ طبعی طور پر عادت اللہ کے موافق نمو پایا ہے اور ہر ایک قوم اور ملت کا آدمی باقتضائے اپنی صحت اور طریق تمدن کے اس میں مبتلا ہوا ہے، اور مرا، یا جیا ہے۔ نہ یہ کہ مرزا قادیانی کو برا کہنے والے ہی طاعون میں مبتلا ہوئے ہیں۔

مشفق من! آپ نے سنا ہوگا کہ حال ہی میں سینٹ ونسنٹ میں ایک کوہ آتش فشاں پھوٹا ہے جس کے صدمہ سے چالیس ہزار آدمی ۱۵ منٹ کے اندر مر گئے ہیں اور ہزاروں بے گھر اور بے در ہو گئے ہیں۔ یہ صدمہ تو بنی آدم کے واسطے، جو اس ملک میں رہتے ہیں، شائد طاعون سے بھی زیادہ مہلک اور مضر ہوا ہے۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی نے کوئی ٹانگ نہیں اڑائی۔ یہ کس کافرکش کے دم کا نتیجہ ہے؟

(الحکم قادیان میں یہ واقعہ بالفاظ ذیل رپورٹ ہوا ہے۔ بہاء

لکھا ہے: چشم زدن میں ہزار ہا مخلوق کا فنا ہو جانا سخت ہولناک واقعہ ہے جس کی خیال میں تصویر کھینچنا مشکل ہے.... جزائر غرب الہند جہاں آٹھ ماہ حال کو قیامت برپا ہوئی امریکہ کے قریب بحر اوقیانوس میں ایک مجمع الجزائر ہے مارٹینگ اور سینٹ پیری اہل فرانس کی نو آبادیاں ہیں.. جزیرہ سینٹ ونسنٹ میں انگریزی عمل داری ہے اس کا طول ۱۹ میل اور عرض ۱۱ میں اور رقبہ ۱۳۴ میل مربع ہے۔ ان تمام جزیروں میں ایک پہاڑ کا سلسلہ جس کی بلندی کسی جگہ ۵ ہزار فٹ تک ہے گذرتا ہے جس کی آتش فشانی کے نشان گندھک کے نکلنے اور گرم چشموں کے جاری رہنے اور ایک گرم پانی کی جھیل کے موجود ہونے سے مخفی نہیں تھے تاہم یہ کسی کو گمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تھا کہ وہ دفعتاً ایسی آفت ڈھائے گا۔ قدرت کی مخفی طاقتوں اور آسمانی انتظام سے کون واقف ہے کہ دم بھر میں کیا ہونے والا ہے۔ مارٹنک اور سنٹ ونسنٹ میں مخلوق کی مصیبتوں اور بربادیوں کا حال بیان نہیں ہوسکتا تمام سطح زمین پر انقلاب کا عمل ہورہا ہے۔ بعض دریا خشک ہو رہے ہیں اور بعض طغیانی پر آرہے ہیں۔ جو موت سے بچے وہ فاقہ کا شکار ہو رہے ہیں۔ تنہا مارٹنگ میں ۵۰ ہزار آدمیوں کی یہ حالت ہے کہ کہیں بیٹھنے کو ٹھکانہ نہیں ہے۔ سینٹ ونسنٹ کی شمالی سمت سے شعلے اٹھ رہے ہیں اور وہاں کسی کے جانے کی ہمت نہیں ہے۔ نقشوں کے دارکٹری معانیہ سے سے معلوم ہوا کہ مارٹینگ کے لوگ پہاڑ کے خروج سے زہریلی گیسوں کے نکلنے سے ایک آن کی آن میں دم گھٹ کر مر گئے۔ گذشتہ اتوار کو گردونواح کے جزیروں کے حکام سینٹ پیری کے کھنڈرات دیکھنے گئے وہ بیان کرتے ہیں کہ جزیرہ پر دھند اور غبار چھایا ہوا تھا۔ رقیق مادہ جو کہ کوہ آتش فشاں سے بہہ کر نکلا بندرگاہ کے گھاٹوں پر پڑا ہوا تھا اور بے شمار نعشیں ادھر ادھر سمندر میں تیرتی پھرتی ہیں جن کو دریائی جانور چٹ کر رہے تھے۔ کبھی ایسی گرم ہوا آتی گویا دوزخ کا دروازہ کھل گیا اور کبھی یخ جیسی سرد ہوا کے جھونکے بارش کے ساتھ۔ وہ کہتے ہیں کہ شہر اب تک جل رہا ہے اندر داخل ہونا مشکل ہے۔ بازاروں کی شکل اس قدر بدل گئی ہے کہ پہچان نہیں سکتے کہ یہ کون سا بازار ہے۔ مردہ نعشوں کے ڈھر کے ڈھیر جابجا سرنگوں پڑے ہیں۔ سینٹ پیری کے بعض مکانات صحیح وسالم تھے لیکن انکے رہنے والے مرے پڑے ہیں۔ سینٹ پیری کی بیس پچیس ہزار آبادی میں سے صرف ۳۰ آدمی بچے لیکن ان میں سے بھی ۱۸ جہاز پر مر گئے باقی شفاخانہ میں زیر علاج ہیں جن میں سے صرف چار کے جانبر ہو جانے کی امید ہے۔ مارٹینک کی آبادی ۲ لاکھ ۱۰ ہزار تھی جس میں سے چالیس پچاس ہزار کا صفایا ہو گیا.... اگرچہ لاوا کا خروج ۵ ماہ حال کو شروع ہوا تھا اور گورنر نے ایک کمشن مقرر کی جس نے ۷ تاریخ کو رپورٹ پیش کی کہ یہ کچھ اندیشہ کا مقام نہیں مگر دوسرے ہی روز آفت نازل ہوگئی۔ (الحکم قادیان ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء ص ۱۱۔۱۲)

ایک اور بات سب سے زیادہ قابل غور اس ضمن میں یہ ہے کہ ہمارے نبی کریم ﷺ کی کس قدر مخالفت ہوئی۔ اس رحمت الٰہی کو کس قدر جسمانی تکالیف دی گئیں۔ ان کو یاد کر کے ہر ایک انسان کے بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ ان سلوکوں کے مقابلہ میں تو مرزا قادیانی کو کسی نے الف کے نام ب بھی نہیں کہا، اور جسمانی تکلیف تو برائے نام بھی مرزا قادیانی کو کسی نے نہیں دی۔ قریش اور اہل عرب پر طاعون یا کوئی اور وبا اسی قسم کی کیوں نازل نہیں ہوئی؟ کیا اللہ تعالیٰ کی جناب میں مرزا قادیانی کی عزت اور وقعت رسول عربی ﷺ کی عزت اور عظمت سے زیادہ ہے کہ اس نبی پاک کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکلیفوں کو دیکھ کر تو رب العزت کو غصہ نہ آئے، اور مرزا قادیانی کے ان لچر اور پوچ دعاوی کی مخالفت کرنے پر اللہ میاں ایسے ناراض ہوئے کہ طاعون بھیج دیا۔

بھائی جان! انہی دو چار باتوں پر غور کرنے سے ہر ایک سمجھ دار آدمی قیاس کر سکتا ہے کہ وبائے طاعون کا آنا طبعی اسباب پر منحصر ہے، جیسا کہ امراض آیا کرتے ہیں۔ اس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے تولا وتبرا کو کچھ دخل نہیں ہے۔ اور ان کا یہ کہنا کہ میری مخالفت کی وجہ سے اور مجھے برا کہنے کی وجہ سے طاعون ہندوستان میں آیا ہے، دھوکہ دینا ہے۔ طاعون کیا آیا، مرزا قادیانی کی اچھی چڑھ بنائی۔

طاعون سے بچنے کے ذرائع اور عبادت کی لم

اب ان ذرائع پر غور فرمایئے جو اس مرض سے بچنے کے واسطے دنیا نے نکالے ہیں۔ گورنمنٹ کو، ڈاکٹروں کو، حکماء کو، جو کچھ بہتر نظر آیا، کیا اور کر رہے ہیں۔ ان پر کچھ لکھنا اس خط کے موضوع سے خارج ہے۔ میں نے اس بات کو دیکھنا ہے کہ دین دار آدمیوں نے جو اپنی طبیعت اور نیک عادت کے اقتضاء سے اپنے معبود کی طرف توجہ کی ہے، کہاں تک صحیح ہے۔ اور آیا یہ علاج صحیح ہے یا مرزا قادیانی کا بتلا ہوا علاج صحیح ہے۔

توجہ الی اللہ اس منبع رحمت کی طرف اور اس خلوص کے ساتھ جو ایک سچے خدا پرست کا ایمان ہے وہ تو صرف اہل اسلام کا حصہ ہے، اور اہل اسلام میں سے بھی انہی موحدین کا جنہوں نے حقیقت اسلام کو سمجھا ہے۔

ترک دنیا ترک عقبیٰ ترک ترک

بھائی جان! افسوس ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، جیسا کہ اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے، اس کوچہ سے بالکل نابلد ہیں کیونکہ تکبر اور اباء عبادت کے دشمن ہیں، اور یہ دونوں صفات جیسا کہ اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے، مرزا قادیانی میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہیں۔ انہیں جو الہام ہوتا ہے وہ انہی کی بڑائی کے متعلق ہوتا ہے، جو وحی آتی ہے، وہ انہی کے گیت گاتی ہے۔

غرضیکہ توجہ الی خالصتاً اللہ والوں ہی کا حصہ ہے۔ لیکن چونکہ تخلیق بشر میں یہ مادہ ودیعت ہے کہ وہ اپنے خالق کی طرف متوجہ ہو، ہر ایک انسان میں خواہ وہ کسی ملک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا رہنے والا ہو، خواہ وہ کسی قوم کا ہو، خواہ کسی مذہب اور ملت کا پیرو ہو، یہ مادہ عبدیت ایک نہ ایک وقت اس کے دل میں موجزن ہوتا ہے۔ اور اس کے اظہار کا اصلی وقت وہ ہے جب انسان کے دل میں جلب منفعت یا دفع مضرت کا خیال پیدا ہوتا ہے۔ جب تکلیف سے بچنے کا اور آرام پانے کا خیال انسان کے دل میں طبعی اسباب سے پیدا ہوتا ہے، اس کو اپنے سے ایک بڑی ہستی کی تلاش ہوتی ہے، اور وہ خود بخود اس کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس سے ڈرتا ہے کہ مجھے تکلیف نہ دے، اس کے آگے روتا اور گڑگڑاتا ہے کہ مجھے تکلیف سے بچالے اور آرام دے۔ اس کی ناراضی سے بچنے کے لئے اور اس کو خوش کرنے کے وسائل تلاش کرتا ہے، اور ان کو عمل میں لاتا ہے۔ یہی عبادت کا موضوع ہے اور یہ ہر ایک انسان کے دل میں ایک نہ ایک وقت خود بخود طبعی اسباب سے پیدا ہوتا ہے۔

لیکن چونکہ انسان کی عقل کامل نہیں ہے، وہ بسا اوقات اس بڑی ہستی کے قرار دینے میں جو فی الواقع دفع مضرت یا منفعت پہنچانے کی قدرت رکھتی ہے، غلطی کرتا ہے اور بہت تھوڑے ایسے ہیں جو خود بخود پکار اٹھتے ہیں

انّی و جّهت و جهی للّذی فطرالسّما وا ت و الارض حنیفا و ما انا من المشر کین (الانعام: ۷۹) (میں نے تو ایک ہی کا ہو کر اپنا رخ اسی ذات پاک کی طرف کرلیا ہے جس نے آسمان اور زمین کو بنایا اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں)۔

اس واسطے اس منبع رحمت کو اپنے مرسلین بھیجنے کی ضرورت ہوئی کہ انسان کو اس غلطی سے بچالیں اور اس سچے اور حقیقی معبود کی طرف جھکا دیں جو دراصل اس عزت کا مستحق ہے۔ غرض کہ ایسے وقت میں اس بڑی ہستی کی طرف متوجہ ہونا فطرت انسانی کے بالکل موافق ہے اور اسی خیال نے ہر ایک انسان کو معبود کی طرف توجہ دلائی ہے۔

کسی نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو خدا مان لینے میں اور ان کے کفارہ پر ایمان لانے میں نجات سمجھی ہے۔ کسی نے گئو ماتا کی رکھیا کو ذریعہ نجات جانا ہے۔ کسی نے وید ودیا ہی کو بچاؤ سمجھا۔ کسی نے خدائے وحدہ لاشریک لہ کے آگے سر جھکانا دفع مضرت و جلب منفعت کے واسطے ضروری سمجھا۔ مگر تعجب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے سرے سے اس خیال ہی کی مخالفت کی ہے جو کہ قانون قدرت کی مخالف ہے اور سب کو ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی لاٹھی ہانکا ہے۔ بلکہ اوروں کا تو صرف ذکر ہی کر کے چھوڑ دیا ہے جنہوں نے یہ کہا تھا کہ اے مسلمانو ! اپنے خدائے واحد لاشریک لہ کی طرف متوجہ ہو۔ اس کے روبرو اپنے گناہوں کا اقرار کرو نہایت شرم ساری کے ساتھ توبہ کرو اور معافی مانگو اور اس بلا کے دفع ہونے کے واسطے دعا کرو ان کی نسبت ارشاد ہوا ہے کہ

وما دعاء الکافرین الا فی ضلال (دافع البلاء۔ص ۱۱)

گویا مرزا قادیانی کے خیال میں خدائے واحد لاشریک لہ کے آگے سجدہ کرنے والے اور بغیر سجدہ کرنے والے سب برابر ہیں اور کافر ہیں۔ اب آپ ہی انصاف فرمائیے کہ مسلمانوں کا ایسے وقت میں اپنے خدا کی طرف توجہ کرنا اور ایاك نعبد و ایاك نستعین کہنا صحیح ہے، یا توجہ لغیر اللہ جو مرزا قادیانی بتلاتے ہیں۔

قادیانی کا بتلایا ہوا علاج طاعون

اہل اسلام کی توجہ الی اللہ کو کفر اور ضلالت قرار دے کر مرزا قادیانی نے طاعون سے بچنے کا جو علاج تجویز کیا ہے وہ یہ ہے کہ ان باتوں پر ایمان لاؤ

۱: میں تمام دنیا کا تمام زمانوں میں نجات دینے والا ہوں (دافع البلاء۔ص ۱)

۲: مجھے سچے دل سے مسیح موعود مانو (دافع البلاء۔ص ۶)

۳: مجھے اہل بیت رسول سے افضل مانو (دافع البلاء۔ص ۶)

۴: میرے ہاتھ کو اللہ کا ہاتھ مانو اور میری بیعت کرو (دافع البلاء۔ص ۶ حاشیہ)

۵: مجھے ابن اللہ اور ابو اللہ مانو اور مجھے برامت کہو (دافع البلاء۔ص ۷ حاشیہ)

ان پانچ ارکان ایمان پر جو مرزا قادیانی نے اسلام کے پانچ ارکان کے مقابلہ میں قائم کئے ہیں بہت کچھ لکھا اور کہا جا سکتا ہے، مگر مجھے بحث سے مطلب نہیں کیونکہ جس قدر لچر پوچ اور خلاف اسلام یہ ہیں، ظاہر ہے۔ جناب سے صرف اس قدر استدعا کرتا ہوں کہ آپ ہی بنظر انصاف دیکھیں کہ:

خدائے واحد لاشریک لہ پر ایمان لانا اور اس پر ایمان لانے کو ہر ایک بیماری اور آخرت کی تکلیف سے بچاؤ قرار دینا درست علاج ہے، یا ایسے شخص کو جو خود صریح کفر و ضلالت میں گرفتار ہے، ان پانچ شرطوں کے ساتھ قبول کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے زعم میں دنیا بھر میں کوئی شخص مومن اور مسلمان نہیں جب تک وہ مرزا قادیانی پر ان پانچ ارکان کے ساتھ، جوانہوں نے قرار دیئے ہیں، ایمان نہ لائے۔ حالانکہ ہر ایک سمجھ دار انسان ان کو دیکھتے ہی فوراً کہہ دے گا کہ جو کچھ آپ فرماتے ہیں منافی اسلام ہے۔ برعکس نہند نام زنگی کافور

پھر دیکھئے کہ جو لوگ

۱۔ ابن مریم کو ابن اللہ یا اللہ مانتے ہیں۔

۲۔ یا گائے کی حفاظت میں نجات سمجھتے ہیں۔

۳۔ یا مرزا قادیانی کو ابن اللہ یا ابو اللہ مانتے ہیں

ان میں فرق ہی کیا ہے۔ جس طرح پہلا عقیدہ کفر اور ضلالت ہے، اسی طرح دوسرا اور تیسرا۔ ہر ایک سمجھ دار یہی کہے گا کہ خدائے وحدہ لاشریک لہ کے آگے سر جھکانا اور اس سے استمداد کرنا، جیسا کہ اسلام نے قرار دیا ہے، صحیح اور درست علاج ہے۔ لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے کس دلیری سے اس سچے علاج کی نسبت فرمایا ہے کہ و ما دعا الکا فرین الا فی ضلال حالانکہ خود ہی کفر اور شرک کی ضلالت میں مبتلا ہیں اور اپنے ساتھ اوروں کو بھی ڈبونا چاہتے ہیں و ما یضل بہ الا الفا سقین گستاخی معاف

گر مسلمانی ہمیں است کہ مرزا گوئد
وائے گر در پس امروز فردائے

قادیانی الہام کہ قادیان میں طاعون کبھی نہیں آئیگا

اس زہریلے اور جہنم میں لے جانے والے علاج پر بھروسہ کر کے مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

> قادیان میری تخت گاہ ہونے کی وجہ سے آج تک طاعون سے محفوظ رہا اور آئندہ بھی ہمیشہ محفوظ رہے گا۔ (دافع البلاء۔ص ۶)

اول تو یہ کہ قادیان میں آج تک طاعون نہ آنے پر اپنی عظمت کا استدلال لیا بودا اور لچر ہے۔ گویا ہندوستان یا پنجاب میں کوئی بستی بھی طاعون سے خالی نہیں رہی صرف ایک قادیان ہی ایسی بستی ہے جہاں طاعون نہیں آیا۔ یا مرزا غلام احمد قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وحی لانے والے کو دنیا کی کچھ خبر نہیں۔ مگر صاحب! آپ تو جانتے ہوں گے کہ ابھی ہزاروں اور لاکھوں بستیاں ایسی موجود ہیں جہاں طاعون نہیں آیا۔ پس اگر کسی بستی میں طاعون کا نہ آنا، اس بستی میں اللہ کے پیغمبر یا نبی کے موجود ہونے کی دلیل ہے، تو ہندوستان میں مرزا قادیانی جیسے ہزاروں اور لاکھوں نبی، رسول، ابن اللہ، ابو اللہ، (نعوذ باللہ) موجود ہیں۔ وہ اپنے منہ میاں مٹھو کیوں بنتے ہیں اس میں ان کی کرامت کو خاک دخل ہوا۔

بھائی جان! مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی ہے کہ اگر ۷۰ برس بھی طاعون ہندوستان میں رہے، تو بھی قادیان میں نہیں آئے گا۔ میں کہتا ہوں کہ اگر سات سو برس بھی طاعون ہندوستان میں رہے، تو بھی سات ہزار بستیاں ایسی دکھاؤں گا جہاں طاعون مطلق نہیں آیا ہوگا۔ مرزا قادیانی خواہ مخواہ خدائی کوتوال بن کر تمام زمانے کے منہ آتے ہیں کہ عیسائی کلکتہ کو بچالیں، ہندو بنارس کو بچالیں، اور وہ صاحب اس شہر کو بچالیں، اور وہ صاحب اس شہر کو بچالیں۔

یہ کیا بچوں کی سی باتیں ہیں۔ ہر ایک مرض کا پھیلنا اسباب طبعی پر منحصر ہے اس میں کسی کی کرامت کو کیا دخل ہے۔ آپ قادیان کے واسطے ۷۰ برس کی گارنٹی کرتے ہیں اور اس پیشینگوئی پر اپنے کل دعوی کی بنیاد رکھتے ہیں، مگر بھائی جان سنئے!

میں مرزا قادیانی کی طرح دعوی نبوت کرنا کفر جانتا ہوں۔ یہ کہنا کہ مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے یہ بھی کفر ہے جنہیں الہام ہوتا ہے وہ کوئی اور ہی بزرگ ہوں گے۔ میں تو ایک گنہ گار مسلمان ہوں۔ صرف اللہ کی رحمت پر اور محمد ﷺ کی شفاعت پر بھروسہ رکھتا ہوں۔ لیکن یہ میں ایسے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں جیسا کہ مجھ کو اس وقت آسمان پر سورج دکھائی دیتا ہے کہ مرزا قادیانی کی یہ وحی انه آوی القریة لو لا الاکرام لهلك المقام (دافع البلاء ص۶) بالکل کذب ہے۔

قادیان میں طاعون آئے گا، اور ضرور آئے گا۔ اور مرزا قادیانی کے حواری اور معتقد اس کا شکار ہوں گے اور ضرور ہوں انشاء اللہ تعالی۔ و انّ اللّٰہ قوی عزیز (واضح ہو کہ اس تحریر کے بعد قادیان میں طاعون پہنچ گیا اور پیروان مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیہ خاص قادیان میں اور دیگر مقامات میں طاعون کا شکار ہو گئے مفصل فہرست اس خط کے اخیر میں درج ہے۔ واحد علی)

قادیانی کے سب الہام کذب ہوتے ہیں

اور یہ بات میں اس دلیل سے کہتا ہوں کہ مرزا قادیانی کا کوئی بھی الہام سچا نہیں ہوتا تفصیل دیکھنی ہو تو عصائے موسی مصنفہ منشی الہی بخش لاہوری میں دیکھ لیجئے۔ میں نے ان کے آج تک صرف دو الہاموں کو غور سے دیکھا ہے۔ ایک مسٹر عبداللہ آتھم کے متعلق اور دوسرا یہ قادیان کے متعلق۔

مسٹر عبداللہ آتھم کے متعلق جو الہام مرزا قادیانی نے فرمایا تھا وہ جیسا کچھ لچر اور کذب ثابت ہوا، تمام دنیا جانتی ہے۔ اور جو ذلت کہ مرزا قادیانی کی اس وقت ہوئی ان کا دل ہی جانتا ہوگا۔

اب یہ قادیان کی نسبت جو الہام ہوا ہے کہ میری تخت گاہ ہونے کی وجہ سے طاعون سے محفوظ رہے گا، آپ دیکھ لیں گے کہ یہ بھی کذب ثابت ہوگا۔ اس وقت مرزا قادیانی پھر کوئی الہام گھڑ لیں گے جیسا کہ عبداللہ آتھم کے متعلق ان کے وقت مقررہ پر نہ مرنے کی نسبت گھڑا تھا۔ وحی گھڑ لینا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کام ہے لیکن یہ یاد رہے کہ یہ ذلت اس سے بھی بڑی ہوگی۔ مگر ذلت تو اس شخص کے واسطے ہے جو اس کو محسوس کرے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے دماغ میں ذلت کی حس باقی نہیں رہی اور عجب نہیں کہ حضرت کے حواس اس وقت تک صحیح نہ ہوں جب تک کہ خدا ان کو زمین سے اٹھا نہ لے۔

مشفق من! آپ نے یہ بھی دیکھا کہ جتنے الہام اس رسالہ میں طاعون کے متعلق ہیں، ایک خاص پہلو لئے ہوئے ہیں۔ کہیں تو یہ ارشاد ہے کہ مجھے برا کہنے کی وجہ سے طاعون آیا ہے۔ کہیں یہ ارشاد ہے کہ مجھ پر ایمان لانا اس کا علاج ہے۔ کہیں یہ فرمایا ہے کہ میری تخت گاہ یعنی قادیان اس سے محفوظ رہے گا۔

اور یہ سب کذب ہے جیسا کہ میں اوپر ثابت کر آیا ہوں۔

پھر یہ دیکھئے کہ اس کے بعد اپنے مخالفین کو مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ تم بھی سچے ہو، تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے اپنے شہر کو بچا لو۔ یہ نہیں فرمایا کہ مولوی نذیر حسین صاحب دہلوی، مولوی محمد حسین بٹالوی، مولوی احمد حسن امروہی، پیر مہر علی صاحب گولڑوی، مولوی عبدالجبار غزنوی، منشی الٰہی بخش صاحب اکاؤنٹنٹ، چونکہ مجھے ابن اللہ اور ابو اللہ نہیں مانتے، مجھ پر ایمان لائیں اور خود کو بچائیں، ورنہ یہ سب اس اس تاریخ کو مبتلائے طاعون ہو کر مر جائیں گے۔

چاہیے تو یہی تھا کہ یہ الہام ایسا ہی صریح ہوتا مگر وحی کے اس فارم میں جو حکمت ہے وہ انہی کو خوب معلوم ہے جنہوں نے اس مقدمہ کی روداد دیکھی ہے جو مرزا غلام احمد کا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے ساتھ گورداسپور میں ہو چکا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایسی وحی کا آنا بحکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور بند ہو چکا ہے۔

واہ! مرزا قادیانی کے پاس وحی لانے والے کیا دلیر ہیں کہ ایک دنیاوی حاکم کے حکم سے تا قیامت رکے رہیں گے۔ اور اگر تشریف لائیں گے تو صرف ایسی صورت میں وحی پہنچائیں گے جس میں کوئی قانونی گرفت نہ ہو۔

اسی واسطے ان قانون دان وحی لانے والوں کی ہدایت سے یہ کہا گیا ہے کہ وہ صاحب اس شہر کو بچالیں، اور وہ صاحب اس شہر کو۔ کسی مخالف کا نام نہیں لیا کہ وہ مر جائے گا۔

مگر بھائی جان! آپ دیکھیں گے کہ پیروان مذہب مرزائیہ اور مرزا قادیانی کی تخت گاہ بھی جن کی حفاظت کی مرزا قادیانی گارنٹی فرماتے ہیں اور جن کے محفوظ رہنے پر اپنی صداقت کا مدار رکھتے ہیں، وہ بھی طاعون سے مامون نہیں رہیں گے اور اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی کا یہ کذب بھی الم نشرح کر دے گا اور جلد کر دے گا۔ اس وقت جو الہام گھڑے جائیں گے بڑے مزیدار ہوں گے۔ مگر افسوس مجھے ان کی خبر کیوں کر ہوگی۔ آپ ہی کی توجہ سے عبداللہ آتھم والا مباحثہ دیکھا تھا اور آپ ہی کی عنایت سے یہ رسالہ بھی دیکھا۔ اب بھی اگر آپ توجہ فرمائیں گے تو وہ الہامات بھی دیکھنے میں آئیں گے۔

مگر کیا آپ یقین سے کہہ سکتے ہیں کہ آج تک مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے کوئی مبتلائے طاعون نہیں ہوا؟ اگر نہیں تو بے شک تعجب کی بات ہے، اور جو فی الواقع قادیان میں طاعون نہ پہنچا، جیسا کہ مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا ہے، تو گویا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا تو اسباب طبعی سے، مگر ان کا دعوی سے کہہ دینا کئی ایک مذبذبین کو ٹھوکر کھلائے گا۔ مگر نہیں، مجھے یقین ہے کہ قادیان میں طاعون آئے گا، اور ان کا یہ خدائی دعوی ان کی تازہ ذلت کا موجب ہوگا (لیکن اب تو قادیان میں طاعون آ گیا اور معتقدان مرزا غلام احمد قادیانی خاص دارالامان میں اور دیگر مقامات میں اس مرض سے مر چکے ہیں۔ اب مرزا قادیانی کا دعوی کذب ہونے میں کسے شک ہوگا؟ مگر یہ معلوم نہیں کہ مرزا کو بھی اس سے کچھ ذلت محسوس ہوئی یا نہیں۔ واحد علی) صاحب! دل نہیں گوارہ کرتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسے عالم و فاضل کی، جو میرے کئی دوستوں کے پیر و مرشد اور قبلہ و کعبہ ہیں اور میرے محترم بزرگ سر سید احمد خان صاحب کے خوشہ چین ہیں، اس سے زیادہ ذلت ہو۔ مگر میں کیا کروں، یہ قانون طبعی ہے

ہر کہ گردن بدعوی افرا زد
خویشتن را بگردن اندازد

خداوند عالم و عالمیان کو تکبر کسی کا بھی پسند نہیں۔

آخیر میں پھر عرض کرتا ہوں کہ مجھے مرزا قادیانی سے کوئی بغض نہیں ہے، نہ مجھے ان کے معتقدات سے اور ان کے تخیلات سے کوئی تعرض ہے۔ نہ میں آپ کی خدمت میں یہ عرض کرنے کی مجال رکھتا ہوں کہ آپ ان معتقدات کو چھوڑ دیں۔ مرزا قادیانی کا جو جی چاہے بن جائیں، اور جو آپ کا جی چاہے آپ انہیں مانیں، مجھے اس سے کچھ بحث نہیں۔ مجھے آپ نے مہربانی فرما کر ایک نسخہ دافع البلاء کا عنایت فرمایا تھا میں نے اسے دیکھا، پڑھا، اور جانچا۔ اس کے بعد آپ کے ارشاد کی تعمیل میں جو کچھ اس کی نسبت میری رائے ہوئی ہے، میں نے اسے سیدھے سادے طور پر، نہ کسی مخالفانہ اور مخاصمانہ طور سے، ظاہر کر دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے: لا اعبد ماتعبدو ن و لا انتم عا بدو ن ما اعبد (الکافرون: ۲۔۳) نہ تو اس وقت میں تمہارے ان معبودوں کی پرستش کرتا ہوں جن کی تم پرستش کرتے ہو اور جس خدا کی میں پرستش کرتا ہوں تم بھی اس وقت اس کی پرستش نہیں کرتے۔

بلکہ آئندہ بھی و لا انا عا بد ما عبدتم نہ تو میں تمہارے ان معبودوں کی پرستش کروں گا جن کی تم پرستش کرتے ہو،

مگر یہ عرض نہیں کرسکتا کہ و لا انتم عابدو ن ما اعبد۔ (اور نہ تم ہی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توقع ہے کہ اس خدا کی پرستش کرو گے جس کی میں پرستش کرتا ہوں)۔
کیونکہ آپ ماشاء اللہ بڑے سمجھ دار آدمی ہیں اور مجھے امید ہے کہ جو سمجھ دار آدمی اس بھول بھلیاں میں پڑ گئے ہیں جلدی نکل آئیں گے

و اللّٰه یهدی من یّشاء الی صراط مستقیم و ما تو فیقی ا لا باللّٰه علیه توکّلت و هو ربّ العرش العظیم اللهم وفقنا لما تحبّ و تر ضی واجعل آخر تنا خیر من الاو لی۔

رقیمہ نیاز: خاکسار واحد علی از ملتان مورخہ یکم جون ۱۹۰۲ء

تتمہ: جب میں نے یہ خط لکھا تھا میرا ارادہ اس کو شائع کرنے کا نہیں تھا، اور نہ اپنے ان دوست کی خدمت میں، جن کو یہ خط لکھا گیا تھا صاف الفاظ میں یہ عرض مدعا کرنا تھا کہ وہ مرزائی معتقدات سے باز آئیں۔ میں نے جو عرض کرنا کر دیا، ماننا نہ ماننا ان کے ضمیر پر چھوڑ دیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے مجھے ڈرایا اور خوف دلا کر کلمہ حق کہنے سے باز رکھنا چاہا، تو میں نے اس خط کو شائع کر دیا، اور جو عرض کرنا ضروری تھا تمہید میں لکھ دیا ہے۔ اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ میرے مرزائی احباب میں کلمۃ الحق تسلیم کرنے کی صلاحیت کہاں تک باقی ہے اور وہ کس درجہ تک شریفانہ اخلاق و برتاؤ کے پابند ہیں یعنی آیا وہ قال اللہ و قال الرسول کو تسلیم کرتے ہیں یا قال مرزا و قال خدام مرزا قادیانی کو۔ مجھ سے ان کا برتاؤ وہی مخلصانہ رہتا ہے یا اس میں کچھ تغیر ہوتا ہے۔ کیونکہ میں نے یہ بھی سنا ہے کہ مرزا قادیانی کی تعلیم لاتفرقوا کے برخلاف یہ ہے کہ بھائی بھائی سے، اور خویش یگانوں سے جدا ہو جاتے ہیں۔ تا بہ احباب چہ رسد، اس ضمن میں سورہ آل عمران کی چار آیتیں پیش کرتا ہوں میرے مرزائی احباب ان کو غور سے پڑھیں اور ان پر توجہ فرمائیں

یا ایها الذین آ منوا اتّقوا الله حقّ تقا ته و لا تمو تنّ ا لا و انتم مسلمو ن ۔و اعتصموا بحبل الله جمیعاً و لا تفرقوا و اذ کروا نعمت الله علیکم اذ کنتم اعداء فالّف بین قلو بکم فا صبحتم بنعمته ا خوا نا ۔ وکنتم علی شفا حفرة من النّار فا نقذ کم منها کذ لك یبین الله لکم آ یا ته لعلکم تهتدو ن ۔ و لتکن منکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امة یّد عو ن الی ا لخیر و یأمرو ن بالمعرو ف و ینھون عن المنکر و او لئك ھم المفلحو ن۔ و لا تکو نوا کا لذین تفرقوا و اختلفوا من بعد ما جا ھم البیّنات و او لئك لھم عذا ب الیم

(آل عمران:۱۰۲۔۱۰۵)(مسلمانو! اللہ سے ڈروجیسا اس سے ڈرنے کا حق ہے اور مرتے دم تک اسی دین اسلام پر ثابت قدم رہنا اور سب مل کر خوب مضبوطی سے اللہ کا ذریعہ پکڑے رہو (یعنی اسلام کو) اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہونا اور اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہوگئے اور تم آگ کے گڑھے (یعنی دوزخ) کے کنارے آ لگے تھے پھر اس نے تم کو اس سے بچا لیا اسی طرح اللہ اپنے احکام تم کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے تا کہ تم راہ راست پر آ جاؤ اور تم میں سے ایک ایسا گروہ بھی ہونا چاہیے جو نیک کاموں کی طرف بلائیں اور اچھے کام (کرنے) کو کہیں اور برے کاموں سے منع کریں اور (آخرت میں) ایسے ہی لوگ اپنی مراد کو پہنچیں گے اور ان جیسے نہ بنو جو (ایک دوسرے سے) بچھڑ گئے اور کھلے کھلے احکام آنے کے بعد آپس میں اختلاف کرنے لگے اور یہی ہیں جنکو (آخرت میں) بڑا عذاب ہوگا)۔

اے میرے دوستو! ان آیات پر غور کرو دیکھو ان میں کیا اچھا فیصلہ ہے اس قضیہ کا جو میرے اور آپ کے درمیان ہے ان میں ہم تم اپنی اپنی پوزیشن کا سچا فوٹو پائیں گے اور ساتھ ہی اس کے بحال رکھنے کا احسن طریقہ جو تعلیم اس کے برخلاف ہے ظاہر ہے کہ وہ نہ صرف مخرب دین ہی ہے بلکہ ہماری سوشل لائف کو بھی خراب کرنے والی ہے خدا اس سے بچائے

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن
آئین ما ست سینہ چو آئینہ داشتن

خادم احباب: خاکسار واحد بخش۔ ملتان ۱۵ جولائی ۱۹۰۲ء

طاعونی اموات کی فہرست

یہ فہرست ان اموات کی ہے جو مرض طاعون سے موضع قادیان ضلع گورداسپور میں واقع ہوئیں ۔ نیز ان پیروان مذہب مرزائیہ کی جو قادیان سے باہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعون کا شکار ہوئے۔

یاد رہے کہ میں نے مرزا صاحب کے رسالہ کے متعلق اپنے مرزائی دوست کو جو کچھ لکھنا تھا، لکھ چکا تھا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ قادیان میں طاعون آ گیا ہے۔ اس پر میں نے اپنے دو چار احباب سے دریافت کیا کہ یہ خبر کہاں تک صحیح ہے۔ ان خطوں کے جواب میں ان دوستوں نے بہت سے خط اور اخبارات بھیجے جن میں اس خبر کی تصدیق تھی اور ان اموات کی فہرستیں تھیں جو خاص قادیان میں اور قادیان سے باہر پیروان مرزا صاحب میں واقع ہوئی تھیں۔

یہ فہرستیں طویل تھیں۔ تاہم میں نے ذیل کی فہرست میں وہی نام لکھے ہیں جن کی مکرر سہ کرر تصدیق ان کا غذات سے ہوتی ہے۔ میں نے اخبارات میں یہ بھی پڑھا ہے کہ قادیانی اخبارات الحکم ان خبروں کے جواب میں لکھتا ہے کہ یہ اموات بخار وغیرہ سے ہوئی ہیں، طاعون سے نہیں ہوئیں۔

چونکہ سرما میں طاعون ترقی پر ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ آئندہ سرما میں قادیان میں اس مرض کا زور ہو، بہتر ہوگا کہ ان دنوں میں حامیان مذہب مرزائیہ کوئی یورپین میڈیکل افسر بلا لیں جو اس امر کی تصدیق کر دے کہ یہ اموات معمولی بخار سے ہوئیں یا طاعونی بخار سے۔ پھر کسی کو مغالطہ نہیں ہوگا۔

میرا یقین تو یہ ہے کہ ۷۰ کیا اگر سات سو سال بھی طاعون قادیان میں نہ آئے، تو اس میں مرزا قادیانی کا کوئی کمال نہیں۔ میں اس وقت بھی سات سو بستیاں طاعون سے مامون دکھا دوں گا۔

مگر خیر ان اخبارات کا منہ تو بند ہو جائے گا کیونکہ اس حالت میں جہاں یہ ممکن ہے کہ یہ اخبارات یا اور خبر دینے والے مرزا قادیانی کی مخالفت کی وجہ سے معمولی اموات کو طاعونی کہتے ہوں وہاں یہ بھی ممکن ہے کہ اخبار الحکم مرزا قادیانی کا ہونے کی وجہ سے اموات طاعون کو معمولی امراض سے بتاتا ہو۔ بغیر تصدیق میڈیکل آفیسر اس کا فیصلہ نہیں ہوسکتا۔

فہرست حسب ذیل ہے:

۱۔ مولا چوکیدار، ولد امامی، بافندہ ساکن قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔نتھو، ولد امامی، بافندہ، سکنہ قادیان

۳۔عورت زوجہ نتھو بافندہ، سکنہ قادیان

۴۔عورت زوجہ مولا چوکیدا سکنہ قادیان

۵۔لڑکی دختر مولا چوکیدا، قادیان

۶۔لڑکا ولد بڈھا، تیلی، قادیان

۷۔نام حذف کیا گیا۔(بہاء)

۸۔صدور۔ ولد بھاگا بافندہ قادیان

۹۔سنتی دختر گنگا رام کھتری قادیان

۱۰۔لوکا، ولد امام مسجد، قادیانی سکنہ قادیان

۱۱۔کانشی ولد چونی لعل برہمن قادیان

۱۲۔گیان چند ولد شنکر داس برہمن قادیان

۱۳۔لڑکی بنت راماں سنگھ ترکھان قادیان

۱۴۔جندہ، ولد جیور، خوجہ، قادیان

۱۵۔لبھو ولد گنپت۔کرار ہندو، قادیان

۱۶۔لڑکی بنت پھنا، نجار، قادیان

۱۷۔باجا ولدیت نامعلوم، نجار قادیان

۱۸۔عورت زوجہ باجا، نجار قادیان

۱۹۔لڑکی بنت سندر سنگھ نجار قادیان

۲۰۔کوہڑی زوجہ امام الدین قادیانی، قادیان

۲۱۔احمد پسر قطب الدین قادیانی، قادیان

۲۲۔سنتی زوجہ بھگت سنگھ ہندو قادیان

۲۳۔جمنا دختر اول چنی برہمن قادیان

۲۴۔پھجو دختر لبھو برہمن قادیان

۲۵۔بھاگن دختر نبا، نجار قادیانی، قادیان

۲۶۔امیر بی بی زوجہ غلام قادر قریشی، قادیانی، قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷۔ پرمیسری دختر منگل ہندو قادیان
۲۸۔ کامتی دختر ثانی چونی برہمن، قادیان
۲۹۔ رھوندر ولد شرف الدین قادیانی، قادیان
۳۰۔ غلام غوث ولد بوٹا، قادیانی، قادیان
۳۱۔ گیان چند ولد سکھ داس برہمن، قادیان
۳۲۔ خدایار ولد فتح محمد قادیانی، قادیان
۳۳۔ بھولی دختر امام الدین نجار، قادیان
۳۴۔ رحیم بی بی زوجہ صوبا۔ چوڑی گر، قادیان
۳۵۔ حسین ولد کالو، قادیانی، کہاراں، ضلع گجرات
۳۶۔ پیراں دتہ ولد بہادرا۔ قادیانی، کہاراں ضلع گجرات
۳۷۔ بھاگو۔ بنت۔ کماں قادیانی، بدوملہی
۳۸۔ بھاگن بنت کماں، قادیانی، بدوملہی
۳۹۔ کرم نشان بن طوائف، قادیانی، لودھیانہ
۴۰۔ چجو ولد جتو۔ مراسی۔ جادسہ ضلع جالندھر
۴۱۔ مولا ولد جتو مراسی جادسہ ضلع جالندھر
۴۲۔ سیداں۔ بنت یا زوجہ کرم الٰہی مراسی جادسہ ضلع جالندھر
۴۳۔ چراغ ولد الھیا حجام، قادیانی، گوجرانوالہ
۴۴۔ فتو ولد اما، حجام، قادیانی، گوجرانوالہ
۴۵۔ حسن قلعی گر قادیانی پسرور ضلع سیالکوٹ

صحیفۃ الولاء پر قادیانی تبصرہ

منشی واحد علی صاحب کے صحیفۃ الولاء پر قادیانی اخبار الحکم میں ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء سے ایک تبصرہ شائع ہونا شروع ہوا جس میں منشی صاحب کے اٹھائے ہوئے نکات کا جواب دینا مقصود تھا۔ ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ء میں اس کی تیسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسط شائع ہوئی جس میں قادیانی مبصر نے بتایا کہ

اسے اخبار چودھویں صدی راولپنڈی کے ذریعہ معلوم ہوا کہ منشی واحد علی اس تبصرہ پر بھی تبصرہ کرنا چاہتے ہیں۔لیکن منشی صاحب چاہیے کہ وہ اپنی گذارشات پیش کرنے سے پہلے ہمارے تبصرے کو مکمل ملاحظہ کرلیں۔

بنا بریں معلوم ہوتا ہے کہ منشی واحد علی صاحب قادیانی تبصرہ کی تکمیل کے انتظار میں لگ گئے لیکن قادیانی تبصرہ سات قسطوں تک چلنے کے بعد بھی نامکمل ہی رہا کیونکہ اس کے آخر پر باقی آئندہ کے الفاظ موجود تھے۔ نیز منشی صاحب کی بیشتر باتوں کے جواب میں ابھی تک کچھ لکھا ہی نہیں گیا۔بس مرزا صاحب کے موعودہ مسیحیت کے دلائل دہرائے جاتے رہے، انت منی و انا منك کی تاویلیں ہوتی رہیں اور منشی صاحب کی ان عبارات کو نشانہ بنایا گیا جن سے ان کی شیعیت اور نیچریت کا خیال گذرتا تھا۔

ذیل میں اس طویل تبصرے کا خلاصہ نقل کیا جارہا ہے، اوس کے بعد ایک قادیانی کی اس تحریر سے اقتباسات نقل کئے جارہے ہیں جو بقول خود قادیانیت میں داخل ہونے سے قبل شیعہ تھا اور اس نے دافع البلاء ہی کے جواب میں لکھے ہوئی ایک شیعہ حضرات کی ایک وسیلۃ المبتلاء ازسید علی الحائری لاہوری (جسے اختصار کے ساتھ ہم جلد ۳۶ میں نقل کرچکے ہیں) کا جواب دیا ہے۔

الحکم قادیان ۱۴ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵ پر

صحیفۃ الولاء پر ریمارک

، کے عنوان سے ایک قادیانی مبصر لکھتا ہے:

...ایک اور غلطی بھی ہے جس کی تاریکی میں ہمارے عام مخالف اور ان کی تقلید سے ہمارے ملتانی ریویونگار (منشی واحد علی) صاحب بھی مبتلا ہیں ،اور وہ یہ ہے کہ جو الہامات ان کے سامنے پیش کئے جاتے ہیں ان کے معنی اور تفسیر وہ خود کرنے بیٹھ جاتے ہیں حالانکہ اس کا کوئی حق ان کو نہیں دیا۔ اور جب کہ خود ملہم کے اپنے کلام میں اس کی ضروری تفسیر موجود ہوتی ہے کیوں اس سے احتراز کر کے اپنی اختراع اور ایجاد کو ملحوظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ کر اعتراض کر دیا جاتا ہے...

ریویونگار (منشی واحد علی) نے ایک تمہید لکھی ہے جس کے صفحہ اول پر آپ نے دافع البلاء کا یہ خلاصہ دیا ہے

میں (مرزا) مسیح موعود ہوں، ابن مریم سے بدرجہا بہتر ہوں۔ میں نبی ہوں ،خاتم الانبیاء و خاتم الاولیاء ہوں، اور محمد رسول اللہ خاتم النبیین کے برابر ہوں، کیونکہ میں سچا شفیع ہوں، اور ہر ایک زمانہ میں قیامت تک نجات دلانے والا ہوں۔ اہل بیت رسول اللہ علیہ السلام سے بڑھ کر ہوں، میں ابن اللہ ہوں۔ اور جس طرح میں اللہ سے بطور اولاد ہوں، اسی طرح اللہ مجھ سے بطور میری اولاد کے ہے یعنی ابواللہ بھی ہوں۔ میرا ہاتھ خدا کا ہاتھ ہے۔ مجھ سے بیعت کرنا خدا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنے کے برابر ہے۔ مجھے اس طرح نہ ماننے کی وجہ سے اور مجھے برا کہنے کی وجہ سے خدا نے بطور سزا کے اس ملک میں طاعون بھیجا ہے۔ اور اس کا علاج جسمانی اور روحانی جو آج تک دنیا نے سوچا اور اختیار کیا ہے کوئی ٹھیک نہیں۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکانا اور یہ دعا مانگنا کہ ہمیں اس بلا سے محفوظ رکھ، یہ بھی ضلالت ہے ۔علاج صحیح یہ ہے کہ مجھ پر ان فضائل و اوصاف کے ساتھ ایمان لاؤ۔ جو اس طرح مجھ پر ایمان نہ لائے گا مبتلائے طاعون ہو کر مر جائے گا۔

ان میں سے بعض تو ایسے ہیں کہ وہ بالکل صحیح ہیں اور بعض بالکل افتراء ہیں اور بعض ریویونگار کی خیالی تفسیر اور طبع زاد مفہوم آفرینی کا نتیجہ ہیں۔.. چنانچہ منشی واحد علی نے مرزا صاحب کے اصل الفاظ کو چھوڑ کر اور لا تقربوا الصّلوۃ کے مضمون پر عمل کر کے یہ اتہام لگا دیا ہے کہ مرزا صاحب کو ابن اللہ ہونے کا دعوی ہے

قادیانی مبصر نے پھر اس کی وضاحت کی ہے اور کہا ہے؛

سخن شناس نہ دلبرا خطا ایں جاست۔

پھر اور ۲۸ فروری ۱۹۰۳ء کے شمارہ میں صفحہ ۱۳-۱۴ پر دوسری قسط ہے جس میں یہی مضمون چل رہا ہے اور انت منی و انا منك کی وضاحت ہو رہی ہے ..اور قسط کا اختتام مرزا صاحب قادیانی کی اس وضاحت پر ہوتا ہے جو الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منقول ہے:

یہ بے حیائی اور فسق و فجور اور اتلاف حقوق جو بڑھ گیا ہے کیا اس سے صاف معلوم نہیں ہوتا کہ خدا پر ایمان نہیں رہا یا یہ کہو کہ خدا گم ہو گیا ہے اس وقت خدا تعالیٰ نے اپنے ظہور کا ارادہ فرمایا ہے اور مجھے مبعوث کیا اس لئے مجھے کہا انت منی و انا منك ۔ اور اس کے یہی معنی ہیں کہ میرا جلال اور میری توحید و عظمت کا ظہور تیرے ذریعے ہوگا... جب دنیا میں سچی پاکیزگی نہیں رہتی اور خدا سے دوری اور بعد ایسا ہوتا ہے کہ گویا خدا ہے ہی نہیں اور جب دنیا کے ہاتھ میں پوست رہ جاتا ہے اور مغز نہیں رہتا تب خدا اپنے کسی بندہ کے ذریعہ ظہور فرماتا ہے چونکہ اس زمانہ میں اس نے مجھے بھیجا ہے اس لئے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے انت منی و انا منك

پھر ۱۷ مارچ ۱۹۰۳ کے الحکم میں صفحہ ۵۔۶ پر اس کی تیسری قسط شائع ہوئی جس میں لکھا ہے:

ہمیں چودھویں صدی راولپنڈی کے ذریعہ معلوم ہوا ہے کہ منشی واحد علی صاحب ہمارے ان ریمارکس پر کچھ لکھنے کا حوصلہ کرتے ہیں لیکن اس سے پہلے ان کا فرض ہونا چاہیے کہ ہمارے ریمارکس کو تمام وکمال پڑھ لیں اور ساتھ ہی اس امر کا بھی فیصلہ کر دیں کہ اب وہ بحیثیت شیعہ ہونے کے ریویو لکھیں گے یا نیچری ہونے کی حیثیت سے۔ کیونکہ ان کی کتاب صحیفۃ الولاء سے ان کے دونوں مذہب مترشح ہوتے ہیں اور واقعی اور صحیح طور پر معلوم نہیں ہوتا کہ وہ نیچری ہیں یا شیعہ اس لئے ہم اپنے ان ریمارکس کو ان کو دونوں طرح ملزم کرنے کا حق رکھیں گے۔...

اب ہم اس نمبر میں ملتانی ریویو نگار (منشی واحد علی) کے ایک اور دھوکا کی حقیقت طشت از بام کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ آپ یہ کہہ کر مسلمانوں کو بدظن یا گمراہ کرنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کہتے ہیں میں نبی ہوں۔

اس پر بحث کرتے ہوئے پہلے منشی واحد علی صاحب کی نیچر یا نہ حیثیت سے پبلک کو آگاہ کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس مضمون پر ہم دو طرح سے بحث کریں گے۔ منشی واحد علی کے ریویو سے عام مسلمانوں کو یہ بھی دھوکا لگا ہوا معلوم ہوتا ہے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی آرتھوڈوکس مولوی ہیں۔،

ابھی تک جیسا کہ ہم نے اوپر بیان کیا ہے ان کی حیثیت بلحاظ مذہب متحقق نہیں ہوئی کہ وہ شیعہ ہیں یا نیچری۔لیکن چونکہ دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔ہم حق رکھتے ہیں کہ دونوں طرز پر کلام کریں۔ان کی نیچریت کے لئے سردست ان کے رسالہ کا ایک فقرہ نقل کردینا کافی معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ آپ صحیفۃ الولاء کے صفحہ ۳۹ پر سید احمد خان بالقابہ آنجہانی کی بابت ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

اور میرے محترم بزرگ سرسید احمد خان صاحب علیہ الرحمۃ ۔،

(قادیانی مبصر نے منشی واحد علی صاحب کا پورا فقرہ نقل نہیں فرمایا جوحسب ذیل ہے:

صاحب! دل نہیں گوارہ کرتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جیسے عالم و فاضل کی، جو میرے کئی دوستوں کے پیرومرشد اورقبلہ وکعبہ ہیں اور میرے محترم بزرگ سرسید احمد خان صاحب کے خوشہ چین ہیں،اس سے زیادہ ذلت ہو۔

پورا فقرہ نقل نہ کرنے کی وجہ اس کے سوا کیا ہوسکتی کہ الحکم قادیان کے قارئین کوکہیں یہ معلوم نہ ہوجائے کہ لوگ ان کے پیرومرشد مرزا غلام احمد کوسرسید احمد خان کے افکار کا خوشہ چین سمجھتے ہیں۔

حالانکہ کسی اہل علم کا اپنے سے سینئر اہل علم سے استفادہ کرنا کوئی معیوب بات نہیں ہے۔بڑے بڑے لوگ ایسا کر تے رہے ہیں جیسا کہ پروفیسر رفیع اللہ شہاب صاحب سرسید احمد کی تفسیر القرآن کے متعلق لکھتے ہیں:

علماء کی جانب سے ان (سرسید احمد خان) کی اس تفسیر کی سخت مخالفت کی گئی کیونکہ اس تفسیر میں انہوں نے قرآن مجید کی تعلیمات کوقوانین فطرت کے عین مطابق قرار دیا اور اسی اصول کی روشنی میں معجزات کی تشریح کی تو علماء کی جانب سے ان پر نیچری کی پھبتی کسی گئی۔عوام کوان کی تفسیر پڑھنے سے منع کر دیا گیا اور یہ فتوی جاری کیا گیا کہ جوکوئی اس تفسیر کو پڑھے گا اس کا ایمان ضائع ہوجائے گا۔

ایک طرف تو علماء حضرات ،سرسید احمد خاں صاحب کی تفسیر قرآن کی مخالفت کررہے تھے اور دوسری طرف اپنے آپ کوروشن خیال عالم دین ثابت کرنے کے لئے اس میں سے بعض حصے نقل کرکے اپنے خیالات کے طور پر پیش کررہے تھے۔ایک دو مثالوں سے اس کی وضاحت ہوگی۔۱۹۵۰ء کے لگ بھگ کی بات ہے جماعت اسلامی کے لیڈر مولانا امین احسن اصلاحی صاحب میانوالی تشریف لائے۔ان دنوں ان کی کتاب تفسیر قرآن شائع ہوئی تھی جس میں قرآن مجید کی تفسیر کے اصول بیان کئے گئے تھے۔ جماعت اسلامی کے حلقوں کی جانب سے اس کتاب کی بڑی تعریف کی جارہی تھی۔ اس قسم کی ایک تعریفی مجلس میں جس میں مولانا امین احسن اصلاحی صاحب موجود تھے راقم (رفیع اللہ شہاب) نے عرض کیا کہ سرسید احمد خان نے یہی اصول اپنے رسالہ اصول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر میں بیان کئے ہیں۔اس پر مولانا (امین احسن اصلاحی) کا رنگ فق ہو گیا اور فرمایا کہ کیا کسی کے پاس یہ رسالہ موجود ہے۔راقم نے اثبات میں جواب دیا تو مزید کچھ کہنے کی بجائے خاموش ہو گئے۔

جبر وقدر ایک پیچیدہ مسئلہ ہے اور ہمارے علماء اس کی تشریح کرتے ہوئے غیر ضروری بحث میں الجھ جاتے ہیں۔ اس مسئلہ پر (مولانا) مودودی صاحب نے کا کتابچہ مسئلہ جبر وقدر شائع ہوا تو اس کی بڑی تعریف کی گئی حالانکہ مودودی صاحب نے اسے لفظ بلفظ سرسید احمد خان صاحب کی تفسیر سے نقل کیا تھا۔بس اس میں یہ اضافہ کیا کہ کتابچے کے شروع میں اس کی تائید اور مخالفت میں پیش کی جانے والی آیات کو نقل کر دیا۔لیکن جب اصل مسئلہ کا حل پیش کیا گیا تو وہ لفظ بلفظ وہی تھا جو سرسید احمد خان صاحب نے پیش کیا تھا۔

(پروفیسر رفیع اللہ شہاب اچھرہ لاہور یکم اگست ۱۹۹۴ء تعارف تفسیر القرآن مع تحریر فی اصول التفسیر از سرسید احمد خان۔ پبلشر دوست ایسوسی ایٹس الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور۔۱۹۹۴ء)

قادیانی مبصر کہتا ہے کہ اس سے منشی صاحب کی نیچریت کا پتہ لگتا ہے۔پس ان کے عقیدہ کے موافق تو یہ خیال ہی باطل ہے کہ اب کوئی مسیح اور مہدی بھی آنے والا ہے۔منشی صاحب مسیح کی آمد ہی کے منکر ہیں تو دوسرے مسلمانوں پر ان کو کوئی قول حجت نہیں ٹھہر سکتا... پھر ان کو اپنے واجب التعظیم بزرگ کی تقلید کے موافق مسیح کی وفات کا عقیدہ بھی رکھنا لازمی ہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ان کو اعتقاد ہوگا کہ مسیح بن باپ پیدا نہیں ہوا جو قرآن شریف کے نصوص صریحہ کے مخالف ہے..

الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۱۴۔۱۵ پر چوتھی قسط ہے جس میں یہ بحث ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں وفات مسیح وغیرہ کی بحث چھیڑی ہے اور مرزا کے خاتم الخلفاء اور مسیح موعود ہونے کا ادعا کیا ہے۔

الحکم ۱۷۔اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۱۔۱۲ پر پانچویں قسط ہے۔اور اس میں مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے ہی کی بحث ہے۔ اور بتایا ہے:

آنحضرتﷺ مثیل موسیٰ ہیں اور آپ کے بعد سلسلہ خلافت آیت استخلاف کے موافق اسی طرح پر چلا ہے جس طرح حضرت موسیٰ کے بعد چلا تھا۔اس سلسلہ کے مقابلہ کے لئے جیسے یہ ضروری تھا کہ خاتم الخلفاء مسیح موعود ہو اسی طرح پر اس خاتم الخلفاء کا ظہور بھی موسوی مسیح کی مدت ظہور کے مقابل میں واقع ہو ۔ چونکہ موسوی مسیح ظاہر ہوا نہیں تھا جب تک کہ سن موسوی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حساب سے چودھویں صدی نے ظہور نہیں کیا۔ اس لحاظ سے محمدی مسیح موعود کا ظہور چودھویں صدی پر ضروری ہے تا کہ دونوں مسیحوں کا مبدء سلسلہ سے فاصلہ باہم مشابہ ہو۔ اور سلسلہ کے آخری خلیفہ کو چودھویں صدی کے سر پر ظاہر تکمیل نور کی طرف اشارہ ہے کیونکہ مسیح موعود اسلام کے قمر کا متمم نور ہے اسلئے اس کی تجدید چاند کی چودھویں رات سے مشابہ ہے اس کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ لیظھرہ علی الدین کلہ کیونکہ اظہار تام اور اتمام نور ایک ہی چیز ہے اور یہ قول کہ

لیظھرہ علی ا لا دیان کل ا لا ظھار

اس قول سے مساوی ہے کہ لیتم نورہ کل ا لا تمام

پھر دوسری آیت میں اس کی اور بھی تصریح کر دی ہے جہاں فرمایا

و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکا فرو ن

اتمام نور کے لئے چودھویں رات مقرر ہے اس لئے اتمام نور قمر اسلام کے لئے بھی چودھویں صدی مقرر تھی...

الحکم ۳۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰ پر چھٹی قسط ہے۔ اور اس میں بھی مرزا کے مسیح موعود ہونے کی بحث ہے۔

الحکم ۲۴ مئی ۱۹۰۳ء صفحہ ۶ پر اس کی ساتویں قسط ہے۔ جس میں مرزا صاحب کے دعاوی کے ثبوت میں ان کی پیش گوئیوں کا پورا ہونا ذکر ہوا ہے جن میں لیکھ رام والی پیش گوئی، عبدالحق نہیں مرے گا جب کہ میرا پسر چہارم پیدا نہ ہو لے، وغیرہ کا ذکر کے مرزا صاحب کی تحریر لکھی ہے:

پھر ان سب کا کچھ بھی ذکر نہ کرنا اور بار بار احمد بیگ کے داماد یا آتھم کا ذکر کرتے رہنا کس قدر مخلوق کو دھوکا دینا ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ سے ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کو بار بار ذکر کرے کہ وہ وقت اندازہ کردہ پر پوری نہیں ۔..احمد بیگ کے داماد کا انتظار کا اعتراض کرنا اور احمد بیگ کی وفات کو بھول جانا کیا یہی یمان داری ہے اس جگہ تو پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دوٹانگ میں سے ایک ٹانگ ٹوٹ گئی اور ایک حصہ پیش گوئی کا یعنی احمد بیگ کا میعاد کے اندر فوت ہو جانا حسب منشاء پیش گوئی صفائی سے پورا ہو گیا اور دوسرے کی انتظار ہے.... باقی آئندہ (اس کے بعد اس مضمون کی کوئی قسط دیکھنے میں نہیں آئی۔ بہاء)

(قادیانی مبصر کو شائد یاد نہیں رہا کہ مرزا صاحب نے محمدی بیگم سے اپنی شادی کو اپنے صدق وکذب کا نشان ٹھہرایا تھا۔ احمد بیگ کی موت سے شادی وابستہ نہ تھی، شادی اس بات سے وابستہ تھی کہ یا سطان محمد مر جائے اور اس کی بیوہ مرزا صاحب سے نکاح ثانی کر لے، یا مرزا سلطان محمد اپنی بیوی کو طلاق دے دے اور وہ مطلقہ مرزا صاحب قادیانی سے شادی رچالے، یا سلطان محمد کی بیوی اس سے خلع حاصل کر کے مرزا صاحب قادیانی کے حرم میں آجائے۔ ان باتوں میں سے مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں کچھ بھی نہیں ہوا۔)

وسیلة المبتلاء از سید علی حائری پر قادیانی تبصرہ

سید علی الحائری کی تحریر در ردّ قادیانیت پر تبصرہ کرتے ہوئے نذر علی نامی ایک قادیانی نامہ نگار پشاور سے لکھتے ہیں:

بخدا میں امامیہ ہو کر انصافاً کہتا ہوں کہ ہرگز یہ روایات اور استدلال من غیر کلام اللہ ایک ایسے زبردست مدعی کے بالمقابل مکتفی نہیں ہو سکتے... (مرزا غلام احمد کو) اس کے مسلمات سے ساکت کرنا لازم ہے، تفسیر بر غانی اور طبرانی، ابونعیم وغیرہ کا حوالہ دینا، یا اون کی روایات غیر مصححہ پیش کرنا، ایک مدعی امامت کے بالمقابل جس کا دعویٰ ہو، کہ

میں حکم ہو کر قرآن مجید اور رسول اکرم ﷺ کی عظمت قائم کرنے کے لئے دنیا میں آیا ہوں،

اپنے اوپر جہالت کا الزام قائم کرنے سے زیادہ نتیجہ خیز نہیں ہوسکتا۔

وہ (مرزا قادیانی) نہ حنفی ہے، نہ شافعی، نہ مالکی، نہ حنبلی، اور نہ جعفری، نہ مقلد، نہ اہل حدیث۔ پھر آپ حنفیوں یا شافعیوں یا مالکیوں وغیرہ کے علماء یا مفسرین کے اقوال پیش کر کے اس کو ملزم کیوں کر سکتے ہیں...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس (مرزا قادیانی) کے بالمقابل تفسیر برغانی اور دلائل النبوت کا حوالہ دینا کوئی عقل مند طبیعت اس کو جائز رکھ سکتی ہے؟۔

ہاں اس کے مسلمات قرآن مجید اور سنت صحیحہ ہیں۔ میں بہت خوش ہوتا کہ جب آپ نے سورہ انعام کی آیت یا ایّھا الذین آمنوا پیش کی تھی، اس کی تفسیر میں قرآن مجید ہی سے ثابت کیا ہوتا کہ لفظ وسیله سے جو آیت مرقومہ بالا میں ہے، حسین اور اس کے آباء کرام مراد ہیں۔ اور اپنے دعوی کو موکد کرنے کے لئے بخاری یا مسلم کی کوئی حدیث پیش کی ہوتی جو مدعی امامت (مرزا قادیانی) کی مسلمہ کتب سے ہیں۔

یا ذرہ غصے کو ٹال کر اپنی ہی تفسیروں کی طرف رجوع کیا ہوتا کہ وہ کیا کہتے ہیں۔ ان میں بھی اس آیت کی تفسیر میں مختلف اقوال ہیں۔

ایک شخص بیہقی اور حاکم اور ابونعیم کا حوالہ دیتا ہے، اور ایک روایت یا واقعہ بیان کرتا ہے۔

دوسرا اس کے بالمقابل قرآن مجید سے نکال کر خدا کا کلام پیش کرتا ہے، اور اپنے دعوے کے واسطے سنت صحیحہ اور حدیث کو پیش کرتا ہے۔

ہم کس کو مانیں اور کس کو جانیں کہ وہ عالم اور عامل بالقرآن ہے۔

اس کے آگے آپ (یعنی سید علی حائری) فرماتے ہیں:

ثابت ہے کہ حسینؑ اور اس کے آباء اطہار کو انبیاء و اصفیاء نے سخت تکلیف کے وقت خدا اور اپنے درمیان وسیلہ قرار دیا ہے جس کی وجہ سے ان کی حاجتیں پوری ہوئیں۔

آپ اپنے زعم کی بنیاد مجاہد اور طبرانی اور حاکم وغیرہ کا قول قرار دیتے ہیں اور آیت فتلقی آدم من ربه کلمات کو اپنے زعم کی تفسیر قرار دیتے ہیں گویا آپ کا قول مجمل تھا جو پہلے سے کسی کتاب آسمانی میں درج چلا آتا تھا قرآن نے اس کی تصریح کر دی: بریں عقل و دانش بباید گریست

اسی فہم لطیف کے بھروسہ پر اپنے مخالف پر طعن کرتے ہیں۔ ذرہ انصاف کریں اور اپنی ہی کتابوں کو دیکھیں کہ کیا علماء اور مفسرین امامیہ نے کلمات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر میں صرف انہیں نامہائے مبارک پر حصر تفسیر رکھا ہے؟۔
میرے پاس اس وقت تین تفسیریں امامیہ کی موجود ہیں۔تفسیر عمدۃ البیان، خلاصۃ المنهج ،مجمع البیان ۔ ان میں بہت سے مختلف اقوال درج ہیں۔ پھر حیات القلوب نکال کر جلد اول صفحہ ۵۶۔۵۷ میں روایات مختلفہ کا حال دیکھیں کہ کس قدر اقوال نقل کئے گئے ہیں،اور ہر ایک کو علامہ مجلسی نے

بسند صحیح از امام محمد باقر منقول است
و در حدیث معتبر دیگر منقول است
و بسند صحیح از حضرت صادق منقول است

وغیرہ کر کے لکھا ہے۔
پھر مولانا صاحب! جب آپ کے گھر میں ہی روایات متعددہ مختلفہ ہیں،تو مہربان من! آپ نے وہ کلمات کی تفسیر میں جزم کس طرح کرلیا کہ ان سے مراد اسماء پنج تن پاک ہیں۔اور پھر اوس پر متفق علیہ کا جملہ بھی جڑ دیا۔ اس میں تو علماء اور مفسرین امامیہ ہی متفق نہیں اوروں کا تو کیا ذکر۔
اس کے آگے آپ (یعنی علی حائری) ارقام فرماتے ہیں کہ:

تہتر مذہب کی متفق علیہ حدیثوں سے بھی یہی ثابت ہے کہ حضرت نوح نے طوفان کے وقت اور حضرت ابراہیم نے ...الی آخرہ

ذرہ مہربانی کر کے تہتر مذہب کے اتفاق کا جو آپ نے دعوی کیا ہے ہر ایک مذہب والے کی ایک ایک حدیث اس مضمون کے متعلق درج کر دیں۔اور ہم آپ سے ان احادیث پیش کردہ میں مطابق اصول احادیث جرح بھی نہ کریں گے۔خواہ وہ ضعیف ہی کیوں نہ ہوں،صرف مذہب والے کا نام اور حدیث کے وہ عربی الفاظ جو بقید روایات درج کئے گئے ہوں،معہ حوالہ کتب جس میں سے وہ حدیث نقل کی گئی ہے،مرحمت فرماویں۔
پھر میں اصل مطلب کی طرف عود کر کے آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ رسالہ کے سر پر یہ عبارت درج فرماتے جسکے الفاظ یہ ہیں (اس کے رد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام حسینؑ کی فضیلت بغیر محمد ﷺ کل انبیاء پر)۔
ا:ان الفاظ کے ثبوت میں آپ نے کون سا قول خدا کا کر کیا جہاں اللہ جل شانہ نے فرمایا ہو کہ امام حسینؑ افضل ہیں تمام انبیاء پر اجمالی طور پر، یا تفصیلی طور پر جدا جدا انبیاء علیھم السلام کے نام ذکر کر کے۔
۲۔کسی حدیث صحیح میں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہو کہ حسینؑ افضل ہیں تمام انبیاء سے
۳۔ امام حسینؑ نے خود فرمایا ہو کہ میں افضل ہوں تمام انبیاء سے سوائے آنحضرت ﷺ کے۔
باقی آئمہ اہل بیت میں سے کسی امام نے فرمایا ہو کہ امام حسینؑ افضل ہیں تمام انبیاء سابقہ سے سوائے رسول اکرم ﷺ۔
اب ہم آپ کا منطقی ثبوت دیکھتے ہیں کہ کہاں آپ نے منطق کا صغری اور کبری قائم کر کے اس کا ثبوت دیا ہے۔ الاشارة تکفی للعاقل۔
چونکہ تمام انبیاء نے حضرت حسینؑ اور ان کے آباء کرام کو وسیلہ اپنی دعاؤں میں گردانا ہے (نوٹ: اس کا ثبوت ابھی آپ کے ذمہ باقی ہے) اور اسی کے ذریعہ سے ان کی دعائیں قبول ہوئیں اس لئے جس کا وسیلہ ڈالا جاتا ہے اور اس کے طفیل انبیاء کی دعائیں قبول ہوتی ہیں وہ وسیلہ ضرور خدا کے نزدیک افضل ہوتا ہے ورنہ انبیاء اس کو وسیلہ نہ گردانتے۔
یہ ہے آپ کی انوکھی منطق اور بوسیدہ علم کلام۔ مثلاً کیا اگر کوئی حکیم کسی مریض کو ایک نسخہ بتلاوے کہ اگر تم یہ نسخہ استعمال کرو، تو اچھے ہو جاؤ گے۔ اور تمہارا مرض سلب ہو جاوے گا۔ اور ایسا اتفاق بھی ہو جاوے کہ وہ مریض اچھا ہو جاوے، تو کوئی عاقل اس سے یہ نتیجہ نکالے گا کہ وہ نسخہ افضل ہے بیمار سے۔
تعجب کا مقام ہے کہ جس الزام پر آپ نے اپنے مخالف کو کوسا کہ حسینؑ سے اپنے کو افضل بتاتے ہیں، خود اس میں مبتلا ہو گئے کہ خود حسینؑ کی فضیلت تمام انبیاء پر ثابت کرنے لگے۔ پھر دعوی تو اس قدر، مگر دلیل ندارد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو چاہیے تھا کہ فضیلت کے وہ مدارج تحریر کرتے کہ ان ان باتوں سے حسینؑ کی فضیلت ثابت ہوتی ہے جیسا کہ علماء امامیہ نے حضرت علیؓ کی فضیلت ثابت کرنے کے لئے بالمقابل باقی صحابہ کے مدارج فضیلت قائم کئے ہیں۔ آپ کو چاہیے تھا کہ مثالاً تحریر کرتے کہ

حضرت امام مظلوم حسینؑ عابد تھے اور اس کے مقابل حضرت آدمؑ یا حضرت نوحؑ کی عبادت ان سے بہت کم،

یا حضرت حسینؑ صابر اور شاکر تھے اور اس کے مقابل دیگر فلاں فلاں انبیاء میں صبر اور شکر کم تھا۔

اور اس کمی کو اس ترازو میں وزن کرتے جو آپ کے پاس ہے۔ وغیرہ

جب اس قسم یا اس جیسی جو بخیال آپ کے وجہ فضیلت قرار پا سکتے ہوں تمام مدارج اور اصول فضیلت بالمقابل باقی انبیاء کے آپ بیان فرماتے۔ اور ان کو نص یا حدیث صحیح اور تواتر اور تعامل قومی سے بھی موکد کرتے۔ تب اہل حق پر ظاہر ہو جاتا کہ واقعی امام حسینؑ افضل ہیں دیگر انبیاء پر۔

یہ خشک منطق کہ چونکہ انبیاء گذشتہ نے حسینؑ کو وسیلہ اپنی دعاؤں میں خدا کے پاس گردانا ہے اسلئے وہ افضل ہیں ہمارے کس کام۔

اول تو آپ قرآن سے ثابت کریں کہ واقعی حضرت آدمؑ نے حسینؑ کا نام لے کر ان کو وسیلہ گردانا تھا۔ اس وقت حسینؑ کہاں تھا، نام لکھا ہوا دیکھا۔

کہاں ذکر ہے قرآن میں کہ حضرت آدمؑ نے ساق عرش پر اسماء پنج تن پاک لکھے ہوئے دیکھے۔

کہاں ذکر ہے کہ آدم نے دیکھ کر سمجھ بھی لیا کہ یہ حسینؑ یا پنج تن پاک میرے سے چھ ہزار سال بعد پیدا ہوں گے۔

کس نے انکے دل میں القاء کیا اور القاء کرنے کا ذکر قرآن میں کہاں ہے۔

قرآن مجید تو صاف ہے اور ایک لطیف بیان اپنے رکھتا ہے دیکھیں جہاں اسماء کی تعلیم کا ذکر ہے وہاں اللہ جل شانہ نے صاف فرمایا ہے

و علّم آدم الاسماء کلّھا ثمّ عرضھم علی الملائکۃ فقال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبؤنی باسماء ھؤلا ء ان کنتم صادقین ۔ قا لوا سبحا نك لا علم لنا ا لا ما علّمتنا انّك انت العلیم الحکیم ۔ قا ل یا آ د م انبئھم باسما ئھم ۔ فلمّا انبأ ھم باسمائھم قا ل الم اقل لکم انّی اعلم غیب السما وا ت و الا ر ض و اعلم ما تبدو ن و ما کنتم تکتمو ن (البقرۃ : ۲۱۔۲۳)

مگر اس جگہ فتلقّی آ دم من ربّہ کلما ت صاف ہے

دوسرے موقع پر یعنی حضرت آ دم کے قصہ میں قرآن شریف نے کلمات کی تفسیر کردی ہے سورہ اعراف میں ہے

قا لا ر بنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و تر حمنا لنکو نن من الخا سرین (الاعرا ف : ۲۳)

اب جس کی تصریح خود قرآن کریم نے کردی ہو، نہ کنا یہ، نہ اشارہ سے، بلکہ صا ف الفا ظ میں، اور کچھ ابہام اور شک بھی باقی نہ رہتا ہو، پھر ایسے معقول استدلال قرآنی کو چھوڑ کر آپ کے یا برغانی کے زعم کی پیروی کون عقل مند کرسکتا ہے

(بیان) سید علی ہمدانی اور طبرانی نے لکھا ہے اپنی اپنی کتابوں میں

اے مدعی علم و تحقیق ! کیا یہ لوگ معصوم تھے کہ جو کچھ انہوں نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے واجب الا خذ ہے، یا ان پر وحی نازل ہوتی تھی، یا حضرت آ دم خواب میں آ کر ان کو بتلا گئے تھے کہ ابتلا ء کے وقت میں نے یہ نام لئے تھے (ان کنتم شھداء ام علی اللہ تفترون)

وہ سینکڑوں سا لوں کے بعد کے زما نہ میں رسول اکرم ﷺ سے حدیث نقل کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ایسا ایسا فرمایا ہے، اور منقولی روایت جس کی صحت کا کوئی معیار ان کے پاس نہیں، اپنی اپنی کتابوں میں درج کردی۔ سنئے رسول خدا نے تو یہ بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد بہت کذاب پیدا ہوں گے اور جھوٹی حدیثیں میرے نام سے روایت کریں گے، پس تم کو لازم ہے کہ اس وقت حدیث کو کتاب اللہ پر عرض کرو۔ اگر موافق ہوتو لے لو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ورنہ ترک کرو۔

پھر ہم بغیر اس معیار کے کسی حدیث کو کیونکر صحیح سمجھ سکتے ہیں جب کہ خود آنحضرت ﷺ نے یہ معیار تصحیح حدیث کا بتلا دیا ہے اور مولانا صاحب نے بھی اس حدیث کو اپنے کسی رسالے میں ذکر کیا ہوا ہے۔

پس یہ بات کہ جو حدیث کسی کتاب میں لکھی ہو وہ درحقیقت حدیث رسول ہوگی امر مسلم نہ رہا بلکہ جو حدیث مطابق کتاب اللہ ہوگی وہ حدیث رسول ہو گی دیکھیں اصول کافی کتاب العلم امام جعفر فرماتے ہیں

فما وا فق كتاب الله فخذوه و ما خالف فدعوه كل حديث لا يوا فق كتاب الله فهو ز خرف ۔

اصول کافی کے دیباچہ ہی میں نظر کریں کہ ہمارے شیخ المحدثین اپنے شیعوں کو احادیث کی نسبت کیا تحریر فرماتے ہیں۔

طرفہ بریں یہ کہ آپ تو ان علماء پر، جن کی روایات آپ نے پیش کی ہیں، تبرا بھیجتے ہیں۔ پھر ان سے حجت پکڑنا چہ معنی دارد...خاکسار نذر علی از پشاور

(الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۲ء ص ۳-۴)

یکم اگست ۱۹۰۲ء کا واقعہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مجلس میں سید علی الحائری کے رسالے کا بایں الفاظ ذکر آیا:

حضرت حکیم الامۃ (نورالدین) نے سید علی حائری لاہوری شیعہ کے رسالہ کا ذکر کیا کہ اس میں امام حسینؑ کی فضیلت پر بحث کرتے ہوئے...لکھا ہے کہ بارہ امام نور الٰہی سے پیدا ہوئے تھے جس کا ظاہری ثبوت یہی ہے کہ ان کا سایہ نہ تھا (اڈیٹر: واہ حضرت شریعت مدار صاحب کیا خوب ثبوت دیا۔ دعوی اور دلیل میں غالباً آپ اچھی طرح امتیاز کر سکتے ہیں) پس جب کہ وہ نور الٰہی سے بنے تھے تو پھر ان پر کسی کو فضیلت کیسی۔

اور پھر لکھا ہے کہ قرآن شریف کی چودہ منزلیں ہیں۔

یہ تقسیم اپنے طور پر کی ہے کہ لوح محفوظ پر آیا پھر جبریل کے پاس علی ہذا القیاس (اس پر حضرۃ حجۃ اللہ (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ کیا چودھویں منزل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نہیں لکھی کہ آخر حضرت عثمان کے پاس محرف مبدل ہو گیا۔ چودھویں منزل تو ان کے اعتقاد کے موافق یہی ہوگی نہ)

اور مدینہ منورہ سے کربلا ۱۴ منزل ہیں، اس سے حضرت حسین کی فضیلت قرآن سے ثابت ہوگئی۔

غرض اس قسم کے لغویات اس میں بھرے ہیں اور ایک جگہ باپ کی کتاب ہی ثبوت کیلئے کافی قرار دے دی (اڈیٹر الحکم: بہ ایں خیال کہ پسر نتواند پدر تمام کند، یا صحیح الفظ میں یوں سمجھئے خواجہ کا گواہ مینڈک)

اور ایک مقام پر لکھا ہے کہ غایت المقصود پڑھ کر اتنے ہزار مرزائی مومن ہو گئے۔ اس پر مفتی محمد صادق صاحب نے عرض کی کہ گولڑی کہتا ہے کہ میری کتاب پڑھ کر اتنے ہزار نے توبہ کی۔ یہ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو تعداد کم بتاتے ہیں اور پھر ہزاروں نکل کر ان میں بھی شامل ہو جاتے ہیں اور ختم نہیں ہوتے۔

حضرت حجۃ اللہ (مرزا قادیانی) نے ہنس کر فرمایا یہ عجیب حساب ہے جو سمجھ میں نہیں آتا کہ اس کا کیا نام رکھا جاوے۔ اربعہ ہے یا کیا، کہ جس قدر کم ہوتے جاویں وہ بڑھتے جاویں۔ (الحکم قادیان ۱۰۔اگست ۱۹۰۲ء ص ۹)

۹۔اگست ۱۹۰۲ء کی ڈائری میں اڈیٹر الحکم نے لکھا ہے:

حضرت امام حسین کی فضیلت کے دلائل یا دعاوی جو سید علی حائری نے بیان کئے ہیں ان کے تذکرے پر حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے ایک موقع پر فرمایا کہ مخلوق پرست کبھی دانشمند نہیں ہو سکتے اور اب تو زمانہ بھی ایسا آ گیا ہے علمی تحقیقات اور ایجادوں نے خود دلوں پر ایک اثر کیا ہے اور لوگ سمجھنے لگ گئے ہیں کہ یہ خیالی امور ہیں (الحکم قادیان ۱۷۔اگست ۱۹۰۲ء ص ۶)

اور اسی ۱۷۔اگست کے شمارے میں صفحہ ۹ پر مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں:

امام حسینؑ پر میری فضیلت سن کر یوں ہی غصہ میں آتے ہیں۔ قرآن نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں امام حسینؑ کا نام لیا ہے، زید کا ہی نام لیا ہے۔ اگر ایسی ہی بات تھی تو چاہیے تھا کہ حسین کا نام بھی لے دیا جا ا اور پھر ما محمد ابا ا حد من رجا لکم کہہ کر اور بھی ابوت کا خاتمہ کر دیا۔ اگر ا لّا حسین کہد یا ہوتا تو شیعہ کا ہاتھ پڑ سکتا تھا۔

اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء میں

حائری لاہوری صاحب کی منطق

کے عنوان سے جناب نذر علی قادیانی لکھتے ہیں:

جناب من! آپ نے حضرت امیر المومنین علیہ السلام کا یہ قول تعریف المرء علی نفسه قبیح تو کل نقل کر دیا مگر انا کلام الله النا طق و هذا کلام الله الصا مت بھول گیا کیا یہ بھی تعلّی اور خودستائی پر دال ہے اور الہامی نہیں ہے۔

سلو نی قبل ان تفقدو نی بھی مشیخت اور خواہش نفسانی سے نکلا ہوا فقرہ ہے۔

افسوس آئمہ اہل بیت علیهم السلام کے اقتداء کا زبانی مدعی ہونا اور نسبت آئمہ سے اس قدر ناواقف ہونا خود ماننا اور اپنی تصنیفات میں لکھنا کہ آئمہ علیهم السلا م کے اقوال ظہور اور بطون پر مشتمل ہوتے ہیں اور وقت پر اس کو بھول جانا، آئمہ دین ہمیشہ علماء ظہور اور کٹ ملاؤں کے نشانہ ملامت رہے کوئی امام وقت ایسے اعتراضوں سے نہیں بچا اور نہ کوئی نبی اور ماموراس سے مستثنیٰ رہا۔

امام زین العابدین علیہ السلام کو کہا گیا العیاذ باللہ یہ یہودیوں کی سی باتیں کرتا ہے

امام جعفر الصادق علیہ السلام کی نسبت کہا کہ یہ شخص ایسی باتیں بناتا ہے جس کو ہم نہیں سمجھ سکتے اور اپنی غیب دانی کا مدعی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض کہ ہمارے اول المسلمین کو مجنون اور اس کے کلام پاک کو دیوانوں کی بڑ قرار دیا گیا۔

پناہ بخدا ایسے علماء سے، پھر جہلاء سے کیا شکوہ۔

مولوی جی کہاں مرزا صاحب نے خدا کی طرف حقیقتاً اپنی ولدیت کی نسبت کی ہے ..مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ یہ فقرہ اس جگہ از قبیل مجاز و استعارہ ہے ....پھر آپ کی منطق بگھارنے سے فائدہ کیا اور اذ لا یولد الحارث الا بن حارث سے اپنی علمیت کا رنگ جمانا اور حادث اور قدیم کا اس پر حاشیہ چڑھانا سراسر نادانی اور تحکم ہے..دیکھو ید اللہ فوق ایدیھم میں رسول کے ہاتھ کو خدا نے اپنا ہاتھ فرمایا اور یہ مجاز اور استعارہ ہے نہ کچھ اور، یا بقول آپ کے واقعی خدا کا بھی ہاتھ ہمارے جیسا ہے یا رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ خدا کا ہاتھ بن گیا تھا کیونکہ اگر مجاز اور استعارہ کے رنگ میں اس کو تسلیم نہ کیا جائے تو آپ کی منطق کے مطابق ہاتھ تو حادث چیز کا ہوتا۔ پھر خدا بھی حادث ہوا۔ اور اگر ایک ہاتھ ثابت ہوا، تو دوسرا ہاتھ خدا کا علی مرتضی علیہ السلام کا ہاتھ ہوگا۔ پھر باقی جسم سر اور گردن کا ہونا لامحالہ لابدی ہے اس کو حسین اور بی بی صاحب کے اعضاء ظاہری پر قیاس کرلو اور پنجتن پاک علیھم السلام سے مکمل خدا بنالو (دل ما شاد و چشم ما روشن)

مولانا صاحب اپنی منطق کے مطابق اس آیت کریمہ میں مشبہ مشبہ بہ کا عمل قائم کر کے ہم کو ذرہ سمجھا دیویں اور اس کی تفسیر کر کے معنی بتلاویں آپ کی عنایت ہوگی یاعلی انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی کیا جناب مولا علی المرتضی علیہ السلام خارج میں ہارون بن گئے تھے، یا ہارون سے ان کی تشابہ تامہ تھی۔

خاکسار نذر علی از مقام رستم۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالات قادیانی خلاف آیات آسمانی (۱۹۰۱ء)

اس کا دوسرا نام
غلام احمد قادیانی کے اصلی حالات (۱۹۰۱ء)

اس کا تیسرا نام
مختلف اعتقاد قادیانی (۱۹۰۲ء)

(جناب منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

احقر العباد بندہ اللہ دتا ولد میاں احمد یار، ساکن شہر جھنگ، حال ملازم نہر عبدالحکیم علاقہ ضلع ملتان، بخدمت تمام اہل اسلام عرض کرتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی اکثر کتابیں میرے پاس موجود ہیں اور اکثر اوقات میں ان کو پڑھتا ہوں۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۸۹۔۱۹۰) میں تحریر فرماتے ہیں:

مجھے کشفی طور سے اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ تیرھویں صدی کے پورا ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا، پہلے ہی سے تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی، اور وہ نام ہے
غلام احمد قادیانی۔
اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔

اے بھائیو! جس دن میں نے ازالہ اوہام میں مرقومہ بالا عبارت کو پڑھا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے بھی خداوند تعالی کی طرف یہ التجا کی کہ

اے میرے رب تو کاشف القلوب ہے اپنی خاص مہربانی سے میرے دل پر اعداد وحروف کے ذریعہ سے حق بات کو ظاہر کر دے۔

تو اسی دن مورخہ ۵۔اپریل ۱۹۰۱ء کو میرے دل پر الفاظ ذیل ظاہر ہوئے

بنیا (۴۵۳) ہے (۱۵) مسیح (۱۱۸) موعود (۱۲۶) اس کا (۸۲) تو (۴۰۶) والد (۴۱) موجود (۵۹)۔

کل اعداد ۱۳۰۰ھ

اور مورخہ ۲۳۔اپریل ۱۹۰۱ء کو میرے دل پر الفاظ ذیل القاء ہوئے:

غلام احمد قادیانی کو (۱۳۲۶) مسیح (۱۱۸) موعود (۱۲۶) کہنا (۷۶) بھی (۱۷) حق (۱۰۸)، نہیں (۱۱۵) ہے (۱۵)

کل اعداد: ۱۹۰۱ء

اور مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۹ھ کو میں نے ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۳ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۴۰۹) میں دیکھا جہاں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اس عاجز کا نام مسیح ابن مریم رکھ دیا اور اپنے الہام میں فرما دیا

جعلنا ك المسيح ابن مر يم۔

اے بھائیو! الہام مرقومہ بالا کے پڑھنے کے بعد میں نے پھر خداوند تعالی کی طرف التجا کی کہ

اے کاشف القلوب اپنی خاص مہربانی سے میرے دل پر ظاہر کر دے کہ قادیانی کا یہ الہام تیری طرف سے ہے یا نہیں۔

تو خداوند تعالی نے میرے دل پر جو کچھ القاء کیا نقل کرتا ہوں:

جس (۶۳) شخص کی (۱۰۲۰) والدہ (۴۶) بی بی (۲۴) مریم (۲۹۰) نہو (۶۱)۔کیا (۳۱)۔وہ (۱۱)۔ابن (۵۳)۔مریم (۲۹۰)۔ہوا، (۱۲)؟

کل اعداد: ۱۹۰۱

خدا (۶۰۵) نے (۶۰) قادیانی کو (۲۰۲) مسیح (۱۱۸) یا عیسی (۱۶۱) بھی (۱۷) نہیں (۱۱۵) کہا (۲۶) ہے (۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل اعداد: ۱۳۱۹

جس سے سن ہجری نکلتا ہے۔

میں نے پھر التجا کی کہ

اے میرے رب تو میرے دل پر ایسے الفاظ ڈال جو میرے سوال کا جواب بھی ہو اور جن کے اعداد ملانے سے سن عیسوی بھی پورا ہو۔ یعنی مطابق سن ہجری کے ہو۔

تو خداوند تعالی نے اپنی مہربانی سے میرے دل پر الفاظ ذیل القاء کر دیئے:

شیطانی الہام نے بھلا دیا ہوا،

کل عدد ۵۸۲ ہوئے۔

پس ۱۳۱۹ جمع ۵۸۲ کل عدد ۱۹۰۱ء بن گیا۔ یعنی سن عیسوی بھی پورا ہو گیا۔

پھر میں نے جعلناك المسيح ابن مريم کے عدد نکالے، تو کل ٦٦٦ ہوئے۔

پھر میں نے اللہ کی طرف التجاء کی تو میرے دل پر عبارت ذیل القاء ہوئی۔

تیس دجالوں سے بھی ہے۔،

عدد نکالے تو کل ٦٦٦ ہوئے۔ ذلك من فضل الله

میرا یہ دعوی ہرگز ہرگز نہیں کہ میں ملہم ہوں، لیکن اس بات سے بھی ہرگز ہرگز انکار نہیں ہے کہ جو کچھ خداوند تعالی نے اپنی مہربانی سے میرے دل پر القاء کیا ہے، وہ صحیح ہے۔ چنانچہ مورخہ یکم جولائی ۱۹۰۱ء کو میں نے خداوند تعالی کی طرف پھر التجا کی

کہ اے کاشف القلوب اگر قادیانی کے دعووں کی بنا تیری مرضی کے خلاف پر ہے تو اس کو کس واسطے ہلاک نہیں کرتا؟

تو جواب کے طور پر میرے دل میں ذیل عبارت القاء ہوئی:

اے انسان خداوند تعالی کا کوئی کام حکمت سے خالی نہیں ہوتا اور ہر ایک کام کی خدا کے نزدیک میعاد مقرر ہوتی ہے۔ اس کا ابتداء اور انتہا خدا کو معلوم ہوتا ہے۔

قادیانی جماعت کے باعث خدا ان لوگوں کا امتحان کر رہا ہے جو زبان سے کہتے تھے کہ ہم محقق ہیں ہم غیر مقلد ہیں، ہم راہ مستقیم پر ہیں، اور ہم قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حدیث کے موافق اور مطابق چلیں گے۔اور قرآن کی آیات اور صحیح حدیث کے خلاف اگر کسی کا قول یا فعل ہوگا ہرگز نہ مانیں گے۔ بے شک خدا کے نزدیک بھی سیدھا اور پکا راستہ یہی تھا۔خود قادیانی اوراس کے مرید بھی زبان سے یہی کہتے تھے کہ ہم قرآن اور صحیح حدیث کے موافق اور مطابق عمل کرتے رہیں گے،لیکن خدا پر ان کے دل کا حال پوشیدہ نہ تھا اور نہ اب ہے۔

قادیانی اپنے الہام کو اب آیات قرآنی اور احادیث پر مقدم خیال کرتا ہے اور اس کے مرید اس کے کہنے کے مطابق عمل کرتے ہیں۔جن آیات یا احادیث کے جس طرح قادیانی معنی کردیوے، وہی معنی وہ صحیح جانتے ہیں اور جس حدیث کو قادیانی غیر صحیح کہہ دے اس کو غیر صحیح مان لیتے ہیں۔

اگر کوئی شخص ان کو کہہ دے کہ ان آیات یا احادیث کے معنی علمائے سابقہ نے تو اس طرح سے نہیں کئے ہیں جس طرح اب تم کرتے ہو، جواب یہ دیتے ہیں کہ علمائے سابقہ نے ان آیات اور احادیث کے اصلی معنی کو نہیں سمجھا،لیکن اب غلام احمد قادیانی پر بذریعہ الہام یا کشف وہ معنی کھل گئے ہیں۔

یہ وہی لوگ ہیں جو زبان سے کہتے تھے کہ بجز قرآن وحدیث ہمارا کوئی امام نہیں ہے۔اب قادیانی کو اپنا امام بلکہ رسول بنالیا ہے حالانکہ اس کے تمام دعووں کی بناء خلاف آیات آسمانی ، الہام شیطانی پر ہے۔اے انسان تو میری توفیق سے لوگوں پر قادیانی کتابوں سے ظاہر کردے کہ قادیانی کے عقائد خداوند تعالی کی آیات کے بالکل خلاف ہیں۔ پہلے میری کلام سے آیات کو لکھ کر اور پھر قادیانی کی کتابوں سے اصل عبارت نقل کر، تاکہ جو شخص اس رسالہ کو پڑھے یا سنے اور پھر حق کی طرف رجوع نہ کرے تو آگاہ رہے کہ خدا تعالی شدید العذاب ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا باب: خداوندتعالی کی تعریف میں

قولہ تعالی:

لقد كفر الذين قا لوا ان الله هو المسيح ابن مر يم .قل فمن يملك من الله شيئاً ان اراد ان يهلك المسيح ابن مر يم و امه و من فى ا لا ر ض جميعاً و لله ملك السما وا ت و ا لا ر ج و ما بينهما و يخلق ما يشاء و الله على كل شيء قديے ر(الما ئدة :۱۷)

(ترجمہ: یقیناً وہ لوگ کافر ہوگئے جنہوں نے کہا کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے۔آپ ان سے کہہ دیجئے کہ اگر اللہ تعالی مسیح ابن مریم اور اسکی والدہ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کون ہے جو اللہ تعالی پر کچھ بھی اختیار رکھتا ہو۔آسمانوں اور زمین اور دونوں کے درمیان کا کل ملک اللہ ہی کا ہے وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے)

(اس آیت میں اللہ نے اپنی قدرت کاملہ اور ملکیت تامہ کا بیان فرمایا ہے۔مقصد عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح کا ردوابطال ہے۔حضرت مسیح کے عین اللہ ہونے کے قائل پہلے تو کچھ ہی لوگ تھے یعنی ایک ہی فرقہ۔یعقوبیہ،کا یہ عقیدہ تھا لیکن اب تقریباً تمام عیسائی الوہیت مسیح کے کسی نہ کسی انداز سے قائل ہیں۔اسی لئے مسیحیت میں اب عقیدہ تثلیث یا اقانیم ثلاثہ کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔بہرحال قرآن نے اس مقام پر تصریح کردی کہ کسی پیغمبر اور رسول کو الٰہی صفات سے متصف کردینا کفر صریح ہے۔صلاح الدین یوسف)

قولہ تعالی: ليس كمثله شيء و هو السميع البصير ۔(الشوری:۱۱)

(اس جیسی کوئی چیز نہیں اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے)(یعنی نہ ذات میں نہ صفات میں کوئی اس جیسا ہے۔پس وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے واحد اور بے نیاز۔صلاح الدین یوسف)

نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ سننے والا دیکھنے والا ہے۔

قولہ تعالی: و جعلوا له من عباده جز ء ا ان ا لا نسا ن لكفور مبين ۔ الزخرف: ۱۵)(اور انہوں نے اللہ کے بعض بندوں کو اس جا جزء ٹھہرا دیا یقیناً انسان کھلم کھلا ناشکرا ہے۔)

(عباد سے مراد فرشتے اور جزء سے مراد بیٹیاں یعنی فرشتے،جن کو مشرکین اللہ کی بیٹیاں قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر ان کی عبادت کرتے تھے۔ یوں وہ مخلوق کو اللہ تعالی کا شریک اور اس کا جزء مانتے تھے حالانکہ وہ ان چیزوں سے پاک ہے۔ بعض نے جزء سے یہاں نذر نیاز کے طور پر نکالے جانے والے وہ جانور مراد لئے ہیں جن کا ایک حصہ مشرکین اللہ کے نام پر اور ایک حصہ بتوں کے نام پر نکالا کرتے تھے جسکا ذکر سورہ الانعام آیت ۱۳۶ میں ہے۔ صلاح الدین یوسف)

قولہ تعالی انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول له کن فیکون۔

(سوائے اس کے نہیں کہ حکم اس کا جب چاہے پیدا کرنا، کسی چیز کا یہ کہ کہتا ہے واسطے اس کے ہو۔ پس ہو جاتا ہے)۔

قولہ تعالی: و الله یحکم لا معکب لحکمه۔

(اور اللہ تعالی حکم کرتا ہے نہیں کوئی موڑنے والا حکم اس کا)۔

اے بھائیو! خداوند تعالی اپنی تمام مخلوقات سے نرالا ہے یعنی کسی چیز کو اس کی ذات میں اور صفات میں ہرگز ہرگز شراکت نہیں ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور اس کے حکم کو کوئی نہیں موڑ سکتا۔

قادیانی کا اعتقاد خدا کی نسبت

فتح الاسلام صفحہ ۱۵ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۱) میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

خداوند تعالی نے ہمیشہ استعاروں سے کام لیا ہے اور طبع اور خاصیت اور استعداد کے لحاظ سے ایک نام دوسرے پر وارد کرتا ہے۔

جائے تعجب ہے کہ وہ خداوند جو قادر اور قہار اور غالب ہے بقول مرزا غلام احمد قادیانی ہمیشہ استعاروں سے کام لیتا ہو، باوجودیکہ اس کو کسی چیز کا ہرگز خوف بھی نہیں ہے۔ ایسی بات بعید از عقل ہے۔

توضیح المرام صفحہ ۲۱: (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۶۱)۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

اوپر کی طرف سے مراد وہ اعلی درجہ کی محبت قوی ایمان سے ملی ہوئی ہے جو اول بندہ کے دل میں بارادہ الہی پیدا ہو کر رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے اور پھر ان دونوں محبتوں کے ملنے سے جو درحقیقت نر اور مادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حکم رکھتی ہے ایک مستحکم رشتہ اور شدید مواصلت خالق اور مخلوق میں پیدا ہو کر الٰہی محبت کی چمکنے والی آگ سے جو مخلوق کی ہیزم مثال محبت کو پکڑ لیتی ہے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔

اس عبارت میں اہل انصاف کے لئے چند فقرے غور طلب ہیں:

۱۔ بندہ کی محبت رب قدیر کی محبت کو اپنی طرف کھینچتی ہے۔

۲۔ خدا تعالیٰ اور بندہ کی محبت درحقیقت نر اور مادہ کا حکم رکھتی ہے۔

۳۔ خداوند تعالیٰ اور بندہ کی محبت کے مل جانے سے ایک تیسری چیز پیدا ہوتی ہے جس کا نام روح القدس ہے۔

توضیح المرام صفحہ ۷۵ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۹۰) میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر، ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج، اور لا انتہاء عرض اور طول رکھتا ہے۔ اور تنیدوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔ یہ وہی اعضا ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے۔ جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی یا کلی کرے گا تو اس کی حرکت کے ساتھ اس کے اعضاء میں حرکت کا پیدا ہو جانا ایک لازمی امر ہوگا۔ اور وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا نہ کسی اور طرح سے۔،

مرزا قادیانی کی اس تحریر میں بھی چند فقرات غور طلب ہیں:

۱: خداوند تعالیٰ کے بے شمار ہاتھ اور بے شمار پیر ہیں۔

۲: خداوند تعالیٰ عرض اور طول رکھتا ہے۔

۳: خداوند تعالیٰ کی تندوے جانور کی طرح تاریں بھی ہیں۔

۴۔ خداوند تعالیٰ اپنے تمام ارادوں کو انہی اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا، نہ کسی اور طرح سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا اس خداوند تعالی کی نسبت جو مثل اور مانند سے پاک ہے، اور جو بلا اسباب کن کہنے سے جو چاہے پیدا کر سکتا ہے، اور اپنے تمام ارادوں کو بغیر کسی ذریعہ کے طرفۃ العین میں ظہور میں لاسکتا ہے، یہ تحریر کرنا کہ وہ اپنے تمام ارادوں کو انہیں اعضاء کے ذریعہ سے ظہور میں لائے گا نہ کسی اور طرح سے، انما امرہ اذا ارا د شیئا ان یقول له کن فیکون کے خلاف ہے۔

توضیح المرام صفحہ ۷۶ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۹۰) میں مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارت یوں ہے:

پس درحقیقت یہی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ یہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضاء کے واقعہ ہے اور اسی وجہ سے وہ قیوم العالمین کہلاتا ہے کیونکہ جیسی جان اپنے بدن کی قیوم ہوتی ہے ایسا ہی وہ تمام مخلوقات کا قیوم ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو نظام عالم بگڑ جاتا۔

ف: مرزا قادیانی کی اس عبارت سے صاف طور پر ظاہر ہو رہا ہے کہ درحقیقت یہ بالکل سچ ہے کہ یہ تمام عالم اس وجود اعظم کے لئے بطور اعضاء کے واقع ہے آیت لیس کمثله شیء۔ اور نیز آیت و جعلوا له من عباده جزء ان الا نسان لکفور مبین کے صاف خلاف ہے۔

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

براہین احمدیہ میں خدا نے مجھے کہا:

انت منّی بمنزلة توحیدی و تفریدی۔

یعنی تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔

اس الہام سے ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی توحید اور تفرید کا مرتبہ تو رکھتے تھے لیکن پورا خدا ہونے کے واسطے ابھی کچھ دیر ہوگی (دیکھو اس باب کے اخیر عبارت کو جو مرزا قادیانی نے ۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء کو تحریر کیا وہاں نقل موجود ہے خدا سے برابر ہونے کا دعوی کر دیا) معاذ اللہ عاجز انسان ہو کر ایسا دعوی کرنا فرعونیت نہیں تو اور کیا ہے۔

ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۷ (قادیانی خزائن ج ۱۱ ص ۳۰۱) میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے یہ الہام ہوا: انّ اللّٰہ معک انّ اللّٰہ یقو م این ما قمت ۔
یعنی تیرا خدا تیرے ساتھ ہے۔ خدا وہیں کھڑا ہوتا ہے جہاں تو کھڑا ہو۔
بے جا فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔ آپ ہی مدعی اور آپ ہی گواہ۔ کیا عمدہ ثبوت ہے
دیکھو اخبار الحکم نمبر ۸ ج ۵ ۔ ۳ مارچ ۱۹۰۰ء ص ۱۴ ۔ میں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی،
مرزا غلام احمد قادیانی سے روایت کرتے ہیں:

ایک روز کا سر الصلیب فرماتے تھے، اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ کس قدر جوش مجھے نصرانی مذہب کے استیصال (بیخ کنی) کیلئے ہے۔
پس اس کو ان لفظوں میں ادا کر سکتا ہوں کہ مجھے اس اعتقاد کی تباہی کے لئے اتنا جوش ہے کہ جتنا خود خدا کو۔ (مرزا قادیانی کا مذہب عجیب ہے۔ تحفہ قیصریہ ص ۱۴

خزائن ج ۱۲ ص ۲۶۶ میں لکھتے ہیں:

اے قیصرہ ملکہ معظّمہ ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں اور ہماری روحیں تیرے اقبال اور سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں۔ ،

کجا عیسویت کی بیخ کنی اور کجا دعا)

سبحان اللہ ! کیا عجیب مرزا قادیانی کا یہ فقرہ ہے کہ نصاریٰ مذہب کی تباہی کے لئے اس خداوند قادر اور قہار کو بھی جو طرفۃ العین میں تمام جہان کو ہلاک کر سکتا ہے بقول مرزا قادیانی نصاری مذہب کی بیخ کنی کے لئے مرزا قادیانی کے مساوی جوش ہو ۔شرم شرم شرم ! ایسے اعتقاد پر۔

نیز دیکھو (اخبار الحکم نمبر ۵ ج ۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء ص ۱۲) میں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی لکھتا ہے:

ہاں رب محمد نے احمد قادیانی پر وہ تجلی ظاہر کی کہ وہ خدا جو دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہو چکا تھا، وہ خدا جس کی کرسی پر ایک عورت کے بچے کو ظلم وزور کی راہ سے بٹھایا گیا، مردوں میں سونے والے کو جس کی صفات سے متصف قرار دیا گیا، اس نے غلام احمد قادیانی کے وجود میں اپنی چمکار دکھائی وہ اس روشنی سے منور ہو کر میدان میں نکلا اور اس نے دنیا کو پکار کر کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آں خدائے کہ از و اہل جہاں بے خبر اند
برہمن جلوہ ہنود است اگر اہلی بپذیر

اس نے چلا چلا کر خواب گراں میں سونے والوں کو جگایا اور بتایا کہ میں نے ایک بیش قیمت ہیرا پایا ہے، اور وہ ہیرا خدا ہے۔ اب اس وقت اسی رنگ میں اس نے للکار کر کہا کہ

ان کنتم تحبّو ن الله فا تّبعو نی یحببکم الله و یغفر لکم ذنوبکم یعنی میری اطاعت کرو، محبوب الٰہی بن جاؤ گے۔ گناہ سوز فطرت تمہیں دی جائے گی احمد کی اطاعت اور محمد کی اطاعت ایک ہی ہے اس وقت اسم احمد کی تجلی ہو رہی ہے۔

اس عبارت میں اہل انصاف کے لئے چند امور غور طلب ہیں:

۱۔ خدا دنیا کی نظروں سے پوشیدہ ہو چکا تھا۔

۲۔ وہ خدا جو علی کل شیء قدیر ہے آدمیوں نے ظلم اور زور کی راہ سے اس کی کرسی پر ایک عورت کے بچے کو بٹھا دیا۔

۳۔ خدا نے اپنی چمکار غلام احمد کے وجود میں دکھائی

۴۔ غلام احمد نے ایک بیش قیمت ہیرا پایا۔ وہ ہیرا خدا ہے۔

۵۔ بقول عبدالکریم سیالکوٹی اگر کوئی شخص خدا کا دوست بننا چاہے تو مرزا غلام احمد کی اطاعت کرے۔

۶۔ غلام احمد اور محمد ﷺ کی اطاعت ایک ہی ہے۔

۷۔ اس وقت اسم احمد کی تجلی ہو رہی ہے۔

بے جا تعریف اور نکما فخر تو یسا ہی ہو، اور اپنے کہنے کی آپ ہی تصدیق کرنا کیا عمدہ ثبوت ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو غلط فہمی سے بچاوے آمین ثم آمین و لعنة الله علی الکا ذبین

ایک اور عجیب حال سنو اور توبہ کرو۔ دیکھو دافع البلاء مورخہ ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸ (قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۲۲۸) میں مرزا قادیانی اپنے عربی الہام کا ترجمہ کرتے ہیں۔ اصل عبارت نقل کرتا ہوں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دن خدا کی مدد اور فتح کے ہوں گے۔ میں نے تجھ سے ایک خرید وفروخت کی ہے۔یعنی ایک چیز میری تھی جس کا تو مالک بنایا گیا، اور ایک چیز تیری تھی جس کا میں مالک بن گیا۔تو بھی اس خرید وفروخت کا اقرار کر اور کہہ دے کہ خدا نے مجھ سے خرید وفروخت کی (اصل عبارت جو رسالہ میں درج ہے انت منی بمنزلة اولادی انت منی و انا منك) تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد، تو مجھ میں سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں (اس شخص کے قول وفعل کا کوئی اعتبار نہیں کہیں خدا بنتا ہے کہیں خدا کا باپ اور کہیں خدا کا بیٹا معاذ اللہ)

اس عبارت سے بقول مرزا غلام احمد قادیانی چند امور ثابت ہیں:

ا، مرزا قادیانی کے پاس کوئی ایسی چیز تھی جس کا خدا مالک نہ تھا۔ یا وہ چیز خدا کے پاس نہ تھی۔اس واسطے مرزا قادیانی سے تبادلہ کیا۔

۲۔خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ اولاد۔

۳۔خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں۔

اہل انصاف غور فرمائیں کہ ان سے زیادہ اور کیا کلمات کفر ہوں گے۔ دیکھو قرآن مجید میں تو لم یلد و لم یولد موجود ہے

اور و لم یتخذ ولدا بھی موجود ہے۔

اور لله ما فی السماوات و الارض بھی موجود ہے۔

اور یا ایّها النّاس انتم الفقراء الی اللّٰه و الله هو الغنی الحمید (اے لوگو! تم محتاج ہو طرف اللہ کے اور اللہ وہ ہے بے احتیاج، تعریف کیا گیا) موجود ہے۔

تاہم مرزا قادیانی کا ہی حوصلہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی نسبت یہ تحریر کرنا کہ مجھ سے خدا نے تبادلہ کیا جس چیز کا وہ پہلے مالک نہ تھا۔

اللہ اپنے فضل وکرم سے تمام مسلمانوں کو ایسے شخص کے شر سے بچاوے

دوسرا باب: خدا کی اولاد ہے، نہ جورو

و قل الحمد لله الذی لم یتخذ ولداً و لم یکن له شریك فی الملك و لم یکن له ولیّ من الذلّ و کبره تکبیراً (الاسراء: ۱۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ کہہ دیجئے کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں جو نہ اولاد رکھتا ہے، نہ اپنی بادشاہت میں کسی کو شریک وساجھی رکھتا ہے، اور نہ وہ کمزور ہے کہ اسے کسی حمایتی کی ضرورت ہو، اور تو اس کی پوری پوری بڑائی بیان کرتا رہ)

الذی له ملك السما وا ت و ا لا ر ض و لم یتّخذ ولداً و لم یکن له شر یك فی الملك و خلق کل شیء فقدره تقدیرا ۔ (الفرقان:۲)

(اسی اللہ کی سلطنت ہے آسمانوں اور زمین کی، اور وہ کوئی اولاد نہیں رکھتا، نہ اس کی سلطنت میں کوئی اس کا ساجھی ہے اور ہر چیز کو اس نے پیدا کر کے ایک مناسب اندازہ ٹھہرا دیا ہے)

و لا تقو لوا ثلا ثة انتهوا خیر ا لکم انما الله اله وا حد سبحانه ان یکو ن له و لد ۔ اور مت کہو تین ہیں ۔ باز رہو بہتر ہوگا واسطے تمہارے سوا اس کے نہیں معبود اکیلا ہے پاکی ہے اس کو اس سے کہ ہووے واسطے اس کے اولاد

لقد کفر الذین قا لوا انّ الله ثا لث ثلا ثة، و ما من اله ا لا اله واحد، و ان لم ینتهوا عما یقو لو ن لیمسّنّ الذین کفروا منهم عذا ب الیم ۔ (المائدۃ:۷۳) (ترجمہ: وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنہوں نے کہا اللہ تین میں کا تیسرا ہے ۔ دراصل سوا اللہ تعالی کے کوئی معبود نہیں ۔ اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے، انہیں الم ناک عذاب ضرور پہنچے گا)

(یہ عیساؤں کے دوسرے فرقے کا ذکر ہے جو تین خداؤں کا قائل ہے جن کو وہ اقانیم ثلاثہ کہتے ہیں ۔ انکی تعبیر وتشریح میں اگر چہ خود ان کے مابین اختلاف ہے تاہم صحیح بات یہی ہے کہ اللہ کے ساتھ، انہوں نے حضرت عیسی اور ان کی والدہ حضرت مریم کو بھی الہ (معبود) قرار دے لیا ہے جیسا کہ قرآن نے صرحت کی ہے اللہ تعالی قیامت والے دن حضرت عیسی سے پوچھے گا ء أنت قلت للناس اتّخذو نی و امّی الهین من دو ن الله ۔ المائدۃ:۱۱۶ ۔ کیا تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنا لینا ۔

اس سے معلوم ہوا کہ عیسی اور مریم ان دونوں کو عیسائیوں نے الہ بنایا ۔ اور اللہ تیسرا الہ ہوا، جو ثالث ثلاثہ تین میں کا تیسرا کہلایا ۔)

و قا لوا اتّخذ الرّ حمن و لدا ۔ لقد جئتم شیئاً اداً ۔ تکاد السماوات یتفطّر ن منه و تنشق الا ر ض و تخرّ الجبا ل هدا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دعوا للرحمن ولدا ۔(مریم:۸۸۔۹۱) (ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے۔ یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو۔قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے)

ان آیات سے چند امور صاف طور پر ظاہر ہیں:

۱۔اللہ تعالی نے کسی کو بیٹا نہیں پکڑا ہے۔

۲۔اللہ تعالی کا کوئی اس کے ملک میں شریک نہیں ہے۔

۳۔اللہ تعالی نے تین کہنے سے لوگوں کو منع کیا۔

۴۔اللہ تعالی اکیلا معبود ہے۔

۵۔اللہ تعالی اس بات سے بھی پاک ہے کہ اس کے لئے اولاد ہو۔

۶۔وہ لوگ کافر ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ اللہ تیسرا ہے تین میں کا۔

۷۔جو لوگ تین کہنے سے باز نہ آویں گے، تو ان کافروں کو دردناک عذاب ہوگا۔

۸۔جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ پکڑی ہے رحمٰن نے اولاد، یہ ایسا کلمہ ہے کہ اس کے سننے سے نزدیک ہے کہ پھٹ جاویں آسمان اور زمین شق ہو جاوے اور پہاڑ گر پڑیں کانپ کر۔

قادیانی خود کو بطور استعارہ ابن اللہ کہتا ہے

اور توضیح مرام صفحہ ۲۲ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس مقام اور اس مرتبہ کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جا نہیں ہے کہ کہ خدا تعالی کی محبت سے بھری ہوئی روح اس انسانی روح کو جو بارادہ الہی اب محبت سے بھر گئی ہے ایک نیا تولد بخشتی ہے۔اسی وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالی کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہوتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ ان دونوں کے لئے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ سمجھ لیا ہے۔

اس جگہ مرزا صاحب قادیانی نے نصاری کی تقلید کی ہے یعنی ان کے ہم اعتقاد ہوئے ہیں دیکھو خط اول یوحنا باب ۷ آیت ۷۔

تین ہیں جو آسمان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور کلام اور روح القدس۔ یہ تینوں ایک ہیں۔

جیسے نصاری محبت کے ذریعہ سے خدا کے فرزند ہونے دعوے دار ہوئے ہیں ویسے ہی مرزا قادیانی بھی ہیں۔اگر کچھ فرق ہے،تو صرف چال بدلنے کا ہے۔ ورنہ دعوی دونوں کا ایک ہی ہے کہ ہم محبت کے باعث خدا کے فرزند ہیں۔

توضیح المرام صفحہ ۲۷ میں مرزا صاحب قادیانی تحریر کرتے ہیں کہ:

مسیح اور اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی یہاں بطور استعارہ ابنیت کے مدعی ہوئے ہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۹ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

مثالی صورت کے طور پر یہی عیسی بن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے پھر اگر ابن مریم نہیں تو کون ہے۔

اس جگہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بغیر باپ کے پیدا ہونا خود تسلیم کیا ہے اور اپنی کتابوں میں اکثر جگہ لکھتے ہیں کہ میرے والد کا نام مرزا غلام مرتضی ہے۔، پھر بغیر باپ کے پیدا ہونے کا مدعی ہونا بعید از عقل ہے۔

ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۴ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پھر جب انسانیت پر فنا طاری ہونے کے وقت میں ایک ایسے ہی انسان کی ضرورت تھی جس کا محض خدا تعالی کے ہاتھ سے تولد ہوتا جس کا آسمان پر ابن مریم نام ہے تو کیوں خدا تعالی کی قادریت اس ابن مریم کے پیدا کرنے سے مجبور رہ سکتی۔ سو اس نے محض اپنے فضل سے بغیر وسیلہ کے زمینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والد کے اس ابن مریم کو روحانی پیدائش اور روحانی زندگی بخشی ۔ جیسا کہ اس نے خود اس کو الہام میں فرمایا:

ثم ا حیینا ک بعد ما اهلکنا القرو ن ا لا و لی و جعلنا المسیح ابن مر یم

اس جگہ مرزا قادیان نے صاف طور پر لکھا ہے کہ خدا نے مجھے بغیر وسیلہ کسی زمینی والد کے پیدا کیا۔ اور پھر اپنے آپ کو ابن مریم بھی تسلیم کیا ہے۔

مرزا قادیانی کا زمینی والد سے انکار کرنا، یہ صاف ظاہر کر رہا ہے کہ اس کی پیدائش کا ذریعہ انسانی نطفہ سے نہیں ہے۔ مگر جائے تعجب ہے کہ اکثر جگہ اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کہ میرے والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ ہے۔ ایسا لکھنا کیا معنی رکھتا ہے؟ اور نیز میں نے معتبر لوگوں سے سنا ہے کہ مرزا قادیانی کی والدہ صاحبہ کا نام بھی مریم نہیں ہے۔ پھر مریم کا بیٹا کہلانا بھی خلاف قرآن مجید ہے۔ قولہ تعالی:

الذین یظا هرون منکم من نسا ئکم مّا هنّ امّها تهم ۔ان امهاتهم ا لا الی و لد نهم ۔ (المجادلۃ:۲) (تم میں سے جو لوگ اپنی بیویوں سے ظہار کرتے ہیں (یعنی انہیں ماں کہہ بیٹھتے ہیں) وہ دراصل ان کی مائیں نہیں بن جاتیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن کے بطن سے وہ پیدا ہوئے)

یعنی نہیں مائیں ان کی جنہوں نے جنا ہے ان کو۔

اگر یہاں یہ سوال ہو کہ انبیاء علیهم السلا م کی عورتیں مومنوں کی مائیں ہیں تو جواب یہ ہے کہ اگرچہ تمام انبیاء کرام کی عورتیں بلحاظ ادب تمام مسلمانوں کی مائیں ہیں، لیکن جو حکم قرآن دیتا ہے وہ یہ ہے قولہ تعالی:

و ازاوا جه امها تهم ۔ یعنی محمد ﷺ کی عورتیں تمہاری مائیں ہیں

اور جائے تعجب تو یہ امر ہے کہ زمینی والد سے تو صاف انکار اور مریم کے بیٹا کہلانے کے اور خدا کو باپ کہنے کے بھی مدعی ہیں ۔ اس جگہ بھی مرزا قادیانی نے نصاریٰ کی تقلید کی ہے ۔ دیکھو انجیل متی باب ۲۳ آیت ۹ ۔

کسی کو اپنا باپ زمین پر مت کہو کیونکہ ایک تمہارا باپ ہے جو آسمان پر ہے،

چنانچہ قرآن مجید میں ان کے اسی قول کی حکایت موجود ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحن ابناء الله یعنی ہم اللہ کے بیٹے ہیں

اخبار الحکم نمبر۴۴ ج ۴ص ۶ مورخہ ۱۰دسمبر ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

خدا نے ۴ دسمبر ۱۹۰۰ء کو مجھے یہ الہام کیا: انت منی بمنزلة اولادی

اس جگہ مرزا غلام احمد قادیانی صاف طور پر خدا کے بیٹا ہونے کے مدعی ہوئے ہیں۔ اگر یہ سوال ہو کہ خدا نے بذریعہ الہام مرزا قادیانی کو کہا ہے، تو جواب دو طرح پر ہے:

اول یہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا الہام ایسا ہے جیسا کوئی اپنے دعوی کا آپ ہی گواہ بن جائے۔

دوسرا کوئی عقل مند مسلمان مرزا غلام احمد قادیانی کے ایسے الہام کو جو خلاف آیات قرآن مجید ہوگا ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کرے گا۔ بلکہ اس کو شیطانی یا بناوٹی ضرور خیال کرے گا دیکھو اللہ تعالی تو قرآن شریف میں فرماوے:

لم یلد و لم یو لد و لم یکن له کفوا احد

اور نیز فرماوے: لم یتخذ ولداً

اور نیز فرماویں: لا تقو لوا ثلا ثة؛

اور نیز فرماویں

لقد کفر الذین قا لوا ان الله ثا لث ثلا ثه

(یعنی البتہ کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیق اللہ تیسرا ہے تین میں کا)۔

نیز فرماویں:

و قا لوا اتّخذ الرّ حمن و لدا۔ لقد جئتم شیئاً اداً۔ تکاد السماوات یتفطّر ن منه و تنشق الا ر ض و تخرّ الجبا ل هدا۔ ان دعوا للر حمن و لدا۔ (مریم: ۸۸-۹۱)

(ان کا قول تو یہ ہے کہ اللہ رحمٰن نے بھی اولاد اختیار کی ہے۔ یقیناً تم بہت بری اور بھاری چیز لائے ہو۔ قریب ہے کہ اس قول کی وجہ سے آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جائے اور پہاڑ ریزے ریزے ہو جائیں کہ وہ رحمان کی اولاد ثابت کرنے بیٹھے)

خداوند تعالی تو ایسا بیان فرماویں جیسا کہ اوپر تحریر کیا گیا اور بقول مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی وہی خداتع لی، مرزا قادیانی کو یہ الہام کرے:

انت منی بمنزلة اولادی

یہ بات بعید از عقل ہے بلکہ جو شخص مرزا قادیانی کے اس الہام کو سچا جانے، وہ شخص قرآن شریف پر ہرگز ایمان نہیں لایا ہے۔

دیکھو مدعی بھول گیا اور ہار گیا۔ خدا نے حق ظاہر کر دیا

فتح مسیح صفحہ ۴۳ (قادیانی خزائن ج ۹ ص ۴۴۳) میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

یہ بات خود غلط ہے کہ خدا کو باپ قرار دیا جائے اور اس سے زیادہ تر نادان اور بے ادب کون ہوگا کہ باپ کا لفظ خدا تعالی پر اطلاق کرے۔

افسوس تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا پہلا لکھا ہوا یاد نہیں رہتا۔ اس باب میں جو کچھ مرزا قادیانی کی کتابوں سے اصل عبارت معہ پتہ نقل کر چکا ہوں، اہل انصاف پر ہرگز پوشیدہ نہیں رہا ہوگا۔

اور اگر یہ سوال ہو کہ مرزا قادیانی نے یہاں ایسا کیوں لکھا، تو جواب یہ ہے کہ پادری فتح مسیح کو جواب کے طور پر یہ لکھا، چنانچہ اسی رسالہ فتح مسیح (قادیانی خزائن ج ۹ ص ۴۴۱) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اگر کہو کہ انجیل نے یہ سکھلا کر کہ خدا کو باپ کہو محبت ذاتی کی طرف اشارہ کیا تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ خیال سراسر غلط ہے۔

مرزا قادیانی کا عجیب حال ہے۔ توضیح مرام صفحہ ۲۲ میں لکھتے ہیں:

اس وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح کو خدا تعالی کی روح سے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہو جاتا ہے۔

اور توضیح المرام صفحہ ۲۷ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۶۴) میں یہ لکھا ہے:

اس عاجز کا مقام ایسا ہے کہ اس کو استعارہ کے طور پر ابنیت کے لفظ سے تعبیر کر سکتے ہیں۔

آخر ماہ دسمبر ۱۹۰۰ء میں اخبار الحکم میں یہ الہام لکھ دیا کہ خدا نے مجھے کہا ہے انت منی بمنزلة اولادی اور فتح المسیح میں لکھ دیا کہ جو شخص باپ کا لفظ خدا تعالی پر اطلاق کرے وہ نادان اور بے ادب ہے۔ شرم شرم شرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے پروردگار! جہاں اپنے فضل سے ہم سب مسلمانوں کو کج فہمی سے بچا اور ایسے شخص کے شر سے اور لوگوں کو بھی نجات دے جو اس کے دام میں آ گئے ہیں۔ آمین

تیسرا باب: ختم نبوت کے ثبوت میں

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین و کان الله بکل شیء علیما ۔(الاحزاب:۴۰)۔

(لوگو) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ محمد (ﷺ) نہیں لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے اور اللہ تعالی ہر چیز کا (بخوبی) جاننے والا ہے)

(اسلئے وہ زید بن حارثہؓ کے بھی باپ نہیں ہیں، جس پر انہیں مورد طعن بنایا جا سکے کہ انہوں نے اپنی بہو سے نکاح کیوں کر لیا؟ بلکہ ایک زیدؓ ہی کیا، وہ تو کسی بھی مرد کے باپ نہیں ہیں کیونکہ زیدؓ تو حارثہ کے بیٹے تھے، آپ ﷺ نے تو انہیں منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اور جاہلی دستور کے مطابق انہیں زید بن محمد کہا جاتا تھا حقیقتاً وہ آپ ﷺ کے سلبی بیٹے نہیں تھے اسی لئے ادعوھم لآبائھم کے نزول کے بعد انہیں زید بن حارثہ ہی کہا جاتا تھا۔ علاوہ ازیں حضرت خدیجہؓ سے آپ ﷺ کے تین بیٹے قاسم، طاہر، طیب ہوئے اور ایک ابراہیم بچہ ماریہ قبطیہؓ کے بطن ہوا لیکن یہ سب کے سب بچپن میں ہی فوت ہو گئے، ان میں سے کوئی بھی عمر رجولیت کو نہیں پہنچا۔ بنا بریں آپ ﷺ کی صلبی اولاد میں سے بھی کوئی مرد نہیں بنا کہ جسکے آپ باپ ہوں (ابن کثیر) خاتم مہر کو کہتے ہیں اور مہر آخری عمل ہی کو کہا جاتا ہے یعنی آپ ﷺ پر نبوت و رسالت کا خاتمہ کر دیا گیا۔ آپ ﷺ کے بعد جو بھی نبوت کا دعوی کرے گا وہ نبی نہیں، کذاب و دجال ہوگا۔ احادیث میں اس مضمون کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے اور اسپر پوری امت کا اجماع و اتفاق ہے۔ قیامت کے قریب حضرت عیسی کا نزول ہوگا جو صحیح اور متواتر روایات سے ثابت ہے، تو وہ نبی کی حیثیت سے نہیں آئیں گے بلکہ نبی ﷺ کے امتی بن کر آئیں گے اس لئے ان کا نزول عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں)

قادیانی نبوت اور وحی کا مدعی ہے

ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۳ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۸۶) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول مرزا قادیانی براہین احمد یہ خدا کی کتاب ہوئی اور اس میں خدا نے مرزا قادیانی کو کہا کہ تو امتی بھی ہے اور نبی بھی۔

یہ کیا عمدہ ثبوت ہے کہ اپنے قول کی آپ ہی تصدیق کر دی۔ مگر افسوس ہے ایسے شخص کی عقل پر کہ اپنے دعوی کی آپ ہی مرزا قادیانی تکذیب کرتے ہیں۔ دیکھو مدعی بھول گیا اور ہار گیا اور خدا نے حق ظاہر کر دیا۔

آسمانی فیصلہ خزائن ج ۴ صفحہ ۳۱۳ میں لکھتے ہیں:

میں نبوت کا مدعی نہیں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں

برخلاف اس تحریر کے پھر بھی مرزا قادیانی نبوت کے کھلے طور پر مدعی ہیں جیسا دافع البلاء صفحہ ۷ میں مورخہ ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۲ء کو لکھتے ہیں:

خدا نے مجھے کہا ہے کہ میرے رسول کو میرے پاس کچھ خوف اور غم نہیں۔ میں نگاہ رکھنے والا ہوں۔ میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا۔،

اور اسی رسالہ کے صفحہ ۱۰ میں مرزا صاحب تحریر کرتے ہیں:

خدا قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور تمام امتیوں کے لئے نشان ہے۔

کیا اب بھی کوئی مرزائی یہ کہہ سکتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت کے مدعی نہیں ہے اور بقول خود دائرہ اسلام سے خارج نہیں ہیں۔

پھر ازالہ اوہام صفحہ ۱۶۲ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

هو الّذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله انا انز لنا ہ قر یباً من القا د یا ن ۔ یہ پیشین گوئی ہے جو پہلے سے قرآن مجید میں انہیں دنوں کے لئے لکھی گئی ہے

اس جگہ مرزا غلام احمد قادیانی بشہادت قرآن، رسول اور ہادی ہونے کے مدعی ہوئے ہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۴۶۳) میں لکھتے ہیں:

اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور عیسی اور احمد اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی طرف اشارہ ہے
مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه ا حمد۔
مگر ہمارے حضرت نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔یعنی جامع جلال اور جمال ہیں۔لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشین گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا۔

اس جگہ مرزا غلام احمد قادیانی کھلے طور پر مبشر رسول ہونے کے جس کا نام احمد ہے اب بھی مدعی ہوئے۔مگر افسوس کہ مرزا قادیانی کو اپنا پہلا لکھا ہوا بھول جاتا ہے،چنانچہ اخبار الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء میں لکھتے ہیں:

غرض اس قسم کے بہت وجوہ ہیں جن سے آپ کا نام محمد رکھا گیا۔پھر آپ کا ایک اور نام بھی رکھا گیا وہ احمد ہے۔چنانچہ حضرت مسیح نے اسی نام کی پیش گوئی کی تھی مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه ا حمد

امام الزمان ایسا ہی ہو جس کو اپنا پہلا لکھا ہوا یاد نہ رہے۔

نیز ازالہ اوہام صفحہ ۸۵۵ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اور جو الہام آج تک اس بارہ میں ہوئے ہیں وہ یہ ہیں:

اذا عز مت فتو کل علی الله و اصنع الفلك باعيننا و وحينا الذين يبا يعو نك انما يبا يعو ن الله يد الله فوق ايديهم
یعنی جب تو نے اس خدمت کے لئے قصد کر لیا تو خدا پر بھروسہ کر اور یہ کشتی ہماری آنکھوں کے سامنے اور ہماری وحی سے بنا جو لوگ تجھ سے بیعت کریں گے وہ تجھ سے نہیں بلکہ خدا سے بیعت کریں گے خدا کا ہاتھ ہو گا جو ان کے ہاتھ پر ہو گا۔

اہل انصاف غور کریں۔یہ صاف طور پر نبوت اور وحی کا دعوی نہیں تو اور کیا ہے؟لعنت الله علی الکا ذبین

آسمانی فیصلہ ٹائٹل بار اول (قادیانی خزائن ج ۴ ص ۳۰۹) کے شروع ہی کے ورق پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

یا حسرة علی العباد ما یأتیهم من رسو ل ا لا کا نوا به یستهزؤون ۔اے حسرت بندوں پر ایسا کوئی رسول ان کے پاس نہ آیا جس سے انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ٹھٹھا نہ کیا ہو۔

اس جگہ رسول ہونے کا کھلا دعویٰ نہیں تو اور کیا ہے؟

اور رسالہ ضرورۃ الامام صفحہ ۲۴ (قادیانی خزائن ج ۱۳ ص ۴۹۵) میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

امام الزمان میں ہوں اور یاد رہے کہ امام الزمان کے لفظ میں نبی، رسول، محدث، مجدد، سب داخل ہیں۔

اہل انصاف غور کریں یہ نبی اور رسول ہونے کا کھلے طور پر دعویٰ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ اب بھی کوئی مرزائی انکار کرسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت کے مدعی نہیں ہیں۔

توضیح المرام صفحہ ۱۸ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۶۰) میں مرزا تحریر کرتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ یہ عاجز خدا تعالیٰ کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں ہوتی مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے۔ کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں اور رسولوں اور نبیوں کی وحی کی طرح اس کی وحی کو بھی دخل شیطانی سے منزہ کیا جاتا ہے اور مغز شریعت اس پر کھولا جاتا ہے اور بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہو کر آتا ہے اور انبیاء کی طرح اس پر فرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے اس سے انکار کرنے والا ایک حد تک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے اور نبوت کے معنی بجائے اس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔

اہل انصاف کے لئے اس عبارت بالا سے چند فقرات غور طلب ہیں جن سے مرزا قادیانی کا مدعی نبوت ہونا صاف ظاہر ہو رہا ہے۔

۱۔ یہ عاجز اس امت کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے محدث ہو کر آیا ہے۔

۲۔ محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔

۳۔ وہ خدا سے ہم کلام ہونے کا شرف رکھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔امورغیبیہ اس پرظاہر کئے جاتے ہیں
۵۔رسولوں اورنبیوں کی وحی کیطرح اسکی وحی کوبھی دخل شیطانی سے منزہ کیا جاتا ہے۔
۶۔مغزشریعت اس پرکھولا جاتا ہے۔
۷۔بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آتا ہے۔
۸۔اس پرفرض ہوتا ہے کہ اپنے تئیں بآواز بلند ظاہر کرے۔
۹۔اس سے انکار کرنے والا ایک حدتک مستوجب سزا ٹھہرتا ہے۔
۱۰۔نبوت کے معنی بجزاس کے اور کچھ نہیں کہ امور متذکرہ بالا اس میں پائے جائیں۔

کیا اب بھی کوئی مرزائی جس کوطرف داری کا خیال نہ ہو، اورحق بات پر چلنا منظور ہو، اور خدا کا خوف دل میں ہوانکار کرسکتا ہے کہ مرزا قادیانی نبوت اور وحی کے مدعی نہیں ہیں۔ کیونکہ بعینہ انبیاء کی طرح مامور ہوکر آنا اور رسولوں کی وحی کی طرح اپنی وحی کو دخل شیطانی سے منزہ سمجھنا یعنی مرزا قادیانی کا اپنی نسبت تحریر کرنا صاف ظاہر کررہا ہے کہ نبوت اور وحی کے کھلے طور پر مدعی ہیں خدا سے ڈرکر تعصب اور طرف داری چھوڑکرحق کی جانب رجوع کرو۔

الحکم نمبر۲۳ جلد۴ مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۰ء میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

> خدا تعالی کی کلام میں مجھ سے یہ محاورہ نہیں ہے مجھ کوحضرت خداوندکریم محض اپنے فضل سے صدیق کے لفظ سے یاد کرتا ہے اور نیز دوسرے لفظوں سے جن کے سننے کی آپ کو برداشت نہیں ہوگی اورحضرت خداوندکریم نے مجھ کو اس خطاب سے معزز فرماکر انی فضلتك علی العالمین قل ارسلت الیکم جمیعا۔ یہ بات بخوبی کھول دی کہ اس ناکارہ کوتمام عالمین یعنی زمین کے باشندوں پرفضیلت بخشی گئی ہے۔

ایسا ہی ہے جیسا کہ کوئی شخص اپنے دعوی پر آپ ہی گواہی دے اور پھر لکھنا بھی کہ خدانے مجھے کہا ہے قل ارسلت الیکم جمیعا نبوت کا دعوی نہیں تو اور کیا ہے؟

اخبار الحکم ج۴ نمبر۴۱ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۴ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

> میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔ مجھے ایک سماوی مانو۔ پھر یہ سارے جھگڑے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑی ہوئی ہیں ایک دم میں طے ہو سکتی ہیں جو خدا کی طرف سے مامور ہو کر حکم بن کر آیا ہے۔ جو معنی قرآن شریف کے وہ کرے گا وہی صحیح ہونگے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا وہی صحیح ہوگی۔

اس جگہ مرزا غلام احمد نے اپنی تعریف کرنے میں چند باتوں پر فخر کیا ہے:

۱۔ میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے۔
۲۔ میری حیثیت سنن انبیاء کی سی حیثیت ہے۔
۳۔ میں سماوی ہوں۔
۴۔ مسلمانوں کے تمام جھگڑے اور نزاعیں میں ایک دم میں حل کر سکتا ہوں۔
۵۔ میں خدا کی طرف سے مامور اور حکم بن کر آیا ہوں۔
۶۔ جو معنی قرآن شریف کے میں کروں گا وہی معنی صحیح ہوں گے۔
۷۔ جس حدیث کو میں صحیح کہوں گا وہی صحیح ہوگی۔

سبحان اللہ! اپنی زبان سے اپنی تعریف کرنا تصدیق کرنا بے جا فخر نہیں ہے تو اور کیا ہے؟ سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں

ان اللہ لا یحب من کان مختالاً فخوراً

تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہے تکبر کرنے والا شیخی کرنے والا۔

اخبار الحکم نمبر۱۰ مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۰۱ء میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اجتہادی غلطی سب نبیوں سے ہوا کرتی ہے اور اس میں سب ہمارے شریک ہیں،۔

یہ نبوت کا دعویٰ نہیں تو اور کیا ہے؟

اخبار الحکم نمبر۴۴ ج ۴ ص ۵ مورخہ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۰ء میں عبدالکریم لکھتا ہے:

آج سے ۴۰ برس پیشتر خدا نے اس کو ابراہیم کہہ کر پکارا، اور وہی وحی جو ابراہیم پر ہوئی تھی اس مسیح موعود پر ہوئی۔

و اتّخذوا من مقام ابراہیم مصلی

اخبار الحکم قادیان نمبر ۳۰ ج ۴ ص ۱۰ مورخہ ۲۴ اگست ۱۹۰۰ء میں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی تحریر کرتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلا و ربك مسیح موعود کا الہام اور اس کے اسرار اگر اس امر کے لئے کوئی اور ثبوت نہ بھی ہو جب مامور و مرسل ہونا اس کے لئے کافی دلیل ہے مگر خدا کا شکر ہے کہ یہی آیت حضرت مسیح موعود کو ایک دفعہ الہام ہوئی ۔ جس سے خدا کا منشاء ہے جو ایمان نبی کریم ﷺ پر مطلوب ہے ، وہ ہی یہاں بھی مطلوب ہے ۔ (کالم ۳) ہمارا ایمان حضرت مسیح موعود کے اقوال اور اعمال وافعال کی نسبت وہی ویسا ہی ہے جیسا ہم پر فرض ڈالا گیا ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ پر رکھیں ۔

الحکم نمبر ۱۸ ج ۴ صفحہ ۹ مورخہ ۱۷ مئی ۱۹۰۰ء میں عبدالکریم لکھتا ہے :

یہ مزکی اور مطہر انسان حضرت سید عالم ﷺ کی خو، بو اور قوت اور نشان کے ساتھ آیا ۔ بلکہ بعینہ وہی آیا ۔ کیونکہ اس میں احیا اور اماتت کی وہی قدرت ہے یہ ویسا ہی بشیر و نذیر ہے ۔ یہ حجۃ اللہ اور آیۃ اللہ ہے ۔

اہل انصاف خدا سے ڈر کر اس عبارت کے الفاظ ذیل پر خوب غور کریں ، خو، بو، قوت، نشان احیا اماتت ، قدرت بشیر نذیر حجۃ اللہ آیۃ اللہ ہونے میں مرزا قادیانی بقول عبدالکریم پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ ﷺ کے برابر ہیں ۔

لیکن مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی عقل اور علم دانی پر حیف ہے کہ اس نے رحمت للعالمین کے تمام اوصاف میں ایسے شخص کو موصوف کر دیا کہ جس کے نام کے اول بقدرت خداوند حکیم ، غلام کا لفظ موجود ہے ۔

اخبار الحکم نمبر ۴ ج ۵ مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۰۱ء میں عبدالکریم لکھتا ہے :

میں راستی سے کہتا ہوں کہ میں اس برگزیدہ امام کے وجود میں رسول کریم ﷺ کی چال کو ایسا زندہ دیکھتا ہوں کہ میں کہہ سکتا ہوں کہ دوبارہ خود رسول کریم تشریف لے آئے ہیں ۔

مولوی عبدالکریم کی دونوں تحریروں سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ تناسخ کا مسئلہ قادیانیوں کے نزدیک صحیح ہے

اور نیز تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۰ (قادیانی خزائن ج ۱۴ ص ۲۷۲) میں مرزا قادیانی کی تحریر جس سے تناسخ کا مسئلہ بقول مرزا قادیانی درست معلوم ہوتا ہے وہ عبارت یہ ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا اور طور اور طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے میں رکھی تھی ۔

الحکم نمبر ۸ جلد ۴ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۰ء میں عبداللہ کشمیری کہا ہے

ہمیں ست آں غلام احمد کہ مے باشد محمد ہم
ہمیں مہدی ہمیں عیسی ہمیں آں تاجدار آمد
کلیم اللہ ہمیں باشد ہمیں آدم صفی اللہ
ہمیں خاتم ولایت را بمہر نقش دار آمد

الحکم نمبر ۴ جلد ۴ صفحہ ۲ مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء میں حامد شاہ سیالکوٹی ، مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف میں لکھتا ہے

کلام خدا ان پہ نازل نہ ہوتا
تو بار گراں یہ اٹھائے نہ ہوتے
نہ پاتے اگر خلعت انبیائی
تو جرأت وہ ایسی دکھائے نہ ہوتے
نہ ہوتے اگر مرسل حق مسیحا
کلام ایسے منہ پر وہ لائے نہ ہوتے

دیکھو اخبار الحکم نمبر ۸ ج ۵ صفحہ ۹ کالم ۲ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

خدائے رحیم قدوس نے مجھے وحی کی انی انا الر حمن دا فع ا لا ذی ،
اور پھر وحی ہوئی ، انی لا یخا ف لدی المر سلو ن

اہل انصاف خدا سے ڈر کر مرزا قادیانی کی تحریر بالا مرقومہ میں غور کریں کہ مرزا قادیانی نبوت اور وحی کے کھلے طور پر مدعی ہیں یا نہیں ۔ مگر میں امید کرتا ہوں کہ حق کے طالبوں کے لئے اس باب کے پڑھنے یا سننے سے ہرگز ہرگز پوشیدہ نہیں رہا ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبوت اور وحی کے صاف طور پر مدعی ہیں اور اس کے اکثر مرید اس کو ویسا ہی خیال کرتے ہیں ۔

خداوند تعالی تمام اہل اسلام کو ایسے چال باز کے شر سے بچائے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو لوگوں کو دھوکہ دینے کے لئے وہی مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔ سچ ہے
دروغ گورا حافظہ نباشد

فیصلہ آسمانی صفحہ ۱۵ (قادیانی خزائن ج ۴ ص ۳۳۵) میں لکھتے ہیں:

اے لوگو! مسلمانوں کی زریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو اور خاتم النبیین کے بعد وحی نبوت کا سلسلہ جاری نہ کرو اور اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے۔

اب کوئی مرزا غلام احمد قادیانی سے پوچھے کہ اے مرزا جی! اب سوائے آپ کے اور کون ہے جو وحی اور نبوت کا سلسلہ جاری کر رہا ہے؟

شاید اور مسلمانوں کے لئے ایسے دعوی کرنے کے لئے خدا سے شرم کرنا چاہیے لیکن آپ کے لئے شرم کرنا درست نہیں ہے۔

واہ صاحب! کیا عمدہ آپ کی یادداشت ہے۔ ایک زبان اور کئی مختلف بیان۔ اپنے قول کی آپ ہی تکذیب کرنا اور لعنت الله علی الکا ذبین کا خیال نہ کرنا افسوس اور حیف ہے ایسی عقل پر۔

چوتھا باب: قرآن کی تعریف میں

یا ایها الناس قد جاء کم بر ها ن من ر بکم و انز لنا الیکم نورا مبینا۔ (اے لوگو! تحقیق آئی تمہارے پاس دلیل پروردگار تمہارے سے اور اتاری ہم نے طرف تمہاری روشنی ظاہر)۔

الحمد لله الذی انز ل علی عبده الکتاب و لم یجعل له عو جا۔ (سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے اتاری او پر بندے اپنے کے کتاب اور نہیں کی واسطے اس کے کجی)۔

ان هذا القر آ ن یقص علی بنی اسرا ئیل اکثر الذی هم فیه یختلفو ن و انه لهدی و ر حمة للمو منین۔
(تحقیق یہ قرآن بیان کرتا ہے او پر بنی اسرائیل کے اکثر اس چیز کا کہ وہ بیچ اس کے اختلاف کرتے ہیں اور تحقیق یہ قرآن البتہ ہدایت ہے اور رحمت واسطے ایمان والوں کے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هو الّذی انز ل علیك الکتا ب منه آ یا ت محکما ت هنّ امّ الکتا ب و ا خر متشا بها ت فا مّا الذین فی قلو بهم زیغ فیتّبعو ن ما تشا به منه ابتغا ء الفتنة و ابتغا ء تأ و یله و ما یعلم تأ و یله ا لا الله و الرا سخو ن فی العلم یقو لو ن آ منا به کل من عند ر بنا و ما یذ کر ا لا او لو ا لا لبا ب (آل عمران:۷)

(تر جمه : وہی اللہ تعالی ہے جس نے تجھ پر کتاب اتاری جس میں واضح مضبوط آیتیں ہیں جو اصل کتاب ہیں اور بعض متشابہ آیتیں ہیں۔ پس جن کے دلوں میں کجی ہے وہ تو اس کی متشابہ آیتوں کے پیچھے لگ جاتے ہیں فتنے کی طلب اور ان کی مراد کی جستجو کے لئے، حالانکہ ان کے حقیقی مراد کو سوائے اللہ تعالی کے کوئی نہیں جانتا اور پختہ و مضبوط علم والے یہی کہتے ہیں کہ ہم تو ان پر ایمان لا چکے، یہ ہمارے رب کی طرف سے ہیں اور نصیحت تو صرف عقل مند حاصل کرتے ہیں)

(محکمات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں اوامر ونواہی احکام و مسائل اور قصص و حکایات ہیں جن کا مفہوم واضح اور اٹل ہے اور ان کے سمجھنے میں کسی کو اشکال پیش نہیں آتا۔ اس کے برعکس آیات متشابہات ہیں۔ مثلاً اللہ کی ہستی، قضا قدر کے مسائل، جنت دوزخ ملائکہ وغیرہ، یعنی ماوراء عقل حقائق جس کی حقیقت سمجھنے سے عقل انسانی قاصر ہو، یا ان میں ایسی تاویل کی گنجائش ہو یا کم ازکم ایسا ابہام ہو جس سے عوام کو گمراہی میں ڈالنا ممکن ہو۔ اسی لئے آگے کہا جا رہا ہے کہ جن کے دلوں میں کجی ہوتی ہے وہ آیات متشابہات کے پیچھے پڑے رہتے ہیں اور ان کے ذریعہ سے فتنے برپا کرتے ہیں جیسے عیسائی ہیں۔ قرآن مجید نے حضرت عیسی کو عبداللہ اور نبی کہا ہے۔ یہ واضح اور محکم بات ہے۔ لیکن عیسائی اسے چھوڑ کر قرآن مجید میں حضرت عیسی کو روح اللہ کلمۃ اللہ جو کہا گیا ہے اس سے اپنے گمراہ کن عقائد پر غلط استدلال کرتے ہیں۔ یہی حال اہل بدعت کا ہے قرآن کے واضح عقائد کے برعکس اہل بدعت نے جو غلط عقائد گھڑ رکھے ہیں وہ انہی متشابہات کو بنیاد بناتے ہیں اور بسا اوقات محکمات کو بھی اپنے فلسفیانہ استدلال کے گورکھ دھندے سے متشابہات بنا دیتے ہیں اعاذنا اللہ منہ۔

تاویل کے ایک معنی تو ہیں، کسی چیز کی اصل حقیقت،۔ اس معنی کے اعتبار سے الا اللہ پر وقف ضروری ہے کیونکہ ہر چیز کی اصل ھقیقت واضح طور پر صرف اللہ تعالی ہی جانتا ہے۔ تاویل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دوسرے معنی ہیں، کسی چیز کی تفسیر وتعبیر اور بیان وتوضیح ، اس اعتبار سے الا اللہ پر وقف کی بجائے والراسخون فی العلم پر بھی وقف کیا جا سکتا ہے کیونکہ مضبوط علم والے بھی صحیح تفسیر وتوضیح کا علم رکھتے ہیں۔ تاویل کے یہ دونوں معنی قرآن کریم کے استعمال سے ثابت ہیں۔ ابن کثیر)

قل لئن اجتمعت ا لا نس و الجنّ على ان يأتوا بمثل هذا القرآن لا يأتون بمثله و لوكا ن بعضهم لبعض ظهيراً (الاسراء :۸۸)(ترجمہ: کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کے مثل لانا چاہیں تو ان سب سے اس کے مثل لانا ناممکن ہے گو وہ (آپس میں) ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں)

قادیانی اعتقاد بابت قرآن شریف

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۴ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۲۵۵) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔

مرزا قادیانی کا ایسا اعتقاد قرآن کی نسبت غیر مذہب کے لئے ہی موقعہ اعتراض کا نہیں ہے بلکہ خداوند کے ساتھ بھی مقابلہ کرنا ہے جیسے فرمایا ہے کہ

قرآن کی آیات بینات ہیں۔

اور جیسے فرمایا

و لم يجعل له عو جا (اور نہیں کی واسطے اس کے کجی)۔

اور جیسے فرمایا:

كتا ب انز لنا ه اليك لتخر ج النّاس من الظّلما ت الى النّور۔

یہ کتاب ہے ہم نے اتاری تیری طرف تو کہ نکالے لوگوں کو اندھیروں سے طرف نور کے۔

اور جیسے فرمایا:

و لقد يسّر نا القر آ ن للذّ كر

اور تحقیق ہم نے آسان کیا قرآن کو واسطے نصیحت کے۔

اور جیسے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ایھا الذین آ منوا لا تقو لوا را عنا و قو لوا انظر نا و اسمعوا و للکا فرین عذا ب الیم ۔(البقرۃ:۱۰۴)

( )اے ایمان والو تم نبی ﷺ کو را عنانہ کہا کرو بلکہ انظر نا کہو۔یعنی ہماری طرف دیکھئے۔ اور سنتے رہا کرو اور کافروں کے لئے دردناک عذاب ہے)

اے بھائیو! خداوند کریم تو قرآن شریف کی ایسی تعریف کریں اور مرزا قادیانی فرماویں قرآن شریف اکثر استعارات سے بھرا ہوا ہے۔آفرین ہے ایسے حوصلہ پر اور حیف ایسے اعتقاد اور ایمان پر۔

توضیح المرام صفحہ ۱۴ (قادیانی خزائن ج ۳ صفحہ ۵۸) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

بلاغت کا مدار استعارات لطیفہ پر ہوتا ہے اسی وجہ سے خدا تعالی کی کلام نے بھی جو ابلغ الکلام ہے جس قدر استعارات کو استعمال کیا ہے اور کسی کلام میں یہ طرز لطیف نہیں ہے اب ہر جگہ اور ہر حمل میں ان پاکیزہ استعارات کو حقیقت پر حمل کرتے جانا گویا اس کلام معجزہ نظام کو خاک میں ملا دینا ہے۔

اہل انصاف کے لئے دو امر غور طلب ہیں:۔

اول بقول مرزا غلام احمد قادیانی قرآن میں استعارات کا اس قدر استعمال کیا گیا ہے کہ کسی اور کلام میں نہیں ہے۔

دوسرا مرزا قادیانی کا یہ فقرہ قرآن مجید وفرقان حمید کی نسبت جیسے لکھا ہے (اس کلام معجزہ نظام کو خاک میں ملا دینا ہے) کیا عمدہ فصیح ہے۔

ازالہ اوہام صفحہ ۷۷ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

جس روز الہام مذکورہ بالا جس میں قادیان میں نازل ہونے کا ذکر ہوا تھا اس روز کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر بآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ

انا انز لناہ قر یباً من القا د یان

تو میں نے سنکر بہت تعجب کیا کہ کیا قایان کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے؟ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے۔تب میں نے نظر ڈال کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شائد قریب نصف کے موقع پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیان کا نام قرآن شریف مین درج ہے۔ اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ اور مدینہ اور قادیان۔

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے چند امور صاف ظاہر ہوتے ہیں:

۱۔قرآن مجید دو ہیں۔ایک یہ قرآن مجید جس کو زندہ لوگ پڑھتے ہیں، اور جس میں قادیان کا نام اور یہ عبارت انا انزلناہ قریباً من القادیان درج نہیں ہے۔

۲۔وہ قرآن جس کو مردے پڑھتے ہیں، جس میں یہ عبارت بقول مرزا قادیانی موجود ہے یعنی فی الحقیقت دائیں صفحہ پر شائد قریب نصف کے موقعہ پر۔

۳۔بقول مرزا غلام احمد واقعی طور پر اس قرآن میں تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ درج کیا گیا ہے: مکہ، مدینہ اور قادیان۔

(یادرہے کہ مرزا غلام قادر کا بعد موت اپنے بھائی کی مدد کیلئے خواب میں آنے کا ذکر مرزا صاحب قادیانی کی درج ذیل تحریر میں بھی ملتا ہے، اور نیز اس سے یہ بھی پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب کا اعتقاد بابت ملائکہ کہ وہ اپنے مقام پر رہتے ہیں اور کسی کے پاس زمین پر نہیں آتے، خود انہی کی تحریر سے غلط ثابت ہو جاتا ہے۔ بہاء

سنئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

جب مولوی محمد حسین صاحب نے ہمارے کفر کا فتوی دیا اور لوگوں کو بھڑکایا کہ یہ مسلمان نہیں ان کے جنازے درست نہیں اور ان کو مسلمانوں کے قبرستانون میں دفن نہ ہونے دیا جائے اس وقت چونکہ بغض وعداوت بڑھ گئی تھی، ہم گویا تنہا رہ گئے، اس وقت میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرے بڑے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی شکل میں ایک شخص آیا ہے۔مگر مجھے فوراً معلوم کرایا گیا کہ یہ فرشتہ ہے۔میں نے کہا کہ تم کہاں سے آئے ہو؟ اس نے کہا کہ جئت من حضرة الوتر میں جناب باری سے آیا ہوں۔ میں نے کہا کہ کیوں؟ اس نے کہا کہ بہت سے لوگ تم سے الگ ہو گئے ہیں اور تمہاری عداوت میں بڑھتے جاتے ہیں، یہ پیغام دینے آیا ہوں۔میں نے اس کو الگ ہو کر یک بات کہنی چاہی۔جب وہ الگ ہوا تو میں نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ لوگ تو مجھ سے علیحدہ ہو گئے ہیں مگر کیا تم بھی الگ ہو گئے ہو۔ اس نے کہا نہیں ہم تو تمہارے ساتھ ہیں۔معاً میری حالت کشف کی اس پر جاتی رہی۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء ص ٦)

اے مرزا ئیو! تم کو چاہیے کہ اب واسطے ثابت کرنے اس امر کے ... کسی شخص کی قبر سے اس قرآن کو نکالو جس میں مرزا قادیانی کے نزول کا ثبوت اور قادیان کا نام لکھا ہوا موجود ہے، کیونکہ تمہارے نزدیک مرزا قادیانی کا الہام بھی نص صریح ہے ،اور نص صریح کے منکر کو تم نے کافر لکھا ہے ۔دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۲۳ نومبر ۱۸۹۹ء میں لکھا ہے کہ:

حضرت اقدس کا الہام نص صریح ہے اور نص کا منکر کافر ہوتا ہے۔

معاذ اللہ مرزائیوں نے مرزا قادیانی کا الہام قرآن جیسا بنا دیا۔

ازالہ اوہام صفحہ ۴۵ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۱۵) میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں:

قرآن شریف جس آواز بلند سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی اس سے بے خبر نہیں رہ سکتا ۔مثلاً زمانہ حال کے مہذبین کے نزدیک کسی پر لعنت بھیجنا ایک سخت گالی ہے،لیکن قرآن شریف کفار کو سنا سنا کر ان پر لعنت بھیجتا ہے۔،

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف ایسے قسم کا سخت زبان اور سخت گالیاں دینے والا ہے کہ جس سے نہایت درجہ کا جاہل بھی بے خبر نہیں ہے۔ مرزا قادیانی کا یہ اعتراض قرآن پر نہیں، بلکہ اللہ تعالی پر ہے کیونکہ قرآن شریف خداوند تعالی کا کلام ہے۔

خدا تعالی اپنے فضل سے تمام مسلمانوں کو کج فہمی سے بچائے۔

ازالہ اوہام صفحہ ۲۷ (قادیانی خزائن ج ۳ ص) میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں:

قرآن میں ولید مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کئے گئے ہیں۔،

مرزا قادیانی نے اس جگہ بڑی دلیری سے خداوند قہار کا خوف دل سے دور کر کے خدا تعالی کی پاک کلام کی نسبت یہ لکھ دیا کہ اس میں ایسے سخت الفاظ استعمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔

افسوس ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے انسان کی صورت اور مسلمان ہو کر قرآن پر، یا خداوند تعالی پر یہ اعتراض کر دیا۔

کاش! اگر مرزا قادیانی جنّ بھی ہوتے تو قرآن کی نسبت ان کے منہ سے یہ تو نکلتا:

فقالوا انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فآمنّا به

(پس کہا انہوں نے (جنوں نے اپنی قوم کو) تحقیق سنا ہم نے قرآن عجیب کہ راہ دکھاتا ہے طرف بھلائی کے۔ پس ایمان لائے ہم ساتھ اس کے)

اور خود اللہ تعالی، قرآن مجید کی تعریف میں یوں ارشاد فرماتا ہے:

الله نزل احسن الحدیث کتابا۔ یعنی اللہ تعالی نے اتاری بہتر بات کتاب احسن بمعنی بہت خوب۔

اللہ پاک تو فرماویں میری کتاب احسن الحدیث ہے، اور مرزا غلام احمد قادیانی کہیں، قرآن میں ایسے الفاظ ہیں جو بصوت ظاہر گندی گالی معلوم ہوتی ہیں۔ پھر ایسے شخص کو امام الزمان ماننا بعید از عقل ہے۔

اور اگر یہاں یہ سوال ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسا کیوں لکھا ہے، تو جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر سخت الفاظ اپنی تالیفات میں تحریر کرنے کے باعث لوگوں نے اعتراض کیا تھا تو مرزا قادیانی نے اپنی سخت زبانی کے الزام رفع کرنے کے لئے یہ لکھ دیا۔ بجہت ثبوت اصل عبارت نقل کرتا ہوں

ازالہ اوہام ص۱۲ (قادیانی خزائن ج۳ ص۱۰۸) میں قادیانی تحریر کرتے ہیں:

پہلی نکتہ چینی اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نسبت یہ کی گئی ہے کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔

لیکن:

چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

بے شک مرزا غلام احمد قادیانی اپنی سخت زبانی کے باعث عند اللہ اور عند الناس بھی ملزم ہیں۔ اور خداوند تعالی کا معاملہ جو مخلوق کے ساتھ ہے وہ واقعہ اور ٹھیک طور پر ہے کیونکہ خداوند تعالی جیسے اکیلا تمام اشیاء کا خالق ہے، ویسے ہی وہ تمام اشیاء کا اکیلا ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مالک بھی ہے۔ اور اس کو اپنی تمام مخلوق اور مملوک میں ہر طرح سے کرنے اور کہنے کا حق ہے۔ مخلوق میں سے کسی کی کیا مجال ہے کہ اس پر اعتراض کرے، یا اس سے پوچھے کہ آپ نے ایسا کیوں کیا یا، ایسا کیوں کہا۔ چنانچہ اس نے اپنی تعریف میں فرمایا ہے:

لا یسئل عما یفعل و هم یسئلو ن (الا نبیاء: ۲۴)

(نہیں سوال کیا جاتا اس چیز سے کہ کرتا ہے اور وہ سوال کئے جاتے ہیں)۔

اب میں مرزائیوں سے دریافت کرتا ہوں کہ اے مرزائیو! تم ہی ایمان سے سچ کہو کہ اگر کوئی شخص کہے کہ قرآن ایسا سخت زبان ہے کہ جس سے غایت درجہ کا غبی اور سخت درجہ کا نادان بھی بے خبر نہیں ہے، اور نیز قرآن میں ایسے سخت الفاظ موجود ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، تو ایسے شخص کو تم مسلمان کہو گے یا کچھ اور ہی کہو گے۔

اے بندگان، خداوند قہار سے ڈر جاؤ اور ہر نماز میں فتنہ دجال سے پناہ مانگو ۔ہم تو کہتے ہیں لعنت الله علی الکا ذبین کہواے مرزائیو آمین

ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۸ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۸۹) میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں:

اقوال سلف اور خلف درحقیقت کوئی مستقل حجت نہیں۔

سبحان اللہ! اقوال سلف اور خلف تو حجت نہ ہوں، اور اپنی تعریف میں الحکم نمبر ۴۱ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۰۰ء میں یوں تحریر کریں کہ:

جس حدیث کو میں صحیح کہوں گا وہی صحیح ہوگی اور جو معنی قرآن شریف کے میں کروں گا وہی صحیح ہوں گے۔

بے جا فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔

ازالہ اوہام صفحہ ۵۹۷ (قادیانی خزائن ۳ ص ۴۲۲) میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

یہ کیا جہالت ہے کہ صحابی کو کلی غلطی اور خطا سے پاک سمجھا جاوے۔

سبحان اللہ! اور اپنی تعریف میں مرزا قادیانی، اپنی توضیح المرام صفحہ ۱۸ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۶۰) میں یوں تحریر کریں کہ:

میرا الہام دخل شیطانی سے منزہ ہے۔

بے جا فخر ہو، تو ایسا ہی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ازالہ اوہام صفحہ ۷۲۶ (قادیانی خزائن، ج ۳ ص ۴۹۲) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

اس زمانہ میں بلا شبہ کتاب الٰہی کے لئے ضروری ہے کہ اس کی ایک نئی اور صحیح تفسیر کی جائے کیونکہ حال میں جن تفسیروں کی تعلیم دی جاتی ہے وہ نہ اخلاقی حالت کو درست کرسکتی ہیں اور نہ ایمانی حالت پر نیک اثر ڈالتی ہیں بلکہ فطرتی سعادت اور روشنی کی مزاحم ہورہی ہیں۔

اہل انصاف پر اب یہ امر بخوبی ظاہر ہوگیا ہوگا کہ مرزا قادیانی کا یہ مطلب ہے کہ تمام تفسیریں اعتبار کے لائق نہیں ہیں اور نہ ان کے پڑھنے سے ایمانی اور اخلاقی حالت درست ہوتی ہے بلکہ ان کے پڑھنے سے نقصان ہوتا ہے اور جو نئی تفسیر میں بیان کروں گا وہ اعتبار کے لائق ہوگی۔ فخر ہو، تو ایسا ہی ہو۔

الحکم نمبر ۳۸ ج ۴ مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۰ء صفحہ ۱۱ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا امام الصلوۃ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی لکھتا ہے:

آج سے ۲۵ سال پہلے حضرت مرزا قادیانی نے خدا تعالی کی ہم کلامی اور موردالہامات الٰہیہ ہونے کا دعوی کیا، اور اسی طرح اپنے الہامات کو مدون اور مشتہر کیا جس طرح قرآن کریم مدون اور مرتب اور مشتہر ہوا۔ پھر خدا تعالی کی وہ باتیں جو اس نے اپنے بندہ غلام احمد کے منہ میں ڈالیں، اس طرح پوری ہوئیں جس طرح اس کی وہ باتیں پوری ہوئیں جو اس نے اپنے بندہ محمد مصطفیٰ ﷺ کے منہ میں ڈالی تھیں۔

جس طرح قرآن کریم کی مکی آیتوں میں کے وعدے اپنے منطوق و مفہوم کے موافق پورے ہوکر اس امر کا قطعی ثبوت ٹھہر گئے کہ قرآن خدا کا کلام ہے اسی نمونہ پر براہین احمدیہ کے مندرجہ الہامات اپنے منطوق و مفہوم کے مطابق نکل کر اس امر کا قطعی و یقینی ثبوت ٹھہر گئے کہ لا ریب وہ بھی اسی طرح خدا تعالی کا کلام ہیں۔

اہل انصاف پر بقول مولوی عبدالکریم سیالکوٹی اب بخوبی ظاہر ہوگیا ہوگا کہ مرزائی، مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کو ایسا ہی خیال کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے قرآن شریف۔ بلکہ مولوی عبدالکریم سیالوٹی نے صاف لکھا ہے کہ لاریب مرزا غلام احمد کی کتاب براہین احمدیہ کے الہام ایسے ہیں جیسے قرآن خدا تعالی کا کلام ہے۔

اخبار الحکم ۱۰ جنوری ۱۹۰۱ء میں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی لکھتا ہے:

سو میں درخواست کرتا ہوں کہ جس طرح قرآن کی تلاوت کرتے ہو، اسی طرح اس آیت اور مسیح موعود کے کمالات وصفات میں تدبر کرو۔ یہ قرآن کا نمونہ ہے، یہ حجۃ اللہ ہے، یہ عظیم الشان آیت اللہ ہے۔ اس منہ سے باردگر خدا کا منہ نظر آیا جو صدیوں سے نہاں ہو گیا تھا۔

مولوی عبدالکریم سیالکوٹی نے اس تحریر میں بھی مرزا غلام احمد کی تعریف میں جو کچھ لکھا ہے، اہل انصاف پر ہرگز پوشیدہ نہیں رہا ہوگا۔ اس عبارت میں ہر ایک فقرہ ایسا بے ہودہ درج ہے کہ جنہوں نے جھوٹ کو سچ بنا کر آسمان پر چڑھا دیا ہے۔ مگر عقل مند ہرگز ہرگز جھوٹ کی طرف اپنا رخ نہیں کرتے۔ اس واسطے کہ دروغگو کیلئے یہ خطاب احکم الحاکمین کی طرف سے موجود ہے جیسے فرمایا لعنت اللہ علی الکاذبین

کرامات الصادقین صفحہ ۱۹ (قادیانی خزائن ج ۷ ص ۶۱) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

پس یہ خیال کہ گویا جو کچھ آنحضرت ﷺ نے قرآن کریم کے بارہ میں بیان فرمایا ہے اس سے بڑھ کر ممکن نہیں، بدیہی البطلان ہے

اہل انصاف مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تحریر پر غور کریں جس سے مرزا قادیانی کا مطلب صاف یہ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن شریف کے بارہ میں جو کچھ آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا ہے میں اس سے زیادہ بیان کر سکتا ہوں۔

مگر حیف صد حیف ہے ایسے فخر پر۔ جس شخصیت کی نسبت خداوند کریم یوں ارشاد فرمائیں: الم نشرح لك صدرك

اس کی نسبت تو یہ خیال، اور اپنی تعریف یہ کہ جو معنی قرآن کریم کے میں کروں گا، وہی معنی صحیح ہوں گے۔ دیکھو الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۰ء۔

اور نیز اسی کتاب (حالات قادیانی) کے تیسرے باب میں تمام عبارت درج ہو چکی ہے، وہاں سے طالب حق دیکھ کر انصاف کی طرف رجوع کر سکتا ہے۔ ضد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعصب کی مرض تو لا علاج ہے۔، اللہ تعالی اپنے فضل سے تمام مسلمانوں کو کج فہمی سے اور ایسے شخص کے شر سے بچائے۔آمین ثم آمین

پانچواں باب: آنحضرت کے جسمانی معراج کا ثبوت

سبحا ن الّذی اسری بعبده لیلاً من المسجد الحرا م الی المسجد ا لا قصی الّذی با ر کنا حو له لنر یه من آ یا تنا انّه هو السمیع البصیر (بنی اسرا ئیل : ۱)۔

(ترجمہ: پاک ہے وہ اللہ تعالی جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصی تک لے گیا جس کے آس پاس ہم نے برکت دے رکھی ہے اس لئے کہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض نمونے دکھائیں یقیناً اللہ تعالی ہی خوب سننے دیکھنے والا ہے)۔

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے ایک رات میں پیغمبر ﷺ کو مکہ سے مسجد اقصی تک سیر کرایا۔یعنی پیغمبر ﷺ ایک ہی رات میں مسجد الحرام سے مسجد اقصی تک گئے ،اور حالت بیداری میں گئے ،اور اللہ تعالی کی نشانیوں کو آنکھ سے دیکھا۔

اور اسری بعبده سے یہی صاف معلوم ہوتا ہے کہ جسم کے ساتھ دیکھا نیز عبد کا لفظ جسم اور روح دونوں پر دلالت کرتا ہے اور اگر یہ دیکھنا خواب کی حالت میں ہوتا تو اللہ تعالی یہ ہرگز نہ فرماتے سبحا ن الذی اسری بعبده ۔

اور نیز کفار مکہ کو بھی اس کے سننے سے انکار ہرگز نہ ہوتا کیونکہ حالت خواب میں تو اکثر مومن اور کافر ہمیشہ قسم قسم کے عجائبات دیکھتے ہی رہتے ہیں۔ چنانچہ احادیث میں یہ لکھا ہے کہ کفار مکہ نے مسجد اقصی کے نشان اور پتے آنحضرت ﷺ سے طلب کئے تو پیغمبر ﷺ نے ان کو پورے طور پر نشان بھی بتا دیئے۔

و لقد را ہ نز لة ا خری ۔عند سدرة المنتهی۔ عند ها جنة المأوی۔ اذ یغشی السدرة ما یغشی۔ ما زا غ البصر و ما طغی۔ لقد ر ای من آ یا ت ر به الکبری۔ (النجم : ۱۳۔۱۸)

(اسے تو ایک مرتبہ اور بھی دیکھا تھا۔سدرۃ المنتہی کے پاس۔اسی کے پاس جنۃ الماوی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ سدرہ کو چھپائے لیتی تھی وہ چیز جو اس پر چھا رہی تھی ۔ نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔
یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں)

ان آیات کریمہ سے چند امور ظاہر ہیں جن سے صاف طور پر واضح ہوتا ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ جسم مبارک کے ساتھ آسمان پر تشریف لے گئے اور حضرت جبریل فرشتہ کو نزدیک سدرۃ المنتھی کے دیکھا اور سدرۃ المنتھی کے نزدیک جنت الماوی ہے۔ یہ سب کچھ پیغمبر خدا نے آنکھ سے دیکھا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا

ما زاغ البصر و ما طغی لقد رای من آیات ربه الکبری

(نہ تو نگاہ بہکی نہ حد سے بڑھی۔ یقیناً اس نے اپنے رب کی بڑی بڑی نشانیوں میں سے بعض نشانیاں دیکھ لیں)

اگر یہ سوال ہو کہ جسم خاکی کا آسمان پر جانا ممکن نہیں ہے، تو جواب یہ ہے کہ اول تو آنخضرت ﷺ کا جسم مبارک لطیف ہی تھا اور دوسرا کوئی کام ایسا ہرگز نہیں ہے کہ جس کا کرنا خدا تعالی پر بھی ناممکن ہو۔ وہ جو چاہے کرسکتا ہے کیونکہ اس کی ذات علی کل شیء قدیر ہے

جسمانی معراج سے قادیانی انکار

توضیح المرام صفحہ ۹ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۵۵) میں مرزا غلام احمد لکھتے ہیں :

اب میں کہتا ہوں کہ جو امر آنخضرت ﷺ کے لئے جو افضل الانبیاء تھے جائز نہیں اور سنت اللہ سے باہر سمجھا گیا ہے، وہ حضرت مسیح کے لئے کیوں کر جائز ہوسکتا ہے۔،

اپنے ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۔۴۸ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۲۶) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں :

اس جگہ اگر کوئی اعتراض کرے کہ اگر جسم خاکی کا آسمان پر جانا محالات سے ہے تو پھر آنخضرت ﷺ کا معراج اس جسم کے ساتھ کیوں کر جائز ہوگا ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا۔ بلکہ وہ ایک نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا،۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل انصاف اور اہل ایمان مرزا قادیانی کی اس عبارت میں غور کریں کہ علاوہ انکار معراج جسمانی پیغمبر خدا ﷺ کے جسم مبارک ومقدس واطہر کو کثیف بھی لکھ دیا۔ لعنت ایسی دلیری پر۔

اور پھر اسی ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۸ میں لکھتے ہیں:

اس قسم کے کشفوں میں مؤلف (مرزا غلام احمد قادیانی) خود صاحب تجربہ ہے،

اس عبارت سے بقول مرزا قادیانی صاف ظاہر ہے کہ پیغمبر خدا ﷺ کو صرف ایک دفعہ یہ کشفی معراج ہوا، مگر خود بدولت یعنی مرزا قادیانی تو تجربہ کار ہیں۔ بے شک فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔

مگر حیف ہے ایسے بیجا فخر پر کہ اپنے دعویٰ کی آپ ہی تصدیق کرتے ہیں۔

علاوہ اس بے جا فخر کے ایک اور مقام نقل کرتا ہوں۔ دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۱ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۴۷۳) میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے ہو بہو منکشف نہ ہوئی ہو،
اور نہ دجال کے ستر باع کے گدھے کی اصلی کیفیت کھلی ہو،
اور نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہو،
اور نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ھی ھی ظاہر فرمائی گئی ہو،
اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور متشاکلہ طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے، اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو، تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔

سبحان اللہ! جس شخصیت کی نسبت خداوند تعالیٰ یوں ارشاد فرماویں:

و ما ینطق عن الھوی۔ ان ھو الا وحی یوحی (النجم:۳۔۴)

(اور نہ وہ اپنی خواہش سے بات کہتے ہیں، وہ تو صرف وحی ہے جو اتاری جاتی ہے)

اور نیز فرمایا:

الم نشرح لك صدرك (الشرح:۱) (کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا)

پھر بڑا تعجب ہے کہ جو شخصیت اپنی خواہش سے بھی کلام نہ کرے، اور خداوند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاشف القلوب اس کا سینہ بھی کھول دیوے، اس پر تو ابن مریم اور دجال اور دجال کے ستر باع کے گدھے کی، اور یاجوج ماجوج کی، اور دابۃ الارض کی اصلی حقیقت اور کیفیت نہ کھلے، یعنی پوری معلوم نہ ہو۔ اور جو کچھ ان کے بارہ میں آنحضرت ﷺ نے بیان فرمایا ہے (یعنی حدیثیں جس قدر ہیں) معاذ اللہ وہ سب کی سب اٹکل پچو ہوں، اور اس زمانہ میں ابن مریم اور دجال اور دابۃ الارض وغیرہ کی اصلی حقیقت اور کیفیت مرزا غلام احمد قادیانی پر کھولی گئی ہو، بعید از عقل ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کی عالی ہمت پر آفرین ہے کہ کہاں تک اپنے فخر کو بڑھایا ہے۔ بجز مرزا قادیانی کے ایسا کوئی گستاخ ہرگز نہ ہوا ہے اور نہ ہوگا کہ جس کو ایسے ناجائز کلمہ کے کہنے کی جرأت ہوگی کہ میں حضرت پیغمبر خدا ﷺ سے قرآن زیادہ سمجھ سکتا ہوں، یا ابن مریم اور دجال ودابۃ الارض وغیرہ کی اصلی حقیقت جو ان پر نہ کھلی تھی وہ مجھ پر کھولی گئی ہے۔

اللہ تمام مسلمانوں کو کج فہمی سے اور ایسے شخص کے شر سے بچاوے آمین

چھٹا باب: قرآن سے بحکم خدا احیا اموات کا ثبوت

او کالّذی مرّ علی قریۃ و ھی خاویۃ علی عروشھا قال انّی یحیی ھذہ اللّٰہ بعد موتھا فاماتہ اللّٰہ مأۃ عام ثمّ بعثہ قال کم لبثت قال لبثت یوما او بعض یوم قال بل لبثت مأۃ عام فانظر الی طعامك و شرابك لم یتسنّہ ، و انظر الی حمارك و لنجعلك آیۃ للنّاس و انظر الی العظام کیف ننشزھا ثم نکسوھا لحما فلمّا تبیّن لہ قال اعلم انّ اللہ علی کل شیء قدیر ۔ (البقرۃ ۲۵۹)(ترجمہ: یا اس شخص کے مانند کہ جسکا گذر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی۔، وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ تعالی اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ تعالی نے اسے مار دیا سو سال کیلئے، پھر اسے اٹھایا، پوچھا کتنی مدت تجھ پر گزری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔ فرمایا بلکہ تو سال تک رہا۔ پھر اب تو اپنے کھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پینے کو دیکھ بالکل خراب نہیں ہوا۔ اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بناتے ہیں۔ تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں، پھران پر گوشت چڑھاتے ہیں ۔ جب یہ سب ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ تعالی ہر چیز پر قادر ہے۔)

(اس سے پہلے کے واقعہ (حضرت ابراہیم اور نمرود) میں صانع یعنی باری تعالی کا اثبات تھا اور اس آیت میں مزکور واقعے میں اللہ تعالی کی قدرت احیاءِ موتی کا اثبات ہے کہ جس اللہ تعالی نے اس شخص کو اور اس کے گدھے کو سال کے بعد زندہ کر دیا حتی کہ اسکے کھانے پینے کی چیزوں کو بھی خراب نہیں ہونے دیا، وہی اللہ قیامت والے دن تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ فرمائے گا ۔ جب وہ سو سال کے بعد زندہ کر سکتا ہے تو ہزاروں سال کے بعد بھی زندہ کرنا اس کے لئے مشکل نہیں۔

کہا جاتا ہے کہ جب وہ شخص مرا تھا اس وقت کچھ دن چڑھا ہوا تھا اور جب زندہ ہوا تو ابھی شام نہیں ہوئی تھی ۔اسلئے اس نے یہ اندازہ لگایا کہ اگر میں یہاں کل آیا تھا تو ایک دن گذر گیا، اور اگر یہ آج ہی کا واقعہ ہے تو دن کا کچھ ہی حصہ گزرا ہے۔ جب کہ واقعہ یہ تھا کہ اس کی موت پر سو سال گزر چکے تھے)

منشی اللہ دتا صاحب لکھتے ہیں:

ان آیات سے چند امور صاف طور پر ظاہر ہیں:

۱: ایک ویران بستی دیکھ کر ایک شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ موت کے بعد اللہ تعالی اسے کیوں کر زندہ کرے گا۔

۲۔ اللہ تعالی نے اس کو اسی جگہ ۱۰۰ برس کے عرصہ تک مار رکھا۔

۳۔ بعد سو برس کے زندہ کر کے اس سے سوال کیا کہ کتنی مدت تو مرا رہا۔

۴۔ اس نے جواب دیا کہ ایک دن یا دن سے بھی کم عرصہ۔

۵۔ اسے جواب ملا کہ تو برابر سو برس تک مرا رہا ہے۔

۶۔ اسے حکم ہوا کہ دیکھ ہم نے اپنی قدرت سے تیرے کھانے اور پینے کو متغیر نہیں کیا۔

۷۔ اللہ پاک نے اس کے روبرو اس کے گدھے کو زندہ کیا، جیسے اسے کہا گیا دیکھ ان ہڈیوں پر ہم گوشت چڑھا کر زندہ کرتے ہیں۔

۸۔ اس شخص کا ان عجائبات کو دیکھنے کے بعد کہنا کہ تحقیق اللہ اوپر ہر چیز کے قادر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب امور مردے کے زندہ ہونے پر دلالت کرتے ہیں

و اذ قال ابراہیم ربّ ارنی کیف تحی الموتی۔ قال او لم تؤمن ۔ قال بلی و لکن لیطمئنّ قلبی۔ قال فخذ اربعة من الطّیر فصر ھنّ الیك ثم اجعل علی کل جبل منھنّ جزء ثم ادعھنّ یأتینك سعیا، و اعلم انّ اللّه عزیز حکیم ۔(البقرۃ:۲۶۰)

(ترجمہ: اور جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا۔ (جناب باری نے) فرمایا، کیا تمہیں ایمان نہیں ۔ جواب دیا ایمان تو ہے لیکن میرے دل کی تسکین ہو جائے گی ۔فرمایا چار پرندلو، ان کے ٹکڑے کر ڈالو، پھر ہر پہاڑ پر ان کا ایک ایک ٹکڑا رکھ دو۔ پھر انہیں پکارو تمہارے پاس دوڑتے آجائیں گے ۔اور جان رکھو کہ اللہ تعالی غالب حکمت والا ہے)

(یہ احیاء موتی کا دوسرا واقعہ ہے جو ایک نہایت جلیل القدر پیغمبر حضرت ابراہیم کی خواہش اور ان کے اطمینان قلب کے لئے دکھایا گیا۔ یہ چار پرندے کون کون تھے؟ مفسرین نے مختلف نام ذکر کئے ہیں لیکن ناموں کے تعین کا کوئی فائدہ نہیں ۔اس لئے اللہ نے بھی ان کے نام ذکر نہیں کئے ۔ بس یہ چار مختلف پرندے تھے

فصر ھنّ کے ایک معنی املھنّ کئے گئے ہیں یعنی ان کو ہلا لے (مانوس کرلے) تاکہ زندہ ہونے کے بعد ان کو آسانی سے پہچان لے کہ یہ وہی پرندے ہیں اور کسی قسم کا شک باقی نہ رہے۔ اس معنی کے اعتبار سے پھر اسکے بعد ثم قطعھنّ (پھر ان کو ٹکڑے ٹکرے کرلے) محذوف ماننا پڑے گا۔ دوسرے معنی قطعھنّ (ٹکڑے ٹکڑے کرلے) کئے گئے ہیں ۔ اس صورت میں کچھ محذوف مانے بغیر معنی واضح ہو جاتا ہے ۔

مطلب یہ ہے کہ ٹکڑے ٹکڑے کرکے مختلف پہاڑوں پر ان کے اجزاء باہم ملا کر رکھ دے ۔ پھر تو آواز دے تو وہ زندہ ہو کر تیرے پاس آجائیں گے ۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

بعض جدید وقدیم مفسرین نے (جو صحابہ و تابعین کی تفسیر اور سلف کے منہج ومسلک کو اہمیت نہیں دیتے)فصر ھنّ کا ترجمہ صرف، ہلا لے، کا کیا ہے ۔اور ان کے ٹکڑے ٹکڑے کرنے اور پہاڑوں پر ان کے اجزاء بکھیر نے اور پھر اللہ کی قدرت سے ان کے جڑنے کو وہ تسلیم نہیں کرتے ۔ لیکن یہ تفسیر صحیح نہیں ، اس سے واقعے کی ساری اعجازی حیثیت ختم ہو جاتی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردے کو زندہ کر دکھانے کا سوال جوں کا توں قائم رہتا ہے، حالانکہ اس واقعہ کے ذکر سے مقصود اللہ تعالیٰ صفت احیائے موتی اور اس کی قدرت کاملہ کا اثبات ہے۔ ایک حدیث نبوی میں نبی ﷺ نے حضرت ابراہیم کے اس واقعے کا تذکرہ کر کے فرمایا: نحن ا حق بالشك من ابراھیم (صحیح بخاری کتاب التفسیر) ہم ابراہیم سے زیادہ شک کے حق دار ہیں۔،
اس کا یہ مطلب نہیں کہ ابراہیم نے شک کیا، لہذا ہمیں ان سے زیادہ شک کا حق پہنچتا ہے بلکہ مطلب حضرت ابراہیم سے شک کی نفی ہے۔ یعنی ابراہیم نے احیائے موتی کے مسئلے میں شک نہیں کیا۔ اگر انہوں نے شک کا اظہار کیا ہوتا تو ہم یقیناً شک کرنے میں ان سے زیادہ حق دار ہوتے۔ مزید وضاحت کیلئے دیکھئے: فتح القدیر للشوکانی)

ان آیات سے چند امور ثابت ہوتے ہیں:

۱۔ ابراہیمؑ نے سوال کیا کہ اے اللہ! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کس طرح زندہ کرتا ہے۔
۲، جواب ملا کہ کیا تو اس بات پر ایمان نہیں لاتا ہے؟
۳۔ حضرت ابراہیمؑ نے عرض کیا کہ ایمان تو لاتا ہوں لیکن دل کی تسلی چاہتا ہوں۔
۴۔ اللہ پاک نے حکم دیا کہ چار جانور پکڑ، اور ان میں سے ایک ایک ٹکڑا جدا جدا کر کے پہاڑوں پر رکھ۔ پھر ان کو اپنی طرف بلا۔ وہ تیرے پاس دوڑتے آویں گے۔ اور جان یہ کہ اللہ تعالیٰ غالب حکمت والا ہے۔

قادیانی اعتقاد: قرآن سے احیاء اموات ثابت نہیں

ازالہ اوہام صفحہ ۷۴۹ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۵۰۴) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

قرآن شریف کی کسی عبارت سے نہیں نکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ کیا گیا تھا اور واقعی کسی قالب میں جان پڑ گئی تھی۔

حضرت عزیرؑ کا ۱۰۰ سال کے بعد زندہ ہوتا تو قرآن شریف سے آفتاب روشن کی مانند ظاہر ہے جیسے

فاماته الله مأة عام ثمّ بعثه

(پس مارا اس کو اللہ نے ۱۰۰ برس، پھر زندہ کیا اس کو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اپنے ازالہ اوہام صفحہ ۶۶۶ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۴۵۹) میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

جو عزیرؑ کے قصہ میں ہڈیوں پر گوشت چڑھانے کا ذکر ہے، درحقیقت ایک الگ بیان ہے جس میں یہ جتلانا منظور ہے کہ رحم میں خدا تعالیٰ ایک مردہ کو زندہ کرتا ہے اور اس کی ہڈیوں پر گوشت چڑھاتا ہے اور پھر اس میں جان ڈالتا ہے۔

اہل انصاف مرزا غلام احمد کی اس تاویل کو غور سے دیکھیں کہ اس آیت:

فانظر الی حمارك ولنجعلك آية للناس وانظر الی العظام كيف ننشزها ثم نكسوها لحما (اور اپنے گدھے کو بھی دیکھ۔ ہم تجھے لوگوں کے لئے ایک نشانی بناتے ہیں۔ تو دیکھ کہ ہم ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں، پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں)۔

سے رحم میں ہڈیوں پر گوشت چڑھانا مراد لینا مرزا قادیانی کی سینہ زوری ہے۔ اور اپنی تاویلات سے قرآن مجید کو ردّ کرنے پر زور لگاتے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں عنقریب دربار الٰہی میں گرفتار ہو کر مار کھائیں گے۔

اور اپنے ازالہ اوہام صفحہ ۷۵۲ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۵۰۶ میں) مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

اور یاد رکھنا چاہیے کہ جو قرآن شریف میں چاروں پرندوں کا ذکر لکھا ہے کہ ان کو اجزائے متفرقہ یعنی جدا جدا کر کے چار پہاڑوں پر چھوڑا گیا تھا اور پھر بلانے سے آگئے تھے یہ عمل الترب کی طرف اشارہ ہے۔

اہل انصاف ایماناً خیال فرماویں کہ پیغمبر (ابراہیمؑ) تو سوال کرنے والا ہے

ربّ ارنی کیف تحی الموتی (اور جب ابراہیمؑ نے کہا کہ اے میرے پروردگار! مجھے دکھا تو مردوں کو کس طرح زندہ کرے گا)۔

اور خداوند جواب دینے والا ہے۔

بقول مرزا قادیانی خداوند قادر اس کے دل کی تسلی کو عمل الترب سے کریں بعید از عقل ہے کیونکہ سائل کی تسلی تب ہی ہوتی ہے کہ جب اس کو اس کے سوال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافق جواب دیا جائے۔ اگر اس کا سوال اور ہو، اور جواب اور ہو، تو سائل کی تسلی ہرگز نہیں ہوتی۔ جو شخص خداوند قادر پر یہ گمان کرے کہ اللہ تعالی نے مردہ جانور کو زندہ کر کے حضرت ابراہیمؑ کے دل کی تسلی نہیں کی بلکہ عمل الترب سے کی ہے، تو ایسے شخص کی عقل پر حیف اور افسوس ہے، اس واسطے کہ عزیرؑ کا سو سال کے بعد زندہ ہونا، یا چار جانوروں کا حضرت ابراہیمؑ کے سامنے زندہ ہونا خدا کے حکم سے تھا۔ صرف خدا تعالی کے اس بات پر قادر ہونے کا ثبوت ہے کہ بے شک خداوند تعالی مردوں کو زندہ کرنے پر قادر ہے۔ مجھے مرزا قادیانی کے انکار کی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ شائد ان کے نزدیک خدا تعالی مردوں کے زندہ کرنے پر قادر نہیں ہے۔ میرا تو اس بات پر ایمان ہے کہ خدا تعالی ایسی قدرت رکھتا ہے کہ ایک آن میں تمام مخلوق کو مردہ کر کے پھر زندہ کر سکتا ہے

ساتواں باب: آدم کا مسجود ملائک ہونا

و اذ قلنا للملا ئکة اسجدوا لآ دم فسجدوا ا لا ابلیس ابی و استکبر و کا ن من الکا فر ین ۔(البقرۃ:۳۴) (اور جب ہم نے فرشتوں سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو، تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا۔ اس نے انکار کیا اور تکبر کیا اور وہ کافروں میں ہو گیا)

(سجدہ کے معنی ہیں خضوع اور تذلل کے، اس کی انتہاء ہے زمین پر پیشانی کا ٹکا دینا۔ (قرطبی)، یہ سجدہ اسلامی شریعت میں اللہ تعالی کے سوا کسی کیلئے جائز نہیں ہے نبی ﷺ کا مشہور فرمان ہے کہ اگر سجدہ کسی اور کے لئے جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے ۔(سنن ترمذی)۔ تاہم فرشتوں نے اللہ کے حکم پر آدم کو سجدہ کیا، جس سے ان کی تکریم و فضیلت فرشتوں پر واضح کر دی گئی ۔ کیوں کہ یہ سجدہ اکرام و تعظیم کے طور پر ہی تھا، نہ کہ عبادت کے طور پر۔ اب تعظیماً بھی کسی کو سجدہ نہیں کیا جا سکتا۔

ابلیس نے سجدے سے انکار کیا اور راندہ درگاہ ہو گیا۔ ابلیس حسب صراحت قرآن جنات میں سے تھا لیکن اللہ تعالی نے اسے اعزازاً فرشتوں میں شامل کر رکھا تھا اس لئے بحکم الہی اس کیلئے بھی سجدہ کرنا ضروری تھا لیکن اس نے حسد اور تکبر کی بنا پر سجدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ گویا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسد اور تکبر وہ گناہ ہیں جن کا ارتکاب دنیائے انسانیت میں سب سے پہلے کیا گیا اور اس کا مرتکب ابلیس تھا۔ صلاح الدین یوسف)۔

و اذ قال ربّك للملائكة انّى خالق بشرا من صلصال من حما مسنون۔ فا ذا سوّيته و نفخت فيه من روحى فقعوا له ساجدين۔ فسجد الملا ئكة كلّهم اجمعون۔ الا ابليس ابى ان يّكون من السا جدين (الحجر:۲۸۔۳۱) (اور جب تیرے پروردگار نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں ایک انسان کو کالی اور سڑی ہوئی کھنکھناتی مٹی سے پیدا کرنے والا ہوں۔ تو جب میں اسے پورا بنا چکوں اور اس میں اپنی روح پھونک دوں تو تم سب اس کیلئے سجدے میں گر پڑنا۔ چنانچہ تمام فرشتوں نے سب کے سب نے سجدہ کرلیا مگر ابلیس نے، کہ اس نے سجدہ کرنے والوں میں شمولیت سے (صاف) انکار کردیا)

ان آیات سے چند امور صاف ظاہر ہیں:

۱: تمام فرشتوں نے اللہ تعالی کے حکم سے حضرت آدم کو سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ کیا۔

۲۔ اللہ تعالی نے فرشتوں کو یہ خبر بطور حکم کی تھی کہ تحقیق میں پیدا کرنے والا ہوں آدمی کو بجنے والی مٹی سے جو بنی تھی کیچڑ سڑی ہوئی سے۔ پس جب درست کروں میں اس کو اور پھونک دوں میں بیچ اس کے روح اپنے سے، پس گر پڑو واسطے اس کے سجدہ کرتے ہوئے۔ پس سجدہ کیا فرشتوں نے سب نے اکٹھے، مگر ابلیس نہ مانا یہ کہ ہو ساتھ سجدہ کرنے والوں کے۔

قادیانی اعتقاد بابت مسجود ملائک

توضیح المرام صفحہ ۴۹ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم پیدا کئے گئے بلکہ یہ علیحدہ ملائک کو حکم کیا گیا کہ جب کوئی انسان اپنی حقیقی انسانیت کے مرتبہ تک پہنچے اور اعتدال انسانی اس کو حاصل ہو جائے اور خدا تعالی کی روح اس میں سکونت اختیار کرے تو اس کامل کے آگے سجدہ میں گرا کر یعنی آسمانی انوار کے ساتھ اس پر اترو اور اس پر صلوۃ بھیجو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل انصاف مرزا غلام احمد قادیانی کی اس عبارت کی طرف ایماناً غور کریں کہ (یہ سجدہ کا حکم اس وقت سے متعلق نہیں ہے کہ جب حضرت آدم پیدا کئے گئے) یہ نص صریح کے صاف خلاف ہے دیکھو

فا ذا سوّ یته و نفخت فیه من رو حی فقعوا له سا جد ین فسجد الملا ئکة کلهم اجمعو ن

آٹھواں باب: فرشتوں کے ثبوت میں

الحمد لله فا طر السّما وا ت و ا لا رض جا عل الملا ئکة رسلاً او لی اجنحة مثنی و ثلا ث و ر با ع یز ید فی الخلق ما یشا ء ان الله علی کل شیء قدیر ۔ (فاطر۔۱) (ترجمہ: اس اللہ کے لئے تمام تعریفیں سزاوار ہیں جو (ابتداء) آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنے والا اور دو دو تین تین چار چار پروں والے فرشتوں کو اپنا پیغمبر (قاصد) بنانے والا ہے۔ مخلوق میں جو چاہے زیادتی کرتا ہے اللہ یقیناً ہر چیز پر قادر ہے)

هل اتا ك حد یث ضیف ابرا هیم المکر مین۔ اذ د خلوا علیه فقا لوا سلا ما قا ل سلا م قو م منکرو ن ۔ فرا غ الی اهله فجاء بعجل سمین۔ فقر به الیهم قا ل ا لا تأکلو ن۔ فا و جس منهم خیفة قا لوا لا تخف و بشرو ہ بغلا م علیم۔ فا قبلت امر أ ته فی صرة فصکت و جهها و قا لت عجوز عقیم۔ قا لوا کذ لك قال ر بك انه هو الحکیم العلیم۔ قا ل فما خطبکم ایّها المرسلون۔ قا لوا انّا ار سلنا الی قو م مجر مین ۔لنر سل علیهم حجا رة من طین (الزا ر یا ت:۲۴ ۔۳۳) (کیا تجھے ابراہیم کے معزز مہمانوں کی خبر بھی پہنچی ہے؟ وہ جب ان کے ہاں آئے تو سلام کیا، ابراہیم نے جواب سلام دیا (اور کہا یہ تو) اجنبی لوگ ہیں ۔ پھر (چپ چاپ جلدی جلدی) اپنے گھر والوں کی طرف گئے اور ایک فربہ بچھڑے (کا گوشت) لائے، اور اسے ان کے پاس رکھا اور کہا آپ کھاتے کیوں نہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر تو دل ہی دل میں ان سے خوفزادہ ہو گئے۔ انہوں نے کہا آپ خوف نہ کیجئے اور انہوں نے اس (ابراہیم) کو ایک علم والے لڑکے کی بشارت دی۔ پس ان کی بیوی آگے بڑھی اور حیرت میں آکر اپنے منہ پر ہاتھ مار کر کہا کہ میں تو بڑھیا ہوں اور ساتھ ہی بانجھ۔ انہوں نے کہا ہاں تیرے پروردگار نے اسی طرح فرمایا ہے بے شک وہ حکیم و علیم ہے۔ (ابراہیم) نے کہا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو) تمہارا کیا مقصد ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ ہم گناہ گار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں، تاکہ ہم ان پر مٹی کے کنکر برسائیں)

ان آیات سے چند امور ظاہر ہیں:۔

۱۔ حضرت ابراہیمؑ کے پاس فرشتے آدمیوں کی شکل میں آئے، اور سلام کیا اور حضرت ابراہیمؑ نے ان کو سلام کا جواب دیا۔

۲۔ حضرت ابراہیمؑ کو یہ بات معلوم نہ ہوئی کہ یہ فرشتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابراہیم نے گائے کے بچے کا گوشت گھی میں بھون کر ان کے آگے واسطے کھانے کو رکھ دیا۔

۲۔ انہوں نے اس گوشت کو نہ کھایا۔ تب حضرت ابراہیمؑ کے دل میں ڈر پیدا ہوا کہ مبادا یہ میرے دشمن ہوں۔

۳۔ فرشتوں نے کہا مت ڈرا اور انہیں اس بات کی خوش خبری دی کہ تیرے گھر میں ایک علم والا لڑکا پیدا ہوگا۔

۵۔ حضرت ابراہیمؑ کی بیوی یہ خبر سن کر مارے تعجب کے منہ پر ہاتھ مار کر کہنے لگی کہ میں بوڑھی بانجھ ہوں، مجھ سے کس طرح لڑکا پیدا ہوگا۔

۶۔ فرشتوں نے کہا اسی طرح کہا ہے تیرے رب نے۔ تحقیق وہ حکیم و علیم ہے۔

۷۔ حضرت ابراہیمؑ نے ان سے دریافت کیا کہ تم اور کس کام کے واسطے آئے ہو؟ فرشتوں نے کہا ہم مٹی کے پتھروں سے قوم گنہگار کو ہلاک کریں گے۔

و اذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکانا شرقیا۔ فاتّخذت من دونھم حجابا فارسلنا الیھا روحنا فتمثّل لھا بشرا سویا۔ قالت انّی اعوذ بالرحمن منك ان کنت تقیا۔ قال انّما انا رسول ربّك لاھب لك غلاما زکیا۔ قالت انّی یکون لی غلام و لم یمسسنی بشر و لم اك بغیّا۔ قال کذلك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قا ل ر بّك هو على هيّن و لنجعله آ ية للنّاس و رحمة مّنّا و
كا ن امرا مقضيا۔ فحملته فانتبذ ت به مكانا قصيا ۔(مر یم :۱۶
:۲۲) (تر جمه : اوراس کتاب میں مریم کا بھی واقعہ بیان کر۔ جب کہ وہ اپنے کےلوگوں
سے علیحدہ ہوکر مشرقی جانب آئیں ۔ اوران لوگوں سے پردہ کرلیا۔ پھر ہم نے اس کے پاس
اپنی روح (جبرائیل) کو بھیجا۔ پس وہ اس کے سامنے پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔ یہ کہنے لگیں
میں تجھ سے رحمٰن کی پناہ مانگتی ہوں اگرتو کچھ بھی اللہ سے ڈرنے والا ہے۔اس نے جواب دیا
کہ میں تو اللہ کا بھیجا ہوا قاصد ہوں، تجھے ایک پاکیزہ لڑکا دینے آیا ہوں ۔ کہنے لگیں بھلا
میرے ہاں بچہ کیسے ہوسکتا ہے؟ مجھے تو کسی انسان کا ہاتھ تک نہیں لگا اور نہ میں بدکار ہوں ۔اس
نے کہا بات تو یہی ہے لیکن تیرے پروردگار کا ارشاد ہے کہ وہ مجھ پر بہت ہی آسان ہے ہم تو
اسے لوگوں کیلئے ایک نشانی بنادیں گے اوراپنی خاص رحمت، یہ تو ایک طے شدہ بات ہے۔پس
وہ حمل سے ہوگئیں اوراسی وجہ سے وہ یکسو ہوکر ایک دور کی جگہ چلی گئیں)

ان آیات سے چند امور ظاہر ہیں:

۱۔ بی بی مریم کے پاس فرشتہ تندرست آدمی کی شکل میں آیا۔

۲۔ بی بی مریم نے، جوشہر سے دور ایک اکیلی جگہ میں تھی ،جب ایک جوان آدمی کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا ،کہا میں پناہ پکڑتی ہوں ساتھ رحمٰن کے تجھ سے اگر ہے تو پرہیزگار۔

۳۔فرشتہ نے کہا،سوائے اس کے نہیں کہ میں تیرے رب کا تیری طرف بھیجا ہوا آیا ہوں کہ تجھ کو ایک پاکیزہ لڑکا بخش جاؤں ۔

۴۔ بی بی مریم نے فرشتہ کو کہا کہ مجھے لڑکا کیوں کر ہوگا کہ مجھ کو اب تک نہ کسی آدمی نے ہاتھ لگایا ہے اور نہ میں بدکار رہوں۔

۵۔فرشتہ نے جواب دیا کہ اسی طرح تیرے رب نے کہا ہے کہ یہ مجھ پر آسان ہے تا کہ سب لوگوں کیلئے تیرے لڑکے کا بلا باپ پیدا ہونا میری عجیب قدرت کی نشانی ہو

۶۔پس بی بی مریم کو حمل ہوگیا۔

اذ قا لت الملا ئكة يا مر يم انّ الله يبشّر ك بكلمة منه اسمه
عيسى ابن مر يم و جيها فى الدّ نيا و ا لآ خر ة و من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المقرّبين۔ و يكلّم النّاس فى المهد و كهلا و من الصّا لحين۔
قالت ربّ انّى يكو ن لى و لد و لم يمسسنى بشر قا ل كذ لك
الله يخلق ما يشاء اذا قضى امرا فا نّما يقو ل له كن فيكو ن
(آ ل عمران :٤٥ ـ٤٧) (ترجمہ: جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالی تجھے اپنے ایک کلمے کی خوش خبری دیتا ہے جس کا نام مسیح بن مریم ہے جو دنیا و آخرت میں ذی عزت ہے اور وہ میرے مقربین میں سے ہے۔ وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی، وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ کہنے لگیں الہی مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ فرشتے نے کہا اسی طرح اللہ تعالی جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ جب کبھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتا ہے)

ان آیات سے بھی چند امور ظاہر ہوتے ہیں:

۱: فرشتوں نے بی بی مریم کے پاس آ کر کہا کہ تجھ کو اللہ تعالی اپنی طرف سے ایک بات کی بشارت دیتا ہے کہ تجھ سے ایک لڑکا ہوگا جس کا نام مسیح عیسی بیٹا مریم کا ہوگا۔

۲۔ وہ لڑکا دنیا اور آخرت میں آبرو والا اور نیک بختوں میں سے ہوگا۔

۳۔ وہ تیرے جھولے میں یعنی پیدا ہونے کے بعد ہی لوگوں سے باتیں کرے گا اور جس وقت اس کے کچھ بال سیاہ اور کچھ سفید ہوں گے تب بھی لوگوں سے کلام کریگا۔

۴۔ وہ لڑکا صالحوں میں سے ہوگا۔

۵۔ بی بی مریم نے یہ سب کچھ سن کر دریافت کیا کہ اے میرے رب کیوں کر ہوگا واسطے میرے بیٹا کہ مجھے کسی آدمی نے ہاتھ نہیں لگایا۔

۶۔ جواب ملا کہ اللہ پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے۔ جب اللہ مقرر کرتا ہے کچھ کام پس سوائے اس کے نہیں کہ کہتا ہے ہو پس ہو جاتا ہے۔

اذ تستغيثو ن ر بّكم فاستجا ب لكم انّى ممدّ كم بألف من
الملا ئكة مر دفين (الانفال:۹)(ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب کہ تم اپنے رب سے فریاد کر رہے تھے پھر اللہ تعالی نے تمہاری سن لی کہ میں تم کو ایک ہزار فرشتوں سے مدد دوں گا جو لگاتار چلے آئیں گے)

اذ يو حى ر بّك الى الملائكة انّى معكم فثبتوا الذين آ منوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سا لقی فی قلو ب الذین کفروا الرّعب فاضر بوا فوق الاعناق و اضر بوا منهم کلّ بنا ن۔ ذ لك بانّهم شا قوا الله و رسو له و من یشا قق الله و رسو له فانّ اللّه شد ید العقا ب (الانفال ۱۲۔۱۳) (ترجمہ: اس وقت کو یاد کرو جب کہ آپ کا رب فرشتوں کو حکم دیتا تھا کہ میں تمہارا ساتھی ہوں سو تم ایمان والوں کی ہمت بڑھاؤ میں ابھی کفار کے قلوب میں رعب ڈالے دیتا ہوں۔ سو تم گردنوں پر مارو اور ان کے پور پور کو مارو۔ یہ اس بات کی سزا ہے کہ انہوں نے اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کی اور جو اللہ کی اور اس کے رسول کی مخالفت کرتا ہے سو بے شک اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے)

نزول ملائکہ سے قادیانی انکار

توضیح المرام صفحہ ۲۹ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اہل اسلام ہرگز اس بات کے قائل نہیں کہ ملائکہ اپنے شخصی وجود کے ساتھ انسانوں کی طرح پیروں سے چل کر زمین پر اترتے ہیں اور یہ خیال بالبداہت باطل ہے۔

اس قادیانی عبارت میں دو سفید جھوٹ ہیں:

۱: اہل اسلام کو ناحق مرزا قادیانی اپنے ساتھ گمراہی میں شامل کرتے ہیں۔

۲۔ کہ ملائکہ شخصی وجود سے زمین پر نہیں چلتے۔

اہل انصاف پر ہرگز پوشیدہ نہیں ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کے پاس جو مہمان آئے تھے وہ فرشتے ہی تھے جو آدمیوں کی شکل میں تھے، جن کے کھانے کے واسطے حضرت ابراہیمؑ نے گائے کے بچہ کا گوشت بھون کر لائے تھے، مگر انہوں نے نہ کھایا کیونکہ فرشتوں کو کھانے کی حاجت نہیں ہوتی۔ خدا کی بندگی ہی ان کی غذا ہے۔

نیز بی بی مریم کے پاس فرشتہ تندرست آدمی کی شکل میں آیا تھا جس کو بی بی مریم نے اپنی طرف چل کر آتے دیکھ کر پناہ مانگی تھی۔

نیز حضرت لوطؑ کے مہمان فرشتہ ہی تھے جن کو اس کی بدکار قوم دیکھ کر پکڑنے کو دوڑی آئی تھی۔ دیکھو اس قصہ کو قرآن شریف میں سورہ ہود کے ساتویں رکوع میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود اس قدر ثبوت کے پھر انکار کرنا مرزا قادیانی کا ہی حوصلہ ہے۔

توضیح المرام صفحہ ۶۸ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

سو فرشتہ اگرچہ ہر ایک ایسے شخص پر نازل ہوتا ہے جو وحی الٰہی سے مشرف کیا گیا ہو نزول کی کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر یاد رکھنی چاہیے۔

مرزا قادیانی نے اس تحریر میں اپنی پہلی چال بدل دی، یعنی اس جگہ لکھتے ہیں کہ نزول کی اصل کیفیت جو صرف اثر اندازی کے طور پر ہے نہ واقعی طور پر، صریح قرآن کو اپنی تاویل کر کے ردّ کرتے ہیں۔

توضیح المرام صفحہ ۷۰ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

اس وقت جبریل اپنا نورانی سایہ اس مستعد دل پر ڈال کر ایک عکسی تصویر اپنی اس کے اندر لکھ دیتا ہے تب اس فرشتہ کا نام روح القدس ہے تو عکسی تصویر کا نام بھی روح القدس رکھا جاتا ہے سو یہ نہیں کہ فرشتہ انسان کے اندر گھس آتا ہے بلکہ اس کا عکس انسان کے آئینۂ قلب پر نمودار ہوتا ہے۔

کیا ان باتوں سے ایمان والے لوگ قرآن صریح کو چھوڑ کر آپ کے دام میں آجائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ کچھ لوگ اگر آ گئے، تو کیا ہوا؟

توضیح المرام صفحہ ۳۲ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

سو اصل بات یہ ہے کہ جس طرح آفتاب اپنے مقام پر ہے اور اس کی گرمی اور روشنی زمین پر پھیل کر اپنے خواص کے موافق زمین کی ہر ایک چیز کو فائدہ پہنچاتی ہے اسی طرح روحانیات سماویہ خواہ ان کو یونانیوں کے خیال کے موافق نفوس فلکیہ کہیں، یا دساتیر اور وید کی اصطلاحات کے موافق کواکب سے انکو نامزد کریں، یا سید ھے اور موحدانہ طریق سے ملک اللہ کا انکو لقب دیں درحقیقت یہ عجیب مخلوقات اپنے اپنے مقام پر مستقر اور قرار گیر ہے۔

گمراہی اور ہدایت کو ایک بنانا بھی آپ ہی کا کام ہے۔

توضیح امرام صفحہ ۳۲ میں مرزا غلام احمد قادیانی یوں لکھتے ہیں:

فرشتے اپنے اصلی مقامات سے جو ان کے لئے خدا تعالی کی طرف سے مقرر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ایک ذرہ برابر بھی آگے پیچھے نہیں ہوتے۔،

توضیح المرام صفحہ ۸۵ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

کہ جبریلی نور آفتاب کی طرح جو اس کا ہیڈ کوارٹر ہے تمام معمورہ عالم پر حسب استعداد اثر ڈال رہا ہے۔

اس جگہ مرزا قادیانی نے جبریل کے نزول سے صاف انکار کیا اور آفتاب کی طرح اس کا ہیڈ کوارٹر قرار دیا ہے۔لیکن اہل انصاف پر یہ بات ہرگز پوشیدہ نہیں ہے کہ جبریل فرشتہ انبیاء کرام کے پاس خدا تعالی کے حکم سے آتے رہے ہیں اور ان کو خدا تعالی کی طرف سے پیغام پہنچاتے رہے ہیں۔تمام قرآن اس بات کا گواہ ہے اور حدیثیں تو اس قدر ہیں کہ اگر تمام لکھوں تو ایک بڑا رسالہ بن جاوے۔صرف سات حدیثوں کا ترجمہ جو بخاری شریف اور صحیح مسلم کی ہیں یہاں نقل کرتا ہوں۔میں نے صحیح بخاری یا صحیح مسلم سے اس واسطے حدیثوں کو نقل کرنا پسند کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک بھی یہ دونوں صحیح ہیں۔ دیکھو اخبار الحکم قادیان ۳ مارچ ۱۹۰۱ء میں مسمی صادق مرزائی بیان کرتا ہے کہ:

۲۴ فروری ۱۹۰۱ء کو صحیح بخاری کے متعلق مرزا قادیانی نے فرمایا یہی ایک کتاب ہے جو دنیا کی تمام کتابوں میں سے قرآن شریف کے بہت مطابق اور سب سے افضل اور صحیح ہے۔اس کی دوسری بہن گویا مسلم ہے۔

(باب شهود الملائكة بدراً : جاء جبريل الى النبى و فقال : ما تعدون اهل بدر فيكم ؟ قال : من افضل المسلمين ۔ او كلمة نحوها۔ قال : كذلك من شهد بدراً من الملائكة (صحيح بخارى حديث نمبر ۳۹۹۲)

حدثنا حماد عن يحى عن معاذ ابن رفاعة بن رافع ، وكان رفاعة من اهل بدر ، وكان رافع من اهل العقبة ۔ فكان يقول لابنه ، مايسرنى انى شهدت بدراً بالعقبة ۔ قال: سأل جبريل النبى ﷺ بهذا، (بخارى حديث نمبر ۳۹۹۳)

اخبرنا يحى عمن معاذ بن رفاعة : ان ملكا سأل النبى ﷺ ۔ و عن يحى ان يزيد وعن يحى انّ يزيد بن الهاد اخبره انه كان معه يوم حدثه معاذ هذا الحديث ، فقال يزيد : فقال معاذ : انّ السائل هوجبريل (بخارى حديث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر ٣٩٩٤)

ان النبی ﷺ قال یو م بدر : ھذا جبر یل اخذ برأس فر سه علیه اداة الحرب ۔ بخاری حد یث نمبر ٣٩٩٥)

عن عا ئشة قا لت : لمار جع النبی ﷺ من الخندق و و ضع السلاح و اغتسل اتاه جبر یل فقا ل: قد و ضعت السلاح ! و الله ماوضعناه ، فاخر ج الیھم ۔ قال : فالی این ؟ قال : ھا ھنا ۔ و اشار الی بنی قر یظة ۔ فخر ج النبی ﷺ الیھم (بخاری حدیث نمبر ٤١١٧)

عن انس قا ل : کا نّی انظر الی الغبا ر سا طعاً فی زقاق بنی غنم موکب جبریل حین سا ر رسول الله ﷺ الی بنی قریظة ۔ (بخاری حد یث نمبر ٤١١٨)

پہلی حدیث کا تر جمہ جو بخاری کی ہے:

مشکوۃ کے با ب المعجزا ت میں حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روا یت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دن بدر کے کہ یہ جبر یل ہیں پکڑے ہوئے ہیں سر اپنے گھوڑے کا ۔ جبریل پر ہے اسباب لڑائی کا ۔

دوسری حدیث کا تر جمہ جو بخاری اور مسلم سے ہے

مشکوۃ کے با ب المعجزا ت میں حضرت سعدؓ ابن وقاص سے روا یت ہے کہ دیکھا میں نے دہنی طرف پیغمبر ﷺ کے اور با ئیں طرف ان کے دن ا حد کے دو شخصوں کو کہ ان پر تھے کپڑے سفید لڑ تے تھے وہ لڑ نا سخت تر ین لڑ نے آ دمیوں کا نہیں د یکھا میں نے ان دونوں کو پہلے اس سے نہ پیچھے اس سے ۔یعنی جبر یل اور میکا ئیل ۔ متفق علیه

تیسری حدیث کا تر جمہ جو بخاری اور مسلم سے ہے

مشکوۃ کے باب المعجز ات میں عا ئشہؓ سے روا یت ہے کہ کہا جب کہ پھر ے رسول اللہ ﷺ غز وہ خندق سے اور ر کھے ہتھیا ر اور غسل کیا ، آ ئے حضرت ﷺ کے پاس جبر یل اس حا لت میں کہ آ نحضرت ﷺ جھا ڑ تے تھے سر اپنا گر د سے ۔ پس کہا جبر یل نے ﷺ حضرت کو کہ تحقیق آ پ نے تو ر کھے ہتھیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،قسم ہے اللہ تعالیٰ کی میں نے نہیں رکھے ہتھیار۔نکلو طرف ان کافروں کی۔ پس فرمایا نبی ﷺ کہاں؟ پس اشارہ کیا جبریل نے طرف بنی قریظہ کی۔ پس نکلے نبی ﷺ طرف بنی قریظہ کی۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

اور بخاری کی ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ کہا انس نے گویا میں دیکھتا ہوں طرف غبار کے کہ اٹھا تھا بیچ کوچہ بنی غنم کے سواروں کی جماعت سے کہ ہمراہ جبریل کے تھے جس وقت چلے رسول خدا ﷺ طرف بنی قریظہ کے

چوتھی حدیث کا ترجمہ جو بخاری اور مسلم کی ہے

مشکوۃ کے باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ کہا فرمایا خدا کے رسول ﷺ نے آیا فرشتہ موت پاس حضرت موسیٰ بن عمران کے۔ کہا فرشتہ نے حضرت موسیٰ کو کہ قبول کر حکم اپنے رب کا ۔فرمایا حضرت ﷺ نے پس طمانچہ مارا موسیٰ نے ملک الموت کی آنکھ پر، پس پھوڑ ڈالی آنکھ۔ فرمایا حضرت ﷺ نے پس پھر گیا فرشتہ طرف اللہ کی ،اور کہا بھیجا تو نے مجھ کو طرف بندے اپنے کے کہ نہیں مرنا چاہتا اور پھوڑ ڈالی آنکھ میری۔ فرمایا حضرت ﷺ نے پس پھیر دی اللہ نے طرف اسکے آنکھ اس کی، اور فرمایا پھر جا تو میرے بندے کے پاس، اور کہہ کہ آیا زندگانی چاہتا ہے تو، پس اگر چاہتا ہے تو زندگانی پس رکھ ہاتھ اپنا بیل کی پیٹھ پر۔ پس اس چیز کو کہ ڈھانکے ہاتھ تیرا بالوں سے، پس تحقیق تو زندہ رہے گا شمار ان کے اتنے ہی برس۔ کہا موسیٰ نے پھر بعد اس زندگی کے کیا ہے۔ کہا فرشتہ پھر مرے گا تو کہا موسیٰ نے پس اختیار کی میں نے موت ابھی اے پروردگار میرے نزدیک کر مجھ کو زمین پاک کی گئی سے مقدار ایک سنگ انداز کے۔ فرمایا رسول خدا ﷺ نے قسم اللہ کی اگر ہوتا میں نزدیک بیت المقدس کے تو البتہ دکھا دیتا میں تم کو قبر موسیٰ کی ایک جانب راہ کے میں نزدیک تودے سرخ کے۔ روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے۔

(عن ابی ھریرۃ، قال : ارسِل ملك الموت الی موسی ۔ فلمّا جاء ہ صكّه ، فرجع الی ربّه فقال : ارسلتنی الی عبد لا یرید الموت ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قا ل ار جع الیه ، فقل له یضع یده علی متن ثو ر فله بما غطّی یده بکل شعرة سنة ،

قا ل : ای ر بّ ثم ماذا ؟ قا لَ ثم المو ت ۔

قا ل : فا لآ ن ۔ قا ل فسأل ان ید نیه من الا ر ض المقدسة ر میة بحجر ۔

قا ل ابو هر یرة : فقا ل رسو ل الله ﷺ : فلو کنت ثم لأ ر یتکم قبره جانب الطر یق تحت الکثیب ا لا حمر (صحیح بخاری حدیث نمبر ۳٤۰۷)

پا نچویں حدیث کا تر جمہ جو مسلم کی ہے

مشکوۃ کی کتاب ا لا یما ن میں حضرت عمر بن الخطا ب سے روا یت ہے کہ اس وقت تھے ہم نز د یک رسول خدا ﷺ کے ایک روز ، نا گا ہ ظا ہر ہوا او پر ہمارے ایک شخص نہا یت سفید کپڑ ے ، بہت سیاہ تھے با ل ، نہیں معلوم ہو تا تھا اس پر نشان سفر کا ، اور نہیں پہچا نتا تھا اس کو ہم میں سے کو ئی ۔ یہاں تک کہ آ بیٹھا رو برو حضرت محمد ﷺ کے ۔ پس لگا دیئے دونوں زانوا اپنے دونوں زا نوں حضرت ﷺ کے ۔ اور رکھے دونوں ہا تھ اپنے او پر دوزا نوں آ پ ﷺ کے اور کہا اے محمد خبر دے مجھ کو اسلام سے ۔ فر ما یا حضرت ﷺ نے اسلام یہ ہے کہ گوا ہی دے تو نہیں کو ئی معبود سوا اللہ کے اور محمد بھیجے ہو ئے ہیں اللہ کے اور قا ئم کرے نماز کو اور دے زکوۃ اور رکھے تو روزے رمضان کے اور حج کرے خانہ کعبہ کا اگر طاقت رکھے تو طرف اس کی راہ کی ۔

کہا اس شخص نے کہ سچ کہا تو نے ۔ پس تعجب کیا ہم نے وا سطے اس کے کہ پو چھتا ہے حضرت سے اور تصد یق کرتا ہے اس کو ۔

کہا اس شخص نے خبر دو مجھ کو ایمان کی ۔ فر ما یا ایمان لا وے تو سا تھ اللہ کے اور فر شتو ں اس کے اور کتا ب اس کی کے اور رسولوں اس کے اور قیا مت کے اور ایمان لا وے تو سا تھ تقد یر بھلا ئی اس کی کے اور برا ئی اس کی کے

کہا سچ کہا تو نے ۔ پس کہا خبر دو مجھ کو احسان سے فر ما یا یہ کہ بند گی کرے تو اللہ کی گو یا کہ تو د یکھتا ہے اس کو پس اگر نہیں د یکھ سکتا تو اس کو پس تحقیق وہ د یکھتا ہے تجھ کو کہا خبر دو مجھ کو قیا مت سے فر ما یا نہیں وہ شخص کہ پو چھا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت سے زیادہ جاننے والا پوچھنے والے سے۔ کہا خبر دو مجھ کو علامتوں اس کی سے۔ فرمایا کہ جنے گی لونڈی مالک اپنی کو اور یہ کہ دیکھے تو ننگے پاؤں والوں کو ننگے بدم والوں کو مفلسوں کو چرانے والوں کو بکریوں کے فخر کریں گے بیچ عمارتوں کے۔ کہا راوی نے پھر چلا گیا وہ شخص پھر ٹھہرا رہا میں دیر تک۔ پھر فرمایا واسطے میرے اے عمر کیا جانتا ہے تو کون تھا پوچھنے والا؟ کہا اللہ اور رسول اللہ کا زیادہ جاننے والا ہے۔ فرمایا تحقیق وہ جبریل تھا، آیا تھا تمہارے پاس سکھلاتا تھا تم کو تمہارا دین۔ روایت کی یہ حدیث مسلم نے۔

(کیا اب بھی کوئی دشمن دین وایمان اس حدیث کی رو سے انکار کر سکتا ہے کہ فرشتے دنیا میں نہیں آتے مگر متعصب ہاں جسکے دل میں انصاف ہے اس کے لئے تو دلیل صاف ہے لیکن ضد کا مرض لا علاج ہے)۔

(یہ حدیث یوں ہے: عن عمر ابن خطاب قال: بینا نحن عندرسو ل الله ﷺ ذات یوم، اذ طلع علینا رجل شدید بیاض الثّیاب، شدید سواد الشّعر، لا یری علیه اثر السّفر، و لایعرفه منّا احد، حتّی جلس الی النّبی ﷺ فاسند رکبتیه الی رکبتیه، و وضع کفّیه علی فخذیه، و قال: یامحمد! اخبرنی عن الاسلام؟ فقال رسول الله ﷺ: الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله و انّ محمداً رسول الله، و تقیم الصلوة و تؤتی الزکاة و تصوم رمضان وتحجّ البیت ان استطعت الیه سبیلا۔ قال: صدقت۔ قال: فعجبنا له، یسأله و یصدّقه، قال: فاخبرنی عن الایمان؟ قال ان تؤمن بالله، و ملائکته و کتبه و رسله و الیوم الآخر، و تؤمن بالقدر خیره و شرّه۔ قال: صدقت۔ قال: فاخبرنی عن الاحسان؟ قال: ان تعبد الله کانك تراه، فان لم تکن تراه، فانه یراك۔ قال: فاخبرنی عن السّاعة؟ قال: ما المسؤل عنها باعلم من السائل۔ قال: فاخبرنی عن امارا تها؟ قال: ان تلد الامة ربّتها، و ان تری الحفاة العراة، العالة، رعاء الشاة، یتطاولون فی البنیان۔، قال ثم انطلق۔ فلبثت ملیّاً، ثم قال لی: یاعمر! اتدری من السائل؟ قلت: الله و رسوله اعلم۔ قال: فانه جبریل اتاکم یعلمکم دینکم۔) مسلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الایمان حدیث نمبر ۱)

چھٹی حدیث کا ترجمہ جو بخاری اور مسلم کی ہے

مشکوۃ کے باب المواقیت کی فصل ثالث میں روایت ہے ابن شہاب سے کہ تحقیق عمرو بن عبدالعزیز نے دیر کی عصر کو کچھ پس کہا واسطے اس کے عروہ نے خبردار رہو تحقیق جبریل اترے۔ پس نماز پڑھی آگے رسول خدا کے۔ پس کہا واسطے عروہ کے عمر کہتا ہے تو اے عروہ پس کہا عروہ نے سنا میں نے بشیر بیٹے ابی مسعود کے سے کہ کہتا تھا سنا میں نے ابومسعود سے کہ کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا سے کہ فرماتے تھے کہ جبریل اترے پس امامت کی میری پس نماز پڑھی میں ساتھ اس کے پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اس کے۔ پھر نماز پڑھی میں ساتھ اس کے۔ پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اس کے۔ پھر نماز پڑھی میں نے ساتھ اس کے۔ حساب کرتے تھے ساتھ نگلیوں اپنی کے پانچوں نمازوں کا روایت کی بخاری اور مسلم نے۔

(یہ حدیث یوں ہے :انّ عمر بن عبد العزیز اخّر الصلوۃ یوماً، فدخل علیه عروۃ بن الزبیر فاخبرہ انّ المغیرۃ بن شعبة اخّر الصلوۃ یوماً وھوبالعراق فدخل علیه ابومسعود الانصاری فقال: ماھذا یامغیرۃ ؟ الیس قد علمت انّ جبریل نزل فصلی، فصلی رسول اللہ ﷺ ،ثم صلی فصلی رسول اللہ ﷺ، ثم صلی فصلی رسول اللہ ﷺ،ثم صلی فصلی رسول اللہ ﷺ، ثم صلی فصلی رسول اللہ ﷺ، ثم قال : بھذا امرت ۔ فقال عمر لعروۃ : اعلم ماتحدث به ، اوانّ جبریل ھو اقام لرسول اللہ ﷺ و قوت الصلاۃ ۔ کذلك کان بشیر ابن ابی مسعود یحدث عن ابیه ۔ بخاری حدیث نمبر ۵۲۱

ان عمر بن عبد العزیز اخّر العصر شیئا۔ فقال له عروۃ ؛ اما انّ جبریل قد نزل فصلی امام رسول اللہ ﷺ ۔ فقال عمر : اعلم ما تقول یا عروۃ : قال : سمعت بشیر بن ابی مسعود یقول : سمعت ابامسعود یقول : سمعت رسول اللہ ﷺ یقول : نزل جبریل فامّنی فصلّیت معه ، ثم صلّیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ثم صلیت معه ۔ یحسب باصابعه خمس صلوات۔ صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری حدیث نمبر ۳۲۲۱۔)

ساتویں حدیث کا ترجمہ جو بخاری اور مسلم کی ہے

مشکوۃ کے باب فضائل الصلوۃ میں حضرت ابو ہریرۃؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آتے ہیں فرشتے بیچ تمہارے رات کو اور فرشتے دن کو جمع ہوتے ہیں نماز فجر میں اور نماز عصر میں پھر چڑھتے ہیں وہ فرشتے کہ رہتے ہیں بیچ تمہارے پس پوچھتا ہے ان سے رب ان کا اور حال یہ ہے کہ وہ خوب جانتا ہے حال انکا، کس طرح چھوڑا تم نے میرے بندوں کو۔ پس کہتے ہین وہ چھوڑا ہم نے ان کو اس حال میں کہ وہ نماز پڑھتے تھے۔ روایت کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے

اہل انصاف پر چند آیات سے اور نیز ان سات حدیثوں کے پڑھنے سے بخوبی روشن ہو گیا ہو گا کہ بے شک فرشتے آسمان سے زمین پر آتے اور جاتے ہیں اور بعض اوقات آدمیوں کی شکل میں بھی ظاہر ہوتے ہیں مگر مرزا قادیانی کا یہ تحریر کرنا کہ فرشتے اپنے مقامات مقررہ سے ذرہ برابر نہیں ہلتے، اور ان کا نزول اثر اندازی کے طور پر ہے، نہ واقعی طور پر، بالکل قرآن اور احادیث کے خلاف ہے۔

اور یہ بات جو لوگوں میں مشہور ہے کہ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے بالکل سچ ہے دیکھو مدعی بھول گیا اور ہار گیا اور خدا تعالی کی قدرت نے مدعی سے کچھ تو اقبال کرا ہی لیا۔ دیکھو اشتہار ۴ نومبر ۱۹۰۰ء (مجموعہ اشتہارات جلد ۳ ص ۳۶۱) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

جب آنحضرت ﷺ شکم آمنہ عفیفہ میں تھے تب فرشتہ نے آمنہ پر ظاہر ہو کر کہا تھا کہ تیرے پیٹ میں ایک لڑکا ہے جو عظیم الشان نبی ہو گا اسکا نام محمد رکھنا

نیز اخبار الحکم ۱۷ فروری ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

جب حضرت ابراہیم کو جب کفار نے آگ میں ڈالا تو فرشتوں نے آکر حضرت ابراہیم سے پوچھا کہ آپ کو کوئی حاجت ہے؟ حضرت ابراہیم نے فرمایا بلی و لکن الیکم لا۔

الحمد للہ مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت ہی مدت کے بعد فرشتوں کے زمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرآنے کا اقرار کچھ تو کرہی دیا۔ ماراایں ہم غنیمت ست ۔

نیز دیکھو مرزا غلام احمد قادیانی کے خاص مرید یا معاون مولوی محمد احسن امروہی اپنی کتاب شمس بازغہ صفحہ ۹۵ میں لکھتے ہیں:

و یقتل الخنزیر سے یہ مراد ہے کہ اس کی دعا اورالہام و پیش گوئی سے قتل خنزیر واقع ہوگا جس کا مصداق قتل غیبی لیکھرام کا ہے۔ جو بذریعہ تمثیل فرشتہ قاتل کے بصورت قاتل واقع ہوا۔

اے میرے خدا اپنی مہربانی سے مرزائیوں کو ضد اور کج فہمی سے بچا، اور راہ راست پر لا۔ آمین ثم آمین

باب نہم: قرآن سے لیلۃ القدر کا ثبوت

انّا انزلناہ فی لیلۃ القدر۔ و ما ادراک ما لیلۃ القدر۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ تنزل الملا ئکۃ و الروح فیھا با ذن ربھم من کل امر۔ سلام ھی حتی مطلع الفجر۔(القدر:۱۔۵)

(یقیناً ہم نے اسے شب قدر میں اتارا۔تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے۔شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس (میں ہر کام) کے سرانجام دینے کو اپنے رب کے حکم سے فرشتے اور روح (جبرائیل) اترتے ہیں۔ یہ رات سراسر سلامتی کی ہوتی ہے۔اور فجر کے طلوع ہونے تک (رہتی) ہے)

ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ لیلۃ القدر ایک ایسی بابرکت رات ہے جو ہزار مہینہ سے بہتر ہے، اور اس میں فرشتے اور جبریل نازل ہوتے ہیں اور طلوع فجر تک رہتے ہیں اور بلوغ المرام میں بخاری اور مسلم سے یہ حدیث مرقوم ہے

ترجمہ: ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے بہت سے صحابہ کو لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی پچھلی سات راتوں میں تو رسول خدا نے فرمایا میں تمہاری خوابوں کو دیکھتا ہوں کہ موافق آئیں آخر سات راتوں میں پھر تلاش کرنے والو ہو اس کا تو وہ تلاش کرے اس کو اخیر کی سات راتوں میں

(قدر کے معنی قدرومنزلت کے بھی ہیں، اس لئے اسے شب قدر کہتے ہیں، اس کے معنی اندازہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فیصلہ کرنا بھی ہیں، اس میں سال بھر کے لئے فیصلے کئے جاتے ہیں اسی لئے اسے لیلۃ الحکم بھی کہتے ہیں۔اس کے معنی تنگی کے بھی ہیں۔اس رات اتنی کثرت سے فرشتے زمین پر اترتے ہیں کہ زمین تنگ ہو جاتی ہے۔شب قدر یعنی تنگی کی رات۔ یا اس لئے یہ نام رکھا گیا کہ اس رات جو عبادت کی جاتی ہے اللہ کے ہاں اس کی بڑی قدر ہے اور اس پر بڑا ثواب ہے اس کی تعیین میں بھی شدید اختلاف ہے۔فتح القدیر۔

تاہم احادیث و آثار سے واضح ہے کہ یہ رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں میں سے کوئی ایک رات ہوتی ہے اس کو مبہم رکھنے میں یہی حکمت ہے کہ لوگ پانچوں طاق راتوں میں اس کی فضیلت حاصل کرنے کے شوق میں اللہ کی خوب عبادت کریں۔

اس رات میں قرآن اتارنے کا آغاز کیا، یا لوح محفوظ سے اس بیت العزت میں، جو آسمان دنیا پر ہے، ایک ہی مرتبہ اتار دیا، اور وہاں سے حسب وقائع نبی ﷺ پر اترتا رہا تا آنکہ ۲۳ سال میں پورا ہو گیا اور لیلۃ القدر رمضان میں ہی ہوتی ہے جیسا کہ قرآن کی آیت شھر رمضا ن الزی انز ل فیه القر آ ن (البقرۃ:ن۱۸۵) سے واضح ہے۔

اس ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے اور ہزار مہینے ۸۳ سال ۴ مہینے بنتے ہیں۔ یہ امت محمدیہ پر اللہ کا کتنا احسان عظیم ہے کہ مختصر عمر میں زیادہ سے زیادہ ثواب حاصل کرنے کے لئے کیسی سہولت عطا فرمادی

روح سے مراد حضرت جبرائیل ہیں یعنی فرشتے حضرت جبرائیل سمیت اس رات زمین پر اترتے ہیں ان کاموں کو سرانجام دینے کیلئے جن کا فیصلہ اس سال میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔

یہ سلامتی والی رات ہے کہ مومن اس رات شیطان کے شر سے محفوظ رہتے ہیں، یا فرشتے اہل ایمان کو سلام عرض کرتے ہیں، یا فرشتے ہی آپس میں ایک دوسرے کو سلام کرتے ہیں۔شب قدر کے لئے نبی ﷺ نے بطور خاص یہ دعا بتلائی ہے اللھم انك عفو تحب العفو فا عف عنا (ترمذی ابواب الدعوات۔سنن ابن ماجہ کتاب الدعاء باب الدعا باب العفو والعافیۃ۔)

قادیانی کے نزدیک لیلۃ القدر کی حقیقت

ازالہ اوہام صفحہ ۱۲۳ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۶۵) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

یہ آخری لیلۃ القدر کا نشان ہے جس کی بنا ابھی ڈالی گئی ہے جس کی تکمیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے سب سے پہلے خدا تعالی نے اس عاجز (مرزا قادیانی کو اس کے خدا نے اس واسطے دنیا میں بھیجا ہے تاکہ وہ لوگوں کو گمراہی میں ڈالے۔ اللہ دتا) کو بھیجا ہے اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا انت اشد منا سبة من ابن مریم و اشبه الناس به خلقاً و خلقاً و زمانا مگر یہ تاثیرات اس لیلة القدر کی اب بعد اس کے کم نہیں ہوں گی بلکہ بالاتصال کام کرتی رہیں گی جب تک وہ سب کچھ پورا نہ ہولے جو خدا تعالی نے آسمان پر مقرر کیا ہے۔

فتح اسلام صفحہ ۵۴ (خزائن۔ ج ۳ ص ۳۲) میں مرزا غلام احمد تحریر کرتے ہیں:

تم سمجھتے ہو کہ لیلة القدر کیا چیز ہے۔ لیلة القدر اس ظلمانی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال حد تک پہنچ جاتی ہے اس لئے وہ زمانہ بالطبع تقاضا کرتا ہے کہ ایک نور نازل ہو جو اس ظلمت کو دور کرے۔ اس زمانہ کا نام، بطور استعارہ کے لیلة القدر رکھا گیا ہے مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے۔ یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم رنگ ہے۔

اہل انصاف اس فقرہ کی طرف غور کریں کہ درحقیقت یہ رات نہیں ہے یہ ایک زمانہ ہے اور نیز اس آیت کی طرف بھی خیال کریں

و ما ادراک ما لیلة القدر۔ لیلة القدر خیر من الف شهر۔

(تو کیا سمجھا کہ شب قدر کیا ہے۔ شب قدر ایک ہزار مہینوں سے بہتر ہے)

اور پیغمبر ﷺ نے اپنے صحابہ کو فرمایا کہ لیلة القدر کو ماہ رمضان کے چاندکی اخیر کی سات راتوں میں تلاش کرو۔

اور جناب شیخ عبدالقادر گیلانی اپنی کتاب غنیة الطالبین میں جو کچھ لیلة القدر کی بابت تحریر فرماتے ہیں اس کی عین عبارت کا ترجمہ نقل کرتا ہوں

اللہ تعالی نے فرمایا بے شک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ..تا... قول کریم: اس رات میں فرشتے اور روح اترتے ہیں۔ یعنی شب قدر میں اور حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو اللہ سبحانہ وتعالی جبریل کو زمین کی طرف اترنے کا حکم کرتا ہے اور ان کے ساتھ ستر ہزار فرشتے سدرة المنتہی کے رہنے والے ہوتے ہیں۔ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ نور کے جھنڈے ہوتے ہیں پھر جب وہ زمین کی طرف اترتے ہیں تو جبریل اپنا جھنڈا گاڑ دیتا ہے اور پھر فرشتے بھی جھنڈے گاڑ دیتے ہیں چار جگہ کعبہ کے پاس اور حضرت ﷺ کی قبر کے پاس اور بیت المقدس کی مسجد کے پاس اور طور سینا کی مسجد کے پاس۔ پھر جبریل کہتے ہیں فرشتوں سے کہ پھیل جاؤ وہ پھیل جاتے ہیں سو کوئی مکان باقی نہیں رہتا اور نہ کوئی حجرہ اور نہ کوئی گھر اور نہ کوئی کشتی جس میں کوئی مرد مومن یا عورت مومن ہو مگر فرشتے اس میں جاتے ہیں لیکن اس گھر میں فرشتے نہیں جاتے جس میں کتا ہو۔ یا سور یا جنب ہو حرام سے یا کوئی تصویر ہو (بے شک اس بات میں زرہ بھر شک نہیں کرنا چاہیے جو مرزا قادیانی کہتے ہیں کہ فرشتے زمین پر نہیں آتے مرزا کے بیت الفکر اور بیت الذکر میں تصویریں موجود رہتی ہیں وہاں فرشتوں کا کیا کام۔ اللہ دتا) سو تسبیح اور تقدیس کہتے ہیں اور لا الہ الا اللہ کہتے ہیں اور حضرت محمد ﷺ کی امت کے لئے بخشش مانگتے ہیں جب فجر کا وقت ہو جاتا ہے آسمان کی طرف چڑھ جاتے ہیں۔،

مرزا غلام احمد قادیانی کا تحریر کرنا کہ لیلۃ القدر رات نہیں بلکہ ظلمانی ہے سینہ زوری ہے۔ خدا تعالی مرزا قادیانی کو گمراہی اور ضلالت سے بچاوے۔ آمین۔

باب دہم: دابۃ الارض کا بیان

و اذا وقع القول علیھم اخر جنا لھم دابّۃ من الا رض تکلّمھم انّ النّاس کانوا بآیا تنا لا یو قنو ن ۔ (النمل ۸۲) (ترجمہ: جب ان کے اوپر عذاب کا وعدہ ثابت ہو جائے گا ہم زمین سے ان کے لئے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا کہ لوگ ہماری آیتوں پر یقین نہیں کرتے تھے)

(یہ دابہ وہی ہے جو قرب قیامت کی علامات میں سے ہے جیسا کہ حدیث میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو، ان میں ایک جانور کا نکلنا ہے۔ صحیح مسلم کتاب الفتن باب فی الآیات التی تکون قبل الساعۃ،)

دوسری روایت میں ہے: سب سے پہلی نشانی جو ظاہر ہوگی وہ ہے سورج کا مشرق کی بجائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مغرب سے نکلنا اور چاشت کے وقت جانور کا نکلنا، ان دونوں میں سے جو پہلے ظاہر ہو گی، دوسری اس کے فوراً بعد ہی ظاہر ہو جائے گی۔ صحیح مسلم باب فی خروج الدجال و مکثه فی الارض۔

اس جانور کے لوگوں سے کلام کرنے میں تو کوئی شک نہیں کیونکہ قرآن میں اس کی صراحت ہے۔صحابی کہتا ہے:

کان النّبی ﷺ فی غرفة و نحن اسفل منه، فاطلع الینا فقال: ما تذکرون؟ قلنا: السّاعة۔ قال: ان الساعة لا تکون حتی تکون عشر آیات: خسف بالمشرق و خسف بالمغرب وخسف فی جزیرة العرب، و الدخان و الدجال، و دابة الارض، و یأجوج مأجوج و طلوع الشمس من مغربها، و نار تخرج من قعر عدن ترحل الناس۔مسلم حدیث نمبر۷۲۸۶)

(عن عبد الله بن عمرو قال:... سمعت رسول الله ﷺ انّ اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها، و خروج الدابة علی الناس ضحی۔ و ایّهما ما کانت قبل صاحبتها، فالاخری علی اثرها قریب۔(صحیح مسلم حدیث نمبر۷۳۸۳)

قریب قیامت ایک جانور زمین سے نکل کر لوگوں سے باتیں کرے گا

قادیانی اعتقاد بابت دابۃ الارض

ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۰ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۷۳) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

ایسا دابۃ الارض یعنی وہ علماء واعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتداء سے چلے آتے ہیں لیکن قرآن کا مطلب یہ ہے کہ آخر زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہو گی اوران ے خروج سے مراد وہی ان کی کثرت ہے۔

اہل انصاف کے لئے یہ امر غور طلب ہے کہ اللہ تعالی تو فرماویں

اخرجنا لھم دابّة من الارض تکلّمھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہم زمین سے ان کے لئے ایک جانور نکالیں گے جو ان سے باتیں کرتا ہوگا

اور مرزا غلام احمد قادیانی کہیں کہ دابۃ الارض سے علماء واعظین مراد ہیں۔ اگر بقول مرزا قادیانی دابۃ الارض سے مراد علمائے واعظین ہیں، تو خداوند تعالیٰ کا یہ فرمانا تکلّمھم یعنی وہ جانوران سے باتیں کرے گا، کیا ضرورت تھی۔ کیونکہ آدمیوں سے آدمیوں کا کلام کرنا کوئی عجیب اور انوکھی بات نہیں ہوتی۔

نیز کسی جانور کا خدا تعالیٰ کے حکم سے آدمیوں سے کلام کرنا بھی مشکل اور ناممکن امر نہیں ہے۔

خدا تعالیٰ مرزا قادیانی کو ضد اور فخر اور کج فہمی سے بچاوے۔ آمین ثم آمین

باب یازدہم: یاجوج ماجوج کا بیان

حتّی اذا فتحت یأجوج ومأجوج و هم من کلّ حدب ینسلون (الانبیاء:۹۶) (ترجمہ: یہاں تک کہ یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑتے ہوں گے)۔

قالوا یا ذا القرنین انّ یأجوج و مأجوج مفسدون فی الارض فهل نجعل لك خرجا علی ان تجعل بیننا و بینهم سدا۔ قال ما مکّنی فیه ربّی خیر فاعینونی بقوّة اجعل بینکم و بینهم ردما۔ آتونی زبر الحدید حتّی اذا ساوی بین الصّدفین قال انفخوا حتّی اذا جعله نارا قال اتونی افرغ علیه قطرا۔ فما اسطاعوا ان یظهروه و ما استطاعوا له نقبا۔ قال هذا رحمة من ربی فاذا جاء وعد ربی جعله دکا۔ و کان وعد ربی حقا۔ (الکہف ۹۴-۹۸)

(ترجمہ: انہوں نے کہا اے ذوالقرنین! یاجوج ماجوج اس ملک میں (بڑے بھاری) فسادی ہیں، تو کیا ہم آپ کے لئے کچھ خرچ کا انتظام کر دیں (اس شرط پر کہ) آپ ہمارے اور ان کے درمیان ایک دیوار بنا دیں۔ اس نے جواب دیا کہ میرے اختیار میں میرے پروردگار نے جو دے رکھا ہے بہتر ہے۔ تم صرف قوت طاقت سے میری مدد کرو۔ میں تم میں اور ان میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضبوط حجاب بنا دیتا ہوں۔ مجھے لوہے کی چادریں لا دو، یہاں تک کہ جب ان دونوں پہاڑوں کے درمیان دیوار برابر کر دی، تو حکم دیا کہ آگ تیز جلاؤ تاوقتیکہ لوہے کی ان چادروں کو بالکل آگ کر دیا، تو فرمایا میرے پاس لاؤ اس پر پگھلا ہوا تانبا ڈال دو۔ پس تو ان میں اس دیوار پر چڑھنے کی طاقت تھی اور نہ اس میں کوئی سوراخ کر سکتے تھے۔ کہا یہ صرف میرے رب کی مہربانی ہے۔ ہاں جب میرے رب کا وعدہ آئے گا تو اسے زمین بوس کر دے گا۔ بے شک میرے رب کا وعدہ سچا اور حق ہے)

(یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں اور حدیث صحیح کے مطابق نسل انسانی میں سے ہیں اور ان کی تعداد، دوسری انسانی نسلوں کی مقابلے میں زیادہ ہوگی اور انہی سے جہنم بھرے گی۔ صحیح بخاری تفسیر سورۃ حج۔ والرقاق، باب ان زلزلة السا عة شی عظیم۔ وصحیح مسلم کتاب الا یمان باب قوله یقول الله لآ د م ا خر ج بعث النار۔

قوت سے مراد یہ کہ تم مجھے تعمیراتی سامان اور رجال کار مہیا کرو۔ بین الصدفین یعنی دو پہاڑوں کے سروں کے درمیان جو خلا تھا اسے لوہے کی چھوٹی چھوٹی چادروں سے پر کر دیا، لوہے کی چادروں کو خوب گرم کر کے ان پر پگھلا ہوا لوہا، تانبا یا سیسہ ڈالنے سے وہ پہاڑی درہ یا راستہ ایسا مضبوط ہو گیا کہ اسے عبور کر کے یا توڑ کر یاجوج ماجوج کا ادھر دوسری انسانی آبادیوں میں آنا ناممکن ہو گیا۔

لیکن جب میرے رب کا وعدہ آجائے گا تو وہ اسے ریزہ ریزہ کر کے زمین کے برابر کر دے گا۔ اس وعدے سے مراد قیامت کے قریب یاجوج ماجوج کا ظہور رہے جیسا کہ احادیث میں ہے مثلاً ایک حدیث میں نبی ﷺ نے اس دیوار سے سوراخ کو فتنے کے قریب ہونے سے تعبیر فرمایا (صحیح بخاری نمبر ۳۳۴۶، مسلم نمبر ۲۲۰۸) اور اور حدیث میں آتا ہے کہ وہ ہر روز اس دیوار کو کھودتے ہیں اور پھر کل کے لئے چھوڑ دیتے ہیں لیکن جب اللہ کی مشیت ان کے خروج کی ہو گی تو پھر وہ کہیں گے کل انشاء اللہ اس کو کھود یں گے، اور پھر دوسرے دن وہ اس سے نکلنے میں کامیاب ہو جائیں گے، زمین میں فساد پھیلائیں گے حتی کہ لوگ قلعہ بند ہو جائیں گے۔ یہ آسمانوں پر تیر پھینکیں گے جو خون آلود لوٹیں گے۔ بالآخر اللہ تعالی ان کی گدیوں پر ایسا کیڑا پیدا فرما دیگا جس سے انکی ہلاکت واقع ہو جائیگی (مسند احمد ۲۔۵۱۱۔ جامع ترمذی نمبر ۳۱۵۳)

صحیح مسلم میں نواس بن سمعان کی روایت میں صراحت ہے کہ یاجوج ماجوج کا ظہور حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی کے نزول کے بعد ان کی موجودگی میں ہوگا (کتا ب الفتن و اشرا ط السا عة ، باب ذکر الد جال) جس سے ان حضرات کی تر دید ہو جاتی ہے جو کہتے ہیں کہ تا تا ر یوں کا مسلمانوں پر حملہ، یا منگول ترک، جن میں چنگیز خان بھی تھا، یا روسی یا چینی قومیں یہی یا جوج ماجوج ہیں جن کا ظہور ہو چکا، یا مغربی قومیں ان کا مصداق ہیں کہ پوری دنیا پر ان کا غلبہ و تسلط ہے۔ یہ باتیں غلط ہیں کیونکہ ان کے غلبے سے سیاسی غلبہ مراد نہیں بلکہ قتل و غارت گری اور شر و فساد کا وہ عارضی غلبہ ہے جس کا مقابلہ کرنے کی طاقت مسلمانوں میں نہیں ہوگی، تاہم پھر وبائی مرض سے سب کے سب آن واحد میں لقمہ اجل بن جائیں گے۔)

ان آیات سے چند امور ظاہر ہوتے ہیں جو اہل انصاف کیلئے غور طلب ہیں

۱۔ یا جوج ماجوج مفسد قوم ہے جیسا کہ انّ یأ جو ج و مأ جو ج مفسدو ن فی الا ر ض سے ظاہر ہے۔

۲۔ یا جوج ما جوج دو پہاڑوں کے درمیان بند ہیں۔ جیسا کہ حتّی اذا سا وی بین الصّدفین سے واضح ہوتا ہے۔

۳۔ وہ دیوار ایسی بنی ہوئی ہے کہ جس پر یا جوج ما جوج نہ چڑھ سکتی ہے اور نہ اس میں سوراخ کر سکتے ہیں جیسا کہ فما اسطا عوا ان یظھروہ و ما استطاعوا له نقبا سے ظاہر ہے۔

۴۔ جب اللہ تعالی کو یا جوج ما جوج کا نکالنا منظور ہوگا تو اس دیوار کو ریزہ ریزہ کر دے گا یہ وعدہ اللہ کا سچا ہے جیسا کہ فلمّا جاء وعد ر بّی جعله دکا و کا ن وعد ر بی حقا سے ثابت ہوتا ہے۔

قادیانی اعتقاد بابت یا جوج ما جوج

ازالہ اوہام صفحہ ۵۰۲ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۶۹) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اور یا جوج ما جوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے کہ جو یہ دنیا کی دو اقبال مند قومیں ہیں جن میں ایک انگریز اور دوسری روس ہیں۔ یہ دونوں قومیں بلندی سے نیچے کی طرف حملہ کر رہی ہیں۔ یعنی اپنی خدا داد طاقتوں کے ساتھ فتح یاب ہوتی جا رہی ہیں۔ مسلمانوں کی بدچلنیوں نے مسلمانوں کو نیچے گرا دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کی تہذیب اور متانت شعاری اور ہمت اوراولوالعزمی اورمعاشرت کے اعلیٰ اصولوں نے بحکم وبمصلحت قادر مطلق ان کو اقبال دے دیا۔ ان دونوں قوموں کا بائیبل میں ذکر ہے۔

اہل انصاف مرزا غلام احمد کی اس تحریر میں غور کریں کہ یاجوج ماجوج انگریز اور روس کو اپنے خیال میں مقرر کر کے کس قدر انکی تعریف کرتے ہیں اور یاجوج ماجوج کو قرآن تو فرماتا ہے کہ انّ یا جوج و ما جوج مفسدو ن فی ا لا ر ض ہیں اور مسلمانوں کو مرزا قادیانی نے بدچلن قرار دیا ہے، جن کو قرآن کریم کنتم خیر امۃ کی خوش خبری دیتا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مرزا قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۱۴۶ خزائن جلد۳ ص ۱۷۴ میں یوں تحریر کرتے ہیں:

ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد بااقبال قومیں ہوں اور گدھا اون کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتے دیکھتے ہو۔

اہل انصاف کی خدمت میں عرض ہے کہ حضرت پیغمبر صاحب ﷺ کے وقت بھی دونوں قومیں یعنی روس اور انگریز موجود تھے، اور بہت سے شہروں پر ان کی حکومت بھی تھی۔ پھر خداوند تعالی کا قرآن میں بھی خبر دینا کہ یاجوج ماجوج دو پہاڑوں کے درمیان بذریعہ دیوار ایک وعدہ تک بند ہیں کہ وہ وعدہ سے پہلے اس پر نہ چڑھ سکتی ہے اور نہ اس دیوار میں سوراخ کر سکتی ہیں کیا ضرورت تھی؟

پس قرآن شریف صاف مرزا غلام احمد قادیانی کے خلاف شہادت دے رہا ہے کہ یاجوج اور ماجوج انگریز اور روس ہیں۔ اللہ تعالی کم فہمی سے بچاوے۔ آمین

باب دوازدہم: قیام قیامت کا ثبوت

تمام مخلوقات قیامت کے دن خداوند کے سامنے حاضر ہو کر اپنا اپنا بدلہ بموجب اعمال پاوے گی نیک اعمال والے بہشت میں جاویں گے اور بداعمال والے دوزخ میں۔

ا للہ لا الہ الا ھو لیجمعنّکم الی یو م القیا مۃ لا ریب فیہ و من ا صدق من اللہ حد یثا۔ (النساء:۸۷) (ترجمہ: اللہ وہ ہے جس کے سوا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبود (برحق) نہیں۔ وہ تم سب کو یقیناً قیامت کے دن جمع کرے گا جس کے آنے میں کوئی شک نہیں۔ اللہ تعالی سے زیادہ سچی بات والا اور کون ہوگا)

و نضع المواز ین القسط لیو م القیامة فلا تظلم نفس شیئا۔
(اور رکھیں گے ہم ترازوئیں عدل کی دن قیامت کے پس نہ ظلم کیا جاوے گا کوئی جی کچھ)۔

و تنذر یو م الجمع لا ر یب فیه فر یق فی الجنة و فر یق فی السعیر (ترجمہ: اور تحقیق قیامت آنے والی ہے نہیں شک بیچ اس کے اور تحقیق اللہ اٹھاوے گا جو بیچ قبروں کے ہیں)۔

ونفخ فی الصور فا ذا ھم من ا لا جدا ث الی ر بھم ینسلو ن قالوا یا و یلنا من بعثنا من مر قد نا ھذا ما وعد الر حمن و صدق المر سلو ن۔ (اور پھونکا جاوے گا بیچ سور کے پس ناگہاں وہ قبروں سے طرف رب اپنے کے دوڑیں گے کہیں گے ہم کو کس نے اوٹھایا ہم کو خواب گاہ ہماری سے یہی وعدہ کیا تھا رحمٰن نے اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے)

یو م ید ع الدا ع الی شیء نکر خشعا ابصا ر ھم یخر جو ن من الا جدا ث کا نھم جرا د منتشر مھطعین الی الداع یقو ل الکا فرو ن ھذا یو م عسر۔ (ترجمہ: اس دن کہ پکارے گا ایک پکارنے والا طرف ایک چیز ناپہچان کے نیچی ہوں گے آنکھیں ان کی نکلیں گے قبروں میں سے گویا کہ ٹڈیاں ہیں پریشان دوڑتے ہوئے طرف پکارنے والے کو کہیں گے کافر یہ دن سخت ہے)۔

فذ ر ھم یخو ضوا و یلعبوا حتی یلقوا یو مھم الذی یو عدو ن یو م یخر جو ن من ا لا جدا ث سرا عا کا نھم انی نصب یو فضو ن خا شعة ابصا ر ھم تر ھقھم ذلة ذلك الیو م الذی کا نوا یو عدو ن ۔ (ترجمہ: پس چھوڑ وان کو جھگڑیں اور کھیلیں یہاں تک کہ ملاقات کریں دن اپنے سے وہ جو وعدہ دیئے گئے ہیں جن دن نکلیں گے قبروں میں سے دوڑتے ہوئے گویا کہ وہ طرف تھانوں بتوں کی دوڑتے ہیں نیچے ہوں گے آنکھیں ان کی دیکھنی ہوگی ان کو ذلت یہی وہ دن ہے جو تھے وعدہ دیئے جاتے)

افلا اذا بعثر ما فی القبور و حصّل ما فی الصّدور ان ر بّھم بھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یو مئذ لخبیر (ترجمہ: کیا پس نہیں جانتا جب اٹھایا جاوے گا جو کچھ بیچ قبروں کے ہے اور حاصل کیا جائیگا جو کچھ بیچ سینوں کے ہے تحقیق ان کے رب کو ان کی اس دن سب خبر ہے)

فلا تحسبنّ اللّٰه مخلف وعده رسله، انّ الله عز یز ذو انتقام۔ یوم تبدّل ا لا ر ض غیر الا ر ض و السما وا ت و بر زوا للّٰه الوا حد القها ر۔ و تر ی المجر مین یو مئذ مقرّ نین فی الاصفاد۔ سرا بیلهم من قطران و تغشی و جو ههم النار۔ لیجزی الله کل نفس ما کسبت ان الله سر یع الحسا ب ۔(ابراہیم :۴۸۔۵۱) (ترجمہ: آپ ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ اللہ اپنے نبیوں سے وعدہ خلافی کرے گا، اللہ بڑا ہی غالب اور بدلہ لینے والا ہے۔جس دن زمین اس زمین کے سوا اور ہی بدل دی جائے گی اور آسمان بھی، اور سب کے سب اللہ واحد غلبے والے کے روبرو ہوں گے۔ آپ اس دن گناہ گاروں کو دیکھیں گے کہ زنجیروں میں ملے جلے ایک جگہ جکڑے ہوں گے ۔ ان کے لباس گندھک کے ہوں اور آگ ان کے چہروں پر بھی چڑھی ہوئی ہوگی ۔ یہ اس لئے کہ اللہ تعالی ہر شخص کو اس کے کئے ہوئے اعمال کا بدلہ دے، بے شک اللہ تعالی کو حساب لیتے کچھ دیر نہیں لگنے کی)

(امام شوکانی فرماتے ہیں کہ آیت میں دونوں احتمال موجود ہیں کہ یہ تبدیلی صفات لحاظ سے ہو یا ذات کے لحاظ سے۔یعنی یہ آسمان وزمین اپنے صفات کے اعتبار سے بدل جائیں گے یا ویسے ہی ذاتی طور پر یہ تبدیلی آئے گی ۔ نہ یہ زمین رہے گی نہ یہ آسمان، زمین بھی کوئی اور ہوگی اور آسمان بھی کوئی اور۔

حدیث میں آتا ہے حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، یحشر الناس یو م القیا مه علی ار ض بیضا ء عفراء کقرصة النقی لیس فیها علم لأحد، صحیح مسلم صفۃ القیامۃ باب فی البعث والنشور ۔ قیامت والے دن لوگ سفید بھوری زمین پر اکھٹے ہوں گے جو میدہ کی روٹی کی طرح ہوگی۔اس میں کسی کا کوئی جھنڈا (یا علامتی نشان) نہیں ہوگا۔

حضرت عائشہؓ نے پوچھا کہ جب یہ آسمان وزمین بدل دیئے جائیں گے تو پھر لوگ اس دن کہاں ہوں گے؟ نبی ﷺ نے فرمایا، صراط پر۔، یعنی پل صراط پر حوالہ مذکور

ایک یہودی کے استفسار پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ اس دن پل کے قریب اندھیرے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے صحیح مسلم کتاب الحیض باب بیان صفۃ منی الرجل)

یو م یقو م الرو ح و الملا ئکۃ صفّا لا یتکلمو ن ا لا من ا ذن لہ الر حمن و قا ل صوا با ذلك الیو م الحق فمن شا ء اتخذ الی ربه مآ با۔ (ترجمہ: جس دن کھڑا ہوگا روح یعنی جبریل اور فرشتے صف باندھ کر نہ بولیں گے مگر جو کوئی کہ اذن دیوے واسطے اس کے رحمٰن اور کہے گا اچھا یہی ہے دن برحق پس جو کوئی چاہے پکڑے طرف رب اپنے کی جگہ پھر جانے کی)۔

و یو م نسیّر الجبا ل و تری ا لا ر ض بار زۃ و حشر نا ھم فلم نغا در منھم ا حدا۔ و عر ضوا علی ر بك صفا لقد جئتمونا کما خلقنا کم او ل مر ۃ بل ز عمتم ا لّن نجعل لکم مو عدا ۔ (الکہف: ۴۷۔۴۸) (اور جس دن ہم پہاڑوں کو چلائیں گے اور زمین کو تو صاف کھلی ہوئی دیکھے گا اور تمام لوگوں کو ہم اکٹھا کریں گے ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔ اور سب کے سب تیرے رب کے سامنے صف بستہ حاضر کئے جائیں گے۔ یقیناً تم ہمارے پاس اسی طرح آئے جس طرح ہم نے تمہیں پہلی مرتبہ پیدا کیا تھا لیکن تم تو اسی خیال میں رہے کہ ہم ہرگز تمہارے لئے کوئی وعدے کا وقت مقرر کریں گے بھی نہیں)

(یہ قیامت کی ہولناکیوں اور بڑے بڑے واقعات کا بیان ہے ۔ پہاڑوں کو چلائیں گے کا مطلب، پہاڑ اپنی جگہ سے ہٹ جائیں گے اور دھنی ہوئی روئی کی طرح اڑ جائیں گے و تکو ن الجبال کا لعھن المنفو ش ۔ القارعۃ ۔ ۵ ۔ اور پہاڑ ایسے ہوں گے جیسے دھنکی ہوئی رنگین اون ۔

مزید دیکھئے سورہ طور آیت نمبر ۹۔۱۰، سورہ نمل آیت نمبر ۸۸، سورہ طٰہ آیت ۱۰۵، ۱۰۷، زمین سے جب پہار جیسی مضبوط چیزیں ختم ہو جائیں گی تو مکانات درخت اور اسی طرح کی دیگر چیزیں کس طرح اپنا وجود برقرار رکھ سکیں گی ۔ اسی لئے آگے فرمایا: تو زمین کو صاف کھلی دیکھے گا)

فا ذا نفخ فی الصّو ر نفخۃ وا حدۃ۔ و حملت ا لا ر ض و الجبال فدکّتا دکّۃ وا حدۃ ۔ فیو مئذ وقعت الواقعۃ ۔و انشقت السماء فھی یو مئذ وا ھیۃ ۔ و الملك علی ار جا ئھا و یحمل عرش ر بّك فو قھم یو مئذ ثما نیۃ ۔یو مئذ تعرضو ن لا تخفی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکم خا فية ۔فامّا من او تی کتا به بیمینه فیقو ل هاؤ م اقرؤا کتا بيه۔ انّی ظننت انّی ملاق حسا بيه ۔ فهو فی عیشة را ضية۔ فی جنّة عا لية ۔ قطو فها دا نية۔ کلوا و اشر بوا هنیئا بما اسلفتم فی ا لا يام الخا لية ۔و امّا من او تی کتا به بشما له فیقو ل یا لیتنی لم او ت کتا بيه۔ ولم ادر ما حسا بيه ۔ یا لیتها کانت القا ضية ۔ ما اغنی عنی ما لیه ۔ هلك عنّی سلطا نيه۔ خذو ہ فغلّوہ ۔ ثم الجحیم صلّوہ۔ ثم فی سلسلة ذر عها سبعون ذرا عا فا سلکو ہ۔ انّه کان لا یو من با لله العظیم۔ و لا یحضّ علی طعا م المسکین۔ فلیس له الیو م ههنا حمیم ۔ و لا طعا م ا لا من غسلین ۔ لا یأکله ا لاالخا طؤ ن (الحا قة : ۳۷:۱۳)(پس جب کہ صور میں ایک پھونک پھونکی جائے گی اور زمین اور پہاڑ اٹھا لئے جائیں گے ۔اور ایک ہی چوٹ میں ریزہ ریزہ کر دیئے جائیں گے ۔اس دن ہو پڑنے والی (قیامت) ہو پڑے گی ۔اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن بالکل بودا ہو جائے گا۔اس کے کناروں پر فرشتے ہوں گے اور تیرے پروردگار کا عرش اس دن آٹھ (فرشتے) اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے ۔اس دن تم سب کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔تمہارا کوئی بھید پوشیدہ نہ رہے گا۔سو جسے اس کا نامہ اعمال اس کے دائیں ہاتھ میں دیا جائے گا،تو وہ کہنے لگے گا کہ لو میرا نامہ اعمال پڑھو۔ مجھے تو کامل یقین تھا کہ مجھے اپنا حساب ملنا ہے ۔پس وہ اے دل پسند زندگی میں ہوگا ۔ بلند و بالا جنت میں ۔جس کے میوے جھکے پڑے ہوں گے ۔(ان سے کہا جائے گا) کہ مزے سے کھاؤ پیؤ اپنے اعمال کے بدلے جو تم نے گزشتہ زمانے میں کئے ۔ لیکن جسے اس (کے اعمال) کی کتاب اس کے بائیں ہاتھ میں دی جائے گی، وہ تو کہے گا کہ کاش کہ مجھے میری کتاب دی ہی نہ جاتی ۔اور میں جانتا ہی نہیں کہ حساب کیا ہے۔کاش! کہ موت (میرا) کام ہی تمام کر دیتی ۔میرے مال نے بھی مجھے کچھ نفع نہ دیا۔میرا غلبہ بھی مجھ سے جاتا رہا۔(حکم ہوگا) اسے پکڑ لو پھر اسے طوق پہنا دو ۔ پھر اسے دوزخ میں ڈال دو ۔ پھر اسے ایسی زنجیر میں جس کی پیمائش ستر ہاتھ کی ہے جکڑ دو ۔ بے شک یہ اللہ عظمت والے پر ایمان نہ رکھتا تھا ۔اور مسکین کے کھلانے پر رغبت نہ دلاتا تھا۔ پس آج اس کا نہ کوئی دوست ہے اور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوائے پیپ کے اس کی کوئی غذا ہے جسے گنہ گاروں کے سوا کوئی نہیں کھائے گا)

(الحاقہ، قیامت ناموں میں سے ایک نام اس میں امر الٰہی ثابت ہوگا اور خود یہ بھی بہر صورت واقع ہونے والی ہے اس لئے اسے الحاقہ سے تعبیر فرمایا.. قیامت کو کھڑکا دینے والی کہا ہے، اس لئے کہ یہ اپنی ہولنا کیوں سے لوگوں کو بیدار کر دے گی ...الحاقہ اسرافیل کی ایک ہی پھونک سے برپا ہو جائے گی۔ پہاڑ اپنی جگہوں سے اٹھالئے جائیں گے اور قدرت الٰہی سے اپنی قرار گاہوں سے ان کو اکھیڑ لیا جائے گا، ان میں کوئی استحکام اور قوت نہیں رہے گی، آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے،...فرشتے آسمان پھٹنے سے پہلے اللہ کے حکم سے زمین پر آ جائیں گے، آٹھ مخصوص فرشتوں نے عرش الٰہی اپنے سروں پر اٹھایا ہوا ہوگا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اس عرش سے مراد وہ عرش ہو جو فیصلوں کیلئے زمین پر بچھایا جائے گا جس پر اللہ تعالیٰ نزول اجلال فرمائے گا۔ دائیں ہاتھ میں اعمال نامے دیئے جانے والا مارے خوشی کے ہر ایک کو کہے گا لو میرا پڑھ لو میرا اعمال نامہ تو مجھے مل گیا اس لئے کہ اسے پتہ ہوگا کہ اس میں اس کی نیکیاں ہی نیکیاں ہوں گی کچھ برائیاں ہوں گی تو وہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرمادی ہوں گی یا ان برائیوں کو بھی حسنات میں تبدیل کر دیا ہوگا.. جنت میں مختلف درجات ہوں گے ہر درجے کے درمیان بہت فاصلہ ہوگا جیسے مجاہدین کے بارے میں نبی ﷺ نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جو اللہ نے مجاہدین فی سبیل اللہ کیلئے تیار کئے ہیں۔ دو درجوں کے درمیان زمین وآسمان جتنا فاصلہ ہوگا صحیح مسلم کتاب الامارہ، صحیح بخاری کتاب الجہاد)

فو قا ہ اللہ سیّا ت ما مکروا او حاق بال فرعون سو ء العذاب۔ النا ر یعر ضو ن علیھا غدوا و عشیا و یو م تقو م السّا عۃ ادخلوا آ ل فرعو ن اشد العذا ب (المومن:٤٥-٤٦) (ترجمہ: پس اسے اللہ تعالیٰ نے تمام بدیوں سے محفوظ رکھ لیا جو انہوں نے سوچ رکھی تھیں اور فرعون والوں پر بری طرح کا عذاب الٹ پڑا۔ آگ ہے جس کے سامنے یہ ہر صبح شام لائے جاتے ہیں اور جس دن قیامت قائم ہوگی (فرمان ہوگا کہ) فرعونیوں کو سخت ترین عذاب میں ڈالو)

و ما قدرو اللہ حقّ قدرہ و ا لا ر ض جمیعا قبضتہ یو م القیامۃ و السما وا ت مطو یّات بیمینہ سبحا نہ و تعا لی عما یشر کو ن۔ و نفخ فی الصّو ر فصعق فی السّما وا ت و من فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا ر ض ا لا من شا ء الله ثم نفخ فیه ا خر ی فا ذا ھم قیا م ینظرو ن ۔ و اشرقت الا ر ض بنو ر ربھا و و ضع الکتا ب و جآیء بالنبیین و الشھدا ء و قضی بینھم بالحق و ھم لا یظلمون۔ ووفّیت کل نفس ما عملت و ھو اعلم بما یفعلو ن۔ و سیق الذین کفروا الی جھنّم زمرا حتّی اذا جاؤ ھا فتحت ابوابھا و قا ل لھم خز نتھا الم یأتکم رسل منکم یتلو ن علیکم آ یات ر بکم وینذرو نکم لقاء یو مکم ھذا، قا لوا بلی ولکن حقّت کلمۃ العذا ب علی الکا فر ین ۔ قیل اد خلوا ابوا ب جھنم خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبر ین۔ و سیق الذین اتقوا ربھم الی الجنۃ زمرا۔ حتی اذا جا ؤھا و فتحت ابوا بھا و قا ل لھم خز نتھا سلا م علیکم طبتم فا دخلو ھاخا لد ین۔ و قا لوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ و اور ثنا ا لا ر ض نتبوّأ من الجنۃ ھیث نشا ء فنعم اجر العا ملین (الزمر: ۶۷۔ ۷۴) (ترجمہ: اور ان لوگوں نے جیسی قدر اللہ کی کرنی چاہیے تھی نہیں کی ، ساری زمین قیامت کے دن اس کی مٹھی میں ہوگی اور تمام آسمان اس کے داہنے ہاتھ میں لپیٹے ہوئے ہوں گے۔ وہ پاک اور برتر ہے ہر اس چیز سے جسے لوگ اس کا شریک بنائیں ۔ اور صور پھونک دیا جائے گا۔ پس آسمانوں اور زمین والے سب بے ہوش ہوکر گر پڑیں گے، مگر جسے اللہ چاہے ۔ پھر دوبارہ صور پھونکا جائے گا۔ پس وہ ایک دم کھڑے ہوکر دیکھنے لگ جائیں گے ۔ اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے جگمگا اٹھے گی ۔ نامہ اعمال حاضر کئے جائیں گے۔ نبیوں اور گواہوں کو لایا جائے گا اور لوگوں کے درمیان حق حق فیصلے کردئے جائیں گے اور وہ ظلم نہ کئے جائیں گے۔ اور جس شخص نے جو کچھ کیا ہے بھر پور دیا جائے گا۔ جو کچھ لوگ کر رہے ہیں وہ بخوبی جاننے والا ہے۔ کافروں کے غول کے غول جہنم کی طرف ہنکائے جائیں گے ۔ جب وہ اس کے پاس پہنچ جائیں گے اس کے دروازے ان کے لئے کھول دیئے جائیں گے۔ اور وہاں کے نگہبان ان سے سوال کریں گے کہ کیا تمہارے پاس تم میں سے رسول نہیں آئے تھے؟ جو تم پر تمہارے رب کی آیتیں پڑھتے تھے اور تمہیں اس دن کی ملاقات سے ڈراتے تھے۔ یہ جواب دیں گے کہ ہاں درست ہے، لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب کا حکم کافروں پر ثابت ہو گیا۔ کہا جائے گا کہ اب جہنم کے دروازوں میں داخل ہو جاؤ جہاں ہمیشہ رہیں گے ۔ پس سرکشوں کا ٹھکانہ بہت ہی برا ہے ۔ اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے انکے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آ جائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم خوش حال رہو تم اس میں ہمشیہ کے لئے چلے جاؤ۔ یہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے ہم سے اپنا وعدہ پورا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث بنا دیا کہ جنت میں جہاں چاہیں مقام کریں۔ پس عمل کرنے والوں کا کیا ہی اچھا بدلہ ہے)

آیات مرقومہ بالا سے چند امور ظاہر ہیں یعنی نمبر ا سے نمبر ۱۴ تک ، اب دوبارہ بطور خلاصہ اہل انصاف کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں

۱۔ اس بات میں ہر شک شک نہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالی سب کو جمع کرے گا جیسے لیجمعنّکم الی یو م القیا مۃ لا ریب فیه سے ثابت ہے۔

۲۔ قیامت کے دن اعمال تولے جائیں گے کسی پر کچھ ظلم نہیں کیا جائے گا جیسے
و نضع الموا زین القسط لیو م القیا مۃ فلا تظلم نفس شیئا
سے روشن ہے۔

۳۔ جو لوگ قبروں میں ہیں بے شک اللہ تعالی ان کو دن قیامت کے اٹھاوے گا
جیسے: ان اللّه یبعث من فی القبو ر ،
اور جیسے: و نفخ فی ا لصور فاذا ھم من ا لا جدا ث الی ر بّھم ینسلو ن قا لوا یا و یلنا من بعثنا من مر قد نا
اور جیسے: یخر جو ن من ا لا جداث کا نھم جرا د منتشر ،
اور جیسے: یو م تخر جو ن من ا لاجدا ث سراعا
اور جیسے: اذا بعث ما فی القبو ر سے
یعنی ان آیات سے صاف ظاہر ہے کہ لوگ قبروں سے قیامت کے دن نکلیں گے۔

۴۔ جس وقت صور پھونکا جائے گا یہی زمین اور پہاڑ سب جاتے رہیں گے قیامت ہو پڑے گی۔

۵۔ زمین اور آسمان بدلے جاویں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶ سب لوگ اللہ واحد قہار کے روبرو ہوں گے۔
۷۔اور گنہگار زنجیروں کے جکڑے ہوئے ہوں گے۔
۸۔کرتے ان کے گندھک کے ہوں گے۔
۹۔گنہگاروں کے منہ کو آگ ڈھانک لے گی۔
۱۰۔جبریل اور دوسرے فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے۔
۱۱۔بغیر حکم اللہ تعالی کے کوئی نہیں بولے گا۔
۱۲۔اور دن قیامت کے اللہ تعالی کا عرش آٹھ فرشتے اٹھاویں گے
۱۳۔اس دن کوئی بات چھپی نہ رہے گی۔
۱۴۔جس شخص کو اپنا عمل نامہ داہنے ہاتھ میں مل جاوے گا وہ خوشی سے لوگوں کو اپنا عمل نامہ دکھائے گا اور کہے گا لو پڑھو یہ میرا عمل نامہ ہے اور تحقیق میں جانتا تھا کہ قیامت کے دن عمل نامے تولے جائیں گے۔
۱۵۔پس وہ شخص بہشت میں خوشی سے بہشت کے میوے کھائے گا اور شراب طہور پیوے گا۔
۱۶۔جس شخص کو اس کا اعمالنامہ بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا پس وہ افسوس کرے کہ مجھ کو نہ دیا جاتا یہ عمل نامہ اور میں نہ جانتا کیا ہے حساب میرا کاش کہ آج موت ہوتی اور نہ کفایت کیا مال میرے نے اور جاتی رہی مجھ سے سلطنت میری۔
۱۷۔خداوند کریم حکم فرماوے گا کہ اس کو طوق پہناؤ اور پھر اس کو دوزخ میں لے جاؤ اور ستر ہاتھ لمبی زنجیر سے اسکو جکڑ دو۔
۱۸۔یہی وہ شخص ہوگا جو اللہ کے ساتھ ایمان نہ لایا ہوگا اور فقیروں کو کھانا دینے پر رغبت نہیں دلاتا تھا۔
۱۹۔ایسے شخص کا وہاں کوئی دوست نہ ہوگا۔
۲۰۔ایسے شخص کو کوئی کھانا نہ کھلایا جائے گا مگر غسلین۔
۲۱۔قیامت کے دن ہر جی کو اپنے اعمال کے موافق بدلہ دیا جائے گا۔
۲۲۔کافر گروہ گروہ کرکے دوزخ کی طرف ہانکے جائیں گے۔
۲۳۔جب دوزخ کے دروازے پر پہنچیں گے دوزخ کے دروازے کھولے جائینگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴، ان کو داروغہ دوزخ کے کہیں گے کہ کیا تمہارے پاس اللہ تعالی کے رسول نہ آیئے تھے جو تم پر اللہ کی آیات پڑھ کر اس سے ڈراتے۔

۲۵۔اقرار کریں گے ہاں آئے تھے۔

۲۶۔پس ان کو کہا جائے گا اس میں داخل ہو جاؤ اور تم ہمیشہ اس میں رہو گے۔

۲۷۔اور جو لوگ اپنے رب سے ڈرتے ہیں وہ بھی گروہ کر کے جنت کی طرف ہانکے جائیں گے۔

۲۸ جب جنت کے دروازہ پر پہنچیں گے تو ان کیلئے جنت کے دروازے کھولے جائینگے۔

۲۹ داروغہ جنت کے ان پر سلام کہیں گے اور ان کو ہمیشہ جنت میں رہنے کی خوش خبری سناویں گے۔

۳۰۔بہشتی اپنے بہشت میں ہمیشہ رہنے کی خوش خبری سن کر اللہ کا شکر ادا کریں گے۔

قادیانی اعتقاد بابت قیامت

ازالہ اوہام صفحہ ۴۱۵ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

جو قبر کے عذاب کی نسبت حدیثوں میں بکثرت یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں گناہ گار رہونے کی حالت میں بچھو ہوں گے اور سانپ ہوں گے اور آگ ہوگی اگر ظاہر پر ان حدیثوں کو حمل کرنا ہے تو ایسی چند قبریں کھودو اور ان میں سانپ بچھو دکھلاؤ۔

اہل انصاف غور کریں کہ قبر کے عذاب سے یہ صاف انکار نہیں تو اور کیا ہے؟

ازالہ اوہام صفحہ ۳۵۰ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اور قیامت کے دن بحضور رب العالمین ان کا حاضر ہونا ان کو بہشت سے نہیں نکالتا کیونکہ یہ تو نہیں کہ بہشت سے باہر کوئی لکڑی یا لوہے یا چاندی کا تخت بچھایا جائے گا اور خدا تعالی مجازی حکام اور سلاطین کی طرح اس پر بیٹھے گا اور کسی قدر مسافت طے کر کے اسکے حضور میں حاضر ہونا ہوگا تاکہ یہ اعتراض لازم آوے کہ اگر بہشتی لوگ بہشت میں داخل شدہ تجویز کیے جائیں تو طلبی کے وقت انہیں بہشت سے نکلنا پڑے گا اور لق و دق جنگل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں تخت رب العالمین بچھایا گیا ہے حاضر ہونا پڑے گا ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہے۔

اہل انصاف مرزا قادیانی کی اس تحریر میں غور کریں کیسی عمدہ مخول سے قیامت کے دن میدان قیامت میں اللہ تعالی کے آگے خلقت کے حاضر ہونے سے انکار کرتے ہیں اور نیز تخت رب العالمین کی نسبت کیسے ہی مخول سے لکھتے ہیں لکڑی کا ہوگا یا لوہے کا چاندی کا تخت بچھایا جائے گا۔ پھر لکھتے ہیں لق و دق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھایا جائے گا حاضر ہونا پڑے گا۔ ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہے۔

افسوس مرزا قادیانی قیامت کے ماننے والوں کو یہودی بناتے ہیں اور نیز تخت رب العالمین کی نسبت بھی ٹھٹھا اور مسخری کرنے سے نہیں ٹلتے اور اللہ تعالی تو اپنی کلام پاک میں اپنے عرش کے آنے کا قیامت کے دن اس طرح بیان فرماویں

فیو مئذ وقعت الواقعة و انشقت السماء فھی یومئذ ثمانیة یومئذ تعرضو ن (ترجمہ: پس اس دن ہو پڑیں گے ہو پڑنے والی اور پھٹ جاوے گا آسمان پس وہ اس دن سست ہوگا اور فرشتے ہوں گے اوپر کناروں اس کے اور اٹھاویں گے عرش پروردگار تیرے کا اوپر اپنے اس دن آٹھ شخص اس دن روبرو لائے جاؤ گے تم)۔

و نفخ فی الصور فا ذا ھم من ا لاجداث الی ر بھم ینسلون۔
(اور جب پھونکا جائیگا بیچ سور کے پس ناگہاں وہ قبروں سے طرف رب اپنے کی دوڑیں گے)

پھر دیکھو فرماتا ہے:

و انّ السّا عة آ تیة لا ریب فیھا وان اللہ یبعث من فی القبور۔
(اور تحقیق قیامت آنیوالی ہے نہیں شک بیچ اسکے اور تحقیق اللہ اٹھاویگا جو بیچ قبروں کے ہیں)۔

اور دیکھو:

یو م تبدّل الارض غیر الارض و السماوا ت و بر زوا للہ الواحدالقھار (ترجمہ: اس دن بدلی جاوے گی زمین سوائے زمین کے اور بدلے جاویں گے آسمان اور روبرو ہوں گے سب لوگ واسطے اللہ قہار کے)

اور دیکھو مرزا غلام احمد قادیانی کی اس فقرہ کی طرف:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورلق و دق جنگل میں جہاں تخت رب العالمین بچھا یا گیا ہے حاضر ہونا پڑے گا ایسا خیال تو جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہے ۔م صریح صریح آیات کے خلاف نہیں تو اور کیا ہے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۶۴ میں لکھتے ہیں:

اب ہماری تمام تقریر سے بخوبی ثابت ہو گیا کہ بہشت میں داخل ہونے کیلئے ایسے زبردست اسباب موجود ہیں کہ قریباً تمام مومنین یوم الحساب سے پہلے اس میں پورے طور پر داخل ہو جاویں گے اور یوم الحساب ان کو بہشت سے خارج نہیں کریگا بلکہ اس وقت اور بھی بہشت نزدیک ہو جاوے گا کھڑکی مثال سے سمجھ لینا چاہیے کہ کیونکر بہشت قبر سے نزدیک کیا جاتا ہے کیا قبر کے متصل جو زمین میں پڑی ہے اس میں آ جاتا ہے نہیں بلکہ روحانی طور پر نزدیک کیا جاتا ہے اسی طرح روحانی طور پر بہشتی لوگ میدان حساب میں ہی ہوں گے اور بہشت میں بھی ہوں گے۔

اس جگہ مرزا قادیانی نے اور ہی چال بدلی ہے یعنی اب اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ روحانی طور پر میدان قیامت میں بھی جانا ہوگا۔ اہل انصاف غور سے خیال کریں کہ اللہ تعالی تو فرماویں کہ قیامت کے دن اعمال نامے بہشتیوں کو داہنے ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور دوزخیوں کو اعمال نامے بائیں ہاتھ میں اور قیامت کے دن میدان قیامت میں ہاتھ اور پاؤں گواہی دیں گے اور دوزخی زنجیروں میں جکڑے جاویں گے اور قرآن شریف میں اکثر جگہ بہشت کی نعمتوں کا ذکر ہے بلکہ یہ بہت صاف طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بہشتیوں کو بہشت میں حوریں ملیں گی اور علاوہ ان کے دنیا والی عورتیں بھی اور ہر قسم کے عمدہ کپڑے اور سونے کے کنگن بھی پہننے کو ملیں گے اور کھانا کھانے اور پینے کے برتن بھی سونے چاندی کے ہوں گے اور ہر قسم کے میوے اور ہر قسم کے پرندوں کے گوشت کھانے کیلئے موجود ہوں گے اور بہشت میں شہد و شراب اور دودھ اور پانی کی نہریں ہیں جن میں سے بہشت کے لوگ پیئیں گے

اب میں یہ مرزا قادیانی سے دریافت کرتا ہوں کہ ان سب نعمتوں کا ذکر قرآن شریف میں جب موجود ہے تو پھر جسمانی طور سے انکار کرنا خلاف قرآن شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور سرتح آیات کا خلاف یا انکار سب کے نزدیک کفر ہے کاش مرزا قادیانی کی ان دو چھوٹی سورتوں کی طرف کچھ بھی توجہ ہوتی تو جسمانی طور سے انکار نہ کرتے دیکھو اور غور سے پڑھو جو کہ قرآن شریف کیسا ہی صاف طور پر فرماتا ہے

القارعة۔ ماالقار عة۔ وما ادراك ما القارعة۔ يو م يكو ن الناس كالفراش المبثوث ۔ وتكون الجبال كالعهن المنفو ش ۔فا مامن ثقلت موا زينه فهو فى عيشة راضية۔ وا ما من خفت موا زينه فا مه ها و ية۔ وما ادر اك ماهيه۔ نارحامية۔(القارعه : ۱۔۱۱)(کھڑکھڑا دینے والی ۔ کیا ہے وہ کھڑکھڑا دینے والی ۔ تجھے کیا معلوم کہ وہ کھڑکھڑا دینے والی کیا ہے ۔جس دن انسان بکھرے ہوئے پروانوں کی طرح ہو جائیں گے ۔اور پہاڑ دھنے ہوئے رنگین اون کی طرح ہو جائیں گے ۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوں گے ۔ وہ تو دل پسند آرام کی زندگی میں ہوگا۔اور جس کے پلڑے ہلکے ہوں گے اس کا ٹھکانہ ہاویہ ہے۔ تجھے کیا معلوم کہ وہ کیا ہے وہ تند و تیز آگ ہے)

(قارعہ بھی قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے جیسا کہ الحاقہ ،الطامۃ ،الصاخۃ ،الغاشیہ ،الساعۃ ،الواقعۃ وغیرہ ۔القارعہ اسے اس لئے کہتے ہیں کہ یہ اپنی ہولنا کیوں سے دلوں کو بیدار اور اللہ کے دشمنوں کو عذاب سے خبردار کردے گی جیسے دروازہ کھٹکھٹانے والا کرتا ہے ۔..

قیامت کے دن انسان بھی پروانوں کی طرح پراگندہ اور بکھرے ہوئے ہوں گے ۔..

ہاویہ جہنم کا نام ہے اس کو ہاویہ اس لئے کہتے ہیں کہ جہنمی اس کی گہرائی میں گرے گا اور اس کو امّ (ماں) سے اس لئے تعبیر کیا کہ جس طرح انسان کے لئے ماں جائے پناہ ہوتی ہے اسی طرح جہنمیوں کا ٹھکانہ جہنم ہوگا ۔بعض کہتے ہیں کہ ام کے معنی دماغ کے ہیں ۔جہنمی جہنم میں سر کے بل ڈالے جائیں گے ۔.. انسان دنیا میں جو آگ جلاتا ہے یہ جہنم کی آگ کا سترواں حصہ ہے جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے ۶۹ درجہ زیادہ ہے (صحیح بخاری کتاب بدء الخلق با ب صفة النار و انها مخلوقة)

الها كم التّكا ثر۔ حتّى زر تم المقا بر۔ كلا سو ف تعلمون۔ ثم كلا سو ف تعلمو ن۔ كلا لوتعلمو ن علم اليقين۔ لترونّ الجحيم۔ ثم لتر ونّها عين اليقين۔ ثم لتسئلن يومئذ عن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النعیم (التکاثر:۱۔۸)(ترجمہ: زیادتی کی چاہت نے تمہیں غافل کر دیا۔ یہاں تک کہ تم قبرستان جا پہنچے۔ ہرگز نہیں تم عنقریب معلوم کر لو گے۔ ہرگز نہیں پھر تمہیں جلد علم ہو جائے گا۔ ہرگز نہیں اگر تم یقینی طور پر جان لو گے۔تو بے شک تم جہنم دیکھ لو گے۔اور تم اسے یقین کی آنکھ سے دیکھ لو گے۔ پھر اس دن تم سے ضرور بالضرور نعمتوں کا سوال ہو گا۔)

ان ہر دو سورت سے چند امور ظاہر ہیں:

۱: جس دن قیامت ہو گی آدمی ٹڈیوں کی مانند پراگندہ ہوں گے

۲: پہاڑ مانند پشم دھنی ہوئی کے ہوں گے۔

۳: مخلوق کے عمل نامے تولے جائیں گے بھاری پلہ والے بہشت میں جاویں گے اور ہلکے پلہ والے دوزخ میں جو جلتی آگ ہے۔

۴: دوزخ کا دیکھنا یقینی ہے۔

۵: اس دن دنیا کی سب نعمتوں کی باز پرس ہو گی۔

خدا تعالی نے حق ظاہر کر دیا دیکھو مدعی بھول گیا اور ہار گیا۔ رسالہ فتح مسیح صفحہ ۳۱ (قادیانی خزائن ج ۹ ص ۳۲۳) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتا ہے:

ہم مسلمان لوگ اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ بہشت جو جسم اور روح کے لئے دارالجزاء ہے وہ ایک ادھورا اور ناقص دارالجزاء نہیں بلکہ اس میں جسم اور جان دونوں کو اپنی اپنی حالت کے موافق جزا ملے گی جیسا کہ جہنم میں اپنی اپنی حالت کے موافق دونوں کو سزا دی جائیگی اور اس کی اصل تفصیلات ہم خدا کے حوالے کرتے ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ جزا و سزا جسمانی روحانی دونوں طور پر ہو گی اور یہ عقیدہ ہے جو عقل اور انصاف کے موافق ہے۔

اہل انصاف اس تحریر میں غور کریں کہ وہی مرزا قادیانی لکھتے ہیں

۱۔ ہم اس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ بہشت جو جسم و روح کے لئے دارالجزاء ہے

۲۔ اور ایمان رکھتے ہیں کہ جزاء سزا جسمانی روحانی دونوں طور پر ہو گی

۳۔ یہ عقیدہ عقل اور انصاف کے موافق ہے

اور دیکھو وہی مرزا قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۴۵۰ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۲۷۹) میں تحریر کرتے ہیں: ایسا خیال تو سراسر جسمانی اور یہودیت کی سرشت سے نکلا ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہی مرزا قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۳۶۵ (قادیانی خزائن ۳ص ۲۸۷) میں لکھتے ہیں:

روحانی طور پر بہشتی لوگ میدان حساب میں بھی ہوں گے اور بہشت میں بھی ہوں گے۔

افسوس اور صد حیف ہے ایسے اعتقاد اور ایسی تحریر پر کہ دعویٰ تو یہ ہو کہ میں امام الزمان ہوں اور مجدد ہوں اور مہدی ہوں اور مسیح موعود ہوں اور زندہ علی ہوں اور تحریر ایسی لعنۃ اللہ علی الکاذبین خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے تمام مسلمانوں کو اس کے شر سے بچاوے اور ہدایت راہ راست کی عنایت فرمائے۔ آمین

باب سیزدہم: حضرت عیسیٰؑ کے اوصاف

و آتینا عیسی ابن مریم البینات و ایدناہ بروح القدس

(البقرۃ: ۸۷) (ترجمہ: اور دیئے ہم نے عیسیٰ بیٹے مریم کو معجزے ظاہر کرنے اور قوت دی ہم نے اس کو ساتھ روح پاک کے یعنی جبریل کے)

اذ قالت الملائکۃ یا مریم انّ اللہ یبشّرك بکلمۃ منه اسمه عیسی ابن مریم و جیها فی الدّنیا و الآخرۃ و من المقرّبین۔ و یکلّم النّاس فی المهد و کهلا و من الصّالحین۔ قالت ربّ انّی یکون لی ولد و لم یمسسنی بشر قال کذلك اللہ یخلق ما یشاء اذا قضی امرا فانّما یقول له کن فیکون۔ و یعلّمه الکتاب و الحکمة و التوراۃ و الانجیل ۔ و رسولاً الی بنی اسرائیل انّی قد جئتکم بآیة من ربکم انّی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر فانفخ فیه فیکون طیرا باذن اللہ و ابری الاکمه و الابرص و احی الموتی باذن اللہ و انبئکم بما تأکلون و ما تدخرون فی بیوتکم ان فی ذلك لآیة لکم ان کنتم مومنین

(آل عمران: ۴۵۔ ۴۹) (ترجمہ: جب فرشتوں نے کہا اے مریم! اللہ تعالیٰ تجھے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک کلمے کی خوش خبری دیتا ہے جس کا نام مسیح بن مریم ہے جو دنیا و آخرت میں ذی عزت ہے اور وہ میرے مقربین میں سے ہے۔ وہ لوگوں سے اپنے گہوارے میں باتیں کرے گا اور ادھیڑ عمر میں بھی، وہ نیک لوگوں میں سے ہوگا۔ کہنے لگیں الٰہی مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا۔ فرشتے نے کہا اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہے پیدا کرتا ہے۔ جب کبھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ ہو جا! تو وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ اسے لکھنا اور حکمت اور توراۃ اور انجیل سکھائے گا۔ اور وہ بنی اسرائیل کی طرف رسول ہوگا کہ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی نشانی لایا ہوں میں تمہارے لئے پرندے کی شکل کی طرح مٹی کا پرندہ بناتا ہوں پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے پرندہ بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں مادر زاد اندھے کو اور کوڑھی کو اچھا کر دیتا ہوں اور مردے کو جلا دیتا ہوں اور جو کچھ تم کھاؤ اور اپنے گھروں میں ذخیرہ کرو میں تمہیں بتا دیتا ہوں)

(حضرت عیسیٰ کو کلمہ یعنی کلمۃ اللہ اس اعتبار سے کہا گیا ہے کہ ان کی ولادت اعجازی شان کی مظہر اور عام انسانی اصول کے برعکس، باپ کے بغیر، اللہ کی خاص قدرت اور اس کے کلمہ کن کی تخلیق ہے۔

مسیح مسح سے ہے ای مسح الارض یعنی کثرت سے زمین کی سیاحت کرنے والا، یا اس کے معنی ہاتھ پھیرنے والا ہے، کیونکہ آپ ہاتھ پھیر کر مریضوں کو باذن اللہ شفایاب فرماتے تھے۔ ان دونوں معنوں کے اعتبار سے یہ فعیل بمعنی فاعل ہے۔ اور قیامت کے قریب ظاہر ہونے والے دجال کو جو مسیح کہا جاتا ہے وہ یا تو بمعنی مفعول یعنی ممسوح العین (اس کی ایک آنکھ کانی ہوگی) کے اعتبار سے ہے یا وہ بھی چونکہ کثت سے دنیا میں پھرے گا اور مکہ اور مدینہ کے سوا ہر جگہ پہنچے گا (بخاری و مسلم) اور بعض روایات میں بیت المقدس کا بھی ذکر ہے اس لئے اسے بھی المسیح الدجال کہا جاتا ہے...

حضرت عیسیٰ کے مہد (گہوارے) میں گفتگو کرنے کا ذکر خود قرآن کریم کی سورہ مریم میں موجود ہے۔ کہل (ادھیڑ عمر) میں کلام کرنے کا مطلب بعض نے یہ بیان کیا ہے کہ جب وہ بڑے ہو کر وحی اور رسالت سے سرفراز کئے جائیں گے اور بعض نے کہا ہے کہ آپ کا قیامت کے قریب جب آسمان سے نزول ہوگا جیسا کہ اہل سنت کا عقیدہ ہے جو صحیح اور متواتر احادیث سے ثابت ہے تو اس وقت وہ اسلام کی تبلیغ کرینگے۔ وہ کلام مراد ہے تفسیر ابن کثیر و قرطبی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلق لکم ای : ا سور و اقدر لکم ،قرطبی ۔ یعنی خلق یہاں پیدائش کے معنی میں نہیں ہے
اس پر تو سرف اللہ تعالی ہی قادر ہے کیونکہ وہی خالق ہے ۔ یہاں اس کے معنی ظاہری شکل و
صورت گھڑنے اور بنانے کے ہیں ۔

دوبارہ باذن اللہ کہنے سے مقصد یہی ہے کہ کوئی شخص اس غلط فہمی کا شکار نہ ہو جائے کہ میں میں
(عیسی) خدائی صفات یا اختیارات کا حامل ہوں ۔نہیں، میں تو اس کا عاجز بندہ اور رسول ہی
ہوں یہ جو کچھ میرے ہاتھ پر ظاہر ہو رہا ہے معجزہ ہے جو محض اللہ کے حکم سے صادر ہو رہا ہے)

۱: اللہ تعالی کے حکم سے فرشتوں کا بی بی مریم کے پاس آ کر یہ خوش خبری دینا کہ تیرے
ہاں لڑکا ہوگا جس کا نام مسیح بن مریم ہوگا

۲:۔ وہ لڑکا دنیا اور آخرت میں عزت والا ہوگا

۳۔ وہ لڑکا خداوند تعالی کے مقربین میں سے ہوگا

۴: وہ لڑکا جھولے میں لوگوں سے باتیں کرے گا

۵: وہ لڑکا ادھیڑ عمر میں لوگوں سے باتیں کرے گا

۶: وہ لڑکا نیک بختوں میں سے ہوگا

۷: خداوند تعالی اس لڑکے کو بغیر باپ کے پیدا کرے گا

(جیسا کہ بی بی مریم نے بطور سوال دریافت کیا یعنی کہا قالت اب انی یکو ن لی ولد و لم یمسسنی
بشر ، کہا بی بی مریم نے کیونکر ہوگا واسطے میرے لڑکا کہ نہیں ہاتھ لگایا مجھ کو کسی آدمی نے ۔

جواب ملا کذ لک اللہ یخلق ما یشاء اذاقضی امراً فا نما یقو ل لہ کن فیکو ن اسی طرح پیدا کرتا
ہے اللہ جو چاہتا ہے جب مقرر کرتا ہے کچھ کام سوائے اس کے نہیں کہ کہتا ہے ہو پس ہو جاتا ہے)۔

۸ ۔ اللہ تعالی اس لڑکے کو کتاب اور حکمت اور توریت اور انجیل سکھائے گا۔

۹ ۔ اس لڑکے کو خدا بنی اسرائیل کی طرف رسول کر کے بھیجے گا۔

۱۰۔ وہ لڑکا لوگوں کو کہے گا کہ میں اللہ سے تمہاری طرف معجزے لے کر آیا ہوں

۱۱ ۔ پہلا معجزہ انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فا نفخ فیہ فیکو ن
طیرا با ذ ن اللہ تحقیق میں بناتا ہوں واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور
کے پس پھونکتا ہوں میں بیچ اس کے ہو جاتا ہے جانور ساتھ حکم اللہ کے

۱۲۔ دوسرا معجزہ و ابری ا لا کلمہ اور میں چنگا کرتا ہوں مادرزاد اندھے کو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳ تیسرا معجزہ و الا برص اور سفید داغ والے و چنگا کرتا ہوں۔
۱۴ چوتھا معجزہ و انبئکم بما تاکلو ن وما تد خرو ن فی بیو تکم اور میں خبر دیتا ہوں تم کو اس چیز کی کہ کھاتے ہو، اور جو اپنے گھروں میں ذخیرہ کرتے ہو۔
۱۵ وہ کہے گا ان فی ذ لك لآ یة لکم ان کنتم مو منین تحقیق بیچ اس کے البتہ نشانی ہے واسطے تمہارے اگر ہو تم ایمان والے۔
یعنی ایمان والوں کے لئے میری نبوت کے ثبوت کے واسطے یہی معجزہ کافی ہیں

اذ قا ل الله یا عیسی ابن مر یم ا ذ کر نعمتی علیك و علی والد تك اذ اید تك برو ح القدس تکلم النا س فی المھدو کھلا و اذ علمتك الکتاب و الحکمة و التوراة و ا لانجیل و اذ تخلق من الطّین کھیئة الطّیر با ذ نی فتنفخ فیھا فتکون طیرا با ذنی و تبریء ا لاکمه و ا لا بر ص با ذ نی و اذ تخرج الموتی باذنی و اذ کففت بنی اسرائیل عنك اذجئتھم بالبینات فقال الذین کفروا منھم ان ھذا ا لا سحر مبین۔(المائدۃ ۱۱۰)(جب کہ اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسی بن مریم! میرا انعام یاد کرو جو تم پر اور تمہاری والدہ پر ہوا ہے جب میں نے تم کو روح القدس سے تائید دی۔ تم لوگوں سے کلام کرتے تھے گود میں بھی اور بڑی عمر میں بھی اور جبکہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی اور جب کہ تم میرے حکم سے گارے سے ایک شکل بناتے تھے جیسے پرندہ کی شکل ہوتی ہے پھر تم اس کے اندر پھونک ماردیتے تھے جس سے وہ پرند بن جاتا تھا میرے حکم سے اور تم اچھا کر دیتے تھے مادرزاد اندھے کو اور کوڑھی کو میرے حکم سے اور جب کہ تم مردوں کو نکال کر کھڑا کر لیتے تھے میرے حکم سے اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تم سے باز رکھا جب تم انکے پاس دلیلیں لے کر آئے تھے پھر ان میں جو کافر تھے انہوں نے کہا تھا کہ بجز کھلے جادو کے یہ اور کچھ بھی نہیں)

(گود میں اس وقت کلام کیا جب حضرت مریم اپنے اس نومولود بچے کو لے کر اپنی قوم میں آئیں اور انہوں نے اس بچے کو دیکھ کر تعجب کا اظہار کیا اور اس کی بابت استفسار کیا تو اللہ کے حکم سے حضرت عیسیؑ نے شیر خوارگی کے عالم میں کلام کیا۔

حضرت عیسیؑ کے زمانہ میں شام کا علاقہ رومیوں کے زیرنگین تھا یہاں ان کی طرف سے جو حکمرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن مقرر تھا وہ کافر تھا یہودیوں نے عیسی کے خلاف اس حکمران کے کان بھر دیئے کہ یہ نعوذ باللہ بغیر باپ کے اور فسادی ہے وغیرہ وغیرہ۔حکمران نے ان کے مطالبے پر حضرت عیسی کو سولی دینے کا فیصلہ کرلیا لیکن اللہ تعالی نے حضرت عیسی کو بحفاظت آسمان پر اٹھالیا اوران کی جگہ ان کے ایک ہم شکل آدمی کو انہوں نے سولی دے دی اور سمجھتے رہے کہ ہم نے حضرت عیسی کو سولی دی ہے۔)

ان ایات سے چند امور صاف طور پر ظاہر ہیں جو قیامت کے دن اللہ تعالی حضرت عیسی کو اپنے وہ انعامات جو دنیا میں ان پر کیئے گئے گن گن کر سنائیں گے

۱۔اللہ فرمائے گا کہ اے عیسی ابن مریم! میں نے تجھ کو روح القدس سے مدد دی تھی

۲۔تو لوگوں سے ماں کی گود میں باتیں کرتا تھا

۳۔اور تو اس وقت بھی باتیں کرتا تھا جب تیرے بال کچھ سیاہ اور کچھ سفید تھے

۴۔تجھ کو میں نے کتاب اور حکمت اور تورت اور انجیل سکھائی

۵۔جب تو مٹی سے جانور کی صورت بناتا تھا پس وہ میرے حکم سے پرندہ ہو جاتا تھا

۶۔اور تو مادرزاد اندھے اور سفید داغ والے کو میرے حکم سے چنگا کرتا تھا

۷۔اور جس وقت تو میرے حکم سے مردوں کو زندہ کرتا تھا

۸۔اور میں نے بنی اسرائیل کو تیری ضرر رسانی سے بند کیا

۹۔اگر چہ تو بنی اسرائیل کے پاس ظاہر معجزے لایا تھا مگر پھر بھی ان لوگوں نے جو کافر تھے تیسرے معجزات کو جادو ہی خیال کیا جیسے فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین پس کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ان میں سے نہیں یہ مگر جادو ظاہر اور بموجب ان آیات کے ظاہر ہے کہ جو شخص معجزات عیسی سے انکار کرے وہ قرآن مجید کا منکر ہے اور جو معجزات عیسی کو جادو کی قسم خیال کرے وہ کافر ہے۔

حضرت عیسیٰؑ، قادیانی کی نظر میں

مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت مسیح کو یوسف نجار کا بیٹا لکھتے ہیں اور کل معجزات عیسی سے بھی انکاری ہیں بلکہ از قسم شعبدہ بازی و عمل الترب خیال کرتے ہیں۔

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۳ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو کچھ تعجب کی بات نہیں کہ خدا تعالی نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے پر پھونک مارنے کے طور پر ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں تو پاؤں سے چلتا ہو کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام کرتے رہے۔ (دیکھو خدا نے حق ظاہر کر دیا مدعی بھول گیا اور ہار گیا۔

اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۴ نومبر ۱۹۰۰ کو صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں:

خدا نے حضرت موسی سے چودہ سو برس کے بعد اپنا مسیح ان میں بھیجا جو لڑائیوں کا سخت مخالف تھا وہ درحقیقت صلح کا شہزادہ تھا اور صلح کا پیغام لایا تھا لیکن بدقسمت یہودیوں نے اس کا قدر نہ کیا اس لئے خدا کے غضب نے عیسی مسیح کو اسرائیلی نبوت کے لئے اخیری اینٹ کر دیا اور اس کو بے باپ پیدا کر کے سمجھا دیا کہ اب نبوت اسرائیل میں سے گئی۔

: سبحان اللہ کیا عمدہ تحریر ہے ایک زبان اور دو بیان ازالہ میں یوسف نجار کا بیٹا لکھا تھا اور یہاں بے باپ ہونا تسلیم کر کے تحریری اقبال کیا ہے شرم) ظاہر ہے کہ بڑھئی کا کام در حقیقت ایک ایسا کام ہے جس میں کلوں کے ایجاد کرنے اور طرح طرح کی صنعتوں کے بنانے میں عقل تیز ہو جاتی ہے

نوٹ: جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۱، ۳۰۹ پر لکھتا ہے:
کہ عیسی بن مریم کے معجزات کو اگر میں قابل نفرت اور از قسم شعبدہ بازی یعنی مسمریزم نہ سمجھتا تو ابن مریم سے اس بارہ میں کم نہ رہتا

مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تحریر سے دو امر ثابت ہیں:

۱۔ حضرت عیسی کو باذن اللہ پرندہ بنا کر اڑانے کو عقلی طور پر کلوں کے ذریعہ چلنا تسلیم کرتے ہیں۔

۲۔ لکھتے ہیں کہ مسیح ابن مریم کا باپ یوسف بجار تھا جس سے بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام سیکھتے رہے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۲ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ ہی کی طرح صرف عقلی تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے کہ جو شعبدہ بازی کی قسم سے ہے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کی طرگ عقلی تھا اور شعبدہ بازی کی قسم سے اور دراصل بے سود تھا۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۴ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۲۵۵) میں لکھتے ہیں:

ماسوائے اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزم سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکیں۔

اس تحریر سے بھی صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کے نزدیک مسیح کا معجزہ از قسم عمل الترب یعنی مسمریزم بطور لہو ولعب کے تھا، نہ بطور حقیقت۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۲۵۷) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

بہر حال مسیح کی یہ تربی کاروائیاں زمانہ کے مناسب حال بطور خاص مصلحت کے تھیں مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ مسیح کے معجزات تربی تھے، اور قدر کے لائق نہ تھے، اور قابل نفرت تھے۔

افسوس ہے ایسے متکبر کی عقل پر جس کے نزدیک مسیح کے وہ معجزات جو باذن اللہ تعالی ہوں، تربی اور قدر کے لائق نہ ہوں اور قابل نفرت ہوں۔ اللہ تعالی کی پناہ ایسے برے عقیدہ سے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۰ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

یہی وجہ ہے کہ گو حضرت مسیح جسمانی بیماریوں کو اس عمل کے ذریعہ سے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کو کامل طور پر دلوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا کہ قریب قریب ناکام رہے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۲۲ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کیلئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ بہر حال یہ معجزہ ایک کھیل کی قسم سے تھا اور وہ مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔

مرزا قادیانی کی اس تحریر سے ظاہر ہے کہ جو لوگ معجزات عیسیٰ کو سچ جانتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم سے معجزات دکھاتے تھے بقول مرزا قادیانی یہ اعتقاد غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے یعنی جو معجزات کو سچ مانے وہ مشرک ہے اور افسوس ہے ایسے عقل پر جس کے نزدیک وہ معجزات جو پیغمبر کے ہاتھ سے باذن اللہ تعالیٰ ظاہر ہوں عمل الترب اور کھیل کی قسم سے ہوں۔

دیکھو قرآن شریف میں اس معجزہ کی نسبت لکھا ہے

و اذ تخلق من الطین کھیئۃ الطیر باذنی فتنفخ فیھا طیرا باذنی (اور جب بناتا تھا تو متی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے پس پھونکتا تھا بیچ اس کے ہو جاتا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے)

سبحان اللہ! جس معجزہ کو اللہ اپنی طرف نسبت کریں کہ وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اس کو مرزا عمل الترب و از قسم شعبدہ بازہ اور بے سود از قسم کھیل اور غلط اور قابل نفرت خیال کریں اور جو شخص معجزات کو حق مانے اس کو مشرک لکھیں اور اپنے کافر ہو جانے کا ذرا بھی بموجب اس فرمان اللہ قہار کے کچھ خوف نہ کریں جیسے

فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین

(پس کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے اس میں میں سے نہیں یہ مگر جادو ظاہر)

مرزا غلام احمد قادیانی بڑے عالی ہمت ہیں کہ معجزات مسیح کو از قسم شعبدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بازی اور بے سود قابل نفرت تحریر کرتے ہیں جو باذن اللہ تعالی پیغمبر کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے : بریں عقل و دانش بباید گریست

اگر یہاں یہ سوال ہو کہ مرزا قادیانی حضرت مسیح کے معجزات سے کیوں انکار کرتے ہیں؟ تو جواب یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے جب اپنے آپ کو مثیل مسیح قرار دیا تب لوگوں نے کہا کہ اگر آپ مسیح کے مثیل ہیں تو مسیح کی طرح کوئی معجزہ دکھلاؤ چونکہ مرزا قادیانی کے معجزات کی طرح جن کا ذکر مفصل دو جگہ قرآن مجید میں ہے دکھا تو نہیں سکتے تھے اسلئے معجزات سے ہی انکاری ہو گئے بجہت ثبوت ذیل میں مرزا کی کتاب سے اصل عبارت نقل کرتا ہوں دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ٦ میں تحریر کرتے ہیں:

مشابہت کیلئے مسیح کی پہلی زندگی کے معجزات جو طلب کئے جاتے ہیں اس بارہ میں ابھی درج کر چکا ہوں کہ احیاء جسمانی کچھ چیز نہیں ہے احیاء روحانی کیلئے یہ عاجز آیا ہے اور اس کا ظہور ہوگا ماسوائے اس کے اگر مسیح کے اصلی کاموں کو ان حواشی سے الگ کر کے دیکھا جائے جو محض افتراء کے طور پر یا غلط فہمی کی وجہ سے گھڑے گئے ہیں الخ

اگر اہل انصاف کی ابھی تسلی نہیں ہوئی تو ایک اور نقل کرتا ہوں

ازالہ اوہام صفحہ ۲۹٦ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

بعض لوگ موحدین کے فرقہ سے بحوالہ آیت قرآنی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ابن مریم انواع واقسام کے پرند بنا کر اور ان میں پھونک مار کر زندہ کر دیا کرتے تھے چنانچہ اسی بنا پر اس عاجز پر اعتراض کیا ہے کہ جس حالت میں مثیل مسیح ہونے کا دعوی ہے تو پھر آپ بھی کوئی مٹی کا پرندہ بنا کر پھر اس کو زندہ کر دکھلاؤ۔

اہل انصاف پر اب تو مرزا قادیانی کے انکار کی وجہ بخوبی روشن ہوگئی ہوگی

دیکھو تیسری دفعہ اہل انصاف کی خدمت میں عرض کرتا ہوں وہ یہ ہے جو ذیل میں درج کی جاتی ہے: ازالہ اوہام صفحہ ۳۱۲ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اگر یہ سوال دل میں گزرا کہ پھر اللہ جل شانہ نے مسیح ابن مریم کی نسبت اس قصہ میں جہاں پرندہ بنانے کا ذکر ہے تخلق کا لفظ کیوں استعمال کیا جسکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر معنی ہیں کہ تو پیدا کرتا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس جگہ حضرت عیسی کو خالق قرار دینا بطور استعارہ ہے۔،

مرزا قادیانی نے خود ہی سوال بنایا تھا مگر خدا کی قدرت سے جواب سے عاجز ہو کر استعارہ کو اپنے بچاؤ کیلئے ڈھال بنالیا میں دعا مانگتا ہوں کہ اے میرے رب اپنی خاص مہربانی سے مرزا قادیانی اوراس کے چیلوں کو کج فہمی سے بچا آمین

اب اہل انصاف کی خدمت میں مرزا قادیانی کی کتابوں میں سے وہ عبارتیں نقل کر کے پیش کرتا ہوں جن میں مرزا قادیانی نے حضرت عیسی کی نسبت نہائے ہی سخت اور بے ادبانہ الفاظ استعمال کئے ہیں جن کے پڑھنے اور سننے سے سچے مسلمان کا دل ضرور غم گین ہوگا اگر چہ میرا دل بھی لکھنے کو نہیں چاہتا لیکن اہل اسلام اور اہل انصاف کو مرزا قادیانی کے حالات سے آگاہ کرنا ایک ضروری اور لازمی امر خیال کر کے ذیل میں درج کرتا ہوں

دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۶۴۸ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۴۵۰) میں غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

پھر ثابت ہے کہ اس مسیح کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزی فضیلت حاصل ہے کیونکہ اس کی دعوت عام ہے اور اس کی دعوت خاص تھی اور اس کو طفیلی طور پر تمام مخالف فرقوں کے اوہام دور کرنے کیلئے ضروری طور پر وہ حکمت اور معرفت سکھلائی گئی ہے جو مسیح بن مریم کو نہیں سکھلائی تھی۔

بے جا فخر ہو، تو ایسا ہو۔

اور دیکھو رسالہ فتح اسلام صفحہ ۱۹ (قادیانی خزائن ج ۹ ص ۴۰۵) میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

مگر افسوس کہ یہ توریہ آپ کے یسوع صاحب کی کلام میں بہت پایا جاتا ہے انجیلیں اس سے بھری پڑی ہیں اسلئے ہمیں ماننا پڑتا ہے اگر توریہ کذب ہے تو یسوع سے زیادہ دنیا میں کوئی کذاب نہیں گزرا۔ یسوع صاحب کا یہ قول کہ میں خدا کی ہیکل کو ڈھا سکتا ہوں اور پھر تین دن میں اسے بنا سکتا ہوں یہ وہ قول ہے جسکو توریہ کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ اللہ مرزا جی کا کیا عالی حوصلہ ہے جس مسیح کی نسبت قرآن شریف یہ شہادت دیوے ومن الصالحین یہ اس کو سب دنیا سے زیادہ کذاب لکھیں معاذ اللہ اور فتح مسیح (نورالقرآن نمبر۲) صفحہ ۴۶ (قادیانی خزائن ج ۹ ص ۴۴۸۔۴۴۹) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

مگر آپ کے یسوع صاحب کی نسبت کیا کہیں اور کیا لکھیں اور کب تک ان کے حال پر روویں۔ کیا یہ مناسب تھا کہ وہ ایک زانیہ عورت کو یہ موقعہ دیتا کہ وہ عین جوانی اور حسن کی حالت میں ننگے سر اس سے مل کر بیٹھتی، اور نہایت ناز اور نخرہ سے اس کے پاؤں پر اپنے بال ملتی۔ اور حرام کاری کے عطر سے اس کے سر پر مالش کرتی۔

اگر یسوع کا دل بدخیالات سے پاک ہوتا، تو وہ ایک کسبی عورت کو نزدیک آنے سے ضرور منع کرتا۔ مگر ایسے لوگوں کو حرام کار عورتوں کے چھونے سے مزا آتا ہے۔ وہ ایسے نفسانی موقعہ پر کسی ناصح کی نصیحت بھی نہیں سنا کرتے۔ دیکھو یسوع کو ایک غیرت مند بزرگ نے نصیحت کے ارادہ سے روکنا چاہا کہ ایسی حرکت کرنا مناسب نہیں۔ مگر یسوع نے اس کے چہرہ کی ترش روئی سے سمجھ لیا کہ میری اس حرکت سے یہ شخص بے زار ہے، تو رندوں کی طرح اعتراض کو باتوں میں ٹال دیا اور دعوی کیا کہ یہ کنجری بڑی اخلاص مند ہے۔ ایسا اخلاص تو تجھ میں بھی نہیں پایا گیا۔ سبحان اللہ! یہ کیا عمدہ جواب ہے۔ یسوع صاحب ایک زنا کار عورت کی تعریف کر رہے ہیں کہ بڑی نیک بخت ہے۔ دعوی خدائی کا اور کام ایسے۔ بھلا جو شخص ہر وقت شراب سے سرمست رہتا ہے اور کنجریوں سے میل جول رکھتا ہے اور کھانے پینے میں بھی ایسا اول نمبر کا جو لوگوں میں اس کا نام ہی پڑ گیا ہے کہ یہ کھاؤ پیو ہے، اس سے کس تقوی اور نیک بختی کی امید ہوسکتی ہے۔،

اہل انصاف پر ہرگز پوشیدہ نہیں رہا ہوگا کہ جو کچھ مرزا قادیانی نے مسیح کی نسبت اس تحریر میں لکھا ہے جس کی نسبت قرآن یہ شہادت دے رہا ہے وجیھا فی الدنیا و لآخرۃ و من المقربین معاذ اللہ مرزا قادیانی کو اس کی چال پر رونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آوے اورحرام کارعورتوں کے چھونے والا اور دل کا بدخیال اور کنجریوں سے میل جول رکھنے والا اور ہر وقت شراب سے سرمست لکھیں بلکہ ایسا خیال کریں کہ اس سے کسی تقوی اور نیک بختی کی امید بھی نہیں ہوسکتی اللہ تعالی کی پناہ ایسے بداعتقاد سے خدا ایسے عقیدہ رکھنے والے کو غارت کرے یا اپنی مہربانی سے اسکے دل کی کجی دور کرے

اور رسالہ فتح مسیح (نور القرآن نمبر۲) صفحہ ۴۸ (قادیانی خزائن ج ۹ ص ۴۵۰۔۴۵۱) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

مگر تعجب کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح موقت ہے۔ اپنے یسوع کی چال چلن کو نہیں دیکھتے کہ ایسی جوان عورتوں کی طرف نظر ڈالتا جن پر ڈالنا اس کو درست نہ تھا۔ کیا جائز تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا۔ کاش اگر وہ متعہ کا ہی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا کیا یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا تھا یا صریح زنا کاری تھی

معاذ اللہ جو کچھ مرزا قادیانی نے جناب و جیھا فی الد نیا و لآ خرہ کی نسبت اور آنجناب کی دادیوں کی نسبت لکھا ہے، کیسا ہی بے ہودہ ہے۔ مگر کسی نے کیا عمدہ کہا ہے کہ جب حیا دل سے نکال دیا تو پھر بے ہودہ بکنے سے کیا صرفہ۔

اور دیکھو فتح مسیح صفحہ ۴۲ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

یسوع صاحب کے حواری لالچی اور کم عقل تھے ان کی عقلیں اور ہمتیں تھیں ایسی ہی ان کو ہدایت بھی اور ایسا ہی یسوع بھی ان کو مل گیا جس نے خودکشی کا دھوکا دے کر سادہ لوحوں کو عبادت کرنے سے روک دیا۔

اہل انصاف پر مرزا قادیانی کی اس تحریر سے پوشیدہ نہیں رہا ہوگا کہ جیسے اس نے حضرت مسیح کے حواریوں کو لالچی اور کم عقل اور کم ہمت لکھا ہے، ویسے ہی حضرت مسیح کو بھی لکھا ہے۔ معاذ اللہ۔ مرزا قادیانی کا دل بڑا ہی سخت ہے کہ جس کو خدا تعالی من الصالحین ومن المقربین کے خطاب سے سرفراز فرمائیں، اس کو کم عقل اور کم ہمت اور لوگوں کو عبادت سے روکنے والا تحریر کریں۔

اور حواریوں کی نسبت بھی قرآن شریف یوں شہادت دے رہا ہے

فلما احسّ عیسی منھم الکفر قال من انصاری الی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال الحوا ریو ن نحن انصار الله۔ آمنا با لله و اشهد با نا مسلمو ن (آل عمران: ۵۲) (ترجمہ: جب حضرت عیسی نے ان کا کفر محسوس کرلیا تو کہنے لگے اللہ تعالی کی راہ میں میری مدد کرنے والا کون ہے؟ حواریوں نے جواب دیا کہ ہم اللہ تعالی کی راہ کے مددگار ہیں ہم اللہ تعالی پر ایمان لائے اور آپ گواہ رہیے کہ ہم تابعدار ہیں) (حواریون حواری کی جمع ہے بمعنی انصار (مددگار) جس طرح نبی ﷺ کا فرمان ہے انّ لکل نبی حواریاً وحواریّ الزبیر صحیح بخاری کتاب الجهاد باب فضل الطلیعۃ۔ ہر نبی کا کوئی مددگار خاص ہوتا ہے اور میرا مددگار زبیر ہے۔)

اور نیز حواریوں کی تعریف میں:

و جعلنا فی قلوب الذین اتبعوه رأفة و رحمة (الحدید:۲۷)

(ترجمہ: اوران کے ماننے والوں کے دلوں میں شفقت اور رحم پیدا کردیا)

اور نیز حواریوں کی تعریف میں

و اذ اوحیت الی الحوا ریین ان آ منوا بی و بر سو لی قا لوا آمنّا و اشهد با ننا مسلمو ن (المائدة:۱۱۱)

(ترجمہ: اور جب کہ میں نے حوارین کو حکم دیا کہ تم مجھ پر اور میرے رسول پر ایمان لاؤ انہوں نے کہا کہ ہم ایمان لائے اور آپ شاہد رہیے کہ ہم پورے فرمان بردار ہیں)

(حوارین سے مرد حضرت عیسی کے وہ پیروکار ہیں جو ان پر ایمان لائے اور ان کے ساتھی اور مددگار رہے ان کی تعداد ۱۲ بیان کی جای ہے۔ وحی سے یہاں مراد وہ وحی نہیں ہے جو بذریعہ فرشتہ انبیاء کرام پر نازل ہوتی تھی بلکہ یہ وحی الہام ہے، جو اللہ تعالی کی طرف سے لوگوں کے دلوں میں القاء کردی جاتی ہے جیسے حضرت موسی کی والدہ اور حضرت مریم کو اسی قسم کا الہام ہوا جسے قرآن نے وحی ہی سے تعبیر کیا ہے۔)

سبحان اللہ کیا عجیب شان ہے ان کی جن کے ایمان دار ہونے کی قرآن مجید شہادت دے رہا ہے۔ افسوس! مرزا قادیانی کے ایسے حوصلہ پر جو حواریوں کو کم عقل اور لالچی تحریر کرتے ہیں۔

اور دیکھو اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۵ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

یسوع نے بعض اوقات فریب کے طور پر نادانوں کو بازی گروں کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی کھیل دکھلایا ہواور پھر جب داناؤں نے اس سے معجزہ مانگا تو کانوں پر ہاتھ رکھ لیا کہ میں معجزہ نہیں دکھلاؤں گا۔

معاذ اللہ! مرزا قادیانی، حضرت مسیح کو فریبی اور بازی گر لکھتے ہیں۔

اور دیکھو اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء میں مرزا قادیانی نوٹ لکھتے ہیں:

یسوع نے تمام عمر میں معجزہ کے بارہ میں صرف یہ دعوی کیا تھا کہ میں ہیکل کو مسمار کر کے تین دن میں بنا سکتا ہوں اب ظاہر ہے کہ یہ اوباشانہ دعوی ہے ۔ یہ کیونکر ممکن تھا۔

معاذ اللہ! حضرت یسوع کو مرزا قادیانی اوباش لکھتے ہیں۔ کیا ایسا لکھنا بھلے مانسوں کا کام ہے لعنت اللہ علی الکا ذبین کہو مرزائیو آمین

اور دیکھو اشتہار ۱۴ جنوری ۱۸۹۷ء صفحہ ۳ (مجموعہ اشتہارات۔ ج ۲ ص ۳۰۶) میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

یسوع نے زبان سے تو بہت کچھ کہا مگر عقلی طور پر کسی خرابی کے زہریلے درخت کو دنیا سے نہیں کاٹا۔ اگر ہم مان بھی لیں کہ اس نے کم عقل عورتوں اور بچوں کی طرح خودکشی تو اس سے اور بھی زیادہ اس کی حالت پر افسوس آئے گا کہ اگر ہمدردی کی اس کو کچھ سوجھی بھی تو احمقانہ راہ سوجھی ۔

معاذ اللہ! مرزا قادیانی یسوع مسیح کو عورتوں کی طرح کم عقل اور احمق لکھتے ہیں۔ کیا ایسا لکھنا عقل مندوں کا کام ہے؟ لعنت اللہ علی الکا ذبین کہو مرزائیو آمین

اور دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۶ (قادیانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۹۰) کے حاشیہ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

آپ کا (یعنی حضرت عیسی کا) ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے توریت کو سبقاً سبقاً پڑھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ حصہ نہیں دیا تھا اور یا اس استاد کی یہ شرارت تھی کہ اس نے محض سادہ لوح رکھا بہرحال آپ علمی اور عملی قوی سے بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

اس عبارت سے دو امر ظاہر ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ بقول مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰؑ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے سبقاً سبقاً توریت پڑھی۔
۲۔ بقول مرزا قادیانی، حضرت عیسیٰؑ اپنی علمی اور عملی قویٰ میں کچے تھے اسی وجہ سے ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

جواب امر اول: قولہ تعالیٰ:

و اذ علّمتك الكتاب و الحكمة و التوراة و الانجيل

اور جبکہ میں نے تم کو کتاب اور حکمت کی باتیں اور تورات اور انجیل کی تعلیم دی

قرآن شریف تو کھلے طور پر یہ شہادت دے رہا ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود حضرت عیسیٰؑ کو توریت سکھلائی۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی، مسیح کا توریت سکھلانے والا ایک یہودی کو لکھیں۔ واہ رے مرزا جی! تمہارا حوصلہ۔

اور دوسرے امر کا خدا تعالیٰ نے مرزا غلام احمد سے تحریری فیصلہ کرا دیا وہ یہ ہے ذیل میں نقل کرتا ہوں۔

دیکھو رسالہ ضرورۃ الامام صفحہ ۱۶ (قادیانی خزائن ج ۱۳ ص ۴۸۶) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

> یہ کہہ سکتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ نے قوت نبوت سے اور نور حقیقت کے ساتھ شیطانی القاء کو ہرگز ہرگز نزدیک آنے نہیں دیا۔ اس کے رفع میں فوراً مشغول ہو گئے اور جس طرح نور کے مقابل پر ظلمت ٹھہر نہیں سکتی اسی طرح شیطان انکے مقابل پر ٹھہر نہیں سکا اور بھاگ گیا یہی ان عبادی ليس لك عليهم سلطان کے معنی ہیں

اہل انصاف، مرزا قادیانی کی اس تحریر میں غور کریں کہ اقبال کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے شیطانی القاء کو ہرگز ہرگز پاس نہیں آنے دیا۔ شیطان ان کے مقابل پر ٹھہر نہیں سکا، اور بھاگ گیا۔

اور ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا ہے کہ عیسیٰ علمی اور عملی قویٰ میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے۔

شرم شرم ایک زبان اور دو بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دیکھو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ حاشیہ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

آپ کا خاندان نہایت پاک اور مطہر ہے۔ تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

معاذ اللہ معاذ اللہ معاذ اللہ! مرزا قادیانی نے جو کچھ حضرت و جیھا فی الد نیا و لآ خرۃ کی دادیوں اور نانیوں کی نسبت بکواس کی ہے، کسی مسلمان اہل ایمان کو اور سچے عیسائی کو ایسا بے ہودہ کلمہ زبان پر لانا بھی اول درجہ کی بے حیائی ہے، لیکن مرزا قادیانی کو حیا سے کچھ تعلق نہیں ہے ورنہ ادب سے کنارہ کش نہ ہوتے۔

اگر مرزائیوں کی ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھتا ہوں۔ دیکھو مرزا قادیانی ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ میں لکھتے ہیں:

پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائے کہ اس کو نبی قرار دیں۔

معاذ اللہ مرزا قادیانی حضرت مسیح کی نسبت لکھتے ہیں کہ وہ ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کا دشمن تھا۔ اور ایک بھلا مانس آدمی بھی نہ تھا، چہ جائے کہ اس کو نبی قرار دیں۔

افسوس ہے ایسی عقل اور سمجھ پر۔ اس سے زیادہ اور کیا بے ادبی ہوگی لعنت اللہ علی الکا ذبین کہو مرزائیو آمین

مرزائیوں کے دھوکے کا جواب

اگر کوئی مرزائی کسی مسلمان کو دھوکہ دے کر بھی کہے کہ مرزا غلام احمد نے یسوع کے حق میں سخت اور بے ادبانہ الفاظ لکھے ہیں، نہ کہ مسیح علیہ السلام کی شان میں،

تو جواب اس کا یہ ہے کہ تمام انجیلوں میں ہر جگہ یسوع اور مسیح سے عیسیٰ ہی مراد ہیں۔ اور خود مرزا غلام احمد قادیانی کا تحریری اقبال موجود ہے کہ یسوع، حضرت عیسیٰ کا ہی نام ہے۔

دیکھو توضیح مرام صفحہ ۳ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

مسیح ابن مریم جن کو عیسیٰ اور یسوع بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس اور حیف ہے ایسے عقل والے پر جس کو اپنا پہلا لکھا ہوا یاد نہ ہو، اور یا دیدہ دانستہ لوگوں کو دھوکہ دیوے۔

اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو دیکھو ایک اور نقل کرتا ہوں۔ تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۲ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اس خدا کے دائمی پیارے اور دائمی محبوب کی نسبت جس کا نام یسوع ہے یہودیوں نے اپنی شرارت اور بے ایمانی سے لعنت کے برے سے برے مفہوم کو جائز رکھا۔ افسوس ہزار افسوس کہ یسوع مسیح جیسے خدا کے پیارے کی نسبت یہ اعتقاد رکھیں کہ کسی وقت اسکا دل لعنت کے مفہوم کا مصداق ہو گیا تھا

اس عبارت سے بھی بقول مرزا قادیانی ثابت ہو گیا کہ یسوع ہی حضرت عیسی کا نام ہے کیوں صاحب اب بھی کہو گے کہ عیسی اور ہے اور یسوع اور ہے۔ اگر اب بھی مرزائیوں کی پوری تسلی نہیں ہوئی ہے تو ایک اور حوالہ نقل کرتا ہوں خدا سے ڈر کر ذرا غور سے پڑھیں اور حق کی طرف رجوع کریں ضد سے باز آویں دیکھو تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۵ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اے مخدومہ ملکہ معظّمہ یسوع مسیح کی بریت کے بارے میں یہ تینوں ذریعے شہادت دیتے ہیں۔

منقول کے ذریعے سے اس طرح تمام نوشتوں سے پایا جاتا ہے کہ یسوع کا دل غریب اور حلیم اور خدا سے پیار کرنے والا اور ہر دم خدا کے ساتھ تھا پھر کیوں کر تجویز کیا جاوے کہ کسی وقت نعوذ باللہ اس کا دل خدا سے برگشتہ اور خدا کا منکر اور خدا کا دشمن ہو گیا تھا جیسا کہ لعنت کا مفہوم دلالت کرتا ہے۔

اور عقل کے ذریعہ سے اس طرح پر کہ عقل ہرگز باور نہیں کرتی کہ جو خدا کا نبی اور خدا کی توحید اور اس کی محبت سے بھرا ہوا ور جس کی سرشت نور سے تخمر ہو اس میں نعوذ باللہ بے ایمانی اور نافرمانی کی تاریکی آجائے یعنی وہی تاریکی جسکو دوسرے لفظوں میں لعنت کہتے ہیں۔

اور آسمانی نشانوں کی رو سے اس طرح پر کہ خدا آپ آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے خبر دے رہا ہے کہ مسیح کی نسبت قرآن نے بیان کیا ہے وہ لعنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محفوظ رہا اور ایک سیکنڈ کیلئے بھی اس کا دل لعنتی نہ ہوا۔ یہی سچ ہے۔،

سبحان اللہ! خداوند تعالیٰ کی عجیب شان قدرت ہے کہ جس یسوع کی نسبت نہایت بے ادبانہ اور گندے الفاظ مرزا قادیانی نے زبان سے بذریعہ تحریر نکالے تھے اسی یسوع کی نسبت جناب ملکہ معظّمہ کے خوش کرنے کیلئے اور نیز اس خوف سے کہ کہیں گرفت نہ کیا جاؤں لکھتے ہیں کہ یسوع دل کا غریب اور حلیم اور خدا سے پیار کرنے والا تھا اور ہر دم خدا کے ساتھ تھا۔،

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ (قادیانی خزائن ج ۱۱ص ۲۹۳) میں لکھا ہے:

یسوع ناپاک خیال اور متکبر تھا راست بازوں کا دشمن تھا اور ایک بھلا مانس آدمی بھی نہ تھا چہ جائے کہ اس کو نبی قرار دیں۔،

اور تحفہ قیصریہ میں مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

یسوع کی سرشت نور سے مخمر تھی۔،

اور ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۷ میں مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے کہ:

یسوع کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے یسوع کا وجود ظہور پذیر ہوا۔

شرم شرم شرم، ایسے شخص پر جس کی تحریر کا یہ حال ہو اور دعوی تو پھر یہ ہو کہ تمام دنیا بھر میں میری تحریر کا کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا اگر مرزائی انصافاً اور ایماناً ایسی مختلف تحریروں کو غور سے پڑھے اور سوچے تو اس پر یہ ضرور ظاہر ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی کو اپنا پہلا لکھا ہوا یاد نہیں رہتا اور اس بات کا بھی اس کو ضرور یقین ہو جائے گا کہ یہ بقدرت خداوند قادر، یسوع کا معجزہ ہے کہ مرزا نے بہت مدت سخت توہین کرنے کے بعد خلاف عادت یسوع کی تعریف عمدہ الفاظ میں اس طمع پر کی کہ جناب ملکہ معظّمہ صاحبہ یسوع کی تعریف سن کو مجھ پر خوش ہوگی اور انعام عطا کرے گی مگر خدا کو مرزا قادیانی کا رسوا کرنا منظور تھا ایک کوڑی بھی انعام نہ ملی بجز افسوس اور مایوسی کے کچھ حاصل نہ ہوا اور مرزا قادیانی کے الہاموں کی حقیقت کھل گئی کہ شیطانی ہیں یا رحمانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب چہار دہم: فخر وتکبر کی برائی کا بیان

انّ اللہ لا یحبّ من کان مختالا فخورا۔

(ترجمہ: تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا اس شخص کو کہ ہے تکبر کرنے والا شیخی کرنے والا)

کذلک یطبع اللّٰہ علی کلّ قلب متکبّر جبّار

(ترجمہ: اسی طرح مہر رکھتا ہے اللہ اوپر دل ہر تکبر کرنے والے سرکش کے)

فلا تزکّوا انفسکم ھو اعلم بمن اتّقی۔

(ترجمہ: پس مت پاک کہو نفسوں اپنے کو، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیز گاری کرتا ہے)

ومن اظلم ممّن افتری علی اللّٰہ کذبا او قال اوحی الیّ ولم یوح الیہ شیء ومن قال سانزل مثل ما انزل اللہ۔

(ترجمہ: اور کون ہے بہت ظالم اس شخص سے کہ باندھ لیتا ہے اوپر اللہ کے جھوٹ، یا کہتا ہے وحی کی گئی طرف میری، اور نہیں وحی کی گئی طرف اس کے کچھ اور کہتا ہے نازل کروں گا میں بھی مانند اس چیز کے کہ نازل کی اللہ نے)

ان اللہ لایحب المعتدین (ترجمہ: تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا سرکشوں کو)

اے بھائیو! کوئی ایسا مرتبہ اور منصب یا خطاب باقی نہیں ہوگا جس کے مدعی مرزا قادیانی نہ ہوئے ہوں اور نیز ان کا یہ بھی دعوی ہے کہ میں اکثر انبیاء کا مثیل ہوں اور تمام روئے زمین کے مسلمانوں سے افضل ہوں بلکہ یہاں تک دعوی ہے کہ میں حضرت عیسی اور امام حسین سے بھی افضل ہوں اب میں بجہت ثبوت اصل عبارت مرزا قادیانی کی کتابوں سے ذیل میں نقل کرتا ہوں دیکھو فتح اسلام صفحہ ۵۸ میں لکھتے ہیں:

اس زمانہ کا حصن حصین میں ہوں جو مجھ میں داخل ہوتا ہے وہ چوروں اور قزاقوں اور درندوں سے اپنی جان بچائے گا مگر جو شخص میری دیواروں سے دور رہتا ہے اسکو موت درپیش ہے اس کی لاش بھی سلامت نہیں رہیگی

اہل انصاف خیال فرماویں یہ محض فخر نہیں تو اور کیا ہے۔ اپنے منہ سے اپنی تعریف۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۲ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ہاتھ سے جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہرگز نہ مرے گا

فخر ہو تو ایسا ہی ہو۔ آپ ہی مدعی اور آپ ہی گواہ۔ کیا عمدہ ثبوت ہے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۳۹ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

میں مسیح موعود ہوں

اپنے قول کی آپ ہی تصدیق کرنا کیا عمدہ ثبوت ہے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۶۷ حاشیہ میں تحریر کرتے ہیں:

مسلمانوں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رو سے مسیح سے اور نیز امام حسین (دیکھو رسالہ دافع البلاء ص ۱۳ میں جو مورخہ ۲۳ اپریل ۱۹۰۲ء میں مرزا تحریر کرتے ہیں: اے شیعہ قوم اس پر اسرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے جو حسین سے بڑھ کر ہے) سے بھی مشابہت رکھتا ہے

مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ مطلب ہے کہ میں روحانی حالت کی رو سے مسیح اور نیز امام حسین سے بھی مشابہت رکھتا ہوں۔

اور دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۶۸ حاشیہ (قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۳۶) میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

مسیح جو اترنے والا ہے وہ یہی مثیل مسیح ہے اور حسینی فطرت ہے۔

یہاں مرزا قادیانی حسینی فطرت کے دعویدار ہوئے ہیں۔

اور دیکھو اخبار الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۰ء (قادیانی ملفوظات۔ ج ۲ ص ۱۴۲، ج ۳ ص ۱۳۶) میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

اس لئے یاد رکھو کہ پرانی خلافت کا جھگڑا چھوڑ دو۔ اب نئی خلافت لو۔ ایک زندہ علی تم میں موجود ہے، اس کو چھوڑتے ہو اور مردہ علی کی تلاش کرتے ہو۔

اس جگہ مرزا غلام احمد نے اپنے کو زندہ علی قرار دیا اور حضرت علی کو مردہ علی کہا

اور ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۲ میں لکھتے ہیں:

بلا شبہ میں اقرار کرتا ہوں کہ اگر میری کلام سے مردہ زندہ نہ ہوں اور اندھے آنکھیں نہ کھولیں اور مجذوم صاف نہ ہوں تو میں خدا تعالی طرف سے نہیں آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل انصاف غور کریں یہ محض فخر اور جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۴۵۶ میں تحریر کرتے ہیں:

اس عاجز کا نام آدم بھی رکھا اور مسیح بھی

اس جگہ مرزا قادیانی آدم بننے کے مدعی بھی ہوئے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۲ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں۔

الہام۔ یاا حمدی بار ك الله فيك مارميت از رميت و لكن الله ر مى الر حمن علم القر آن لتنذر قو ما ما انذر آباء هم

یعنی میرا احمد خداتعالی نے تجھ میں برکت ڈال دی ہے جو کچھ تو نے چلایا جب کہ تو نے نہیں بلکہ خدا نے چلا دیا وہی رحمٰن ہے جس نے قرآن تجھے سکھلایا تا کہ ان لوگوں کو ڈراوے جن کے باپ دادے ڈرائے نہیں گئے۔

اہل انصاف غور کریں ایسا دعوی محض فخر اور جھوٹ نہیں تو اور کیا ہے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۲۵۳ میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

کتاب براہین احمدیہ میں خدا تعالی نے اس عاجز کو آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور کسی علماء میں سے اس بات پر ذرہ رنج دل میں نہیں گزرا۔

اور پھر مثیل نوح قرار دیا، کوئی رنجیدہ نہیں ہوا۔

اور پھر مثیل یوسف قرار دیا اور کسی مولوی صاحب کو اس سے غصہ نہیں آیا

اور پھر مثیل داؤد بیان فرمایا اور کوئی علماء میں سے رنجیدہ خاطر نہ ہوا

اور پھر مثیل موسی کر کے بھی اس عاجز کو پکارا، کوئی فقیہوں اور محدثوں سے مشتعل نہیں ہوا

یہاں تک کہ پھر اللہ تعالی نے اس عاجز کو مثیل ابراہیم بھی کہا تو کسی شخص نے ایک ذرہ بھر غیظ وغضب ظاہر نہیں کیا

اور پھر آخر مثیل مسیح ٹھہرانے کی یہاں تک نوبت پہنچی کہ بار بار یا ا حمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر مثیل مسیح سیدالانبیاء وامام الاصفیاء حضرت مقدس محمد ﷺ قرار دیا تو کوئی مفسرں اور محدثوں میں سے جوش و خروش میں نہیں آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب خدا تعالی نے اس عاجز کو عیسی یا مثیل عیسی کر کے پکارا، تو سب کے شدت طیش اور غضب کی وجہ سے چہرے سرخ ہو گئے اور سخت درجہ کا اشتعال پیدا ہو کر کسی نے اس عاجز کو کافر ٹھہرا دیا، اور کسی نے اس عاجز کا نام ملحد رکھا، جیسا کہ مولوی عبدالرحمٰن صاحب خلف مولوی محمد لکھو والہ نے اس عاجز کا نام ملحد رکھا۔

اہل انصاف غور کریں کہ مرزا قادیانی کا دعوی بھی اپنی زبان سے یہ ہے کہ مجھے خدا تعالی نے حضرت آدم اور حضرت نوح اور حضرت یوسف اور حضرت داؤد اور حضرت موسی اور حضرت ابراہیم اور حضرت محمد ﷺ کا مثیل بنا دیا۔ یہ ایک ایسا دعوی ہے کہ جس کا مدعی خود ہی گواہ ہو۔ اور مولوی عبدالرحمٰن صاحب مرحوم کا مرزا قادیانی کو کافر کہنا بھی اسی بنا پر ہے کہ مجھ کو خداوند تعالی نے فرمایا ہے کہ یہ شخص یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کافر ہے بلکہ اکثر علمائے ہندوستان اور پنجاب نے مرزا قادیانی کے کفر کا فتوی دے دیا ہے جو چھپا ہوا میرے پاس موجود ہے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۶۹۵ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اس حکیم مطلق نے اس عاجز کا نام آدم اور خلیفۃ اللہ رکھ کر اور انی جاعل فی الارض خلیفة کی کھلے کھلے طور پر براہین احمدیہ میں بشارت دے کر لوگوں کو توجہ دلائی کہ تا کہ اس خلیفۃ اللہ آدم کی اطاعت کریں اور اطاعت کرنے والی جماعت سے باہر نہ رہیں اور ابلیس کی طرح دھوکہ نہ کھاویں اور من شذ شذ فی النار کی تحدید سے بچیں۔

اس جگہ مرزا قادیانی خلیفۃ اللہ آدم ہونے کے دعویدار بنے اور اپنی اطاعت کرانے کیلئے بھی مدعی اور نیز یہ بھی لکھا کہ جو اطاعت نہ کرے گا شیطان کی طرح دوزخی ہوگا یعنی دوزخ کی دھمکی دیتے ہیں اپنی اطاعت کرانے کے لئے۔ اللہ بچاوے ایسی کج روی سے۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۳ میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میری تقویت کے لئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔

اہل انصاف غور کریں کہ یہ کیسا بے جا فخر ہے اور یہ بھی ایک ایسا دعوی ہے جیسے کوئی آپ ہی مدعی اور آپ ہی گواہ ہو۔

اور ازالہ اوہام صفحہ ۱۱۸ میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

جو بات اس عاجز کی دعا کے ذریعہ سے رد کی جاوے وہ کسی اور ذریعہ سے قبول نہیں ہوسکتی اور جو دروازہ اس عاجز کے ذریعہ کھولا جاوے وہ کسی اور ذریعہ سے بند نہیں ہوسکتا۔

یہ بھی دعوی محض فخر اور جھوٹ نہیں ہے تو اور کیا ہے؟

اور ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۸ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

اور ازالہ اوہام صفحہ ۶۴۸ میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

اس مسیح کو اسرائیلی مسیح پر ایک جزی فضیلت حاصل ہے کیونکہ اس کی دعوت عام ہے اور اس کی خاص تھی اور اس کو طفیلی طور پر تمام مخالف فرقوں کے اوہام دور کرنے کیلئے وہ حکمت اور معرفت سکھلائی گئی ہے جو مسیح بن مریم کو نہیں سکھلائی گئی۔

اس عبارت سے بقول مرزا یہ صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ مرزا قادیانی اپنے آپ کو مسیح سے افضل جانتے ہیں۔

دیکھو خدا نے حق ظاہر کر دیا مدعی بھول گیا اور ہار گیا، تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۲ (قادیانی خزائن ۱۲ص ۲۷۴) میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

میں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت سے کھڑا ہوں

اور دیکھو تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۳ میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو باتیں وہ میں یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اوروہ پیغام جو اس نے مجھ کو دیا ان میں تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع مسیح کی طرف سے ایلچی ہوکر باادب التماس کروں۔

سچ ہے کہ طمع عقل مندوں کو بھی بھلا دیتا ہے۔

دیکھو تحفہ قیصریہ صفحہ ۲۲، ۲۳ کی عبارت کو، نیز دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۸، ۶۴۸ کی عبارت کو جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ مسیح سے افضل ہوں ۔بلکہ یہاں تک فخر کیا،

عیسی کجا است تا بنہد پا بمنبرم

اور وہی مرزا قادیانی تحفہ قیصریہ میں انعام کی امید پر جناب ملکہ معظّمہ صاحبہ کو خوش کرنے کے واسطے تحریری اقبال کرتے ہیں کہ:

اے ملکہ معظّمہ میں یسوع مسیح کی طرف سے سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں اور یسوع مسیح کی طرف سے ایلچی ہوکر باادب التماس کرتا ہوں۔

اے بھائیو! طمع بری بلا ہے جس نے مرزا قادیانی کو یسوع مسیح کا ایلچی بنا دیا (یہاں مرزا قادیانی اس یسوع کے ایلچی ہونے پر فخر کرتا ہے جس کو وہ خود ہی چور وغیرہ لکھ چکا ہے۔ افسوس ایسی سمجھ پر) مگر جائے افسوس تو یہ امر ہے کہ مرزا قادیانی ایلچی بھی بنے تاہم انعام سے محروم رہے۔ مرزا قادیانی کی ایک زبان اور دو بیان۔ دیکھو دافع البلاء ص ۱۳ (قادیانی خزائن ج ۱۸ص ۲۳۳) میں تحریر کرتے ہیں:

اے عیسائی مشنریو! اب ربنا المسیح مت کہو اور دیکھو تم میں ایک ہے جو اس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

کجا ایلچی بننا اور کجا افضلیت کا دعوی۔ واہ مرزا قادیانی، عجیب قسم کا فخر ہے۔ ہزار افسوس ایسے شخص کی حالت پر جس کی ایک زبان اور ہزار مختلف بیان ہوں اللہ تعالی تمام اہل اسلام کو فتنہ زمانہ سے بچاوے آمین

اور ازالہ اوہام صفحہ ۷۰۱ میں تحریر کرتے ہیں:

کہ جو کچھ اس عاجز کو رؤیا صالحہ اور مکاشفہ اور استجابت دعا اور الہام صحیحہ صادقہ سے حصہ وافر نبیوں کے قریب قریب دیا گیا ہے وہ دوسروں کو تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال کے مسلمانوں میں سے ہرگز نہیں دیا گیا۔

یہ دعوی بھی فخر اور جھوٹ ہے اور میں اہل انصاف کی خدمت میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریر ذیل سے ایسے بے جا فخر اور جھوٹ صریح کو ثابت کر کے دکھا دیتا ہوں غور سے پڑھیں اور سوچ کریں۔

دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۳۲ میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو ان پڑھ دکھائی دے مگر لاکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا سو تم ان جوشوں سے گھبرا کر نا امید مت ہو کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آپہنچے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ۱۳۰۸ھ میں یہ لکھا تھا کہ عنقریب تمام ہندو مسلمان ہو جاویں گے اور ایک ہندو بھی دکھائی نہیں دے گا کیونکہ اسلام کے قبول کرنے کے لئے اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آپہنچے ہیں۔

مگر مجھے بڑا تعجب آتا ہے کہ اس بات کو قریباً گیارہ سال کا عرصہ گزر چکا ہے اور بقول مرزا قادیانی بے چارے ہندو اسلام کی ڈیوڑھی پر اسلام قبول کرنے کے لئے کھڑے ہیں، لیکن مرزا قادیانی ان میں سے فیصدی پانچ کو بھی مسلمان نہیں کرتے۔ چاہیے کہ ضرور کریں تا کہ پیش گوئی بھی پوری ہو اور ترقی اسلام کا باعث بھی ہو۔

مگر جائے افسوس تو یہ بات ہے کہ جو سنی جاتی ہے کہ مرزا قادیانی کی اس پیش گوئی کے بعد لاہور وغیرہ جگہ کے ہندوؤں نے بھی بہت سے مسلمانوں کو ہندو بنا کر اپنے مذہب میں شامل کر لیا ہے اور کرتے رہتے ہیں۔

واہ واہ مرزا قادیانی کی پیش گوئی؟....

اہل انصاف کی تسلی کے لئے ایک اور پیش گوئی بھی نقل کرتا ہوں ناظرین ضرور دلی توجہ سے غور فرمائیں

ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۶ میں مرزا غلام احمد قادیانی تحریر کرتے ہیں:

عرصہ قریباً تین برس کا ہوا ہے کہ بعض تحریکات کی وجہ سے جن کا مفصل ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں درج ہے خدا تعالی نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آویں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔

اس الہام سے بقول مرزا قادیانی ظاہر ہے کہ خداوند تعالی نے فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ کی دختر کلاں کا نکاح مرزا قادیانی سے ضرور ہوگا لوگوں کی عداوت اور کوشش کسی کام نہ آئے گی۔

اس کے بعد دوسرا الہام ہوا جیسا ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۸ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

جب یہ پیش گوئی معلوم ہوئی اور ابھی پوری نہیں ہوئی (جیسا کہ اب تک بھی جو ۱۶ اپریل ۱۸۹۱ء ہے پوری نہیں ہوئی) تو اس عاجز کو ایک سخت بیماری آئی یہاں تک کہ قریب موت کے نوبت پہنچ گئی بلکہ موت کو سامنے دیکھ کر وصیت بھی کر دی گئی اس وقت گویا یہ پیش گوئی آنکھوں کے سامنے آ گئی اور یہ معلوم ہو رہا تھا کہ اب آخری دم ہے اور کل جنازہ نکلنے والا ہے تب میں نے اس پیش گوئی کی نسبت خیال کیا کہ شائد اس کے معنی ہوں گے جو میں سمجھ نہیں سکا تب اسی حالت قریب الموت میں مجھے الہام ہوا

الحق من ربك فلا تكونن من الممتر ين

یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے اور تو کیوں شک کرتا ہے۔

اس تحریر سے ثابت ہے کہ پہلے الہام کے بعد دو یا تین سال مرزا قادیانی سخت بیمار ہوئے یہاں تک کہ مرنے کا گمان بھی مرزا قادیانی کو ہو گیا اور قریب موت کی حالت میں مرزا قادیانی کو مرزا احمد بیگ کی لڑکی کی شادی کا خیال دل میں آیا کہ ہائے مجھے کیوں نہیں ملی اب تو میں مرنے والا ہوں کل جنازہ اٹھے گا شائد میں نے پہلے الہام کے معنی نہ سمجھے ہوں تو اسی حالت میں دوسرا الہام یہ ہوا الحق من ر بك فلا تكونن من الممترين یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔

سبحان اللہ! عشق بری بلا ہے۔ مرزا قادیانی کو ایسی محبت مرزا احمد بیگ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکی کے ساتھ شادی کرنے کی تھی جسکو قریب موت بھی نہیں بھولے۔

اب آگے تیسرا الہام بھی حسب ذیل نقل کرتا ہوں۔ دیکھو فیصلہ آسمانی آخری (قادیانی خزائن ج ۴ ص ۳۵۰) میں مرزا قادیانی تحریر کرتے ہیں:

اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا یہ بات سچ ہے کہ اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتے ہم نے اس سے تیرا عقد نکاح باندھ دیا ہے میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا اور نشان دیکھ کر منہ پھیر لیں گے اور کہیں کہ یہ کوئی پکا فریب یا پکا جادو ہے۔

مرزا قادیانی کے اس تیسری دفعہ کے الہام سے یہ امر بخوبی بقول مرزا غلام احمد قادیانی ظاہر ہے کہ خدا نے مرزا قادیانی سے کہا کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح میں نے تیرے ساتھ باندھ دیا ہے اور نیز یہ بھی خدا نے کہا کہ تو لوگوں کو کہہ، مجھے اپنے رب کی قسم ہے کہ یہ بات سچ ہے کوئی اس بات کو وقوع میں آنے سے روک نہیں سکتا اور نہ کوئی خدا کی باتوں کو بدلا سکتا ہے یعنی وہ تیرے پاس ضرور آئے گی۔

مگر افسوس صد افسوس اور حیف ہزار حیف مرزا قادیانی کے تین دفعہ کے ایسے بناوٹی الہاموں پر کہ ناحق تین دفعہ خدا صادق الوعد پر جھوٹ بولا اسواسطے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کی شادی ایک اور شخص سے ہوگئی اور مرزا قادیانی کی وہ دلی مراد جس کو وہ قریب موت بھی نہیں بھولے تھے نہ موت کے قابو آئے اور نہ مراد پوری ہوئی۔ ہاتھ دھوتے ہی مایوس رہ گئے اب یہ امر فیصلہ طلب ہے کہ مرزا غلام احمد کے یہ تینوں الہام اس خدا کی طرف سے جو عالم الغیب اور صادق الوعد ہے یا بناوٹی تھے۔ اگر ہم اس بات کو مان بھی لیں کہ یہ الہام سچے خدا کی طرف سے تھے تو معاذ اللہ ہم کو پھر یہ کہنا پڑے گا کہ اس خدا نے جس نے مرزا قادیانی کو دو دفعہ یہ کہا کہ، تیری شادی ضرور مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے ہوگی، میری باتوں کو کوئی بدلا نہیں سکتا۔ بلکہ مرزا مرزا قادیانی کو یہ بھی کہا تو شک مت کر جیسے الحق من ربك فلا تكونن من الممترين یعنی یہ بات تیرے رب کی طرف سے سچ ہے تو کیوں شک کرتا ہے۔ اور تیسرے الہام میں فرمایا کہ میں نے تیرا عقد نکاح اس سے باندھ دیا ہے ضرور تیرے پاس آئے گی یہاں تک کہ تو کہہ دے مجھے اپنے رب کی قسم ہے یہ سچ ہے اور تم اس بات کو وقوع میں آنے سے روک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں سکتے کیوں اپنے وعدے کو پورا نہ کیا۔

لیکن ہم اس صادق الوعد خدا کی نسبت ایسا خیال کر کے سفید کا فر کیوں بنیں بیشک یہ تینوں دفعہ کے مرزا قادیانی کے الہام بناوٹی ہی تھے یا شیطان کی طرف سے تھے اگر صادق خدا کی طرف سے ہوتے تو ضرور ہی پورے ہوتے اب آگے اور بھی ایک الہام نقل کرتا ہوں دیکھو مرزا قادیانی کی عالی ہمت بھی قابل ذکر ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی پر اور شخص سے شادی ہو جانے کے بعد مرزا قادیانی نے یہ اشتہار جاری کر دیا کہ اس کا خاوند ۲۱ نومبر ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا یہ چوتھی دفعہ کا الہام ہے مگر یہ بھی بناوٹی تھا غلط ہی نکلا کیونکہ مرزا احمد بیگ کا داماد ۲۱ نومبر ۱۸۹۴ء تک بھی نہ مرا خدا نے مرزا کو سچا نہ کیا اور سنا جاتا ہے کہ آج مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۰۱ء (اسکے ہاں چھ سات بچے موجود ہیں اور ہر سال نیا بچہ جنتی ہے اور کبھی کبھی قادیان میں بھی وہ دونوں میاں بیوی مرزا قادیانی کو شرمسار کرنے کیلئے جاتے رہتے ہیں) اس لڑکی کا خاوند خداتعالی کے فضل وکرم سے زندہ موجود ہے اور وہ عورت اس کے گھر میں آباد اور صاحب اولاد ہے اگر اب بھی مرزائیوں کی تسلی نہیں ہوئی تو اور نقل کرتا ہوں۔ دیکھو اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ کے ص ۴ حاشیہ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

> احمد بیگ کی داماد کی وفات کے بارے میں سنت اللہ کے موافق تاخیر ڈالی گئی (نوٹ میں تحریر کرتے ہیں) احمد بیگ کے داماد کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی خط پر خط بھیجے گئے ان سے کچھ نہ ڈرا پیغام بھیج کر سمجھا یا کسی نے ذرا التفات نہ کی اور احمد بیگ سے ترک تعلق نہ چاہا بلکہ وہ گستاخی اور استہزاء میں شریک ہوئے۔ سو یہی قصور تھا کی پیشگوئی کو سن کر پھر ناطہ پر راضی ہوئے۔،

اس عبارت سے دو امر بخوبی ظاہر ہیں:

اول: مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا داماد توبہ کرنے کے باعث میعاد مقررہ کے اندر مرنے سے بچ گیا۔

دوم: مرزا قادیانی بذریعہ تحریر خود اقبالی ہیں کہ خط پر خط اور پیغام بھیج کر منع کیا گیا کہ اس کے والدین کسی اور شخص سے شادی نہ کریں ورنہ نقصان اٹھاویں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کے دل کی تشفی کے لئے مرزا قادیانی کے تین خط حرف بہ بحرف ذیل میں نقل کرتا ہوں جو مولوی غلام احمد قادیانی ساکن ضلع امرتسر اپنے رسالہ نکاح آسمانی کے رازہائے نہانی کے صفحہ ۱۰ تا ۱۴ میں لکھتے ہیں۔غور سے ملاحظہ فرمائیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ

...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔خداوند تعالی آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحبِ عمر عطا فرماوے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے،کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں

آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر و مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالی کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔سو مجھے خدا تعالی قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہوگا۔اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپکی خدمت میں ملتمس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالی ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔

اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے ،تو ہمارا پلہ بھاری ہو۔ لیکن یقیناً خدا تعالی ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہم دردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالی کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالی کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالی سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کرسکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ خدا تعالی آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالی عطا فرماوے اگر میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔

والسلام۔ خاکسار غلام احمد۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

دوسرا خط بھی حرف بحرف ذیل میں نقل کرتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

مشفقی مرزا علی شیر بیگ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ ۔اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں ۔لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج پہنچے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے ۔

آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں ۔آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں ۔عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے ۔اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے ۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں اب مجھ کو بچا لینا اللہ تعالیٰ کا کام ہے، اگر میں اس کا ہونگا، تو مجھے ضرور بچائے گا ۔

اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا کیا میں چوہڑا، یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی ۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے، اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے ۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور ان کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہے سیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پورا نہ (پرانا) رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالیٰ سے خوف کرو، کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بیشک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کرینگے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہونچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جواب میرے قبضہ میں ہے ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتہ ناطے توڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونگا۔اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا، ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔

یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔واللہ اعلم۔

راقم خاکسار غلام احمد از لودہیانہ اقبال گنج۔ ۴مئی ۱۸۹۱ء

تیسرا خط بھی حرف حرف ذیل میں نقل کرتا ہوں

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی

...والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتہ ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو اس کو سمجھا دو۔اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد، عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے۔اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو میں امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائیگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ، محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دونگا۔اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالی کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور خدا تعالی میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔

راقم: مرزا غلام احمد از لودیانہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

اب ناظرین خدا سے ڈر کر انصاف کریں کہ ایسا شخص نفس پرست اور شہوت کا مرید کیا مامور من اللہ یا مسیح موعود یا امام الزمان یا حضرت عیسی یا امام حسین سے افضل ہوسکتا ہے؟ کہ جس کو بیگانی لڑکی کی خوبصورتی دیکھنے سے شہوت نے ایسا مغلوب اور پریشان کیا کہ ناحق کئی دفعہ جھوٹے الہاموں سے لڑکی کے والدین وغیرہ کو اللہ کی جھوٹی قسمیں کھا کھا کر ڈرایا اور یہاں تک نوبت پہنچا دی کہ اپنے لڑکے فضل احمد کو ڈرایا اور دھمکایا کہ اگر مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی کا نکاح میرے سوا کسی اور شخص کے ساتھ کرے گا تو تم اسی وقت اپنی عورت کو طلاق دے دینا اور اگر تو طلاق نہ دے گا تو تجھ کو عاق اور لاوارث کردوں گا۔

اہل انصاف کی خدمت میں دوبارہ عرض کرتا ہوں کہ اگر مرزا قادیانی کو خداوند تعالی نے کہہ دیا تھا کہ میں نے تیرا عقد نکاح مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے آسمان پر باندھ دیا ہے تو پھر ایسے خط پر خط بھیج کر اس کے والدین وغیرہ کو ڈرانا اور منع کرنا کہ اس کی شادی کسی اور سے نہ کرو ورنہ نقصان اٹھاؤ گے کیا ضرورت تھی؟ شاید مرزا قادیانی کو اپنے عاجی خدا کے الہاموں پر بھی پورا پورا بھروسہ اور یقین نہیں تھا یا الہام ہی یقیناً بناوٹی تھا اس واسطے کہ جس عورت کا عقد نکاح خداوند احکم الحاکمین نے مرزا غلام احمد سے باندھ دیا تھا تو کسی اور شخص کی کیا مجال تھی کہ اس کو شادی کر کے گھر میں لے جاتا اور پھر تعجب تر تو یہ بات ہے کہ شادی کرنے والے کو وہی خدا جس نے مرزا کا عقد نکاح باندھا تھا اڑھائی سال کے اندر مر جانے کا حکم صادر فرما دیا اور بقول مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی وہی خدا شادی کرنے والے کوتوبہ کرنے کے باعث میعاد مقررہ کے اندر نہ مارے بعید از قیاس ہے

اسی واسطے مرزا احمد بیگ کے داماد کا تو یہی قصور تھا کہ اس نے مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے شادی کر لی تھی اور باوجود منع کرنے کے باز نہ آیا تھا اسے جرم کے بدلہ میں اس کو موت کی سزا کا حکم سنایا گیا تھا (مرزا قادیانی اگر لیکھ رام کی طرح کوئی الہامی فرشتہ احمد بیگ کے داماد کے قتل کرنے کے واسطے بھیج دیتا تو مرزا کی یہ رسوائی نہ ہوتی) مگر تاہم ابھی اس نے اپنی لڑکی کو طلاق دی اور نہ گھر سے نکالا۔

اہل انصاف خیال فرمائیں کہ پھر مرزا احمد بیگ کے داماد نے کس بات سے توبہ کی جس کے باعث اس کی موت میں تاخیر ڈالی گئی یہ تو ایسا ماجرا ہے جسکی کہاوت مشہور ہے کہ نہ مانیں گے اور نہ جھوٹے ہوں گے،، بے شک جو شخص ایماناً اور انصافاً بلاتعصب وطرف داری کے مرزا قادیانی کے ان الہامات اور خطوط کو دلی توجہ سے پڑھے یا سن کر غور کرے گا اس پر آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گا کہ مرزا قادیانی اپنی نفسانی خواہشات اور شہوت پرستی کو پورا کرنے کیلئے کوئی حیلہ ومکر باقی نہیں چھوڑا یہاں تک کہ کئی دفعہ خداوند صادق الوعد پر بھی جھوٹ بولا جسکے بدلے میں اللہ تعالی نے اس کو تمام دنیا میں ذلیل اور خوار اور شرمسار کیا کہ زبان سے بیان کرنے کی حاجت نہیں کیونکہ طالبان حق کے دل کی تسلی کے واسطے اس قدر بیان کر دینا کافی ہے اور ضد اور تعصب کا مرض تو لا علاج ہے اور نیز ہدایت سب کی اللہ تعالی کے اختیار میں ہے اور وہی سب کا ہادی ہے۔

التماس بدرگاہ خداوند تعالی

اے میرے مالک ومولی میں تیری ہی جناب میں بصدق دل التجا کرتا ہوں کہ اپنی خاص اور عام رحمت سے تمام اہل اسلام کو اور اس عاجز کو دجال اور شیطان کے دھوکہ سے بچا اور نیز یہ بھی التماس ہے کہ جیسے تو نے محض اپنی خاص مہربانی سے مجھ کو اس کتاب کی تالیف کی توفیق عطا فرمائی ورنہ میری لیاقت کیا؟؟ ویاہی اس کو اپنی عام مہربانی سے لوگوں میں عام مقبول کر اور جو شخص اس کو پڑھے یا سنے اس کو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے حق بات کے قبول کرنے کی توفیق عطا فرما اور اس کو اس راستہ کی طرف جو تیری مرضی کے مطابق ہو آمین

الحمد لله رب العالمين اللهم انی اعوذ بك من عذاب القبر و اعوذ بك من فتنة المسيح الدجال و اعوذ بك من فتنة المحيا و فتنة الممات آمين ثم آمين

حکیم نور الدین بھیروی قادیانی

میں نے اپنے سلسلہ کتب کے حصہ اول میں بانی قادیانیت مرزا غلام احمد کے سوانح مختصراً نقل کئے تھے۔ پھر سارے سلسلہ کتب میں جا بجا ان کی زندگی کے واقعات ونظریات اور عقائد پر گذارشات پیش ہوتی رہی ہیں۔ ۱۹۰۸ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے بعد ان کے اول المریدین حکیم نور الدین بھیروی ان کے جانشین منتخب ہو گئے تھے اس لئے اب مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصراً ان کے سوانح بھی نقل کر دیئے جائیں۔

حکیم صاحب اور مرزا قادیانی

حکیم نور الدین، مرزا قادیانی کے دست راست تھے، بلکہ ایک خیال کے مطابق مرزا کے دعاوی کی پشت پر یہی بزرگ تھے۔ آپ بڑے عالم فاضل، اور فنا فی المرزائیت تھے۔ مرزا صاحب قادیانی بھی ان کی خدمات کے قدردان تھے۔ آپ کے علمی مقام مرتبے سے بخوبی آگاہ تھے اور بعض اوقات اپنے مسودے بھی اصلاح کیلئے انکے پاس بھیجا کرتے تھے۔ آپ طبابت کا پیشہ اختیار کرنے کے بعد مالی طور پر بھی بہت مستحکم ہو گئے تھے اور قادیانیت کے لئے ان کی مالی خدمات بھی بے پناہ تھیں جن کے مرزا صاحب بھی ہمیشہ معترف رہے۔ فتح اسلام میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی بعض دینی خدمتوں کو جو اپنے مال حلال کے خرچ سے اعلائے کلمہ اسلام کے لئے وہ کر رہے ہیں ہمیشہ حسرت کی نظرہ سے دیکھتا ہوں کہ کاش وہ خدمتیں مجھ سے بھی ادا ہوسکتیں۔ (مرقاۃ الیقین۔ ص ۳۰)

مرزا صاحب قادیانی، اپنے رسالے فتح اسلام میں حکیم صاحب کا ایک خط نقل کرتے ہیں جس میں حکیم صاحب نے لکھا ہے:

اگر خریدار براہین کے توقف طبع سے مضطرب ہوں تو مجھے اجازت فرمائیے کہ یہ ادنی خدمت بجا لاؤں کہ ان کی تمام قیمت ادا کردہ اپنے پاس سے واپس کردوں۔ حضرت پیرومرشد! نابکار شرمسار عرض کرتا ہے اگر منظور ہو تو میری سعادت ہے، میرا منشاء یہ ہے کہ براہین کے طبع کا تمام خرچ مجھ پر ڈال دیا جائے پھر جو کچھ قیمت میں وصول ہو وہ روپیہ آپ کی ضروریات میں خرچ ہو۔ مجھے آپ سے نسبت فاروقی ہے اور سب کچھ اس راہ میں فدا کرنے کے لئے تیار ہوں۔ دعا فرماویں کہ میری موت صدیقوں کی موت ہو۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۳۱) (لیکن مرزا صاحب کے تو پاس براہین کی چوتھی جلد کے بعد مزید مسودہ ہی نہیں تھا۔ وہ باقی ۴۶ جلدوں کا مسودہ کہاں سے لاتے)

اپنے ازالہ اوہام میں مرزا قادیانی، حکیم صاحب کے متعلق لکھتے ہیں:

حبی فی اللہ مولوی حکیم نوردین صاحب بھیروی ....ان کے مال سے جس قدر مجھے مدد پہنچی ہے میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو اس کے مقابل پر بیان کرسکوں....انہوں نے بارہ سو روپیہ نقد متفرق حاجتوں کے وقت اس سلسلہ کی تائید میں دیا اور اب بیس روپیہ ماہواری دینا اپنے نفس پر واجب کر دیا اور اس کے سوا اور بھی ان کی مالی خدمات ہیں...انہوں نے ایسے وقت میں بلا تردد مجھے قبول کیا کہ جب ہر طرف سے تکفیر کی صدائیں بلند ہونے کو تھیں اور بہتیروں نے باوجود بیعت کے عہد بیعت کو فسخ کر دیا تھا اور بہتیرے سست اور متذبذب ہو گئے تھے۔...مولوی صاحب موصوف کے اعتقاد اور اعلی درجہ کی قوت ایمانی کا ایک یہ بھی نمونہ ہے کہ ریاست جموں کے ایک جلسہ میں مولوی صاحب کا ایک ڈاکٹر صاحب سے جن کا نام جگن ناتھ ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاجز کی نسبت کچھ تذکرہ ہوا۔مولوی صاحب نے بڑی قوت اور استقامت سے یہ دعویٰ پیش کیا کہ خدا تعالیٰ نے ان کے یعنی اس عاجز کے ہاتھ پر کوئی آسمانی نشان دکھلانے پر قادر ہے۔ پھر ڈاکٹر صاحب کے انکار پر مولوی صاحب نے ریاست کے بڑے بڑے ارکان مجلس میں یہ شرط قبول کی کہ اگر وہ یعنی یہ عاجز کسی مدت مسلمہ فریقین پر کوئی آسمانی نشان دکھلا نہ سکے تو مولوی صاحب ڈاکٹر صاحب کو پانچ ہزار روپیہ بطور جرمانہ دیں گے اور ڈاکٹر صاحب کی طرف سے یہ شرط ہوگی کہ اگر انہوں نے کوئی نشان دیکھ لیا تو بلا توقف مسلمان ہو جائیں اور ان تحریری اقراروں پر مندرجہ ذیل گواہیاں ثبت ہوئیں خان بہادر جنرل ممبر کونسل ریاست جموں غلام محی الدین خان۔ سراج الدین احمد سپرنٹنڈنٹ وافسر ڈاک خانہ جات ریاست جموں سرکار سنگھ سکرٹری راجہ امر سنگھ صاحب بہادر پریذیڈنٹ کونسل

مگر افسوس کہ ڈاکٹر صاحب ناقابل اعجازی صورتوں کو پیش کر کے ایک حکمت عملی سے گریز کر گئے چنانچہ انہوں نے ایک آسمانی نشان یہ مانگا کہ کوئی مرا ہوا پرندہ زندہ کر دیا جائے حالانکہ وہ خوب جانتے ہوں کہ ہمارے اصولوں سے یہ مخالف ہے ہمارا یہی اصول ہے کہ مردوں کو زندہ کرنا خدا تعالیٰ کی عادت نہیں اور وہ آپ فرماتا ہے

حرام علی قریة اھلکنا ھا انّھم لا یر جعو ن

یعنی ہم نے یہ واجب کر دیا ہے کہ جو مر گئے پھر وہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کو یہ کہا تھا کہ آسمانی نشان کی اپنی طرف سے کوئی تعیین ضروری نہیں بلکہ جو امر انسانی طاقتوں سے بالاتر ثابت ہو خواہ کوئی امر ہو اسی کو آسمانی نشان سمجھ لینا چاہیے۔

(مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین ۳۴۔۳۵)

اور نشان آسمانی میں مرزا قادیانی، حکیم صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں:

مولوی (نورالدین) صاحب موصوف اب تک تین ہزار روپیہ کے قریب للہ اس عاجز کو دے چکے ہیں اور جس قدر ان کے مال سے مجھ کو مدد پہنچی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی نظیر اب تک کوئی میرے پاس نہیں ہے (مرقاۃ الیقین ۔ص ۴۴)

حکیم صاحب کا نسب

حکیم نورالدین کے سوانحی حالات اکبرشاہ نجیب آبادی نے مرقاۃ الیقین کے نام سے مرتب کئے ہیں، اور کم و بیش انہی کی بنیاد پر سر ظفر اللہ خان نے حکیم صاحب کی سوانح انگریزی میں بھی لکھی ہے۔ ذیل میں مختصراً حکیم صاحب کے سوانحی حالات نقل کئے جاتے ہیں اور چونکہ قادیانی ہونے سے پہلے آپ مسلمانوں کے بڑے عالم فاضل تھے اور بڑے مسلم گھرانے سے تعلق تھا اور بڑے اساتذہ سے شرف تلمذ حاصل تھا، اور قادیانی ہو جانے کے بعد بھی کئی مسلمان علماء کا آپ سے تعلق رہا، اس لئے ان کے حالات میں قادیانیت کے علاوہ بھی کافی کچھ پڑھنے کو مل جاتا ہے۔

مرقاۃ الیقین کے صفحہ ۲۹ پر حکیم نورالدین صاحب کا نسب نامہ دیا گیا ہے اور واضح طور پر لکھا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح مولانا نورالدین، خلیفہ ثانی فاروق اعظم عمرؓ کی اولاد میں سے ہیں۔

خود حکیم نورالدین اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں:

یہ خاکسار قریشی فاروقی ہے۔ میرا سلسلہ نسب حضرت عمرؓ سے پھر، حضرت شعیب سے ملتا ہے جو کابل سے پشاور اور وہاں سے لاہور پھر قصور پھر کھتے وال علاقہ بہاولپور میں مقیم ہوئے۔ قاضی عبدالرحمٰن شاطر مدراسی، بابا نارنجی مقیم یاغستان اسی سلسلہ کے ممتاز ہیں۔ حضرت فرید شکر کے والد اور میرے جد امجد دونوں حقیقی بھائی تھے۔ یہ قصہ طویل ہے بھیرہ ضلع شاہ پور میرا وطن تھا وہاں صدیقی قریشیوں کا ایک بڑا محلّہ ہے (اخبار الحکم قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۱۲ء ص ۴)

حکیم نورالدین کے والد کا نام حافظ غلام رسول اور والدہ کا نور بخت تھا۔ حکیم صاحب ۱۲۵۸ھ ۔ ۱۸۴۱ء میں بھیرہ (پنجاب) میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۸۵ء میں مرزا غلام احمد سے ملاقات ہوئی۔ ۱۸۸۹ء میں لدھیانہ میں پیر صوفی احمد جان کے گھر میں سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پہلے مرزا قادیانی کی بیعت کی۔ آپ کی پہلی شادی ۱۸۷۱ء میں بمقام بھیرہ مفتی شیخ مکرم قریشی عثمانی کی بیٹی سے ہوئی (یہ اہلیہ ۱۹۰۵ء میں فوت ہوئی) دوسری شادی مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریک پر ۱۸۸۹ء میں صوفی احمد جان لدھیانوی کی بیٹی صغری بیگم سے ہوئی جس کی وفات ربوہ میں ۱۹۵۵ء میں ہوئی۔ حکیم صاحب ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو قادیان میں فوت ہوئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے پہلو میں قادیانیوں کے بہشتی مقبرہ واقع قادیان میں دفن ہوئے۔

حکیم صاحب کا ابتدائی تعلیمی دور

حکیم نورالدین بتاتے ہیں کہ وہ ۱۲۷۰ھ کے قریب پڑھنے کے لئے لاہور آئے اور منشی قاسم کشمیری اور مرزا امام ویردی سے پڑھا۔ یہ دونوں استاد شیعہ تھے۔ ۱۲۷۲ھ میں واپس بھیرہ چلے گئے اور وہاں پڑھ رہے تھے کہ

ایک شخص غدر میں کلکتہ کے تاجر کتب جو مجاہدین کے پاس اس زمانہ میں روپئہ لے جایا کرتے تھے ہمارے مکان (بھیرہ) میں اترے۔ انہوں نے ترجمہ قرآن کی طرف، یا یہ کہنا چاہیے کہ اس گراں بہا جواہرات کی کان کی طرف، مجھے متوجہ کیا جس کے باعث میں اس بڑھاپے میں نہایت شادمانہ زندگی بسر کرتا ہوں۔..

یہ تو کلکتہ کے تاجر سے فائدہ ہوا۔ پھر ایک بمبئی سے تاجر (بھیرہ) آیا جس نے تقویۃ الایمان اور مشارق الانوار کی سفارش کی کہ میں ان دونوں کتابوں کو پڑھوں۔ اردو زبان مجھے پسند تھی اور میری دل لگی کا موجب۔ اس لئے میں نے ان دونوں کو خوب پڑھا اور تھوڑے دنوں کے بعد لاہور آ گیا۔ عربی تو پڑھتا ہی تھا حکیم الہ دین لاہوری مقیم گمٹی بازار میرے استاد مقرر ہوئے.. پھر مجھے راولپنڈی جانا پڑا اور نارمل سکول کی تعلیم میرے ذمہ لگائی گئی یہ غالباً ۱۸۵۸ء کا ذکر ہے میری عمر اس وقت اٹھارہ برس کے قریب ہو چکی تھی۔

(مرقاۃ الیقین۔ص ۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب لکھنؤ اور رام پور میں

پھر نورالدین صاحب کسب علم کے لئے لکھنؤ پھر رام پور چلے گئے اور مشکوۃ، حسن شاہ صاحب سے پڑھی۔ شرح وقایہ مولوی عزیز اللہ صاحب افغان سے اور اصول شاشی اور میبذی مولوی ارشاد حسین صاحب، متنبّی مفتی سعد اللہ صاحب، صدری وغیرہ مولوی عبدالعلی صاحب، ملاحسن، حافظ سعد اللہ رڑیاں ملک پنجاب سے..

(حکیم صاحب بتاتے ہیں کہ) مولوی ارشاد حسین صاحب (رام پوری) میرے ہم قوم بزرگ تھے اور میں سلسلہ نقشبندیہ میں مرید بھی تھا مگر پھر بھی مولوی محمد اسماعیل شہید کی شان میں وہاں اکثر جھگڑا ہو جاتا تھا۔ میں ہر چند کوشش کرتا کہ وہاں یہ جھگڑے نہ ہوں کیونکہ ہمارے پڑھنے میں حرج ہوتا تھا مگر وہاں میرا سکوت کارگر نہ ہوا۔ ایک دن مولوی (ارشاد حسین) صاحب نے مجھ سے کہا کہ تم جو مولوی محمد اسماعیل کی اس قدر تعریف کرتے ہو اور اتنی عقیدت رکھتے ہو، کیا تم نے ان کو دیکھا ہے؟

میں نے کہا نہیں۔

کہا ہم تو ان سے علم میں زیادہ ہیں۔

میں نے کہا ہاں۔ آپ ان سے علم میں زیادہ بھی سہی، لیکن یہی تو ان کا جذب ہے کہ میں ان کے مقابلہ میں آپ کو یا کسی کو نہیں سمجھتا۔

یہ سن کر مولوی (ارشاد حسین) صاحب بہت ہی خفا ہو گئے۔ میں صرف ان سے اصول شاشی کا سبق پڑھنے جایا کرتا تھا، میں تو اپنی کتاب کھول کر پڑھنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد مولوی صاحب ٹھنڈے ہو گئے۔

طلبا میں ایک عبدالقادر خان تھے وہ آسودہ حال بھی معلوم ہوتے تھے۔ جہاں میں نماز پڑھا تا اس محلّہ میں ایک شخص کلن خان رہتے تھے جو بے چارے سیدھے سادے کچھ ان پڑھ سے تھے۔ ایک روز عبدالقادر نے کلن کو علیحدہ لے جا کر سمجھایا کہ یہ طالب علم جو نماز پڑھاتا ہے اس قابل نہیں کہ اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت کی جائے کیونکہ اس کا مولوی ارشاد حسین سے کئی مسائل میں تنازع ہے۔کلن نے کہا کہ ہماری مسجد میں کوئی طالب علم جماعت نہیں کراتا۔عبد القادر نے میرا پتہ بتایا اور نام لیا۔کلن خان نے اپنی تلوار نکال کر عبدالقادر کو دکھائی اور کہا کہ وہ مسئلے تو یہاں تلوار کی دھار پر لکھے ہوئے ہیں۔آپ پڑھنا چاہیں تو ہم ابھی پڑھانے کو موجود ہیں۔عبدالقادر خان بیچارہ ایک شریف انسان تھا وہ بھاگ گیا اور پھر مکتب میں خود ہی مجھ سے یہ سب واقعہ بیان کر دیا۔میرا خیال تھا کہ کلن خان بھی مجھ سے ذکر کریں گے لیکن انہوں نے قطعاً مجھ سے ذکر نہیں کیا حالانکہ روزانہ ملاقات ہوتی تھی ۔ جب بہت دن گذر گئے تو میں نے کلن سے کہا کہ میرے متعلق عبدالقادر سے کچھ آپ کی باتیں ہوئیں تھیں؟ کلن نے ہنس کر کہاں کہ ہاں وہ آپ کے متعلق کچھ کہنے لگا تھا مگر رہ گیا۔اگر ذرا زیادہ زبان ہلاتا تو میں فوراً اس کا سر اڑا دیتا۔میں نے کہا کہ آپ کو ایسا نہیں چاہیے تھا اگر خدانخواستہ یہ بات نواب صاحب تک پہنچتی تو آپ کو مشکل پیش آتی ۔کہا کہ نہیں جناب ہمارا سارا محلّہ ذبح ہو جائے تب کوئی آپ کو ہاتھ لگا سکے گا۔نواب صاحب ہوں یا کوئی اور۔

(مرقاۃ الیقین ۔ص۔۴۹۔ ۵۰)

حکیم نورالدین صاحب کہتے ہیں:

میری طالب علمی کا زمانہ بڑا دکھ کا زمانہ گزرا ہے ....رام پور میں، میں نے طلباء کو دیکھا جن کی عمر تیس سال ساٹھ سال تک ہوگئی تھی ۔ایک ملتانی بوڑھا آدمی میری پنجابی سن کر مجھے ملنے آیا۔ان دنوں میں ایک بہت ہی خبیث کتاب ملاحسن پڑھا کرتا تھا۔اس سے میں نے دریافت کیا تم کیا پڑھا کرتے ہو؟ اس نے کہا قاضی مبارک ..میں نے کہا کہ میں قاضی مبارک خوب جانتا ہوں ۔اس نے کہا مجھے پڑھا دو۔اتفاق سے جس جگہ کو میں نے پڑھایا وہ مجھے خوب آتی تھی ۔اس کی عمر میرے خیال میں ستّر برس کی تھی ۔ میں نے اسے پنجابی میں وہ جگہ پڑھائی۔وہ حیران ہوگیا اور کہنے لگا کہ آپ تو خوب جانتے ہیں ۔ پھر اس نے کہا مجھے قاضی مبارک پڑھا دو۔میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اس شرط پر کہ پہلے ایک سبق مشکوۃ کا پڑھ لیا کرو۔اس نے ہاتھ کھڑا کر کے دیکھا اور کہا ابھی تو مضبوط ہوں پہلے فلسفہ پڑھ لوں، پھر مشکوۃ بھی پڑھ لوں گا۔ (خطبہ حکیم نورالدین ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء۔ درالفضل ۱۹ نومبر ۱۹۱۳ء ص ۱۵)۔

حکیم صاحب بتاتے ہیں کہ میں رام پور میں جن حکیم صاحب سے طب پڑھتا تھا وہ بڑے آدمی تھے۔ان کے یہاں بہت سے مہمان لکھنو وغیرہ سے پڑے رہتے تھے۔ وہیں مرزا رجب علی بیگ سرور مصنف فسانہ عجائب بھی جو بہت بوڑھے آدمی تھے، رہتے تھے۔ میں نے ایک دن ان سے کہا کہ مرزا صاحب مجھ کو اپنی کتاب فسانہ عجائب پڑھا دو۔ میں اس کتاب کو آپ سے پڑھ کر اس کی سند لینا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ میں نے ایک ہی دو صفحہ پڑھا تھا کہ یہ فقرہ آیا کہ:

ادھر مولوی ظہور و مولوی محمد مبین وغیرہ اور ادھر مولوی تقی و میر محمد مجتہد وغیرہ۔

میں نے اس فقرہ پر پہنچ کر ان سے کہا کہ

مرزا صاحب یہ بتاؤ تم سنی کیسے ہوئے؟ نہایت حیران اور متعجب ہو کر کہنے لگے کہ تم نے یہ کیسے معلوم کیا کہ میں سنی ہوں۔ میں نے کہا آپ کو اس سے کیا؟ آپ ہیں تو سنی، یہ بتا دیجئے کس طرح سنی ہوئے۔انہوں نے کہا تم اول بتاؤ میرا سنی ہونا کس طرح معلوم کیا؟ میں نے کہا ادھر کا لفظ اپنی طرف اشارہ ہوتا ہے آپ نے ادھر کے ساتھ سنی مولویوں کے نام لکھے ہیں اور جب لکھا ہے اودھر تو، اودھر کے ساتھ شیعوں کے نام لکھے ہیں۔ یہ دلیل اس بات کی ہے کہ تم سنی ہو۔سن کر ہنس پڑے اور کہا کہ لو میرے سنی ہونے کی داستان سنو۔

جب میں لکھنو سے دلی آنے لگا تو لکھنو کے بادشاہ نے مجھ سے کہا کہ تم دلی جاتے ہو وہاں شاہ عبدالعزیز سے ضرور مل کر آنا۔ میں دلی آیا اور شاہ عبد العزیز صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا لیکن یہ سوچ کر کہ یہ عربی کے بہت بڑے عالم ہیں اور میں عربی نہیں جانتا اردو میں عربی الفاظ بھی بکثرت استعمال ہوتے ہیں ان کے سامنے اگر عربی کا کوئی لفظ زبان سے غلط نکلا تو یہ بہت ہی حقیر سمجھیں گے کہ یہ شاعر کیسا ہے کہ الفاظ بھی صحیح نہیں بول سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خاموش ہی بیٹھا رہا اور خاموش ہی اٹھ کر چلا آیا...تین روز تک اسی طرح جاتا رہا اور خاموش ہی اٹھ کر واپس آتا رہا۔ ..

ایک دن شاہ صاحب نے خود ہی مجھ کو مخاطب فرمایا اور کہا کہ میاں تم کہاں سے آئے ہو؟ کیسے آئے؟

میں نے کہا میں لکھنو میں رہتا ہوں۔

انہوں نے فرمایا کہ لکھنو میں کہاں؟ میں نے کہ پکے پل پر۔

یہ سن کر فرمایا کہ ہاں تم چاندپور کے رہنے والے ہو۔

میں نے عرض کیا کہ نہیں میں لکھنو رہتا ہوں۔

انہوں نے فرمایا کہ ہاں لکھنو میں کس مقام پر۔

میں نے کہا کہ پکے پل پر۔

کچھ سوچ کر فرمایا کہ ہاں تم چاندپور کے رہنے والے ہو۔

میں سن کر خاموش رہا۔

میں نے شاہ عبدالعزیز صاحب سے عرض کیا کہ شیعہ سنی کا جھگڑا کس طرح طے ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ تم یہ بتاؤ کہ ہمارے اور شیعوں کے درمیان کوئی چیز بھی مابہ الاشتراک ہے۔ میں نے کہا ہاں قرآن شریف کو شیعہ بھی مانتے ہیں اور سنی بھی۔ انہوں نے کہا بس تو اب آسان طریقہ یہ ہے کہ قرآن شریف جو مذہب تعلیم فرمائے اسی کو قبول کرلو۔ میں نے کہا میں تو عربی نہیں جانتا۔ کہا کہ ہمارے بھائی رفیع الدین نے قرآن شریف کا ترجمہ لکھا ہے تم اس ترجمہ کو پڑھو۔ اور جو لفظ ترجمہ کا سمجھ میں نہ آئے بس اسی لفظ کے اوپر کا اصل عربی لفظ لے کر کسی سنّی یا شیعہ مولوی سے اس لفظ کے معنی دریافت کر لو، لیکن صرف اسی لفظ کے معنی۔ آگے پیچھے کی عبارت دریافت کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس طرح تمام ترجمہ خوب سمجھ کر پڑھ لو۔ چنانچہ میں نے وہ ترجمہ پڑھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ میں تو سنی ہو گیا۔

میں جب واپس ہو کر لکھنو گیا تو بادشاہ نے مجھ سے دریافت کیا۔ میں نے قرآن شریف والی بات کا ذکر تو نہیں کیا۔ بادشاہ سے عرض کیا کہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاؤں وہ چاند پور کہتے رہے اور میں لکھنو کہتا رہا۔ بادشاہ نے کہا کسطرح اتفاق ہوا، مفصل بیان کرو۔ جب میں نے مفصل بیان کیا تو بادشاہ نے فوراً حکم دیا کہ تمام پرانے کاغذات اور نوشتے بہم پہنچا کر اس بات کو تحقیق کرو کہ لکھنو کی آبادی سے پیشتر اس تمام قطعہ زمین میں جہاں اب لکھنو آباد ہے کون کون سے گاؤں آباد تھے۔ چنانچہ بہت دنوں میں یہ بات تحقیق ہو کر بادشاہ کی خدمت میں تحقیقات کا نتیجہ پیش کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جہاں پکا پل ہے وہاں پیشتر چاند پور نام ایک آبادی تھی۔

بادشاہ نے بڑا تعجب کیا کہ افسوس ہم کو اپنے شہر کا جغرافیہ معلوم نہیں اور شاہ عبدالعزیز دلی میں بیٹھے ہوئے ہمارے شہر کے جغرافیہ سے اس قدر واقف۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۱۶۲۔۱۶۳)

حکیم صاحب بتاتے ہیں کہ رام پور میں ایک شخص کو دیکھا ان کا نام نورالدین تھا۔انہوں نے غیر مقلدوں کے رد میں ایک کتاب لکھی اس کتاب میں پہلی ہی دلیل یہ تھی کہ حضرت ابراہیم بھی حنفی مذہب رکھتے

کان حنیفاً وما کان من المشرکین ۔(مرقاۃ الیقین۔ص ۱۶۳)

(حکیم نورالدین بتاتے ہیں) میں یہاں (رام پور میں) دو برس حضرت حکیم (علی حسن) صاحب کے حضور حاضر رہا۔اور بمشکل قانون کا عملی حصہ ختم کیا۔بعد حصول سند واجازت رخصت مانگی کہ اب میں عربی کی تکمیل اور حدیث پڑھنے کے لئے جاتا ہوں۔آپ نے مجھے میرٹھ اور دہلی جانے کا مشورہ دیا اور نہایت محبت سے فرمایا کہ ہم معقول خرچ ان دونوں شہروں میں تمہیں بھیجا کریں گے۔مگر جب میں میرٹھ پہنچا تو حافظ احمد علی (سہارنپوری) صاحب کلکتہ کو چلے گئے تھے اور مولوی نذیر حسین مجاہدین کو روپیہ پہنچانے کے مقدمہ میں ماخوذ تھے۔ان دونوں سے ایک حرف پڑھنا بھی نصیب نہ ہوا (اگرچہ پھر آخر میں ایک وقت میں نے حافظ احمد علی صاحب سہارن پوری سے بہت کچھ استفادہ کیا مگر وہ طالب علمی کا وقت نہ تھا) اور میں بھوپال پہنچ گیا۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۵۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

He remained attached to Hakeem Ali Hasan (in Rampur) for over two years and asked leave of him after he had bestowed his formal testimonial upon him. Hakeem Sahib enquired whither he was now bent. He submitted that he desired to continue his study of Arabic and Hadith. Hakeem Sahib suggested he should go to Meerut and study with Hafiz Ahmad Ali, and thereafter proceed to Delhi and study with Maulvi Nazeer Hussain. On arrival in Meerut he discovered that Hafiz Ahmad Ali had gone to Calcutta, and he proceeded to Delhi. There he found that Maulvi Nazeer Hussain was being prosecuted for a political offence and was also not available. Thus frustrated he determined to go to Bhopal and set out on the journey. (Hayat Maulvi Nur al Din, by Ch Zafrullah, printed by Checkaprint london . pp 11-12)

آگے بڑھنے قبل حکیم نورالدین صاحب کے استاد حکیم علی حسین صاحب کے حالات تذکرہ کاملان رام پور سے ملاحظہ فرمالیجئے

مولوی حکیم علی حسین خان

خلف اکبر غلام حسین لکھنو میں جوہری محلّہ میں رہتے تھے وہیں ۱۲۳۱ھ میں پیدا ہوئے۔ لکھنو کے اساتذہ نامی مولوی عبدالحکیم فرنگی محلی، مولوی حسین احمد ملیح آبادی، مولوی سلامت اللہ کان پوری، مفتی محمد سعد اللہ مرادآبادی، حکیم مینا صاحب لکھنوی اپنے چچازاد بھائی سے علوم فارسی عربی صرف ونحو منطق حکمت ریاضی ہیئت ادب اصول فقہ تفسیر حدیث کل کتابیں درس نظامیہ قدیمی کی پڑھیں۔ خود بھی پڑھاتے تھے اور مطب بھی کرتے تھے۔ اپنے معاصرین میں علمی وعملی حیثیت سے یکتائے زمانہ تھے۔ تورع اتقاء خوش اخلاقی حلم اور تواضع میں بے مثل تھے۔

لکھنو میں نواب فردوس مکان کے ہم سبق مفتی سعد اللہ صاحب کے درس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تھے۔ نواب فردوس مکان نے زمانہ ریاست میں مفتی سعد اللہ صاحب کو طلب فرمایا اور حکیم صاحب کو بھی یاد فرمایا معقول وظیفہ مقرر کیا، اور حکیم صاحب کو طبیب خاص بنایا۔

نواب فردوس مکان کلکتہ کو روانہ ہوئے تو حکیم صاحب نے اپنے فرزند حکیم محمد حسن خان کو کانپور بھیجا اور دعوت کے لئے عرض کیا۔ نواب فردوس مکان نے دعوت قبول کی اور مولوی عبد الرحمٰن کانپوری مالک مطبع نظامی کے مکان پر قدم رنجہ فرما کر دعوت نوش فرمائی۔ واپسی میں کلکتہ سے لکھنو تشریف لائے تو اپنے قدوم سے حکیم صاحب کے گھر کی عزت بڑھائی اس وقت حکیم محمد حسن خان لکھنو میں رہتے تھے اب حکم ہوا کہ یہ بھی رام پور چلیں۔

تلامذہ کی کوئی حد نہایت نہیں مشہور شاگردوں میں یہ لوگ شمار ہوتے ہیں:

مولوی حکیم محمد سعید معالج نظام دکن، حکیم احمد سعید امروہی، افسر الاطبا حیدر آباد دکن مولوی حکیم سید حفاظت حسین، حکیم مولوی سید الطاف حسین متوطن نواح پٹنہ معالج نواب محمد علی خان صاحب رئیس ٹونک، حکیم سید جعفر علی، حکیم عبد الغنی، حکیم سید معصوم محمود آباد، حکیم عبد الحق، حکیم نور الدین قادیانی، مولوی حکیم حافظ سید محمد نذیر مراد آبادی، حکیم خواجہ محمد حسن مترجم میزان الطب، حکیم خواجہ بدر الدین خان، مصنف رسالہ بحران فارسی، مولوی مفتی محمد لطف اللہ رام پوری، حافظ مظہر علی رام پوری، مولوی الٰہی بخش فیض آبادی مصنف حاشیہ شرح تہذیب موسوم بہ تحفہ شاہجہانیہ، مولوی حافظ محمد احمد مہاجر مہتمم مصارف حرمین بھوپال۔ میر ببر علی انیس لکھنوی، شرحین شیخ الرئیس علی گیلانی اور محمود آملی پر حکیم صاحب نے عربی میں تحشیہ فرمایا ہے چند اور کتب طبیہ پر بھی حواشی ہیں مگر چھپے نہیں

مولوی حکیم عبد الرشید خان زبانی حکیم سید عبد الخالق فرماتے تھے کہ نفیسی کا حاشیہ حکیم صاحب نے لکھ کر اپنے استاد مولوی عبد الحکیم فرنگی محلی کی خدمت میں پیش کیا کہ بنظر اصلاح ملاحظہ فرمالیں۔ مگر مولوی صاحب نے اپنے نام سے وہ حاشیہ چھپوا دیا جو آج کل رائج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اول حج ۱۲۷۰ھ میں بمعیت مفتی سعد اللہ و دیگر علماء وعمائد ادا کیا ۔ دوسرا حج ۱۲۸۹ھ میں ہم رکاب نواب خلد آشیاں ادا فرمایا اور اسی سفر میں حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر سے بیعت ہوئے

آپ کا ارادہ خانہ کعبہ میں قیام کا تھا مگر نواب خلد آشیاں بہادر بہ اصرار ہمراہ لائے۔ ساٹھ برس کی عمر میں فالج سے سوائے دست راست کے کل اضا بے حس وحرکت ہو گئے اسی حالت معذوری میں خفیہ طور پر اپنے ساتھ ایک عزیز کو لے کر کعبۃ اللہ کو روانہ ہو گئے۔ خفیہ اس مقصد کو یوں رکھا کہ کہیں عزیز و اقارب مانع نہ ہوں ۔ مکہ میں حرم محترم کے قریب ایک ایسا مکان لیا جہاں سے کعبۃ اللہ نظر آتا تھا۔ چھ مہینے زندہ رہے ۔ رجب کی ستائیسویں تاریخ بارہ سو چورانوے ۱۲۹۴ھ میں دوشنبہ کے دن ظہر کے وقت انتقال فرمایا۔ جنۃ المعلی کے طبقہ اعلی میں قریب قبہ مبارک ام المومنین حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ دفن ہوئے۔ (تذکرہ کاملان رام پور مولفہ حافظ احمد علی خان شوق ۔ ہم درد پریس کوچہ چیلاں دہلی ۔ طبع اول مارچ ۱۹۲۹ء ۔ص ۲۵۵، ۲۵۷)

حکیم نورالدین صاحب نے اپنے اس استاد سے بعد کی ایک ملاقات کا حال بالفاظ ذیل بیان فرمایا ہے:

قبولیت دعا کے بھی عجیب عجیب رنگ ہیں میرے ایک استاد تھے جن کا نام تھا حکیم علی حسین صاحب ۔ میں ایک دفعہ انہیں ملنے گیا۔ اس وقت میری ماہوار آمدنی ایک ہزار روپیہ تھی۔ مگر جیسی میری عادت ہے میرا لباس سادہ تھا بلکہ کچھ میلا بھی تھا۔ مجھے دیکھ کر وہ گھبرائے اور کہنے لگے کہ میں جو خدا تعالی سے دعائیں مانگا کرتا ہوں ان کی قبولیت کے نشان میں ایک یہ دعا بھی مانگا کرتا ہے کہ میرا کوئی شاگرد ذلیل نہ ہو، اور اس کی آمدنی ہزار روپۓ سے کم نہ ہو ،تمہاری کیا حالت ہے۔

جب میں نے اپنی اصلی حالت کا اظہار کیا تب ان کی تشفی ہوئی۔

(الحکم قادیان ۱۴ نومبر ۱۹۱۱ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین اور سید نذیر حسین محدث

جیسا کہ اوپر بتایا جاچکا ہے کہ حکیم نورالدین صاحب رام پور سے فراغت کے بعد سید نذیر حسین محدث سے حدیث پڑھنے کے لئے جانب دہلی روانہ ہوئے تھے۔ تاہم ابھی راستے ہی میں تھے کہ انہیں معلوم پڑا کہ سید صاحب دہلی میں موجود نہیں ہیں بلکہ مجاہدین کی اعانت کے جرم یاالزام میں گرفتار ہوکر پنجاب میں کسی جگہ زیر تفتیش ہیں۔

حضرت میاں صاحب کی گرفتاری کا واقعہ ۱۸۶۵ء کے گردو پیش کا ہے۔ اس وقت تک میاں صاحب طلباء وعلماء کے مرجع بن چکے تھے۔ یہاں تک کہ حضرت سید عبد اللہ غزنوی، اور مولانا غلام رسول آف قلعہ میہاں سنگھ اس واقعہ سے برسوں قبل آپ کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر چکے تھے اور یہ وہ بزرگ ہیں جن سے کسب فیض اور دعا کروانے کی خاطر جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی قبل دعوی میسحیت و مہدویت حاضری دیتے رہے ہیں۔ اور خود حکیم صاحب بھی اپنے قادیانیت کے زمانہ میں سید عبداللہ غزنوی کو ولی اللہ مانتے تھے۔ جیسا کہ مرقاۃ الیقین فی حیاۃ نورالدین شائع کردہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور، طبع سوم ۱۹۷۹ء کے صفحہ ۳۰۔۳۱ پر ان کی ذیل کی تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ حکیم صاحب فرماتے ہیں:

> ہم نے (یعنی قادیانیوں نے) اپنے مقتداؤں میں ابن حزم اور ابن تیمیہ کو بھی شمار کیا ہے۔ اس کی تائید میں صرف دوقول یہاں لکھتے ہیں:
>
> اول: ایک شخص اہل اللہ میں سے ہے۔ راست باز صالح اور ثقہ امین۔ ان کا نام عبداللہ الغزنوی ہمارے ملک پنجاب میں مشہور ہے۔ ہمارے امام علیہ السلام (مرزا قادیانی) نے ان کو خاتم النبیین رسول رب العالمین نبی کریم علیہ الصلوۃ و التسلیم کی شکل پر رؤیا میں دیکھا ہے اور یہ بہ سبب ان کی کمال اتباع سنت کے تھا۔ وہ بہت خوبیوں کے جامع اور علمی وعملی حصہ میں اللہ تعالی نے ان کو خصوصیت سے ممتاز فرمایا تھا۔ انہوں نے ابن حزم کے بارے میں توجہ کی کہ یہ بہت سخت الفاظ استعمال میں لاتے ہیں۔ اس پر عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ المرحوم کو الہام ہوا (ہاں ! میں اس وقت تک عبد اللہ مرحوم کو صادق راست باز یقین کرتا ہوں اور اسی یقین پر اس الہام کو شائع کرتا ہوں):

گفتگوئے عاشقاں در باب رب
جوشش عشق است نے ترکِ ادب
ہر کہ کرد از جام حق یک جرعہ نوش
نے ادب ماند درو ئے عقل و ہوش
ہاں دہاں ترک حسد کن با شہاں
ورنہ ابلیسے شوی اندر جہاں
با دمِ شیرے تو بازی مے کنی
با ملائک ترک و تازی مے کنی

اس کہانی کی شہادت ایک شخص ساکن لاہور کوچہ کندی گراں کے پاس بھی ہے اور اس کا نام عبدالحق ہے وہ بھی حسن ظن کے قابل ہے۔

(مرقاۃ الیقین ص ۳۰۔۳۱۔منقول از رسالہ نور الدین مصنفہ حکیم نور الدین) (ویب صائٹ ص ۵۵۔۵۶)

اس اقتباس کے نقل کرنے کا مقصد یہ ہے کہ سید عبداللہ غزنوی کے پائے کے لوگ بھی ۱۸۶۵ء سے برسوں قبل (۱۸۶۵۔۱۸۵۷ء میں) حضرت میاں صاحب دہلوی کے سامنے زانوئے تلمذ طے کر چکے تھے اور ۱۸۶۵ء کے گردو پیش تو آپ کا حلقہ درس عرب وعجم کے طلبا کا مرجع بن چکا تھا۔لوگ کشاں کشاں پھاٹک حبش خان کی مسجد میں آپ کے درس میں شریک ہونے کے لئے چلے آ رہے تھے۔اس پس منظر میں معلوم ہوتا ہے کہ رام پور سے حکیم نور الدین صاحب کے آپ کے درس حدیث میں شمولیت کے ارادے سے روانگی کی خبر سننے والے بعض لوگوں کا خیال ہو گیا تھا کہ حکیم صاحب کو حضرت میاں صاحب سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

سید نذیر حسین محدث کی وفات (۱۹۰۲ء) کے چند برس بعد الحیاۃ بعد المماۃ کے نام سے ان کی سوانح حیات شائع ہوئی، جس پر قادیانیوں نے مخالفانہ تبصرہ کیا کیونکہ آپ مرزا صاحب کے بقول ان کے اول المکفرین تھے۔جواب میں دہلی کے مولانا محمد حسین نے (جیسا کہ قادیانیوں کی آئندہ تحریر سے ظاہر ہوتا ہے) لکھ دیا کہ قادیانیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سید نذیر حسین صاحب پر تنقید مناسب نہ تھی، کیونکہ وہ تو ان کے خلیفہ اول حکیم نور الدین کے استاد ہیں۔ اس پر قادیانی حضرات تلملا اٹھے اور: بالکل جھوٹ: کے عنوان سے اخبار بدر میں درج ذیل نوٹ شائع ہوا:

کسی محمد حسین دہلوی نے روزانہ پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے کہ حضرت علامہ نور الدین ایدہ اللہ رب العالمین مولوی سید نذیر حسین دہلی کے شاگرد اور مرید ہیں ۔ یہ سیاہ جھوٹ ہے... پیر و مرشد برحق کے حق میں ایک لائبل ہے ۔ نامہ نگار کو اس کی فوراً تردید کرنی چاہیے۔ خدا نے نہیں چاہا کہ جو خدا کے برگزیدہ نبی کا اول المکفرین ہو، وہ آپ کا استاد یا مرشد بنے ۔

بلکہ بے چارے نذیر حسین صاحب تو تین چار سوالات کے جواب میں فیل ہو کر اس بات کی شہادت دے چکے ہیں کہ وہ اس قابل نہ تھے ۔ معلوم نہیں پیسہ اخبار کو ایسے نامہ نگار کہاں سے مل جاتے ہیں جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نسبت غلط اطلاعیں دینا اپنا فرض خیال کرتے ہیں (بدر قادیان ۳۔۱۰۔اگست ۱۹۱۱ء)

اور چند روز بعد اخبار الحکم قادیاں میں درج ذیل نوٹ شائع ہوا:

الحکم کی کسی گذشتہ اشاعت میں مولوی نذیر حسین دہلوی کی اس لائف پر جو ان کے کسی شاگرد رشید نے لکھی ہے، ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس پر دہلوی محدث کے طرف داروں میں ایک شور مچ گیا ۔ بجائے اس کے کہ سعادت مندی کے ساتھ مولوی نذیر حسین صاحب کی ایک بشری کمزوری کا اعتراف کر لیا جاتا، گالیوں پر اتر آئے ۔

ان میں سے ایک صاحب محمد حسین دہلوی (اگر میں غلطی نہیں کرتا تو غالباً مولوی محمد حسین کوئلہ والے ہیں) نے یہ بھی لکھ دیا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے مولوی نذیر حسین مرشد اور استاد ہیں اس لئے عقلاً ونقلاً وعرفاً مجھے ان کے خلاف نہیں لکھنا چاہیے تھا ۔

میں حیران ہوں کہ دہلوی کوئلہ فروش کو یہ کہاں سے معلوم ہوا کہ سید نذیر حسین صاحب حضرت خلیفۃ المسیح کے استاد اور مرشد ہیں ۔ ان کی ساری سوانح عمری میں تو اس کا ذکر نہیں اور نہ فہرست تلامذہ میں آپ کا نام ۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے پاس کوئی خاص ثبوت ہے تو پیش کریں۔...

ہم مولوی نذیر حسین صاحب کی بہت سی خوبیوں کے معترف ہیں۔ انہوں نے حدیث شریف کی بڑی اشاعت بذریعہ تعلیم کی ہے۔ اگرچہ یہ سچ ہے کہ وہ دقیقہ رس اور نازک فہم نہ تھے اور اظہار حق پر قوت قلب نہ رکھتے تھے ورنہ وہ حضرت مسیح موعود کے مقابلہ میں تقوی اللہ سے کام لیتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح (نورالدین) نے ان سے ایک لفظ بھی نہیں پڑھا۔ اور غالباً مصلحت الٰہی اس میں یہ تھی کہ آپ (نورالدین) چونکہ ایک قوم کے امام ہونے والے تھے، اگر آپ نے ان (نذیر حسین) سے کچھ پڑھا ہوتا، تو کم حوصلہ لوگ ان سے اس وقت جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح نے حضرت مسیح موعود کو قبول کیا، ضرور عاق نامہ لکھواتے۔

ہاں ایک بات ضرور ہے اور ہم اسے تسلیم کرتے ہیں مگر افسوس ہے کہ مولوی نذیر حسین صاحب کے لائف نویس نے اس واقعہ کا ذکر نہیں کیا، اور وہ یہ ہے کہ ایک مرتبہ حضرت خلیفۃ المسیح (نورالدین) دہلی گئے اور سید صاحب کے پاس ٹھہرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے آپ سے اس حدیث کا مطلب پوچھا کہ گرگٹ کو مارنا چاہیے کیونکہ وہ حضرت ابراہیم کی آگ میں پھونکیں مارتا تھا۔ آپ نے سوال کیا کہ یہ گرگٹ جو، اب موجود ہیں ان کا کیا قصور۔

اس کا جواب مولوی نذیر حسین صاحب نے کچھ نہیں دیا، بلکہ یہ کہا کہ یہ اعتراضات اس زمانہ میں پیدا ہوئے ہیں۔ آپ ہی اس کا جواب دیں۔

گویا حق، بحق دار رسید۔ دہلوی محدث نے تسلیم کر لیا کہ اس زمانے کے اعتراضات کا جواب دینے کی قابلیت آپ (نورالدین) ہی کو دی گئی ہے۔ اور ایک صحیح بخاری حضرت (نورالدین) کی نذر کی۔

اس واقعہ سے حضرت خلیفۃ المسیح (نورالدین) کا جو مقام اور مرتبہ ثابت ہوتا ہے وہ ظاہر ہے۔ اس پر بھی کوئی نادان نہ سمجھے تو اس کا خدا حافظ۔ دیکھیں دہلوی کوئلہ فروش اپنے بیان کو کس طرح ثابت کرتے ہیں۔

(الحکم قادیان ۲۱۔۲۸۔اگست ۱۹۱۱ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان قادیانی تحریروں پر ہماری گذارشات حسب ذیل ہیں:

ا۔مولانا محمد حسین دہلوی کا ذکر اس انداز میں کیا گیا ہے جیسا کہ وہ کوئی غیر معروف اور غیر اہم شخص ہوں کیونکہ لکھا ہے:

کسی محمد حسین دہلوی نے پیسہ اخبار میں چھپوایا ہے۔

یہ محمد حسین صاحب حضرت میاں نذیر حسین محدث کے شاگرد رشید اور دہلی میں اہل حدیث مکتب فکر کے نامور اکابرین میں سے تھے۔ اللہ تعالی نے انہیں علم و فضل کی دولت کے ساتھ دنیاوی مال ومنال سے بھی خوب نوازا تھا۔ آپ مرزا غلام احمد کی طرح لوگوں کے چندوں سے اپنی معاش چلانے کی بجائے کوئلے کی خرید و فروخت کرتے تھے۔ تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں ابتداء ہی اپنے شیخ کی قیادت میں کام کررہے تھے اور ۱۸۹۶ء تک تحریک ختم نبوت میں اس مقام ومرتبہ تک پہنچ چکے تھے کہ مرزا غلام احمد نے جب ۵۶ علماء کونام بنام مباہلے کا چیلنج دیا ،تو ان میں چھتیسویں نمبر پر آپ کا اسم گرامی بھی شامل تھا۔

اس وقت برصغیر میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان علماء موجود تھے اور بیشتر کسی نہ کسی حد تک تحریک ردقادیانیت میں حصہ بھی لے رہے تھے۔ ایسے ہزاروں علماء میں سے جن ۵۶ علماء کو ان کے مقام و مرتبے اور ان کی مخالفانہ سرگرمیوں کی شدت اور اثر پذیری کی بنا پر مرزا غلام احمد نے چیلنج مباہلہ کے منتخب کیا وہ واقعتاً زبدۃ الاعیان ہیں اور تحریک ختم نبوت کی تاریخ کی پیشانی کا جھومر ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ کی ختم نبوت کے ان محافظوں اور ختم المرسلین کی چوکھٹ کے ان دربانوں میں شمار ہوجانا ایسا اعزاز ہے کہ جسے مل جائے:

یہ نصیب اللہ اکبر! لوٹنے کی جائے ہے

اور مولانا محمد حسین دہلوی ان ۵۶ خوش نصیبوں میں چھتیسویں نمبر پر تھے۔

اس اعزاز کے ساتھ ۱۹۱۱ء میں ان کا زندہ موجود ہونا مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی کی تکذیب کا نشان بھی تھا۔ جس کی تفصیل حسب ذیل ہے۔

قادیانیوں کے چوتھے سربراہ مرزا طاہر احمد قادیانی نے ۱۹۹۸ء میں ایک خطبے میں کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۸۹۶ء کے چیلنج مباہلہ کے مدعوین میں سے) ۱۹۰۷ء تک اس لسٹ میں سے صرف ۲۰ لوگ باقی رہ گئے تھے، یعنی دوتہائی مر گئے۔اور باقی ماندہ بھی آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) کی زندگی میں اس جہان سے رخصت ہوئے، اور چند بچے، ان کے متعلق نہیں کہا جا سکتا کہ انہوں نے دل میں توبہ کر لی ہو۔

(مختصرات مرزا طاہر احمد الفضل لندن، ۱۳ فروری ۱۹۹۸ء ص ۱۰)

یعنی اس فہرست میں شامل ہونے والوں کا مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں مرنا ضروری تھا۔اور یہ کہ دوتہائی سے زیادہ تو زیادہ مر بھی چکے تھے (جو غلط ہے۔بہاء) اور جو چند ایک بچے ہوئے تھے انہوں نے دل میں توبہ کر لی ہوگی۔،

لیکن مذکورہ بالا تحریریں ۱۹۱۱ء کی ہیں جن میں سے مولانا محمد حسین دہلوی کوئلہ والا کو مخاطب اور نشانہ تنقید بنایا گیا ہے۔جو اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ ۱۹۱۱ء میں (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کی موت کے تین سال بعد) زندہ بھی تھے، قادیانیت میں شامل بھی نہیں ہوئے تھے اور دل میں بھی قادیانیت کی مخالفت سے توبہ نہیں کی تھی۔

بالفاظ دیگر مرزائیوں کی ۱۹۱۲ء کی یہ تحریریں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے چوتھے خلیفہ مرزا طاہر احمد کے دعاوی کی تکذیب کر رہی ہیں۔

۲: کہا گیا ہے کہ سید نذیر حسین صاحب نے حکیم نورالدین صاحب کے سوالات کے جواب نہیں دیئے۔

ہمیں معلوم نہیں کہ کوئی سوال جواب ہوئے تھے یا نہیں، اور اگر ہوئے تو کیا ہوئے تھے، لیکن اس قادیانی تحریر سے ہمیں یہ ضرور معلوم ہو گیا کہ حکیم صاحب، جب کہ وہ خود بڑے علماء میں شمار ہوتے تھے، دہلی میں سید نذیر حسین محدث کی خدمت میں نیاز مندانہ حاضر ہوئے تھے اور ان کے پاس ان کی مسجد میں قیام بھی کیا تھا۔

نیز سوال و جواب کا یہ موقع قادیان میں پیش نہیں آیا کہ کسی کو یہ کہنے کا موقع ملے کہ حضرت میاں صاحب، حکیم صاحب کی خدمت حاضر ہوئے تھے، بلکہ یہ واقعہ دہلی کا بیان کیا جاتا ہے جہاں ظاہر ہے کہ حکیم صاحب ہی سید نذیر صاحب کے پاس تشریف لے گئے اور ان کے ہاں قیام بھی کیا۔اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے حکیم صاحب کی غرض ان سے استفادہ ہی ہو سکتی ہے، اور استفادہ ہی کیلئے سوال کیا گیا تھا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی مباحثہ یا مناظرہ نہ تھا۔

اس موقع اگر سید نذیر حسین نے یہ کہہ دیا کہ مجھے سوال کا جواب معلوم نہیں، تو اس میں ان کی کیا ہتک ہے۔ کیونکہ جس بات کا علم نہ ہو، اہل علم یہی کہا کرتے ہیں کہ مجھے معلوم نہیں۔ ہاں انہوں نے اس موقع پر حکیم صاحب کو بخاری شریف کا ایک نسخہ بھی عنایت فرمایا (جسے قادیانی محرر نے نذر سے تعبیر کیا ہے جو اس کی خیرہ چشمی اور بزرگوں کے بے ادب و گستاخ ہونے کی دلیل ہے) جس کا بظاہر یہی مقصد معلوم ہوتا ہے کہ اسے حرز جان بناؤ۔ اور شائد حکیم صاحب نے یہ مرموز پیغام سمجھ بھی لیا تھا کیونکہ وہ زندگی بھر صحیح بخاری کی تعریف میں رطب اللسان رہے، اور اپنے دور خلافت میں بھی بخاری شریف پڑھتے اور طلبا کو پڑھاتے رہے۔

۳۔ قادیانی محرر نے سوال و جواب کے اس واقعہ سے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ چونکہ سید نذیر حسین محدث، حکیم صاحب کے سوال کا جواب نہیں دے سکے، اسلئے حکیم صاحب کو ان کا شاگرد کہنا، حکیم صاحب کی ہتک اور سید صاحب کی بے جا تعریف ہے۔ لیکن ہم مرقاۃ الیقین ہی میں دیکھتے ہیں کہ حکیم صاحب، شیخ محمد، مولانا رحمت اللہ کیرانوی، مولانا ارشاد الحق مجددی رام پوری وغیرہ سے شرف تلمذ کا ذکر کرتے ہیں جنہیں وہ مختلف اوقات میں مختلف مسائل کر بحث و مباحثہ میں خاموش اور شرمندہ اور عاجز و مغلوب بھی کر چکے تھے۔

۴۔ نیز مرقاۃ الیقین سے یہ بات تو واضح ہو ہی جاتی ہے کہ حکیم صاحب رام پور سے دہلی کی جانب اسی لئے روانہ ہوئے تھے کہ سید نذیر حسین محدث سے حدیث پڑھیں۔ اور ان کے رام پوری استاد حکیم علی حسین خان نے دہلی میں دوران تعلیم ان کے اخراجات قیام و طعام وغیرہ کی کفالت کا وعدہ بھی فرمایا تھا۔ بنابریں یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے سید صاحب کو اپنا استاد، اور اپنے آپ کو انکا شاگرد تسلیم کر لیا ہوا تھا۔

حکیم صاحب بھوپال میں

حکیم نورالدین صاحب بتاتے ہیں کہ

بھوپال جاتے ہوئے گوالیار گئے اور وہاں سے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چل کر میں گونہ نامی چھاؤنی میں پہنچا ...ایک مسجد میں جو چھاؤنی میں تھی جا کر آرام کیا۔ یہ مسجد کچھ ویران سی معلوم ہوئی۔ رات بہت چلی گئی تو ایک شخص نماز پڑھنے آیا۔ میں نے اس سے کہا تم بہت دیر کر کے نماز پڑھنے آئے ہو۔اس نے کہا ہم کاروباری لوگ ہیں، یہاں ہم بڑے اتفاق سے رہتے تھے۔ یہ مسجد بھی بڑی آباد تھی لیکن یہاں رفع یدین اور آمین بالجہر پر آپس میں ایسا جھگڑا ہوا کہ قریب تھا کہ یہ مسجد گنج شہیداں ہو جائے۔آخر ایک دنیا دار نے سب کو کہہ دیا کہ نمازیں اپنے اپنے گھر میں پڑھو اور اپنے کاروبار کرو کیوں مولویوں کے کہے سے تباہ ہوتے ہو۔ چنانچہ سب نے مسجد کی نماز چھوڑ دی ہے اور اپنے اپنے گھروں میں لوگ پڑھتے ہیں یا نہیں پڑھتے مگر میرا دل مسجد کے سوا نہیں لگتا اس لئے ایسے وقت مسجد میں آتا ہوں جب کہ کوئی اس محلّہ کا آدمی مجھ کو مسجد میں آتے ہوئے نہ دیکھ سکے...۔

بھوپال پہنچ کر تھک کر ایک مسجد چلا گیا۔مایوس تھا.... اسی وقت منشی جمال الدین مدار المہام نماز کے لئے آئے اور نماز پڑھ کر اپنے امام صاحب کو میرے پاس بھیجا۔ اس وقت میں تو جان سے بھی بے زار تھا، لہذا امام صاحب نے جو کچھ مجھ سے کہا اسکا جواب میں میں نے بہت روکھا سوکھا دیا۔معلوم نہیں کہ امام صاحب نے کیا جا کر کہا ہوگا مگر ان کے پہنچتے ہی منشی صاحب مع اپنے ہمرائیوں کے خود میرے پاس چلے آئے۔ضعف کے باعث میں اٹھ بھی نہیں سکتا تھا اور میری عادت بھی نہ تھی۔ امام صاحب ہی نے آگے بڑھ کر مجھ سے کہا کہ منشی صاحب آتے ہیں۔میں نے کہا آنے دو۔منشی صاحب آئے اور میں لیٹا ہی رہا۔منشی صاحب نے کہا آپ پڑھے ہوئے ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔پھر انہوں نے کہا آپ کیا کیا علوم جانتے ہیں .....بس اس کے بعد وہ سب لوگ چلے گئے۔ راستہ سے انہوں نے کہلا کر بھجوایا کہ ہم آپ کی ضیافت کرتے ہیں۔ میں نہ اٹھ سکتا تھا نہ جا سکتا تھا۔ میں نے کہا مجھ کو ضیافت کی ضرورت نہیں تب انہوں نے کہلا کر بھجوایا کہ مسنون دعوت ہے۔میں نے سوچا مرتے تو ہیں آخر وقت سنت پر تو عمل ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بہت اچھا دعوت منظور ہے۔ غالباً دن ابھی بہت باقی تھا کہ ایک سپاہی آیا اور کہا کھانا تیار ہے چلو۔ میں نے اس سے کہا کہ میں چل نہیں سکتا۔ اس نیک انسان نے کہا کہ آپ میری پیٹھ پر سوار ہو جائیں۔ چنانچہ میں اس کی پشت پر سوار ہو گیا اور وہ مجھ کو خوب احتیاط سے لے گیا وہاں کھانا دستر خوان پر لگ چکا تھا اس سپاہی نے مجھ کو منشی صاحب کے پاس ہی بٹھا دیا....

جب کھانے سے فارغ ہو گئے تو اور لوگوں کو ہٹا دیا اور مجھ سے پوچھا کہ تم کون ہو اور کہاں سے آئے ہو؟ ان دنوں میرا لہجہ اردو کا لکھنوی طرز پر تھا۔ میں نے کہا میں ایک پنجابی آدمی ہوں اور یہاں پڑھنے کیلئے آیا ہوں۔ یہ بات میرے لئے بہت مفید ہوئی۔ منشی صاحب کو یہ گمان تھا کہ یہ کوئی آسودہ حال صدمہ رسیدہ اور حوادث کا پامال ہے پڑھنے کا یونہی نام لیا ہے ورنہ یہ خود عالم ہے۔ تب انہوں نے فرمایا کہ آپ میرے پاس رہیں اور میرے ساتھ ہی کھانا کھایا کریں۔ جہاں آپ کو پڑھنا ہوگا میں کوشش کر دوں گا۔ ان کا ایک توشہ خانہ تھا اس میں رہنے کے لئے جگہ دی اور اپنے مہتمم کتب خانہ کو حکم دیا کہ کسی کتاب سے ان کو مت روکو۔ میں نے کہا میرے پاس بھی کتابیں ہیں ایک دکان پر اپنا سامان رکھ دیا ہے اس دکاندار کو کچھ دینا ہوگا وہاں سے سامان منگوا دیں جو دینا ہوگا میں دیدوں گا۔ تھوڑی دیر کے بعد سب سامان مع کتابوں کے پہنچ گیا۔ اور میں ان کے توشہ خانہ میں رہنے لگا۔ حضرت مولوی عبدالقیوم صاحب سے میں نے بخاری اور ہدایہ دو کتابیں شروع کیں۔ حضرت منشی صاحب مغرب کے بعد خود قرآن شریف کا لفظی ترجمہ پڑھایا کرتے تھے۔ ایک روز میں بھی اس درس میں چلا گیا۔ وہاں یہ سبق تھا و اذا لقو الذین آمنوا قالوا آمنا و اذا خلا بعضھم الی بعض ...محمد عمر، ان کا نواسہ قاری تھا۔ میں نے کہا کیا اجازت ہے ہم لوگ کچھ سوال بھی کریں۔ منشی صاحب نے فرمایا بخوشی۔ میں نے کہا یہاں بھی منافقوں کا ذکر ہے اور نرم لفظ بولا ہے یعنی بعضھم الی بعض۔ اور اس سورۃ کے ابتداء میں جہاں ان کا ذکر ہے وہاں بڑا تیز لفظ ہے اذا خلوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الی شیا طینھم ۔ اس نرمی اور سختی کی وجہ کیا ہوگی؟ منشی صاحب نے فرمایا کیا تم جانتے ہو؟ میں نے کہا میرے خیال میں ایک بات آتی ہے کہ مدینہ منورہ میں دو قسم کے منافق تھے ایک اہل کتاب ایک مشرک ۔ اہل کتاب کیلئے نرم یعنی بعضھم کا نرم لفظ اور مشرکین کیلئے سخت، الی شیا طینھم بولا ہے ۔ منشی صاحب سن کر اپنی مسند پر سیدھے کھڑے ہو گئے اور میرے پاس چلے آئے ۔ مجھ سے کہا کہ آپ وہاں بیٹھیں اور میں بھی اب قرآن شریف پڑھوں گا ۔ قدرت الٰہی ہم وہاں ایک ہی لفظ پر قرآن کریم کے مدرس بن گئے ...

منشی صاحب کو دن بدن مجھ سے محبت بڑھتی ہی جاتی تھی ۔ ان کے دربار میں ایک روز کوئی اخلاقی مسئلہ پیش ہوا ۔ میں بھی وہاں موجود تھا ۔ قاضی شہر نے شاہ اسحاق کی نسبت کوئی سخت لفظ بولا ۔ صرف اتنی غیرت پر میں وہاں سے اٹھ کر چلا آیا ۔ کھانے کے وقت میں منشی صاحب کے یہاں نہیں گیا ۔ وہ مجھ سے اتنی محبت کرتے تھے کہ اس روز خود بھی کھانا نہیں کھایا ...دوسرے دن انہوں نے کسی آدمی سے دریافت کیا کہ نورالدین عصر کی نماز کہاں پڑھتا ہے ۔ اس نے کہا توشہ خانہ کی مسجد میں ۔ میں وہاں عصر کی نماز پڑھتا تھا ۔ خود منشی صاحب میرے داہنی طرف آ کر بیٹھ گئے ۔ میں جو سلام پھیرا اور کہا السلام علیکم فوراً فرمانے لگے اخاہ! آپ نے تو ابتداء کر دی ۔ میرا ہاتھ پکڑ کر اٹھا لیا ۔ ایک بگھی جس کو وہاں چرٹ کہتے تھے اس میں اپنے ساتھ سوار کر کے شہر سے باہر بہت دور لے گئے ۔ باہر جا کر مجھ سے کہا کہ آپ نے تو کل سے ہم کو بھوکا رکھا ۔ میں نے کہا آپ کی محفل میں شاہ اسحاق کی برائی ہوئی ہے اور میں تو شاہ اسحاق کا عاشق ہوں ۔ منشی صاحب نے فرمایا آپ نے شاہ اسحاق کو دیکھا ہے؟ میں نے کہا نہیں ۔ کہا میں نے شاہ صاحب کی خدمت میں قرآن شریف پڑھا ہے ۔ میں شیعہ تھا اور سخت شیعہ تھا مگر ہمارا گھر دہلی میں ایسی جگہ تھا کہ شاہ صاحب کے سامنے سے ہو کر جانا پڑتا تھا ۔ آخر میں شاہ صاحب کے درس میں شریک ہوا اور انہیں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحبت کا نتیجہ ہے کہ میں موجودہ حالت کو پہنچا۔ پھر اپنا سارا قصہ تشیع کا اور سنی ہونے کا سنایا اور کہا کہ میں شاہ صاحب کا بہت معتقد ہوں لیکن وہ ایک سرکاری معاملہ تھا جس میں مجھ کو اس وقت بولنا مناسب نہ تھا۔ اور یہ لوگ ایسے ہی ہیں ان کی باتوں کی طرف زیادہ التفات نہیں چاہیے۔ یہ کہہ کر بگھی کو لوٹایا اور مجھ کو اپنے مکان پر لے گئے اور مجھ سے کہا کہ آپ ایسی باتوں کا زیادہ خیال نہ کیا کریں۔ میں نے ان کی قرآن شریف کی محبت اور دقّاق للقرآن ہونا اس طرح دیکھا کہ مجھ کو یاد نہیں کہ کسی اور کو ایسا دیکھا ہو۔

(مرقاۃ الیقین۔ ص ۵۸۔۶۳ مختصراً)

حکیم نورالدین بتاتے ہیں:

بھوپال میں میں دو دفعہ گیا ہوں۔ طالب علمی میں تو یہی کافی ہے کہ میں نے بخاری اور ہدایہ مولوی عبدالقیوم سے پڑھیں اور حدیث مسلسل بالا ولیت میں نے وہاں کے مفتی صاحب سے سنی جو انہوں نے محمد بن ناصر حضرمی سے روایت کی۔۔۔

محمد بن ناصر حضرمی کا ایک قصہ مجھ کو منشی (جمال الدین) صاحب نے سنایا کہ ایک مرتبہ وہ میرے مکان پر آئے چونکہ بڑے نیک اور مشہور آدمی تھے میں نے ایک ہزار روپیہ کی تھیلی ان کے سامنے رکھ دی۔ یہ دیکھ کر ان کے چہرہ پر بڑا تغیر اور خفگی کے آثار نمایاں ہوئے۔ میں نے فوراً وہ تھیلی اٹھا کر اپنے سامنے رکھ لی تو ان کے چہرہ پر بشاشت کے آثار نمایاں ہوئے اور میں ہنس پڑا وہ کہنے لگے کہ تم کیوں ہنسے؟ میں نے کہا میں نے روپیہ آپ کے سامنے رکھا تو آپ کے چہرہ پر تغیر نمایاں ہوا اور جب میں نے روپیہ اٹھا لیا تو آپ کے چہرہ پر خوشی کے آثار نمایاں ہوئے۔ فرمانے لگے کہ ہاں ہمارا ارادہ تھا کہ آپ کے پاس آیا کریں گے اور آپ کو حدیث سنائیں گے۔ جب آپ نے روپیہ رکھا تو ہم کو رنج ہوا کہ یہ تو دنیادار آدمی ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ کوئی روپیہ دو تو واپس نہ کرو اس لئے ہم روپیہ تو لے لیتے مگر روپیہ لے کر حدیث نہ سناتے۔ اب معلوم ہوا کہ تم بڑے ذہین آدمی ہو اسلئے ضرور آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرینگے اور تم کو حدیث سنائینگے۔ یہ فرمانے لگے کہ ہم کو روپیہ کی ضرورت نہیں ہمارے گھر میں اس قدر کھجوریں پیدا ہو جاتی ہیں کہ جو سال بھر کے لئے کافی ہوتی ہیں۔ ہمارے گھر کے اونٹ ہیں ایک طرف اونٹ پر کھجوریں لاد لیتے ہیں دوسری طرف غلام کو سوار کر لیتے ہیں۔ پانی کا مشکیزہ اپنے پاس رکھ لیتے ہیں۔ اسی طرح حج کو جاتے ہیں اور دور دور سفر کر آتے ہیں کسی چیز کی اور الحمد للہ ضرورت نہیں۔

یہ قصہ خود منشی جمال الدین نے بلا کسی وساطت کے سنایا کہ محمد بن ناصر حضرمی جب بات کرتے تھے تو بہت جلد بلا تکان زبان سے الفاظ نکلتے تھے مگر کوئی لفظ قرآن وحدیث کے الفاظ سے باہر نہ ہوتا۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۶۴)

حکیم صاحب حجاز میں

۱۸۶۵ء۔۱۸۶۶ء میں حکیم نور الدین تحصیل علم اور حج کے لئے حجاز گئے۔ آپ بتاتے ہیں:

(حرمین کے ارادے سے بھوپال سے روانہ ہوا تو) رستہ میں برہان پور اسٹیشن پر میں اترا۔ جب شہر میں گیا تو ایک مولوی عبداللہ نام مجھ کو ملے انہوں نے میری بڑی خاطر مدارات کی اور کہا کہ میں تمہارے باپ کا دوست ہوں جب میں رخصت ہوا تو انہوں نے مجھ کو مٹھائی کی ایک ٹوکری دی جب راستہ مین ٹوکری کھولی تو اس میں ایک ہزار روپیہ کی ہنڈی مکہ معظّمہ کے ایک ساہوکار کے نام تھی اور کچھ نقد روپیہ بھی تھا اس ہنڈی میں لکھا تھا کہ نور الدین کو ایک ہزار روپیہ تک جب وہ طلب کریں دے دو اور ہمارے حساب میں لکھ لو۔ اس کے حوصلہ کو دیکھ کر مجھے تعجب ہوا اگر چہ میں نے وہ ایک ہزار روپیہ وصول نہیں کیا مگر ان کے حوصلہ کی داد دینی ضروری ہے۔

مکہ معظّمہ میں میں نے شیخ محمد خزرجی سے ابو داؤد اور سید حسین سے صحیح مسلم اور موطا مولوی رحمت اللہ سے پڑھنا شروع کی ان تینوں بزرگوں کی صحبت بڑی ہی دلربا تھی۔ سید حسین صاحب کی صحبت میں مدت دراز تک حاضری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاق رہا مگر میں نے سوائے الفاظ حدیث کے قطعاً کوئی لفظ ان کی زبان سے نہیں سنا.... شیخ محمد صاحب کو صحاح ستہ خوب آتی تھی سادہ سادہ پڑھاتے تھے مباحثات کی طرف سے انکی طبیعت بالکل متنفر تھے۔... شیخ عبداللہ حلوانی ایک شخص کے مکان پر (شیخ محمد کا سبق) ہوا کرتا تھا اور دن کا کھانا میرا اور شیخ صاحب کا اسی کے یہاں ہوتا تھا۔ (مرقاۃ الیقین۔ص۷۰۔۷۱)

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ شیخ محمد صاحب کو صحاح ستہ خوب آتی تھی ۔سادہ سادہ پڑھاتے تھے۔مباحثات کی طرف سے ان کی طبیعت بالکل متنفر تھی۔ ایک دفعہ میں ابو داؤد پڑھتا تھا اعتکاف کے مسئلہ میں حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کی نماز پڑھ کر انسان معتکف میں بیٹھے۔ مجھے اشارہ کیا کہ تم حاشئے پڑھو یہ حدیث بہت مشکل ہے۔ میں نے عرض کیا کہ حدیث تو بہت آسان ہے حکماً میں دیکھ لیتا ہوں انہوں نے کہا بہت مشکل ہے میں نے سرسری طور پر اسکا حاشیہ دیکھا اس میں لکھا ہوا تھا کہ یہ حدیث بہت مشکل ہے کیونکہ اکیس تاریخ کی صبح کو بیٹھیں تو ممکن ہے اکیسویں رات لیلۃ القدر ہو اگر اس کے لحاظ سے عصر کو بیٹھیں تو رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں ۔ میں نے دیکھ کر کہا کہ ذرا بھی مشکل نہیں یہ محشی کی غلطی ہے۔میں ایسی راہ عرض کرتا ہوں جس میں ذرا بھی اشکال نہیں۔یعنی بیس کی صبح کو بیٹھے ۔انہوں نے کہا یہ تو اجماع کے خلاف ہے۔ میں نے کہا امام احمد کے اقوال آپ پڑھیں ۔ یہ اجماع محض دعاوی ہیں۔ ہر ایک شخص اپنے اپنے مذہب کی کثرت کو دیکھ کر لفظ اجماع بول لیا کرتا ہے۔اس پر وہ بہت ہی تند ہو گئے۔

میری عادت تھی کہ سبق کو پڑھ کر کسی بڑے کتب خانہ میں اس کتاب کی شرح دیکھا کرتا تھا اور کوئی لغت اٹک جاتا تھا تو لغت کی کتاب میں دیکھ لیتا تھا میں نے ان کی تیزی کی طرف دھیان نہ کر کے سبق کو بہت تیزی سے پڑھنا شروع کر دیا۔ صبح سے لے کر دوپہر تک پڑھتا ہی چلا گیا، مگر وہ چپ ہی بیٹھے رہے۔ جب ظہر کی اذان کی آواز آئی تو اتنا فرمایا کہ جماعت مشکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ملے گی۔ سوائے اس کے انہوں نے اس وقت تک کوئی کلام نہیں کیا۔
میں نے کتاب کو بند کر دیا۔
عبداللہ حلوانی، ایک شخص، کے مکان پر یہ سبق ہوا کرتا تھا اور دن کا کھانا میرا اور شیخ صاحب کا اسی کے یہاں ہوتا تھا۔ میں وضو کر کے ظہر کی نماز کو چلا گیا۔ ظہر کے بعد مولوی رحمت اللہ صاحب کے خلوت خانہ میں جا پہنچا۔ انہوں نے فرمایا کہ آج تمہارا اپنے شیخ سے مباحثہ ہوا؟ میں نے عرض کیا کہ تلمیذ اور استاد کا کوئی مباحثہ نہیں ہوسکتا۔ میں طالب علم آدمی ہوں، میرا مباحثہ ہی کیا۔ ہمارے شیخ تو بڑے آدمی ہیں۔ ہاں یوں طالب علم اساتذہ سے کچھ پوچھا ہی کرتے ہیں۔ فرمانے لگے نہیں کوئی بڑا مسئلہ ہے۔ میں نے کہا کہ مسئلہ تو کوئی نہیں ایک جزوی بات تھی۔ مولوی صاحب کی طرز سے مجھ کو معلوم ہو گیا کہ ان کو ساری خبر پہنچ گئی ہے مگر میں حیران تھا کہ سوائے میرے اور شیخ کے وہاں اور کوئی نہ تھا خبر کیسے پہنچی۔ اتنے میں مولوی صاحب نے خود ہی فرمایا کہ تمہارے شیخ آئے تھے اور فرماتے تھے کہ بعض طالب علم بہت دلیر آ جاتے ہیں اور ان کے مشکلات کا خمیازہ ہمیں اٹھانا پڑتا ہے۔ اور پھر انہوں نے سا واقعہ ہم کو سنایا۔
میں جب سمجھ لیا کہ اب اخفاء کا کوئی موقع نہیں تو ان سے عرض کیا کہ یہ ایک جزوی مسئلہ ہے۔ اکیس کی صبح کو نہ بیٹھے بیس کی صبح کو بیٹھ گئے، اس طرح حدیثوں میں تطبیق ہو جاتی ہے۔
مولوی رحمت اللہ صاحب نے فرمایا کہ بات اجماع کے خلاف ہو جاتی ہے میں نے کہا کہ اس چھوٹی سی بات پر بھلا اجماع کیا ہوگا۔
یہ کہہ کر وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب خلوت خانہ سے نکل کر مسجد کے صحن میں پہنچ گئے میں نے عرض کیا حضرت! اس کوٹھے (بیت اللہ) کی طرف لوگ سجدہ کیوں کرتے ہیں۔
(مولوی رحمت اللہ نے) فرمایا: حضرت محمد ﷺ کا حکم ہے۔
میں نے کہا انبیاء کا اجماعی قبلہ تو بیت المقدس ہے اور اللہ تعالی نے تو آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل کتاب کی کتابوں سے بہت آگاہ فرمایا ہے، آپ ایک شخص کے فرمان پر اجماع انبیاء اسرئیل کو کیوں چھوڑتے ہیں۔ آپ نے تو اتنے بڑے اجماع کو چھوڑ دیا۔

میں نے اگر جزوی مسئلہ میں ایک حدیث کے معنی میں اختلاف کیا تو حرج کیا ہوا۔

(مولوی رحمت اللہ نے) فرمایا دل دھڑکتا ہے۔

میں نے کہا جس کا دل نہ دھڑکے وہ کیا کرے۔

(مولوی رحمت اللہ نے) پھر فرمایا کہ دل دھڑکتا ہے اور کھڑے ہو گئے۔

تب میں نے بہت دلیری سے ان کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ محقق اور اور عالم ہیں۔ ہر مسئلہ میں شخص واحد کا اتباع، اس کے متعلق آپ مجھے ارشاد کریں۔

(مولوی رحمت اللہ نے) فرمایا ہم تو امام ابوحنیفہؒ کے مقلد ہیں مگر ہر مسئلہ میں تو ہم فتویٰ نہیں دیتے۔

میں نے عرض کیا کہ حضور کے فرمانے سے تقلید شخصی کا مسئلہ تو حل ہو گیا۔

فرمایا تقلید کا مسئلہ بہت سہل اور بہت ہی مشکل ہے۔

میں نے عرض کیا کہ میں اس کلام کو نہیں سمجھا۔

(مولوی رحمت اللہ نے) فرمایا ہر جزوی مسئلہ میں ایک ہی شخص کی تقلید نہ کسی نے کی نہ کوئی کر سکتا ہے۔ اس سے تو ثابت ہوتا ہے کہ تقلید شخصی کوئی بڑی بات نہیں اور مسئلہ صاف ہو جاتا ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ ہم غدر میں ہندوستان سے بھاگے تھے تو پونہ کے قریب ایک گاؤں میں ٹھہرے۔ وہاں جمعہ کے دن ایک شخص وعظ کے لئے کھڑا ہوا، اور اس نے اس طرح شروع کیا کہ نہ میں پنپی (حنفی) کی مانوں نہ شاپھی (شافعی) کی۔ میں وہ کہوں حضرت نبی ﷺ نے فرمایا ہے۔ یہ کہہ کر اس نے مولوی خرم علی کی کتاب نصیحة المسلمین شروع کر دی۔ بیچ میں یہ بھی کہا کہ یہ بات مسکوت میں لکھی ہے ۔ جب وہ وعظ سے فارغ ہوئے تو معلوم ہوا کہ وہ مشکوۃ کو مسکوت کہہ رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔سو اس لئے تقلید کا مسئلہ مشکل ہے۔ کیونکہ وہ پہلا فتوی دیں تو جو لوگ مشکوۃ کو مسکوت کہتے ہیں وہ بھی مجتہد مطلق بن جاتے ہیں۔ بات تو بہت ہی سہل تھی۔ ہم علی العموم ان باتوں کے دشمن نہیں۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۷۲)

میں نے نسائی، ابوداؤد، ابن ماجہ ان (شیخ محمد خزرجی سے) پڑھ لیں۔ ان دنوں مولوی ابوالخیر دہلوی خلف الرشید حضرت محمد عمر نقشبندی مجددی مجھ سے درالمختار پڑھا کرتے تھے۔ کچھ مدت کے بعد حضرت شاہ عبدالغنی مجددی مدینہ سے مکہ تشریف لائے۔ شہر میں بڑی دھوم دھام مچی۔ میں بھی انکی خدمت میں حاضر ہوا.... میں نے ایک عرضی لکھی کہ میں پڑھنے کے واسطے اس وقت آپ کے ساتھ مدینہ جا سکتا ہوں؟ اس کاغذ کو پڑھ کر یہ حدیث مجھے سنائی المستشار مؤتمن پھر فرمایا تمام کتابوں سے فارغ ہو کر مدینہ آنا چاہیے۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۷۳)

مدینہ طیبہ کے جانے میں چونکہ میں نے حضرت شاہ عبدالغنی سے پہلے ہی مشورہ لیا تھا اس لئے میں (مدینہ میں) انہیں کی خدمت میں سب سے پہلے حاضر ہوا۔ انہوں نے ایک علیحدہ حجرہ رہنے کے واسطے مجھے عطا کیا۔ میں وہاں صرف رہتا تھا سبق کسی سے نہیں پڑھا کرتا تھا نہ شاہ صاحب سے.....

(مرقاۃ الیقین۔ص ۷۵)

شاہ عبدالغنی مجددیؒ نے بیعت سے قبل فرمایا:

تم کو اگر اصول اسلام سیکھنے ہیں تو کم سے کم چھ مہینے میرے پاس رہنا ہوگا۔ اور اگر فروع اسلام سیکھنے ہیں تو ایک برس رہنا ہوگا ... پھر آپ نے میری بیعت لی۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۷۶)

حکیم نور الدین صاحب بتاتے ہیں کہ شاہ عبدالغنی مجددی سے ایک دفعہ مذاہب کے متعلق دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا:

اشهر المذا هب مذهب ابی حنیفه ، واوسع المذاهب مذ هب مالك و اقوم المذا هب مذ هب الشا فعی و ا حو ط المذاهب مذهب احمد بن حنبل ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو میں نے نہایت ہی وسیع الخلق پایا اور کم کلامی میں تو مجھ کو تعجب بھی آتا تھا۔ وہاں آپ کے مکان پر روز ختم ہوتا تھا اور بعض مریدین انیس ہزار دفعہ لا الہ الا اللہ ہر روز پڑھتے تھے۔

ایک شخص نے شکایت کی کہ نور دین اتنی محنت نہیں کرتا۔ نیز امام کے پیچھے الحمد پڑھتا ہے اور رفع یدین کا قائل ہے۔ آپ نے فرمایا کہ آپ ایک ایسی چھری لائیں جو رفع یدین اور فاتحہ خلف الامام کے مسئلہ کو بخاری میں سے کاٹ سکے۔ اور انیس ہزار بار لا الہ الا اللہ پڑھنے کی کوئی سند ہے تو وہ نورالدین کو دکھلائی جائے اگر وہ صحیح ہوگی تو وہ مان لیگا اس پر ہمارے سب پیر بھائی بالکل خاموش ہو گئے۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۷۷)

میرے حجرہ کے ساتھ ایک اور حجرہ تھا اس میں مولوی نبی بخش نام چشتی جام پور کے رہنے والے رہتے تھے۔ ایک دفعہ ایک رکعت وتر کے معاملہ میں ان سے دوستانہ گفتگو تھی جس میں انہوں نے مجھ سے کہا کہ ایک رکعت وتر امام ابوحنیفہؒ کی تحقیقات کے خلاف ہے اور کوئی دلیل اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ امام کا فیصلہ کافی دلیل ہے کہ ایک رکعت کوئی نماز نہیں۔

کچھ دن کے بعد میں نے ان کو ایک کتاب نماز عاشقاں دکھائی جو ایک رکعت ہوتی ہے اور ایک ٹانگ پر کھڑے ہو کر پڑھی جاتی ہے۔

انہوں نے فرمایا کہ یہ نماز بہت ہی مجرب ہے۔

میں نے کہا کہ یہ امام صاحب کی اس ایک رکعت والی تحقیق کے خلاف ہے۔

تب انہوں نے امام صاحب کے حق میں بڑی گستاخی کے کلمات کہے۔

میں نے کہا کہ اس دن آپ اتنے مداح تھے یا اب ایسے گستاخ ہیں۔

تو کہنے لگے کہ وہ فقہاء کے مقابلہ میں ہیں اور یہ تو سلطان جی نے لکھا ہے۔ سلطان جی تو عرش پر پہنچنے والے ہیں انکے سامنے امام ابوحنیفہ وغیرہ ملّا لوگوں کی کیا حقیقت ہے۔ تب میں فیصلہ کیا کہ محبت اور تقلید بھی بڑی تکلیف میں ڈالنے والی چیز ہے۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۷۷۔۷۸)

حکیم نورالدین کے اساتذہ میں مولوی غلام قادر بھیروی بھی شامل ہیں جیسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نزھۃ الخواطر میں مولوی غلام قادر بھیرویؒ کے ترجمہ میں لکھا ہے:

مولانا غلام قادر بھیروی ۔ الشیخ العالم الفقیه : غلام قادر الحنفی البھیروی ، احد العلماء المشھورین ، لم یکن له نظیر فی پنجاب فی کثرة الدرس و الافادة ، قرأ علی المفتی صدر الدین الحنفی الدھلوی و علی غیره من العلماء ، ثم ولی الخطابة فی المسجد بیگم شاھی ببلدة لاھور ، فدرس و افاد بھا مدة عمره ، اخذ عنه الحکیم نور الدین البھیروی ، و المولوی غلام احمد الکوتی وخلق کثیر لا یحصون ۔ مات سنة ست و عشرین و ثلاث مأة و الف و له ثمانون سنه

(نزھة الخواطر ۔ جلد ۸)

اب ہم ۱۸۷۱ء کا ایک واقعہ تاریخ احمدیت سے نقل کرتے ہیں ۔ لکھا ہے کہ حکیم نوردین حجاز سے واپسی کے بعد براستہ بمبئی، لاہور آئے اور ایک:

شام کو چینیا نوالی مسجد میں گئے ۔ نماز کے لئے جب وضو کر رہے تھے تو میاں محمد علی برادر مولوی محمد حسین صاحب نے ناسخ ومنسوخ کے متعلق سوال کیا ۔ آپ نے فرمایا کہ کوئی ناسخ ومنسوخ نہیں ۔ جب مولوی محمد حسین صاحب کو اس کے متعلق اطلاع ہوئی تو وہ آپ کے پاس دوڑے ہوئے آئے ۔ آپ ناسخ ومنسوخ کے قائل نہیں ۔ آپ کی طرح ابو مسلم اصبہانی اور سید احمد خان صدر الصدور بھی قائل نہیں ۔ آپ نے جواب دیا کہ پھر تو ہم تین آدمی ہو گئے ۔ (تاریخ احمدیت ۔ ج ۴ ص ۶۷)

(یہ عجیب اتفاق ہے کہ اس واقعہ سے تین برس قبل حکیم نورالدین صاحب کے ہونے والے پیر ومرشد مرزا غلام احمد بھی مولانا محمد حسین سے بٹالہ میں مباحثہ کر چکے تھے جیسا کہ مرزا بشیر احمد، سیرۃ المہدی صفحہ ۲۳۷۔۲۳۸ جلد اول میں کہتے ہیں:

مرزا غلام احمد براہین احمدیہ حصہ چہارم میں صفحہ ۵۲۰ پر لکھتے ہیں ....مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کہ جو کسی زمانہ میں اس عاجز کے ہم مکتب بھی تھے، جب نئے نئے مولوی ہو کر بٹالہ میں آئے تو بٹالیوں کو ان کے خیالات گراں گزرے، تب ایک شخص نے مولوی صاحب سے کسی اختلافی مسئلہ میں بحث کیلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ناچیز کو بہت مجبور کیا ۔ چنانچہ اس کے کہنے کہانے پر یہ عاجز شام کے وقت اس شخص کے ہمراہ مولوی صاحب کے مکان پر گیا اور مولوی صاحب کو معہ ان کے والد صاحب کے مسجد میں پایا۔ پھر خلاصہ یہ کہ اس احقر نے مولویصاحب کی اس وقت کی تقریر کو سن کر معلوم کر لیا کہ ان کی تقریر میں کوئی ایسی زیادتی نہیں کہ قابل اعتراض ہواسلئے خاص اللہ کیلئے بحث کو ترک کیا گیا۔

نیز مرزابشیراحمد قادیانی کہتے ہیں:

ایک دفعہ قبل دعوی مسیحیت لوگوں نے حضرت مرزا کو محمد حسین بٹالوی کے مقابلہ میں بعض حنفی وہابی مسائل کی بحث کیلئے بلایا اور ایک بڑا مجمع لوگوں کا اس بحث کے سننے کیلئے جمع ہو گیا اور محمد حسین نے ایک تقریر کر کے لوگوں میں ایک جوش کی حالت پیدا کر دی اور وہ مرزا صاحب کا جواب سننے کیلئے ہمہ تن انتظار ہو گئے ۔مگر مرزا صاحب نے سامنے سے صرف اس قدر کہا کہ اس وقت کی تقریر میں جو کچھ مولوی صاحب نے بیان کیا ہے اس میں مجھے کوئی ایسی بات نظر نہیں آتی جو قابل اعتراض ہو،اسلئے میں اسکے جواب میں کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ میرا مقصد خواہ مخواہ بحث کرنا نہیں بلکہ تحقیق حق ہے ۔آپکے اس جواب نے جو مایوسی اور استہزاء کی لہر لوگوں کے اندر پیدا کی ہوگی وہ ظاہر ہے مگر آپ نے حق کے مقابل میں اپنی ذاتی شہرت و نام و نمود کی پرواہ نہیں کی ، اور ڈر گئے ، بھاگ گئے ، ذلیل ہو گئے ، کے طعن سنتے ہوئے وہاں سے اٹھ آئے۔ سیرۃ المہدی ۔ص ۹۱ جلد دوم)

حکیم صاحب بھیرہ میں

حجاز سے واپسی پر حکیم صاحب اپنے وطن بھیرہ میں رونق افروز ہوے ۔ یہ وسط ۱۸۷۱ء کا ذکر ہے ۔ جب آپ کی عمر تیس سال کے لگ بھگ ہو چکی تھی ۔ (حاشیہ میں مرتب تاریخ احمدیت نے بتایا ہے کہ حکیم نور دین ستمبر ۱۸۷۱ء سے قبل بھیرہ واپس آ چکے تھے اور اس سال حج ۳ مارچ ۱۸۷۱ء کو ہوا۔اور معلوم ہوتا ہے کہ بھیرہ آپ کی مراجعت جون جولائی ۱۸۷۱ء میں ہوئی)...ان دنوں اہلحدیث فرقہ حکومت انگریزی کی نگاہ میں بھی سخت معتوب تھا اور پنجاب میں حنفی علماء نے تو ہر جگہ اہل حدیثوں کی مخالفت میں اکھاڑے قائم کر لئے تھے (حاشیہ از مرتب تاریخ احمدیت: مولوی نورالدین نے اپنی سوانح میں ایک دل چسپ واقعہ لکھا ہے ۔جس سے پتہ چلتا ہے کہ مقلدوں کی مخالفت سے اہل حدیث کس درجہ سہمے ہوئے تھے واقعہ یہ ہے کہ آپ کے ننھیال میں ایک نوعمر کٹر وہابی مولوی تھا جو اہل حدیث کی کتاب زینت الاسلام کا ٹائٹل پیج پھاڑ کر اس کی بجائے ایک دوسری کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دارالشفا کا سرورق چسپاں کر رکھا تھا) اور ان کی سخت تحقیر و تذلیل کی جاتی تھی۔ اس وقت تک یہ تحریک لاہور وزیر آباد جہلم سیالکوٹ وغیرہ شہروں میں زور پکڑ رہی تھی۔ جہاں علی الترتیب مولوی محمد حسین بٹالوی حافظ عبدالمنان وزیر آبادی۔ مولوی برہان الدین جہلمی اور میر ابراہیم سیالکوٹی ان خیالات کی ترویج و اشاعت میں مصروف تھے (۱۸۷۱ء میں حضرت مولانا ابراہیم میر تو شائد ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے۔ حافظ عبدالمنان وزیر آبادی شائد کسی جگہ ابتدائی درجہ کے طالب علم ہوں گے۔ تاہم اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ احمدیت والے کو تاریخ اہل حدیث پر کتنا عبور ہے۔ بہاء) لیکن اب جو بھیرہ کے مشہور حنفی خاندان میں یہ تحریک سرایت کرنے لگی تو حنفی (مقلد) علماء نے شہر بھر میں ایک آگ لگادی اور علماء پیر طبیب دکاندار عوام غرض کہ ہر طبقہ کے لوگ آپ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے۔

(تاریخ احمدیت۔ ج ۴۔ص ۶۸۔۶۹)

حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں کہ حجاز سے واپسی پر بھیرہ میں:

میرے ملنے کو شہر کے بہت سے ہندو مسلمان جمع ہوئے تو اسی جلسہ میں ایک مولوی صاحب نے یہ بھی ذکر کیا کہ بخاری ایک کتاب ہزار سال سے گمنامی کے کونے میں پڑی ہوئی تھی دلی کے ایک شخص نے جس کا نام اسماعیل تھا اس کتاب کو شائع کیا۔ یہ خطرناک کلمہ ایسا تھا جس سے میرے کان آشنا نہ تھے اور میں نے اس قسم کا کلمہ کسی خارجی یا شیعہ سے بھی نہیں سنا تھا چہ جائے کہ ایک حنفی مذہب کے ممتاز عالم کے منہ سے نکلا۔ مجھے تعجب ہوا پھر میرے دل میں غیظ و غضب پیدا ہوا۔ وہ پہلا ہی دن تھا کہ میں اپنے وطن میں پہنچا تھا بہت کچھ نشیب و فراز دل میں پیدا ہوئے آخر میں نے اتنی سے بات سے تو رکنا مناسب نہ سمجھا کہ میں نے کہا کہ میں تو ابھی طالب علمی سے آیا ہوں نہ میرا مطالعہ نہ میری وسعت نظر۔ نہ مجھے تجربہ لیکن بخاری کی ساٹھ شروح کے نام اس وقت مجھے یاد ہیں اگر ایک شرح کو سولہ برس کے قریب قریب ختم کرلیا جائے تو کچھ زیادہ مدت نہیں معلوم ہوتی تو اس ہزار برس میں ہر روز بخاری کی شرح لکھی گئی ہے اور شروح شافعی مذہب کی بھی ہیں حنفیوں کی بھی مالکیوں اور حنابلہ کی بھی۔ میں نے خود بخاری کو ایک بڑے حنفی مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المذہب مولوی عبدالقیوم بھوپالی سے پڑھا ہے پھر شاہ عبدالغنی سے بھی۔ ان دونوں کی صحبت میں میں نے کبھی ایسے لفظ نہیں سنے۔ یہ میرا فقرہ اس مولوی صاحب کے قلب پر بجلی کا کام کر گیا۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۸۵۔۸۶)

(نیز حکیم صاحب فرماتے ہیں): ایک دن (بھیرہ میں) میں اپنی مسجد میں مشکوۃ پڑھا رہا تھا اس میں یہ حدیث آئی کہ جو کوئی اذان کی آواز سنے وہ اذان کے الفاظ کہے اور بعد اس اللهم رب هذه الدعوة التامة آخر تک پڑھے حلت له شفاعتی۔

اس حدیث کے بیان کو ایک شخص عبدالعزیز نام پشاوری جس کو عزیز بھی کہتے تھے سن کر مجھ سے کہنے لگا کہ آپ یہ دعا لکھ دیں۔ اس وقت میرے پاس اتفاق سے انگریزی لکھنے کا لوہے کا قلم تھا جو بہت ہی باریک تھا۔ اسی سے میں نے وہ دعا لکھ دی۔ وہ چونکہ ضعیف العمر اور نظر کا کمزور تھا اس نے پڑھنے کی کوشش کی مگر اس کی کم نظری نے روک دیا۔ وہ پرچہ لے کر ایک مشہور کاتب محمد دین کے پاس پہنچا کہ یہ دعا آپ بہت موٹے حروف میں خوش قلم لکھ دیں۔ کاتب صاحب نے تو آ گا پیچھا ہی نہ دیکھا کہ یہ دعا تو شفاعت کے لئے ہے وہ اس کاغذ کو لے کر بخاری کے دشمن مولوی صاحب کی خدمت میں پہنچے اور کہا کہ اس شخص کے قلم سے وارزقنا شفاعته کا لفظ ارادۃً چھوٹ گیا ہے۔ مولوی صاحب کے اس پہلے غضب پر میرا یہ لکھا ہوا کاغذ اور بھی خطرناک کام کر گیا اور اب وہ میرے مقابلہ کے لئے بالکل تیار ہو گئے۔

وہ ابھی کچھ منصوبوں میں ہی تھے کہ ایک روز صبح کے وقت ایک سید صاحب اور ان کے ساتھ ایک متولی صاحب دونوں میرے پاس آئے اور شاہ صاحب نے مجھ سے کہا کہ میرے سسرال میں ایک جماعت ہے جو نمازوں میں رکوع اور قومہ میں رفع یدین کرتے ہیں آپ کا فتوی ان لوگوں کی نسبت کیا ہے۔ کہ ان سے کیا معاملہ کیا جائے کیونکہ وہاں جھگڑے میں آپ کو منصف مقرر کیا گیا ہے۔ میں نے اس وقت کمزوری سے کام لیا اور ان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ پہلے پتہ لگا یا جائے اور ان رفع یدین کرنے والوں سے پوچھا جائے کہ وہ شیعہ ہیں یا سنی؟ اور سنیوں میں وہ شافعی ہیں یا حنبلی۔ اگر اس قسم کے لوگ ہوں تو ان کے مذہب میں رفع یدین ثابت ہے۔ ہاں اگر وہ حنفی مذہب کے مقلد ہیں تو پھر ان کے متعلق ان کے مناسب فتوی دیا جا سکتا ہے۔ سید نے اس فتوے کو بہت پسند کیا اور دونوں واپس چلے گئے۔ قدرت ہی کے تماشے ہیں جب وہ دونوں صاحب مسجد کی سیڑھیوں سے نیچے اتر گئے تو وہ مولوی صاحب جو بخاری پر ناراض اور ادعائے شفاعت پر گھبرائے ہوئے تھے پاس سے گذرے اور انہوں نے شاہ صاحب سے پوچھا آپ یہاں کس طرح آئے تھے۔ شاہ صاحب نے کہا کہ میں نے ایک سوال کیا تھا مگر بہت ہی معقول جواب دیا ہے۔ شاہ صاحب سے سن کر مولوی صاحب نے ان کو بتاکید فرمایا کہ میں یہاں کھڑا ہوں آپ اس سے یہ اور دریافت کر آئیں کہ آپ کے نزدیک رفع یدین کا کیا حکم ہے۔ وہ شاہ صاحب جب واپس تشریف لائے اور میں نے ان کو دیکھا تو اپنی کمزوری پر بہت ہی افسوس کیا۔ خیر انہوں نے جیسا کہ ان کو مولوی صاحب نے سمجھایا تھا اسی طرح کھڑے کھڑے ہی مجھ سے دریافت کیا۔ میں تو پہلے ہی اپنی حالت پر افسوس کر رہا تھا، میں نے ان سے کہہ دیا کہ میرے نزدیک رفع یدین جائز ہے۔ اس پر انہوں نے کہا کہ اگر آپ کا خیال ہے تو آپ کا اس ملک میں یا کم سے کم اس شہر میں رہنا محال ہوگا میں نے ان کو جیسا کہ میں تیار ہو ہی چکا تھا، کہا یہ خدائے تعالی کے کام ہیں ان میں بندوں کا کوئی دخل نہیں۔ پہلے دن کی گفتگو، وہ دعا، شاہ صاحب کا یہ سوال، ان تینوں چیزوں نے مل کر اپنا ایک عجیب کیمیاوی اثر دکھلایا۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۸۶۔۸۷)

(حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں) عجائبات مباحثہ ایک مباحثہ میں نے اپنے ملک میں یہ دیکھا کہ میں ایک گاؤں میں مباحثہ کے لئے بلایا گیا۔ مقام مباحثہ میں جب میں پہنچا تو ایک بڑا میدان دیکھا کہ اس میں بہت سی چار پائیاں بچھی ہوئی ہیں اور چار پائیوں پر ایک ایک کتاب علیحدہ علیحدہ کر کے برابر برابر پھیلی ہوئی ہیں۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی ان میں سے بعض کو دور سے رکھے ہوئے دیکھا۔ کتابیں اس قدر فراہم کی گئی تھیں کہ انہوں نے وہ بہت بڑا وسیع میدان پر کر دیا تھا۔ میں نے مہتمم مباحثہ سے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے؟ معلوم ہوا کہ یہ تمام کتابیں رفع یدین والی حدیث کی تردید میں ہیں ۔ مجھ کو بہت تعجب ہوا کہ اس حدیث کی تردید تو چند محدثین اور چند فقہاء کے اقوال سے بھی یہ لوگ کر سکتے تھے اس قدر وسیع کتب خانہ، پھر کتابوں کا ایک ایک کر کے پھیلا کر رکھنے سے کیا فائدہ؟

میں اول اس کمرہ میں گیا جہاں مباحثہ تجویز ہوا تھا میں نے مولوی صاحب سے عرض کیا کہ یہ کتابوں کا کیا کارخانہ ہے۔ پھر اللہ تعالی نے میرے دل میں ایک سہل بات ڈالی اور اسکی محرک معمولات مظہری نام ایک کتاب ہوگئی جو اس وقت میرے کوٹ اور کرتہ کے درمیان رکھی تھی۔

میں نے کھڑے ہی کھڑے مولوی صاحب سے پوچھا کہ اگر معمولات مظہری میں جو آپ کے پیروں کے پیر کے ملفوظات ہیں کوئی اس قسم کا فیصلہ نکل آئے جو فرض کرو ان کتابوں کے خلاف ہے تو کیا آپ اپنے پیر کو چھوڑ دیں گے؟

باعث مباحثہ بھی کھڑا ہی تھا میں بھی کھڑا تھا اور وہ بزرگ بیٹھے تھے۔ انہوں نے فرمایا وہ ہمارا طریقت کا پیر ہے شریعت کا پیر نہیں۔

میں نے کہا کیا وہ شرعی امور کے مخالف ہو کر بھی آپ کے طریقت کے پیر رہ سکتے ہیں؟

انہوں نے فرمایا۔ ہاں۔

باعث مباحثہ جو ایک بڑا ہشیار دنیادار آدمی تھا وہ تاڑ گیا اور اس نے آہستہ سے مجھ سے کہا کہ میں تو حقیقت کو پہنچ گیا۔ یہ لوگ تو آپ سے کبھی بھی مباحثہ نہیں کر سکتے۔

مجھ کو تو کسی کاوش کی ضرورت نہ تھی، میں وہاں سے گھوڑے پر سوا ہو کر اس ارادے سے کہ اپنے گھر چلا جاؤں، اس گاؤں سے باہر نکلا لیکن ایک آدمی نہایت تیزی سے دوڑتا ہوا میرے پاس پہنچا اور اس نے آتے ہی میرے گھوڑے کی باک پکڑ لی اور کہا کہ یہ ڈھول کی آواز نہیں سنتے؟ میں نے کہا میں تو ڈھول کی آواز پہچانتا نہیں۔ اس نے کہا یہ فلاں دنیادار نے اس خوشی کا ڈھول بجوایا ہے کہ آپ ہار گئے۔ مجھ کو بڑا تعجب ہوا اور میں گھوڑے کو سرپٹ دوڑا کر اپنے آپ کو پھر اسی مقام پر پہنچایا۔ اب اس دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دار کو بھی ہوش آیا۔ میں نے اس سے کہا کہ تم نے مجھ سے کہا تھا کہ حقیقت معلوم ہوگئی یہ لوگ مباحثہ نہیں کر سکتے اور اب سنا کہ یہ فتح کا ڈھول بجوایا ہے۔ یہ سن کر اس نے ڈھول بجانے والے کو بڑی فحش گالی دے کر نیچے اتارا۔ میں نے اس دنیادار کو دھمکی دی کہ اگر اس طرح آدمی فتح یاب ہوسکتا ہے تو تمہارے مخالف تم کو جان سے مار ڈالنے پر تیار ہو سکتے ہیں۔ تم نے سوچا سمجھا نہیں اور غور سے کام نہیں لیا۔ تحریری اور تقریری مباحثہ کرا لو اور ان شرارتوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھو۔ پھر وہاں سے میں ایک بڑے پرامن مکان میں چلا گیا۔

تھوڑے سے تحریری مناظرہ کے بعد کتابوں والے مولوی صاحب نے مناظرہ روک دیا۔ میں انکو جانتا تھا کہ وہ مناظروں سے دور رہنے والے آدمی تھے۔ میں ان کو بہت شریف الطبع اور نیک طبیعت خیال کرتا تھا لیکن ان کے اس لفظ پر مجھ کو اس وقت تک تعجب ہے کہ انہوں نے میرے سامنے یہ کہا کہ اس ملک میں کوئی مذہبی مباحثہ کبھی نہیں ہوتا تھا۔ اس گاؤں کے مولوی نے تفرقہ ڈال دیا ہے اور جو مفرق الجماعت ہوتے ہیں وہ ملعون ہوتے علیه لعنة الله و الملا ئكة و الناس اجمعين۔ اس لفظ سے میں کانپ گیا اور معلوم ہوا کہ شریف الطبع انسان بھی جوش میں آکر حد سے نکل جاتا ہے۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۹۱۔۹۲)

حکیم صاحب بتاتے ہیں کہ ان دنوں مجھ کو ایک بیوہ کا پتہ لگا کہ جس کو مختلف اسباب سے میں پسند کرتا تھا۔ میں نے اس کے یہاں نکاح کی تحریک کی وہ عورت تو راضی ہوگئی مگر ملک کا رواج جو بیواؤں کے نکاح کا نہیں ہے اس کے متعلق اس نے عذر کیا اور پھر یہ بھی کہا کہ آپ نکاح کر لیں۔ کچھ دنوں کے بعد میرے والی راضی ہو جائیں گے۔ میں نے والیوں کو اس خیال پر کہ وہ بیوہ کے نکاح کو روکتے ہیں معزول سمجھا اور اس نکاح میں جرئت کر لی۔...قبل اس کے وہ ہمارے گھر میں آئے....تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ نکاح سنت کے خلاف واقع ہوا ہے۔ تب میں نے ایک خط میاں نذیر حسین دہلوی اور ایک خط شیخ محمد حسین بٹالوی کو لکھا اور اس میں لکھ دیا کہ وہ بیوہ بالغ ہے ولی مانع ہے۔ یہ تو اب مجھ کو یاد نہیں کہ ان دونوں میں سے کس کا خط آیا تھا جس میں لکھا تھا کہ ایسے ولی معزول ہو جاتے ہیں اور ایسی بیوہ اپنے اختیار سے نکاح کر سکتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ حدیث لا نکاح الا بولی میں کلام ہے۔ میرے تو مطلب کے مطابق تھا میں بڑا خوش ہوکر اٹھا کہ اب اس کو گھر میں بلالوں۔ بیٹھک کے پھاٹک پر پہنچا تو ایک شخص ایک حدیث کی کتاب لایا اور کہا کہ یہ حدیث سمجھا دو الاثم ما حاك فی صدرك و لو افتاك المفتو ن۔ اس کے دیکھتے ہی میرا بدن بالکل سن ہو گیا اور میں نے کہا کہ تم لے جاؤ پھر بتا دیں گے۔ میں نے یہ سمجھا کہ خدا تعالی نے مجھ کو آگاہ کیا ہے کہ ان مفتیوں کے فتووں کی طرف توجہ نہ کرو ... یہ بھیرہ چھوڑنے اور کشمیر کی ملازمت کی تحریک ہے۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۱۰۵۔۱۰۶)

(۹ نومبر ۱۹۱۲ء کو نورالدین نے فرمایا) میری جوانی کی عمر کا ذکر ہے ایک مقدمہ تھا۔ فریقین نے مجھ کو منصف قرار دیا۔ میں حالات سے واقف نہ تھا۔ ایک کمشنر ولایت سے نیا نیا آیا تھا۔ اس کے سامنے میں گیا۔ اس نے کہا کہ ایک لڑکی نے دعوی ورثہ کا کیا ہے، آپ اس کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ میں نے قرآن شریف سے نکال کر آیت دکھا دی۔ اس نے کہا قرآن شریف کو تو سب مسلمان مانتے ہی ہیں؟ میں نے کہا ہاں۔ اس نے فیصلہ کر دیا۔ لڑکی کو حق دلا دیا اور فیصلہ میں لکھ دیا کہ رواج بھی ایسا ہی ہے۔ دوسرے فریق نے مجھ سے کہا کہ تم نے یہ کیا غضب کیا۔ میں نے کہا، تمہارے بزرگوں نے ایسا ہی کیا ہے (وہ سید تھے)۔ انہوں نے اپیل کیا مگر کچھ ہوا نہیں کیونکہ کمشنر نے رواج بھی لکھ دیا تھا۔

ایک اور واقعہ ہے کہ لوگ مجھ کو اس لئے برا جانتے تھے کہ میں امام کے پیچھے الحمد پڑھتا تھا۔ ملک فتح خان سے کسی نے کہا کہ تم نوردین سے کیوں ملتے ہو۔ اتفاق سے ان جیسے ایک رئیس نے عدالت میں عندا الاستفسار کہدیا تھا کہ ہم قرآن شریف کے اس حصہ کو جو حقوق وراثت کے متعلق یعنی بیٹیوں کو حق دلانے کے متعلق ہے نہیں مانتے۔ فتح خان نے ان سے کہا کہ نوردین الحمد پڑھتا ہے تم تو قرآن ہی کو نہیں مانتے

(مرقاۃ الیقین۔ص ۱۴۲۔۱۴۳)

۱۸۔ اگست ۱۹۰۸ء کو حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا:

ہمارے ننھیال میں ایک نوعمر مولوی آیا وہ بڑا اکٹا وہابی تھا۔ میں نے اس کے پاس ایک کتاب دیکھی تو پہلا ورق جس پر کتاب کا نام لکھا ہوتا ہے اس پر دارالشفا لکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا۔ جب میں نے اندر سے کتاب کو کھول کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ زینت الاسلام ہے۔ میں نے کہا کہ یہ کیا بات ہے؟ کہا کہ زینت الاسلام کو سب جانتے ہیں کہ وہابیوں کی کتاب ہے اس لئے اس کا سرورق پھاڑ کر دار الشفا کا سرورق چسپاں کر لیا ہے۔ مضمون سے بھلا کس کو خبر ہے۔ بس ہم تو اسی کتاب کو پڑھ کر سناتے اور اسی کا وعظ کرتے ہیں۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۱۷۹)

قبل قادیانیت حکیم صاحب کا مسلک

حکیم صاحب، شاہ عبدالغنی مجددی حنفی نقشبندی کو اپنا استاد اور پیر و مرشد قرار دیتے ہیں۔ اور اکبر شاہ نجیب آبادی نے حکیم صاحب کی زبانی لکھا ہے:

کتاب وسنت پر ہمارا عمل ہے اگر بتصریح وہاں نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک میں عمل کر لیتے ہیں اور اسی لئے ہی سفر میں گیارہ رکعت فرض اور حضر میں سترہ رکعت فرض اور تین وتر کے علاوہ بیس تراویح پڑھتے ہیں۔

(مرقاۃ الیقین۔ص ۲۵)۔

اور مولا ابوالقاسم رفیق دلاوری نے لکھا ہے:

حکیم نوردین نے حکیم علی حسن کے پاس رہ کر طب کی تکمیل کی۔ کچھ عرصہ مکہ معظّمہ میں مولانا رحمت اللہ مہاجر کی خدمت میں اور مدینہ میں مولانا شاہ عبد الغنی مجددی نقشبندی کے پاس رہے لیکن ایسے ایسے اکابر کی صحبت اٹھانے کے باوجود طبیعت آزادی کی طرف مائل تھی اس لئے حنفیت پر قائم نہ رہے۔ پہلے اہل حدیث بنے لیکن اس سے بھی جلد سیر ہو گئے۔ ان دنوں ہندوستان کی فضا نیچریت کے ہنگاموں سے گونج رہی تھی چاہا کہ اس گلشن آزادی کی بھی سیر کر دیکھیں۔ سرسید احمد خان کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا یہ مسلک پسند آگیا اور اسی کی صف میں جلوہ گری شروع کر دی حکیم نورالدین سرسید احمد خان کے بڑے راسخ الاعتقاد مرید تھے۔ جن دنوں مرزا غلام احمد سے حکیم نورالدین کی ملاقات ہوئی ان ایام میں حکیم صاحب پکے نیچری تھے۔

(رئیس قادیان جلد اول۔ص ۸۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی شیر علی قادیانی بیان کرتے تھے کہ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب نے کہیں لکھا ہے کہ میں دعا کیا کرتا تھا کہ خدا مجھے موسیٰ کی طرح ہارون عطا کرے۔ پھر جب مولوی (نورالدین) صاحب آئے تو میں نے دیکھتے ہی پہچان لیا کہ ھذا دعائی۔ (سیرۃ المہدی جلد اول ص ۹۰) (نورالدین تو مرزا قادیانی کے جانشین ہوئے، حالانکہ ہارون تو موسیٰ کی زندگی میں فوت ہو گئے تھے۔ موسیٰ کی طرح ہارون کی بات کا کیا مطلب ہوا؟ بہاء)

مولوی نورالدین بھیروی نے ۱۴ نومبر ۱۸۹۸ء کو فرمایا:

ابھی امام (مرزا قادیانی) صاحب بیعت نہ لیتے تھے ان دنوں میں ایک بار مجھ سے کہا کہ تم اشتہار دو کہ میں حنفی ہوں۔ میں نے اشتہار لکھ کر بھیج دیا جس کا یہ عنوان تھا کہ:

بے سجادہ رنگیں کن گرت پیر مغاں گوئد۔

لیکن پھر جب میں قادیان آیا تو آپ نے وہ اشتہار نکال کر دیا اور کہا کہ اس کو پھاڑ ڈالو۔ میں نے پھاڑ دیا۔ پھر فرمایا کہ حنفی کس کو کہتے ہیں؟

میں نے کہا میں تو نہیں جانتا۔

امام (مرزا قادیانی) صاحب نے فرمایا کہ امام ابوحنیفہ کیا کرتے تھے۔

میں نے کہا جہاں نص پاتے تھے عمل کرتے تھے اور جہاں نص نہ پاتے تھے اجتہاد کرتے تھے۔

فرمایا (مرزا قادیانی نے) کہ یہی مومن کا کام ہے اور یہی حنفی ہوتا ہے۔

(الحکم قادیان ۹ جون ۱۸۹۹ء ص ۱)

حکیم صاحب گھوڑے سے گر پڑے

چوہدری ظفر اللہ خان قادیانی بتاتے ہیں کہ:

خلیفۃ المسیح اول کو گھوڑے سے گرنے کا حادثہ پیش آیا جس سے آپ کی دائیں کنپٹی پر زخم ہو گیا جو بعد میں ناسور کی شکل اختیار کر گیا۔ اور حادثے کے صدمے سے فوری طور پر ان کی طبیعت بہت کمزور ہو گئی۔

(تحدیث نعمت۔ ص ۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین صاحب کے گھوڑ سے گر جانے کا واقعہ قادیانی اخبار بدر میں بایں الفاظ بیان ہوا:

جناب امیر المومنین علامہ نورالدین سلمہ رب العالمین جمعہ کے روز (۱۸) نومبر (۱۹۱۰ء) خان محمد علی خان صاحب کی کوٹھی سے واپس آتے ہوئے گھوڑی کے بدکنے کی وجہ سے الحکم پریس کے پاس نیچے آ رہے۔ ابرو کے اوپر ایک زخم آیا۔ ہڈی پر ضرب نہیں آئی۔ اور کچھ چوٹیں بھی لگیں مگر الحمد للہ خیریت گذری۔ بہت سال ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خواب میں دیکھا کہ مولوی نورالدین صاحب گھوڑی سے گر پڑے۔ جس سے آپ کی صداقت اور اس تعلق کا شدید پتہ چلتا ہے جو حضور کو مولوی صاحب موصوف سے تھا۔ آپ کی طبیعت رو بصحت ہے۔ حالات تشویش انگیز نہیں۔ احباب یہاں آنے کی تکلیف نہ کریں بلکہ گھر ہی میں صبر و سکون کے ساتھ دعا کریں (بدر۔ قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۱۰ء ص ۲)

یکم دسمبر ۱۹۱۰ء کے اخبار بدر قادیان کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے:

سیدنا امیر المومنین کو آہستہ آہستہ صحت ہو رہی ہے پہلے سے بہت آرام ہے انگور آ رہا ہے اس ہفتہ آپ کو بخار بھی ہو جاتا رہا جس سے ضعف بہت بڑھ گیا ہے ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب اور ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بڑی توجہ واخلاص کے ساتھ معالجہ کر رہے ہیں اور امید ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت بخشے گا احباب بہت دعا کریں۔

جن احباب نے آپ کی مزاج پرسی فرمائی ہے آپ نے ان کے ناموں کی فہرست سن کر فرمایا کہ ہماری طرف سے ان تمام دوستوں کا جن میں عظیم الشان انسان سید محمد احسن صاحب امروہی ہیں شکریہ ادا کر دیا جائے ہم انشاء اللہ اس کے بدلے میں اون کے لئے دعا فرمائیں گے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ بدر قادیان کی اس خبر سے:

حکیم صاحب کا مرزا صاحب سے جو روحانی تعلق تھا اوس کا اظہار ہو گیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرنے والی پیشگوئی صادق آئی۔ الحمد للہ

این کرامت ولی ماچہ عجب
گربہ شاشید وگفت باراں شد

لیکن سوال یہ ہے کہ جناب مسیح موعود نے یہ پیشگوئی کب اور کس تاریخ میں کی تھی اس کا پورا حوالہ مطلوب ہے، ہم اپنے ناظرین کو باور کراتے ہیں کہ قادیان میں جو ''الہام بافی'' کی مشین تھی یہ اوسی کی کارگاہ سے بنا ہوا الہام یا خواب ہے اس لئے ہم اس سوال کو حل کرانا چاہتے ہیں۔ کیا بدر وغیرہ اس کی تحقیق کرینگے (شاید) بہرحال ہم بھی حکیم صاحب کو زیست کی مبارک دیتے ہیں اور اون کی صحت کے لئے دعا کرتے ہیں کیوں کہ مرزا صاحب کے بعد تو الحکم پر بجلی گری تھی جو قریب قریب بند ہے حکیم صاحب کے بعد تمام قادیان پر بجلی گر کے ایسا کر جائے گی کہ کان لم تغن بالامس (گویا بسے ہی نہ تھے) اس لئے قادیانی مشن کی جو کچھ بھی اصلاح ہوسکتی ہے اسی بڑے میاں (حکیم صاحب) کے سامنے ہوسکتی ہے ان سے بعد تو وہ اودھم مچے گی کہ جوتیوں دال بٹنے والی مثال صادق ہوگی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۵۔ مورخہ مطابق ۲ دسمبر ۱۹۱۰ء ص: ۶-۷)

۸ دسمبر کے اخبار بدر قادیان میں مولانا امرتسریؒ کے جواب میں لکھا گیا:

آیة من آیات اللہ

میری روح وجد میں آجاتی ہے جب میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ساتھ اللہ تعالی کا وہی معاملہ ہے جو منعم علیہم گروہ سے رہا ہے اور اس کے مقابل میں ہمارے مکالفین وہی باتیں زبان پر لاتے ہیں اور وہی سلوک کرتے ہیں جو اس منعم علیھم گروہ کے مخالفین کرتے رہے۔

''حضرت امیر (حکیم نورالدین) گھوڑی پر سے گر پڑے اس پر اہلحدیث استہزا کرتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرے۔ کاش وہ غور کرتا کہ یہ ایک آیت ہے آیات اللہ سے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گھوڑے نہ خلیفة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسیح گھوڑیاں رکھتے اور نہ کوئی ایسی ضرورت بالعموم پیش آتی کہ آپ سواری پر جاویں۔ کئی سال قبل مامور من اللہ اپنا رؤیاء بیان کرتا ہے کہ

''حضرت مولوی نورالدین صاحب گھوڑے پر سے گر پڑے۔''

اور پھر خدا اسے ایسے وقت میں پورا کرتا ہے جب کہ آپ کو چوٹ آنا کسی معمولی انسان کا چوٹ آنا نہیں بلکہ چار لاکھ انسان کا قلب اس صدمہ کو محسوس کرر ہا ہے گویا علامہ فیضی نے یہ اشعار اسی شان میں کہے تھے

زخم پا لائے دیدہ است او را
چشم زخمے رسیدہ است او را
زاں با بروئے او رسیدہ شکست
کہ کمان بس خمیدہ است او را
میچکد خون ز تیغ مژگانش
کس بایں رنگ دیدہ است او را
گلشن جان بود کہ صد گل تر
پیش نرگس دمیدہ است او را
دل خوں گشتہء شہیدانست
خوں کہ بر رود دیدہ است او را
حال فیضی ببیں کزا بر ویت
تیغ در دل خلیدہ است او را

تو کیا یہ ایسا واقعہ تھا کہ اس پر کوئی الو تمسخر کرے ہرگز نہیں بلکہ ایمان کا تقاضا یہ تھا کہ گردن خدا تعالی کے حضور میں جھک جاتی مگر کیا کہا جاوے آخر خدا کا ارشاد بھی برحق ہے کہ بما کذبوا من قبل۔

''ذیل میں اس خواب کے گواہ بیان کئے جاتے ہیں اور غالبا یہ خواب چھپ بھی چکا ہے تلاش سے مل جائیگا اور نہ بھی ملے تو بھی اگر صحابہ کرام کا بیان نبی کریم ﷺ کے رؤیاء وکشوف والہامات کے بارے میں قابل تسلیم ہے اور ضروری ہے تو مسیح موعود کے خدّام کی گواہی بھی ماننی پڑیگی اور سلیم الفطرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانتے ہیں۔''

''ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیاء کہ

''مولوی نورالدین صاحب گھوڑے سے گر پڑے۔''

قبل اس واقعہ کے سنا اور اس پر مذاکرہ ہوتا رہا۔ میں نے تو جنوری ۱۹۰۹ء سے پہلے پہلے سنا تھا اور اس کے متعلق میرے دوستوں میں بہت گفتگو ہوتی رہی۔''

صدرالدین ۴؍دسمبر ۱۹۱۰ء صاحبزادہ محمود احمد صاحب، مفتی محمد صادق عفی عنہ ،عبدالرؤف کلرک مدرسہ، محمد اسمٰعیل مولوی فاضل، شیخ عبدالرحیم، غلام نبی، محمد اشرف عفی عنہ، نعمت اللہ خان بدایونی، غلام محمد فسٹ عربک ٹیچر، قاضی امیر حسین منظور محمد پیر۔'' (بدر قادیان ۸ دسمبر ۱۹۱۰ء ص ۲)

نیز بتایا گیا کہ:

حضرت خلیفۃ المسیح کی طبیعت بفضلہٖ تعالیٰ روبصحت ہے۔ زخم بھر چلا ہے بہت تھوڑا باقی ہے۔ بخار نہیں ہوتا۔ کھانسی بہت کم ہے۔ ضعف ہے، مگر بہ نسبت کم۔ کچھ غذا بھی نوش فرما لیتے ہیں احباب دعا کرنے کے ثواب میں شامل رہیں۔ (بدر قادیان ۸ دسمبر ۱۹۱۰ء ص ۷)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً فرماتے ہیں:

بدر قادیان نے لکھا تھا کہ خلیفہ قادیانی کا گھوڑے پر سے گر پڑنا بھی مسیح موعود (مرزا صاحب) کی ایک پیشگوئی کی تصدیق ہے کیوں کہ جناب ممدوح نے ایک خواب بیان کیا تھا کہ مولوی نورالدین گھوڑے پر سے گر پڑے اس کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۱۰ء میں سوال کیا گیا تھا کہ یہ خواب مرزا صاحب کا کہاں مرقوم یا مذکور ہے سوال چونکہ معقول تھا اس لئے معقول پسند بدر نے اس کے جواب کی طرف توجہ کی اور خوب کی۔ لکھتا ہے:

''حضرت امیر (حکیم نورالدین) گھوڑے سے گر پڑے اس پر اہلحدیث استہزا کرتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرے۔ کاش وہ غور کرتا کہ یہ ایک آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے آیات اللہ سے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گھوڑے نہ خلیفۃ المسیح گھوڑیاں رکھتے اور نہ کوئی ایسی ضرورت بالعموم پیش آتی کہ آپ سواری پر جاویں۔ کئی سال قبل مامور من اللہ اپنا رؤیاء بیان کرتا ہے کہ ''حضرت مولوی نورالدین صاحب گھوڑے پر سے گر پڑے۔''

(بدر ۸/دسمبر ۱۹۱۰ء)

چونکہ دنیا کا ہر ایک واقع آیۃ اللہ ہے اس لئے ہم مانتے ہیں کہ خلیفہ قادیانی کا گھوڑے پر سے گر پڑنا بھی آیۃ اللہ ہے، مگر سوال تو آیت مرزا سے تھا کہ اوس مرنیوالے نے کب خواب دیکھا۔ اس کا جواب دو۔

بہر حال اس تمہید کے بعد بدر لکھتا ہے:

''یہ ایک ایسا واقعہ تھا کہ اس پر کوئی اُلّو تمسخر کرے ہرگز نہیں بلکہ ایمان کا تقاضا یہ تھا۔ کہ گردن خدا تعالیٰ کے حضور میں جھک جاتی۔ مگر کیا کہا جاوے آخر خدا کا ارشاد بھی برحق ہے بما کذبوا من قبل۔''

بدر قادیان نے لکھا تھا کہ خلیفہ قادیانی کا گھوڑے پر سے گر پڑنا بھی مسیح موعود (مرزا صاحب) کی ایک پیشگوئی کی تصدیق ہے کیوں کہ جناب ممدوح نے ایک خواب بیان کیا تھا کہ مولوی نورالدین گھوڑے پر سے گر پڑے اس کے متعلق اہلحدیث مورخہ ۲ دسمبر ۱۹۱۰ء میں سوال کیا گیا تھا کہ یہ خواب مرزا صاحب کا کہاں مرقوم یا مذکور ہے سوال چونکہ معقول تھا اس لئے معقول پسند بدر نے اس کے جواب کی طرف توجہ کی اور خوب کی۔ لکھتا ہے:

''حضرت امیر (حکیم نورالدین) گھوڑے سے گر پڑے اس پر اہلحدیث استہزا کرتا ہے اور ضرور تھا کہ وہ ایسا کرے۔ کاش وہ غور کرتا کہ یہ ایک آیت ہے آیات اللہ سے نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں گھوڑے نہ خلیفۃ المسیح گھوڑیاں رکھتے اور نہ کوئی ایسی ضرورت بالعموم پیش آتی کہ آپ سواری پر جاویں۔ کئی سال قبل مامور من اللہ اپنا رؤیاء بیان کرتا ہے کہ ''حضرت مولوی نورالدین صاحب گھوڑے پر سے گر پڑے۔''

(بدر ۸/دسمبر)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: کسی امر واقع کے متعلق جو تمام قوم اور مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تعلق رکھتا ہو سوال کرنا تو اُلّو کا کام نہیں البتہ ایسے معقول سوال کے جواب نہ دینے سے آدمی اُلّو بنا کرتا ہے مگر آپ ایسے اُلّو نہیں کیوں کہ آپ نے سوال کا جواب دیا ہے جو ناظرین کی مزید واقفیت کے لئے درج ذیل ہے۔ بدر لکھتا ہے:

''ذیل میں اس خواب کے گواہ بیان کئے جاتے ہیں اور غالباً یہ خواب چھپ بھی چکا ہے تلاش سے مل جائیگا اور نہ بھی ملے تو بھی اگر صحابہ کرام کا بیان نبی کریم ﷺ کے رؤیاء وکشوف والہامات کے بارے میں قابل تسلیم ہے اور ضروری ہے تو مسیح موعود کے خدّام کی گواہی بھی ماننی پڑیگی اور سلیم الفطرت مانتے ہیں۔''

شیخ الاسلام امرتسریؒ لکھتے ہیں: یہ دعویٰ آپ کا کہ مرزا صاحب کے مرید بھی مثل اصحاب رسول اللہ ﷺ کے ہیں درحقیقت آپ کا اپنا اختراع نہیں بلکہ مرزا صاحب ہی کی جودت طبع کا نتیجہ ہے جو کہا کرتے تھے:

''جو میری جماعت میں داخل ہوگا وہ اصحاب رسول اللہ میں شامل ہوگا۔'' (خطبہ الہامیہ)

بہرحال ہمیں اس وقت اصحاب مرزا کی صداقت اور عدم صداقت سے بحث نہیں بلکہ مطلب سعدی دیگرست مگر وہ مطلب راویان کلام کے بعد عرض ہوگا بہرحال آپ کے راوی حسب ذیل شہادت دیتے ہیں:

''ہم لوگ اللہ تعالیٰ کو حاضر وناظر جان کر بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت مسیح موعود کا یہ رؤیاء کہ ''مولوی نورالدین صاحب گھوڑے سے گر پڑے۔'' قبل اس واقعہ کے سنا اور اس پر مذاکرہ ہوتا رہا۔ میں نے تو جنوری ۱۹۰۹ء سے پہلے پہلے سنا تھا اور اس کے متعلق میرے دوستوں میں بہت گفتگو ہوتی رہی۔''

صدرالدین ۴؍دسمبر ۱۹۱۰ء صاحبزادہ محمود احمد صاحب، مفتی محمد صادق عفی عنہ، عبدالرؤف کلرک مدرسہ، محمد اسمٰعیل مولوی فاضل، شیخ عبدالرحیم، غلام نبی، محمد اشرف عفی عنہ، نعمت اللہ خان بدایونی، غلام محمد فسٹ عربک ٹیچر، قاضی امیر حسین منظور محمد پیر۔''

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدرکی یہ سعی اورکوشش واقعی قابل داد ہے بہرحال اتنا تو معلوم ہوا کہ ایڈیٹر بدر نے ہمارامطالبہ معقول سمجھا اسی لئے اوس نے بغرض ثبوت یہ شہادت پیش کیں لیکن افسوس کہ اوسے معلوم نہیں کہ خطاب کس سے ہے اے جناب خطاب اہلحدیث سے ہے جو محدثین کے قواعد سے نہ صرف واقف بلکہ اُن کا پابند بھی ہے۔ سنئے یہ روایات بقاعدہ محدثین سب منقطع ہیں۔ (آپ منقطع کو کیا جانیں گے ،اپنے خلیفہ وقت سے دریافت کیجئے) کیوں کہ اس شہادت میں راویوں نے اپنے بتلانے والے کا نام نہیں بتایا اور یہ بات محدثین کے ہاں مبرہن اور مثبت ہے کہ سواء صحابہ کرام کے باقی لوگوں کی روایات منقطعہ اخبار مردود کی قسم سے ہیں۔

علاوہ اس کے ابھی ایک ضروری مرحلہ باقی ہے وہ ہے کہ مرزا صاحب نے عرصہ سے بلکہ شروع ہی سے یہ التزام کر رکھا تھا کہ

الہام اور خواب قلمبند کرلیا کرتے تھے جب سے اخبارات اور رسالجات قادیان سے نکلنے شروع ہوئے تھے تب سے تو کوئی الہام اور خواب بھی درج اخبارت ہونے سے نہ رہ سکتا تھا بلکہ مرزا صاحب کے جوتیوں کا غلام (یہ لقب ہمارا دیا ہوا نہیں بلکہ اڈیٹر بدر خود اس طرح لکھا کرتا تھا ''راقم حضرت کی جوتیوں کا غلام'' اہلحدیث) دریافت کرلیا کرتا تھا کہ حضور صفحہ خالی ہے کوئی خواب یا الہام ہو تو اطلاع بخشیں۔ جواب میں الہام ہوتا تو لکھا جاتا ورنہ نفی میں جواب ملتا۔ جہاں ایسا التزام ہو وہاں کیوں کر باور ہوسکتا ہے کہ کوئی الہام خصوصا ایسا الہام جو حکیم نورالدین جیسے مقرب سے متعلق ہو شائع نہوا ہو۔

صحابہ کبار بھی چونکہ قرآن شریف کو حفظ کے ساتھ ضبط تحریر میں بھی لاتے تھے اسی لئے جب قرآن مجید بسرکردگی زید بن ثابت ایک جگہ جمع کیا گیا تو زبانی روایت کے ساتھ تحریر بھی مانگی جاتی تھی ۔پس ہمارا تقاضا کرنا صحابہ کی روش پر ہے اور تمہارا انکار کرنا دال میں کالا ہے۔

علاوہ اس کے ہماری غرض اور بھی ہے جو ہم کھلے لفظوں میں بتلا دیتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے الہامات کے مصداق بسا اوقات خود بتلا دیا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ چنانچہ بعد زلزلہ عظیمہ کے ایک اور زلزلہ کے متعلق الہام ظاہر کیا تھا:

عفت الدیار محلھا ومقامھا (ایسا زلزلہ آئے گا کہ مکان رہیں گے نہ مکین)

......وسط فروری میں رات کو ایک معمولی سا زلزلہ آیا تو فوراً آنجناب نے اوسی کو اپنے الہام کا مصداق بتا دیا۔ جس سے ہمیں افسوس ہوا کہ اتنا بڑا زلزلہ عظیمہ کہ نہ مکان رہیگا نہ مکین۔ مگر واقعہ یہ ایک معمولی خفیف سی حرکت جو دراصل اس شعر کی مصداق کہ

ایں کرامت ولی ماچہ عجب۔ گربہ شاشید گفت باراں شد

ہاں ایک معنی سے موجب خوشی بھی تھا کہ ''رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت'' اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ گھوڑی پر سے گرنے کا الہام بھی ہم کو دکھادیا جائے تاکہ ہم اوس کے وجود کے بعد اس کی تشریح بھید یکھیں کہ اونٹ کس کروٹ بیٹھا تھا۔

کیا قادیانی مشن توجہ کرے گا؟ (شائد)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۸۔ نمبر ۸۔ ۲۳ر دسمبر ۱۹۱۰ء ص:۱-۲)

حکیم نورالدین صاحب گھوڑی سے گرنے کے اس واقعہ کے بعد کافی عرصہ صاحب فراش رہے۔ کچھ عرصہ تک تو اٹھ بیٹھ بھی نہ سکتے تھے۔ نہ سجدہ کر سکتے تھے۔ نہ بول سکتے تھے۔ چہرہ کا گوشت اپریشن سے ختم ہوکر رخسار کی ہڈی ننگی ہوگئی تھی۔ یوں شکل بھیانک ہوکر مرقع عبرت بن گئے تھے۔ قادیانی اخباروں میں ان کی صحت و علالت کے ہفتہ وار بلیٹن جاری ہوتے رہے۔ مثلاً

بدر ۵ جنوری ۱۹۱۱ء کے صفحہ ا پر لکھا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ اللہ تعالیٰ وایدہ الرحمٰن کی زیارت سے اکثر احباب جلسہ سالانہ پر مشرف ہو چکے ہیں ایام جلسہ پر زخموں کا روزانہ ڈریسنگ ہوتا رہا تھا اور اب پٹی بندھی ہوئی تھی اب زخم بالکل اچھے ہو گئے ہیں اور پٹی اتار دی گئی ہے البتہ ایام جلسہ میں کثرت ملاقات احباب اور ان کو پندو نصائح میں مصروف رہنے کے سبب کوفت بہت ہوگئی تھی۔ نیز دو دانت، جو بہت درد کرتے تھے، نکلوائے گئے۔ اگرچہ پہلے سے ہلتے تھے تاہم ان کے نکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لنے سے بھی تکلیف ہوگئی اور دو دن بخار رہا۔اب بفضلہٖ تعالیٰ بخار نہیں ہے اور دانتوں کا درد تو نکلوانے سے اچھا ہونا ہی تھا لیکن پیر اور منگل دو روز درد عصابہ رہا۔کسی وقت درمیان میں وقفہ ہو جاتا ہے اور کسی وقت پھر شروع ہو جاتا ہے..گذشتہ یوم الاحد کی رات کو حضرت (خلیفہ نور الدین) نے خواب میں دیکھا کہ مکان میں دو سانپ ہیں پہلے ایک مارا گیا اور پھر دوسرا بھی مارا گیا۔

بدر ۱۲ جنوری ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح سلمہ الرحمٰن: گذشتہ اخبار میں ہم خبر دے چکے ہیں کہ حضرت صاحب کے زخم اچھے ہو گئے ہیں مگر درد عصابہ کسی کسی وقت ہو جاتا ہے۔اس کے بعد جمعہ کے دن درد عصابہ زیادہ رہا۔ ہفتہ کے روز درد عصابہ کم تھا۔ایت وار کی شب کو عصابہ نہ تھا، مگر دو تین اسہال ہو جانے کے سبب بہت ضعف رہا۔ پیر کی شب خفیف عصابہ کسی کسی وقت ہوا، اور بعد نیم شب بیداری رہی۔منگل کے دن درد عصابہ بالکل نہ تھا اور بخار بھی نہیں تھا لیکن دو دانت جو چند روز ہوئے نکالے گئے تھے اس کے سبب سے رخسار مبارک پر کچھ سوجن ہوگئی تھی جواب تک تھی اور اس پر ڈاکٹر صاحبان ایسی دوائیاں لگاتے رہے جو کہ وہ اندر ہی اندر بیٹھ جائے مگر اب بعض اطباء کی رائے ہوئی کہ اس کے اندر کچھ مادہ ہے جس کے اخراج کی تدبیر ضروری ہے ...

ڈاکٹر صاحبان نے تشخیص کی ہے کہ سوجن کے اندر پیپ نہیں اور نہ چیرا دینے کی ضرورت ہے ۔ یہ درد کان کے نیچے گلٹی میں جوٹکور وغیرہ سے انشاء اللہ اچھا ہو جاوے درد بہت رہا اب بھی ہے۔

اخبار بدر ۱۹ جنوری ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

ایتوار کے روز ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب امرتسر سے تشریف لائے ۔چونکہ ان کی تشخیص کے مطابق (حکیم نورالدین کے) زخم میں مادہ تھا اس واسطے پیر کی صبح کو چیرا دے کر وہ مادہ انہوں نے خارج کر دیا... چہرے کا زخم اگرچہ گہرا ہے مگر امید ہے کہ انشاء اللہ جلد بھر جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدر ۲۶ جنوری ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

بدھ کے دن حضرت (حکیم نورالدین) صاحب کی طبیعت زیادہ تکلیف میں تھی۔ قرار پایا کہ کوئی ڈاکٹر انگریز بھی برائے مشورہ لاہور، امرتسر سے بلوایا جائے۔.. لاہور سے احباب سے مشورہ سے ڈاکٹر میجر ھرڈ صاحب کو ساتھ لائے جو کہ جمعرات کے دن دوپہر کو یہاں پہنچے اور قریب تین گھنٹہ کے حضرت صاحب کے پاس رہے۔ نبض دیکھی۔ تھرمامیٹر لگایا۔ پیشاب کا امتحان کیا۔ زخم کھول کر دیکھا۔ اپنے ہاتھ سے ڈریس کیا...

میجر صاحب نے حضرت (حکیم نورالدین) کے متعلق بہت تشفی ظاہر کی۔ فرمایا نبض بہت اچھی ہے..زخم کی حالت اچھی ہے تدریجاً بھر جائے۔

اوراسی صفحہ پر درج ہے کہ حکیم صاحب نے اپنی وصیت بھی لکھ دی اور اسے سربمہر کر دیا۔ اور اسی شمارے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم صاحب سجدہ نہیں کر سکتے، اور چھ ہفتہ سے ان کا درس قرآن بھی بند ہے۔

اخبار بدر ۲ فروری ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے:

(حکیم نورالدین کو) گزشتہ ہفتہ کوئی نئی تکلیف پیدا نہیں ہوئی۔ سردی لگنے کے سبب ایک دو روز سردرد رہا۔ اور گاہے گاہے رات کو بسبب بے خوابی کے بے چینی ہو جاتی ہے۔ زخم تیسرے حصہ سے زائد بھر گیا ہے۔ زخم کا اپریشن رخسار کی ہڈی تک تھا اور ہڈی ننگی ہوگئی تھی جس سے بعض ڈاکٹر صاحبان نے خوف ظاہر کیا تھا کہ شائد ہڈی پر گوشت نہ چڑھے۔ لیکن اللہ تعالی کے فضل سے ہڈی کا بہت سا حصہ گوشت سے ڈھک گیا ہے اور خطرہ جاتا رہا۔ ہنوز نماز لیٹے ہوئے پڑھتے ہیں بہت آہستگی سے بول سکتے ہیں..

اخبار بدر ۹ فروری ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح (حکیم نورالدین) کی طبیعت اس ہفتہ میں بفضلہٖ تعالی بہت کچھ روبہ صحت رہی ہے۔ زخم نصف کے قریب بھر گیا ہے۔ ہڈی کا صرف ایک چھوٹا سا کنارہ برہنہ رہ گیا ہے باقی سب پر انگور آ گیا ہے۔ ضعف ہے مگر بحمد اللہ روز بروز طاقت آ رہی ہے۔ صرف کچھ بے خوابی کی شکایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔کبھی کبھی سر میں خفیف سا درد ہو جا تا ہے۔کل سے دائیں پاؤں کے تلوے میں جلن ہوتی ہے.... تین روز سے حضرت تکیہ کے سہارے بیٹھ کر عشاء کی نماز ادا فرماتے ہیں۔

اخبار بدر ۲۳ فروری ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

(حکیم نورالدین کا) زخم صرف ایک ثلث باقی رہ گیا ہے ہڈی کا ایک سرا برہنہ ہے باقی سب پر انگور آ چکا ہے آج رات کو بہ سبب سوءِ ہضم کے کچھ تکلیف ہو گئی تھی ..طاقت بتدریج بحال ہو رہی ہے اب حضرت خود کھڑے ہو جاتے ہیں اور کسی آدمی کے سہارے سے خود اندر سے باہر اور باہر سے اندر تشریف لے جاتے ہیں۔

اخبار بدر ۲ مارچ ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

(حکیم نورالدین صاحب کی حالت) روبصحت ہے۔زخم ایک چوتھائی کے قریب رہ گیا ہے۔پرسوں ایک باریک ہڈی زخم میں سے نکل گئی۔اب کوئی ہڈی برہنہ زخم نظر نہیں آتی۔طاقت اللہ کے فضل سے آرہی ہے۔

اخبار بدر ۹ مارچ ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

(حکیم نورالدین صاحب کی) طبیعت اللہ کے فضل سے روبصحت ہے زخم تھوڑا سا باقی رہ گیا باقی سب بھر آیا ہے۔رات کو پیشاب زیادہ آتا ہے جس سے قدرے بے خوابی ہو جاتی ہے اور کچھ ضعف ہو جاتا ہے۔

اخبار بدر ۱۶ مارچ ۱۹۱۱ء میں ہے:

حضرت (حکیم نورالدین) صاحب کی طبیعت روبصحت ہے۔دو روز سے پیشاب کی کثرت میں تخفیف ہے۔زخم کا منہ کسی قدر تنگ ہو گیا تھا اس لئے قدرے کھول دیا گیا ہے۔احباب دعا فرماویں۔

اخبار بدر ۲۳ مارچ ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

بہ نسبت سابق (حکیم نورالدین کے) زخم کی حالت بہت اچھی ہے۔مگر کل سے خفیف حرارت بخار محسوس ہوتی ہے جو باعث نزلہ زکام کا ہے۔

اخبار بدر ۶۔اپریل ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حکیم نورالدین کی) طبیعت بہت اچھی ہے۔ضعف ہے، مگر قوت دن بدن بڑھ رہی ہے۔ اگلے دن ایک بیمار کو دیکھنے کے واسطے پہلی دفعہ کوچہ تک تشریف لائے تھے۔ شیخ تیمور کر درس بخاری شریف دیتے ہیں۔ خطوط ہنوز خود نہیں پڑھتے ،بلکہ سنائے جاتے ہیں ۔اور کتاب بھی مطالعہ نہیں فرماتے۔ ایک دن میں تین اسہال ہو کر ضعف ہو گیا تھا۔ ہاضمہ میں کمزوری رہی۔ آج (منگل) کو طبیعت بالکل صاف ہے۔

اخبار بدر ۱۳۔ اپریل ۱۹۱۱ ءک صفحہ اول پر لکھا ہے:

حضرت (نورالدین) کا زخم اب بہت اچھا ہے، بلکہ عنقریب بھرنے کو ہے۔ امید ہے کہ ہفتہ عشرہ تک زخم بالکل خشک ہو جائیگا۔ انشاء اللہ پرسوں بباعث سوء ہضم کے چند اسہال ہو کر طبیعت ضعیف ہو گئی تھی مگر اب آرام ہے

اخبار بدر ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

خوش خبری متعلق صحت حضرت خلیفۃ المسیح :

(حکیم نورالدین کی صحت) بہت اچھی ہے۔ پہلی بار اس ہفتہ میں آہستہ آہستہ چل کر اپنے مطب تک تشریف لائے اور وہاں تھوڑی دیر تک بیٹھے رہے ...

قادیان میں ہنوز پلیگ چلی جاتی ہے گو بہت زور نہیں

اخبار بدر ۲۷۔ اپریل ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

حضرت (حکیم نورالدین) صاحب کی قوت بدنی میں روز افزوں ترقی ہو رہی ہے۔ گذشتہ ۲۱ ۔اپریل کے دن پالکی میں بیٹھ کر حضرت نواب (محمد علی) صاحب کی کوٹھی پر تشریف لے گئے اور دن بھر وہاں رہے۔

اخبار بدر ۱۱ مئی ۱۹۱۱ء کے صفحہ اول پر لکھا ہے:

حضرت (حکیم نورالدین) کی طبیعت الحمدللہ اچھی ہے اس ہفتہ میں ایک دن بہت تیز بخار ہو گیا تھا پرسوں دست آ گئے تھے جو کل تک جاری رہے ان سے ضعف ہو گیا ہے احباب دعا فرماویں

اخبار الحکم ۲۸۔ اکتوبر ۷ نومبر ۱۹۱۱ء کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح کی عام صحت اچھی ہے زخم برنگ ناسور تھوڑا سا باقی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ہفتہ آپ نے ایک دانت نکلوایا جس کے سبب سے بہت سا خون نکل گیا اس کی وجہ سے ایک رات دن ضعف شدید رہا بخار بھی ہو گیا۔

اخبار بدر ۱۵ فروری ۱۹۱۲ء کے صفحہ نمبر ۲ پر لکھا ہے:

اللہ تعالی کے فضل و کرم سے حضرت خلیفۃ المسیح (حکیم نورالدین) بخیریت ہیں ۔ناسور کی حالت بدستور ہے۔..

حکیم محمد عمر صاحب نے ہمیں توجہ دلائی ہے کہ ہم اخبار کے ذریعہ ناظرین کو اس امر سے باخبر کر دیں کہ حضرت خلیفۃ المسیح کے ساتھ ملاقات کرنے کے واسطے ہاتھ اور بازو کو جھٹکا نہ دیا کریں اس سے حضرت کو تکلیف ہوتی ہے۔ انگریزی شیک ہینڈ کی یہاں ضرورت نہیں باادب مصافحہ کرنا چاہیے۔

اخبار الحکم ۱۸۔نومبر ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح کے روز و شب اپنی درماندہ قوم کی بھلائی میں صرف ہو رہے ہیں ۔ ۱۸ نومبر ۱۹۱۲ء کی شام نے حضرت خلیفۃ المسیح کے گھوڑی سے گر نے کے واقعہ کو یاد دلایا آپ درس قرآن دے رہے تھے اور حسب معمول بعد دعا گھر آنے لگے کہ سخت چکر آیا اور غش آ گیا ایسا غش کہ حضرت خلیفۃ المسیح کو میں نے کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا، آ کر اللہ تعالی نے اپنا فضل کیا دوسرے ہی دن وہ سب سلسلہ درس تدریس کا شروع ہو گیا۔

مرض الموت: جب آپ گھوڑی سے گرے اور زخموں میں پیپ پڑ جانے کے سبب آپریشن ہوا آپ کی صحت بہت کمزور ہو گئی تھی۔ خلاف عادت سردیوں میں جرابیں پہننی شروع کیں، اور ہاتھ میں لمبا عصا لے کر اس پر ٹیک لگا کر چلنے لگے۔ بالخصوص سیڑھیوں پر چڑھنے سے تکلیف ہوتی تھی ۔..

آخری مرض جس میں آپ کی وفات ہوئی اس کے متعلق ڈاکٹروں کی رائے یہ ہے کہ آپ کو مرض ٹیوبرکلوسس یعنی دق ہو گیا تھا۔ بخار رہتا تھا اور تھوڑی تھوڑی کھانسی بھی تھی۔ نواب محمد علی خان آپ کو اپنی کوٹھی پر لے گئے تھے اور آخر دم تک انہوں نے تیمارداری اور خدمت گذاری کا حق ادا کیا اور وہیں آپ کی وفات جمعہ کے دن ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہوئی (ص ۳۰۸ مرقاۃ الیقین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین اور مولوی ظفر علی خان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حکیم نورالدین گھوڑے سے گرے اور نقاش کی پیش گوئی پوری ہوئی

حکیم نورالدین صاحب ۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء کو گھوڑے پر سے گر پڑے جس سے ان کو آنکھ کے پاس سخت زخم پہنچا جس کا اقرار آپ کا خادم بدر ان الفاظ میں کر چکا ہے:

جناب امیر المومنین علامہ نورالدین جمعہ کے روز (۱۸ نومبر ۱۹۱۰ء) خان محمد علی خان صاحب کی کوٹھی سے واپس آتے ہوئے گھوڑی بدکنے سے الحکم پریس کے پاس نیچے آ رہے ابرو کے اوپر ایک زخم آیا ہڈی پر ضرب نہیں آئی اور کچھ چوٹیں بھی لگیں۔ (بدر ۲۴ نومبر ۱۹۱۰ء)

مرزا جی کے مرید دعوی کرتے ہیں کہ حکیم صاحب کے اس گرنے کی پیش گوئی مرزا جی نے کی تھی مگر یہ دعوی ان کا بالکل جھوٹ ہے کیونکہ وہ اس کا کوئی تحریری ثبوت پیش نہیں کر سکے۔

اب ہم بتلاتے ہیں کہ حکیم جی، مرزا جی کی پیش گوئی سے نہیں بلکہ نقاش (ان دنوں مولانا ظفر علی خان، نقاش کے قلمی نام سے لکھا کرتے تھے) کی پیش گوئی کی وجہ سے گرے ہیں۔ وہ پیش گوئی نقاش نے اپنے اس مضمون میں کی تھی جو اہل حدیث میں، نزول مسیح قادیانی یکم اپریل ۱۹۱۰ء، کے عنوان سے ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا تھا جس میں ظاہر کیا گیا تھا کہ

حکیم الامت تاریخ بالا میں غبارہ سے گریں گے اور ان کو ایسی چوٹ لگے گی کہ ان کی آنکھ زخمی ہو جائے گی۔ چنانچہ اس پیش گوئی کے اصل الفاظ یہ تھے: حکیم الامت کی آنکھ میں ایک کھچی گھس گئی اور ڈھیلا پچی ہو گیا

(اہلحدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۰۷ء) (یہ مضمون عنقریب باریک خط میں نقل کیا جا رہا ہے بہاء)

گویا اس پیش گوئی اور اس کے عنوان کے الفاظ کا جامع مطلب یہ تھا کہ حکیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب یکم اپریل:
(۱) ۱۹۱۰ء کو جب کہ حاضر باشان قادیان دارالامان ہوں گے
(۲) غبارہ سے منارۃ المسیح پر اترتے ہوئے گر پڑیں گے
(۳) اور اس صدمہ جانکاہ سے آپ کی ایک آنکھ نکمی ہو جائے گی۔
اب قابل غور یہ امر ہے کہ کیا نقاش کی یہ پیش گوئی واقعی پوری ہوگئی ہے، اور اسے سچی کہتے ہوئے کوئی اعتراض تو عائد نہیں ہوسکتا۔
اسکا جواب یہ ہے کہ یہ پیش گوئی منہاج نبوت مرزائیہ کے رو سے بالکل صحیح اور لاریب سچی ہے لہذا اس کی تصدیق میں مرزائیوں کو ہرگز کلام نہ ہونا چاہیے۔ غیروں کو ہو تو ہو اور نہیں کیا کوئی اپنا سر کھائے کیونکہ اس میں قابل غور (یا عوام کو اس پیش گوئی کے وقوع میں شبہ ڈالنے والے) تین امر ہیں جن پر ہم نے نمبر لگائے ہیں۔
پس سنئیے کہ منہاج نبوت قادیانی کی رو سے پیش گوئی اگر وقت مقررہ سے پیچھے جا پڑے تو پیش گوئی کی سچائی میں کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ دعوی کی دلیل یہ ہے کہ جب آتھم پندرہ ماہ کے اندر (جو قادیانی پیش گوئی میں اس کی موت کی میعاد مقرر تھی) نہ مرا اور مقررہ مدت سے دو سال بعد فوت ہوا تو مرزا جی نے اس شبہ کو یوں رفع کر دیا کہ کچھ مضائقہ نہیں آتھم پندرہ ماہ میں اگر نہیں مرا تو دو سال بعد سہی آخر مر تو گیا۔ ہماری پیش گوئی کی صحت میں اس سے کوئی حرج نہیں آیا۔ (دیکھو حقیقۃ الوحی ص ۱۸۵)۔
نقاش کی پیش گوئی بھی بجائے یکم اپریل کے، ۱۸۔ نومبر کو ظہور پذیر ہوئی تو کوئی عیب نہیں۔ مدت کا کیا ذکر آخر پیش گوئی کا وقوع تو ہو گیا خواہ ۷ ماہ بعد ہی ہوا۔
امر دوئم کی تصدیق کے متعلق قادیانی نبوت میں ہم کو جلی قاعدہ ملتا ہے کہ پیش گوئی کی ایک ٹانگ پوری ہو جائے، تو ساری پیش گوئی کو سچا سمجھنا چاہیے۔ چنانچہ جب آپ نے منکوحہ آسمانی کے باپ اور خاوند کے متعلق تین سال کے اندر اندر مرنے کی پیش گوئی شائع کی مگر اسکا خاوند اس مدت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذار کر آج تک نہ مرا تو مرزا جی نے فرمادیا کہ پیش گوئی کی دائیں ٹانگ تو احمد بیگ تھا جس کے مرنے سے ہماری پیش گوئی بموجب یصبکم بعض الّذی یعدکم سچی ہوگئی (حقیقۃ الوحی۔ ص۱۹۰) پس اسی طرح نقاش کی پیشگوئی کی ایک ٹانگ حکیم الامت کا گرنا تھا جو بموجب قاعدہ بالا مرزائیہ کے پیش گوئی کے سارے حصہ کا مصدق ہے خواہ آپ گھوڑی سے ہی گرے لیکن گرے تو سہی۔ گرنے میں تو کسی کو کلام نہیں جیسے مرزا احمد بیگ کا داماد آج تک نہیں مرا اور اس کی موت کی پیش گوئی دائیں ٹانگ کے ٹوٹ جانے (یعنی احمد بیگ کے مرجانے سے) سے صحیح ہوگئی اسی طرح حکیم الامت گو غبارہ سے نہ گرے لیکن یہ نقاش کی پیش گوئی تو اپنی دائیں ٹانگ (یعنی حکیم الامت کا محض گرنا) کے واقع ہو جانے کی وجہ سے بالکل صحیح اور سچی ہے۔

اب باقی فیصلہ طلب ایک ہی بات رہ گئی اس کے حل کرنے کا سہل قاعدہ یہ ہے کہ مرزا جی نے بلاکسی دلیل اور قرینہ کے جب غلام (احمد) کے معنی آقا (احمد) تھے اور دمشق کے کے معنی قادیان کر لئے ہیں تو پھر اسی قابل قدر اصول مرزائیہ کو ملحوظ رکھ کر ہر شخص نقاش کی پیش گوئی کے لفظ ، آنکھ، کے معنی بلاکسی مزید غور اور تامل کے ، ابرو، کرسکتا ہے اور پھر قادیانی مسیح کے کسی خادم کو یہ جرأت نہیں ہوسکتی کہ وہ سنت مرزائیہ پر عامل ہونے کا دعویدار ہو کر اس پیش گوئی کے وقوع میں کوئی شک یا کسی قسم کا اعتراض کرے

مرزا جی کے حواریو! اور حکیم الامت کے جاں نثار فدائیو! سنتے ہو، یہ ہیں منہاج نبوت مرزائیہ کی کرشمہ سازیاں۔ خفا نہ ہونا کیونکہ آپ ہی کے موضوعہ سنہری اصولوں سے یہ پیش گوئی سچی ثابت ہوئی اس میں ہماری کوئی اختراع نہیں بلکہ: عطائے تو بلقائے تو۔

اب نقاش صاحب نے بھی اگر اپنے لئے مسیحیت و مہدویت کا یا اس سے بڑھ چڑھ کر کوئی دعوی کرنا ہو تو ان کے واسطے یہ اچھا موقع ہے کیونکہ وہ مرزا جی کے منہاج نبوت سے بالکل صادق مصدوق اور سچی پیش گوئی کرنے والے ثابت ہو گئے ہیں...(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۱۱ء ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲۸ جون ۱۹۰۷ء والا اخبار اہل حدیث امرتسر کا مضمون درج ذیل ہے:

نزول مسیح قادیانی: یکم اپریل ۱۹۱۰ء

(یہ مضمون مرزا قادیانی کے مشن کی ایک تصویر ہے گو کسی واقع کی حکایت نہیں مگر ہاں قادیانی مشن جس بنا پر چل رہا ہے اس کا نقشہ نہایت عمدگی سے دکھلایا گیا ہے چونکہ راقم مضمون کی غرض صرف قادیانی مشن کی تصویر کھینچنا ہے اس لئے اہل حدیث میں درج ہونے سے اڈیٹر اہل حدیث پر نا مشروع کام کا الزام عائد نہیں ہو سکتا۔ تاہم راقم مضمون اپنے اس مضمون میں ہر طرح ذمہ دار ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

حضرت غبارہ آ گیا۔ مبارک ہو!

یہ الفاظ جوش مسرت سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز کے منہ سے نکلے جو ہاتھ میں ایک انگریزی خط لئے بے تحاشا دوڑتے ہوئے بیت الفکر میں داخل ہوئے۔

صبح کے سات بجے ہوں گے اعلیٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانبیت الفکر میں بیٹھے ہوئے تھے جہاں ان کو خدا پاک سے ہم کلامی کا شرف حاصل ہوا کرتا ہے اور جہاں سے وہ ہر صبح چار پانچ نہایت پر لطف اور نشاط انگیز الہام لے کر نکلا کرتے ہیں لیکن آج خلاف معمول اکیلے نہ تھے بلکہ چند برگزیدہ اصحاب کا مجمع تھا جو جلوت میں تو مرزا صاحب کو اعلیٰ حضرت، اور حجۃ الاسلام، اور مسیح موعود سبھی کچھ کہتے ہیں لیکن خلوت میں جب نمائش و تصنع کا پردہ اٹھا جاتا ہے تو کار دیگر مے کنند۔ ان میں سے ایک تو حکیم الامت علامہ نور الدین تھے ایک شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم تھے اور ایک مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر تھے۔

جس زمانہ کا ہم ذکر کر رہے ہیں یہ وہ زمانہ تھا جب حضرت مرزا صاحب کے ادعاء نبوت کا آفتاب نصف النہار پر پہنچ چکا تھا آپ کی امت کی تعداد پانچ لاکھ نفوس سے متجاوز ہو چکی تھی۔ شیر انگلستان کی روبہانہ خوش آمد اور دول اسلامیہ کی سفیہانہ مذمت کے صدقہ میں آپ اپنے وقت کے منصور بلکہ بلعم باعور بن چکے تھے مریدان باصفا کی ارادت نے آپ کے خزانہ میں گنج قارون اور بنک آف انگلینڈ کی شان پیدا کر دی تھی اور آپ کے الوئیت انتساب اقبال کا پرچم اس عظیم الشان منارہ پر عنقریب لہرانے کو تھا جسے سال ہا سال کی پیہم کوششوں اور کئی لاکھ روپیہ کے صرف نے (جس کا تالاب بے چارے مریدوں کے پانچ پانچ اور چھ چھ روپیہ ماہوار کی آمدنیوں سے ان کے بال بچوں کا پیٹ کاٹ کر چھوٹیاں چھوٹیاں کر کے بھرا گیا تھا) واقعہ نفس الامری بنا کر دکھا دیا تھا وہ مینار جس پر سے از روئے روایات قدیمہ مسیح موعود کے رایات اجلال کا نزول دنیا میں مکرر ہونے کو ہے جناب مرزا صاحب کے دعاوی کی تائید میں قادیان میں بن کر تیار ہو چکا تھا۔ پیرس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایفل ٹاور اور لندن کے سینٹ پال دہلی کے قطب مینار بلکہ کوہ ایورسٹ کے کنگرہ کو اس مینار کی بلندی شرماتی تھی اور اب فقط اس بات کی دیر تھی کہ حضرت مسیح موعود جو مہدویت مسیحیت احمدیت اور کرشنویت سبھی طرح کے پاپڑ بیل چکے تھے اپنا آخری کرشمہ دکھائیں یعنی اس مینار سے فوق العادت طور پر نیچے اتر کر اپنے مریدوں کو اچنبھے میں ڈال دیں۔

مرزا صاحب نے حسب معمول اپنے خاص حواریوں سے جن کی جیبوں کو آپ کے لنگر فنڈ سے بہت قریب کی نسبت ہے یہ مشورہ کیا تھا کہ منارہ کی روایت کیتصدیق کیلئے آسمان سے اترنے کا کون سا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو بیسویں صدی کی مہذب نبوت کے شایان شان ہونے کے ساتھ ہی انوکھا ہو۔ اس مسئلہ پر بہت دیر تک غور وخوض ہوتا رہا آخر آسمانی صحیفہ الحکم کے مدیر کی تحریک اور حکیم الامۃ کی تائید کی بنا پر یہ رائے بالاتفاق قرار پائی کہ ولایت کی کسی غبارہ ساز کمپنی سے ایک عمدہ غبارہ بنوا کر منگوایا جائے جس پر مسیح موعود کسی تاریخ مقررہ کو جس کی پیش گوئی پیش از پیش کر دی جائے سوار ہو کر آسمان کی طرف پرواز کریں اور غبارہ مینار پر لا کر اتارا جائے اس کے ساتھ ہی یہ رائے بھی قرار پائی کہ اس روز امت قادیانی کے جملہ نفوس کو انوار سماوی سے مستنیر اور فیوض الٰہی سے مستفیض ہونے کے لئے قادیان میں دعوت دی جائے تاکہ جس وقت مرزا صاحب کا غبارہ منارہ کی چوٹی پر آکر ٹھہرے تو ان کی نظریں اس خرق عادت پر پڑیں اور جب اعلیٰ حضرت نیچے اتریں تو کل امت لبیك ! لبيك! یا مسيح المو عود لبيك !کے نعرے مارتے ہوئے آپ کے قدم لے۔ اسی مشورہ کی بنا پر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے جن کی نسبت جناب مرزا صاحب کو الہام ہو چکا ہے کہ انگریزی انشا پردازی کے فن میں بڑے سے بڑا اہل زبان بھی ان کے آگے پانی بھرتا ہے بمبئی کے ایک کمیشن ایجنٹ کے نام انگریزی چٹھی کا مسودہ تیار کیا جس کا مضمون یہ تھا کہ ایک لاکھ روپیہ تک کی لاگت کا ایک غبارہ جس میں دس آدمی بآسانی سفر کر سکیں اور جو جدید ترین اکتشافات متعلقہ فن غبارہ سازی کا بہترین نمونہ ہو، ولایت کے کسی کارخانہ غبارہ سازی سے بہت جلد تیار کرا کے بھیج دیا جائے اور ۳۰ مارچ ۱۹۱۰ء تک قادیان میں پہنچ جائے۔ یہ خط بعجلت تمام بمبئی روانہ کر دیا گیا۔ اس کے دوسرے روز جو جنوری ۱۹۱۰ء کی تیسری تاریخ تھی مرزا صاحب نے بیت الفکر سے برآمد ہو کر اپنی امت کے ان لوگوں کو جو حاضر باشان دارالامان کہلاتے ہیں اپنی زبان الہام ترجمان سے یہ بشارت دی کہ یکم اپریل ۱۹۱۰ء کو ایک بہت بڑا آسمانی نشان ظاہر ہونے والا ہے جو دنیا کو محو حیرت کر دے گا اور جو لوگ اس نشان کے ظاہر ہونے پر بھی مابدولت کی رسالت کو تسلیم نہ کریں گے وہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ میں جھونکے جائیں گے آپ نے اس کے ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ زبردست اور روشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشان جو عالم کباب کے غیر معین التواء کا نعم البدل ہے قادیان میں ظاہر ہوگا پس ہماری کل امت کو لازم ہے کہ اس روز اس نشان آسمانی کے مشاہدہ کے لئے صبح سے لیکر شام تک موجود رہیں ۔ یہی خبر قادیانی گزٹ یعنی الحکم اور اس کے سوتیلے بھائی ریویو آف ریلی جنز اور اس کی حقیقی بہن بدر میں بہ خط جلی اڈیٹوریل نمک مرچ کے ساتھ چھپوا دی گئی اور بہت جلد گروہ قادیانی کا نقل محفل بن گئی ۔ اخبار وطن، اخبار اہل حدیث، پیسہ اخبار اور دوسرے اخباروں نے جو پیشین گوئیوں کی عدم تعیین زمانی کے متعلق مرزا صاحب کے طرز عمل سے بخوبی واقف ہیں اس موقعہ پر پیشینگوئی کے ساتھ یکم اپریل کا دم چھلا لگا دیکھ کر طرح طرح کی چہ می گوئیاں کیں اور آخر یہ کہہ کر چپ ہو رہے کہ یہ بھی مرزا کے شطحیات وہفوات کے نزع کا ایک کرشمہ ہے۔

جنوری اور فروری کا مہینہ گذر گیا مارچ کے پچیس دن بھی گذر گئے لیکن بمبئی کے یورپئین کمیشن ایجنٹ نے جس کے پاس روپیہ پیشگی پہنچ چکا تھا باوجود اس وعدہ کے جس کے ایفاء کے لئے انگریزی کارخانہ دار مشہور ہیں غبارہ نہ بھیجا جب قادیان سے تقاضا ہوا تو اس نے یہی جواب دیا کہ غبارہ اگلے جہاز میں آتا ہے وصول ہوتے ہی بلٹی کر دیا جائے گا اب تو بیت الفکر کی مجلس شوری کے پیٹ میں چوہے ناچنے لگے۔

مفتی محمد صادق: غبارہ اگر نہ آیا اور یکم اپریل کو آسمانی نشان نہ ظاہر ہوا تو بڑی خرابی ہوگی لوگ دور دراز مقامات سے آ کر جمع ہو رہے ہیں تین لاکھ آدمی آ بھی چکے ہیں میلوں تک خیمے ہی خیمے نظر آ رہے ہیں۔

شیخ یعقوب علی۔ اونہہ! کوئی تاویل کر دی جائے گی کہہ دیا جائیگا کہ لوح محفوظ پر یکم اپریل کے معنی یکم جولائی کے ہیں۔

حکیم الامت: بھاڑ میں جائے تمہاری تاویل۔ یہ نہیں دیکھتے کہ لنگر فنڈ کا روپیہ بے دریغ خرچ ہو رہا ہے پانچ لاکھ آدمیوں کو دو وقتہ کھانا کھلانا اور ایک وقت کی چائے بھی دینا کس قدر مصارف کا باعث ہوگا میں نے اگرچہ باورچیوں کو حکم دے دیا ہے کہ ایک وقت صرف دال پکائیں اور گوشت دوسرے وقت ہو لیکن کفایت پر بھی لاکھوں ہی کے وارے نیارے ہو جائینگے اور جو روپیہ ہم نے سال ہا سال کی کوششوں اور سازشوں اور عبدالحکیم اور ثناء اللہ اور انشاء اللہ جیسے منہ پھٹ مخالفین کی طعن وتشنیع سن سن کر جمع کیا ہے وہ سب ان عقل کے اندھوں کے پیٹوں کی نذر ہو جائے گا جنہیں ہم نے یہاں پھانس رکھا ہے۔

مسیح موعود: حکیم جی کیوں خفا ہوتے ہو روپیہ خرچ ہو رہا ہے تو امت پر گھی کہاں گیا کھچڑی میں۔

حکیم الامت: کیوں جی! یہ آپ ہمارے آگے بھی دوں کی لینے لگے...۔ابے میں نہ ہوتا تو تجھ کو کوئی تین کوڑی کو بھی نہ پوچھتا۔ دعا دے نور الدین کو جس کی بدولت تو بروز محمد اور مثیل مسیح اور خدا جانے کیا کیا بن گیا ورنہ جو کچھ تو اصل میں ہے اس کو تو بھی جانتا ہے اور میں بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ یعقوب علی: اور مجھے چھوڑ ہی گئے جس کے ہاتھ میں الحکم کی باگ ہے۔

اس الہامی گروہ میں یہ تو تو میں میں ہو رہی تھی کہ مولوی محمد علی صاحب وہ خط لے کر بیت الفکر میں داخل ہوئے جس کا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے۔ خط کا مضمون انہوں نے پڑھ کر سنایا تو سب کی خفگی دور ہو گئی باچھیں کھل گئیں خصوصاً حضرت مرزا صاحب تو یہ سن کر کہ غبارہ آ گیا پچاس سال کی الٹی زقند لگا کر پچیس سال کے نوجوان کی طرح مشق رقص کرنے لگے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ:

ترد علیك انوار الشبا ب سیا تی علیك زمن الشبا ب و ان كنتم فی ر یب مما نز لنا علی عبد نا فاتوا الشفاء من مثله۔

والا الہام جو آپ پر چار سال ہوئے نازل ہوا تھا اس وقت پورا ہو گیا

جب مولوی محمد علی صاحب خط سنا چکے اور سامعین کا جوش مسرت فرو ہو چکا تو غبارہ کی تیاری وغیرہ کے متعلق مشورہ ہونے لگا مولوی صاحب نے غبارہ کے آ جانے کی خبر کے علاوہ یہ خوش خبری بھی سنائی کہ امت احمدیہ کا جو ہونہار نوجوان غبارہ کے طریقہ پرواز کی تعلیم پانے کے لئے الہامات ربانی کی ... سے ولایت بھیجا گیا تھا وہ بھی آج شام کو قادیان پہنچ جائے گا کیونکہ اس کا تار ... سے ابھی وصول ہوا ہے۔ سر شام سے غبارہ کی تیاری شروع ہو جائے گی پہر رات رہے سے ہمیں غبارہ میں سوار ہو جانا چاہیے۔ اس رائے پر حکیم الامت اور دوسرے حضرات نے صاد کیا۔

آج کا دن مرزا کی معراج تھا اس انتظار میں کہ کب اس آسمانی نشان کیپورا ہونے کا وقت آئے جس کا اعلان ببانگ دہل کئی مہینے پہلے سے کیا جا چکا تھا مرزا اور اسکے حواریوں کو ایک ایک منٹ ایک ایک دن ہو گیا خدا خدا کر کے شام ہوئی اور مرزا شہباز بیگ غبارہ باز بھی آ پہنچے۔ مرزا نے جوش شادمانی سے بے اختیار ہو کر اس نوجوان کو جسے خلائے بسیط میں کچھ عرصہ کے لئے اس کے حواریوں کی جان کی محافظت تفویض ہونے والی تھی گلے لگا لیا اور حکیم الامت نے جو عشق مجازی کو عشق حقیقی کا پہلا زینہ تصور کرتے ہیں اس کی پیشانی پر بوسہ دیا۔ رات بھر مرزا کو نیند نہ آئی اٹھ اٹھ کر گھڑی دیکھتے رہے کہ کتنے بجے ہیں حکیم الامت اور دوسرے حوار یوں کی رات بھی آنکھوں میں کٹی۔ علی ہذا القیاس اس مقدس پڑاؤ میں جہاں خیموں کی قطاریں کئی میل تک چلی گئی تھیں نشان موعودہ کے انتظار میں لوگ اختر شماری کر رہے تھے۔

آخر وقت مقررہ آ پہنچا غبارہ میں گیس بھر دی گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک ریشمی متحرک شامیانہ زمین سے اور کچھ اوپر کھڑا جھوم رہا ہے اور اگر وہ مضبوط رسی نہ ہو جس نے اسے مرزا صاحب کے پائین باغ کے ایک درخت کے تنہ سے جکڑ رکھا ہے تو طرفۃ العین میں تارہ ہو جاوے۔ مرزا صاحب ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاندار لباس زیب تن کئے اور عطر میں بسے ہوئے خراماں خراماں حواریوں کے حلقہ میں غبارہ کے قریب پہنچے اور پہنچتے ہی فرمایا کہ اسے بٹھاؤ اب ہم سوار ہوں گے۔ شہباز بیگ نے جو یورپ کی آنکھیں دیکھے ہوئے تھے اپنے مرشد کے اس بے تکے فقرے پر باوجود حفظ مرتبت کے جی ہی جی میں مزے لئے اور کہا کہ حضرت یہ اونٹ نہیں جو گھٹنے ٹیک کے بیٹھ جائے۔ تامل فرمایئے میں سیڑھی لگاتا ہوں چنانچہ سیڑھی لگائی گئی اور مرزا صاحب نے بسم اللہ کر کے اس پر قدم رکھا یا تو سیڑھی ہی بے ڈھنگے طور پر رکھی گئی تھی اور یا بوجہ مشق اولین ہونے کے حضرت مرزا صاحب کا مرکز ثقل قائم نہ رہا، بہر حال سبب خواہ کچھ بھی ہو نتیجہ یہ ہوا کہ قدم رکھتے ہی حضرت امام زمان سلمہ الرحمٰن مہدی مسعود و مسیح موعود اپنی شان جلالی و آن جمالی کے دھڑام سے چاروں شانے چت زمین پر آرہے۔ پیچھے حکیم الامت کھڑے تھے مسیح موعود کے ناگہانی ہبوط کو کشش ثقل نے جو زبردست تحریک پہنچائی تھی اس کا اثر ان پر بھی ہوا اور ان کے ساتھ وہ بھی اڑا اڑا دھیسم بقدر اپنے قد کی خمار درازی کے زمین کی پیمائش کرتے نظر آئے۔ مالی کی بے احتیاطی سے باغ کی نالیوں میں سے پانی بہہ نکلا تھا اور صحن باغ میں سامان لغزش با بکثرت فراہم ہو گیا تھا مسیح موعود اور حکیم الامت کو سنبھالنے کیلئے مدیر الامۃ یعنی شیخ یعقوب علی تراب جو بھکے تو ان کا پاؤں بھی رپٹا ارانہوں نے بھی اپنے جسم کو اس مساحت نیم شی کی نذر کر دیا۔ مولوی محمد علی اور مفتی محمد صادق کا بھی یہی حشر ہوا۔ غرض بجز شہباز بیگ کے جو اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی فوق العادت کوشش میں اپنے جبڑوں اور پسلیوں کو تکلیف مالا یطاق دے رہا تھا باقی سب حواریوں کے کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے اور متانت وثقاہت سب ففرو ہو گئی۔ اس شان بوترابی کے ساتھ جب یہ حضرات اٹھے تو ان پر کسی رسول اور اس کے حواریوں کا گمان نہ ہوتا تھا کہ چند نباش ہیں جو مخدوم الملت کے مزار سے ابھی ابھی برآمد ہوئے ہیں۔

اس حادثہ کی وجہ سے ان سب میں کھلبلی سی پڑ گئی مدیر الامۃ جو سب میں زیادہ وہمی ہیں فرمانے لگے کہ نیا شگون ہوا حکیم الامت نے تشفی کی راہ سے کہا کہ شگون وگون سب لغو مسیح موعود جو حکیم الامت کی ہاں میں ہاں ملانے کو نشانات آسمانی کا سب سے زبردست اقتضاء خیال کرتے ہیں فرمایا سچ تو ہے بدشگونی کیسی؟ ایسے اتفاقات ہر روز پیش آیا کرتے ہیں۔ مفتی محمد صادق جن کیلئے جگ ہنسائی کا خیال سوہان روح ہے کہنے لگے اس موقع پر مولوی ثناء اللہ امرتسری اور عبدالحکیم پٹیالوی موجود نہیں ورنہ وہ فرمائشی قہقہہ پڑتا کہ مسیحیت ومشیخت سب بھول جاتے۔ مولوی محمد علی نے جو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے اپنی انگریزی دانی کا ثبوت دیا کرتے ہیں ایک انگریزی مثل دہرادی جس کا ترجمہ یہ ہے: کام وہ اچھا جس کا مآل اچھا ہے۔

غرض کپڑوں کے چند نئے نئے پر تکلف جوڑے منگوائے گئے اور مسیح موعود معہ اپنے خدم وحشم کے نہا دھو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور از سرنو آراستہ و پیراستہ ہو کر مع الخیر غبارہ میں سوار ہو گئے۔

مقررہ پروگرام کے بموجب غبارہ ساڑھے چار بجے چھوٹ جانا چاہیے تھا لیکن بیچ میں اتفاقیہ طور پر جو کیچڑ میں لوٹ لگائی گئی تھی اسکی وجہ سے کوئی آدھ گھنٹہ کی دیر ہو گئی ٹھیک پانچ بجے کا عمل تھا کہ شہباز بیگ نے غبارہ کی رسی کھول دی مثیل مسیح کی سواری اوج ہوا پر بلند ہوئی اور غبارہ نشینوں نے جن کا کلیجہ مہد زمین سے الگ ہوتے ہی دھک دھک کرنے لگا تھا خلائے بیحساب کی طرف گھبرائی ہوئی نظر ڈالی اور یک زبان ہو کر کہا:

دریں دریائے بے پایاں دریں طوفان موج افزا

دل افگندیم بسم الله مجریها و مرساها

غبارہ بلند ہوتا گیا کچھ دیر تک تو مسیح موعود اور ان کے حواری آنکھیں بند کئے ہوئے بلا بات چیت کئے پڑے رہے لیکن جب کرہ ہوا کی طبقہ فوقانی کی لطافت نے ان کے اضمحلال کا ردعمل کرنا شروع کیا تو ہاتھ پاؤں میں تھوڑی بہت سکت آ گئی اور انہوں نے آنکھیں کھول کر ڈرتے ڈرتے نیچے نگاہ ڈالی۔ ابھی تک چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ دریچہ افق میں سے صبح کاذب کی دھندلی دھندلی روشنی نمودار ہو چلی تھی لیکن یہ روشنی اتنی تیز نہ تھی کہ بلندی پر سے روئے زمین کا منظر صاف صاف دکھائی دے سکے مسیح موعود نے شہباز بیگ کو حکم دیا کہ تاوقتیکہ اچھی طرح پو نہ پھٹ لے غبارہ کو قادیان کے گرد چکر دے اور انہیں خوب سیر کرائے اور جب طلوع آفتاب کا وقت قریب ہو تو آہستہ آہستہ غبارہ کو مینار پر جا اتارے۔

صبح کاذب کا پردہ اٹھا ہی تھا کہ اس گروہ کثیر نے جو مینارہ کے چاروں طرف دور دور تک پھیلا ہوا تھا آسمان پر ٹکٹکی لگا دی تھوڑی دیر نہ گذرنے پائی تھی کہ ایک قبہ زمردیں بصد وقار و تمکنت مینارہ سے کوئی سو گز جانب شمال گھومتا ہوا نظر آیا سب کے سب کسی آسمانی نشان کے ظہور کے منتظر تو تھے ہی اسے دیکھتے ہی ایک ساتھ پکار اٹھے کہ ہو نہ ہو یہی وہ نشان ہے جس کی حضرت نے خبر دی تھی اور بآواز بلند اپنے نبی کو صلواتیں بھیجنی شروع کیں۔ اور جب غبارہ ذرا نیچے آیا اور ان کی اشتیاق آمیز نگاہیں جناب مرزا صاحب اور انکے حواریوں پر پڑیں تو ان کے جوش و خروش کی کوئی انتہا نہ رہی اور سب نے چلانا شروع کیا

بارك الله يا مسيح الموعود۔ السلام عليك يا مهدی المعهود۔ هنيئاً لك يا زبدة الاصفياء۔ السلام عليك يا عمدة الانبياء

یہ شور جو پانچ لاکھ گلوں سے نکل رہا تھا رہ رہ کر بلند ہوا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اس کی آواز دس میل تک پہنچتی مگر دفعتہً سب کے سب ساکت و صامت ہو گئے چاروں طرف سناٹا چھا گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص پر گویا بجلی گری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بلا کا سکوت جوشور محشر سے ہزار حصہ زیادہ ڈراؤنا تھا بے سبب اور بے محل نہ تھا کیونکہ وہ شخص جسے وہ مامور من اللہ اور مرسل برحق سمجھے ہوئے تھے جو سالہا سال سے مسند رسالت پر براج رہا تھا جس کی شان میں اللہ میاں آئے دن عرش پر قصیدہ خوانی کیا کرتے تھے اور جو آج انہیں اپنے آسمان سے نازل ہونے کا آخری ہتھکنڈا دکھا کر اپنی عقیدت کا ابدی سکہ ان کے دلوں پر جمانا چاہتا تھا بجائے مینارہ پر نازل ہونے کے یکا یک دھم سے زمین پر آ گرا۔

حقیقت حال یہ ہے کہ جس وقت شہباز بیگ نے غبارہ کے اس پیچ کو گھما کر جس سے کوئی خاص سمت اختیار کی جاسکتی ہے، مینارہ کی طرف جانا چاہا تو گیس کا خزانہ غبارہ کی بناوٹ کے کسی سقم کی وجہ سے دفعۃً بڑے زور سے پھٹا، اور ایسا دھماکا ہوا جیسا توپ کے چلنے سے ہوتا ہے۔ شہباز بیگ کا دم تو اسی وقت نکل گیا، لیکن دوسرے حواریوں کی صرف کان کے پردے پھٹ گئے اور سب کے سب بے ہوش ہو گئے اس کے ساتھ ہی غبارہ نیچے گرا۔ حسن اتفاق یا شومئی قسمت سے نیچے ایک بہت بڑا گھورا تھا حضرت مسیح موعود مع اپنے چاروں حواریوں کے اس گھورے پر گرے اگر زمین سخت ہوتی تو ہڈیاں چکنا چور ہو جاتیں لیکن زندگی کے ابھی کچھ دن باقی تھے گھورے کی وجہ سے جان بچ گئی۔ پھر بھی پانچوں میں سے .... ایک نہ بچ سکا۔ حضرت مرزا صاحب کی ایک ٹانگ بالکل ٹوٹ گئی اور ہمیشہ کے لئے بے کار ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی ایک تیز شیشہ کے ٹکڑے کے لگنے سے ناک آدھی اڑ گئی حکیم الامت کی آنکھ میں ایک کھپچی گھس گئی اور ڈھیلا پچک ہو گیا مفتی محمد صادق کی ریڑھ کی ہڈی کو سخت ضرب پہنچی شیخ یعقوب اور مولوی محمد علی کا ایک ایک ہاتھ شانہ کی ہڈی پر سے ٹوٹ گیا۔ غرض مثیل مسیح مع اپنے حواریوں کے آسمان سے اترے تو سہی مگر اس طرح کہ خود بدولت تو نکٹے اور لنگڑے تھے ایک حواری کانا تھا ایک لولا تھا اور دو لنجے تھے اور بہرے تو سب کے سب تھے۔

کچھ دیر تک امت قادیانی اس عبرت خیز اور وحشت زا نظارہ کو دیکھ کر مبہوت و بے خود رہی ان کے دلوں کی اس وقت جو حالت تھی قلم میں طاقت نہیں کہ اس کا پورا اندازہ کر سکے اور زبان میں قدرت نہیں کہ اسے اچھی طرح ظاہر کر سکے بجلی کی سی سرعت کے ساتھ ہزاروں خیالات یکے بعد دیگرے ان کے دلوں میں دوڑ گئے قادیانی طرز استدلال نے اگرچہ سال ہا سال کی مزاولت نے ان کی عقلوں کو کند اور ان کی فہم و ادراک کو مسخ کر رکھا تھا لیکن اس اٹل اور زبردست منطق کا کیا جواب تھا کہ وہ شخص جو اپنے آپ کو خاصہ خاصان رسل ظاہر کرتا ہو اور جس کی خدا کی نظروں میں اتنی بڑی وقعت ہو کہ موسی اور عیسی اور محمد ﷺ تک تو بسا اوقات ڈانٹ دیئے جائیں لیکن اس کی ہمیشہ تعریفیں اور خوش آمدیں ہی ہوا کریں وہی شخص اس ذلت اور رسوائی کے ساتھ بحال تباہ نجاست میں لتھڑا ہوا گھورے کے ایک ناپاک ڈھیر پر پڑا ہے اس وقت مرزا قادیانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاویلیں اور واویلیں سب دھری رہ گئیں لوگوں کے دلوں میں شک وشبہ اور بداعتقادی کا ایک تلاطم بپا ہو گیا اور سب ایک ساتھ پکار اٹھے۔

یہ شقی ازلی جھوٹا ہے جسے ہم عیسی سمجھتے تھے وہ تو دجال نکلا شکر ہے کہ اس کی حقیقت ہم پر خدا نے وقت پر کھول دی ورنہ ہماری گردنوں میں تو ابدی لعنت کا طوق پڑ ہی چکا تھا۔ کوئی ضرورت نہیں ہم کو کسی مثیل مسیح یا رسول کی خاتم النبیین کی نبوت ہمارے لئے کافی ہے اور ان کا دین جو ہر طرح سے کامل ومکمل ہے ہماری ضروریات کا پورا کرنے والا ہے

نشهد ان لا اله الّا الله و نشهد ان محمداً عبده و رسوله و نعوذ بالله من کل همزة لمزة الذی جمع ماله و عدده

اس کے بعد لوگوں نے اپنا رخت سفر باندھا اور ہر ایک کے دل میں یہی خواہش موجزن تھی کہ اس مقام ضلالت سے جو سالہا سال تک اس کی گمراہی کا باعث بنا رہا ہے جہاں تک جلدی بن پڑے چل دے۔....

قادیانی طلسم کو ٹوٹے ہوئے ایک سال کا زمانہ گذر چکا ہے اور آج مرزا کے آسمان سے نازل ہونے کی پہلی سالگرہ یعنی یکم اپریل ۱۹۱۱ء کا دن ہے مسیح قادیانی اور اسکے ضلالت انتساب گروہ کا جو حشر ہوا وہ ایسا عبرت خیز ہے کہ آئندہ ایک عرصہ کے لئے مدعیان نبوت وملتبسین رسالت کے حوصلوں کو خود ان کی جبلی ڈھٹائی اور یا بے جگری کیسی ہی بڑھی ہوئی کیوں نہ ہو پستکر دینے کے لئے کافی ہے حکیم الامت تو نزول المسیح کی مشہور ومعروف تاریخ کے بعد ہی سے آنکھ پر انگلی رکھے ہوئے روپوش ہو گئے ہم نے سنا ہے کہ آج کل وہ بہ تبدیل ہیئت راجہ سرامر سنگھ بہادر کے پرائیویٹ دوا خانہ کے کمپونڈر ہیں لیکن معلوم نہیں یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔ مولوی محمد علی شیخ یعقوب علی اور مفتی محمد صاق کی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نہیں اول الذکر دفتر پیسہ اخبار میں مترجمی کی خدمت پر مامور ہیں اگر چہ ان کے ترجمہ میں بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں جن کی اصلاح منشی محبوب عالم صاحب کے بھائی منشی عبدالعزیز صاحب کو کرنی پڑتی ہے تاہم مولوی صاحب موصوف کی قدر دانی کی بدولت ... ماہوار کا بیز قرار مشاہرہ پاتے ہیں ثانی الذکر اخبار وطن کے مطبع پر پریس مین ہیں اور ثالث الذکر مطبع اہل حدیث کے پیچ کس ہیں۔ سب سے زیادہ افسوس ناک انجام مرزا صاحب کا ہوا یعنی آپ کا قلب الٹ گیا اور آپ لاہور کے دارالمجانین (پاگل خانہ) میں بھیج دیئے گئے۔ دارالمجانین (پاگل خانہ) کا جو حجرہ آپ کی سکونت کے لئے مقرر کیا گیا ہے اس میں ایک آئینہ بھی لگا ہوا ہے سنا گیا ہے کہ آپ اکثر اس کی سیر کیا کرتے ہیں اور یہ شعر گنگناتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہرے سے ان کی کٹوا کر فلک نے
خدا جانے ہماری ناک کیا کی

خدا کی شان دیکھو کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب آج کل لاہور میں مامور ہیں اور دارالمجانین کے ساکنین کی دیکھ بھال انہیں سے متعلق ہے دارالمجانین میں مرزا صاحب مسیح کے نام سے مشہور ہیں کیونکہ مسیحیت کا خبط باوجود مسلوب الحواس ہونے کے ابھی تک سر پر سوا ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان جب ان کو دیکھنے آتے ہیں تو ان کی قوت حافظہ کو جو فتور دماغ کے باعث معطل ہے دفعۃً ایک زبردست تحریک پہنچتی ہے اور وہ ڈاکٹر صاحب کو پہچان کر پہلے تو ہزاروں صلواتیں سناتے ہیں اور پھر ڈھیکلی کرتے ہوتے ہوئے ان پر حملہ کرنے کو جھپٹے ہیں اور کہتے ہیں اب تو خوش ہوا ہو گا کہ تیری پیش گوئی پوری ہو گئی۔...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۰۷ء ص ۷۔۱۱)

یاد رہے کہ اس زخم کے باعث حکیم صاحب اپنی باقی ماندہ زندگی کم و بیش صاحب فراش ہی رہے۔ اور مارچ ۱۹۱۴ء میں ان کی موت کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی کے بیٹے مرزا محمود احمد کو قادیانیوں کے بڑے گروپ کا سربراہ بنایا گیا۔

حکیم نورالدین کا خطبہ خلافت

مرزا غلام احمد قادیانی مئی ۱۹۰۸ء کے آخر میں جب وہ اپنی اہلیہ کے علاج معالجے اور تبدیلی آب و ہوا کے لئے لاہور تشریف لائے ہوئے تھے اپنی بے شمار پیش گوئیوں اور دعاوی کو نامکمل چھوڑ کر آناً فاناً جہان فانی سے چل بسے اور ان کے جانشین حکیم نورالدین کو ان تمام اعتراضات کا سامنا کرنا پڑا اور ۱۴ جون ۱۹۰۸ء کو اپنے مریدوں سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے فرمایا:

حضرت مرزا کی وفات پر جن مشکلات کا ہمیں خیال ہو سکتا تھا کہ ہمارے سامنے ہوں گی ان کے علاوہ لاہور کے عوام کا وہ شور و غل تھا جس کا مجھے وہم و گمان بھی نہ تھا۔ قریب تھا کہ وہ لوگ ہمیں گاڑی تک بھی نہ پہنچنے دیتے کہ معاً اللہ تعالی نے ابر رحمت کی طرح پولیس ہمارے لئے بھیج دی اور گورنمنٹ کا دل سے شکریہ کرتے ہوئے ہم پلیٹ فارم پر آرام سے سوار ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ۔ اگر مرزا صاحب اپنے امن اور سامان اشاعت اور ہر طرح کے سکھوں کے باعث اس گورنمنٹ کے شکر گزار تھے اور قوم کو اطاعت کی تاکید کرتے گئے تو اس کی وفات نے از سر نو اس کی قوم کو امن پسند اور گورنمنٹ کا شکر گزار بنا دیا ۔ (وفاۃ مسیح موعود۔ ص ۱۴)

اب میں ان حملوں کا ذکر کرتا ہوں جو ہم پر ہو چکے ہیں اور تمام حملوں میں زبردست حملہ جس کو دشمن یقین کرتا ہے کہ اس سے ہم کو پاش پاش کر دے گا ، اور اس حملہ سے ثابت کرتا ہے کہ اس نے مرزا کو ہلاک کر دیا اور اس کا نام و نشان نہیں چھوڑا ، وہ یہ حملہ ہے کہ میرزا صاحب قبل از وقت انتقال کر گئے ۔ اور ان کے الہامات کی رو سے جوان کی عمر چاہیے تھی اس میں سے چار پانچ برس تو ضروری ہی کم ہو گئے کیونکہ عمر کی نسبت اصل الہام یہ تھا:

تیری (غلام احمد کی) عمر اسّی (۸۰) برس کی ہوگی یا پانچ کم یا پانچ زیادہ ۔ ....

(مرزا قادیانی کی عمر کم ہونے کے) اس اعتراض کے جو شیلے معترض ایڈیٹر اہل حدیث اور امرتسر کے نرم دل مرنج و مرنجان مرحوم و مغفور انسان عبد اللہ الغزنوی کی طرف تلمذ کا مدعی عبد الحق ہے ۔ ہاں ایک امرتسری وکیل بھی ہیں جو ایک طرف تو ہمیں متانت و بردباری کی تعلیم دیتے ہیں اور دوسری طرف علماء کرام اور اپنے خطبائے عظام کو ہماری مخالفتمیں تیز قلمیں اٹھانے کی ترغیب دیتے ہوئے ہمیں اور ہمارے امام کو جتنا برا کہنا اس کی کاروائی میں جس قدر زور لگانا اس کو مناسب تھا اس سے بہت زیادہ زور لگایا ۔ ...

مرزا صاحب کی کیا عمر تھی جب آپ کا انتقال ہوا ؟ اس کے لئے میں کوشش کر رہا ہوں کہ پتہ لگے ۔ مرزا سلطان احمد نے تولّد کا سنہ ۳۶، ۳۷ بتایا ہے ۔ پس اس شمسی حساب سے آپ کی عمر قمری حساب میں چوہتر پچھتر ہوتی ہے اور کوئی اعتراض باقی نہیں رہتا ۔ اور حضرت (مرزا قادیانی) نے نصرۃ الحق میں قریباً یہی لکھا ہے ۔ مگر قبل از اطلاع تام اگر مان لیں کہ آپ نے کچھ عمر کم پائی ہے تو اڈیٹر اہل حدیث اور عبد الحق کا علاج ایک حدیث شریف کے نسخہ سے شروع کرتا ہوں ....(وفاۃ مسیح موعود۔ ص ۱۴۔۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اس کے بعد ایک حدیث نقل کر کے حکیم صاحب کہتے ہیں) اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ ایک عظیم الشان انسان (آدم) کی عمر سے چالیس برس کم ہو گئے اور ہمارے مرزا جی کو، میں آج نہیں کہتا، براہین احمدیہ کے لکھتے وقت یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة کا الہام ہو چکا تھا اور اسے آدم کہا گیا۔ پھر اگر یہاں مانا جاوے کہ چار پانچ برس کی کمی ہوئی، اگرچہ واقع میں کمی نہیں ہوئی، تو آپ لوگوں نے کیوں حسن ظن سے کام نہ لیا؟

(کتاب مذکور۔ص ۱۶۔۱۷)

(پھر حکیم صاحب کہتے ہیں) ایک لڑکی (محمدی بیگم بنت احمد بیگ) کے متعلق کہ اس سے آپ (مرزا غلام احمد) کی شادی ہوگی؛ اور ایک عورت (محمدی بیگم زوجہ منظور محمد) سے زلازل کے پہلے ایک لڑکا (عالم کباب) ہوگا؛ اور پانچویں اولاد (مبارک احمد کی موت کے بعد اس کی مثل ایک اور لڑکے) کی بشارت۔

(ان) پر جو اعتراض ہیں ان کا للہ و باللہ قرآنی جواب یہ ہے کہ کتب سماویہ کا طرز ہے کہ مخاطب گا ہے خود مخاطب ہی مراد ہوتا ہے، اور گاہے وہ اور اس کا جانشین اور اس کی اولاد بلکہ اس کا مثیل مراد ہوتا ہے۔ مثلاً اللہ تعالی زمانہ نبوی میں فرماتا ہے: اقیموا الصلوة و آتوا الزّكوة ۔ اس حکم الٰہی میں خود مخاطب اور ان کے مابعد کے لوگ شامل ہیں جو ان مخاطبین کی مثل ہیں۔ اور جعلکم ملوکاً میں مخاطب تو مراد ہی نہیں مگر اور ان کے پس ماندوں میں سے بھی بعض مراد ہیں کیونکہ بنی اسرائیل اس خطاب کے وقت بادشاہ نہ تھے۔ (وفاۃ مسیح موعود۔ص ۲۰۔۲۱)

جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد، مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی، کیا داخل نہیں ہو سکتی؟ اور کیا آپ کے علم الفرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں؟ میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت (مرزا قادیانی) کی وفات ہو جاوے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آوے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا، پھر یہی وجہ بیان کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

..اسی طرح مبارک احمد کے بدلہ میں اگر اللہ تعالی اس کا نعم البدل عطا کرے جس کا ہم کو یقین ہے ...اور جس دن پانچواں مبارک احمد کا بدلہ دنیا میں آیا (یعنی مرزا کے بیٹے کے ہاں بیٹا پیدا ہوگیا)، اور علم فرائض کے موافق و لا بن الابن حکم الابن موجود ہے تو آپ لوگ کیا کریں گے ۔پس یہ تمام پیش گوئیاں اگر بظاہر منسوخ ہوں تو ہمیں حرج نہیں اور اگر اپنے شرعی رنگ میں اللہ تعالی سے پوری ہوئیں اور ہوں گی تو تم کیسے خطرہ میں ہو۔ (وفاۃ مسیح موعود۔ص ۲۳)

(مرزا غلام احمد قادیانی کی) کم عمری کا اعتراض ہمارے زیر نظر ہے ۔مگر اس ملک پنجاب میں خاص گاؤں میں جو افراتفری سکھوں کے عہد میں آئی ہے اس سے اور جو خاندانوں اور شرفاء میں تکالیف پڑی اور ان کا ذکر حضرت مہدی نے اپنی تصانیف میں بھی مفصل فرمایا ہے ۔ایسے وقتوں میں گاؤں کے لوگوں میں تاریخ تولد کا پتہ لگنا ایک مشکل کام ضرور ہے اور الہی مصلحت بھی معلوم ہوتا ہے کہ اسی میں ہے تاکہ دشمن ذرا ٹھٹھا کر لے ۔اسی لئے ہمیشہ حضرت مرزا صاحب نے تخمیناً سے اس معاملہ میں کام لیا ہے ۔اظہاروں (عدالتی بیانات) میں بھی آخر تخمیناً ہی کام لینا پڑا ۔اس واسطے کسی قدر اختلاف ہوا۔

اور نصرۃ الحق کے صفحہ ۹۷ میں ارقام فرماتے ہیں:

اور جو ظاہر الفاظ وحی کے وعدہ کے متعلق ہیں وہ تو چوہتر اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔

اور صفحہ ۱۹۳ میں ارقام فرمایا ہے:

عمر کا اصل اندازہ تو خدا کو معلوم ہے مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے اب اس وقت تک جو ۱۳۲۳ھ ہے میری عمر ستّر کے قریب ہے۔ واللہ اعلم۔

اسکو ایک عقل مند غور سے دیکھے ۔ خطبہ حکیم نورالدین ۱۴ جون ۱۹۰۸ء۔

(خطبات نورالدین۔ص ۲۴)

یہ تو جہات و دلائل قادیانیوں کے سربراہ کے ہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ اگر ۱۳۲۳ھ میں مرزا صاحب کی عمر ۷۰ برس نہیں ہوئی بلکہ ۷۰ سال کے قریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی، تو اس کے دو سال بعد ۱۳۲۵ھ میں (بوقت وفات) مرزا صاحب کی عمر ۷۲ سال نہیں بلکہ ۷۲ کے قریب ہونی چاہیے۔ اور پیش گوئی تو چوہتر سال سے زیادہ عمر ہونے کی تھی۔

اور جس حدیث سے دفاع کیا ہے اس میں تو حضرت آدمؑ کی عمر ۴۰ سال کم ہونے کا ذکر ہے اور یہاں حکیم صاحب نے مرزا کو آدمؑ کی مثل بتایا ہے تو مرزا کی عمر بھی چالیس سال کم ہونی چاہیے۔

غرض یہ تقریر حکیم صاحب کی بے بسی کا مظہر ہے اور ایسی تاویلات کی گئی ہیں جن کا کوئی وزن نہیں ہوسکتا۔

باپ کا بیٹا وارث تو ہوتا ہے اور پوتا بھی مثیل ہوسکتا ہے لیکن بیٹا، باپ کی بیوی سے شادی نہیں کرسکتا۔ یہاں محمدی بیگم کی شادی آسمان پر مرزا صاحب سے ہوچکی تھی، زمین پر اس کے ہونے کا انتظار تھا۔ اور اس تقریر کے بعد بھی مرزا صاحب کے کسی بیٹے کی شادی محمدی بیگم یا اس کی کسی بیٹی سے نہیں ہوئی۔ اور حکیم صاحب کے بیان سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ۱۹۰۸ء تک یہ پیش گوئی منسوخ نہیں ہوئی تھی۔ اور مرزا قادیانی کی زندگی کے آخر میں جب سب کو اس بات کا امکان نظر آنے لگا تھا کہ اب یہ شادی شائد نہ ہو، اس وقت بھی حکیم نوردین نے یہ نہیں کہا، نہ مرزا قادیانی نے کہا، کہ یہ پیش گوئی منسوخ ہوچکی ہے۔

اور حکیم صاحب کا مرزا محمود احمد کو یہ کہنا:

شادی نہ ہونیکی صورت میں بھی مرزا صاحب سے اسکی عقیدت کم نہ ہوگی، دراصل ختم اللّٰہ علی قلوبھم کی مثال اور مرزا کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔ مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ یہ کام (محمدی بیگم سے ان کی شادی) نہ ہو تو مجھے جھوٹا کذاب دجال سمجھا جائے، بدتر سے بدتر سمجھا جائے وغیرہ (دیکھو انجام آتھم ضمیمہ)۔ اور حکیم نورالدین صاحب اپنے پیر کی بات نہیں مانتے بلکہ مرزا محمود احمد کو کہتے ہیں کہ تم تیار رہو، کیا معلوم محمدی بیگم کی بیٹی تمہارے نکاح میں آجائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے پانچویں بیٹے (مثل مبارک احمد) کے پیدا نہ ہونے کی کوئی توجیہہ حکیم صاحب نہیں کر سکے۔ اور محمدی بیگم زوجہ منظور محمد کے بطن سے عالم کباب کے پیدا ہونیوالی پیش گوئی کی طرف تو حکیم صاحب نے کوئی توجہ ہی نہیں دی۔ زلازل سے پہلے اس عورت کے ہاں بیٹا پیدا ہونے والی پیش گوئی کا یہ جواب دینا کہ اس کی بیٹی یا پوتی کے ہاں بیٹا پیدا ہوگا، تو پیش گوئی پوری ہو جائے گی، کیوں کر پیش گوئی کو درست کر سکتا ہے کیونکہ یہاں مسئلہ یہ ہے کہ مرزا صاحب تو مر چکے اور عالم کباب نامی بیٹے نے مرزا کی زندگی میں پیدا ہونا تھا اور اس خاص عورت، محمدی بیگم زوجہ منظور محمد، کے بطن سے۔ اگر مرزا کی کسی آئندہ پشت کی زندگی میں اس عورت کی کسی آئندہ پشت میں کسی بیٹے کی پیدائش کی پیش گوئی ہے تو یہ کیا پیش گوئی ہوئی؟

مرزا صاحب کی عمر کے بارے میں تو حکیم صاحب نے تسلیم کر لیا یہ معاملہ ابھی ان کے ہاں زیر تفتیش ہے، طے نہیں ہوا۔ اور یہ کہ ان کے پاس کوئی ثبوت نہیں کہ مرزا کی عمر ۷۵ سے ۸۵ کے درمیان ہوئی ہو۔

حکیم نور الدین اور جماعت لاہور

حکیم مولوی نور الدین نے احمدیہ بلڈنگس لاہور کی مسجد میں ۱۹۱۲ء میں تقریر کے دوران نہایت جلالی رنگ میں فرمایا:

میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے...

اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہنچاتے ہیں تم ان سے بچو پھر سن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا ہوں اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی رداء کو مجھ سے چھین لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کس کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علی کو کہدیں، پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب صاحب کا حق ہے یا ام المومنین کا حق ہے جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حق دار ہو سکتے ہیں مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا ہے وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرمان بردار اور وفادار ہیں اور انہوں نے اپنا دعوی ان کے سامنے پیش نہیں کیا...مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمان برداری میرا پیارا محمود بشیر شریف نواب ناصر، نواب محمد علی خان کرتا ہے تم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا۔

میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے بیوی صاحبہ کے منہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں..(حکیم نورالدین ،نصرت جہان کو ام المومنین نہیں مانتے تھے ۔ جیسا کہ بدر میں منقول ہے: لفظ ام المومنین کا غلط استعمال: فرمایا(نورالدین صاحب نے) کسی شخص نے میری بیوی کو ام المومنین لکھا ہے۔ مجھے یہ ناگوار ہے۔ ہمارے دوستوں کو سوچ سمجھ کر لفظ بولنا چاہیے میری بیوی تمہاری ماں نہیں ۔ہاں پیغمبر خدا ﷺ کی بیوی کو اللہ تعالی نے مومنون کی ماں فرمایا ہے ،دوسروں کو ماں نہیں کہا۔ ہاں ان معنوں میں ہوسکتا ہے کہ خدا تعالی ہمارے بچوں کو ایمان دار بنائے ،اوران کی ماں ان مومنین کی ام ہے۔ بدر ۲۳ نومبر ۱۹۱۱ء ص ۵)۔میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمان بردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمان بردار نہیں مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمان بردار ہے اور ایسا فرمان بردار کہ تم (میں سے) ایک بھی نہیں۔جس طرح علی فاطمہ عباس نے ابوبکر کی بیعت کی تھی اس سے بھی بڑھ کر مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمان برداری کی ہے اور ایک ایک ان میں سے مجھ پر فدا ہے کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہے۔ اللہ تعالی نے اپنے ہاتھ سے جسکو حق دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھا خلیفہ بنا دیا جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے فرشتے بن کر اطاعت و فرمان برداری اختیار کرو ابلیس نہ بنو۔

(اخبار بدر قادیان۔۴ جولائی ۱۹۱۲ء) (مرقاۃ الیقین نئی ص ۷۔۸)

شیخ الاسلام بٹالویؒ اور حکیم نور الدین کا مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالویؒ، اشاعۃ السنہ جلد ۱۳ نمبر ایک میں لکھتے ہیں:

اب ہم وہ گفتگو نقل کرتے ہیں جو ہم میں اور خیالی مسیح (مرزا قادیانی) کے ایک فرضی حواری میں ہوئی ہے۔ اس کے بعد وہ گفتگو نقل کریں گے جو خیالی مسیح سے دوبارہ ہوئی۔ اس کے بعد اس سب گفتگو کے نتائج بیان کریں گے جن سے ناظرین اور منصفین کو پورا یقین ہوگا کہ آپ اور آپکے حواریوں کے سبھی دعاوی اور مقالات مغالطات پر مبنی ہیں۔

فرضی حواری سے ہمارے پرانے دوست مولوی حکیم نور الدین ساکن بھیرہ ضلع شاہ پور مقیم و ملازم ریاست جموں مراد ہیں۔ وہ اپنے احباب کے سامنے اپنے حواری ہونے کا دعوی کر چکے ہیں ان کے اس ادعاء پر ہم نے ان کو فرضی حواری کہا ہے۔ آپ کے نام ہم نے ایک خط لکھا تھا جس کی نقل ذیل میں معروض ہے:

☆ لاہور۔ ۱۰ فروری ۱۸۹۱ء۔

مجی مولوی نور الدین صاحب السلام علیکم

اس کارسپانڈنس (correspondence) (یعنی خط و کتابت مرزا صاحب) کی نقل اس غرض سے آپ کے پاس بھیجی گئی ہے کہ آپ بھی کچھ کہنا چاہتے ہیں تو کہیں۔ میں مستعد ہوں کہ مرزا صاحب کے دعوی کی تغلیط کروں۔ آپ ہمیشہ اور لوگوں سے گفتگو کرتے ہیں، مگر میں نے ایک دفعہ مرزا صاحب کی بابت آپ کو کچھ کہا تو آپ ناخوش ہو گئے (میں نے آپ کو صرف اس قدر کہا تھا کہ آپ قادیان گئے تھے، مرزا صاحب کو اتمام کتاب براہین احمدیہ کیلئے کیوں نہ کہا۔ آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں فرمایا کہ میں ان کی شان کو اس سے ارفع جانتا ہوں کہ ان کو ایسا کہوں ۔ میں نے کہا اس میں کوئی گستاخی یا بے ادبی نہیں ہے، یہ تو صرف ایک نصیحت ہے ۔ جس پر آپ خفا ہو گئے ۔ اس کے بعد آپ ایک دفعہ لاہور تشریف لائے تو اپنی عادت قدیم مہربانی کے مطابق مجھے نہ ملے ۔ اور اس کی وجہ میرے بھائی صاحب کے پاس یہ بیان کی کہ ہم ان کے پاس استفادہ کے لئے جاتے ہیں مگر وہ ہمارے پیر کی بدگوئی کرتے ہیں جس سے رنج پہنچتا ہے اور بجائے فائدہ نقصان حاصل ہوتا ہے ۔ اسی نظر سے ہم نے اس خط میں لکھا تھا کہ حوصلہ ہو تو آیئے ۔ یعنی اپنے پیر مرزا پر اعتراض سننے کا حوصلہ ہے تو آیئے) ۔ اب بھی وہی حال ہے تو خیر، اور اگر ان کی بابت کچھ کہنے سننے کا حوصلہ ہے تو بہتر ہے لاہور میں تشریف لاویں اور ان کے معاملے میں گفتگو کریں ۔ توضیح مرام اور ازالۃ الاوہام سے اس دعوی کی تصحیح نہ ہوگی ۔ آپ سے کچھ ہوسکتا ہے تو کریں ۔ ابھی وقت ہے ۔ اب کی دفعہ لاہور میں آپ سے ملا تو جو کچھ آپ نے مجھ سے اور میں نے آپ سے ان کے باب میں کہا (یعنی مرزا صاحب کے باب میں اس استفسار کی وجہ یہ ہے کہ سیالکوٹ کے بعض علماء اور حکیم جی کے دوستوں سے میں نے سنا تھا کہ حکیم جی نے ان لوگوں کے پاس بیان کیا تھا کہ مولوی محمد حسین مجھے اب کی دفعہ لاہور میں ملے تو میں نے ان سے پوچھا کہ کیا مرزا صاحب کو آپ دیوانہ جانتے ہیں ۔ انہوں نے کہا نہیں ۔ پھر میں نے کہا جھوٹا جانتے ہیں ۔ انہوں نے کہا نہیں ۔ پھر میں نے کہا کہ اس دعوی مسیحیت کو کیوں نہیں مانتے ۔ انہوں نے جواب دیا کہ اس میں صرف یہی عذر ہے کہ وہ موعود مسیح نہیں ہو سکتے ۔ اور چونکہ یہ بات خلاف واقعہ تھی، اور میں نے ان سے بجز، اسکے کہ مرزا صاحب کو میری طرف سے یہ پیام پہنچا دیں کہ، آپ مسیح موعود کیونکر ہو سکتے ہیں؟ مرزا صاحب کے متعلق اور کچھ نہ کہا تھا ۔ اس لئے یہ استفسار کیا تھا ۔ میرے اس استفسار کا جواب آپ نے اسی وجہ سے نہ دیا کہ آپ کا بیان خلاف واقعہ تھا ۔ اس سے انکار کریں گے تو اس کی تفصیل ہم قلم میں لائیں گے)، اس کو بعینہ یا اس کا مضمون نقل کریں ۔ مجھے اس سے ایک مطلب نکالنا ہے ۔

محمد حسین

اس خط کا جواب جو حکیم نورالدین صاحب نے دیا، ذیل میں منقول ہے:

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ جناب والا کو خاکسار بہت مدت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مرزا جی کے خلاف پر مستعد یقین کرتا ہے۔ جناب سورج کے سامنے نجوم کے شعاع کو کون دیکھتا ہے۔ ابھی مرزا زندہ ہیں۔ میں آپ کے دعاوی اور علم سے ناواقف نہیں۔ اور یہ امراب پبلک کے سامنے آ گیا ہے۔ اب پرائیویٹ خط و کتابت بند کیجئے۔ میں لوگوں سے مباحثہ کرونگا۔ مجھے ختیار ہے۔ مجھے کچھ ضرورت نہیں کہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر عقائد کی اصلاح کروں۔ اس سے زیادہ میں اس لئے نہیں لکھتا کہ میں آپ سے مایوس ہوں

(آپ کے پیر جی تو مایوس نہیں ہیں۔ وہ اب تک مجھ سے مباحثہ کرنے کا دم مار رہے ہیں، اور اپنے خط نمبری ۵ منقولہ ص ۳۷۱ جلد ۱۲۔ اشاعۃ السنہ نمبر ۱۲ میں اپنے تمام مخاطبین ومخاصمین سے اسی خاکسار کو گفتگو کیلئے منتخب کر چکے ہیں۔ آپ کیسے ان کے بااخلاص مرید ہیں کہ آپ مایوس ہو بیٹھے۔ حضرت حکیم صاحب آپ مایوس نہیں خائف ہیں۔ اور آپ یقیناً جانتے ہیں کہ گفتگو سے آپ عہدہ برآ نہ ہو سکیں۔ مسئلہ نسخ بعض آیات قرآن کے مباحثہ کے دن اور اشاعۃ السنہ کے مضامین جن کی ثنا میں آپ ہمیشہ سے رطب اللسان رہے ہیں، چنانچہ آپ کے خطوط شاہد عدل موجود ہیں، آپ بھول نہ گئے ہوں گے) نورالدین۔۳، پھاگن

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی ؒ بتاتے ہیں کہ:

اس خط کی تحریر سے حکیم صاحب نے تو مباحثہ کو ختم کیا۔ اور یہ جان لیا تھا کہ چلو چھٹی ہوئی، اس بلا سے جان بچی۔ مگر خدا نے نہ چاہا کہ اس سے ان کو بچاوے اور انکے انکار کا عجز پر مبنی ہونا چھپا رہنے دے، لہذا حق تعالی نے حافظ محمد یوسف ضلعدار انہار کے دل میں اس خیال کا القاء کیا کہ جس طرح ہو سکے جانبین کو ایک جگہ جمع کریں اور ان کی باہم گفتگو کرا دیں۔ پس پہلے تو حافظ صاحب بھمراہی منشی عبدالحق، حکیم صاحب کے پاس جموں پہنچے۔ مگر وہاں سے واپس آئے تو مایوسی کے مظہر ہوئے۔ پھر جب حکیم صاحب بہ شمولیت راجگان جموں، لاہور میں آئے تو اس وقت حافظ صاحب لاہور میں نہ تھے۔ اس وجہ سے حکیم صاحب ہمارے قابو میں نہ آئے (ہر چند اور لوگوں کے ذریعہ ہم طالب مباحثہ ہوئے) اور حکیم صاحب اپنے مسیح کے پاس لودھانہ جا پہنچے۔ ۱۲۔ اپریل کو مولوی فضل الدین ساکن گجرات لودہانہ سے آ کر خاکسار کو لاہور میں ملے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مظہر ہوئے کہ آپ کے مقابلہ اور مباحثہ کیلئے مرزا صاحب تیاری کر رہے ہیں ۔کل مولوی نورالدین اور ان کے ایک شاگرد کو روانہ کریں گے ۔۱۳، تاریخ اپریل کو حافظ محمد یوسف بھی لاہور پہنچ گئے اور ادھر سے حکیم صاحب رونق افروز لاہور ہو کر منشی امیر الدین کے مکان پر فروکش ہوئے ۔رات کے دس بجے منشی امیر الدین کے بھائی حاجی محمد دین ، حافظ جی کا یہ پیغام لائے کہ حکیم صاحب تشریف لے آئے ہیں آپ صبح آویں اور ان سے گفتگو کریں ۔میں نے ان کے پیغام کا جواب یہ دیا کہ میں گفتگو کیلئے تب آؤنگا جب حکیم صاحب کا دستخطی رقعہ متضمن درخواست مباحثہ پاؤنگا کیونکہ وہ اپنے خط میں گفتگو سے انکار کر چکے ہیں ۔لہذا اگر میں بلا درخواست پہنچا تو وہ کہیں گے ہم تو مباحثہ سے انکار کر چکے ہیں پھر آپ کیوں آئے ۔

حاجی صاحب میرے جواب سے آشفتہ خاطر ہوئے اور یہ مضمون زبان پر لائے کہ آپ نہ آئیں گے تو وہ لوگ (مسیحائی پارٹی) ہم لوگوں کو (جو آپ کے ہم خیال ہیں) گریز کی طرف منسوب کریں گے ۔اور اس بات کے مظہر ہوئے کہ حکیم صاحب اس مضمون کا رقعہ نہ لکھیں گے ۔اس پر میں نے کہا حکیم صاحب نہ لکھیں تو یہ بات حافظ صاحب تحریر کر کے میرے پاس بھیج دیں کہ حکیم صاحب آپ کے نام رقعہ لکھنے سے انکار کرتے ہیں، مگر ہم لوگ آپ کو ان سے گفتگو کیلئے بلاتے ہیں ۔یہ جواب لے کر حاجی صاحب خفگی کے ساتھ واپس ہوئے اور تھوڑی دیر کے بعد میاں رجب دین کو لے کر میرے پاس آئے اور حافظ جی کا وہی پیام لائے ۔میں نے اس کے جواب میں پھر وہی بات کہی ۔مگر میاں رجب الدین نے میرے اس جواب کی مخالفت میں بہت زور دیا اور یہ کہا کہ اگر آپ نہ آئے تو ہم لوگوں پر گریز کا الزام قائم ہو جائے گا ۔اور جب خط کا ذکر آیا تو انہوں نے ایک خط بھی حافظ صاحب کا جیب سے نکال کر پیش کیا (جس کا مضمون غالباً وہی تھا جو اڈیٹر پنجاب گزٹ نے اپنے پرچہ ۲۵ ۔اپریل ۱۸۹۱ء میں مشتہر کیا ہے) مگر چونکہ اس خط کا مضمون وہ نہ تھا جو میرا مطلوب تھا، بلکہ وہ مضمونِ مطلوب اور قاصدوں کے زبانی پیام کے مخالف تھا، لہذا میں نے اس خط کو پڑھ کر واپس کیا اور اسکے ساتھ خوش طبعی سے یہ بھی کہا کہ اس خط کو آپ یا حافظ صاحب شہد لگا کر چاٹ لیں ۔اس پر بھی میاں رجب دین نے اپنی بات پر اصرار نہ چھوڑا ۔آخر میں نے ان کے اصرار پر صبح کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجلس میں حاضر ہونا قبول کیا۔

صبح کو پھر میاں رجب دین اور ان کے بعد میاں محمد چٹو میرے بلانے کو آئے۔ میں ان کے ہمراہ صبح کے ساڑھے چھ بجے منشی امیر دین صاحب کے مکان پر پہنچا تو وہاں بڑا مجمع پایا جو میرے پہنچنے کے بعد اور زیادہ ہوگیا تھا۔ اس مجمع کے ارکان (سابق اور لاحق) سے خصوصیت کے ساتھ لائق ذکر یہ اصحاب و احباب ہیں۔ مولوی عبد الرحمٰن خلف الرشید مولوی محمد بن بارک اللہ، مولوی محمد عبداللہ پروفیسر عربی کالج لاہور، فقیر سید جمال الدین جج عدالت خفیفہ لاہور، مولوی عبدالعزیز رکن انجمن حمایت اسلام و ملازم سررشتہ تعلیم پنجاب، وغیرہ۔

خاکسار (محمد حسین بٹالوی) مجلس میں پہنچا تو بعد سلام و مزاج پرسی حضار سب سے پہلے جو کلمہ زبان پر لایا وہ یہ تھا کہ: حافظ (یوسف) صاحب آپ نے جو مجھے بلایا ہے تو کس غرض سے بلایا ہے؟ حافظ صاحب نے فرمایا کہ: اس غرض سے بلایا ہے کہ آپ مرزا صاحب کے متعلق حکیم صاحب سے گفتگو کریں۔ اس کلمہ (یا جو اس کے ہم معنی ہو) کے سوا حافظ صاحب نے اس وقت ایک لفظ بھی منہ سے نہ نکالا۔ نہ مجھے کچھ کہا نہ حکیم (نورالدین) صاحب سے۔ پھر خاکسار نے حکیم صاحب سے مخاطب ہوکر کہا کہ میں نے مولوی فضل الدین کی زبانی سنا ہے کہ آپ لودہانہ سے مجھ سے مباحثہ کرنے کو تشریف لائے ہیں۔ حکیم صاحب نے کہا کہ یہ بات غلط ہے (ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کہ حکیم صاحب کا بیان غلط ہے یا مولوی فضل الدین کا۔ اس سے ہم کو کچھ بحث نہیں۔ حکیم (نور الدین) صاحب نے آخر حافظ یوسف کے حکم سے بحث کرنا قبول کرلیا، یہی ہمارے اس مدعا کیلئے کہ حکیم صاحب سے ہمارا مباحثہ ہوا، کافی ہے) مگر میں حافظ محمد یوسف کے حکم میں ہوں۔ حافظ صاحب فرماتے ہیں تو اب میں گفتگو کو حاضر ہوں۔

پھر خاکسار (محمد حسین) نے کہا کہ قبل از بحث مقصود چند اصول آپ سے تسلیم کرانا چاہتا ہوں، کیونکہ بحث سے پہلے یہ اصول طے ہو جائیں گے تو اثناء بحث میں دلائل کے ردّ و قبول میں اختلاف نہ ہوگا۔ انہی اصول موضوعہ مسلّمہ کو دلائل میں پیش کیا جائے گا۔ حکیم نورالدین صاحب نے اس امر کو منظور کیا اور حسب ذیل سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوگیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔محمد حسین: کتاب وسنت اتفاقی حجج شرعیہ ہیں (قرآن وحدیث کے شرعی دلائل ہونے میں کسی مسلمان کا اختلاف نہیں گو اجماع وقیاس کے دلیل شرعی ہونے میں بعض علماء کا اختلاف ہے)

حکیم (نورالدین) صاحب نے فرمایا: مسلّم ہے۔

۲۔محمد حسین: سنت سے وہ اقوال وافعال (لائق اقتداء) (یہ اسلئے کہا گیا ہے کہ بعض افعال آنحضرتﷺ کے آپﷺ ہی کے ساتھ مخصوص ہیں۔امت کو ان کی پیروی جائز نہیں، جیسے چار سے زیادہ عورتوں سے نکاح) وتقریرات نبویہ (تقریر سے وہ فعل یا قول مراد ہے جو آنحضرتﷺ کے سامنے کسی نے کیا یا کہا۔اور آنحضرتﷺ نے اس سے منع نہ کیا) مراد ہیں جو کتب حدیث میں مروی ہیں۔

حکیم صاحب: مسلّم ہے۔

۳۔محمد حسین: کتب حدیث سے صحیحین بلا وقفہ ونظر سنت نبویہ کی مثبت وشاہد ہیں۔

حکیم صاحب: صحیحین کو میں بہت معتبر سمجھتا ہوں۔بخاری کو اقدم جانتا ہوں۔

۴۔محمد حسین: اس تفاوت اور تقدیم مرتبہ بخاری کا اثر یہی ہوگا کہ عند التعارض بخاری کی حدیث مقدم ہوگی۔اور جو حدیث مسلم کی بخاری کے معارض نہ ہو وہ بھی بخاری کی طرح بلا وقفہ تسلیم کی جاوے گی۔

حکیم (نورالدین) صاحب: مسلّم ہے۔

۵۔محمد حسین: ان دو کتابوں میں جرح مدفوع ہے (یعنی ان کتب کی احادیث پر جو اعتراض کئے گئے ہیں، ان کو بعض محدثین نے اٹھا دیا ہے۔اب ان کتب کی احادیث پر کسی کا اعتراض سنا نہیں جائے گا) اور ان کتابوں کی کسی حدیث کی توہین یا ردّ اہل بدعت کی شان ہے۔

حکیم صاحب۔: مسلّم ہے۔

۶۔محمد حسین: آپ اپنی رائے سے جرح وتعدیل احادیث غیر صحیحین کا منصب رکھتے ہیں۔

حکیم نورالدین صاحب: نہیں۔

۷۔محمد حسین: حدیث کی روایت اور راوی کی رائے میں فرق ظاہر ہے (روایت وہ ہے جس کو راوی آنحضرتﷺ سے نقل کرتا ہے۔رائے وہ بات ہے جو وہ اپنی سمجھ اور فکر سے کہتا ہے)

حکیم نورالدین صاحب: مسلّم ہے۔

۸۔محمد حسین: الفاظ کتاب اللہ اور حدیث کو ظاہر معنی پر حمل کرنا واجب ہے اور ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاویل بلا مانع قوی اور حجت قطعی جائز نہیں کیونکہ یہ تاویل لغت اور شرع سے امان کی رافع ہے (یعنی اگر لفظ کے ظاہری معنی بلا وجہ ترک کر کے اس کے تاویلی معنی مراد لینا جائز کہے جائیں تو نہ شرع کا اعتبار رہتا ہے نہ عام بول چال کا۔ اور ہر شخص کو اختیار ہو جاتا ہے کہ جس لفظ کے جو معنے چاہے مراد لے۔ مثلاً لفظ صلوۃ یا نماز سے اپنی خواہش نفسانی کو روکنا مراد لے، اور معمولی نماز چھوڑ بیٹھے۔ اور لفظ پانی سے پیشاب مراد قرار دے اور لفظ روپیہ سے کوڑی مراد ٹھہرا لے۔ و بناء علیہ کوئی پانی مانگے تو پیشاب کر دے اور ہزار روپیہ کا اقرار کر کے یہ کہدے کہ ہم نے ایک ہزار کوڑی دینے کا اقرار کیا تھا)

حکیم نور الدین صاحب: رسول اللہ ﷺ کے اقوال اور قرآن شریف کے کلمات طیبات ایسے معاملات میں جو عملی طور پر رسول اللہ ﷺ نے ان کو کر کے دکھا دیا ہے، یا صحابہ کے زمانہ میں بلا انکار انہوں نے عمل میں لا کر دکھا دیا ہے انکے وہی معنے ہیں جو تعامل سے ثابت ہوئے۔ باقی پیشگوئیوں یا اخبار میں ایسا کوئی مجازی استعارہ لینا قوی دلیل سے ممکن ہے۔ (حکیم صاحب نے شروع تقریر میں تو ظاہری معنی مراد لینے کے لئے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کے عمل کو شرط ٹھہرایا، جس سے مفہوم ہوتا ہے کہ جو اقوال نبوی اور آیات قرآنیہ عقائد کے متعلق ہیں یا وہ اخبار و پیشین گوئیوں کے متعلق ہیں، ان کے ظاہری معنی مراد لینا ضروری نہیں، ان میں جو تاویل کوئی چاہے کر سکتا ہے، مگر آخر تقریر میں آپ نے اس شرط عمل کو اٹھا دیا اور صاف فرما دیا کہ پیش گوئیوں کے متضمن اخبار و آیات میں بھی، کوئی مجازی استعارہ مراد لینا قوی دلیل سے ممکن ہے جس کا صاف یہ مفہوم ہے کہ اگر اس استعارہ کے مراد ہونے پر قوی دلیل نہ ہو تو معنی حقیقی، جو ظاہری معنی ہیں، چھوڑ کر مجازی معنی مراد لینا جائز نہیں ہیں۔ ہم نے اس وقت حکیم صاحب کو اس اضطراب و تخالف کا الزام نہ دیا اور ان کی شروع تقریر کا کچھ لحاظ نہ کیا صرف ان کی تقریر کا آخری حصہ سے اپنا کام نکال لیا)

محمد حسین: آپ کی تقریر سے یہ سمجھ میں آیا ہے کہ جن الفاظ نبوی یا کلمات قرآنی کے معنی عمل نبوی سے مفہوم نہ ہوئے ہوں ان الفاظ کے معنی لغوی میں تاویل جائز ہے اگر دلیل قوی ہو۔ اس کا لازمہ یہ ہے کہ اگر اس تاویل پر کوئی دلیل نہ ہو تو وہ تاویل بھی ویسی ہی ناجائز ہے جیسے کہ عملی معنوں میں تاویل ناجائز ہے۔

حکیم نور الدین صاحب: بہر حال یہ میرا مسلّم ہے۔

۹۔ محمد حسین: حقیقت مجاز سے مقدم ہے۔ اور حقیقت کی علامات یہ ہیں۔ ۱۔ معنی کا متبادر ہونا (معنی کا قریب الفہم ہونا)۔ ۲۔ ایک امر جائز پر اس لفظ کا اطلاق (اطلاق جائز، ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیز پر ایسا لفظ بولنا جو بحکم عرف یا لغت اس پر بولا جا سکے جیسے زید کو انسان)۔۳۔ اس کے نفی کی عدم صحت (یعنی نفی کا صحیح نہ ہونا جیسے زید کے تئیں یہ کہنا کہ وہ انسان نہیں ہے، جو صحیح نہیں ہے)

علامات مجاز اس کے مخالف یہ ہیں : ۱۔ قرینہ کا وجود ۔ ۲۔ امر محال پر لفظ کا اطلاق ۔ ۳۔ نفی کی صحت

حکیم نور الدین : مجھے کچھ معلوم نہیں کہ مولوی صاحب نے یہ اصطلاح سلف صالحین سے کہاں سے لی ہے

(حکیم صاحب کے اس جواب کا یہ مطلب ہے کہ جو اصطلاح سلف صالحین صحابہ و تابعین سے منقول نہیں وہ لائق قبول و اعتبار نہیں ہے ۔ ان کے اس جواب کو سن کر خاکسار کے علاوہ علماء حاضرین مجلس ، مولوی محمد عبد اللہ و مولوی عبدالرحمٰن لکھوی ، بھی حکیم صاحب پر معترض ہوئے ۔ ان کے اعتراض اسی وجہ سے قلم بند نہ ہوئے تھے کہ وہ حکیم صاحب سے مباحثہ و مناظرہ کرنے والے نہ تھے ۔ ہوتے تو وہ اعتراض بھی قلم بند ہو جاتے ۔ ان اعتراضات کا خلاصہ یہ ہے کہ پچھلی اصطلاحات علمیہ کا سلف صالحین صحابہ و تابعین سے منقول ہونا شرط قبولیت و اعتبار ہے تو آپ ہی ، حکیم صاحب ، اصطلاحات اصول حدیث ، مرفوع ، موقوف وغیرہ ، یا اصطلاحات نحو یہ مثلاً فاعل مرفوع ہوتا ہے اور مفعول منصوب ، جن کو آپ مانتے ، سلف صالحین سے ثابت کریں ۔ اور جو آپ نے خود اصل ہشتم کے جواب میں لفظ مجاز و استعارہ کو استعمال کیا ہے ، اسی کو سلف صالحین سے ثابت کر دکھائیں ۔ حکیم صاحب اس پر بہت گھبرائے اور اس اعتراض کے جواب میں پہلے تو وہ یہ بولے کہ میں اپنے الفاظ ، مجاز و استعارہ ، کو واپس لیتا ہوں ۔ مگر آخر خاکسار کی جوابی تقریر ، جس میں بحث لفظی کو چھوڑ کر مضمون اصول نہم آپ سے تسلیم کرایا گیا ہے ، کو سن کر اس واپسی کو بھول گئے ۔ اور ہمارے اصل نہم کا مضمون مان گئے ۔ یا شائد وہ عمداً یہ سمجھ کر کہ میں لفظ مجاز و استعارہ کو واپس لونگا ، تو اپنے پیر مرزا کے الہامات و تاویلات کے تمام تار و پود کو جو صرف مجاز و استعارہ پر مبنی ہیں توڑنے والا بنوں گا ۔ اس سخن پر آپ کی رائے قائم نہ رہی اور خاکسار کی جوابی تقریر کو مان گئے ۔

حکیم صاحب کے اس جواب پر مولوی عبدالرحمٰن صوفی صافی جو اس سے پہلے چپ چاپ بیٹھے تھے بایں اعتراض معترض ہوئے کہ یہاں ، مسئلہ حقیقت و مجاز میں ، تو حکیم صاحب سلف صالحین کی نقل کے طالب ہوئے ہیں مگر آیات قرآن و حدیث نبویہ کی ان تاویلات میں جو مرزا غلام احمد کرتے ہیں ، جیسے دجال سے مراد دنیا دار ہونا ، اور ابن مریم سے مراد مثیل ابن مریم اور لیلۃ القدر سے زمانہ ظلمت وغیرہ ، وہ سلف صالحین سے نقل و شہادت کے کیوں طالب نہیں ہوتے ۔ پھر مولوی صاحب نے دینی جوش میں آ کر یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کہ جو شخص الفاظ قرآن و حدیث کے ایسی تاویلی معنی کرے جو صحابہ و تابعین وغیرہ سلف صالحین نے نہ کئے ہوں وہ بدعتی و گمراہ وملحد ہے۔ اور یہ کہہ کر آپ اس مجلس سے چلے گئے۔ جس کا ذکر مرزا صاحب کے خط نمبری ۸ و ضمیمہ پنجاب گزٹ ۲۵۔ اپریل ۱۸۹۱ء ص ۳ میں ہوا ہے۔ مولوی صاحب کے جوش میں آنے اور مجلس سے اٹھ جانے کی وجہ ایک تو یہی تھی کہ جو بات حکیم صاحب نے اس جواب میں اختیار کی تھی، اس کے وہ خود پابند نہ تھے، لہٰذا انکا یہ بات کہنا صرف جدال پر مبنی تھا جس سے مولوی صاحب کو نفرت ہوئی، اور ان کو حکیم صاحب کی ہدایت سے مایوسی ہوئی۔ دوسری وجہ یہ کہ حکیم صاحب کے حق میں مولوی صاحب کو خدا تعالی طرف سے ایک یہ الہام ہوا و ان تدعوھم الی الھدی فلن یھتدوا اذاً ابداً ،یعنی اگر تو ان کو ہدایت کی طرف بلائے گا تو وہ کبھی ہدایت پذیر نہ ہوں گے۔ دوسرا الہام یہ ہوا: و یضلّ اللّٰہ الظّٰا لمین و یفعل اللّٰہ ما یشاء یعنی خدا ظالموں کو گمراہ کرتا ہے اور وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔

ان الہامات سے مولوی صاحب نے روانگی فیروز پور کے وقت مجھے خاص اپنی زبان سے اطلاع دی تھی اور خود ہی اس کی یہ تفسیر فرمائی تھی کہ جو شخص صحابہ و تابعین وغیرہ سلف صالحین کے اتفاق سے اختلاف کرتا ہے وہ ان پر ظلم کرتا ہے۔ اور فرمایا کہ ہم لوگ اہل سنت و الجماعت اسی وجہ سے کہلاتے ہیں کہ ہم سنت یعنی آنحضرت ﷺ کے قول وفعل کے پابند ہیں اور جماعت یعنی صحابہ و تابعین کے پیرو ہیں۔ ہم اس جماعت کی اتباع چھوڑنے سے اہل سنت سے خارج ہو جاتے ہیں اور ظالم بنتے ہیں۔ اور خاکسار کو یہ فرمایا کہ میں نے ان لوگوں کے مقابلہ میں تیرے قائم رہنے کی بابت خدا تعالی سے بطور استخارہ دعا کی تھی، اس کے جواب میں مجھے یہ الہام ہوا ہے لکلّ فرعون موسی ۔یعنی ہر فرعونے راموسی۔ لہٰذا آپ اس مقابلہ کے لئے قائم اور مستعد رہیں۔ ہم خدا تعالی سے دعا کرتے رہیں گے کہ وہ خدا تعالی تمہاری مدد کرے۔ اس پر قائم و مستقیم رکھے)

محمد حسین: میں لفظی بحث کو ترک کر کے صرف اس کہنے پر اکتفا کرتا ہوں کہ آپ پچھلے جواب میں تسلیم کیا ہے کہ لفظ کے ایسے معنی جس کو استعارہ کہا جاتا ہے قوی دلیل سے لئے جائیں گے۔ بلا دلیل ایسے معنی نہ لئے جائیں گے۔ پس میں انہیں معنی کو مجاز کہتا ہوں جن کو آپ نے استعارہ کہا ہے۔ اور آپ کے جواب سابق سے میں یہ سمجھتا ہوں کہ آپ کوئی استعارہ بلا دلیل قوی کسی لفظ سے مراد نہ ٹھہرائیں گے۔ میرے لئے یہی تسلیم آپ کی کافی ہے۔ اس معنی کو آپ مجاز کہیں یا نہ کہیں۔

حکیم نورالدین صاحب نے، اس کے جواب میں کوئی عذر وانکار پیش نہیں کیا اور سکو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ت سے اس کو تسلیم فرمایا۔

۱۰۔محمد حسین ۔محال اور مجہول الکنہ میں فرق ہے۔اول کی تسلیم جائز نہیں ، دوسرے کی جائز ہے۔

حکیم نورالدین صاحب :مسلّم ہے۔

۱۱۔محمد حسین : عادت کا خلاف جائز ہے ۔ بناء علیہ معجزات انبیاء وکرامات اولیاء جو عام عادات کے برخلاف معلوم ہوتے ہیں، واجب التسلیم ہیں اگر انکا ثبوت ہو۔

حکیم صاحب : یہ بھی ایک خاص عادت اللہ ہے (آپ فرماتے ہیں کہ معجزہ وکرامت بھی خدا کی ایک خاص عادت ہے اس میں آپ نے معجزہ کو تو دبی زبان سے مانا ہے۔مگر اس کے خوارق عادت ہونے سے انکار کیا۔ اور یہ خیال نہ فرمایا کہ مخاطب نے بھی اس کو مطلق عادت کا خارق نہیں کہا۔صرف عام عادت اللہ کا خارق قرار دیا ہے جس سے صاف مفہوم ہوتا ہے کہ معجزہ خدا کی خاص عادت کا جو انبیاء کے ساتھ رہی ہے اسکے نزدیک بھی خارق نہیں۔ پھر اس بات کہنے کی آپ کو کیا حاجت تھی)

۱۲۔محمد حسین : قانون قدرت جسکو بعض لوگ خدا کا قانون بنائے بیٹھے ہیں واقع میں خدا کی قدرت کا قانون ومعیار نہیں ہے۔

حکیم نورالدین صاحب : ہاں انسان کے محدود تجربے اور مشاہدے قانون قدرت پر حاوی نہیں ہو سکتے۔

۱۳۔محمد حسین : آپ آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی کو تسلیم کرتے ہیں یا نہیں ؟ (اس میں آپ خوب قابو میں آ گئے ہیں۔جس قانون قدرت کی دست آویز سے آپ کے پیر اور انکے مرید صحیح احادیث کو ردّ کر رہے ہیں، اس سے آپ تمسک نہ کر سکیں گے اور ان احادیث کو ردّ کرنے پر قادر نہ ہوں گے)

حکیم نورالدین صاحب : میں نے اس مسئلہ میں غور نہیں کیا کہ جسدی ہے یا روحانی ۔ نفس معراج کا اقرار ہے ۔ (اس میں آپ نے سفید جھوٹ سے کام لیا ہے۔آپ مدتوں سے کتب حدیث کی، جن میں معراج نبوی کا ذکر ہے، ورق گردانی کر رہے ہیں ۔ اور عام مسلمانوں کا یہ اعتقاد کہ آنحضرت ﷺ کو جسمانی معراج ہوا ہے، جانتے ہیں ۔ اور خاص کر اپنے استاد مولوی محمد سہار نپوری ثم المکی سے، جو پرانے خیالات کے آدمی ہیں، حدیث معراج کے یہی معنی سن چکے ہونگے کہ آنحضرت ﷺ اس جسم مبارک سے آسمانوں پر گئے ۔ اور ادھر اپنے پیر مرزا صاحب اور ان کے مریدوں کے خیالات ومقالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پبلک میں شائع ہوتے دیکھ رہے ہیں۔ پھر کیا ایسی حالت میں ممکن ہے کہ آپ نے اس مسئلہ میں کچھ نہ سوچا ہو کہ ہمارے پیر کا خیال صحیح ہے یا پرانے مسلمانوں کا۔ بلا عذر و تامل محض تقلیداً اپنے پیر کا یہ خیال کہ معراج صرف روحانی ہوا ہے مان لیا ہو؟ ہرگز نہیں۔ آپ سچے ہیں تو اس پر قسم کھائیں۔ مگر یہ مسئلہ یاد رکھیں کہ قسم میں توریہ جائز نہیں اور قسم اسی معنی پر واقع ہوتی ہے جو اس کے معنی دوسرا سمجھے)

۱۴۔ محمد حسین: غیر نبی کا الہام دوسرے شخص پر حجت شرعی ہے یا نہیں؟

حکیم نورالدین صاحب: غیر نبی کا الہام نبی کے صریح الہام کے خلاف ہو تو حجت نہیں اور اگر کسی ایسے معاملے میں ہو کہ اس میں صریح حکم نبی کا خلاف نہیں ہے تو ممکن ہے کہ کسی کے لئے حجت ہو مگر حجت شرعی نہیں۔ (آپ کے جملہ، ممکن ہے، اور پھر اسکے استثنیٰ، مگر حجت شرعی نہیں، کو خیال میں لائیں۔ یہ کیسے اضطراب پر مبنی ہیں؟ غیر نبی کا الہام شرعی حجت نہیں تو پھر کیسی حجت ہے؟ اور یہاں شرعی حجت کے سوا کس حجت سے بحث ہے)

۱۵ محمد حسین: صحابی کی ایسی تفسیر آیات قرآن جسکے معنی سمجھنے میں محض رائے کا دخل نہ ہو، حکماً مرفوع ہے یا نہیں

حکیم نورالدین صاحب: صحابی کی ایسی تفسیر کوئی حکماً حجت نہیں۔ (اس جواب میں اور جواب سوال نمبر ۱۶ میں آپ نے سلف صالحین کا خلاف کیا۔ اور اپنی اور اپنے پیر مرزا کی تاویلات بدعیہ مخالفہ سلف صالحین کے لئے راستہ نکالا ہے۔ سلف صالحین تو ہر بات میں صحابہ کے اقوال و آثار کی پیروی کرتے اور ان کی آراء کو بھی اپنی آراء سے مقدم سمجھتے۔ آپ ان کی ایسی تفسیر کو بھی نہیں مانتے جس کا آنحضرت ﷺ سے مسموع ہونا متعین ہے، اور اس میں رائے محض کا دخل نہیں ہے)

۱۶۔ محمد حسین: درصورت عدم حجیت وہ دوسروں کی تفسیر بالرائے سے مقدم ہے یا نہیں

حکیم صاحب: صحابی کی تفسیر کو مقدم کرنا کوئی ضرورت نہیں۔

۱۷۔ محمد حسین: نبوت ختم ہو چکی ہے یا نہیں۔

حکیم صاحب: نبوت تشریعی ختم ہو چکی ہے۔ کوئی شخص شرع جدید نہیں لا سکتا۔

۱۸۔ محمد حسین: کوئی جدید نبی ہو سکتا ہے جو تشریع جدید نہ کرے۔ شرع محمدی کے تابع ہو اور نبی کہلائے جیسے انبیاء بنی اسرائیل توریت کا اتباع کرتے تھے اور نبی کہلاتے تھے

حکیم نورالدین صاحب: کوئی بعید نہیں۔ ہو (اس میں تو آپ نے حد کر دی۔ پیروی قرآن و حدیث اور اتباع سلف صالحین و عام مومنین سب کو بالائے طاق رکھ کر اپنے پیر مرزا کی تقلید اختیار کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں وہ سرسید احمد خان کے مقلد بنے ہیں جو ختم نبوت سے بتاویل انکار کر کے، کالون، لوتھر، بابو کیشب، چندر سین اور دیانند سرستی کو نبی یا پیغمبر قرار دے چکے ہیں)

۱۹۔ محمد حسین: آیت خاتم النبیین نبوت کو ختم کرتی ہے، آپ نبی جدید کی تجویز پر کیا دلیل رکھتے ہیں؟

حکیم صاحب: خاتم النبیین کی آیت تشریعی انبیاء کے ختم کی دلیل ہے۔ نبی بلا تشریع کے وجود کی مانع نہیں ہے۔ ایسے نبی کے دلائل میں اس وقت پیش نہیں کرتا (مجلس مناظرہ کے بعد آپ کو اپنے اس جواب کی مضرت سوجھی تو آپ نے حافظ محمد یوسف مہتمم انعقاد جلسہ سے یہ بات کہی کہ اس جواب میں کہیں علماء امّتی کانبیاء بنی اسرائیل درج کرا دو۔ حکیم صاحب کے لودہانہ روانہ ہو جانے کے بعد حافظ صاحب نے منشی عبداللہ نقشہ نویس اور میاں الہ بخش درائی فروش کے سامنے خاکسار سے اس امر کی درخواست کی۔ خاکسار نے اس کے جواب میں یہ بات کہی کہ اس جواب کے ساتھ یہ حدیث چسپاں نہیں ہوسکتی۔ ہاں وہ اس جواب کو واپس لیں اور بجائے اس کے یہ جواب دیں کہ اس وقت نبی تو کوئی نہیں ہوسکتا، اس وقت کے علماء مشابہ انبیاء ہیں، تو اس جواب کے ساتھ وہ حدیث بخوبی چسپاں ہوسکتی ہے۔ آئندہ آپ کو اختیار ہے، جس مقام میں چاہیں اس حدیث کو درج کر دیں۔ حافظ صاحب اپنے قلم سے اس حدیث کو درج نہ کر سکے، اور اپنی نوکری پر چلے گئے۔ پھر خاکسار نے بذریعہ ڈاک وہ کاغذ جس میں اصول و سوالات درج تھے ان کے پاس بھیج دیا اور ان کو اختیار دیا کہ جہاں چاہیں، اس حدیث کو درج کریں۔ انہوں نے وہاں سے بھی اس کاغذ کو بلا تصرف و تبدل واپس کیا، اور کہیں اس حدیث کو درج نہ فرمایا جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ انہوں نے بھی کہیں اس کا مساغ نہ پایا۔ ہم اب بھی حکیم کو اختیار دیتے ہیں کہ جہاں چاہیں اس حدیث کو چسپاں کر دیں، اگر گنجائش پاویں۔ ہمارے نزدیک تو یہ حدیث تب ہی ان کی متمسک ہوسکتی ہے جب کہ وہ اس جواب کو بدلدیں۔ اور یہ جواب دیں کہ اب نبی کوئی نہیں ہوسکتا، علماء امت، انبیاء بنی اسرائیل کے مشابہ ہیں)

۲۰۔ محمد حسین: لفظ عیسی بن مریم اور دجال کے اصلی معنی (جس کی تاویل محتاج دلیل ہو) آنحضرت ﷺ اور صحابہ و تابعین کے زمانہ میں اس وقت تک کیا سمجھے گئے۔

حکیم نورالدین صاحب: مجھے تمام لوگوں کے کل اقوال کی خبر نہیں۔

۲۱۔ محمد حسین۔ میں نے نہ تمام لوگوں کے اقوال پوچھے ہیں، نہ کل اقوال۔ جن لوگوں کے اقوال پر آپ کو اطلاع ہے، ان کا کیا خیال تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب: ابن مریم سے قرآن میں عیسیٰ نبی اللہ اسرائیلی مراد ہے اور دجال کی نسبت مختلف خیال ہیں۔ ابن صیاد کو حضرت عمرؓ دجال سمجھتے اور اس پر قسم کھاتے تھے (اس میں دھوکہ ہے جس کا بیان تتمہ جواب نمبری ۲۴ میں عنقریب آئے گا)

۲۲۔ محمد حسین: احادیث نبویہ میں جو ابن مریم کا لفظ وارد ہے اس کے معنی صحابہ و تابعین وغیرہ مسلمین نے جہاں تک آپ کو علم ہے، کیا سمجھے ہیں۔ اور دجال کی نسبت جو آپ نے اختلاف بیان کیا ہے، اسکی ایک شق آپ نے بیان کی ہے دوسری نہیں کی۔ اب بیان فرماویں کہ سوائے ابن صیاد کے بھی صحابہ و تابعین نے کسی کو دجال سمجھا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب: مجھے یاد نہیں کہ سوائے ابن صیاد کے کسی کو دجال کہا گیا ہو اور ابن مریم کے ساتھ کسی نے، جہاں تک مجھے یاد ہے، اسرائیلی کی قید نہیں لگائی۔

۲۳۔ محمد حسین: آنحضرت ﷺ کے وقت میں ابن مریم کا لفظ قرآن میں اور پھر آنحضرت ﷺ کے کلام میں اور عام لوگوں کی کلام میں جب کبھی بولا جاتا تھا تو اس لفظ کے اصل معنی کیا سمجھے جاتے تھے۔ آیا وہی حضرت عیسیٰ ابن مریم اسرائیلی یا کوئی اور معنی بھی کسی کے خیال میں آئے تھے۔

حکیم نورالدین صاحب: قرآن شریف میں جہاں ابن مریم آیا ہے وہاں تو وہی عیسیٰ ابن مریم سمجھے جاتے تھے اور احادیث میں بھی جو ابن مریم بولا گیا تھا اس کی تصریح صحابہ کی جانب سے میں نے نہیں دیکھی کہ آیا وہ اس کو مثیل مسیح سمجھتے تھے، یا واقعی نبی اللہ بنی اسرائیلی مراد لیتے تھے۔

۲۴۔ محمد حسین: آٹھویں اصول میں آپ تسلیم کر چکے ہیں کہ احادیث اور اقوال کے اصلی معنی.......

شیخ الاسلام مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ:

سوال نمبری ۲۴، اس حد تک پہنچا تھا کہ حکیم صاحب مجلس سے رخصت کے خواستگار ہوئے۔ اس وقت جناب مولوی محمد عبداللہ پروفیسر عربی کالج لاہور نے فرمایا کہ ان اصول وسوالات و جوابات پر فریقین کے دستخط ثبت ہونے چاہییں۔ وبناء علیہ وہ اصول وسوالات و جوابات اس مجلس میں اول سے آخر تک لفظ بلفظ پڑھے گئے۔ پھر حکیم صاحب نے اس کو اپنے ہاتھ میں لے کر ملاحظہ فرما کر تسلیم کیا، اور پہلے اس پر اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستخط کرنا چاہا مگر پھر فرمایا کہ یہ دوسرے کاغذ پر صاف ہو جائینگے تو اس پر دستخط کرونگا۔ اور یہ کہہ کر مجلس سے کھڑے ہو گئے اور دوسرے جگہ کھانا کھا کر اپنے آقا راجہ صاحب کے پاس چلے گئے۔ اس کے بعد اکثر ارکان مجلس اپنے اپنے مکانات کو تشریف لے گئے۔ صرف خاکسار اور جناب مولوی محمد عبداللہ اور چند دیگر احباب تقریباً ایک گھنٹہ تک وہاں ٹھہرے۔ اور ان اصول وسوالات و جوابات کی دو نقلیں کرا کے اصل سے ان کا مقابلہ کرتے رہے۔ اس کے بعد ہم بھی وہاں سے مرخص ہوئے اور ان دو نقلوں میں سے ایک نقل پر خاکسار نے اپنے دستخط کر کے حکیم صاحب کا دستخط ثبت کرانے کی غرض سے اس کو حافظ جی کے سپرد کیا اور یہ کہہ دیا کہ جس وقت حکیم صاحب واپس آئیں اور مباحثہ پورا کرنا چاہیں اس وقت ہم لوگوں کو بھی طلب کریں۔ تھوڑی دیر کے بعد حکیم صاحب اس مکان میں واپس آ گئے تو آپ نے اس صاف شدہ نقل کو ملاحظہ فرمایا اور مطابق اصل پا کر اس پر دستخط کرنا چاہا۔ مگر بیان کیا جاتا ہے کہ حافظ محمد یوسف نے ان کو دستخط کرنے سے روک دیا، جس کی وجہ ہم عنقریب بیان کریں گے۔ اس نقل میں حکیم صاحب نے اس قدر اضافہ کرنا چاہا کہ جواب نمبری ۱۸ یا ۱۹ میں کہیں پر حدیث علماء امّتی کانبیاء بنی اسرا ئیل کو درج کیا جائے جس کو حافظ صاحب نے منظور کر لیا، اور دوسرے دن کاغذ واپس دینے کے وقت اس کی تعمیل کیلئے مجھے مامور کیا۔ خاکسار اس وجہ سے جو قبل ازیں عرض کر چکا ہے، اس کو قبول نہ کر سکا۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۳۔ ص ۱۳ تا ۳۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ:

اس دن بارہ بجے دن سے رات کے چار بجے تک حکیم صاحب لاہور میں رہے اور اپنے پیر کے بعض نئے حواریوں کو (جن میں حافظ محمد یوسف صاحب، ومنشی الٰہی بخش صاحب شامل و حاضر تھے) حضرت مسیح کے سولی پر چڑھائے جانے اور ہڈی نہ ٹوٹنے کے سبب سے سولی سے زندہ اتر آنے اور پھر اپنی موت سے وفات پانے کا حال، جیسا کہ سر سید احمد خان کی تفسیر میں درج ہے، سناتے رہے۔ مگر خاکسار سے مباحثہ کرنے کا حرف زبان پر نہ لائے۔ بلکہ باوجودیکہ میاں رجب الدین ومیاں محمد چٹو نے ان کو بہتیرا اکسایا اور مباحثہ پر آمادہ کیا مگر وہ اپنے کمان افسر حافظ محمد یوسف کی ماتحتی اور پھر ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر حاضری کے عذر سے اس مباحثہ سے جان بچاتے رہے۔ اور ادھر حافظ صاحب، جو مباحثہ سے ان کی جان بچانے کا ان کو شاید وعدہ دے چکے تھے، کہیں مفقود الخبر ہو گئے۔ اور مزید تفحص و تفتیش کے بعد منشی محمد بخش کے ان کے پاس پہنچنے پر رات کے بارہ بجے کے قریب وہ اس مکان میں آئے۔

اس وقت حکیم صاحب نے حافظ یوسف صاحب اور دیگر حاضرین و معتقدین سے یہ عذر پیش کر کے کہ:

جموں میں ہمارا بہت جلد جانا ضروری ہے اور درصورت توقف مسلمانوں کا حرج عظیم متصور ہے،

رخصت کے خواستگار ہوئے۔ حاضرین مجلس پر ان کے عذر و تقریر کا ایسا اثر پڑا کہ ان کو رخصت دینے کے سوا کچھ نہ سوجھا۔ پھر آپ نے ایک شب کے لئے لودہانہ جانے، اور وہاں سے اسباب اور اہل بیت کو لانے کی ضرورت کو ظاہر کیا اور ۱۵ تاریخ کو پانچ بجے صبح کے لودہانہ کیطرف کوچ کیا۔ وہاں جا کر آپ کو جموں کا وہ ضروری کام بھول گیا اور وہ عذر بھی آپ کے خیال سے جاتا رہا وہاں آپ نے ۱۸۔ اپریل تک قیام و آرام فرمایا۔ دوپہر ۱۹۔ اپریل (۱۸۹۱ء) کو لاہور پہنچ کر جموں کی طرف منہ کیا۔

ہم لوگ جو حکیم صاحب کے شبینہ مشورہ اور دیرینہ ارادہ سے واقف نہ تھے ۱۴۔ اپریل کو تمام دن ان کے منتظر رہے۔ رات ہوئی تو ان کی یاد آوری اور طلبی سے مایوس ہو کر اس امر پر آمادہ ہو گئے کہ علی الصباح بلاطلب و اجازت حکیم صاحب کے فرودگاہ پر دھاوا کریں گے۔ اور برطبق، تو مان نہ مان میں تیرا مہمان، خود جا کر خواستگار اتمام مباحثہ ہوں گے۔ یہ سوچ کر رات ہی کو رقعات اطلاعی و طلبی بنام شرکاء مجلس تحریر کئے جو نماز صبح کے بعد ان لوگوں کے مطالعہ میں آئے۔ و منجملہ ان اصحاب و احباب مولوی محمد عبداللہ تو بعد نماز صبح اپنے مکان سے چل بھی پڑے تھے۔ اور بعض دیگر احباب کے رقعات متضمن وعدہ شمولیت پہنچ گئے تو ایک مخبر صاحب یہ منحوس خبر لائے کہ حکیم صاحب تو کچھ رات رہتے یعنی ۴ بجے کے بعد لاہور کو چھوڑ گئے۔ یہ سن کر ان حضرات عازمین شراکت مجلس کی خدمت میں اور قاصد روانہ کئے جو ان کو اس تکلیف تشریف آوری سے روکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد جو کاروائی ہم نے کی اور طرف ثانی سے ہوئی اس کا بیان ہم بعد میں کریں گے، اس سے پہلے ہم اس مباحثہ کے واقع ہونے، اور اس واقعہ کے صحیح ہونے اور ان سوالات و جوابات کے حکیم صاحب اور خاکسار کے مابین دائر ہونے پر اس مجلس کے ارکان واعیان کی جن کے نام نامی ہم قبل ازیں درج کر چکے ہیں شہادت پیش کرتے ہیں جسکی وجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب، خاکسار اور حکیم صاحب کے مباحثہ کرنے کا انکار کر چکے اور یہ فرما چکے کہ: آپ کا تو درمیان قدم ہی نہ تھا یعنی تو تو اس مجلس میں بطور وزیٹروں کے بلایا گیا تھا اور بات چیت جو ہوئی تھی سو حافظ محمد یوسف کی حکیم صاحب یا مولوی عبدالرحمٰن سے ہوئی تھی۔ تو کون ہے کہ لہو لگا کر شہیدوں میں داخل ہوتا ہے اور خود بخود مبارز و مباحث بن بیٹھا ہے۔

ان تقریرات و بیانات صداقت آیات ان حضرات تقدس سمات سے (جو ضمیمہ پنجاب گزٹ ۲۵۔ اپریل ۱۸۹۱ء میں شائع کر چکے ہیں) ممکن بلکہ بظن غالب مظنون ہے کہ اصلی حقیقت سے ناواقفوں پر برا اثر ہو۔ اور وہ ان بیانات پر اعتماد کر کے دعوی مباحثہ کو غلط سمجھیں۔ لہذا ضرورت ہوئی کہ حضار مجلس سے ایسے اعیان کی شہادت کو جن کی وجاہت اور صداقت میں الحضرات کو جائے کلام نہ ہو پیش کیا جائے۔ اس کے بعد جواب نمبری ۲۴ کا تتمہ درج کیا جائے گا۔ اس کے بعد پچھلی کاروائی فریقین کا بیان ہوگا

مولوی محمد عبداللہ پروفیسر عربی کالج لاہور کی شہادت

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔ خاکسار اس گفتگو میں جو ۱۴۔ اپریل ۱۸۹۱ء کو منشی امیر الدین کے مکان پر مابین جناب مولوی حکیم نور الدین اور جناب مولوی ابوسعید محمد حسین ہوئی تھی، اول سے آخر تک حاضر تھا۔ خاکسار کے سامنے یہ سوال و جواب مرقوم الصدر مابین مولوی صاحب و حکیم صاحب ممدوحین کے ہوئے۔ آخری تقریر نمبری ۲۴ کے بیان میں جناب مولوی ابوسعید محمد حسین نے اصول ممہدہ میں سے اصل نمبری ۸ کا حوالہ دیا۔ اس پر خاکسار نے عرض کی کہ اس تمام تحریر پر، جواب تک ہوئی ہے، فریقین کے دستخط ہو جانے مناسب ہیں تاکہ حوالہ کے وقت کسی کو اپنے مسلمات سے اعراض و انکار کی گنجائش نہ رہے۔ خاکسار کی یہ گذارش مقبول و منظور ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر منشی محمد دین (یہ سعادت مند نوجوان علی گڈھ کالج میں بی اے کی کلاس کے طالب علم ہیں اور لاہور کے باشندے ہیں اور ہمارے عزیز تلمیذ ہیں۔ محمد حسین) صاحب نے جو یہ سوال و جواب لکھتے جاتے تھے اول سے آخر تک تمام تقریر سنائی پھر جناب حکیم صاحب نے خود بھی اپنے ہاتھ میں لے کر اور اس تحریر کو پڑھ کر فرمایا کہ اسکو صاف کر لینا چاہیے، میں دستخط کر دونگا ۔ اب منشی محمد امیر الدین اور حافظ محمد یوسف نے کسی قدر اصرار کے ساتھ جناب حکیم صاحب کو مجلس سے اٹھا لیا اور حکیم صاحب ان کے ہمراہ کہیں تشریف لے گئے ۔ حکیم صاحب کے تشریف لے جانے کے بعد بہت سے اصحاب جن میں خاکسار بھی تھا قریباً ایک گھنٹہ یا اس سے کسی قدر زائد دیر تک اس مجلس میں حاضر رہے جب اس اثنا میں حکیم صاحب واپس تشریف نہ لائے تو خاکسار مولوی ابوسعید محمد حسین سے رخصت ہو کر اور یہ عرض کر کے چلا آیا کہ پھر گفتگو کے وقت سے آپ مجھے اطلاع دیجئے گا میں انشاء اللہ حاضر ہو جاؤنگا۔ چنانچہ میں اس روز تمام دن منتظر رہا۔ ۱۵۔ اپریل کو صبح کے وقت مولوی صاحب ممدوح کی طرف سے ایک رقعہ اس مضمون کا خاکسار کے پاس آیا کہ حکیم صاحب نے تو مباحثہ کے لئے نہیں بلایا مگر ہم چاہتے ہیں کہ خود وہاں جائیں اور ان سے مباحثہ پورا کرنے کی درخواست کریں لہذا آپ تشریف لے آویں، حسب وعدہ آپ کو مطلع کیا گیا۔ چنانچہ خاکسار یہ رقعہ دیکھنے کیبعد مکان سے چلا۔ اثنائے راہ میں مولوی صاحب ممدوح کا ایک اور آدمی ملا جس نے مولوی صاحب کی طرف سے بیان کیا کہ اب آپ تکلیف نہ کریں۔ حکیم صاحب رات کے پانچ بجے لودہانہ چلے گئے ۔ یہ پیام سن کر خاکسار راستہ سے واپس چلا آیا۔

العبد۔ محمد عبداللہ عفی عنہ اول مدرس عربی اورئینٹل کالج لاہور

☆ **خان بہادر جمال الدین رئیس وآنریری اسسٹنٹ کمشنر لاہور کی شہادت:**

جب راقم وہاں گیا تو اس وقت حکیم صاحب اور مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کے مابین سوال و جواب ہو رہے تھے ۔ اور راقم کے سامنے اخیر میں یہ سوالات و جوابات پڑھے گئے تو حکیم صاحب نے فرمایا کہ صاف ہو جاویں تو پھر دستخط کر دونگا۔ پھر حکیم صاحب کسی ضرورت کے واسطے تشریف لے گئے ۔

راقم فقیر جمال الدین عفی عنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

☆ **شیخ خدابخش جج عدالت خفیفہ لاہور کی شہادت:**

۱۴۔اپریل ۱۸۹۱ء کو میں مولوی محمد عبداللہ ٹونکی اور فقیر جمال الدین کے بعد اس مجلس میں گیا تھا، نہ اس خیال سے کہ میں مناظرہ میں شامل ہوں بلکہ مناظرہ کا مجھ کو علم بھی نہ تھا۔ میں وہاں مولوی نورالدین کے ساتھ کسی جگہ جانے کیلئے کسی اور معاملہ دنیاوی کی خاطر گیا تھا کہ وہ وقت مولوی نورالدین نے میرے ساتھ کہیں جانے کے لئے مقرر کیا ہوا تھا۔ بہرحال میں نے گفتگو مابین مولوی محمد حسین اور مولوی نورالدین ہوتی سنی۔ آخر کار تنگی وقت کے سبب مولوی نورالدین کو بعض ان کے احباب نے اٹھایا اور گفتگو مذہبی کے واسطے آئندہ کے لئے التواء کرنا پڑا۔

پھر ۱۷۔اپریل ۱۸۹۱ء کو لودہانہ سے میرے نام خط مولوی نورالدین صاحب کا آیا جس کا مضمون یہ تھا کہ مولوی محمد حسین کی خبر تار برقی لودہانہ میں بنام مرزا غلام احمد پہنچی ہے کہ مولوی نورالدین جو بحث شروع کر کے بھاگ گیا ہے اس کو واپس کرو ،ورنہ شکست یافتہ سمجھے جاؤ گے۔ مولوی نورالدین نے مجھ کو لکھا کہ عام جلسہ کا انتظام ہوتو مع مرزا صاحب کے لاہور وہ پہنچیں اور مجھ کو نیز ایماء تھا کی مولوی محمد حسین کی خدمت میں عرض کی جاوے کہ ۱۴۔اپریل کو قریب نو بجے دن کے جوان کو یک لخت جانا پڑا کیسا ضروری امر تھا۔ میری رائے میں ۹ بجے جو مولوی نورالدین نے گفتگو ختم کی اس میں ضرورت واقعی تھی ۔ بعد وصول رقعہ مولوی نورالدین کے منشی عبدالحق کے ساتھ بخدمت مولوی محمد حسین صاحب چپراسی روانہ کیا اور عبدالحق صاحب نے بخدمت مولوی محمد حسین خط مرزا غلام احمد کا پیش کیا۔

آخر ۱۷۔اپریل ۱۸۹۱ء کو منشی عبدالحق نے مجھ کو لکھا کہ مولوی محمد حسین نے بجواب خط مرزا صاحب لکھ دیا ہے کہ بعد مطالعہ کتاب ازالہ اوہام بحث کے واسطے تاریخ مقرر کریں گے۔ الغرض ۹ بجے تک ۱۴۔اپریل ۱۸۹۱ء گفتگو ہردو صاحبان کی ہوتی میں نے سنی ۔ آخر کار سوالات و جوابات میرے سامنے بمواجہ ہردوفریق پڑھے گئے اور ان کو صحیح مانا گیا، مگر مولوی نورالدین نے کہا کہ بعد صفائی کے دستخط کریں گے ۔

یکم مئی ۔احقر خدابخش ۔

☆ **مولوی عبدالعزیز ملازم سررشتہ تعلیم ورکن انجمن حمایت اسلام کی شہادت:**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس جلسے میں اول سے آخر تک موجود تھا اور جس قدر واقعہ مولوی محمد عبد اللہ ٹونکی نے تحریر فرمایا ہے، میرا اس سے کلی اتفاق ہے۔عبدالعزیز۔۲مئی ۱۸۹۱ء

مرزا قادیانی اور ان کے حواری، ان شہادات کو دیدہ عبرت سے پڑھیں اور تھوڑی دیر کے لئے اپنے اپنے گریبانوں میں منہ ڈالیں۔اور پھر خوف آخرت وننگ دنیا کو پیش نظر رکھ کر انصاف سے کہیں کہ اس واقعہ کے بیان میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا؟ ان شہادتوں کو وہ صادق اور کافی نہ سمجھیں تو ان اعیان سے یا انکے برابر صادق القول اور وجیہہ اشخاص کی شہادت سے یہ ثابت کریں کہ یہ مباحثہ حافظ محمد یوسف اور حکیم صاحب یا مولوی عبدالرحمٰن کے مابین ہوا تھا۔اوران سوالات وجوابات کا سلسلہ انہی حضرات میں جاری تھا۔ابوسعید محمد حسین ایک گوشہ میں وزیٹروں کی لائن میں چپ چاپ بیٹھا تھا۔ایسے اعیان ان کو شہادت کے لئے میسر نہ آئیں تو اپنے ہی حامیوں اور تسلی یافتہ حواریوں میں سے جن کے نام ضمیمہ پنجاب گزٹ سیالکوٹ ۲۵۔اپریل ۱۸۹۱ء میں مشتہر کر چکے ہیں تین اشخاص حافظ محمد یوسف، منشی الٰہی بخش، منشی عبدالحق سے اس مضمون کی شہادت دلوادیں۔مگر ان کی شہادت ہم حلف سے لیں گے اور خاص مجلس میں جن الفاظ سے چاہینگے یہ مضمون کہلوائیں گے۔اس کی وجہ یہ ہے کہ انحضرات میں ایسے لوگ بھی ہیں جو دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز،عمل کر کے تاویل وتوریہ کے ساتھ تھوڑا سا جھوٹ بولنا بھی جائز سمجھتے ہیں۔ہم ان سے ایسے الفاظ سے حلفی شہادت لیں گے جن میں وہ تاویل وتوریہ نہ کرسکیں گے۔اور پہلے ان کو یہ مسئلہ سمجھا دیں گے کہ حلف میں توریہ جائز نہیں، وہ دوسرے کی نیت پر واقع ہوتی ہے۔

تتمہ جواب نمبری ۲۴:

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ اس جواب کے شروع میں، ایک سطر، کا اعادہ کر کے جواب کو پورا کیا جاتا ہے:

آٹھویں اصل۔(یا محاورہ عام کے مطابق آٹھواں اصول)۔

محمد حسین: آپ (حکیم صاحب) تسلیم کر چکے ہیں کہ:

۱۔احادیث وقرآن کے اصلی معنی (یعنی حقیقی) بلا دلیل قوی ترک کرنا اور اسکے مجازی معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا وجہ قوی مراد لینا جائز نہیں ہے اور امید ہے کہ صحابہ کو بھی آپ اس قاعدہ سے ناواقف یا دیدہ دانستہ اس کے مخالف نہ قرار دینگے کیونکہ وہ لوگ آپ سے اور اس وقت کے تمام لوگوں سے افقہ واورع تھے اور محاورات عرب اور خطابات سید العجم و العرب سے بخوبی واقف تھے اور اصول صحیحہ کے پابند۔

۲۔اور جواب نمبری ۲۳ میں آپ تسلیم کر چکے ہیں کہ، یہ لفظ (مسیح ابن مریم) قرآن میں آیا تو صحابہ نے اس سے حضرت عیسی نبی اللہ کو مراد سمجھا، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس لفظ کے اصلی معنی یہی (عیسی نبی اللہ) ہیں۔ یہ معنی اصلی نہ ہوتے تو قرآن میں وہ اس لفظ سے یہ مراد نہ سمجھتے۔

ان دونوں مقدمات مسلّمہ جناب کو ملانے سے صاف اور قطعی نتیجہ نکلتا ہے کہ یہ لفظ حدیث میں وارد ہوا تو وہاں بھی صحابہ نے اس لفظ سے حضرت عیسی نبی اللہ کو مراد سمجھا۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ ان (صحابہ) سے اس کے برخلاف اس لفظ سے مثیل مسیح یا اور معنی مجازی مراد سمجھنا اب تک ثابت نہیں ہوا، جس کا آپ نے بھی جواب نمبری ۲۳ میں اعتراف کرلیا ہے۔اس قطعی نتیجہ کے ابطال و مقابلہ میں اگر آپ یہ کہیں کہ قرآن میں اس لفظ کے نازل ہونے کے وقت تو اس کے اصلی معنی حضرت عیسی نبی اللہ تھے مگر حدیث میں اس لفظ کے استعمال کئے جانے کے وقت وہ معنی اصلی نہ رہے۔ یا یہ کہیں کہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب اصلی معنی کو بلا وجہ ترک کرنے عدم جواز سے واقف نہ تھے۔ یا وہ باوجود واقفیت اس قاعدہ صحیحہ کے پابند نہ تھے، تو آپ کی بات کا کوئی جواب نہیں ہے: این ست جوابت کہ جوابت ندہم

جواب نمبری ۲۱ و ۲۳ میں تو حکیم نورالدین صاحب نے مسیح ابن مریم کے لفظ کا قرآن میں وارد ہونا تسلیم کرلیا تھا مگر اپنے پرائیویٹ جلسوں میں حضرت مسیح کا سولی دیا جانا، اور پھر اپنی موت سے فوت ہو جانا، تلقین فرماتے رہے تھے، اس لفظ کو قرآن میں وارد ہونے سے انکار کیا تھا، اور صاف فرمادیا کہ مولوی صاحب (یعنی محمد حسین) سخت غلطی کرتے ہیں کہ بار بار اس لفظ کے قرآن میں وارد ہونے پر زور دے رہے ہیں۔

آپ کے اس اقرار کو ان حواریوں نے مان لیا۔ اور ایک مولوی حافظ بھی آپ کے اس انکار کا مصدق ہوا۔ دوسرے دن اس امر کا تذکرہ خاکسار کے پاس میاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رجب الدین اور خواجہ محمد دین نے کیا تو خاکسار نے اسی وقت قرآن سے ایسی آیات کا نشان دیا جن میں یہ لفظ وارد ہے۔ پھر مجمع عام وعظ جمعہ میں ان آیات قرآنیہ کو پڑھ کر سنا دیا (قرآن میں کئی جگہ لفظ عیسی بن مریم وارد ہے۔ دیکھو آل عمران۔ ع ۵۔ نساء ع ۲۲ وغیرہ۔ کئی جگہ لفظ مسیح ابن مریم۔ دیکھو مائدہ۔ ع ۳ و ۱۰، توبہ۔ ع ۵۔ کئی جگہ لفظ عیسی ابن مریم ہے، دیکھو بقرہ، ع ۱۱۔ مائدہ، ع ۵۔ مریم ع ۲۔ کئی جگہ صرف ابن مریم۔ دیکھو زخرف، ع ۶۔ مومنون ع ۳) ہمکو ان حواریوں کی زود اعتقادی پر افسوس نہیں ہے کیونکہ وہ قرآن سے ماہر نہیں اور بعض تو بالکل ان پڑھ ہیں۔ افسوس تو حکیم پر ہے جنھوں نے اس انکار میں غضب ڈھایا۔ اس میں آپ نے دیدہ دانستہ نئے حواریوں کو دھوکہ دیا تو محل افسوس ہے اور اگر یہ انکار ناواقفی پر مبنی ہے تو پھر آپ کا دعوی قرآن دانی محل تعجب ہے۔

جواب نمبر ۲۱ میں آپ نے اس لفظ کی مراد میں اختلاف ظاہر کیا ہے، اور اس اختلاف کی ایک شق کو کہ حضرت عمرؓ، ابن صیاد کو دجال کہتے اور اس پر قسم کھاتے تھے، بیان کیا۔ پھر سوال نمبری ۲۲ میں دوسرے شق اختلاف کے بیان کا آپ سے مطالبہ ہوا تو آپ نے یہ کہہ دیا کہ مجھے یاد نہیں کہ سوائے ابن صیاد کسی کو دجال کہا گیا ہو۔ اس سے آپ نے یہ جتایا کہ دجال صرف ابن صیاد بالاتفاق مراد ہے، اور ہماری یاد میں اسرار کا کوئی مخالف نہیں۔ ان جوابات میں آپ نے کئی وجہ سے دجل (حق باطل کا خلط) اختیار کیا۔

وجہ اول یہ کہ حضرت عمر فاروقؓ کا ابن صیاد کو دجال کہنا یہی معنی نہیں رکھتا کہ وہ آپ کے نزدیک دجال موعود تھے۔ کیوں یہ جائز نہیں کہ آپ نے اسکو منجملہ ان تیس دجالوں کے سمجھا ہو جن کے پیدا ہونے کی خبر حدیث صحیح بخاری و صحیح مسلم میں موجود ہے:

> عن ابی هریره عن النّبیّ ﷺ قال لا تقوم السّاعة حتی یبعث دجّالون کذا بون قریباً من ثلا ثین کلّهم یزعم انّه رسو ل اللّه ، (صحیح مسلم۔ ص ۳۹۷)۔

> قیل لعل عمر اراد بذلك ان ابن صیاد من الدجّالین الّذین یخرجون فیدعون النّبوّة او یضلون الناس و یلبسون الامر علیهم لا انه المسیح الد جال۔ (مرقاۃ حاشیہ مشکوۃ صفحہ ۴۷۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا علی قاری نے بعض علماء سے نقل کیا ہے کہ شائد عمرؓ کے اس قول سے یہ مراد ہو کہ ابن صیاد ان دجالوں میں سے ہے جو نبوت کا دعوی کریں اور لوگوں کو بہکا دیں اور انکے دین کو گڈ مڈ کر دیں گے، نہ یہ کہ وہ مسیح دجال موعود ہے۔

اس وجہ سے معاملہ دجال و ابن صیاد کے متعلق ایک مغالطہ ثابت ہوا۔

وجہ دوم: یہ کہ فرض کیا اور مان لیا کہ حضرت عمرؓ کا یہی خیال تھا کہ ابن صیاد (ابن صیاد مدینہ کا یہودی تھا۔ آنحضرت ﷺ کے وقت میں اس نے نبوت کا دعوی کیا تھا اور اس میں بعض ایسی عجیب باتیں موجود تھیں جو دجال میں ہونگی۔ پھر وہ مسلمان ہو گیا اور اس نے حج بھی کیا۔ اس کے مسلمان یا دجال ہونے میں صحابہ میں اختلاف رہا) وہی دجال موعود تھا مگر جب اس فرضی خیال سے آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ فاروق کو روک دیا اور صاف فرما دیا۔

فقال عمر بن الخطاب ذرني يا رسول اللّٰه ا ضرب عنقه فقال له رسول اللّٰه ﷺ ان يكن فلن تسلط عليه وان لم يكن فلا خير لك فى قتله (صحیح مسلم ص ۳۹۸)۔

فقال رسول اللّٰه ﷺ ان يكن هو فلست صا حبه انّما صاحبه عيسى بن مريم و الا يكن هو فليس لك ان تقتل ر جلاً من اهل العهد ۔ (مشکوۃ۔ ص ۴۷۹)۔

چنانچہ بخاری و مسلم میں آیا ہے، کہ اے فاروق، یہ ابن صیاد وہی دجال (موعود) ہے تو تجھے اسکے قتل پر تسلط نہ ہوگا کیونکہ اس کا قاتل حضرت عیسیٰؑ ہوگا۔ اور اگر یہ اور دجال ہے تو اس کا قتل کرنا اچھا نہیں کیونکہ یہ ذمی (عہدی) ہے جن کا قتل کرنا جائز نہیں۔ ،تو پھر کیونکر ممکن تھا کہ حضرت عمر فاروقؓ کا وہ فرضی خیال قائم رہتا؟ کیا یہ امر ممکن اور بلحاظ کمال حضرت عمرؓ کے اتباع و اتقاء میں جائز ہے کہ آنحضرت ﷺ آپ کو دجال موعود کی نسبت یہ خبر دیں کہ وہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے ہاتھ سے قتل کیا جائے اور پھر حضرت عمرؓ اسی کو دجال موعود سمجھیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ نے قول فاروقی کے یہ معنی بتا کر اور اس کے مخالف قول نبوی سے چشم پوشی کر کے مسلمانوں کو سخت دھوکہ دیا ہے اور اس میں دجل سے خوب کام لیا ہے۔

وجہ سوم: سلف صحابہ میں جو اختلاف تھا، وہ ابن صیاد کے باب میں تھا کہ آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ دجال ہے یا نہیں، نہ دجال موعود کے باب میں (جس کی علامات وخواص صحیح حدیثوں میں یہ آئے ہیں کہ۔ا۔ وہ مردہ کو زندہ کرے گا۔۲۔ اس کے ساتھ دوزخ و بہشت ہوگا۔۳۔ اس کی پیشانی پر ک ف ر یعنی کا فر مکتوب ہوگا۔۴۔ حضرت عیسیٰؑ کے ہاتھ سے مارا جائے گا، وغیرہ) کہ آیا وہ بجز ابن صیاد کوئی اور شخص ہے یا نہیں۔ امام نوویؒ نے شرح مسلم میں کہا ہے کہ امام ابوسلیمان خطابی نے فرمایا کہ ابن صیاد کے باب میں جب وہ بڑا ہوا، سلف کا اختلاف ہے۔ ایک روایت یہ ہے کہ وہ اپنے کفریات سے تائب و مسلمان ہوا اور مدینہ میں فوت ہوا۔ اور اس کی نماز جنازہ پڑھی گئی تو اس کا منہ کھول کر لوگوں کو دکھایا گیا اور ابن عمرؓ و جابرؓ قسم کھا کر فرماتے ہیں کہ ابن صیاد دجال ہے۔

قال الخطابی و اختلف السّلف فی امره بعد کبره فروی عنه انّه تاب من ذلك القول ومات بالمدینة و انّهم لما اردوا الصّلوة علیه کشفوا عن وجهه حتی رآ ه الناس و قیل لهم اشهدوا قال و کان ابن عمر وجابر فیما روی عنهما یحلفان انابن صیادهو الدّجال لا یشکان فیه فقیل لجابر انّه اسلم۔ فقال و ان سلم۔ فقیل انّه دخل مکه و کان فی المدینة، فقال و ان د خل (صحیح مسلم۔ ص۔ ۳۹۷)

اور یہ اختلاف صحابہ یا تابعین کا ہم نے کہیں نہیں دیکھا کہ دجال جس کے خواص وعلامات مذکورہ حدیث میں آئی ہیں وہ بجز ابن صیاد کوئی نہیں ہے۔

حکیم نورالدین صاحب نے اس (اول) اختلاف کو یہ (دوم) اختلاف قرار دیا اور دجل اختیار کر کے مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالا۔ آپ سچے ہیں تو کم سے کم ایک صحابی یا ایک تابعی سے بنقل صحیح یہ ثابت کر دکھائیں کہ ابن صیاد کے سوا کوئی دجال نہیں جس میں علامات مذکورہ کتب حدیث پائی جائیں گی۔ حضرت عمرؓ اور حضرت ابن عمرؓ و حضرت جابرؓ کے اقوال کو اپنے خیال کی تائید میں پیش کریں گے تو سخت پچھتائیں گے۔ ان سے آپ یہ نفی ثابت نہ کر سکیں گے۔

بالجملہ دجال کے متعلق جو کچھ آپ نے کہا ہے اس میں دجل سے پورا کام لیا ہے اور حق کو باطل سے ملا دیا ہے اور حق یہ ہے کہ دجال موعود اور اس کی صفات موجودہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب حدیث کسی ختلاف کا محل نہیں گو بعض صحابہ نے دجال کی بعض صفات کا محل ابن صیاد کو بھی بنایا ہے، اور اس کو منجملہ دجاجلہ شمار کیا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ حکیم نور الدین صاحب مباحثہ چھوڑ کر لودہانہ چلے گئے تو خاکسار نے دوسرے دن اس پر اطلاع پاکر حافظ محمد یوسف صاحب اور میاں رجب الدین صاحب کو بلایا اور ان سے سبب تشریف بری حکیم صاحب دریافت کیا۔ حافظ صاحب نے بیان کیا کہ حکیم صاحب کو جموں میں جلد جانا ضروری تھا۔ وہ جلد نہ جاتے تو مسلمانوں کا سخت حرج ہوتا، اس لئے ہم نے ان کو مرخص کیا۔ اور کہا کہ کاغذ اصول و جوابات پر حکیم صاحب نے دستخط کرنا چاہا تھا، ولیکن ہم نے ان کو دستخط کرنے سے روک دیا۔ اور کہا کہ حکیم صاحب یہی خوف کرتے تھے کہ اگر میں بلا اتمام مباحثہ چلا جاؤنگا تو مولوی جی (محمد حسین) کہیں گے کہ وہ شخص بھاگ گیا مگر ہم نے اس خوف سے ان کو مطمئن کر دیا اور یہ کہہ دیا کہ جو الزام وہ آپ پر لگائیں گے وہ ہم اپنے ذمہ لیں گے۔ آپ اس الزام سے بری سمجھے جائیں گے۔ پھر حافظ صاحب نے اپنے بیان کی تصدیق میاں رجب الدین صاحب اور خواجہ محمد دین صاحب سے کہ وہ بھی ان کے ساتھ آئے تھے کرادی۔ اور خاکسار سے یہ درخواست کی کہ آپ حکیم صاحب کی اس کاروائی پر جو کہنا چاہتے ہیں ہم کو کہیں حکیم صاحب پر کوئی الزام عائد نہ کریں۔

میں نے اس کے جواب میں حافظ جی سے کہا کہ آپ جو کہتے ہیں اور جو آئندہ چاہتے ہیں وہ صرف آپ کی دوست پروری اور پردہ پوشی ہے۔ آپ نے جب حکیم صاحب کو دیکھا کہ وہ ان اصول و جوابات کی تسلیم سے بے دست و پا ہو گئے ہیں لہذا اب وہ مباحثہ کے لئے مجلس میں آئیں گے تو الزام کھائیں گے۔ اور خفت اٹھائیں گے۔ اور یہ امر آپ پر نہایت شاق گذرا اور دوستی کے اور حکیم صاحب اس مروت کے کہ وہ آپ کے کہنے سے مباحثہ کے لئے مستعد ہوئے مخالف معلوم ہوا لہذا آپ نے اس کاغذ پر ان کا دستخط نہ ہونے دیا اور ان کو یہ وعدہ دے کر کہ ہزیمت کا الزام ہم اپنے ذمہ لیں گے، ان کو بھاگ جانے کا مشورہ دیا۔ مگر آپ کی اس کاروائی سے حکیم صاحب الزام ہزیمت سے بری نہیں ہو سکتے اگرچہ وہ آپ ہی کے کہنے سے خاکسار کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخاطب ومناظر ہوئے تھے مگر آخر مخاطب ہوئے اور مناظر بن گئے۔ لہذا ان کا فرض تھا کہ وہ جاتے ہوئے خاکسار سے اجازت لیتے یا کم از کم یہ اطلاع دیتے کہ ہم نے صرف حافظ جی کے کہنے سے آپ سے مناظرہ شروع کیا تھا اب ہم حافظ جی کے حکم یا اجازت سے اس مناظرہ کو موقوف کر کے لودہانہ جاتے ہیں۔ انہوں نے اپنا یہ فرض ادا نہیں کیا، تو ہم ان کا تعاقب نہ چھوڑیں گے۔ اور ان کے نام تار دے کر ان کو اتمام مباحثہ کے لئے بلائیں گے۔ جس پر ہم نے ۱۵۔ اپریل کو ۱۱ بجے دن کے مرزا غلام احمد کے نام مضمون کا ٹیلی گرام دیا:

۱۵۔ اپریل ۱۹۸۱ء۔ تمہارے ڈی سائیپل (حواری)(disciple) نور الدین نے مباحثہ شروع کیا اور بھاگ گیا۔ اس کو واپس کریں یا خود آویں ورنہ یہ متصور ہوگا کہ آپ نے شکست کھائی۔

اس تار کے جواب میں ہمارے مقدس اور شیر بہادر مرزا صاحب سے یہ نہ ہو سکا کہ فوراً تار کے ذریعہ مجلس مناظرہ میں حاضر ہو جانے کا وعدہ دیتے۔ بلکہ دوسرے دن ۱۶۔ اپریل کو ۶ بجے کی ٹرین میں ایک آدمی کے ہاتھ اس تار کے جواب میں اپنا خط ذیل روانہ کیا جو ۱۷۔ اپریل کو ہمیں ملا۔ اس خط میں پچھلے مباحثہ کو آپ نے کان لم یکن (گویا کہ وہ ہوا ہی نہ تھا) ٹھہرایا۔ اور نئے مباحثہ کے لئے ایسی فاسد شرائط کو پیش کیا جن سے مناظرہ کا وجود میں آنا محال تھا۔ ان شروط کو گویا انہوں نے سپر بنایا اور ان کے ذریعہ سے اپنے آپ کو اور اپنے حواری کو مباحثہ سے بچا لیا۔

(ماہنامہ اشاعۃ السنہ۔ جلد ۱۳۔ ص ۴۳ تا ۴۵)

(یہ مباحثہ ۱۸۹۳ء میں انجام پذیر ہوا تھا، چنانچہ ذیل میں دوسرا حصہ بھی یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔ بہاء)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی اشاعۃ السنۃ جلد ۱۴ میں (بصفحات ۴۱۳ تا ۴۱۶) لکھتے ہیں کہ میں یکم مارچ ۱۸۹۳ء کو بارادہ سفر پورب، ریلوے سٹیشن لاہور پہنچا اور (ٹرین کے) ایک کمرہ میں اپنا سامان سفر رکھ کر پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگا۔ ناگاہ حکیم نور الدین جمونی بھیروی تشریف لائے اور بحکم قضا و قدر اسی کمرہ میں بیٹھ گئے۔ میں نے اس خوف سے کہ مبادا حکیم صاحب مجھے دیکھ کر اس کمرہ سے منتقل ہو جائیں، روانگی گاڑی تک پلیٹ فارم ہی پر ٹہلتا رہا۔ جب روانگی کا وقت قریب پہنچا تو میں ٹرین کے کمرہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل ہوا اور جاتے ہی حکیم صاحب کا ہاتھ پکڑ کر پوچھا کہ حکیم صاحب آپ کا مزاج اچھا ہے؟ یہی میرا اسلام تھا اور ایسا ہی غیر مسلم آشناؤں سے ملنے کا میرا دستور ہے۔اس کے بعد میں نے اپنا ایک خواب یا بیداری کا ایک خیال بیان کیا جو اسی شب یا اس سے پہلے روز وقوع میں آیا تھا کہ میں نے چاہا تھا کہ حکیم صاحب کے مسکن بھیرہ جاؤں اور ان کو تبلیغ احکام اسلام و دعوت عقائد اسلامیہ کروں۔مگر مجھے اس سے یہ خوف مانع ہو گیا کہ مبادا ان کے مکان پر میرے لئے کوئی فتنہ پیش آجائے۔اس وقت جو آپ کو اس کمرہ میں رونق افروز ہو کر میرے پاس بیٹھے ہیں، تو یہ واقعہ میرے اس خواب یا خیال کی تعبیر ہے۔اس کے بعد میں نے کہا کہ کمال افسوس کا مقام ہے کہ آپ سے ہمارا کئی وجہ سے اتحاد و تعلق تھا۔اسلام، وحدت مذہب محدثانہ، دوستی، ہم وطنی وغیرہ،مگر مرزائی عقائد کے اختلاف سے وہ اتحاد و تعلق قطع ہو گیا اور تقطعت بھم الاسباب کا مضمون صادق آیا۔اس کو حکیم صاحب نے بھی تسلیم کیا اور اس پر افسوس ظاہر فرمایا۔

اسکے بعد میں نے کہا کہ حکیم صاحب مدت سے میں اس امر کا خواہاں تھا کہ ہماری آپ کی بالمشافہ گفتگو ہو، اور مباحثہ جو ۱۴ اپریل ۱۸۹۱ء کو بمقام لاہور شروع ہو کر ناتمام رہ گیا ہے، پورا ہو۔مگر ناجائز شروط نے، جو آپ کی طرف سے ہوتی رہی ہیں، یہ موقع نہ آنے دیا۔اب جو حسب اتفاق ہمارا اور آپ کا ایک جگہ جمع ہونا میسر ہے،آپ اجازت دیں تو میں اس گفتگو کو پورا کر لوں۔

☆ حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا کہ ہاں شروع کیجئے۔

☆ اس پر خاکسار محمد حسین نے کہا کہ اس مباحثہ (لاہور، ۱۸۹۱ء) میں میرے سوال نمبر ۲۳ کے جواب میں آپ نے اس امر کو تسلیم کیا ہوا ہے کہ

احادیث میں جہاں لفظ ابن مریم آیا ہے اس کی نسبت مجھے یہ علم نہیں کہ صحابہ اس لفظ سے عیسی نبی اللہ کو مراد سمجھتے تھے یا کسی مثیل ابن مریم کو،

اور میرے آٹھویں سوال کے جواب میں آپ تسلیم کر چکے ہیں کہ الفاظ قرآن و حدیث کے ظاہری معنی مراد لینا واجب ہے، جب تک ان ظاہری معنے سے کوئی مانع قطعی نہ ہو اور یہ بات بھی مسلم کل ہے کہ لفظ ابن مریم کے ظاہری معنی عیسی ابن مریم کے ہیں اسی وجہ سے قرآن میں اس لفظ سے صحابہ کا اسی معنی کو سمجھنا آپ نے سوال نمبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳ کے جواب میں تسلیم کر لیا ہے۔
اس سے صاف نتیجہ نکلتا ہے کہ حدیث کے لفظ ابن مریم کے بھی عیسی نبی اللہ کے معنے مراد ٹھہرانا واجب ہے، اور یہی معنے صحابہ نے سمجھے ہیں۔ پھر آپ اس لفظ حدیث سے مثیل ابن مریم کیوں مراد سمجھتے ہیں؟ اس کے حقیقی و ظاہری معنے سے آپ کی نظر میں کون سا مانع قطعی ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ میری باتیں سن کر حکیم صاحب پر یوں سکوت طاری تھا کہ کان علی رأسه الطیر کا معاملہ نظر آ رہا تھا۔ وہ کچھ نہ بولے تو میں نے کہا شائد آپ حدیث کے اس لفظ کے ظاہری و حقیقی معنے مراد لینے سے اس امر کو مانع قطعی سمجھتے ہوں گے کہ آپ کے نزدیک قرآن سے حضرت مسیح کی قطعی وفات ثابت ہے اور یہ خیال کرتے ہوں گے کہ جب وہ مر چکے ہیں تو پھر اس حدیث سے (جس میں مسیح بن مریم کے آنے کی خبر ہے) بجز مثیل مسیح کے کیا مراد ہو سکتا ہے۔

اس پر حکیم (نورالدین) صاحب نے فرمایا کہ ہاں میری یہی ایک دلیل ہے جو اس لفظ سے حقیقی اور ظاہری معنے مراد ہونے سے قطعی مانع ہے۔

شیخ الاسلام مولانا بٹالویؒ لکھتے ہیں کہ اس پر میں نے پوچھا کہ آپ کے پاس حضرت مسیح کے فوت ہو جانے پر کون سی قطعی دلیل ہے۔

حکیم نورالدین صاحب نے جواب میں آیت:

یا عیسی انی متوفیك و رافعك الی (یعنی اے عیسی میں تجھے وفات دینے والا ہوں۔ پھر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں)

پڑھی اور کہا کہ حضرت عیسی کے رفع کو تو آپ بھی مانتے ہیں، پس چاہیے کہ ان کی وفات کو بھی مان لیں۔ کیونکہ آیت میں توفی کا ذکر پہلے ہوا ہے اور رفع کا ذکر پیچھے ہوا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کی توفی پہلے ہوئی اور رفع پیچھے۔ اس کی نظیر وہ آیت قرآن ہے جس میں افعال حج کے بیان میں خدا تعالی نے صفا پہاڑ کے طواف کا ذکر پہلے کیا اور مروہ کے طواف کا پیچھے۔ تو اس سے آنحضرت ﷺ نے سمجھ لیا کہ شروع طواف صفا سے چاہیے۔ اور آپ ﷺ نے صاف فرما دیا ابدوا بما بدء اللہ یعنی تم اسی پہاڑ سے طواف شروع کرو جس کا ذکر خدا نے پہلے کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ اس پر خاکسار نے اپنا بیگ کھول کر اس میں سے اشاعۃ السنہ نمبر ایک لغایت ۴ جلد ۱۴ نکال کر حکیم نورالدین صاحب کو بتایا کہ:

اولاً تو اس آیت میں کسی دلیل سے تو فی کے معنی وفات کے متعین و متیقن نہیں ہیں اور نہ لغت عربی میں تو فی معنے وفات کے لئے مخصوص ہے۔ لہذا جائز و ممکن ہے کہ اس آیت میں تو فی سے حضرت مسیح کا زندہ اٹھایا جانا مراد ہو اور وہی مراد لفظ رفع سے ہو۔ چنانچہ امام رازیؒ فرماتے ہیں:

ان التو فی هو القبض يقا ل و فا نی فلا ن درا همی .... فتوفيتها منه كما قال سلم فلان درا همی الی و تسلمتها منه و قد يكو ن ايضاً تو فی منه استوفی و علی كلا الا حتما لين لا ن اخرا جه من ا لا ر ض و اصعا ده الى السماء تو فيا له فان قيل فعلی هذا الو جه كا ن التو فی عين الرفع اليه فيصر قو له را فعك الی تكرارا ... قلنا قو له انی متو فيك يد ل على حصول المتوفی و هو جنس تحته انوا ع بعضها با لا صعاد الى السماء فلما قا ل بعد و رافعك الی كا ن هذا تعيينا للنوع و لم يكن تكرا راً ۔ (تفسیر کبیر۔ ج ۲)

کہ تو فی کے معنی قبض کرنا ہے۔ عرب کے یہ محاورات ہیں:

و فا نی فلا ن دراهمی ۔ و او فا نی و تو فيتها منه یعنی فلاں شخص نے میرے دراہم میرے قبضے میں دیدیئے اور میں نے اس سے قبض کر لئے۔

جیسے یہ محاورات ہیں: سلم فلا ن درا همی الی و سلمتها منه یعنی فلاں شخص نے میرے دراہم میرے سپرد کئے اور میں نے اس سے لے لئے۔

اور کبھی تو فی بمعنی استو فی آتا ہے یعنی پورا لینے کے معنی میں۔

ان دونوں معنے (قبض کرنے اور پورا لینے) سے حضرت مسیح علیہ السلام کو زمین سے نکال کر آسمان پر چڑھالے جانا ان کی تو فی ہے۔ اس پر اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ ان معنی کی نظر سے تو فی بعینہ رفع جسم ہوا۔ خدا کا متو فيك فرمانے کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

را فعك کہنا تکرار بلافائدہ بنتا ہے (جس سے خدا کی شان پاک ہے) اس کا جواب یہ ہے کہ متوفيك فرمانے سے صرف قبض کرنا معلوم ہوا۔ جو ایک جنس اور عام مفہوم ہے اور اس کے نیچے کئی انواع واقسام پائے جاتے ہیں۔ پھر جب متو فيك فرمانے کے بعد رافعك فرما دیا تو اس سے اس جنس کے ایک نوع کا تقرر ہو گیا اور تکرار لازم نہ آیا۔

ایسے ہی قاموس، صحاح، صراح، مجمع البحار کتب لغات اور بیضاوی وغیرہ تفاسیر میں لفظ تو فی کے معنی بیان کئے ہیں۔ اور:

ثانیاً، فرض کیا اور بطور تنزل مان لیا کہ یہاں تو فی سے موت کے معنی مراد ہیں تو بھی حرف واؤ کے ساتھ تو فی کا رفع سے پہلے مذکور ہونا اس امر کی دلیل نہیں ہو سکتا کہ اس کا وقوع پہلے ہوا ہے۔ کیونکہ حرف واؤ قرآن اور عام عرب کے محاورہ میں مطلق ومعیت کیلئے ہے جس سے سابق (پہلے) لاحق (پچھلے) اور مقارن (ساتھ والے) کا عطف ہوتا ہے۔ یہ ضرور نہیں کہ اس میں ترتیب کا لحاظ ہو۔ چنانچہ قاموس میں ہے:

قالوا و المفردة اقسام. ا لاولی العاطفه فتعطف الشی علی مصاحبه فانجیناه و اصحاب السفینة و هی سابقه. و لقد ارسلنا نوحا و ابراهیم و علی لاحقة و کذالك یوحی الیك و الی الذین من قبلك

کہ واؤ مفرد کئی قسم کا ہے، ایک عاطفہ جس کے ذریعہ سے کبھی ایک چیز کا دوسرے کے ساتھ ہونا بیان کیا جاتا ہے، جیسے قرآن میں نوح کے ساتھ کشتی والوں کا نجات پانا بیان ہوا ہے۔ کبھی پہلی چیز کا پہلے ہونا اور پچھلی کا پیچھے ہونا۔ جیسے نوح اور ابراہیم کے رسول ہونے کا بیان۔ کبھی پچھلی چیز کے پہلے اور پہلی چیز کے پیچھے ہونے کا بیان، جیسے خدا تعالیٰ کا فرمانا کہ ہم نے تیری طرف وحی کی اور تجھ سے پہلوں کی طرف بھی۔

یہاں پہلوں کا ذکر پیچھے ہوا اور آنحضرت ﷺ کا، جو پیچھے ہوئے، پہلے ذکر ہوا۔ ایسے ہی شرح ملا اور مختصر معانی میں واؤ کے معنی بیان کئے ہیں۔ لہذا اس واؤ سے ہرگز یقیناً سمجھ میں نہیں آتا کہ تو فی پہلے ہوئی ہے اور رفع پیچھے۔

آنحضرت ﷺ نے جو صفا سے طواف شروع کرنے کا حکم دیا ہے تو اس کی وجہ یہ نہیں کہ آپ نے قرآن میں صفا کے پہلے اور مروہ کے پیچھے مذکور ہونے سے حکم طواف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صفا کا مقدم ہونا نکال لیا ہے۔ اس وجہ پر کوئی شہادت آپ کے کلام میں نہیں پائی جاتی، بلکہ آپ ﷺ نے حکم الٰہی اور وحی خفی سے یہ حکم دیا ہے کہ جس پہاڑ کا خدا نے پہلے ذکر کیا ہے اسی سے طواف شروع کرنا چاہیے۔ اور یہ حکم بھی خاص اسی موقع کے لئے دیا ہے۔ یہ عام حکم نہیں دیا کہ جو پہلے مذکور ہو اس کو حکم میں مقدم سمجھا کرو۔ بلکہ اس کے برخلاف جو چیز قرآن میں پیچھے مذکور ہے اس کو مقدم کیا ہے۔ دیکھو آیت میراث میں قرض کا ذکر وصیت سے پیچھے ہوا ہے، مگر وہ حکم ادائی میں وصیت سے مقدم ہے اور بہت سے واقعات قرآن کا ذکر پیچھے ہوا ہے مگر وجود میں وہ مقدم ہیں

(صفحہ ۹۱ لغایت ۹۴۔ اشاعۃ السنۃ نمبر ۳ جلد ۱۴ ملاحظہ ہو)

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ یہ باتیں سن کر حکیم نور الدین نے فرمایا: اگر توفی کا وقوع رفع سے پیچھے ہوا تھا تو خدا تعالی نے اس آیت میں توفی کو پہلے ذکر کیوں کیا۔ خدا تعالی کا کلام عبث اور خالی از حکمت تو نہیں ہے۔ اس کے جواب میں خاکسار محمد حسین نے کہا کہ ممکن و محتمل ہے کہ حضرت عیسی کو مخالفین کی پکڑ اور قتل اور ایذاء کا خوف واندیشہ ہو۔ اس لئے اللہ تعالی نے ان کی تسلی کے لئے یہ لفظ پہلے فرما دیا، جس سے (اس فرضی صورت میں توفی سے وفات مراد ہو) یہ جتایا کہ اے عیسے تجھے لوگ نہیں ماریں گے، ہم تجھے تیری اپنی موت سے ماریں گے۔ چنانچہ مرزا قادیانی نے بھی ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۴۲ میں متوفيك کے یہ معنی کئے۔ پھر اس قتل اور ایذاء کی فکر سے مطمئن کر کے فرمایا کہ ہم تجھے آسمان پر اٹھالیں گے۔

اس پر حکیم نورالدین صاحب نے پوچھا کہ پکڑ اور قتل و ایذاء کے خوف کا کہاں ذکر ہے؟ خاکسار محمد حسین نے بتایا کہ یہ ذکر انجیل میں صاف وارد ہے جس کی تصدیق قرآن و حدیث میں موجود ہے۔ ابن جریر نے کعب احبار سے بسند صحیح نقل کیا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ نے اپنے پیروان کی کمی اور جھٹلانے والوں کی کثرت کی خدا کے پاس شکایت کی، تو اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ میں تجھ کو وفات دونگا اپنی طرف اٹھالونگا، میں تجھے عنقریب قتل دجال کیلئے بھیجوں گا۔ پھر تو اس کے بعد چوبیس برس زندہ رہے گا۔ پھر تجھے اور دیگر زندوں کو ماروں گا۔ کعب نے کہا، اس کی تصدیق رسول اللہ ﷺ کی اس حدیث میں ہے کہ وہ امت کیونکر ہلاک ہو جس کے اول میں ہوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر میں حضرت عیسی۔ درمنثور میں ہے

و اخر ج ابن جر یر بسند صحیح عن کعب قا ل لما رای عیسی قلة من اتبعه و کثرة من کذ ب، شکی ذا لك الی الله فاوحی الله الیه انی متوفیك و رافعك الی و انی سابعثك علی الاعور الد جا ل فتقتله ثم تعیش بعد ذا لك ار بعاً و عشرین سنة ثم امیتك میة الحی؟ قا ل کعب ذا لك تصدیق حد یث رسو ل الله ﷺ حیث قا ل کیف تهلك امة انا فی اولها و عیسی فی آ خر ها

اور قرآن کریم کی آیات بھی اس کی تصدیق کرتی ہیں جن میں ذکر ہے کہ یہودیوں نے حضرت مسیح کے قتل کی تدبیر کی، خدانے بچانے کی تدبیر کی، مثلاً

و مکروا و مکر الله ۔ و الله خیر الما کرین (آ ل عمرا ن۔ ع ۵)۔

و ما قتلوہ و ما صلبو ہ و لا کن شبه لهم (النساء۔ ع ۲۲)

کہ انہوں نے اس کو نہ قتل کیا اور نہ صلیب پر چڑھایا۔ بلکہ ان کو شبہ پڑ گیا۔،

یہ سن کر حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا کہ اس حدیث سے استدلال کرنا آپ کی شان نہیں ہے۔ کیا یہ آنحضرت ﷺ کی حدیث ہے؟ یہ تو کعب احبار کا قول ہے۔ جواباً خاکسار محمد حسین نے عرض کیا کہ میں مستدل نہیں ہوں، کہ اس خوف کے ثبوت میں آنحضرت ﷺ کی مرفوع اور اتفاقی صحیح حدیث کا پیش کرنا میرا فرض ہو۔ میں تو آپ کے دعوی کا مانع ہوں اور منع کی سند میں خوف قتل کو اور اس کی تقویت کے لئے حدیث کعب احبار کو لایا ہوں۔ آپ اس کو نہیں مانتے تو آپ کا فرض ہے کہ اس احتمال کو بدلیل اٹھاویں۔ میرا یہ فرض نہیں کہ میں اس احتمال کو بدلیل ثابت کروں۔ بلکہ میرے لئے یہ احتمال پیدا کرنا کافی ہے کہ حضرت عیسے کو قتل کا خوف ہوگا جیسا کہ ظاہر قرآن اور اس قول کعب سے مفہوم ہوتا ہے، تب ہی خدا تعالی نے ان کو تسلی دینے کیلئے متو فیك کا لفظ پہلے فرمادیا۔ آپ مستدل ہیں اور اس آیت سے حضرت عیسے کا فوت ہونا نکالتے ہیں اور لفظ متو فیك کے پہلے ذکر ہونے سے رفع سے پہلے تو فی ہونے کے مدعی ہیں، اور یہ کہہ رہے ہیں کہ اگر توفی ، رفع سے پہلے نہ ہوتی تو اس آیت میں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی کا ذکر پہلے اور رفع کا ذکر پیچھے ہونا عبث اور خالی از فائدہ ہے۔ اور یہ احتمال کہ آپ کو خوف قتل اعداء تھا۔ اس لئے آپ کو تسلی دینے کے لئے لفظ تو فی کو پہلے ذکر کیا فلاں دلیل سے مدفوع ہے اور لائق قبول نہیں ہے، لہذا آپ ہی کا فرض ہے کہ آپ پہلے لفظ تو فی کا معنی موت کے لئے مخصوص ہونا کسی قطعی دلیل سے ثابت کریں، پھر رفع سے پہلے تو فی کا وقوع کسی قطعی دلیل سے ثابت کریں۔ اس کی دلیل جو آپنے یہ پیش کی ہے کہ اگر تو فی کا وقوع رفع کے بعد ہوتو آیت میں تو فی کا ذکر رفع سے پہلے عبث اور خالی از فائدہ ہے، اس کے مقابلہ میں ہمارے اس احتمال کو کہ جائز ہے کہ خوف قتل سے مسیح کو تسلی دینے کے لئے تو فی کو مقدم کیا ہو، دلیل سے اٹھاویں، نہ یہ کہ ہم سے اس احتمال کی مئوید قطعی دلیل اور آنحضرت ﷺ کی حدیث پوچھیں۔

حکیم نورالدین صاحب یہ سن کر فرمایا مجھے اس بحث سے کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔ آپ اس بحث کو جانے دیں۔ حضرت بٹالوی فرماتے ہیں کہ دیکھو حکیم نورالدین صاحب کس عذر پر اڑے اور پھر اتمام حجت کے بعد کیونکر بحث سے ساکت و عاجز ہوئے۔ کیا حضرت مسیح کا یہودیوں سے قتل وایذاء کا خائف ہونا ناظرین انجیل وقرآن وحدیث وتفسیر پر مخفی ہے؟ اور کیا اس امر میں حکیم صاحب کو کچھ شک ہے؟ ہرگز نہیں۔ ان کو یہ شک کیونکر ہوسکتا ہے جس حالت میں مرزا قادیانی کا ازالہ اوہام اس خوف کو بیان کر رہا ہے۔ اس نے تو اس خوف کو اس حد تک پہنچا دیا کہ مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا مان لیا، اور آیہ انی متوفيك کا اشارہ اس طرف بتایا کہ حضرت مسیح نے سمجھ لیا کہ اب میں صلیب پر مرا۔ اور یہ کہہ دیا کہ ایلی ایلی لما سبقتنی۔ تب خدا نے ان کو وعدہ دیا کہ تو ان کے ہاتھ سے نہیں مرے گا اور یہ قول فرمایا (ان کے ازالہ اوہام کا صفحہ ۳۴۲ و ۳۹۴ ملاحظہ ہو)۔ مگر حکیم صاحب نے اس وقت ہٹ دھرمی سے کام لیا اور اپنے اعتقاد و کانشنس کا خلاف کر کے ایسی بات کہی جو ان کے اعتقاد کے مخالف تھی اور یہ بات جو بے سوچے انکے منہ سے نکل گئی تو اس کی پچ کرتے چلے گئے اور آخر دندان شکن جواب پا کر مباحثہ سے عاجز ہوئے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی فرماتے ہیں کہ اسی گفتگو کے اثنا میں نماز کا وقت آ گیا تو حکیم صاحب نے فرمایا نماز مل کر پڑھیں۔ آپ تو میری اقتداء نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے، میں آپ کا مقتدی بنتا ہوں آپ نماز پڑھاویں۔ خاکسار نے نماز پڑھی اور گفتگو سابق کے قطع ہو جانے کے بعد خاکسار نے حکیم صاحب سے کہا کہ مسائل کی بحث آپ نہیں کرتے تو اتنا تو بتادیں کہ مرزا قادیانی صاف اور صریح جھوٹ کیوں بولتا ہے؟ایک بات اپنی کتاب میں لکھتا ہے، اور پھر اس سے صاف منکر ہو جاتا ہے ۔،ایکجگہ ایک بات لکھتا ہے دوسری جگہ اس کا خلاف بیان کرتا ہے، اور یہ اقرار نہیں کرتا کہ پہلے جو میں نے اس کے خلاف کیا ہے اس سے اب میں نے رجوع کیا ہے۔ اور اس میں مجھ سے غلطی ہوئی ہے۔،

اسکی مثال ایک یہ ہے کہ فتح اسلام میں اس نے لیلۃ القدر سے رات مراد ہونے سے صاف انکار کیا ہے اور پھر اپنے ازالہ کے صفحہ ۴۳۰ میں اس انکار سے انکار کر دیا ہے۔،

دوسری مثال توضیح المرام کے صفحہ ۱۹ میں اس نے آنیوالے مسیح کے نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۲۳ میں اپنے آپ کو مسیح قرار دے کر نبی بھی کہا ہے۔،

تیسری مثال توضیح مرام میں اپنے نبی ہونے کا دعوی کیا ہے اور بعض اشتہارات وتقریرات میں دعوی نبوت سے انکار کیا ہے۔،

چوتھی مثال ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۴ میں آیۃ و مبشراًبرسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کو اپنے حق میں بشارت قرار دیا ہے اور آنخضرتﷺ کے حق میں اس کی بشارت ہونے سے انکار کیا ہے۔ اپنے دافع الوساوس میں اس آیت کو آنخضرتﷺ کے حق میں بشارت قرار دیا ہے۔ (اور اس ہر ایک متعارض بات کو اصل کتابوں سے نکال کر حکیم صاحب کو اسی وقت دکھا دیا)۔

اس پر حکیم نور الدین صاحب نے فرمایا کہ میں نے ان باتوں کو مرزا صاحب کی تصانیف میں نہیں دیکھا، اب ان باتوں کو ان سے پوچھونگا اور اس تعارض کی وجہ دریافت کرونگا۔ اور فرمایا کہ میں مرزا صاحب کی تصانیف نہیں دیکھا کرتا، میں تو صرف ان کا چہرہ دیکھا کرتا ہوں اور اسی سے سبق حاصل کرتا ہوں۔ خاکسار محمد حسین نے کہا کہ آپ کی یہ بات درست نہیں، مرزا صاحب کی کتابوں اور تصانیف کو آپ کا نہ دیکھنا کیا معنی رکھتا ہے؟ قادیانی تو جو کچھ لکھتا ہے آپ کا بتایا ہوا ہے۔ مضمون آپ کا ہے، عبارت اس کی۔ آپ جو قادیانی کے چہرہ سے سبق حاصل کرنے کے مظہر ہیں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی درست نہیں ہے، کیونکہ آپ مرزا قادیانی کے مرید نہیں، پیر ہیں۔ اور آپ نے یہ مکر کیا ہوا ہے کہ ان کو پیر اور اپنے آپ کو مرید مشہور کر رکھا ہے۔ دراصل پیر و مرشد آپ ہیں اور وہ آپ کے مرید و شاگرد ہیں۔ آپ قدیم سے نیچری خیالات رکھتے اور اس قسم کے خیالات پسند کرتے ہیں۔ اور سرسید کی تصانیف کے شائق و عاشق و ناظر تھے۔ آپ نے مرزا قادیانی کی تصانیف براہین احمدیہ و سرمہ چشم آریہ میں اس قسم کی تاویلات کو دیکھا اور ساتھ ہی اس کا دعوی الہامات وکرامات دیکھا، تو آپ نے یہ سمجھا کہ اسکے ذریعہ سے مذہب نیچری خوب پھیلے گا۔ پس آپ قادیان پہنچے اور اس سے یہ طے کر لیا کہ تم پیر بنو، میں مرید بنتا ہوں، مسائل اور کتابوں کی عبارات وحوالہ جات میں بتایا کرونگا، ان کی عبارت آرائی آپ کریں اور مذہب نیچری کو پھیلا دیں۔ مرزا قادیانی پہلے سے لا مذہب اور نیچری تھا۔ اس نے اس امر کو غنیمت سمجھا اور یہ طریق اختیار کیا۔ آپ اس کو القاء والہام کرتے ہیں وہ آپ کو کچھ الہام نہیں کرتا۔ آج بھی اس کو کوئی نہ کوئی الہام کرنے کیلئے آپ قادیان جا رہے ہیں۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ میں اس کے چہرہ سے سبق لیتا ہوں کذب نہیں تو کیا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ میری بات سن کر حکیم نور الدین نے حیران ہو کر کہا یہ بات غلط ہے۔ اس پر خاکسار نے کہا کہ آپ غلط کہیں، مجھ کو تو یہی خیال ہے جس پر دلیل، ظاہر حال ہے۔ اس پر حکیم صاحب ساکت ہو گئے۔ اتنے میں امرتسر کا سٹیشن آ گیا تو حکیم صاحب گاڑی سے اتر کر دوسری گاڑی میں سوار ہو کر قادیان کو گئے اور خاکسار اسی گاڑی میں پورب گیا۔

حکیم نور الدین کا مولانا عبدالمجید سے مباحثہ سے اعراض

مولانا عبدالمجید دہلوی ، مولوی سید محمد احسن امروہی سے بھوپال میں مباحثہ کے غرض سے تشریف لے گئے تھے۔ امروہی صاحب سے ان کی اس سلسلہ میں خط وکتابت ہوئی لیکن وہ بے نتیجہ رہی۔ اس کی تفصیلات مولانا عبدلمجید صاحب کی بیان للناس میں درج ہیں جو ہمارے سلسلہ کتب کی کسی سابقہ جلد میں نقل ہو چکی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالمجید لکھتے ہیں کہ بھوپال سے عاجز آ کر بہ تقریب جلسہ انجمن حمایت اسلام لاہور گیا اور وہاں نوٹس نمبر۲ (جو آئندہ درج ہوگا) شائع کیا۔ اتفاقاً جناب مولوی حکیم نورالدین بھی لاہور میں آ گئے اور نوٹس نمبر۲ عاجز کا ان کو پہنچ گیا اور عاجز خود بھی ان کی خدمت میں کئی مرتبہ حاضر ہوا، مگر خوبی اتفاق سے ان کو فرصت بالکل نہ ہوئی جو گفتگو ہوتی ۔ چنانچہ ایک روز زبدۃ الحکماء حکیم غلام نبی کے مکان پر حکیم نورالدین کی دعوت تھی ، عاجز بھی بعد وقت اکل طعام وہاں حاضر ہوا۔ کرنل عطاء اللہ خاں نے عاجز سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ مولوی صاحب کا غذی گھوڑے تو آپ نے بہت دوڑائے، ہم نے آپ کے نوٹس بھی دیکھے، اس وقت اتفاق سے آپ دونوں یہاں موجود ہیں، حکیم صاحب سے کچھ گفتگو کیجئے ۔ میں نے عرض کیا کہ جس بات کو میں حق جانتا ہوں اس کے بیان کرنے اور اس میں کلام کرنے سے مجھے کب تامل ہے، مگر حکیم صاحب کی اجازت ضروری ہے۔ آپ انہیں راضی کریں، مجھے کچھ عذر نہیں ۔ حکیم صاحب نے فرمایا کہ میں بھی مرزا صاحب کے کلام کو حق جانتا ہوں اور میرا یہ اعتقاد ہے کہ ان کا کوئی ارشاد غلط نہیں ہے، مگر مولوی (عبدالمجید) صاحب کو فرصت ہے، مجھے فرصت نہیں، اور نہ میں تقریر کو پسند کرتا ہوں۔ جانبین سے تحریریں ہو رہی ہیں آپ لوگ تامل کریں اور طرفین کی تحریروں کو ملاحظہ فرمائیں ۔

عاجز کو اس امر کے اظہار میں تامل نہیں ہے کہ حکیم نورالدین نہایت درجہ وسیع الاخلاق اور لائق آدمی ہیں۔ جس طرح مرزا صاحب و مولوی محمد احسن کی کج اخلاقی اور درشتی کا میں شاکی ہوں، اسی طرح حکیم صاحب کے اخلاق کی شکر گزاری بھی میرا ذمہ ہے ۔ حکیم صاحب عاجز سے اچھی طرح خندہ پیشانی سے ملے اور کمال مہربانی سے پیش آئے جیسا کہ شرافت کا مقتضا ہے اور ان کی مجلس کا رنگ بھی ایسا نہ تھا جیسا کہ دہلی میں مرزا صاحب کی مجلس کا رنگ دیکھا کہ جب کوئی ان کے پاس گیا ادھر ادھر سے حواریوں نے آوازے کسنے شروع کئے اور تبرے اڑانے لگے۔ جو شریف گیا، افسردہ ہی ہو کر آیا۔ اور جو ذرا کوئی بولا، مجلس سے نکلوا دیا ۔ چنانچہ مولوی محمد ،مصحح مطبع انصاری کے ساتھ جو بے تہذیبی برتی گئی وہ مرزا صاحب کی مجلس کا ایک ادنی نمونہ ہے ۔ مرزا صاحب کی مجلس میں کئی شخص تو ایسے تھے جن کی زبان قابو سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہرتھی۔ جہاں کوئی شریف گیا اور ٹانگ لی وہ اپنی شرافت سے چپ ہوا اور انہوں نے قہقہہ اڑایا کہ ہم نے شرمندہ کر دیا۔ آخر کار اس کا نتیجہ کسی قدر اپنے ہم پلہ لوگوں سے ان کو مل گیا۔

مجھے یاد آیا کہ بھوپال سے نواب ممتاز الدولہ مولوی سید عبدالحی خان صاحب انہیں ایام میں تشریف لائے تھے، انہوں نے مرزا صاحب سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی ۔ میں ان کو لے گیا۔ ان کے ہمراہ جناب حکیم حاتم علی صاحب رئیس آگرہ اور جناب منشی عبدالعزیز رئیس دھولپور بھی تھے ۔ جس وقت یہ صاحبان مرزا صاحب کے مکان پر پہنچے حواریوں نے اپنی عادت کے موافق آوازے کسنے اور تبرے کرنے شروع کئے اور ان کے سامنے ایسے نا ملائم اور بے جا الفاظ کہے کہ وہ حیرت سے منہ دیکھ کر رہ گئے اور مجھے مفت شرمندہ ہونا پڑا۔ آخر میں نے مرزا صاحب سے عرض کیا کہ حضرت مورد عتاب تو اہل دہلی ہیں، یہ لوگ تو مسافر آپ کی زیارت کو آئے ہیں، ان سے تو براہ مہربانی دو باتیں کر لیجئے ۔ اس وقت جناب کو ہوش آیا اور فرمایا کہ کون ہیں، کہاں سے آئے ہیں ۔ مگر حواری اس وقت بھی خاموش نہ ہوئے ۔ میں کئی بار حکیم صاحب کی مجلس میں گیا، کبھی کوئی لفظ کسی سے ایسا نہ سنا جو باعث ملال ہوتا یا طبیعت کو ناگوار گذرتا۔ حکیم صاحب کی مجلس میں کبھی کوئی گفتگو کسی کی زبان پر ایسی نہیں آئی جس سے بوئے ملال آتی ۔ عاجز کی رائے ناقص میں مرزا صاحب کے مشن میں اگر کوئی آدمی ہے تو حکیم نورالدین صاحب ہیں اور اگر کوئی لائق گفتگو ہے تو حکیم صاحب۔ افسوس کہ ان کو فرصت نہ ملی ورنہ گفتگو کا لطف آتا۔

چونکہ حکیم صاحب سے بھی بالفعل گفتگو کی امید قطع ہوئی لہٰذا اس عاجز نے اپنے خطوں کو طبع کر دینا مناسب سمجھا ۔ یا اللہ تیرا یہ عاجز بندہ نہایت عاجزی سے تیرے حضور میں بکمال ادب اس دل سے عرض کر رہا ہے جس کو تو دیکھ رہا ہے کہ میرے قلم و زبان سے وہ الفاظ نہ نکلیں جن سے مجھے تیرے سامنے شرمندہ ہونا پڑے۔ الٰہی مجھ کو تو اور تیری رضا مطلوب ہے، تو میری اس تحریر میں مدد کر ۔ آمین و اللّٰہ المستعان وعلیه التکلا ن ، علی کلّ امرٍ به استعین ، هو المستعان فنعم المعین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کو یک ہزاری چیلنج

نوٹس اتمام حجت نمبر۱

مرزا غلام احمد قادیانی اور انکے معتقد مولوی حکیم نور الدین بھیروی اور مولوی محمد احسن امروہی وغیرھم کے نام خاکسار محمد عبدالمجید مالک مطبع انصاری دہلی کا نوٹس

مرزا صاحب قادیانی کے یہ دعوی ہیں:

۱۔ میں مسیح موعود ہوں۔

۲۔عیسی ابن مریم کا نزول یعنی دوبارہ دنیا میں آنے کا خیال غلط ہے۔

۳۔عیسی بن مریم مرکر جنت میں داخل ہو گئے۔

۴۔ مرکر کوئی زندہ نہیں ہوتا۔

۵۔ جنت میں داخل ہو کر پھر کوئی باہر نہیں آسکتا۔

باوجود ان دعووں کے مرزا صاحب قادیانی اقرار کرتے ہیں کہ میں مسلمان اہل سنت والجماعت ہوں اور اہل سنت کی تمام کتابوں کو مانتا ہوں۔ اور ۲۶ مارچ ۱۸۹۱ء کے اشتہار میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

میرے مسیح موعود ہونے کا سارا قرآن مجید مصدق ہے اور تمام احادیث صحیحہ اس کے صحت کے شاہد ہیں۔

لہذا یہ عاجز بذریعہ نوٹس ہذا مرزا صاحب اور انکے اتباع کو اطلاع دیتا ہے کہ اگر مرزا صاحب کو اپنے دعووں کی صداقت پر کامل اطمینان ہے اور وہ جانتے ہیں کہ میں سچ کہتا ہوں تو بسم اللہ، در کار خیر حاجت استخارہ نیست۔

آپ تو فرماتے ہیں کہ سارا قرآن میرے دعووں کا مصدق اور تمام احادیث صحیحہ شاہد ہیں، میں عرض کرتا ہوں کہ اگر ایک آیت صریح الدلالت اور بتائید اس کے حدیث صحیح سے اپنے دعووں کو مجمع علماء میں بطریق اہل سنت و الجماعت ثابت کر دیں گے، تو میں مبلغ ایک ہزار روپئہ نقد ان کی خدمت میں پیش کرونگا اور ایک سال تک ہر روز بشرط صحت وحیات مرزا صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت کا اپنے وعظ میں اظہار کیا کرونگا۔

اور جس ادب وعزت کے ساتھ مرزا صاحب فرمائیں گے ان کے ساتھ گفتگو کی جائے گی۔ مرزا صاحب اس ثبوت کے لئے مناظرہ کرنے کو تیار ہو جائیں۔ مکان اور پولیس کے انتظام اور امن کے آپ خود ذمہ دار ہو چکے ہیں۔ اور اگر مرزا صاحب ایک ہفتہ میں اس مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوئے تو ضرور یقین کر لیا جائے گا کہ مرزا صاحب خود اپنے دعووں کی صداقت پر مطمئن نہیں ہیں اور ان کا دل ان کی تکذیب کرتا ہے۔ فقط

انعام: بحالت پوری کرنے شرط کے مرزا صاحب کو مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد دیا جائے گا اور ایک سال ان کی خدمت کے لئے حاضر ہوں۔

اطلاع: آپ کو اختیار دیا جاتا ہے کہ ایک ہفتہ کی میعاد میں کوئی تاریخ مقرر کر کے دو روز پہلے مجھے اطلاع دیں۔ اگر آپ نے اطلاع نہ دی اور ثبوت کے لئے تیار نہ ہوئے تو آپ کے دعوی کی تکذیب کے لئے یہ کافی ثبوت ہے۔ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۰۹ھ۔

راقم خاکسار محمد عبدالمجید عفی عنہ مالک مطبع انصاری دہلی

حکیم نورالدین اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی

ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی، مرزا صاحب قادیانی نے اخص مریدوں میں سے تھے۔ اور انہیں دافع الوساوس میں مرزا صاحب نے: حبی اللہ عبدالحکیم خان، کے الفاظ میں بذریعہ الہام والقاء یاد کر کے اپنے انصار اور مخلصین میں شمار کیا ہے۔ پھر ایک وقت آیا کہ ڈاکٹر صاحب، مرزا قادیانی کے دعاوی سے منکر ہو کر ان کے خلاف خم ٹھونک کر کھڑے ہو گئے۔ ان دنوں حکیم نورالدین صاحب نے انہیں ایک خط لکھا جو درج ذیل ہے۔ حکیم صاحب لکھتے ہیں:

جناب عبدالحکیم خان اسسٹنٹ سرجن بالقابہ

آپ کی تفسیر القرآن اردو زبان اور مفید عام اور تشخیص الامراض اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار کے پاس تھی وہ اسلئے واپس ہے کہ آپ کے موجودہ تغیرات میں آپ کو مدد ملے۔

آپ کا خیال جو کچھ ہم لوگوں کی نسبت ہے اس کی تو اب شکایت نہیں کیونکہ خود ہمارا امام آپ کے خیالات میں ناگفتہ بہ ہے تو ہم کس ہستی کے ہیں۔ ہمیں بحمد اللہ کوئی ضرورت نہیں جو ہم ایسے شخص کی کتاب رکھیں جو ہمارے سے بدظن ہے۔ اللہ تعالیٰ کے عجائبات ہیں جو ہم نے آپ کے متعلق دیکھیں۔ مرزا آپ کی اس تفسیر تک تو مسیح و مہدی تھا، اب دجال وضال ہو گیا تو آپ کا استقلال اور آپ کی تحقیق گزشتہ کی بے ثباتی تو ظاہر ہو گئی۔ آئندہ موجودہ حالت پر آپ ٹھہریں گے یا ترقی کریں گے، آئندہ ظاہر ہو گا ۔تمہارے متعلق ایک حیرت زدہ انسان ۔ نورالدین ۲ مئی ۱۹۰۶ء

جواباً ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی لکھتے ہیں:

مولانا و مخدومنا مولوی نورالدین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا عنایت نامہ معرفت مولوی عبداللہ خان میرے پاس تراوڑی پہنچا۔ میری تحقیق گزشتہ میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ میں اسی طرح مرزا صاحب کو مسیح الزمان اور ملہم من اللہ مانتا ہوں۔ آپ کو اسلام کا عملی نمونہ اور عالم قرآن جانتا ہوں۔ جماعت احمدی میں جو نئے خیالات پیدا ہوئے وہ قرآنی بینات کے صریح خلاف ہیں وہ بیشک میں نہیں مان سکتا جب تک قرآن کریم سے ان کی مطابقت ثابت نہ کی جائے مختصراً وہ مسائل حسب ذیل ہیں۔

۱۔ تمام غیر احمدی مسلمانوں کو خارج از اسلام سمجھنا، ان کے ساتھ السلام علیکم اور نمازیں ترک کر دینا۔ جو لوگ صریحاً ہم کو کافر کہتے ہیں ان کے ساتھ تو نمازیں اور سلام ترک کرنا درست تھا مگر جو لوگ خاموش ہیں یا کم علمی یا کم فہمی یا خلاف معلومات کی وجہ سے منکر یا مخالف ہیں ان کا کیا قصور؟ کیونکہ ان کا خلاف اس بنا پر ہے کہ یہ جدید مسائل قرآن اور حدیث کے خلاف ہیں۔ پر جو تبلیغ کامل کے بعد عمداً خلاف قرآن و حدیث کریں وہ بے شک کافر ہیں۔ یہی ایمان میرا شروع سے تھا اور اب تک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔تمام انبیاء پیغام رساں اور ہادی خلائق ہوئے ہیں نہ کہ مدارنجات ۔ایسا ہی حضرت مرزا صاحب ہیں ۔وہ خداوند جو رب العالمین ،الرحمٰن الرحیم ،مالک یوم الدین، العلیم الحکیم، الملک القدوس ہے اس کے علوم پر کون محیط ہوسکتا ہے ۔پھراس کی رحمت ومغفرت کے لا انتہاءقوانین کسی ایک انسان کے کیسے ماتحت ہوسکتے ہیں۔اس سے بڑھ کراورکون سا شرک ہوسکتا ہے، اور خداوند عالم کی توہین اس سے زیادہ اورکیا ہوسکتی ہے کہ اس کی رحمت و مغفرت کسی انسان کے ماننے پر منحصر سمجھا جائے ۔

مدارنجات قرآن مجید نے توحیداوراعمال صالحہ کو بتایا ہے

من آمن باللّٰہ و الیوم الآخر و عمل صالحاً ۔ بلی من اسلم وجھہ للّٰہ و ھو محسن ۔ انّ اللّٰہ لا یغفر ان یّشرك به و یغفر ما دون ذلك لمن یشاء ۔

پھر یہ کہنا کہ تیرہ کروڑمسلمان جو تیرہ سوسال میں طیار ہوئے وہ خواہ کیسے ہی موحد، خداپرست اور باعمل ہوں جو مرزا صاحب کونہیں مانتے وہ سب کے سب خارج از اسلام ہیں اور قابل نجات نہیں ۔ یہ مسئلہ بینات قرآنی کے خلاف صریح طور پر معلوم ہوتا ہے یہ کیسے مانا جاسکتا ہے۔اگر میں غلطی پر ہوں تو از روئے بینات قرآنی میرا اطمینان کردیا جائے ۔مگرافسوس کہ میں مانگتا دودھ ہوں اور مجھے پلایا جاتا ہے زہر۔میں طالب حق ہوں اوراطمینان ہونے پر ہرایک پرانی بات کے چھوڑنے اورنئی بات کے اختیار کرنے پر تیار ہوں بشرطیکہ قرآنی اورفطری طور پر میرا اطمینان کردیا جائے ۔میرا یہ ایمان بھی شروع سے ہے آج کا نہیں ۔

۳۔ حضرت مسیح الزمان کومسیح ومہدی مانتا ہوں ساتھ ہی بشر بھی ۔ بشری طور پر جو کمزوریاں اورنقص ان میں ظاہر ہوتے ہیں میں اس وقت بھی دیکھتا تھا اوراب بھی دیکھ رہا ہوں ۔مثلاً براہین احمدیہ،منن الرحمٰن اوراربعین کا باوجود اشتہارات دینے کے آج تک مکمل نہ ہونا ،.. جماعت کی عملی اصلاح کی طرف توجہ نہ ہونا ۔سارازورحیات وممات مسیح کے مسئلہ پر خرچ کرنا،قرآنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات پر علی التناسب توجہ نہ ہونا، تبلیغ کی غرض سے اور شہروں میں نہ جانا ، دہلی کا سفر اگر کیا تو محض بیوی صاحبہ کی خاطر۔ لنگر کے نام پر روپیہ جمع کرنا، آپ بے فکری سے کھانا دوسروں کو کھلانا، اور اس کو درد اور کفایت کے ساتھ خرچ نہ کرنا، نہ اس کا کوئی حساب کتاب رکھنا۔ احمدی جماعت میں داخل ہوکر سوائے ایک وفات اور آمد مسیح، عملی اصلاح اور تزکیہ نفس کی طرف کوئی خیال نہ ہونا، جو لوگ پہلے سے جس حال میں ہیں اس میں کوئی نمایاں ترقی نہ ہونا۔

اب جب میں نے دیکھا کہ احمدیوں میں مرزا پرستی اس حد تک پہنچ گئی ہے کہ سوائے اس کے سب اذکار برائے نام رہ گئے اور شرک تک نوبت پہنچی گئی ، انبیاء کی توہین ہونے لگی، تب مجھ کو حضرت مرزا صاحب کے واقعی نقص اور کمزوریاں گنانی پڑیں۔ نہ اس نیت سے کہ ان کی توہین ہو بلکہ اس نیت سے کہ ان کو خدا یا شریک خدا نہ ٹھہرایا جائے جیسا کہ خود مرزا صاحب ، مسیح اور حسین کی کمزوریاں گناتے رہے ہیں وہی نیت میری ہے۔ اگر ان کمزوریوں میں کوئی خلاف واقعہ امر میں نے گنایا ہے تو مجھے بتلایا جائے ، میں اسے واپس لے لوں اور تائب ہو جاؤں۔ مگر افسوس تو یہ ہے کہ میں تو آپ کی طرف آتا ہوں اور آپ مجھے دور سے دھکے دے رہے ہیں۔ میرا مرض کچھ اور ہے اور دوا کچھ اور زبردستی میرے حلق میں ٹھونسی جا رہی ہے۔ پھر اعلان بھی شائع کر دیا اور کتابیں واپس ہو رہی ہیں اور اس کا نام رکھا جاتا ہے انّما اشکو بثی و حزنی الی اللّٰہ کیا اس کے یہی معنی ہیں کہ برسر بازار شور مچایا جائے۔ میرا کوئی خط شائع نہیں کیا۔ میرے مقاصد کچھ تھے مگر غیظ وغضب کی حالت میں کچھ سے کچھ سمجھ کر کوسنے پر آ پڑے اور میری تباہی کے منتظر ہو گئے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ میرا خدا مغلوب الغضب اور بدفہم نہیں ہے کہ ایک شخص جو قرآنی رو سے ایک امر کا فیصلہ چاہتا ہے اس کو کافر اور مرتد کہا جائے۔ جو آیات قرآنی میں اپنے استدلال میں پیش کرتا ہوں نہ ان کے دوسرے معنی کر کے دکھائے جاتے ہیں نہ کوئی اور معقول جواب ملتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، بلکہ شروع سے ہی خارج از اسلام، دشمن اور کذاب مفتری نام سے پکارا جاتا ہے۔ جو امر مجھ کو صریحاً قرآن کریم کے خلاف معلوم ہوں تو میں ان کو کیسے مان سکتا ہوں۔ جو تجاویز اصلاح اور استحکام جماعت کے واسطے میں نے پیش کی ہیں ان کو ارتداد شمار کیا جاتا ہے۔ میں یقیناً جانتا ہوں کہ مسیح کا خلاف نہایت ہی خطرناک امر ہے مگر قرآن کریم کا خلاف اس سے بھی زیادہ خطرناک ہے۔ بدیہی امور اور واقعات سے انکار کرنا کذب اور سخت کفر ہے۔ خداوند عالم کو ایسا حقیر سمجھنا کہ وہ ایک انسان کے تابع ہو گیا ہے نہائت ہی غضبناک شرک اور ظلم ہے۔

۴۔ اللّٰہ یحمد ك من السّماء۔ انت منی و انا منك ۔انت منّی بمنز لۃاولادی

یا شمس و یا قمر۔ وغیرہ متشابہات میں سے ہیں۔ انکی بنا پر کوئی شرعی مسائل قائم کرنا غلطی ہے۔ جیسے کہ آپ شمس وقمر ہیں ویسے ہی آپ محمد، احمد اور ابراہیم بھی ہیں۔ ایسے ہی بہشتی مقبرہ اور تعمیر منار ہے۔ ان تمام کو قرآنی میزان میں رکھ کر دیکھنا چاہیے۔ نزول خداوندی ہر بشر پر اس کی استعداد اور قابلیت کے مطابق ہوتا ہے۔ قرآنی وحی سب سے اعلیٰ اور مصفیٰ اور اجلیٰ ہے۔

آپ دیکھیں گے کہ حضرت مرزا صاحب کے الہامات انبیائے بنی اسرائیل کی وحی کے مشابہ ہیں جس میں استعارات بعیدہ بکثرت ہیں۔ اس لئے یہ لا ریب فیه نہیں ہو سکتے۔ لا ریب فیه ایک ہی وحی ہے جو قرآن مجید ہے۔ ہر وحی کو اس کے تابع کرنا ضروری ہے۔ محمد ﷺ کا کوئی مظہر اتم نہیں ہو سکتا، اسلئے کوئی وحی نہ اس کے ہم سر ہو سکتی ہے اور نہ اس کی ناسخ۔ یہی ایمان میرا براہین کے وقت تھا اور یہی اب ہے۔ ایک ذرہ تفاوت نہیں۔ اس نکتہ کی لاعلمی سے اکثر علماء کے لئے حضرت مرزا صاحب کے الہامات ٹھوکر کا موجب ہوئے۔ جب بشیر کی نسبت الہامات ہوئے کانّ اللّٰہ نزل من السّماء وہ ایک یوم میں ایسا بڑھے گا جیسا کہ ہفتوں میں، اور ہفتوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا جیسا کہ مہینوں میں۔ اس وقت بھی میں یہی سمجھتا تھا کہ یہ ظاہری معنوں میں کبھی پورا نہیں ہوگا۔

۵۔اسلام کے دو ہی جز ہیں ایمان باللہ اور احسان بالخلق۔ السلام علیکم ایک ادنی درجہ کا احسان ہے اس لئے سلام کا ترک کرنا نہایت سخت درجہ کا بخل ہی نہیں بلکہ یہ بھی ثابت کرتا ہے کہ وہ شخص دشمن اور بدخواہ ہے۔.قرآن مجید نے عبادالرحمٰن کی پہچان یہ بتلائی ہے

اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاماً

جب کفار تک سے سلام کی مناہی نہیں تو پھر کلمہ گو مسلمان سے سلام ترک کرنا قرآن مجید کے سخت مخالف ہے۔وہ اچھا محسن اور ہمدرد بنی نوع ہے جو ذرا سے اختلاف رائے پر بھی سلام ترک کر دیتا ہے۔ آپ خود مجھ سے دشمنی کریں میری تباہی کے منتظر رہیں مگر میں تو اے نورالدین تیرا وہی روحانی فرزند ہوں جو پہلے تھا۔مسیح کا مرید ہوں اور تم سب کیلئے سلامتی اور کامیابی کی دعا کرتا ہوں۔.. ہاں میری عقل میں اصل توحید اور تمجید اور تحمید باری تعالی کے یہمعنی ہیں کہ جہاں اس کے کلام یا جلال کا مقابلہ ہو وہاں دوسروں کو ہیچ سمجھا جاوے۔آپ یا آپ کے مسیح خواہ اس کو کفر کہیں یا ارتداد یا دشمنی یا گستاخی۔ ہاں اس کے خلاف آپ مجھ کو قرآن مجید سے سمجھا دیں تو میں باز آجاؤنگا۔

۶۔کل حزب بما لديهم فرحون ۔افسوس کہ جماعت احمدی اس عمل میں سب سے بڑھ گئی یہاں تک کہ ریویو آف ریلیجنز میں جب عام اسلامی مضامین شائع ہونے کی تجویز پاس ہوئی اور ضمیمہ میں خاص، تو کس قدر احمدی جماعت نے شور مچایا۔ حالانکہ ضمیمہ نے جماعت میں اور دیگر خواستگاروں میں جانا ہی تھا، خاص مضامین کی اشاعت میں اس سے کوئی کمی واقع نہیں ہوسکتی تھی مگر عام اشاعت زیادہ ہونے کے ساتھ رفتہ رفتہ خاص اشاعت بڑھنے کی امید تھی وہ دیوار جو مولویوں نے درمیان میں حائل کی تھی اس کو گرتے گرتے پھر کھڑا کر دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ صرف اتنا ہی کیا بلکہ..قرآن مجید کو اور تیرہ سو سال کے اسلامی مضامین کو مردہ اسلام بتلایا گیا، گویا کہ خدا اور اسلام میں آج مرزا صاحب کی پیش گوئیوں سے جان آئی اور تیرہ سو سال تک وہ مردہ ہی تھے۔قرآن مجید (نعوذ باللہ)مردہ ،محمد ﷺ (نعوذ باللہ)مردہ ، تیرہ سو سال کے تمام مسلمان مردہ۔کیا قرآن مجید بذات خود ایک زندہ معجزہ اور اس کی تعلیمات بذات خود حیات بخش نہیں ۔کیا اس میں ہزار ہا پیش گوئیاں اور علمی اسرار نہیں ۔ افسوس انّهم فی طغیانهم یعمهون ۔کیا میری باتیں تمام افتراء اور دلخراش ہیں کہ ان پر مطلق غور نہ کیا جائے بلکہ فوراً لعنت شروع کر دی جائے اور انتظار کیا جائے کہ کب یہ تباہ ہوتا ہے۔میں اگر اس حرکت سے تباہ بھی ہو جاؤں تو ہو جاؤں مگر خداوند عالم کا عظمت وجلال اور قرآن مجید کی عزت ومرتبت دوسرے انسان یا کلام کو نہیں دے سکتا ۔پس اگر توحید ہی ارتداد ہے تو گواہ رہو کہ میں سخت مرتد ہوں۔اگر قرآنی وحیوں کو تمام وحیوں کا حکم اور میزان ماننا ہی گستاخی اور کذب ہے،تو میں سخت گستاخ اور کذاب ہوں ۔میرا خداوند گواہ ہے کہ جو کچھ میں نے اس وقت کیا، مسیح کی کمزوریاں، خطا کاریاں گنائیں ،ان کو ناراض کیا، یہ سب کچھ رب العالمین کے جاہ وجلال اور قرآنی وحی کی عظمت وشوکت کی خاطر ۔اگر میں نے خالصتاً خدا کے واسطے اور اسکی عظمت و جلال کی خاطر نہیں کیا تو میں آج ہی تباہ ہو جاؤں۔

۵۔مسیح (مرزا) تو میری ہلاکت اور تباہی اپنی نفسانی اغراض کی بنا پر کسی اور وقت چاہتا ہے مگر میں کہتا ہوں اے خداوند! میں نے اگر یہ سب کچھ تیری عظمت وجلال کی خاطر نہیں کیا تو مجھے ابھی ایک منٹ کے اندر ہی اس دنیا سے اٹھا لے۔آمین آمین آمین ۔ و السلا م الف الف سلا م علیکم و علی کل من لد یکم ۔

اے خداوند رب العالمین میں کیسے سمجھ لوں کہ ایک کمزور انسان جو سیدھی سیدھی تحریرات بھی نہیں سمجھ سکتا ،جو آج کچھ اور کل کچھ کہتا ہے ،جو بڑے بڑے ارادے کرتا اور ناکام رہتا ہے، میں کچھ لکھتا ہوں اور وہ سمجھتا کچھ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ جو آرام طلب ہے اور عیش پسند ہے۔ جو ایک گاؤں میں بیٹھے بٹھائے محض اپنے نہ ماننے کی بنا پر تیرہ کروڑ مسلمانوں اور کل دنیا کو محروم النجات قرار دے دیتا ہے۔ جو مجھ جیسے طالب حق کو جو محض قرآنی دلائل کا طالب ہے، مرتد اور کافر اور اپنا دشمن اور تیرا مغضوب علیہ قرار دے رہا ہے۔ جو بہت ہی کم علم اور کم فہم زود رنج ہے۔ وہ تیری خدائی میں شریک ہے یا اس کے ماننے پر نجات منحصر ہے، یا محض اس کے نہ ماننے سے تمام خدا پرست اور نیک انسان ناقابل نجات اور جہنمی ہیں۔ اے خداوند اگر میری سمجھ ناقص یا کج ہے تو اسے کامل اور درست کر۔۔

۷۔ مہدی خونی پر طنز کئے جاتے ہیں مگر آپکا یہ حال ہے کہ دنیا تباہ ہو جائے اور اپنی عید ہو۔ زلزلہ سانفرانسسکو میں آئے، یا فارموسا میں، یا کولمبیا میں، یا اٹلی میں، کہیں طاعون ہو، کہیں کالرا پھیلے، اس کو تکذیب مرزا کا نتیجہ بتلایا جائے۔ کیا دنیا میں سوائے اس ایک جرم کے اور کوئی جرم جناب خداوندی میں قابل سزا نہ رہا۔

کیا تمام عالم کے ہر شہر اور گاؤں میں اور ہر مقام کے ہر فرد بشر پر مرزا صاحب کی تبلیغ اس کمال کو پہنچ چکی کہ سارے جرموں پر یہی ایک جرم غالب آ گیا۔ کیا خداوند عالم کا کام سوائے اس کے اور کچھ نہیں رہا کہ مسیح کی خاطر تمام عالم کو تباہ کرتا پھرے۔ کیا دہریت، کفر، شرک، زنا، توہین اسلام، افتراء علی اللہ، توہین قرآن، توہین محمد، خلاف فطرت وغیرہ کوئی جرم قابل مواخذہ نہیں رہے۔ کیا اس سے بڑھ کر خداوند تعالیٰ کی کوئی اور تحقیر ہو سکتی ہے کہ اس کی لا انتہاء قدرت وحکمت ایک مرزا کے تابع ہو گئی۔ کیا مرزا کے لئے اس سے بڑھ کر اور کبریائی ہو سکتی ہے کہ خداوند عالم کے سارے کاموں کو مرزا کی خوشی اور ناخوشی کے ماتحت مان لیا جائے۔ نعوذ باللہ۔

ہاں جن مصائب یا تباہیوں کی نسبت خداوند عالم خود بتلا وے کہ یہ میرے مسیح کی تکذیب کا نتیجہ ہے تو اسکی نسبت ایسا ظاہر کرنا علیحدہ امر ہے مگر اوروں کی نسبت جن میں محض اسی قدر علم دیا گیا ہو کہ زلزلہ آئے گا، یا مری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑے گی، تو اس کو ایک ہی وجہ یا مقام یا وقت سے مخصوص کرنا نہ محض افتراء علی اللہ بلکہ اس کی لا انتہاء حکمتوں کی سخت توہین ہے۔ پر اس وقت نہ توہین باری تعالیٰ کی پرواہ کی گئی، نہ توہین قرآن کی، نہ توہین محمدی کی، نہ توہین اسلام کی، نہ توہین فطرت کی، بلکہ ذاتی توہین کے خیال سے ایک غیظ و غضب سے بھرا ہوا اعلان جو سراسر غلط فہمی اور شتاب کاری پر مبنی ہے شائع کر دیا گیا۔ غور کرو، خدا کے واسطے غور کرو شتاب کاری اور بیجا غضب بڑے شیطان ہیں۔ وہ خدا بڑا غیور اور متکبر خدا ہے اسکے حکموں کو ذلیل مت سمجھو۔ اسے پامال مت کرنا چاہو، اسکے قرآن سے اس قدر اعراض مت کرو۔
اگر آپ نے موجودہ خط و کتابت کو جو میرے اور مرزا صاحب کے درمیان ہوئی ہے غور سے پڑھا ہو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ میں نے ہر اختلاف کے ثبوت میں آیات قرآنی پیش کیں مگر مرزا صاحب نے ان تمام سے اعراض کیا اور جواب میں ایک دلیل بھی پیش نہ کی، بلکہ بے محل اور خلاف واقعہ باتیں لکھتے رہے۔ میں حیران ہوں کہ یہ کیا تماشہ ہے۔

والسلام ۸ مئی ۱۹۰۶ء (الذکر الحکیم نمبر ۴)

حکیم نور الدین اور مولانا عبید اللہ سندھی

حکیم نور الدین بڑے فاضل شخص تھے، اور قادیانی ہو جانے کے باوجود علماء اسلام سے ان کے تعلقات قائم رہے، کئی حضرات ان کے مداح رہے، کئی حضرات سے خط و کتابت رہی۔ مولانا عبید اللہ سندھی تو حکیم صاحب کے علم و فضل کے اتنے معترف تھے کہ انہوں نے دار العلوم دیو بند سے فارغ التحصیل ہونے کے باوجود تفسیر قرآن حکیم نور الدین سے قادیان جا کر پڑھی۔ ابو سلمان شاہجہان پوری، مولانا عبید اللہ سندھی کے دیو بند سے اخراج پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

ایک اور مسئلہ ہے جو مولانا عبید اللہ سندھی کی تکفیر اور دیو بند سے ان کے اخراج کا باعث بنا تھا۔ اس مسئلے کی طرف خود مولانا سندھی نے اقبال شیدائی کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خط میں اشارہ کیا ہے۔مولانا (عبید اللہ سندھی) کہتے ہیں:

> آپ کو معلوم نہیں کہ میں مولانا نورالدین مرحوم کی خدمت میں کس طرح حاضر ہوا۔آپ مولانا محمد علی (لاہوری) اور مولانا صدرالدین سے دریافت کر سکتے ہیں کہ مولانا مرحوم میرے متعلق کیا خیال رکھتے ہیں۔ان کی دعاؤں کو میں اپنے لئیایک ذریعہ نجات سمجھتا ہوں۔محض اس وجہ سے میرے دیوبندی کشمیری دوستوں نے میری تکفیر سے گریز نہیں کیا۔مگر میری محبت اس پارٹی سے کم نہیں ہوئی۔

(یہ خط حکیم نورالدین بھیروی کی وفات یعنی ۱۹۱۴ء کے بعد کا ہے۔ بہا) مولانا عبید اللہ سندھی مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کو ہرگز کوئی وقعت نہ دیتے تھے۔وہ انہیں باطل سمجھتے تھے اوران کے پیروکاروں کا ان دعاوی پر اعتقاد رکھنا ان کی صریح غلطی سمجھتے تھے ۔مولانا سندھی کے یہ خیالات ان کے خطوط بنام اقبال شیدائی اورافادات وملفوظات (مرتبہ محمد سرور) میں موجود ہیں۔.....اس لئے ان کے خلاف اس عقیدے کی بنا پر اشتعال پھیلایا گیا ہوتو تعجب نہ کرنا چاہیے۔لیکن جن حضرات نے مولانا سندھی کے خلاف یہ حربہ استعمال کیا تھا ان کا اوران کے اسلاف کا طرزعمل بعد میں بالکل مختلف ہوگیا تھا۔وہ دیوبند میں مولانا سندھی کو گوارا کرنے کیلئے تیار نہیں ہو سکے۔لیکن تحریک پاکستان کے دور میں انہوں نے نہ صرف قرآن کی ایک آیت کے مؤلین کو برداشت کیا بلکہ ان کی قیادت پر بھی ایمان لائے جو پورے قرآن کو محرف اور ناقص مانتے تھے اوراس کے آخری ہدائت ہونے کے منکر تھے۔جو عقیدہ رسالت پر امامت کو ترجیح دیتے تھے بلکہ بعض تو توحید و رسالت ہی کے منکر تھے۔وہ نہ مسلمانوں کے کلمہ میں شریک تھے۔نہ نماز روزہ میں۔نہ زکوۃ میں مسلمانوں کے ہم عقیدہ تھے۔ان کا پورا نظام عقائد و عبادات الگ تھا۔ان کے مدارس ومساجد جدا تھیں۔اعلی درجات کا ان کا نصاب دینیات تو جدا تھا ہی، ابتدائی درجات میں بھی انہوں نے اپنا نصاب الگ کرلیا۔حتی کہ نظام عقائد وعبادات کی علیحدگی کے بعد اخلاق ومعاملات (جو دینیات کے نصاب کا ایک حصہ ہے) کو بھی الگ کروایا اسے ایک مسلمان استاد سے پڑھوانے پر آمادہ نہ ہوئے۔جو لوگ سرزمین دیوبند میں سندھی کے طالب علمانہ وجود کو گوارا برداشت کرنے پر آمادہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے قادیانیوں، آغا خانیوں، اسماعیلیوں، بہائیوں، ملحدوں، کمیونسٹوں اور خدا و رسول کے دشمنوں کی قیادت پر نہ صرف ایمان لائے اور ان کی عظمت کے گن گائے بلکہ پورے پاکستان میں مسلمانوں پر ان کے اقتدار کو مسلط کرنے کی کوششوں میں حصہ لیا۔ یہ زمانے کی کیسی ستم ظریفی ہے کہ پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی تحریک چلی تو قادیانیوں کو جو پر جوش وکیل صفائی (دریابادی) ملا وہ سہارن پور کی اسی خانقاہ علم وتصوف کا ارادت کیش تھا جسکے اکابر و اصاغر مولانا سندھی کو دیو بند سے نکلوانے میں پیش پیش تھے۔ مولانا دریابادی مولانا شبیر احمد عثمانی کے صدیق ومخلص اور قاری محمد طیب مہتمم دار العلوم کے ممدوح تھے۔ انہوں نے نہ صرف یہ کہ قادیانیوں کو دائرہ اسلام سے خارج نہ سمجھا بلکہ انہیں کو سچا مسلمان قرار دیا۔ اور نہ صرف مسلمانوں کی انٹی قادیانی موومنٹ کو غلط قرار دیا اور اس پر سخت تنقید کی۔ بلکہ پاکستان میں مسلمانوں کے اجتماعی اور اس کی دستور ساز اسمبلی کے متفقہ فیصلے پر بھی تنقید کی۔ اسکے باوجود اگر مولانا عبدالماجد دریابادی اس خانقاہ علم وتصوف کے اخلاف کے نزدیک بہت بڑے مسلمان تھے تو مولانا سندھی کے مسلمان اور اسلام اور قرآن کے خدمت گذار ہونے میں کون شک کرسکتا ہے۔

اگر سر سید احمد کے جنت دوزخ ملائک جن شیطان وغیرہ کے خارجی وجود سے انکار حور وغلمان کا مذاق اڑانے قرآن حکیم کی آیات کی نہائت رکیک تاویلات کرنے۔ حتی کہ غلام احمد قادیانی سے زیادہ باطل عقائد رکھنے کے باوجود اگر دیو بند کے عثمانی اور سہارنپور کے تھانوی خاندانوں اور شمس العلماء محمد احمد کے اخلاف نے سر سید اور ان کے پیروکاروں کی تکفیر نہیں کی اور علی گڈھ مکتبہ فکر کی شخصیات سے نہائت اخلاص اور محبت کے تعلقات استوار رکھے تو محض اس وجہ سے کہ مولانا (عبیداللہ) سندھی کے بعض قادیانیوں سے تعلقات تھے یا وہ ان کے علم کے معترف تھے، دیو بند سے ان کے اخراج اور ان کی تکفیر کا عمل کیوں کر انجام دیا جا سکتا تھا۔

قادیانی جماعت کے بعض لوگوں کے بارے میں جو خیالات مولانا سندھی کے تھے وہ کوئی عجوبہ نہ تھے بلکہ وقت کے مشاہیر شبلی، اقبال، محمد علی، ابو الکلام، سلیمان ندوی کے وہی خیالات تھے۔ ان کے دعاوی وعقائد میں انہیں گمراہ سمجھتے تھے۔ حکیم نور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین کو بلند پایہ عالم دین، مولوی محمد علی لاہوری کو مفسر قرآن، خواجہ کمال دین کو مبلغ اسلام سمجھا جاتا تھا اور مابین کسی نہ کسی حد تک سب کے تعلقات تھے۔ اس لئے واقعتاً مولانا سندھی کی تکفیر کی اصل وجہ ان حضرات سے ان کے تعلقات نہیں ہو سکتے۔ عثمانی تھانوی مکتبہ فکر کے دور آخر کے بزرگ عبدالماجد دریابادی تو قادیانیوں کو کافر نہیں سمجھتے تھے۔ تو جن بزرگوں کے وہ فیض یافتہ تھے وہ مولانا سندھی کو ان سے تعلقات رکھنے کا الزام کیوں کر دے سکتے ہیں؟

(مولانا عبیداللہ سندھی ان کے چند معاصر۔ صفحہ ۱۰۴ تا ۱۰۷)

پروفیسر محمد سرور سابق استاد جامعہ ملیہ اسلامیہ دہلی نے مولانا سندھی کے افادات وملفوظات مرتب فرمائے تھے جو سندھ ساگر اکیڈیمی لاہور سے اکتوبر ۱۹۹۶ء ،یں شائع ہوئے تھے۔ اس کتاب میں پروفیسر محمد سرور لکھتے ہیں:

ڈاکٹر فضل الرحمان سابق ڈائریکٹر ادارہ تحقیقات اسلامی اسلام آباد نے بتایا کہ ایک دفعہ مولانا سندھی ہمارے مکان واقع چوبرجی میں آکر رہے۔ ڈاکٹر صاحب کے والد مولانا شہاب الدین اور مولانا سندھی ایک ہی زمانے میں دارالعلوم دیوبند میں تھے اور دونوں میں کافی دوستی تھی.. دونوں بارگ ایک دفعہ ایک ساتھ حکیم نورالدین سے ملنے قادیان گئے تھے۔ (افادات وملفوظات مولانا سندھی۔ ص ۱۲۷)

ایک دفعہ کہنے لگے کہ دیکھو! مجھے دیوبند سے کتنی محبت ہے اور میں کتنا سخت دیوبندی ہوں میں مولانا محمد قاسم (نانوتوی) اور حضرت شیخ الہند (محمود حسن) کا نام لیتے نہیں تھکتا مجھے ان بزرگوں سے بے حد عقیدت ہے اور میں اپنی علمی ودینی زندگی کو انہیں کا فیض سمجھتا ہوں اب میں دیکھ رہا ہوں کہ زمانہ بدل رہا ہے اور دیوبند کا نظام تعلیم اسی فرسودہ ڈگر پر چل رہا اور میں یہ بھی دیکھتا ہوں کہ موجودہ دیوبندی بعض لغویات میں مبتلا ہیں مجھے ڈر ہے کہ اگر یہی حالات رہے اور دیوبند میں ضروری اصلاح نہ ہوئی تو اس دارالعلوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچے گا۔ میں ان لغویات کے خلاف آواز اٹھاتا ہو ں جس کی زد ان اشخاص پر پڑتی ہے وہ اپنے مفاد کی خاطر مجھے دیوبند کا دشمن گمراہ اور سر پھرا قرار دیتے ہیں (کتاب مذکور۔ ص ۱۲۶)

ان کے دل میں ۱۹۱۵ء تک مولانا محمد علی (جوہر) کے بارے میں جو نقوش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبت ہو گئے تھے وہ آخر تک رہے۔ یہی حال حکیم نورالدین کے ساتھ ان کی خوش عقیدگی کا تھا۔ مولانا سندھی، مرزا غلام احمد کو نہیں مانتے تھے لیکن حکیم صاحب کے تبحر علمی اور خلوص نیت کے بڑے قائل تھے۔ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ میرا جوانی کا زمانہ تھا دیوبند سے فارغ ہو کر سندھ میں اپنے بزرگوں کے ساتھ رہتا تھا اور کچھ روحانی ریاضتیں کر رہا تھا۔ مجھے مرزا غلام احمد اور ان کی دعوت کی خبریں پہنچیں میں نے ان کی کتابیں منگوائیں اور انہیں پڑھ ڈالا۔ مولانا کہنے لگے کہ انہیں پڑھ کر میرا تاثر یہ تھا۔

۱۔ مجھ میں مرزا غلام احمد سے زیادہ نبی بننے کی صلاحیتیں ہیں۔

۲۔ میں نے اپنی ذات کے ساتھ عہد کیا کہ عوام میں کبھی تقدس کا جامہ پہن کر یا مقدس بن کر نہیں جاؤنگا۔

اس کے باوجود کہ حکیم نورالدین مرزا غلام احمد کو مسیح موعود مانتے تھے اور مسلکاً احمدی وقادیانی تھے، مولانا ان کی علمی عظمت کے برابر قائل رہے۔ راقم الحروف کا خیال ہے کہ مولانا جب ان سے ملنے قادیان جاتے تھے تو وہ ان کی قرآن فہمی اور قرآن سے ان کی غیر معمولی محبت سے بہت متاثر ہوتے۔ اور پھر یہ کہ مولانا سندھی کی طرح حکیم نورالدین بھی شاہ ولی اللہ کے خانوادہ علمی کے گرویدہ وشیدا تھے

(کتاب مذکور۔ص ۳۱۰۔۳۱۱)

... یورپئن غیر مسلم لوگوں کو تبلیغ حق پوری طرح نہیں ہوئی اس لئے اگر ان کے اخلاق اچھے ہیں تو وہ نجات کے مستحق ہیں۔ مولانا انور شاہ (کشمیری) ان کا یہ کلام سن کر بہت رنجیدہ خاطر ہوئے اور آگ بگولہ ہو کر یہ کہتے ٹوٹ پڑے کہ آسمان اور زمین پر تبلیغ ہو چکی ہے وہ سب کافر جہنمی ہیں اگر تیرا بھی یہی عقیدہ ہے تو تیرا مقام بھی جہنم ہی ہے۔،

جیسا کہ مفتی عزیز الرحمٰن نے اپنی تصنیف تذکرۃ شیخ الہند میں لکھا ہے،

یہ سب حقیقت میں مولانا سندھی کے نکالنے کے لئے ایک بہانہ تھا۔،

اس کے اصل محرکات سے مولانا مناظر احسن گیلانی پردہ اٹھاتے ہوئے فرماتے ہیں:

> دیوبند مدرسہ کے کارکنان مولانا (عبیداللہ) سندھی سے خوش نہ تھے کیونکہ یہ انگریزوں کا دشمن، حضرت شیخ الہند کا صحیح تابعدار اور پیروکار تھا۔ ان کے خیال میں مولانا شیخ الہند کو اس نے بگاڑ دیا تھا، اور اس کی تحریک سے آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مولانا محمد علی (جوہر) مرحوم کے سر پر اپنی پگڑی رکھ دی اور ہمارے اسلامی مدرسہ کے احاطہ میں نیچریوں کو داخل کیا گیا ہے۔ حالانکہ جس موقع پر یہ واقعہ رونما ہوا اس وقت مولانا سندھی حاضر نہ تھے حضرت شیخ الہند خود امام تھے انہوں نے یہ کام اپنی صائب رائے سے کیا تھا۔

مدرسہ کے مہتمم اور نائب مہتمم کو بھڑکایا کہ عبیداللہ کا عقیدہ فاسدانہ اور کافرانہ ہے کہتا ہے کہ موجود کفار نجات کے مستحق ہیں اور عام مولوی اور طلبا کا جلسہ بلا کر مولانا سندھی کو بھی بلایا اور کہا کہ تم نے کفر کا کلمہ کہا ہو۔ اب توبہ کر کے ایمان کی تجدید کرو۔ مولانا سندھی نے دیکھا کہ جماعت برافراختہ ہے تو آپ نے فرمایا کہ اگر یونہی ہے تو میں آمنت باللہ پڑھ دیتا ہوں اور ساتھ ہی کلمہ شہادت بھی پڑھ سنایا۔

مولانا مناظر احسن گیلانی نے لکھا ہے کہ جب محکمہ احتساب کی یہ کاروائی ہو رہی تھی، حضرت شیخ الہند گنگوہ تشریف لے گئے تھے مولانا سندھی اس کاروائی کے بعد گنگوہ روانہ ہو گئے اور راستے میں حضرت سے مل کر تمام حالات سے ان کو مطلع کر دیا اور کہا کہ میں نظامت جمعیت الانصار سے استعفا دے دیا ہے۔ اس پر مولانا شیخ الہند بہت خوش ہوئے اور فرمایا اچھا ہوا کہ تمہیں اس جماعت سے نجات مل گئی۔ پھر فرمایا، اب دہلی جاؤ اور وہاں جا کر کام شروع کر دو میں جلد آ جاؤنگا۔ مولانا سندھی نے دہلی آ کر نظارۃ المعارف القرآنیہ قائم کیا۔ (کتاب مذکور۔ ص ۳۷۴۔۳۷۵)

اس کتاب میں کئی بار حکیم نورالدین اور ان کے علم و فضل کے متعلق مولانا سندھی کی بڑی اچھی رائے کا ذکر ہو چکا ہے۔ راقم السطور نے پہلی بار جب مکہ معظّمہ میں مولانا کی زبان سے حکیم صاحب کے علوم قرآن پر کامل عبور رکھنے اور ان میں ان کے محقق ہونے کا سنا تو عرض کیا کہ ایک ایسا صاحب علم شخص جو آپ کے نزدیک صاحب تحقیق اور صاحب عقل و فکر بھی تھا مرزا غلام احمد جیسے مضحکہ خیز اور عقل و خرد سے یکسر عاری دعاوی کرنے والے پر کیسے، ایمان، لے آیا۔ اور اپنے خلوص و صدق دل سے اس کا مرید کیسے بن گیا، یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ مولانا نے ایک سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باراس مسئلے پراور ساتھ ہی قادیانی تحریک پر گفتگو کی ۔ مولانا کی اس گفتگو کی یادداشتیں نقل کرنے سے پہلے یہ عرض کر دیا جائے کہ مولانا نے قادیانی تحریک کا خود مطالعہ کر رکھا تھا چنانچہ اپنی گفتگو میں انہوں نے اس تحریک کا جو تجزیہ کیا تو وہ اسکی جملہ تالیفات پر نظر رکھنے والے ایک آزاد فکر عالم دین کا تجزیہ تھا ۔ اور پھر مولانا تو حکیم صاحب کے، عہد خلافت ، میں قادیان بھی جا چکے تھے ۔ غرض انہوں نے اس تحریک کا علمی مطالعہ بھی کیا تھا ، عینی مشاہدہ بھی اور اس کا انہیں خود ذاتی تجربہ بھی ہو چکا تھا (مولانا شہاب الدین نے مجھے بتایا کہ مولانا سندھی اور میں دونوں قادیان میں تھے ۔ مولانا کا ایک شاگرد جو قادیانی ہو چکا تھا انہیں وہاں ملا ۔ مولانا نے اس سے بات چیت کی تو وہ واہی تباہی بکنے لگا ۔ مولانا سندھی نے اس سے کہا کہ اچھا تم ہمیں آگے تک پہنچا تو آؤ ۔ وہ ہمارے ساتھ چل دیا ۔ جب ہم گاؤں سے باہر نکلے تو مولانا نے مجھ سے کہا کہ مجھے اس سے کوئی ذاتی بات کرنا ہے تم ذرا الگ ہو کر چلو ۔ مولانا سندھی اس سے باتیں کرتے کرتے تھوڑی دور گئے ہوں گے کہ وہ کہنے لگا کہ میں قادیانیت سے تائب ہوتا ہوں آپ مجھے اجازت دیں کہ میں سامان لے آؤں ۔ پھر آپ کے ساتھ چلوں گا ۔ مولانا نے اس سے کہا کہ سامان کو چھوڑو اور بس ہمارے ساتھ ساتھ چلو ، وہ اس پر راضی ہو گیا اور ہمارے ساتھ چل دیا ۔ مولانا شہاب الدین فرماتے تھے کہ مولانا نے ان سے بعد میں کہا کہ اگر ہم اسے جانے دیتے تو یہ پھر قادیانی ہو جاتا ۔ حاشیہ) نیز وہ اس کے سماجی و تاریخی پس منظر سے خوب واقف تھے ۔

یہاں یہ بھی ذکر کر دیا جائے کہ خود مرزا غلام احمد بھی حکیم صاحب کے تبحر علمی کے بڑے قائل تھے ..... حکیم نورالدین مرزا غلام احمد کے ان تمام دعاوی کو مانتے ہیں وہ انہیں امام مجدد دین ، مسیح موعود اور (غیر تشریعی) نبی تسلیم کرتے ہیں لیکن اس کے ساتھ ساتھ وہ اڈیٹر رسالہ البیان کے نام ماہ ستمبر ۱۹۰۸ء میں اپنے خط میں یہ بھی لکھتے ہیں :

> کتاب وسنت پر ہمارا عمل ہے اگر بتصریح وہاں مسئلہ نہ ملے تو فقہ حنفیہ پر اس ملک میں عمل کر لیتے ہیں (حیات نورالدین ۔ ص ۳۲) ۔

حکیم نورالدین کی شخصیت کا یہ جو اتنا بڑا تضاد ہے اس بارے میں مولانا عبید اللہ سندھی نے فرمایا :

> مولوی نورالدین ایسے بے نظیر عالم اور صاحب فضل شخص کا مرزا غلام احمد جیسے شخص کا مرید اور عقیدت مند بن جانا بظاہر عجیب سا معلوم ہوتا لیکن اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاملے میں قدرے تعمق سے کام لیا جائے تو یہ بات نا قابل فہم نہیں رہتی۔ مولوی نورالدین صاحب پنجابی تھے اور اتفاق سے میں بھی نسلاً پنجابی ہوں (گو وطناً سندھی ہوں) اس لئے ایک پنجابی کی ذہنیت کو سمجھنا میرے لئے آسان ہے۔ مولانا کہنے لگے جہاں تک میں سمجھ سکا ہوں مولوی صاحب موصوف کے مرزا صاحب کا حلقہ بگوش ہونے کی وجہ یہ ہے

مولوی نورالدین قرآن کے بہت بڑے عالم تھے انہیں قرآن سے انتہائی شغف تھا انہیں یہ لگن تھی کہ جس طرح بھی ہو قرآن کی اشاعت ہو اس کی خوبیوں سے لوگوں کو آشنا کیا جائے ان کو قرآن کی دعوت دی جائے اور انہیں قرآن کے اصولوں پر اپنی زندگیاں ڈھالنے پر آمادہ کیا جائے۔ مولوی صاحب کے اندر یہ تڑپ تھی انہیں اس بات کی لو لگی ہوئی تھی لیکن بدقسمتی سے ان کو خود اپنے اوپر اتنا اعتماد نہ تھا کہ وہ اس دعوت کے بنفس نفیس علم بردار بنتے اور اس کے قائد اور امام بن کر لوگوں کو اپنے پیچھے چلاتے۔ بے شک ان میں علم تھا ان کی نظر وسیع تھی وہ حقیقت شناس دل اور دماغ کے مالک تھے میرے نزدیک وہ مرزا کی شخصیت کے مالہ و ماعلیہ کو بھی خوب جانتے تھے (ایک احمدی دوست نے جو کافی عرصہ قادیان میں وہاں کے اہل علم کے بہت قریب رہے راقم الحروف کو ایک دفعہ بتایا کہ مخصوص حلقوں کی روایت ہے کہ مولوی نورالدین صاحب حضرت مرزا صاحب کی کتابیں نہیں پڑھا کرتے تھے کسی نے ان سے اس کا سبب پوچھا تو فرمایا کہ میں نے حضرت صاحب کی ذات کو اس کے اصل روپ میں دیکھا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں، وہ میں پہلے ہی جان گیا ہوں، اس بات کی اطلاع جب حضرت صاحب کو پہنچی تو انہوں نے اپنی کتابوں کی کاپیاں مولوی صاحب کو پڑھوانا شروع کریں تاکہ اس طرح ہی وہ حضرت صاحب کی کتابیں پڑھ لیا کریں۔ دراصل شروع ہی سے مولوی صاحب کا اپنا ایک مخصوص حلقہ تھا۔ حاشیہ)

اور ان کے دعاوی کی اصل حقیقت اور اس دور کے عوامی ذہن اور جذباتیت کے ماحول کی رعایت سے ایسے بلند بانگ دعاوی کا قابل معافی ہونا، اس سے بھی پوری طرح باخبر تھے۔ مولانا سندھی نے فرمایا مولوی نورالدین کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذہن ایک مذہبی مقلد کا ذہن نہ تھا وہ فقہی تقلید کا جوا گردن سے کبھی کا اتار چکے تھے لیکن ان میں جرأت ادعاء اور ولولہ اقدام کی کمی تھی اور علمی لوگوں میں بالخصوص وہ جو عقلیت پسند ہوتے ہیں اقدام اور ادعائیت کی کمی عام طور سے پائی جاتی ہے۔

مولانا سندھی کا کہنا تھا کہ مولوی نور الدین صاحب بے تاب تھے کہ کسی طرح قرآن کی دعوت کو عام کریں۔ وہ خود اس دعوت کے امام بننے کی ہمت نہ رکھتے تھے حسن اتفاق سے ان کو مرزا صاحب جیسی صاحب جرأت اولوالعزم اور اپنے اوپر اعتماد رکھنے والی شخصیت مل گئی جس کے اعتماد کا یہ عالم تھا کہ وہ اپنے آپ کو مامور من اللہ سمجھتی اور مہدی اور مسیح کے آنے کے بارے میں جن احادیث کا ان دنوں بہت چرچا تھا ان کا اپنے آپ کو مصداق قرار دیتی تھی چنانچہ مرزا صاحب جو پیشوا و امام ماننے میں مولوی صاحب کو مطلق کوئی تامل نہ ہوا کیوں کہ وہ ان کی قیادت میں اپنے نقطہ نظر کے مطابق قرآنی دعوت کو عام اور دین حق کی خدمت کر سکتے تھے اور اس کام کے لئے جن اوصاف کی وہ اپنے اندر کمی پاتے تھے مرزا کی شخصیت میں وہ خوبیاں انہیں بدرجہ اتم مل گئی تھیں۔

پروفیسر محمد سرور بتاتے ہیں کہ ایک اور موقع پر مولانا سندھی نے کہا:
میں مولوی نور الدین کو واقعی بڑا آدمی سمجھتا ہوں میں ان کے علم تفقہ فی الدین خلوص ایثار بے غرض خدمت دین اور سب سے بڑھ کر ان کا اپنے آپ کو ایک مقصد کے لئے وقف کر دینا، ان چیزوں کا میں بڑا معترف ہوں۔ ان کے مقابلے میں مرزا غلام احمد کی شخصیت میں علمی وفکری گہرائی کم ہے اور باطنیت کے بجائے ان کا سارا زور خارجیت پر ہے۔ جذبات پرستی ادعا پسندی اور شخصی عظمت کی آرزومندی کا یہ لازمی خاصہ ہوتا ہے۔ وہ طبعاً ایک خارجیت پسند اشتہاری قسم کے آدمی تھے انہوں نے بڑے بول بول کر اور چلتی ہوئی باتیں کہہ کر لوگوں کو اپنے ارگرد جمع کر لیا اور ان کے بلند بانگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعاوی سے سادا دل اور زود اعتقاد مذہبی لوگ مرعوب ہو گئے۔ خوش عقیدہ لوگوں کی اس بھیڑ میں مولوی نور الدین کی عقل کی باتیں بتدریج بے اثر ہوتی گئیں (مولانا شہاب الدین دار العلوم دیو بند سے فارغ ہو کر طب پڑھنے کے لئے مولوی نور الدین صاحب کے پاس قادیان گئے تھے کہتے تھے کہ طب پڑھنے والوں کے لئے لازمی تھا کہ وہ مولوی صاحب کے درس قرآن میں شریک ہوں چنانچہ میں ان کے درس میں شریک ہوتا تھا مولانا شہاب الدین نے کہا کہ مولوی نور الدین کی باتیں تو برداشت ہو جاتی تھیں لیکن وہاں جو دوسرے لوگ تھے ان کی لایعنی باتوں کا برداشت کرنا میرے لئے مشکل ہو گیا۔ اس لئے میں طب پڑھے بغیر قادیان سے آ گیا۔ حاشیہ) اور ان کی وفات کے بعد مرزا غلام احمد کی شخصیت کے پرستاروں نے قادیان کے احمدی مرکز کو ان کی ادعا پسندی اور جذبات پرستی کا صحیح مظہر اور پیکر بنا دیا جس سے کہ مولوی نور الدین کی عقلیت پسندی درویشی اور مقصد پرستی خارج کر دی گئی تھی۔

(یاد رہے کہ مولوی شہاب الدین وہی ہیں جنھوں نے مرزا قادیانی کی منکوحہ آسمانی محترمہ محمدی بیگم کا جنازہ پڑھایا تھا جو ۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء کو بحالت اسلام لاہور میں فوت ہو کر قبرستانی میانی صاحب میں مدفون ہوئیں۔ بتایا جاتا ہے کہ مولوی منظور احمد چنیوٹی جون ۱۹۶۵ء میں (پنجاب پاکستان میں) بورے والا اور عارف والا کے درمیان ایک گاؤں چک شہزادیاں والا میں محمدی بیگم سے ملنے کی خاطر گئے جہاں وہ اپنے بیٹے محمد اسحاق قادیانی کے پاس رہتی تھیں۔ بصد مشکل ملاقات ہوئی محمدی بیگم ایک بڑے پلنگ پر لیٹی ہوئی تھیں وہ قدرے اونچا سنتی تھیں اور موٹے شیشوں کی عینک بھی لگا رکھی تھی۔ مرزا اسحاق نے کہا کہ بے بے جی! ایہہ غیر قادیانی مولوی تہانوں ملن آئے نے (یہ غیر احمدی مولوی آپ سے ملاقات کے لئے آئے ہیں)..محمدی بیگم نے اپنے بیٹے سے پوچھا کہ احمدی ہیں یا غیر احمدی؟ اس نے جواب دیا کہ غیر احمدی۔ ان کے چہرے پر بشاشت پھیل گئی اور مسکرا دیں پھر باری باری ہمارے سروں پر شفقت بھرا ہاتھ پھیرا۔ ہم نے دعا کے لئے عرض کیا تو انہوں نے ہاتھ اٹھا کر ہمیں دعائیں دیں...پھر حضرت چنیوٹی نے محمدی بیگم کے باقی بیٹوں کا کھوج لگایا، اسی دوران محمدی بیگم شدید بیمار ہو گئیں۔ مرض الوفات میں ان کے دیگر چار مسلمان بیٹے انہیں لاہور چوبرجی کے نزدیک واقع اپنی رہائش گاہ لے آئے...۱۹ نومبر ۱۹۶۶ء کو محمدی بیگم وفات پا گئیں۔ ان کا جنازہ پڑھانے کی سعادت دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلوم دیو بند کے ایک فاضل حضرت شیخ الہند کے شاگرد حضرت مولانا شہاب الدین چوہدری لاہور والوں کونصیب ہوئی، (قصہ محمدی بیگم کا، از قاری محمد رفیق، در ضیائے حدیث، لاہور۔ اپریل مئی ۲۰۰۹ء ص ۱۹۹۔۲۲۰)

مولانا سندھی مولوی نورالدین کی عقلید پسندی کے فکری رجحان پر بہت زور دیتے تھے ایک بار اس کا ذکر آیا تو فرمانے لگے کہ مولوی صاحب سمجھ دار تھے صاحب فہم تھے ان کو قرآن پر بڑا عبور تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ قرآن کی تعلیمات کو جدید عقلی انداز میں دنیا کے معقولیت پسند انسانوں کے سامنے پیش کریں۔ وہ صحیح معنوں میں اس طرح جہاد بالقرآن کرنا چاہتے تھے۔ مرزا صاحب میں یہ عقل نہ تھی وہ علم وحکمت کے بجائے دعاوی اور مناظروں اور مباہلوں پر زور دیتے تھے بدقسمتی سے مولوی صاحب میں خودی کی کمی تھی وہ خود قرآن کی اس عقلی تحریک کے بانی نہیں بن سکتے تھے انہوں نے مرزا صاحب کا تابع بن کر اس تحریک کو چلانے کا سوچا۔ اس کے برعکس سرسید فہیم وزیرک تھے اور ان میں خودی اور اعتماد بھی تھا چنانچہ وہ قرآن کی عقلی تحریک کے خود بانی بنے۔ انہوں نے مذہبی جمود کو توڑا اور آزادی فکر کی طرح ڈالی۔

مولانا (عبیداللہ سندھی) نے حکیم صاحب کی عقلیت اور مرزا (غلام احمد) صاحب کی ادعائیت کا مقابلہ کرتے ہوئے فرمایا: احمدیت میں نورالدین کی یہی عقلیت تو سب کچھ ہے (مولوی نورالدین کی عقلیت مرزا غلام احمد کی ادعا پسندی اور تحکمیت سے بالکل دبی نہیں تھی۔ وہ مرزا صاحب کی زندگی میں اور ان کے بعد بھی حضرت عیسی کو سرسید کی طرح بن باپ کا نہیں مانتے تھے اور اس پر ان کا برابر اصرار رہا باوجود اس کے کہ مرزا صاحب حضرت عیسی کو عام عقیدے کے مطابق بن باپ کے مانتے تھے) اگر احمدیت سے اس کو نکال دیا جائے تو پھر تو یہ تحریک کسی بھی قابل نہیں رہتی۔ واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد اور مولوی نور الدین عقلاً اور فکراً دو تھے۔ وہ کبھی ایک نہیں ہوئے۔ احمدیوں کا دو جماعتوں میں بٹ جانا دراصل مولوی صاحب کی ذہنیت والوں کا عام جماعت سے الگ ہو جانا تھا۔ لاہوری جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی نور الدین کی ذہنیت کی ترجمان ہے مولانا سندھی کہتے تھے کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو مغل سمجھتے تھے اور ان کے آباء واجداد کا شمار اس علاقے کے بڑے زمین داروں میں ہوتا تھا اس خاندانی ترفع کے احساس نے ان میں یہ حوصلہ پیدا کیا کہ وہ امام الزمان مہدی مسیح نبی یہاں تک کہ آریاؤں کا بادشاہ بنیں۔ جب مولوی صاحب کا انتقال ہوگیا اور انکے ہم خیال قادیان سے نکال دیئے گئے اور مرزا صاحب کے صاحبزادہ مرزا محمود احمد نے باپ کی ظلی نبوت کو جسے نور الدین مکتب فکر محض ضرورتاً اور بدرجہ مجبوری مانتا تھا (مولوی نور الدین کے ستمبر ۱۹۰۸ء کے خط میں ہے: مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں تشریعی نبی نہیں،، اور یہی مذہب تمام صوفیائے کرام کا ہے) مستقل نبوت بنادی اور خود صاحبزادہ ،مثیل عمر فاروق ، بن گیا۔ (افادات وملفوظات مولانا سندھی۔ص۴۰۰۔۴۰۵)

راقم السطور (محمد سرور) نے مولانا (سندھی) سے پوچھا کہ مرزا غلام احمد اور ان کی تحریک احمدیہ کا ہندوستانی مسلمانوں کی حالیہ مذہبی تاریخ میں آخر مقام کیا ہے۔ مولانا فرمانے لگے کہ یوں سمجھو کہ مرزا صاحب اس دور کے مذہبی طبقے کے سر سید تھے۔ سرسید کا انداز اور پہنچ بالکل عقلی تھی چونکہ سر سید یورپ سے متاثر تھے اس لئے وہ وحی الہام دعا معجزہ اور اس طرح کے امور کی خالص عقلی اور غیر روحانی تعبیریں کرتے تھے۔ اسی طرح انہوں نے پیدائش مسیح ۔ وفات مسیح ،نزول مسیح اور آمد مہدی کے بارے میں عقلی بحثیں کیں اور مسلمانوں کے مروجہ عقاید اور ان سے متعلق احادیث وروایات کا نکار کیا۔ ظاہر ہے مذہبی طبقے سرسید کی ان تعبیرات کو کسی طرح نہیں مان سکتے تھے۔ مرزا صاحب بشمول مولوی نور الدین نے سرسید کے انہی افکار کو کچھ کمی بیشی کے ساتھ مذہبی طبقوں میں پہنچایا چونکہ مذہبی طبقے سرسید کی عقلیت پسندی کو کسی طرح تسلیم نہ کر سکتے تھے اس لئے قدرتی بات تھی کہ مرزا صاحب کا انداز فکر اور پہنچ دوسری ہوتی۔ غرض کہ مرزا صاحب بشمول مولوی صاحب اور ان کی جماعت نے سرسید کی اس قدر عقلیت ہضم کر لی جتنی کہ اس زمانے اور اس ماحول میں مذہبی طبقے قبول کر سکتے تھے...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(افادات وملفوظات۔ص ۴۰۷)

مولانا سندھی نے فرمایا میرا یہ خیال ہے کہ مولوی نورالدین، مرزا صاحب کے دعاوی کو زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے میں یہ نہیں کہتا کہ وہ انہیں غلط سمجھتے تھے البتہ اس بارے میں میری رائے یہ ہے کہ وہ دیکھ رہے تھے کہ ان دعاوی کی وجہ سے لوگ مرزا صاحب کی طرف کھچ رہے ہیں اسلئے ان میں آخر کیا حرج ہے جماعت بن جائے گی تو دینی کام زیادہ آسانی سے ہو سکے گا اور یوں بھی جب عملی کام کی گرما گرمی ہوتی ہے تو ذہن عقلی موشگافیوں اور منطقی تضادات کی طرف کم ہی متوجہ ہوتا ہے اور ایسی باتوں کی وہ زیادہ پرواہ نہیں کرتا مناسبتِ طبیعت عمل ذہن کو یکسو رکھتا ہے۔

یہ باتیں کرتے کرتے مولانا سندھی خود مرزا غلام احمد کی ذات پر آ گئے کہنے لگے میں مرزا صاحب کو نہ بڑا خدا رسیدہ مانتا ہوں اور نہ انہیں بڑا عالم اور زیرک وصاحب عقل وفکر ہاں ان میں ایک بات تھی اور وہ تھا حکومت کا جذبہ اور بڑا بننے کا جوش وولولہ اس لئے وہ آگے بڑھے بڑے بڑے دعوے کئے اور اپنی جماعت بنائی حکیم نورالدین میں یہ جذبہ نہ تھا اس لئے وہ مرزا صاحب کے مرید بنے اس طرح اپنی سمجھ کے مطابق دین کی اشاعت کرنا چاہی (افادات وملفوظات۔۴۱۶۔۴۱۷)

بقول پروفیسر محمد سرور، مولانا سندھی کا خیال ہے کہ

مرزا صاحب میں یہی (بڑا بننے کا) جذبہ تھا۔ ہندوستان کے اس وقت کے حالات کسی قسم کے سیاسی غلبے کے لئے سازگار نہ تھے اس لئے مرزا صاحب نے سیاسی غلبے کی بجائے مذہبی سربلندی میں اپنی ذات کا اظہار کیا اور وہ مہدی مسیح موعود اور نبی بنتے چلے گئے لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ کوئی بڑے عالم اور خدا رسیدہ بزرگ بھی تھے۔

مرزا غلام احمد میں جو جذبہ حکومت تھا اس کی عملی تکمیل ان کے صاحبزادے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود خلیفہ ثانی کے ہاتھوں ہوئی ۱۹۱۴ء میں خلیفہ منتخب ہونے کے بعد اس ڈر سے کہ لاہوری جماعت کے قائدین جن میں سے اکثر مرزا صاحب کے رفیق و معتمد رہ چکے تھے، عام احمدیوں کو ان سے منحرف نہ کر دیں، مرزا محمود نے حفظ ما تقدم کے طور پر سب سے پہلے تو مرزا صاحب کے نبی ہونے پر بہت زور دیا اور جماعت سے یہ منوایا کہ مرزا صاحب کو نبی نہ ماننے والا نجات کا حق دار نہیں ہوسکتا اور نہ وہ صحیح مسلمان ہے۔ پھر وہ، مصلح موعود، بنا۔ پھر جماعت کے اندر یہ یقین پیدا کیا کہ میں، خدا کا مقرر کردہ خلیفہ ہوں، اور مجھے جماعت معزول کرنے کا حق نہیں رکھتی۔

یہ تو مذہبی جبروت کا عالم تھا اسی کے ساتھ معاشی اور سماجی تسلط بھی قائم کیا اور وہ یوں کہ قادیان کی پوری زندگی کے معاشی سماجی اور انتظامی اختیارات اس کے ہاتھ میں تھے۔ اور اس کو ناراض کر کے اگر ایک احمدی خدا اور اس کے رسول کا، مردود، قرار پاتا تھا تو ساتھ ہی خلیفہ کا عتاب اسے فوری طور پر بے گھر، بے آسرا، بے یارو مددگار اور دو وقت کی روٹی کا محتاج بنا دیتا تھا، اس میں انگریز اور اس کی افسر شاہی کی پوری تائید بھی ملتی۔ غرض مرزا محمود، خدا کا مقرر کردہ خلیفہ اور مطاع الکل، بھی تھا اور سیاسی حاکم اور ان کا داتا بھی۔ وہ پوپ بھی تھا اور قیصر بھی۔ مرزا غلام احمد کی نبوت مہدیت اور امامت کا تمام ماحصل یہ ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ نورالدین جیسا عالم فاضل اور درویش طبع ایثار پیشہ زیرک اور حکمت و فلسفہ پر عبور رکھنے والا بزرگ ایک ایسے شخص کا مرید کیوں بنا تو مولانا سندھی مسکرائے اور کہا:

ہر ابوالفضل کسی نہ کسی اکبر کی تلاش میں رہتا ہے۔

(افادات و ملفوظات۔ص ۴۱۷۔۴۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین اور شاہ عبدالقادر

حکیم نورالدین بھیروی سے ملاقات کرنے والے ایک مسلمان بزرگ کا ذکر مولانا اللہ وسایا نے، شاہ عبدالقادر رائے پوری کے زیرعنوان یوں کیا ہے:

ابوالحسن ندوی نے لکھا ہے کہ شاہ عبدالقادر رائے پوری تحصیل تلہ گنگ ضلع کیمپ پور کے رہنے والے تھے ولادت اندازاً ۱۸۷۳ء۔۱۲۹۰ھ میں۔ ہوئی تحصیل علم کے لئے سفر کئے۔ سہارن پور گئے وہاں مولوی ثابت علی اور مولوی حبیب الرحمٰن بن احمد علی محدث سہارن پوری سے پڑھا۔۱۳۱۴ھ،یں پانی پت گئے اور قاری عبدالرحمٰن پانی پتی سے قرأت سنی اس کے اس کے اٹھارہ جمعے بعد قاری صاحب کی وفات ہوئی۔ رام پور گئے معقولات پڑھنے۔

رام پور میں مولوی عبدالرحمٰن صاحب بستوی سے خاص تعلقات اور دوستی ہو گئی (مولوی عبدالرحمٰن مولانا سید نذیر حسین دہلوی کے شاگرد تھے اور بہت متشدد اہل حدیث تھے ان کی علمی استعداد بالخصوص نحو بہت اچھی تھی۔ اخیر زمانہ میں رائے بریلی میں سکونت اختیار کر لی تھی اور وہیں شادی کر لی۔ حاشیہ) یہ صاحب بانسی ضلع بستی کے رہنے والے تھے اور عدم تقلید اور مسلک اہل حدیث کی طرف ان کا شدید رجحان تھا اکثر ان سے بحث بھی ہوتی تھی آپس میں ایک دوسرے سے روٹھ بھی جاتے، اور پھر جیسا کہ نوعمری کا تقاضا اور طالب علموں کا طریقہ ہے پھر خود ہی من بھی جاتے۔ انہیں کی معیت میں آپ نے رام پور سے دہلی کا قصد کیا، ممکن ہو کہ انہوں نے وہاں حدیث پڑھنے کا شوق دلایا ہو۔ رام پور سے دہلی پیدل سفر ہوا..اغلب یہ ہے کہ یہ سفر ۱۳۱۷ھ یا ۱۳۱۸ھ میں ہوا ہوگا (اس اندازہ کی بنیاد یہ ہے کہ حضرت نے کئی بار اس کا تذکرہ فرمایا کہ جب ہم طالب علموں کے درمیان حنفیوں اور اہل حدیث کے مابہ النزاع مسائل پر بہت بحث ہوئی تو ہم نے آپس میں یہ طے کیا کہ ان مسائل پر فریقین کے دو جید عالموں کا مناظرہ ہو جائے تاکہ اس قضیہ کا کلی طور پر تصفیہ ہو جائے ہم نے اپنی طرف سے مولانا انور شاہ صاحب کو جو مدرسہ امینیہ کے استاد تھے طے کیا اور شاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے اس کو منظور بھی فرما لیا۔ ہمارے اہل حدیث ساتھیوں نے مولانا عبدالوہاب صاحب صدر بازار کو تیار کیا۔لیکن کسی وجہ سے مناظرہ کی نوبت نہیں آئی) غالباً مولوی عبد الرحمٰن صاحب کی رہبری اور مشورہ سے اور ان کے تعلقات کی بنا پرابتداء آپ کا قیام مولانا عبدالوہاب کے مدرسہ واقع صدر بازار میں رہا۔آپ کی نشست و برخاست زیادہ تر اہل حدیث طلباء وعلماء کے ساتھ رہتی تھی، اختلافی مسائل پر طالب علمانہ بحث و گفتگو اور مناظرہ رہتا اور چونکہ نوعمری اور نوجوانی تھی گفتگو میں تیزی اور تندی بھی پیدا ہو جاتی اور مناظرہ کی بھی ٹھن جاتی۔

مولوی عبد الرحمٰن صاحب سے زیادہ بے تکلفی اور صحبت تھی۔ حضرت اکثر تذکرہ فرماتے تھے کہ ہم آپس میں لڑتے بھی بہت تھے اور ایک دوسرے کو چھوڑتے بھی نہیں تھے۔

اس وقت میاں سید نذیر حسین صاحب کا درس اہل حدیث طلباء کا مرکز و مرجع بنا ہوا تھا۔حضرت فرماتے تھے کہ میں ان کے درس میں شریک ہوا مگر دل نہ لگا۔ مدرسہ امینیہ کے حدیث کے اسباق بھی بھی جو اس وقت سنہری مسجد میں تھا شرکت کی، وہاں مولانا انورشاہ صاحب کے درس کی تقریر سنی تو معلوم ہوا کہ حنفیوں کے پاس بھی دلائل ہیں۔ مدرسہ حسین بخش میں مولانا عبدالعلی صاحب کے اسباق میں میں بھی کبھی کبھی شرکت کی نوبت آتی۔ (ص ۴۹۔۵۰)

بریلی میں آپ نے مدرسہ مصباح التہذیب میں پڑھا۔وہاں اس زمانہ میں مولوی محمد دین پنجابی پڑھایا کرتے تھے.. بریلی کا زمانہ قیام ۱۳۱۹ھ ہے۔ ان مختلف مقامات پر علوم کی تحصیل اور درسیات کی تکمیل کر کے فراغت حاصل کی، شائد اس کا سلسلہ بریلی میں تکمیل کو پہنچا۔ وہیں بریلی قدیم کے ایک رئیس مولوی خدایار خان کے ہاں ان کے صاحبزادے ...کو پڑھانے پر ملازم ہوئے...اسی کے آگے پیچھے آپ نے دس گیارہ مہینے مولوی احمد رضا خان صاحب کے ہاں ان کے لڑکوں غالباً مولوی مصطفٰی رضا خان وغیرہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیم کے سلسلہ میں قیام کیا۔ آٹھ روپئے تنخواہ تھے۔ فرماتے تھے کہ وہ جس طرح علماء دیوبند کی تردید و مذمت کرتے تھے اور اتنی حقانیت اور عظمت ثابت کرتے، اس سے طبیعت کھٹی ہوئی اور اندازہ ہوا کہ یہ سب نفسانیت اور حب جاہ ہے۔ مولانا احمد رضا خان کے بعض معاصر علماء کے ساتھ مناظرے بھی دیکھے، اس وقت رام پور مور اور بریلی کے بڑے بڑے علماء تشریف لاتے تھے (ص ۵۲۔۵۳)

اس زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی اور دعوت کا بڑا غلغلہ تھا۔ خاص طور پر مسلمانوں کی کم بستیاں اس تذکرہ سے خالی تھیں ان کی کتابیں اور رسائل مسلمانوں میں پڑھے جاتے تھے اور ان پر بحث و گفتگو کا سلسلہ جاری رہتا تھا۔ حضرت کے وطن کے قریب ہی بھیرہ ہے، وہاں کے ایک عالم جو حضرت کے خاندانی بزرگوں کے شاگرد بھی تھے، حکیم نورالدین مرزا صاحب کے خاص معتقدین اور معاونین میں سے تھے اور ان کی نصرت و رفاقت کے لئے مستقل طور پر قادیان میں سکونت پذیر تھے۔ مرزا صاحب کے عنداللہ مقبول اور مستجاب الدعوات ہونے کا ان کے معتقدین اور حلقہ اثر میں عام چرچا تھا، حضرت نے مرزا صاحب کی تصنیفات میں کہیں پڑھا تھا کہ ان کو خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے کہ

اجیب کل دعا ئك ا لا فی شر کا ئك (میں تمہاری تمام دعائیں قبول کرونگا، سوا ان دعاؤں کے جو تمہارے شراکت داروں کے باعث میں ہوں)،

حضرت نے مرزا صاحب کو اسی الہام اور وعدہ کا حوالہ دے کر افضل گڑھ سے خط لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ میری آپ سے کسی بھی طرح کی شرکت نہیں ہے اس لئے آپ میری ہدایت اور شرح صدر کے لئے دعا کریں۔ وہاں سے مولوی عبدالکریم کے ہاتھ کا لکھا ہوا جواب ملا کہ تمہارا خط پہنچا تمہارے لئے خوب دعا کرائی گئی تم کبھی کبھی اس کی یاد دہانی کر دیا کرو۔ حضرت فرماتے تھے کہ اس زمانہ میں ایک پیسہ کا کارڈ تھا میں تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ایک کارڈ دعا کی درخواست کا ڈال دیتا (مولوی عبدالکریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیالکوٹی کی موت ۱۹۰۵ء میں ہوئی، اسلئے یہ خط وکتابت اس کے سے پہلے کی ہوگی ۔ بہاء)

ایک مرتبہ فرمایا کہ مولوی احمد رضا خان صاحب نے ایک دفعہ مرزائیوں کی کتابیں منگوائیں تھیں اس غرض سے کہ ان کی تردید کریں ۔ میں نے بھی دیکھیں، قلب پر اتنا اثر ہوا کہ اس طرف میلان ہو گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ سچے ہیں (صفحہ:۵۵۔۵۶)

(عبدالقادر نے)رائے پور کا قصد فرمایا تو آپ کے چچازاد بھائی مولوی سعید اللہ کے بیٹے مولوی امام الدین نے جو بیمار تھے فرمائش کی کہ راستہ میں ہمیں حکیم نور الدین کو دکھاتے چلو۔ والد صاحب کے شاگرد حافظ روشن دین ساتھ تھے، آپ کے ایک ساتھی مولوی صدیق صاحب نے جو اہل حدیث تھے اور آپ کے ساتھ دہلی میں اکٹھے رہے تھے حکیم صاحب سے آپ کا ذکر کیا تھا اور تعارف کرایا تھا کہ آپ کے استادوں کے خاندان سے ہیں۔ حکیم نور الدین صاحب نے لکھا بھی تھا کہ تم یہاں ایک مرتبہ مرزا صاحب کے پاس آجاؤ۔ غرض آپ قادیان گئے اور سات آٹھ روز حکیم صاحب ہی کے مہمان رہے ۔ ایک مرتبہ راقم سطور کے اس سوال پر کہ حکیم صاحب مخلص تھے؟ آپ نے قادیان کے سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے تفصیل سے اس کا قصہ سنایا، ارشاد فرمایا:

مولوی عبدالرحمٰن کے والد امام الدین جب بیمار ہوئے تو مجھ سے کہا کہ مجھے حکیم نور الدین کے پاس لے چلو میں لے گیا۔ عصر کے بعد ان کی مجلس عام ہوا کرتی تھی۔ قسم قسم کے لوگ آئے پوچھتے پاچھتے رہے۔ جب تنہائی ہوئی تو میں نے پوچھا کہ آپ جو کہتے ہیں کہ حق صرف ہمارے پاس ہی ہے اور باقی سب باطل ہیں اور قرآن ان کے دلوں میں نہیں اترا ہے تو اسکی کیا دلیل ہے کہ آپ ہی حق پر ہیں اور دوسرے باطل پر؟

انہوں نے کہا ہمیں انوار نظر آتے ہیں اور کہا کہ مجھے تو مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ آریوں اور عیسائیوں کے رد میں ایک کتاب لکھو میں نے لکھ دی، میرا سلوک تو اسی میں طے ہو گیا۔ میں نے کہا کہ انوار تو دوسروں کو بھی نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں حتی کہ ہندوؤں کو بھی، وہ خاموش ہو گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ ہم سے مکالمہ باری ہوتا ہے۔ اس پر میں خاموش ہو گیا کیونکہ مجھے نہیں معلوم تھا کہ دوسروں کو مکالمہ باری ہوتا ہے یا نہیں۔ چونکہ میں رائے پور سے ہو کر گیا تھا میں نے اتنا کہا تم حق پر ہو یا نہ ہو جس شخص کو میں دیکھ کر آیا ہوں وہ ضرور باطل پر نہیں ہے یقیناً حق پر ہے۔ میں نے حضرت (شاہ عبدالرحیم رائے پوری) کو قرآن مجید پڑھتے بھی دیکھا تھا تہجد میں طویل تلاوت کرتے تھے ...اگر میں نے حضرت کو نہ دیکھا ہوتا میں قادیانی بن گیا ہوتا۔..

(ص ۶۰۔۶۱)

(شاہ عبدالقادر نے) ایک مرتبہ موقع دیکھ کر اپنے حضرت (عبدالرحیم) کی خدمت میں عرض کیا کہ حضرت، قادیانی انوار کا دعوی کرتے ہیں۔ ان کو نماز وغیرہ میں بہت حالات اور کیفیات پیش آتے ہیں اور گریہ خشیت کا غلبہ ہوتا ہے، اسکا کیا سبب ہے؟ حضرت (عبدالرحیم) سنبھل کر بیٹھ گئے اور جوش سے فرمایا: مولوی صاحب سنو و من یشا قق الرسول من بعد ما تبین له الهدی و یتبع غیر سبیل المو منین نو له ما تو لی ۔ حضرت کچھ اس کی تشریح فرمانا چاہتے تھے میں نے کہا حضرت بس میں سمجھ گیا، اس کے بعد پھر اس مسئلہ میں کبھی کوئی کھٹک نہیں ہوئی۔..(ص ۶۳۔ سوانح مولانا عبدالقادر رائے پوری۔ از سید ابوالحسن علی ندوی، مجلس نشریات اسلام۔ کراچی)

مولانا محمد ابراہیم (حنفی) نے کہا، میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کے چند صفحات دیکھے تھے سیاہی ہی سیاہی قلب پر آ گئی۔ پھر میں نے کتاب بند کر دی۔ حضرت نے فرمایا اس کی کتابیں دیکھنی ہی نہ چاہییں۔ پھر حضرت رائے پوری نے فرمایا مولوی احمد رضا خان صاحب نے ایک دفعہ مرزائیوں کی کتابیں اس غرض سے منگوائی تھیں کہ ان کی تردید کریں گے۔ میں نے بھی دیکھیں۔ قلب پر اتنا اثر ہوا کہ اس طرف میلان ہو گیا اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ سچے ہیں۔ چنانچہ میں قادیان گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین بھیروی سے ملاقات ہوئی پھر سارا قصہ بیان فرمایا جو پہلے گذرا۔ حکیم مذکور نے حضرت سے فرمایا:

ہمیں انوار نظر آتے ہیں، تکلم باری ہوتا ہے۔

فرمایا میں نے استخارہ کیا اور اللہ تعالی سے گڑ گڑا کر دعا کی کہ اللہ ہمیں حق دکھا دے۔ اللہ تعالی نے فضل فرمایا کہ اسطرف سے طبیعت بالکل ہٹ گئی۔

(تذکرہ مجاہدین ختم نبوت۔ ص ۱۸۶)

حکیم نورالدین اور مولوی غلام محمد ہوشیار پوری

حکیم نورالدین کے علم و فضل کے باعث ان کے مداحوں میں ایک مولوی غلام محمد ہشیار پوری بھی تھے جو ندوۃ العلماء کے متعلقین میں سے تھے۔ قادیانی اخبار بدر میں، اچھے اور برے مولوی، کے زیر عنوان لکھا ہے:

دنیا میں سب یکساں نہیں اختلاف عقاید تو ہوتا ہی چلا آیا ہے مگر جہاں متعصب اور معاند مخالفین ہوتے ہیں وہاں ایسے بھی ہوتے ہیں جو شرافت سے کام لیتے ہیں ایسے ہی ایک مولوی صاحب کا ہمارے دوست ... اپنی مراسلت میں ذکر کرتے ہیں جن کا اسم گرامی مولوی غلام محمد ہوشیار پوری ہے جب بعض جہلاء نے ہمارے دوست کا مولوی صاحب سے مباحثہ کرانا چاہا تو مولوی صاحب نے اس امر کو پسند نہ کیا اور فرمایا، مولوی نور الدین صاحب سے میرا خاص تعلق ہے میں ان کی بڑی تعظیم کرتا ہوں میں ایک دفعہ قادیان نسخہ لینے گیا تھا تو انہوں نے مجھے اپنا مہمان رکھا میری عزت کی جناب مرزا صاحب بھی مجھ پر بڑی مہربانی فرماتے تھے مولوی محمد احسن صاحب سے میرا بخوبی رابطہ ہے یہ سب ذی علم لوگ ہیں۔

انہیں مولوی صاحب (غلام محمد) کی زبانی یہ قصہ بھی سننے میں آیا کہ دیر کی بات ہے جب اہل حدیث اور حنفیوں کے درمیان مباحثہ اور فتوی بازی ہوئی تھی تو اس کی رپورٹ شائع کرنے کے وقت مولوی ولی محمد مناظر جالندھری نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے نام کے ساتھ خود ہی افضل الفضلاء اور اکمل الکملاء لکھ دیا۔ وہ کہیں باہر گئے تو مولوی محمد لدھیانوی نے یہ الفاظ مسودہ سے کاٹ دیئے۔ واپس آ کر مولوی ولی محمد نے لکھوائے اور اسی طرح چھپوائے۔ چھپنے پر پھر کسی نے اعتراض کیا کہ یہ شخص تو اجہل الجہلاء اور احمق الحمقاء ہے اس کے نام کے ساتھ یہ القاب موزوں نہیں۔ اس پر عدالت تک نوبت پہنچی۔ مقدمہ چلا ،مولوی غلام دستگیر قصوری نے کوشش کر کے ہندوستان کے مولویوں سے فتوی حاصل کیا کہ مولوی ولی محمد اس القاب کے لائق ہے اور مقدمہ مولوی صاحب کے حق میں فیصلہ ہوا۔ مگر بعد میں مولوی ولی محمد اور مولوی غلام دستگیر کے درمیان کچھ جھگڑا ہو گیا تو موخر الذکر نے اپنی پہلی کوشش کے خلاف پھر سعی کر کے علماء ہند سے یہ لکھوا لیا کہ یہ شخص اس القاب کے لائق نہ تھا۔ (اخبار بدر قادیان ۲۶ دسمبر ۱۹۱۲ء ص ۵)

حکیم نورالدین اور عبداللہ تیماپوری

تیماپور علاقہ حیدرآباد دکن کے رہنے والے مولوی عبداللہ قادیانیوں کے اکابرین میں سے تھے۔ ایک دفعہ مرزا صاحب سے ملاقات کے لئے قادیان آئے ۔اس واقعہ کا ذکر ایڈیٹر اخبار بدر قادیان نے بایں الفاظ کیا ہے:

> مقام تیماپور سے ایک احمدی صاحب، جناب مولوی عبداللہ صاحب .. حضرت کی زیارت اور حصول فیض و انوار احمدی کے لئے آئے تھے۔ برادرم شیخ یعقوب علی نے ان کو حضرت اقدس سے ملاقات کروائی۔ مولوی صاحب نے کل جماعت تیماپور کی طرف سے سلام علیکم اور درخواست دعا عرض کی اور کچھ چندہ جو کہ جماعت کی طرف سے پیش کیا۔

(بدر قادیان یکم جنوری ۱۹۰۵ء ص ۳)

یہ مولوی عبداللہ تیماپوری، علاقہ حیدرآباد دکن کے قادیانیوں کے سرکردہ افراد میں سے تھے۔ لیکن مرزا صاحب کی وفات کے بعد ان کا خیال ہو گیا کہ وہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی موعودہ قدرت ثانیہ ہیں، اور حکیم نورالدین سے بھی بلند مرتبت ہیں۔ وہ اپنی تقاریر اور اشتہارات وغیرہ کے ذریعے قادیانیوں کو حکیم نورالدین کے خلاف اکساتے تھے جب کہ حکیم صاحب انہیں مجنون قرار دیتے تھے اور حکیم ساحب مریدین انہیں فتنہ قرار دیتے تھے۔ چنانچہ منشی یعقوب علی اڈیٹر الحکم قادیان ۱۹۱۱ء میں لکھتے ہیں:

آج کل مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری کا فتنہ ہے وہ اپنے آپ کو ملہم اور قدرت ثانیہ قرار دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح (نورالدین) سے ہمیشہ لوگوں نے اس کے متعلق استفسار کیا ہے اور آپ نے صاف الفاظ میں فرمایا کہ وہ مجنون ہے اس کیلئے دعا کرو۔ چونکہ آپ (یعنی نورالدین) نے بہت سے مجنونوں کا ہمیشہ علاج کیا ہے اور آپ نے بارہا فرمایا ہے کہ مجنونوں کو بھڑکنے کا موقعہ نہیں دینا چاہیے، اس لئے جس قدر نرمی ان کے ساتھ روا رکھی گئی، اور ان کے معاملہ میں خاموشی سے کام لیا گیا وہ ان کے لئے مضر ثابت ہوئی۔ اور اب وہ کھلم کھلا اپنے مامور اور صاحب بیعت ہونے کا اعلان کرتے اور تقریریں کرتے ہیں (اس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ پاگل نہیں تھا کیونکہ اگر پاگل ہوتا تو نورالدین کا طریق علاج کہ ایسے لوگوں سے نرمی کرو کچھ نہ کہو، کامیاب ہو جاتا۔ بہاء)...

حضرت مسیح موعود نے جو جماعت تیار کی وہ ایک ربانی جماعت ہے اور آپ کے بعد اس کا ہاتھ ایسے ہاتھ میں دے دیا جو نہایت زبردست ہے۔ اس جماعت کی اصلاح کے لئے اس وقت کسی دوسرے وجود کی ضرورت نہیں۔ ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ اگر کوئی دوسرا ہاتھ اور دوسری شخصیت جماعت کی اصلاح میں ممد و معاون ہوسکتی ہے تو وہ اپنی ذات میں کیسی پاک اور اعلیٰ کیوں نہ ہو اسے دوسرے لفظوں میں فرشتہ بھی کہہ لو تو بھی میں کہوں گا کہ اگر ایسے ملائک آدم کے مطیع نہیں تو شیطان ہیں میرا یہی مذہب ہے اور میں اسی پر قائم رہنے کی خدا سے توفیق چاہتا ہوں خلیفہ وقت اپنے وقت کا آدم ہوتا ہے ملائکہ کو بھی جو اصلاح کے لئے نیک تحریکیں کرتے رہتے ہیں اس کے ماتحت ہوکر ہاں اس کے لئے جدہ؟؟ کرکے اپنی ترقی کرنی پڑتی ہے۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سننے والے سنیں اور یاد رکھیں کہ کواہ کوئی ہو زید ہو یا بکر مولوی عبداللہ ہو یا عبدالحکیم، کسے باشد۔خواہ اپنے الہام سنائے یا خواب اور پیشگوئیاں کرے یا بددعائیں۔جب وہ اپنے مامور ہونے کا دعوی کریں اور لوگوں سے بیعت لینے کا اعلان کریں انہیں رد کر دو...

نورالدین اگر خلیفہ برحق ہے اور لاریب وہ بلافصل خلیفہ ہے، تو پھر اس کی زندگی میں جو شخص اس قسم کا دعوی کرتا ہے وہ سراسر جھوٹا ہے۔ وہ ایک فتنہ ہے اور مستقل مزاجوں کے لئے ایک امتحان ہے۔...

میں سچ کہتا ہوں کہ عبداللہ تیماپوری کی باتیں سننا اور اسکی مجلسوں سے الگ نہ ہونا، ایک قسم کی روحانی موت ہے جو قلبی قوتوں کو زائل کر دیتی ہے۔

قلب ربانی علوم کا سرچشمہ ہے جس قدر قلبی قوتیں طاقتور ہوں معرف الہیہ کھلتے ہیں، اور جس قدر کمزور ہوں انسان روحانی طور پر اسی قدر مرتا جاتا ہے۔اسی لئے منافق کے قلب میں مرض ہے فی قلو بھم مر ض

اسلئے اگر چاہتے ہو کہ منافق نہ بنو اور نفاق کے اثر سے اللہ تمہیں محفوظ رکھے ..تو مرے دوستو! ایسی مجلسوں کو ترک کر دو۔قرآن مجید میں کو نوا مع الصا دقین کا حکم ہے۔ ایسی مجلسوں سے تو منع کیا ہے جہاں کفر با یات اللہ ہو۔پس مسیح ومہدی (مرزا قادیانی) کو اپنے دعوی میں غلطی پر کہنا، اس سے بڑھ کر کفر بآیات اللہ کیا ہے؟ پس تم ایسی مجلسوں سے الگ رہو۔

پھر یہ بھی یاد رکھنے کے قابل بات ہے کہ حضرت امام (مرزا قادیانی) کے بعد جو شخص ہمارا امام ہوا وہ بھی آیات اللہ ہے۔اس لئے کہ وہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی لاانتہاء دعاؤں کی قبولیت کا نتیجہ ہے۔کوئی سمجھ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کیا کیا دعائیں اپنے صادق دوست او معاون پیدا کرنے کیلئے کی ہونگی اس کا اندازہ کسی قدر اس سے ہوسکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ حضرت عمرؓ ایسے جلیل القدر انسان کے لئے کیسی دعائیں کر تے تھے۔ماموروں کو ضرورت ہوتی ہے ایک صادقوں کی جماعت کی اسلئے وہ نہایت بے چینی کے ساتھ ایسے وجودوں کیلئے دعاؤں میں لگے رہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔پس یہ اس جہت سے اور ان ارشادات کی بنا پر جو آئینہ کمالات اسلام وغیرہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ؟؟؟ میں درج ہیں بجائے خود ایک آیت ہیں۔ اب جس مجلس میں اس کے انکار پر گفتگو ہو، وہ مجلس کفر ہے۔اس کی خلافت میں دوسرا مدعی اگر کہے کہ میں خلیفہ ہوں ،تو وہ صریح ایک آیت اللہ کا انکار اور استہزاء کرتا ہے۔

میرے دل میں اس وقت ایک جوش ہے اور اگر میرے ہاتھ میں چار قلم بھی ہوں تو وہ چل سکتے ہیں۔ میں آئینہ کمالات کے ان مقامات کو جب پڑھتا ہوں تو میرے دل میں جوش، میری روح میں وجد پیدا ہو جا تا ہے جہاں حضرت خلیفۃ المسیح کا ذکر ہمارا مہدی کرتا ہے جس کو تیماپوری پاگل اپنے دعوی میں جھوٹا قرار دیتا ہے اور افسوس ہے کہ تم ٹھنڈے دل سے اس کی باتیں سن لیتے ہو۔ سنو! وہ مہدی کیا کہتا ہے کس قدر دعاؤں سے وہ نور الدین کو پا تا ہے۔کیا تمہارا قلب ہے؟ کہ اس کا اندازہ کرے اور تمہارا دماغ ہے کہ سوچ سکے ؟ ہرگز نہیں

و کنت ا صر خ فی لیلی و نهاری و اقول یار ب من انصاری یارب من انصاری انی فرد مهین فلما توا تر رفع ید الدعوا ت و امتلأ منه جوّ السما وا ت اجیب تضر عی و فا رت ر حمة ر ب العا لمین فا عطا نی ر بی صد یقاً صدوقاً هو عین اعوانی و خالصة خلصا نی و سلالة ا حبا ئی (یہاں موجود حاشیے کو نقل نہیں کیا گیا کیونکہ مرزا صاحب نے اپنے انصار اور مخلصین میں ڈاکٹر عبدالحکیم وغیرہ کا بھی ذکر کیا ہے جو بعد ازاں قادیانیوں کے بقول مرتد ہو گئے تھے۔بہاء) فی الدین المتین اسمه کصفا ته النورا نیة نور الدین هو بهیروی مو لداً و قر شی ها شمی نسباً (ویب سائیٹ پر جلد پنجم روحانی خزائن میں موجود دافع الوساوس میں اس مقام پر تحریف کر دی گئی ہے ۔وقرشی فاروقی نسباً لکھ دیا گیا ہے۔بہاء۔ یب کہ مرقاۃ میں جو ترجمہ دیا گیا ہے اس سے بھی ہاشمی ہی کا لفظ معلوم ہوتا ہے تاہم وہاں نسباً کا ترجمہ نسبت کر دیا گیا ہے بجائے نسب، یا نسباً کے) من سا دة ا لا سلا م و من ذرية النجيبين الطيبين فو صلت بو صو له الی الجذ ل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المفروق و استبشر ت به کا لستبشار السید (ﷺ) با لفاروق و لقد انیست ا حزا نی مذ جاء نی ولقا ء نی (اس میں تو فاروق بتاتے ہیں نہ کہ صدیق۔ نیز اسے ہاشمی بتاتے ہیں جب کہ وہ خود اپنے کو فاروقی بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب کی یہ تحریران کے کذب کا ثبوت ہے۔ وہ اس تحریر کے آخر میں فرماتے ہیں کہ میں یہ باتیں الہام والقاء سے لکھ رہا ہوں۔ اگر حکیم صاحب بروئے الہام قادیانی، ہاشمی ہیں تو نورالدین صاحب جو اپنے آپ کو ساری عمر فاروقی النسل کہتے رہے، جھوتے ہیں۔ اور مرزا صاحب اپنے خلیفہ اول کے جھوٹے ہونے کا اعلان بذریعہ الہام کر رہے ہیں۔ اگر حکیم نورالدین صاحب سچے ہیں یعنی وہ واقعی فاروقی النسل ہیں تو مرزا صاحب اور ان کے دعوی الہام جھوٹا ہے، یا ان کا الہام کنندہ خدا علیم و خبیر کی بجائے شیطان لعین ہے۔ بہاء)

پھر ایک لمبی تحریر کے بعد فرماتے ہیں

انی اری الحکمة قد فاضت علی شفتیه، و انوارالسماء قد نزلت لدیه، و اری توا تر نزو لها علیه کالمتضیّفین

پھر فرماتے ہیں:

وکا ن العلماء معروق العظم صفر الرا یحة من دولة العلو م الروحا نیة و جوا هرالاسرار الر حما نیة فقا م هذا الفتی و سقط علی اعداء الرسول الله ﷺ کسقو ط الشهب علی الشیاطین فهو کحدقة العیو ن فی العلماء و فی فلك الحکمة کالشمس البیضاء

پھر ایک لمبی دعا کرتے ہیں:

رب انزل علیه بر کا ت من السما ء و ا حفظ من شرور الاعداء

اور... وجد کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ ایسی نعمت ہے کہ

امو ت وانا شا کر نعما ئك بحا لی و قا لی و کلا می۔ یشکرك عظا می فی قبری و عجا جی جی جد ثی و روحی فی السما ء

غرض آئینہ کمالات اسلام کا عربی مکتوب کا آخری حصہ اسی پر ختم ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اقتباسات کا ترجمہ یہ ہے:

اور میں دن رات خداتعالی کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب میرا کون ناصر و مددگار ہے میں ایک یکہ وتنہاء کمزور وبیکس انسان ہوں۔

پس جب کہ میری ان دعاؤں میں بہت کثرت واقع ہوئی اور میرے ہاتھ متواتر اٹھتے رہے اور آسمان کا فضا میری دعاؤں سے بھر گیا، تو اللہ تعالی نے میری دعا کو اور تضرع کو سنا، اور رب العالمین کی رحمت جوش میں آئی۔ تب اس نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فرمایا اور وہ میرے مددگاروں کی آنکھ یا میرے مددگاروں کے لئے بطور چشمہ کے ہے جس سے دوسرے سیراب ہوں۔ اور وہ میرے مخلصوں کا عطر اور خلاصہ ہے۔ اور وہ میرے دوستوں میں برگزیدہ ہے۔ ہاں وہ میرا محبّ فی الدین ہے اس کا نام اس کے نورانی صفات کی طرح نورالدین ہے وہ بھیروی ہے۔ اور نسب کے لحاظ سے ہاشمی قریشی ہے۔ وہ اسلام کے سرداروں میں سے ہے اور نجیب اور طیب ذریت میں سے ہے۔

پس مجھے اس کے ملنے پر ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی الگ شدہ عضو مل گیا۔ اور ایسا مسرور ہوا جس طرح پر حضرت نبی کریم ﷺ فاروق کے ملنے سے خوش ہوئے اور یقیناً میں اپنے ہم وحزن کو بھول گیا جب سے وہ میرے پاس آیا مجھ سے ملا۔

اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت کے چشمہ جاری ہیں، اور آسمانی انوار اس کے پاس اتر رہے ہیں اور میں ان سماوی انوار کے متواتر نزول کو ایسے طور پر مشاہدہ کرتا ہوں کہ گویا وہ اس پر مہمانوں کی طرح آتے ہیں۔

اور علماء کی حالت یہ تھی وہ رحانی علوم کی دولت سے محض بے نصیب اور برہنہ ہڈیوں کی طرح تھے اور خداتعالی کے اسرار سے محض خالی ہاتھ اور ناواقف۔ پس ایسی حالت میں یہ جوان (نورالدین) کھڑا ہوا اور نبی کریم ﷺ کے دشمنوں پر اس طرح گرا جس طرح شہاب ثاقب شیاطین پر گرتا ہے وہ علماء میں حلقہ آنکھ کی طرح ہے اور حکمت آسمان میں آفتاب درخشاں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے رب اس پر آسمانی برکات نازل فرما اور دشمنوں کی شر سے محفوظ رکھ اور اس کے ساتھ ہو جہاں کہیں وہ ہو اور اس پر دنیا و آخرت میں رحم فرما و انت ارحم الراحمین

میں مرونگا ایسی حالت میں کہ تیری اس نعمتوں کے مجموعہ پر شکر گزار ہوں۔ ہاں میں اپنے حال سے قال سے اور کلام سے شکر یہ میں رطب اللسان رہوں گا، بلکہ میری ہڈیاں قبر میں بھی تیرا شکر کریں گی (عجا جی فی جد ثی) اور میری روح آسمان میں شکر گزار ہوگی پھر بھی تیری نعمت میرے شکر یئے پر غالب آئی۔

(مرزا صاحب کی عبارت کے ترجمہ کے بعد اڈیٹر الحکم لکھتا ہے) اب غور کا مقام ہے کہ یہ کس قدر عظیم الشان آیت اللہ ہے حضرت مسیح موعود کی لا انتہاء اور جوّ السماء کو پر کر دینے والی دعاؤں کا نمونہ اور نتیجہ ہے نور الدین کی قدر ہماری آنکھ سے پوشیدہ اور ہمارے دل سے فی الواقعہ مخفی تھی مجھے تو یہ نور آج نظر آیا ہے اور میں اس جگہ اس ذکر سے رک نہیں سکتا کہ یہ ربانی تحریک تھی جو میرے قلب کو آئینہ کمالات اسلام کی طرف پھیر دیا

الغرض یہ مقام بلند کا انسان مہدی اور مسیح کی دعاؤں کا نشان ہم کو دیا گیا ہے جس کے نسب؟ کا بھی مہدی نے خصوصا ذکر کیا (یعنی مرزا قادیانی نے بتایا کہ وہ قریشی ہاشمی ہے۔ جب کہ وہ فاروقی النسل تھا۔ اور اسی لئے ویب سائٹ پر موجود روحانی خزائن جلد ۵ میں دافع الوساس کے نسخے میں قادیانیوں نے اپنے مرشد کی، یا ایک ملہم کی، یا اپنے مہدی کی غلطی کی اصلاح کر دی ہے اور وہاں ہاشمی کی بجائے فاروقی لکھ دیا ہے۔ لیکن اس بات کا کیا جائے کہ اخبار الحکم قادیان کا یہ شمارہ بھی قادیانیوں ہی کی ویب سائٹ پر موجود ہے جس میں اصل عبارت نسباً ہاشمی ہونے والی موجود ہے، اور مرقاۃ الیقین بھی انہی لوگوں کی ویب سائیٹ پر موجود ہے جہاں اس عبارت کا ترجمہ: نسبت کے لحاظ سے ہاشمی ہونا، موجود ہے۔ بہاء) اور اس کے آباء و اجداد کے طیب اور نجیب ہونے کا بھی اظہار فرمایا۔ یہ اسرار ہیں جو دوسرے لوگ نہیں سمجھ سکتے۔

مختصراً میں یہاں بتاتا ہوں کہ چونکہ یہ ضروری امر ہے کہ جو شخص مامور ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قوم کا روحانی امام ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ ذاتی وجاہت اور شرف رکھتا ہو۔ یہ نہیں کہ وہ کوئی ادنی درجہ کا انسان ہو جس کی ماتحتی کے لئے دوسروں کو عار آئے چونکہ نورالدین نے قوم کا امام ہونا تھا اس لئے حضرت مسیح موعود نے خدا سے وحی پا کر اس کے علونسب اور شرافت ونجابت کی تصدیق کی۔ وللہ الحمد

یہ سچ ہے کہ اسلام نے تفریق ذات اور امتیاز قوم کو اٹھا دیا ہے مگر اس میں کوئی کلام نہیں کہ اس کے مامور اور ان کے مخلص نائب ہمیشہ ایسا شرف رکھتے ہیں کہ دوسروں کو کراہت نہ ہو۔ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں صفحہ ٦٦ پر اس کی مفصل بحث کی ہے۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ جو لوگ دوسروں کی اصلاح کے لئے مامور ہوتے ہیں وہ ان معروف ادنی اقوام سے کبھی نہیں ہو سکتے جو دوسری قوموں کی خادم اور نیچی قومیں سمجھی جاتی ہیں۔ مامورین کے لئے ضروری ہے کہ ان میں علونسب اور شرافت اور نجابت ہو۔ پھر ان قوموں کی ...دیتے ہوئے جن میں سے کوئی مامور نہیں ہوسکتا بتایا ہے کہ جولاہے بھی ان میں سے ہیں۔ میاں عبد اللہ بھی اسی قوم سے ہیں ہمیں نعوذ باللہ ان کی حقارت مقصود نہیں اور تکریم کے لئے قرآن مجید کا یہی معیار ہے ان اکرمکم عند الله اتقاکم مگر جیسا کہ مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ مامور کے لئے علونسب اور شرافت ضروری ہے (یعنی مرزا صاحب قرآن کی مخالفت اور تکذیب کر رہے ہیں۔ بہاء)

اور میاں عبد اللہ کو اپنے مامور ہونے کا گمان ہے اسلئے اس نکتہ کو بھی یہاں لکھنے کی ضرورت پیش آئی۔ بہر حال میاں عبداللہ تیما پوری کی حالت نہایت خطرناک ہے۔ قرآن مجید سے میں نے بتایا ہے کہ ایسے لوگوں کی مجلسوں میں بیٹھنا اور ان کی باتیں سننا شعبہ نفاق ہے۔ یا نفاق اس سے پیدا ہوتا ہے۔ پس مومن کا کام نہیں کہ ایسی مجلسوں میں بیٹھے اس کی باتیں سن کر اور تصدیق کر کے حضرت مسیح موعود کا انکار اس سے لازم آتا ہے خدا تعالی نے ہمیں وہ امام دیا ہے جس کی شان اوپر بیان کر دی ہے فما ذا بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق ا لا الضلا ل

(الحکم قادیان ۲۸ اکتوبر ۷ نومبر ۱۹۱۱ء ص ۹-۱۰-۱۱-۱۲)

اڈیٹر الحکم قادیان نے مرزا صاحب قادیانی کی طویل تحریر سے چند فقرات نقل کئے ہیں اور بعض ایسی چیزیں کو نقل کرنے سے گریز کیا ہے جن سے مرزا صاحب کے ملہم ہونے کے دعوی کی بھی تکذیب ہوتی ہے۔ اور اس بات کا ثبوت بھی ملتا ہے کہ مرزا صاحب اپنے جھوٹ اور غلط بیانی پر اڑے رہتے تھے۔ یعنی ۱۸۹۳ء میں جو غلط بات لکھی، اپنی باقی ماندہ ۱۵ سالہ زندگی میں اس کی اصلاح کی کوشش نہیں کی۔ کبھی نہیں کہا کہ مجھ سے بشری غلطی ہوگئی ہے یا الہام کو سمجھنے میں غلطی ہوگئی ہے اب چونکہ لوگوں نے مجھے صحیح بات بتا دی ہے یا الہام نے مجھے میری غلطی سے آگاہ کر دیا ہے یا خود مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ میں نے الہام کو سمجھے میں غلطی کی تھی اسلئے میری فلاں فلاں بات کی تصحیح کر لی جائے۔

اور چونکہ اس عبارت کو مرقاۃ الیقین میں بھی نقل کیا گیا ہے اور وہاں مرزا صاحب کی غلطی کو چھپانے کے لئے مرزا صاحب قادیانی کے استعمال کردہ عربی لفظ کا نسبتاً اردو میں غلط ترجمہ کیا گیا ہے، اس لئے مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس عبارت کو بتمام وکمال دافع الوساوس سے، اور اس کا اردو ترجمہ مرقاۃ الیقین کے اس اڈیشن سے جو قادیانیوں کی ویب سائیٹ پر موجود ہے، نقل کروں۔ نیز مرقاۃ الیقین والے نے بھی مرزا صاحب کی عربی عبارت کا ایک حاشیہ ترک کر دیا ہے جو بظاہر تو غیر مناسب بات معلوم نہیں ہوتی اور خیال گذرتا ہے کہ شائد بغرض اختصار ایسا ہوا ہے لیکن جب اس حاشیے کی عبارت دیکھی جاتی ہے تو اندرونی کہانی کا پتہ چلتا ہے کیونکہ اس حاشیے کی عبارت سے مرزا صاحب کے دعاوی کی تکذیب ہوتی ہے۔ لہذا ذیل میں اصل متن کی عبارت کے ساتھ حاشیہ بھی نقل کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

نیز اصل عربی عبارت اور ترجمے سے یہ بھی معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کس قدر درست فرما رہے تھے جب انہوں نے حکیم نورالدین کو بالمشافہ کہا:

مرزا قادیانی تو جو کچھ لکھتا ہے آپ کا بتایا ہوا ہے۔ مضمون آپ کا، عبارت اس کی۔

آپ جو قادیانی کے چہرہ سے سبق حاصل کرنے کے مظہر ہیں (اظہار کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں) یہ بھی درست نہیں ہے کیونکہ آپ مرزا قادیانی کے مرید نہیں، پیر ہیں۔ اور آپ نے مکر کیا ہوا ہے کہ ان کو پیر اور اپنے آپ کو مرید مشہور کر رکھا ہے۔ دراصل پیرومرشد آپ ہیں وہ آپ کے مرید و شاگرد ہیں... آپ اس کو الہام و القاء کرتے ہیں وہ آپ کو کچھ الہام نہیں کرتا...

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ بتاتے ہیں کہ میری بات سن کر حکیم نور الدین نے حیران ہو کر کہا کہ یہ بات غلط ہے۔

اس پر خاکسار (بٹالوی) نے کہا کہ آپ غلط کہیں، مجھ کو تو یہی خیال ہے جس پر دلیل، ظاہر حال ہے۔

اس پر حکیم صاحب ساکت ہو گئے۔

(یاد رہے کہ یہ بات چیت لاہور سے امرتسر جاتے ہوئے ٹرین میں قریب امرتسر ہوئی تھی۔

(اشاعۃ السنہ۔ ج ۱۴ ص ۴۱۳۔ ۴۱۶)

ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ذکر بعض ا لا نصار شکراً لنعمة الله الغفار

ما زلت مذ أمِر ت من حضرة الر بّ و أ حييت من الحی ذی العجب احنّ الی عیا ن انصا ر الدین ، و لا حنین العطشا ن الی الماء المعین و کنت أصرخ فی لیلی و نهاری و أقول یا رب من انصاری یا رب من انصاری انّی فرد مهین ۔ فلما تواتر رفع ید الدعوا ت و امتلأ منه جوّ السما وا ت ، أ جیب تضر عی ، و فا رت ر حمة رب العا لمین ، فأعطا نی ر بی صدیقاً صدوقا ، هو عین اعوا نی ، و خالصة خلصا نی ، و سلا لة ا حبا ئی

(حا شیه :و من ا لا حباء فی الله منشی زین الدین محمدابرا هیم بمبی ، و المو لوی غلام ا مام منی پوری ، و حبی فی الله مو لوی غلام حسن پشاوری ، ومحی الدین الشر یف تو نتی کور ن ، و السر دار محمد و لا یت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خا ن المدراسی ، و حبی فی الله السید النجیب المو لوی محمد ا حسن ، و حبی فی الله عبدالکر یم السیا لکو تی المه الله الذی ایّد نی و امدّنی فی ترجمة مکتو بی هذا و هو من المحبین المخلصین ، و هو فی هذه ا لا یام عندی ،کا ن لهوی ملا قا تی و استحسا ن مقا ما تی ا ر غب فی ا لاغترا ب و استعذب السفر الذی هوقطعة من العذا ب فجزا ه الله و ثبته علی سبیل الصدق و الصوا ب و ر حمه و هو خیر الرا حمین ، و منهم میرزا خدا بخش و هو فی هذه ا لا یام عندی شا ب صا لح مخلص شر ح الله صدره لحبی و أتر ع ذیله من ثمرات ا لا خلا ص ، و ثبته مع الثا بتین ، و منهم حبی فی الله الحکیم فضل الدین البهیروی ، و حبی فی الله الشیخ ر حمة الله الکجراتی ، و حبی فی الله السید امیر علی شا ه و السید حا مد شا ه و حبی فی الله المنشی غلام القادر المعروف بالفصیح السیا لکو تی ، و حبی فی الله النواب محمد علی خا ن رئیس ما لیر کو تله ، و حبی فی الله السید محمد تفضل حسین ا تا وی و حبی فی الله السید الهادی ، و حبی فی الله محمد خا ن، و المنشی محمد اروڑا ، و المنشی ظفر ا حمد کفو ر تلوی، و حبی فی الله المو لوی بر هان الدین الجهلمی ، و حبی فی الله میر نا صر نواب الدهلوی ، و حبی فی الله القا ضی ضیاء الدین قا ضی کو تی ، و حبی فی الله المو لوی السید محمد عسکری خا ن، و حبی فی الله القا ضی غلا م المر تضی، و حبی فی الله عبد الحکیم خا ن ، و حبی فی الله رشید الدین خا ن، و حبی فی الله السید خصلت علی شا ه ،و حبی فی الله المنشی رستم علی و حبی فی الله عبد الله السنوری ، و المیر زا محمد یوسف بیگ السا ما نوی ، و المنشی محمد حسین المراد آ با دی ، و القاضی خوا جه علی اللد هیا نوی ، هؤلا ء من ا حبا ئی منهم من قصصنا و منهم لم نقصص و کلهم من المخلصین ---۔

(ان میں سے کم ازکم دوافراد یعنی غلام قادر فصیح ،اورعبدالحکیم توبعدازاں قادیانیت سے نکل کر مرزا صاحب کے مخالفین میں شامل ہو گئے تھے جب کہ مرزا صاحب انہیں حبی فی اللہ اورمن المخلصین قرار دیتے ہیں ۔ اور محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسن امروہی بھی ۱۹۲۰ء میں فرماتے ہیں کہ ایک دو الہام مرزا صاحب کے تو میں بھی نہیں مانتا اور نہ ہی میں نے ان کی بیعت کی ہے۔ نیز انہوں نے مرزا محمود کو کی خلافت تسلیم کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔ بہاء۔

مرقاہ الیقین میں جو ترجمہ عربی عبارت کا دیا گیا ہے وہاں اس حاشیے کا ترجمہ نہیں کیا گیا کیونکہ عبدالحکیم خان بعد میں بقول قادیانی، دجال ہو گیا تھا اور دونوں کی الہامی جنگ بھی شروع ہو گئی تھی، اور بقول عبدالحکیم خان، مرزا صاحب قادیانی کی موت بھی اسی کی پیش گوئی کے مطابق ہوئی ہے۔)

فی الدین المتین اسمه کصفا ته النو را نية نور الدين هو بهيروی مو لداً و قر شی فاروقی نسباً ، (یہاں مرزا صاحب قادیانی نے حکیم نور الدین کو فاروقی النسب بتایا ہے۔ مرقاۃ الیقین میں جو ترجمہ دیا گیا ہے وہاں لکھا ہے: وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسبت کے لحاظ سے ہاشمی ہے صفحہ ۳۶ مرقاۃ) من سا دة الاسلام و من ذرية النجيبين الطيبين . فو صلت بو صو له الى الجذ ل المفروق ، و استبشر ت به كاستبشار السيد (صلى الله عليه وسلم) بالفاروق ، و لقد أنيست احزا نی ، مذ جا ء نی و لقّا نی ، و و جد ته فی سبل نصرة الدين من السا بقين ، و ما نفعنی مال احد كماله الذی آ تاه لو جه الله و يؤتی من سنين ، قد سبق ا لاقران فی البرا عة و التبرع و الجدوی ، و مع ذلك حلمه ار سخ من ر ضوی نبذ العلق لله تعا لی و جعل كل اهتشا شه فی كلا م ر ب العا لمين ، رأيت البذل شر عته ، و العلم نجعته ، و الحكم سير ته ، و التو كل قو ته ، و ما رأيت مثله عا لماً فی العا لمين ، و لا فی خلق مملا ق من المنعمين ، و لا فی الله و لله من المنفقين ، و ما ر أيت عبقريا مثله مذ كنت من المبصرين۔ و لما جا ء نی و لا قا نی و وقع نظری عليه ر أيته آ ية من آ يا ت ر بّی و أيقنت انّه دعا ئی الذی كنت ادا وم عليه و أشر ب حسی و نبّأنی حدسی انه من عبا د الله المنتخبين۔ و كنت اكر ه مدح الناس و حمد هم و بث شما ئلهم خو فاً من انه يضر انفسهم، و لكننی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اری انه من الذین انکسرت جذ باتهم النفسیة و ا زیلت شهواتهم الطبعیة و کان من ا لآ منین، و من آ یات کماله انّه لما ر أی جروح ا لاسلام، و و جده کالغر یب المستها م ، او کشجر أزعج من المقام ، اشعر همّا و انکدر عیشه غمّا و قام لنصرة الدین کالمضطرین ، و صنف کتبا ا حتو ت علی افادة المعا نی الوا فرة و انطوت علی الد قا ئق المتکا ثرة ، و لم یسمع مثلها فی کتب ا لا و لین، عبا را تها من رعا یة الا یجاز مملوّة من الفصا حة، و الفا ظها فی نها یة الرشا قة و الملا حة، تسقی شرا بها طهو را للنا ظرین ، و مثل کتبه کحر یر یضمّخ بعبیر ، ثم یلفّ فیه من درر و یوا قیت و مسك کثیر ، ثم یر تن فیه العنبر و یجعل کله کا لعجین۔

و لا شك انّها جا معة ما تفرق فی غیر ها من الفوا ئد، فا قت ما عدا ها لکثرة ما حوا ها من الشوا رد و الز وا ئد ، و لجذب القلو ب بحبا ل ا لا دلة و البرا هین۔ طو بی لمن حصّلها و عرفها و قرأها بامعا ن النظر فلا یجد مثلها من معین ، و من اراد حلّ غوا مض التنز یل و استعلا م اسرار کتا ب الر ب الجلیل ، فعلیه بالاشتغال بهذه الکتب و بالعکو ف علیها فانها کا فلة بما یبغیه الطا لب الذهین ۔ یصبی القلو ب ار یج ر یحا نها ،۔ و الثمرا ت مستکثرة فی ا غصا نها ، و لا شك انها جنه قطو فها دا نیة لا یسمع فیها لا غیة نز ل للطیبین ،منها فصل الخطا ب لقضا یا اهل الکتا ب، ومنهاتصدیق البرا هین، تناسق فیها جز یل المعا نی مع متا نة الالفاظ ولطا فة المبا نی ، حتی صا رت اسوة حسنة للمو لفین ، و یتمنی المتکلمو ن ان ینسجوا علی منوا لها و تر نمت بالثنا ء علیها السنة النحریر ین ۔ جوا هر ها تفوق جوا هر النحور ،و در ر ها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فا قت درر البحور ، و انها ا حسم د ليل على كما لا ته ، و اقطع بر ها ن على ر يّا نفحا ته ، و ستعلمو ن نبأها بعد حين۔
قد شمر المو لف الفا ضل فيها لتفسير نكات القر آ ن عن ساق الجد و العنا ية ، و اعتنى فى تحقيقه باتفاق الروا ية و الدرا ية فوا هاً لهممه العا لية، و افكاره الوقا دة المر ضية ، فهو فخر المسلمين ، و له ملكة عجيبة فى استخراج دقا ئق القر آ ن ، و بثّ كنو ز حقا ئق الفرقا ن ، و لا شك انه ينور من انوا ر مشكوة النبوة ، و يأخذ نو راً من نور النبى (ﷺ) بمنا سبة شا ن الفتوة ، و طهارة الطين ، امر ؤ عجيب و فتى غر يب، تتفجر انهار انوار ا لا سرا ر بلمحة من لمحا ته و تتدفق منا هل ا لا فكا ر بر شحة من رشحاته ، و هذا فضل الله يهب لمن يشاء و هو خير الوا هبين ۔ لا ريب فى انه نخبة المتكلمين ، و زبدة المؤلفين، يشرب الناس من عبا ب زلا له ، و يشترى كشرا ب طهو ر قوارير مقا له ، هو فخر البررة و الخيرة و فخر المو منين ، فى قلبه انوار سا طعة من اللطائف و الد قا ئق و المعارف و الحقا ئق ، والا سرار و اسرار الا سرار و لمعات الرو حا نيين ، اذا تكلم بكلما ته النظيفة الطيبة ، و ملفو ظا ته البد يعة المر تجلة المبتكرة فكا نه يصبى القلو ب و ا لاروا ح با لا غا نى اللطيفة ، و المزا مير الداؤد ية الذ فيفة ، و يجىء بخارق مبين ۔ يخر ج الحكمة من فمه عند سرد الحد يث و سوق الكلا م كا نها عبب مندفقة متوا لية متصا عدة الى افواه السا معين، و انى قد اطلقت اجر د فكرى الى كما لا ته فو جد ته و حيد الد هر فى علو مه و اعما له و برّه و صد قا ته و انه لو ذعِى المعىّ نخبة البررة ۔ و زبدة الخيرة ، اعطى له السخاء و المال ، و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علّقت به ا لآما ل ، فهو سيد خد م الدين ، و انى عليه من الغابطين ، ينز ل اهل ا لآ ما ل بسا حته ، و يستنز لو ن الراحة من راحته فلا يلوى عذاره عمن از دا ره و امّ دا ره ، و ينفح بعرفه من وا فاه من المملقين، و هو يجد للقيا نى بكمال ميل الجنا ن ، كو جد المثرى بالعقيان ، يأتى من بلاد نا ز حة على اقدا م المحبة و اليقين ۔ فتى طيب القلب يحبّنا و نحبه يسعى الينا بجهد طا قة و لو و جد فواق نا قة ۔ انثال الله عليه من جوا ئز المجا زات و وصا ئل الصلات ، و ايد ببقا ئه ا لاسلام و المسلمين، له بقلبى علق عجيبة و قلبه نفو ح غر يبة ۔ يختا ر فى حبى انوا ع الملا مة و التعنيف، و مفارقة المألف و الا ليف ،، و يتسنى له هجر الوطن لسماع كلا مى ، و يد ع التذ كر للمعا هد لحبّ مقا مى ، و يتبعنى فى كل امر ى كمايتبع حر كة النبض حركة التنفس و اراه فى رضا ئى كا لفا نين ، اذا سئل اعطى و لم يتبا طأ و اذا دعى الى خطّة فهو او ل الملبين ، قلبه سليم و خلقه عظيم كر مه كغزارة السحب و صحبته يصلح قلو ب المتقشفين ۔ و و ثبه على اعداء الدين و ثبة شبل مثار ، قد امطر ا لا حجا ر على كفار ، و نقرّ عن مسائل الو يد يين و نقّب و نز ل فى بقعة النّو كى و عا قب فجعل سا فل ارضهم عاليها و ثقّف كتبه تثقيف العوا لى لافضاح المكذ بين۔ فاخزى الله الو يديين على يده فكان و جو ههم اسفّت ر ما دا ، و اشر بت سوا دا ، و صا روا كا لميتين ، ثم ارا دوا الكرة ولكن كيف يحى الا موات بعد مو تهم فر جعوا كا لمخفقين ، و لو كا ن لهم نصيب من الحيا ء لما عا دوا و لكن صار الوقاحة كالتحجيل فى حلية هذا الجيل فهم يصو لو ن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كمذبو حين ۔ و الفا ضل النبيل المو صو ف من ا حب احبائی و هو من الذين با يعو نی و اخلصوا معی نية العقد ، و اعطو نی صفقة العهد ، علی ان لا يؤثروا شيئا علی الله الاحد، فو جد ته من الذين يرا عو ن عهو د هم و يخا فو ن رب العا لمين ، و هو فی هذا الز من الذی تتطاير فيه الشرور كا لما ء المعين الذی ينزل من السماء و من المغتنمين ، ما آنست فی قلب ا حد محبة القر آ ن ۔ كما أری قلبه مملوّا بمودة الفرقا ن ، شغفه الفرقا ن حبّا و فی ميسمه يبرق حب آ يا ت مبين ۔ يقذف فی قلبه انوار من الله الر حمن ، فيری بها ما كا ن بعيداً محتجبا من دقا ئق القر آ ن و يغبطنی اكثر مآ ثره و هذا رزق من الله ير زق عباده كيف يشا ء و هو خيرالر از قين۔ قد جعله الله من الذين زوی الايدی و ا لا بصار ، و او دع كلا مه من حلا وة و طلا وة لا يو جد فی غيره من الا سفار، و لفطر ته منا سبة تا مة بكلا م الر ب الجليل، و كم من خزا ئن فيه او دعت لهذا الفتی النبيل و هذا فضل الله لا منا زع له فی ار زا قه ۔ فمن عبا ده ر جا ل ما اعطی لهم بلا لة ، و ر جا ل آ خرو ن اعطی لهم غمر ۔ و ما هم به من المتعللين۔ و لعمری انه امر ء موا طن عظيمة صدق فيه قو ل من قا ل :

لكل علم ر جا ل و لكل ميدا ن ابطا ل ۔

و صدق فيه قول قا ئل :

ان فی الزوا يا خبا يا ، و فی الر جا ل بقا يا ۔،

عا فا ه الله و رعا ه و اطا ل عمره فی طا عته و ر ضا ه و جعله من المقبو لين ، انّی اری الحكمة قد فا جت علی شفتيه و انوار السماء قد نز لت لد يه ، و اری توا تر نزو لها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليه كا لمتضيّفين ، كلما تو جه الى تا و يل كتا ب الله بجمع ا لا فكار، فتح ينا بيع الاسرار وفجر عيو ن ا للطا ئف ، و ا ظهر بدا ئع المعا رف التى كا نت تحت الا ستار ، و دقّق ذرا ت الد قا ئق ، و و صل الى عرو ق الحقا ئق ، و اتى بنور مبين ۔ يمد العقلا ء اعناقهم فى وقت تقارير ه متسلمين لا عجاز كلا مه وعجا ئب تأثيره، يرى الحق كسبيكة الذ هب و يزيح شبها ت المخا لفين ، انّ الوقت كا ن وقت صرا صر الفلسفة بل فسد و خبث و ململ كل حد ث ما حد ث ، و كا ن العلماء معروق العظم صفر الرا يحة ، من دو لة العلوم الروحانية و جوا هر ا لا سرار الر حما نية فقا م هذا الفتى و سقط على اعدا ء الرسو ل ﷺ كسقوط الشهب على الشياطين فهو كحد قة العيو ن فى العلماء و فى فلك الحكمة كالشمس البيضا ء لا يخاف الا الله و لا ير ضى با لآ را ء السطحية التى منبتها النّجدغير خور، بل يبلغ فهمه الى اسرار دقيقة المآ خذ المخفية فى ار ض غور ۔ فلله دره و على الله اجره ۔ قد اعاد الله اليه دو لة منهو بة ، و هو من المو فقين ، و الحمد لله الذى و هب لنا هذا الحب فى حينه و وقته و ايام ضرورته ، فنسأل الله تعا لى ان يبا ر ك فى عمره و صحته و ثروته ، و يعطينا او قا تا مستجا بة للا دعية له و لعشيرته ، و يشهد فراستى ان هذه الا ستجا بة امر محقو ق لا مظنو ن و نحن فى كل يو م من ا لآملين

و الله انى ارى فى كلا مه شأنا جد يداً و أراه فى كشف اسرار التنز يل و فهم منطوقه و مفهو مه من السا بقين، و انى ارى علمه وحلمه كا لجبلين المتنا و حين ما ادرى ايهما فاق الآخر انما هو بستا ن من بسا تين الدين المتين۔ رب انز ل عليه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بر کات من السماء ، و ا حفظه من شرور ا لاعداء۔ و کن معه حیث ما کا ن و ار حم علیه فی الد نیا و لآ خر ة و انت ارحم الرا حمین، آ مین ثم آ مین ۔

والحمد لله اولا و آخراً و ظا هرا و باطناً ،هو ولیّی فی الد نیا وا لآ خرة انطقنی رو حه و حر کتنی یده فکتبت مکتو بی هذا بفضله و ایماء ہ و القاء ہ و لا حو ل و لا قوة ا لا با لله و هو القادر فی السماء و الا ر ضین ۔

رب کتبت هذا المکتو ب بقو تك و هو لك و نفخات الها مك فالحمد لك یارب العالمین ۔ انت محسنی و منعمی و نا صری و ملهمی و نور عینی و سرور قلبی و قوة اقدا می ، امو ت و انا شا کر نعما ئك بحا لی و قا لی و کلا می، یشکر ك عظا می فی قبری و عجا جی فی جد ثی ، و رو حی فی السماء ۔

(دا فع الوساوس ص ۵۸۱۔ ۵۸۹)

مرزا صاحب قا د یانی کی اس عربی عبارت کا تر جمہ حکیم نور الدین کی سوانح مرقا ۃ الیقین میں بایں الفاظ دیا گیا ہے ۔

جب سے میں خدا تعا لی کی در گا ہ سے ما مور کیا گیا ہوں اور حی و قیوم کی طرف سے زندہ کیا گیا ہوں ، دین کے چیدہ چیدہ مدد گا روں کی طرف شوق کر تا ر ہا ہوں ۔ اور وہ شوق اس شوق سے بڑ ھ کر ہے جو ایک پیاسے کو پا نی کی طرف ہوتا ہے ۔ اور میں رات دن خدا تعا لی کے حضور چلاتا تھا اور کہتا تھا کہ اے میرے رب ! میرا کون نا صر و مدد گا ر ہے ۔ میں تنہا اور ذلیل ہوں ۔ پس جب کہ ہا تھ پے در پے اٹھا اور آ سمان کی فضا میری دعا سے بھر گئی تو اللہ تعا لی نے میری عا جزی اور دعا کو قبو ل کیا اور رب العالمین کی رحمت نے جوش مارا ، اور اللہ تعا لی نے مجھے ایک مخلص صدیق عطا فر مایا جو میرے مدد گا روں کی آ نکھ ہے، اور میرے ان مخلص دوستوں کا خلا صہ ہے جو دین کے بارہ میں میرے دوست ہیں ۔ اس کا نا م اس کی نورا نی صفات کی طرح نور

www.KitaboSunnat.com

الدین ہے۔ وہ جائے ولادت کے لحاظ سے بھیروی اور نسبت (نسب ہونا چاہیے تھا۔ بہاء) کے لحاظ سے ہاشمی ہے جو کہ اسلام کے سرداروں میں سے اور شریف والدین کی اولاد میں سے ہے۔

پس مجھ کو اس کے ملنے سے ایسی خوشی ہوئی کہ گویا کوئی جدا شدہ عضو مل گیا اور ایسا سرور ہوا جس طرح کہ حضرت نبی کریم ﷺ حضرت فاروقؓ کے ملنے سے خوش ہوئے تھے۔ اور میں اپنے غموں کو بھول گیا۔ جب سے وہ میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میں نے دین کی نصرت کی راہوں میں اس کو سابقین میں سے پایا اور مجھ کو کسی شخص کے مال نے اس قدر نفع نہیں پہنچایا جس قدر کہ اس کے مال نے، جو کہ اس نے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے دیا اور کئی سال سے دیتا ہے۔ وہ علم وفضل اور نیکی وسخاوت میں اپنے ہم چشموں پر فوقیت لے گیا ہے۔ اور باوجود اس کے اس کا حکم کوہ رضوی سے زیادہ مضبوط ہے۔ اس نے اپنا تمام چیدہ مال اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دیا ہے اور اپنی تمام خوشی خدا تعالیٰ کے کلام میں رکھی ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ سخاوت اس کی عبادت ہے، اور علم اس کی غذا ہے، اور حلم اس کی سیرت ہے، اور توکل اس کی قوت۔

اور میں نے اس کی مانند جہان میں کوئی عالم نہیں دیکھا، اور منعمین میں ہو کر اس کی مانند مخلوق میں فقیر نہیں۔ اور نہ خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کی مانند کوئی خرچ کرنے والا دیکھا۔

میں نے جب سے عقل وسمجھ پائی ہے اس کی مانند کوئی وسیع علم والا نہیں دیکھا۔ اور وہ جب میرے پاس آیا اور مجھ سے ملا اور میری نظر اس پر پڑی تو میں نے اس کو دیکھا کہ وہ میرے رب کی آیات میں سے ایک آیت ہے۔ اور مجھے یقین ہو گیا کہ وہ میری اسی دعا کا نتیجہ ہے جس پر میں مداومت کرتا تھا۔ اور میری فراست نے مجھ کو بتا دیا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے منتخب بندوں میں سے ہے۔

اور میں لوگوں کی مدح کرنا اور ان کے شمائل کو پھیلانا اس خوف سے برا جانتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ مبادا ان کے نفسوں کو ضرر دے، لیکن میں دیکھتا ہوں کہ وہ تو ایسے لوگوں میں سے ہے جن کے نفسانی جذبات شکستہ ہو گئے ہیں، اور جن کی طبعی شہوات فنا ہو گئی ہیں، اور ان پر کوئی خوف نہیں کیا جا سکتا۔ اور اس کے کمال کے نشانوں میں سے یہ ہے کہ جب اس نے اسلام کو مجروح دیکھا اور اس کو ایک مسافر سرگردان کی طرح، یا اس درخت کی طرح پایا جو اپنی جگہ سے ہلایا جائے، تو اس نے غم کو اپنا شعار بنالیا۔ اور مارے غم کے اس کا عیش مکدر ہو گیا۔ اور وہ مضطر کی دین کی مدد کو کھڑا ہو گیا۔ اور ایسی کتابیں تصنیف کیں جو دقائق اور معارف سے بھری ہوئی ہیں۔ اور جس کی نظیر پہلے لوگوں کی کتابوں میں نہیں پائی جاتی۔ ان کی عبارتیں باوجود مختصر ہونے کے فصاحت سے بھری ہوئی ہیں۔ اور ان کے الفاظ نہایت دل ربا خوبصورت اور عمدہ ہیں جو کہ دیکھنے والوں کو شراب طہور پلاتی ہیں۔ اور اس کی کتابوں کی مثال اس ریشم کی ہے جو مشک کے ساتھ آلودہ کیا جائے، پھر اس میں موتی اور یاقوت اور بہت سی کستوری ملائی جائے، اور پھر اس میں عنبر ملا کر معجون کی طرح بنا دیا جائے۔ اور اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کی کتابیں جامع ہیں۔ ہم ان میں فوائد کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں کر سکتے وہ تمام سے بڑھ گئی ہیں۔ اس لئے کہ اس نے تمام کمی وزیادتی کا احاطہ کر لیا ہے۔ اور بسبب اس کے کہ دلائل و براہین کے رسوں کے ساتھ دلوں کو کشش کرتی ہیں اپنے غیر پر فوقیت لے گئی ہیں۔

مبارکی ہے اس شخص کو جو ان کو حاصل کرے اور پہچانے اور غور سے پڑھے، ان کی مانند کوئی مددگار نہیں مل سکتا۔

جو کوئی یہ چاہے کہ قرآن شریف کے عقدوں کو حل کرے اور خدا تعالیٰ کی کتاب کے اسراروں پر واقفیت ہو، تو اس کو چاہیے کہ ان کتابوں میں مشغول ہو کیونکہ وہ چیز کی متکفل ہیں جس کو ذہین طالب تلاش کرتا ہے۔ ان کے ریحان کے خوش بو دلوں کو فریفتہ کرتی ہے۔ ان کی شاخوں میں کثرت سے میوے ہیں۔ اور کوئی شک نہیں کہ وہ اس باغ کی طرح ہیں جس کے خوشے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھکے ہوئے ہیں۔ اور اس میں کوئی لغو بات نہیں سنائی دیتی۔ اور پاکوں کے لئے مہمانی ہے۔ ان میں سے ایک کا نام فصل الخطاب ہے۔ اور ایک کا نام تصدیق براہین احمدیہ ہے۔ باوجود متانت الفاظ اور لطافت بیانی کے قیمتی معانی پرو دیئے گئے ہیں یہاں تک کہ وہ مولفین کے لئے اسوہ حسنہ ہو گئی ہیں اور متکلمین آرزو کرتے ہیں کہ وہ انہیں کتابوں کی طرز پر لکھیں۔ اور بڑے بڑے عالموں کی زبانوں نے ان کتابوں کی مدح سرائی کی ہے۔ ان کے جواہرات جواہر النحو (چھاتیوں کے ہاروں میں پروئے ہوئے جواہر) پر فوقیت لے گئے اور ان کے موتی دریاؤں کے موتیوں پر فائق ہو گئے ہیں۔ اور وہ اس کے کمالات پر ایک دلیل قاطع ہیں۔ ان کی خبر کو ایک وقت کے بعد جان لو گے اور مولف فاضل نے ان کتابوں پر قرآن شریف کے نکات کی تفسیر کرنے کے لئے کمر باندھی ہے، اور اپنی تحقیق میں روایت اور درایت کے متفق کرنے کی مشقت اٹھائی ہے۔ پس آفرین ہے اس کی عالی ہمت کے لئے اور اس کے روشن افکار کے لئے۔ پس وہ مسلمانوں کا فخر ہے اور اس کو قرآن کریم کے دقائق کے استخراج میں اور فرقان حمید کے حقائق کے خزانوں کو پھیلانے میں عجیب ملکہ ہے۔ بلا شک وہ مشکوۃ نبوت کے انوار سے منور ہے اور شان مردمی اور اپنی پاک طینی کے مناسب نبی ﷺ کے نور سے نور لیتا ہے۔ وہ ایک عجیب و غریب مرد ہے اس کے ایک ایک لمحہ کے ساتھ انوار کی نہریں بہتی ہیں۔ اس کے ایک ایک رشحہ کے ساتھ فکروں کے مشرب پھوٹتے ہیں۔ اور یہ خدا تعالی کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے اور خدا تعالی کا فضل ہے جس کو چاہے عطا کرتا ہے اور خدا تعالی خیر الواہبین ہے۔

وہ نخبۃ المتکلمین ہے اور زبدۃ المولفین ہے۔ لوگ اس کے زلازل سے پیتے ہیں اور اس کی گفتگو کی شیشیاں شراب طہور کی طرح خریدتے ہیں۔ وہ ابرار اور اخیار اور مومنین کا فخر ہے۔ اس کے دل میں لطائف اور دقائق اور معارف اور حقائق کے انوار ساطعہ ہیں۔ جب وہ اپنے پاک و صاف کلمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراچھوتے فی البدیہہ عجیب وغریب ملفوظات کے ساتھ کلام کرتا ہے، تو گویا دلوں اورروحوں کولطیف راگوں اور داؤدی مزامیر کے ساتھ فریفتہ کرتا ہے۔اور کھلے کھلے معجزوں کے ساتھ لوگوں کوگھٹنوں کے بل بٹھالیتا ہے۔ جب کلام کرتا ہےتوایسی حکمتیں منہ سے نکالتا ہے کہ گویا وہ پانی ہے جو پے در پے ٹپک رہاہے، اورسامعین کے مونہوں کی طرف جارہاہے۔

اور میں نے اپنے فکر کے گھوڑے کواس کے کمال کی طرف چلایا تو میں نے اس کواس کے علوم، اوراعمال اور نیکی اورصدقات میں یکتائے زمانہ پایا۔ وہ نہایت ذکی الذہن، حدید الفوائد، فصیح اللسان، نخبۃ الابرار اورزبدۃ الاخیار ہے۔اس کوسخاوت اور مال عطا کیا گیا ہے۔امیدیں اس کے ساتھ وابستہ کی گئی ہیں۔ پس وہ خدام دین کا سردار ہے۔ اور میں اس پر رشک کرنے والوں میں سے ہوں۔ امیدوں والے اس کے صحن میں اترتے ہیں اوراس کی ہتھیلی سے ابر سخاوت طلب کرتے ہیں۔ جواس کے گھر کا قصد کرتا ہے اوراس کی ملاقات کرتاہے،تو وہ اس سے منہ نہیں پھیرتا۔اورفقراء میں سے جواس پاس آتا ہے وہ اس کی خوش بو سے معطر ہوجاتا ہے۔

اور وہ میری ملاقات کے لئے نہایت میلان دل کے ساتھ ایسا مضطرب رہتا ہے جیسے دولت مندسونے کے ساتھ۔محبت ویقین کے پاؤں سے چل کر دور دراز ملکوں سے میرے پاس آتا ہے۔ وہ ایک دلر با جوان ہے جو مجھ سے محبت کرتا ہے اور میں اس سے محبت کرتا ہوں۔اپنی تمام طاقت سے میری طرف سعی کرتا ہے اگرچہ اس کواتنی ہی فرست مل جائے جواونٹنی کے دودفعہ دودھ دوہنے کے درمیان ہوتی ہے۔

اورخداتعالی نے اس پرقسم قسم کے انعام کئے ہیں اوراس کی بقاء کے ساتھ اسلام اورمسلمانوں کی مدد کی ہے۔

اس کومیرے دل سے عجیب تعلقات ہیں میری محبت میں قسم قسم کی ملامتیں اور بدزبانیاں اوروطن مالوف اور دوستوں کی مفارقت اختیار کرتا ہے۔ میرے کلام کے سننے کیلئے اس پر وطن کی جدائی آسان ہے۔ اورمیرے مقام کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبت کے لئے وہ اپنے اصلی وطن کی یاد کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور میرے ہر ایک امر میں میری اس طرح پیروی کرتا ہے جیسے نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی ہے۔ اور میں اس کو اپنی رضا میں فانیوں کی طرح دیکھتا ہوں۔ جب اس سے سوال کیا جاتا ہے تو وہ بلا توقف پورا کرتا ہے، اور جب کسی کام کی طرف مدعو کیا جاتا ہے، تو وہ سب سے پہلے لبیک کہنے والوں میں سے ہوتا ہے۔ اس کا دل سلیم ہے اور خلق عظیم اور کرم ابر کثیر کی طرح ہے اس کی صحبت بد حالوں کے دلوں کو سنوارتی ہے اور اس کا حملہ دین کے دشمنوں پر شیر ببر کے حملہ کی طرح ہے۔ کفار پر اس نے پتھر برسائے ہیں۔ آریوں کے مسائل کو اس نے کھودا اور نقب لگا کر ان بیوقوفوں کی زمین میں اترا اور ان کا تعاقب کیا، اور ان کی زمین کو تہ وبالا کر دیا، اور اپنی کتابوں کو مکذبین کے رسوا کرنے کیلئے نیزوں کی طرح سیدھا کیا۔ پس خدا تعالی نے اس کے ہاتھ پر ویدیوں کو شرمندہ کیا۔ پس ان کے منہ پر راکھ ڈالی گئی اور سیاہ کر دیا گیا اور مردوں (اموات) کی طرح ہو گئے۔ پھر انہوں نے دوبارہ حملہ کرنا چاہا لیکن مردے موت کے بعد کس طرح زندہ ہو سکتے ہیں، لرزتے ہوئے واپس چلے گئے۔ اگر ان کے لئے حیاء میں سے کچھ بھی حصہ ہوتا تو وہ دوبارہ حملہ نہ کرتے۔ لیکن بے حیائی سے اس قوم کا حلیہ اس طرح ہو گیا ہے جس طرح محجل گھوڑوں میں تحجیل۔ پس وہ ذبح کئے ہووں کی طرح حملہ کرتے ہیں۔

اور فاضل نبیل موصوف میرے سب سے زیادہ محبت کرنے والے دوستوں میں سے ہے۔ وہ ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے میری بیعت کی ہے اور عقد نیت کو میرے ساتھ خالص کر دیا ہے۔ اور جنہوں نے عہد کا سودا مجھے اس بات پر دیا کہ وہ خدا تعالی پر کسی کو مقدم نہ کریں گے۔

پس میں نے اس کو ان لوگوں میں سے پایا ہے جو اپنے عہدوں کی محافظت کرتے اور رب العالمین سے ڈرتے ہیں۔ اور وہ اس پر شرر زمانہ میں اس ماء المعین کی طرح ہے جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ جس طرح اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل میں قرآن کی محبت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے، ایسی محبت میں اور کسی کے دل میں نہیں دیکھتا۔ وہ قرآن کا عاشق ہے اور اس کی پیشانی میں آیات مبین کی محبت چمکتی ہے۔ اس کے دل میں خدا تعالی کی طرف سے نور ڈالے جاتے ہیں۔ پس وہ ان نوروں کے ساتھ قرآن شریف کے وہ دقائق دکھا تا ہے جو نہایت بعید و پوشیدہ ہوتے ہیں۔ اور اس کی اکثر خوبیوں پر مجھے رشک آتا ہے، اور یہ خدا تعالی کی عطا ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے اور وہ خیر الرازقین ہے۔

اور خدا تعالی نے اس کو ان لوگوں میں سے بنایا ہے جو قوت و بصارت والے ہیں۔ اور اس کے کلام میں وہ حلاوت وطلاوت ودیعت کی گئی ہے جو دوسری کتابوں میں نہیں پائی جاتی اور اس کی فطرت کیلئے خدا تعالی کے کلام سے پوری پوری مناسبت ہے۔ خدا تعالی کے کلام میں بے شمار خزانے ہیں جو اس بزرگ جوان کیلئے ودیعت رکھے گئے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالی کا فضل ہے اس کے لئے کوئی اس کے رزقوں میں جھگڑنے والا نہیں کیونکہ اسکے بندوں میں سے بعض وہ مرد ہیں جن کو تھوڑی سی نمی دی گئی ہے اور دوسرے کئی آدمی ہیں جن کو بہت سا پانی دیا گیا اور وہ اسکے ساتھ حجت بازی کرنے والے ہیں۔

مجھے میری زیست کی قسم ہے کہ وہ بڑے بڑے میدانوں کا مرد ہے۔ اس کیلئے کسی کا یہ قول صادق آتا ہے

لکل علم رجال و کل میدا ن ابطا ل،

اور نیز یہ بھی صادق آتا ہے

ان فی الزوایا خبایا و فی الرجال بقایا

خداتعالی اس کو عافیت دے اور اس کو محفوظ رکھے اور اس کی عمر کو اپنی رضامندی اور اطاعت میں لمبا کرے۔ اور اس کو متقبولین میں سے بنائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ اس کے لبوں پر حکمت بہتی ہے، اور آسمان کے نور اس کے پاس نازل ہوتے ہیں۔ اور میں دیکھتا ہوں کہ مہمانوں کی طرح اس پر نزول انوار متواتر ہو رہا ہے۔ جب کبھی وہ کتاب اللہ کی تاویل کی طرف توجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے تو اسرار کے منبع کھولتا ہے اور لطائف کے چشمے بہاتا ہے اور عجیب وغریب معارف ظاہر کرتا ہے جو پردوں کے نیچے ہوتے ہیں۔ دقائق کے ذرات کی تدقیق کرتا ہے اور حقائق کی جڑوں تک پہنچ کر کھلا کھلا نور لاتا ہے۔ عقل منداس کی تقریر کے وقت اس کے کلام کے اعجاز اور عجیب تاثیر کی وجہ سے تسلیم کے ساتھ اس کی طرف اپنی گردنوں کو لمبا کرتے ہیں۔ حق کو سونے کی ڈلی کی طرح دکھاتا ہے، اور مخالفین کے اعتراضات کو جڑھ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ موجودہ زمانہ فلسفہ کے طوفانی حملہ کا وقت تھا جس نے فاسد اور گندہ کر دیا اور اضطراب میں ڈال دیا ہر ایک جوان کو اس چیز نے جو واقع ہوئی اور علماء علوم روحانیہ کی دولت اور اسرار رحمانیہ کے جواہرات سے بے گوشت ہڈی کی طرح خالی ہاتھ رہ گئے۔ پس یہ جوان کھڑا ہوا اور رسول اللہ ﷺ کے دشمنوں پر اس طرح ٹوٹ پڑا جیسے شیاطین پر شہاب گرتے ہیں۔ سو وہ علماء میں آنکھ کی پتلی کی طرح ہے اور حکمت کے آسمان میں روشن سورج کی طرح ہے۔ وہ اللہ تعالی کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا اور وہ ان سطحی رایوں سے خوش نہیں ہوتا جن کا منبت اونچی زمین ہے نہ نیچی زمین۔ بلکہ اس کا فہم ان دقیق المأخذ مخفی اسرار کی طرف پہنچتا ہے جو گہری زمین میں ہوتے ہیں فلله دره و علی الله اجره۔ اللہ تعالی نے اسکی طرف کھوئی ہوئی دولت کو واپس کر دیا ہے۔ اور وہ ان لوگوں میں سے ہے جو توفیق دیئے جاتے ہیں۔

اور سب حمد اس اللہ تعالی کے لئے ہے جس نے مجھ کو یہ دوست ایسے وقت میں بخشا جب کہ اس کی سخت ضرورت تھی۔ سو میں اللہ تعالی سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اس کی عمر وصحت وثروت میں برکت دے، اور مجھ کو ایسے اوقات عطا کرے جن میں وہ دعائیں قبول ہوں جو اس کے اور اس کے قبیلہ کے لئے کروں۔ اور میری فراست گواہی دیتی ہے کہ یہ استجابت ایک محقق امر ہے نہ ظنی، اور میں ہر روز امیدواروں میں سے ہوں۔

خدا تعالی کی قسم! میں اس کے کلام میں ایک نئی شان دیکھتا ہوں اور قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف کے اسرار کھولنے میں اور اس کے کلام اور مفہوم کے سمجھنے میں اس کو سابقین میں سے پاتا ہوں۔ اور میں اس کے علم و حلم کو ان دو پہاڑوں کی طرح دیکھتا ہوں جو ایک دوسرے کے آمنے سامنے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ ان دونوں میں سے کون سا دوسرے پر فوقیت لے گیا ہے۔ وہ دین متین کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔ اے رب! تو اس پر آسمان سے برکتیں نازل کر اور دشمنوں کے شر سے اسکو محفوظ رکھ، اور جہاں کہیں وہ ہو تو اس کے ساتھ ہو اور دنیا و آخرت میں اس پر رحم کر اے ارحم الراحمین آمین ثم آمین تمام تعریف اولاً و آخراً و ظاهراً وباطناً اللہ تعالی کے لئے ہے وہی دنیا و آخرت میں میرا ولی ہے اسی کے کلام نے مجھے بلوایا اور اسی کے ہاتھ نے مجھے ہلایا۔ سو میں نے یہ مسودہ اللہ تعالی کے فضل اور اشارے اور القاء سے لکھا ہے و لا حول و لا قوة الا بالله وہ ہی قادر ہے آسمان و زمین میں۔ اے رب! جو میں نے لکھا ہے محض تیری قوت و طاقت اور تیرے الہام کے اشارے سے لکھا ہے۔ پس تمام تعریف تیرے ہی لئے ہے اے رب العالمین۔ (مرقاۃ الیقین۔ص ۳۵۔۴۴)

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر بالا اور اس کا ترجمہ ملاحظہ کرنے کے بعد حکیم نور الدین اور مولوی عبد اللہ تیما پوری کی باہمی چپقلش سے متعلق ذیل کی تحریریں بھی دیکھ لیجئے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ،

خلیفہ قادیان سے چند سوال

کے زیر عنوان ایک تحریر میں فرماتے ہیں کہ سائل عبد اللہ تیما پوری، مرزا صاحب کا بڑا راسخ الاعتقاد مرید ہے۔ مگر قادیانی جماعت اس کو دماغی عارضہ میں مبتلا کہتی ہے۔.... تیما پوری نے دفتر اہلحدیث (امرتسر) میں آکر یہ مضمون ہم کو دیا۔ ہم نے ہر چند کہا کہ اہلحدیث میں درج ہونے سے آپ کے پیر بھائی (قادیانی) کہیں گے کہ ہمارا مخالف ہے اسی لئے اہلحدیث جیسے مخالف اخبار میں مضمون دیا۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی حرج نہیں۔ وہ ایسا نہ کہیں گے۔ مجھے خواب آچکا ہے۔ ہم نے کہا بہتر۔

سائل تیماپوری کو حکیم نورالدین صاحب کی بدعہدی اور اخفاء حق کا بہت رنج ہے۔ سائل کہتا ہے خلیفہ (نورالدین) صاحب نے مجھے بیعت لینے کی اجازت دی مگر اجازت نامہ کھوئے جانے پر پھر نہیں دیا اور مجھے پاگل مشہور کر دیا۔

ہم نے بھی سائل سے باتیں کیں۔ بڑی متانت اور ہوشیاری سے بولتے ہیں۔ مرزا صاحب کے بڑے مداح ہیں۔ کہتے ہیں میں بھلا مرزا صاحب کا کیوں نہ مداح ہوں جبکہ مجھے الہامات کا فیض انہی سے ملا ہے۔

میں نے بہت آرام سے پوچھا کہ آپ اس پیشگوئی کی بابت بھی کچھ کہہ سکتے ہیں جو جناب مرزا صاحب نے میری بابت شائع کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں جھوٹا۔

بولے اس سے زیادہ وہ ہے جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی بابت لکھا تھا کہ چودہ ماہ کے اندر مر جائیگا۔ اس قسم کی باتوں کا جواب ہمارے پاس کوئی نہیں، مگر میں مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں کہہ سکتا۔ ہاں یہ کہہ سکتا ہوں کہ آپ کو خدا نے اسلامی خدمت کا بدلہ دیا۔

یہ ہے پیری مریدی اور یہ ہے صادق القولی۔

سائل کا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب نے جس قدرت ثانیہ کے آنے کا وعدہ کیا تھا وہ میں (عبداللہ تیماپوری) ہوں۔ مرزا صاحب مسیح تھے اور میں مہدی ہوں۔ چنانچہ آپ نے ایک کتاب قدرت ثانیہ کے نام سے لکھی ہے جس میں آپ لکھتے ہیں:

> ''اے دعا کرنے والو! قدرت ثانی کو بغیر دیکھے مرجانا یقینی امر ہے۔ پھر بے فائدہ دعا کیوں کرتے ہو۔ اگر حضرت اقدس کو ذرہ بھی اس بات کا خیال ہوتا کہ قدرتِ ثانی ایک لمبی مدت کے بعد آئے گی۔ تو قوم کو دعا کرنے کے لئے ہرگز نہیں فرماتے بلکہ یہی کہتے کہ وہ آنے والی ہے۔ وبس دعا کی تاکید کرنا خود اس بات کی دلیل ہے کہ وہ قریب میں آئے گی۔ اور تم اس کو پاؤ گے وگرنہ فضول وصیت ہے اور بے وقت نصیحت ہے۔ نیز اور بھی وصیت میں ہے۔ خدا نے مجھے کہا ہے کہ ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑینگے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہوا اور ایک آپ کی الہامی دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اے میرے رب رسوا کرنے والی چیزوں میں سے کوئی باقی نہ رکھ۔اب غور کرو آپ کے مخالفین آپ کی وفات کے بعد اُن پیشگوئیوں کی وجہ سے جو پوری ہونے سے رہ گئی ہیں کیسی کیسی منہ زوریاں کیں۔مثلاً نکاح والی پیشگوئی منظور محمد کو لڑکا پیدا ہونے والی پیشگوئی آپ کی عمر والی پیشگوئی اور ایک لڑکا پیدا ہونے کی پیشگوئی۔جس کا نام یحییٰ ہے۔قیامت خیز زلزلہ کی پیشگوئی۔ ان تمام پیشگوئیوں کے پوری نہ ہونے پر آپ کی جماعت ایسا سخت ابتلا آیا کہ بہت سارے لوگ جن میں ایمان کی کمزوری تھی۔ ڈھل مل ہوگئے اور مخالفین کے اعتراضوں کو اٹھانہ سکے اور بعض منصف مزاجوں نے صاف اقرار کیا کہ ان اعتراضوں کا کوئی تشفی بخش جواب ہمارے پاس نہیں۔ احمد کے جوانمردوں نے کچھ کچھ جواب بھی دیئے۔مگر وہ شرمندگی دامن سے نہ گئی۔انشاء اللہ تعالیٰ خاکسار کے ہاتھ پر باقیماندہ نشان پورے ہوکر کوئی ذکر آپ کی رسوائی کا باقی نہ رہیگا۔اگر یہ خیال صحیح ہوتا کہ قدرت ثانی ایک ہزار برس بعد آئے گی تو اس سے ثابت ہوا کہ اتنی مدت تک آپ کے دشمنوں کی رسوائی کا دھبہ آپ کے دامن پر رہیگا۔'' (قدرت ثانیہ صفحہ ۲۸-۲۹)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ سائل (مولوی عبداللہ تیما پوری) کا آنا مرزا صاحب کی پیشگوئی پر مبنی ہے۔ پھر مرزائی لوگ کیوں ان کو نہیں مانتے بلکہ مولوی صاحب کا بیان ہے کہ میں قادیان میں گیا تو میری نسبت سراجلاس فتویٰ دیا گیا کہ اس سے کوئی نہ ملے نہ کوئی اس کی کتاب لے۔ ہائے افسوس ان کو یاد نہیں رہا ابھی کل کا ذکر ہے یہی فتویٰ ان پر اور ان کے پیر پر تھا۔

ہم سے کوئی پوچھے تو ہمارے رائے تو اس بارے میں صاف ہے کہ چونکہ مولوی عبداللہ صاحب حسب بیان مرزا صاحب قدرت ثانیہ ہوکر آئے ہیں اس لئے سردست قدرت اولےٰ کے ماتحتوں پر اپنا اثر ڈالیں ہم تو آپ کے ویسے ہی قائل ہیں جیسے قدرت اولےٰ کے تھے۔

بہر حال آپ کے سوالات درج ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ صاحب!

(۱) جناب نے مجھے اجازت نامہ بیعت لکھ دیتے وقت اپنی جنون والی رویا بیان کر کے مجھے اذن دینے کو کہہ کر یہ بھی کہا کہ اجازت نامہ بیعت لکھ دینے کیلئے مجھے حکم ہوا ہے اسے کیوں نہیں ظاہر کرتے؟

(۲) کیا اجازت نامہ بیعت بذریعہ انشراح صدر مجھے لکھ دیا تھا۔ یا فقط میرے مانگنے پر بلا سوچے سمجھے آپ نے مجنون کو اجازت نامہ لکھ دیا؟

(۳) جب جنون والی رویا دیکھنے کے بعد مجھے اجازت بیعت با شراح صدر دی گئی تو خود ثابت ہوا کہ میں وہ مجنون نہیں ہوں۔ جو میرے الہامات کی بے قدری کریں اور مجھے بیعت لینے سے روکیں؟

(۴) میں اس یقین پر کہ اس وقت مجھ پر جنون کا فتویٰ از روئے انصاف نہیں لگایا جائے گا۔ دکن کی جماعت میں یہ اقرار نامہ لکھ دے کر آیا ہوں کہ اگر مولوی نورالدین صاحب اب بھی میرے مجنون ہونے کا فتویٰ لگائیں تو میں تیماپور کے احمدیوں کو جو میری معتقدین ہیں نماز میں امامت نہیں کرتا۔اُس کے فیصلہ کے لئے قادیان کو آیا۔مگر جناب نے میرے سوال کا ابھی تک جواب نہ دیا۔اب بھی کہتا ہوں اگر میرے مجنون ہونے کا دلی یقین ہے تو مجھے اپنی تحریر سے اطلاع دیجئے۔ پھر خدا خود میری تائید میں نشان ظاہر کریگا۔کیا خدا بھی مجنونوں کی مدد کرتا ہے پھر سچے مرسل اور مجنون میں فرق کیا رہا۔

(۵) آپ نے پہلا اجازت نامہ کھوئے جانے پر۔ دوبارہ اجازت نامہ روانہ کر کے اخباروں میں اوس کو شائع کرنے کا وعدہ کیا ہے یا نہیں؟

(۶) اگر کیا ہے تو کیوں پورا نہیں کیا؟

(۷) جب آپ فقط ایک مبہم رویا پر اتنا زور دیتے ہو تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مرسل من اللہ ہوں۔ پانچ جز کے اوپر میرے الہامات ہیں پھر کیوں میں اپنے دعویٰ میں سچا نہیں اور کیوں اس کی تبلیغ نہ کروں۔

(۸) حسب وصیت امام۔ جب قدرت ثانی کا مظہر آجائے تو کیا کسی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کو خلافت کرنے کا حق ہے۔

(۹) مظہر قدرت ثانی کی اتباع آپ پر اور تمام احمدیوں پر واجب نہیں ہے؟

(۱۰) جناب نے تو مریدوں کی بیعت لینے کا بعد میں کارڈ لکھا ہے جو اس وقت وہ بھی میرے پاس ہے پہلے عام اجازت دی تھی یا خاص؟ جن لوگوں پر آسمان سے حق کھل جائے اور وہ بیعت کرنے پر آمادہ ہوں۔ کیا میں ان کو رد کروں خواہ احمدی ہوں یا غیر احمدی۔

(۱۱) خاکسار فقط احمدیوں کے لئے مامور نہیں ہے۔ سارے جہان کے لئے مامور ہے، احمدی کہیں ہم پر کیوں اتمام حجت کرتے ہو۔ غیر احمدیوں میں کرو۔ غیر احمدی کہیں پہلے گھر میں اپنا دعویٰ منواؤ۔ اب کس کی سنیں کیا خدا کا مامور تبلیغ ہی کرنا چھوڑ دے؟

(۱۲) یہ آپکا خیال ہے کہ عاجز فقط احمدیوں میں تبلیغ کرتا ہے۔ یا دیگر جگہ گلبرگہ بمبئی وغیرہ میں غیر احمدیوں کی جماعت میں پکار کر تبلیغ کی ہے۔ اب بھی پکار کر کہتا ہوں میرا کام فقط بلانا ہے۔ آنیوالے آئیں ایمان تازہ کریں۔

(۱۳) اب بھی اگر آپ اپنے اجازت نامہ کو بحال رکھ کر میری صداقت مشتہر کریں۔ میں بھی جناب کی خلافت کو بحال رکھ کر آپ ہی کے ماتحت میں ہو کر کام کرتا ہوں مجھے یہی حکم تھا۔ جب آپنے اجازت نامہ بیعت کو فسخ کیا تو میں نے صاف لکھا کہ۔ آپکی خلافت پر میری بیعت مشروط تھی۔ جب شرط کو پورا نہیں کرتے ہو تو پھر بیعت کیسے بحال رہ سکتی ہے جو مشروط باجازت تھی؟

(۱۴) اب بھی مجھے مامور من اللہ یقین کر کے اپنے اجازت نامہ کو بحال رکھیں۔ آپ اور میں دونوں مل کر اسلام کی خدمت کر سکتے ہیں۔ آپ میری مدد کرو۔ میں آپ کی مدد کرتا ہوں اور جو کچھ جلدی کی وجہ سے مجھ سے غلطی ہوئی ہے میں اوس کو واپس کیا ہے تاکہ آئندہ کوئی الزام مجھ پر نہ رہے۔ میں اوس سے بری ذمہ ہوں۔

(۱۵) آپ قادیان میں کام کریں میں دکن میں کام کرتا ہوں ان سوالوں کا جواب اب بھی نہیں دینگے تو پھر آپ کو میرے انکار کے ساتھ خلافت کا حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ میرا کام سنا دینا ہے۔ بروز محشر اس کے آپ جوابدہ ہونگے۔
اطلاع: میری کتاب قدرت ثانیہ کے صفحہ ۴۰ سطر ۱۶ میں ''افترا'' کا لفظ ہے اس کو ''اظہار'' کے لفظ سے بدل دیں۔ اور ۲/ قیمت پر مجھ سے منگا لیں۔
محمد عبداللہ تیماپوری حال وارد امرت سر مطبع ریاض ہند دروازہ رام باغ
(ہفت روزہ اہلحدیث جلد ۹۔ نمبر ۱۱۔ مورخہ ۲۱ محرم ۱۳۳۰ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۲ء ص ۳-۴)

اڈیٹر اخبار بدر قادیان

عبداللہ تیماپوری کا ابتلاء:

کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

(حکیم نورالدین خلیفہ قادیان کہتے ہیں) عبداللہ تیماپوری کا ایک ابتلا ہے مجھے دکھایا گیا اور وہ مجنون ہے میں نے اس کو یہ کہہ دیا۔ اس نے کہا پھر توجہ کرو۔ تب میں اس کو کہا کہ یہ اللہ تعالی کے حضور بے ادبی ہے۔ مجھے اب توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس پر اس نے کہا کہ ہاں اگر میں روزہ رکھوں جنون ہو جاتا ہے۔ پھر اس نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور اللہ تعالی نے میرے دل میں ڈالا میں نے اس سے بیعت ارشاد کر لی۔ اس کے بعد اس نے ایک کتاب لکھی اور میرے پاس لایا۔ اور کہا کہ یہ مجھ کو براہ راست ملا ہے۔ میں نے کہا تم نے میرے ہاتھ پر بیعت کی اور کیا وہ بیعت ارشاد نہیں ہے؟ آخر اس نے اقرار کیا۔ تب میں نے کہا اب تم پر اللہ تعالی کی طرف سے حجت پوری ہوگئی۔ اب وہ لکھتا ہے کہ میں تمہیں خلافت سے معزول کرتا ہوں۔ پھر یہاں تک ہی بس نہیں کی بلکہ کہتا ہے کہ حضرت صاحب نے بھی مجھے شناخت نہیں کیا اور اسی وجہ سے ان کی عمر میں ۱۵ سال کی کمی ہوگئی۔ پھر یہ دعوی کیا ہے کہ حضرت صاحب کی تعلیم کمزور تھی۔ پھر اپنے دعوی کے ثبوت میں کہا کہ مجھ میں چالیس آدمی کی قوت ہے اور جو کوئی میری بیعت کرے اس میں ۱۵ آدمی کی قوت آجاتی ہے حافظ روشن علی نے ہاتھ پکڑا تو چلا اٹھا اور کہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری غلطی تھی اس قوت سے مراد روحانی قوت تھی۔

یہ ایک ابتلاء ہے مجھے خدا تعالی نے اس کو مجنون دکھایا ہے ان دعاوی کے ساتھ وہ اپنے آپ کو پیش کرتا ہے بعض لوگ معذور ہیں جیسے شیخ نور احمد وہ رات کو کچھ لکھتا ہے تو شیخ نور احمد کہہ دیتے ہیں کہ اس کو چھاپ دو۔ میں دوستوں کو چوکس کرتا ہوں کہ ایسے لوگوں سے پرہیز کرو۔

اس قسم کے لوگوں کی ایک جماعت ہے جو ایسے دعوے کرتے پھرتے ہیں۔ ایک نے مجھے لکھا کہ اگر تم راست باز ہو تو مجھے اپنے جلسہ میں تقریر کرنے کی اجازت دو جب تک چاہوں بولتا رہوں۔ اور یہ بھی لکھا کہ تمہارا سر اس لئے کچلا گیا کہ اور کتابیں پڑھتے ہو قرآن کو چھوڑ دیا میں نے اس کو لکھا کہ جب قرآن مجید کے سوا کچھ نہیں اور ہر شخص کو اس کا فہم دیا جاتا ہے تو تم کیا سمجھانے آؤ گے؟ پھر مجھے لکھا کہ اجازت دو ورنہ حجت ہوگی۔

(بدر قادیان ۲۵ جنوری ۱۹۱۲ء ص ۶)

اخبار الحکم قادیان کے اڈیٹر نے لکھا ہے:

مرزا صاحب قادیانی کی گدی پر کوئی جھگڑا نہیں

(اخبار) پرکاش مطبوعہ ۲ پھاگن ۱۹۶۸ میں یہ پڑھ کر کہ، اس گدی کی بابت آج کل مرزائیوں میں جھگڑا ہو رہا ہے، مجھے بڑا تعجب ہوا۔ میں کہ اس سلسلہ کے مرکز میں رہتا ہوں اگر اس قسم کا کوئی جھگڑا ہوتا تو اس سے ناواقف نہیں رہ سکتا۔ یہ خبر آپ کو غلط پہنچی ہے اور الحکم کی عبارت سے اگر آپ نے ایسا استدلال کیا ہے تو وہ غلط فہمی پر مبنی ہے تمام احمدی جماعت یک زبان ہو کر اپنے قول و فعل سے مولانا نور الدین کو خلیفہ اول تسلیم کرتی ہے اور کسی گوشہ قلب میں ان کے خلاف کوئی بات نہیں اور ایسا ہو بھی نہیں سکتا کیونکہ حضرت مرزا نے اپنے متبعین اور اپنے اہل بیت کے اندر ایثار و اطاعت کی وہ سپرٹ پھونک دی ہے کہ موجودہ دنیا اس کی نظیر دینے سے عاجز ہے یہی وجہ ہے سید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نا مرزا کے خلف الرشید جن کی قابلیت اور اثر سے اڈیٹر پرکاش بھی لاعلم نہیں اس خلیفہ اول کے مخلص فرمانبرداروں میں سے ایک ہیں اور اپنی اطاعت کے اس مقام پر ہیں کہ ہم لوگوں کو دیکھ دیکھ کر ندامت آتی ہے کہ ہم بھی یہ مقام پالیں

عبداللہ تیماپوری کا جو ذکر آپ نے کیا ہے وہ اپنی ذات میں صرف اکیلا شخص ہے کوئی اس کا حامی و مددگار احمدیوں میں سے بالخصوص اس دعوی میں نہیں اس کی دماغی حالت درست نہیں اور وہ چارے معذور ہیں۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۱ فروری ۱۹۱۲ء ص ۷)

اڈیٹر بدر قادیان لکھتے ہیں:

ہم عصر آریہ گزٹ نے اخبار الحکم کی کسی روایت کی بنا پر یہ غلط استدلال کیا ہے کہ قادیانی مرزا کی جماعت میں جھگڑا ہو رہا ہے یہ محض جھوٹ ہے الحکم نے کوئی ایسی بات نہیں لکھی اور نہ کوئی جھگڑا ہے مولوی عبداللہ تیماپوری جن کا ذکر کیا گیا ہے ایک نیک آدمی ہیں جن پر فوق الطاقت زہد کی خشکی کے سبب کچھ خلل دماغ کا ابتلاء وارد ہوا ہے اور کچھ کلمات جوش وجنون کے ان کے منہ سے نکلتے رہتے ہیں ایسے لوگ ہر جگہ ہوا کرتے ہیں اور قوم انہیں ترحم سے دیکھتی انہیں انکے حال پر چھوڑ دیا کرتی ہے نہ ان سے کوئی جھگڑا تنازع برپا ہوتا اور نہ اب ہوا (بدر ۲۲ فروری ۱۹۱۲ء ص ۴ کالم ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ،

قادیان میں تثلیث

کے زیر عنوان سے لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کو ناز تھا کہ ہم میں یکتائی ہے۔ ہمارا امام ہی ہماری سچائی کی دلیل ہے۔ خدا کی شان جہاں اور دلائل اس مشن کی اپنی قوت میں مضبوط تھیں اس دلیل کو بھی خدا نے ویسی ہی قوت بخشی۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشن میں موجودہ خلافت ہی میں کئی ایک گل نے نکل آئے ہیں۔
عرصہ ہوا اہلحدیث میں لکھا گیا تھا کہ قادیانی مشن میں ایک دوسرا خلیفہ بھی پیدا ہوگیا ہے جس کا نام ''عبداللہ'' تیماپوری ہے۔ خلیفہ دوم کا بیان ہے کہ میں حسب پیشگوئی مرزا صاحب قدرت ثانیہ ہوں بیعت لینے کا حق مجھے حاصل ہے۔ جس پر خلیفہ اول نے اس کو پاگل کا فتویٰ دیا۔ ہوسکتا ہے کہ خلیفہ اول نے اپنی طبی قابلیت سے اس کی تشخیص ایسی ہی کی ہو۔ ہمیں اس سے کیا مطلب۔ محتسب را درونِ خانہ چہ کار۔

تیسرے خلیفہ اَور پیدا ہوئے جنکا اشتہار ہم کو ملا ہے اس کی چند ابتدائی سطور درج ہیں:

واضح ہو کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام حضرت مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کی وفات حسرت آیات سے چند ماہ پیشتر اسلامیہ سکول ہوشیار پور سے ایک اشتہار بعنوان

''محض اللہ تعالیٰ کے لئے ایک سچی شہادت''

شائع کیا تھا۔ اُس اشتہار میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند الہامات درج تھے جو صراحتاً وکنایتاً میرے متعلق تھے۔ اور ساتھ ہی اس امر کی طرف اشارہ تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ نے عین قرآن کریم کی منشاء کے مطابق خلافت عطا فرمائی ہے۔ یعنی جیسے کہ رسول کریم ﷺ کے بعد حضرت ابوبکر کا درجہ تھا۔ ویسے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد مجھے وہ درجہ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے۔''

ان سطور کا مضمون صاف ہے کہ یہ حضرات جن کو ہم نے بلحاظ ترتیب زمانہ خلیفہ سوم کا لقب دیا ہے دراصل خلیفہ اول ہونے کے مدعی ہیں۔ دیکھئے خلیفہ صاحب قادیانی کی بارگاہ سے ان بیچاروں پر کیا فتویٰ صادر ہوتا ہے ممکن ہے اسی طرح کوئی اَور صاحب بھی پیدا ہوں اس لئے تاوقتیکہ خلفاء قادیان باہمی مل کر خلافت کا تصفیہ نہ کرلیں ہم کسکو مانیں اور کس کو نہ مانیں؟ یہی معنی ہیں ؎

دل بکہ کند اقتدا　　　　قبلہ یکے امام دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردست تو ان خلفاء کی نسبت ہمارا وہی اعتقاد اور فیصلہ ہے جو ان کے اصل منیب (پیغمبر) کی نسبت تھا کہ ؎
رسول قادیانی کی رسالت ۔ جہالت ہے جہالت ہے جہالت
(اہل حدیث جلد ۹ ۔ نمبر ۱۹ ۔ مورخہ ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ مطابق ۸ مارچ ۱۹۱۲ء ص:۱)

و لانبقی لك من المخزیات ذکرا

دسمبر ۱۹۰۵ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا کہ انہیں خدا تعالیٰ نے بذریعہ الہام مندرجہ ذیل خبر دی ہے:
قرب اجلك المقدر ۔ و لانبقی لك من المخزیات ذکرا۔ قلّ میعادك ربّك۔ و لا نبقی لك من المخزیات شیئاً ....
عربی زبان میں دی گئی اس الہامی خبر کا اردو ترجمہ مرزا قادیانی نے بایں الفاظ فرمایا:
تیری (اے مرزا) اجل قریب آ گئی ہے اور ہم (اے مرزا) تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری (یعنی مرزا قادیانی کی) رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری (یعنی مرزا قادیانی) رسوائی مطلوب ہو۔..
(مرزا صاحب فرماتے ہیں) اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری (یعنی مرزا کی) نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں، اس فقرہ کے دو معنی ہیں۔
اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہے گا۔
دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بدذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھالیں گے، اور صفحہ ہستی سے معدوم کردیں گے ۔تب انکے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بے ہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔

(الوصیت ۔ص ۵۔۶ ۔ یہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کی تحریر ہے)

نشان آسمانی بروایت قادیانی

نشان آسمانی کے نام سے مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک رسالہ ۱۸۹۲ء میں شائع کیا جس کا نام آپ نے شہادۃ الملھمین بھی رکھا کیونکہ اس میں انہوں نے دو بزرگوں کی پیشین گوئیوں کو اپنے حق میں آسمانی شہادت ونشان قرار دیا تھا۔

ایک شہادت حضرت نعمت اللہ شاہ ولی کا قصیدہ مے بینم ہے، اور دوسری شہادت میاں گلاب شاہ نامی ایک مجذوب کا کشف وغیرہ ہے۔

شاہ نعمت اللہ ولی کے قصیدہ میں موجود شہادت کو بعض وہابی حضرت سید احمد بریلوی پر منطق کرتے تھے۔لیکن مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ اس قصیدہ کو سید احمد بریلوی پر منطبق نہیں کیا جاسکتا بلکہ اس میں خود انکے بارے میں پیش گوئی کی گئی ہے۔

ہمارے سامنے اس وقت نشان آسمانی کا دوسرا اڈیشن ہے جو جنوری ۱۸۹۶ء مطبع ضیاء الاسلام قادیان میں چھپ کر شائع ہوا تھا۔ اس میں ترک عیار کے حاشیہ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس جگہ منشی محمد جعفر صاحب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ شعر یعنی ترک عیار گویا اس عاجز کی تکذیب کی نسبت پیش گوئی ہے لیکن ایک عقل مند جو انصاف اور تدبر سے کچھ حصہ رکھتا ہو، وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ شعر اس قصیدہ کا ایک آخری مضمون ہے اور قصیدہ کی ترتیب سے یہ ببداہت معلوم ہوتا ہے کہ اول مسیح موعود کا ظہور ہو، اور پھر اس کے بعد کوئی ایسا واقعہ پیش آوے جو ترک عیار سست نظر آوے، اور اسکا دشمن بھی خمار میں دکھلائی دے۔اور ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں بجز اس عاجز کے کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تا اسکے دعوی کے بعد ایک ناقص الفہم اس عاجز کو ترک قرار دے۔ پس اس شعر کے صحیح معنی یہ ہیں کہ اس مسیح کے ظہور کے بعد ترکی سلطنت کچھ سست ہو جاوے گی اور سلطنت کا مخالف بھی یعنی روس فتح یابی کا کچھ اچھا پھل نہیں دیکھے گا اور آخر کار فتح کا سرور جاتا رہے گا اور خمارہ رہ جائے گا۔ اور نیز یہ شعر یعنی مہدیء وقت و عیسی دوراں صاف دلالت کرتا ہے کہ وہی مہدی موعود مسیح موعود بھی ہوگا حالانکہ سید احمد صاحب نے کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ میں مسیح موعود بھی ہوں۔ اور حدیثوں سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مہدی کے ظہور کے وقت ترکی سلطنت کچھ ضعیف ہو جائے گی اور عرب کے بعض حصوں میں نئی سلطنت کے لئے کچھ تدبیریں کرتے ہوں گے اور ترکی سلطنت کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ سو یہ علامات مہدی موعود اور مسیح موعود کی ہیں، جس نے سوچنا ہو سوچے۔ محمد جعفر صاحب کی سمجھ پر تعجب ہے کہ انہوں نے اس مصرعہ پر بھی غور نہیں کیا کہ پسرش یادگار مے بینم۔ یہ پیش گوئی سید احمد صاحب پر کیونکر صادق آسکتی ہے۔ اگر آج یعنی ۲۷ جنوری ۱۸۹۶ء کو زندہ ہو کر آجائیں تو ایک سو بارہ برس کے ہوں گے، تو کیا اس عمر میں جورو کریں گے اور لڑکا پیدا ہوگا۔ پھر ماسوا اس کے یہ لڑکا پیدا ہونا اور جورو کرنا مسیح موعود کی بہت حدیثوں میں لکھا ہے اور اس کے مطابق نعمت اللہ صاحب کا الہام ہے کیونکہ مسیح موعود کی بہت حدیثوں میں ہے کہ

یتزوّج و یولد له۔

لیکن سید صاحب نے تو کبھی مسیح موعود ہونے کا دعوی نہیں۔ پس وہ کیوں کر اس پیش گوئی کے مصداق ہو سکتے ہیں اور یہ بھی یاد رہے کہ مصرعہ ترک عیار میں لفظ عیار کا محل ذم میں نہیں ہے بلکہ یہ لفظ فارسیوں کے استعمال میں محل مدح میں آتا ہے۔ حافظ فرماتے ہیں

خیال زلف تو پختن نہ کار خامان ست
کہ زیر سلسلہ رفتن طریق عیاری ست

(گویا مرزا صاحب نے خود ہی اپنے دلائل اور استدلال کا ردّ بھی کر دیا۔ سلطان القلم ہو تو ایسا ہو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

.. ماسوا اس کے ایک اور پیش گوئی ہے جو ایک مرد با خدا نعمت اللہ نام نے جو ہندوستان میں اپنی ولایت اور اہل کشف ہونے کا شہرہ رکھتا ہے اپنے ایک قصیدہ میں لکھی ہے اور یہ بزرگ سات سو انچاس برس پہلے ہمارے زمانہ سے گذر چکے ہیں اور اسی قدر مدت ان کے اس قصیدہ کی تالیف میں بھی گذر گئی ہے جس میں یہ پیش گوئی درج ہے۔ مولوی محمد اسماعیل صاحب شہید دہلوی جس زمانہ میں اس کوشش میں تھے کہ کسی طرح ان کے مرشد سید احمد صاحب مہدی وقت قرار دیئے جائیں اس زمانہ میں انہوں نے اس قصیدہ کو حاصل کر کے بہت کچھ سعی کی کہ یہ پیش گوئی ان کے حق میں ٹھہر جائے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اپنی کتاب کے ساتھ بھی اسکو شائع کر دیا۔ لیکن اس پیش گوئی میں وہ پتے اور نشان دیئے گئے تھے کہ کسی طرح سید احمد صاحب ان علامات کے مصداق نہیں ٹھہر سکتے تھے۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس پیش گوئی کے مصداق کا نام احمد لکھا ہے۔ یعنی اس آنے والے کا نام احمد ہوگا۔ اور نیز یہ بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ وہ ملک ہند میں ہوگا۔ اور نیز یہ بھی لکھا ہے کہ وہ تیرھویں صدی میں ظہور کرے گا۔ پس بنظر سرسری خیال گذر سکتا ہے کہ سید احمد صاحب میں یہ تینوں علامتیں تھیں۔ لیکن ذرہ غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اس پیش گوئی کو سید احمد صاحب موصوف سے کچھ بھی تعلق نہیں کیونکہ اول تو ان اشعار سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ مجدد موعود تیرھویں صدی کے اوائل میں نہیں ہوگا، بلکہ تیرھویں صدی کے سر پر ہوگا۔ مگر ظاہر ہے کہ سید احمد صاحب نے تیرھویں صدی کے نصف تک بھی زمانہ نہیں پایا پھر چودھویں صدی کا مجدد ان کو کیونکر ٹھہرایا جائے۔ ماسوا اس کے سید موصوف نے یہ دعوی جو ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے اپنی زبان سے کہیں نہیں کیا اور کوئی بیان ان کا ایسا پیش نہیں ہوسکتا جس میں یہ دعوی موجود ہو۔ ان سب باتوں سے بڑھ کر یہ امر ہے کہ شیخ نعمت اللہ ولی نے ان اشعار میں اس آنے والے کی نسبت لکھا ہے کہ وہ مہدی اور عیسی بھی کہلائے گا حالانکہ صاف ظاہر ہے کہ سید احمد صاحب نے کبھی عیسی ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں اشعار میں ایک یہ بھی اشارہ کیا ہے کہ اس کے بعد اس کے رنگ پر آنے والا ان کا بیٹا ہوگا کہ اسکی یادگار ہوگا۔اب صاف ظاہر ہے کہ سید احمد صاحب نے ایسے کامل بیٹے کی نسبت کوئی پیش گوئی نہیں کی اور نہ کوئی ان کا ایسا بیٹا ہوا کہ وہ عیسوی رنگ میں رنگین ہو۔ پھر انہیں اشعار میں ایک یہ بھی اشارہ ہے کہ وہ مبعوث ہونے کے وقت سے چالیس برس تک عمر پائے گا۔مگر ظاہر ہے کہ سید احمد صاحب اپنے ظہور کے وقت سے صرف چند سال زندہ رہ کر اس دنیا فانی سے انتقال کر گئے لیکن براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ظاہر ہوگا کہ یہ عاجز تجدید دین کے لئے اپنی عمر کے سن چالیس میں مبعوث ہوا، جس کو گیاراں برس کے قریب گذر گیا۔(۱۸۹۲ سے گیارہ سال پہلے ۱۸۸۱ء میں آپ کی عمر چالیس برس تھی جس کا مطلب یہ ہوا کہ ان کی ولادت ۱۸۴۱ء میں ہوئی۔ بہاء) اور باعتبار اس پیش گوئی کے جو ازالہ اوہام میں درج ہے یعنی یہ کہ ثما نین حولًا او قریباً من ذلك ایام بعثت چالیس برس ہوتے ہیں و الله اعلم ...

واضح ہو کہ نعمت اللہ ولی رہنے والے دہلی کے نواح کے اور ہندوستان کے اولیاء کاملین میں سے مشہور ہیں۔ان کا زمانہ پانسو ساٹھ ہجری ان کے دیوان کے حوالہ سے بتلایا گیا ہے اور جس کتاب میں ان کی پیش گوئی لکھی ہے اس کے طبع کا سن بھی ۲۵ محرم ۱۲۶۸ھ ہے۔اس حساب سے اکتالیس برس ان ابیات کے چھپنے پر بھی گذر گئے اور یہ ابیات رسالہ

ار بعین فی احوال المهديين

کے ساتھ شامل ہیں جو مطبوعہ تاریخ مذکورہ بالا ہے۔اور جیسا کہ ہم پہلے بھی لکھ آئے ہیں ان بیتوں کو رسالہ اربعین میں شامل کرنا اسی غرض سے ہے کہ تاکسی طرح سید احمد صاحب کا منجملہ مہدیوں کے ایک مہدی ہونا ثابت کیا جائے۔اگر چہ اس میں کچھ شک نہیں کہ احادیث میں جہاں جہاں مہدی کے نام سے کسی آنے والے کی نسبت پیش گوئی رسول اللہ ﷺ کی درج ہے اسکے سمجھنے میں لوگوں نے بڑے بڑے دھوکے کھائے ہیں اور غلط فہمی کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے عام طور پر یہی سمجھا گیا ہے کہ ہر ایک مہدی کے لفظ سے مراد محمد بن عبد اللہ ہے جس کی نسبت بعض احادیث میں پائی جاتی ہیں، لیکن نظر غور سے معلوم ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کئی مہدیوں کی خبر دیتے ہیں منجملہ ان کے وہ مہدی بھی ہے جس کا نام حدیث میں سلطان مشرق رکھا گیا ہے جس کا ظہور ممالک مشرقیہ ہندوستان وغیرہ سے اور اصل وطن فارس سے ہونا ضرور ہے۔ درحقیقت اسی کی تعریف میں یہ حدیث ہے کہ اگر ایمان ثریا سے معلق یا ثریا پر ہوتا تب بھی وہ مرد وہیں سے اس کو لے لیتا۔ اور اسی کی یہ نشانی بھی لکھی ہے کہ وہ کھیتی کرنے والا ہوگا۔ غرض یہ بات بالکل ثابت شدہ اور یقینی ہے کہ صحاح ستہ میں کئی مہدیوں کا ذکر ہے اور ان میں سے ایک وہ بھی ہے جسکا ممالک مشرقیہ سے ظہور لکھا ہے مگر بعض لوگوں نے روایات کے اختلاط کی وجہ سے دھوکا کھایا ہے لیکن بڑی توجہ دلانے والی یہ بات ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے ایک مہدی کے ظہور کا زمانہ وہی زمانہ قرار دیا ہے جس میں ہم ہیں اور چودھویں صدی کا اسکو مجدد قرار دیا ہے جیسا کہ ہم آئندہ انشاء اللہ بیان کریں گے۔

بہر حال اگرچہ یہ ضرور ثابت ہوتا ہے کہ چودھویں صدی کے سر پر ملک ہند میں ایک عظیم الشان مجدد پیدا ہونے والا ہے لیکن یہ سراسر تحکم ہے کہ سید احمد صاحب کو اسکا مصداق ٹھہرایا جائے کیوں کہ جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں سید صاحب نے چودھویں صدی کا زمانہ نہیں پایا۔ اب چند اشعار نعمت اللہ ولی کے جو مہدی ہند کے متعلق ہیں معہ شرح ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

قدرت کردگار مے بینم
حالت روزگار مے بینم
از نجوم این سخن نمے گوئم
بلکہ از کردگار مے بینم

یعنی جو کچھ میں ان ابیات میں لکھوں گا وہ منجمانہ خبر نہیں بلکہ الہامی طور پر مجھ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے معلوم ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غین و رے (۱۲۰۰) سال چوں گذشت از سال
بو العجب کاروبار مے بینم

یعنی بارہ سوسال کے گذرتے ہی عجیب عجیب کام مجھ کو نظر آتے ہیں مطلب یہ کہ تیرھویں صدی کے شروع ہوتے ہی ایک انقلاب دنیا میں آئے گا اور تعجب انگیز باتیں ظہور میں آئیں گی اور ہجرت کے باراں سوسال گذرنے کے ساتھ ہی میں دیکھتا ہوں کہ بوالعجب کام ظاہر ہونے شروع ہو جائیں گے۔

گر در آئینۂ ضمیر جہان
گرد و زنگ و غبار می بینم

یعنی تیرھویں صدی میں دنیا سے صلاح و تقوی اٹھ جائے گی۔ فتنوں کی گرد اٹھے گی۔ گناہوں کا زنگ ترقی کرے گا۔ اور کینوں کے غبار ہر طرف پھیلیں گے یعنی عام عداوتیں پھیل جائیں گی۔ تفرقہ اور عناد بڑھ جائے گا۔ اور محبت اور ہمدردی اٹھ جائے گی، مگر ان باتوں کو دیکھ کر غم نہیں کرنا چاہیے۔

ظلمت ظلم ظالمان دیار
بے حد و بے شمار مے بینم

یعنی ملکوں میں ظلم کا اندھیرا انتہا کو پہنچ جائے گا حاکم رعیت پر اور ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ پر اور شریک شریک پر ظلم کرے گا اور ایسے لوگ کم ہوں گے جو عدل پر قائم رہیں۔

جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد
درمیان و کنار مے بینم

یعنی ہندستان کے درمیان میں اور اس کے کناروں میں بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے اور جنگ ہو گا اور ظلم ہو گا۔

بندہ را خواجہ وش ہمی یابم
خواجہ را بندہ وار می بینم

یعنی ایسے انقلاب ظہور میں آئیں گے کہ خواجہ بندہ اور بندہ خواجہ ہو جائے گا یعنی امیر سے فقیر اور فقیر سے امیر بن جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکہ نو زنند بر رخ زر
درہمش کم عیار مے بینم

یعنی ہندوستان کی پہلی بادشاہی جاتی رہے گی اور نیا سکہ چلے گا جو کم عیار ہو گا۔ اور سب یہ کچھ تیرھویں صدی میں سلسلہ وار ظہور میں آ جائے گا۔

بعض اشجار بوستان جہان
بے بہار و ثمار می بینم

یعنی قحط پڑیں گے اور باغات کو پھل نہیں لگیں گے۔

غم مخور زانکہ من دریں تشویش
خرمی وصل یار مے بینم

یعنی اس تشویش اور فتنہ کے زمانہ میں جو تیرھویں صدی کا زمانہ ہے غم نہیں کرنا چاہیے کیونکہ میں دیکھتا ہوں کہ وصل یار کی خوشی بھی ان فتنوں کے ساتھ اور ان کے درمیان ہے۔ مطلب یہ کہ جب تیرھویں صدی کے یہ تمام فتنے کمال کو پہنچ جائیں گے تو وصل یار کی خوشی اخیر صدی میں ظاہر ہوگی یعنی خدا تعالی رحمت کے ساتھ توجہ کرے گا۔

چوں زمستان بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم

یعنی جب کہ زمستان بے چمن مراد یہ ہے کہ جب تیرھویں صدی کا موسم خزاں گذر جائے گا تو چودھویں صدی کے سر پر آفتاب بہار نکلے گا یعنی مجدد وقت ظہور کرے گا (حالانکہ اس سے قبل مرزا صاحب صدی کے آخر کو صدی کا سر قرار دے چکے ہیں، اسلئے چودھویں صدی کا سر تو اس وقت ہوا جب مرزا صاحب کی ہڈیاں بھی خاک ہو چکی ہوں گے، بہاء)

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی اسکا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائیگا تو اس کے نمونہ پر اس کا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خدا تعالی اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اسی کے نمونہ پر ہوگا اور اسی کے رنگ میں رنگین ہو جائیگا اور وہ اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا، یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیش گوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارے میں کی گئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندگان جناب حضرتِ او
سر بسر تاج دار مے بینم

یعنی یہ بھی مقدر ہے بالآخر امراء اور ملوک اس کے معتقد خاص ہو جائیں گے اور اس کی نسبت ارادت پیدا کرنا بعضوں کیلئے دنیوی اقبال اور تاجداری کا موجب ہوگا ۔ یہ اس پیش گوئی کے مطابق ہے جو اس عاجز کو خدا تعالی کی طرف سے ملی کیونکہ خدا تعالی نے اس عاجز کو مخاطب کر کے کہا کہ میں تجھ پر اس قدر فضل کروں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے ۔ اور ایک جگہ فرمایا کہ تیرے دوستوں اور محبوں پر بھی احسان کیا جائے گا۔

گلشن شرع را ہمی بویم
گلِ دین را ببار مے بینم

یعنی اس سے شریعت تازہ ہو جائے گی اور دین کے شگوفوں کو پھل لگیں گے ۔ یہ اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ میں درج ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہر یک دین پر بذریعہ اس عاجز کے دین اسلام غالب کیا جائے گا اور پھر صفحہ ۴۹۱ براہین میں یہ الہام ہے کہ خدا تجھ کو ترک نہیں کرے گا جب تک کہ خبیث اور پاک میں فرق کر کے نہ دکھلائے

تا چہل سال ای برادر من
دور آن شہسوار می بینم

یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا۔ اور بشارت دی گئی کہ اسّی برس تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جن میں سے دس برس کامل گذر بھی گئے ۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸۔ و اللہ علی کل شیء قدیر۔ اگرچہ اب تک حضرت نوح کی طرح دعوت حق کے آچار نمایاں نہیں لیکن اپنے وقت پر تمام باتیں پوری ہوں گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاصیان از امام معصوم
خجل و شرمسار می بینم

اس بیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس امام کے جو چودھویں صدی کے سر پر آئیگا مخالف اور نافرمان بھی ہوں گے جن کیلئے آخر خجالت اور شرمساری مقدر ہے۔اسی کی طرف اس الہام میں اشارہ ہے جو فیصلہ آسمانی میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں فتاح ہوں تجھے فتح دوں گا ایک عجیب مدد تو دیکھے گا اور سجدہ گاہوں میں گریں گے یعنی مخالف لوگ یہ کہتے ہوئے کہ خدایا ہمیں بخش کہ ہم خطاوار تھے

ید بیضا کہ باو تابندہ
بباز با ذوالفقار می بینم

یعنی اس کا وہ روشن ہاتھ جو اتمام حجت کی رو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے پھر میں اس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں۔یعنی ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وہ گذر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرم اللہ وجھہ کے ہاتھ میں تھی۔مگر خدا تعالی پھر ذوالفقار اس امام کو دے دے گا اس طرح پر کہ اس کے چمکنے والا ہاتھ وہ کام کرے گا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی۔سو وہ ہاتھ ایسا ہوگا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہ ہے جو پھر ظاہر ہوگئی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہوگا اور اس کی قلم ذوالفقار کا کام دے گی۔ یہ پیش گوئی بعینہ اس عاجز کے اس الہام کا ترجمہ ہے جو اس وقت سے دس برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے

کتاب الولی ذوالفقار علی یعنی اس ولی کی کتاب ذوالفقار علی کی ہے۔

یہ اس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔اسی بنا پر بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔

غازی دوست دار دشمن کش
ہمدم و یار غار مے بینم

وہ خدا تعالی کی طرف سے ایک غازی ہے دوستوں کو بچانیوالا اور دشمنوں کو مارنیوالا۔

صورت و سیرتش چو پیغمبر
علم و حلمش شعار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ظاہر و باطن اپنا نبی کی مانند رکھتا ہے اور شان نبوت اس میں نمایاں ہے اور علم اور حکم اس کا شعار رہے مراد یہ کہ بباعث اپنی اتباع نبی کریم کے گویا وہی صورت اور وہی سیرت اس کو حاصل ہوگئی ہے۔ یہ اس الہام کے مطابق ہے جو اس عاجز کے بارے میں براہین میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے:

جری الله فی حلل الانبیاء یعنی فرستادہ خدا در حلہ ہائے انبیاء

زینت شرع و رونق اسلام

محکم و استوار مے بینم

یعنی اسکے آنے سے شرع آرائش پکڑ جائے گی اور اسلام رونق پر آ جائے گا اور دین متین محمدی محکم اور استوار ہو جائے گا۔ یہ اس الہام کے مطابق ہے جو اس عاجز کی نسبت اس وقت سے دس برس پہلے براہین میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے:

بخرام کہ وقت تو رسید و پائے محمدیان بر منار بلند تر محکم افتاد۔

اور نیز یہ الہام:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله دیکھو ص ۲۳۹ براہین احمدیہ حاشیہ

ا ح م و دال مے خوانم

نام آں نامدار مے بینم

یعنی کشفی طور پر مجھے معلوم ہوا ہے کہ نام اس امام کا احمد ہوگا۔

دین و دنیا از و شود معمور

خلق زو بختیار مے بینم

یعنی اس کے آنے سے اسلام کے دن پھریں گے اور دین کو ترقی ہوگی اور دنیا کو بھی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ اس کے ساتھ بدل و جان ہو جائیں گے خدا تعالی ان کے گناہ بخش دے گا اور دین میں استقامت عطا کرے گا اور وہی اسلام کی دنیوی ترقی کا بھی پودہ ٹھہریں گے کہ خدا انکو نشو و نما دے گا اور ان میں اور ان کی ذریت میں برکت رکھے گا یہاں تک کہ دنیا میں بھی وہ ایک با اقبال قوم ہو جائے گی۔ اسی کے مطابق براہین احمدیہ میں الہام درج ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و جا عل الذین اتبعوك فو ق الذین كفروا الى یو م القیامة

اور یہ جو اشارہ کیا کہ اس کے آنے سے اسلام کی دینی و دنیوی حالت صلاحیت پر آجائیں گی اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ جو خدا تعالی کی طرف سے آتا ہے وہ اسلام کے لئے رحمت ہو کر آتا ہے اور اسی کے ساتھ جلد یا دیر سے رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے مگر اوائل میں قحط اور وبا وغیرہ کی تنبیہیں بھی اترا کرتی ہیں اور اہل کشف انجام کا حال بیان کرتے ہیں نہ ابتداء واقعات کا

بادشاہ تمام ہفت اقلیم

شاہ عالی تبار می بینم

یعنی مجھ کو کشفی نظر میں وہ ایک شاہ عالی خاندان ہفت اقلیم کا بادشاہ نظر آتا ہے ۔ یہ مطابق اس پیش گوئی کے ہے جو ازالہ اوہام میں درج ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے:

حكم الله الر حمن لخلیفة الله السلطان سیؤتی له الملك العظیم ۔ الخ ،

یہ اس عاجز کی نسبت الہام ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ خلیفۃ اللہ بادشاہ جس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا اور جس پر زمین کے خزانے کھولے جائیں گے ۔ اس بادشاہی سے مراد اس دنیا کی ظاہری بادشاہی نہیں بلکہ روحانی بادشاہی ہے (حضرت عیسی کی نسبت بھی پہلی کتابوں میں یہ پیش گوئی تھی کہ وہ بادشاہ ہوگا اور اس کے ساتھ لشکر ہوگا مگر آخر مسیح غریبوں مسکینوں کے لباس میں ظاہر ہوا اور یہودی بوجہ نہ پائے جانے ظاہری نشانوں کے منکر ہو گئے ۔ قادیانی)

مہدی وقت و عیسی دوران

ہر دو را شہسوار می بینم

یعنی وہ مہدی بھی ہوگا اور عیسی بھی دونوں صفات کا حامل ہوگا اور دونوں صفات سے اپنے تئیں ظاہر کرے گا ۔ یہ آخری بیت عجیب تصریح پر مشتمل ہے جس سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ وہ خدائے تعالی کی طرف سے حکم پا کر عیسی ہونے کا بھی دعوی کرے گا اور ظاہر ہے کہ یہ دعوی تیرہ سو برس سے آج تک کسی نے بجز اس عاجز کے نہیں کیا کہ میں عیسی موعود ہوں ۔

یہ چند اشعار ہیں جو ہم نے نعمت اللہ ولی کے قصیدہ سے جو طول طویل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برعایت اختصار لکھے ہیں ہر ایک کو چاہیے جو اپنی تسلی کیلئے اصل ابیات کو دیکھ لے۔

و السلام علی من اتبع الھدی

مرزا صاحب کے اس دعوی کا جواب منشی محمد جعفر تھانیسری نے تائید آسمانی کے نام سے فوراً دے دیا تھا جسے ہم اس سلسلہ کتب کی کسی سابقہ جلد میں نقل کر چکے ہیں۔ لیکن قادیانیوں نے مرزا صاحب کے دعوی پر اصرار جاری رکھا اور جب نعمت اللہ شاہ کے قصیدہ کی مختلف روایات سامنے آنا شروع ہوگئیں تو پھر بھی ان کا اصرار جاری رہا جیسا کہ ۱۹۱۲ء کے ایک قادیانی اخبار میں لکھا ہے:

> نعمت اللہ ولی کے اکثر قصائد اخباروں میں چھپ رہے ہیں اور بعض احباب ان کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ ولی اللہ کے اکثر قصائد جدا الفاظ میں ہیں سب سے زیادہ قابل اعتبار جو ہے وہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب میں درج کر دیا ہے۔ ایک قصیدہ بعض اخباروں میں شائع ہوا ہے ظہور مہدی کا وقت ۱۲۷۹ھ لکھا ہے جس کو گذرے ۴۱ سال ہوئے ہیں اور وہ ایام قریب تحریر براہین احمدیہ کے ہیں۔ بہرحال باوجود اختلاف کے مہدی کے دن یہی ہیں۔ (اخبار بدر قادیان ۲۸ مارچ ۱۹۱۲ء ص ۱۷)

قادیانیوں کی از سر نو تکذیب کے لئے بعد ازاں ایک کتاب شائع ہوئی، جس کے نام اور مصنف کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ عزیزم محمد سہیل اظہر نے اسے جناب ضیاء اللہ کھوکھر صاحب آف گوجرانوالہ کی لائبریری سے حاصل کیا ہے۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نا معلوم مصنف کا تبصرہ بر قادیانی نشان آسمانی

بسم اللہ الر حمن الر حیم

الیو م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

بعد از ہمہ آمدہ است ظاہر

سورہ پسِ ابجد آید آخر

تمہیدی گذارشات

کارگاہ ہستی ایک پیہم و مسلسل انقلاب ہے جس کی رفتار کبھی تیز ہوتی ہے کبھی سست۔ جس کی سحر آفرین نیرنگیاں چشم ظاہر پر کبھی یک رنگ ہو کر نمایاں ہوتی اور اسے مست و غافل کر جاتی ہیں، اور کبھی ایک ہی رنگ کو سو جلووں میں ظاہر کر کے اسے دنگ و ششدر کرتی ہیں۔

روز و شب، صبح و شام، گر ما و سرما ایسے تغیرات ہیں جو کوئی انقلابی دلچسپیاں نہیں رکھتے۔ بیج کا بونا، اس کا اگنا، نشو و نما پانا، انسان کی پیدائش، تربیت، موت، معمولی مشاہدات ہیں۔ غم و شادی آنی جانی کیفیتیں ہیں۔ مگر پھر بھی طمانیت و سکون ہوتا ہے کہ دفعۃً حرکت و جولانی سے متبدل ہو جاتا ہے۔ نہ روز و شب، وہ روز و شب رہتے ہیں۔ نہ صبح و شام، وہ صبح و شام دکھائی دیتے ہیں۔ گر ما و سرما کی تمیز اڑ جاتی ہے۔ غم اور غم بن جاتے ہیں، شادیاں اور شادیاں۔

نسیم صبح کے جانفزا جھونکے صرصر عاد کی جانسوز شدتوں سے متبدل ہوتے ہیں۔ گلشن میں پھول تبسم کی تمام ادائیں چھوڑ کر گریبان چاک دکھائی دیتے ہیں۔ بلبلوں اور قمریوں کے ترانہ ہائے مسرت، فریاد و شیون کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ بہار خزاں ہو جاتی ہے۔ عیش و عشرت رنج و ماتم سے بدل جاتے ہیں۔ تبسم گریہ کی شکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کرتا ہے۔تمام سکون وامن جا چکتا ہے۔بجز فتنہ وآشوب کچھ نظر نہیں آتا۔

اس انقلاب کی تیزی کے زمانہ میں کبھی حق باطل پر غالب اور کبھی باطل حق پر مرجح ہوتا ہے۔ زبردست، زیر دست ہو جاتے ہیں۔ زیر دستوں کا پائے ہمت سربلندی کی منزل پر جا اٹکتا ہے۔مگر یہ کل تبدیلیاں، یہ سارے انقلاب، یہ تمام نیرنگیاں، اپنے زمان و مکان سے پابند، صرف اس وقت ظہور میں آتی ہیں جب مقتضائے مشیت ہو، اور جب اس علیم وقدیر کی حکمت انہیں نمایاں کرنا چاہے۔

صفحہ زمین پر چشم فلک نے سینکڑوں آبادیاں برباد ہوتی دیکھی ہیں، اور ہزاروں ویرانے آباد ہوتے چلے گئے ہیں۔قومیں بنی بھی ہیں اور بگڑی بھی۔قدرت کا قانون اقوام کی نسبت یہی نظر آیا کہ ایک دفعہ معراج کی طرف گامزن رہیں، پھر مائل بہ زوال ہوئیں۔مٹیں اور کٹیں۔ان کے اقبال وعروج کے زمانے اسی نسبت سے لمبے اور طویل رہے جس نسبت سے ان میں عصبیت و استقلال، ہمت و جوانمردی، ایثار و بےنفسی کے گراں بہا جوہر موجود رہے۔ جوں ہی دولت وآسودگی نے بےعملی و کاہلی کے سبق دیئے، قعر مذلت میں گریں اور ہمیشہ کے لئے فنا ہو گئیں۔مگر اصول جن پر اقوام ماسلف اور اپنے مدارج عروج کی بنا رکھتی تھیں وہ بھی ان زمانوں کے حالات کے مطابق اس قسم کے ہوتے تھے کہ زمانہ کا ایک خاص عرصہ ان پر عمل پیرا ہونے سے وہ اقوام دنیا میں پھول پھل سکتی تھیں۔اور چونکہ اس عہد کے ختم ہو جانے کے بعد نیا زمانہ نئے اصول کا مقتضی ہوتا، اور وہ لوگ خوشی سے انہیں پرانی باتوں پر کاربند رہتے، اسلئے کسی فوری انقلاب کے بعد وہ اپنے رتبہ سے گر جاتے اور مٹ جاتے تھے۔

نئے نصب العینوں کی طرف بڑھنے والے پھر نئے لوگ ہوتے۔اور ایک مخصوص عہد تک پھر ان کا زمانہ رہتا۔

وقت مگر آخر ایسا آنا چاہیے تھا، اور وہ آیا، کہ اصول زندگی وہ بودے اور کمزور اصول نہ رہیں جن پر چل کر ایک زمانہ خاص کے بعد زندگی بسر کرنا مشکل ہو جائے۔جس طرح اس عالم موجودات کی اور اشیاء کا یہ خاصہ ہے کہ وہ تمام انقلابات سے گذر کر بالآخر اپنے انتہائی نقطہ ترقی کو پہنچتی ہیں، اسی طرح خود انسانی زندگی کی بھی یہی فطرت ہے کہ وہ بھی کسی نہ کسی طرح، پیشتر اس کے کہ یہ عالم فانی فنا ہو، اپنے منتہائے کمال کو پائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا بریں آخر وہ وقت آیا کہ وحی حق کے وہ تمام وکمال، غیر متبدل وغیر فانی اصول انسانی زندگی کو اس کے منتہائے اوج پر دکھانے کے لئے انسانوں کو عطا کئے، اور کہہ دیا کہ

الیو م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی

یہ فرض ہو چکا کہ اب قیامت تک تمام نوع انسان انہیں اوامر ونواہی کی نشر و اقتداء میں اپنی سعی و ہمت کو صرف کرے۔

جو فی الفور اس طرف آ جائیں وہ سا بقو ن ا لا و لو ن میں شمار ہوں، اور جو قبل از قیامت آخری زمانہ میں منسلک ہوں، آخرین منهم لمایلحقوا بهم کی پچھلی صف میں کھڑے ہوں۔

ان کے ما سوا شومئی قسمت سے جو اس سمت نہ رخ پھریں اور نہ قدم بڑھائیں وہ رہیں طغیان وضلالت میں، کیونکہ وہ جو ہر قابل ہی نہیں، ان کی فطرت میں رشد وہدایت ہی نہیں فلا ھا دی لھم

اسلام دنیا کا آخری مذہب ہے اور حق کی وہ صراط مستقیم جس کا اختیار کرنے والا قدم اٹھاتے ہی منزل پر ہوتا ہے۔ آخری مذہب ہونے کے یہ معنی نہیں ہو سکتے کہ اسکے ظہور کے بعد فوراً ہی ہستی فنا ہو جائے، اور ارض، غیر الارض سے بدل جائے۔ اگر یوں مقدر ہوتا تو اس کے یہ معنی تھے کہ انسانی حیات کا آفتاب تابندہ لمحوں کے لئے افق پر نمودار ہوتا اور پھر الٹے پاؤں وہیں غروب ہو جاتا۔ یہ آخری عہد کم از کم اس قدر لمبا ہونا چاہیے تھا اور ہو رہا ہے کہ تمام دنیا یعنی اس کے تمام اقوام و مذاہب زینہ بہ زینہ اسباب وعلل کو پیدا کرتے اور ارتقاء کے تمام کرشمے دکھاتے بالآخر باہم دگر اس طرح جذب ومتحد ہوں کہ تمام کی تمام نوع انسان ایک اخوت کے سلسلہ میں بندھ جائے، اور نسل و وطن کی تمام قیدوں کو چھوڑ کر اس طریق پر حبل اللہ سے اعتصام کرے کہ شرقی وغربی، عربی وعجمی کی سب تمیز مٹ جائے۔

اسلام کا دنیا اور اس کی اقوام پر یہ اثر ہو رہا ہے یا نہیں چشم بصیرت سے اوجھل نہیں۔ ہم یہ لکھ رہے ہیں اور جانتے ہیں کہ یہ الفاظ سن کر ہزاروں کے دل میں آئے گا کہ بحالات موجودہ دنیا تو اسلام کو زوال میں دیکھ رہی ہے۔ یہ کس بنا پر کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے تمام نوع کو متحد ومنسلک کرنے کے اثرات اقوام پر اپنا ڈورہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈال رہے ہیں۔

یہ ایک وسیع اور گہرا مضمون ہے جس پر بحث اس مضمون کی حدود سے خارج ہے۔اور اگر کی گئی تو ایک بے محل گریز ہوگی۔ یہ اشارہ کر دینا کافی ہوگا کہ اسلام ایک چوتھائی انسانوں کو بلا واسطہ اپنے اندر داخل کر چکا ہے۔تمام نوع سے وہ بت پرستی اور اوہام پرستی چھڑا چکا ہے جو تمام روحانی و مادی ترقی کے لئے سنگ راہ تھی۔عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں کے مذاہب میں جتنے اصلاحی انقلاب پیدا ہوئے ہیں وہ سب اس کے ظہور کے بعد ہوئے ہیں اور اسی کے اثر کا نتیجہ ہیں۔ان مذاہب کے نئے فرقے، اگر بالکلیت نہیں، تو نیم اسلامی ضرور ہیں۔توحید کا مہر عالم تاب تمام عالم پر چمک رہا ہے۔رسالت کے مہ چاردہم کی کرنیں منکرین برونِ در ہر جگہ جلوہ فگن دیکھ رہے ہیں۔ اگر اندرون خانہ ابھی نہ گھسنے دیں تو یہ وقت کا انتظار ہے۔ بات قبضہ سے باہر ہوئی جارہی ہے۔ اقوال میں اگر کچھ نہیں مانتے، اعمال میں سب کچھ تسلیم کر رہے ہیں۔ زبانیں اظہار تسلیم میں بخل کریں اور گنگ رہیں، دل اندر ہی اندر معترف ہوئے جارہے ہیں۔ یہ وہ شراب ہی نہیں جو مدت العمر چھپ چھپ کر پی جا سکے۔وقت قریب ہے کہ اس مستی کا تشنہ لب قیود و رسوم کے پردوں سے باہر آ جائے اور پھوٹ کر منہ سے بانگ دہل کہدے کہ

تا کے درونِ پیرہن او بیمِ محتسب
پنہاں کنم چو غنچہ نرگس پیالہ را

اس تمام عبارت سے بتانا یہ مقصود تھا کہ اسلام نے ابھی تک اپنا کمال نہیں دیکھا۔ابھی تک راہ میں ہے، منزل پر نہیں پہنچا۔و لكل نبأ مستقر ۔کمال اس کا جب ہوگا جب تمام بنی نوع انسان اس کے اندر داخل ہو چکے گی، اور لسان وقلب سے اس کی برکات کی مدح سرا ہوگی۔ابھی تک جو نشیب وفراز دنیا میں ہو رہے ہیں، یا یوں کہو کہ اسلام دیکھ رہا، یہ سب اس کے عروج کی زنجیر کی ضروری کڑیاں ہیں، اور وہ منزلیں ہیں جن سے اس کو لابدّ گذرنا ہے۔ ہزار کا میابیاں ناکامیوں کی راہیں ہیں اور لاکھوں ٹھوکریں ثبات قسم کا ذریعہ۔

پیغمبر اسلام عليه التحية و السلام دنیا میں اپنے زمانہ قیام کے اندر اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عالم گیر و مکمل اصولوں کی تبلیغ کو حد انتہاء تک پہنچا گئے۔ کوئی ملک نہ رہا، کوئی بستی نہ رہی جہاں آوازہ حق پہنچ کر نہ رہا۔ فالحمد للہ علی ذلك اس: فرستادہ خاصِ پروردگار، اور: رسانندہِ حجت استوار، پر یہی فرض تھا اور یہی اس نے کیا

خلایق را ز دعوت جام در داد
بہر کشور صلائے عام در داد

اس پر یہ فرض نہ تھا کہ دوران حیات ہی میں تمام مخلوق کو مومن بنا جاتا۔ اس کا جی چاہتا ہو اور وہ اندر ہی اندر کڑھتا ہو کہ کیوں اکثر حصہ میری نوع کا بوجہ نادانی و جہالت اصلیت و حقیقت کا قائل نہیں ہوتا۔ مگر یہ اسکے بس نہ تھی۔ فطرتاً رؤف و رحیم تھا مگر مشیت کے مقتضا سے بھی مجبور تھا۔ اس کے سینہ میں اس تمنا کے لئے جو سیلاب اٹھتے تھے، ان کا اندازہ حکیم مطلق کے اس فرمان سے ہو سکتا ہے، اور پھر ایک بار نہیں کئی دفعہ اس مضمون کو دوہرایا گیا:

و لو شاء ربك لآمن من فی الارض کلھم جمیعا ۔افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین (یونس:۹۹)

آخری حجت اپنی تکمیل کو پہنچ چکی، مگر قبول حجت کا زمانہ ابھی تا قیام قیامت جاری ہے۔ یہ تبلیغ توحید کی امانت اپنے متبعین یعنی ملت اسلامیہ کو سپرد کرتے وقت اس ختم المرسلین نے وہ رموز و اسرار بھی ایک خاص حد تک ان پر افشا کر دیئے جو ابھی آغوش مستقبل میں مستور و محجوب تھے۔ بطور پیش گوئیوں کے وہ تمام اہم ترین انقلابات جو اس ملت کی زندگی میں واقع ہونے والے تھے، سب کے سب کہہ دیئے۔ جہاں یہ پیش گوئیاں اپنے پورے ہونے کے وقت پیغمبر کی صداقت و دیانت پر حجت تھیں، وہاں ملت کو بطور حفظ ما تقدم احتیاط و حزم کے اعلان بھی تھے۔

ملت کا حلقہ چونکہ اتنا وسیع ہونا مطلوب تھا کہ اس سے اوسع کبھی نہ ہو سکے، اور پھر زندگی بھی اس کی اتنی طولانی کہ ختم ہو تو حشر ہی پر جا ہو۔ ساتھ ہی ادھر فطرتِ بشر میں بشریت کے سب تقاضے جن سے کسلان و غفلت پیدا ہوتے ہیں اور انسان اپنے فرائض سے غافل و کوتاہ پڑ جاتا ہے، معلوم تھے۔ اس لئے جن جن مواقع پر تقدیر میں یہ تھا کہ قاصدانِ توحید سستی کی وجہ سے اپنی رفتاروں کو ڈھیلا کر دیں گے، ان کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی خاص اشارے کر دیئے اور بتلا دیا کہ جب عوام میں یہ کمزوریاں ایک خاص حد تک رونما ہو جایا کریں گی، ہمارے نائبِ خاص، جن کا کام ایجاد نہیں بلکہ تجدید ہوا کرے گا، دفعۃً نمودار ہوا کریں گے۔ ہمارے دیئے ہوئے، مگر بھولے ہوئے، سبق از سرنو پڑھا کر لوگوں کو سعی عمل پر کمربستہ کر دیا کریں گے۔ غفلتیں پھر ایک خاص عرصہ کے لئے اڑ جایا کریں گی۔ ہمتوں میں برکت پیدا ہو جایا کرے گی۔ اور فراموش کردہ پیمانوں کی اہمیت آشکارا ہوا کرے گی۔ اور ملامت کے تازیانے سمندِ عمل کو گرم سبک سیری کیا کریں گے۔ روح القدس کا فیض عام پھر دکھا دیا کرے گا کہ

دیگراں ہم بکنند آنچہ مسیحا می کرد

فداك روحی یا محمد

بر زمینے کہ نشانِ کف پائے تو بود
سالہا سجدہء صاحب نظراں خواہد بود

مدعیان مجددیت ومہدویت

مسیح باش ز اعجاز لافہا میزن
میانِ دعوی و حجت ہزار فرسنگ است

رسول عربی علیه الصلوة نے ایسے ارباب ارشاد کے ظہور کا وقت، جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے، عام طور پر ہر سو سال کے بعد بتایا اور ان کو مجددین دین کے نام سے تعبیر کیا۔ ان کے متعلق اس زبان اطہر سے جو وارد ہوئے، وہ یہ الفاظ ہیں

انّ اللّه یبعث لهذه الامة علی رأس کل مأة سنة من یجدّد لها دینها

ان الفاظ سے یہ مترشح نہیں ہوتا کہ جو شخص تجدید دین پر مامور ہوگا، وہ از خود مدعی بھی ضرور ہوگا۔ کوئی حقیقت اپنے پاس ہو، تو اس کا دعوی اگر مذموم نہیں تو عبث و فضول ضرور ہے۔ دعووں کی خاص طور پر ضرورت جب بھی ہوئی ہے باطل مدعیوں کو ہوئی ہے، ورنہ یہ کون نہیں جانتا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید

تیرہ سو سال سے زیادہ گذر رہے ہیں۔ ہم سب کا عقیدہ ہے کہ ہر سو سال کے اختتام پر دین کی رونق و زینت کو دوبالا کرنے والا کوئی نہ کوئی مرد خدا ضرور پیدا ہوا ہے۔ پورے سو سال کے بعد یا اس سے کم و بیش بھی، اس میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ حدیث شریف میں لفظ رأس کی قید اتفاقی ہے۔ مراد مقدارِ یک مایہ ہے، خواہ مجدد سو سال کے سر پر ظاہر ہو، یا درمیان میں، یا آخر میں۔ غرض ایک ایسے وجود کے ظہور سے ہے جو تجدید کا کام سرانجام دے۔ تجدید کے معنی پرانی چیز کے تازہ کرنے کے ہیں، نہ کہ احداث و ابتداع شيء۔

دین میں تجدید کے جو معنی ہو سکتے ہیں وہ یہ ہیں کہ لوگوں کو غلو سے روکا جائے۔ جہلاء کی تاویلوں کی نفی کی جائے اور حق و باطل میں تمیز دکھائی جائے۔ جو یہ نہ کرے، وہ کیسا ہی فاضل ہو، عامل ہو، فقیہہ ہو، صاحب دل ہو، صاحب مکاشفہ ہو، مجدد نہیں ہوسکتا ہے۔ یہاں یہ بتلا دینا بھی غیر محل نہ ہوگا کہ لفظ من کا اطلاق واحد اور متعدد دونوں پر ہوسکتا ہے۔ یہ قطعی طور پر لازمی نہیں کہ مجدد ایک صدی میں ایک ہی ہو۔ ایک سے زاید بھی ہو سکتے ہیں۔ خیر تاریخ مذہب اسلام ان واقعات پر پورے طور پر روشنی ڈالتی ہے۔

مجددین برحق کوئی چھپی ہوئی ہستیاں نہیں، بات مدعی ہونے سے متعلق تھی۔ بے شک یہ چند ایک حالات میں واضح ہے کہ ان کے ایام زندگی ہی میں لوگوں نے ان کی خدمت ملت و دین سے یہ اندازہ لگا لیا کہ وہ بموجب حدیث نبوی مجدد ہیں۔ ان کو اس لقب سے یاد بھی کیا گیا۔ مگر انہیں خدمت کی دھن تھی۔ وہ کام کرنا تھا جو کرنے آئے تھے، نہ کہ اس لقب کو اختیار کرنے کی خاص فکر۔

وہ پیغمبر نہ تھے کہ دنیا کو مذہب از سرنو سکھانا تھا، نئے احکام دینے تھے، اپنے منکرین پر اپنے دعووں کی حجتوں کو پورے زور سے عیاں کرنا تھا، اور اس لئے تحدی ان کا فرض تھا۔ پیغمبر کے دعوی میں چونکہ اس کی تبلیغ مضمر ہوتی ہے، اسے بغیر تحدی بن نہیں پڑتی۔ اس کے انکار سے خلقت خدا صرف اس کی منکر ہی نہیں ہوتی بلکہ اپنے خالق کی بھی منکر ٹھہرتی ہے۔ اس لئے اس کا ہر اس قسم کا اعلان ہمیشہ بطور دعوی ہی پیش ہوسکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اسے متعدد خداؤں سے مخلوق کو روگرداں کرنا ہوتا ہے۔ حقیقی معبود کی عبادت پر سب کو لانا ہوتا ہے۔ اس لئے اسکے دعوی اس کے نہیں ہوتے، بلکہ وہ خود اس کے مامور کرنے والے کے ہوتے ہیں۔

مجددین کے لئے کہیں واجب نہیں اور کسی صورت اولی نہیں کہ وہ بھی اسی حیثیت میں مدعی ہوں۔ اور سچ یہ ہے کہ حقیقی مجددوں کو، جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے، شغل اصلاح وفکر تجدید ایسے عبث دعووں کے خواب بھی کیوں آنے دیتی ہے

بدیں صفت کہ منم از شرابِ عشق خراب
مرا چہ جائے کرامات و نام یا ننگ است

مگر بفحوائے الا شیاء تعرف با ضدادھا جہاں سچے برحق اور غیر مدعی مجددین (مثلاً امام غزالی، شیخ القادر جیلانی، حضرت مجدد الف ثانی وغیرھم) کو ظاہر ہونا تھا، وہاں کاذبوں اور مدعیوں کو بھی موقعہ تھا کہ حدیث پیغمبر کو حجت پکڑتے اور اس سے تمسک کرکے اپنی ڈینگ مارتے۔ ایک دفعہ نہیں، کئی بار ہو چکا ہے اور قریباً ہر صدی کے گذرنے پر ہوا ہے کہ اصلی مجدد نے تو چپ چاپ خاموشی سے اپنا کام شروع کیا، بغیر اس احساس کے کہ وہ مجدد ہے بھی یا نہیں۔ اور ادھر ایک دو بلکہ اس سے زیادہ مدعیوں نے اپنے مکروحیلہ کے جال پھیلا مناظروں اور پیشگوئیوں کے اعلان کر کے اپنے حواریوں کی جماعتیں پیدا کر لیں۔ جو انہیں اس صدی کا مجدد کہیں اور ان کے نام کا ہر طرف ڈنکا بجائیں۔ اکثر نے تو اچھی خاصی لاکھوں کی تعداد میں گروہ بھی پیدا کئے ہیں جو ان کے بعد بھی اس زہر کو پھیلانے میں کچھ عرصہ کوشاں رہے۔ مگر آخر فنا ہو گئے انّ الباطل کان زھوقا

اس تمہیدی مبحث کو چھوڑ کر اپنے اصل مدعا کو پکڑتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ جیسا اوپر بیان ہو چکا ملت اسلامیہ اپنے تمام نشیب وفراز دیکھتی آخر اس نکتے پر پہنچنے والی ہے، جہاں یہ تمام اقوام و مذاہب کو اپنے اندر گھیر لے گی۔ مگر چونکہ وہ اس کے انتہائی فراز کا دور ہوگا، اس لئے اس سے پہلے اس کو اپنا انتہائی نشیب بھی دیکھنا ہوگا۔ اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے رسول مقبول ﷺ نے اپنی احادیث میں جہاں اور مجددین اسلام کا ذکر فرمایا، وہاں یہ بھی بطور پیشگوئی کے ارشاد فرمایا کہ جب میری امت ان ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حوادث وواقعات کی بنا پر اپنے انتہائی انحطاط کو پہنچ چکے گی، یا یوں کہو کہ فتنہ آخرالزمان کو دیکھ چکے گی، تو اس کے بعد آخری مگر سب سے بڑا اور افضل ترین مجدد جو مہدی کے لقب سے ملقب ہوگا، رونما ہوگا۔ اور آخری مقصدِ تبلیغ کو تکمیل دے گا۔

الفاظ: نشیب وفراز، کو مدنظر رکھتے ہوئے پیغمبر خدا ﷺ کے حسب ذیل ارشادات مطالعہ کرنے دلچسپی سے خالی نہ ہوں گے

عن عبد الله ابن مسعود قا ل قا ل رسو ل الله و لا تذ هب الدنیا حتی یملك العرب ر جل من اهل بیتی یوا طیء اسمه اسمی۔ رواه التر مذی و ابو دا ؤد

و فی روا یة له قال لو لم یبق من الد نیا ا لا یو م لطوّ ل الله تعا لی ذلك الیوم حتی یبعث فیه ر جلا مّنی او من اهل بیتی یوا طی اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی یملأ الا ر ض قسطاً و عد لًا کما ملئت ظلماً وجوراً۔

(ترجمہ: عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دنیا ختم نہیں ہوگی جب تک کہ ایک شخص میرے اہل بیت میں سے عرب کا مالک ہو جائے جسکا نام میرے نام کے مطابق ہوگا (ترمذی وابوداؤد)

اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر مدت دنیا سے صرف ایک دن بھی رہ گیا ہو، تو اللہ تعالی اس کو اس قدر لمبا کر دے گا کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو مبعوث کرے گا جس کا نام میرا نام اور جس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام پر ہوگا)

عن ابی سعید قال ذکر رسو ل الله ﷺ بلا ءً یّصیب هذه الامة حتّی لا یجد الر جل ملجأ الیه من الظلم فیبعث الله رجلًا من عتر تی و اهل بیتی فیملأ به الا ر ض قسطاً و عد لًا کما ملئت ظلماً و جوراً یر ضی عنه سا کن السّما ء و سا کن الار ض لا تدع السماء من قطر ها شیئاً ا لّا صبته مدا راً و لا تدع ا لا ر ض من نبا تها شیئا ا لا ا خر جته حتّی یتمنّی الاحیا ء ا لا موا ت لیعیش فیه ذلك سبع و سنین او ثما ن او

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبع ۔(ابی سعید سے مروی ہے فرمایا نبی ﷺ نے اس امت پر ایک ایسی بلا نازل ہوگی کہ کسی شخص کو اس سے جائے پناہ نہیں ملے گی۔تب اللہ میرے اہل بیت سے ایک شخص کو پیدا کرے گا جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا جیسی کہ وہ جور وظلم سے پر ہوگی اور ساکنان زمین و آسمان اس سے خوش ہو جائیں گے اور آسمان کوئی قطرہ پانی کا برسائے بغیر نہ رہے گا اور زمین کوئی انگوری اگائے بغیر نہیں رہے گی یہاں تک کہ زندہ لوگ مردوں کے جی اٹھنے کی خواہش کریں گے۔وہ سات یا آٹھ یا نو سال زندہ رہیں گے)

عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ یخرج رجل من ورّاء النّهر یقال له الحارث حرّاث علی مقدِمته رجل یقال له منصور یوطن او یمکن لآل محمد کما مکنّت قریش لرسول الله ﷺ وجب علی کل مومن نصرة او قال اجابته رواه ابوداؤد (حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ایک شخص ماوراء النہر سے نکلے گا جس کا نام حارث ہوگا۔جس کے سرلشکر ایک شخص منصور نام ہوگا۔وہ آل محمدکو تسلی اور اطمینان دے گا جیسا کہ رسول اللہ ﷺ کو قریش نے دی تھی۔ ہر ایک مومن کو اس کی امداد و اطاعت واجب ہوگی۔ابوداؤد)

وعن ثوبان قال قال رسول الله ﷺ اذا رأیتم الرایات السّود قد جاءت من قبل خراسان فأتوها فانّ فیها خلیفة المهدی .رواه احمد و البیهقی

(حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم سیاہ جھنڈے خراسان کی طرف سے آتے دیکھو،تو ان کی طرف متوجہ ہو جاؤ کیونکہ ان میں اللہ کا خلیفہ ہوگا)

گویا وہ علم بردار مساوات وحریت یعنی حضرت مہدی علیہ السلام جن جن آثار وقرائن سے آشکار ہونے والا ہے،وہ سب اظہر من الشّمس کر دیئے ہیں۔ان تصریحات کے مقابلہ میں تاویلیں لایعنی ومہمل ہیں۔اپنے منہ سے ہر شخص کو باتیں بنانے کا اختیار ہے۔

مگر جہاں مجدد کا لفظ اتنا ہوس انگیز ثابت ہوا کہ ہزاروں مدعیوں نے اسے اختیار کیا،کیسے ہوسکتا تھا کہ بڑے دعوے کے مدعی مہدی بن کر نہ رہتے۔ چنانچہ اکثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دعوی کئے اور دعوے کے وقت ہمیشہ کہا کہ

یہی زمانہ وہ آخری ابتلاء کا زمانہ ہے،

بے دینی کا رواج اس سے بڑھ کر نہ کبھی آگے ہوا ہے اور نہ ہوگا،

ہمیں اس تجدید پر مامور کیا گیا ہے،

اور بجز ہمارے دعوے کے تسلیم کئے نجات اخروی محال قطعی ہے۔

جمہور ملت نے نہ ایسے مدعی کو آج تک کسی وقعت کی نظر سے دیکھا، اور نہ ہی آج تک کوئی حق بجانب ثابت ہوا۔ مجددین جو حقیقت میں مجددین تھے وہ خود آشکار ہو کر رہے۔ مدعیان تجدید مرمٹ گئے مگر مہدویت کا سکہ آج تک بالکل کسی کا نہ جم سکا۔

مشتے نمونہ از خروارے ہم ذیل میں چند ایسے شخصوں کے نام دے دینا مناسب سمجھتے ہیں جنہوں نے مہدویت کے دعوے کئے یا جن کے مریدوں نے کچھ عرصہ انہیں مہدی بنائے رکھا۔ مہدویت چھوڑ ان میں سے بعض نبوت کے مدعی بھی تھے

اسود عنسی۔ زکریا بن امام محمد باقر۔ مغیرہ ابن صیاد۔ طلیحہ بن خویلد۔ عبداللہ بن معاویہ۔ احمد بن محمد بن حنفیہ۔ سلیمان قرمطی۔ یحی۔ عیسی بن مہرویہ۔ ابوجعفر۔ محمد بن اسماعیل۔ عبداللہ بن احمد فاطمی۔ محمد نفس زکیہ۔ محمد بن قاسم، قاسم بن مرّہ۔ عباس۔ محمد بن تومرت۔ استاذ سیس۔ عطا۔ عثمان بن نہیک۔ حسن عسکری۔ محمد بن حسن عسکری۔ محمد مہدی عباسی۔ احمد بن کیّال۔ شیخ محمد خراسانی۔ محمد احمد سوڈانی۔ پوشیا۔ واہیہ۔ بہبود۔ ابراہیم بزلہ۔ علی محمد باب۔ محمد مسبحوانی۔

قطع نظر ان سے خود ہندوستان میں ایسے بزرگوار پیدا ہوئے ہیں:

سید محمد جون پوری وغیرہ کو سب لوگ جانتے ہیں۔ اور پھر آخری بزرگ تو وہ ہے جسے رحلت فرمائے ابھی چند سال ہی ہوئے ہیں، اور جس کے کارناموں کے چرچے اپنی مدھم رفتار سے ابھی جاری ہیں۔ ہمارا اشارہ صاف ہے اور جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف ہے۔

انہوں نے مجدد ہونے کا دعوی کیا۔

مہدی آخرالزمان بنے۔

مسیح موعود اپنے آپ کو کہا (یہ جرأت ان سے قبل آج تک کسی اور نہ ہوئی تھی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندؤوں کے لئے کرشن بنے۔

اوران سب پر طرہ کہ مرسل و نبی ہونے کا پیغام بھی دنیا کو دیا۔

ان سب دعوں کی تائید ہزار ہا الہاموں سے کی جن میں سینکڑوں وعدے اور سینکڑوں وعیدیں تھیں۔ تحدیاں کیں۔ پیش گوئیوں کو رواج دیا۔ نئی نئی باتیں بنائیں۔ بنی ہوئی سینکڑوں بگاڑنے کی کوشش کی۔ ماشاءاللہ علم وفضل کے مالک تھے۔ مناظرے کے میدانوں میں بھی قدم مارے۔ ہارے یا جیتے، یہ قسمت کے کھیل تھے:

مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

لمبی تقریروں اور تحریروں سے ایک دو نہیں، ہزاروں سادہ لوح متاثر ہوئے۔

مجذوبانہ بڑوں کے پھندوں میں کئی عقیدت شعار پھنسے۔

جہاں، محکمات، کو، متشابہات، کر دکھایا، وہاں خود ایسی ایسی، متشابہات، سے ارادت مندوں کو مسحور کیا کہ وہ، خصوصیات احمدیہ، و مرموزات مہدویہ، کے عقدوں سے تاقیامت کسی اور طرف آنکھ نہ پھیریں۔

پیر پرستوں کے لئے اکبر اکابر المشائخ ظاہر ہوئے۔

انتظار مہدی کے مریضوں کیلئے نہ صرف مہدی، بلکہ مسیحا بنے۔

سائنس دانوں کی خاطر معجزات کو نئے نئے رنگ دیئے۔

معجزہ کے طلب گاروں کے لئے پیشگوئیوں کے دفتر کھولے۔ علماء کی تواضع تفسیر واجتہاد سے کی۔

گویا ہر محفل کے صدر بنے اور ہر رنگ پر اپنا رنگ غالب کرنے کی سعی کی۔

جس خیال کا کوئی دیکھا، اسی خیال کے پردے میں اپنا خیال چھپا کر اس کے پیش کر دیا۔ پھر کون تھا جو اس کرشمہ کا شہید نہ ہوتا۔ اور اس دعوت کو قبول نہ کرتا

بیک کرشمہ کہ نرگس بخود فروشی کرد
فریب چشم تو صد فتنہ در جہاں انداخت

جو بچ گئے اپنی قسمت کو دعائیں دیں، اور خدا بخشندہ کا شکر ادا کریں:

کیں سعادت بزور بازو نیست

متبعین کی تعداد ابھی لاکھوں میں ہے۔ ہمارے بھائی ہیں، دل نہیں چاہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوایک دفعہ ایک رشتہ میں ہمارے ساتھ منسلک ہو چکے تھے پھر کبھی ہم سے الگ ہوتے۔ مگر کیا کریں جس قطع و برید پر وہ تلے بیٹھے ہیں وہ انہیں کی ایجاد ہے نہ ہماری۔ مرزا صاحب موصوف میں کوئی ایسی خوبی ہوگی جسے دیکھ کر وہ باقی سب امت محمدیہ سے جدا ہوئے۔ مگر خدائے واحد شاہد ہے کہ ہمیں آج تک بجز دعووں اور بے جا تاویلوں اور تحریفوں کے کچھ نظر نہیں آیا۔ دل آزاری اپنے بھائیوں کی مطلوب نہیں، یہ لکھتے ہوئے اپنا دل دکھتا ہے، مگر مذہب کا معاملہ ہے، کتمان حقیقت یہاں گناہ ہے۔

مرزا صاحب کی ان کے مریدوں کی آنکھوں میں اگر کوئی ظاہری خوبی ہے بھی تو وہ یاد رکھیں کہ ہر جگہ ایسی ظاہری خوبی کے ساتھ کوئی نہ کوئی چھپی ہوئی بلا ایسی ضرور ہوگی جو اگر اس خوبی پہ جاتے ہیں تو اس بلا میں بری طرح گرفتار ہوتے ہیں

دلِ خالِ تو دیدہ است و ندیدہ خمِ زلفت
اے مرغ مرو درپئے ایں دانہ کہ دام است

یہ بہتان نہیں، جو لکھ رہے ہیں۔ بے جا حملہ نہیں، جو کر رہے ہیں۔ ایسا دعوی نہیں، جس کے محض دو چار سو ثبوت ہوں۔ حقیقت ہے اور حقیقت ظاہرہ صداقت ہے اور صداقت باہرہ۔ اسی حقیقت وصداقت کو کلی طور پر نہیں، تو جزوی طور پر کھولنے کا ارادہ ہے کہ یہ طول طویل مبادیات لکھنے پڑے۔

مرزا صاحب کے جو دعاوی قرآن وحدیث پر مبنی تھے، ان کا ردّ بارہا قرآن وحدیث سے کیا گیا اور وہ غیر معروف نہیں۔ آئے دن یہی جھگڑے ان کے مقلدین سے پیش رہتے ہیں۔ جو پردہ ہم اپنے بھائیوں، یعنی مرزا صاحب قادیانی کے پیروؤں ،کی چشموں سے آج اٹھانا چاہتے ہیں، وہ وہ ہے جس کے اٹھتے ہی حقیقت کا رخ نگارین وہ خود دیکھ لیں گے۔ جو شہادت نہایت معتبر و غیر متزلزل سمجھ کر مرزا صاحب اپنی مہدویت کے ثبوت میں ہمارے بھائیوں دے گئے ہیں، وہی شہادت اپنے اصلی رنگ میں ظاہر ہوگی اور پکارے گی کہ میں کتنی مبدل اور محرف تھی جس صورت میں کہ جناب مرزا صاحب نے مجھے پیش کیا، میرے معنی کیا تھے اور کیا بنا کر دنیا کے سامنے پیش کئے گئے۔ مجھے نہ صرف یہ شکایت ہے کہ مرزا صاحب وہ مہدی نہ تھے، جس مہدی کیلئے میں کہتی ہوں، اور مجھے بے محل پیش کیا، بلکہ یہ کہ میرے حق میں مرزا صاحب اپنے علم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل سے دور چلے گئے۔ میں ایک منظوم شہادت تھی، مجھ کو مذاق ادب کی محک پر نہ پرکھا ۔حالانکہ ان کے حواریوں کا دعویٰ ہے کہ آپ عروض ومصرع سازی میں بھی ید طولیٰ رکھتے تھے۔قرآن وحدیث کی طرح میری طرف بھی چشم تحقیق کو ہرگز ملتفت نہ ہونے دیا۔ مجھے یہ شک ہے، شک نہیں گمان غالب ہے، کہ میری شکل کو دانستہ بگاڑا گیا ہے تاکہ میں کسی کی ہم شکل بن جاؤں۔ میں مدتوں سے جو ہر زنگ زدہ تھی، انصاف کرتے ،چشم حق بین وا کو کرتے، تو یہ زنگ مجھ سے دور کرنے کی کوشش کرتے ،نہ کہ اور چڑھاتے۔ خیر انہوں نے جتنا پردہ زنگاری میں مجھے چھپایا میری اتنی ہی قدر اور بڑھی اور میرے شوق دید نے آخر دلوں کو گرمایا، اور مجھ کو اصلی رنگ میں دیکھنے پر آمادہ کیا۔ یعنی ہر رنگ کے جامہ میں میرا انداز قد وہی رہا، جو تھا۔

شاہ نعمت اللہ کرمانی کی پیش گوئی اور مرزا قادیانی

کلام شاہ کرمانی نشان آسمانی ہے
کہ کاذب جس سے ثابت مدعیٔ قادیانی ہے

موجودہ مستشرقین یورپ میں پروفیسر براؤن چوٹی کے ادباء میں شمار ہیں۔ فارسی علم ادب وتاریخ پر آپ سند ہیں۔ اس وقت جب کہ تمام مشرقی علوم وفنون کے خزانے اہل مغرب کے گھروں میں منتقل ہوگئے ہیں، پروفیسر موصوف جیسے فراخ حوصلہ آدمی جب کبھی ہم شرقیین کو ہماری لٹی ہوئی دولت سے بطور صدقہ وخیرات کچھ عنایت فرمائیں تو اسے قبول کرتے وقت بے شک ہم کو پشیمان بھی ہونا چاہیے اور غیرت میں بھی آنا چاہیے، مگر ساتھ ہی ان کے جائز شکریہ میں بھی بخل سے کام نہ لینا چاہیے۔

اور تصانیف کے علاوہ فارسی علم ادب کی تاریخ پر آپ ہمیں گراں بہاء ومستند کتابیں لکھ لکھ کے دے رہے ہیں۔ اس سلسلہ کی تیسری کتاب ابھی ابھی ولایت میں چھپ کر یہاں پہنچی ہے، اس کا نام ہے:

فارسی علم ادب درعہد تاتاریاں

اس کتاب میں تاتاری زمانہ کے شعرا کے تذکرہ میں پروفیسر صاحب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ نعمت اللہ کرمانی کے حالات وسوانح لکھے ہیں۔ اور ان کے مشہور مگر غیر مطبوع قصیدہ (برردیف ے بینم) کو، جس میں بہ سبیل کنایات امام مہدی علیہ السلام کے ظہور اور دیگر ملحقہ واقعات کے متعلق پیش گوئی کی گئی ہے، درج کیا ہے۔

اس معاملہ میں پروفیسر موصوف کی تحقیق وتدقیق کا اندازہ صرف اسی امر سے ہوسکتا ہے کہ وہ خود اپنے سفر ایران میں ہامان، جہاں شاہ (نعمت اللہ) صاحب کا مزار ہے، گئے ہیں اور وہاں سے اس قصیدہ کا وہ نسخہ حاصل کیا ہے جس کو وہ نہایت معتبر اور سب سے قدیم بتاتے ہیں۔

ایسی قومیں کیوں نہ دنیا پر حکمرانی کریں جن میں اس قسم کے محقق افراد موجود ہوں جو غیر ممالک میں علمی تحقیقوں کی خاطر سفروں میں اتنی زحمتیں گوارا کریں۔

یہ تحقیقات خواہ اسی بنا پر کی جاتی ہوں کہ اقوام، جن پر حکومت کرنا مطلوب ہوان، کے قلب ودماغ کے رجحان کا پتہ چلائیں، تاہم اس میں شک نہیں کہ یہ ہنرمند وہوشیار لوگ جو تحقیق بھی کرتے ہیں، اور خاص کر علمی اور ادبی تحقیق، وہ تعصب اور طرف داری کی لوث سے پاک ہوتی ہے۔ ایک اجہل سے اجہل بھی یہ بات بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ ایک غیر مذہب غیر ملک کا آدمی جس کو محض علمی وادبی ذوق مختلف ممالک میں کشاں کشاں لئے پھرتا ہے، وہ جو بات بھی اپنے فن کے متعلق پیش کرے گا وہ تعصب کی آلودگی سے پاک ہوگی۔

ہم یقین سے کہہ سکتے ہیں، اور ہر وہ شخص جس نے یورپ کے مصنفین کی اس قسم کی کتب کا مطالعہ کیا ہے وہ اس امر کو باور کرے گا، کہ یہ لوگ اگر مذہب اسلام نہیں تو اسلامی لٹریچر پر ضرور اپنی رائیں آزادانہ دیتے ہیں، اور وہی لکھتے ہیں جس کو وہ صحیح سمجھتے ہیں۔

مذہب اور تاریخ اسلام پر حملہ کرنے والے بھی عام طور پر اس گروہ سے نہیں ہیں، بلکہ وہ وہ اشخاص ہیں جن پر مذہبی رنگ زیادہ غالب ہے۔ کم از کم ادباء کی نسبت ہر ایک کو ماننا پڑے گا کہ یہ اسلام کے اندرونی تفرقوں پر بحث کرتے اور اپنی رائے دیتے وقت طرف داری کے عیب سے پاک ہوتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ ان کو طرفداری کی ضرورت بھی کیا ہوسکتی ہے۔ پروفیسر براؤن کو کیا غرض ہے کہ وہ حضرات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تشیع کی خاطر اہل تسنن کی کسی خوبی کو چھپائیں، یا ان کے ایک شاعر کو محض اس لئے برا کہیں کہ دوسرے کو خوش کر سکیں۔

شاہ نعمت اللہ کرمانی کے سوانح پروفیسر براؤن نے نہایت تحقیق کے بعد لکھے ہیں۔ان کتابوں کا حوالہ دیا ہے جہاں سے اخذ کئے ہیں۔گویا ہمارے لئے شاہ صاحب کو دنیا میں پھر زندہ کر دکھایا ہے۔شاہ (نعمت اللہ) صاحب کا قصیدہ: مے بینم ، جو ہمارا اصلی مبحث ہے، وہ اپنی دیانت کی بنا پر انہوں نے ویسے کا ویسے ہی کتاب میں درج کر دیا ہے جیسا ان کو ملا ہے اور جس کو وہ اپنی تحقیق پر سب سے معتبر اور قدیم بتا رہے ہیں۔

یہی شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی کا، قصیدہ، ،مے بینم ، وہ معرکہ آراء قصیدہ ہے جس میں شاہ نعمت اللہ صاحب نے اپنے وہ مکاشفات بیان فرمائے ہیں جو واقعات و حالات فتنہ آخرالزمان اور ظہور امام مہدی پر مشتمل ہیں۔اس قصیدہ سے بھی بعض مدعیان مہدویت نے ویسا ہی تمسک کیا ہے جیسا کہ احادیث نبوی سے۔

چنانچہ پروفیسر براؤن ،جیسا کہ ان حالات سے جو انہوں نے شاہ صاحب کے لکھے ہیں آگے چل کر ظاہر ہو جائے گا، لکھتے ہیں کہ ایران میں بابیوں نے،ظہور باب ،کے متعلق بھی اسی سے استشہاد کیا اور اس کے ظہور کی تاریخ ایک شعر کے ان حروف ابجد سے نکالی جو ظہور مہدی کے متعلق اس میں دیئے گئے ہیں۔خواہ یہ حروف بدل کر ایسا گیا گیا ہو، کیا ضرور گیا۔

بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، ہندوستان میں سید احمد بریلوی صاحب کے پیرؤوں نے اسی شعر سے سید احمد صاحب موصوف کے ظہور کو اس پیش گوئی کے مطابق سمجھا، اور کہا کہ یہ پیش گوئی صرف ان ہی کے متعلق کی گئی تھی۔پھر ان کے اس دعویٰ کا ابطال کرتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ ان پر (یعنی سید احمد پر) چسپاں کرنے والوں کی یہ صریح غلطی تھی۔پیش گوئی دراصل میرے (یعنی مرزا قادیانی کے) حق میں ہے۔تاریخ بھی چودھویں صدی برآمد ہوتی ہے، نہ کہ تیرھویں۔اور باقی حالات بھی میرے حسب حال ہیں، نہ کہ اس سے پہلے کسی اور کے۔

ان امور سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ اس پیشگوئی کی کتنی اہمیت ہے اور مدعیوں نے اس سے کس کس طرح تمسک کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو معتبر شہادت، کہ ہم نے اوپر لکھا ہے، مرزا صاحب سے بزبان حال شاکی اور نالاں ہے، اور ان کے صریح مخالف ہے، وہ یہی شہادت ہے۔ مرزا صاحب نے اسے اپنے حق میں ۱۸۹۲ء میں شائع کیا تھا۔ اٹھائیس سال بعد پروفیسر براؤن کی عنایت سے آج یہ شہادت طشت از بام ہوئی ہے۔ اور اپنے اصلی رنگ میں کھلے طور پر دنیا کے اور خاص کر مسلمانوں کے سامنے پیش ہوئی ہے۔

مسلمان، پروفیسر براؤن صاحب کا جتنا بھی شکریہ ادا کریں، کم ہے۔ اگر وہ اسے اپنی کتاب میں درج کر کے شائع نہ کرتے، تو باطل اپنے آپ کو حق کی شکل میں پیش کر ہی چکا تھا، اور ہم بزدلوں میں سے کسی کو اسکے باقاعدہ ردّ کی جرأت نہ تھی۔ پروفیسر براؤن صاحب نے اپنی طرف سے محض ادبی دنیا پر یہ احسان کیا تھا، ان کو کیا معلوم تھا کہ مسلمانوں کے ہاں کسی فرقہ کی بنیاد ہی ایک حد تک اس خشت (اینٹ) پر قائم ہے۔ سو وہ اب دو شکریوں کے مستحق ہیں۔ ادبی لوگ بھی ان کے ممنون ہیں، اور مذہبی بھی۔

ہندوستان میں یہ پیش گوئی، جہاں تک ہمیں اس وقت تک معلوم ہوا ہے، پانچ چھ افراد سے زائد کے پاس موجود نہ تھی۔ ایک نسخہ لاہور میں تھا۔ ایک ندوۃ العلماء میں۔ ایک بہاولپور میں بتلایا جاتا ہے۔ ایک وہ ہوگا جس سے مرزا صاحب قادیانی نے نقل کیا اور اپنے حق میں شائع کیا۔ شائد ایک آدھ اور بھی بزرگ ہوں جن کے پاس قلمی نسخے ہوں۔

مرزا صاحب نے تمام دنیا کو چیلنج دیتے ہوئے جب اس آسمانی شہادت کو بطور حجت کے پیش کیا، تو اس کی تردید کسی طرف سے نہ ہوئی۔ حالانکہ ایسے نسخے جب بھی موجود تھے جو مرزا صاحب کی نقل سے اختلاف رکھتے تھے، اور جن سے کئی قسم کی قلعی کھل سکتی تھی۔ مگر اس وقت جو کسی کو تردید اور مقابلہ کی جرأت نہ ہوئی، تو اس کی وجہ یہ نظر آتی ہے کہ جس جس صاحب کے پاس یہ نسخہ تھا، وہ جانتا رہا کہ یہ میرے ہی پاس ہے اور کسی کے پاس نہیں۔ اگر میں نے شائع کیا اور مرزا صاحب قادیانی کے نسخے سے اختلاف ظاہر کیا، تو وہ کہیں گے کہ

دیکھو ہم تو مولوی اسماعیل شہید کی کتاب سے اسے نقل کر رہے ہیں، ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے یہ سند ہے۔تم بتاؤ کہاں سے اسے لے رہے ہو۔تم ہمارے نسخے کو جھوٹا
اور غلط کہتے ہو، تمہارا ہم سے زیادہ غلط ہے۔ کیا ثبوت ہے تمہارے پاس
کہ تمہارا صحیح ہے اور ہمارا غلط۔

اگر ایک کو بھی اس کے شائع کرنے کی ہمت پڑتی اور بات چھڑ جاتی تو اور بھی اس کی مدد کو پہنچتے، بات کھل جاتی، مگر ہر ایک اسی ڈر سے چپ رہا اور ضبط کئے رہا۔ اور مرزا صاحب قادیانی بلا خوف تردید اپنی شہادت کو آسمانی شہادت کہہ گئے اور اپنی مہدویت کا سکہ جما گئے۔

اب جو پروفیسر براؤن کی کتاب آئی، بعض ادبی مذاق کے لوگوں میں اس کا چرچا ہوا، تو کئی احباب کو یاد آ گیا کہ مرزا صاحب قادیانی نے بھی اس قصیدہ کو اپنی مہدویت کا سنگ اساسی قرار دیا تھا، اور اسے شائع کیا تھا۔آؤ تو ان کے شائع کردہ قصیدہ اور اس کو ملائیں، کہاں تک مطابقت کھاتے ہیں۔

ایسا کرنے سے معلوم ہوا کہ فرق زمین آسمان کا نہیں، بلکہ تحت الثری اور فوق السماء کا ہے۔ شک یہ ہونے لگا کہ دال میں اور بھی کالا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اشعار کی جو ترتیب دی ہے، اس میں کئی طرح سے شکوک ہیں۔

بعض الفاظ و تراکیب اس طرح غلط اور الٹ پلٹ لکھے ہیں کہ معانی کو آسمان سے زمین کر دیا ہے۔

پھر جن اشعار کی اپنے حق میں تشریح کی ہے، ان میں تو اور بھی غضب ہے۔ کوئی بات نہیں چھوڑی جو ان کے مخالف ہو سکتی تھی اور اسی کو اپنے حق میں ثابت نہیں کیا۔

جن اشعار کی تشریح کر کے مضمون کا سلسلہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے وہ بھی اپنی مرضی کے مطابق تمام نظم میں سے کہیں کہیں سے اٹھا کر رکھ دئے ہیں۔

جو صریحا مخالف تھے، جن کی تاویل کی کوئی سبیل نہ تھی ان کو چھوا تک نہیں۔ گویا میٹھے میٹھے (جن کو خود میٹھے بنانے کی کوشش کی گئی ہے) سب چن کر رکھ لئے ہیں اور کڑوے کڑوے سب چھوڑ دیئے ہیں۔

خیر اس مضمون کو مفصل طور پر ہم اگلے باب میں لکھیں گے۔ یہاں پر یہ جتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا ضروری ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس شہادت کو معتبر ترین شہادت سمجھا ہے اور شہادتوں کے سلسلہ میں اس کو پہلے نمبر پر رکھا ہے۔ جہاں اس کو کتابی شکل میں شائع کیا ہے، اس کے ساتھ ایک اور مجذوب کے اقوال کو بھی بطور سند پیش کیا ہے جسکی نسبت اس جگہ کچھ لکھنا بے محل ہے۔ ان دونوں پیش گوئیوں کو ایک جگہ شائع کر کے مرزا صاحب قادیانی نے ان کو، حجت اللہ، سے تعبیر کیا ہے۔ کتاب کا ایک نام نشان آسمانی رکھا ہے اور دوسرا شہادت الملهمین۔ سرورق پر پہلا جملہ یہ کہتا ہے کہ:

الحمد لله و المنة کہ رسالہ شافیہ کافیہ جو مخالفوں پر حجت اللہ اور موافقوں کے لئے موجب زیادت ایمان وعرفان ہے..

حسب ذیل قطعہ بطور چیلنج اسی ٹائیٹل پر بحروف جلی رقم فرمایا ہے

این ست نشان آسمانی
مثلش بنما اگر توانی
یا صوفی خویش را بروں آر
یا توبہ بکن ز بد گمانی

قارئین کے دلوں پر اس شہادت کا اعتبار جو مرزا صاحب بٹھانا چاہتے ہیں وہ منقولہ صدر عبارتوں اور قطعہ سے پورے طور پر عیاں ہے۔ قطعہ کا دوسرا مصرع جس دعوی پر دال ہے وہ مخفی نہیں۔ گویا فأتوا بسورة من مثله کا جواب لکھا ہے۔ کوئی شخص ان الفاظ کو پڑھ کر یہ نہیں کہہ سکتا کہ یہ شہادت مرزا صاحب قادیانی کے خیال میں کوئی معمولی اور محض ضمنی سی شہادت تھی۔

ہمارے خیال میں اور کسی شہادت کی مرزا صاحب قادیانی کے خیال میں اتنی وقعت نہ تھی جتنی اس کی، اس لئے کہ اور شہادتیں زیادہ تر عقلی ونقلی ثبوتوں پر مبنی تھیں، اور یہ خاص الہام پر۔ جب ایک الہام کی تائید دوسرا الہام کرے تو وہ الہام کس حد تک صحیح اور معتبر نہ ہوگا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے اس سے زیادہ اور کیا بن پڑ سکتی تھی کہ وہ الہام کی تائید میں الہام ہی پیش کرتے۔ اس پر بھی جو نہ مانتے، وہ انہیں شقی ازلی کہنے کے ہر طرح مجاز تھے۔ سادہ لوحوں پر اس شہادت سے بڑھ کر اور کسی شہادت کا اثر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم ہوسکتا تھا۔ جہلاء تو پھر شکار ہوئے ایسی باتوں کے۔ کتاب کا نام ہی شھادۃ الملھمین رکھ کر اس میں وہ جادو مضمر کر دیا کہ لاکھوں پڑے مسحور ہوں۔

اصل پیش گوئی اور اسکی تشریح جو مرزا نے کی ہے، اس پر تنقید

پروفیسر براؤن کی عبارت ظاہر کرتی ہے کہ شاہ نعمت اللہ کے دیوان کو مطالعہ کرنے والا اس نتیجہ پر پہنچتا ہے اور ان کی زندگی بھی ساری اسی رنگ کی تھی کہ وہ ہمیشہ تصوف میں غرقاب رہتے۔ اسی مضمون پر عام رسالے لکھتے اور مسئلہ وحدۃ الوجود کی تعلیم دیتے۔ اس سے الگ وہ عام طور پر بطور پیش گوئیوں کے کچھ کلام کہتے جس کا اشارہ فتنہ آخر الزمان اور ظہور مہدی کی طرف ہوتا۔ ان دونوں مضامین کی طرف ان کے کلام میں کئی کنائے ہیں اور بعض جگہ صاف بیانیوں سے بھی کام لیا ہے۔ اس قصیدہ میں، جو ہمارا مبحث فیہ ہے، انہوں نے ظہور مہدی اور اس سے قبل فتنہ آخر الزمان کے متعلق اپنے تمام مکاشفات کو یکجا اکٹھا کر کے بیان فرما دیا ہے۔

شاہ نعمت اللہ ۷۳۰ھ میں پیدا ہوئے اور ۸۳۴ھ میں انتقال فرمایا۔ قصیدہ کی تصنیف کا سال عیاں طور پر کہیں نہیں دیا گیا، تاہم یہ واضح ہے کہ قصیدہ اسی زمانہ کا ہو سکتا ہے جب آپ صاحب مکاشفہ ہو چکے تھے۔ یہ زمانہ کم وبیش ۸۰۰ھ کے قریب ہوگا۔ قصیدہ لکھنے اور مکاشفات کے ظاہر کرنے میں جو اصول مدنظر رکھا گیا ہے، وہ صرف یہی ہوسکتا ہے کہ

سب سے مقدم ظہور مہدی کی تاریخ بتائی جائے۔

ساتھ یہ بتایا جائے کہ اس ظہور کے وقت سے پہلے دنیا کن کن مصائب و آلام اور فتنوں اور بے امنیوں میں مبتلا ہوگی۔

پھر جب دفعۃً ظہور ہو چکے گا تو کس طرح یہ خاکے فوراً بدل جائیں گے اور عالم امن وامان اور عدل وحق کا گھر بن جائے گا۔

ظہور امام کا سال جس شعر میں بتایا گیا ہے اس میں بدقسمتی سے حروف ابجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے گئے ہیں جن سے تاریخ برآمد ہوسکتی تھی، مگر زمانے کے اتنا لمبا گذر جانے اور اس قصیدہ کے نقل درنقل قلمی نسخوں کی حیثیت میں اب تک رہنے سے ان حروف کو اس طرح بدلا دیا گیا ہوا ہے کہ قریباً ہر نسخے میں یہ حروف ابجد مختلف ہیں۔

یہ سب کارستانیاں مدعیان مہدویت وغیرہ اور ان کے مویدین و مقلدین کے ہاتھوں ہی عام طور پر طے پاتی ہیں، کیونکہ تحریف وتبدیل کی جتنی ضرورت انہیں ہوتی ہے وہ کسی اور کو نہیں ہوتی، اور یہ خاص ملکہ بھی انہیں ہی حاصل ہوتا ہے۔

خیر جس طرح بھی ہوا، یہ ثابت نہیں ہوسکتا کہ اس شعر میں اصل حروف ابجد کیا تھے۔ یہ شعر پروفیسر براؤن کی کتاب میں یوں ہے:

عین (ع) و را (ر) دال (د) چوں گذشت از سال

بو العجب کاروبار مے بینم

وہ لکھتے ہیں کہ بابیوں نے جب: ظہور باب، پر اسے چسپاں کیا، تو انہوں نے کہا کہ

اصل میں عین (ع) کی بجائے غین (غ) ہے۔

جس سے تاریخ ۱۲۶۰ھ نکلتی ہے اور یہی باب کے ظہور کا زمانہ ہے۔

مگر غین (غ) کی بجائے عین (ع) رکھنے سے، جس طرح پروفیسر براؤن کے نسخہ میں ہے، یہ تاریخ ۲۷۴ھ بنتی ہے۔

شملہ کے خواجہ عبدالغنی صاحب کے پاس جو نقل ہے اور جس کو وہ سب سے معتبر ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں اس میں یہ حروف عین (ع)، زا (ز)، ذال (ذ) ہیں جن سے سال ۷۷۷ھ برآمد ہوتا ہے۔ انہیں کا قول ہے کہ ندوۃ العلماء والے نسخہ میں جس کی نقل ان کے پاس بھی ہے یہ حروف ضاد (ض)، زا (ز)، فاء (ف) ہیں۔

بہرصورت یہ سب مختلف ہیں۔ اس لئے تاریخ وسال کا تعین قطعاً محال ہے۔

مگر باوجود حروف میں اختلاف ہونے کے، ان تمام نسخوں میں حروف کی تعداد تین ہی ہے، اور وزن شعر بھی یہی کہہ رہا ہے کہ یہ حروف تین ہی ہونے چاہیں۔ اور اس میں تحریف وتبدیل کی گنجائش بھی اسی لئے ہوئی کہ ان حروف کی جگہ ان کے ہم وزن اور حروف رکھے جاسکتے تھے۔ مگر مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب میں جو نقل درج کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اس میں یہ شعر مرزا صاحب کے مذاق شعر و ادب کا خوب پتا دیتا ہے اس میں درج ہے کہ

غین (غ) و رے (ر) سال چوں گذشت از سال

بو العجب کاروبار مے بینم

مان لیا جائے کہ مرزا صاحب کو جس نسخہ سے یہ نقل ملی اس میں اسی طرح لکھا تھا، مگر کیا مرزا صاحب کے ذوق ادب و کمالِ علم نے جب وہ،

سال چوں گذشت از سال،

لکھ رہے تھے، یہ سوال نہ کیا کہ آخر اس کے معنی کیا ہیں۔

پہلے لفظ، سال، کی بجائے ضرور تیسرے حرف کا اسم درج ہوگا۔ جس کے پڑھنے میں تجنیس خط نے اگر پہلے مرزا صاحب کو نہیں، تو جس کتاب سے مرزا صاحب لے رہے ہیں، اس میں درج کرنے والے نے دھوکا دیا ہوگا۔ مگر کیا مرزا صاحب کی علمیت اس سے بھی عاجز تھی کہ، وہ،

سال چوں گذشت از سال،

کو مہمل سمجھتے۔

غین (غ) و را (ر) سے عدد ۱۲۰۰ برآمد ہوتا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنے بعض اشعار کی تشریح میں نہایت دقتوں سے تاویلیں کر کے اور شعروں کو آگے پیچھے رکھ کر بڑی مشکل سے اس ۱۲۰۰ ھ کو چودھویں صدی ثابت کیا ہے۔ اس معما کو سمجھنا ہو تو ان کی تشریح کو ان کی کتاب نشان آسمانی، سے پڑھ لینا چاہیے۔ مرزا صاحب کو تو،

اگر وہ کچھ تحقیق کرتے اور اس پہلے لفظ، سال، کو چھوڑ کر اسکی جگہ دال (د) وغیرہ کوئی حرف رکھتے اور مصرع کو بامعنی بناتے تو،

ان کو خود فائدہ تھا۔ کیونکہ اس طرح تیرھویں صدی کو چودھویں صدی بنانے میں از خود کچھ نہ کچھ مدد مل جاتی۔ مگر مرزا صاحب کے پنجابی مذاق نے تو حرف، را، کے اسم کو بھی، رے، ہی لکھا۔

اس شعر کو اس کی موجودہ حالت میں خواہ یہ کسی نسخہ میں ہو، دیکھ کر جس نتیجہ پر کوئی شخص پہنچ سکتا ہے، اس سے اشتباہ ہی رہے گا کہ دراصل سال کون سا ہے۔ عقل و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکر یہ کہتے ہیں کہ، بوالعجب کاروبار، سے اشارہ فتنہ آخرالزمان کی طرف ہے۔ اور چونکہ ظہور مہدی پیش گوئی کا مرکزی نقطہ ہے، اس لئے یہ حوادث و واقعات تھوڑا عرصہ قبل از ظہور امام وقوع پذیر ہونگے۔ ان حروف سے ۶۴۷ھ یا ۷۷۷ھ کے عدد نکال کر اس قصیدہ کی تاریخ تصنیف کے بعد اتنے عرصوں کے واقعات پر اس پیش گوئی کو محمول کرنا عبث ہے۔ جب پیش گوئی کرنے والے کا مقصد اقصیٰ ظہور مہدی ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ وہ بے ربط اندھا دھند اسلام پر تاتاری حملہ وغیرہ کی طرف اشارہ کر رہا ہو۔ فکر سلیم تسلیم کرتی ہے کہ: بوالعجب کاروبار، ضرور وہی واقعات ہیں جو ظہور امام سے تھوڑا عرصہ قبل ظاہر ہونا شروع ہوں گے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب مہدی تھے، تو کیا ان کے ظہور یعنی ان لفظوں میں ان کے دعوی کی تاریخ سے قبل، مگر ساتھ ہی متصل، یہ حوادث و واقعات جو شاہ صاحب نے بطور پیش گوئی بتائے ہیں، واقع ہوئے۔

جن اشعار میں ان واقعات کو عیاں طور لکھا گیا ہے ہم وہ بجنسہ درج کرتے ہیں۔ عبارت اشعار کی بالکل سلیس اور سادی ہے۔ کوئی لمبے چوڑے استعارات و تلمیحات نہیں کہ سمجھنے میں دقت ہو۔ ناظرین خود اندازہ لگالیں کہ اس بنا پر مرزا صاحب اپنے دعوی میں کس حد تک حق بجانب تھے۔

مرزا صاحب کا اپنا اصول، کسی پیش گوئی کا سچا یا جھوٹا جانچنے کی نسبت، یہ ہے کہ اگر کسی پیش گوئی کا ایک حصہ سچا ثابت ہو جائے، تو اس ساری کو منجانب اللہ سچا سمجھنا چاہیے۔ پس اگر وہ واقعات جو شاہ نعمت اللہ ولی نے ظہور مہدی سے قبل وقوع ہونے لکھے ہیں، مرزا صاحب کے دعوی سے قبل، بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ ان کی موت کے دن تک بھی، نمودار ہوئے ہیں تو مرزا صاحب سچے ہو سکتے ہیں۔ مگر اگر یہ واقعات اس زمانہ میں ظاہر نہیں ہوئے، تو مرزا صاحب قادیانی کا دعوی باطل تھا۔ ساتھ اس کے دوسری بات جو اس سے نتیجۃً اخذ ہوتی ہے، وہ یہ ہے کہ اگر مرزا صاحب قادیانی کی وفات کے بعد یہ سب واقعات دنیا کو پیش آچکے ہیں، اور اس پیش گوئی کا یہ حصہ بالکل پورا اور سچا ثابت ہوا ہے، تو کیوں نہ جناب مرزا صاحب قادیانی کے اصول کے مطابق ہمارے مرزائی بھائی خود اس بات پر ایمان لے آئیں کہ اب ان واقعات کے بعد وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقی مہدی جلوہ گر ہوگا جس کی اس قصیدہ میں پیش گوئی کی گئی ہے۔
جو واقعات ظہور امام برحق سے قبل ہونے والے ہیں، وہ حسب ذیل اشعار میں اپنا پتہ دے رہے ہیں

در خراسان و شام و مصر و عراق
فتنہ و کار زار مے بینم
ظلمتِ ظلم ظالمانِ دیار
بے حد و بے شمار مے بینم
قصہء بس عجیب مے شنوم
غصہء در دیار مے بینم
جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد
از یمین و یسار مے بینم
غارت و قتل و لشکر بسیار
درمیان و کنار مے بینم
بندہ را خواجہ وش ہمی یابم
خواجہ را بندہ دار مے بینم
سکّہ نو زنند بر رخِ زر
درہمش کم عیار مے بینم
دوستانِ عزیزِ ہر قومے
گشتہ غم خوار و خوار مے بینم
ہر یک از حاکمان ہفت اقلیم
دیگرے را دو چار مے بینم
نصب و عزل بتکچی و عمال
ہر یکے را دو بار مے بینم
ترک و تاجیک را بہم دیگر
خصمی و گیرو دار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال ہندو خراب مے یابم
جورِ ترک و تتار مے بینم
بقعہ خیر (مراد مکہ معظّمہ) سخت گشتہ خراب
جائے جمعِ شرار مے بینم
اندکے امن اگر بود آں ہم
در حدِ کوہسار مے بینم

کیا یہ سب واقعات مرزا صاحب کے مدعی ہونے کے قبل رونما ہو چکے تھے۔
مرزا صاحب نے ۱۸۹۲ء میں اس قصیدہ کو اپنے حق میں شائع کیا۔ایک شعر کی تشریح میں کہتے ہیں کہ دس سال ہو چکے ہیں مجھ کو لوگوں کو دعوت دیتے،تو گویا اپنا دعوی انہوں نے ۱۸۸۲ء کے قریب کیا تھا۔کیا ۱۸۸۲ء سے پہلے دنیا نے یہ حالات دیکھے۔
ہم یہ کہتے ہیں کہ کیا یہ واقعات ۱۹۰۸ء تک بھی رونما ہوئے جس سال جناب مرزا صاحب قادیانی نے رحلت فرمائی۔اور اگر نہیں ہوئے،تو مرزا صاحب قادیانی وہ مہدی کیوں تھے جو یہ پیش گوئی کہتی ہے۔
اب دیکھئے اس پیش گوئی کا مہدی جب ظاہر ہو چکے گا تو اس کے ظہور کے بعد دنیا میں یہ کیفیتیں ہوں گی

بعد امسال و چند سال دگر

(چند سال کے لفظ سے دھوکا نہ ہو،مرزا کے دعوی کو چالیس سال گذر رہے ہیں)

عالمے چوں نگار؟ مے بینم
ایں جہان را چو مصر مے نگرم
عدل او را حصار مے بینم
عاصیاں از امام معصوم
خجل و شرمسار مے بینم
بر کفِ دست ساقئی وحدت
بادہء خوش گوار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیغ آہن دلانِ زنگ زدہ
کند و بے اعتبار مے بینم
زینت شرع در رونقِ اسلام
ہر یکے را دو بار مے بینم
گرگ با میش و شیر با آہو
در چرا برقرار مے بینم
گنج کسری و نقد اسکندر
ہمہ بر روئے کار مے بینم
ترک عیار مست مے نگرم
خصمِ او در خمار مے بینم

کیا مرزا صاحب قادیانی کے دعوی سے لے کر آج تک ان باتوں میں سے کوئی بات پوری ہوئی۔ ابھی تو وہی باتیں تمام وکمال ظہور پذیر نہیں ہوئیں جو ان اشعار سے اوپر درج کردہ اشعار میں بتائی گئی ہیں، تو یہ کب ہوتیں۔

نائب مہدی آشکار شود
بلکہ من آشکار مے بینم

نہ صرف ظہور مہدی سے قبل کے واقعات، جس طرح اس پیش گوئی میں درج ہیں، ظاہر نہ ہوئے تھے بلکہ خود اس ظہور کے متعلق جو باتیں اور شرائط ہمیں بتائی گئی ہیں وہ بھی ابھی ہرگز پیدا نہیں ہوئیں۔

خود حضرت مہدی کی ذات کی نسبت ہم جو کچھ اس قصیدہ میں پڑھتے ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو ان باتوں سے کوئی علاقہ نہ تھا۔ ان میں وہ شرائط نہ پائی جاتی تھیں۔ اور یہی اخص مبحث ہے جس کی طرف ہم ان کے مریدین کی توجہ مخصوص طور پر منعطف کرانا چاہتے ہیں۔ یہی وہ خاص مقام ہے اس قصیدہ میں جہاں مرزا صاحب پر کئی قسم کے اعتراض وشکوک خود بخود وارد ہوتے ہیں۔

واقعات قبل مہدی کا ذکر کر کے شاہ نعمت اللہ فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرچہ مے بینم این ہمہ غم ہا
شادی غم گسار مے بینم
غم مخور زانکہ من دریں تشویش
خرمنِ وصل یار مے بینم

(بعض نسخوں میں ہے: خرمی وصل یار مے بینم)

بعد امسال و چند سال دگر
عالمے چوں نگار مے بینم

(مجمع الفصحاء میں لفظ امسال کی بجائے ایں سال ہے)

آگے لکھتے ہیں کہ:

چوں زمستان پنجمیں بگذشت
ششمش خوش بہار مے بینم

زمستان اول کب سے شروع ہوتا ہے۔ وہ پہلے شعر میں لفظ: امسال، بتا رہا ہے۔ امسال، سے وہی سال مراد ہو سکتا ہے جس سال میں یہ حوادث قبل از ظہور اپنی انتہاء کو پہنچے ہوئے ہوں گے۔

مرزا صاحب قبلہ نے اس شعر کے پڑھنے اور اس کی تشریح کرنے میں اپنے تمام علم وقابلیت کو صرف کر دیا ہے آپ نے لکھا ہے:

چوں زمستان بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم

اگر وہ نسخہ جس سے مرزا صاحب نے نقل لی، مطبوع تھا، اور اس میں درج کرنے والے نے جس قلمی نسخے سے لیا، اس میں: زمستان پنجمیں، کو تجنیس خط کی وجہ سے اس نے: زمستان بے چمن، اور ششمش کو، شمس، پڑھا، یہ اس کا قصور تھا۔

مان لیا (بشرطیکہ اس کو ثابت کر دیا جاوے)، مگر کیا مرزا صاحب کا کوئی مرید جو بے شک فاضل جید بھی ہو بتا سکتا ہے کہ: زمستاں بے چمن، کس مرغ کا نام ہے۔ اور شمس خوش بہار، کس زبان کی ترکیب ہے۔

مرزا صاحب کیا اسکو مہمل سمجھنے سے بھی قاصر تھے۔ اور پھر ان کی شاعری و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عروض دانی

شمس خوش بہار مے بینم

کو کس طرح کہتی تھی کہ یہ موزوں مصرع ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے جناب مرزا صاحب لفظ شمس (بسکون میم) کو یہ شعر پڑھتے وقت شمّس (بہ تشدید میم) پڑھتے ہوں، یا شَمَس (بہ حرکت میم)۔ مگر کمال تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے اس مہمل و غلط شعر کی بھی اس طرح تفسیر کی ہے کہ، چودھویں صدی، کے مدعی پر اس پیش گوئی کا چسپاں ہونا بھی اسی شعر سے نکل آیا ہے، اور ان کا مجدد وقت ہونا اسی سے ثابت ہو گیا۔ سبحان اللہ، ماشاء اللہ، چشم بد دور، آپ اس کی تشریح میں یوں رقم طراز ہیں کہ

یعنی جب کہ زمستان بے چمن مراد یہ ہے کہ جب تیرھویں صدی کا موسم خزاں گذر جائے گا تو چودھویں صدی کے سر پر آفتاب بہار نکلے گا یعنی مجدد وقت ظہور کرے گا۔

لا حول و لاقوة الا باللہ ۔صدی کا موسم خزاں کیا ہوتا ہے؟

دیکھ لیجئے حضرات! یہ ہے زمستان بے چمن سے مراد، اور یہ ابلغ کنایہ تھا، شمس خوش بہار، کے استعارہ میں: سخن شناس نہء دلبرا...

ہائے اللہ! اگر یہی الفاظ ہیں جن سے آپ چودھویں صدی کے مجدد ثابت ہیں، تو پھر اب اس ثبوت کے بعد کسی اور کو دعووں کے ثبوت لانے پر کیوں جرأت ہوگی

خیال فرمایئے کہ اصل شعر ہو

چوں زمستان پنجمیں بگذشت
ششمش خوش بہار مے بینم

اسکو پڑھا جائے

چوں زمستاں بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم

اور اس کی تشریح وہ کی جائے جو مرزا صاحب نے کی ہے، اور پھر اس پر دعوی مجددیت کی بنا رکھی جائے۔ کوئی ہے ایسا جو شمہ بھر عقل دماغ میں رکھتا ہو اور اس دعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ثبوت پر وہ کچھ کہے جو اسے کہنا چاہیے۔

مگر اس سے بڑھ کر، بلکہ سب سے بڑھ کر، مزے کی بات آگے ہے۔ اس شعر سے اگلا وہ شعر ہے جو اس ساری پیش گوئی میں وہ شرط پیش کرتا ہے جس سے کسی مدعی مہدویت کی دال نہیں گل سکتی اور نہ آج تک گلی ہے، مگر مرزا صاحب نے بھی جس طرح اس بلا سے بچنے کی کوشش کی ہے وہ بھی انہیں کا حصہ تھا۔ یہ شعر ہے

نائب مہدی آشکار شود

بلکہ من آشکار مے بینم

اس قصیدہ میں دراصل تین خاص ہستیوں کے ظہور کا پتہ دیا گیا ہے:

سب سے پہلے نمبر پر نائب مہدی، ہیں

پھر ان کا پسر،

پھر، خود امام۔

نائب مہدی یا خود امام کے متعلق: ہفت باشد وزیر و سلطانم، بھی کہا گیا ہے

(یہ اعتراض کہ نائب مہدی، مہدی سے پہلے کیسے ہوسکتا ہے کیونکہ نائب تو بعد میں آتا ہے، عبث ہے کیونکہ حضرت مہدی اس وقت پیدا ہو چکے ہوئے ہوں گے۔ ابتدائی زمانہ مہدویت کو سنبھالنے کے لئے اور دنیا کے ارتقاء کو اسکے انتہاء تک پہنچانے کیلئے حضرت مہدی سے ایسے حضرات ضرور پہلے ہی ہوں گے۔ یہ نائب اس اصل صاحب مقام کے لئے میدان طیار کریں گے اور نقیبوں کا کام دیں گے)۔ یہ شعر تمام ان نسخوں میں موجود ہے جو ہمارے علم میں ہیں۔

مولوی عبدالغنی صاحب کے نسخہ میں یہ ہے۔

ندوۃ العلماء والے نسخہ میں یہ ہے۔

پروفیسر براؤن کے نسخہ میں یہ ہے۔

تذکرۃ مجمع الفصحاء، میں بھی ہے

مگر مرزا صاحب قبلہ کی نقل میں یہ معدوم ہے۔

کیا مرزا صاحب کا کوئی مرید یہ بتائے گا کہ جس کاپی سے مرزا صاحب نے قصیدہ نقل کیا ہے اس میں بھی یہ موجود نہیں۔ اور گر وہاں ہے اور مرزا صاحب قادیانی نے دانستہ اسے درج نہیں کیا، تو کیا مرزا صاحب قادیانی کی دیانت اس مقام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرض خطر میں نہیں۔

مگر معاملہ صاف ہے۔ اگر مرزا صاحب قادیانی اس شعر کو لکھ دیتے تو پھر انہیں ثابت کرنا پڑتا کہ مجھ سے پہلے فلاں شخص نائب مہدی تھا، اور وہ ظاہر تھا کہ کوئی بھی نہ تھا۔

جس بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ شعر اس نسخہ میں ضرور ہوگا جس سے مرزا صاحب نے نقل کی اور اسے دانستہ درج نہ کیا، وہ (بنا) اس اگلے شعر میں موجود ہے۔ مرزا صاحب نے اس اگلے شعر کو درج کیا کیا۔ اور: چوں زمستان بے چمن، کے بعد ساتھ ہی یہ شعر ہے

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

چونکہ لفظ پسر اس میں آ گیا، مرزا صاحب قادیانی کو صاحب اولاد ہونے کی وجہ سے اس میں بڑی بھاری تائید و تقویت نظر آئی، اور اسکو اپنی ایک پیش گوئی کے مطابق لکھا۔ مگر افسوس یہ ظاہر نہیں فرمایا کہ ،او، کون ہے۔ کیا وہی ،شمس، جو اصل میں ششمش ہے اور کیا، او، کی ضمیر شمس کی طرف جا بھی سکتی ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اس شعر سے اوپر کا شعر،

نائب مہدی آشکار شود،

وہاں لکھا ہوگا مگر وہ چھوڑ دیا گیا۔ ورنہ مرزا صاحب قادیانی کو کیا پڑی تھی کہ، او، کی ضمیر کو خواہ مخواہ بیجان کی طرف راجح کرتے۔

اچھا ہم فرض کر لیتے ہیں کہ یہ شعر یعنی ، نائب مہدی، والا اس کاپی میں نہ ہوگا جس میں سے مرزا صاحب نے نقل کی، مگر اب جب یہ باقی تمام نسخوں میں موجود ہے اور بغیر شمہ بھر اختلاف کے موجود ہے، تو کیا مرزائی صاحبان یہ کہہ سکتے ہیں کہ یہ شعر اس قصیدہ کا نہیں۔ اور اگر ہے، تو وہ کون نائب مہدی تھا جس کے بعد مرزا صاحب قادیانی تشریف لائے۔ اور اگر کوئی نہیں تھا تو کیا مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی کے مطابق مہدی تھے؟

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

کے بعد یہ شعر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندگان جنابِ حضرت او
سر بسر تاجدار مے بینم

اس ،او، پربھی جناب مرزا صاحب نے غصب کیا ہے، اور اس کو بھی اپنے شمس کی طرف لے گئے ہیں، حالانکہ حق ،پسر، کا تھا۔ کتنا ظلم ہے اور نا انصافی ۔ اور پھر کس سے؟۔ تاجداروں کو آخر اپنے ہی ،بندگان ،شمار کیا۔ یہ کسی اور کا حصہ کیوں ہوتا۔ اس کی تشریح بھی کچھ دلچسپی سے کی ہے۔ لکھتے ہیں:

یعنی یہ بھی مقدر ہے کہ بالآخر امراء اور ملوک اس کے معتقد خاص ہو جائیں گے اور اس کی نسبت ارادت پیدا کرنا بعضوں کیلئے دنیوی اقبال اور تاجداری کا موجب ہوگا۔،

فرماتے ہیں:

یہ اس پیش گوئی کے مطابق ہے جو اس عاجز کو خدا تعالی کی طرف سے ملی کیونکہ خدا تعالی نے اس عاجز کو مخاطب کر کے کہا کہ میں تجھ پر اس قدر فضل کروں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور ایک جگہ فرمایا کہ تیرے دوستوں اور محبّوں پر بھی احسان کیا جائے گا۔،

ایں سعادت بزور بازو نیست

پھر کچھ شعر چھوڑ کر اس شعر کی تشریح کی ہے:

تا چہل سال اے برادر من
دور آں شہسوار مے بینم

یہ بھی پر لطف ہے۔ اس میں بھی : آں شہسوار، دراصل اس پسر ہی کی طرف اشارہ ہے، مگر آپ نے اسے بھی اپنے حق میں لیا ہے۔ لکھتے ہیں:

یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا، چالیس برس تک زندگی کرے گا۔

اب واضح ہو کہ یہ عاجز (آپ نے ہر جگہ اپنے آپ کو عاجز لکھا ہے) اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کیلئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسّی (۸۰) برس تک یا اسکے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے، جن میں سے دس برس کامل گذر بھی گئے (دیکھو براہین احمدیہ۔ص ۳۸) و الله علی کل شیء قدیر ۔

اگرچہ اب تک حضرت نوح کی طرح دعوت حق کے آثار نمایاں نہیں، لیکن اپنے وقت پر تمام باتیں پوری ہوں گی ۔،

کیا مزے کی باتیں ہیں۔ یہی کہہ دینا بس ہوگا کہ آپ ۱۹۰۸ء میں دنیا سے تشریف لے گئے ہیں۔ ناظرین خود اندازہ لگالیں کہ اس اپنی تشریح کے مطابق کہاں تک سچے تھے۔

ایک اور لطف کی بات ہے کہ آپ نے اکثر شاہ نعمت اللہ صاحب کی پیش گوئیوں کو اپنی پیش گوئیوں کی محک پر پرکھا ہے اور اس کتاب میں ہر جگہ لکھا ہے کہ:

یہ بعینہ اس عاجز کی اس پیش گوئی کے مطابق ہے، جو براہین احمدیہ کے صفحہ فلاں پر درج ہے ۔،

براہین احمدیہ قرآن سے کم کہاں رہ گئی، مگر شاہ نعمت اللہ تو حضرت مرزا صاحب سے کئی سو سال پہلے یہ باتیں کہہ گئے ہوئے تھے۔ کیا ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ شاہ صاحب کا یہ قصیدہ مرزا صاحب قادیانی کے قبضہ میں مدت سے تھا۔ اور پھر اس سے دیکھ کر آپ اسی کے مطابق پیشگوئیاں کرتے رہے (یہ فرضی باتیں ہیں بطریق استدلال لکھ رہے ہیں، ورنہ حقیقتاً ان پیشگوئیوں کو ان کی پیش گوئیوں سے کیا نسبت) پھر براہین احمدیہ میں چھاپ کر یہ کہنا شروع کر دیا کہ دیکھو یہ ہماری اس پیش گوئی کے مطابق ہے جو ہم نے فلاں صفحہ پر درج فرما رکھی ہے۔

خیر یہ جملہ معترضہ تھا۔

تشریح کرتے وقت مضمون کو ربط دینے کیلئے ایک دو شعر کے بعد مرزا صاحب نے جس شعر کی تفسیر کی ہے، وہ یہ ہے:

ید بیضا کہ باد پائندہ
باز با ذولفقار مے بینم

اس کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مذاق کے مطابق یوں لکھا ہے، یا یوں پڑھا ہے اگر لکھنے میں ان کی کوئی غلطی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ید بیضا کہ با او تابندہ
باز با ذوالفقار مے بینم

مرزا صاحب کی تشریح:

یعنی اسکا روشن ہاتھ جو اتمام حجت کی رو سے تلوار کی طرح چمکتا ہے، پھر میں اس کو ذوالفقار کے ساتھ دیکھتا ہوں۔ ایک زمانہ ذوالفقار کا تو وہ گذر گیا کہ جب ذوالفقار علی کرم اللہ وجہ کے ہاتھ میں تھی مگر خدا تعالیٰ پھر ذوالفقار اس امام کو دے گا، اس طرح پر کہ اس کا چمکنے والا ہاتھ وہ کام کرے گا جو پہلے زمانہ میں ذوالفقار کرتی تھی۔ سو وہ ہاتھ ایسا ہو گا کہ گویا وہ ذوالفقار علی کرم اللہ وجہ ہے جو پھر ظاہر ہو گئی ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ امام سلطان القلم ہو گا اور اس کی قلم ذوالفقار کا کام دے گی (آہ! مونث قلم کب یہ کام دے سکتی ہے)۔ یہ پیش گوئی بعینہ اس عاجز کے اس الہام کا ترجمہ ہے (جو بات ہم نے اوپر کہی، وہ سچ نکلی) جو اس وقت سے دس برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکا ہے (صحیح ہے، نعمت اللہ شاہ صاحب کی پیش گوئی اس وقت تک کب چھپی تھی کہ متقدم ٹھہرتی) اور وہ یہ ہے:

کتاب الولی ذو الفقار علی، یعنی کتاب اس ولی کی ذوالفقار علی کی ہے۔ یہ اس عاجز کی طرف اشارہ ہے۔ اسی بنا پر بارہا اس عاجز کا نام مکاشفات میں غازی رکھا گیا ہے۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے بعض دیگر مقامات میں اسی کی طرف اشارہ ہے۔ (کہنا نہ کہ آپ غازی نہ تھے)

اس کے سوا کچھ اور کہنے کا کیا یارا، کہ

بریں شرح ونکتہ بباید گریست۔

یعنی: بریں عقل و دانش بباید گریست۔

ابھی مرزا صاحب نے اوپر کہا تھا کہ میرا نام غازی رکھا گیا ہے۔ یہ لو شاہ نعمت اللہ کی پیش گوئی بھی یہی کہنے لگی۔ اگلا شعر اب درج کرتے ہیں:

غازی دوست دارِ دشمن کش
ہمدم و یار غار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جوغازی آپ بن رہے ہیں ہمارے خیال میں ذال (ذ) کے ساتھ ہوگا یعنی غاذی۔ مکلّف غذائیں ضرور استعمال کرتے ہوں گے یہ دعوی سچا ہے)

آپ نے اس کی تشریح بالکل درست لکھی ہے اوران کے اپنے حق میں کیسی سچی کہ :

وہ خداتعالی کی طرف سے غازی ہے ۔دوستوں کو بچانے والا اور دشمنوں کو مارنے والا ۔،

بس ۔ اگراس کے معنی سمجھ نہ آسکیں تو قارئین اوپر کے شعر ید بیضاء والے کے معنی پھر سے پڑھ لیں ۔

بس، یہاں تک آپ مہدی تھے، آگے جو بنتے ہیں خود اگلے شعر کی تشریح سے سمجھ لیجئے ۔اور مسئلہ ارتقا کا تقاضا بھی یہی تھا

صورت و سیرتش چو پیغمبر
علم و حلمش شعار مے بینم

مرزا صاحب کی تشریح:

یعنی ظاہر و باطن اپنا نبی کی مانند رکھتا ہے اور شان نبوت اس میں نمایاں ہے اور علم اور حکم اس کا شعار ہے ۔ مراد یہ کہ بباعث اپنی اتباع کے گویا وہی صورت اور وہی سیرت اسکو حاصل ہوگئی ہے ۔ یہ اس الہام کے مطابق ہے (دیکھئے پھرلگا نعمت اللہ شاہ صاحب کی پیش گوئی کے سچا ہونے کا ثبوت ملنے) جو اس عاجز کے بارہ میں براہین میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے

جری اللہ فی حلل الا نبیاء یعنی فرستادہ خدا درحلہ انبیاء۔

قارئین سمجھ سکتے ہیں کہ: فرستادہ خدا، کسے کہتے ہیں۔

نظامی گنجوی نے رسول اللہﷺ کی شان میں یہ لکھا تھا:

فرستادہء خاص پروردگار

صورت وسیرت کے معنی: ظاہرو باطن، لکھنا بھی قابل غور ہے۔

بباعث اپنی اتباع کے وہی صورت اور وہی سیرت ہے۔، یہ اتباع کی صورت ہوئی، یا مرزا صاحب کی، اور پھر اپنی اتباع، یا، ان کی اتباع۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینت شرع و رونق اسلام
محکم و استوار مے بینم

مرزا صاحب کی تشریح:

یعنی اس کے آنے سے شرع آرائش پکڑ جائے گی اور اسلام رونق پر آ جائے گا اور دین متین محمدی محکم اور استوار ہو جائے گا ۔(ہمیں افسوس ہے کہ مرزا صاحب نے یہاں: دین متین محمدی، لکھ کر ہمارے احمدی بھائیوں پر چوٹ کی ہے) اس الہام کے مطابق ہے جو اس عاجز کی نسبت اس وقت سے دس برس پہلے براہین میں چھپ چکا ہے اور وہ یہ ہے

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منار بلندتر محکم افتاد۔

اور نیز یہ الہام

هو الذی ار سل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله دیکھو صفحہ ۲۳۹ براہین احمدیہ۔ حاشیہ۔

یہ الہام معلوم ہوتا ہے کہ محمدیوں کے حق میں اس لئے پورا نہیں ہوا کہ باوجود مرزا صاحب کے اپنے الہام میں انہیں یاد کرنے کے وہ ان کے پھندے میں نہ آئے۔ ورنہ کوئی وجہ تھی کہ خدا خود ایک وعدہ کرے اور وہ پورا نہ ہو۔ مگر وقت آنے والا ہے، ہم سچے دل سے شہادت دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کا یہ الہام کم از کم ضرور سچا ہو کر رہے گا کیونکہ یہ الہام روز وشب ہر ایک مسلمان کو ہو رہا ہے۔

آگے پھر وہ شعر ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی کی دیانت کو کسی کسوٹی کی ضرورت ہے۔

تمام نسخے، جن کے ہم نے اوپر حوالے دیئے ہیں، اس شعر کو جس میں امام موعود کا نام دیا گیا ہے، یوں لکھتے ہیں

میم (م) حا (ح) میم (م) دال (د) مے خوانم
نام آن نامدار مے بینم

میم، حا، میم، دال سے تو محمد بنتا ہے۔ یہی نام احادیث نبوی میں ہے

یوا طی اسمه اسمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی کے باقی سب نسخے بھی، جیسا کہا گیا ہے، اس پر متفق ہیں مگر مرزا صاحب قادیانی کی، سبز، کتاب کہتی ہے

ا ح م و دال (د) مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم

یوں لکھنے سے اگر چہ پہلے مصرع کا وزن نہیں رہتا کیونکہ ابجد کے پہلے ہمزہ کا اسم، الف، بکسر و لام ہے، نہ کہ بسکون لام جس کے معنی ایک ہزار کے ہو جائیں گے۔ الف بتحریک لام پڑھ سکتے ہیں مگر آگے، حا، کا تلفظ مانع ہے۔ اور یہ بھی سمجھ نہیں آ سکتا کہ شاہ نعمت اللہ جیسے شاعر نے اسے الف بسکون لام ہی باندھ دیا ہو۔

کیا ہم اس موقع پر بھی مرزائی صاحبان کو چیلنج دے سکتے ہیں کہ وہ ثابت کریں یہ حقیقت میں : اح م د ، ہی ہے اور مرزا صاحب قادیانی نے اس کے لکھنے میں صفائی برتی ہے۔ اور اگر یہ نہیں، م ح م د ہے تو پھر مرزا غلام احمد صاحب اس پیش گوئی کے مہدی کیوں تھے۔

(سائیں گلاب شاہ کی پیش گوئی مرزا صاحب کے متعلق جو اسی کتاب نشان آسمانی میں دوسری جگہ درج ہے شاہ صاحب کی پیش گوئی سے زیادہ معتبر معلوم ہوتی ہے کیونکہ اس میں مرزا صاحب کا پورا نام غلام احمد، سائیں گلاب شاہ کو بتایا گیا ہے۔ قارئین اس پیش گوئی کو بھی ضرور پڑھیں۔ بڑی پر لطف ہے)

مگر اس: م ح م د، کے شعر سے قبل تمام نسخوں میں اور خود مرزا صاحب کے نسخہ میں بھی وہ شعر ہے جو دراصل امام موعود کی طرف اشارہ کرتا ہے اور، نائب مہدی، اور، پسرش یادگار، والے شعروں کے بعد ہے۔ یعنی اسی قاعدہ کے مطابق کہ پہلے نائب مہدی ہوگا، پھر اسکالر کا، اور پھر خود امام منتظر جلوہ نما ہوں گے۔ اس لحاظ سے خواجہ عبدالغنی صاحب شملوی کے نسخہ کی ترتیب اس مقام پر زیادہ ٹھیک معلوم ہوتی ہے۔ اس میں یہ اشعار ہیں:

نائب مہدی آشکار شود
بلکہ من آشکار مے بینم
پادشاہِ تمام دانائی
سرورِ باوقار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
بندگانِ جناب حضرت او
سر بسر تاجدار مے بینم

(مرزائی پھر یاد کرلیں کہ یہ شعر حضرت نائب مہدی کے فرزند کے متعلق ہے)

بعد از و خود امام خواہد بود
کہ جہاں را مدار مے بینم
پادشاہِ امامِ ہفت اقلیم
شاہ عالی تبار مے بینم
میم (م) و حا (ح) میم (م) دال (د) مے خوانم
نام آں نامدار مے بینم

اس ترتیب سے ان حضرات کے ظہور کی ترتیب ازخود نمایاں ہے، مگر مرزا صاحب قادیانی نے باوجود اس امر کے کہ اپنی نقل میں اس،

بعد از وخود امام خواہد بود،

کے شعر کو درج کیا ہے، ان اشعار میں اس کو بالکل نہیں رکھا جن کی ایک جگہ تشریح کی ہے، اور کرتے بھی کس طرح۔

سب سے پہلے، شمس خوش بہار، کو اپنی طرف منسوب کر چکے۔ پھر

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

کو اپنے اوپر لگایا۔ پھر

بندگانِ جنابِ حضرتِ او
سر بسر تاجدار مے بینم

میں بھی، او، خود ہی بنے

اب اگر لکھتے کہ

بعد از او خود امام خواہد بود،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس، او، کو کہاں لے جاتے۔ اور ان:

خود امام،

کے الفاظ کو کیا کرتے۔ کیونکہ، خود، کا لفظ کہہ رہا ہے کہ امام سے پہلے اس کے نائب وغیرہ ضرور ظہور پذیر ہوں گے۔

ہمیں نہایت رنج سے لکھنا پڑا ہے کہ اس شعر کو تشریح میں چھوڑنے سے مرزا صاحب قادیانی نے اپنی صفائی کا ثبوت نہیں دیا۔ اور جب اسکو نقل میں لکھا بھی تو کیوں اس کے معنی پر غور نہ کیا۔ کیوں نہ اپنے ضمیر سے پوچھا بلکہ اپنے معمولی نحو کے علم سے دریافت کیا کہ یہ، او، کی ضمیر اس شعر میں کس کی طرف جاتی ہے۔ اور پھر: بعد از او، کے کیا معنی۔ کس کے بعد۔ اگر وہ ایک ہی شخص ہے جس نے ظاہر ہونا ہے، تو ان الفاظ کے کیا معنی: بعد از وخود امام خواہد بود۔ کا کیا مطلب۔

مگر ہم بھول گئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے تھوڑی احتیاط ضرور برتی ہے۔

بعد از و، کو، بعد ازاں، لکھا ہے،

و مگر، خود، کی طاقت کو نہیں دبا سکے۔

او، کو چھوڑو، آن، ہی سہی۔ یہ معنی کہ کوئی شخص نہیں کوئی واقعہ ہوگا، تو پھر بھی، بعد ازاں خود امام خواہد بود، کے ظہور کا مضمون تو وہی رہے گا کہ وہ اوپر کے بیان کردہ لوگوں اور واقعات کے بعد آئے گا۔

م ح م د کا شعر جو مرزا صاحب کے ہاں، اح م د، بن گیا ہوا ہے، اس شعر کے بعد ہے۔ اگلا شعر جو تشریح میں درج کیا ہے، یہ شعر ہے:

دین و دنیا ازو شود معمور
خلق زو بختیار مے بینم

تشریح لکھتے ہیں:

یعنی اس کے آنے سے اسلام کے دن پھریں گے اور دین کو ترقی ہوگی اور دنیا کو بھی.. الخ۔

ہم اتنی تشریح نقل کرنے پر ہی اکتفا کرتے ہیں کیونکہ آگے جو کچھ لکھا ہے وہ پھر اس کی تشریح ہے۔ اسلام کے دین و دنیا کو مرزا صاحب نے جو ترقیاں دی ہے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوشیدہ نہیں۔اس تشریح میں آگے چل کر لکھتے ہیں:

اور یہ جو اشارہ کیا کہ اس کے آنے سے اسلام کی دینی و دنیوی حالت صلاحیت پر آجائے گی۔اس کی اصل حقیقت یہ ہے کہ جو خدا تعالی کی طرف سے آتا ہے وہ اسلام کے لئے رحمت ہو کر آتا ہے اور اسی کے ساتھ جلد سے یا دیر سے رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔،

یہ: یا دیر سے، ملاحظہ ہو۔

اور اوپر لکھ رہے ہیں: اس کے آنے سے، ہی یہ کچھ ہوتا ہے۔

اور شعر بھی کہہ رہا ہے کہ،

دین و دنیا از وشود معمور،

مگر معمولی بات ہے۔مرزا صاحب دانا تھے۔انہیں اپنی اصل حقیقت معلوم تھی۔،یا دیر سے، کہے بغیر باقی کی بات ساری کی ساری جاتی تھی۔

آگے مرزا صاحب فرماتے ہیں اور کیا یقین دلاتے ہیں یہ لکھ کر:

مگر اوائل میں قحط اور وبا وغیرہ کی تنبیہیں بھی اترا کرتی ہیں اور اہل کشف انجام کا حال بیان کرتے ہیں نہ ابتدائی واقعات کا۔

اللہ اللہ! پیشگوئی نے تمام دنیا کو زیروزبر کر کے امام موعود کو ظاہر کیا اور ابھی یہ: ابتدائی واقعات، باقی ہی تھے کہ امام کے ظاہر ہو جانے پر بھی ہمیشہ ہوتے ہی رہتے۔

اگلا شعر:

بادشاہِ تمام عالم ہفت اقلیم
شاہ عالی تبار مے بینم

مرزا صاحب کی تشریح:

یعنی مجھ کو کشفی نظر میں وہ ایک شاہ عالی خاندان ہفت اقلیم کا بادشاہ نظر آیا ہے۔یہ مطابق اس پیش گوئی کے ہے جو ازالہ اوہام میں درج ہو چکی ہے اور وہ یہ ہے:

حکم الله الر حمن لخليفة الله السلطان سيو تی له الملك العظيم۔ الخ۔یہ اس عاجز کی نسبت الہام ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ خلیفۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ بادشاہ جسکو ایک ملک عظیم دیا جائے گا (ماشاءاللہ) اور جس پر زمین کے خزانے کھولے جائیں گے۔

آگے لکھا ہے:

اس بادشاہی سے مراد اس دنیا کی ظاہری بادشاہی نہیں بلکہ روحانی بادشاہی ہے۔،

کیا ہمارے مکرم مرزائی صاحبان یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ لکھتے وقت مرزا صاحب کے دل میں کس کا ڈر تھا۔ خدا ملک عظیم عطا کر رہا ہے خود تفسیر میں لکھ رہے ہیں:

زمین کے خزانے کھولے جائیں گے۔،

اور بن گئی:

روحانی بادشاہی۔،

یا اللہ بچانا حکمرانوں کے خوف سے۔

مرزا صاحب نے آخری شعر اپنی تفسیر قصیدہ میں یہ لکھا ہے اور اس نے سب دعووں کو ثابت کر دیا ہے:

مہدی وقت و عیسی دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم

مرزا صاحب کی تشریح:

یعنی وہ مہدی بھی ہوگا۔ اور عیسی بھی۔ دونوں صفات کا حامل ہوگا۔ اور دونوں صفات سے اپنے تئیں ظاہر کرے گا۔ یہ آخری بیت عجیب تصریح پر مشتمل ہے جس سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ خدا تعالی کی طرف سے حکم پا کر عیسی ہونے کا بھی دعوی کرے گا۔ اور ظاہر ہے کہ یہ دعوی تیرہ سو برس سے آج تک کسی نے بجز اس عاجز کے نہیں کیا کہ عیسی موعود میں ہوں۔،

شعر کیا ہے اور اس تشریح میں کیا نکات اور کیا دلچسپیاں ہیں، قارئین خود اندازہ لگا لیں۔ ہم حضرات مرزائیہ سے صرف، ہر دو، کے معنی پوچھیں گے اور بس۔

بنمائے بصاحب ہنرے جوہر خود را
عیسی نتواں گشت بتصدیق خرے چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک اور جناب مرزا صاحب

کتاب نشان آسمانی کے شروع میں جہاں مرزا صاحب قادیانی نے قصیدہ سارے کا سارا نقل کیا ہے، قصیدہ کو ختم کر کے کسی منشی محمد جعفر کے خلاف، جس نے یہ کہا ہوگا کہ یہ قصیدہ حقیقتاً سید احمد صاحب بریلوی کے حق میں تھا، لکھتے ہوئے جناب مرزا صاحب مفصلہ ذیل شعر سے استدلال کرتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ اس قصیدہ کا صحیح مخاطب وہ ہیں، نہ کہ سید احمد بریلوی۔ اصلی شعر یوں ہے

ترک عیار مست مے نگرم
خصمِ او در خمار مے بینم

مرزا صاحب نے اسکو یوں لکھا ہے، یا پڑھا ہے:

ترک عیار سست مے نگرم
خصم او در خمار مے بینم

قصیدہ میں اس شعر کا جو محل ہے، ہم اس پر بحث نہیں کرتے کیونکہ امام موعود کے ظہور کے بعد جب زمانہ کا یہ حال ہوگا کہ

بر کفِ دست ساقیء وحدت
بادہء خوشگوار مے بینم
زینت شرع و رونق اسلام
ہر یکے را دو بار مے بینم

اس وقت ترک جو مسلمان ہیں ان کی اگر یہ کیفیت ہو کہ

ترک عیار مست مے نگرم
خصم او در خمار مے بینم

تو بالکل بجا اور درست ہے۔ مگر مرزا صاحب نے ترکوں کو مست کی بجائے سست بنا کر اس امر سے حجت پکڑی کہ چونکہ ترک اس وقت کمزور سے نظر آ رہے ہیں اور پیش گوئی یہ کہہ رہی ہے کہ ظہور مہدی کے وقت وہ سست ہوں گے، اس لئے میں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی ہوں جو یہ پیش گوئی کہتی ہے۔

کیا مرزا صاحب یہ اندازہ نہیں لگا سکتے تھے اور انہیں یہ لکھتے وقت کچھ خیال نہ آیا کہ جب ساری دنیا کا ظہور مہدی کے بعد یہ حال ہونا چاہیے کہ

این جہاں را چو مصر مے نگرم
عدل او را حصار مے بینم

تو پھر ترک غریبوں نے کیا گناہ کیا ہے کہ وہ ایسے زمانہ میں بھی سست ہی رہتے، بلکہ ایسے زمانہ میں آکر سست ہو جاتے۔

کیا محض اس لئے کہ ان کو مرزا صاحب قبلہ کی ہستی کا علم نہیں ہوا تھا، اور خاص کر اس لئے کہ وہ غریب مسلمان کہلاتے ہیں۔ اگر مہدی کی یہی برکت ہے کہ اسلامی سلطنتیں اس کے عہد میں کمزور وسست ہو جائیں، تو ہم بغیر مہدی کے ہی اچھے ہیں۔

پھر دوسری بات یہ اور مرزا صاحب کے بالغ نظر ہونے کی دلیل کہ کب ترک بھی سست ہو چکا، تو پھر دوسرے مصرع میں: خصم او در خمار مے بینم، کے کیا معنی ہو سکتے تھے۔

مرزا صاحب قادیانی، تشریح خمار میں لکھتے ہیں کہ:

فتح کا سرور جاتا رہے گا اور خمار رہ جائے گا۔

کاش کوئی ہمارا قابل مرزائی بھائی اس وقت مرزا صاحب قادیانی سے خمار کے معنی بھی پوچھنے کی جرأت کرتا۔

تمام نسخوں میں حتی کہ مجمع الفصحاء میں یہ شعر یوں ہے:

ترک عیار مست مے نگرم
خصم او در خمار مے بینم

خمار اس کیفیت کو کہتے ہیں کہ جو نشہ شراب کے زائل ہونے کے بعد رہ جائے۔ اور خمار کے مقابل ہو بھی لفظ مست ہی سکتا تھا، مگر مرزا صاحب کو اتنا ذوق سلیم کب عطا ہوا کہ وہ ازخود اس عیاں سی ادبی رمز اپنے آپ پا جاتے۔

مرزا صاحب کا اس اس شعر سے اپنے حق میں استدلال کرنا بہت ہی مضحکہ انگیز ہے۔

اس اسلامی سلطنت کی خیر خواہی دل میں رکھتے ہوئے مرزا صاحب یوں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جگہ منشی محمد جعفر صاحب اس بات پر زور دیتے ہیں کہ یہ شعر یعنی
ترک عیار
گویا اس عاجز کی تکذیب کی نسبت پیش گوئی ہے۔ (محمد جعفر صاحب نے بھی اس خیال سے کہا ہوگا کہ مرزا صاحب کو ترک کہہ کر سست وعیار تو کہہ لو) لیکن ایک عقل مند جو انصاف وتدبیر سے کچھ حصہ رکھتا ہے وہ سمجھ سکتا ہے کہ یہ شعر اس قصیدہ کے مضامین کا ایک آخری مضمون ہے۔ اور قصیدہ کی ترتیب سے بداہت معلوم ہوتا ہے کہ اول مسیح موعود کا ظہور ہوا اور پھر اس کے بعد کوئی اور واقعہ پیش آوے جو ترک عیار سست نظر آوے اور اس کا دشمن خمار میں دکھلائی دے۔ اور ظاہر ہے کہ اس زمانہ میں بجز اس عاجز کے کسی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ یا اسکے دعوی کے بعد ایک ناقص الفہم اس عاجز کو ترک قرار دے۔ پس اس شعر کے صحیح معنی یہ ہیں کہ اس مسیح کے ظہور کے بعد ترکی سلطنت کچھ سست ہو جائے گی۔،

(کیوں وہ زینت شرع ورونق اسلام کدھر جائے گی۔ پائے محمدیان برمنار بلندتر محکم افتاد کدھر جائے گا۔ وہ صرف اسی لئے ہے کہ براہین احمدیہ میں حوالہ کیلئے لکھا جائے)

اور سلطنت کا مخالف بھی یعنی روس (مرزا صاحب کا تمام مکاشفہ اور الہام تمام عمر صرف یہی دریافت کرسکا کہ ترکوں کا صرف ایک روس ہی دشمن ہے) فتح یابی کا کچھ اچھا پھل نہیں دیکھے گا اور آخر کار فتح کا سرور جاتا رہے گا اور خمار رہ جائے گا.... اور حدیثوں کی رو سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح کے وقت ترکی سلطنت کچھ ضعیف ہوجائے گی (کیا مرزا صاحب کے مریدین معتقدین نے کبھی ان سے دریافت کیا کہ یہ حدیثیں کہاں ہیں اور کیا ترکی سلطنت کو مہدی کے ظہور ہونے کے بعد ضعیف ہونا تھا یا اس سے پہلے ضعف کا زمانہ کاٹ چکنا چاہیے تھا)

یہ ہیں خیالات جناب مرزا صاحب کے اپنے ظہور کے وقت غریب ترکوں کے متعلق۔ کاش اس وقت حضرت مرزا صاحب دنیا میں موجود ہوتے ہم انہیں بتا دیتے کہ حضرت شعر کو صحیح یوں پڑھنا چاہیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک عیار مست مے نگرم
خصم او در خمار مے بینم

اور اب اس کے معنی کیجئے اور اپنے پر چسپاں کیجئے۔ مگر مرزا سچے تھے، ترک تو مست اصلی مہدی کے ظہور کے بعد ہوں ہو گے۔ مرزا صاحب کوئی مہدی تھوڑے تھے۔

یہاں تک لکھ کر ہم بطور نتیجہ کوئی بات نہیں کہتے۔ ارباب علم ودانش خود سمجھ لیں۔ ان کے مرید اپنے ضمیروں سے پوچھیں۔ رہِ حق اب بھی دور نہیں۔ ایک توبہ پچھلی تمام لغزشوں کی تلافی ہے۔ شکست توبہ پر بھی توبہ ہو سکتی ہے:

ایں درگہِ ما درگہِ نومیدی نیست
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

انتظار امام

امام موعود کا تمام اسلامی دنیا کو اس اضطراب سے انتظار ہے کہ راتوں کو نیند یں نہیں آتیں۔ وہ روز کب دیکھنا نصیب ہو گا کہ تمام دنیا اپنے کمال ترقی پر پہنچی ہوئی دکھادے، بجز توحید کسی دوسرے معبود کا نام نہ ہو، ہر جگہ اور ہر زبان پر لا الہ الا اللہ کے نعرے ہوں، عدل ومساوات حریت واخوت کے ترانوں سے گلشن عالم معمور ہو، انسان اپنے آپ کو کامل انسان پائیں، نسل ووطن کی تمیزیں دلوں سے محو ہو جائے۔

آہ یہ زمانہ کیسا آ گیا۔ یہ عروج ہمیں کب دیکھنا نصیب ہو گا۔ یارب ہمیں یا تو اتنی لمبی عمر دے کہ ہم اس رحمۃ للعالمین نائب کا زمانہ دیکھیں، یا ہم پر رحم فرما اور اسے ابھی بھیج۔ اگر یہ وقت اس کا ظہور کا نہیں تو اور کون سا ہو گا۔

روز میدانست ترک شاہسوار من کجا ست
چشم ہر کس بر رخ یارے ست یار من کجاست

دریغ عمر کہ در انتظار مے گذرد
خدائے داند و من تا چہ زار مے گذرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چرا نہ نالم از اندوہ در فراق غمش
کہ بے وصال مرا روز گار مے گذرد

بیا بیا کہ نسیم بہار مے گذرد
بیا کہ گل ز رخت شرمسار مے گذرد
بیا کہ فصل بہار است و موسم شادی
مدار منتظرم روزگار مے گذرد

اے سوار اشہب دوراں بیا
اے فروغ دیدۂ امکاں بیا
رونق ہنگامہ ایجاد شو
در سواد دیدہ ہا آباد شو
شورشِ اقوام را خاموش کن
نغمۂ خود را بہشت گوش کن

خیز و قانونِ اخوت ساز دہ
جام صہبائے محبت باز دہ
باز در عالم بیار ایام صلح
جنگجویاں را بدہ پیغام صلح
نوع انسان مزرع تو حاصلی
کاروانِ زندگی را منزلی
ریخت از جور خزاں برگ شجر
چوں بہاراں بر ریاضِ ما گذر
سجدہ ہائے طفلک و برناؤ پیر
از جبیں شرمسار ما بگیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از وجودِ تو سرافرازیم ما
پس بآلام جہاں سازیم ما

قصیدہ کی مختلف نقلیں

نقل قصیدہ بمطابق پروفیسر براؤن

قدرت کردگار مے بینم
حالتِ روزگار مے بینم
حالِ امسال صورتِ دگر است
نہ چو پیرار و پار مے بینم
از نجوم این سخن نمے گوئم
بلکہ از کردگار مے بینم
عین (ع) و را (ر) دال (د) چوں گذشت از سال
بو العجب کاروبار مے بینم
در خراسان و مصر و شام و عراق
فتنہ و کار زار مے بینم
ظلمت ظلمِ ظالمانِ دیار
بے حد و بے شمار مے بینم
قصہ بس عجیب مے شنوم
غصہ در دیار مے بینم
جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد
از یمین و یسار مے بینم
غارت و قتل و لشکر بسیار
درمیان و کنار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ را خواجہ وش ہمے بینم
خواجہ را بندہ دار مے بینم
سکہ نو زنند بر رخ زر
درہمش کم عیار مے بینم
دوستان عزیز ہر قومے
گشتہ غمخوار و خوار مے بینم
ہر یک از حاکمان، ہفت اقلیم
دیگرے را دو چار مے بینم
نصب و عزل بتلجی و عمال
ہر یکے را دو بار مے بینم
ماہ را رو سیاہ مے بینم
مہر را دلفگار مے بینم
ترک و تاجیک را بہم دیگر
خصمی و گیرو دار مے بینم
تاجر از دست دزد بے ہمراہ
ماندہ در رہگذار مے بینم
مکر و تزویر و حیلہ بسیار
از صغار و کبار مے بینم
حال ہندو خراب مے یابم
جور ترک و تتار مے بینم
بقعۂ خیر سخت گشتہ خراب
جائے جمع شرار مے بینم
بعضے اشجار بوستان جہان
بے بہار و ثمار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندکے امن اگر بود آن ہم
در حدِ کوہسار مے بینم
ہمدمی و قناعت و کنجے
حالیا اختیار مے بینم
گرچہ مے بینم ایں ہمہ غم ہا
شادیئے غمگسار مے بینم
غم مخور زانکہ من دریں تشویش
خرمن وصل یار مے بینم
بعد امسال و چند سال دگر
عالمے چوں نگار؟ مے بینم
این جہاں را چو مصر مے نگرم
عدل او را حصار مے بینم
ہفت باشد وزیر و سلطانم
ہمہ را کامگار مے بینم
عاصیاں از امام معصومم
خجل و شرمسار مے بینم
بر کف دست ساقیء وحدت
بادہء خوشگوار مے بینم
غازی دوستدار دشمن کش
ہمدم و یار یار مے بینم
تیغ آہن دلانِ زنگ زدہ
کند و بے اعتبار مے بینم
زینت شرع و رونق اسلام
ہر یکے را دو بار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرگ با میش و شیر با آہو
در چرا بر قرار مے بینم
گنج کسری و نقد اسکندر
ہمہ بر روئے کار مے بینم
ترک عیار مست مے نگرم
خصم او در خمار مے بینم
نعمت اللہ نشستہ در کنجے
از ہمہ بر کنار مے بینم
چوں زمستاں پنجمیں بگذشت
ششمش خوش بہار مے بینم
نائب مہدی آشکار شود
بلکہ من آشکار مے بینم
پادشاہے تمام دانائے
سرور با وقار مے بینم
بندگان جناب حضرت او
سر بسر تاجدار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من
دور آن شہر یار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
پادشاہے تمام دانائے
شاہ عالی تبار مے بینم
بعد از و خود امام خواہد بود
کہ جہاں را مدار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میم (م) حا (ح) میم (م) دال (د) مے خوانیم
نام او نامدار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر
علم و حلمش شعار مے بینم
ید بیضا کہ باد پائندہ
باز با ذوالفقار مے بینم
مہدی وقت و عیسی دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم
گلشن شرع را ہمے بویم
گل دیں را ببار مے بینم

نقل قصیدہ بمطابق مرزا قادیانی

قدرت کردگار مے بینم
حالت روزگار مے بینم
از نجوم ایں سخن نمے گویم
بلکہ از کردگار مے بینم
در خراسان و مصر و شام و عراق
فتنہ و کار زار مے بینم
ہمہ را حال مے شود دیگر
گر یکے در ہزار مے بینم
قصہ بس غریب مے شنوم
غصہء در دیار مے بینم
غارت و قتل لشکرِ بسیار
از یمین و یسار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس فرو مایگان بے حاصل
عالم و خواند کار مے بینم
مذہب دین ضعیف مے یابم
مبدعِ افتخار مے بینم
دوستانِ عزیز ہر قومے
گشتہ غمخوار خوار مے بینم
منصب و عزل تنگ چی عمال
ہر یکے را دو بار مے بینم
ترک و تاجیک را بہم دیگر
خصمی و گیر دار مے بینم
مکر و تزویر و حیلہ در ہر جا
از صغار وکبار مے بینم
بقعہء خیر سخت گشت خراب
جائے جمع شرار مے بینم
اند کے امن گر بود امروز
در حد کوہسار مے بینم
گرچہ مے بینم ایں ہمہ غم نیست
شادیء غم گسار مے بینم
بعد امسال و چند سال دگر
عالمے چون نگار مے بینم
بادشاہ مشام دانائے
سرورِ باوقار مے بینم
حکم امثال صورتے دگر ست
نہ چو بیدار وار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غین(غ) و رے (ر) سال چوں گذشت از سال
بو العجب کاروبار مے بینم
گر در آئینۂ ضمیر جہاں
گرد و زنگ و غبار مے بینم
ظلمتِ ظلم ظالمانِ دیار
بے حد و بیشمار مے بینم
جنگ و آشوب فتنہ و بیداد
درمیان و کنار مے بینم
بندہ را خواجہ وش ہے یابم
خواجہ را بندہ وار مے بینم
ہر کہ ادبار یار بود امسال
خاطرش زیرِ بار مے بینم
سکہ نو زنند بر رخِ زر
درہمش کم عیار مے بینم
ہر یک از حاکمان ہفت اقلیم
دیگرے را دو چار مے بینم
ماہ را رو سیاہ مے نگرم
مہر را دل فگار مے بینم
تاجر از دور دست و بے ہمراہ
ماندہ در رہگذار مے بینم
حال ہند و خراب مے یابم
جورِ ترک و تتار مے بینم
بعض اشجار بوستان جہاں
بے بہار و ثمار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم دلی و قناعت و کنجے
حالیا اختیار مے بینم
غم مخور زانکہ من دریں تشویش
خرمی وصلِ یار مے بینم
چوں زمستاں بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم
دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
بندگانِ جناب حضرت او
سربسر تاجدار مے بینم
بادشاہ تمام ہفت اقلیم
شاہ عالی تبار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر
علم و حلمش شعار مے بینم
ید بیضا کہ با او تابندہ
باز با ذوالفقار مے بینم
گلشن شرع را ہمے بوئیم
گل دیں را ببار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من
دورِ آن شہسوار مے بینم
عاصیاں از امام معصومم
خجل و شرمسار مے بینم
غازی دوستدار دشمن کش
ہمدم و یار غار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زینت شرع و رونق اسلام
محکم و استوار مے بینم
گنجِ کسری و نقد اسکندر
ہمہ بر روئے کار مے بینم
بعد ازاں خود امام خواہد بود
بس جہاں را مدار مے بینم
ا ح م و دال مے خوانم
نامِ آں نامدار مے بینم
دین و دنیا از و شود معمور
خلق زو بختیار مے بینم
مہدی وقت و عیسیٰ دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم
ایں جہاں را چو مصر مے نگرم
عدلِ او را حصار مے بینم
ہفت باشد وزیر سلطانم
ہمہ را کامگار مے بینم
برکفِ دست ساقی وحدت
بادہء خوش گوار مے بینم
تیغ و آہن دلان زنگ زدہ
کند و بے اعتبار مے بینم
گرگ با میش شیر با آہو
در چرا با قرار مے بینم
ترک عیار مے ستت نگرم
خصم او در خمار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت اللہ نشست بر کنجے
از ہمہ بر کنار مے بینم

نقل قصیدہ بمطابق خواجہ عبدالغنی

قدرت کردگار مے بینم
حالت روز گار مے بینم
حکم امسال صورت دگر است
نہ چو پیرار و پار مے بینم
از نجوم این سخن نمے گویم
بلکہ از کردگار مے بینم
ع ز ذ چوں گذشت از سال
بو العجب کاروبار مے بینم
در خراسان و روم و شام و عراق
فتنہء کار زار مے بینم
گرد آئینہ ہمیں دو جہاں
گرد و زنگ و غبار مے بینم
ہمہ را حال مے شود دیگر
گر یکے در ہزار مے بینم
ظلمت و ظلم ظالمان دیار
بے حد و بے شمار مے بینم
قصہ بس غریب مے شنوم
غصہ در دیار مے بینم
جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد
درمیان و کنار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غارت و قتل لشکر بسیار
از یمین و یسار مے بینم

بندہ را خواجہ وش ہمی یابم
خواجہ را بندہ وار مے بینم

بس فروماندگانِ بے حاصل
عالم و خواندگار مے بینم

ہر کہ او پار یار بود امسال
خاطرش زیر بار مے بینم

مذہب و دیں ضعیف مے یابم
مبدع افتخار مے بینم

سکہ نو زنند بر رخ زر
درہمش کم عیار مے بینم

دوستان و عزیز ہر قومے
گشتہ غم خوار و خوار مے بینم

ہر یک از حاکمانِ ہفت اقلیم
دیگرے را دو چار مے بینم

نصب و عزل بتلجی و عمال
ہر یکے را دوبار مے بینم

ماہ را رو سیاہ مے یابم
مہر را دلفگار مے بینم

ترک و تاجیک را بہم دیگر
خصمےء گیر و دار مے بینم

تاجر از دست دزدی ہمراہ
ماندہ در رہگذار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکر و تزویر و حیلہ در ہر جا
از صغار و کبار مے بینم
حال ہندو خراب مے یابم
جور ترک و تتار مے بینم
بقعہ خیر سخت گشتہ خراب
جائے جمع شرار مے بینم
بعضے اشجار بوستان جہان
بے بہار و ثمار مے بینم
اند کے امن گر بود امروز
در حدِ کوہسار مے بینم
ہمد یئے قناعت و کنجے
حالیا اختیار مے بینم
گرچہ مے بینم این ہمہ غم ہا
شادیئے غم گسار مے بینم
غم مخور زانکہ من دریں تشویش
خرّمی وصل یار می بینم
بعد امسال چند سالِ دگر
عالمے چون نگار مے بینم
چوں زمستانِ پنجمیں بگذشت
ششمش خوش بہار مے بینم
نائب مہدی آشکار شود
بلکہ من آشکار مے بینم
بادشاہِ تمام دانائے
سرور باوقار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم
بندگان جناب حضرت او
سر بسر تاجدار مے بینم
بعد از و خود امام خواہد بود
کہ جہاں را مدار مے بینم
بادشاہ و امام ہفت اقلیم
شاہ عالی تبار مے بینم
میم (م) و حے (ح) میم (م) دال (د) مے خوانیم
نام آں نامدار مے بینم
صورت و سیرتش چو پیغمبر
علم و حلمش شعار مے بینم
دین و دنیا ازو شود معمور
خلق از و بختیار مے بینم
ید بیضا کہ باو پایندہ
باز با ذوالفقار مے بینم
مہدیء وقت عیسی دوراں
ہر دو را شہسوار مے بینم
گلشن شرع را ہمے بویم
گلبن دیں ببار مے بینم
ایں جہاں را چو مصر مے نگرم
عدل او را حصار مے بینم
تا چہل سال اے برادر من
دور آں شہر یار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هفت باشد وزیر سلطانم
همہ را کام گار مے بینم
عاصیان از امام معصومم
خجل و شرمسار مے بینم
بر کف دست ساقیء وحدت
بادہء خوش گوار مے بینم
غازیء دوست دار دشمن کش
ہمدم یار غار مے بینم
تیغ آہن دلانِ زنگ زدہ
کند و بے اعتبار مے بینم
زینتِ شرع و رونق اسلام
محکم و استوار مے بینم
گرگ با میش شیر با آہو
در چرا برقرار مے بینم

گنج کسری و نقد اسکندر
همہ بر روئے کار مے بینم
ترک عیار مست مے نگرم
خصم او در خمار مے بینم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید نعمت اللہ کرمانی

پروفیسر براؤن نے اپنی کتاب:

فارسی ادب در عہد تا تاریاں

میں ان کتابوں کا حوالہ دیا ہے جن سے انہوں نے شاہ نعمت اللہ کے حالات و واقعات زندگی مختصراً اخذ کئے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ شاہ نعمت اللہ کی سب سے معتبر سوانح زندگی ریو صاحب کی کتاب موسوم بہ پرشین کیٹلاک (فہرست اسماء ادباء فارس) میں دیئے گئے ہیں جہاں ان حالات پر جو عام کتب سیر میں پائے جاتے ہیں ایک اس زمانہ میں نادر کتبہ سے جو اس وقت برٹش میوزیم میں موجود ہے تفصیلات لے کر اضافہ کی گئی ہیں۔ نیز تاریخ یزد و مشاہیر یزد موسوم بہ جامع مفیدی سے بھی مزید حالات لئے گئے ہیں۔

شاہ نعمت اللہ صاحب کے مجمل حالات زندگی یوں ہیں:

ان کا پورا نام امیر الدین نعمت اللہ تھا۔ باپ کا نام میر عبداللہ تھا۔ نسب میں اپنے آپ کو شیعوں کے پانچویں امام محمد باقر، جو حضرت علی کرم اللہ ابن ابی طالب کے پروتے تھے، کی اولاد بتاتے تھے۔

آپ حلب میں ۷۳۰ ہجری مطابق ۱۳۲۹ء یا ۱۳۳۰ء میں پیدا ہوئے، مگر شباب کا اکثر حصہ عراق میں بسر کیا۔ چوبیس برس کی عمر میں مکہ معظّمہ کی زیارت کی، جہاں سات سال مقیم رہے، اور شیخ عبداللہ یافعی کے اکابر مسترشدین میں شمار ہونے لگے۔ شیخ موصوف اپنے زمانہ کے ایک مشہور صوفی اور مورخ تھے جنہوں نے ۷۶۸ھ مطابق ۱۳۶۷۔۱۳۶۶ء میں انتقال فرمایا۔

شاہ نعمت اللہ کی آخری زندگی سمرقند ہرات اور یزد میں بسر ہوئی، تا آنکہ بالکل اخیر پر آپ ماہان متصل کرمان تشریف لے گئے۔ اور زندگی کے باقی پچیس سال وہیں گذارے۔ آپ نے اسی مقام پر سو سال سے زائد عمر پائی۔ ۲۲ رجب ۸۳۴ھ مطابق ۵۔ اپریل ۱۴۳۱ء کو انتقال کیا۔ مورخ عبدالرزاق سمرقندی نے ۸۴۵ھ مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۴۲-۱۴۴۱ء پر آپ کی قبر کی زیارت کی۔

شاہ نعمت اللہ درویشوں کے بادشاہ تھے۔ اسی لئے انہیں لقب شاہ سے پکارا جاتا تھا۔ آپ کے بادشاہوں سے دوستانہ تعلق تھے۔ شاہ رخ آپ کی خاص عزت کرتا تھا۔ احمد شاہ بہمنی شاہ دکن نے اپنے آپ کو بڑا خوش نصیب سمجھا جب اس کی تاکیدی التجاؤں پر شاہ صاحب کا ایک پوتا آخر اس کے دربار میں آ گیا۔ دو اور پوتوں نے بھی باپ کے ساتھ ادھر کا رخ کیا۔ شاہ نعمت اللہ کے اخلاف میں سے، جو ایران ہی میں رہے، کئی نے صفویوں کے شاہی خاندان میں شادیاں کیں۔

بقول ریو صاحب، شاہ نعمت اللہ نے ۵۰۰ سے زائد رسالے تصوف پر لکھے اور پیچھے چھوڑے۔ ان کے علاوہ ایک اشعار کا دیوان بھی ان کی سب سے بڑی تصنیف ہے۔

دیوان کے متعلق پروفیسر براؤن لکھتے ہیں کہ میرے پاس اس کی طہران کی ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۶۰ء کی چھپی ہوئی مکمل کاپی ہے۔ مگر اس کے اکثر انتخابات ان تمام کتب سیر اور بیاضوں میں جن میں شاہ صاحب کا حال لکھا ہے مندرج ہیں۔

شاہ نعمت اللہ بحیثیت شاعر اتنے مشہور نہیں جتنے بحیثیت ولی اور صوفی مشہور تھے.. آپ کی اپنے خاص رنگ کی تمام نظمیں جو تعداد میں تھوڑی ہیں وہ ہیں جو آپ نے الہامی انداز میں لکھی ہیں۔ ان کا ابھی تک لوگوں پر ایک خاص اثر ہے اور ان کے خاص سلسلہ معتقدین جس کے وہ خود بانی تھے.. دوسرے ایرانی بھی ان سے استشہاد کرتے ہیں۔

مثال کے طور پر پروفیسر براؤن لکھتے ہیں کہ جب میں کرمان میں تھا تو بابی فرقہ کے لوگ مجھے بتایا کرتے تھے کہ باب کے، ظہور، کی تاریخ ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۴ء بطور پیش گوئی اسی، مے بینم، کے قصیدہ میں بتائی گئی ہے۔

پروفیسر براؤن بتاتے ہیں کہ جب میں نے ولی نعمت اللہ کے مقبرہ کی زیارت کی، تو میں نے ایک درویش سے اس نظم کا سب سے قدیم اور نہایت معتبر قلمی نسخہ سے اس کی ایک نقل حاصل کی۔ میں نے دیکھا کہ اس میں جو تاریخ دی ہوئی ہے وہ ۱۲۶۰ کے بجائے ۱۲۷۴ نکلتی ہے۔ یعنی: س، ر، گ۔ (۱۰۰۰ جمع ۲۰۰ جمع ۶۰) کی بجائے اس میں: د، ر، غ (۷۰ جمع ۲۰۰ جمع ۴) ہے۔ اور رضا قلی خان کے تذکرۃ مجمع الفصحاء میں جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نظم درج کی گئی ہے تاریخ: د، ر، غ ۔(۱۰۰ جمع ۲۰۰ جمع ۴) بنتی ہے۔ مجمع الفصحاء میں نظم کا عنوان یہ دیا گیا ہے۔

در اظہار بعضے از رموزات ومکاشفات بر سبیل کنایات ۔

پروفیسر براؤن موصوف نے یہ نظم ماہان میں ۹ ۔اگست ۱۸۸۸ء کو حاصل کی اس میں ۵۰ ۔اشعار ہیں ۔مجمع الفصحاء میں صرف ۲۴ ہیں اور ایک یا دو شعر نئے ہیں ۔ یعنی پروفیسر صاحب کی کاپی میں وہ نہیں ہیں۔ بعض جگہ ترتیب اشعار بھی مختلف ہے اور کہیں کہیں الفاظ وعبارت میں تغیر وتبدل بھی ہے ۔

پروفیسر براؤن لکھتے ہیں کہ جس چھپے ہوئے دیوان کا اوپر ذکر کیا گیا ہے اس میں یہ نظم بالکل مفقود ہے۔

ان کے عام اشعار پررائے زنی کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ان کا کلام عام طور پر مبہم وپیچیدہ اقوال سے پر ہے۔ مثلاً عام طور پر آپ فتنہ آخر الزمان اور ظہور امام مہدی کے متعلق ہی پیش گوئیاں لکھتے ہیں ۔

یہ بھی لکھا ہے کہ جب میں ۱۸۸۸ء میں قبر کو دیکھنے ماہان گیا تو وہاں نعمت الٰہی سلسلہ کے درویشوں نے جو مزار پر موجود تھے میری بہت خاطر تواضع کی ۔

شاہ نعمت اللہ کرمانی کے متعلق
مرزا کی محققانہ اور مورخانہ معلومات

مرزا غلام احمد قادیانی، نشان آسمانی کے صفحہ ۵ میں لکھتے ہیں :

واضح ہو کہ نعمت اللہ ولی رہنے والے دہلی کے نواح کے اور ہندوستان کے اولیاء کاملین میں سے مشہور ہیں۔ ان کا زمانہ ۵۶۰ھ ان کے دیوان کے حوالہ سے بتلایا گیا ہے اور جس کتاب میں ان کی یہ پیش گوئی لکھی ہے اس کے طبع کا سن بھی ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ ہے۔

کاش مرزا صاحب بذریعہ کشف والہام ہی پتہ لے لیتے کہ آپ حلب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۰ ہجری مطابق ۱۳۲۹ء یا ۱۳۳۰ء میں پیدا ہوئے تھے، شباب کا اکثر حصہ عراق میں بسر کیا۔ مکہ معظّمہ میں سات سال مقیم رہے، آخری زندگی سمرقند ہرات اور یزد میں بسر ہوئی، تا آنکہ بالکل اخیر پر آپ ماہان متّصل کرمان تشریف لے گئے۔ اور زندگی کے باقی پچیس سال وہیں گذارے۔ آپ نے اسی مقام پر سو سال سے زائد عمر پائی۔ ۲۲ رجب ۸۳۴ھ مطابق ۵۔ اپریل ۱۴۳۱ء کو انتقال کیا۔

اگر یہ... قصیدہ نقل کیا ہے.. تھے تو خیر... اختراع ہے تو یہ ثابت ہوگا... اسلئے اس ولی کا وطن بھی ہندوستان بتایا تا کہ پیش گوئی کی نسبت... مہدی کیلئے ہے مفصلہ ذیل شعر کی تشریح مرزا صاحب نے اسی خیال کو مدنظر رکھ کر کی ہے

جنگ و آشوب و فتنہ و بیداد

درمیان و کنار ے بینم

تشریح: یعنی ہندوستان کے درمیان میں اور اس کے کناروں پر بڑے بڑے فتنے اٹھیں گے اور جنگ ہوگا

(کاش مرزا صاحب زندہ ہوتے اور ہم انہیں بتاتے کہ جنگ ہوگی) اور ظلم ہوگا۔

کیا کوئی مرزائی حضرات بتا سکتے ہیں کہ اس شعر کی تشریح میں ہندوستان کا ذکر خیر کیوں آیا ہے۔

مرزا صاحب کا اس قصیدہ کا ماخذ

مرزا صاحب نشان آسمانی کے صفحہ ۹ پر فرماتے ہیں:

جس کتاب میں ان کی (شاہ نعمت اللہ کی) یہ پیش گوئی لکھی ہے اس کے طبع کا سن بھی ۲۵ محرم الحرام ۱۲۶۸ھ ہے اس حساب سے اکتالیس برس ان ابیات کے چھپنے پر بھی گذر گئے۔ اور یہ ابیات رسالہ ار بعین فی احوال المھدیین کے ساتھ شامل ہے جو مطبوعہ تاریخ مذکورہ بالا ہے۔

کیا حضرات مرزائیہ یہ رسالہ دکھا کر مسلمانوں کو ممنون احسان کریں گے تا کہ مرزا صاحب کی نقل اور اس اصل کا مقابلہ ہو سکے۔ گو باقی اعتراضات ویسے کے ویسے ہی رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پروفیسر براؤن کی نگارشات اور قصیدے کا انگریزی ترجمہ

Edward G Brown, A History of Persian Literature Under Tartar Dominion (A.D. 1265-1502), Cambridge At the University Press. 1920

Sayyid (or Shah) Nimatullah of Kirman, who died at an advanced age in the spring of 1431 (Rajab 22, 834) and was burried at the charming village of Mahan near Kirman, of which some malicious wit has said

بہشت روئے زمین است خطہ ماہان
بشرط آنکہ تکانش دھند در دوزخ

Maham an Earthly Paradise would be, I wot right well,
If you could clear its people out and shake them into hell.

The site of his grave is marked by a fine monastery inhabited by dervishes of Shah Nimatullahi order which he founded; for he was a great saint and mystic as well as a poet, and his verses abound in dark apocalyptic sayings concerning the, Mischied of the Last Days' (Fitna-i-Akhiruz zaman), the Advent of the Mahdi, and other similar matters. I visited this shrine in September, 1888, shortly before I left kirman, and was very hospitably entertained by its acolytes....

His full name was Amir Nuruddin Nimatullah, his father's name was Mir Abdullah, and he claimed descent from the fifth Imam of the Shia, Muhammad Baqir, the great-grandson of Ali ibn Abi Talib. He was born at Aleppo in 730/1329-30 or in the following year, but spent most of his

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

youth in Iraq. At the age of 24 he visited Mecca, where he resided for seven years, and became one of the chief disciples of Shaykh Abdullah al-Yafi'i, a well-knwn mystical and historical writer, who died in 768/1366-7. His later life was passed in Samarqand, Herat, Yazd and finally, as already mentioned, at Mahan near Kirman, where he spent the last twenty-five years of his life, and where he died on Rajab 22, 834 (April 5, 1431) aged more than a hundred years. The historian Abdur Razzaq of Samarqand visited his grave in 845/1441-2.

Nimatullah was the king of dervishes (the title Shah is always prefixed to hi name) and the friend of Kings. He enjoyed the special favour of Shah-rukh, while Ahmad Shah Bahmani, king of the Deccan, deemed himself fortunate in persuading to come to his court one of his grandsons. Two other grandsons with their father followed him thither, while several of Shah Nimatullah's descendants who remained in Persia intermarried with the royal Safawi House. According to Rieu, Nimatullah left more than 500 Sufi tracts besides his Diwan of verses, but the latter is his chief work, and it alone need be considred here. The only complete copy at my disposal is the lithographed edition published at Tihran in 1276/1860, but numerous selections from it are contained in the various biographies and anthologies in which he is mentioned. His fame, however, is that of a saint amd mystic rather than a poet, and his verse strikes one on the whole as monotonous and mediocre, similar in style and subject-matter to that of Maghribi, and altogetherlacking the consuming ardour and brilliant illustration of Shams-i-Tabriz. His most characteristic poems, though few in number, are those couched in the

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

prophetic strain, and these still exercise a certain influence, and are appealed to by other Persians than those who belong to the order of dervishes which he founded. The Babis, for example, used to tell me in Kirman that the date of the Bab's Manifestation (1260/1844) was foretold in the following poem. When I visited the saint's shrine I took the trouble to obtain from one of the dervishes a copy of the poem in question from the oldest and most trustworthy manuscript in their possession, and I found that the date was given as 274 in stead of 1260 (ain , ra , dal """70, 200, 4 instead of ghayn , ra, seen, 1000, 200, 60), while in Rida-quli Khan's Majma'ul Fusaha (ghayn, ra, dal . 1000, 200, 4). In the last-named work the poem is thus entitled Declaration of Sundry mysteries and revelations by way of allegories.

در اظہار بعضی از رموزات و مکاشفات بر سبیل کنایات

The text here given is that copied for me at Mahan on August, 1888. Of the 50 verses which it contais only 24 are given in the Majma'ul-Fusaha, which only adds one or two new verses, but in some cases adopts a different order, besides supplying a few variants. the poem is not to be found at all in the lithographed edition. (pp 467-468)

Translation

I see the Power of the Maker; I see the state of the time.

The state of this year is of another sort; not like last year and the year before do I see it.

These words I speak not from the stars; rather I see them from the creater (i.e. these predictions are not based on astrological predictions but inspired by revelation from God)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

When ayn, ra, and dal (274) have passed of the years I see wonderful doings.

In Khurasan, Egypt, Syria and Iraq I see sedition and strife.

I see the darkness of the tyranny of the lands' oppressors boundless and beyond compensation.

I hear a very strange story; I see vexation in the land.

War, strife, mischief and injustice I see on the right and on the left.

Looting, slaughter and many armies I see in the midst and around.

I see the servant like the master: I see the master like the servant.

They impress a new superscription on the face of the gold; I see his dirhams of short weight.

I see the dear friends of every people grown sorrowful and abased.

Each of the rulers of the Seven Climes I see involved with another.

I see the face of the moon darkened; I see the heart of the sun transfixed.

The appointment and dismissal of officials and agents, each one I see twice repeated.

In Turk and Tajik (Tajik, a term originally applied to the Arabs, Tazik, tazi, who garriosned the towns of Khurasan and transoxiana, was later and is still applied to the Persian settled population as opposed to the nomads of Turkish stock) towards one another I see enmity and strife.

I see the merchant left friendless on the road at the hands of the thief.

I see from small and great much cunning, quile and trickery.

I find the condition of the Indian ruined; I see the oppression of Turks and Tartars.

I see the holy Place fearfully desolated, the abode of a number of evil

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

men.

Some of the trees of Garden of the World I see springless and fruitless.

If there be a little security, that too I see within the borders of the mountains.

A companion, contentment and a (quiet) corner I now see as most to be desired.

Although I see all these sorrows, I see (final) joy of the sorrowful.

Grieve not, for in this trouble I see the harvest of union with the friend.

After this year and a few years more (The variation in Majmaul Fusaha give a slightly different meaning, viz, :After that year for several years more) I see a world like a (fair) picture.

I behold this world like Egypt; I see justice as its stronghold.

My king and his ministers are seven; all of these I see triumphant.

Such as rebel against my immaculate Imam I see ashamed and dis graced.

On the palm of the hand of the Cup-bearer of unity I see the pleasant wine.

The friendly foe-destroying warrior I see as the comrade and friend of the friend.

I see the swords of those hearts are hard as iron rusted, blunt and of no account.

The beauty of the Law and the splendour of Islam, each one I see doubled (Or, if the variat be adopted, :strong and firmly established)

I see the wolf and the sheep, and lion and the gazelle, dwelling together in the meadow.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

I see the treasure of Chosoroes and the coin of Alexander all put to good use.

I see the roguish Turk drunk, I see his enemy with headache born of wine

I see Ni'matullah seated in a corner apart from all.

When the fifth winter has passed I see the sixth a pleasant spring.

The vicar of the Mahdi will appear, yea, I see him plainly.

I see a king perfect in knowledge; I see a leader endowed with dignity.

I see the servants of His High Majesty all wearing crowns.

For forty years, O my brother, I see the cycle of that Prince continue.

When his cycle ends victoriously, I see his son as a memorial of him.

I see a king perfect in knowledge, a ruler of noble family.

After him will be the Imam himself, whom I see as the pivot of the world.

I read M. H. M. D.: I see the name of that famous one (I.e. Muhammad).

I see his aspect and attributes like the Prophet: I see knowledge and clemency as his distinctive signs.

I see again, the White Hand (Alluding to the miracle of Moses, when he drew forth his hand white as snow) (long may it endure !) conjoined with Dhul-Fiqar (the famous sword of Ali ibn Abi Talib).

I see the Mahdi of the time and the Jesus of the age both royally riding forth.

I smell the rose-garden of the Law, I see the flower of Religion in blossom.

These apocalyptic poems, however, though they have attracted most attention in Persia, constitute but a small fraction of the whole. Most of

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

Nimatullah's verses illustrate the doctrine of wahdatul-Wujud (Pantheism), while a certain proportion (in which again the Babis see an allusion to their founder) use the favourite illustration of the, point, (Muqta), of which the circle is only a manifestation; just as the letter alif is, in the world of calligraphy, a manifestation of the diacritical point, which shares with mathematical, point, the same title. A few specimens will suffice for the purpose of illustration

The lithographed edition of Nimatullah's poems contains approximately some 14,000 verses, including a number of quatrains, and from the following verse it would appear that his literary activities continued until he had reached a very advanced age.

نود و ہفت سال عمرِ خوشی
بندہ را داد حیّ پایندہ

The living and eternal (God) hath vouchsafed to this servant ninety and seven years of pleasnat life.)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ نعمت اللہ ولی

ان کی سوانح عمری

اور ان کی مشہور پیش گوئی قیامت کا بیان
مع نمونہ کلام

مرتبہ: ایم۔اے۔حفیظ
باہتمام فیض محمد خان
مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ ۱۳۵۸ھ (۱۹۳۹ء)

نعمت اللہ نام نورالدین لقب، سید و نعمت اللہ تخلص، عرف شاہ نعمت اللہ ولی کرمانی
امیر تیمور اور اس کے بیٹے شاہ رخ کے زمانوں میں یہ نامور سادات اور جلیل
القدر مشائخ میں سے گذرے ہیں۔ انکا مزار کثیر الانوار قصبہ ماہان علاقہ کرمان میں
ابتداء سے زیارت گاہ خاص و عام رہا ہے۔ غالبًا یہ کہنا خلاف واقعہ نہیں کہ سارے
ایران میں حضرت امام علی رضا کے مشہد مقدس کے بعد شاہ کی درگاہ سب سے زیادہ
مرجع خلائق رہی ہے۔ اس ملک کے فقراء کی ایک بڑی تعداد آج تک اپنے کو نعمت الٰہی
کہہ کر ان کا نام ان کے وطن میں زندہ رکھتی ہے۔
ہندوستان کے حصہ دکن میں احمد شاہ بہمنی کے عہد سے مدت دراز تک ان
کے تقدس کی شہرت رہی۔ شمالی ہند میں ان کا کلام امراء اکبری کے زبان زد تھا (آزاد،
دربار اکبری۔ طبع اول لاہور ص ۲۷۷)
بعد کو ان کی اولاد نے بادشاہان مغلیہ سے بڑے بڑے منصب پائے۔ آج
کل بھی عوام ان کے نام سے ناآشنا نہیں بہ سبب ایک پیش گوئی قیامت کے جو ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف منسوب ہے اگرچہ وہ ان کے حالات زندگی وتعلیم روحانی سے خبر نہیں رکھتے۔ اس کمی کو ایک حد تک پورا کرنے کی غرض سے یہ چند اوراق جمع کر دیئے ہیں

و ما تو فیقی ا لا با للہ و ھو حسبی و نعم الو کیل

شاہ کے بعض حالات کا پتہ خود ان کے کلام سے چلتا ہے اس کے بعد بہترین ذریعہ معلومات کا وہ دیباچہ ہوگا جس جو بقول صاحب مجمع الفصحاء ان کے دیوان پر ان کے ایک فاضل ہم وطن وہم نشین نے لکھا تھا۔ فاضل مذکور شیخ داعی الی اللہ نامی کے نظم ونثر کا ایک ضخیم مجموعہ کتب خانہ آکسفورڈ میں محفوظ ہے۔ عجب نہیں یہ دیباچہ اس مجموعہ میں پایا جائے۔ قریب اسی زمانہ کے دکن میں عبدالعزیز بن شیر ملک نے بارہ صفحوں میں مناقب شاہ ترتیب دیا۔ باعتبار مواخذ فرق ان دونوں میں یہ ہے کہ ایک نے جو دیکھا وہ لکھا دوسرے نے جو سنا وہ حوالہ قلم کیا۔ بہرکیف مناقب شاہ کا ایک نسخہ من جملہ رسائل شاہ اب تک کتب خانہ برٹش میوزیم میں موجود ہے۔

مجمع الفصحاء میں نسبتاً مفصل تذکرہ ہے۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ماخذ بھی وہی ہے جو فہرست مذکور کے مجمل بیان کا ہے کیونکہ جو باتیں اس میں پائی جاتی ہیں وہی اس میں بھی بہ تفصیل و باضافات مندرج ہیں۔

مزید براں مؤلف کہتا ہے کہ میں نے بیاسی (۸۲) عدد رسالے عربی و فارسی میں شاہ کے دیکھے ہیں اور لکھتے وقت سامنے ہیں۔ اس سے بھی گمان ہوتا ہے کہ اس کے پیش نظر بھی ایک ایسا ہی مجموعہ تھا جیسا کہ کتب خانہ مزکور میں محفوظ ہے اور اس مجموعہ میں مناقب شاہ بھی شامل تھا جس کا اس نے اپنی تالیف میں خلاصہ کیا ہے۔ الغرض اوراق ہذا کی بنیاد مجمع الفصحاء ہے۔ جن ذرائع سے اس بنیاد پر عمارت کھڑی کی گئی ہے ان کے حوالے اپنی اپنی جگہ پر ملیں گے۔

تنبیہ۔ نعمت اللہ نام کے کئی دوسرے بزرگان دین بھی گذرے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک ایران میں اور ایک ہند میں شہرت رکھتے تھے۔ پہلے نعمت اللہ جزابری جن کو بقول پروفیسر براؤن شاہ اسماعیل صفوی نے ایران میں مذہب اثنا عشری کی تعلیم کے لئے عرب سے مدعو کیا تھا۔ دوسرے نعمت اللہ نارنولی۔ نارنول صوبہ پنجاب میں ایک قصبہ ہے، ریواڑی سے قریب تیس میل جنوب کی طرف۔ یہ اورنگ زیب بادشاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہم عصر تھے۔

شاہ نے اپنا نسب نامہ خود لکھا ہے۔ اس کے رو سے وہ امام سادس جعفر صادق علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے۔ امام صاحب کی پہلی بیوی فاطمہ بنت حسین بن امام حسنؑ تھیں۔ کہتے ہیں کہ جب تک وہ زندہ رہیں انہوں نے دوسری شادی نہ کی، جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے خدیجۃ الکبریٰ کی حیات میں، اور جناب امیر (حضرت علی) نے خاتون جنت کی زندگی میں دوسرا نکاح نہ کیا تھا۔

ان کے دو بیٹے تھے۔ ایک عبداللہ افلح جن سے امام صاحب کی کنیت ابوعبد اللہ ہوئی (شہرستانی، کتاب الملل والنحل مطبوعہ لندن حصہ اول ص ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۴۵) دوسرے اسماعیل اعرج یعنی لنگ جن کے نام سے شیعوں کا فرقہ سبعی اسماعیلیہ کہلایا۔ ان کو امام صاحب نے شراب خوری کے الزام پر عاق کر دیا، اور ان کے چھوٹے سوتیلے بھائی موسیٰ کاظم کو اپنا جانشین بنایا جو اثنا عشریوں کے ساتویں امام ہوئے۔ مگر ایک کثیر گروہ نے اسماعیل اعرج کی طرف داری کی۔

چونکہ انہوں نے امام صاحب کی حیات میں وفات پائی یا بقول بعضے غیبت اختیار کر لی تھی ان کے معاونین نے ان کے بیٹے محمد کو ساتواں امام تسلیم کر کے آئمہ سبعہ کا دور ختم کر دیا۔

اس کے بعد آئمہ مستورین کا سلسلہ شروع ہوا جس کے پہلے دو امام جعفر مصدق بن محمد مذکور اور ان کے بعد ان کے بیٹے محمد حبیب ہوئے۔

عبید اللہ بن میمون بانی خلافت فاطمیہ مصریہ نے اپنے کو انہی کی اولاد میں سے مشتہر کیا تھا صاحب مجمع الفصحاء کاتب دیوان شاہ مطبوعہ طہران شاہ کو بھی انہی محمد حبیب کی اولاد میں سے بتاتے ہیں مگر وہ خود محمد بن اسماعیل کے ایک دوسرے بیٹے ابراہیم نامی کے ذریعے سے جناب رسالتمآب کو اپنا نوز دہم جد (۱۹) کہتے ہیں (دیوان میں پانزدہم جد صریحاً کاتب کی غلطی ہے)

طبری نے کئی مقام پر محمد بن اسماعیل کا نام بحیثیت راوی لیا ہے (دیونوف۔ اسماعیلیہ ٹیکا مطبوعہ ایشیاٹک سوسائٹی بنگالہ ۱۹۲۲ء ص ۶۱) لیکن ان کے دیگر حالات سے مورخین خبر نہیں دیتے اور یہ حیرت کا مقام ہے کیونکہ ان کے نام کی جماعت نے ایک زبردست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت کی بنیاد ڈالی اور ایک فرقہ قائم کیا جو آج تک چلا آ رہا ہے۔

شاہ کے جد امجد سید محمد شہر حلب میں پیوند خاک ہوئے ان کا وہ زمانہ ہوگا جب کہ ملک شام سلطان رکن الدین ظاہر بیبرس کے زیر حکومت تھا۔ اس سلطان کا نام آج کل اس قدر مشہور نہیں جتنا کہ اس کی اسلام کی خدمتوں کے لحاظ سے ہونا چاہیے۔ ساتویں صدی کے نصف آخر میں بلاد اسلامیہ پر دو سخت بلائیں نازل تھیں۔ مغرب سے صلیبیوں کا سیل ابھی تک اُمڈتا چلا آ رہا تھا۔ لوئی نہم شاہ فرانس مخاطب بہ لوئی مقدس کو سلطان بیبرس نے ایک ایسی شکست دی کہ یہ سیل آئندہ کے لئے تقریباً بالکل فرو ہو گیا۔ مشرق سے سیل تاتار خلافت عباسیہ کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کرتا ہوا ملک شام تک آن پہنچا تھا کہ سلطان موصوف نے ان کو مغلوب کر کے ان کے عروج کو زوال سے بدل دیا۔ مغلوں میں دین برحق کی اشاعت بھی زیادہ تر اسی کی کوششوں سے ہوئی (آرنلڈ۔ پریچنگس آف اسلام۔ طبع اول صفحہ ۱۹۲ بحوالہ مقریزی)

ہلاکو خان نے اسماعیلیوں کو جبل آلموت سے جو شمالی ایران میں واقع ہے نکال دیا تھا۔ ان میں سے بہتیرے تہ تیغ ہوئے جو بچ گئے وہ بھاگ کر شام میں اپنی دوسری شاخ کے ساتھ پناہ گزین ہوئے۔ شہر حلب کے آس پاس میں انہوں نے متعدد قلعے بنا رکھے تھے جہاں سے وہ بلا امتیاز مذہب مسلمان و مسیحی سرداروں کو قتل کیا کرتے تھے یہ گروہ حسن بن صباح کا پیرو تھا اور کتب تواریخ میں نزاری یا حشیشین کے نام سے موسوم ہے۔ بظاہر ان کا مقصد سادات کی حمایت تھی اس لئے کچھ سادات بھی ان کے دام تزویر میں آ گئے تھے سلطان بیبرس نے ۶۷۲ تک ان کے کل قلعے چھین لئے اور اس جماعت کو منتشر کر دیا۔ ان میں سے بعض حلب میں روپوش ہوئے۔

سلطان صلاح الدین کے جانشینوں کے عہد میں حلب میں بکثرت مدرسے قائم ہوئے جن کے باعث یہ شہر بھی دمشق کے مانند مدینۃ العلوم ہو گیا تھا، یہاں فضلاء عصر درس دیا کرتے تھے اور علم کے پیاسے دور دراز ملکوں سے تکمیل فن کے لئے آیا کرتے تھے ان میں سے ایک جلال الدین بلخی تھے جو بعد کو بلقب مولانا روم یقیناً اس گروہ میں شامل ہوئے جس کی نسبت خود ان کا ارشاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزیر کنگرہء کبریاش مردانند
فرشتہ صید پیمبر شکار یزدان گیر

غرض حلب میں اس وقت علم کا چرچا تھا اور اسماعیلیوں سے خالی نہ تھا یہاں ہی شاہ کے والد سید عبداللہ نے بھی تعلیم وتربیت پائی۔

انہوں نے عربستان چھوڑ کر ایران میں سکونت اختیار کی اور شبان کارہء فارس کی ایک عورت سے شادی کر لی۔ شبان کارہ کردوں کے ایک جرگہ کا نام ہے جو عہد سلاجقہ سے نواح داراب گرد ملک فارس میں آباد تھا۔ انہی کے نام پر یہ خطہ زمین شبان کارہ کہلایا (جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹی لندن بابتہ ۱۹۰۲ء صفحہ ۵۲۸ مضمون برنزھۃ القلوب حمد اللہ مستونی) اس کا ایک بڑا قصبہ ایک؟؟ (معرّب عج) ہے۔ قاضی عضد شافعی مذہب اشعری بالعقائد جن کی تصنیف مواقف مع شرح میر شریف آج تک متداول ہے یہاں ہی کے رہنے والے اور شاہ کے اساتذہ میں سے تھے۔ خواجہ حافظ ایک قطعہ میں کہتے تھے کہ چند سال پیشتر ملک فارس پانچ غیر معمولی ہستیوں سے آباد تھا من جملہ ان کے:

دگر شہنشہ دانش عضد کہ در تصنیف
بنائی کار مواقف بنام شاہ نہاد

(شاہ شیخ ابو اسحاق انجو۔ قدیم دستور کے مطابق مصنف نے حمد ونعت کے بعد بادشاہ وقت کا نام لکھا ہے کسی خاص طور پر مضمون نہیں کیا ہے جیسا کہ اس بیت سے گمان ہوتا ہے)

سید عبداللہ کا صرف اس قدر پتہ چلتا ہے کہ پیری مریدی کیا کرتے تھے اور مکران کی راہ سے ہندوستان کے صوبہ کچھ تک پہنچے۔

کہا جاتا ہے کہ شاہ شہر حلب میں بروز پنج شنبہ ۲۲ رجب ۷۳۰ یا ۷۳۱ھ میں پیدا ہوئے ان کی ولادت حلب میں اسی صورت میں یقین کی جا سکتی ہے کہ ان کے والد نے فارس میں شادی کی وہاں سے کچھ آئے پھر حلب کو لوٹے جہاں شاہ پیدا ہوئے اور یہاں سے شیراز واپس آئے جہاں شاہ کے طالب علمی کا زمانہ گزرا۔ ولادت کے روز و ماہ بھی شبہ سے خالی نہیں کیونکہ یہی روز و ماہ ان کی وفات کے بھی بتائے جاتے ہیں حالانکہ ایسا ہونا غیر ممکن نہیں۔

شاہ کے طالب علمی کے زمانہ میں علاقہ فارس کا حکمران وہاں ہی کا رہنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ شیخ ابو اسحاق انجو (انجو، شیراز کے ایک محلّہ کا نام ہے) تھا۔ یہ ایک نہایت خدا ترس اور پاکباز شخص تھا اس کے بڑھاپے کا زمانہ تھا کہ خراسان سے مبارز الدین مظفری شیراز پر حملہ آور ہوا شہر کو آسانی سے فتح کر کے شاہ ابو اسحاق کا خاتمہ کر دیا اور خاندان مظفری کی حکومت کی بنیاد ڈالی اس خاندان میں شاہ شجاع سب سے نامور گذرا ہے۔ خواجہ حافظ نے اس کی اور شاہ ابو اسحاق کی مدح سرائی کی ہے۔ ایک قطعہ میں آخر الذکر کی تاریخ قتل ذال ونون یعنی ۷۵۰ھ لکھی ہے۔

واضح رہے کہ اس وقت اور اس کے تقریباً ڈیڑھ سو برس بعد یعنی آغاز عہد صفویہ تک اہل ایران سنی مذہب رکھتے تھے بڑے بڑے فقہاء و متکلمین اس سرزمین سے اٹھے جو فقہ میں حنفی یا شافعی تھے اور عقائد میں ماتریدی یا اشعری۔ خاص شہر شیرزا میں قاضی عضد قاضی شہر تھے۔ ان کے بعد علامہ تفتازانی وسید شریف نے شہرت پائی جن کی تصنیفیں عقائد پر سینوں میں آج تک متداول ہیں۔ مزید برآن اس وقت ایران میں تصوف کا بڑا چرچا تھا خواجہ بہاء الدین نقش بند انہی لوگوں کے ہم عصر تھے اور معتقدین کا جم غفیر ساتھ رکھتے تھے۔ شیعے قہستان وغیرہ میں جابجا پائے جاتے تھے مگر قلیل تعداد میں اور روپوش۔ یہ بھی دو فرقوں میں بٹے ہوئے تھے۔ ایک اثنا عشری دوسری سبعی اسماعیلی۔

قاضی عضد کے علاوہ شاہ کے دیگر اساتذہ ابتدائی تعلیم کیلئے شیخ رکن الدین شیرازی، بلاغت میں شمس الدین مکی، کلام و الہیات (فلسفہ) میں سید جلال الدین خوارزمی بتائے جاتے ہیں اس سے ظاہر ہے کہ نہوں نے طریقہ صوفیہ اختیار کرنے کے پیشتر علوم متداولہ میں کافی دستگاہ حاصل کر لی تھی اور یہ ان کی آئندہ روش کے لئے مفید ثابت ہوا کیونکہ جیسا کہ ملا جامی نے فرمایا ہے معرفت بے علم محال ہے (نفحات الانس مطبوعہ کلکتہ ص ۷۔ بعض صوفیائے کرام کے نزدیک عمل کے بعد علم خود بخود حاصل ہو جاتا ہے)۔ اپنی تصنیفات میں جو ایام طالب علمی کے بہت برس بعد کی ہیں وہ فقہ کلام الہیات کو ہیچ بتاتے ہیں اس بات کو دیوان میں مختلف پیرایوں میں بار بار دہراتے ہیں اور ابوحنیفہ شافعی زمخشری اشعری ابن سینا پر اپنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن یہ تینوں علوم فلسفیانہ یا نیم فلسفیانہ ہیں اور یہ مسلم الثبوت ہے کہ ان کی تحصیل سے ذہن صاف ہو جاتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدلال کا مادہ پیدا ہو جاتا ہے۔ان کی تسانیف سے ظاہر ہے کہ یہ دونوں اثر ان پر یقینی ہوئے اور ان کی ابتدائی تعلیم رائیگاں نہ گئی۔ بلکہ وہ اسی کم سنی میں علمی مباحثوں میں شریک ہونے لگے۔

چونکہ روحانیت ان کے خمیر میں تھی اور دل ابھی سے بادہ عرفان سے چور تھا اس لئے مباحثے بھی مرصاد العباد وفصوص الحکم جیسی تصوف کی دقیق کتابوں پر ہوا کرتے تھے۔اول الذکر شیخ نجم الدین رازی عرف دابہ کی تصنیف مبدء معاش معاد پر مشتمل ہے جو گروہ صوفیا میں بڑی مقبول تھی۔دوسری کتاب شیخ محی الدین ابن عربی کی معرکہ آراء تصنیف ہے۔ یہ اگرچہ ان کی دوسری تصنیف فتوحات مکیہ سے حجم میں بہت کم ہے تاہم کہا گیا ہے کہ: فصوص جانست وفتوحات دل، اور اسی کی بنا پر شیخ پر کفر کا الزام عائد کیا گیا ہے معاونین کہتے ہیں کہ اس تکفیر کا سبب غموض معانی اور ان کی اصطلاحات سے عدم واقفیت ہے۔

بعد تحصیل علوم اولیاء اللہ کے دریافت کرنے کا اور ان کی محبت سے مستفید ہونے کا شوق دامن گیر ہوا۔اس شوق مین یا شاید شیراز میں تبدیلی حکومت کی وجہ سے جو انہی ایام میں مبارز الدین مظفری کی فتح سے واقع ہوئی شاہ نے وطن کو خیر باد کہا اور حج کا قصد کیا۔

چھٹی صدی ہجری کے وسط میں محمد بن تومرت کے ساتھ اسپین میں بربروں کی حکومت قائم ہوئی جو تواریخ میں سلطنت موحدین کہلاتی ہے۔اس کے قبل وہاں اہل عرب حکمران تھے اور انہیں کی علمیت وتمدن نے اہل یورپ کو حیرت میں ڈال رکھا تھا۔ برخلاف ان کے بربروں میں جہالت کے ساتھ مذہبی گرم جوشی تھی جس کا ایک نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں یہودی اسپین سے بھاگ گئے۔ بہت سے عیسائی ان کی عملداری سے نکل کر ملک کے دوسرے حصوں میں جہاں ان کے ہم مذہب برسرحکومت تھے پناہ گزین ہوئے،مسلمان فلاسفہ اور صوفیہ بھی ان کے تشدد سے نہ بچ سکے بہتوں نے وطن چھوڑ کر مشرق کا رخ کیا ان میں سے دو بالخصوص یہاں پر قابل ذکر ہیں۔ایک تو شیخ محی الدین ابن عربی جن کا ذکر ابھی ہوا۔ یہ ایک مدت دراز تک مکہ معظمہ میں رہ کر دمشق میں ۶۳۸ھ میں پیوند خاک ہوئے۔دوسرے شیخ قطب الدین عبدالحق ابراہیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المرسی معروف بہ شیخ ابن سبعین (تاریخ یافعی میں واقعات سنہ تسع وستین وستمائیۃ (۶۶۹) کے ضمن میں شیخ ابن سبعین کے بارہ میں علامہ ذہبی کا قول منقول ہے کان من زھاد الفلا سفۃ و من القا ئلین بوحدۃ الو جود لہ تصا نیف و اتباع ان کی شہرت بحیثیت ماہر فلسفہ یونان یورپ تک پہنچی ہوئی تھی شاہنشاہ روم فرڈرک ثانی کے نام ان کا ایک مراسلہ تاریخی اہمیت رکھتا ہے) یہ بہت بوڑھے ہو کر مکہ معظّمہ ہی میں ۶۶۹ھ میں فوت ہوئے۔ یہ دونوں فلسفہ یونان کے دلدادہ تھے اور وحدت الوجود کے قائل۔ دونوں نے بعد وفات ایک ایک جماعت اپنے مقلدین کی چھوڑی۔آخر الذکر کے انتقال کے تین برس بعد قونیہ میں مولانا روم نے وفات پائی۔ چونکہ ان کی زبان (برخلاف ابن سینا، ابن عربی وغیرہ کے جو عوام سے اپنے مطالب پوشیدہ رکھنے کی غرض سے قصداً دشوار طرز بیان اختیار کرتے تھے) عام فہم فارسی تھی ان کے ارشاد کا غلغلہ ان کی حیات ہی میں دور تک پہنچ چکا تھا۔ ۷۳۰ھ میں شیخ کمال الدین عبدالرزاق کاشی مؤلف اصطلاحات الصوفیہ نے وفات پائی، یہ دونوں بھی وحدت الوجود کے قائل تھے۔

اگرچہ اسی زمانہ میں شام میں علامہ ابن تیمیہ بھی گذرے ہیں جنہوں نے شرک و بدعت خصوصاً قبر پرستی کی بیخ کنی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا مگر ان کی جان فشانیوں کا نتیجہ یہی ہوا کہ جب وہ سپرد خاک ہوئے تو ان کے معتقدین نے ان کی قبر کی پرستش شروع کر دی (مکڈانلڈ۔ ڈویلپمنٹ آف مسلم تھیالوجی ص ۲۷۸)

کہتے ہیں کہ شاہ مکہ معظّمہ میں ۲۴ برس کی عمر میں پہنچے یعنی قریب ۷۵۵ھ کے گمان غالب ہے کہ اس وقت تک وہاں شیخ ابن عربی و شیخ ابن سبعین کی تعلیم کا سلسلہ مفقود نہ ہوا ہوگا۔

مکہ معظّمہ پہنچ کر شاہ امام یافعی کے حلقہ ارشاد میں شامل ہوئے۔ ان کا پورا نام ابو السعادات عفیف الدین عبداللہ بن اسعد ہے اور یہ مرید تھے شیخ ابوالحسن نور الدین علی بن عبداللہ الیمنی الطّواشی کے۔ طواش افریقہ کے قوم بربر کے ایک قبیلہ کا نام ہے جس کی رعایت سے شاہ نے اپنے سلسلہ ارادت میں انکو صالح بربری کہا ہے۔ ان کے بارہ میں امام یافعی لکھتے ہیں

فکان یسا فر مع ابیہ و ا خو تہ فا زا د خلوا السوق التحارا ت
... حتی حصل لہ من بعضھم تعلیم ا لاسم ا لا عظم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ کہتے ہیں کہ امام یافعی خود بھی عارف اسم اعظم تھے انہوں نے چالیس برس حرمین شریفین کے درمیان بسر کئے جس کے باعث ان کو قطب مکہ کہا گیا ہے ان کی بہت سی تصنیفیں ہیں جن میں تاریخ یافعی مشہور ومعروف ہے۔ ۷۶۸ھ میں انتقال کیا۔ ان کے بارہ میں دولت شاہ کا قول ہے

فضیلت شیخ عبداللہ یافعی راہمیں سعادت بس است کہ ہم چو سید نعمت اللہ
عارفی از دامن تربیت او برخاستہ کہ بزرگان عالم بر تحقیق و تکمیل سید نعمت اللہ
متفق اند

شاہ نے ان کے بعض رسالوں کی شرحیں لکھی ہیں جن سے ظاہر ہے کہ ان کے اکثر خیالات و جذبات ان کے مرشد کے خیالات و جزبات پر مبنی ہیں اور آخر الذکر کی بنیاد تسانیف ابن عربی ہے باوجودیکہ شاہ شیعہ اور ان میں سے ایک شافعی اور دوسرے ظاہری مذہب کے پابند تھے۔ شاہ نے خود ابن عربی کی بعض تصانیف کی شرح اور ان کے دو مقلدین مولانا عراقی کے لمعات کی شرح اور شیخ عبدالرزاق کاشی کی اصطلاحات الصوفیہ کا خلاصہ لکھا ہے۔

امام یافعی کی خدمت میں شاہ سات برس رہ کر ان سے اجازت ارشاد و خرقہ خلافت حاصل کیا۔ مکہ ہی میں قطب الدین رازی سے بھی ملے جن کی شرح شمسیہ عرف قطبی آج تک داخل درس ہے۔

مکہ معظّمہ سے نکل کر مصر و شام و عراق ہوتے ہوئے اور ہر جگہ جہاں سے گذرے وہاں کے فقراء و درویشوں سے ملتے ہوئے شمالی ایران کی راہ سے ماوراء النہر آئے کچھ روز شہر سبز میں قیام کیا۔ یہ مردم خیز شہر سمرقند سے مضافات میں ہے اور مختلف وقتوں میں مختلف ناموں سے موسوم رہا ہے۔ چاچ، شاش، کاش، کش، تاش قند سب ایک ہی شہر کے نام (اسی شہر میں امیر تیمور ۷۳۶ھ میں پیدا ہوا۔ بدر چاچ شاعر، شاشی صاحب اصول، عبدالرزاق کاشی صاحب اصطلاحات الصوفیہ، عبدالرزاق سمرقندی سیاح و مورخ یہاں ہی کے تھے۔ زمانہ قدیم میں یہاں کا کمان مشہور تھا۔ شاہنامہ میں رستم کہتا ہے: ہر آنکہ کہ چاچی بزہ درکشم۔ ستارہ فرو ریزد از ترکشم) یہاں سے جنوب کی طرف پھرے کوہ صاف پہنچے جو درمیان سمرقند و بلخ کے ہے۔ دولت شاہ کا بیان (تذکرۃ الشعراء مرتبہ براؤن۔ ص ۳۳۳) ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشایش کار جناب سیادت مآبی در کوہ صاف بود کہ در نواح بلخ است و آن کوہیست مبارک وقدم گاہ رجال اللہ، مشہور است کہ سید چہل اربعین در آن منزل مبارک برآورد ودریں باب می فرماید

ظاہرم در قہستاں و باطنم در کوہ صاف
صوفیاں صاف را صد مرحبا باید زدن

دولت شاہ ان کو بجائے کرمانی کے کوہستانی ہی کہتے ہیں مجمع الفصحاء میں یہ مضمون کچھ بڑھا کر مذکور ہے۔

در کوہستان سمرقند اربعین ہا داشت و در سرمای زمستان فرداً وحیداً در آں مغار بریاضت بسر بردو از کثرت برف راہ ہا مسدود شد۔ چوں در بہار صیاداں در آں کوہسار شدند و برف بگذاشت سید را در غارے دیدند و متحیر ماندند

حال کے یورپین سیاح بھی ان اطراف کی برف باری ایسی ہی سخت اور دیرپا بتاتے ہیں۔غرض سمرقند و بلخ کے درمیان شاہ نے بڑی بڑی ریاضتیں

(نام کوہے ہم است از خراسان کہ آں را کہستاں ہم می گویند ومعرب آں قہستاں است و بہ تعریب اشتہار دارد وقبل ازیں سمرقند را نیز گفتہ اند۔ برہان قاطع)

کیں اور یہاں سے ان کی زندگی میں نمایاں فرق پیدا ہونے لگا طالب علمی اور تلاش حق کا زمانہ اختتام کو پہنچا اور ارشاد و کرامات کا غلغلہ بلند ہونے لگا، معتقدین بھی گروہ در گروہ ساتھ جمع ہونے لگے۔

اسی زمانہ میں ایک اور زبردست ہستی کا نام صفحہ تاریخ پر چمکنا شروع ہوتا ہے ۷۷۱ھ میں ترکوں کی ایک عظیم الشان قومی مجلس جس کو قرل تائے کہتے ہیں منعقد ہوئی جس میں تیمور بک جو دس برس کی فتح وشکست کے بعد اپنے کل رقیبوں کو زیر کر چکا تھا بلقب صاحب قران سارے ماوراء النہر کا فرمان روا تسلیم ہوا۔ چند سال گذرنے پر اس کے دل میں تسخیر ممالک و جہاں کشائی کا ولولہ پیدا ہوا۔ اس وقت اس کے مزاج میں امیر کلال کو بڑا دخل تھا۔ یہ اس کے پیر تھے اور بعد کو داماد بھی ہوئے۔لڑکی کے ساتھ تیمور نے ان کو ایک جرگہ تاریوں کا جو شام سے آکر خراسان میں بس گیا تھا نذر کیا۔ یہ جرگہ ان کے خاندان کی خدمت میں آج تک مصروف ہے اور جرگہء تیموری کہلاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے (کرنل ہیٹ۔ سفر نامہ خراسان صفحہ ۳۵، ۳۸) چونکہ شاہ کے مریدوں کی تعداد روز بروز بڑھتی جاتی تھی اسلئے ان سے امیر کلال کو رقابت کا اور امیر تیمور کو بغاوت کا خوف ہوا۔

حکایت از مجمع الفصحاء۔ درحدود کوہستان اورگنج (ترکی اورگنج۔ فارسی گرگانج۔ عربی جرجان پایہ تخت خوارزم جو آج کل خیوا کہلاتا ہے) بواسطہ بعض کرامات ہزار کس باسید اظہار ارادت کردند۔ امیر سید کلام کہ مشائخ نقشبندیہ بدو (خواجہ بہاء الدین را نظر قبول بفرزندی از خدمت خواجہ محمد باباسماسی است و تعلیم آداب طریقت بحسب صورت از سید محمد کلال۔ نفحات صفحہ ۴۳۹) انتساب دارند ازیں معنی برآشفت۔ خدمت امیر تیمور سعایت کرد کہ سید را داعیہ خروج سلطنت است۔ او را ازین صفحات باید بیروں کرد کہ فسادے روے ندہد۔ چوں سید متحضر شد فرمود۔ تا حلوائے امیر کلال را نخوریم از خراسان (اس زمانہ میں خراسان ایک وسیع ملک کا نام تھا جس میں ہرات بلخ مرو شامل تھے آج کل اس کا کچھ حصہ افغانستان میں اور کچھ حصہ ایران میں اور باقی جمہوریات روس میں آ گیا ہے) بیروں نرویم۔ و آخر چناں شد کہ فرمودہ بود۔ مع القصہ جوں امیر کلال در خدمت امیر سخنان مفسدانہ گفت و امیر تیمور در یکے از مغارات بدیدن سید رفتہ بعد از صحبت اظہار کردہ کہ شما از ولایت ما بیروں روید۔ سید بعد از تامل گفتہ، بہر ملک کہ سیر کردم مملکت شما بود۔ پس کجا باید شد۔

آخر کار شاہ نے امیر تیمور کی عملداری سے باہر نکل کر دل کا بخار ایک قطعہ کی صورت میں نکالا

نیم تنے ملک جہاں را گرفت
گشتہ گدا خسروی روئے زمین
پائے زو چرخ بزیر رکاب
دست نہ و ملک بزیر نگین

(تیمور نہ صرف لنگ تھا بلکہ ایک ہاتھ سے معذور بھی)

ملک خدا میدہد، این جا کرامت
زہرہ کہ گوید کہ چناں یا چنین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مجمع الفصحاء میں لکھا ہے کہ شاہ کا یہ قطعہ دیوان خواجہ حافظ میں تخلیط پا گیا۔لیکن دیوان مذکور کے معمولی چھاپوں میں اس کا نام ونشان نہیں۔البتہ نفحات میں ایک نظم حکیم سنائی کی پائی جاتی ہے جس کو انہوں نے اپنے حسب حال کہا تھا،اس کے دوشعر یہ ہیں:

بسکہ شنیدی صفت روم و چین
خیز و بیا ملک سنائی ببیں
پائے نہ و چرخ بزیر قدم
دست نہ و ملک بزیر نگیں)

ایک دوسرا قطعہ بھی اغلباً اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہے

دست بر دست مزن خواجہ
دست بر دست شاہ مرداں زن
ملک توران گزار و خوش می باش
آتشے در وجود ایراں زن
در خرابات رود خود بنشیں
طعنہ بر مملکت سلیماں زن

انہی ایام میں انہوں نے ہرات کے ایک سید صحیح النسب میر عماد الدین حمزہ حسینی کی لڑکی سلطان بخت سے نکاح کر لیا۔صاحب مجمع الفصحاء کا بیان ہے کہ یہ نکاح میر حسینی سادات مولف کنز الرموز ومصباح الارواح کی وساطت سے انجام پایا۔لیکن میر حسینی سادات جوان کتابوں کے مولف اور شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے مرید تھے اس تقریب کے نصف صدی پیشتر یعنی ۷۱۸ھ میں گذر چکے تھے۔

بعدازاں کرمان پہنچے جہاں ان کے فرزند امیر برہان الدین خلیل اللہ بتاریخ یازدہم ماہ شعبان ۷۷۵ھ پیدا ہوئے سارے دیوان میں یہی ایک تاریخ پائی جاتی ہے۔ یہاں سے نکل کر لبنان آئے یہ وہ لبنان نہیں جو ملک شام میں ایک مشہور پہاڑ ہے بلکہ مضافات اصفہان میں ایک دیہات ہے۔ ہزاروں مرید شامل تھے جن سے ایک بستی آباد ہوگئی۔

اس کے بعد شاہ صاحب کے حالات کا تقریباً تیس سال تک پتہ نہیں چلتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملات ملکی پر نظر ڈالنے سے یہ راز کھل جاتا ہے۔ ۷۸۲ھ سے سارا ایران امیر تیمور کی جولاں گاہ بن گیا تھا اس سال وہ شیخ زین الدین ابوبکر خافی سے ملا۔ انہوں نے اس کے حق میں بہت کچھ دعائیں دیں۔ پھر غیاث الدین علی والی خرسان کو جوترکوں کے قبیلہ قرت سے تھا شکست دی۔ اس کے بعد دو سال مسلسل ایران پر حملہ آور رہا۔

اس وقت شیراز میں مظفریوں کی حکومت تھی ان میں شاہ شجاع کا نام اب تک زندہ ہے اس سبب سے کہ خواجہ حافظ کا وہ ممدوح تھا۔ یہ اٹھارہ سال نیک نامی کے ساتھ حکمرانی کرکے ۷۸۶ھ میں فوت ہوا۔ حافظ قرآن عربی و فارسی کا شاعر اور شاہ کا معتقد تھا، اس کے جانشین زین العابدین کو امیر تیمور نے اپنے پاس طلب کیا۔ اس کی عدول حکمی پر امیر نے شیراز کی طرف کوچ کیا۔ راستہ میں اصفہان میں قتل عام کیا اور مقتولوں کے سروں کا کلہ منار تعمیر کیا (تاتاریوں کا پرانا دستور تھا کہ جب لڑائی کا میدان مارتے تھے تو میدان جنگ میں کسی اونچی جگہ پر ایک بڑا سا گڑھا کھود کر اس میں مقتولوں کا سر پھر دیتے تھے اور اس پر ایک عمدہ عمارت مثل منار بناتے تھے اسی کو کلہ منار کہتے ہیں۔ انگریزی میں پیرمدس آف ہڈس۔ ہندوستان مین ایک کلہ منار ہمایوں کے عہد ثانی مین بیرم خان نے افغانوں کے سر کا بمقام سرہند تعمیر کیا تھا اس کے بجائے اس کے بیٹے عبدالرحیم خان خاناں نے احمد آباد میں جس جگہ پر مظفر خان گجراتی پر فتح پائی تھی ایک باغ لگایا۔ دربار اکبری صفحہ ۶۴۸۔ کلہ مناروں کی تعمیر سے گبن و دیگر مورخین یورپ تیمور کی خون خواری ثابت کرتے ہیں لیکن اس سے غرض کچھ اور نہ تھی سوا اس کے کہ فتح کی یادگار رہے اور مفتوح قومیں مرعوب ہوکر سرکشی نہ کریں) دو برس بعد مظفریوں کو مغلوب کرکے شیراز پر قبضہ کرلیا اسی موقعہ پر کہا جاتا ہے کہ خواجہ حافظ کو اپنے پاس بلایا تھا (نقل از آتش کدہ۔ خواجہ را امیر تیمور احضار کرد و گفت کہ تو سمرقند و بخارا را کہ وطن مالوف من است بخال ہندوے بخشدہء۔ خواجہ بدیہہ گفت ازین غلط بخشی ہاست کہ بدیں فقری گذارم) شیراز اصفہان کرمان سرجان پر اپنے سرداروں کو حاکم بنا کر سمرقند واپس لوٹا اور اپنے ساتھ علامہ تفتازانی و سید شریف کو لیتا گیا۔ ۷۹۳ھ میں جرجان و مازندران کے سادات کو جو فضل اللہ بانی فرقہ حروفی کے پیرو تھے تہ تیغ کیا۔ ۷۹۵ھ میں شیراز پر دوبارہ لشکرکشی کی شاہ منصور پر نصرت حاصل کرکے مظفریوں کا خاتمہ کردیا۔ غرض کہ اس زمانہ میں سارا ایران اس شاہباز کے پنجہ میں گرفتار تھا (نقل ہے کہ ایک مرتبہ صاحب قرن کا گذر مقبرہ فردوسی پر ہوا، اور شاعر کو خطاب کرکے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراز قبر بردار و ایراں ببیں ۔ دلیری شیراں توراں ببیں

فوراً قبر سے آواز آئی

گذشتند شیراں ازیں مرغزار ۔ کندروبہ لنگ ایں جا شکار

بعض مورخین اس زمانہ کو ایران کے لئے قیامت صغریٰ کا زمانہ کہتے ہیں)

صاحب قران نے ۸۰۷ھ میں انتقال کیا اس کا بیٹا عمر شیخ مرزا اس کی حیات میں وفات پا چکا تھا امیر نے اس کے ایک بیٹے پیر محمد کو مرتے وقت اپنا جانشین نامزد کیا مگر اس کی اس وصیت پر عمل درآمد نہ ہوا۔ ایک مدت تک خانہ جنگی رہی ۔ اس وقت پیر محمد فارس پر قابض تھا اور اس کے دو بھائی رستم اصفہان میں اور اسکندر ہمدان میں حکومت کرتے تھے ۔ آخر الذکر نے فارس ۸۰۷ھ میں اور اصفہان ۸۱۳ھ میں اپنے بھائیوں سے چھین کر پورے عراق عجم پر بلقب جلال الدین اسکندر بڑے شان وشکوہ سے بادشاہی کرنے لگا ۔ شمال مین امیر تیمور کے ایک چھوٹے بیٹے شاہ رخ مرزا نے جس کو وہ بہت عزیز رکھتا تھا خرسان و ماوراء النہر پر قبضہ کر کے پایہ تخت سمرقند سے ہرات کو تبدیل کر دیا ۔ اس کو جب معلوم ہوا کہ اسکندر نے اپنے بھائیوں سے ملک چھین لیا ہے اور ممالک تیموری کے دوسرے حصوں کی تسخیر کا ارادہ رکھتا ہے تو یہ ۸۱۴ھ میں عراق پر حملہ آور ہوا جنگ میں فتح پا کر اسکندر کو گرفتار کر لیا مگر اپنی بیوی گو ہر شاہ کی اغوا سے ۸۱۷ھ میں

دو چشم آں شاہزادہ کہ غیرت حورعین بود ہچوں عین نرگس از کسوت نور عاری ساخت (حبیب السیر جز دہم از جلد نہم ۔ دولت شاہ تذکرۃ الشعراء ص ۳۷۰) سلطان اسکندر کا دار الحکومت اصفہان تھا ۔ اس کے دربار میں فضلاء روزگار کا مجمع رہتا تھا ۔ شاہ اس کے عہد میں تفت میں قیام کرتے تھے جو مضافات یزد میں ایک پر فضا مقام تھا یہاں انہوں نے ایک خانقاہ بنائی تھی ۔ اسکندران کو چار سال تک اس علاقہ کے متوجہات دیتا رہا ۔ ایک مرتبہ اس نے شاہ سے کچھ سوال کئے انہوں نے جواب میں ایک رسالہ تصنیف کر کے اس کے پاس بھیج دیا جوان کے دیگر رسائل کے ساتھ اب تک موجود ہے ..

آل تیمور میں شاہ رخ ملقب بہ خاقان سعید سب سے زیادہ نیک نام اور روشن دماغ بادشاہ گذرا ہے ملک میں امن وامان رہتا تھا اور رعایا آسودگی سے زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسر کرتی تھی جب اس نے ہرات کو اپنا پایہ تخت بنایا تو یہ ایک اجڑی ہوئی بستی تھی اس کو اس نے نئی نئی اور عالی شان عمارتوں سے بارونق کر دیا اس کے دربار میں ہر طرح کے باکمال حاضر رہتے تھے اس کا عہد شاہ (نعمت اللہ) کا بھی سب سے زیادہ بزرگی و اقتدار کا زمانہ تھا۔ ایک جم غفیر مریدوں کا ساتھ رہا کرتا تھا اور وہ ایک جگہ سے دوسری جگہ شاہانہ شان وشوکت سے پھرا کرتے تھے خود کہتے ہیں

ہر کجا شہریست اقطاع من است
گہ بہ ایراں گہ بہ توراں می روم
صد ہزاراں ترک دارم در رکاب
ہر کجا خواہم چو سلطان می روم

کہتے ہیں کہ قصبہ ماہان میں جو علاقہ کرمان میں ایک پرفضا مقام تھا اور اب بھی ہے، شاہ نوّے (۹۰) ہزار مریدوں کی جمعیت کے ساتھ سکونت پذیر تھے بڑے بڑے علماء وفضلاء ان کے مرید یا معتقد تھے امراء وعمایدین ان کی صحبت کو فلاح دارین کا وسیلہ سمجھتے تھے اور ان کی خدمت میں نذریں اور تحفۃ بھیجا کرتے تھے جس سے دنیا داروں کے سینوں میں رشک وحسد کی آگ بھڑکی شاہ رخ کے پاس ان کی شکایتیں پہنچنی شروع ہوئیں۔ کفر کا فتوی بھی دیا گیا (مجالس المومنین وریاض الشعرا۔ ذکر شاہ نعمت اللہ) سلطان نے ان کو اپنے پاس بلا بھیجا یہ گئے اور کچھ سوال وجواب کے بعد اس کو ان کی طرف سے اطمینان ہو گیا اور وہ ان کا معتقد بھی ہو گیا۔ خود کہتے ہیں

غلام سیدم و پادشاہ ہر دو جہان
عجب مدار کہ سلطان بود مرا بندہ

انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ۲۵ سال شاہ رخ کے عہد میں قصبہ ماہان میں گزارے۔ یہ ان کے بڑے فروغ کا زمانہ تھا صاحب حبیب السیر لکھتا ہے:

سلاطین زمان وحکام نافذ فرمان سرارادت بر آستاں ہدایت آشیانش می داشتند وعلماء اعلام وفضلاء وسایر اکابر ومعارف آں ایام درگاہ کعبہ اشتباہش راقبلہ حاجات می پنداستند

...شاہ کا مذہب جیسا کہ ان کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے تین اجزاء سے مرکب تھا، تشیع، و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدت الوجود، سلسلہ تکوین۔

آل رسول کی فضیلتیں ان کے دیوان میں جا بجا بیان ہوئی ہیں۔ جناب امیر کی شان میں ان کے قصیدے موجود ہیں جن کے مضامین سے اکثر اہل سنت والجماعت اتفاق نہ کریں گے۔ان کے اثنا عشری ہونے کے ثبوت میں ایک رباعی پیش کی جا سکتی ہے

خواہی کہ ز دوزخ بریانی دل و تن
اثنا عشری شود گزیں مذہب من
دانی سہ (۳) محمد بود و چار علی
یا موسیٰ و جعفر و حسین و دو حسن

علوی (علویوں کے متعدد فرقے جو اثنا عشری نہ تھے کتابوں میں مذکور ہیں شام وعراق وعجم مین ان میں سے چند کے افراد آج کل بھی پائے جاتے ہیں) وہ بے شک تھے مگر ان کے شیعہ اثنا عشری ہونے کا کوئی دوسرا ثبوت ان کی تصنیفات میں نہیں ملتا امام مہدی کے متعلق شیعہ وسنی کے عقاید مختلف ہیں لیکن ان کے قصیدہ پیش گوئی قیامت اور رسالہ صفات مہدی میں امام موصوف کے بارہ میں جو کچھ مزکور ہے اس میں شائد ہی کوئی ایسی بات نکلے جس سے شیعہ وسنی آپس میں جھگڑتے ہوں۔شاہ کی روش صلح کل تھی۔اس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ ان کے اساتذہ مرشد اور اکثر رفقاء سنی مذہب رکھتے تھے پیری مریدی کا رواج بھی شیعوں میں بہت کم پایا جاتا ہے۔ایران میں ان دنوں اس قسم کے صرف دو ہی بڑے سلسلے نظر آتے ہیں: ایک خاکساری دوسرے نعمت اللہی۔

مسئلہ وحدت الوجود پر بڑی بحث ہے جس کی گنجائش یہاں نہیں صرف اتنا لکھا جاتا ہے کہ اس عقیدہ کا پتہ اول اول قدیم ہندوؤں کی کتاب ویدنت میں ملتا ہے جو ویدوں کا آخری جزو ہے یہودیوں اور عیسائیوں میں بھی اس کے قائلین گذرے ہیں اسلام میں منصور حلاج بایزید بسطامی وغیرہ بظاہر ایسا ہی عقیدہ رکھتے تھے مگر ان بزرگوں نے کوئی ایسی تصنیف نہیں چھوڑی جس سے ان کے عقاید کا صحیح پتہ ملے۔البتہ رسائل اخوان الصفا (ان رسائل کی تصنیف میں ایک ہندوستانی بھی شریک تھا)

.... یہ قصیدہ کسی وجہ سے دیوان مطبوعہ میں درج نہ پایا ہے جن نسخوں میں یہ درج ہے وہاں اشعار کی تعداد اور ان کی ترتیب میں فرق پایا جاتا ہے اور اکثر جگہوں پر الفاظ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرق ہیں معرکہ آلارا بیت یہ ہے

عین و زی ضاد چوں گذشت از سال
بو العجب کاروبار مے بینم

مجمع الفصحاء میں ۲۴ شعروں کا انتخاب ہے۔ حروف تاریخ غین را ذال ہیں جن کے ۱۲۰۴ ہوتے ہیں۔ اس سال سے ۴۶ برس بعد تالیف مذکور اختتام کو پہنچی ہے قصیدہ کی سرخی بھی اسی سے نقل کی گئی ہے اور وہ قابل لحاظ ہے۔

نسخہ کتب خانہ پٹنہ میں جو ۹۴۲ھ کی کتابت ہے ۵۶ شعر ہیں اور حروف عین و زی ضاد یعنی ۸۷۷۔ اس کتاب میں اسی نسخہ سے قصیدہ مذکور نقل کیا گیا ہے۔

پروفیسر براؤن ۱۸۸۹ء میں قصبہ ماہان میں وارد ہوئے وہاں جو نسخہ کہ شاہ صاحب کے دیوان کا بہترین اور سب سے معتبر سمجھا جاتا تھا اس سے انہوں نے اس قصیدہ کی نقل کی۔ اس نقل میں پچاس شعر ہیں جس بیت میں شاہ کا نام آتا ہے وہ اس میں سینتیسویں بیت ہے دوسرے نسخوں میں یہ بیت اخیر میں مقطع کی جگہ پر آتی ہے۔ حروف عین و را دال ہیں۔ کل غیر منقوطہ جن کے ۲۷۴ ہوع تے ہیں۔

برٹش میوزیم لندن کی فہرست کتب قلمی فارسی کے مولف کا خیال ہے کہ عین وزی ذال یعنی ۷۷۷ جو وہاں کے نسخہ میں پائے جاتے ہیں وہ قصیدہ کی تحریر کی تاریخ ہے۔ اس خیال کے غلط ہونے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ اس سال کے چند ہی برس بعد ایران میں امیر تیمور نے گویا قیامت برپا کر دی تھی جس کا مجمل بیان اوپر گذرا۔ یہ حال نہ صرف ایران کا تھا بلکہ ماسکو پایہ تخت روس سے لے کر دہلی تک اور چین سے لے کر شام تک کا، جہاں وہ پہنچا قتل و غارت کا بازار گرم ہوا۔

ایسے سخت و عالم گیر ہنگامہ کے وقت مسلمان اکثر مہدی آخر الزمان کا انتظار کرتے ہیں کہ وہ آکر دنیا کو عدل سے بھر دیں گے جب کہ وہ ظلم سے بھری نظر آتی ہے۔ یوں تو بیسیوں نے مہدویت کا دعوی بڑے امن و امان کے زمانوں میں کیا ہے اور اغلباً آئندہ بھی کریں گے اور کچھ لوگ ان کے فریب میں آہی جاتے ہیں لیکن عہد تیمور اہل ایران کے لئے خصوصاً کچھ ایسا زمانہ گذرا ہے کہ جس میں کسی مسلمان کا اس طرح کا قصیدہ لکھنا بے وقت و بے محل تصور نہیں کیا جا سکتا۔ شاہ تو اس کی دراز دستیوں کا نمونہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود ہی دیکھ چکے تھے جب کہ اس نے ان کو اپنی قلم رو سے باہر چلے جانے کا حکم دیا اور انہوں نے اس کے حکم کی تعمیل بدل نا شاد کی تھی۔

اس قصیدہ کی زمین میں ان کی ایک غزل بھی پائی جاتی ہے جس کے کئی مصرعے قصیدہ کے مصرعوں یا نیم مصرعوں سے ملتے جلتے نظر آتے ہیں: غزل:

دولت وصل یار می بینم
کام دل در کنار می بینم
ہمہ روشن نبور او نگرم
گر یکے در ہزار می بینم
آن کہ از چشم مردم است نہاں
روشن و آشکار می بینم
ہر خیالے کہ نقش می بندم
نور روئے نگار می بینم
خانۂ دل کہ رفتہ ان از غیر
خلوت آں نگار می بینم
ایں عجائب کہ دید یا کہ شنید
کہ یکے بے شمار می بینم
نعمت اللہ را چو می نگرم
از نبی یادگار می بینم

یہ غزل اس قصیدہ کی اصلی بنیاد ہو یا نہ ہو مگر ان کا اس مسئلہ سے دل چسپی رکھنا دیگر ذرائع سے بھی ثابت ہے ان کے مجموعہ رسائل میں ایک رسالہ موسومہ صفات مہدی بھی شامل ہے جس میں انہوں نے علامات قیامت کی چند حدیثوں کو جمع کر کے ان کی شرح لکھی ہے اس رسالہ کے اخیر میں ایک مثنوی ہے جس میں انہوں نے صحیح مسلم کی ایک مشہور حدیث کو نظم کیا ہے

دہ چیز نبی بحق امت
فرمود علامت قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول دود از جہاں بر آید
دنیا پس ازآں بسے نباید
انگہ دجال کور نا خوش
پیدا گردد چو باد و آتش
دابہ پس از آں پدید آید
اما بسیار ہم نپاید
خورشید عیاں شود ز مغرب
و انگاہ رواں شود ز مغرب
مغرب مشرق نماید آں روز
از پر تو شمع عالم افروز
پنجم عیسی فرود آید
بر مادر رحمتش کشائد
آنگہ باشد ظہور یاجوج
با لشکر بے شمار ماجوج
یک سال سی خسف مہ بگیرد
بسیار گدا و شہ بمیرد
آخر ز زمیں بر آید آتش
سوزد تر و خشک مرداں خوش
ایں است علامت قیامت
فرمود رسول حق امّت

یہ سب آثار کبری ہیں جو بعد ظہور مہدی نظر آئیں گے قصیدہ کا پہلا حصہ زیادہ تر علامات صغری کی آیتوں اور حدیثوں پر مبنی ہے ایک دوسرے قصیدہ میں جہاں پر سات سیاروں اور بارہ برجوں کا ذکر ہے ذیل کا شعر پایا جاتا ہے

چوں ببرج سعد آنید آن زمان این ہفت شاہ
آشکارہ گردد آں مہدی کہ ہادی ما شود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ برا تھا۔ شاہ کے تقدس کی شہرت تھی اور اس مسئلہ پر ان کے ارشادات بھی تھے ان وجوہ سے شاید ان کے معتقدین نے ان کو مہدی آخر الزمان سمجھا یا ان کے دشمنوں نے ان کو اس دعوی کی تہمت دی۔ ان میں سے کسی کو لکھتے ہیں

اے که می پرسی زما احوال ما
نعمت الله نامم آمد از خدا
سید و درویش و حق را بنده ام
مرده ام از جاں بجاناں زنده ام
من نیم مهدی و لے ہادی منم
رہنمائے خلق در وادی منم
مصطفیٰ را بنده ام حق را غلام
پیشوائے با سلامت و السلام

اخیر میں شائد مشکوۃ المصابیح کی پہلی حدیث کی طرف اشارہ کر دینا خلاف موقعہ نہ ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت جبریل سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی۔ انہوں نے جواب دیا کہ سائل سے زیادہ مسؤل آگاہ نہیں۔ حضرت عمر ابن الخطاب ؓ سے یہ حدیث ہے اور سنیوں کے اکثر اہم عقائد کی یہ بنیاد ہے۔ شیعہ بھی ساعت قیامت کے باب میں سنیوں سے متفق ہیں یعنی اس کا کسی کو علم نہیں

قصیدہ پیشگوئی ساعت قیامت سے بہتوں نے فائدہ اٹھانا چاہا ہے ان میں سے تین تاریخی اہمیت رکھتے ہیں

حبیب السیر تاریخ کی مشہور اور بڑی مستند کتاب ہے خواندامیر اس کی تصنیف سے ۹۳۰ھ میں فارغ ہوا اسی سال شاہ اسماعیل بانی سلطنت صفویہ نے وفات پائی۔ شاہ نعمت اللہ کے ذکر میں مصنف لکھتا ہے

دیوان اشعار حقائق شعار آن سید ولایت وثار مشہور است و در آن کتاب افادت ایاب ابیاتے کہ مشعر بطلوع آفتاب ہست مسطور

یہ جملہ اگر بعد کا اضافہ نہیں ہے تو اس سے ثابت ہے کہ ابتداء ہی سے یہ قصیدہ مشہور و معروف تھا۔ شاہ کی رحلت کو ایک صدی سے کم ہی گذرے تھے کہ یہ نظم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ اسماعیل کے دعوی کی حمایت میں پیش کی گئی۔ شاہان صفویہ اپنے کو نائب مہدی کہا کرتے تھے ان کا یہ قول تھا کہ صاحب العصر والزمان کی غیبت میں بادشاہی کرتے ہیں جس گھڑی وہ اپنے کو ظاہر کریں گے یہ عنان حکومت ان کے حوالہ کر دیں گے۔ قصیدہ کے آخری حصہ میں نائب مہدی سے انہی کی طرف اشارہ سمجھا جا سکتا ہے گمان تو یہ ہوتا ہے کہ پروفیسر براؤن کی نقل میں سینتیسواں شعر جو مقطع کا ہے وہاں ہی قصیدہ ختم ہو جاتا ہے۔ بعد کے تیرہ اشعار خاندان صفویہ کی طرف سے پروپیگنڈے کے ہیں جو کسی نسخہ میں مقطع کے آگے حسب ضرورت جوڑ دیئے گئے تھے اور آج کل جو نسخہ ماہان میں ہے وہی اصل مع اضافہ کے ہے۔ بالخصوص اشعار ذیل

چوں زمستان پنجمیں بگذشت
ششمش خوش بہار می بینم
نائب مہدی آشکار شود
بلکہ من آشکار می بینم
پادشاہے تمام دانائے
سرورِ با وقار مے بینم
بعد از و خود امام خواہد بود
کہ جہاں را مدار می بینم

شیعوں کے فرقہ اثنا عشری کا عقیدہ ہے کہ امام محمد مہدی بن امام حسن عسکری آئمہ معصومین کے اخیر امام ہیں ان کا عہد امامت ۲۶۰ھ سے شروع ہوا مگر اس سال کے بعد وہ صرف ایک ہی بار ۳۳۹ھ میں ظاہر ہوئے اس ۷۹ سال کے عرصہ کو وہ غیبت صغری کہتے ہیں۔ اس عرصہ میں وہ یکے بعد دیگرے چار شخصوں کی وساطت سے مسلمانوں کو ہدایت کیا کرتے تھے یہ چار اشخاص اپنے اپنے عہد کے باب کہلاتے تھے۔ ۳۳۹ھ میں ان کا سلسلہ بھی ختم ہو گیا اور غیبت کبری امام صاحب کی شروع ہوئی۔ یہ قائم آل رسول، صاحب العصر، صاحب الامر، امام منتظر ہیں، ان کے نام کے بعد ہمیشہ عجّل اللہ و جہ لکھا کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کو جلد ظاہر کرے۔ ابتداء غیبت سے پورے ایک ہزار برس بعد یعنی ۱۲۶۰ھ میں ایک نوجوان شیرازی علی محمد نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے کو باب مشہور کیا اس کے دعوی کی تائید میں من جملہ اور دلائل کے شاہ کا یہ قصیدہ بھی پیش کیا گیا مگر بہ تبدیل تاریخ یعنی غین وراسین جن سے سے اس کے ظہور کا سال ۱۲۶۰ھ نکلتا ہے ۔ سات برس بعد وہ قتل ہوا لیکن اس کے پیرو جو بابی کہلاتے ہیں تعداد میں بڑھتے گئے اس نے اپنے ظہور سے ۱۹ سال بعد ایک ایسے شخص کے آنے کی خبر دی تھی جس کا وہ باب تھا چنانچہ ۱۲۲۹ھ میں مازندران کے ایک امیرزادہ بہاء اللہ نے مشارالیہ ہونے کا دعوی کیا ان کے پیرو بہائی کہلاتے ہیں۔

کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں فرقہ اہل حدیث کی ابتداء رائے بریلی صوبہ اودھ کے متوطن سید احمد صاحب سے ہوئی یہ آل رسول میں سے تھے نام بھی احمد تھا۔ شرک و بدعت کی روک تھام میں ان کو بڑی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ مظلوم مسلمانان پنجاب کی حمایت میں سکھوں کے خلاف ان کے اعلان جہاد سے بڑی امیدیں بندھیں کچھ حیرت نہیں کہ ان باتوں سے بہتوں نے ان کو امام مہدی سمجھا کتاب صراط مستقیم جو ان کے ملفوظات کا مجموعہ ہے اور جس کو اہل حدیث اس ملک کے بڑی عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں شاہ اسماعیل شہید نے ۱۲۳۳ھ میں مرتب کیا اس میں انہوں نے سید احمد صاحب کو تیرھویں صدی کا مجدد قرار دیا۔ بعد کو ایک رسالہ میں بہت سی دلیلیں ان کو مہدی آخرالزمان ثابت کرنے کے لئے جمع کیں اس میں یہ قصیدہ شاہ کا بھی شامل ہوا ۔اس طرح پر کہ غین ورے سال چوں گذشت از سال۔ یعنی ہجرت نبوی کے پورے بارہ سو برس بعد یکم محرم ۱۲۰۱ھ کو سید صاحب کی ولادت ہوئی ۔ پس مذکورہ بالا صفتوں کے ساتھ اس پیش گوئی کے بھی مصداق ہوئے ۔ علاوہ ازیں ایک دوسرا قصیدہ (کلکتہ ریویو بابت ۱۸۷۰ء جلد ۵۰ صفحہ ۹۹ میں ایک مفصل مضمون ہندوستان میں وہابی مذہب کے عنوان سے بقلم جسٹس اوکنیل درج ہے جس میں ان دونوں قصیدوں کے انگریزی ترجے شامل ہیں) بھی شاہ کی طرف منسوب کیا گیا جس میں سلطان مشرق کے آنے کی خبر دی گئی ہے مگر یہ قصیدہ نہ تو ان کے دیوان میں یا ان کے کسی رسالہ میں پایا جاتا ہے نہ کسی تذکرہ میں اس کی طرف اشارہ ہے ۔ شاہ کا قصیدہ جیسا آیات قرآنی واحادیث نبوی پر مشتمل ہے ویسا ہی یہ قصیدہ تاریخی غلطیوں سے لبریز ہے اور کسی اہل زبان کے قلم سے بھی نہیں معلوم ہوتا۔
مطلع یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راست گو ئم بادشاہے در جہاں پیدا شود
نام او تیمور شہ صاحب قراں پیدا شود
و اللہ اعلم بالصوا ب و الیہ المر جع و المآ ب

....

رانا محمد شفیق خان پسروری کے تاثرات

(تحریک ختم نبوت کی سترھویں جلد کی اشاعت کے موقعہ پر)

ختم نبوت، پیارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اعزاز بھی ہے اور امتیاز بھی۔ یہ آپ ﷺ کی عظمت وشوکت کی دلیل بھی ہے اور آپ ﷺ کی امت کا شرف وافتخار بھی۔ پہلے تمام نبی اور رسول (علیهم التحية والتسليم) خاص وقت، خاص علاقے اور خاص قوم وقبیلہ کی طرف مبعوث ہوئے اور اپنا اپنا وقت گزار کر رخصت ہوتے رہے، بلکہ یہ بھی ہوا کہ ایک ایک وقت میں، ایک ایک علاقے اور قوم میں ایک سے زائد نبی و رسول یکجا بھی ہوتے رہے۔ (مثلاً حضرت ابراہیمؑ ہی کے عہد میں حضرت اسماعیلؑ وحضرت اسحاقؑ اور حضرت ہودؑ حضرت یعقوبؑ ہی کے دور میں حضرت یوسفؑ بھی۔ حضرت موسیٰؑ ہی کے دور میں ان کے اپنے گھرانے کے، سگے بھائی حضرت ہارون اور قریبی عزیز حضرت یوشع بن نونؑ، حضرت عیسیٰؑ ہی کے عہد میں (ان کے قریبی عزیز) حضرت یحییٰؑ۔ (بنی اسرائیل میں تو اس کی کئی اور مثالیں بھی مل جاتی ہیں) جب کہ پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ آقائے مکی و مدنی ﷺ پہلے انبیاء و رسل کی طرح مخصوص عہد، مخصوص قوم اور مخصوص علاقے کی بجائے اپنی بعثت کے وقت سے لے کر تا قیام قیامت ہر عہد اور علاقے کے ہر ذی نفس جن و بشر کے لئے ہادی و رہبر کی حیثیت سے مبعوث ہوئے۔ پہلے انبیاء و رسل اپنے حالات کے تقاضوں کے مطابق شریعت کے احکامات بیان فرماتے رہے۔ (اور بس) جب ان کا دور ختم ہوتا دوسرے کا شروع ہو جاتا اور وہ اپنے دور کے حالات کے مطابق رہنمائی فرماتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین تو حضرت آدمؑ کے وقت سے ''اسلام'' ہی رہا البتہ شریعتیں ہر نبی و رسول کی مختلف رہی ہیں، چنانچہ ایک نبی دنیا سے رخصت ہوتا تو دوسرا اس کی جگہ (یا بعد) آ جاتا تھا، مگر جب آقائے مکی و مدنی ﷺ تشریف لائے تو اس شان سے جلوہ گر ہوئے کہ آپ ﷺ پر دین کو مکمل واتم کر دیا گیا (جب دین ہی مکمل ہو گیا تو اب کسی نبی و رسول کی ضرورت بھی کیا تھی؟) اس لئے مدینہ کے تاج دار، نبیوں کے امام، رسولوں کے سردار ﷺ کو ''خاتم النبیین'' کے اعزاز سے نوازا گیا۔ قرآن پاک اور (دوسو سے زائد) احادیث میں واضح طور پر فرما دیا گیا ہے کہ پیارے رسول ﷺ آخری نبی و رسول ہیں۔ اور آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔'' ختم نبوت کا تاج، پیارے رسول اللہ ﷺ کے سرِ اقدس پر یوں رکھا گیا کہ پھر دنیا جہاں میں کسی طرف بھی کوئی نبی و رسول نہیں آیا بلکہ حیران کن معاملہ یہ بھی ہے کہ بنی اسرائیل میں نبیوں اور رسولوں کی بہتات رہی ہے۔ ایک ایک وقت میں ایک ایک جگہ پر ایک سے زیادہ نبی ہوتے رہے ہیں مگر آپ ﷺ کی نبوت کے بعد بنی اسرائیل میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا۔ پارسیوں کے ہاں کہا جاتا رہا ہے کہ ''سروشِ آسمانی'' نیک سرشت اور پارسا لوگوں سے کلام کرتا رہا ہے، مگر آقائے مکی و مدنی ﷺ کے بعد کسی پارسی نے دعویٰ نہیں کیا کہ ''سروشِ آسمانی'' نے اس سے کلام کیا ہے۔ اسی طرح ہندوؤں کے ہاں کہا جاتا رہا ہے کہ ہزاروں مہارشیوں کو ''آکاش وانی'' کا پرکاش ہوتا رہا ہے، مگر مدینہ کے تاجدار کی رسالت کے بعد کسی ہندو رشی کی طرف سے ایسا دعویٰ سامنے نہیں آیا۔ یہ بھی ایک دلیل ہے کہ ''ختم نبوت'' کا تاج، ایک عظمت کی حیثیت سے آپ کو عطا ہوا ہے۔ اسی لئے مسلمان جہاں یہ مضبوط عقیدہ رکھتے ہیں کہ ''پیارے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی نبوت و رسالت کے حوالے سے سوچنا بھی گناہ ہے۔'' وہاں یہ بھی سمجھتے ہیں کہ اب اگر کوئی نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے تو وہ پیارے رسول اللہ ﷺ کی عظمت و حرمت پر ''حرف گیری'' کا مرتکب ہوتا ہے۔ ویسے بھی خود پیارے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا ''میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں اور تمہارے بعد کوئی امت نہیں، صرف کذاب اور دجال ہونگے جو نبوت کا جھوٹا دعویٰ کریں گے۔'' چنانچہ جب برصغیر میں انگریز حکومت کے مداح مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا ''دعویٰ'' کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تمام مکاتب فکر کے مسلمان تڑپ اٹھے۔ ان کی پیارے رسول سے محبت وعقیدت نے ان کو یوں مضطرب کیا کہ وہ اپنے فروعی اختلافات کونظر انداز کر کے اٹھ کھڑے ہوئے۔ برصغیر کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے ایک دینی جذبہ کے تحت مرزائے قادیانی اور اس کے حاشیہ نشینوں کے تقابل میں ایک تحریک برپا کر دی، یوں تو ہر مکتبہ فکر کے علماء کرام مسئلہ ختم نبوت پر کارہائے نمایاں سرانجام دیتے رہے مگر ''فاتح قادیان'' کا لقب جس رجلِ عظیم کے حصے میں آیا، ان کو شیخ الاسلام مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ امرتسریؒ کے نام نامی سے یاد کیا جاتا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، ایک نابغہ روزگار ہستی تھے۔ بیک وقت مفسرِ قرآن، محدث ومؤرخ، صحافی و ادیب، خطیب ومصنف، مگر آپ کی شہرت ''مناظرِ اسلام'' کے طور پر چار دانگِ عالم میں پھیلی ہوئی تھی۔ انہوں نے اسلام کے دفاع میں آریہ، عیسائی، سناتن دھرمی، سکھ مت وغیرہ تمام ادیان کے بڑوں سے کامیاب مناظرے کئے۔ مگر فرقہ قادیانی کے خلاف جو عظیم الشان کردار ادا کیا وہ ایک مثال اور تاریخ کی حیثیت رکھتا ہے۔ مرزا قادیانی نے ان کو دعوت دی کہ ''مجھ سے مناظرہ کر لو۔'' جس پر وہ جنوری 1903 میں قادیان تشریف لے گئے۔ مرزا قادیانی کو اطلاع کروائی کہ ''آؤ اور اپنے جھوٹے ''دعویٰ نبوت'' پر مناظرہ کرو۔'' مرزا نے مناظرہ کرنے کی بجائے کہا ''مجھے وحی کے ذریعہ منع کیا گیا ہے کہ ثناء اللہ سے مناظرہ نہیں کرنا۔''

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے مرزا غلام احمد کی تحاریر وتقاریر کا عقلی ونقلی دلائل سے خوب رد کیا اور کئی کتابیں ''دعویٰ باطل'' کے خلاف لکھیں۔ مرزا نے مولانا ثناء اللہؒ سے زچ ہو کر اپریل ۱۹۰۷ء میں ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا جس میں مولانا کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا کہ آپ اپنے پرچے ''اہل حدیث'' میں میری تکذیب وتفسیق کرتے ہیں اور میری نسبت مشہور کرتے ہیں کہ میں مفتری اور کذاب ہوں، وغیرہ، تو میں دعا کرتا ہوں کہ ''جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں طاعون یا ہیضہ وغیرہ بیماریوں کے ہاتھوں مرجائے۔'' (اشتہار میں اس دعا کو الفاظ بدل بدل کر دہرایا گیا ہے)۔ مرزا کا ''دعوت مباہلہ'' والا اشتہار اس وقت کے کئی رسائل و جرائد کے علاوہ الگ سے بھی شائع و عام ہوا، پھر قدرت نے دکھایا کہ اس اشتہار کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت کے تھوڑے عرصہ بعد، مرزا غلام احمد قادیانی کو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں اپنے میزبان کے گھر ہیضہ واسہال کے شدید مرض کی وجہ سے موت کا ذائقہ چکھنا پڑا۔ جب کہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس کے چالیس سال بعد مارچ ۱۹۴۸ء میں سرگودھا میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔ یاد رکھنے کی بات یہ بھی ہے کہ مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ برصغیر کی قد آور شخصیت تھے۔ وہ مسلم لیگ اور تحریک پاکستان کے حامی تھے۔ ۱۹۴۷ء میں امرتسر ان کے گھر پر سکھوں نے حملے کئے، ان کا جوان بیٹا شہید ہوگیا مگر مولانا کو اللہ نے بچا لیا۔ وہ گھر بار سب کچھ امرتسر چھوڑ کر اکیلے لاہور آ گئے، پھر یہاں سے سرگودھا منتقل ہوگئے۔ قیام پاکستان کے ان دنوں میں ہر طرف قتل و غارت گری کا بازار گرم تھا مگر مولانا محفوظ رہے اور پھر طبعی موت، اللہ کو پیارے ہوئے۔ یہ بھی دلیل ہے کہ مرزا غلام احمد کے دعائیہ اشتہار پر اللہ تعالیٰ نے اسلام کی حقانیت اور پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ''ختم نبوت'' کی لاج رکھنا تھی اور وہ یوں رکھی کہ ختم نبوت کے سپاہی مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کو سچا ثابت کر کے ان کی زندگی میں ہی مرزا غلام احمد کو موت دی۔ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرمایا کرتے تھے: کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

انہی فاتح قادیان شیخ الاسلام مولانا ابو الوفا امرتسری رحمہ اللہ تعالیٰ کے خاص مرزائیت کے رد میں تیار کردہ ایک مبلغ کہ جن کی ساری زندگی قادیانیت کے تعاقب اور مسلکِ حق اہل حدیث کے فروغ و اشاعت میں بسر ہوئی (اور ماشاء اللہ اب بھی ہو رہی ہے) بابائے تبلیغ، حضرت مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری حفظہ اللہ ہیں، ان کے صاحبزادہ حضرتِ پروفیسر محمد سلیمان اظہر (ڈاکٹر بہاء الدین) کو اللہ تعالیٰ نے یہ سعادت بخشی ہے کہ انہوں نے ''ختم نبوت اور ردِ قادیانیت کے حوالے سے ایک بے مثال ''انسائیکلوپیڈیا'' مرتب کر دکھایا ہے۔ اس لحاظ سے واقعتاً ڈاکٹر صاحب ''الولد سر لابیہ'' کے مصداق اور ''نمونۂ سلف'' ثابت ہوئے ہیں۔

حضرت ڈاکٹر محمد بہاء الدین نے ''تحریک ختم نبوت'' کے نام سے یہ جو عظیم الشان، انسائیکلوپیڈیا مرتب کر دیا ہے (ہنوز یہ سلسلہ صادقہ جاری وساری ہے) جس انداز سے ڈاکٹر صاحب کتاب ترتیب وتصنیف کے مراحل سے گزار رہے ہیں، ہمیں امید ہے کہ یہ ایک لازوال شاہکار اور بے مثال کارنامہ ہوگا۔ مرزائیت کے حوالے سے دیگر بزر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوں نے بھی ضخیم کام کیا ہے مگر ڈاکٹر صاحب کے کام کی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ پاکستان میں رہنے والے کو مواد جمع کرنے میں بہت آسانیاں ہیں جب کہ ڈاکٹر صاحب نے جو بھی کام کیا ہے وہ دیارِ غیر میں بیٹھ کر کیا ہے کہ جہاں اس موضوع پر مواد جمع کرنا جوئے شیر بہا لانے کے مترادف ہے۔

دوسرا امتیاز ڈاکٹر صاحب کے کام کا یہ ہے کہ انہوں نے بعض نایاب حوالے اور نہایت کم یاب مواد کو پہلی بار قارئین کے سامنے رکھ دیا ہے، خصوصاً مرزائیت کے خلاف کام کرنے والے بعض علماء نے اپنے خاص فقہی مکتب کے تعصب سے کئی حقائق کو توڑ مروڑ دیا یا مسخ کر دیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب نے احقاقِ حق کے فرض کو ادا کرتے ہوئے ''اصل'' حقائق سامنے رکھ دیئے ہیں اور یوں اردو خواں طبقے کے لیے کئی کہانیاں اور روایات ایک نئی صورت میں سامنے آئی ہیں۔ خصوصاً اہل حدیث علماء کی خدمات اور ختم نبوت و تعاقبِ مرزائیت کے سلسلے میں اہل حدیث کی اولیات کی خوب وضاحت و صراحت کی ہے اور دلائل کے انبار لگا دیئے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کی یہ کتاب ختم نبوت اور تردید مرزائیت کی تحریک و تاریخ کے باب میں ایک نیر تاباں کی حیثیت سے سامنے آئی ہے کہ جس نے کئی ٹمٹماتے دیوں اور چراغوں کی لو کو ماند کر دیا ہے۔ یہ بات لکھتے ہوئے میں کوئی باک محسوس نہیں کرتا کہ آج تک ایک مخصوص مسلک کے حاملین نے ختم نبوت کے نام پر تسلط جما رکھا تھا اور وہ ''تحریک ختم نبوت'' کا ذکر کرتے ہوئے سارا کریڈٹ خود سمیٹ لیتے تھے، علماء اہل حدیث میں سے صرف مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ہی کا ذکر کرتے تھے وہ بھی مجبوراً اور محض خانہ پری کے لیے، ڈاکٹر صاحب نے یہ عظیم انسائیکلو پیڈیا مرتب کر کے ان کے تسلط کو نہ صرف توڑا ہے، بلکہ مرزائیت کے تعاقب میں پہلے پہل میدان میں نکلنے والے اور دنیا کو مرزا قادیانی کے فتنے سے آگاہ کرنے والے حضرت مولانا ابو سعید محمد حسین بٹالویؒ اور مرزا قادیانی کے خلاف پہلا فتویٰ جاری کرنے والے شیخ الکل فی الکل حضرت میاں نذیر حسین دہلویؒ کی شخصیت، اس حوالے سے ان کی خدمات، ان کے عظیم شاگردوں کی مساعی اور دیگر بے شمار اہل حدیث علماء کرام کی (اسی حوالے سے) محنتوں سے دنیا کو بہترین انداز میں متعارف کرایا ہے۔ کوئی شک نہیں کہ یہ کتاب مسلک اہل حدیث کے حاملین پر ایک احسان عظیم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان اور ربوہ کے بعد مرزائیوں کا بڑا مرکز ہماری تحصیل پسرور کے علاقے قلعہ کالر والا کے گرد کے دیہات ہیں۔ پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ مرزائی سر ظفر اللہ اسی علاقے کا رہائشی تھا اور اس نے اپنے سرکاری اثر و رسوخ سے یہاں مرزائیت کا بہت کام کیا۔ ہمارے والد مرحوم حضرت مولانا محمد رفیق پسروری نے اسی علاقے کو اپنی تبلیغ کے لیے خصوصی طور پر چُنا اور ردِ مرزائیت کے لیے کام کیا، دن رات کی تمیز کیے بغیر وہ ہر دم تیار رہتے تھے، ایک بار میرے سامنے کی بات ہے، ایک شخص آیا کہ موضع خاناں میاں والی میں مرزائیوں نے جلسہ کیا ہے اور مسلمانوں کو مناظرے کا چیلنج دیا ہے۔ والد صاحب فوراً ساتھ ہو لیے، مگر حالت یہ تھی کہ پاؤں میں قینچی چپل اور وجود پر صرف تہبند اور بازو والی بنیان تھی۔ اس نے کہا آپ لباس تبدیل کر لیں، آپ نے فوراً لباس بدلا اور اس کے ساتھ بائیسکل پر بیٹھ کر روانہ ہو گئے۔

ایک بار آپ نماز عشاء پڑھ کر گھر کی طرف آ رہے تھے تو پسرور کا مرزائی مربی مبشر بٹ مل گیا، کہنے لگا ''مولانا! شاہ عبدالقادر دہلوی نے اپنی تفسیر موضع القرآن میں ''خاتم'' کا معنیٰ مہر کیا ہے۔''

مطلب اس کا یہ تھا کہ ''خاتم النبیین'' کا معنیٰ نبیوں کا ختم کرنے والا نہیں۔

والد صاحب کہنے لگے ''اگر مہر بھی معنیٰ مان لیا جائے تو بھی مطلب یہی ہے کہ آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا کہ پہلے جب کبھی کوئی ڈاک بھیجی جاتی یا کوئی سامان بھیجا جاتا تھا تو اس کو سیل کر کے باہر مہر لگا دی جاتی تھی، مطلب یہ کہ اب کوئی مہر توڑ کر اس میں کچھ اور داخل نہ کر سکے۔ اور یہ سلسلہ ابھی تک سرکاری محکموں خصوصاً محکمہ ڈاک میں جاری ہے۔ باقی خاتم کا معنیٰ سمجھنا ہے تو اپنے مرزا قادیانی سے کیوں نہیں سمجھتے کہ جس نے اپنی کتاب ''تریاق القلوب'' صفحہ ۳۰۰ پر لکھا ہے کہ ''اسی طرح میری پیدائش ہوئی جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں، میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت بی بی تھا اور پہلے وہ پیٹ سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا تھا اور میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا یا لڑکی نہیں ہوا اور میں ان کے لیے خاتم الاولاد تھا۔''

اسی طرح مرزا قادیانی ''ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۶۱۴'' پر صراحت سے خاتم النبیین کا معنیٰ ''ختم کرنے والا نبیوں کا لکھ چکا ہے۔ بہرحال والد گرامی قدر نے مرزائیت کے ''دوسرے ربوہ'' یعنی ضلع سیالکوٹ کے ان علاقوں میں جہاں قادیانی تعداد میں کافی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت کام کیا اور بے شمار لوگوں کو ارتداد سے توبہ کروا کر پھر سے دائرہ اسلام میں داخل کیا، انھوں نے ختم نبوت کے موضوع پر باقاعدہ دو کتابیں بھی تحریر کی تھیں۔

بہر حال ہم یہ بات پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ ڈاکٹر محمد بہاء الدین نے یہ کتاب لکھ کر نہ صرف اہل حدیث کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے، بلکہ ختم نبوت اور قادیانیت کے خلاف کام کرنے والوں کے ہاتھوں میں ایک کارآمد ہتھیار بھی تھما دیا ہے۔

حقیقتاً ہر اہل حدیث خصوصاً علماء کرام کے پاس اس عظیم ''انسائیکلوپیڈیا'' کا ہونا ضروری ہے۔کوئی اہل حدیث لائبریری ایسی نہیں ہونی چاہیے جہاں اس کتاب کی تمام جلدیں نہ ہوں، اور اگر کوئی لائبریری ایسی ہو تو جان لیجئے وہ اس کے بغیر نامکمل ہوگی۔ میں اس عظیم کام کے اس طرح احسن انداز سے کرنے پر حضرت بابائے تبلیغ مولانا محمد عبداللہ گورداسپوری رحمۃ اللہ حضرت ڈاکٹر محمد بہاء الدین، اور پوری دنیا کے تمام اہل حدیث احباب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔اور اخلاص قلب سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس عظیم سعادت کو قبول فرمائیں۔ (آمین ثم آمین)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ سلسلہ تحریک ختم نبوت پر تن تنہا جس ذوق و شوق اور ہمت ولگن سے کام کر رہے ہیں، اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی توفیق و عنایت سے آپ نے اس سلسلہ کتب کی ۳۰ جلدیں مکمل کر دی ہیں جو مختلف ویب سائٹیس پر اپ لوڈ بھی ہو چکی ہیں۔اور ان میں سے ۱۷ جلدیں ہندوستان کی مرکزی جمعیت اہل حدیث کے زیر اہتمام شائع ہو چکی ہیں، اور یہی ۱۷ جلدیں پاکستان میں خود ڈاکٹر صاحب نے اپنے اخراجات پر چھپوا کر نذر قارئین کر دی ہیں۔ باقی ۱۳ جلدوں کو بھی باری باری شائع کرنے اور کروانے کا ارادہ ہے۔اس کے علاوہ اس سلسلہ کتب کی تین مزید جلدیں ان دنوں پروف ریڈنگ اور تصحیح وغیرہ کے مراحل سے گذر رہی ہیں۔اور یہ سارے کا سارا کام ۱۹۱۲ء تک سے متعلق ہے۔اس کام کی وسعت، جامعیت، وقعت واہمیت کا اندازہ ایک صاحب ذوق وتحقیق اہل علم حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی ذیل کی تحریروں سے ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا اصغر علی تحریک ختم نبوت جلد ۸ مطبوعہ دہلی میں بعنوان:
وہ کون کن کی بات،

لکھتے ہیں:

تحفظ ختم نبوت کی کوششوں کو تحریک تحفظ ختم نبوت میں تبدیل کر دیا۔ اس سلسلہ میں اولین کوششوں سے لے کر مرزا غلام احمد قادیانی کو اس کے حشر و قبر تک پہنچانے کا کام درحقیقت علمائے اہل حدیث نے کیا اور اسے ہر سطح پر مات دیا۔ تحفظ تحرک ختم نبوت کی عظیم الشان تاریخ ہے اور لاکھوں صفحات پر بکھری ہوئی ہے۔ شیخ الکل فی الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی رحمہ اللہ اسکے سرخیل تھے اور اس ہراول دستہ کے ہدی خوانوں میں صاحب مجلّہ اشاعۃ السنہ علامہ محمد حسین بٹالویؒ تھے۔ بٹالوی رحمہ اللہ نے جو عظیم الشان کارنامے انجام دیئے اور علمی و تحقیقی طور پر جس طریقے سے مرزا کے خرافات فلسفیانہ ایچ پیچ اور پر فریب دعووں کی قلعی کھولی، وہ تاریخ کا ایک سنہری باب ہے اور بسا اوقات ایسا لگتا ہے کہ بعد کی کاوشیں ان کی شرح و تفصیل ہیں۔

لیکن نیرنگی زمانہ دیکھئے کہ تاریخ کے اس اہم موڑ پر اس عظیم طوفان کو سرد کرنے، بلکہ اس کے ظالم پنجے کو مروڑنے کا تاریخی کام مورخ کی سستی و کاہلی کا شکار ہو گیا۔ ان کے سنہری اوراق، اوراق پریشان بنتے چلے گئے، اور یہ سارے حقائق پس منظر میں جانے کے ساتھ پتھریلی زمینوں کی تہوں میں نہیں، بلکہ پہاڑوں کی چٹانوں کے نہاں خانوں میں دب گئے۔ ایسا لگنے لگا کہ اب مزید تاخیر ہوئی تو کوہ کنی بھی کسی طرح مفید نہیں ہو سکے گی۔ چنانچہ موضوع کی اہمیت وضرورت، حالات کی سنگینی اور احساس زیاں کی شدت نے ایک مورخ جماعت اہل حدیث، اور مرد آہن کو کوہ کنی پر مجبور کر دیا اور ہم سب کو کہنا پڑا

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

ذکر ہے اسی عظیم مرد خدا اور پیر جواں مرد کا، جس پر کتنی ہی جوانیاں اور رعنائیاں قربان کر دی جائیں کم ہیں۔ میری مراد اس سے ڈاکٹر محمد سلیمان یعنی محترم محمد بہاء الدین بورے والے سے ہے، جو انگلستان میں بیٹھ کر تاریخ مردان حجازی، سیر و سوانح رجال علم و حکمت، دعوت و عزیمت کے غازیوں، کتاب وسنت اور ناموس رسول عربی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محافظین اور اسکے مدافعین کی داستان ایمان وایقان اور ان کی تاریخ تحریر فرما رہے ہیں

ہمارے اسلاف جو نا مساعد حالات میں ہمہ جہت یلغاروں کا پوری جوانمردی سے مقابلہ کرتے تھے بلکہ طوفان نوح کے رخ کو موڑ دینے کا فریضہ انجام دیتے تھے جو کتاب وسنت کی حفاظت و مدافعت کا وہ حق ادا کرتے تھے کہ قرون اولی کی یادیں تازہ ہو جاتی تھیں بلکہ ان دونوں سرچشموں اور قرآن وحدیث اور محمد عربی ﷺ کے ختم نبوت کو چیلنج کرنے والوں کو پوری طرح مات دینے اور میدان میں ڈھیر کر دینے کا کام کرتے تھے خصوصاً انگریزی استعمار کے پیدا کردہ مرزا غلام احمد کے دعوی نبوت کو قلع قمع کرنے میں انہوں نے جن حالات میں جد و جہد کی ان کا نقشہ لفظوں میں کھینچنا کسی طرح لوح وقلم کے بس کا روگ نہیں ۔

اگر چاہوں تو نقشہ کھینچ کر الفاظ میں رکھ دوں
مگر تیرے تخیل سے فزوں تر ہے وہ نظارہ

یہ عجیب اتفاق ہے کہ ہمارے اسلاف متنبّی زمانہ مرزا قادیانی کی سرکوبی انگریزوں کے دور حکومت ہند میں کر رہے تھے، اب ان کے کارناموں کی داستان اور ان کی تاریخ کے اوراق انگریزوں کے درمیان رہ کر لکھے جارہے ہیں ۔ پس محترم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب نے نعم الخلف بعد السلف کا کردار ادا کر کے ہم سب کو اپنا گرویدہ بنالیا ہے اور ہم سب کے شکر وامتنان اور دعا وتوصیف کا مستحق وسزاوار قرار دے لیا ۔ اللھم وفقه لما تحبه و ترضاه

حقیقت یہ ہے کہ دنیائے اہل حدیث ہی نہیں، تمام محبان علم اور دین پسند حضرات اس انسائکلو پیڈیائی عمل سے انتہائی متاثر ہیں اور دعا گو بھی ۔ ڈاکٹر صاحب حفظہ اللہ سے ہم کلامی سے گرچہ محروم رہے ہیں، مگر شائد ہی کوئی علمی وتعارفی مجلس ہو جس میں ہم آپ کے ذکر جمیل اور ثنا خوانی سے محروم رہتے ہوں ۔

آپ کے ساتھ وہ حضرات بھی لازوال اور حدیث الناس بنتے جارہے ہیں جن کو ڈاکٹر صاحب نے ادنی مناسبت سے بھی تحفظ تحریک ختم نبوت کی تاریخ کی تدوین کے سلسلہ میں ذکر فرما دیا ہے ۔ اور ان کو بلا صحبت بھی، صحبت صالح کے فیوض و برکات سے مستفیض کر دیا ہے ۔ ان کا تو ذکر ہی چھوڑیئے جو آپ کے اس عظیم کارنامے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہم نفس اور ہم قدم بننے کی سعادت سے بہرہ ور ہیں، میری مراد خاص طور پر برادر مکرم شیر خان جمیل احمد صاحب نائب ناظم مرکزی جمیعت اہل حدیث برطانیہ سے ہے جن کا روح وجسم اور قلب وجگر دونوں ڈاکٹر صاحب کے ان لازوال کاموں کے ساتھ ہی حرکت وسکون سے دوچار ہوتے ہیں اور اسی کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔..

جماعتوں ،جمیعتوں، اکاڈمیوں، جامعات و مدارس اور ملک وملت کے بڑے کارنامے انہی فکرمندیوں اور جانفشانیوں ،اور حقیقت یہ ہے کہ اس طرح کی کوہ کنی نہیں بلکہ کوہ کنیوں سے انجام پاتے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کی پیرانہ سالی مگر حوصلہ عالی نے تن تنہا یہ ہمالیائی کارنامہ انجام دے لیا جو بڑی بڑی جماعتوں، انجمنوں ،جامعات ،اور اکاڈمیات سے نہیں ہوا، وہیں آپکے محترم مولانا شیر خان جمیل احمد جیسے رفیقوں اور ہم سفروں نے بھی ثبات قدمی وہمت افزائی میں کوئی کسر نہ چھوڑی اور اس کوہ قاف کو طے کرنے اور کوہ کنی میں ہمت بندھائی فجزاہ اللہ خیراً

ڈاکٹر صاحب ممدوح وموصوف نے جو سلسلہ تاریخ تحفظ ختم نبوت قائم کیا تھا اور جس کی ساتویں جلد۔تیسویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے موقع سے شائع کی گئی تھی اور جسے ہاتھوں ہاتھ لیا گیا تھا،اب اس کی آٹھویں جلد منظر عام پر آرہی ہے اور اسی پر یہ سطور (وہ کوہ کن کی بات) بطور پیش لفظ لکھی جارہی ہیں اس امید کے ساتھ کہ قارئین کرام اور اہم علم کو پسند آئے گی۔لائبریریوں میں اس سے گراں قدر اضافہ ہوگا اور اسے بسروچشم قبول کیا جائے گا۔یہ جلد بھی پچھلی جلدوں کی طرح اپنی قیمتی معلومات بیش قیمت محتویات اور بہترین معلومات کی شکل میں ہدیہ قارئین کرام ہے۔

اس سلسلہ میں ہمارا فرض ہے کہ ہم الحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحا ت ورد زبان وقلم کرنے کے ساتھ ان موتیوں کو صفحہ قرطاس پر بکھیرنے والے اور کوہ کنی کے ذریعہ اس چشمہ شیریں کو تمام محبان رسول اکرم ﷺ اور انصاف پسند دنیا تک پہنچانے والے ڈاکٹر بہاء الدین صاحب حفظہ اللہ کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ ادا کریں اور کئی حیثیتوں سے کریں اور دعا کریں کہ

ا للھم متعنا بصحتہ و عا فیتہ و وفقہ و سدد خطاء و طو ل
فی عمرہ و بارک فی ذریتہ و امدد ظلہ العا لی لخد مۃ د ینک و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی ، ناظم اعلی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، تحریک ختم نبوت کی تیرھویں جلد مطبوعہ دہلی کے پیش لفظ میں لکھتے ہیں:

دنیا جہان کبھی بھی باکمالوں اور اللہ والوں سے خالی نہیں رہی۔ ہنروران علم وفن ہر دور میں موجود رہے ہیں اور ہر طرح کے علوم وفنون اور معارف وحکم کے ماہرین اور اس کے قدردان ہر زمانے میں پائے جاتے رہے ہیں، جن کو علم و دین اور اس کے تقاضوں سے بھرپور دلچسپی رہی ہے۔ اس کی قدر ومنزلت اور چاہت وضرورت کا بشدت احساس بھی کرتے رہے ہیں اور اس کی خدمت کو بصد شوق وخلوص انجام دینے والوں کی کبھی کمی نہیں رہی ہے۔

اسی طرح بہت سے تاریخی کارنامے انجام دینے والے بھی پیدا ہوتے رہے ہیں ۔لیکن ان تاریخی کارناموں کو آئندہ نسلوں تک کے لئے محفوظ کر دینا اور ان اسوہ اور نمونہ اور عمدہ مثالوں کو آئندہ آنیوالے اجیال کو منتقل کر دینا ،بھی ایک تاریخی کارنامہ ہوتا ہے جو صرف اور صرف مورخ کا کام اور کمال ہوتا ہے۔

اس کمال کے جویا اور اس کے حصول کے طالبین کی بھی کسی دور میں کمی نہیں رہی ۔مگر اس کارنامہ کو انجام بھی دے لے جائیں، یہ ضروری نہیں۔ بلکہ یہ تو صرف اور صرف ان لوگوں کے مقدر کی بات ہوتی ہے جن کو توفیق خاص رب ذوالمنن والکرم والاکرام و رب العزت والجلال کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔

اب اسی ایک بدیہی اور سہل الحصول کام اور نام کو لے لیں جسے ہم تاریخ تحریک ختم نبوت کہتے ہیں ،جس پر کل سو سال سے زیادہ کا عرصہ نہیں بیتا کہ یہ کام معضلات ومشکلات اور انتہائی کٹھن اور متعذرات بلکہ ناممکنات میں سے شمار ہونے لگ گیا تھا۔اس میدان کے تہی دست اور تہی دامن جماعتیں اور گروہ تاریخ سازی کے ذریعہ مردمیدان بننے پر اتر آئیں ۔مگر جس جماعت حقہ اور اس کے اسلاف نے اس میدان میں بھی جس قدر جانفشانیاں، تضحیات اور قربانیاں پیش فرمائیں کہ چمن میں ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف ان کی داستانیں بکھری ہوئی، پھیلی ہوئی، بلکہ چھائی ہوئی تھیں، کو اسکے سپوت بایں ہمہ فضل وکمال اور ہر طرح کے اسباب وسامان مہیا ہونیکے انجام نہ دے سکے۔ بڑے بڑوں کو عذر ہوتا رہا کہ حالات سازگار نہیں، اعمال واشغال اجازت نہیں دیتے، مال ومنال کی کمی آڑے آتی رہی، ارباب دولت وامارت نے ہماری ہمت افزائی نہیں کی، اعوان وانصار جل دے گئے، گفتار کے غازیوں نے ہمدردانہ غوغائیوں کے ذریعہ مشکلات کا لامتناہی سلسلہ شروع کر دیا۔ کردار کے غازی تو نظر ہی نہیں آتے۔ یہ اور اس طرح کے کتنے اعذار باردہ وصحیحہ جو روز روز اور کس کس کو پیش نہیں آئے۔ یا پیش نہیں کر دیئے جاتے، یا اعذار تلاش کر لئے جاتے ہیں۔

اگر یقین نہ ہو تو ذرا اس ایک صدی میں نظر پسار کر دیکھئے کہ علم وفن کی باکمال ہستیوں کی وہ عظیم فہرست نظر آتی ہے جن پر ہم کو بجا طور پر فخر بھی ہے اور وہ یقیناً لائق فخر بھی ہیں اور انکے کارنامے ہمارے لئے سرمایہ عظیم ہیں۔ خصوصاً جن حالات میں انہوں نے جسطرح کا کمال پیدا کیا اور وہ کارہائے نمایاں انجام دے گئے جنکی مثال بھی دوسروں سے بن نہ پڑی۔

ان میں سے ہر ایک اپنے زمانہ کا امام تھا، امام فن تھا، لاثانی میدان تھا، بے نظیر ومنقطع النظیر تھا، مناظر تھا، مورخ تھا، محدث تھا، مفسر تھا، محقق تھا، فقیہ واصولی تھا، فلسفی تھا۔ بجا طور پر ان میں سے ہر ایک پر یہ شعر صادق آتا ہے جو کسی (نابغہ) نے اپنے ممدوح بادشاہ کے لئے کہا تھا

الم ترى ان الله آتاك سورة
ترى كل ملكٍ دونها يتذبذب

لیکن یہ بھی سچ ہے کہ بایں فضل وکمال اور نمایاں کارناموں کو انجام دینے اور طلب وخواہش اور اخلاص وچاہت کے باوجود ان کو تاریخ اہل حدیث اور تاریخ تحریک ختم نبوت مرتب ومدون کرنے کی توفیق نہ ہوسکی۔ یہ کسی اور ہی مرد میدان کے لئے رکھ چھوڑی گئی تھی اور یہ اسی کے حصہ ومقدر میں تھی۔ اور وہ تاریخ اہل حدیث اور تحریک ختم نبوت کی تدوین وترتیب میں گویا لسان حال سے بار بار گنگناتا رہا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و انّی و ان کنت الأخیر زمانة
لآت بما لم تستطعه الاوائل

(اگر چہ میں بعد میں آیا ہوں، لیکن مجھ سے وہ کام ہو گیا ہے جو پہلے لوگ نہیں کر سکے)

اور یہ اس لئے بھی کہ ایک صدی گذر جانے کے بعد تاریخ سازی کرنیوالوں نے جہاں بے شمار حقائق کو بدلنے کی کوشش کی اور استعمار کی ریشہ دوانی اور عیاری اور اندرونی رخنہ اندازی اور آپسی اختلاف وشقاق کے نتیجے میں ملک کے بٹوارے کے ساتھ ہی بیشمار تاریخی حقائق اور دفاتر نذر آتش ہو گئے، یا ناقدریوں کے شکار ہوئے، یا تلف کر دیئے گئے، یا انہیں طاق نسیان پر رکھ دیا گیا، جس کا انجام سب کو معلوم ہے۔ اور ایسے میں اپنوں کی لاپرواہی اور بے اعتنائی کے ساتھ ساتھ غیروں کے جور و جفا اور ستم رانی کا بھی شکار ہوا ہے۔

اور ایسے موقع پر جب خود اپنے بیگانوں کا رول ادا کرنے لگیں اور تعصب و تنگ نظری کرنے لگیں، تو اس کے صلہ میں بربادی یقینی ہو جاتی ہے۔

اس صورت حال میں کوئی کام بلکہ کارنامہ انجام دینا، اور اپنوں کی سرد مہریوں، اور غیروں کی جفاؤں، حتی کہ جو کچھ ان ستم رانیوں سے بچ گیا ہو، اسے متعصب اور بھوکے دیمکوں کے منہ سے ان اوراق پسماندہ ومنتشر کو نکالنا، اور اکٹھا کرنا، کیا کرامت اور جوئے شیر لانے سے کم ہے، جسے محترم ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ نے کر دکھایا ہے، اور جس اکیڈیمک کام کی تیرھویں جلد کی طباعت اشاعت کے موقع پر ان سطور کو لکھنے اور شائع کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

اس مناسبت سعیدہ پر اگر ان تمام مجاہدین قلم وقرطاس اور مدافعین احمد مجتبی ﷺ تحریک ختم نبوت کے قافلہ سالاروں، ہدی خوانوں، اور سپاہیوں کے ساتھ ان نقوش تابندہ کو حیات درخشاں بخشنے والے ڈاکٹر محمد بہاء الدین کے لئے یہ کہا جائے، اور آرزو والتماس کریں کہ ان کی صحبتیں یادیں ہمیں رہیں، بے جا نہ ہوگا:

او لئك آ با ئی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جر یر المجا مع

....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصیدہ

درشان ڈاکٹر محمد سلیمان اظہر

المعروف ڈاکٹر محمد بہاء الدین

مصنف

تحریک ختم نبوت

تاریخ اہل حدیث

(نتیجہ فکر: ڈاکٹر عبدالرب ثاقب ڈڈلی۔ برطانیہ)

عجیب آیت یزداں ہیں ، ڈاکٹر اظہر
عجیب عبقری انساں ہیں ،ڈاکٹر اظہر
عجیب رحمت باراں ہیں ، ڈاکٹر اظہر
عجیب رحمت رحمان ہیں ، ڈاکٹر اظہر
عجب نشانیء دوراں ہیں، ڈاکٹر اظہر
عجب نشانیء فرقاں ہیں، ڈاکٹر اظہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کے بندے ہیں اور امتی محمد کے
کہ ایک سچے مسلماں ہیں، ڈاکٹر اظہر
یہ خادمان ختم الرسل میں شامل ہیں
زہے نصیب فروزاں ہیں، ڈاکٹر اظہر
ہوئے ہیں کئی ہزار اس کتاب کے صفحات
مثال جند سلیماں ہیں، ڈاکٹر اظہر
عظیم کام کیا ، ابنِ بورے والا نے
محض دعائے بزرگاں ہیں، ڈاکٹر اظہر
لکھی ہے تاریخ اہل حدیث کئی جلدیں
محیط مدت صدیاں ہیں، ڈاکٹر اظہر
صفحات دونوں کتابوں کے تیس ہزار ہوئے
حقائق ان میں نمایاں ہیں، ڈاکٹر اظہر
جو کام کر نہ سکے علمی سورماؤں کے
وہ کرچکے جو نگہباں ہیں، ڈاکٹر اظہر
نہ کر سکی جسے دنیا کی کوئی بھی تنظیم
کئے وہ فرد پریشان ہیں، ڈاکٹر اظہر
لکھی ہیں خود ہی کتابیں کئے ہیں خود کمپوز
ہیں باکمال جو ذیشاں ہیں، ڈاکٹر اظہر
ہیں شکریہ کے ہمارے یہ مستحق لا ریب
خلوص میں بھی نمایاں ہیں، ڈاکٹر اظہر
جزائے خیر دے دارین میں انہیں اللہ
دعائے اہل حدیثاں ہیں، ڈاکٹر اظہر
جزائے خیر دے اللہ معاونین کو بھی
یہی امانیء سلیمان ہیں، ڈاکٹر اظہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں سا رے علماء ہی یو ں قدر دان ا ظہر کے
مگر ہراول شفیق الرحمٰن ہیں ، ڈاکٹر اظہر
ہیں ہند و پاک میں ،یو کے ،میں ساری دنیا میں
ہزاروں لاکھوں محباں ہیں، ڈاکٹر اظہر
دعا ہے ثاقب بے مایہ کی یہ رحماں سے
رہے تا حشر یہ فیضانِ ڈاکٹر اظہر

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آ له و صحبه اجمعین و الحمد لله ر ب العا لمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللّٰهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہلم (۴۰)

(۱۸۹۱ء۔۱۹۱۲ء)

(مضامین شوکت)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہلم (۴۰) (مضامین شوکت)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۵۱۱
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عنوانات

عنوان	صفحہ نمبر
مشمولات کتاب کا تعارف	۱۳
مرزا جی کی دھونس	۱۷
تصویر پرستی	۱۸
بے معنی الہام	۲۰
مرزا جی اور ان کے چیلوں کی لیاقت	۲۸
مرزائی الہام	۲۹
خونی مہدی	۳۱
بے معنی الہام	۳۳
ہم مرزا جی کے خدا کا الہام بند کر دیں گے	۳۴
نشان آسمانی	۳۶
انبیاء علیھم الصلوۃ و السلام سے رقابت	۳۹
ایک لطیفہ	۴۲
تصویر پرستی	۴۳
ٹاپا خالی کرو	۴۷
مسیح علیہ السلام کو دشنام	۴۹
الہام کا ثبوت	۵۰
مرزائی الہام کے منہ پر قدرت الٰہی کا تھپڑ	۵۱
نبوت ناقصہ و کاملہ	۵۷
معجزات کا انکار	۵۹
قادیان میں طاعون	۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند آزادی بخش آزادی پسند	۶۴
مرزاجی کے خیالات کا لیکچر	۶۶
حیات ومماۃ مسیح	۱۰۳
امریکا میں مرزاجی کا مشن	۱۰۵
هذا شيء عجاب	۱۰۶
لندن اور قادیان	۱۰۸
وہی ممات مسیح	۱۰۹
دعا میں اثر	۱۱۲
وہی ممات مسیح	۱۱۳
بے معنی الہام	۱۱۶
خیر القرون قرنی	۱۲۰
حدیث سے بغض	۱۲۲
مرزا کا طاعون اور گورنمنٹ کا ٹیکہ	۱۲۴
مرزا کے خیالات کی تردید	۱۲۶
بے معنی الہامات کا دونگڑا	۱۲۸
جواب یک روزی بیک ساعت	۱۲۹
حدیث کا انکار مگر مطلب کے وقت اقرار	۱۳۴
الحق الصريح فی تصديق مثيل المسيح	۱۳۵
جہلم کا مقدمہ اور مرزائیوں کی چہ میگوئیاں	۱۳۶
جدید الہامات	۱۴۱
غیب دانی	۱۴۳
وہی دس ہزار روپیہ والا قصیدہ	۱۴۵
اثبات عقائد پر دلائل	۱۴۶
نئے نبی کے آسمانی نشان	۱۴۸
مرزائی نبوت اور حنفی تقلید	۱۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندی چینی مغل اور زبان عرب میں الہام	۱۵۲
مرزا جی کے الہامات	۱۵۴
مرزا جی کا انوکھا میموریل	۱۵۶
تازہ بے معنی الہام	۱۵۹
مرزائیوں میں تقیہ	۱۶۰
استروں کی مالا	۱۶۲
ضمیمہ کی ترقی	۱۶۳
کیا خوب الہام ہے	۱۶۴
جعلی نبی پر ایمان	۱۶۶
باسی کڑھی میں ابال	۱۶۷
مہدیوں اور مسیحوں کا ڈربہ کھل گیا	۱۷۲
مرزا جی کابل میں	۱۷۵
شیعہ اور عیسائی	۱۷۶
مرزا جی کی اردو شاعری	۱۷۷
وہی حیات وممات مسیح	۱۸۲
مرزا جی اور مولود	۱۸۳
میری کتابیں دیکھو	۱۸۵
عیسی موعود اور اتباع کتاب وسنت	۱۸۶
وہی بے معنی الہام	۱۸۸
ایمان کو چھپاؤ	۱۸۹
مرزا جی ترقی کریں	۱۹۲
لعنتی رزق	۱۹۴
قادیانی نبی کا کلمہ	۱۹۶
معجزہ کسے کہتے ہیں	۱۹۸
طاعونی نبوت	۲۰۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوہڑی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی	۲۰۱
حدیثیں کشفی طور پر صحیح ہو جاتی ہیں	۲۰۴
دین مرزائی	۲۰۷
کلام کی تاویل سے متکلم کی توہین ہوتی ہے	۲۰۹
مرزا جی کے فتوے	۲۱۱
عیسیٰ مسیح کے معجزات سے انکار بھی اور اقرار بھی	۲۱۳
نبی ہے یا قہر الٰہی	۲۱۴
الہام کی تعریف	۲۱۶
پیشین گوئیاں پیشانی کا دھبا بن گئیں	۲۱۸
مرزا جی کے دعاوی	۲۲۰
نبی بننے کا ارمان	۲۲۳
نبی اور مجدد میں فرق	۲۲۵
تثلیث اور تبنیت، مسیحیت اور مہدویت	۲۲۸
مرزا جی روح اللہ کہلانے سے شرماتے ہیں	۲۳۱
قرآن مجید پر عمل	۲۳۲
مرزائیوں کو مرزا جی کی ڈانٹ	۲۳۳
نبیوں کی قسمیں	۲۳۵
تحریف اور مجاز	۲۳۶
مرزا جی کے مختلف چندے	۲۳۸
دعویٰ نبوت نے مرزا کا کسر شان کر دیا	۲۳۹
مرزائی مردہ زندہ ہو گیا	۲۴۲
وہی حیات و ممات مسیح	۲۴۳
بہت بڑا نکتہ فرمایا	۲۴۵
الحاد کی تعلیم	۲۴۶
بے معنی الہام	۲۴۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کے زمانے میں عمریں بڑھ جائینگی	۲۴۹
مسیح اور مہدی کیوں پیدا ہوتے ہیں	۲۵۱
کفر بھی اور اشاعت اسلام بھی	۲۵۳
ڈوئی کے پاس کئی کروڑ ڈالر ہیں	۲۵۵
تازہ بے معنی الہام	۲۵۷
مرزا نے تمام مرزائیوں کو غیر مقلد بنا دیا	۲۵۸
مرزا کی صداقت کا معیار خواب ہے	۲۵۹
شیطانی اور رحمانی رگ	۲۶۱
درازی عمر کا لٹکا	۲۶۳
مرزا کے رقیب بلائے بے درمان ہیں	۲۶۳
قرآن کی آیات میں تغیر وتبدل کفر ہے	۲۶۵
فاضل امروہی کے کلام میں تناقض	۲۶۷
کیا مرزا حرمین کی زیارت کریگا	۲۶۹
مرزا جی کا الہامی قصیدہ	۲۷۰
مرزا نے اپنی سی سالہ بعثت میں کیا کاروائی کی	۲۷۴
الحیاء شعبة من ا لا یمان	۲۷۶
نبی اور خلیفہ	۲۷۷
نبی اور مجدد	۲۷۹
کپورتھلہ کی ایک مسجد پر مرزائیوں کا دعوی	۲۸۱
اہل حدیث اور اہل قرآن اور مرزائیوں کا دخل	۲۸۴
یکسر الصلیب و یقتل الخنا زیر	۲۹۲
مرزا جی کا اسم اعظم	۲۹۴
مرزا کی نبوت پر مرزائیوں میں مباحثہ	۲۹۴
مرزا جی کی غلط کاری	۲۹۷
وہی ممات مسیح	۲۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا مسئلہ شفاعت	۳۰۳
من ا حبّ شیئاً اکثر ذکرہ	۳۰۵
مسئلہ ختم رسالت	۳۰۶
اتبعوا السوا د ا لاعظم اور امروہی	۳۰۸
لم یبق من النبوۃ ا لا المبشرا ت	۳۱۱
مرزائی جماعت	۳۱۳
آخری الہام	۳۱۵
ماموریت و ہلاکت	۳۱۶
انکار معجزات	۳۱۸
مرزا کے مشن کا پولٹیکل پہلو	۳۲۱
نبی اور مجدد میں فرق	۳۲۲
قادیان میں طاعون	۳۲۵
وہی غلط الہام	۳۲۶
مرزا کو خدا کی طرف سے مہلت	۳۲۷
مرزائی مذہب اور منافقانہ کارروائی	۳۲۹
انبیاء کے معجزات درحقیقت معجزات قدرت ہیں	۳۳۱
وہی وفات مسیح	۳۳۵
ایک لیپا لک کے آنے کی ضرورت	۳۳۸
مرزا جی کے دو مسیح	۳۴۱
مرزائی مذہب کی حقیقت	۳۴۳
ایک خدا کے آنے کی ضرورت	۳۴۹
انت منی بمنز لۃ عر شی	۳۵۱
بے معنی فارسی الہام	۳۵۳
آیات قرآن کا صرف عن الظا ھر	۳۵۴
مرزا اور مرزائیوں کو دوسو روپیہ انعام	۳۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کا نام صلح	۳۵۷
زندگی کے فیشن سے بہت دور جا پڑے ہیں	۳۵۹
نبی ناقص اور دجال	۳۶۰
کیا مرزا دین عیسوی کے دور کرنیکو آئے ہیں	۳۶۱
وہی مسیح کا قتل وصلیب	۳۶۴
اہل اسلام کو کسی آسمانی نشان کی ضرورت نہیں	۳۶۶
مرزا جی کو بہشت کی ضرورت نہیں	۳۶۹
دعا بے شک حق ہے	۳۶۹
عجیب فقرہ	۳۷۱
الزامات واتہامات	۳۷۲
مرزا جی کے مسیح موعود ہونے کی دلیل	۳۷۴
رؤیت اور آسمانی وقدرتی نشان	۳۷۶
وہی مسیح کا صلب اور قتل	۳۷۹
مرزا کا کوئی سچا مرید طاعون سے نہیں مرا	۳۸۳
مہلک مسیح اور طاعونی نبی	۳۸۵
الہام کی حقیقت	۳۸۸
موت کی دھمکی	۳۸۹
مرزائی مذہب اور آریا مذہب میں کیا فرق ہے	۳۹۳
قادیانی کا الہامی ڈھکوسلہ	۳۹۴
جواب سوالات	۳۹۶
تسبیح یا عقد انامل	۳۹۸
نیچریوں پر مرزا کا سبّ وشتم	۳۹۹
مسلمان وہی ہے جو مسیح کی موت کا قائل ہو	۴۰۱
مرزا جی کی تعلیم	۴۰۳
مرزا جی کا خروج فتنہ عظیم ہے	۴۰۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسر شان	۴۰۷
قادیانی، انبیاء کی مجسم توہین ہے	۴۰۹
وہی حیات مسیح	۴۱۳
مرزائیوں سے سوال	۴۱۸
تفسیر سورہ جمعہ	۴۱۸
تیرہ سو برس میں کس قدر مجدد آئے	۴۲۱
مرزا جی کا انوکھا الہام	۴۲۵
نبی اور ولی کے الہام میں فرق	۴۲۶
وہی حیات مسیح	۴۲۸
حدیث میں رجل فارس سے کیا مراد ہے	۴۳۱
قادیانی، اپنے کاذب ہونے کے مقر ہیں	۴۳۲
سیدنا المسیحؑ	۴۳۵
نظم قرآن کے متغیر کرنے میں مرزا کا کفر	۴۳۷
مرزا کے نزدیک انبیاء معصوم نہیں	۴۴۰
مرزا کے نزدیک تمام مذاہب حق ہیں	۴۴۲
وہی وفات مسیح	۴۴۴
تیس دجالوں کا خروج	۴۴۵
حضور کی احادیث کا قادیانی مزخرفات سے موازنہ	۴۴۹
آسمانی باپ نے لیپا لک سے کیسا سلوک کیا	۴۵۱
ہر دجال دوسرے دجال کا منکر ہے	۴۵۲
سچے اور جھوٹے مسیح کی پرکھ	۴۵۶
وہی آسمانی نشان	۴۵۹
بے معنی الہام	۴۶۲
مرزائیت کی کشتی تاویلات کے طوفان میں	۴۶۲
دجال کی علامت	۴۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجی میں مرزا جی کی اپیل	۴۶۶
ضعیف حدیثوں سے استدلال	۴۶۸
لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا	۴۶۹
دو ورقی والے کا دجال اور دجالن	۴۷۰
دو ورقی والا کرشمہ تجدید دیکھے	۴۷۳
انبیاء سے ضد اور اولیاء سے ساز	۴۷۴
ناخلف منافق مرزائی	۴۷۶
مرزائیو! کرشن جی کو ڈنڈوت کرو	۴۷۷
و ان من امة الا خلا فیها نذیر	۴۸۱
اسلامی نبی ہوکر کرشن کی پرستش	۴۸۴
نبی بننا خالہ جی کا گھر نہیں	۴۸۵
مرزا کا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا	۴۸۸
قادیانی اپنے عیوب انبیاء کے سر تھوپتا ہے	۴۹۰
بروز اور تناسخ	۴۹۳
صورت مثالی	۴۹۵
نام میں بھی خبط	۴۹۶
گرو جی سے چیلوں کی مخالفت	۴۹۷
خرق اجماع نیشنلٹی کو برباد کرتا ہے	۴۹۹
خدا مردوں کو زندہ نہیں کرسکتا	۵۰۲
کیا ہنود اہل کتاب ہیں	۵۰۴
احیاء اموات	۵۰۵
تصدیق انبیاء کرام	۵۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشمولات کتاب کا تعارف

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

تحریک ختم نبوت کی زیرنظر جلد حضرت مولانا احمد حسن شوکت میرٹھی کے ان مضامین سے انتخاب پر مشتمل ہے جو آپ کے اخبار شحنہ ہند کے ضمیمہ ردّ قادیانیت میں ۱۹۰۱ء سے آخر ۱۹۰۴ء تک شائع ہوتے رہے ہیں۔

تحریک ختم نبوت کے زیرنظر دور میں مولانا احمد حسن شوکت کی خدمات بہت اہم رہی ہیں کیونکہ ان کا کام اس وقت سامنے آیا جب اشاعۃ السنہ، مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے عمر رسیدہ ہو جانے کے باعث سست رفتار ہو گیا تھا، اور مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ابھی صحافتی افق پر طلوع نہیں ہوئے تھے۔ اس دور میں مولانا احمد حسن شوکت نے اپنے اخبار شحنہ ہند میرٹھ کا آٹھ صفحات پر مشتمل ہفتہ وار ضمیمہ نکالنا شروع کیا جو تردید قادیانیت کے لئے وقف تھا۔ اس ضمیمہ کے باعث نہ صرف ان کا اپنا کام سامنے آیا بلکہ اس دور کے کئی دیگر ارکان تحریک ختم نبوت کی تحریریں بھی تحفظ ختم نبوت کی تاریخ کے صفحات پر رقم ہوئیں۔

حضرت مولانا احمد حسن شوکت کا تحریری کام ایک ہزار صفحات سے کسی صورت کم نہیں ہے اور آپ کی نگارشات میں ادب ولغت کی چاشنی بھی ہے، شعری تنقید بھی ہے، حدیث وتفسیر بھی ہے، علم کلام اور علم مناظرہ کی آمیزش بھی ہے۔ اور ان کی تحریریں اتنی جاندار ہیں کہ اس دور کے قادیانی اخبار تلملاتے ہوئے قادیانیوں کے جوابی مضامین سے بھرے ہوئے ہونے کے باوجود مرزا صاحب اپنے حواریوں کو یہ کہتے ہوئے سنائی دیتے ہیں کہ جواب مت دو اور معاملہ خدا پر چھوڑ دو، جیسا کہ پیر سراج الحق جمالی نعمانی قادیانی کی تحریر ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔ پیر صاحب لکھتے ہیں:

> اس چودھویں صدی کا بدر (مرزا قادیانی) تمام انبیاء کا بروز اور کل رسولوں کا وارث امام ہمام مسیح موعود جس کی اللہ تعالی عرش سے حمد کرتا ہے، رسول اللہ ﷺ جس کو سلام پہنچاتا ہے، جب مبعوث ہوا تو اسی سنت اللہ کے مطابق اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بھی وہی ہوا جو اس سے پہلے صادقوں اور راست بازوں کیساتھ ہوا یہ تازی بات ہے کہ جب اس مثیل مرسلین و محدث اللہ نے (اکتوبر ۱۸۹۱ء میں) دہلی میں قدم رنجہ فرمایا تو طائف کے اوباشوں اور مسخروں کی طرح جو رسول اللہ ﷺ پر حملہ آور ہوئے تھے، دہلی کے سفلوں نے اسی طرح شور و غل مچایا یہاں تک کہ ناعاقبت اندیش ٹھٹھا کرنیوالے (مرزا حیرت دہلوی کی طرف اشارہ ہے۔ بہاء) نے اصیل مسیح بن کر اشتہار دیا کہ میں ابھی آسمان سے فتح گڑھ منارہ پر نازل ہوا ہوں۔ اس سیاہ جھوٹ کے تمام مولوی صوفی درویش حامی ہوئے اور سب اس کی پیٹھ ٹھونکنے لگ گئے کہ شاباش تو نے خوب کام کیا۔

اللہ اللہ! وہ بھی ایک صدق و کذب کا نظارہ تھا۔ کسی کے پھوٹے منہ سے نہ نکلا کہ او مفتری تو نے یہ کیا ناشائستہ کام کیا۔ ایک روز خدا کے عرش کے آگے کھڑا ہونا ہے، خدا سے ڈر۔، وہ لمبی چوڑی مہروں والے مولوی اس فعل قبیح سے ایسے خوش تھے جیسے محرم کے چاند سے تعزیہ داروں کو خوشی ہوتی ہے۔

ایک میرٹھی رامپوری سیاہ، شحنا مجسم، جھوٹ کا پتلا، الدالخصام اور ... (مولانا احمد حسن شوکت کو یہ القابات دیئے جا رہے ہیں۔ بہاء) نے بھی کبھی اپنے شحنہ میں یہ تذکرہ نہ کیا کہ اس کاذب کی یہ کارروائی کیسی بیہودہ تھی۔ اس بات کو یہ شحناء حق ایسے ہضم کر گیا جیسے حلال خور ایک مردار کو ہضم کر جاتا ہے۔ میں نے چاہا تھا کہ اس کے ضمیمہ شحناء کا وہ دنداں شکن جواب دوں کہ جس سے اس کی جورو بھی بھول جائے، مگر ہمارے امام و مرسل اللہ نے فرمایا کہ اس کذاب کو خدا پر چھوڑو کہ وہ منتقم حقیقی ہے اور اسی سے انتقام چاہو۔ اس لئے میں نے اس بے ادب کے جواب سے اپنے قلم کو روک لیا، ورنہ لوگ دیکھتے کہ اس شحنہ کی کیا گت بنتی ہے کیونکہ گھر کا بھیدی لنکا ڈھاوے۔ کیسا شوخ ہے کہ خدا کے فرستادہ کی توہین پر کھڑا ہو گیا ہے (الحکم قادیان ۱۷۔ اگست ۱۹۰۱ء ص ۶۔۷)

(پیر سراج الحق جمالی کی جلالی کیفیت دیکھنے کے بعد اسکی معلومات کا حال بھی ملاحظہ فرمایئے کہ مولانا محی الدین عبدالرحمٰن لکھوی کے متعلق لکھتا ہے: یہ مولوی (بوقت وفات) کچھ بوڑھا نہ تھا اور یا دائم المرض بھی نہ تھا بلکہ جوان اور مضبوط اور موٹا تازہ انسان تھا جس کی عمر ۴۰ یا ۴۲ سال تھی۔ (الحکم قادیان ۲۴ جولائی ۱۹۰۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۵) جب کہ حضرت مولانا محی الدین عبد الرحمٰن لکھوی کی ولادت ۱۲۵۳ ہجری میں لکھو کے ضلع فیروز پور میں ہوئی تھی اوران کی وفات مدینہ منورہ میں ۱۵ ذی قعد ۱۳۱۳ھ کو ہوئی۔ یعنی بوقت وفات ان کی عمر بحساب قمری کیلنڈر ۶۰ سال اور بحساب شمسی کیلنڈر ۵۸ سال تھی)۔

شحنہ ہند کے مضامین کی اثر پذیری کا یہ عالم تھا کہ مذکورہ بالا قادیانی تحریر کے سوا سال بعد قادیانیوں کے مایہ ناز لیکچرر اور وکیل خواجہ کمال الدین لاہوری، مرزا صاحب قادیانی سے عرض کرتے ہیں کہ شحنہ کے فلاں مضمون کا جواب دیا جائے، اور مرزا صاحب اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بس آنکھیں اور کان بند کرلو ۔الحکم قادیان نے یہ مرزائی مکالمہ بایں الفاظ نقل کیا ہے۔

۱۰۔نومبر ۱۹۰۲ء کی ڈیٹ لائن کے نیچے لکھا ہے:

ہمارے مخدوم خواجہ کمال الدین کو ہاٹ کی طرف سے ہوتے ہوئے (قادیان) تشریف لائے۔ انہوں نے اس علاقہ کے لوگوں میں جو غلط فہمی مخالفوں کی طرف سے پھیلائی گئی ہے اس کا ذکر کیا کہ شحنہ ہند کے ضمیمہ نے حضور (مرزا قادیانی) سے منسوب کر کے ایک لیکچر لکھا ہے (کتاب ہذا کے ص ۶۶ پر ملاحظہ فرمائیں ۔ بہاء) جس نے لوگوں کو گمراہ کیا ہے ۔مناسب ہوتو اس پر توجہ کی جائے ۔

(مرزا نے) فرمایا یہاں وہ ضمیمہ (شحنہ ہند) مردار سے بھی بڑھ کر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ یہ ضروری ہے کہ یہ لوگ ہر طرح زور لگائیں آپ دیکھتے ہیں کہ... باوجود ایسی حالتوں کے دن بدن ترقی ہورہی ہے اور ایسے طور پر کہ ہماری سمجھ میں بھی نہیں آتا۔

اصل بات یہ ہے کہ جب تک تپش نہ ہو، برسات نہیں ہوتی ۔ یہ لوگ اسی تپش کے مصداق ہیں جس کے پیچھے ایک زور کی برسات آتی ہے۔ (الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۴)

اس مکالمے سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی علوم طبیعات سے واقفیت کا بھی بخوبی اندازہ ہوجاتا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں: تپش نہ ہوتو برسات نہیں ہوتی ۔، انہیں شائد معلوم ہی نہیں تھا کہ افریقہ کے صحراؤں میں تپش کتنی ہوتی ہے، اور بارش نہیں ہوتی ، اور یورپ اور روس کے بہت سے علاقوں میں بارش تو ہوتی رہتی ہے لیکن تپش کا نام ونشان نہیں ملتا۔

ردّ قادیانیت کی تاریخ میں مولانا احمد حسن شوکت اوران کی نگارشات کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہمیت کی بنا پر میں نے مناسب جانا کہ جس طرح مولانا محمد حسین بٹالویؒ اور مولانا ثناء اللہؒ اور مولانا ابراہیم میرؒ کے لئے میں نے جلدیں مخصوص کی ہیں اور تاریخ تحریک ختم نبوت کے دیگر مولفین نے مولانا حبیب اللہ کلرکؒ، مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مولانا لال حسن اخترؒ، مولانا محمد علی مونگیریؒ، مولانا انوار اللہ حیدر آبادیؒ، مولانا حیدر اللہ درانیؒ وغیرہ کے لئے اپنے اپنے سلسلہ ہائے کتب کی جلدیں مخصوص کی ہیں اسی طرح مولانا احمد حسن شوکتؒ کیلئے بھی اپنے سلسلہ کتب کی ایک جلد مخصوص کروں۔

مولانا احمد حسن شوکت کے کام سے تین جلدیں مرتب ہوسکتی ہیں لیکن میں شحنہ ہند کے دست یاب شماروں میں سے آپ کے کچھ مضامین کا انتخاب نذر قارئین کر رہا ہوں۔ان مضامین کے ماخذ ساتھ نقل نہیں کئے گئے کیونکہ یہ ہماری دیگر جلدوں میں نقل ہو چکے ہیں۔بس اتنا فرق ہے کہ بعض مضامین کو جو قسط وار تھے انہیں یکجا کر دیا گیا ہے،اور کمپوزنگ کی غلطیاں بھی بہ نسبت سابق شائد کم ہوں۔

حضرت مولانا احمد حسن شوکت کا نہ تو سال پیدائش معلوم ہوسکا ہے، نہ ان کے تحصیل علم کا حال معلوم ہوتا ہے اور نہ ہی سال وفات کا پتہ چل سکا ہے۔بس اسی قدر معلوم ہوسکا ہے کہ آپ اصلاً رام پوری تھے۔ ۱۸۸۰ء والے عشرے کے اوائل میں میرٹھ آ گئے جہاں سے اپنا اخبار شحنہ ہند جاری کیا۔ ایک اور اخبار طوطی ہند کے نام سے بھی نکالتے رہے۔نیز پروانہ کے نام سے ایک رسالہ بھی شائع کرتے تھے، اور شوکت المطابع نامی مطبع کے مالک تھے۔ فارسی زبان وادب کے بڑے فاضل تھے اور ایک فارسی شاعر کے دیوان کی شرح بھی شائد لکھی ہے۔اپنے وقت کی سیاست میں بھی حصہ لیتے تھے، اور ۱۸۹۰ء کے عشرے میں اہل حدیث مکتب فکر کے اکابرین میں شمار ہوتے تھے جو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے قیام سے پہلے کی بات ہے۔آپ کی خواہش اور تحریک رہی کہ اہل حدیث حضرات کی آل انڈیا سطح کی کوئی تنظیم قائم ہو جائے ۔ یہ اس دور کی بات ہے جب حضرت مولانا ثناء اللہ اور حضرت مولانا ابراہیم میر جیسے بزرگ، جو بعد ازاں جماعت اہل حدیث کے سردار بن کر ابھرے، ابھی طالب علمی کے دور سے گذر رہے تھے۔

تاہم تاریخ کی یہ عجیب ستم ظریفی ہے کہ برصغیر کی علمی، ادبی ، دینی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی تاریخ کے لٹریچر سے واقفیت رکھنے والے کئی بزرگوں کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ مولانا احمد حسن بھی ان کے پیشروؤں میں شامل ہیں۔ مولانا ابو یحی امام خان نوشہروی نے تراجم علماء حدیث ہند لکھی، لیکن آپ کا نام اس میں جگہ نہ پا سکا، مولانا ثناء اللہ کے اخبار اہل حدیث میں علماء اہل حدیث کے تراجم وقتاً فوقتاً چھپتے رہے، لیکن مولانا احمد حسن کے حالات وہاں بھی نہیں ملتے، سید عبد الحی لکھنوی نے نزھۃ الخواطر کی ساتویں اور آٹھویں جلد میں انیسویں اور بیسویں صدی کے بہت سے علماء وصلحاء کا ذکر کیا ہے لیکن انہیں بھی اس بزرگ کا نام نظر نہیں آیا حالانکہ آپ نہ صرف ان کے معاصرین میں شامل تھے بلکہ ان کے ندوہ کے بہی خواہوں میں سے تھے۔ اسی طرح حافظ احمد علی شوق کے تذکرہ کاملان رام پور کے صفحات میں بھی آپ کو جگہ نہ مل سکی۔

زیر نظر جلد میں شامل تحریریں تو ۱۹۰۱ء تا ۱۹۰۴ء کی ہیں لیکن کاروان تحفظ ختم نبوت میں آپ ابتداء ہی میں شامل ہو گئے تھے۔ ۱۸۹۶ء میں مرزا غلام احمد نے جن ۱۰۶ علماء وصلحاء کو نام بنام مباہلے کا چیلنج دیا تھا آپ کا اسم گرامی بھی، بالفاظ: مولوی احمد حسن صاحب شوکت مالک اخبار شحنہ ہند میرٹھ، سینتیسویں نمبر پر شامل تھا۔ فہرست مدعوین میں آپ کی شمولیت ایسا اعزاز تھا جو اس وقت تک مولانا محمود حسن دیو بندی، مولانا احمد رضا خان، شاہ حامد رضا خان، مولانا اشرف علی تھانوی۔ مولانا مرتضی حسن چاند پوری، مولانا انور شاہ کشمیری جیسے اکابرین کو بھی حاصل نہ ہوا تھا۔

حضور نبی کریم ﷺ کی چوکھٹ کے اس بے نظیر خادم کے ذکر خیر کے ساتھ سلسلہ تحریک ختم نبوت ۱۸۹۱ء تا ۱۹۱۲ء کے چالیس حصے مکمل ہو رہے ہیں جسے کسی گزشتہ موقع پر متوقع: بہائی اربعین، کا نام دیا گیا تھا۔ اللہ تعالی کی بیحد وحساب حمد وثنا کے ساتھ اسے قارئین کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے کیونکہ ایک دائم المرض، ناکارہ، نااہل فرد واحد سے اتنے بڑے کام کا انجام پا جانا، اسی کے فضل وکرم کا مظہر ہے۔ اللہ تعالی زیر نظر دور کے خدام خاتم النبیین کی خدمات قبول فرمائے اور اس بندہ عاجز کو اپنے حبیب مکرم ﷺ کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین

والسلام فقیر بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

مرزا جی کی دھونس

شروع بعثت میں تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے وہ قہر و غضب کی تلوار میان سے نکالی کہ الٰہی توبہ۔ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے گا، مارا جائے گا، دھرا جائے گا۔

فلاں شخص نے میری آسمانی جورو چھین لی ہے، اتنے دنوں میں ہلاک ہوگا۔ اور فلاں شخص، جس نے میری توہین کی ہے، اتنے عرصہ میں زندہ درگور ہوگا۔

یہ بھنک گورنمنٹ کے کان میں جا پہنچی۔ تخویف مجرمانہ کے شکنجے میں کھینچے گئے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور اس کا خدا دونوں مارے خوف کے کانپ گئے۔

پھر کیا تھا، ملکہ معظّمہ کی دوہائی، اور بڑے لاٹ صاحب کی تہائی، اور چھوٹے لاٹ صاحب اور حکام وقت کی چوتھائی لگی ہونے۔ خطا ہوئی، قصور ہوا، گناہ ہوا، للہ معاف کیجئے۔

جوں توں کر کے قانونی اڑنگے سے نکلے۔ اب دھونس اور تخویف تو آسمانی باپ کے پاس تشریف لے گئی کہ عطاء تو بلقاء تو، صرف گالیاں اور کوسنے باقی رہ گئے۔ یہ بھی چند روز میں ولایت تشریف لے جائیں گے۔

بھلا اصیل المسیح نے بھی کبھی کسی پر دھونس ڈالی۔ اس نے تو یہ حکم دیا کہ دشمنوں کو بھی پیار کرو۔ یہ آسمانی باپ کا علاتی بیٹا مثیل المسیح کیسا ہے کہ سب کو ایک ہی کند چھری سے ذبح کرنا چاہتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے

مردوں کو زندہ کرتے تھے جو وہ تو مر گئے
زندوں کے قتل کو یہ مسیح الزمان ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر پرستی

مجدد کا پیدا ہونا کم از کم ہر صدی کے بعد ضروری ہے جیسا کہ حدیث شریف میں وارد ہوا ہے، تا کہ جو لوگ دین کے اوامر ونواہی کو بھول گئے ہیں، یا احکام دین کی بجا آوری میں سستی کرتے ہیں، ان کو یاد دلایا جائے اور شانے پکڑ کر ان کو جھڑ جھڑایا جائے، اور خواب غفلت سے بیدار کیا جائے۔ اسی وجہ سے مذہب اسلام میں مجدد پیدا ہوئے اور انشاء اللہ پیدا ہوتے رہیں گے۔ مگر کسی مجدد کا یہ کام نہیں کہ اوامر ونواہی کو منسوخ کر دے، یا دین میں کوئی نئی بات نکالے جس سے حدیث شریف

من احدث فی امرنا هذا ما لیس منه فهو ردّ

کی مخالفت لازم آئے، یعنی امور شرکیہ و بدعیہ جاری کرے۔ بس اسلامی شریعت کا یہی ناموس اعظم ہے۔ اور اس ناموس کا توڑنے والا نہ صرف شریعت اسلامی بلکہ خدا و رسول کی توہین اور ہتک کرنے والا ہے۔

مذہب اسلام میں توحید رأس الطاعات ہے، اور تمام انبیاء اسی لئے مبعوث ہوئے۔ اور جب امتوں میں شرک اور بت پرستی اور ہوائے نفس کا طوفان برپا ہوا، تو اسکو بدرقہ توفیق الٰہی اور جاذبہء ہدایت نامتناہی سے دور کیا۔ آنحضرت ﷺ کی بعثت سے پہلے عرب میں بت پرستی کی جو کچھ کیفیت تھی، اور خاص خانہ کعبہ میں جس قدر اصنام موجود تھے، اہل تحقیق پر ظاہر ہے۔ مگر ہمارے نبی امی ﷺ نے سب کی بیخ و بنیاد مستاصل کر دی اور شرک و بت پرستی کے دعائم اور آلات تک کو مٹا دیا۔ منجملہ ان کے تصویر کا بنانا، یا بنوانا، یا گھروں میں رکھنا، یا فروخت کرنا، یا ان کے بنانے اور رواج دینے میں مدد کرنا تک قطعی حرام اور ممنوع کر دیا۔ اور فرما دیا کہ

لعن الله المصورو المصور له

یعنی تصویر بنانے والے اور بنوانے والے پر خدا تعالیٰ لعنت کرے۔

یہ ہمارے نبی امی خاتم المرسلین ﷺ کی بد دعا ہے۔ بھلا جس شخص کے حق میں نبی بد دعا کرے، وہ دین و دنیا میں کیوں کر فلاح و بہبود پا سکتا ہے۔ اور جس پر خدا تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعنت کرے، اور اس سے بیزار و متنفر ہو، وہ کیونکر بھلائی کا پھل پا سکتا ہے ۔مگر افسوس ہے کہ نئے نبی قادیانی مرزا جی جو تمام انبیاء کے حلّوں میں جلوہ افروز ہوئے ہیں تصویر پرستی کو رواج دے کر خدا تعالی کے لعنتی بنتے ہیں۔

اب تو کھلم کھلا اخبار الحکم قادیان میں اپنے اور اپنے حواری کی تصویروں کی فروخت کا اعلان ہو رہا ہے اور اس حرام اور ناپاک تجارت سے خوب نفع اٹھا رہے ہیں۔ بت تراشی، بت فروشی کے اور کیا سینگ ہوتے ہیں۔ دھاتوں کے بت اور کاغذی بت، باعتبار تصویر ہونے کے برابر ہیں، کیونکہ شریعت محمدیہ میں ہر قسم کی تصویر حرام ہے۔اسلام نے جس شئے کو توحید کا مخل اور برہمزن قرار دیا، وہی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و بعثت کا اصل اصول اور بدرقہ بلکہ علت غائی ہے۔

آپ کی دلیل کتنی زبردست ہے کہ یورپ والے چونکہ کسی شخص کی تصویر دیکھنے سے اس کے خوارق و عادات اور خصائل معلوم کر لیتے ہیں، اور مجھے یورپ میں اپنی بعثت کا اعلان مدنظر ہے، لہذا میں نے تصویر کو رواج دیا۔کیا سوڈان کے جھوٹے مہدی جو یکے بعد دیگرے حشرات الارض کی طرح پیدا ہو کر نیست و نابود ہو گئے، ان میں سے کسی نے اپنی اپنی تصویریں بنوائیں اور شائع کرائی ہیں۔لیکن وہ شیطان کی طرح شرق سے غرب تک مشہور ہو گئے۔

قادیانی مرزا جی کا علاتی بھائی یوگنڈا کا مہدی، جو ابھی ابھی جہنم واصل ہوا ہے، کیا اس نے دنیا میں اپنی تصویریں بھیجی تھیں۔علی ہذا یورپ اور ایشیاء کے بڑے بڑے مدبر اور وزراء بغیر تصویر کے ساری خدائی میں مشہور ہو گئے۔پھر جب آپ کا یہ عذر لنگ صرف یورپ کے لئے ہے، تو ہندوستان میں تصویر پرستی کو کیوں رواج دیا جاتا ہے۔آپ کے حواری اور چیلے چاپڑ جو آپ کو بسا اوقات دیکھتے ہیں اور باری باری قادیان آ کر دیدار نحوست آثار سے مستفید ہوتے ہیں، وہ کیوں تصویریں خرید کر اپنے گھروں میں رکھتے اور نہ صرف مرزا جی کی بلکہ ان کے ساتھ چند مسٹنڈوں کی تصویریں دکھا کر اپنی جوروؤں کو رجھاتے اور دیوث بنتے ہیں۔سچ ہے الحیاء من الایمان۔

اس سے پہلے تو مرزائیوں کے گھروں میں صرف قادیانی مرزا جی بذریعہ تصویر تشریف لے جاتے تھے،اب تو خاص الخواص حواری بھی ان کے گھروں میں وارد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں اوراسی طرح ہر نیا حواری برابر داخل ہوتا رہے گا کل جدید لذیذ ہوائے نفس کے لئے تاویلات کا گھڑنا کچھ مشکل نہیں۔ ہر امر کی تاویل ممکن ہے۔مگر امر حق دوسری شیئے ہے۔تاویل حق کو ناحق اور ناحق کو حق ہرگز نہیں بنا سکتی ۔پس تصویر پرستی کے جواز میں جولچر اور پوچ دلائل پیش کئے جاتے ہیں ضمیمہ میں چند مرتبہ ان کو کاغذی تصویر کی طرح ہوا میں اڑا دیا گیا ہے۔مولانا عبداللہ صاحب ملتانی کا مضمون شائع ہو چکا ہے جس کو مولانا نے قبل ازطبع قادیان بھیجا تھا۔مگر تمام مرزائی مبہوت ہوکر بت اور تصویر بن گئے، اورکسی کے چھوٹے منہ سے جواب میں ایک حرف بھی نہ نکلا ۔اب اس کا بقیہ حصہ بھی جلد شائع ہوگا ۔ان شاء اللہ۔امید ہے کہ مولوی صاحب ممدوح بہت جلد روانہ فرمائیں ۔

بے معنی الہام

آج تک اڈیٹر الحکم قادیان نے ہماری کسی بات کا جواب نہیں دیا۔ بلکہ خود قادیانی مرزاجی نے اپنی الہامی کتاب اعجاز المسیح میں لسان کو مونث لانے میں منہ کی کھائی۔ ہم نے قرآن کی سند پیش کی، مگر تسلیم نہ کی ،اور کیوں تسلیم کرتے، قرآن وحدیث پرانے ہوگئے ۔اب تو نئے نبی اوراسکی نئی شریعت کا دور دورہ ہے۔ بلکہ خدا بھی پرانا ہوگیا۔اب تو حسب فحوائے الآیہ: افر أيت من اتّخذ الهه هوا ہ ہوائے نفس کی جدت کو معبود بنایا گیا ہے۔

بیزارم ازاں کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگرے ہست

مسلمانوں کے قدیم اور ازلی ابدی خدا نے تو نبی امی خاتم المرسلین ﷺ پر نزول وحی ختم کر دی، مگر مرزاجی کا نیا خدا نئے نئے بے سروپا الہام کرتا ہے۔

ہم نے لکھا تھا کہ قادیانی مرزاجی کا الہام

جری الله فی حلل الانبیاء

بالکل بے معنی ہے ،اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزاجی کا خدا زبان عرب سے محض نابلد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہم نے اس لئے لکھا کہ قادیانی مرزا جی کا خدا تو پنجابی ہونا چاہیے جو پنجابی زبان میں الہام کے دونگڑے برسائے، کیونکہ مرزا جی کا بظاہر قرآن مجید کی اس آیت پر ایمان ہے کہ

ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه

یعنی ہم نے ہر نبی کو اسی کی قومی زبان کے ساتھ بھیجا ہے۔

پھر معلوم نہیں مرزا جی پر زبان عرب میں کیوں الہام ہوتا ہے۔ مرزا جی کا خدا مسلمانوں کے خدا کی تقلید نہیں کرتا، اسی لئے قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتا ہے۔

جو کی تقلید خرد کی تو کار کوہ کن بگڑا
چلا جب چال کوّا ہنس کی اس کا چلن بگڑا

بلکہ مرزا جی تو اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں۔ پس چینی زبان میں الہام ہونا چاہیے تھا۔ پنجابی (مادری) زبان اور چینی خاندانی مغلئی زبان کو چھوڑ کر مرزا جی کا زبان عرب کے سنگلاخ میدان میں ٹھوکریں کھانا بدقسمتی ہے یا نہیں۔

گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کی جانب بھاگتا ہے۔ چونکہ مرزا جی کے خدا نے زبان عرب کی تعلیم نہیں پائی لہذا بے چارہ غلطیاں نہ کرے، تو کیا کرے۔ مگر چونکہ اپنے نبی کے خوارق پر لٹو ہو رہا ہے اور اس کی خاطر اور فرمائش منظور ہے، لہذا اپنے نبی کے ساتھ رسوا ہونے کو برا نہیں سمجھتا۔

ہر نبی پر کتابیں یا صحیفے ایک ہی زبان میں نازل ہوئے۔ یعنی ہر نبی جو کچھ کہتا تھا ایک ہی زبان میں کہتا تھا۔ قرآن مجید کی زبان بھی وہی عربی ہے اور حدیث کی بھی عربی۔ یہ نہیں کہ خاص الہام تو عربی زبان میں ہو، اور عام الہام اردو زبان میں، جو فی حد ذاتہ کوئی مستقل زبان نہیں اور بعض سلاطین مغلیہ کے لشکری لوگوں کی زبان ہے، اور سہل انگاروں کا ایجاد کیا ہوا لٹکا ہے۔

نئے نبی کو جو نئے خدا کا بھیجا ہوا ہے، ایسی حقیر اور ذلیل زبان میں تکلم اور تخاطب کرنے سے شرم کرنی چاہیے جس کو چمار اور ڈھیڑ اور حلال خور تک بولتے ہیں، اور جو ترکوں انگریزوں فرانسیسیوں جرمنوں وغیرہ تک کا اولش ہے۔

چھی چھی! قسم ہے (قادیان کے) منارے کی، اینویں گندی گل ہے۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجابی یا گورمکھی میں الہام ہوتا تب بھی ہم کو صبر آ جاتا۔

اس تمہید کے بعد سنئے کہ جری اللّٰہ فی حلل الا نبیاء کے بے معنی ہونے کے جس قدر ثبوت ہم نے دیئے تھے، اڈیٹر الحکم قادیان سب کو شربت کے گھونٹ سمجھ کر پی گیا۔ صرف لفظ جری پر بحث کی جسکو ہم نے جرءت سے ماخوذ بتایا تھا۔ الحکم کے اڈیٹر صاحب فرماتے ہیں کہ یہ مہموز نہیں بلکہ معتل اللام ہے۔ یعنی جریاً وجریاناً سے ہے۔

اچھا صاحب! یہی سہی کہ جری بروزن فعیل جرءت سے بھی آتا ہے اور جریان سے بھی۔ اور جری کے معنی دلیر اور شجاع کے بھی ہیں اور رسول اور وکیل اور اجیر کے بھی، جیسا کہ قاموس میں ہے:

و ابجریّ کغنیٍ و الوکیل و الرسول و الضا من و الاجیر

لیکن اب تو اور بھی یہ الہام بد سے بدتر ہو گیا۔

اولاً آپ کے خدا نے ایسا لفظ کیوں الہام کیا جسکے پانچ معنے ہیں اور کیوں اپنے نبی کی امت کو پریشانی میں ڈالا۔ اور ممکن ہے کہ جری کے معنی کوئی شخص اجیر یا جرّہ باز کے سمجھے جو چڑیوں وغیرہ غریب جانوروں پر جھپٹا مارکر ان کو شکار کرتا ہے اور یہ دونوں مرزا جی پر منطبق بھی ہیں کیونکہ وہ مرزائیوں سے معقول اجرت (دکھشنا اور نذرانہ) اینٹھ رہے ہیں اور روغن بادام اور زعفران اور مشک دم کیئے ہوئے پولاؤ اور قورمے چکھ رہے ہیں، اور تر مال کھا کھا کر میرزا جی اور تمام مرزائی ساٹھے پاٹھے بن کر سنڈ یا رہے ہیں، اور چڑیاں کیا معنی، دن دہاڑے الوؤں کا شکار کر رہے ہیں اور ہمیشہ جال بچھا رہتا ہے۔

دوم، مرزا جی کا خدا منطق سے تو بالکل ہی بے بہرہ ہے۔ جو بات ہم کہیں گے مرزا جی اور ان کے حواری تو کیا، خود ان سب کا خدا بھی یقیناً نہ سمجھ سکے گا۔ سنئے! جب آپ جری کے معنی رسول کے لیتے ہیں تو اس سے اہل میزان و منطق کے قواعد کے موافق ایک تو مجعولیت ذاتیہ لازم آتی ہے جو محالات سے ہے، دوم تحصیل حاصل۔

اب ہم سمجھاتے ہیں کہ مجعولیت ذاتیہ اور تحصیل حاصل کس جانور کا نام ہے۔

اس کی مثال یوں ہے جعل الانسان حیوانا ناطقاً (یعنی کیا گیا انسان حیوان ناطق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

)۔ ماہیت میں جعل واقع ہوا۔ انسان کی ماہیت تو خود حیوان ناطق ہے، تو یہ معنی ہوئے کہ حیوان ناطق، حیوان ناطق کیا گیا۔ جب جری کے معنی رسول کے ہیں تو الہامی فقرے کی یہ ترکیب ہوئی کہ

نبی في حلل الا نبیاء یا رسول فی حلل الرسل

بھلا مستقل رسول کو رسولوں کے لباس میں آنے کی کیا ضرورت ۔ پھر حقانی علماء اور فضلاء اور محدثین اور صادقین سب ہدایت کرنے کے اعتبار سے رسولوں کے لباس یعنی لباس التقوی میں آتے ہیں، آپ کی کچھ تخصیص نہ رہی ۔ الغرض جس ترکیب سے آپ اس بے معنی فقرے کو معنی پہنائیں گے خدا نے چاہا تو معنی کا لباس نہ پہنے گا اور ننگا رہے گا۔ غرقی لنگوٹی بھی نصیب نہ ہوگی۔

تمام آسمانی کتابوں، خصوصاً قرآن مجید، کو غور سے پڑھ جاؤ کوئی آیت یا جملہ ایسا نہ پایا جائے گا کہ اجزاء جملہ محذوف ہوں ۔ اب مرزا کے جری اللہ فی حلل الا نبیاء پر نظر ڈالو۔ فقرہ سے معلوم نہیں ہوتا کہ اس صفت کا موصوف زید ہے ،یا عمر ہے، یا خالد ہے ،یا سوڈان کا مہدی، یا یوگنڈا کا مہدی ، یا قادیانی مہدی ہے۔ بہرحال جزء جملہ محذوف ماننا پڑے گا کہ

انت جری اللہ یا غلام احمد بیگ جری اللہ

یا : قل انا جری اللہ۔

پس یہ فقرہ ناقص اور غیر تام ہے۔ گویا خبر ہے جس کی مبتداء نہیں۔ اگر آپ یہ کہیں کہ فی حلل الا نبیاء جری شبہ فعل کے متعلق ہے تو یہ معنی ہوئے

کہ بھیجا گیا ہے نبیوں کے حلوں میں،

علاوہ ناقص اور غیر تام ہونے کے یہ خرابی ہے کہ جری اور رسول کا صلہ فی نہیں آتا بلکہ الی آتا ہے۔ کلام مجید میں ہے:

انّی رسول اللہ الیکم ۔

اور اگر آپ یہ کہیں کہ فی حلل الانبیاء جری اللہ کی صفت ہے یعنی جری اللہ الکائن فی حلل الانبیاء تو اب بھی کلام ناقص ہے۔

بہرحال آپ اس کی مبتدء محذوف مانیں گے یعنی انت وغیرہ مگر اس صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حصر لازم آئے گا کہ مرزا جی کے سوا نبیوں کے لباس میں آنے والا دوسرا رسول نہیں حالانکہ دیگر انبیاء کے مبعوث ہونے اور دنیا میں آنے کے خود بدولت بھی قائل ہیں۔

اب ہم کو یہ سمجھانے کی ضرورت ہوئی کہ حصر کیوں لازم آئے گا۔، سنئے مبتداء ہمیشہ معرفہ اور خبر ہمیشہ نکرہ ہوتی ہے اور جب دونوں معرفہ ہوں گی تو حصر ہوگا۔ اب انت مبتداء محذوف بھی معرفہ اور جری اللہ بھی معہ اپنی صفت کے معرفہ، تو حصر لازم آیا۔

اور اگر آپ تقدیر الہام یوں کریں گے کہ

جری اللہ الذی جاء فی حلل الانبیاء

یا: نزل فی حلل الانبیاء

تو علاوہ اس قدر محذوفات ماننے کے پھر بھی مبتداء اور خبر معرفہ ہی رہیں اور حصر لازم۔

ہم تو جب جانیں کہ اڈیٹر صاحب الحکم ہمارے تمام ایرادات کو اٹھائیں۔ یہ نہیں کہ قادیانی مرزا جی کے حمقاء کو خوش کرنے کو دو چار سطریں لکھ دیں اور کہہ دیا کہ بس جواب ہو گیا۔ خوب یاد رکھئے کہ ہم مجدد السنہ مشرقیہ ہیں۔ ہمارے سامنے کسی کی پیری نہیں چل سکتی۔ انشاء اللہ آپ نے اب تک مائیاں مونڈی ہیں، بابو نہیں مونڈا۔ قادیانی اونٹ منارے کے نیچے کھڑا کھڑا مینگنیاں کر رہا تھا، پہاڑ کے نیچے سے نکلا تو عافیت معلوم ہوئی۔

اخبار الحکم قادیان کا یہ کہنا کہ جری بمعنی رسول اللہ یا وکیل اللہ یائی ہے مہموز نہیں، محض لچر و پوچ اور غیر مفید ہے۔ اس سے الہام جو بے معنی ہے بامعنی نہیں ہو سکتا۔ ہماری مراد بے معنی ہونے سے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے واسطے یہ الفاظ صحیح المعنی نہیں، نہ یہ کہ خود جری اللہ بے معنی ہے۔

جری اگر مہموز ہوگا جب بھی مہمل نہیں۔ آخر جرءت کنندہ کے معنی رکھتا ہے۔ ہمارا مطلب یہ تھا کہ جری اللہ کی اضافت لفظی ہے جو اپنے معمول کی طرف ہوتی ہے اگر لفظ جری کا اللہ معمول ہوگا تو وہی معانی پیدا ہوں گے جو ہم نے پہلے بیان کئے۔ اور درصورت یائی ہونے کے بھی جری اضافی لفظی ہے۔ لفظ جری کا بمعنی رسول ہونا مسلّم ہے مگر جری اللہ کے معنی رسول من عند اللہ کس طرح ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اضافت لفظی میں حرف من کا مقدر کرنا خلاف قاعدہ ہے۔

اور جری اللہ بترکیب اضافی کسی لغت عرب میں موجود نہیں ہماری بحث ترکیب اضافی پر تھی نہ کہ صرف لفظ جری پر۔

پس لسان العرب میں جری کا بمعنی رسول ہونا صاحب الہام کے واسطے مفید نہیں کیونکہ رسول اللہ اور جری اللہ کی اضافت میں فرق ہے۔ بے شک رسول اللہ بمعنی من عند اللہ صحیح ہے، مگر اضافت جری اللہ بمعنی من اللہ صحیح نہیں اس لئے کہ لفظ جری صفت ہے اور لفظ رسول صفت نہیں۔

بہ بیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا۔

الغرض اخبار الحکم قادیان نے تحکماً محض جہالت سے بے معنی کو با معنی کرنا چاہا، مگر جو علمی تحقیق مطلوب تھی اس کو بالائے طاق رکھا کیونکہ اس غریب عطائی کو علمی مبحث سے کیا سروکار۔

اور جب ہمنے جری کو بمعنی جرأت کنندہ لکھا ہے تو اسکو مہمل کس طرح کہتا ہے۔ بے معنی سے یہ مراد ہے کہ یہ الہام مرزا جی کے حق میں بے معنی اور غیر صحیح ہے۔ لفظ جری کو اگر یائی کہیں گے اور بمعنی رسول عند اللہ قرار دیں گے تب بھی اس کا صحیح ہونا محال ہے۔ اس واسطے کہ جب آیت قرآنی ولکن رسول اللہ و خاتم النّبیین سے آنحضرت ﷺ کا نبی خاتم الزمان ہونا تمام اہل اسلام کے نزدیک مسلّم ہے اور یہ عقیدہ دین اسلام کا رکن ہے، تو بعد نبی آخر الزمان کے دوسرے کا رسول من عند اللہ ہونا کب صحیح ہوسکتا ہے نعوذ باللہ۔ یہ دین میں رخنہ اندازی اور زندقہ ہے۔ کوئی مسلمان اس کو صحیح اور با معنی نہیں کہہ سکتا کیونکہ با معنی سے مراد یہی ہے کہ جو معنی لئے جائیں وہ اپنے محل پر صادق آسکیں ورنہ وہ کلام مہمل ہے۔

پھر یہ لفظ معانی معدودہ پر محمول ہوسکتا ہے۔ جری بیائے مشددۃ بمعنی جرأت کنندہ بھی ہوسکتا ہے۔ یعنی اللہ پر اور اللہ کے دینی احکام پر جرأت اور بے باکی کرنے والا کیونکہ جری جو مہموز ہے جری بیائے مشدد حسب قاعدہ صرف ہوسکتا ہے جیسا اقیئس کا افیّس۔ تو اسکے لئے ایک دوسرا الہام چاہیے جس سے یہ ثابت ہو کہ لفظ جری مہموز نہیں بلکہ یائی ہے۔ اس میں لسان العرب کا حوالہ کافی نہیں بلکہ لسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق درکار ہے اور اہل باطل کے واسطے لسان الحق کا ہونا محال ہے۔ اور جب ایک لفظ میں دو احتمال ہوں تو بحکم اذا جاء الاحتما ل بطل ا لاستد لال قابل احتجاج و اعتبار نہ رہا۔

علی ہذا یہ کہنا کہ رسالت سے ہماری مراد رسالت ظلی اور بروزی ہے، نہ کہ اصلی رسالت، محض لغو اور اپنی امت کو دھوکہ دینا ہے۔ سب علمائے دین یہی منصب رکھتے ہیں کیونکہ احکام دین محمدی کی اشاعت اور اعلاء کلمۃ اللہ میں مصروف رہتے ہیں، مرزا جی کی کچھ خصوصیت نہیں۔ اور الہام کا حجت قطعی ہونا کس کے نزدیک ہے۔ الہام سب پر ہوتا اور سب کے الفاظ ہی ہوتے ہیں۔ الہام میں غلطی ہونا ممکن ہے۔ اگر مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں میں کچھ بھی ایمان ہے تو وہ اقرار کریں گے کہ ان کی الہامی پیش گوئیاں غلط ہوئی ہیں اور تاویلوں سے کچھ کام نہیں چلا۔ شیطان مختلف لباس میں ملبّس ہوکر انسانوں کو دھوکے دیتا ہے۔ فسق اور فجور کا طبائع میں پیدا ہونا بھی الہام ہے جیسا کہ خود کلام مجید میں موجود ہے

ونفس وما سوّا ھا فالھمھا فجو ر ھا و تقواھا (الشمس: ۸)

(یعنی ہم نے نفس انسان کو بدکاری اور پرہیزگاری کا الہام کیا)۔

خدا تعالی نے نفس کی قسم کھائی ہے جس پر فجور اور تقوی دونوں کا الہام ہوتا ہے۔ پس ممکن ہے، بلکہ یقینی ہے، کہ قادیانی مرزا جی کے دل میں شیطان نے جری اللہ فی حلل الانبیاء کا وسوسہ ڈالا ہو۔ اللھم احفظنا منہ و من شرور انفسنا و اھدنا الصرا ط المستقیم

اسی نمبر کے اخبار الحکم میں اڈیٹر صاحب انہی ردّی اور لغو اوراق (اعجاز المسیح) پر جو بروزی کے اغلا ط اور اسقام کا مبرز ہے، اور نہ صرف ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ بلکہ مصری اخبار المنار نے بھی ہر طرح اس کی قطع برید کی ہے، ڈینگیں مارتا ہوا لکھتا ہے کہ:

اعجاز المسیح کے اشتہار کی اشاعت کے بعد ۱۴ جنوری ۱۹۰۱ء کو مرزا غلام احمد قادیانی کو یہ الہام ہوا منعہ ما نع من السماء،

یعنی اس تفسیر نویسی میں کوئی تیرا مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اگرچہ ضمیر واحد مذکر غائب ایک شخص یعنی پیر مہر علی شاہ کی طرف ہے لیکن خدا نے ہمیں سمجھایا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس شخص کے وجود میں تمام مخالفین کا وجود شامل کر کے ایک ہی کا حکم رکھا ہے تا کہ اعلیٰ سے اعلیٰ اور اعظم سے اعظم معجزہ ثابت ہو۔ الخ

مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے پھر غلطی کی اور پھر غلط الہام کیا اور جھوٹ بھی بولا۔ حضرت پیر مہر علی شاہ تو دور ہی سے مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں کی چھاتی پر مونگ دلتے ہوئے لاہور تشریف لائے اور ہر طرح کی تحدی کا دروازہ کھٹکھٹایا اور مرزا صاحب قادیانی کو بلایا اور منتظر رہے، مگر خفتہ بختی سے مرزا قادیانی کے پاؤں سو گئے اور قادیان سے لاہور آتے ہوئے سوسو من کے ہو گئے۔

بھلا باطل کے بھی کہیں پاؤں ہوتے ہیں۔ ہیبت حق اسی کا نام ہے کہ قادیانی مرزا کا خدا بھی پیر مہر علی صاحب گولڑوی سے ڈر گیا اور الہام کر دیا کہ خبردار، اے برادر شغال! اس شیر حق کے مقابلہ پر نہ آنا۔

اب مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے جو منعہ مانع من السّماء میں جھک مارا ہے اس کی حقیقت سنئے۔

جب مرزا قادیانی کے مقابلہ میں بہت سے لوگ ہیں تو اس کے خدا نے منعنا ھم کیوں نہ کہا۔ کیا زبان گھس جاتی؟

دوم: اس بے معنی الہام کا ترجمہ یہ ہوا کہ

روکنے والے نے آسمان سے روک دیا۔

یعنی مقابلہ کرنے کی طاقت تو تھی مگر روک دیا، تا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو تاب مقاومت نہیں رکھتا، ذلیل نہ ہو۔

یہ تو مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے مرزا پر بڑا احسان کیا کہ رسوائی اور ہلاکت سے بچا لیا۔ مگر مرزا قادیانی تو حد درجہ کا فرنعمت ہے کیوں شکریہ ادا کرنے لگا۔

سوم: اعجاز کا مقابلہ اعجاز سے ہوتا ہے، اور تم خود اس کے قائل ہو گئے کہ تحدی کیلئے پیر مہر علی شاہ صاحب کو روکنے والے نے روک دیا، ورنہ وہ اپنے اعجاز سے ساری ماما پختیاں اور روغن بادام میں دم کئے ہوئے وزعفران اور مشک میں پکے ہوئے پلاؤ اور قورمے اسفل واعلیٰ سے اگلوا دیتا۔

اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ اعجاز یعنی معجزات کا وقوع ممکن ہے حالانکہ معجزہ خارق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرت ہے اور خارق فطرت ہرگز ممکنات میں داخل نہیں ورنہ معجزہ، معجزہ نہ رہے گا۔

لیجئے آپ ہی کی زبان سے ثابت ہوگیا کہ اعجاز المسیح، اعجاز المسیح نہیں بلکہ ایک عامیانہ یا مجذوبانہ بڑ ہے، نہ قابل تحدی ہے۔

سمجھے بھی ہم نے کیا کہا؟ آپ کی بلید الطبعی سے تو سمجھنے کی امید نہیں۔ بس ایسے کوڑھ مغزوں سے خدا ہی سمجھے۔

چہارم: مانع نکرہ ہے۔ مرزا جی کو اس کا علم نہیں کہ شیاطین میں سے کون سا شیطان تھا۔ وسواس تھا، خناس۔ الکناس تھا، یا خنزب تھا۔ خدا تعالیٰ تو قرآن مجید میں ضمیر متکلم کے ساتھ مخاطب کرتا ہے مثلاً جعلناہ یا خلقناہ۔

پس تعجب ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے خدا نے منعنا ھم کا الہام نہ کیا۔ اصل یہ ہے کہ اس کو یہ لفظ نہ ملا، اور نہ روکنے والے کا علم ہوا۔ اور یوں اپنے نبی کو تاریکی میں رکھا۔

مرزا جی اور ان کے چیلوں کی لیاقت

اس میں شک نہیں کہ دار الطغیان قادیان حمقاء اور سفہاء اور جہلاء کا بڑا اوا ہے۔ منطق، فلسفہ، کلام، علم معانی و بیان، بلاغت و بدیع ان کو چھو کر بھی نہیں گیا۔ عربیت کی قلعی کھل گئی۔ یہ بھی خبر نہیں کہ لسان مذکر ہے یا مونث۔ صلات اور متعلقات افعال میں سینکڑوں غلطیاں، من کی جگہ الی اور فی کی جگہ علی۔ ناظرین ضمیمہ پر یہ بات اچھی طرح روشن ہے۔

جری اللہ اور ظل اور بروز میں کیسی پٹخنیاں کھائیں۔ مرزا جی جو لفظ بطور علم یا صفت اپنے لئے تراشتے ہیں، خود اسکے معنی سے ناواقف ہوتے ہیں۔

اچھا ہاتھ کنگن کو آرسی کیا، پھر لیجئے اور بتائیے کہ آپ جو ظلی ظلی اور بروزی بروزی کی ڈونڈی پیٹ رہے ہیں تو بتائیے کہ یہ دونوں لفظ یا ان میں سے کوئی ایک:

لغوی مفرد مطلق ہے، یا لغوی مفرد بالمرکب، یا لغوی مرکب بالمفرد۔

اور ظاہر ہے کہ اصلی لغوی معنی مراد نہیں، ضرور استعارہ ہوگا۔ لیکن استعارہ ترشیحیہ ہے، یا تخئیلیہ، یا بالکنایہ، یا مجاز بالحقیقت، یا حقیقت بالمجاز۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ظل اور بروز کے معنی باعتبار دلالۃ النص ، اشارۃ النص ،عبارۃ النص ، یاباعتبار اقتضاء النص ، یاباعتبار کلیت ۔

پھر کلیت مرتبہء بشرط شئے میں ہے، یابشرط لاشئے ،یالابشرط شئے یالالابشرط شئے میں ،یانوع الانواع کے اعتبار سے، یا عامّ العام کے تعلق سے ۔

قادیانی مرزاجی اور تمام ہالی موالی اور چیلوں چاپڑوں کی خدمت میں عرض ہے کہ آپ مراتب مذکورہ بالا میں سے جس مرتبہ یامعنی کو اپنی ذات پر منطبق کریں،اس کی تصریح مع البرہان فرمائیں۔ بینوا تو جروا۔

خدانے چاہا تو مخالف ہوا کے جھونکوں سے ڈھاک کے تین پات ہی منارے کی چوٹی پر پھڑ پھڑاتے نظر آئیں گے۔چار ہفتہ کی مہلت ہے۔

مرزائی الہام

کروڑوں آدمی،مرزا غلام احمد قادیانی کو جانتے بھی نہیں کہ کس جانور کا نام ہے اوراس بے دال کے بودم کا گھونسلہ کہاں ہے۔اور ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی جو مرزا قادیانی کے ہتھکنڈوں سے واقف ہیں، اس پر لعنت بھیجتے ہیں۔ان میں سے باوصف منکر ہونے کے نہ تو کسی کی نسبت ہاویہ میں گرائے جانے کی کبھی پیشگوئی ہوئی ہے، نہ کسی قسم کے عذاب کی، نہ ہلاکت کی ۔آخر منکر تو سبھی ہیں اوراب تو دوسال سے الہام کا بالکل ڈربا ہی پھک گیا۔ککڑوں کوں کی بھی آواز نہیں آتی۔اس کی کئی وجوہ ہیں۔

اول تعزیرات کی دفعہ تخویف نے مرزا غلام احمد قادیانی کو خوف کے شکنجے میں کچھ ایسا کھینچا کہ اسکا خدا بھی بوکھلا گیا۔سہم گیا۔..پس الہام کے نام سے چوں بھی نہیں نکلتی ۔اسے اندیشہ ہوا کہ تخویفی الہام کے ارتکاب میں کہیں میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ نہ دھرا جاؤں، کیونکہ برٹش گورنمنٹ بڑی سطوت و جبروت والی جبار وقہار گورنمنٹ ہے۔

دوم جب کوئی پیش گوئی پوری نہ ہوئی اور تیر تکوں کی وہ بھرمار ہوئی کہ ترکش خالی ہوگئے،اورایک بھی نشانہ پر نہ لگا،تو مرزا قادیانی جھونجل میں آکر خود اپنے خدا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ بیٹھا۔اورالہام کی ڈیوٹی سے مستعفی ہوگیا کہ

چندیں مدت خدائی کردی گاؤ خررانشناختی

اور بقول غالب:

زندگی اپنی اسی طور جو گذری مرزا
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

سوم ، مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا کچھ ایسا پوچ، بز دلا، ہول دلا نکلا کہ جو سادہ لوح مسلمان موت کی پیشین گوئی کی دھمکی میں آ گئے ان کوتو چھاتی سے لگالیا اور جو دھمکی کی اکڑفوں میں نہ آئے …مرزا کا خدا ان کے خوف سے چوہے کے مٹکے میں جا دبکا۔ چنانچہ وہ لوگ جو مرزا قادیانی کے سبز باغ پر فریفتہ ہوکر گانٹھ کٹوا بیٹھے تھے اور پھر ہوش میں آ گئے، اب مرزا قادیانی کے کٹے حریف ہیں، مگر مرزا قادیانی کا خدا بے کس، بے بس ہوکر گونگے کا گڑ کھائے بیٹھا ہے، اوران کا رواں بھی نہیں اکھاڑ سکتا۔

چہارم ،مرزاغلام احمد قادیانی کی نبوت کا معیار صرف لوگوں کا اس کی تخویف کی دھونس میں آجانا ہے۔ چنانچہ جب ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی پادری والی پیش گوئی پٹ پڑی، تو مرزا قادیانی نے یہی عذر لنگ پیش کیا کہ اسکے دل میں خوف پیدا ہوا، مگر مرزائی نہ بنا، بدستور عیسائی ہی رہا۔

تخویف کا لٹکا تو بہت خاصہ تھا، مگر افسوس ہے کہ گورنمنٹ سدّ راہ ہوگئی اور لوگوں کومرزائی ہونے سے بچادیا۔

اب مرزاغلام احمد قادیانی اوراس کا خدا دونوں پانی پی پی کر گورنمنٹ کوکوس رہے ہیں کہ منہ سے شکاراور ترلقمہ چھین لیا۔مگر گورنمنٹ کا کچھ نہیں کر سکتے۔

بجائے اس کے کہ مرزا قادیانی کا خدا حسب دستور مرزا پر یہ الہام کرتا کہ اس کی نسبت خوفناک پیش گوئی کرے، گورنمنٹ کی فضول اور لغو للو پتو کرنے اور اس کو چیتے کی طرح پھلانے کا الہام کررہا ہے۔

بھلا ایسے ڈرپوک خدا کو مرزا غلام احمد قادیانی کیا چولھے میں جھونکے۔ چونکہ ہم مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے خیر خواہ ہیں، لہذا اصلاح دیتے ہیں کہ دوسرا خدا تلاش کریں۔ خدائے سابق کی حقیقت تو کھل گئی جس نے تخویف کی حکمت عملی پر جھاڑو پھیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی، اور کسی گھر کا نہ رکھا۔ اب تر مال کیوں کر ہاتھ آئے گا۔ ہم کو مرزا قادیانی کی اس حسرت پر حسرت و افسوس ہے کہ دعوی نبوت جس کا مدار صرف تخویفی الہام پر تھا اس کی یوں مٹی خراب ہوگئی۔

پنجاب میں رمال اور نجومی کثرت سے ہیں۔ جو ضعیف الاعتقاد ان سے پوچھتا ہے یا قرعہ پھنکواتا ہے، تو وہ نہایت خوف ناک پیشین گوئی کرتے ہیں کہ تم پر فلاں ستارہ بہت سخت ہے، ضرور مارے جاؤ گے۔ لیکن اگر دو گز سرخ کپڑا، اور دو سیر اناج، اور ساڑھے دو پیسے اور ہلدی کی سات کڑ ہیں لا دو، تو میں ستارے کا اثر زائل کر سکتا ہوں۔

قادیانی مرزا جی بھی چونکہ خاندانی رمال ہیں لہذا بلی کی خواب میں چھیچھڑے ہی نظر آئیں گے، اور وہ تخویف ہی میں اپنی روٹیاں نکالنا چاہیں گے۔

خونی مہدی

اخبار الحکم قادیان میں گورنمنٹ کو مخاطب کر کے بڑے زور شور سے دوہرایا جاتا ہے کہ تمام مسلمان خونی مہدی کے آنے کے منتظر ہیں۔ گویا وہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں انقلاب ہو، اور مہدی کے آنے تک دنیا کی سلطنتیں جو فتنہ اور فساد اور بدامنی پھیلا رہی ہیں اور رعایا پر ظلم کر رہی ہیں خونی مہدی ان مظالم سے ان کو خلاصی دے۔

اس شر انگیز فقرے سے دو باتیں نکلیں:

ایک یہ کہ ہر سلطنت کی مسلمان رعایا اپنی گورنمنٹ سے ناراض ہے، اور اسکا قلع قمع کرنا چاہتی ہے گویا بغاوت پر آمادہ اور اپنی گورنمنٹ کی بداندیش ہے۔

دوم یہ کہ تمام سلطنتیں ظالم اور جابر اور خواب غفلت میں مخمور ہیں۔ مرزا جی ان کی بالین پر کھڑے چلّا رہے ہیں اور بدمستی سے جگا رہے ہیں کہ

> ہوشیار ہو جاؤ مسلمان تمہارے سخت دشمن ہیں، اور دنیا سے تمہارے نکالنے کے لئے خونی مہدی کا دروازہ کھٹکھٹا رہے ہیں۔

اس فقرے کے ان پہلوؤں پر مسلمان غور فرمائیں گے تو ان کو اپنے حق میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا لائبل نظر آئے گا۔

قادیانی مرزا جی نے اگر چہ اس فقرے سے مسلمانوں کے حق میں کانٹے بوئے ہیں لیکن درحقیقت اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماری ہے۔اس کی توضیح سنئے:

کیا خونی مہدی وہی نہیں جسکی شان میں

یکسر الصّلب و یقتل الخنا زیر

حدیث شریف وارد ہے۔اور کیا اس حدیث کو آپ نے اخبار الحکم قادیان کی لوح پر اپنی مہدویت کا تمغہ نہیں بنایا۔اگر چہ اب یہ حدیث حک کر کے لوح پر اس کی جگہ منارۃ المسیح قائم کیا گیا ہے، مگر نوشتہ تقدیر مٹ نہیں سکتا وہ تو مشتہر ہو چکا۔

پردہ ہو لاکھ خنجر شمر یزید کا
ہرگز چھپے گا نہ خون تمہارے شہید کا

تو خونی مہدی خود مرزا جی ٹھہرے۔اور اگر مرزا جی وہ مہدی نہیں ہیں جو صلیب کے ٹکڑے ٹکڑے اور سوروں کو قتل کرے گا، تو اپنے ہی قول سے مہدی کذاب وبطال ثابت ہوئے، کیونکہ حدیث میں تو اسی مہدی کے آنے کی پیشین گوئی ہے جو قاطع صلیب اور قاتل خنازیر ہوگا۔اور وہی سچا مہدی ہے، نہ کہ وہ جو اپنے منارے پر صلیب لگائے اور سوروں (بے دینوں) کو اپنے جھونپڑے میں پناہ دے، اور جھونپڑے کا نام دارالامان رکھے۔

اور اگر آپ اپنے معمولی ہتھکنڈوں کے موافق حدیث شریف کی تاویل کریں گے اور اصلی معنی مراد نہ لیں گے، اور تاویل کے بعد اس حدیث کو اپنے اوپر منطبق کریں گے تو کوئی خونی مہدی نہ ہوگا جس کے آنے کے مسلمان منتظر ہیں۔آپ کا قول پھر بھی باطل ہوگا اور ہم پھر یہی کہیں گے ...لعنة الله علی الکا ذبین

عجیب بات ہے کہ مسلمان جس مہدی کے منتظر ہیں، مرزا قادیانی اس کو خونی بھی بتاتا ہے اور خود بھی وہی مہدی بنتا ہے۔بات بات میں تناقض ہے۔حدیث رسول اللہ ﷺ سے انکار بھی ہے، اقرار بھی۔جدھر کی ہوا دیکھی ادھر ہی کو گڈی اڑادی، اور اپنے کو پبلک میں کذب کا گڈا بنایا۔

اصلی مہدی موعود علیہ السلام کے واسطے خونی مہدی کا لقب تراشا، اور جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ کے خوف سے اس میں پانی مرتا دیکھا تو کنّی دبا کر صاف نکل گیا کہ میں وہ مہدی نہیں ہوں بلکہ قادیانی مہدی ہوں (جیسا کہ سوڈانی مہدی تھا)۔

سچ ہے دروغ گو کا حافظہ جبروت الٰہی سلب کرلیتا ہے اور اسکو پس وپیش کی کچھ خبر نہیں رہتی۔ ہم تو جب جانیں کہ تیمور لنگ کا سالا ہمارے اعتراضات کا جواب دے۔

بے معنی الہام

جس طرح شحنہ ہند میرٹھ کے ضمیمے نے قادیانی مرزا جی کی پیشگوئیاں بند کر دیں اسی طرح انشاء اللہ الہام بھی بند کیا جائے گا۔ اور بانس رہے گا نہ بانسری اور پھنک ایک پھنک دو کو بھی شحنہ پھانک جائے گا۔ بس ٹروں ٹوں مداری اور اس کی ڈکڈگی باقی رہ جائے گی۔

بے معنی الہامات کے جیسے کچھ پرزے اڑے۔

فی حلل الانبیاء کی جو کچھ چتھاڑ ہوئی۔

اصح زوجتی اور انت بمنزلۃ ولدی کی جو کچھ قلعی آج کے ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ میں کھلی، اس سے مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کی آنکھیں کھل جائیں گی۔ مرزا جی کے خدا نے انت ولدی نہیں کہا کیونکہ اس کا ایک اکلوتا بیٹا (بزعم نصاری) پہلے ہی موجود تھا بلکہ بمنزلۃ ولدی کہا۔ ظاہر ہے کہ اس سے اپنے پچھلے اکلوتے بیٹے کو بڑھایا اور لیپالک بیٹے (مرزا قادیانی) کو گھٹایا کیونکہ نقل سے اصل ہمیشہ بڑی رہتی ہے حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے کو اکلوتے بیٹے سے بڑھاتا ہے اور اس کی ہر طرح توہین کرتا ہے۔ گویا باپ بیٹوں میں تناقض ہے هذا شیء عجاب اگر مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا مرزا قادیانی کو ولدی کہدیتا تو کیا فرق پڑتا۔ جب خدا کے ایک بیٹا ہو چکا ہے تو دوسرے بیٹے کا ہونا کون سا خرق نیچر ہے۔

ایک بیٹا جن کر یا جنوا کر مرزا غلام احمد قادیانی اور عیسائیوں کے خدا کا عنین ہو جانا قیاس میں نہیں آتا۔

بمنزلۃ ولدی سے قادیانی مرزا جی نے اپنے کو عیسائیوں کے عقیدے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچانا چاہا ہے مگر ولدی اور بمنزلۃ ولدی میں کوئی فرق نہیں۔ دونوں ایک ہی ٹکسال کی گھڑت ہیں۔ پھر دونوں فقرے کتنے بے جوڑ ہیں انت بمنزلۃ ولدی کے قضیہ حملیہ میں تو حمل صفت اور انت تو حیدی و تفریدی میں حمل مصدر کا ذات پر ہے جو بالکل بے معنی ہے۔

ہم مرزا جی کے خدا کا الہام بند کر دیں گے

مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کی پیش گوئیاں ضرور پوری ہوں گی اور ہو رہی ہیں۔ انشاء اللہ مرزا جی کی پیشین گوئیاں بھی پوری نہ ہوں اور سب کی سب ہوا میں اڑ جائیں، ادھر ہم نے جس سبجیکٹ کا سلسلہ بعنوان (بے معنی الہام) جاری کیا ہے وہ بھی برابر جاری رہے گا جب تک مرزا جی پر الہامات کی بوچھاڑ بند نہ ہو جائے۔

ابر تو ہٹ گیا ہے ... کچھ کچھ پھوار سی پڑ رہی ہے۔ معاونین ضمیمہ شحنہ ہند کے قدسی انفاس کی ہوا ان کو ابھی ابھی گھڑی کی چوتھائی میں اڑا دیتی ہے۔ خود مرزا جی کی ٹھنڈی ٹھنڈی سانسیں ہی الہام کی گرم جوشیوں کو سرد کر دیں گی۔ انشاء اللہ

فاضل (مولوی امام الدین) گجراتی نے انت بمنزلۃ ولدی والے الہام کی ہر پہلو سے خوب خوب چھتاڑ کی ہے۔ اب ہم اب چیتھڑوں کے بھی ٹکڑے کر کے منارہ کی چوٹی پر لٹکائے دیتے ہیں تا کہ زائرین کو دور سے نظر آئیں۔

اگر انت بمنزلۃ ولدی کی جگہ صرف انت ولدی کا الہام ہوتا تو معاملہ صاف تھا۔ مرزا جی ابن اللہ بن جاتے اور تمام مرزائی آسمانی باپ کے پوتے، ... اور پھر جدید مشن کے قائم کرنے اور خاص یورپ میں آسمانی باپ کی بادشاہی کی منادی کے پاپڑ بیلنے اور مرزا قادیانی کی تصویر کے بھیجنے کی ضرورت نہ پڑتی۔

اور اگر یہ کہو کہ خدا کا ایک بیٹا (عیسیٰ مسیح) تو پہلے ہی موجود ہے تو ... کیا ایک باپ کے دو یا زیادہ بیٹے نہیں ہوتے۔ کیا ایک بیٹا جنوا کر باپ (خدا) عنین ہو گیا ہے

اجی حضرت! جب سلسلہ ہی جاری ہو گیا ہے اور خدا کی اولاد کی بم پھوٹ گئی ہے تو بیٹوں کی کیا کمی۔ اور ابھی کیا ہے، دیکھئے مرزا جی کے بعد کتنے بیٹے ہوتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔عیسائیوں کا یہ محض خبط ہے کہ اکلوتا بیٹا صرف عیسیٰ مسیح ہے اور مرزا جی کا خبط عیسائیوں سے بھی بڑھ کر ہے کہ ان کے بعد خدا دوسرا بیٹا پیدا نہ کر سکے گا۔

جب ایک ایک انسان کے بیس بیس اور تیس تیس اولادیں ہوتی ہیں، تو کیا قادیانی مرزا جی کا خدا انسانوں بلکہ حیوانوں، حشرات الارض اور دریائی جانوروں سے بھی گیا گزرا ہے۔

ہر مچھلی ایک جھول میں سینکڑوں انڈے دیتی ہے جن سے ہزاروں بچے نکلتے ہیں مگر اب چونکہ مرزا جی کے نزدیک ان کا خدا ایک بیٹا نکلوا کر عنین اور عقیم ہو گیا ہے تو مرزا جی کو اس نے مجبوراً بمنزلہ یعنی لیپا لک بیٹا بنا لیا ہے۔

اگر چہ ایک حقیقی اور صلبی بیٹا (عیسیٰ مسیح) پہلے ہی موجود تھا مگر مرزا جی کے خدا کی ہوس اور بڑھبس انسانوں اور حیوانوں کو دیکھ کر بڑھی کہ ان کے تو اتنے بیٹے اور میرے ایک ہی،۔

پس غریب خدا کو بیسویں صدی میں ایک لیپا لک بنانے کی ضرورت پڑی اور یہ ضرورت مرزا جی کے دعوے سے معلوم ہوئی کہ پہلا بیٹا نا خلف بیٹا تھا، کذاب تھا، ایسا تھا اور ویسا تھا، اسی لئے مجھے خدا نے لیپا لک بنایا۔ پس میں ہی خلف ارجمند ہوں اور مجھی سے خدا کی نسل جاری ہوگی۔

اور یہودی بھی یہی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح نے اسی لئے کسی عورت سے نکاح نہیں کیا کہ وہ عنین تھا اور عصمت بی بی از بے چاری کا مضمون تھا (معاذاللہ)

الہام کا پہلا فقرہ تو انت بمنزلۃ و لدی ہے اور دوسرا فقرہ انت توحیدی و تفریدی ہے۔ چونکہ پہلے فقرے پر یہ اعتراض پڑتا تھا کہ جب خدا کے صلبی یا لیپا لک بیٹا ہوا، تو توحید و تفرید کہاں رہی اور چونکہ مسلمانوں کے خدا نے قرآن میں اپنی صفت لم یلد ولم یولد بتائی ہے اور قادیانی مرزا جی بھی اپنے کو بظاہر مسلمان ہی کہتے ہیں، لہذا ان کو خوف ہوا کہ مسلمانوں سے پیچھا چھوڑانا مشکل پڑ جائے گا۔ لہذا اپنے الہام کے ساتھ بطور دفع دخل انت توحیدی و تفریدی کا دم چھلا لگانا پڑا، حالانکہ اب اور بھی بد سے بدتر اور اجتماع نقیضین ہو گیا کہ بمنزلہ کی تولید بھی اور پھر توحید و تفرید بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ذرہ دونوں فقروں کا تسلسل اورتال میل اور تیل با تر بوز ایجاد بندہ ملاحظہ فرمائیے ۔یعنی جب آپ **بمنز له** ہیں تو توحید وتفرید بمنز له کیوں نہیں ۔ بیٹا تو بمنزلہ یعنی مجازی اور توحید وتفرید حقیقی اور اصلی ۔ یا تو دوسرے فقرہ میں بمنزلہ لگائیے یا پہلے فقرہ سے بمنزلہ کو اڑائیے اوراپنے کو خدا کا صلبی بیٹا بنائیے تاکہ تعارض وتناقض اٹھ جائے۔

پھر فقرہء اولی میں تو ولد صفت اور فقرہء ثانیہ میں توحید وتفرید مصدر ۔ اگر مبالغہ پر محمول کیا جائے کہ میری مجسم توحید وتفرید ہے تو فقرہ اولی میں بھی لفظ تولید آنا چاہیے۔یعنی تو میری مجسم تولید ہے۔اس صورت میں دونوں صیغے چاروں چول برابر ہو کر تقابل اوروزن کے کانٹے میں تل جائیں گے۔یعنی انت تو لیدی انت توحیدی و تفریدی ۔

یہ ہے مرزاجی کے خدا کا الہام جس کی اصلاح مجدد السنہ مشرقیہ کر رہا ہے۔ مجدد تو نہ مرزاجی کا بدخواہ ہے، نہ مرزاجی کے خدا کا ۔وہ تو صرف اپنی تجدید کا کرشمہ دکھا رہا ہے۔اب بھی مرزا قادیانی اوران کا خدا مجدد پر ایمان نہ لائے تو اس سے زیادہ نہ کوئی ناانصافی اور ظلم ہے نہ کوئی تعصب اوراندھیر ہے۔

واضح ہو کہ شحنہ ہند میرٹھ اور پروانہ مشرقی لٹریچر کی یونیورسٹیاں ہیں جب تک کوئی ناظم و ناثر اس میں پاس نہ ہولے کیا طاقت ہے کہ منہ کھول سکے۔پس قادیانی مرزاجی اوران کے حواری کو اس یونیورسٹی کی سند حاصل کرنا چاہیے ورنہ وہ ٹکسالی ناظم و ناثر نہ کہلائیں گے بلکہ کھوٹے پیسے بنکر ٹکسال باہر سمجھے جائیں گے۔

نشان آسمانی

ظاہر ہے کہ مرزائی مذہب انیسویں صدی کے فلاسفہ سے تراشا گیا ہے جو خود آسمان ہی کے قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ دنیا پر چھایا ہوا جو نیلگوں چنبر نظر آرہا ہے اس کا کوئی واقعی وجود نہیں ، یہ محض انتہاء نظر ہے۔

پھر ہم حیران ہیں کہ جب خود آسمان کا وجود نہیں تو آسمانی نشان کیسا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات یہ ہے کہ اگر مرزا جی آسمانوں کے وجود کا کھلم کھلا انکار کریں تو جو حمقاء دام میں پھنسے ہوئے ہیں وہ موقع پا کر پھر سے اڑ جائیں اور لاسا اور پنجرہ اور پھندا سب دھرے رہ جائیں۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ تکیہ کلام ہو گیا ہے کہ

نیا نبی آسمانی نشان لے کر آیا ہے بہت سے نشانات ظاہر ہو چکے ہیں اور بہت سے ظاہر ہونے والے ہیں۔

لیکن یہ سب نشانات مرزائیوں ہی کو نظر آتے ہیں مخالفوں کو نظر نہیں آتے۔ حالانکہ انبیاء نے اپنے معجزات صرف مخالفوں کو دکھائے ہیں کیونکہ موافقوں کو کسی آسمانی نشان یا معجزات دکھانے کی کیا ضرورت ہے۔ کلام مجید میں تو سچے مومنوں کی صفت یؤمنو ن بالغیب ہے۔ معجزہ طلب کرنا یا معجزات دیکھ کر کسی نبی پر ایمان لانا ضعف ارادت وعقیدت کی علامت ہے۔ اگر معجزہ ایمان لانے کی قوی دلیل اور ذریعہ ہوتا تو آنحضرت ﷺ پر سب سے پہلے ابو جہل ہی ایمان لاتا

گرچہ گاہے از پئے بو جہل جہلاں لازم است
ماہ را جو زا نمودن سنگ را شر داشتن
از کرامت عار آید مرد را کانصاف نیست
دیدہ ازمعشوق بر بستن بزیور داشتن
چرخ اگر گردد بفرمانت برآں ہم دل مبند
اے برادر کار طفلاں است فر فر داشتن
خودکرامت شو کرا مت چند جوئی زاں و ایں
تا توانی برگ بے برگی میسر داشتن
شہد جویا شہد شو خو شتر کدام انصاف دہ
طعم شکّر داشتن یا طمع شکر داشتن
چیست با اعجاز کارت گر توئی شیدائے ذات
زشت باشد نو عروسے را دو شوہر داشتن

ہم کو مندرجہ بالا اشعار کا مطلب سمجھانا بھی ضروری ہوا کیونکہ سخن فہمی مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد قادیانی و مرزائیاں معلوم۔

مطلب یہ ہے کہ اگر چہ کبھی کبھی ابو جہل جیسے لوگوں کے لئے چاند دو ٹکڑے کر ڈالنا اور پتھر کو سونا بنا نا لازم ہے، لیکن مردان الٰہی کو کرامت اور معجزہ طلب کرنے سے عار آنی چاہیے۔ کیونکہ اس کے یہ معنی ہیں کہ معشوق کے اصلی اور ذاتی حسن پر تو نظر نہیں، صرف زیور پر نظر ہے۔ اگر آسمان بھی تیرے حکم پر پھرنے لگے، تو فریفتہ نہ ہو کیونکہ بچے چمڑے کی بہت سی پھرکیاں پھراتے رہتے ہیں۔ ایں و آن زید و عمر سے کب تک کرامت ڈھونڈتا پھرے گا، تو بے سر و سامانی ہی کو اپنا سامان بنا۔ بھلا دیکھ تو سہی وہ شخص اچھا ہے جو شہد کا طالب ہے یا وہ اچھا ہے جو خود شہد بن گیا ہے۔ اگر تو انبیاء کرام کے حسن ذات کا شیدا ہے، تو تجھے معجزے سے کیا کام۔ نو عروس کیلئے دو خاوندوں کا ہونا نہایت مکروہ ہے۔

مگر یہاں تو آسمانی نشان صرف پیشین گوئیاں ہیں۔ حالانکہ ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔ فلاں مارا جائے گا، فلاں دھرا جائے گا، اور فلاں شخص جو مر گیا تو مرزا جی سے سوء عقیدت رکھتا تھا۔

کیا یہ نبی کا کام ہے؟ یہ تو مداری کے پھنک ایک پھنک دو سے بھی گیا گذرا۔

رمضان میں کسوف و خسوف ہوا یہ مسیح موعود کا آسمانی نشان ہے۔

شب کو جو شہاب ثاقب ٹوٹتے رہتے ہیں تو یہ بھی مسیح موعود کے آسمانی نشان ہیں۔

پچھلے جاڑوں میں راتیں بڑی ہوگئی تھیں اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ اب گرمیوں میں راتیں چھوٹی ہوں گی، تو یہ مسیح موعود کے مقدم کی نشانیاں ہیں۔

طاعون ملعون پھیلا یہ بھی مسیح موعود کے ظہور کی برکات ہیں۔

ہم کو مرزا جی بتائیں کہ یہ مسیح موعود کے قدوم کا تشائم ہے یا تفاول۔ اور جب بمبئ وغیرہ میں طاعون پھیلا تھا تو مرزا جی نے پیش گوئی کی تھی کہ تمام ہندوستان میں پھیلے گا اور جب ممالک مغربی و شمالی میں ریل کی پٹڑی بچھی تھی تو مرزا جی نے کہد یا تھا کہ پنجاب میں بھی ضرور بچھے گی پس یہ آسمانی نشانات ہیں دریں چہ شک۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء علیھم الصلوۃ و السلام سے رقابت

واقعات شہادت دے رہے ہیں کہ قادیانی مرزاجی اپنی جعلی نبوت سے تمام انبیاء ورسل کے خوفناک رقیب بنے ہیں اور لوگوں کے دلوں سے ان کی عظمت کو گھٹانا اور اپنی جھوٹی عظمت کو بڑھانا چاہتے ہیں۔

آپ مثیل المسیح ہیں مگر مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔اگرچہ پرائی بدشگونی میں اپنی ہی ناک پر کلہاڑا چلاتے ہیں۔کیا معنی کہ جب اصل مسیح جھوٹا اور لائق سبّ وطعن ہے، تو اسکی نقل یا اس کا مثیل بدرجہ اولی لائق سبّ وطعن ہوگا۔

اگر عیسائیوں نے عیسی مسیح کو ابن اللہ ٹھہرالیا تو اس میں عیسی مسیح کا کیا قصور؟ مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے خودغرضی کی حماقت سے اپنے چیلے چاپڑوں کے خوش کرنے کے لئے عیسی مسیح پر طرح طرح کے اتہام لگائے اور یہ سمجھا کہ تمام اہل اسلام بھی خوش ہوں گے کیونکہ میں عیسائیوں سے معارضہ کر رہا ہوں۔مگر استغفر اللہ! بھلا کوئی سچا مسلمان کسی نبی کی توہین کیونکر سن سکتا ہے، اور اس کا ایمان کیوں کر گوارا کر سکتا ہے۔پس قادیانی مرزاجی نے تمام مسلمانوں پر اپنا مرتد اور ملحد اور ملعون ہونا اچھی طرح ثابت کر دیا۔

اب آنحضرت ﷺ پر بھی حملے شروع ہو گئے ہیں۔الحکم میں بار بار یہ گونہہ اچھالا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے اقوال و افعال میرے اور میری امت کے لئے واجب العمل نہیں جب تک وہ قرآن سے ثابت نہ ہو جائیں۔

کوئی پوچھے کہ قرآن آخر کس پر اترا ہے؟ کیا آنحضرت ﷺ قرآن کے خلاف کوئی فعل کر سکتے تھے؟ مرزاجی کہدیں گے کہ قرآن مجھ پر اترا ہے اور میرے ہی اقوال وافعال قرآن کے موافق ہیں پس جو کچھ میں کہوں اس پر عمل کرو۔

حدیث رسول اللہ ﷺ میں تو (معاذ اللہ) بہت کچھ خرافات ولغویات بھری ہیں مثلاً تصویر پرستی اور تصویر بنانے کی ممانعت جو میری بعثت وخروج کا بڑا بھاری آلہ ہے۔

ہم کہتے ہیں کیا مرزاجی قرآن پر عمل کرتے ہیں۔قرآن میں تو ہر ذی استطاعت مسلمان پر حج فرض ہے، کیا آپ یہ فرض ادا کر چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کہدیں گے کہ میں جدید رسول ہوں۔ مجھ پر حج خانہ کعبہ فرض نہیں۔ میری جدید آزاد شریعت نے اسلام کے پرانے احکام منسوخ کر دیئے۔ میں مذہب اسلام کی ترمیم اور تنسیخ کیلئے آیا ہوں۔ میرا جھونپڑا یا ٹاپا یا مسکن (قادیان) مکہ اور مدینہ سے بڑھ کر ہے۔ اور میرا نو تعمیر منارہ تمام مقدس مقامات کا قبلہ گاہ ہے۔ پس لوگ میری زیارت اور میرے منارے کا طواف کریں۔ دقیانوسی وحشی مسلمانوں کے لئے پورانا کعبہ اور میرے جدید مہذب مرزائیوں کے لئے تازہ بتازہ نیا گھڑا ہوا منارہ ہے (منارہ یا جہنم کا شرارہ)۔

قرآن نے عیسیٰ مسیح کو کلمۃ اللہ اور روح اللہ قرار دیا، میں (مرزا قادیانی) اس کو (معاذ اللہ) طوائف زادہ اور کذاب قرار دیتا ہوں۔

یہ مرزا قادیانی کا قرآن پر بمقابلہ حدیث رسول اللہ ﷺ عمل ہے۔

انبیاء کرام ﷺ دنیا میں کچھ اور ہی شان لے کر آئے تھے جو دوسرے انبیاء کی عظمت کرتے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی عجیب رحیمی شان تھی کہ تمام انبیاء کی یکساں عظمت کرنیکا مسلمانوں کو حکم دیا۔ وہ آپ ہی کا نفس مطمئنہ تھا کہ سخت تہدید کے ساتھ فرمایا

لا تخیروا فی انبیاء اللہ

یعنی خدا کے نبیوں میں تخییر نہ کرو (ایک کو دوسرے پر ترجیح اور فضیلت نہ دو)

اور فرمایا

لا تفضلونی علی یونس بن متی یعنی مجھے حضرت یونس پر فضیلت نہ دو،

کیا نبی بننا کسی دنیا کے کتے کا کام ہے جو لوگوں کے دلوں میں اپنی دھاک بٹھانے کو تمام انبیاء کو گالیاں دیتا ہے خوارق وہ اخلاق وہ عادات وہ کہ ایک ادنی صفات کا آدمی بھی ان سے عار کرے۔

مرزا قادیانی کے کلمہ گو تولے دے ہزار پانچ سو ہی ہوں گے۔ ۱۳ سو برس میں تو ایسے ایسے مکار عیار مہدیان کذاب پیدا ہو چکے ہیں جن کے ساتھ لاکھوں حمقاء ہوئے ہیں، مگر وہ برسات کے اولاد الزنا (حشرات الارض) کی طرح جہاں سے نکلے تھے وہیں گھس گئے۔ چندروز میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے گروہ کا بھی یہی حال ہوگا ۔انشاء اللہ تعالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات شاہد ہیں کہ کیسے کیسے مقدس اور خالص باخدا لوگ مرزا قادیانی سے علیحدہ ہو گئے۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر مرزا غلام احمد قادیانی میں کچھ بھی للّٰہیت اور خلوص پاتے تو غیر ممکن تھا کہ اس سے یوں علیحدہ اور بیزار ہوتے کہ اب اسکے نام کا کتا بھی نہیں پالتے۔ اور جس طرح وہ اب اپنے سینکڑوں روپیہ کے اکارت اور فضول جانے پر افسوس کرتے ہیں، اسی طرح دوسرے نوگرفتار بھی چندروز میں افسوس کریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے خوارق سے صاف ثابت کر دیا ہے کہ وہ مذہب اسلام کا ایک خوف ناک حریف اور آنحضرت ﷺ کا کٹا رقیب ہے۔ اور ظاہر ہے کہ جب کوئی عیار اور سادھو باوصف ختم نبوت و رسالت کے نبی اور رسول بننے کا مدعی ہوگا تو ممکن نہیں کہ اس کے دل میں انبیاء سابقین کی عظمت باقی رہے۔ وہ تو ہر طرح اپنے ہی کو سب سے نوہاتھ لمبا بتائے گا۔ پھر غلام گردش اور خودغرض اس کو اور بھی چیتے کی طرح پھلائیں گے اور نبی اور رسول بنانے کے لئے آسمان سر پر اٹھائیں گے۔ دیکھ لو مرزا قادیانی کی رقیبانہ تعلیم وتلقین کے موافق مرزائیوں کو محمدی بننے سے عار ہے، اور انہوں نے احمدی (مرزائی) بننا پسند کیا ہے یہ آنحضرت ﷺ سے رقابت نہیں بلکہ سخت عداوت ہے۔ اور جس طرح آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ

لو کان موسی حیّا لما وسعه الا اتّباعی

اسی طرح چندروز میں مرزا غلام احمد قادیانی کہے گا

لو کان محمد حیا لایمکنه الا اقتدائی

کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن وحدیث کے الفاظ بدلنے، یا یوں کہو کہ ان میں تحریف کر کے اپنی جانب منسوب کرنے ہی کا نام الہام رکھا ہے۔ اور اس کا برابر تجربہ ہو رہا ہے۔ ہر عالم جو زبان عرب سے کچھ بھی مسّ رکھتا ہے، مرزا قادیانی کے جملوں سے کہیں بہتر جملے گھڑ سکتا ہے جو اس نے اپنے جعلی الہامات میں گھڑے ہیں۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھی مرزا قادیانی نے پورا دعوی ظاہر نہیں کیا۔ مگر اطمینان رکھنا چاہیے کہ چندروز میں ظاہر کرے گا اور اپنے کو خاتم النبیین بنائے گا۔ اور جس طرح خود مثیل المسیح نے عیسیٰ مسیح کو مار کر کشمیر میں دفن کیا ہے اور مہدی موعود کو خونی مہدی بنا کر خود ان کا جانشین ہوا ہے، اسی طرح آنحضرت ﷺ میں عیوب ونقص نکال کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خود خاتم النبیین بنے گا۔قرآن کی آیتوں کا اپنی جانب منسوب کرنا اسی امر کی تمہید اور توطیہ ہے۔ ذرا دیکھتے جایئے کیا کیا ہوتا ہے۔ابھی چیونٹی کے پر اچھی طرح نہیں نکلے چندروز میں نکلنے والے ہیں۔

ایک لطیفہ

نامہ نگار نے لکھا ہے کہ محکمہ نہر اٹاوہ کے اہل کار منشی عبدالرحیم صاحب کا لڑکا فوت ہوگیا۔آپ جانتے ہیں فرزند کا داغ بہت سخت ہوتا ہے۔منشی صاحب نے سخت اضطرار اور رنج کی حالت میں قادیانی مرزا جی کو لکھا کہ

آپ عمل کشف قبور کے عامل ہیں، براہ عنایت از روئے عمل کشف میرے فرزند کا حال معلوم کر کے تشفی فرمایئے کہ اس سے جناب باری نے کیا معاملہ کیا، اور اب اس کی روح راحت میں ہے یا تکلیف میں۔

اس کا جواب مرزا صاحب کے جبرئیل میاں عبدالکریم نے یہ دیا کہ

تم صبر کرو حضرت نبی کریم علیہ السلام کے ۱۱ بجے فوت ہوئے۔

اس عبارت میں علیہ السلام کے بعد جو (کے) تھا، وہ سہو کتابت سے رہ گیا اور ۱۱ بجے کی (چ) کے نقطے ندارد ہوئے، صرف ایک نقطہ پڑھا گیا۔

الغرض یہ عبارت یوں پڑھی گئی کہ

حضرت نبی کریم علیہ السلام (مرزا جی) ۱۱ بجے فوت ہوئے۔

منشی عبدالرحیم صاحب کو حیرت ہوئی کہ مرزا جی کی بیماری کی خبر نہ الحکم نے لکھی، نہ کسی اور اخبار نے۔نہ کوئی خط اس بارہ میں آیا، یہ کیا معاملہ ہے۔

پھر خیال ہوا کہ پنجاب میں طاعون پھیلا ہوا ہے کیا عجب ہے کہ قادیانی مرزا جی اس کی بھینٹ چڑھ گئے ہوں اور تمام مرزائیوں کے گناہوں کا کفارہ بن گئے ہوں کیونکہ وہ مثیل المسیح ہیں۔عیسی مسیح بھی تو صلیب پر چڑھ کر آسمانی باپ کی تمام اولاد کے گناہوں کا ازازل تا ابد کفارہ بن گئے ہیں ورنہ مماثلت ہو نہیں سکتی۔

بہر نہج میاں عبدالکریم سیالکوٹی کے نام ایک تعزیت نامہ بھیجا گیا جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی وفات پر بہت کچھ افسوس کیا گیا۔ پھر کیا تھا:

دیوانہ را ہوئے بس است

گالیوں کا منہا منہ بھرا جواب آیا کہ ہمارے حاسدین مردود ہیں، مطرود ہیں، آتش حسد کے زہر آلود دود ہیں، بے بہبود ہیں، ناقص الوجود ہیں وغیرہ۔

ہماری رائے میں مرزا جی کے جبرئیل سے یہ ایسی غلطی ہوئی ہے کہ کسی طرح قابل معافی نہیں۔ مرزائیوں کے خدا کا کام ہے کہ اسے فوراً معزول کرے، ورنہ یہ کبھی نہ کبھی اپنے خدا کو ضرور مار کر رہے گا۔

اور کشف قبر کے معاملہ میں مرزا جی نے جو پھڑکتا جواب بھیجا وہ تو سوال از آسمان جواب از ریسمان ہو کر چاروں طرف قہقہے اور ہنسی کا گڈا بن گیا اور منشی صاحب کا اچھی طرح اطمینان ہو گیا کہ مرزائیوں کا خدا کتنے پانی میں ہے۔

تصویر پرستی

نوزاد مرزائی اخبار نے ایک مضمون بعنوان (تصویر کے فوائد) شائع کیا ہے اور وہی لچر اور لغو دلائل خلاف مذہب اسلام لکھے ہیں جن کا الہام مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں پر ان کے خدا کی طرف سے ہو چکا ہے وہ لکھتا ہے کہ

تصویر اور فن تصویر کشی کی نسبت علماء کی مختلف رائیں ہیں۔

علماء اسلام کی رائیں تو ہرگز مختلف نہیں، تصویر کا کھینچنا اور کھنچوانا اور گھروں میں رکھنا اور اپنی عورتوں کو نامحرم کی تصویر دکھانا علماء سلف وخلف کے نزدیک بالاتفاق حرام ہے اور یہ کام اور اس کے فاعل خدا اور رسول کے نزدیک قطعی ملعون (دوزخی) ہیں شائد مرزائی اخبار کی مراد علماء سے علماء یہود و مجوس و نصاری یا علمائے ہنود پنڈت وغیرہ ہیں۔ وہ لکھتا ہے کہ نیک نیتی سے تصویر کھینچنا یا کھچوانا ناجائز نہیں۔ محرمات میں اور نیت۔ کوئی چوری یا رہزنی اس نیت سے کرے کہ میں لوگوں کو لوٹ کر مسجد بناؤں گا یا یتیم خانہ یا مدرسہ جاری کروں گا تو ایسی نیت سے چوری اور رہزنی کیوں کر جائز ہو سکتی ہے۔ مرزا جی کی تو یہ نیت ہے کہ مرزائی اور مرزائنیں مجھ سے محبت رکھیں مجھے پہچانیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے چہرے مہرے خط و خال کو گھوریں میری مورتی کی ڈنڈوت کریں میری عظمت کریں جو درحقیقت پرستش ہے۔

بہت سے مسلمان تصویریں بناتے اور بنواتے ہیں اور اپنے گھروں میں رکھتے اور ان سے مکانات کو سجاتے ہیں لیکن ان سے ایماناً پوچھ دیکھو وہ کبھی اس کو مستحسن اور جائز نہ بتائیں گے بلکہ حرام مطلق کہیں گے اور اپنے گناہ کے معترف ہوں گے۔ خوف ناک یہ امر ہے کہ مرزا اپنے آپ کو مسلمان کہلا کر امور خلاف اسلام کو جائز اور مباح بلکہ ایک صورت میں واجب اور فرض بتاتا ہے اور حتی الوسع یہ ثابت کرنا چاہتا ہے کہ مذہب اسلام نے انکو جائز اور بعض صورتوں میں واجب اور فرض قرار دیا ہے۔

ان جہلاء کی بڑی دلیلیں دو ہیں: اولاً خداتعالی خود مصور ہے۔

دوم، تصویر دار سکہ ہر وقت لوگ اپنے پاس رکھتے ہیں۔

اب ذرا غور سے دونوں دلیلوں کی دھجیاں اڑتی دیکھئے۔ اگرچہ یہ تو کسی طرح یقین نہیں کہ آپ اپنے دعوی سے باز آئیں خدا تعالی کی صفت تو نہ صرف المصور ہے بلکہ اس کے توقیفی اسماء صفات ۹۹ ہیں۔ کیا مرزا قادیانی اور مرزائی سب خدا تعالی کی صفات میں مشارکت چاہتے ہیں۔ وہ خالق السماوات و الارض ہے وہ جاعل الظلمات و النور ہے، وہ ازل سے ابدتک حی اور قیوم ہے۔ اس کی صفت محیي ویمیت ہے۔ اس کی صفت نمرود جیسے سرکش خدائی کا دعوی کرنے والے (مرزا نے تو ابھی نبوت ہی کا دعوی کیا ہے) کے سامنے حضرت ابراہیمؑ نے یہ بیان فرمائی

فان الله یأتی بالشمس من المشرق فأت بها من المغرب فبهت الذی کفر۔ یعنی میرا خدا وہ ہے جو آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے اگر تو کچھ قدرت رکھتا ہے تو مغرب سے آفتاب نکال۔

یہ سن کر نمرود حیرت زدہ ہو کر خاموش ہو گیا۔ دیکھئے نمرود تک کو ایسی مسکت دلیل نے بت بنا دیا۔ مگر مرزا جی کی گردن تو اپنے منارے کی طرح نمرود سے بھی کئی منزل اونچی ہے، کیوں مبہوت ہونے لگے۔

کس قدر احمقانہ اور طفلانہ توہم ہے کہ انسان کی آنکھ میں آئینے میں پانی میں عکس پڑتا ہے اور انسان خود تصویر ہے اس لئے تصویر بنانا جائز ہے۔ کوئی پوچھے کہ تم نے قدرتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنوعات پر اپنے ہاتھ کی بنائی مصنوعات کو قیاس کیا جو شیطان کی صفت ہے۔

چھوڑ قیاس کی تو تلبیس۔ اول من قاس ابلیس

کیا مذہب اسلام نے ایسا حکم دیا ہے کہ چونکہ آئینے اور پانی وغیرہ تمام شفاف چیزوں میں عکس پڑتا ہے لہذا تم بھی تصویریں بناؤ۔

انسان بے شک صانع مطلق کی بنائی ہوئی تصویر ہے۔ پتھر یا سونے چاندی تانبے وغیرہ دھاتوں کی بنائی ہوئی یا کاغذ پر کھینچی ہوئی تصویر نہیں۔ وہ ایسی تصویر ہے جو رحم مادر میں بنتی ہے جس کی تعریف میں حضرت سعدی نے ایسا شعر لکھا ہے کہ دوسرا شاعر نہیں لکھ سکتا:

دہد نطفہ را صورت چوں پری
کہ کرد است بر آب صورت گری

انسان کی تصویر صانع مطلق نے پانی پر کھینچی ہے۔ بھلا مرزا قادیانی اور تمام مرزائی فراہم ہوکر ایک حرف تو پانی پر کھینچ دیں۔ الحق یصور فی الا رحا م کیف یشاء

خدا نے تصویر بنانے کا تو معاذ اللہ حکم دیا، مگر حج کرنے کا حکم نہیں دیا۔ خدا نے مرزائی بننے کا حکم نہیں دیا۔ آنحضرت ﷺ کا مفرد پیارا نام محمد اور احمد ہے اور مرزا کا نام غلام احمد بیگ۔ پس اگر مرزا قادیانی کے خدا کو کچھ بھی عقل ہوتی تو مرزائیوں کو بجائے احمدی بنانے کے غلامی بناتا، جو نام کا جزء اول ہے، جیسے موسائی، عیسائی، محمدی وغیرہ۔ اور قدرت الٰہی کا یہی التزام ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے قدرت الٰہی کا تعامل چھوڑ دیا اور اس میں بے معنی جعل کیا۔

اب رہا تصویر دار سکہ، مذہب اسلام میں کہاں حکم ہے کہ تصویر دار سکہ گھروں میں، صندوقوں اور ہمیانیوں اور خزانوں میں، محفوظ رکھو۔ جس طرح مرزا قادیانی طرح طرح کے حیلے سے کثیر رقم اپنے فنڈ میں جمع رکھتا ہے، نہ حج کو جاتا ہے، نہ زکوۃ نکالتا ہے۔ شارع اسلام نے یہ حکم دیا ہے کہ الکنز کیّ من النار یعنی خزانہ آگ کا داغ ہے۔ خدا تعالی فرماتا ہے

یوم یحمی علیھا فی نا ر جھنّم فتکوی بھا جبا ھھم و جنو بھم و ظھور ھم ھذا ما کنز تم لا نفسکم فذوقوا ما کنتم تکنزون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(التوبہ: ۳۵) ترجمہ: جب کہ سونا چاندی دوزخ کی آگ میں تپائے جائیں گے اور پیشانیوں اور پسلیوں اور پشتوں پر ان سے داغ دیئے جائیں گے اور کہا جائے گا کہ یہ ہے وہ جس کو تم اپنے نفسوں کے واسطے جمع کرتے تھے پس جو کچھ جمع کرتے تھے اس کا عذاب چکھو۔

مگر دوسرے احکام شریعت کی طرح اس زجر و توبیخ اور وعید کو بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی کیوں ماننے لگے وہ تو جدید الہام اور جدید نبی کو مانیں گے جو شریعت محمدی کی ترمیم و تنسیخ کر رہا ہے۔

کوئی سچا مسلمان تصویر دار سکہ کو ہرگز پسند نہیں کرتا، اور محتاط اور متقی لوگ ہرگز سکے اپنے پاس نہیں رکھتے۔ چونکہ تمام مسلمان ایک غیر مذہب یا یوں کہو کہ.. ایک لامذہب گورنمنٹ کے تابع ہیں، لہذا اس کا حکم مانتے ہیں۔ مرزا قادیانی کو اپنی اور مرزائیاں مقرب کی تصویر اور اس کی پرستش کرانے پر کس نے مجبور کیا ہے۔ صرف ہواء نفس اور تکبر اور نمود اور دنیا طلبی نے۔

شراب ام الخبائث ہے۔ حالت مرض میں بھی جو ایک مجبورانہ حالت ہے، آنحضرت ﷺ نے اس کے استعمال کی ممانعت فرمائی کہ بل ھو داء شرب دوا نہیں بلکہ خود مرض ہے۔ پس احکام شریعت کے مقابلہ میں کوئی مجبوری کیونکر چل سکتی ہے مرزا جی یہ جواب دیں گے کہ

میں چونکہ نیا نبی اور مذہب اسلام کا مجدد اور رفارمر اور مرمم اور ناسخ ہوں، لہذا میرے خدا نے جو تصویر بنوانے اور شائع کرانے کا مجھے حکم دیا ہے میں اس کی تبلیغ و ترویج کے لئے مجبول اور مجبور ہوں۔

بے شک مرزا قادیانی کا خدا ایسا حکم دے سکتا ہے مگر خدائے اسلام اور اس کا نبی ایسا حکم نہیں دے سکتا۔ اور یہ تعارض اس کی شان کے خلاف ہے کہ پہلے تو تصویر بنانے والے پر لعنت بھیجے اور اب اس کو جائز کر دے۔

پھر کیا مسلمان تصویر دار سکہ کی کچھ عظمت کرتے ہیں۔ وہ تو اس میں سولہ آنے کی چاندی دیکھ کر بیع و شرا کے کام میں لاتے ہیں۔ روپئہ پیسے کی عظمت کوئی شخص تصویر دار سکہ ہونے کی وجہ سے نہیں کرتا، بلکہ کاروبار تمدن و معاشرت کا اس کو آلہ سمجھتا ہے۔ قادیانی مرزا جی نے تو تصویروں کی اشاعت کو اپنی نبوت کا جزو اعظم قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے۔ وہ خود لکھتے ہیں کہ میں نے یورپ میں مرزائی مذہب کی اشاعت کے لئے تصویروں کو رواج دیا ہے کیونکہ نبوت کے لئے اشاعت اور ابلاغ و تبلیغ لازم ہے۔ لہذا تصویر پرستی مرزائی مذہب کا بڑا رکن ٹھہری۔

ہم حیران ہیں کہ جب مرزائی مذہب میں تصویر ایک نعمت عظمی ہے، تو محض کاغذ پر کیوں کھچوائی جاتی ہے۔ دھات کی مورتیں تیار کرا کر مرزائیوں اور مرزائنوں کے گھروں میں کیوں نہیں بھیجی جاتیں۔ کیا کاغذی تصویر اور دہات کی تصویر میں کچھ فرق ہے۔ اگر مرزا قادیانی کے خدا نے صرف عکسی تصویر کی اشاعت کا حکم دیا، تو بڑی غلطی کی ہے کیونکہ کاغذہ تصویر تو چند روز میں گل سڑ جاتی ہے، کرم خوردہ ہو جاتی ہے، دہات کی تصویر کو ہر طرح استحکام ہے۔ ایک ایک مورتی ہزاروں سال تک قائم رہ سکتی ہے۔ اور کاغذی تصویر کے مقابلے میں اس کی قیمت بھی زیادہ اٹھے گی۔ ادھر تصویر کو استحکام اودھر فنڈ بھرپور، دو دو اور چپڑی۔ بات یہ ہے کہ ابھی قادیانی مرزا جی اپنے مذہب کی پوری اشاعت کرتے ہوئے جھجکتے ہیں کیونکہ کچے ہیں۔ پختہ مغز ہو کر سبھی کچھ کرنے لگیں گے۔ دہات کی تصویریں بھی چندروز میں شائع ہونے لگیں گی ذرا تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔

ٹاپا خالی کرو

حضرت بایزید بسطامی رحمہ اللہ کے حالات میں لکھا ہے جو خود حضرت مرحوم کی زبانی ہے کہ میری روح ایک مرتبہ دوزخ میں چلی گئی، تو اس کو بالکل سرد پایا۔ میں نے تعجب سے پوچھا کہ

> اے دوزخ! تیری آگ کا یہ شہرہ ہے کہ اگر دنیا میں اس کی ایک بھی چنگاری آجائے تو تمام طبقات الارض اور افلاک جل کر بھسم ہو جائیں، اور یہاں یہ کیفیت۔ یا تو وہ شوراشوری یا یہ بے نمکی۔ یہ کیا معاملہ ہے۔
>
> دوزخ نے جواب دیا کہ اے نادان! مجھ میں آگ کہاں۔ جو آئے گا اپنی آگ ساتھ لائے گا۔

یہی کیفیت قادیانی مرزا جی کی ہو رہی ہے کہ جو شخص آپ کا چیلا ہو کر کان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھدواتا اور کوڑیا غلام بنتا ہے اس سے کہا جاتا ہے کہ لنگر خانہ کے لئے آذوقہ پیدا کرو ورنہ ٹاپا خالی کرو۔

حال میں مرزا جی نے ایسا ہی اشتہار دیا ہے کہ جو چیلے چاپڑ لنگر خانہ کی جھولی میں کوڑی پیسا نہ ڈالیں گے، مریدی سے عاق اور مرزائیوں کے دفتر سے ان کا نام خارج ہوگا۔

بات بھی ٹھیک ہے، آخر آوے کس باوا کے گھر سے۔ چند اپاہج جو اصطبل میں کھڑے دانہ چگ رہے ہیں، جن کی کمروں میں بوجھ کھینچتے کھینچے غار پڑ گئے ہیں، سم گر گئے ہیں دم جھڑ گئی ہے، آخر وہ کس کے ماتھے جائیں۔

پھر چند ساٹھے پاٹھے جو یاقوتیاں اور قوت باہ کی معجونیں جن میں مشک اور عنبر اور ریگ ماہی اور سقنقور کا بھیجا ڈالا جاتا ہے، اور روغن بادام او زعفران میں دم کئے ہوئے پولاؤ اور بریانی کھا کھا کر پھنپھنا رہے ہیں، ان کا جوش کیونکر نکلے۔

پھر خاص مرزا جی جو آسمانی جورو کے ملنے کی تیاریاں کر رہے ہیں اور بقول:

پیریکہ دم زعشق زند بس غنیمت است،

قوت باہ کے نسخے اور تر بتر مرغن حلوے اور موہن بھوگ ڈکار کر کیل کانٹے سے چست اور نوک پلک سے درست بنے بیٹھے ہیں، یہ سب مذکورہ بالا مسالے ہی کی بدولت تو ہے۔ وہ طرح طرح کے چندوں سے اپنے چیلوں کی چندیا گنجی کر رہے ہیں اور انکے گاڑھے خون سے اپنا خون پتلا کر کے اس میں حیوانی اور شہوانی جوش وخروش بڑھا رہے ہیں۔ اگر چندہ نہ آئے تو سب کے سب سوکھ ساکھ کر اچور بن جائیں اور لنگور کی سی زقندیں لگانی بھول جائیں۔ حیوانی حرارتیں کافور ہو جائیں۔ اچھی کہی، ہو نہ، تمہیں سب نے تو متفق ہو کر مجھے مسیح موعود اور مہدی مسعود اور فرمائشی نبی اور رسول بنایا اور اب مہیں چپاتی شکم بن گئے اور لنگر خانے کا نام سن کر لگے پیٹ پتلانے۔ میں نے تو یہ شکرہ تمہارے ہی بھروسے پالا ہے۔ اب جو چیلے چاپڑ قارون کے سگے بن کر خالی خولی دم ہلاتے ہیں اور دینے کے نام گھر کے کیواڑ بھی نہیں دیتے، وہ درحقیقت بڑے ظالم ہیں ان سے زیادہ کون ظالم ہوگا کہ وقت پر دغا دیتے ہیں۔

سنو سنو! جب کہ میں ہر طرح بانس پر چڑھ گیا ہوں (کیونکہ اصلی مسیح سولی پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھے تھے) اور مجھے تمہیں نے بانس پر چڑھایا ہے، ورنہ میں تو خس سے زیادہ خسیس بلکہ اخس تھا۔ اور جب کہ تم نے اپنے گلے میں منادی کی ڈھولکی ڈال کر میری مہدویت اور عیسویت کی ڈونڈی پیٹ دی ہے۔ اور جب کہ تم میری خاطر دنیا سے لڑ رہے ہو اور جب کہ تم میرے کارن خدا اور رسول اور خود مذہب اسلام کو خیر باد کہہ چکے ہو، تو ان لنگر خانے کے نام سے خرلنگ کی طرح پڑاوے کی تہلٹی میں کیوں بیٹھے جاتے ہو۔

مرزا جی ایسے اور مرزا جی ویسے۔ مرزا جی الہامی نبی، مرزا جی ظلی اور بروزی رسول، مگر گرہ سے ٹکا خرچ کرتے۔ تمہار بٹوؤں اور ہمیانیوں کی چنٹیں سکڑ کر اندر دھنس جاتی اور غائب ہو جاتی ہیں۔ میں تمہارے عطا کئے ہوئے خالی خولی خطابوں کو کیا بھاڑ میں جھونکوں۔ میں اس دم چھلے سے درگزرا۔ لنڈورا ہی بھلا۔ عطاء تو بلقاء تو۔ مگر تم چندہ دو اور اگر مجھے اپنی توہین کا چنداں خیال نہ ہوتا تو یوں کہتا: مرانان بدہ کفش برسرزن سنو سنو! روپیہ نیچر کی بڑی کرامات ہے۔ یہ نہ ہو تو مہدویت و مسیحیت سب ٹھپن ٹھیں۔ یاد رکھو اگر تم نے فی الفور سے بھی پہلے لنگر خانہ کی تھیلیاں کھنا کھن اور چھنا چھن نہ بھرو گے تو کانوں کے درمیان کے بیچوں بیچ میں سرکر کے سب کو بارہ پتھر باہر نکال دوں گا اور منہ پر ایسی جھاڑو ماروں گا کہ میرے بھائی لال گرو نے بھی نہ ماری ہوگی۔

مسیح علیہ السلام کو دشنام

اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۲۴۔ اپریل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، عیسائیوں خصوصاً لاہور کے لارڈ بشپ پر غضب ناک ہیں کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی توہین کی انکو غیر معصوم بتایا۔

بیشک عیسائیوں کی یہ حرکت خلاف انسانیت اور خلاف تعلیم عیسی مسیح ہے، لیکن کیا یہ اسلام اور اہل اسلام کی شان ہے کہ ہم اس کی پاداش میں عیسی مسیح کو برا کہیں۔ کوئی آگ کھائے، انگارے اگلے، ہم کو کیا۔ ہمارا کام ہے کہ تمام انبیاء کی یکساں تعظیم کریں اور مخالفوں کے اتہاموں اور بہتانوں کو خدا پر چھوڑیں۔ یہ نہیں کہ مرزا جی کی طرح عیسی مسیح کو گالیاں دیں اور قرآن و حدیث کی مخالفت کر کے اپنی گور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگاروں سے بھریں۔

قادیانی مرزا جی تو تمام انبیاء کے رقیب ہیں۔ ان کو اسلام اور پیغمبر اسلام سے مطلق ہمدردی نہیں۔ نہ ان کو آنحضرت ﷺ سے محبت ہے۔ ان کا مقصد تو عیسی مسیح کی توہین کرنا اور مخلوق کے دلوں سے ان کی عظمت گھٹانا ہے کیونکہ مرزا جی خود مثیل المسیح اور چودھویں صدی کے نبی اور رسول بنے ہیں۔ اور اسلیئے نہ صرف مسیح بلکہ تمام انبیاء علیھم الصلوۃ و السلام کی عظمت انکے دل میں کھٹکتی ہے۔ عیسی مسیح کی معصومیت اور نبوت کی قرآن تصدیق کرے، حدیث تصدیق کرے، اور ایک ملحد ان کو گالیاں دے کر قرآن وحدیث دونوں کو جھٹلائے۔

کیا آنحضرت ﷺ نے کبھی نہ صرف عیسی مسیح بلکہ کسی نبی کی شان میں کوئی لفظ خلاف داب ادب منہ سے نکالا ہے، یا اپنے کو کسی کا رقیب بنایا ہے۔ وہاں تو محض خلوص اور صداقت اور للّٰہیت سے کام تھا جو ایک سچے نبی کی نبوت کی شان ہے۔

الہام کا ثبوت

ہم سے ایک بزرگ نے بیان کیا کہ جب مرزا صاحب آریا عقائد کی تردید اور کتاب براہین احمدیہ کی ترتیب میں مصروف تھے، تو میں اور مولوی رفیع الدین صاحب مرحوم سابق مہتمم مدرسہ عربیہ دیوبند مرزا جی سے ملنے کو قادیان گئے۔ ملے جلے، باتیں چیتیں ہوئیں۔ اس زمانے میں مرزا جی صرف الہامی تھے۔ مسیح موعود اور مہدی مسعود اور نبی و رسول نہ تھے۔ ایک درخت کے نیچے بیٹھ کر کچھ لکھ رہے تھے اور مولوی رفیع الدین صاحب تن کی رنگی ہوئی چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر سرخی مائل کچھ دھبے تھے۔ مرزا جی کے کپڑوں پر درخت سے خون کی کچھ بوندیں گریں۔ جھٹ سے فرماتے کیا ہیں لیجئے مجھے الہام ہوا ہے کہ دنیا میں بڑی خون ریزی ہوگی دیکھئے میرے کپڑوں پر خون کے قطرے (۔ چھینٹ، بوندیں) آسمان سے برسے ہیں۔ مولوی رفیع الدین صاحب اپنی چادر کے دھبے دکھا کر فرمانے لگے کہ قطرے (چھینٹ، بوندیں) تو میری چادر پر بھی ہوئی ہیں مگر مجھے الہام نہیں ہوا مرزا جی یہ سن کر بہت پھیکے ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب خون کی چھینٹوں کی حقیقت سنئے مرزا جی کے پڑوس میں ایک شخص نے قربانی کی تھی کوّے ذبیحہ کے گوشت وغیرہ پر گے، اور جب اونہیں دوت اوت کر کے للکارا گیا تو مرزا جی کے درخت پر آ بیٹھے اور ان کے پنجوں سے خون کے قطرے ٹپکے جو مرزا جی کے لئے الہام کی سرخ روئی بن گئے۔ ہم کو اس موقع پر ایک لطیفہ یاد آیا حضرت مصلح الدین سعدی شیرازی کی نسبت ابوالفیض فضی فیاضی کے سامنے کسی شخص نے بیان کیا کہ جب انہوں نے یہ شعر لکھا تھا

برگ درختان سبز در نظر ہوشیار
ہر ورقے دفتریست معرفت کردگار

تو آسمان سے منہ میں من وسلوی آ گرا تھا۔

فیضی نے کہا، اوہ یہ کیا واہیات شعر ہے۔ میں اس شعر سے ہزار درجے بہتر فصیح و بلیغ معرفت و توحید کا بھرا شعر لکھ سکتا ہوں۔

مخاطب نے کہا پھر دیر کیا ہے بسم اللہ کیجئے۔

فیضی نے فی البدیہہ یہ شعر پڑھا

ہر گیاہے کہ از زمیں روید
وحدہ لا شریك له گوید

مخاطب نے کہا بے شک اعلی درجہ کا شعر ہے لیکن خدا کے یہاں اس شعر کی مقبولیت جب ثابت ہو کہ اس کو پڑھ کر آپ بھی آسمان کی طرف منہ کریں۔

فیضی نے شعر پڑھ کر آسمان کی طرف منہ کھولا تو ایک چیل کی بیٹ موت میں لتھڑی ہوئی فیصی کے منہ میں پچ سے آ پڑی۔ کہتے کیا ہیں:

بس کن سخن فہمی عالم بالا معلوم شد۔

مرزائی الہام کے منہ پر قدرت الٰہی کا تھپڑ

قادیانی مرزا جی کے الہامات برابر غلط ہو رہے ہیں۔ مگر ان کو الہام اور پیش گوئی کا کچھ ایسا لپکا پڑا ہے کہ چھوٹتا ہی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کو جو الہام غلط ہوتا ہے گویا منہ پر ایک تھپڑ لگتا ہے۔ اس میں بھی ضرور حکیم علی الا طلاق واحد خلاّق کی کوئی حکمت ہے کہ چیونٹی کے جس قدر پر لگتے ہیں اسی قدر جلد معدوم ہوتی ہے۔

راتب چکھنے والے اپاہجوں کی تو ہم کہتے نہیں مگر اس میں شک نہیں کہ میرزا جی کو جو الہام ہوا ہے اور پھر وہ میعاد مقررہ کے بعد غلط ہو گیا ہے دس پانچ چیلے ضرور ان کے مشن کے ففروا ہو گئے ہیں۔ یہی ٹپکا ٹپکی رہی تو چند رز میں اصطبل خالی ہوگا اور مینارے کی چوٹی اور کلس پر الو بولنے لگیں گے اور وہ دن دور نہیں کہ صرف ... چڑی مار ہی کاندھے پر جال یالا سا دہرے نظر آے اور ساری چڑیاں پھر ہو جائیں۔

مرزا جی کے ایسے خوارق پر ہمارا جی تو بہت ہی جلتا ہے، مگر کیا کریں دیوار سے کس کا سر دے ماریں اور کس کے دل میں دل ڈالیں۔ ہم تدابیر بتاتے بتاتے راہ دکھاتے دکھاتے تھک گئے کہ یوں چال، چلو۔ یوں چلو، مگر نقار خانہ میں طوطی کی آواز کوئی نہیں سنتا۔

ہم نے لکھا تھا کہ جب ہندوستان کے وحشی تعلیم وتربیت پا کر انسان بن گئے ہیں اور ڈھپ نہیں چڑھتے تو اپنے مشن کو افغانستان اور وہاں سے ترکستان اور پھر فارس کو لے جاؤ۔ وہاں کے وحشی جھٹ بیعت کرینگے اور پھر چپڑی اور دو دو والا معاملہ ہوگا۔ مگر مرزا اور انکے اپاہجوں نے تو ہندوستان اور اسمیں سے بھی صرف پنجاب کا گھر دیکھ رکھا ہے...

اب تو الہاموں کو کیڑا کھا گیا۔ پیشین گوئیاں زمین دوز ہوگئیں۔ پرانے ناٹکوں کا دوہراتے دوہراتے پلیتھن نکل گیا۔ کوئی نیا ڈرامہ گھڑ کر اسٹیج پر لائیں تو تماش بینوں کو دلچسپی ہو۔ لوگ دام میں پھنسیں اور پھر ٹکٹ کے دام میں بڑھیں۔ آخر قادیان میں بڑے بڑے کھلاڑی اور ایکٹر جمع ہیں اور سب کا گرو گھنٹال اور گرگٹ کے رنگ بدلنے والا ابوزید سروجی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ وہی باسی تباسی الہامات، وہی پھپھوندی لگی پیشین گوئیاں کہ میرا فلاں مخالف استر بستر باندھ بوندھ کر عدم آباد کو چلتا ہوگا، اور میرا فلاں دشمن... فلاں تاریخ تک مرجائے گا۔ ایک دفعہ سنی، دو دفعہ سنی، بیس دفعہ سنی، سنتے سنتے کان سیماب کی کان ہوگئے...

گیدڑ کی جب شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے لگے کہنے کہ آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باپ طاعون بن کر تمام ہندوستانی بچوں کو ڈکار جائے گا مگر اپنے بمنزلہ ولد (لیپالک) کے پڑوس میں بھی نہ پھٹکے گا۔ آپ جانتے ہیں بھوک بری بلا ہے اور جب مرزا جی کا آسمانی باپ عارضی جوع البقر میں مبتلا ہو گیا، تو قادیان میں بھی جا دھڑو کا، اور لگا اپنے بچوں کچوں کو بھنبھوڑنے۔ منہ کو خون لگا تھا نہ، کیوں چھوڑنے لگا۔، اب تو سب کا اللہ ہی بیلی ہے شرق سے لے کر غرب تک لمبے لمبے دانت اور کلکتہ سے لے کر سرحد پنجاب تک نکلی ہوئی تیز کچلیاں، او ہی میری میّا۔ قادیان جیسی چھوٹی سی آبادی کی تو بساط ہی کیا ہے۔ منہ مارا اور سب کے سب ہڑاپ۔ کوہ ہمالیہ سے بڑی ننھی منی ایک کچلی نکالی اور سبکے سب غڑاب۔ چوہے کا بل بھی نہ ملے گا پھر مصیبت یہ ہوگی کہ دم سے چھاج بندھا ہو گا آگے روک پیچھے ٹھوک یا الٰہی کس عذاب کے شکنے میں جان آئی اتنے میں آسمان سے ملائکہ مقربہ الٰہی آواز دیں گے ذق انك انت العزیزالکر یم یعنی اب دوزخ کا عذاب چکھ کیونکہ تو دنیا میں بڑا سردار (نبی اور رسول) بنا ہوا تھا۔

ہمارے ایک نامہ نگار نے بڑے وثوق سے لکھا کہ قادیان سرکاری طور پر حلقہ طاعون میں داخل ہو گیا مگر اخبارالحکم قادیان انکار کرتا ہے اور پیسہ اخبار کو نوٹس دیتا ہے کہ اس نے غلط مشہور کیا اور حکیم نورالدین اس پر لائیبل کی نالش دائر کریں گے۔ ہماری رائے میں بس مسیح موعود بننے میں یہی کسر تھی کہ جب وہ ہر طرف سے ہارے تو چلے نان پارے۔

نہیں جناب! قادیان تو آسمانی باپ کا دارالامان ہے طاعون ملعون کا کیا منہ ہے کہ ادھر منہ کرے۔ اگر بالفرض دو چار دس پانچ کیس ہو بھی گئے تو اسے طاعون نہ سمجھنا یہ تو آخرالزمان میں خردجال کی سموں اور اس کے ناکند چھیروں کی دموں کا اثر ہے۔ اگر قادیان میں طاعون ہو، تو ہمارا ذمہ۔ مرنے کو سارا قادیان مر جائے مگر اس جانب کی تو یہ ڈیوٹی ہے کہ طاعون نہ ہو۔ دوسری بیماریوں کا ہم نے ذمہ نہیں لیا اور نہ یہ ذمہ کہ قادیان میں کوئی مرے گا ہی نہیں۔

لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ خواہ مخواہ بھی ادھر ادھر سے گھیر گھار کر طاعون کو قادیان میں دھکیلنا چاہتے ہیں۔

مرزا جی کی تمام پیشین گوئیاں غلط نکلیں مناسب تھا کہ ان پر نادم ہوتے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیب دانی کے دعوے سے توبہ کرتے۔مگر شامت سے ہر پیشین گوئی کی تاویل کر کے اپنے صغیرہ کو برابر کبیرہ بناتے رہے۔۔

پھر تاویل بھی ایسی لچر اور پوچ اور احمقانہ جس پر تھوڑی سی عقل والے اور شدبد لکھے پڑھے بھی قہقہے لگا سکتے ہیں اور خود مرزا جی اور مرزائی اچھی طرح جانتے ہیں کہ فلاں پیشین گوئی غلط ہوئی اور تاویل اس سے بھی بڑھ کر عذر گناہ بدتر از گناہ مگر بڑی ڈھٹائی سے پبلک میں مشتہر کی جاتی ہے اور اپنے کانشنس کا خلاف کرنے میں کبھی شرم نہیں آتی ۔ سچی بات کی تاویل کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی اسکو دنیا تسلیم کر لیتی ہے نہ قائل کے قول پر حرف آتا ہے نہ سامع کو شک ہوتا ہے۔تاویل ہمیشہ جھوٹی بات کی کی جاتی ہے۔خود تاویل کے معنی ہی ایک شئے سے دوسری شئے کی جانب رجوع یعنی پھرنا یا اپنے پہلے مرکز سے ہٹ جانا ہے۔حالانکہ حق الامر کبھی اپنے مرکز سے نہیں ہٹتا۔لیکن یہ مرزا جی کے عیب نہیں بلکہ فخر کا باعث ہے جب کہ وہ اپنے مدعا کے موافق قرآن و حدیث کی تاویل کرتے ہیں تو خود اپنے اقوال میں تاویل کرنا کیا بڑی بات ہے۔ بہت سے اسلامی فرقوں نے اپنے مطلب کے موافق قرآن وحدیث میں تاویل کی ہے اور گمراہ ہوگئے ہیں۔ان کے طومار اور اسفار اور اعمال نامے موجود ہیں جن کو سنت صحابہ اور سلف وخلف سالحین نے رد کر کے دریا برد کر دیا ہے۔

تاویل ہونے کی دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو خود قائل کی غلطی یا سامع اور مخاطب کی سمجھ کی غلطی ۔اور یہ دونوں محققان ومخاطبان صادق اور سامعان قابل پر آسانی سے کھل جاتی ہیں۔مرزا جی جب کسی پیشین گوئی یا الہام کا جھلنگا تیار کرتے ہیں ،تو اپنی دانست میں خوب ٹھونک ٹھانک کر اس کی چاروں چولیں ٹھیک کر لیتے ہیں اور ہر پہلو سے دیکھ بھال لیتے ہیں۔مگر آپ جانتے ہیں جھوٹ کے پاؤں کہاں اور ملمع اور تار و پود میں مضبوطی کہاں۔ لہذا جب وہ ملمع کھل جاتا ہے تو اس پر دوسرا رنگ چڑھاتے ہیں اور جب جھلنگے کی چولیں ہل جاتی ہیں تو دوسری پچریں ٹھونکنا چاہتے ہیں مگر جو شئے ایک مرتبہ بودی اور چرمر ہوگئی اور ساری کلیں خواب ہوکر ڈھیلی پڑگئیں وہ کیوں کر اصلی حالت پر آسکتی ہے۔

عیسائی آتھم اتنے عرصہ میں مرجائے گا۔مگر جب وہ سخت جانی سے نہ مرا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی چیلوں نے کہا کہ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کی اس پیشین گوئی میں یہ جملہ محذوف تھا کہ اگر اس کے دل پر قادیانی جبروت سوار ہو گیا تو نہ مرے گا۔

آسمانی منکوحہ میرے نکاح میں آئے گی اور اگر کسی اور سے اس کا نکاح ہوا تو وہ اتنے عرصہ میں مرجائے گا۔ حالانکہ غیر سے نکاح ہو گیا اور پیشین گوئی ہی کے عرصہ مقررہ میں مرزا جی کی وہی آسمانی منکوحہ مرزا جی کے رقیب سے صاحب اولاد بن گئی۔ مگر نہ آسمانی باپ کو شرم آئی، نہ اس کے بمنزلہ ولد (لیپا لک)..کی نالہ نیم شبی اور دعائے سحری نے اثر دکھایا۔

جلایا گھر عدو کا اور نہ کاخ آسمان پھونکا
مجھی کو چپکے چپکے تو نے او سوز نہاں پھونکا

اس کی تاویل یوں کی گئی کہ نکاح تو درحقیقت آسمان میں ہو چکا ہے، اور وہ منکوحہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے نکاح میں آ چکی ہے۔ اب رہا قبض وتصرف وہ سوا ستائیس برس کے عرصہ میں ہو، اور پھر ہو، لاکھوں میں ہو، اور ضرور بالضرور ہو۔ رقیب مرے اور ضرور مرے، ورنہ منارے کے کلس پر صلیب لگائی جائے۔ اور مرزا جی اس پر مصلوب کئے جائیں حضرت اقدس کی پیشین گوئی میں اتنا بڑا منارے سے بھی لمبا جملہ محذوف تھا۔

مرزا جی نے پیشین گوئی کی تھی کہ قادیان طاعون سے پاک اور محفوظ رہے گا مگر شحنہ ہند میں متواتر خطوط آرہے ہیں کہ اب تک طاعون آسمانی باپ کے کئی بچوں کو چکھ چکا ہے اور مونچھوں پر تاؤ دیتا اور ڈکاریں لیتا پھرتا ہے۔ اور کیا معلوم ہے کتنوں کا سلفہ کرے۔ پیسہ اخبار میں متواتر خبریں درج ہو رہی ہیں کہ طاعون ملعون نے آسمانی باپ کے لیپا لک کے دار الامان کا ذرا لحاظ نہ کیا، اور ایک طرف سے بچوں کچوں کے بھنبھوڑنے کا لگّا لگا دیا۔

بٹالوی نامہ نگار نے لکھا کہ قادیان میں طاعون کے مسلسل اور متصل کیس ہو رہے ہیں اور قادیان سرکاری طور پر زیر حلقہ طاعون آ گیا ہے۔ اور ایک تقریب سے ہم کو بھی یقین ہو گیا یعنی اس عرصہ میں کئی مرزائی ہمارے پاس متواتر آئے جنہیں ایک کمّال ہے اور پاوے کے پیالے بناتا ہے کہ ان میں دودھ بھر کر پینے سے ۸۰ برس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بوڑھا بھی درجن بھر بچے کھٹا کھٹ نکلوانے لگے اور شام سے گھان جوڑے تو تڑ کا کر دے اور بس کر، بس کر، بلوا دے۔ ہم نے کہا نئے نبی کی تبلیغ کا یہ لٹکا بہت خاصہ ہے۔ اس سے سینکڑوں الوجن کی رجولیت پاتال کو کوچ کر گئی ہے دام میں پھنس جائیں گے اور ہزاروں کھنڈے استرے سے سرمنڈوا کر اولوں سے بچ جائیں گے اور یہ تمہارے نئے نبی کی سنت ہے۔ قادیان میں بھی چند از کار رفتہ بوالہوس زعفرانی حلوے میں ریگ ماہی اور سقنقور اور عنبر اشہب ملا کر ساٹھے پاٹھے بن رہے ہیں بس اور کیا چاہیے مولا دے اور بندہ لے۔

ان میں ایک حکیم صاحب ضلع میرٹھ کے رہنے والے اور ایک مولوی صاحب عیسائی مشن کے نمک خوار اور دو تین عطائی اور تھے جو غالباً ویسے ہی پکڑے ہوئے تھے تصویر پرستی اور ختم نبوۃ پر بحث ہوتے ہوتے قادیانی مرزا جی کی پیشین گوئی اور قادیان میں طاعون کی تشریف آوری کا ذکر بھی چھڑا۔ حکیم صاحب کہنے لگے کہ حضرت اقدس نے تو اپنی پیشین گوئی میں یہ لکھا ہے کہ قادیان میں طاعون کی افراط وتفریط نہ ہوگی گویا پیشین گوئی کی تاویل میں افراط وتفریط محذوف ہے مرزائیوں کی مذکورہ بالا تاویل سے یہ تو قطعی ثابت ہو گیا کہ قادیان میں طاعون ضرور ہے اب ہم کو مرزا جی کے اشتہار کا انتظار ہے کہ وہ بھی یہی تاویل کرتے ہیں یا کچھ اور۔ بہر نہج لنگڑی لولی تاویل تو مرزا جی اور انکے تیمور لنگ کے حصے میں آ گئی لیکن یہ کاغذی ناؤ کب تک چلے گی اس کی قسمت میں تو ڈوبنا ہی لکھا ہے مرزا جی نے جب کہ طاعون کو اپنی مسیحیت اور مہدویت کا مبارک شگون اور تفاول یا یوں کہو کہ تمغہ گردانا ہے تو مرزائیوں کو تو طاعون کو ویلکم کہنا اور بڑی مسرت کے ساتھ اس کو قبول کرنا اور خود مرزا جی کو بغلیں بجانا اور مارے خوشی کے کود اچھل کر منارے کی چوٹی پر تھگلی لگانا چاہیے طاعون سے انکار کرنا اپنی مہدویت کی ناک پر استرا نہیں کلہاڑا چلانا ہے قادیان میں طاعون نہ بھی ہو تب بھی ان کو اقرار کرنا چاہیے کہ ہے۔ یہ کیا بڑھتی دولت کو چوکھٹ سے دھکے دیئے جاتے ہیں اور اپنے تمغے کو آپ ہی بر باد کیا جاتا ہے یہ الٹی گنگا کیوں بہنے لگی جو لوگ قادیان میں طاعون بتاتے ہیں مرزا جی کو انکا مشکور ہونا اور روغن بادام اور زعفران میں دم کیا ہوا پلاؤ اور تربتر حلوا کھلانا چاہیے نہ کہ ناک چڑھانا۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت ناقصہ وکاملہ

جب مرزائیوں سے کہا جاتا ہے کہ قادیانی مرزاجی تو اسی زمانے میں اچھے خاصے مسلمان تھے جب کہ انہوں نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ نہ کیا تھا، اب تو نہ صرف ان کی مسلمانی بلکہ انسانیت بھی مسخ ہوگئی، تو مرزائی چراغ پا ہو جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) تو اپنے کو رسول اور نبی نہیں سمجھتے، نہ انہوں نے کسی کتاب یا رسالے یا اشتہار میں ایسا دعویٰ مشتہر کیا۔

اس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت سے مرزائیوں کو بھی انکار ہے اور ان کا کانشنس ہرگز قبول نہیں کرتا بلکہ ایسے اقرار پر ملامت کرتا ہے۔ اور جب مرزائیوں کو الحکم وغیرہ دکھا کر معقول کیا جاتا ہے تو مجبور ہو کر یہ جواب دیتے ہیں کہ نبوت کاملہ کا سدّ باب ہوا ہے نہ کہ نبوت ناقصہ کا۔ یہ فیضان تو قیامت تک جاری رہے گا اور حدیث میں آیا ہے کہ رؤیا صالحہ نبوت کا چھیالیسواں درجہ ہے اور ظاہر ہے کہ رؤیا صالحہ سے اکثر مومنین ومتقین وصالحین مشرف ہوتے ہیں بس یہی نبوت ناقصہ ہے۔

ہمارے مکان پر پچھلے دنوں مرزائیوں کا جم گھٹا رہا اور مندرجہ بالا لغو اور لچر اور پادرہوا دلائل پیش کیے گئے۔ ہم نے جواب دیا کہ اس صورت میں تو امت محمدیہ میں ہزاروں اور لاکھوں نبی ہوں گے اور ہو گزرے ہیں کیونکہ رؤیا صالحہ تمام اولیاء اور اصفیا اور اتقیاء کو ہوتی ہیں، مرزاجی کی کوئی خصوصیت نہ رہی۔

امت محمدیہ میں تو ایسے برگزیدہ صلحاء اور اولیاء اور حقانی مومنین گذرے ہیں کہ قادیانی مرزاجی اگر ستر مرتبہ بھی بروز یا جنم لیں تو ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں ہو سکتے۔ ان کے سچے الہامات اور کشف سے کتابیں معمور ہیں، مگر کسی نے نبی بننے کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور جس مردود اور گمراہ نے ایسا دعویٰ کیا وہ بہت جلد فی النار ہوا کتب تواریخ دیکھ جاؤ۔

کوئی نبوت ناقص نہیں۔ ہر نبی کو خدا تعالیٰ نے نبوت کاملہ عطا کرکے دنیا میں بھیجا ہے۔ نبوت ایک عام مفہوم ہے جو تمام انبیاء پر یکساں صادق آتی ہے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تشکیک نہیں کہ کہیں کم اور کہیں زیادہ ۔ نبوت اور رسالت کلی متواطی ہے جیسی انسانیت کہ تمام انسانوں پر بحیثیت انسان مشخص یکساں صادق آتی ہے۔ ہم کو مقدس اسلام نے پہلی تعلیم یہ دی ہے

آمنت باللّٰہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ

دیکھو تمام رسولوں پر یکساں ایمان لانے کا حکم ہے۔ یہ نہیں کہ کسی نبی پر تھوڑا ایمان اور کسی نبی پر بہت ایمان ۔

کسی نبی کی نبوت کو ناقص کہنا کفر ہے اور نومن ببعض و نکفر ببعض کا مصداق ہے۔ ہم کو حکم نہیں کہ ایک نبی کو کامل اور دوسرے کو ناقص کہیں یا ایک کو دوسرے پر کسی قسم کی ترجیح اور تفضیل دیں خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لا تخیروا فی انبیاء اللہ ولاتفضلونی علی یونس بن متی

یعنی خدا کے نبیوں میں سے ایک کو دوسرے پر ترجیح نہ دو اور مجھے یونس بن متی پر فضیلت نہ دو،

حالانکہ حضرت یونس سے لغزش ہوئی تھی جسکی وجہ سے مچھلی نے ان کو نگل لیا تھا۔ سبحان اللہ سبحان اللہ حضور ﷺ کا یہ خلق عظیم تھا جس کے جذبے نے مشرق سے لے کر غرب تک دنیا کو مسخر کرلیا۔ ایک ہمارے فحش گو خزف البیان مزخف اللسان مرزا جی ہیں جن کی زبان سے نہ صرف انبیاء کرام بلکہ کسی مذہب کے مستند اور معزز شخص کو پناہ نہیں۔ سیدنا مسیح کی شان میں وہ بیہودہ سرائی اور ابراز کیا ہے اور وہ سبّ ولعن برسایا ہے کہ الامان۔ وہ عیسی مسیح جسکے تقدس کو نہ صرف اسلام بلکہ باستثناء یہود تمام مذاہب مانتے ہیں اور جس نے انسانی فروتنی کا گویا معجزہ دکھایا ہے اور جس کی عصمت پر قرآن و حدیث دونوں گواہ ہیں ۔

آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہوتا تو ابابکر صدیقؓ یا عمر فاروقؓ نبی ہوتے ۔لیکن قادیانی مرزا جی تو اپنا مرتبہ نہ صرف خلفاء راشدین سے بلکہ انبیاء کرام سے بھی بڑھ کر بتاتے ہیں پس وہ یہ احادیث کیوں ماننے لگے ۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کی نسبت فرمایا

انت منّی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لانبی بعدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھو حضور سرور عالم ﷺ نے اپنے کو حضرت موسیٰؑ سے تشبیہ دی جو اولوالعزم نبی تھے اور حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ سے تشبیہ دی جو نبی نہ تھے اور پھر لا نبی بعدی فرمایا یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو علم اصول و معانی و بیان سے کچھ بھی بہرہ ہے تو اس قاعدہ کو تسلیم کریں گے کہ النکرۃ تحت النفی تعمّ یعنی نکرہ جب نفی کے تحت میں آئے گا تو عموماً سب کی نفی کرے گا جیسے لا الٰہ یعنی کوئی معبود موجود نہیں۔ ایسا ہی لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کا خطاب شیخین یا حضرت علی کی جانب فی موضع المدح ہے۔ اگر یہ مراد لی جائے گی کہ میرے بعد کوئی کامل نبی نہیں بلکہ ناقص نبی ہے تو یہ خطاب فی موضع الذم ہوگا معاذ اللہ جس کا افصح العرب والعجم کی زبان حق ترجمان سے صادر ہونا محال ہے۔ وجہ یہ ہے کہ کوئی نبوت درحقیقت ناقص ہوتی ہی نہیں اس سے قدرت الٰہی پر بھی حرف آتا ہے کہ وہ ناقص انبیاء کو دنیا میں بھیجتا ہے اور کامل انبیاء کے بھیجنے سے عاجز ہے نعوذ باللہ

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا جی کامل نبی نہیں ہیں بلکہ ناقص نبی ہیں تو قدرت الٰہی کو کیا بھیڑ پڑی کہ اس نے ناقص نبی مرزائیوں کے متھے مارا۔ اور جب کہ خدا تعالیٰ دنیا میں کامل نبی بھیج چکا ہے جس کا مرزا اور مرزائیوں کو اقرار ہے تو اب خدا کو ترقی سے تنزل میں گرنے کی کیا ضرورت ہوئی۔ ناقص سے ناقص شئے پیدا ہوتی ہے اور کامل سے کامل، پس خدائے اسلام تو ناقص نہیں جو ناقص نبی بھیجے ہاں مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا خدا ضرور ناقص ہے جس نے مرزا قادیانی جیسا ناقص اور پنج عیب نبی بھیجا۔

معجزات کا انکار

مرزا جی کی تو جھوٹی پیشگوئیاں بھی سچی، اور انبیاء کرام کے سچے معجزات بھی جو نصوص قطعیہ قرآن و حدیث سے ثابت ہیں جھوٹے۔ پھر معجزہ تو درحقیقت کوئی چیز ہی نہیں اور نہ کسی نبی نے آج تک دکھایا مگر پیشینگوئی اور الہام (اضغاث احلام) معجزے سے بھی بڑھ کر ہیں۔ مرزا جی کہتے ہیں مجھ پر ایمان لاؤ کیونکہ میں پیش گوئی کرتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ پر الہام ہوتا ہے اور اس لئے میں نبی ہوں ۔ یہ عجیب اندھیر ہے کہ جو بات دوسرے انبیاء کے لئے ان نیچرل (خلاف فطرت) وہی مرزا جی کے لئے جائز اور مطابق فطرت۔ اور جب مرزا جی کی پیشین گوئی اور الہام غلط ہو جاتا ہے تو اس کے صحیح کرنے کو طرح طرح کی لغو اور بے ہودہ تاویلیں گھڑی جاتی ہیں اور اس کے مقابلے میں صحیح اور سچے معجزات انبیاء کرام کے غلط کرنے کو تاویلیں اور دلائل چھانٹے جاتے ہیں۔

قادیانی مرزا جی کی نبوت اور رسالت کی دلیل بجز الہام اور پیش گوئی کے اور کیا ہے۔ بچہ بیمار تھا دوا دارو سے اچھا ہو گیا۔ جھٹ الحکم میں مضمون تان دیا کہ لو مردہ زندہ ہو گیا۔ اور اپنے حمقاء کو خوش کر دیا کہ مرزا جی صاحب معجزہ ہیں حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کے عقیدے میں معجزہ خارق فطرت ہے اور انسانوں سے اس کا صدور محال ہے۔

اپنی آنکھ کا تو شہتیر بھی نظر نہیں آتا اور دوسرے کی آنکھ کا تنکا بھی مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کی آنکھوں میں کھٹکتا ہے۔

قادیانی مرزا جی کے پاس معجزے اور کرامات کی جگہ ڈھاک کے تین پات ہیں تو تمام انبیاء کو اپنے جیسا کیوں نہ بتائیں، جڑ سے ناک بھی کٹتی ہے۔ پھر جب کہ دہریئے، آریا، بودھ، وغیرہ بھی یہی کہتے ہیں تو مرزا جی میں اور ان میں کیا فرق رہا۔ انکے سروں پر کون سے سینگ منارے سے لمبے کھڑے ہیں اور مرزا جی کے پیچھے کون سی دم کسی بچھیا کے باوا کی دم سے چار گز لمبی ہے۔ مگر وہ سب کے سب ملحد اور کافر اور مرزا جی نہ صرف سچے مسلمان بلکہ فرمائشی اسلامی نبی اور رسول۔

پھر دروغ گورا حافظہ نباشد، مرزا جی کہتے ہیں کہ میں تو ہاتھ دھو کر صرف مسیح کے پیچھے پڑا ہوں جو معاذ اللہ کذاب اور ولد الزنا وغیرہ تھا، چہ جائیکہ رسول اور صاحب معجزہ۔ دیگر انبیاء سے کچھ تعرض نہیں۔

دوم، میری مراد عیسائیوں کا یسوع مسیح ہے، نہ کہ اصلی مسیح۔

کوئی اس گدھے الو کی دم فاختہ سے کہے کہ مذہب اسلام میں نبی نبی سب برابر ہیں۔ جس مردود نے ایک مصدقہ نبی کی نبوت سے انکار کیا، اس نے سب انبیاء سے انکار کیا اور وہ دائرہ اسلام سے خارج ہو کر مردود و مطرود ہو گیا۔ اس نے خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کو بھی نبی نہیں سمجھا جنہوں نے حضرت عیسی مسیح کی عصمت اور رسالت کی تصدیق فرمائی۔

پھر دوسرے یسوع مسیح کا حوالہ دے کہ وہ کون تھا اور کس کا بیٹا اور پوتا اور کس خاندان سے تھا۔

یہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے اوپر قیاس کیا کہ جس طرح اب تک بہت سے جھوٹے مہدی گزرے ہیں، جن کا ایک فضلہ خود بدولت ہیں، ایسے ہی جھوٹے مسیح بھی گزرے ہوں گے۔

پھر مرزا قادیانی جس مسیح کو مارتا ہے اور جس کی قبر کشمیر میں بتاتا ہے اور جس کی نسبت بل رفعه الله اليه کی تاویل کرتا ہے وہ کون سا مسیح تھا، اور کون سا مسیح مصلوب اور قتل کیا گیا۔ اگر یہ مرزا قادیانی کا مسیح ہے تو آیت قرآنی کی تاویل کی کیا ضرورت۔ اور اگر اصلی مسیح ہے تو ہمارا مدعا حاصل ہے اور مرزا جی کو بھاگتے راہ نہیں ملتی

پھر یہ بھی بتایئے کہ مرزا جی کون سے مسیح کے مثیل ہیں۔ اصلی مسیح کے یا ولد الزنا مسیح موعود کے۔ اصلی مسیح تو وہی ہے جس کا قرآن میں ذکر ہے اور جس کی تصدیق آنحضرت ﷺ نے بھی فرمائی ہے مگر مرزا اس کا انکار کر چکا۔ اب مرزا جی کا ولد الزنا مسیح باقی رہا آپ اسی مسیح کے مثیل ہیں چشم ما روشن دل ما شاد۔

واہ پٹھے! جیتے رہو، اور ریگ ماہی اور سقنقور کا آمیز کیا ہوا حلوہ کھا کھا کر ساٹھے پاٹھے بنے رہو۔ ڈپٹی آتھم اور پنڈت لیکھ رام تو مر گئے مگر تم دندناتے اور عاقبت کے بوریئے سمیٹتے رہو۔

ہمارے پاس متواتر خطوط آ رہے ہیں کہ مرزائی جا بجا یہی بے تکا راگ گاتے پھرتے ہیں جسکا اوپر ذکر ہوا۔ اور بعض حمقاء جہال کالانعام ان کے دام میں پھنس جاتے ہیں۔ مگر اہل اسلام کو مرزائیوں سے یہ بھی پوچھنا چاہیے کہ مسیح مر گیا یا زندہ ہے، اس سے ہم کو قطع نظر ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود یا نبی اور رسول ہونے کا کون سا سرٹیفیکیٹ آسمانی ہائی کورٹ سے ملا ہے اور اسکے دعوی پر مذکورہ بالا امور کا کیا اثر ہے۔

لے دے کر وہی پیشین گوئیاں۔ مگر یہ سب یکے بعد دیگرے جھوٹی نکلیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس قادیانی مرزاجی کسی گھر کے نہ رہے۔ اگر کہیں کہ بعض انبیاء کی پیشین گوئیاں بھی بعض اوقات غلط ہوگئیں ہیں تو یہ پوچھو کہ کیا نبی نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر فلاں پیشین گوئی غلط نکلی، تو میرے گلے میں کتے کی طرح بھنور کلی اور بھنور کلی میں سور کے بالوں کا بڑا موٹا سا رسہ ڈال کر قادیان کی گلیوں میں گھسیٹے گھسیٹے پھرنا۔

پس جب پیشگوئیاں غلط ہوگئیں جن پر دعوی کے ساتھ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت اور رسالت وغیرہ کا مدار تھا، تو اب دوسرے مباحث کا چھیڑنا بالکل فضول ہے

قادیان میں طاعون

ایک مرزائی اخبار لکھتا ہے کہ قادیانی مرزاجی نے چار سال قبل (جب بمبئی وغیرہ میں طاعون نمودار ہوا تھا) پیشین گوئی کی تھی کہ پنجاب میں بھی ضرور طاعون پھیلے گا چنانچہ اب پھیلا (پس وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود اور امام آخر الزمان اور نبی اور رسول ہیں اور یہی ان پر ایمان لانے کی مسکت دلیل ہے)۔

ہم کہتے ہیں کہ اور لوگوں نے بھی یہی پیش گوئی کی تھی اور چند نجومیوں نے کھلم کھلا شائع کر دیا تھا کہ آئندہ سال ہندوستان میں ضرور مہا مری پھیلے گی کیا یہ سب امام اور نبی اور رسول وغیرہ ہیں۔

جنگ ٹرنسوال کے بارہ میں تمام اہل الرائے اور اخبار یہی کہتے تھے کہ بالآخر انگلستان فتح یاب ہوگا۔ چنانچہ ویسا ہی ہوا۔ کیا یہ سب نبی ہیں۔

بات یہ ہے کہ کوئی انسان غیب دان نہیں۔ صرف ظاہری علامات و اسباب سے کسی بات کے ظہور ہونے کا حکم لگایا جاتا ہے۔ تواریخ سے ثابت ہے کہ جب طاعون کسی جگہ نمودار ہوا ہے، تو ملکوں میں پھیل گیا ہے اور تین تین سو برس تک دائر سائر رہا ہے۔ پس ہندوستان اور پنجاب میں بھی طاعون کے پھیلنے کا یہی قرینہ تھا۔ یہ تو مرزاجی کی نری عیاری اور ان کے چیلوں کی ضعیف الاعتقادی ہے کہ مرزاجی کے ایسا کہنے سے ان کو نہ صرف نبی اور رسول بلکہ غیب دان (خدا) بنا دیا۔

پھر یہی مرزائی آرگن لکھتا ہے کہ حضرت اقدس نے یہ کب کہا تھا کہ قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مطلق طاعون نہ ہوگا، بلکہ انہوں نے تو یہ کہا تھا کہ طاعون کی افراط تفریط نہ ہوگی اورلوگ کتوں کی طرح نہ مریں گے۔،

ہاں یہ کہا تھا کہ لوگ گدھوں کی طرح مریں گے جن میں کچھ مرزائی بھی ہوں گے۔ اچھا صاحب اپنے خدا سے اوروں کے لئے نہیں تو اپنے چیلوں ہی کے لئے دعا کرتے کہ یہ گدھوں کی طرح نہ مریں اور طویلہ میں کان دبائے راتب چکھیں اور خوید کھا کھا کر دم اٹھائے لید کیا کریں۔

مرزا جی نے یا تو عمداً ایسا نہیں کیا یعنی اپنے حواری کو طاعون کے منہ میں دھکیل دیا اور ذرا ان پر رحم نہ کھایا۔ مرزا جی کو یقین تھا کہ ان کا خدا مرزائیوں پر بہت غضب ناک ہے میری ہرگز نہ سنے گا۔، دونوں صورتوں میں کس برتے پر تتا پانی۔

اب تو یقیناً نہ صرف رسالت و نبوت کی ستیا ناسی ہوئی بلکہ آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک کو بھی عاق کر دیا۔ آسمانی باپ نے قادیانی مرزا جی کے کان میں یہ تو پھونک دیا کہ طاعون خلف اور نا خلف مریدوں کو ٹڈیوں کی طرح بھون کھائے گا مگر اس سے بچنے کا کوئی لٹکا مرزا جی کو نہ بتایا۔ بھلا ایسے ظالم اور بے رحم باپ کو کیا کوئی چولھے میں جھونکے۔

زندگی اپنی اسی طور جو گزری مرزا
ہم بھی کیا یاد کریں گے کہ خدا رکھتے تھے

مرزا غلام احمد قادیانی کا خدا بھی عجیب بھلا مانس ہے کہ اپنے لیپا لک کی ایک بات بھی سچی نہ ہونے دی۔ پھر کس بھروسے پر اس الہام کا شکرا پالا تھا کہ انت بمنزلة ولدی۔

پھر یہ بھی کہہ دیا کہ نحمدك علی عرشی
یعنی اے مرزا! میں اپنے گھونسلے میں بیٹھا تیری بھٹئی کیا کرتا ہوں۔

ہم حیران ہیں کہ خالی خولی بھٹئی اور زبانی جمع خرچ سے کیا کام چل سکتا ہے پہلے تو اپنے لیپا لک کا ہاتھ پکڑا اور پھر منجھدار کے بیچوں بیچ میں دھکا دے دیا کہ سر اوپر اور ٹانگیں نیچے ڈبکوں ڈبکوں کرتے کرتے پاتال کی تہ میں سیدھے لڑکتے پھڑکتے چلے جاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوند آزادی بخش آزادی پسند

انسان کسی نہ کسی شریعت کا پابند اور مکلّف ہے۔اور جو ایسا نہیں وہ دہریہ ہے۔ نہ اسکی کوئی ضمانت ہے، نہ ذمہ داری ہے۔ وہ اپنے کو انسان نہیں سمجھتا، بلکہ حیوانوں سے بھی بدتر جانتا ہے کہ جو چاہو کرو۔جس قدر اس نے اپنے زعم میں ترقی کی ہے اسی قدر تنزل میں گرا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

مرتبہ کم حرص رفعت سے ہمارا ہوگیا
آفتاب اتنا ہوا اونچا کہ تارا ہو گیا

موجودہ زمانے کے فیلسوف اور بہروپئے آزادی آزادی پکار رہے ہیں اور اپنی اس ٹھیک وقت کی راگنی پر جوانان آزادی پسند کو مائل کر رہے ہیں وہ خداوندان آزادی بخش و آزادی پسند ہیں۔منجملہ انکے ایک قادیانی مرزا جی بھی ہیں جنھوں نے اپنا آزاد مذہب دہریوں اور ستارہ پرستوں کے مذہب سے تراشا ہے۔نہیں نہیں دہریئے اور ستارہ پرست تو آخر کوئی مذہب رکھتے ہیں، وہ مطلق العنان نہیں۔مرزا جی تو نہ ادھر کے ہیں، نہ ادھر کے۔ وہ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں، مگر درحقیقت اسلام اور اس کے عقائد کی بنیاد ڈہاتے ہیں۔ وہ اسلامی نبی اور رسول ہیں مگر شارع اسلام کے حریف اور رقیب ہیں۔اور نہ صرف شارع اسلام بلکہ تمام انبیاء کرام کا نام صفحہ ہستی سے مٹانا چاہتے ہیں، وہ گویا دعوی کے ساتھ ہنکار رہے ہیں کہ میں خداوند آزادی بخش آزادی پسند ہوں۔اے میرے چیلے چاپڑو! پچھلے رفارمروں نے جو انسانوں کے پاؤں اپنی اپنی شریعت کی کاٹھ میں ٹھونک رکھے تھے۔میں ان کی بیڑیاں کاٹنے اور انکو کاٹھ سے نجات دینے آیا ہوں۔شارع اسلام ﷺ نے اگر یہ کہا تھا کہ

بعثت لاتمم مکارم الاخلاق

تو میں اس کے جواب میں یہ کہتا ہوں

خلقت لاختم السّبّ والشّتم

اگر شارع اسلام ﷺ نے یہ فرمایا تھا کہ

ما من صورةٍ الا طمسه و ما من قبرا لا سو یته

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بیسویں صدی کا رسول یہ کہتا ہے

نزلت لا تخذ الناس تمثا لی الھا غیر اللہ الملك العلام و جئت لا خلق عبدۃ ا لاو ثان و ا لاصنام لعنۃ اللہ علیہ و علی حواریہ الی یو م القیام

برٹش سلطنت آزاد ہے مذاہب سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ پس یہ اسی کی آزادی کے انڈوں بچوں کی جھول ہے جو جھوٹے رفارمروں اور رسولوں اور مہدیوں کی جون میں آ کر کٹکڑوں کون کی بانگ دے رہے ہیں، ورنہ کوئی دوسری ایشیائی شخصی سلطنت ہوتی تو بوئے بھی نہ جمتے، اور جمتے بھی تو فی الفورا کھڑوا کو پھنکوا دیئے جاتے۔ ذرا افغانستان ایران عرب میں تو اپنا مشن بھیجیں تا کہ پھولی پھولی ماما پختیاں کھانے کی حقیقت معلوم ہو اور چھٹی کے دودھ تک کا گھٹنوں گھٹنوں مزہ آ جائے۔

یہ ایک کھلی بات ہے کہ جو ابوالہوس دنیا پرست مکار کھلے بندوں دعوی کرتا ہے کہ میں نبی ہوں، رسول ہوں، مجھ پر ایمان لاؤ۔ وہ علی الاعلان تمام انبیاء کرام کا انکار کرتا ہے اور ان کی جانب سے مخلوق خدا کو پھیر کر اپنی جانب رغبت دلاتا ہے۔ یہ تمام سوسائیٹیوں کا عموماً اور اسلامی سوسائٹی کا خصوصاً برہمزن ہے۔ اور سوسائٹی بھی وہ جو شرقاً غرباً پھیلی ہوئی ہے۔ یہ مسلمانوں کو حرمین شریفین سے نفرت اور قادیان اور اس کے منارے کی زیارت کی رغبت دلاتا ہے۔ لیکن کیا ایسے ملمع کاروں سے اسلام کو کچھ ضرر پہنچ سکتا ہے یا کبھی بھی پہنچا ہے۔ توبہ توبہ! بہت سے مہدیان کذاب گزر چکے ہیں اور جب تک مخبر صادق کی پیشین گوئی کے موافق ان کی تعداد ۳۰ پوری نہ ہوگی برابر خروج کرتے رہیں گے پس مسلمانو! ان ھذا لھو البلاء المبین۔

مرزا قادیانی کہتا ہے جو کچھ میں کہوں وہ کرو، کس کا قرآن اور کس کی حدیث۔ اور اپنے احمق چیلوں چاپڑوں کے سر پر یہ پوچارا پھیرتا ہے کہ قرآن وحدیث کے معانی سوا میرے آج تک کسی نے سمجھے ہی نہیں، دراصل معنی یہ ہیں۔ مثلاً قرآن مجید میں احمد سے مراد میں ہوں اور آیت بل رفعہ اللہ الیہ سے مراد مسیح کا آسمان پر زندہ اٹھایا جانا ہرگز نہیں، بلکہ رفعت درجت مراد ہے۔ یہ اس لئے کہ جب خود عیسی مسیح دوبارہ دنیا میں آنے والے ہیں، تو اس مکار مثیل المسیح کو کون پوچھے گا۔ لیکن ان الو کے پٹھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اتنی بھی عقل نہیں کہ بل رفعه الله اليه مضمون سابق سے اضراب کیلئے وارد ہوا ہے یعنی ماقتلوہ و ما صلبوہ سے۔

اگر خدا تعالی کو عیسی مسیح کا زندہ اٹھانا مقصود نہ ہوتا تو ما قتلوہ وما صلبوہ کے فرمانے کی مطلق ضرورت نہ ہوتی۔ رفعت درجت یا خدا کی طرف جانے کا مرتبہ تو انبیاء کو پہلے ہی حاصل ہے۔ ہر نبی موت و حیات دونوں میں رفیع الدرجات ہے۔ اس صورت میں بل رفعه الله اليه بالکل لغو اور حشو ٹھہرتا ہے۔ نعوذ باللہ مرزا جی کی غزل کا مقطع یہ ہے کہ میں نے اسلامی شریعت کو منسوخ کر دیا ہے اور اے میرے چیلو میں خداوند آزادی بخش آزادی پسند ہوں۔ دوزخ اور بہشت کے وجود کا لاکھوں سال قبل ہونا نیچر کے خلاف اور بے کار ہے۔ جس طرح مسیح کا آسمان پر اتنے دنوں زندہ رہنا محال ہے۔ پس تم کوئی خوف دل میں نہ لاؤ، ریگ ماہی اور سقنقور زعفرانی حلوے میں ملا کر کھاؤ، اور نہ صرف قادیان میں بلکہ چارطرف سرکاری سانڈ بنے پھرو۔ کس کی نماز، کس کا روزہ، کس کی زکوۃ، کس کا حج۔

مرزا جی کے خیالات کا لیکچر

مولانا احمد حسن شوکت، مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات کی ترجمانی بایں الفاظ کرتے ہیں:

اے دنیا کے لوگو! خوب یاد رکھو کہ نبی اور رسول یا ریفارمر ہمیشہ وحشیوں میں پیدا ہوتے ہیں اور نیچر کا یہی اقتضاء ہے۔ لیکن وحشت اور تہذیب کے سر پر سینگ نہیں ہوتے۔ یہ دونوں نسبتی امر ہیں۔ کوئی کم وحشی کوئی زیادہ وحشی۔ یوروپ والے کم وحشی اور ان کے مقابلہ میں ایشیاء والے زیادہ وحشی۔

سوڈان اور ہندوستان خصوصاً ان دونوں ممالک کے مسلمانوں کی وحشت کی تو کوئی انتہاء نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دونوں ممالک میں رفارمر پیدا ہو رہے ہیں، خواہ ان کو مہدی کہو، خواہ مسیح، نبی کہو، خواہ رسول۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوڈان میں متواتر مہدی پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں اور کچھ مہدیوں کی پود لگ رہی ہے، تخم ریزی ہو رہی ہے۔ چند روز میں موسلا دھار بارش ہونے پر اوگ آئیں گے اور پھر تھوڑی مدت میں چند درخت ہو جائیں گے۔

سنو سنو! جب کہ ہندوستان میں سوڈان سے کہیں زیادہ وحشت برس رہی ہے اور لوگ دین اور دنیا کو پس پشت ڈالے ہوئے ہیں۔ وحشیوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں، تو تمہیں انصاف سے کہو کہ یہاں رفارمر کیوں پیدا نہ ہو۔

پس میں (مرزا قادیانی) رفارمر ہوں، رسول ہوں، نبی ہوں، مہدی ہوں، مسیح ہوں۔، غرض کہ بعد خدا میرا درجہ ہے۔ اور ایک معنی سے تم اگر مجھے خدا بھی سمجھو، تو تعجب میں کوئی بانس نہیں۔

دیکھو! یسوع مسیح کو نصاری خدا کہتے ہیں حالانکہ وہ انسان تھا۔ میں بھی انسان ہوں۔ اور جس طرح یسوع مسیح نہ صرف نبی بلکہ خدا کے بیٹے اور خود خدا ہیں، تو میں کیوں خدا کہلانے کا مستحق نہ ہوں۔ آسمانی باپ نے مجھ پر الہام کر دیا ہے کہ انت بمنزلة ولدی۔ اس الہام سے ظاہر ہے کہ جس طرح آسمانی باپ نے یسوع مسیح کو اپنا حقیقی فرزند بنایا ہے۔ اسی طرح مجھے بمنزلة ولد (متبنی اور لیپا لک) قرار دیا ہے۔ پس مجھ میں اور یسوع مسیح میں کیا فرق رہا۔

بلکہ میں ایک معنی کے لحاظ سے یسوع مسیح پر شرف رکھتا ہوں۔ یسوع مسیح کی نانیاں دادیاں کسبیاں تھیں اور یسوع مسیح کسبیوں سے تیل ملوایا کرتے تھے، میں معصوم ہوں اور ان تمام عیوب سے پاک۔ پھر جب یسوع مسیح جیسا شخص ابن اللہ اور خدا ٹھہر گیا تو میرے باب میں منکروں کے کان کیوں کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ ہٹ دھرمی اور ناانصافی نہیں تو کیا ہے۔

دیکھو! تم غور سے سنو کہ قوم اور ملک کی اصلاح کا کسی شخص واحد پر خاتمہ نہیں ہو سکتا۔ دنیا روز بروز بڑھتی اور ترقی کرتی جاتی ہے، اور یہ قاعدہ ہے کہ جس قدر اصلاح ہوگی اسی قدر ترقی ہوگی، ورنہ ترقی کے پاؤں کٹ جائیں گے۔ پس یہ کیونکر ممکن ہے کہ کوئی رفارمر قیامت تک کی اصلاح کا ٹھیکہ لے سکے جب کہ زمانہ گرگٹ کی طرح رنگ بدلتا ہے۔ اور انسانی سوسائٹی ایک حال پر قائم نہیں رہتی۔ کل کا مردہ تو کل ہی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گڑے گا آج نہیں گڑ سکتا۔ مگر جو کام ایک انسان نے کیا وہ سب کر سکتے ہیں۔

گزشتہ رفارمروں نے اول تو معجزات دکھائے نہیں، نہ ان کی یہ شان تھی کہ مداری کی طرح پھنک ایک پھنک دو کا تماشا دکھائیں، نہ انہوں نے کبھی معجزات دکھانے کا دعوی کیا۔ اور اگر کسی نے تمہارے نزدیک معجزہ دکھایا ہے تو میں دس حصے بڑھ کر معجزہ دکھانے کو تیار ہوں اور دکھا چکا ہوں۔ تمہاری آنکھوں پر قدرت نے اندھیری ڈال دی ہو تو اس کا علاج میرے پاس نہیں۔

اگر انبیاء اور رفارمر طرح طرح کی حکمت عملیوں سے کام نہ لیتے، اور امور مافوق العادت کے کرشمے بلطائف الحیل نہ دکھاتے، تو وحشی قومیں کبھی ڈھب پر نہ چڑھتیں۔ انسان بھی منجملہ حیوانات کے ایک حیوان ہے اور جس طرح تمام حیوانوں کی تمام نوعیں قدیم ہیں، اسی طرح نوع انسانی بھی قدیم ہے۔

پہلے آدم کا اور پھر حوا کا پیدا ہونا، اور ان کا بہشت میں رہنا اور پھر گیہوں کے کھانے پر خدا تعالی کا لات مار کر ان کو بہشت سے نکال دینا، اور لڑھکتے پھڑکتے سنگلدیپ میں جا گرنا، یہ ایک دل خوش ناول ہے جس کو عقل انسانی باور نہیں کر سکتی۔ ہاں وحشیوں کے انسان بنانے اور ان پر عبرت ڈالنے کا بہت خاصہ لٹکا ہے۔

شیطان کا کوئی وجود نہیں۔ انسان ہی شیطان ہے، انسان ہی فرشتہ ہے جو کچھ انسان ہے۔ آخر بہشت اور دوزخ کا کہیں پتا بھی ہے۔ وہ کون سی سرزمین میں کون سے غار میں ہیں۔ کس پہاڑ کی کھوہ میں چھپی ہوئی ہیں۔ بالکل خلاف عقل ہے کہ کوئی شئے دنیا میں موجود ہو اور اس کا پتہ نہ لگے۔ جس طرح دیووں اور جنوں اور پریوں کے سینکڑوں اور ہزاروں قصے ہیں۔ ایسا ہی قصہ آدم وحوا کا ہے مگر ہے بہت دلفریب جس پر بعض جاہل اور وحشی قومیں اب تک لٹو ہو رہی ہیں۔

سنو سنو! انسانوں کا گروہ اول میں بندر اور لنگور تھا۔ جنگلوں اور پہاڑوں سے نکلا، جا بجا جھونپڑیاں بنالیں، رہنے سہنے کام کاج کرنے وغیرہ سے ان کی دمیں جھڑ گئیں، بال گر گئے، اچھے خاصے انسان نکل آئے۔ رفتہ رفتہ مکانات اور عمارات وغیرہ بنانے میں ترقی کی اور یوں شہر آباد ہو گئے۔

اب آبادی روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ چند روز میں جب انسانی نسل کامل طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر دنیا میں پھیل گئی تو پہاڑ اور جنگل سب کے سب انسانوں سے .. یوں پٹ جائیں گے جیسے شہد کے چھتے مکھیوں سے اور ڈربے کبوتروں سے اور ٹاپے مرغیوں سے۔ اور جس قدر حیوانات اور پرند وغیرہ ہیں سب انسانوں کے شکار ہو جائیں گے کیونکہ نسل انسانی چار طرف پھیل جانے سے اناج اور ترکاری اور میووں وغیرہ کا سلفہ کر جائے گی۔ پیدا وار اراضی اس کے لئے کافی نہ ہو گی۔ پس انسان جن پہاڑوں اور جنگلوں سے نکلے تھے پھر وہیں چلے جائیں گے۔ لیکن وحشت اور جہالت کے ساتھ نہیں بلکہ عقل اور انسانیت اور ادراک و تمیز کے ساتھ۔

دیکھ لو! کالونیوں کے آباد ہونے کا ابھی سے لگّا لگ گیا ہے۔ پس یہ اسی بات کا پیش خیمہ ہے کہ دنیا میں چپہ بھر زمین بھی باقی نہ رہے گی جس میں انسان آباد نہ ہو۔ بندروں اور لنگوروں کو یہ بھاگ لگیں گے۔

سنو سنو! دنیا میں ہزاروں اور لاکھوں رفارمر آئے اور سب نے یہی چاہا کہ انسانوں کو متحد اور متفق کر کے یوں لے بیٹھیں جیسے مرغی اپنے پروں میں انڈوں بچوں کو ۔ لیکن شامت جو دھکا دیتی ہے تو انسان ان کے پروں سے نکل کر نفاق کی بلی کا کھاجا بن گئے۔ کسی رفارمر نے یہ نہیں کہا کہ مجھی میں سرخاب کا پر ہے اور دوسرے رفارمر بالکل لنڈورے ہیں ۔ میرے بھائی محمد صاحب ہی کو دیکھ لو جنہوں نے تمام گزشتہ میرے چچا کے بیٹے رفارمروں کو یکساں مانا اور ان کی تصدیق کی اور آئندہ کے لئے حکم دیا کہ میرے بعد مہدی آئے گا، اس کو سچے دل سے ماننا اس کی اطاعت کرنا اور اس کے جھنڈے کے نیچے جمع ہو جانا۔ جس طرح تعائشی اور محمد احمد کے جھنڈے کے نیچے سوڈانی اور جیسے جردگر کے جھنڈے تلے بوئر جمع ہو گئے۔

اور اب مہدی اور امام الزمان آسمان سے سیڑھی لگا کر قادیان کے منارے پر اترا تو سب کے سب فرنٹ ہو گئے اور ان تلوں میں تیل ہی نہ رہا۔ دنیا کے لوگوں کی بدبختی نہیں تو کیا ہے۔ دیکھو تمہارے قرآن میں موجود ہے

منهم من قصصنا عليك ومنهم لم نقصص

یعنی بہت سے انبیاء کا ہم نے ذکر کر دیا اور بہتوں کا ذکر نہیں کیا۔ اس آیت میں گزشتہ یا آئندہ نبیوں کی کچھ تصریح اور تخصیص نہیں۔ یعنی جس طرح گزشتہ زمانے میں نبی پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں آئندہ بھی پیدا ہوتے رہیں گے۔ تم نے خدا کو عاجز اور اس کی قدرت کو محدود سمجھ لیا۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ ایک نبی تمام آنے والے نبیوں کا خاتمہ کر دے۔ اور بالفرض کوئی نبی خاتم ہو بھی، تو وہ انبیاء کا خاتم ہو گا نہ کہ رسولوں کا۔

رسول کا مرتبہ نبی سے بڑھ کر ہے۔ پس میں (مرزا) رسول ہوں نبی نہیں۔ اور قرآن میں بھی محمد صاحب کی نسبت خاتم النبیین وارد ہوا ہے نہ کہ خاتم الرسل۔ جب تم نبی اور رسول میں بھی فرق نہیں کر سکتے تو میرے دوسرے نکتے کیا خاک سمجھو گے۔

سنو سنو! جس طرح نیچر کا اقتضا ہر قسم کی ترقی ہے اسی طرح اسکا اقتضا ہمیشہ کے لئے رفارمروں کا پیدا ہونا ہے۔ تم کو معلوم نہیں یورپ میں کس قدر رفارمر پیدا ہو رہے ہیں۔ یعنی ہر فن اور علم اور ہر شعبہ کا ایک رفارمر ہے اور نہ صرف رفارمر بلکہ موجد پیدا ہو رہے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ موجد کا مرتبہ رفارمر سے بہت بڑھا ہوا ہے کیونکہ رفارمر ایک موجودہ شئے کی اصلاح کرنے والا اور موجد اور مخترع ایک نئی شئے کا پیدا کرنے والا ہے۔ تم اپنی وہی پرانی ڈفلی بجائے جاتے ہو اور پورانے محوزدہ رفارمروں کو پیٹے جاتے ہو۔ تمہاری ہمتیں بالکل پست ہو گئی ہیں۔ ضعیف الاعتقادیوں نے تمہارے کانشنس اور اس کے فیلنگ کو بالکل چاٹ لیا ہے۔ تم تو مسلمان کیا معنی کسی مذہب کے بھی نہیں رہے۔ تم کو مسلمان کہنا اسلام کی توہین کرنا ہے۔ پس میں انیسویں صدی میں مہدی اور امام آخر الزمان کے قالب میں ڈھل کر آیا ہوں کہ تمہاری اصلاح کروں اور تمہیں انسان بناؤں۔

سنو سنو! آتھم کے مر جانے کی تاویل تم سن چکے، حالانکہ اس کے مرنے کا کہیں ذکر میری پیش گوئی میں نہیں۔ میں نے تو یہ کہا تھا کہ وہ ہاویہ میں گرایا جاوے گا، تم اس کا مطلب مر جانا سمجھے۔ مجھے اس طوفان بہتان سے ایسا غصہ آتا ہے کہ تمہارا منہ نوچ لوں اور دانتوں سے ایک ایک کی ناک چبا ڈالوں۔

اے احمقوا ہونّق کی بیٹ کھانے والو اور کسی احمق الذی کی قئے چاٹنے والو، ہاویہ میں گرائے جانے کے معنی ہلاک ہونا تم کو کون سے لال بجھکڑ نے بتایا اور فرہنگ کی کون سی لال کتاب میں نظر آیا۔ کیا تم سب کے سب جون پوری قاضی کے چیلے بن گئے ہو۔ تم کہتے ہو کہ ہم میں بڑے بڑے علماء اور فضلاء قرآن و حدیث کے پھانکنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے اور کیڑا بن کر فن ادب کی کتابوں کے چاٹنے والے ہیں۔ اب ایں جانب کو کامل یقین ہو گیا کہ تم میں کا ایک ایک کمثل الحمار یحمل اسفا را کا مصداق ہے اور ان انکر ا لا صوا ت لصو ت الحمیر کا مورد ہے۔

بھلا غضب خدا کا ہاویہ میں گرائے جانے کے معنی مرجانا! بس اب میرے غصہ کی کوئی حد نہیں۔ کوہ ہمالیہ سے لے کر سیلون تک زلزلے آئیں، تو بجا ہے۔ اور پشاور سے لے کر راس کماری تک طاعون ایک ایک کو چٹ کرے تو زیبا۔ پہاڑ دھنس جائیں، زمینیں غبارا بن کر اڑ جائیں، آسمان دھواں بن کر رائی کائی ہو جائیں تو سب بجا ہے، یورپ والے مجھ پر ایمان نہ لائے دیکھو جو کوہ آتش فشاں نے ایک خطے کی کیسی درگت کی کہ چالیس ہزار آدمی دم کے دم میں سلفہ ہو گیا۔ یہ ان کے لئے عبرت کا پہلا تازیانہ ہے جیسا تمہارے لئے طاعون عبرت کا پہلا سبق ہے۔ کیا تم اپنے کو زندہ سمجھتے ہو۔ ذرا تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔ آسمانی باپ کی قسم اس کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔ اور اگر اب بھی مجھے عیسی موعود تسلیم نہ کیا اور اپنے ایسے ویسے مردہ یسوع کو اپنے کانشنس سے دیس نکالا نہ دیا تو دیکھنا کیا کیا تماشے دکھاتا ہوں اور کیسے کیسے ناچ نچاتا ہوں

منجنیق صد حصار است آہ من غافل چرا ست
شمع رساں بے منجنیق از صد ست نکبائے من

کیا کروں مجبوری کا پہاڑ مجھ پر ٹوٹ پڑا، ورنہ میں تم کو پیشین گوئیوں کا ایسا مزہ دکھاتا کہ خون چٹوا دیتا۔ تم فریادی ہو کر انگریزی عدالت میں گئے۔ اس نے مجھ پر دھونس ڈالی میں تو پھر بھی دھونس میں نہ آیا۔ مگر میرے کھوسٹ بوڑھے پوپلی منہ والے آسمانی باپ پر باوصف گرگ باراں دیدہ ہونے کے کچھ ایسی دباغت پڑی، اور برٹش عدالت نے اسے ایسا شکنجے میں دھر کے کھینچا کہ حواس باختہ اور ہوش فاختہ ہو گئے۔ پس یوں میری پیشین گوئی کی کمر ٹوٹ گئی۔ مگر اب میں نے آسمانی باپ کی پھر ڈھارس باندھی ہے اور اسے پھر شیشے میں اتارا ہے۔ کیونکہ بوڑھے اور بچے کی ایک حالت ہوتی ہے، ذرا سے دباؤ میں دب جاتے ہیں اور ذرا سے ابھار میں پھر پھر کرنے لگتے ہیں۔ ذرا دیکھو تو سہی کیا ہوتا ہے۔ ایک ایک منکر کو زندہ درگور نہ کر دیا تو جبھی کہنا۔ تم ذرا خوش ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو، بکر کود مچا لو، دولتیاں پھینک لو، پشتنگیں جھاڑ لو، مگر آسمانی باپ نے چاہا ..تو پھر میری سچی مگر غضب ناک پیشین گوئیوں کے کھونٹے بند ہوا ور ضرور بند ھو۔ کیا تم یہ سمجھ رہے ہو کہ وہی پیشین گوئی پوری ہوتی ہے جس کا اظہار کیا جائے ، میری پیشین گوئی کیا ہے بددعا سہی، کیا دعا کے لئے ظاہر ہونا بھی ضرور ہے میں برابر بددعاؤں کی کھچڑی پکار ہا ہوں مگر اس میں ابھی کھدبدی نہیں آئی۔

اب سنو ھا و یه، ہوا سے اسم فاعل ہے۔ جسکے معنی خواہش کرنے والی کے ہیں۔ یہ دوزخ کا نام ہے جو منکروں کی اماں جان ہے، جیسا کہ قرآن مجید میں ہے و امّه ھا و یه ۔ چونکہ دوزخ بھی اپنے فرزندوں کو آغوش محبت میں لینے کی خواہش کرے گی لہذا اس کا نام ہاویہ ہوا۔ مگر میری پیشین گوئی کا یہ مقصد تھا کہ اگر وہ ایمان نہ لایا اور مجھے ہر طرح اس کے ایمان لانے سے مایوسی ہوگئی تو میں نے حکم دیا کہ اتنی مدت تک ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ چنانچہ یہ پیشین گوئی پوری ہوگئی اور وہ دوزخی ہو گیا ۔اور اب فرعون اور نمرود وغیرہ سرکشوں اور مرتدوں کے ساتھ دوزخ میں دندنا رہا ہے۔ پاس آؤ تو دکھا دوں تم تو مادر زاد اندھے ہو۔

سنو سنو! جب میں آیات قرآنی پیش کرتا ہوں اور کہتا ہوں کہ ھو الذی ارسل رسو له بالھدی وغیرہ مجھ پر نازل ہوئی ہیں، تو تم بہت ہی چوکنا ہوتے ہو اور میری نسبت لام کاف بکتے ہو۔ تم کو یہ خبر نہیں کہ کوئی رسول نیا ہو، یا پرانا مگر قانون قدرت ایک ہے، وہ بدل نہیں سکتا۔ نیا رسول بھی اسی کی پیروی کرے گا اور قدرت خود پیروی کرائے گی۔ کوئی نیا بادشاہ جب تخت نشین ہوتا ہے تو مروجہ قوانین تعزیرات کو بدلتا نہیں، ہاں ترمیم اور اصلاح کرتا ہے۔ میں بھی قرآن مجید کی ترمیم اور اصلاح کر رہا ہوں۔ دیکھو ملک معظم ایڈورڈ ہفتم ابھی ابھی تخت نشین ہوئے ہیں اور ...اگست کو ان کی رسم تاجپوشی ادا ہوئی ہے۔ کیا انہوں نے کوئی نیا قانون جاری کیا ہے؟ وہی قدیمی قوانین ہیں جن کے وہ حال میں وارث ہوئے ہیں، اور برابر ان کی حفاظت عمل میں لاویں گے، اور رعایا کو ان پر عمل کرائیں گے۔ میں بھی رسول ہوں اور قرآن کا وارث ہوں۔ جس طرح میرا جی چاہے گا ترمیم کروں گا۔ خود تمہارا اس بات پر ایمان ہے کہ قرآن قانون الٰہی ہے جو قیامت تک جاری رہے گا مگر یہ بھی تو دیکھو کہ محمد صاحب (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ) اب کہاں ہیں جو اس قانون کی پیروی کرائیں۔ میں ان کا جانشین ہوں اور مسلمانوں کو اس پر عمل کرانے کے لئے مبعوث ہوا ہوں۔ صرف یہ فرق ہے کہ محمد صاحب نے اپنے کو بشیر بھی بتایا اور نذیر بھی۔ یہ ان کی (معاذ اللہ) غلطی تھی، میں نے اس کی اصلاح کی۔ یعنی اپنے کو صرف نذیر ثابت کیا، منکروں کو دھمکی دی اور جب وہ دھمکی میں نہ آئے تو میں نے موت کے کولہو میں ان کو پیل دیا اور پھر جہنم کے محبس میں دھکیل دیا۔ وحشی لوگ ہرگز جنت کے سبز باغ پر فریفتہ نہیں ہوتے اور نہ اس کو خیال میں لاتے ہیں وہ تو سزا اور عقوبت کو مانتے ہیں۔ وحشیوں پر عبرت ڈالنے کی ضرورت ہوتی ہے، نہ کہ خوش کرنے اور چیتے کی طرح پھلانے کی۔ خود قرآن میں ہے:

و لو بسط اللّٰہ الرزق لعبا دہ لبغوا فی الارض (الشوریٰ:۲۷)

بھلا خیال کرنیکی بات ہے کیا قانون تعزیر اسی لئے نہیں کہ مجرموں کو سزا دی جائے نہ کہ ان پر رحم کیا جاوے، یہ تو سراسر ظلم ہے۔ جب کسی مجرم کو رہا کر دیا جاتا ہے تو ارتکاب جرائم پر دلیر ہو جانے سے سو مجرم پیدا ہوتے ہیں۔ پس یہ محمد صاحب کی بڑی بھاری غلطی تھی کہ انہوں نے اپنے کو مجرموں کا بھی شفیع گردانا۔ میں نے اس کی ترمیم کی کیونکہ یہ امر لاز آف نیچر(Laws of nature) کا توڑنے والا اور بالکل اس کی نقیض ہے۔ پس میں نے اگر قرآن کو اپنی جانب منسوب کیا اور یہ کہا کہ وہ مجھ پر نازل ہوا ہے، تو تعجب میں کون سا شہتیر ہو گیا۔

ہاں یہ بات ضرور ہے کہ میں ابھی قرآن کی بعض آیتوں کو اپنا الہام بتاتا ہوں تمام قرآن کو نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ میرے آسمانی باپ نے اسی میں مصلحت دیکھی ہے کہ کھانا ٹھنڈا کر کے کھانا چاہیے اور وحشیوں کو دفعۃً انگلی نہ دکھانا چاہیے۔ جب ان میں اچھی طرح پانی مر جائے گا اور بھڑکنا موقوف ہو جائے گا تو آسمانی باپ سارا قرآن مجھ پر نازل کر دے گا۔

اونٹ ہمیشہ بڑّاتے اور بل بل کرتے ہی لدتے رہے ہیں وہ وقت بہت جلد آنے والا کہ تم تمام رسولوں کو بھول جاؤ گے اور انیسویں صدی کے ایک رسول اور ایک امام پر ایمان لاؤ گے اور یہ تمہارے پیرزادے اور مشائخ اور نیم ٹر علماء دانت پیستے اور ہونٹ کاٹتے رہ جائیں گے۔ ان کو بھوجنوں کے بھی ٹوٹے ہوں گے اور پھر سب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب منہ میں تنکے لے لے کر میرے دارالامان قادیان کو سجدہ کریں گے۔ شعلہ کی طرح ان کی سرکشی تھوڑی دیر کی ہے اپنی آگ میں آپ ہی جل بھن کر خاکستر ہو جائیں گے

اے شمع چند سانس ہیں تیرے سحر تلک
ہنس کر گزار یا انہیں رو کر گزار دے

قرآن میں دوسری آیت میری نسبت یہ نازل ہوئی

اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرا ئیل انّی رسول اللہ الیکم مصدق لما بین یدی من التوراۃ و مبشّرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۔

دیکھو یہ دھڑلے اور طمطراق کی زناٹے دار پیشین گوئی ہے جس میں میرا نام صاف طور پر یوں چمک رہا ہے جیسے کالی گھٹا میں آفتاب۔ اس سے انکار کرنا مسلمان کا تو کام نہیں، البتہ ملحد اور مرتد کا کام ہے۔ اور یہ پیش گوئی کس کی ہے، خود عیسی کی جو محمد صاحب کو یاد دلائی گئی ہے۔ جب خود عیسی مسیح کہے کہ میرے بعد احمد آئے گا تو بس سارے انبیاء کا خاتمہ ہو گیا۔ آخر میرے آنے کی کوئی تو وجہ ہے۔ صاف ظاہر ہے کہ موسوی اور عیسوی اور محمدی دین سب ناقص تھے اور یہ بات عیسی اور محمد صاحب کو معلوم تھی کہ اصلاح اور ترمیم کے ساتھ تمام ادیان کی تکمیل کی ضرورت ہے اور ہم پوری تکمیل کی طاقت نہیں رکھتے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ انسانوں کو اپنا بوتا اور اپنا کس بل اور اپنے نفس کا علم اور اس کی بساط اچھی طرح معلوم ہوتی ہے۔ پس ان زبردست شواہد کے بعد دنیا میں میرا آنا اٹل تھا تا کہ خدا کا نوشتہ پورا ہو۔

افسوس ہے کہ تم قرآن کا سیاق وسباق سمجھنے سے بھی بالکل بے بہرہ ہو۔ عرب کے نبی کا نام محمد ہے کہ نہ کہ احمد۔ وہ تو جلال کا پتلا تھا جس نے دنیا کا صفایا بولنے (جہاد) کا حکم دیا۔ احمد میں ہوں۔ میرا عنصر بالکل جمال اور رحم سے بنایا اور گوندھا گیا ہے۔ اور میں نے جو چند سال قبل اس پر امن عہد سلطنت میں لوگوں کے مارے جانے کی دھمکی دی، تو میں اس مجبوری کی معذرت کر چکا ہوں کہ اسکا الزام میرے آسمانی باپ پر ہے، نہ کہ مجھ پر۔ اگر آیت میں رسول عرب مراد ہوتا تو خدا تعالی بجائے من بعدی اسمہ احمد کے یا تی من بعدی اسمہ محمد کہتا۔ رسول عرب کا نام محمد ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا نام احمد، محمد کو احمد کہنا لوگوں کی نری بھیڑ چال ہے۔

دیکھو دوسری آیت میں محمد رسول الله والذین معه اشداء علی الکفار آیا ہے۔ جس سے صاف طور پر شان جلال ظاہر ہے اور اشداء علی الکفار جو اصحاب محمد کی شان میں ہے، تو یہ واضح طور پر بتا رہی ہے کہ وہ قتل یقتل کا باب گردانے کو اتری ہے۔ پس میں اپنی احمدی شان جمال و رحم سے آیت مذکور بالا کی تلافی کرنے آیا ہوں کیونکہ دنیا میں کوئی دین قتل اور سفک اور جبر و اکراہ سے نہیں پھیلا

ذرا غور تو کرو جب انسانوں کا یک قلم صفایا ہی کر دیا جائے تو کسی نبی اور رسول پر ایمان لانے والا کون باقی رہے گا۔ پس رسول عرب سے بڑی بھاری غلطی یہی ہوئی ہے جس کی اصلاح کے لئے میرا نزول ہوا۔ اگر رسول عرب میں جمال اور رحم کی شان ہوتی تو آج کے روز تمام یورپ مسلمان نظر آتا۔ میں اس لئے یورپ میں اپنی تصویریں بھیج رہا ہوں تا کہ یورپ والے میری شان جمالی و رحیمی کا نظارہ کریں اور اپنے مردہ خدا (عیسی مسیح) کو چھوڑ کر زندہ مسیح اور امام الزمان پر ایمان لائیں۔ اور چونکہ میری رسالت عام ہے، لہذا ایشیا اور افریقہ میں بھی اپنی تصویریں بھجوا رہا ہوں تا کہ یہاں کے لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ میں کس آن بان اور کس ٹھسّے اور شان کا نبی ہوں۔ ایک مرتبہ لوگ میری جھلک دیکھ لیں، پھر تو ممکن نہیں کہ میرے دلدادہ اور فریفتہ نہ ہو جائیں خواہ وہ کسی ملت اور مذہب و سوسائٹی کے ممبر ہوں۔

تصوب عند رؤیة خدّها
آراء من عکفوا علی النیران

یعنی میں ایسا معشوق ہوں کہ جب میرے بھبھو کا سرخ رخسارے دیکھے جاتے ہیں تو ان لوگوں کی عقلیں صواب معلوم ہوتی ہیں جو خلوت میں بیٹھ کر آگ کی پرستش کرتے ہیں۔

حق یہ ہے کہ رسول عربی کی شان جلال نے مذہب اسلام کو رسوا او دنیا کی آنکھوں میں ذلیل کر دیا اور اسلام کو سب کی نظروں میں کٹھکنا ہوّا بنا دیا۔ اور بالفرض اس زمانہ کے وحشیوں کے لئے جلال وقتال کی ضرورت تھی بھی، مگر اب جہاد کی پالیسی کالعدم ہو گئی ہے، زمانہ مہذب بن گیا ہے۔ زمانہ میں جہالت اور وحشت اور بدامنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورتعصب کی تاریکی تھی۔ موجود زمانہ میں امن اور آزادی کے لمپ گھر گھر روشن ہو رہے ہیں ۔پس احمدی جمالی شان دکھانے کی ضرورت ہے نہ کہ محمدی جلالی تازیانہ دکھانے کی۔

مسلمانوں کی عقل تو الو لے اڑے ہیں، وہ میری حکمت عملیوں کو بالکل نہیں سمجھتے ۔چونکہ اسلام میں جہاد ہے اس لئے مجھے خوف تھا کہ چند روز میں نہ صرف اسلام بلکہ تمام اہل اسلام دنیا سے یوں ناپید ہو جائیں گے جیسے ہاتھی کے سر سے سینگ اور گدھے کی کمر سے زین۔ پس میں نے اسلام سے جہاد کو حرف غلط کی طرح مٹایا اور جو قومیں مسلمانوں کو جہاد کے اتباع کے باعث نگل جانا چاہتی تھیں ان کا غصہ ٹھنڈا کیا، اور اسلام کو جو پھارنے والا بھیڑیا تھا بھیڑ بنا دیا، بلکہ دودھ دینے والی گائے۔

اگر مسلمانوں کے سروں میں احسان فراموشی کا بھیجا نہ ہوتا،تو مجھ پر ایمان تو بھاڑ میں گیا کم ازکم میرے شکر کا گٹھا تو کاندھے پر رکھتے ۔انہوں نے تو ہر طرح جوا ہی پھینک دیا اور لمبے لمبے سینگوں سے میرا پیٹ پھاڑنے پر تل گئے جو زعفرانی حلوے اور روغن بادام کے دم کئے ہوئے پلاؤ سے ریل گاڑی کے بورے کی طرح پھولا ہوا ہے۔ وائے بے دردی اور ہائے ناحق شناسی ۔

میں کہہ چکا ہوں کہ تم کو قرآن کا سیاق وسباق سمجھنے کا بھی شعور نہیں یأ تی من بعدی اسمه ا حمد میں یا تی صیغہ مستقبل ہے۔اگر اس کے بعد فأ تیت ہوتا(یعنی جب تو آیا) تو ضرور محمد صاحب مراد ہوتے ۔چونکہ ایسا نہیں ہے پس میں ہی مراد ہوں کیونکہ میں عیسی اور محمد کے بعد زمانہ مستقبل میں آیا ہوں۔

اس کے بعد کی آیت فلمّا جا ء هم بالبينات قا لوا هذاسحر مبين کو لو، لما حرف شرط ہے جو ماضی کو مستقبل بنا تا ہے۔تو یہ معنی ہوئے کہ

جب آئے گا مرزا غلام احمد اپنی بینات (پھڑکتی ہوئی موت کی پیشین گوئیاں لے کر)
تو منکرین کفار کہیں گے کہ یہ تو کھلا جادو ہے۔

دیکھ لو! یہ سب باتیں مجھ پر صادق آ رہی ہیں۔کوئی کہتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی رمال ہے۔کوئی کہتا ہے نجومی ہے۔کوئی کہتا ہے مداری ہے۔کوئی کہتا ہے شعبدہ باز مسمریزم والا ہے۔کیا اب بھی میرے نبی کامل اور مسیح الزمان ہونے میں کچھ شک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی ہے۔ میں نے اپنے کو تمہاری حالت کے آئینے میں ہو بہو اور عین مین دکھا دیا ہے تمہاری آنکھیں بیل کے دیدے ہوں تو میرا کیا قصور۔

دیکھو میں تمہیں ایک اور نکتہ سمجھاتا ہوں اور نکتہ بھی ایسا لمڈ ھیک کہ اگر ہندوستان کے تمام گرانڈیل علماء اور ریشائل مشائخ ایک دوسرے کے پشتیبان بن کر اپنی بودی اور لچر عقل سمجھ کا زور لگائیں تو ایسے نکتے کے انڈے بچوں کی جھول ہرگز نہیں نکال سکتے، خواہ کیسی ہی ٹکڑوں کوں کریں۔ عیسی مسیح نے بنی اسرائیل سے مخاطب ہوکر کیوں کہا کہ میرے بعد احمد آئے گا۔

اول تو میں لکھ چکا ہوں کہ آیت میں محمد کا لفظ نہیں بلکہ احمد کا لفظ ہے اور وہ میں ہوں۔

دوم محمد صاحب نے عیسی معہود ہونے کا دعوی نہیں کیا اور میں نے کیا۔ ایک تو میں احمد ہوں دوم عیسی معہود۔

اب بھی اگر تم مجھے سچا نہ جانو تو میں یہی کہوں گا کہ تمہارے سر میں گدھے کا دماغ ہے۔ پھر تمہاری عقل کہاں گھن چکر ہوگئی ہے کہ تم تورات دن محمد محمد کا وظیفہ رٹتے ہو اور خود محمد میرے نام لیوا تھے اور کہتے تھے کہ میرے بعد عیسی آئے گا، مہدی آئے گا جو ایسا اور ویسا ہوگا۔ وہ سب علامات اور آیات بینات مجھ میں موجود ہیں۔ میرا چہرہ دیکھو، مہرہ دیکھو، بشرہ دیکھو، خوارق عادات دیکھو، ظلیت و بروزیت دیکھو، میرا من و سلوا عفرانی حلوہ دیکھو، میری سقنقور اور ریگ ماہی ملی ہوئی معجونیں دیکھو جو قوت باہ کی نانیاں اور دادیاں ہیں، میرا منارہ آسمانی باپ کا ٹھاکر دوارہ دیکھو، قادیان آکر چین چان چہل پہل اور میرے چیلوں کی کود پھاند دیکھو، دیکھنے کو تو سبھی کچھ ہے مگر تم کو خدا نے آنکھیں بھی دی ہوں۔ غالب دہلوی کہتا ہے:

از ذرہ تا بہہر دل و دل ہے آئینہ
طوطی کو شش جہت سے مقابل ہے آئینہ

عیسی مسیح نے بھی یہی کہا کہ احمد آئے گا اور خود محمد صاحب نے بھی یہی کہا کہ مسیح موعود آئے گا۔ تعجب ہے کہ تم دونوں کو نبی برحق مانتے ہو مگر ان کا کہنا نہیں مانتے۔ اگر مجھ پر تمہارا ایمان نہیں تو عیسی اور محمد ﷺ پر بھی نہیں۔ اب تمہارا ٹھکانہ دوزخ کے سوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر نہیں آتا۔ مگر تم اپنے ہاتھوں دوزخ جا رہے ہو۔ میں تو تم پر ویسا ہی مہربان ہوں جیسا آسمان باپ مجھ پر۔ میں آسمان باپ کا لیپا لک ہوں اور تم میرے لیپا لک۔ پس تم آسمانی باپ کے پوتے ہوئے۔ بھلا میں تمہارا بدخواہ کیونکر ہوسکتا ہوں۔ اور یہ جو میں کبھی کبھی تمہیں صلواۃ ومغلظات سناتا ہوں، اول تو میں نے اب ان کا بھی ڈربا پھونک دیا ہے اور کبھی کبھی کوئی گالی میری زبان سے نکل جاتی ہے تو وہ درحقیقت گالی نہیں سہالی ہوتی ہے جو دل سوزی کی حالت میں میرے دل سے طبعًا نکل پڑتی ہے۔ کیا ماں باپ بچوں کو بسا اوقات گالیاں اور کوسنے نہیں دیتے لیکن کیا وہ ان کے دشمن ہوتے ہیں۔

رہے میرے بعض چیلے چاپڑ جو تم کو اکثر ماں بہن کی دینے لگتے ہیں، اول تو وہ سخت منہ پھٹ بدزبان ناخلف ابن الفضول بڑے نامعقول اول جھلول جھلنگے کی چول گدھے کی جھول ہیں وہ میرا اتباع نہیں کرتے۔ دوم کبھی کبھی وہ جزاء سیئۃ سیئۃ پر بھی عمل کر بیٹھتے ہیں۔

اگرچہ میں اس کو برا سمجھتا ہوں مگر تم کو برا نہ ماننا چاہیے کیونکہ یہ تمہارے ہی قرآن کا حکم ہے۔ پس نبیوں میں جو حکم و وقار کی صفت ہونی چاہیے وہ سب مجھ میں موجود ہیں۔

حماقت تو دیکھو کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح آسمان پر براج رہے ہیں۔ بھلا یہ بات عقل میں آسکتی ہے کہ ان کے واسطے آسمان میں باورچی خانہ بنا ہے۔ ان کی اماں جان حضرت مریم ماماں پکتیاں پکاتی اور اپنے فرزند کو کھلاتی ہے۔ پھر کوئی پائخانہ بھی رفع حاجت کے لئے آسمان میں ضرور ہوگا، ورنہ غیر ممکن ہے کہ کوئی شخص انیس سو برس تک زندہ رہے اور دانہ تک اڑ کے اس کے منہ میں نہ جائے۔ حالانکہ خود آسمان ہی کا وجود نہیں یہ تو محض انتہائے نظر ہے۔ یہ باتیں بالکل خلاف نیچر اور آسمانی باپ کے آئین و قوانین کے سراسر خلاف ہیں۔

ایسا ہی تمہارا لغو اور بے سر و پا عقیدہ ملائکہ کی نسبت ہے کہ وہ آسمانوں پر اس طرح پٹے پڑے ہیں جیسے انگریزی فوجوں کا ٹڈی دل پچھلے دنوں ٹرنسوال میں پٹا پڑا تھا۔ حالانکہ مراد ستارے اور ان کی قوتیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ مسیح مر گیا گل گیا کشمیر میں اس کی قبر موجود ہے مگر تم کہتے ہو کہ فلک چہارم پر بیٹھا ہوا فرشتوں سے کانا پھوسی کر رہا ہے۔ بھلا تم میں اور بے وقوف عیسائیوں میں کیا فرق رہا۔ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ بیٹا (یسوع مسیح) خدا (باپ) کے داہنے ہاتھ بیٹھا ہے عیسیٰ مسیح کا تو میرے سامنے نام بھی نہ لو۔ میرے تن بدن میں مرچیں بھر جاتی ہیں تتیّے چھوٹ جاتے ہیں اور پتنگے لگ جاتے ہیں، مجھے ایک ایک عیسائی سور کی شکل نظر آتا ہے۔ اگرچہ میری صفت بلکہ میرا تمغہ کسر صلیب اور قتل خنازیر ہے مگر چونکہ نہ فقط میں بلکہ آسمانی باپ بھی برٹش جیسی جبار وقہار گورنمنٹ کے جبروت سے دونوں بید کی طرح لرزتے ہیں لہذا خون کے سے گھونٹ پی کر رہ جاتا ہوں، ورنہ تمام عیسائیوں کا جو کچھ حشر ہوتا دنیا دیکھتی۔ اور اب تو مسلمان اور عیسائی دونوں ہی میری نبوت اور مسیحیت اور مہدویت کے یکساں منکر ہیں، لہذا میں دونوں کو سگان زرد برادران شغال سمجھتا ہوں کیونکہ دونوں عیسیٰ کو برحق مانتے ہیں۔ دونوں ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں۔ ذرا دیکھتے جاؤ کیا ہوتا ہے۔ کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں۔ ابھی میرے پنجے دنیا کی زمین پر اچھی طرح نہیں گڑے۔ ہاں میری امت اور اولاد دن دونی رات چوگنی کسی حریص کی توند کی طرح بڑھ رہی ہے اور پھل پھول رہی ہے، انڈے بچے دے رہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ چند روز میں اپنا کرشمہ دکھا سکوں گا اور اپنا اور آسمانی باپ کا عندیہ پورا کر سکوں گا۔ سردست تو میرے ہاتھ بندھے ہیں، مشکیں کسی ہیں، پاؤں کاٹھ میں ٹھکے ہیں، نہ جائے رفتن نہ پائے ماندن۔

تمہارا یہ عقیدہ بھی کتنا خام ہے کہ پیغمبر عرب کو ان معنی میں خاتم النبیین سمجھتے ہو کہ ان پر نبوت ختم ہوگئی۔ بھلا نبوت بھی ایسی شئے ہے جو افراد انسانی میں سے کسی فرد پر ختم ہو جائے۔ پیغمبر عرب میں کیا ترجیح تھی کہ برخلاف ایک لاکھ کئی ہزار انبیاء کے انہیں پر نبوت ختم ہوئی۔ کتاب تقویۃ الایمان میں غیر مقلدوں اور وہابیوں کے پیرو مرشد مولوی اسماعیل صاحب لکھ گئے ہیں کہ اگر خدا چاہے تو آنحضرت ﷺ جیسے لاکھوں نبی پیدا کر دے۔ یہ پیغمبر عرب پر خلاف لاز آف نیچر بڑا بھاری طوفان اور بہتان ہے کہ خدا تعالیٰ ان جیسا پیدا نہیں کر سکتا۔ اور اس سے خدا کا عجز بھی لازم آتا ہے۔ تم نہ قرآن کے معنی سمجھتے ہو، نہ پیغمبر کے اقوال کے۔ خود پیغمبر صاحب فرما گئے ہیں لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تخیروا فی انبیاء اللہ جب یہ صورت ہے، تو ان پر نبوت کیونکر ختم ہوئی۔ اس صورت میں تو وہ تمام انبیاء سے افضل ٹھہرتے ہیں۔ اور یہ قول حدیث مندرجہ بالا پر نظر کر کے بالکل ما لا یرضی بہ القائل ہے اور قرآن کے بھی خلاف ہے جس میں لا نفرق بین احد من رسلہ وارد ہے۔ پس نبی نبی سب ایک ہیں۔ میں ہوں یا دوسرے انبیاء ہوں۔ اور اگر ختم نبوت میں ایسا ہی سرخاب کا پر ہے تو مجھ سے بڑھ کر کوئی اس کا مستحق نہیں کیونکہ میں سب انبیاء کے بعد اور پیغمبر عرب سے بھی تیرہ سو برس کے بعد نازل ہوا ہوں۔ مگر تم یہ بات خوب یاد رکھو کہ سب سے اخیر میں ہونا یا یوں کہو کہ خاتم الانبیاء بن کر سب سے پھسڈی رہ جانا فضیلت اور بزرگی میں داخل نہیں بلکہ سب سے اول ہونا باعث شرف ہے۔ اگر اولویت اور اخرویت میں ترجیح کی کوئی پچر ٹھکی ہوتی تو تمام انبیاء پر باوا آدم کو فضیلت ہوتی نہ کہ کسی پس ماندہ اور پھسڈی نبی کو۔

بات یہ ہے کہ تم خاتم النبیین کے معنی ہی نہیں سمجھے خاتم بمعنی مہر ہے اور مہر کسی شخص کی علامت ہوتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر عرب میں بھی وہی نبوت کی علامت اور صفت موجود تھی جو انبیاء سابقین میں تھی، نہ کہ یہ معنی کہ ان کے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

بالفرض پیغمبر عرب خاتم ہی سہی مگر وہ انبیاء کی خاتم ہیں نہ کہ رسولوں کے میں تو رسول ہوں نہ کہ نبی اور پیغمبر عرب نے بھی لا نبی بعدی فرمایا ہے نہ کہ لا رسول بعدی اور چونکہ رسالت میں نبوت بھی داخل ہے نہ کہ علی العکس تو یہ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑا کہ میں (یعنی مرزا قادیانی) رسول بھی ہوگیا اور نبی بھی۔ مجھے حاملہ رسالت ملی جس کے پیٹ سے نبوت کا بچہ کھٹ سے نکل پڑا مولی دے اور بندہ لے۔ چھپر پھاڑ کر ملنا اسی کو کہتے ہیں۔

سنو سنو! پیغمبر عرب نے فرمایا ہے کہ قرب قیامت میں عیسی اور مہدی پیدا ہوں گے اب قرب قیامت ہے میں عیسی موعود ہوں اور مہدی مسعود بھی اور میرے بعد قیامت ہوگی اور دنیا کے خاتمہ کے ساتھ نبوت کا بھی خاتمہ ہو جائے گا اب تمہیں انصاف سے کہو کہ نبوت مجھ پر ختم ہوئی یا کسی اور پر۔

اور حماقت سنو! تم کہتے ہو کہ مہدی آخرالزمان آئے گا اور وہ نبی ہوگا بھلا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بتاؤ کہ وہ نئی شریعت کا پوٹلا بغل میں دبا کر آئے گا یا اسی پورانی کرم خوردہ دقیانوسی اسلامی شریعت کی بٹیا یا پک ڈنڈی پر چلے گا اگر نئی شریعت کا گٹھا سر پر رکھ کر آئے گا تو پیغمبر عرب کی ختم نبوت غارت غول ہوئی اور اسی پورانی شریعت پر چلے گا تو سلمنا۔ اور میں یہ بیان کر چکا ہوں کہ نبوت ختم نہیں ہوئی اسی اسلام میں قیامت تک بے شمار نبی پیدا ہوتے رہے ہیں اور ہوں گے۔ بس میں بھی نبی ہوں نبی کیا معنی وہی مہدی ہوں تمام اولیاء مثلاً پیران پیر اور بایزید بسطامی اور جنید بغدادی وغیرھم درحقیقت نبی تھے تم یہ کہو گے کہ انہوں نے نبوت کا دعوی کیوں نہیں کیا میں کہونگا کہ یہ ان کا کسر نفس تھا دوم ممکن ہے کہ ان پر اظہار نبوت کا الہام نہ ہوا ہو مگر میں مجبور ہوں مجھ پر الہام ہو چکا ہے کہ تو مثیل المسیح ہے مہدی موعود ہے رسول ہے اگر میں ڈنکے کی چوٹ، نہ کہ قادیان کی اوٹ، ایسا اظہار نہ کرتا تو آسمانی ہائی کورٹ میں دھرا جاتا اور یسوع مسیح تو چند ساعت دوزخ میں رہا مجھے ہمیشہ رہنا پڑتا تمہارا کیا ہے تم نے تو ہنڈا سا منہ کھول دیا مصیبت تو میری ننھی سی جان پر پڑتی۔

سنو سنو! غیر ممکن ہے کہ ایک نبی یا رسول ساری خدائی کیلئے ہو اور وہ بھی قیامت تک زمانہ طرح طرح کے رنگ بدلتا رہتا ہے ہر خطہ اور ہر زمین کی آب وہوا پھول پھل اناج ترکاری اور خود انسانوں کی طبائع جدی جدی ہیں پس ساری خدائی کو ایک شخص کا تابع کر دینا بڑا بھاری ظلم اور خلاف نیچر ہے پھر تمام انبیاء مر گئے گل گئے تم ان نہیں کی لکیر کے فقیر ہوا گر وہ نبی تھے بھی تو اس زمانہ کے جس میں وہ مبعوث ہوئے جو وحشت و جاہلیت زمانہ تھا اب تو تہذیب کا زمانہ ہے مردوں کے آگے گردن خم کرنے کے دن لد گئے۔ نہ خلیل خان رہے نہ فاختہ۔ پس مردوں کا پیچھا چھوڑو۔ میں زندہ نبی زندہ مسیح زندہ مہدی ہوں، مجھ سے بیعت کرو اور گلے میں ڈھول ڈال کر میری رسالت ومہدویت کی ڈونڈی پیٹو کہ

ملک آسمانی باپ کا

اور حکم امام الزمان، مہدی دوران، مسیح زمین وآسمان، اور منزل فی قادیان

حضرت اقدس مرزا غلام احمد قدس اللہ سرہ العزیز کا۔

سنو سنو! نبی ہو یا غیر نبی سب انسان ہیں اور انسانی طاقت محدود ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برخلاف اس کے زمانہ متسلسل الی غیر النہایۃ سیّال ہے جو دنیا کی ساری چیزوں کا ظرف ہے بھلا کیونکر ممکن ہے کہ ایک ناتواں ضعیف البنیان ہستی غیر محدود اور غیر متناہی امور کی اصلاح کا ٹھیکہ لے سکے جب کہ وہ خود فانی ہے۔

مسلمانوں میں وہابیوں کا ایک گروہ ہے جو پیروں کے ماننے اور ان کو نذر نیاز چڑھانے کا سخت مخالف ہے مگر مردہ انبیاء کو وہ بھی مانتا ہے بلکہ بعض کا کلمہ پڑھتا ہے بھلا غور کرنے کی بات ہے کہ مردے مردے سب یکساں ہیں ولی ہوں یا نبی، غوث ہو یا قطب۔ وہابیوں کی بھی وہی مثال ہے کہ گڑ کھائیں اور گلگلوں سے پرہیز

میں بھی یہی کہتا ہوں کہ تم زندہ نبی کو مانو میں زندہ ہوں اول تو میں مروں گا نہیں۔ اور مروں گا بھی تو قیامت آئے گی جب کہ نبوت و رسالت کا کھڑاگ ہی کافور ہو جائے گا۔ اور اگر میں ابھی ابھی دس پانچ برس میں ٹیں ہو گیا تو کون ایسا تیسا کہتا ہے کہ تم مجھے زندہ سمجھو اور میرے مردہ کی پرستش کرو۔ ہاں میں اپنا قائم مقام اور اپنی بڑی یادگار منارۃ المسیح چھوڑے جاتا ہوں اور اس کی حفاظت تمہارا فرض ہے جیسے صلیب کی حفاظت عیسائیوں کا فرض ہے اس کے سوا میری نسبت کوئی کیسی ہی بے پر کی اوڑائے مگر تم اپنے پروں پر پانی نہ پڑنے دیتا۔

سنو سنو! اے ناعاقبت اندیش، تعصب کیش، نشتر حسد سے سینہ ریش، بدتر از گاؤ میش، درخور لعنت بیش بیش، بے خبر از یگانہ و خویش، مسلمانو! میں کب کہتا ہوں کہ تم میرے چھوٹے بھائیوں دوسرے انبیاء خصوصاً اپنے پیغمبر عرب کو چھوڑ دو۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ جس طرح پیغمبر عرب نے ایک بڑی پولٹکل حکمت عملی سے تمام انبیاء کو مانا اسی طرح تم بھی باستثناء مسیح سب کو مانو۔ کیونکہ مسیح کو نبی کہنا تو درکنار وہ تو انسانیت سے بھی گرا ہوا تھا۔ اس کے خوارق ایسے تھے کہ ایک عام آدمی بھی ان سے نفرت کرے گا۔ اگر تمہیں میری بات کا یقین نہ ہو، تو یہودیوں سے عیسیٰ مسیح کا کیریکٹر پوچھ لو۔ باقی سب انبیاء مہذب انسان تھے مگر اب ان کے ماننے کا زمانہ نہیں رہا۔ اب تو کسی انسان کا نبی بننا نہایت مشکل ہے کیونکہ دنیا پر سائنس اور فلسفے کا قبضہ ہے۔ یورپ والے بڑے کائیاں ہیں۔ انہوں نے دنیا کو عقل مند بنا دیا ہے۔ اور جن لوگوں میں کچھ وحشت و جہالت باقی ہے ان کو بھی مہذب اور عقل مند بنا کر چھوڑیں گے۔ اعجوبہ پرستی زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در گور ہو رہی ہے۔ صداقت اور صفائی پھیل رہی ہے۔ پس میں نے زمانہ کا رنگ دیکھ کر اصلاح کا بیڑا اٹھایا ہے اور دوسرے انبیاء کی طرح اپنے کو مبعوث من اللہ قرار دیا ہے کیونکہ جب تک کوئی انسان اپنے کو خدا کا بھیجا ہوا صاحب الوحی والالہام نہیں بتاتا اور طرح طرح کی پالیسیوں سے ٹھونک نہیں رکھتا، وحوش سیرت انسان اس کو نبی اور رسول تسلیم نہیں کرتے۔

کسی نے کہا میں مردوں (اموات) کو زندہ، گونگوں کو شنوا، کوڑھیوں کو تندرست، اندھوں کو سوانکھا، کرتا ہوں۔ کسی نے کہا میں اپنی لاٹھی کو اژدہا بناتا ہوں اور لاٹھی مار کر پتھروں سے چشمے نکالتا ہوں وغیرہ۔ پس اے احمق کی بیٹ کھانے والے سادہ لوحو! اب ایسے بوستان خیال اور حمام گرد باد کے فسانوں کے باور کرنے کے دن گئے۔ اگر لاز آف نیچر Laws of Nature یا سنۃ اللہ معجزات پر جاری ہوتی تو وہ ہمیشہ ظہور میں آیا کرتے۔ کیا وجہ ہے کہ ہزاروں برس گذر گئے مگر کسی نے ویسے معجزات نہ دکھائے۔ کیا فطرت یا نیچر بالکل عقیمہ ہوگئی کہ ہزاروں برس پیشتر تو اس نے معجزات کے اس قدر بچے کھٹا کھٹ جنے اور اب توالد وتناسل کے دروازے پر قفل لگ گیا۔ اگر تم میں کچھ بھی عقل ہے تو یہ نکتہ سمجھو گے کہ دوسرے انبیاء اور رسل کے عہد میں دنیا کس قدر اندھی اور وحشت و جہالت کے عمیق گڑھے میں گری ہوئی تھی کہ مذکورہ بالا لغویات (معجزات) پر ایمان لائی تھی جن کو انسانی عقل ہرگز باور نہیں کرتی۔ یہی وجہ ہے کہ یورپ کے فیلسوف اسلام پر مضحکے اڑا رہے ہیں کہ اسلام جس شئے سے عبارت ہے وہ مداریوں کے پھنک ایک اور پھنک دو کا تماشا ہے۔

سنو سنو! میں اگر چاہوں تو اپنے ہتھ پھیر اور داؤں گھات سے ویسے ہی بلکہ ان سے بڑھ کر ہزاروں معجزے دکھا سکتا ہوں۔ مگر میں دنیا کے منہ پر اندھیری ڈالنا اور ان کو تاریکی میں رکھنا نہیں چاہتا۔ میں تو تم کو صداقت اور صفائی کی روشنی میں لانا چاہتا ہوں۔

تم کو اپنے قرآن کے معجز ہونے پر بڑا گھمنڈ ہے۔ اور تم تیرہ سو برس سے لے کر اب تک یہی کہے جاتے ہو کہ قرآن اپنی فصاحت و بلاغت میں دنیا کا عاجز کر دینے والا ہے۔ مجھ کو تمہارے اس دعوی پر اس قدر ہنسی آتی ہے کہ دیوار قہقہہ بن جاتا ہوں۔ بیسیوں کتابیں نظمیں اور قصائد ایسے موجود ہیں جن کا جواب آج تک نہیں ہوسکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نہ ہوسکتا ہے، کیا وہ سب معجز ہیں ۔تم کو معلوم ہے کہ میں نے سورہ الحمد کی تفسیر (اعجاز المسیح) لکھی ہے کیا کوئی ویسی تفسیر بالمقابل لکھ سکتا ہے۔تمہارے علماء اور پیر جی اور شاہ جی اسکے سوا کچھ نہ کر سکے اور نہ کر سکتے ہیں کہ میری کتاب پر صلات کی غلطی کا طوفان بہتان دھریں کہ فی کی جگہ من ،اور من کی جگہ فی ،اور علی کی جگہ الی ،اور الی کی جگہ علی ہے ۔پس یہ وہی مثال ہے کہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے ۔مگر کسی آج تک یہ بھی نہ ہوسکا کہ میری کتاب کے جواب میں دو چار صحیح سطریں ہی لکھ سکے چہ جائیکہ ایسی ضخیم اور جسیم کتاب اگر تم کو کچھ بھی حیا ہے تو میری اعجاز المسیح پر ویسا ہی ایمان لاؤ گے جیسا قرآن پر، ورنہ اس کی نظیر پیدا کر کے دکھاؤ گے

اے نامردو! بھلا تم سے بجز اس غل غپاڑا مچانے کے میری سی سالہ بعثت ورسالت میں اور کیا ہو سکا ہے کہ مرزا قادیانی ایسا ہے اور مرزا قادیانی ویسا ہے، مگر تم خوب یاد رکھو کہ ریت کی آڑ باندھنے سے سمندر کا سیلاب رک نہیں سکتا۔ میری امامت، میری مہدویت، میری مسیحیت ،میری بروزی نبوت، میری ظلی رسالت کو ۶ کروڑ حیز اور نامرد مسلمان ہرگز نہیں روک سکتے ۔جب میں نے براہین احمدیہ لکھی تھی اور مجھ پر الہام اور وحی کی ٹپکا ٹپکی ہونے لگی تھی تو کتنے آدمی میرے صحابی تھے۔صرف دو۔اب میری جماعت تقریباً ایک لاکھ ہے اور برابر انڈے بچے دے رہی ہے۔اگر مجھ میں صداقت اور حقانیت کا کرشمہ نہ ہوتا تو اس قدر رجوعات ہرگز نہ ہوتی۔

سنو سنو! جب میں مجدد اور رفارمر ہوں تو عرب کے لٹریچر کا بھی مصلح ہوں۔ میں کسی کا مقلد نہیں۔ اگر میں علی کی جگہ الی لکھوں تو کس کی طاقت ہے کہ چون و چرا کر سکے۔ اگر لغت میں بھی ایسی ہی اندھی تقلید ہوتی جیسی تمہارے دین میں ہے، تو لٹریچر کبھی ترقی نہ کرتا۔ نئے الفاظ نئے محاورات نئے صلات نئی ترکیبیں پیدا کرنا رفارمر کا کام ہے نہ کہ گلے میں تقلید کا پٹا ڈال کر عالم و فاضل بننے والوں اور اپنا حوصلہ پست کرنے والوں کا۔

سنو سنو! جب تم زبان عرب اور اس کے محاورات کے لئے قرآن کو مستند مانتے ہو، تو میرے کلام کو جو مثل قرآن الہام اور وحی ہے اور باوصف اس کے کہ میں پنجابی ہوں پھر بھی مجھ پر زبان عرب ہی میں الہام ہوتا ہے کیوں مستند نہیں مانتے ۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغمبر عرب پر اگر زبان عرب میں فصیح و بلیغ الہام ہوا تو یہ ان کی مادری زبان تھی معجزے میں داخل نہیں۔ مجھ پر باوصف پنجابی اور دراصل چینی نژاد ہونے کے ایک اجنبی زبان (عرب) میں الہام کا ہونا ایسا اچھوتا معجزہ ہے جس کا انکار وہی شخص کرسکتا ہے جو کاٹھ کا الو ہو۔ پیغمبر عرب کو تم امی کہتے ہو۔ اگر وہ درحقیقت امی تھا، تاہم زبان عرب اس کی مادری زبان تھی خود ہمارے ہندوستان میں بہت سے شعراء اور صاحب ملفوظات جن کو تم اولیاء اللہ کہتے ہو بالکل امی تھے تاہم وہ فصیح و بلیغ نظم و نثر لکھ سکتے تھے پس یہ کوئی بڑی بات نہیں۔ بڑی بات یہ ہے کہ میں پنجابی نژاد ہو کر فصیح و بلیغ زبان عرب کا صاحب الہام ہوں جو ایک اجنبی زبان ہے اور میری مادری زبان نہیں۔ پس میرا مرتبہ عرب کے امی نبی سے بہت بڑھا ہوا ہے۔ دیکھ لو میں اپنی کتاب اعجاز المسیح سے نہ صرف ہندوستان بلکہ مصر اور ترکی کے عربی انشا پردازوں اور علماء اور فضلاء کو مبہوت کر دیا۔ مصر کے عربی اخبار المنار کو بھی شامت نے ویسا ہی دھکا دیا جیسا کہ علماء ہند کو کہ اس نے بھی صلات ہی کی غلطیں نکالیں، مگر میری ایک ہی ڈانٹ نے اس کی سراویل میں چھل چھل لگادی اور خطا ہو گیا اور منہ میں گھنگھنیاں بھر کر گونگے کا گڑ کھا گیا۔ اگر تم میں کچھ سکت اور دم درود ہے تو اڈیٹر المنار کی پشتیبانی کرو اور اس کو میدان میں لاؤ۔

پھر مجھ میں ترجیح اور تفضیل کا دوسرا مسالا یہ ہے کہ میں علاوہ زبان عرب کے اردو پنجابی فارسی بھاشا انگریزی پر بھی قادر ہوں، اور وہ بھی ہندوستان جیسے وسیع ملک میں جو چار دانگ عالم کے لقب سے ملقب ہے۔ پیغمبر عرب کی ولادت صرف عرب کے چھوٹے سے جزیرہ نما میں ہوئی اور لے دے کر صرف ایک زبان عرب کے سوا دوسری زبانوں سے ان کو مطلق مس نہ ہوا۔ میں ہفت زبان کارفرما ہوں اور مجھ پر ہر زبان میں الہام ہوتا ہے۔ اب تمہیں پھوٹے دیدوں پر شعور وادراک کی عینک لگا کر دیکھو کہ میں تمام انبیاء میں ممتاز ہوں یا کوئی اور۔ اور آسمانی باپ نے اپنے سارے بیٹوں کو عاق اور محروم الارث کر کے مجھے خلف اور کلونٹا اور لیپا لک بلکہ حقیقی فرزند بنایا ہے یا کسی اور کو۔

اپنے عقل کی پرانی پھٹی غلیظ گدڑی کے کفو گرو! ذرا تو سمجھو کہ میں کیا چیز ہوں۔ مجھ میں کیسا سرخاب بلکہ عنقا کا شہپر ہے۔ میری کیا شان ہے۔ مجھ میں کیا کرشمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بھلا تیرہ سو برس میں کسی دوسرے ایسے تیسے نے میرے سوا نبوت و رسالت مسیحیت ومہدویت کا کیوں دعوی نہ کیا۔آسمانی باپ کوتو ہرطرح کی طاقت تھی وہ جس کو چاہتا رسول اور نبی بنا دیتا۔مگر میرے سوا دوسرے میں یہ صلاحیت وقابلیت ہی نہ تھی۔ اور اگر میں جھوٹا نبی ہوں تو ہرشخص جھوٹی نبوت کا دعوی کرسکتا ہے مگر کسی نے آج تک کیا بھی۔ اگر حوصلہ ہے تو نبی بن کر دیکھ لے۔ایک لاکھ آدمیوں کی بڑی مہتم بالشان تعداد ہے۔آسمانی باپ نے چاہا تو ایک دہائی بلکہ ڈہائی آدمی اسکے گر گے اور چیلے نہ بنیں گے:

ہمیں میدان ہمیں چوگان ہمیں گوئے

تم ہزار سر مارو۔لوگوں کو میری جانب سے لاکھ بدظن کرو،مگر ایک سچا نبی کبھی جھوٹا نہیں بن سکتا۔تمہارے ہی گروہ کے لوگ ٹوٹ ٹوٹ کر میری جماعت میں مل رہے ہیں اور یوں میری احمدی جماعت بڑھ رہی ہے اور تمہاری محمدی جماعت گھٹ رہی ہے۔ میں نے ابھی تک عیسائیوں،آریوں،سکھوں کی جانب زیادہ توجہ نہیں کی کیونکہ ان کو احمدی (مرزائی) بنانے کا ابھی مجھ پر الہام نہیں ہوا۔اس میں آسمانی باپ کی کوئی مصلحت ضرور ہوگی جو بہت جلد تم پر ظاہر ہو جائے گی۔

اے قارون کے سگو! اے دقیانوس کے بیٹو اور پوتو! اے مادرزاد اندھو! خوب یاد رکھو کہ تم میرے مقابلے میں بالآخر تھک جاؤ گے۔تمہارے حوصلے پست ہو جائیں گے۔تمہاری اشتہار بازی، اخبار بازی،رسالہ بازی کا بہت جلد تڑکا ہو جائے گا۔ تم میری جماعت کو حسب فحوائے یدخلون فی دین الله افواجا روز بروز بڑھتے دیکھ کر آتش حسد میں جل کر فی النار ہو گے۔ وجہ یہ ہے کہ تم میں خود اتفاق نہیں۔ مقلد تم میں، غیر مقلد تم میں۔ پھر ان کی بھی مختلف شاخیں۔ غیر مقلدوں میں عرشی اور فرشی خود میرے ہمسایہ لاہور میں ۔ مقلدوں میں حنفی شافعی مالکی حنبلی ۔پھر ان میں بھی چشتی قادری سہروردی شطاری صابری نظامی حکیمی جلالی جمالی وغیرہ۔ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا، بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ پھر ایک دوسرے کو کوئی لامذہب و بدمذہب کہتا ہے۔ کوئی مشرک و بدعتی کا خطاب دیتا ہے۔ جب خود تمہارے آپس میں پھوٹ ہے تو میری ایک آسمانی جماعت احمدیہ کے مقابلے میں جو جنود الله ہیں اور جنھوں نے ایک ہی رسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مضبوط پکڑ رکھا ہے جو جان و مال سے ایک ہی امام الزمان کے سر پر قربان ہونے کو ہر وقت مستعد ہیں اور ایک بھائی دوسرے بھائی کا جاں نثار ہے، کیا تیر مار سکو گے۔

تم میرے نبی اور رسول بننے سے بہت قلا بازیاں کھاتے ہو۔ نبی کے معنی خبر دینے والا، رسول کے معنی بھیجا ہوا ہے۔ اب لغوی معنی میں وضع ثانی (اصطلاح) کا پوّا لگانا کہ نبی وہ ہے جو صاحب معجزہ ہو دین اسلام کو منسخ کرنا ہے۔ پس میں نے اگر اپنے کو نبی اور رسول بنایا تو کیا گناہ کیا۔ اور ابھی کیا ہے جب آسمانی باپ ایک ایک احمدی (مرزائی) کو نبی اور رسول بنا کر میری امامت کی منادی کے لئے نہ صرف اقطار ہندوستان بلکہ ممالک یورپ و ایشیا و افریقہ میں بھیجے گا تو تمہارے ہوش اور بھی گند لے ہوں گے

میں صرف لغت کو مانتا ہوں اصطلاح کو نہیں مانتا۔ میں اگر چاہوں تو ہزاروں اصطلاحیں گھڑ سکتا ہوں جو علماء اسلام کے خواب میں بھی نہ آئی ہوں گی۔

قرآن کے تمام مفسرین نے وہ جھک مارا ہے کہ کچھ نہ پوچھئے۔ اسلام پر جو یورپ کے فلاسفر اعتراضوں کی بوچھاڑ کر رہے ہیں، تو انہیں مفسرین کی بدولت۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ۔ آپس میں سر پھٹوّل ہے، لپّا ڈگی ہے۔ الغرض ان بے مغزوں کی رسائی قرآن کے مغز تک نہ ہوئی اور دنیا کا مغز چاٹ گئے۔ اسکے سوا اور کیا کہا جائے کہ یہ سب الو کا بھیجا کھا گئے تھے.. بایں ہمہ مفسر بننے کی شوراشوری تو دیکھو کہتے ہیں کہ بل رفعه الله اليه سے مراد یہ ہے کہ خدا نے عیسیٰ کو زندہ اٹھا لیا۔ یہ اپنے منہ پر تھپڑ مار رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ اگر اپنی جانب کسی کو زندہ اٹھاتا تو پیغمبر عرب کو اٹھاتا۔ وہ تو مر کر زمین کا پیوند ہوا اور عیسیٰ مسیح زندہ رہے اور نہ صرف دنیا میں بلکہ فلک چہارم کی برجی کی کلسی پر۔ اگر خدا کو مسیح کا زندہ رکھنا مقصود تھا تو روئے زمین پر کیوں زندہ نہ رکھا۔ یہ قرآنی تفسیر ہے یا بکواس اور مالیخولیا اور آرائش محفل اور الف لیلیٰ کی داستان۔ بس ان کور مغز مفسروں سے خدا ہی سمجھے اور تو کیا کہوں:

چوں ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

میں تو یہ کہتا ہوں کہ اس قسم کے خلاف عقل اور ان نیچرل ڈھکوسلے چھوڑو کیونکہ موجودہ زمانہ کی ہوا اسکا انکار کر رہی ہے اور یہ اسلام کے چمکتے ہوئے صاف و شفاف رخسارے پر ایک نہایت بدنما مسہ یا کلنک کا ٹیکا ہے تم اس کے عوض مجھے کافر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملحد اور دائرہ اسلام سے خارج کر رہے ہو۔

یہ تمہاری کس درجہ کی حماقت اور جہالت ہے کہ مردوں کو زندہ بتاتے ہو۔ جب انسان مر گیا، گل گیا، چاروں عنصر اپنے اپنے طبقہ میں مل گئے ،تو زندگی کیسی ۔تم روح کو زندہ بلکہ ازلی اوابدی بتاتے ہو۔انسان کی زندگی اور موت بالکل ایسی ہے جیسے شمع میں تیل ۔یعنی جب تک تیل موجود ہے شمع جلتی ہے، جب تیل جل چکا شمع رخصت ہوئی ۔....ایک انجن زورشور سے چل رہا جب اسٹیم (قوت دخانی) کم ہوگئی چلنا موقوف ۔ اس میں کون سی روح موجود تھی کہ آسمان میں جا کر طبقہ ارواح سے کھسر پھسر کرنے لگی ۔ یہی حال انسان کا ہے کہ جب تک حرارت غریزی اس کے جسم میں رہتی ہے زندہ ہے جب حرارت بجھ گئی مر گیا۔

سنوسنو! میری امامت اور موعودیت کا انحصار بالکل عیسی کی ممات کے مسئلے پر معلق ہے۔تم جہالت اور سفاہت سے کہتے ہو کہ وہ زندہ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ بالکل محال ہے۔تم تو اپنے اولیاء اللہ کو بھی زندہ اور حاضر وناظر جانتے ہو اور یہ تمہارا ایک معمولی رسمی آبائی عقیدہ ہے۔ بفرض محال عیسی زندہ ہی سہی مگر اس میں جدت اور خوبی کیا نکلی اور نیچر میں تم نے کون سا تعجب ٹھونس دیا کہ تمہارے اولیاء بھی زندہ اور عیسی مسیح بھی زندہ ۔مگر عیسی کے مقابلے میں پیغمبر عرب مردہ ۔اس بڑھبس پر یوں جی چاہتا ہے کہ سر پیٹ لوں دیکھو عرب کا ایک شاعر کہتا ہے

و لو کان فی الدنیا خلود لواحد
لکان رسول اللہ فیھا مخلدا
بدنیا گر کسے پائندہ بودے
ابو القاسم محمد زندہ بودے

جب تم نے اسلام جیسے عظیم الشان مذہب کی بنیاد صرف مسیح کی حیات پر رکھ چھوڑی ہے تو ضرور ہے کہ میں بھی اپنی موعودیت و رسالت کا دارو مدار مسیح کی ممات پر رکھوں اور تمہیں ہر طرح ٹھونک دوں ضد ہے تو ضد ہی سہی ۔اور یہ عام مسئلہ ہے کہ

الا شیاء تعرف بالا ضداد

ایسی ضد کا بھی ٹھکانہ ہے کہ مذہب چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوا کافر تو وہ کافر مسلمان ہو گیا

کشمیر میں جا کر دیکھ لو عیسیٰ کی قبر موجود ہے۔ اور کہو تو اپنے چیلوں کو بھیج کر اس کی ہڈیاں بھی اکھاڑ دوں اور پھر کشمیر کے کسی ڈل میں بہا دوں۔ جیسے لارڈ کچنر نے سوڈان کے مہدی کذاب تعایشی کی قبر بم کے گولوں سے اڑا دی اور ہڈیاں دریائے نیل میں بہا دیں۔ میں تو عیسیٰ کے نام ونشان سے بے زار ہوں۔ قابو چلے تو ہڈیاں کیسی اسکی گور کی خاک بھی بگولوں کے حوالے کر دوں کیونکہ مسلمان گور پرست ہیں اس کی گور کا بھی پیچھا نہیں چھوڑتے۔ بھلا تم میں اور عیسائیوں میں کیا فرق رہا۔ اگر وہ صلیب پرست، تثلیث پرست، تصویر پرست وغیرہ ہیں تو تم مسیح کے گور پرست ہو یا اس کی حیات پرست۔

میں ایک لا ثانی عالی شان نبی اور رسول اور مہدی اور امام آخر الزمان ہوں اور میں نے چمکتے ہوئے دلائل اور شواہد سے ڈنکے کی چوٹ اپنا دعویٰ ثابت کر دیا ہے اور دنیا کو سنوا دیا ہے، مگر تم صرف ایک مسئلہ حیات مسیح پر جو بالکل بے وجود ہے میرے سچے دعووں کا انکار کر رہے ہو۔ تم سے زیادہ اور کون ناحق پوش، دیگر تعصب کا سرپوش مبتلائے خواب خرگوش دین و دنیا فراموش ہوگا۔

عیسیٰ کا مرجانا کچھ بڑی بات نہیں۔ جس طرح چیونٹیاں اور مچھر مر جاتے ہیں عیسیٰ بھی مر گیا۔ تمام ذی حیات کے مرنے کا دور نیچر کا قانون اور نیچر کے بائیں ہاتھ کا معمولی کرتب ہے مگر چونکہ تم کو ضد اور تعصب نے اندھا کر دیا ہے پس میں بھی ہر طرح تم پر حجت قائم کر رہا ہوں اور ضد سے تنکے کو شہتیر اور رائی کو پہاڑ بنا رہا ہوں۔

تم حیات مسیح پر ایسی پادر ہوا اور لچر باتیں بناتے ہو کہ میں تو میں ایک گدھا بھی سن لے تو مارے غصے کے ڈھیچوں ڈھیچوں کرنے لگے اور اگاڑی پچھاڑی توڑا کر دم دبا کر کان جھڑ جھڑا کر کھونٹا اکھاڑ کر سیدھی پڑا دے کی راہ لے یہ جا اور وہ جا اور کمہار لگام ہاتھ میں لئے دور سے دوب دکھا تا ٹاپتا رہ جائے۔ لگے کہنے کہ مسیح ویسا ہی زندہ ہے جیسے شہداء زندہ ہیں چنانچہ قرآن میں ہے لاتحسبنّ الّذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء و لکن لا تشعرون میں جبھی تو کہتا ہوں کہ تمہارے علماء مفسرین گھاس کھا گئے ہیں۔ اول تو قرآن میں احیاء کو عدم شعور یا عدم العلم سے منطوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے۔ مطلب یہی ہوا نا کہ تم نہیں جانتے کہ شہداء کیونکر اور کس طرح زندہ ہیں ان کی حیات کیسی ہے پس یہ ایک چیستان یا لاحل معمہ ہوا اور شریعت سے تفصیل ثابت نہیں اور یہ قاعدہ ہے کہ اجمال واجب العمل نہیں۔ پس جب تم کو اصل حیات ہی کا علم نہیں تو شہداء کی حیات سے مسیح کی حیات کا منطبق کرنا یعنی چہ

دوم مسیح کو شہداء سے تشبیہ دینا استغفر اللہ نعو ذ با للہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ۔ کجا شہداء کجا مسیح میں تم کو اپنی کتاب میں مسیح کے کیریکٹر کا فوٹو دکھا چکا ہوں۔

سوم، حقیقی معنی کسی مفسر کے خواب میں بھی نہیں آئے وہ ریگستان عرب میں اندھی اونٹنی کی طرح جا رہے ہیں۔ سنو شہداء کی حیات سے مراد ہمیشہ ان کے نام کا زندہ رہنا ہے۔ دیکھ لو جو لوگ میدان کارزار میں سینہ سپر ہو کر غنیموں سے لڑے ہیں اور پھر جان پر کھیل گئے ہیں ان کا نام ابدا لآ باد تک زبانوں اور صفحات تواریخ پر زندہ ہے۔ مسیح نے تو زندگی میں ایک چوہیا کا بچہ بھی نہیں مارا۔.. بالآخر یہودیوں کے ہاتھوں بے کسی اور بے بسی کی حالت میں ایلی ایلی لم سبقتنی کہتا ہوا صلیب پر کھینچا گیا۔ اس کو شہیدوں کے زمرے میں داخل کرنا یا شہیدوں سے تشبیہ دینا شہادت کا خون کرتا ہے۔

چہارم، تم ریفارمروں کے لٹکے کیا سمجھو۔ آیت سے مقصود لوگوں کو جنگ پر ابھارنا اور شجاعت کے جوہر دکھانے پر آمادہ کرنا اور جبن اور حیز پنے کو دور کرنا ہے۔ یہ آیت گویا جنگ کیلئے ایک رجز ہے۔ جسکو سن کر نامرد بھی مرد بن جاتے ہیں اور جان کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ آیت کے منطوق سے ہویدا ہے کہ لا تحسبن میں نون تاکید اور تنبیہ کا ہے۔ یعنی خبردار ہو جاؤ جو لوگ خدا کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں ان کو مردہ نہ سمجھو وہ زندہ ہیں مگر تم نہیں جانتے۔

یہ آیت گویا ان لوگوں کے لئے تنبیہ کا تازیانہ ہے جو جبن کو کام میں لاتے یا جنگ میں قتل ہو جانے والوں کو حقیر سمجھتے تھے۔ مقصود صرف شہادت کو مہتم بالشان بنانا ہے۔ اس سے یہ بھی غرض ہے کہ نامرد کی زندگی موت سے بھی بدتر ہے۔ حقیقی زندگی انہیں لوگوں کی ہے جو خدا کی راہ میں قتل کئے گئے ہیں مگر ہمارے ظاہر بین ظاہر پرست یا علماء ظواہر ایسے حقیقی نکات اور مفاہیم کو کیا سمجھیں۔

پنجم، اگر شہداء کی زندگی سے وہی مراد ہوتی جو ہمارے علماء سمجھتے ہیں تو آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صرف اتنی عبارت کافی تھی الذین قتلوا فی سبیل اللہ ا حیاء مسلمانوں کے خدا نے گویا لا تحسبن اور ا مواتا و لکن لا تشعرون کو محض حشو بھرتی کیا۔

مجھے ان جاہل علماء اور فضلاء اور اور مفسرین پر بعض اوقات غصہ کی جگہ رحم آ جاتا ہے کہ یہ آپ اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہے ہیں آپ اپنی ریش مبارک کھسوٹ رہے ہیں آپ اپنا منہ نوچ رہے ہیں آپ اپنے ہونٹ کاٹ رہے ہیں۔ حقیقی آسمانی باپ جس نے مجھے اپنا لیپا لک بنایا ہے ان پر رحم کرے اور ان کو خیالی خدا کے پنجوں سے چھوڑائے۔

دیکھو حیات و ممات مسیح کے متعلق جو شخص میری تقریریں دیکھتا اور سنتا ہے گم صم ہو جاتا ہے۔ پس میں نے اسی کو اپنی مسیحیت کی سپر بنا رکھا ہے اور کسی کا کیا منہ ہے کہ میرے دلائل پر چونچ کھول سکے۔ وجہ یہ ہے کہ میں موجودہ زمانہ میں ٹھیک نیچر کی شاہراہ پر بگٹٹ گھوڑا دوڑا رہا ہوں، اور تم نیچر کیخلاف خارزار اور پیچدار بلکہ مہلک راہ اختیار کر رہے ہوں۔ پس غاروں اور کھوہوں میں گر کر تمہاری گردن ٹوٹے اور ضرور ٹوٹے۔

چونکہ حیات مسیح پر تمہارا ایمان خدا پر ایمان لانے سے بھی بڑھ کر ہے۔ لہذا میں نے اپنے تمام چیلوں چاپڑوں سے کہہ دیا ہے کہ جب گفتگو کرو اسی مسئلہ پر گفتگو کرو۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ وغیر لغویات کے لئے بہت سے ملا نے گداگروں کی طرح پھیریاں لگاتے اور روٹیاں مرورتے پھرتے ہیں۔ پس ایسے مسائل انہیں پر چھوڑ دو اور اب یہ باتیں کچھ گاؤ خوردسی بھی ہوگئی ہیں۔ اب تو نئے رفارمر کی رفارم اور نئی مذہبی اسکیم کا زمانہ ہے کل جدید لذ یذ

سنو سنو! میں نیا رفارمر ہوں اور رفارمر کو نہ صرف متعدد ابواب بلکہ تمام کلیات و جزئیات کی اصلاح کرنی پڑتی ہے ابھی تمہیں نے مسیح کی حیات و ممات کے مسئلے کو چھیڑا ہے کیونکہ یہ میری مسیحیت سے متعلق ہے جب اسی ایک چھوٹے سے مسئلے نے دنیا کو تہ و بالا کر دیا ہے تو تمہیں سوچو کہ دوسرے عظیم الشان مسائل اور گراں اصلاحات دنیا میں کیسا کچھ انقلابات پیدا کریں گے ابھی سے مسلمان جدا سٹپٹا رہے ہیں عیسائی جدا سر پیٹ رہے ہیں۔ آریا بھی سر بگریباں۔ شیعہ ماتم حسین کی جگہ دیواروں سے جدا سر پھوڑ رہے ہیں۔ علماء اور مشائخ کو جدا قدر عافیت معلوم ہو رہی ہے حالانکہ بڑھیا نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن میں ایک پونی بھی نہیں اٹی، اورسب پر قیامت کا بر پا ہونا ابھی باقی ہے۔

کچھ میرے خروج پر نہیں بلکہ ہر رفارمر اور نبی کی بعثت پر غل غپاڑے مچے ہیں۔ دنیا ادھر اور اودھر ہو گئی مگر چند ہی روز میں میدان صاف ہو گیا ہے اور گرد وغبار ہٹ گیا ہے۔ میں صرف مسلمانوں ہی کا رفارمر نہیں ہوں جیسا کہ تمہارا خیال ہے چونکہ میں مسلمان کے گھر پیدا ہوا اور میرے باپ دادا بھی رسمی اور تقلیدی مسلمان تھے۔ پس اس کے سوا چارہ نہ تھا کہ میں بھی اپنے کو اوائل میں مسلمان ہی قرار دیتا، اور سب سے پہلے مسلمانوں ہی کی مرمت اور خدمت کرتا، ورنہ درحقیقت میں نہ مسلمان ہوں نہ ہندو، نہ آریا، نہ عیسائی، نہ بودھ، نہ پارسی، نہ ژندی، میں تو سب کا رفارمر اور ساری دنیا کیلئے جدید شارع ہوں اور اس لحاظ سے میں سب کچھ ہوں کیونکہ سبکی اصلاح کرسکتا ہوں۔

تمہیں غور کرو کیا ایک جلیل القدر رفارمر بوسیدہ تقلیدی مذاہب کا پابند ہوسکتا ہے اس صورت میں تو وہ کیا خاک رفارم کر سکے گا بھلا کہیں رفارمر بھی مقلد ہوا ہے۔

بعض انبیاء سے یہ بڑی بھاری غلطی ہوئی کی انہوں نے گزشتہ مذاہب کو کانٹ چھانٹ کر ایک کمپونڈ مذہب تیار کر دیا ہے۔ یہ ان کی حد درجہ کی کمزوری تھی۔ مثلاً پیغمبر عرب جس کو تم ساری دنیا کا رفارمر کہتے ہو، وہ بھی ابراہیمی دین کا مقلد ہوا، اور خدا کو بھی یہی کہنا پڑا کہ قل بل ملة ابراهيم حنيفاً یعنی کہہ دے اے محمد کہ میں ملت ابراہیم کا اتباع کرتا ہوں۔ بھلا رفارم کو کسی پرانے مذہب وملت کے اتباع و تقلید سے کیا سروکار۔

بات یہ ہے کہ انسانی ناتوانی سب کے ساتھ لگی ہے۔ رفارمر بھی آخر انسان تھے، وہ خدا کے لیپا لک اور معصوم نہ تھے۔ میں خدا کا لیپا لک کیا معنی حقیقی فرزند ہوں اور یہ قاعدہ ہے کہ الولد سرّ لا بيه۔ میرا باپ معصوم ہے تو میں بھی معصوم ہوں۔ معصوم سے معصوم اور غیر معصوم سے غیر معصوم پیدا ہوتا ہے۔ عیسی مسیح غیر معصوم تھا اس کا خدا بھی غیر معصوم تھا،

گندم از گندم بروید جو ز جو

میں صداقت کا پتلا، حقانیت کا فوٹو، خلوص کا موٹو، عصمت کا مرقع ہوں۔

میری ہر بات ٹکسالی لایزالی احمدی اور جمالی ہے۔ میری پیشین گوئی ایک بھی پٹ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑی، اور ایسی تیر بہدف نکلی جیسے بوئر جنرل سیوٹ کے گولے برٹش کمپ کے عین مین کے بیچ۔ انبیاء کی سینکڑوں پیشین گوئیاں غلط ہوگئیں۔ خدا تعالی نے ان کو بار ہا غلطیوں پر ڈانٹا مگر میرے خدا نے مجھے ہمیشہ پیار کیا۔ میرے سامنے کبھی اف تک بھی نہیں کی۔ عیسی مسیح کو تو دوزخ ہی میں دھکیل دیا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ اسی قابل تھا اور میں اس کے مقابلہ میں اسی قابل ہوں۔

سنو سنو! ہندوستان میں ہرکس و ناکس سے بیعت کرنے کی وبا طاعون کی طرح پھیل رہی ہے اور لوگوں کو ہلاکت میں ڈال رہی ہے۔ یہ مشہور خاندانوں کے پیرزادے اور مشائخ جو گدی تکیہ لگائے بیٹھے ہیں، خدا پر ان کا تکیہ نہیں۔ یہ مسلمانوں کو خدا سے پھیر کر اپنا بندہ بنا رہے ہیں۔ اور میں اپنی بیعت سے سب کو آسمانی باپ کا بندہ بناتا ہوں۔

اور میں اگر انکو اپنا بندہ بھی بناؤں تو بجا ہے کیونکہ میں آسمانی باپ کا لیپا لک ہوں۔ جب کہ عیسائی عیسی مسیح جیسے بدخوارق انسان کو خدا کہتے ہیں، تو میرے چیلے مجھے کیوں خدا نہ کہیں۔ پس مجھ سے بیعت کرنا درحقیقت آسمانی باپ سے بیعت کرنا ہے۔ مجھے غصہ تو اسی پر آتا ہے کہ میرے ہوتے لوگ بدھوشاہ چلالی اور نتھوشاہ جمالی اور لکڑشاہ مداری اور مکڑشاہ سلاری اور جھکڑشاہ ہزاری سے بیعت کریں۔ مسلمان تو بھنگ کھا گئے ہیں یا ان کی مہے کی پھوٹ گئی ہے کہ بالکل چپڑ سوداس بن گئے ہیں۔ میں خاتم الخلفاء ہوں میرے سامنے کسی کی کیا مجال کہ اپنا شجرہ قلہ پیش کر سکے۔ میں نے جس طرح تمام مردہ پیروں اور ولیوں اور نبیوں اور رسولوں کا خاتمہ کر دیا ہے اسی طرح تمام موجودہ مشائخ کو بھی بہت جلد زندہ درگور کر دونگا۔

میں نے جو اپنے کو خاتم الخلفاء کہا ہے، نہ کہ خاتم الانبیاء تو تم اس پر شور نہ کرو۔ جب میں نے اپنا ظلی اور بروزی نبی ہونا مشتہر کیا تھا تو تم نے لمبے لمبے منہ بنائے تھے، اور تم تہ وبالا ہو گئے تھے۔ اور پیرزادوں اور مشائخ کے سروں پر تو قیامت ہی نازل ہوگئی تھی۔ وہ انگاروں پر لوٹنے لگے تھے کہ اب ہمیں کون پوچھے گا، کونڈے اور توشے نذر نیاز حلوے مانڈے اور منتیں دکھشنے اور دانت گھسائیاں اب قادیان ہی کو ریلوے مال گاڑیوں پر لدی چلی جائیں گی۔ اور ان کا یہ خیال تھا بھی ٹھیک، کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خورشید کے آگے چراغ نہیں جلتا۔ پس میں نے خیال کیا کہ وحشیوں اور نادانوں..اور سادہ لوحوں کو کیوں انگلی دکھائی جائے۔.اس لئے میں نے اپنے کو بجائے خاتم الانبیاء خاتم الخلفاء کہا اگرچہ بات ایک ہی ہے یعنی یہ دونوں لفظ درحقیقت ہم معنی ہیں۔

سنوسنو! خلیفہ کے معنی نبی کے ہیں قرآن مجید میں ہے

انّی جا عل فی ا لا ر ض خلیفة

آدم خلیفہ یعنی نبی تھے، پھر خلافت کا سلسلہ جاری ہوگیا۔ تمام انبیاء یکے بعد خلیفہ ہوتے چلے آئے۔ آنحضرت ﷺ بھی خلیفہ تھے مگر خاتم الخلفاء نہ تھے۔ خاتم الخلفاء میں ہوں۔ میرے بعد کوئی خلیفہ نہ ہوگا۔

تم تو بالکل مادرزاد اندھے ہو۔..احمقو! اگر پیغمبر عرب خاتم الخلفاء ہوتا تو میں کیوں مبعوث ہوتا۔ آسمانی باپ ایسا ناعاقبت اندیش نہ تھا کہ اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی مارتا اور اپنے سپوت لیپا لک کی میراث غصب کر کے کسی دوسرے کو دے دیتا اور اپنے فرزند کو عاق اور محروم الارث کر دیتا۔ اس کی کورٹ میں انصاف ہوتا ہے وہ چوپٹ نگری کا اندھا راجہ نہیں۔

..جب میں نے الہام کا دعوی کیا تو تمہاری چرخ چوں عقل دریائے حیرت میں ڈبکوں ڈبکوں کرنے آسمان سر پر اٹھالیا، زمین تلووں سے نکل گئی۔ مگر تم رفتہ رفتہ یہ غپا بھی کھا گئے اور چونکہ نبی اور رسول ہونا کچھ بڑی بات نہیں، لاکھوں نبی اور رسول پیدا ہوتے چلے آئے ہیں اور آئندہ کروڑوں پیدا ہوں گے، اور میں لکھ چکا ہوں کہ آسمانی باپ میں سب طرح کی طاقت ہے، پس میں نے اپنے باپ سے روکر بلبلا کر ایڑیاں رگڑ کر اصرار کیا کہ اگر میں بھی نبی اور رسول ہی رہا، اور آئندہ ترقی نہ کی تو تمہیں آسمانی باپ اور مجھے لیپالک خلف فرزندار جمند کون کہے گا۔ نبوت اور رسالت تو آندھی کے آم ہوگئے ہیں۔ آپ جانتے ہیں تریا ہٹ اور بالک ہٹ مشہور ہے، لہذا آسمانی باپ کو میری یہ ہٹ ماننی پڑی اور مجھ پر یہ الہام نازل فرمایا

ان کنت من قبل رسولا نبیا فا لآن انت بمنزلة و لد ی و خاتم الخلفاء اعنی خا تم الا نبیاء

میں نے اپنے آپ کو اخبار الحکم مطبوعہ ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء کے صفحہ ۷ کالم ۲ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی الاعلان خاتم الخلفاء قرار دیا۔ اب دیکھوں یہ اعلان تم کو کیا کیا ناچ نچاتا ہے اور تم پر کیا غضب ڈھاتا ہے۔ مگر یاد رکھو چند روز میں تم اس کو بھی سہہ جاؤ گے اور نرم چارے کی طرح نگل جاؤ گے۔ تمہارے دقیانوسی علماء اور مشائخ غل مچائیں گے خاک اڑائیں گے بالآخر سٹپٹا کر اور سر پیٹ کر رہ جائیں گے۔

سنو سنو! تمہارے علماء اور مشائخ میں چونکہ خلوص نہیں بلکہ وہ میرے بالمقابل معاندانہ و متناقضانہ محض حب مال و دولت کی وجہ سے میرے مقابلہ میں اپنی کساد بازاری دیکھ کر کارروائی کر رہے ہیں۔ لہذا ان کے رسالوں ان کی کتابوں ان کے مضامین میں مطلق اثر نہیں ہوتا۔ تمہیں غور کرو اس عرصہ میں انہوں نے.. اپنی توپوں سے کس قدر بم کے گولے چھوڑے، مگر میرے دارالامان قادیان کے حصن حصین اور منارے کی برجوں پر ان کا کیا اثر ہوا۔ انہوں نے تو اس عرصہ میں میرا کیا بگاڑا بلکہ جس قدر جان توڑ کر مخالفت کی اسی قدر احمدی جماعت کو روز افزوں ترقی ہوئی اور ہو رہی ہے۔ میرے ذاتی اخبار الحکم میں جو ہفتہ وار بیعت کا کالم چھپتا ہے تم اس سے اندازہ کرتے ہو گے کہ میری جماعت خود بخود یوں نمو پا رہی ہے جیسے بہار کے موسم میں نخل و شجر اور جیسے برسات کے موسم میں خودرو درخت اور حشرات۔

تمہارے مشائخ اور علماء کے اثر کا میں اس وقت قائل ہوتا کہ تم دنیا کو میری جانب رجوع ہونے سے روک دیتے۔ کیا تم کو ابھی میرے اصلی مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے میں شک ہے۔ میں جھوٹا سہی، مکار سہی، عیار سہی، خود غرض سہی، بوالہوس سہی، لیکن میں تن تنہا جو کارروائی کر رہا ہوں اور میں نے مسلمانوں میں جو انقلاب عظیم پیدا کر دیا ہے تم سب کے سب متفق ہو کر اس کے عشر عشیر تو کارروائی کر دکھاؤ۔ تمہارے گروہ میں بڑے بڑے لوگ ہیں اور بعض مشہور خاندانوں کے پیرزادے اور مشائخ تو لاکھ لاکھ مرید اور خدام رکھتے ہیں، مگر سب مجھ جیسے منفرد مگر سچے مہدی اور مسیح کے سامنے پست ہیں اور ان کو دانتوں پسینہ آ رہا ہے۔ یہ پسینہ نہیں عرق انفعال ہے۔

اب انصافاً تمہیں غور کرو کیا ایسا شخص جھوٹا ہو سکتا ہے۔ کیا قدرت الٰہی جھوٹی ہے جو جھوٹوں کو یوں فروغ دے رہی ہے۔

سنو سنو! تم یہ بھی تو بتاؤ کہ ہندوستان میں میرے مخالف کتنے ہیں۔ شائد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگلیوں پر گننے کے قابل بھی وہ بمشکل ہوں ۔ امرت سر میں ثناء اللہ، راولپنڈی میں مہر علی شاہ، لاہور میں مصنفان عصائے موسیٰ اور شائد کوئی ایک آدھ ملتان اور پشاور میں ہو۔ ان میں سے بعض اول اول میرے موافق بلکہ مرید خالص اور میری زنبیل میں پیسہ کوڑی ڈالنے والے تھے اخیر میں مجھ سے باغی اور منحرف ہو گئے جن کے مفصل وجوہ کا بھی ذکر کروں گا۔

پنجاب کے مذکورہ بالا چند مخالفوں کے علاوہ بتاؤ ممالک مغربی و شمالی، ملک متوسط، بنگال، مدراس، بمبئی وغیرہ میں میرا کون مخالف ہے۔ کسی ایک آدھ کا ہی نام لو۔ پھر علاوہ ہندوستان کے افغانستان، وسط ایشیا، روس، عرب، ترکی، یورپ و افریقہ اور تمام ایشیاء میں میری مخالفت کے جھنڈوں کے پھریرے کہاں کہاں لہرا رہے ہیں۔ چھوٹے منہ سے کہیں کا تو حوالہ دو۔ سب نے چپ چاپ میری نبوت و رسالت کو مان لیا ہے اور کوئی چوں بھی نہیں کرتا۔ یہ تو پنجاب ہی کے چند گم نام لوگوں کی بدبختی اور شامت ہے کہ جری اللہ فی حلل الا نبیاء اور فرستادہ خاص پروردگار کا انکار کر رہے ہیں سچ کہا ہے

چون خدا خواہد کہ پردہ کس درد
میلش اندر طعنہء پاکاں برد

ملک اور قوم پر بڑا اثر ڈالنے اور فیلنگ پیدا کرنے کے آلے صرف اخبارات ہوتے ہیں، یہ سب مجھ پر ایسا سچا ایمان لائے ہیں کہ ان کا ایسا ایمان خدا اور پیغمبر عرب پر بھی نہ ہوگا۔ ان میں لے دے کر میرے مخالف صرف دو ہیں، پیسہ اخبار اور شحنہ ہند۔ پیسہ اخبار کو تو میرے حکیم الامۃ (نورالدین) نے ایک ہی ڈانٹ بتائی تھی کہ غریب کی گھگھی بندھ گئی اور آئندہ کیلئے مخالفت سے توبہ نصوح کی۔ اب شحنہ ہند میرٹھ کی باری ہے۔ خدا نے چاہا تو وہ گھرکی دوں کہ ہندوستان چھوڑ کر بھاگ جائے، اور اپنی سیف زبانی اور تجدید بیانی اور مجدد الزمانی کو بھول جائے۔ میں بھی اس کی تاک میں یوں بیٹھا ہوں جیسے کوئی چڑی مار شیر کی تاک میں۔ دیکھو تو سہی کیا ہوتا ہے۔ ان دو اخباروں کے سوا تمام دیسی بلکہ انگریزی اخبارات میرے چیلے، میرے گرگے، میرے ہوا خواہ اور میری مسیحیت و مہدویت پر قربان ہیں۔ یہ دو چنے کیا بھاڑ کو پھوڑ سکتے ہیں اور میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹرین کی راہ میں کیا شہتیر ڈال سکتے ہیں۔

سنو سنو! جب میں خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء ہوں جیسا کہ اوپر بیان کر چکا تو میری جماعت کا ایک ایک متنفس نبی ہے اگر چہ میں نے ان کی نبوت کا اعلان نہیں دیا کیونکہ ابھی میرے خاتم الانبیاء ہونے کا چار طرف غلغلہ مچے گا۔ جب دنیا اس دعوے کو بور کے لڈوؤں کی طرح ہضم کر جائے گی، تب ایک ایک احمدی کو نبی بنا دوں گا۔ اور نبی بننے میں کون سے چھکڑے لدتے ہیں، جس شخص کے مرید اور چیلے کثرت سے ہوں گے وہ جسے چاہے گا نبی بنا دے گا، اور خود افسر الانبیاء اور سردار رسل بن جائے گا۔ پنچوں میں خدا ضرور ہوتا ہے، بلکہ پنچ مل خدا، اور خدا مل پنچ۔

دیکھو عیسائیوں نے عیسیٰ کو خدا اور ان کے حواری پولوس، یوحنا، متی وغیرہ کو رسول بنا دیا۔ میں بھی خدا کا لیپا لک ہوں اپنے کو خاتم الانبیاء اور تمام احمدیوں کو انبیاء کیوں نہ بناؤں۔ اگر چہ خاتم الانبیاء ہونا میری کوئی صفت نہیں بلکہ میرے لئے ایک قسم کی توہین ہے، لیکن چونکہ چونکہ وحشی اور جاہل مسلمان انبیاء کی بڑی عظمت کرتے ہیں، لہذا میں نے اپنے کو خاتم الانبیاء اور اپنی سوسائٹی کے تمام ممبروں کو انبیاء بنانا ٹھہرا دیا ہے۔ بھلا غضب خدا کا عیسیٰ جیسا شخص تو خدا بن جائے جو شائستہ اور مہذب انسان بننے کے قابل بھی نہ تھا، اور میں اس کے مقابلہ میں خاتم الانبیاء اور وارث و جانشین ابناء اللہ بھی نہ بنوں۔

سنو سنو! تمہارے دیدے تو ہو گئے ہیں پٹم کیونکہ حبّك الشيء يعمى و يصم اس لئے تم میری بروزی اور ظلی رسالت اور ختم نبوت کا جلوہ نہیں دیکھ سکتے۔ میں بار بار اعلان دیتا ہوں کہ تم قادیان آؤ، مجھ سے دو چار ہوتے ہی تمہاری چار آنکھیں نہ ہو جائیں، اور میری زیارت کرتے ہی ساری چوکڑیاں اور اڑان گھاٹیاں نہ بھول جاؤ تو یہی کہنا کہ جھوٹے کے منہ میں وہ۔

دل میں کتنے مسودے تھے ولے
ایک بھی اس کے روبرو نہ گیا

مردہ نبیوں کی کہانیاں تم نے قرآن میں دیکھی ہیں، اور اپنے وعظوں سے ان کے دلکش قصے سنے ہیں۔ سنی سنائی باتوں پر تو تمہارا ایمان اور میں جو تمہارے سامنے خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا زندہ لیپا لک اور زندہ خاتم الانبیاء موجود ہوں، مجھ پر ایمان لاتے ہوئے کنیاتے ہو یہ تمہاری سیاہ بختی نہیں تو اور کیا ہے۔

سنو سنو! میری بعثت ساری دنیا کے لئے یکساں ہے مگر سادہ لوح مسلمان یہی سمجھ رہے ہیں کہ میں صرف ہندوستان کا نبی ہوں۔ ان کو ذرا اپنی عقل کے ناخن لینے چاہییں۔ قدرت الٰہی نے آسمان سے کسی فرشتے کو نبی بنا کر نہیں بھیجا۔ کسی ملک کے ایک قبیلہ میں نبی پیدا ہوتا ہے مگر چند ہی روز میں اس کی نبوت ساری دنیا میں دائر سائر ہو جاتی ہے۔ دیکھو

آفتاب ہر صبح مشرق کے ایک گوشے سے نکلتا ہے اور تھوڑی سی دیر میں ساری خدائی پر مسلط ہو جاتا ہے۔

ہلال ہنگام طلوع کتنا منحنی اور لاغر ہوتا ہے مگر روز بروز بڑھتا چلا جاتا ہے اور اپنی روشنی سے تمام ستاروں کو ماند کر دیتا ہے۔

اسی بنا پر اگرچہ میری بعثت ایک چھوٹے سے گمنام قصبہ قادیان میں ہوئی ہے، مگر رفتہ رفتہ نہ صرف ہندوستان بلکہ تمام ممالک میں پھیل گئی ہے۔ تم تو گولر کے بھنگے ہو، تمہیں زمین و آسمان کی کیا خبر۔ تم تو چمگادڑوں کی طرح اپنے تیرہ وتار کونوں کھدروں میں سر نیچے ٹانگیں اوپر پڑے آنکھیں مانگ رہے ہو۔ تمہیں آفتاب عالم تاب کی کیا حس، اور اس کی جانب دیکھنے کی کیا تاب۔

میرے جاسوس تمام ممالک میں... فرشتوں کی طرح پنکھ پھیلا کر دوڑ رہے ہیں، اور دنیا کو پروں میں یوں سمیٹ رہے ہیں جیسے مرغیاں اپنے انڈوں بچوں کو۔ میرا ایک ایک جاسوس روح القدس سے کم نہیں۔ میرے مشن کے لوگ فرشتوں کی ٹکڑیاں ہیں جو میرے نام کی ہر دم تسبیح پڑھ رہی ہیں کہ

لا الٰہ الا اللہ غلام احمد رسول اللہ

اگرچہ اس کلمہ میں اپنے نام غلام احمد کے داخل ہو جانے سے مجھے سخت ندامت ہے، کیونکہ میں مستقل نبی ہوں کسی کا غلام تلام اور چولام کیوں بننے لگا۔ مگر چونکہ یہ نام میرے والدین نے رکھا ہے اور میں اسی نام سے دنیا میں مشہور ہوں، اور آسمانی باپ نے بھی ابھی تبدیل نام کی وحی مجھ پر نازل نہیں کی، لہذا مجبوراً اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتیوں کی زبان سے مجھے اپنے کلمہ میں یہ نام سننا پڑتا ہے۔لیکن بہت دن نہ گذریں گے کہ آسمانی باپ میرا یہ نام پرانے میلے چیکٹ لگے کپڑوں کی طرح بدل دے گا۔

جس طرح پیغمبر عرب نے بجائے بیت المقدس کے کعبۃ اللہ کو بدل دیا اور اسی کو قبلہ بنایا، پیغمبر عرب کی طرح میں بھی مجدد ہوں پھر تجدید کیوں نہ کروں۔قادیان کو میں نے ابھی تک قبلہ تو نہیں بنایا، ہاں مسلمانوں کے لئے مدینہ اور عیسائیوں کے لئے یروشلم (بیت المقدس) ضرور بنا دیا ہے۔یعنی منارۃ المسیح قائم کر دیا ہے۔ادھر آسمانی باپ کی وحی جس دن سے اتری ادھر میں نے عام طور پر قادیان کو قبلہ بنایا۔

جب سے میرا نزول قادیان میں ہوا ہے، سب سے پہلے اس کے گردونواح اور پھر تمام پنجاب میں مخالفت کا غلغلہ مچ گیا ہے۔اور پھر آہستہ آہستہ ہندوستان کے سادہ لوح جہلاء میں طاعون کی طرح پھیل گیا ہے۔یہی میرے نبی برحق ہونے کی قوی اور مضبوط برہان ہے۔اور یہی سنت انبیاء ہے۔

پیغمبر عرب کی بعثت پر اولاً مکہ میں اور پھر تمام عرب میں جو چیخ پکار ہوئی، خود تمہارا قرآن اس سے بھرا ہوا ہے۔ یہاں تک کہ پیغمبر عرب کو مکہ چھوڑ کر جلا وطن ہونا پڑا۔ یہ سب حالتیں مجھ پر بھی گذرنے والی ہیں اور میں بھی بہت جلد قادیان سے رنگون کی جانب جلاوطن ہونے والا ہوں کیونکہ سچا نبی ہوں۔اتنی کسر ہے کہ مجھ پر ابھی وہ مظالم نہیں ڈھائے گئے جو دوسرے انبیاء خصوصاً پیغمبر عرب پر۔ اگرچہ مجھے علماء اور مشائخ نے کافر اور ملحد اور زندیق ٹھہرا دیا ہے اور کبھی کبھی میرے قتل کی بھی دھمکیاں دیتے ہیں، مگر عملی طور پر کوئی ایسی کاروائی نہیں ہوئی جیسی انبیاء سابق پر ہوئی ہے۔وجہ یہ ہے کہ آسمانی باپ نے مجھ پر الہام کر دیا ہے کہ

> کوئی کیسی ہی گھات لگائے مگر تو تلوار کے گھاٹ ہرگز نہ اتارا جائے گا۔یہ دوسری بات ہے کہ ہاتھی چھوٹے اور گھوڑا چھوٹے، کالرا ستائے، طاعون کا وبال آئے، ٹاپیں مارتا خرد جال آئے، میں ایسے حوادث کا ذمہ دار نہیں۔ ہاں تلوار کے دم خم کی یہ طاقت نہیں کہ تیرا بال بھی ٹیڑھا کر سکے۔تجھ پر تلوار اٹھانے والوں کے ہاتھ کٹ جائیں گے۔
>
> تیری طرف بدنیتی سے آنے والوں کے پاؤں شل ہو جائیں گے۔ بدنظری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تیری جانب گھورنے والوں کی آنکھوں کے ڈھیلے نکل پڑیں گے
۔تیرے کوسنے والوں کی زبانیں مفلوج ہو جائیں گی۔،

پس مذکورہ بالا الہاموں پر میرا ویسا ہی ایمان ہے جیسا اپنی نبوت ورسالت پر، اور اسلیئے میں پاؤں پھیلا کر اپنی نیند سوتا اور اپنی نیند جاگتا ہوں۔ میری نیند کو کوئی روباہ خصال سگ زاد برادر شغال خواب خرگوش نہ سمجھے۔ میں قادیان کے کچھار میں شیر کی طرح پڑا دھڑ وکتا ہوں۔ موٹے تازے مجرب شکار مارتا ہوں اور اپنا بچا کھچا اولش لومڑیوں اور گیدڑیوں اور تیندووں کو دیتا ہوں۔ جب میں زور شور سے ڈکارتا ہوں تو بزدلوں کا پتا پانی ہو جاتا ہے، اور جتنے بچھیا کے باوا ہیں سب مجھ سے یوں تھراتے ہیں جیسے گائے قصائی سے۔ جب میں رعد کی طرح گرجتا، بجلی کی طرح چمکتا، اور پھر کالی گھٹا بن کر برستا ہوں، تو بڑے بڑے خرانٹ گرگ باراں دیدہ مخالفین بھیگی بلی بن جاتے ہیں۔

سنو سنو! تم جو میری نبوت پر اپنی ستھنیوں سے باہر ہو رہے ہو، تو اس کی یہ وجہ ہے کہ تم نے آج تک کسی نبی کو اپنی آنکھوں نہیں دیکھا صرف کانوں سنا ہے۔ اور میں کہہ چکا ہوں کہ دھوکا کھانا کان کا کام ہے نہ کہ آنکھ کا۔ پس تم نبی اور غیر نبی کو کیا جانو۔ میں (مرزا قادیانی) ظلی نبی ہوں۔ تمام عالم برزخ منارۃ المسیح کی طرح میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ فرشتوں کے ساتھ آسمانوں میں سب انبیاء کی دھما چوکڑیاں اور گرم جولانیاں ہر دم میرے پیش نظر ہیں۔ اور اس سین سے ہر لحظہ حظ اٹھاتا ہوں کہ فلاں نبی کتنے پانی میں اور فلاں رسول کی رسالت کی تھاہ کہاں تک ہے۔ تم تو گندے تالاب کی مچھلیاں ہو، تمہیں سمندر کا حال کیا معلوم۔ پس تم میرے پاس آؤ اور کمالات نبوت دیکھو تو معلوم ہو جائے کہ نبی ایسا ہوتا ہے۔

سنو سنو! تم اس بھروسے نہ رہنا کہ سوڈان میں بہت سے جھوٹے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور قادیانی مہدی کا نمبر بھی نہیں میں ہے بیشک جھوٹے مہدی پیدا ہوئے اور کیا عجب ہے کہ میرے بعد بھی پیدا ہوں۔ مگر میں جھوٹا نہیں ہوں

اشھد انّی مھدی صادق

بھلا مہدی سے بڑھ کر کسی کے مہدی ہونے کی سچی شہادت کیا ہوگی۔ جب مجھے میرے کانشنس نے مہدی بنا دیا ہے، تو گو دنیا میری مہدویت کو نہ مانے مگر میں سچا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی ہوں۔ جس قدر مہدیان کذاب مجھ سے قبل گزر رے ہیں، وہ بے شک جھوٹے تھے کیونکہ خود ان کے کانشنس نے ان سے کہہ دیا تھا کہ

اشھد انّی انتم الکاذبون۔

کانشنس (نور ایمان) سے بڑھ کر کسی کی شہادت نہیں ہوسکتی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ایک ہی سیپی میں سچے موتی بھی ہوتے ہیں، اور جھوٹے بھی۔ ایک ہی کان میں لعل وجواہر بھی ہوتے ہیں، اور شیشہ اور کانچ بھی۔ پس سب مہدی نہ جھوٹے ہو سکتے ہیں نہ سب مہدی سچے۔

جھوٹے مہدیوں نے بڑی بڑی غلطیاں کی ہیں اور آخری مہدی تعالیشی تو ایسا ناعاقبت اندیش، غلط کار، تھا کہ کوئی نہ ہوگا۔

اول تو اس تعالیشی مہدی نے خود حکومت مصر سے بگاڑی، جو برٹش گورنمنٹ کے سایہ عاطفت میں تھی۔ پھر خود برٹش سے بگاڑی، جو آسمانی باپ کے بیٹے کے پوتے کی بھتیجی کی پڑپوتی کی لکڑ بھانجی ہے۔ آپ جانتے ہیں گیدڑ کی شامت آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ پس غریب عطائی تعالشی یوں مارا گیا۔ مگر میں ایسی غلطی نہ کروں گا کہ برطانیہ جیسی جبار وقہار گورنمنٹ سے بگاڑ کر تعالشی مہدی کے ساتھ اپنا حشر کروں۔

میں بار بار برٹش گورنمنٹ کے حضور عرضیاں بھیج چکا ہوں کہ تمہارے عہد میں آسمانی باپ کے حکم سے مہدی آخرالزمان نازل ہوا ہے جو تمہارے خدام کے خادموں کی جوتی کی خاک، اور تمہارے غلامان غلام کا حلقہ بگوش، اور تمہاری چوکھٹ کا عبودیت فروش، اور تمہاری پارلیمنٹ کا پرجوش ارادت کوش، اور تمہاری عافیت اور درازی حیات کا جام نوش، اور تمہارے لشکر ظفر پیکر کے ٹرانسپورٹ کا دراز گوش ہے۔

بھلا غضب خدا کا ایسی شفیق اور مہربان آزاد گورنمنٹ سے بگاڑنا اور اسی کی بلی ہوکر اسی کے سامنے میاؤں کرنا سخت نمک حرامی، بدبختی، بے وفائی، ناسپاسی ہے۔

سنو سنو! جھوٹے مہدیوں کا پودھ کا کھیت قدیم سے سوڈان اور افریقہ ہے نہ کہ یورپ اور ایشیاء۔ تمہیں کہو میرے سوا یورپ، ایشیاء اور وسط ایشیاء میں بھی آج تک کوئی مہدی پیدا ہوا۔ ہندوستان اور عرب ایشیاء میں ہے، عرب میں بے شک پیغمبر پیدا ہوا، جس نے میری بعثت کی پیشین گوئی کی۔ پس میں نے اسی کی پیشین گوئی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافق ہندوستان میں خروج کیا۔ ہندوستان اور وسط ایشیاء ایک ہیں، کیونکہ افغانستان سے وسط ایشیاء کا ڈانڈا مینڈا ملا ہوا ہے۔ اور افغانستان سے ہندوستان کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔ اور پھر ہندوستان پر ایک مہتم بالشان یورپی سلطنت قابض ہے۔ اور اس لحاظ سے ہندوستان اور یورپ دونوں ایک ہیں۔

پس میں بالفعل باستثناترکی تمام ممالک کا مہدی ہوں۔ میں نے یہ استثناء اس وجہ سے کیا ہے کہ روم اور شام اور عرب کے حمقاء اور سادہ لوح وحشی اہل اسلام عبد الحمید کو خلیفۃ المسلمین مانتے ہیں، اور ہندوستان کے مسلمان بھی ان کی اندھی تقلید سے عبدالحمید کو ایسا ہی سمجھتے ہیں، حالانکہ وہ برٹش گورنمنٹ کا کٹا حریف ورقیب ہے۔

بھلا برٹش کا مخالف کیوں کر خلیفہ ہوسکتا ہے۔ میں برٹش کا سچا ہوا خواہ اور عبودیت پرست ہوں۔ اس لئے نہ صرف مہدی اور خلیفہ بلکہ امام الزمان اور خاتم الخلفاء ہوں۔ خوب یاد رکھو جب تک کوئی شخص برٹش سلطنت کا مطیع اور جان نثار نہ ہوگا، ہرگز مہدی اور خلیفہ نہیں بن سکتا۔ پس سچے مہدی کا یہی نشان اور تمغہ ہے۔

سوڈانی مہدی اسی وجہ سے پھول پھل نہ سکے کہ ان بدبختوں نے گورنمنٹ سے بگاڑی اور اس کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ میں اپنے احمدی گروہ کو اسی لئے پال رہا ہوں اور کیل کانٹے سے چست اور دم خم سے درست کر رہا ہوں کہ آج کل انگریزی اخبارات روس کی پیش قدمی بجانب افغانستان سے خوف زدہ ہو رہے ہیں،.. پس میں اپنے احمدیوں کی ریزروفوج کو ہر طرح لیس کر رہا ہوں، اور عنقریب گورنمنٹ میں درخواست بھیجونگا کہ اگر روس منحوس کو شامت نے دھکا دیا، اور اس نے افغانستان کی جانب رخ کیا، تو میں ہندوستان سے اوپر ہی اوپر اس کا مہرہ لوں گا۔ امیر کابل کو بھی ہاتھ پاؤں ہلانے کی تکلیف نہ دوں گا، اور اپنی احمدی فوج ظفر موج سے روس کو جہاں سے نکلے گا، وہیں دھکیل دونگا۔

میں گورنمنٹ میں یہ درخواست بھی دونگا کہ اب ہندوستان کے اندرونی اور بیرونی غنیموں کی روک تھام اور سرکوبی کے لئے لاؤ لشکر کی کوئی ضرورت نہیں، میری احمدی فوج کافی ہے۔ اور میں اسی لئے مہدی بنا ہوں کہ اپنی جان و مال، اہل وعیال اور اپنے احمدیان خجستہ فال ظفر مآل کو گورنمنٹ کے قدموں پر نثار کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکل جائے دم تیرے قدموں کے نیچے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے

مگر افسوس ہے کہ اب تک برٹش گورنمنٹ نے اپنے مہدی کا مرتبہ نہیں پہنچانا، نہ اس کی قدر کی، نہ اس پر ایمان لائی، نہ اس کے ہاتھ پر بیعت کی۔ وجہ یہ ہے کہ وہ ابھی تک اپنے پادریوں، بشپوں، اسقفوں کے پھندے میں پھنسی ہوئی ہے جو مجھے خون خوار نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں، اور یہ یقین کئے بیٹھے ہیں کہ مسیح موعود کا دم ہے تو ان کے یسوع کا چراغ گل ہو جائے گا اور پھر بیف، بسکٹ، چائے، برانڈی کے گل چھرے ان کے ہاتھ سے جاتے رہیں۔

حیات ومماۃ مسیح

میرٹھ میں آج کل مرزا جی کے ایک قائم مقام تشریف کا پوٹلا لائے ہیں۔ وہی حیات وممات مسیح کا باسی تباسی مسئلہ عوام جہلاء کے روبرو پیش کرتے ہیں جسکی نہ صرف ضمیمہ شحنہ ہند میں بلکہ علماء کے مختلف رسالوں میں بارہا تردید ہو چکی ہے۔ اور حال میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب مدظلہ نے تو اپنی کتاب سیف چشتیائی میں مرزا جی کے دعوے ممات مسیح کا اس دھڑلے اور زور شور سے استیصال کیا ہے کہ اس سے بڑھ کر ہو نہیں سکتا۔ اور مرزا جی اور ان کے چیلوں کے دلوں میں کچھ بھی انصاف اور حقانیت ہے تو پیر صاحب کے دلائل قاطعہ کے سامنے گردن تسلیم خم کریں گے۔

خوبی یہ ہے کہ مرزا جی باوصف دعوی مسلمانی وہی اعتراضات کرتے ہیں جو آریا اور دہریئے اور یہودی کرتے ہیں کہ خدا کہاں ہے، اور کیسا ہے، کیا وہ اپنے عرش (مکان یا بنگلہ یا ایوان) کے چبوترے پر کرسی بچھائے بیٹھا ہے، اور اپنے لمبے لمبے ہاتھوں سے ساری دنیا کا انتظام کر رہا ہے، اور محمد صاحب (ﷺ) افلاک کو چیر پھاڑ کر پدموں اور سنکھوں میلوں کے خلاء بسیط جو طے کر کے کیونکر طرفۃ العین میں شب معراج آئے اور گئے۔

علی ہذا کیونکر ممکن ہے کہ عیسی مسیح کی اتنی عمر ہو، اور وہ بغیر کھائے پیئے فلک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چہارم پر دندنا رہا ہو۔

یہ ایسے ملحدانہ اعتراضات ہیں کہ ایک مسلمان جو کتاب وسنت کے اتباع کا مدعی ہو، ان کو سنکر اس کا خون جوش میں آئے گا نہ یہ کہ وہ خود اسلام پر ایسے اعتراض کرے گا۔

ہم کو حیرت ہے کہ جب مرزا جی کے ایسے عقاید ہیں اور وہ کتاب وسنت کے نصوص قطعیہ کے ایسے منکر ہیں اور جدید ر فارمر بنے ہیں تو اپنے کو مسلمان کیوں کہتے ہیں۔ تمام اسلامی علماء اور مشائخ مرزا جی کو دائرہ اسلام سے خارج کر چکے۔ الحاد و تکفیر کے فتوے لگا چکے۔ مگر مرزا جی اور تمام میرزائی بدستور یہی کہے جاتے ہیں کہ ہم اچھے خاصے ترشے ترشائے مسلمان ہیں۔ بلکہ ہمیں مسلمان ہیں اور ہمارے سوا دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔

مرزا جی نے اپنی بروزی اور ظلی رسالت کا دار و مدار بالکل مسیح کی موت پر رکھ چھوڑا ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ کوئی بادشاہ مر جائے اور ایک گداگر یہ ہاک لگائے کہ میں اس کا جانشین ہوں۔ ایسے شخص کو لوگ مخبوط الحواس اور مجنون نہ سمجھیں گے تو کیا سمجھیں گے۔ مرزا جی کے خلیفہ کہتے ہیں کہ تمام علماء میرے سامنے آئیں مگر شرط یہ ہے بجز ممات مسیح کے دوسرے مسئلہ پر بحث نہ ہوگی۔ حالانکہ جب مرزا جی مدعی نبوت بنے ہیں، تو سب سے پہلے ان کو اپنی نبوت اور موعودیت کا ثابت کرنا ضروری ہے۔ ان کے پاس تو بس یہی دلیل ہے کہ مسیح برے تھے، ان میں فلاں فلاں عیوب تھے، وہ جھوٹے اور مکار تھے۔ میں ان سے بدرجہا اچھا ہوں۔ کتاب وسنت میں تو عیسی مسیح کے معصوم اور نبی برحق ہونے کی تعریف ہو اور مرزا جی باوصف دعوی مسلمانی انکو فاسق و فاجر عوام سے بھی بدتر سمجھیں۔ کیا کوئی مسلمان اس کو یقین کر سکتا ہے اور مسیح پر ایسے فحش گو اور طوفان باندھنے والے کو ترجیح دے سکتا ہے۔

افسوس ہے کہ مرزا صاحب تو اپنے چچا کے بیٹوں (۲۳ مہدیان کذاب) کی سنت پر بھی نہ چلے یعنی کسی جھوٹے مہدی نے انبیاء کو گالیاں نہیں دیں، نہ ان کے مقابلے میں اپنے کو ظلی اور بروزی رسول اور نبی قرار دیا۔ یہی وجہ ہے کہ وحشیوں اور جاہلوں میں تھوڑی دیر ان کی شعلہ کی جھلک یا بجلی کی سی چمک قائم رہی، کیونکہ وہ ناحق پر تھے اور بالآخر خود ہی بجھ گئی۔ ورنہ سوڈان اور افریقہ کے وحوش ان کو چندروز کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی مہدی تسلیم نہ کرتے ۔ بڑی خوشی کی بات ہے کہ میرٹھ کے نہ صرف علماء کرام بلکہ عوام اہل اسلام نے بھی خلیفہ جی کو قابل خطاب نہیں سمجھا بس یوں ان کی گرم بازاری پر اوس پڑ گئی ۔

امریکا میں مرزا جی کا مشن

مرزا جی امریکا میں بروزی یا ظلی یا مرزائی دین کی اشاعت کے لئے ایک مشن بھیجنا چاہتے ہیں جس کا ذکر ۱۰۔ اگست ۱۹۰۲ء کے الحکم قادیان میں ہے۔ مرزا جی پرانی دنیا کی اصلاح اور تکمیل تو کر چکے اب نئی دنیا کی مرمت کو جاتے ہیں

تو ہندوستان رانکو ساختی ۔ کنوں سوئے امریکا پرداختی

ظلی اور بروزی دین کی اشاعت کے مستحق سب سے پہلے مرزا جی کے پڑوسی کابل اور ایران اور قوقند اور بلخ اور بخارا وغیرہ ممالک وسط ایشیاء ہیں۔ مگر وہاں جاتے ہوئے لرزہ چڑھتا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ وہاں کے لوگ بڑے کٹے اور غیور مسلمان ہیں ۔ پس مرزا جی کو اپنے مشن والوں کے سروں کے ختنہ ہو جانے کا خوف ہے۔ یورپ اور امریکا والے تو آزادی پسند دہریے ہیں ، وہاں مذہب وذہب کا کھڑاگ کون پالتا ہے۔ مذہب والوں کی جنگ یا یوں کہو کہ مذہبی دنبوں اور مینڈھوں کی ٹکروں کا تماشا دیکھنے کو کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں ، اور پھر اخباروں اور رسالوں کے ذریعہ سے مضحکے اور قہقہے اڑائے جاتے ہیں۔ مرزا جی تو اپنے کو فقط دین اسلام کا مجدد اور رفارمر بتاتے ہیں ۔ پس مسلمانوں کی اصلاح (حجامت) بنالیں، تب دیگر مذاہب والوں کا سر مونڈیں۔ جب خود مرزائیوں کے سروں پر ابھی تک کھونٹیاں موجود ہیں کہ نہ اچھی طرح پوچارا پھیرا گیا، نہ بخوبی بال نرم کئے گئے ،تا بدیگرے چہ رسد۔

بھلا امریکہ جانے اور تمام مذاہب کی گو ہار سہنے کو مرزا جی میں بوتا ہی کیا ہے وہ کس مسالے پر ایسا ارادہ رکھتے ہیں۔ جو دعوی ہے لچر ہے ۔ جو ادعا ہے محض لغو۔ قدم قدم پر ٹھوکریں۔ بیانات میں تناقض ۔ ابھی کچھ ابھی کچھ ، اور امریکا والے ٹھہرے فلسفی اور دہریے ان کے سامنے ٹھہرنا خالہ جی کا گھر سمجھا ہے ۔

مرزا جی کے پاس تو اس کے سوا کوئی دلیل نہیں کہ عیسی مسیح مر گئے میں اسلئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظلی اور بروزی نبی ہوں۔ اگر ایک آدھ مرزائی امریکا جائے تو مزہ آ جائے ۔امریکا والے ایک ایک کو بے دال کا بودم بنا کر نہ چھوڑیں تو ہمارا ذمہ۔

هذا شيء عجاب

۳۱ جولائی گزشتہ کے اخبار الحکم قادیان میں قادیانی مرزاجی فرماتے ہیں کہ مسیح نے ہرگز یہ دعوی نہیں کیا کہ فی الحقیقت میں ہی دوبارہ آجاؤنگا۔

ہم کہتے ہیں کہ آنحضرتﷺ نے کہاں دعوی کیا ہے کہ میں دوبارہ دنیا میں اس طرح آؤنگا کہ قادیانی مرزا، میرا بروز اور ظل ہوگا۔ حالانکہ آنحضرتﷺ نے مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کی پیش گوئی فرمائی ہے نہ کہ قادیانی مغل کی۔

پھر آنحضرتﷺ نے نہ صرف حدیث میں بلکہ جناب باری نے قرآن مجید میں مسیح کی عصمت کی گواہی دی ہے، اور ان کو کلمۃ اللہ ٹھہرایا ہے مگر قادیانی ان کو غیر معصوم اوران کی تعلیم کو غلط بتاتا ہے۔گویا کلمۃ اللہ غلط ہے اور کلمۃ چینی مغل صحیح ہے۔ قرآن مجید نے عیسی مسیح میں تمام کمالات نبوت اور معجزات ثابت کئے مگر چینی مغل دنیا کے تمام معائب عیسی مسیح میں بتاتا ہے کیا کسی مسلمان کا ایسا جگر اور پتا ہوسکتا ہے آگے چل کر چینی مغل کہتا ہے:

جب یہ راقم مسیح کے رنگ (اسی فاسق وفاجر کے رنگ) سے رنگین ہوکر اور اس کے لباس (فسق و فجور) میں ظاہر ہوا تو نہ مسلمانوں نے مجھے قبول کیا نہ عیسائیوں نے اور میں کافر ٹھیرایا گیا اور قتل کے فتوے لکھے گئے۔

سب سے پہلے کفر اور الحاد کے کلمات بک کر خود تو نے اپنے کو کافر ٹھہرایا، تب مسلمانوں نے کفر کے فتوے دیئے جیسا کہ مندرجہ بالا تحریر سے ثابت ہوگیا۔پس

از ماست کہ بر ماست

کا مسئلہ منطبق ہوا۔

تیرے قتل کا فتوی کسی نے نہیں دیا بلکہ خود تو نے دنیا کے مارے جانے کی پیشین گوئی کی۔اور نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ عیسائیوں اور آریوں تک کو نہ چھوڑا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ مسلمانوں میں چونکہ کثرت سے شرک و بدعت گور پرستی اور پیر پرستی وغیرہ پھیل گئی ہے، پس میں آخر زمانے میں مجدد بن کر آیا ہوں۔ چہ خوش!

بت پرستی اور مرزا پرستی تو خود پھیلا رہا ہے۔ قادیان کو مکہ اور مدینہ بنا رہا ہے۔ اپنی تصویریں قیمۃً شائع کر کے مستحق لعنت بن رہا ہے۔ اور اس حرام تجارت سے اپنا گوشت پوست پال رہا ہے۔ نبی اور رسول بن رہا ہے۔ با ایں ہمہ مسلمانوں کو عموماً بدعتی اور مشرک بتاتا ہے۔

خدا تعالیٰ تو ایک نبی ایک اسلام بھیجے، اسی پر چلنے اور اسی کو ماننے کا حکم دے اور کس دھڑلے کے ساتھ ارشاد فرمائے کہ اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی۔

پھر بھی اگر کوئی مکار اپنے کو نیا نبی بتائے اور دین اسلام کو غیر کامل اور ناقص ٹھیرائے، تو اس میں مسیلمہ کذاب اور خر دجال کی روح نہیں تو کیا ہے۔

ہم حلفاً کہتے ہیں اور ہم کو تجربہ ہو چکا ہے کہ مرزا قادیانی کے دل میں کسی نبی کی اپنے مقابلے میں مطلق عظمت نہیں۔ مسلمانوں کے دلوں میں جو انبیاء خصوصاً آنحضرت ﷺ کی عظمت ہے تو مرزا قادیانی کو یہ امر سخت ناگوار ہے۔

ابھی خود مرزا قادیانی کو اپنے مرزائیوں پر اتنا وثوق نہیں کہ ان کے دلوں سے آنحضرت ﷺ کی وقعت بالکل مٹ سکے گی کیونکہ اس کے نزدیک ان پر ابھی ایسی اندھیری نہیں پڑی کہ آنکھیں مانگنے کی ضرورت نہ ہو۔ البتہ جو حواری رات دن صحبت میں رہتے ہیں اور جنہوں نے قادیان میں منڈیاں چھائی اور دھونی رمائی ہے وہ مرزا کو ضرور افضل الرسل والانبیاء یقین کرتے ہیں۔ مگر وہ دن قریب ہیں کہ تمام مرزائی مرزا قادیانی کو ایسا ہی سمجھیں گے اور آنحضرت ﷺ کو طاق پر رکھ دیں گے۔

مرزا قادیانی کے ظلی اور بروزی نبی بننے سے پہلے جب کسی مرزائی سے کوئی مسلمان کہتا تھا کہ مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے، تو وہ کاٹ کھانے کو دوڑتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے طوفان ہے بہتان ہے۔

مرزا قادیانی نے جب دیکھا کہ یہ تو غضب ہو گیا، خود اپنے ہی گرگے نبوت کے منکر ہیں، تو جھٹ سے اعلان دے دیا اور اپنے چیلوں کو ڈانٹا کہ خبردار جو میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت سے انکار کیا۔میں پورا نبی ہوں، پورا رسول ہوں، آٹھوں گانٹھ کمیت ہوں اور تم ابھی نرے بچھیا کے باوا ہو۔...

لندن اور قادیان

جیسا کہ اخبار الحکم قادیان ۲۴۔ اگست میں لکھا ہے کہ مرزا جی سے ان کے ایک بڑے حواری (حکیم نورالدین) نے بیان کیا کہ میرے نام لندن سے ایک خط آیا ہے کہ یہاں آکر دیکھیں جنت عیسائیوں کو حاصل ہے یا مسلمانوں کو۔ میں نے اسکو جواب لکھا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اسکے حواریوں میں تھی اور سچا اسلام آنحضرت ﷺ اور صحابہ میں تھا پس ان دونوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لو۔

اس پر مرزا جی نے لمبی چوڑی تقریر فرمائی ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ

لندن میں آزادی ہے عیش پرستی ہے وغیرہ حالانکہ بہشت کی کلید تقوی ہے۔

خیر یہ تو معمولی جواب ہے لیکن حواری صاحب (حکیم نورالدین) نے اپنے امام الزمان کے عندیئے اور ضمیر کے خلاف یہ کیا کہا کہ سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں تھی۔ امام الزمان کے نزدیک تو عیسی اور اس کے حواری جو کچھ تھے وہ آپ نے عینک لگا کر ان کی کتاب ازالۃ الاوہام میں پڑھے ہوں گے ہم کو سخت تعجب ہے کہ ایسا مقرب خاص اور حکیم الامۃ المرزائیہ ایسا کلمہ زبان سے نکالے جو امام الزمان کے منشاء کے بالکل خلاف بلکہ نقیض ہو مرزا جی نے عیسی مسیح کو جس قدر صلوتیں سنائیں ہیں ان سے کئی حصے بڑھ کر ان کے حواریوں کو سنائی ہیں یا یوں کہو کہ سب کو ایک ہی لاٹھی ہانکا ہے پھر سچی عیسائیت مسیح اور اس کے حواریوں میں کہاں ہوئی ہم کو تعجب ہے کہ مرزا جی نے ایسی کھلی مخالفت پر حکیم صاحب کی نبض نہیں دیکھی ہم کو تو دہیں دھوکڑی پر ایسا غصہ آرہا ہے کہ قابو چلے تو حکیم صاحب سے حکیم الامۃ المرزائیہ ہونے کا ڈپلوما چھین کر کسی راسخ العقیدہ مرزائی کو دے دیں اچھی کہی امام الزمان سے اور مخالفت یہ بھی ایک ہی ہوئی۔ بس جی بس معلوم شد۔ پھر آسمانی باپ کے کرم سے قادیان کیا مرزا اور مرزائیوں کیلئے لندن سے کچھ کم ہے ایک جانب پلاؤ دم ہو رہے ہیں دوسرے جانب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زعفرانی حلوے مشک اور عنبر ریگ ماہی اور سقنقور چشم بد دور دشمن رنجور آمیز کئے ہوئے اور روغن بادام میں چرب کئے ہوئے تیار ہیں کہ سیر لالہ وگل اور گلگشت نسرین و سنبل سے مراجعت فرماتے ہی ڈٹ گئے۔ پھر کیا تھا مزے ہیں بہاریں ہیں منہ کڑھائی میں اور سر چولھے میں۔.. بھلا ایسی رنگ رلیوں کے مقابلے میں بہشت کی کیا حقیقت ہے دنیوی لذتوں کا کیف اٹھایئے اور شعر گنگنایئے

ہم کو معلوم ہے جنت کی حقیقت لیکن
دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

دنیا میں رات دن گل چھرے اڑانے والوں کی روح بڑی مشکل سے نکلے گی کیونکہ ہوا پرستوں کے ارمان سے ان کا نفس سرکش یوں کہے گا

دل تو لگتے ہی لگے گا حوریان عدن سے
باغ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر

وہی ممات مسیح

کسی نبی کے ایک معجزے کا انکار تمام انبیای اوران کے معجزات کا انکار ہے جس کو ایک سچا مسلمان الحاد وارتداد سمجھے گا مگر مرزا صاحب قادیانی اور انکی امت عمداً معجزات انبیاء کا بڑے دھڑلے سے انکار کر رہی ہے اور باایں ہمہ مسلمانی کا دعوی ہے۔

دنیا میں کون سا کلام ہے جس کی تاویل نہیں ہوسکتی اور ہم لکھ چکے ہیں کہ تاویل ہمیشہ جھوٹے دعوی اور جھوٹی بات کی ہوتی ہے امر حق اور واقعیت کو تاویل سے کیا واسطہ۔ روز روشن تاویل سے ہرگز شب تاریک نہیں بن سکتا اور نہ اس کا عکس ممکن ہے جس طرح ایک جھوٹ کے لئے بہت سے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں اسی طرح ایک تاویل کیلئے بہت سی تاویلیں چھانٹنی پڑتی ہیں۔

سیدنا مسیح کی نسبت مرزا جی فرماتے ہیں کہ رفعه الله الآیہ سے مراد رفع روحانی ہے۔ مگر اس میں عیسی مسیح کی کیا خصوصیت نکلی، ایک چیونٹی بھی مر کر رفع روحانی کا درجہ حاصل کرلیتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ماقتلوہ و ما صلبوہ کے بعد مرزا جی کے رفع مزعوم نے کیا فائدہ دیا اس صورت میں تو آیت کا سیاق یوں مقتضی تھا

لما قتلو ہ و صلبوہ رفعہ اللہ الیہ

پھر جسم سے روح کے نکل جانے یا رفع ہو جانے میں شبہ کیسا۔ یعنی و لکن شبہ لھم بالکل حشو ٹھہرتا ہے معاذ اللہ۔

پھر جناب باری کا مکرر بطور تاکید و اصرار یعنی و ما قتلو ہ یقیناً کے بعد بل رفعہ اللہ فرمانا تو اور بھی فضول ہوتا ہے۔

کاش مرزا جی سمجھیں کہ رفع روحانی قتل سے متعلق ہو گا نہ کہ عدم قتل سے کیونکہ یہ ایک فطری امر ہے کہ جب کوئی ذی روح قتل کیا جاتا ہے تو فوراً رفع روحانی ہو جاتا ہے یعنی روح اٹھ جاتی ہے۔ اور جب کہ عیسی قتل ہی نہیں کئے گئے جیسا کہ و ما قتلوہ وما صلبوہ سے ثابت ہے تو رفع روحانی یا صلب روح چہ معنی دارد۔

آپ شاید پھر تاویل کریں گے کہ رفع روحانی سے مرد روح کا رفیع الدرجات ہونا ہے، تو کیا اس سے پہلے مسیح مثل کل انبیاء رفیع الدرجات نہ تھے۔ ایسا عقیدہ تو کسی آریہ یا دہریہ کا ہو سکتا ہے نہ کہ کسی مسلمان کا۔

پھر یہ عقیدہ کہ عیسی اب رفیع الدرجات ہوئے پہلے نہ ہوئے تھے، آپ کو عیسائیوں کے مسئلہ کفارہ کا معتقد بناتا ہے۔

پھر آپ کے نزدیک تین عیسی ہیں:

ایک، عیسائیوں کا یسوع۔

دوم، عیسی علیہ السلام جن کا ذکر قرآن میں ہے۔

سوم، آپ کا ذاتی پیدا کیا ہوا عیسی جس کی قبر مقام گلیل علاقہ کشمیر میں ہے۔

معلوم نہیں ان تینوں میں سے آپ کی رقابت کون سے عیسی کے ساتھ ہے۔ جب تک آپ اپنی اس تثلیث کا فیصلہ نہ کرلیں جواب لینے کے مستحق نہیں ہیں۔

بحث اس امر میں تھی کہ ایک تاویل سے بہت سی تاویلیں اور ایک جھوٹ سے بہت سے جھوٹ پیدا ہوتے ہیں تو آپ

ابری ء الاکمہ و الابرص و احیی الموتی باذن اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور : کلمة القا ھا الی مر یم و رو ح منه

کی بھی یہ تاویل کریں گے کہ عیسی مسیح ،روحانی امراض کو اچھا اور مردہ دلوں کو زندہ کرتے تھے، اور تمام ذی روح خدا کے کلمات اور اس کی روحیں ہیں (اگر چہ آپ رو ح منه کے اصلی معنی نہیں سمجھ سکتے)۔

تو یہ فرمایئے کہ انبیاء کو تمام ذوی الارواح چیونٹی، مکھی، مچھر، مکوڑے، کینچوے، کنسلائی وغیرہ پر کیا ترجیح ہوئی۔

اگر آپ مسلمان ہیں، تو سمجھیں گے کہ خدا ہر نبی کو ایک خاص ترجیح (معجزہ) عطا کرتا ہے جو دیگر انبیاء سے اسکی شناخت کا باعث ہوتا ہے:

ا:اس لحاظ سے عیسی ایک تو روح اللہ ہیں یعنی بے باپ کے پیدا ہوئے۔

دوم آپ مردوں کو زندہ اور ہر قسم کے بیماروں کو اچھا کرتے تھے۔

سوم آپ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے

اگر ان میں سے آپ ایک معجزے کا بھی انکار کریں گے تو تمام انبیاء اور ان کے معجزات کا انکار لازم آئے گا اور نؤ من ببعض و نکفر ببعض کا مصداق بننا خدا تعالی کی بھاری وعید کا مستحق ہونا ہے۔

ہاں آپ یہ جواب دے سکتے ہیں کہ عیسی مسیح کے زندہ رہنے اور دوبارہ دنیا میں آنے سے چونکہ میری مسیحیت ومہدویت ٹوٹتی ہے، میں اس لئے عیسی مسیح میں اولاً طرح طرح کے کیڑے ڈالتا ہوں، اور پھر ان کو مارتا ہوں۔

آپ کو تو اپنی مسیحیت ومہدویت پیاری ہے

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث تو شنیدن ندہم

جب کہ آپ نبی اور رسول ہونے کے مدعی ہیں تو یہ بھی خوب سمجھ لیجئے کہ کسی نبی نے اپنے سے سابق انبیاء کی شان میں محض اس غرض سے کہ لوگ ان کو برا اور مجھے اچھا سمجھیں کبھی کسی قسم کی گستاخی نہیں کی بلکہ پیروی کی ہے جیسی کہ آنحضرت ﷺ نے حسب تعمیل آیت قل بل ملة ابرا هیم حنیفاً حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی پیروی فرمائی ہے۔ یاد رکھئے ابھی وہ زمانہ نہیں آیا اور نہ آپ کی اور ہماری زندگی تک آئے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگون کے دلوں سے گزشتہ انبیاء کی عظمت مٹ جائے ۔ ہاں تہذیب اور آزادی کے طوفان سے کیا عجب ہے کہ چند صدی کے بعد ایسا زمانہ بھی آ جائے ۔

دعا میں اثر

مرزا جی اخبار الحکم قادیان میں فرماتے ہیں کہ،

دعا میں بڑا اثر ہے اسلئے میں نیچری خیالات کا سخت مخالف ہوں ۔،

ہم کہتے ہیں کہ آج کل تو صرف امام المرزائین کی دعا میں اثر ہے کیونکہ مرزا اور مرزائیوں کے سوا کوئی مومن ہی نہیں جس کی دعا میں اثر ہو اور کلام مجید کی آیت فادعو نی استجب لکم مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی شان میں اتری ہے۔

اگر مرزا جی استجابت دعا کا انکار کریں تو رقمیں کیوں کر اینٹھیں اور کھٹا کھٹ بچے جنوانے کا وعدہ کیوں کر کریں۔ دعا کی مخالفت میں تو نیچریت آگھسی، مگر معجزات انبیاء کا انکار نیچر کے موافق ہے۔ میٹھا ہڑپ اور کڑوا تھوتھو۔

عیسی مسیح کو تو قادیانی مرزا جی اس لئے مارتے ہیں کہ خود مسیح موعود بنے ہیں یعنی جب خود زندہ مسیح دوبارہ آئے گا، تو مرزا جی کس کھیت کی دساور ہیں گے۔

اور معجزات سے اسلئے انکار ہے کہ خود بدولت مداری یا بھورے جنگل کے جمورے کے بھی تماشے دکھانے میں ادھورے بلکہ لنڈورے ہیں ۔

جب آپ نبی اور رسول ہیں تو کیا وجہ ہے کہ خرق عادت کا کوئی کرشمہ نہ دکھائیں ،اس لئے معجزات خلاف نیچر ہیں۔ عصمت بی بی از بے چادری

جب معجزات کا انکار ہے جو نیچر کیخلاف ہیں تو دعا کی قبولیت پہلے خرق عادت ہے ۔ کیونکہ تمام معجزات انبیاء کی دعاؤں ہی سے واقع ہوئے ہیں۔ مثلاً حضرت موسی کی دعا پر آسمان سے من وسلوی کا نزول، اور حضرت موسی کی دعا سے فرعون کا غرق ہونا، اور نوح کی بد دعا سے طوفان آنا ،وغیرہ تمام معجزات کا ظہور دعاؤں ہی سے ہوا ہے۔ پس دعا کی قبولیت پر ایمان اور معجزات کا انکار ادھا تیتر آدھا بٹیر ہے۔ معجزات نیچر کیخلاف ہیں تو دعا بھی جو ایک شئے کی اصلی ماہیت کو بدل دیتی ہے اور واقعات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو منقلب کر دیتی ہے ضرور نیچر کے خلاف ہونی چاہیے۔

پھر مرزا جی کی بھی ساری دعائیں قبول نہیں ہوتیں وہی قبول ہوتی ہیں جن کا دکھشنا اور دانت گھسائی ملتی ہے اور آسمانی باپ انہیں لوگوں کو اپنے لیپالک کی دعا سے متمتع کرتا ہے جو اس کو زعفرانی حلوا کھلاتے ہیں دنیا کے لوٹنے کو باپ بیٹے خاصے گھٹے ہیں ایک چور دوسرا گٹھ بند۔ پس اب دنیا کا اللہ ہی بیلی ہے پھر تعجب ہے کہ آسمانی باپ اپنے لیپالک کی بد دعا قبول نہیں کرتا آتھم کے مرنے کیلئے کتنی ناک رگڑی مگر نہ مرا۔ اپنے رقیب یعنی آسمانی منکوحہ کے خاوند کو کیسا پانی پی پی کر کوسا مگر اس کی زندگی کے پشمینے کا ایک رواں بھی نہ اکھڑا۔ ہاں ایک بد دعا قبول ہوگئی، وہ کیا ہندوستان میں طاعون کا آنا۔ اس میں یہ خرابی پڑی کہ گیہوں کے ساتھ گھن بھی پس گیا۔ یعنی بے رحم باپ نے اپنے پوتوں کو بھی طاعون کی بھینٹ چڑھا دیا۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ کرے داڑھی والا اور دھرا جائے مونچھوں والا۔ بات یہ ہے کہ لیپالک کا باپ بڑا ہی ظالم ہے بہتر ہے کہ اپنے خونخوار اور ظالم باپ کی کسی رحیم اور شفیق باپ سے ادلا بدلی کر لے۔ پھر لیپالک کا باپ ساری خدائی کے جھوٹوں کا بھی قبلہ گاہ ہے اگڑم بگڑم اناپ شناپ لیپالک سے کہہ دیا کہ میرے پوتوں کو طاعون کی ہوا بھی نہ لگے گی، اور لیپالک نے بھی بہت کچھ دلا سا دیا کہ طاعون ملعون کا کچھ خوف نہ کرو اس کی کیا طاقت ہے کہ تمہاری طرف بری نگاہوں سے بھی دیکھے مگر اس کے منہ کو لگ گیا تھا خون باپ بیٹے دونوں کو ایک ہی لاٹھی ہانک دیا کچے بچوں کو بھنبھوڑ بھنبھوڑ کر نگل گیا۔..

وہی ممات مسیح

مرزا غلام احمد قادیانی کے چیلوں نے اس بات کو نگار آستین بنا رکھا ہے کہ عیسی مسیح کی حیات ہی نے کئی کروڑ عیسائیوں کو گمراہ کیا ہے کہ وہ اسکو خدا سمجھنے لگے ہیں،

ہم کہتے ہیں یہود بھی تو گمراہ ہیں جنھوں نے حضرت عزیرؑ کو خدا کا بیٹا کہا۔ اور پارسی بھی گمراہ ہیں جنھوں نے آگ کو معبود سمجھا۔ علی ہذا مجوس اور شماسی بھی گمراہ ہیں جو آفتاب کو معبود سمجھتے ہیں۔ اور ہنود کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں جنھوں نے لاکھوں معبود بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھے ہیں۔ مگر قادیانی مرزا جی نہ تو یہود کے پیچھے پڑے ہیں، نہ پارسیوں کے، نہ مجوسیوں اور شماسیوں کے، نہ ہنود کے، نہ بدھ مذہب والوں کے، نہ سکھوں کے، وہ تو صرف عیسی مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ اس لئے کہ اپنے کو عیسی بناتے ہیں۔

نہ مرزا غلام احمد قادیانی نے آتش پرستوں کے پیغمبر زردشت کی روح میں حلول کیا، نہ کرشن جی یا رام چندر جی کے سر یر میں اتار کیا ہے، نہ اپنے کو بودھ بنایا ہے، نہ گرونانک اور گوروگوبند سنگھ کی روح میں تناسخ کیا ہے۔ پس ان سے کچھ مطلب نہیں ۔مطلب تو عیسی مسیح سے ہے، جن کی جگہ آپ تشریف لائے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ ظلی طور پر اپنا خروج عیسی مسیح کی روح میں بتاتے، نہ کہ آنحضرت ﷺ کی روح میں، جو صرف عیسی مسیح کے مقدم کی خبر دینے والے ہیں خود عیسی مسیح نہیں۔

قادیانی مرزا جی کی نیرنگیاں تو دیکھئے کہ اپنے کو ظل تو بتاتے ہیں پیغمبر عرب و عجم ﷺ کا، اور بنتے ہیں مسیح موعود یا مثیل المسیح۔

پھر مثیل اور موعود بن کر اصلی مسیح کو گالیاں دیتے ہیں۔ اگر اپنے کو (معاذ اللہ) پیغمبر عرب و عجم ہی بتا دیتے، تو کیا کوئی منہ نوچ لیتا۔ اس رسوائی سے تو نجات ملتی جو حضرت مسیح پر سبّ ولعن کرنے سے ساری خدائی میں ہو رہی ہے۔

پھر جس طرح قادیانی مرزا جی کو اصلی مسیح کے ساتھ ضد ہے اسی طرح آنحضرت ﷺ کے ساتھ بھی ضد ہے جن کے آپ ظل اور بروز ہیں یعنی آنحضرت ﷺ کے اقوال و ارشادات پر عمل نہیں کرتے جب کوئی حدیث اپنے مطلب کے خلاف پاتے ہیں تو صاف انکار کر بیٹھتے ہیں کہ یہ قرآن کے خلاف ہے اور قرآن حدیث پر مقدم ہے اور جو حدیث اپنے مطلب کے موافق پاتے ہیں اس کو قرآن پر مقدم نہیں کرتے حالانکہ تمام مسلمانوں کا اس بات پر ایمان ہے کہ عمل کے اعتبار سے قرآن و حدیث میں کچھ فرق نہیں ایک واجبی استعداد والا مسلمان بھی آیت

و ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی

سے واقف ہے یعنی محمد ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کا نطق وحی کے سوا کچھ نہیں۔ اس صورت میں حدیث بھی وحی یعنی قرآن ہے۔

مگر مرزا اور مرزائیوں میں کچھ بھی عقل و ادراک ہے (نور ایمان تو مطلق نہیں) تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات سمجھیں گے کہ مسلمانوں پر براہ راست قرآن نازل نہیں ہوا بلکہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا ہے اور آپ کے فرمانے کے موافق ہم نے قرآن کو منزل من اللہ مانا ہے۔ اب تعجب ہے کہ قرآن پر تو ایمان اور آنحضرت ﷺ کے دیگر اقوال (احادیث) سے انکار حالانکہ دونوں آپ ہی کے اقوال سے ہیں۔ جو باتیں آسائش اور تن آسانی کے موافق ہیں ان کو یہ کہہ کر قبول کیا جاتا ہے کہ قرآن میں ایسا ہی ہے اور جن امور میں حدیث کی رو سے تکلیف شرعیہ ہے ان سے یہ کہہ کر انکار کر دیا جاتا ہے کہ قرآن سے ثابت نہیں مثلاً پانچ نمازوں کی تصریح قرآن میں نہیں بلکہ حدیث میں ہے تو مرزا جی اور ان کے حواری پانچ وقت نماز نہیں پڑھتے بلکہ اکثر اوقات دو یا تین پڑھ لیتے ہیں اور نہ بھی پڑھیں تو کیا خدا لاٹھی لیکر مارے گا کیونکہ قرآن میں نماز کا حکم ضرور ہے مگر یہ حکم نہیں کہ پانچ وقت پڑھو روزانہ پڑھو۔ ہفتے میں ایک دفعہ، مہینے میں ایک دفعہ، سال بھر میں ایک دفعہ، بلکہ ساری عمر میں ایک دفعہ پڑھ لو تو فرضیت ادا ہو جاتی ہے کیونکہ قرآن میں مطلق نماز کا حکم ہے نہ کہ مقید کا۔ بلکہ مرزا قادیانی اور مرزائی تو قرآن و حدیث دونوں سے مطلق العنان ہو گئے ہیں اور زکوۃ کی فرضیت قرآن میں بھی ہے اور حدیث میں بھی، مگر بتاؤ باوجود استطاعت رکھنے اور مستورات کو ہزاروں روپیہ کا جڑاؤ زیور بنوا دینے وغیرہ کے مرزا جی نے کبھی حج اور زکوۃ کا نام بھی لیا ہے۔ بلکہ وہ اپنے مرزائیوں کو بھی حج اور زکوۃ کی تحریص و ترغیب دیتے ہیں قادیان اور منارۃ المسیح کی زیارت نے سب سے مستغنی کر دیا ہے مرزا جی کو مسیح الزمان اور امام الزمان مانو اور چندہ دو بس چھٹی ہوئی ورنہ ٹاپا خالی کرو۔

مرزائی مذہب کا بڑا اصول اور بڑی تلقین یہ ہے کہ عیسی مسیح زندہ نہیں ہیں بلکہ وفات پا گئے ہیں گویا عیسی مسیح کی وفات مرزا جی کے امام الزمان اور مسیح موعود ہونے کی دلیل یا معجزہ ہے باقی ٹھین ٹھیں۔ ایک مغربی اور مشرقی تعلیم یافتہ بزرگ ہم سے ہنس کر کہنے لگے یا تو مرزائی لوگ گھاس کھا گئے ہیں یا مرزا جی کو مالیخو لیا ہے یا عمداً مکاری اور عیاری ہے ظلی اور بروزی دعوے نے تو موعودیت کو بھی کھو دیا کوئی ظل اپنی اصل کے خلاف نہیں ہوتا آنحضرت ﷺ نے عیسی مسیح کی معصومیت کی تصدیق کی مرزا ان کو گالیاں دیتا ہے اور فاسق و فاجر بتاتا ہے پس ظلیت کہاں رہی اور ساتھ ہی موعودیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی باطل ہوگئی۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کا دعوی ہے کہ آیت بل رفعه الله اليه سے رفع جسمانی نہیں نکلتا۔ ہم کہتے ہیں کہ رفع روحانی کہاں نکلتا ہے۔ وہ یہ آیات پیش کرتے ہیں: نرفع درجات من نشاء،

اور: اليه يصعد الكلم الطيب و العمل الصالح يرفعه

ہم کہتے ہیں پہلی آیت میں درجات کا لفظ اور دوسری آیت میں عمل صالح کا لفظ موجود ہے۔ یعنی ہم جس شخص کا درجہ چاہتے ہیں بلند کرتے ہیں اور عمل صالح خدا ہی کی جانب بلند ہوتے ہیں۔

اب ہم پوچھتے ہیں کیا حضرت مسیح کوئی درجہ ہیں، یا کوئی عمل، جو خدا کی جانب بلند ہوئے۔ آیت میں یوں نہیں فرمایا کہ بل رفع الله درجاته بلکہ خود حضرت مسیح کو رفع کا مفعول بنایا ہے۔ یعنی اٹھالیا ہم نے عیسی کو اپنی جانب۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ ان جہلاء کو تاویل کرنی بھی نہیں آتی۔ قدم قدم پر ٹھوکر کھاتے ہیں اور سر کے بل گرتے ہیں۔

بے معنی الہام

قادیانی اخبار الحکم ہمارے نام نہیں آتا لیکن ہمارے شاگردان رشید جاسوس بن کر کہیں نہ کہیں سے اڑا لاتے ہیں۔ ۱۷ستمبر رواں (۱۹۰۲ء) کا الحکم عجیب وغریب ہے اس میں لکھا ہے کہ

> مرزا جی کے فرزند ارجمند بشیر کی آنکھیں ایسی خراب تھیں کہ مرزا جی کو سخت نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ آخر آپ نے دعا فرمائی تو یہ الہام ہوا برّق طفلی بشیر۔

اس الہام میں بھی قادیانی مرزا جی کا خدا ویسا ہی غبّیا کھا گیا جیسا صح زوجتی اور جری الله في حلل الانبياء والے الہام میں۔ وہاں مرزا قادیانی کے خدا کی بی بی اچھی ہوئی تھی، یہاں خدا کے لڑکے کی آنکھیں اچھی ہوئی ہیں، کیونکہ خدا نے بشیر کو طفلی کہہ کر الہام میں پکارا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ کہو کہ بشیر پوتا ہے یعنی خدا کے لیپا لک بیٹے کا بیٹا ہے حقیقی بیٹا نہیں، تو یہ اعتراض کچھ بھاری نہیں، پوتے کو بھی لڑکا اور بیٹا کہہ دیتے ہیں جیسا زوجتی میں باپ کی زوجہ اور بیٹے کی زوجہ مرزائی شریعت میں دونوں ایک ہیں۔ دونوں میں بانس بھر کیا معنی، ہاتھ بھر، بلکہ بالشت بھر، بلکہ انگشت بھر، بلکہ جو بھر، بلکہ تل بھر بھی فرق نہیں۔

پھر خیریت سے برّق پر اعراب بھی لگا دیئے ہیں۔ اس کو تبریق (تفعیل) سے صیغہ امر بنایا ہے۔

تبریق کے معنی لغت میں آنکھ اچھی طرح کھولنا اور تیز دیکھنا ہیں، تو یہ معنی ہوئے کہ میرے لڑکے بشیر کی آنکھیں اچھی طرح کھول دے اور اس کو تیز دکھا۔

اس صورت میں بشیر طفلی کا بدل واقع ہوا ہے اور حسب قاعدہ نحو بدل اور مبدل منہ کا ایک حال ہوتا ہے۔ یہاں طفلی مضاف اور مضاف الیہ ہو کر معرفہ اور بشیر نکرہ ہے اور اگر یہ کہو کہ طفلی مفعول اول اور بشیر مفعول ثانی ہے۔

اول تو کلام عرب میں تبریق متعدی المتعدی نہیں آتا، دوم بشیر پر مفعول کا نصب نہیں، نہ اس کے آگے الف ہے کہ بشیراً پڑھا اور سمجھا جائے۔

بہر حال قادیانی مرزا جی کا خدا نحو سے بالکل نابلد ہے۔ جب اس نے صرف نحو کی تعلیم ہی تجدید شوکت کے دار العلوم میں نہیں پائی تو زبان عرب میں کیوں الہام کرتا ہے۔

اگر الہام کے یہ معنی کہو کہ اچھا کر دے اپنے لڑکے بشیر کو تو علاوہ اس نقص کے کہ باپ میں اچھا کرنے کی طاقت نہیں بیٹے میں ہے بجائے طفلی کے طفلك ہو اور حسب قاعدہ نحو بشیر معرف باللام ہونا چاہیے یعنی برّق طفلك البشیر۔ پس معلوم ہوا کہ آسمانی باپ بالکل گھاس کھا گیا ہے اور بیٹا اس سے بڑھ کر اس بساط پر علماء اسلام سے تحدی کی جاتی ہے اور اغلاط واسقام کے پڑاوے (اعجاز المسیح) کا جواب طلب کیا جاتا ہے

امید ہے کہ ہمارے نامہ نگار علماء بھی اس الہام پر ضمیمے میں بحث فرمائیں گے اور اگر کوئی نکتہ ہم سے رہ گیا ہو تو اسکی چھان بین کریں گے۔

(ایک اگلے شمارے میں مولانا احمد حسن شوکت پھر اسی موضوع پر لکھتے ہیں):

اگر برّق طفلی بشیر والے الہام کے یہ معنی کئے جائیں کہ اے میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹے بشیر آنکھیں کھول یا تیز دیکھ، تو علاوہ اس خرابی کے کہ بشیر خدا کا بیٹا نہیں، بلکہ خدا کے بیٹے کا بیٹا ہے، طرفہ خرابی یہ لازم آتی ہے کہ لغت میں طفل کے معنی بیٹے کے نہیں بلکہ نوزائیدہ کے ہیں انسان کا ہو یا حیوان کا۔ اونٹ کا بوتا ہو، یا گائے کا بچھڑا، بکری کا بزغالہ ہو، یا بھینس کا کٹڑا، یا ہاتھی کا پاٹھا، مذکر ہو یا مونث، نر ہو یا مادیں۔

گویا یہ معنی ہوئے کہ اے میرے پہلے جھول یا پہلے گابھ کے نکلے ہوئے بچے آنکھیں کھول۔

حالانکہ بشیر بالغ ہے نوزائیدہ نہیں، نہ گھوارے میں ہے۔ ابھی ابھی اس کی شادی ہوئی ہے۔ اور اگر آسمانی باپ نے بشیر کو درحقیقت اپنا صلبی بیٹا قرار دیا ہے، تو اس سے یہ غلطی ہوئی ہے کہ الہام میں ابنی بشیر نہیں کہا۔

اگر آسمانی باپ مجدد السنہ مشرقیہ سے مشورہ لیتا تو یوں اصلاح دی جاتی

برّق ابن المتبنی بشیر یعنی اے میرے لیپالک کے بیٹے بشیر آنکھیں کھول۔

غالباً آسمانی باپ نے یہ خیال کیا کہ اس الہام میں ابن یا متبنّی کا لفظ نہ آنے پائے ورنہ سارے مرزائی عیسائی بن جائیں گے۔ اور جب میرے صلب سے ایک حقیقی بیٹا پیدا ہو چکا ہے تو کیوں کسی کو ابن یا ابن الابن بناؤں۔ یہ امر میرے حقیقی بیٹے کی دل شکنی کا باعث ہوگا اور میں شرك فی الابنية کے جرم کا مرتکب ٹھہروں گا۔

الہام میں حرف ندا محذوف ہے یعنی برّق یا طفلی بشیر۔

اب سنئے نحو کا قاعدہ ہے کہ جب منادی مضاف ہوگا تو منصوب ہوگا یعنی یا عبد الله یہاں طفلی منادی منصوب ہے مگر اسکا تابع (بشیر) مرفوع ہے یہ کون سی خانگی کتاب میں لکھا ہے۔ پس بشیراً آنا چاہیے

پھر برّق کے معنی مطلق تیز یا اچھا دیکھنے کے ہیں لغت میں یہ کہاں لکھا ہے کہ جب کسی کی دکھتی ہوئی آنکھیں اچھی کی جائیں تب کہا جائے کہ برّق۔ اسکو اپنی کسی لال کتاب سے ثابت کیجئے۔ ثابت کر چکے۔

دربارہ طاعون آسمانی باپ کا یہ الہام ہے

انی احافظ کل من فی الدار یعنی ہر شخص جو گھر میں ہے اس کی حفاظت کروں گا۔

گھر سے اگر مرزا جی کا مسکونہ محل مراد ہے تو یہ حفاظت عامہ وتامہ نہ ہوئی یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام مرزائی محفوظ نہ ہوئے جو پنجاب اور ہندوستان کے دور و دراز شہروں میں رہتے ہیں بلکہ وہ حواری بھی محفوظ نہ رہے جو قصبہ قادیان میں رہتے ہیں کیونکہ دار کے لفظ کا اطلاق شہروں اور قصبوں پر نہیں ہوتا بیت اللہ یا خانہ خدا سے مراد صرف حرم کعبہ یا مسجد ہوتی ہے تمام شہر مکہ بیت اللہ نہیں جس طرح کسی قصبہ کی مسجد تمام قصبہ نہیں یعنی قادیان کو مسجد یا خانہ خدا نہیں کہہ سکتے اس صورت میں الہام یوں ہوتا

احا فظ کل من فی البلد۔

کلام مجید میں ہے :و ھذا البلد الامین۔

اور : لااقسم بھذا البلد و انت حل بھذا البلد۔

افسوس ہے کہ قادیانی مرزاجی جو قرآن کی آیتوں کو مسخ کر کے ان سے اپنا الہام تراشتے رہتے ہیں مندرجہ بالا آیتوں تک ان کی رسائی نہ ہوئی۔ اور کیونکر ہوتی، خود ان کا خدا بھی خواب خرگوش میں غین ہو گیا۔

پھر احافظ باب مفاعلت سے ہے جو مشارکت فعل کو چاہتا ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ مرزاجی کا خدا ان کے گھروں کا محافظ ہے اور ان کے گھر والے خدا کے محافظ ہیں۔

اس صورت میں یہ الہام ہوتا انی احفظ کل من البلد،

یاد رکھئے مجدد السنہ مشرقیہ کی اصلاح کی ضرورت جس طرح مرزاجی کو ہے اسی طرح مرزاجی کے خدا کو ہے۔ بہتر ہے کہ دونوں باپ بیٹے الہام الحکم یا کسی رسالہ میں شائع کرنے سے پہلے مجدد کے حضور پیش کر دیا کریں۔ مجدد کی بعثت موجودہ زمانہ میں جب کہ تمام مرزائی جہل وسفہ کی اندھیاری میں ٹٹولتے پھرتے ہیں اصل یہ ہے کہ ان کو لٹریچر کے صاف اور سیدھے راستے پر لائے اور بتائے کہ نظم ونثر اور انشاپردازی اس کو کہتے ہیں۔ ہم کو اسی بات پر غصہ آتا ہے کہ دل میں تو مرزا قادیانی اور مرزائی مجدد کی تجدید پر ایمان لے آئے ہیں اور تصدیق بالقلب بھی کر چکے ہیں مگر اقرار باللسان نہیں کرتے جب کہ معقول دلائل وبراہین سے ثابت ہو چکا ہے کہ شوکت اللہ القہار بے شک مجدد السنہ مشرقیہ ہے تو اب کھلم کھلا بیعت تجدید کرنے اور سلسلہ مسترشدان میں داخل ہونے سے کون امر مانع ہے، دنیا میں ایک مجدد آئے اور مرزائیوں کا گروہ محض تعصب او ضد سے اس پر ایمان نہ لائے وا حسر تا وا مصیبتاہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر القرون قرنی

اس حدیث پر بحث کرتے ہوئے قادیانی مرزاجی کے حکیم الامت فرماتے ہیں کہ کیا وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی ثم یفشوا الکذب کے موافق قرون ثلاثہ کے بعد کذب پھیل گیا۔

اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ حکیم (نور الدین) صاحب اپنے آس پاس دیکھیں۔ادھر اودھر دیکھیں۔اپنے دل میں دیکھیں۔ایماناً قرآن و حدیث کی مخالفتوں کو دیکھیں۔آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میرے بعد تیس جھوٹے دجال پیدا ہوں گے اور سب یہی زعم کریں گے کہ ہم نبی ہیں حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اب مرزاجی نے نبوت کا دعوی کر کے خود اپنے کو جھوٹا دجال بنا دیا بشرطیکہ وہ جیسا کہ زبان سے کہتے ہیں آنحضرت ﷺ کے اقوال کو سچا جانتے ہوں۔

ظاہر ہے کہ ہرگز سچا نہیں جانتے ورنہ کبھی نبوت کا دعوی نہ کرتے۔اب یہ تاویل چھانٹنا کہ حدیث میں نبی کے پیدا ہونے کی نفی ہے، رسول کے پیدا ہونیکی نفی نہیں جھوٹ کے ثابت کرنے کو دوسرا جھوٹ ہے جس پر نوآموز طلبہ بھی قہقہہ اڑا سکتے ہیں۔پس یوں جھوٹ پھیلا اور یوں یفشوا الکذب کی تصدیق ہوئی۔

مرزا غلام احمد اور ان کے حواری کو معلوم ہو کہ ۲۳ جھوٹے مہدی پیدا ہوئے مگر ان کا یا ان کی اولاد کا یا ان کی امت کا دنیا کے پردے پر کہیں نشان بھی نہیں۔ انہوں نے بڑے بڑے محل بنائے جن کے مقابلہ میں منارۃ المسیح بچوں کا گھروندا ہے جو جمعہ کے روز مٹی اور ریتے سے بنایا کرتے ہیں اور بالآخر قضاء الٰہی زبان حال سے یہ شعر پڑھ دیتی ہے

در روز جمعہ خانہ لبسے ساتی
بنیاد کاخ خویش نہ محکم گزاشتی

کذب کے وبال کو ذرا عزت کے ترازو میں تولئے کہ مہدی سوڈانی کے عالی شان منارہ دار مکانات تو الگ رہے، قبر تک کا نشان بھی توپوں کے گولوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب باری نے اڑ وادیا۔فا عتبروا یا اولی الابصار
اس بات کی کیا دلیل ہے کہ قادیانی مرزا جی تیس مہدیوں کے ذیل میں نہیں ہیں حالانکہ ابھی تک مخبر صادق کی پیشین گوئی کے موافق مہدی پورے نہیں ہوئے۔ جب تیرہ سو برس میں ۲۳ جھوٹے مہدیوں نے خروج کیا ہے، تو حساب لگا کر دیکھ لیجئے کہ بقیہ سات مہدیوں کی تعداد کتنے سال میں پوری ہوگی۔ اربعہ متناسبہ سے حساب جانچ لیجئے۔

مرزائیوں کو مرزا قادیانی سے ایک معاہدہ کرانا اور ایمان لانے سے پہلے اس بات پر مجبور کرنا چاہیے تھا کہ پہلے آپ یہ ثبوت دیں کہ آپ کے بعد کوئی اور جھوٹا نبی یا مہدی جن کی تعداد حدیث میں موجود ہے پیدا نہ ہوگا۔ اس دفع دخل کیلئے مرزا جی کہتے ہیں کہ نبی تو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ کیا یہ ویسے ہی نبی ہوں گے جیسے ۲۳ مہدیان کذاب ہو چکے ہیں۔

ظاہری دعوی تو یہ ہے کہ انبیاء برابر پیدا ہوتے رہیں گے مگر خاتم الانبیاء یا نبی کامل کوئی پیدا نہ ہوگا۔ حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے کو خاتم الانبیاء (خاتم الخلفاء) علی الاعلان قرار دے دیا ہے۔

ذرہ دیکھتے تو جایئے! قادیانی خم سے گرگٹ کی طرح کیسے کیسے رنگ نکلتے ہیں۔ موسم گرما آنے دیجئے، خدانے چاہا تو دماغ کا تھرما میٹر اونچے درجے پر پہنچ کر کامل مالیخولیا ہو جائے گا

کر علاج جوش وحشت چارہ گر
لا دے اک چنگ مجھے بازار سے

الہامی ہوئی مثیل المسیح ہوئے مہدی موعود ہوئے ظلی اور بروزی نبی اور رسول ہوئے آئندہ گرمیوں میں خاتم الانبیاء ورسل ہو جائیں گے۔ اور پھر خدا نے چاہا تو جس جست وخیز اور بکر کود سے زینہ بزینہ چڑھے ہیں اسی طرح بتدریج لوٹن کبوتر کی طرح قلابازیاں کھاتے لڑھکتے پھڑکتے آرہیں گے۔

ہے صاحب خزانہ کو ہی اوج سے زوال
ٹپکے نہ کیوں اچھال کے فوارہ آب کو

ناظرین کو معلوم ہونا چاہیے کہ آپ کے ضمیمہ شحنہ ہند نے اپنی نکتہ چینی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا تنزل شروع کر دیا ہے۔ اب وہ اپنے کو مثیل المسیح اور ظلی اور بروزی نبی کہتے ہوئے جھجکتے ہیں کیونکہ بولتی بند ہوگئی ہے۔ خدا تعالی نے چاہا تو آسمانی باپ چندروز میں مرزا کا خطاب خاتم الخلفاء بھی یہ کہہ کر چھین لے گا کہ ایاز قدر خود بشناس۔

حدیث سے بغض

آنحضرت ﷺ سے محبت کا دعوی اور حدیث سے بغض۔ ایک لحیم شحیم موٹے تازے چکنے چپڑے بھاری بھرکم توندیلے اور پٹیلے مرزائی مولوی نے ہم سے کہا کہ جب آنحضرت ﷺ کا ذکر آتا ہے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا پانی ہوکر بہہ جائے گا، اور اس کا تمام عنصر رانگ کی طرح نہیں موم کی طرح گل جائے گا۔ بھلا ایسا شخص کیونکر جھوٹا ہوسکتا ہے۔

ہم نے کہا دنیا پرست سادھو بچے تو وہ ڈھونگ باندھتے ہیں اور وہ ظاہری کرشمے دکھاتے ہیں کہ اچھے اچھے دانا بینا عاقل و بالغ عالم و فاضل لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونک کر گانٹھ کاٹ لیتے ہیں۔

اچھا ان کو جانے دو کیا آپ نے کبھی عورتوں کے پھپھر ولے نہیں دیکھے۔ وہ وہ مکر گانٹھتی ہیں اور نخرے دکھاتی ہیں کہ مردوں کی آنکھوں میں سرسوں پھول جاتی ہے اور رونا ٹپ ٹپ ٹسوے بہانا تو ہر وقت انکی پوڑیا یا نیفے میں ہوتا ہے حالانکہ خدا تعالی ان کی نسبت فرماتا ہے انّ کیدکنّ عظیم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حکیم الامۃ (نورالدین) جن کو مرزا قادیانی کا عکس یا ظل یا ہمزاد کہنا چاہیے ۱۷ستمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں فرماتے ہیں کہ:

> آنحضرت ﷺ نے سب کچھ خود کر کے دکھادیا۔ اگر ایک حدیث بھی دنیا میں قلم بند اور جمع نہ کی جاتی، تب بھی یہ (نماز، روزہ، حج، وزکوۃ کے) مسائل صاف تھے،

پھر حکیم الامت نورالدین صاحب فرماتے ہیں:

> غرض اللہ تعالی کے فرض کیلئے ایک مزکی کی ضرورت ہوتی ہے ورنہ بڑی بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں والے عبدالطاغوت ہو جاتے ہیں،۔

حکیم نورالدین جی کا مطلب یہ ہوا کہ اب احادیث کی ضرورت نہیں، جیتا جاگتا ..مزکی (ظلی اور بروزی نبی) موجود ہے۔قرآن و حدیث کو جزدان میں لپیٹ کر اورطاق نسیان میں رکھ کراس کے پاس آؤ وہ تم کو سب کچھ سکھا دے گا۔

کیا اب بھی کسی کو شک ہو سکتا ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی حدیث رسول کے سخت حریف ہیں اوراس کا مٹانا چاہتے ہیں یہ مرزا قادیانی کو آنحضرت ﷺ سے محبت ہے جنکا نام سن کرمرزا قادیانی گلا جاتا ہے اوراپنے آنسوؤں کی کیچڑ میں بھینس کی طرح بھساک سے بیٹھا جاتا ہے۔ بات یہ ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی نوگرفتاروں کو دام میں لانے کو ایسے ہتھ کنڈے دکھاتے ہیں اور جب وہ دام میں پھنس کررنگ میں رنگے جاتے ہیں تو پھر یہ تقوی اورتورع نہیں رہتا۔ پھر تو سب کے سب لنکا میں باون گز کے ہو جاتے ہیں اور نیچرل آزادی کے کھیت میں منہ چھوٹ ہریالی چرنے لگتے ہیں۔

آج کل آزادی آزادی پکارنے والوں کی نیو خوب جمتی ہے۔موجودہ زمانہ کے رفارمر اورانبیاء وہ ہیں جو دنیا کو تکالیف شرعیہ سے آزاد کررہے ہیں۔ یہ رفارمر جو دعوی کریں بجاہے ان کے دعوی ضرور سرسبز ہوں گے اورہو رہے ہیں۔یہی امتحان کا وہ وقت ہے جس کی نسبت مخبر صادق ﷺ نے پیشین گوئی فرمائی ہے کہ ایمان کا سنبھالنا گویا ہاتھ پر چنگاری رکھنا ہوگا اوراسلام یوں سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے بل میں۔

ابھی تو کچھ بھی نہیں مومنوں کے ایمان کا سخت سے سخت امتحان لیا جائے گا۔ دنیا میں تیس دجالوں کذابوں کا آنا ضرور ہے،جن کے زورشور کے نعرے گنبد فلک میں گونجیں گے اورجن کے انا ربکم الاعلی کے نقارے مردوں (اموات) تک کے کانوں کے پردے پھاڑیں گے۔ پس مسلمانوں کوامتحان کے لئے تیاررہنا اورآنے والی نسلوں کے تیارکرنے کا سامان فراہم کرنا چاہیے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعوی کرنے والا بڑاظالم ہے مسلمانوں کوخیال کرنا چاہیے کہ ایسا شخص کس قدر خوفناک ہے اوراسکا زہدوتقوی عبادت وریاضت (اگر درحقیقت کچھ ہو) کس کام کا ہے۔ یہ وہی بات ہے کہ کوئی نجس کپڑے کوعطر میں بساوے،اور یوں اس کی نجاست کو ڈھک دے۔غروراورتکبر مرزائیوں کی سرشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھر گیا ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ چند روز میں وہ زمانہ آنے والا ہے کہ ایک ایک مرزائی اپنے کو انبیاء سے بڑھ کر سمجھے گا، اور مرزا جی نہ صرف خاتم الانبیاء بلکہ اپنے کو خدا سمجھنے لگیں گے۔ ابھی چیونٹیوں کے پر نہیں لگے، نہ جھوٹ کا جہاز جو طوفان میں آیا ہوا ہے اس میں کنارے تک پانی بھرا ہے ابھی تو بہت کچھ ہونے والا ہے۔ اگر یہی لیل و نہار رہے اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے جو ترقی گزشتہ دو سال میں کی ہے اگر اس کے انجن کی اسٹیم اسی طرح گرم رہی، تو بہت ہی جلد مکافات کو پہنچ جائیں گے اور جس طرح دوسرے ۲۳ مہدی اپنے خوارق کی یادگاریں صفحہ تاریخ پر چھوڑ گئے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی بھی اپنی نبوت و رسالت کی کارروائیوں کا بڑا بھاری ذخیرہ چھوڑ جائیں گے۔ اور ہم مبدء فیاض ازل کی برکت سے پیشین گوئی کرتے ہیں کہ یہ ضرور ہو کر رہے گا، دیر میں ہو یا جلد ہو۔ انبیاء کی مخالفت نے تو بڑے بڑے سرکش سلاطین اور بڑی بڑی جرار اور زبردست قوموں کو خاک میں ملا دیا ہے مرزا جی تو کیا پدی کیا پدی کا شوربہ ہیں۔

آنحضرت ﷺ کی محبت آپ کی اتباع میں ہے، نہ کہ دفع الوقتی کے لئے محض زبانی دعوے کرنے میں۔ خدا تعالی فرماتا ہے

قل ان کنتم تحبّو ن اللہ فا تبّعو نی یحببکم اللہ

یعنی کہہ دو اے محمد! اگر تم خدا کو دوست رکھتے ہو، تو میرا اتباع کرو۔ خدا تم کو دوست رکھے گا۔

اب مرزا غلام احمد اور مرزائیوں کو اس کسوٹی پر کھنا چاہیے۔ بھلا ان کی کسی بات میں بھی آنحضرت ﷺ کا اتباع ہے؟ بلکہ سراسر خلاف ہے۔ اور خود نبی بننا ہی آنحضرت ﷺ کا جھٹلانا ہے۔ کیونکہ آپ ﷺ کا تمغہ اور نشان ہی ختم رسالت یعنی تکمیل کمالات رسالت ہے۔ اور جب آپ ﷺ کے بعد دوسرا نبی بھی پیدا ہوا تو تکمیل ناقص ٹھہرتی ہے۔

مرزا کا طاعون اور گورنمنٹ کا ٹیکہ

۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی نے منارے سے بھی لمبا اور اپنے امل سے بھی دراز ایک مضمون دیا ہے جس میں اول تو طاعونی ٹیکے کے اجراء پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ کی بہت کچھ بھٹئی اور چاپلوسی کی ہے اور پھر لکھا ہے کہ ٹیکا ضرور مفید ہے مگر میرے اور میرے چیلے چاپڑوں کے لئے اس کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ میں پیشینگوئی کر چکا ہوں کہ ان میں طاعون نہ پھیلے گا۔

پھر آپ دفع دخل کرتے ہیں کہ پھیلے گا بھی تو افراط تفریط نہ ہوگی۔

قادیانی مرزاجی کو دوٹپّی ہانکنا بہت سے تجربوں یعنی بہت سی پیشین گوئیوں کے جھوٹا ہونے کے بعد سوجھا ہے۔ اب تو ہر پیش گوئی تذبذب کا رنگ لئے ہوتی ہے تاکہ موقع ملے تو تاویل بنی بنائی ہو۔

یہ عجیب بات ہے کہ خود مرزاجی کے نزدیک طاعون کا ٹیکا ساری خدائی کے لئے مفید اور سب کو اس کی ضرورت، مگر مرزائیوں کے لئے مضر اور غیر ضروری۔ اس کی وجہ ہم سے سنئے:

مرزاجی نے منجملہ دیگر علامات کے اپنے خروج کی ایک علامت طاعون بھی قرار دی ہے، اور جس طرح مہدی موعود کا خروج مسعود ہے اسی طرح اس کی علامت بھی مسعود ہے، تو سب سے پہلے اس کی سعادت مرزائیوں کا حصہ ہے۔ اور بدبخت ٹیکا اس علامت باسعادت کا دور کرنے والا ہے۔ لہٰذا مرزائیوں کے حق میں یہ مضر اور دنیا کے حق میں مفید ہوا۔

گویا آسمانی باپ کی عین مرضی ہوئی کہ طاعون اس کے پوتوں کو ڈھونڈھ کر لقمہ کرتا رہے۔ اب مرزاجی آسمانی باپ کے خلاف یہ کیوں کہتے ہیں کہ طاعون میرے چیلوں کے پاس بھی نہ پھٹکے گا۔ یہ تو گویا اپنی علامت باسعادت کو خود ہی دھکے دے کر قادیان سے نکالنا ہے۔

طاعون تو آسمانی باپ کا پیدا کیا ہوا ہے اور ٹیکا برٹش گورنمنٹ کی ایجاد ہے۔ پس یہ ٹیکہ برا اور طاعون اچھا۔

مرزاجی شرک کا کھڑاگ نہیں پالتے۔ انہیں تو طاعون ہی عزیز ہوگا، نہ کہ اس کا ٹیکا۔ مگر ہم حیران ہیں کہ اس میں گورنمنٹ کی کیوں تعریف کی جاتی ہے کہ اس نے ٹیکا جاری کرکے طاعون کی دم میں نمدا کر دیا۔

وائے سادہ لوحی اور وائے بدبختی کہ جب طاعون کی دم میں نمدا ہوگیا جو مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود کا بڑا نشان ہے، تو مسیحیت و مہدویت کی دم میں بدرجہ اولی بانس ہو جائے گا۔ اور جب کہ ۲۰ سال قبل قادیانی مرزا جی کو آسمانی باپ نے طاعون کے آنے کا آڈر سنا دیا ہے اور کہہ دیا ہے کہ دجال کے مقدم کی علامت خر دجال ہو گا تو تیرے خروج کی علامت طاعون ملعون۔ پھر اب طاعون سے ناک بھوں چڑھانا، اس کے دفعیہ کو تریاق بنانا اور الحکم میں اس کا علاج بتانا، آسمانی باپ کی نافرمانی کرنا اور ناخلف ہونے کا ثبوت دینا ہے۔

مرزائیوں کے لئے طاعون رحمت ہے اور ساری خدائی کے لئے زحمت کیونکہ موعود نے دنیا میں دو رنگی کا فوٹو بن کر خروج کیا ہے اور پھر مرزائیوں کے لئے بھی کبھی رحمت ہے اور کبھی زحمت۔ رحمت تو اس لئے ہے کہ موعود کا تمغہ ہے اور زحمت اس لئے ہے کہ یہ کم بخت جب الجوع الجوع پکارتا ہوا جھپٹتا ہے تو نہ لیپا لک کی سنتا ہے نہ آسمانی باپ کی۔

مرزا کے خیالات کی تردید

اگر کتاب وسنت پر مرزا جی کا ایمان ہے، تو ظلی اور بروزی نبی نہ تو آج تک کوئی ہوا ہے نہ قیامت تک ہوسکتا ہے۔ البتہ مذہب ہنود پر ایمان ہو، تو تناسخ اور استد راجی اوتار ایک دو نہیں، سینکڑوں بلکہ ہزاروں ہو سکتے ہیں۔ لیکن مرزا جی یقیناً خود اس کے قائل نہیں، تو پھر بروز اور ظل یعنی چہ۔

اب رہی حدیث میں مہدی مسعود اور عیسی موعود کی پیش گوئی۔ اگر احادیث رسول پر ایمان ہے، تو اس کا وقت ابھی نہیں آیا، نہ اس کے آنے کے آثار و علامات ظاہر ہوئے۔ اور اس دعوی میں مرزا جی ہی منفرد نہیں بلکہ سوڈان اور افریقہ میں بہت سے مہدی پیدا ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اور ہوں گے جب تک حدیث رسول کے موافق ۳۰ دجال پورے نہ ہولیں۔ اور پھر مہدیوں اور مسیحوں کا خروج اہل اسلام ہی میں نہیں، بلکہ امت مسیح میں بھی ہو رہا ہے۔ چنانچہ لندن اور پیرس میں آج کل دو مسیح دندنا رہے ہیں، جن کے دلائل مرزا جی کے دلائل سے کم نہیں، بلکہ بڑھے ہوئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔یعنی انہوں نے مرزا جی کی طرح گرگٹ جیسے رنگ نہیں بدلے کہ پہلے ایک بزرگ اور مقدس مسلمان بنے ۔پھر الہامی ہوئے۔ پھر مثیل المسیح ، پھر اصیل المسیح ، اور مہدی موعود، پھر امام الزمان، پھر ظلی اور بروزی نبی، پھر کھٹ سے خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بن گئے۔ گویا وہ معراج ملی جو آج تک کسی نبی کو ملی ہی نہیں۔ قادیانی مرزا جی کا اپنی زندگی میں یہ تغیر قابل دید ہے۔لندن اور پیرس کے مسیحوں کے پاس قوت منتظرہ نہ تھی، وہ تو چھاتی ٹھونک کر ایک دم یسوع بن گئے۔ نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ۔ مرزا جی کے پاس کیا دلیل ہے جو لندنی اور پیرسی مسیح کے مقابلے میں پیش کرسکیں کہ تم مسیح نہیں ہو بلکہ میں مسیح ہوں، حالانکہ ان کو حق شفعہ حاصل ہے کہ آسمانی باپ کے اکلوتے بیٹے (یسوع مسیح) کو مانتے ہیں اور اس لحاظ سے آسمانی باپ کی میراث کے وارث ہیں۔ مرزا جی تو ناخلف لیپا لک ہیں کہ اپنے بڑے بھائی (یسوع مسیح) کو ناقابل وراثت ٹھہرانے کے لئے فاسق و فاجر بناتے ہیں اس لئے مورث اعلی آسمانی باپ کی درگاہ سے بھی راندے گئے ہیں۔

آج کل آزادی کا زمانہ اور برٹش گورنمنٹ جیسی آزاد سلطنت کا عہد امن مہد ہے کہ ہر مذہب والے اپنے اپنے دعووں میں پھل پھول رہے ہیں۔پس مرزا جی کی بڑی خوش قسمتی یہی ہے کہ اس آزاد سلطنت میں پیدا ہوئے جس کے عہد میں اگر کوئی شخص خدائی کا دعوی بھی کرنے لگے، تو اسے کچھ تعرض نہیں ۔ مرزا جی سوڈان یا افریقہ میں پیدا ہوتے تو مزہ آتا، جہاں کی سرزمین مہدیوں کے اگنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور مرزا کے وجود باجود کے خروج کی ہر طرح قابل ہے۔ پس وہ سوڈان میں بروزی تعالیشی اور افریقہ میں بروزی سنوشی بنتے ہندوستان میں تو تعلیم وتربیت اور عقل مندی پھیل رہی ہے اور پھیلتی جاتی ہے

جوہر تو میری ذات میں سوڈانیوں کے تھے
ہندوستان میں کیوں مری مٹی خراب کی

پس یہاں کسی بروزی یا ظلی نبی کی دال گلنا ٹیڑھی کھیر ہے۔

کیا دنیا میں آج تک کوئی بروزی اور ظلی نبی گزرا ہے۔ نبی ہمیشہ نبی ہے اور رسول ہمیشہ رسول ۔ یہ ظل اور بروز کی پخ کیسی ؟ اور مرزائی اصطلاح میں بروز اور ظل کوئی بلا ہو بھی، تو کسی کو کیا غرض ہے کہ اصل کو چھوڑ کر نقل کی جانب اور شخص کو چھوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظل کی جانب رجوع لائے۔

پھر نبی کا ظل اور بروز اس کی ہدایات ہیں جو خدا تعالی کی جانب سے بطور وحی اس پر نازل ہوئی ہیں اور تا قیامت زائل اور فنا ہونے والی نہیں۔ نبی اور رسول تو کیا کوئی انسان بھی ظلی اور بروزی نہیں ہوسکتا، بلکہ بروز اور ظل کو انسان کی صفت ٹھہرانا بالکل بے معنی ہے۔ اور اگر کوئی معنی ہیں تو مرزا جی کی خصوصیت نہیں۔ ہر شئے بروزی ہے، یعنی ظہور و وجود میں آئی ہے، اور ہر شئے ظلی ہے یعنی نور مطلق کا عکس ہے جس کی نسبت قرآن مجید میں الله نور السما وات و الارض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح وارد ہوا ہے۔

بے معنی الہامات کا دونگڑا

آسمانی باپ (مرزا قادیانی کو الہامات کرنے والا) بھی عجیب معجون مرکب ہے۔ اپنے لیپا لک (مرزا غلام احمد قادیانی) کا اسے بالکل درد نہیں۔ یعنی مقدمات دائر ہونے اور وارنٹ نکلنے پر یہ الہام کرنے بیٹھا ہے

يأتي عليك زمان كمثل زمن موسى ۔یعنی موسی کے زمانہ کی طرح تجھ پر ایک زمانہ آئیگا۔

آئے گا کیا، وہ تو آچکا۔ اور جمعہ جمعہ ۹ دن بھی ہو گئے۔ مراد یہ ہے کہ موسی کو فرعون کے ہاتھ سے اول اول تکلیفیں پہنچیں اسی طرح (اے مرزا قادیانی) تجھے بھی پہنچیں گی۔ حالانکہ حضرت موسی کو ایام رضاعت میں تکالیف پہنچی تھیں۔ مرزا جی تو ساٹھے پاٹھے اور پیر بالغ العقل ہیں۔ اور اگر کوئی اور مراد ہے تو الحکم میں شائع کریں تا کہ جواب دیا جائے۔

دوسرا الہام: انی مع الافواج آتيك بغتة

اب ہم منتظر ہیں کہ قادیانی مرزا جی کے ساتھ کتنی فوجیں لائیبل کی پیشی کے وقت ہوں گی۔

تیسرا الہام: انی صادق صادق سيشهد الله لی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کس کا مقولہ ہے۔ ظاہر ہے کہ آسمانی باپ کا۔ یعنی آسمانی باپ کہتا ہے کہ میں سچا ہوں، عنقریب خدا میری گواہی دے گا۔

معلوم ہوا آسمانی باپ کا بھی کوئی باپ (خدا) ہے۔ اگر آسمانی باپ الہام کے سرے پر قل کہنا بھول گیا ہے، یعنی کہدے اے مرزا کہ میں سچا ہوں تو یہ سیشھد کی جگہ و سأشھد ہونا چاہیے تھا، یعنی کہدے اے مرزا کہ میں سچا ہوں میں تیرے سچے ہونے کی عنقریب شہادت دوں گا۔ مگر اس میں یہ خرابی ہے کہ صادق ہونے کا دعوی تو بالفعل ہے اور شہادت ہوگی کالی جمعرات کو جب کہ لال گرو کی قبر پر چراغی چڑھے گی۔ برات عاشقاں برشاخ آہو، اسی کو کہتے ہیں۔...ایسا باپ کس کام کا کہ وقت پر آنا کانی بتائے۔

چہ خوش ہم نے لکھا تھا کہ مرزا جی زبان عرب میں کیوں تحدی کرتے ہیں اردو زبان میں کیوں نہیں کرتے اس کے جواب میں مرزا جی فرماتے ہیں کہ:

یہ سوال خدا سے کرو کہ وہ عربی زبان میں کیوں الہام کرتا ہے۔

کیا خوب! آسمانی باپ الہام تو آپ پر کرے اور لوگ پوچھیں آپ کے آسمانی باپ سے۔ آپ خود ہی کیوں نہ پوچھیں کہ اے پرانے کھوسٹ، تجھے یہ کیا برا بھس ہے کہ مجھی پر الہام کرتا ہے اوروں کو الہام کے ذریعے سے کیوں نہیں بتا دیتا کہ میں اس وجہ سے اردو کی جگہ عربی میں الہام کرتا ہے۔

جواب یک روزی بیک ساعت

اگر چہ ہم اس رسالہ کا کچھ جواب ضمیمہ شحنہ ہند میرٹھ ۸ جنوری رواں میں بیک ساعت دے چکے ہیں مگر آج دوسری ساعت میں اس کا تمام وکمال قلع قمع ہی کئے دیتے ہیں۔ امروہی صاحب بھی کیا یاد رکھیں گے کہ گرم طبیعت سے مجدد (احمد حسن شوکت) سے پالا پڑا تھا

اک بات میں تمام ہے یاں کار مدعی
کس کی بلا ہو یار کش امتنان تیغ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ لفظ امروہی کو امروہوی لکھتے ہیں نسبت میں واو، الف سے بدلا جاتا ہے جو اسم کے آخر میں ہو۔ خواہ مخواہ واو کا تداخل امروہی صاحب کے قصبائی ہونے کا پتہ دیتا ہے۔ پھر شحنہ کی جگہ شحنا اور لفظ شوکت مذکر کی صفت یہودیہ مونث لانا فاضل امروہی کے بوالفضول اول جھلول، دیہاتی چرخے کی چول، بالکل نامعقول، سراپا مجہول ستر کی جھول ہونے کا مدلول ہے۔

اگر شحنہ کی جگہ لفظ شحنا بمعنی کینہ بغرض مذمت دہان بے دندان سے ابراز کیا گیا ہے تو قول الشحناء یعنی قول عداوت کے کیا معنی ہوئے۔ اگر چہ طلحہ میں تاء تانیث ہے مگر جب وہ مذکر کا علم (نام) ہے تو طلحة الكريم بولنا ایسا ہی غلط ہوگا جیسے کوئی نادان کسی چینی مغل کو سید یا مہدی کہے۔ اور اگر یہودی اس لئے کہا ہے کہ ہم اس کے گرو گھنٹال کے دعوے مسیحیت و بروزیت کے منکر ہیں جیسے عیسی علیہ السلام کے منکر یہود مردود اور جیسے تمام انبیاء کرام کے منکر مرزائیان مطرود بے بہبود نامسعود ہیں، تو نہ صرف ہم بلکہ تمام اہل اسلام بعد ختم نبوت کسی جعلی نبی کے تا قیامت منکر ہیں۔ نہ اس نے کسی مردے کو زندہ کیا، نہ کسی کانے یگانے کو دوگانہ کیا، نہ کسی لنگڑے کو چلتا کیا، نہ کسی اندھے کو سوانکھا کیا۔ ہاں بعض بیناؤں کی آنکھوں میں نیل کی سلائی پھیر کر ان کو بالکل چوپٹ اور نپت اندھا (گمراہ) ضرور کر دیا۔

اور جب لال گرو بروزی محمد ہونے کا دعوی کرتا ہے تو اپنے دعوی مسیح موعود ہونے میں جھوٹا ہے کیونکہ مسیح موعود بروزی محمد نہیں ہوسکتا۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ ایک مستقل نبی دوسرے مستقل نبی کا بروز ہے جو بالکل تحصیل حاصل اور خلاف واقع ہے کیونکہ کوئی نبی بروزی بن کر نہیں آیا۔

پھر کوئی پوچھے آپ بروزی مسیح کیوں نہ بنے، اور عیسی مسیح نے آپ کے جسد میں کیوں حلول نہ کیا۔ اوائل میں بنے تھے تو آپ عیسی مسیح ہی، مگر عیسائیوں نے منہ نہ لگایا۔ تب آپ نے عیسی مسیح کو گالیاں دینی شروع کیں کہ مسلمان خوش ہوں گے اور جھٹ سے بروزی محمد بن گئے۔ مگر استغفر اللہ! مسلمانوں کا عمل تو لا نفرق بين احد من رسله پر ہے اور دونوں آنکھیں برابر۔ انہوں نے تناسخ اور آواگون کے نام کا کتا بھی نہ پالا۔ ہاں چند اپاہج اور جہلاء منڈھ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر جری اللہ فی حلل اللہ کہہ کر آپ تمام انبیاء کرام کے بروزی بنے ہیں اور دعویٰ صرف بروزی محمد ہونے کا ہے۔

پھر اپنی مسیحیت کا ثبوت تو احادیث سے دیتا ہے مگر بروزی محمد ہونے کا ثبوت نہیں دیتا۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے کہاں فرمایا ہے کہ بروزی محمد آئے گا۔ پھر جب بروزی محمد ہے تو صرف قرآن اس کا معجزہ کافی تھا جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا، نہ کہ کوئی دوسری کتاب اعجاز المسیح وغیرہ۔

اعجاز المسیح اس کے زعم میں سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے، حالانکہ وہ اس (مرزا قادیانی) کا خانگی روزنامچہ ہے۔ اور سلمنا کیا کسی کتاب کا مفسر معجز ہوسکتا ہے۔

اور جب وہ قرآن سے جداگانہ کوئی اعجاز ثابت کرنا چاہتا ہے تو ظاہر ہے کہ اعجاز قرآن کا منکر ہے۔ اور چونکہ یہ انکار درحقیقت اعجاز محمدی کا انکار ہے تو اس کا بروزی محمد ہونا باطل ہوا کیونکہ بروزی ظلی ہوتا ہے اور جب اصل شئے زائل ہوتی ہے تو ظل کا زائل ہونا بھی ضروری ہے۔

اور جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی بروزی محمد ہونے کا مخالف ہے۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور خاتم بجانب انبیاء مضاف ہے۔ اور مضاف مضاف الیہ کا غیر ہوتا ہے، ورنہ خاتم ہونا اپنے واسطے اور ایک ہی شئے کا مقدم و مؤخر ہونا اور تقدم الشیء علی نفسہ و تأخر الشیء عن نفسہ لازم آئے گا۔ اور یہ محال ہے۔ پس جری اللہ فی حلل الانبیاء سے لازم آتا ہے کہ قادیانی ان انبیاء کا بروزی ہے جو آنحضرت ﷺ سے پہلے گذرے ہیں۔ اس صورت میں وہ خود اپنے نفس کا مغائر ہوگا۔

ہم قادیانی کو مع چیلے چاپڑوں کے دس سال کی مہلت دیتے ہیں کہ ہماری ان باتوں کا جواب دیں۔ انشاء اللہ قیامت تک نہ دے سکیں گے اور الساکت عن الحق شیطان اخرس ہوں گے۔

اور یہ کہنا کہ اعجاز احمدی پانچ دن میں لکھی گئی ہے، اول تو اس کا ثبوت کیا ہے۔ اور بالفرض وہ پانچ گھڑی میں لکھی گئی ہے یا پانچ سال میں مگر اس کو پراز معارف کہنا حماقت ہے۔ وہ تو مزخرفات کا معجون مرکب ہے۔ جھوٹے دعووں اور اپنی اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حواری کی تعریف کے سوا اس میں کچھ بھی نہیں

ثنا خود بخود گفتن ترسید مرد دانا را
چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

قرآن مجید کو تو اپنے اعجاز فصاحت کا دعویٰ ہے، اور آپ کہتے ہیں کہ مصنف اعجاز احمدی کو زبان عرب اور علم و ادب کا دعویٰ نہیں تو پھر یہ کہنا کہ اہل عرب اس کے مقابل قصیدہ لکھیں آپ اپنے منہ پر تھپڑ مارنا ہے۔ سبحان اللہ! ہندی نژاد مغل اور اہل عرب سے تحدی۔

آنحضرت ﷺ کا تمام تکلم زبان عرب میں تھا اور وہ ما ینطق عن الھوی کے موافق وہ بھی وحی تھا۔ احادیث کی فصاحت و بلاغت کے برابر کوئی شخص ساری خدائی میں ایک فقرہ تو لکھ کر دکھائے۔ یہی وجہ ہے کہ موضوع اور مدلس حدیثیں خود بتا دیتی ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ کا کلام نہیں۔ اور قادیانی صاحب کی مادری زبان اردو ہے جس کی کوئی کل درست نہیں، بلکہ قہقہہ اڑانے کے قابل ہے۔ وہ اردو زبان کے محاورات اور موارد سے محض نابلد ہیں۔ پھر زبان عرب میں اعجاز کی اکڑ فوں۔ واہ گرو! واہ گرو!

پھر حافظ شیراز کا سنا سنایا یہ شعر

من از حسن روز افزوں کہ یوسف داشت دانستم
کہ عشق از پردۂ عصمت بروں آرد زلیخا را

نقل کر کے ثابت کرتا ہے کہ مرزا جی معاذ اللہ، حضرت یوسف اور امروہی صاحب اس کی زوجہ زلیخا ہیں۔ شاباش۔ بڑھتے رہو۔ بیل عالم بالا میں ہو، اور جڑھ پاتال میں۔

پھر شوکت کی تعریف میں جو آپ نے

شاکۃ الشوکۃ تشوکۃ شوکا اصابت و دخلت فی جسد

کو گردان کیا ہے تو غالباً میزان الصرف بھی کسی استاد سے نہیں پڑھی، کیونکہ ماضی اور مضارع میں تمیز نہیں۔ پھر ہر شخص جانتا ہے کہ کانٹا دوسروں کے لگتا ہے نہ کہ اپنے۔ تلوار اوروں کو کاٹتی ہے نہ کہ اپنے آپ کو۔ پس شوکت کے سطوت و رعب کا جو کانٹا لگا ہے اور اس نے قرحہ خبیثہ مولمہ گرو گھنٹال اور اس کے چیلوں کے دل و جگر اور زبان میں پیدا کیا ہے، تو وہ سب کو داخل دار البوار کرے گا۔ ان شاء اللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بے تمیزی دیکھئے کہ الشو کۃ الیھو دیۃ تو بتاء تانیث لکھا اور فی جسمہ بضمیر مذکر۔ پھر طوفان تو دیکھو، لکھتا ہے کہ شوکت نے وصف وثناء محمد سے انکار کیا ہے۔، حالانکہ ہم نے یہ اعتراض کیا تھا کہ لفظ ثناء عام ہے آنحضرت ﷺ کے لئے خاص نہیں۔ آپ ﷺ کی تعریف کو نعت کہتے ہیں جیسے خدا کی تعریف کو حمد۔ آنحضرت ﷺ اور تمام انبیاء کرام کی تعریف کا منکر تو ملحد اور کافر ہے۔ اب تمہیں ایمان سے کہو کہ عیسیٰ مسیح کو کس نے گالیاں دی ہیں۔

ہمارا کلام خطاب ارض میں تھا امروہی اس کے جواب میں و ان من قر یۃ اور غلبت الرو م فی اد نی ا لا ر ض پیش کرتا ہے۔ بھلا یہاں خطاب کہاں ہے اور اگر لفظ اھل محذوف مانیں تو کیا وہ غائب نہ ہوں گے بہر حال غائبین سے خطاب ہوگا کلام اس میں تھا کہ غائب کو حاضر ناظر بنا کر خطاب کرتا ہے جو ذی عقل اور ذی حس ہے، زمین میں عقل اور حسن کہاں ہے۔ پھر جیسا تقریر کے ذریعہ سے انسان مخاطب ہوتا ہے کیا موضع مدہ (ضلع امرتسر) کی زمین دونوں ذریعے سے مخاطب بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اور پہلے اپنے لال گرو کا مامور من اللہ ہونا تو ثابت کرو۔ پھر اہل ارض کی ہلاکت کا یقین دلاؤ۔ اور اعجاز احمدی کے مصرعہ:

کذو با مفسدا صیدی الذی

میں جو مختلف بدل اور مبدل کی صورت پیش کر کے... نا صیۃٍ کا ذ بۃٍ کی سند پیش کی ہے تو یہ سراسر جہالت ہے۔ مصرعہ مذکور میں پہلے نکرہ اور پھر معرفہ ہے اور آیہ کی سند میں حسب قاعدہ نحو پہلے معرفہ اور پھر نکرہ موصوفہ ہے۔ پس سند کیونکر منطبق ہوئی، اور ہمارا اعتراض کیوں کر اٹھا۔ قرآن یا مستند اہل عرب کے کلام کی سند پیش کیجئے۔

اور عبارت الہام: انی مھین من اراد اھا نتک ، میں لفظ من شرط کو مشتمل ہے، آسمانی باپ بوکھلا گیا ہے۔ یوں الہام کرتا: من اراد اھا نتک فا نی مھینہ

اور آیت الذین یا کلو ن اموا ل الیتا می میں ماضی کے معنی لینا فضول ہیں جب کہ حال کے معنی درست ہو سکتے ہیں اور لفظ صید کے معنی شکار کرنے کے ہیں، اس فعل کی صفت الذی نہیں ہو سکتی۔ اور مفعول کے معنی لینے پر اضافت دال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ماخوذیت ہے اور اخذہ لا یعزر دال بر اخذ جو قبل الا خذ بولا جاتا ہے اور قبل الا خذ لفظ صید کا بمعنی مفعول ہونا صحیح نہیں۔ پس اسکا ترجمہ شکار بالکل غلط ہے۔

امید ہے کہ امروہی کے اطمینان کو اسی قدر کافی ہے کیونکہ مادہ کچھ سخت معلوم نہیں ہوتا کہ تیز مسہل اور عمل کی ضرورت ہو۔ ورنہ ہم تو ہر طرح لیس اور چست ہیں۔

حدیث کا انکار مگر مطلب کے وقت اقرار

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ جو حدیثیں قرآن کے موافق ہیں انہیں ہم مانتے ہیں اور جو مخالف ہیں انہیں نہیں مانتے۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ قرآن میں حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر کہاں ہے۔ حضرت عیسی مسیح تو دنیا میں اپنی موت مرے اور گلیل علاقہ کشمیر میں ان کا مزار عالی شان قادیان کے منارے سے بھی کئی بانس اونچا موجود ہے اور لاز آف نیچر کے موافق جو مر گیا وہ پھر نہیں آ سکتا۔

حضرت عیسیٰؑ اور امام مہدیؑ کے آنے کا ذکر صرف حدیث میں ہے۔ اور مرزا جی مہدی بھی ہیں اور عیسی بھی اور لا مھدی الا عیسی پر بھی ان کا ایمان ہے۔ اور عیسی مسیح کا دنیا میں آکر صلیب کے ٹکڑے کرنا اور خنازیر کا قتل عام کرنا بھی حدیث ہی میں ہے۔ قرآن میں نہیں۔ اور مرزا جی نے اس حدیث کو اپنا تمغہ بنا کر چند روز الحکم کی پیشانی پر بھی ثبت رکھا۔ جب مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) نے استفسار کیا کہ صلیب سے کیا مراد ہے، اور خنازیر کس مذہب والے یا کس نبی کی امت مراد ہے، تو وہ حدیث چھیل ڈالی گئی اور اپنا تمغہ اپنے ہاتھوں کھو دیا۔ خوف ہوا کہ دھرا جاؤنگا کیونکہ صلیب کا تعلق نصاری سے ہے اور خنازیر بھی انہیں کو سمجھے، تو اب کیا منہ لے کر عیسی اور مہدی بنتے ہیں۔ یہ بھی وہی بات ہے کہ جس ہانڈی میں کھائیں اسی میں چھید کریں۔ مطلب کے وقت تو حدیث کی سند اور جب مطلب نہ نکلے، تو نہ صرف حدیث بلکہ قرآن بھی مسترد۔ یا ایسی بھونڈی تاویل کہ چرخا کاتنے والی بڑھیا بھی اس کو الجھے ہوئے سوت کے دھاگہ کی طرح توڑ کر پھینک دے۔ پھر قرآن کی تو تاویل کرتے ہیں مگر خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب حدیثوں کی تاویل کرنی نہیں آتی۔اس کی وجہ اپنے حمقاء کو تھامنا ہے کہ قرآن کو کھلم کھلا مسترد کر دیں تو کوئی پاس بھی نہ پھٹکے۔

اور حدیث کا منکر ایک دوسرا نیچری فرقہ بھی موجود ہے جس سے مرزائی مذہب تراشا گیا ہے اور آج کل تو حدیث رسول اللہ بے کس و بے بس ہے۔اسی پر سب کے دانت تیز ہوتے ہیں۔مگر اب قادیانی مرزاجی تو نیچری بھی نہ رہے کیونکہ جن حدیثوں کا ماحصل قرآن میں نہیں ہے ان کو مانتے ہیں۔.....الغرض اللہ سلامت رکھے مرزاجی عجیب معجون مرکب ہیں۔

پیدا کہاں ہیں ایسے پراگندہ طبع لوگ
افسوس تم کو میر سے صحبت نہیں رہی

الحق الصریح فی تصدیق مثیل المسیح

حال میں بعنوان بالا ایک دو ورقہ مرزا صاحب کے کسی مرید نے شائع کیا ہے۔لیاقت یہ ہے کہ نام تک صحیح لکھنا نہ آیا۔یعنی بجائے فی تصدیق مثیل المسیح کے المثیل المسیح لکھا ہے۔خیر اس کی تو کچھ شکایت نہیں کیونکہ تمام میرزائی ایسے ہی لیاقت مآب ہیں۔اس دو ورقی میں یہ دکھایا ہے کہ مسیح موعود کی نسبت جو علماء اور اولیاء نے پیشین گوئی کی ہے،تو اس کے مصداق ٹھیک مرزا صاحب قادیانی ہیں۔اور علماء نے جو ان پر تکفیر کے فتوے لگائے ہیں،تو یہ بھی پیشین گوئیوں کے مطابق ہے کہ مسیح موعود پر کفر کے فتوے لگیں گے چنانچہ نواب صدیق حسن خان مرحوم کی یہ عبارت ان کی کتاب حجج الکرامۃ صفحہ ۳۶۳ سے نقل کی ہے:

چون مہدی علیہ السلام احیاء سنت و اماتت بدعت فرماید علماء وقت کہ خوگر تقلید فقہاء و اقتداء مشائخ و آباء باشند بگویند این مرد خانہ بر انداز دین و ملت است و بمخالفت برخیزند و بحسب عادت خود حکم تکفیر و تضلیل وے کنند۔

اور صاحب اقتراب الساعت صفحہ ۹۵ پر لکھتے ہیں کہ مہدی کے دشمن علماء اہل اجتہاد ہوں گے اس لئے کہ ان کو خلاف مذہب آئمہ کرتے دیکھیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور امام ربانی مجدد الف ثانیؒ اپنے مکتوبات جلد ۲ صفحہ ۵۵ میں لکھتے ہیں:

نزدیک است کہ علماء ظواہر مجتہدات عیسی علیہ السلام را از کمال دقت وغموض ماخذ انکار نمائندہ ومخالف کتاب وسنت دانند

آگے چل کر علماء کی نسبت فرماتے ہیں:

ناقصے چند احادیث چند را یاد گرفتہ اند واحکام شریعت را درا آن منحصر ساختہ ۔ ماوراء معلوم را نفی نمائند وآنچہ نزد ایشان ثابت نشدہ ومنتفی مے سازند چون آں کرمیکہ در سنگے نہاں است زمین و آسمان او ہمان است

ذرا ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ اگر مندرجہ بالا عبارتیں خدا اور رسول کے احکام ہیں تو ان سے کیا بات نکلتی ہے۔ کیا مرزا قادیانی نے احیاء سنت واستیصال بدعت فرمایا ہے۔ انہوں نے تو سنت کا استیصال اور بدعت وشرک کا احیا کیا ہے۔ انہوں نے اپنی تصویریں بنوائیں اور شائع کرائیں، اور یوں تصویر پرستی کو رواج دیا۔ انہوں نے عیسی مسیح کو گالیاں دیں حالانکہ خود ہی مسیح موعود ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو حج حرمین شریفین سے روکا، اور بجائے اس کے قادیان کو دار الامان اور مطاف بنایا۔ انہوں نے اپنے کو بروزی تناسخی، محمد بنایا۔ انہوں نے آیات قرآنی میں ترمیم کر کے خود کو ان کا مورد قرار دیا اور دعوی کیا کہ یہ آیتیں آنحضرت ﷺ پر نہیں اتریں، بلکہ مجھ پر اور میری شان میں اتری ہیں۔ کیا احیاء سنت واماتت بدعت اسی کا نام ہے۔ پھر حدیث شریف میں جو ۳۰ جھوٹے دجالوں کی پیش گوئی ہو چکی ہے، ان کی تعداد ابھی پوری نہیں ہوئی کہ مرزا جی پہلے ہی کود پڑے۔ اگر احادیث پر قادیانی مرزا جی کا ایمان ہے تو وہ خود دعوی مسیحیت ومہدویت میں جھوٹے ہیں۔ اسی سال ایک مسیح لندن میں اور دوسرا فرانس میں پیدا ہوا ہے۔ کیا ثبوت ہے کہ وہ دو تو جھوٹے ہیں اور قادیانی مرزا جی سچے ہیں۔

جہلم کا مقدمہ اور مرزائیوں کی چہ میگوئیاں

ہم تو یہ سمجھتے تھے کہ باپ کی چھوٹی اولاد کے ساتھ زیادہ محبت ہوتی ہے اور نیچر کا بھی یہی قانون ہے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتو چھوٹے چھوٹے شیر خوار بچوں کی پرورش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں کر ہو۔ دیکھو چھوٹے بچوں کو مرغی اپنے پروں میں لے کر بیٹھتی ہے اور جب دانے نظر پڑتے ہیں تو خود نہیں کھاتی بلکہ چونچ میں لے کر کٹ کٹ کرتی اور بچوں کو بلا کران کے آگے ڈال دیتی ہے کہ یوں کھاؤ۔ اور اگر بڑے بچے اس کے آگے سے دانہ اٹھائیں تو پر پھلا کران کے ٹھونگیں مارتی ہے، گویا وہ سوکن کے پوت ہیں۔ لیکن آسمانی باپ نیچر کا یہ قاعدہ اپنے لیپا لک کے ساتھ برتنا نہیں چاہتا۔ قرب قیامت ہے نا، بلکہ الٹا فریب دیتا ہے۔ لیپا لک سے کہہ دیا کہ مزے سے دندناتا رہ، تیرا بال تک بیکا نہ ہو گا۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ سولی کھڑی ہے، اس پر چڑھ جا اور صحیح سالم اتر آ

لیپا لک (یعنی مرزا غلام احمد) پر جہلم میں مقدمہ دائر ہوا۔ کسی بے ضابطگی کی وجہ سے پہلی ہی پیشی میں خارج ہو گیا۔ پھر کیا تھا، آسمانی باپ کے پوتوں نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔ لمبے چوڑے اشتہارات نامہ اعمال سے بھی بڑے شائع ہونے لگے۔ ڈھول ، دمامے، نوبت، نقارے دن دن بجنے لگے کہ آسمانی نشان ظاہر ہوا۔ پیشین گوئی پوری ہوئی ـ.. یہ خبر نہیں کہ آسمانی باپ نے جھانسا دیا تھا اور اپنے لیپا لک (قادیانی) کی گردن تڑوانی چاہی تھی۔ بھولے بھالے، ننھے منے، ساٹھے پاٹھے لیپا لک کو کیا معلوم تھا کہ خرانٹ باپ کھلّی کر رہا ہے اور اندر ہی اندر لیپا لک کی راہ میں کانٹے بو رہا ہے۔ اور فی الحقیقت کھوسٹ باپ بڑا ہی مردود و منافق ہے کہ ظاہر کچھ اور باطن کچھ۔ نتیجہ یہ ہوا کہ مقدمے کے دائر کرنے میں جو بے ضابطگی ہوئی تھی، اس کی اصلاح کی گئی۔ اور نامہ نگار نے لکھا کہ مقدمہ از سرنو دائر ہو گا۔ غالبًا ہو گیا ہو گا۔ ہم کو معلوم ہوا ہے کہ اس معاملے میں مرزائیوں نے حسب ذیل چہ میگوئیاں کیں۔

ایک مرزائی: ارے میاں یہ کیا ہوا۔

دوسرا مرزائی: ابھی کچھ بھی نہیں، برے کی ایسی کی تیسی اور بدخواہوں کی یوں کو ووں ہو گئی۔

تیسرا مرزائی: کیا حضرت اقدس کی پیشین گوئی غلط ہو جائے گی۔

چوتھا مرزائی: بھلا کوئی پیش گوئی اب تک غلط ہوئی بھی ہے جو یہ غلط ہو گی۔ ڈیڑھ سو پیش گوئیاں بال باندھی پوری ہوئیں۔ منکروں کی تو مہے کی پھوٹ گئی ہے، ان کو سوجھے کیا۔ مقدمہ نمبر سابق پر آ گیا ہے تو کیا ہوا۔ خدا نے چاہا تو دوہری فتح ہو گی، اور دیکھنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفوں کی بس نانی ہی تو مرجائے گی۔ کیا آپ کو اب تک پورا ایمان نہیں۔ کیا آپ اب بھی نہیں سمجھے کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کون ہیں اور ان کی کیا شان ہے۔ وہ مثیل المسیح ہیں۔ عیسیٰ مسیح پر یہودیوں نے کیا کیا ستم نہیں ڈھائے۔ حضرت اقدس پر تو ان کا تہائی اور چوتھائی دسواں پچاسواں بلکہ سوّاں حصہ بھی اب تک نہیں ہوا۔ یہ انبیاء کی سنت ہے اور سب سے زیادہ عیسیٰ مسیح کی سنت۔ وہ آسمانی باپ کا صلبی بیٹا ہے، تو حضرت اقدس لیپا لک۔ پس یہودیوں کے ہاتھوں جو کچھ ہو کم ہے۔

پانچواں مرزائی: بھئی اصل بات یہ ہے کہ جلدی کی گئی۔ ابھی فتح کا اشتہار شائع نہ کرنا چاہیے تھا۔ جب مقدمہ صرف بے ضابطگی میں خارج ہوا ہے، تو ایک بے وقوف سے بے وقوف بھی سمجھ سکتا ہے کہ بے ضابطگی کی اصلاح ہوگی اور مخالفین جو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے خون کے پیاسے ہیں کیوں درگزر کرنے لگے۔ کیا کہوں حضرت اقدس کے مشیر ہی کچھ ایسے ہیں کہ انجام پر نظر نہیں ڈالتے۔ میں نے جبھی کہا تھا کہ ابھی اچھلنا کودنا نہ چاہیے۔ تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے۔ اور جلدی ہی کیا تھی، چاند چڑھتا ساری دنیا دیکھتی۔

چھٹا مرزائی: کیا آسمانی نشان جس کے ظہور کی پیشگوئی کی گئی تھی اور جسکا الہام ہو چکا تھا وہ ظاہر نہ کی جاتی۔ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) تو مامور من اللہ ہیں۔ اپنی جانب سے کچھ بھی نہیں کہتے۔ ان کی شان میں توما ينطق عن الهوىٰ ہے۔ اور مامور کا یہ کام نہیں کہ حق چھپائے اور امانت میں خیانت کرے۔

ساتواں مرزائی: یہ ہماری تمہاری گھر کی بات ہے دوسرا بھی مانے۔ یہودی، عیسیٰ مسیح کو مامور من اللہ مانتے تو ظلم ہی کیوں کرتے۔ اب تو دنیا میں الحاد پھیل رہا ہے، فلسفہ کی تعلیم نے ستم ڈھا رکھا ہے۔ مامور من اللہ اور نبی اور رسول کی قدر کسی زمانے میں تھی مگر اب نہیں۔ ساری خرابیاں بدبخت جدید فلسفے کی ہیں۔ کسی زمانہ میں پیشگوئیاں اور الہامات مانے جاتے تھے، مگر اب نہیں ورنہ نبی نبی میں فرق ہی کیا ہے۔

آٹھواں مرزائی: یہ نہ کہو۔ معجزات کو اب بھی لوگ مانتے ہیں مگر صرف پرانے گزشتہ اور مردہ انبیاء کے معجزات کو۔ نیا نبی آنکھوں کے سامنے آسمان سے سیڑھی لگا کر بھی اترے تو کوئی نہیں مانتا۔ دیکھو ہمارے دارالامان (قادیان) کا منارۃ المسیح کیا مسیح موعود کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اترنے کی سیڑھی نہیں۔مگر اس کو مومنین ہی نے مانا، منکرین یہود سیرت کیوں ماننے لگے۔عیسی مسیح مر گیا، گلیل میں اس کی قبر موجود ہے، مگر مسلمان جونجس عیسائیوں سے بھی گئے گزرے ہیں اس کو ۱۹ سو برس سے آسمان پر زندہ سمجھتے ہیں۔ ذرا خیال تو کرو کہ مردہ مسیح تو اب تک معجزات دکھائے اور ہمارے حیّ اور قائم مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے معجزات جو آنکھوں کے سامنے ہیں وہ چھپر پر رکھ دیئے جائیں۔ڈیڑھ سو پیشینگوئیاں جو دن دیہاڑے پوری ہوئیں، اور سینکڑوں آسمانی نشان جو یکے بعد دیگرے ظاہر ہوئے ان کو کوئی نہ مانے۔گزشتہ انبیاء میں کون سا سرخاب کا پر تھا جو حضرت اقدس میں نہیں۔کیا وہ انسان نہ تھے، فرشتوں میں سے منتخب ہو کر آسمان سے اترے تھے۔وہ بھی انسان تھے اور حضرت اقدس (مرزا قادیانی) بھی انسان ہیں۔مسلمانوں کا یہ عقیدہ کہ پیغمبر عرب کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا، اسلام کا برباد کرنے والا اور خدائے قدیر کی قدرت کا سلب کرنے والا اور اس کو ہر طرح عاجز بنانے والا ہے۔قرآن میں کہیں ایک حرف بھی ایسا نہیں جس سے قیامت تک انبیاء کی آمد کا سلسلہ منقطع سمجھا جائے۔لفظ خاتم النبیین کے سمجھنے میں تمام علماء اور مفسرین بلکہ خود صحابہ نے غلطی کھائی۔خاتم کے معنی مہر کے ہیں، اور مہر ہر شخص کا نشان اور علامت ہوتی ہے۔پس یہ مطلب ہوا کہ پیغمبر عرب، انبیاء کا نشان ہے۔یعنی دوسرے انبیاء کی طرح محمد ﷺ بھی ایک نبی ہے۔اس سے یہ کہاں نکلا کہ اب قیامت تک کوئی نبی نہ آئے گا۔دیکھو دنیا میں کیسے کیسے اولوالعزم نبی گذرے جن کی تصدیق خود پیغمبر عرب نے بلکہ قرآن نے کی۔ان میں سے کوئی قاطع سلسلہ انبیاء نہ ہوا، صرف پیغمبر عرب ہوا۔بھلا اس خصوصیت و ترجیح کی آخر کوئی وجہ بھی۔اب رہی حدیث لا نبی بعدی، یہ یاروں کی نری گھڑت ہے۔پیغمبر عرب ایسا خلاف قیاس اور خلاف نیچر دعوی نہ کر سکتا تھا جو قرآن کے خلاف ہو۔ہمارے مسیح موعود اور امام الزمان (قادیانی) نے حکم دے دیا ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو، اسے پتھروں سے مارو۔

نواں مرزائی: آپ نے یہ قصہ جھگڑا پرانا دکھڑا کیوں چھیڑ دیا۔ایسی ہی باتوں نے تو مسلمانوں کو برہم کیا اور حضرت اقدس کا دشمن بنایا۔گفتگو اس امر میں تھی کہ گو حضرت اقدس پر الہام ہو چکا تھا کہ آسمانی نشان ظاہر ہوگا مگر اس کے ظاہر کرنے میں ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلدی کیوں کی گئی۔ وہ تو خود ہی ظاہر ہو جاتا اور الہام ضرور پورا ہوتا۔ اور جب کہ ہماری طرف سے مخالفوں پر گورداسپور میں مقدمہ دائر ہے، تو صاف ظاہر ہے کہ وہ نچلے بیٹھنے والے نہ تھے۔ ہر شخص اپنے کو حریف کے پنجوں سے بچانا اور اس کو ضرر پہنچانا چاہتا ہے۔ ممکن نہیں کہ ہم تو دشمن پر حملہ کریں اور وہ ہتھیا ہار کر خاموش بیٹھا رہے اور ترکی بترکی جواب نہ دے۔ پس کم از کم ہم کو اپنے مقدمہ گورداسپور کا انتظار کرنا چاہیے تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے کسی نبی پر خلاف عقل اور مضر الہام نہیں ہوتا۔ یہ جلد بازی حضرت اقدس کی جانب سے نہیں ہوئی، بلکہ ہمارے بھائیوں کی جانب سے ہوئی ہے

راوی: میں یہ چہ میگوئیاں چپکا چپکا ایک گوشے میں بیٹھا سنتا رہا۔ بے تحاشا ہنسی آتی تھی مگر ضبط کرتا تھا۔ یہ خبر کسی کو بھی نہیں کہ آسمانی باپ کی ناک ابھی تک اپنے لیپالک سے سیدھی نہیں ہوئی۔ وہ ضرور غضب ناک ہے۔اس کی وجہ بظاہر یہی معلوم ہوتی ہے کہ لیپالک میں اوچھاپن اور کم ظرفی پیدا ہوگئی ہے۔ وہ ذراسی بات میں اچھل پڑتا ہے۔ جامہ سے باہر ہو جاتا ہے۔آسمانی باپ نے نشان کے ظاہر ہونے کا الہام ضرور کیا تھا، مگر وہ یہ نشان نہ تھا جس کو لیپالک نشان سمجھا۔ وہ تو چند روز میں مقدمات کے انفصال پر ظاہر ہوگا۔ اور یوں تو قادیان میں اگر کوئی گوزبھی مارتا ہے، تو اس کو آسمانی نشان اور فتح کا نقارہ بتایا جاتا ہے۔ اگر یہ جلد بازی نہ ہو، تو پیٹ پھول جائے اور کھایا پیا ہضم نہ ہو۔ پہلی پیشی میں مقدمہ خارج ہونے کے شادیانے تو بجائے گئے مگر جب مقدمہ پھر نمبر سابق پر دائر ہوگیا تو اس کا ذکر غائب غلہ۔ ایسی ہی باتوں سے جن میں اصلی واقعات چھپائے جاتے ہیں آسمانی باپ ناراض ہوکر ڈانٹ بتاتا ہے کہ تفاول پر تو پھر پھر ہوتے ہو اور تشائم اور تطیّر پر گویا نانی مرجاتی ہے یہ سبک سری آسمانی باپ پر بھاری ہوکر لیپالک (مرزا) کو نظروں سے گرادیتی ہے۔

قادیانی مرزا جی نے جب دیکھا کہ میری مخالفت رکی نہیں، تو سوچا کہ لوگوں پر مقدمات دائر کرو، ان پر جرمانے کراؤ، ان کو جیل خانے بھجواؤ۔ یوں مسلمانی دنیا میرا لوہا مان جائے گی اور مخالفوں کا سد باب ہو جائے گا۔ پھر تو مطلع صاف ہے، ہمیں ہم ہیں۔ مسلمانوں کو دھڑا دھڑ مرزائی بناؤ۔ الحاد پھیلاؤ۔ نذرانے اور دکھشنے لو۔ دولت جمع کرو۔ جائدادیں خریدو۔ مستورات کے لئے جڑاؤ زیور بنواؤ

www.KitaboSunnat.com

جو خانہ ہستی میں ہے میرے ہی لئے ہے
جو ذائقہ مستی میں ہے میرے ہی لئے ہے

مگر یہ چال الٹی پڑی اور یہ حکمت عملی نہایت مضر اور خراب ثابت ہوئی۔ آسمانی باپ نے یہ نہ سمجھائی کہ اے ناخلف لیپالک تو نے تمام مذاہب کے کبراء اور مقتداء اور پیشواؤں اور تمام علماء اور مشائخ کی تذلیل و توہین میں کون سی بات اٹھا رکھی ہے کہ تیرے واسطے کوئی اٹھا رکھے۔ ایک ایک مقدمے کا جواب ہر مقام پر سوسو مقدمات ہو سکتے ہیں۔ لیپالک اور اس کے حواری کہاں کہاں مارے پھریں گے اور کس کس مقام پر ٹانگ الجھائیں گے۔ جب مہدویت و مسیحیت کا جبّہ چاک چاک ہو گا اور حلّۃ الانبیاء کے چیتھڑے اڑیں گے..تو کہاں کہاں رفو ہوگا۔

ہمارے علماء و مشائخ کو کیا کیا ذلیل کیا گیا، مگر انہوں نے صبر کیا اور عدالت سے تدارک نہیں چاہا، صرف تحریری جواب دیئے۔ یہ صاف مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے عاجز ہو جانے کا ثبوت ہے کہ جب ہر طرح سے ہارے تو اٹھا اٹھا کر پتھر مارے۔ ہم کو خوف ہے کہ مقدمات کا چارطرف سلسلہ شروع ہو گیا تو انجام بہت برا ہوگا۔ لہذا بہتر یہی ہے کہ طرفین سے عدالتوں میں باز دعوے دیئے جائیں اور مصالحت کی جائے۔ ہاں قلمی جنگ جو علماء کا شعار ہے جاری رہے۔ ہم یہ اس لئے کہتے ہیں کہ اگر مرزا جی نے ایک بھی شکست کھائی تو ہوا اکھڑ جائے گی اور رنگ روپ بگڑ جائے گا۔ مرزائی ایک ایک کر کے پھر ہو جائیں گے اور خالی ٹاپا ہی ٹاپارہ جائے گا۔

جدید الہامات

چند روز تو مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن) کی چپتھاڑ کی وجہ سے الہامات کا یوں قبض رہا جیسے کسی افیمی اور چانڈو باز کو رہتا ہے، مگر دفعۃً پھر الہامات کا بسط ہو گیا۔ سردی کے موسم میں جب لیپالک کے خیر مقدم یا لینڈوری میں چارطرف سے طاعون دوڑتا ہے، جو مسیح موعود کی بڑی بھاری علامت ہے تو الہامات کیوں نہ دوڑیں۔

نبی کے ساتھ کتاب یا صحیفہ کا ہونا ضروری ہے جو انسانوں کے دینی و دنیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولیٹکل اورسوشل اورتمدنی امور کی اصلاح کرے۔اب دیکھنا چاہیے کہ قایانی مرزا جی کے الہامات میں کیا ہوتا ہے۔اپنی بھٹئی اورخودستائی کے سوا کچھ بھی نہیں ہوتا۔میں خدا کا بمنزلہ ولد ہوں۔میں خدا سے ہوں۔اور خدا مجھ سے۔میں سچا ہوں اورضرور سچا ہوں۔اور بیچ کھیت سچا ہوں۔میرے مخالفین مردود اورجہنمی ہیں۔آسمانی باپ بڑی محبت بھڑا اس سے میری طرف دوڑتا ہے جب میں عرش کے فرش پر گھٹنیوں چلتا ہوں۔میں تلوار وغیرہ سے قتل نہیں ہوں گا۔(ہاں کوئی سنکھیا یا دھتورا دے دے تو اس کی خبر نہیں)۔کوئی پوچھے آپ کا جانی دشمن کون ہے۔اور کوئی ہو بھی تو موجودہ بارعب وسطوت عہد سلطنت میں کسی کا کیا بگاڑ سکتا ہے۔ہندوستان میں ہر فرقہ اور ہر مذہب دوسرے فرقے اور مذہب کا دشمن ہے مگر پر امن عہد سلطنت کے خوف سے سب مجبور ہیں،ورنہ ہمیشہ ویسے ہی قتل عمد ہوا کرتے جیسے سکھا شاہی اور مرہٹہ گردی وغیرہ میں ہوا کرتے تھے

اصل حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مرزا جی اسلام جیسے عالی شان اورمحیط مذہب کی حقیقت ہی سے ناواقف ہیں اگر کتب فقہ کنز ہدایہ وغیرہ کی کوئی جزئی جو دینیات و معاملات کے بارہ میں ہو،مرزا جی اور تمام مدعیان علم و تہذیب (مرزائیوں) کے سامنے پیش کی جائے تو اسکے افہام وتفہیم سے سب کی عقل گھن چکر ہو جائیگی۔حالانکہ ان کتابوں کو اسلامی مجموعی قوانین (قرآن وحدیث) سے وہی نسبت ہے جو قطرے کو دریا سے ہے اور ذرے کو صحرا سے۔ہم نے کنز اور ہدایہ کا ذکر کیا ہے،اصول فقہ کی بسیط کتاب مسلّم الثبوت عضدی اور بزدوی کی تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے شکل بھی نہ دیکھی ہوگی۔پھر جب تم یہ کتابیں،جن کا بیشتر ماخذ قرآن وحدیث ہے،نہیں سمجھ سکتے تو قرآن وحدیث کو کیا سمجھو گے۔ہاں اتنا سمجھ سکتے ہو کہ احمد جو قرآن مجید کی آیت میں وارد ہوا ہے تو اس سے مراد غلام احمد ہے اور الحمد سے چونکہ لفظ احمد مشتق ہے لہذا سورہ الحمد غلام احمد کی شان میں اتری ہے۔یہ ایسی حماقتیں ہیں کہ ادنی عقل والا بھی ان کا مذاق اڑائے گا۔مگر واہ رے عقل کل مرزائیو! کہ تم ان حماقتوں کو نہیں سمجھتے۔ضرور سمجھتے ہو،مگر بات یہ ہے کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کے پاؤں۔مزے ہیں،گل چھرے ہیں،زعفرانی اور سقنقوری حلوے ہیں۔ہوا پرستیاں ہیں اور چکھوتیاں ہیں،مگر کب تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے شمع ایک چور ہے باد نسیم صبح
مارے گی کوئی دم میں ترے تاج زر پہ ہاتھ

اسلام وہ عالی شان مجموعہ تہذیب خدائی مذہب ہے کہ بڑے بڑے بت پرست، آتش پرست، ہوا پرست، لوگ اپنے آبائی مذاہب کو چھوڑ کر اس میں شامل ہوئے اور اب تک یہ سلسلہ جاری ہے اور انشاء اللہ قیامت تک جاری رہے گا۔ یورپئین لوگ کیسے کائیاں فلسفی مزاج اور سائنس اور فلسفہ کے کتنے تعلیم یافتہ ہیں مگر وہ بھی آبائی صلیب پرستی اور تثلیث پرستی چھوڑ کر اسلامی توحید و رسالت پر ایمان لا رہے ہیں۔ اب مرزا جی بتائیں کہ ان کے نئے دین میں کتنے ہندو، سکھ، آریا، یہودی، عیسائی، پارسی، بودھ شامل ہوئے ایک بھی نہیں کیا رسول اور نبی ایسے ہی ہوتے ہیں۔

اسلام تمام دنیا کے واسطے ہے اور اس کے اخلاقی اصول سے کوئی انصاف منش مذہب انکار نہیں کرسکتا۔ اب بتاؤ قادیانی مرزا جی نے کون سا نیا اصول ایجاد کیا جس کو کوئی مذہب والا مان سکے۔ آپ اسلام کی اصلاح کیلئے اٹھے ہیں۔ سبحان اللہ! ایسے ہی لوگ مصلح ہوتے ہیں کہ جس کامل اور اکمل مذہب کی اصلاح کرنے چلے ہیں خود اس کے اصول نہیں سمجھ سکے، اور سمجھتے ہیں تو صرف اتنا کہ قرآن مجید میں فلاں فلاں آیت میری شان میں اور مجھ پر نازل ہوئی ہے۔ تھوڑی سی سمجھ والا آدمی ان حماقتوں کو سن کر غصے میں بھر جاتا ہے اور جب کچھ بس نہیں چلتا تو مجبور ہو کر یہ چاہتا ہے کہ سر پیٹ ڈالے۔

(مرزا صاحب کہتے ہیں کہ) قرآن کی آیتیں میرے حق میں اس لئے ہیں کہ میں بروزی محمد ہوں۔ مگر محمد ﷺ کی حدیث سے انکار۔ کیا اچھا بروز ہے۔ یہ تو شیطانی ابراز ہے۔ ہنود کو گالیاں دیں اور انہیں سے بروز (تناسخ) لیا۔ یہ نئے اسلامی نبی اور رسول ہیں۔

غیب دانی

پیشگوئی کرنے والا یہ ظاہر کرتا ہے کہ میں غیب دان ہوں، یا دوسرے لفظوں میں یہ کہتا ہے کہ میں خدا ہوں۔ چونکہ یہ صفت خاص خدا تعالیٰ کی ہے لہذا کسی نبی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ آنحضرت ﷺ نے بڑی زجر و توبیخ کے ساتھ ممانعت فرمائی۔ آپ ﷺ نے صاف فرمایا کہ میں نہیں جانتا قیامت میں میرے ساتھ کیا معاملہ ہوگا۔ یہ کام نجومیوں رمالوں سادھوبچوں کا ہے جو اسی حیلے سے روٹی کماتے ہیں۔

اب ہم پوچھتے ہیں کیا مرزا جی ایسے چلتے پرزوں سے کم ہیں۔ کم کیا معنی، چند بالشت بڑھے ہوئے ہیں۔ اتنا فرق ہے کہ نجومیوں اور رمالوں کی اٹکل کا تیر تو کبھی لگ بھی جاتا ہے، مگر مرزا جی کے تمام تیر تکے ہوائی رہے۔ نشانے پر ایک بھی نہ لگا۔ مگر دھوکہ دہی ہو رہی ہے کہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں۔ ایک جھول میں دعویٰ تو تھا نر (بیٹے) کا، مگر نکلی مادین (بیٹی)۔ اس کی تاویل گھڑی کہ میں نے یہ کہاں کہا تھا کہ اسی گابھ میں کنوتیاں بدلتا، ٹاپیں مارتا، راتب مانگتا، آٹھوں گانٹھ کمیت برآمد ہوگا۔ آسمانی باپ نے کچھ تیغہ نہیں کر دیا کہ نر (لڑکا) اسی جھول میں ہو، دوسری میں نہ ہو۔ یہ خاصہ تو صرف آسمانی باپ (مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کا ہے کہ ایک ہی جھول نکال کر عنین ہو گیا، اور مجبور ہو کر مجھے (یعنی مرزا قادیانی کو) لیپا لک بنایا۔ مگر میرے دم خم ایسے نہیں کہ بس ایک جھول میں پر پرزے گر جائیں۔

دیکھ لو میں نے دوسرے جھول میں کیسا ڈینگرا سال کا سا پورا نکلوایا۔ آسمانی منکوحہ والی پیشین گوئی تو ایسی پوری ہوئی ہے کہ باید و شاید۔ اندھوں کو نظر نہیں آتی۔ قاضی فلک نے نکاح پڑھایا۔ زہرہ اور مشتری نے سہرہ گایا۔ فرشتوں میں مبارک سلامت ہوئی۔ بس وہ میرے نکاح میں آ گئی کسی کو دکھائی نہ دے تو اس میں میرا کیا قصور۔ اس کے جتنے انڈے بچے ہوئے اور ہوں گے وہ سب میرے ہیں۔ اور میرے ہی کہلائیں گے۔ میں منہ میں گٹکا لے کر اور آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر ہر شب وہاں وارد ہو جاتا ہوں میں سب کو دیکھتا ہوں مجھے کوئی نہیں دیکھتا اور خود منکوحہ کو بھی معلوم نہیں ہوتا۔ مجھے یہ لٹکا روح القدس سے ملا ہے۔ اگر کسی میں روح القدس کے فیضان کی کیفیت دیکھنی ہو تو (نعوذ باللہ) بی بی مریم سے پوچھ لے اور تصدیق کر لے۔ میری پیشین گوئی کا مطلب یہ تھا کہ نکاح آسمان میں ہوگا، زمین پر اس کا ظہور نہ ہوگا، دیکھ لو ایسا ہی ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی دس ہزار روپیہ والا قصیدہ

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ کسی کلام میں جب تک مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ کی اصلاح نہ ہو، اور تصدیق کے لئے اس پر دستخط نہ ہو جائیں ٹکسال باہر ہے اور پبلک میں ہرگز مقبول نہیں ہوسکتا۔ پس جو لوگ کا تا اور لے دوڑی کو زیر نظر رکھتے ہیں، بڑی غلطی کرتے ہیں۔ اردو عربی فارسی میں کیسے ہی پایہ کا کلام ہو، مگر یاد رکھو کہ وہ مجدد (احمد حسن شوکت) کی اصلاح کا محتاج ہوگا۔ لیجئے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

فجائوا بذئب بعد جهد اذابهم
و نعني ثناء الله منه و نظهر

ذوب گداختن اور اذابہ گداز انیدن یعنی دوسرے سے گلوانا۔ مگر جہد کی یہ صفت نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ معنی ہوئے کہ بڑی کوشش کے بعد جس نے ان کو گلوا دیا ایک بھیڑیا لائے اور دوسرے مصرعہ میں عنی یا نعنی کا صلہ بہ آتا ہے نہ کہ من۔ صلہ کے حروف جارہ تک کی تمیز نہیں

و قال استروا امری و انی اردوهم
اخاف عليهم ان يفروا و يدبروا

ستار باب افعال سے نہیں آتا بلکہ استتار آتا ہے اور ستر بھی کسی امر یا بھید کے چھپانے کو نہیں کہتے بلکہ پردے اور پوشش اور پردے میں چلے جانے اور لباس کو کہتے ہیں۔ امر یا راز کے چھپانے کو اخفاء کہتے ہیں پس مصرعہ اولی یوں بنا لیجئے

و قال اخفئو امری و انی ار ودهم

یا یوں کہو:

و قال اخفئو سرّی و انی ار و دهم

اور مصرعہ ثانیہ میں ید برو غلط ہے۔ اگر پشت دی جانے یعنی بھاگنے کے معنی ہیں تو ادبار مصدر لازم نہیں بلکہ متعدی ہے اور اگر باب افعال سے صیغہ مجہول ہے تو یہ معنی ہوئے کہ پشت دیئے جائیں، جو بالکل مہمل ہے اور پیٹھ دی جانے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استدبار آتا ہے، نہ کہ ادبار۔

رأوا برج بهتان تشادو تعمر
فقالوا لجاك الله كيف تزور

برج بھتان ماشاءاللہ خیر نال نکی گل ہے۔زبان عرب میں برج بھتان کس نے باندھا اور تعمیر کیا ہے۔شائد مرزاجی اسے اپنا برج منارہ سمجھے ہیں۔کسی شاعر عرب کی سند پیش کیجئے۔

فصار و بمدٍ للرماح دريةً
و يعلمها احمد على المدبر

رمح نیزے کو کہتے ہیں اور زیادہ مناسب سھم یعنی تیر ہے پس رماح کی جگہ سہام چاہیے:

فصاروا بمدٍ للسهام درية
و ان لسان المرء ما لم يكن له
اصاة على عوراته هو مشعر

اصاة بمعنی عقل بڑا بھاری اجنبی چینی مغلئی محاورہ چین سے ڈھونڈ کر لائے سلیس اور صاف لفظ (صواب) کیوں بھرتی نہ کر دیا یعنی:

صوا ب على عورا ته و هو مشعر
آپ کو تو زحاف کا دور کرنا بھی نہیں آتا۔

اثبات عقائد پر دلائل

قادیانی مرزاجی کے ایک نئے مرید متواتر اشتہارات دے رہے ہیں کہ تمام مسلمان ان کے مرشد اور امام الزمان اور مسیح موعود کے خروج اور بعثت کو جانچیں اور اچھی طرح پرکھیں اور پھر اس پر ایمان لائیں۔ حال ہی میں ایک اشتہار بدیں مضمون شائع کیا ہے کہ اگر کوئی صاحب کسی آیت قطعیۃ الدلالۃ یا کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے حضرت عیسی کا جسم خاکی کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھایا جانا اور پھر آئندہ کیلئے زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے اترنا ثابت کر دیں تو میں اپنی جیبی گھڑی اتار کر نظر کروں اور مرزا صاحب کی بیعت سے دست کش ہو جاؤں گا۔

بفرض محال کوئی یہ باتیں ثابت نہ کر سکے تو مرزا جی کے پاس مسیح موعود ہونے کی کیا دلیل ہے۔ اس سے یہ کیونکر ثابت ہو جائے گا کہ مرزا جی مسیح موعود ہیں۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر مرزا جی اپنا مسیح موعود اور بروزی نبی اور رسول ہونا منتخب علماء اور مشائخ کے جلسے میں ثابت کر دیں تو ہم پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔

یہ دعویٰ تو ہر شخص کر سکتا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور پیرس میں دو مسیح موعود ہیں اور علی الاعلان کہہ رہے ہیں کہ ہم مسیح موعود ہیں۔ ان کے اور مرزا جی کے دعویٰ میں کیا فرق ہے۔ یہی نہ کہ انہوں نے کوئی شرط نہیں لگائی اور مرزا جی لغو اور بیہودہ شرط لگا رہے ہیں اور گویا ثابت کر رہے ہیں کہ میں اس صورت میں مسیح موعود ہوں کہ کوئی قرآن وحدیث سے عیسیٰ مسیح کا زندہ آسمان پر اٹھایا جانا ثابت کرے۔

انہیں کے دعویٰ سے ان کی مسیحیت مشروط و معلق ہے۔ حالانکہ مذکورہ بالا دونوں مسیح کوئی شرط نہیں لگاتے۔ پہلے مرزا جی اپنے حریفوں اور رقیبوں کا دعویٰ باطل کریں، تب میدان میں آ کر خم ماریں کیونکہ تین مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔

مرزا جی کو تو صرف یہ کہنا چاہیے تھا کہ میں ضروری اور قطعی اور یقینی اور بیشک اور البتہ اور بے ریب اور حتمی اور عینی مسیح موعود ہوں، دلیل یہ ہے کہ میں مسیح موعود ہوں ۔ میں مصادرۃ علی المطلوب کو نہیں جانتا اسے منطق والے جانیں۔

جن دلائل سے مرزا جی عیسیٰ مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے منکر ہیں وہ خود قابل مضحکہ ہیں۔ رفع سے وہ رفع روح، یا سلب روح، یا موت مراد لیتے ہیں۔ اگر جناب باری کی بھی یہی مراد ہوتی تو اماتہ اللہ فرماتا۔ پھر رفع روح، یا سلب روح مراد لینے سے عیسیٰ مسیح کی کوئی ترجیح اور فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ ایک مچھر اور مکھی کی روح بھی سلب ہوتی ہے۔

اور اگر رفع درجات مراد ہے تو تمام مؤمنین صادقین صلحاء اور شہداء اس میں شامل ہیں۔ پھر بھی عیسیٰ مسیح کی کوئی خصوصیت نہیں۔

پھر یہی اعتراض یہودی اور آریا اور دہریہ بھی کرتے ہیں یعنی معجزات انبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قائل نہیں ۔اس صورت میں مرزا جی مسلمان نہیں ہیں اور نہ قابل خطاب ۔حالانکہ وہ مسلمان ہونے کے مدعی ہیں۔

رفع روحانی سے رفع مراتب مراد لینا تحصیل حاصل ہے کیونکہ عیسی مسیح کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہیں ان کو یہ رتبہ پہلے ہی حاصل ہے۔اور اگر یہ مراد ہے کہ وہ دنیا میں اپنی موت مرے،تو پھر آیت میں لفظ شبّہ فضول ٹھہرتا ہے،کیونکہ اپنی موت مرنے سے نہ کوئی شبہ ہے، نہ کوئی جھگڑا۔ پھر آیت کا سیاق بگڑتا ہے کہ جھگڑا تو صلب اور قتل میں ہو،اور مسیح علیہ السلام اس سے سال ہا سال بعد اپنی موت مرے ۔مشبہ امر تو اب واقعہ ہوا ،اور جناب باری نے اس کا ازالہ چند سال یا چند ماہ پر ملتوی کر دیا حالانکہ و لکن حرف عطف بمعنی انتظار اس واقعہ کے فوری اور متصل ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

بات یہ ہے کہ ملحدانہ تاویل کرنی بھی نہیں آتی۔ جہالت کی گرم بازاری ہے۔ ہمارے علماء وفضلاء تو قرآن و حدیث کے بحر بے پایاں کی مچھلیاں ہیں ،بھلا تاویلوں کے گندے تالابوں کی مچھلیاں ان کا کیا مقابلہ کرسکتی ہیں ۔اس قسم کی ملحدانہ تاویلات ان کے سامنے نقش برآب ہوجاتی ہیں۔

اسی قسم کی لغو اور بیہودہ تاویلیں مخالفان اسلام کو انگشت نمائی کا موقع دیتی ہیں ۔وہ مرزائی مزخرفات کو اپنے دعوں کی سند میں پیش کرتے ہیں کہ یہ اعتراض ہم ہی نہیں کرتے بلکہ مرزا قادیانی جو مسلمان ہے،اور چند مسلمانوں کا امام الزمان، وہ خود تمہارے قدیمی مفسرین کو ردّ کرتا ہے پس مرزا سے بڑھ کر دین اسلام کا کون دشمن ہوگا

نئے نبی کے آسمانی نشان

انبیاء کے نشانات اور علامات صرف معجزے ہوتے ہیں جو خرق عادت اور نقض قانون فطرت ہیں، اور یہ ہمیشہ نہیں ہوتے ۔ورنہ وہ معمولی ممکنات و واقعات سے ممتاز نہ ہوں گے۔لیکن لیپا لک (مرزا قادیانی) کا آسمانی باپ الٹی گنگا بہا رہا ہے کہ ہر امر واقع اور ممکن کو خرق عادت بتا رہا ہے۔قادیان میں پتا کھڑکا ،اور آسمانی نشان ظاہر ہوا۔قادیان میں سقنقوری معجون کھا کر مرزا جی کو ریح کی سرسراہٹ ہوئی، اور فتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نقارہ دن دن بجا۔ دنیا میں مرزا جی کے مخالفوں میں سے ادھر کوئی مرا، ادھر آسمانی نشان ظاہر ہوا۔

طاعون کو آسمانی باپ (یعنی مرزا کے الہام کنندہ) نے اپنے لیپا لک کی لینڈ وری میں بھیجا ہے۔ مسخرہ آسمانی باپ کتنا جھٹیا اور بے خبر ہے کہ لیپا لک پر صرف ڈیڑھ سو آسمانی نشانوں اور پیش گوئیوں کے پورا ہونے کا الہام کرتا ہے، حالانکہ نوبت کئی لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ کیا معنی کہ طاعون سے جس قدر آدمی مرے، اسی قدر آسمانی نشانوں کا ظہور ہوا۔ لیکن ان میں استثناء بھی ہے۔ لیپا لک (مرزا قادیانی) کا جب کوئی مخالف مرتا ہے تب آسمانی نشان ظاہر ہوتا ہے، اور جب کوئی موافق (مرزائی) مرتا ہے، تو آسمانی باپ اور لیپا لک دونوں کی نانی مرجاتی ہے، یعنی یہ موت آسمانی نشان نہیں ہوتی۔ یہ حماقت اور ناعاقبت اندیشی لیپا لک کے آسمانی باپ کی ہے کہ اس کا بھیجا ہوا سرہنگ (طاعون ملعون) لیپا لک کے دوست اور دشمن میں تمیز نہیں کرتا۔ آسمانی ہائی کورٹ میں کس قدر اندھیر ہے کہ وارنٹ تو بھیجا زید کے نام، جو لیپا لک کا جانی دشمن تھا، اور پولیس نے آکر تھام لیا بکر کو، جو لیپا لک کا جاں نثار اور فدائی تھا۔ جب یہ اندھیر نگری اور چوپٹ راجہ ہے، تو بس آسمانی بادشاہی پھیل چکی اور لیپا لک حکومت کر چکا۔ کیونکہ طاعون کو منافق بنا کر بھیجا ہے کہ مخالفوں کا بھی بھیجا چکھ رہا ہے، اور موافقوں کو بھی بھون بھون کر کھا رہا ہے۔

(مرزا قادیانی کا) دوسرا آسمانی نشان مقدمات ہیں۔ لیپا لک پر انگریزی عدالت میں جو مقدمہ دائر ہوگا، وہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہوگا۔ ایک نشان تو جہلم میں ظاہر ہو چکا، دوسرا ظاہر ہونے والا ہے۔ اور جس طرح طاعونی اموات سے لاکھوں آسمانی نشانات ظاہر ہوئے، اسی طرح اب وہ نشان مسلسل مقدمات کے دائر کرنے سے تمام ملک میں ظاہر ہوں گے۔ پس مقدمات کے دائر ہونے سے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو بجائے منہ بنانے کے خوش ہونا چاہیے کہ چار طرف لیپا لک کا سکہ بیٹھ جائے گا، اور اس قدر آسمانی نشان ظاہر ہوں گے کہ تمام مرزائی فتح کی ڈونڈی پیٹتے پیٹتے تھک جائیں گے۔ لیکن آسمانی باپ کے گھر میں کچھ بھی انصاف ہو تو شکست کو آسمانی نشان قرار دیتا نہ کہ فتح کو۔ جیسا کہ اس نے اپنے اکلوتے یسوع کے ساتھ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ صلیب پر کھچوا دیا اور کچھ دیر کے لئے جہنم میں بھیج دیا، اور اس کا نام اس کے حق میں فتح قرار دیا۔ پہلو ٹھے کے ساتھ وہ کاروائی اور لیپا لک کے ساتھ یہ معاملہ۔ بات یہ ہے کہ صلبی بیٹا تو باپ کے خون سے بنا ہے، اور لیپا لک ویسے ہی ادھر ادھر سے پکڑ لیا ہے۔ پس اصل اور نقل میں فرق ہونا ضروری ہے۔

مرزائی نبوت اور حنفی تقلید

مرزا جی انبیاء کی نبوت کو صرف یہ ثابت کرنے کے لئے مانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوں۔ وہ انبیاء کو نہ مانیں تو انہیں نبی کون مانے، کیونکہ مرزا جی اپنے کو جنس انبیاء علیہم السلام سے قرار دیتے ہیں۔ قطعی انکار تو صرف حضرت عیسیٰؑ کی نبوت سے ہے جن کے آپ قائم مقام یا مثیل ہیں۔ پرائی بدشگونی کو اپنی ناک کٹے تو بلا سے۔ مگر عیسی مسیح تو مرزا جی کے نزدیک مہذب انسان نہ تھا۔ خیر اس قضیئے کو تو بالفعل رہنے دیجئے، پچھلے دنوں مرزا جی نے اہل حدیث اور اہل قرآن کے عقاید پر محاکمہ کیا۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی دونوں کے یکساں لتے لئے۔ ایک دولتی ادھر تو ایک پشتنگ ادھر۔ وجہ یہ کہ مرزائی نبوت پر دونوں ایمان نہیں لائے۔ ہاں حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تعریف کی ہے۔ ہم کو تعجب ہوا کہ ایک مستقل نبی اور آسمانی باپ کا لیپا لک اور پھر امام الزمان کسی امام اور مجتہد کی تعریف کر رہا ہے، اور اپنے مریدوں کو خط آزادی دے کر غیر کا مقلد بنائے۔ اپنی نبوت کے مقابلے میں بعض انبیاء کی تو مذمت اور ایک مجتہد جو کسی طرح انبیاء کے درجے کو نہیں پہنچ سکتا، اس کی تعریف۔ مگر ہمارا یہ تعجب تھوڑے سے غور کے بعد رفع ہو گیا۔ حضرت امام ابو حنیفہ کی تعریف اول تو اس لئے کہ مرزائی نبوت پر ایمان لانے والے کثرت سے حنفی ہیں۔ پس ان کو خوش کیا ہے۔ صرف دو صاحب ہیں جن کو خلفاء کا درجہ دیا ہے یعنی مولوی حکیم نورالدین بھیروی اور مولوی محمد احسن امروہی، یہ دو تو کسی زمانے میں جب نواب صدیق حسن خان مرحوم زندہ تھے اور دونوں کا ریاست بھوپال میں بڑا رسوخ تھا، بڑے گاڑھے اور غالی اہل حدیث تھے جب مرزا جی نے خروج کیا تو آنحضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ کا اتباع اور رسالت چھوڑ کر مرزائی نبوت پر ایمان لے آئے۔ مولوی امروہی کے خوارق کا تو ہم کو تعجب نہیں کیونکہ وہ تو جدھر کی ہوا دیکھتے ہیں ادھر ہی کو اپنی گڈی اڑا دیتے ہیں اگر ان کو مرغ بادنما کہا جائے جب بھی تعجب نہیں، اب رہے حکیم صاحب، سنا ہے کہ ان کے اور مرزا جی کے مابین کوئی قریبی رشتہ ہے۔ پس یوں تینوں کا ستارہ ملا ہوا ہے اور خوب مل کے بج رہی ہے شائد کوئی اور بھی ہو جو اہل حدیث سے مسخ ہو کر مرزا جی کا امتی بن گیا ہو۔

امام ابوحنیفہ کی تعریف کی دوسری وجہ یہ ہے کہ مرزا جی کے زعم میں ان کے اجتہادات واستنباطات کا ماخذ زیادہ تر قرآن ہے نہ کہ حدیث۔ پس مرزا جی کو ان کی یہ بات رقابت نبوت کے باعث پسند آئی ہے کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کی احادیث کی چنداں پرواہ نہیں کی حالانکہ حضرت امام ابوحنیفہؒ سے بڑھ کر کوئی متبع سنت نہ تھا۔ انہوں نے صاف فرمادیا کہ اتر کوا قولی بخبر الرسول۔ یعنی جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث مل جائے، تو میرا قول چھوڑ دو۔ انہوں نے یہ بھی فرمادیا کہ اذا صح الحدیث فھو مذھبی یعنی جب صحیح حدیث مل جائے، تو یہی میرا مذہب ہے۔ پس حدیث رسول اللہ ﷺ کی عظمت کرنے والا امام صاحبؒ سے بڑھ کر کون ہوگا۔

بعض حنفی فقہاء نے لکھا ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہ کو ۱۵ سے زیادہ حدیثیں نہیں ملیں۔ اگر ایسا ہو بھی تو یہ بات ایک مسلّم مجتہد کی شان میں دھبا نہیں لگا سکتی کیونکہ شخص واحد کو آنحضرت ﷺ کی تمام حدیثوں کا ملنا محال ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو مختلف آئمہ محدثین جدی جدی کتابیں مرتب نہ کرتے، یعنی صحاح ستہ کا وجود ہی نہ ہوتا، بلکہ ایک مجموعہ کافی تھا۔ لیکن مرزا جی اس کے یہ معنی لگا جاتے ہیں کہ امام صاحب کو احادیث کی پرواہ ہی نہ تھی بلکہ ان سے بغض رکھتے تھے۔ ذلك بهتان عظيم

کیسے کیسے حفاظ الحدیث گذرے ہیں، خصوصاً امام الدنیا فی الحدیث حضرت امام بخاریؒ۔ لیکن مرزا جی کے نزدیک حافظ الحدیث ہونا عیب میں داخل ہے۔ گویا آئمۃ الحدیث قرآن سے سروکار ہی نہ رکھتے اور صرف حدیث کو مانتے تھے۔ علی ہذا حضرت امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ مرزا جی کے نزدیک قابل ملامت تھے۔ گویا حافظ الحدیث ہونا بڑا بھاری عیب ہے۔ چہ خوش! بروزی اور ظلی محمد ہیں جن کو محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ ﷺ کی حدیث سے اس قدر نفرت ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ آئمۃ الحدیث آپ کی نظروں میں کھٹک رہے ہیں۔ اگر وہ امام تھے بھی تو مر گل گئے، مرزا جی تو زندہ امام الزمان ہیں اب تو انہیں پر ایمان لانے کا زمانہ ہے۔

ہمیں رہ رہ کر یہی خیال آتا ہے کہ مرزا جی کے چیلے ابھی تک پکے مرزائی نہیں بنے، اور کچے پکے تھے بھی تو خود بدولت نے اپنے پاؤں کلہاڑی ماری۔ یعنی اپنی نبوت کا کھونٹا ان کے دلوں میں سے اکھاڑ دیا اور امام صاحب کی عظمت کی میخ کو ان کے سینوں میں گاڑ دیا کہ تم مرزائی نہیں بلکہ حنفی بنو، اور خود میں بھی حدیث کی عظمت نہ کرنے میں امام ابو حنیفہ کا مقلد ہوں۔ اس سے خود بدولت (مرزا) کی تو نبوت جاتی رہی اور مرزائی عبد مشترک ہو گئے کہ آپ کو بھی مانیں اور امام صاحب کو بھی۔

ہندی چینی مغل اور زبان عرب میں الہام

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ مجھ پر زبان عرب میں الہام ہوتا ہے کہ میں بروز محمد ہوں اور چونکہ پیغمبر عرب کی فطری زبان عربی تھی لہذا اس مناسبت سے مجھ پر عربی زبان میں الہام ہوتا ہے۔

اول تو اس بیان میں آیت و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه کا خلاف ہے۔ مرزا جی بتائیں کہ ان کی قوم ہندی مغل ہے یا عربی سید۔ اب رہا بروز۔ قرآن میں یہ کہیں حکم نہیں کہ انبیاء کی ایک قسم بروزی بھی ہے، اور قادیان میں ایک نبی پیدا ہوگا جو بروز محمد کہلائے گا، اور میں اس بروزی پر زبان غیر میں الہام کرونگا، نہ کہ اس کی مادری زبان میں۔

دوم: الہام، ابلاغ و تبلیغ اور افہام و تفہیم کے لئے ہوتا ہے اور ظاہر ہے کہ اردو سمجھنے والوں کے سامنے زبان عرب میں تکلم بھینس کے آگے بین بجانا اور ان کو سمجھانا اور عمل کرانا تکلیف مالا یطاق ہے۔ آنحضرت ﷺ پر زبان عرب میں الہام ہوا ہے، اور تمام ممالک دنیا میں بذریعہ ترجمے کے ابلاغ و تبلیغ عمل میں آئی ہے۔ پس آپ بھی اگر یہ دعوی کرتے کہ میں ہندی نبی ہوں اور مجھ پر اردو زبان میں الہام ہوتا ہے اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام ترجمہ ہوکر عرب وعجم یورپ افریقہ وغیرہ میں شائع ہوگا، تو کیا خرابی تھی ۔خرابی یہ تھی کہ الہامی کلام کے لئے فصاحت و بلاغت لازم ہے، اور آپ کی اردو زبان ..ایسی ..ہے کہ گاؤں کے پٹواری اور تحصیلی مدارس کے مدرس بھی اس کو سن کر ہنستے ہنستے لوٹ پوٹ ہوئیں ۔پس آپ نے خیال کیا کہ زبان عرب میں صاحب الہام ہونے کا دعوی کرونگا، تو اردو زبان دانی کے عیب پر پردہ پڑا رہے گا کیونکہ عربی زبان کے سمجھنے والے خال خال علماء وفضلاء ہیں، نہ کہ وہ عوام جو مرزا جی کے کماؤ پوت بنیں گے۔لیکن بخیہ پھر بھی کھلے گا۔آپ کی عربی زبان اردو سے بھی کئی میل آگے ہے کہ مذکر، مونث اور معرفہ اور نکرہ تک کی تمیز نہیں۔کبیر پنتھی بھاشا اس سے بہت اچھی ہے۔ آپ کے لٹریچر کی روانی کا کیا کہنا ،جیسے محکمہ صفائی کا کوڑا کرکٹ سے لدا ہوا چھٹپھٹا امچک امچک کرتا چلتا ہوا، دفعۃً برسات کے آب وجلاب میں بھک سے بیٹھ جاتا ہو، اور لال بیگی ملازم کیسے ہی سونٹے لگائیں مگر ٹس سے مس نہیں ہوتا۔

سوم: جیسے آپ بروزی محمد ہیں، ویسے ہی مسیح موعود بھی ہیں ۔کیا وجہ ہے کہ بروزی ہونے کی مناسبت سے زبان عرب میں تو الہام ہو، مگر مسیح موعود ہونے کی مناسبت سے عبرانی زبان میں الہام نہ ہو جو عیسی مسیح کی مادری زبان تھی ۔

چہارم: آپ پر الہام ہوا ہے کہ جری الله فی حلل الانبیاء یعنی مرزا جی خدا کے نبی نبیوں کے لباس میں ۔نبیوں کا لباس کہیے یا شیطانی وسواس خناس مضل الناس کا التباس کہیے۔ الانبیاء میں الف لام آپ کے نزدیک ضرور استغراق کا ہے، اس لئے آپ تمام انبیاء کے حلّوں میں ہیں ۔جس کا مطلب آپ کے نزدیک یہ ہے کہ تمام انبیاء نے آپ کے جسد میں حلول (تناسخ) کیا ہے۔اس صورت میں تو آپ کل انبیاء کے بروزی ہوئے ،حالانکہ دعوی صرف محمدی بروز ہونے کا ہے ۔جب یہ بات ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ پر تمام انبیاء کی مادری زبانوں میں الہام نہ ہو، صرف عربی زبان میں ہو۔ بات یہ ہے کہ خود مرزا جی کا آسمانی باپ اردو زبان سے نابلد ہے ۔پس اردو زبان میں کیونکر الہام کرتا۔ اس کی زبان طاعون کاٹ کھاتا۔ منہ پر کی تو خوش آمد ہے، مگر واقعی مرزا جی کی ذات شریف دنیا کی سفاہتوں کی بھول بھلیاں ہے۔ جیسے منارہ حماقتوں کا ٹھاکردوارہ ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزاجی کے الہامات

انبیاء کرام علیہم السلام پر جو مسلسل اور منضبط الہامات من جانب اللہ ہوئے ہیں وہ انسانوں کے لئے تہذیب وتمدن سیاست و ملک داری اصلاح نفوس الغرض دینی اور دنیوی مستحکم قوانین بن گئے ہیں ۔یہاں تک کہ سلاطین کو جدید قوانین کی وضع واجراء سے مستغنی کردیا ہے۔موجودہ سلطنتیں بھی انہیں قوانین پر چل رہی ہیں ،اور جب ان سے انحراف کیا جائے گا ضرور خرابیاں پیدا ہوں گی، جیسا کہ ہم بعض ممالک خصوصاً ممالک اسلامیہ کی حالت دیکھ رہے ہیں ۔

توریت وانجیل اور زبور بھی انسانوں کی اصلاح کے مضبوط قوانین ہیں،مگر ان پر عمل متروک ہوگیا۔ دنیا خودسر بن گئی۔جس طرح مسلمان قرآن پر عمل نہیں کرتے اسی طرح یہودی توریت پر اور عیسائی انجیل پر عمل نہیں کرتے۔لیکن اس سے الہامی کتابوں میں نقص نہیں آسکتا۔اور تمام مذاہب والے معترف بقصور ہیں کہ ہم نے اپنی آسمانی کتابوں کو چھوڑ دیا۔ اتنا جگر اور گردہ کسی کا نہیں کہ اپنی آسمانی کتاب یا آسمانی مذہب کو ناقص اور قابل اصلاح بتائے۔ یورپ میں حد درجہ لا مذہبی اور فسق و فجور پھیلا ہوا ہے،مگر جب انجیل کا نام آئے گا تو ہر عیسائی سر جھکا دے گا۔ایک پکا مسلمان کیسا ہی فاسق وفاجر ہو،مگر جب قرآن کا نام آئے گا تو کانپ اٹھے گا اور نادم ہوگا۔ ایک سنی مسلمان جب رسول اللہ ﷺ کی حدیث سنے گا تو کھڑا ہوجائے گا۔ایک مرزاجی ہیں کہ حدیث کا انکار اور قرآن کی آیات مسخ کررہے ہیں۔آنحضرت ﷺ تو یہ فرمائیں کہ لو کان موسی حیاً لما وسعه الا اتباعی یعنی اگر موسی علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو میرے اتباع پر مجبور ہوجاتے۔مگر مرزاجی،حضرت موسیٰؑ سے بھی بڑھ گئے کہ جو شخص ان کو نبی نہ مانے زندیق اور کافر اور واجب القتل ہے۔اور جب کہ حضرت عیسی مسیح کو گالیاں دی جاتی ہیں اور ان کو فاسق وفاجر بتایا جاتا ہے،تو اسی سے سمجھ لیجئے کہ ان کے دل میں دیگر انبیاء کرام کی کیا وقعت ہے۔کیونکہ نبی سب برابر ہیں۔قرآن مجید نے ہم کو یہی تعلیم دی ہے کہ لا نفرق بین احد من رسله ۔آنحضرت ﷺ تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائیں کہ لا تخیروا فی انبیاء اللہ یعنی ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت نہ دو ،اور مرزا جی بعض انبیاء پر سبّ وطعن کریں۔

گفتگو الہام میں تھی ۔اگر مرزا کے تمام الہامات کو جمع کیا جائے تو فرمایئے ان سے کیا نتیجہ نکلے گا۔ دینی یا دنیوی قانون تو کیا مرتب ہوگا ،ہر فقرہ مہمل اور بے معنی ہونے میں مجذوب کی بڑ سے کم نہ ہوگا۔ بات یہ ہے کہ خودستائی اور خودغرضی انسانوں کو پاگل بنا کر چھوڑتی ہے۔تمام الہامات میں مرزا جی اپنی ہی بھٹئی کرتے ہیں۔پھر بھی بے معنی الحکم میں کبھی کبھی ایک آدھ فقرہ یا جملہ شائع ہوتا ہے جس کو الہامی بنا لیا جاتا ہے۔ہم شرطیہ کہتے ہیں کہ ان سب کو جمع کیا جائیگا تو خود مرزائیوں کو شرم معلوم ہوگی کہ کیا جھک مارا ہے۔اور ایک مبصر اور عقل مند آدمی قہقہہ لگائے گا کہ مرزائی امت کیلئے یہی آسمانی اور دینی اور دنیوی قوانین کا مجموعہ ہے جو اس پر الہام ہوتا تھا تاکہ لوگوں کو سمجھائے اور ہدایت عامہ کی تبلیغ کا فرض پورا کرے۔

قادیانی مرزا جی عجیب الخلقت نبی ہیں کہ مادری زبان تو اردو اور الہام ہو عربی میں۔ بھلا ہندوستان میں عربی زبان سمجھنے والے کتنے ہیں۔مسخرے باپ (مرزا کے الہام کنندہ) نے یہ نہ سمجھا کہ لیپا لک (قادیانی) اپنا فرض نبوت کیوں کر ادا کرے گا۔

پچھلے ہفتے الحکم میں یہ الہامی فقرہ شائع ہوا :انی صادق صادق صادق

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کتنا مہتم بالشان فصیح و بلیغ بے مثل فقرہ ہے۔ایک گدھا بھی کہہ سکتا ہے کہ: انی ناھق ناھق ناھق

اور ایک خاوند بھی اپنی ناشزہ جورو سے دق ہوکر کہہ سکتا ہے:

انتِ طالق طالق طالق ثلاثا

لیکن جب آسمانی منکوحہ نے مرزا جی کو طلاق دے دی ،تو ان کے بیٹے یعنی آسمانی باپ کے پوتے (مرزا فضل احمد) نے باوصف حد درجہ زور ڈالنے اور عاق کرنے کی دھمکی دینے کے اپنی بیوی کو بجائے یہ کہنے کہ: انتِ طالق طالق طالق ثلاثا ۔ یہ کہا کہ انتِ فوادی انتِ راحتی ، انت سرور قلبی انتِ نور مقلتی روحی فداك

اس نے بلا وجہ ناکردہ گناہ بی بی کو طلاق دینا گوارا نہ کیا۔ بھلا جب آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دادا کا الہام خود پوتے نے نہ مانا، تو بقیہ امت سے کیا امید ہے کہ وہ لیپا لک کا حکم مانے گی اور بروزی اور ظلی نبوت اور موعود مسیحیت و مسعود مہدویت کو دنیا میں پھیلائے گی۔

مرزا جی کا انوکھا میموریل

نئے لیپا لک پر آسمانی باپ ہمیشہ نیا ہی الہام کرتا ہے۔ لیپا لک (مرزا قادیانی) سے کہدیا کہ میں تو برٹش گورنمنٹ کے جبروت سے بید کی طرح لرزتا ہوں، مجھ میں اتنا بوتا کہاں کہ اسکے حضور چوں بھی کرسکوں۔ میں نے تجھ کو اس لئے دنیا میں بھیجا ہے کہ برٹش کو چیتے کی طرح پھلایا کرے، اور روغن قاز مل کر للو پتو کی چکڑی چپڑی باتوں سے اس کے حضور اپنا کام نکالا کرے۔ دنیا کی مخالفت کر، تمام مذاہب کے پیشواؤں کو گالیاں دے مگر خبردار جو برٹش کی مخالفت کی۔ ورنہ یادرکھ وہی حال ہوگا جو سوڈانی مہدی تعالیشی اور اس کے مریدوں کا ہوا کہ پیوند زمین ہوکر بھی چین نہ ملا، اور ہڈیاں تک اکھاڑ کر دریائے نیل میں بہادی گئیں۔

پس لیپا لک آسمانی باپ کے اس جرنیلی آرڈر کی تعمیل کرتا رہتا ہے۔ اور سچ پوچھو تو اسی میں خیر بھی ہے کہ ہمیشہ گورنمنٹ میں خوش آمد کا پنواڑا پیش کرتا رہے۔ کاتا اور لے دوڑی۔ مقصود صرف چاپلوسی ہے کہ میں گورنمنٹ کے ولایتی بوٹ کی خاک ہوں، اور میرے بزرگ بھی ہمیشہ فورٹ ولیم کے لعل بیگی جاروب کش رہے ہیں، اور ہماری اس عقیدت و وفاداری میں کبھی غبار و کدورت نے راہ نہیں جو گورنمنٹ کی نسبت ہے۔ فی الحقیقت خدا کے نبی اور متنبی کا یہی کام ہے کہ ہمیشہ اہل دنیا کی خوش آمد میں زمین دوز مجرے بجالائے۔

دربار تاجپوشی کی تقریب پر مرزا نے لارڈ کرزن کو ایک میموریل بھیجا ہے کہ گورنمنٹ اتوار کی تعطیل کی جگہ جمعہ کی تعطیل دیا کرے جو مسلمانوں کا مقدس دن ہے۔،

واہ کیا کہنا! کیسا ضروری ریفارم اور کتنا برجستہ الہام ہے کہ آج تک کسی پر ہوا ہی نہیں، اور نہ کسی کو یہ اصلاح سوجھی۔ مسلمانوں کی تعطیل جمعہ کے روز، عیسائیوں کی اتوار کے روز، اور ہنود کی تعطیل بدھ کے روز اور پارسیوں کی تعطیل منگل کے روز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔علی ہذا، دوسرے مذاہب بھی ہیں۔ پس گوری کا جوبن چٹکیوں ہی میں چلا۔ ہفتے کے تو سات ہی دن ہیں، اگر تمام اہل مذاہب کی خواہشوں پر گورنمنٹ عمل کرے تو تیس روز چھوڑ ۳۶۰ دنوں میں بھی تعطیل کا نمبر نہ آئے، اور اسکا نتیجہ جو کچھ ہو وہ لیپا لک کو نہیں تو آسمانی باپ کو ضرور معلوم ہے کہ دنیا ایک ھو کا مقام ہو جائے۔ آسمانی باپ (یعنی مرزا قادیانی کا الہام کنندہ) اور لیپا لک (یعنی مرزا قادیانی) ہی منارے کی چوٹی پر دندنایا کریں، باقی چار طرف صفایا۔

خوش آمدی ٹٹو نے دم ہلا کر یہ لید کی ہے کہ: میرے ساتھ ایک لاکھ آدمی ہیں اور یہ میموریل ان سب کی طرف سے ہے۔،

کہو جھوٹے کے منہ میں وہ۔ ہم بتا چکے ہیں کہ مرزا قادیانی کے چیلوں کی کائنات بس وہی ہے جو الحکم میں شائع ہو چکی۔ ان سب کو جمع کیا جائے تو دو تین ہزار تک بھی بمشکل نوبت پہنچے گی، اور اب تو الحکم میں شائع ہونا بھی بعض مصالح سے بند ہو گیا ہے جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں۔ آخر ایک لاکھ آدمی کچھ ہوتے بھی ہیں، یا صرف ایک لاکھ کا نام سن لیا ہے۔

چونکہ لیپا لک کو ہمیشہ خوف رہتا ہے کہ مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جو قانون کے خلاف ہو، اور برٹش گورنمنٹ تعزیر کی چکّی میں پیس ڈالے، لہذا ہمیشہ گورنمنٹ کو اس حیلے سے خوش کرنا چاہتا ہے کہ میں اسلامی جہاد کے خلاف ہوں اور مسلمانوں سے جہاد کا خیال مٹانا چاہتا ہوں جو اولڈ فیشن علماء نے ان کے دلوں میں جما رکھا ہے۔ لیکن ایسی خوش آمد سے جو خرابیاں لازم آتی ہیں ان سے نہ صرف لیپا لک بلکہ وہ ناعاقبت اندیش کھوسٹ باپ بھی ناواقف ہے اور یہی ناعاقبت اندیشی ہے تو وہ ضرور ایک نہ ایک الہام کی بدولت لیپا لک کی گردن تڑوا کر رہے گا۔

اولاً یہ کہنا کہ میرے ساتھ ایک لاکھ آدمیوں کی تعداد ہے گورنمنٹ پر صاف دھمکی ہے کہ مجھے کوئی ایسا ویسا کمزور اور لچر اور پوچ نہ سمجھنا۔ میں سوڈان اور یوگنڈا اور سومالی اور سنوسی مہدی سے کہیں زیادہ قوت رکھتا ہوں۔ جب چاہوں گا ہندوستان میں بغاوت پھیلا دونگا۔

دوم: مرزا قادیانی کے نزدیک ہندوستان کے مسلمانوں میں بغاوت کا مادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ خصوصاً علماء اسلام میں جو مسلمانوں کو گویا درپردہ گورنمنٹ کی بغاوت کا سبق پڑھا رہے ہیں۔ پس گورنمنٹ کو ان سے نہ صرف ہوشیار رہنا بلکہ عملی طور پر نگرانی کے لئے تمام علماء اور مشائخ کے سروں پر سرہنگ مقرر کرنے چاہییں ،۔ یہ تمام مقدس علماء اور مشائخ کے حق میں کھلا لائیبل ہے جو ہر طرح گورنمنٹ کے مطیع اور وفادار ہیں۔ اس لئے ہر عالم اور شیخ وقت مرزا قادیانی پر عدالتوں میں لائیبل دائر کرسکتا ہے مگر وہ صبر کئے بیٹھے ہیں۔ اور مرزا قادیانی کے یہ زہر میں گھلے ہوئے تیر دل وجگر پر لے رہے ہیں۔

سوم: برٹش گورنمنٹ کو باوصف ایسے جبروت اور طاقت اور ایسی عالمگیر حکومت کے جس کی سلطنت میں سورج غروب نہیں ہوتا، قادیانی اپنی خام خیالی سے کمزور یقین کرتا ہے کہ وہ مسلمانوں کے جہاد سے خوف کرتے ہیں، حالانکہ مسلمانوں کو مذہب اسلام یہ تعلیم دیتا ہے کہ تم جس سلطنت کے امن میں ہو اس سے انحراف کرنا خدا اور رسول سے انحراف کرنا ہے، اور اس کا نام جہاد نہیں بلکہ بغاوت اور بے وفائی ہے۔ پھر اسلام میں بھی ویسا ہی جہاد ہے جیسا سلاطین یورپ نے پچھلے دنوں چین میں اور خود برٹش گورنمنٹ نے جنوبی افریقہ میں کیا اور اب صومالیہ اور وینزویلا میں کر رہی ہے جو بالکل قدرت وفطرت کے مطابق ہے۔ مگر مرزا قادیانی تمام جہادوں کو وحشیانہ ظلم قرار دیتا ہے۔ گویا ہر ایک جہاد کرنے والی سلطنت ظالم ہے، جابر ہے، وحشی ہے۔

چہارم: ضرورت اور ٹھیک منصوصہ اسلامی شرائط کے وقت مذہب اسلام میں جہاد ویسا ہی فرض ہے جیسا دوسری سلطنتوں میں، مگر مرزا قادیانی اس رکن شرعی کو مذموم سمجھتا ہے، لہٰذا ہرگز مسلمان نہیں بلکہ تمام مذاہب کا راندہ ہے۔

پنجم۔ بفرض محال نہ صرف ۶ کروڑ مسلمان بلکہ ان کے ساتھ ۲۴ کروڑ ہنود اور پھر مجموعی تعداد ۳۰ کروڑ آدمی بھی چاہیں تو گورنمنٹ کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے، قادیانی کی مفروضہ ایک لاکھ فوج تو کیا پدی کیا پدی کا شوربہ ہے۔ مرزا قادیانی کے مریدوں کی تعداد تو کسی طرح چند ہزار سے زیادہ نہیں، مگر ہمارے بعض مشائخ کے مریدوں کی تعداد فی الحقیقت لاکھوں تک ہے مگر آج تک گورنمنٹ پر کسی نے اپنی تعداد ظاہر نہیں کی۔ اور کیوں کرتے یہ تو مرزا قادیانی ہی کی کم ظرفی اور اوچھاپن ہے۔

ہم بارہا... لکھ چکے ہیں کہ ایسے لغو اور مضر خیالات کی اشاعت سے تائب ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو نہ صرف عموماً اہل اسلام کیلئے بلکہ خود مرزا قادیانی کے لئے مضر ہیں۔ اور گورنمنٹ ناواقف نہیں وہ خوشامد کے خودغرضانہ پہلوؤں کو خوب سمجھتی ہے، مگر مرزا جی نہیں مانتے تو اسکا خمیازہ چکھیں۔

دیکھنا آپ تو عیسیٰ موعود اور نبی مبروز اور امام الزمان جیسے کچھ ہیں دنیا جانتی ہے، مگر شوکت اللہ ضرور مجدد السنہ مشرقیہ ہے اور پبلک نے اس کو مجدد مان لیا ہے۔ پس اس کی پیشین گوئی کسی طرح اوپر اوپر جانے والی نہیں۔ انشاء اللہ۔

تازہ بے معنی الہام

۷ فروری ۱۹۰۳ء کے الحکم میں آسمانی باپ کا یہ پھڑکتا تازہ بتازہ الہام شائع ہوا ہے کہ لا یموت احد من رجالکم۔ مگر معنی سمجھنے میں خود لیپا لک (قادیانی) کی سٹی گم ہے چنانچہ خود ہی بیان کیا ہے:

> اس کے حقیقی معنی کہ تمہارے مردوں میں سے کوئی نہ مرے گا، تو ہو نہیں سکتے کیونکہ موت تو انبیاء تک کو آتی ہے اور نہ قیامت تک کسی زندہ رہنا ہے، مگر اس کے مفہوم کا پتہ نہیں شائد کوئی اور معنی ہوں۔

ہم کہتے ہیں کہ آسمانی بغلول ایسا گول مٹول ڈھول کے اندر پول الہام ہی کیوں کرتا ہے جس کے معنی خود اس کا لیپا لک (مرزا قادیانی) بھی نہیں سمجھ سکتا۔ معلوم ہوا کہ الہام کے معنی سمجھانے کو بھی الہام کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیا کسی نبی پر ایسا الہام ہوا جس کے سمجھنے کو قوت منتظرہ باقی رہی ہو۔ لیپا لک کے نزدیک جو الہام گورکھ دھندا ہو، اور میخوں اور ناخنوں اور دانتوں اور دہان بے دندان کے زور لگانے سے بھی نہ کھل سکے مناسب ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) سے سمجھ لیا کرے کیونکہ وہ باپ بیٹے دونوں کے گورگڑھے سے خوب واقف ہے۔ بھلا دنیا میں ایسا کلام کون سا ہے جو مجدد کی سمجھ میں نہ آئے، وہ تو بے معنی کلام کو بھی بامعنی کر سکتا ہے۔ لیجئے سنیئے:

یہ الہام طاعون کے متعلق ہے جس کو آسمانی باپ نے لیپا لک کی لینڈوری میں بھیجا ہے اور جو اس کا بڑا بھاری تمغہ ہے۔ مرزائیوں میں سے تو اب تک کسی پر اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دست شفقت پھرا نہیں یعنی خاص دارالامان قادیان میں تو کیا پنجاب کے کسی شہر اور حصے اور گاؤں میں بھی کوئی مرزائی نہیں مرا، اور لوگوں نے غل مچایا کہ خاص قادیان میں اتنے کیس ہوئے تو یہ مخالفوں بد اندیشوں کا نرا طوفان بہتان ہے۔ البتہ اب آسمانی باپ عورتوں پر اسلئے غضب ناک ہے کہ آسمانی منکوحہ جو عورتوں کی جنس سے لیپا لک کے ہتھے نہیں چڑھی۔ اور کسی نے اس کے رونے پیٹنے بلبلانے اور چیخنے چلانے ایڑیاں رگڑنے پر ذرا بھی رحم نہ کیا۔ پس آسمانی باپ نے یہ غضب ناک الہام کیا کہ لا یموت احد من رجالکم بل یمتن نسائکم کلھن یعنی تمہارے مردوں میں سے ایک بھی نہ مرے گا بلکہ تمہاری تمام عورتیں مریں گی، کیونکہ عدمی مفہوم سے وجودی مفہوم نکلتا ہے، اور ضد سے ضد یعنی نقیض سے نقیض کا علم ہو جاتا ہے۔

دوسرے معنی یہ ہیں کہ تمہارے مردوں میں سے صرف ایک یعنی مرزا قادیانی قیامت تک نہ مریگا اسکے سوا موت سب کا سلفہ کر جائے گی۔ اس صورت میں الہام یوں ہے لا یموت احد من رجالکم اعنی مرزا کیونکہ قادیانی ہمیشہ لوگوں کی اموات کی پیش گوئی کرتا ہے اور مخالفوں میں سے جب کوئی مرتا ہے تو خوش ہوتا ہے اور اعلان دیتا ہے کہ میری مخالفت نے اس کو ہلاک کیا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا اپنی زندگی کا ٹھیکہ ابد الاباد تک لے کر دنیا میں آیا ہے۔ بھلا ایسے صاف اور صریح معنی میں باپ بیٹے دونوں کیوں کر گھن چکر ہو گئے۔ بس جی بس بافندگی معلوم شد۔

مرزائیوں میں تقیہ

مرزا جی تو شیعہ کو مردود بلکہ کافر بتاتے ہیں مگر مرزائیوں میں شیعہ کی سنت یعنی تقیہ برابر جاری ہے۔ خود ہم نے جب کبھی کسی مرزائی سے پوچھا ہے کہ تمہارے پاس مرزا جی کی بروزی نبی اور مسیح موعود ہونے کی کیا دلیل ہے، تو انھوں نے مرزائی نبوت سے تو صاف انکار کیا، مگر مسیح موعود ہونے کا اس دلیل سے اقرار کیا کہ عیسی مسیح دنیا میں فوت ہوئے ہیں، لہذا مرزا جی قطعاً اور یقیناً اور ایماناً مسیح موعود ہیں۔ دیکھئے کیسی محکم اور برجستہ دلیل ہے کہ کوئی خر دجال بھی سنے تو کان جھڑ جھڑا کر اور دم ہلا کر لید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگے۔

مگر جب کوئی دہریہ یا آریا جو معجزات کا منکر ہو یہ کہے کہ انیس سو برس تک بے کھائے پیئے آسمان پر عیسی مسیح ہرگز زندہ نہیں رہ سکتے، لہذا میں مسیح موعود ہوں، تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے پاس اس کے خلاف کیا دلیل ہے۔ مگر بروزی محمد ہونے کی کوئی دلیل نہیں، بجز عقائد ہنود کے جن کے یہاں تناسخ جائز ہے حالانکہ خود بدولت تناسخ کے مسئلہ میں آریا کو گالیاں دے چکے ہیں۔

خیر یہ تو پرانی بات ہے گفتگو تو اس امر میں ہے کہ جب مرزا جی اپنے چیلوں کو ڈانٹ چکے ہیں کہ میری نبوت سے اگر کسی نے انکار کیا تو یا درکھنا خر دجال پر سوار کر کے اس حیثیت سے قادیان کے بارہ پتھر باہر دیس نکالا دوں گا کہ خر دجال کی دم کی طرف منہ ہوگا اور اس کے کانوں کی طرف پشت۔ مگر میرزائی اس ڈانٹ کو نہیں مانتے یا تو اپنے نبی پر پورا ایمان نہیں لائے یا شیعہ کی طرح تقیہ کئے ہوئے ہیں۔

لیکن ہم کو ہرگز یقین نہیں کہ ان کے نبی نے ایسا حکم دیا ہو جو علی الاعلان اس کی نبوت کے نہ ماننے اور عام طور پر کھلے بندوں نبوت کی اشاعت میں خلل انداز ہو، کیونکہ لیپا لک اپنی طرف سے ایک بات بھی نہیں کہہ سکتا بلکہ وہی کہتا ہے جو آسمانی باپ اس کے کان میں پھونک دیتا ہے۔ آسمانی باپ تو صاف کہہ چکا ہے کہ تو بمنزلہ میرے ولد کے ہے اور تو بروزی نبی ہے۔ پس یہ قیاس میں نہیں آتا کہ لیپا لک (مرزا قادیانی) نے آسمانی باپ کی وصیت کے خلاف اپنے چیلوں سے یہ کہدیا ہو کہ جب تم پرزور پڑے اور بھاگتے راہ نہ ملے، تو تقیہ کر کے میری نبوت کے بوجھ سے کاندھا گرا دیا کرو۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ خود مرزائی نالائق اور ضعیف الاعتقاد اور بدمذہب اور ڈانواں ڈول ہیں، ان کے نبی کا کچھ قصور نہیں۔ پس ایسے تمام مرزائیوں کے گلے سے پٹا اور بھنورکلی نکال کر بالکل آزاد اور ان کی بیعت بالکل ختم کر دینی چاہیے، ورنہ یہ بھیدی بن کر لنکا ضرور ڈھائیں گے، یا نادان دوست بن کر مرزا کے دشمنوں کو بھی مات دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استروں کی مالا

ہم بار ہا یقین دلا چکے کہ مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار کی شان رحم حسب فحوائے سبقت رحمتی علی غضبی شان قہر پر غالب ہے، اور شیر غرّاں بھی اپنے پیش پا افتادہ کو نہیں چھوتا۔ اور ہم یہ بھی ظاہر کر چکے کہ مجدد (احمد حسن شوکت) ہرگز مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا بدخواہ نہیں بلکہ ایک خیرخواہ ریفارمر ہے۔ مجدد کے مشورے اور صلاح کے بغیر کوئی کام کریں گے تو خرابی اور مصیبت کا سامنا ہوگا۔

بھلا یہ کیا حرکت ہے کہ پوچھا، نہ گچھا، بیٹھے بٹھائے شامت جو انگلی دکھاتی ہے تو آؤ دیکھا نہ تاؤ، جھٹ سے گورنمنٹ پر ایک پنواڑا (میموریل) ٹھائیں دے مارا کہ میرے ساتھ ایک لاکھ قلمی فوج ہے جس کو ہفتہ میں بجائے اتوار کی تعطیل کے جمعہ کی تعطیل ملنی چاہیے۔ تعطیل وعطیل کی درخواست تو جیسی کچھ ہے خیر سلاّ، مقصود تو اپنی جرار فوج کی بھیڑ دکھانا ہے تا کہ گورنمنٹ سہم جائے اور مرزا جی کو نقلی نہیں، اصلی مسیح اور امام الزمان تسلیم کرلے۔

اس میں شک نہیں کہ مرزا جی نے ابھی تک ایک لاکھ آدمی صرف کاغذ پر دیکھے ہیں، ورنہ الحکم میں اسم وار تفصیل شائع کرتے، حالانکہ اب اس میں بیعت کا کالم ہی چھپنا گاؤ خور ہوگیا، جیسا کہ ہم اس بارہ میں مرزا جی کی حکمت عملی مفصلاً لکھ چکے ہیں۔

اگرچہ ہمارے بعض مشائخ جن کے مریدوں کی تعداد درحقیقت لاکھوں تک ہے، گورنمنٹ میں کوئی ضروری میموریل بھیجتے تو کچھ مضائقہ نہ تھا، اور نہ گورنمنٹ کو کوئی شبہ گذرتا، کیونکہ علماء اور مشائخ مذہب اسلام میں انقلاب ڈالنے اور مصلح ہونے کے مدعی نہیں، اور نہ اسلام میں اصلاح اور ترمیم کی ضرورت ہے۔ مگر مرزا جی چونکہ بروزی نبی اور مسیح موعود اور مہدی اور بالآخر امام الزمان اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء بننے کے مدعی ہیں، لہذا ایک لاکھ آدمی تو بہت ہوتے ہیں ان کے ساتھ تو دس ہزار آدمیوں کا ہونا بھی گورنمنٹ کیلئے خطرناک ہے، کیونکہ جو شخص مرزا جی پر ایمان نہ لائے وہ اسے واجب القتل سمجھتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ گورنمنٹ ان کے منکروں میں سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس کا انجام جو کچھ ہوگا عاقبت اندیش اہل الرائے اس کو خوب سمجھتے ہیں۔ لہذا ہم نے مرزا جی کے میموریل کو اس نوٹ کے عنوان میں ان کے گلے میں استروں کی مالا لکھا ہے۔ مجدد (احمد حسن شوکت) کی پیش گوئی کے پورا ہونے کے یہ سامان نظر آ رہے ہیں اور وہ ضرور پوری ہوگی۔ ان شاء اللہ

ضمیمہ کی ترقی

لیجئے جناب! برے کی ایسی کی تیسی اور یوں کی ووں ہوگئی۔ ہر سال ہجرت اکدس وانجس واخبث (قادیانی) پیش گوئی کرتے ہیں کہ ضمیمہ شحنہ بند ہو جائے گا۔ ہمارے نام بعض بدمعاشوں کے گمنام خطوط بھی آئے کہ امام الزمان (قادیانی) کی پیش گوئی امسال ضرور پوری ہوگی۔ مگر جھوٹے کے منہ میں وہ ہوگیا، اور ضمیمہ ہر سال خدا کی عنایت اور مربیوں اور قدر دانوں کی حمایت واعانت سے نئی بڑھتی ہوئی قوت کے ساتھ منکروں اور ملحدوں کی چھاتی پر مونگ دلتا ہوا ایک اعجوبہ اور دل کش سج دھج کے ساتھ نکلتا ہے، اور کسی کم سن معشوق کے اٹھتے جوبن کی طرح بڑھ رہا ہے۔ مرزا جی شائد اس پر بھولے ہوں گے کہ بعض پرچے ان کے مقابلے میں کامیاب نہیں ہوئے مگر شحنہ ہند ان میں نہیں ہے۔ وہ جامعیت کمال نہ رکھتے تھے، وہ ناقص تھے، ناقابل تھے۔ شوکت اللہ القہار (احمد حسن شوکت)، خدا تعالی کی عنایت سے جامع کمالات ہے۔ وہ منکروں کو ہر فن ہر مسلک ہر شعبہ میں عاجز کرسکتا ہے، اور ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ابھی تک مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے شوکت اللہ کا تابناک جوہر نہیں پہچانا۔ ابھی انہوں نے دیکھا ہی کیا ہے، انشاء اللہ بہت جلد دیکھیں گے۔ وہ اپنی اعجاز احمدی کو لئے پھرتے ہیں۔ واللہ ثم باللہ! ہم کو اس محض بے حقیقت سمجھتے ہیں۔ ہمارے شاگرد اس سے بہتر لکھ سکتے ہیں۔ مگر بلا وجہ کون دردسر خریدے اور اپنے کاموں سے فرصت کسے ہے۔

مرزا جی کے پرانے پٹھو اور ہمارے لنگوٹئے یار محمد احسن امروہی صاحب نے اعجاز احمدی کا جواب لکھنے کی پھر تحریک کی ہے۔ جواباً گذارش ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر جیب میں ٹکے ہوں تو مرزا جی پانچ ہزار امرتسر میں یا لاہور میں کسی ایسے صاحب کے پاس جمع کرا دیں جو ہمارا بھی معتمد ہو۔ مثلاً :
امرتسر میں منشی غلام محمد صاحب فاضل وخواجہ صمد شاہ صاحب اڈیٹران اخبار وکیل ۔ یا میر کرامت اللہ صاحب میر۔ اور لاہور میں مولوی محبوب عالم صاحب مالک پیسہ اخبار۔ یا مولوی محرم علی صاحب چشتی مالک رفیق ہند۔ یا میاں محمد چٹو صاحب تاجر ریشم۔
اس کے بعد طرفین سے محاکم مقرر ہوں۔

اگر ہمارے کسی شاگرد کا قصیدہ مرزا جی کے قصیدہ سے بڑھ کر رہے، اور مجلس محاکمہ کے ممبر ہم کو ڈگری دیں، تو ہم پانچ ہزار لینے کے مستحق ہوں گے، ورنہ نہیں۔ تم نے دس ہزار کا اعلان دیا تھا ہم اس کا نصف ہی مانگتے ہیں۔ اگر مرد ہو تو ایسے موقع سے نہ چوکو۔ ورنہ لعنۃاللہ علی الجاعلین الجاھلین الضالین الدجالین۔

کیا خوب الہام ہے

پچھلے دنوں آسمانی باپ (یعنی قادیانی کے الہام کنندہ) نے لیپا لک (مرزا قادیانی) پر وہ جوزناتے دارالہام دار کا دونگڑا برسایا کہ بس تڑ کا ہی کر دیا، سنئے :

انی مع الرسول اقوم و اصلی و اصوم و اعطیك ما یدوم

ہو ہو ہو ہو! کیا کہنا ہے...کتنا لاجواب الہام ہے۔ آسمانی باپ کہتا ہے:

میں اپنے رسول (لیپا لک) کے ساتھ کھڑا ہوتا ہوں، میں نماز پڑھتا ہوں، روزے رکھتا ہوں، اور تجھے وہ شئے عطا کرتا ہوں جو قیامت سے اودھر تک باقی رہے۔

گویا رسول اور ہے اور تجھے اور ہے۔ یوں کیوں نہ کہا :انی معك اقوم۔ رسول اور لیپا لک کا خطاب تو کئی مرتبہ دے چکا ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک عورت نے زنا کیا تھا اور وہ حاملہ تھی جس پر حد شرعی کا لگنا ضروری تھا۔ ایک شخص نے اس اثنا میں کہا لا شرب و لا اکل و لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نطق و لا استھل فمثل ذ لك يقتل یعنی زانیہ حاملہ پر حد لگائی جائے گی، تو اس کا جنین بھی مارا جائے گا، جس نے نہ کھایا ہے، نہ پیا ہے، نہ بولا ہے، نہ چیخا ہے۔ کیا ایسے کا خون بہایا جائے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

حد یث کحد یث الکھا ن۔ یعنی یہ شخص کاہنوں کی سی باتیں کرتا ہے جو مسجع اور مقفی ہوتی ہیں اور جن میں وہ لخت لخت جوڑ بند لگاتے ہیں۔

صاف ظاہر ہے کہ حضور رسول مقبول ﷺ پر ایسا مسجع کلام ناگوار گذرا۔ مگر آسمانی باپ، لیپا لک کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے، اس کے ساتھ نماز پڑھتا ہے، اس کے ساتھ روزہ رکھتا ہے۔ آسمانی باپ (خدا) کا بھی کوئی باپ (خدا) ہے جس کے لئے وہ صوم وصلوۃ کرتا ہے۔ گویا نسلاً بعد نسلٍ و بطناً بعد بطنٍ تعدد آلہہ کا تسلسل جاری ہے۔ ہر باپ کے واسطے ایک باپ اور ہر خدا کے لئے ایک خدا ہے۔

یہ تو ۳ فروری (۱۹۰۳ء) کا الہام تھا اب ۴ فروری کے الہام کا جوڑ توڑ ملاحظہ ہو:

ا صلّی و ا صو م اسھر و انا م و اجعل لك انوار القدو م و اعطيك ما يدو م

واہ واہ! کیا کہنا ہے۔ الہام کیا ہے جلی قلم سے لکھ کر فرانس کی نمائش گاہ میں فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی کے سامنے پیش کرنے کے قابل ہے کہ دیکھ تو مسیح موعود ہے یا میں۔ اس الہام میں آسمانی باپ ٹھیکے کی گت بھرنا بھول گیا یا بہک گیا۔ کیا معنی کہ اصو م کا مسجع انام لایا۔ بھلا کوئی پوچھے اس الہام میں اور گزشتہ الہام میں کیا فرق ہے۔ یہی کہ وہ بدتھا، یہ بدتر ہے۔ ہدایۃ النحو اور مراح الارواح پڑھنے والے اس سے بہتر الہام گھڑ لیتے ہیں۔ ایسے مصنوعی الہامات پر ایمان لانے والے خدا جانے کس قماش اور کینڈے کے لوگ ہیں اور کیسی ان کی قابلیت ہے۔

کہتے ہیں کہ منارۃ المسیح کے مجاور بڑے بڑے بالغ العلوم والعقول ہیں لیکن ان کا ایمان اگر ایسے ہی الہامات پر ہے تو بس حقیقت کھل گئی کہ جیسی روح ویسے فرشتے۔ ہم تو یہ سمجھتے ہیں کہ قادیانی نبوت ورسالت کا سہرا ہمارے پیارے مولوی حکیم نور الدین صاحب کے سر ہے اور وہی قادیان کے شب چراغ ہیں، انہیں سے ہمارا خطاب ہے کہ انصافاً مجدد السنہ مشرقیہ اور مرزا جی کے عربی الہامات کا موازنہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب رہے ہمارے لنگوٹے رفیق شفیق بالتحقیق الغریق یتثبت بالحشیش الدقیق ۔ المریّ بالنار الحریق ، جمرۃ المنجنیق ، حریف مجلس الرحیق ۔ مولوی امروہی اور سرگرم اور پر جوش محبّ صمیم کغلی الحمیم فی صحبۃ المسیح سقیم، لا کدر الیتیم مولوی عبد الکریم کے تو کیا ہی کہنے ہیں ۔ ان کی تو وہی مثل ہے: ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں ۔

اب رہے ہمارے اڈیٹری مآب ، انٹرنس رکاب، الحکم کی طناب، فی لجۃ المنارۃ غرقاب، شیخ یعقوب علی تراب، ان کی تو کچھ پوچھئے ہی نہیں ۔ سارا الحکم آپ ہی کے لیڈنگ آرٹیکلوں سے یوں بھرپور رہتا ہے جیسا سرگم کے سروں سے طنبور ۔ اور یہ ہے سب آپ ہی کا ظہور ۔ بس اب کہنے سننے کی کیا بات ہے ۔ تانت باجی اور راگ بوجھا ۔ اور جب الہامات کے سمجھنے اور شائع کرنے والے ایسے جامع اور مانع لوگ ہوں ، تو مہدویت اور مسیحیت تمام ہندوستان میں ریلوے انجن کی طرح چیختی چلاتی، دھڑکتی ہاتھی کی سی چنگھاڑ مارتی، گڑگڑ کرتی، دھما چوکڑی مچاتی، کودتی پھاندتی کیوں نہ پھرے ۔

جعلی نبی پر ایمان

تیرہ سو برس تک نہ صرف جمہور اسلامی علماء وفضلاء آئمہ مجتہدین نے ، بلکہ اقوام و مذاہب غیر کے منصف مزاج عقلاء وحکماء نے تسلیم کر لیا ہے کہ پیغمبر عرب وعجم ﷺ خاتم الانبیاء اور لا ثانی نبی اور ریفارمروں کا بھی ریفارمر ہے ۔ چنانچہ ڈاکٹر لیٹنر سابق رجسٹرار پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ، جو ابھی تک شائد زندہ ہیں، اپنی ایک تحریر میں لکھا ہے کہ

مذہب اسلام کوئی نیا مذہب نہیں ،صرف اصلاح شدہ عیسائیت ہے ۔

گویا ایک عیسائی فاضل نے تسلیم کیا کہ آنخضرت ﷺ عیسی مذہب کے بھی ریفارمر ہیں ۔ قرآن شاہد ہے، حدیث شاہد ہے کہ آنخضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں ،اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ مگر چودھویں صدی میں ایک ملحد (مرزا قادیانی) ہنکارتا ہے کہ اس زمانہ کا نبی میں ہوں اور مجھ پر جو شخص ایمان نہ لائے وہ دنیا میں واجب القتل اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقبی میں جہنمی ہے۔

پھر جب بھاگتے راہ نہیں ملتی، تو اپنے کو مجدد بتاتا ہے۔ اور حدیث شریف کا حوالہ دیتا ہے کہ ہر صدی پر ایک مجدد پیدا ہوتا رہے گا۔ اس صورت میں گویا اب تک بارہ اسلامی مجدد پیدا ہوئے، مگر کیا کسی مجدد نے نبوت کا بھی دعویٰ کیا ہے۔

کبھی یہ کہتا ہے کہ ناقص نبی قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، مگر کمال نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگیا۔ کوئی پوچھے کہ خدا تعالی نے کامل نبی کے بعد ناقص نبی کیوں دنیا کے متھے مارا، اور کیوں دنیا کو ترقی کے ملاء اعلی پر پہنچا کر تنزل کی تحت الثری میں گرایا۔

پھر آنحضرت ﷺ کو کامل نبی بھی تسلیم کرتا ہے، اور آپ ﷺ کی احادیث کو بھی جھٹلاتا ہے، اور آیتوں کو توڑ مروڑ کر ان کا نزول اپنے حق میں بتاتا ہے۔ (اس قادیانی کی) بات بات میں شرارت آمیز کذب اور لغویت ہے۔ کس قدر جگر اور گردہ اس شخص کا اور کتنا پِتّا ان لوگوں کا ہے جنہوں نے اس مکار کے ہاتھوں اپنا ایمان فروخت کر دیا اور اسلام سے منحرف ہوگئے۔

آج کے روز تمام اہل مذاہب میں سے کوئی شخص اسلام کا ایسا دشمن نہیں جیسا یہ شخص ہے۔ کیا معنی کہ اصول اسلام کو کوئی مذہب والا برا نہیں سمجھتا، اگر قصور ہے تو صرف مسلمانوں کا، جو اصول اسلام پر نہیں چلتے اور اپنے ساتھ اسلام کو بھی مطاعن کا آماجگاہ بناتے ہیں۔ اور سب کے گرو گھنٹال مرزاجی ہیں۔ کیا معنی کہ عیسائی اور آریہ مرزائیوں پر اعتراض کرتے ہیں کہ تم جو محمد نبی کو چھوڑ کر مرزائی نبی کی امت بن گئے، تو بتاؤ دونوں نبیوں میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ مرزائیوں کے پاس بجز رکیک تاویل کے اس کا کوئی جواب نہیں۔ گو بظاہر اقرار نہ کریں مگر دل میں مرزا قادیانی ہی کو سچا اور افضل سمجھتے ہیں، اس کی بڑی دلیل یہ ہے کہ وہ محمدی کہلانے کو عار اور احمدی کہلانے کو فخر سمجھتے ہیں۔

باسی کڑھی میں ابال

ہمارے پرانے لنگوٹیے رفیق، چھٹریا شفیق، ثوب غنیق، لئیق ومنطیق، صاحب نہیق، فی النار الحریق یعنی مولوی محمد احسن امروہی اسکنہ اللہ دائماً فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منارة الزندیق کئی ہفتوں کے فاقے کے بعد پھر کچھ غنغنائے ہیں ۔ گویا باسی گڑھی میں ابال آیا ہے ۔ ہم تو یہ سمجھے تھے کہ پورا مسالا مل گیا ہے، مگر نہیں مادہ ذرا سخت ہے ۔ اچھا صاحب اب کے مرتبہ خدا تعالی نے چاہا تو جلب کا ایسا جلاب آپ کی جلب منفعت کیلئے پلایا جائے کہ کھنکھنا کر دست بخیر وہ دست آئے کہ مواد فساد آنتوں کا گودا تک اسفل واعلی سے نکل پڑے، اوراس ابراز پر بروزی نبی بھی هل من مبارز ہنکارنا چھوڑ دے ۔

یہ دکھانے کو کہ ہم بڑے لمڈھیک اور گرانڈیل انشا پرداز ہیں ایک صفحہ سے زائد پر تو فضول نامعقول مجہول طول دھر گھسیٹا ہے ۔ گویا گلہری سے گلہری کی دم بڑی ،اور مطلب دیکھو تو گلہری کے گھونسلے میں گوڈر کے سوا کچھ بھی نہیں ۔ سارا مضمون بروزی نبی کی تعریف سے یوں منہا منہ بھرا ہے، جیسا سنڈاس بول و براز سے ۔

محمد احسن امروہی نے لکھا ہے : مخالفین تو یہی چاہتے ہیں کہ اللہ کا نور بجھا دیں ۔،

بھلا بجھے ہوئے کو کوئی کیا بجھائے گا ،خواہ پھونکیں مارتے مارتے آپ کی پھونک تک نکل جائے مگر سرو ریش پر راکھ ہی اڑ کر پڑے گی ۔ آپ آیت و لکن رسول الله و خاتم النبیین میں الف لام کو معہود ذہنی بتاتے ہیں ۔ اتنی خبر نہیں کہ کلام الہی میں یہاں موضع مدح میں ہے موضع ذم میں ۔ ورنہ آیت میں صرف رسول الله ہی کافی تھا ۔ لفظ خاتم النبیین نے کیا فائدہ دیا ۔

پھر خدا کے لئے ذہن ثابت کرنا، یعنی خدا کو ذہین بتانا، کسی لال گروہی کی لال کتاب میں لکھا ہوگا ورنہ اسماء الہی تو توقیفی ہیں ۔ خدا تعالی کو ذہین اور فطین اور عقیل اور سلیم الطبع اور فریس وغیرہ قرار دینا زندقہ ہے، کیونکہ ان صفات میں عدم وملکہ سے تقابل ہے ۔ اور آپ میزان ومنطق کے مرد میدان نہیں جو آپ کو زیادہ سمجھایا جائے ۔

پھر جب آپ نے ختم رسالت کے بعد نیا نبی گھڑ لیا تو صاف ظاہر ہے کہ میرزا اور مرزائیوں کو نور وظلمت کی تمیز نہیں ،اور کیوں کر ہو، چوپٹ اندھے ہیں ۔ ختم نبوت کا انکار بالکل نبوت کا انکار ہے کیونکہ ختم نبوت آنحضرت ﷺ کی صفت کاملہ ہے ،اور ظاہر ہے کہ صفت کا انکار بالکل موصوف اوراس کے کمالات کا انکار ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں:

غیاث اللغات میں ہے کہ کلمہ کے آخر میں اگر حرف ہاء ہوگا تو اس کو نسبت میں واؤ سے بدلیں گے۔ جیسے گنجه میں گنجوی۔ اسی طرح امرو ھه میں امرو ھوی کہیں گے۔،

مولوی محمد احسن امروہی کو اتنی خبر نہیں کہ یہ قاعدہ ہاء مظہر یعنی غیر مختفی میں ہے، نہ کہ مختفی میں۔ ورنہ یاء نسبت لگا کر مکی کو مکوی اور مدنی کو مدنوی۔ علی ہذا شیخو پورہ والے کو شیخو پوروی اور سکندرہ والے کو سکندروی کہے۔ قادیان میں جو مرزائیوں کا مدینہ ہے رہ کر آپ کو ہاء مختفی اور غیر مختفی کی تمیز نہ ہوئی۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں:

لفظ اذاب کا ترجمہ گلوانا کہہ یا حال آنکہ اذابة کا ترجمہ گلانا یا پگھلانا ہے اور مصدر فارسی گدازانیدن بنالیا جس کو اذایت کا ترجمہ سمجھ لیا۔،

بایں ریش وفش امروہی صاحب کو صراح تک کی خبر نہیں جو اہل علم کے لئے مستند کتاب ہے جس میں لکھا ہے

ذوب، ذوبان گداختن اذابۃ۔ تذویب گدازانیدن۔

دیکھئے اس عبارت میں گدازانیدن کے معنی گلوانے کے ہیں یا نہیں۔ اور جب گدازانیدن متعدی بدو مفعول ہے تو ذوب کے معنی جو اذابة کا مجرد ہے گداختن متعدی بیک مفعول ہوں گے مگر تمہاری مہے کی تو گئی ہے پھوٹ، اور بینائی کی آس گئی ہے ٹوٹ۔ پس مادرزاد اندھوں کو کیا نظر آئے۔ اور ہم جس طرح یہ نہیں کہتے کہ گداختن لازم نہیں آتا اسی طرح یہ بھی نہیں کہتے کہ ذوب لازم نہیں آتا تاکہ آپ کو کریما کے اس شعر کو پڑھانے کی ضرورت ہو: چو شمع از پئے علم باید گداخت

اور ہم کب کہتے ہیں کہ ذوب یعنی گداختن تقدیر؟ لازم نہیں آتا۔ اسی طرح یہ بھی نہیں کہتے کہ اذابہ کے معنی گلوانے کے نہیں ہیں۔ اس کو ہمارا اختراع کہنا آپ کی مخترعہ جہالت ہے۔ اور جب آپ خود کہتے ہیں کہ ایسا لفظ متکلم بلیغ کے کلام میں کیونکر آ سکتا ہے جس سے الہام خلاف متکلم ہو سکے تو لفظ اذابہ سے آپ کے بروزی نبی کو احتراز واجب تھا جو متکلم بلیغ کی بلاغت کے خلاف ہے۔ ہم صراح کی سند پیش کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے۔ اب دیکھئے آپ کیا کہتے ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں:

ستار خدا کے ناموں میں سے ایک نام ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں خواہ کوئی امر۔

تھوڑی سی استعداد والا بھی جانتا ہے کہ ستار کے معنی پردہ پوش اور عیوب کے چھپانے والے کے ہیں دعا اللهم ستر عیو بنا و هو ستا ر العیو ب صاف دال ہے۔ اگر چہ ستر اور اخفاء دونوں مرادف ہیں مگر استعمال اور محاورہ میں ستر کے معنی پردہ داری کے ہیں نہ کہ اخفا راز کے۔ اب ہمارے لنگوٹئے یار کی لیاقت کا پردہ کھلا، یا نہیں۔ اور صرف لنگوٹی باقی رہ گئی یا نہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں:

اخفاء لغات اضداد میں سے ہے۔

قرآن مجید میں لفظ قرء لغات اضداد میں سے ہے کہ حیض اور طہور دونوں معنی میں آتا ہے مگر مخل فصاحت نہیں۔ شائد مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک ہو، جو اعجاز احمدی کی فصاحت کو قرآن شریف سے بڑھ کر سمجھتے ہیں، کیونکہ قرآن شریف میں لغات اضداد موجود ہیں، مگر اعجاز احمدی میں نہیں نعو ذ با لله۔ صیغہ تفعل ہی کو دیکھو جو مذکر و مونث دونوں کے لئے آتا ہے اور مذکر مونث کی ضد ہے۔ قرآن شریف میں بہت جگہ موجود ہے۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں: ہم نے اختفو (پوشیدہ رکھو) کے معنی میں لکھا تھا اس کا مادہ خفت ہے باب افعال سے اختفوا ہوا۔ کاتب نے تاء منقوطہ کے نقطوں کی جگہ ہمزہ لکھ دیا۔

آپ نے کاتب سے بھی بڑھ کر یہ کمال کیا کہ اخفوٗ سمجھے اور جھٹ سے لایعنی اعتراض جڑ دیا جو ہوا میں اڑ گیا۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں: حالانکہ محاورہ عرب میں موجود ہے دبر فلا ن دبرا

یہ عرب کا محاورہ نہیں۔ اہل لسان شعراء عرب کا کوئی شعر یا کسی کتاب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی عبارت پیش کیجئے کہ مجرد د بر بھی اد با ر کے معنی میں آ تا ہے جو باب افعال سے ہے ورنہ اس کو اپنے فہم کا ادبار اور غلطی کی نحوست سمجھئے۔ معہذا لفظ اد با ر کے معنی پشت چو پا یہ کے زخمی کر نے کے بھی آ تے ہیں اور آیت و ا للیل اذا اد بر کے معنی صاحب صراح نے تبع اختیار کئے ہیں۔ بہر حال اس میں الہام غیر مقصود موجود ہے جس کو امروہی نے مخل فصاحت خیال کیا اور جب د بر مجرد کے معنی بھی اد با ر کے ہیں تو باب افعال میں لے جانے سے کسانیدن کے معنی ضرور ہوں گے جو بلیغ متکلم کی بلاغت کے خلاف ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب لکھتے ہیں:

اس قسم کے استعارات (برج بہتان) تو قطع نظر زبان عرب کے فارسی میں بھی بکثرت مستعمل ہیں۔،

استعارہ، تشبیہ، تخئیل، ترشح وغیرہ سنے سنائے الفاظ عربیہ کا جمع کرنا فضول ہے جب کہ آپ کلام عرب سے خاص برج بہتان کی نظیر نہیں لا سکتے۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب فرماتے ہیں: لفظ رماح کے ساتھ بہت ابلغ ہے۔

عرب میں جنگ کے وقت دور سے غنیم کے حملوں کے روکنے کو تیر برسانے کا دستور تھا تا کہ وہ پسپا ہو جائے اور نیزہ کی جنگ قرب واتصال کے وقت ہوتی تھی جسے گھمسان کی جنگ کہتے ہیں۔ پس موزوں سہام ہے نہ کہ رماح۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں:

اس لغت کے سیکھنے کی حدیث اطلبوا العلم و لو کا ن با لصین میں ضروری تاکید ہے۔

بالفرض یہ حدیث صحیح بھی ہو، تو اس سے علم دین سیکھنے کی تاکید ہے نہ کہ رمل اور جفر وغیرہ کی۔ جن کے حاصل کرنے پر آپ کے ولی کھنگر مٹے ہوئے ہیں اور حاصل نہیں ہوتے۔ اور رمل ہی کے بوتے پر مخالفوں کی موت کی پیشین گوئی کرتے ہیں، مگر وہ پٹ پڑتی ہیں کیونکہ رمل کی رو سے نرے اٹکل کے تیر ہوتے ہیں۔

اس حدیث سے گویا آپ کے نزدیک چینی زبان کا سیکھنا واجب ہے، مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعجب ہے کہ مرزا جی نے جو اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں کیوں چینی زبان نہیں سیکھی، نہ کسی مرزائی کو اس زبان کے سیکھنے کی کبھی ہدائت کی، حالانکہ حرف باء بمعنی فی بھی آتا ہے جیسے ذھبت بالمسجد جو فی المسجد کے معنی میں آتا ہے۔ آپ اس کو باء سببیہ سمجھے ہیں۔ افسوس ہے کہ ہدایۃ النحو کے سمجھنے سے بھی عاری ہیں۔

مولوی محمد احسن امروہی صاحب کہتے ہیں: عام محاورہ عرب کا ہے

ماله حصاة و لا اصاة ای رای یرجع الیه۔

اہل عرب کے محاورے یا لغت کی کسی کتاب (قاموس وغیرہ) سے ثابت کیجئے کہ اصاۃ کے معنی عقل کے ہیں نہ کہ حصاۃ کے، ہاں اصاۃ توابع حصاۃ سے ہے جو بغیر حصاۃ کے مستعمل نہیں ہوتا جس سے

و ان لسان المرء ما لم یکن له
اصاة علی عوراته مشعر

کا صحیح استعمال ثابت ہو، اگرچہ فصیح نہ ہو۔

ہم تمام اعتراضات کو مکمل اور مدلل طور پر ردّ کر چکے مگر ہمارے اعتراض کا ردّا تمام مرزائیوں پر بدستور چڑھا رہا کہ جب مرزا جی، بروزی محمد ہیں تو مسیح موعود ہونے کے دعوی سے دست بردار ہوں جس سے تابع اور متبوع اور مستقل اور غیر مستقل کا اجتماع اور الہام جری اللہ فی حلل الانبیاء سے مرزا جی کا جملہ انبیاء کرام کا بروزی ہونا، نہ کہ خاص آنحضرت ﷺ کا، اور ناسخ و منسوخ دونوں کا واجب العمل ہونا، اور بھائی بہن کے نکاح کے جواز و عدم جواز کا قائل ہونا، اور اپنے نفس کا خاتم بننا اور تقدم الشیء علی نفسه وغیرہ لازم آتا ہے۔

ان سب کا جواب مرزائیوں کے ذمہ ہے، اور ہم حسب الہام ملہم حقیقی پیش گوئی کرتے ہیں کہ قیامت تک بھی تمام مرزائیوں سے اس کا جواب نہ بن پڑے گا۔

مہدیوں اور مسیحوں کا ڈربہ کھل گیا

لیجئے جناب! ملک جاوا علاقہ امانی میں ایک اور مہدی صاحب عالم بالا سے تشریف کا گٹھا کاندھے پر لاد کر کھٹ سے آبراجے ہیں، اور دنیا کو اپنی مہدویت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دیتے ہیں، اور شعبدے (معجزے) دکھانے کے بھی مدعی ہیں۔ آج کل مہدیوں اور مسیحیوں کی بم پھوٹ گئی ہے۔ لندنی مسیح، فرانسیسی مسیح، سومالی مہدی، جاوائی مہدی۔ اور قادیانی مرزاجی تو خیر نال مسیح موعود بھی ہیں اور مہدی مسعود بھی اور امام الزمان بھی اور بروزی نبی بھی اور خاتم الانبیاء بھی۔ الغرض سب گنوں پورے اور تمام کمپونڈ اجزاء کے سیرپ اور معجون ہیں، اور باقی سب کے سب ادھورے ہیں۔ یعنی اگر کوئی مسیح ہے، تو مہدی نہیں اور مہدی ہے تو مسیح نہیں۔ پھر دنیا سب کو چھوڑ کر مرزاجی پر کیوں ایمان نہیں لاتی۔ لوگ بالکل اندھے ہیں اور ایشیا اور افریقہ سے بڑھ کر یورپ اندھا ہو رہا ہے۔ کیا معنی کہ مرزاجی اپنے بروز وخروج کی تبلیغ کتابوں اور رسالوں اور تصویروں کے ذریعہ سے کامل طور پر کر چکے ہیں۔ اپنی تمام مجموعی صفات کا آئینہ دکھا چکے ہیں۔ غضب ہے نا کہ یورپ پھر بھی لندنی مسیح اور فرانسیسی مسیح پر لٹو ہے جنہوں نے کوئی شعبدہ کوئی کرشمہ نہیں دکھایا، اور قادیانی مسیح، خدا جھوٹ نہ بلائے تو ڈیڑھ سو معجزے (لوگوں کی موت کی پیشین گوئیاں) دکھا چکا ہے۔ پیشین گوئیوں کی ٹھیک میعاد کے اندر کوئی نہ مرا، تو کیا ہوا، آخر مرا تو سہی۔ مرزاجی پیش گوئی نہ کرتے، تو نہ آتھم مرتا، نہ لیکھ رام مرتا۔ لوگوں کی عقل کا چراغ تو ہو گیا ہے گل۔ پیش گوئی کے لئے یہ ہرگز لازم نہیں کہ ٹھیک وقت پر ہو۔ ہاں شرط یہ ہے کہ برس، پانچ برس، دس برس، بیس برس میں ہو اور ضرور ہو۔ ہزاروں لاکھوں میں ہو، بیچ کھیت ہو، باون تولے پاؤ رتی ہو۔

دیکھ لو مرزاجی کی آسمانی منکوحہ بی بی کو جو ایک ظالم نے غصب کر لیا تھا تو مرزاجی نے اس کی موت کی پیش گوئی کی تھی، تو وہ دس برس، بیس برس میں ضرور پوری ہو گی اور ان کا رقیب ایک نہ ایک دن ضرور مرے گا۔ بھلا مامور من اللہ کی پیش گوئی اور خالی جائے۔ اچھی کہی۔

اب بتائیے مذکورہ بالا مہدیوں اور مسیحوں میں سے کسی نے بھی ایسے روشن اور چمکتے ہوئے معجزات آج تک دکھائے۔ پیشینگوئی اگرچہ نجومیوں رمالوں سادھو بچوں کا کام ہے، مگر جب مامور من اللہ کوئی پیشگوئی کرے گا خواہ وہ جھوٹی ہو یا سچی، ضرور معجزہ کہلائے گا۔ وہ آسمان میں پوری ہو جاتی ہے مگر اندھوں کو نظر نہیں آتی اور پیشین گوئی نہ بھی پوری ہو، تو اس سے کسی نبی کی نبوت میں فرق نہیں آتا۔ پیشین گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری چیز ہے اور نبی ہونا دوسری چیز۔

ماشاء اللہ مرزا جی کے دلائل بہت معقول ہیں مگر عملی طور پر سب مہدیوں اور مسیحوں کے کھرے کھوٹے کو آگ پر تپانا چاہیے۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد ۔یعنی تمام مہدی میدان میں اتریں اور اپنے اپنے کرتب دکھائیں جو کرتبوں میں کامل نکلے، وہی مہدی اور مسیح تسلیم ہو۔ اور اگر سب ناقص اور جھوٹے نکلیں تو ایک ایک کو پھانسی پر لٹکایا جائے، یا لوہے کے پنجروں میں قید کر کے کسی جزیرہ میں بھیجا جائے کہ پھر وہاں سے واپس نہ آسکیں اور دنیا ان کے کید سے محفوظ رہے۔

ہر ایک جھوٹا اور مکار مہدی اور مسیح دیکھ رہا ہے کہ اس کے چند رقیب سامنے موجود ہیں، اور سب کے سب ایک ہی دعوے کے مدعی ہیں۔ حالانکہ مہدی اور عیسی متعدد نہیں ہو سکتے۔ بہرنہج ایک ہی ہوگا، مگر بے ایمانی اور شرارت اور دھین دھونکڑی دیکھئے کہ ان بدمعاشوں اور دنیا کے لوٹنے والوں کو ذرا شرم نہیں آئی کہ ہم کیا جعل سازی اور دغا بازی کر رہے ہیں۔ اور نہ ان حمقاء کو شرم آتی ہے جو ان کے دام تزویر میں پھنس کر الو کے پٹھے بن گئے ہیں۔ اور احمقوں کا جتنا گروہ مرزا جی کی مٹھی میں ہے ،اتنا ہی بلکہ اس سے زیادہ لندنی اور فرانسیسی اور افریقی اور جاوی مسیحوں اور مہدیوں کی پتلون اور بنیان میں ہے۔ پس وحشی اور مہذب دونوں ایک ہی سانچے میں ڈھل گئے ہیں اور کسی میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں رہا۔

وہ (جھوٹے مہدی اور مسیح) خوب جانتے ہیں کہ ساری کاروائی خود ان کے کانشنس کے خلاف ہے اور ان کا کامل یقین ہے کہ محض خودغرضی اور جلب منفعت کے لئے ہم یہ تھیٹر تیار کر کے اسٹیج پر تماشا دکھا رہے ہیں تاکہ طفلانہ طبیعت کے حمقاء سے ٹکے سیدھے کریں۔ بہرحال چند روز میں عقدہ کھل جائے گا، سب کے سب سر پکڑ کر ٹسوے نہ بہائیں تو ہمارا ذمہ:

حاصل نہ ہوا بجز ندامت
کس تخم کو خاک میں ملایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کابل میں

قادیانی مرزا جی اس امر کے مدعی ہیں کہ میں اپنی بروزی نبوت کی تبلیغ یورپ افریقہ میں بذریعہ رسالہ جات وتصویرات کر رہا ہوں، مگر تعجب ہے کہ وسط ایشیا خصوصاً افغانستان بلکہ اپنے پڑوسی سرحدی افغانیوں وزیرستان اور آفریدستان وغیرہ میں کیوں تبلیغ نہیں کرتے۔ اور اپنے چند سرفروش اور جان نثار بہادر مرزائیوں کو ممالک مذکورہ میں کیوں نہیں بھیجتے۔ اور ایک خاص ڈیپوٹیشن کابل میں بھیج کر امیر افغانستان کو اپنی نبوت پر ایمان لانے کی کیوں ہدایت نہیں کرتے۔

اگر وہاں سروں کے ختنہ ہو جانے کا خوف ہے، تو بافندگی معلوم شد۔ اس صورت میں اپنا فرض نبوت کیا خاک ادا کریں گے۔ انبیاء تو اعلاء کلمۃ اللہ میں جان پر کھیل گئے ہیں۔ بعض آرے سے چیرے گئے۔ بعض صلیب پر کھینچے گئے۔ بعض قید خانے میں بھیجے گئے۔ بعض نے وہ ظلم سہے ہیں جن کو سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے۔.. خود آنحضرت ﷺ نے منکروں سے کیا کیا اذیتیں نہیں سہیں، اور اہل بیت کے مصائب تو دنیا پر ظاہر ہیں۔..

چونکہ قادیانی مرزا جی بغیر الہام کے ٹکڑا بھی نہیں توڑتے، لہذا وہ یہی جواب دیں گے کہ مجھ پر ابھی افغانستان میں اپنے مشن بھیجنے کا الہام نہیں ہوا۔ مگر یہ بمنزلہ: عذر گناہ بدتر از گناہ، کے ہوگا۔ یعنی یہ ثابت ہو جائے گا کہ لیپا لک کمسن نادان ناتجربہ تو ڈرپوک تھا ہی، آسمانی باپ ڈرپوک ہونے میں اس کا بھی قبلہ گاہ نکلا۔

بھلا لیپا لک (مرزا قادیانی) نے دنیا میں دیکھا ہی کیا ہے۔ اس کے تو ابھی دودھ کے دانت بھی نہیں ٹوٹے، پھر آسمانی باپ (قادیانی کا الہام کنندہ) کیوں اجازت دینے لگا کہ افغانستان جائے اور وحشی افغانی اس کے یا اس کے مشن والوں کے پیٹوں میں بغدے بھونک کر زمین پر آنتوں کا ڈھیر کر دیں۔

لیپا لک جیسا مورکھ ہے، ایسا ہی آسمانی باپ کائیاں ہے۔ وہ پروں پر پانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں پڑنے دیتا۔ پس یہ وجہ ہے کہ سمندر پار تو بروزی نبی کی ڈاک کے گھوڑے دوڑیں اور خاص اپنے پڑوس میں چراغ تلے اندھیرا ہے۔

پشاور تک میں مرزائی نبوت کی تبلیغ کرنے والے موجود، مگر پشاور سے اس جانب قدم رکھتے ہوئے نانی یاد آتی ہے..

قادیانی مرزا جی تو قادیان ہی کے شیر ہیں۔اگر وہ افغانستان میں اپنا مشن بھیجیں ،تو ہم شحنہ ہند اور ضمیمے کے خریداروں سے سفاش کر کے پانچ ہزار روپیہ انعام دلوا دیں۔اور اگر مرزا جی خود جائیں تو دس ہزار روپئہ لیں۔

شیعہ اور عیسائی

مرزا جی ۱۰ مارچ ۱۹۰۳ء کے اخبار الحکم قادیان میں فرماتے ہیں کہ

روافض بھی سہارے پر ہی چلتے ہیں اور عیسائیوں کی طرح امام حسین کے خون کو اپنی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں ان کے نزدیک اگر اعمال کی ضرورت ہے تو فقط اتنی کہ ان کے (امام حسین) کے مصائب کو یاد کر کے آنکھوں سے آنسو گرالئے یا کچھ سینہ کوبی کر لی۔

لیکن مرزا جی بھی ماشاء اللہ عیسائیوں اور شیعہ سے کسی بات میں کم نہیں۔کیا معنی کہ اسلام میں نجات صرف خدائے وحدہ لاشریک لہ کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت اور قرآن مجید اور اس کے احکام پر ایمان لانے سے ہوتی ہے جو بذریعہ محمد رسول اللہ ﷺ ہم تک پہنچا ہے۔توحید تو یوں رخصت ہوئی کہ مرزا جی نے اپنے کو خدا کا بمنزلہ ولد متبنی یا لیپا لک قرار دیا اور ان پر انت منی و انا منك الہام ہوا۔آنخضرت ﷺ کی رسالت سے جس کی صفت ختم نبوت ہے یوں انحراف ہوا کہ اپنے کو بروزی نبی بنایا۔قرآن مجید سے یوں ارتداد ہوا کہ اول تو آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کو توڑا۔دوم اس کی آیات کا نزول ۱۳ سو برس کے بعد اپنی شان میں بتایا ،اور غلام احمد میں جو لفظ احمد موجود ہے چونکہ وہ حمد سے مشتق ہے لہذا قرآن کی سورہ الحمد کو اپنی حمد و ثنا ٹھہرایا۔اور پھر مرزائیوں کو یہ ہدایت کی کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے وہ مسلمان نہیں اور جہاں تک ممکن ہو واجب القتل ہے۔

فرمایئے آپ بڑھے رہے یا شیعہ اور عیسائی۔ شیعہ خدا تعالی کی توحید اور آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ضرور ایمان رکھتے ہیں اگر چہ افعال شرکیہ کے مرتکب ہوتے ہیں۔ عیسائی اپنی کتاب انجیل کو ضرور مانتے ہیں اگر چہ محبت میں مفرط عیسی مسیح کو خدا سمجھنے میں بہک گئے ہیں۔ الغرض سب قومیں اپنے اپنے نبی اور خدائے واحد پر ایمان رکھتی ہیں۔ آپ نے تو باوصف مسلمان ہونے کے ادھر خدا کی توحید سے انکار کیا اور ادھر رسالت کی تردید کر کے اپنے کو نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بنا دیا۔ دنیا میں کوئی بد بخت قوم ایسی نہیں جس نے اپنے نبی سے انحراف کیا ہو، اور کسی قوم و مذہب کا کوئی فرد ایسا نہیں ہوا جو اپنے نبی کو چھوڑ کر خود نبی بن گیا ہو۔ پس مرزا جی کا کیا منہ ہے کہ کسی وحشی سے وحشی اور بت پرست سے بت پرست قوم و مذہب پر بھی کسی قسم کا اعتراض کر سکیں۔

مرزا جی کی اردو شاعری

مجدد السنہ مشرقیہ کو غصہ تو اسی بات پر آتا ہے کہ مرزا جی عربی فارسی اردو شاعری میں اکتساب فن نہیں کرتے اور اس کے تلامذہ میں داخل نہیں ہوتے۔ ورنہ کسی کی کیا طاقت ہے کہ لمڈھیک کی طرح مرزا جی پر چونچ کھولتا اور مرزا جی بگلا بھگت بنے بیٹھے رہتے۔

ناظرین نے مرزا جی کی فارسی اور عربی شاعری کی درگت تو ضمیمہ میں دیکھی ہی ہوگی اب اردو شاعری کا حال بھی دیکھئے جس کی کوئی کل اناڑی کے ہاتھ کے بنائے ہوئے پچھی اور کاغذ کے تعزیئے کی طرح ٹھیک نہیں حالانکہ اردو زبان مرزا جی کی مادری زبان ہے۔ جب کسی شخص کی فطری زبان کی یہ کیفیت ہے، جیسی کہ آگے چل کر ظاہر ہو گی، تو اس کی عربی اور فارسی زبان کی شاعری کا تو کیا ہی کہنا ہے۔ اور جب کہ آسمانی باپ بھی خوب جانتا ہے کہ میرا ایلیپا لک (مرزا قادیانی) اردو زبان تک سے نابلد ہے، تو معلوم نہیں عربی میں کیوں الہام کرتا ہے۔.. ہم پھر کہتے ہیں کہ شاعری کی سنگلاخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین میں قدم مارنا ہے تو موجودہ زمانہ میں امام الشعراء مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار پر ایمان لانا شعراء کا فرض ہے اور اگر کوئی اس معاملہ میں ہچر مچر کرے تو میدان میں آئے اور جہاں تک چاہے زور لگائے۔ اگر تحدی کے دنگل میں ٹھونک نہ دیا تو جبھی کہنا کیونکہ مجدد پر خدا کا ہاتھ ہے جیسا کہ اس کے الہامات سے واضح ہو چکا ہے۔

مرزا جی آریا سے مخاطب ہو کر حسب ذیل تک بندی کرتے ہیں:

اے آریا سماج پھنسو مت عذاب میں
کیوں مبتلاء ہو یارو خیال خراب میں

مصرعہ اولی میں تو آریا کو عذاب میں پھنسنے سے روکا جاتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ ابھی تک عذاب میں نہیں پھنسے، اور مصرعہ ثانیہ میں ان کا مبتلاء ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ دو مصرعے اور یہ اختلاف۔ پھر دوسرے مصرعہ میں، یارو، برائے بیت۔ اصلاح:

کیوں آریا سماج پھنسے ہو عذاب میں
کیوں مبتلاء ہوئے ہو خیال خراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

اے قوم آریہ ترے دل کو یہ کیا ہوا
تو جاگتی ہے یا تری باتیں ہیں خواب میں

مصرعہ اولی میں، یہ، کیا چیز ہے۔ دوسرا مصرعہ بے ربط ہے۔ اصلاح:

اے قوم آریا تجھے کیا ہو گیا بتا
ہیں جاگنے میں یہ تری باتیں کہ خواب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

کیا وہ خدا جو ہے تری جان کا خدا نہیں
ایمان کی بو نہیں ترے ایسے جواب میں

مصرعہ اولی کی بندش کتنی بے سرو پا ہے، جو ہے، کتنا بھونڈا ہے اصلاح:

کہتی ہے تو کہ جان کا مالک نہیں خدا
ایمان کی بو نہیں ترے ایسے جواب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر عاشقوں کی روح نہیں اس کے ہاتھ سے
پھر غیر کیلئے ہیں وہ کس اضطراب میں

مرزا کا مطلب اس شعر سے نہیں نکلتا۔ آپکا مطلب تو یہ ہے کہ اگر عاشقوں کی روح خدا تعالی کے ہاتھ سے نہیں تو جو کچھ ان کو بیتابی رہتی ہے کیا وہ کسی غیر کی وجہ سے ہے، یعنی کیا وہ خدا کے سوا کسی اور کے عشق میں مضطرب رہتی ہے۔ اصلاح:

گر عاشقوں کی جان نہیں جانجان کے ہاتھ
کیا غیر کیلئے ہیں وہ اس اضطراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

گر وہ الگ ہے ایسا کہ چھو بھی نہیں گیا
پھر کس نے لکھ دیا ہے وہ دل کی کتاب میں

مرزا صاحب کو بات تو سوجھتی ہے مگر اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ دوسرے مصرعہ میں: وہ، کا مشار الیہ مصرعہ اولی کا: وہ، ہے۔ گویا ضمیر کیلئے بھی ضمیر کی ضرورت ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر خدا ہم سے ایسا الگ ہے کہ چھو بھی نہیں گیا تو اس کو دل کی کتاب میں کس نے لکھ دیا ہے۔ دوسرا مصرعہ یوں بنا لیجئے:

تو کس نے لکھ دیا اسے دل کی کتاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

جام وصال دیتا ہے اس کو جو مر چکا
کچھ بھی نہیں فرق یہاں شیخ و شاب میں

مرزا جی کا مطلب جب ثابت ہو کہ بوڑھے ہی مرتے ہوں، جوان نہ مرتے ہوں۔ وہ اپنے خالہ کے بیٹے طاعون ملعون ہی کی دست برد دیکھ لیں کہ جوانوں کو بوڑھوں سے پہلے چکھ رہا ہے بلکہ جوانوں کو زیادہ اور بوڑھوں کو کم۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

ملتا ہے وہ اسی کو جو وہ خاک میں ملا
ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں

مصرعہ اولی میں دو جگہ وہ، وہ، عجیب خبط ہے۔ اصلاح:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملتا ہے وہ اسی کو جو مل جائے خواب میں
ظاہر کی قیل و قال ہے یاں کس حساب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

پھولوں کی جا کے دیکھو اسی سے وہ آب ہے
چمکے اسی کا نور مہ و آفتاب میں

جا بجا: وہ، کا مسالا بہت ہے۔ پھر حشو اور بے معنی۔ اصلاح:

پھولوں کی گلستان میں اسی سے ہے آب و تاب
چمکا اسی کا نور مہ و آفتاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

خوبوں کے حسن میں بھی اسی کا وہ نور ہے
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

پھر وہی: وہ، لفظ نہیں ملتا، تو شعر گوئی کو جی کیوں للچاتا ہے؟ اصلاح:

خوبوں کے حسن میں بھی ہے پنہاں اسی کا نور
کیا چیز حسن ہے وہی چمکا حجاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

اسکی طرف ہے ہاتھ ہر اک تار زلف کا
ہجران سے اسکے رہتی ہے وہ پیچ و تاب میں

یہ کیا تلازم ہے، تار زلف اور پیچ و تاب، پھر تار زلف کا ہاتھ؟ یوں کہیے:

ہر تار زلف بھی ہے اسی پر جھکا ہوا
ہر دم اسی کے غم سے ہے وہ پیچ و تاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

ہر چشم مست دیکھو اسی کو دکھاتی ہے
ہر دل اسی کے عشق سے ہے پیچ و تاب میں

چشم مست، پھر دیکھو اور دکھانا، کیا کیا مناسبات ہیں؟ پھر پہلے مصرعہ سے دوسرے مصرعہ کا تال میل تو ایسا ہے جیسے پلاؤ سے روغن بادام کا۔ اصلاح:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر چشم مست میں ہے اسی کا خمار شوق
ہر دل اسی کی آگ سے ہے التہاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

جن مورکھوں کو کاموں پر اسکے یقین نہیں
پانی کو ڈھونڈتے ہیں عبث وہ سراب میں

مورکھ۔ مرزا جی پر ہندی بھاشا کا الہام بھی پرمیشر کی مایا سے ہونے لگا ہے ۔بس اب کیا کسر ہے سر چولھے میں اور پانچوں پکوان کے گھی میں ۔ اصلاح:

جن مورکھوں کو کام پر اسکے یقیں نہیں
دریا کو ڈھونڈ تے ہیں وہ رہ کر سراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

قدرت سے اس قدیر کی انکار کرتے ہیں
بکتے ہیں جیسے غرق کوئی ہو شراب میں

ربط اور ضبط تو چھو نہیں گیا۔ اصلاح:

منکر ہوئے ہیں قدرت ربّ قدیر کے
بکتے ہیں جیسے کوئی شرابی شراب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

دل میں نہیں کہ دیکھیں وہ اس پاک ذات کو
ڈر تے ہیں قوم سے کہ نہ پکڑے عتاب میں

کیا لغو بکواس ہے۔ اصلاح:

آنکھیں نہیں کہ دیکھ سکیں اس کے نور کو
وہ مبتلا ہیں قوم کے خوف عتاب میں

مرزا غلام احمد قادیانی کا شعر ہے:

ہم کو تو اے عزیز دکھا اپنا وہ جمال
کب تک وہ منہ رہے گا حجاب و نقاب میں

وہ، وہ ہر جگہ موجود، شائد حجاب اور نقاب دو چیز ہیں پھر سراسر لچر۔ اصلاح:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے جمال کی ہمیں دکھلا جھلک کہیں
دیکھیں رہے گا جلوہ کہاں تک نقاب میں

اب تو ہم نے اصلاح دے دی، مگر آئندہ اپنا کوئی کلام عربی فارسی اردو بدون اصلاح مجدد شائع کیا تو بس خیر نہیں۔ مرزا جی مجدد صاحب کے شاگرد ہو جائیں تو پھر کچھ جھگڑا نہیں۔ آگے پڑے ہوئے کو شیر بھی نہیں کھاتا۔

وہی حیات وممات مسیح

مرزائیوں سے حیات وممات مسیح پر بحث کرنا ایسا ہی ہے جیسے آریوں اور نیچریوں سے کوئی مسلمان بحث کرے جو معجزات کے منکر ہیں اور اس بحث سے کچھ فائدہ نہ ہو۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائی چونکہ اپنے کو مسلمان بتاتے ہیں، لہذا ان سے پوچھنا چاہیے کہ اگر تم معجزات انبیاء کے مقر ہو، تو رفع مسیح بھی ایک معجزہ ہے اور اگر منکر ہو تو قابل خطاب نہیں ہو۔ بس مناظرہ ختم ہو گیا۔

اور بفرض محال عیسیٰ کا رفع، رفع جسمانی نہیں بلکہ روحانی ہے، تو قادیانی اس سے اپنا مسیح موعود ہونا کیونکر ثابت کر سکتا ہے۔ آریا وغیرہ رفع مسیح کے منکر ہیں کیا وہ مسیح موعود بن سکتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ جو شخص مسیح کے رفع کو دلائل سے ثابت کر دے کیا وہ عیسیٰ موعود بن جائے گا۔ اس صورت میں تو ہزاروں بلکہ لاکھوں مسیح موعود ہو جائیں گے اور اب موجود ہیں۔ اور ایک ایک مرزائی جو مسیح علیہ السلام کے رفع جسمانی کا منکر ہے مسیح موعود ہے مرزا جی کی کچھ تخصیص نہ رہی۔

اوٹاوہ کے سنی مسلمانوں نے بھی ایک رسالہ ان کے دعووں کے رد میں شائع کیا ہے اور قرآن و حدیث سے عیسیٰ مسیح کا رفع جسمانی ثابت کیا ہے اور مرزائیوں کے دلائل کو توڑا ہے۔ مگر ہم بار بار لکھ چکے ہیں اور اب پھر لکھتے ہیں کہ مرزا اور مرزائی قرآن وحدیث اور معجزات انبیاء کو نہیں مانتے، پس ان سے حیات و ممات مسیح پر بحث کرنا بے کار بلکہ گنہ گار ہونا ہے۔ صرف یہ پوچھنا چاہیے کہ مرزا قادیانی کیونکر مسیح اور مہدی اور بروزی نبی اور امام الزمان اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی تو یہ کرتا ہے کہ میں تمام انبیاء کا مجموعہ اور خاتم ہوں، اور تعاقب صرف عیسی مسیح کا کر رہا ہے۔ جس طرح اپنے کو عیسی مسیح سے افضل بتاتا ہے، اسی طرح تمام انبیاء کو اپنے اوپر کیوں کھلم کھلا فضیلت نہیں دیتا۔ اگر چہ دل میں مرزا قادیانی اور مرزائی انبیاء علیھم السلام کی کوئی حقیقت نہیں سمجھتے، تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی مرزا قادیانی کے دعووں کی لغویت سمجھ سکتا ہے۔

مرزا جی اور مولود

۲۴ مارچ (۱۹۰۳ء) کے قادیانی اخبار الحکم میں لکھا ہے کہ مرزا جی سے کسی نے مجلس مولود کے متعلق سوال کیا آپ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا تذکرہ عمدہ چیز ہے لیکن تذکروں میں بدعات ملادی جائیں تو وہ حرام ہو جاتے ہیں۔، اور ہم خود اس امر کے مجاز نہیں کہ کسی نئی شریعت کی بنیاد رکھیں۔ وغیرہ۔،

معلوم نہیں مرزا جی نے یہ بات کون سے دل سے لکھی ہے۔ کیا نئی نبوت کی بنیاد، نئی شریعت کی بنیاد اور اسلامی شریعت کی ترمیم نہیں۔ آپ نے خود کو نبی بنا کر ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین آیہ قرآنی کو اپنے زعم میں منسوخ کر دیا اور نبی ہی نہیں بلکہ خاتم النبیین بن گئے۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ کا سچا اتباع خدا تعالی کا محبوب بنانے کا ذریعہ اور اصل باعث ہے، کس منہ سے ہے۔ کیا اپنی تصویر کی اشاعت اور مرزائیوں کو حج کے لئے جانے کی ممانعت آنحضرت ﷺ کا اتباع ہے۔ پھر عجب بات کہ اسلامی شریعت کو منسوخ بھی کرتے ہیں اور اس کی آڑ بھی لیتے ہیں جب حدیث سے مدعا ثابت نہ ہوا، تو قرآن کی پناہ لی اور جب حدیث سے کام نکلتا دیکھا تو قرآن کو چھوڑ دیا، اور دونوں سے کام نہ نکلا تو اپنے حمقاء کے پٹیا نے کو تاویل گھڑ دی۔ قرآن میں مہدی اور مسیح کے آنے کا ذکر نہیں، مگر حدیث میں ہے تو حدیث کو اپنی سپر بنایا۔ اور حدیث میں تصویر بنوانے والے پر لعنت کی گئی ہے، تو آپ قرآن کی طرف رجوع لائے کہ قرآن میں ممانعت کیسی بلکہ تصویر بنانے کا حکم ہے کیونکہ خدا تعالی فرماتا ہے و یصور فی الارحام کیف یشاء یعنی چونکہ خدا خود مصور ہے لہذا ہم کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصور بننا چاہیے۔ اس تاویل کوخرافات کے سوا اور کیا نام دیا جا سکتا ہے۔
جو کچھ خدا کرے وہی انسان بھی کرے، نہ تو یہ حکم اسلامی خدا کا ہے نہ اسلامی رسول کا۔ ہاں آسمانی باپ کا ایسا حکم اپنے لیپا لک کی نسبت درست ہے، کیونکہ الولد سر لابیه بیشک بیٹے میں ضرور وہی طاقت اور قدرت ہونی چاہیے جو باپ میں ہے، ورنہ نہ باپ میں باپ ہونے کا کوئی سینگ ہے، نہ بیٹے میں بیٹے ہونے کی کوئی دم ہے۔
جس شخص نے ایسا سوال کیا اس کو مرزا جی نے کیوں نہ ڈانٹا کہ نبی نہیں بلکہ زندہ خاتم النبیین تو میں موجود اور تو مسلمانوں کے اسی پرانے ڈھرّے کو پیٹے جاتا ہے اور پیغمبر عرب کے مولود کا ذکر کرتا ہے۔ ارے اب تو میرے مولود کا ذکر کر۔ معلوم نہیں ایسے فاسد العقیدت مشرک فی الرسالت المرزا جو خود اپنے بروزی نبی کا مرتبہ نہیں پہچانتے قادیان میں کہاں سے آجاتے ہیں۔ انکے منہ کو لگام بلکہ مرچوں کا تھوبڑا چڑھا دینا چاہیے کہ پھر ایسا لایعنی سوال کرکے گستاخی اور فاسد العقیدتی کا اظہار نہ کریں
جو لوگ مجلس میلاد میں قیام کرتے ہیں ان کی مذمت کرنے کے بعد مرزا جی لکھتے ہیں:

مشرک بھی سچی محبت آنحضرت ﷺ سے نہیں رکھتا اور وہابی بھی۔

مشرک سے مرزا جی کی مراد ضرور مشرک فی الرسالۃ ومشرک فی التوحید ہے یعنی وہ شخص جو آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی دوسرا نبی بنا لے اور خدائے لم یلد و لم یولد کے لئے بیٹا یا لیپا لک گھڑ لے۔ ایسے مشرک تو مرزا جی کے گرد و پیش بہت سے نظر آئیں گے اور ان سے کے گرو گھنٹال مرزا جی ہوں گے۔ جب چاہیے تجربہ کر لیجئے۔ اب رہے وہابی، ہم کو تو معلوم نہیں کہ مسلمانوں میں وہابی بھی کوئی گروہ ہے۔ اگر کوئی ہے تو یقیناً وہی ہے جو کتاب وسنت اور اجماع صحابہ کو نہیں مانتا اور اپنی نئی نبوت اور نئی شریعت اور نیا گروہ قائم کرتا اور موجودہ گورنمنٹ پر دباؤ ڈالتا ہے کہ میرے ساتھ ڈیڑھ لاکھ سے او پر سر بکف اور جان نثار والنٹیر موجود ہیں۔ اور اگر وہابی کوئی گروہ عبد الوہاب نجدی کی جانب منسوب ہے جو حنبلی مقلد تھا تو وہ کسی طرح مرزا جی سے بڑھ کر خوف ناک نہ تھا کیونکہ اس نے نہ نبوت کا دعوی کیا، نہ مسیح ومہدی بننے کا۔ پس ایسا گروہ اور اس کا ولی کھنگر وہابی کیا معنی وہابیوں بلکہ لہّابیوں کا لکڑ دادا ہے۔ مرزا جی کو تو اس معاملے میں پوچھ گچھ کی کچھ حاجت ہی نہ ہونی چاہیے۔ عیاں راچہ بیاں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلا مرزا جی کو اپنی زندگی میں مولود وغیرہ سے کیا واسطہ۔ وہ ایسے کھڑاگ کیوں پالنے لگے۔ انہوں نے تو اس لئے مولود کے جائز بلکہ مستحسن ہونے کا فتوی دیا ہے کہ چندروز میں ان کا مولود بھی ہوا کرے گا۔ چنانچہ ابھی سے اپنے چیلوں کو ہدایت کی ہے کہ جب مجھے دیکھو الصلوۃ و السلام علیك یا رسو ل اللہ کہو تا میرے مرنے پر بھی تمہیں یہ سبق یاد رہے۔ اول تو میں مرنے کا نہیں، کیوں کہ آسمانی باپ کا لیپالک ہوں وہ حیّ اور قائم، تو میں بھی زندہ اور دائم ہوں، کیونکہ جیسا باپ ویسا بیٹا۔ اور اگر میں ...مر ہی گیا اور باپ میرے ابدالا باد تک زندہ رکھنے میں ناکام رہا، تو میں در حقیقت نہ مرونگا۔ ہاں تمہاری آنکھوں پر صرف ایک حجاب طاری ہو جائے گا۔ مرنے والا تو فقط عیسی مسیح تھا۔ میں بھی مر گیا تو فرزند خلف اور فرزند تلف میں کیا فرق رہا۔ پس جس طرح میں اب تمہارا حامی و ناصر معین و مددگار رہوں، ایسا ہی مرنے کے بعد بھی حاضر و ناظر رہوں گا۔ پس میرا مولود دھڑلے کے ساتھ منانا اور مجھ سے طرح طرح کی منتیں ماننا، حاجات چاہنا:

من آیم بجان گر تو آئی بتن
مرا زندہ پندار چوں خویشتن

میری کتابیں دیکھو

مرزا جی بار بار یہی رونا روتے ہیں کہ اسلامی علماء و مشائخ چونکہ میری کتابیں بالاستیعاب نہیں دیکھتے لہذا میرے معاملہ میں جھٹ پٹ یک طرفہ فیصلہ کر دیتے ہیں کہ مرزا قادیانی کافر ہے۔

علماء اور مشائخ آپکی کتابوں کو دیکھیں یا قرآن و حدیث کو دیکھیں۔ انہوں نے قرآن مجید میں دیکھ لیا ہے کہ آنخضرت ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی اور دین اسلام کامل ہو گیا۔ اب جو شخص نبوت کا دعوی کرے اور دین میں طرح طرح کے احداث نکالے، اور اسلام کے کھلے معجزوں کو جھٹلائے وہ مفتری ہے، کذاب ہے، ملحد ہے، مرتد ہے۔ انہوں نے حدیث میں آنخضرت ﷺ کی پیشین گوئی دیکھ لی کہ میرے بعد تیس جھوٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال پیدا ہوں گے، اوران میں سے ہرایک نبوت کا دعوی کریگا حالانکہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پھر وہ آپ کی کتابیں کیوں دیکھیں اورانہیں دیکھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔

اور بیشتر علماء اور مشائخ دیکھتے بھی ہیں تو اس لئے کہ آپ کے ملحدانہ دعووں کی تردید کریں تاکہ ان کا زہریلا اثر مسلمانوں کی طبائع پر نہ پڑے۔اور غالباً آپ کی کوئی ایسی کتاب باقی نہیں جس کی کماحقہ تردید نہ ہوگئی ہو۔اوراگر کوئی باقی ہے تو ضرور اس کی تردید ہوگی۔ان شاءاللہ

اور تردید کیلئے کیا ضمیمہ شحنہ ہند کچھ کم ہے، جو نہ صرف آپ کے عقاید کی بلکہ ہر خیال کی ہفتہ وار تردید کرتا رہتا ہے۔اگر چہ آپ کے مقابلہ میں نہ کوئی زبردست انجمن ہے، نہ کوئی معقول سرمایہ ہے، تاہم اسلام اور اہل اسلام کے ایسے سچے ہمدرد موجود ہیں جو خالصتاً للہ جیب خاص سے بلا شرکت غیر تردیدی کتابیں چھپوا کر اکثر مفت تقسیم فرماتے ہیں، اور غیر ذی استطاعت مسلمانوں کو اپنا ممنون بناتے ہیں۔

آپ تو بار بار پانچ پانچ ہزار اور دس دس ہزار روپیہ دینے کا اعلان کرتے ہیں، گویا یہ ثابت کرتے ہیں کہ میں بڑا کوڑیالا اور قارون کا سگا ہوں، مگر ہمارے علماء اور مشائخ نے کبھی کسی کو ذرہ بھر بھی طمع دنیوی کی چاٹ نہیں دی، اور نہ آپ کی طرح کسی سے چندے کی مد میں ایک کوڑی مانگی۔ تاہم سچے اسلام کا معجزہ دیکھئے کہ سینکڑوں اور ہزاروں روپیہ کی کتابیں آپ کی کتابوں کی تردید میں شائع ہوچکیں اور ہو رہی ہیں۔ ضمیمہ شحنہ ہند بھی ایسے ہی خالص حضرات کی فیاضی سے جاری ہے جو ہزار کتابوں کے برابر ہے اور آپ سے اس کا کوئی جواب بن نہیں پڑا۔آپ کی کتابیں شوق سے تو وہی لوگ دیکھیں گے جو بالکل چوپٹ ہوگئے ہیں۔تردید کرنے والے تو اسی طرح دیکھیں گے جس طرح کوئی شخص قضا حاجت کے لئے جاتا ہے اور بول و براز پر بھی مجبوراً اس کی نظر جا پڑتی ہے۔

عیسی موعود اور اتباع کتاب وسنت

کرزن گزٹ میں کسی صاحب نے لکھا تھا کہ عیسی موعود جب تشریف لائیں گے تو کتاب وسنت کو مقدم کریں گے یعنی ان کا اتباع کریں گے۔ اڈیٹر الحکم بہت خوش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر اور بغلیں بجا کر لکھتا ہے کہ

اس صورت میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعاوی کا سمجھ لینا کچھ بھی مشکل نہیں رہتا۔

چہ خوش! الحکم کی تحریر سے کیا یہی نتیجہ نہیں نکلتا کہ جو شخص متبع کتاب وسنت ہے وہ مسیح موعود ہے۔ اس صورت میں لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمان مسیح موعود نکل آئیں گے، کیونکہ سب متبع کتاب وسنت ہیں اور علماء اہل سنت و جماعت، تو تمام و کمال مسیح موعود ہوں گے کیونکہ وہ خود بھی متبع کتاب وسنت ہیں اور مسلمانوں کو بھی اتباع کتاب و سنت کی رات دن ہدایت کرتے ہیں، مرزا جی کا کوئی سرخاب کا پر نہ رہا۔

پھر متبع کتاب وسنت ہونا نرا دعوی ہی دعوی اور اپنے منہ میاں مٹھو بننا ہے، یا اس کی کوئی واقعیت بھی ہے۔ کتاب وسنت نے عیسی علیہ السلام اور ان کی ماں بی بی مریم کی معصومیت کی تصدیق کی۔ مرزا جی جو اپنے کو مثیل المسیح بتاتے ہیں ان کو گالیاں دیتے ہیں۔ کتاب وسنت نے مسلمانوں پر حج کعبہ فرض کیا، مرزا جی اس کو منسوخ کر کے مسلمانوں پر بجائے مکہ کے اپنی دارالامان قادیان کا حج فرض کرتے ہیں۔ کتاب و سنت نے تصویر کو حرام کیا، مرزا جی اس کو اپنی بعثت کی اشاعت کا بڑا آلہ قرار دیتے ہیں

مرزائی ہمیشہ ناواقف مسلمانوں کو یہی دھوکا دیتے ہیں کہ اگر عیسی کوئی نئی شریعت لائیں گے، تو آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء نہیں رہتے اور اسلامی شریعت کا نسخ لازم آتا ہے، اور اگر شریعت محمدی یعنی کتاب وسنت کے متبع ہو کر آئیں گے، تو چونکہ وہ باوصف متبع کتاب وسنت ہونے کے نبی ہوں گے لہذا اس سے ایک تو بعد ختم رسالت قیامت تک انبیاء کا نازل ہونا ثابت ہوا، جو مرزا جی کا دعوی ہے۔

دوم، مرزا جی بھی بظاہر اپنے کو متبع کتاب وسنت اور بروزی نبی اور مسیح موعود بتاتے ہیں، پس وہ ٹھیک فرمائشی نبی بھی ہوئے اور چھیلے چھلائے موعود بھی۔

شق ثانی کو ہم باطل کر چکے۔ شق اول کی نسبت گذارش ہے کہ مرزا جی کا وہ حال ہے جس طرح ولایتی تھیٹر یا ہندی تماشے میں ایک مسخرہ برآمد ہوتا ہے جس کا آدھا منہ کالا اور آدھا سفید ہوتا ہے، یا آدھا چہرہ مرد کا اور آدھا چہرہ عورت کا ہوتا ہے۔ اگر مرزا جی سے تصویر وغیرہ کی اباحت بلکہ فرضیت کی وجہ پوچھی جاتی ہے، تو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ میں مجدد (موجد شریعت جدیدہ) ہوں اور وہ تاویلیں گھڑتے ہیں کہ خردجال بھی سنے تو دم اٹھا کر لید کرنے لگے اور پیشاب کی دھار مارنے لگے۔ اور جب ان کے مطلب کی کوئی حدیث نکل آتی ہے تو متبع کتاب وسنت بن جاتے ہیں۔ مطلب یہ ہوا کہ مرزا جی کبھی تو امتی بن جاتے ہیں اور کبھی مستقل نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء)۔ مرزا جی کا.. بالکل شتر مرغ کا سا حال ہے جس کی نسبت مولانا روم فرماتے ہیں

گر نہی بارش بگوید طائرم
در پر گوئش گوید اشترم

یعنی اگر تو شتر مرغ سے یہ کہے گا کہ بوجھ اٹھا، تو وہ جواب دے گا کہ میں تو پرندہ ہوں اور پرندوں پر کوئی بوجھ نہیں لادتا۔ اور اگر تو کہے گا کہ اڑ، تو وہ جواب دے گا کہ میں اونٹ ہوں اور اونٹ اڑ نہیں سکتا۔

وحی بے معنی الہام

مرزا جی کے الہامات کا بدون اصلاح مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) شائع ہونا خود آسمانی باپ کی ناراضی کا باعث ہے۔ اس نے بھی شوکت اللہ کو مجدد مان لیا ہے۔ باپ کا خلاف کرنا خلف کا تو کام نہیں، مرزا جی ہی بتائیں کہ کس کا کام ہے۔...

تازہ الہامات تو اب شاذونادر ہی شائع ہوتے ہیں، ہاں پرانے باسی تباسی گلے سڑے الہامات کسی مٹکے سے، جس میں طاعونی چوہے رہتے ہوں، نکل آتے ہیں۔ ۹ جنوری ۱۹۰۳ء کی شب کو آسمانی باپ نے مندرجہ ذیل الہام وارد کیا تھا

قد جرت عادة اللہ انہ لا ینفع الاموات الا الدعا

یعنی خدا کی عادت اس امر پر جاری ہے کہ اموات کو بجز دعا کے کوئی شئے نفع نہیں دیتی۔

موتوں کو یعنی مردوں کو نفع دینا آج ہی سنا۔ موت کا نفع تو اس میں ہے کہ موتیں زیادہ ہوں۔ دنیا میں تو موت کے لئے کوئی نفع ہے نہیں البتہ اگر اموات کے اعمال اچھے ہیں تو عاقبت میں نفع مل سکتا ہے۔ مگر اس الہام سے مرزا جی کا یہ مطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ،ان کا مطلب تو طاعونی اموات ہیں کہ ان کو نفع صرف لیپا لک کی دعا سے ہوگا ۔یعنی دعا سے موتیں زیادہ ہوں گی اور طاعون زیادہ پھیلے گا ..۔افسوس ہے یہ بھی لیاقت نہیں کہ نفع الاموات ترکیب جائز ہے یا ناجائز۔اب مجدد (احمد حسن شوکت) کی اصلاح غور سے ملاحظہ فرمائیے :

قد جرت عادة الله انه لا ینفع الناس فی الا مراض السا ریة الا الد عا

یعنی خدا تعالی کی عادت اس پر جاری ہے کہ انسانوں کو امراض وبائیہ میں صالحوں اور مومنوں کی دعا کے سوا کوئی شئے نفع نہیں دیتی ۔

اب آپ (یعنی مرزا قادیانی) جیسے کچھ صالح اور مومن یعنی توحید و رسالت پر ایمان رکھنے والے ہیں،عیاں راچہ بیان ۔خدائے تعالی کی عادت بے شک اس امر پر جاری ہے کہ جب دنیا میں جھوٹ فریب مکاری عیاری جعل وغیرہ بداعمالیاں پھیلتی ہیں ،اور خدا تعالی کے احکام کی مخالفت اور اس کے برگزیدہ رسولوں کا انکار کیا جاتا ہے،تو طرح طرح کے عذاب وبائیں وغیرہ نازل ہوتی ہیں ۔ چنانچہ اب یہی زمانہ ہے کہ جھوٹے نبی اور جعلی مہدی پیدا ہورہے ہیں،اور خدا تعالی اور اس کے رسول کے احکام کو مسخ اور نسخ کررہے ہیں ،اور لوگوں کو خدا اور رسول کی جانب سے پھیر کر اپنا بندہ بنارہے ہیں،تو پھر طاعون نہ پھیلے تو کیا ہو۔

ہم سچ کہتے ہیں اور ہمارا دل گواہی دیتا ہے کہ مرزاجی کی بداعمالیوں اور خلاف قدرت وفطرت دعوی کرنے سے طاعون آیا ہے۔اور ہم پر الہام ہو چکا ہے کہ جب تک مرزا قادیانی زندہ ہے، ہندوستان سے طاعون ہرگز رفع نہ ہوگا اور اس کے مرتے ہی تمام مصائب کا خاتمہ ہوجائے گا۔ان شاءاللہ۔

ایمان کو چھپاؤ

۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزاجی فرماتے ہیں :

ایمان اس وقت تک ایمان ہے جب تک اس میں کوئی پہلو اخفاء کا بھی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن جب بالکل پردہ برانداز ہوتو ایمان نہیں رہتا۔ وغیرہ۔

یہ کلام بالکل مہمل اور خرافانہ ہے۔ دعویٰ تو یہ ہے کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے اور دلیل یہ فرماتے ہیں کہ:

اگر خدایا اس کا نشان ایسا کھلا ہوا ہو جیسے سورج تو پھر ایمان کیا رہا۔

کیا خدایا اس کا نشان عین ایمان اور تصدیق ہے۔ ایمان اور تصدیق تو انسان کا فعل ہے، اور اپنا اور اپنی قدرت کا نشان دکھلانا خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ آپ نے دونوں کو گڈمڈ کر دیا۔ کیا کسی نبی اور ولی نے ایسی ہدایت کی ہے کہ ایمان میں اخفاء کے پہلو کا ہونا ضرور ہے، یعنی مومن کو منافق بھی بننا چاہیے، اور ظاہر کچھ اور باطن کچھ جس کی قرآن میں مذمت ہے، بلکہ منافقین کے لئے سخت وعید ہے کہ ان المنا فقین فی الدرک الاسفل من النار۔

کیا انبیاء کرام نے اپنے ایمان کو چھپایا ہے۔ اگر انبیاء کرام اپنے ایمان کو چھپاتے تو دنیا میں کوئی مومن نظر نہ آتا۔

اگر یہ مراد ہے کہ خدا تعالیٰ بندوں کے ایمان لانے کے واسطے اپنے نشان مخفی رکھتا ہے، تو ایمان لانا محال ہو جائے گا۔ خدا تعالیٰ کا کوئی نشان چھپا ہوا نہیں۔ وہ ہر شئے میں یوں عیاں ہے جیسے ذرے میں آفتاب اور قطرے میں دریا۔ اس کی شان نحن اقرب الیه من حبل الورید، اسکی صفت و فی انفسکم افلا تبصرون۔ مگر وہ اندھوں کو کیوں نظر آنے لگا۔ خصوصاً ان کور باطنوں کو جو اس کے نشانات اور اس کے برگزیدہ انبیاء کے معجزات اور احکام کو مٹانا چاہتے ہیں۔

خدا تعالیٰ اگر اپنے نشانات چھپاتا اور اپنے اوپر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے تو تکلیف ما لا یطاق اور طلب مجہول مطلق پر مجبور کرتا ہے، کیونکہ جب ہم نے نہ اس کا کوئی نشان قدرت مشاہدہ کیا تو کس شئے پر ایمان لائیں۔ حالانکہ تصدیق کے لئے تعین مصدق بہ ضرور ہے۔

یہ کہنا کہ خدا تعالیٰ تو موجود ہے مگر اپنے نشان ظاہر نہیں کرتا، یہ معنی رکھتا ہے کہ آفتاب تو موجود ہے مگر اپنی روشنی نہیں ڈالتا۔ ہاں مادرزاد اندھے نہ صرف روشنی بلکہ خود آفتاب کے وجود سے انکار کر سکتے ہیں کیونکہ انہوں نے نہ آفتاب دیکھا، نہ اس کی روشنی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پیش بندیاں اور معذوریاں صرف اس لئے ہیں کہ مرزا جی ہر طرح ہیٹے ہیں کہ اپنی بروزی نبوت کی کوئی محسوس علامت تو کیا دکھاتے، کوئی زبانی یا تحریری دلیل بھی پیش نہیں کر سکتے۔ لہذا اپنے نوگرفتاروں کو الّو بنانے اور ان سے اپنا الّو سیدھا کرنے کو کہتے ہیں کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے۔ یعنی جس طرح میں اپنا ایمان چھپائے ہوئے بلکہ نگلے ہوئے ہوں، کہ بظاہر نبی بن گیا ہوں اور کانشنس کے خلاف کارروائی کر رہا ہوں، اسی طرح تم بھی ایمان کو نگلو اور میری جعلی نبوت کی ڈونڈی پیٹو۔ اور اگر کوئی علامت یا دلیل مانگے تو کہدو کہ ایمان کے لئے اخفاء ضرور ہے۔

کیا کوئی نبی ایسا کرسکتا ہے کہ خدا تعالی کا جو نشان اس نے دیکھا ہے اور وہ اس پر ایمان لایا ہے تو اس نشان کو یا اپنے ایمان کو چھپائے۔ مگر اس صورت میں کون اس کو نبی تسلیم کرے گا اور وہ کیونکر اپنی نبوت کی تبلیغ کر سکے گا۔ ایمان ایک نعمت الہی ہے اور خدا تعالی فرماتا ہے و اما بنعمة ربك فحدث یعنی اے محمد اپنے رب کی عطا کی ہوئی نعمت کا بار بار ذکر کر۔ اور انا اول المسلمین۔ یعنی کہہ دے اے محمد کہ سب سے پہلا مسلمان میں ہوں۔

سبحان اللہ سبحان اللہ! کیا صداقت ہے اور کیا صفائی ہے اور نئے نبی قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ انا خاتم الخلفاء یعنی انا افضل الانبیاء اگر مرزا جی یہ کہیں کہ انا اول المسلمین تو ان کی نبوت دوکوڑی کی ہو جائے، کیونکہ وہ عام مسلمانوں میں داخل ہو جائیں۔ بھلا نبی مسلمان کیوں ہونے لگا، وہ تو خدا کا لیپا لک ہوتا ہے۔ اگر خدا مسلمان ہو، تو نبی یعنی اس کا بیٹا بھی مسلمان۔ کیونکہ جیسا باپ ہوگا ویسا ہی اس کا نطفہ بھی ہوگا۔ لیپا لک مرزا قادیانی کا باپ تو نہ ہندو ہے، نہ مسلمان ہے، تو مرزا جی کیوں مسلمان ہونے لگے اور دوغلہ بن کر کیوں اپنے خاندان الوہیت کو داغ لگانے لگے۔ مرزا جی کو تو مسلمان کیا معنی، بشر کہنا بھی تبنیت کی بڑی بھاری توہین ہے کیونکہ اون کا باپ جس طرح مسلمان نہیں اسی طرح بشر بھی نہیں۔ بشریت تو پیغمبر علیہ السلام کی صفت ہے قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ یعنی کہدے اے محمد کہ میں ایسا ہی بشر ہوں جیسے تم ہو، مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے اور اشهد ان محمدا عبده و رسوله۔ دیکھو اس کلمہ توحید و رسالت میں پہلے عبد کا لفظ ہے اور پھر رسول کا۔ بھلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی عبد کیوں بننے لگے، وہ تو خدا کے بیٹے ہیں۔ باپ معبود ہے تو بیٹا بھی معبود ہوگا، نہ کہ عبد۔ اگر اس کلیہ میں شک ہو تو عیسائیوں سے تصدیق کرالو۔

اگر مرزا جی کا ایمان آنحضرتﷺ کی رسالت پر ہوتا تو وہ کبھی نبی نہ بنتے، اور اگر وہ اپنی ہوائے نفس کو معبود بناتے، تو معبود برحق اور اس کے آثار کا کبھی انکار نہ کرتے جس نے محمد رسول اللہﷺ کو خاتم الانبیاء بنا کر دنیا میں بھیجا اور بذریعہ قرآن مجید کے دین اسلام کو کامل کیا جس کو مرزا جی ناقص بتاتے ہیں۔ خود قرآن خدائے تعالیٰ کی الوہیت اور قدرت کاملہ کا اعلیٰ نشان ہے۔ پس ہم حلفاً کہتے ہیں کہ مرزا جی تو یہ چاہتے ہیں کہ آنحضرتﷺ کی وقعت دنیا کے دلوں سے مٹا دیں، اور اپنی نبوت بلکہ تبنیت کا ڈنکہ بجا دیں۔ تھوڑی سی عقل کا آدمی بھی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا جی نے جو امام الزمان اور خاتم الخلفاء ہونے کا دعویٰ کیا ہے، تو کیا اس کا یہی مطلب نہیں کہ تمام انبیاء کو بھول جاؤ اور مجھ پر ایمان لاؤ۔ اور جو شخص مجھ پر ایمان نہ لائے وہ ملحد ہے، کافر ہے، واجب القتل ہے۔ پس اخباروں اور رسالوں میں حدیث وقرآن کی باتیں دکھانا اور شہ نشین میں بیٹھ کر روزانہ تقویٰ اور طہارت کی ڈینگیں مارنا، سادہ لوحوں کو دام تزویر میں لانا، سراسر منافقانہ حرکات ہیں۔

مرزا جی تو نہ خدا کو مانتے ہیں نہ رسول کو۔ انہوں نے تو صرف ہوائے نفس کو معبود بنا لیا ہے۔ صدق اللہ تعالیٰ افر أیت من اتخذ الهه هواه۔ مگر یاد رہے کہ یہ مکروفریب اور عیش وعشرت کے اللے تللے چند روزہ ہیں۔ زعفرانی حلوے اور ریگ ماہی اور سقنقور ملی ہوئی یاقوتیاں بہت جلد شجرۃ الزقوم سے بدل جائیں گی اور کہا جائے گا کہ ذق انك انت العزیز الکریم۔

مرزا جی ترقی کریں

موجودہ زمانہ ہر قسم کی ترقی کے انجن کی اسٹیم ہے۔ فلسفہ بڑھ رہا ہے، سائنس بڑھ رہا ہے، عقل بڑھ رہی ہے، الحاد بڑھ رہا ہے، ہیضہ بڑھ رہا ہے، طاعون بڑھ رہا ہے۔ الغرض نیچر ہر شئے کو بڑھا رہا ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی مرزا جی نے ترقی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور کی ہے، مگر موجودہ زمانہ اور اس کے نیچر کے موافق ترقی نہیں کی۔

مرزا جی نے اول اول کچھ سٹر پٹر تعلیم پا کر انگریزی عدالتوں کا طواف شروع کیا۔ اس زمانہ میں مختاری اور عدالت آندھی کے آم تھے۔ آپ مختار بن گئے۔ رشوت دلال وکیلوں کے پاس مقدمات لانے کے دلال بھی ضرور بنے ہوں گے، جیسا کہ آج کل بھی بیشتر مختاروں اور وکیلوں کے خوارق ہیں۔ مگر جب حسب دلخواہ پو بارہ نہ ہوئے تو مختار کاری کی بیڑی پاؤں سے نکال کر خود مختار بن گئے، اور گوشہ تزویر میں بیٹھ کر آریوں کا ردّ لکھنا شروع کیا اور اعلان دیا کہ جو شخص میری کتاب براہین احمدیہ کا جواب لکھ دے، میں اپنی بارہ ہزار روپیہ کی جائداد اس کی نذر کرونگا۔ آریوں نے کلّہ توڑ جواب بنام ابطال براہین احمدیہ لکھ دیا۔ انعام کی تھیلیاں اگلنے کا خبط تو آپ کو اول ہی سے ہے مگر آج تک کسی کو پھوٹی کوڑی بھی دی ہو، تو خدا کرے اس کی قسمت ہی پھوٹے۔ ہاں آپ بروزی نبی ہیں نا۔ انبیاء نے ہمیشہ ایسے ہی جھوٹے لالچ دے کر دنیا سے اپنی نبوت تسلیم کرائی ہے۔ لعنت ہے اس دنیا پرستی پر۔

چند روز تو آپ کو قبض رہا۔ پھر دفعۃً الہام کے اسہال شروع ہوئے۔ اس حال میں آپ مثیل المسیح بنے، نہ کہ ہو بہو مسیح موعود۔ جب چند کاٹھ کے الو پھنس گئے، تو پورے مسیح موعود اور مہدی مسعود بن گئے۔ پھر ذرا اور رجوعات ہوئی تو بروزی نبی اور امام الزمان ہوئے۔ اور ابھی تک اسی زینے پر معلق لٹکے ہوئے ہیں، آگے نہیں بڑھتے۔

ہم کو رہ رہ کر افسوس آتا ہے کہ جب قادیانی مرزا جی نے اس بڑھتی ہوئی ترقی کے زمانے میں ترقی نہ کی، تو کیا چار کے کاندھے چڑھ کر ترقی کریں گے۔ کیا معنی کہ لاکھوں نبی گزر گئے، لاکھوں امام گزر گئے، جو سب کے سب انسان تھے، مرزا جی بھی انسان ہی رہے تو کیا خاک ترقی کی۔ پھر بنے تو مسیح بنے، جس میں (بقول مرزا قادیانی) دنیا کے عیوب موجود ہیں۔ جس کی نانیاں دادیاں کسبیاں تھیں (معاذ اللہ)، اور خدا کے سگے بیٹے بھی نہ بنے، بنے تو بمنزلہ ولد یعنی لیپا لک۔

مرزا جی کی اس دون ہمتی اور پست فطرتی پر ہم کو براہ دل سوزی ایسا غصہ آتا ہے کہ کچھ نہ پوچھئے، مگر خون کے سے گھونٹ پی کے رہ جاتے ہیں۔ لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے اور خود زمانہ کی ترقی کی ہوا بھی یہی کہہ رہی ہے کہ اب مرزا جی آسمانی باپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیں، اور حکیم نور الدین صاحب کو مسیح اور اکلوتا فرزند بنائیں۔ کیونکہ وہ بحیثیت طبیب ہونے کے مسیح بننے کی عمدہ قابلیت رکھتے ہیں، اور مریضوں کے اچھا کرنے کو انہوں نے مرہم عیسی بھی تیار کیا ہے۔ پس جب سارا مسالا موجود ہے، تو ترقی کے پورے معیار پر نہ پہنچنا بدقسمتی نہیں تو کیا ہے۔ ہمارا کام سمجھا دینا ہے، چاہے مانیں چاہے نہ مانیں، ورنہ دعوے سے دست بردار ہوں۔

لعنتی رزق

قادیانی مرزا جی، اخبار الحکم قادیان میں فرماتے ہیں کہ

رزق کئی طرح کا ہوتا ہے۔ یہ بھی رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک ٹوکری ڈھوتے ہیں، اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ میں آتے ہیں، مگر یہ لعنتی رزق ہے نہ کہ من حیث لا یحتسب۔

(الحکم کی اصل عبارت یوں ہے: رزق بھی کئی طرح کے ہوتے ہیں۔ یہ بھی تو ایک رزق ہے کہ بعض لوگ صبح سے شام تک توکری ڈھوتے ہیں اور برے حال سے شام کو دو تین آنے ان کے ہاتھ آتے ہیں۔ یہ بھی تو رزق ہے مگر لعنتی رزق ہے نہ رزق من حیث لا یحتسب۔ الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۵)

اس عیش پرستی اور دنیا پرستی کو دیکھئے کہ ضروری اور کسب حلال کو یہ مکار (مرزا قادیانی) لعنتی رزق بتاتا ہے۔ آنحضرت ﷺ کے بیشتر صحابہ مزدور تھے۔ اکثر صلحاء اور اولیاء مزدور تھے، اور.. مزدوری کر لیتے تھے اور اس تھوڑے سے اکل حلال کو سلطنت سمجھتے تھے۔ وہ شکم سیر روٹی خود نہ کھاتے تھے، اور نفس کو پھاڑنے والا بھیڑیا نہ بناتے تھے۔ الکاسب حبیب اللہ۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک ٹوکری ڈھونا گویا قدرت وفطرت الٰہی کا جرم ہے۔ جن اصحاب کی نسبت آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کا ایک پیسہ خدا کی راہ میں دینا بھی کوہ احد کے برابر ہے، کیا وہ غریب مزدوری پیشہ کاسبِ حلال نہ تھے۔ کیا کروڑوں مسلمان جو مفلوک الحال اور مزدوری پیشہ ہیں، وہ یا ان کا رزق لعنتی ہے۔ کیا قابل رحمت صرف متمول مسلمان ہیں جو عیش وعشرت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسر کرتے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی ان لوگوں کو مرزائی نہیں بناتے جو مزدور اور غریب ہیں بلکہ موٹے موٹے دنبوں کی قربانی چاہتے ہیں اور ان سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔

اسلام سب سے پہلے غریب مزدوروں چرواہوں کسانوں شتربانوں میں پھیلا ہے اور ہر نبی کی امت میں سب سے پہلے مزدوری پیشہ غرباء ہی داخل ہوئے ہیں۔ ورنہ کسی نبی کا دین اور خود اسلام ہرگز مشرق سے مغرب تک نہ پھیلتا، کیونکہ فی ہزار غریب غالباً ایک متمول نکلے گا۔ دنیا غریب مزدوروں ہی سے آباد ہے۔ مال و دولت والے بہت قلیل ہیں۔ چونکہ تمام مزدور مرزا جی کے نزدیک ملعون ہیں، لہذا ان کا قابو چلے تو سب کو پھانسی دلوادیں کیونکہ وہ مرزا جی کی زنبیل نہیں بھر سکتے۔

غالباً قادیان میں ٹوکری ڈھونے والے مزدور نہ ہوں گے، تو ہم حیران ہیں کہ مسیح کا منارہ جو الحاد کا ٹھاکر دوارہ ہے کیونکر تعمیر ہوگا جس کی بدولت ہزاروں روپے مرزا جی کو ملیں گے اور جن سے ان کی توند پھول کر بے ایمان کی قبر بن جائے گی۔

پنجاب کے کمشنر مردم شماری نے جو اپنی رپورٹ میں لکھا تھا کہ مرزا جی کی بعثت کا پہلا فرض بھنگیوں کو اپنی امت میں داخل کرنا ہے، تو مرزا نے اس سے گھناؤنی صورت بنائی تھی، اور کمشنر مردم شماری کے اس نوٹ کو اپنے حق میں لائیبل سمجھا تھا۔ اور گورنمنٹ میں عرض داشت بھیجی تھی کہ حلال خوروں کو اپنی امت میں شامل کرنے والا میں نہیں، بلکہ میرا بھائی امام الدین تھا۔ اب صاف طور پر کھل گیا کہ حلال خور جو بول و براز کماتے ہیں چونکہ غریب ہیں، لہذا مرزا جی کے کماؤ پوت نہیں بن سکتے۔

خود مرزا جی ایمان سے کہیں کیا پنجاب میں مسلمان حلال خور نہیں ہیں، جن کے جنازے کی نماز اسلامی طور سے پڑھی جاتی ہے۔ جن کی فاتحہ درود مسلمان ملا نے پڑھتے ہیں۔ پنجاب کے حلال خور کثرت سے مسلمان ہیں، اور مصلی کے نام سے مشہور ہیں۔ اکثر کشمیری مسلمان حلال خوروں کا کام کرتے ہیں، میلا اٹھاتے ہیں۔ اور خود کشمیر میں تو میلا ڈھونے والے عموماً کشمیری مسلمان ہیں۔ اور مسلمان نہ بھی سہی لیکن اگر کوئی حلال خور بطیّب خاطر مسلمان ہونا چاہے، تو کیا اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ تم اس کو مسلمان نہ کرو۔ چونکہ مرزا جی مکر و فریب سے متمول لوگوں کی گاڑھی کمائی چٹ کر رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، اور حرامخوری ان کے رگ و پے میں خون کی طرح دوڑ گئی ہے لہذا وہ غریب اور مفلس حلال خوروں کو کیوں پسند کرنے لگے۔

رزاقی خدا تعالی کی صفت ہے اور قرآن مجید میں ہے :

ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين

پس رزق کو ملعون کہنا ملعونوں ہی کا کام ہے۔ کتا سور اور خون وغیرہ حرام ہیں، مگر وہ دوسرے درندوں کا رزق ہیں پس ملعون نہیں۔ ہاں شریعت اسلامی نے جن چیزوں کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے، ان سے محترز رہنا ہمارا فرض ہے۔ مگر چونکہ سب مرزوق چیزیں خدا کی پیدا کی ہوئی ہیں، لہذا وہ ملعون نہیں۔ ہاں ان کا استعمال انسان کے مناسب حال نہیں۔ یعنی ان میں مضرتیں ہیں۔ اور حرمت کے لئے کوئی نہ کوئی علت ضرور ہے، جب تک وہ علت موجود نہ ہو کوئی شئے حرام نہیں ہو سکتی، لہذا اہم کو ممانعت کر دی گئی۔ خود اصول فقہ کا یہ قاعدہ ہے کہ الاصل فی الاشیاء الاباحة یعنی اصل ہر شئے میں مباح ہونا ہے۔ مرزا جی بتائیں کہ کس علت سے انہوں نے اپنے کو حلال خوروں کا گرو نہیں بنایا، اور امام الدین جو آپ کا چچازاد بھائی تھا وہ بھنگیوں کا گرو بن کر کس علت سے ان میں اس طرح مل گیا جیسے پیشاب میں پائخانہ، اور آپ ان سے اس طرح نکل بھاگے جیسے گوہ سے کیڑا۔ کسی ایک بات کا جواب تو دیجئے۔

قادیانی نبی کا کلمہ

جب مرزا جی کامل بروزی نبی اور رسول بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہیں تو تعجب ہے کہ اب تک آسمانی باپ نے اپنی الہامی ٹکسال میں لیپا لک کی رسالت اور نبوت کا کلمہ کیوں نہیں گھڑا۔ بھلا اندھیر ہے نا کہ تمام انبیاء کی رسالت کے کلمے تو دنیا میں دائر سائر اور لوگوں کے ورد زبان ہوں، خصوصاً عیسی مسیح جو مرزا قادیانی کے عقیدہ کے موافق اولوالعزم نبی تو کیا معنی مہذب انسان بھی نہ تھا (معاذ اللہ) اسکا کلمہ مسلمانوں میں روح اللہ اور عیسائیوں میں ابن اللہ ہو، اور نہ ہو تو بروزی اور ظلی نبی اور آسمانی باپ کے لیپا لک اور خاتم الخلفاء کا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی ہائی کورٹ میں ابھی تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی نبوت پاس نہیں ہوئی، اور نہ اس کے اجلاس سے مرزا جی کو ڈپلوما ملا۔ آسمانی باپ کی یہ ڈھیل ڈھال اور جھول جھال خالی از علت نہیں۔ مرزائیوں کے پاس مرزا جی کی تصدیق رسالت کی کوئی سند نہیں۔ جب تک ان کے پاس کلمہ شہادت نہ ہو لوگوں کے سامنے اپنے رسول کی کیوں کر تصدیق کر سکیں گے۔ یہ بڑی بھاری فروگذاشت ہے جس کی تلافی گھڑی کی چوتھائی بلکہ لمحے کی تہائی میں ہونی چاہیے۔

مسخرے لیپا لک (مرزا قادیانی) کے کھوسٹ باپ (مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کو تو کلمہ کی ضرورت محسوس نہ ہوئی، مگر مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ کو محسوس ہوگئی کیونکہ اسے لیپا لک کے ساتھ خاص ہمدردی ہے۔ لہذا بپاس خاطر اس کا کلمہ حسب ذیل پاس کیا جاتا ہے، تمام مرزائی اپنے نگینوں پر بلکہ اپنے دلوں پر کندہ کرالیں۔ اور چونکہ تمام مرزائیوں کے گھروں میں بروزی نبی کی تصویر موجود ہے، لہذا ہر تصویر پر کلمہ ذیل لکھ دیں اور آئندہ تصویروں کا جو گھان تیار ہو سب پر یہ کلمہ وارد کر دیا جائے، اور منارۃ المسیح پر بھی کھدوا دیا جائے

اشھد ان لا الہ الاب و غلام احمد الرسول البروزی و الظلی و التناسخی و المسیح و المھدی و المتنبی و خاتم الخلفاء و امام الزمان۔

دیکھئے کیسا پھڑکتا ہوا ڈبل کلمہ ہے جو کسی نبی کو نہیں ملا۔ اور کیوں ملتا، یہ تو صرف مرزا جی کی قسمت کا نوشتہ تھا کہ کہاں مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن) کے عہد تجدید میں مرزا جی پیدا ہوں اور کہاں ان کی خاطر سے مجدد فصیح و بلیغ کلمہ اپنے الہام سے کمپونڈ کرے۔ اس کلمے کے شائع ہوتے ہی دیکھنا سقنقوری معجون اور جند بیدستری ... اس ضعیفی کے عالم میں کیا رنگ لاتا ہے۔ گھنٹوں گھنٹوں مزہ نہ آجائے تو جبھی کہنا اور پھر پانچوں گھی میں اور سر کڑاہی میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزہ کسے کہتے ہیں

۲۴۔ اپریل ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی نے معجزہ کے چند شرائط بیان کیے ہیں جو بالکل مہمل اور خرافات اور سراسر الحاد ہیں۔ اوران سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آسمانی باپ نے لیپا لک کو ابھی تک علم کلام والہیات کے پرائمری اسکول میں بھی نہیں بٹھایا اور اس میں کلام الٰہی کے سمجھنے کا مادہ پیدا نہیں کیا۔

منجملہ شرائط کے ایک شرط یہ ہے کہ معجزہ خارق العادۃ ہو کیونکہ طلوع شمس اور شگوفہ ربیع کے کھلنے کو معجزہ نہیں کہہ سکتے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی کو خرق عادۃ کے معنی بھی معلوم نہیں۔ گویا عادۃ اللہ معجزہ نہیں اور اس کے مقابلے میں انسانی افعال معجزہ ہیں۔ نمرود سے جو حضرت ابراہیمؑ نے جناب باری کی وحدانیت کے ثبوت میں معارضہ کیا تو یہ فرمایا:

ان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فأت بھا من المغرب

یعنی میرا خدا وہ ہے کہ آفتاب کو مشرق سے طلوع کرتا ہے بھلا تو آفتاب کو مغرب سے تو طلوع کر

فبھت الذی کفر یعنی وہ کافر مردود نمرود اس دلیل پر مبہوت (دم بخود) ہو گیا۔

اب مرزا جی فرمائیں، کیا طلوع شمس اور فصل بہار وخزاں کا تغیر وتبدل انسانی افعال ہیں۔ ایک گھاس کی پتی دیکھو، پتھروں اور پہاڑوں سے پھوٹ کر نکلتی ہے۔ کیا انسان اپنی طاقت سے ایسا نمونہ دکھا سکتا ہے۔ قدرت الٰہی کے تمام افعال معجز ہیں۔ قطرے سے لے کر دریا تک، اور ذرے سے لے کر صحرا تک، سب معجز ہیں۔ اور قدرت کے انہیں افعال وآثار سے مومنوں نے قادر مطلق اور واحد برحق کو پہچانا ہے اور یہی معجزات دیکھ کر سب ایمان لائے ہیں۔

سنو مرزا جی! آپ تو محض اپنی پیشین گوئیوں کو جو نجومیوں اور رمالوں کا کام ہے، معجزہ قرار دیتے ہیں مذہب اسلام میں تو انبیاء کرام کے سچے معجزات بھی ایمان لانے کے لئے ضروری نہیں ہیں۔ سچے مومنوں کی صفت تو کلام الٰہی میں یومنون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالغیب ہے۔کیا آنحضرت ﷺ کے زمانہ مبارک میں سب لوگ معجزات ہی دیکھ کر ایمان لائے ہیں۔ ہرگز نہیں، بلکہ معدودے چند۔اسی لئے خود معجزات انگلیوں پر شمار کرنے کے قابل ہیں۔کیا نبی کا یہ کام ہے کہ ہر وقت لوگوں کو معجزات دکھاتا رہے۔نبی کا کام تو قدرت وفطرت الہی کے معجزات دکھانا، یعنی دنیا کو ان سے آگاہ کرنا ہے۔معجزات طلب کرنا منکروں کا کام ہے، نہ کہ مومنوں کا کسی شاعر نے کہا

گرچہ گاہے از پے بوجہل جہلاں لازم است
ماہ را جوزا نمودن سنگ را زر داشتن
از کرامت عار آید مرد را کانصاف نیست
دید و از معشوق بر بستن بزیور داشتن

یعنی اگرچہ کبھی کبھی بوجہل جیسے شخص کے لئے چاند کے دوٹکڑے کرنے اور پتھر کو سونا بنا کر دکھانے کی ضرورت ہے، لیکن مرد کو کرامت طلب کرنے سے شرم آنی چاہیے۔کیونکہ یہ ایسی مثال ہے کہ معشوق کے ذاتی حسن و جمال پر تو نظر نہیں، بلکہ زیور پر نظر ہے جس سے وہ خوبصورت معلوم ہو۔

انبیاء کے تمام افعال واخلاق خارق عادات بشریہ (نہ کہ خارق عادۃ اللہ جس سے مرزاجی نے دھوکا کھایا ہے) ہوتے ہیں کیونکہ معجزہ خرق عادۃ اللہ نہیں، بلکہ خرق عادۃ انسانی ہے۔ورنہ لازم آئے گا کہ انسان کی طاقت خدا کی طاقت کو بدل سکتی ہے اور مغلوب کر سکتی ہے۔لیپا لک کو تو آسمانی باپ نے لکھنا پڑھنا بھی واجبی ہی سکھایا ہے، مجدد کے اس نکتہ سے تو بعض علماء وفضلاء بھی ناواقف ہیں۔

سنو مرزاجی! نبی کی پہلی خرق عادت یہ ہے کہ وہ جھوٹ نہیں بولتا، کیونکہ اس کی شان و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی ہے۔معاذ اللہ وحی جھوٹی ہوتو نبی بھی جھوٹا ہوا۔پس فطرۃً نبی کا جھوٹ بولنا محال ہے۔اب ذرا گریبان میں منہ ڈال کر دیکھئے کہ آپ نے کتنے جھوٹ بولے ہیں۔ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کی نبوت کا خمیر جھوٹ ہی جھوٹ ہے، سچ ذرا بھی نہیں۔اور بجز جھوٹ بولنے اور دھوکا دینے کے آپ نے اپنے زمانہ بعثت میں کچھ بھی نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاعونی نبوت

قادیانی مرزا جی آسمانی غضب طاعون کو اپنے لئے عمدہ تفاول اور اپنی نبوت کی خوش قسمتی سمجھتے ہیں اور بار بار الحکم میں شائع ہوتا ہے کہ طاعون میری وجہ سے آیا ہے کیونکہ لوگوں نے مجھے فرمائشی نبی نہیں مانا۔ لیکن ہم کو حیرت ہے کہ جن سادہ لوحوں نے مان لیا، انہیں طاعون کیوں چٹ کر گیا۔ ہمارے نام پنجاب کے شہروں سے متواتر خطوط آرہے ہیں کہ مرزائی برابر طاعون کا سلفہ اور فی النار ہو رہے ہیں۔ پچھلے دنوں خود قادیان میں بہت سے مرزائیوں کو بھنبھوڑا۔ انبیاء کرام علیهم السلام کے آنے سے قحط اور وبائیں اور بلائیں دفع ہو گئی ہیں، یہ عجیب غضب ناک نبی ہے کہ اپنے ساتھ طاعون لایا ہے۔ نبی کی صفت تو رحمت اور برکت ہے، مگر بروزی نبی کی صفت قہر اور نحوست اور نکبت اور ہلاکت ہے۔

پھر قہر الٰہی تو اس صورت میں نازل ہوتا ہے کہ نبی کو کوئی نبی نہ مانے، حالانکہ مرزا جی کا دعوی ہے کہ مجھ پر ایمان لانے والے والنٹیر دو لاکھ ہیں۔ ظاہر ہے کہ دو لاکھ کی تعداد ایک پورا نیشن ہے، پھر طاعون کیوں آیا۔ اور خوبی یہ ہے کہ ان دو لاکھ میں سے بھی دس پانچ ہزار ضرور طاعون کی بھینٹ چڑھے ہیں، جیسا کہ طاعونی شہروں کی آبادی کی اوسط تعداد اموات سے ثابت ہے۔ اپنے شہر میرٹھ کی ہم کہتے ہیں کہ اس کی آبادی کچھ اوپر ایک لاکھ ہے، مگر ۵ ہزار آدمیوں سے کم طاعون سے فوت نہیں ہوئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے اور بعض اہل اللہ کے کشف نے بھی یہی ظاہر کیا ہے کہ ہندوستان میں محض مفتری علی اللہ مرزا قادیانی کی نحوست سے طاعون آیا ہے ۔کیونکہ اس نے قرآن و حدیث کو جھٹلایا، بعض انبیاء کرام کو جھٹلایا، بعض انبیاء کرام کو برا کہا، شعائر اسلام کو توڑا، حج و زکوۃ کی ممانعت کی، قادیان کو مکہ اور مدینہ بنایا۔ کیا خدا تعالی کے نزدیک ایسے سخت جرائم جو منجر بشرک و کفر ہیں قابل عفو ہیں؟ ہر گز نہیں۔ پس ایک پاپی سارے جہان کو لے ڈوبا۔ اور ابھی کیا ہے، ذرا دیکھتے تو جایئے۔ قادیان میں کیا کیا گل کھلتے ہیں اور تمام منصوبے یکے بعد دیگرے کیوں کر ڈھئے جاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔انشاء اللہ تعالی ۔خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی ۔انبیاء کرام کو برا کہنا، موجودہ مشائخ عظام اور علماء کرام کا دل دکھانا ہرگز او پر او پر نہ جائے گا۔

بترس از تیر بارانِ ضعیفاں در کمین شب
بد کہ ہر گز ضعف نالاں تر قوی تر زخم پیکانش

چوڑی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی

تمام مرزائیوں میں مولوی محمد احسن امروہی صاحب ایسے ہیں جیسے اندھوں میں واحد العین ۔ ہمارے دل میں امروہی صاحب کی کچھ وقعت تھی ،مگر جب تحریریں دیکھیں اور خود ہم سے ٹکر ہوئی تو قلعی کھل گئی ۔ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ اس شخص کو نہ تحریر کا سلیقہ ہے، نہ مناظرہ کا شعور۔ نہ طریق استدلال صحیح ہے، نہ صغرے کی خبر، نہ کبرے کی، نہ نتیجہ کی ۔ اگر کوئی خصم نقض وارد کرے، تو اس کو خبر نہ ہوگی کہ صغرے پر نقض ہے یا کبرے پر۔ ..عبارت میں ایسی الجھن کہ جیسی کٹی ہوئی پتنگ کی ڈور۔ بایں ہمہ آپ دار الاماّں قادیان چہیتے پوت سپوت ہیں، جب تک آپ تشریف نہ لائیں جوابات ملتوی رہتے ہیں۔گویا آپ مرزائیوں کے عقل کل ہیں ۔ سچ ہے

اذا کان الغراب دلیل قومٍ
سیہدیہم طریق الھالکینا

۳۰ ۔اپریل ۱۹۰۳ء کے الحکم قادیان میں آپ نے مولوی عبد اللہ چکڑالوی شیخ اہل قرآن پر خرد جال بن کر دولتیاں جھاڑی ہیں، مگر ساتھ ہی مولوی محمد حسین بٹالویؒ سے ستارہ پیشانی نہیں، دمدار ستارہ ،بن کر اپنا ستارہ ،نہیں بے سرا ستار ملانا چاہا ہے۔اور یاد دلایا ہے کہ جب آپ نے رسالہ اشاعۃ السنہ جاری کیا تھا،تو فدوی نے یوں مدد دی تھی اور ووں مدد دی تھی ۔ گویا بڑے احسان کا چھپر مولوی محمد حسین صاحب بٹالویؒ پر دھرا ہے۔ اور لکھا ہے کہ اب بھی ہم اور تم دو نہیں ۔ صرف بعض حدیثوں میں ہمارا آپ کا اختلاف ہے، وہ رفع ہو جائے تو پھر وہی چکھوتیاں ،وہی چہل پہل ہے ۔ اور ہم تم دونوں مل کر مولوی چکڑالوی اضاعۃ السنہ کا مہرہ لیں۔اور سنت رسول اللہ اور سنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ کہ بہت کچھ تعریف کی ہے۔ گویا محمد حسین صاحب بٹالوی اور کل اہل حدیث کو چیتے کی طرح پھلایا ہے اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ میں ایسا ہی اہل حدیث اور اہل سنت ہوں جیسا نواب مولوی محمد صدیق حسن خان مرحوم کے زمانہ میں تھا جن کی بدولت بھوپال میں شکم سیر راتب ملتا تھا۔، ہم کو اس پر مندرجہ عنوان مثل یاد آئی کہ چورٹی بلی اور جلیبیوں کی رکھوالی۔

...امروہی صاحب کو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ مولوی محمد حسین صاحب ان چکنی چپڑی باتوں پر پھسلنے والے نہیں: اوخوب مے شناسد پیران پارسا را

امروہی صاحب جیسے کچھ متبع سنت ہیں، سب پر روشن ہے۔ اگر وہ متبع سنت ہوتے تو خاتم النبیین احمد مجتبیٰ ﷺ کی نبوت و رسالت سے توبہ کر کے ایک دنیا پرست مکار کو بروزی اور ظلی نبی اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہرگز نہ بناتے۔ وہ متبع سنت ہوتے تو نہ صرف حدیث بلکہ خود قرآن مجید کا ہرگز انکار نہ کرتے۔ وہ متبع سنت ہوتے تو کلمۃ اللہ سیدنا المسیح کو گالیاں دینا، جو ان کے جعلی نبی نے دی ہیں، ان کا سننا اور تصدیق کرنا ہرگز گوارا نہ کرتے۔ خصوصاً یہ شعر:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ ان سے بہتر غلام احمد ہے

وہ لوگ کس قدر قسی القلب ہیں جو عیسیٰؑ جیسے اولوالعزم نبی کو برا کہتے ہیں جن کی عظمت و رفعت و قربت اور جن کی والدہ ماجدہ کی عفت و عصمت کی گواہی خود قرآن مجید نے دی کہ

کلمة القاها الی مریم و روح منه۔ اور: امّه صدّیقه

کیا صحابہ اور تبع تابعین اور اولیاء اللہ اور آئمہ میں سے کسی نے نبوت کی تفریق کی ہے کہ ایک نبوت ناقصہ ہے دوسری کاملہ ہے، اور ناقص نبی قیامت تک پیدا ہوتے رہیں، ہاں کامل نبی کوئی پیدا نہ ہوگا۔ اور مرزا قادیانی ناقص نبی ہے، کامل نبی نہیں۔ کون ان الوکی دموں فاختہ زادوں سے پوچھے کہ تم نے خود ہی اپنے نبی کو ناقص ٹھہرا دیا اور خود ہی ناقص بن گئے۔ کیا معنی کہ ناقص نبی کی امت بھی ناقص ہی ہوگی۔ جب مرزا غلام احمد قادیانی ناقص نبی ہے، اور اپنے ناقص نبی بنانے کیلئے تمام اولیاء اللہ حضرت بایزید بسطامی وغیرہ کو ناقص نبی بتاتا ہے، تو پھر مرزا قادیانی میں اور دیگر اولیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ میں کیا فرق رہا، اور کیا ترجیح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی پر کوئی ایمان لائے۔ ہر دعوی میں حماقت اور تناقض ہے۔ ان بے دال کے بودموں کو اتنی خبر نہیں کہ نبوت اور ولایت کے جمع کرنے میں نبوت کی توہین اور تحقیر ہے۔ ان دونوں کا جمع کرنا ایسا ہے جیسا کوئی ستاروں کو آفتاب کے ساتھ جمع کرے۔

پھر ہم مدلل طور پر ثابت کر چکے ہیں کہ نہ کوئی نبی ناقص ہے، نہ کوئی نبوت۔ خدا تعالی نے ہر نبی کو دنیا میں کامل کر کے بھیجا ہے، یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ پر سلسلہ نبوت کاملہ کا خاتمہ ہو چکا۔ تعجب ہے کہ نبوت کاملہ تو ختم ہو جائے اور نبوت ناقصہ باقی رہ جائے۔ اور وہ کس لئے، قادیانی مغل کیلئے۔ جیسی روح ویسے ہی فرشتے۔

نبوت کو ناقص بتانا، خود انبیاء کرام کی مذمت اور توہین ہے۔ ہم کو خدا تعالی نے اپنے کلام پاک میں تعلیم دی ہے لا نفرق بین احد من رسلہ۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ تمام انبیاء کامل ہیں اسی وجہ سے ہم کو تفریق نہ کرنے کا حکم دیا ہے۔ اگر بعض انبیاء ناقص اور بعض کامل ہوتے، تو احکم الحاکمین، جو منصف ہے اور کسی کا حق غصب یا تلف نہیں کرتا، اور حق دار ہی کو حق عطا کرتا ہے، نہ کہ غیر حق دار کو، ضرور تفریق بین الانبیاء کا حکم دیتا۔ آنحضرت ﷺ نے بھی باوصف اس کے کہ خاتم الانبیاء ہیں یہی فرمایا ہے کہ لا تفضلوا فی انبیاء اللہ یعنی انبیاء میں تفضیل نہ کرو۔ سبحان اللہ، سبحان اللہ۔ نبی کی یہ شان ہے۔ برخلاف اس کے مردود قادیانی، عیسی علیہ السلام کو گالیاں دے کر دوزخ کا کندہ بنتا ہے، اور اپنے کو عیسی مسیح سے بہتر بنا کر دارالبوار کو اپنا مسکن بناتا ہے، اور تمام بے فکرے اپاہج بے ایمان مرزا قادیانی اور اس کے شیطانی احتلامات کی تصدیق کرتے ہیں۔ کیا اسی کے معنی اتباع سنت ہیں۔

مولوی عبداللہ چکڑالوی عامل بالقرآن تو ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی تو نہ عامل بالقرآن ہے، نہ عامل بالحدیث۔ وہ عامل بامر شکم و مطیع نفس امارہ ہے۔ مطلب کی بات حدیث سے بھی لے لیتا ہے، اور قرآن سے بھی۔ اپنی تصویر کی پوجا کرانے میں کہتا ہے کہ قرآن میں حرمت تصویر کا کہیں حکم نہیں۔ اور جب کہا جاتا ہے کہ قرآن میں مہدی یا عیسی کے بھی دوبارہ آنے کا ذکر نہیں، تو کہتا ہے کہ یہ ذکر حدیث میں ہے۔ الغرض مرزا قادیانی کا مطلب ثابت ہو تو حدیث اور قرآن دونوں پر ایمان، ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں سے انکار۔ پھر تاویلیں ایسی سڑی بسی گنجی لنجی جیسے اس کے اپاہج حواری۔
امروہی خوب یاد رکھے کہ اس نے روغن قاز مل کر جو بمقابلہ اہل قرآن، اہل حدیث کو شیشے میں اتارنا چاہا ہے تو مرزا قادیانی کو اہل قرآن جس قدر ملحد مرتد سمجھتے ہیں اسی قدر بلکہ اس سے بڑھ کر اہل حدیث اس کو اکفر، اضل اور مضل یقین کرتے ہیں۔ ہم بھی دیکھیں مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب کیونکر محمد احسن امروہی کے دام میں پھنستے ہیں۔

حدیثیں کشفی طور پر صحیح ہو جاتی ہیں

۳۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء کیا خبار الحکم قادیان میں قادیانی مرزا جی نہ صرف عیسی مسیح بلکہ سرے سے تمام انبیاء کے معجزات کا انکار کرتے ہیں، اس کی وجہ، عصمت بی بی از بے چادری ہے۔ چونکہ آپ بروزی اور ظلی نبی اور مسیح و مہدی بنے ہیں، مگر کوئی معجزہ یا کرشمہ دکھا نہیں سکتے، لہذا معجزات کا انکار کرتے ہیں کہ وہ واقع میں نہ عیسی مسیح سے سرزد ہوئے نہ کسی اور نبی سے۔ مرزا جی تو پورے شعبدہ باز مداری بھی نہیں، جس طرح پورے رمال نہیں۔ رمل کی رو سے پیش گوئی کی، مگر ہوا میں اڑ گئی۔ اوروں کی نسبت کیا خاک پیش گوئی پوری ہوتی خود اپنی اور اپنے گھر کی پیش گوئی پوری نہ ہوئی

تو بر اوج فلک چہ دانی چیست
چوں ندانی کہ در سرائے تو کیست

گویا دنیا نے انبیاء کرام کو ویسے ہی مان لیا، کسی معجزے یا خرق عادت کی وجہ سے نہیں مانا۔ حضرت عیسی مسیح کی احیاء اموات کے قائل نہیں، بلکہ آیت احی الموتی باذن اللہ سے احیاء قلوب یعنی ہدایت مراد لیتے ہیں۔ لیکن کیا یہ معجزہ نہیں، حالانکہ آپ عیسی مسیح کو نبی تو کیا معنی، مہذب انسان بھی یقین نہیں کرتے، مگر ان سے معجزے کا صادر ہونا تسلیم کرلیا۔ بات بات میں تناقض اور حماقت ہے۔

اب ملاحظہ فرمائیے کہ معجزات انبیاء کرام سے تو بدیہی انکار، مگر کشفی طور پر موضوع احادیث بھی صحیح ہو جاتی ہیں۔ یعنی اولیاء اللہ اور اہل کشف الہام کی رو سے احادیث کو صحیح کر لیتے ہیں۔ گویا یہ معجزہ اور کرامت اور خرق عادت نہیں۔ مرزا جی کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ مولوی محمد حسینؒ صاحب (بٹالوی) نے خود لکھ دیا ہے کہ اہل کشف اور ولی الہام کی رو سے احادیث کی صحت کر لیتے ہیں (یعنی خود آنحضرت ﷺ سے)۔ ہم کو یقین نہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب نے ایسا کہا ہو، اور اگر درحقیقت لکھا ہے تو یہ شائد اس زمانہ کا ذکر ہے جب کہ نہ صرف مولوی صاحب بلکہ بعض دوسرے اہل اسلام بھی مرزا جی کو ایک خالص بزرگ آدمی سمجھتے تھے۔ تاہم ایسا لکھنا قابل افسوس ہے۔ کیا معنی کہ اب دنیا میں موضوع اور مدلّس حدیث ایک بھی نہ رہے گی، سب صحیح ہو جائیں گی۔ یعنی ایک دنیا پرست مکار چند حمقاء کے سامنے ہنکارا اٹھے گا کہ فلاں حدیث، جس کو موضوع بتایا جاتا ہے، صحیح ہے اور میں نے کشفی طور پر آنحضرت ﷺ یا دیگر اصحاب سے اس کی تصدیق کر لی ہے یا مجھ پر الہام ہو گیا ہے۔ جیسا کہ ظلی اور بروزی مرزا قادیانی جو اپنے کو تناسخی احمد قرار دیتا ہے وہ تو دم کے دم میں جسد عنصری سے نکل کر اپنے کو عالم برزخ میں پہنچا سکتا ہے اور پھر کھٹ سے قادیان میں اتر سکتا ہے۔

دوسری خرابی یہ ہے کہ رجال الاحادیث جن میں بڑے بڑے علماء اور صلحاء اور مشائخ تھے، انہوں نے عبث احادیث کی تنقید میں جانکاہی کی اور اپنے کو گھلایا۔ کیا ان میں سے کسی کا مرتبہ مرزا غلام احمد قادیانی کے برابر نہ تھا کہ کشفی طور پر احادیث کی صحت کر لیتے۔ بھلا ایسے کھلے سفسطوں میں تو وہی لوگ آتے ہیں جن کا ایمان مردہ ہو گیا ہے، یا جن کی مئے کی پھوٹ گئی ہے، کوئی عقل منداور سچا مسلمان تو کیوں آنے لگا

پھر کشف والہام جس طرح موضوع احادیث کو صحیح کر سکتا ہے، اسی طرح ان احادیث کو جو صحیح سمجھی جاتی ہیں غلط بھی کر سکتا ہے۔ اب مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کا الہام اور کشف کیوں صحیح نہ مانا جائے جو صحیح احادیث کو بھی ظنی اور ساقط الاعتبار بتاتے ہیں۔ اس کی کیا دلیل ہے کہ فلاں شخص پر تو کشف والہام ہوا ہے اور فلاں پر نہیں ہوا۔ جب کہ کشف والہام ایک مرئی اور محسوس امر نہیں۔ کیا مرزائیوں میں سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ ہم نے مرزا جی پر جمعرات کے ساڑھے دو بجے الہام کا دونگڑا برستے دیکھا ہے جس کی ہیئت کذائی بالکل ایسی ہی تھی جیسی قطب صاحب کی لاٹھ کی یا جیسے منارۃ المسیح قادیان کی۔

اس سے یہ خرابی بھی لازم آئی کہ شریعت اسلامی کوئی چیز نہیں، اہل کشف و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل الہام جس حدیث کو چاہیں صحیح اور جس حدیث کو چاہیں غلط کر سکتے ہیں۔ پھر ظاہر ہے کہ الہام خدا کی طرف سے ہو۔ پس ایک مدعی الہام یا مفتری علی اللہ کہہ سکتا ہے کہ فلاں قرآنی آیت کی تعمیل کا اب زمانہ نہیں اور مجھ پر الہام ہو چکا ہے یعنی اب یہ آیت نسخ ہوگئی ہے، اور قرآن میں پہلے بھی ناسخ و منسوخ آیات موجود ہیں۔

دیکھو مرزا قادیانی قرآن کا مسخ نہیں کر رہا تو کیا کر رہا ہے؟ وہ لکھتا ہے کہ فلاں آیت میری نسبت ہے۔ اس کے یا تو یہ معنی ہوئے کہ آنحضرتﷺ درحقیقت نبی ہی نہ تھے، بلکہ ان کے ذریعے سے قرآن مجھ (مرزا قادیانی) پر اترا ہے۔ یا یہ معنی ہیں کہ فلاں آیت کا آنحضرتﷺ پر نازل ہونا منسوخ ہوگیا ہے اور اب خدا تعالی نے مجھ پر اسکے نزول کی منظوری بھیج دی ہے۔ اور جس طرح دنیا کی گورنمنٹیں ہمیشہ ایکٹ اور سرکلر وغیرہ منسوخ کرتی رہتی ہیں، اور اپنے ماتحتوں کا عزل و نصب، تقرر و تبدل، حسب مصلحت و موقع وقت عمل میں لاتی رہتی ہیں، یہی کیفیت آسمانی گورنمنٹ کی ہے۔ الغرض اہل کشف اور اہل الہام جو چاہیں کریں۔ وہ ہر طرح مختار ہیں۔ اندھے کی داد نہ فریاد، اندھا مار بیٹھے گا۔ ایسی ہی حماقت آمیز باتوں سے دیگر مذاہب کی نظروں میں مذہب اسلام حقیر اور ذلیل اور پوچ نظر آتا ہے۔ الہام کا ڈر باسلامت ہے تو دیکھتے جایئے کیسی کیسی ککڑوں کی صدائیں سننے میں آتی ہیں۔ مرزا قادیانی تو جو چاہے سو کہے، اس کو اسلام سے سروکار ہی نہیں۔ تعجب تو مولوی محمد حسین پر ہے کہ انہوں نے کس ترنگ میں ایسا لکھ مارا جو مرزا قادیانی کیلئے دستاویز ہوگئی۔

اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ دعوی ہے کہ میں مستقل نبی ہوں اور ہر ایک شریعت کو نسخ اور مسخ اور اپنے کشف والہام سے آیتوں اور حدیثوں کو صحیح یا غلط کر سکتا ہوں، لیکن اس نے موضوع حدیثوں کے صحیح کرنے کے الزام کا جوا مولوی محمد حسین بٹالوی کی گردن پر رکھ دیا ہے کہ سب سے پہلے اس کے قائل وہی ہیں، جو درحقیقت صاحب کشف والہام نہیں، پھر میں باوصف صاحب کشف والہام اور مستقل نبی ہونے کے کیوں اسکا قائل نہ ہوں، مجھ پر تو یہ واردات ہر وقت گزرتی رہتی ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب جو اپنے کو اہل حدیث کا لیڈر بتاتے ہیں جب دیگر مذاہب والوں کو ان کا یہ اجتہاد معلوم ہوگا تو ضرور یہی کہیں گے کہ تمام اہل حدیث کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ اللہ یہی عقیدہ ہے۔ بات یہ ہے کہ جب انسان میں خلوص نہیں رہتا یا کسی خود غرض کے دھوکے میں آ جاتا ہے، تو اس سے ایسی ہی حرکات سرزد ہوتی ہیں کہ اپنے ساتھ ساری سوسائٹی کو بدنام کر دیتا ہے۔ مذاہب غیر والے کہہ سکتے ہیں کہ مذہب اسلام کی باگ تو اسلامی علماء وفضلاء واولیاء اللہ کے ہاتھ میں ہے کہ اسلام کی جس بات کو چاہیں ردّ کر دیں اور جس بات کو چاہیں صحیح اور درست کر دیں، اور اس صورت میں اسلام خدائی مذہب نہیں انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دین مرزائی

موجودہ زمانہ میں چونکہ مذاہب آزاد ہیں، لہذا طرح طرح کے جدید مذاہب کا پیدا ہونا ضروری ہے۔ اکثر مذاہب میں ریفارمر (مجدد) بھی پیدا ہو رہے ہیں۔ یہ زمانے کی ترقی کے آثار ہیں۔ لیکن اصلاح اور چیز ہے اور ترمیم و تنسیخ اور چیز۔

قادیانی مرزا جی مسلمانوں سے سرخرو بننے اور ان کو دھوکا دینے کے لئے اپنے کو مجدد بتاتے ہیں اور حدیث کا حوالہ دیتے ہیں کہ ہر صدی پر مجدد فی الدین پیدا ہوگا، مگر حدیث میں یہ نہیں لکھا کہ وہ نبی بھی ہوگا، بلکہ حدیث میں تو لا نبی بعدی مطابق آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین وارد ہے۔ مرزا جی مجدد فی الدین والی حدیث کی تو تاویل نہیں کرتے کیونکہ وہ ان کے منشاء کے موافق ہے مگر حدیث لا نبی بعدی کی تاویل کرتے ہیں۔ اور چونکہ اسی حدیث اور ایک دوسری حدیث میں دجالون کذابون اور دجالون ثلاثون وارد ہوا ہے، لہذا ایسی حدیثوں سے ناک بھوں چڑھاتے ہیں۔ تاویل بھی نہیں کرتے کیونکہ یہ ان کے نبوت کا ذبہ کے لئے بلا وسواس بے التباس فاس الرأس ہے۔

مجدد اور نبی میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ہر مذہب کا مجدد اس مذہب کے نبی کا تابع ہوتا ہے، نہ کہ خود نبی۔ کیونکہ تابع ہرگز نبی نہیں ہو سکتا۔ مگر مرزا جی امتی بھی ہیں، اور نبی بھی، تابع بھی، اور متبوع بھی۔ مسیح موعود بھی ہیں اور اصلی مسیح کو گالیاں بھی دیتے ہیں۔ مستقل نبی بھی ہیں، اور ظلی بھی۔ یعنی اصلی نبی بھی ہیں اور نقلی بھی۔ علی ہذا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس کس خرافات اور تناقضات کو رویا جائے۔ مگر جو کاٹھ کے الو دام میں پھنسے ہوئے ہیں ان کو کون سمجھائے اور جو اصحاب الفیل ہاتھی کا روٹ چکھ رہے ہیں وہ بڑھتی دولت کے خواہاں ہو کر آنکھوں کے اندھوں کی گانٹھ کیوں نہ کاٹیں۔

اگر مرزا جی مجدد ہوتے تو دین محمدی کو چھوڑ کر اپنا نیا دین، یعنی دین احمدی، ہرگز قائم نہ کرتے، اور چیلے چاپڑوں کو بجائے محمدی بنانے کے احمدی یعنی غلام احمدی نہ بناتے، اور نہ یہ سرکلر جاری کرتے کہ جو شخص مجھے مستقل نبی وغیرہ نہ مانے وہ واجب القتل ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ ہر ایک مسلمان جو محمد ﷺ کا متبع ہے اور آپ کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتا، واجب القتل ہے۔ اب اسلامی پبلک سمجھ سکتی ہے کہ وہ سگ دنیا مکار اور دجال واجب القتل ہے جو ہندوستان کے ٦ کروڑ محمدی مسلمانوں کو واجب القتل بتاتا ہے یا تمام مسلمان۔

کوئی حکمت عملی کوئی مصلحت ضرور ہے کہ مسیح کی طرح آنخضرت ﷺ پر کھلم کھلا سبّ ولعن طعن نہیں کیا جاتا، اگرچہ ضمناً اور معنیً کل انبیاء پر سبّ ولعن ہو چکا ہے۔ کیا معنی کہ جس شخص نے ایک نبی (عیسی مسیح) کو گالی دی اس نے قرآن کا خلاف کیا، اور تمام انبیاء کو گالی دی۔ انتظار صرف یہ ہے کہ نشیب میں پانی اچھی طرح نہیں مرا۔ مرزائی ابھی تعلیم و تربیت میں ادھورے ہیں۔ نبوت کے پرائمری اسکول میں تعلیم پا رہے ہیں۔ ابھی ایسے گستاخ اور بے ادب نہیں ہوئے جیسا مرزا جی کا منشاء ہے۔ مگر دیر آید درست آید، تمام بدن کی سوئیاں تو نکل گئی ہیں صرف پلکوں کی سوئیاں باقی ہیں

ظاہر ہے کہ جو شخص لوگوں کو تمام انبیاء کرام سے تڑوا کر اپنی نبوت کا رشتہ جوڑتا ہے، اس کے دل میں کسی نبی کی وقعت کیونکر ممکن ہے۔ وہ تو انبیاء کا کھلا رقیب ہے اور دل سے چاہتا ہے کہ صفحہ دنیا سے ان کا نام مٹ جائے اور دنیا کے دلوں پر مہریں لگ جائیں، کانوں میں سیسہ اور پارہ بھرا جائے کہ بجز مرزائی دین اور مرزائی نبوت کے کسی دین اور کسی نبی کی نبوت کی آواز دنیا نہ سن سکے۔ بس چاروں طرف میں ہی میں ہوں۔ جس طرح بلی یہ چاہتی ہے کہ سب اندھے ہو جائیں اور جب چھینکا ٹوٹ پڑے تو جلیبیاں میرے ہی حصے میں آئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام کی تاویل سے متکلم کی توہین ہوتی ہے

اگر تاویل صرف انسانوں کے کلام تک محدود رہتی تو چنداں غم نہ ہوتا کیونکہ انسانوں کا کلام صدق و کذب دونوں کا مجموعہ ہے، موجودہ زمانے میں تو انسانوں کے کلام کی طرح آسمانی کتابوں کی بھی تاویل وتسویل ہو رہی ہے، اور چار طرف اسی کا بازار گرم ہے۔ خصوصاً مذہب اسلام میں تو تاویلات ہی نے جنگ .. قائم کر دی ہے۔ ایک گروہ کہتا ہے اس کے یہ معنی ہیں، دوسرا کہتا ہے یہ معنی ہیں۔ بھلا یہ کیونکر ممکن ہے کہ کسی کلام کے مختلف معنی ہوں، خصوصاً کلام الٰہی کے۔ کسی کلام کا مختلف المعنی ہونا حد درجہ کی قباحت اور خرابی اور اس کی مسلّمہ فصاحت و بلاغت پر دھبہ لگانے والی اور بالآخر یہ نتیجہ نکالنے والی ہے کہ وہ کلام بھی جھوٹا اور متکلم بھی جھوٹا۔ موجودہ سلطنتیں بھی خلاف بیانی کے مرتکب کو سزا دیتی ہیں۔ اگر تاویل پر مدار رکھا جائے تو کوئی کلام سچا نہیں ٹھہر سکتا اور نہ متکلم کا اصل منشاء کسی پر کھل سکتا ہے کیونکہ ہر کلام میں تاویل دخیل ہو سکتی ہے۔ کسی کلام کا اجمال وابہام بھی مخل فصاحت و بلاغت ہے، کیونکہ اس کا دارو مدار تاویل پر ہے۔ یعنی یہ سمجھا جاتا ہے کہ اس کے معنی درحقیقت کچھ بھی نہیں، محض الفاظ کا قالب اور خالی خولی برہنہ ڈھانچا ہے جس کو تاویل کرنے والا معنی پہناتا ہے۔ پھر جب دوسرا ماوّل اس کو غلط کر دیتا ہے، تو وہ ڈھانچا بدستور ننگے کا ننگا رہ جاتا ہے۔ ایک نے معنی پہنائے دوسرے نے وہ لباس اتار کر نیا لباس پہنا دیا۔ اور ھلمّ جرا۔ ملاحظہ کیجئے سیدھے سادے کلام کی کس قدر بے وقعتی اور تفضیح ہوئی۔

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیر ھا

خیر سے ہمارے قادیانی مرزا صاحب کی ظلی اور بروزی نبوت کا کاغذی جہاز تو تاویل ہی کے طوفان خیز سمندر میں چل رہا ہے۔ آپ کو آسمانی باپ نے تاویل و تسویل کا وہ سلیقہ عطا کیا ہے کہ آج تک کسی کو عطا نہیں ہوا۔ تمام علماء متکلمین، تمام محدثین، تمام مفسرین کلام الٰہی کے وہ معنی نہیں سمجھے جو انیسویں اور بیسویں صدی میں آپ سمجھے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاویل کرنے والا تاویل نہیں کرتا، بلکہ متکلم کے کلام کی اصلاح کرتا ہے۔
اس کا اصلی مقصد یہ ہوتا ہے کہ متکلم نے غلطی کی ہے اس کو کلام کرنے کا سلیقہ نہ تھا، ورنہ وہ کلام میں یہ الفاظ لاتا جن کو میں اپنی تاویل میں ظاہر کر رہا ہوں۔ قرآن مجید یحرفون الکلم عن مواضعه سے ایسے ہی لوگوں کی تصدیق کرتا ہے۔

پھر تاویل کی بنیاد محض خودغرضی اور نفسانیت پر ہوتی ہے۔ مثلاً مرزا جی اور ان کے حواری آیت: و لکن رسول الله و خاتم النبیین کے النبیین میں الف لام عہد ذہنی بتاتے ہیں۔ یعنی آپ ان انبیاء کے خاتم ہیں جو آپ سے پہلے گزر چکے ہیں۔ کیا کہنا، ایسی تاویل تو خرد جال کو بھی نہیں سوجھی اور نہ سوجھ سکتی ہے۔ آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ الف لام استغراق کس موقع پر آتا ہے اور الف لام عہد ذہنی کس موقع پر۔ آپ کو یہ بھی خبر نہیں کہ جمع پر ہمیشہ الف لام استغراق کا ہوتا ہے۔ آپ کو یہ بھی معلوم نہیں کہ اس صورت میں تو ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا، بلکہ ہر انسان اپنے سے پہلے انسانوں کا خاتم ہوگا، خصوصیت کیا رہی۔ اور خدائے تعالی کا جو کلام محل مدح میں تھا، وہ محل ذم میں ہو گیا۔ پھر مرزا جی جو اپنے کو خاتم الخلفاء بتاتے ہیں، تو آپ بھی گزشتہ خلفاء (انبیاء) کے خاتم ٹھہرے، نہ کہ آئندہ انبیاء کے۔ پس ممکن ہے کہ مرزا جی کے بعد کوئی خلیفہ (نہیں، مسیح موعود و مہدی مسعود وظلی و بروزی نبی و امام الزمان) اور بھی پیدا ہو، حالانکہ ایسا کہنے والے پر بھی مرزا جی ابھی ابھی مغلئی چھرا تیز کریں گے۔ لیجئے جناب آپ نے آیت قرآنی کی ایسی تاویل کی کہ اپنے منہ سے اپنی رسالت و نبوت کی تکذیب کر دی۔ یہ ہے تاویل کا نتیجہ۔

اجماع امت اور سیاق وسباق اور لغت اور فن بیان و معانی کے خلاف قرآن مجید کی تاویل کرنا بچوں کا کھیل نہیں۔ ہم بارہا لکھ چکے ہیں اور پھر لکھتے ہیں کہ قادیان بالکل جہلاء اور اغبیاء کا مسکن ہے، ان میں نہ کوئی حدیث و قرآن کا عالم ہے، نہ کوئی فلسفی اور متکلم ہے، نہ کوئی فن معانی و بیان اور فصاحت و بلاغت اور فن بدیع سے واقف ہے۔ بلکہ ہم بڑے دعوے سے کہتے ہیں کہ صرف ونحو سے بھی کما حقہ کوئی واقف نہیں۔ پس کس کی طاقت ہے کہ مجدد السنہ مشرقیہ سے (احمد حسن شوکت) آنکھ ملا سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے فتوے

اب تو قادیانی مرزا جی فتوے بھی دینے لگے، مینڈک کی بھی چلی مداروں کو۔ بھلا اسلامی مفتیوں اور مشائخوں اور علماء نے جس شخص کی تکفیر کا فتوی دے دیا ہو، وہ کیونکر مفتی بن سکتا ہے۔ اخبار الحکم قادیان میں بعنوان استفتاء اوران کے جواب، سوال و جواب شائع ہوتے ہیں۔ کسی نے سوال کیا کہ مولود کی نسبت حضور کیا فرماتے ہیں۔ تو آپ کیا دو ٹپی جواب ہانکتے ہیں کہ:

محض آنحضرت ﷺ کا تذکرہ عمدہ چیز ہے اور قرآن میں بھی ہے: واذکر فی الکتاب ابراھیم۔

سوال از آسمان جواب از ریسمان اسی کو کہتے ہیں۔ بھلا ایسا کون سا مسلمان ہے جو ذکر اللہ اور ذکر الرسول کو باعث سعادت نہ جانتا ہو۔ اس میں تو کسی کو بھی اختلاف نہیں، البتہ مجالس میلاد کے انعقاد کی ہیئت کذائی میں اختلاف ہے۔ مرزا جی اسی کو گول کر گئے اور بے چارہ سائل جواب سے محروم رہا۔

بات یہ ہے کہ جب مرزا جی خاتم الخلفاء ہیں، تو کسی نبی کا ذکر ولادت یا مطلق ذکر آپ کو کیوں گوارا ہونے لگا۔ یہ تو شرک فی الرسالۃ ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ذکر میلاد کو جو آپ نے گول مول بیان کیا یعنی بطور من چاہے منڈ یا ہلائے، اس سے روگردانی کی، تو اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ گور میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں، یا یوں کہو کہ قبر کا حریرا بن گئے ہیں۔ تو خیال ہوا کہ میں محفل میلاد سے انکار کروں گا تو میرے بعد کوئی میری میلاد کی محفل ہرگز نہ منعقد کرے گا، جس کا انعقاد مرزائیوں کا فرض ہے۔ کیا معنی آنحضرت ﷺ کا تو مولود ہو اور آپ کے ظل اور بروز کا مولود چار رکے کاندھے چڑھنے کے بعد نہ ہو۔ اس سے یہ ثابت ہوگا کہ نہ آپ ظل ہیں نہ بروز ہیں۔ جب زندگی میں آپ نے اپنے چیلوں چاپڑوں کو الصلوۃ و السلام علیک یا رسول اللہ کہنے کا تاکیدی حکم دے دیا ہے، تو اس جرنیلی آرڈر کا نفاذ تا قیامت سمجھئے۔ اور جس طرح آنحضرت ﷺ کے مولود کی مجلسیں ہوتی ہیں، آپ کے مولود کی مجلسیں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ ہوں۔

دوم، ہماری رائے میں تو آپ نے اپنے حکیم نورالدین صاحب بھیروی اور مولوی محمد احسن صاحب امروہی کو، جو کسی زمانہ میں خصوصاً بزمانہ حیات نواب سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم، گاڑھے اہل حدیث تھے اور اب تک مجلس میلاد کو برا سمجھتے ہیں، میلاد کی در پردہ برائی بیان کر کے خوش کیا ہے۔ ورنہ قادیانی مرزا جی کسی نبی کا مولود ٹھنڈی آنکھوں دیکھ سکیں، اور اس کا فتوی دے سکیں توبہ، توبہ!

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیثِ تو شنیدن ندہم

تعجب یہ ہے کہ مذکورہ بالا اور سود اور رہن وغیرہ کی حلت وحرمت کے فضول سوالات تو کئے جاتے ہیں، مگر یہ سوال نہیں کیا جاتا کہ تصویر کا بنانا اور اس کا گھر میں رکھنا اور نامحرم عورتوں کا دکھانا کیسا ہے، اور حج نہ کرنا اور دعوی کے ساتھ پیش گوئی کرنا یعنی اپنے کو غیب دان بتانا مذہب اسلام میں کیسا ہے۔ ہم حیران ہیں کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نیا نبی ہے تو پرانی اسلامی شریعت پر کیوں چلتا ہے، اس کا کھلم کھلا انکار کر کے اپنی نئی شریعت کیوں جاری نہیں کرتا۔ یہ کیا کہ آدھا تیتر آدھا بٹیر۔

کوئی پوچھے کس کا خوف ہے۔ زمانہ آزاد، عہد سلطنت آزاد، خیالات آزاد۔ اسی سے تو مرزا جی کی کمزوری ظاہر ہوتی ہے کہ وہ بالکل اپنے کانشس conscience کے خلاف کاروائی کر رہے ہیں۔ لیپا لک کا تو صرف یہ کام رہ گیا ہے کہ قرآن وحدیث میں جو باتیں ان کے مطلب کے موافق ہیں، وہ تو صحیح اور باقی غلط ۔ہم تو جب جانتے کہ کوئی نیا قانون جاری کیا جاتا جو بطور کلیہ کے ہوتا۔ مذہب اسلام سے جدی کوئی ہدایت جاری ہوتی۔ ہدایت تو رہی بالائے طاق، ہاں طرح طرح کی ضلالتیں ضرور جاری ہوتی ہیں، یا نئے نئے بے معنی الہامات کہ لیپا لک ایسا ہے اور لیپا لک ویسا ہے۔ اور پیش گوئی بھی گول مٹول ہوتی ہے جس کے دو منہ منافقوں کے منہ کی طرح ہوتے ہیں، تاکہ آئندہ تاویل کرنے اور اپنے حمقاء کے پٹیانے کا موقع ہاتھ آئے کہ چت بھی مرزا جی کی اور پٹ بھی مرزا جی کی۔ پس قادیان آنکھوں کے اندھوں اور گانٹھ کے پوروں کے لوٹنے کا اچھا خاصہ قمار خانہ ہے اور بس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی مسیح کے معجزات سے انکار بھی اور اقرار بھی

۱۷ مئی ۱۹۰۳ء کے الحکم میں لکھا ہے کہ کسی شخص نے سوال کیا تھا کہ کیا عیسی مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کی کوئی صریح آیت کلام مجید میں ہے۔

مرزا جی نے جواب میں آیت ان مثل عیسی عند الله کمثل آ د م پیش فرمائی یعنی عیسی کی مثال خدا کے نزدیک ایسی ہے جیسی آدم کی مثال جو نہ صرف بے باپ کے بلکہ بے ماں کے بھی پیدا ہوئے مطلب یہ ہے کہ عیسی کی پیدائش پر تو تم کو تعجب ہے مگر آدم کی پیدائش پر تعجب نہیں جو اس سے بھی عجیب تر ہے۔

یہاں تک تو مرزا جی بہت خاصے رہے، مگر جو معجزات خود عیسی مسیح نے دعوے کے ساتھ دکھائے کہ ابری الاکمه و الابرص و احی الموتی باذن الله، اس سے مرزا جی کو انکار ہے، حالانکہ یہ بھی قرآن مجید ہی کی آیت ہے۔ اس کے جواب میں مرزا جی کہتے ہیں کہ عیسیؑ سے درحقیقت کوئی معجزہ ہی نہیں ہوا اور آیت میں مراد احیاء قلوب یعنی ہدایت ہے۔ لیکن ہدایت تو انبیاء اور اولیاء اللہ اور اہل اللہ اور علماء بھی کرتے ہیں حضرت عیسیؑ کی کیا تخصیص ہوئی اور وہ کیونکر دوسرے انبیاء کرام سے اس خاص معجزے میں ممتاز ہوئے یہ وہی بات ہے کہ نؤمن ببعض و نکفر ببعض۔

بات یہ ہے کہ قادیانی مرزا جی کا ایمان خدائی معجزات پر ہے، انبیاء و رسل کے معجزات پر نہیں۔ یہاں وہ لاز آف نیچر Laws of nature کے قائل ہیں کہ کوئی بات اس کے خلاف نہیں ہوسکتی تو پھر مرزا جی نبی بن کر اپنی پیشین گوئیوں کو معجزہ کیوں قرار دیتے ہیں اور اپنی کتابوں کا نام اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کیوں رکھتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک تو انبیاء خلاف نیچر کوئی معجزہ دکھا ہی نہیں سکتے۔ یہ پرائی بدشگونی کیلئے اپنی ناک پر استرا چلانا نہیں تو کیا ہے۔

پھر قادیانی مرزا جی کا یہ جواب صرف مسلمانوں کے لئے ہے نہ کہ مخالفان اسلام دہریوں وغیرہ کے لئے کیونکہ جب وہ عیسی مسیح کے بن باپ پیدا ہونے کے قائل نہیں، تو آدمؑ کے بن باپ اور ماں کے پیدا ہونے کے کب قائل ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرانے فلاسفر تو یہ کہتے ہیں کہ تمام نوعیں قدیم ہیں، پس انسان بھی قدیم ہے۔اسی بنا پر یورپ کے بعض جدید فیلسوف کہتے ہیں کہ انسان اصل میں بندر اور لنگور تھے،اور دیکھ لو دونوں کا چہرہ بشرہ مشابہ ہے۔ جب انکی نسل بڑھی تو جنگلوں کے غاروں اور پہاڑوں کی کھوہوں سے نکل کر جھونپڑے بنانے لگے،اور محنت وریاضت اور مسّ وغیرہ سے بال گر گئے، دم جھڑ گئی، اچھے خاصے مہذب اور متمدن انسان ہو گئے

قادیانی مرزا جی کو اگر کوئی آریہ لپٹ جائے تو بغلیاں جھانکنے لگیں گے، حالانکہ وہ آریا کی تردید کے مدعی ہیں اور اوائل میں اس کی بعثت اسی لئے تھی۔

پھر اگر کوئی دہریہ یا آریا یہ کہنے لگے کہ مرزا جی آیت موصوفہ کا جزء کھا گئے ۔وہ کیا خلقته من تراب ،یہ ٹکڑا یا تو آدم کی صفت واقع ہوگا یا حال۔مطلب یہ ہوا کہ عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے جس کو خدا نے مٹی سے پیدا کیا۔پھر مٹی سے تو تمام اجسام پیدا ہوئے ہیں جو عناصر اربعہ کا ایک رکن ہے۔اگر عیسیٰؑ بھی اسی سے پیدا ہوئے تو کیا اعجاز ہوا۔اور اگر کہو کہ عیسیٰؑ کی نسبت قرآن مجید میں یہ آیت وارد ہے کہ نفخنا فيه من روحنا اور روح مجردات سے ہے نہ کہ مادیات سے،تو خدا تعالی نے عیسیٰؑ کی جو مثال آدمؑ سے دی ہے کہ اس کو مٹی سے پیدا کیا،وہ غلط ہو گئی۔

مرزا جی اور ان کے عقل کل اور تمام مرزائی اس اعتراض کا جواب دے دیں ،تو ہم اپنا دعوی تجدید چھوڑ دیں۔ جب مرزا جی کا یہ دعوی ہے کہ میں امام الزمان ہوں، تو تمام مذاہب کے اعتراضوں کا جواب کیوں نہیں دیتے۔اڈیٹر صاحب الحکم اور البدر کو دو ہفتے کی مہلت دی جاتی ہے۔اس کے بعد ہم خود جواب دیں گے کیونکہ سخن فہمی عالم بالا معلوم ہے۔

نبی ہے یا قہر الٰہی

اس میں کوئی شک نہیں کہ خدا تعالی کے بھیجے ہوئے رسولوں اور نبیوں کا مرتبہ بہت بڑا ہے۔ یوں کہیے کہ خدا تعالی کے بعد ان کا درجہ ہے۔لیکن انبیاء کرام ہی کے واسطے دشواریاں اور طرح طرح کے ابتلاءات بھی تھے جو دنیوی تکالیف اور مصائب کی صورت میں نازل ہوئے اور وہ بتوفیق الٰہی ان سب کو جھیلتے اور تمام آزمائشوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورے اترتے رہے۔ انہوں نے کتّی اور مردار دنیا کو رضائے الٰہی کے عصاء سے ہمیشہ دھتکارا اور اس کو کبھی منہ نہ لگایا۔ دیکھو سچے نبیوں کی یہ صفت ہے۔

انبیاء کرام نے جو تکلیفیں صبر و رضا کے ساتھ برداشت کیں ان کا تحمل عام انسانی طاقت سے باہر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات اور سوانح دیکھ کر ایمان تازہ ہوتا ہے اور دلوں میں ان کی وقعت و عظمت گڑ جاتی ہے۔

اب فرمایئے قادیانی مرزا جی پر کون سا ابتلاء ہوا۔ کیا تکلیف اٹھائی، کون سا مجاہدہ کیا، کیا کیا ریاضتیں کیں۔ آسمان سے ان پر کون سی نئی ہدایت، کون سا نیا قانون اترا، بجز اسکے کہ میں اپنے باپ (خدا) کا لیپا لک ہوں اور وہ میری جانب محبت سے یوں دوڑتا ہے جیسے کوئی مرغی پر پھیلا کر بچوں کی جانب دوڑتی اور ان کو اپنے گرم، گرم پروں میں لیتی ہے کہ کہیں کوئی بلی نہ اٹھا لے جائے۔

قادیانی مرزا جی نے تمام عمر مختار کاری کے زمانے سے لے کر اب تک پھولی پھولی ماما پختیاں کھائیں ...مزے میں ہیں۔ اللے تللے ہیں۔ روغن بادام کے دم کئے ہوئے پلاؤ اور بریانیاں ہیں۔ سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں ہیں۔ ساٹھے پاٹھے بنے ہوئے ہیں، اور ساتھ ہی تمام حواری سنڈ پا رہے ہیں۔ پل رہے ہیں۔ چکنے چپڑے مجرب بن گئے ہیں کہ مکھی بھی بدن پر بیٹھنے سے پھسلتی ہے۔

انبیاء کرام علیہم السلام نے جسمانی اور روحانی مصائب سہے، مظالم پر صبر کیا، اور خدا تعالی کی جناب میں دعا فرمائی کی ظالموں کو چشم بینا عطا کر اور ہدایت دے۔ خود آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہے

لعلّك با خع نّفسك علی آثار هم یعنی اے محمد (تجھے قوم کے ساتھ جو کچھ ہمدردی اور بھڑاس ہے) شاید تو اپنے نفس کو ان کے پیچھے ہلاک کر دے گا۔

سبحان اللہ! ان انیسویں صدی کے فرمائشی نبی مرزا جی کے خوارق دیکھئے کہ کسی نے ایک کہی، تو آپ نے سو سنائی۔ اگر کسی نے ایک چٹکی لی، تو آپ نے کلھاڑا رسید کیا۔ پھر عوام کو نہیں بلکہ علماء کرام اور مشائخ عظام کو، جنہوں نے محض خلوص سے مرزا قادیانی کو راہ راست پر لانا اور الحاد و زندقہ روکنا چاہا۔ پھر اسی پر بس نہیں بلکہ بعض انبیاء کرام کی ارواح مقدسہ کو اس کی تیغ زبان اور سنان قلم سے پناہ نہ ملی۔ جھوٹے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکار مصنوعی لوگ ایسی ہی حرکتوں سے پہچانے جاتے ہیں پس مرزا سے اس کا صادر ہونا ضروری اور عین حکمت ومشیت الٰہی ہے

انبیاء کرام کا نزول ایک رحمت ایزدی ہے، مگر قادیانی مرزا جی کا خروج ملک کے لئے مصیبت اور زحمت ہے۔ ان (مرزا قادیانی) کی نبوت کی پہلی تبلیغ تو یہ ہوئی کہ فلاں اتنے دنوں میں ہلاک ہوگا، اور فلاں اتنی مدت میں، حالانکہ ایک بھی ہلاک نہ ہوا۔ الغرض نئے نبی صاحب اپنے ساتھ ہلاکت ہی کی لینڈوری لائے۔ آسمانی باپ نے اپنے ننھے منے لیپالک کو ہلاکت کا سبق پڑھا کر بھیجا نہ کہ نجات کا۔ پھر آپ دعوی سے کہتے ہیں کہ میں طاعونی نبی ہوں اور طاعون میرے ساتھ ساتھ آیا ہے۔ الغرض خدا تعالی نے اب تک دنیا میں ایسے غضب ناک نبی کی نظیر نہیں بھیجی۔..

پھر مرزائیوں کے سوا دنیا میں کوئی شخص مرے، مرزا جی یہی کہیں گے کہ میری بددعا سے مرا کیونکہ اس نے مجھے نبی اور امام الزمان تسلیم نہ کیا تھا۔ لیکن ہم پوچھتے ہیں کہ سینکڑوں مرزائی کیوں مرے (اور وہ بھی طاعون سے جو مرزا جی کا اڈی کانگ ہے) ان کو کس کی بددعا کھا گئی، کیا علماء کرام اور مشائخ عظام کی۔ اب دیکھو ہمارے علماء و مشائخ زبردست ہیں یا مصنوعی بروزی نبی کہ اس کی بددعا سے تو باوصف پیشین گوئی کے ایک بھی نہ مرا اور ہمارے علماء ومشائخ کا اقبال اور جبروت دیکھئے کہ انہوں نے بددعا بھی نہیں کی مگر خود طاعون جو مرزا جی کا سرہنگ ہے خود مرزا جی کے بچوں کو کھا گیا، جیسے سکندر کے اقبال سے دارا کے دو پیادوں نے دارا کا کام تمام کر دیا۔

الہام کی تعریف

الحکم مطبوعہ ۷ امئی ۱۹۰۳ء میں الہام کی کوئی سات تعریفیں لکھی ہیں مگر معلوم نہیں ان میں ذاتی یعنی بالکنہ یا بکنہ یا بالوجہ اور بوجہہ کون سی ہے، اور عرضی کون سی۔ یہ وہ جانے جس نے منطق پڑھی ہو، قادیان میں کوئی ایسا غوجی اور قال اقول بھی پڑھا ہوا نہیں تاکہ ذرہ سے غور سے معلوم ہو کہ ایک شئے کی متعدد ماہتیں نہیں ہوتیں، اور اگر یہ سب عرضیات ہیں تو مبہم ہیں، قطعی اور ممیّز نہیں۔ منجملہ سات تعریفوں کے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف یہ بھی لکھی ہے:

سچا الہام خدا تعالی کی طاقتوں کا اثر اپنے اندر رکھتا ہے اور ضرور ہے کہ اس میں پیشین گوئیاں ہوں اور وہ پوری بھی ہوں۔

معلوم نہیں یہ قرآن مجید میں یا حدیث میں کہاں لکھا ہے کہ جس پر الہام ہو وہ پیشین گو (غیب دان) بھی ہو جائے، یعنی بروزی طور پر خدائی صفت اس میں حلول کر جائے۔ الہام تو سب پر ہوتا ہے، فاسق یا پرہیز گار فاجر ہو، یا بدکار۔ جیسا کہ آیت ذیل سے ظاہر ہے: الهمها فجورها وتقواها

پھر ملاحظہ ہو کہ انسان تو انسان مکھی پر بھی وحی نازل ہوتی ہے۔ جیسا کہ کلام مجید میں ہے:

واوحى ربك الى النحل (یعنی اے محمد تیرے خدا نے مکھی پر وحی نازل کی)

قرآن و حدیث میں تو ہے نہیں، شاید بروزی لیپا لک (مرزا قادیانی) کی لال کتاب میں لکھا ہو کہ مکھی بھی پیشین گو اور غیب دان ہے۔

سچے الہام کی یہ تعریف بھی لکھی ہے کہ: اس میں ایک شوکت اور بلندی ہوتی ہے۔ اور دل پر اس سے مضبوط ٹھوکر لگتی ہے۔ اور قوت اور غضب ناک آواز کے ساتھ دل پر نازل ہوتا ہے۔

اور جھوٹے الہام کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ: اس میں چوروں اور مخنثوں اور عورتوں کی سی دھیمی آواز ہوتی ہے کیونکہ شیطان چور اور مخنث اور عورت ہے

غالباً قادیانی مرزا جی کو اس کا تجربہ ہو گیا ہے اور تجربہ بغیر جلیس وانیس ہونے کے حاصل نہیں ہو سکتا۔ کند ہم جنس با ہم جنس پرواز۔ مرزا جی نے دونوں باتیں اپنے تجربہ سے بیان کی ہیں جن کا یہ مطلب ہوا کہ ان پر جھوٹا الہام بھی ہوتا ہے اور سچا بھی۔ یہ عجیب بروزی نبی ہے جو اضداد کا مجموعہ ہے۔ اب یہ کام حواری کا ہے کہ.. مرزا جی سے پوچھیں کہ آپ پر جھوٹا الہام کس وقت ہوتا ہے اور سچا کس وقت، اور شیطان کے جلیس کس وقت ہوتے ہیں اور آسمانی باپ کے انیس کس وقت۔

مرزا جی یہ دونوں باتیں الہام ہی سے بتائینگے۔ پس دو جانب سے الہام کے ڈونگڑے چھما چھم برسیں گے۔ ایک باپ کی جانب سے، دوسرا شیطان کی جانب سے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشین گوئیاں پیشانی کا دھبا بن گئیں

ہم معمولی پیشین گوئیوں کی بار ہا حقیقت کھول چکے ہیں مگر قادیانی مرزا جی ان میں بھی ہیٹے ہی نکلے اور کیوں نہ نکلتے عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے کہ مفتری علی اللہ کی تحریر اور تقریر خود مفتری کے لئے سواد الوجہ فی الدارین بن جاتی ہے۔

سینکڑوں نجومی لال پوتھیاں لئے، سینکڑوں رمال قلم دان اور قرعہ یا کعبتین بغل میں دبائے، کوڑی پیسہ روٹی ٹکڑا مانگتے پھرتے ہیں، کوئی ان سے تعرض نہیں کرتا۔ آپ نے باوصف ادھورے رمال اور ادھ کچرے نجومی ہونے کے چونکہ نبوت کا دعوی کیا ہے، لہذا مسلمانوں پر آپ کی مزاج پرسی فرض ہوگئی ہے۔ پھر نجومیوں اور رمالوں کی اٹکل کا تیر تو کبھی کبھی نشانے پر لگ بھی جاتا ہے، مگر آپکی ساری پیشینگوئیاں اناڑی کے تیر کی طرح ہوا میں اڑ گئیں۔ پھر بھی وہی دم خم ہے کہ سب پوری ہوئیں۔ کیا بیچاری حیا کو قادیان سے بالکل ہی دیس نکالا دے دیا ہے۔

پہلی پیشین گوئی یہ تھی کہ مغلانی کے حمل کے اصطبل سے کنوتیاں بدلتا ہوا ایک عراقی نر نکلے گا۔ مگر افسوس: چو دم برداشتم مادہ برآمد

دوسری دفعہ آپ نے جند بیدستر اور سقنقور اور ریگ ماہی کے حلوے کھا کر اور کچکچا کرے۔ اگست ۱۸۸۷ء کو اعلان دیا کہ ان کے ضرور بالضرور..لڑکا ہوگا، اور یہی بشیر موعود ہے۔ یوں کرے گا، اور ووں کرے گا۔ ایسا ہوگا اور ویسا ہوگا۔ اور جیسا تیسا ہوگا تمام شاہان روئے زمین اس سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اور خود لیپا لک کا آسمانی باپ فخر کرے گا کہ کیسا کلونٹا پوتا پیدا ہوا۔ گویا دادا ہی بروزی طور پر پوتے کے قالب میں ڈھل کر آئے گا۔

مگر یہ نرم چارہ تھوڑے ہی دنوں میں اجل کا لقمہ بن گیا۔ مرزا جی پھر بھی بھیگی بلی نہ بنے، اور باوصف آسمانی تھپڑ کھانے کے پیش گوئیاں کرنے سے نہ چوکے۔ سقنقوری اور جند بیدستری معجون کا ابھان جو اٹھتا ہے تو جھٹ سے مشتہر کر دیا کہ خود آسمانی باپ نے آسمان میں میرے نکاح کا لگّا فلان مسماۃ (محمدی بنت احمد بیگ) سے لگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ اور یہ نکاح بہت سی برکتوں کا اسٹور ہوگا۔ دیکھومرزا جی کا خط مورخہ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء۔ صفحہ ۱۰، رسالہ مسیلمہ قادیانی کا مکر شیطانی یا نکاح آسمانی کا راز نہانی مطبوعہ چشمہ نور پریس امرتسر۔

اور پیش گوئی کی کہ اگر کوئی اور شخص اس سے نکاح کرے گا تو ڈھائی برس کے اندر مر جائے گا۔ یہ میعاد اگست ۱۸۹۴ء میں ختم ہوگئی اور خالق اناث و ذکور و ازواج نے اس مسماۃ کو ایک نوجوان شخص (مرزا سلطان محمد) کے حوالے کیا۔ اب میرا شیر مرزا جی کی چھاتی پر مونگ دل رہا ہے، اور ان کے ارمانوں کا دلیا کر رہا ہے۔ کوئی نصف درجن بچے تو نکال چکا ہے۔ خدا نے چاہا تو چند روز میں درجن بھر بچے ہو جائیں گے۔ ہاں مرزا جی چونکہ آواگون کے قائل ہیں اور اپنی بروزی یا استدراجی نبوت پر ان کا ایمان ہے، تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ (محمدی بیگم) جورو تو درحقیقت میری ہے مگر میں نے نیوگ کے موافق بچے نکلوانے کو اپنے رقیب کے سپرد کر رکھی ہے کیونکہ میری کمر میں اب بوتا نہیں رہا اور رجولیت ریشہ خطمی بن گئی ہے۔ اور میں نے یہ قانون اپنے بعض مریدوں کی بیگمات کے لئے بھی بوجہ موجود ہونے رگ شیطانی کے نیوگ کے لئے جاری کر دیا ہے۔ اور اس کی سند بعض اخبارات اور ضمیمہ شحنہ ہند سے مل سکتی ہے۔

اگر بعض مرزائی کہیں کہ مرزا جی تو نیوگ کے مخالف اور آریوں پر معترض ہیں ،تو جواب یہ ہے کہ مرزا جی جس امر کو اوروں کیلئے برا سمجھتے ہیں اس کو اپنے لئے باعث فخر وشیخی قرار دیتے ہیں۔ مثلاً مسیح علیہ السلام کی جانب فحش کو منسوب کیا، اور خود کو ان کا مثیل بلکہ عین بنایا۔ اخباروں اور اشتہاروں میں تقوی اور طہارت اور صداقت کی ڈینگ ماری، مگر خود جھوٹ کے پتلے اور مکر کے فوٹو بن گئے۔ یہی حال نیوگ کا ہے۔ اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بیوہء النقوا کی آل ہونے کے باعث خود نیوگ کی نسل سے ہیں۔ گویا نیوگ ان کے نیچر میں یوں مل گیا ہے جیسے زعفرانی حلوے میں ریگ ماہی کا ست۔ کیونکہ ان کے جد امجد .. چنگیز خان نے جس کا خمیر بدھ کے مذہب سے تھا، اسی نیوگ کی بدولت جنم لیا تھا۔ اور مرزا جی کو اول اول اسی بنا پر عیسی مسیح کے مثیل بننے کا خبط سوجھا تھا کہ ان کی دادی بی بی آلنقوا بیوہ نے کسی شخص سے بچے جنے تھے۔ شاید انہیں حالات پر قیاس کر کے مصنف کتاب عصائے موسی نے مرزا جی کو ولید بن مغیرہ کا مثیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھ کر آیت لا تطع کل حلاف مھین کو ان پر چسپاں کیا ہے۔

پچھلے دنوں اعجاز احمدی میں پیش گوئی کی کہ مجھے پانچویں لڑکے کا وعدہ دیا گیا ہے حالانکہ بجائے نر کے مادہ (دختر) پیدا ہوئی۔ دوم اولاد نرینہ کی تعداد میں جو اضافہ ہونے کی پیش گوئی کی تھی بجائے اس کے کہ اضافہ ہوتا ایک جوان کماؤ بیٹا..مر گیا جس کے سہارے پر مرزا جی آسمانی منکوحہ کے تعشق میں اس کو اپنے حق میں بڑی بھاری فتح بنائیں گے کہ فرزند ارجمند نے مرزا جی کا حکم نہ مانا اور اپنی زوجہ کو طلاق نہ دی لہذا سزا پائی۔ وہ کہیں گے کہ چندروز میں میرے رقیب کی بھی باری ہے۔ ابھی تو ذرا ٹپکا ٹپکی شروع ہوئی ہے ذرا تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے، رقیب مرے اور ضرور مرے اور پھر آسمانی منکوحہ میرے ہتھے چڑھے اور ضرور چڑھے۔ اور جب خود مورث اعلی آسمانی باپ نے نکاح پڑھ دیا تو کیوں میرے قبضہ میں نہ آئی۔

مرزا جی کے دعاوی

کرزن گزٹ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو اس وقت سچا جانیں کہ وہ کابل، ایران، روم (ترکی)، عربستان، بخارا میں خود جا کر یا کسی حواری کو بھیج کر تبلیغ رسالت کریں، تو ہم بھی نقد چہرہ شاہی کا دس ہزار روپیہ نذر کریں گے، اس شرط پر کہ وہ مرقومۃ الصدر شہروں میں پہنچ کر ہم کو ایک خط بھیجیں کہ لو صاحب! ہم وہاں پہنچ گئے اور اشاعت دین احمدیہ کر رہے ہیں۔ ہم اسی وقت خالص اور کھرے کھرے دس ہزار نیمے پانچ ہزار گن کر حوالہ کر دیں گے۔ اگر ضمانت مانگتے ہو تو ہم مولوی سراج دین احمد بیرسٹر ایٹ لاء مالک چودھویں صدی کو پیش کرتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی اپنی وحی بھی شائع کر دیں گے جو ہم کو اس وقت ہوگی کہ مرزا صاحب پھر مع الخیر کبھی قادیان کی ہوا نہ کھائیں گے۔ وہیں کے لوگ آپ کی زیارت اس جگہ بنالیں گے۔

ناظرین پر بخوبی روشن ہے کہ ہر وقت مرزا جی اور مرزائی جماعت اس دھن میں لگے رہتے ہیں کہ کوئی موٹا مرغا پھنسے، کوئی فربہ شکار ہاتھ لگے۔ دھڑا دھڑ چندے ہوں مینار بنے، اثاث البیت زیورات سجاوٹ کے سامان عیش وعشرت کے اسباب مہیا ہوں ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے تو نہ دنیادی سامان بنائے، نہ چندے بٹورے، نہ زیورات خریدے۔ وہ تو ایک مسافر کی طرح بغیر دل بستگی کے جیسے تشریف لائے ویسے ہی تشریف لے گئے۔ میں حیران ہوں کہ کیسی ظلّیت اور کیسی بروزیت اور کیسا آئینہ کا عکس، مشبّہ اور مشبّہ بہ میں کچھ تو مماثلت ہونی چاہیے۔.....

اور اس پر یہ غرور اور خشونت اور بدزبانی جیسا کہ اس جماعت کا طریقہ ہے اس کی نظیر دنیا میں نہیں۔ گویا حلم، موعظہ حسنہ، خلق محمدی کی یہ جماعت بالکل ضد ہے۔

مرزا جی کی جماعت میں آگے سے جو موٹے موٹے شکار موجود ہیں، کسی کو حکیم الامت کا خطاب، کسی کو خلیفہ اول کا، کسی کو خلیفہ ثانی کی عزت، کسی کو خلیفہ ثالث کا فخر، کسی کو خلیفہ چہارم کا عرف بخشا گیا ہے۔ یہ تو معمولی بات ہے کہ جب مرزا جی نے خود خلعت نبوت پہن کر محمد کا روپ دہار لیا ہے تو مریدوں کو خلفاء کا خطاب ملنا ضروری ہے۔ یہ مرزا جی کی فیاضی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

> خدا کا وعدہ ہے کہ نحن نزّلنا الذکر و انّا له لحافظون یعنی قرآن کریم کی گم شدہ عزت وعظمت کو پھر بحال کرنے کے لئے غلام احمد کی صورت میں یقیناً محمد رسول اللہ ﷺ آیا۔ اور خدا نے آسمان سے قرآن کریم کی حفاظت اور اس کی عظمت وجلال کے اظہار کا ایک ذریعہ پیدا کیا۔ اور ارادہ کیا کہ قرآن کریم کا نزول دوبارہ ہو۔ اور پھر دنیا کو اس کی عظمت پر اطلاع دی جاوے۔ اس غرض سے اس نے پھر محمد ﷺ کو بروزی رنگ میں غلام احمد قادیانی کی صورت میں نازل کیا۔ (الحکم ۱۰۔ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۹ کالم اول)

اور پھر ایسے سامان کی موجودگی میں یہ بھی لازم ہوا کہ بقول مرزا صاحب:

> مماثلت سلسلہ موسوی کی غرض سے خدا نے تیرہ سو برس تک تو نبوت اور وحی پر مہر لگائے رکھی اور بہ پاس ادب آنحضرت ﷺ کسی نئے نبی و رسول کی ضرورت نہ سمجھی۔ مگر اب تیرہ سو سال بعد وہ مہر توڑ دی اور اس عاجز کو یا نبیّ الله صریح طور پر پکار کر ممتاز فرمایا اور سلسلہ موسوی کی طرح جیسا کہ حضرت موسیٰ کے حواری نبی کہلائے، اسی طرح حضرت محمد ﷺ کا (مرزا جی) بھی نبی کہلایا۔ (الحکم قادیان ۲۳۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر طرہ یہ کہ مرزا جی کو آنحضرت ﷺ کی قبر میں مسیح موعود کے دفن ہونے کا بھید بہت عجیب طور سے منکشف ہوا۔ آپ تحریر فرماتے ہیں:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کی قبر میری قبر میں ہوگی۔ اس پر میں نے سوچا کہ یہ کیا سرّ ہے؟ تو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد ہر قسم کی دوری اور دوئی کو دور کرتا ہے، اور اس سے اپنے مسیح موعود کے وجود میں ایک اتحاد کا ہونا ثابت کرتا ہے اور ظاہر کر دیا ہے کہ کوئی شخص باہر سے آنے والا نہیں ہے بلکہ مسیح موعود کا آنا گویا آنحضرت ﷺ کا آنا ہے جو بروزی رنگ رکھتا ہے۔

اگر کوئی اور شخص آتا تو اس سے دوئی لازم آتی، اور عزت نبوی کے تقاضے کے خلاف ہوتا۔ خدا نے جو قرآن میں اس قدر تعریف رسول اللہ ﷺ کی، کی ہے اور آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا ہے، اگر کسی اور کو آپ کے بعد تخت نبوت پر بٹھا دیتا، تو آپ کی کس قدر کسر شان ہوتی، جس سے یہ ثابت ہوتا کہ آنحضرت ﷺ کی قوت قدسی بہت ہی کمزور ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو وہ بھی میری ہی اطاعت کرتے، تو اس سے یہ مطلب ہے کہ کتنی بڑی بات ہے کہ اگر سوائے میرے مسیح موعود عیسیٰ جو بنی اسرائیل کا آخری نبی ہے آوے اور آنحضرت ﷺ کی ختم نبوت کی مہر توڑے تو آپ کو غیرت نہ آوے گی؟ اور کیا خدا تعالیٰ آنحضرت ﷺ کی اس قدر ہتک کرنا چاہتا ہے؟ افسوس ہے کہ لوگ باوجود مسلمان ہونے اور آنحضرت کو خاتم الانبیاء ماننے کے نبوت کی مہر توڑتے ہیں۔ (الحکم۔ ۱۰ مئی ۱۹۰۳ء ص ۲).

مرزا صاحب کا صاف مطلب یہ ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ یا حضرت موسیٰؑ اولو العزم پیغمبر پھر تشریف لاویں تو اس سے ہتک اور کسر شان اور قوت قدسی کی کمزوری آنحضرت کی ثابت ہوتی ہے اور خود بدولت مرزا جی، نبی بن کر اس مہر کو توڑیں تو اس میں نہ نبی کو غیرت آوے، اور نہ خدا ہی برا مانے۔ کیونکہ محمد ﷺ نے مرزا جی کا روپ دھارا ہے۔ میرا اور مسلمان کا کانشنس یہ کہتا ہے کہ خدا نے محمد رسول اللہ ﷺ کو ختم الانبیاء فرمایا اور نبوت پر مہر لگا دی۔ اب نہ تو حضرت عیسیٰؑ کی مجال ہے کہ خدا کی لگائی ہوئی مہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توڑ سکے اور نہ حضرت موسیٰؑ کی۔ مرزا جی بیچارے کس باغ کی مولی ہیں۔ کسی کو کیا پڑی ہے کہ مرزا جی کی ابلہ فریبیوں میں آوے اور ہاتھ کو سر کے گرد گھما کر ناک پکڑے۔ مرزا جی عقل کے اندھوں ہی کو جل دے کر اپنا الّو سیدھا کریں، ہم ایسے خدا کو جس کا قول اور فعل مخالف ہو، ایک ناقص بے کار کم عقل خدا کہیں گے کہ کہے کچھ اور کرے کچھ۔ تیرہ سو سال تک تو نبوت کی مہر مضبوط لگائے رکھی اور تیرہ سو سال کے بعد کمال بے وقوفی سے ایک ادنی ترین انسان کے واسطے اپنے قول کا خیال نہ کر کے اس مہر کو توڑ دیا

بات بات پر جو مرزا جی دس دس ہزار، پانچ پانچ ہزار روپیہ کی شرطیں لگاتے ہیں، شائد ان کا خدا نفع نقصان میں شریک ہے۔ ہمارا خدا تو نہایت صادق الوعد، دانا بینا، قول کا سچا، غیور ہے جو بات کہتا ہے اس کو کبھی نہیں بدلتا۔ اس کا قول اور فعل موافق ہے۔ جیسے اس نے نبوت اور وحی پر مہر لگائی ہے قیامت تک اس کو کوئی نہ توڑے گا۔ مرزا جی جیسے کروڑوں کو ہلاک اور پیدا کرے گا، کانے گنجے لنگڑے تو کس شمار میں ہیں۔

نبی بننے کا ارمان

انسانوں کے دلوں میں مادے اور فطرت کے موافق مختلف ارمان ہوتے ہیں۔ مفلس یہ چاہتا ہے کہ میں مالدار ہو جاؤں۔ مالدار یہ چاہتا ہے کہ میں بڑا رئیس ابن رئیس ہو جاؤں۔ رئیس یہ چاہتا ہے کہ میں بادشاہ ہو جاؤں۔ اور بادشاہ یہ چاہتا ہے کہ میں شہنشاہ ہو جاؤں۔ الغرض جو دنیا دار ہاتھی پر چڑھا ہے، وہ بانس پر چڑھنا چاہتا ہے۔ اگرچہ آخر میں سب کو چار کے کاندھے پر چڑھنا ہوتا ہے۔

علی ہذا، ایک طالب علم یہ چاہتا ہے کہ میں عالم و فاضل ہو جاؤں۔ ایک عابد و زاہد صوفی صافی یا طالب حق یہ چاہتا ہے کہ میں ولی اللہ ہو جاؤں۔ لیکن یہ کوئی نہیں چاہتا کہ میں نبی ہو جاؤں، کیونکہ یہ امر اس کی فطرت اور قابلیت اور حیثیت وظرف اور امکان سے باہر ہے، بلکہ طلب محال ہے۔

امت محمدیہ میں کیسے کیسے اولیاء اللہ اور مقربان الٰہی گذرے، جن کے نام بڑی وقعت وعظمت کے ساتھ زبانوں پر جاری ہیں، اور جن کے سنجیدہ حالات اور ستودہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات سے تواریخ کے دفاتر معمور ہیں۔ بھلا ان میں سے کسی نے بھی نبی بننے کی خواہش کی، چہ جائے کہ دعوی نبوت کیا ہو۔ سوڈا ان میں بھی بہت سے مکاروں نے مہدویت کا دعوی کیا، مگر بروزی یا ظلی محمد بننے کا دعوی کسی نے نہیں کیا۔ مرزا قادیانی کی جسارت دیکھئے کہ نبی کیا معنی خود خاتم الانبیاء محمد بن گیا۔ پھر اس میں یہ شرارت اور فریب کہ میں محمد کا غیر نہیں تاکہ مہر نبوت ٹوٹ جائے، بلکہ میں تو ہو بہو محمد ہوں۔ گویا خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ کی روح پاک نے حلال خوروں کے لال گرو کے بھائی کے ناپاک جسد میں حلول کیا ہے۔ آپ کے بھائی لال گرو کے خوارق کا نمونہ سب دیکھ چکے ہیں۔ پس آپ اس سے گھٹ کر کیوں رہنے لگے۔ دونوں ایک ہی جھاڑو کی تیلیاں، ایک ہی سنڈاس کے کیڑے، ایک ہی کوڑی کے درخت، ایک ہی درخت کے کھاد، ایک ہی جیسے کماؤ پوت ہیں۔ پس جو نسبت آپ کو اپنے بھائی سے ہے، وہی نسبت آپ کے چیلوں کو بھائی کے چیلوں سے ہونی چاہیے۔

تعلیم و تربیت کے موجودہ زمانے میں ریفارمیشن کا دور دورہ ہے، اور ہر قوم اور ہر فن کا ایک ایک ریفارمر موجود ہے۔ لیکن کیا ان میں سے کس نے نبی بننے کا دعوی کیا ہے۔ مرزا جی نے تو اپنے کو پرافٹ (غیب دان) بنالیا ہے۔ پس وہ نبی نہیں بلکہ چھلے چھلائے فرمائشی خدا ہیں، اور یہ کچھ چھپی بات نہیں وہ کھلم کھلا کہتے ہیں کہ دیکھو میری فلاں پیش گوئی پوری ہوئی اور فلاں پوری ہوئی۔ کیا اس کے یہی معنی نہیں کہ میں غیب دان بلکہ خدا ہوں، حالانکہ انبیاء کرام میں سے کسی نے نہ تو غیب دانی کا دعوی کیا، نہ غیب دانی کو اپنی نبوت کا معیار ٹھہرایا۔ اور کیونکر ٹھہراتے خود انبیاء کا اس پر ایمان ہے کہ غیب دان صرف خدا ہے جس کی صفت علام الغیوب ہے۔

قادیانی مرزا جی اپنے کو مسلمان اور قرآن پر ایمان بتاتے ہیں، حالانکہ قرآن کا سراسر خلاف کر رہے ہیں۔ قرآن میں ہے:

انّ اللہ یعلم ما فی الارحام۔ یعنی خدا جانتا ہے کہ رحم مادر میں کیا ہے۔،

اور: وما تدری نفس بأیّ ارض تموت۔ اور خدا ہی جانتا ہے کہ انسان کو ن سی زمین میں مرے گا۔

مگر مرزا جی نے علی رؤس الاشہاد متواتر غیب دانی (پیشین گوئی) کی کہ میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوجہ کے آئندہ گابھ سے مجھ جیسا، بلکہ مجھ سے بڑھ کر، فرزندار جمند پیدا ہوگا۔لیکن قدرت کی جانب سے گھونسا جولگتا ہےتو نرکی جگہ کھٹ سے مادہ نکل پڑی۔

مرزا جی نے غیب دانی کی کہ طاعون میرا ایڈی کانگ ہے، مرزائیوں کو اس سے کچھ خوف نہ کرنا چاہیے۔اورخاص کر جوشخص میرے نزول وبعثت کی سرزمین میں آ جائے گا وہ تو مجھ سے پہلے مرہی نہیں سکتا۔مگر طاعون ایک ہی کائیاں ہے، نہ لیپا لک کا منہ کیا، نہ آسمانی باپ کا۔اورنہ صرف مختلف مقامات میں بلکہ خود دارالایمان قادیان میں مرزائیوں کا کھلیان لگادیا۔بہت سے مرزائی قادیان کے بلوں میں دم سے چھاج باندھ باندھ کے گھسے، مگر طاعونی چوہوں کی طرح مرے کے مرے رہ گئے۔اور گورداسپور کی میونسپلٹی کو ان چوہوں کے مارنے پر انعام بھی مشتہر کرنا نہ پڑا، اور میونسپلٹی کا فنڈ اس رقم میں ٹکا خرچ کرنے سے محفوظ رہا۔مرگئے مردود فاتحہ نہ درود، اور بجکم رب ودود، ہالک نمرود، منہ کالے اور دست وپا کبود، عاقبت نامحمود وانجام نامسعود، سراسر بے بہبود، ازسرتاپا بے سود، مورود ہوکر قعرعدم میں غتربود ہوگئے، فی النار والسقر مع الجدّ والپدر

موجودہ زمانہ یورپین آزادی کی ٹکسال ہے۔کھرے کھوٹے کا کوئی جانچ کرنے والا نہیں۔ نبی کیا، خدائی کا بھی کوئی دعوی کرے تو باز پرس نہیں۔لیکن اگر بروزی رسالت کی تبلیغ افغانستان اور وسط ایشیا وغیرہ کی خودمختار اسلامی ریاستوں میں کی جائے تو گھٹنوں گھٹنوں مزا آجائے۔

نبی اور مجدد میں فرق

قادیانی مرزا جی کی تو وہی مثل ہے کہ اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ۔کسی سے رسول اللہ ﷺ کی حدیث سن لی کہ ہر صدی کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا رہے گا، پھر کیا تھا، حمقاء میں پہلے آپ الہامی ہوئے، پھر مجدد ہوئے، پھر مثیل المسیح ہوئے۔الغرض جب گھان اچھی طرح تیار ہوگیا تو کھٹ سے بروزی اور ظلی نبی اور خاتم الخلفاء اور سچ مچ مسیح اور امام الزمان بن گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو باایں ریش وفش یہ بھی معلوم نہیں کہ اسلامی اصطلاح میں مجدد کس کو کہتے ہیں اور نبی اور رسول کسے۔کیا مجدد اور نبی باہم مترادف ہیں۔مجدد تو نبی کا تابع ہوتا ہے، نہ کہ خود نبی۔ ورنہ رسول اللہ ﷺ یہ فرماتے کہ ہر صدی پر ایک نبی پیدا ہوگا۔ مجدد کے معنی کسی پرانی شئے کے نیا کرنے والے کے ہیں، یعنی شریعت مستقلہ کاملہ کے وہ اصول وضوابط جو لوگ بھول گئے ہوں، یا ان کی جانب سے تغافل اور ان کے تعامل سے تساہل کرتے ہوں، ان کو یاد دلائے اور تازہ کرے اور جو کامل ہدایت بین دفتی المصاحف موجود ہو، ان کو رواج دے اور دنیا کے دلوں میں ان کی عظمت وجلالت کی بنیاد اسی طرح ڈالے جس طرح قریب زمانہ نبوت کے لوگوں کے دلوں میں ڈالی گئی تھی۔مجدد کے یہ معنی نہیں کہ شریعت کی ترمیم کرکے نیا نبی بن جائے۔مرزا صاحب جس نبی امی ﷺ کے قول کی سند اپنے مجدد ہونے پر لاتے ہیں، اسی نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ لا نبی بعدی اور نہ صرف نبی امی نے بلکہ خود خدا نے وحی نازل کر دی ہے

ما کا ن محمّد ا با ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل اللہ و خا تم النّبیین

اب فرمایئے! مجدد کیوں کر نبی ہوسکتا ہے۔تمام اولیاء اللہ مجدد گزر رے ہیں۔تمام اسلامی علماء اور فضلاء اور مشائخ مجدد ہیں جو توحید وسنت کو یاد دلاتے ہیں اور ان پر قائم ہونے کی ہدایت کرتے ہیں اگر یہ سب انبیاء ہوتے تو نبوت کے مدارج کا خاتمہ ہوجاتا، یعنی نبوت کوئی شئے نہ رہتی۔آندھی کے آم اور جھڑبیری کے بیر ہو جاتی، جیسی سال ہاسال سے قادیان کے جنگل میں ہورہی ہے۔

مجدد کے لقب سے ہر شخص جو کسی علم وفن کی تجدید کرے، ملقب ہوسکتا ہے ۔ہر شخص جو کسی حرفت وصنعت کا موجد ہو، مجدد کہلا سکتا ہے مگر اس کو نبی اور رسول کوئی نہ کہے گا، اور نہ وہ خود اپنے کو اس لقب سے ملقب کرنے پر رضا مند ہوگا۔ ورنہ موجودہ زمانے کے سائنس والے جنھوں نے حیرت انگیز ایجادوں میں ترقی کی ہے اور کر رہے ہیں اور آئندہ کریں گے سب نبی اور رسول بن جائیں گے۔

دخانی قوت سے کام لینے والوں، اسٹیمر اور صنعت وحرفت کی مشینیں اور ریلوے انجن کے موجدوں کو خود مرزا جی دجال تو کہتے ہیں مگر مجدد بمعنی نبی نہیں کہتے۔کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح عیسی مسیح دجال کو قتل کریں گے، اسی طرح مرزا جی بھی ان دجالوں کو قتل کر کے ان کی مشینوں اور انجنوں کو غارت کریں گے۔

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ میں خون ریز مہدی اور مسیح نہیں ہوں۔ لیکن وہ کم از کم دجالوں اور ان کے کارناموں کے مٹانے کو تو ضرور ہی مبعوث ہوئے ہیں۔ اور اگر صرف حسب قول مرزا صاحب ریلیں ہی دجال ہیں، تو مسیح کا فرض ہونا چاہیے کہ ان کا قلع قمع کرے اور جس طرح ممکن ہو ہندوستان میں ان کا اجراء بند کر دے، کیونکہ ظاہر ہے کہ دجال، عیسی مسیح کا بڑا بھاری مخالف اور رقیب ہوگا۔ اور اگر مرزا جی عمداً ایسا نہ کریں گے تو صاف ثابت ہو جائے گا کہ دجال اور مرزا قادیانی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے، ایک ہی نسل کی پیدائش، ایک ہی خاندان کے رکن، ایک ہی سوسائٹی کے ممبر ہیں۔ اور انیسویں صدی میں دجال اور مسیح دونوں گٹھ جوڑ کر کے اور آسمانی باپ کے پاس سے پاس لے کر آئے ہیں۔ اور اگر ریلیں دجال کا گدھا ہیں، تو مرزا اور مرزائی بارہا ان پر سوار ہوئے ہیں۔ اب فرمایئے دجال کون ہوا؟ مرزا جی کے یہ دلائل ایسے ہیں جن کو سن کر گدھے بھی کان دبا کر اور دم اٹھا کر ڈھچوں ڈھچوں پکارتے اور لید کرتے کنوتیاں بدلتے پشتنگیں جھاڑتے قادیان کے پڑادوں سے بھاگتے ہیں۔

مرزا جی کے نزدیک مجدد اور ولی اور نبی سب ایک ہیں، حالانکہ ولی اور مجدد نبی اور امام الزمان نہیں ہوسکتا۔ یعنی ناقص اور کامل کسی ایک فرد میں جمع نہیں ہوسکتا۔ آپ کی تصانیف ایک متناقض خرافات کا مجموعہ ہیں۔ کیا معنی کہ جب آپ آنحضرت ﷺ کے بروزی نبی بنے ہیں یعنی آپ کے ناپاک اور خبیث قالب میں آنحضرت ﷺ کی روح اطیب واطہر نے (معاذ اللہ) حلول کیا ہے، تو آپ مجدد اور ولی اور ناقص نبی کہاں رہے جیسا کہ آپ کا دعوی ہے کہ کامل نبوت کا خاتمہ ہوا ہے، نہ کہ ناقص نبوت کا۔ آپ تو ہو بہو آنحضرت ﷺ بن گئے۔ پھر بھی تو آپ بجائے مجدد اور مہدی و مسیح ہوئے جری الله فی حلل الانبیاء بنتے ہیں یعنی تمام انبیاء کے لباس میں آپ نے حلول کیا ہے اور کبھی صرف بروزی محمد۔ تمام انبیاء کے قوالب میں حلول کرنے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کی پلید روح نے قبل از مرگ تمام انبیاء کے اجسام میں تداخل کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول، تو ایک روح متعدد اجسام میں داخل نہیں ہوسکتی۔
دوم، انبیاء کے لباس (اجساد) اب کہاں ہیں جن میں آپ کی روح نے حلول کیا ہو۔
سوم، جری اللہ فی حلل الانبیاء کو آپ الہامی فقرہ بتاتے ہیں جو آپ کے دعوے کا مساعد نہیں بلکہ علی العکس ہے۔ آپ کا مطلب تو یہ ہے نا کہ تمام انبیاء نے مرزائی قالب میں حلول کیا ہے اور مرزا سب کا بروزی ہے، حالانکہ جری اللہ فی حلل الانبیاء سے یہ لازم آتا ہے کہ جیتے جیتے آپ کی روح تمام انبیاء کے قوالب میں ڈھل گئی ہے۔
چہارم، جب آپ بروزی محمد یعنی عین محمد ہیں اور اب اسلامی شریعت کی ترمیم کر رہے ہیں تو یہ معنی ہوئے کہ آنحضرت ﷺ نے انیسویں صدی میں تشریف لا کر خود اپنی شریعت کی ترمیم و تنسیخ کر دی کہ تصویر پرستی جائز اور حج بیت اللہ قطعی موقوف اور اب بجائے حرمین شریفین کے قادیان کا حج کرو۔ وغیرہ
ایک خبط ہو تو کوئی صبر کرے، آپ تو بالکل یتخبطه الشیطان من المسّ کے فوٹو بنے ہوئے ہیں اور لیپالک سے بڑھ کر آسمانی باپ الو کا بھیجا کھا گیا ہے کہ ایسے بے معنی الہامات القاء کرتا ہے۔ جیسی اوٹ پٹانگ تاویلیں مرزا کر رہے ہیں، ہم حلفاً کہتے ہیں کہ ہمارے شاگردان شاگرد ایسی تاویلیں گھڑنے کو اپنے حق میں عار سمجھیں گے۔

تثلیث اور تبنیت، مسیحیت اور مہدویت

۲۴ جون ۱۹۰۳ء کے الحکم میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ

رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں ایک ہی ہیں۔ آدم زاد کی پرستش کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے ممتاز نہیں۔ ایک بیٹے کی پرستش کرتا ہے تو دوسرا ماں بھی کو خدا بناتا ہے۔ اور اس معاملہ میں وہ عقل مندی سے کام لیتا ہے، جب بیٹا خدا ہے تو ماں بھی ضرور خدا ہونی چاہیے۔ الخ

مگر آپ نے مرزائیوں کو رومن کیتھولک اور پروٹسٹنٹ سے کچھ کم درجہ عنایت نہیں کیا۔ آپ بھی آسمانی باپ کے لیپالک ہیں۔ جب باپ خدا ہے تو بیٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں خدا نہ ہو۔ وہاں تثلیث ہے تو یہاں تبنیت ہے۔آپ نے اپنی تصویر کی پرستش کرائی گویا معبود بن گئے ۔یہ تصویر ہر مرزائی کے گھر میں موجود ہے جس کو تڑکے تڑکے ننگے منہ نہار پاؤں ڈنڈوت کی جاتی ہے۔ پھر آپ کس منہ سے کہتے ہیں، اب وقت آگیا ہے کہ انسان پرستی کا شہتیر ٹوٹ جائے ۔ اگر آپ کے دم میں چندروز اوردم ہے تو علاوہ انسان پرستی کے دنیا میں تصویر پرستی اور منارہ پرستی بھی شائع ہو جائے گی۔ مگر قدرت الٰہی جھوٹے معبودوں اور جھوٹے نبیوں کے دھڑ بہت جلد توڑ ڈالتی ہے اور دنیا میں بہت دنوں ان کو پھلنے پھولنے نہیں دیتی۔ چند روز کی شوراشوری کے بعد یوں غائب ہو جاتے ہیں جیسے گدھے کے سر سے سینگ ۔.... بھلا جھوٹے نبیوں اور مہدیوں کا دنیا میں آج کے روز کوئی نام لیوا بھی ہے۔ مر گئے مردود، نہ فاتحہ نہ درود۔ ٹوٹ گیا سب کا تارو پود، اور جہنم واصل ہو گئے اہل نمرو ومفرود، و نزل علیهم الغضب الر ب الودود۔

خیر سے مرزا جی کے علاوہ اس وقت تین مسیح معہود اور ایک مہدی نامسعود موجود ہے۔ یعنی لندن میں پروٹسٹنٹ مسیح مسٹر پگٹ، اور پیرس میں رومن کیتھولک مسیح ڈاکٹر ڈوئی اورسمالی لینڈ میں ملاعبداللہ مہدی ۔ یہ بھی خدا تعالیٰ کی حکمت ہے کہ چاروں کا عقدہ ایک دوسرے کے مقابل کھل رہا ہے ۔یعنی عقل مند پبلک پہچان رہی ہے کہ چاروں جھوٹے ہیں ۔اور درحقیقت پبلک کی تکذیب کی بھی ضرورت نہیں، خود ہر مسیح اور مہدی دوسرے مسیح اور مہدی کی تکذیب کر رہا ہے۔ گویا چاروں آپ اپنی آگ میں جل رہے ہیں ۔ یہ بدمعاش جو دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں، میدان میں آکے آپس میں کیوں فیصلہ نہیں کر لیتے کہ سچا کون ہے اور جھوٹا کون ہے۔ مگر جب سبھی جھوٹے ہیں اور ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ ہم جھوٹے ہیں، تو فیصلہ کرنے کو گھر سے کون نکلے۔ بھلا کہیں چوروں کے بھی پاؤں ہوتے ہیں ۔

ان مہدیوں اور مسیحوں میں اتنا فرق ہے کہ یورپ کی پبلک جو فلسفی مزاج ہے، جب وہ تہذیب و آزادی اور فلسفیانہ تعلیم کی بدولت خود مسیح کو واجبی ہی مانتی ہے، تو فصلی اور نقلی مسیحوں کو کیوں ماننے لگی۔ صاف کہہ دے گی کہ انہیں مالیخولیا ہے۔ گردن میں گہرا پلاسٹر لگا کر پاگل خانے بھجوا دو۔ اور اگر کوئی عمداً کانشنس کے خلاف مسیح بنا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا کو لوٹنا چاہتا ہے، تو پولیس کے حوالے کر دو، تا کہ وہ آوارہ گردی اور بدمعاشی میں چالان کر دے اور عدالت سے سال بھر کی قید اور تین ماہ کی کال کوٹھڑی کرا دے۔ مگر وحشی ممالک سوڈان اور افریقہ وغیرہ میں جھوٹے مہدیوں کی دال بہت جلد گل جاتی ہے، اور ان کے ساتھ ایک جم غفیر ہو کر سلطنتوں کے حق میں خوفناک ہو جاتے ہیں۔ سوڈان کے مہدیوں کی حالت مشاہدہ ہو چکی اور سومالی مہدی کی حالت نصب العین ہے، اور غالباً چند روز اس کا وجود باعث تکلیف ہو گا، مگر انجام وہی ہو گا جو تعالشی اور اس کے چیلے کا ہوا۔

اب رہے ہندی مسیح مرزا جی، وہ گورنمنٹ کے لئے تو بظاہر باعث تکلیف نہیں، کیونکہ کیا پدی کیا شوربا، مگر مذہب اسلام کے لئے خصوصاً اور دیگر مذاہب کے لئے عموماً باعث تکلیف ہیں۔ کیونکہ انہوں نے امام الزمان ہونے کا دعوی کیا ہے، جس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص مجھ پر ایمان نہ لاوے، وہ ہر طرح کی دینی اور دنیوی عقوبت کا مستحق ہے۔ اس لئے ان کے وجود سے، جب تک وہ زندہ ہیں، ضرر کے پہنچنے کا احتمال ہے۔ اب بھی وہ درگزر کرنے والے نہیں، مگر خیر یہی ہے کہ خدا نے گنجے کو ناخن اور لنگڑے کو پائے رفتار نہیں دیا

نامرادم دارد ایں افزونی خواہش بدہر
آب بر من بستہ آید آرے ز استقائے من

برٹش گورنمنٹ ایک آزادی پسند گورنمنٹ ہے، لہذا ہندوستان میں چند روز مرزا جی کی چلے چڑھے گی۔ اگر آپ افغانستان یا ایران وغیرہ اسلامی ممالک میں ہوتے تو معلوم ہوتا کہ کتنے دنوں مہدویت اور مسیحیت کی گرم بازاری رہتی ہے۔

یورپ چونکہ آزادی کا کھیت ہے، اور وہاں کی سرزمین میں آزادی خودرو گیاہ کی طرح اگتی ہے، لہذا مرزا جی اپنی تصویر اور رسالے بھیجتے ہیں اور بعض مقامات پر ایجنٹ بھی مقرر کرتے ہیں۔ مگر افغانستان اور وسط ایشیاء میں نہ کوئی مشن جاتا ہے، نہ کوئی ایجنٹ۔ جبکہ آپ امام الزمان ہیں تو ساری خدائی میں اپنی امامت کی یکساں منادی کیوں نہیں کرتے۔ اس صورت میں گویا خود مقر ہیں کہ میں صرف پنجاب وغیرہ کے مرزائیوں کا امام ہوں۔ دعوی تو یہ، اور بزدلانہ کاروائی یہ۔ کیا امام الزمان اور رسول کی یہ شان ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ جان کے خوف سے اپنی امامت اور رسالت کی تبلیغ میں ہچر مچر کرے

در کفے جام رسالت در کفے سندان حق
ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

مرزا جی روح اللہ کہلانے سے شرماتے ہیں

مرزا جی اپنے کو بروزی نبی اور ظلی رسول اور مثیل المسیح اور مسیح موعود وغیرہ تو کہتے ہیں مگر روح اللہ نہیں کہتے جو اہل اسلام کے عقیدے کے موافق حضرت عیسی کا لقب ہے اور خود خدا تعالی نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کلمة القا ھا الی مریم وروح منه ۔ مرزا جی اپنے کو کلمۃ اللہ بھی نہیں کہتے، گویا خود بد بختی کو بلاتے ہیں ۔ دیکھئے روح اللہ اور کلمۃ اللہ کیسی اعلی درجے کی صفات ہیں جن سے جناب باری نے سیدنا المسیح کو ممتاز فرمایا ہے مگر مرزا جی کو چونکہ مسیح سے عداوت ہے، لہذا انہوں نے ان دونوں مقدس متبرک خطابوں سے انکار کر کے اپنے کو روح الشیطان اور کلمۃ ابلیس کہلانا پسند فرمایا۔ سچ ہے، جیسی روح ویسے ہی فرشتے، اور جیسا منہ ویسے ہی طمانچے۔

جب روح اللہ اور کلمۃ اللہ کہلانے سے عار ہے، تو آپ مثیل المسیح اور پھر اصیل المسیح یعنی عین ہیں، مسیح موعود کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ آپ نے تو اپنی آبرو پر خود پانی پھیر دیا۔

پھر آدھا تیتر آدھا بٹیر بھی ہے۔ کیا معنی کہ آپ روح اللہ اور کلمۃ اللہ تو نہیں ہیں، ہاں مسیحیوں کے عقیدے کے موافق ابن اللہ (لیپا لک) ضرور ہیں۔ یعنی اسلام سے خارج ہو کر عیسائیوں میں ملے ہیں، مگر ذرا عیسائیوں سے تو پوچھو کہ وہ آپ کو کیا سمجھتے ہیں۔

اتنا تو ہم کو معلوم ہے کہ جب کسی مسیحی کے سامنے آپ کا تذکرہ ہوتا ہے تو وہ (پیشاب کی)دھار مارنے کو تیار ہو جاتا ہے۔ الغرض آپ ادھر تو مسلمانوں کے مردود، ادھر مسیحیوں کے مطرود۔ اور آریوں نے تو جیسا ناک میں دم کیا ہے آپ کا جی ہی خوب جانتا ہے۔

پھر کس برتے پرتا پانی۔ آپ کی تو حسب قول شوکت اللہ القہار یہ حالت ہے۔

نفرت ہے جو مومن کو تو ہے گبر کو ضد
آغوش میں لے نہ کعبہ نہ دیر ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید پر عمل

مرزائیوں کے حکیم الامت (نورالدین بھیروی) ۲۴ جون (۱۹۰۳ء) کے اخبار الحکم قادیان میں فرماتے ہیں:

قرآن شریف کی تلاوت کرو مگر عمل کے لئے، اگر قرآن شریف میں کوئی ایسی آیت پاؤ جو دوبھر معلوم ہو اور ایسا نظر آوے کہ اس پر عمل نہیں ہوسکتا، تو یادرکھو ایسا خیال سخت خطرناک ہے۔

حکیم نورالدین صاحب کی یہ چکنی چپڑی باتیں نرا شکاری کا جال یا لاسا ہے اور مرزائیوں کا دلاسا ہے، یا اس میں کچھ صداقت بھی ہے۔ ہم تو یہی دیکھ رہے ہیں کہ مرزائیوں میں قرآن مجید پر عمل کرنا دوبھر کیا معنی محال ہو رہا ہے۔ مرزا جی کے گھر میں علاوہ زرنقد دفینہ وخزینہ کے مستورات کے پاس سونے کے جڑاؤ زیورات موجود ہیں اور جائداد اس کے علاوہ، مگر حج کے نام سے موت آتی ہے۔ اور زکوۃ تو کیوں ادا ہونے لگی۔ کچھ دیں گے بھی تو بھوکوں کو نہیں بلکہ قادیان کے بھوتوں کو جو کماؤ پوتوں سے بڑھ کر ہیں۔ خود حکیم صاحب بھی لکھ پتی ہیں مگر حج کے نام سے لرزہ چڑھتا ہے، اور عذر لنگ یہ کہ راستے میں شیر لگتا ہے، جا بجا قرنطینے ہیں۔ کوئی پوچھے قرنطینہ میں کیا خرابی ہے، اور حج کی ممانعت کس گورنمنٹ نے کب کی۔ یوں کیوں نہیں کہتے کہ جہازوں کے غرق ہو جانے کا خوف ہے، جو پہلے کبھی نہیں ہوا، اب خروج دجال کے وقت ہوا ہے اور من استطاع الیہ سبیلا پر عمل کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ نے حج کے لئے صرف استطاعت کی قید لگائی ہے۔ اس کے سوا نہ کوئی شرط ہے، نہ کوئی قید ہے۔ ہاں بزدلوں نامردوں، خدا اور رسولوں کے چوروں کو ہر وقت خوف ہے۔ اور مرزا جی جس صورت میں مارے خوف کے بجز اجرائے سمن یا وارنٹ کے گھر سے بھی باہر نہیں نکل سکتے، تو حج کو کیا خاک جائیں گے۔

اگر اب کے پھرے جیتے وہ کعبہ کے سفر سے
تو جانیں کہ مرزا پھرے اللہ کے گھر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ آسمانی باپ الہام کر چکا ہے کہ لیپا لک کو کوئی ہلاک نہ کر سکے گا مگر الہام پر لیپا لک کا ایمان نہیں، وہ خیالی خوف سے کونوں کھدروں میں چھپتا پھرتا ہے۔ دیکھو سچا الہام اور سچی پیش گوئی اسے کہتے ہیں جو ہمارے معزز نامہ نگار نے ضمیمہ میں کی تھی کہ مرزا قادیانی اگر چاہے گا بھی تو حج کو نہ جا سکے گا۔ اور خدا تعالی یہ نعمت اس کو ہرگز عطا نہ کرے گا، نہ یہ نعمت اس کی پھوٹی قسمت میں لکھی ہے۔

باوصف اس کے کہ آنحضرت ﷺ پر رسالت اور نبوت ختم ہو چکی، قرآن شاہد حدیث شاہد، پھر بھی ایک نیا نبی گھڑ لیا۔ کیا اسی کا نام عمل بالقرآن ہے۔ حکیم (نورالدین)صاحب کو ابلہ فریبیوں اور منافقانہ وعظوں سے شرم کرنی چاہیے۔

مرزائیوں کو مرزا جی کی ڈانٹ

ایک گزشتہ الحکم میں مرزا جی نے مرزائیوں کو ڈانٹا ہے کہ اگر وہ متحمل نہیں ہیں یا ان کے دلوں میں دگرگوں خیالات ہیں، تو مجھ سے علیحدہ ہو جائیں، وغیرہ۔

ایسے فاسد العقیدہ مرزائیوں کا نام بھی شائع ہوتا تو بہتر تھا... معلوم نہیں یہ کب کا واقعہ ہے اور کس قدر مرزائیوں کا عقیدہ ڈانواں ڈول ہو گیا ہے۔ دو کا، یا چار کا، دس کا، یا بیس کا، سو کا، یا ہزار کا، کیونکہ جمع کا لفظ بولا گیا ہے۔ اگر یہ حال کا واقعہ ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں کی ایک جماعت کثیر فرنٹ ہو گئی ہے۔ اس صورت میں دو لاکھ کی مزعومہ تعداد کو دیمک کا چاٹ جانا ضروری ہے۔ اور اگر یہ کوئی پرانا خواب ہے، جیسا کہ ایک صاحب جو مرزا جی کے کوٹھی کٹھلے اور قادیان کے اسرار سے خوب واقف ہیں، ان کی زبانی معلوم ہوا کہ بعض خواص مرزائیوں کے تیور چند سال قبل کسی بات پر بگڑ گئے تھے، اور انہوں نے مرزائیت کا جبہ قلہ اتارنا اور اسلامی چولا پہننا چاہا تھا ،اور مرزا جی نے اس پر ان کو مرقومہ ڈانٹ بتائی تھی۔ تو اب اس کا درج کرانا حماقت اور ناعاقبت اندیشی ہی نہیں بلکہ بدشگونی ہے۔ انہیں صاحب سے جب ہم نے پوچھا کہ کیا کوئی ایسا واقعہ قادیان میں ہوا ہے، تو انہوں نے وہی جواب دیا کہ آتھم کی زندگی کے وقت، جب کہ وہ پیش گوئی کی میعاد کے بعد زندہ رہا اور بعض مرزائی فرنٹ ہو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ،مرزا جی نے اسپیچ دی تھی وہ حال میں چھاپی گئی ہے۔ کیونکہ اب تو الحکم ..کو جب کوئی مضمون نہیں ملتا تو مرزا جی کی پرانی کرم خوردہ دقیانوسی تحریریں شائع کر دی جاتی ہیں اور آج کل اور بھی مجبوری ہے کیونکہ غریب اڈیٹر الحکم مقدمات کی پیروی میں سر گاڑی اور پاؤں پہیئے بنا پھرتا ہے ۔اور .. نئے ہفتہ وار اخبار کا پورا کرنا ضروری ہے ۔پس رو میں جو آئے روا ہے۔ اور یہ تحریر ضرور بے اطلاع حضرت اقدس (مرزا قادیانی)شائع ہوئی ہے، ورنہ کبھی شائع نہ ہونے دیتے۔..۔ یہ تحریر اڈیٹر الحکم کی غیبت میں چھپی ہے اور الحکم کے کاپی نویس مکھی پر مکھی چپکانے والے ایک پیر جی ہیں، جو ..منارہ کے کلس اور کھڑے الف میں تمیز نہیں کر سکتے ۔ادھراودھر سے جو کچھ مل گیا، دھر گھسیٹا۔ اڈیٹر الحکم خوش آمد درآمد کر کے مرزا جی کے ملفوظات اور حکیم الامت کی قرابادین سے لستم پشتم کچھ اخذ کرلیا کرتا ہے اور جب وہ قادیان سے غیر حاضر ہوتا ہے تو کاپی نویس ہی کو سب کچھ کرنا پڑتا ہے۔

تیل باتر بوز اگر چہ گندہ مگر ایجاد بندہ

اور اب تو حکیم صاحب کی بھی چار آنکھیں ہوگئی ہیں۔ کیا معنی کہ ان کو اپنے چہیتے لیپالک کے اخبار البدر کی پیوندکاری اور مرمت سے فرصت نہیں ملتی ۔وہ برسات کے دنوں میں پہلے اپنی چھان پر پھوس رکھ لیں، تو دوسروں کا چھپر چھائیں۔ اور یہ ملکہ کسی میں ہے ہی نہیں کہ قلم اٹھایا اور دریا بہا دیا۔ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) سے بیعت کریں تو کسی قابل ہو جائیں۔ مجدد کا فیض تو عام ہے، اس کو کسی سے بخل نہیں ۔اسکے شاگرد تو علاوہ اہل اسلام کے آریا بھی ہیں، سناتن دھرمی بھی ہیں، عیسائی بھی ہیں ۔پس فن شاعری اور انشاپردازی میں اس کو مرزائیوں سے کیوں بخل ہونے لگا ۔مرزا جی میں بڑی بھاری کمی یہی ہے کہ انہوں نے شاعری اور انشاپردازی میں مجدد سے بیعت تجدید نہیں کی، ورنہ کیا طاقت تھی کہ ان کے کلام پر عرب وعجم میں کوئی نکتہ چینی کرسکتا۔ اور اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ مرزا جی بیعت کر کے تجدید فن کا کرشمہ دیکھ لیں

در فیض است بنشیب از کشایش نا امید اینجا
برنگ دانہ ہر قفل مے روید کلید ایں جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں کی قسمیں

قادیانی مرزا جی نے جہاں دوسرے بے سرو پا رسالے تصنیف کئے، وہاں انبیاء کی قسمیں بھی تصنیف کر دیں۔یعنی بروزی اور ظلی ،جلالی اور جمالی ، ناقص اور کامل ۔اورعیسی بھی دو تصنیف کئے ۔ایک اصیل دوسرا مثیل ۔قرآن و حدیث میں اس تقسیم کا کہیں پتا نہ تھا۔پھر اپنے کو جری اللہ فی حلل الانبیاء بھی بتاتے ہیں،یعنی آپ تمام انبیاء کے لباس میں ہیں،اور جو صفتیں اور خواص تمام انبیاء میں تھے، وہ سب ذات شریف مجموعہ ربیع وخریف عنیف وکثیف میں موجود ہیں۔گویا آپ اضداد ونقائض کے مورد ومحل ہیں۔کیا معنی کہ آپ عینی نبی بھی ہیں،اور ظلی اور بروزی بھی ۔جلالی بھی ہیں اور جمالی بھی ۔ناقص بھی ہیں اور کامل بھی، کیونکہ ظل اور بروز عین کی،جلالی جمالی کی، اور ناقص کامل کی ضد ہے ۔اور جس صورت میں آپ نے نبوت کو متواطی نہیں بلکہ منقسم اور مشکک قرار دیا ہے اور اپنے کو فی حلۃ الا نبیاء بتایا ہے،تو تمام مذکورہ بالا صفات کا آپ کے وجود بے بہبود، نا مسعود میں جمع ہونا لازمی ہے ۔پھر آپ کو یہ بھی بتانا پڑے گا کہ فلاں نبی بروزی اور ظلی تھا، اور فلاں جلالی اور جمالی، اور فلاں ناقص اور کامل ۔یعنی جتنے انبیاء گذرے ہیں سب میری طرح مجموعہ اضداد تھے۔

آپ فرماتے ہیں کہ آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین میں کامل انبیاء کا خاتمہ ہوا ہے، نہ کہ ناقص انبیاء کا۔پس میں ناقص نبی ہوں،کامل نبی نہیں لیکن یہ محض ابلہ فریبی اور اپنے حمقاء کو جھانسہ دینا ہے۔بظاہر تو قرآن کی بات بنانے کو یہ ظاہر کیا جاتا ہے کہ میں ناقص ہوں،اور دل میں اپنے کو تمام انبیاء سے کامل اور اکمل سمجھا جاتا اور مرزائیوں کو یقین دلایا جاتا ہے۔ورنہ غیر ممکن تھا کہ سیدنا المسیح کو دشنام سے یاد کیا جاتا۔حضرت مسیح اولوالعزم انبیاء سے ہیں،اور جب بزعم مرزا قادیانی معاذ اللہ ایک اولوالعزم نبی ناقص ہے،تو سارے انبیاء ناقص ہیں ۔اگر مرزا قادیانی کو کوئی کہہ دے یا لکھ دے کہ تو ناقص اور نکما ہے،تو وہ قائل کی سات پشت کو بھی نکما اور ناقص بتا کر نہ چھوڑے۔پس یہ وہی بات ہے کہ: کھانے کے دانت اور،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھانے کے دانت اور۔

کامل انسان صرف انبیاء ہیں۔ ان کے سوا تمام انسان ناقص ہیں، تو مرزا جی کی طبع زاد منطق کے موافق ہر انسان کو ناقص نبی کہہ سکتے ہیں۔ پس آپ کی کیا خصوصیت رہی۔ انبیاء جو انسان کامل کے لقب سے ملقب ہیں، تو اس کے یہ معنی ہیں کہ ان میں تمام انسانی صفات کاملہ موجود ہیں۔ پس وہ ہرگز ناقص نہیں ہو سکتے، ورنہ زید عمر بکر وغیرہ لاکھوں کروڑوں انسان بھی ناقص کہلائیں گے و اذ لیس فلیس

اب مرزائیوں کو شرم کرنی چاہیے کہ وہ کامل اور اکمل نبی کو چھوڑ کر ناقص نبی کی امت بنے ہیں۔ جب کہ مرزا قادیانی خود کہتا ہے کہ میں ناقص نبی ہوں، تو تمہارا بھی فرض ہے کہ اسکو دل و جان سے ناقص نبی سمجھو اور اس کی ناقص نبوت پر ایمان لاؤ۔ مرزا غلام احمد قادیانی خود اپنے قول سے جھوٹا ہے کیونکہ اپنے کو فی حلة الا نبیاء کہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ انبیاء کرام تو ناقص نہیں ہیں، مرزا قادیانی ہی ناقص ہے۔ اور ناقص کاملوں کے حلّوں میں نہیں آ سکتا۔ پس غیر ممکن ہے کہ مرزا قادیانی نبی ہو، اور انبیاء کرام کے حلّوں میں آیا ہو۔ ہاں جھوٹے نبیوں اور کاذب مہدیوں اور دجالوں کی روحوں نے ضرور اس کے جسم میں حلول کیا ہے، اور وہ جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ پلید روحیں کہہ رہی ہیں

در پس آئینہ طوطی صفتش داشتہ اند
آنچہ دجال درا گفت ہماں میگوید

تحریف اور مجاز

چونکہ مرزا جی اور ان کے حواری نہ صرف معجزات انبیاء بلکہ معجزات الٰہی کے بھی منکر ہیں، لہذا اہل نیچر کے مقلد بن کر تاویلات کرتے ہیں۔ یا یوں کہو کہ قرآن مجید میں تحریفات معنویہ کے مرتکب ہوتے ہیں اور کیوں نہ ہوں کلام الٰہی میں پیش گوئی وارد ہو چکی ہے کہ یحر فو ن الکلم عن موا ضعه۔

آیت قرآنی کو نوا قر دة خا سئین میں تاویل کرنے پر کسی مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اعتراض کیا تھا کہ قرآن میں مجاز ممکن نہیں۔ اگر حکایات میں ہوگا تو سب قرآنی احکامات مجاز ہوں گے اور اس سے کلام الٰہی میں کذب ثابت ہوتا ہے۔

اعتراض معقول تھا اس پر حکیم الامۃ المرزائیہ (مولوی نورالدین) فرماتے ہیں کہ کلام مجید میں مجاز عقلی (ممکن ہے؟).. پس اس آیت میں بھی مجاز عقلی ہے۔ افسوس ہے کہ حکیم الامت حقیقت اور مجاز اور تشبیہ و استعارات میں فرق نہیں کر سکتے۔ حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ اس کی مثال ایسی ہے جیسی

الله نورالسما وا ت و ا لا ر ض مثل نوره كمشكوة فيها مصباح المصبا ح فی زجا جة (النور: ۳۵)

ہم کہتے ہیں انا لله و انا اليه راجعو ن۔ اس آیت میں مشبہ، مشبہ بہ موجود ہیں۔ اداۃ تشبیہ (کاف) موجود ہے۔ کو نو ا قردة خا سئين میں مشبہ اور مشبہ بہ اور اداۃ تشبیہ کہاں ہے۔ براہ عنایت بتائیے۔

آیت میں کا ن بمعنی صا را ہے، جو ماہیت کے استحالے اور تبدل کے لئے مستعمل ہوتا ہے۔ یعنی مسخ ماہیت ہوکر بن جاؤ کمینے بندر یا بندریاں۔ تشبیہ اور استعارہ کہاں ہے...

پھر یہ مثل دیگر احکامات الٰہی کے ایک حکم ہے، اور احکامات ہرگز مجازات نہیں ہو سکتے، ورنہ تعمیل غیر ممکن ہوگی، اور یہ خرابی لازم آئے گی کہ خدا تعالیٰ کہتا کچھ اور ہے اور عمل کچھ کراتا ہے۔

پھر یہ کسی نبی کا معجزہ نہیں جس سے آپ کو اسلئے ضد اور رقابت ہے کہ آپ کا بروزی متنبّی معجزات دکھانے سے قاصر ہے۔ یہ تو خدائی معجزہ ہے۔

اب معلوم ہوا کہ آپ اور آپ کے امام الز مان معجزات قدرت کے بھی منکر ہیں۔ آپ تاویل کرتے ہیں کہ مراد عادات کا بگڑ جانا اور منکروں کے دلوں کا مسخ ہو جانا، اور ان میں بندروں کے خواص کا پیدا ہو جانا ہے۔ مگر یہ خواص تو ان میں پہلے بھی موجود تھے، نافرمانی کی کیا سزا ملی۔ اور جناب باری کا عتاب کیونکر مترتب ہوا۔ البدر یا الحکم میں جواب دیجئے۔ مگر جلد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے مختلف چندے

تو اریخ موجود ہے کہ کسی نبی اور ریفارمر نے اپنی نبوت کی اشاعت کیلئے آئے دن کے چندوں کا ٹیکس لگا کر دنیا کو نہیں لوٹا، نہ کبھی اپنی دھوم دھام اور شہرت چاہی۔ صداقت ہرگز شہرت کے وسائل نہیں چاہتی وہ خود بخود آفتاب کی طرح دنیا میں پھیلتی اور اپنی برقی اور مقناطیسی قوت سے قلوب کو کھینچ لیتی ہے۔ انبیاء کی نبوت کا خود بخود اقطار عالم میں پھیل جانا منجملہ معجزات کے ایک معجزہ ہوتا ہے۔ مرزا جی حد درجے زور لگا رہے ہیں اور اپنی تصویریں بیچ کر بروزی نبوت کی تبلیغ کر رہے ہیں، مگر بے سود۔

کیا کسی نبی نے دنیا میں اس طرح شرک پھیلا کر اپنا فرض ادا کیا ہے، اور ایسے ناجائز وسائل سے کامیابی چاہی ہے۔ تمام انبیاء صرف تصویر پرستی اور بت پرستی ہی کی بیخ کنی اور توحید کے پھیلانے کو دنیا میں آئے، کیونکہ اسلام کے معنی ایک وحدہ لا شریک مالک الملکوت کے آگے گردن جھکانا ہے اور بس۔ اور ظاہر ہے کہ تصویر کی عظمت اس کی مخالف ہے۔ اسلام کا صرف یہ مقصد ہے کہ بجز واحد مطلق اور واجب برحق کے کسی کی ذرہ بھر وقعت بھی دل میں نہ ہو۔

اب ملاحظہ فرمایئے کہ مرزا جی کی تصویر کو تمام میرزائی آنکھوں سے لگاتے ہیں، چومتے ہیں، عزت و حرمت کے ساتھ گھروں میں رکھتے ہیں۔ اکثر مرزائی اور مرزائنیں تصویر کے درشن سے پراپت ہو کر باغ باغ ہوتیں اور دل کی مرادیں پاتی ہیں اور کہتی ہیں کہ ہمارے ایسے پرابت کہاں کہ مہاراج ادھراج طاؤس دیوتا کے درۃ التاج، بروزی معبد کے سراج و ہاج، آج کل کے کال کے رواج میں خالص اناج پھٹکنے کے چھاج، ہنسی مذاق، ظلی معدن کے پکھراج، آکل الجند بیدتر و السقنقور و الدراج، راز مکر کے چھپانے میں فریبیوں کی لاج، شکست خوردہ ء آریا سماج، مرزا جی مہاراج کی مورتی کے چرنوں میں براجیں۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ میں اپنی تصویر کی اشاعت اسلئے نہیں کرتا کہ لوگ اس کی پرستش کریں۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلا صاحب اور کس لئے کرتے ہیں۔ مثل ہنود پرستش نہ سہی، آخر عظمت تو ہے۔..اگر کوئی شخص اس نیت سے سود لے کہ اس سے غریبوں اور محتاجوں کی مدد کروں گا، تو کیا مذہب اسلام میں سود لینا جائز ہو جائے گا۔ ہاں آپ کو اسلام سے کیا غرض۔ نیا نبی، نیا مذہب، مختلف چندوں نے مرزائیوں کی چندیا کا پلاستر بگاڑ دیا۔ مہمانوں کی تواضع اور مدارات کا چندہ، اشاعت کتب و اشتہارات کا چندہ، اخبارات کا چندہ، مقدمات کا چندہ، تعلیمات کا چندہ۔ چندہ ہی چندہ ہے۔ چندا کمہار کی گدھی کی طرح ایک ایک مرزائی چندوں کے پالان میں ایسا دیا ہوا ہے کہ ٹس سے مس نہیں ہو سکتا، اور بوجھ اٹھاتے اٹھاتے جب بہت سے مرزائیوں کی کمریں لگ گئیں، پٹھوں اور کمروں میں زخم کیسے، گڑھے پڑ گئے، تو پالان پھینک، کان کھڑے کر، دم اٹھا، یہ جا اور وہ جا۔ وجہ یہ کہ الحکم میں جرنیلی آرڈر شائع ہوتا ہے کہ جو صاحب ہفتے کے درمیان میں فلاں چندہ نہ بھیجیں گے ان کا نام مرزائی دفتر سے خارج ہوگا۔ اگر کوئی مرزائی سخت جان بن کر چندے کے گھاؤ جھیل گیا، تو اس کی سفارش کے لئے بھائی رضوان علیہ السلام کے نام سارٹی فیکیٹ لکھ دیا کہ میں مرد مسلمان بود۔ بس کھٹ سے جنت میں داخل اور جو مرزائی چندے کی بھاری پچر نکلوا بھاگا، اس کے کیفر کردار کیلئے مالک (دوزخ کا داروغہ) کے نام وارنٹ بھیج دیا کہ گھڑی کی چوتھائی میں اس کو جہنم کے طبقہ اسفل میں دھکیل دو۔

اصل یہ ہے کہ بروزی نبی کے یہاں تو چندے کے بغیر کام چل ہی نہیں سکتا۔ چندہ کے لئے تھیلیوں کا منہ کھولنے پر نجات اور بٹوے میں چنٹیں پڑ جانے پر دوزخ کی عقوبات اور نادہندگی کی مکافات۔

دعویٰ نبوت نے مرزا کا کسر شان کر دیا

جب مرزا جی اپنے استھان پر براجمان ہوتے ہیں اور گرداگرد چیلوں کو دیکھتے ہیں، تو اس وقت کی خوشی کا عالم کچھ نہ پوچھئے۔ اور جب وہ یہ خیال کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں اور یہ سارا جمگھٹ میری امت ہے، تو مارے خوشی کے داڑھی کا ایک ایک بال ایسا کھل جاتا ہے کہ عربی گھوڑے کی دم اور کسی مہنت لال گرو کے چنور اور اون اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پشم کے لچھوں کو شرماتا ہے، اور مونچھیں کلا بتو نہیں سونے کے تار بن جاتی ہیں۔ لیکن ہم سے پوچھئے تو مرزا جی نے اپنے مرتبے اور شان ... کے مطابق کچھ بھی ترقی نہیں کی۔ انبیاء کرام تو ایک لاکھ کئی ہزار گذرے ہیں جب مرزا جی بھی نبی ہی رہے، تو کیا کمال کیا۔ وہ تو انبیاء کرام کے مقلد ٹھہرے، اور اپنے مرتبے سے گر گئے کیونکہ مقلد کبھی مجدد نہیں ہوسکتا۔

اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بھی ہوئے تو کون سا تیر امارا۔ اپنے شخصی اوصاف اور خواص اور تشخصات کا ہر شخص خاتم ہے، اور ہر شخص اپنے عوارض میں بے مثل ہے۔

اولوالعزمی تو اس امر کی مقتضی تھی کہ مرزا جی تقلید انبیاء کی بیڑی پاؤں سے نکال کر آگے بڑھتے۔ آج کل تو فلسفہ اور سائنس کا دور دورہ ہے۔ دنیا پرانے مردہ انبیاء سے اجیرن ہوگئی ہے، اور جدت پسندی انسانی طبائع کا خمیر بن گئی ہے۔ مرزا جی اول اول ایک بزرگ پارسا ہوئے۔ پھر الہامی، پھر صاحب کشف، پھر مثل المسیح، پھر عین مین مسیح موعود اور مہدی مسعود، پھر ظلی اور بروزی نبی، اور امام الزمان، پھر خاتم الخلفاء بن گئے۔ اور یہاں آکر کاندھے سے جوا ڈال دیا، ہمت ٹوٹ گئی، حوصلہ پست ہوگیا۔ گویا مرزا جی کی ترقی کرنے کا اب کوئی زینہ باقی نہ رہا۔ واہ جی واہ! بس آپ اتنے ہی پانی میں تھے۔ با ایں ہمہ اولوالعزمی نمرود اور فرعون سے بھی گئے گزرے جو خدا بن گئے تھے۔ آپ کو جب اتنے زینے طے کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئی تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ خدا بننے میں بھی کوئی مشکل پیش نہ آئے گی۔ فرعون بھی آخر آپ جیسا انسان ہی تھا۔ اس میں سرخاب کا کون سا پر تھا جو آپ میں نہیں۔

ہم کو مرزا جی کی ہتھیا ہارنے پر اس قدر غصہ آتا ہے کہ قابو چلے تو منارے سے سر دے ماریں اور سر پیٹ ڈالیں۔ بھلا غضب ہے نا کہ فرعون اور نمرود تو خدا بن جائیں اور مرزا جی ابھی تک نبوت ہی کے زینے پر دھرے رہیں۔ جس طرح فرعون کے زمانہ میں خودغرض احمقوں ... کی کمی نہ تھی اسی طرح اب بھی کمی نہیں۔ کیا معنی کہ فرعون کو اول اول خوش آمدیوں نے خدا بنایا۔ رفتہ رفتہ فرعون ان کی چاپلوسی سے متاثر ہوکر واقعی اپنے کو خدا سمجھنے اور انا ربکم الاعلی کے نعرے مارنے لگا۔ پس جن الو کے پٹھوں، چغد کا بھیجا کھانے والوں، لقّوں کی قئے چاٹنے والوں، یا روٹ چکھنے والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لنگڑے لولوں اپاہجوں نے مرزا جی کو نبی بنایا ہے کیا وہ خدا نہیں بنا سکتے۔ اگر چاہیں اور ہمت کریں تو ضرور بنا سکتے ہیں۔

اور ترقی نہ کرنے میں درحقیقت مرزا جی کا قصور نہیں کیونکہ وہ تو ایک پتلی ہیں ،نہیں بلکہ بت پرستوں کے ہاتھوں میں ایک مورتی ہیں کہ مندر کے جس استھان پر چاہیں رکھ دیں۔ قصور تو پجاریوں اور مہنتوں کا ہے جو اپنی مورتی کو عالم بالا کے کنگروں پر نہیں بٹھاتے اور ابھی تک صرف خاتم الانبیاء کے زینے پر ٹپک رکھا ہے۔ اور سچ پوچھیئے تو جس طرح مرزا قادیانی نے اول اول نبوت کا اعلان نہ کیا تھا، اگرچہ نبی کے اوصاف اپنے اندر بتاتے تھے، اسی طرح اگرچہ اب کھلم کھلا اپنے کو خدا نہیں بتاتے مگر خدائی اوصاف کے ساتھ متصف ہونے کے ضرور قائل ہیں۔ کیا معنی کہ عالم الغیب خاص خدا کی صفت ہے۔ مرزا جی اپنی پیشین گوئیوں سے بتا رہے ہیں کہ میں بھی عالم الغیب ہوں۔ محیی اور ممیت خاص خدا کی صفت ہے، مگر مرزا جی بھی نمرود کی طرح انا احیی و امیت کے نقارے دنیا میں بجا رہے ہیں کہ میں نے اپنے فلاں مخالف کو اس کی مخالفت کی وجہ سے مار ڈالا۔ جتنے مخالف مرے سب میرے مارے ہوئے ہیں۔ پھر آپ کے مخالف تو علاوہ دیگر ممالک کے خود ہندوستان میں ۳۰ کروڑ ہیں، ان میں سے جو شخص مرتا ہے اس کو آپ ہی مارتے ہیں، ہاں مرزائیوں کو دوسرا خدا مارتا ہے جو آپ سے زبردست اور جبار و قہار ہے۔ یہاں آپ کی خدائی طاق میں دھری رہتی ہے۔ زندہ مخالفوں کو تو آپ مارتے ہیں، مگر اپنے مرزائیوں کو موت کے چنگل سے نہیں بچا سکتے۔ شروع سال پر پیشین گوئی کی کہ امسال میرے مخالفین بہت مریں گے۔ اب ہندو، مسلمان، عیسائیوں میں جو مرتا ہے اس کو آپ ہی مارتے ہیں۔ روم کے اسقف اعظم نے جو ۲۰ جولائی گزشتہ کو قضا کی تو البدر مطبوعہ ۳۱ جولائی میں لکھا ہے کہ یہ بھی مرزا ہی کی پیشین گوئی سے مرا، کیونکہ وہ بھی مثل دیگر عیسائیوں کے مرزائی مذہب کا سخت مخالف تھا۔ اس کے مارنے والے بھی خیر سے آپ ہی ہیں۔ واہ رے مرزائیو! تمہاری عقل اور تمہارے عقیدے کے قربان جایئے۔

بس قادیانی مرزا جی کے خدائی اوصاف تو ڈنکے کی چوٹ بج رہے ہیں مگر خدا ہونے کا ابھی تک پورا پورا اعلان نہیں ہوا۔ وہ بھی غالباً ہونے والا ہے۔ مہینوں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسوں یا دنوں کی تعداد تو مجدد السنہ مشرقیہ نہیں بتا سکتا ہاں یہ کہہ سکتا ہے کہ مذکورہ بالا تمام غرّے ڈبے جلد خاک میں ملنے والے ہیں کیونکہ عادۃ اللہ اسی طرح جاری ہے خدا کی لاٹھی میں آواز نہیں ہوتی۔

مرزائی مردہ زندہ ہو گیا

گذشتہ مرزائی اخبار میں لکھا ہے کہ فلاں مرزائی کا لڑکا سخت علیل قریب بمرگ تھا مرزا جی کی دعا اور توجہ سے زندہ ہو گیا۔

اس صورت میں تو تمام طبیب جو سخت سخت امراض کا علاج کرتے ہیں مسیح موعود ہیں، پھر قادیانی مرزا جی کا مردے کو زندہ کرنا تو خلاف قانون فطرت نہیں مگر عیسی کا احیاء اموات خلاف فطرت ہے یعنی ابرئ الاکمه والابرص واحیی الموتی باذن الله.. الآیه سے مراد روحانی احیا ہے۔ جو بات دیگر انبیاء کے لئے محال ہے وہ مرزا جی کے لئے ممکن بلکہ واقع ہے۔اس مسئلے کو آپ کی بلا جانے کہ

الممکن ممکن دائماً و المحال محال دائماً۔

پچھلے سال خود قادیانی مرزا جی کا کلونتا اور چاہیتا بیٹا ہاتھوں پر آ گیا تھا اور ام المرزائیین روتی بسورتی اپنے لاثانی نبی (شوہر) کے پاس آئی تھی کہ یہ آسمانی باپ کا پیارا ہو گیا ہے، اس کو واپس لاؤ۔

مرزا جی نے اسی وقت پھنک ایک، پھنک دو، کا بروزی چھو منتر پڑھ کر زندہ کر دیا تھا۔اور اس کی شہادت خود ام المرزائین نے دی کہ لیپا لک کی قسم، آسمانی باپ کی قسم، منارے کی قسم، مرزائی ٹھاکر دوارے کی قسم جو اس میں ذرا بھی شک ہو، ہو بہو عین اسی طرح ہوا۔ اب غور فرمایئے کہ ام المرزائین کی ایک شہادت دو لاکھ مرزائیوں کی شہادت کے برابر، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہے۔ پھر جب خاص الخاص مرزا جی کا نور العین مر کر زندہ ہو گیا تو کسی مرزائی کا فرزند کیوں زندہ نہ ہو۔ اب تو مرزائی سنت جاری ہو گئی درین چہ شک۔ بھلا ایسی حماقتوں پر وہی بے دال کے بودم ایمان لاتے ہیں جن کی آنکھیں نیل مکر کی سلائی پھر کر ابلیس علیہ اللعنۃ نے چوپٹ کر دی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی حیات وممات مسیح

قادیانی مرزا جی آیات قرآنی میں تحریف بالمعنی کر کے مسیح کو اس لئے مارتے ہیں کہ اگر وہ زندہ ہیں اور مخبر صادق کی بشارت کے موافق دنیا میں آئیں گے تو میں مسیح موعود نہیں ہوسکتا۔ لیکن آپ کا پیٹ پھر بھی خیالی پلاؤ سے نہیں بھر سکتا۔ آپ اور آپ کے چیلے گلے میں منادی کا ڈھول ڈال کر عبث پیٹ رہے ہیں۔

پھر آپ کی تحریف اور تاویل بھی دو کوڑی کی ہے اس کی وجہ ایک تو خبط اور مالیخولیا اور فریب اور کید، دوم جہالت ہے اگر کلام مجید کی بلاغت سے واقفیت ہوتی تو یہ ہذیان ہرگز نہ بکا جاتا۔

بل رفعه الله الیه.. میں آپ رفع روحانی بتاتے ہیں، یعنی روحانی بلندی یا رفیع الدرجاتی۔

اول تو سیاق آیت اس معنی کے منافی ہے، کیونکہ کلام مجید میں رفع سے جہاں کہیں رفع درجات مراد لی ہے، وہاں رفع کا مضاف الیہ ضرور مذکور ہوا ہے۔ مثلاً:

ر فعنا ہ مکا ناً علیاً یعنی رفع مکان۔ اور

الیه یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یر فعه یعنی صعود کلمات اور رفع عمل۔

تھوڑی سی عربی استعداد والا بھی سمجھ سکتا ہے کہ صعود کے معنی اوپر چڑھنے کے ہیں، جس کے مقابلے میں رفع موجود ہے، اس کے معنی بھی چڑھنے اور بلند ہونے کے ہیں۔ اور بل رفعه الله میں ضمیر مفعول عیسی کی جانب ہے، یعنی خود عیسی مسیح کو اٹھا لیا، جہاں رفع کے ساتھ درجات یا مکان نہیں یعنی یوں نہیں فرمایا کہ بل رفعه الله درجاته۔

پھر قتل اور صلیب کے بعد رفع حیات ہوتا ہے یا رفع روحانی۔ رفع روحانی (روح کی رفیع الدرجاتی) تو حالت زیست میں بھی ہوسکتی ہے، کیونکہ روح حالت حیات میں بھی قائم و جود رہتی ہے۔ ہاں بعد ممات اس کا تعلق جسم سے قطع ہو جاتا ہے۔ انبیاء و اولیاء اور صلحاء کی روح حالت حیات ہی میں بڑے بڑے درجے پاتی ہے۔ کیا عیسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح حالت زیست میں رفیع الدرجات نہ تھے، جو بعد ممات ہوتے۔

ہاں مرزائی عقائد تو یہی ہیں کہ عیسی مسیح (نعوذ باللہ) نبی کیا معنی، مہذب انسان بھی نہ تھے۔ ہم حیران ہیں کہ بعد ممات رفیع الدرجات کیوں ہوئے۔ مرزا قادیانی اور مرزائی اپنے منہ پر تھپڑ ماریں۔

پھر ما قتلوہ و ما صلبوہ میں جو نفی قتل ہے، تو ضرور باعتبار مقابلہ کے بل رفعه الله میں نفی موت مقصود ہے۔ یعنی خدا تعالی اضراب تاکیدی کے ساتھ فرماتا ہے کہ نہ تو عیسی مسیح کو یہود نے قتل کیا، اور نہ سولی پر چڑھایا۔ بلکہ خدا تعالی نے اس کو زندہ اٹھا لیا۔ اور اگر نفی موت مراد نہیں، تو نفی قتل نے کیا فائدہ دیا۔ اور حسب عقیدہ مرزائی اگر حضرت عیسی فوت ہوگئے ہیں، تو لفظ رفع بےکار ٹھہرتا ہے۔ پس یا تو ما قتلوہ و ما صلبوہ کو بےکار سمجھو، یا بل رفعه الله کو۔ قرآن مجید سے تو مرزا جی کا مطلب ثابت ہو نہیں سکتا اور قرآن مجید حشو و زوائد اور اختلافات سے بالکل پاک ہے۔

ذرا خیال کرنا چاہیے کہ کلام مجید میں جہاں کہیں توفی کا لفظ آیا ہے، تو سیاق و سباق کے قرینے سے اس کے معنی موت کے ہیں، کہیں بھی لفظ رفع نہیں آیا صرف آیت یاعیسی انی متوفیك و رافعك اليّ میں رفع آیا ہے۔ اس میں بھی مرزا جی کے عقیدے کے موافق وہی خرابی ہے کہ جب وفات ہو چکی تو پھر رفع فضول، حالانکہ توفی کے معنی منجملہ دیگر معانی کے پورا کرنے کے بھی ہیں۔ جس کے یہ معنی ہوئے کہ میں تجھ کو نبوت کی پوری نعمت دوں گا، اور پھر اپنی جانب اٹھاؤنگا، یا تیرا درجہ بلند کرونگا۔ اگر توفی کے معنی پورا کرنے کے لئے جائیں نہ کہ وفات کے، تو رفع سے رفع درجات مراد ہو سکتی ہے۔

بل کے ساتھ اضراب کرنا اور پھر تائید میں کان الله عزیزاً حکیماً فرمانا ضرور ایک مہتم بالشان واقع پر دلالت کرتا ہے۔ اور وہ کیا ہے؟ عیسی مسیح کا زندہ آسمان پر جانا۔ ورنہ رفع روحانی تو ہر ذی روح کا ہو جاتا ہے، عیسی مسیح کی کیا خصوصیت ہوئی۔ اور اس صورت میں لفی شك منه بھی فضول ٹھہرتی ہے، کیونکہ رفع روحانی (سلب روح) میں کسی کو شک نہیں۔ علی ہذا شبه لهم بھی بےکار رہوگا۔ یوں کہیے کہ سارا واقعہ بھی غلط ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا تو صرف اتنا مقصد ہے کہ عیسیٰ مسیح دنیا میں اپنی موت مرے۔ اتنی سی بات کی خاطر آپ قرآن مجید کو جھٹلا رہے ہیں۔ قرآن جھوٹا ہو، حدیثیں غلط ہوں، مگر عیسیٰ مسیح کسی طرح مریں جن کو مسلمانوں نے زندہ رکھ چھوڑا ہے۔ پھر بھی مصیبت ٹل نہیں سکتی، یعنی آپ کسی طرح مسیح موعود نہیں ہو سکتے کیونکہ مسیح کی ممات سے کوئی تعلق قادیانی مغل کو نہیں۔

ہزاروں برس تک بے کھائے پیئے کسی کا زندہ رہنا اور طبقہ زمہریر تک کسی ذی روح کا صحیح سالم پہنچنا محال ہے، مگر آسمانوں کی چھتوں پر آسمانی باپ کا اپنے چہیتے لیپالک (مرزا قادیانی) کی محبت میں دوڑے دوڑے پھرنا اور اس کی بھڑ اس میں بھیڑ کی طرح ممیانا اور گائے کی طرح ڈکرانا اور مرغی کی طرح پنکھ پھیلانا ممکن بلکہ واقع ہے۔ تمام انبیاء کرام کے معجزات خلاف فطرت، مگر مرزا جی کے مصنوعی فطرت کے خلاف نہیں۔ کیا معنی کہ رفعه الله میں رفع مسیح خدا کا فعل ہے، جو رفع کا فاعل ہے۔ خود عیسیٰ مسیح کا فعل نہیں جو مفعول ہیں۔ مگر مرزا جی اس کے منکر ہیں۔ یہ بات بھی خلاف فطرت الٰہی ہے، حالانکہ فطرت الٰہی کے خود منکر۔ اس سے بڑھ کر کون سی بلادت، سفاہت، خرافت، حماقت یا قابل لعنت تہمت اور خلاف ایمان جرأت و جسارت ہوگی جو چند خود غرض نکھٹوؤں نے ان میں پیدا کر دی ہے۔

بہت بڑا نکتہ فرمایا

اخبار البدر قادیان مطبوعہ ۷۔ اگست میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ

میرے خیال میں یہ بات گذری کہ دوزخ کے تو سات دروازے اور بہشت کے آٹھ۔ ایک نمبر کیوں بڑھ گیا، مگر معاً خدا تعالیٰ نے میرے دل میں ڈالا کہ جرائم کے اصول بھی سات ہیں اور محاسن بھی سات۔ مگر ایک دروازہ رحمت الٰہی کا ہے جو بہشت کے دروازوں میں زیادہ ہے۔

ماشاء اللہ کیا کہنا ہے بھلا ایسے نکتے بجز قادیانی کے کون بیان کر سکتا ہے اور ایسے معمے کون حل کر سکتا ہے۔ یہ الہامی باتیں ہیں دوسروں میں ایسی باتوں کے القاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا مادہ کہاں، کیوں جناب خدا کی رحمت کا بس ایک ہی دروازہ ہے باقی سات دروازوں میں رحمت نہیں، آپ کے موافق شائد زحمت ہے (معاذ اللہ) تو خدا کی رحمت کو آپ نے تنگ اور محدود کر دیا، حالانکہ بہشت جس کا نام ہے وہ خود رحمت ہے۔ بہشت کا گوشہ گوشہ رحمت ہے۔ بہشت کی ہر شئے رحمت ہے۔ خدا کا وہاں ہر وقت دیدار ہونا عین رحمت ہے۔ مگر یہ بات وہ سمجھے جو رحمت کی ماہیت سے واقف ہو۔ آپ رحمت خداوندی سے دور ہیں، لہذا رحمت کو کیوں جاننے لگے۔

مجدد (احمد حسن) پر یہ الہام ہوا کہ مرزا قادیانی بالکل جھوٹا ہے، اس پر ہم نے کوئی الہام نہیں۔ وہ چونکہ ہماری رحمت کو تنگ اور محدود بتاتا ہے تو جیسا ہم قرآن میں فرما چکے ہیں کہ ان الشیا طین لیو حو ن الی او لیا ء ھم اس پر شیاطین الہام کرتے ہیں کیونکہ وہ ہماری رحمت کے منکر ہیں۔ بہشت کے آٹھ دروازے اس لئے ہیں تا کہ معلوم ہو کہ سبقت ر حمتی علی غضبی یعنی میری رحمت غضب پر سبقت لے گئی ہے۔

الحاد کی تعلیم

اسی نمبر کے البدر قادیان میں قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ

قرآن شریف سے جو نتیجہ نجات کے بارے میں استنباط (مستنبط) ہوتا ہے وہ یہ کہ نجات نہ تو صوم سے ہے، نہ صلوۃ سے، نہ زکوۃ وصدقات سے، بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہے۔

بھلا اس سے بڑھ کر کون سی ملحدانہ تعلیم ہوگی کہ نجات خدا تعالی کے فرض کئے ہوئے فرائض اور احکام بجالانے سے نہیں ہوتی، بلکہ محض دعا اور خدا کے فضل سے ہوتی ہے۔ کوئی شخص خدا تعالی کے احکام تو بجا نہ لائے اور صرف دعا کر لیا کرے تو کیا اس کی نجات ہو جائے گی، اور ایسے شخص پر خدا تعالی کیوں کے فضل کر سکتا ہے۔ کلام مجید کی پہلی تعلیم پارہ الم کے شروع میں یہ ہے:

یقیمو ن الصّلوۃ ومما رز قنا ھم ینفقو ن

آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولئك علی هد ی من ر بهم و اولئك هم المفلحو ن

یعنی نماز پڑھنے والے، اپنی کمائی خرچ کرنے والے ہی فلاح (نجات) پانے والے ہیں۔علی ہذا، اسی مضمون کی اور آیتیں بھی ہیں۔معلوم نہیں مرزا جی نے اپنے قول کے موافق مذکورہ بالا نتیجہ قرآن کی کون سی آیت سے مستنبط کیا ہے کہ نماز، روزہ، زکوۃ، حج ادا نہ کرو، اور صرف دعا مانگو۔بس خدا تعالی فضل کرے گا۔بس اب کیا تھا، یار لوگ شراب خوری، عیاشی، فسق و فجور میں دھڑلے سے مصروف ہوں گے اور کبھی کبھی بھاگتے دوڑتے ٹکریں مار لیا کریں گے، اور دعا کر لیا کریں گے، بس بیڑا پار ہے۔اور جب محض فضل نجات کا ذریعہ ہے، تو اس کھڑاگ کی بھی ضرورت نہیں، کیونکہ فضل کی تعریف یہ ہے کہ بے علت ہو۔

اسلام کی بنیاد چار چیزیں ہیں۔نماز، روزہ، حج، زکوۃ۔اور انہیں پر نجات منحصر ہے جیسے عناصر اربعہ پر اجسام کا وجود منحصر ہے، مگر مرزا جی انہیں چار ارکان کے مخالف ہیں۔گویا اسلام کی بنیاد ڈھانا اور مسلمانوں میں وسیع المشربی کا طوفان پھیلانا، اور سب کو اسلامی شریعت سے آزاد اور مطلق العنان کرنا چاہتے ہیں۔اللہ اللہ! وہ نماز جس کی نسبت آنحضرت ﷺ ارشاد فرماتے ہیں:

من تر ك الصّلوة معتمّداً فقد کفر

اور: الفر ق بین المؤ من و الکا فر ا لصّلوة

اور خود قرآن مجید میں ہے:

فو یل للمصلّین الّذین هم عن صلا تهم سا هو ن

اور: ا ذا قا موا الی الصّلوة قا موا کسا لی

دیکھو نماز میں سستی کرنے والوں کے لئے وعید ہے، تو تارکوں کے لئے کیسی وعید ہونی چاہیے۔لیکن قادیانی مرزا جی اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتے، اور مسلمانوں کو تارک الصلوۃ بنانا اور فرقہ مرجئہ میں داخل کر کے جہنمی کرنا اور اسلام کو دنیا سے مٹانا چاہتے ہیں۔لیکن اسلام تو کسی کے مٹائے تا قیامت مٹ نہیں سکتا، سینکڑوں ملحد اور مرتد پیدا ہوئے، مگر خود ہی مٹ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے معنی الہام

قادیانی مرزا جی نے حال ہی میں تازہ یہ الہام بیان کیا کہ

الفتنة و الصدقات۔

اور فرمایا کہ: اب الہام بھی اسے کیا کہیں، ایسی صاف اور واضح وحی ہوتی ہے کہ کسی قسم کے شک و شبہ کی بالکل گنجائش نہیں رہتی، شاذ و نادر ہی کوئی ایسی وحی ہو تو ہو، ورنہ ہر وحی میں پیشینگوئی ضرور ہوتی ہے۔

درین چہ شک! الہام کیا معنی، یہ تو آسمانی باپ کی وحی ہے، جس کا مطلب یا تو آسمانی باپ نے سمجھا ہے یا لیپا لک (مرزا قادیانی) نے۔ الہام تو ابلاغ و تبلیغ اور ہدایت کے لئے ہوتا ہے جس کی صفت یہ ہے کہ واضح ہو، صاف ہو۔ کیا ایسا مجمل اور مہمل اور ناتمام کلام، ربانی الہام ہوسکتا ہے جس کا سر ہے نہ پاؤں۔

فتنہ اور صدقات، علاوہ اس کے کہ باہم متضاد ہیں، کیونکہ جہاں صدقہ اور خیرات ہوگا، وہاں کسی قسم کے فتنہ کو ہرگز دخل نہ ہوگا، اگر ان کو معطوف و معطوف علیہ مانا جائے، تو صرف مبتداء ہوگی جس کی خبر غتر بود ہے۔ بظاہر معلوم نہیں ہوتا کہ صدقے اور فتنے دونوں جمع ہو کر کیا کریں گے۔ لیکن مجدد (احمد حسن شوکت) اس کے معنی لیپا لک اور آسمانی باپ دونوں سے بڑھ کر سمجھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ مرزائی لوگ کفر اور الحاد شرک اور بدعت کے کاموں تعمیر وغیرہ میں صدقات (چندہ) دیں گے اور فتنہ (غضب الٰہی) میں مبتلاء ہوں گے۔

اس الہام کے حقیقی معنی تو یہی ہیں اور لیپا لک (مرزا قادیانی) نے اس کے معنی یہ سمجھے ہیں کہ جلد جلد چندہ دو، ورنہ فتنہ میں مبتلا ہو جاؤ گے۔ سر نیچے ہوگا اور ٹانگیں اوپر۔ اور پھر کیا عجب ہے کہ سولی پر لٹکائے جاؤ کیونکہ قادیانی مسیح وہ مسیح نہیں کہ خود سولی پر لٹک کر دنیا کا کفارہ بنے اور سب کو پاک کر دے۔ یہ تو وہ مسیح ہے کہ اوروں کو سولی پر چڑھائے گا اور خود ناپاک رہے گا۔

یہ ویسا ہی الہام ہے جیسا چند سال قبل ہوا کرتا تھا کہ فلاں اور فلاں مارا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا، اس کے پیٹ میں بغدا بھونکا جائے گا، اور اس کے سر پر آرہ چلایا جائے گا، فلاں کو کولھو میں پیلیں گے، اور فلاں کو تہِ تیغ کریں گے۔ اتنا فرق ہے کہ یہ غضب ناک الہام خاص و عام دونوں کے لئے تھا جس کی بولتی مجسٹریٹ گورداسپور نے بند کر دی۔ لیپا لک (قادیانی) اور باپ (قادیانی کا ملہم) دونوں سہم گئے۔ خطا ہو گئے، اب از سر نو یہ غضبی الہام خاص خاص مرزائیوں کیلئے ہوا ہے کہ بچہ جی! صدقہ نہ دو گے، تو ایسے اڑ گڑے میں جوتے جاؤ گے کہ لید تک نکل پڑے گی، اور گھاس دانہ اور راتب سب بھول جاؤ گے۔ کبھی کبھی کا کھایا پیا اگلنا پڑے گا۔

ہم تو کچھ نہیں کہتے، ہاں مرزائیوں کو چوہے کا بل ڈھونڈ لینا چاہیے۔ خیر اسی میں کہ جو کچھ کماؤ سیدھا قادیان کو چلتا کرو، ورنہ تم ہو اور طرح طرح کے فتنے اور بلائیں ہیں۔ پھر تو بھاگتے راہ نہ ملے گی۔ نہ آسمان پناہ دے گا نہ زمین۔

اسکے مقابلے میں مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ پر یہ الہام ہوا ہے کہ:

الفتنة و الد جا ل ۔ البرو زی و الطا عو ن۔ البروزی و اللعنة ۔ الملحد و النار ۔ المفتری و الا د با ر ۔ و الکذا ب البطا ل و الدجال ا لکذا ب ۔ و السجین ۔ الجا عل و العذا ب المهین ۔ المنکر المر تد المر ید و سو ط النار و الحد ید ۔ و غلوهتم الجحیم ۔ صلوه ثم فی سلسلة زر عها سبعو ن زرا عاً فاسلکوه ۔ لعنتی الی یو م الدین

ناظرین غور فرما سکتے ہیں کہ ہمارا الہام فصیح و بلیغ مربوط و مضبوط ہے یا آسمانی باپ کا الہام جو لیپا لک پر ہوا ہے۔

مسیح موعود کے زمانے میں عمریں بڑھ جائینگی

قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں:

اس کے یہ معنی نہیں کہ موت کا دروازہ بند ہو جائے گا بلکہ یہ معنی ہیں کہ جو لوگ اس کے (جعلی مسیح کے) موید اور جان و مال سے اس کے ساتھ ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور ہر حال میں اس کے شفیق و رفیق ہوں گے ان کی عمریں بڑھا دی جائیں گی اور وہ لوگ دیر تک زندہ رہیں گے۔ الخ

اس مردودیت ونمرودیت اور استکبار کو ملاحظہ فرمائیے کہ مذکورہ بالا عبارت میں مردود نے خدا تعالیٰ کا کہیں نام نہیں لیا۔ صرف یہ لکھا کہ ان کی عمریں بڑھا دی جائیں گی، گویا یہ دجال عمریں بڑھائے گا۔

کلام مجید میں تو خدا تعالیٰ یہ حکم دے کہ

لا تقولن لشیء انی فاعل ذلك غداً الا ان یشاء الله

اور یہ مردود استثناء بھی نہ کرے، گویا اپنے کو فاعل ومختار اور قادر مطلق سمجھے، پھر اعمال حسنہ اور تقوی اللہ کا بھی ذکر نہیں، صرف مسیح موعود کا ذکر ہے کہ جو لوگ جان و مال سے اسکے ساتھ ہوں گے، وہ ان کی عمریں بڑھا دے گا۔ اس کا دوسرا پہلو یہ نکلا کہ جو لوگ جان و مال سے اسکے ساتھ ہوں گے، اور جس طرح ممکن ہوگا سو گھر مار، ڈاکہ ڈال کر بھی لوگ چندہ نہ دیں گے، ان کی عمریں کم ہو جائیں گی اور وہ مر جائیں گے۔ گویا خلق اللہ کی حیات وممات مرزا قادیانی کو چندہ دینے اور نہ دینے پر موقوف ہوئی۔ ہم حیران ہیں کہ جب مرزا جی چندہ نہ دینے والوں کی عمریں گھٹا سکتے ہیں، یعنی ان کو ہلاک کر سکتے ہیں، تو چندہ دینے والوں پر ہمیشہ کے لئے موت کا دروازہ کیوں بند نہیں کر سکتے۔ الغرض مقصود تو چندہ ہے جس طرح بنے چندہ دو۔ چندے ہی کے لئے طرح طرح کی دھمکیاں ہیں۔ جرنیلی آرڈر ہیں۔ الہام بھی اسی کے ہوتے ہیں۔ وعظ بھی اسی کا ہوتا ہے۔ مرزائی اخباروں کا کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جس میں چندہ کے لئے ہاتھ نہ پھیلائے جاتے ہوں، اور یہ تازیانہ نہ جمایا جاتا ہو، اور دھمکی نہ دی جاتی ہو کہ جو لوگ چندہ نہ دیں گے بیعت کے رجسٹر سے ان کا نام خارج کر دیا جائے گا۔

بھلا کسی نبی نے آج تک ایسا کیا ہے، اور یوں کاسہ گدائی گھر گھر اور در در پھرایا ہے کہ میرے پاس وہی لوگ آئیں جو چندہ دیں۔ یعنی موٹی چڑیا اور چرب شکار ہوں۔ انبیاء کرام کو تو سب سے پہلے غریبوں اور مسکینوں نے قبول کیا ہے، اور وہ لوگ انبیاء کرام کی بیعت میں داخل ہوئے ہیں جنھوں نے دنیا پر لات ماردی ہے۔ کیونکہ سب سے پہلے انبیاء کرام نے دنیا پر لات ماری ہے۔ پھر مرزا جی بارہا اسباب پرستی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف وعظ کرتے ہیں اور توکل کی تلقین کرتے ہیں، لیکن چندہ طلب کرنا اسباب پرستی نہیں، یہ خدا پرستی ہے۔ یہ تو کھلی شکم پرستی اور عیش پرستی ہے۔ مرزا جی کی نبوت اور بعثت کا وجود تو صرف چندہ پر ہے۔ یہ نہیں تو نبوت گاؤ خورد اور بعثت دریا برد ہے۔

مسیح اور مہدی کیوں پیدا ہوتے ہیں

فطری طور پر انسان اپنے کو دوسرے با اقبال انسانوں کی مانند بنانا چاہتا ہے، اور اس مقصد کے لئے طرح طرح کی تدابیر اور وسائل اور مکر وحیل کام میں لاتا ہے۔ دنیا میں اکثر واقعات بلکہ خونریزیاں اسی رشک اور خبط اور دنیوی جاہ وجلال کے لئے ہوئیں۔ سوڈان میں مہدیوں کے متواتر پیدا ہونے کے یہی وجوہ ہیں۔ قادیانی مرزا جی نے سوچا کہ نبی بننا کیا مشکل ہے، نبوت میں کون سا عنقا کا پر ہے۔ ایک لاکھ کئی ہزار پیغمبر جو دنیا میں گزرے ہیں سب کے سب انسان تھے۔ اگر وہ انسان نہ ہوتے بلکہ فرشتے ہوتے، تب تو البتہ مشکل تھی مگر جب ہر جگہ انسانیت ہی کا ظہور ہے، تو جو کام ایک انسان نے کیا، کیا وجہ ہے کہ اس کو دوسرا انسان نہ کر سکے۔ اور جو صفت ایک انسان میں ہے، کیا وجہ ہے کہ دوسرے انسان میں نہ ہو، یا وہ اپنے میں پیدا نہ کر سکے۔ قدرت الٰہی بخیل نہیں، وہ سب کو ایک آنکھ دیکھتی ہے، وہ ہر انسان کو نبی بنا سکتی ہے۔ بلکہ خود ہر انسان چاہے تو نبی بن سکتا ہے، بشرطیکہ وہ اپنے کو پست فطرت نہ بنائے، اور اولوالعزمی کو طاق نسیان پر نہ دھرے۔

مرزا جی نے کہا حواس خمسہ قوت مدرکہ دماغ عقل وغیرہ جو کچھ انبیاء میں تھا، مجھ میں بھی موجود ہے بلکہ ان سے کئی حصہ زیادہ۔ اور کسی شخص کا امتی (غلام) بننا ایک ذی عقل اور ذی ہوش کیلئے باعث ننگ ہے اور عالی فطرت انسان کا کام ہے کہ اوروں (جاہلوں اور وحشیوں) کو اپنا امتی بنائے، نہ کہ خود کسی کا امتی اور غلام بنے۔ والدین نے میرا نام غلام احمد رکھا، اگر وہ زندہ ہوتے تو میں مزہ دکھاتا۔ باپ کی تو داڑھی گھسوٹا اور ماں کا چونڈا پکڑ کر گھسیٹتا کہ تم نے کیا جھک مارا کہ مجھے عرب کے ایک امی کا غلام بنا دیا۔ خیر میں اب اس کی یوں تاویل کرتا ہوں کہ احمد خود میں ہوں، یعنی آپ اپنا غلام ہوں۔ خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی غلام اور خود ہی آقا ہوں۔ ایسے تیسے ماں باپ نے جیسی میری توہین کی تھی، اس سے سو حصہ زیادہ میں نے اپنی عزت و وقعت بڑھالی۔ کیا معنی کہ خود نبی بن گیا اور دو لاکھ آدمیوں کو اپنی امت (غلام) بنا کر ان کی ناک میں نکیل ڈال دی۔ اب جس طرح چاہتا ہوں ان سے اٹھک بیٹھک کراتا ہوں، اور اون کا گاڑھے خون کا کمایا ہوا روپیہ مانگ لیتا ہوں، اور سقنقوری حلوہ اور معجونیں کھاتا ہوں،۔

دوم، جب حیا اور ایمان اٹھ گیا، تو انسان سب کچھ بن سکتا ہے۔ نبی کیا معنی ،خدا بن سکتا ہے۔ بات یہ ہے کہ دنیوی طمع اور حبّ جاہ نے مرزا قادیانی کا کانشنس بالکل الٹا توّا بنا دیا، اس کا نور ایمان سلب ہو گیا۔ اب اپنے کو جو چاہیں بنا دیں۔ تمام کاروائیاں کانشنس کے خلاف ہیں۔ اپنی غلطی کبھی تسلیم نہ کریں گے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ ان کی پیشین گوئیاں عبداللہ آتھم کا مرنا، اور آسمانی منکوحہ کا ان کے قبضے میں آنا وغیرہ سراسر غلط نکلیں۔ لیکن مرزا جی سے غلطیوں کا کوئی اقرار تو کرالے۔ آسمانی باپ ہی آسمان سے نازل ہو کر غلطیوں پر متنبّی کرے جب بھی انشاءاللہ اقرار نہ کریں گے۔ اقرار کریں تو نبوت باطل ہوتی ہے کیونکہ نبی جھوٹ نہیں بولتے۔ لیکن چونکہ مرزا جی اپنے جھوٹ کے سچ کرنے کی تاویلیں گھڑتے ہیں، لہذا ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کو بہت سے جھوٹ بولتے ہیں، پھر بھی سچے نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہیں۔

مرزا جی کو اپنے پاکھنڈ کا حال اچھی طرح معلوم ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ میں روپ گانٹھ رہا ہوں ان کو خوب معلوم ہے کہ جس طرح ۱۳ سو برس میں میرے دوسرے بھائی جعلی مہدی وغیرہ بنتے چلے آئے ہیں اور اب موجود ہیں، ایسا ہی میں ہوں۔ اور ممکن ہے کہ میرے بعد بھی کوئی عیار اور چالاک پیدا ہو کر.. مہدی بن جائے، پھر بھی اپنے کو خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بنالیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ بروزی اور ظلی محمد ہیں، یعنی آنخضرت ﷺ کی روح اطیب نے ان کے جسد اخبث میں حلول اور بروز کیا ہے۔ بروز اور حلول اور تناسخ تینوں ایک ہیں۔ گویا آپ نے ہنود پر یہی ثابت کرنا چاہا ہے کہ.. جس کلنک اوتار یا کلجگ اوتار کے آنے کا ذکر ہے وہ میں ہوں، تو چونکہ آپ اپنے کو آنخضرت ﷺ کا بروزی بتاتے ہیں اور آپ ﷺ خاتم النبیین تھے تو بروزی بھی ضرور ہے کہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہو۔ اس لئے آپ نے اپنے کو خاتم الانبیاء کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقب عطا کیا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ آپ عیسی مسیح بھی بنے، مہدی بھی بنے، بروزی محمد بھی بنے، کلنک اوتار بھی بنے، مگر نہ تو عیسائیوں نے آپ کو مسیح مانا، نہ مسلمانوں نے مسیح اور مہدی، نہ ہنود نے کلنک اوتار اور آریا نے تو ایسی گت بنائی اور بنا رہے ہیں کہ مرزا کا دل ہی جانتا ہے اگر آپ سچے ہوتے تو کوئی گروہ تو مانتا۔ نظروں میں گر جانے کی وجہ یہ ہوئی کہ آپ سبھی کچھ بن گئے۔ مجدد نبی مسیح مہدی اوتار، مگر بالآخر کچھ بھی نہ رہے۔ سر پر برنگ زلف چڑھے اور گر گئے۔ اور کچھ بگڑے دل یا اعجوبہ پرست یا بھوکے مسلمان آپ کے ساتھ ہو لئے ہیں، تو ان پر نہ پھولئے۔ یہ چند روز کی ہوا ہے۔ جب تار و پود کھل جائے گا تو یکے بعد دیگرے سب کے سب ففروا ہو جائیں گے۔

سوم: سادہ لوحی اور بوالہوسی، انسان کے ساتھ لگی ہے۔ جب تک حمقاء کا وجود دنیا میں باقی ہے، جھوٹے مہدی اور مسیح اور نبی پیدا ہوتے ہی رہیں گے۔ اس معاملہ میں وحشی اور مہذب قومیں دونوں برابر ہیں۔ کیا معنی کہ جس طرح سوڈان میں متواتر مہدی پیدا ہوئے، اسی طرح اب یورپ میں مسیح پیدا ہوئے۔ لندن میں مسٹر پگٹ اور پیرس میں ڈاکٹر ڈوئی۔ اگر یورپ میں فلسفہ کی تعلیم نے جیسا کہ دعوی کیا جاتا ہے عقل مندی پھیلائی ہوتی تو مسیحوں کا پیدا ہونا محال تھا۔ صدق اللہ: ان الانسان خلق ھلوعاً،

جب عالم بالا کی تہذیب اور تعلیم و تربیت کی یہ کیفیت ہے، تو ہندوستان جو جہالت کے گڑھے میں گرا ہوا ہے اور پھر مسلمان جو اعجوبہ پرستی میں لاجواب ہیں، کیوں مہدی اور مسیح پیدا نہ کر لیں۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ مرزا جی عیاری خراری چالاکی بے باکی میں آج کے روز اپنی نظیر نہیں رکھتے۔ دس پانچ ہزار آدمیوں کو مونڈنا اور پھر ان سے رقمیں اینٹھنا اور مختلف کارخانے کھڑے کر دینا، ہر شخص کا کام نہیں۔ پھر دل اور گردہ بھی بہت بڑا ہے، یعنی بعد ختم نبوت نبی بن جانا مرزا جی کے سوا دوسرے مسلمان کا کام نہیں۔

کفر بھی اور اشاعت اسلام بھی

اخبار زمین دار لاہور لکھتا ہے کہ اکثر مسلمان تو مرزا صاحب قادیانی کے مکفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا سخت مخالف ہیں، مگر یہ عجیب کفر ہے کہ اشاعت اسلام یہی کر رہا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ مرزا جی کا کفر جو اشاعت اسلام کر رہا ہے، کچھ بھی عجب نہیں۔ ہاں ہمارے ہم عصر کو ایسے کفر کا عجب معلوم ہونا عجیب تر ہے۔ شائد قرآن و حدیث پر اس کی نظر نہیں۔ قرآن کریم میں ہے و لکن رسول الله و خاتم النبین۔ جب آنحضرت ﷺ پر نبوت کا خاتمہ ہو چکا تو اب کسی مرتد اور ملحد کا یہ دعوی کرنا کہ میں نبی بلکہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہوں، قرآن کو جھٹلانا ہے، جو صریح کفر ہے۔ اب خود غرضی کی یہ تاویل رکیک کہ نبوت کاملہ کا خاتمہ ہوا ہے، نہ کہ نبوت ناقصہ کا۔ اور مرزا جی ناقص نبی ہیں اور ناقص انبیاء قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے، کسی عقل مند کا کام تو ہے نہیں کہ ایسی لغو تاویل کو مانے۔

دین اسلام تو حسب آیت الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کامل پورا اکمل ہے اور جو انبیاء اس میں قیامت تک پیدا ہوں وہ ناقص۔ پھر خدا کی اس میں کیا حکمت ہے کہ پہلے تو ایک کامل نبی بھیجے اور پھر بہت سے ناقص انبیاء بھیجنے کا تانتا باندھ دے، کیونکہ کامل کے بعد ناقص کی کیا ضرورت ہے۔ ایسی تاویل اور ایسا عقیدہ کفر نہیں تو کیا ہے، اور اس میں تعجب کیسا۔

پھر جب کہ مرزا جی بروزی نبی یعنی ہو بہو معاذ اللہ آنحضرت ﷺ ہیں جو ہر طرح کامل و اکمل نبی تھے تو آپ ناقص نبی کیوں ہیں۔ معلوم ہوا کہ بروزی نبی نہیں ہیں، بلکہ کسی کے برازی ہیں۔ پھر ناقص بھی اور خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء بھی۔ ایک حماقت ہو تو صبر کیا جائے آپ تو خیریت سے حماقتوں کا مجسمہ ہیں۔

ہمارے ہم عصر اخبار زمین دار کو مرزا جی کے کفر اور دعوی اشاعت اسلام پر کچھ تعجب نہ کرنا چاہیے۔ اجتماع ضدین و نقیضین تو ان کی قسمت میں لکھا ہے۔ یعنی جس طرح کفر اور اسلام میں ضد اور نقیض ہے، اسی طرح مرزا جی کے سب دعوی باہم متناقض ومتضاد ہیں۔ جیسا کہ ہم نہ صرف اب، بلکہ بارہا ثابت کر چکے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد ۳۰ جھوٹے دجال پیدا ہوں گے، ان میں سے ہر ایک یہی زعم کرے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ یہ پیش گوئی بالکل پوری ہو رہی ہے مسیلمہ سے لے کر اب تک کتنے جھوٹے نبی اور مہدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے۔ اور سوڈان میں تو دس پانچ برس کے بعد مہدی پیدا ہوتے ہی رہتے ہیں ۔ یہ سب نبی کفر کے ساتھ اشاعت اسلام ہی کا دعوی کرتے ہیں اور یہی دعوی کرتے کرتے فی النار ہو جاتے ہیں ۔ پس ہمارے عم عصر کو مرزا جی کے کفر کے ساتھ اشاعت اسلام پر بالکل تعجب نہ کرنا چاہیے ۔ مرزا جی تو اپنے جدید مذہب اور کفر یہ عقائد کی اشاعت کرتے ہیں ۔ اسلام کا دعوی سادہ لوحوں اور بوالہوسوں کے پھانسنے کا ایک لاسا ہے: ماخوب مے شناسیم پیران پارسا را۔

ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارا ہمعصر اگر مرزا جی کے کیرکٹر پر اچھی طرح غور کرے گا، تو جس تعجب کا اس نے اظہار کیا ہے، وہ بالکل جاتا رہے گا۔

ڈوئی کے پاس کئی کروڑ ڈالر ہیں

اخباروں میں یہ خبر چکر کاٹ رہی ہے کہ ایک حواری نے ڈاکٹر ڈوئی پر کسی وجہ سے لائیبل کی نالش دائر کی تھی، مقدمے کے دوران تحقیق میں معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صاحب کے پاس کئی کروڑ ڈالر جمع ہیں ۔

مسیح موعود بننے کے یہ مزے اور گل چھرے ہیں ۔ ہم کو افسوس ہے کہ مرزا جی کو ۳۰ سال تک مسیحیت و مہدویت کے پاپڑ بیلتے گزر گئے، مگر کئی کروڑ کیا معنی، کئی لاکھ روپئہ بھی نصیب نہ ہوا ۔ ہاں مرزائنوں کے پاس دو چار دس پانچ ہزار کا زیور مرصع بجواہرات ضرور موجود ہے۔ اور سنا ہے کہ مرزا جی نے کچھ جائداد بھی اپنی جیب سے روپئہ دے کر اوروں کے نام سے خریدی یا رہن کی ہے۔ بس یہی کائنات اور یہی اوڑھنا اور بچھونا ہے۔ ہمارے نزدیک تو قادیان میں وہی حواری اچھے ہیں، جو زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں اور چڑھاوے چکھ رہے ہیں، اور ایسے تو ندیلے اور لحیم شحیم ہو گئے ہیں کہ اگر کاٹو تو خون نہ نکلے گا، چربی ہی چربی برآمد ہوگی۔ مزے میں درحقیقت یہ لوگ ہیں۔ دلالی میں مرزا جی کے تو ہاتھ ہی کالے ہیں۔....

کس قدر افسوس ہے کہ دو لاکھ مرید، اور ہمیشہ دست سوال کشادہ ہے۔ کاسہ گدائی گشت کرتا ہے۔ جھڑکیاں دی جاتی ہیں، ڈانٹ بتائی جاتی ہے۔ قارون کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سگوں نا د ہندوں کے ہمیشہ اخباروں میں ترلے لئے جاتے ہیں۔ پھر بھی مرزائی فنڈ میں دس ہزار پانچ ہزار روپیہ بھی جمع نہیں۔ بات یہ ہے کہ مرید ہی نالائق ہیں۔ اگر اپنے بروزی نبی کے سر پر سارا مال ومتاع ..جمع پونجی قربان نہ کر دیا، تو ایسے مریدوں کو لے کر کیا بھاڑ میں جھونکیں ۔..اگر مرزا جی تنہا بیک بینی و دو گوش ٹڑوں ٹوں ہوتے اور نبوت کا دعوی کرتے اور پھوٹی کوڑی بھی جیب میں نہ ہوتی ،تو کچھ غم نہ تھا، کیونکر مجبوری تھی ۔غصہ تو ہم کو اس بات پر ہے کہ مرزا جی کے دولاکھ والنٹئر کس مرض کے دارو ہیں۔ اگر سب کے سب کاسہ گدائی میں ایک ایک پیسہ ڈالیں ،تو دولاکھ پیسے ہوتے ہیں۔ پھر چندے مختلف ہیں۔ منارے کا چندہ ،اسکول کا چندہ، مقدمات کا چندہ ،مرزائی مہمانوں کی خاطر مدارات کا چندہ ،اشتہارات کا چندہ ، جدید مطبوعات کا چندہ، لات ومنات یعنی مرزا جی کی تصویرات کا چندہ ۔فی چندہ ایک ایک پیسہ، گویا قطرہ قطرہ دریا ہوتا ہے۔مگر مرزائیوں نے تو ایسی ہتھیا ہاری ہے کہ سب کا منہ جھلس دیا جائے ۔اور تو کیا کم بختوں کو ذرا شرم نہیں آتی کی ان کا بروزی نبی اور امام آئے دن پیسے کوڑی کے لئے ہاتھ پھیلاتا ہے ۔عقیدت اور ارادت کے تو یہ معنی ہیں کہ.. جو کچھ ہو، سب قادیان میں جھونک دیں اور بال بچوں کو سنکھیا دے دیں ۔ ڈاکا ڈالیں، چوری کریں، مگر بروزی نبی کا پیٹ بھریں ۔آنتوں کا گودا تک نکال کے دے دیں۔نہیں تو یاد رکھنا مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) ایک ایک کے کان پکڑ کر افریقہ کو چلتا کر دے گا ،اور سب کے سب سومالی ملاں کے حوالے کر دیئے جائیں گے ،جہاں نہ دانہ ہے، نہ پانی، ہگنے کو پان پان سیر، اور کھانے کو پیسا بھر نہیں ۔..

ہمارے امام الزمان ہمارے مسیح موعود ہمارے.. بروزی نبی، مگر ٹکا خرچ کرتے تھیلی اور بٹوے کے منہ میں چنٹیں پڑ جاتی ہیں۔قسم ہے آسمانی باپ اگر ہم نے پھر سنا کہ چندہ دینے میں کسی نے جھول جھال لگائی ہے،تو ہم سے برا کوئی نہیں۔معلوم ہوا ہے کہ بہت سے نو گرفتار مرزائی چندے کی ک مشقت اٹھانے کو دو بھر سمجھ کر کاندھے سے جوا پھینک کر چمپت ہو گئے ہیں۔آخر ہم بھی تو دیکھیں وہ جائیں گے کہاں، اور رہیں گے کہاں ۔ چار طرف آسمانی باپ کی عملداری اور دنیا میں لیپا لک کا سکہ جاری ہے۔ جہاں جائیں گے، پڑے جائیں گے ،دہرے جائیں گے۔ہم پولیس والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حوالے کئے جائیں گے، کھڑے کھڑے ہگیں گے اور لیٹے لیٹے موتیں گے۔

تازہ بے معنی الہام

گورداسپور میں مرزائیوں کے مقدمات فوجداری چل رہے ہیں۔ تعجب ہے کہ مسیح موعود اور امام الزمان کا اجلاس چھوڑ کر یہ مقدمات برٹش عدالتوں میں گئے۔ جب کہ دنیا پر لیپا لک کا ہر طرح قبضہ ہے اور آسمانی باپ کمک پر ہے تو مخالفوں کو خود سزامل جاتی، ان کے گھروں کا اتالیقہ ہوجاتا، ان سے جیل خانے بھر جاتے، دریائے شور کی زمینیں آباد ہوجاتیں۔ ایک ایک مخالف پر طاعون مسلط ہوجاتا جو لیپا لک کا ایڈی کانگ ہے۔ مگر مرزائیوں نے لٹیا ڈبو دی۔ ایسا اجلاس چھوڑ کر انگریزی اجلاس میں گئے اور اپنے ساتھ لیپا لک کو بھی سبک اور خفیف کیا۔

بات یہ ہے کہ انگریزی عدالتیں آسمانی باپ اور اسکے لیپا لک (مرزا قادیانی) سے بہت زبردست ہیں اور تو اور جب سے مقدمات کے دائر ہونے کا سلسلہ شروع ہوا ہے، جس کو تقریباً گیارہ ماہ ہوئے، الہام بھی غت ربود ہوگیا۔ اس عرصہ میں آسمانی باپ گونگے کا گڑ کھا گیا، اور لیپا لک گپ چپ کے لڈو۔ انگریزی عدالتوں کا کچھ ایسا خوف غالب ہوا کہ دونوں کا ناطقہ بند ہوگیا۔

اب ذرا عدالت کا رخ اور تاؤ دیکھ کر ادھر تو آسمانی باپ نے مہر سکوت توڑی، ادھر ننھا منّا چھٹو لیپا لک ہوں ہاں کرنے اور چرغنے لگا۔ چنانچہ خاص گورداسپور میں جب مقدمہ کی چند پیشیاں ہوئیں اور لیپا لک بھی بطور شہادت حاضر ہوا، تو آسمانی باپ نے کھٹ سے یہ الہام ٹپکا دیا:

ساكرمك بعد التوهين۔ یعنی میں توہین کے بعد تجھے بزرگی دونگا۔

یہ الہام سنتے ہی راسخ الاعتقاد مرزائیوں کے عقیدے کی کڑھائی میں ابال آیا... کہنے لگے کہ بس فتح ہے، پانچوں گھی میں اور سر چوطھے میں۔

یہ فقرہ ایسا بھدا اور بے ربط اور لچر ہے کہ ہدایۃ النحو اور کافیہ پڑھنے والے طلبہ اس سے بہتر گھڑ لیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں بعد التوهين۔ جب توہین کامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طور پر ہو چکی، یعنی مولوی کرم الدین کے استغاثے پر آپ کے نام وارنٹ نکلا، تو اب اکرام کیسا۔ اور نہ صرف لیپا لک کی بلکہ خود آسمانی باپ کی بھی توہین ہو چکی کیونکہ ضرب الغلام اهانة المولی۔ تو آسمانی باپ کو اس کی تدارک کی فکر بالکل فضول ہے۔ یوں کہیے نا کہ خود آسمانی باپ نے توہین کی، اور پھر چمکار دیا کہ میں نے بہت جھک مارا کہ انگریزی عدالت کے ہاتھوں تیری توہین کرائی۔ یہ وہی بات ہے کہ کوئی شخص کسی کی مرمت اور درگت کرے اور پھر قصور معاف کرانے لگے۔ یہ تو عذر گناہ بدتر از گناہ، بلکہ الٹا چڑانا ہوا۔ پھر توہین تو ہوئی تقریباً دس ماہ پیشتر، اور اکرام ہوا اب۔ ذلت کی میعاد تو بھگتنی ہی پڑی۔ اگر کوئی قیدی اپنی دس ماہ کی مقررہ سزا بھگت کر جیل خانے سے نکلے تو کیا اس کی توہین اکرام سے بدلی جائے گی، اور کلنک کا ٹیکہ جو اس کے ماتھے پر لگ چکا ہے، کیا وہ دھل جائے گا۔ الغرض بعد کے لفظ نے الہام کی مٹی خراب کر دی۔ اگر آسمانی باپ کو زبان عرب سے کچھ بھی مسّ ہوتا، تو یوں الہام کرتا

تو هینك اكرا مك یعنی تیری توہین ہی درحقیقت اکرام ہے۔

چونکہ ہر شئے اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے، لہذا جس قدر بڑی توہین اسی قدر بڑا اکرام ہوا۔ توہین نہ ہوتی تو اکرام کی شان کیونکر معلوم ہوتی۔ پس توہین ہی درحقیقت اکرام ٹھہری۔

جاؤ کیا یاد رکھو گے مجدد (احمد حسن شوکت) نے ایسی فصیح و بلیغ اصلاح دی ہے کہ آسمانی باپ مان جائے گا گو لیپا لک نہ مانے۔

مرزا نے تمام مرزائیوں کو غیر مقلد بنا دیا

قادیانی مرزا جی کے چیلے چاپڑ یوں تو نہ مقلد ہیں نہ غیر مقلد، کیونکہ یہ دونوں مسلمانوں کے فریق ہیں اور وہ مرزائی ہیں جو اسلام کو استعفا دے چکے ہیں، مگر یقیناً کثرت سے برائے نام حضرت امام ابو حنیفہؒ ہی کے مقلد ہیں۔ لیکن مرزا جی نے اب ان کو اس مقلدی سے بھی آزاد کر دیا اور غیر مقلد بنا دیا۔ کیا معنی کہ الحکم میں ایک مرزائی کی نماز جنازہ غائب پڑھنے کا فتوی شائع کر دیا جو حضرت امام ابو حنیفہؒ کے مذہب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائز نہیں ۔ جو مرزائی اس سے پہلے حنفی مقلد تھے، وہ تو ضرور چوکنے ہوئے ہوں گے کہ بروزی نبی نے ہمارے باپ دادا کی رسم اٹھا دی۔ یعنی ہم نے آج تک اپنے کسی مردے کی نماز جنازہ غائب نہ پڑھی تھی، نہ باپ دادے سے ایسا سنا تھا، آسمان سے یہ سنگ سخت کیا نازل ہوا۔ لیکن جب وہ یہ غور کریں گے کہ ہم تو اب نہ حنفی رہے، نہ محمدی، نہ مسلم، بلکہ مرزائی ہو گئے، یعنی مرزا قادیانی کو بعد ختم نبوت نبی مان لیا، تو ان کو صبر آجائے گا۔ امام ابوحنیفہ کا مرتبہ آنحضرت ﷺ سے تو زیادہ نہیں۔ پس جب ہم نے انہیں کو چھوڑ دیا تو امام ابوحنیفہ کیا چیز ہیں۔ وہ اگر امام ہیں تو اپنے مقلدوں کے اور مرزا جی امام الزمان ہیں یعنی ساری دنیا کے امام۔ چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

(یہ مرزائی) جہلاء کیا جانیں کہ اب ہم کہیں بھی نہیں رہے۔ نہ خدا کے، نہ رسول کے، یعنی مشرک فی الرسالۃ بھی ہو گئے اور مشرک فی التوحید بھی، کیونکہ مرزا جی تو ان پر یہی ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ میں محمد رسول اللہ ﷺ کا متبع ہی نہیں ہوں بلکہ ہو بہو وہی ہوں۔ بس جہلاء ایسے جھانسوں میں آجاتے ہیں اور ظلی اور بروزی نبی پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور قادیان میں غیر مقلدوں کا اکھاڑا تو پہلے ہی سے ہے۔ حکیم نور الدین صاحب غیر مقلد اور مولوی عبدالکریم صاحب غیر مقلد اور مولوی محمد احسن امروہی صاحب تو اب تک سنت سنت لگا رہے ہیں اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو شیشے میں اتار رہے ہیں اور بہت کچھ للو پتو کر رہے ہیں۔ اور مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی قرآنی کو ملا حیاں سنا رہے ہیں تاکہ مولوی محمد حسین بٹالوی خوش ہوں۔ مگر اب تک تو بروزی افسوں کارگر نہیں ہوا، آئندہ یا قسمت یا نصیب۔

تعجب ہے کہ جب نیا نبی گھڑ لیا تو نبی امی ﷺ کی سنت پر عمل کیسا۔ اور حنفی تقلید تو کوئی چیز ہی نہیں۔ مگر سادہ لوح مسلمانوں کو دام تزویر میں لانے کے لئے مرزا جی اور اون کے حواری حنفیوں میں حنفی اور غیر مقلدوں میں غیر مقلد بن جاتے ہیں۔ گنگا گئے گنگا داس، جمنا گئے جمنا داس۔ یہ منافقانہ کاروائیاں اور صداقت کا دعوی۔ چھی چھی چھی۔

مرزا کی صداقت کا معیار خواب ہے

میرزائی اخباروں میں اکثر مرزائیوں کے خواب شائع ہوتے رہتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں نے مرزا قادیانی کو اس حالت میں دیکھا، اور فلاں نے اس حالت میں۔ اور خواب میں فلاں بشارت یوں ہوئی، اور فلاں ووں ہوئی، پس مرزا جی سچے نبی ہیں۔

اگر خواب ہی پر نبوت کا دار ومدار ہو، تو ہر شخص نبی ہے۔ کیونکہ ایسا کوئی انسان نہیں جو اچھا یا برا خواب نہ دیکھتا ہو۔ پھر اس کی کیا وجہ ہے کہ جو شخص مرزا جی کو ٹھیک ان کے حالات و افعال کے موافق بری حالت میں دیکھے، تو وہ خواب غلط اور وسوسہ، اور جو شخص اچھی حالت میں دیکھے، تو وہ رؤیا صادقہ۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے خواب میں قادیانی مرزا جی کا سر ان کے قدموں میں لگا ہوا دیکھا تھا۔ گویا ان کا قد دھنئے کی کمان تھا۔ یہ خواب ٹھیک آیت قرآنی

یوم یعرف المجرمون بسیماھم فیوخذ بالنواصی و الاقدام

کے مطابق تھا۔ تو جواب میں ..کہا کہ کیا مرزا جی آیت موصوفہ کے مصداق ہیں؟

بھلا جو خواب قرآن کے موافق ہو وہ کیونکر جھوٹا ہو سکتا ہے۔ مگر مرزائیوں کا ایمان قرآن پر ہو بھی۔ یہ عجیب سچا نبی ہے کہ اپنے مریدوں کو تو اچھی حالت میں نظر آتا ہے، اور غیروں کو بری حالت میں۔ سچے انبیاء کرام تو سب کو یکساں حالت میں نظر آتے ہیں کیونکہ ان کا جاذبہ صادقہ خاص و عام کو اپنی صداقت کی جانب کھینچ لیتا ہے۔ مختلف صور و اشکال میں ظاہر ہونا، تو جن وشیاطین کا خواص ہے، نہ کہ انبیاء کرام کا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے:

(ترجمہ حدیث) جس شخص نے خواب میں مجھے دیکھا اس نے ٹھیک مجھی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت میں متمثل نہیں ہوتا۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ مرزا جی ہرگز نبی نہیں ہیں، ورنہ وہ بیشتر صلحاء کو بری حالت میں نظر نہ آتے۔ ضرور شیطانی بروز ان کے قالب میں حلول کئے ہوئے ہے۔ الہام اور وحی کی بھی یہی صورت ہے یہ دونوں بھی نبوت کے معیار نہیں کیونکہ کلام مجید میں ہے

فالھمھا فجورھا و تقواھا۔

اور: انّ الشّیاطین لیوحون الی اولیاءھم

دیکھئے فجور کا بھی الہام ہوتا ہے اور شیطان بھی وحی کرتا ہے۔ بات یہ ہے کہ جو خواب یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو الہام کتاب وسنت کے مطابق ہو، وہ سچ ہے اور جو اس کے خلاف ہو وہ خرافۃ الشیطان ہے۔ اب ناظرین غور کر سکتے ہیں کہ مرزا جی کا ایک فعل بھی کتاب وسنت کے موافق نہیں۔ دعویٰ نبوت ہی کون سا کتاب وسنت کے موافق ہے۔ جب نبوت ختم ہو گئی، تو وحی بھی ختم اور منقطع ہو گئی کیونکہ یہ غیر ممکن ہے کہ اصل شئے یعنی جوہر کا تو خاتمہ ہو جائے اور اس کی صفت، یعنی عرض، جس کی صفت قائم بالغیر ہے، قائم رہے۔

شیطانی اور رحمانی رگ

مرزا جی کے دام میں جو نادان شکار پھنستا ہے اور پھر چند روز میں رگ وریشہ سے واقف ہو کر اڑ جاتا ہے تو حماقت مٹانے کو مرزا جی یہ کہتے ہیں کہ اس میں شیطانی رگ تھی جو میری رحمانی رگ سے مل گئی تھی، گویا بعد میں رحمانی رگ پر شیطانی رگ غالب ہو گئی۔ اور آسمانی باپ نے جو رشتہ قائم کیا تھا وہ بھی ٹوٹ گیا۔

لیپا لک (مرزا قادیانی) کو تو شیطانی رگ کا کیا علم ہوتا، مسخرے آسمانی باپ (مرزا قادیانی کے الہام کنندہ) کو بھی علم نہ ہوا۔ یہ تو نہیں کہتے کہ اپنا ہی قصور تھا، یعنی اس پر تار و پود اچھی طرح نہ تنا تھا۔ مکڑی کا جالا بھی مکھی پر بخوبی نہیں تنا جاتا، تو دام سے نکل جاتی ہے، یہ تو انسان تھا۔ مگر معلوم ہوا کہ مرزا جی کا دام تزویر تار عنکبوت سے بھی زیادہ لچر اور سست ہے۔ جب راز فاش ہوا تو جو شکار دام سے نکل جاتے ہیں۔ ان کا تو کبھی ذکر بھی نہیں ہوتا کیونکہ یہ خوف ہوتا ہے کہ دوسرے شکار بھی نکل جائیں گے، مگر جو شکار پھنستے ہیں ان کے پھنسنے کی ڈونڈی ضرور پٹتی ہے۔ شاید مرزا جی کو یہ امید ہوتی ہے کہ وہ پھر پھنسیں گے یا بظاہر اڑ گئے ہیں مگر درحقیقت پھنسے ہوئے ہیں، جیسے آسمانی منکوحہ جو بظاہر حبالہ نکاح میں نہیں آئی، مگر دراصل مرزا ہی کے نکاح میں ہے۔ پس بیعت فسخ کرنے والوں کا نام اسی وجہ سے نہ تو مشتہر کیا جاتا ہے، نہ رجسٹر سے ان کا نام خارج ہوتا ہے، اور دو لاکھ مریدوں کی تعداد میں برابر محسوب ہوتے رہتے ہیں۔ اور جب تک لیپا لک آسمانی باپ کے پاس نہ جائے گا برابر محسوب ہوتے رہیں گے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ مرزائیوں کی بڑی تعداد اصل لم سے واقف ہو کر بدظن ہو گئی ہے بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت فسخ کر چکی ہے مگر بظاہر اقرار نہیں کرتی۔ یہ خوف رہتا ہے کہ لوگ مطعون کرینگے کہ کیا سمجھ کر بیعت کی تھی اور کیا سمجھ کر اب فسخ کی۔ ایسے لوگ بے شک ضعیف الایمان ہیں ورنہ سچے مومنوں کا یہ کام ہے کہ جب ان کو اپنی غلطی پر آگاہی ہو، تو کھلم کھلا اس کا اظہار کریں اور جناب باری میں توبہ واستغفار کر کے اپنے کو مزکی اور اطیب بنائیں۔

مرزا جی چاہتے تو ہمیشہ یہی ہیں کہ دام میں موٹے شکار پھنسیں، مگر بدقسمتی سے اکثر شکار لاغر ہی پھنستے ہیں۔ ان سے پیسہ ٹکا دھیلا دمڑی تو خاک وصول نہیں ہوتا، ہاں رجسٹر کی تعداد بڑھانے میں کام آتے ہیں۔ کیا معنی کہ جب مرزا جی گورنمنٹ میں کوئی خوش آمدی میموریل بھیجتے ہیں، تو گورنمنٹ پر دھونس ڈالنے کو یہ ضرور لکھتے ہیں کہ میرے مرید ۹۹ ہزار کم ایک لاکھ ہیں۔ بس گورنمنٹ سہم جاتی ہے کہ جس شخص کے قبضے میں اتنے والنٹیئر ہیں وہ جب چاہے گا غدر ۱۸۵۷ء قائم کرا دے گا۔

بھلا ایسی بھیڑ بھاڑ کا یہ فائدہ کیا کم ہے کہ ان سے گورنمنٹ پر بدوں توپ گولے کے دھونس پڑتی ہے اور لیپا لک کی سطوت و جبروت کے ڈھونسے بج جاتے ہیں۔ بہت سے آدمی جن میں رحمانی رگ ہے نہ کہ شیطانی، جو بیعت کرنے کے بعد پیدا ہو جاتی ہے، ہم سے کہا کرتے ہیں کہ مرزائیوں نے جھانسے دے کر ہمارا ایمان بگاڑنا چاہا تھا۔ مگر جب ہم نے غور کیا اور جاذبہ توفیق الٰہی نے کشش کی، تو ہم بال بال بچ گئے۔

ایک صاحب نے ہم سے، جو مرزائیوں کے بڑے بھاری جتھے میں رہتے ہیں مگر دین اسلام کے صراط مستقیم پر قائم ہیں، مسئلہ حیات وممات مسیح میں بحث کی۔ ہم نے ان کا کافی اطمینان کر دیا اور اخیر میں کہا کہ جب مرزا جی وفات مسیح کو، جس کا ذکر قرآن میں ہے، اپنی موعودیت کی دلیل ٹھہراتے ہیں اور احادیث متعلقہ حیات مسیح کو بمقابلہ قرآن کے نہیں مانتے، تو تم مرزائیوں سے یہ کہو کہ تمام مسلمانوں کے لئے پہلا واجب العمل قرآن ہے، پس تم وفات مسیح کی طرح قرآن ہی سے مسیح موعود کا آنا بھی ثابت کرو۔ انہوں نے کہا کہ آمنا و صدقنا مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے ساکت کرنے کو اس دلیل سے بڑھ کر دوسری دلیل نہیں، اب میرا ایمان بالکل فسخ ہو گیا۔

علی ہذا بعض گاڑھے مرزائی برملا کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو بزرگ مانتے ہیں مگر نبی نہیں۔ یہ منافق مرزائی ہیں، مرزا جی کا فرض ہے کہ کانوں کے بیچ میں ان کا سر کر دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درازی عمر کا لٹکا

مرزا جی باوصف مسیح ہونے کے مردے تو زندہ کر نہیں سکتے، نہ کوڑھیوں کو اچھا کر سکتے ہیں، لہٰذا انہوں نے سوچا کہ کم از کم اتنا تو ہو کہ بیسویں صدی کا مسیح لوگوں کی عمریں بڑھا سکے۔ پس وہ اپنے چیلوں کو اکثر یہ تلقین کرتے رہتے ہیں کہ دین مرزائی کی تبلیغ کرنے سے بیچ کھیت عمریوں بڑھتی ہے جیسے پانی سے کھیتی۔

قرآن مجید میں تو یہ حکم ہے اذا جاء اجلھم لایستاخرون ساعة ولا یستقدمون ۔عمر تو اتنی ہی رہے گی جتنی مقدر میں لکھی ہے، البتہ اعمال نیک اور اتقاء سے صحت انسانی بڑھتی ہے اور فسق و فجور میں مبتلا رہنے سے صحت خراب ہوتی ہے۔ پس عمر کی درازی اور کمی کی یہی لم ہے، پھر بھی یہ دونوں تابع تقدیر ہیں۔ مگر مرزا نے عمر کے بڑھنے اور گھٹنے کا کوئی پیمانہ نہیں بنایا کہ بروزی نبی کی تبلیغ کرنے سے زیادہ سے زیادہ کہاں تک عمر کے بڑھتی ہے اور تبلیغ نہ کرنے سے کتنی عمر گھٹتی ہے، تا کہ مرزائیوں کو پورا معیار مل جاتا اور پھر وہ جان توڑ کر رات دن مرزائیت کی تبلیغ کرتے کیونکہ عمر کی درازی اور کمی ایک اضافی امر ہے۔ مثلاً جس شخص کی عمر سو برس کی ہوئی وہ اس شخص کی نسبت دراز عمر ہے جس کی عمر ۸۰ برس کی ہوئی، اور جس شخص کی عمر ۲۰ برس کی ہوئی وہ اس شخص سے کم عمر ہے جس کی عمر ۴۰ یا ۵۰ برس کی ہوئی۔ علی ہذا۔

مرزا کے رقیب بلائے بے درمان ہیں

ہم لکھ چکے ہیں کہ یورپ میں اس وقت دو مسیح موعود، قادیانی مرزا جی کے رقیب پیدا ہوئے ہیں۔ لندنی مسیح مسٹر پگٹ کا تو مرزا جی کو چنداں خیال نہیں، شائد اس سے دانت کاٹی ٹھہر گئی ہے، اور تنبان اور پتلون کا رشتہ مل گیا ہے، مگر فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی مرزا جی کی نگاہ میں کھٹک رہے ہیں ۔ان کا ذکر بار بار ہوتا ہے۔ اس سے پایا جاتا ہے کہ ڈاکٹر ڈوئی مرزا جی سے زیادہ چلتا ہوا ہے۔ اور قرینہ بھی یہی بتا رہا ہے۔ کیونکہ یورپ کے لوگ فلسفی تعلیم یافتہ اور بڑے کائیاں ہیں، اور ہندوستان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باشندے نرے وحشی سادہ لوح اور بالکل بودم ہیں۔ مگر جب ڈوئی نے یورپ والوں کو بھی مونڈ لیا ہے، تو مسیحیت میں مرزا جی سے ان کا مرتبہ بہت بڑھا ہوا ہے۔ مرزائی یورپ وامریکہ میں اپنے رسالے اور تصویریں بھیج رہے ہیں، مگر بجز اس کے کہ لوگ ان کو دیکھ کر قہقہے اوڑائیں، کسی پر کوئی اثر مترتب نہیں ہوتا۔ پھر وہاں جب یورپین کے گوشت پوست ڈاکٹر ڈوئی جیسے مسیح موعود کا سکہ جما ہوا ہے، تو ایک اجنبی سادھو کے بچے کو کون پوچھتا ہے۔

یورپ میں مرزا جی کا کچھ سکہ جم بھی جاتا مگر شامت کے دھکّے کہاں ٹلنے والے تھے۔ آسمانی باپ کے حقیقی بیٹے عیسی مسیح کو جو رب النصاری ہے، گالیاں دینی شروع کر دیں۔ یورپ والے کب گوارا کر سکتے تھے کہ ان کے خدا کو کوئی گالیاں دے۔ پس مرزا جی کے نام پر چاروں طرف سے شیم شیم کے آوازے بلند ہونے لگے۔ قرآن مجید میں تو بت پرستوں کو بھی برا کہنے کا حکم نہیں۔ چنانچہ

لاتسبّوا الّذ ین ید عو ن من دو ن الله.. الآ یه

وارد ہے، اور مرزا جی ایک اولوالعزم نبی اور یورپ کے خدا کو گالیاں دیں۔ بھلا اس شنیع فعل اور کمینہ حرکت کو کون گوارا کر سکتا تھا۔

بالآخر مصیبت یہ پڑی کہ خود آسمانی باپ لیپا لک سے ناراض ہو گیا۔ اگر چہ چھوٹی اولاد سے والدین کو زیادہ محبت ہوتی ہے اور گو بقول مرزا صاحب، حضرت عیسی مسیح نے اپنے کو آسمانی باپ کا خلف ارجمند ثابت نہیں کیا، مگر آپ جانتے ہیں کہ خون کا جوش اور خون کی محبت ایک نیچرل امر ہے۔ صلبی بیٹا کیسا ہی نالائق ہو، مگر ہر حالت میں باپ کو اسکے ساتھ لیپا لک سے بہت زیادہ محبت ہو گی۔ پس لیپا لک نے جو گالیاں اپنے سوتیلے بھائی اور آسمانی باپ کے سگے بیٹے کو دیں، وہ گویا آسمانی باپ کو دیں۔ پس وہ ایسا ناراض ہو گیا کہ اب لیپا لک کے نام کا کتا پالنا بھی گوارا نہیں کرتا۔ پھر دوسرے یورپئن بیٹے کیوں ناراض نہ ہوں۔

بیٹا کیسا ہی نالائق اور باپ کیسا ہی کٹر اور قسی القلب ہو، مگر آپ جانتے ہیں کہ ہاتھ ٹوٹے گا تو گلے کو آئے گا۔ باپ بیٹے کا اپنا خانگی معاملہ ہوتا ہے، دوسرا شخص ان کے پھٹے میں پاؤں دے گا تو دل پھٹ جائے گا۔ پس صلبی بیٹے نے باپ سے فریاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اور آسمانی پریوی کونسل میں اس فریاد کی سماعت ہوئی۔ یوں لیپا لک راندہ درگاہ ہو گیا۔ مرزا جی نے بیس برس تک بعثت اور رسالت کی خوب ماماپختیاں کھائیں، مگر اب آ کر وہ سب رائیگاں گئیں۔ آسمانی باپ چونکہ ناراض تھا، لہذا اس نے الہام نہ کیا کہ تیرے دو رقیب اور بھی پیدا ہوں گے جو بروزیت اور مسیحیت میں کھنڈت ڈالیں گے اور منہ سے ترلقمہ چھین لیں گے۔

یورپ کے عیسائیوں کو تو رہنے دیجئے، مرزا جی نے اپنے جو رسالے مصر وغیرہ کے عربی اخبارات میں بھیجے تھے اور ان پر جو جو کچھ ریویو کئے گئے، مرزا جی ان سے خوب واقف ہیں۔ ضمیمہ میں بھی ان کی نقلیں شائع ہو چکی ہیں۔ پس مرزا جی کا حال شوکت اللہ کے اس شعر کے مطابق ہوا

ہر مومن و گبر کو ہے یکساں نفرت
آغوش میں لے نہ کعبہ نے دیر ہمیں

پس لندن اور پیرس کے دو گاڑھے حریفوں کا خیال مرزا جی کے لئے بلائے بے درمان اور سوہان روح ہو رہا ہے۔ مگر ان کو مرزا جی کا ذرہ بھر بھی خیال نہیں کیونکہ وہ آسمانی بادشاہی کی وراثت اور ملکیت کے شفیع اور خلیط ہیں۔ مسیح ان کا اور وہ مسیح کے۔ قادیانی مرزا جی تو نہ تین میں ہیں، نہ تیرہ میں۔ پھر کورنمکی سے باپ بیٹے دونوں کے دشمن۔

قرآن کی آیات میں تغیر وتبدل کفر ہے

قادیانی مرزا جی کو نہ خدا کا خوف ہے، نہ بندوں کی شرم۔ آیات قرآنی میں یہ کہہ کر کہ:

مجھ پر یہی آیتیں، جو خاتم النبیین احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر بطور وحی نازل ہو چکی ہیں، مکرر الہام ہوتی ہیں،

بے تامل تغیر وتبدل کرتے ہیں۔ مثلاً ایک حصہ آیت کا لیا، اور اس میں ایک حصہ اپنی طرف سے ملا دیا۔ گویا کمخواب اور اطلس میں نہیں، بلکہ سندس و استبرق کے بہشتی حلّوں میں، جو مومنین صادقین اور توحید و رسالت پر قائم ہیں کے لئے قطع اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیار ہوئے ہیں، ٹاٹ کا پیوند لگاتے ہیں۔ مرزائی کتابوں اور اخباروں میں ایسے الہامات سینکڑوں موجود ہیں جن میں آیات قرآنی کو مسخ کیا گیا ہے الامان الامان۔

ان مرزائیوں کی عقلوں پر خدا جانے کیسے پتھر پڑے ہیں کہ کلام الہی اور دین الہی کے ناسخ اور مرمّم اور محرف کو مامور من اللہ اور نبی اور رسول وغیرہ سمجھتے ہیں۔ عاقبت کے وبال اور نکال میں مبتلا ہونے کے علاوہ یہ حرکت کس قدر حماقت آمیز ہے کہ جو کلام ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہو چکا، وہی دوبارہ مرزا قادیانی پر نازل ہوتا ہے۔ گویا جو واقعات پیغمبر عرب ﷺ کو پیش آئے، جن کے مطابق وحی نازل ہوئی، وہی معدوم واقعات لوٹ کر قادیانی کو پیش آتے ہیں، اور وہی آیتیں نازل ہوتی ہیں۔ مگر حواری نہیں سمجھتے، ان کے دلوں پر مہریں لگ گئی ہیں۔ دہریوں کا ایک فرقہ ہے جس کے نزدیک تمام گزشتہ واقعات، مثلاً طوفان نوح اور سکندر ذوالقرنین کے واقعات، سب زمانہ کے ظرف میں موجود ہیں مگر ہماری آنکھوں سے مخفی ہیں۔ ماحصل یہ ہے کہ اس فرقہ ضالہ کے نزدیک کوئی شیء معدوم نہیں۔ یہی فاسد عقیدہ بروزی قادیانی کا ہے

حضرت قاضی عیاضؒ اپنی کتاب شفا میں لکھتے ہیں:

قد اجمع المسلمون علی ان القرآن المتلو فی جمیع الاقطار الارض المکتوب فی المصاحف بایدی المسلمین مما جمعه الدفتان من اول الحمد لله رب العالمین الی آخر قل اعوذ برب الناس انه کلام الله المنزل علی نبیه محمد ﷺ و ان جمیع ما فیه حق و ان من نقص منه حرفا قاصداً لذلك او بدله بحرف آخر مکانه او زاد فیه حرفً مما لم یشتمل علیه المصحف الذی وقع علیه الاجماع و اجمع علی انه لیس من القرآن عامداً لکل هذا انه کافر۔ (ترجمہ۔ تمام مسلمانوں نے اس امر پر اجماع کیا ہے کہ تحقیق جو قرآن زمین کی تمام اطراف میں تلاوت کیا گیا ہے اور جو جلدوں میں لکھا ہوا، مسلمانوں کے ہاتھوں میں موجود ہے، جس کو جمع کیا ہے دو پٹھوں نے، شروع الحمد سے لے کر آخر قل اعوذ برب الناس تک، خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو اس کے نبی ﷺ پر نازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے۔اور جو کچھ اس میں ہے، حق ہے۔جس شخص نے اس میں سے ایک حرف کم کرنے کے ارادہ سے کم کیا یا کوئی حرف اسکے حرف کی جگہ بدلا، یا کوئی ایسا لفظ بڑھایا جو قرآن میں نہیں، عمداً ایسی تمام باتوں کا ارتکاب کرنے والا بالا جماع کافر ہے)۔

اور مفتاح السعادت میں لکھا ہے (ترجمہ) اور ایسے مرتد کا اپنی عورت کے ساتھ صحبت کرنا زنا ہے۔اور ایسی حالت میں جو بچہ پیدا ہو، وہ حرامی ہے گرچہ بطریق عادۃ یہ مرتد توحید وشہادت کا کلمہ پڑھے۔

اور ظاہر ہے کہ ایسے شخص پر اعتقاد رکھنے والے بلکہ ناسخ ومرمم قرآن کو نبی سمجھنے والوں کی نسبت بھی یہی حکم ہوگا اور اشباہ ونظائر میں ہے:

و اذا مات او قتل علی ردته کم ید فن فی مقا بر المسلمین و الا اهل الملة و انما یلقی فی حفرة کالکلب ۔

یعنی یہ مرتد جب مرجائے یا اپنے ارتداد کے باعث قتل کیا جائے تو مسلمان اور اہل ملت کے قبرستان میں دفن نہ کیا جائے اور کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے۔

فاضل امروہی کے کلام میں تناقض

مولوی محمد احسن صاحب امروہی قادیانی کا رقیمۃ الوداد ۲۴۔اگست ۱۹۰۳ء کے الحکم میں چھپا ہے جو کسی سائل کے خط کے جواب میں ہے جس نے چند سوالات کئے تھے۔اپنے موعود کے دعووں کے ثبوت میں آپ فرماتے ہیں:

اگر یہ پیشین گوئیاں مخبر صادق علیہ السلام کی، جس کا مصداق یہ مسیح موعود ہے ،نہ بھی ہوں، تب بھی یہ مجدد اسلام اپنی ذات میں ایک ایسا مجمع نشانوں الٰہی کا ہے جس کی تصدیق کے لئے قرآن وحدیث ہم کو مجبور کررہی ہیں۔

اول تو لفظ: اگر، سے جو صرف شرط اور تشکیک پیدا کرنے والا ہے، یہ نکلتا ہے کہ مسیح موعود کی نسبت آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئیاں قطعی اور یقینی نہیں ہیں۔اس صورت میں موعود موعود نہ رہا، حالانکہ وہ حدیثوں ہی کو اپنے دعوی کے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔مثلاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مأۃ من یجدد لھا دینھا

اگر چہ یہ اس پر منطبق نہ ہو کیونکہ اس صورت میں آنحضرت ﷺ کی وفات سے لے کر اب تک ۱۳ مجدد ہونے چاہییں جنہوں نے نبی مہدی مسعود مسیح موعود امام الزمان خاتم الخلفاء ہونے کا دعوی کیا ہو، کیونکہ آپ کے نزدیک مجدد تو وہی ہے جو مذکورہ بالا صفات کا مجموعہ ہو۔ اور اگر آپ تاویل سے ثابت کریں کہ ۱۲ مجدد تو اس شان کے نہ تھے، بلکہ مرزا جی سے گھٹیل تھے، اول تو حدیث میں نہیں لکھا کہ وہ مجددین مراتب میں ناقص اور کامل ہوں گے۔ یعنی ۱۲ مجدد تو ناقص اور تیرھواں مجدد سب سے اکمل اور خاتم الخلفاء ہوگا۔ اور اس صورت میں خود ۱۳ مجددوں ہی کی نفی ہوتی ہے کیونکہ ناقص فی الکمال یا فی الدین ہرگز مجدد نہیں ہوسکتا۔ پھر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ اپنے کامل دین کے لئے ناقص مجدد بھیجتا۔ سب کو کامل ہی بنا کر کیوں نہ بھیجا۔

اور اگر مولوی امروہی صاحب یہ کہیں کہ سب کامل تھے اور قیامت تک کامل ہی مجدد پیدا ہوں گے، تو قادیانی مرزا جی کی کوئی خصوصیت نہ رہی اور دعوی خاتمیت خلفاء بھی باطل ہوگیا، کیونکہ آپ آگے چل کر فرماتے ہیں کہ حدیث من یجدد لھا دینھا کا مصداق وہی مجدد ہوگا خواہ خلیفہ اول صدیق ہوں، یا مسیح موعود خاتم الخلفاء و مہدی مسعود ہوں۔ لیکن حضرت صدیق اکبر تو خاتم الخلفاء نہ تھے، ورنہ مرزا جی خاتم الخلفاء ہرگز نہ ہوتے۔

اور اگر یہ کہو کہ قادیانی مرزا جی، حضرت ابا بکر صدیقؓ سے افضل ہیں کیونکہ وہ خلیفہ اول تھے اور مرزا جی خلیفہ آخر اور خاتم الخلفاء ہیں، تو اب قیامت تک کسی اور مجدد کی بعثت نہ ہونی چاہیے جو حدیث مذکور کے منطوق واجب الوثوق کے بالکل خلاف ہے۔ کیونکہ حدیث میں علی رأس کل مأۃ وارد ہے، یعنی ہر صدی کے شروع میں ایک مجدد پیدا ہوگا۔ یہ نہیں لکھا کہ چودھویں صدی کے شروع میں جو مجدد پیدا ہوگا وہ خاتم المجددین ہوگا۔

آگے چل کر آپ (یعنی امروہی صاحب) دفع دخل کے لئے فرماتے ہیں:

ہاں یہ مجددین سب کے سب یکساں اور متساوی فی الدرجہ نہیں ہیں بلکہ بحکم تلك الرّسل فضّلنا بعضھم علی بعض امت محمدیہ میں بھی یہ حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضیلت جاری و نافذ ہے۔

آپ نے مرزا جی کی خاتمیت برطرف کر دی۔ علاوہ اس کے یہ ان رسولوں کی فضیلت کا ذکر ہے نہ کہ مجددوں کی فضیلت کا، تا کہ حدیث مذکور سے مطابقت ہو۔ اور اگر آپ وہی گنجی اور لنگڑی تاویل کریں کہ تمام مجدد رسول ہیں، تو آیت خاتم النبیین کا انکار ہے۔ گو آپ کو کسی کی کچھ پرواہ نہ ہو، اور دائرہ اسلام سے خارج ہونا پڑے۔

اگر مجدد سے مراد نبی ہوتی تو یہ حدیث اس طرح وارد ہوتی :

انّ اللّٰه یبعث لهذه الا مة علی رأس کل مأة نبیاً یجدد لها دینها

آپ کا یہ فرمانا کہ سب مجددین یکساں اور متساوی فی الدرجہ نہیں، اس کا بھی یہی مطلب ہے کہ مرزا جی سب سے افضل ہیں اور رسولوں سے بھی افضل ہیں کیونکہ آیت تلك الر سل فضلنا بعضهم کا پیش کرنا اسی غرض سے ہے۔ اس سے آپ کا اور تمام مرزائیوں کا عقیدہ اچھی طرح کھل گیا، خواہ آپ اپنے عقیدہ پر کیسا ہی پردہ ڈالیں

لاکھوں لگاؤ ایک چرانا نگاہ کا
لاکھوں بناؤ ایک بگڑنا عتاب میں

خدا کرے آپ ہمارا مطلب اچھی طرح سمجھیں، اور نازک طبع بنیں نا کہ بلیدالطبع۔ اور بہتر ہے کہ آپ قلم اٹھائیں اور پھر مجدد کی جولانیاں دیکھیں۔

کیا مرزا حرمین کی زیارت کریگا

ہرگز نہیں۔ کیونکہ سفر حجاز میں مصائب، جہازوں کے ڈوبنے کا خوف ہے۔ پھر جدے اور مکہ اور مدینہ کی راہ میں بدو لگتے ہیں، جو مال واسباب لوٹ لیتے ہیں، ورنہ مار ڈالتے ہیں۔ جابجا قرنطینے ہیں۔ طاعون ہے۔ ہیضہ ہے۔ الغرض طرح طرح کی آفات ہیں، اس لئے نہ مرزا جی خود جائیں گے، نہ اپنے حواری اور مریدوں کو حج کی اجازت دیں گے۔ بس ایسے پر آشوب وقت میں تو قادیان ہی مکہ اور مدینہ بلکہ ان سے بھی کئی حصے زیادہ شرف رکھتا ہے کیونکہ وہ دارالامان ہے اور مکہ اور مدینہ اور اون کی راہ میں امن نہیں بلکہ ہر وقت جان کا خطرہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن مرزا جی کا کا یہ عذر لنگ ثابت کرتا ہے کہ وہ موعود عیسی نہیں بلکہ مردود دجال ہیں۔ چنانچہ ابن عساکرؒ نے حضرت ابی ہریرہؓ سے روایت کی کہ

قال رسول الله لیهبطن الله عیسی بن مریم حکماً عدلاً و اماماً مقسطاً فیسلکن فج الروحاء حاجاً او معتمراً و لیقفن علی قبری لیسلمن علیّ و لاردن علیه

(ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ خدا تعالی عیسی بن مریم کو اتارے گا حاکم عادل اور امام منصف بنا کر پھر وہ حج یا عمرہ کرتے ہوئے روحا کی راہ سے چلیں گے اور میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ کو سلام کریں گے اور میں سلام کا جواب دونگا)۔

اب فرمایئے مرزا جی، مسیح موعود کیوں کر ہوئے۔ ان کے واسطے تو روحاء قادیان اور گورداسپور کی سڑک ہے۔ وہ اس راہ سے بھی اس وقت بجبوری جاتے ہیں جب کہ مقدمات میں عدالت ان کو طلب کرتی ہے۔ خدا نہ کرے کہ مرزا جی حرمین شریفین جائیں، وہاں تو سچے مومن جاتے ہیں جو خدا وحدہ لاشریک اور اس کے رسول خاتم النبیین پر ایمان رکھتے ہیں۔ مرزا جی احادیث کے اس جزء کو مانتے ہیں جو ان کے مطلب کے موافق ہوتا ہے، باقی اجزاء نہیں مانتے اور اس آیت کے مصداق ہیں:

نؤمن ببعض و نکفر ببعض۔

مرزا جی کا الہامی قصیدہ

مرزا جی کا ایک فارسی قصیدہ جس کو الہامی بتایا جاتا ہے اور جس پر مرزائیوں کو بہت بڑا دعوی ہے، نظر سے گذرا۔ ہم ذیل میں اس کے پیاز کے سے چھلکے اتار کر دکھاتے ہیں اور بتاتے ہیں کہ پوست ہی پوست ہے، مغز ندارد۔ فرماتے ہیں:

جائیکہ از مسیح و نزولش سخن رود
گویم سخن اگرچہ ندارند باورم
کاندر دلم دمید خداوند کردگار
کان بر گزیدہ را ز رہ صدق مظہرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیجئے جناب عیسیٰ مسیح برگزیدہ ہو گئے۔ شائد یہ قصیدہ بروزی اور مہدی بننے سے پہلے تصنیف کیا گیا ہے اور جب جنون نے زور کیا تو حضرت عیسیٰ مسیح کو خدا جانے کیا کیا بنا کر چھوڑا، نبی ہونا تو کجا، وہ تو مہذب انسان بھی نہ رہے۔ جو مسیح ایسے اور ویسے ہیں مرزا جی ان کے مظہر بنے ہیں۔ یہ قصیدہ شعر انوری کے اس شعر سے اخذ کیا ہے:

جائیکہ از بلندی و پستی سخن رود
از آسمان بلند تر از خاک کمترم

قرآن میں سے جو آیتیں چرا کر تغیر و تبدل اور مسخ کے بعد اپنا الہام قرار دیتے ہیں، وہ تو مسلمانوں پر کھل جاتا ہے کیونکہ ہزاروں علماء اور حفاظ موجود ہیں۔ پس کا جل کا چور اپنا منہ کالا کرتا ہے، تو پکڑا جاتا ہے۔ مگر شعراء کے قصائد پر تو لوگوں کی بہت ہی کم نظر ہوتی ہے، پس آپ اس کو چرا کر حمقاء میں سرخرو ہو جاتے ہیں لیکن تاڑنے والے تاڑ جاتے ہیں۔ اور مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کے سامنے تو مرزا جی کی کوئی چوری کب چھپ سکتی ہے۔ اس کی شان میں تو مولانا نظامی پہلے ہی فرما گئے ہیں

اگر دزد بردہ بر آرد نفیر
بر دوست او شحنہ دزد گیر

قادیانی قصیدہ کا ایک شعر یوں ہے:

موعودم و بحلیہ ماثور آمدم
حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

ہم نے تو یہ سنا تھا کہ کانوں سے دیکھتے ہیں، ناک سے دیکھتے ہیں، سر سے دیکھتے ہیں، پاؤں سے دیکھتے ہیں، گھٹنوں سے دیکھتے ہیں۔ یہ آج ہی معلوم ہوا کہ لوگ آنکھوں سے دیکھتے ہیں جب کہ آپ کا یہ مصرعہ نظر پڑا:

حیف است گر بدیدہ نہ بینند منظرم

یوں فرمائیے: حیف است گر بغور نہ بینند منظرم

ایک شعر یوں ہے:

از کلمہ منارہ شرقی عجب مدار
چون خود ز مشرق است تجلّی نیّرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام اشعار میں ردی مفتوح ہے، مگر یہاں مکسور۔ یہ لفظ نیّر بروزن فیعل بکسر یاء ہے نہ کہ بفتح یاء۔ یہ آپ کی الہامی شاعری و ہمہ دانی ہے۔ جی ہاں بجا ہے جو مشرق میں رہے اور ایک منارہ کھڑا کر لے وہ مسیح موعود ہے۔

پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

آن قبلہ رو نمود بگیتی بچار دہم
بعد از ہزار و سہ کہ بت افگند در حرم

چار دہم کو بسکون ہاء ہوّز ملاحظہ کیجئے۔ پھر چار دہم سے چودھویں صدی مراد لینا شائد تقاضائے الہام ہے۔ علی ہذا، ہزار و سہ سے تیرھویں صدی۔ پھر: بت افگند در حرم، کے تو یہ معنی ہوئے کہ حرم میں بت لا کر ڈال دیئے، بر افگندن، البتہ ڈھا دینے کے معنی میں مستعمل ہے۔ ترکیب کتنی مضطرب ہے۔ آپ جو چاہتے ہیں شعر میں اس کو ادا نہیں کر سکتے۔ آپ کا مدعا یہ ہے کہ دنیا میں اس قبلہ (آنحضرت ﷺ) نے تیرھویں صدی کے بعد پھر منہ دکھایا جس نے حرم سے بتوں کو اکھاڑ پھینکا تھا۔ مگر شعر سے یہ معنی نہیں نکلتے بلکہ اسکے خلاف نکلتے ہیں، یعنی اس قبلہ نے پھر منہ دکھایا جس نے تیرہ سو برس قبل حرم میں بت لا کر ڈال دیئے تھے۔ یہ آنحضرت ﷺ اور ان کے بروزی کی تعریف ہوئی واہ واہ الہام کیا ہے خبط کا مرقع ہے۔

پھر مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

جوشید آنچنان کرم منبع فیوض
کامّد ندائے یار زہر کوئے و معبرم

(یار) تو بہت ہی خوب ہے اور (کوئے) کے ساتھ معبر کے تو کیا ہی کہنے ہیں۔ معبر بالفتح بمعنی پل اور بالکسر بمعنی کشتی ہے، یہاں دونوں معنی سے کیا مناسبت ہے؟ یوں فرمایئے

کا ندائے غیب ز ہر کوئی تو منظرم

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

آخر نخواندہء کہ گمان نکو کنید
چون میروی برون ز حدودش برادرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شخص اپنے آپکو برملا خدا کا لیپا لک بتائے، بعد ختم نبوت، دعوی نبوت کرے، انبیاء کو گالیاں دے اور اپنے کو غیب دان بتائے، اس پر نیک گمان کرنا مومن کا کام نہیں، اور (برادرم) تو بہت ہی فصیح واقع ہوا ہے۔

پھر مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

ماموروم و مرا چہ دریں کار اختیار
رہ ایں سخن بگو بخداوند آمرم

پھر قافیہ غلط، آمِر بکسر میم ہے، نہ کہ بفتح میم۔ مرزا صاحب یہ شاعری ہے، کاتا اور لے دوڑی نہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

اے قوم من بگفتۂ من تنگدل مباش
ز اوّل چنیں مجوش ببیں تا بہ آخرم

قافیہ پھر غلط۔ سنیئے ایک آخر تو بکسر خاء اسم فاعل ہے اور ایک آخر بفتح خاء بمعنی دیگر کے ہے۔ آپ کی مراد بکسر خاء ہے، نہ کہ بفتح خاء۔ ورنہ بے معنی ہوگا اور یہ معنی ہونگے کہ مجھے دوسرے کے ساتھ دیکھ۔ خود بدولت کا بھی یہ مطلب نہیں اور آخر اسم فاعل کی صورت میں ردی غلط ہوتی ہے۔ الفاظ کی صحت وسقم کی بھی تمیز نہیں

پھر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ہر لحظہ مئے خوریم ز جام وصال دوست
ہر دم انیس یار علی رغم منکرم

ردی پھر غلط۔ آپ کی مراد منکِر بکسر کاف اسم فاعل ہے نہ کہ منکر بفتح کاف اسم مفعول، ورنہ مہمل ہے

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

بر سنگ میکند اثر ایں منطقم مگر
بے بہرہ این کسان ز کلام موثّرم

ردی پھر غلط کیونکہ موثّر سے اسم فاعل مراد ہے جو بکسر ثاء مثلثہ ہے، نہ بفتح۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زان گو نہ دست او دلم از غیر خود کشید
گوئی گہے نبود دگر در تصوّرم

واہ وا! ردی بجائے مفتوح کے مکسور تو ہو رہی تھی اب ردی مضموم بھی ہونے لگی۔ کیوں جناب تصوّر بضم واو ہے یا بفتح واو۔

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

ہر تار و پود من بسراید بعشق او
از خود تہی و از غم آں دلستان پرم

ردی پھر مضموم۔ تار و پو کا گانا نیا محاورہ ہے۔ یوں فرمائیے:

ہر تار موئے من بسراید بعشق او

مرزا صاحب قادیانی کا ایک شعر یوں ہے:

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذِرم

ردی پھر غلط۔ آپ ڈرانے والے ہیں یا ڈرائے گئے ہیں۔ بے شک ڈرائے گئے۔ اور احمد حسن شوکت آپ کا منذر، یعنی قہر خدا اور عذاب آخرت سے ڈرانے والا ہے۔

یہ قصیدہ غالباً اس زمانے کا لکھا ہوا ہے جب کہ دماغ کے تھرمامیٹر کا نمبر مالیخولیا کے درجے سے بڑھ کر رسالت تک نہ بڑھا تھا۔ اب تو آپ فرمائشی بروزی رسول ہیں۔

آپ تو الہامی قصیدے کے لکھنے میں مجبور ہیں، قصور تو مسخرے آسمانی باپ کا ہے کہ الّم غلّم جو کچھ چاہتا ہے الہام کر دیتا ہے۔ اس کا فرض تھا کہ لیپا لک پر الہام کرنے سے پہلے یہ قصیدہ مجدد کے پاس بغرض اصلاح بھیج دیتا تاکہ رسوائی نہ ہوتی۔ خبردار جو آئینہ ایسی خودسری کا سودائے خام پکایا۔

مرزا نے اپنی سی سالہ بعثت میں کیا کارروائی کی

ہم کو نہایت ارمان بھرے دل سے اور طرح طرح کی امیدوں سے جو قادیانی مہدی کے وجود سے وابستہ ہیں، یہی کہنا پڑتا ہے کہ اس نے اپنی سی (۳۰) سالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعثت میں فرہاد بن کر کون سی کوہ کنی کی۔ فرہاد نے شیریں کے غم میں اور کچھ نہیں، تو مایوسی کی حالت میں اپنا ہی سر پھوڑ لیا، اور معرکہ عشق و محبت میں تمام بوالہوسوں سے بازی لے گیا، اور ایک بڑا مہتم بالشان کارنامہ چھوڑ گیا۔ اور ایسا کام کر گیا کہ قیامت تک کوئی نہ کر سکے گا۔ قادیانی مرزاجی سے تو کچھ بھی نہ ہو سکا۔ قادیان سے باہر نکلتے ہوئے مارے خوف کے روح قبض ہوتی ہے، حالانکہ آسمانی باپ وعدہ کر چکا ہے کہ میں تیری جان کا ہر وقت محافظ ہوں۔ اگر بری نگاہ سے کوئی دیکھے گا تو اس کی آنکھیں نکال دوں گا۔ مگر مرزا کو آسمانی باپ کی ڈھارس باندھنے پر ذرا بھی ایمان واعتماد نہیں۔

ہم کو حیرت ہے کہ جب خود لیپا لک، آسمانی باپ کے وعدوں کو گوزشتر اور دال بھات ساگ کھانے والوں کی تو ند کا اپھان سمجھتا ہے، تو عوام میں اپنی اور آسمانی باپ کی ہوا کیا باندھ سکے گا۔ جب ہم تواریخ میں گزشتہ مہدیوں کے کارنامے دیکھتے ہیں کہ انہوں نے دنیا میں انقلابات ڈال دیئے، بڑی بڑی سلطنتوں میں زلزلے پیدا کر دیئے، چار طرف کھلبلی مچا دی، میدان ہستی کو تہ و بالا کر دیا، تو رہ رہ کر ہمارے دل میں یہی ارمان پیدا ہوتا ہے کہ ہمارے زمانے کا مہدی ان کے مقابلے میں کچھ تو ہاتھ پاؤں ہلاتا۔ ان سے آدھی تہائی چوتھائی دسواں بیسواں سوّاں حصہ ہی اپنی مہدویت کے ...کرشمے دکھاتا۔ گزشتہ مہدیوں کی تو دور بلا، بڑوں کی باتیں بڑی، ان کا کام بڑا، ان کا نام بڑا، خود ہمارے زمانہ کے مہدیوں محمد احمد تعالشی وغیرہ نے مصر کو کیا کیا ناچ نہیں نچایا۔ وہ بہادر انگریز جن کی وسیع سلطنت میں آج کے روز آفتاب غروب نہیں ہوتا، جب انہوں نے مصر کی کمک پر آکر فوج کشی کی تو سوڈانی مہدی نے ان کو کیا کیا تماشا نہیں دکھایا۔ بالآخر یہ غریب اپنی جان پر کھیل گیا اور تمام مہدیوں کی آبرو رکھ گیا

شکست و فتح نصیبوں سے ہے مگر اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

...سومالی ملا عبداللہ ہی کو دیکھ لیجئے، کس دم خم اور کس ٹھاٹھ سے برٹش کے مقابلے کی کڑی جھیل رہا ہے۔ ماتھے پر چیں تک نہیں۔ میرا شیر افریقہ کے جنگلوں اور کچھاروں میں دھاڑ رہا ہے، اور ایسے ہیبت ناک نعروں سے کوک رہا ہے کہ مرزاجی اگر سن پائیں تو پتہ پانی ہو کر بہہ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے مہدیوں کی یہ شان ہے۔ ایک ہمارے قادیانی مہدی ہیں کہ نہ ان میں جوش ہے، نہ ہمت، نہ جرأت، نہ اولوالعزمی۔ گوشہ عافیت میں بیٹھے چار طرف کا غذی گھوڑے دوڑا رہے ہیں، اور توپ کے گولے کی جگہ خالی خولی گیدڑ بھبکیوں (موت کی پیش گوئیوں) سے کام لے رہے ہیں اور ہنکار رہے ہیں کہ میری فوج طاعون ہے، ہیضہ ہے، جو آنکھوں سے الوپ انجن ہو کر مخالفوں کی کمین گاہ میں ہر وقت لگا ہوا ہے۔ ادھر کوئی منکر ڈھب پر چڑھا اودھر اس نے ہڑپ کیا۔

بھلا کسی مہدی نے بزدل بن کر ایسی کارروائیاں کیں؟ انہوں نے تو صرف زبان تیغ سے بڑی بڑی جرار سلطنتوں کی مزاج پرسی کی ہے، اور اپنی شان جبروت دکھا کر منکروں کو منوایا ہے، ان کی ناک میں تیر ڈال دیا ہے۔ پس کس مسالے پر آسمانی باپ خوش ہو سکتا ہے کہ میرا لیپا لک (مرزا قادیانی) کسی قابل ہو گا۔ اور آسمانی باپ کے پوتے (مرزائی لوگ) کس برتے پر اچھل رہے ہیں کہ ہم اپنے باپ دادا کے کئی حریفوں پر فتح یاب ہوں گے۔ اگر مرزا جی کا یہی جبن (بزدلی) ہے، تو یاد رکھیں کہ مجدد السنہ مشرقیہ، مہدویت کا جبہ قلہ چھین کر کسی دوسرے مہدی کو دے دے گا اور قادیانی کو معزول کر کے بیک بینی و دو گوش عدم آباد کو چلتا کر دے گا۔

الحیاء شعبة من الایمان

مخبر صادق ﷺ کا مندرجہ عنوان ارشاد کتنا صحیح اور درست اور بے حیاؤں کے مطابق حال ہے۔ اگر اس ارشاد پر عمل ہو، تو دنیا میں ایک بھی بے حیا نہ رہے، اور بے حیائی اپنا منہ کالا اور ہاتھ پاؤں نیلے کر کے کافور ہو جائے۔ بھلا تیرہ سو برس کے عرصہ میں یہ ڈھٹائی اور بے حیائی کس نے اپنا شعار بنایا ہے کہ اپنے کو مسلمان اور امت محمدیہ میں بتائے اور نبی بننے کا دعوی کرے۔ اسلام کی بنیاد ڈھائے اور بدستور مسلمان بنا رہے۔ اور جب اس کا دعوی مختلف مضبوط دلائل سے توڑا جائے، تو ذرا شرم نہ آئے۔ بلکہ اڑیل ٹٹو کی طرح اور بھی ہٹ کرے۔ تمام صحابہ عظام، اولیاء کرام، کبراء فخام کو جو متبع سنت خیر الانام اور عمائد اسلام تھے، جھوٹا بتائے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ حیا جو ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شعبہ ہے، باقی نہیں رہی ۔ اور بے حیائی، جو کفر کا تمغہ ہے، اس کے دل پر مسلط ہو گئی ہے ۔ دین میں شرک سے بڑھ کر کوئی بے حیائی نہیں۔ مشرک فی التوحید اور مشرک فی الرسالۃ سے زیادہ کون بے حیا ہو گا۔ سچ ہے حیا مومنین کی صفت ہے، صالحین کی صفت ہے، صدیقین کی صفت ہے، انبیاء کی صفت ہے اور خود خدا تعالی کی صفت ہے۔ بھلا ملحدوں اور مشرکوں کو اس صفت سے کیا واسطہ۔

جس شخص میں حیا نہیں، نہ اس کے لئے کوئی ضمانت ہے، نہ اس کا کوئی ضامن ہے، نہ اس کا کوئی کفیل ہے، نہ اس کا قول وفعل قابل اعتماد ہے کیونکہ اس کے دل میں مطلق خوف خدا باقی نہیں رہا۔ وہ خدا کا منکر ہے اور عملاً خدا کو بھول گیا ہے۔ دنیا کے سارے کاموں میں حیا اس طرح داخل ہے جیسے اجسام میں خون اور خون میں حرارت۔ اگر حیا موجود ہو، تو کوئی مجرم کسی جرم کا ارتکاب نہ کرے ۔ اور عدالتیں جو مجرموں کو سزا دیتی ہیں تو یہ ایک قسم کی تادیب اور سرزنش ہوتی ہے کہ دیکھو تم نے جو حیا جیسی صفت سے قطع تعلق کر لیا، تو اب تم کو جبراً حیا دلوائی جاتی ہے، اور جب تک تم اس سزا میں مبتلا رہو گے تمہارا نور ایمان تمہیں خود حیا اور شرم دلاتا رہے گا۔ تو نے جو جھک مارا تھا اب اس کا خمیازہ چکھ۔

قیامت میں جب مجرمین دوزخ میں ڈالے جائیں گے اور عقوبت میں مبتلا ہوں گے تو یہی کہیں گے یا لیتنی اتّخذ ت مع الرّسول سبیلاً یہ ان مجرموں کا حال ہو گا جنہوں نے رسول مقبول ﷺ کا طریقہ چھوڑ دیا ہے۔ اور جو لوگ خود ہی رسول بن گئے ہیں اور رسول کو جھٹلایا ہے، خیال کرنا چاہیے کہ ان کی کیسی بری حالت ہو گی ۔ کاش وہ خدا اور رسول سے شرم کریں بے حیا نہ بنیں۔ اگر دنیا میں ان کو اس بے حیائی کا تدارک نہیں ملا تو اسپر نہ پھولیں، کیونکہ آخرت کا عذاب دنیا کے عذاب سے بہت سخت ہے اور دائمی ہے۔

نبی اور خلیفہ

آنحضرت ﷺ کو خدا تعالی نے خاتم النبیین بنایا، اسی بنا پر آپ نے فرمایا لا نبی بعدی ۔ مرزا جی کو آسمانی باپ نے خاتم الخلفاء بنایا، لہذا آپ نے نعرہ مارا کہ لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفۃ بعدی ۔کلام مجید میں بجز آدم کے کسی کو جناب باری نے خلیفۃ اللہ کہہ کر نہیں پکارا، مگر مرزا جی کو آسمانی باپ نے نہ صرف خلیفۃ اللہ بلکہ خاتم الخلفاء بنا دیا، کیونکہ آپ آسمانی باپ کے خلف فرزند ہیں، باقی سب نا خلف ۔اور خلیفہ اور خلفہ ہم معنی ہیں ۔

مرزا جی کا مقولہ ہے کہ آنخضرت ﷺ کامل اور اکمل انبیاء کے خاتم ہیں، نہ کہ ناقص انبیاء کے۔ اور ناقص انبیاء قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے ۔اس پر ہم بارہا بحث کر چکے ہیں اگر اطمینان نہ ہوا تو اور لیجئے ۔

ناقص، ناقص کا خاتم ہوگا اور کامل، کامل کا ۔ پہلے تو اس فاسد عقیدے نے آنخضرت ﷺ کا کسر شان کیا، پھر خود مرزا جی کا، کیونکہ آپ اپنے کو خاتم الانبیاء کہتے ہوئے تو ذرا جھجکتے ہیں مگر خاتم الخلفاء بڑے دھڑلے سے بنتے ہیں۔ اس صورت میں آپ ناقص خلفاء کے خاتم ہوں گے نہ کہ کامل خلفاء کے۔ اور خلفاء بھی انبیاء ہیں تو اپنے ساتھ آپ نے تمام انبیاء کو ناقص ٹھہرا دیا۔ اور آپ کے عقیدے کے موافق قیامت تک جتنے خلفاء (انبیاء) ہوں گے سب ناقص ہوں گے ۔

آسمانی باپ نے بایں ریش وفش لیپا لک کو تاویل کرنا بھی نہ بتایا۔ اتنی خبر نہیں کہ جب آنخضرت ﷺ کمال نبوۃ کے خاتم اور مکمِل ہیں، تو ناقص نبوۃ کے بدرجہ اولی مختم اور مکمِل ہیں ۔ یہ تو ایسی مثال ہے جیسے کوئی شخص کہے کہ جب آفتاب طلوع ہوتا ہے تو چاند ماند ہو جاتا ہے مگر ستارے ماند نہیں ہوتے ۔ گویا آفتاب صرف چاند کو مغلوب کرتا ہے نہ کہ ستاروں کو۔ ایسی اندھی تاویل کو وہی لوگ دیکھیں اور پسند کریں گے جو انسانی ماہیت سے مسخ ہو کر چمگادڑ کی ماہیت میں حلول اور بروز کئے ہوئے ہیں ۔مرزا جی تمام انبیاء کو ناقص بتاتے ہیں لیکن اگر کوئی ان سے کہے کہ آپ ناقص خاتم الخلفاء اور ناقص امام الزمان ہیں تو وہ اور ان کے تمام چیلے چاپڑ کاٹ کھانے کو دوڑیں گے ۔ کھانے کے دانت اور، دکھانے کے دانت اور۔

ناقص چیزوں اور ناقص انسانوں کی خاتمیت کون سا اعجوبہ امر یا اعجاز ہے ۔ ناقص انسان یا ناقص اشیاء یا تو کامل ہوں، ورنہ ان کا معدوم ہو جانا بہتر ہے۔ آسمانی باپ کے سب بیٹے یا تو خلف ہوں ورنہ تلف۔ جب مرزا ناقص نبی یا خلیفہ ہیں، تو آپ کی امت بھی ناقص ہوگی۔ تعجب یہ ہے کہ آنخضرت ﷺ تو کامل اور آپکا بروز اور ظل ناقص ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اور مجدد

نبی اور رسول صاحب شریعت ہوتا ہے مگر مجدد ان امور کو جو مرور زمان کی وجہ سے پرانے یا دلوں سے نسیاً منسیاً ہو گئے ہوں، نئے کرتا اور یاد دلاتا ہے۔ نہ وہ نبی اور رسول ہوتا ہے، نہ نبوت و رسالت کا دعوی کرتا ہے۔ جیسے مولانا و مجددنا مولانا اسماعیل شہیدؒ نے کہ مسلمان توحید و سنت کو بھول گئے تھے، چار طرف سے شرک اور بدعت اور ہوا پرستی پھیل گئی تھی، آپ نے تجدید کی ٹھوکر لگائی اور مردہ سنت و توحید کو زندہ کر دیا، جس سے نہ صرف عوام بلکہ سچے علماء کرام کی بھی آنکھیں کھل گئیں۔ بے شک یہ حضرت شہید مغفور مبرور کے دم قدم کی برکت ہے کہ ہندوستان میں توحید کا نور پھیل رہا ہے، اور اتباع سنت کا ظہور ہو رہا ہے۔ مجدد ایسے ہوتے ہیں جن کی نسبت حدیث شریف میں من یجدد لھا دینھا کی پیش گوئی وارد ہوئی ہے۔ بھلا اس زمانہ سے لے کر اب تک حقانی علماء میں سے کسی نے بھی مولانا اسماعیل شہید مرحوم کی تجدید سے انکار کیا۔ ہرگز نہیں، بلکہ آپ کا نام بڑی عظمت سے مسلمانوں کی زبان پر دائر و سائر ہے، اور قیامت تک رہے گا اور مسلمان ہمیشہ آپ کی مساعی جمیلہ کے مشکور رہیں گے۔

اب میرزا جی کو دیکھئے، ہندوستان سے لیکر حرمین شریفین اور تمام ملک عرب تک کسی عالم نے بھی آپ کے لا طائل دعووں کو مانا؟ پچاس سو دس بیس دو چار کو تو جانے دو، کسی مرے گرے ایک آدھ عالم نے بھی آپ کو حق پر سمجھا؟ مشائخ عظام اور علماء کرام نے آپ کے نام اور کلام پر تین حرف ہی بھیجے، ...اور کوئی عالم ایسا نہیں جس نے آپ کے کفر کے فتووں پر اپنی مہر یا دستخط ثبت نہ کئے ہوں۔ وجہ یہ ہے کہ معاملات دین سے علماء ہی باخبر ہوتے ہیں۔ ان کے سامنے مکاروں کا مکر اور زوریوں کا زور نہیں چل سکتا۔ انہیں کے نفوس قدسیہ سے دین اسلام قائم ہے۔ انہیں کی برکت سے مسلمان راہ راست سے نہیں ڈگمگاتے اور گمراہ گمراہی سے نکل کر صراط مستقیم پر قائم ہو جاتے ہیں۔ اور ہر صدی پر خدا تعالی ایسے مجددین بھیجتا رہتا ہے کیونکہ وہ اپنے دین کا حامی اور حافظ و ناصر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ عہد سلطنت میں آزادی اور وسیع المشربی کا دور دورہ ہے کل جدید لذیذ والوں کی چاشنی خوب دال گلتی ہے۔ ہر طبقہ میں آسان پسندی پھیل گئی ہے۔ تکالیف شرعیہ سے بباعث ضعف ایمان واعتقاد کے سب بچتے ہیں۔ پس سادھو بچوں کی چڑھ بنی ہے۔ اگر ہندوستان کے علماء ومشائخ مرزاجی کا تعاقب نہ کرتے اور مرزائی عقائد کی مسموم ہواؤں کو بذریعہ ہوا خواہی دین اسلام کے تقریری اور تحریری وسائل یعنی کتابوں اور رسالوں کی اشاعت سے دور نہ کرتے، تو ہندوستان میں مرزائی مذہب طاعون کی طرح پھیل جاتا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ علماء کا وجود باجود دین اسلام کے قیام واستحکام کی ضمانت ہے۔

ذرا غور کرنے کی بات ہے کہ اگر ہر مجدد نبی ہوتا، تو آنحضرت ﷺ خاتم النبیین کیوں کر ہوتے۔ بھلا کسی نے آج تک عرفاً واصطلاحاً لغۃً وشرعاً مجدد کو نبی یا نبی کو مجدد مانا بھی ہے۔ نبی کو مجدد کے لقب سے ملقب کرنا اس کی توہین ہے۔ ہر فن کا ایک مجدد ہوتا ہے۔ یورپ میں اس وقت سائینس اور جرثقیل اور ڈاکٹری وغیرہ فنون کے صدہا مجدد ہیں، لیکن وہ رسول اور پرافٹ (غیب دان) نہیں ہیں۔ نہ انہوں نے ایسا دعوی کیا۔ پھر رسول اور نبی ماموراور مبعوث من اللہ ہوتا ہے، مجدد ایسا نہیں ہوتا۔ مگر مرزا جی کو لغوی اور اصطلاحی اور شرعی مناسبت سے کیا غرض۔ انہوں نے تو تمام عمدہ اور بزرگ خطابات چھانٹ کر الم غلّم توند میں بھر لئے۔ یہ نہ سوچا کہ ان کی سمائی بھی ہوگی یا نہیں، اور یہ مختلف اور متضاد خطابات پیٹ کے ڈربے میں جا کر آپس میں لڑنے تو نہ لگیں گے۔

مرزاجی کو دنیا طلبی اور حبّ جاہ کی عیاری تو خوب سوجھی، مگر یہ نہ سوجھا کہ چل بھی سکے گی یا نہیں۔ اب مالیخولیا یا واقعی الحاد وارتداد کے طغیان کی نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی نظروں میں کسی نبی اور رسول اور مجدد کی کوئی حقیقت نہیں، اور ہے بھی تو اتنی کہ کوئی نبی اور رسول ہوں گے، مگر اب کہاں ہیں۔ مر گئے، گل گئے۔ ان کے اقوال ان کے الہامات ان کے وجود ہی کے ساتھ فرسودہ ہوگئے۔ قادیانی مرزاجی زندہ نبی، زندہ رسول، زندہ امام الزمان وغیرہ ہیں۔ پس ان پر نہ صرف مسلمانوں کو بلکہ ساری خدائی کو ایمان لانا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ حدیث رسول سے اپنا مجدد ہونا اخذ کرتے ہیں اور کلام مجید سے صرف عیسی مسیح کا مرنا مگر قرآن سے اپنا عیسی موعود ہونا ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن میں خود عیسی ہی کے آنے کا ذکر نہیں۔ مگر حدیث میں جو تیس دجالوں کے آنے کا ذکر ہے اس سے چیں بر جبین ہوتے ہیں، کیونکہ خود بدولت بھی انہیں میں سے ہیں۔

خود مرزا جی ایمان سے کہیں کہ دنیا میں اب تک بہت سے جھوٹے مہدی اور جھوٹے نبی آئے یا نہیں۔ پس کیا ضمانت ہے کہ آپ خلاف قرآن و حدیث کے سچے مہدی اور مسیح موعود ہیں۔ گھبرائیے نہیں چند روز میں سب کھلا جاتا ہے، ذرا ذیابیطس اور ضعف قلب کو بڑھنے دیجئے۔

کپورتھلہ کی ایک مسجد پر مرزائیوں کا دعوی

کپورتھلہ کے سنیوں اور مرزائیوں کے مابین ایک مسجد کی بابت تنازع ہو رہا ہے۔ مرزائیوں نے عدالت میں اپنے استقرار حق کا دعوی کیا ہے۔ کچھ عرصہ ہوا ضمیمہ شحنہ ہند میں اس نزاع کی کسی قدر ابتدائی کیفیت درج ہو چکی ہے۔ اب بڑے زور شور سے مقدمہ چل رہا ہے۔

اگر چہ اکثر دیسی ریاستوں میں کسی قانون پر بہت کم عمل درآمد ہوتا ہے، جس طرح جی میں آتا ہے مقدمات کا تصفیہ کر دیا جاتا ہے، تاہم اکثر انگریزی قوانین ہی پر عمل ہوتا ہے۔ سنیوں کا یہ دعوی ہے کہ:

مرزائی لوگ مسلمان نہیں ہیں، کیونکہ انہوں نے ایک نیا نبی پیدا کر لیا ہے، اور ان کے بہت سے عقاید بالکل دین اسلام کے خلاف ہیں۔

حج کو باوصف استطاعت کے ضروری نہیں سمجھتے۔

تصویروں کے بنانے اور شائع کرنے کو برا نہیں سمجھتے، بلکہ تصویر مرزا قادیانی کو مرزائی دین کی اشاعت کا بڑا ذریعہ سمجھتے ہیں۔

ارکان نماز میں بھی اختلاف ہے۔

اور مرزا جی اپنے کو خدا کا متبنی (لیپا لک) بتاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ مجھ پر یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام ہوا ہے انت بمنزلة و لدی اور انت منی و انامنك یعنی تو میرا لیپالک ہے اور تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔
یہ عقیدہ صریح شرک اور عیسائیوں کے عقیدے سے ملتا جلتا ہے۔

اور مرزائیوں کے مسلمان نہ رہنے کا بڑا ثبوت یہ ہے کہ فحول علماء ہندوستان نے جن میں نہ صرف ہر طبقہ کے سنی مسلمان ہیں، بلکہ شیعہ علماء نے بھی ان کی تکفیر کا فتوی دے دیا ہے۔ اور باوصف اس کے کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں عیسائیوں نے بھی آسمانی باپ کی بادشاہی اور اس کے فرزندوں کے گروہ سے نکال باہر کیا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ تو بڑے زور شور سے اپنے کو مسیح موعود اور مہدی اور امام الزمان اور بروزی یعنی تناسخی کلنک اوتار بتائیں اور مسلمانوں ہندوؤں اور عیسائیوں اور آریہ وغیرہ سے کوئی بھی آپ کو اپنا نجات دہندہ نہ مانے، اور حسرتوں کا ہر طرح خون ہو، اور تمام ارمان یوں زندہ در گور ہو جائیں۔ مولانا عبدالقادر بیدل مرحوم نے کیا خوب لکھا ہے:

من و پر فشانی حسرتے کہ گم است مقصد بسلمش
بصدائے خون نرسی مگر بزبان خنجر قاتلش

علماء اسلام کو مرزا جی سے کچھ عداوت نہ تھی، نہ مرزا جی نے کسی کا باپ مارا تھا کہ خواہ مخواہ بھی سب کے سب بالاتفاق ان کو کافر بناتے۔ اسلامی علماء نے عرصہ تک بڑے غور سے مرزا جی کے خوارق کو دیکھا اور انتظار کیا کہ شاید راہ راست پر آ جائیں، اور مالیخولیا یا حبّ جاہ دور ہو جائے۔ علماء ومشائخ نے مرزا جی کے دعووں کے جواب میں مبسوط کتابیں اور چھوٹے چھوٹے رسالے بھی شائع کئے کہ شائد اب سمجھیں اور اب سمجھیں مگر کس کا سمجھنا۔ مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی۔ بالآخر حسب مقولہ عرب، آخر الدوا الکیّ یعنی آخری علاج داغ دینا یا پچھنا لگانا ہے، ہمارے علماء نے اپنا منصبی فرض ادا کیا، یعنی تکفیر کا فتوی دیا تاکہ عوام اہل اسلام گمراہی سے بچیں۔

اور اب بھی کچھ نہیں بگڑا۔ اگر مرزا جی ایمان اور سچے دل اور خلوص سے توبہ کریں اور ظاہری علامات سے علماء پر ثابت کر دیں، یعنی عمل کر کے بھی دکھا دیں، یعنی خلاف اسلام جس قدر کتابیں اور رسالے لکھے ہیں انکی تردید کر دیں، اور سب کتابوں کو بتی دکھا دیں، تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ ہمارے علماء بھی تکفیر کے فتوے واپس لیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باز آ باز آ ہر آنچہ کر دی باز آ
صد بار اگر توبہ شکستی باز آ

مسلمانوں کی باگ بالکل حقانی علماء و مشائخ کے ہاتھ میں ہے جو شریعت محمدی کے وارث ہیں۔ وہ خودسر اور مطلق العنان نہیں۔ اور موجودہ زمانہ کی عدالتیں بھی علماء ہی کے فتووں کو مانتی ہیں۔ اور کوئی عدالت خلاف شریعت محمدی فیصلہ نہیں دے سکتی۔ پس کپورتھلہ کی عدالت میں یہ تمام فتوے پیش ہوں گے، تو وہ انہیں کے مطابق فیصلہ دے گی، اور مرزائیوں کی جھوٹی تاویلیں جو آیات و احادیث کے معانی میں برخلاف جمہور علماء و مجتہدین و محدثین و مفسرین کرتے ہیں، ہرگز نہ چل سکیں گی۔ نہ تقیہ کارگر ہو گا جیسا کہ مرزا جی نے ایک کتاب بنام: ایک غلطی کا ازالہ، شائع کی ہے۔

ہاں جیسا کہ ہم ابھی ابھی لکھ چکے ہیں اگر عدالت میں سچے دل سے تائب ہوں اور تمام دعاوی سے باز آئیں، تو ہم ذمہ کرتے ہیں کہ کپورتھلہ کے سنی مسلمان مرزائیوں سے مساجد میں آنے کے مزاحم نہ ہوں گے اور ان کو اپنا بھائی سمجھیں گے۔ اور پھر عدالت کا وہ فیصلہ معہ توبہ نامہ تمام ہندوستان میں شائع ہو گا۔ مگر مرزائیوں سے یہ کام غیر ممکن معلوم ہوتا ہے۔ مرزا جی مہدی مسعود اور مسیح موعود ہندوستان سے لے کر یورپ تک مشہور ہو گئے۔ آپ کی تصویریں جابجا پھیل گئیں۔ منارہ تیار ہو گیا جس پر دعوی سے تیس سال بعد مسیح موعود اتریں گے، حالانکہ منارہ تیار بھی نہیں ہوا۔ تعمیر کی راہ میں روڑے اٹکے ہوئے ہیں۔ پس تمام دعووں اور تمام بنا کردہ آثار و علامات پر کپورتھلہ کے چند مسلمانوں کی خاطر خاک ڈالنا بڑے جگرے کا کام ہے۔ اور کپور تھلہ کی عدالت سے مرزائی دعوی خارج بھی ہو گیا تو کیا، ایسی پیٹھ پیچھے کی باتیں بہت ہو چکی ہیں اور شاید بہت سی ہوں۔ وہی بات ہے کہ ہم تو بڑے بڑے محلوں سے نکلوائے گئے ہیں، یہ تو عدالت کا چھوٹا سا کمرہ ہے۔

مرزائی لوگ داڑھی مونچھوں پر ہاتھ پھیر کر عدالت میں یہی کہیں گے کہ ہم سچے اور پکے مسلمان توحید و رسالت پر ایمان رکھنے والے محمدی ہیں۔ اب ہمارا احمدی (مرزائی) ہو جانا محمدی ہونے میں مخل نہیں۔ اور ہم نے سنا ہے کہ مرزائیوں کی طرف سے عدالت میں وہ فیصلے پیش کئے جائیں گے جن میں اہل حدیث کو عدالت ہائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتحت سے لے کر پریوی کونسل لندن تک مساجد سے متعلق ڈگریاں ملی ہیں۔ معلوم نہیں یہ فیصلے مرزائیوں کے حق میں کیا مفید ہوں گے۔ اہل حدیث کی جانب سے ایک جزوی دعوی (آمین بالجہر کا) تھا، اور وہ بھی شاذونادر شہروں میں۔ آمین بالجہر کی مخالفت بعض نادان مقلدین یا متعصب علماء کی طرف سے ہوئی تھی، تمام مقلدین اور علماء مقلدین خوب جانتے ہیں کہ آمین بالجہر سنت رسول اللہ ہے، ورنہ امام شافعی وغیرہ آئمہ اس کے کیوں عامل ہوتے۔ اور سینکڑوں شہر ایسے ہیں جہاں آج تک مقلدین اور اہل حدیث کے مابین آمین بالجہر وغیرہ پر کبھی جھگڑا نہیں ہوا، اور فریقین ایک ہی مسجد اور ایک ہی جماعت میں ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔ خود جامع مسجد دہلی میں جاکر جس کا جی چاہے دیکھ لے۔ پس یہ ایک فروعی اختلاف ہے نہ کہ اصولی۔ اہل حدیث نے خدانخواستہ کوئی نیا نبی نہیں گھڑا، نہ اصول اسلام کو مرزا جی کی طرح برہم کیا۔ انہوں نے تو صرف نبی امی و ماینطق عن الھوی کے اتباع اور کتاب وسنت پر عمل کرنے کے لئے زور دیا ہے۔ چنانچہ ہزاروں غیر متعصب اور باخبر حنفی اس امر کے قائل ہو گئے ہیں کہ اہل حدیث عمل بالحدیث میں حق پر ہیں اور ان سے تعرض نہ چاہیے۔ اہل حدیث اور مقلدین توحید و رسالت پر یکساں ایمان رکھتے ہیں اور ارکان اربعہ نماز، روزہ، حج، زکوۃ کو فرض جانتے ہیں اور ان کے منکر کو کافر سمجھتے ہیں، حالانکہ مرزا جی نے چاروں اصول میں ترمیم بلکہ قطع و برید اور چھانٹ چھونٹ کر دی، اور توحید و رسالت کو بھی کھو دیا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ پس حنفی مقلدین کے دعوی میں جو انہوں نے اہل حدیث پر کیا، اور مرزائیوں کے دعوی میں جو انہوں نے کپورتھلہ کے سنیوں پر کیا، زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اور فریقین مرزا قادیانی کی تکفیر میں یکساں متفق ہیں، امید نہیں کہ باخبر عدالت اس دھوکے میں آئے۔

اہل حدیث اور اہل قرآن اور مرزائیوں کا دخل

اہل حدیث و اہل قرآن میں چند روز سے بحث ہو رہی ہے۔ اہل قرآن کہتے ہیں کہ صرف قرآن واجب العمل ہے، اہل حدیث کہتے ہیں کہ حدیث بھی مثل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن ہے۔ قادیانی مرزا جی کو تو حدیث سے غرض نہ قرآن سے، آپ خواہ مخواہ دونوں کے بیچ میں کیوں کھٹورہ لائے، اور وہ بھی اس طرح کہ ایک پچلی اہل حدیث کو دکھائی تو باچھیں چیر کر دوسری تیز پچلی اہل قرآن پر چلائی۔ آپ تو حدیث اور قرآن دونوں کو استعفاء دے چکے ہیں۔ کیا معنی کہ جب خود نبی بن گئے، تو قرآن و حدیث دونوں مسترد ہوگئے، پھر ان کا ذکر ہی کیا۔ آپ فرماتے ہیں فریقین افراط و تفریط کی جانب گئے ہیں۔ ترکستان کی جانب، جیسا کہ شیخ سعدی فرما گئے ہیں

این رہ کہ تو میروی بترکستان است

آپ نے اہل حدیث و اہل قرآن دونوں پر طوفان اور بہتان باندھا ہے۔ چنانچہ ریویو کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں:

> وہ (اہل حدیث) حفظ مراتب کے قاعدے کو فراموش کر کے احادیث کے مرتبہ کو اس بلند مینار پر چڑھاتے ہیں جس سے قرآن شریف کی ہتک لازم آتی ہے، اور اس سے (قرآن سے) انکار کرنا پڑتا ہے اور کتاب اللہ کی مخالفت و معارضت کی وہ (اہل حدیث) کچھ پرواہ نہیں کرتے اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر حالت میں مقدم سمجھتے ہیں حالانکہ اللہ جل شانہ قرآن میں فرماتا ہے فبای حدیث بعد اللہ و آیاتہ یومنون

ہم اس کے جواب میں قرآن پر عمل کریں گے یعنی یہ کہیں گے کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ اس ڈھٹائی اور سینہ زوری کو دیکھئے کہ اپنا الزام اوروں پر دھرتے ہیں۔ کلام مجید اور حدیث شریف دونوں کی خود پرواہ نہیں کرتے۔ خدا تعالیٰ تو یہ فرمائے کہ ہم نے یہ قرآن نبی امی محمد ﷺ پر اتارا ہے، مرزا جی کہتے ہیں کہ مجھ پر اتارا ہے۔ خدا تعالیٰ تو فرمائے: و ما محمد الا رسول۔ اور وما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین

اور مرزا قادیانی کہیں وما غلام احمد قادیانی الا رسول۔

اور معاذ اللہ قرآن مجید میں خاتم النبیین کا لفظ غلط ہے۔ دیکھو میں فرمائشی ہٹا کٹا خاتم الخلفاء یعنی خاتم الانبیاء موجود ہوں۔

آنحضرت ﷺ تو یہ فرمائیں کہ میں اسلئے مبعوث ہوا ہوں کہ کسی تصویر کو بغیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مٹائے نہ چھوڑوں

اور فرمائیں لعن الله المصور و المصور له

اور مرزا جی تصویر کی اشاعت کو اپنی نبوت کا اعلیٰ رکن سمجھیں۔

فرمایئے قرآن وحدیث کو کس نے طاق پر رکھ دیا۔ اگر صرف قرآن پر آپ کا عمل ہے، تو بتایئے کہ ہندوستان خصوصاً ملک پنجاب اور پھر قادیان میں مرزا غلام احمد بیگ کے عیسیٰ موعود ہونے کا ذکر قرآن میں کہاں ہے۔

کوئی صحیح حدیث قرآن مجید کے خلاف نہیں، اور نہ صرف اہل حدیث بلکہ تمام فرق اسلام کا یہ عقیدہ ہے کہ جو حدیث قرآن کے خلاف ہو وہ حدیث نہیں بلکہ ایک مردود قول ہے۔

اس کے بعد مرزا جی نے شیخ اہل قرآن مولوی عبداللہ صاحب چکرالوی کے سر پر دست شفقت پھیرا ہے مگر عجیب طرح سے۔........ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

> اور مولوی عبداللہ صاحب نے تفریط کی راہ پر قدم مارا ہے، اور سرے سے احادیث ہی کا انکار کر دیا ہے حالانکہ احادیث کا انکار ایک طور سے قرآن شریف کا بھی انکار ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے قل ان کنتم تحبو ن الله فا تبعو نی

اور آگے چل کر فرماتے ہیں

> اور مولوی عبداللہ صاحب کا یہ قول کہ تمام حدیثیں محض شکوک اور ظنون کا ذخیرہ ہے ... اس خیال کی اصل جڑ محدثین کی ایک غلط اور نامکمل تقسیم ہے ۔کیونکہ وہ یوں تقسیم کرتے ہیں کہ ہمارے ہاتھ میں ایک تو کتاب اللہ ہے ،اور دوسری حدیث۔ اور حدیث کتاب اللہ پر قاضی ہے۔ گویا احادیث ایک جج کی طرح کرسی پر بیٹھی ہیں اور قرآن ان کے سامنے مستغیث کی طرح کھڑا ہے ،اور حدیث کے حکم کا تابع ہے ... پس قرآن تو یوں ہاتھ سے گیا کہ بغیر قاضی صاحب کے فتووں کے واجب العمل نہیں اور قاضی صاحب یعنی احادیث صرف میلے کچیلے کپڑے زیب تن رکھتے ہیں جن سے احتمال کذب کسی طرح مرتفع نہیں کیونکہ ظن دروغ کے احتمال سے خالی نہیں ہوتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت میں نہ تو قرآن ہمارے ہاتھ میں رہا نہ حدیث۔ اس غلطی نے اکثر لوگوں کو ہلاک کیا۔ الخ۔

حافظہ تو ملاحظہ ہو کہ ہاتھ تو لپکایا تھا، مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی کی داڑھی کھسوٹنے کو اور مونچھ جا پکڑی اہل حدیث کی۔ ارے واہ رے واہ.. تیرے کیا کہنے ہیں۔ لیکن آپ خود ہی میدان میں چت ہو گئے کیوں کر، یوں:

اول، تو السّنّة قاضية على الكتاب وارد ہوا ہے، نہ کہ الحديث قاضية على الكتاب۔ اور خود آپ کے قول کے موافق حدیث اور سنت میں بڑا فرق ہے۔ حدیث قول ہے اور سنت وہ تعامل ہے جو بطور تواتر ہم تک چلا آیا ہے۔ آپ نے گویا عمداً دھوکا دیا اور شحنہ ہند کے اجلاس میں جرم خلاف بیانی کے مرتکب ہوئے جس کا فیصلہ بہت جلد سنایا جائے گا۔

دوم، یہ ایک قول ہے، نہ کہ حدیث اور آیت۔ اور یہ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ اہل حدیث بجز قرآن و حدیث کے کسی قول کو مستند اور واجب العمل نہیں سمجھتے۔

سوم، السنة قاضية على الكتاب کے یہ معنی ہیں کہ اگر اختلاف طبائع کی وجہ سے آیات کلام اللہ کے محمل و معانی کے سمجھنے میں نزاع واقع ہو، تو سنت اس کا فیصلہ کر دے گی، یعنی اختلاف کو مٹا دے گی۔

چہارم، خود قرآن مجید ہم کو ایسا ہی حکم دیتا ہے کہ فان تنا زعتم في شيء فردّوه الى اللّه و الرّسول۔ اگر سنت یا حدیث مراد نہ ہوتی تو اس آیت میں الی اللہ کافی تھا نہ کہ و الرسول بھی جو بالکل حشو ٹھہرتا ہے۔ اور ایسے معاملات ہمیشہ واقع ہوتے رہتے ہیں جب کسی آیت کے سمجھنے میں اختلاف واقع ہوتا ہے تو لوگ علماء متبعین سنت کی جانب رجوع کر کے مطمئن ہو جاتے ہیں۔ افسوس ہے کہ سنت کے لغوی معنی سمجھنے میں بھی آپ گپا کھا گئے۔ سنت کے معنی طریقت کے ہیں، یعنی قرآن و حدیث کے مسئلہ پر جس طریق سے صحابہ و تابعین نے عمل درآمد کیا ہے اور آج تک ہو رہا ہے، اسی طرح تم بھی کرو کیونکہ السنة قاضية على الكتاب

پنجم: اس کے یہ بھی معنی ہیں کہ سنت صرف قرآن کے موافق حکم جاری کرنے والی ہے، نہ کہ قیاس اور رائے اور ہوائے نفس کے مطابق۔ ایک لفظ کے صحیح اور حقیقی معنی نہ سمجھنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ویسے ہی اعتراض کر بیٹھنا کچھ مشکل نہیں، ہاں پیچھا تھامنا مشکل ہے۔

کوئی قاضی یا مفتی یا جج اپنی جانب سے حکم نافذ نہیں کرتا، بلکہ وہ ایک قانون کا پابند ہوتا ہے۔ کیا یہ سمجھ میں آ سکتا ہے کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کی سنت، قرآن کے خلاف ہو اور اس کے خلاف کوئی حکم نافذ کرے۔ اس صورت میں یہ متضاد معنی پیدا ہوں گے کہ سنت جس کا تعامل کتاب اللہ کے موافق ہے، وہ کتاب اللہ پر حکم اور جج ہے۔ پس اس قول کے معنی غلط سمجھے گئے ہیں اور بناء فاسد علی الفاسد تعمیر کی گئی ہے۔

ہفتم، قاضی قانون شریعت کا نگران ہوتا ہے کہ اسکے مطابق عمل ہوتا ہے یا نہیں اور کوئی شخص اس قانون کے خلاف تو نہیں کرتا۔ پس سنت کے قاضی ہونے کے یہ معنی ہیں

معلوم ہوتا ہے کہ سنت کے نام ہی سے دراصل مخالفان سنت کو نفرت یا خوف ہے کیونکہ سنت ان کے ہتھ کنڈے اور پینترے چلنے نہیں دیتی اور ان کی بنی بنائی اور چنی چنائی تعمیر ڈھا دیتی ہے۔ مرزا جی کا یہ فرمانا کہ

> تمام اہل حدیث، حدیث کے قصے کو ان قصوں پر ترجیح دیتے ہیں جو کلام اللہ میں بتصریح موجود ہیں اور حدیث کے بیان کو کلام اللہ کے بیان پر ہر حالت میں مقدم سمجھتے ہیں جو صریح غلطی اور جادہ انصاف سے متجاوز ہے۔ الخ،

ناظرین اس کی لم بہت کم سمجھے ہوں گے۔ اس سے مرزا جی کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید سے ان کے زعم میں عیسیٰؑ کی وفات ثابت ہوتی ہے اور حدیث شریف سے حیات۔ لیکن قرآن شریف میں عیسیٰؑ اور مہدیؑ کے آنے کا ذکر کہاں ہے جس کے آپ قائل ہیں۔ پھر عیسیٰ مسیح کی حیات کا تو انکار اور حدیث شریف میں جو دونوں کے آنے کی پیش گوئی ہے، اسکا اقرار۔ یہ زیادۃ علی القرآن نہیں تو کیا ہے۔ ایسے کور نمک اور احسان فراموش بھی کم دیکھے ہوں گے کہ جو حدیث مرزا جی کو عیسیٰ موعود اور مہدی مسعود بناتی ہے، اسی کے دشمن ہیں اور عاملین بالحدیث کو برا سمجھتے ہیں۔ حدیث کے بغیر چارہ نہیں اور حدیث ہی کی جڑ کھود رہے ہیں۔ آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:

> ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض و مخالف قرآن وسنت نہ ہو، تو کیسی ہی ادنی درجہ کی حدیث ہو، وہ اس پر عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اسکو ترجیح دیں۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ملے، نہ سنت میں، نہ قرآن میں، تو فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادے پر دلالت کرتی ہے۔ الخ

بہتر ہوتا مرزا جی اپنے پیٹ کی بات ظاہر کر دیتے اور لکھ دیتے کہ تصویر کا بنانا چونکہ قرآن کی رو سے حرام نہیں، بلکہ جواز ثابت ہے جیسا کہ حضرت سلیمانؑ کے عہد میں تماثیل اور محاریب بنائی جاتی تھیں اور حدیث میں مصوری حرام ہے، لہذا اس حدیث کو نہ ماننا چاہیے۔ لیکن حج کے باب میں کیا کہیے گا جو قرآن و حدیث دونوں کی رو سے فرض ہے، اور مرزا جی امتناعی آرڈر صادر کر چکے ہیں، اور اس کی جگہ قادیان کے حج کا نادر شاہی حکم دے چکے ہیں۔

حنفی جماعت کی کثرت کو جو آپ نے ارادۃ اللہ کے موافق قرار دیا ہے تو کیا وجہ ہے کہ آپ اس بڑی جماعت کی مخالفت کر کے نبی اور امام الزمان بنے ہیں۔ ہندوستان میں کم و بیش سات کروڑ حنفی مقلدین ہیں اور سب سے پہلے علماء حنفیہ ہی نے آپ کی تکفیر کے فتوی دیئے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ان کی مخالفت کر کے ارادۃ اللہ کی مخالفت کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حنفی مقلدین ہی کثرت سے مرزائی ہو رہے ہیں۔ پس آپ ان کو للو پتو کر رہے ہیں کہ کہیں ہاتھ سے نہ نکل جائیں۔ جس طرح ضمیمہ شحنہ ہند کی بدولت بہت سے مرزائی ہدایت پا کر از سر نو مسلمان ہو گئے ہیں، اور مرزا پر تبرے بھیج چکے ہیں۔ لیکن اگر یہ مرزائی با وصف بروزی نبی اور امام الزمان پر ایمان لانے کے اب بھی حنفی مقلد اور زندہ امام کے ہوتے مردہ امام کے مقلد ہیں، تو وہ پکے مرزائی نہیں ہیں۔ مذبذب اور ڈھمل یقین یا بالکل منافقین ہیں۔ اور مرزا جی سے بھی تعجب ہے کہ وہ ان کو فقہ حنفی پر عمل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں گویا اپنی نبوت و امامت کی تردید کرتے ہیں۔

آگے چل کر آپ فرماتے ہیں:

کہ ہماری جماعت بہ نسبت عبداللہ (چکڑالوی) کے اہلحدیث سے اقرب ہے

اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت مولوی چکڑالوی سے قریب تر تو ہے، مگر اقرب نہیں اور اہل حدیث سے اقرب ہے۔ مگر اہل حدیث سے تو ذرا پوچھئے کہ مرزا قادیانی کی جماعت کو اپنے سے اقرب سمجھتے ہیں یا ابعد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدعی سست گواہ چست ۔ اہل حدیث تو مرزائیت کے نام کا کتا بھی نہیں پالتے ،البتہ مولوی محمد احسن امروہی اور مولوی حکیم نورالدین جو کسی زمانہ میں اہلحدیث کے نام لیوا تھے، سب سے پہلے یہی مرزائی ہو کر اہل حدیث سے خارج ہو گئے ۔مگر اب تک اپنے کو بظاہر اہلحدیث ہی بتاتے ہیں ۔ پس مرزا جی نے اپنے دونوں خلیفوں کی بھی دلداری کی ہے اور چونکہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی کے مابین چل رہی ہے، لہذا بٹالوی صاحب کو بھی منانا ہے اور ساز باز کرنے کے لئے ان کو مرزائیت کے شیشے میں اتارنا چاہا ہے ۔مگر یقین نہیں کہ وہ شیشے میں اتر سکیں اور مرزا جی کا افسوں ان پر چل سکے کیونکہ وہ پڑھے جن ہیں ۔

آگے چل کر مرزا جی نے اپنی وہی بروزیت اور وہی مطلب سعدی بگھارا ہے ۔یعنی آپ نوٹ میں فرماتے ہیں :

> میں جب اشتہار ختم کر چکا ،شاید دو تین سطریں باقی تھیں، تو خواب نے میرے پر زور کیا یہاں تک کہ میں مجبوراً کاغذ کو ہاتھ سے چھوڑ کر سو گیا، تو خواب میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ صاحب چکڑالوی نظر کے سامنے آ گئے ۔میں نے ان دونوں کو مخاطب کر کے یہ کہا
>
> خسف القمر و الشمس فی رمضا ن فبایّ آ لا ء ر بکما تکذ با ن
>
> یعنی چاند اور سورج کو تو رمضان میں گرہن لگ چکا ،پس تم اے دونوں صاحبو! کیوں خدا کی نعمت کی تکذیب کر رہے ہو ۔
>
> پھر میں خواب میں اخویم مولوی عبد الکریم صاحب کو کہتا ہوں آ لا ء سے مراد اس جگہ میں ہوں ۔اور پھر میں نے ایک دالان کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا کہ اس میں چراغ روشن ہے، گویا رات کا وقت ہے اور اسی الہام مندرجہ بالا کو چند آدمی چراغ کے سامنے قرآن شریف کھول کر اس سے یہ دونوں فقرے نقل کر رہے ہیں ۔گویا اسی ترتیب سے قرآن شریف میں وہ موجود ہے اور ان میں سے ایک شخص کو میں نے شناخت کیا کہ میاں نبی بخش صاحب رفوگر امرتسری ہیں ۔

اہوہوہوہو ۔کیا کہنا ہے ۔گواہ کتنے معتبر اور ثقہ ہیں ۔کیا یہ الہام ٹھیک قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے موافق ہے اور یہ دونوں آیتیں بھی قرآن کی ہیں۔ کلام مجید کو کیسا مسخ کیا ہے اور خدا تعالی پر کیسا بہتان رکھا ہے۔ اگر زمین دھنس جائے اور آسمان پھٹ پڑے تو کچھ تعجب نہیں۔ یہی شامت اور تیرہ بختی ہے جس کی وجہ سے غضب الٰہی طاعون کی صورت میں نازل ہوا۔ اور ابھی کیا ہے، اگر مرزا جی کا وجود ہے تو دیکھتے جایئے آسمان سے کیسی کیسی بلائیں نازل ہوتی ہیں۔

آگے چل کر آپ نوٹ میں فرماتے ہیں:

بعض نیم ملاں مجھ پر اعتراض کرتے ہیں کہ ہمارے نبی ﷺ نے ہمیں یہ خوش خبری دے رکھی ہے کہ تم میں تیس دجال آئیں گے اور ہر ایک ان میں سے نبوت کا دعوی کرے گا۔

جواب یہ ہے کہ اے نادانو، بدنصیبو! کیا تمہاری قسمت میں ۳۰ دجال ہی لکھے تھے۔ چودھویں صدی کا خمس بھی گذرنے کو ہے ...اور دنیا ختم ہونے لگی ،مگر تم لوگوں کے دجال ابھی ختم ہونے میں نہیں آتے۔ شائد تمہاری موت تک تمہارے ساتھ رہیں گے۔ اے نادانو! وہ شیطان جو دجال کہلاتا ہے خود تمہارے اندر ہے اس لئے تم وقت کو نہیں پہچانتے۔ آسمانی نشانوں کو نہیں دیکھتے۔ مگر تم پر کیا افسوس ،وہ جو میری طرح موسی کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا اس کا نام بھی یہودیوں نے دجال ہی رکھا تھا فالقلوب تشابہت۔

مرزا جی ہی تواریخ کو ٹٹول کر بتائیں یا آسمانی باپ کے سامنے گڑگڑائیں، بالک ہٹ کریں تا کہ وہ الہام کر دے کہ ۳۰ دجالوں کی تعداد اب تک پوری ہوگئی ہے یا کچھ دجال ابھی باقی ہیں۔ تین دجال تو یورپ وافریقہ میں مرزا جی کے سامنے ہی ڈنڈ پیل رہے ہیں اور خم ٹھونک رہے ہیں۔ اور خود مرزا جی ان کو اور وہ مرزا جی کو دجال بتا رہے ہیں۔ مرزا جی کے پاس کیا ضمانت ہے کہ آئندہ کوئی دجال نہ آئے گا، اور اگر آئے تو یہ عجیب امر ہوگا کہ مسیح موعود کے بعد دجال آئیں گے، حالانکہ جن احادیث کو مرزا جی اپنی مسیحیت کا تمغہ بناتے ہیں ان میں یہ درج ہے کہ پہلے دجال آئے گا اور عیسی موعود نازل ہو کر اس کو قتل کریں گے۔ مرزا جی نے تو اب تک ایک چوہیا کا بچہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل نہیں کیا۔ وہ فرماتے ہیں کہ دجال ریلیں ہیں، تو کیا مرزا جی نے ریلیں برباد کر دی ہیں، یا آئندہ برباد کریں گے۔ اور ریلوں کے ڈرائیوروں اور منتظموں کو تہ تیغ کر دیں گے۔

بے شک شیطان بھی دجال سے کم نہیں، بلکہ وہ تو تمام دجالوں کا قبلہ گاہ اور خالق دجاجلہ ہے جو دجال صفت انسانوں کو عیسی موعود بناتا اور ان کو یقین دلاتا ہے کہ تم مسیح موعود ہو۔ یہودیوں پر کیا حصر ہے جنہوں نے اولوالعزم پیغمبر کو دجال بتایا، بلکہ دنیا کی مختلف قوموں نے تمام انبیاء خصوصاً آنحضرت ﷺ کو کیا کچھ نہیں کہا۔ لیکن کیا ان کا کہنا کچھ چل سکا۔ انبیاء تو انبیاء ہی رہے۔

اب ہم بہت جلد دنیا کو دکھاویں گے کہ مرزا تمام گزشتہ دجالوں کے مقابلہ میں ... دجال ہی رہے یا ان سے بھی کئی بانس آگے بڑھ گئے۔ اور انشاء اللہ ہم اپنی زندگی میں ہی علاوہ موجودہ چار دجالوں کے چند دجال اور بھی پیدا ہوتے دکھائیں گے اور وہ بھی دنیا کو اسی طرح دعوت دینگے جس طرح مرزا جی دے رہے ہیں۔

یکسر الصلیب و یقتل الخنازیر

یہ صحیح بخاری کی حدیث ہے۔ مرزا جی قادیانی کہتے کہ اس کا مورد و مصداق میں ہوں۔ ہم پہلے بھی مرزا جی سے پوچھ چکے ہیں اور اب پھر پوچھتے ہیں کہ یکسر الصّلیب سے کیا مراد ہے اور خنازیر کون ہیں؟ کیا یہی عیسائی صلیب مراد ہے۔ اور کیا خنازیر یہی تمام عیسائی ہیں؟ لیکن ہم نے اب تک نہیں سنا کہ مرزا جی نے کسی گرجا کی صلیب کو توڑا ہو، یا کسی پادری وغیرہ کو قتل کیا ہو۔

اگر تاویلی معنی مراد ہیں، یعنی بجائے صلیب پرستی کے مرزائیت پھیلے گی اور جن لوگوں کے خواص و عادات سوروں کے ہیں، وہ بدل جائیں گے، اگرچہ حدیث میں یبدل الخنازیر و یصلح الخنازیر نہیں آیا، تاہم مرزا صاحب کی اس تاویل کا بھی اب تک ظہور نہیں ہوا۔ صلیب پرستی تو خود الحکم کے اقوال کے مطابق روز بروز بڑھ رہی ہے۔ جبکہ مسیح موعود ہٹا کٹا موجود ہے، تو صلیب کیوں مغلوب نہیں ہوتی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر صلیب (مرزا قادیانی کے) مرنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے یا مغلوب ہوگی تو آپ مسیح موعود نہیں۔ اور اگر مرزائی مراد ہیں جو پہلے خنازیر تھے اور اب اصحاب کہف کے قطمیر بن گئے ہیں تو مرزا جی پر جو اقوام و مذاہب اب تک ایمان نہیں لائے، سب خنازیر ہیں۔ پس جب تک تمام دنیا ان پر ایمان نہ لائے یا سارے خنازیر، یعنی انسان، قتل نہ کئے جائیں آپ مسیح موعود نہیں بن سکتے۔

غور سے دیکھئے تو یکسر الصّلیب کیا معنی، مرزا جی سے بڑھ کر تو کوئی عبدالصلیب یا صلیب پرست نہیں۔ وہ ہمیشہ بلا ضرورت صلیب پرست گورنمنٹ کے گرجا میں نک گھسنی کرتے ہیں اور بلا وجہ خوش آمدی میموریل بھیجتے ہیں کہ میں گورنمنٹ کے غلاموں کا غلام ہوں۔ پھر سوروں کو تو آپ کیا قتل کریں گے، جہاد کے نام سے لرزتے ہیں۔ اور جہاد پر نہیں بلکہ خود مذہب اسلام پر لعن طعن کرتے ہیں کہ وہ ایک ظالمانہ اور قاتلانہ مذہب ہے، اور نہ صرف اصحاب کبار بلکہ آنحضرت ﷺ بڑے بھاری قاتل اور جابر اور ظالم تھے اور اب میں دنیا سے جہاد کی رسم کو اٹھانے آیا ہوں۔ پھر اچھے خاصے مسلمان اور مذہب اسلام کے مجدد۔

اور چونکہ تمام یورپ ضرورت کے وقت جہاد کرتا ہے یعنی باغیوں کو سزا دیتا ہے، جس طرح برٹش گورنمنٹ نے پچھلے سال بوئروں کو سزا دی، اور اب سو مالی ملا کو سزا دے رہی ہے، تو وہ بھی مرزا جی کے نزدیک ظالم اور قاتل اور ملعون ہے۔ پھر آپ اپنے آپ کو قاتل الخنازیر کیوں بتاتے ہیں۔ ذرا جنگل میں شکار کھیلنے جائیں اور کسی جنگلی سور سے سابقہ پڑے تو روح فنا ہو جائے۔

بات یہ ہے کہ مرزا جی برٹش گورنمنٹ کی آزادی کو دعا دیں جس کی بدولت آپ کا بروزی طلسم قائم ہے۔ ورنہ جس طرح عدالت کی ایک ڈانٹ پر آپ نے مہلک اور قاتل پیش گوئیوں سے توبہ کر لی، اسی طرح دوسری ڈانٹ پر مسیحیت مہدویت کا جبہ قلہ اتار کر گورنمنٹ کے حوالہ کر دیں اور یہی کہیں کہ بندی لنڈوری ہی بھلی۔ مکسر الصلیب اور قاتل الخنازیر بنتے شرم نہیں آتی، یہ بزدلی اور مسیحیت و مہدویت کا دعوی، لا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا اسم اعظم

آپ (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) نے تمام مریدوں اور حواریین کو ہدایت کی ہے کہ مندرجہ ذیل عبارت کا تکرار نماز کے رکوع وسجود وغیرہ اور دوسرے وقتوں میں بکثرت کیا کریں، یہ خدا نے اسم اعظم بتایا ہے

ربّ کلّ شیء خا د مك ر ب فاحفظنی و انصر نی

کیا کہنا ہے۔کتنا تازہ بتازہ الہام کی ٹکسال کا گھڑا ہوا اسم اعظم ہے۔ ہدایت النحو اور کافیہ پڑھنے والوں کو اس سے بہتر اسم اعظم الہام ہوسکتا ہے۔کلام مجید اور فرقان حمید کا لفظ لفظ اسم اعظم ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ کلام مجید میں بعض الفاظ اصغر یعنی کم درجہ کے ہیں، حالانکہ تمام کلام مجید یکساں وحی اور کلام الٰہی ہے۔ چنانچہ الیوم اکملت لکم د ینکم .. ا لآ یہ ناطق ہے۔لیکن مرزا جی کے نزدیک کلام مجید میں اسم اعظم کیا معنی، کوئی اسم اصغر بھی نہیں ۔ان کے نزدیک تو اعظم وہ ہے جو آسمانی باپ بیت الخلاء (اے توبہ) بیت الخلوت میں الہام کرتا ہے۔اسی کے ورد رکھنے اور نماز میں بجائے آیت قرآنی پڑھنے کی اپنے چیلوں کو ہدایت کرتے ہیں اور بات بھی ٹھیک ہے کیونکہ جب ان کی بروزی نبوت نے تمام نبوتوں کو منسوخ کردیا،تو انبیاء پر جو صحائف نازل ہوئے تھے وہ بھی منسوخ ہوگئے۔

مرزا کی نبوت پر مرزائیوں میں مباحثہ

پہلا مرزائی: کیا آپ کو باوصف احمدی ہوجانے کے حضرت اقدس علیہ السلام (مرزا) کی نبوت میں کچھ شک ہے

دوسرا مرزائی: ہاں میں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو اپنا پیشوا اور بزرگ سمجھتا ہوں مگر ان کو نبی سمجھنا ایک مشکل اور نازک مرحلہ ہے۔

پہلا مرزائی: اس اشکال اور نازک مرحلہ کا اتا پتا کھولئے۔

دوسرا مرزائی: اتا پتا کیا معنی، پہلے ہی بال کی کھال اور ھندی کی چندی نکل چکی ہے،مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندھوں کو کیا سوجھے، اور مادر زاد بہرے کیا سنیں۔

پہلا مرزائی: آپ سوانکھے اور دانا بینا ہیں تو کیوں نہیں بتاتے سکھاتے سمجھاتے۔ بصر اور سمع اور قوت ناطقہ کس دن کے لئے رکھ چھوڑی ہے۔

دوسرا مرزائی: نبوت ختم ہو چکی، اگر خدا نے آپ کو آنکھیں دی ہیں اور آپ لکھے پڑھے ہیں تو قرآن میں آیت ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی ملاحظہ فرمائیے۔

پہلا مرزائی: ہم لوگ زیادہ تر عقل کے پیرو ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ سینکڑوں بلکہ ہزاروں حدیثیں موضوع ہو گئی ہیں۔ اور جب حدیثیں موضوع ہو گئی ہیں تو از روئے عقل و قیاس و مشاہدہ ممکن ہے کہ قرآن میں بھی آیات کا الحاق ہو گیا ہو۔ آیت ختم نبوت کچھ گڈمڈ اور بے جوڑ سی معلوم ہوتی ہے۔ بھلا ابوۃ کی نفی کو ختم رسالت سے کیا تعلق ہے۔ یہ بھی وہی بات ہوئی کہ ماریئے گھٹنا پھوٹے بے پتلی کی آنکھ۔ یہ تو قرین قیاس ہے کہ آنحضرت ﷺ کسی کے باپ نہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ آپ رسول ہیں، مگر اس آیت میں خاتم النبیین کا پوّا یاروں نے لگایا ہے۔ اتنا ٹکڑا ضرور الحاق کیا گیا ہے کیونکہ یہ بات خلاف عقل ہے کہ قیامت تک پیغمبر عرب جیسا کوئی نبی پیدا نہ ہو۔ اور حمقاء کے نزدیک اس کی نظیر پیدا کرنے سے خدا بھی عاجز ہو جائے جو خود فرماتا ہے کہ وان من شیء الا عندنا خزائنہ۔ یعنی ہمارے پاس ہر شئی کے خزانے موجود ہیں۔ پیغمبر عرب بھی شے من الاشیاء ہیں۔ پھر خدا کو کیا ضرورت تھی کہ پیغمبر عرب کے پیدا کرنے کے بعد اپنا خزانہ خالی کر کے نادار ہو جاتا، اور اپنے کوٹھی کٹھلے کا دیوالہ نکال بیٹھتا، کیونکہ خدا کے پاس جب رسالت ہی نہ رہی تو رہا کیا۔ ننگا ناچے اجاڑ میں ہے کوئی کپڑے دے۔ ایسے مفلس اور نادار خدا سے تو ہمارے ملک کے پڑ چونئے بہت اچھے ہیں اور بفرض محال لفظ خاتم النبیین الحاقی نہ سہی، الہام اور وحی سہی، مگر اس سے قیامت تک ختم نبوت کیونکر لازم آئی۔ النبیین میں الف لام عہد ذہنی کا ہے، یعنی پیغمبر عرب ان انبیاء کا خاتم ہے جو اس سے پہلے گزر چکے ہیں، نہ کہ قیامت تک آنے والے انبیاء کا۔ کیا وجہ ہے کہ خدا تعالیٰ کسی نبی کو خاتم نہ بنائے، نہ کتب مقدسہ توریت انجیل زبور میں ایسا نادر شاہی حکم صادر کرے جیسا قرآن میں صادر کیا۔ کیا دوسرے اولو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العزم انبیاء اس کے بھیجے ہوئے نہ تھے۔ یا ان پر جو کتابیں اتریں وہ الہامی نہ تھیں۔ ان میں کیا کھٹا تھا اور پیغمبر عرب میں کیا میٹھا۔ نبی نبی سب ایک، ایک قسم کی روٹی کیا پتلی کیا موٹی۔ تم کہتے ہو کہ قرآن میں ناقص اور اختلاف نہیں اور خود قرآن عدم اختلاف کا مدعی ہے لو کان من عند غیر اللّٰہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً لیکن خاتم النبیین کے معنی اگر یہی ہیں جو تم سمجھے بیٹھے ہو، تو آیت لانفرّق بین احد من رسلہ ، خاتم النبیین کی صریح نقیض ہے، کیونکہ جب تم نے پیغمبر عرب کو تمام گزشتہ اور آئندہ انبیاء کا خاتم مان لیا، تو انبیاء میں تفریق کر دی۔ یعنی یہ نعمت غیر مترقبہ اور موہبت لا ثانی صرف پیغمبر عرب کو ملی دوسرے انبیاء اس سے محروم رہے۔ ایسا عقیدہ وہی شخص رکھ سکتا ہے جس کے سر میں گدھے کا بھیجا ہو۔ بات یہ ہے کہ نہ صرف ہر نبی اپنے سے پہلے انبیاء کا بلکہ ہر انسان اپنے سے پہلے انسانوں کا خاتم ہے۔ یعنی جو صفات اور تشخصات اس میں موجود ہیں وہ دوسروں میں نہ تھے۔ پس ہر شخص فی نفسہ خاتم ہے، پیغمبر عرب کی کچھ تخصیص نہیں۔ دوم، خاتم کے معنی مہر کے بھی ہیں اور مہر ہر کاغذ کے ختم پر لگائی جاتی ہے۔ مطلب یہ ہوا کہ جس قدر انبیاء پیغمبر عرب سے پہلے گزر رے، آپ سب کے اخیر اور سب کے بعد آئے ہیں۔ اس سے یہ کہاں آیا کہ آپ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی نہ آئے گا۔ ایسا عقیدہ بالکل کفر ہے جو خدا کی صفت خلاقی کو مٹاتا ہے۔ اس سے توبہ کیجئے۔

دوسرا مرزائی: آپ کی اس طویل داستان اور ملحدانہ بیان سے جو مورث دردسر ہے، یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ در اصل خاتم النبیین کے معنی ہی نہیں سمجھے، جو آنحضرت ﷺ کے معرض مدح میں ہے۔ خاتم النبیین کے معنی سب سے آخر کے نہیں ہیں، اور نہ اس معنی میں آپ کی مدح ہو سکتی ہے۔ قابل مدح اولیت ہے نہ کہ اخرویت۔ ورنہ لازم آئے گا کہ اول البشر آدم کو تمام انبیاء پر فضیلت ہو۔ بلکہ خاتم النبیین کے معنی متمم و مکمّل رسالت کے ہیں جیسا کہ بیضاوی نے تحت آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین و کان اللہ بکل شیء علیما لکھا ہے۔ ای من یلیق بان یختم بہ النبوّۃ۔ یعنی خدا تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ ختم نبوۃ کی لیاقت وصلاحیت کون رکھتا ہے۔ یہ صلاحیت بجز آنحضرت ﷺ کے دوسرے انبیاء میں نہ تھی اور آپ نے حدیث میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت کی گویا خود تفسیر فرمادی .. بعثت لا تمم مکا ر م ا لا خلاق۔یعنی میں صرف اس لئے مبعوث ہوا ہوں کہ انسانی اخلاق کو کامل کروں۔ اور یہ جو آپ نے کہا کہ قرآن میں الحاق ہوگیا ہے، تو مذاہب اسلام میں سے اس کا کوئی بھی قائل نہیں۔ یہ خرق اجماع ہے۔ بلکہ میں بے خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ دنیا کے مذاہب میں سے کوئی مذہب والا یہ نہیں کہہ سکتا کہ قرآن مجید میں الحاق ہوگیا ہے۔جیسا منزل من اللہ ہے ویسا ہی آج تک چلا آتا ہے اور قیامت تک ایسا ہی رہے گا۔ ورنہ کتب محرفہ اور قرآن مجید میں کچھ فرق نہ رہے گا ،اور نہ اہل اسلام اور خود حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو یہ کہنے کا موقع ملے گا کہ انجیل میں تحریف ہوگئی ہے۔اور جب آپ الحاق کے قائل ہیں، تو حضرت اقدس کے دائرہ بیعت سے خارج ہیں کیونکہ وہ اپنے کو مجدد اسلام بتاتے ہیں ،نہ کہ محرف ومرمم اسلام۔ نہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ قرآن میں الحاق ہوگیا ہے۔آپ کا یہ فرمانا کہ خدا نے پیغمبر عربﷺ کو کیوں خاتم النبیین بنایا، خدا کی حکمت وقدرت میں دخل دینا اوراس سے باز پرس کرنا ہے۔حضرت اقدس (مرزا) سے بھی ایسی باز پرس ہو سکتی ہے کہ منجملہ ۳۳ کروڑ مسلمانان دنیا کے خدا نے انہیں کو کیوں بروزی نبی بنایا۔ الغرض آپ کے اصول اسلام کے خلاف ہیں۔ ہاں آپ اسلام سے خارج ہوکر ایسے اعتراضات کرسکتے ہیں۔انہیں خرافات نے ہم کو اسلامی پارٹی میں بدنام کردیا ہے۔

راوی۔ اس سے یہ نتیجہ ضرور نکلتا ہے کہ خود مرزائی، مرزا جی کی نبوت میں مذبذب اور مشکک ہیں۔

مرزا جی کی غلط کاری

مرزا جی کی بڑی بھاری غلطی یہی ہے کہ قرآن وحدیث کے بعض ان نصوص سے (نہ کہ کل نصوص سے) جو ان کے مطلب کے موافق ہوں، اپنا دعوی ثابت کرتے ہیں اور تاویلات رکیکہ سے جوتیوں سے کان گانٹھتے ہیں۔جب وہ بروزی نبی ہیں تو جیسے دوسرے انبیاء ویسے ہی وہ بھی، اور جیسے دوسرے انبیاء کے صحف ہیں، ویسے ہی ان کے الہامات بھی۔ پس وہ دوسرے انبیاء کے حریف اور کلہ توڑ جواب ہیں۔انہیں قرآن و حدیث سے استدلال کرنے اور ان سے اپنا مدعا ثابت کرنے کی کیا ضرورت۔ قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تاویل کرنا اور آیات مقدسہ کو توڑ مروڑ کر اپنے مطلب کے موافق چپکانا، کوئی خوش عقیدت مرزائی ہرگز پسند نہ کرے گا۔ کوئی دباؤ کا کولہو نہیں، کوئی دباغت کا شکنجہ نہیں، کوئی تعزیر کی چکی نہیں جس میں مرزا جی کو اپنے پیلے جانے، پیسے جانے کا خوف ہو۔ کوئی پھانسی نہیں، کوئی سولی نہیں، جس پر کھینچے جانے کا دھڑکا ہو۔ آزادی کا زمانہ ہے۔ بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹ پڑا ہے۔ پس یہ بوداپن اور حیز پن مسیح موعود اور امام الزمان اور برازی نہیں، بروزی نبی کی شان کے بالکل خلاف ہے۔ قرآن کوئی پہیلی نہیں جس کا اتا پتا بتانے کی ضرورت ہو۔ قرآن کوئی چیستان اور معمے نہیں جس کے حل کرنے اور تاویلات چھانٹنے کی حاجت ہو۔ اس کی شان تبیاناً لکل شئےء اور تفصیل کل شیء اور بیان للناس ہے۔ پس جب تک مرزا جی قرآن کو طاق نسیان پر نہ رکھ دیں گے، اپنے مقاصد میں ہرگز کامیاب نہ ہوں گے۔ اگرچہ دل سے تو انہوں نے ایسا کیا ہے مگر یہ دکھانے کو کہ میں اسلامی مجدد اور نبی ہوں کھلم کھلا اقرار کرتے ہوئے قوت ناطقہ لڑکھڑاتی ہے، کیونکہ ان کو اپنے خام کار چیلوں پر ابھی پورا اعتماد نہیں، ان پر ابھی گہرا رنگ نہیں چڑھا کہ ان سے سرخرو ہوں۔ یہ سیہ روئی کا ڈر جاتا رہے۔ ایک بگلا بھگت منافق مرزائی اکثر ہماری خدمت میں حاضر ہوتا ہے۔ وہ شیر نیستان تجدید کا شاگرد بھی ہے۔ برملا کہتا ہے کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نبی نہیں ہیں، نہ ہم ان کو نبی تسلیم کرتے ہیں۔ ہاں مجدد ہیں۔ ہم نے کہا کہ وہ تو اپنے کو نبی اور رسول کہتے ہیں اور آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی اور یأتی من بعدی اسمہ احمد کا نزول اپنے حق میں بتاتے ہیں، تو یہ یہودی منافق جواب دیتا ہے کہ یہ انکے اجتہاد کی غلطی ہے یعنی انّ الشّیاطین لیوحون الی اولیاءھم کے مصداق ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ سینکڑوں مرزائی اور بھی ایسے ہوں گے جو مرزا جی کو صرف ابن آلنقوا سمجھتے ہوں، نہ کہ بروزی نبی اور آسمانی لیپا لک۔ یہ لوگ مرزائی نہیں ہیں بلکہ مرزا جی کے یہودی منافق ہیں۔ دم کاٹ کر اور سم جھاڑ کر ان کو قادیان سے بارہ پتھر باہر کر دینا چاہیے۔ اگر مرزا جی اسلام سے علیحدہ ہو کر اپنا جداگانہ پینتھ قائم کرنے کا اعلان دیتے تو مزے میں رہتے اور ہمارے علماء ومشائخ کو ان کا تعاقب کرنے اور تکفیر کے فتوے دینے کی کچھ ضرورت نہ ہوتی۔ چونکہ مرزا جی نے خلاف جمہور اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن میں تاویلیں کیں، لہذا ان سے مواخذہ کیا گیا۔ اس میں بھی مرزا جی کو فائدہ ہی ہوا۔ بجائے سولی پر چڑھنے کے شہرت کے بانس پر چڑھ گئے۔

وہی ممات مسیح

قادیانی مرزا جی نے یہودی بن کر عیسی مسیح کو، جو اس کے نزدیک ایک مہذب انسان بھی نہ تھا، چہ جائے کہ رسول، اس لئے مارا کہ تمام یورپ ایسے شخص کی پرستش کرتا ہے اور مسلمان اس کو اولوالعزم نبی مانتے ہیں، اور مجھے، جو آسمانی باپ کا لیپالک بن کر آیا ہوں اور نہ صرف عیسی مسیح بلکہ سب انبیاء سے افضل ہوں، سب ملعون سمجھتے ہیں۔ ایک عیسائی بھی مجھ پر ایمان نہیں لایا۔ پس جھلا جھلّا کر (مرزا جی) عیسی مسیح کو گالیاں دیتے ہیں اور اون کی کسی صفت کو ٹھنڈے کلیجے سے نہیں مانتے اور پھر اچھے خاصے مسلمان، بلکہ مذہب اسلام کے فدائی۔

ہر نبی نے اپنے سے پہلے نبی کو مانا ہے اور قرآن مجید نے تو تمام انبیاء کو یکساں ماننے کا حکم دیا ہے جیسا کہ فرمایا:

شرع لکم من الدّین ما وصّی به نوحا و الّذی اوحینا الیك و ما وصینا به ابراهیم و موسی و عیسی۔

اور فرمایا: اذ اخذنا من النبیین میثا قهم و منك ومن نوح و ابراهیم و موسی و عیسی بن مریم۔

دیکھو پانچوں اولوالعزم انبیاء کے اسماء مصرحاً ومفصلاً موجود ہیں۔

پھر مکاری تو دیکھئے جب تعرض کیا جاتا ہے کہ تم کلمۃ اللہ عیسی بن مریم کو کیوں گالیاں دیتے ہو، تو جواباً بتایا جاتا ہے کہ ہم تو نصاری کے یسوع مسیح کو گالیاں دیتے ہیں، نہ کہ عیسی مسیح علیہ السلام کو۔ کوئی پوچھے کہ دو مسیح کون سے ہیں۔ قرآن میں تو اسی عیسی مسیح کا ذکر ہے جس کو یہود نے صلیب پر چڑھا کر قتل کرنا چاہا، مگر خدا نے اس کو زندہ اٹھا لیا، اور مرزا جی بھی اسی یسوع کے ہلاک کرنے پر قلم کا بغدا چلا رہے ہیں جس کے وہ رقیب ہیں اور جس کی عظمت اون کے دل میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر قرآن میں تو یہ حکم ہے کہ بت پرستوں کو بھی گالیاں نہ دو، چہ جائیکہ انبیاء کو
لا تسبّوا الّذین یدعون من دون اللہ

لیکن آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک پر الہام کر دیا ہے کہ عیسی مسیح کو گالیاں دے، کیونکہ اس نے اپنے اکلوتے بڑے بیٹے کو چھوٹے لیپا لک کی خاطر عاق کر دیا ہے۔ اور قاعدہ بھی ایسا ہی ہے کہ انسان کو چھوٹی اولاد بڑی اولاد عزیز سے زیادہ عزیز ہوتی ہے، اور لاز آف نیچر Laws of Nature بھی اسی طرح جاری ہے، ورنہ اولاد کی پرورش نہ ہو سکے۔ اب ساٹھا باٹھا لیپا لک (مرزا قادیانی) گھوارے میں ہے، اور آسمانی باپ اس کی پرورش کرتا ہے اور بڑے بیٹے کو دور دبک بتاتا ہے۔ مرغی بھی تو چھوٹے ہی بچوں کو پروں میں لیتی ہے اور بڑے بچوں پر چونچ چلاتی ہے۔

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ بل رفعه الله میں رفع کے معنی عزت کی موت کے ہیں۔ بھلا جب یہودیوں کا مدعا عیسی مسیح کے قتل اور صلب میں پورا ہوا، اور وہ ہلاک کئے گئے، تو یہ عزت کی موت ہوئی یا ذلت کی۔ اگر مرزا جی افغانستان جا کر اپنی بروزیت کا اعلان دیں اور افغانی انہیں پکڑ کر پھانسی پر لٹکا دیں، تو یہ عزت کی موت ہوگی یا ذلت کی۔ پھر کیوں نہیں افغانستان جاتے۔ ہندوستان میں تو ان کی زندگی ذلت کی ہے، اس ذلت سے کیوں نہیں نکلتے۔

یہود تو یہ کہیں انا قتلنا المسیح بن مریم اور اس پر اچھلیں کودیں اور خدا وما قتلوہ و ما صلبوہ.. الآیہ سے ان کی تکذیب کریں۔ مگر مرزا جی یہود کا ساتھ نہ چھوڑیں اور انہیں کے ساتھ مارے خوشی کے بغلیں بجائیں کہ اچھا ہوا وہ ایسا تھا، اور ویسا تھا، کوڑھیوں وغیرہ کو اچھا اور مردوں کو زندہ کرنے کا دعوی کرتا تھا، جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے:

و اذ کففت بنی اسرائیل عنك اذ جئتھم بالبیّنات فقال الذین کفروا منھم ان ھذا الا سحر مبین (المائدہ۔۱۱۰)

یعنی اللہ قیامت کے دن عیسی کو فرمائے گا کہ میری نعمتیں یاد کر کہ منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ تم بنی اسرائیل کے پاس معجزات لائے، اور انہوں نے معجزات دیکھ کر تم پر دست درازی کی، تو ہم نے ان کا ہاتھ تم سے روکے رکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی انہوں نے صلیب پر چڑھا کر قتل کرنا چاہا مگر ہم نے تمہیں بچا لیا۔ اگر عیسیٰ حسب عقائد مرزا وفات پا جاتے تو امتنان کس شئے کا تھا اور نعمتوں کا گنوانا کیسا۔ اس سے خدا کا کذب لازم آتا ہے اور ایسا اعتقاد کفر ہے۔

جس طرح خدا نے یا عیسی بن مریم اذکر نعمتی علیك فرمایا، اسی طرح بنی نضیر نے آنحضرت ﷺ کی نسبت بدارادہ کیا تو ان کے شر سے آپ ﷺ کو بچایا، اور الٹا انہیں پر وبال جلا وطنی اتارا، اور پھر یہ نعمت یوں یاد دلائی:

یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ھمّ قوم ان یبسطوا الیکم فکفّ اید یھم عنکم ...یعنی اے مسلمانو! تم اللہ کی نعمت یاد کرو، جب کفار نے تم پر دست درازی کرنی چاہی، تو ہم نے ان کا ہاتھ تم سے روکا۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح اپنی موت مرے، مگر یہ نہیں بتاتے کہ واقعہ صلیب سے کتنی مدت بعد۔ پھر اپنی موت تو مکھی اور مچھر بھی مر جاتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ کو ایسی موت کی نعمت کا یاد دلانا چہ معنی دارد۔ اس صورت میں تو یہ نعمت یہود کے لئے ہوئی جو عیسیٰ مسیح کے قتل میں کامیاب ہوئے۔

مرزا جی اپنی موعودیت کا دار و مدار مسیح کی موت پر رکھتے ہیں کیونکہ جب خود عیسیٰ زندہ ہیں اور وہ تشریف لائیں گے، تو مرزا جی مسیح موعود نہیں بن سکتے۔ حالانکہ یہ ان کی اپنی طفل تسلی اور کسراب بقیعۃ یحسبہ الظمان ماءً کی مصداق ہے۔ یہ قضیہ لزومیہ، یا اتفاقیہ ہے کہ کشمیر میں عیسیٰ وفات پائیں، تو اون کے انیس سو برس بعد مرزا جی قادیان میں مسیح بن کر خروج کریں۔ زید کی موت پر عمر کی حیات کا مترتب ہونا عجیب لزوم ہے، پھر اس قدر عرصہ کے بعد۔ کیا لازم وملزوم میں انفکاک وانفصال بھی ہو جاتا ہے

اذا کانت الشّمس طالعۃ فالنّھار موجود میں تقدم وتالی لازم وملزوم ہیں۔ یہ نہیں کہ آفتاب تو آج طلوع کرے اور دن سوا ستائیس روز کے بعد موجود ہو۔ لیکن یہ وہ جانے جو قواعد اور اصول نظریہ سے واقف ہو۔ یہاں تو لزوم کا تال میل یہ ہے کہ اذا کان الخراب قالھا فالحمار من القادیان ناھق۔ خیر یہ تو منطق کی باتیں ہیں جو بھینس کے آگے بین سے کم نہیں، ہم تو وہ باتیں کہیں گے جو مرزا جی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے چیلوں کی فہمید میں اس طرح آ جائیں اور سما جائیں جیسے قادیان میں منارہ اور امرتسر میں گرنتھ جی کا ٹھا کر دوارہ۔

خوب یاد رکھو کہ قرآن کے سباق و سیاق اور نصوص قطعیہ اور لغت عرب اور علم بیان و معانی اور فصاحت قرآنی سے تو مرزا جی کا مدعا یعنی ممات مسیح قیامت تک ثابت نہیں ہو سکتی، البتہ تاویل کی لال کتاب سے جون پور کے قاضی جی مسخ ماہیت کر کے مبعوث ہوں، تو مضائقہ نہیں۔

آیت ما قتلوہ و ما صلبوہ بالکل صاف وصریح قطعی اور یقینی ہے اور اس کا منکر ملحد اور مرتد اور جہنمی ہے کیونکہ وہ قرآن کا منکر ہے۔ مرزا جی کہیں گے کہ ہم اس کے منکر نہیں بلکہ حیات مسیح کے منکر ہیں۔ ہم کہیں گے کہ قتل وصلب کا نتیجہ موت ہے۔ جب آپ ایک . شئے کے نتیجے کے منکر ہوئے تو خود اس شئے کے منکر ہو گئے۔ جب کہ عیسی مسیح مقتول ومصلوب ہی نہیں کئے گئے اور جناب باری نے مکرر تاکیداً فرمایا و ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ، تو موت کہاں سے آ گھسی۔ آپ کا خیال تو جب درست ہوتا کہ رفعہ اللہ کی جگہ اماتہ اللہ ہوتا، حالانکہ عدم قتل پر موت کا مترتب ہونا ایسا ہے جیسے مرزا کہیں کہ میں نے اپنی بی بی سے مباشرت کی نہیں، مگر ایک سال کا سا پورا بچہ ہو پڑا۔

پھر رفع کے معنی موت کے کون سے رمال کی پوتھی یا قرعے سے نکالے گئے ہیں۔ کیا رافع الدرجات کے معنی ہالک الدرجات یا ممیت الدرجات کے ہیں۔ اور کیا رفعہ اللہ مکاناً علیا کے معنی اماتہ اللہ مکانا علیا اور الیہ یصعد الکلم الطیب و العمل الصالح یرفعہ کے معنی العمل الصالح یموتہ کے ہیں۔.. یہ معنی تو کلام الہی کو مہمل اور بے معنی کرنے والے ہیں۔

مرزا جی اپنے دعوی کی تائید میں آیت متوفیک و رافعك الیّ پیش کرتے ہیں۔ یہ آیت ان کے دعوی کے موافق جب مفید ہوتی کہ مذکورہ بالا آیت میں بل توفّاہ و رفعہ اللہ ہوتا۔

دوم، جب آپ بل رفعہ اللہ میں رفع کے معنی موت کے لیتے ہیں، تو متوفیك و رافعك دونوں میں سے ایک کا ضرور حشو لازم آتا ہے، اور کلام الہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حشو اور زوائد سے پاک ہے۔ ھذا خلف۔

پھر مرزا جی یہود کے حامی ہیں جو عیسیٰ کا قتل ہونا اور مرنا چاہتے تھے، نہ کہ عیسیٰ مسیح کے جن کے وہ موعود و مثیل اور چھوٹے لیپا لک بھائی ہیں۔ یقیناً ایسے بھائی ہیں جیسے یوسفؑ کے بھائی خون کے پیاسے تھے

بھاگ ان بردہ فروشوں سے کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر ہووے

جب عیسیٰ مسیح مقتول و مصلوب ہو کر مر گئے، تو یہود کے کلیجہ میں ٹھنڈک پڑ گئی اور اون کا مقصد پورا ہوا، خدائے تعالیٰ کی کوئی حکمت و قدرت نہ چلی، اور مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین غلط ہو گیا، کیونکہ اونہیں کا مکر چلا، نہ کہ خدا کا۔

بات یہ ہے کہ خدائے اسلام اور ہے جو قادر مطلق اور سب پر غالب ہے، لیپا لک کا خدا یعنی آسمانی باپ اور ہے جو ہر طرح سے عاجز ہے۔ پس خدائے اسلام کو خدائے متنبّی سمجھے ہیں ورنہ یہود کے حامی و معاون ہرگز نہ بنتے۔

پھر آیت کتب اللہ لا غلبن انا و رسلی کے خلاف ہوا، کیونکہ عیسیٰ مسیح قتل ہو کر مر گئے، تو یہودی غالب ہوئے نہ کہ رسول (عیسیٰ مسیح) اور خدا تعالیٰ۔

مرزا جی کا مسئلہ شفاعت

الحکم قادیان میں مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی طرف سے بعنوان:
مسئلہ شفاعت بہت صفائی سے حل ہو گیا،

لکھا ہے کہ محمد علی خان صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالرحیم سخت بیمار رہو گیا۔ اور حکیم الامۃ المرزائیہ کی تشخیص و معالجہ کی ترکی بھی تمام ہو گئی۔ بالآخر مرزا صاحب قادیانی سے شفاعت چاہی۔ آپ نے تہجد کے وقت دعا کی، تو وحی نازل ہوئی کہ تقدیر مبرم ہے اور ہلاکت مقدر۔ مرزا جی نے مولوی (عبدالکریم) صاحب سے فرمایا کہ

اس قہری وحی سے مجھ پر حد سے زیادہ حزن طاری ہوا، اور میرے منہ سے نکل گیا کہ یا الٰہی یہ دعا کا موقع نہیں تو شفاعت کا موقع تو ہے، لہذا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاعت کرتا ہوں ۔ اس پر معاً وحی نازل ہوئی یسبّح له من فی السّماوات و من فی الارض من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه
اس جلالی وحی سے میرا بدن کانپ گیا کہ بلا اذن میں نے کیوں شفاعت کی ۔ ایک دو منٹ کے بعد پھر وحی نازل ہوئی کہ انك انت المجاز ۔ یعنی تجھے اجازت ہے ۔
پھر کیا تھا عبدالرحیم کی صحت کو روز بروز ترقی ہونے لگی ۔ جو دیکھتا تھا کہتا تھا کہ مردہ زندہ ہوا ہے ۔

اس پر اڈیٹر الحکم عیسائیوں پر برستا ہے کہ ایک ناتوان انسان کے پھانسی ملنے کو شفاعت کی غایت سمجھتے ہیں ۔

اس فرمائشی وحی شفاعت کے کیا کہنے ہیں، جس نے گرگٹ کی طرح رنگ بدلے ۔ پہلے تو آسمانی باپ نے لیپا لک کو ڈانٹ بتائی کہ خبردار ہو جو پرائے پھٹے میں پاؤں دیئے ۔ اور پھر مسخرہ خود ہی رضا مند ہو گیا ۔ پہلے تو یہ الہام کیا کہ تقدیر مبرم ہے، اور ہلاکت مقدر ۔ اور پھر خود ہی تقدیر اور مقدر دونوں کو منارے کی بھینٹ میں چڑھا دیا ۔ بھلا تقدیر مبرم بھی کہیں بدل سکتی ہے ۔ اور اگر بدل سکتی ہے تو مبرم نہیں ۔ ...

پھر وحی کیسی تازہ بتازہ ..ٹوٹی پھوٹی نازل ہوئی ۔ کلام مجید میں یہ آیت جس کو آیت الکرسی کہتے ہیں یوں ہے :

له ما فی السّماوات و ما فی الارض ۔ من ذا الذی یشفع عنده الا باذنه

اس سادھو بچے (مرزا قادیانی) نے پہلی آیت کی جگہ دوسری آیت لگائی ، یعنی یسبح له ما فی السماوات و ما فی الارض ۔ جس سے قرآن کا سیاق وسباق بگڑ گیا اور مطلب خبط ہو گیا ۔ یعنی مطلب تو یہ ہے کہ خدا ہی زمین و آسمان کا مالک ہے ۔ پس اس کے بلا اذن کون شفاعت کر سکتا ہے ۔ اور جب دوسری آیت اس کے ساتھ لگائی گئی تو مطلب یہ ہوا کہ ہر شئے جو زمین و آسمان میں ہے، خدا تعالیٰ کی تنزیہہ کرتی ہے ۔ فرمایئے تنزیہہ سے شفاعت و غیر شفاعت کو کیا تعلق ۔ کیا شجر اور حجر اور ذرہ اور قطرہ وغیرہ جو زبان حال سے تسبیح خوان ہیں، کسی کی شفاعت کر سکتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر اپنے کئی بچے طعمہ نہنگ اجل ہو گئے ، ان کی شفاعت نہ کی ۔ شائد وہ مرزا جی کے صلب سے نہ تھے، کسی رقیب کی صلب سے تھے ۔ ایک چیلا افغانی بغدے کا شکار ہو گیا۔ اسکی شفاعت بھی نہ کی ۔ آسمانی باپ بڑا ہی سنگدل ہے کہ لیپا لک نے ایڑیاں رگڑیں مگر اس کو نہ اپنے لیپا لک پر رحم آیا۔ نہ اپنے پوتوں پر۔

من احبّ شیئاً اکثر ذکرہ

(جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہے اکثر اس کا ذکر کیا کرتا ہے)

اب ہم پوچھتے ہیں کہ اخبار الحکم یا البدر میں جو حکیم الامت وغیرہ کے خطبے اور خود مرزا جی کے ارشادات شائع ہوتے ہیں کبھی ان میں آنحضرت ﷺ کی احادیث کا بھی ذکر ہوتا ہے کہ آپ نے فلاں فلاں ارشاد فرمایا ہے۔ حضرت اقدس (مرزا) نے یوں فرمایا، اور ووں فرمایا۔ پھر تقریر ایسی لچر، اردو زبان ایسی غلط اور پریشان اور پیچیدہ جس کو سن کر بے تحاشا قہقہہ لگانے کو جی چاہے۔ اور اگر کسی آیت کا ذکر ہوتا ہے تو وہی ممات مسیح کی تاویل اور شیخی کہ مرزا جی ان آیات کے مورد و مصداق ہیں، اور ان پر یہ آیات (مسخ ہوکر) یوں نازل ہوئی ہے۔ بھلا یہ کفر نہیں تو کیا ہے۔ ذرا دیکھتے جایئے کہ سارا قرآن ہی مرزا جی پر نازل ہوا جاتا ہے۔ بات وہی ہے جو ہم نے عنوان میں لکھی ہے کہ انسان کو جسکے ساتھ محبت ہوتی ہے، رات دن اسی کا ذکر کرتا ہے

اگر روز است دل دیوانہ او
و گر شب گوش بر افسانہ او

آنحضرت ﷺ سے محبت کیا معنی ، دل میں نفرت ہے، اور نہیں چاہتے کہ آپ کا نام مبارک بھی کسی کی زبان پر آئے۔ یہاں تک کہ جو قرآن آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا اس کا نزول اپنے اوپر بتاتے ہیں ۔ یہ رسول عرب وعجم کی رسالت کا مٹانا نہیں تو کیا ہے ۔ مطلب کی حدیثوں کا اقرار و اذکار اور تیس دجالوں کے آنے کا، جن احادیث میں ذکر ہے ان کا، انکار۔ نؤمن ببعض و نکفر ببعض کے اچھے خاصے مصداق ۔لعنت ہے اس دنیا پرستی اور دین فروشی پر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی امیﷺ فرماتے ہیں :

ترکت فیکم البیضاء لیلها و نهارها سواء

سبحان اللہ! سبحان اللہ! ساری خدائی سر سے سر جوڑ کر زور لگائے تو ایسا کلام معجز نظام نہیں لا سکتی۔ یعنی میں تم میں ایک آفتاب چھوڑے جا رہا ہوں جسکا رات دن برابر ہے۔ یعنی ظلمت کا نشان تک نہیں، نور ہی نور ہے۔ لیکن اندھوں (گمراہوں) کو آفتاب سے کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے، فیکم کے معنی پر غور کیجئے، تم میں، یعنی تمہارے دین اور دنیا کے کاموں میں۔ یہ تم کو گمراہی کی ظلمت سے بچائے گا اگر تم اندھے نہ ہو گے۔ یعنی قرآن کے احکام پر عمل کرو گے۔

اس کے مقابلے میں مرزا جی پر وحی ہوتی ہے انت منی و انا منك یعنی آسمانی باپ کہتا ہے کہ اے لیپا لک تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔ یعنی تو میرا بیٹا میں تیرا بیٹا۔ میں تیرا باپ تو میرا باپ۔ میرا سیر تو، تو سوا سیر۔ واہ واہ! کیا فصیح اور بلیغ الہام ہے۔ پھر یہ بھی جو حدیث سے چرایا۔ آنحضرتﷺ حضرت علیؓ سے فرماتے ہیں انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی۔ اس حدیث کا ایک جز تو لے لیا اور دوسرے اجزاء جن سے ختم نبوت ثابت ہوتی ہے حدیث سے نکال ڈالے کیونکہ وہ آپ کی بروزی نبوت کے لئے زہر تھے۔ کور نمکی، بے وفائی، خیرگی، نمک حرامی اسی کو کہتے ہیں۔

مسئلہ ختم رسالت

جس طرح مرزا جی اپنے کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے حضرت عیسی مسیح کو مارتے ہیں اسی طرح اپنے کو خلاف قرآن و حدیث نبی بتانے کے لئے آیت و لکن رسول الله و خاتم النبیین اور اسی مضمون کی احادیث صحیحہ کا صاف انکار کر کے ملحد اور کافر بنتے ہیں۔ اگر چہ بعض سمجھ دار مرزائی، جو مرزا جی کے حق میں منافق یہودی ہیں، مرزا جی کو نبی نہیں مانتے مگر گونگے کا گڑ کھا کر حق پوش بن گئے ہیں۔ یعنی نہ اپنے پیر و مرشد کی داڑھی کھسوٹتے ہیں، نہ مونچھیں اکھاڑتے ہیں، نہ منہ پر تھپڑ مارتے ہیں کہ مردود و مطرود تو کیا بک رہا ہے۔ اور بعض مرزائی جو ہاتھی کے روٹ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا حصہ لگاتے ہیں وہ کھلم کھلا ایمان کو نگل کر بروزی نبوت کی تصدیق اور ختم نبوت کی تکذیب کرتے ہیں۔

امروہی صاحب نے الحکم میں منارے سے بھی طویل اور شیطان کی آنت سے بھی گرانڈیل اور اصحاب الفیل کے ہاتھیوں کے کانوں سے بھی چوڑا ایک مضمون دیا ہے جس کے اخیر میں آیات و احادیث ختم رسالت کی گنجی اور لنگڑی لولی تاویل کر کے مرزا جی کی نبوت ثابت کی ہے۔

کون سا کلام ہے جس کی تاویل نہیں ہوسکتی اور جسکو حقیقی معنی سے پھیر کر مجازی معنی کی طرف نہیں لے جاسکتے۔ مگر امر حق کو تاویل کی ضرورت نہیں ہوتی اور ایک جھوٹ کے ثابت کرنے کو بہت سے جھوٹ کا ایک سلسلہ تیار کیا جاتا ہے، جیسا کہ امروہی صاحب نے کیا ہے کہ ضدین اور نقیضین کو جمع کر دیا ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ خاتم النبیین بھی ہیں، اور آپ کے بعد دیگر انبیاء بھی آتے رہیں گے۔ یعنی آپ خاتم النبیین ہیں بھی اور نہیں بھی۔ آپ نے تکملہ مجمع بحار الانوار سے حضرت عائشہؓ کا قول اور مذہب یوں نقل کیا ہے

عن عائشه قولوا انّه خاتم الانبیاء و لا تقولوا لا نبی بعده یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں، مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

اگر یہ قول بالفرض حضرت عائشہؓ کا ہے تو آنحضرت ﷺ کی ان احادیث کا معارض نہیں ہوسکتا جو صحابہ کرام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ کی فضیلت کے باب میں آپ ﷺ نے فرمائی ہیں کہ میرے بعد نبی ہوتے تو فلاں فلاں ہوتے۔ امروہی صاحب فرمائیں کیا حضرت عائشہؓ کی یہ حدیث آنحضرت ﷺ کے چند ارشادات کی ناسخ ہے۔

آنحضرت ﷺ نے حضرت امیر المومنین علی علیہ السلام کی نسبت فرمایا

انت منّی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی

یعنی تجھ کو مجھ سے ایسی نسبت ہے جیسے ہارونؑ کو موسیٰؑ سے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

لا نبی میں نکرہ تحت النفی ایسا ہی ہے جیسا لا اله میں، یعنی بجز خدائے تعالیٰ کے کوئی سچا یا جھوٹا معبود موجود نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلفاء اور صحابہ میں سے تو کبھی کسی نے اپنی نبوت کا دعوی کیا، نہ ایسی تاویلیں چھانٹیں جیسے مرزا قادیانی اور اون کے شکم پرست حواری چھانٹتے ہیں۔ مرزا جی کا مرتبہ خلفاء اور صحابہ سے بھی بڑھ گیا۔ نہیں جناب انبیاء سے بھی۔ صحابہ نے کبھی یہ دعوی نہیں کیا کہ ہم پر وحی نازل ہوتی ہے، حالانکہ مرزا جی پر اٹھتے بیٹھتے، ہگتے موتتے، آسمانی باپ وحی نازل کرتا ہے۔ اس بے ایمانی دنیا طلبی مکاری سے شرم کرنی چاہیے کیونکہ :

دنیا روزے چند آخر کار با خداوند

آپ کا یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ نبوۃ کے انتہائی نقطہ کمال پر پہنچے ہوئے ہیں، بالکل منافقانہ اور اپنے آپ کو مسلمان کہلانے کے لئے ہے۔ مرزا قادیانی اور پکے مرزائیوں کے دل میں آنحضرت ﷺ کی نبوت کی کوئی وقعت نہیں، ورنہ نیا نبی نہ تراشا جاتا، کیونکہ عاشق کے لئے دوئی موت ہے۔

اتّبعوا السّواد الاعظم اور امروہی

الحکم قادیان میں ایک سوال و جواب متعلق حدیث مندرجہ عنوان نظر سے گزرا۔ سوال کا مطلب یہ ہے کہ جب مرزائی جماعت قلیل ہے تو کیوں اس کا اتباع کیا جائے۔ امروہی صاحب نے جو کچھ جواب دیا ہے، اگر کوئی مرزائی کچھ بھی عقل و شعور رکھتا ہے تو ہنستے ہنستے پچھاڑیں کھا کر گر جائے گا، لوٹن کبوتر بن جائے گا۔... امروہی صاحب نے بایں دعوی ہمہ دانی و شملہ بمقدار علم مقولہ کیف و کم کی ماہیت سے بھی ناواقف ہیں۔ حدیث میں اتّبعوا السّواد الاکثر وارد نہیں ہوا، بلکہ اتبعوا السواد الاعظم وارد ہوا ہے۔ عظمت مقولہ کیف سے ہے، اور کثرت مقولہ کم سے۔ پس امروہی صاحب کا آیات و قلیل ما ھم اور قلیل من عبادی الشکور پیش کرنا صاف بتا رہا ہے کہ آپ قلت و کثرت کے تقابل سے بھی محض ناآشنا ہیں۔ یعنی قلت کی سند اس وقت صحیح ہوتی جب کہ حدیث مندرجہ بالا میں لفظ اکثر ہوتا جو کثرت سے مشتق ہے۔ پس جیسا سوال ویسا ہی جواب۔ السواد الاعظم سے مراد اعظم درجۃً عند اللہ ہے جو کیفاً ہے نہ کہ کماً۔ اور وہ کون ہیں، صحابہ اور تابعین اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمہور مجتہدین مفسرین متبعین کتاب وسنت۔ مگر امروہی صاحب فرماتے ہیں کہ وہ جماعت مرزائیہ ہے جو متبع کتاب وسنت ہے۔ سبحان اللہ! کیا کہنا ہے۔ گویا تیرہ سو برس تک یہ حدیث معلق رہی۔ اور یہ معنی ہوئے کہ تیرہ سو برس کے بعد جب موضع قادیان میں ایک مدعی نبوت پیدا ہو، تو اس کی امت کے سوا داعظم کا اتباع کرو۔ اور ۱۳ سو برس تک جتنے صحابہ اور تابعین اور تبع تابعین اور جمہور علماء اسلام گزرے، سب گمراہ اور من شذ شذ فی النار میں داخل رہے۔ الا مان من ھذا البھتان۔

پھر آنحضرت ﷺ نے ایسا حکم دیا جس کی تعمیل تکلیف مالا یطاق تھی۔ کیا معنی کہ حکم تو دیا اور تعمیل ۱۳ سو برس کے بعد۔ موجود اور معدوم سب اس حکم کی تعمیل سے آزاد اور کورے رہے۔ امروہی صاحب اینڈی بینڈی چالیں چلے ہیں مگر بالآخر ایک بدمست شرابی کی طرح قدم قدم پر لڑکھڑا کر گرے ہیں۔ آپ کا مطلب شاید یہ ہو کہ جس طرح صحابی اور تابعین کتاب وسنت کے متبع تھے، مرزائی جماعت بھی ویسی ہی متبع ہے، تو ہم پوچھتے ہیں کہ صحابی اور تابعین میں سے کس نے تصویریں بنا کر فروخت کیں اور کرائیں ،اور کس نے گھروں میں تصویریں رکھنے اور ان کی عظمت کرنے کی ہدایت کی۔ کس نے دعوے نبوت کیا اور کس نے تصویر کو ابلاغ وتبلیغ کا آلہ بنایا۔ عائشہؓ نے یہ تو فرمایا کہ لا تقولوا لا نبی بعدہ کہ ۱۳ سو برس تک ایک بھی نبی پیدا نہ ہوا ہو، نہ صحابہ اور تابعین اور اولیاء اللہ میں سے کسی نے نبوت کا دعویٰ کیا، پھر حضرت عائشہؓ کی حدیث نے کیا فائدہ دیا۔ اب فرمایئے اس صورت میں مرزائی جماعت کیونکر مثل صحابہ وتابعین متبع کتاب وسنت ہوئی۔ صحابہ اور تابعین میں سے کس نے منارہ بنایا۔ کس نے اپنے قصبہ کو مکہ اور مدینہ قرار دے کر حج کا فرض ساقط کرایا۔ کس نے پیش گوئیاں کیں۔ کس نے غیب دانی کا دعویٰ کیا۔ خود آنحضرت ﷺ نے بھی کبھی ایسا دعویٰ نہیں کیا کہ مجھ پر ایمان لاؤ کہ میں غیب دان ہوں اور لوگوں کی موت کی پیشین گوئی کرتا ہوں، بلکہ غضب ناک ہو کر خود ان کو مارتا اور جلاتا ہوں۔

فرمایئے آپ کی جماعت اور آپ کے ولی کھنگھر جو خیالی اور جعلی نبوت کے مندر کے اندر ہیں کیونکر متبع کتاب وسنت اور صحابہ وتابعین کے سوا داعظم میں داخل ہوئے۔ خاتم النبیین کے یہ معنی کس نے کئے کہ نبوت کاملہ تو ختم ہوگئی مگر نبوت ناقصہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجود تا قیامت باقی ہے، اور مسلمان نبوت کاملہ کو چھوڑ کر نبوت ناقصہ پر ایمان لائیں۔ شرم نہیں آتی کہ اپنے کو ناقص اور اسفل اور ارزل بھی بتاتے ہیں اور مسلمانوں کو اس پر ایمان لانے کا جنرل آرڈر بھی سناتے ہیں۔

اتباع کتاب وسنت کے دعویٰ کی یوں درگت ہو رہی ہے کہ عیسیٰ کو قرآن کی رو سے مارا تو جاتا ہے مگر قرآن سے موعود مسیح کا آنا ثابت نہیں کیا جاتا۔ صحیح حدیثیں جو بروزی نبوت کے خلاف ہیں بالکل منسوخ ہیں اور کسی طرح قابل احتجاج نہیں، اور ضعیف بلکہ موضوع حدیثیں اور عمرو زید کے اقوال جو بروزی مطلب کے موافق ہیں سب صحیح۔ اور آیات کلام الٰہی کی تاویل بلکہ ایک معنی سے تنسیخ۔ قرآن میں تو بت پرستی اور شرک کی ممانعت ہے، تصویر پرستی کی ممانعت کہاں ہے۔ بلکہ جواز ثابت ہے۔ محاریب وتماثیل وارد ہوا ہے۔ اسلام سلیمانی مذہب ہے کہ محمدی۔ حد یہ ہے کہ جو آیتیں اور حدیثیں مطلب کے موافق ہیں وہ واجب العمل اور باقی منسوخ۔

دجالون ثلاثون والی حدیث غتربود، ان کا کبھی ذکر تک نہیں۔ اور کیوں ہو، وہ مرزا کے ہم جنس بھی ہیں۔ ۳۰ دجالوں میں سے اب تک ایک بھی نہیں آیا، اور مہدی اور مسیح آکودے۔ دجال تو یہی انگریزی ریلیں ہیں جن کے فنا کرنے کو مرزا جی آئے ہیں۔ دجال تو قیامت تک نہ آئیں گے ہاں نبی آتے رہیں گے۔ حدیثوں کا یہی مطلب ہے اور اسی کا نام عمل بالسنہ ہے۔ مرزا جی دجالوں (جھوٹے مسیحوں اور مہدیوں) کی تکذیب کریں تو خود ہی کاذب بن جائیں کیونکہ کوئی دلیل اس پر قائم نہیں کر سکتے کہ وہ بھی ان کی طرح جھوٹے نہیں۔ پس ان کا ذکر شربت کے گھونٹ کی طرح پی جاتے ہیں۔ مرزا جی گزشتہ دجالوں کو تو کیا جھوٹا کریں گے اپنے ہم عصروں اور ہم پیشوں، ہم کرتبوں، لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی ہی کو جھوٹا ثابت کر دیں جو یورپ کے مہذب میدان میں خم ٹھونک رہے ہیں۔ حضرت ابا بکر صدیقؓ حضرت عمرؓ بن الخطاب حضرت علی رضوان اللہ علیھم اجمعین ان میں سے کوئی نبی نہ ہو، اور مرزا جی تیرہ سو برس کے بعد نبی بن کر خروج کریں۔ ام المومنین حضرت عائشہؓ چیخیں اور غل مچائیں، مگر کوئی ان کا حکم نہ مانے، اور نبوت کا خلعت نہ پہنے، حالانکہ نبوت کسے برے لگے۔ اس میں دنیا کی بہاریں ہیں۔ مزے ہیں، چین چاں ہے، روغن بادام اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زعفران میں دم کئے پلاؤ ہیں۔ سقنقوری اور جند بیدستری مقوی اور مبہی معجونیں ہیں۔ شہوات ولذات کے سمندر میں جہاز رانی ہے۔ بروزی نبی کے سواء یہ کسے نصیب اور کس کی ایسی قسمت ۔مگر بچہ جی دنیا میں تو جو چاہو کرلو۔ نبی بن جاؤ امام الزمان بن جاؤ، کوہ الوند سے بھی بلند تنومند منارہ بنالو، لیکن چند ہی روز میں دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

تار و پودے مے تند بر قصر قیصر عنکبوت
چغد نوبت مے زند بر گنبدِ افراسیاب

لم یبق من النّبوّۃ الا المبشّرات

معلوم نہیں محمد احسن امروہی صاحب کیوں تاویل کا لٹھ لے کر اپنے بروزی نبی (مرزا قادیانی) کی نبوت کے پیچھے پڑے ہیں کیونکہ آیات کلام مجید جو مکرر اب بطور وحی نازل ہوتی ہیں مثلاً

هو الّذی ارسل رسوله بالهدی
اور يأتی من بعدی اسمه احمد

ان سے مرزا جی کے نبی کامل اور رسول برحق ہونے میں امروہی صاحب کو کیوں شک ہے۔ کیا وجہ ہے کہ وہ قرآن کو چھوڑ کر حدیثوں کو ٹٹولتے ہیں، اور ان کی لنگڑی لولی گنجی تاویل کرتے ہیں کہ مبشرات سے نبوۃ نکال کر اپنے بروزی نبی کی نبوت کے جوتیوں کے کان گانٹھتے ہیں، اور گدی کے پیچھے ہاتھ لے جا کر ناک پکڑتے ہیں۔ قرآن تو قطعی اور یقینی وحی ہے، جب وحی پر ایمان نہیں تو اپنے بروزی نبی کی نبوت ہی پر ایمان نہیں۔ پس امروہی صاحب آپ اپنی تکفیر کرتے ہیں۔ وہ کیوں غل مچاتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نبی کامل تھے اور ہمارا بروزی نبی ناقص ہے ناقص ہے، جب کہ نبی کے لئے ایک ہی قرآنی وحی موجود ہے۔ خدا جس کی شان میں یہ قطعی وحی نازل کرے کہ هوالذی ارسل رسوله بالهدی تو وہ کیونکر نبی ناقص ہوسکتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ایک ہی وحی پیغمبر عرب ﷺ کو تو کامل نبی بنائے اور وہی وحی جب کسی اور پر نازل ہو تو اسے ناقص نبی بنائے۔ کیا قرآنی وحی کی دو قسمیں ہیں، ایک ناقص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری کامل ۔ پھر وہی آیت جب آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی تھی تو کامل تھی، اور مرزا پر نازل ہوئی تو ناقص ہوگئی ۔ اس حماقت آمیز تعارض کا کون جواب دہ ہے۔ اگر امروہی یا انکا کوئی پیر بھائی بلکہ خود مرزا اس اعتراض کا جواب دیں، تو ہم دوسو روپیہ دینے کو تیار ہیں ۔ افسوس ہے کہ حمقاء پھر بھی نہیں سمجھتے اور دین و دنیا کی تباہی خریدتے ہیں ۔

بحث اس میں تھی کہ امروہی صاحب نے حدیث مندرجہ عنوان پیش کر کے مبشرات سے نبوت تراشی ہے اور استثناء متصل و منقطع پر بحث کی ہے حالانکہ آپ دونوں سے نابلد ہیں جیسا کہ ہم ثابت کر دیں گے۔ استثناء متصل تو اسلئے نہیں کہ نبوت اور شئے ہے اور مبشرات اور شئے ۔ ورنہ استثنا الشیء عن نفسه لازم آئے گا یعنی یہ معنی ہوں کہ لم یبق من النبوۃ الا النبوۃ۔ حالانکہ امروہی صاحب نے استثناء متصل ہی بتایا ہے۔ اور منقطع مانا جائے گا تو امروہی صاحب کو اپنے ہاتھوں اپنا سر پیٹنا پڑے گا کیونکہ مبشرات نبوت کی جنس سے نہ ٹھہریں گی ۔ بھلا جب ہم یہ فقرہ موزوں کریں لم یبق من الناس فی القادیان الا الحمر تو کیا یہ معنی ہوں کہ آدمیوں میں سے قادیان میں کوئی باقی نہ رہا مگر گدھے رہ گئے، یا یہ معنی ہوں گے کہ قادیان میں آدمی رہے نہ گدھے ۔ دونوں معنی میں سے کوئی معنی قبول کر کے اطلاع دیجئے تا کہ ہم بحث کریں کہ یہاں استثناء متصل ہے یا منقطع ۔

اگر امروہی صاحب نے کتاب شرح ملا کسی استاد سے پڑھی ہوتی تو ضرور سمجھ جاتے کہ لا الہ الا اللہ میں نہ استثناء متصل ہے نہ منقطع ،۔ بلکہ ا لا صفت کا بمعنی غیر ہے۔ یہی ترکیب حدیث بالا کی ہے ۔یعنی نبوت میں سے کوئی شئے جو ان احکام کے سوا ہو، جن میں مومنوں کو جنت الخلد اور عیش و آرام کی بشارتیں دی گئیں، باقی نہیں رہی۔ یہ معنی اس صورت میں ہوں گے جب کہ مبشرات اسم مفعول جمع مونث سالم ہو۔ اور اگر اسم فاعل مراد لیا جائے، تو یہ معنی ہوں کہ نبوت میں سے کوئی شئے بجز قرآن و حدیث کے احکام ونصوص کے باقی نہیں رہی جو اعمال صالحہ مومنین متقین کو نعیم جنت کی بشارت دینے والے ہیں ۔

کس کا رؤیا صالحہ اور کہاں کی پیشین گوئیاں اور الہامات جن کی آڑ میں ایک مکار معلن یا غیر معلن فاجر و فاجر کہہ سکتا ہے کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ مجھے حمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور اس حمل سے ہاتھی کا پاٹھا لمبی سونڈ نکالے پیدا ہوا، اور منفذ و مبرز حمل ویسا ہی تنگ اور غیر وسیع ہے جیسا کہ پہلے تھا۔ اور ایک سادھو بچہ پیشین گوئی کر سکتا ہے کہ مجھ پر فلاں شخص کے مرنے کا الہام ہوا ہے، یا جب ملک میں وبا پھیلے تو وہ یاد دلائے کہ مجھ پر پہلے ہی انکشاف ہو چکا ہے کہ جو لوگ مجھے نہ مانیں گے ضرور وباء سے ہلاک ہوں گے

ہر ایک مومن کا اس امر پر یقین واعتقاد ہے کہ قرآن وحدیث سے بڑھ کر کوئی بشارت دینے والا نہیں۔ خواہ ولی ہو یا قطب ہو یا غوث ہو، جو مرزا کے نزدیک انبیاء ناقص میں داخل ہیں، کیونکہ کامل نبوت ان کے نزدیک بھی ختم ہو چکی ہے۔
حدیث سے ختم نبوت کی جانب اشارہ ہے نہ کہ بقاءِ نبوت کی جانب۔ یعنی نبوت باقی نہیں رہی صرف آیات واحادیث باقی رہ گئیں جو مومنوں کو بشارت دینے والی ہیں۔ ذرا یہ بھی غور سے دیکھنا چاہیے کہ حدیث میں لفظ نبوت وارد ہوا ہے۔ یعنی یوں نہیں فرمایا کہ لم یبق من الا نبیاء الا المبشرون۔ لفظ انبیاء اور نبوت میں بہت فرق ہے۔ نبوت کے لفظ سے مرزا جی کا سم اکھڑتا ہے۔ ہاں نبوت و ابوت کا منا رہ ضرور نصب ہوتا ہے پھر اس حدیث میں المبشرات صفت ہے جسکا موصوف مقدر ہے

ہم نے تو موصوف بیان کر دیا یعنی الآیات المبشرات یا الاحکام المبشرات۔ ذرا امروہی صاحب بھی اپنے دعوی کے موافق موصوف بیان کریں۔ خدا نے چاہا تو بھاگتے راہ نہ ملے گی۔ مجدد کے سامنے منہ کھولنا آسان نہیں۔

مرزائی جماعت

مرزا جی اور تمام مرزائی پھولے نہیں سماتے کہ ہماری جماعت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ آج اتنے مسلمان مرزائی ہوئے، کل اتنے۔ لیکن آج کل کون سے جدید مذہب کی جماعت نہیں بڑھ رہی۔ برٹش آزادی کی برکت نے بہت سے مذاہب پیدا کر دیئے ہیں۔ جس مذہب میں قیود اور پابندیاں ہیں وہ روز بروز تنزل میں گر رہا ہے اور جس مذہب میں ہوائے نفس کو آزادی ہے وہ بڑھ رہا ہے۔ لیکن مرزائی مذہب کی تو وہی مثل ہے کہ شیخی اور تین کانے۔ مرزا جی نے کون سے عیسائی کو مرزائی بنایا، کون سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھ کو اپنے پینتھ پر لگایا۔کون سے آریا کے سر پر مرزائیت کے افسوں کا آرہ چلایا۔ عیسوی مذہب نے ہزاروں بلکہ لاکھوں مسلمانوں کو عیسائی کر ڈالا ۔آریا کو دیکھو جو مورکھ اور بت پرست تھے اب ایسے چاتر اور وڈّھیارتی بن گئے ہیں کہ مسلمانوں کو بھی آریا بنانے کا انہوں نے گھان ڈال دیا ہے، اور چوڑھے چماروں تک کو جومہا ملیچھ ہیں ،اپنے پنتھ میں لانے یا یوں کہو کہ منش بلکہ دیوتا بنانے کے لئے خم ٹھونک رہے ہیں۔ ہاں اگرکسی مذہب کی کثرت جماعت حقانیت کی دلیل ہے ،تو عیسوی اور آریا مذہب مرزائی دین سے سو گنے اور ہزار گنے زیادہ حق ہے۔

مرزا جی مسیح موعود بنے تھے تو لازم تھا کہ سب سے پہلے ان کو عیسائی قبول کرتے۔ وہ آسمانی بھیڑوں کے چرواہے تھے،تو ضرور تھا کہ تمام بھیڑیں جن کی تاک میں بھیڑیئے لگے تھے، قادیان کے رمنہ میں ممیاتی آتیں۔لیکن بھیڑیں تو مرزا جی کو بھیڑیا سمجھ رہی ہیں کہ وہ ان کو اپنے عیش وعشرت کا چرب لقمہ بنانا چاہتے ہیں۔اگر مرزا جی تناسخی اوتار تھے تو ۲۲ کروڑ ہنوداون کی مورتی کو ڈنڈوت کرتے ،اور مندر پر موہن بھوگ چڑھاتے لیکن کسی ہندو نے اپنے چوکے اور رسوئی کا بچا کھچا بھی مرزا جی کے ماتھے نہ مارا۔پھرکس برتے پر تتّا پانی

بعض باخبر اور خداترس مسلمان جو اول اون کے دام فریب میں آ گئے بالآخر بارقہ ءتوفیق الٰہی نے ان کو مرزائی دام سے نکالا، شیطانی افسون کو رحمانی عزیمت نے کافور کر دیا۔اگر مرزا جی حق پر ہوتے تو ایسے سچے مسلمانوں کا ان سے منحرف ہونا اور مرزائی عقیدت وارادت اور بیعت پر تبرا بھیجنا کیا معنی رکھتا تھا ۔ جو مسلمان یا ہندو، عیسائی ہو گئے وہ بدستور عیسائی ہیں۔انہوں نے اپنے آخری مرکز سے جنبش نہیں کی۔ کیا وجہ ہے کہ لوگ مرزائی مذہب قبول کرنے کے چندروز بعد یکا یک اس سے منحرف ہو جائیں ،یا بعض اخوان الشیاطین جن بڑی بڑی مکھیوں مثلاً بھونروں یا تتلیوں پر اپنا مکڑی کا جالا تننا چاہیں ،وہ اوس کو توڑ پھوڑ کر زناٹے دار بھنبھناہٹ کے ساتھ اڑ جائیں ۔وجہ یہی ہے کہ جالا کمزور تھا۔کمزور مکھیوں کیلئے تو ضرور ہے کہ وہ رزق عنکبوت بنیں۔

مرزائی جماعت میں یا تو کثرت سے جہال ہیں یا اپنے قدح کی خیر منانے والے چند خود غرض دنیا پرست اپاہج ہیں ،جو گلے میں ڈھول ڈال کر مرزائیت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈونڈی پیٹ رہے ہیں ۔..(ایسے) جہال، بد مآل اور عوام کا لانعام کسی گنتی میں نہیں ۔ہاں اون سے مرزائیت کے رجسٹر کی خانہ پری ضرور ہوتی ہے۔ ان میں سے بھی اگر حقانی علماء سے کسی کا سابقہ پڑتا ہے اور ان کی تلقین اور نیز توفیق الٰہی یاور ہوتی ہے، تو جلد راہ راست پر آجاتے ہیں ۔ ضمیمے میں اس کی بہت سی نظیریں ناظرین کی نظر سے گزر چکی ہیں اور خود ضمیمے نے تین سال کے اندر مرزائیت کا جو کچھ استیصال کیا ہے، اور مذبذب یقین والے جس قدر راہ راست پر آئے اس کی تفصیل کے لئے دفتر درکار ہے اور اس کا اجر معاونین شحنہ ہند و ضمیمہ کی قسمت میں لکھا گیا ہے۔ ان شاء الله تعالی

آخری الہام

الحکم نے مرزا جی کا آخری الہام یہ لکھا ہے: ان شا نئك هو ا لا بتر۔

جب سے مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ نے ڈانٹا ہے، مرزا جی نے آیات قرآنی کا نسخ و مسخ کرنا، یا ایک ٹکڑا کسی آیت سے، اور دوسرا ٹکڑا کسی آیت سے لے کر کمپونڈ الہام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اب پوری آیت لے لیتے ہیں، مگر بالکل بے محل اور خلاف مورد۔ کیا معنی کہ کلام مجید حسب اقتضاء وقت نجماً نجماً نازل ہوا ہے، جو آیات کی شان نزول کے مطالعہ سے ظاہر ہوسکتا ہے۔ اب سنئے سورہ الکوثر اس وقت نازل ہوئی ہے جب کہ صاحبزادگان رسول مقبول ﷺ یعنی طیب و طاہر علیهما السلام نے متواتر وفات پائی۔ کفار خوش ہوئے کہ اب محمد ابتر ہو گیا۔ ان کو خوف ہوا کہ نبی کی اولاد بھی ہم کو بت پرستی اور شرک سے روکے گی ۔ ابتر ماخوذ ہے بتر سے۔ افعل التفضیل کا صیغہ ہے، جس کے معنی پیچھا کٹے کے ہیں، یعنی مقطوع النسل ۔،

کفار کے اس طعن سے آنحضرت ﷺ کو اور بھی رنج ہوا۔ تب خدا نے اپنے حبیب کی تشفی کیلئے سورہ کوثر نازل فرمائی کہ انّا اعطينا ك ا لكو ثر۔ یعنی طیب و طاہر کے بدلے ہم نے تجھ کو کوثر عطا فرمایا ہے۔

کوثر کثرت سے ماخوذ ہے اور مبالغہ کا صیغہ ہے، وہ شئے جو بہتات اور کثرت رکھتی ہے۔ اس سے مراد حوض کوثر بھی ہوسکتی ہے جس میں بڑی کثرت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومنین کو دودھ اور شہد ملے گا۔ اور قرآن بھی مراد ہوسکتی ہے، جو دین اور دنیا کی نعمت ہے ۔اور امت بھی مراد ہوسکتی ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے من یسلك علی طریقتی فھو آلی یعنی جو شخص میرے بتائے ہوئے راہ پر چلتا ہے وہی میری اولاد ہے ۔اس حیثیت سے آپ کی اولاد شرق سے غرب تک کثرت کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے، اور آج کے روز دشمنان دین کفار ومشرکین عرب کا کہیں پتا بھی نہیں جیسا کہ ان شانئك ھو الا بتر سے ظاہر ہے۔ یہ خدائے تعالی کی پیشین گوئی ہے، جو روز روشن کی طرح دنیا پر آشکارا ہورہی ہے کہ آپ کا دشمن ہی پیچھا کٹا ہے۔

اب مرزا صاحب فرمائیں کیا وہ مقطوع النسل ہیں؟ کیا وہ صاحب اولاد نہیں؟ کیا پچھلے دنوں ان کے دو فرزند وفات پا چکے ہیں؟ شائد آسمانی باپ نے الہام کردیا ہو کہ میرا لیپا لک اب نہیں تو آئندہ چند روز میں ضرور مقطوع النسل ہوجائے گا۔ ہمارا قابو چلے تو اس بدشگونی پر کھوٹ کلیجے آسمانی باپ کے منہ میں انگارے بھر دیں کہ مردود اپنے لیپا لک (مرزا قادیانی) کو مقطوع النسل کرنا چاہتا ہے۔ پھر مرزا جی کے دشمن تو ہندوستان کے ۳۰ کروڑ آدمی ہیں۔ کیا وہ سب مقطوع النسل ہیں یا ہوجائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ سب مرزا جی کی چھاتی پر مونگ دلیں گے۔ انشاء اللہ۔ ہمارے پیارے اور چہیتے الحکم کا فرض ہے کہ ایسے اندھا دھند الہامات شائع نہ کیا کرے جن کی بدشگونی خود مرزا جی کی ناک پر استرا چلائے۔ دیکھو خبردار ہوشیار، اگر آخری الہام ہے تو الٰہی خیر۔

ماموریت و ہلاکت

دنیا میں، خصوصاً عدالتوں میں، لوگ ہمیشہ جھوٹ بولتے ہیں مگر کوئی ہلاک نہیں ہوتا۔ لیکن مرزا جی الحکم مطبوعہ ۱۷ مارچ میں بحروف جلی فرماتے ہیں کہ

> میرا دعوی جھوٹا نہیں۔ خدا تعالی نے مجھے بھیجا ہے اور اس کی تائید میرے ساتھ ہے۔ اگر میں اس کی طرف سے مامور نہ ہوتا، تو وہ مجھے ہلاک کردیتا۔

واضح ہو کہ خدا تعالی کسی کو قبل از وقت معہود، جو اس نے مقرر کردیا ہے، ہلاک نہیں کرتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا جاء اجلهم لا یستأ خرو ن سا عۃ و لا یستقد مو ن۔

اور اپنے منکروں کو ڈھیل دیتا ہے، تا کہ ہر طرح حجت قائم ہو اور قیامت کے روز پوچھا جائے ما سلککم فی سقر یعنی کس شئے نے تم کو دوزخ کی طرف چلایا۔ اور آنحضرتﷺ کو حکم دیتا ہے کہ امہلھم رو یداً۔

پس قادیانی مرزا جی کو اپنی ہلاکت میں جلدی نہ کرنی چاہیے۔ خوب گل چھرے اڑائیں۔ سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں کھا کھا کر سنڈ یا ئیں۔ دن عید، رات شب رات منائیں۔

دیکھو سوڈان وغیرہ میں کس قدر جھوٹے مہدی پیدا ہوئے اور ہو رہے ہیں۔ سب نے انا و لا غیری کے نقارے بجائے، اور یہی دعوی کیا کہ ہم ما مور من اللہ ہیں۔ مگر جب تک ان کی ذلت ورسوائی (جو منجانب اللہ مقدر تھی) بخوبی نہ ہو چکی، اور دنیا پر ان کے جھوٹے دعووں کی پاداش کی عبرت نہ پڑ چکی، قبل از وقت ہلاک نہ ہوئے۔

شائد مرزا قادیانی ہلاکت سے موت جسمانی موت مراد لیتے ہیں، حقیقی ہلاکت کو بھولے ہوئے ہیں جو خدا پر افتراء کرتے ہی ان پر طاری ہو گئی ہے، اور روح بالکل بے حس بلکہ قردہ بن گئی ہے، جسکے مقابلے میں جسمانی موت صرف ایک نقل مکان ہے۔

موت درماندگی کا وقفہ ہے۔ یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور سومالی مہدی بھی یہی کہہ سکتے ہیں جو مرزا جی کہتے ہیں۔ مگر چاروں دل میں خوب جانتے ہیں کہ ہم سراسر جھوٹے ہیں، اور ساتھ ہی یہ بھی جانتے ہیں کہ ابھی ہماری ہلاکت کا زمانہ نہیں آیا۔ پس ایک مکار عورت کی طرح اپنے حمقاء وسفہاء کے سامنے پھپھولے کرتے ہیں۔ ایسے ہتھ کنڈے سادھو بچوں کو کون سکھائے۔

ہلاکت، ہلاکت تو مرزا جی کا تکیہ کلام بلکہ طبیعت ثانیہ بن گئی ہے۔ پچھلے دنوں پیشین گوئیوں سے اوروں کو ہلاک کرتے تھے، اب اپنے کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں۔ یہ بالکل اقدام خودکشی ہے، اور ہم ٹھہرے شحنہ۔ اگر ابھی ابھی ہتھکڑیاں اور بیڑیاں پہنا کر مجسٹریٹ گورداسپور کے اجلاس میں چلتا کر دیں، تو کیسی گت بنے۔ پس خبردار ایسی بات کبھی نہ لکھو، جو تمہارے نفس کے اندر نہیں، اور جس کو تم خود سمجھ رہے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکارمعجزات

مرزا جی خودتو کم وبیش تین سو معجزات اب تک دکھا چکے ہیں مگر انبیاء کرام علیھم الصلوۃ و السلام میں سے کسی نے معجزہ نہیں دکھایا۔ معجزہ خارجی فطرت ہے، مگر مرزا جی کے لئے عین فطرت ہے۔ مگر مردوں کو کسی نے خدا کے حکم سے زندہ نہیں کیا اور بے چارہ مسیح تو کیا زندہ کرتا جو مرزا جی کے نزدیک مہذب انسان بھی نہ تھا۔ جس طرح زندہ کرنا صرف خدا کا کام ہے، اسی طرح مارڈالنا بھی اسی کا کام ہے۔ مگر مرزا جی نے بذریعہ اپنے جلاّ دایڈی کانگ (طاعون) کے لاکھوں آدمیوں کو مارڈالا۔ اور جو مخالف مرتا ہے اس کو مرزا جی ہی مارتے ہیں۔ آتھم بھی پیشین گوئی کی میعاد کے اندر ہی مر گیا ہوتا مگر وہ دل میں مرزا جی پر ایمان لے آیا، اس لئے نہ مرا۔ اگر چہ اس نے ایمان لانے کا بظاہر اقرار نہ کیا۔ مرزا جی نے ہزاروں کی تھیلیاں بھی جھکا دیں کہ اگر آتھم یوں کہدے کہ میرے دل پر خوف غالب نہیں ہوا، یا میں دل میں ایمان نہیں لایا، تو یہ تھیلیاں اس کی نذر، اس کے باپ دادا کی، مگر آتھم کا فولادی دل بارہ سیر چاندی پر بھی نہ پگھلا۔ یہ عجیب نبی ہے کہ اپنی نبوت کا انکار کرنے والے کو انعام دیتا ہے اور جب دنیا میں سبز باغ دکھا کر مجبور کرتا ہے کہ میری نبوت کا انکار کر، تو شائد اسی انکار کے باعث آخرت میں بھی جنت کا مالک کر دے۔ کیوں بھئی مرزائیو! اب کیا صلاح ہے۔ جب دنیا میں دولت اور آخرت میں جنت آپ کے بروزی نبی نے منکروں پر لٹا دی، تو آپکے واسطے کیا رہا۔ ڈھاک کے تین پات۔ وہی مثل ہوئی کہ گھر کے نہ گھاٹ کے

خیر یہ تو انکار معجزات کا جملہ معترضہ تھا۔ اب اصل حقیقت سنیئے کہ میرٹھ میں چند مرزائی ہیں۔ ہم سے اکثر ملاقات رہتی ہے اور معجزات پر بحث ہوتی ہے ایک روز حضرت ابراہیمؑ کے معجزہ طلب کرنے پر بحث ہوئی

و اذ قال ابراهيم ربّ ارني كيف تحي الموتى قال او لم تؤمن. قال بلى و لاكن ليطمئنّ قلبي۔ قال فخذ اربعة من الطير فصرهنّ اليك ثم اجعل على كل جبل منهن جزءًا ثم ادعهن يأتينك

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعیاً ، واعلم ان اللہ عزیز حکیم (البقرہ: ۲۶۰)

مفسرین نے جو کچھ اس آیت کی تفسیر فرمائی ہے، وہ تو علماء و ناظرین ضمیمہ پر بخوبی روشن ہے، مگر ہم نے اس پر حسب ذیل مجددانہ بحث کی۔

ہم نے کہا بے شک محیی اور ممیت خدا تعالی کی صفت ہے۔ تم معجزات انبیاء کے منکر ہو، مگر کیا قدرت الٰہی کے معجزات کے بھی منکر ہو جو ہمیشہ اور ہر وقت بطور سنۃ اللہ معجزات دکھاتی رہتی ہے۔ آیت مذکورہ میں حضرت ابراہیم معجزہ دکھانے کے مدعی نہیں، بلکہ وہ تو جناب باری ہی سے اس کی سنت کے موافق معجزہ طلب فرماتے ہیں کہ اے خدا تو فاطر السماوات والارض ہے، تو قادر مطلق ہے۔ مجھے بھی دکھا کہ تو مردوں کو کیونکر زندہ کرتا ہے۔

اگر خدا تعالی احیاء اموات نہیں کر سکتا، تو یہ سوال عبث ہوا۔ حالانکہ نبی کا سوال عبث نہیں ہوتا۔ لھو الحدیث کو خدا تعالی منع فرماتا ہے اور اس کو ضلالت قرار دیتا ہے۔

اس پر مرزائیوں نے کہا کہ وہ نبی ہی کیسا جو معجزہ دیکھ کر خدا تعالی پر ایمان لائے۔

ہم نے کہا ارنی کیف تحی الموتی پر غور کرو، آخر یہ کیسا سوال ہے اور کون سائل ہے۔

دوم، کوئی نبی ماں کے پیٹ سے ہی نبی نہیں پیدا ہوا، بلکہ یہ نعمت ہر نبی کو بعد میں ملی ہے۔ پڑھو

ووجدک ضالاً فھدی۔ آنحضرت ﷺ کی جانب خطاب ہے جس میں حالت قبل از وحی کو یاد دلا کر خدا تعالی اپنی تمام نعمتیں یاد دلاتا ہے، اور ہدایت فرماتا ہے کہ: واما بنعمۃ ربک فحدث

خدا کے فضل کا موسی سے پوچھئے احوال
کہ آگ لینے کو جائیں پیمبری مل جائے

ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء۔ وحی اور الہام پر نبوت کا مدار نہیں۔ وحی اور الہام اچھا ہو یا برا ہو، ہر شخص پر بلکہ ہر جاندار پر ہوتا ہے۔

اوحی ربک الی النحل۔ اے محمد تیرے رب نے شہد کی مکھی پر وحی بھیجی۔

ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم۔ تحقیق شیاطین اپنے چیلوں پر وحی بھیجتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے شیاطین بھی وحی کے مالک ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ آیت ما ضل صاحبکم و ما غوی ۔ و وجدك ضالاً فهدی کے خلاف ہے، تو جواب یہ ہے کہ پہلی آیت میں قبل از نزول وحی کی حالت کا بیان ہے، اور دوسری آیت نبوت و نزول وحی کے بعد کی ہے۔ چنانچہ اس سے اگلی آیت و ماینطق عن الھوی۔ ان ھو الا وحی یوحی اس کی شاہد ہے۔

آیت میں صرھن کے معنی پر پرزے یا اجزاء علیحدہ کر دینے کے ہیں، مگر مرزائیوں نے اپنے نبی کی نو ایجاد تفسیر سے وہی معنی بیان کئے جو سید النیاچر (سرسید احمد خان) نے اپنی تفسیر میں لکھے ہیں، یعنی جانوروں کو اپنی جانب رجوع کرا اور پرچا، وہ تیری جانب دوڑ کر چلے آئیں گے۔

ارے واہ رے نیچری مرزائیو! تمہاری تاویل کے کیا کہنے ہیں۔ جانوروں کا پرچانا بڑا بھاری معجزہ اور آیت قدرت ہے۔ گوالے بھینسوں کو، چرواہے بکری بھیڑوں کو، چڑی مار وغیرہ طیور کو، حلال خور کتوں کو، پرچا لیتے ہیں، کیا ایک اولوالعزم نبی جناب باری سے ایسی ہی آیات قدرت کے دیکھنے کی استدعا کرتا ہے، اور اپنا اطمینان چاہتا ہے۔

پھر سوال تو یہ ہے کہ اے خدا تو مردوں (اموات) کو کیونکر زندہ کرتا ہے، جواب یہ ہے کہ جانوروں کو پرچا۔ سوال از آسمان جواب از ریسمان۔

مرزائیوں نے کہا یہ تو قیامت کا ذکر ہے، یعنی ابراہیمؑ نے سوال کیا کہ یا الٰہی تو قیامت میں مردوں (اموات) کو کیونکر زندہ کرے گا۔ اس کا جواب یہ ملا کہ جس طرح تو جانوروں کو پرچا لے گا، اسی طرح ہم بھی مردوں (اموات) کو پرچالیں گے۔

ہم نے کہا یہ جانور تو دنیا میں تھے، دعویٰ کی تطبیق کیوں کر ہوئی۔ پھر کیا حشر اجساد معجزہ نہیں۔ حالانکہ تم معجزات کے بالکل منکر ہو۔ جب تمہارے نزدیک دنیا میں مردہ زندہ نہیں ہوسکتا، تو سال ہا سال کے بعد جب ہڈیاں خاک ہو جائیں گی، تو مردے کیوں کر زندہ ہوں۔ أأ ذا متنا و کنا ترابا ذلك رجع بعید ۔ کیا تم ان منکروں سے کم ہو۔ یہ تو بالکل نومن ببعض و نکفر ببعض کا مصداق ہے۔

ہم نے ایک بات اور کہی کہ یاتینك سعیاً کیوں فرمایا، یاتینك طیراً کیوں نہ فرمایا جو طیور کے لئے موزوں تھا۔ اس کا کچھ جواب نہ ملا۔ ہم نے کہا سعیاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے فرمایا کہ اگر وہ جانور اڑ کر آتے، تو یہ احتمال ہوتا کہ شاید دوسرے جانور اڑ کر آ گئے ہیں۔ اور جب دوڑ کر سامنے سے آئینگے، تو یہ احتمال جاتا رہیگا۔

جب ہم نے بسیط بحث کرنی چاہی تو چونکہ مرزائیوں کی بات بات میں تناقض تھا، لہذا وہ سمجھ گئے کہ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) کے حضور ہماری کوئی بات چل نہ سکے گی، لہذا بحث کا خاتمہ ہو گیا۔ یہ جا، وہ جا۔

مرزا کے مشن کا پولٹیکل پہلو

جس قدر مہدی آج تک گزرے ہیں اگرچہ سب نے دین دین کے نعرے بلند کئے، مگر در حقیقت سب کا مشن پولٹیکل تھا کیونکہ وحشی بغیر اس لٹکے کے قابو میں نہیں آ سکتے۔ انہوں نے کہا کفار اور منکرین کو ملک سے نکالو، اگر وہ مہدویت تسلیم نہ کریں تو سخت اذیتوں اور برے برے عذابوں سے ان کو ہلاک کرو، کیونکہ آج کے روز ہمارا قبضہ، ہمارا سکہ ہمارا حکم ہے۔ بالآخر ملک گیری اور دنیوی جاہ وحشم کی ہوس میں زبردست قوموں کے ہاتھوں کتے کی موت مارے گئے۔ یہ ان ممالک کی کیفیت ہے جہاں وہ آزاد اور مطلق العنان تھے۔ ہتھیار اور سامان حرب رکھنے کی ممانعت نہ تھی۔ انہوں نے یہ خیال خام پکایا کہ آسمانی تائید ہمارے ساتھ، افواج ملائکہ ہماری کمک پر ہے، فوج بھی ہے، خزانہ بھی ہے۔ مگر چند روز میں چیونٹی کے پر ہی اس کو ملک عدم میں لے اڑے، اور غبار آلودہ مطلع صاف ہو گیا۔

مگر ہندوستان جیسے ملک میں جو مختلف مذاہب واقوام کا مسکن ہے، کسی عیار کا مہدی یا مسیح بننا قابل مضحکہ ہے۔ خصوصاً موجودہ زمانہ میں جب کہ تمام اقوام و مذاہب امن و امان کے ساتھ ایک آزاد پر امن گورنمنٹ کی حکومت میں ہیں۔ ایسے ملک کو سوڈان پر قیاس کرنا حماقت یا مالیخولیا ہے۔ برٹش گورنمنٹ کا جیسا سطوت و جبروت اعلیٰ درجہ کا ہے، وہ ویسی ہی حکیم و مستقل مزاج ہے۔ اس کو آزادی مذاہب کا بڑا پاس ہے۔ وہ حتی الوسع نہیں چاہتی کہ کسی کے مذاہب میں خواہ نیا ہو یا پرانا، مداخلت کرے۔ پس مرزا جی کی خوش قسمتی ہے کہ باوصف دلآزاری تمام اہل مذاہب کے، جو گورنمنٹ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی وفادار رعایا ہے، اب تک قانون سڈیشن میں نہیں لپیٹے گئے۔

میں امام الزمان ہوں، میں مسیح موعود ہوں، مجھ پر ایمان لانا فرض ہے، اور جو شخص امام الزمان پر ایمان نہ لائے، وہ واجب القتل ہے، آخر اس کے کیا معنی ہیں۔ کیا مذہب اسلام میں ایسا حکم ہے۔ اسلام میں تو لا اکراہ فی الدین اور لکم دینکم و لی دین وارد ہے۔ اس سے مرزاجی کی نیت صاف ظاہر ہے کہ وہ اس حیلے سے ہفت اقلیم کا بادشاہ بننا چاہتے ہیں۔ اور اگر قابو چلے تو خدا جانے اپنے منکروں کی کیسی گت بنائیں۔ مگر مرزا نے اپنی نیت پر یوں پردہ ڈالا کہ جہاد کی مخالفت کی اور جہاد بھی وہ جس کا پتا مہذب و مقدس اسلام میں تو کجا کسی وحشی سے وحشی مذہب میں بھی نہیں مل سکتا۔ بساط تو یہ ہے کہ جہاد کے نام سے بظاہر لرزہ چڑھتا ہے، اور نیت ایسی کھوٹی کہ ہفت اقلیم کو ہڑپ کر جائیں۔ اور بجز ان لوگوں کے جو ان پر ایمان لائیں، کسی کو روئے زمین پر زندہ نہ چھوڑیں۔ یہ اس صورت میں ہے جبکہ انکے پاس بقول خود دو لاکھ نہتی فوج ہے اور اگر دس پانچ لاکھ مسلح فوج مل جائے، تو یقیناً نمرود کی طرح خدائی کا دعوی کریں۔ آخر مرزا آسمانی باپ کے لیپالک تو ہیں ہی، بالغ ہو کر آسمانی بادشاہی کے پورے مالک بن جائینگے۔ کیونکہ لیپالک ہی اپنے باپ کی میراث کا مالک بنتا ہے یہ ہے مرزاجی کے مشن کا پولیٹیکل پہلو جس کو بجز مجدد السنہ مشرقیہ کے کوئی نہیں جان سکتا۔

نبی اور مجدد میں فرق

حدیث شریف میں جو یہ وارد ہوا ہے کہ ہر صدی میں مجدد پیدا ہوگا تو اس سے مراد حقانی علماء ہیں جو مسلمانوں کو توحید الٰہی اور اتباع طریقہ محمدیہ یاد دلائیں گے، امور دین اور قواعد شرح متین کی تعلیم و تلقین کریں گے، مگر وہ نبی اور رسول نہ ہوں گے۔ ورنہ حدیث میں احیا کا لفظ ضرور آتا، حالانکہ صرف من یجدد لها دینها وارد ہوا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ نبی اور رسول صاحب شریعت ہوتا ہے جو علی الاعلان نبوت و رسالت کا دعوی کرتا ہے۔ مجدد فی الدین کے لئے ضرور نہیں کہ وہ تجدید کا دعوی کرے، اور کہے کہ میری تجدید پر ایمان لاؤ۔ کیونکہ وہ تو محض تلقین و تعلیم و تذکیر کرتا ہے جو حقانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء دین کا بھی فرض ہے۔دیکھ لوکسی مجدد نے نبوت کا دعوی نہیں کیا،اور جھوٹے مہدیوں نے بھی نہیں کیا جو اپنے دل میں خوب جانتے تھے کہ ہم جھوٹے ہیں اور محض حبّ جاہ اور ہوس مال ومنال کے لئے دنیا کو اپنی جانب رجوع کر رہے ہیں۔اگر چہ وہ مکار اور فریبی تھے مگر حفظ ناموس شریعت اسلامیہ کو انہوں نے ملحوظ رکھا اور بے حیا اور ڈھیٹ نہیں بنے جیسے کہ مرزا جی ہیں۔

کسی مجدد نے ماموّر من اللہ ہونے کا بھی دعوی نہیں کیا کیونکہ ہر شخص ماموّر من اللہ ہے: له الخلق و له الا مر.. الآیہ، شاہد ہے۔مرزا جی جو اپنے کو بار بار ماموّر من اللہ کہتے ہیں تو اپنے دعوی سے متنزل ہو کر پستی میں گرتے ہیں کیونکہ اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولو الا مر منکم میں خدا اور رسول کے بعد اولوالامر تیسرے درجہ پر ہے۔یعنی وہ نبی یا رسول نہیں ہے۔حالانکہ مرزا جی اولوالامر ہونے کے ساتھ نبوت ورسالت کے بھی مدعی ہیں۔هذا خلف۔کس کس تناقض کو رویا جائے۔

علی ہذا، نبی کا مرتبہ مجدد کے مرتبہ سے بڑھا ہوا ہے۔کم از کم دونوں میں عموم خصوص کی مطلق نسبت تو ضرور ہی ہے۔یعنی ہر نبی مجدد تھے،مگر اس کا عکس صحیح نہیں یعنی ہر مجدد نبی نہیں۔انسان اور حیوان میں جو فرق ہے یہی فرق نبی اور مجدد میں ہے۔یعنی جس طرح انسان زید وغیرہ کو حیوان مطلق کہنا لائیبل ہے، اسی طرح نبی کو مجدد کہنا باعث کسر شان ہے۔مگر مرزا جی کے لئے کسر شان نہیں۔وہ اپنے چیلے چاپڑوں میں تو نبی ہیں،اور مسلمانوں کے سامنے اپنے کو حسب فحوائے حدیث شریف مجدد بتاتے ہیں۔گویا گرگٹ کی طرح رنگ بدلتے ہیں کہ کبھی نبی، کبھی مجدد، کبھی لیپا لک، کبھی اصلی نبی، نہیں بلکہ بروزی نبی۔اور کبھی بعض انبیاء کرام سے بھی بڑھ کر۔عیسی کجاست تا بنہد پا بہ منبرم۔کبھی خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) یعنی قیامت تک تمام انبیاء سے بڑھ کر اور خاتم رسالت۔ایک لغویت ہو، تو بیان کی جائے۔

مجدد تو صرف احکام الہی کو یاد دلاتا ہے مگر مرزا جی نے مجدد بن کر یہ کام کیا کہ احکام الہی اور شریعت اسلامیہ ہی کی ترمیم وتنسیخ کر دی۔تصویر پرستی کو رواج دیا۔حج کی ممانعت کی۔بعض انبیاء کو نبی ہی نہ رکھا،اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ عیسی مسیح کو گالیاں دیں،اوران کے جانشین بنے،کیونکہ عیسیٰؑ بھی نبی رہتے تو مرزا جی نبی کیوں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنتے۔ معجزات کا انکار کیا، کیونکہ خود کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتے۔ نا کو آئے بھئی نا کو آئے۔

آنحضرت ﷺ نے عیسائی مذہب (تثلیث) کی اصلاح کی، تو آپ نے خدا کا لیپا لک بن کر توحید ہی کو جڑ پیڑ سے اڑا دیا۔ مذہب اسلام جو تمام مذاہب کا مصلح ہے، آپ نے باوصف دعوی مسلمانی اسکی اصلاح کا دعوی کیا۔ اصلاح کیا سادہ لوحوں کو مونڈ کر اور چند یا پر ہاتھ پھیر کر اسلام ہی سے مرتد و منحرف کر دیا۔ اس صورت میں آپکو مجدد تو کیا، البتہ موجد مذہب جدید مرزائی و ناسخ و مرمم دین الہی کہیے، تو بجا ہے۔

نبی اور رسول ضرور صاحب صحیفہ ہوتا ہے۔ مگر جن اصول اسلامیہ، منع حج اور حرمت تصاویر کی آپ نے ترمیم کی ہے، اس کی نسبت الہام ہونے کا کبھی حوالہ نہیں دیا اور نہ آسمانی صحیفہ مشتہر کیا۔ ہاں چند بے جوڑ اور بے معنی فقرے، وہ بھی اپنی بھٹی میں، ضرور مشتہر کئے کہ تو ایسا ہے اور تو ویسا ہے۔ یا بعض قرآنی آیتیں توڑ مروڑ کر اور الہام بنا کر مشتہر کیں۔ ادنی سے ادنی مذہب کے اصول بھی مدون ہیں، مگر مرزائی مذہب کے اصول وضوابط جو الہامی طور پر نازل ہوئے ہوں، ان کا کوئی مجموعہ اب تک منضبط اور مدون اور مطبوع و مشتہر نہیں ہوا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ مرزا جی اپنے دل کی بات اور ما حصل کے ادا کرنے کی بھی لیاقت نہیں رکھتے۔ ورنہ غیر ممکن ہے کہ جو خرافاتی رسالے اردو زبان میں مشتہر ہو رہے ہیں، وہ عربی زبان میں مشتہر نہ ہوتے کیونکہ وہ سب الہامات ہیں اور نبی جو کچھ کہتا ہے الہام ہی سے کہتا ہے۔ آیت و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی اس کی شاہد ہے۔ اس سے مرزا جی کا مفتری علی اللہ ہونا صاف ثابت ہے، اور مفتری علی الناس تو آپ ہیں ہی۔ کیا معنی کہ تمام اولیاء اللہ کو اپنے ساتھ ناقص نبی بنا دیا اور حکم لگا دیا کہ قیامت تک ناقص نبی پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مگر مرزا جی کے زمانہ میں ناقص نبی کیا معنی کوئی ناقص ولی بھی نہیں۔ ناقص یا کامل جو کچھ ہیں خود بدولت ہی ہیں۔ کیونکہ آپ ناقص نبی بھی ہیں، اور خاتم الخلفاء یعنی اکمل الانبیاء بھی۔ ایسی متناقض لغویات سے چیلوں چاپڑوں کو تو کیا شرم آئے گی، جب کہ خود کو شرم نہیں۔

آنحضرت ﷺ نے جو یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بعد ہر صدی پر ایک مجدد آئے گا تو کیا یہ بھی فرما دیا ہے کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود بھی ہوگا تو تمام مجددوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو آج تک آئے اور آئندہ قیامت تک آئیں گے عیسی اور مسیح ہونا ضروری ہے۔

اور کیا یہ بھی فرما دیا ہے کہ مجددوں میں سے کوئی اور تو مہدی اور مسیح نہ ہوگا، ہاں تیرھویں صدی میں ایک چینی الاصل مغل ہندوستان کے موضع قادیان میں پیدا ہوگا جو مجدد بھی ہوگا اور مہدی اور مسیح بھی۔ اور باقی تا قیامت برائے نام مجدد ہونگے۔ مہربانی فرما کر یہ لغویات گنتے جایئے۔

کیا آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرما دیا ہے کہ قرآن مجید جو مجھ پر نازل ہوا ہے، وہ مکرر، اور سہ کرر، اور دہ کرر، وصد کرر، اور ہزار کرر، ہر مجدد پر نازل ہوگا بلکہ ترمیم ہو کر۔ گویا جو واقعات میرے زمانہ میں گذرے ہیں اور جن کی بابت وقتاً فوقتاً وحی نازل ہوئی ہے، وہی واقعات لوٹ کر دنیا میں پھر آئیں گے خصوصاً قادیان میں کیونکہ وہ واقعات آسمانی باپ کی زنبیل میں محفوظ ہیں۔ یہ تو بالکل ان دہریوں کا عقیدہ ہوا جو یہ کہتے ہیں کہ طوفان نوح اور اصحاب کہف اور سکندر ذوالقرنین وغیرہ کے واقعات اپنے اپنے ظرف میں موجود ہیں مگر ہماری آنکھ سے غائب ہیں۔ مرزا جی نے یہ عقیدہ اس واسطے تراشا کہ اپنے کو بروزی نبی بتایا یعنی آنحضرت ﷺ کی روح ان کے جسد میں عود کر آئی ہے (جیسا کہ تناسخ والوں کا عقیدہ ہے) پھر ضرور ہے کہ وہ تمام واقعات بھی عود کر آئیں جو آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں واقع ہوئے اگرچہ اہل تناسخ کا یہ عقیدہ نہیں کہ دوسرے قالب میں روح کے حلول کر جانے پر اس کے تمام واقعات وافعال بھی لوٹ آئیں گے، اور نہ ان دہریوں کا یہ عقیدہ ہے کہ گزشتہ واقعات پھر ظاہر ہوں گے۔ کیونکہ وہ تو یہ کہتے ہیں کہ وہ واقعات معدوم نہیں ہوئے بلکہ اپنے اپنے ظرف میں موجود ہیں، مگر آنکھوں سے پوشیدہ ہیں۔ اس صورت میں مرزا جی نہ تناسخی ہیں نہ مذکورہ بالا دہریہ ہیں۔ اور مسلمان تو خدا نہ کرے، کیوں ہوتے۔

قادیان میں طاعون

دارالامان قادیان جو آسمانی باپ اور اس کے لیپا لک کا ہیڈ کوارٹر ہے، اور جس کی نسبت الہام ہو چکا ہے کہ جو یہاں آئے گا امن میں رہے گا۔ اب خود لیپا لک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اڈی کا نگ طاعون نے وہاں وہ اودھم مچا رکھی ہے کہ کچھ نہ پوچھئے ۔ روزانہ بھیڑ یا بن کر ۳۰۔۳۵ بھیڑوں کو اٹھا لے جاتا ہے ۔ آسمانی باپ کے سارے پوتے گدھے کے سینگ ہو کر اڑنچھو ہو گئے ۔ جہاں جس کے سینگ سمائے ، بھاگ گیا۔ خالی خولی مرزا جی اور حکیم نورالدین رہ گئے ہیں ۔ ٹاپا بالکل خالی ہے۔ حکیم صاحب قادیان سے باہر خیمہ زن ہیں۔ ان کے سالے کا لڑکا منظورالحق بھی بھینٹ چڑھ گیا۔ مرزا جی نے حکیم نورالدین وقطب الدین کو حکم دے دیا کہ کسی مریض کے مکان پر نہ جائیں ۔ اور مرزا جی کے گھر میں بھی کوئی نہ آنے پائے ۔ قادیان کی ننھی سی آبادی کل تین ہزار ہے ۔ ایک صفر اس میں سے بھی غائب ، یعنی تین سو ہی رہ گئے ۔ اسکول بند ، بازار ویران اور سنسان ۔ الٰہی توبہ ۔ لیپا لک کا اڈی کا نگ ایسا منہ چڑھا کہ اپنا دیکھا نہ پرایا ، سب پر ہاتھ صاف ۔ پیشین گوئیوں کی کیسی درگت ہو رہی ہے ۔ مقدمات میں وہ ناکامی ۔ طاعون سے یہ نوبت ۔ پھر بھی حمقاء اور سفہاء کو ہوش نہیں آتا۔ جہالت کا بھوت سر پر بدستور سوار رہے ۔ مرزائی اخبار البدر نے بھی طاعون کی دست برد کو تسلیم کیا ۔ آخر یہ کیا ہے ۔ مفتری علی اللہ کی شامت اعمال ہے ۔ ایک پاپی ساری ناؤ (ہندوستان) کو لے ڈوبا ۔ خدا تعالی افتراء کا بیڑا غرق کرے ۔

وہی غلط الہام

مجدد السنہ مشرقیہ نے دنیا بھر کے جھوٹے فریبی اور مکار آسمانی باپ کو ڈانٹا کہ لیپا لک پر لغو اور مصنوعی الہام کرنے سے باز رہے، مگر وہ باز نہ آیا ۔ معلوم ہوا کہ جب تک تجدید کے کیروسین آئل سے اس کا منہ نہ جھلسا جائے گا اور جھونپڑا نہ پھونکا جائے گا ، ہرگز باز نہ آئے گا ۔ اچھا تو لے اور مزہ دیکھ ۔

فارسی الہام ۔ اے بسا خانہء دشمن کہ تو ویران کردی ۔

یہ اپنے اڈی کا نگ طاعون کی طرف خطاب ہے ۔ مگر اس نے تو اب لیپا لک کے دوستوں کے گھر بھی ویران کر دیئے ۔

عربی الہام اجرت من النار ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیغہ معروف حاضر ہے، تو یہ معنی ہے کہ بچایا تو نے آگ سے۔
مگر یہ مفہوم نہ ہوا کہ لیپا لک نے آگ سے کیسے بچایا اس نے تو اپنے چیلوں پر دوزخ کا دروازہ کھول دیا ہے۔
اور یہ صیغہ مجہول حاضر ہے تو یہ معنی ہوئے کہ بچایا گیا تو آگ سے۔ یہ بھی غلط، کیونکہ لائیبل کی آگ تو سلگ رہی ہے، بلکہ اس پر تیل پڑ رہا ہے۔
اور اگر آخرت کی آگ مراد ہے، تو اس کے لئے بھی ایندھن تیار ہو رہا ہے۔
جلد روشن ہوا جاتا ہے۔
اور اگر صیغہ متکلم معروف مراد ہے، تب بھی غلط کیونکہ آسمانی باپ خود درماندہ ہے، وہ کسی کو کیا بچائے گا۔ ایک مقدمہ تو خارج کرا دیا۔ دوسرے میں لیپا لک کے سر پر چارج دھرا دیا۔
اور اگر مجہول متکلم مراد ہے، تو یہ بھی غلط کیونکہ آسمانی باپ (شیطان) جو لیپا لک کا طاغوت ہے پہلے ہی ناری ہے اور قیامت کے روز دوزخ میں (جسکی صفت وقود ھا النّاس و الحجارۃ ہے) ٹھونسا جائے گا۔ انشاء اللہ
اردو الہام: جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔،
لیجئے جناب آیات قرآنی کا الہام تو ہوتا تھا، اب اردو زبان کے بھنگڑ تک بندوں کی زٹلیات کا بھی الہام ہونے لگا۔..یعنی آسمانی باپ اپنے لیپا لک سے کہہ رہا ہے کہ سب جگہ تو ہی تو ہے۔

مرزا کو خدا کی طرف سے مہلت

قرآن مجید میں خدا تعالی فرماتا ہے

و لو یوا خذ اللہ الناس بما کسبوا ما ترک علی ظھر ھا من دا بۃ و لکن یؤخر ھم الی اجل مسمی۔ فا ذا جاء اجلھم فا ن اللہ کا ن بعبادہ بصیراً (فاطر: ٤٥)

و لو یوا خذ اللہ الناس بظلمھم ما ترک علیھا من دا بۃ و لاکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يؤخر هم الى اجل مسمى ۔ فا ذا جاء اجلهم لايستا خرو ن سا عة
و لا يستقد مو ن (نحل: ٦١)
یعنی اگر خدا لوگوں کے ظلم کے باعث (جو وہ اوروں پر یا بداعمالیوں سے اپنے نفس پر کرتے ہیں) ان کو پکڑ لے تو زمین کی پشت پر کوئی چوپایہ چلتا ہوا نہ چھوڑے (یعنی ان کی بداعمالیوں کا وبال تمام حیوانوں پر پڑے) لیکن وہ ان کو نہیں پکڑتا۔

مطلب یہ ہے کہ خدا رحیم و حلیم ہے وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو ڈھیل دیتا ہے کہ اب بھی سنبھلیں اور اب بھی سنبھلیں۔ مگر جب وہ نہیں سنبھلتے تو پھر..اس کا قہر جوش میں آتا ہے۔ آخرت کا عذاب تو الگ رہا دنیا میں بھی عذاب دیتا ہے جس کے ہزاروں نظائر موجود ہیں۔

اب چونکہ لالہ چندو لعل صاحب مجسٹریٹ گورداسپور کے بدل جانے سے مرزا جی کو مقدمات میں مہلت مل گئی ہے لہذا مناسب ہے کہ اس مہلت کو غنیمت سمجھیں اور قدرت الٰہی کا ایک کرشمہ خیال کر کے اس سے فائدہ اٹھائیں۔ یعنی مولوی کرم الدین صاحب مدعی سے معافی مانگیں اور عقائد باطلہ اور افتراء علی اللہ سے تائب ہوں۔ انبیاء کرام کی عظمت کریں اپنے کو انبیاء کرام کا ہم سر نہ بنائیں، کیونکہ یہ سارا وبال اسی گستاخی، خیرگی، بےادبی کا ہے۔

بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

خود مرزا جی انصاف اور غور سے دیکھیں کہ انہوں نے بزرگان مذاہب عامہ کو برا کہنے سے تمام ہندوستان میں عناد و فساد کی آگ بھڑکا رکھی ہے، کوئی مذہب والا ان سے خوش نہیں۔ آخر اس کا کیا انجام ہے۔ اگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا کانشنس گندا اور بے حس نہیں ہو گیا تو وہ ہم سے زیادہ اپنے انجام کار سے واقف ہیں۔

مرزا قادیانی اور مرزائی اگرچہ ہمیں دشمن سمجھتے ہیں مگر درحقیقت ہم ان کے سچے دوست اور مصلح ہیں۔ ہم نے کبھی نہیں چاہا کہ عدالت میں مقدمات جائیں اور مسلمان مالی اور جسمانی اذیت اٹھائیں۔ ہم ۱۸ ماہ سے برابر چیخ رہے ہیں کہ صلح کرو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صلح کرو، مگر ہماری چیخ و پکار نہیں سنی جاتی۔

قادیانی مرزا جی اگر چاہیں تو صلح کا ہو جانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ ان کی جیت ہر طرح صلح ہی میں ہے۔ آسمانی نشان کا ظہور بھی صلح ہی سے ہوگا۔ اور چونکہ اب مولوی کرم الدین صاحب کا پلہ بھاری ہے یعنی وہ مدعی کی حیثیت میں ہیں اور مرزا جی ملزم کی حیثیت میں، تو آپ ہی کو دبنا چاہیے۔ اگرچہ عدالت کا عندیہ ابھی معلوم نہیں ہوا مگر قیافہ سے سب کچھ روشن ہوسکتا ہے۔

مونچھیں نیچی کر کے صلح کی التجا کرنے اور معافی مانگنے میں بمقابلہ اس کے کہ عدالت سے جرمانہ یا قید یا دونوں کی سزا مل جائے، مرزا جی کا کچھ بھی کسر شان نہ ہوگا۔ فرض کرو کم از کم جرمانہ ہی کی سزا مل گئی، تب بھی مہدی مسعود اور مسیح موعود کے لئے کچھ کم شرم کی بات نہیں۔ وہ مثیل المسیح جو اوروں کی ہلاکت و تباہی ذلت و رسوائی کی آئے دن پیشین گوئی کرتا تھا، آج اس عدالت سے سزایاب ہوکر پبلک میں ذلیل ہو جائے اور پھر تمام چیلے اور حواری پھر ہو جائیں۔ سچ ہے:

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انسان سے

دنیا ہوا کو دیکھتی ہے اور جب ہوا بگڑ جاتی ہے، تو سب ہوا ہو جاتے ہیں۔ مرزا جی کو ابھی تجربہ نہیں ہوا خوب یاد رکھنا چاہیے کہ اب مہدویت و مسیحیت صلح کے ہاتھ اور صلح مولوی کرم الدین کے ہاتھ ہے، تو شکل اول سے اوسط دور کر کے یہ نتیجہ نکلا کہ مجددیت و مسیحیت کرم الدین کے ہاتھ ہے... یاد رکھیں کہ تھوڑی سی سزا بھی بہت بڑی ہوتی ہے۔ انسان ہمیشہ کو داغی ہو جاتا ہے۔ آخر ماہ دو ماہ قید کی سزا بھی اسی عدالت کے اختیار سے ملتی ہے جس کو تین سال قید کی سزا دینے کا اختیار ہے۔ پس سزا سزا سب برابر ہے۔

مرزائی مذہب اور منافقانہ کارروائی

مرزا جی کو اپنا نیا مذہب قائم کرنے اور مسیح بننے کے لئے بظاہر تو حضرت مسیح سے نفرت ہے لیکن درحقیقت تمام انبیاء کرام سے نفرت ہے۔ اور یہ کھلی بات ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جس شخص نے اپنے کو بعد ختم نبوت نبی بنا رکھا ہے، اس کو تو سارے ہی انبیاء کرام سے رقابت ہوگی، وہ ان کا نام لینا بھی گوارا نہ کرے گا۔ مرزا جی کا عندیہ یہ ہے کہ نہ صرف مسیحی لوگ، جنھوں نے عیسیٰ کو خدا بنا لیا ہے، مردہ پرست ہیں بلکہ سارے مسلمان بھی جو عیسیٰ کو زندہ سمجھتے ہیں عیسائیوں سے کچھ کم مردہ پرست نہیں ہیں۔ گویا خدا تعالی نے انبیاء کرام کو جو یکساں فضیلت وعظمت عطا کی ہے اگر مسلمان بھی ان کی عظمت حکم خدا کے موافق کریں تو وہ مردہ پرست ہیں، مشرک ہیں، کافر ہیں، وغیرہ۔ اس میں آنحضرت ﷺ بھی آ گئے کیونکہ وہ بھی وفات پا گئے۔

مرزا جی کا مطلب یہ ہے کہ سب مر گل گئے، خاک ہوئے، ہنوز زندہ نبی میں ہوں۔ ان کی جگہ مجھ پر ایمان لاؤ۔ ان کو بھول جاؤ۔ قرآن بھی جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوا تھا بحیثیت نزول علی محمد وہ بھی مردہ ہو گیا۔ اب میری نبوت نے اس کو از سر نو زندہ کیا ہے۔ کیا معنی، کہ وہی قرآن مکرر وحی ہو کر مجھ پر نازل ہوتا ہے۔ اگر میں انیسویں صدی میں مبعوث نہ ہوتا، تو قرآن کے ساتھ خود مذہب اسلام ہی مردہ ہو جاتا۔ پس نہ صرف قرآن واسلام پر، بلکہ تمام مسلمانوں پر میرا بہت بڑا احسان ہے۔ قرآن اور خدائے قرآن نے تو میرا احسان مانا، مگر مسلمانوں نے نہ مانا، جو حد درجہ احسان فراموش اور کافر نعمت ہیں۔ نہ میرا مرتبہ پہچانا کیونکہ مسلمان نپٹ اندھے ہیں۔ میں ہی خوب جانتا ہوں کہ میں کیا ہوں، یا آسمانی باپ جانتا ہے جس نے مجھے لیپا لک بنا کر بھیجا ہے۔

میں نے خود میں جو دیکھا ہے نہیں کہہ سکتا
کہ سب ادا کہیں سن پائیں مذاہب والے

اس میں شک نہیں کہ مرزا قادیانی انیسویں صدی کا ایک خوفناک ڈاکو ہے جو مسلمان بن کر مسلمانوں کے ایمان کی دولت لوٹتا ہے۔ وہ مجسم شیطان ہے جو آئے دن طرح طرح کے روپ بدل کر مسلمانوں کو گمراہ کرتا ہے۔ مکار اور محتال بیسوا عورتوں کی طرح خدا اور رسول کے ذکر پر زار قطار روتا ہے۔

ایک صاحب نے جو آدھے مرزائی ہیں، ہم سے بیان کیا کہ جب خدا اور رسول کا ذکر آتا ہے، تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی گل جائے گا، پانی ہو کر بہہ جائے گا۔

ہم نے کہا سادھو بچے اس سے زیادہ پاکھنڈ پھیلاتے ہیں۔ اگر وہ درحقیقت ایسا ہی ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو خدا تعالی پر افتراء نہ باندھتا۔ رسول اللہ ﷺ سے اگر اس کو محبت ہوتی، اور قرآن پر ایمان ہوتا تو نبی اور رسول نہ بنتا۔ تقوی اور خشیۃ اللہ پر شہ نشین میں بیٹھ کر لیکچر دینا، مرزائی اخباروں میں توحید و اتباع سنت پر طویل و بسیط مضامین کا شائع کرنا اور باایں ہمہ اپنے کو نبی اور خاتم الخلفاء بتانا، خدا اور اسکے رسول بلکہ تمام انبیاء کی کھلی توہین ہے۔

مرزائیوں نے تو بروزی نبوت تسلیم ہی کر لی ہے ان کے سامنے توحید و سنت بھگارنا بالکل فضول ہے۔ معلوم ہوا یہ اوروں کو پھانسنے کا جال ہے۔

جب کوئی مرزائیوں سے متحیر ہو کر پوچھتا ہے کہ کیا مرزا صاحب اپنے کو نبی کہتے ہیں، تو وہ جواب دیتے ہیں کہ قسم ہے وحدہ لاشریک کی یہ نرا بہتان ہے۔ وہ تو حدیث شریف کے موافق اپنے کو مجدد بتاتے ہیں۔ لیکن ایک اجنبی جب چند روز صحبت میں رہتا ہے اور مرزائی افسوں اس پر اچھی طرح دم ہو جاتا ہے، تو اپنے پرانے عقیدے کا جبہ اتار کر اور کان دبا کر خر دجال کی نئی جھول پہن لیتا ہے اور دم اٹھا کر اسی راہ چلنے لگتا ہے جس راہ تمام مرزائی چل رہے ہیں۔

ایک صاحب نے ہم سے کہا کہ مرزا صاحب کو مسمر یزم میں بھی بڑا کمال ہے۔ جب کسی شخص سے آنکھ ملاتے ہیں تو وہ انہیں کا کلمہ پڑھنے لگتا ہے۔ اس وقت ہمارے ایک شاگرد بھی بیٹھے تھے جو پچھلے دنوں اپنے مطلب کی خاطر بظاہر مرزائی بن گئے ہیں، اور حکیم الامت وغیرہ میں بھی ان کی قدر و منزلت ہے، کہنے لگے کہ مجھ پر تو مسمر یزم کا کچھ بھی اثر نہیں ہوا۔ ان کے چہرے سے تو صاف طور پر دنیا داری، عیاری، مکاری، خود غرضی، شکم پرستی مترشح ہے۔

انبیاء کے معجزات درحقیقت معجزات قدرت ہیں

کسی نبی نے اپنے اختیار سے معجزات دکھانے کا کبھی دعوی نہیں کیا، کیونکہ ایسا دعوی درحقیقت خدا بننے کا دعوی ہے۔ نمرود مردود نے جو انا احی و امیت کہا، تو ظاہر ہے کہ وہ خدائی کا مدعی تھا۔ انا ربکم الا علی مگر یہ دعوی ٹوٹا گیا اور ایسی ذلیل موت مرا کہ اس کا نقش عبرت صفحات تاریخ پر ہمیشہ ثبت رہے گا۔ اور ہر مفتری علی اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یہی حال ہوا۔

ہر نبی نے باذن اللہ کہہ کر معجزات دکھائے ہیں۔حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا ابریء الاکمہ والابرص واحی الموتی باذن اللہ (آل عمران :۴۹)

دوسری جگہ فرمایا فیکون طیراً باذن اللہ۔

پس معجزات درحقیقت معجزات قدرت ہیں۔ان لوگوں کی عقل پر پتھر پڑ گئے ہیں جو معجزات الٰہی کے منکر ہوکر گمراہ ہوگئے ہیں۔انہوں نے انبیاء کرام کی حالت کو اپنی حالت پر قیاس کیا ہے۔وہ اس سے غافل ہیں کہ: پاکاں را قیاس از خود مگیر۔

یہ بھی فطرت کے خلاف، وہ بھی فطرت کے خلاف۔گویا وہ تمام قانون قدرت کے جامع اور حافظ ہیں۔اور جیسی ان کی ہستی محدود ہے، ایسی ہی فطرت الٰہی بھی محدود ہے۔

فلسفے اور سائنس کا موجودہ زمانہ نئی نئی چیزوں کی تلاش اور تحقیقات میں زمین کا گز بن گیا ہے اور ہمیشہ ایسی خبریں ملتی رہتی ہیں کہ ان کا اور ان کی فطرت کا اس سے پہلے کبھی علم نہیں ہوا۔اور بڑے بڑے فلسفی ہزاروں اشیاء کی نسبت جو یہ سمجھے ہوئے تھے کہ ان کی فطرت یہی ہے، وہ تحقیق و تدبر سے غلط ثابت ہوئی اور ان کی فطرت کچھ اور ہی نکلی۔پھر بھی پورا اذعان نہیں۔ممکن ہے کہ یہ بھی نہ ہو، بلکہ کوئی دوسری اور تیسری فطرت ہو۔ وھلم جرا، ایک حماقت شعار دہریہ کہہ اٹھتا ہے کہ فلاں امر بالکل خلاف عقل ہے۔کوئی پوچھے آپ کیا، اور آپ کی عقل کیا، اور خود انسان کی محدود ہستی ہی کیا کہ غیر محدود قدرت کا احاطہ کر سکے، اور اس پر کوئی حکم لگا سکے جب کہ عقل ذرا سی دیر میں گندلی ہو جاتی ہے۔ادھر کوئی خوف غالب ہوا، عقل رخصت ہوئی، ذرا سا بخار آیا، اور عقل جاتی رہی، کوئی تکلیف پہنچی اور عقل غت ربود۔کوئی اعجوبہ شئے نظر پڑی اور عقل کو حیرت نے چکا چوند لگا کر سکتے میں ڈال دیا۔اگر انسانی عقل قابل اعتبار مستقل شئے ہوتی، تو انسان ہرگز ڈانواں ڈول نہ ہوتا، نہ اس سے غلطیاں سرزد ہوتیں۔ایک وقت روٹی نہ ملے، پھر دیکھو عقل کہاں جاتی ہے جب پیٹ بھر گیا، عقل سرسہلانے آموجود ہوئی۔سارا فساد روٹیوں کا ہے۔کبھی کسی غریب آدمی نے قدرت و فطرت الٰہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عقل کو دخل نہیں دیا۔ پیٹ بھروں ہی نے خدا کا انکار کیا ہے اور نبی کیا معنی، خدا بن گئے ہیں۔

ڈاکٹر اور طبیب جو مریضوں کو اجزاء دیتے ہیں تو جس طرح ان کو مرض کا نیچر معلوم ہوتا ہے، اسی طرح اجزاء کا نیچر بھی معلوم ہوتا ہے۔ تاہم سینکڑوں اور ہزاروں مریض مر جاتے ہیں، اور ان کو کسی تدبیر سے شفا نہیں ہوتی۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ نیچر کے معلوم کرنے سے ان کی عقل بالکل قاصر ہوتی ہے۔

قادیانی مرزا جی جو جعلی نبی بنے ہیں، تو تمام انبیاء کرام کو اپنے اوپر قیاس کرتے ہیں۔ چونکہ انبیاء کرام نے قدرت الٰہی کے آثار (معجزات) دکھائے اور مرزا جی نہیں دکھا سکتے تو سرے سے معجزات ہی کا انکار کر دیا۔ لیکن پیشین گوئیاں دکھا رہے ہیں، غیب کی باتیں بتا رہے ہیں، لوگوں کو ہلاک کر رہے ہیں، ہندوستان میں طاعون پھیلا رہے ہیں، لہٰذا نبی کیا معنی، مرزا جی تو خدا ہیں۔ انبیاء کرام کے معجزات کا انکار، لیکن اپنے خدا بننے کا اقرار۔ یہ عقل کا فتور نہیں تو کیا ہے۔ چند خوش آمدی اجہل کندہ ناتراش منڈ گئے فارغ البالی ہوگئی۔ روٹیاں ملنے لگیں، تر لقمے کھاتے کھاتے گردے پر جس قدر چربی چڑھی، اسی قدر عقل اور ایمان کی آنکھوں پر چربی چھا گئی۔ اب خود بینی کے آئینے میں بجز اپنی یک بینی و دو گوش کے کچھ نظر نہیں آتا۔ نبی اور رسول کی شان ہی یہ ہے کہ وہ کوئی معجزہ دکھائے، ورنہ اس میں اور عام انسانوں میں کوئی مابہ الامتیاز نہیں۔ آخر کروڑوں انسان اس وقت تک کیوں انبیاء کرام کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ نبی کے افعال عادات اخلاق سب معجزات ہیں جو عام انسانوں میں نہیں پائے جاتے۔ آنحضرت ﷺ کا ادنی معجزہ یہ تھا کہ لا تغضبه الد نيا دنیا آپ کو غصہ نہیں دلا سکتی تھی۔ دنیوی امور میں کبھی آپ کو غصہ نہیں آیا۔ مرزا جی کو دیکھئے کہ کوئی شخص ذرا بھی آپ کی شان میں کوئی سوء ادب سے کام لے، پھر غریب کو پیچھا چھڑانا مشکل ہو جائے، اور اگر بس چلے تو اس کو کچا ہی بھنبھوڑ کر کھا جائیں۔ اور جب کوئی مخالف فوت ہوتا ہے تو مرزا قادیانی اور مرزائی بانسوں اچھلتے ہیں کہ فلاں شخص پر ہمارا وبال پڑا، گویا ہم نے اس کو مار دیا۔

خود کفار مکہ اور ان کے سرداروں نے ہمیشہ یہی اعتراف کیا کہ و الله ما يكذب محمد قط۔ یعنی خدا کی قسم محمد ﷺ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔ یہ آپ کا ادنی معجزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔اس کے مقابلہ میں قادیانی مرزا جی کو دیکھئے کہ سراسر جھوٹ اور فریب کے پتلے ہیں ،اور دن بھر میں خدا معلوم کتنے جھوٹ بولتے ہیں ۔ان کا جہاز ہی جھوٹ اور فریب کے دریا میں چل رہا ہے ۔نبی اور رسول اور خدا کا بمنز لہ ولد بننا اور آیات قرآنی کا الہام ہونا بالکل فریب وافتراء علی اللہ ہے۔رقمیں اینٹھ کر لوگوں کو اولا د دلوانے کا وعدہ ہمہ تن فریب اور دروغ تمام پیشین گوئیاں جھوٹی نکلیں ۔لعنة الله علی الکا ذبین ۔

آنحضرت ﷺ کا خلق عظیم بالکل معجزہ تھا۔خدا تعالی نے شہادت دی انك لعلی خلق عظیم اور خود آپ نے فرمایا بعثت لا تمم مکارم الا خلاق ۔غیر اقوام بھی اس معجزے کی قائل ہیں اور کروڑوں آدمی قیامت تک قائل رہیں گے۔ یہ ہیں معجزات قدرت۔

اب مرزا جی کے اخلاق وخوارق کو دیکھئے کہ واجب التعظیم علماء اور مشائخ تو کیا چیز ہیں ،انبیاء کرام بھی آپ کی بدزبانیوں سے نہیں بچے اور ان کی ارواح طیبہ و مقدسہ بھی پناہ مانگ رہی ہیں ۔بھلا نبی اور رسول، خدا کی طرف سے دنیا میں تالیف قلوب اور انسانی برگزیدہ اخلاق پھیلانے آتے ہیں ،یا مخلوق کو گالیاں دے کر اپنے سے منحرف کرنے کو۔خدا تعالی نے آنحضرت ﷺ کی شان میں فرمایا

ولو کنت فظاً غلیظ القلب لا نفضّوا من حو لك (آل عمران ۱۵۹:) یعنی اے محمد اگر تو بدخو اور سخت دل ہوتا تو لوگ تیرے گرد سے علیحدہ ہو جاتے ۔

قادیانی مرزا جی کی بدخوئی اور غلیظ قلبی سبّ ولعن تحریروں سے عیاں ہے ۔اس کے موافق اگر ان کا کانشنس conscience یوں ملامت کرتا ہو کہ انت فظ غلیظ القلب قد انفضوا من حو لك تو کچھ عجب نہیں۔

انبیاء کرام سے اگر کوئی بات ان کے شان کے خلاف سرزد ہوئی ہے،تو باری تعالی نے بذریعہ الہام فوراً تنبیہ فرمائی ہے ۔مگر مرزا جی سینکڑوں حرکتیں خود اپنے کانشنس کے خلاف کررہے ہیں،مگر کبھی یہ نہیں کہتے کہ مجھ کو آسمانی باپ نے فلاں الہام کی رو سے ڈانٹا ہے کہ مردود، مطرود، بے بہود، نا مسعود ،غیر محمود، ثانی نمرود، نا خلف مولود تو نے یہ کیا جھک مارا۔لٹکا دوں ملامت کی صلیب پر اور کردوں کانوں کے بیچوں بیچ سر۔گویا آپ انبیاء کرام سے بھی بڑھ کر معصوم ہیں۔پیشین گوئیوں کے غلط ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر کبھی اپنی غلطی کا اقرار نہیں کیا اور ہمیشہ طائل تاویلیں ہی گھڑیں جن کو سن کر خردجال کو بھی پڑاوے پر عرق آجائے اور طاعونی بخار چڑھ جائے۔ انبیاء کرام کے معجزات غلط، مگر مرزاجی کے مذکورہ خوارق صحیح اور معجزات سے بھی کہیں بڑھ کر۔

وہی وفات مسیح

کیا کسی نبی نے اپنی نبوت کی صداقت کا معیار اس بات پر رکھا ہے کہ چونکہ فلاں نبی وفات پا چکا ہے، اسلئے میں نبی ہوں۔ موجودہ زمانہ میں البتہ انگلینڈ میں مسٹر پگٹ نے اور فرانس میں ڈاکٹر ڈوئی نے اور قادیان میں چینی مغل نے مسیح بننے کا دعوی کیا ہے کیا پہلے بھی متعدد نبیوں نے یہ کہا کہ ہم سب مسیح موعود ہیں۔

انجیل میں فارقلیط (تسلی دینے والا) کے آنے کا ذکر ہے اور قرآن مجید میں بھی خود حضرت عیسیٰؑ کا قول درج ہے

و اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدیّ من التوراۃ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔فلما جاءھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین۔(الصّف:٦)

یعنی عیسیٰؑ نے جب کہ بنی اسرائیل سے کہا کہ بے شک میں تمہاری ہی طرف خدا کا بھیجا ہوا (رسول) ہوں (نہ کہ بنی اسماعیل کی طرف کیونکہ آنحضرتﷺ بنی اسماعیل سے ہیں اس لئے عیسی کی نبوت بنی اسماعیل کی جانب منجر نہیں ہوسکتی) اور ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔

اس آیت پر لحاظ کر کے مناسب تھا کہ آنحضرتﷺ اپنے کو مسیح موعود قرار دیتے مگر صداقت اور صفائی اس کے معنی ہیں کہ آپ نے اپنے کو عیسی موعود نہیں بتایا۔

گاڈفری ہیگنس، جس نے باوصف انگریز بلکہ پادری ہونے کے آنحضرتﷺ کی نبوت کی تصدیق اور مذہب اسلام کی حمایت کی ہے، اپنی کتاب حمایۃ الاسلام میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر محمد ﷺ کو دنیوی مال و دولت اور نمود مد نظر ہوتی تو اپنے کو انجیل کی پیشینگوئی کا مصداق قرار دے کر مسیح موعود بتاتے تا کہ تمام بد بخت عیسائی آپ کے قدموں میں جا گرتے مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا بلکہ تثلیث کو توڑا اور توحید کو قائم کیا۔،

اس انصاف پسند پادری نے وہ تمام الزامات اٹھائے ہیں، جو متعصب پادری آنحضرت ﷺ پر لگاتے ہیں۔ قادیانی مرزا جی نے اپنے کو عیسی موعود اور مثل نصاری حقیقی ابن نہیں تو بمنزلہ ابن بنایا۔ پھر بھی عیسائیوں نے (پیشاب کی) دھار ہی ماری اور ان کے نام کا بل ڈوگ بھی نہ پالا۔ تب جھلاّ کر حضرت عیسی مسیح کو گالیاں دینی شروع کیں۔

جب کوئی سادہ لوح آپ کا چیلا بنتا ہے یا بننے کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو وہ رسالے دکھائے جاتے ہیں جن میں مسیح کی وفات بزعم خود ثابت کی گئی ہے کہ ۱۹ سو برس تک کوئی شخص کیونکر زندہ رہ سکتا ہے، اور وہ بھی بے کھائے پیئے۔ اور آسمان پر کوئی کیوں کر جا سکتا ہے کیونکہ طبقہ زمہریر میں پہنچ کر کوئی شیئے زندہ نہیں رہ سکتی۔ وغیرہ

مگر ایک آریہ اور ایک دہریہ بھی یہی کہتا ہے جو عیسی کی وفات کا قائل نہیں۔ کیا وجہ ہے کہ وہ مرزا جی کو مسیح موعود نہیں مانتا۔ مرزائی تو دہریوں اور آریوں سے بھی گئے گزرے ہیں۔ ان کو خوش ہو کر اور بغلیں بجا کر کہنا چاہیے کہ آریا اور دہریئے بھی ہمارے بھائی مرزائی ہیں، اور انہوں نے جب وفات مسیح کو مان لیا تو عیسی موعود کو بھی مان لیا۔ جیسا کہ مرزا جی نے کہا تھا کہ آتھم کے دل میں میرا خوف پیدا ہو گیا تھا گویا وہ مرزائی بن گیا تھا۔ پس مرزا جی صرف حضرت عیسی کے مارنے کو مسیح موعود بنے ہیں اور ان کے مشن کا یہی کام ہے کہ جا بجا عیسی مسیح کو مارتے پھریں۔ لیکن اس صورت میں ایک ایک یہودی، ایک ایک آریہ، ایک ایک دہریہ، مسیح موعود ہوگا جسکو قرآن سے بھی استدلال کرنے کی ضرورت نہ ہوگی جیسی مرزا جی کو ضرورت ہے۔ اور پھر مرزا جی کہہ سکیں گے کہ میں منکران وفات مسیح کے لئے مسیح موعود ہوں، نہ کہ قائلین وفات کیلئے۔ حالانکہ آپ امام الزمان اور مسیح الزمان اور نیز خاتم الخلفاء اور خدا جانے کیا کیا ہیں۔

پھر تاویلیں بالکل خلاف لغت، خلاف محاورہ، خلاف سیاق وسباق، خلاف جمہور مفسرین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ما قتلوہ و ما صلبوہ کے معنی اختراع کئے کہ عیسیٰ مسیح کو صلیب پر کھینچا اور قتل بھی کیا۔ لیکن نہ قتل کا نتیجہ واقع ہوا، نہ صلب کا۔،

ہر فعل کی نسبت کہہ سکتے ہیں کہ اس کا وقوع تو ہوا، مگر نتیجہ ظاہر نہ ہوا۔ ذرا خیال کرنے کی بات ہے کہ وما قتلوہ و ما صلبوہ جواب ہے انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم کا۔ یعنی یہود نے کہا کہ ہم نے مسیح کو قتل کر دیا۔ کیا ان کا یہ مطلب تھا کہ ہم نے صلیب پر بھی کھینچا مگر صلیب کا نتیجہ ظاہر ہوا نہ قتل کا۔

ان کا مطلب تو یہی تھا کہ ہم نے واقعی قتل بھی کیا اور صلیب پر بھی کھینچا اور قتل وصلب کا نتیجہ بھی ظاہر ہوا۔ ورنہ لازم آئے گا کہ ان کا دعوی تو کچھ تھا، اور خدا نے کا جواب کچھ اور۔ یعنی دعوی تو وقوع قتل وصلب کا اور جناب باری نے جو نفی کی وہ عدم وقوع نتیجہ صلب وقتل کی۔ پس خدا تعالی کی نفی قتل وصلب نے کیا فائدہ دیا۔ یہ تو ان کے دعوی کا مطلق جواب نہ ہوا۔ یہ ایسی بات ہے جس کو تھوڑی سی سمجھ والا بھی قبول کر سکتا ہے، مگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں سے امید نہیں کہ بلید الطبعی ان کو سمجھنے دے اور تعصب قبول کرنے دے۔

پھر دعوی تو آپ کا یہ ہے کہ کوئی بات نیچر کے خلاف نہیں ہوتی، حالانکہ عیسیٰ کا صلیب پر چڑھانا اور قتل کرنا سب کچھ ہوا، لیکن نہ وہ مصلوب ہوئے نہ مقتول ہوئے، تو کیا یہ نیچر کے خلاف نہ ہوا۔ اور اگر کہو کہ ایسا اکثر ہوتا ہے کہ ہم کسی کے مار ڈالنے کا ارادہ کرتے ہیں، مگر وہ نہیں مرتا۔ اور اکثر ارادے پورے نہیں ہوتے، تو اس میں خدا تعالی کی قدرت کی عظمت کا کوئی نشان ایسے مہتم بالشان معاملے میں ظاہر نہ ہوا، جیسا کہ مسیح کا معاملہ ہے، اور جس سے دنیا کی تواریخ گونج رہی ہے، اور جس کے باعث کروڑوں آدمیوں نے ان کو منجی بلکہ خدا قرار دے دیا، کیونکہ یہ تو ایک معمولی بات ہوئی۔ بات تو آپ کے نزدیک اتنی ہے کہ عیسیٰ مسیح کو یہود نے قتل کرنا چاہا مگر وہ کسی وجہ سے بچ نکلے۔ لیکن ایسی خفیف بات کے لئے خدا تعالی کا یہ کہنا کہ بل رفعه الله الیه محض فضول اور بے نتیجہ ہوا۔ مناسب تو اس مقام پر وقاہ اللہ یا بقاہ اللہ یا نجاہ اللہ تھا، مگر چونکہ جواب انا قتلنا المسیح کا ہے، یعنی ہم نے عیسیٰ کو مار ڈالا، تو صاف ظاہر ہے کہ جب تک یہ معنی نہ لئے جائیں گے کہ خدا تعالی نے ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ اپنی طرف اٹھا لیا، یہود کے دعوی کا جواب اور استیصال نہیں ہوسکتا۔ پھر مرزا جی کو تو انبیاء کرام کے معجزات سے ضد تھی، اب معلوم ہوا کہ خدائی معجزات سے بھی ضد ہے کیونکہ رفعه الله میں رفع کا فاعل اللہ تعالی ہے نہ کہ عیسی مسیح۔

ایک لیپا لک کے آنے کی ضرورت

مرزائی اخبار الحکم لکھتا ہے کہ پا نیئر آج سے انیس سو تین سال پہلے دنیا میں ایک خدا کے آنے کی ضرورت تسلیم کرتا ہے جو نہ صرف خدا ہے بلکہ خدا کا بیٹا اور معاً ابن آدم بھی ہے، اور پھر اس ضرورت کی تردید کرتا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ مرزا جی تو ابن اللہ یا اللہ کے متبنی کی ضرورت کو موجودہ زمانے میں تسلیم کر کے خود آسمانی باپ کے لیپا لک بنتے ہیں۔ تعجب ہے کہ اڈیٹر الحکم نے آئینے میں اپنی ناک نہیں دیکھی۔ ذرا خیال کرنا چاہیے کہ خدا کا لیپا لک بن کر آنے کا اس شخص نے دعوی کیا ہے جو اپنے کو مسلمان اور قرآن پر ایمان رکھنے والا بتاتا ہے جس میں آیت لم یلد و لم یو لد موجود ہے۔ پھر معلوم نہیں الحکم، پا نیئر کی بتائی ہوئی ضرورت کا کس منہ سے رد کرتا ہے۔

خدا تعالی نے تو کامل حجت اور برہان (قرآن مجید) خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ پر نازل کر کے مسلمانوں کی تمام ضرورتیں پوری کر دیں، اب دینی اور دنیاوی امور میں کسی شئے کی ضرورت نہ رہی۔ مگر مرزائیوں کو نبی کی بھی ضرورت، الہام اور وحی کی بھی ضرورت، امام الزمان کی بھی ضرورت، مہدی و مسیح موعود کی بھی ضرورت، خدا کے لیپا لک کی بھی ضرورت۔ گویا اسلام اور پیغمبر اسلام کی بعثت نے کچھ کیا ہی نہیں۔ نہ مسلمانوں کی کوئی ضرورت پوری کی۔ آنحضرت ﷺ کی رسالت اور نزول قرآن بالکل فضول تھا، معاذ اللہ، حالانکہ تمام ضرورتیں پوری ہوگئی ہیں۔ ہاں مرزائیوں کی کوئی ضرورت پوری نہیں ہوئی جس کا پورا ہونا تیرہ سو برس بعد چینی مغل پر منحصر ہوا۔

قادیانی مرزا جی اپنے کلام کی اور خدا و رسول کے کلام کی جو کچھ تاویلیں اپنے مطلب کے موافق کریں، وہ سب درست، لیکن دوسرے مذاہب والے جو کچھ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب کی نسبت کہیں، وہ سب غلط۔ آپ کہتے ہیں میں خدا کا ایسا لیپا لک نہیں ہوں جیسے دنیا میں انسان کسی کو اپنا لیپا لک بنا لیتے ہیں، مگر عیسائی اس سے بہتر تاویل کر سکتے ہیں کہ یسوع مسیح خدا کا ایسا بیٹا نہیں جیسے بکر زید کا بیٹا ہے، اور نہ عیسی مسیح ان آلات و وسائل سے پیدا ہوا جن سے تمام انسانوں کے بچے پیدا ہوتے ہیں۔

قادیانی مرزا جی کے نئے عقائد و اصول پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مذہب اسلام کو انہوں نے اقوام دنیا میں رسوا کر دیا ہے۔ چونکہ وہ اپنے کو مسلمان بلکہ اسلامی نبی قرار دیتے ہیں اور اسلام کی اصلاح کے مدعی ہیں، لہذا غیر اقوام اور غیر مذاہب بھی خیال کرتے ہوں گے کہ اسلام میں نہ توحید ہے، نہ بت پرستی کی ممانعت ہے، کیونکہ مرزا قادیانی نے تصاویر کو رواج دیا ہے، اپنے کو خدا کا لیپا لک بنایا ہے۔ یہ خیال کریں گے کہ محمد ﷺ خاتم النبیین (سب سے پچھلے ریفارمر) نہیں ہیں، بلکہ مرزا قادیانی خاتم الخلفاء ہے۔ اور قرآن میں جو کچھ لکھا ہوا ہے وہ غلط ہے، اور قرآن میں نہ حج کا حکم ہے، نہ مستحقوں کو زکوۃ دینے کا۔ اور علماء اسلام اب تک نصاری سے فضول جھگڑتے رہے۔ مرزا قادیانی خدا کا متبنی ہے اور اسلام میں تناسخ بھی موجود ہے کیونکہ قادیانی بروزی نبی ہے۔ پس ہنود سے اسلام کا معارضہ کرنا فضول ہے۔ اب فرمایئے اسلام کس بات پر فخر کر سکتا ہے۔ اس نے کون سی اصلاح کی ہے۔ شرک اور بت پرستی اور رسوم قبیحہ کی جو حماقتیں دوسرے اقوام و مذاہب میں موجود ہیں، اسلام میں بھی موجود ہیں نعوذ باللہ من ذلك

بجلی مرے فغان سے گری آسمان پر
جو حادثہ کبھی نہ ہوا تھا سو اب ہوا

اگر باوصف نزول آیت اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے کسی نبی یا لیپا لک کے آنے کی ضرورت ہے، تو اسلام کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کیا قرآن میں کسی کے آنے کی ضرورت بتائی گئی ہے۔ اگر اب بھی کسی کے آنے کی ضرورت ہے تو اسلام اپنی اصلاحات عامہ اور ہدایات تامہ پر کچھ فخر نہیں کر سکتا، اور منبر پر چڑھ کر مرزا قادیانی کا اسلام کی خوبیوں پر لیکچر دینا محض منافقانہ کارروائی ہے اور مسلمانوں کو دھوکہ دے کر شیشہ میں اتارنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب کہتے ہیں کہ ہر صدی میں مجدد کے آنے کی ضرورت ہے۔ ہم کہتے ہیں کیا لیپا لک کے آنے کی بھی ضرورت ہے۔ کیا ایسے مجدد کی ضرورت ہے جو دین اسلام کی ترمیم کرے۔ کیا ایسے مجدد کی ضرورت ہے جو خاتم الانبیاء بنے۔ کسی کی بھی ضرورت نہیں۔ البتہ اب تو ایسا دعوی کرنے والے کو پاگل خانے بھیجنے کی ضرورت ہے۔ جتنے مہدی اب تک گزرے، کسی نے یہ دعوی نہیں کیا کہ اسلام کے لئے کسی نبی اور امام کی ضرورت ہے۔ نہ انہوں نے اپنی وقعت بڑھانے کے لئے کسی نبی کو برا کہا، حالانکہ وہ جھوٹے تھے اور اپنے دل میں بھی خوب جانتے تھے کہ ہم جھوٹے ہیں۔ لیکن مرزا جی مہدیان کذاب سے بھی کہیں بڑھ کر اکذب ہیں کہ انبیاء کرام کو محض دنیا پرستی اور شکم پروری کے لئے برا کہتے ہیں۔ اور جس صورت میں ان کو اس جاہ وجلال اور جبروت کا شمہ بھی نہیں ملا، جو بعض دوسرے مہدیوں کو مل چکا ہے، تو اگر وہ خدا نخواستہ کسی قابل ہو جائیں اور دو لاکھ والینٹیئر وں سے بڑھ کو دو چار، دس پانچ لاکھ والنٹیئر نصیب ہو جائیں، تو خدا جانے کیا کریں۔ کسی کو جینے بھی نہ دیں۔ اور ان کے خوارق سے کیا تعجب ہے کہ خدائی کا دعوی کر بیٹھیں، کیونکہ انبیاء کے سارے مدارج طے کر چکے ہیں، اب صرف خدا بننا باقی ہے۔

مرزائیوں کو موجودہ زمانے میں امام کی ضرورت ہے، مگر ایسے امام کی کہ جو صفتیں اس میں ہوں کسی نبی میں نہ پائی گئی ہوں۔ وہ مسیح بھی ہو، مہدی بھی ہو، بروزی بھی ہو، نبی بھی ہو، خاتم الخلفاء بھی ہو، اور بالآخر خدائے وحدہ لاشریک کا لیپا لک بھی ہو۔ ایسا عجیب الخلقت اور خلاف قانون فطرت نبی تو قادیان ہی میں پیدا ہوسکتا ہے دیگر ممالک میں تو آج تک پیدا ہوا، نہ پیدا ہوسکتا ہے۔ پس بڑا معجزہ مرزا جی کا یہی ہے کہ آپ ان نیچرل un-natural نبی ہیں۔ اب مرزائیوں کو کسی معجزے کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔..

انبیاء کے تمام معجزات اور عیسی مسیح کا ابن اللہ بننا خلاف فطرت، مگر خدا کا لیپا لک بننا مرزا قادیانی کے لئے عین فطرت۔ مرزا قادیانی کی عقل تو سوڈان کے جنگل میں چرنے گئی ہی تھی، مرزائیوں کی عقل کے طوطے بھی عدم آباد کو اڑ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کے دو مسیح

مرزا غلام احمد صاحب نے چونکہ عیسیٰ مسیح کو گالیاں دی ہیں اور ان پر اس سبّ وشتم کا وبال پڑا ہے کہ علماء ومشائخ نے ان کو اسلامی سوسائٹی سے خارج کر دیا ہے، اور ویسے بھی مقدمات متدائرہ میں برابر ذلتیں اٹھا رہے ہیں اور انبیاء کرام کے کسر شان کا مزہ چکھ رہے ہیں، لہذا کانشنس کے شرم دلانے پر اب معذرت کرتے ہیں کہ میرا مخاطب عیسیٰ بن مریم نہیں بلکہ وہ یسوع ہے جس کے فسق وفجور کی لعنت اور تاریکی دنیا میں پھیلی، جس نے خدائی کا دعویٰ کر کے لوگوں کو گمراہ کیا۔ وغیرہ۔

یہ مرزا جی کی محض مکاری اور دفع الوقتی ہے۔ کیونکہ کسی آسمانی کتاب اور کسی تاریخی کتاب سے ثابت نہیں ہوتا کہ دنیا میں دو مسیح گزرے ہیں۔ بہر حال مسیح سے مرزا جی کی مراد وہی یسوع مسیح ہے، جس کو عیسائی ابن اللہ کہتے ہیں اور خدا سمجھ کر جس کی پرستش کرتے ہیں، اور استدلال لاتے ہیں کہ ہمارا یسوع مسیح وہی ہے جس کی نسبت قرآن میں کلمة الله اور روح منه وارد ہوا ہے۔ وہ پاک ہے، وہ معصوم ہے۔

صاف ثابت ہے کہ اس کے سوا کوئی اور یسوع نہیں گذرا، ورنہ مرزا جی پتا دیں کہ فلاں سنہ میں گزرا ہے، اور فلاں کا بیٹا تھا، اور فلاں جگہ پیدا ہوا، اور فلاں جگہ مرا جہاں کی اس کی قبر موجود ہے۔

اور کیا یہ وہی یسوع ہے جس کو آپ نے کشمیر میں مارا ہے، اور وہیں اس کی قبر بنا دی ہے۔ اور کیا یہ وہی یسوع ہے جو صلیب پر کھینچا گیا اور جس کی وفات ثابت کرنے کو دانت تک زور لگایا جاتا ہے۔

تو ظاہر ہے کہ گالیاں اسی یسوع کو دی جاتی ہیں اور یہی آپ کا رقیب ہے جس کے آپ مثیل ہیں اور اس کے سوا کوئی یسوع نہیں گزرا۔ اگر کشمیر میں جھوٹے مسیح کی قبر ہے، تو بتاؤ کہ سچا مسیح کہاں ہے اور کہاں اس کی قبر ہے۔ اگر تم نہ بتا سکو گے تو لازم آئے گا کہ سچا مسیح آسمان پر زندہ موجود ہے جس کے زندہ رہنے کے تم منکر ہو هذا خلف

کیا نصاریٰ ایسے نادان اور از خود رفتہ تھے کہ ایک فاسق فاجر شخص کو خدا کا بیٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خدا بنا دیتے، اور بعض دوسری قومیں اس کو مقدس نبی مانتیں۔ کیا فسق وفجور عرصہ دراز تک چھپ سکتا ہے۔ مرزا نے غالبًا اپنے دوسرے ہم صفت اور ہم پیشہ جھوٹے مہدیوں پر عیسی مسیح کو قیاس کیا، جو فی الحقیقت فریبی اور مکار اور دنیا کے ٹھگنے والے تھے، اور چند روز میں کتے کی موت مارے گئے۔

پھر معلوم نہیں، مرے پر سو درّے، اب یہ معذرت کیوں کی جاتی ہے اور کس کا خوف ہے۔ کیا مرزا صاحب کو اس جرم میں پھانسی لگتی ہے یا وہ سنگسار کیے جاتے ہیں جس طرح افغانی عبداللطیف سنگسار کیا گیا۔ کیا مولوی کرم الدین کی طرح کسی مسلمان یا عیسائی نے ان پر لائیبل کا دعوی کیا ہے۔

حضرت عیسی مسیح کو اس لئے گالیاں دی جاتی ہیں کہ دنیا ان کی عظمت کرتی ہے، نصاری ان کو خدا مانتے ہیں اور مسلمان سچا نبی یقین کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ جب مرزا قادیانی اپنے کو مسیح اور امام الزمان مان چکے ہیں، تو رقابت کے باعث حضرت عیسی مسیح کی وقعت ان کی نظر میں کھٹک رہی ہے اور جھلّا جھلّا کر ان کو، اور ان کے ساتھ عیسائیوں اور مسلمانوں کو گالیاں دے رہے ہیں کہ میں آسمانی باپ کا زندہ لیپا لک اور نبی دنیا میں موجود ہوں، مجھے تو کوئی دمڑی کو بھی نہیں پوچھتا، اور سب میرے نام پر پاپوش مارتے ہیں، اور نصاری مردہ ابن اللہ کی پرستش اور مسلمان مردہ نبی کی عظمت کرتے ہیں۔ عظمت کیا معنی، یہ بھی نصاری کی طرح عیسی مسیح کو پوجتے ہیں۔

خدا تعالی کی شان حضرت عیسی مسیح تو فاسق وفاجر ٹھہریں، جن کی عصمت کی قرآن و حدیث شہادت دیں اور مرزا غلام احمد قادیانی فاسق فاجر نہ ٹھہرے جو سینکڑوں جھوٹ بولے، جھوٹا مشن کھڑے، فریب اور دغا کی دوکان جمائے، اصول اسلام کو توڑے، اپنے کو لیپا لک بنائے، اور اپنی تصویر شائع کرنے سے دنیا میں شرک پھیلائے۔

دیکھو اس قدر جھوٹے مہدی گزرے مگر مرزا قادیانی نے کبھی کسی مہدی پر سبّ ولعن کا مینہ نہیں برسایا، حالانکہ وہ مردود اسی قابل تھے۔ وجہ یہ ہے کہ آپ بھی ان کے ساتھ ملعون ٹھہرتے ہیں اور آپ کے پاس کوئی دلیل اس امر کی نہیں کہ وہ جھوٹے اور میں سچا ہوں۔ پھر حضرت عیسی مسیح جو آپ کے نزدیک مر گئے، ان کو تو ہر طرح برا کہا جاتا ہے اور ان کا قطعاً انکار کیا جاتا ہے، لیکن یورپ میں جو دو مسیح (مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈوئی) اور سمالی لینڈ میں مہدی (ملا عبداللہ) آنکھوں کے سامنے موجود ہیں، اور قادیانی کی چھاتی پر مونگ دل رہے ہیں، ان کا دعویٰ نہیں توڑا جاتا۔ وجہ یہ ہے کہ یہ تینوں خالہ کے بیٹے، ہم پیشہ اور ہم عصر ہیں۔ انہوں نے یورپ و افریقہ کا کونا دبایا، تو مرزا قادیانی نے ہندوستان کا۔ نصفی و نصف لکم هذا قوم الو حوش۔ وہ زندہ ہٹے کٹے شنگری لینے کو موجود، انبیاء تو مر گل گئے وہ کیا کر سکتے ہیں، جلن تو اس بات کی ہے کہ دنیا مردہ پرست ہے۔

اگر مرزا قادیانی کا یسوع فاسق و فاجر تھا تو اس سے تعرض ہی کیا۔ دنیا میں لاکھوں فاسق و فاجر ہیں جو ٹکسال باہر ہیں، اور وہ خود ملعون ہیں۔ ان پر لعنت بھیجنے کی ضرورت ہی نہیں، نہ وہ کسی کا کچھ بگاڑتے ہیں۔ مرزا جی کا مقابلہ تو انبیاء کرام سے ہے۔ جب تک ان میں عیب نہ نکالیں اور ان کو فاسق و فاجر نہ بنائیں، خود معصوم نبی نہیں بن سکتے۔ پس صاف ظاہر ہے کہ مرزا جی، حضرت عیسیٰ بن مریم ہی کو فاسق و فاجر قرار دیتے ہیں نہ کہ کسی دوسرے یسوع کو جس کا درحقیقت وجود ہی نہیں۔ مرزا جی کی نگاہ میں تو وہ مسیح کھٹک رہا ہے جس کی شان میں انا ابری ء الا کمه و الا برص و احی الموتی باذن اللہ ہے۔ مرزا جی معجزات کا انکار کرتے ہیں کیونکہ خود کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتے۔ فاسق و فاجر کا ان کو کیا خوف جس کو کوئی بھی نہیں مانتا۔

مرزائی مذہب کی حقیقت

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے آرگن (مرزائی اخبارات) برابر حقیقی مذہب اور مذہب کی صداقت وغیرہ کا راگ الاپ رہے ہیں۔ ہمیں معلوم نہیں سچے مذہب اور حقیقی مذہب سے ان کی کیا مراد ہے۔ مذہب اسلام تو مراد ہو نہیں سکتی کیونکہ اس پاک مذہب کو وہ چھوڑ چکے ہیں۔ قرآن کے نصوص قطعیہ اور ادائے ارکان اسلام کا انکار... کر چکے ہیں۔ پس حقیقی مذہب سے ان کی مراد.. مرزائی مذہب ہے۔ حالانکہ اس کے اصول و احکام بھی ابھی تک مدون و مشتہر نہیں ہوئے۔ بجز اس کے کہ عیسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات پا گئے، لہذا مرزا جی مسیح موعود اور پیغمبر ہیں اور جو کوئی ان پر ایمان نہ لائے وہ ملحد ہے، مرتد ہے، واجب القتل ہے، اور اب مردہ پیغمبروں کو ماننا اور ان کی وحی والہام پر بمقابلہ زندہ پیغمبر کے ایمان لانا حماقت ہے۔ زمانہ بدل گیا، تم بھی پرانے مذہب کا میلا کچیلا چولا جسم سے اتار کر جدید مخترعہ مذہب کی غرقی لنگوٹی پہنو۔

دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں ان کے اصول کی کتابیں موجود ہیں، اور نہ صرف اہل مذاہب بلکہ حکمران گورنمنٹ بھی انہیں کے قواعد اور مروجہ اصول کے مطابق مقدمات کا فیصلہ کرتی اور ان کو مانتی ہیں۔ مگر کیا مرزا جی نے بھی اپنے مذہبی اصول کی کتابیں ریلی جیئس لائف کونسل religious life council میں بھیجی ہیں کہ احمدی (مرزائی قوم) کے معاملات ومقدمات ان کے مطابق فیصل ہوا کریں کیونکہ اصول شرع محمدی اور اصول دہرم شاستر وغیرہ اب کرم خوردہ اور ردی ہو گئے۔ اور چونکہ مرزا جی امام الزمان ہیں لہذا تمام ممالک یورپ وافریقہ ایشیاء چین اور روس وغیرہ کی حکومتیں بھی پرانے مذہبی اصول منسوخ کر کے اپنی رعایا میں مرزائی مذہب کے اصول جاری کریں۔

حالانکہ ممالک مذاہب غیر کو تو جانے دیں، ممالک اسلامیہ ترک، افغانستان، فارس وغیرہ میں ہی اپنے اصول کی کتابیں اور مشن بھیجیں، پھر دیکھیں کیا مزہ آتا ہے۔ ایک چیلے ملا عبد اللطیف کو افغانستان بھیجا تو تھا، دیکھو اس کا کیا حشر ہوا۔ گھر پر تو کتا بھی شیر ہوتا ہے۔ چونکہ برٹش گورنمنٹ کے مبارک پر امن عہد میں سب کو آزادی کی نعمت حاصل ہے، لہذا مرزائی اچھل کود کرتے اور منادی کرتے پھرتے ہیں کہ عیسی مسیح وفات پا گئے اس لئے قادیانی مرزا جی مسیح موعود ہیں۔

مرزائیوں نے سینکڑوں کتابیں اور رسالے مشتہر کئے ہیں لیکن ان میں وفات مسیح اور مرزا قادیانی کی خودستائی اور بھٹئی اور انبیاء کرام اور موجودہ زمانے کے مشائخ اور علماء پر سبّ ولعن برسانے کے سوا کچھ بھی نہیں۔ یہ حقیقی اور سچا مذہب ہے جس پر مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کو فخر ہے۔

مرزائی اخباروں میں بڑی تعلّی کے ساتھ مشتہر ہوتا ہے کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) اور ان کے حواری کی تصانیف یورپ وامریکہ میں پہنچ گئی ہیں اور مرزائی میگزین بھی برابر پہنچتا ہے، اور وہاں کے لوگ عیسی مسیح کی وفات کو تسلیم کرتے ہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی اخبار میں ایک امریکن کا خط بھی شائع ہوا تھا کہ میں وفات مسیح کے باب میں آپ سے متفق ہوں۔ مگر اس نے یہ نہیں کہا کہ آپ مسیح متوفی کے قائم مقام اور امام الزمان ہیں اور ہم لوگ عیسیٰ مسیح کو چھوڑ کر آپ پر ایمان لائے ہیں اور چونکہ یورپ و امریکہ میں ...قدیم و جدید فلسفے اور سائنس سے چڑ لیا ہے اور الحاد پھیلا دیا ہے، اگر ان کا پہلا قہقہہ حیات مسیح پر ہوگا تو دوسرا قہقہہ مرزا قادیانی کے مسیح موعود بننے پر ہوگا۔ وہ ایسے بیوقوف نہیں کہ مرزا قادیانی کی خودغرضانہ چال نہ سمجھیں کہ یہ شخص مسیح کو تو مارتا ہے اور خود اس کی جگہ لیتا ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ مسیح نے وفات پائی ہو یا وہ زندہ ہو، مگر ایک چینی مغل، مسیح نہیں ہوسکتا اور وہ بھی مذہب اسلام میں جو مذہب عیسوی کا مصلح یا یوں کہو کہ حریف ہے۔ مرزا جی سے تو کہیں زیادہ مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر ڈوئی ان کے نزدیک مسیح بننے کے مستحق ہیں جو عیسوی مذہب رکھتے ہیں۔ لیکن جب یورپ والے اپنے ہم مذہب جدید مسیحوں کو بھی پاگل قرار دیتے اور مضحکہ اڑاتے ہیں، تو مرزا جی کس کھیت کی دساور ہیں۔ اور جس طرح مرزا جی حیات مسیح کو نہیں مانتے، اس طرح لاکھوں عیسائی نہیں مانتے۔ لیکن کیا وہ مسیح ہیں اور کیا ایک عیسائی دوسرے کو مسیح سمجھتا ہے۔ اس صورت میں تو یورپ و امریکہ میں لاکھوں مسیح ہوں گے۔

پاگل اپنے کو پاگل نہیں سمجھتا، نہ اپنی حرکات کو مجنونانہ یقین کرتا ہے، مگر ذی عقل اور ذی ہوش اس کو پاگل ہی سمجھتے ہیں اور معذور قرار دیتے ہیں جیسا کہ پانیئر نے لکھا تھا کہ ہندوستان کے لوگ بھی مذہبی پاگلوں سے اسی طرح بے پرواہ ہو جاتے جیسے فرانس والے ہیں، تو مرزا قادیانی کی مسیحیت مہدویت ہانڈی کے ابال کی طرح جوش کھا کر خود ہی بیٹھ جاتی۔ مگر ہندوستان میں تو ایک مذہبی پاگل کا جنون طاعون اور ہیضے کی طرح متعدی ہو کر اوروں کو بھی پاگل بنا دیتا ہے۔

نہیں جناب! نہ مرزا جی پاگل ہیں، نہ ان کے حواری۔ یہ تو دیوانہ بکار خویش ہشیار ہیں۔ جب انہوں نے دیکھا کہ مرزا قادیانی کا فسون حمقاء پر کارگر ہوگیا تو اصحاب فیل بن کر ہاتھی کے روٹ میں سب اپنا اپنا حصہ بخرہ لگانے لگے۔ دو دو اور چپڑی۔ اگر کوئی انہیں پاگل کہے تو مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) بھی اس کی جان کو آجائے اور منہ نوچ کر داڑھی کھسوٹ لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورپ وامریکا والوں نے مرزاجی کے وہ رسالے یقیناً نہیں دیکھے جن میں حضرت عیسی مسیح کو فاسق و فاجر بتایا گیا ہے۔ اگر مرزاجی اپنے دعوی میں (جس کو وہ سچا سمجھتے ہیں) بے لاگ اور بے باک ہیں، تو وہ رسالے بھی انگریزی میں ترجمہ کر کے یورپ وامریکا میں بھیجیں۔ پھر معلوم ہو جائے گا کہ یورپین اور امریکن مرزا غلام احمد قادیانی کو کیا سمجھتے ہیں۔

خوب یادرکھو کہ کوئی شخص اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی سے کیسا ہی بے پرواہ ہو، یا اس کے عقائد کیسے ہی متزلزل ہو جائیں، مگراس کی فطرت اپنے مذہب و بانی مذہب کی توہین ہرگز نہ دیکھ سکے گی.... یورپ میں آجکے روز اتحاد واتفاق کی جو عالمگیر روشنی نظر آرہی ہے، وہ صرف مذہب کی بدولت ہے۔ اگر یورپ اپنے مذہب سے بے پرواہ یا بالکل لا مذہب ہوتا ،تو ترکی سلطنت کے ساتھ بھی اس کا ویسا ہی اتحاد وخلوص ہوتا جیسا دوسری عیسائی سلطنتوں کے ساتھ ہے۔ اورٹرکی سلطنت ان کی آنکھوں میں ہرگز نہ کھٹکتی۔ اگر یورپ کو مذہبی پاس نہ ہوتا تو عیسائیان ترک کا کان گرم ہوتے ہی سب کے سب مشتعل نہ ہو جاتے ،اورچین میں مذہبی مشنریوں کے قتل ہو جانے پر تمام یورپ خون بہا لینے کو نہ چڑھ دوڑتا۔ بعض یورپین گواسلامی اصول کو پسند کرتے ہوں مگر وہ یہ ہرگز نہ چاہیں گے کہ مذہب عیسوی کے مقابلے میں اسلام کوفروغ ہو۔ پس مرزا قادیانی اورمرزائیوں کا یہ خیال کہ ہمارے رسالوں کو یورپ اور امریکہ ٹھنڈی آنکھوں دیکھتا ہے، نرا خیالی پلاؤ ہے اورنری ملٹن کی خیالی بہشت ہے۔ جس صورت میں یورپ والے قدیمی عظیم الشان مقدس اسلام کونہیں مانتے تو جدید بے اصل مرزائی مذہب کوکیا مانیں گے۔

یورپ اپنے مذہب کوحق سمجھتا ہے اور دل سے چاہتا ہے کہ پادری لوگ عیسوی مذہب دنیامیں پھیلائیں۔ اگر وہ مذہب سے بے پرواہ ہوتا تو ممالک غیر میں پادریوں کے قتل ہو جانے کی ذرہ پرواہ نہ کرتا، اورنہ ان کے قتل کوخودکشی قرار دیتا کہ پادریوں نے مذاہب غیرکو ناحق مشتعل کیا تھا جس کی سزاان کومل گئی۔

حیات مسیح مذہب عیسوی کا ایک رکن اعظم ہے یعنی عیسی مسیح عیسائیوں کے نزدیک خدا ہے اورخدا کے لئے حی اورقائم ہونا ضروری ہے۔ پس ذرا سمجھنے کی بات ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جن فیلسوف عیسائیوں نے اپنے قدیمی خدا اور اس کی خدائی کے اعلیٰ وصف کو نہ مانا، یعنی مسیح کو مردہ سمجھ لیا، وہ مرزا قادیانی جیسے بودم کو کیوں مسیح ماننے لگے، اور خدا کو چھوڑ کر ایک ہندی وحشی (کالا لوگ) پر کیوں ایمان لانے لگے، حالانکہ مرزا جی اپنی حماقت کے قابوس میں یہی سمجھے ہوئے ہیں کہ جس شخص نے مسیح کی وفات کو مان لیا، اس نے مجھے مسیح موعود اور امام الزمان تسلیم کر لیا۔ مرزا جی کے گردو پیش ایسے حمقاء ضرور موجود ہیں، مگر یورپ وامریکا میں اس قسم کے ہونّق نہیں بوئے گئے ۔اب سمجھ لینا چاہیے کہ ولایت میں مرزائی رسالے اور میگزین کون سا قلعہ فتح کر سکیں گے بجز اس کے کہ یہ کاغذات رفع حاجت کے لئے جائے ضرور میں رکھے جائیں، کس مصرف کے ہیں۔

مرزائی اخباروں میں بیعت کرنے والوں کی فہرست شائع ہوتی ہے اور اکثر سفہاء خطوط کے ذریعے سے مرید ہوتے ہیں۔ مگر باوصف رسالوں کی اس قدر دھوم دھام کی اشاعت کے، کبھی کسی یورپین یا امریکن کا نام چٹھی کے ذریعہ بیعت کنندگان میں شائع نہیں ہوا۔ یورپ کا تو کیا ذکر ہے، ہندوستان کے حقیر اور بھوکے عیسائیوں نے بھی ڈام فول ہی کا خطاب دیا۔ ہاں حمقاء کا سر سہلا کر ان سے چندہ وصول کرنے کا لٹکا بہت خاصہ ہے کہ مرزائی مذہب رسالوں اور میگزین کے ذریعہ سے یورپ وامریکہ میں بھی اشاعت پا رہا ہے اور اس دور دراز سرزمین میں بھی مرزائی لوگ برسات کے کینچوؤں اور خود رو گھاس کی طرح پیدا ہو رہے ہیں، پس لاؤ چندے پر چندا اور کھلواؤ حلوا اور ملیدا۔

پیشین گوئیاں پٹ پڑیں۔ خصوصاً مقدمات کے فتح کی پیشین گوئیوں نے تو ڈربا ہی پھونک دیا، جھوٹے اور بے معنی الہام کی مٹی خراب ہو چکی۔ موت کی دھونس اور طاعون کا ڈراوا بھی جہاں سے نکلا تھا وہیں گھس گیا، اس نے بھی ڈائن بن کر پوتوں ہی کو کھایا۔ الغرض کسی نے ساتھ نہ دیا۔ ترکش خالی ہو گئے۔ ایک تیر بھی نشانے پر نہ لگا ۔۔۔ اب حمقاء کے پیٹنے کو یہی لٹکا باقی رہ گیا کہ حضرت عیسیٰؑ وفات پا گئے، لہذا میں مسیح ہوں ۔کوئی اس خرد جال سے پوچھے کہ جب حضرت عیسیٰؑ اس سبب سے وفات پا گئے ہیں اس قابل نہ رہے کہ ان کو کوئی نبی بھی کہہ سکے اور سینکڑوں برائیاں اور فسق و فجور معاذ اللہ ان میں پیدا ہو گئے ،تو دوسرے انبیاء کرام ان عیوب سے کب بری رہ سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کیونکہ ظاہری وفات پا چکے ہیں۔

خودغرض انسان ضرور پاگل بھی ہوتا ہے کیونکہ اهل الغر ض مجنو ن، لہذا جو اعلیٰ انسانی صفات کسی میں پائی گئی ہیں مرزا قادیانی اس کا رقیب بن گیا، اور ان صفات کو اپنے اندر ٹھونسنے لگا۔ پھر طرہ یہ ہے کہ ان صفات کے موصوف کو گالیاں بھی دینے لگا کہ میں اچھا ہوں اور وہ برا تھا۔ مثیل المسیح بن کر حضرت عیسیٰؑ کو گالیاں دیں۔ بروزی محمد بن گیا، مگر ان کی صفت خاتم النبیین سے انکار کیا، کیونکہ اس صورت میں خود نبی نہیں رہ سکتا۔ خودغرضی سے آنحضرت ﷺ کا وہ اصلی درجہ گھٹایا جو خدا تعالیٰ نے باستثناء دیگر انبیاء کرام کے آپ کو عطا فرمایا ہے، اور پھر خود خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بن گیا اس شخص کی کیا کیا بدمعاشی اور نمک حرامی بیان کی جائے۔

اصل بات یہ ہے کہ جن انسانوں کے باعث مہتم بالشان واقعات ظہور میں آئے اور اس لئے دنیا ان کی عظمت کرتی ہے مرزا قادیانی اس عظمت کو نہیں دیکھ سکتا اور یہ چاہتا ہے کہ لوگ مجھے اس عظمت کا مستحق سمجھیں۔ ورنہ یا تو اس واقعے ہی کو سرے سے اوڑا دے گا، یا عورتوں کی طرح اوصاف میں کیڑے ڈالے گا، یا دونوں افعال کا مرتکب ہوگا، تا کہ ان کی عظمت گھٹے اور میری عظمت بڑھے۔ حضرت عیسیٰ مسیح کا واقعہ صلب و قتل عجیب مہتم بالشان واقعہ ہے جس کے باعث دنیا آپ کی عظمت کرتی ہے، مگر یہ عظمت اس کو نہیں بھاتی۔ پس مسیح کے رفع جسمانی اور حیات جاودانی سے انکار اور ان پر فسق و فجور کا الزام۔ ایسا ہی عظیم الشان معرکہ حضرت امام حسینؓ اور شہیدان دشت کربلا کا ہے کہ حضرت آدمؑ سے لے کر اس وقت تک نہ تو کسی نے ایسے ظلم و ستم سہے اور نہ اس قدر صبر و استقلال سے کام لیا، نہ لاکھوں لعنتیوں کے مقابلہ میں ۷۲ تن نے ایسی دادِ شجاعت دی۔ اللہ اللہ یہ انہیں کا حوصلہ تھا کہ ایک کے بعد دوسرے، اور دوسرے کے بعد تیسرے عزیز اور لخت جگر نے بڑے امنگ اور جوش مسرت کے ساتھ جام شہادت نوش فرمایا اور رضاء الٰہی کی عروس سے ہم کنار ہوئے۔ یہ جذبہ شوق وصال شاہد حقیقی تھا، یہ قوت قدسیہ تھی رو حنا فدا هم...

یورپ کے ایک انصاف پسند مورخ نے لکھا ہے کہ ابتداء آفرینش سے لے کر دنیا میں صرف تین بہادر گزرے ہیں۔ ایک حسین، دوسرا جنرل مارشل بزین، تیسرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نپولین ۔مگر حسین کے ساتھ علاوہ شمر و یزید کے لاکھوں لشکر کے اور بھی دشمن تھے ۔بھوک دشمن تھی، پیاس دشمن تھی، غربت دشمن تھی، بے کسی اور تنہائی دشمن تھی، استقلال اور پامردی کے ساتھ اپنے دشمنوں کا مقابلہ کرنا حسین ہی کا کام تھا۔ ماحصل یہ ہے کہ حسین کے برابر اپنے دین پر قائم رہنے والا کوئی شجیع اور جری دنیا میں نہیں گزرا۔مگر مردود قسی القلب شمر سیرت یزید سیرت مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں حسینؑ سے افضل ہوں ۔ یزید نے بھی تو حسینؑ سے یہی کہا تھا کہ میں تجھ سے افضل ہوں ۔پس میرے ہاتھ پر بیعت کر۔اب فرمایئے مرزا قادیانی اور یزید و شمر میں کیا فرق رہا۔

مرزا غلام احمد قادیانی مارے خوف کے کبھی گھر سے باہر نہیں نکلتا۔چوہے کے بل میں سر دیئے پڑا رہتا ہے، تاہم امام حسینؑ سے افضل ہے ۔عدالت کی ذراسی ڈانٹ میں توبہ نامہ لکھ دیا کہ آئندہ کسی کی ہلاکت کی پیش گوئی شائع نہ کروں گا۔اب اگر عدالت ذرا بھی دھونس ڈالے، تو مسیحیت و بروزیت ہی کو استعفا دے دے ۔عدالت کی حاضری سے جی چراتا ہے کہ میں مریض ہوں، ذیابیطس میں مبتلا ہوں، بواسیر نے گھیر رکھا ہے، اختلاج قلب نے سلفہ کرڈالا ہے، حالانکہ ہٹا کٹا ہر طرح تنومند چاق و چوبند ہے ۔ یہ حیز پن ، یہ جبن یہ رذالت ، پھر بھی حسین سے افضل ۔اس کی شرارتوں اور بدمعاشیوں کا چولہ کہاں تک اتارا جائے۔خدا تعالیٰ اسے جلد جہنم واصل کرے ۔

ایک خدا کے آنے کی ضرورت

قادیانی مرزا جی زبان سے تو یہ کہتے ہیں کہ ایک مامور کے آنے کی ضرورت تھی مگر افعال سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ ایک خدا کے آنے کی ضرورت تھی اور اب پوری ہوئی۔ دلیل یہ ہے کہ مرزا جی غیب دان ہیں، محیی اور ممیت ہیں، کبھی غلطی نہیں کرتے ،ان کی کوئی بات خالی نہیں جاتی، وہ فعال لما یرید ہیں، کسی طرح مجبور نہیں جیسے جبر یہ فرقہ مجبور ہے، قدریہ کے بھی قبلہ گاہ ہیں۔

بھلا جس وجود میں مجددیت، نبوت، رسالت ، بروزیت، مسیحیت ،مہدویت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،امام الزمانی، خدا کی تبنیت ،وغیرہ صفتیں مجتمع ہوں ،وہ خدانہیں تو کیا ہے۔یعنی مجدد ہو کرمحمد کا بروزاور مسیح موعود ہوکر جری اللہ فی حلل الانبیاء اورمختلف تشخصات اور مختلف شریعتوں کا معجون مرکب۔گوایسا برزخ انسانی فطرت کے خلاف ہو،مگر خدائی فطرت کے خلاف نہیں۔ خدا میں تو سب طرح کی طاقت ہے، وہ ان نیچرل un-natural اوصاف کا مجموعہ ہے۔ جو بات انسانوں کے نزدیک محال ہے، وہ خدا کے نزدیک ممکن بلکہ واقع ہے۔ پس آپ حمقاء کیلئے... بظاہر تو مامور ہیں مگر درحقیقت خدا ہیں۔کیا مرزا قادیانی اورمرزائی اب بھی قائلان وحدۃ الوجود کو گالیاں دیں گے اور ان کے شعر پر ایمان لائیں گے

ہر لحظہ بشکل آں بت عیار برآمد دل برد ونہاں شد

ہر دم بلباس دگر آں یار برآمد گہ پیر و جوان شد

عیسائیوں کو عیسیٰؑ کے آنے سے پہلے ایک خدا کے آنے کی اور مسلمانوں کو ایک انسان کامل محمد ﷺ کے آنے کی ضرورت تھی ۔دونوں ضرورتیں انجیل مقدس اور قرآن مجید نے پوری کردیں۔ہاں مرزائیوں کی ضرورت پوری نہ ہوئی تھی، کیونکہ انہیں ایک برازی نہیں، بروزی خدا کے آنے کی ضرورت تھی، اب انیسویں صدی میں وہ بھی پوری ہوئی۔ پس مرزاجی کو اسی کی ضد ہے، کیا معنی، جب کوئی یہ کہے گا کہ آنخضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں تو مرزا قادیانی کی شلوار میں پتنگے چھوٹ جائیں گے، کیونکہ خاتم النبیین وہ خود ہیں۔ اور جب مرزاجی یہ سنیں گے کہ عیسی مسیح کو عیسائی خدا سمجھتے ہیں تو مارے حسد کے پیٹوں میں انگارے دوڑنے لگیں گے کہ مجھے مسیح ابن اللہ (لیپا لک خدا) کیوں نہیں مانتے جب کہ میں مسیح پر ہر طرح ترجیح رکھتا ہوں۔ پس مرزا جی نے جو مختلف لقب لئے ہیں تو اس سے درحقیقت انکی مراد یہ ہے کہ میں خدا ہوں، پھر بھی عیسائیوں پر اعتراض کہ انہیں ایک خدا کے آنے کی ضرورت تھی۔

رنگون میں ایک مدراسی نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں طلاق دے دی ۔جب غصہ فروہوا تو ایک مولوی سے چارہ جوئی کی ۔مولوی نے روپیہ طلب کیا، اور کہا تیری طلاق ہرگز جائزنہیں اور نکاح نہیں ٹوٹا۔طلاق دینے والا خوشی خوشی اپنے گھر چلا گیا ،تو ایک شخص نے مولوی سے پوچھا کہ آپ کا یہ فتوی کیوں کر جائز ہوسکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔مولوی نے کہا کہ طلاق دینے والا جاہل کندہ ناتراش ہے، جو ط اور ت سے واقف نہیں۔پس اس نے ضرور ت سے طلاق دی ہوگی نہ کہ ط سے۔

اس پر اڈیٹر الحکم خوش ہو کر لکھتا ہے کہ کیا اب بھی کسی مامور کی ضرورت نہیں ۔،سبحان اللہ! کیا ضرورت ثابت کی ہے۔غریب مولوی نے تو روپیہ لے کر طلاق ہی ناجائز بتلائی، مگر مامور من اللہ نے پانچ سو روپیہ ہتھیا کر ایک معزز فوجی افسر کو بیٹا دینا چاہا، حالانکہ آسمانی باپ سے ایک چوہیا بھی نہ دلوا سکا۔ بیشک مرزائیوں کے نزدیک ایسے ہی مامور من اللہ کی ضرورت ہے۔

انت منی بمنزلة عرشی

انت منی بمنزلة ولدی کا الہام تو ناظرین کو معلوم ہی ہے جو پرانا ہو گیا اور ضمیمہ میں بیسیوں مرتبہ اس الہام کی دھجیاں اڑ چکیں۔یعنی اس ملحدانہ الہام نے خدا تعالی کی صفت لم یلد۔ ولم یولد۔ و لم یکن له کفوا احد کو بالکل اڑا دیا۔

الحکم نے حال میں مرزا قادیانی کا تازہ بتازہ الہام یہ شائع کیا ہے

انت منّی بمنزلة عرشی

تعجب ہے کہ اب تک بمنزلة ولدی والے الہام کی تو تاویل نہ کی گئی، نہ اس کو استعارہ بتایا گیا، مگر بمنزلة عرشی والے الہام کو خود مرزا جی نے استعارہ بتایا اور عرش مخلوق ہے یا غیر مخلوق۔اس بارہ میں سکوت اختیار کیا اور مرزائیوں کو سکوت ہی کی ہدایت فرمائی۔

واضح ہو کہ کلام مجید میں جناب باری نے اکثر استعارات سے کام لیا ہے، مگر استعارات متشابہات سے نہیں ہیں۔مرزا قادیانی اور مرزائیوں کو سمجھنا چاہیے کہ استعارہ تشبیہ کی قسم ہے۔صرف اتنا فرق ہے کہ وجہ شبہ اور علاقہ مذکور نہیں ہوتا۔مثلاً زید شیر ہے اور معشوق آفتاب ہے۔ یہاں شجاعت اور حسن مذکور نہیں، مگر فوراً سمجھ میں آجائے گا کہ شجاعت میں زید شیر سے، اور حسن میں معشوق کو آفتاب سے تشبیہ دی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام مجید متشابہات سے معمور نہیں، ورنہ اس کا سمجھنا محال ہو جائے حالانکہ کلام مجید کی صفت تبیا ناً لکل شیءٍ اور فصّلناہ تفصیلا و ھدی للنا س اور ھدی للمتقین ہے۔ اور ظاہر ہے کہ محض متشابہات سے ہدایت تامہ نہیں ہو سکتی۔ پس استعارات کو متشابہات قرار دینا صرف آسمانی باپ اور پیر نابالغ لیپالک (مرزا قادیانی) کا اضغاث احلام ہے۔

خدا تعالی نے متشابہات کی یہ صفت فرمائی ہے و ما یعلم تا ویله ا لا اللہ۔ ایک مرزائی نے ہم سے کہا کہ اس آیت سے آگے و الرا سخو ن فی العلم بھی ہے۔ ہم نے کہا یہ عطف نہیں بلکہ وقف کے بعد ایک کلام مستانف ہے، ورنہ لازم آئے گا کہ جیسا علم خدا تعالی کا ہے ویسا ہی را سخو ن فی العلم کا ہے۔ یہ شرک فی الصفات ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔

قرینہ صاف بتا رہا ہے کہ متشابہات کی تاویل خدا کے سوا کوئی نہیں جانتا اور راسخو ن فی العلم یہ کہتے ہیں کہ جو کچھ خدا کی طرف سے ہے ہم اس پر ایمان رکھتے ہیں۔ ہم تاویل کے مجاز نہیں۔ اگر عطف مانا گیا تو یہ کلام مستانف پچھلے کلام کے خلاف پڑے گا۔

حضرت عیسی مسیح کی نسبت رفعه اللہ بھی متشابہات سے ہے۔ کیا معنی کہ یہ فعل الٰہی ہے، ہم کو اس بات کا علم نہیں دیا گیا کہ حضرت عیسیؑ کیوں کر زندہ اٹھائے گئے اور اب تک کیوں کر زندہ ہیں۔ یہود نے انکو قتل بھی کیا، صلیب پر بھی کھینچا، مگر کیا بندوں کو اس کا علم ہو سکتا ہے کہ خدا تعالی نے ان کو کیوں کر محفوظ رکھا۔ مرزا جی اپنے مطلب کے موافق بات بات میں آیات کی تاویل کرتے ہیں مگر جو الہام ان پر آسمانی باپ کی طرف سے ہوتا ہے اس کی تاویل نہیں کر سکتے۔ گویا آپ گونگوں کی محفل کے صدر نشین ہیں۔ یوں کیوں نہیں کہتے کہ آسمانی باپ مجھ پر بے معنی الہام کرتا ہے۔

مصیبت تو یہ ہے کہ کلام بے معنی یا، با معنی کی تمیز نہ تو مسخرے آسمانی باپ کو ہے نہ اس کے کلونٹے لیپالک کو۔ جب کوئی الہام مجدد السنہ مشرقیہ کی ٹکسال میں آتا ہے، تب معلوم ہوتا ہے کہ کھرا ہے یا کھوٹا، بے معنی یا با معنی۔ اب سنئے انت منی بمنز لة عر شی بالکل بے معنی ہے۔ عرش تو مکان کو کہتے ہیں جو رہنے سہنے بیٹھنے اٹھنے کے لئے ہوتا ہے۔ کیا مرزا جی کوئی کوٹھڑی یا کوئی جھونپڑی ہیں جس میں خدا تعالی رہتا ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ مراد ہے کہ جیسا میرے نزدیک عرش کا مرتبہ بلند ہے، ویسا ہی مرزا قادیانی کا مرتبہ بلند ہے، تو عرض ہے کہ خدا کے نزدیک کسی کا مرتبہ بلند نہیں۔ اس کے نزدیک جھونپڑا اور عرش دونوں برابر ہیں، کیونکہ بلندی اور پستی محض اعتبارات و اضافات ہیں۔ یعنی ایک شئے بہ نسبت دوسری کی بلند اور پست ہے۔ تحت الثری سے حسب مدارج طبقات زمین بلند، زمین سے جھونپڑی بلند، جھونپڑی سے حویلی بلند، حویلی سے ایوان بلند۔ ایوان سے قلعہ بلند۔ قلعہ سے آسمان بلند۔ علی ہذا۔ مگر خدا تعالی کے نزدیک سب ہموار ہیں۔ پس لیپا لک کی کوئی علو پائی اور بلند مرتبت نہ نکلی۔ ہاں اگر آسمانی باپ یوں الہام کرتا کہ انت منی بمنزلۃ حمار الدجال تو یہ الہام کمثل الحمار یحمل اسفاراً ..الآیہ، کے مطابق ہو جاتا۔ ہم نے بارہا متنبہ کیا کہ جب تک کوئی الہام بغرض اصلاح ومنظوری مجدد السنہ مشرقیہ کے حضور نہ بھیج لو، ہرگز منہ سے نہ نکالو۔ کیونکہ سچے اور جھوٹے بے معنی اور با معنی الہام کی پرکھ مجدد ہی کو ہے۔

بے معنی فارسی الہام

۲۰۔ اپریل کے الحکم قادیان میں فارسی الہام یہ شائع ہوا ہے:

امن است در مکان محبت سرائے ما

ہم متنبہ کر چکے ہیں کہ جب تک مجدد السنہ مشرقیہ سے اصلاح نہ لے لو، کوئی الہام شائع نہ کرو۔ ذرا ملاحظہ ہو کہ مکان بھی اور سرائے بھی۔ شاید مکان کچھ اور ہے، اور سرائے منارے کے کلس کی نوک کا نام ہے۔ لیپا لک کا ایڈی کانگ طاعون تو امن بلکہ خود دار الامان کی بربادی اور دھڑا دھڑی لگا کر اس کو خاک کا تودا بنا رہا ہے، اور آسمانی باپ پھر بھی یہی الہام کرتا ہے کہ بیٹا گھبراؤ نہیں، ہر طرح امن ہے، سولی پر چڑھ جاؤ، مولا بھلی کرے گا۔ یہ الہام ہے یا دار الامان کا انہدام۔ کشتوں کے پشتے اور مردوں کے ڈھیر لگا دیئے، پھر بھی محبت سرائے میں امن ہے، تو بے امنی اور بربادی کے شائد ویسے ہی سینگ ہوں گے جیسے خر دجال کے سر میں۔ سنو الہام مذکورہ میں یا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرائے حشو ہے یا مکان خوگیر کی بھرتی ہے۔ لہذا اصلاح دی جاتی ہے:

امن است اندرون محبت سرائے ما

آیات قرآن کا صرف عن الظاہر

مرزا جی کے ایک حواری جو زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں، فرماتے ہیں:

حضرت خلیفۃ اللہ فی الارض کبھی پسند نہیں کرتے کہ قرآن مجید کی کسی آیت کا صرف عن الظاہر کریں جب تک اس صرف کے لئے قرائن قویہ نہ ہوں، ورنہ باب الحاد وا کرنا ہے۔ وغیرہ۔

اجی جناب! صرف عن الظاہر کیا معنی، یہاں تو آیات قرآنی کی ترمیم و تنسیخ کردی۔ یا یوں کہو کہ بالکل اڑا ہی دیا۔

دہن کا ذکر کیا، یاں سر ہی غائب ہے گریباں سے

مجاور صاحب تو زندہ پیر کی چوکھٹ پر بیٹھے چراغیاں اور دونے چکھ رہے ہیں، انہیں باب الحاد کے وا ہونے کی کیا خبر۔ اس کی خبر مجدد السنہ مشرقیہ کو ہے۔

کیا کہنا ہے، آپ نے قرائن قویہ کی قید بہت خاصی لگائی۔ یہ مرزائی ہتھکنڈا ہے۔ ہر شخص ہر آیت کی نسبت کہہ سکتا ہے کہ فلاں قرائن سے اس کے معنی یوں نہیں، یوں ہیں اور قرینہ عام ہے لفظی نہیں تو ذہنی اختراعی سہی۔ حالانکہ کلام مجید بالکل صاف ہے اس کی شان تبیانا لکل شئی ہے۔ اس کو کسی قسم کے قرینے کی ضرورت نہیں۔ وہ مرزائی قرائن کے خبث سے بالکل پاک ہے۔ تیرہ سو برس کے بعد اب قرآن کریم مرزائی ملحدانہ قرائن کا محتاج ہو۔ حج حرمین شریفین کو نہ جاؤ لا تلقوا بایدیکم الی التّھلکۃ ۔ خارجی قرینہ یہ موجود ہے کہ طاعون پھیلا ہوا ہے، طوفان سے جہازات غرق اور تباہ ہو جاتے ہیں۔ دوسرا قرینہ شہر قادیان ہے جہاں ایک انسانی صورت مگر شیطانی مورت موجود ہے جس میں اسود عنسی کی روح نے حلول کیا ہے، پس یہاں آؤ، ھو الذی ارسل رسول بالھدی . الآیہ، اسی کی شان میں مکرر تیرہ سو سال بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہوئی ہے۔ ایسے ہی قرائن سے تو دنیا میں بہت سے دجال پیدا ہوئے اور قیامت تک پیدا ہوتے رہینگے۔

قرینہ کیا شئے ہے، جو بات عقل یا قرین قیاس، یا قرین ذہن معلوم ہوئی، اسی کو اپنے مطلب کے موافق چسپاں کرلیا۔ ایسی باتوں کیلئے شیطان پر قرین رہتا ہے۔ پس ان کو قرائن شیطانیہ کہنا چاہیے نہ کہ قرائن قرآنیہ۔

اسی مجاور نے بارہا لکھا کہ آیت هو الّذی ارسل رسوله با لهدی مرزا غلام احمد قادیانی کی شان میں ہے اور جب مجدد (احمد حسن شوکت) نے چھتاڑ کی تو اب انکار کرتا ہے۔ تعجب ہے کہ زندہ پیر نے اسے پھر بھی اپنا مردود بارگاہ نہیں بنایا کیونکہ وہ اس کی رسالت کا منکر ہے۔ اس کو تو رسول کہنا بھی توہین کا باعث ہے کیونکہ وہ خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) ہے۔

مجاور صاحب کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا کام تکمیل دین و تکمیل اشاعت دین تھا۔

ہم کہتے ہیں کہ جب ہر طرح تکمیل ہو چکی، تو اب رسول کے آنے کی کیا ضرورت، اور اب تحصیل حاصل کی کیا حاجت۔ مرزا صاحب تو تنقیص دین کر رہے ہیں۔ اگر آپ صلیب کو توڑنے اور سوروں کے حلال کرنے کو آئے ہیں، تو فرمائیے کہ اپنی تیس برس کی بعثت میں کون سی صلیب توڑی گئی۔ کتنی گرجائیں ڈھائیں۔ کتنے سور ذبح کیئے۔ کتنے مندر مسمار کیئے۔ کتنے ہندوؤں اور عیسائیوں کو مرزائی بنایا۔ ہاں چند مسلمانوں کو توحید الٰہی اور رسالت محمدی سے پھیر کر ملحد و مرتد ضرور بناڈالا۔

قرآن سے تو آپ کا مطلب صرف حضرت عیسیٰ مسیح کو مارڈالنا ہے نہ کہ مکرر عیسیٰ کا آنا، کیونکہ قرآن میں اس کا ذکر ہی نہیں۔ حدیث میں ہاں حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے آنے کا ذکر بالتصریح ہے۔ کیا آپ مریم کے بیٹے ہیں۔ ایک ہی حدیث کے ایک جزء کا اقرار، اور دوسرے کا انکار۔ حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ جب خود عیسیٰؑ بن مریم تشریف لائیں گے، تو وہ زندہ ہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک انیس سو برس تک کسی کے زندہ رکھنے پر خدا قادر نہیں۔ ہاں تیرہ سو برس کے بعد تمام انبیاء کرام اور خود آنحضرت ﷺ کی روح پاک کے ایک ناپاک جسد میں حلول کرنے پر قادر ہے

مجاور صاحب فرماتے ہیں کہ حضرت غلام احمد نے ازل سے احمد کی غلامی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہرا پنے حال اور قال کے سراپا پرلگار کھی ہے۔،

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا رسول کا غلام بھی رسول ہوسکتا ہے۔ اس کے تو یہ معنی ہوئے کہ غلام آقا بن سکتا ہے۔ مجاور صاحب کا مضمون عجیب اوٹ پٹانگ ہے۔ جا بجا آپ اپنی تردید کرتا ہے۔ پس ہم کو تردید کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں۔

مرزا اور مرزائیوں کو دوسو روپیہ انعام

مجددالسنہ مشرقیہ نے بار ہا ترغیب دلائی مگر کسی مرزائی بلکہ خود مرزا جی کو انعام کے لینے کا حوصلہ نہ ہوا، یہ بدقسمتی نہیں تو فرمایئے کیا ہے۔ اب ہم ذیل میں دو سوال کرتے ہیں اگر خود مرزا جی یا حکیم الامۃ المرزائیہ دونوں سوالوں کا مسکت اور شافی جواب دے سکیں تو بے تامل دوسو روپیہ لیں۔ حکیم صاحب کو تو حدیث وتفسیر کے سمجھنے کا بڑا دعوی ہے جس کی تصدیق مرزا جی بھی کر چکے ہیں۔ پس میدان میں آئیں اور تحسین وآفرین کے علاوہ انعام بھی حاصل کریں۔..وہ دونوں سوال یہ ہیں۔

حضرت ابراہیمؑ نے جب نمرود سے کہا۔ ربّی الّذی یحیی و یمیت

تو اس نے کہا: انا احی و امیت

یعنی میں بھی تیرے خدا کی طرح مارتا اور زندہ کرتا ہوں۔

تو حضرت ابراہیمؑ نے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔

کیا نمرود کا محیی اور ممیت ہونا تسلیم کرلیا،

پھر دوسری دلیل لانے کی کیا ضرورت ہوئی

فانّ اللہ یأتی بالشّمس من المشرق فات بھا من المغرب

یعنی میرا خدا وہ ہے کہ آفتاب کو مشرق سے نکالتا ہے، بھلا تو آفتاب کو مغرب سے تو نکال۔

اس میں سوال یہ ہے کہ کیا خدا تعالی مغرب سے آفتاب نکال سکتا ہے۔

اگر نکال سکتا ہے، تو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا جس نیچر پر ایمان ہے، وہ ٹوٹ گیا اور سنت اللہ کے خلاف ہوا۔

اور اگر خدا تعالی ایسا نہیں کرسکتا، تو نمرود اور خدا دونوں برابر ہو گئے اور دلیل کالانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضول ٹھہرا۔اس کا جواب دو ہفتے کے اندر اندر البدر اور الحکم میں شائع کیا جائے۔

جنگ کا نام صلح

مرزائی اخبار بار بار لکھتے ہیں کہ مرزا جی سے صلح کر لو اور اخبار الحکم میں تو امن اور صلح کا سفید جھنڈا ہفتہ وار بلند ہوتا ہے۔معلوم نہیں کون جنگ کرتا ہے کس نے توپ لگا رکھی ہے۔خود آسمانی باپ نے اپنے لیپالک کو دنیا سے جنگ کرنے کا ٹھیکہ دے دیا ہے۔وہ قادیان کے کمین گاہ میں بیٹھا دنیا کے مذاہب پر سبّ وشتم کے گولے برسا رہا ہے اور نہ صرف زندہ مشائخ وعلماء پر بلکہ اپنی بہادری سے،مردوں کی قبروں کو بھی لعن طعن کے تیروں سے خاک کا تودہ بنا رہا ہے پھر بھی صلح کا سفید جھنڈا قادیان کے بام پر اوڑا رہا ہے کہ لوگو مجھ سے صلح کرلو۔جس طرح ٹرکی کے باغی صوبے اور ان کے حمایتی چیخ پکار کر رہے ہیں کہ ہم تو امن اور صلح چاہتے ہیں،مگر اندر ہی اندر ٹرکی کی نیو کھود رہے ہیں۔

آزادی پسند برٹش گورنمنٹ کے عہد میں تمام مذاہب امن وامان کے گہوارہ راحت میں تھے کہ مرزا قادیانی کے مفسدانہ غلغلوں نے نفخ سور کا عالم کر دیا کہ یہ بھی مردود، وہ بھی مردود۔بعض انبیاء کرام بھی مطرود۔میں سب سے اچھا،مجھ پر ایمان لاؤ۔قدیمی مذاہب کو حرف غلط کی طرح دل سے مٹاؤ۔رات دن اپنی ہی بڑائی اپنی ہی تسلی۔کوئی معاملہ ہو،کوئی سبجیکٹ subject ہو،مرزا قادیانی کی ٹانگ اڑی ہوئی دیکھ لو۔طاعون مرزا قادیانی کی وجہ سے، کالرا (ہیضہ) مرزا قادیانی کی وجہ سے،کسوف خسوف مرزا قادیانی کی وجہ سے۔ریلوں کا رواج مرزا قادیانی کی وجہ سے کیونکہ یہ مرزا قادیانی کے دجالوں کے گدھے ہیں، پہاڑ جو سرنگوں سے حسب ضرورت اوڑائے جاتے ہیں تو مرزا قادیانی کی وجہ سے۔الغرض دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے سب مرزا غلام احمد قادیانی کے خروج کی وجہ سے ہے۔مرزا قادیانی تو دیوانہ بکار خویش ہشیار تھا ہی ،چیلوں پر اس سے کہیں بڑھ کر حماقت یا خود غرضی کا مسمریزم دم ہو گیا ہے۔

علماء اور مشائخ کو جنگ کا اعلان کہ مجھ سے مناظرہ کرو، مباہلہ کرو، میدان میں آؤ۔اور جب کوئی میدان میں آئے،تو مرزا چوہے کے بل کی راہ لے۔ٹائیں ٹائیں فش۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہبی جنگیں برابر جاری ہیں۔ اب تقریباً ڈیڑھ سال سے قانونی اور عدالتی جنگیں بھی شروع ہوگئیں جن کے سلسلے کا رشتہ شیطان کی آنت سے ملا ہوا ہے۔ اور جب تک مذہبی جنگیں جاری ہیں یہ سلسلہ بھی آسمانی باپ نے چاہا تو برابر جاری رہے گا، کیونکہ لیپا لک کو لڑوانا اسی خرانٹ مکار مفتری علی اللہ کا کام ہے۔ مگر ہم بھی تو دیکھیں قانونی جنگ میں لیپا لک کیونکر فتح یاب ہوتا ہے۔ ایک شکست مل چکی جو پہلی بسم اللہ تھی اب انشاء اللہ ایک کے بعد دوسری اور دوسری کے بعد تیسری متواتر شکست ملتی نہ جائے تو ہم اپنا نام مجدد نہ رکھوائیں۔

ہم متواتر فہمائش کر چکے کہ زبانی صلح کے اعلان سے کچھ کام نہ نکلے گا، صفائی قلب اور خلوص ارادت سے صلح کرو۔ اور صلح یہی ہے کہ ملحدانہ دعاوی واپس لو، اور ان سے تائب ہوکر سچے مسلمان بن جاؤ۔ پھر تو مرزا قادیانی اور مرزائی بھائیوں کے بھائی اور یاروں کے یار اور يد خلو ن في دين الله افوا جاً کے مصداق ہیں، اور پھر علماء اور مشائخ کی کیا مجال ہے کہ تمہیں بجز میٹھی نگاہوں کے تیز تیز نگاہوں سے گھوریں۔ یہ مجدد کا ذمہ ہے۔ دیکھو اب بھی کچھ نہیں بگڑا، اپنا کیریکٹر بدلو، اور جس طرح بن پڑے مولوی کرم الدین صاحب اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب سے معافی مانگو جن کو تم نے بلا وجہ ستایا، اور یہ سب اسی کا وبال ہے۔ اور اب تو قادیان کے فنڈ میں روپیہ بھی نہیں رہا۔ ہم کو خوب معلوم ہے کہ رات دن چیلوں چاپڑوں کے نام چندہ بھیجنے کے آرڈر جاری ہو رہے ہیں اور روپیہ ہو بھی تو کیا عزت بڑی قیمتی شئے ہے، روپیہ اس کا معاوضہ نہیں ہوسکتا۔

زندگی کے فیشن سے بہت دور جا پڑے ہیں

یہ بھی بھبکے میں کھنچا ہوا اور آب کاری سے نکلا ہوا نو بنو الہام ہے جو الحکم میں شائع ہوا ہے۔ اس میں دو لفظ فارسی کے، ایک انگریزی کا، اور باقی اردو ہے۔ گویا یوریشین (مخلوط النسل) الہام ہے۔

ارے واہ رے! تیری ہفت رنگی قابل دید ہے۔ مختلف رنگوں کا کیا کیا کمپونڈ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تماشا دکھا رہا۔ مگر یہ سب ہے شوکت اللہ کی بدولت۔ غنیمت ہے کہ اس کی مجددانہ اصلاح قبول تو کی جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے پہلے صرف عربی فقروں کا الہام ہوتا تھا۔ مجدد نے ڈانٹا کہ ایں! یہ کیا حرکت ہے۔ قرآن میں تو و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه وارد ہو، اور چینی مغل پر بجائے چینی زبان میں الہام کرنے کے آسمانی باپ زبان عرب میں الہام کرے۔

اس ڈانٹ پر باپ بیٹا دونوں سہم گئے اور فارسی اردو میں الہام ہونے لگا۔ لیکن اب بھی بڑی بھاری کسر رہ گئی، کیا معنی کہ لیپا لک کی مادری اور فطری چینی زبان میں الہام نہیں ہوتا۔

اور یہ بھی سن رکھئے کہ اب الہام بامعنی ہو، بے معنی نہ ہو، کہ بار بار متنبہ کر چکے ہیں۔ ورنہ یاد رکھنا کہ مجدد سے برا کوئی نہیں۔

معلوم نہیں زندگی کے فیشن سے کون لوگ دور جا پڑے ہیں۔ کیا مرزا قادیانی اور مرزائی۔ اس سے تو بہت خوف پیدا ہوا۔ آسمانی باپ نے خواجہ خضر بن کر اپنے ہی بیٹے اور پوتوں کی ناؤ ڈبونی چاہی، اور اس کے کچھ آثار بھی پائے جاتے ہیں۔ اور اگر مخالفین مراد ہیں، تو وہ زندگی کے فیشن سے ہرگز دور نہیں۔ توانا اور تندرست نوک پلک سے چست سامنے موجود ہیں، اور مرزائی مشین کے کل پرزے درست کر رہے ہیں۔

اور اگر یہ مراد ہے کہ خود مرزا جی زندگی کے فیشن سے دور جا پڑے ہیں، تو وہ اطمینان رکھیں کہ اس کا ابھی وقت نہیں آیا۔ سقنقوری معجونوں کے مرتبان معمور اور روغن بادام میں دم ہونے والے پلاؤ کے مسالوں سے کوٹھی کٹھلے بھرپور ہیں۔

اور اگر زندگی سے مراد روحانی زندگی ہے، تو وہ پہلے ہی مردہ ہو چکی ہے کیونکہ روحانی زندگی درحقیقت دین اسلام ہے۔ بے شک اس کے فیشن سے مرزائی اور مرزا جی بہت عرصے سے دور جا پڑے ہیں۔ اب اس سے قربت کا حاصل کرنا محال ہے۔ پھر فیشن کوئی ایسی شئے نہیں جس سے انسان دور یا نزدیک ہو سکے، البتہ فیشن انسان سے دور یا نزدیک ہو سکتا ہے کیونکہ انگریزی میں فیشن کے معنی وضع کے ہیں۔ وضع انسان کے پاس آتی ہے، انسان وضع کے پاس اڑ کر نہیں جاتا۔ پھر زندگی سے روحانی زندگی مراد ہے، تو تصریح ہونی چاہیے کہ فلاں روحانی زندگی ہے۔ مرزا کی روحانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی تو موت سے بدتر ہے جیسا کہ ان کے خوارق سے ظاہر ہے۔

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ مرزائی الہام کسی زبان میں مگر اس کا بے معنی ہونا ضروری ہے بامعنی کلام موزوں کرنے کا نہ آسمانی باپ کو سلیقہ ہے نہ لیپا لک کو

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش
من انداز قدت را مے شناسم

نبی ناقص اور دجال

مرزاجی اپنے کو بے شک نبی کامل سمجھتے ہیں مگر چونکہ ان کو یہ خوف ہے کہ اگر میں زبان سے ایسا اقرار کروں گا تو خود میرے مرید ہی مجھ سے منحرف ہو جائیں گے کیونکہ نبی کامل صرف آنحضرت ﷺ ہیں، تو اپنے کو نبی ناقص بناتے ہیں۔ گویا ناقص نبی بننے ہی نے ان کی چکی چڑھا رکھی ہے۔ کامل نبی بنتے تو خود دجال ہو جاتے اور حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد دنیا میں ۳۰ دجال آئیں گے اور ہر دجال یہی دعویٰ کرے گا کہ میں نبی ہوں، حالانکہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ پس مرزاجی کا اپنے کو ناقص نبی بتانا دجال بننے کا معترف ہونا ہے کیونکہ یہ بات حکمت وقدرت الٰہی کے خلاف ہے کہ وہ کامل کے بعد ناقص بھیجے اور ایک نور نازل کرنے کے بعد دنیا کو تاریکی میں ڈال دے۔ پس ناقص نبی بننے والے سب کے سب خود دجال بن گئے۔ صدق الله العلی العظیم و صدق رسوله الکریم

مرزاجی کے دعوے کے موافق اگر حدیث لا نبی بعدی کا یہ مطلب ہے کہ میرے بعد کامل نبی کوئی نہ آئے گا ہاں ناقص آئے گا، تو دجالوں کا ذکر اس کے منافی ہے۔ کیونکہ ناقص نبی کے آنے کو گویا آنحضرت ﷺ نے جائز اور پسند فرمایا، اس سے ناقص نبی کی مدح نکلی نہ کہ ذم، جو دجال کے لئے ہے گویا صاحب ما ینطق عن الھوی کا کلام متناقض ہو گیا۔

اگر حدیث کا مطلب مرزاجی کے موافق ہوتا تو آنحضرت ﷺ یوں فرماتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میرے بعد ۳۰ دجال آئیں گے مگر اکتیسواں دجال نہ ہوگا بلکہ نبی ناقص ہوگا۔تو گزارش یہ ہے کہ اب تک تو خود ۳۰ دجالوں کی تعداد ہی پوری نہیں ہوئی، نہ آسمانی باپ نے الہام کیا کہ ۳۰ دجالوں کے بعد میرا لیپا لک نبی ناقص ہے۔اگر ایسا الہام کیا ہے تو مرزا جی اس کا حوالہ دیں۔

مرزا جی بار بار مسلمانوں کو زجر و توبیخ کرتے ہیں کہ ارے بدبختو! کیا تمہاری قسمت میں دجال ہی لکھے ہیں، نہ مہدی اور مسیح۔آخر مسیح آئے گا ہی۔

اس میں یہ گزارش ہے کہ مسلمانوں کی قسمت میں نبی ناقص تو ہزاروں اور لاکھوں لکھے ہیں مگر خوش قسمتی سے دجال ایک بھی نہیں لکھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک بھی جس قدر دجال اب تک گزرے ہیں سب ناقص نبی تھے، مگر آپ سب کے قبلہ گاہ ہیں کیونکہ انہوں نے مسیح موعود بننے کا دعویٰ نہیں کیا اور آپ سب گنوں پورے ہیں۔

پھر مرزا جی ناقص نبی ہیں، تو ان کی تمام امت بھی ناقص ہی ہوگی۔اور اگر مرزائی امت کامل ہے تو اپنے نبی سے بڑھ گئی۔ ھذا خلف،۔

لیکن اگر ہم مرزائیوں سے کہیں کہ تم امت ناقص ہو، تو ابھی منہ پھاڑ کر اور لمبی لمبی کچلیاں نکال کر کاٹ کھانے کو دوڑیں۔پس مرزائی مذہب منافقانہ اور متضاد کارروائیوں کا مکسچر ہے۔جس طرح ایک قول دوسرے قول کے مخالف ہے، اسی طرح ایک عمل دوسرے عمل کے خلاف ہے۔

کیا مرزا دین عیسوی کے دور کرنیکو آئے ہیں

۱۷ مئی کے الحکم میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یہ میرے ساتھ مقدر ہے کہ میں دنیا کو اس عقیدے (عیسوی) سے رہائی دوں

اسلام تو دین عیسوی کو دور کرنے کو نہیں آیا مگر مرزا جی آئے۔افسوس ہے کہ مرزا جی نے اس مرکب توصیفی (دین عیسوی) کے معنی اب تک نہیں سمجھے۔ دین عیسوی یعنی وہ دین جس پر حضرت عیسیٰؑ تھے اور جس میں مقدس انجیل نازل ہوئی اور جس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن نے تصدیق کی ۔کیا مرزا جی اس کے دور کرنے کو آئے ہیں ۔تو یہ سمجھئے کہ دنیا سے مذہب اسلام کے دور کرنے کو آئے ہیں کیونکہ نہ صرف عیسیٰ مسیح بلکہ تمام انبیاء کرام کا مذہب بھی اسلام تھا ۔حضرت عیسیٰ مسیح جن کو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں اپنا کلمہ اور روح قرار دیا ہے، وہ بجز اسلام کے کسی اور مذہب پر تھے ۔معاذ اللہ ۔

اب رہی تثلیث ، یہ خود انجیل میں نہیں ۔اگر انجیل میں تثلیث ہوتی تو قرآن کریم ہرگز اس کی تصدیق نہ کرتا ۔تثلیث کو تو مذہب اسلام تیرہ سو برس سے دور کر رہا ہے، اور علماء اسلام برابر اس کے دور کرنے میں ساعی ہیں اور خود اسلام اپنے جذبہ صادقہ وقوت بارقہ سے اہل تثلیث کو اہل اسلام میں داخل کر رہا ہے اور اب تک ہزاروں بلکہ لاکھوں اہل تثلیث اسلام قبول کر چکے ہیں اور قبول کر رہے ہیں ۔مگر مرزا جی بتائیں کہ انہوں نے کتنے عیسائیوں کو مسلمان بنایا ،اور کون سے خطہ سے دین تثلیث کو دور کیا ۔ہاں سادہ لوح مسلمانوں کو اسلام سے پھیر کر مرزائی دین میں ضرور ملایا جو تثلیثی مذہب سے بھی بدتر ہے کیونکہ وہاں خدا کا بیٹا ہے تو یہاں خدا کا لیپا لک ۔

مرزا جی کے دعویٰ سے مترشح ہے کہ وہ دین موسوی (یہودیت) دین ہنود (بت پرستی) دین آریا (نیچر اور تناسخ پرستی) کے دور کرنے کو نہیں آئے ، نہ ان کو تمام مذاہب سے ، جو دین اسلام کے خلاف ہیں ، کچھ سروکار ہے ۔وہ تو دین عیسوی ہی کے دور کرنے کو آئے ہیں ۔اس لئے کہ یہ دین آپ کے رقیب (عیسیٰ مسیح) کی جانب منسوب ہے جس کے آپ سخت دشمن ہیں ۔یہ عجیب خرق نیچر ہے کہ کوئی مثیل اپنے اصیل کا ،یا کوئی نقل اپنی اصل کی دشمن ہو ۔ایسے عقل کے دشمن تو صرف قادیانی مرزا جی ہیں ۔

قرآن مجید تو آنحضرت ﷺ سے یوں خطاب کرے

انك لا تهدى من احببت و لكن الله يهدى من يشاء

اور مرزا جی دعویٰ سے کہیں کہ میں دین عیسوی کے دور کرنے کو آیا ہوں ، اور عیسیٰ مسیح اور ان کے معجزات اور صفات کو ماننا مردہ پرستی ہے ۔میرا مشن تو دین عیسوی ہی کے دور کرنے کو آیا ہے کیونکہ میرا لقب ہی مسیح موعود ہے ۔گویا آسمانی باپ نے ایک مسیح کو دوسرے مسیح سے جنگ کرنے کے لئے بھیجا ہے ۔اور گویا تمام انبیاء آپس میں جنگ ہی کرتے رہے ہیں ۔آپ کی بعثت تو ہے صرف دین عیسوی کے دور کرنے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہگر ہیں امام الزمان ۔ پھر یہ بھی کس برتے پر۔ لیپا لک بھی بن گئے، شیطان کی آنت سے بڑا اور عوج بن عنق کی قبلہ گاہ (خیالی اور کاغذی منارہ) بھی کھڑا کر لیا، گنیش جی (ہاتھی) کے کان سے چوڑے اشتہارات بھی شائع کر لئے، مرزائیوں کے گلے میں ڈھول ڈال کر مسیحیت و بروزیت وتبنیت کی ڈونڈی بھی پٹوا دی، مگر ایک عیسائی کو بھی اپنے مرکز سے جنبش نہ دے سکے۔ نہ کسی آریہ کو مرزائی بنا سکے۔

ہمارے علماء اسلام کا جذبہ اور خلوص دیکھئے کہ آریوں کو برابر مسلمان بنا رہے ہیں، اور جہاں کہیں مناظرہ ہوتا ہے کوئی نہ کوئی ہندو یا آریا ضرور ہی مشرف باسلام ہوتا ہے۔ پچھلے دنوں ایک عبدالغفور کی جگہ خدا نے نو عبدالغفور پیدا کر دیئے۔ فالحمد للہ۔ اس کے خلاف مرزائی کون کون بنے۔ نتھو اور بدھو اور دہنو اور خنوا، نیا در بیگ، بہا در بیگ، چمگادڑ بیگ، سکندر بیگ، مچھندر بیگ، بھنگڑ شاہ، جھنگڑ شاہ، الہ بخش دین، غلام سدو، عبد المدار، عبدالمنار، عبدالٹھاکر، قطمیر النساء، بہار بی بی، نگار بی بی، پیار بی بی، سنسار بی بی، سوار بی بی، نسوار بی بی، پیزار بی بی، بم ٹھس بی بی، کرگس بی بی، ٹھسا ٹھس بی بی، جنگل بی بی، منگل بی بی وغیرھا۔

واہ رے لیپا لک دین عیسوی کو ہندوستان سے خوب دیس نکالا دیا۔ ہم تو جب جانتے کہ کسی عبدالمسیح کو عبدالمرزا بناتے کیونکہ آپ مسیح بن مریم ہی کے مقابلے میں مسیح موعود بنے ہیں اور اگر آپ واقعی مسیح موعود ہوتے تو عیسائیوں کی کیا شامت تھی کہ آپ کو نہ مانتے۔ مگر آپ کے عجیب خوارق ہیں کہ مسیح موعود بننے کا ارمان بلکہ فخر، اور اصلی مسیح پر سبّ ولعن۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ مسیح سے نفرت کا اظہار بھی اور مسیح موعود بننے کا اقرار بلکہ افتخار بھی۔ جو لوگ مسیح کے درجے سے ناواقف ہیں اور مرزائی کتابوں میں ان پر لعن طعن دیکھتے ہیں ان کو تو اصل اور مثیل دونوں سے یکساں نفرت ہوگی۔ وہ کہیں گے

اگر نقوش مصور ہمہ ازیں جنس دارد
مخواہ دیدہء بینا خنک تن اعمی

دیکھئے آپ شامت اعمال سے مسیح کو بھی اپنے ساتھ لے مرے۔ اب تو آپ کو ضرور ہی شرم آنی چاہیے کہ اپنا لقب مسیح موعود کیوں رکھا۔ پس اس کو واپس لیجئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آئندہ دین عیسوی کی توہین نہ کیجئے۔

وہی مسیح کا قتل وصلیب

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہم متواتر طور پر ایک جدید طرز سے حیات مسیح کو کلام مجید سے ثابت اور بجائے مسیح کے منکروں کے دعوے وفات کو زندہ درگور کر چکے ہیں۔ اب مجددانہ رنگ میں پھر ملاحظہ ہو۔

واضح ہو کہ ما قتلوہ و ما صلبوہ سے یہودیوں کے دعوی انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم کا استیصال کیا گیا ہے۔یعنی خود قتل اور صلب کی نفی کی ہے۔مطلب یہ ہے کہ عیسی مسیح کو نہ کسی نے قتل کیا، نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ایک اور شخص ان کے مشابہ ہو گیا، اور خدا تعالی نے حضرت عیسی مسیح کو زندہ آسمان پر اٹھا لیا۔ ورنہ قول انّا قتلنا المسیح کی کامل تردید نہیں ہو سکتی۔ اور نہ یہ ایسا مہتم بالشان معرکہ ثابت ہو سکتا ہے جس کی صدا سے دنیا گونج رہی ہے۔

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ عیسی مسیح قتل بھی کئے گئے، اور سولی بھی دیئے گئے مگر نتیجہء قتل وصلب ظاہر نہ ہوا، بلکہ وہ مشبہ بالمصلوب ہوئے۔

بھلا مشبہ بالمصلوب ہونا کون سا بڑا معرکہ ہے۔ ہم کسی جانور کے گولی مارتے ہیں، وہ گر کر مرنے کے قریب ہو جاتا ہے، مگر پھر بھاگ یا اڑ جاتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ سینکڑوں اور ہزاروں مریض امراض مزمنہ میں مبتلا ہو کر مشبہ بالموتی ہو جاتے ہیں، مگر معالجہ سے اچھے ہو جاتے ہیں۔لیکن یہ معرکے مہتم بالشان نہیں ہیں جن کا ذکر خدا تعالی قرآن میں کرے اور فرمائے و ما قتلهم المرض یقیناً بل رفعهم الله الیه۔

قادیانی مرزا جی نے خدا کے کاموں کو بھی اپنے کاموں پر محمول کیا ہے، جو قادیان کے گنبد سلامتی میں بیٹھ کر رات دین کرتے رہتے ہیں۔ پھر طرح طرح کے خلاف فطرت دعوے کہ میری وجہ سے یہ ہوا، اور میری وجہ سے وہ ہوا۔ گویا خدا تعالی نے اپنی سنت فطرت کو بدل کر مرزا جی کی سنت و فطرت کے مطابق کر دیا۔ بظاہر تو لن تجد لسنة الله تبدیلا پر ایمان، مگر اپنے خوارق سے اس کا صاف انکار۔ ذرا غور کرنے کی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیا یہودی اندھے تھے کہ ان کو حضرت عیسیٰ مسیح کے مشبہ بالمصلوب ہونے کا علم نہ ہوا۔ عیسیٰ مسیح تو بے کس اور بے بس تھے، اگر وہ مشبہ بالمصلوب ہو کر بچ نکلتے تو یہود ان کو ضرور ڈھونڈ نکالتے اور پکڑ کر مکرر صلیب پر چڑھاتے اور ہرگز زندہ نہ چھوڑتے۔ اور اگر باوصف ہر طرح کی طاقت کے وہ اندھے ہوگئے تھے اور ان کی عقلوں پر خدا نے پردہ ڈال دیا تھا تو یہ بھی فی حد ذاتہ قدرت الٰہی کا ویسا ہی معجزہ تھا جیسا حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا جس کے قادیانی مرزا جی منکر ہیں اور یہ معجزہ ان پر ایسا ناگوار ہے کہ اسکو اپنی موت سمجھتے ہیں۔

ایک مرزائی صاحب کہنے لگے کہ ۱۹۰۰ برس سے قومیں عیسیٰ مسیح کے مشبہ بالمصلوب ہونے کی قائل ہیں، مسلمان جو ۱۳ سو برس سے دنیا میں آئے ہیں، کیا حق رکھتے ہیں کہ عیسیٰ کے باب میں دیگر اقوام کے خلاف کچھ منہ کھول سکیں۔

ہم کہتے ہیں کہ قومیں تو نہ صرف ۱۹ سو برس سے بلکہ دس ہزار برس آغاز بعثت آدم سے سبھی کچھ کہتی ہیں، کیا ان کی سب باتیں مان لینے کے قابل ہیں۔ دنیا کچھ ہی کہے، مسلمانوں کو تو وہ بات ماننی چاہیے جو قرآن کہے۔ مگر یہ مسلمانوں کیلئے ہے نہ کہ مقدس مذہب اسلام اور اس کے احکام کا ردّ کرنے والوں کیلئے۔ کروڑوں عیسائی حضرت عیسیٰ مسیح کو ابن اللہ مانتے ہیں۔ ۲۴ کروڑ ہنود پتھر کے تراشے ہوئے بتوں کو معبود سمجھتے ہیں۔ مرزائی ان سب کی نسبت بھی کہہ سکتے ہیں کہ مسلمانوں کا کیا منہ ہے کہ ان کے خلاف منہ کھول سکیں۔

ہندوستان ہی میں دیکھو کہ ۲۴ کروڑ ہنود کے مقابلہ میں ۶ کروڑ مسلمان ہیں۔ گویا چھٹا حصہ ہیں اور مسلمانوں کو یہاں آئے جمعہ جمعہ ۸ دن ہوئے ہیں، اور ہنود قدیم سے ہیں اور ان کی بت پرستی بھی قدیم سے، مگر حسب قول مرزا صاحب مسلمانوں کا کیا منہ ہے کہ بت پرستی پر طعن کریں اور توحید کو اچھا سمجھیں۔

تیرہ سو برس سے تمام علماء اسلام و مفسرین کرام تو آیات قرآنی سے عیسیٰ مسیح کی حیات ثابت کریں مگر مرزا جی سب کو ردّ کریں اور ان کے مقابلہ میں اقوام مخالفان اسلام کے اقوال کو معتبر سمجھیں اور ان کی سند لائیں پھر اچھے خاصے اسلامی مجدد اور بروزی نبی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل اسلام کو کسی آسمانی نشان کی ضرورت نہیں

جو سچے مومن خدا تعالی کی آیات بینات اور نور اور کتاب مبین اور آفتاب اسلام کی روشن اور چمکتی ہوئی عالمگیر شعاعیں چشم ظاہر و باطن سے دیکھتے ہیں، اب ان کو کسی آسمانی نشان کے دیکھنے کی ضرورت نہیں و تمت كلمة ر بك صدقا وعد لا۔ لا مبدل لكلما ته پران کا ایمان ہے۔

اور جو لوگ حسب قول مرزا صاحب (مطبوعہ الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء) یہ کہتے ہیں کہ ہم کو کوئی نشان دکھاؤ، وہ سچے مسلمان نہیں ہیں بلکہ مذبذ بين بين ذ لك لا الى هؤلا ء ولا الى هؤلا ء ۔اور كا لشا ة العائرة بين الغنمين۔ الحد يث، اور من كان فى هذه اعمى فهو فى الآ خرة اعمى کے مصداق ہیں، یا مداری سے پھنک ایک، پھنک دو، کا تماشا دیکھنے کی فرمائش کرتے ہیں۔ ان کا مرزا جی سے نشان طلب کرنا ایک قسم کا استہزاء یا تعجیز ہے کیونکہ مرزا جی نہ کوئی نشان دکھا سکتے ہیں، نہ ایسی قدرت رکھتے ہیں، ان کا ہر نشان دین اسلام کیخلاف ہے۔

مرزا جی نشان طلب کرنے والوں کی مذمت کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰؑ کا قول نقل کرتے ہیں کہ حرامکار لوگ مجھ سے نشان مانگتے ہیں۔ حالانکہ آپ (اپنے منہ میاں مٹھو) سینکڑوں نشان دکھا چکے ہیں بہت سی پیشین گوئیاں کر چکے ہیں اور کر رہے ہیں مگر کوئی پوری نہیں ہوئی۔

اور پھر آگے چل کر (دروغ گو را حافظہ نباشد) آپ ہی کہتے ہیں۔

اگر کوئی نشان نہیں دکھایا گیا، تو مانگو بے شک مانگو۔الخ

مرزا کا پہلا نشان تو یہ ہے کہ دیکھو عیسی بن مریم ۱۹ سو برس کے بعد اب میرے زمانہ میں وفات پا گئے اور میں نے انکو کشمیر میں دفن بھی کر دیا۔ وہ دیکھو انکی قبر بھی موجود ہے مگر یہ عجیب نشان ہے کہ مرزائیوں کے سوا کسی کو نظر نہیں آیا، نہ انکے سوا کوئی اس سے واقف ہوا۔ گویا یہ گروہ فریسیوں کا گروہ ہے جنکے راز سے غیر آدمی واقف نہیں ہوسکتا۔

دوسرا نشان طاعون ملعون کا خروج ہے۔اول تو یہ پہلے کبھی دنیا میں آیا ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، اور آیا ہے تو شائد اس زمانے میں بھی کوئی مسیح پیدا ہوا ہوگا۔ حالانکہ لندن میں طاعون نہیں اور ایک مسیح مسٹر پگٹ موجود ہے اور پیرس میں طاعون نہیں مگر ایک مسیح ڈاکٹر ڈوئی موجود ہے۔ ان دونوں مسیحوں نے دعوی نہیں کیا کہ ہماری بعثت پر طاعون کا خروج ہوگا گویا ہر مسیح کا نشان اور خاصہ ہر جگہ جدا جدا ہے۔ اگر مرزا جی سے دونوں مسیح معارضہ کرنے لگیں اور قادیان میں آکر گھونسم گھونسا ہوں اور جنگ ڈوئل لڑنے لگیں کہ عیسی مسیح تو منجی ہے جو دنیا کو ہر طرح نجات دلوانے آیا ہے، وہ تو بیماریوں اور وباؤں کا قلع قمع کرتا تھا، کوڑھیوں تک کو اچھا کرتا تھا، مردوں تک کو زندہ کرتا تھا۔ پس اس کا موعود بھی ایسا ہی ہوگا، تو کیسا موعود ہے کہ طاعون کو اپنا ایڈی کانگ بنا کر دنیا کو ہلاک کر رہا ہے۔ پھر عیسی مسیح کی میراث کے شفیع وخلیط تو ہم ہیں، جو عیسائی ہیں۔ تو عیسی مسیح کا کھلا دشمن اور رقیب ہے پس کیوں کر ان کی جگہ اور ان کا منصب لے سکتا ہے۔ تو فرمایئے مرزا جی کے پاس اس کا کیا جواب ہے۔

پھر دنیا میں آتش زدگیاں ہو رہی ہیں۔ طوفان اور زلزلے آ رہے ہیں۔ خون ریزیاں ہو رہی ہیں۔ مرزا ان کو اپنا نشان کیوں نہیں بتاتے، کیا یہ کسی اور خونی مسیح کا ادبار ہے

آگے چل کر مرزا جی فرماتے ہیں:

> تم نے جو اسلام کو قبول کیا ہے تو کون سا معجزہ دیکھا تھا جس قدر معجزات اسلام کے تم بیان کرو گے وہ سماعی ہوں گے تمہارے چشم دید نہیں۔ الخ

لیجئے جناب اسلام اور اس کے معجزات اور قرآن مجید کا نزول سب سماعی اور عمر و زید کے قصص اور سنی سنائی داستان ہو گئے، حالانکہ قرآن مجید اور اس کا معجزہ نظم اور اس کی ہدایات تامہ جو روز روشن کی طرح دنیا میں پھیل رہی ہیں، ہر مومن کے سامنے موجود ہیں۔ تمام منکران اسلام بھی کہتے ہیں کہ جو مرزا جی کہہ رہے ہیں کہ اسلام کے حق ہونے اور قرآن کے منزل من اللہ ہونے اور آنحضرت ﷺ کے نبی برحق اور خاتم النبیین ہونے کا بجز سماعی باتوں کے کیا ثبوت ہے۔ اب مرزا جی کو دہریوں اور ملحدوں کا گرو گھنٹال نہ کہا جائے، تو کیا کہا جائے۔

مرزا جی کا یہ مطلب ہوا کہ دین اسلام کی کل باتیں تو سماعی ہیں، لیکن جو کچھ میں دکھا رہا ہوں وہ سب محسوس اور یقینی ہیں۔ پس اسلام اور پیغمبر اسلام کو چھوڑو اور مجھ پر ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاؤ۔ پھر اسلام کے اچھے خاصے مجدد لعنة الله علی الكذا بين و المفترين الى يو م الددين
اسلام میں کون سا نشان نہیں جو مرزا جی دکھا رہے ہیں۔کون سی ہدایت نہیں جو مرزا جی کر رہے ہیں۔ان کا یہ کہنا بالکل مکاری ہے کہ:

اس ظلم صریح کو دیکھ کر جو ایک عاجز انسان (عیسیٰ مسیح) کو خدا بنایا گیا ہے میرے دل میں درد اور جوش پیدا ہوتا ہے۔

یوں کہیے کہ رشک وحسد پیدا ہوتا ہے کہ کروڑوں عیسائیوں نے تو عیسیٰ کو خدا مان لیا اور باوصف مسیح موعود بننے کے میرے نام کا کسی نے کتا بھی نہ پالا۔اگر حسد اور رشک نہ ہوتا تو خشونت اور حقد وخبث باطن سے کلمۃ اللہ اور روح اللہ کو گالیاں نہ دی جاتیں، نہ بیہودہ تاویلوں کے ساتھ قرآن وحدیث کے خلاف ان کی وفات ثابت کی جاتی۔ چونکہ آپ نے اپنے کو مسیح موعود بنا لیا ہے لہذا اصلی مسیح کو نہیں دیکھ سکتے۔آپ کا یہ کمینہ خیال ہے کہ جب تک عیسیٰ مسیح کی وقعت دنیا کے دل میں ہے میری وقعت نہیں ہوسکتی۔ چہ خوش، یہ منہ اور سقنقوری معجون۔ایک مکھی کہہ سکتی ہے کہ جب تک سیمرغ کا نام دنیا میں ہے میری بھنبھناہٹ کوئی نہیں سن سکتا،اور ایک چیونٹی کہہ سکتی ہے کہ جب تک ہاتھی کی ہیبت لوگوں پر چھائی ہوئی ہے، مجھے کوئی نہیں پوچھ سکتا۔اصل یہ ہے کہ شرارت اور خودغرضی کی حماقت انسان کو پاگل بنائے بغیر نہیں رہتی۔

کون سے سچے مسلمان کے دل میں درد اور جوش پیدا نہیں ہوتا جب وہ یہ دیکھتا اور سنتا ہے کہ ایک عاجز انسان کو خدا بنالیا ہے۔اس صورت میں تو ہر مسلمان مسیح موعود ہے، مرزا قادیانی کی کیا تخصیص۔ انسانوں کو خدا بنانے کی مذمت میں قرآن وحدیث بھرے ہوئے ہیں، مگر مرزا جی کے لئے یہ ایک آسمانی نشان ہے کہ وہ عیسیٰ مسیح کو خدا نہیں سمجھتے۔علاوہ مسلمانوں کے بہت سے اہل مذاہب بلکہ خود بعض حکماء وعقلاء یورپ عیسیٰ مسیح کو خدا نہیں مانتے،لیکن کیا وہ سب مسیح موعود ہیں۔ ہاں مرزا قادیانی کی طرح عیسیٰ مسیح کو کوئی گالیاں نہیں دیتا۔مرزا جی کے لئے گالیاں دینا آسمانی نشان ہے۔

دشنام بمذہبے کہ عادت باشد
مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کو بہشت کی ضرورت نہیں

الحکم میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ہماری خواہش ہے کہ الٰہی تجلیات ظاہر ہوں جیسے موسیٰ نے رب ارنی کہا تھا، ورنہ ہمیں تو بہشت کی ضرورت ہے نہ کسی اور شئے کی۔

جی بجا ہے مگر حضرت موسیٰ نے دنیا میں رب ارنی کہا تھا، یا مرنے کے بعد۔ قرآن میں تو مرنے کے بعد مومنین اور متقین کیلئے جناب باری نے جنت کا وعدہ فرمایا ہے مگر چونکہ آپ کو دنیا ہی میں حسب فحوائے حدیث شریف جنت کے مزے اور بہاریں ہیں۔ عیش وعشرت ہے الدنیا سجن المؤمن و جنت الکافر، لہذا مرنے کے بعد جنت کیوں نصیب ہونے لگی۔ آپ تو یقیناً مرتے دم بھی یہی ترانہ گائیں گے

خاک میرا دل ملے گا حوریان عدن سے
باغ ہستی سے چلا ہوں ہائے پریاں چھوڑ کر

پھر الٰہی تجلیات کے ظاہر ہونے کے کون سے اسباب ہیں۔ حضرت موسیٰ نے تو کوہ طور پر رب ارنی کہا تھا۔ آپ کے پاس تو ابھی تک منارہ بھی نہیں، جس پر چڑھ کر آسمانی باپ کا نظارہ ہو۔ اور بات یہ ہے کہ آپ بہشت دوزخ کے درحقیقت قائل ہی نہیں، جبھی تو عدم ضرورت ظاہر کی گئی۔ یہ نصوص قطعیہ کا انکار اور کفر والحاد نہیں تو کیا ہے۔

دعا بے شک حق ہے

قادیانی مرزا جی بھی دعا کے قائل ہیں مگر صرف اپنی دعا کے۔ انبیاء کی دعا کے بھی منکر ہیں جنہوں نے دعا مانگی کہ اے خدا ہمارے ہاتھ پر معجزات دکھا، مگر مرزا جی خود معجزات کو نہیں مانتے۔ گویا انبیاء کی دعا میں بھی اثر نہیں ورنہ معجزات ضرور ہوتے۔ اس صورت میں انبیاء نے ظہور معجزات کے لئے جس قدر دعائیں مانگیں وہ بالکل فضول اور عبث تھیں، حالانکہ فعل عبث لہو ولعب میں داخل ہے جو حرام ہے اور انبیاء ارتکاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام سے فطرۃً پاک ہیں۔

مرزا جی کے سوا نہ آج تک کسی کی دعا قبول ہوئی نہ آئندہ ہوگی۔ وہ اپنی دعا سے ان لوگوں کو بھی انڈے بچے دلوا سکتے ہیں جن کے کبھی چوہیا کا بچہ تک پیدا نہیں ہوا، اور اولادبھی پسری نہ کہ دختری۔ وہ اپنی دعا سے دنیا کو ہلاک کر سکتے ہیں۔ ہیضہ اور طاعون کو بلوا سکتے ہیں۔ اور بات بھی ٹھیک ہے، کیونکہ جب سبھی کی دعا قبول ہوگی تو لیپالک کو کون پوچھے گا۔ خود مرزا جی ایمان سے کہیں کیا ان کے مخالفوں اور منکروں کی بھی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اگر قبول ہوتی ہیں تو کفار کی دعائیں بھی قبول ہوئیں کیونکہ جو شخص نبی اور امام الزمان پر ایمان نہ لائے وہ کافر ہے اور اگر قبول نہیں ہوئیں ،تو خدا تعالی رب العالمین نہیں بلکہ رب المرزائین ہے اور رحمان و رحیم اس کی عام صفت نہیں بلکہ اس صفت کا ظہور صرف مرزائیوں کے لئے ہے۔ پھر دنیا میں جو کچھ ہو رہا ہے مرزا جی کی وجہ اور ان کی ہی دعا یا بددعا سے ہو رہا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ مولوی کرم الدین صاحب پر جو فریب کا دعوی دائر کیا گیا اس میں کامیاب ہونے کیلئے کہاں تک زور نہیں لگایا گیا۔ کیا کیا الہامات نہیں ہوئے لیکن سب غترbود۔ ہاں کفار کی دعا قبول ہوگئی اور مرزا کو شکست نصیب ہوئی۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا خدا بھی دعا کے قبول کرنے بلکہ خود اپنے ایفاء وعدہ پر قادر نہیں۔

یہ ہے مرزا جی کی دعا کی حقیقت جس پر مرزائی خوش ہیں اور اپنے دین و دنیا کے کاموں کا دار و مدار بلکہ دین و دنیا کی بہبودی انہیں کی دعا پر منحصر رکھتے ہیں۔ قدرت الہی ضعیف الاعتقادوں اور کمزور کانشنس والوں کی ایسی ہی درگت کرتی ہے۔

کیا وجہ ہے کہ مرزا جی کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ پیشین گوئیاں غلط ہوتی ہیں۔ الہامات گوزشتر ہو جاتے ہیں۔

وجہ یہی ہے کہ وہ بدنیتی سے محض مخلوق کی دل آزاری اور ہواء نفس اور دنیوی اغراض اور حصول عز و جاہ کے لئے ہوتی ہیں۔ خدا تعالی خود فرماتا ہے و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال۔

مرزا جی کو یہ بھی معلوم ہونا چاہیے کہ خدا تعالی نے ادعونی استجب لکم سے کن لوگوں کو مخاطب کیا ہے۔ مومنوں کو، متقیوں کو، خدا اور اس کے رسول پر بہمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات ایمان رکھنے والوں کو، صادقوں کو۔ نہ کہ خدا پر افتراء باندھنے والے کذابوں کو ۔خود رسول بن گئے اور آیات قرآنی کا مہبط و مورد اپنے کو بنایا۔ خدا تعالی عادل ہے ،دلوں کی باتیں جانتا ہے، نیتوں اور ارادوں کو دیکھتا اور جانتا ہے۔ پس وہ حد سے تجاوز کرنے والوں کی دعا ہرگز قبول نہیں کرتا کیونکہ یہ دوسری مخلوق پر ظلم ہوگا۔ وہ بجائے اس کے کہ ایسے مکاروں کی دعا قبول کرے ان کو زیادہ ذلیل اور رسوا کرتا ہے، ورنہ دنیا میں اندھیر مچ جائے۔ مولوی کرم الدین صاحب پر مرزا قادیانی نے کیا کیا ظلم نہیں کئے، ان کو کیا کیا اذیتیں نہیں پہنچائیں ،مگر انجام کیا ہوا۔ مرزا قادیانی کا وار خالی گیا، بلکہ ہاتھ سے تلوار گر پڑی۔ اب مظلوم مولوی کرم الدین کا حملہ ہو رہا ہے دیکھیں مرزا صاحب قادیانی اس حملے سے کیوں کر اپنے کو بچاتے ہیں۔ خاقانی لکھتا ہے

بترس از تیر باراں ضعیفاں در کمین شب
کہ ہر کر ضعف نالان تر قوی تر زخم پیکانش

عجیب فقرہ

مرزائی اخبار الحکم کی پیشانی پر تحت تصویر منارہ یہ فقرہ ثبت رہتا ہے:

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیان بر منارہ بلند تر محکم افتاد

یہ فقرہ ضرور الہامی ہے مگر مرزا جی کا لفظ (محمدیان) بدشگونی اور سخت مضر ہے۔ غالباً ملہم (آسمانی باپ) کو سہو ہوا ہے اس کی جگہ مرزائیاں نہیں تو احمدیاں ہونا چاہیے تھا کیونکہ مرزا جی کے نزدیک لفظ محمد میں صفت جلال اور لفظ احمد میں صفت جمال ہے، اور جلال کا مقتضی جہاد ہے جس سے مرزا جی کو مارے خوف کے کپکپی لگتی ہے۔ اس صورت میں مذکورہ بالا الہامی فقرے کے یہ معنی ہوئے کہ

جلد چل یا اٹھ کہ تیرے جہاد کا وقت قریب پہنچا اور مجاہدین خونی مسیح کے بلند مینارے پر جم گئے۔

دیکھو یہ فقرہ کتنا خوف ناک ہے۔ مجدد (احمد حسن شوکت) تو برابر ایسی خطرناک غلطیوں کی اصلاح کرتا رہتا ہے۔ بہتری اسی میں ہے کہ جس طرح مجدد کی تنبیہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکسر الصلیب و یقتل الخنا زیر
والی حدیث اخبار الحکم قادیان کی لوح سے مٹا دی گئی ہے یہ فقرہ بھی گھڑی کی چوتھائی میں محک کیا جائے ورنہ یاد رکھئے کہ خیر نہیں۔

الزامات واتہامات

مرزا غلام احمد قادیانی بار بار کہتے ہیں کہ مجھ پر اگر الزامات واتہامات لگائے جاتے ہیں تو کیا تعجب ہے۔ کون سا نبی ہے جو ایسے الزامات سے بچا ہو۔

افسوس ہے کہ مرزا جی کو الزام اور اتہام کے لغوی معنی بھی معلوم نہیں۔ الزام کے لغوی معنی لازم کرنا یعنی چمٹانا اور کسی شئے کا کسی کی گردن پر ڈالنا ہیں۔ الزام کے لئے مطاوعت لازم نہیں۔ یعنی یہ نہیں کہ وہ شئے درحقیقت چمٹ بھی گئی ہو اور گردن پر پڑ بھی گئی ہو۔ اس لئے ملزم اس شخص کو کہتے ہو جس پر کسی جرم کا الزام لگایا جائے اور تحقیقات جاری ہو، اور جب ثابت ہو جائے کہ وہ تو مجرم ہے، نہ کہ ملزم۔

علی ہذا، اتہام کے معنی سخت گرمی میں جانا، اور ہوا کا ناموافق سمجھنا، اور کسی پر تہمت دھرنا، یعنی گمان پر لے جانا ہے۔ اس کو بھی مطاوعت لازم نہیں۔ یعنی یہ ضروری نہیں کہ وہ گمان صحیح ہو، بلکہ ان بعض الظن اثم قرآن میں وارد ہے، یعنی بدگمانی گناہ ہے۔

اب خیال فرمانا چاہیے کہ انبیاء کرام پر جس قدر الزامات اور اتہامات دھرے گئے، تو اریخ شاہد ہے کہ ان میں سے ایک بھی ثابت نہ ہوا، بلکہ خود جناب باری نے وحی کے ذریعہ سے ان کو اٹھا دیا۔ اور انبیاء کرام خدا تعالی کی کسوٹی پر کامل انسان ثابت ہوئے۔ مثلاً یہودیوں نے حضرت مریمؑ پر اور زلیخا نے حضرت یوسفؑ پر تہمت دھری، مگر اللہ تعالی نے دونوں کو بری فرمایا۔ لیکن مرزا جی کے نزدیک حضرت عیسیٰؑ تہمتوں سے بری نہیں اور فاسق و فاجر ہیں۔ نعوذ باللہ۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ مرزا جی کے اقوال و افعال پر جو کچھ الزام لگائے گئے، کیا وہ غلط نکلے۔ یا خدا تعالی نے بذریعہ وحی کے ان کو اٹھا دیا۔ جب پیشین گوئیاں غلط نکلیں اور مرزا جی پر کذب کا الزام لگایا گیا تو کیا انہوں نے اس الزام سے اپنے کو بری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ یا مرزا جی نے جب اپنے کو خدا تعالیٰ کا منزلہ ولد بذریعہ الہام بتایا، تو وہ اس جرم افتراء علی اللہ سے بری ہو سکے۔ یا انہوں نے کسی فوجی شخص سے جو بیٹا دلوانے کی اجرت پانچ سو روپیہ وصول کی، تو کیا یہ الزام غلط تھا اور مرزا جی اس کو بیٹا دلوا سکے۔

نبی سے گناہ سرزد نہیں ہوسکتا، اس میں قوت قدسیہ ہوتی ہے۔ گناہ کا ارتکاب شیطان کے القاء سے ہوتا ہے لیکن فینسخ الله ما یلقی الشیطان کے مطابق انبیاء کرام کو خدا تعالیٰ القاء شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔ ورنہ عام انسانوں اور نبیوں میں کچھ فرق نہ ہوگا۔

مرزا جی پر تو اب تک آسمانی باپ نے کوئی الہام بھی نہیں کیا کہ جو الزامات تم پر دنیا لگاتی ہے وہ بالکل غلط ہیں۔ اب ہمارے اس مضمون کے بعد الہامات ہونے لگیں تو تعجب نہیں۔ ہاں یہ الہامات تو ضرور ہوتے ہیں کہ انت منی و انا منك اور انت بمنزلة ولدی۔

اس لحاظ سے اگر مرزا جی اپنے کو معصوم اور تمام عیوب و نقصانات سے پاک و صاف بتائیں تو مضائقہ نہیں کیونکہ خدا کی طرح خدا کے بیٹے کا بھی عیوب و نقصانات سے پاک ہونا ضروری ہے جیسا کہ عیسائیوں کا عقیدہ ہے۔ تو اب سمجھنا چاہیے کہ تمام مرزائی عیسائی ہیں اور یہ واقعی ہے کیونکہ مرزا جی اپنے دعوی کے موافق عیسی ہیں، پس مرزائی کیوں عیسائی نہ ہوں۔ لیکن یہ عجیب بات ہے کہ جس طرح مرزا جی کے بدن میں عیسائیوں کے نام سے پتنگے لگتے ہیں، اسی طرح مرزائی کو اگر عیسائی کہا جائے تو منہ کھسوٹنے پر تل جائے۔ پھر دیکھئے کہ قادیانی مرزا جی تمام عیوب و نقصانات سے پاک ہیں، پھر بھی اپنے کو ناقص نبی بتاتے ہیں گویا نقص ان کے نیچر میں داخل ہے۔ اس صورت میں آپ کامل بھی ہیں اور ناقص بھی۔ هذا خلف

نہیں جناب! حقیقت میں تو آپ کامل ہی ہیں، مگر چونکہ دنیا کے ۳۶ کروڑ مسلمان آنحضرت ﷺ کے کامل انسان اور کامل نبی ہونے پر ایمان رکھتے ہیں، لہذا آپ ان کے بہلانے کے لئے اپنے آپ کو ناقص بتاتے ہیں۔ لہذا آپ اچھے خاصے منافق ہیں حالانکہ نبی منافق نہیں ہوسکتا بلکہ منافقین کے لئے قرآن مجید میں وعید موجود ہے انّ المنافقین فی الدّرك الاسفل من النار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا قادیانی یا مرزائی ایماناً کہہ سکتے ہیں کہ مرزا سے سی سالہ بعثت میں کذب وغیرہ کا کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا۔ تمام پیشین گوئیاں بالکل جھوٹی نکلیں، الہامات دروغ ثابت ہوئے اور انشاء اللہ ثابت ہونے والے ہیں۔ خود اپنے اظہاروں میں مرزا جی نے جو کچھ جھوٹ بولا ہے اور اپنی تحریروں کی جو کچھ تاویلیں کی ہیں اور تقیہ کر کے بیمار بنے ہیں وہ عدالت کی مسلوں میں موجود ہے۔ اور کیا عجب ہے کہ ناظرین پر بالتفصیل واضح ہو جائے۔ مرزا جی کی دروغ بیانیوں کی تفصیل کو دفتر درکار ہے۔

ماحصل یہ ہے کہ الزام واتہام لگانا دوسری شئے ہے اور ان کا ثابت ہو جانا دوسرا امر ہے۔ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے سوا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ جو الزامات لگائے گئے ہیں وہ غلط اور جھوٹ ہیں۔

مرزا جی کے مسیح موعود ہونے کی دلیل

(وہی وفات مسیح)

ہم متواتر ثابت کر چکے ہیں کہ وفات مسیح سے مرزا جی کو کوئی تعلق نہیں کیونکہ تمام یہودی اور دہریئے اور اکثر اہل یورپ وامریکہ حیات مسیح کے قائل نہیں اور بزعم خود ایسے مضبوط دلائل سے وفات مسیح ثابت کرتے ہیں جن کے مقابلے میں مرزا جی کے دلائل لغو اور لچر ہیں، مگر ان میں سے کوئی مسیح موعود بننے کا مدعی نہیں۔ حالانکہ مرزا کے دعوی سے یہ لازم آتا ہے کہ ہر منکر حیات مسیح اور مثبت وفات مسیح، عیسی موعود ہے۔

ظاہر ہے کہ حیات مسیح قدرت الٰہی کا ایک معجزہ ہے جس طرح دوسرے معجزات ہیں، مگر مرزا جی پنجے جھاڑ کر اسی معجزے کے پیچھے پڑے ہیں۔

مرزا جی زور شور کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے آسمانی معراج کے کیوں منکر نہیں ہوتے اور کیوں یہ دعوی نہیں کرتے کہ کرہ زمہریر تک چونکہ کوئی نہیں جا سکتا اور آسمان کا خرق و التیام محال ہے اور وہ ایک خلاء بسیط اور انتہائے نظر ہے، لہذا میں مسیح موعود ہوں۔

علی ہذا، شق قمر اور عصائے موسی کا اژدہا بن جانا وغیرہ معجزات خلاف فطرت اور خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل ہے، جس طرح عیسیٰ کا احیاء اموات خلاف فطرت ہے، لہذا میں مسیح موعود ہوں۔ اگرچہ دل میں مرزا جی کا یہی عقیدہ ہے مگر معلوم نہیں کس ظاہری دباؤ نے ان کے منہ پر مہر لگا دی ہے۔ غالباً ذرا شرم وحیا کا پاس ہے۔ بے حیائی کا پورا پاس ابھی تک آسمانی ہائی کورٹ سے نہیں ملا۔ گو علماء اسلام نے الحاد وارتداد کا پاس دے دیا ہے

الحاد وارتداد کے فتوے سال ہا سال قبل منجانب علماء ومشائخ اسلام شائع ہو چکے ہیں جب کہ مرزا جی ایسے بیباک نہ تھے، نہ یوں کھلم کھلا دین اسلام کو اس زمانہ میں فارغ خطی دی تھی۔ مگر ہمارے علماء اپنے اشراق اور الہام سے تاڑ گئے تھے اور ان کے خوارق دیکھ کر سمجھ گئے تھے کہ زقوم کے درخت نے اگرچہ ابھی تک چنداں نشو ونما نہیں پایا مگر چند روز میں خاردار ہوکر اپنا زہریلا اثر پھیلائے گا، لہذا انہوں نے پہلے ہی الحاد وارتداد کے تیشے سے اس کی جڑ کاٹ دی۔

مرزائی فخر کرتے ہیں کہ ہمارے حضرت (مرزا قادیانی) نے مسیح کو مار کر اپنی مسیحیت کا قلعہ فتح کر لیا۔ وہ شہروں اور قصبوں میں بھی اعلان دیں گے کہ وفات و حیات مسیح پر بحث کر لو، مگر چونکہ ضمیمہ دیکھ کر لوگ کید سے واقف ہو گئے ہیں لہذا وہ بھی جواب دیتے ہیں کہ

> جب تم قرآن مجید سے مسیح کو مارتے ہو، تو قرآن ہی کی رو سے پہلے یہ ثابت کرو کہ مسیح دوبارہ دنیا میں آئیں گے۔
>
> پھر یہ ثابت کرو کہ وہ ہندوستان کے گم نام قصبے قادیان میں ایک مغل کے جسم میں حلول کریں گے۔

اب رہی حدیث، حدیثوں میں تو تیس دجالوں کا آنا بھی لکھا ہے۔ کیا ثبوت ہے کہ مرزا جی مثل اپنے دوسرے ہم عصروں مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر ڈوئی اور دوسرے گزشتہ دجالوں کی طرح دجال نہیں۔ ان کو تو یہ جلن اور مرن ہے کہ عیسیٰ بن مریم تو، جو ایسا اور ویسا تھا، زندہ رہے اور میں چند روز میں مر جاؤں۔ مردہ مسیح کو تو لوگ مانیں اور میں زندہ مسیح جو سب کی آنکھوں کے روبرو موجود ہوں مجھے کوئی ٹکے کو بھی نہ پوچھے۔

کہتے ہیں کہ مرزا جی کا رسالہ میگزین یورپ وامریکا میں بھی جاتا ہے۔ اگر میگزین میں بھی آپ کی مسیحیت کی یہی دلیل ہوتی ہے کہ یسوع مسیح وفات پا گئے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے میں مسیح موعود ہوں، تو یقیناً اہل یورپ ہنستے ہنستے زعفرانی معجون بن جاتے ہوں گے، اور یہی کہتے ہوں گے کہ:

ول مرزا پاگل ہوگیا ہے، گردن میں پلاسٹر کا اپریشن کر کے ہم کو پاگل خانے بھجوانا مانگتا ہے۔ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ یہ شکس (شخص) چندروز جیل خانے کی ہوا کھا کر سکمین سے جین ہو جائے اور پھر پبلک کو دیک (دق) نہ کرے۔ وہ ہمارے خداوند یسوع کو گالی دیتا ہے اس کو مارنا مانگتا ہے جو آسمانی باپ کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا دنیا پر حکومت کر رہا ہے ہم اپنے بائی (بھائی) مسٹر پگٹ اور ڈاکٹر ڈوئی کو کیوں یسوع نہ مانیں جو یسوع مسیح کو مارتا نہیں اور جیسا ہم آسمانی باپ کا بیٹا ہے ایسا ہی وہ بھی ہے یسوع مسیح ہم لوگوں (یورپ) میں آئیگا نہ کہ ایشیاء کے وحشی کالوگوں (انڈیا) میں اور جب کہ مرزا کو خود انڈیا کے لوگ نہیں مانتے تو ہم لوگ کب مانتا سکتا ہے وہ شریر آدمی جھوٹا ہے

رؤیت اور آسمانی وقدرتی نشان

مرزا جی نے ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء کے الحکم میں رؤیت (دیدار خدا) پر بحث کی ہے لیکن اس عنوان کو چھوڑ کر خدا تعالی کے نشانوں پر جا کودے ہیں۔ دعوی کچھ ہے دلیل کچھ ہے۔ یعنی گفتگو میں دعوی تو خدا تعالی کی رؤیت کا ہے جس کا جلوہ برخلاف تمام انبیاء کرام کے مرزا جی اپنے سادہ لوح مریدوں کو دکھانے میں فرد ہیں، اور بحث کی قدرت الہی کے نشانوں پر جن کا کوئی فرد بشر منکر نہیں۔ اور یہ ظاہر ہے کہ رؤیت کا تعلق ذات سے ہے یعنی خدا تعالی کی ذات محسوس اور مرئی ہو، اور آثار کا تعلق صفات سے ہے، یعنی کسی شئے کی علامت بعینہ وہ شئے نہیں ہوتی۔ واضح ہو کہ دنیا میں حسب فحوائے

لا تدركه الابصار وهو يدرك الابصار وهو اللطيف الخبير (الانعام: ۱۰۳)

چشم ظاہر بین سے خدا تعالی کی رؤیت محال ہے، ورنہ غیر محدود کا محدود وظرف (سمت وغیرہ) میں اور مستغنی کا محتاج الی السمت اور لا مکانی کا مکانی ہونا لازم آئے گا۔ دیکھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکروں نے حضرت موسیٰ سے یہی تو کہا تھا کہ

لن نو من لك حتّی نری اللّه جهرة یعنی اے موسی ہم تجھ پر اس وقت ایمان لائیں گے جب آمنے سامنے بالمواجہہ اور کھلم کھلا خدا کو دیکھ لیں گے

مگر حضرت موسیٰ جیسے کلیم اللہ اور اولو العزم، خدا تعالی کو قوم کی استدعا کے موافق نہ دکھا سکے اور رب ارنی کا جواب بھی لن ترا نی ہی ملا۔

بھلا کیا ہے بساط آئینہ ہائے دیدہء و دل کی
وہ جلوہ پار ہو جائے اگر سد سکندر ہو

اور ارشاد ہوا

و لکن انظر الی الجبل فا ن استقر مکا نه فسوف ترا نی فلما تجلی ر به للجبل جعله دکا و خرّ موسی صعقاً۔ (الاعراف۔۱۴۳)

(ترجمہ)۔لیکن اے موسی پہاڑ کی طرف دیکھ۔اگر پہاڑ (تجلی سے) اپنی جگہ ٹھہر گیا تو تو بھی دیکھ سکے گا۔جب خدا نے پہاڑ پر تجلی کی تو اس کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور موسی بے ہوش ہو گئے۔

بار احسان کیوں اٹھایا جب کہ دل تھا جلوہ گاہ
سل رہی موسی کی چھاتی پر یہ کوہ طور کی

اگر کوئی اعتراض کرے کہ جب حضرت موسیٰ کو معلوم تھا کہ چشم ظاہر بین سے خدا تعالی کی رؤیت نہیں ہوسکتی، تو انہوں نے کیوں عبث استدعا کی اور فعل عبث کے ارتکاب سے انبیاء کرام بری اور معصوم ہیں۔تو جواب یہ ہے کہ قوم پر حجت قائم کرنے کیلئے حضرت موسیٰ نے ایسی استدعا کی ،اور دکھا دیا کہ خدا تعالی کی رؤیت نہیں ہو سکتی، نہ کوئی اس کی تجلی کی تاب لاسکتا ہے۔

مگر مرزا جی کے دعوے سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے خیالی کوہ طور (منارہ) پر چڑھ کر ہمیشہ خدا تعالی کا دیدار دیکھتے ہیں ،اور آسمانی باپ اپنے لیپا لک کو تجلی کا تماشا دکھاتا ہے جس طرح شب رات میں والدین اپنے بچوں کو آتش بازی کا گھر پھونک تماشا دکھاتے ہیں۔اور مرزا جی جب اپنے کو عیسی مسیح سے افضل بتاتے ہیں تو موسیٰ سے کیوں افضل نہ بتائیں گے یعنی حضرت موسیٰ رویت سے محروم رہے مگر میں ہر وقت منارے کی بدولت خدا تعالی کا مکھڑا دیکھتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب رہے آسمانی قدرتی نشان۔ یہ ہر شخص ہر وقت دیکھتا ہے اور ربنا ما خلقت هذا باطلاً پر ایمان رکھتا ہے اور ہر ذی روح اور غیر ذی روح قادر مطلق اور فاطر برحق کے وجود اور قدرت وصنعت کاملہ کا مقر ہے یسبح له من فی السماوات و من فی الارض مرزا جی اس سے بڑھ کر کیا دکھاسکیں گے، اور نہ ان کے دکھانے کی کوئی ضرورت ہے۔اور دکھائیں گے بھی تو دیکھی ہوئی شئے کو جو محض فضول اور عبث اور تحصیل حاصل ہے۔ البتہ جن کی آنکھیں بوالہوسی اور اعجوبہ پرستی سے چوپٹ ہیں اور دن دہاڑے آنکھیں مانگتے پھرتے ہیں اور جن کو حق و باطل نور وظلمت کچھ نظر نہیں آتا، ان کو دکھائیں۔

مرزا جی تو پورے مداری بھی نہیں۔ پھنک ایک، پھنک دو، کا تماشا دکھانے بھی بیٹھے ہیں۔ مداریوں کی شعبدہ بازیوں کا راز کھل نہیں سکتا مگر مرزا جی کے کید کا راز طشت از بام ہو گیا اور دنیا طلبی اور حب جاہ کا پاکھنڈ سب پر کھل گیا۔

البتہ مقدمات کے دونشان بڑے بھاری ہیں۔جن میں سے ایک تو دنیا نے دیکھ لیا دوسرے کے دیکھنے کی باری ہے۔مگر مرزا جی کے نزدیک تو نشان قدرت وہی ہے جوان کی کامیابی دکھائے اور جو ناکامی دکھائے وہ قدرت کا نشان نہیں، بلکہ دجالی یا شیطانی نشان ہے۔آتھم کے نہ مرنے اور آسمانی منکوحہ کے وصل سے محروم رہنے کا قدرتی نشان نہ تھا۔ لیپا لک کے نزدیک تو وہ نشان معتمد اور مستند ہے جو آسمانی باپ دکھائے اور آسمانی باپ کبھی اپنے لیپا لک کی ناکامی کا نشان نہیں دکھاتا۔ پس ان کو قدرت الٰہی کے نشان سے کیا مطلب۔خواہ کیسی ہی متواتر ناکامیاں ہوں مگر مرزا قادیانی ہرگز ان کا اقرار نہ کریں گے، کیونکہ ایسے اقرار سے بروزیت ومسیحیت باطل ہوتی ہے۔پس مرزا جی کا خدا تو وہی ہے جو کامیاب کرتا ہے، ناکامیاب کرنے والا ہرگز ان کا خدانہیں۔ ورنہ وہ ناکامی کا اقرار کرتے نادم ہوتے،فرعونی دعووں سے توبہ کرتے۔اب غور کرنا چاہیے کہ شرک اور الحاد کے اور کیا سینگ ہوتے ہیں۔خوب یاد رہے کہ قدرت الٰہی اپنے منکروں مشرکوں اور ملحدوں کو ہرگز کامیابی کا نشان نہیں دکھا سکتی و ما دعاء الکافرین الا فی ضلال۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی مسیح کا صلب اور قتل

ایک مرزائی رسالے میں، جس کی تالیف مرزائیوں کے لئے فخر کا باعث ہے، لکھا ہے کہ:

جماعت احمدیہ کو خدا کے فضل سے اس واقعہ (قتل وصلب مسیح) کے باب میں سچا علم عطا کیا گیا ہے اور اسی سبب سے ان میں کوئی اختلاف نہیں، اور جیسا کہ نصوص قرآنیہ سے ثابت ہوتا ہے انہوں نے بلا اختلاف اس امر کو مان لیا ہے کہ واقعی حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے لیکن صلیب پر موت واقع نہیں ہوئی بلکہ خدا نے انہیں بعافیت اتار لیا اور طبعی موت سے مار کر اپنی طرف اٹھالیا پس یہی وہ سچا علم ہے جس کو خدا تعالی نے اپنے کلام

و ما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبّہ لھم

اور و ما قتلوہ یقیناً بل رفعه الله ، میں ظاہر فرمادیا ہے۔

کوئی پوچھے اس واقعہ کی نسبت کس کو اختلاف ہے۔ کیا جمہور امت محمدیہ صحابہ کرام اور مجتہدین عظام اور علماء فخام کو اختلاف ہے۔ ہرگز نہیں۔ حسب فحوائے لا یجتمع امتی علی الضلالة سب حیات مسیح پر متفق ہیں۔ صرف جماعت احمدیہ برخلاف اجماع امت متفق نہیں اور من شذّ شذّ فی النار کی مصداق ہے۔ ایسا کہنا تو بالکل اپنے منہ میاں مٹھو بنناہے۔ جماعت مرزائیہ کو اگر حیات مسیح میں اختلاف ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ حق پر ہے، بلکہ وہ بھی ان الذین اختلفوا فیه لفی شكٍ منه کے ذیل میں داخل ہے۔ پھر اختلفوا ماضی کا صیغہ ہے، یعنی وہ لوگ (یہود وغیرہ) جو حیات مسیح میں اختلاف کرتے تھے ان کو بجز ظن کی پیروی کے کوئی علم نہیں دیا گیا۔ اور ظاہر ہے کہ قرآن اختلاف کا قاطع ہے۔ یہی وجہ ہے کہ امت محمدیہ میں سے کسی کو اختلاف نہیں۔ اب تیرہ سو برس کے بعد امت محمدیہ سے خارج ہو کر جس کا جی چاہے اتباع ظن اور ہوائے نفس کا بندہ بن کر اختلاف کرے، اور از منہ ماضیہ کے یہودیوں کی جماعت میں مل جائے۔ دنیا کے ۳۰ کروڑ مسلمانوں کے مقابلے میں اگر چند سو یا چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار مرزائی اجماع امت محمدیہ کے خلاف ہو جائیں تو اسلام کا کیا بگاڑ سکتے ہیں جب کہ مخالف مذاہب کے کروڑوں آدمی بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔

خود مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک بھی یہ مسئلہ چنداں مہتم بالشان نہیں، بلکہ اس کی تہہ میں ایک فریب چھپا ہوا ہے جو درحقیقت سادہ لوحوں کے پھانسنے کا لاسا ہے۔ وہ یہ کہ مسیح جس کو دنیا زندہ سمجھتی ہے مر گئے ہیں اور میں انیس سو برس کے بعد اس کا جانشین بن کر آیا ہوں۔ کیونکہ مسیح بن مریم زندہ ہیں تو وہی مسیح موعود بن کر آئیں گے، نہ کہ مرزا جی جو اپنے کو چینی مغل بتاتے ہیں۔

اگر مرزا جی اپنے کو محض نبی یا خدا کا نائب بتاتے اور اسی ایک لٹکے میں کامیاب ہو جاتے اور مسیح موعود نہ بنتے، تو ان کو عیسی مسیح کے مرنے کی مطلق ضرورت نہ ہوتی۔ اور جب مسیح موعود بنے ہیں تو ضرور ہے کہ حضرت عیسی بن مریم کو ماریں کیونکہ اپنے رقیب کا زندہ رہنا کوئی نہیں چاہتا۔

یہ ہے خالی تو وہ خالی یہ بھرے تو وہ بھرے
کاسہء عمر عدو حلقہ آغوش ہوا

مندرجہ بالا شعر بالکل مرزا جی کی حالت کا فوٹو ہے مگر اس کا مطلب نہ مرزا جی سمجھیں گے نہ کوئی مرزائی، انشاء اللہ مجدد ہی سمجھائے تو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر کوئی پوچھے گا تو ہم بتا دیں گے۔

مرزا جی کو اپنی شہرت اور حبّ جاہ و منصب اور مال و زر جمع کرنے کا اس کے سوا کوئی ذریعہ نہ ملا کہ اپنے کو مسیح موعود بنائیں اور مسیح ہی کے نام سے بکیں۔ مگر وائے ناانصافی اور کفران نعمت کہ جس مسیح نے ان کو اس درجہ پر پہنچایا اور جسکے نام لیوا ہو کر مرزا جی گھر بیٹھے پجنے لگے، اسی کو بے دردی کے بغدے سے مار رہے ہیں، اور اس میں طرح طرح کے عیوب نکال رہے ہیں۔ یہ تو بالکل یہودا اسقر یوطی کا اتباع اور اسی کی شاگردی ہے۔ پھر مسیح کے مار ڈالنے اور صفحہ دنیا سے ان کا نام مٹا دینے میں کیا کیا جتن نہیں کئے۔ ہونہہ عیسائیوں نے تو حضرت عیسی کو ابن اللہ بنایا، مجھے بمنزلۃ ولد (آسمانی باپ کا لیپا لک) بھی کوئی نہ سمجھے، حالانکہ مجھ پر چمکتا ہوا اور دمکتا ہوا اور کھنکتا ہوا اور دھڑکتا ہوا الہام ہو۔ مگر الہام کو بھی کوئی نہ مانے۔ اچھا نہ مانو، تب بھی عیسی مسیح ہوں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبرّے جھاڑوں کہ عیسائیوں کے ساتھ روح القدس بھی پناہ مانگے۔ اور دنیا کے مسلمانوں کو جنہوں نے عیسی مسیح کو زندہ رکھ چھوڑا ہے، وہ ناچ نچاؤں کہ سب میں زلزلہ ڈال دوں، قیامت برپا کر دوں۔

اے بدبختو، نا ہنجارو، خدائی خوارو، لعنت کے مارو، تم نے عیسی کو تو زندہ رکھ چھوڑا ہے اور محمد ﷺ کو زمین کا پیوند کر دیا حالانکہ دونوں مردہ ہیں۔،

مطلب یہ ہے کہ میں (قادیانی) زندہ مسیح اور زندہ نبی زندہ امام الزمان ہوں مجھے کیوں نہیں مانتے۔ بلاؤں اپنے ایڈی کانگ طاعون کو اور پکاروں اپنی خالہ کے بیٹے ہیضہ کو کہ تمہارا صفایا کرے۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا خدا کی صفت محیی اور ممیت پر ایمان نہیں۔ خدا جسے چاہے زندہ رکھے جسے چاہے مارے۔ جس طرح حسب فحوائے آیت انك میت و انهم میتو ن آنحضرت ﷺ کا کچھ کسر شان نہیں، اسی طرح حسب آیت بل رفعه الله زندہ رکھنے سے مسیح کو آنحضرت ﷺ پر کچھ ترجیح اور فضیلت نہیں کیونکہ نبی نبی سب برابر ہیں۔ وہ جس کے ساتھ جو معاملہ چاہے کرے، وہ جس کو جو صفت چاہے عطا فرمائے، وہ قادر مطلق اور فاطر برحق ہے۔ اس کی صفت ان الله علی کل شئی قدیر ہے۔ ظاہر کہ احیاء اور اماتت اور حیات و وفات بھی شئی من ا لا شیاء ہیں ۔مرزائیوں کے نزدیک خدا تعالی اماتت پر تو قادر ہے مگر احیا پر قادر نہیں۔ گویا خدا تعالی میں یہ صفت ہی موجود نہیں، اور اگر ہے تو برائے نام یا محض فضول اور معطل ہے۔ ذرا عقل کے ناخن لو اور سمجھو کہ احیاء اور اماتت اضداد میں سے ہیں اور ہر شئے اپنی ضد سے پہچانی جاتی ہے۔ پس اگر خدا تعالی محیی نہیں تو ممیت بھی نہیں، حالانکہ نص قرآنی اسکے خلاف ہے مرزائیوں کا اس پر ایمان نہیں کہ لا یخلف الله وعده

اب اہل نیچر کے مزخرف عقائد کے موافق مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا یہ کہنا کہ نیچر نہیں بدل سکتا اور سنت الہی اسی پر جاری ہے کہ وہ مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا یعنی مسیح کو مار تو سکتا ہے مگر زندہ نہیں کر سکتا، اول تو تم غیر محدود قدرت وفطرت اور سنت الہی کو محدود بتا رہے ہو، اور وان من شیء الا عنده ... کا صریح انکار کر رہے ہو ۔اور اگر تم کو فطرت وسنت الہی کا علم ہو گیا ہے، تو احاطہ کھینچ کر بتاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم، سنت الٰہی تو یہی ہے کہ وہ ازل سے لے کر ابد تک ہر شئے پر قادر ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور جو چاہے کرسکتا ہے۔ سب کچھ اسی کے قبضہ قدرت میں ہے لا یسئل عمّا یفعل و هم یسئلو ن۔ انسانی ارادے غلط ہو جاتے ہیں۔ ہم چاہتے کچھ ہیں اور ہوتا کچھ ہے۔ خود مرزائیوں نے مولوی کرم الدین صاحب پر جو فریب کا دعوی دائر کیا تو اس میں کون سی تدبیر اٹھا رکھی، کیا کیا الہام ہوئے، مگر ہوا وہی جو خدا نے چاہا۔ پس یہی سنت اللہ وفطرت اللہ ہے جو ٹل نہیں سکتی اور ہمیشہ جاری رہے گی۔

خدا تعالی تو احیاء پر قادر نہیں مگر مرزا صاحب قادیانی احیاء واماتت دونوں پر قادر ہیں۔ جو لوگ ان پر ایمان نہ لائیں ان کو طاعون کے ذریعہ سے ہلاک کر سکتے ہیں اور جو ایمان لائیں ان کو زندہ رکھ سکتے ہیں۔ یہاں سنت اللہ غت ربود ہوگئی اور خدا میں جس صفت کے ہونے کا انکار کیا وہ اپنے وجود میں ثابت کی۔

قادیانی مرزا جی تو دنیا کے مارنے ہی کے واسطے مبعوث ہوئے ہیں۔ جب ساری خدائی کو مارتے ہیں تو عیسی مسیح کو کیوں نہ ماریں جن کا زندہ رہنا ان کی نبوت و موعودیت کے حق میں موت ہے۔

مرزا جی جب حدیث میں عیسی بن مریم کا زندہ رہنا دیکھتے ہیں، تو آتش غضب کے شعلے انکے دماغ سے نکلنے لگتے ہیں۔ اور جب قرآن مجید میں عیسی کی نسبت رفعه الله دیکھتے ہیں تو دانت پیستے ہیں اور جھلّاتے ہیں کہ قرآن میں رفعه الله کی جگہ اماته الله کیوں نازل نہ ہوا۔ معلوم نہیں خدا تعالی اس وقت کس خیال میں تھا کہ بھول گیا یا شاید یہ خیال کیا کہ انیسویں صدی میں آسمانی باپ کا لیپا لک پیدا ہوگا جو میری لفظی غلطی کی معنوی اصلاح کرے گا، یا اس سے غلطی ہوئی جس کا تدارک اب آسمانی باپ نے کیا۔

مرزائی کہتے ہیں کہ وما قتلو ہ و ما صلبو ہ کے بعد جو و لکن شبه لهم وارد ہوا ہے، اگر عیسی مسیح مشبہ بالمصلوب نہیں ہوئے تو لکن کیوں وارد ہوا، جو استدراک کے لئے آتا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ وما قتلو ہ یقیناً کے بعد بل رفعه الله کیوں وارد ہوا۔ حرف بل تو محض اضراب کے لئے آتا ہے، جب وما قتلو ہ کے بعد لفظ یقیناً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہے تو اضراب کیسا۔ پھر رفعه الله کے معنی جو مرزائی (اپنی طبعی موت سے حضرت عیسیٰؑ کا مرنا) بتاتے ہیں، تو اس کو لغت سے ثابت کریں کہ رفع کے معنی طبعی موت سے مرنے کے ہیں۔ اور جب ہر شئے اپنی طبعی موت سے مرتی اور فنا ہو جاتی ہے تو اسکا ذکر ہی کیسا۔ یہ تو محض فضول اور لغو وحشو ہوا۔ نہ عیسی مسیح کی کوئی تخصیص نکلی، کیونکہ ایسا تو ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور ہوتا رہے گا۔ دنیا نے اس کو مہتم بالشان کیوں سمجھا۔ کیوں مذاہب میں جنگ ہوئی۔ کیوں غلغلہ مچا جو قیامت تک مچتا رہے گا۔

پھر جب خدا نے عیسی کو مشبہ بالمصلوب کر کے اٹھالیا اور چند روز زندہ رکھ کر اور عمر طبعی پر پہنچا کر مارا، تو سیاق کلام یوں ہونا چاہیے تھا بل رفعه الله و اماته الله بعد العمر الطبیعی بھلا کلام الہام میں انسانی تاویلیں چل سکتی ہیں۔ یہ صرف کلام الٰہی کی شان ہے کہ ذرا سی تاویل کرنے سے سارا نظام نظم منقلب اور درہم و برہم ہو جاتا ہے۔ تاویل کرنا گویا کلام الٰہی پر ظلم کرنا ہے۔

مرزا کا کوئی سچا مرید طاعون سے نہیں مرا

اخبار الحکم قادیان مطبوعہ ۱۰ جون ۱۹۰۴ء میں مرزا جی نے طاعون کے متعلق اپنے بعض مریدوں کو گورداسپور میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

میں جانتا ہوں اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ابھی تک کوئی ایسا آدمی طاعون سے نہیں مرا جس کو میں پہچانتا ہوں یا وہ مجھے پہچانتا ہے جو شناخت کا حق ہو۔

واہ! کیا کہنا ہے۔ اس دو پٹی تقریر پر قربان جایئے جو بروزی حکمت عملی سے لبریز ہے۔ اس کا یہ مطلب ہوا کہ جن لوگوں نے، مجھے جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے نہیں پہچانا، یعنی جو لوگ مجھ پر ایمان نہیں لائے وہی طعمہ طاعون ہوئے۔ اس کی دو شقیں ہیں۔

اول درجہ پر وہ لوگ ہیں جو جانتے ہی نہیں کہ مرزا جی کون ہیں۔ نہ ان کو خبر ہے کہ قادیان ملک پنجاب میں کس نبی اور مسیح نے بروز اور خروج کیا ہے۔

دوسرے درجہ پر وہ مرزائی ہیں جنہوں نے بظاہر بیعت کی مگر جیسا کہ پہچاننے کا حق ہے مرزا جی کو نہیں پہچانا۔ اس کی دو صورتیں ہیں یا تو وہ جاہل اور سادہ لوح تھے کہ نبی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر نبی میں تمیز نہ کر سکتے تھے اور دوسروں کی دیکھا دیکھی مرزائی ہو گئے تھے۔ وہ درحقیقت سر میں دماغ، دماغ میں حس اور ادراک، سینے میں دل اور دل میں کانشنس نہ رکھتے تھے۔ اور یہ یقین کیا جاتا ہے کہ خوش قسمتی سے ایسے ہی مریدوں کی بھیڑ بھاڑ نے مرزا جی کا رجسٹر معمور کر رکھا ہے۔ اور بڑی بات یہ ہے کہ انہوں نے کسی چندے میں پھوٹی کوڑی تک نہ دی ہوگی۔ گویا قارون کے سگوں میں سے تھے۔ خوب ہوا کہ طاعون ایسے لئیموں، گھامڑوں، عطائیوں کا سلفہ کر گیا کیونکہ وہ کسی مرض کی دارو نہ تھے یا خودغرض تھے جو محض پیٹ کی خاطر مرزائی بنے تھے اور خلوص عقیدت نہ رکھتے تھے۔ ایسے لوگ دراصل منافق تھے۔ اچھا ہوا کہ طاعون نے ان کو بھی دوسرے بھائیوں میں ملا دیا۔ خس کم جہاں پاک۔

مرزا جی کا مطلب یہ ہے جس قدر مرزائی مرے وہ حقیقی مرزائی نہ تھے اور جس قدر بچ رہے وہ خودغرض اور منافق ہی کیوں نہ ہوں سچے اور راسخ الاعتقاد مرزائی ہیں۔ تو گویا طاعون کچھ اور جھوٹے مریدوں کو چٹ کرنے آیا تھا کیونکہ مرزا قادیانی نے یہ قید لگائی ہے کہ مجھے انہوں نے ایسا نہیں پہچانا جو شناخت کا حق ہے۔

اب رہے وہ لوگ جو مرزا جی سے آشنا ہی نہیں، نہ ان کے نام سے واقف ہیں، وہ خارج اور مطلق العنان رہے۔ نہ طاعون ان کے لئے آیا۔ طاعون تو ڈائن بن کر پیاروں ہی کا صفایا کرنے آیا ہے اور چونکہ یہ جاہل خودغرض منافق تھے، لہذا سب جہنمی ہوئے۔ انّ المنا فقین فی الدر ك ا لا سفل من النار۔ لو صا حبو! مرزائی بنو اور یہ شعر پڑھتے ہوئے سیدھے جہنم کی راہ لو۔

تو دوست کسی کا بھی ستم گر نہ ہوا تھا
جو ظلم ہے ہم پر وہ کسی پر نہ ہوا تھا

اور ابھی کیا معلوم ہے کہ مرزائیوں میں کتنے جاہل خودغرض منافق بھرے پڑے ہیں۔ ان کا تجربہ آئندہ سال انہیں ایام میں ہوگا کیونکہ طاعون تو لیپا لک مرزا کے ساتھ ہے، جب تک وہ زندہ ہے طاعون کا دورہ بند نہیں ہو سکتا۔

پھر لاکھوں آدمی مرزا جی کو جیسے کچھ وہ بروزی اور موعود ہیں ایسا پہچانتے ہیں جیسا پہچاننے کا حق ہے، وہ خود مرزا جی کے قول کے موافق طاعون سے محفوظ رہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ رہیں گے انشاء اللہ حق برزبان جاری۔ طاعون تو صرف مرزائیوں کے لئے آیا ہے جنہوں نے مرزا جی کو نہیں پہچانا کہ کتنے پانی میں ہیں، اور ان کی کیا پالیسی ہے۔ اور کھانے کے دانت کتنے چھوٹے اور دکھانے کے دانت کتنے لمبے ہیں۔

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں کہ

> جب قادیان میں طاعون پڑی ہوئی تھی تو ہم خدا تعالیٰ کی قدرت کا عجیب نظارہ دیکھ رہے تھے۔ ہمارے گھر کے ادھر ادھر چیخیں آ رہی تھیں اور ہمارا گھر درمیان میں اس طرح تھا جیسے سمندر میں کشتی ہوتی ہے۔ اس نے محض اپنے فضل وکرم سے محفوظ رکھا۔

شہروں اور قصبوں میں ایسا واقعہ بہت سے گھروں میں ہوا ہے۔ اردگرد کے لوگ طاعون سے ہلاک ہوگئے ہیں اور یہ گھر بالکل محفوظ رہے۔ مگر کیا ان گھروں میں بھی ایک ایک مسیح موعود تھا جس کی وجہ سے وہ محفوظ رہے۔ ہم خود اپنا تجربہ اور مشاہدہ بیان کرتے ہیں کہ میرٹھ شہر میں ہمارے گھر کے اطراف و جوانب قریب و بعید میں طاعون سے اموات کی ٹپکا ٹپکی لگی ہوئی تھی۔ ایک مردہ اٹھایا گیا اور دو تین مردوں کے اٹھانے کا تہیا۔ مگر ہمارا گھر جس میں بیس پچیس آدمی تھے، سب محفوظ رہے اور کسی کا بال تک بیکا نہ ہوا۔ کیا ہم بھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔ استغفر اللہ۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ اگر ہم مفتری علی اللہ ہوتے تو سب سے پہلے ہمیں پر طاعون آتا۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر طاعون مرزا کے منکروں کی وجہ سے آیا ہے، تو ہند کے تیس کروڑ آدمیوں میں سے ایک بھی زندہ نہ رہتا اور کوئی مرزائی جو مرزا قادیانی پر ایمان لاچکا ہے نہ مرتا۔ حالانکہ جس طرح اور لوگ مرے اسی طرح مرزائی بھی مرے۔ طاعون نے تو نہ اپنا دیکھا نہ پرایا۔ ایسی لغو باتیں بچوں کے پھسلانے کیلئے ہیں۔

مہلک مسیح اور طاعونی نبی

مرزا جی کے پاس بجز اس دلیل کے کہ عیسیٰؑ وفات پاگئے کوئی دلیل اپنے مسیح موعود ہونے کی نہیں جس کی ہم بیسیوں مرتبہ چھتاڑ کر چکے ہیں۔ اب صرف طاعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملعون رہ گیا جو مرزا جی کے خروج کی بڑی بھاری علامت اور آسمانی باپ کا معجز نشان ہے، اور اس لئے اگر مرزا کو طاعونی نبی یا طاعونی مسیح کہا جائے تو بے جا نہیں۔ لوگوں کو ہلاکت کی دھمکیاں تو مرزا جی پہلے ہی دیا کرتے تھے مگر وفات مسیح کا قصہ پرانا ہو گیا، اور خود مرزائی اس سے اکتا گئے تو طاعون ہی کا ذکر خیر مرزا جی کی تقریروں اور مرزائی اخباروں کی تحریروں میں رہتا ہے کیونکہ یہ تازہ بتازہ ہے اور کل جدید لذیذ کی چاشنی میں خمیر کیا گیا ہے۔

چونکہ ہر نبی کے زمانے میں طاعون آیا ہے اور خود عیسیٰ مسیح کے زمانہ میں بھی طاعون سے لاکھوں آدمی ہلاک ہوئے ہیں اور کسی نبی کی برکت اور دعا اس کا انسداد نہیں کر سکی، لہذا بروزی نبی کے زمانے میں کیوں طاعون نہ آوے۔ اور جو تمغہ ہر نبی کو ملا ہے بروزی نبی اس سے کیوں محروم رہے۔ مگر جس صورت میں تمام انبیاء کرام نے بھی دنیا کو ہلاک ہی کیا اور مرزا جی بھی ہلاک ہی کر رہے ہیں تو ان میں اور دیگر انبیاء کرام میں کون سا مابہ الامتیاز رہا، حالانکہ مرزا جی خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) اور دوسرے لفظوں میں افضل الانبیاء ہیں۔

دنیا کے لئے تو مرزا جی کا وجود باعث ہلاکت ہے مگر وہ خود اپنے لئے آسمانی نشان ہیں، ان کا بال تک بیکا نہ ہو گا اور نہ ہو سکتا ہے۔ آسمانی باپ نے انہیں کی حفاظت کا ٹھیکا لیا ہے کیونکہ وہ خلف ہیں اور دوسرے بیٹے ناخلف۔

مرزا جی سے جب کوئی سوال کرے گا کہ طاعون کب دفع ہو گا، تو وہ یہی جواب دیں گے کہ جب تک دنیا مجھ پر ایمان نہ لائے گی۔ حالانکہ یہ غیر ممکن ہے کہ ساری خدائی ان پر ایمان لائے۔ اس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ نہ صرف مرزا جی کی زندگی میں بلکہ ان کے مرنے کے بعد بھی طاعون موجود رہے گا اور جب تک ساری دنیا کا صفایا نہ ہو جائے گا، نہ ٹلے گا۔

مرزا جی کہتے ہیں کہ دنیا بد اعمالیوں میں مبتلا ہے، خدا کو بھول گئی ہے۔ مگر ان کے خوارق کہہ رہے ہیں کہ کیسی ہی بد اعمالیوں کے مرتکب ہو، کیسے ہی خدا کو بھول جاؤ، مگر مجھ پر ایمان لاؤ، میں طاعون سے بچ نکلوں گا اور آسمانی باپ سے بھی؟ یہی وجہ ہے کہ مرزائی پارٹی میں ہر گروہ کے مسلمان بھرتی ہو جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مداری، قلندری، مچھندری، مقلد، غیرمقلد، خود بروزی نبی اور امام الزمان۔ مگر کسی کے مذہب سے کوئی تعرض نہیں بلکہ سب کی پیٹھ ٹھونکتے رہتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ لوگ کیسا ہی مذہب رکھیں مگر ان کو نبی اور امام الزمان مان لیں۔

حضرت امام اعظمؒ کے مذہب کی بہت تعریف کرتے ہیں مگر بقیہ تین اماموں اور ان کے مذاہب اور ان کے مقلدوں کا ذکر تک نہیں کرتے، گویا وہ ناحق پر تھے۔ وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں کثرت سے امام ابوحنیفہؒ ہی کے معتقد ہیں۔ پس بڑی دولت انہیں میں ہے۔ اگرچہ بروزی نبوت پر ایمان لانے والے شاذونادر ایسے لوگ بھی ہیں جو کسی زمانہ میں اہل حدیث تھے اور باوصف جدید نبی پر ایمان لانے کے وہ اب بھی اپنے کو اہل حدیث ہی بتاتے ہیں، مگر حدیث اتبعوا السواد الاعظم کو جو حنفی مقلدین کی شان میں ہے اب اسکا نزول احمدی جماعت کی شان میں بتایا جاتا ہے۔ پس مرزاجی خوش ہوتے ہیں، کسی کے منہ پر تھپڑ نہیں مارتے کہ تم تو اچھے خاصے مشرک فی الرسالۃ ہوکر بروزی نبی کی امت میں ہوکر اب تک امام ابوحنیفہ کا کلمہ پڑھتے ہو۔

مجتہد کی صفت یخطی ہے اور نبی فطری طور پر معصوم ہوتا ہے۔ یہ عجیب معجون مرکب ہے کہ ایک خاطی کے مقلد بھی اور ایک معصوم نبی کے امتی بھی۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا، ہمارے مضمون کا عنوان تو یہ ہے کہ مرزاجی مہلک نبی اور طاعونی مسیح ہیں اور یہ خطاب ان کے لئے باعث فخر ہے اور ایسی صفت ہے جس نے ان کے تمام اوصاف کو ڈھانپ لیا ہے اور سب اوصاف پر غالب آگئی ہے۔ یعنی اب ان کو خاتم الخلفاء اور بروزی نبی اور امام الزمان وغیرہ کہنا نہ صرف فضول بلکہ ان کی توہین کا باعث ہے۔ اب جو لوگ مرزاجی پر ایمان لاتے ہیں وہ غالباً یہی تصدیق بالقلب اور اقرار باللسان کرتے ہوں گے کہ ہم کو آپ کی بروزیت اور خاتمیت اور امام الزمانی سے کچھ واسطہ نہیں، ہم تو آپ کی مہلک نبوت اور طاعونی مسیحیت پر ایمان لائے ہیں کیونکہ یہی آپ کا آسمانی نشان ہے اور یہی آپ کی ذاتیات میں داخل ہے۔ اس کے سوا جتنی صفات ہیں سب عرضیات ہیں۔ اور بڑی بات یہ ہے کہ بروزیت اور مسیحیت کا وجود بھی خارج میں نہیں پایا جاتا، ہاں طاعون اور ہلاکت خارج میں موجود ہے۔ پس ایک مفہوم ذہنی پر ایمان لانا اچھا ہے یا موجود فی الخارج پر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام کی حقیقت

قادیانی اخبار الحکم میں لکھا ہے کہ (زندہ پیر کے مجاور) نے فرمایا مجھے یاد ہے کہ کسی نے ذکر کیا کہ منشی الٰہی بخش (مؤلف کتاب عصائے موسیٰ) اور اس کا ترجمان (صوفی منشی عبدالحق) کہتا ہے کہ الہام وہ ہے جو پورا ہو جائے۔ اور جو پورا نہ ہو وہ شیطانی کام ہے۔، حضرت (مرزا جی) نے فرمایا کہ:

مکہ معظّمہ میں داخل ہوکر اگر خدا کی قسم دی جائے تو میں کہوں گا کہ میرے الہامات خدا کی طرف سے ہیں، لیکن جس شخص نے خیالی طور پر دعویٰ کیا ہو، وہ ہرگز یہ جرأت نہیں کرسکتا۔ کیا وہ شخص جو کامل یقین رکھتا ہو، اور وہ شخص جو مشکوک ہے، برابر ہو سکتے ہیں۔

سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ منشی صاحب اور صوفی صاحب نے ایک ٹکسالی اور اصولی بات کہی تھی جس سے کوئی ذی عقل انکار نہیں کرسکتا کہ جو الہام پورا نہ ہو، اسے الہام کہنا الہام کرنے والے پر افتراء ہے۔ مگر چونکہ اس سے مرزا صاحب قادیانی کا کونا دبتا تھا کیونکہ ان کا کبھی کوئی الہام پورا نہیں ہوا، لہٰذا الہامات پورے نہ ہونے کی وجہ نہ بتائی۔

اور اپنے الہامات کے پورا نہ ہونے کی وجہ بتاتے ہوئے مکہ معظّمہ کا ذکر کیوں کیا۔ یہ کہنا چاہیے تھا کہ اگر مجھے قادیان شریف میں خیالی منارے کے نیچے آسمانی باپ کی قسم دی جائے۔ کیونکہ آپ مکہ معظّمہ اور کعبہ مکرمہ سے منحرف ہو چکے ہیں، باوصف استطاعت رکھنے کے حج کو نہیں جاتے بلکہ اپنے چیلوں کو بھی منع کرتے ہیں کہ سمندر میں ناکے ہیں، جہاز غرق ہوتے ہیں، اور خشکی میں شیر لگتا ہے، طاعون اور ہیضہ کے جا بجا قرنطینے ہیں، پس اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا منع ہے۔

کوئی سچا الہام خیالی طور پر نہیں ہوتا، بلکہ خدا تعالیٰ کی جانب سے القاء ہوتا ہے جس کا پورا ہونا قطعی اور یقینی ہے۔ اس بات کی کیا دلیل ہے کہ اوروں کے الہامات تو خیالی اور آپ کے الہامات یقینی ہوں جو سرسراہٹ بن کر پھر ہو جائیں اور وقوع میں نہ آئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس طرح آپ کے الہامات محض افتراء علی اللہ ہیں اسی طرح آپ کی قسم کا بھی کسی ایسے تیسے ہی کو یقین ہوگا جو لا تطع کل حلاف مھین پر ایمان نہ رکھتا ہوگا۔

پھر الہام کسی واقعہ کے متعلق ہوتا ہے جس کا ظہور الہام کے لئے کسوٹی بن جاتا ہے۔ آپ کے الہامات انت بمنز لة ولدی وغیرہ کون سے واقعہ کے متعلق ہیں۔ آپ کو آسمانی باپ کا لیپا لک کس نے مانا۔ الہام تو ہو گیا لیکن اگر ہم خود مرزائیوں سے پوچھیں کہ کیا درحقیقت مرزا جی خدا کے لیپا لک ہیں تو وہ اس کا جواب متحیر ہو کر نفی ہی میں دیں گے۔ فرمایئے جب خاص الخاص مریدین بھی الہام کے منکر ہیں تو غیر کیوں منکر نہ ہوں۔

مرزا جی کے الہامات واقعات کے متعلق اور واقعات کے پورا کرنے والے تو کیا ہوں گے، اگر ان کو غور سے دیکھا جائے اور جمع کیا جائے تو ایک بے معنی غیر منضبط بے سرو پا لغویات وخرافات ہوگی۔ نبی بھی بن گئے، مسیح موعود بھی بن گئے، مگر آسمانی باپ نے جدید نبی کی بغل میں کوئی پشتارا (صحیفہ) دے کر نہ بھیجا جس میں امت کے لئے اصول وقوانین ہوتے۔ امام الزمان بن گئے مگر الہام کے گھڑنے کا سلیقہ نہ ہوا۔ عیب بھی کرنے کو ہنر چاہیے۔ مجدد السنہ مشرقیہ (احمد حسن شوکت) پر ایمان لاتے تو وہ وہ اچھوتے الہامات کا گھڑنا بتا دیتا کہ ہرگز ٹکسال باہر نہ ہوتے اور پھر ہر طرح چاندی ہی چاندی تھی۔ مریدوں پر الہام نہیں ہوتا بلکہ وہ ابھی عالم رؤیا کے سبز باغ دیکھ رہے ہیں جن کا الحکم میں مسلسل چھپنا اور ان کی تعبیروں کا ملنا شروع ہوگا۔ ایک مرزائی کا خواب مشتہر ہوا ہے کہ کسی شخص نے پانچ سو روپیہ کی رقم کا فارم بھیجا ہے، جب رقم کو ضرب دی تو چھبیس ہزار روپیہ حاصل ضرب ہوا۔ (بلی کے خواب میں چھچھڑے)

موت کی دھمکی

تمام انبیاء کرام علیهم السلام کی صفت بشیر ونذیر اور خود آنحضرت ﷺ کی صفت و ما ارسلنا ك الا رحمة للعالمين ہے۔ وجہ یہ ہے کہ انبیاء کرام جناب باری کی شان جلال ورحمت کے مظہر ہیں، یہ دونوں صفتیں بالفعل لازم وملزوم ہیں جن کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور اپنے اپنے موقع پر ضروری ہے، ورنہ دنیا یا تو سیر ہو جائے یا دلیر ہو جائے۔ اور پھر ضرور ہے کہ دین و دنیا کا نظام درہم برہم ہو کیونکہ خدا تعالیٰ عین رحم ہے عین محبت ہے اور خلقت عالم اور بعثت آدم کا منشاء ہی رحمت و شفقت ہے شان رحمت ہی سے کائنات و مکونات ظہور میں آئے ہیں اسی شان رحیمی کے اقتضاء سے کسی نے ذات باری کو باپ قرار دیا کسی نے رب اور پروردگار۔

اس میں بالکل شک نہیں کہ قدرت الٰہی کا بازار ازل سے ابد تک گرم ہے جس میں صرف رحمت کو رواج ہے، قہر و غضب نام کو نہیں۔ ان کے پیدا کرنے والے وہ انسان ہیں جو اس کی عظمت سے ناواقف اور اس کی رضا کے مطابق کام کرنے سے غافل اور اپنی فانی ہستی کے مقابلے میں اس کی ہستی کو بھولے ہوئے ہیں بلکہ انا و لا غیری کے نقارے بجا رہے ہیں۔

مرزا جی نے جو لوگوں کو موت کی دھمکیاں دیں اور طاعون کے خروج و نزول کو اپنی نبوت اور بروزیت کا باعث بلکہ تابع بتایا، تو کیا اس کے یہی معنی نہیں کہ موت میرے اختیار میں ہے، اور اگر تم مجھ پر ایمان لاؤ گے تو زندہ رہو گے ورنہ ہلاک ہو گے۔ مگر مرزا جی نے کبھی یہ بشارت نہیں دی کہ آسمانی باپ تم کو ورثہ میں فلاں فلاں جائداد یا میراث یا نعمتیں دے گا۔ باپ بیٹے کے پاس موت کے سوا کچھ نہیں طاعون تو مرزا جی کی خوش قسمتی سے چند ہی سال سے آیا ہے۔ لیکن جب کہ آپ اپنی نبوت و رسالت ۳۰ سال سے بتاتے ہیں تو کیا وجہ ہے کہ اس وقت طاعون نہیں آیا اور قبل از طاعون جو دھمکیاں آتھم وغیرہ کو دی گئیں وہ سب خطا گئیں موت کی گیدڑ بھبکیاں ہی رہیں۔

بھلا موت کا کسی سچے مسلمان کو جس کا ایمان اذا جاء اجلھم لا یستأخرون ساعة و لا یستقدمون پر ہے، خوف ہی کیا۔ موت تو ان کے لئے ایک نقل مکانی ہے۔ جو لوگ خدا کو بھولے ہوئے ہیں ان کی زندگی عین موت بلکہ موت سے بدتر ہے، اور جو لوگ ہر دم خدا میں جیتے ہیں ان کی موت بھی زندگی ہے۔ بلکہ وہ کبھی مرتے ہی نہیں۔ موت کی دھمکی صرف بزدلوں پر پڑتی ہے۔ جب بچے اپنے بڑوں سے سنتے ہیں کہ شادی آئی، بھئی شادی آئی، بیچا آئی، بھائی بیچا آئی، تو ڈر جاتے ہیں۔ یہی حال ان پیران نابالغ کا ہے جو موت سے ڈرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت و ہلاکت سے ڈر کر مرزا جی پر ایمان لانے والے سب بچوں کی سی طبیعت رکھتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ مرزا جی کی ڈیوٹی ہلاکت کے سوا کچھ نہیں۔

مرزا صاحب بجز اپنے نفس اور اپنے مریدوں کے کسی کو زندہ دیکھنا نہیں چاہتے۔ جیسے مسیح مرگئے تمام انبیاء اور اولیاء اور شہداء خلاف فحوائے لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتاً ... مرگئے۔ ان کے تمام مخالفین اور منکرین موجودہ زمانے میں ان کے سامنے بذریعہ طاعون مرگئے، اور مرنے کا لگّا لگ رہا ہے اور ابھی کیا ہے ساری دنیا مرے گی مرزا جی اور ان کے مرید ہی زندہ رہیں گے۔

مگر تعجب ہے کہ مرزا جی کے وہ مخالفین جو جعلی بروزیت ومہدیت کا دھڑ توڑ رہے ہیں، مثلاً حضرت مہر علی شاہ مؤلف کتاب سیف چشتیائی وغیرہ، اور حضرت مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی، اڈیٹر رسالہ اشاعۃ السنہ جو مرزا جی کے عنان در عنان حریف ہیں اور حضرت منشی الٰہی بخش صاحب و حاجی صوفی محمد عبد الحق صاحب مؤلف کتاب عصا موسیٰ وغیرہ اور حضرت مولوی کرم الدین صاحب جنہوں نے مقدمہ فریب میں الہامات کی جڑ کاٹ دی اور حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اڈیٹر و مالک اخبار اہل حدیث امرتسر جو مرزا جی کے بغلی گھونسے ہیں اور ہر طرح ان کو نچا رہے ہیں، اور حضرت مولوی سید ابو محمد ڈاکٹر جمال الدین صاحب مالک نیو میڈیکل ہال صدر بازار پشاور، جنہوں نے بروزیت کے ہوائی قلعہ کو اپنی ہر قسم کی اعانت سے بذریعہ ضمیمہ شحنہ ہند اوڑا دیا، اور حضرت مولوی امام الدین صاحب مدرس بورڈ اسکول گجرات، اور تمام حضرات نامہ نگاران و معاونین و ناظرین شحنہ ہند جن کی تعداد بے شمار ہے اور جن کی اعانت و سرپرستی سے ضمیمہ جاری ہے، ان میں سے کسی کا بال بھی بیکا نہ ہوا، اور نہ انشاء اللہ مرزا جی کی زندگی تک بیکا ہو۔ نہ کسی پر موت کی دھمکی پڑی۔ خدا نے چاہا تو سب کے سب مرزا جی کو مار کر بھی نہ مریں گے۔ مجدد السنہ مشرقیہ کی یہ پیشین گوئی جلی حرفوں سے لکھ کر مرزا جی اور تمام مرزائی اپنی اپنی پاکٹ میں رکھ لیں اور پھر قدرت الٰہی کا چشم عبرت سے نظارہ کریں انشاء اللہ ایسا ہی ضرور ہوگا۔ آمین

اور ہم حضرت مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ القہار کا ذکر خیر تو بھول ہی گئے، انہوں نے تو مرزا جی کی وہ خدمت گزاری کی ہے کہ کوئی کر نہیں سکتا۔ ہر علم، ہر فن، ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبجیکٹ میں گویا گپ چپ کے لڈو کھلا دیئے۔ گھٹنوں گھٹنوں مزہ چھکا دیا۔ مرزا جی کے کان میں ہر سال آسمانی باپ کہہ جاتا ہے کہ ضمیمہ اب بند ہوا، اور اب بند ہوا۔ مگر آسمانی باپ ایسا جھوٹا اور فریبی ہے کہ جو کہتا ہے لیپا لک کے حق میں الٹی ہی پڑ جاتی ہے۔ اب دیکھتے جاؤ منافقوں اور ملحدوں کی بولتی بند ہوتی ہے یا ضمیمہ بند ہوتا ہے۔

ہم حلفاً کہتے ہیں کہ مجدد اپنے حاسدوں اور بدخواہوں کا جو نہ صرف قادیان میں بلکہ بعض شہروں اور قصبوں میں عیسیٰ مسیح کو مارتے پھرتے ہیں جہال مطلق اور طفل مکتب سمجھتا ہے اکثر مرزائی ہمارے پاس آتے ہیں اور ہم ان کے ساتھ خلق سے پیش آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ پوچھو کیا پوچھتے ہو مگر توبہ توبہ، زبان کھولتے ہوئے بروزیت اور مسیحیت کی قلعی کھلتی ہے۔ ہاں بعض سیدھے سادھے علماء سے چھیڑ خانی کرتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح کی حیات ثابت کرو جب ہم ان کو بھی مبہوت کرنے کا لٹکا اور حیوان ناشخص بتا دینے کی صنعت بتاتے ہیں تو پھر میدان میں نہیں جمتے۔

جن لوگوں نے انبیاء سے سرکشی کی ہے ان کی تمام قوم ہلاک ہوگئی ہے جیسے طوفان نوح اور صرصر عاد، مگر کیا وجہ ہے کہ بروزی نبی کی مخالفت کر کے نہ صرف ہندوستان کے ۳۰ کروڑ بلکہ دنیا کے ایک ارب کئی کروڑ آدمی ہلاک نہ ہوئے اور خود ایمان لانے والوں کی جماعت کثیر ہلاک ہوگئی۔ کیا انبیاء کا معجزہ صرف ہلاکت ہے، زندہ کرنا ان کا معجزہ نہیں۔ ہاں صاحب انبیاء کرام کیا معنی، خدا تعالیٰ قادر مطلق بھی اماتت ہی پر قادر ہے احیا پر قادر نہیں اور انبیاء کرام نے تو درحقیقت کوئی معجزہ ہی نہیں دکھایا چہ جائے کہ احیاء اموات۔ مناسب تو یہ تھا کہ جس طرح احیاء خلاف فطرت ہے، اسی طرح اماتت بھی خلاف فطرت ہوتی۔ لیکن مرزا جی کا ایمان ایک لاء آف نیچر Law of Nature پر ہے دوسرے پر نہیں۔

احیاء اسلئے خلاف ہوگیا کہ مرزا جی کے رقیب عیسیٰ مسیح مردوں کو زندہ کرتے تھے اور پھر غضب یہ ہوا کہ وہ خود بھی زندہ ہیں اور دوبارہ آئیں گے۔ پس آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک کے سچا کرنے کیلئے عیسیٰ مسیح کو مار کر لاز آف نیچر Laws of Nature کی تصدیق کر دی اور احیا کا نیچر منسوخ کر دیا کیونکہ اس سے خود لیپا لک منسوخ ہوتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی مذہب اور آریا مذہب میں کیا فرق ہے

جس طرح مرزا جی کا یہ منہ نہیں کہ عیسوی مذہب کی تردید کرسکیں، اسی طرح ان کا یہ بھی حوصلہ نہیں کہ آریا مذہب کی تردید کرسکیں۔ عیسائیوں نے عیسیٰ مسیح کو ابن اللہ (خدا کا بیٹا) قرار دیا تو مرزا جی نے اپنے کو متبنّیٰ (اللہ کا بمنزلہ ولد) (لے پالک) بنایا۔ آریا معجزات کے منکر ہیں، مرزا جی بھی منکر۔ وہ تناسخ کے قائل، مرزا جی بھی اپنے بروزی نبی ہونے کے قائل۔ آریا کے نزدیک کوئی شئے نیچر کے خلاف نہیں ہوسکتی، مرزا جی کے نزدیک بھی لاز آف نیچر Laws of nature کا نقض محال ہے بلکہ مرزا جی بعض عقاید میں آریا سے بڑھے ہوئے ہیں

آریا مرنے کے بعد ایک دوسرے قالب میں زندہ ہوکر دوبارہ اٹھنے کے قائل ہیں، مگر مرزا جی قائل نہیں کیونکہ عیسیٰ مسیح دنیا میں دوبارہ نہیں آسکتے نہ وہ زندہ ہیں۔ آریا حشر اجساد کے قائل نہیں، مرزا جی بھی قائل نہیں۔ آریا عموماً معجزات کے منکر ہیں، مرزا جی بھی معجزات قدرت کے منکر ہیں مگر اپنے ذاتی معجزات پر ایمان رکھتے ہیں۔ قانون فطرت صرف ہلاکت پر قادر ہے، زندہ کرنے پر قادر نہیں مگر مرزا جی احیاء اور اموات دونوں پر قادر ہیں۔

امریکہ کا ایک ڈاکٹر دعوی سے کہتا ہے کہ میں نے طاعون کے کیڑے ایک بکس میں جمع کرلئے ہیں جب چاہوں ان کو کھول کر دنیا کو ہلاک کردوں۔ اس کا یہ کہنا تو صحیح ہے اور یورپ وامریکا کے ڈاکٹر اور علماء اور حکماء تصدیق کرتے ہیں، مگر مرزا جی کا یہ دعوی غلط ہے کہ میری وجہ سے دنیا میں طاعون آیا ہے۔ اگر وہ سچے ہیں تو بتائیں کہ ہندوستان میں طاعون کب تک رہے گا، اور کب تک ان کو ۳۰ کروڑ آدمی نبی اور مسیح مان لیں گے کیونکہ طاعون تو مرزا جی کو نہ ماننے ہی کی وجہ سے آیا ہے۔ پس عیسائیوں اور آریا سے مرزا جی کا معارضہ مسلمانوں کو دھوکہ دینا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کا الہامی ڈھکوسلہ

قادیانی مرزا نے ایک نئی گپ یہ ہانکی تھی کہ ام المرزائین کے بطن سے لڑکا پیدا ہوگا۔ چنانچہ اخبار الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء میں جلی حروف میں یہ الہام شائع کیا گیا کہ:

شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔

اوراس الہام پر تمام مرزائیوں کی خاص نظر تھی۔لیکن خدا کی شان کہ ۲۴ جون ۱۹۰۴ء کومرزا جی کے ہاں بجائے لڑکے کی لڑکی پیدا ہوگئی۔ خیر مضائقہ نہ دارد۔لڑکا نہ سہی لڑکی سہی ،آخراولاد میں تو داخل ہے۔لیکن اندیشہ یہ ہے کہ وہ شوخ وشنگ والا آسمانی لقب (جو اولاد ذکور کے لئے کسی قدر موزوں بھی ہوسکتا ہے) کہیں دختر نیک اختر سے وابستہ نہ ہوجائے جو ہر طرح ناموزوں ہوگا۔اس الہام کے متعلق زید وعمر کا ایک مختصر مگر دلچسپ مکالمہ درج ذیل ہے:

زید۔ بھائی جان آج مرزائیوں میں کچھ عجیب اداسی چھائی ہوئی ہے،خیر تو ہے۔

عمرو۔کیا آپ نے نہیں جانتے کہ وہ شوخ وشنگ لڑکے والا الہام جو ابھی تازہ تازہ شائع ہوا تھا، غلط ہوگیا۔

زید۔الہام اورغلط ہو، ہم نہیں مانتے۔اس خبر پر کیونکر وثوق ہوسکتا ہے۔

عمرو۔ یہاں مرزائی بے چارے اپنے منہ سے تصدیق کررہے ہیں کہ ام المرزائین علیها ما علیها کے ہاں لڑکی پیدا ہوگئی۔

زید۔کیوں کر ہوگئی۔کیا مرزا جی وہاں موجود نہ تھے۔

عمر۔جی ہاں مرزا جی بے چارے مقدمہ میں پھنسے ہوئے ہیں۔اس روز گرداسپور تشریف رکھتے تھے۔۲۴ جون کو چھٹی ملی تو جاتے ہوئے یہ بشارت سنی کہ لڑکی ہوگئی۔

زید۔اس وقت مرزا جی کی حالت کیسی تھی۔

عمرو۔ وہی جو قرآن نے بتایا ہے اذا بشر احدهم بالانثى ظل وجهه مسوداً وهو كظيم ۔جب انہیں لڑکی کی خبر ملی پس غصے کے مارے منہ کالا ہوگیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زید۔ مرزا جی کو پہلے سوچ کر الہام کرنا تھا۔ یہ تو منجم، رمال، قیافہ شناس، طبیب بھی بتا دیتے ہیں کہ لڑکا ہوگا یا لڑکی۔ بلکہ تجربہ کار عورتیں بھی کہہ سکتی ہیں۔

عمرو۔ اجی یہ تو سب کچھ سوچ بچار کر کے ہی الہام کیا گیا تھا کیونکہ ۱۷ امئی کو الہام ہوا اور ۲۴ جون کو تولد ہوا۔ اور عین وضع حمل کے دنوں میں اسی لئے الہام کیا بھی گیا تھا کہ سارے تجربے کر لئے تھے۔ مگر یہ عجیب قدرت ہے کہ خدا نے لڑکے سے لڑکی بنا دی۔

زید۔ تو کیا ام المرزائین نے بوڑھے میاں کو نہ ڈانٹا ہوگا کہ کم بخت تو نے مجھے دنیا میں بدنام بھی کیا، اور بات بھی پوری نہ ہوئی۔ کون ہے جو دنیا میں ڈھنڈورہ پیٹتا پھرتا ہے کہ میری عورت کچھ جننے والی ہے اور اسکے لڑکا ہوگا۔

عمرو۔ نہیں ام المرزائین خود چاہتی ہیں کہ جب آپ کا شوہر ماشاءاللہ دعوی نبوت سے دنیا بھر میں شہرت حاصل کر چکا ہے تو کیا زوجہ محترمہ کا حق نہیں کہ دنیا میں اس کی شہرت کا بھی ڈنکا بجے، خواہ کسی طرح سنیں۔ بدنام بھی گر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

زید۔ اب تو مرزائیوں کو خصوصاً قادیان کے رہنے والوں کو مارے شرم کے ڈوب مرنا چاہیے۔

عمرو۔ نہیں نہیں۔ شرم چہ کنی است کہ پیش ساکنان دارالامان بیاید۔ ایسی باتیں روز مرہ پیش آتی رہتی ہیں۔ یہ تو بات ہی کیا ہے۔

زید۔ مقدمہ کی کچھ سنائیے کیا ہو رہا ہے۔

عمرو۔ بس زور سے چل رہا ہے۔ مرزا جی دارالامان سے بدر گورداسپور میں فروکش ہیں۔ پیشی روزانہ ہوتی ہے اور گھنٹوں کھڑا رہنا پڑتا ہے۔

زید۔ دن بھر کہاں بسر ہوتی ہے۔

عمرو۔ ریلوے سٹیشن سے اتر کر کچہری کو جاؤ۔ راستے میں عین سڑک کے متصل جامن کے درختوں کے نیچے پگڑی اتار مسیح زمان بیٹھا ہے۔... سبحان اللہ سڑک پر چلنے والوں کی جوتیوں کی ساری خاک مسیح زمان کی نذر ہوتی ہے، (خاکساری کے طفیل بسر وچشم)

زید۔ کیا مرزا جی کو عدالت میں کرسی نہیں ملتی۔

عمرو۔ کرسی تو کرسی بیچارے کو پانی پینا بھی نصیب نہیں۔ کیا اخباروں میں پڑھ نہیں چکے۔

زید۔ او ہو ایسا کیوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو۔بس سزائے اعمال ہے۔ یہ سب کچھ اللہ سے اپنے کرتوتوں کی سزامل ہی ہے۔
زید۔مگراب بھی تو وہ فتح فتح پکارے جاتے ہیں۔
عمرو ۔جی ہاں پہلے جو کہہ چکا ہوں کہ: شرم چہ کنی است
زید۔تازہ الہام النّا لك الحدید کا کیا مطلب
عمرو۔یہی کہ لوہا نرم کردیا۔یعنی مجسٹریٹ کے دل کو موم کردیا۔اسکا یہی نتیجہ ہے کہ پانی نہ ملے لوہا ہی موم ہوگیا۔
زید: یہ کون صاحب ہیں جنہوں نے ایک موٹی مرغی کو ایسا پھنسا دیا کہ قفس سے نکلنا محال ہوگیا۔
عمرو: آپ نہیں جانتے یہ ایک مولوی صاحب ہیں، اخباروں میں آپ نے سنا ہوگا ابو الفضل مولوی محمد کرم الدین صاحب رئیس بھیں ضلع جہلم ۔اور یہ اس قابلیت کے شخص ہیں کہ جس وقت عدالت میں ان کی تقریر کا وقت ہوتا ہے تو وکیل منہ دیکھتے رہ جاتے ہیں۔ عجیب ذہین اور طباع شخص ہیں۔ میں نے تو اپنی عمر میں ایسا قابل شخص نہیں دیکھا ۔اور استقلال کا یہ حال ہے کہ ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو چکا ہے کہ غیر ملک میں جھگڑ رہے ہیں اور کبھی آپ کے چہرہ پر ملال نہیں دیکھا۔
زید: بے شک معلوم ہوتا ہے کہ اس شخص کو خاص تائیدایز دی ہے، ورنہ ایسی طاقت ور جماعت کا مقابلہ ہر شخص کا کام نہیں ۔ ہاں یہ تو بتاؤ کہ اب مقدمہ کون سے مرحلہ پر ہے۔
عمرو: مولوی ثناء اللہ صاحب اور مولوی محمد علی گواہان استغاثہ کی شہادتیں ہو چکی ہیں ۔ مولوی محمد حسن صاحب قاضی جہلم کی شہادت شروع ہے ۔اس کے بعد مولوی غلام محمد صاحب قاضی تحصیل چکوال کی گواہی ہوگی۔اس کے بعد ڈیفنس کی باری آئے گی۔
زید: اچھا آئندہ حال کہتے رہنا۔ السلام علیکم
عمرو: بہت اچھا وعلیکم السلام

جواب سوالات

ہم نے جو مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی علمی لیاقت کی نبض دیکھنے کو حضرت ابراہیمؑ اور نمرود کے معارضہ کے متعلق دوسوال کئے تھے، اور درصورت معقول جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملنے کے دوسو روپئہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا۔ جب اسکے متعلق منارے کے گرانڈیل اورعریض وطویل مندر یا گنبد سے کوئی آواز نہ آئی ،تو اب ہم مجبور ہوکر خود ہی جواب دیتے ہیں کیونکہ یہ سوالات ایسے نہیں جن کا جواب نہ دیا جائے۔ اگر چہ انکا جواب دینا مرزائیوں کے امکان سے باہر ہے مگر مجدد السنہ مشرقیہ خدا کی عنایت سے ہر لاینحل عقدے کے کھولنے اور ہر سوال کا جواب دینے پر قادر ہے بحولہ و قوتہ

جب حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا کہ ربی الذی یحیی و یمیت تو نمرود نے جواب دیا انا احیی و امیت یعنی تیرا خدا مردوں کو زندہ کرتا ہے،تو میں بھی زندہ کرتا ہوں۔ اس پر حضرت ابراہیمؑ خاموش ہو گئے تو کیا انہوں نے تسلیم کرلیا کہ نمرود بھی ویسا ہی محیی وممیت ہے جیسا خدائے واجب الوجود۔ کیونکہ السکوت فی معرض البیان بیان۔

جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے حقیقت سے سوال کیا تھا اور نمرود نے اس کا جواب اعجاز سے دیا، کیونکہ کسی بے گناہ کو قتل کرڈالنا اور کسی واجب القتل کو چھوڑ دینا حقیقی احیاو اماتت نہیں۔ احیا اور اماتت کے وقوع کی بہت سی قسمیں ہیں۔ مثلاً زمین کا زندہ کرنا یعنی پانی برسانا، رحم میں نطفہ سے جاندار انسان یا حیوان پیدا کرنا وغیرہ ۔قدرتی معجزات پر بجز فاطر برحق اور قادر مطلق کے کون قادر ہوسکتا ہے،مگر نمرود اس کو نہ سمجھا کیونکہ اس کی عقل اور اس کے مغرورانہ خیالات محدود تھے۔ پس حضرت ابراہیمؑ نے حقیقت اور مجاز کی بحث سے ہٹ کر اسکے سامنے وہی بات پیش کی جو مشاہدے میں آنکھوں کے سامنے موجود تھی اور آسانی سے اس کی سمجھ میں آ سکتی تھی۔ پس فرمایا فان اللہ یاتی بالشمس من المشرق فات بھا من المغرب ۔چنانچہ یہ بات اس کی سمجھ میں آگئی اور ساکت محض ہو گیا۔

اس پر یہ سوال تھا کہ خدا تعالیٰ بھی مغرب سے مشرق میں آفتاب نکالنے پر قادر ہے یا نہیں۔ اگر قادر ہے تو مرزا اور مرزائیوں کا نیچر ٹوٹ گیا کیونکہ ان کے مذہب میں نقض قانون فطرت محال ہے۔ اور اگر خدا تعالیٰ مغرب سے مشرق میں آفتاب نکالنے پر قادر نہیں تو نمرود اور خدا دونوں عدم قدرت میں برابر ہو گئے اور معارضہ ساقط ہو گیا کیونکہ نمرود کہہ سکتا تھا کہ مجھ سے ابراہیمؑ وہ بات چاہتا ہے جس پر خود اسکا خدا قادر نہیں

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کو یہ دکھانا منظور تھا کہ میرا خدا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کا بنایا ہوا قانون ٹوٹ نہیں سکتا و لن تجد لسنة الله تبدیلا اور نہ اس کا وعدہ کبھی خلاف ہوسکتا ہے و لن یخلف الله وعدہ اگر تجھ میں قدرت ہے تو بھلا اس کا قانون توڑ تو دے، اور آفتاب کو بجائے مشرق سے طلوع ہونے کے مغرب سے طلوع تو کر دے۔

دیکھو قانون قدرت کا ثبوت ایسا ہوتا ہے جیسا مجدد (احمد حسن شوکت) نے ثابت کر دکھایا نہ کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی طرح کہ خدا تعالی احیا پر قادر نہیں، جس سے خدا تعالی کی تمام قدرتیں معاذ اللہ سلب ہوگئیں کیونکہ اس کی مقدورات کی ایک جزئی احیاء بھی ہے جب وہ احیا پر قادر نہیں تو کسی جزئی پر قادر نہیں حالانکہ اس کی صفت علی کل شیء قدیر ہے۔ مرزا جی نے تو خدا کو خدا ہی نہ رکھا۔ لا حول و لا قوۃ الا بالله۔

تسبیح یا عقد انامل

زنار باندھ سجہ صد دانہ توڑ ڈال
راہ رو چلے ہے راہ کو ہموار دیکھ کر

قادیانی مرزا جی سے کسی نے سوال کیا تھا کہ تسبیح ہاتھ میں لے کر بعد نماز ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھنا کیسا ہے۔

مرزا جی نے بڑے اینچ پیچ سے اس کا جواب گول مٹول دیا اور بالآخر کہہ دیا کہ یہ جو تسبیح ہاتھ میں لے کر بیٹھتے ہیں یہ مسئلہ بالکل غلط ہے۔ غالبًا اس کا مقصود یہ تھا کہ تسبیح کے ذریعہ سے خدا کا ذکر کرنا ریاء میں تو داخل نہیں، مرزا جی کے جواب سے یہ معلوم ہوا کہ ریاء میں داخل ہے۔ مرزا جی ۴۴ کے ایر پھیر میں تو آئے مگر یہ نہ بتایا کہ عقد انامل مسنون ہے، سائل اس پر عمل کرے۔

ریاء بے شک بری چیز ہے اور شرک میں داخل ہے اسی واسطے ریاء کبھی مرزا جی کے پاس بھی نہیں پھٹکی۔ تسبیح کا ہاتھ میں رکھنا تو ریاء ہے لیکن شیطان کی آنت سے لمبا منارہ تعمیر کرانا جو کوسوں سے زائرین کو نظر آئے ریاء نہیں۔ اپنی تصویریں کھچوا کر شائع اور فروخت کرنا اور مرزائیوں کو دینا کہ اپنے گھروں میں رکھیں اور مرد و عورت ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت درشن اور ڈنڈوت کیا کریں، ریاء نہیں۔ پیشینگوئیوں کے لمبے چوڑے اشتہارات شائع کرنا ریاء نہیں۔ آپ جواب دیں گے کہ میں مامور من اللہ ہوں یہ ریاء نہیں بلکہ تبلیغ ہے، اور آسمانی باپ نے الہام کر دیا ہے کہ تصویروں اور اشتہاروں وغیرہ کے ذریعے سے اپنی بروزیت کو بانس پر چڑھاتے رہیں۔ لیکن سینکڑوں حماقتیں اور غلطیاں جو آپ سے سرزد ہوتی ہیں ان کی تبلیغ نہیں کی جاتی۔ انبیاء کرام کو بعض اوقات بذریعہ وحی تنبیہ ہوئی ہے مگر آپ انبیاء کرام سے بھی بڑھ کر معصوم ہیں۔ بھلا قادیانی مرزا جی سے غلطیوں اور لغزشوں کا کوئی اقرار تو کرا لے۔ مرزائی اخبارات اور تمام مرزائی جان کو آجائیں اور قابو چلے تو تنبیہ کرنیوالے کو پھانسی پر لٹکا دیں۔ اجی حضرت مرزائی جہاز تو ریاء ہی کی بادبانی سے فریب کے سمندر میں چل رہا ہے۔

نیچریوں پر مرزا کا سبّ وشتم

الحکم ۲۴ جون گزشتہ میں (بذیل مسیح موعود کی تعلیم) مرزا جی اپنے مریدوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنی ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں اون کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہوں گی وہ اندھے ہیں، وہ مردے ہیں، خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ مضمون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حدبست ٹھہراتے ہیں اور اس کو کمزور سمجھتے ہیں اور خدا کو ہر چیز پر قادر نہیں جانتے۔ وغیرہ

اس کے جواب میں نیچری کہیں گے کہ ہم تو کس قابل ہیں یہ سب کچھ حضور ہی اپنی تعریف فرما رہے ہیں۔ ہم نے قانون قدرت کو کبھی محدود نہیں کیا، حضور نے محدود کر دیا۔ آپ ہمارے ہی بتائے ہوئے نیچر کی نقل اتار رہے ہیں مگر بھونڈی۔ آپ ہمارے بعض خیالات کا خاکہ اوڑا رہے ہیں، مگر غلط۔ جس سے اوروں کی آنکھوں میں نہیں بلکہ اپنی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہیں۔ ہم ادرک کی ایک گرہ لائے آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بندر بن کر منارے کے مندر کے اندر پنساری کی دکان کھول دی، اور دنیا کے تجارتی بندروں پر بروزی دساور کی کھیپ بھجوا دی۔ آپ کے پاس جو کچھ ہے ہمارا ہی اولش اور فضلہ ہے جو توند شریف یکساں فی الربیع والخریف میں نہیں پچا اور بدہضمی ہوگئی اور بدہضمی تکمہ اور تخمہ کا کالرا (ہیضہ) بن کر تعدیہ کر گیا۔ الٰہی توبہ۔

آپ بخوبی اپنا اطمینان فرمایئے کہ ہم لوگ قانون فطرت وقدرت کو ہرگز محدود نہیں بتاتے۔ خدا تعالیٰ فاطر السماوات والارض ہے۔ وہ فطرت کا پیدا کرنے والا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ جب وہ ہر شئے پر قادر ہے تو فطرت پر بھی قادر ہے۔ جس طرح حکمت وقدرت وغیرہ اس کی غیر محدود صفات ہیں اسی طرح فطرت بھی اوس کی ایک لامتناہی صفت ہے۔ ہاں حضور (مرزا قادیانی) نے اپنی محدود عقل کے موافق فطرت کو حد بست کر دیا ہے۔ کیا معنی کہ معجزات انبیاء احیاء اموات وغیرہ کے آپ منکر ہیں ،حالانکہ وہ درحقیقت معجزات قدرت یعنی سب خدا کی طرف سے ہیں، کیونکہ کسی نبی نے اپنے اختیار سے معجزات دکھانے کا وعدہ نہیں کیا، ہر معجزہ میں لفظ اذن اللہ موجود اور ماخوذ ہے۔ بھلا انبیاء کرام ایسا شرک کب گوارا کر سکتے تھے جس کا ارتکاب خود بدولت فرما رہے ہیں کہ طاعون میں نے پیدا کیا ہے اور وہ سایہ کی طرح میرے ساتھ رہتا ہے، میں اپنے منکروں کو ہلاک کرتا ہوں اور جو لوگ مجھ پر ایمان لاتے ہیں ان کو زندہ چھوڑتا ہوں۔ میں اس صورت میں محیی بھی ہوں اور ممیت بھی۔ قانون قدرت تو محدود ہے جو احیاء اموات نہیں کر سکتا مگر میری بروزی قدرت کا قانون غیر محدود ہے۔ اس نے عیسیٰ مسیح تک کو مار ڈالا اور مرزائیوں کو زندہ کر دیا۔ یعنی جو لوگ مجھ پر ایمان لائے اون کو طاعون نہ مار سکا۔

ہم کو قانون قدرت کا کلیہ عطا کیا گیا ہے نہ کہ اوس کی تمام جزئیات کا علم جن کا احاطہ کوئی انسانی طاقت نہیں کر سکتی اور جو غیر متناہی غیر محدود ہیں ہم اس قانون کو جزئیات پر قیاس کر کے منطبق کرتے ہیں۔ یہ ہمارا قیاس استقرائی ہے جو مفید یقین نہیں مگر حضور (قادیانی) پیشین گوئیاں فرماتے ہیں اور بڑے وثوق کے ساتھ تحریروں اور تقریروں میں للکارتے ہیں کہ اسی طرح ہوگا اور میری پیشین گوئی غلط نہ ہوگی۔ اور چونکہ یہ پیشین گوئیاں قانون فطرت کے خلاف ہوتی ہیں، لہٰذا بدقسمتی سے ایک بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری نہیں ہوتی۔ ہم ٹھیٹھ اسلام کے موافق نجومیوں اور رمالوں کو مردود سمجھتے ہیں، مگر نجوم اور جفر اور رمل پر حضور کا ایمان ہے کہ بروزی بیت الخلاء میں بیٹھ کر نصرۃ الداخل اور نصرۃ الخارج اشکال رمل کی لکیریں کھینچ دیں اور اون کو پیشانی کی لکیریں سمجھ لیا۔ یہ قانون قدرت کا بالکل خلاف اور اس سے صاف انحراف ہے کیونکہ انسان ہرگز غیب دان نہیں ہوسکتا، نہ کسی نبی اور ولی نے غیب دانی کا کبھی دعویٰ کیا۔

اور اگر آپ اپنی ساختہ و پرداختہ نیچر کے اقتضاء سے یہ کہیں کہ میں فرمائشی رسول ہوں اور قرآن میں وارد ہوا ہے لا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول تو یہ فعل جناب باری کا ہوا، پس اسی پر معجزات انبیاء کو قیاس فرمالیجئے جس میں احیاء اموات بھی شامل ہے۔ اور ہم اوپر گذارش کر چکے ہیں کہ تمام معجزات انبیاء درحقیقت معجزات قدرت ہیں۔

اللہ سلامت رکھے حضور (قادیانی) کی ذات بھی قابل نمائش مغتنمات سے ہے کہ انبیاء کرام کے جن معجزات کو قانون فطرت کے خلاف بتایا ان کو اپنی بروزیت کی اسٹیج پر نمایاں کیا۔ اس صورت میں آپ خاتم الخلفاء کیا معنی خاتم الانبیاء ٹھہرے۔ انبیاء تو نقض قانون قدرت کے مرتکب نہ ہوئے اور حضور ہوئے۔ اب ہم بجائے اسکے کہ ھذا شئی عجاب فی البداھہ پڑھیں، مناسب ہے کہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھیں۔

ہم لوگوں سے آپ نے قانون قدرت، قانون قدرت رٹنا ہی سیکھ لیا ہے۔ قصور معاف، حضور کو تو نہ قانون کا علم ہے، نہ قدرت کا، نہ اس لفظ کی ترکیب اضافی کا۔ ہاں یا تو حضرت عیسیٰؑ کے مرنے کا علم ہے یا طاعون کے آنے کا جس کی نسبت آپ فرماتے ہیں کہ آسمانی باپ نے چند سال قبل اس کے آنے کا علم عطا کر دیا تھا۔

مسلمان وہی ہے جو مسیحؑ کی موت کا قائل ہو

قادیانی مرزاجی الحکم ۲۴ جون میں اپنے مریدوں کو تعلیم دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ تم نہ اہل سنت ہو، نہ اہل قرآن جب تک عیسیٰ کی موت کے قائل نہ ہو۔

لیجئے عیسیٰ مسیح کی موت جزو ایمان بن گئی۔ گویا کہ کروڑوں مسلمان جو موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح کے قائل نہیں کافر ہیں، اور جس طرح توحید و رسالت تمام مسلمانوں کا جزو ایمان ہے تیسرا جزو موت مسیح ہے۔ مرزا جی نے یہ تثلیث نصاری کی تثلیث کے مقابلے میں گھڑی ہے۔ آپ کی مجددیت کے کیا کہنے ہیں۔

یہ آسمانی باپ کا الہام ہے ورنہ کتاب وسنت میں تو کہیں یہ حکم نہیں کہ جو شخص موت مسیح کا قائل نہ ہو، وہ کافر ہے۔ ہم لکھ چکے ہیں کہ حیات مسیح متشابہات میں سے ہے۔ ہم کو صرف حیات کا علم دیا گیا ہے، یہ نہیں بتایا گیا کہ وہ کیونکر زندہ ہیں اور ان کی حیات کیسی ہے۔ یہ حیات ایسی ہی ہے جیسی شہداء کی حیات بل احیاء و لکن لا تشعرون۔ بس حیات مسیح کے باب میں یہی قول فیصل ہے۔ اس کا قائل نہ ہونا کتاب وسنت کا منکر ہونا ہے، ملحد بننا ہے۔ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضرت عیسی مسیح اسی طرح زندہ ہیں جس طرح روغن بادام میں دم کئے پلاؤ اور سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں کھا کھا کر مرزا جی ساٹھے پاٹھے زندہ ہیں۔

حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے آنے کی جو شہادت دی ہے تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا ماخذ ما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللّٰہ ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ کی یہ شان ہرگز نہیں کہ قرآن مجید کے خلاف کوئی حکم دے سکیں۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت عیسی مسیح تو اسی صورت میں آئیں گے جب کہ وہ زندہ ہیں۔ مگر آپ اس کے منکر ہیں اور آنحضرت ﷺ کو معاذ اللہ کذاب یقین کرتے ہیں۔ پس آپ کے اہل سنت اور اہل قرآن نہ ہونے اور ملحد بننے میں کیا شک رہا۔

ہاں یوں کہیے کہ جو لوگ مجھ پر ایمان نہیں لاتے وہ کافر ہیں کیونکہ جب عیسی زندہ ہیں تو وہی آئیں گے آپ پر کون ایمان لائے گا اس لئے مرزائیوں کے لئے وفات مسیح جزو ایمان ہے۔ پھر مداری کا تماشا تو دیکھئے کہ قرآن سے جب آپ مسیح موعود کا آنا ثابت نہیں کر سکتے تو حدیث کی جانب رجوع لائے اور بجائے حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے جو حدیث میں صراحتاً موجود ہے خود مسیح بن گئے۔ گویا مسیح کے واسطے حدیث کا انکار ہے اور اپنے واسطے اقرار۔ حضرت عیسی مسیح کی موت تو قرآن سے لی اور ان کا آنا (نہیں اپنا آنا) حدیث سے لیا، اور دجالوں کا آنا حدیث میں ہے، اس پر ناک بھوں چڑھائی کیونکہ اس سے آپ بھی دجال بنتے تھے۔ تعجب ہے کہ دجال تو اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک بھی نہیں آیا اور مسیح موعود آ کودا۔ دجالوں کے آنے اور حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے تشریف لانے کی حدیث غلط اور پسر آلنقوا اور خدا کے بمنزلہ ولد (لیپا لک) کا آنا اور اپنی اردلی میں طاعون کا لانا صحیح ہے۔ ہر کہ شک آرد بروزی گردد۔

مرزا جی کی تعلیم

الحکم میں مرزا جی کی تعلیم کا جو سلسلہ چھڑ رہا ہے وہی پرانی دہرانی باسی تباسی دقیانوسی باتیں ہیں کہ زنا، چوری، جعل سازی، دغا بازی وغیرہ کے مرتکب نہ ہو۔

ادنی سے ادنی مذہب والے بھی مذکورہ بالا افعال کو قبیح اور مذموم سمجھتے ہیں، آپ نے خاتم الخلفاء اور بروزی اور امام الزمان بن کر کون سا تیر مارا۔ حضرت عیسی مسیح کو مارا تو کیا کمال کیا، یہودی آپ سے پہلے اون کو مار چکے تھے۔ آنحضرت ﷺ کی جسمانی معراج اور انبیاء کرام کے دیگر معجزات کا انکار کیا تو کون سا نیا کام کیا، دہریہ وغیرہ ملحدین آپ سے بہت زیادہ اور زبردست دلائل کے ساتھ انکار کر چکے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔ نماز، روزہ، وغیرہ وہ باتیں ہیں کہ ہر نبی نے ان کا حکم دیا ہے ۔البتہ یہ جدت ضرور دکھائی ہے کہ حج کو جانا اور بجز قادیان میں جھونکنے کے زکوۃ کا روپیہ مستحقین کو دینا اپنی امت پر حرام کر دیا ہے۔ لیکن درحقیقت یہ بھی کوئی بڑی جدت نہیں، لاکھوں نئے تعلیم یافتہ مسلمان حج اور زکوۃ دینے کے خلاف ہیں۔ آپ نے زکوۃ کو حرام تو نہیں کیا مگر یہ حکم دیا ہے کہ مجھے دو۔ حج کے لئے ... یہ حکم دیا کہ قادیان کا حج کرو۔ سو یہ بھی کوئی بڑی جدت نہیں ۔..لاکھوں مسلمان ایسے ہیں جو حج کرنے اور زکوۃ دینے کو موت جانتے ہیں۔ یہ قارون کے سگے آپ سے کہیں بڑھ کر مسیح موعود ہیں۔

اگر آپ نے اپنے کو آسمانی باپ کا لیپا لک بنایا تو اپنی مجددیت اور بروزیت کی لٹیا ڈبو دی۔ عیسائی تو عیسی مسیح کو حقیقی ابن اللہ بتا چکے ہیں آخر حقیقی بیٹا تو لیپا لک سے افضل ہی ہوتا ہے۔ لیپا لک بنانا تو مجبوری کی حالت میں ہوتا ہے کہ کسی طرح دنیا میں نام تو قائم رہے۔ ہاں آسمانی باپ پر احسان رکھنے کی یہ جدت ضرور دکھائی کہ اس کا نام باقی رکھا اور مقطوع النسل .. ہونے سے بچایا، ورنہ وہی مثل صادق آتی کہ مر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے مردود، فاتحہ نہ درود۔ عیسی مسیح معاذ اللہ نا خلف تھے کہ مر گئے آپ ہمیشہ زندہ رہیں گے اور آسمانی باپ کی بادشاہی کو ابدالآباد تک چلائیں گے۔

مرزا جی کو ذرا حیا اور شرم نہیں کہ کتاب وسنت کو لغو اور فضول قرار دے کر دنیا میں اپنی جدید اور ملحدانہ تعلیم پھیلاتے ہیں۔ کلام مجید میں وارد ہے الرّحمن علّم القرآن کیا قرآنی تعلیم سے بڑھ کر انسانی تعلیم ہو سکتی ہے۔... کتاب وسنت میں کون سی بات موجود نہیں لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین سنت قرآن مجید کی شرح ہے۔ اس سے بڑھ کر کوئی شرح نہیں ہو سکتی جس کے متعلق محدثین اور مجتہدین فرما گئے ہیں اور ہر زمانے کے علماء قیامت تک فرماتے رہینگے اور کسی جعلی نبی کی تعلیم کی مطلق ضرورت نہ ہوگی۔

لفظ تعلیم سے صاف طور پر سمجھا جاتا ہے کہ مرزا جی کی کوئی جدید تعلیم ہے جو مذہب اسلام کی تعلیم کے علاوہ ہے۔ اور حقیقت میں بھی یہی بات ہے، ورنہ بجائے تعلیم کے لفظ تذکیر یا تفہیم ... ہوتا۔ علماء دین برابر وعظ فرماتے ہیں مگر یہ کوئی نہیں کہتا کہ مولوی صاحب دین اسلام کی تعلیم فرما رہے ہیں کیونکہ تعلیم کا لفظ فقط بمقابلہ جہل کے بولا جاتا ہے اور جہل سے زمانہ جاہلیت اور زمانہ کفر مراد ہے۔ خدا تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس سے محفوظ رکھے۔ مگر مرزا جی یہی سمجھتے ہیں کہ مسلمان اب بھی زمانہ جاہلیت میں ہیں۔

اصول اسلام سے ہر مسلمان واقف ہے۔ وہ خوب جانتا ہے کہ زنا، چوری، دغا بازی، سود خوری، شراب خوری، وغیرہ افعال ممنوع اور درخور مکافات ہیں بلکہ جو لوگ شیطان کے اغوا سے افعال مذکورہ بالا کے مرتکب ہوتے ہیں وہ بھی ان کو برا سمجھتے ہیں۔ پس علماء ہمیشہ اپنے وعظ میں افعال بد پر تنبیہ کرتے اور مسلمانوں کو ان سے بچاتے اور انکی برائیاں اور وعید یاد دلاتے رہتے ہیں، نہ یہ کہ وہ اسلام کی تعلیم دیتے ہیں۔

مرزا جی کا خروج فتنہ عظیم ہے

اگر خود آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں مسیلمہ کذاب نبوت کا دعوی نہ کرتا، اور ۳۷۸ھ میں محمد ان بن قرمط نے اپنے کو حکمۃ اللہ الموعود نہ بنایا ہوتا، اور کعبہ پر حملہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کعبہ کا دروازہ نہ ڈہایا ہوتا، اور چھیاسی سال تک اپنا فتنہ قائم رکھ کر بالآخر خلیفہ جوہر القائد کے ہاتھ سے فی النار نہ ہوا ہوتا، اور اگر شیخ محمد خراسانی نے دسویں صدی میں عیسی موعود کا دعوی نہ کیا ہوتا، اور حاکم سندھ کے ہاتھ سے قتل نہ ہوا ہوتا، اگر المنصور کے زمانہ خلافت میں ابی عیسی اصفہانی مسیح موعود نہ بنا ہوتا، اور پھر وہ اور اس کے تمام اصحاب شہر رے میں جدال وقتال کر کے قتل نہ ہوئے ہوتے، اور اگر خود ہمارے زمانہ میں مہدی سوڈانی پیدا نہ ہوا ہوتا، اور انگریزی فوج کے ہاتھوں قتل ہو کر اور پھر مزار اکھاڑ کر اس کی ہڈیاں تک نیل میں نہ بہائی جاتیں، تو شاید بعض لوگ یقین کرتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو اپنے دعووں میں منفرد ہے سچا ہے، ورنہ کیا معیار ہے کہ گزشتہ دجال تو جھوٹے تھے اور مرزا جی سچے ہیں۔ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ وہ بھی سچے دجال تھے اور قادیانی مرزا جی بھی ان سے کم نہیں۔

تمام مذکورہ بالا دجالوں نے یہی دعوے کئے ہیں جو مرزا قادیانی نے کئے ہیں۔ پس موجودہ زمانہ کا دجال گزشتہ دجالوں کا مقلد اور کاسہ لیس ہے، اس میں ذرا بھی جدت نہیں۔ ہاں یہ جدت تو ضرور ہے کہ گزشتہ دجال سوڈان اور عرب میں پیدا ہوئے اور مرزا قادیانی ہندوستان میں جہاں مختلف مذاہب کی بھرمار ہے۔..

مرزا جی عیسائیوں کے واسطے آسمانی باپ کے لیپالک بنے، اور ہنود کے واسطے بروزی (تناسخی) کلجگ اوتار یا کرشن کنہا کی مورتی بنے، مگر وائے حسرت کہ کسی نے اون کے نام کا کتا بھی نہ پالا۔ گزشتہ دجالوں کی تقلید تو کی مگر یہ نہ دیکھا کہ سوڈان اور عرب کے لوگ ایک ہی قوم اور مذہب کے ہیں۔ اسلئے وہاں دجالوں کی دال گل گئی ہندوستان تو مختلف مذاہب کا ملک ہے یہاں لوہے کے چنے چبانے معدے کو خرابی میں ڈالنا ہے۔

مرزا صاحب اپنے مورثوں کی تقلید پر دعوی تو بڑے بڑے کر بیٹھے مگر وہ جذبہ وضبط وہ حوصلہ کہاں سے لائیں۔ مورثوں نے اپنی عیاری سے نقل کو اصل کر دکھایا، انہوں نے عام جوش پھیلا دیا۔ اس زمانہ کی گورنمنٹوں کو ہلا دیا۔ ہر طرح کا جلالی کرشمہ دکھایا۔ مرزا جی کو جلال کے نام سے لرزہ طاری ہوتا ہے۔ گزشتہ دجالوں نے ہر طرح کے سامان سے لیس اور چست اور کیل کانٹے سے ڈریس اور درست ہو کر گورنمنٹ کو ہی ڈانٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائی اور کھلم کھلا جہاد و جدال (قتال) کیا مگر مرزا جی کا ضعف اور بزدلی دیکھئے کہ جہاد کے نام سے انہیں لرزہ چڑھتا ہے۔ گورنمنٹ کی غلامی کا بار بار اعلان اون کے مسیح موعود ہونے کی منادی اور نوٹس بلکہ دستاویز ہے۔ گزشتہ دجالوں نے کسی گورنمنٹ کو جوتی کی نوک کے برابر بھی نہ سمجھا، اور برٹش گورنمنٹ کی جوتی آپ کا تاج ہے۔

جب آپ خدا کی طرف سے امام الزمان اور حجۃ اللہ ہیں اور خدا کا ہاتھ آپ کے سر پر ہے، تو کسی کا کیا خوف۔ اور پھر ایسی ہی کمزوریوں نے تو مسیحیت اور مہدویت کو خاک میں ملا رکھا ہے۔ آپ خوش قسمتی سے برٹش جیسی آزاد اور آزادی بخش گورنمنٹ کے عہد میں مہدی بنے ہیں۔ کوئی دوسری متعصب گورنمنٹ ہوتی تو مزہ آتا۔

ہم نے جو فتنہ عظیم کا لفظ عنوان میں لکھا ہے تو مراد بالفعل دین اسلام میں فتنہ پیدا کرنا ہے نہ کہ سلطنت کے انتظام یا دنیا کے امن میں خلل ڈالنا۔ کیونکہ کیا پدی اور کیا پدی کا شوربا۔ ہاں خدا گنجے کو ناخن نہ دے، رفتہ رفتہ ایسا بھی ہو جائے تو کیا عجب ہے۔ چھوٹی سی چنگاری یا دیا بکس کی تیلی اوائل میں بالکل بے حقیقت ہوتی ہے جس کو جوتی سے رگڑ سکتے ہیں، لیکن تھوڑی سی غفلت میں عالم گیر آگ ہو جاتی ہے جس کا بجھانا انسانی طاقت سے باہر ہو جاتا ہے۔

میرے پاس دو لاکھ والنٹیئر ہیں۔ ہم کہتے ہیں دو لاکھ نہیں، دس لاکھ ہیں، مگر یہ کٹھ پتلیاں کس مرض کی دارو ہیں جبکہ اپنے جبروت سے مثل فوج مہدیاں گزشتہ دنیا پر سکہ نہیں جما سکتیں اور بزور تیغ امام الزمان کی مہدویت اور مسیحیت نہیں منوا سکتیں۔ کوئی کیونکر سمجھے کہ آپ مہدی ہیں۔ کوئی مہدی ایسا نہیں، جس نے گورنمنٹ کا مقابلہ کر کے ایک تہلکہ اور انقلاب عظیم پیدا نہ کر دیا ہو، اور فرمانروا کو مشکلات اور مہمات میں نہ ڈال دیا ہو۔ اب تواریخ میں قادیانی مہدی کی لائف اور اسکے کارنامے آنے والی نسلوں کے دل میں کیا وقعت پیدا کریں گے کہ قادیانی مسیح گورنمنٹ کا غلام تھا، جہاد کے نام سے کانپتا تھا۔ قادیانی مرزا جی کے کانشنس میں مطلق حرارت نہیں،۔ جبن اور حیز پن نے مہدویت کے انجن کو سرد کر دیا ہے۔ اگر ان کے مورث مہدیان سابق بھی ایسے ہی ہوتے تو تواریخ میں جلی حرفوں سے ان کی شان میں یہ شعر کیوں کر موزوں ہوتا

رستم رہا زمیں پہ نہ سام رہ گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردوں کا آسمان کے تلے نام رہ گیا

کسی نبی نے آج تک اپنے کانشنس کے خلاف نہیں کیا کیونکہ ایسا کرنے والا منافق ہے، حیلہ گر ہے، بد باطن ہے، دنیا ساز ہے نہ کہ نبی۔ لیکن مرزا جی برابر اپنے کانشنس کے خلاف کارروائی کر رہے ہیں۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ پیشین گوئیاں پوری نہیں ہوئیں مگر اقرار نہیں کرتے اور برابر تاویلیں چھانٹتے رہتے ہیں۔ گورنمنٹ میں بار بار اپنی غلامی کا میموریل بھیجنا اور اپنی خیر خواہی و وفاداری مشتہر کرنا ظاہری خوش آمد اور زمانہ سازی، بالکل کانشنس کے خلاف ہے۔ کیونکہ جب آپ مسیح موعود ہیں اور کسر صلیب اور قتل خنازیر کے لئے دنیا میں آئے ہیں، تو صلیبی اور خنازیری گورنمنٹ کو کیوں اچھا سمجھنے لگے۔ مگر عصمت بی بی از بے چادری۔ اس میں بالکل شک نہیں کہ اگر آپ کا قابو چلے تو اپنے تمام مخالفین کو چن چن کر تہ تیغ کر ڈالیں۔

کسر شان

قادیانی مرزا جی اپنے جہلاء اور حمقاء میں بیٹھ کر یہی کہتے ہیں کہ عیسیٰ مسیح کے زندہ رہنے سے آنخضرت ﷺ کی توہین تھی کہ آپ تو وفات پا جائیں اور عیسیٰ مسیح زندہ رہیں، لہذا میں نے ان کو مار ڈالا، گویا تمام صحابہ اور محدثین اور مفسرین آج تک آنخضرت ﷺ کی توہین کرتے رہے۔

جاننا چاہیے کہ تمام انبیاء کرام کی خصوصیات ایک دوسرے سے جداگانہ ہیں۔ کسی کو کوئی معجزہ دیا گیا ہے، کسی کو کوئی۔ مگر یہ آج ہی سنا کہ خصوصیات کے اعتبار سے ایک نبی کے مقابلے میں دوسرے نبی کی توہین ہوتی ہے۔ اگر تمام انبیاء کرام کو ایک ہی معجزہ دیا جاتا تو بہت سے انبیاء کے بھیجنے کی خدا تعالیٰ کو کیا ضرورت ہوتی۔ معجزہ جس شئے سے عبارت ہے وہ درحقیقت خدا کی شان میں جمال اجلال کا ظہور ہے۔ گویا انبیاء کرام جناب باری کے صفات کمال کے مظہر ہیں، مگر اندھوں کو بجز خیالی منارے کے کیا سوجھے۔

جب دنیا میں شرک وکفر ریاء اور انانیت خودسری اور تکبر گمراہی اور الحاد وغیرہ پھیلتا ہے تو یہ درحقیقت خدا تعالیٰ کی شان جلال و جبروت کا مظہر ہوتا ہے۔ آخر دوزخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا شکم بھرنے کا بھی تو اس نے وعدہ کیا ہے یو م نقو ل لجھنم ھل امتلئت فتقول ھل من مز ید چونکہ انبیاء کرام کی صفت انذار اور تبشیر دونوں ہیں، تو ان صفات کا وقوع بھی یکے دیگرے ضروری ہے۔ پہلے گھنگھور کھٹا ئیں اٹھتی ہیں، افق پر گھپ اندھیرا چھا تا ہے، کانوں کے پردے پھاڑ نیوالی اور دلوں میں زلزلے ڈالنے والی رعد کڑکتی ہے، آنکھوں کو چکا چوند کرنے والی بجلی چمکتی ہے، اور پھر باران رحمت کا نزول ہو کر مطلع صاف ہو جا تا ہے۔ یہی کیفیت انبیاء کرام کے نازل ہونے کی ہے۔

ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ شرک اور کفر کے طغیان کا ہے اور رفتہ رفتہ اس حد تک پہنچا دیا ہے یعنی ایک دجال کے ساتھ بہت سے دجال پیدا ہو گئے ہیں اور ہو رہے ہیں اور اہل اللہ جناب باری میں رات دن الغیاث کر رہے ہیں اور رو رہے ہیں گڑ گڑا رہے ہیں اور یہ شعر پڑھ رہے ہیں

برخیز کہ شور کفر بر زاست ۔ اے فتنہ نشان آفرینش
مگزار کہ پائمال گردیم ۔ زا یہ سرا ن آفرینش

پس اب وقت آ پہنچا ہے کہ مہدی آخرالزمان پیدا ہو کر دجالوں کو واصل جہنم کرے، اور یہ جلد ہونے والا ہے انشاء اللہ تعالی، کیونکہ نہ صرف انبیاء کرام کا کسر شان ہو رہا ہے بلکہ خدا تعالی کی صفات اور آیات کا انکار اور اس کی قدرت کاملہ کی توہین ہو رہی ہے۔

حضرت عیسی مسیح کی حیات سے آنحضرتﷺ کی توہین نہیں ہے، بلکہ مرزا قادیانی کے نبی اور خاتم الخلفاء (خاتم الانبیاء) بننے سے نہ صرف آنحضرتﷺ کی بلکہ قرآن کریم اور خود خدا تعالی کی توہین ہے۔ لیپا لک بننے سے خدا یت وحدہ لاشریک لم یلد و لم یولد کی توہین ہے۔ تصویروں کے رواج دینے سے توحید الہی کی توہین ہے۔ بروزی بننے اور تناسخ کا قائل ہونے سے مذہب ہنود کی تائید اور مذہب اسلام کی توہین ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ مرزا جی کی ذات اسلام، خدائے اسلام کی مجسم توہین ہے۔

آنحضرتﷺ نے جو حضرت عیسیؑ کے زندہ ہونے (دوبارہ دنیا میں آنے) کی بشارت دی، تو مرزا قادیانی کے نزدیک گویا آپ نے اپنی توہین کی۔ معاذ اللہ۔ اور مرزا کا یہ دعوی کہ عیسی مسیح تو مر گئے میں مسیح موعود ہوں، کیا یہ آنحضرتﷺ کی تکذیب وتوہین نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی، انبیاء کی مجسم توہین ہے

آریا کیوں برے ہیں؟ اسلئے کہ بے ادب گستاخ اور انبیاء کی توہین کرتے ہیں۔ دہریئے کیوں برے ہیں؟ اسلئے کہ نہ صرف انبیاء اور اون کے معجزات بلکہ ذات الٰہی کے بھی منکر ہیں۔ عیسائی اہل اسلام کے نزدیک کیوں برے ہیں؟ اس لئے کہ آنحضرت ﷺ کو برا کہتے ہیں اور قرآن کو کلام خدا نہیں سمجھتے، وہ تعصب میں ڈوبے ہوئے ہیں، مذہب اسلام اور پیغمبر اسلام ان کا سچا محسن اور شفیق مصلح ہے جو انسان پرستی اور تین خداؤں کے ماننے سے روکتا ہے اور ایک ہی خدا کی عبادت سکھاتا ہے، جس نے عیسیٰ کو کلمۃ اللہ بنایا اور عصمت مریم کی شہادت دی جس کے یہود منکر تھے، آنحضرت ﷺ نے تمام انبیاء کی عموماً اور مسیح کی خصوصاً جو عظمت کی ہے اور دنیا کو ان کی عظمت کرنے کی تعلیم دی ہے کوئی عیسائی کوئی چیپلن کوئی قسیس کوئی اسقف ایسی تعظیم نہیں کرسکتا، نہ ایسی تعظیم اپنے حواریوں اور معتقدوں کو سکھا سکتا ہے۔ تاہم انہوں نے انصاف سے چشم پوشی کی اور تعصب کی راہ لی۔

مرزاجی نے یہودی بن کر عیسیٰ مسیح کو برا کہا، عیسائیوں نے اس کے جواب میں اسلام اور پیغمبر اسلام اور خدائے اسلام کو گالیاں دیں۔ فرمایئے یہودیوں اور مرزا قادیانی اور مرزائیوں میں کیا فرق رہا۔ گویا مرزاجی ہی بالواسطہ آنحضرت ﷺ کی توہین کرنے والے ٹھہرے۔ مرزاجی تو اپنے ہم پیشہ اور ملعون مورثوں (گزشتہ مکار مہدیوں) کی تقلید سے بھی منحرف اور مرتد ہوگئے، کیونکہ ان میں سے کسی نے انبیاء کو گالیاں نہیں دیں۔ وہ ایسے احمق نہ تھے کہ اپنے ہاتھوں اپنی جڑ کاٹتے، کیونکہ وہ بھی انبیاء کرام کی مثیل بنے تھے۔ مرزاجی کو شامت جو دھکا دیتی ہے، تو مثیل مسیح بنے، پھر کورنمکی اختیار کر کے مسیح ہی کو گالیاں دیں۔ کھوسٹ آسمانی باپ نے لایعنی اور مضر سرگوشیاں اور برباد کرنے والے الہامات کر کے حسرتوں کا خون کردیا۔

بت پرست ہنود بھی انبیاء کرام کی توہین نہیں کرتے، بلکہ ان کو مانتے ہیں۔ یہاں تک کہ اکثر مشائخ کے پاس آتے ہیں، بیماروں کے لئے تعویذ لے جاتے ہیں، ان کا دم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوا جھوٹا پانی اپنے مریضوں کو پلاتے ہیں۔ ان کی اس خوش عقیدتی کو دیکھئے کہ چھوت چھات کی پابندی کو بھی، جو مذہب ہنود کا جزو اعظم ہے، طاق پر رکھ دیتے ہیں۔ بیشتر شہروں کی مساجد کے دروازوں پر ہنود اپنے برتنوں میں پانی لئے مغرب کے وقت کھڑے رہتے ہیں، اور جو نمازی مسجد سے نکلتا ہے، اس سے پانی پر دم کرا کرا اپنے مریضوں کو پلاتے ہیں۔ علی ہذا، جن امور کو اکثر مسلمان معظم سمجھتے ہیں ہنود بھی ان کو معظم سمجھتے، بلکہ ان میں شامل ہوتے ہیں۔ ہنود تمام انبیاء کو ضرور اوتار سمجھتے ہیں۔

ایک ہمارے مرزا جی ہیں کہ باوصف دعوی مسلمانی بعض انبیاء کرام کو گالیاں دیتے ہیں اور جو صفات ان کو خدا تعالی نے عطا کیں ان کا انکار کرتے ہیں۔

مذاہب غیر والے جو مذہب اسلام کے اصول اور اوس کی خوبیوں سے ناواقف ہیں جب مرزا جی کے خوارق اور پاکھنڈ دیکھتے ہیں تو یہی یقین کرتے ہیں کہ تمام انبیاء کرام کے یہی خوارق ہوں گے جو مرزا جی کے ہیں، اور جس طرح چند خود غرض دنیا پرست چیلے یا حمقاء مرزا جی کے ساتھ ہوتے ہیں، اور لوگوں کی آنکھوں میں خاک جھونکتے پھرتے ہیں، انبیاء اور ان کے حواریوں کے بھی یہی افعال ہوں گے۔ معاذ اللہ حاشا للہ۔ ہم نے اسلئے عنوان میں لکھا ہے کہ مرزا جی تمام انبیاء کرام کی مجسم توہین ہیں۔

مرزا جی نے دنیا کے ٹھگنے کو سبھی کچھ جتن کئے۔ تمام نبیوں اور تمام اوتاروں کے نقال بنے۔ مسیح موعود بھی ہیں، مہدی بھی ہیں، کلجگ اوتار (بروزی) بھی ہیں، امام حسینؑ سے بھی افضل ہیں، اولیاء اللہ کی تو حقیقت ہی نہیں۔ الغرض تمام برگزیدہ انسانوں کی وقعت مٹانی چاہی، مگر خود اپنی ہی وقعت کو بے گور وکفن ذلت کے گڑھے میں ڈال دیا۔ یہ وہی ادبار ہے کہ مارے مارے پھرتے ہیں۔ وکیلوں اور اہل کاروں کے سامنے ماتھا گھستے ہیں۔ ناک اور ایڑیاں رگڑتے ہیں۔ عدالت بھی خوب جنتری میں سے آپ کے بل نکال رہی ہے۔ عدالت کو آپ کے خدائی دعوی اچھی طرح معلوم ہیں۔ اب ہر فرعونے را موسی، کا کرشمہ نظر آ رہا ہے۔ بروزیت اور مسیحیت کے پاؤں اکھڑ رہے ہیں۔ نوگرفتار جانور قفس کی ٹوٹی ہوئی تیلیوں سے پھر ہو رہے ہیں۔ چندہ بھی کوئی نہیں دیتا۔ لوگوں کی چندیا پہلے ہی گنجی ہوگئی ہے اب تو ام المرزائین (نصرت) وغیرہ کا زیور مرصع بجواہرات اور سادہ لوحوں سے لوٹ گھسوٹ کا جمع کیا ہوا گڑا دبا خزانہ ضرور ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکالنا اور سقنقوری اور جند بیدستری معجونیں اگلنی پڑیں گی۔ بہت پھولی پھولی کھا رہے تھے، اب عدالت کے اڑ گڑے میں آٹے دال کا بھاؤ معلوم ہوگا۔ ہم کو اچھی طرح معلوم ہے کہ یہ حالت دیکھ کر اکثر گاڑھے اور پکے چیلوں کی ارادت وعقیدت کا لنگوٹا کھل گیا ہے اوران پر مسیحیت و بروزیت کی حقیقت آشکارا ہوگئی ہے، مگر چونکہ قول نہیں بلکہ ایمان تک ہار چکے ہیں، لہذا مجبور ہو کر سر دست قادیان میں دھرنا دیئے پڑے ہیں ،اور منتظر ہیں کہ کوئی دم میں مرلیا باجے گی۔

مرزا جی کا برزخ اس وقت قابل دید ہوتا ہے جب پیشی کے وقت چپراسی آواز دیتا ہے کہ: گلام احمد کادیانی حاجر (حاضر)۔ اور مرزا جی کو سن کر دھڑکن پیدا ہوتی ہے۔ بھاگم بھاگ لسٹم پسٹم جاتے ہیں، تو ندڈھیلی ہو جاتی ہے۔ ازار بند کھسک پڑتا ہے۔ سانس پھول جاتی ہے اور پھر ملزموں کے کٹہرے میں پہونچ کر کمان کی طرح دوہرے ہو کر سر جھکا کر ایٹرن بن کر عدالت کو دوہتھا سلام اور زمین دوز مجرے بجالاتے ہیں، اور عدالت بھی جواب میں ایک مکھی اڑا دیتی ہے۔ عبرت عبرت۔
یہ کیا ہے، وہی توہین انبیاء واولیاء وکبراء وعلماء ومشائخ کا ادبار ہے۔ اور ابھی کیا ہے، ذرا دیکھئے بروزیت اور مسیحیت کی پھوٹی قسمت میں کیا کیا لکھا ہے۔ مقربان الٰہی اور برگزیدگان خدا کی توہین کھیل نہیں۔

لیپا لک تو اپنے چیلوں کو بھی جھانسا دے رہا ہے کہ جلدی نہ کرو آسمانی باپ کا نشان ظاہر ہوگا اور ...نوٹسیں شائع ہوتی ہیں کہ کسی طرح آسمانی باپ کا نشان ظاہر ہو، اوراس عرصہ میں جو گہرا گھاؤ پڑ گیا ہے.. کسی طرح اس کا اندمال ہو۔ مگر میرا شیر کرم الدین ایک بھی نہیں مانتا۔ وہ یہ کہتا ہے کہ ایک مرتبہ نہیں اور دوسری مرتبہ گولڑہ جا کر مسیحیت ومہدویت سے توبہ کرو، اور حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر کے تجدید ایمان کرو اور افتراء علی اللہ سے باز آؤ اور شوکت اللہ القہار کو مجدد مانو۔ اور سب سے معافی مانگو۔ مگر یہ کیونکر ممکن ہے، ناک کٹتی ہے اور تر لقمے ہاتھ سے جاتے ہیں، مسیحیت ومہدویت رخصت ہوتی ہے، اور قمار خانے میں تین کانے رہ جاتے ہیں اور عدالت زبان حال سے یہ کہتی ہے کہ بچہ جی آسمانی بادشاہی کے وارث بن کر لوگوں کو بہت دھمکیاں دے رہے تھے اب آئے ہو اڑنگے پر، گھستے گھسٹے پلیتھن نہ نکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے اور بروزیت کا براز نہ نکل پڑے تو جبھی کہنا۔ ذرا تیل دیکھو، تیل کی دھار دیکھو ۔جان جوکھوں تو ہے نہیں، ہاں کا یا کسٹ ضرور ہے۔ اس لئے مقدمات کا شیرہ بہہ رہا ہے جب تک خوب توہین اور ذلت نہ ہو چکے گی اور انبیاء کرام اور اہل اللہ کی توہین کی قرار واقعی سزا نہ ملے گی اور خود مرزائیوں کی نظر میں مرزا جی ذلیل نہ ہو لیں گے اور وہ اون کو چھوڑ کر اپنی راہ نہ لیں گے اس وقت تک مصائب کی کالی گھٹاؤں کا سر سے ٹلنا اور مقدمات سے رہائی پانا غیر ممکن ہے۔

مجدد السنہ مشرقیہ کی پیشینگوئی آب زر سے لکھ لیجئے ۔ یہ ضرور پوری ہوگی انشاء اللہ تعالی من اھان الانبیاء و الاولیاء اھانہ اللہ عدالتوں کو خدا تعالی سب سے زیادہ عقل دیتا ہے۔ اون کو قدرت الٰہی ... کشف عطا کرتی ہے۔ انصاف کے لئے ان پر الہام ہو جاتا ہے۔ وہ سوسائٹی کی موجودہ حالت اور طبائع سے خوب واقف ہوتی ہیں۔ اور ہم لکھ چکے ہیں کہ کوئی عدالت جب کسی ملزم کو سزا دیتی ہے، تو صرف ثبوت الزام ہی کو اپنا نصب العین نہیں بناتی بلکہ یہ بھی دیکھتی ہے کہ فلاں کیس کے فیصل ہونے سے سوسائٹی پر کیا اثر پڑے گا۔

اب خیال کرنا چاہیے کہ نہ صرف برٹش حکام، جن کو خدا تعالی نے بڑی عقل اور دماغ عطا کیا ہے، بلکہ ہر شخص جس کو کچھ بھی عقل ہے، یہی کہے گا کہ مرزا جی نے محض دنیا طلبی کے لئے مکر اور زور کی دکان کھول رکھی ہے، اور بڑی شیخی اور تعلّی جتا کر اپنے کو نبی بنا رکھا ہے۔ کبھی بندگان خدا پر موت کی دھونسیں، کبھی کرامت اور معجزات کا دعوی، کبھی اپنے کو بڑا بنانے کے لئے تمام مذاہب کے بزرگوں پر سبّ وطعن ،... کیا خود گورنمنٹ یہ باتیں نہیں سمجھتی کہ یہ کھلی.. تخویف ہے جس کے ساتھ مذاہب میں اشتعال پیدا ہو کر فساد کا بھی اندیشہ ہے۔ پس اس کی روک تھام ضروری ہے اور پہلا انسداد یہ ہے کہ اس مکار اور عیار کو جہاں تک ممکن ہو، ذلیل کیا جائے اور دنیا کو دکھا دیا جائے کہ یہ جھوٹا ہے، اس کی پیشین گوئیاں غلط ہیں ۔ یہ ویسا ہی نجومی اور رمال سا ڈھو بچہ ہے جیسے پنجاب میں بہت سے رمال قلمدان اور قرعہ ہاتھ میں لئے اور ڈھو کے دے دے کر سادہ لوحوں سے پیسے اور ٹکے سیدھے کرتے پھرتے ہیں۔ ورنہ لائیبل کیس کیا ہوا، طومار یا شیطان کی آنت ہوا، جس کو تقریباً دو سال ہو گئے کہ فیصل ہونے میں ہی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتا۔ نہ صرف ماتحت عدالتوں بلکہ چیف کورٹ کے دیوانی مقدمات بھی مات ہو گئے۔ دو دو برس تک وہاں بھی مقدمات کا خمیر نہیں اٹھتا۔ پس اس حکمت عملی سے صاف ظاہر ہے کہ مقدمات کے تصفیہ میں جس قدر دیر ہوگی، اسی قدر مرزا جی کے شعبدات یا بدنفسی کا اثر کم ہوگا۔ خود مریدوں کے دلوں سے اون کی وقعت جاتی رہے گی۔ پس ہم خدا سے چاہتے ہیں کہ اور دیر ہو، اور جو ذلت مقدر ہے وہ پوری ہو جائے۔

عدالت کا عندیہ کسی کو معلوم نہیں کیونکہ انصاف کے پاؤں روئی یا ربڑ کے ہوتے ہیں جن کی آہٹ معلوم نہیں ہوتی، مگر انصاف کا پنجہ گویا فولاد کا ہوتا ہے جس کی گرفت سے بچنا محال ہے۔ اگر قادیانی مرزا جی بری بھی ہو گئے تاہم جو سزا اون کو اس وقت مل رہی ہے عبرت کیلئے کافی ہے اور اس سے بھی بندگان خدا کو فائدہ ہی پہنچ رہا ہے اور پہنچے گا انشاء اللہ تعالی۔ عدالت کی نیت پر کوئی حملہ نہیں ہوسکتا وہ جو کچھ کر رہی ہے انصاف ہے اور جو کچھ کرے گی وہ انصاف ہی ہوگا۔

وہی حیات مسیح

حیات مسیح بڑے بڑے دلائل باہرہ و براہین ظاہرہ یعنی قرآن وحدیث کے نصوص قطعیہ سے ثابت ہے اور ہم اپنے بیسیوں مضامین میں مختلف پیرایوں سے ثابت کر چکے ہیں مگر مرزا قادیانی اور مرزائی کب ماننے والے ہیں۔ وہ تو حیات مسیح کے ثبوت کو بھی اپنی موت سمجھتے ہیں۔ یعنی ادھر مسیح کی حیات ثابت ہوئی ادھر بروزیت و موعودیت فی النار ہوگئی۔ چنانچہ مرزا جی خود لکھتے ہیں کہ مسیح کو موعود سمجھنا ہی مجھے زندہ مسیح یقین کر لینا اور مجھ پر ایمان لانا ہے۔، حالانکہ جس طرح حیات مسیح اور مہدویت میں کوئی لزوم نہیں، اسی طرح ممات مسیح کے قائل ہونے اور مرزا جی کو مسیح موعود مان لینے میں بھی کوئی لزوم نہیں۔ کیونکہ لاکھوں آدمی جو حیات مسیح کو نہیں مانتے کیا وہ قادیانی مرزا جی کو مسیح موعود مانتے ہیں۔ ہاں یہ دوسری بات ہے کہ اپنا دل خوش کرو اور فقط گھر میں ام المرزائیین کا نام بہو بیگم رکھ لو۔

آیت وما قتلوه یقیناً بل رفعه الله کے بعد ہی جناب باری فرماتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں و ان من اهل الکتا ب الا لیو مننّ به قبل مو ته یعنی ہر ایک اہل کتاب عیسی مسیح پر ان کی موت سے پہلے ایمان لائے گا۔ اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح زندہ ہیں اور جب وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو تمام اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے۔ حیات مسیح تو جناب باری نے بل رفعه الله سے ثابت کر دی، اب اس آیت سے یہ ثابت کرنا مقصود ہے کہ اہل کتاب جوش میں پڑے ہیں اور اختلاف کر رہے ہیں جب مسیح دنیا میں دوبارہ آئیں گے تو خود اختلاف کرنے والے ان پر ایمان لائیں گے اور اختلاف مٹ جائیں گے۔ سبحان اللہ! مسیح کی حیات اور اون کے دوبارہ آنے کا کس قدر صاف اور صریح ثبوت ہے، مگر مرزا جی جعلی مسیح بننے کے لئے محض خود غرضی سے کتاب وسنت کا انکار کر کے مذہب اسلام سے مرتد ہو رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ نون ثقیلہ استقبال کے لئے آتا ہے جو لیو منّن میں موجود ہے۔ آپ اس کے معنی حال کے لیتے ہیں۔ جب ایجاد بندہ ہی ٹھہرا تو ماضی کے معنی کیوں نہیں لیتے تاکہ دعوی کی کل پوری پوری بیٹھ جائے۔ آپ کہتے ہیں کہ لیو منن به میں به کی ضمیر قتل اور صلب کی جانب ہے جو وما قتلو ہ و ما صلبوہ میں موجود ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اس صورت میں بھما ہونا چاہیے، کیونکہ قتل اور شئے ہے اور صلب اور شئے، اور خدا تعالی نے بھی دونوں کو جدا جدا ذکر فرمایا ہے۔ پھر قتل اور صلب کیا ایسی چیزیں ہیں جن پر ایمان لایا جائے۔ اگر کہو کہ عیسی کے مصلوب ہونے اور نیز صلیب پر عیسائی ایمان رکھتے ہیں تو اولاً یہود اس سے خارج ہو گئے جن کے لئے مسیح کا قتل جز و ایمان نہیں اگر چہ وہ قائل ہوں۔ دوم مسلمان خارج ہو گئے جو عیسی کی حیات پر ایمان رکھتے ہیں حالانکہ آیت میں صرف اہل کتاب وارد ہوا ہے۔ اور جو معنی جمہور مفسرین بیان کرتے ہیں ان میں کوئی خرابی اور غبار نہیں۔ پھر مرزا جی اپنا مطلب بٹھانے کیلئے مو ته کی ضمیر اہل کتاب کی طرف پھیرتے ہیں کہ تمام اہل کتاب مسیح کی موت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اس پر یہ شبہ وارد ہوگا کہ امت محمد یہ کیوں ایمان نہیں رکھتی۔ اور قتل و صلب مسیح مسلمانوں کے لئے کیوں جز و ایمان نہیں۔ اگر آپ کہیں کہ امت محمد یہ کے لئے بھی جز و ایمان ہونا چاہیے تو یہود ونصاری میں اہل اسلام میں بھی داخل ہو گے جس طرح مرزا اور مرزائی قتل اور صلب پر ایمان لا کر عیسائی اور یہودی بن گئے ہیں اتنا فرق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہودیوں کو جس طرح عیسی سے ضد ہے اسی طرح مرزائیوں کو ضد ہے مگر عیسائی جس طرح عیسی پر ایمان رکھتے ہیں مرزا اور مرزائی نہیں رکھتے کیونکہ اس سے ان کی اپنی بنیاد اکھڑتی ہے۔ اگر کہو کہ محض قتل اور صلب پر ہمارا ایمان نہیں بلکہ مشبہ بالمصلوب ہونے پر اور پھر طبعی موت سے عیسیٰؑ کے مرنے پر ایمان ہے تو یہ بتاؤ کہ کیا خدا نے کہیں حکم دیا ہے کہ عیسی کے مشبہ بالمصلوب ہونے اور پھر طبعی موت سے مرنے پر ایمان لانا ضرور ہے۔ مرزا تو ہر دم موت ہی موت پکارتے ہیں۔ مکھی اور مچھر کتے اور سور کی موت پر بھی ان کا ایمان ہے۔ گویا موت ان کی معبود ہے۔ موت ہی نے اون کو آسمانی باپ کا لیپا لک بنایا ہے۔ طاعون بھی موت ہی ہے۔ اگر طاعون نہ آتا تو مرزا جی کا موعود بننا محال تھا۔ ہاں حیات پر ایمان نہیں، خواہ کسی کی حیات ہو۔ گویا خدا تعالی کے محیی ہونے پر تو ایمان نہیں ممیت ہونے پر ایمان ہے یو من ببعض و یکفر ببعض پھر بہ کی ضمیر خواہ قتل اور صلب کی جانب پھیری جائے خواہ موتہ کی ضمیر اہل کتاب کی جانب، دونوں صورتوں میں قبل موتہ محض حشو اور بے کار ٹھہرتا ہے تعالی اللہ عن ذلك علوا کبیرا کیونکہ مرزا جی کے مفید مطلب تو صرف اتنی بات ہے کہ اہل کتاب مسیح کے قتل وصلب پر ایمان رکھتے ہیں قبل موتہ نے مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے خرمن امید پر برق اجل گرادی، اب طرح طرح کی تاویلیں ہیں، رنگ برنگ کے حیلے بہانے ہیں، مگر ایک پیش نہیں جاتی۔ موت بہر نہج قسمت میں لکھی ہے، اسکے آثار عیاں ہیں انشاء اللہ اور یہی مرزا جی کی محبوب اور مطلوب بلکہ معبود ہے۔ بیٹھتے اٹھتے، سوتے جاگتے، ہگتے موتتے موت ہی نظر آتی ہے۔ چشم ما روشن دل ما شاد

واضح ہو کہ قتل اور صلب کو ایسا امر اہم نہیں جس پر ایمان لایا جائے کیونکہ دنیا میں ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں۔ البتہ عیسی مسیح کا زندہ رہنا اہم واقعات اور قدرت الہی کے معجزات سے ہے و ان من اھل الکتاب الالیومنن به قبل موته کی شان نظم وسیاق وسباق ملاحظہ کیجئے۔ جملہ استثنائیہ پر لام تاکید یا نون ثقیلہ صاف طور پر دلالت کرتا ہے کہ قتل اور صلب کی جانب ضمیر نہیں بلکہ مہتم بالشان مشار الیہ یعنی حضرت عیسیٰؑ کی جانب ہے جو زندہ ہیں۔ خدا کرے مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی ہمارا مدلل اور نازک مضمون سمجھ سکیں جس کی ہم کو امید نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اسی عنوان سے ایک اور مقام پر مولانا احمد حسن شوکت لکھتے ہیں)

مرزا اور مرزائی جو آیت لیو منن به قبل مو ته میں، به کی ضمیر قتل اور صلب کی جانب پھیرتے ہیں تو یہ اس صورت میں ممکن ہے جب کہ عیسی مسیح پر قتل اور صلب واقع ہو، حالانکہ کلام مجید میں دونوں کی نفی ہے کہ ما قتلو ہ و ما صلبوہ و لکن شبّه لهم ۔ یعنی نہ عیسی مسیح کو یہودیوں نے قتل کیا، نہ صلیب پر کھینچا بلکہ ان پر صلب اور قتل مشتبہ ہو گیا کیونکہ شبہ کا مفعول ما لم یسم فا عله قتل اور صلب ہے۔ پس جب عیسی مسیح درحقیقت مصلوب و مقتول ہی نہیں ہوئے، تو قتل پر ایمان لا نا چہ معنی دارد۔ اور اب یہ کہنا کہ مسیح کو قتل بھی کیا اور صلیب پر بھی چڑھایا لیکن قتل اور صلب کا نتیجہ ظاہر نہ ہوا بالکل ایسی ہی خانہ ساز بات ہے جیسے بروزیت اور مسیحیت اور جیسے خیالی منارہ کی خیالی تعمیر اور جیسے آسمانی منکوحہ سے خیالی ہمدوشی۔

ورنہ مرزا جی کی گھڑی ہوئی تاویل کے موافق نظم قرآن یوں ہونا چاہیے تھا:

ارادوا قتله و صلبه لكنه لم يقتل ولم يصلب

یا یوں ہوتا: لكنهم لم يقدروا على قتله و صلبه

یعنی یہود نے ہر چند ارادہ کیا مگر مسیح کے قتل وصلیب پر قادر نہ ہوئے۔

کیا خوبی اس میں ہے کہ مسیح کو صلیب پر چڑھایا مگر وہ سخت جان تھے نہ مرے، یا خوبی اس میں ہے کہ وہ درحقیقت صلیب پر چڑھائے ہی نہیں گئے اور ایک دوسرا شخص ان کے مشابہ ہو گیا، جیسا کہ لفظ شبہ سے واضح ہے اور خدا تعالی نے مسیح کو اٹھالیا۔

مرزا قادیانی اور مرزائیوں کی تو اس گنجی تاویل سے یہی بہتر تھا کہ وہ یہود کی طرح قتل اور صلب کے قائل ہو جاتے اور کہتے انا قتلنا المسيح کیونکہ جب مقصود مسیح کی موت ہے، تو قتل اور صلب کی موت سے ان کو مرزا جی کیوں نہیں مارتے۔ یہ تو سہل لٹکا ہے اور مشبہ بالمصلوب کر کے زندہ رکھنا اور پھر عمر طبعی سے مارنا تاویل بعید ہے کیونکہ عمر طبعی سے مسیح کے مرنے کا ذکر قرآن میں کہیں نہیں۔ آیات کی تاویل کر کے یہودی بننا بالکل فضول ہے کھلم کھلا کیوں یہودی نہیں بنتے۔ پھر مشبہ بالمصلوب ہونے اور عمر طبعی سے عیسی کے مرنے میں کون سی اہمیت اور عظیم شان ہے۔ جس غلغلہ سے تمام دنیا گونج رہی ہے وہ تو یہی ہے کہ یہودیوں نے مسیح کے قتل کرنے میں ایڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوٹی تک کا زور لگایا مگر خدا تعالیٰ نے اون کو محفوظ رکھا اور اٹھالیا اور اب تک زندہ ہیں اور دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور مدعی مسیحیت و نبوت (دجال) کو قتل کریں گے۔ مرزا جی کو یہی تو خوف ہے، وہ دنیا کے دل سے مسیح موعود کا آنا بھلاتے ہیں اور اون کو دھڑکا ہے کہ میرا بھی کہیں وہی حال نہ ہو جو دوسرے دجالوں کا ہوا۔

و ان من اهل الكتاب میں جناب باری کی سچی پیشینگوئی ہے جو یقیناً وایماناً قرب قیامت پر ظاہر اور واقع ہوگی جیسا کہ رفع مسیح مہتم بالشان ہے ایسی ہی یہ پیشینگوئی ہے مرزا جی کہتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی ۱۹ سو برس سے مسیح کے صلب اور قتل کے قائل ہیں، مسلمان کون ہیں کہ تیرہ سو برس سے مسیح کے عدم قتل اور زندہ رہنے کے قائل ہوں

ہم کہتے ہیں کہ آپ اپنے دعوی کے موافق ليؤمنن کو خلاف قواعد ومحاورہ عرب بمعنی حال بتاتے ہیں یعنی اہل کتاب قتل اور صلب پر ایمان رکھتے ہیں تو یہ ایمان رکھنا صرف اسی زمانہ حال تک محدود رہا، نہ کہ آئندہ کے لئے بھی۔ اور چونکہ آپ موته کی ضمیر اہل کتاب کی طرف پھیرتے ہیں، تو قتل اور صلب پر ایمان رکھنے والے وہی لوگ ہوئے جو اس زمانہ تک زندہ رہے، اور جب وہ مر گئے تو پھر کوئی قتل وصلب پر ایمان لانے والا نہ رہا۔ حالانکہ یہ بداہت کے خلاف ہے۔ کیونکہ خود آپکے قول کے موافق ہر زمانہ کے یہود اور عیسائیوں کا ایمان قتل وصلب پر ہے ذرا غور سے سمجھئے۔ پھر ہر اہل کتاب اپنے نبی پر ایمان لاتا ہے نہ کہ ان حوادث یا ابتلاءات قتل وصلب وغیرہ پر جو اسپر طاری ہوتے ہیں۔

انبیاء کرام پر طرح طرح کے مظالم ہوئے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا دندان مبارک شہید ہوا، اور آپ کو کفار کے ہاتھ سے طرح طرح کی اذیتیں پہنچیں، مگر ان حوادث پر ایمان لانے کا نہ قرآن میں ذکر ہے نہ حدیث میں۔ پس چونکہ ایمان انبیاء پر لایا جاتا ہے، نہ اون کے زمانہ کے حوادث پر، لہذا ليؤمنن به میں ضمیر عیسی مسیح کی جانب ہے جن پر اہل کتاب ایمان لائیں گے۔

آپ زیادہ تر چراغ پا اس لئے ہوئے ہیں کہ حضرت عیسی مسیح پر، تو جو ایسا ویسا تھا، تمام اہل کتاب ایمان لائیں، اور میرے نام پر کوئی پاپوش بھی نہ مارے۔ پس آپ کو ایسی تاویل کرنی پڑی جس کے جھلنگے کی کوئی چول ٹھیک نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی پر تین مصیبتیں پڑ گئیں۔ایک تو مسیح کا زندہ رہنا۔دوم ان کا دنیا میں مکرر آنا۔سوم تمام اہل مذاہب کا ان پر ایمان لانا۔پس ضد تو در حقیقت عیسیٰ مسیح سے ہے۔آپ حضرت عیسیٰ مسیح کی مخالفت بلکہ دنیا سے ان کا نام تک مٹانے کو مسیح موعود بنے ہیں، حالانکہ چندروز میں خود بدولت ہی مٹ جائیں گے۔انشاء اللہ۔

خدا تعالیٰ نے جو عظمت انبیاء کرام کو دی ہے وہ ابدالاباد تک ٹلنے والی نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء سے بروزی کو ضد ہے۔ بعد ختم رسالت اپنے کو نبی بنانا آنحضرتﷺ کا نام مٹانا، پس منبر پر چڑھ کر آنحضرتﷺ کا نام لینا حمقاء کو دام میں پھانسنے کے لئے نری مکاری اور عیاری ہے۔آپ نبی بنے ہیں تو ظاہر ہے کہ نبی، نبی سب برابر ہیں ۔بدمعاشی تو دیکھئے کہ اپنے کو نبی بھی بتاتا ہے اور آنحضرتﷺ کا امتی بھی بھلا کوئی امتی بھی آج تک نبی ہوا ہے اور علی العکس۔

مرزائیوں سے سوال

آیت ولن تجد لسنّة اللّٰہ تبدیلا ۔دنیا ہی کیلئے ہے یا ہمیشہ کے لئے۔ اگر ہمیشہ کے لئے ہے تو احیاء اموات وغیرہ معجزات انبیاء کیوں خلاف سنۃ اللہ ہیں اور اگر دنیا ہی کیلئے ہے، تو کیا وجہ ہے کہ دنیا میں تو خدا تعالیٰ احیاء اموات پر قادر نہیں اور قیامت میں قادر ہو جائے گا۔

یہ ہم نے اس لئے لکھا ہے کہ مرزا جی اور ان کے ہم خیال نئی روشنی والے حضرت ابراہیمؑ کے سوال کیف تحی الموتی کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ سوال قیامت میں مردوں کے زندہ کرنے کی نسبت ہے نہ کہ دنیا میں ۔ جو سنت اللہ کے خلاف ہے۔اس سوال کا جواب دو اور ...انعام لو۔

تفسیر سورہ جمعہ

ہماری نظر سے مندرجہ عنوان تفسیر گذری جو حکیم الامت المرزائیہ کے اختراعات سے ہے، پس جس قدر نور علی نور ہو بجا ہے، کیونکہ حکیم صاحب مرزا جی کے خلیفہ اول ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم جی کی نصب العین سورہ جمعہ کی صرف یہ آیت ہے

هوالّذی بعث فی ا لا میین رسو لا منهم یتلوا علیهم آ یا ته و یز کّیهم ویعلّمهم الکتا ب و الحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین۔

مطلب سعدی یہ ہے کہ اس آیت کے مصداق مرزا جی ہیں، جو رسول ہیں، اور یہ انہیں کی شان میں ہے۔ اوائل میں بڑی رنگ آمیزی کی ہے خدا تعالی کی صفت قدوسیت پر بحث چلائی ہے۔ آنخضرت ﷺ کی بظاہر بہت کچھ صفت بیان کی ہے اور اسی میں اپنے بروزی کی بروزیت کا ابراز کیا ہے۔ گویا براز پر مشک وعنبر کا عطر ملا ہے کہ تعفن سے لوگوں کو اذیت نہ پہنچے۔ ہر پھر کر لاگ لپیٹ کر کے مرزا جی کو رسول اور خاتم الخلفاء بنایا ہے بعث فی الا میین رسو لًا منهم یعنی بھیجا امیوں (اہل عرب) میں ایک رسول انہیں میں سے فرمایئے! کیا مرزا جی اہل عرب میں سے ہیں؟ وہ تو چینی مغل ہیں۔ کیا ہندوستان عرب میں ہے۔ پھر یتلوا علیهم، یز کّیهم، یعلّمهم تمام صیغے حال کے ہیں جو آنخضرت ﷺ کی نسبت ہیں۔

آپ یہ جواب دیں گے کہ یہ استقبال کے صیغے ہیں۔ اس صورت میں گویا آپ اس آیت کے مصداق ہیں نہ کہ آنخضرت ﷺ حالانکہ دو نبیوں پر ایک ہی وحی نازل ہو نہیں سکتی۔ خدا کو کیا ضرور ہے کہ فضول اور بے کار انبیاء بھیجے ہاں آسمانی باپ کے خوارق سے بعید نہیں کہ اپنے لیپا لک کو فضول اور مجہول نا معقول سمجھ کر مرزائیوں کے ماتھے مارے۔

عرب تو بیشک گمراہ تھے کیا بعد نزول قرآن اور بعثت نبی امی اور بعد فرمانے ارشاد اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی کے بھی امت محمد یہ گمراہ ہی رہی، کہ مرزا کو آسمانی باپ نے اس گمراہی کے دور کرنیکو بھیجا ہے نعوذ باللہ من هذه الهفوات پھر بھی آنخضرت ﷺ کو اپنا سید اور مولی بتانا اور آپکی ثنا اور صفت بیان کرنا کس قدر شرم کی بات ہے۔

پھر بلا وجہ اور بے محل سیدنا مسیح ابن مریم پر اس طرح تبرّا جھاڑا گیا:

ہم مانتے ہیں کہ جب مسیح آئے اسوقت یہودیوں کی ایمانی اور اخلاقی حالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت ہی گری ہوئی تھی، لیکن سوال یہ ہے کہ ان کے اخلاق اور عادات اور ایمان میں کیا تبدیلی کی جب کہ وہ اپنے حواریوں کا بھی کامل طور پر تزکیہ نہ کر سکے تو اوروں کو کیا فیض پہنچتا۔

حضرت مسیح نے جو کچھ کیا انجیل مقدس کے موافق کیا کیونکہ وہ اسی وحی کی تبلیغ پر مامور تھے، اور وحی بھی وہ جس کی خود قرآن تصدیق کرتا ہے مصدق لما بین یدی من التوراۃ و الانجیل۔ مگر مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے نزدیک انجیل بالکل ناقص تھی، اور عیسی مسیح پر بے سود نازل کی گئی۔ مذہب اسلام کے ٹھیٹھ اور صاف عقیدے کے موافق نہ کوئی نبی ناقص ہے، نہ کوئی آسمانی کتاب۔ ہر نبی اور ہر کتاب کا نزول قوم کی حالت کے موافق ہوا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ یہودیوں کی اصلاح حضرت عیسی مسیح سے نہ ہو سکی، خوب یاد رکھو کہ کوئی نبی فاعل مختار نہیں۔

انّك لا تهدی من احببت و لكنّ الله يهدی من يّشاء

اور :ما علينا الا البلاغ المبين۔

اور: يا ايها الرسول بلغ ما انزل اليك من ربك

ان آیات کے موافق ساری خدائی کو کوئی نبی پوری ہدایت نہیں کر سکا، ورنہ سب سے پہلے ابوجہل اور ابو طالب، آنحضرت ﷺ پر ایمان لاتے، حالانکہ وہ آنحضرت ﷺ کی بڑی سعی و کوشش پر بھی ہدایت سے محروم رہے اور جناب باری نے یہ ارشاد فرمایا لعلّك باخع نّفسك علی آثارھم یعنی اے محمد تو شاید ان کے پیچھے اپنی جان کا ہلاک کرنے والا ہے۔ اللہ اللہ یہ معاملہ کس قدر نازک ہے۔ مگر آپ کے نزدیک اگر کوئی نبی بلکہ خود محمد ﷺ بعض انسانوں کو راہ راست پر لانے میں کامیاب نہ ہوئے تو وہ ناقص تھے، اور جو وحی ان پر نازل ہوئی وہ بھی ناقص تھی۔ معلوم نہیں آپ کے بروزی نبی کیا تیر مار رہے ہیں۔ گزشتہ انبیاء کے تو کروڑوں امتی موجود ہیں آپ باوصف امام الزمان اور خاتم الخلفاء اور بروزی ہونے کے ایک عیسائی، ایک آریہ، ایک سکھ کو بھی اپنی تیس برس کی مزعومہ بعثت میں مرزائی نہ بنا سکے۔

مرزائیوں کا گویا یہ نیچر ہو گیا ہے کہ ہر رسالہ، ہر باب، ہر کتاب، ہر مبحث میں اپنے بروزی کو بڑھاتے اور عیسی مسیح بلکہ تمام انبیاء کو گھٹاتے اور اون کو گالیاں دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکثر مرزائی رسالوں میں مرزا جی کے نبی ہونے پر اس آیت سے استدلال کیا گیا ہے
لیستخلفنّھم و لیمکّننّ لھم د ینھم

یعنی خدا تعالیٰ ان (انبیاء) کو خلیفہ بنائے گا اور ان کا دین ان کے واسطے ٹھکانے لگائے گا۔

اول تو آیت میں د ینھم کا لفظ موجود ہے، قادیانی مرزا جی اگر چہ نیا مرزائی دین لے کر آئے ہیں مگر وہ اپنے کو بظاہر آنحضرت ﷺ کا امتی بتاتے ہیں نہ کہ صاحب مذہب و بانی دین جدید۔

دوم، لیستخلفنّھم کا وعدہ قیامت تک ہے حالانکہ مرزا جی اپنے کو خاتم الخلفاء بتاتے ہیں۔ پس استخلاف ختم ہو گیا۔ آنحضرت ﷺ تو خاتم الخلفاء نہ ہوں اور مرزا جی ہوں۔

پھر آیت یہ بھی کہتی ہے کہ نبیوں کے آنے کا سلسلہ ختم نہ ہوگا وہ قیامت تک آتے رہیں گے مگر یہ ناقص نبی ہوں گے نہ کہ کامل۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ کامل خلافت کا خاتمہ کس پر ہوا خود مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے قول کے موافق آنحضرت ﷺ پر ہوا۔ تو مرزا جی خاتم الخلفاء کیوں کر ہوئے کیونکہ دو خاتم نہیں ہو سکتے۔

اور اگر کہو کہ آنحضرت ﷺ پر تو خلافت کاملہ کا خاتمہ ہوا ہے اور مرزا جی پر خلافت ناقصہ کا، تو یہ عجیب حماقت ہے کہ خلافت کاملہ کے ہوتے خلافت ناقصہ قائم رہ سکے۔ گویا خلافت (نبوت) میں کمال اور نقص دونوں موجود رہے اور اجتماع ضدین ہو گیا۔ اور خدا تعالیٰ نے تو نہیں بلکہ آسمانی باپ نے انسانوں کو دو متضاد نبوتوں کی شریعتوں کا مکلّف بنایا۔ کس کس حماقت و تناقض کا رونا رویا جائے۔ عقل سلیم اور ذہن مستقیم تو مرزائی طلسم کو طرفۃ العین میں توڑ سکتا ہے۔ گھامڑوں کی ہم کہتے نہیں نہ وہ سمجھ سکتے ہیں۔ ان سے تو خدا ہی سمجھے۔

تیرہ سو برس میں کس قدر مجدد آئے

کتاب عسل مصفی جو قادیانی مرزا جی کے ایک مرید کے خیالات و افکار کا نتیجہ ہے، ایک بسیط کتاب اور بائیبل کی طرح ایک مجموعہ ہے جس میں الم غلم بجز صداقت کے سب کچھ بھرا ہوا ہے۔ مگر جس طرح ٹپے اور ٹھمری اور خیال اور دہر پت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ ایک ہی سم اور سر پر ختم ہوتے ہیں اگر چہ بیچ میں بہت سے ٹھیکے اور گتیں ہوتی ہیں اور طرح طرح کے تان اوڑاتے ہیں، اسی طرح اس کتاب کے تمام ابواب ومباحث مرزا جی کی مجددیت اور نبوت وغیرہ کے ثبوت پر ختم ہوئے ہیں۔

اس کتاب میں نام بنام بتایا ہے کہ کہ ہر صدی میں کتنے مجدد آئے۔، پہلی صدی میں ۴۰۔ دوسری میں ۱۱۔ تیسری میں ۱۰، چوتھی میں ۱۱۔ پانچویں میں ۶۔ چھٹی میں ۷۔ ساتویں میں ۷۔ آٹھویں میں ۴۔ نویں میں ۳۔ دسویں میں ۳۔ گیارھویں میں ۳ بارھویں میں ۷ تیرھویں میں ۵۔ یہ سب ۸۱ مجدد ہوئے۔

ان میں بعض ایسے بھی ہیں جن کو صاحب عسل مصفی نے مجدد بنایا ہے مثلاً شاہ عبدالعزیز صاحب، شاہ رفیع الدین صاحب، شاہ عبدالقادر صاحب جن کو کسی نے مجدد نہیں مانا۔

علاوہ ۸۱ مجددوں کے ہزاروں مجدد گذرے ہیں۔ وہ کون ہیں، علماء وفضلاء، وہ حقانی علماء جو محض خلوص سے حسبۃً للہ لوگوں کو کتاب وسنت کے موافق وعظ وتلقین کرتے ہیں اور بھولی ہوئی توحید وسنت یاد دلاتے ہیں یعنی عقائد عامہ کی تجدید کرتے ہیں شرک وبدعت سے روکتے ہیں۔

ذرا یہ تو بتایئے کیا مذکورہ بالا مجددوں میں سے کسی نے قرآن وحدیث کی ترمیم کی ہے۔ کسی نے آیات قرآنی کا مورد ومصداق بجائے آنحضرت ﷺ کے اپنے کو بتایا ہے۔ کیا کسی نے تصویر پرستی کو رواج دیا ہے۔ کیا کسی نے فرائض حج وغیرہ کو ساقط کیا ہے۔ کیا کسی نے نبوت ومہدویت ومسیحیت اور غیب دانی کا دعوی کیا ہے اور لوگوں کی موت کی پیشین گوئیاں کی ہیں جن میں سے ایک بھی پوری نہیں ہوئی۔

جب آپ اپنے دعوی کے ثبوت میں ۸۱ مجددوں کو پیش کرتے ہیں تو یہ ثابت کرنا بھی آپ کا فرض ہے کہ تمام جددوں نے یہی دعوے کئے ہیں جو میں نے کئے ہیں ۔ پھر حماقت تو دیکھئے کہ مرزا جی اپنے کو عیسیٰ مسیح سے افضل بتاتے ہیں، حضرت امام حسین تو کوئی چیز ہی نہیں ان سے تو آپ ہر طرح افضل ہیں (یہ منہ اور گرم مسالا) اور مجددوں کو اپنی تصدیق کے لئے پیش کرتے ہیں۔ انبیاء تو بہرنہج مجددوں سے افضل ہی ہوتے ہیں کیونکہ مجدد ان کے امتی ہوتے ہیں۔ مذکورہ بالا تمام مجدد آنحضرت ﷺ کے امتی تھے، حالانکہ خود بدولت نبی ہیں۔ گویا اپنے کو ترقی سے تنزل میں گرا رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اور مجدد میں عام خاص کی نسبت ہے۔ یعنی ہر نبی مجدد ہے اور ہر مجدد نبی نہیں اور نہ کسی مجدد نے نبوت کا دعوی کیا۔ برخلاف مجددین کے جن مکاروں دجالوں نے نبوت اور مہدویت کا دعوی کیا اور فی النار ہوئے۔ مثلاً مسیلمۃ الکذاب اسود عنسی اور مہدیان کذاب عرب وسوڈان وغیرہ۔ آپ نے ان کا مطلق ذکر نہیں کیا، نہ کسی مرزائی کتاب میں ان ملحدین مرتدین کا ذکر ہوتا ہے۔ منصب مرزائی تو اس امر کا مقتضی تھا کہ آپ اپنے ہم پیشہ دجالوں کا ذکر کرتے۔ مگر کیوں کرتے، پانی مرتا ہے۔ اگر مرزا قادیانی اور مرزائی دجالوں اور جھوٹے مہدیوں کی تفصیل بھی کسی کتاب میں اسی طرح لکھیں جس طرح مجددوں کی تفصیل لکھی ہے تو ہم ایک سو روپیہ دینے کو تیار ہیں۔

خوف یہ ہے کہ جب آپ گزشتہ دجالوں کی لائف شائع کریں گے تو خود مریدین ہی ان کے کیریکٹر کو آپ کے کیریکٹر سے ملائینگے اور سرمو فرق نہ پائیں گے پس بروزیت کا بھانڈا پھوٹ جائیگا اور اس وقت جس قدر پنجرے میں کبوتر ہیں پھر ہو جائیں گے۔

انبیاء کرام بھی برے، اولیاء بھی برے، آئمہ بھی برے، مگر جھوٹے نبی اور دجال اچھے اور سب مرزا جی کے جد امجد اور مورث جبھی تو ان کے نام لینے سے بھی زبان مفلوج ہوتی ہے گویا وہ مرزائیوں کے یقینی اور روحانی مسلم مہدی اور موعود تھے۔

اگر مذکورہ مجددوں کو اسلامی جمہور نے مان لیا ہے تو دجالوں کو بھی ایک جم غفیر نے مہدی اور موعود مان لیا تھا پھر کیا وجہ ہے کہ آپ ایک جمہور کے مسلم مہدیوں کو تو نہ مانیں دوسرے جمہور کے مسلم مجددوں کو مانیں ذرا غور سے سمجھو مجدد السنہ مشرقیہ کیا سمجھا رہا ہے۔

عیسی مسیح کو معاذ اللہ کوئی مجدد فی الدین تو کیا مارتا آپ کے اعلی مورثوں (دجالوں) نے بھی نہیں مارا۔ مجدد بن کر یہ تجدید آپ نے ضرور کی۔ بھلا دجالوں کی روحیں کیا خوش ہوں گی کہ آپ اون کے نقش قدم پر نہیں چلے۔ وہ تو ضرور آپ پر لعنت بھیجتے ہوں گے اور افسوس کرتے ہوں گے کہ کیسا کلوٹا فرزند ہمارے صلب سے پیدا ہوا جس نے ہم کو بدنامی کے گڑھے میں بے گور و کفن ٹھونس دیا۔ مر گئے مردود، فاتحہ نہ درود۔

مجدد ایک انسان ہوتا ہے جو مثل انبیاء کرام غلطی اور خطا سے محفوظ نہیں ہوتا۔ اوس کا مرتبہ ویسا ہی ہوتا ہے جیسا مجتہد کا۔ پس اس کا قول شریعت میں قطعی اور یقینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب العمل نہیں ہوتا جب تک کتاب وسنت کی کسوٹی پر نہ کسا جائے اور نہ کسی مجدد نے ایسا دعوی کیا ہے کہ جو کچھ میں کہتا ہوں وہ واجب العمل ہے اور جو شخص میرے قول پر نہ چلے گا وہ گمراہ اور ناری ہوگا۔ صرف آپ ہی ایسے مجدد ہیں کہ اپنے اقوال کو باعتبار واجب العمل ہونے کے قرآن وحدیث سے بڑھ کر بتاتے ہیں اور علی الاعلان دعوی کرتے ہیں کہ میں نبی ہوں، امام الزمان ہوں، جو شخص مجھ پر ایمان نہیں لاتا وہ دنیا میں واجب القتل اور عاقبت میں جہنمی ہے۔

بتاؤ ۸۱ مجددوں میں سے کس کے قول پر علماء اور فضلاء فتوی دیتے تھے۔ اہل اسلام زیادہ سے زیادہ یہی سمجھتے ہیں کہ وہ جو کچھ حالت جذب یا سلوک میں فرما گئے ہیں وہ ان کے حالات تھے جن کی تعبیر ہم عملاً نہیں کر سکتے اور ناموس شریعت کو دھبہ نہیں لگا سکتے۔ ہاں اون کے جو افعال اقوال مطابق کتاب وسنت ہیں وہ واقعی واجب العمل ہیں۔

مرزا جی نبی بن کر مجدد کیوں بنتے ہیں اور اپنے کو عالم بالا سے کیوں گراتے ہیں، اپنے کو انبیاء پر کیوں نہیں منطبق کرتے۔ وجہ یہ ہے کہ انبیاء نے معجزات دکھائے اور آپ کو معجزات کے نام سے جاڑہ چڑھتا ہے۔ نیچرآ موجود ہوتا ہے۔ عیسی مسیح اسلئے برے ہیں کہ ان کی صفت ابری ء الاکمه والابرص واحی الموتی باذن الله۔ اور آپ اپنی تقریر میں فرما بھی چکے ہیں کہ اگر میں بھی چاہوں تو عیسی کی طرح (مسمریزم وغیرہ) کے بہت سے شعبدات دکھا سکتا ہوں، مگر آپ نے اب تک خیر سے مداری کا پھنک ایک، پھنک دو، بھی نہ دکھایا۔ پس جب معجزے کا نام آتا ہے، تو آپ.. مجدد بن جاتے ہیں، اور جب آپ کے کیریکٹر کے مقابلہ میں مجددوں کے افعال و اقوال پیش کئے جاتے ہیں تو آپ نبی بن جاتے ہیں کہ مجھے سب کچھ جائز اور روا ہے اور تمام مجددین ومفسرین محدثین غلطی پر ہیں تو آپ کا حال بالکل مولانا روم کے اس شعر کے موافق ہے

گر نہی بارش بگوید طائرم۔ در پر گوئیش گوید اشترم

یعنی شتر مرغ پر اگر تو بوجھ لادے گا تو وہ بازوئیں پھٹپھٹا کر یہ عذر کرے گا کہ میں طائر ہوں، اور طائر پر کوئی بوجھ نہیں لادتا۔ اور اگر یہ کہے گا کہ اڑ، تو وہ بلبلا کر اور ہنڈا سا منہ کھول کر یہ کہے گا کہ میں اونٹ ہوں، اور اونٹ اڑ نہیں سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس آپ ہی کے قول سے ثابت ہو گیا کہ نہ آپ نبی ہیں نہ مجدد ہیں بلکہ ایک حیلہ گر، دین بدنیا فروش ہیں۔

مرزا جی کا انوکھا الہام

حضرت جبریل علیہ السلام کا زمین پر آنا اور تمام ملائکہ کا وجود قرآن وحدیث سے ثابت ہے۔ صحیح بخاری میں ہے کہ حضرت جبریل نے مجھے سینے سے لگا کر ایسا نچوڑا کہ میں پسینے پسینے ہو گیا اور پوری طاقت صرف ہو گئی۔ اور حدیث حنظلہ میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں

و الذی نفسی بیدہ لو تدو مو ن علی ما تکو نو ن عندی لصافحتکم الملا ئکۃ علی فر شکم و فی طرقکم ولکن یا حنظلہ سا عۃ و سا عۃ ثلاث ثمرات فا شار الی ان ا لاحوا ل لا تدو م ۔ (ترجمہ: قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر تم اسی حالت میں رہو جس میں میرے حضور رہتے ہو تو ملائکہ تمہارے بچھونوں تمہارے راستوں میں تم سے مصافحہ کریں لیکن اے حنظلہ (آپ نے تین بار ساعۃ ساعۃ وساعۃ فرمایا) پھر اشارہ فرمایا کہ حالات (تجلیات) کو دوام نہیں)۔

لیکن مرزا جی زمین پر حضرت جبریل کے نزول کا انکار کرتے ہیں حالانکہ اپنے اوپر الہام اور وحی کے دونگڑے برسنے کے مدعی ہیں۔ جی بجا ہے، آسمانی باپ نے فلک الافلاک سے ٹیلی فون لگا رکھا ہے جسکے ذریعہ سے بذات خاص لیپا لک کے ساتھ کانا پھوسی کرتا رہتا ہے۔ چنانچہ اپنی آسمانی کتاب توضیح المرام میں لکھتے ہیں:

کہ جبریل اپنے ہیڈ کوارٹر اور روشن نیر سے کبھی جدا نہیں ہوتا اور خدا اور بندے کی محبت کے نر و مادہ سے جو تیسری چیز پیدا ہوتی ہے اسی کا نام روح القدس ہے اور وہی روح امین ہے، اسی کا نام شدید القوی اور ذو الافق الا علی اور ر ای ما را ی ہے۔ اور جبریلی نور آفتاب کی طرح انسان پر اسکے حسب استعداد اپنا اثر ڈالتا ہے اور کوئی نفس بشر دنیا میں ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہ بالکل تاریک ہو، حتی کی مجانین پر بھی جبریل کا اثر فی الواقع ہے۔
اور جس سے کوئی فاسق اور پرلے درجہ کا بدکار باہر نہیں حتی کہ کنچنیاں بھی۔
بس ادنی سے ادنی مرتبے کے ولی پر بھی جبریل ہی وحی کی تاثیر ڈالتا ہے اور
حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کے دل پر بھی وہی ڈالتا رہتا ہے۔ فرق صرف آرسی
کے شیشے اور بڑے آئینے کا ہے۔،

وہی بات کہ بلی کے خواب میں چھیچھڑے۔ الہام اور وحی میں نر اور مادہ اور رنڈیوں کا ذکر آپ کی فطرت کا اظہار کر رہا ہے۔ آپ آسمانی باپ کے لیپا لک ہیں نا۔ پھر نر اور مادہ کا ذکر کیوں نہ ہو۔ بیشک آسمانی باپ جو لیپالک پر الہام کرتا ہے اور شیطان جو ایک کنچنی پر الہام کرتا ہے ان دونوں الہاموں میں کچھ فرق نہیں۔ لیکن اولیاء اور انبیاء کے الہام کو ایسا کہنا درست نہیں،... اور مرزا جی نے درحقیقت اپنا تجربہ بیان کیا ہے کہ جو آسمانی باپ رنڈیوں پر الہام کرتا ہے، وہی اپنے لے پالک پر کرتا ہے خدا اور بندے کی محبت کے (معاذ اللہ) ملنے ہونے سے تیسری چیز روح القدس پیدا ہوتی ہے۔ آپ نے یہ تثلیث اپنی امت کے لئے گھڑی ہے، فرمایئے عیسائیوں کے لئے کیا باقی چھوڑا۔ لا حول و لا قوۃ۔ کس قدر لغو اور گندے اور فحش خیالات ہیں۔
شرم چہ کنی است۔

نبی اور ولی کے الہام میں فرق

مرزا جی اپنی کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۳۴ و ۲۲۹ میں لکھتے ہیں کہ
جیسے ایک نبی کا الہام دوسرے نبی کے الہام سے مخالف نہیں ہوتا اسی طرح
اولیاء کا الہام شریعت حقہ محمدیہ سے مخالف نہیں ہوسکتا اور اس کو موجب علم
قطعی نہ جاننا وسوسہ ہے۔،

اس سے قادیانی مرزا جی کی یہ مراد ہے کہ نبی اور ولی کے الہام میں کچھ فرق نہیں۔ افسوس ہے کہ اس ادعا سے مرزا جی اپنا مرتبہ نبوت پست کر رہے ہیں، یعنی اپنے کو بجائے نبی کے ولی بنا رہے ہیں اور تمام اولیاء کا مرتبہ بڑھا رہے ہیں یعنی ان کو انبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرار دے رہے ہیں۔

اول تو یہ اولیاء پر اتہام اور تفسیر قول ما لا یر ضی به القا ئل ہے کیونکہ کسی نبی خصوصاً خلفاء اور صحابہ نے بھی اپنے کو نبی قرار نہیں دیا اور کیونکر ممکن تھا کہ وہ باوصف امتی ہونے کے نبی بن جاتے اور اپنے کو انبیاء خصوصاً خاتم النبیین کا ہم سر بناتے

دوم کلام مجید میں ہے انّ الشّیا طین لیو حو ن الی او لیا ء هم۔ اس سے یہ بات مستنبط ہوئی کہ اولیاء پر شیاطین وحی کر سکتے ہیں، نہ کہ معاذ اللہ انبیاء پر۔ کیونکہ انبیاء کا یہاں ذکر نہیں بلکہ قرآن مجید میں انبیاء کرام کی نسبت فینسخ الله ما یلقی الشیطا ن وارد ہوا ہے۔ یعنی انبیاء پر شیطان جو القاء کرتا ہے خدا اسکو رڈ کر دیتا ہے۔

تعجب ہے کہ مرزا جی، حضرت عیسی مسیح سے تو اپنے کو افضل بتائیں بلکہ ان کی مذمت و توہین کریں اور حضرت امام حسینؑ پر بھی اپنے کو فضلیت دیں اور بدبختی سے اولیاء کی صف میں بیٹھیں۔ اولیاء اللہ تو لاکھوں گزرے ہیں، مرزا جی بھی انہیں میں رہے تو کیا کمال کیا۔ ان کا منصبی فرض تھا کہ جس طرح مسیح کو گالیاں دیں اسی طرح تمام اولیاء اللہ کو بھی اس سرے سے لے کر اس سرے تک توہین کی ایک ہی لاٹھی سے ہانکتے تا کہ مرزائیوں کے دل میں ان کی وقعت بڑھتی کیونکہ ان کی نبوت اور مسیحیت اور بروزیت کا اقنوم اعظم سبّ و لعن ہے اور اسی سے دنیا میں ان کی شہرت ہو رہی ہے اور فرض تبلیغ ادا ہو رہا ہے۔

انبیاء کرام کی تو توہین کی جاتی ہے اور اولیاء کرام کی تعظیم۔ حضرت عیسی مسیح تو جو روح اللہ اور کلمۃ اللہ ہیں نبی کیا معنی ولی بھی نہ ٹھہرائے جائیں اور اولیاء اللہ کو نبی بنا دیا جائے۔ اس کی لم یہ ہے کہ چند روز میں جس قدر مرزائی ہیں، ولی کیسے نبی بن جائیں گے۔ اور مرزا جی جو بالفعل اپنے کو خاتم الخلفاء کہتے ہیں خاتم الانبیاء ہوں گے۔ اور ان کے اس قول کا ظہور ہوگا کہ انبیاء ناقص قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے مگر نبی کامل بجز مرزا جی کے کوئی نہ ہوگا۔

سنو سنو! نبوت ختم ہوگئی مگر اولیاء اللہ کے وجود باجود سے کوئی زمانہ خالی نہ ہوگا۔ یعنی آفتاب نبوت کی روشنی سے ذرے اکتساب نور کرتے رہیں گے۔ لیکن مرزا جی سے کوئی اقرار تو کرالے کہ ان کے زمانہ میں کسی ولی کا وجود پایا جاتا ہے۔ یا تو خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدولت ولی ہیں یا شاید اپنے کسی مرزائی کو کامل ولی اور ناقص نبی بنا دیا ہو۔ سینکڑوں مرزائی اس الہام کے منتظر ہیں کہ کب آسمانی باپ ہم کو کامل ولی اور ناقص نبی بناتا ہے۔ ہم کو یقین کامل ہے کہ سب سے پہلے کامل ولی اور ناقص نبی ہونے کا الہام حکیم الامۃ المرزائیہ کے حق میں ہوگا۔ اولیاء اللہ کو سب مسلمان مانتے ہیں، لہذا مرزا جی نے بزعم خود ان کے خوش کرنے کے لئے تمام اولیاء اللہ کو انبیاء بنا دیا۔ لیکن جب عیسی مسیح کو گالیاں دینی شروع کیں تو مرزا کو ملعون سمجھنا مسلمانوں کا فرض ہوا اور ان کو یقین ہو گیا کہ انبیاء کو جو مردود گالیاں دیتا ہے وہ اولیاء کو کیوں گالیاں نہ دے گا۔

معلوم نہیں اولیاء اللہ کا ذکر بار بار کیوں کیا جاتا ہے اور کیوں ان کو نبی بنایا جاتا ہے، حالانکہ محض دعوی سے نہ کوئی نبی بن سکتا ہے نہ ولی، جب تک بارقہ توفیق و تصدیق الٰہی اس کے ساتھ نہ ہو۔ میں نبی ہوں، میں مثیل المسیح ہوں، اور بایں ہمہ میں ویسا ہی ولی ہوں جیسے اور اولیا گزرے ہیں، محض ایک خبط اور مالیخولیا اور متناقض دعوی ہے۔ خوب یاد رکھو ولی کو نبی بنانا غلام کو آقا بنانا ہے اور باعتبار امتی ہونے کے عام مسلمانوں اور اولیاء اللہ میں مطلق فرق نہیں۔

وہی حیات مسیح

قادیانی اخبار الحکم مطبوعہ ۱۷ و ۲۴ جولائی میں حکیم الامۃ المرزائیہ نے کسی شخص کے سوال کے جواب میں آیت و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن بہ قبل موتہ و یو م القیامۃ یکو ن علیھم شھیداً کے وہی معنی کئے جو تمام مرزائی کرتے ہیں کیونکہ ... جدھر بروزی کا منہ ادھر ہی سب کا منہ۔ کیا معنی کہ جب خود بروزی کو حیات مسیح میں اپنی موت نظر آتی ہے تو بروزیوں کو کیوں نظر نہ آئے۔

ہم گزشتہ ضمیمہ میں دو خرابیاں لکھ چکے ہیں جو مرزائیوں کے گھڑے ہوئے معنی لینے سے پیدا ہوتی ہیں۔ یعنی تمام اہل کتاب عیسی کے قتل پر اپنے مرنے سے پہلے ایمان رکھتے ہیں۔ اگر بہ کی ضمیر قتل کی جانب اور مو تہ کی ضمیر اہل کتاب کی جانب ہے، تو یکو ن علیھم شھیداً کی ضمیر کس کی جانب ہوگی۔ مرزائی بھی بجز اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چارہ نہیں دیکھتے کہ یکون کی ضمیر عیسی کی جانب پھریں کہ قیامت کے روز عیسی اہل کتاب کے ایمان لانے پر گواہ ہوں گے، اور اگراب بہ کی ضمیر قتل کی جانب ہوگی تو علیھم کی جگہ علیہ ہونا چاہیے، ورنہ آیت کے کچھ معنی نہ ہوں گے کیونکہ عیسی مسیح کس بات کے گواہ ہوں گے۔ اگر کہو قتل وصلب کے گواہ ہوں گے تو قرآن مجید اس کی نفی کر چکا ہے وما قتلوہ و ما صلبوہ اور و ما قتلوہ یقیناً اور اگر کہو یکون کی ضمیر قتل کی جانب ہے، تو قتل کا گواہ ہونا چہ معنی دارد۔ کیا قتل بھی کوئی وجود مشخص ہو جائے گا۔ پھر لیومنن کے معنی حال کے اور یکون کے معنی استقبال کے لینے سے کلام باری میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ معنی یہی ہوں گے کہ کل اہل کتاب قتل اور صلب پر ایمان رکھتے ہیں اور عیسی مسیح یا قتل وصلب قیامت میں گواہ ہوں گے قتل وصلب تو یہ کہیں گے کہ ہاں ہم نے قتل کیا اور عیسی مسیح کہیں گے کہ میں مقتول ومصلوب ہوا۔ کس قدر لغو معنی ہیں کیونکہ جب حسب آیت و ما قتلوہ یقیناً عیسی قتل ہی نہیں کئے گئے، تو شہادت کیسی۔ یہ عجیب بات ہے کہ اہل کتاب تو قتل وصلب پر ایمان رکھتے ہیں نہ کہ مسیح پر۔ اور ان کے ایمان لانے کی شہادت دینگے عیسی مسیح۔ ماریئے گھٹنا پھوٹے آنکھ اور ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ ایمان انبیاء پر بولا جاتا ہے نہ کہ اون کے زمانہ کے حوادث پر۔

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ عیسی مسیح جب دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو تمام اہل کتاب ان پر ایمان لائیں گے یعنی جو اہل کتاب مر گئے ہیں کیا وہ بھی دوبارہ زندہ ہوں گے۔

کتنا لغو اعتراض ہے۔ مقصود اس زمانہ کے اہل کتاب کا ایمان لانا ہے جو مسیح موعود کے وقت ہوں گے کیونکہ عیسی مسیح کے باب میں اہل کتاب کے مابین اختلاف رہا ہے جیسا کہ و ان الذین اختلفوا فیہ .. سے ثابت ہے۔ اب مسیح کے دوبارہ آنے پر وہ اختلاف مٹ جائے گا اور تمام اہل کتاب جو اس وقت موجود ہوں گے یکساں بلانکیر ایمان لائیں گے۔

ہم لکھ چکے ہیں کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں پر دوسری مصیبت یہ آپڑی کہ عیسی مسیح زندہ بھی ہیں اور تمام اہل کتاب ان پر ایمان بھی لائیں گے اور اون کے مقابلہ میں بروزی صاحب چندروز میں مر بھی جائیں گے اور کوئی اہل کتاب ان کے نام پر اٹھارواں ولایتی بوٹ بھی نہ مارے گا۔ بروزی صاحب جو عیسی مسیح کو مارتے ہیں تو آپ اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہین کرتے ہیں۔ان کا فخر اس میں تھا کہ خود قیامت تک زندہ رہتے اور جب عیسی بھی وفات پا گئے اور مرزا کے لئے بھی یہی دن دہرا ہے،تو بروزیت کا کون سا تیر مارا اور کس منہ سے بنکارتے ہیں کہ میں عیسی سے افضل ہوں۔ پس لیپا لک کا کام ہے کہ آسمانی باپ سے ایسا لٹکا سیکھے کہ ہمیشہ کے لئے زندہ رہ کر عاقبت کے بوریئے سمیٹے۔

حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ قرآن مجید میں اہل کتاب کی نسبت و القینا بینهم العداوۃ و البغضاء الی یوم القیامۃ وارد ہے تو تمام اہل کتاب عیسی مسیح پر کیونکر بالاتفاق ایمان لا سکتے ہیں یہودی تو حضرت مسیح کی نبوت کے بھی قائل نہیں بلکہ اون کو معاذ اللہ ملعون ٹھہراتے ہیں اور عیسائی اون کو خدا بناتے ہیں۔

ہم کہتے ہیں کہ یہی حضرت مسیح کے مکرر آنے کا اعجاز ہوگا کہ تمام اہل کتاب متفق ہو جائیں اور وہ اختلاف جو اوپر کی آیت میں جناب باری نے بیان فرمایا ہے، مٹ جائے گا جیسا کہ ہم ابھی ابھی لکھ چکے ہیں۔

دوم، کسی قوم کا ایک نبی پر بالاتفاق ایمان لانا فروعی اختلاف کا مانع نہیں تمام یورپ و امریکا مسیح پر ایمان رکھتا ہے مگر ان کے آپس میں اختلاف ہیں کوئی پروٹسٹنٹ کوئی رومن کیتھولک ،کوئی گریک۔خود مسلمانوں میں ۷۲ فرقہ ہیں مگر خدا و رسول پر ایمان لانے میں کسی کا اختلاف نہیں۔مرزائیوں میں بھی اختلاف ہے جیسا کہ ہمارا تجربہ ہے کہ بعض تو مرزا جی کو نہ صرف رسول بلکہ خاتم الرسل یقین کرتے ہیں اور بعض اون کے منکر ہیں۔ دیکھو گھر میں ہی پھوٹ ہے و القینا بینهم العداوۃ و البغضاء الی یوم القیامۃ کے مصداق ہیں اور اگر ہمارے سامنے تقیہ کرتے ہیں تو شیعہ ہیں نہ کہ مرزائی۔مرزا جی کا کام ہے کہ ایسے منافقوں کو پکے مرزائی بنائیں۔

یہ جواب ہم نے الزامی طور پر دیا ہے ورنہ درحقیقت حقیقی مسیح موعود کے آنے پر تمام اختلافات مٹ جائینگے اور سچے دین کی روشنی ساری دنیا میں پھیل جائیگی اور اس وقت جو شب کوران شپر سیرت موجود ہونگے سب کونوں کھدروں میں گھس جائینگے بلکہ کافور ہو جائینگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں رجل فارس سے کیا مراد ہے

حدیث شریف میں وارد ہوا ہے:

لو کا ن ا لایمان معلقاً بالثر یا لنا له ر جل من فا رس

ترجمہ: ایمان اگر ثریا کے ساتھ بھی لٹکا ہوا ہوگا تو اوس کو فارس کا ایک رجل حاصل کرے گا۔

مرزا صاحب براہین احمدیہ میں اور ازالۃ الاوہام صفحہ ۶۵۳ میں دعوی کرتے ہیں کہ اس حدیث کے رجل فارس سے مراد میں ہوں۔ حالانکہ آپ ہندی نژاد ہیں اور اپنے کو چینی الاصل مغل بتاتے ہیں۔ باوجودیکہ محدثین کبار امام بخاری، مسلم، ترمذی، ابوداؤد، نسائی، ابن ماجہ، دارقطنی، حاکم، بیہقی سب کے سب رجل فارس تھے۔ تعجب ہے حدیث شریف کے مصداق وہ تو نہ ہوں اور مرزا جی ہوں۔

اب ہم مرزا جی سے پوچھتے ہیں کہ حدیث شریف میں جو د جالو ن ثلا ثو ن بطور پیشین گوئی وارد ہوا ہے، تو اسکے مصداق کون لوگ ہیں۔ کیا وہی نہیں جنہوں نے مرزا جی کی طرح مہدی اور مسیح بننے کے دعوے کئے اور حمقاء اور سفہاء کا جم غفیر ان کے ساتھ ہولیا اور بالآخر چند روز میں فی النار ہو گئے۔ انہوں نے اپنے کو مہدی بتایا مگر دجال نکلے۔ پس کیا ثبوت ہے کہ مرزا جی دجال نہیں ہیں۔ اگر وہ مہدی تھے تو مرزا جی بھی مہدی ہیں۔ خود مرزا جی ایمان سے کہیں کہ وہ دجال نہ تھے۔ ۱۳ سو برس میں جس قدر دجال گذرے کسی نے اپنے کو دجال نہیں کہا حالانکہ حدیث شریف کی پیشین گوئی کے مصداق تھے پھر مرزا جی جو اون کی سنت اور نقش قدم پر چلنے والے ہیں اپنی دجالیت کا اقرار کب کرنے والے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ مسیح موعود اور مہدی کی پیشین گوئیوں کے مصداق تو بہت ہوئے مگر دجّالو ن ثلا ثو ن کا مصداق ۱۳ سو برس میں ایک بھی نہ ہوا، مطلب کی حدیث پر تو ایمان اور جو حدیث مطلب کے مخالف ہو اس کا انکار یؤ من ببعض و یکفر ببعض

کیا موجودہ زمانہ ایمان کے معلّق بالثر یا ہونے کا زمانہ ہے ایمان اور اسلام تو دنیا میں پھیلا ہوا ہے۔ علماء اور مشائخ ہر جگہ موجود ہیں۔ یہاں تک کہ اسلام کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفتاب بعض ان ممالک کو بھی روشن کر رہا ہے جہاں کفر اور شرک کی ظلمت چھائی ہوئی تھی۔ پس ظاہر ہے کہ موجودہ زمانہ حدیث شریف کا مصداق نہیں بلکہ وہ زمانہ قرب قیامت پر ہوگا جب کہ تمام دجالوں کا پیر مرشد اور گرو گھنٹال یعنی دجال اکبر آئے گا۔ جس قدر دجال آج تک تک آ چکے اور آئندہ آئیں گے یہ سب بڑے دجال کی ذریات ہیں اور جس طرح یکے بعد دیگرے یہ سب فنا ہو رہے ہیں اسی طرح طرح ان کا مورث اعلیٰ خود حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں نہنگ قہر الٰہی کا طعمہ ہوگا مرزا جی کیسا ہی زور لگائیں مگر یہ ہمارا ذمہ ہے کہ وہ دجال اکبر نہیں ہیں اور مجدد کی یہ پیشین گوئی خدا کی عنایت سے جلد پوری ہونے والی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

قادیانی، اپنے کاذب ہونے کے مقر ہیں

قادیانی مرزا جی، انبیاء کرام کے تمام معجزات اور خوارق عادات کا انکار کرتے ہیں کیوں کہ خود کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتے مگر اپنے کذب کے ساتھ تمام انبیاء کرام کے کاذب ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ میں ہی اپنے دعووں میں ایک جھوٹا نہیں بلکہ معاذ اللہ تمام انبیاء جھوٹے ہیں۔ اس سے دو باتیں نکلیں۔

اول: انبیاء میں صفات ناقصہ بھی ہوتے ہیں۔

دوم: ایک نبی دوسرے نبی کی صفات کاملہ کا تو اتباع نہیں کرتا ہاں صفات ناقصہ کا اتباع کرتا ہے۔

آپ آتھم وغیرہ کی پیشین گوئیوں کے پورا نہ ہونے کی نسبت انجام آتھم صفحہ ۲۸، ۲۹، ۳۰ میں لکھتے ہیں کہ انبیاء کے وعدے میں تخلف کا ہونا سنۃ اللہ ہے۔

یعنی خدا خود اپنے نبیوں کو جھوٹا کرتا ہے تو اس سے تمام روحیں جھوٹی اور تمام آسمانی کتابیں باطل ہوگئیں اور خدا بھی جھوٹا ہوگیا۔ خاک در دہانت۔

ذرا خیال کرنا چاہیے کہ کوئی شخص تمام عمر سچ بولتا رہا۔ صرف ایک دفعہ جھوٹ بولا تو وہ درحقیقت جھوٹا ہی رہا کیونکہ نجاست کے ایک قطرہ سے کسی ظرف کا سارا پانی نجس ہو جاتا ہے اور کسب حلال کی ساری کمائی میں اگر ایک حبہ بھی کسب حرام کا مل جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو ساری کمائی حرام ہو جاتی ہے، اور زہر کا ایک قطرہ تمام جسد انسانی کو فاسد اور تباہ بلکہ ہلاک کر دیتا ہے۔ راویان حدیث کو دیکھو کہ کسی راوی نے تمام عمر میں ایک جھوٹ بولا، بس اس کی روایت ساقط ہو گئی۔

عبرت کا مقام ہے کہ کذب اور قول الزور بلاء بد ہے۔ خدا تعالی نے جھوٹوں پر لعنت بھیجی ہے یعنی فرمایا لعنة اللّٰه علی الکا ذ بین مگر قادیانی مرزا جی اسے انبیاء کی صفت اور سنۃ اللہ قرار دیتے ہیں۔

کلام مجید میں ہے و لن تجد لسنّة اللّٰه تبد یلا۔ جس کے معنی آپ کے زعم کے موافق یہ ہوئے کہ انبیاء کا صادق ہونا محال ہے کیونکہ کذب سنۃ اللہ ہے۔ شکل اول یوں مترتب ہوئی کذب انبیاء سنۃ اللہ ہے اور سنۃ اللہ کا بدلنا محال ہے۔ حد اوسط دور کر کے یہ نتیجہ نکلا کہ کذب انبیاء کا بدلنا محال ہے۔

دوسری عبارت میں مرزا جی کے دعوی کے یہ معنی ہوئے کہ کذب انبیاء فطرت میں داخل ہے۔ اب کوئی نبی سچا نہ رہا، سب جھوٹے ہو گئے نعو ذ با لله من هذا الالحا د و الارتداد ۔ پھر جب کذب انبیاء کی فطرت ٹھہری جو اشرف الناس ہیں تو کذب کی ضد یعنی صدق کس کی فطرت ہے۔ یہ محض ایک ایسا کلی مفہوم ٹھہرا جس کے لئے کوئی جزئی نہیں۔ یوں سمجھئے کہ صدق دنیا سے اڑ گیا اوس کا وجود نہیں اور یہ حدیث بھی غلط ہو گئی کہ الصدق ینجی والکذ ب یهلك کیونکہ صدق تو کوئی چیز ہی نہیں۔ پس نجات محال ہو گئی اور چارطرف ہلاکت ہی کی عملداری ہوئی۔

بے شک مکاروں عیاروں دجالوں کیلئے سنۃ اللہ یہی ہے کہ اون کے وعدے میں تخلف ہو اور وہ حسب فحوائے حدیث مذکورہ بالا ہلاکت کے غار میں دھکیلے جائیں اور کذب اون کا نیچر بن جائے۔ مرزائیو! کیا اب تم بھی اپنے کاذب نبی کے ساتھ ہلاکت کے دوزخ میں ٹھونسے جاؤ گے۔ نجات تم سے بھی رخصت ہو گئی۔

جتنے مسیح اور مہدی آج تک گذرے وہ سب کذاب ہیں جن پر شیاطین القاء کرتے ہیں اور سنۃ اللہ اسی پر جاری ہے کہ ان کے وعدوں میں تخلف ہو۔ چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے

هل انبّئكم علی من تنزّ ل الشّيا طين۔ تنزّ ل علی كلّ افّا كٍ

www.KitaboSunnat.com

اثیم۔ یلقو ن السّمع و اکثر ھم کا ذبو ن (الشعراء: ۲۲۱۔۲۲۳)۔

ترجمہ: ہاں میں تم کو آگاہ کروں ان لوگوں پر جن پر شیاطین اترتے ہیں، وہ اترتے ہیں ہر ایک جھوٹے گناہ گار پر جو کانوں میں ڈالتے ہیں سنی سنائی بات اور ان میں کے اکثر جھوٹے ہیں۔

اس کی تفسیر میں بیضاوی لکھتے ہیں :

ای ا لا فا کین یلقو ن السمع الی الشیا طین فیتلقو ن منھم ظنو نا و اما را تٍ لنقصا ن علیھم کما فی الحد یث الکلیۃ یخطفھا الجتی فیقرء ھا فی اذن و لیہ فیز ید فیھا اکثر من مأۃ کذ بۃ۔

یعنی وہ جھوٹے جو کان لگاتے ہیں شیطانوں کی باتوں پر پس ان سے لیتے ہیں گمانوں اور علامات کو کیونکہ شیاطین کو بھی پورا علم نہیں ہوتا جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے کہ فرشتوں سے جنات کوئی کلمہ اچک لیتے ہیں پس اسکو اپنے دوست کے کانوں میں ڈال دیتے ہیں پس وہ اس میں ایک سے زیادہ جھوٹ بڑھا دیتا ہے۔

اصل یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنے کو کاہن بتاتے تھے وہ شیطانوں کی نذرو نیاز دے کر اور ان میں مل کر فرشتوں کے پاس جاتے اور ان کی ایک آدھ بات سن لیتے تھے۔فرشتے ان پر انگارے مارتے تھے جسکو شہاب ثاقب کہتے ہیں۔تاہم جو ایک آدھ بات سنتے وہ لوگوں میں لا ڈالتے اور لوگ اون کے قائل ہو جاتے حالانکہ آئندہ کی باتیں شیاطین کو بھی معلوم نہیں۔پس فرشتوں سے ایک بات اوڑی ہوئی سنتے اور اس میں اپنی طرف سے بیس ملا دیتے تھے۔

قادیانی مرزا جی کی رسائی شیطانوں تک تو نہیں، نہ ان کو شیطانوں کا تقرب حاصل ہے، ورنہ پورے کاہن ہی نہ بن جاتے۔ ہاں رمل اور نجوم میں جو ان کا شاید آبائی پیشہ ہے، کچھ دخل ہے۔ پس اٹکل کے بہت تیر لگائے۔ایک آدھ بھولے سے نشانے پر جا لگا، باقی ہوا میں اڑ گئے۔پس یہی ان کے الہام اور وحی کی کائنات ہے۔ اور ادرک کی اسی سڑی گلی تھوتھی گرہ پر پنسار ہٹا کھول بیٹھے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدنا المسیحؑ

حضرت مسیح کا وجود باجود معجزات قدرت الٰہی کا عجیب مجسم نمونہ تھا ۔ایسا نمونہ دوسرے جسد میں نہیں پایا گیا۔ اگر پایا جاتا یا آئندہ قیامت تک پایا جائے تو صفات مسیح پر معجزے کا اطلاق غلط ہوگا، بلکہ معمولی اور عادتی امکان اور تکوین میں داخل ہو جائے گا۔ پس عیسیٰ مسیح سے ہم سری کا دعویٰ کرنے والوں اور اپنے کو مثیل مسیح بنانے والوں کو اسکے سوا کچھ نہ سوجھا کہ آپ کے معجزات اور صفات کا انکار کریں اور اس میں نیچر کا اڑنگا لگائیں۔ ان لوگوں کی عقلوں پر پتھر پڑ گئے جنھوں نے اپنے کو عیسیٰ کا مثیل بنایا اور ان کی صفات و معجزات کا انکار کیا۔ ظاہر ہے کہ ہر شئے اپنے تشخصات اور صفات سے ممتاز ہوتی ہے۔ جب مسیح بننے والے اپنے میں وہ صفات ہی نہیں بتاتے تو اپنے دعوی میں کیونکر سچے ہو سکتے ہیں۔

مرزا جی کے خوارق تو دیکھئے کہ عیسیٰ مسیح میں بہت سے نقص اور برائیاں بتاتے ہیں اور بایں ہمہ اچھے خاصے مثیل مسیح اور موعود ہیں۔ دنیا نے تمام انبیاء کو ان کی صفات اور کمالات اور معجزات کے باعث مانا ہے۔ مرزا جی کو یہی تو جلن ہے کہ میں فرمائشی مسیح ہوں، مجھے دنیا کیوں نہیں مانتی۔ پس معجزات کا انکار کرتے ہیں بلکہ خود غرضی .. سے مسیح کو صفات ذمیمہ کا مورد بتاتے ہیں۔ اور جس طرح دوسرے منکرین نے نیچر کی آڑ پکڑ کر عیسیٰ کے روح اللہ ہونے اور بغیر باپ کے پیدا ہونے سے انکار کیا ہے، مرزا جی بھی اس انکار سے بڑھ کر اپنی بساط میں کچھ نہیں کر سکے، مگر خدا تعالیٰ نے مسکت جواب دے کر ان کی گردن توڑ ڈالی کہ انّ مثل عیسی عند الله کمثل آدم خلقه من تراب یعنی بے باپ پیدا ہونے میں عیسیٰ کی مثال ایسی ہے جیسے آدم کی مثال کہ بغیر ماں اور باپ کے پیدا ہوئے۔ عیسیٰ مسیح اگر صرف ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تو تعجب کی کون سی بات ہوئی اور وہ بھی مٹی ہے جس میں انسانی تولید کی صلاحیت ہی نہیں۔ سبحان اللہ سبحان اللہ! اگر نہ صرف یہود بلکہ ساری خدائی متفق ہو کر زور لگائے تو جناب باری کا یہ استدلال نہیں توڑ سکتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر قادیانی مرزاجی اپنا گھڑا ہوا نیچر حضرت عیسیٰ مسیح کے کس کس معجزات و صفات میں ٹھونسیں گے اور کہاں تک آیات قرآنی کو توڑیں مروڑیں گے کہ بے باپ کے پیدا ہونا نیچر کیخلاف ہے، اور حضرت عیسیٰ کا باپ یوسف نجار تھا اور احیاء اموات سے مراد احیاء قلوب (ہدایت) ہے۔ اب ذرا کلام مجید سے وہ معجزات سنتے جاؤ جن کا دعویٰ خود حضرت مسیح نے بنی اسرائیل کے سامنے کیا۔

انّی قد جئتکم بآ یة من ر بّکم۔ انّی اخلق لکم من الطّین کھیئة الطّیر فا نفخ فیه فیکو ن طیراً با ذن اللّه۔ و ابر ئ ا لاکمه و الا بر ص و ا حیی المو تی با ذن اللّه۔ و انبّئکم بما تأ کلو ن وما تدّ خرو ن فی بیو تکم۔ انّ فی ذلك لاية لّکم ان کنتم مو منین ۔(آل عمران۔۴۹)

(ترجمہ۔ میں تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نشانیاں (یعنی معجزات) لے کر آیا ہوں۔ میں تمہارے لئے مٹی سے جانور بنا تا ہوں پھر اس میں پھونکتا ہوں پھر وہ خدا کے حکم سے اڑنے والا ہو جا تا ہے۔ اور میں خدا کے حکم سے مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں کو اچھا کرتا ہوں۔ اور مردوں (اموات) کو زندہ کرتا ہوں۔ اور تم جو کچھ کھاتے اور گھروں میں ذخیرہ رکھتے ہو اس کو بتا تا ہوں)۔

اب قادیانی مرزاجی مٹی کے پتلے میں جان ڈالنے اور کھائی ہوئی اور گھروں میں دھری چیزوں کے بتانے کی کیا تاویل کریں گے۔ اسی کے مطابق خدا تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی زبانی اطلاع دی

یو م یجمع اللّه الر سل فیقول ما ذا اجبتم ۔قالوا لاعلم لنا انك انت علا م الغیو ب۔

ترجمہ۔ قیامت کے روز جب خدا تعالیٰ رسولوں کو جمع کرے گا اور امتوں کی سرگزشت ان سے پوچھے گا اور وہ اسکا علم خدا تعالیٰ کی طرف تفویض کریں گے۔

تو خدا تعالیٰ ان نعمتوں کو جو حضرت عیسیٰ اور اون کی والدہ مریم پر اس نے نازل کیں یوں یاد دلائے گا:

اذ قال اللّه یاعیسی ابن مر یم ا ذ کر نعمتی علیك و علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والد تك اذ ايّدتك بروح القدس تكلّم النّاس فی المهد و كهلًا۔ و اذ علّمتك الكتاب و الحكمة و التّوراة والانجيل۔ و اذ تخلق من الطّين كهيئة الطّير باذنی فتنفخ فيها فتكون طيراً باذنی و تبریء الاكمه و الابرص باذنی۔ و اذ تخرج الموتی باذنی۔ و اذ كففت بنی اسرائيل عنك اذ جئتهم بالبيّنات فقال الّذين كفروا منهم ان هذا الا سحر مّبين۔ (المائدہ۔۱۱۰)۔ (ترجمہ: اے عیسیٰ بن مریم میرے احسانات یاد کر جو تجھ پر اور تیری ماں پر کئے جب کہ میں نے روح القدس سے تجھ کو مدد دی اور تو لوگوں سے ماں کی گود اور بڑی عمر میں یکساں باتیں کرتا تھا اور جب کہ تجھے کتاب اور حکمت اور توریت وانجیل سکھائی اور جب کہ تو میرے حکم سے جانور کا پتلا بنا کر اس میں پھونکتا تھا اور وہ میرے حکم سے پرندہ بن جاتا تھا اور تو میرے ہی اذن سے مادر زاد اندھے اور کوڑھی کو اچھا کرتا تھا۔ اور میرے ہی اذن سے مردوں کو قبروں سے زندہ نکالتا تھا اور جب کہ میں نے بنی اسرائیل کو تیرے قتل سے روکا جب تو ان کی طرف معجزات لے کر گیا لیکن جب تو یہ تمام معجزات لیکر ان کے پاس آیا تو جو لوگ ان میں سے کافر ہو گئے وہ بول اٹھے کہ یہ تو جادو کے سوا کچھ نہیں)۔

اب فرمایئے اگر بغیر باپ کے پیدا ہونا اور مردوں کو زندہ کرنا اور کوڑھیوں کو اچھا کرنا اور مادر زاد اندھوں کو بینا کرنا نیچر کیخلاف ہے، تو خدا تعالیٰ کس بات کے احسانات عیسیٰ مسیح اور ان کی والدہ پر جتلائے گا۔ وہ تو نیچر کے خلاف کچھ کر ہی نہیں سکتا۔ کیا خدا تعالیٰ کا یہ احسان جتانا بھی نیچر کے خلاف ہوگا۔ لا حول ولا قوة الا بالله

نظم قرآن کے متغیر کرنے میں مرزا کا کفر

جس معجز سیاق وسباق اور نظم سے قرآن، منزل من اللہ ہے جمہور امت محمدیہ ﷺ کا اسپر اتفاق ہے کہ اس میں تغیر وتبدل کرنا خواہ کسی طرح سے ہو مثلاً کسی آیت میں کمی بیشی کرنا یا ایک لفظ یا جملہ کہیں سے اور دوسرا کہیں سے چن کر اپنی جانب سے دونوں کو کلام مربوط قرار دینا، بالکل کفر ہے۔ اگر اسلامی عمل داری میں کوئی مرتد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا کرے تو وہ واجب القتل ہے۔ مگر مرزا جی آزاد برٹش گورنمنٹ کو دعا دیں جس کی عمل داری میں قرآن مجید بلکہ تمام اسلامی شریعت کی ترمیم کر رہے ہیں۔ ظاہر ہے کہ قرآن مجید کی ترمیم کرنے والا اپنے کو خدا اور رسول سے بڑھ کر سمجھتا ہے کیونکہ متکلم سے مصحح اور مرمم کا درجہ بڑا ہوتا ہے۔

پھر یہی نہیں بلکہ ترمیم شدہ اور متغیر شدہ جملوں کو الہام اور وحی خاص بتایا جاتا ہے گویا خدا تعالیٰ نے پہلے کچھ الہام کیا اب یہ کچھ۔ آنحضرت ﷺ نے تو اہل کتاب کی اصلاح فرمائی۔ مرزا جی خود مقدس اسلام کی اصلاح کر رہے ہیں۔ گردن میں پلاسٹر لگا کر اس شخص کو پاگل خانے کیوں نہیں بھیجا جاتا۔ ہماری رائے میں ابھی تک تو اسکا دماغ اصلاح پذیر ہے، چندروز میں جب مادہ پک گیا ...تو اصلاح قطعاً محال ہو جاوے گی۔ ایسا بہت جلد ہونے والا ہے۔ انشاء اللہ

براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۸ میں مرزا صاحب قادیانی پر یہ الہام ہوا:

الم نشرح لك صدرك الم نجعل لّك سهولة فى كلّ امر بيت الفكر و بيت الذّكر و من دخله كان آمنا ۔

اپنی مزخرفات ٹھونس کر کلام الٰہی کی کیسی توہین کی ہے۔ ذرا خبط تو ملاحظہ فرمائیے کہ بیت الفکر اور بیت الذکر آپ (مرزا قادیانی) کے دو گھر ہیں اور آپ خود لکھتے ہیں کہ بیت الفکر سے مراد وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف میں مشغول رہا ہے اور رہتا ہے، اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے جو اس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب کا خدا واحد تثنیہ میں بھی تمیز نہیں کر سکتا ورنہ ومن دخلها كان آمنا کہتا کیونکہ بیت الفکر اور بیت الذکر دو مکان جدا جدا ہیں۔ آپ کہتے ہیں:

من دخله كان آمنا صرف مسجد کی صفت ہے۔

معلوم ہوتا ہے کہ صفت اور موصوف کے گھڑنے کا بھی مرزا صاحب کے ملہم کو شعور نہیں، ورنہ عبارت یوں ہوتی و بيت الذكر من د خله كان آمنا۔

کیا وجہ ہے کہ آپ کا بیت الذکر تو دار الامن ہو، اور بیت الفکر دار الامن نہ ہو بلکہ دار الحزن و دار الکفر ہو۔ جناب باری نے تو تمام مکہ کو دار الامن قرار دیا ہے مگر وہ تو تیرہ سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برس کے بعد دارالامن نہ رہے، اور مرزا قادیانی کا جھونپڑا دارالامن بن جائے۔

پھر فی کل امر بیت الفکر و بیت الذکر کتنا فصیح جملہ ہے۔

ارے بودم! تتابع اضافات مخل فصاحت ہے۔ الم نشرح لك صدرك کے ساتھ اس خانگی عبارت کو ملانا ایسا ہے جیسے کوئی خبیث سندس واستبرق کے بہشتی حلّے میں ناپاک ٹاٹ کا پیوند لگادے۔

پھر بدمعاشی اور بے ایمانی اور بدنیتی دیکھئے کہ جناب باری نے آپ ﷺ پر اپنے احسانات جتاتے ہوئے فرمایا:

الم نشرح لك صدرك ۔ و وضعنا عنك وزرك ۔الّذی انقض ظهرك۔ ورفعنا لك ذكرك (الشرح : ۱۔۴) ۔(کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا؟ کیا ہم نے تیرا بوجھ نہیں اٹھایا جس نے تیری کمر توڑ ڈالی تھی (تکلیف دے رکھی تھی) کیا ہم نے تیرا ذکر آسمانوں اور زمینوں میں بلند نہیں کیا؟)

یہ مربوط اور مضبوط معجز کلام ملاحظہ فرمایئے اور مرزا صاحب کی خانگی لغویات دیکھئے۔ قادیانی مرزا کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو مدارج نبوت تکلیفوں اور سختیوں کے جھیلنے کے بعد ملے اور مجھے نہایت سہولت کے ساتھ گھر بیٹھے چھپر پھاڑ کر مل گئے۔ میں خدا کا چہیتا ہوں۔ اور مجھے آنحضرت ﷺ پر ترجیح اور تفضیل ہے۔

آنحضرت ﷺ کا رفع ذکر تو اس طرح ہوا کہ ساری خدائی میں اسلام پھیل گیا ۔آج کے روز بھی جب کہ دہریت اور الحاد کا زور ہے یورپ ایشیا امریکہ افریقہ میں کوئی جگہ ایسی نہیں جہاں آپ کی رسالت کا جھنڈا بلند نہ ہوا ہو، اور لاکھوں عیسائیوں کو مسلمان کیا، اور ہو رہے ہیں۔ لیپا لک نے اگر ایک عیسائی کو بھی اپنی سی سالہ بعثت میں مسلمان بنایا ہو، تو اس کا حوالہ دے۔

اور (مرزا قادیانی کی) حماقت دیکھئے، کلام مجید میں ہے:

یاآدم اسکن انت وزوجك الجنّة ،

آپ اس پر یوں اضافہ فرماتے ہیں

یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة ۔یا مریم اسکن انت و زوجك الجنّة ۔ یا احمد اسکن انت و زوجك الجنّة ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(براہین احمدیہ۔ص ۴۹۶)

خود بدولت نے آدم اور مریم اور احمد سے اپنے کو مراد لیا ہے۔ اور زوج سے اپنے رفیق اور جنت سے مراد جنت کے وسائل۔ لیکن مرزا صاحب کا ملہم شاید بھول گیا، کیا معنی، کہ جب مرزا صاحب قادیانی کے رفقاء مراد تھے تو یااحمد اسکن انت و ازوا جك الجنّة ہونا چاہیے تھا۔ آیت یا آدم اسکن انت و زوجك الجنّة میں تو زوج سے مراد حضرت حوّاؑ ہیں۔ پس تقابل پر لحاظ کر کے یہی لازم آتا ہے کہ تمام مرزائی مسخ ماہیت ہو کر، یعنی مرد سے عورت بن کر، آپ کی جوروئیں بن گئے ہیں جس طرح مرزا جی الہام میں مریم بن گئے ہیں۔ پھر حضرت مریم کا کوئی زوج نہ تھا (گو آپ یہودی بن کر یوسف نجار کو ان کا زوج بتاتے ہیں) مریم، حضرت عیسیٰؑ کی ماں تھیں، یہاں آپ کی زوج مریم ہے اور چونکہ آپ مسیح موعود ہیں تو اپنی زوجہ (مریم) کے شکم سے پیدا ہوئے ہیں۔

ہمارے ناظرین تھوڑی دیر کو فرمائشی قہقہہ تو اوڑائیں۔ یہ آپ کا الہام ہے جس کو سن کر خرّ دجال مارے خوشی کے کھونٹا اکھاڑ کر دولتیاں جھاڑنے لگے۔

مرزا کے نزدیک انبیاء معصوم نہیں

چونکہ قادیانی مرزا جی کی کوئی پیشین گوئی سچی نہیں ہوئی اور رمالوں اور نجومیوں سے بھی ہیٹے نکلے، لہذا ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۸۷ اور ۶۹۲ میں اپنی طرح تمام انبیاء کرام کو کذاب اور خاطی بتاتے ہیں اور لکھتے ہیں:

> اگر آنحضرت ﷺ پر ابن مریم اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے ہو بہو منکشف نہ ہوئی، نہ دجال کے گدھے کی حقیقت کھلی، نہ یاجوج ماجوج کی عمیق تہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی، نہ دابۃ الارض کی ماہیت کما ہی ظاہر فرمائی گئی، اور صرف امثلہ قریبہ کے طرز بیان میں اجمالی طور سے سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ اور اگر وقت ظہور کچھ جزئیات غیر معلومہ ظاہر ہو جائیں تو شان نبوت پر کچھ حرف نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم کہتے ہیں کہ جب آپ کی پیشین گوئیاں پوری نہ ہوئیں اور آتھم میعاد کے مابین نہ مرا، اور آسمانی منکوحہ سے پیشین گوئی کیخلاف بغل گرم نہ ہوئی، تولا طائل تاویلات کیوں کی گئیں کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم کے دل میں خوف طاری ہوگیا تھا یعنی وہ دل میں مرزائی بن گیا تھا اور آسمانی منکوحہ کبھی نہ کبھی ہتھے چڑھے گی، اور ام المرزائین کے شکم سے اب اگر خلاف پیشین گوئی لڑکی ہوئی تو آئندہ لڑکے کے آنے کا سد باب نہیں ہوگیا، نہ دروازہ پر قفل ٹھکا ۔..آئندہ کبھی نہ کبھی سال کا سا پورا ضرور نکلے گا۔ گویا پیشین گوئیوں کے پورا ہونے کا اقرار بھی ہے اور انکار بھی۔ اصرار ہے، دنیا سے جنگ و جدل ہے۔ رسالے شائع ہوتے ہیں کہ ان معنوں سے پیشین گوئی ضرور پوری ہوگئی۔

ان جھوٹی تاویلوں پر اڑے رہنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی تو اپنی پیشین گوئیوں میں جھوٹے نہیں ہاں انبیاء جھوٹے ہیں ۔۔ ہر پیشین گوئی کے جھوٹے ہونے پر تاویلات کا دریا بہایا گیا ہے ،کبھی اقرار نہیں کیا گیا کہ فلاں پیشین گوئی در حقیقت غلط نکلی اور آسمانی باپ نے لیپا لک کو دھوکا دیا۔ کسی پیشین گوئی کے غلط ہونے پر مرزا جی کے پھوٹے منہ سے یہ کلمہ نہیں نکلا کہ انبیاء نے بھی اپنے اجتہاد میں غلطی کی ہے میں نے کی تو کیا بھس میں خر دجال نے منہ مارا۔ ہاں بعد میں جھوٹے کا خدا نے منہ کالا کر دیا اور جھک مار کر اپنے منہ پر تھپڑ مارنا اور اقرار کرنا پڑا کہ میری پیشین گوئیاں اسلئے غلط ہوئیں کہ انبیاء کی پیشین گوئیاں بھی غلط ہو چکی ہیں ۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے۔ کیا اجماع امت میں سے کسی کو آنحضرتﷺ کی پیشین گوئی میں کبھی شک واقع ہوا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئی اور آپ کی نبوت پر معاذ اللہ کسی نے حرف گیری کی ہے حالانکہ دنیا کو مرزائی پیشین گوئیوں کے غلط ہو جانے کا کامل یقین ہے۔ یہ ہے جھوٹا، ہمیشہ یہی چاہتا ہے کہ ساری دنیا مجھ جیسی جھوٹی ہو جائے۔ پس اگر مرزا اپنے ساتھ انبیاء کو جھوٹا بنائے تو کسی مسلمان کو برا نہ ماننا چاہیے اگر انبیاء کی پیشینگوئیاں اور معجزات غلط ہونے لگیں تو ان میں اور عام انسانوں میں کیا فرق رہے اور دنیا کیوں انکا کلمہ پڑھے۔

دجال اور اسکے گدھے اور یاجوج ماجوج وغیرہ کی حقیقت آنحضرتﷺ پر تو منکشف نہ ہوئی، مگر اب تیرہ سو برس بعد چینی مغل پر منکشف ہوگئی۔ یہ آنحضرتﷺ پر تبرّا نہیں تو کیا ہے کہ آنحضرتﷺ کے الہام واجتہاد تو غلط اور مرزا قادیانی کا اجتہاد صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور واقعی ۔ یہ اپنا مرتبہ بڑھانا اور آنحضرتﷺ کی شان گھٹانا نہیں تو کیا ہے ۔ پھر بھی منبر پر چڑھ کر آنحضرتﷺ کی ثنا اور صفت بیان کرنا منافقانہ نہیں تو کیا ہے ۔ چندروز میں آنحضرتﷺ کی نبوت کا کھلم کھلا انکار کیا جاوے گا اور حمقاء کے پھانسنے کا جو پردہ ذرا پڑا ہوا ہے وہ بھی جلد اٹھنے والا ہے۔

مرزا کے نزدیک تمام مذاہب حق ہیں

لاہور کے لیکچر نے تو مرزائیت کی کایا ہی پلٹ دی۔ بروزی رنگ برنگ کے روپ آج تک بدلتا رہا، اب سب کو چھوڑ کر اوس نے کچھ اور ہی نیرنگ دکھایا۔ یوں کہو امام الزمان کے حقیقی معنی اب سمجھا ۔۳۰ سال تو صرف مرزائیوں کا امام رہا، مگر اب دولاکھ دانوں کی تسبیح سے نکل کر مالاؤں اور زناروں میں منسلک ہوکر تمام ہندؤوں اور سکھوں، لال بیگیوں کا امام (لال گرو) بن گیا۔

زاہدا شرک خفی کی بھی خبر ہے کہ نہیں
زیر ہر دانۂ تسبیح کے زنار بھی ہے

لعنت ہے اس خودغرضی اور مداہنت پر کہ ہر قوم کی مورتی کے مندر میں ماتھا ٹیکا۔ تمام اوتاروں کو سجدہ کیا، پھر بھی کسی آریا، کسی سناتن دھرمی، کسی سکھ، کسی لال بیگی کو دس ہزار آدمیوں کے مجمع میں مرزائی نہ بنا سکا۔ اب تو تمام مرزائیوں پر مرزا قادیانی کی حقیقت کھل جانی چاہیے کہ وہ کتنے پانی میں ہے اور اس کے کیا پاکھنڈ ہیں۔ کوئی پوچھے جب تمام مذاہب حق پر ہیں تو آسمانی باپ نے لیپا لک کو کس کی اصلاح کے لئے بھیجا۔ پھر بھی آپ نہ صرف مسلمان بلکہ اسلامی مجدد اور نبی وغیرہ۔ کلام مجید تو یوں ناطق ہو و من یّبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یّقبل منه اور یہ مکار تمام مذاہب کو حق پر بتاوے ۔ کیا یہ مختلف مذاہب درحقیقت خدا نے پیدا کئے ہیں۔ کیا خدا تعالیٰ عرش پر بیٹھا دنیا کو لڑوا رہا ہے خون خرابہ کرا رہا ہے۔ خدا کا تو یہ کام نہیں، اس نے تو ایک سیدھی راہ صراطاً سویاً بتا دی ہے۔ اور سیدھی راہ ایک ہی ہوتی ہے۔ البتہ آسمانی باپ چودھویں صدی میں اپنا لیپا لک بھیج کر ساری خدائی سے جنگ کرا رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے قول کے موافق آریا کے رشی منی حق پر تھے، مگر نیوگ کا مسئلہ خراب ہے۔ عیسائی حق پر ہیں، مگر کفارہ برا ہے۔ پھر حق کہاں رہے۔ بات یہ ہے کہ جھوٹے کو بھاگتے راہ نہیں ملتی، اور قدرت الٰہی اس کا حافظہ بھی سلب کر لیتی ہے۔ مرزا کو یہ خبر نہیں کہ مختلف رسالوں میں آریا اور عیسائیوں اور ان کے بزرگوں اور خود عیسیٰ مسیح کی نسبت کیا جھک مار چکا ہے، اور اب اسکے خلاف کیا ابراز کر رہا ہے۔ قصور در حقیقت کھوسٹ آسمانی باپ کا ہے کہ لیپا لک پر متناقض الہام کرتا رہتا ہے۔ آپ نے دیگر مذاہب کے اوتاروں کو خدا پرست اور راست باز بندگان خدا ہی نہیں قرار دیا بلکہ ان کو نبی بھی بنا دیا، اور سند میں یہ آیت پیش کی و ان مّن امّة الا خلا فیھا نذیر یعنی کوئی قوم ایسی نہیں گزری جس میں کوئی ڈرانے والا (نبی) نہ آیا ہو۔ اس دلیل سے ہنود اور سکھوں کے اوتار ہی نہیں، بلکہ حلال خوروں چماروں وغیرہ ذلیل اور کمینہ اقوام میں بھی نبی گذرے ہیں، اور قیامت تک گذریں گے۔ حالانکہ اس آیت میں گزشتہ امتوں اور انبیاء کا ذکر ہے کیونکہ خلا ماضی کا صیغہ ہے۔ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں، آپ کے بعد کوئی نذیر (نبی) نہ آئے گا۔ یہ اپنے بڑے بھائی امام الدین کا اتباع ہے جو حلال خوروں کا گرو بنا تھا۔ کیوں نہ ہو آخر ہیں تو دونوں ایک ہی جھاڑو کی تیلیاں۔ معلوم نہیں اب لیپا لک (مرزا قادیانی) نے کیوں .. دیر لگا رکھی ہے، کھلم کھلا امرتسر کے دربار میں جا کر کیوں گرنتھ جی کو سجدہ نہیں کرتا۔ کیوں عملی طور پر مندروں میں جا کر ہنود کے اوتاروں کی مورتی کو ڈنڈوت بجا نہیں لاتا۔

پہلے تو یہ پالیسی رہی کہ میں عیسیٰ اور موسیٰ اور تمام انبیاء اور اوتاروں سے اچھا ہوں، اور سب برے ہیں۔ جب چاروں طرف سے منہ پر تھپڑ پڑنے لگے تو اب کیدانی نے کید کی یہ پالیسی ٹھہرائی کہ میں اچھا اور میرے ساتھ سب اچھے۔ جیسے اور لوگ نبی اور اوتار تھے، میں بھی ایسا ہی ہوں۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ جیسا میں مکار اور دنیا پرست مرغ بادنما ہوں، تمام انبیاء اور اوتار بھی ایسے ہی تھے۔ اور میری طرح سب ہاتھی کے روٹ میں حصہ لگاتے تھے۔

لاہور میں آپ کا لیکچر سننے کو لوگ اسی طرح جمع ہوئے تھے جس طرح کسی مداری کا تماشا یا کسی کمپنی کا ناٹک دیکھنے یا اس کا ڈرامہ سننے کو جمع ہوتے ہیں۔ بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لوگ محض اس لئے گئے کہ دیکھیں اب گنبد سے کیا صدا نکلتی ہے۔اور چونکہ آپ دو سال تک مقدمات کے اڑ گڑے میں جت چکے ہیں، لہذا دیکھیں اب بھی وہی غرے ڈبّے ہیں یا کچھ معقول ہو گئے ہیں۔مگر خوشی کی بات ہے کہ لوگوں کا عندیہ صحیح نکلا اور ایک گرگ باراں دیدہ عین موسم بارش میں بھیگی بلی بن کر نظر آیا۔

مرزائی اخبار لکھتے ہیں کہ اس مجمع میں مرزا جی سے کئی سو آدمیوں نے بیعت کی۔ واہ رے مرزائیو! تمہاری چال کے کیا کہنے ہیں۔ ناظرین نے لاہور، امرتسر، دہلی وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں چند لوگوں کو اپنی چیزوں کا نیلام کرتے دیکھا ہو گا کہ وہ بڑھا چڑھا کر آپس میں نیلام کی بولی بولتے ہیں۔ ناواقف اس دام میں آجاتے ہیں اور بولی بڑھا کر نیلام کی چیزیں خرید لیتے ہیں۔ پس چند مرزائیوں نے لوگوں کے پھانسنے کو دس قدم بڑھ کر بیعت دہرائی۔ ممکن ہے دیکھا دیکھی چند الو اور بھی پھنس گئے ہوں گے۔ پس یوں سینکڑوں کی تعداد پوری ہو گئی۔ گھر کے صوفی، گھر کے قوال۔

وہی وفات مسیح

جب ایک نبی وفات پا گیا ہے تو دوسرا نبی مبعوث ہوا ہے اور سنۃ اللہ اسی طرح جاری ہے، یہاں تک کہ انبیاء کا سلسلہ آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا۔لیکن آج تک کسی نبی نے یہ دعویٰ نہیں کیا کہ چونکہ فلاں نبی مر گیا ہے، اس لئے میں اس کی جگہ آیا ہوں۔ اور اے لوگو فلاں نبی کو مردہ سمجھ لینا ہی مجھے نبی مان لینا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے کہ چونکہ فغفور چین مر گئے ہیں، لہذا میں اون کا جانشین ہوں۔ اس سے لازم آتا ہے کہ خدا تعالیٰ لوٹ لوٹ کر ایک ہی تشخص اور صفات کے انبیاء کو بھیجتا ہے، اس کے پاس انبیاء کے ڈھالنے کا دوسرا سانچا ہی نہیں۔ یا پہلے ایک ناقص نبی بھیجا، اس کے بعد کامل۔ یا پہلے ایک کامل بھیجا اس کے بعد ناقص۔ خدا کو کوئی ضرورت نہیں کہ پہلے ناقص نبی بھیجے اور پھر کامل۔ اس سے حکیم علی الاطلاق کی قدرت وحکمت پر حرف آتا ہے، ناقص نبی ہو نہیں سکتا۔

پس مرزا جی کا یہ کہنا کہ میں مسیح موعود ہوں خود اپنی توہین کرنا اور اپنے کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاک عجز پر گرانا ہے۔ انہوں نے سمجھا کہ کانا ٹٹو اور بدھو نفر اس وقت تک چل ہی نہیں سکتا جب تک اپنے کو اوروں کا فضلہ خوار اور راتب خوار نہ بنائے۔ یعنی دنیا چونکہ مسیح کو مانتی ہے لہذا میں مثیل مسیح بنوں کیونکہ انہیں اپنی حیثیت و وجاہت اچھی طرح معلوم ہے لیکن کیا کوئی اپنے کو نبی بنانے سے نبی بن سکتا ہے۔

توریت اور انجیل میں لکھا ہے کہ (تسلی دینے والا) آئے گا، مگر آنحضرت ﷺ نے اپنے کو مسیح موعود قرار نہیں دیا بلکہ محض رسول ہوئے کیونکہ اس میں وہی خرابی تھی جو ہم نے اوپر بیان کی۔ قرآن میں ہے و ان مّن امّة الا خلا فیھا نذیر۔ پس مسیح وعیسی بننے میں جس طرح آنحضرت ﷺ کی توہین تھی اسی طرح انبیاء بنی اسرائیل کی تھی بلکہ خود حضرت مسیح نے بنی اسرائیل سے مخاطب ہو کر یوں فرمایا

یا بنی اسرا ئیل انّی رسو ل الله الیکم مصدقاً لما بین یدی من التو را ة و مبشراً برسو ل یأ تی من بعدی اسمه ا حمد (صف:٦)

یعنی اے بنی اسرائیل میں تمہاری ہی طرف رسول ہوں، نہ کہ بنی اسماعیل کی طرف، کیونکہ آنحضرت ﷺ بنی اسماعیل میں سے ہیں۔

اب ذرا خیال کرنا چاہیے کہ خدا تعالی کو تو بنی اسرائیل میں بھی آنحضرت ﷺ کا مبعوث ہونا منظور نہ ہوا، اور مرزا قادیانی خود امت محمدیہ میں ہو کر اپنے کو نبی اور مسیح بنائیں۔ ماحصل یہ ہے کہ اگر مسیح بننے میں کوئی خوبی اور ترجیح ہوتی تو آنحضرت ﷺ اپنے کو مسیح موعود قرار دیتے۔ کاش مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائی ہمارے اس مضمون کا محمل سمجھیں۔

تیس دجالوں کا خروج

آنحضرت ﷺ نے جس طرح اپنے اشراق قلب اور پیشین گوئیوں سے جن کی مخبر غیب نے آپ کو خبر دی اکثر واقعات آئندہ کا اظہار فرمایا، اسی طرح دجالوں کا بھی اظہار فرمایا۔ چنانچہ مشکوۃ شریف میں حضرت ابن عمرؓ سے متفق علیہ روایت ہے:

ثمّ ذکر الدّ جا ل فقا ل انّی ا نذرکموہ و ما من نبی ا لا و قد انذر قو مه لقد انذر نو ح قو مه و لکنی اقو ل لکم فیه قو لاً لم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یقله نبی لقو مه تعلمو ن انه اعور و ان اللہ لیس با عور ۔

ترجمہ: پھر آپ نے فرمایا میں تم کو ڈراتا ہوں اور کوئی نبی نہیں گذرا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ چنانچہ نوح نے بھی اپنی امت کو اس سے ڈرایا۔ اور میں تم کو اس کا ایک خاص نشان بتاتا ہوں جو کسی نبی نے نہیں بتایا۔ یعنی وہ کانا ہے حالانکہ خدا کانا نہیں ۔

مطلب یہ ہے کہ وہ خدائی کا دعوی کرے گا اور خدا کی شان یہ نہیں کہ وہ کانا ہو، خدا تو جملہ عیوب سے پاک ہے۔ ابن صیاد جو دجال کا نمونہ تھا بعض صحابہ نے شدت مشابہت سے یقین کرلیا کہ ابن صیاد ہی دجال معہود ہے یہاں تک کہ حضرت جابرؓ بن عبداللہ نے حلف اٹھایا اور بقول اون کے حضرت عمرؓ نے، مگر آنحضرتﷺ نے انکار فرمایا اور خود ابن صیاد نے جابرؓ اور ابن عمرؓ کے زعم کی تردید ابوسعید خدریؓ کے سامنے کی اور کہا کہ اے ابوسعید! کیا تو نے آنحضرتﷺ کا ارشاد نہیں سنا کہ دجال کے اولاد نہ ہوگی، حالانکہ میری اولاد موجود ہے۔ اور کیا آنحضرتﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ کافر ہے، حالانکہ میں مسلمان ہوں، اور کیا آنحضرتﷺ نے نہیں فرمایا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہ ہوگا، حالانکہ میں مدینہ سے مکہ کو جارہا ہوں، وہ حدیث یہ ہے

عن ابی سعید الخد ری قا ل صحبت ابن صیّا د الی مکّة فقال لی ما لقیت من الناس ا لا یز عمو ن انی الدجال الست سمعت رسول اللہ ﷺ یقو ل انه لا یو لد له و قد ولد لی ۔

اور چونکہ مشکوۃ میں عبیدۃ بن الجراح سے روایت ہے:

لعله سید ر که بعض من رأ نی او سمع کلا می

یعنی قریب ہے کہ پائینگے دجال کو بعض وہ لوگ جنھوں نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے۔

لہذا ان پیشین گوئیوں کا خود آنحضرتﷺ کے زمانہ میں ظہور ہوگیا۔ چنانچہ مشکوۃ میں حضرت فاطمہؓ بنت قیس کی حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت تمیم داریؓ نے دجال سے ملاقات کی اور اسکی زبانی اطلاع دی کہ وہ مسیح الدجال ہے جو مشرق سے نکلنے کے لئے مامور ہوگا۔ اور مکہ مدینہ کے سوا چالیس شب میں تمام زمین کا گشت کر جائے گا۔ چنانچہ خود نبیﷺ نے صحابہ کو جمع کرکے یہ واقعہ سنایا اور اس کی تصدیق فرمائی اور یہ بھی فرمایا کہ اصفہان کے ۷۰ ہزار یہودی دجال کے ساتھ ہوں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مشکوۃ کی کتاب الرقاق میں حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے

فالدّجال شر غائب ینتظر الساعة و الساعة ادھی و امر۔

یعنی دجال سب سے زیادہ شر والا (فسادی) غائب اور انتظار کردہ شدہ ہے، یا قیامت جو نہایت تلخ ہے غائب اشیاء میں سے شریر تر ہے۔

اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے روایت ہے:

حدّثنا رسول اللہ ﷺ ان الدجال یخرج فی ارض بالمشرق یقال له خراسان یتبعه اقوام کان وجوھھم المجان۔

(ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ دجال مشرق کی ایک زمین سے نکلے گا اور اس کے تابع ایک قوم ہوگی جس کے منہ ڈھال جیسے ہوں گے یعنی ہیبت ناک چوڑے۔ (ازالۃ الخفا)

اور حضرت معاذؓ بن جبل سے مروی ہے:

قال رسول اللہ ﷺ عمران بیت المقدس خراب یثرب و خراب یثرب خروج الملحمة و خروج الملحمة فتح القسطنطنیة و فتح القسطنطنیة خروج الدجال ثم ضرب علی فخذ معاذ بن جبل او علی منکبه ثم قال ان ھذا الحق کما انت ھھنا او کما انت قاعد۔

ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی آبادی مدینہ کی ویرانی ہے اور مدینہ کی ویرانی ایک بڑے فتنہ کے ظہور کی علامت ہے جو قسطنطنیہ کی فتح ہے اور قسطنطنیہ کی فتح خروج دجال کی علامت ہے پھر آنحضرت ﷺ نے میری ران یا کندھے پر ہاتھ مار کر فرمایا کہ یہ بات ایسی ہی حق ہے جیسے تو یہاں ہے یا جیسے تو بیٹھا ہے۔ (ازالۃ الخفاء)

قادیانی مرزا جی نہ صرف اپنے دجال ہونیکی نفی کرتے ہیں بلکہ تمام دجالوں (جھوٹے مسیحوں اور مہدیوں) کے آنے کے منکر ہیں اور قیامت تک انبیاء کے آنے کے مقر ہیں۔ اور احادیث رسول اللہ ﷺ کو جھٹلاتے ہیں صرف حدیث نزول مسیح کو مانتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ میں منجملہ ۳۰ دجالوں کے دجال نہیں ہوں بلکہ مسیح موعود ہوں۔ دجال سے مراد ریلیں ہیں، گویا ریل بھی اعور ہوتی ہے۔ آنکھوں کے اندھے، نام نین سکھ۔ قادیانی مرزا جی کی خودغرضی کے عجیب خوارق ہیں کہ اپنے مطلب کی ایک حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ایک آیت مان لی، باقی کا انکار۔

مرزا قادیانی کے دجال ہونے کی ایک اور دلیل پیش کی جاتی ہے جس کو یقین ہے کہ تمام مرزائی بے چون و چرا دل سے مان لیں گے گو بظاہر نہ مانیں۔ یعنی حضرت ابو ہریرہؓ سے ایک بڑی حدیث میں مروی ہے

فید ق الصلیب و یقتل الخنز یر و ید عواالناس الی الا سلا م و یھلك الله فی زما نه الملل کلھا ا لا ا لا سلا م و یھلك الله فی زما نه المسیح الد جا ل ثم یقع ا لامنیة علی الا ر ض حتی ترتع ا لا سو د مع البقر و الذ یا ب مع الغنم و تلعب الصبیا ن مع الحیات لاتضر ھم فیمکث ار بعین سنة ثم یتو فی و یصلی علیه المسلمو ن و ید فنو نه ۔(عیسی مسیح صلیب کو ریزہ ریزہ اور سوروں کو قتل کریں گے اور لوگوں کو اسلام کی طرف بلائینگے اور خدا تعالی اون کے زمانہ میں بجز اسلام کے تمام ملتوں کو نیست و نابود کرے گا اور وہ اپنے زمانہ میں مسیح الدجال کو ہلاک کریں گے۔ پھر ایسا امن ہوگا کہ شیر اونٹ کے ساتھ چریں گے، اور چیتے اور گائیں اور بھیڑیئے اور بکریاں باہم مل کر رہیں گے، اور چھوٹے بچے سانپوں کے ساتھ کھیلیں گے۔ پس چالیس سال عیسی زمین پر رہینگے پھر وفات پائیں گے اور مسلمان ان کے جنازے کی نماز پڑھ کر ان کو دفن کریں گے)

اور دوسری حدیث میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے:

قا ل رسو ل الله ینزل عیسی بن مر یم الی ا لا ر ض فیتز و ج و یو لد و یمکث خمساً و ار بعین سنة ثم یمو ت و ید فن معی فی قبری فا قو م انا و عیسی بن مر یم فی قبر وا حد بین ابی و عمر۔ (مشکوۃ)۔

(فرمایا حضرت رسول اللہ ﷺ نے زمین پر حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے اور نکاح کرینگے اور اولاد ہوگی اور ۴۵ سال زمین پر رہیں گے پھر فوت ہونگے اور میرے ساتھ میری قبر (مقبرے) میں دفن ہوں گے)۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ احادیث مندرجہ بالا میں جو علامات فرمائی گئی ہیں کیا وہ سب پوری ہوگئیں۔ اور کیا مرزا جی آنحضرت ﷺ کے مقبرے میں دفن ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ توبہ، انہوں نے تو حرمین شریفین جانے سے اپنی امت کو بھی منع کر دیا ہے، خود کیا جائیں گے۔ قادیان کو مکہ اور مدینہ بنا دیا ہے۔ کیوں بھی مرزائیو! کیا صلاح ہے، اگر مرزا جی مرنے کے بعد آنحضرت ﷺ کے مقبرے میں دفن ہوئے تو وہ مسیح موعود ہیں ورنہ جھوٹے اور ان کا پیر اور لال گرو جھوٹا۔ کہو لعنت اللّٰہ علی الکاذ بین

یہ اعتراض نہیں پڑ سکتا کہ احادیث کی پیشین گوئی کو تیرہ سو برس گزر گئے مگر اب تک دجال نہیں آیا۔ کیونکہ مراد دجال اکبر ہے جو قرب قیامت پر آئے گا اور اس کی ذریات (۳۰ دجالوں) کا آنا اپنے اپنے وقت پر حسب منطوق احادیث ضروری ہے جن کا سلسلہ برابر جاری ہے دجال اکبر کے خروج پر ختم ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

خیر القرو ن قر نی ثمّ الّذین یلو نھم ثمّ الّذین یلو نھم ثم یفشوا الکذ ب۔

(یعنی بہتر زمانوں میں میرا زمانہ ہے۔ پھر وہ لوگ جو اون کے بعد ہوں۔ پھر وہ لوگ جو اون کے بعد ہوں، پھر جھوٹ پھیلے گا)۔

دیکھ لیجئے اب تک کتنے جھوٹے مہدی اور مسیح پیدا ہو چکے ہیں۔ یہ پیشین گوئی بھی برابر پوری ہو رہی ہے۔ ماحصل یہ ہے کہ دجالوں کے فتنہ کا آغاز خیر القرون کے بعد ہوا اور ان کا کامل اختتام دجال اکبر پر ہوگا جس کو مسیح علیہ السلام قتل کریں گے۔ پس حدیثوں میں کچھ تعارض نہیں۔

حضور کی احادیث کا قادیانی مزخرفات سے موازنہ

سچا کلام خود کہہ دیتا ہے کہ میں کیسے جذبے والے قلب اور قوت قدسیہ والے کی زبان سے نکلا ہوں، اور ہر جھوٹا اور مصنوعی کلام بھی خود کہہ دیتا ہے کہ میں کیسے دکاندار جعل ساز مفتری کی من گھڑت ہوں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں:

انّی اری ما لا ترون و انّی اسمع ما لا تسمعون و انّی لاعلم اخر اھل الجنۃ دخو لًا و ا خر اھل النّار خرو جاً (مشکوۃ)

یعنی میں وہ دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور میں وہ سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دوسری جگہ اسی مشکوۃ میں ہے: فعلمت ما فی السما وا ت و الا ر ض۔
یعنی میں نے جان لیا جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔

یہ حدیث آیت و علّمك ما لم تکن تعلم کی شرح ہے۔ حضرت محی الدین ابن عربی اس آیت کی تفسیر میں حسب ذیل لکھتے ہیں: ای العلم التّفصیلی التّا م و علم احکا م التّفا صیل و تجلّیات الصّفات مع العمل به

اور صحیح مسلم میں حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے:

قا ل رسو ل الله ﷺ انّ الله زوی بی ا لا ر ض فر أیت مشارقها و مغار بها و انّ امّتی سیبلغ ملکها ما زوی منها و اعطیت الکنز ا لا حمر و ا لا بیض (یعنی خدا تعالیٰ نے میرے لئے زمین کو اکٹھا کر دیا۔ پس میں نے زمین کے مشرق اور مغرب کو دیکھ لیا۔ اور ضرور میری امت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک زمین اکٹھی کی گئی ہے، اور مجھ کو سرخ اور سفید دو خزانے عطا کئے گئے ہیں)۔

اور صحیح بخاری میں ہے: انا شهید علیکم و انّی و الله لانظر الی حو ضی ا لآ ن و انّی اعطیت مفا تیح خزا ئن ا لا ر ض۔
(ترجمہ: میں تم پر گواہ ہوں اور قسم ہے خدا کی میں اس وقت اپنے حوض کو دیکھ رہا ہوں اور میں زمین کے تمام خزانے عطا کیا گیا ہوں)۔

اور مشکوۃ شریف میں ہے :انّکم ترو ن انه یکفی علیّ شئی مما تصنعو ن و الله لاری من خلفی کما اری من بین ید یّ۔
(ترجمہ: کیا تمہارا خیال ہے کہ جو کچھ تم کرتے ہو مجھ پر کوئی شئے مخفی رہ سکتی ہے۔ قسم ہے خدا کی میں اپنے پیچھے بھی ویسا ہی دیکھتا ہوں جیسا سامنے دیکھتا ہوں)۔

اب ان کے مقابلے میں مرزا جی کی مزخرفات سنئے:

انت بمنز لة ولدی ۔ انت منّی و انامنك ۔انّا انزلنا ہ فی قا دیا ن

ان جعلی فقروں کا اہمال ہی آپ کی نبوت اور نبوت کی قلعی کھول رہا ہے۔ بھلا جس بے ہنگم طریق سے مرزا جی آیات کلام اللہ کو توڑ پھوڑ کر اپنے لئے الہام تراشتے ہیں، احادیث رسول اللہ میں بھی معاذ اللہ کہیں یہ اسلوب پایا جاتا ہے۔ احادیث کا رنگ کلام الٰہی سے بالکل جداگانہ ہے اور کتنا دل کش ہے کہ روحی فداہ۔ پھر جس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام الٰہی معجز ہے یعنی اس کی نظیر پیدا نہیں ہوسکتی، نہ کوئی لفظ اوٹھ یا بیٹھ سکتا ہے، یہی رنگ حدیث کا ہے۔ الحق۔ انّی او تیت بجوا مع الکلم۔

اب مرزا جی کے الہامات دیکھئے کہ اونٹ کی طرح کوئی کل سیدھی نہیں۔ صلات میں غلطی، عبارت غیر مربوط، اور اکثر بے معنی۔ گویا سرقہ کرنے کا بھی سلیقہ نہیں۔ سب کچھ بگڑا ہوا ہے۔

آسمانی باپ نے لیپا لک سے کیسا سلوک کیا

بظاہر تو کھوسٹ باپ لیپا لک سے یہی کہتا رہا کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تیرے دشمنوں کو یوں اور ووں کر ڈالوں گا۔ کسی کی کیا طاقت ہے کہ بری نظروں سے تجھے دیکھ سکے۔ میں نے تیرے دشمنوں ہی کے لئے طاعون بھیجا ہے اور وہ سب کو یکے بعد دیگرے چٹ کر رہا ہے اور کرے گا۔ لیکن در پردہ جڑ کھودتا رہا، اور آخر کار یہودی بن کر لیپا لک کو سزا دلوائے بغیر نہ چھوڑا۔ بھلا ایسے منافق جانی دشمن باپ کو کیا کوئی چولھے میں ڈالے یا دوزخ میں جھونکے۔ منجملہ دوسری علامتوں کے یہ بھی خروج دجال کی علامت اور نحوست ہے کہ باپ بیٹے کا دشمن بن جائے اور خون سفید ہو جائے۔ ڈھارس تو یہ کہ جہاں تیرا پسینہ گرے گا میں اپنا خون گرا دوں گا، اور خوارق یہ کہ تعزیرات ہند کی سولی پر لٹکا دیا۔ مجدد السنہ مشرقیہ کو معصوم اور شیر خوار لیپا لک کے ساتھ ہم دردی اور منافق آسمانی باپ کے ساتھ لاگ ڈانٹ ہے۔ بھلا یہ کیا انسانیت ہے کہ لیپا لک کی مصیبت پر ساری دنیا خوش ہو رہی ہے۔ مجدد کو تو اس وقت خوشی ہوتی جب لیپا لک اپنے باپ سے عاق ہو کر اس کو چھوڑ بیٹھتا اور تبنیت اور مسیحیت ومہدویت ونبوت کا تمغہ اتار کر آسمانی باپ کے منہ پر مارتا اور خدائے وحدہ لاشریک کا سچا بندہ بن جاتا ورنہ ہم کہے دیتے ہیں کہ بکرے... کی خیر نہیں ایک نہ ایک روز پھانسی دھری ہے۔

اہالی موالی جدے خوش ہو رہے ہیں کہ اوہ، سات سو روپیہ کی کیا اصل ہے، اگر (پیشاب کی) دہار مار دی جائے تو روپئوں بلکہ اشرفیوں کے توڑے بہنے لگیں۔ دشمنوں کو خوش ہونے کا موقع تو جب تھا کہ خدانخواستہ ہمارا نبی اور بروزی قید ہو جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر قید ہو جاتا تو شاید یہ کہتے کہ پھانسی تھوڑی ہی لگی ہے، اس سے تو بچ گئے۔ جی بجا ہے۔ ناک کٹی مبارک، سر منڈا سلامت، بے شک جب تک صلیب کی معراج نہ ملے، مسیح سے پوری مماثلت ہو نہیں سکتی۔

خیر عدالت نے معصوم اور بے گناہ لیپا لک کو سزا تو دی ہے مگر اوس کا صبر بھی ایسا پڑے جیسے آسمان سے بجلی کم ازکم اپنے اڈی کا نگ طاعون کو ذرا بھی انگلی دکھا دی جائے تو چھٹی تک کا کھایا پیا لبوں پر آجائے۔ آج کے تھوپے آج نہیں جلتے۔ دیکھو سابق مجسٹریٹ گورداسپور سے کئی منزل دور پھینکا۔ مجسٹریٹ حال بھی لیپا لک کا جانی دشمن تھا، جیل خانے میں جھونکے بغیر نہ رہتا۔ یوں کہو اس کے دل پر ایسا ہی خوف طاری ہو گیا جیسا آتھم کے دل پر ہو گیا تھا۔ جس کا جی چاہے کانشنس میں اپریشن کر کے دیکھ لے۔ آتھم کے معاملے میں تو مرزا جی نے دس ہزار روپیہ کی بازی بدی تھی کہ اگر آتھم بحلف صالح اقرار باللسان وتصدیق بالقلب کر لے کہ میرے دل پر خوف غالب نہ ہوا تھا تو دس ہزار لے، اب مرزا جی یقیناً ایک لاکھ روپیہ کی بازی بدیں گے کہ مجسٹریٹ گورداسپور نے جو بجائے قید کرنے کے مجھے جرمانے کی سزا دی ہے، حلف کریں کہ میرے دل پر خوف طاری نہ ہوا تھا، تو دو لاکھ پھٹکاریں۔ ہمیں امید ہے کہ مرزا صاحب اور مرزائی اس شرط کے بدنے سے ہرگز نہ چوکیں گے، کیونکہ یہ سب نشانوں سے بڑھ کر لاثانی آسمانی نشان ہو گا۔

ہر دجال دوسرے دجال کا منکر ہے

آنحضرت ﷺ کی پیشین گوئی کے موافق متواتر طور پر دجال آرہے ہیں اور قرب قیامت پر ۳۰ دجال کی تعداد پوری ہو گی۔ جس شخص کا ایمان آنحضرت ﷺ کی رسالت پر ہے اس پیشین گوئی پر بھی ایمان ہے۔ بھلا کوئی دجال یہ کیونکر کہہ سکتا ہے کہ میں دجال ہوں، پس دجال کے آنے کا منکر دجال ہی ہیں اور جب تک دجال اکبر نہ آئے گا، تمام چھوٹے چھوٹے دجال اس کے منکر رہیں گے۔

یہ عجیب بات ہے کہ دجال کی ذریات اپنے مورث کے منکر ناخلف بن رہے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔مرزا صاحب قادیانی کا یہ دعوی کہ میں خاتم الدجاجلہ ہوں، ہرگز قابل سماعت نہیں ۔ہم اطمینان دلاتے ہیں کہ مرزا جی میں نہ وہ کرشمہ ہے، نہ وہ جذبہ، نہ وہ قوت جو دجال اکبر کو نصیب ہوں گی ۔آنحضرتﷺ کی پیشین گوئی تو ڈنکے کی چوٹ پر پوری ہو رہی ہے کہ دجال برابر آرہے ہیں اور آئیں گے، مرزا جی کے پاس کیا مسالا ہے جس سے وہ اپنے کو خاتم الدجاجلہ یعنی دجال اکبر ثابت کرسکیں ۔ذرا منہ تو دھو رکھیں۔

دجال اکبر تو بڑا جبار اور قہار اور صاحب سطوت اور جبروت ہوگا۔اس کے پیشاب میں چراغ جلیں گے۔اس کے مقابلہ میں ذرا سے خوف سے مرزا جی پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے جیسا کہ دوران مقدمہ میں مشاہدہ کیا گیا کہ حضور مجھے ذیابیطس ہے، اختلاج قلب ہے، ضعف مثانہ ہے، ضعف دل وجگر ہے۔ بھلا ایسا بزدل ..کیوں کر دجال اکبر ہوسکتا ہے۔ایسے غریب اور مجبور بچھیا کے باوا کو لوگ ناحق نکّو بناتے ہیں۔خبردار جو کسی نے آئندہ مرزا جی کو خاتمۃ الدجاجلہ کہا ورنہ مجدد السنہ مشرقیہ بری طرح پیش آئے گا۔

مرزا جی خلیفۃ الدجال ضرور ہیں، ہاں خاتم الخلفاء الدجال نہیں ہیں اور جس کو شک ہو وہ سومالی لینڈ جاکر ملا عبداللہ کو اور لندن جاکر مسٹر پگٹ کو اور پیرس جاکر ڈاکٹر ڈوئی کو دیکھ لے ۔حال کو حجت نہیں اور یقین کامل ہے کہ موجودہ زمانے کے لوگ اپنی زندگی میں بہت سے خلفاء دجال کی زیارت سے مشرف ہوں گے۔

ہم نے عنوان میں لکھا ہے کہ دجال ہی دجالوں کے منکر ہوں گے اس کا ثبوت حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کی روایت ہے جو ازالۃ الخفا صفحہ ۱۸۱ میں درج ہے یعنی

قال خطبنا عمر فقال یا ایّھا النّاس سیکو ن قو م من ھذہ الامّۃ یکذ بو ن با لر جم و یکذ بو ن با لد جال و یکذ بو ن بعذا ب القبر و یکذ بو ن بالشفاعۃ و یکذ بون بقو م یخرجون من النار بعد ما استحشوا ۔

(ترجمہ: حضرت عمرؓ نے خطبہ پڑھا اور پیشین گوئی فرمائی کہ اے لوگو! اس امت میں ایک قوم عنقریب پیدا ہوگی جو رجم کی تکذیب اور دجال معہود کا انکار کرے گی اور عذاب قبر کو جھٹلائے گی اور شفاعت کی منکر ہوگی اور اس قوم کا انکار کرے گی جو آگ میں جلنے کے بعد (آنحضرتﷺ کی سفارش پر) دوزخ سے نکالی جائے گی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف ظاہر ہے کہ اس پیشین گوئی کے مورد قادیانی مرزا جی اوران کے دوسرے بھائی ہیں جو نقض قانون قدرت کو اکثر لے دوڑتے ہیں۔

اور خود آنحضرتﷺ نے حدیث فرمائی جو حضرت ثوبانؓ سے سنن ابوداؤد اورسنن ترمذی اور مشکوۃ میں مروی ہے:

سیکون فی امّتی کذّابون ثلاثون کلّھم یزعم انّہ نبی اللہ۔

(ترجمہ۔عنقریب میری امت میں ۳۰ جھوٹے پیدا ہوں گے ان میں کا ہر شخص دعوی کرے گا کہ میں خدا کا بھیجا ہوا نبی ہوں)۔

کیا یہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی۔اور مرزا جی نے اپنے دوسرے بھائیوں کی طرح نبی ہونے کا دعوی نہیں کیا۔انہوں نے تو یہ کمال کیا کہ قیامت تک انبیاء کے آنے کا تانتا باندھ دیا۔گویا یہ ظاہر کیا کہ نبی میں ہی نہیں ہوں، بلکہ قیامت تک ہزاروں لاکھوں نبی (بعد ختم رسالت) آئیں گے۔حالانکہ کسی دجال نے یہ نہیں کہا کہ میرے بعد دوسرا دجال بھی آئے گا۔یقیناً مرزا جی کے وجود کا نیچر تمام دجالوں کے نیچر سے نرالا گھڑا گیا ہے

مرزا جی کو ساری دنیا سے تو کیا مطلب، اپنے دعوے سے صرف یہ دکھانا اور ثابت کرنا مقصد ہے کہ خاص مرزائی امت میں میرے بہت سے خلفاء نبی ہوتے رہیں گے کیونکہ مرزائیوں اور مرزا جی کے سوا درحقیقت کوئی مسلمان ہی نہیں چہ جائے کہ نبی ہو۔جس شخص کے کانشنس میں کچھ بھی حس ہے وہ ایسے طفلانہ دعووں اور لچر دلائل پر مضحکہ کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اور حضرت ابو ہریرہؓ سے متفق علیہ روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہﷺ نے

لا تقوم السّاعۃ حتّی ینبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثون۔ (قیامت اس وقت قائم ہوگی جب کہ تقریباً ۳۰ جھوٹے دجال آ چکیں گے)۔

مرزا جی ہی فرمائیں کیا اب تک ۳۰ دجال آ چکے ہیں۔آپ کے عقیدہ کے موافق تو ایک دجال بھی نہیں آیا، نہ قیامت تک آئے گا۔ہاں نبی بے شمار آئیں گے۔مرزا جی اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۴۸۶ میں لکھتے ہیں کہ دجال، جس کا ذکر فاطمہ بنت قیس کی حدیث میں زندہ موجود ہو نیکا ہے، وہ فوت ہو چکا ہے وہ دجال اوس کا مثیل ہے جو گرجا سے نکل کر مشارق ومغارب میں پھیل گیا یعنی گروہ پادریاں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا خوب تاویل ہے۔ہاں جناب جب عیسی مرگیا تو دجال کیوں نہ مرے۔

لیکن عیسی کو تو آپ اسلیئے مارتے ہیں کہ وہ آپ کا حریف ورقیب ہے، دجال کو کیوں مارتے ہیں۔ معلوم ہوا کہ آپ عیسی بھی ہیں اور دجال بھی۔ یہ عجیب ان نیچرل un-natural گورکھ دھندا ہے۔شاید حضرت عیسیٰؑ اور دجال دونوں کے مرنے کا الہام آسمانی باپ نے کیا ہے۔ پھر مرنے والا دجال ایک تھا آپ کے یہ ہزاروں دجال کیوں نکل پڑے۔ پھر یہ دجال تو انیس سو برس سے ہیں نہ کہ ۱۳ سو برس سے۔

پھر مرزا جی ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۵ میں آیت ھو الّذی ارسل رسوله اور آیت مبشراً برسول یّأتی من بعدی اسمه احمد کے تحت میں لکھتے ہیں کہ یہ در حقیقت اسی مسیح بن مریم (قادیانی) سے متعلق ہے اور آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اسی مثیل (مرزا قادیانی) کی طرف اشارہ ہے اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنی کی رو سے ایک ہیں اور آخری زمانہ میں برطبق پیشین گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا۔اور کہا کہ کیا وہ حی قیوم ایک انسان کو دوسرے انسان کی صورت مثالی پر نہیں کرسکتا۔۱۳ سو برس قبل اس آیت کا تعلق آنحضرتﷺ سے نہ تھا بلکہ یہ پیشین گوئی چینی مغل کی نسبت تھی۔آیت کا تعلق آنحضرتﷺ سے تھا بھی تو وہ منقطع ہوگیا کیونکہ وفات پاگئے جس طرح حضرت عیسی مسیح وفات پاگئے میں زندہ نبی ہوں مجھ پر ایمان لاؤ مردہ پرست نہ بنو۔

ہاں صاحب خدائے حی قیوم کو یہ تو طاقت ہے کہ ایک انسان کا دوسرے انسان میں بطور تناسخ حلول کردے لیکن اس میں یہ طاقت نہیں کہ مردوں کو زندہ کر دے۔ وہ دجالوں کا سلسلہ منقطع کرسکتا ہے مگر انبیاء کا سلسلہ منقطع کردینا اس کے نزدیک بھی محال ہے۔

جس طرح مسیح اور مہدی کے آنے کا ثبوت احادیث سے ہے اسی طرح دجالوں کے آنے کا ثبوت بھی ہے۔لیکن مرزا جی دجالوں کے آنے کا قطعاً انکار کرتے ہیں مگر مسیح موعود اور مہدی بن بیٹھے ہیں۔ قادیانی مرزا صاحب کو اچھی طرح معلوم ہے کہ وہ نہ مہدی ہیں نہ مسیح وغیرہ ہیں، اگر ہیں تو ویسے ہی جیسے اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب وغیرہ تھے۔مگر چونکہ چند حمقاء کو انہوں نے پٹیل لیا ہے لہذا اون کے حلقہ میں بن آئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا عمل آنحضرت ﷺ کی احادیث پر تو ہے نہیں، ہاں اپنے مورثوں دجالوں کی سنت پر ہے۔ یعنی جس طرح کسی دجال نے یہ نہیں کہا کہ میں دجال ہوں اسی طرح مرزا جی بھی اپنے کو دجال نہیں کہتے اور جس طرح وہ نبی بن بیٹھے تھے، اسی طرح مرزا جی بھی نبی بن بیٹھے۔ کیسے صاف طور پر نبی کریم ﷺ کی وہ پیشین گوئی پوری ہو رہی ہے کہ کلّھم یزعم انه نبی جس شخص کو خدا تعالیٰ نے ظاہری اور باطنی نور بخشا ہے اس کے لئے یہ حدیث صدق و کذب دونوں کا آئینہ ہے۔

بھلا کسی نبی نے بھی طاعون کو اپنے نزول کی علامت اور آسمانی نشان بتایا ہے انبیاء کرام تو دنیا کی مجسم رحمت بن کر نازل ہوئے، نہ کہ زحمت بن کر۔ مرزا جی طاعون ملعون کو دعا دیں جس کی بدولت وہ نبی بن گئے اور پیشین گوئیاں اور آسمانی نشان ظاہر ہونے لگے۔ لاہور والے لیکچر میں آپ نے فرمایا کہ طاعون عموماً پھیلنے والا ہے اور کیا معلوم کہ فلاں ماہ تک دنیا کی حالت کیا ہوگی۔ ایک بچہ بھی کہہ سکتا ہے کہ ہر سال موسم سرما میں طاعون کا زور بڑھ جاتا ہے آئندہ موسم سرما میں بھی ضرور بڑھے گا بھلا اس میں آسمانی باپ نے کیا تیر مارا کہ اپنے اکلوتے پر اس شئے کا الہام کیا جو سب کے سامنے موجود ہے۔ منہ پر کی تو خوش آمد ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ باپ بیٹے دونوں نرے بے دال کے بودم اور نرے بچھیا کے باوا ہیں۔

سچے اور جھوٹے مسیح کی پرکھ

جھوٹے مسیحوں یعنی دجالوں کی پرکھ حسب احادیث سب مسلمانوں کو ہوگئی، مگر نہ ہوئی تو مرزا جی کو، کیونکہ انکی پرکھ تو خود بدولت کو اس وقت ہو، جب خود اپنی پرکھ کریں۔

خرابی تو یہی ہے کہ قادیانی مرزا جی اپنے کو بھولے ہوئے ہیں اور سکتے میں ہیں۔ مجدد بار بار آئینہ دکھاتا ہے مگر روحانی حس و حرکت کا پتہ نہیں چلتا۔ ہونٹوں سے بڑبڑانے کی صدا نکلتی ہے کہ

انا المسیح انا المسیح

چیلے چاپڑ اقرار کرتے ہیں کہ آمنا و صدقنا انت المسیح بن المسیح بن المسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور آسمانی باپ کہتا ہے انت بمنزلة ولدی بل عین ولدی

آسمانی باپ یہ نہیں کہتا کہ انت المسیح، کیونکہ مسیح (معاذ اللہ) ناخلف تھا۔ اس میں طرح طرح کے عیب تھے۔ پس وہ ناخلف کے نام سے بھی اپنے لیپا لک کو پکارنا عار سمجھتا ہے۔

حدیث شریف نے تو بڑی وضاحت سے جھوٹے مسیحوں اور دجالوں کی پرکھ بتا دی کہ

کلّھم یزعم انّہ نبی ولا نبی بعدی

اب ہم مرزا صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کیا آپ ختم نبوت کے بعد نبی نہیں بنے۔ اور جس قدر دجال آج تک گزرے کیا انہوں نے یہی دعوی نہیں کیا جو آپ نے دنیا میں کیا ہے، اور کیا سب کے سب فی النار نہیں ہو گئے۔ ان کے ساتھ جو فرعونی اور نمرودی لشکر تھا آپ کے فرشتوں کے خواب میں بھی قیامت تک نہ آئے گا۔ اگر وہ سچے نبی ہوتے تو روئے زمین پر ان کا کوئی تو نام لیوا ہوتا، حالانکہ انبیاء صادقین کے لاکھوں اور کروڑوں امتی اس وقت دنیا میں موجود ہیں۔ ایک دانا بینا سچے مسلمان کیلئے یہ پرکھ کافی ہے، اور پوری پرکھ ساری خدائی کو اس وقت ہوگی جب قادیان میں منارے پر چیلیں اور کوے اور چغد اور خود مرزا جی کی روح الو کے قالب میں حلول و بروز کر کے بولے گی کہ

یابدوح لعنت اللہ علیّ بالمساء و الصبوح انکرت من الروح و السبوح و شغلت فی القبوح

مرزا قادیانی بار بار بکا رتا ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کا ذکر قرآن میں مجمل اور حدیث میں مفصل آیا ہے۔ کوئی پوچھے تیرے زعم کے موافق قرآن میں تو اس مسیح کا مفصل ذکر آیا جو مشبہ بالمصلوب ہوا یعنی سولی پر چڑھایا گیا، مگر مرا نہیں، اور جان بچا کر بھاگ گیا۔ کیا تو بھی سولی پر لٹکایا گیا ہے؟

ہاں مقدمات کے شکنجے کو سولی قرار دے تو عجب نہیں جس میں دہر کر ایسا کھینچا گیا کہ بروزی کا بول و براز تک نکل پڑا۔ ضعف جگر اور ضعف گردہ ہو گیا، اور ذیابیطس نے آ لیا۔ حضور میں اختلاج قلب میں مبتلا ہوں۔ میں ضعیف ہوں۔ میں بچھیا کا باوا ہوں۔ میں آپ کی غریب اور مسکین گئو ہوں۔ یہ قصائی میرے خون کے پیاسے ہیں، یہ تو مشبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالمصلوب ہونے سے بھی بڑھ کر ہے۔

حدیث میں پیشین گوئی ہے کہ ۳۰ دجال آئیں گے جن میں کم وبیش بیس آ چکے، مگر مرزا جی کے نزدیک ایک دجال بھی نہیں آیا۔ مسیح کا آنا تو حدیث میں بھی اور قرآن میں بھی، مگر دجال کا ذکر نہ قرآن میں، نہ حدیث میں۔ ہاں انبیاء قیامت تک آئیں گے۔ مرزا جی کا یہ دعوی اپنے گزشتہ مورثوں (دجالوں) کے دعووں کے بالکل خلاف ہے کیونکہ انہوں نے قیامت تک انبیاء کے آنے کا ہرگز دروازہ نہیں کھولا۔ مرزا جی نے ناعاقبت اندیشی کے استرے سے آپ اپنی ناک کاٹ ڈالی اور اپنی نبوت میں دوسرے انسانوں کو بھی شریک کر لیا۔ بروزی کی یہ حماقت اور سفاہت قابل دید ہے۔ ارے جب لاکھوں اور کروڑوں انبیاء قیامت تک آئیں گے تو کوئی پوچھے تو کس کھیت کی دساور رہا۔ پھر جب بے شمار نبی آئیں گے تو بے شمار مسیح بھی آئیں گے کیونکہ تو میسیحیت کا مدعی ہے۔ تجھ میں کیا سرخاب کا پر ہے کہ تو تو مسیح بھی اور نبی بھی اور جو قیامت تک آئیں گے وہ صرف نبی۔ دعوی تو یہ ہے کہ میں مسیح ہوں اور دلیل یہ ہے کہ انبیاء قیامت تک آئیں گے نہ کہ مسیح۔ پس آپ نے اپنے دعوی کی ٹانگ توڑ دی۔ ہم حلفاً کہتے ہیں کہ کسی مرزائی کو تو کیا، خود مرزا قادیانی کو استدلال قائم کرنا بھی نہیں آتا۔ دعوی کچھ ہے دلیل کچھ۔ دنیا میں سب مذاہب والے کوئی نہ کوئی دلیل رکھتے ہیں، صرف ایک مرزائی مذہب ہے جس کے پاس کوئی دلیل نہیں۔

جس قدر دجال اب تک گذرے، مناسب تھا کہ مرزا قادیانی اپنے دعوی کے موافق ان کو نبی مانتا کیونکہ وہ ہم جنس تھے۔ غضب تو یہ ہے کہ اون کو بالکل مسکوت عنہ قرار دے رکھا ہے، یعنی نہ ان کو نبی مانا جاتا ہے، نہ دجال۔ آخر دال میں کچھ تو کالا ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا قادیانی کو قیامت تک آنے والے لاکھوں انبیاء کی پرکھ تو ہوگئی، مگر دجالوں کی پرکھ نہ ہوئی جو لے دے کر کل تیس ہیں۔ مطلب غالباً یہ ہے کہ جیسا میں نبی (دجال) ہوں، ایسے ہی قیامت تک لاکھوں نبی (دجال) آئیں گے۔ مگر ہم کہتے ہیں کہ وہ دجال نہ ہوں گے بلکہ دجال کے بیٹے پوتے پڑوتے وغیرھم ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی آسمانی نشان

ذرا بھی ریح کی صرصراہٹ ہوئی اور آسمانی نشان چمکتا ہوا ظاہر ہوا، پیٹ میں باؤ گولے دوڑے اور آسمانی فتح کی توپیں گرجنے لگیں، پھر ایسا بڑا نشان جس میں آسمانی باپ کی مدد سے لیپا لک تعزیر کی چکی پیسنے سے بچا، جرمانے ہی پر ٹلی۔ ایمان لانے اور ایمان کا ستارہ چمکانے کو کیا کم ہے۔ مرزا اور مرزائی کہیں گے کہ ہم تو ہر وقت آسمانی نشان دیکھ رہے ہیں ضرورت تو منکروں اور مخالفوں کو نشان دکھانے کی تھی بلا سے ہم پر جرمانہ ہوا مخالفوں پر بھی تو ہو گیا بس یہی مقصد تھا اور اسی کا نام آسمانی نشان ہے کہ سب پر عبرت پڑ گئی لیکن باوصف مرزا جی کے دعوے کہ طاعون میرے خروج کا آسمانی نشان ہے، جب مرزائی بھی اس کی بھینٹ چڑھتے ہیں تو یہ نہیں کہا جاتا کہ ہم طاعون کی بھینٹ میں آ گئے تو کیا ہوا مخالفین بھی تو آ گئے، بلکہ حتی الوسع تو طاعون سے مرزائیوں کی ہلاکت کا انکار ہی کیا جاتا ہے۔ اور جب بھانڈا بالکل ہی پھوٹ جاتا ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ طاعون کی ایسی افراط وتفریط نہیں ہوئی جیسی مخالفوں میں، اور جب افراط وتفریط بھی ہوتی ہے تو یہ کہا جاتا ہے کہ جو مرزائی مرے وہ پکے مرزائی نہ تھے، منافق تھے نہ کہ مومن۔ چنانچہ مرزا جی نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ کوئی ایسا مرزائی طاعون سے ہلاک نہیں ہوا جس نے مجھے اچھی طرح پہچان لیا ہو۔ پس آسمانی نشان کا کوئی قصور نہیں بلکہ اندھوں کی آنکھوں کا قصور ہے اور چونکہ منافق مرزائی جو طاعون کا شکار ہوئے ان کا جہنمی ہونا ضروری ہے، لہذا اب سب مرزائیوں کو جہنم میں جانے کے لئے کان جھڑ جھڑا دینے چاہییں کیونکہ آسمانی باپ نے سچے مرزائیوں کے ماتھے پر ایمان کا ٹیکہ نہیں لگایا کہ فلاں مومن ہے اور فلاں منافق۔ اب تو آسمانی نشان یہی ہے کہ طاعون سے جو مرزائی مر گیا وہ منافق ہونے کے باعث جہنمی ہوا اور جو بچ رہا وہ پکا مرزائی ہے۔ یہ ہے آسمانی نشان جس کے طوفان میں مرزائی جہاز چل رہا ہے۔

جس قدر دجال اب تک آئے انہوں نے یہی کہا کہ ہم خدا کے بھیجے ہوئے ہیں ہم پر ایمان لاؤ ورنہ ناری ہو گے اور مرزا جی کہتے ہیں کہ انبیاء قیامت تک آتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں گے اس صورت میں سب پر ایمان لانا ضروری ہوگا گزشتہ انبیاء اوران کے صحیفے منسوخ ہوں گے بلکہ ہر آنے والا نبی اپنے سے پہلے نبی کے صحیفے کو منسوخ کرتا چلا جائے گا کیونکہ ایمان لانے پر مجبور کرنے کے یہی معنی ہیں جو مرزا جی کے خوارق سے ظاہر ہو رہے ہیں کہ عیسی مسیح مر گئے تمام انبیاء مر گئے اور ساتھ ہی ان کے صحیفے اور کتابیں بھی زمین میں دفن ہوگئیں اور نبی بننے کو اس آزادی کے زمانے میں مسالا ہی کیا لگتا ہے ہر ایک مکار اور مفتری دعوی کرسکتا ہے کہ میں نبی ہوں مجھ پر الہام اور وحی کا نزول ہوتا ہے۔ الہام اور وحی کوئی ایسی شئے تو ہے نہیں جو محسوس طور پر معلوم ہو سکے اور الہام و وحی بھی صرف اس قدر کافی ہے کہ میں مامور من اللہ ہوں کلمۃ اللہ ہوں خدا کا بمنزلہ ولد ہوں خداتعالی عرش پر بیٹھا بڑی محبت اور چاؤ اور بھڑاس سے میری طرف دوڑتا ہے۔ میں ایسا ہوں ویسا ہوں ۔ اپنے منہ میاں مٹھو ہوں وغیرہ۔ حالانکہ انبیاء کے صحیفے اور کتابیں دین و دنیا کے قوانین ہوتے ہیں جو وحشیوں کو انسان بناتے ہیں کیا کوئی دجال انسانوں کی اصلاح کا پنواڑا بغل میں لیکر آیا ہے اور اسکو دنیا میں پھیلایا ہے بجز خالی خولی ابلہ فریب دعووں کے کوئی دجال بھی نہیں کرسکا۔

آنحضرت ﷺ نے تو کھلم کھلا علی رؤس الاشہاد فرمادیا کہ لا نبی بعدی اور قرآن ناطق ہوا ولکن رسول اللہ و خاتم النّبیین مگر دجالوں میں چونکہ کوئی جذبہ اور کرشمہ نہیں ہوتا، لہذا کسی نے بھی یہ نہیں کہا کہ میرے بعد دوسرا دجال نہ آئے گا، اور گزشتہ دجال نبی نہ تھے میں ہی نبی ہوں۔

بھلا مرزا جی سے تو کوئی اقرار کرائے کہ مسیلمۃ الکذاب اور اسود عنسی وغیرہ دجال تھے جب انبیاء نے اپنے سے پہلے انبیاء کو مانا ہے تو دجال دجالوں کو کیوں نہ مانیں لیکن اب دجالوں کا یہ قاعدہ اور یہ ناموس جاتا رہا۔ کیا معنی کہ مرزا جی لندنی مسیح مسٹر پگٹ اور فرانسیسی مسیح ڈاکٹر ڈوئی اور سومالی ملا کو نہیں مانتے، نہ وہ مرزا جی کو مانتے ہیں بلکہ ان میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کو نہیں مانتا۔ پس قدرتی طور پر چاروں دجالوں کی قلعی کھل رہی ہے اور اسی طرح آئندہ بھی انشاء اللہ قیامت تک کھلتی رہے گی ۔کیا طاقت ہے کہ ایک دجال دوسرے دجال کی برائی کرسکے۔ اسکے منہ پر قدرت الٰہی مہر لگا دیتی ہے کیونکہ دجال کا دجال کی برائی کرنا اور اس کا منکر ہونا آپ اپنی برائی کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنی دجالیت کا منکر ہونا ہے دجال کسی دوسرے دجال کی برائی نہ کرے ہاں اس کے مقابلے میں انبیاء کی برائی کرے گا۔ مرزا جی کو دیکھ لیجئے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی برائی بھولے سے بھی نہیں کرتے۔ ہاں مسیح کو ان کے مقابلے میں برا بنائیں گے۔ دجال کی دجالی کی بھاری علامت ہی ہے کہ انبیاء کو گالیاں دے۔ ہاں ہم یہ یقین دلا چکے ہیں اور پھر دلاتے ہیں کہ مرزا جی دوسرے دجالوں کی طرح گھٹیل دجال ہیں، دجال اکبر نہیں ہیں۔ ان میں کسی قدر ترجیح کی یہ پخ ضرور ہے کہ دوسرے دجالوں نے انبیاء کرام کو گالیاں نہیں دیں اس میں تو مرزا جی فرد ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے تو صاف فرما دیا کہ میرے بعد ۳۰ دجال آئیں گے بھلا مرزا جی سے تو کوئی اقرار کرالے کہ دنیا میں کوئی دجال آیا ہے یا آئندہ آئے گا۔ حالانکہ تین کلہ توڑ دجال انکے سامنے موجود ہیں کیوں ان کا مہرا نہیں لیتے ... اتنا بوتا بھی ہو۔ لندنی دجال اور فرانسیسی دجال، مرزا قادیانی کے منہ پر ولایتی بوٹ مار کر کہہ سکتے ہیں کہ:

ٹم مسیح کیوں کر ہے جب کہ ہمارے آسمانی باپ کے اکلوتے بیٹا کو گالی دیتا ہے۔ ڈام فول بھلا کوئی مسیح بن کر بھی مسیح کا گالی ڈینا سکتا ہے۔ یہ تو تمہارا ان نیچرل رول un-natural rule ہے نیچرل natural مسیح ہم ہے جو یسوع مسیح کو مانتا ہے۔

مرزا جی بار بار یہ راگ الاپتے ہیں کہ اگر میں خدا کی طرف سے مامور ہو کر نہ آتا تو میرے ساتھ اتنی جماعت نہ ہوتی۔ ہم کہتے ہیں اول تو دس بیس ہزار کی جماعت کوئی باوقعت جماعت نہیں۔

دوم، کسی بات پر جم غفیر کا متفق ہو جانا دلیل حقانیت نہیں۔ ہندوستان میں ۲۲ کروڑ ہنود ہیں، کیا بمقابلہ ۶ کروڑ مسلمانوں کے یہ حق پر ہیں۔ سومالی ملاں کے ساتھ لاکھوں کی بھیڑ بھاڑ ہے، کیا وہ حق پر ہے اور سچا مہدی ہے۔ علی ہذا، لندنی مسیح اور فرانسیسی مسیح کے ساتھ حمقاء کا کچھ کم ہجوم نہیں، آپکی دلیل کے موافق سبھی کو حق ماننا پڑے گا۔

سوم: اگر آپ حق پر ہوتے تو سینکڑوں آدمی رسی تڑا کر نہ بھاگتے۔ آج کے روز لولے لنگڑے اپاہج ہی اصطبل میں کیوں نظر آتے اور کس کو معلوم ہے کیا ہونے والا ہے۔ ذرا تیل دیکھئے تیل کی دھار دیکھئے سوڈانی مہدی کے توپشتے کے برابر بھی آپ کے دم خم نہیں جس کی قبر سے ہڈیاں تک اوکھاڑ کر رود نیل میں بہادی گئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے معنی الہام

۳۔اکتوبر کو قبل از فیصلہ مقدمات مرزا قادیانی پر یہ الہام ہوا تھا

قد جاء الدین من النصرۃ ثم سیعود من النصرۃ

واہ رے آسمانی باپ! تیرے الہام کے کیا کہنے ہیں۔ کیسا صحیح اور فصیح الہام کیا ہے۔یعنی دین فتح سے آیا اور عنقریب فتح سے لوٹے گا۔ اتنی خبر نہیں کہ فتح سے لوٹنا شکست کھانا ہے۔

یعود کا صلہ تو الی آتا ہے،اگر الی النصرۃ ہوتا تو یہ معنی ہوتے کہ دین فتح کی طرف سے آیا ہے اور فتح ہی کی جانب عود کرے گا۔

من کی صورت میں تو یہ معنی ہوئے کہ مرزائی دین فتح کی طرف سے آیا ہے اور فتح سے پھرے گا۔ یعنی شکست کھائے گا۔ دوسرا جملہ تو صحیح ہے مگر پہلا جملہ بالکل خلاف واقع اور غلط ہے کیونکہ آپ کو تو اول و آخر ہر طرح شکست ہی ہوئی۔ دغا کا دعوی جو آپ نے کیا تھا،خارج ہوا۔ لائیبل کا دعوی جو آپ پر ہوا،اس میں سزا ملی۔ آسمانی باپ بالکل بوکھلا گیا ہے۔ پھر کیا یہ عدالت سے دین کی جنگ تھی۔ یہ تو خود غرضی اور طلب شہرت اور نفسانیت کی جنگ تھی،جس میں سر نیچا ہوا اور قدرتی طور پر ہمیشہ مغروروں کا متکبروں کا سر نیچا ہوتا چلا آیا ہے مگر عبرت کسے۔

مرزائیت کی کشتی تاویلات کے طوفان میں

قرآن مجید آئینہ کی طرح بالکل صاف و شفاف ہے۔ اگر کچھ بھی پیچیدگی یا اشکال ہوتا تو اس کی ہدایت کا آفتاب مشرق سے لے کر مغرب تک ہرگز تاباں نہ ہوتا، کیونکہ مشکل اور مغلق کلام سے ہدایت تامہ کا ہونا غیر ممکن ہے۔ مگر قادیانی مرزا جی کے نزدیک قرآن پاک تاویلات کا محتاج ہے، یعنی مفصل اور مکمل نہیں۔ اور تاویلات بھی وہ کہ نہ مسیلمہ کذاب کو سوجھی نہ اسود عنسی کو، نہ دجالوں کے کسی گرو گھنٹال اور نکڑ دادا کو۔ آپ مسیح بھی بنے اور نبی بھی اور امام الزمان بھی۔ لیکن نہ مسیحیوں کیلئے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہود کیلئے ، نہ مسلمانوں کے لئے ۔ پھر کس کے لئے ۔ چند خود غرض یا بوالھوس نام کے مسلمانوں کے لئے ۔ اور جب کہا جاتا ہے کہ مسیحیت کا کوئی کرشمہ اور نبوت کا کوئی معجزہ دکھاؤ، تو فرماتے ہیں کہ معجزہ کسی نبی نے بھی نہیں دکھایا کیونکہ مردوں کا زندہ کرنا نیچر کے خلاف ہے ۔ اور آسمانی کتابوں میں کہیں بھی معجزات کا ذکر نہیں ۔ لاء آف نیچر ٹوٹ نہیں سکتا ۔ اور انبیاء کرام کو معجزہ دکھانے کی ضرورت نہیں ۔ مگر خود بدولت کو ضرورت ہے ۔ آسمانی نشان (معجزہ) ہمیشہ دکھایا جاتا ہے ۔ مقدمات میں معجزہ، طاعونی اموات میں معجزہ، غرض آپ مجسم معجزہ ہیں ۔ اور دعوی سے کہتے ہیں کہ میں بے شمار آسمانی نشان دکھا چکا ہوں ۔ اگر یہ نیچر کے موافق ہیں تو کوئی جدت نہیں یعنی معمولی باتیں ہیں ۔ پھر آپ پر کوئی کیوں ایمان لائے ۔ آخر مداری کے پاس کچھ تو مسالا ہو ۔ تاویلیں بھی بے معنی اور قابل مضحکہ ۔ کہا جاتا ہے کہ مسیح کا ایک نشان یہ ہے و ان من اھل الکتاب الا لیؤ منن بہ قبل مو تہ .. الآیہ یعنی عیسی مسیح پر تمام اہل کتاب ان کی وفات سے پہلے ایمان لائیں گے اور یہ ان کا باہمی اختلاف مٹ جائے گا ۔ تو آپ اس صاف اور صریح آیت کی یہ تاویل کرتے ہیں کہ لیؤمنن ماضی کا صیغہ ہے یعنی اہل کتاب عیسی مسیح کے واقعہ صلیب پر ایمان لا چکے ہیں ۔ یہ وہ تاویل ہے جس کو سن کر خر دجال کو بھی مارے غیظ وغضب کے بخار چڑھ جائے اور ایک میزان ومنشعب پڑھنے والا بچہ بھی لیپا لک کے منہ پر تھپڑ رسید کرنے لگے کہ بز اخفش کیا میں میں کرتا ہے ۔ پھر مقصود مسیح پر ایمان لانا ہے یا واقعہ صلیب پر ۔

دوم، آیت میں قبل مو تہ حشو ٹھہرتا ہے کیونکہ ایمان لانیکو موت وحیات سے کیا علاقہ ۔ عیسائیوں کا ایمان بے شک صلیب پر ہے مگر یہود کا ایمان صلیب اور کفارہ پر کہاں ہے ۔ یہود اچھلے کودے ضرور کہ انا قتلنا المسیح مگر خوشی کی اوچھل کود پر ان کا ایمان ایسا ہی ہے جیسا مرزا قادیانی اور مرزائیوں کا وفات مسیح پر، اور اس صورت میں یہودیوں اور مرزائیوں میں کیا فرق رہا ۔ انہوں نے بھی مسیح کو مارا، انہوں نے بھی ۔ دونوں پلے برابر ہو گئے ۔

خدا تعالی تو یہود کے دعوی قتل وصلیب کی تردید فرمائے کہ و ما قتلوہ و ما صلبوہ اور مرزا قادیانی اور مرزائی یہود کے ہم خیال ہو کر کہیں کہ قتلنا قتلنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہم نے مارا، ہم نے مارا۔ اور حقیقت میں مرزائیوں کی فتح بھی یہودیوں کی فتح سے کم نہیں ۔ اور جب لیپا لک عدالت گورداسپور کی صلیب پر چڑھ کر اور مشبہ بالمصلوب ہو کر بچ گیا ہے اور اب اپنی موت مرے گا، تو جیسے مسیح کے مصلوب اور مشبہ بالمصلوب ہونے کی پوری تصدیق ہوگئی اور مسیح سے مماثلت تامہ ظہور آئی ۔ اس سے بڑھ کر فتح اور آسمانی نشان کا اور کیا ظہور ہوگا اور ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ مرزائی اخباروں اور رسالوں میں اس فتح کی بڑی دھوم دھام ہوگی اور مرزا جی کی مسیحیت پر یہی دلیل قائم کی جائے گی انشاء اللہ۔ اور اپیل میں کامیابی ہوگئی یعنی جرمانہ معاف ہو گیا پھر تو بچ نکلنے کی مسیح سے پوری مماثلت ہوگی کیونکہ مرزائیوں کے نزدیک جرمانہ موت سے کم نہیں۔ یہ سات سو روپیہ جو عدالت کی جہنم میں کفارہ مسیح کی طرح جھونکا گیا ہے سقنقوری معجونوں اور لیپا لک کے پوپلے منہ کے زعفرانی اور جند بیدستری حلووں میں کام آئے گا، ورنہ ضعف اور اختلاج قلب عمر طبیعی تک بھی نہ پہنچنے دے گا۔

مرزا جی جو آیت بالا کی بے معنی تاویل کرتے ہیں تو اون کو یہ رونا ہے کہ عیسی مسیح پر تو تمام اہل کتاب ایمان لے آئیں گے اور مجھے کوئی عیسائی، کوئی یہودی، دمڑی کو بھی نہیں پوچھتا۔ حلال خوروں تک نے کوڑے کرکٹ کے برابر نہ سمجھا۔ پس قرآن کریم کو لاطائل تاویلات سے مسخ کر کے اپنے حمقاء میں سرخ رو ہونا اور سواد الوجہ فی الدارین کا سرمایہ جمع کرنا چاہتے ہیں۔ اب بجائے آیت قرآنی کے یہ عبارت ان پر صادق آتی ہے اھل الکنا سۃ ایضاً لم یو من بمنز لۃ الولد یعنی حلال خور بھی آسمانی باپ کے لیپا لک پر ایمان نہ لائے ۔ افسوس آرزوؤں پر جھاڑو پھر گئی اور امیدیں زمین میں دفن ہو کر گل سڑ کر کھاد ہو گئیں۔

دجال کی علامت

قادیانی مرزا جی اپنی کتاب توضیح المرام کے صفحہ ۱۸ میں لکھتے ہیں کہ

یہ عاجز خدا تعالی کی طرف سے اس امت کے لئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہوتا گو اوس کے لئے نبوت تامہ نہیں یا ہم وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جزوی طور پر ایک نبی ہی ہے۔

حالانکہ حدیث شریف میں اس امر کی نفی ہے کہ امت محمدیہ میں محدث (نبی) پیدا ہوں گے چنانچہ صحیح بخاری میں ہے:

لقد کان فیما کان قبلکم من الامم ناس محدّثون من غیر ان یّکون انبیاء فان یّکن فی امّتی احد فانّہ عمر۔ (گزشتہ امتوں میں چند لوگ محدث ہوئے ہیں جو نبی نہ تھے اگر میری امت میں کوئی ایسا محدث ہو تو وہ عمرؓ ہے)

دیکھئے حدیث میں بطور شرط بیان کیا گیا ہے یعنی اگر محدث کوئی ہو تو عمرؓ ہوگا۔ اس سے ثابت ہوا کہ عمرؓ بن الخطاب محدث نہیں ہیں۔ جیسا کہ دوسری حدیث میں ہے:

لو کان بعدی نبیّا لکان عمر یعنی اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔

اس سے بھی صاف ثابت ہوا کہ حضرت عمر فاروقؓ نبی نہیں ہیں ہاں حضرت عمر فاروقؓ کی علو پائگی صاف ظاہر ہے۔

ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت عمرؓ تو نہ نبی ہوں نہ محدث اور قادیانی مرزا جی نبی بھی ہوں اور محدث بھی۔ پھر یہ دجالی علامت نہیں تو کیا ہے جس کو خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لا یقوم السّاعۃ حتّی یبعث دجالون کذابون قریب من ثلاثین کلّھم یزعم انہ رسول اللہ۔ (یعنی قیامت اس وقت تک قائم نہ ہو گی جب تک کہ تیس کے قریب دجال مبعوث نہ ہوں ان میں سے ہر ایک یہی دعوی کرے گا کہ میں نبی ہوں)۔

پھر حدیث شریف میں: فیما کان قبلکم من الامم ہے۔ مرزا جی کا دعوی جب ثابت ہوتا کہ فیما کان قبلکم من الانبیاء ہوتا۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ محدث یا نبی ہونا امتی کی حیثیت اور بساط سے بعید ہے قادیانی مرزا جی کی ہٹ دھرمی دیکھئے کہ حدیث کے احتمال مخالف کو اپنی سپر بناتے ہیں۔

حدیث کا یہی مطلب ہوا نا کہ پہلی امتوں میں خود امت ہی لوگوں کے میں سے محدث ہوتے تھے مگر میری امت میں نہ ہوں گے۔ مرزا جی کہتے ہیں کہ ہوں گے۔ ہاں مرزا جی احداث باب افعال سے محدث ہیں ورنہ ان کی باتیں گوزشتر نہ ہوتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ججی میں مرزا جی کی اپیل

جناب عالی! میں نے اپنے لاہور والے لیکچر میں کوئی دس لاکھ آدمیوں کے سامنے بیان کر دیا ہے کہ میں ہندو بھی ہوں، سکھ بھی ہوں، بدھ بھی ہوں، آریا بھی ہوں، لعل بیگیوں کا لعل بھجکڑ بھی ہوں، خدا جانے کیا کیا ہوں۔ الغرض جو کچھ ہوں، صلح کل کا برزخ ہوں۔

میں نے کرم الدین کو کسی بدنیتی سے کذاب اور لئیم اور صاحب بہتان عظیم نہیں کہا، بلکہ کمال شفقت اور دل سوزی سے کہا ہے۔ اور میرا یہ حق تھا کیونکہ میں آسمانی باپ کا لیپالک ہوں۔ اس نے مجھے ریوڑ اور گلّے کی چوکسی کیلئے بھیجا ہے۔ اگر کوئی بھیڑ کسی کے کھیت میں گھس کر درختوں پر منہ مارنے لگے تو گڈریئے کا فرض ہے کہ اسکو ڈانٹے اور سونٹا رسید کرے۔ لیکن کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ گلہ بان ظالم ہے، قصائی ہے، بھیڑوں کو بلا وجہ ذبح کر رہا ہے۔

دوئم کذاب اور لئیم کوئی گالی نہیں۔ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے یعنی جھوٹوں کا بادشاہ۔ کیا بادشاہ ہونا، خواہ کسی قوم کا ہو، عیب ہے۔ یہ تو بہت بڑی مدح ہے۔

خود مسلمانوں کی کتاب حدیث میں ہے کہ بادشاہ کی اطاعت کرو خواہ وہ کیسا ہی ہو اور کوئی ہو۔ دنیا میں دو ہی قسم کے لوگ ہیں جھوٹے یا سچے، کیا وجہ ہے کہ سچوں کیلئے تو بادشاہ ہوں اور جھوٹوں کے لئے نہ ہوں۔ خدا تو سچوں کا بھی ہے اور جھوٹوں کا بھی۔ پس ہم کو خدا کی تقلید کرنا چاہیے تخلقوا باخلاق اللہ حتی الامکان۔ اور انصاف تو یہ ہے کہ جھوٹوں پر جھوٹے بادشاہ حکومت کریں اور سچوں پر سچے بادشاہ۔ یہ نہیں کہ دونوں گڈمڈ کر دیئے جائیں۔ پس میں نے کرم الدین کی تعریف کی ہے اسے بادشاہ بنایا ہے نہ کہ توہین۔

سوم، کذب کے لغوی معنی واجب کرنا اور درنگ کرنا بھی ہیں۔ پس کذاب کے معنی بہت بڑا واجب کرنے والا اور بہت بڑا درنگ کرنے والا ہوئے۔ یعنی کرم الدین لوگوں پر مجھے دجال کہنا واجب کرتا ہے اور میری نبوت اور مسیحیت پر ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لانے میں درنگ کرتا اور روڑے اٹکاتا ہے اور یہ واقعی ہے۔ پس اس میں دل آزاری اور توہین کہاں سے آگھسی ۔اور توہین بھی ہے تو اپیلانٹ کی ،نہ کہ رسپانڈنٹ کی۔

پھر جب کذب کے دو معنی ہیں تو شک پیدا ہو گیا کہ متکلم کی مراد کون سے معنی ہیں اور شک ہمیشہ ملزم کے حق میں مفید ہوتا ہے نہ کہ مدعی کے حق میں۔ لہذا جرمانہ واپس ملنا چاہیے۔ عدالت ماتحت بالکل واقف ہی نہیں کہ لغت کسے کہتے ہیں اور اصطلاح کیا چیز ہے اور فقط مشترک المعنی کس جانور کا نام ہے۔

پنجم ،لالہ چندولعل صاحب کی عدالت لکھ چکی ہے کہ کرم الدین نے بہت جھوٹ بولے ۔بس اب اس کے کذاب ہونے میں کیا شک رہا۔ میں نے ہی کیا بھس ملا دیا۔

مسٹر آتمارام کی عدالت ہرگز مجاز نہ تھی کہ لالہ چندولعل کی عدالت کے عندیہ کو مسترد کر دیتی کیونکہ وہ عدالت اپیل نہ تھی۔

ششم : لئیم کے لغوی معنی نالائق اور بخیل کے ہیں۔ یہ صفت ہر انسان پر صادق آتی ہے۔ ایک عالم فاضل بمقابلہ ایک طبیب کے یا شاعر کے نالائق ہے۔ یعنی وہ بیمار کا علاج کرنے اور شعر کہنے کی لیاقت نہیں رکھتا۔ اور ہر شخص بخیل ہے، کیونکہ کوئی سائل اگر کسی لکھ پتی سے ایک لاکھ روپیہ ، جو اس کا کل سرمایہ ہے، مانگے تو وہ ہرگز نہ دیگا۔ پس یہ واقعی صفت ہے اس میں کون سا ازالہ حیثیت ہو گیا جب کہ ہر انسان کی یہی حیثیت ہے۔

ہفتم ، بہتان مشتق ہے بہت بالفتح و بالضم سے، جس کے معنی کسی کو اچانک آ لینے اور حیران کرنے اور حیران ہونے کے بھی ہیں ۔اس کو ازالہ حیثیت سے کیا تعلق ۔اول تو شک کا وہی پوّا یہاں بھی لگا ہے۔ دوم، کرم الدین نے مجھے آچانک آلیا حیران کیا اور خود بھی حیران ہوا۔ وہ اور میں اور میرے حواری عدالت میں سرگاڑی اور پاؤں پہیے بنے متواتر دو سال پھرے پھرکی بن گئے ، چوکڑی بھول گئے ، ہوش بگڑ گئے ،حواس لٹو اور عقل چیرعٹو ہو گئی۔ الٰہی پناہ! یہ تو واقعی بات ہے ۔اگر توہین اور دل آزاری ہوئی تو فریقین کی ۔کرم الدین ہی میں کون سا سرخاب کا پر لگ گیا۔

پس مذکورہ بالا وجوہ پر کامل لحاظ فرما کر مبلغ سات سو روپیہ واپس اور عدالت ماتحت کو ڈانٹ ملنی چاہیے کہ آئندہ میرے معاملہ میں ناانصافی نہ کرے کیونکہ ابھی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہل ہوئی ہے خدا جانے مجھے عدالت میں کتنی بار آنا پڑے۔ ہزاروں بلکہ لاکھوں کرم الدین میرے جان کے لاگو موجود ہیں۔

ضعیف حدیثوں سے استدلال

صحیح احادیث جو مرزا جی کے دعووں کے خلاف ہوتی ہیں، بے تامل مسترد کر دی جاتی ہیں اور ضعیف حدیثیں جو مطلب کی ہوتی ہیں نگار آستین بنائی جاتی ہیں۔ مثلاً علماء امّتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل بالکل موضوع ہے۔ آنحضرت ﷺ نے تو ترجیح وخیار انبیاء سے ممانعت فرمائی ہے بخاری شریف میں ہے لا تخیروا فی انبیاء اللہ ۔ پھر آپ کیونکر اپنی امت کے علماء کو بنی اسرائیل کے اولوالعزم انبیاء کا ہم سر قرار دیتے ، کیا معنی کہ جب آپ کے امتی علماء بنی اسرائیل کی مانند ہوئے تو آپ کا درجہ تمام انبیاء سے کیسا کچھ بڑھ گیا اور تعلیم قرآنی کے خلاف ہوا کہ لا نفرق بین احد من رسلہ

آپ اپنے مختلف رسالوں میں لکھتے ہیں کہ علماء امت کے بعض افراد کو علی سبیل التفاوت انبیاء بنی اسرائیل سے نسبت ہو جاتی ہے جیسے حضرت بایزید بسطامی عیسوی المشرب تھے،انہوں نے یہ معنی اس وقت سمجھے جب ایک چیونٹی کو مار کر اس میں پھونک ماردی اور زندہ کر دیا۔

کیوں جناب احیاء اموات پر تو خدا تعالی بھی (بقول مرزا قادیانی) قادر نہیں اور سنت اللہ کے خلاف ہے۔ حضرت مسیح نے بھی کسی کو زندہ نہیں کیا۔ بلکہ قرآن میں زندہ کرنے سے مراد احیاء قلوب یعنی ہدایت ہے اور بایزید بسطامی نے خلاف سنت اللہ موتی کو زندہ کر دیا۔ بایزید بسطامی عیسے مسیح ہی سے بڑھ کر نہیں بلکہ خدا سے بھی (معاذ اللہ) بڑھ گئے جس کا قانون قدرت مردوں کو زندہ نہیں کرسکتا۔ پھر بایزید بسطامیؒ نے تو صرف نسبت مسیحی کے فیض سے مردے کو زندہ کیا، آپ اپنے استدلال میں تو یہ واقعہ پیش کرتے ہیں مگر عیسی مسیح اور ان کے معجزات کے منکر ہیں۔ اب ظاہر ہے کہ جو شخص انبیاء کرام کو نہیں مانتا بلکہ بعض پر سبّ وشتم کرتا ہے وہ اولیاء کو کیوں ماننے لگا۔ یہ ہذیان اور مالیخولیا نہیں بلکہ یہ بدنفسی اور شرارت ہے۔ اور آپ کو صوفیہ کے اقوال سے کیا واسطہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو تو آسمانی کے الہام سے واسطہ رکھنا چاہیے۔آپ نبی ہو کر ولی کیوں بنتے ہیں اور اپنے کو بلندی سے خاک ندامت پر کیوں گراتے ہیں۔

لات کا بھوت بات سے نہیں مانتا

جس طرح بعض دوسرے نوزاد مرزائی پرچے ضمیمہ شحنہ ہند کا مدمقابل بنتے ہوئے جہنم رسید ہو گئے یہی حال بہت جلد انشاءاللہ دوورقی کا ہونے والا ہے کہ گھسّوں اور رگڑوں میں آکر پھٹ پھٹا کر..مزار پر چڑھ جائے گی۔ بھلا دوورقی وہ بھی ماہوار اور ضمیمہ شحنہ ہفتہ وار، چار بار وہ زناٹے دار اٹھارویں بچکانے کی بوچھاڑ ہوگی کہ لعل بیگیوں کیلال گرو کو پگڑ سنبھالنا مشکل ہو جائے گا، اور چندیا اچھی خاصی گلٹ بن جائے گی۔ یہ سمجھ لینا آسان ہے کہ مجدد کو سر بازار ماں بہن کی فحش اور مغلظات دینے سے مرزائی قدر کریں گے، راتب جھکائیں گے ،مگر مآل کار سمجھنا مشکل ہے۔ یہ خیالی پلاؤ لوہے کے چنے ہو جائے گا، اور خود لیپا لک کا زعفرانی پلاؤ اور جند بیدستری معجونیں چھٹی کے دودھ کے ساتھ راہ اسفل سے نکل پڑیں گی۔ بھلا دوورقی کی بساط اور وسعت ہی کیا ہے۔ چلی ہاتھی سے بیعانہ لینے۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ ہم نے عالمانہ فاضلانہ حکیمانہ مجددانہ اور نیز مذاق کے پیرایہ میں دجال اور دجالیوں کی ہر طرح بدھیا بٹھادی ہے ہر رنگ میں استدلال سے کام لیا ہے اور سارے دعووں کی جڑ کھود کر پھینک دی ہے غیر ممکن ہے کہ کوئی بات لغو یا حشو..قلم سے نکل سکے۔

ہم نے معقول انعامات بھی مشتہر کئے کہ جواب دیں اور انعام لیں، مگر کسی کا بوتا نہ تھا۔ اب بعض لنگوٹیا فاقہ کشوں کا یہ ارادہ کہ وہ دجال کا کفارہ بن سکیں گے خودکشی کے اقدام سے کم نہیں۔

سن بے او دوورقی والے! ہم تو جب جانیں کہ تو پشتیبان بن کر خر دجال کو مجدد کے میدان مناظرہ میں دوقدم بھی چلا سکے۔ اس کی کمر پہلے ہی لگی ہوئی ہے۔ پشت میں گھاؤ پڑ گئے ہیں، دم جھڑ گئی ہے، سم گر گئے ہیں۔ تو کب تک ٹخ ٹخ کرتا سہارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا تا سرنٹے پھٹکا تا ، اسکے پیچھے لگے گا ۔ تو کچھ ہی جتن کرے ، مگر کسی طرح خرد جال کی آنکھ کی پتلی نہ بنے گا۔ بلکہ از ہر سو راندہ و در ماندہ ہوگا۔ انشاءاللہ

ایک خدا نے پھوڑی دوسری مجدد نے ۔ اب تو وہ اندھوں کا کانا سردار بھی نہیں رہا ، بلکہ چوپٹ اور پٹم ہوکر کان من الکا فرین ، بن گیا۔ اندھا بے ایمان آگے آگے ہے اور تمام کوران مادرزاد بلکہ فطری گونگے اور بہرے پیچھے پیچھے ہیں۔ اندھوں کی محفل گرم ہے اور اندھا ہی ان کا اسپیکر ، لیکچرر اور لیڈر ہے ۔ کانا دجال اب دجال نہیں رہا بلکہ بروز (آواگون) پاکر سورداس بن گیا ہے۔ سچ ہے من کان فی هذه اعمی فهو فی الآخرة اعمی

سن او دو ورقی والے ! تیرا دجال تو دجال کا پورا نقال بھی نہیں جو نبوت کیسی ، خدائی کا دعوی کرے گا اور خود مخبر صادق ﷺ نے فرما دیا ہے کہ وہ کانا ہوگا حالانکہ خدا کانا نہیں۔ نبوت کا دعوی تو دجال کی شان کے خلاف ہے۔ اگر تمہارا پیر مغاں خدائی کا دعوی کرے تو ہم سمجھیں کہ وہ دجال اکبر ہے۔ افسوس کہ اسے تو دجال بننا بھی نہ آیا۔

خوب یاد رکھ کہ نبوت کا دعوی کرنے والے ہی دجال ہوئے ہیں اور ہوں گے ۔ دیکھ دنیا کسے دجال کہہ رہی ہے۔ مگر کون دیکھے اور کون کہے اور کون سنے صم بکم عمی فهم لا یرجعون ۔ تیرا صغیرہ اصرار سے ضرور کبیرہ ہو جائے گا ، مگر سردست صغیرہ کی مکافات بھگت ، کبیرہ کی نوبت آئی تو قیامت برپا ہو جائے گی۔

دو ورقی والے کا دجال اور دجالن

دیکھے جو مجدد کے قلم کے بھالے
دجال کو جان کے پڑے ہیں لالے
گر جائے گا مینار ارا ارا کر کے
تھامیں گے اسے خاک دو ورقی والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس دن سے مقدمہ کی بازی ہاری
اسفل کی بڑھی ہے اور بھی بیماری
کالا ہوا منہ لال گرو کے منہ پر
جھاڑو بھی نہ لال بیگیوں نے ماری

مرزا کہ رگ وپے میں بھری مکاری
طراری و جعل سازی و عیاری
جورو کو ملے جواہرات اور زیور
جیتی وہی احمقوں نے بازی ہاری

مرزا ہوا دنیائے دنی کے صدقے
جورو بھی ہوئی اپنے دھنی کے صدقے
لادا ہے مجھے زیور سے گدھی کے مانند
کیوں کر نہ ہوں میں اپنے نبی کے صدقے

جورو نے کہا لا مجھے سیم و زر دے
آ میری صدف کو موتیوں سے بھر دے
جم جم سے فدا ہوں اپنے لیپالک پر
کھا کھا کر سقنقور جو تڑکا کر دے

چلتے پرزے بلا کے ہیں مرزائی
ابلیس سے مسند خلافت پائی
سب لوٹتے ہیں گٹ کے مسلمانوں کو
یہ چور ہیں گٹھ کٹے ہیں ان کے بھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھا گھس ہے کہ ٹینی کا ہے قورّم سالا
ککڑوں کوں کر رہا ہے مرغی والا
یہ کھول کے سب کے سامنے رکھتا ہے
کس درجہ ہے دیوث دو ورقی والا

ایک ایک جتن کو روبہ بازی کہیے
ہر بات کو اس کی جعل سازی کہیے
معمور عفونت سے ہے از سر تا پا
مرزا کو بروزی کہ برازی کہیے

الٹی ہے پڑی مقدمہ کی جو نکلی فال
گھامڑ یہ نجومی ہے انا ڑی رمال
مرزا کا سگا بنا دو ورقی والا
وہ ہے سگ زر یہ برادر ہے شغال

ہے خوف جہاد سے لعین کو زلزال
یہ شیر بنا، مگر ہے روباہ خصال
پہنچے نہ حمار منزل مقصد پر
لنگڑا ہے و زیر اور کانا دجال

لالوں کی بنی ہے زیوروں سے لالن
بالی پتوں سے بن گئی ہے مالن
ہر سال یہ دجال کو پھل دیتی ہے
سوگھڑ ہے نکھٹو سے بہت دجالن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر خامۂ فکر کو ذرا چکر دوں
ہر دوں کو زمین میں دفن کر دے گردوں
اعجاز دکھاؤں دشمن عیسی کو
کانا جو ہے دجال اسے اندھا کر دوں

بھوکے مرزائیوں کو سیم و زر دوں
خالی جو صدف ہو اس میں گوہر بھر دوں
پتلی نہیں جس آنکھ میں تیری دجال
اس آنکھ میں نیل کی سلائی کر دوں

دو ورقی والا کرشمہ تجدید دیکھے

سن بے او کانے ٹٹو کے بدھونفر، تو جو منہ پر خالی تو بڑا چڑھا کر راتب کے لالچ میں دجال کے اصطبل میں کفر کے کھونٹے جا بندھا ہے، تو سچ بتا تو نے کیا ہریائی دیکھی ہے۔ بچہ دانہ بھرے تو بڑے کی جگہ مرچوں کا توبڑا اٹھتی پر نہ چڑھا تو جبھی کہنا۔ دولتیاں اور پشتگین تو کیا پھینکے گا، فقر اور فاقہ کے دنوں کی سوکھی لید تک پلید کی آنتوں سے نکل پڑے گی۔..

مرزائیوں کے راتب کے لالچ پر بعض دوسرے مرزائی بھی بے گھانس والے تھان پر بندھ کر ٹاپ چکے ہے مگر کس مپرسی کے ... جھونکوں نے ان میں بھنباتے ہی ڈالے۔ دو ورقیاں خر دجال کے سینگوں کی طرح غائب غلہ ہوگئیں۔ تمام مرزائی سر جوڑ کر مجدد کے برابر ایک فقرہ اور ایک مصرعہ تو موزوں کریں۔ منہ نہ بگڑ جائیں تو سہی۔ پھوٹی آنکھوں سے رباعیات مجدد کی ذرا فصاحت و بلاغت دیکھ۔ مگر مرتدوں سے تجدید پر ایمان لانے کی امید کہاں۔ یوں کا تا اور لے دوڑی، تو تیری خالہ ایک جولاہی بھی کر سکتی ہے۔ تو فصیح و بلیغ بلکہ معجز رباعیاں پڑھ چکا، اب.. اپنے علامہ قطامہ جورو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے ذیل کی نظم پڑھ۔ پھر دیکھ بھینا اپنے بھائی جان کی کیسی پیٹھ ٹھوکتی ہے

کہتے ہیں مرزائی جسے مرزا نطفہ ہے وہ رمالوں کا
بیسواں خیمہ اس نے گاڑا آ کر یاں دجالوں کا
فرض جو تھا اسلام میں پردہ اس کو اٹھایا مرتد نے
دار الاماّں میں ہو جم گھٹ تا کہ پری تمثالوں کا
بھیک کی بھیک اور مائیوں کا نظارہ ہو حاصل گھر بیٹھے
ساتھ کے ساتھ ستارہ چکے چمکے دیوّثوں دلالوں کا
کوئی تنبولن کوئی تیلن چومیں انگوٹھا آ آ کر
ہو کے نہال کہے پھر لالن لال ہے مرزا لابوں کا
میرا مرزا میرا عیسی میرا لے پالک جیوے
جس نے ایٹرن سب کو بنا کر چرخہ بنایا مالوں کا
مال ومنال سے یاں مطلب ہے نال گڑا ہے حسینوں کا
نالے نال چلیں سب پیچھے تانتا لگا ہے چھنالوں کا
کھا کے سقنقوری معجونیں ہو گئے ساٹھے پاٹھے تم
پھولنا دیکھے آ کر کوئی سوکھے پچکے گالوں کا
مکر کا تانا بانا تننا یعنی مثیل عیسی بننا
پھر عیسی کو گالی دینا، ہے یہ کام رذالوں کا
تم کو بنایا احمدی اس نے ضد ہوئی نام محمد سے
پڑ گیا اے مرزائیو تم پر پھندا شرک کے جالوں کا
دیکھے آ کے دو ورقی والا بنتا ہے جو دجال کا سالا
بول مجدد کا ہے بالا ، بند ہے دم جہالوں کا

انبیاء سے ضد اور اولیاء سے ساز

اولیاء اللہ کی کرامات کا تو اقرار کہ فلاں ولی کی روح فلاں ولی میں حلول اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بروز کر گئی تھی، میں اس لئے بروزی یعنی تناسخی نبی ہوں، اور انبیاء کے تمام معجزات غلط ،کیونکہ وہ لاز آف نیچر Laws of nature کے خلاف ہیں ۔ اس صورت میں اولیاء کا مرتبہ انبیاء کرام سے بڑھا ہوا ہے، پس میں سب انبیاء پر فوقیت رکھتا ہوں ۔ گویا اولیاء اللہ تو خرق نیچر کر سکتے ہیں مگر انبیاء کرام نہیں کر سکتے ۔ بھلا قرآن و حدیث میں بروز اور تناسخ کہاں لکھا ہے ۔ اور اب تو آپ کرشن جی کے اوتار بھی بن گئے ہیں جیسا کہ سیالکوٹ والے لیکچر میں بیان کیا ۔ کوئی پوچھے کہ وہ (کرشن) ولی تھے یا نبی؟ اگر نبی تھے تو کسی نبی نے آج تک دوسرے نبی میں حلول نہیں کیا ۔ نہ یہ توریت وانجیل سے ثابت ہے، نہ قرآن سے ۔ اور اگر ولی تھے تو آپ نے اپنی نبوت کو آسمانی باپ کے ایوان سے تحت الثری میں کیوں گرایا ۔ یہ شرارت آمیز مالیخولیا آپ کے دماغ میں کس نے ٹھونسا ۔

بایں ہمہ نبی ہو یا ولی، آپ اپنے مقابلے میں کسی کی کچھ حیثیت نہیں سمجھتے ۔ اول اول جب سب پر سبّ وشتم کیا تو چارطرف سے چند یا پر پرانے لیڑوں اور کھونسٹروں کا مینہ برسا ۔ اب ہوش آیا تو سب کے بروزی بن گئے ۔ مسیح بھی ہیں، نبی بھی ہیں، کرشن بھی ہیں ۔ گرونانک بھی ہیں ۔ کبیر پنتھی بھی ہیں ۔ لعل بیگیوں کا لال گرو بھی ہیں، اور حسین[ؑ] سے تو آپ بدرجہا افضل ہیں کیونکہ وہ آنحضرت کے نواسے اور آپ کسی چینی مغل کے نطفے ۔ اور قوم مغل بہ اعتبار حسب ونسب کے سیدوں سے بہت بڑھی ہوئی ہے ۔ بات تیرے یزیدی سادھو کے بچے کے منہ میں وہ اور پیٹ میں جہنم کے انگارے ۔

ہر نبی نے دوسرے نبی کی تصدیق کی ہے مگر مرزا قادیانی ایسا غضب ناک نبی ہے کہ دوسرے نبی کو دیکھ ہی نہیں سکتا ۔ بعض میں علانیہ برائیاں نکالتا ہے اور باقی انبیاء کو اپنے دل میں ہیچ سمجھتا ہے ۔ وجہ یہ کہ نہ صرف حضرت عیسیٰؑ بلکہ تمام انبیاء کرام مر گئے ان کی کتابیں منسوخ اور مسترد ہو گئیں ۔ زمانہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے، اب پرانے قانون کی ضرورت نہیں ۔ میں زندہ نبی ہوں میرے گھڑے ہوئے وحی اور الہام زندہ ہیں، وغیرہ

مگر ہم پوچھتے ہیں کہ آپ نے جو بروزیت سادھ کر نئی امت پیدا کی ہے تو کیا کوئی وثیقہ لکھ دیا ہے کہ میرے مرنے کے بعد نہ صرف نبوت بلکہ تمام الہامات منسوخ اور کالعدم ہو جائیں گے حالانکہ جولوگ زندہ پیر کے مجاور بنے بیٹھے ہیں ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خوارق سے صاف عیاں ہے کہ بروزی کے مرنے پر ایک نقارہ خاص منارے پر دھرا جائے گا اور ہر جمعرات کو نوبت بجے گی اور سالانہ عرس بھی دھوم دھام سے ہوا کرے گا حالانکہ دنیا میں کسی نبی کا عرس نہیں ہوتا۔

ناخلف منافق مرزائی

بعض مرزائی اپنے بھائی مرزائیوں کی جڑ کاٹ رہے ہیں تاکہ ان کی خود غرضی خوب پھلے پھولے۔ ایک بگلا بھگت مرزائی جب دیکھتا ہے کہ قادیان میں دوسرے مرزائی بروزی کی دکان پر بیٹھے مزے اڑا رہے ہیں تو اس کے منہ میں پانی بھر آتا ہے اور دل میں کہتا ہے کہ میں حضرت اقدس (قادیانی) کی منادی کا ڈھول گلے میں ڈال کر جا بجا پیٹتا پھرتا ہوں اور ساتھ ہی مارے فاقوں کے اپنا پیٹ پیٹتا اور رقیبوں کی جان کو روتا اور حضرت اقدس کی قدردانی اور مرتبہ سنجی کا ماتم کرتا ہوں۔

افسوس ہے کہ اس روسیاہ بدقسمت کو دین کھو کر بھی دنیا نہ ملی۔ ہمارے خیال میں اگر عیسائی ہو جاتا تو بہت مزے میں رہتا۔ اصطباغ پا کر عیسائیوں کا اولش بیف اور نان پلاؤ اور برانڈی تو کبھی کبھی مل جایا کرتی۔ میں ایسا اور میں ویسا۔ مجھ میں وہ ملکہ اور تبحر اور علوم وفنون میں وہ لیاقت اور مہارت وطلاقت ہے کہ قادیان کے مرزائیوں کو پانچ پانچ برس پڑھاؤں۔ علی ہذا، یہ مردود اڈیٹر الحکم کی اکثر مذمت کرتا ہے کہ اس کی حیثیت اور بساط ہی کیا ہے۔ الحکم میری اڈیٹری میں نکلے تو دکھا دوں کہ بروزی مضامین ایسے ہوتے ہیں۔،

حالانکہ یہ پرانے خیال کا ہے۔ اردو کی دو سطریں بھی صحیح نہیں لکھ سکتا۔ اڈیٹر الحکم کے قلم کی جولانیوں کے کیا کہنے ہیں، یہ اس کے سامنے بطیّ السیر ہے۔ جیسے ریلوے ٹرین کے مقابلہ میں کمہار کا لنگڑا گدھا۔ وہ کہتا ہے کہ فاضل امروہی دیکھ بھال کر سوچ ساچ کر کچھ گھڑ لیتے ہیں، مگر طلیق اللسان اور فصیح البیان ہونا تو کجا تقریر بھی صاف نہیں۔ جا بجا یوں الجھتے ہیں جیسے کٹی ہوئی کسی اناڑی کی گڈی۔ علی ہذا، البدر کا اڈیٹر بھی واجبی ہی لیاقت رکھتا ہے۔ ہاں حکیم الامت کچھ چیز ہیں مگر تقریر میں وہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھٹنیوں چلتے ہیں۔

وہ کہتا ہے کہ اڈیٹر الحکم طامع بہت ہے، دق کرتا ہے، سال بھر میں دو دفعہ خریداروں سے قیمت وصول کرتا ہے۔ الحکم کی اشاعت تو زیادہ ہے مگر کم بتاتا ہے، اور یہاں کے احمدیوں نے اسی وجہ سے الحکم کی خریداری بند کر دی اور البدر منگانا شروع کر دیا۔ اس کی قیمت بھی کم۔ الحکم کا اڈیٹر تو گھاؤ گھپ ..ہے بے حساب الّم غلّم کھاتا ہے اور پیٹ نہیں بھرتا۔، ہماری رائے میں تو ایسا بدخواہ اور حاسد ناک کان کاٹ کر مرزائی مشن سے نکال دینے اور گدھے پر سوار کر کے جلاوطن کر دینے یا پھانسی دینے کے لائق ہے۔

مرزائیو! کرشن جی کو ڈنڈوت کرو

ہے آدمی بجائے خود اک محشر خیال
ہم انجمن سمجھتے ہیں خلوت ہی کیوں نہ ہو

سیالکوٹ والے لیکچر نے قادیانی مرزا جی کی کایا پلٹ دی۔ نہ اب آسمانی باپ کے لیپا لک رہے، نہ امام الزمان رہے۔ نہ بروزی رہے۔ اب تو گھڑے گھڑائے اور چھلے چھلائے کرشن جی کی مورتی بن گئے۔ یا یوں کہو کہ آپ کی ذات طلم سمات میں متضاد کمپونڈ مسالا جمع ہو گیا ہے۔ مگر اس معجون مرکب میں ابھی چند اجزاء کی کسر ہے۔ کیا معنی کہ نہ تو آپ ابھی آریا کے دیانند جی مہاراج بنے، نہ بودھوں کے گوتم شنکر اچاج۔ نہ آتش پرستوں کے زرتشت، نہ سکھوں کے گرونانک۔ نہ لعل بیگیوں کے لعل گرو۔

مناسب تھا کہ سب سے پہلے اپنا ورثہ سنبھالتے کیونکہ آپ بیگیوں کے بیگ ہیں۔ اور آپ کے بڑے بھائی امام الدین لعل بیگیوں کے سرپرست بن بھی چکے ہیں۔ مگر آپ ایسے ناخلف ہیں کہ ان کی گدی پر اب تک لات مار رہے ہیں۔ تاہم گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ رفتہ رفتہ جب آپ سب کچھ ہو جائیں گے تب لعل گرو بنیں گے۔ کیا معنی کہ فضلہ سب کے بعد ہوتا ہے۔ ابھی دو ایک کنج باقی ہیں۔ کھنکھنا کر قبض کھلے گا تو بالکل صفائی ہو جائے گی۔ سردست تو باؤ گولے اڈ رہے ہیں۔ ابراز ہو کر تمام مذاہب کے گرو گھنٹالوں میں بروز کر جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سری کرشن جی میں اس لئے آپ نے دھارن کیا ہے کہ مرزا ئینوں کا پردہ اٹھا دینے کا جنرل آرڈر جاری کر چکے ہیں۔ پس آپ گوپیوں میں کنہیا جی بن کر بیٹھیں گے اور ایک ہی وقت میں سب کے پرالب میں فوراً پراپت ہوں گے۔

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ لیپا لک نے جو اس عرصہ میں شرارتیں کیں یعنی نہ صرف آسمانی بھیڑوں کو بلکہ آسمانی برّے عیسیٰ مسیح کو سبّ وشتم کی ایک ہی لاٹھی ہانکا تو آسمانی باپ نے زنّاٹے دار چپت رسید کیا کہ مردود بدذات شریر پاجی میں نے تو تجھے اس لئے بھیجا تھا کہ چرواہا بن کر بھیڑیوں کی چوکسی کرے، اس لئے نہ بھیجا تھا کہ بھیڑیا بن کر سب کو پھاڑے۔ بس لیپا لک ایک ہی تھپڑ کھا کر سیدھا ہو گیا اور آئندہ کو کان پکڑے اور کرشن جی کی گئو یا نادیا بیل بن گیا۔

کیوں صاحب جب آپ امام الزمان ہیں تو آریا کیوں برے ہیں اور آپ دیانند جی کے اوتار کیوں نہیں بنے حالانکہ ان کا آپ سے رشتہ بخوبی ملا ہوا ہے۔ کیا معنی کہ لاز آف نیچر کے وہ بھی قائل اور آپ بھی۔ مادے کے قدیم ہونے کے وہ بھی معتقد اور آپ بھی۔ مگر چونکہ وہ نبوت و رسالت کو نہیں مانتے اور دیانند سرستی کو ایک معزز انسان کے رتبے سے زیادہ رتبہ نہیں دیتے اور خود بدولت ٹھہرے نبی۔ بس آپ سے ان کا ستارہ نہ ملا۔ اب آپ نے دیکھا ہندوستان میں بت پرست ہنود ۲۲ کروڑ ہیں جن میں آریاؤں کی تعداد لاکھوں سے زیادہ نہیں۔ اور بت پرستوں سے بڑھ کر کوئی قوم احمق اور سادہ لوح نہیں۔ لہٰذا کیا عجب ہے کہ ہنود آپ کی جانب رجوع لائیں۔ مگر یہ بھی مشتے بعداز جنگ یاد آید کا مضمون ہے۔ وید اور شاستر کے اصول یوگ وغیرہ کی جو آپ نے مذمت کی ہے تو یہ تمام ہنود پر یکساں ناگوار ہے کیونکہ ہنود خواہ بت پرست ہوں خواہ آریا، وید کو یکساں پوتر (مقدس) مانتے ہیں اور خود سری کرشن بھی مانتے تھے۔ پس ہنود کہہ سکتے ہیں کہ یہ کیسا کرشن ہے جو وید کا انکار کر کے گویا آپ اپنی جڑ کاٹتا ہے۔ انجام یہ معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح عیسائیوں نے پتلون سے دھار ماری اسی طرح ہنود دھوتی سے چھللی کی ٹلّی منہ پر ماردیں اور پھر بول بالا تو کیا ہوگا سر نیچا ہو جائے گا۔

پھر ہنود کنہیا جی کو انسان نہیں مانتے بلکہ کرشن یعنی خدا مانتے ہیں۔ پس جیسے اہل الرائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا عندیہ تھا کہ آپ بہت جلد خدائی کا دعوی کریں گے، سیالکوٹ میں پورا ہو گیا۔

اب وقت آ پہنچا ہے کہ بجائے اس کے کہ قادیان میں منارۃ المسیح کھڑا کیا جائے مناسب ہے کہ مندر بنایا جائے جس میں بالفعل کرشن جی کی مورتی رکھی جائے اور جب قادیانی کرشن ارتھی پر لدے، اوراس کی مورتی استھاپن کی جائے۔

اس عیاری اور دنیا طلبی کو دیکھئے کہ دنیا میں جس قدر باعظمت لوگ گذرے ہیں ان سب کا جوہر اورست آسمانی باپ کے بھبکے میں کھینچ کر آپ کے وجود وجود بے بہبود میں آ گیا ہے۔ پہلے ایک قوم کے نبی یا اوتار کا دامن پکڑا جب وہاں سے جھٹکا ملا تو دوسرے کا دامن جا پکڑا۔ علی ہذا۔ کسی نے نام کا کتا تک نہ پالا، اور سب طرف سے سگ دنیا پر ووت ووت ہی رہی۔ حضرت بیدل مرحوم نے مندرجہ ذیل شعر غایت مجبوری و ہمدردی اور انکسار کی حالت میں لکھا تھا مگر مرزا جی کی واقعی حالت کے مطابق ہے

نہ بدامنے ز حیا رسد نہ بدست گاہ دعا رسد
چو رسد بہ نسبت پا رسد کف دست آبلہ دار ما

یعنی میرے ہاتھ میں پائے آبلہ دار کی نسبت ہے، نہ تو کسی کے دامن تک پہونچتا ہے کیونکہ سب لوگ حیا اور عار کرتے ہیں، دامن تک نہیں چھونے دیتے، نہ دعا کیلئے ہاتھ اٹھتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جس طرح آبلہ دار پاؤں ایک جگہ سے دوسری جگہ نہیں پہنچتا یہی حالت میرے ہاتھ کی ہے گویا وہ ہاتھ نہیں رہا بلکہ پائے آبلہ دار بن گیا ہے۔

طرح طرح کے رنگ بدلنے سے اس عیار کے دو مطلوب ہیں۔ ایک تو شہرت دوم الو کے پٹھوں کا امتحان کہ پنجرے سے نکلتے ہیں یا نہیں اور حافظ شیراز کا یہ شعر پڑھ کر اور یا بدوح کی ہانک لگا کر پھر ہو جاتے ہیں یا نہیں

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے لعبتان دیر دارد پیر ما

مگر مرزا جی کا عندیہ پورا ہوتا جاتا ہے اور جتنے روپ اور سوانگ بدلے جاتے ہیں تمام چیلے جان اور ایمان سے اس ٹھیٹر کے نظارے کے بڑے بھاری فدائی تماشائی نظر آتے ہیں اور ہر مرید یہ شعر پڑھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صنم تصوّب عند روية خدها
آراء من عكفوا على النيران

یعنی میرا معشوق ایسا صنم ہے کہ جب اس کا بھبوکا رخسار دیکھا ہے تو آتش پرستوں کی عقلیں صواب پر معلوم ہوتی ہیں یعنی اون کا آتش پرست ہو جانا بجا ہے کیونکہ آگ میں اس صنم کے رخسارہ کی جھلک ہے۔

ہم کو گنیش جی کے روٹ میں حصہ لگانے والوں اور زندہ پیر کے چڑھاوے کا ملیدہ چکھنے والوں کا تو خیال نہیں جو دین بدنیا فروش ہیں البتہ مولوی نورالدین سے ہمدردی ہے جو کسی زمانے میں اہل حدیث تھے اگر وہ اب بھی بروزی کے ہتھکنڈوں سے عبرت حاصل نہ کریں تو سخت افسوس ہے کیا کانشنس قوت ممیزہ بالکل ہی مسخ ہوگئی کیا قرآن و حدیث کو بالکل ہی جواب دے دیا تقلید شخصی تو بددینی تھی مگر ایک رنگ برنگ کے روپ بدلنے والے کی تقلید بلکہ غلامی اور عبدیت عین دین وایمان ہے۔ انا للہ

اب رہی تاویل۔ یہ ہر مذہب والا کرسکتا ہے اور زبردست دلیل پیش کرسکتا ہے۔ وہم پرست اور بت پرست قومیں بھی فلسفہ رکھتی ہیں مگر واقعیت اور ہی چیز ہے۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود
پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود

نہ صرف بروزی صاحب بلکہ یقیناً حکیم صاحب بھی آیت قرآنی سے وہی دلیل پیش کریں گے جو کانگریس والوں نے اس وقت پیش کی تھی جب سر سید احمد نے مسلمانوں کو اس میں شامل ہونے سے روکا تھا کہ بت پرستوں کا ساتھ نہ دو۔ وہ آیت ہے

منهم من قصصنا عليك و منهم من لم نقصص

(اے محمد ﷺ ہم نے بعض انبیاء کے قصے تجھ پر بیان کئے اور بعض کے قصے بیان نہیں کئے)

اس پر کانگریس والے کہتے ہیں کہ ہمارے جو اوتار رام چندر جی اور کرشن جی گذرے ہیں کیا عجب ہے وہ بھی نبی ہوں۔ ظاہر ہے کہ آیت بالا میں گزشتہ انبیاء مراد ہیں کیونکہ نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو چکی اور اگر ختم نہیں ہوئی تو کیا وجہ ہے کہ قرآن کی اس آیت پر تو ایمان اور آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا انکار۔

اب رہی ختم نبوت کی لایعنی تاویلیں ہم بارہا ان کی چتھاڑ کر چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وان من امّة الا خلا فیھا نذیر

مرزا قادیانی اور مرزائی بروزی نبوت کے ثبوت میں مندرجہ عنوان آیت پیش کیا کرتے ہیں یعنی کوئی امت ایسی نہیں جس یں کوئی ڈرانے والا (نبی) نہ گذرا ہو۔

اول تو خلا کا صیغہ ماضی کا ہے مطلب یہ ہوا کہ دنیا میں جس قدر امتیں گذری ہیں ان میں ضرور کوئی نہ کوئی گذرا ہے یخلو فیھا نذیر نہیں فرمایا گیا جس کے یہ معنی ہوتے کہ جس قدر امتیں قیامت تک گذریں گی ان میں کوئی نہ کوئی ڈرانے والا ضرور آئے گا کیونکہ آنحضرتﷺ کے بعد نبوت ختم ہو چکی ورنہ آنحضرتﷺ اور نیز امت محمدیہ کے لئے کوئی شرف وامتیاز باقی نہ رہے گا اور نہ دین کی تکمیل پوتی ہوگی حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی اور ظاہر ہے کہ دوسرا نبی اسی وقت مبعوث ہوتا ہے جب دین میں نقص ہوتا ہے پھر امت سے مراد مختلف امتیں ہیں اگر مرزا جی کا مطلب مان لیا جائے تو ہر امت کے لئے ایک ایک نیا نبی مبعوث ہونا چاہیے موجودہ زمانہ ہی میں بتایئے کہ نصاری کا نیا نبی کون ہے یہود کا کون ہے ہنود کا کون ہے علی ہذا سینکڑوں امتیں اور مذاہب ہیں سب کے لئے مرزا قادیانی کو اپنی طرح ایک ایک نبی تراشنا پڑے گا پھر خوبی یہ ہے کہ مرزا جی تمام مسلمانوں کو بلکہ اپنے کو امت محمدیہ میں سے بتاتے ہیں تو بتاؤ جداگانہ امت کہاں ہوئی جس کیلئے نئے نبی کی ضرورت ہوتی۔ خود غلط، املا غلط، انشاء غلط۔

ہاں یہ صحیح ہے کہ اس وقت بعض امتوں میں نئے نبی اور عیسی اور مہدی موجود ہیں۔ مثلاً لندن میں مسٹر پگٹ فرانس میں ڈاکٹر ڈوئی سومالی لینڈ میں ملا عبداللہ۔ مرزا جی ان تینوں کو کیوں نہیں مانتے۔ غالباً آپ کا یہ مطلب ہے کہ صرف امت محمدیہ میں دس بیس برس کے بعد ایک نبی پیدا ہوتا رہے گا نہ کہ کسی دوسری امت میں حالانکہ آیت مذکور اس معنی کا انکار کرتی ہے۔

اپنے نبی بننے کو تو یہ آیت پیش کی جاتی ہے مگر دوسرے بزرگوں اوتاروں یا مصلحوں کو نہیں مانا جاتا۔ دیانند سرستی کیوں نبی نہیں مانتے ہاں عدالت کے تھپڑ کھا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب صرف سی کرشن جی نبی مانے گئے ایک ایک تھپڑ لگتا جائے گا اور لیپا لک ہر امت کے لئے انبیاء کو مانتا چلا جائے گا بلکہ ہر امت کیلئے نبی پیدا کرتا چلا جائے گا۔

پھر عیسی مسیح مر گئے تمام انبیاء اور اوتار مر گئے لیپا لک کو اون سے کیا سروکار رہا رونا تو یہی ہے کہ لوگ مردہ انبیاء کو زندہ لیپا لک کے ہوتے نبی مان رہے ہیں لیکن سری کرشن زندہ نبی ہیں جن کو لیپا لک نے مانا ہے اور جن پر اولاً لاہور اور پھر سیالکوٹ میں ایمان لایا ہے اور چیلوں چاپڑوں نے یہ شعر وجد میں آ کر غنغنایا ہے

دوش از مسجد سوئے بت خانہ آمد پیر ما
چیست یاران طریقت بعد ازیں تدبیر ما

ہم بھی کہتے ہیں جیسے موجودہ زمانہ میں لندنی مسیح اور فرانسیسی مسیح ہیں ایسے ہی نبی خود بدولت ہیں، مگر مزہ تو جب ہے کہ جس طرح آپ نے سری کرشن کی مورتی کو سجدہ کیا اسی طرح لندن اور پیرس کے گرجا میں جا کر مسٹر پگٹ اور ڈوئی کے آگے بھی سر جھکائیں اور گھٹنا ٹیکیں جو آپکے رقیب عیسی مسیح کے بندے ہیں اور پھر یہ شعر صادق آئے

اس نقش پا کے سجدہ نے کیا کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

کیوں جناب ہر امت میں ایک نبی گذرا ہے مگر آپ کے عندیہ کے موافق مذہب اسلام میں کوئی نبی نہیں گذرا جبھی تو آپ کے مبعوث ہونے کی ضرورت ہوئی اور اگر واقعی کوئی نبی گذرا ہے تو آپ کی نبوت کی ضرورت نہ رہی کیونکہ مسلمان کوئی امت نہیں آیت سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہر امت کے لئے ایک نبی ہے مگر آپ کا دعوی یہ بتاتا ہے کہ ہر امت کے لئے بہت سے نبی ہوں گے تمام اولیاء کو آپ انبیاء بتاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ قیامت تک انبیاء آتے رہیں گے مگر آپ کی بعثت کے موجودہ زمانہ میں آپ کے سوا نہ تو کوئی ولی ہے نہ آئندہ کوئی ہو کیونکہ آسمانی باپ نے آپ کو خاتم الخلفاء بنا دیا ہے۔ ناظرین خیال فرمائیں کہ بات بات میں تخالف اور ہر دعوی میں تناقض ہے۔

قیامت تک جو انبیاء آپ کے دعوی کے موافق آئیں گے تو آخر اون کی کوئی شناخت بھی ہونی چاہیے۔ اگر یہی شناخت ہے جیسی حضور کی تو سخن فہمی آسمانی پدر معلوم شد۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شناخت نہیں تو تمام راہب اور تمام قسیس اور تمام مہنت اور تمام گرو اور تمام اسلامی مشائخ جن کے لاکھ لاکھ مرید ہیں انبیاء ہیں کیونکہ آپ انبیاء کی کوئی شناخت بتا نہیں سکتے۔ اور جب کہ آیت مندرجہ عنوان پر آپ کا ایمان ہے تو جو انبیاء آپ کے عقیدے کے موافق اس آیت کے مصداق ہیں تو ان پر آپ کا ایمان کیوں نہ ہو۔

پھر جس طرح مرزائی آپ کو نبی مانتے ہیں تمام مذاہب والے اپنے اپنے پیشواؤں کو کیوں نبی نہ مانیں پھر آپ پر کوئی کیوں ایمان لائے۔ لیجئے امام الزمانی خردجال کی سینگ بن گئی اور آپ نے اپنے ساتھ بہت سے نبی پیدا کر لئے۔ مبارک۔

پھر آپ کا نذیر (ڈرانے والا) ہونا تو دنیا ہی تک ہے کہ فلاں مارا جائیگا، فلاں دھرا جائے گا اور میں طاعونی نبی ہوں طاعون میرا خالو اور ماموں ہے آخرت اور قیامت سے کچھ علاقہ نہیں۔ نہ آپ نے اپنے لیکچروں میں کبھی بہشت اور دوزخ کا ذکر کیا۔ بہشت آپ پر ایمان لانا اور دوزخ آپ سے منحرف یا منکر ہونا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ نیچر پر ایمان رکھتے ہیں اور نیچر کی رو سے احیاء اموات محال ہے پھر آپ حشر اجساد اور قیامت اور بہشت اور دوزخ کی راگ مالا کیوں جپنے لگے آپ کے لئے جو کچھ ہے دنیا ہی میں ہے پس آیت و ان من امة الا خلا فیھا نذیر صرف آپ کے نبی بننے کے لئے ہے نہ کہ اس پر عامل ہونے کیلئے۔ پھر آپ کا یہ انذار اور تبذیر کتنا بودا تھا کہ عدالت کی ایک ہی ڈانٹ میں آسمانی باپ کے ٹیوے میں جا گھسا۔ یعنی جہاں سے نکلا تھا اولٹا سیدھا وہیں چلا گیا۔ ہات تیرے کذاب کے منہ میں زقوم کے لڈو۔ آپ کا کام صرف موت سے ڈرانا ہے اور جو سادہ لوح ڈرپوک (مرزائی) دھونس میں آئے وہ طاعون سے مرے اور جو دھمکی میں نہ آئے مثلاً آسمانی منکوحہ کا شوہر یعنی آپ کا رقیب اور مثلاً آتھم اس کا بال بھی ٹیڑھا نہ ہوا پھر آپ کے نذیر ہونے نے کیا تیرا مارا۔ خوب یاد رکھو دنیوی موت انسان کے حق میں سزا نہیں بلکہ حقیقی سزا وہ ہے جو بعد موت ملے گی جس سے آپ غافل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامی نبی ہو کر کرشن کی پرستش

مرزا جی اپنے دعووں میں خوب خوب رنگ و روپ بدل رہے ہیں۔ اول اول تو آپ اسلامی ولی رہے۔ پھر اسلامی مجدد بن گئے۔ پھر مالیخولیا کا تھرمامیٹر بڑھا تو مثیل المسیح اور بروزی نبی بنے۔ پھر امام الزمان ہو گئے۔ مگر چونکہ لفظ زمان میں تمام اقوام وملل داخل ہیں لہذا اب کل مذاہب کے اوتار بننے کا ڈھنگ ڈالا اور باوصف اسلامی نبی ہونے کے کفار کے اوتار بھی بن گئے اور کفر واسلام کو یوں گڈمڈ کر دیا۔ تمام انبیاء کا مذہب صرف اسلام ہے اور وہ مبعوث اس لئے ہوئے ہیں کہ دنیا سے بت پرستی اور کفر کو مٹائیں اور توحید کا جھنڈا گاڑیں اور یہ اس وقت تک ممکن نہ تھا جب تک بتوں کو ریزہ ریزہ نہ کیا جائے اور بت پرستوں اور انکے راہبوں شاسیوں اور آتش پرستوں پر نفرت اور لعنت کا دار البوار جہنم نہ کھولا جائے اور ان کے ناپاک افعال و کردار یعنی بت پرستی اور شرک کی برائیوں سے دنیا کو متنبہ نہ کیا جائے۔ اور انبیاء اس لئے مبعوث ہوئے تھے۔ پس انہوں نے اپنا فرض ادا کیا اور بت پرستی اور کفر کی جڑ کھود کر پھینک دی۔ کسی نبی نے یہ کہہ کر کہ میں نبی اور امام الزمان ہوں، بت پرستوں کے اوتاروں کو نہیں مانا کیونکہ یہ تو بعینہ بت پرستی کا مان لینا تھا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ ہمہ تن صدق تھے دنیا پر لات مارتے تھے مداہنت ان کی شان کے خلاف تھی مذہب اسلام اور سنت رسول اللہ میں تو نہ صرف بت پرستوں سے بلکہ بدعتیوں سے بھی میل جول کی ممانعت ہے۔ لیکن مرزا جی عجیب اسلامی ہیں کہ جب تک مشرکوں اور بت پرستوں کے اوتاروں کو نہ مانیں اور ان کی مورتیوں کے سامنے سر نہ جھکائیں، اپنا فرض تبلیغ و فرض نبوت ادا نہیں کر سکتے۔ یہ دنیا کے منصب و جاہ کی چوکھٹ پر سجدہ نہیں تو کیا ہے۔ انبیاء کو کفار نے کیسے کیسے لالچ نہیں دیئے کہ سلطنت اور مال و دولت کے تمہیں مالک بنو، مگر ہم سے بت پرستی نہ چھڑواؤ۔ مگر العظمة لله کہ انبیاء کرام نے مردار دنیا اور اسکے جاہ ونعم کو آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ہو۔

انبیاء کرام نے بے شک انبیاء کرام کی وقعت کی ہے اور ہمارے نبی امی فداہ ابی وامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تو انبیاء کرام کا اعزاز از حد ملحوظ رکھا ہے مگر جس طرح تمام انبیاء نے بت پرستوں کی ملامت کی ہے آنحضرت ﷺ نے بھی لات وعزے اور ہبل وغیرہ اصنام عرب اور ان کے راہبوں اور پجاریوں اور عبدۃ الاصنام کی وہ توہین اور بے وقعتی کی ہے کہ ان صداؤں سے دنیا گونج اٹھی ہے۔ کون نہیں جانتا کہ سری کرشن بت پرست تھے اور ان کے اصول وہی ہیں جو بت پرستوں کے ہیں، اسلامی اصول سے ان کو کوئی علاقہ نہیں۔ مگر مرزا جی نے جو بت پرستوں کے سردار کو مانا ہے، تو محض دنیوی طمع سے۔ انہوں نے اپنی کامیابی کیلئے حتی الوسع پاپڑ بیلے، مگر جب کسی طرح عقدہ کشائی نہ ہوئی تو اب رنگ میں اور ہی بھنگ ملائی۔ مسلمان تو ہر طرح کے بھوکے اور لنگوٹیا، ہیں۔ مال و دولت میں ہنود سے ہر طرح گرے ہوئے ہیں۔ ان سے خاطر خواہ موہن بھوگ کی تمنا فضول۔ پس جو کچھ جتن کئے اب ان پر پچھتانا پڑا، لہذا کفر کی پناہ میں آنا ضروری تھا

دولت بغلط ہنود از سعی پشیماں شو
کافر نتوانی شد ناچار مسلمان شو

پھر سری کرشن اور رام چندر جی نے کونسی کتاب میں اپنے کو نبی یا اوتار کہا ہے اور وید میں نبیوں کا آنا کہاں لکھا ہے؟ کیا آریہ ہنود نہیں؟ وہ رام چندر جی اور کرشن جی کو کیوں نبی نہیں مانتے۔ صرف آپ پر یہ الہام ہوا کہ ہنود کے تمام رشی اور منی نبی تھے۔ مدعی سست گواہ چست۔

نبی بننا خالہ جی کا گھر نہیں

قرآن مجید تیرہ سو برس سے دنیا میں موجود ہے اور نہ صرف دنیا کے ۳۰ کروڑ مسلمانوں میں بلکہ ہر طبقہ ملت میں پھیلا ہوا ہے اور اکثر مخالفین بھی از روئے انصاف اقرار کرتے ہیں کہ یہ خدا تعالی کا کلام ہے اور محمد ﷺ پر اترا ہے اور دوسرا شخص اس کا مورد نہیں ہوسکتا کیونکہ کلام مجید نجماً نجماً ان معاملات اور واقعات کے موافق نازل ہوتا رہا ہے جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں واقع ہوئے ہیں۔ اب قرآن مجید تو وہی ہے جو بین دفتی المصاحف ہے اور قیامت تک بین الامم متداول رہے گا مگر نہ وہ زمانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے نہ وہ واقعات ہیں۔ ہاں مرزا جی کے خوارق سے کچھ بعید نہیں کہ جس طرح آپ بروزی (تناسخی) بنے ہیں اسی طرح آنحضرت ﷺ کے زمانے کو بھی موجودہ زمانے کا بروزی مانتے ہوں یعنی وہ زمانہ بھی عود کر کے موجودہ زمانے میں حلول اور بروز کر گیا ہو۔ آپ خرق نیچر کے تو قائل نہیں مگر بروز اور حلول کے قائل ہیں جیسے آریا کہ معجزات کو تو ان نیچرل un-natural بتاتے ہیں مگر زندگی میں نہیں بلکہ مرنے کے بعد جب انسان خاک یا راکھ ہو جاتا ہے تو گدھا اور کتا اور سور بن سکتا ہے۔ یہی عقیدہ مرزا جی کا ہے دنیا میں بہت سے جھوٹے نبی اور دجال آئے مگر یہ کسی سے نہ ہو سکا کہ آیات کلام مجید کا نزول اپنے حق میں بتاتا اور دجالوں پر کیا حصر ہے ہر شخص دعوی کر سکتا ہے کہ فلاں آیات میرے حق میں ہیں لیکن ایسا شخص پاگل خانے میں بھیجے جانے کا مستحق ہوگا۔

معلوم نہیں آپ اپنے کو محمد ﷺ کا امتی کیوں بتاتے ہیں جب قرآن کی آیتیں آپ پر نازل ہوئی ہیں اور محض خیال میں وہ واقعات اور ان کا وقوع مسترد ہو کر آپ کے زمانہ میں حلول کر آیا ہو تو آپ جدا گانہ مستقل نبی آنحضرت ﷺ کے ہم سر اور رقیب ٹھہرے نہ کہ امتی۔ اور واقعی ہے بھی اسی طرح۔ کیونکہ عیسی مسیح کے تو آپ رقیب اور حریف ہیں ہی پھر تمام انبیاء کے کیوں حریف اور رقیب نہ ہوں۔ ہندوستان میں تو زیادہ تر مسلمان اور عیسائی ہی ہیں یہودی وغیرہ دیگر امتیں کم ہیں پس آپ نہ حضرت موسیٰ کے رقیب ہیں نہ عزیرؑ کے اور چونکہ مسلمانوں اور عیسائیوں بلکہ اہل مذاہب سے کئی حصہ زیادہ ہنود ہیں پس اب آپ کرشن جی کے بروزی بن کر ان کے حریف بنے ہیں یعنی جس طرح محمد ﷺ کے بروزی بن کر مذہب اسلام کی جڑ کاٹ رہے ہیں اسی طرح اب ہندو مذہب کی جڑ کاٹیں گے۔ ابھی تو ہنود کا سر سہلایا ہے، پوچا پھیرا ہے ذرا دیکھتے جایئے رفتہ رفتہ کیا ہوتا ہے۔ مسیح بننے پر کوئی عیسائی ایمان نہ لایا تو عیسی مسیح کو مغلظات سنائیں اب کرشن بننے پر کوئی ہندو آپ کے سامنے ڈنڈوت نہ کرے گا تو یہی گالیاں کرشن جی کے پرابت میں لکھی ہیں۔ انشاء اللہ

ایک کھلی بات ہے کہ جو شخص خود نبی بنا ہو، اس نے اپنا نیا مذہب تراشا ہے تو دوسرے انبیاء کرام اور اوتاروں کو کیوں مانے گا بلکہ صفحہ ہستی سے سب کا نام تک مٹانا چاہے گا مگر یاد رہے کہ چند روز میں خود بدولت ہی مٹ جائیں گے اور یہ زمانہ سازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا طلبی بہت جلد زمین میں دفن کر دے گی ۔ کیا وجہ ہے کہ قرآن کی بعض آیتیں آپ پر نازل ہوئیں اور بعض واقعات بھی عود کر آئے تمام قرآن کیوں نازل نہ ہوا نہ آنحضرت ﷺ کے تمام واقعات لوٹ کر آئے ۔ انہی میں جنگ بدر، جنگ حنین، جنگ تبوک، جنگ خندق بھی ہیں اور سب میں خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو فتح دی ۔ آپ بروزی محمد بن کر جہاد کے نام سے بھی تھر تھر کانپتے ہیں ۔ گھر سے باہر نکل کر چوہیا تک نہیں ماری، بلکہ جہاد کو منسوخ کر دیا ۔ ہت تیرے جھوٹے بروزی کے منہ میں دجال کا براز ۔ اور پلید کے منہ میں خردجال کی لید ۔ آپ براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۶۱ میں جدا جدا آیتوں ففهمنا ها سليما ن ،اور فا تخذوا من مقا م ابرا هيم مصلى ،کو ایک جگہ گڈ مڈ کر کے اپنے لئے الہام بناتے ہیں اور یہ معنی گھڑتے ہیں کہ وہ نشانی سلیمان کو سمجھائی یعنی اس عاجز (مرزا) کو ۔ پس تم ابراہیم کے نقش قدم پر چلو یعنی (میرے) ۔ پہلی آیت میں اپنے کو سلیمان اور دوسری آیت میں ابراہیم بنایا ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے ساری خلقت کو میری اتباع کا حکم دیا ۔ یہ منہ اور باسی ساگ ۔ یہ لیپا لک کے بھاگ اور آسمانی باپ کا یہ بے وقت راگ ۔ بایں ہمہ دعویٰ علم و فضل اتنا بھی سلیقہ نہ ہوا کہ اپنا مطلب دوسرے الفاظ میں گھڑ لیتا آیات قرآن مجید ہی کو مسخ کرنے چلا ۔ آخر مردود دجال کیوں کر بنتا ۔ اب مجدد السنہ مشرقیہ کی جانب رجوع کرتا اور اس کی تجدید پر ایمان لاتا تو ایسے اچھوتے الہام القاء ہو جاتے کہ آسمانی باپ کے فرشتوں کو خواب میں بھی نہ سوجھتے ۔

جناب باری نے کلام مجید میں ہر نبی کا ذکر صراحۃً کیا ہے نہ کہ اشارۃً اور مجملاً ۔ اور خدا تعالیٰ کو اشارے اور تعمیہ سے کام لینے کی کیا ضرورت ہے ۔ کہ نام تو کسی کا اور اس سے مراد ہو کوئی اور کیا الہام اور اجمال اور اشارے اور کنائے اور تعمیہ سے ہدایت تامہ ہو سکتی ہے ہرگز نہیں ۔ ہماری طرف رجوع لاتا تو ہم سیدھا اور صاف الہام یوں دم کر دیتے

فعلمنا الميرزا العلا ما ت و البر ها ن فعمّروا المنارة فی قاديان من الايمان و ا لا يقا ن و ا لا ذ عا ن ۔

دیکھ تو سہی کیسا پھڑکتا مسجع الہام ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائے نام تو آپ مسیح موعود یا بروزی محمد ہیں، مگر درحقیقت سلیمان بھی ہیں، ابراہیم بھی ہیں۔ اور اب شیو جی کی کرپا سے اس کلجگ میں دھارن کر کے سری کرشن بھی ہیں۔ رام چندر بھی ہیں، لچھمن بھی ہیں ہنومان بھی ہیں۔

مطلب یہ کہ دنیا میں جس قدر باعظمت اکابر گذرے ہیں سب آپ ہیں اور نیچر کے بھبکے میں سب کا عطر اور ست کھینچ کر تو ندشریف میں وارد ہو گیا ہے۔ ایسا بوالعجب صد رنگی دجال آج تک کوئی نہیں گذرا سب کے کان کاٹ ڈالے۔ مرزا قادیانی کیسے ہی جتن کریں ہم پھر بھی کہیں کہ وہ دجال اکبر ہرگز نہیں۔

مرزا کا گرگٹ کی طرح رنگ بدلنا

آپ جب ولی بنے تو خیال کیا کہ ولی تو بہت سے گذرے ہیں میں نے ہی کیا کمال کیا، پس ترقی کرنی چاہیے۔ جھٹ سے مثیل عیسی بنے۔ مگر اول تو مثل کے لئے مساوات ضروری نہیں۔ ادنی امور میں بھی مماثلت ممکن ہے۔ دوم آپ کے اس خیالی پلاؤ پر عیسائیوں نے منارے سے بھی کہیں زیادہ لمبے لٹھ بنائے۔ آپ کا مطلب تو یہ تھا کہ عیسائی میری آؤ بھگت کریں گے۔ بیف بسکٹ جیلی چائے قہوہ وغیرہ لے کر دوڑیں گے جیسے عشاء ربانی میں، مگر انہوں نے تو یہود سمجھ کر اٹھا رہواں فل بوٹ کھوپڑی شریف کی چندیا پر دور ہی سے جڑ دیا جس کی آواز گونج اٹھی کہ ٹھائیں۔

جب خر دجال کا بس عیسائیوں پر کچھ نہ چلا تو عیسی مسیح پر کنوتیاں دبا کر اور دم اٹھا کر دولتیوں کا ابراز شروع کر دیا کہ عیسی ایسا تھا اور ویسا تھا۔ تاہم بجائے مثیل مسیح ہونے کے عین مین اور ہو بہو مسیح موعود بن گئے۔ مگر مسیح ابن مریم نہیں بلکہ مسیح ابن آلنقوا۔ اب یہ مصیبت آپڑی کہ احادیث میں مہدی کے ساتھ اصحاب کہف کا آنا مشروط ہے۔ چنانچہ امام قرطبی نے فرمایا:

و روت فرقه ان النبی قال لیحجن عیسی بن مریم و معه اصحاب الکهف فانهم لم یحجو بعد ذکره ابن عینیه۔ و نحوه فی التوراة و الانجیل فعلی ندا هم نیام لم یموتوا و لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمو تو ن الی یو م القیا مۃ بل یمو تو ن قبل الساعۃ ۔(فتح ص ۳۹۲)۔ (ترجمہ۔ اور ایک بڑے گروہ نے روایت کی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ عیسی بن مریم ضرور حج کریں گے اور اصحاب کہف آپ کے ساتھ ہوں گے کیونکہ انہوں نے اب تک حج نہیں کیا اور ایسا ہی توریت وانجیل میں ہے اس صورت میں اصحاب کہف ابھی تک سوتے ہیں مرے نہیں اور نہ قیامت تک مریں گے بلکہ ساعت سے پہلے فوت ہوں گے)۔

علی ہذا، دار قطنی میں محمد بن علی سے روایت ہے :

ان المھدی یخر ج مع عیسی فیساعدہ علی قتل الد جا ل بباب لد ۔ (ترجمہ: مہدی بالضرور عیسی کے ساتھ خروج کریں گے اور دجال کے قتل میں باب لدّ پر عیسی کی مدد کریں گے)

یہ ایسی مصیبت ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے سر سے ٹل نہیں سکتی۔ حضرت عیسی مسیح کو تو جوں توں کر کے یہود بن کر مارا تھا، اب غضب یہ ہوا کہ اصحاب کہف بھی زندہ ہیں۔ ایک کو مارا تو چھ اور پیدا ہو گئے اور پھر مہدی بھی۔ سب سے زیادہ غضب الہی یہ ٹوٹ پڑا کہ یہ سب کے سب مردود دجال کو قتل کریں گے۔ پس مرزا جی کو اپنی موت نظر آ گئی، تو جھٹ سے بول اٹھے کہ مہدی بھی میں ہوں، یہ نہ کہا کہ دجال بھی میں۔ عیسی بھی آپ مگر دجال کوئی اور۔ پھر مصالحہ معہ جملہ لوازم کہاں پورا ہوا۔

حدیث لا مھدی ا لا عیسی پر جو نہ صرف مجروح بلکہ موضوع ہے، آپ کا ایمان اور صحیح احادیث جو آپ کے مطلب کے خلاف ہیں ان کا بالکل انکار۔ چودھویں صدی میں عیسی بھی آبراجے اور مہدی بھی۔ اور طرفہ یہ کہ ایک ہی برزخ اور تشخص میں۔ اور انبیاء بھی قیامت تک لاکھوں کروڑوں آئیں گے مگر دجال ایک بھی نہ آئے گا۔

ابھی ابھی ہمارے دیکھتے سوڈان میں کتنے مہدی گزر رے۔ کیا دلیل ہے کہ وہ تو جھوٹے تھے اور آپ سچے ہیں۔ آپ میں یہ طرہ لگا ہے کہ آپ مہدی بھی اور عیسی بھی ۔مگر ہم ان دونوں مادّوں کا جو خاص و عام من وجہٍ ہیں افتراق بھی دکھائے دیتے ہیں۔

سومالی لینڈ میں ملا عبداللہ مہدی ہے مگر مسیح نہیں، اور لندن میں مسٹر پگٹ اور پیرس میں ڈاکٹر ڈوئی مسیح ہیں، مگر مہدی نہیں۔ اب فرمایئے لا مھدی ا لا عیسی والی حدیث کیوں کر صحیح ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر عیسے اور مسیح کا ایک وجود میں جمع ہو کر آنا تو آپ (یعنی قادیانی) قرآن و حدیث سے ثابت کرتے ہیں مگر ان دونوں میں مہا راجہ کرشن جی کا دھارن کرنا کہاں سے ثابت کریں گے؟ کیا وید سے؟ اور ظاہر ہے کہ جب آپ کرشن جی کو نبی اور صاحب الہام اور وحی اور صاحب روح قدس مان چکے ہیں، تو ویدوں کو کیونکر وحی والہام نہ مانیں گے؟ اب آپ کو ثابت کرنا پڑے گا کہ کون سی وید میں کرشن جی کا نبی اور اوتار ہونا اور پھر دوبارہ ایک مسلمان (جیسا کہ آپ خود کو سمجھتے ہیں) کے سر میں دھارن کرنا لکھا ہے۔

یہ گدھا پن تو ملاحظہ فرمایئے کہ آج تک لفظ موعود کے معنی بھی معلوم نہیں۔ اگر موعود سے وہی مسیح مراد ہے جو پہلے گذر چکا ہے، تو یہ آپ کے دعوی کو مضر ہے کیونکہ وہ تو وفات پا گیا۔ اور اگر کوئی اور مراد ہے جس میں وہ صفات پائی جائیں تو اس کا نام مسیح کیوں ہوا۔ اگر اشتراک اسمی ہے تو ہزاروں مسیح اور مہدی دنیا میں موجود ہیں مثلاً محمد مہدی اور محمد مسیح یا ابوالمہدی اور ابوالمسیح۔ آپ میں سرخاب کی کون سی دم لگ گئی۔

علی ہذا، آپ اپنے کو آنحضرت ﷺ کا بروزی بتاتے ہیں اور جہاد سے ڈر کر یہ تاویل چھانٹتے ہیں کہ لفظ محمد میں جلال اور لفظ احمد میں جمال ہے، پس میں احمد ہوں۔ یعنی غلام احمد، محمد نہیں ہوں۔ پھر جب ایک صفت سلب ہوگئی تو آپ گنجے بروزی ٹھہرے۔

پھر جلال اور جمال کسی شخص کے نام سے متعلق ہے یا ذات سے؟ ذات سے تو مجموعہ صفات و تشخص کا نام ہے اور جب ایک مسلمہ صفت سلب ہوگئی تو ذات من حیث الذّات کہاں رہی؟ آپ کے یہ ڈھکوسلے مجدد السنہ مشرقیہ شوکت اللہ (احمد حسن شوکت) کے حضور ایک منٹ کے لئے بھی نہیں ٹھہر سکتے، نہ مضحکہ طفلان سے زیادہ ان کی وقعت ہوسکتی ہے۔

قادیانی اپنے عیوب انبیاء کے سر تھوپتا ہے

جب پیشین گوئیاں غلط ہو جاتی ہیں تو مرزا جی لاطائل تاویلوں سے پبلک کی آنکھوں میں خاک جھونکنا چاہتے ہیں اور غلط ہو جانے کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے۔ آتھم اور آسمانی منکوحہ والی اور مقدمات میں فتح یابی کی جو پیشین گوئی کی، ناظرین کے اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک نصب العین ہیں۔ حالانکہ مرزا قادیانی اور مرزائی یہی کہے جاتے ہیں کہ مولوی کرم الدین کو شکست ہوئی اور ہم کو ہر طرح فتح ملی ہے۔ اس دروغ گوئم برروئے تو، کا کیا علاج۔ سچ ہے: بے حیا باش وہر چہ خواہی کن۔

پھر انکار بھی ہے اور اقرار بھی۔ یعنی پیشین گوئیاں غلط بھی ہیں اور صحیح بھی۔ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ پھر یہ بھی کہے جاتے ہیں کہ میری پیشین گوئیاں غلط ہوگئیں تو کیا ہوا، انبیاء کی پیشین گوئیاں بھی غلط ہوگئی ہیں خود آنخضرت ﷺ کی فلاں پیشین گوئی اور فلاں خواب یا کشف ومشاہدہ غلط ہوگیا۔ اس کے یہ معنی ہوئے کہ میں ہی جھوٹا نہیں ہوں بلکہ انبیاء بھی معاذ اللہ جھوٹے تھے۔ حالانکہ کسی نبی کی کوئی پیشین گوئی کبھی غلط نہیں ہوئی۔ یہ انبیاء پر سراسر بہتان ہے۔

کسی نبی نے دوسرے نبی پر کذب وافتراء کا عیب نہیں لگایا کیونکہ یہ تو گویا اپنے اوپر عیب لگانا ہے، مگر مرزا جی کو اس کی کیا پرواہ۔ انبیاء کرام پر تو عیب لگ نہیں سکتا، مرزا قادیانی ہی اپنے کو عیوب کا پتلا بنا رہا ہے۔ اگر انبیاء کرام میں معاذ اللہ کچھ بھی عیب ہوتا تو خدا تعالی اپنی کتاب پاک میں ان کی نبوت صادقہ اور نوع انسان پر ان کی افضلیت کی ہرگز تصدیق نہ کرتا اور نہ ہم کو یہ تعلیم دیتا کہ لا نفرق بین احد من رسلہ۔ اگر انبیاء میں کذب کا کچھ بھی شائبہ ہوتا تو تمام آسمانی کتابیں جو ان پر نازل ہوئیں اور تمام صحیفے اور تمام وحییں اور الہامات غلط اور جھوٹے ہو جاتے اور قیامت نازل ہو جاتی۔ کوئی ہزار دفعہ سچ بولے اور ایک دفعہ جھوٹ، تو وہ جھوٹا ہی کہلائے گا۔ تھوڑی سی نجاست بہت سے پانی کو ناپاک اور ایک گندہ مچھلی سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہے۔ یہ تو اخبث الخبائث مرزا ہی کا جگر ہے کہ اپنے ساتھ تمام انبیاء کو کاذب بتاتا ہے۔ بڑے بڑے جغادری کفار اور مشرکین کو بھی یہ کہنے کے سوا چارہ نہ ہوا کہ ما یکذب محمد قط یعنی محمد ﷺ کبھی جھوٹ نہیں بولتے، مگر مرزا قادیانی نے کفار کے بھی کان کتر لئے۔ لعنت۔

الزامی جواب ہمیشہ خصم کو دیا جاتا ہے خصوصاً غیر مذہب والوں کو۔ مگر مرزا عجیب مسلمان اور آنخضرت ﷺ کا امتی ہے کہ اپنے نبی پر تخلف پیش گوئی (کذب) کا الزام لگاتا ہے۔ پہلے پہل جب عیسی مسیح کو عیوب کا مرقع قرار دیا تھا تو بافراست اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبصر اہل ایمان تاڑ گئے تھے کہ مرزا قادیانی کے دل میں انبیاء کرام کی کوئی وقعت نہیں۔ حالانکہ نبی سب ایک ہیں، ایک کی بے وقعتی سب کی بے وقعتی ہے، اور اسی سے مرزا قادیانی کو مرتد اور جہنمی سمجھ گئے تھے۔اب تو: جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے، مرزا قادیانی خود بول اٹھا کہ فلاں فلاں معاملے میں آنحضرت ﷺ کا کشف اور رؤیا اور پیشین گوئی غلط (کاذب) ہوگئی۔اور چونکہ کذب بہت بڑا عیب ہے خصوصاً انبیاء کرام کے لئے اور خود بھی نبی بنا ہے، لہذا کہتا ہے کہ انبیاء کی پیشین گوئی کا غلط ہونا اور وعدہ الٰہی کا تخلف سنۃ اللہ ہے۔اس کا مطلب یہ ہوا کہ انبیاء کرام ہی جھوٹے نہیں بلکہ خدا بھی (نعوذ باللہ) جھوٹا ہے۔ہات تیرے جھوٹے دجال کے منہ میں ناردوزخ کا لگام۔

سنۃ اللہ تو اس پر بھی جاری ہے کہ ہر نبی نے دوسرے نبی کی تصدیق کی ہے کہ تمام انبیاء سچے تھے اور میں بھی سچا ہوں، مگر یہ مکار عیار طرار یہ ثابت کرتا ہے کہ تمام انبیاء جھوٹے تھے لہذا میں بھی جھوٹا ہوں۔اور واقعی جب خدا ہی تخلف وعدہ کر کے مرزا قادیانی کے نزدیک معاذ اللہ جھوٹا ہوگیا تو اس کے بھیجے ہوئے انبیاء اور رسل کیوں جھوٹے نہ ہوں۔ایسی بے ہودہ ملحدانہ بکواس پر الو کے بیٹوں کو ذرا شرم نہیں آتی اور اس بدمعاش کے منہ پر تھپڑ نہیں مارتے کہ جب تو بھی دوسرے انبیاء کی طرح جھوٹا ہے تو ہم کیوں ایمان لائیں۔اور جب انبیاء بھی صادق نہ رہے تو دنیا سے صدق اٹھ گیا، اور راست بازی اور راست معاملگی کا، خواہ دینی ہو خواہ دنیوی، کوئی معیار نہ رہا۔انبیاء کی نسبت یہ کہنا کہ ان کی پیشین گوئی غلط ہوگئی سراسر توہین بلکہ ان پر سبّ ولعن ہے۔ چنانچہ شفا قاضی عیاض میں ہے

> من سبّ النبی ﷺ او الحق به نقصاً فی ذا ته و صفا ته او یاتی... من القول فی عبارة او تقبیح من الکلا م و لو باشارة و ما فیه من قلة ا لا دب فی جهة علیه السلا م و ان ظهر انه لم یعمد ذمة فی مقا له لکن صد ر عنه اما بجها لة بنعوت جما له او قلة مرا تبةٍ فی شا نه و ضبط لسا نه و قلتة مبا لاةٍ فی بیا نه فحکم بالقتل اذ لا یعذر ا حد فی الکفر بالجهالة ولا بدعوی زلل اللسان اذ عقله فی فطر ته ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ: جس شخص نے نبی ﷺ کو برا کہا یا آپ کی ذات اور صفات میں کوئی نقص ملایا یا کوئی بے ادبی کی طرز بیان میں یا اشارہ میں خواہ نادانی سے یا عمداً، یا طرز بیان میں بے پروائی اور جرأت کی اگرچہ ظاہر ہو جائے کہ اس نے عمداً اپنے کلام میں گستاخی نہیں کی بلکہ واقعی آپ کے نعوت جمال سے ناواقف ہے یا اس نے آپ کی شان کی نسبت مراقبہ (غور وفکر) نہیں کیا اور ضبط لسان اور بیان کی کم پرواہ کی تو ایسا شخص حکماً قتل کیا جائیگا کیونکہ کفر کے ارتکاب میں جہالت کا عذر اور زبان کی لغزش وغیرہ قبول نہیں جب کی اس کی عقل فطرۃً صحیح اور سالم ہے یعنی وہ فاتر العقل مجنون نہیں)۔

علی ہذا جس مسلمان کو کچھ بھی استعداد ہے وہ چھوٹی سی کتاب ما لا بد منه قاضی ثناء اللہ صاحب پانی پتی کی مندرجہ ذیل عبارت پڑھ کر سمجھ سکتا ہے:

ملعونے کہ در جناب پاک سرور کائنات علیہ الصلوۃ والسلام دشنام دہد یا اہانت کند در وصفے از اوصاف او یا در صورت مبارک او خواہ آنکس مسلمان بود یا ذمی حربی اگرچہ از راہ ہزل کردہ باشد واجب القتل کا فراست توبہ او مقبول نیست اجماع امت برآنست کہ بے ادبی بہر کس از انبیاء کفر ست خواہ فاعل او حلال دانستہ مرتکب شود یا حرام دانستہ۔ انتھی

مگر اب تو آزادی کا زمانہ ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے عہد میں کون کسی کو قتل کر سکتا ہے۔ ذرا مرزا جی افغانستان فارس ترکی وغیرہ ممالک اسلامیہ میں جا کر کسی نبی کی شان میں لب کشائی کریں تو حقیقت معلوم ہو۔ افغانستان میں افغانی دنبہ لیپا لک کی بھینٹ چڑھ ہی گیا۔ برٹش گورنمنٹ بھی کسی کی توہین جائز نہیں رکھتی اور قانوناً سزا دیتی ہے، مذہبی توہین تو سڈیشن میں داخل ہے جس کی بڑی سزا حبس دوام بعبور دریائے شور ہے۔ مگر یہی غنیمت ہے کہ میاؤں کی آواز نہیں آتی ورنہ بھاگنے کو چوہے کا بل بھی نہ ملے جیسا کہ ایک لائیبل میں ہو چکا ہے۔

بروز اور تناسخ

ہم پہلے ان دونوں لفظوں کے معنی بتائیں گے پھر دونوں کے مصداق پر بحث کرینگے۔ پس واضح ہو کہ بروز بالضّم کے معنی باہر آنا اور ظاہر ہونا ہے، براز بالکسر کے معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ کیلئے صف سے باہر آنا ہے، یعنی مبارزت، اور بالفتح زمین فراخ اور غائط۔

بروز کے معنی از روئے لغت روح کا ایک قالب سے نکل کر دوسرے قالب میں جانا ہرگز نہیں۔ اور چونکہ لغت اور اصطلاح میں مناسبت اور مشارکت فی المعنی ہوتی ہے لہذا بروز کی مندرجہ بالا اصطلاح بھی یاروں کی گھڑت ہے۔

ماحصل یہ ہے کہ بروز ہرگز تناسخ کا مرادف نہیں، جس کے معنی ایک قالب سے دوسرے قالب میں روح کا جانا ہوسکیں۔ البتہ تناسخ کے لغوی معنی زائل ہونا اور ایک قرن کا دوسری قرن کے بعد آخر کو پہنچنا اور ایک زمانے کا دوسرے زمانے کے بعد آنا اور میراث کی تقسیم سے پہلے کسی مردہ کے وارثوں کا مرجانا، اور، اصطلاحی معنی کسی روح کا ایک قالب سے نکل کر دوسری قالب میں جانا۔

قادیانی مرزا جی کو اول اول یہ کہتے ہوئے تو شرم آئی کہ میں تناسخی نبی ہوں کیونکہ تناسخ کے معنی عرف عام میں آواگون کے ہیں، جو ہندو دھرم کے اصول میں داخل ہے۔ اس کی جگہ بروزی بنے، مگر بات ایک ہی ہے، براز نہیں غائط۔ اخیر میں اپنے منہ پر آپ تھپڑ مارا کہ میں نے آریا سے مناظرہ کرتے ہوئے تناسخ کی کیوں تردید کی تھی، کرشن جی کے بروزی بن گئے۔ اس مردود سے کوئی پوچھے کہ کرشن ہندو تھا یا مسلمان؟

پھر طرہ یہ کہ ہندو دھرم آپ کے تناسخی اوتار ہونے کا بھی انکار کرتا ہے کیونکہ آواگون کے معنی ایک ہی روح کا ایک ہی قالب میں جانا ہے،، نہ کہ کئی روحوں کا ایک قالب میں جانا اور جمع ہونا۔ کیا معنی کہ پہلے تو آپ بروزی محمد بنے یعنی آنحضرت ﷺ کی روح مقدسہ و مطہرہ نے آپ کے پلید جسم میں حلول کیا ہے اور اب کرشن جی کے اوتار بنے کہ ان کے جیو نے میرے سریر میں دھارن کیا ہے۔

دوسرا طرہ یہ کہ آسمانی باپ نے آپ پر الہام کیا جری اللّٰہ فی حلل الا نبیاء یعنی خدا کا نبی انبیاء کے حلوں میں۔ جس کے معنی یہ ہوئے کہ مرزا جی کی روح جیتے جی دوسرے انبیاء کے لباسوں یعنی جسموں میں۔ اول تو یہ خرابی ہوئی کہ انبیاء کے اجسام اب کہاں ہیں۔ دوم یہ کہ ایک روح بہت سے اجسام میں ہے۔

ایک خبط ہو تو اس کو رویا جائے، آپ کو تو آسمانی باپ نے سینکڑوں خبطوں کا مرقع بنا کر بھیجا ہے۔ بھلا کوئی نبی دوسرے نبی کے قالب میں حلول کر کے دنیا میں آیا ہے؟ ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوکھے اور بوالعجب نبی تو آپ ہی ہیں کہ کبھی تو آپ کی روح ہا پنتی کانپتی (جہاد کے خوف سے) دوسرے مردہ جسموں میں حلول کر کے پاتال کو پہنچ جاتی ہے اور کبھی آپ کا ناپاک جسم دوسری بہت سی روحوں میں پہنچ کر ان کو گندہ اور نجس کرتا ہے۔ آپ کو یا آپ کی روح کو مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں تو خدا کیوں لے جانے لگا بلکہ اپنے چیلوں کو بھی حج سے منع کر دیا ہے۔ ہاں اب گرو اور چیلے متھرا اور جگن ناتھ کی جاترا تیرتھ کے درشن کریں گے اور خدا نے چاہا تو ایسا ہی ہوگا بشرطیکہ کچھ ہندو منڈھ جائیں۔

صورت مثالی

مرزا جی اپنے آسمانی باپ کی الہامی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۵ میں لکھتے ہیں کہ قرآن میں برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے مراد میں ہوں اور کیا خدا حی قیوم ایک انسان کو دوسرے انسان کی صورت مثالی نہیں بنا سکتا۔

بے شک خدا تعالیٰ میں سب طرح کی قدرت ہے مگر مرزا جی کے نزدیک تو خدا تعالیٰ صرف صورت مثالی کے بنانے پر قادر ہے کہ ایک ہی انسان کو کبھی آنحضرت ﷺ کی صورت مثالی پر بنائے، کبھی کرشن کی صورت پر، لیکن احیاء اموات اور انبیاء کے معجزات قدرت وفطرت وسنت الٰہی کے خلاف ہیں۔

ناظرین نے آج کل اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ ولایت میں ہو بہو دو شخص ملک معظم ایڈورڈ ہفتم کے ہم شکل ہیں۔ لیکن کیا وہ ملک معظم ہیں؟ اگر ان کے دماغ میں بھی ایسا ہی خبط ہو جیسا مرزا جی کے دماغ میں ہے تو ملک معظم ہونے کا دعویٰ کریں۔ اور علی الاعلان نقارہ بجائیں کہ تاج برطانیہ کے مالک اور وارث ہم ہیں۔ حمقاء کا ایک جم غفیران کے ساتھ ہو لے بہت سی مثالی صورتیں باہم مماثل ہیں مگر نری مماثلت سے کیا کام چل سکتا ہے۔

ہوتے سیرت سے ہیں مردان دلاور ممتاز
ورنہ صورت میں کچھ کم نہیں شہباز سے چیل

صورت ہی پر تکیہ ہو تو فوٹو کی تمام تصویریں بالکل اصل کے مطابق ہوتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اصلی انسان نہیں ہوتیں۔ خدا تعالی نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرمایا قل انما انا بشر مثلکم مگر کیا آنحضرت ﷺ صرف مماثلت بشریہ کی وجہ سے عام انسانوں کے مانند ہیں۔ اور کیا کوئی مسلمان دعوی کر سکتا ہے کہ میری اور آنحضرت ﷺ کی صورت مثالی ایک ہے۔ معاذ اللہ

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گر چہ ماند در نوشتن شیر و شیر

پھر بھی قادیانی مرزا جی کی صورت مثالی کی دو حیثیتیں ہیں، اس حیثیت سے کہ خود بدولت کے عندیہ اور اذعان کے موافق مسیح (معاذ اللہ) فاسق و فاجر اور مداری کا تماشا دکھانے والے تھے۔ آپ مثل مسیح نہیں ہیں اور اس حیثیت سے کہ مسیح نصاری کے عقیدے کے موافق ابن اللہ تھے آپ بھی متبنی (لے پالک) ہیں گویا آپ مثیل مسیح ہیں بھی اور نہیں بھی۔ ماحصل یہ کہ آپ کے ہر ایک دعوی کے اجزاء آپ اپنی تردید کر رہے ہیں۔ تمام گزشتہ دجالوں اور جھوٹے مہدیوں نے اپنے لئے ایسی ہی مثالی صورتیں تجویز کیں، مگر وہ خود بخود مٹ گئیں۔ اسی طرح بہت جلد آپ کی صورت بھی صورت غبار یا حباب بن کر ہوا میں ہو جائے گی۔

زندگی میں یہ خبط آپ کے برزخ میں ہمیشہ سے سمایا ہوا ہے کہ دعوی تو خاص ہوتا ہے اور دلیل عام، بلکہ دعوی تو فعلیت کا اور دلیل امکان کی۔ یعنی میں بالفعل بروزی ہوں اس کی دلیل یہ ہے کہ کیا خدا تعالی ایک انسان کو دوسرے انسان کی صورت مثالی پر نہیں بنا سکتا۔ یہ آپ کی منطق ہے۔

نام میں بھی خبط

قرآن مجید میں تو نہ مثیل مسیح کے آنے کا ذکر ہے، نہ اصیل مسیح کے آنیکا۔ البتہ حدیث میں پیشین گوئی ہے، مگر خود عیسی بن مریم کے آنے کی۔ پھر مرزا جی مثیل مسیح کیوں کر بن گئے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ عیسی موعود نہیں ہیں۔ عیسی موعود تو ایک ہی ہوگا نہ کہ متعدد، البتہ دجال بہت سے ہوں گے اور ہو چکے ہیں۔ لہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو مثیل الد جا جلہ کہنا صحیح اور موزوں اور حدیث شریف اور واقعات کے مطابق ہے۔ جس قدر دجال اب تک آئے اور اس وقت موجود ہیں کسی نے اپنے کو عیسی بتایا کسی نے مہدی۔ کیا یہ سب مہدی اور مسیح تھے اور ہیں۔

پھر ساتھ ہی بروز کی دم لگی ہوئی ہے۔ حدیث میں کہاں ہے کہ آنحضرتﷺ کا بروزی آئے گا اور آج تک کوئی بروزی نبی آیا بھی ہے۔ پھر آپ امام الزمان بھی ہیں نبی تو امام الزمان ہوتا ہی ہے۔ یہ حشو اور لغو نہیں تو کیا ہے۔ چونکہ امام الزمان ایک بڑا لفظ ہے، لہذا آپ نے وہ بھی اپنے لئے تراش لیا۔

پھر آپ مجدد بھی ہیں۔ مجدد اگر چہ بڑا لفظ ہے، مگر نبی سے بڑا نہیں۔ خود مجدد کے معنی شہادت دیتے ہیں کہ وہ امتی ہوتا ہے نہ کہ نبی۔ نبی پر ہرگز مجدد کا اطلاق نہیں ہوتا نہ لغۃً نہ شرعاً نہ عرفاً۔ پس آپ کبھی تو تھگلی لگا کر آسمان پر چڑھ جاتے ہیں، کبھی تحت الثری میں گر جاتے ہیں۔

پھر آپ مریدوں کو حضرت امام ابو حنیفہؒ کی تقلید کا اکثر حکم دیتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ نبی اور مجدد تو کجا، آپ مجتہد بھی نہیں ہیں۔ بلکہ آنحضرتﷺ کے ایک امتی کے امتی ہیں۔ کجا نبی، کجا امتی الامتی۔ بالکل لٹیا ہی ڈبو دی۔ عرش سے فرش پر آرہے۔ اب کسی مرزائی کو یہ دعوی نہیں پہنچتا کہ ان کا مرشد نبی ہو۔

بہر حال آپ مسیح ہیں، بروزی ہیں، امام الزمان ہیں، مہدی ہیں، مجدد ہیں ،خلیفہ ہیں، کرشن جی کے اوتار ہیں۔ اے سبحان اللہ کیا کیا صفتیں آپ کی ذات میں کمپونڈ ہو کر اچھا خاصا مکسچر بن گئی ہیں۔

گرو جی سے چیلوں کی مخالفت

دنیا طلبی اور حبّ جاہ و ناموری کی ترنگ میں مرزا قادیانی جو کچھ ہانکتا ہے اپنے مطلب کے موافق ٹھیک ہانکتا ہے، مگر وہ چیلے جو درحقیقت چیلے نہیں رہے بلکہ گرو جی کے استھان سے راندے ہو گئے ہیں، جب مسلمان ان کے منہ میں گونہہ دیتے ہیں کہ تمہارے بروزی نے اب کرشن جی کے بروزی ہونے کا ابراز کیا ہے، تو وہ گرو جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کلام کی تاویل مالا یرضی به القائل کرتے ہیں کہ انہوں نے یوں نہیں کہا، بلکہ یوں کہا ہے۔ اور ان کا مطلب یہ نہیں، بلکہ یہ ہے۔

ملہم کو ان ناخلفوں پر، جو گھر کے بھیدی بن کر لنکا ڈھا رہے ہیں، اس قدر غصہ آتا ہے کہ قابو چلے تو قادیان سے بلکہ ہندوستان سے جلا وطن کر کے لندنی یا پیرسی یا امریکن مسیح کے اردل میں ان کو چلتا کر دیں یا سومالی مہدی کے ماتھے ماریں۔ گرو نے تو صاف کہہ دیا کہ میرے سر پر میں اب کرشن جی نے دہارن کیا ہے اور اب مجھے اسلام اور اہل اسلام سے کچھ واسطہ نہیں رہا۔ چنانچہ جب سیالکوٹ میں بڑی بھاری سبھا کے سامنے اپدیش کیا تو وہاں کے ڈپٹی کمشنر نے بھی یہی فرمایا کہ اب مسلمانوں کو اس اوپدیشک سے کچھ سابقہ نہ رہا، ہنود جانیں اور وہ جانے۔ ڈی سی نے بجا فرمایا لیکن وہ یہ فرمانا بھول گئے کہ اب اس بہروپیے سے عیسائیوں کو بھی کچھ واسطہ نہ رہا کیونکہ وہ اس سے پہلے مسیح بھی بن چکا ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ اسی طرح قلع قمع ہوتا چلا جائے گا اور اخیر میں آپ صرف چینی مغل رہ جائیں گے اور مسخرے آسمانی باپ نے وقتاً فوقتاً جو خطابات کے خلاع فاخرہ اپنے لیپا لک کو دیئے ہیں سب سلب ہو جائیں گے۔ اور غرقی لنگوٹی باقی رہ جائیگی، یا ایک ہاتھ آگے اور ایک پیچھے دھرنے سے شاید ننگ وآبرو رہ جائے۔

نہیں عریانی سے بہتر کوئی دنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جس کا نہیں سیدھا اولٹا

مرزا قادیانی نے جب کہا میں بروزی نبی ہوں تو سنّی مسلمانوں نے لا حول کی پیزار سر پر جڑی۔ جب کہا کہ میں حسینؓ سے افضل ہوں، تو شیعہ نے تبرّے کے چھرے اور لعن کی گرابین اور طعن کی قبقابیں اور نفرین کی کنٹاپیں رسید کیں کہ بھیجے کا پلاسٹر بگڑ گیا اور کلیجے کا پلیتھن نکل گیا۔ (امام حسین سے افضل ہونے کے بارے میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں: میرے اس دعویٰ پر کہ میں امام حسین سے افضل ہوں، شور مچایا جاتا ہے لیکن اگر پوچھا جاوے کہ آنے والا مسیح حسین سے افضل ہے یا نہیں، تو اس کا کیا جواب ہے... خدا تعالیٰ نے مجھے یہی بتایا ہے کہ میں افضل ہوں۔ اور آنحضرت ﷺ چونکہ موسیٰؑ سے افضل ہیں اسی طرح آنے والا مسیح محمدی، مسیح موسوی سے افضل ہے... میں بطور محقق کے کہتا ہوں اور خدا تعالیٰ سے بصیرت پا کر کہتا ہوں، میں خدا تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مکالمات سنتا ہوں ہر روز اس سے مخاطبات ہوتے ہیں۔ پھر میں ایک نابینا مقلد کی پیروی کس طرح کروں۔ ہاں اگر کوئی امام حسین کو مجھ سے افضل یقین کرتا ہے اور اس کا کوئی الگ خدا ہے تو پھر میں دیکھ لوں گا کہ وہ میرے مقابل اس افضلیت کے کون سے نشان اپنی ذات سے دکھا سکتا ہے اگر کوئی نشان نہیں دکھا سکتا اور میں یقین سے کہتا ہوں کہ کوئی بھی نہیں دکھا سکتا تو پھر میرے لئے جو تحقیق کی راہ کھلی ہے اس کا انکار نامناسب ہے۔ یہ نری کہنے ہی کی باتیں نہیں ہیں میری زندگی کا کون ذمہ وار ہو سکتا ہے جب کہ میں براہ راست خدا تعالی سے سنتا ہوں۔ خواہ مجھے دوزخ میں ڈال دیا جائے یا ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے میں اس کی بالکل پرواہ نہیں کر سکتا میں کبھی اس امر حق کو نہیں چھوڑ سکتا۔ الحکم جلد ۸ نمبر ۸۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء ص ۲) جب کہا میں عیسی مسیح سے کئی بانس اونچا ہوں، تو عیسائیوں نے ایسا نیچا دکھایا کہ زمین دوز کر دیا۔ اب کہا کہ میں کرشن جی کا اوتار ہوں تو دیکھیں ہنود کیا موہن بھوگ اور لڈو کچوری اور امرتی اور جلیبی لے کر دوڑتے ہیں۔ بھگوان نے چاہا تو اس گوبر گنیش کے منہ پر گئو متر بھی نہ ماریں گے کیونکہ گئو موتر تو پوتر ہے جو ڈسٹوں اور مہا ملیچوں کو بھی دیوتا بنا دیتا ہے۔ ہاں چلّو میں مانس متر لے کر دوڑیں گے۔ اس کے بعد آپ لال گرو بنیں گے جو آپ کے بڑے بھائی لال بجھکڑ کی میراث اور گدی ہے۔ مگر یقین کر لیجئے کہ لعل بیگی بھی بول و براز کی بھری جھاڑو ہی ماریں گے کہ گو نہہ کیسا تھ آپ کا موت بھی نکل پڑے گا۔ پھر جب چماروں کے مہنت بنیں گے، تو وہ بھی اپنے بھائیوں لعل بیگیوں سے کیوں پیچھے رہنے لگے۔ اٹھارہویں لیتڑے اور چوبیسویں بچکانوں کے کھونسڑے ایسے ٹھائیں ٹھائیں جڑیں گے کہ کھوپڑی ادھوڑی استر کی جوتی کا تلا بن جائے گی اور آپ کی چمڑی دمڑی کو بھی نہ ملے گی۔ یہاں آکر خدا نے چاہا تو خاتمہ ہو جائیگا۔

خرق اجماع نیشنلٹی کو برباد کرتا ہے

تمام انبیاء جدی جدی امت کیلئے مبعوث ہوئے اور ہر امت میں اتفاق و اتحاد پیدا ہوا ورنہ دنیا میں نیشنلٹی اور نیشن (قوم اور قومیت) کا وجود نہ پایا جاتا اور یہ در حقیقت قدرت و فطرت کا لا یزال قانون ہے۔ تمام حیوانات بلکہ نباتات و معدنیات و جمادات میں بھی یہ قانون جاری ہے۔ بھیڑوں بکریوں بندروں کووں مرغابیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ جانوروں میں کیسا اتفاق ہے۔ ہر قسم کے نباتات و بقولات پھل پھول ایک ہی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ہر قسم کے جواہرات کا ایک ہی رنگ ہوتا ہے یعنی تمام لعل و یاقوت سرخ ہی ہوں گے۔ تمام قسم کے زمرد سبز ہی ہوں گے۔ علی ہذا۔ پس انسانوں کے قومی اتفاق کا مٹانا گویا قانون قدرت کا مٹانا ہے جو محال ہے۔

امت محمدیہ کا اجماع بھی دینی اور دنیوی امور میں محض نیشن اور نیشنلٹی کے قیام و دوام کے لئے ہے اور کتاب و سنت سے مستنبط ہو کر تیرہ سو برسوں سے معمول بہاء رہے ہیں اور جو عقائد مسلمانوں کے دلوں میں مرتکز ہیں ان کی بنیاد نیشنلٹی پر ہے۔ پس اجماع کا خرق کرنے والے بڑے ظالم ہیں کہ نیشن اور نیشنلٹی کے گلے پر چھری پھیر رہے ہیں۔

اسی کا ضمیمہ مسئلہ ختم نبوت ہے جو تیرہ سو برس سے حسب تعمیل ارشاد الٰہی دائر سائر چلا آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت ختم ہوگئی و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیین.. الآیہ ۔اب کسی مکار کا دعوی نبوت بالکل خرق اجماع اور محمدن نیشنلٹی کی تباہی اور عقد ثریا کو نبات النعش بنانا اور نئی امت اور نیا نیشن ایجاد کرنا قوم اور قومیت کے شیرازہ کو بکھیر دینا ہے۔ لاکھوں سلف صالحین اور علماء محدثین و مجتہدین و مفسرین میں سے کسی کو آیت خاتم النّبیین کے یہ معنی اور یہ تاویل نہ سوجھی جو دشمن اسلام قادیانی کو سوجھی ہیں، اور تاویلیں بھی وہ جن کو سن کر بچے تک قہقہے لگائیں اور اہل مذاہب و اقوام غیر مضحکے اڑائیں۔ ہم قادیانی تاویلوں کا تار و پود اپنے سینکڑوں صفحات میں اڑا چکے ہیں۔ لہذا اعادے کی ضرورت نہیں۔

مردود کا مطلب یہی ہوا نا کہ اجماع کرنیوالے نادان اور بے وقوف یا گمراہ تھے اور زیادہ سے زیادہ آنحضرت ﷺ اپنے زمانہ جاہلیت کے نبی تھے اور وہ بھی عرب کیلئے نہ کہ ہفت اقلیم کے لئے۔ میں موجودہ روشنی کے زمانے کا نبی ہوں اور ہندوستان میں تو کوئی نبی بجز رام چندر اور کرشن جی کے آیا ہی نہیں۔ اور محمد ﷺ نے بڑی غلطی کی کہ ان کی نبوت کو نہ مانا۔ اگر چہ وہ بت پرست تھے یا کسی مذہب کے تھے مگر نبی تو تھے ۔اب میں اسلامی مجدد اور ریفارمر بن کر رام چندر اور کرشن کی نبوت ماننے اور منوانے آیا ہوں اور دلیل یہ آیت قرآنی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منهم من قصصنا عليك و منهم من لم نقصص عليك۔

سیاق وسباق سے صاف ظاہر ہے کہ یہ گذشتہ انبیاء کرام علیہم السلام کا ذکر ہے نہ کہ آئندہ کا، کیونکہ آئندہ کے لئے تو نبوت ختم ہوگئی۔ اگر کہو کہ رام چندر اور کرشن بھی مثل دیگر انبیاء کے آنحضرت ﷺ سے پہلے گزر چکے ہیں، تو تعجب ہے کہ آنحضرت ﷺ پر تو خدا تعالی نے ان کی نبوت کا قصہ مجمل رکھا اور مرزا غلام احمد قادیانی کو مفصل بال کی کھال نکال کر دکھا دی۔

دوم، ہم لکھ چکے ہیں کہ نبوت ختم ہو چکی اور حکم الہی نازل ہو چکا کہ

و من یّبتغ غیر الاسلام دیناً فلن یّقبل منه۔ الآیه۔

سوم، مرزا جی کو تو اپنا الو سیدھا کرنا اور یہ دکھانا ہے کہ منهم من لم نقصص علیك میں، میں بھی شامل ہوں اور جس طرح لاکھوں اور کروڑوں بلکہ اربوں نبی مثل رام چند اور کرشن پہلے گذر چکے ہیں ان سے بڑھ کر مجھ جیسے غیر متناہی نبی قیامت تک گذریں گے۔ بات یہ ہے کہ آپ اس وقت تک نبی نہ بن سکے جب تک کفار مشرکین کو نبی نہ بنا لیا۔ آپ کی نبوت کرشن جی کی نبوت کی محتاج تھی اور چونکہ آپ امام الزمان ہیں لہذا ۲۴ کروڑ ہنود کا امام یا اوتار بننا بھی تو آسمانی باپ کے بتائے ہوئے فرائض میں سے تھا۔

اب ہم منتظر ہیں کہ آپ ہنود پر کیا ابلاغ وتبلیغ کرتے ہیں۔ کرشن جی تو ویدی تھے، کیا آپ ان پر وید کا اوپدیش کریں گے۔ اگر قرآن کی تبلیغ کریں گے، تو ہنود دھوتیاں گلے میں ڈال کر اور اینٹھ کر آپ کا گلا گھونٹ ڈالیں گے کہ یہ راکھشش اس دیش میں کہاں سے آمرا۔

اگر آپ ویدی نبی ہیں، تو وید ہی کے اشلوک آپ پر الہام کیوں نہ ہوئے۔ قرآن مجید کی آیتیں کیوں الہام ہوئیں۔ اور وید وقرآن تو گڈمڈ ہو نہیں سکتے کہ آپ کے ایک ہاتھ میں قرآن ہو اور دوسرے ہاتھ میں وید۔ یعنی ایک ہاتھ میں توحید ہو اور دوسرے ہاتھ میں بت۔ مگر آپ سادھو بچوں کے فن میں بھی پورے نہیں بلکہ ادھورے ہیں۔ ہندو تو کیا ڈھب پر چڑھیں گے اس دورنگی میں تو نو گرفتار الو بھی ہاتھ سے جاتے رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در کفے جام بلوریں در کفے سندان عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

آنخضرتﷺ کو تو قرآن مجید میں یہ ارشاد ہوا کہ بعض انبیاء کے قصص ہم نے تم پر بیان کر دیئے اور بعض کے بیان نہیں کئے۔ اس کے خلاف اب آسمانی باپ نے لیپا لک پر یہ وحی اتاری کہ قصصنا علیك الانبیاء کلّھم گویا انبیاء کا جو علم غیب اور شناخت آنخضرتﷺ کو عطا نہیں ہوئی وہ کرشن کے اوتار کو عطا ہوئی۔ پھر یہ مردود تمام، انبیاء کی شناخت کیوں نہیں کرتا جن کے قصص جناب باری نے بیان نہیں فرمائے۔ اور سب کا نام لے کر کیوں نہیں بتاتا کہ قرآن مجید میں جناب باری نے جن کی تفصیل نہیں فرمائی وہ فلاں فلاں ہیں۔ کیا منھم میں صرف کرشن ہی داخل ہے اور آئندہ جس قدر لاکھوں اور کروڑوں نبی قیامت تک گزریں گے ان کے نام کیوں نہیں بتاتا۔ کیا وجہ ہے کہ تجھے گزشتہ انبیاء کا علم غیب تو ہو گیا اور انبیاء مستقبلہ کا علم نہ ہوا۔ جبھی تو ہم نے لکھا ہے کہ: جھوٹا نجومی ہے اناڑی رمال۔

خدا مردوں کو زندہ نہیں کر سکتا

جب قادیانی اور مرزائیوں کے سامنے قرآن کی یہ آیت پڑھی جاتی ہے

ابری ء الاکمه و الابرص و احی الموتی باذن اللّٰه

تو نہ صرف عیسی مسیح پر بلکہ قرآن اور خدائے قرآن پر بھی چین برجبین اور غضب ناک ہوتے ہیں کہ ایں! مردوں کا زندہ کرنا تو نیچر کے خلاف ہے اور خدا تعالی کی بھی طاقت نہیں کہ لاز آف نیچر Laws of Nature کا خلاف کر سکے۔ خدا تعالی نے جو اپنی صفت محیی تراشی ہے تو نیچر کا انحراف کیا ہے۔ ہاں اس کی صفت ممیت ضرور ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ ممیت تو بہت سی اشیاء کی صفت ہے۔ تمام درندے اور .. تمام سمیات ممیت و مہلک ہیں۔ ہر انسان اپنے لئے اور اپنے دشمن کے لئے ممیت و مہلک ہے یعنی جب چاہے اپنے کو اور جب چاہے کسی دوسرے کو مار سکتا ہے، اس میں خدا تعالی کا کیا کمال قدرت ظاہر ہوا۔ اس پر تو لیپا لک اور اسکا آسمانی باپ بہت آسانی سے قدرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں۔ آتھم کو مار ڈالا۔ آسمانی منکوحہ کے شوہر کو مار ڈالا، اب طاعون بھیج کر دشمنوں اور دوستوں دونوں کا خطا بے خطا وجہ بے وجہ صفایا کر رہے ہیں۔ اس میں لاز آف نیچر کو بھی دخل نہیں، نہ اس کی منظوری کی ضرورت۔ ٹیڑھی کھیر تو زندہ کرنا ہے، اس پر چونکہ باپ بیٹا اور ان کا نیچر قادر نہیں، لہذا خدا تعالیٰ بھی قادر نہیں۔ بیشک اندھوں کا یہی نیچر ہے کہ ان کے نزدیک سارا جہان اندھا ہے انّ اللہ علی کل شئی قدیر پر ایمان، مگر احیاء اموات شئے من الاشیاء نہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ ایک جزئی پر قادر نہیں، تو کل اشیاء پر قادر کیوں کر ثابت ہوا۔ خدا تعالیٰ مردہ زمین تک کو زندہ کر سکتا یحی الارض بعد موتھا.. الآیہ مگر مردہ انسانوں کو کہ وہ بھی زمین (خاک) ہی سے پیدا ہوئے ہیں، زندہ نہیں کر سکتا۔

آیت مذکورہ بالا میں سیدنا المسیح علیہ السلام یہ فرماتے ہیں کہ میں خدا تعالیٰ کے حکم سے اندھوں کو بینا، کوڑھیوں کو تندرست، مردوں کو زندہ کرتا ہوں۔ اب ہم ان خران دجال سے پوچھتے ہیں کہ مردوں کا زندہ کرنا بھی سنت اللہ اور فطرۃ اللہ کے خلاف ہے یا اندھوں اور کوڑھیوں کا تندرست کرنا بھی۔ سینکڑوں طبیب اور ڈاکٹر اندھوں کو بینا اور کوڑھیوں کو اپنے علاج سے تندرست کر دیتے ہیں، گو ایک عرصہ کے بعد سہی، مگر (اموات) مردوں کو بجز انبیاء کے بحکم الٰہی کوئی زندہ نہیں کر سکتا۔

اب مندرجہ بالا آیت میں عیسیٰ مسیح کا دعویٰ گویا دو متضاد اجزاء سے مرکب ہوا۔ ایک سنت اللہ وفطرۃ اللہ کے موافق ہے یعنی اندھوں اور کوڑھیوں کا اچھا کرنا اور دوسرا دعویٰ سنت اللہ وفطرۃ اللہ کے خلاف یعنی مردوں کا زندہ کرنا۔ اور خود تم بھی صرف احیاء اموات کو سنت اللہ کے خلاف بتاتے ہو، نہ کہ اندھوں کے بینا کرنے اور کوڑھیوں کے اچھا کرنے کو بھی۔ تم نے تو ہمیشہ احیاء اموات ہی کی تاویل کی ہے کہ مراد احیاء قلوب یعنی ہدایت ہے، نہ کہ ابراء اکمہ وابرص کی۔ ورنہ تم کو ماننا پڑے گا کہ بیماروں کا تندرست کرنا بھی فطرۃ اللہ کے خلاف ہے اور پھر حکیم الامت المرزائیہ کی بڑے طمطراق کی طبابت طاق میں دھری جائے گی۔ نبض دیکھنے سے ان کے ہاتھ شل ہو جائیں گے اور قارورہ دیکھنے سے پیشاب خطا ہو جائے گا۔ اس تاویل سے آپ ہی کا دعویٰ متناقض نہیں ہو گیا بلکہ کلام الملک العلام میں بھی اختلاف پیدا ہوا کہ ایک ہی آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک دعوی تو فطرت الہیہ کے مطابق ہے اور دوسرا مخالف۔

بہت کم امید ہے کہ مرزا قادیانی اور مرزائی مجدد السنہ مشرقیہ کی لطیف اور نازک اور بایں ہمہ دقیق تحریریں سمجھیں گے اور ایمان لائیں گے۔

کیا ہنود اہل کتاب ہیں

پہلے مرزا جی، محمد ﷺ کے بروز تھے۔ اب کرشن کے بروز ہیں۔ یعنی اسلام کے بھی بروز اور کفر کے بھی بروز۔ بات یہ ہے کہ حضرت عیسی مسیح اور تمام انبیاء کی جو صفات قرآن وحدیث میں سنی ہیں وہ سب مصنوعی طور پر اپنے برزخ میں ٹھونسنا چاہتے ہیں۔ بھلا کہیں تصنع اور تلمع اور تکلف سے بھی کوئی نبی بنا ہے۔

جب آپ مسیح بنے ہیں تو ضرور ہے کہ آیت و ان من اھل الکتا ب الا لیؤ منن به قبل موته کا بھی اپنے کو مصداق بنائیں۔ آیت کا مطلب یہ ہے کہ جب عیسیٰؑ دوبارہ نزول فرمائیں گے تو اہل کتاب میں سے کوئی باقی نہ رہے گا کہ آپ پر ایمان نہ لائے۔ حالانکہ آپ اس معنی کی جس پر جمہور مفسرین ومجتہدین علماء وفضلاء کا اتفاق ہے تاویل وتحریف کرتے ہیں کہ لیؤمننّ به میں به کا مرجع عیسی مسیح کا قتل و صلیب ہے حالانکہ لیؤمنن صیغہ مستقبل ہے اور نون تاکید کی شان ہی یہ ہے کہ مضارع کو مستقبل بنائے، مگر آپ خلاف سیاق وسباق قواعد عرب مستقبل کو بمعنی ماضی لیتے ہیں اور یہ معنی گھڑتے ہیں کہ تمام اہل کتاب عیسی مسیح کے قتل وصلب پر ایمان لا چکے ہیں۔ ہم ان مزعومہ معنی کی کسی سابق شمارے میں کامل تردید کر چکے ہیں۔ اور چونکہ جھوٹے کے پاؤں نہیں ہوتے لہذا اب مرزا جی اپنا منہ پیٹ کر کرشن کے بروز بنے ہیں کہ ہنود مجھ پر ایمان لائیں گے اور میں ہندوستان کے ہندو مسلمان کو مرزائی بنا کر متحد کر دوں گا۔ اب ہم پوچھتے ہیں کیا ہنود اہل کتاب ہیں۔ ہاں ہاں کہہ دیجئے کہ وید بھی الہامی کتاب ہے۔ اور عیسی کے قتل وصلیب پر ہنود بھی ایمان رکھتے ہیں حالانکہ مرزائی مقولہ بلکہ عقیدہ یہ ہے کہ ہندوستان میں کوئی نبی آیا ہی نہیں، اور نبی آئے ہیں تو رام چندر اور لچھمن اور کرشن وغیرہ رشی اور منی۔ تو ہم پوچھتے ہیں کہ انبیاء بنی اسرائیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سے ہنود کو کیا واسطہ رہا اور وہ کیونکر عیسے مسیح کے قتل و صلب پر ایمان لائے کہ جب واقعات صلیب وغیرہ کی ان کے فرشتوں کو بھی خبر نہ تھی۔ اور اب بھی کروڑوں ہنود ایسے موجود ہیں جو انبیاء کے واقعات سے آگاہ نہیں چہ جائے کہ ان پر ایمان ہو۔

آپ امام الزمان ہیں اور خیر سے دنیا کے تمام اقوام و مذاہب کو متحد کرنے آئے ہیں۔ مگر یہ تو بتایئے کیا عیسائیوں کے مختلف فرقے مذہب ہنود سے متفق ہو جائیں گے۔ اور بت پرستی اور صلیب پرستی اور تثلیث پرستی گڈمڈ ہو جائے گی۔ کیا اب تک کوئی سناتن دھرمی ہندو یا آریہ آپ پر ایمان لایا ہے۔ کیا کسی عیسائی نے آپ کی سی سالہ بعثت میں بت اور صلیب توڑ کر آپ کا کلمہ پڑھا ہے۔ دنیا کے مذاہب تو اس وقت متحد ہوں گے کہ پہلے آپ پر ایمان لائیں۔ یہ عجیب خیالی پلاؤ ہے جس سے خود بدولت ہی اپنا پیٹ بھر رہے ہیں:

دہن کا ذکر کیا، یاں سر ہی غائب ہے گریبان سے

آپ باوصف امام الزمان ہونے کے یورپ کو بھول گئے۔ چین کو بھول گئے۔ آتش پرستوں کو بھول گئے۔ آپ کے نزدیک یہود میں تو انبیا گذرے مگر دنیا کے کسی دوسرے مذہب میں ایک بھی نبی نہیں گذرا۔ بدھ مذہب، پارسی مذہب میں کوئی نبی کیوں نہیں گذرا۔ ہاں سکھ مذہب کے نبی گورونانک پر آپ ایسا ہی ایمان لائے جیسا کرشن پر۔ لیکن ان کے سوا اور بھی بہت سے مذاہب ہیں جن کے متحد و متفق کرنے کا آپ نے اب تک بیڑہ نہیں اٹھایا۔ تاہم کچھ جلدی نہیں۔ اگر یہی لیل و نہار ہیں تو آپ ہنود سے حلال خوروں تک کو یوں ملا دینا چاہیں گے جیسا کھیت میں کھاد۔ اس وقت سری کرشن کی روح کیا کہے گی۔ یہی کہے گی کہ ہے رام، ہے رام اس کلجگ میں آئے کہ کیسے راکھشش اور مہاملیچھ سے پالا پڑا جس نے ہندو دھرم کو نسٹ کر دیا۔

احیاء اموات

مرزا جی احیاء اموات کو جو سنت اللہ و فطرۃ اللہ کے خلاف بتاتے ہیں تو اپنی عصمت بی بی از بیچارگی کی پردہ دری کرتے ہیں، کیونکہ خود بدولت کوئی بروزی کرشمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں دکھا سکتے۔اب ہم کلام مجید کے کھلے لفظوں سے احیاء اموات ثابت کرتے ہیں جن میں کسی قسم کی تاویل کی گنجائش نہیں۔گو مرزا صاحب تو اس میں بھی لنگڑی اور بے معنی تاویل کی پچر لگائیں گے۔پڑھو

الم تر الی الّذین خر جوا من د یا ر ھم و ھو الو ف حذ ر الموت فقا ل لھم اللّٰہ مو توا ثمّ ا حیا ھم ۔(اے محمد ﷺ کیا تو نہیں دیکھتا ان لوگوں کی جانب (یعنی کیا تجھے معلوم نہیں) جو اپنے گھروں سے موت کے ڈر سے نکلے اور وہ ہزاروں تھے اور کہا ان کو اللہ نے کہ مر جاؤ۔پس وہ مر گئے پھر ان کو زندہ کیا)۔

تفسیر جلالین میں اس آیت کے تحت میں یہ عبارت لکھی ہے

بعد ثما نیة ایّام او اکثر بدعا نبیّھم حز قیل فعا شوا دھرا علیھم ا ثر المو ت لا یلبسو ن ثو باً ا لا عاد کالکفن و استمر ت فی اسبا طھم (یعنی یہ ہزاروں آدمی ایک مدت تک زندہ رہے مگر ان پر موت کا اثر باقی رہا کیا معنی کہ جو کپڑا پہنتے کفن کے مانند ہو جاتا (تاکہ معجزہ کا اثر نمایاں رہے) اور ان کے قبائل میں یہی حالت قائم رہی)۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ان کی موت حقیقی موت اور ان کی دوبارہ زندگی حقیقی زندگی تھی اور وہ اسی حقیقی موت کے ڈر کے مارے اپنے گھروں سے بھاگے تھے۔

نیز حضرت عمر فاروقؓ کے زمانے میں زریت بن برثملا وصی عیسیٰ روح اللہ کا کوہ حلوان سے آواز دینا اور سعد بن ابی وقاصؓ سے باتیں کرنا اور حضرت عمرؓ کا جواب سلام کہنا اور وصی عیسیٰ کا تا نزول عیسیٰ زندہ رہنا یہ سب کتاب ازالۃ الخفاء میں مذکور ہے۔پھر طرفہ یہ ہے کہ خود مرزا صاحب اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۰۹ میں لکھ چکے ہیں کہ الیسعؑ کی لاش نے بھی وہ معجزہ دکھایا کہ اس کی ہڈیوں کے لگنے سے ایک مردہ زندہ ہو گیا مگر چوروں کی لاشیں مسیح کے جسم کے چھو جانے سے زندہ نہ ہو سکیں۔

خود ہمارے نبی ﷺ نے کئی مردے زندہ کئے اور ان سے تکلم فرمایا اور انہوں نے بھی آنحضرت ﷺ کی نبوت کی شہادت دی۔چنانچہ صحیح بخاری میں قتادہ سے روایت ہے

قا ل قتا دہ ا حیا ھم اللّٰہ حتّی اسمعھم قو لہ تو بیخاً و تصغیراً و نقمة وحسرةً و ند ماً ۔یعنی قریش کے وہ چوبیں سردار جو بدر کے کنووں میں پھینکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے ان کو اللہ تعالی نے بدعوت نبی ﷺ زندہ کر دیا اور اپنا قول تو بیخاً وحسرۃً سنا دیا۔

اور نظم الدرر وغیرہ میں ہے:

روی الحسن قال النّبی ﷺ یا فلانۃ احی باذن اللہ فخرجت الصبیۃ و ھی تقول لبیك و سعدیك فقال لھا ان ابویك قد اساء فان احببت ان اردك علیھما فقالت لا حاجۃ لی فیھما وجدت ..خیراً لی منھا و ھذا نظیر ما فعلہ عیسی من احیاء الموتی (ترجمہ۔حسن نے روایت کی ہے کہ (ایک مشرکہ دختر جو ایک وادی میں پھینک دی گئی تھی)، اس کو آنحضرت ﷺ نے آواز دی کہ اے فلانہ اللہ کے حکم سے زندہ ہو جا۔ وہ لڑکی وادی سے لبیک وسعدیک کہتی ہوئی نکلی۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کیا تو چاہتی ہے کہ میں تجھے تیرے ماں باپ کی طرف لوٹا دوں۔ اس نے عرض کیا کہ میں نے تم کوان سے بہتر پا لیا۔پس مجھے ماں باپ کے پاس جانے کی کوئی حاجت نہیں۔ یہ نظیر ہے عیسی کے احیاء موتی کی)

اور متاخرین کے نزدیک بالکل ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کے والدین بدعوت آنحضرت ﷺ زندہ کئے گئے اور حافظ جلال الدین سیوطی نے یہ مسئلہ بوجہ اتم لکھا اور مواہب لدنیہ اور نظم الدرر میں اس کی پوری تشریح کی گئی اور علامہ شامی نے بھی فتاوی شامی کی جلد دوم باب المرتد علامہ قرطبی اور ابن ناصر الدین حافظ الشام سے اس کی تصحیح کی ہے۔ دیکھو حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں کتنے دنوں زندہ رہے اور زندہ نکلے پڑھو سورہ والصافات کی آیات فلو لا انّہ کان من المسبّحین۔ للبث فی بطنہ الی یوم یبعثون (صافات:۱۴۳۔۱۴۴) یعنی اگر یونس خدا تعالی کی تسبیح نہ کرتے رہتے تو مچھلی کے پیٹ میں قیامت تک زندہ رہتے۔ سبحان اللہ سبحان اللہ۔ طرہ یہ ہے کہ خود مرزا جی ازالہ اوہام کے صفحہ ۹۴۳ میں لکھتے ہیں:

یہ بالکل ممکن اور جائز ہے کہ خدا تعالی کسی حیوان یا انسان یا پرندکو ایسی حالت میں بھی کہ وہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے حقیقی موت سے بچائے کیونکہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔

پھر معلوم نہیں عیسی مسیح کی حیات سے اب کیوں انکار کیا جاتا ہے جب کہ سنت صحیحہ سے بہت سے نظائر جو ابھی مذکور ہوئے ہمارے سامنے موجود ہیں۔ مگر مرزا جی جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصوص قرآنیہ در بارہ احیاء اموات کو نہیں مانتے تو احادیث کو کب مانیں گے۔

انبیاء کرام پر مرزاجی غضب ناک ہوتے ہیں کہ انھوں نے خدا تعالی سے معجزات کیوں طلب کیئے اور کیوں خدائی معجزات دکھانے کا دعوی کیا، اور پھر مسیح پر سب ولعن کیا۔۔حضرت ابراہیمؑ پر بروزی غصے کا ابراز کیا یعنی حضرت ابراہیمؑ نے ربّ ارنی کیف تحی المو تی اور ولکن لّیطمئنّ قلبی کیوں کہا۔کیا ان کو خدا تعالی پر پورا ایمان نہ تھا حالانکہ قوت مطمئنہ کا استحصال انبیاء کی شان اور اعلی درجہ کی صفت ہے۔ پڑھ یاایّتھا النّفس المطمئنّة ار جعی الی ربّك ۔ الآ یه۔

انبیاء کرام پر غضب ناک ہونا بعینہ خدا تعالی پر غضب ناک ہونا ہے کہ انہیں تو معجزات دکھانے کی قوت عطا کردی اور مجھے باوصف نیرنگیوں کے اس قدر پاپڑ بیلنے کے محروم رکھا۔خدا تعالی کا قانون تو ذ لك فضل الله یو تیه من یشا ء ہے اور فضل کی شان ہی بے علت عطا ہونا ہے۔ہاں لیپا لک کا کام ہے کہ اپنے آسمانی باپ کا جھونپڑا پھونکے جس نے ایسے الہامات کیئے جن سے چاہیئے لیپا لک کی گردن ٹوٹے اور ہمیشہ کے لئے استروں کی مالا اس کے گلے میں ڈال دی۔ہم بھی تو دیکھیں بکرے کی ماں کب تک خیر مناتی ہے۔خدا نے چاہا تو ایک نہ ایک دن پھانسی دھری ہے مسیح کا بننا خالہ کا گھر نہیں جس طرح وہ اپنی امت کا کفارہ بن گئے کیا وجہ ہے کہ مثیل المسیح اپنے مرزائیوں کا کفارہ نہ بنے۔

بروزی نیرنگی تو دیکھئے کہ عیسی مسیح کو چونکہ کروڑوں آدمی مانتے ہیں اور تمام یورپ ان کو خدا سمجھتا ہے اور دنیا کے تیس کروڑ مسلمان ان کے اولوالعزم نبی اور کلمۃ اللہ اور روح اللہ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں، اس لحاظ سے تو آپ نے ان کو بڑا سمجھا اور ان کے نام سے بکنا چاہا اور چونکہ انہوں نے معجزات دکھائے اور احیائے موتی کیا اس لحاظ سے وہ برے ہو گئے ۔انبیاء کو تو خدا تعالی نے اپنی صفت احیا اور اماتت دونوں کا حصہ اور پرتو عطا فرمایا مگر آسمانی باپ نے اپنے لیپا لک کو اماتت ہی کا تمغہ اور پوٹلا بخشا کہ میں فلاں کو اتنے دنوں میں مار ڈالوں گا اور فلاں کو اتنے دنوں میں ۔اور اب میں نے ہی ساری دنیا پر طاعون کو مسلط کر دیا ہے جو میرے تمام منکروں کو جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر کھا رہا ہے اور کھائے گا یہ مثیل المسیح کی شان اور لیپا لک اور آسمانی باپ کے خوارق ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق انبیاء کرام

انجیل نے توریت کی ،اور قرآن مجید نے توریت اور انجیل کی تصدیق کی ۔چنانچہ حضرت عیسی مسیح علیہ السلام نے فرمایا:

میں توریت کے ابطال کے لئے نہیں آیا بلکہ اس کی تکمیل کے لئے آیا ہوں اور مصدّقاً لما بین یدیّ من التّوراۃ و الانجیل۔

ہم لکھ چکے ہیں کہ ہر نبی نے دوسرے نبی کی تصدیق کی ہے بلکہ ہر نبی کو دوسرے انبیاء کرام کے اتباع کا حکم ہے کیونکہ سب انبیاء کا مذہب یہی اسلام تھا۔ پڑھو قل بل ملّۃ ابرا ھیم حنیفاً اور پڑھو

ما کا ن ابرا ھیم یھو دیاً و لا نصرا نیاً و لکن کا ن حنیفاً مسلماً۔

اور انا اوّ ل المسلمین ۔ الآ یا ت

اب ظالم مرزا قادیانی کو دیکھئے کہ وہ نبوت کا مدعی ہے مگر انبیاء کرام کی توہین بلکہ ایک معنی سے آسمانی کتابوں کی توہین کرتا ہے کیونکہ کتابیں تو انبیاء ہی پر نازل ہوئی ہیں اور انبیاء کی توہین بعینہ کتابوں کی توہین بلکہ خود خدا کی توہین ہے کہ اس نے ایسے نبی بھیجے جن میں عیوب ہیں اور ان پر ایسی کتابیں نازل کیں جو ناقص ہیں کیونکہ ہر نبی نے اس الہامی کتاب پر عمل کیا ہے جو اس پر نازل ہوئی ہے۔ کسی نبی نے اپنی جانب سے کچھ نہیں کہا، نہ کچھ کیا۔ پڑھو

و ما ینطق عن الھوی ۔ان ھو ا لا و حی یوّ حی

یعنی محمد ﷺ اپنی خواہش سے کچھ نہیں کہتا، بلکہ وہ وہی کہتا ہے جو اس پر وحی کی جاتی ہے۔

مذہب اسلام نے توریت اور انجیل اور قرآن کو ایک ہی پلّے میں رکھا ہے لا نفرّق بین ا حدٍ من رسلہ ..الآ یہ کے لازمی معنی یہی ہیں کہ لا نفرق بین کتبہ کیونکہ نبی کی عظمت محض کتاب سے ہے اور ہم ہمیشہ آمنت با للّٰہ و ملا ئکتہ و کتبہ و رسلہ بطور تلقین ورد زبان رکھتے ہیں۔ دیکھو ایمان لانے کے لئے پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب ہے اوراس کے بعد رسل ہے ۔کیا یہ ممکن ہے کہ انبیاء پران کے مدارج کے موافق ایمان ہو۔یعنی کسی پر تھوڑا ایمان اور کسی پر زیادہ ایمان ۔ یا کسی پر ناقص ایمان اور کسی پر کامل ایمان ۔ یہ تو جب ہو کہ کوئی نبی ناقص اور کوئی کامل ہو، جیسا مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں ناقص نبی ہوں ۔خود رسول کے معنی پر غور کرنے سے معلوم ہوسکتا ہے کہ وہ خدا کا پیام یا خدا کی کتاب پہچانے والا ہے۔ پس اس فرض و منصب کے لحاظ سے تمام انبیاء ایک ہیں ،کسی میں کوئی فرق اور ما بہ الا متیاز نہیں ۔ اب ایک نبی کو دوسرے نبی پر فضیلت دینا مفضل علیہ کی توہین کرنا ہے اور انبیاء کرام کی توہین بالاجماع کفر ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ اگر میں بھی عیسی مسیح کی طرح مسمریزم وغیرہ کے شعبدے دکھاتا تو مسیح سے کہیں زیادہ دکھا سکتا تھا گویا اپنے کو حضرت عیسی مسیح پر فضیلت اور ترجیح دی جو صریح الحاد اور کفر ہے۔

جب مرزا قادیانی آیت من بعدی اسمہ احمد کو اپنے لئے تراشتا ہے،تو ضرور ہے کہ فضّلنا بعضھم علی بعض کو بھی اپنے لئے تراشے، کیونکہ ایسی آیتوں کو وہ ہمیشہ ڈھونڈھتا اور اپنے اوپر منطبق کرتا رہتا ہے۔اس صورت میں تو بعض پر نہیں بلکہ تمام انبیاء پر معاذ اللہ مرزا غلام احمد قادیانی کو فضیلت ہوگی۔

آیت فضّلنا بعضھم علی بعض کے سمجھنے میں بڑے بڑے علماء کو دھوکا ہوا ہے اور مفسرین نے بھی غلطی کی ہے کہ فضّلنا بعضھم میں بعضھم کی تفسیر (محمداً) لکھی ہے۔گویا یہ معنی ہوئے کہ ہم نے محمد ﷺ کو بعض انبیاء پر فضیلت دی ہے حالانکہ فضیلت دینے والوں کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو کل انبیاء پر فضیلت دی ہے۔ لیکن یہ معنی اس وقت ٹھیک بیٹھتے کہ آیت کا نظم یوں ہوتا کہ فضّلنا بعضھم علی الکل اب مجدد السنہ مشرقیہ کا اجتہاد ذرا غور سے سنئے اور سمجھئے آیت میں مراد انبیاء کی ایک دوسرے پر فضیلت جزئی ہے نہ کہ کلی، چنانچہ پوری آیت یوں ہے:

تلك الرّسل فضّلنا بعضھم علی بعضٍ منھم من کلّم اللہ و رفع بعضھم درجات ۔ و آتینا عیسی بن مریم البیّنات و ایّدناہ بروح القدس (البقرۃ:۲۵۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف ظاہر ہے کہ انبیاء کرام کی جزئی فضیلت کا بیان ہے کہ حضرت موسیٰ کے ساتھ خدا تعالیٰ ہم کلام ہوا، اور حضرت عیسیٰ بن مریم کو معجزات دیئے اور روح القدس سے مدد دی، یعنی عیسیٰ مسیح کو بے باپ پیدا کیا۔ ظاہر ہے کہ یہ تمام خصوصیات کسی ایک نبی میں نہیں پائی جاتیں، تاکہ اس کو دیگر انبیاء پر فضیلت ہو۔ اگر آنحضرت ﷺ کو فضیلت کلی دی جاتی تو آپ یہ ہرگز نہ فرماتے کہ لا تفضلونی علی یونس بن متی اور لا تخیروا فی انبیاء اللہ۔ مردود مرزا قادیانی کو دیکھو کہ بعض انبیاء پر بعض کو نہیں، بلکہ خود اپنے کو فضیلت دیتا ہے اور کہتا ہے:

عیسیٰ کجا است تا بنہد پا بمنبرم

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انہ من سلیما ن و انہ بسم اللہ الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہل و یکم (۴۱)

قادیانی مشن (۴)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہل ویکم (۴۱) قادیانی مشن (۴)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۵۰۸
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	١١
غلبہ روم کی پیش گوئی: قادیان سے	١٧
حجاز ریلوے	٢٣
قادیانی کذب بیانی	٢٦
مرزائیوں خصوصاً خلیفہ سے ایک سوال	٣٠
مرزا کی وحی ورسالت پر ایمان؟	٣٠
الحق مرزائی کا حملہ مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی پر	٣٧
خلافت قادیانی کا منتظر	٣٩
مناظرہ بھاگووال	٤٠
قادیانی جواب ایسے ہی ہوتے ہیں	٤٢
خواجہ کمال الدین کا خط اور قادیانی تکذیب	٤٧
قادیانی مشن سے متعلق ایک سوال	٥٠
قادیانی مشن یورپ میں	٥١
قادیانی مشن کے متعلق ایک سوال کا جواب اور تصحیح	٦١
قادیانی مسیح اور موعود مسیح	٦٢
سفر انگلستان کی اصلی غرض	٦٨
مناظرہ سے فرار	٧١
مرزائیوں کی چال بازی	٧٧
سفید جھوٹ	٧٩
شرائط مباحثہ	٨٠

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکست روم	۸۳
قضی الرجل علی نفسه	۸۵
شیخ ابن العربی اور مرزا قادیانی	۸۹
حافظہ نباشد	۹۴
مسیح موعود کا ایک نشان	۹۷
کیا اوچھا پن ہے	۹۸
لارڈ ہیڈلے کا اسلام	۱۰۱
سیرۃ المسیح	۱۰۳
الحق کی مدد کرو	۱۰۴
ثبوت مسیح موعود	۱۰۶
قادیانی مشن اور اوس کی تعلیٰ	۱۱۱
مولوی ابراہیم سیالکوٹی جواب دیں	۱۱۶
اہل حدیث کی بندش پر اپنوں بیگانوں کی آراء	۱۱۷
قادیانی مشن میں مخالفت	۱۱۹
قادیانی مشن کی ہمت	۱۲۳
باپ کا مخالف بیٹا	۱۲۳
مولانا ابراہیم میر کا جواب	۱۲۷
قادیانی مشن میں اختلاف	۱۲۸
ایک اور الہامی نزاع	۱۳۱
خلیفہ قادیانی کی دوسری شادی	۱۳۴
قادیانی مشن میں اختلاف نہیں شقاق ہے	۱۳۵
قادیانی فخر رسل	۱۴۱
موعود بیٹا	۱۴۲
لاہوری پارٹی جواب دے	۱۴۵
اہل دہلی کو مبارک	۱۴۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت مرزا پر بحث	۱۵۰
اندرونی اختلافات	۱۵۵
لاہوری پارٹی جواب دے	۱۵۹
عجیب سوال	۱۶۰
تکفیر مکفر	۱۶۱
نبوت کی بحث	۱۶۴
جنگ یورپ کی پیش گوئی	۱۶۶
نبوت مرزا	۱۶۸
اصلاح پرچہ اہل حدیث	۱۷۲
یأتی من بعدی اسمہ احمد	۱۷۴
مرزا صاحب کی دو حیثیتیں	۱۷۷
شیریں کلامی	۱۸۰
اہل حدیث سے بدگمانی	۱۸۲
مصری جنگ میں قادیانی تکذیب	۱۸۳
جنگ یورپ کا اصلی سبب مرزا کا انکار ہے	۱۸۴
ترکوں کے متعلق مرزائی اخباروں کی رائے	۱۸۶
ایک مرزائی کے سوال بغرض جواب	۱۸۷
مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی	۱۹۰
اگر ایسا واقعہ مرزا کی زندگی میں ہوجاتا؟	۱۹۲
عصر جدید میرٹھ کی رائے	۱۹۳
الحق کی غلط بیانی	۱۹۵
خواجہ کمال الدین کی آمد پر قادیان میں سناٹا	۱۹۷
چند ضروری سوال متعلقہ مسیح ومہدی	۲۰۱
معجزات کی کثرت	۲۰۵
قادیانی اور لاہوری پارٹی میں چپقلش	۲۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مذاکرہ علمیہ	۲۰۷
کیا احمدی اشاعت اسلام کر سکتے ہیں؟	۲۱۰
قادیان اور علی پور	۲۱۵
خواجہ کمال الدین کا چیلنج منظور	۲۲۲
اٹلی میں صداقت مرزا	۲۲۳
باہمی اختلاف	۲۲۴
ایک سوال	۲۲۶
باہمی اختلاف	۲۲۹
مناظرہ منظور	۲۳۱
مشترک کام میں شرکت	۲۳۳
ایک عجیب قادیانی مناظرہ	۲۳۶
نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب	۲۳۸
خواجہ کمال الدین اور الحکم	۲۴۲
قادیانی مباحثہ	۲۴۴
خواجہ کمال الدین پر قادیان میں خفگی	۲۴۷
چوتھا دعویدار	۲۴۹
کفر سستا بلکہ مُفت	۲۵۱
مسیح موعود کے وقت رنج کینے دور ہو گئے	۲۵۳
پاک بے حیائی	۲۵۶
قادیانی ٹیکہ	۲۵۹
قادیانی مناظرہ سے گریز	۲۶۱
حکماً و عادلاً	۲۶۲
مباحثہ سے کون بھاگا	۲۶۸
معارف کی بے خبری	۲۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نبوت تامہ یا غیر تامہ	۲۷۲
دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے	۲۷۴
لاہوری پارٹی پر عتاب	۲۷۸
پیغام صلح کی غلط فہمی	۲۸۴
نبوت کا مسئلہ	۲۸۶
ایک محمدی اور احمدی کا مکالمہ	۲۸۹
قیصر جرمن کا اسلام اور ہندی مسلمانوں کا خیال خام	۲۹۲
بلب گڈھ میں قادیانیوں کی شکست	۲۹۶
ضلع جالندھر میں مباحثہ	۲۹۷
قادیانی خلیفہ کا مباحثہ سے گریز	۳۰۲
موجودہ جنگ کی پیش گوئی	۳۰۳
یک نہ شد دو شد بلکہ شش شد	۳۰۸
حلف پر فیصلہ	۳۱۰
محمدی اور احمدی کا مکالمہ اور جواب الجواب	۳۱۴
گل دیگر شگفت	۳۱۷
ضلع فیروز پور میں مباحثہ	۳۱۸
محمودی اور پیغامی پارٹی میں چپقلش	۳۲۲
ایک قادیانی سوال کا جواب	۳۲۳
دونوں پارٹیوں میں فیصلہ کی معقول تجویز	۳۲۵
عربی ام الالسنہ ہے	۳۲۷
اہانت کا الہام	۳۲۸
ہمارے سوالات کے جواب الجواب	۳۳۱
ریاست پٹیالہ میں قادیانی تردید	۳۳۵
مرزائیوں کا مباحثہ سے فرار	۳۳۷
واقعہ صلیب و وفات مسیح از اناجیل	۳۳۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی سوال و جواب	۳۴۸
خلیفہ قادیانی نا قابل خلافت ہے	۳۴۸
قادیانیوں کی باہمی چپقلش	۳۵۶
وحدت قومی علامت مسیح موعود	۳۵۹
بے جا شیخی	۳۶۳
مباحثہ لدھیانہ پر اعتراض	۳۶۶
مکرر کذب بیانی	۳۶۹
النبوۃ فی الاسلام کے متعلق غلط فہمی کا ازالہ	۳۷۱
مرزا قادیانی بحیثیت مناظر	۳۷۳
ایک مرزائی سے گفتگو	۳۷۶
ضروری اطلاع	۳۸۱
میں نے مرزا کو کیوں چھوڑا؟	۳۸۳
خواجہ کمال الدین کا لیکچر لاہور میں	۳۸۶
اسلام پھیل جائے گا	۳۸۹
کیا مرزا صاحب بالواسطہ نبی ہیں	۳۹۱
مرزائی افتراء	۳۹۲
حرام زادہ کی رسی دراز	۳۹۳
ملک معظم اور مرزا صاحب	۳۹۵
اڈیٹر پیغام صلح کو یاددہانی وعدہ	۳۹۹
نبوت مرزائیہ	۴۰۰
انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ	۴۰۴
مرزا کیوں مر گیا	۴۰۶
امرتسر میں مرزائیوں سے مباحثہ	۴۰۹
کشمیر میں قادیانی فتنہ	۴۱۰
فیصلہ ہو گیا	۴۱۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی غلط بیانی	۴۱۹
اہل حدیث جیپور اور قادیانی واعظ	۴۲۰
پیغام صلح کا پیغام جنگ	۴۲۲
صادق اور کاذب مسیح کی علامت مرزا کے قلم سے	۴۲۶
مرزا قادیانی: مسلمانوں کی تکفیر کے بانی	۴۲۸
مرزائیوں کا چیلنج مباہلہ منظور	۴۳۰
مرزا قادیانی اور اس کے خلیفوں کی کہانی	۴۳۶
مرزا غلام احمد کا اعلان	۴۳۸
مسیلمہ یمامی اور مرزائے قادیانی	۴۴۰
مرزائیوں سے مطالبہ	۴۴۴
یدفن معی فی قبری	۴۴۶
مرزائی نبوت جامع اضداد ہے	۴۴۸
موجودہ جنگ کے بانی مرزا قادیانی ہیں	۴۵۲
کوہاٹ میں قادیانی فتنہ	۴۵۴
مرزا صاحب کی نسبت ایک سوال	۴۵۵
قادیان کی عربی	۴۵۶
اپیلِ اسلام کا اثر قادیانی مشن پر	۴۶۱
گورنمنٹ برطانیہ کی چالیس برکات	۴۶۴
ایک اور مہدی	۴۶۵
حنفی اور مرزائی	۴۶۵
چند مرزائی سوالات مع جوابات	۴۶۷
عیوب شعر اور مرزا قادیانی	۴۷۲
اشاعت اسلام پر خفگی	۴۸۰
قادیانی قرآن دانی	۴۸۴
خلیفہ قادیان کی تقریر	۴۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی، انبیاء سے افضل تھے؟	۴۹۳
ہماری کامیابی دعاؤں پر ہے	۴۹۴
خدائی فیصلہ	۴۹۹
خواجہ کا گواہ مینڈک	۵۰۲
احمد پر بحث	۵۰۳
مرزا صاحب اور ان کے راسخ مرید	۵۰۴
مرزائیوں کے تیس ہزاری اشتہار کی حقیقت	۵۰۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحۃ الکتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔ اما بعد

للہ الحمد کہ سلسلہ تحریک ختم نبوت کا اکتالیسواں حصہ جو سلسلہ قادیانی مشن کی چوتھی جلد ہے، قارئین کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ اس میں ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر کے ۳ جنوری ۱۹۱۳ء تا آخر اکتوبر ۱۹۱۶ء کے دستیاب شماروں میں سے ردّ قادیانیت کے موضوع پر علماء اسلام کی نگارشات نقل کی گئی ہیں۔ اگرچہ بیشتر تحریریں شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کی ہیں تاہم کچھ دیگر علماء کی تحریریں بھی آپ کو نظر آئیں گی جن میں حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا محمد علی لکھوی، مولانا شفیع الحسن سکندر آبادی، مولانا ہدایت اللہ سوہدروی، حکیم خیر محمد ڈیرہ غازی خان، مولوی عزیز الرحمٰن بن مولانا محمد علی بوپڑی، مولانا امیر احمد سہسوانی، بابو پیر بخش لاہوری، مولوی محمد اسماعیل عارف بلب گڈھ گوڑ گانواں، مولوی نور محمد ممیانوی، ڈاکٹر ایم اے سعید لاہوری، منشی مولا بخش کشتہ امرتسری، منشی اللہ دتا جھنگوی، مولانا سید عبدالسلام نبیرہ حضرت میاں نذیر حسین محدث دہلوی، مولوی عبدالعزیز پروفیسر مشن کالج پشاور، منشی عبدالحی کوہاٹی، حافظ رحیم الدین میرٹھی شامل ہیں۔

علاوہ ازیں اخبار الحکم قادیان، اخبار الفضل قادیان، اخبار پیغام صلح لاہور، عصر جدید میرٹھ، پیسہ اخبار لاہور، اخبار بلیٹن لاہور، کرزن گزٹ دہلی سے بھی کئی ایک مضامین حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے حسب ضرورت نقل کئے ہیں۔

احتساب قادیانیت کی چھتیسویں جلد میں مقام مرزا، کے عنوان سے جناب محمد اسماعیل سہام چنیوٹی کا ایک مختصر سا رسالہ نقل ہوا ہے جس میں مصنف نے مرزا غلام احمد قادیانی کو دجال اکبر گردانتے ہوئے اس کی بیخ کنی میں حضرت مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ کی بے نظیر خدمات کو خراج تحسین پیش کیا ہے۔

مجھے جناب محمد اسماعیل سہام کے اس نظریہ سے اتفاق نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی دجال اکبر تھا۔ میرا خیال وہی ہے جو مولانا ثناء اللہ امرتسری کا تھا کہ مرزا قادیانی تیس دجالوں میں سے ایک دجال ہے اور دجال اکبر ابھی نہیں آیا۔

جناب محمد اسماعیل سہام سے اس معاملہ میں عدم اتفاق کے باوجود ان کی تحریر حذف واضافات کے ساتھ شیخ الاسلام مولانا امرتسری کو خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے جلد ہذا کے ابتدائیہ کا حصہ بنائی جا رہی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے:

دجال اکبر اور مرد مومن کا مقابلہ

اور ان کے درمیان آخری فیصلہ

قال رسول الله ﷺ یخرج الدجال فیتوجه قبله رجل من المومنین فیخرج الیه رجل (بخاری مسلم مشکوۃ)

(یہ حدیث صحیح مسلم سے مکمل نقل کی جاتی ہے۔ بہاء

عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله ﷺ: یخرج الدجال فیتوجّه قِبله رجل من المومنین۔ فتلقاه المسالح، مسالح الدجال، فیقولون له: این تعمِد؟ فیقول: اعمد الی هذ الذی خرج۔ قال؛ فیقولون له: أو ما تؤمن بربنا؟ فیقول: ما بربنا خفاء۔ فیقولون اقتلوه، فیقول بعضهم لبعض، الیس قد نهاکم ربکم ان تقتلوا احدا دونه، قال فینطلقون به الی الدجال، فاذا راه المومن قال: یا ایها الناس! هذا الدجال الذی ذکر رسول الله ﷺ۔ قال: فیأمر الدجال به فیشبح، فیقول: خذوه و شبّحوه، فیوسع ظهره و بطنه ضرباً۔ قال، فیقول: اما تؤمن بی؟ قال: فیقول: انت المسیح الکذاب۔ قال فیؤمر به فیؤشر بالمنشار من مفرقه حتی یفرّق بین رجلیه، قال: ثم یمشی الدجال بین القطعتین، ثم یقول له؛ قم فیستوی قائماً۔ قال: ثم یقول له اتؤمن بی؟ فیقول: ما ازددت فیك الّا بصیرة، قال؛ ثم یقول: یا ایها الناس! انه لا یفعل بعدی باحد من الناس۔ قال: فیأخذه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الد جال ليذ بحه ، فيجعل ما بين رقبته الى تر قو ته نحا سا ۔ فلا يستطيع اليه سبيلا ۔ قا ل : فيأخذ بيديه و رِجليه فيقذف به ، فيحسب النّاس انّما قذفه الى النّار ، و انّما القى فى الجنة۔ فقا ل رسو ل الله ﷺ : هذا اعظم النّاس شهادة عند رب العا لمين ۔صحیح مسلم حدیث نمبر۷۳۷۷)

یعنی جب دجال کا خروج ہوگا تو اس کے مقابلہ میں ایک مرد مومن مستعد ہو کر نکل آوے گا چنانچہ موافق خبر حدیث کے مرزا غلام احمد قادیانی کے مقابلہ میں مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری نکل آئے۔

❀ ثم يأتى القو م فيد عو هم فير دو ن عليه قو له ثم يد عوا رجلا ممتليا شبا با(صحیح مسلم۔ حدیث نمبر۷۳۷۳)

(یہ حدیث صحیح مسلم سے نسبتاً تفصیل سے نقل کی جاتی ہے۔ بہاء

عن النوا س بن سمعا ن قا ل : ذكر رسو ل الله ﷺ الد جا ل ذا ت غداة ۔ فخفّض فيه و و رفّع ، حتى ظننّا ه فى طا ئفة النخل، فلما ر حنا اليه عرف ذلك فينا، فقا ل : ما شأنكم ۔ قلنا : يا رسو ل الله ! ذكر ت الد جا ل غداة فخفّضت فيه و رفّعت ۔ حتى ظننّاه فى طا ئفة النخل، فقا ل : غير الد جا ل أخو فنى عليكم ۔ ان يخر ج ۔ و انا فيكم فا نا حجيجه دو نكم ، و ان يخر ج و لست فيكم ، فا مر ؤ حجيج نفسه ۔ و الله ! خليفتى على كل مسلم ، انه شا ب قطط، عينه طا فئة، كأنى اشبّهه بعبد العزى بن قطن ، فمن اد ر كه منكم فليقرأ عليه فوا تح سورة الكهف ۔ انه خا ر ج خلّة بين الشا م و العراق، فعاث يميناً و عا ث شما لاً، يا عبا د الله ! فاثبتوا۔ قلنا : يا رسو ل الله ! و ما لبثه فى ا لا ر ض ۔ قا ل: ار بعو ن يو ما، يو م كسنة ، و يو م كشهر ، و يو م كجمعة و سا ئر ايّا مه كا يّا مكم ۔ قلنا : يا رسو ل الله ! فذ لك اليو م كسنة، أتكفينا فيه صلاة يو م ؟ قا ل : لا ۔ اقدروا له قدره ، قلنا : يا رسو ل الله! وما اسراعه فى ا لار ض ۔ قا ل : كا لغيث استد بر ته الر يح ، فيأتى على القو م فيد عو هم فيو منو ن به و يستجيبو ن له ۔ فيأ مر السما ء فتمطر ، و الا ر ض فتنبت ۔ فترو ح عليهم سا ر حتهم ۔ اطو ل ما كا نت ذرى ، و اسبغه ضرو عا ، و امدّه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوا صر ، ثم یأتی القو م ، فید عو هم فیر دو ن علیه قو له ، فینصرف عنهم ، فیصبحو ن ممحلین ، لیس با ید یهم شیء من اموا لهم ، و یمر بالخر بة فیقول لها : اخر جی کنو ز ك، فتتبعه کنو زها کیعا سب النخل ۔ ثم ید عو ر جلا ممتلئا شبا با ، فیضر به بالسیف فیقطعه جز لتین ر میة الغرض، ثم ید عو ہ فیقبل و یتهلّل و جهه ، و یضحك ،فبینما هو کذ لك اذ بعث الله المسیح ابن مریم ...الحدیث صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۳۷۳)

پھر دجال ایک قوم کے سامنے اپنے دعاوی کو پیش کرے گا تو وہ اس کے دعوی کو ردّ کردے گی اور اس کی تردید وتکذیب کرے گی پھر اس کے بعد وہ مرد مومن کو مخاطب کرے گا اور وہ اس کے مقابلہ میں آوے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا مولوی ثناء اللہ صاحب سے قبل علماء اسلام کی ایک جماعت مرزا غلام احمد قادیانی کی تردید وتکذیب کر رہی تھی اس کے بعد آخر میں آپ (یعنی مولانا امرتسری) مرزا قادیانی کے مقابلہ میں نکلے

❁ ثمّ ید عوا ر جلا ممتلیا شبا با ۔سے معلوم ہوا کہ مرد مومن دجال کی زندگی میں جوان ہوگا مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا قادیانی کی زندگی میں جوان ہی تھے۔

❁ وہ مرد مومن دجال کی اس طرح تردید کرے گا :

یا ایّها الناس هذا الد جال الذی ذکر رسو ل الله و اشهد انك د جا ل الذی حد ثنا رسو ل الله فی حدیثه (مشکوۃ حدیث نمبر ۵۴۷۹)

کہ اے لوگو! یہ شخص دجال ہے جیسا کہ پیغمبر ﷺ نے خبر دی ہے ۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا قادیانی کو صاف لفظوں میں دجال کہا اور حدیثوں سے ثابت کیا کہ یہ شخص بوجہ مدعی نبوت ہونے کے دجال ہے۔

❁ اس مرد مومن کا دجال کے مقابلہ میں حدیثیں پیش کرنا اور اسے احادیث کی رو سے دجال قرار دینا اس کو لازم ہے کہ وہ مرد مومن اپنے زمانے کا مشہور عالم اور مناظر اور محدث ہوگا ۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے ہی تھے ۔

❁ فیقو ل الد جال أ ر أیتم ان قتلت هذا ثم ا حییته هل تشکّون فی الا مر ۔(متفق علیہ)

(صحیح بخاری سے یہ حدیث مکمل نقل کی جاتی ہے ۔بہاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يأتى الد جا ل و هو محرّم عليه ان يد خل نقا ب المد ينة ۔ فينز ل بعض السّباخ الّتى تلى المدينة ، فيخر ج اليه يو مئذ ر جل (و) هو خير الناس ، او من خيا ر النّاس۔ فيقو ل : اشهد انك د جا ل الذى حد ثنا رسو ل الله ﷺ حد يثه ، فيقو ل الد جا ل : ارأيتم ان قتلت هذا ۔ ثم ا حييته ، هل تشكّو ن فى ا لا مر ؟ فيقو لو ن : لا ، فيقتله ثم يحييه فيقو ل : و الله ما كنت فيك اشد بصيرة منى اليو م ، فير يد الد جال ان يقتله فلا يسلّط عليه۔ بخاری نمبر۱۳۲۷)

یعنی جب د جال اس مرد مومن کے مقا بلہ میں تنگ آ جا وے گا تو پھر یہ کہے گا لو گو! یہ بتلاؤ اگر میں اس شخص کو مار دوں، پھر اسے زندہ کر دوں، تو کیا پھر بھی تم میری صداقت میں کچھ شک لاؤ گے۔

اس فقرہ ان قتلت هذا ثم ا حييته میں موت وحیات کا لفظ مذکور ہو نا اس بات پر د لالت کر رہا ہے کہ یہاں اس حدیث میں د جال اور مرد مومن کے متعلق کوئی موت حیات کا مضمون مذکور ہوا تھا۔

❁ حدیث کے الفاظ هل تشكو ن فى ا لا مر کہ اس کے بعد بھی تم میری صداقت میں شک لا ؤ گے۔ اس سے صا ف معلوم ہو ر ہا ہے کہ د جال اکبر اور رجل مومن کے درمیان موت وحیات کا سوال بطور معیار صدق و کذب واقع ہو گا کہ جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو کیونکہ دو آدمیوں کے درمیان موت وحیات کا سوال بطور معیار صدق وکذب واقع ہونے کی یہی صورت ہوا کرتی ہے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب مولوی ثناءاللہ صاحب نے مرزا قادیانی کی پرزور تردید وتکذیب کی تو یہ چلا اٹھے اور اشتہار آخری فیصلہ شائع کیا جس میں موت وحیات کو معیار صدق وکذب مقرر کیا اور خدا تعالی سے فیصلہ چاہا کہ ہم سے جو جھوٹا ہو، وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو۔

❁ پھر دجال کا یہ کہنا کہ هل تشكّو ن فى الا مر کہ اس کے بعد پھر بھی تم میری صداقت میں شک لاؤ گے۔

یہ اس کو ثابت کرتا ہے کہ یہ صورت فیصلہ دجال کی طرف سے پیش ہو گی اور وہی لوگوں کے سامنے اس کو بیان کرے گا۔ چنانچہ اسی طرح واقعہ میں ہوا کہ یہ صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ مرزا قادیانی نے پیش کی اور اسے مولانا ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کے نام سے شائع کیا اور لوگوں کے سامنے بیان کیا۔ جو ظاہر بات ہے۔

و یتھلل و جھه یضحك (مسلم حدیث نمبر ۷۳۷۳)

اور اس وقت مرد مومن کا چہرہ دمکتا ہوگا اور وہ خوشی سے ہنستا ہوتا۔

اور یہ اس کا ہنسنا اور خوش ہونا اس امر کو ثابت کر رہا ہے کہ اس صورت فیصلہ میں وہ مرد مومن کامیاب ہوگا کہ جسے دجال نے پیش کیا تھا۔ یعنی اس کی زندگی میں دجال ہلاک ہو جاوے گا۔ سو یہ بھی اسی طرح واقعہ میں ہوا کہ مرزا قادیانی اپنے مقرر کردہ معیار کی رو سے مولانا ثناء اللہ صاحب کی زندگی ہی میں ہلاک ہو گئے اور اس روز مولانا ثناء اللہ صاحب نہایت خوش وخرم تھے اور خوشی سے ہنستے تھے۔

فقا ل رسو ل اللہ هذا اعظم الناس شهادة عند رب العالمین (صحیح مسلم حدیث نمبر ۷۳۷۷)

یعنی وہ مرد مومن خدا تعالی کے نزدیک از راہ شہادت حق کے سب لوگوں سے بڑھ کر ہوگا۔ یعنی وہ سب لوگوں سے بڑھ کر دجال کی تردید و تکذیب کرے گا اور اس کے کذب کی شہادت دیگا اور یہاں شہادت کے معنی یہی ہیں۔ جیسا کہ حدیث کے الفاظ

اشهد انك الد جا ل الذی حد ثنا رسو ل اللہ ﷺ فی حد یثه

سے ثابت ہو رہا ہے۔ سو یہ بات بھی مولانا ثناء اللہ میں پائی جاتی ہے کہ انہوں نے سب لوگوں سے بڑھ کر مرزا قادیانی کی تردید و تکذیب کی تھی۔ جو ظاہر بات ہے۔

ان الفاظ کے ساتھ حضرت شیخ الاسلام کے ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر سے قادیانی مشن کا چوتھا حصہ پیش خدمت ہے۔ قارئین سے حضرت مولانا امرتسری اور اس بندہ عاجز کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

والسلام فقیر بارگاہ صمدی **محمد بھاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلبہ روم کی پیش گوئی

قادیان سے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

چند روز ہوئے قادیانی مشن کی طرف سے ایک مضمون بصورت اشتہار و رسالہ شائع ہوا جس میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ہمارے مسیح موعود قادیانی نے ۱۹۰۴ء اور ۱۹۰۸ء میں یہ مضمون ظاہر کر دیا تھا کہ رومیوں (ترکوں) کو پہلے شکست ہوگی۔ آخر میں فتح پائیں گے۔ راقم مضمون کے اصل الفاظ یہ ہیں:

حال میں حضرت مرزا صاحب نے دعوی کیا کہ وہ مجدد ہیں اور مجدد بھی وہ مجدد ہے کہ مسیح اور مہدی کے نام سے حدیث شریف میں پکارا گیا۔ آپ نے دعوی کیا کہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے۔ ہزاروں خدا کی باتیں آپ نے سنیں۔ پیش از وقت ہم کو سنائیں۔ جو ہمارے سامنے پوری ہوئیں۔ ان میں سے صرف اس وقت میں وہ بات ہی عرض کروں گا جس کا کہ آج کل زیادہ چرچا ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کو ۴، جنوری ۱۹۰۴ء کو الہام ہوا:

الم غلبت الرّو م فی اد نی ا لا ر ض و هم من بعد غلبهم سيغلبو ن - فی بضع سنين -

پھر ۲ جنوری ۱۹۰۸ء کو الہام ہوا:

هم من بعد غلبهم سيغلبو ن

فرمایا کہ اللہ کے سوائے اور کوئی غیب کا علم نہیں جانتا۔ فرمایا اگرچہ بقول یورپ بیمار روم، وہ روم جس کے اپنے گھر میں آج سینکڑوں جھگڑے فساد نظر آتے ہیں، وہ روم جس کے اکابران سلطنت کی نسبت مجھے الہام ہوا ہے کہ وہ سب بے وفا، مکار، جھوٹے، دغاباز، نمک حرام، دشمن ملک اور خود غرض ہیں۔ وہ ٹرکی جو تعلیم میں، وسائل حرب میں، سب ممالک سے پیچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، اور جو کہ پے در پے شکستیں کھا کر اپنے صوبے دوسروں کے قبضہ میں آئے دن دیئے چلے جا تا ہے، اور جس کا سارا یورپ دشمن ہے، اور جس کی مسلمان سلطنتوں سے بھی کوئی ساز و باز نہیں ۔ یہ روم جس کے بچنے کے ظاہر میں تو کوئی سامان نظر نہیں آتے، یہ عنقریب باوجود یکہ اب مغلوب ہے، غالب ہوگا۔

فرمایا کہ یہ غلبہ ان کا چند سال میں ہی واقع ہو جائے گا۔

ظاہر بینوں کو اور ظاہری اسباب پر بھروسہ کرنے والوں کو جو کہتے ہیں کہ اب یہ مرا، کل مرا۔ کہدے کہ ہم ان کی حرمین شریفین کا خادم ہونے کی وجہ سے نصرت کریں گے، اور اس بے سرو سامانی کے باوجود اس کو غلبہ دیں گے۔ اور وہ جو اس پر غالب آ رہے ہیں وہ مغلوب ہوں گے۔ ان کو کہدے کہ یہ اللہ نے کہا ہے اور اللہ کا وعدہ ہے کہ ایسا ہو۔ اور اللہ کا وعدہ ہمیشہ سچا ہوتا ہے۔ ایسا ہوگا اور ضرور ہو کر رہے گا۔

اس کے ساتھ یہ بھی لکھتا ہے۔

۱۹۰۴ء میں جب انہوں نے کچھ ملک ہاتھ سے اور دینے تھے، فرمایا مغلوب ہو کر غالب ہوں گے۔

۱۹۰۸ء میں فرمایا کہ بس وہ وقت ان کے غلبہ کا بہت نزدیک ہے۔

یہ علم غیب ہے۔ اگر چہ سارے ظاہری علم اور وسائل اور دلائل اس خبر کی تردید کرتے ہیں، جو حال میں ہی ہو رہی ہے لیکن وہ کہتا ہے کہ یہ سب غلط ثابت ہوں گے اور خدا کی کلام سچی نکلے گی اور اس دن مومن خوش ہونگے۔

آج کل جو چھیڑ چھاڑ ہوئی ہے ایک مومن کو یقین دلاتی ہے کہ دال میں کچھ کالا کالا ہے۔ اس لئے میں اعلان دنیا پر کر دیتا ہوں اور پکار پکار کر اسے سننے والوں کو سناتا ہوں کہ یہ اللہ کا فیصلہ ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے۔ اور اللہ کا وعدہ خلاف نہیں ہوا کرتا۔ میں دیکھتا ہوں کہ یہ پورا ہو رہا ہے۔ تم کو واضح رہے خدا کی نصرت کے دن آ گئے۔

اس کلام الٰہی میں جو اس طرح مجدد وقت پر نازل ہوا غور کرو۔ خدا پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان نشانات سے اپنے ایمان کو تازہ کرو، اور نیکیوں میں لگ جاؤ۔ کیونکہ نصرت الٰہی وہ چیز ہے جس کا مقابلہ نہ کوئی توپ، نہ تلوار، اور نہ ہی جہاز کر سکتے ہیں۔ اور جس کو سوائے تقویٰ کے نہ کوئی روپیہ ہی خرید سکتا ہے، نہ کوئی جتھا ہی حاصل کر سکتا ہے۔ بس اللہ پر ایمان لاؤ اور اس خدا کے کلام پر یقین لاؤ جس نے تمہیں اس وقت تسلی دی۔ اور غمگین اور مایوس نہ ہو۔ خدا کی قسم زمین ہل جاوے، آسمان ٹل جائیں لیکن وہ خدا کی بات اسی طرح پوری ہو گی جس طرح پیغمبر خدا کے زمانے میں ہوئی کہ ایک یورپ آگاہ ہو۔ تیری تدبیریں، تیرے مدبروں کی رائیں سب خاک میں مل جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو پوری کر کے چھوڑے گا۔ روم فتح یاب ہو گا۔ دن بدن اچھی حالت حاصل کرے گا۔ بس ابھی کلام الٰہی سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور خدائی ارادوں کا مقابلہ نہ کرو۔ ورنہ پرانے ایرانیوں کی طرح صفایا ہو جائے گا اور پھر پچھتائے کچھ نہ بنے گا۔ (ص ۱۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اڈیٹر اہل حدیث امرتسر نے تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

راقم مضمون کے اصلی الفاظ ہم نے ناظرین کے سامنے رکھ دیئے ہیں۔ اچھی طرح ان کو ذہن نشین کر لیں تاکہ نتیجہ پر پہنچنا آسان ہو۔

راقم مضمون نے اس بیان میں دعویٰ کیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی مجدد بصورت مسیح و مہدی ہیں، اس کے ثبوت میں آپ نے ہزاروں نشان اور پیش گوئیاں دکھائیں۔ منجملہ ان کے ایک غلبہ روم کی پیش گوئی ہے۔

ہزاروں نشانوں کی بابت تو ہم اس موقع پر کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ اگر وہ ہوتے تو ہم پنجابیوں کے لئے خوشی کا مقام تھا کہ ہم میں بھی ایک ایسا شخص ہوا ہے جس نے ہزاروں نشان دکھائے ہیں۔ مگر افسوس کہ ان ہزاروں نشانوں کی بابت ہمیں یہی کہنا پڑتا ہے

وعدہ وصل تمہارے نہیں سچے ہوتے
ہاں غلط ہو گئے ہیں آپ کے اقرار کئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان ہزاروں نشانوں کی تحقیق اور تفتیش اخبار اہل حدیث امرتسر شروع تاریخ سے کرتا رہا ہے جو ناظرین سے مخفی نہیں۔

چند روز کا ذکر ہے ایک گاڑی میں منشی یعقوب علی اڈیٹر الحکم قادیان مل گئے۔ اثناء گفتگو میں اس پیشگوئی کا ذکر آیا جو مسٹر ڈوئی امریکن کی بابت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے مشہور کی جاتی ہے کہ وہ حسب پیش گوئی مرزا صاحب قادیانی کے مرا ہے۔

میں نے کہا: ہرگز نہیں۔

اڈیٹر الحکم نے کہا، اچھا آپ اس کے متعلق چیلنج دیجئے گا، تو ہم بتلا دیں گے۔

سو میں حسب وعدہ اڈیٹر الحکم کو خصوصاً اور قادیانی مشن کو عموماً چیلنج دیتا ہوں کہ وہ اپنا سارا زور لگا کر بھی ثابت کرنا چاہیں تو کچھ ثابت نہ کر سکیں گے

ولو کان بعضھم لبعض ظھیراً۔

خیر یہ تو ایک ضمنی تذکرہ تھا۔ اب ہم اصل مضمون پر متوجہ ہوتے ہیں۔ ہمارا سوال راقم مضمون سے صرف اتنا ہے کہ آپ نے جو اتنی طویل تقریر کی ہے۔ یہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ ہیں یا آپ کے؟

مرزا صاحب قادیانی کے ہیں، تو کہاں ہیں؟

آپ کے ہیں، تو آپ کو کیا حق حاصل ہے؟

آیئے ہم آپ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ بتلا دیں۔

الہام جو ۴ جنوری کو ہوا:

غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون

۔(رسالہ ریویو آف ریلی جنز۔ جنوری ۱۹۰۴ء ص ۴)۔

بس اتنا ہی لکھا ہے۔ یہاں تک اس کو مہمل چھوڑا گیا ہے کہ اس الہام کا ترجمہ بھی نہیں کیا۔

اسی طرح فروری ۱۹۰۸ء کے اشتہار میں جو آپ کا الہام شائع ہوا ہے اس میں بھی صرف اتنے ہی لفظ ہیں:

وھم من بعد غلبھم سیغلبون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو بھی محض اسی قدر چھوڑ دیا۔ نہ ترجمہ کیا، نہ تشریح۔
پھر ہم نہیں سمجھتے کہ اتنی لمبی چوڑی تفسیر جو راقم مضمون نے لکھی ہے کہاں سے لکھی ہے۔
غالباً یہ سوال ہوگا کہ الہامی عبارت جو دراصل آیت ہے، اس کا جو مطلب قرآن شریف میں ہے، وہی الہامی عبارت میں ہے۔
تو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی الہامی عبارتوں میں کئی دفعہ قرآن شریف کے سوا اور قصے ہوتے ہیں۔ مثلاً قرآن شریف میں آیت ہے

سنعيد ها سيرتها الاولى

حضرت موسیٰؑ کے عصا کے متعلق ارشاد ہے کہ ہم اس کی پہلی حالت لے آوینگے۔ لیکن مرزا صاحب قادیانی کو یہ الہام ہوا، تو آپ نے اسکو آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم) کی طرف لگایا ہے کہ گو وہ (کسی اور کی) منکوحہ ہو چکی ہے، تاہم ہم اس کو تمہارے پاس لے آوینگے (انجام آتھم)

اس کی ایک مثال اور سنئے:

یکم جنوری ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوا:

دبدبہ خسروویم شد بلند زلزلہ در گور نظامی فگند

اس شعر کا مطلب تو صاف ہے کہ میری بادشاہی کا رعب جب بلند ہوا تو نظامی کی قبر میں زلزلہ آیا۔ بلحاظ ترجمہ یہ الہامی کیسا ہے؟ بیان کی حاجت نہیں۔ بالکل اس شعر کے مشابہ ہے جو یہ ہے

چہ خوش گفت ست سعدی در زرادی
الا یا ایّها السّاقی ادر کأساً و ناولها

مگر شاباش معتقدان کو جنھوں نے اس شعر کو نباہا۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ جن دنوں حیدرآباد دکن میں طوفان آیا، جس سے حیدرآباد میں بڑی بربادی ہوئی تو حکیم نوردین صاحب نے ایک رسالہ نظام حیدرآباد دکن کے نام لکھایا، جس میں اس الہامی شعر کی تفسیر یوں کی کہ

نظامی سے مراد حضور نظام اور گور سے مراد ان کا دارالحکومت حیدرآباد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب شعر کا یہ ہوا کہ میری (مرزا غلام احمد قادیانی) کی مخالفت سے حیدر آباد کے شہروں میں جو، اپنی بدکاری کی وجہ سے، طوفان آیا گویا حضور نظام حیدر آباد کی قبر میں عذاب آیا۔

پس راقم مضمون نے جو کچھ نقل کیا ہے جب تک مرزا صاحب قادیانی کی کوئی تحریر نہ دکھا دیں قابل وقعت نہیں ہوسکتا۔

باوجودیکہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کی نسبت ہم ہمیشہ بدظن رہتے ہیں، کیونکہ تجربہ ہو چکا ہے کہ جو کچھ وہ کہتے ہیں الٹا برعکس ظہور ہوتا ہے، تاہم اس پیش گوئی کی نسبت تو ہم بھی دست بدعا ہیں کہ خداوند تعالی مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کو جو رومی (ترکی) فتوحات اور غلبہ کے متعلق ضرور ہے، صحیح اور سچی فرماوے۔ آمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۱۳ء۔ ۲۴ محرم ۱۳۳۱ھ نمبر ۱۰ جلد ۱۰ ص ۱۔۲۔۳)

صحیح بخاری اور حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیانی

حکیم نورالدین صاحب ایک خط میں لکھتے ہیں:

جناب مولوی فاضل صاحب۔ السلام علیکم۔ میں نے اہل فقہ سے دریافت کیا تھا۔ بخاری جیسی کتاب جب معتبر نہیں تو بقیہ کتب احادیث کس قطار وشمار میں ہیں۔ ادھر کتب اصول فقہ حنفیہ نے بعد کتاب اللہ، سنت سے استدلال کا ارشاد کیا ہے، تو اب دریافت طلب امر ہے کہ سنت کو کس جگہ سے لیں۔ کیا آپ اس سوال کو پوچھ سکتے ہیں۔ نورالدین ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء۔ قادیان

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: جارحین بخاری توجہ سے جواب دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۱۳ء ص ۳)

تردید مرزا میں چار رسالے

چھوٹے چھوٹے چار رسالے موسومہ:

معیار صداقت، تلویث قادیانی، تنبیہ قادیانی، شہادت آسمانی،

جو علی الترتیب ۱۸، ۴۴، ۲۴ اور ۴۴ صفحات کے ہیں، لکھائی چھپائی اور کاغذ کے لحاظ سے نہایت عمدہ ہیں۔

مرزائی مشن کی تردید میں لکھے گئے ہیں۔ قیمت مرقوم نہیں غالباً چند پیسے ہیں۔

ملنے کا پتہ: محمد ابوالحسن مونگیر مخصوص پور (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۱۳ء ص ۱۱۔ متفرقات)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حجاز ریلوے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

(ابتدائی دس بارہ سطور موجود نہیں ہے۔ بہاء) میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی ہے کہ اس میں بھی خدائی قدرت کا ایک بہت بڑا راز ہے جس کا اثر قادیانی مشن پر پہنچتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے۔

حدیث شریف میں حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی چند علامتیں آئی ہیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے:

و لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا

(یعنی اونٹ چھوڑے جائیں گے ان پر سواری نہ کی جاوے گی)۔

اس فقرہ میں کہ:

اونٹ چھوڑے جائیں گے،

کا مطلب محدثین یہ بتلاتے تھے کہ اس سے مراد یہ ہے کہ اس وقت لوگ ایسے غنی اور متمول ہوں گے کہ ایسے پیارے مال کی بھی ان کو قدر نہ ہوگی۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے تھے کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اونٹ پر سواری نہ ہوگی کیونکہ ریل بن جائے گی۔ یہ علامت ہے مسیح کی۔

جب ان پر سوال وارد ہوئے کہ ریل تو دنیا میں بہت مدت سے جاری ہے۔ ہندوستان میں بھی ایک عرصہ ہوگیا ہے۔ تو صاحب موصوف اس کا جواب دیتے کہ باقی دنیا کا ذکر نہیں خاص حجاز (مکہ، مدینہ) کی سرزمین مراد ہے۔

اس مضمون کو جناب مرزا صاحب قادیانی نے کئی ایک مقامات پر لکھا ہے ۔سب سے آخری ایک رسالہ کی عبارت ہم دکھاتے ہیں جو مرزائی جماعت نے مرزا صاحب قادیانی کے بعد شائع کیا ہے جس کا نام رکھا ہے حجۃ اللہ۔

اس رسالہ میں جناب مرزا صاحب قادیانی نے اس سوال کا جواب دیا کہ باوجود قرآن شریف اور رسول خدا ﷺ کو ماننے اور نماز روزہ کرنے کے، آپ (مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی) کو ماننے کی کیا ضرورت ہے؟ اس کے جواب میں آپ لکھتے ہیں:

ہمیں مسیح موعود ہونے کا دعوی ہے۔

اب ہر شخص کا، جو خدا اور رسول سے پیار کرتا ہے اور اپنے ایمان کو سلامت رکھنا چاہتا ہے، فرض ہے کہ اس معاملہ میں غور کرے کہ آیا ہم نے جو دعوی کیا ہے بجا ہے، یا جھوٹا۔

خدا کی طرف سے آنے والوں کے ساتھ خدائی نشان ہوتے ہیں۔ صرف نرا زبانی دعوی قابل پذیرائی نہیں ہوتا۔

منجملہ اور علامات کے جو ہمارے آنے کے واسطے اللہ اور رسول کی کتابوں میں مندرج ہیں، ایک اونٹوں کی سواریوں کا معطل ہونا بھی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو قرآن شریف نے بالفاظ ذیل تعبیر کیا ہے

و اذا العشار عطّلت

اور حدیث نبوی میں اس مضمون کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ

یتر کن القلا ص فلا یسعی علیها۔

اب سوچنے والوں کو چاہیے کہ ان امور میں جو آج سے تیرہ سو برس پیشتر خدا اور اس کے رسول کے منہ سے نکلے، اور اس وقت وہ الفاظ بڑی شان اور شوکت سے پورے ہو کر اپنے کہنے والوں کے جلال کا اظہار کر رہے ہیں۔

دیکھئے اب اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے کیسے کیسے سامان پیدا ہو رہے ہیں حتی کہ حجاز ریلوے کے تیار ہو جانے پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے سفر میں بجائے اونٹ کے ریل کے ذریعہ ہوا کریں گے اور اونٹنیاں بے کار ہو جاویں گی۔(حجۃ اللہ مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ا۔۲)

اس بیان میں مرزا صاحب قادیانی نے کھلے الفاظ میں اظہار فرمایا ہے کہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں ریل کا جاری ہونا مسیح موعود کی علامت اور اس کی صحت کے دعوی کی تصدیق ہے۔

یہ ہم نہیں کہتے کہ مرزا صاحب قادیانی نے قرائن سے دیکھا کہ سلطان عبد الحمید خان جیسے اولوالعزم نے جب ریل بنانے کا ارادہ کر لیا ہے، تو جلدی بن کر رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی ، ہاں یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالی جو کرتا ہے اس کے اسرار وہی جانتا ہے۔

قادیانی ہیرو اور قادیانی مشن کے ممبروں نے جب اس آواز کو بہت زور سے بلند کیا، تو خدائی غیرت کو دیکھئے:

باوجودیکہ اس ریل بننے کے لئے جملہ مسلمانان عالم دست بدعا ہیں، تاہم خدا نے اس کے بننے میں ایسی رکاوٹیں ڈالیں کہ آج تک نہیں اٹھیں۔

اس وقت تو مسلمانوں کے دلوں پر ان رکاوٹوں کا صدمہ ہوا تھا، مگر یہ معلوم کر کے کہ ان کی تہ میں یہ راز ہے کہ ناظرین اس بات کو باور کرسکیں کہ قادیانی مسیح اور مہدی اپنے بتلائے اور مقرر کئے ہوئے نشانات میں بھی فیل ہیں اور ڈبل فیل ہیں تاکہ دنیا پر اچھی طرح واضح ہو جائے کہ

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے جہالت ہے جہالت

کیا ہمارے قادیانی مشن کے جوشیلے ممبر جو مبلغ تین سو روپئے دے کر سخت گھسیانے ہو رہے ہیں، وہ بتلا سکتے ہیں کہ جس صورت میں ابھی مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان اونٹوں ہی پر سفر ہوتا ہے۔ چنانچہ اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا جس کی تصدیق مرزا صاحب کے فرزند میاں محمود احمد سے بھی ہوسکتی ہے، پھر نشان جب متحقق نہیں تو ذی نشان کیا۔

اچھا ہوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ریل بننے سے پہلے ہی تشریف لے گئے، ورنہ اس وقت ہم ان کی خدمت میں عرض کرتے کہ

جناب والا! سردست تو آپ تشریف لے جاویں۔ جب آپ کے نشان اور علامت کے مطابق حجاز میں ریل بن جائے گی تو آپ تشریف لائیں۔

کیا یہ مناسب نہیں کہ جن لوگوں نے جناب مرزا صاحب قادیانی کی یہ تقریر حجۃ اللہ کی صورت میں شائع کی ہے جس میں حجاز ریلوے کے اجراء کو مسیح موعود کا نشان بتلایا گیا ہے، کم از کم وہ لوگ تو مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت کو سردست چھوڑ دیں۔ جب حجاز ریلوے بن جاوے گی اس وقت کوئی شخص مسیح موعود ہونے کا دعوی کرے گا جس میں دیگر علامات بھی پائی جاویں تو بے شک اس کو مسیح موعود مانیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی مسعود قبول کریں۔کوئی منع نہیں کرے گا۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر۱۰ جنوری۱۹۱۳ء مطابق یکم صفر۱۳۳۱ھ نمبر۱۱ جلد۱۰ص ۱۔۲)

قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ملک پنجاب کے متنبّی (مدعی نبوت) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عادت شریفہ تھی کہ کسی ایسے واقع کے بیان میں جو دیرکا ہو،جس کی نسبت ان کا خیال ہو کہ اس کا ثبوت کسی کے پاس نہ ہوگا،تو عموماً غلط گوئی سے مریدوں کوخوش کرلیا کرتے تھے۔یہ ان کے بائیں ہاتھ کا ایک کھیل تھا۔

مثال کے طور پر مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری اور مولوی محمد اسماعیل مرحوم علی گڈھی کا واقعہ کافی ہے کہ ان دونوں مرحوموں کی نسبت مرزا صاحب قادیانی نے یہ مشہور کیا کہ:

ان دونوں نے میرے ساتھ بایں مضمون مباہلہ کیا تھا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہوگا، وہ پہلے مرجائے گا۔وہ مرگئے تو ثابت ہوا کہ وہ دونوں جھوٹے تھے اور میں (یعنی مرزا قادیانی) سچا ہوں۔

اخبار اہل حدیث امرتسر میں اس کا ثبوت بارہا مانگا گیا،مگر صدائے برنخواست۔

اسی قسم کی دوسری مثال مسٹر ڈوئی امریکن کی ہے،جس کی نسبت اس کے مرنے کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مرزائیوں نے مشہور کیا کہ ڈوئی ہماری پیش گوئی سے مرا ہے۔اس کا ثبوت بھی مانگا گیا تو:

وہی فرقت کی بیماری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

بالکل کھلی صداقت ہے کہ جسمانیات میں باپ کا اور روحانیات میں پیرو مرشد کا کم وبیش اثر ہوتا ہے اور ضرور ہوتا ہے۔اس لئے مرزائی عادت کا اثر کوئی مرزا غلام احمد صاحب ہی پر محدود نہ رہا، بلکہ ان کے پیروؤں میں بھی سرایت کرگیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی نے اور مرزا صاحب کے مریدوں نے کئی ایک مقام پر دعوی کیا ہے کہ جنھوں نے میرے (یعنی مرزا قادیانی) ساتھ مباہلہ کیا سب مر گئے۔ اس پر اخبار اہل حدیث امرتسر میں سوال ہوا کہ اصل مباہلہ تو صرف مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ امرتسر میں ہوا تھا، جو آج (۱۹۱۳ء) تک زندہ ہیں، پھر یہ دعوی کیونکر صحیح ہے کہ مباہلہ کنندگان سب مر گئے جس حال میں اصل مباہل ہنوز زندہ ہے۔

اس کا جواب قادیانی اخبار بدر نے دیا ہے اور کیا اچھا دیا ہے جس میں ہمارے دعوی کا کافی ثبوت ہے کہ مرزا صاحب کے بعد ان کے مریدوں میں ان کی عادت نے اچھی طرح اثر دکھایا ہے۔

اگر ہم بھی ان کی طرح محض زبانی باتیں کریں تو پھر ہم میں اور ان میں کیا فرق؟ اس لئے اپنی عادت کے موافق واقعات سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ناظرین ان سے نتیجہ خود ہی نکال سکتے ہیں۔ اخبار بدر قادیان لکھتا ہے:

عبدالحق کا مباہلہ:

کسی نادان کا اعتراض ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے عبدالحق کے ساتھ مباہلہ کیا تھا مگر وہ اب تک زندہ ہے۔

سو واضح ہو کہ حضرت (مرزا قادیانی) نے عبدالحق کے ساتھ مباہلہ کے وقت اس کے حق میں کوئی بدعا نہ کی تھی اور نہ اس کے مرنے کی کوئی پیش گوئی کی گئی تھی۔ بلکہ وہ مباہلہ خود عبدالحق اور اس کے ساتھیوں کے بہت زور دینے پر کیا گیا تھا۔ اور اس میں حضرت (مرزا قادیانی) نے صرف وہی دعا پڑھی تھی جو فریق مخالف نے لکھ دی تھی۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو اے خدا مجھے ذلیل اور ہلاک کر۔

سو چونکہ آپ خدا کی طرف سے صادق تھے، اللہ تعالی نے اس مباہلہ کے بعد آپ کی عزت کو بڑھایا۔ جماعت کو قائم کیا اور تائید اسلام کے بڑے بڑے کام کرائے۔

یہ مباہلہ کا نتیجہ ہے کہ خدا تعالی نے آپ کو ہر طرح سے کامیاب کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اخبار بدر قادیان ۲۶ دسمبر ۱۹۱۲ء ص ۷)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار بدر نے اس بیان میں مرزا صاحب قادیانی کی سنت پر پورا عمل کیا۔ سوال تو یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی ہے کہ جتنے لوگوں نے میرے ساتھ مباہلہ کیا وہ سب مر گئے، حالانکہ مباہلہ صرف مولوی عبدالحق نے کیا تھا جس کا واقع ۱۰ ذی قعد ۱۳۱۰ھ کا ہے جسے آج (۲۲ صفر کو) پورے بیس سال ۳ ماہ اور دو روز ہوئے ہیں، باوجودیکہ مولوی عبدالحق غزنوی ایک منحنی جسم کے آدمی ہیں اور اس زمانہ میں علیل بھی تھے، تاہم وہ آج تک زندہ ہیں۔

یہ کس نے کہا تھا کہ مباہلہ میں دعا یہ تھی، یا وہ تھی۔

اعتراض تو مرزا غلام احمد کے اس دعوی پر تھا کہ مباہلہ کنندگان سب مر گئے

اعتراض کا مضمون یہ تھا کہ عبدالحق غزنوی مباہل جو مرزا صاحب قادیانی کا واحد مباہل تھا کیوں زندہ رہا، بحالیکہ اس کے سوا اور کوئی شخص بھی ان کا مباہل نہ تھا۔ سنئے مرزا صاحب قادیانی کے دعوے کے الفاظ اخبار بدر ہی سے سناتا ہوں۔

(مرزا صاحب قادیانی نے) فرمایا:

جتنے لوگ مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے خدا تعالی نے سب کو ہلاک کر دیا۔ انہوں نے اپنے ہاتھوں سے آپ موت مانگی۔

مخالفوں کو چاہیے کہ اس بات پر غور کریں کہ اس کی وجہ کیا ہے کہ جو شخص مقابلہ میں آتا ہے، وہی ہلاک ہو جاتا ہے۔

اگر یہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں تو پھر کیا سبب ہے کہ خدا تعالی اس کے مقابلین کو نیست کر دیتا ہے۔ (اخبار بدر قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بدر کا اڈیٹر چونکہ آنکھوں کا چشمہ لگایا کرتا ہے اس لئے ہم سفارش کرتے ہیں کہ معمولی چشمہ نہیں، بلکہ اس شیشے کا چشمہ لگا کر دیکھیں جس کا نام قرآن مجید میں بصیرت رکھا گیا ہے، اور جس شیشے کے چشمہ سے کام نہ لینے والوں کو فی الآخرة اعمی کی سزا ملنے کی دھمکی ملی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھیں کہ ۱۹۰۶ء میں تو مرزا صاحب قادیانی سب مباہلین کی ہلاکت کی خبر دیتے ہیں اور آپ (اڈیٹر بدر قادیان) اس کو شائع کرتے ہیں، مگر ۱۹۱۲ء میں دعا کا عذر بارد تراشتے ہیں۔ کیا سچ ہے

مجھے قتل کرکے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے
کسی نے کہا جس کا وہ سر پڑا ہے
کہا بھول جانے کی کیا میری خو ہے

اچھا آیئے! قادیانی مشن کو علم مناظرہ میں کچھ قابلیت اور اسکی اصطلاحات سے کچھ واقفی ہے، تو ہم اس کو بتلاتے ہیں۔

بطور معارضہ بالقلب مرزا صاحب قادیانی کی اس تقریر کہ (اس کی کیا وجہ ہے کہ جو شخص مقابلہ پر آتا ہے ہلاک ہوتا ہے) ہم کہہ سکتے کہ مرزا جی کے ماننے والو!

اسکی کیا وجہ ہے کہ جو شخص تمہارے نبی کے مقابلہ میں آتا ہے، تمہارا نبی اس کے سامنے ہلاک ہوجاتا ہے۔ پس اگر یہ تمہارا سلسلہ مرزائیہ خدا کی طرف سے ہوتا تو ایسا کیوں ہوتا (کہو جی کون دہرم ہے؟)

ناظرین! یہ ہے وہ ثنائی پنجہ جو اپنی سختی کی وجہ سے جب ٹوٹتا یا چھوٹتا نہیں، تو قادیانی مشن جیل زادے کو گالیاں دینے پر مامور کردیتا ہے جس کے جواب میں ہم یہ کہہ کر خاموش ہوجاتے ہیں

و لقد مررت علی اللئیم یسبنی
فمررت ثمه قلت لا یعنینی

بدر نے دعا کے الفاظ بھی غلط لکھے ہیں مگر ہمیں ان کی غلطی سے سروکار نہیں ورنہ اس پہلو سے بھی ہمارے پاس کافی مصالحہ ہے۔

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز
ورنہ در مجلس رندان خبرے نیست کہ نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱، جنوری ۱۹۱۳ء مطابق ۲۲ صفر ۱۳۳۱ھ نمبر ۱۴ جلد ۱۰ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں خصوصاً خلیفہ سے ایک سوال

امرتسر میں ۱۹ جنوری (۱۹۱۳ء) کو ایک جنازہ پر مجھے جانے کا اتفاق ہوا۔ میت خود تو مرزا صاحب قادیانی کا مرید نہ تھا، مگر اس کا بھائی مرید تھا۔ میت کی وجہ سے تو برادری کے لوگ آئے۔ مرزائی بھائی کے لئے مرزائی بھی آئے۔

خیر یہ تو ایک معمولی بات تھی ۔ غیر معمولی بات یہ ہوئی کہ دونوں گروہوں نے جنازہ الگ الگ پڑھا۔ عام مسلمانوں نے اپنے امام کے ساتھ جنازہ پڑھا، اس کے بعد مرزائیوں نے مع مرزائی برادر کے پڑھا۔ میں نے سنا ہے کہ ایسا بہت دفعہ ہوا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ غیر مرزائی امام کے پیچھے تو اس لئے جنازہ پڑھنا جائز نہ ہوا کہ وہ غیر مرزائی ہے۔ اس کا غیر مرزائی ہونا ہی ایک پیری صد عیب، صد عیب کا مجموعہ ہے۔ مگر جس صورت میں میت بھی غیر مرزائی ہے، اس نے بھی مرزا صاحب کی بیعت نہیں کی، تو اس کا جنازہ کیوں پڑھا جاتا ہے۔

جس قوم کے افراد کے پیچھے جنازہ پڑھنا جائز نہیں اس کے افراد کا جنازہ پڑھنا کیوں جائز ہے۔

غالباً خلیفہ صاحب اس مسئلہ کو حل فرماویں گے۔ نائب اڈیٹر اہلحدیث

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۱۳ء ص ۲)

❊ اہل حدیث ۱۴ فروری ۱۹۱۳ء۔ مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ نمبر ۱۶ جلد ۱۰ کوئی مضمون نہیں کام کا۔

مرزا کی وحی ورسالت پر ایمان؟

مولوی ابو یحیٰ حشمت العلی دہلوی لکھتے ہیں:

کیا مرزا غلام احمد قادیانی مدعی رسالت و نبوت کی وحی پر بھی ایمان لانا جزو ایمان ہے؟

منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار الحق دہلی جب سے لودہانہ سے شکست کھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتین سوروپیہ مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں پیش کر کے دہلی واپس آئے ہیں سخت زہریلی طبیعت ہوگئی ہے۔ اور کوئی اخبار اور رسالہ ان کا ایسا نہیں جس میں سوائے سبّ وشتم کے، جس کی نہی قرآن مجید کی وحی میں

و لاتسبّوا الذین یدعو ن من دو ن اللّٰہ ،

و ینھی عن الفحشاء و المنکر و البغی

میں آچکی ہے کہ مسلمانوں تم گالی اور فحش اور منکرات اور بغاوت وغیرہ بے حیائی سے بچو، اس وحی کو منشی صاحب نے ناقابل تعمیل اور کہنہ اور پرانی اور منسوخ العمل خیال کر کے جدید وحی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو

انّ الشّیا طین لیو حو ن الی اولیا ء ھم لیجادلو کم و ان اطعتمو ھم انّکم لمشر کو ن ۔

اور : یو حی بعضھم الی بعض ز خرف القول غروراً

کے مطابق ہے، اور مرزا صاحب خود بھی اسی وحی کے تمام زندگی عامل رہے۔ چنانچہ ان کی تحریرات سے بخوبی ظاہر و باہر ہے کہ وہ اپنے مریدین اور معتقدین کے سوائے سب کو یہودی مشرب وغیرہ وغیرہ بدالقاب سے ہی یاد کرتے کرتے فنا ہوگئے۔

انہیں کی سنت سیئہ پر آپ کی امت عموماً اور منشی قاسم علی صاحب خصوصاً کل امت میں آپ کا نمونہ موجود ہیں، جو اپنی روش اور طریقہ بدلنا نہیں چاہتے، اور قرآن مجید سے بوجہ نافہمی آپ سخت ناراض ہیں، اور شب و روز اسی فکر میں سرگرم ہیں کہ اہل اسلام جدید وحی مرزائی پر ایمان لا کر قدیم وحی قرآن مجید کو اسی کا محتاج خیال کریں، اور مرزا قادیانی کو نبی اور رسول مان لیں۔

اس لئے آپ نے فقیر سے چند مرتبہ رسالت اور نبوت کی تحقیق میں گفتگو کی جسکے جواب میں فقیر قرآن مجید کو ہی پیش کرتا رہا کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت و رسالت قرآن مجید سے، جو خاتم الکتب ہے اور ہر طرح امور دینی کے لئے کافی وافی ہے اس سے، ثابت کرو، کہ آپ نے

اب اخبار میں سلسلہ نبوت و رسالت مرزا صاحب کا شروع کردیا ہے جس کے چند پرچے نکل چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقیر نے ہر چند سعی کی کہ آپ اپنے اخبار میں فقیر کے جوابات بھی تحریر کیا کریں، تا کہ ناظرین خود فیصلہ کر لیں کہ قرآن مجید کس کے ساتھ ہے اور حق کس کی جانب ہے۔ مگر منشی صاحب نے اس کو قبول نہیں کیا اور نہ آئندہ امید ہے کہ وہ فقیر کا کوئی جواب تحریر کریں گے اور جاہلوں کو دھوکہ دے کر راہ راست سے بہکائیں گے۔

اب تک منشی قاسم علی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے محض تحریف کلام اللہ سے کام لیا ہے۔ کوئی آیت قرآن مجید کی نہیں لکھی جس سے مرزا صاحب قادیانی کی رسالت و نبوت ثابت ہو سکے اور نہ ان کو ایسی آیت قیامت تک مل سکتی ہے محض اٹکل اور قیاس سے آپ نے

اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم

کے برعکس قیاس کر کے لکھا ہے کہ

نبوت اور رسالت انعامات الٰہی سے ہیں اور امت محمدیہ کو ہدایت کی گئی ہے کہ تم منعم علیه جماعت جو نبی اور صدیق اور شہید و صالحین ہیں ان کے بننے کی درخواست کیا کرو۔ پھر جو شخص جس درجہ کے لائق ہوگا وہی درجہ نبوت و رسالت و صدیق و شہید و صالح کا دیا جائے گا۔

کیا خیر امت باوجود علو درجہ کے یہودیوں سے بھی کم درجہ ہے کہ ان میں تو رحمت نبوت ہمیشہ رہی اور خیر امت اس رحمت نبوت سے محروم ہو گئی۔ پھر یہ خیر امت کس طرح ہو سکتی ہے۔ اگر ان میں رحمت نبوت نہیں رہی تو یہ امت بدنصیب شرّ امت ہے۔ لہذا ابقاء نبوت فی خیر امت ثابت ہے۔

یہ ہے استدلال منشی قاسم علی صاحب کا مرزا صاحب قادیانی کی نبوت اور رسالت کے ثبوت میں جو قرآن مجید کے فہم سے بعد المشرقین رکھتا ہے، اس لئے کہ اھدنا الصّراط المستقیم کا ترجمہ ہی آپ نے غلط سمجھا ہے۔

اس کے صحیح معنی یہ ہیں کہ،

یا اللہ تو ہمیں اپنے سیدھے راستہ ہدایت کردہ قرآن مجید پر قائم رکھ۔
یعنی انہی لوگوں کے راستہ پر رکھ جن پر تو نے اپنی رسالت اور نبوۃ قرآن مجید کا انعام کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری جگہ قرآن مجید میں اس منعم علیہ جماعت کا نام ہی بتلا کر فرما دیا

او لئك الّذين هدا هم اللّه فبهدا هم اقتده۔

یعنی تجھ سے پہلے وہ لوگ تھے جن کو اللہ تعالی نے صراط مستقیم کی ہدایت کی۔

پھر تو بھی اے مسلمان انہیں انبیاء کی ہدایت کی موافقت کر۔

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ کل انبیاء کرام کا صراط مستقیم قرآن مجید کے موافق و مطابق ہے، سر مو بھی فرق نہیں۔ اگر کچھ بھی فرق ہوتا تو پھر محمد ﷺ اور آپ کی امت ان کے راستہ کی اقتداء کس طرح کر سکتے تھے۔ اور خلاف قرآن مجید ان کی وحی کے مومن کس طرح بن سکتے تھے۔ اور امت محمد یہ انبیاء سابقین، جو صدیق اور شہید اور صالحین کا منصب بھی رکھتے تھے اور خدا تعالی کے انعام وحی سے منعم تھے ان کے ساتھ کس طرح جمع ہو سکتے ہیں۔

اس لئے اهد نا الصرا ط المستقيم کا وہ ترجمہ غلط ہے کہ اے اللہ تو ہمیں نبی بنا دے۔ بلکہ وہی معنی درست ہیں جو صدر میں تحریر ہو چکے ہیں، اور بقاء نبوت فی خیر امت کے یہ معنی قرآن مجید سے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی ہیں بلکہ اس کے معنی قرآن مجید میں یہ ہیں جو اللہ تعالی فرماتا ہے

قل انّما اتّبع ما يوحى الىّ من ر بّى هذا بصا ئر من ربّكم و هدىً ور حمةً لقو م يؤ منو ن۔

و اذا قرىء القر آ ن فاستمعوا له و انصتوا لعلّكم تر حمون

يا ايّها النّاس قد جا ء كم مو عظة من ر بّكم و شفا ء لّما فى الصّدور و هدى و ر حمة للمو منين۔

اور ایسی آیات اور بھی قرآن مجید میں بکثرت موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن مجید جو رسالت اور نبوت محمد ﷺ کی ہے وہی قیامت تک کل بنی نوع انسان کے لئے کافی اور وافی ہے۔ اور یہی رسالت اور نبوت خدا تعالی کی رحمت اور ہدایت اور شفاء امراض روحانی ہے، نہ کہ مرزا غلام احمد کا وجود جس کو منشی صاحب نے ثابت کرنا چاہا ہے۔ اس لئے کہ ان کا وجود انبیاء اور مرسلین کے وجود سے مخالف ہے۔

انبیاء سابقین کی وحی آپس میں ایک دوسرے کی وحی کے مثل اور مطابق اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موافق ہوتی ہے۔ دیکھو آیت

انّا او حینا الیك كما او حینا الی نو ح و النّبیین من بعده

یعنی اے نبی ہماری وحی مثل وحی انبیاء سابقین کی ہے

اور فبهدا هم اقتده کا بھی یہی منشاء ہے۔

اور مرزا غلام احمد قادیانی کی وحی، جس کے وہ من جانب اللہ ہونے کے مدعی ہیں، انبیاء سابقین کی وحی کے سخت مخالف ہے اور انّ الشیا طین لیو حو ن الی اولیا ء هم ہے۔ جس کا نمونہ یہ ہے

۱ ۔ اللّه یحمد ك علی العرش.

۲ ۔ انت منّی بمنز لة او لا دی.

۳ ۔ انت منّی و انا منك.

۴۔ جس سے تو راضی، اس سے میں راضی۔

۵۔ قادیان دارالامان ہے وہاں طاعون نہیں آئے گا۔

اسی طرح اور بھی بہت سی وحی ہے جو قرآن مجید کی وحی کے برخلاف ہے۔ اور کسی نبی پر اس قسم کی وحی کبھی نہیں ہوئی کہ اللہ تعالی نے عرش پر بیٹھ کر حمد کی ہو، بلکہ اس کا حکم تو ہر ایک نبی، غیر نبی کو یہی ہوتا رہا ہے کہ تم الحمد لله کیا کرو۔ یعنی ہر ایک قسم کی حمد کا مستحق محض ایک اللہ تعالی ہی ہے اور کوئی بھی اس کی حمد میں شریک نہیں۔

نمبر۲۔ اور خدا نے انبیاء سابقین میں سے بھی کبھی کسی کو یہ نہیں کہا کہ تو میری اولاد کی طرح میرا بیٹا ہے۔ بلکہ اس کی تردید میں اللہ تعالی نے اپنی وحی قرآن مجید میں اکثر مقام میں بیان فرما دیا ہے کہ

لم یلد و لم یو لد.

و قا لوا اتّخذ الله و لدا ما لهم به من علم و لا لآ با ء هم كبرت كلمة تخر ج من افوا ههم ان یقو لو ن الّا كذ باً.

یعنی اللہ تعالی کا نہ کوئی بیٹا ہے، نہ باپ۔ اور جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ خدا تعالی کا بیٹا ہے، وہ جاہل ہیں۔ یہ لوگ بڑا بول اپنے منہ سے بولتے ہیں۔ یہ بڑے کذاب ہیں اور بڑے مفتری ہیں کہ خدا تعالی کے لئے بیٹا ثابت کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان آیات سے روشن ہے کہ اللہ تعالی جب اصلی اولاد سے پاک ہے، تو پھر مثلی اولاد اس کے لئے کس طرح ثابت ہوسکتی ہے۔اور نیز اللہ تعالی نے کبھی کسی وحی میں کسی نبی اور رسول کو یہ نہیں فرمایا کہ جس سے تو راضی اس سے میں راضی ہوں۔ بلکہ مرزائی وحی کے خلاف محمد ﷺ کو حکم دیا:

فا ن تر ضوا عنهم فا نّ اللّه لا یر ضی عن القوم الفا سقین ۔

(یعنی اے نبی اگر تم راضی ہو جاؤ، پر اللہ تعالی ان بدعہد لوگوں سے راضی نہ ہوگا)۔

اس وحی سے ظاہر ہے کہ نبی کی رضا، خدا تعالی کے راضی کرنے کا موجب نہیں ہوسکتی۔ جب محمد ﷺ کی رضا بدعہد کے لئے خدا تعالی کی رضا کی موجب نہ ہوئی جن کو مرزا صاحب قادیانی اصل نبی مانتے ہیں اور خود جو انہیں کی ظل اور بروز کے مدعی ہیں ان کی رضا خدا تعالی کی رضا کا موجب کس طرح ہوسکتی ہے جب کہ وہ خود بدولت ہی قرآن مجید کے معاہدہ کے برخلاف ہیں۔

اسی طرح دیگر الہام اور وحی مرزائی قرآن مجید کے سراسر خلاف ہے اور نہ ایسی وحی سے کسی باہمی اختلاف کا فیصلہ ممکن ہے، اور نہ انسانی فطرت اس سے درست ہوسکتی ہے جو خدائی وحی کا مقصد ہے، اور نہ قرآن مجید میں مرزائی وحی پر ایمان لانے کا کوئی حکم اشارۃً یا کنایتاً ہی ثابت ہوتا ہے۔ بلکہ اس کے برخلاف مرزائی وحی پر ایمان لانا مشرک بنانا ہے۔ دیکھو آیت صدر انکم لمشر کو ن ۔

و الّذین یؤمنو ن بما انزل الیك و ما انز ل من قبلك و بالآ خرة هم یو قنو ن۔

اس آیت سے محمد ﷺ اور آپ کے پہلے جو انبیاء گذر چکے ہیں ان کی وحی پر ہی ایمان لانا ثابت ہوتا ہے۔لیکن مرزائی وحی جو رسول اللہ ﷺ کے بعد ہے اس کی نفی ہے۔اور اسی آیت کی تفسیر اور تفصیل آیت ذیل میں ہے:

یا ایّها الّذین آ منوا آ مِنوا با للّه و رسو له و الکتا ب الّذی انزل من قبل و من یّکفر با لله و ملا ئکته و کتبه و رسله و الیو م ا لآ خر فقد ضلّ ضلا لاً بعیداً

اس آیت میں اللہ تعالی نے نزول وحی انبیاء سابقین اور نزول وحی محمد ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مفصل اور مشرح تفصیل اورتشریح کر دی ہے کہ نزول وحی سے مراد کتاب اللہ ہے جو انبیاء پر نازل ہوتی ہے اور بالآخرۃ سے مراد قیامت کا دن ہے اس پر ایمان لانا جزو ایمان ہے۔ ہر دو آیات میں جملہ۔

۱۔ و ما انزل من قبلك ،

۲ ، و الکتاب الّذی انزل من قبلك ،

قابل غور ہیں۔جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ اور ان کے پہلے جو نبی اور رسول گذر چکے ہیں ان کی ہی وحی، یعنی کتاب پر ایمان لانا جزو ایمان ہے، نہ وہ احلام کہ جن کو تکلف سے الہام الٰہی کا لباس پہنایا جائے ۔اور بعد محمد ﷺ ان کا وجود ہو۔ اور ان کی وحی کتاب اللہ کے مخالف ہو اس پر ایمان لانا جز و ایمان بنایا جائے کیونکہ تمام قرآن مجید میں الحمد سے و الناس تک کوئی ایسی ہدایت نہیں آئی کہ جس میں و ما انزل من بعد ك پر ایمان لانا ثابت ہو یعنی بعد محمد ﷺ اگر کوئی وحی اور کتاب نازل ہو تو اس پر بھی ایمان لانا ایسا ہی ضروری ہے کہ جس طرح محمد ﷺ اور ان سے پہلے انبیاء کی وحی پر ایمان لانا فرض ہے ۔ لہذا مرزا غلام احمد قادیانی کی رسالت اور نبوت اور احلام بصورت الہام پر ایمان لانا جز و ایمان نہیں ۔

ا ن اطعتمو هم انّكم لمشر كو ن۔

(یعنی جو اس پر ایمان لائے گا وہ مشرک ہے)۔

جو صاحب فقیر (حشمت علی) کی تحریر کا جواب لکھیں، محض قرآن مجید اور حدیث محفوظ سے تحریر فرمائیں۔ مفہوم خانہ ساز اور اتخاذ ارباب نہ کریں، اور سبّ وشتم سے کام نہ لیں ورنہ قابل سماعت نہ ہوگا ۔ وآخر دعوا نا ان الحمد لله ر ب العا لمین ۔

حررہ ابو یحیٰ حشمت العلی دہلی ۔ بازار چتلی قبر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۱۳ء۔ص ۸۔۱۰)

فتاوی: سوال:

امام مہدی علیہ السلام کس زمانہ میں اور کہاں پر پیدا ہونگے۔ اور ان کی پیدائش کو کتنا زمانہ باقی ہے ۔ اور عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام کس وقت میں اور کہاں اتریں گے اور قیامت آنے کو کتنا زمانہ باقی ہے۔ اور قیامت کیا یک بیک آجاوے گا یا کہ پہلے کچھ نشانیاں بھی ہوں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: امام مہدی مکہ شریف میں ہوں گے وہاں ان کی بیعت ہوگی۔حضرت عیسیٰؑ دمشق میں نازل ہوں گے ۔قیامت کب ہوگی، اس کا علم نہیں۔اس سے پہلے کئی ایک علامات ہوں گی کثرت زنا کاری، کثرت شراب خوری، کثرت بھونچال وغیرہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۱۳ء۔ص ۱۲)

الحق مرزائی کا حملہ مولانا ابوسعید محمد حسین بٹالوی پر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اگر ہم یہ کہیں کہ مرزائی جماعت بدزبان ہے، تو غالباً ناظرین تک کوئی نئی بات نہیں پہنچاتے۔ بلکہ ایک مسلّم اور ثابت شدہ امر ہے کہ چونکہ خود بدولت مرزا صاحب قادیانی ہی ایسے تھے، اس لئے ان کی جماعت بھی ایسی ہو تو کیا تعجب۔

باوجود اس کے بحکم:

خدا پنج انگشت یکساں نکرد،

ان میں بھی ترقی تنزل کا فرق ہے۔

اگر ہم یہ کہیں کہ اس فن خاص میں اڈیٹر الحق منشی قاسم علی دہلوی (جو لودہانہ میں بصورت مغلوبیت مبلغ تین سوروپیہ ہماری نذر کر چکے ہیں اور پھر باوجود چیلنج پر چیلنج کرنے کے سامنے آنے کی جرأت نہیں کرتے ان) کو سب مراتب میں سب سے اعلیٰ درجہ حاصل ہے، تو ہمارے ناظرین ہماری اس رائے سے ضرور متفق ہوں گے۔

۲۱ فروری ۱۹۱۳ء کے پرچہ میں اڈیٹر الحق نے مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کی نسبت بڑی سخت ہرزہ درائی کی ہے۔ بار بار آپ کو الفاظ مخذول، مدحور سے یاد کیا ہے۔ وجہ ناراضگی مولانا بٹالوی کا مضمون مندرجہ اہل حدیث ۷ فروری ۱۹۱۳ء بتلایا ہے جس میں مولانا محمد حسین بٹالوی صاحب نے اڈیٹر الحق کو عربی سے ناواقف لکھ کر ناقابل خطاب علماء فرمایا تھا۔

اڈیٹر الحق، بجائے اس کے کہ عربی نہ جاننے کو ایک امر واقعی تسلیم کر کے اپنے صاحب الحق ہونے کا ثبوت دیتا، الٹا برسر پیکار ہوا۔ حالانکہ عملی طور پر عربی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاننے کا ثبوت دے رہا۔

سارے اخبار (الحق دہلی) میں خیریت سے آپ نے اپنا طبع زاد عربی کا ایک ہی فقرہ لکھا ہے جو مولانا محمد حسین بٹالوی کی تصدیق کرتا ہے۔ آپ صفحہ ۹ پر مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کی اولاد کی نالائقی اور آوارگی کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ما کان ابو هم بمؤ منین

کیا کہنے ہیں! آخر مرید تو اسی بزرگ (مرزا قادیانی) کے ہیں جو عربی عبارت میں مؤنث کو مذکر اور مذکر کو مؤنث لکھا کرتے۔ کوئی اعتراض کرتا تو فرما دیتے:

ہاں عربی قاعدے کے تو خلاف ہے، مگر خدا قادر ہے جو چاہے اور جس طرح چاہے بولے۔

کیا خوب:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

خیر یہ تو ایک تمہید ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ مولانا محمد حسین بٹالوی نے اپنی اولاد سے تنگ آ کر ان کی فہرست مع ان کے کارناموں کے شائع کی، تو اڈیٹر الحق (منشی قاسم علی) کو سوجھا کہ مولانا محمد حسین بٹالوی سے پرانا اور نیا بدلہ لیا جائے۔ اس لئے اس نے مولانا بٹالوی کی تحریرات نقل کر کے مضحکہ اڑایا کہ مومن کی ساری اولاد کبھی خراب نہیں ہوتی۔ اس لئے نتیجہ نکلتا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ایمان دار نہیں۔

چہ خوش! یہ بھی قادیانی مشن کا کمال ہے کہ جو واقع پیش آیا اس کے متعلق ایک عام قاعدہ گھڑ لیتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت سی جگہ ایسا کیا حالانکہ اس قاعدہ کا ثبوت نہ قرآن سے ملتا ہے، نہ حدیث سے، نہ عقل سے، نہ نقل سے۔ مگر ایسے لوگوں کو کون روک سکتا ہے جو دمشق سے قادیان مراد لینا جائز سمجھتے ہوں۔

اڈیٹر الحق (منشی قاسم علی) کو یاد نہ ہوگا کہ حضرت نوحؑ کی اولاد کون تھی۔ کیا وہ ثبوت دے سکتا ہے کہ حضرت نوحؑ کی کوئی اولاد صالح تھی؟

خود مرزا غلام احمد قادیانی کی بعض اولاد ایسی ان کی نگاہ میں بری تھی کہ کتاب مواہب الرحمٰن میں جہاں اپنی اولاد کا ذکر کیا ہے اس کا ذکر تک نہیں کیا۔ گویا وہ وجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی میں نہیں، حالانکہ ہیں۔

اسی اعتراض سے بچنے کے لئے (منشی قاسم علی) ساری اولاد کی قید لگاتا ہے۔ مگر اہل دانش جانتے ہیں کہ قرآن مجید کا عام قانون ہے:

لا تزر وازرۃ وزر اخری (کوئی کسی دوسرے کا گناہ نہیں اٹھاتا)

نہ اولاد کی صلاحیت سے باپ کی صلاحیت کا ثبوت ہے، نہ اولاد کی گمراہی سے باپ کی گمراہی کا لزوم۔ بلکہ یہ سب قادیانی پریس کے حق میں ڈوبتے کو تنکے کا سہارا ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۱۳ء۔ ۲۸ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ نمبر ۱۹ جلد ۱۰۔ ص ۲)

خلافت قادیانی کا منتظر

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اڈیٹر الحق (منشی قاسم علی) وہی صاحب ہیں جنہوں نے بمقام لدھیانہ خاکسار سے مباحثہ کرکے بصورت مغلوبیت مبلغ سہ صد روپیہ انعام یا تاوان دیا تھا۔ آپ مرزا غلام احمد صاحب کے ایسے پکے اور راسخ مرید ہیں کہ باوجود شکست فاش کھانے کے آپ اسی خیال پر جمے ہوئے ہیں اور ایسے جمے ہوئے ہیں کہ اب آپ کو (شائد حکیم نور الدین خلیفہ قادیانی کی علالت دیکھ کر) خلافت قادیانی کے خواب بھی آنے لگے ہیں۔ چنانچہ آپ اشارۃً اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے کو لکھتے ہیں اور کیا خوب لکھتے ہیں:

> دہلی اب بھی حضور نائب السلطنت دام اقبالہ (وائسرائے انڈیا) کا صدر مقام ہے اور پہلے بھی صدیوں تک ہند کا پایہ تخت رہ چکا ہے۔ دہلی میں ہزاروں بزرگان دین ہوگذرے ہیں۔ دہلی ملک کا ایک معتدل مرکزی مقام ہے۔ دہلی میں حرفتی وتجارتی تعلقات وغیرہ کے باعث دور دور کا ہزار ہا آدمی آتا ہے۔ دہلی دینی تعلیم کا مرکز مدتوں رہی۔ اور اس اہمیت کے کچھ نہ کچھ آثار اب بھی باقی ہیں۔ وغیرہ
>
> سب سے آخر مگر سب سے زیادہ ہمارے امام پاک (مرزا قادیانی) کی زوجہ مطہرہ حضرت ام المؤمنین (نصرت جہان) دہلی کی ہیں۔ لہذا حضور (مرزا غلام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی) کے مسکن (قادیان) کے بعد حضرت ممدوحہ کے وطن مالوفہ (دہلی) کو بھی اس سے دوسرے درجہ کا امتیاز حاصل ہونا چاہیے اور اگر اللہ پاک چاہیں تو یہ کچھ مشکل اور اس کی قدرت کے آگے ان ہونی بات نہیں۔

(الحق دہلی۔ ۲۸ فروری ۱۹۱۳ء)۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم کو چونکہ مضامین قادیانیہ کے سمجھنے میں خاص مشق ہے اس لئے ہم جان گئے کہ اڈیٹر صاحب الحق بھی خلافت قادیانی کے امیدواروں میں اپنا نام لکھانا چاہتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۱۳ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ نمبر ۲۰ جلد ۱۰۔ ص ۹)

مناظرہ بھاگووال

مولوی غلام رسول آف سوہیاں خورد ضلع امرتسر لکھتے ہیں:

میں ۱۶ جنوری ۱۹۱۳ء کو بھاگووال ضلع گورداسپور گیا جہاں ایک مسجد میں اہل سنت کی نماز الگ اور مرزائیوں کی نماز الگ ہوتی ہے۔

میں نے مرزائیوں سے پوچھا کہ تم ہمارے ساتھ نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ مرزائی جماعت کے امام عیسے نے جواب دیا کہ مرزا صاحب قادیانی امام وقت ہیں اور جو ان کو نہ مانے وہ اسلام سے خارج ہے اس لئے ہم مرزا صاحب قادیانی کے منکروں کے ساتھ نماز نہیں ادا کر سکتے۔

میں نے کہا کوئی آیت یا حدیث پیش کرو جس میں مرزا صاحب قادیانی کے مخالفوں کو اسلام سے خارج بتلایا گیا ہو۔

اس بات پر بہت دیر تک گفتگو ہوتی رہی۔ باوجود اصرار کثیر کے انہوں نے کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ آخر الامر کہنے لگے کہ ہم کو آپ کے مقابلہ میں علم کم ہے۔ ہم اپنے کسی مولوی کو لاکر گفتگو کرائیں گے۔ آپ ایک دن کے واسطے ٹھہر جائیں۔ میں نے مان لیا

القصہ بعد نماز جمعہ میاں فتح دین ساکن دھرم کوٹ مؤلف حقیقت نزول مسیح کو بلا لائے۔ نماز عصر کے بعد گفتگو شروع ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں فتح دین نے کہا کہ ہماری ان کے ساتھ نماز ہرگز ہرگز نہیں ہو سکتی کیونکہ یہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نہیں مانتے۔

میں نے کہا آپ لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حکم اور قرآن کے حکم کو برابر سمجھتے ہیں یا کہ نہیں؟

میاں فتح دین کہنے لگے کہ مرزا صاحب قادیانی، قرآن کے تابعدار ہیں اور قرآن پھیلانے کے لئے مامور ہوئے ہیں۔

میں نے کہا قرآن مجید وارکعوا مع الرا کعین کا حکم دیتا ہے کہ رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

فتح دین مرزائی صاحب کہنے لگے اس آیت کو ہم بھی مانتے ہیں۔، ہم بھی اپنی جماعت کے ساتھ رکوع کرتے ہیں۔

میں نے کہا کہ اس آیت کا حکم عام ہے یا خاص؟

فتح دین صاحب نے جواب دیا کہ قرآن میں کونوا مع الصادقین کا حکم ہے۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی سچے ہیں ان کو یہ الہام ہوا، وہ ہوا، ان کی فلاں پیش گوئی پوری ہوئی، فلاں نشان صادر ہوا، وغیرہ۔ اس لئے ہم ان کی تصدیق کرنے والوں کے ساتھ رکوع کریں گے۔

میں نے کہا آپ موضوع بحث سے الگ ہوئے جاتے ہیں۔ میں نے مرزا قادیانی کی صداقت یا عدم صداقت کا آپ سے سوال نہیں کیا۔ بلکہ سوال تو یہ تھا کہ وارکعوا مع الرا کعین کا حکم عام ہے یا کہ خاص۔

باوجود بار بار مطالبہ کے اس کا کچھ جواب نہ دیا۔ اور پھر اس کی جماعت کے آدمی نے فساد کرنا شروع کر دیا اور مجلس برخواست ہوئی۔

اور باوجود مرزائی جماعت کے روکنے کے میاں فتح دین صاحب روانہ دھرم کوٹ ہوگئے۔ میں بعدہ پانچ چھ روز رہا۔

میاں عیسی (مرزائی امام مسجد) میرے سامنے آنے سے ہی خائف رہا۔ اور لوگوں کو کہتا رہا کہ مجھے اس سے خوف لگتا ہے۔

۲۱ تاریخ کو نماز صبح کے بعد خاکسار نے چند آیات قرآن کریم سنائیں جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مرزائیوں کے بہت سے شبہات کا ذکر کر کے جواب دیا گیا۔میاں عیسے بھی وہیں موجود تھا۔کہنے لگا میرے دل میں کچھ سوالات وارد ہوتے ہیں لیکن حیرت یہ ہے کہ میں آپ کے سامنے، باوجودیکہ مناظر ہوں، کلام کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا۔آپ کا سایہ مجھ پر پڑ گیا ہے۔ذالك فضل الله يؤتيه من يشاء۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۱۳ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۳۱ھ نمبر ۲۰ جلد ۱۰ ص ۹۔۱۰)

قادیانی جواب ایسے ہی ہوتے ہیں

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ہمارے ناظرین قادیانی علم کلام سے خوب واقف ہیں جس کا نمونہ اس مثال میں بتلایا گیا ہے:

سوال از آسمان جواب از ریسمان

عرصہ ہوا اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں بتایا گیا تھا کہ:

حجاز ریلوے کا التواء کیونکر ہوا

اس مضمون میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں کے ایک دعوی کی تردید تھی جس میں مرزا صاحب نے کہا تھا کہ حجاز ریلوے کا جاری ہونا میری صداقت کی علامت ہے۔اس کے متعلق ہم نے لکھا تھا حجاز ریلوے غالبًا اس لئے نہیں بنی کہ مرزا صاحب کی اچھی طرح تکذیب ہو جائے۔

چنانچہ مرزا صاحب کے اور ہمارے الفاظ مکرر درج ہیں:

ہمیں مسیح موعود ہونے کا دعوی ہے۔اب ہر شخص کا جو خدا اور رسول سے پیار کرتا ہے اور اپنے ایمان کو سلامت رکھنا چاہتا ہے۔فرض ہے کہ اس معاملہ میں غور کرے کہ آیا ہم نے جو دعوی کیا ہے بجا ہے یا جھوٹا۔

خدا کی طرف سے آنے والوں کے ساتھ خدائی نشان ہوتے ہیں صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرا زبانی دعوی قابل پذیرائی نہیں ہوتا۔
منجملہ اور علامات کے جو ہمارے آنے کے واسطے اللہ اور رسول کی کتابوں میں مندرج ہیں ایک اونٹوں کی سواریوں کا معطل ہونا بھی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کو قرآن شریف نے بالفاظ ذیل تعبیر کیا ہے

و اذا العشار عطّلت

اور حدیث نبوی میں اس مضمون کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ

یتر کن القلا ص فلا یسعی علیھا۔

اب سوچنے والوں کو چاہیے کہ ان امور میں جو آج سے تیرہ سو برس پیشتر خدا اور اس کے رسول کے منہ سے نکلے اور اس وقت وہ الفاظ بڑی شان اور شوکت سے پورے ہو کر اپنے کہنے والوں کے جلال کا اظہار کر رہے ہیں۔ دیکھئے اب اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے کیسے کیسے سامان پیدا ہو رہے ہیں حتی کہ حجاز ریلوے کے تیار ہو جانے پر مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے سفر میں بجائے اونٹ کے ریل کے ذریعہ ہوا کریں گے اور اونٹنیاں بے کار ہو جاویں گی (حجۃ اللہ مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۱۔۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اس عبارت کا مدعا کیا ہے۔ صاف لفظوں سے ظاہر ہوسکتا ہے کہ راقم مضمون (مرزا صاحب قادیانی) نے کھلے الفاظ میں اپنا مدعا ظاہر کیا ہے۔ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ریل کا جاری ہونا اپنی علامت صدق قرار دی ہے اس کے جواب میں ہم نے جو لکھا تھا اسکو بھی بالاختصار نقل کرتے ہیں:

اس بیان میں مرزا صاحب نے کھلے الفاظ میں اظہار فرمایا ہے کہ مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ میں ریل کا جاری ہونا مسیح موعود کی علامت اور اس کے صحت کے دعوی کی تصدیق ہے۔ یہ ہم نہیں کہتے کہ مرزا صاحب نے قرائن سے دیکھا کہ سلطان عبدالحمید خان جیسے اولوالعزم نے جب ریل بنانے کا ارادہ کر لیا ہے تو جلدی بن کر رہے گی۔ ہاں یہ کہتے ہیں کہ خدا جو کرتا ہے اس کے اسرار وہی جانتا ہے۔ قادیانی ہیرو اور قادیانی مشن کے ممبروں نے جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آواز کو بہت زور سے بلند کیا تو خدائی غیرت کو دیکھئے باوجودیکہ اس ریل بننے کے لئے جملہ مسلمانان عالم دست بدعا ہیں تاہم خدا نے اس کے بننے میں ایسی رکاوٹیں ڈالیں کہ آج تک نہیں اٹھیں اس وقت تو مسلمانوں کے دلوں پر ان رکاوٹوں کا صدمہ ہوا تھا مگر یہ معلوم کر کے کہ ان کی تہ میں یہ راز ہے کہ ناظرین اس بات کو باور کرسکیں کہ قادیانی مسیح اور مہدی اپنے بتلائے اور مقرر کئے ہوئے نشانات میں بھی فیل ہیں اور ڈبل فیل ہیں تاکہ دنیا پر اچھی طرح واضح ہو جائے کہ

رسول قادیانی کی رسالت ۔ جہالت ہے جہالت ہے جہالت ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں:

اس صاف اور کھلی صداقت کے جواب میں قادیانی مشن کے آرگن اخبار بدر کے اڈیٹر نے ایک نوٹ لکھا ہے جو واقعی اسی کا حق ہے ہمارے خیال میں جناب مرزا صاحب بھی زندہ ہوتے تو وہ بھی ایسا ہی لکھتے ۔ فاضل اڈیٹر لکھتے ہیں:

ایک عجیب منطق:

ایک مولوی صاحب کہتے ہیں کہ حجاز ریلوے کا حصہ مابین مدینہ اور مکہ اس واسطے اب تک نہیں بنا کہ کہیں حدیث، اونٹوں کے بے کار ہونے والی، اس زمانہ میں پوری ہو کر مرزا صاحب کے دعوی مہدویت اور مسیحیت کو سچا نہ کر دکھائے ۔ کیا خوب وجہ ہے؟ مگر مولوی صاحب تو ہند میں رہتے ہیں، کیا یہاں بھی پوری نہیں ہوئی ؟ پھر آنحضرت ﷺ تو مدینہ میں رہتے تھے اور مدینہ تک ریل پہنچ گئی ہے، اور اگر اکثر حصہ دنیا میں ریل پھیل گئی ہے اور تھوڑا سا علاقہ باقی رہ گیا ہے تو وہ کس طرح پیش گوئی کی تکذیب کا موجب ہوسکتا ہے ۔ اور اگر مکہ تک ریل بن گئی اور جدہ تک بھی بن گئی اور مولوی صاحب کا خیالی مسیح آسمان سے نہ اترا تو ہمیں تو خوف ہے کہ مولوی صاحب حدیث کو ہی جواب دے دیں بیٹھیں گے جیسا کہ کسوف خسوف کی حدیث اور دیگر بہت سی حدیثوں کو جو پہلے بڑے زور شور سے بیان کی جاتی تھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب بھلا دیا گیا ہے۔قریب ہے کہ اہل حدیث کہلانے والے اس خوف سے
کہ حدیثوں سے مرزا صاحب کی پیش گوئیاں ثابت ہوتی ہیں چکڑالوی بن
جائیں گے اور اہل قرآن کہلانے والے اس ڈر سے کہ قرآن مرزا صاحب
کے دعاوی کی تصدیق کرتا ہے اپنے واسطے کوئی نیا نام تجویز کریں گے خدا ان
یہودیوں کے فتنہ سے اہل اسلام کو بچاوے (بدر قادیان ۲۷ فروری ۱۹۱۳ء ص ۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین باانصاف فرماویں یہ کیا جواب ہے۔ریل کا دنیا میں پھیل جانا اور اسکو مسیح موعود کی علامت قرار دینا قادیانی اصول ہے، ہمارا تو یہ اصول نہیں۔ہم تو اس حدیث کے معنی ہی ایسے نہیں کرتے جس پر یہ اعتراض وارد ہو سکے۔

مرزا صاحب قادیانی نے حجاز ریلوے کا بننا اپنی علامت صدق قرار دیا۔اس پر ہم نے سوال کیا کہ وہ تو ابھی نہیں بنی۔

جواب تو دو طرح سے تھا، یا تو انکار کرتے کہ مرزا صاحب نے ایسا نہیں کہا ۔یہ تو کہہ نہیں سکتے مطبوعہ تحریر موجود ہے۔

یا یہ کہتے کہ حجاز ریلوے بن کر تیار ہے اور جاری ہے۔اس کے ثبوت میں مرزا محمود احمد (خلف مرزا صاحب قادیانی اور میر ناصر خسر آنجہانی کی، جو اس سال حج کر آئے ہیں) شہادت پیش کر دیتے کہ یہ دونوں متفق ہیں کہ حجاز میں ریل جاری ہے۔

اگر کوئی کہتا کہ دیگر حاجی انکاری ہیں تو اسکے جواب میں اتنا کہنا کافی تھا کہ ہمارے گواہ بہت معتبر اور ثقہ ہیں کیونکہ جناب مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مرید بلکہ اہل بیت ہیں۔ان کے مقابلے میں دوسرے ہیچ۔

یہ تو ایک بات بھی تھی لیکن کہا تو یہ کہا جو ناظرین نے دیکھا۔

ناظرین حیران ہونگے کہ اڈیٹر بدر نے اس مضمون میں یہ کہا ہے کہ ایک مولوی صاحب کہتے ہیں اور اہل حدیث کا نام نہ لیا۔اس کی کیا وجہ ہے؟

کیا وہ اہل حدث کو قابل ذکر نہیں جانتا، یا کوئی اور وجہ ہے؟

اس کا جواب یہ ہے کہ اڈیٹر بدر جانتا ہوگا کہ اہلحدیث کے مواخذات چونکہ بہت سخت ہوتے ہیں، جن کا جواب خود (مرزا غلام احمد) آنجہانی سے بھی بجز چیخنے اور آہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکا کے نہ ہوتا، اس لئے اہل حدیث کا نام لینا گویا اپنے قارئین کو مرعوب کرنا ہے۔ اس لئے اس نے اپنے مضمون میں نہ تو اہل حدیث کا نام لیا، نہ مضمون کو پورا نقل کیا۔

یہ وجہ نہیں کہ وہ اہل حدیث کو قابل خطاب نہیں سمجھتا۔ اگر ایسا ہوتا تو وہ اس سے پہلے کیوں وہ نام لیا کرتا۔ خصوصاً جس حال میں مرزا صاحب قادیانی آنجہانی اہل حدیث کا نام لیتے تھے تو اسے نام لینے میں کیا روکاوٹ تھی۔

بلکہ نام نہ لینے کی وجہ وہی ہے جو ہم نے بتلائی ہے کہ:

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

یک نہ شد دو شد:

اسی مضمون کے متعلق ایک اور صاحب (منشی یار محمد مختار عدالت بور پور پنجاب) نے بھی کچھ شائع کیا ہے۔ صاحب موصوف مرزا صاحب قادیانی کے بڑے راسخ مرید ہیں۔ آپ نے اونٹنیوں کے ترک ہونے کے متعلق ایک مضمون بذریعہ اشتہار شائع کیا ہے، جس میں لکھتے ہیں:

اس مضمون کے لکھنے سے میں فارغ ہوا تھا کہ ۱۰ جنوری ۱۹۱۳ء کا پرچہ اہل حدیث آ گیا جس کے پہلے صفحہ پر و اذا العشار عطلت کو پیش گوئی تسلیم کر کے اعتراض کیا گیا ہے۔ مجھے اس بات کی تو خوشی ہے اور اسی لئے مجھے ان کی نسبت اچھی امید ہے کہ اڈیٹر صاحب مہدی کے متعلق اکثر حدیثوں کو تسلیم کرتے چلے جا رہے ہیں جس سے انشاء اللہ امید ہے کہ وہ چند سال اور آسمان کی طرف دیکھ کر جناب ممدوح کچھ معقول فیصلہ فرماویں گے، مگر میں معلومات بڑھانے کی غرض سے یہ دریافت کرتا ہوں کہ کیا ان الفاظ سے یہ مراد ہے کہ تمام دنیا کی اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی۔ جہاں تک عقل کام کرتی ہے الف لام خاص کچھ ہی اونٹنیاں قرار دیتا ہے جو مغربی روم سے مدینہ منورہ تک ریل بن جانے سے ہو گئیں۔ اگر کسی مہدی کے وقت میں تمام جہان کی اونٹنیاں بے کار ہو جائیں تو ہم آپ سے متفق ہیں، ہمارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بگڑتا ہی کیا ہے؟

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

کیا خوب! فاضل مضمون نگار بھی آخر اپنی قادیانی نسبت کو تو بھول نہیں سکتے۔ اسلئے وہ جو کچھ بھی ادھر اودھر کی کہیں، بجا ہے۔

اے جناب! سوال یہ نہیں کہ سب اونٹنیاں ہیں یا بعض۔ الف لام خاص ہے، یا عام۔ بلکہ سوال تو یہ ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو حجاز ریلوے کو اپنی علامت صدق قرار دیا تو وہ کہاں ہے؟

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر نمبر ۲۱ جلد ۱۰۔ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ، ۲۱ مارچ ۱۹۱۳ء ص ۱۔۳)

خواجہ کمال الدین کا خط اور قادیانی تکذیب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری،

خواجہ کمال الدین لاہوری کا ولایتی خط اور قادیانی مسیح کے دعوی کی تکذیب،

کے زیر عنوان لکھتے ہیں:

ناظرین کی اطلاع کے لئے اتنا بتلا دینا ضروری ہے کہ خواجہ کمال الدین وکیل لاہور وہ صاحب ہیں جو عرصہ چھ ماہ سے انگلستان میں مقیم ہیں۔ وہاں جا کر انہوں نے اشاعت مذہب کے متعلق بہت کچھ غور وفکر کیا۔ آخر ان کی راہ یہ قرار پائی کہ انگلستان سے ایک ماہوار رسالہ جاری کیا جائے۔ چنانچہ انہوں نے بسم اللہ کر کے اس کا اجراء بھی کر دیا۔ رسالہ انگریزی زبان میں ہے اس کا نام ہے مسلم انڈیا۔

اس کام میں ہم بھی خواجہ کمال الدین صاحب کی تعریف کرتے ہیں اور ان کی ہمت بڑھانے کو اپنے ناظرین کی خدمت میں سفارش کرتے ہیں کہ جو انگریزی تحریرات کے شائق ہیں وہ مسلم انڈیا کو خریدیں اور خواجہ صاحب کا ہاتھ بٹائیں۔ پتہ: ۱۵۸ فلیٹ سٹریٹ لندن۔

مگر ہم خواجہ کمال الدین صاحب کی قابل توجہ بھی ایک بات کہنے سے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رک سکتے، کہ آپ نے اپنے متعدد خطوط اخباری میں، بالخصوص اس خط میں جو مسلم لیگ کے نام شائع کیا ہے، یورپ کے خیالات کا اظہار فرمایا ہے کہ

تمام یورپ ہر کہ و مہ اس بات پر تلا بیٹھا ہے کہ جس طرح ہو سکے اسلام اور اہل اسلام کو فنا کر دیں، ان کی قومیت کو مٹا دیں۔ ان کی سلطنتوں کو پریشان اور معدوم کر دیں کیونکہ انکے خیال میں تمام دنیا کی خرابیاں اسلام میں ہیں۔ انکا یہاں تک خیال ہے کہ مسلمان کسی طرح حکومت کے قابل نہیں۔

یہ بھی لکھا ہے کہ یورپ اسلام کو بدترین مذہب جانتا ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ ان کے پادریوں اور پولیٹکل لیڈروں نے ان کو یہی سمجھا رکھا ہے۔

اسی خط کی تائید میں ہمارے عزیز دوست مولوی عبداللہ صاحب افغانی کا ایک طویل خط امریکہ سے بھی ہمارے پاس آیا ہے جو کسی وقت شائع کیا جائے گا۔

خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب افغانی بلکہ دنیا بھر کے راست گو اور دیانتدار سیاح اس پر متفق ہیں کہ یورپ اور امریکہ واقعی ایسے ہیں کہ ان کو مذہب خصوصاً مذہب اسلام سے سخت نفرت ہے۔

خواجہ صاحب چونکہ جناب مرزا صاحب قادیانی کے راسخ مرید ہیں، اس لئے ہم مرزا صاحب قادیانی کے ادعاء کی طرف ان کو توجہ دلاتے ہیں کہ آپ مرزا صاحب کے اس قول پر توجہ فرماویں جو براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے لکھا ہے:

هو الذی ارسل رسو له بالهدی بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جاوے گا۔ (براہین احمدیہ جلد ۴ ص ۴۹۸)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سوال یہ ہے کہ جس صورت میں مسیح موعود کے زمانہ کا کام یہ ہے جو مرزا قادیانی نے فرمایا ہے، تو اس میں تو شک نہیں کہ اس تحریر کے بعد جناب موصوف (مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی) نے اس عہدہ کا چارج خود لے لیا تھا یعنی وہ خود مسیح موعود بنے تھے، بلکہ اس عہدہ پر پہنچ کر یہاں تک ترقی کر گئے تھے کہ کھلے الفاظ میں ازالہ اوہام میں فرماتے تھے

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجا ست تا بنہد پا بمنبرم

بلکہ وہ (دافع البلاء میں) یہ بھی فرمایا کرتے تھے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

بلکہ وہ یہ بھی فرمایا کرتے تھے (دیکھو تریاق القلوب):

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

اب اہل دانش کے قابل غور سوال یہ ہے کہ کیا جناب مرزا صاحب نے مسیحیت کے عہدہ کا چارج لے کر یہ کام کر دکھلایا؟

یعنی اسلام تمام اطراف دنیا میں پھیل گیا۔

تمام دنیا میں اسلام کو غلبہ کاملہ نصیب ہوا۔

تمام دنیا میں اسلام کو سیاسی (پولیٹکل) غلبہ حاصل ہو گیا؟

جہاں تک میرا خیال ہے ان سب سوالات کے جواب نفی میں ملیں گے۔ پھر کیا امر ہم کو تسلی دے سکتا ہے کہ ہم مرزا صاحب کو اس عہدہ کا انچارج یعنی منصب مسیحیت پر فائز المرام سمجھیں۔

کیوں نہ ہم سرے سے ان کو اس کا ذمہ دار ہی قرار نہ دیں۔ اور اگر بنظر حسن ظن ہم ان کی نسبت یہ خیال بھی کریں کہ وہ بڑے متقی اور پرہیزگار تھے اور صاحب الہام ورؤیا تھے تاہم مسیحائی منصب کا چونکہ انہوں نے اظہار فرما دیا ہے جو احادیث صحیحہ کے مطابق ہے تو کیوں نہ ہم اس بات کے قائل ہوں کہ اس میں ان کو کسی باعث سے دھوکہ لگا ہے۔

عرب کہا کرتے ہیں الثمرة تنبیء عن الشجرة جس کو حضرت مسیح نے انجیل میں اس طرح فرمایا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔
کیا یہ اصول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے معاملہ میں بھی ہم کو کسی قسم کی رہنمائی کرسکتا ہے؟ غالباً خواجہ کمال الدین صاحب اس سوال پر ٹھنڈے ملک (انگلستان) میں ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۱۳ء۔ ۲۶ ربیع الثانی ۱۳۳۱ھ نمبر ۲۳ جلد ۱۰۔ ص ۱۔ ۲)

قادیانی مشن سے متعلق ایک سوال

بخدمت مولانا ثناءاللہ صاحب السلام علیکم

یہاں مرزائی کہتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کی پیش گوئی جھوٹی ہوئی ہے کیونکہ اس نے لکھا تھا کہ مرزا قادیانی ۲۱ ساون کو مطابق ۴۔ اگست مرے گا۔ مرزا قادیانی ۲۶ مئی کو مرا ہے۔

اور مجھ کو یاد آتا ہے کہ آنجناب نے کسی پرچہ اہل حدیث امرتسر میں لکھا تھا کہ گو بعض اخباروں میں لفظ کو ہے، لیکن مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اپنی کسی کتاب یا اشتہار میں لکھا ہے کہ عبدالحکیم پٹیالوی نے میرے حق میں پیش گوئی کی ہے کہ مرزا قادیانی ۲۱ ساون مطابق ۴۔ اگست تك مرے گا۔ یعنی مرزا قادیانی نے لفظ تک لکھا ہے۔ اور بعض تحریروں میں میں نے دیکھا ہے کہ عبدالحکیم بھی کہتا ہے کہ لفظ تك ہے لفظ کو نہیں۔

اب عرض ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کس کتاب یا اشتہار میں لفظ تک لکھا ہے۔ از راہ عنایت اخبار اہل حدیث امرتسر میں واضح کر کے تحریر فرماویں، اس کی بڑی ضرورت ہے۔

میرا ایک مرزائی دوست کہتا ہے کہ اگر لفظ تك مرزا صاحب کی تحریر سے ثابت ہو جاوے تو میں تسلیم کرلونگا اور مرزا کو چھوڑ دونگا۔

والسلام خاکسار گل محمد از بستی کدنہ ضلع مظفر گڈھ

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا یہ بیان کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب والی پیش گوئی ۴۔ اگست تک ہے، مرزا صاحب کی کتاب چشمہ رحمت (کتاب کا نام چشمہ معرفت ہے، جیسا کہ خود مولانا امرتسریؒ نے بھی اس سہو کی تصحیح اہل حدیث بعدازاں مورخہ ۳۰ مئی ۱۹۱۳ء کے شمارے میں کر دی تھی۔ بہاء) میں درج ہے۔ اس کتاب میں مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم جھوٹ کہتا ہے کہ میں ۴۔ اگست تک مر جاؤنگا۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۶ مئی۔ ۱۹۱۳ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ، نمبر ۲۹ جلد ۱۰۔ ص ۹۔ ۱۰)

قادیانی مشن یورپ میں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ زمانہ میں عرب میں یہ دستور تھا کہ اپنے مخالف کی جرأت و ہمت اور شجاعت کی داد دیتے تھے۔ ہم بھی بلا خوف تردید اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت میں جرأت ہمت اور شجاعت تینوں کا نشان پایا جاتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ میدان مقابلہ میں فتح یاب ہوں، یا نہ ہوں۔

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

ہندوستان پنجاب سے گذر کر قادیانی مشن نے اپنا جھنڈا یورپ میں جا گاڑا ہے۔ جہاں وہ بذریعہ تحریر و تقریر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت اور مہدویت یا بالفاظ دیگر ملہمیت اور قبولیت پھیلا رہی ہیں۔ مگر اسلام کا محافظ بھی کیسا غیور اور حکیم ہے کہ وہ اندر ہی اندر ایسا انتظام کرتا ہے کہ کسی کو اس کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ سچ ہے

انّ ربّك لبا لمر صاد

قادیانی مشن نے یورپ میں مرزائیت کی اشاعت کا اچھا موقع پایا اور بڑی ہمت سے کام لے کر اس موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا۔ مگر خدا نے اس کا انتظام ایسا کیا کہ ان کے منہ اور قلم سے ایسی باتیں مشہور کرائیں جن کی تکذیب علی الاعلان ہو رہی ہے۔ گو ہم نے سابقہ نمبروں میں دعا کی تھی اور اب بھی کرتے ہیں کہ خدا ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکذیب نہ کرے کیونکہ وہ باتیں ایسی ہیں کہ ان کی تکذیب سے ہمیں بلکہ کل مسلمانان عالم کو بھی رنج ہوتا ہے۔

ہم نہیں چاہتے کہ ناظرین کو ان باتوں کے سننے کے لئے انتظار میں رکھیں، نہ یہ چاہتے ہیں کہ اپنے الفاظ میں سنادیں اس لئے قادیانی مشن کے الفاظ نقل کردیتے ہیں۔

قادیانی مشن (جس میں کمال الدین وغیرہ شامل تھے) نے لندن میں جاکر بذریعہ تحریر وتقریر شائع کیا کہ ہمارے مجدد مرزا صاحب غلام احمد قادیانی نے الہام شائع کیا ہوا ہے کہ ترک مغلوب ہوکر پھر غالب آویں گے۔ضرور ایسا ہی گا۔

مشن کے ہیرو خواجہ کمال الدین نے ایک مطبوعہ خط ترکوں کے نام یورپ میں شائع کیا جس کے دو حصے ہیں۔ پہلے حصے میں ان کو تقوی اور صلاح شعاری کی نصیحت کی ہے اور دوسرے حصے میں ان کو قادیانی مشن کی تبلیغ بایں الفاظ کی ہے جو درج ذیل ہیں۔ترکوں کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں:

برادران ملت تمہیں بھی اپنے نبی مکرم کی وہ حدیث نہ بھولی ہوگی جس میں آپ نے فرمایا تھا کہ خدا تعالی امت مرحومہ کی اصلاح وتجدید کے لئے ہر صدی کے سر پر ایک مجدد بھیجا کرے گا۔خدا تعالی خود اسے مبعوث کرے گا اور اسے مسلمانوں کی تجدید اور تہذیب کے لئے مشرف بالہام کرے گا۔ یہ کس طرح ہوسکتا تھا کہ یہ صدی گذر جائے اور اس کے سر پر اس صدی کا مجدد پیدا نہ ہو۔ چنانچہ وہ مقدس انسان عالی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی پنجاب ہند کے وجود مسعود میں پیدا ہوا۔ چونکہ وہ خادم اسلام تھا لازماً اس والا ہمم کو تمہارے حالات معاملات سے دل چسپی تھی۔تمہیں وہ دن یاد ہوں گے جب تمہارا جنگ یونان سے تھا۔اس وقت اس خدا کے ولی نے تمہاری فتح ونصرت کیلئے دعا کی اور اس وقت اس پر یہ بھی خدا تعالی نے ظاہر کیا تھا کہ سلطنت عثمانیہ کو بہت ضعف اور نقصان خود اپنی قوم کے غداروں سے پہونچنے والہ ہے۔ یہ باتیں شاید ۱۸۹۶ میں حوالہ قلم وکاغذ ہوکر ملک میں شائع ہوگئیں اور ترکی میں وقتاً فوقتاً غداروں اور دغابازوں کی نسل نے بہ لباس اراکین سلطنت پیدا ہوکر اس پیش گوئی کو پورا کیا۔لیکن ۱۹۰۴ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حضرت محمد ﷺ کے غلام کو ایک زبردست اور بین الہام ہوا جس میں خدا تعالی نے مجدد موصوف سے بالفاظ قرآن ہم کلام ہو کر تمہاری موجودہ مصیبت و ہزیمت کو بالوضاحت بیان کیا اور فرمایا

غلبت الروم فی ادنی الارض و هم من بعد غلبهم سیغلبون

(ترک اس زمین میں جوان کے ملحق و متصل ہے شکست پاویں گے اور پھر وہ اپنے شکست دینے والوں کو مغلوب کریں گے)۔

یہ پیش گوئی ایک ماہواری رسالہ موسوم بہ ریویو آف ریلی جنز میں بماہ جنوری ۱۹۰۴ء شائع ہوئی۔ یہ رسالہ قادیان سے نکلتا ہے۔ اس پیش گوئی کا پہلا حصہ مسلمۃً پورا ہو چکا ہے۔ اور میں کہتا ہوں کہ لفظاً اور معناً پورا ہو گیا ہے۔ اور ہم ایمان رکھتے ہیں کہ عنقریب آئندہ واقعات اس پیش گوئی کے دوسرے حصہ کو پورا کر دیں گے ...

الہام میں تو وہ جگہ بھی بتلائی گئی ہے جہاں ترکوں نے شکست کھانی ہے۔

الفاظ ادنی الارض

جو عربی میں نہایت واضح اور ہر قسم کے شک وابہام سے پاک ہیں۔ اس سے وہ زمین مراد ہے جو سرزمین ترکان سے ملحق و متصل ہو اور اس سے صاف طور پر مراد سرزمین (اتحادیان بلقان) ہے۔

اس الہام کو مؤکد کرنے کے لئے الہام بالا کا پچھلا حصہ جس میں بلقانی اقوام کی شکست و ہزیمت کا ذکر ہے پہلی پیش گوئی سے چار سال بعد الہام ہوا اور جنوری ۱۹۰۸ء میں خدا تعالی کے ولی نے اس الہام کی تعبیر اور تعیین میں ذیل کے الفاظ فرمائے جو اس کے وطن میں کے بعض اخباروں میں اس وقت چھپ گئے اور وہ یہ ہیں:

خدا کے سوا کوئی عالم الغیب نہیں۔ ترکی بالفاظ یورپ ایک مریض سلطنت ہے اس کے ارا کین سلطنت جیسے کہ مجھ پر ظاہر ہوا ہے غدار، دغا باز، نمک حرام اور خودغرض ہیں۔

آلات حرب اور تعلیم حرب کے لحاظ سے اس وقت ترک کل اقوام یورپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہت پیچھے ہیں ۔اس کے چاروں طرف اس کے دشمن ہی دشمن یورپ میں ہیں ۔کسی دیگر اسلامی سلطنت سے اسے کوئی ساز داری نہیں ۔

بظاہر ٹرکی سلطنت کو کوئی امید زیست نہیں لیکن یہ مقدر ہو چکا ہے کہ ٹرکی عنقریب مظفر و منصور ہوگا اور یہ فتح و نصرت اسے چند سال میں ہونے والی ہے ۔ ان لوگوں کو کہہ دو میرا خدا کہتا ہے جو صرف آنکھ سے دیکھی ہوئی چیز پر ایمان رکھتے ہیں اور جن کا بھروسہ کل کا کل ظاہری اسباب پر ہے ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ ہم ٹرکی کی اس لئے مدد کریں کہ وہ حرمین شریفین کی خادم ہے جو اس کو ہلاک کریں گے وہ خود ہلاک ہوں گے ان لوگوں کو کہہ دے کہ خداوند یوں فرماتا ہے ۔ یہ اس کا وعدہ ہے اور خدا کے وعدے سچے ہی ہوتے ہیں یہی مقدر ہو چکا ہے اور یہی ہو کر رہیگا ۔(بدر مورخہ ۲۰ مارچ ۱۹۱۳ء)

خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک خط اپنی جماعت قادیانی کو لکھا وہ بھی قابل دید ہے ۔لکھتے ہیں :

برادران قوم ! یہ نازک وقت ہے جو امت محمدیہ پر آیا ہے اور یہ وقت دعا ہے اس لئے نصرت اسلام کے لئے بہت عجز و ابتہال سے دعا کرو ۔احمدی قوم کو ایک خاص وجہ سے بھی اس دعا میں مسروف ہونا چاہیے ۔ یہی وہ جنگ میں جس کے متعلق حضرت امام (مرزا غلام احمد قادیانی) کو ۱۹۰۴ء میں بالفاظ قرآن الہام ہوا

غلبت الروم فی ادنی الارض و ھم من بعد غلبھم سیغلبون ۔

آج اس کا ایک حصہ اپنے لفظی معنوں میں پورا ہو گیا ۔ترک ادنی الارض یعنی اس زمین میں جو ان کی سلطنت سے ملحق اور متصل ہے، یعنی سرزمین بلقان، وہاں مغلوب ہو گئے ۔

انہوں نے ایام مصالحت مقام لندن میں اپنے مغلوب ہونے کو تسلیم کر لیا ہے اور خدا کے الفاظ نو سال کے بعد پورے ہو گئے ۔

اب اس کا دوسرا حصہ باقی ہے ۔

ایک نیک دل مومن کے لئے تو ہزاروں نشان حضرت مسیح موعود کی صداقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں موجود ہیں لیکن میرے زیر نظر اس وقت مغربی دنیا ہے خدا وہ وہ دن لائے جب یہ پیش گوئی لکھو کھہا مسلم غیر مسلم کی ہدایت کا موجب ہو۔

اس وقت جو کل دنیا کی نگاہ قسطنطنیہ کی طرف لگی ہوئی ہے اور مغربی دنیا کے اہل الرائے حتمی طور پر ترکوں کی شکست پر پیش گوئی کر چکے ہیں میں نے پسند کیا کہ انسانی پیش گوئی کے مقابل اس وقت رحمانی پیش گوئی پیش کروں ۔ ناظرین بدر کو علم ہے کہ سرزمین انگلستان میں یہ پیش گوئی تین ماہ سے شائع ہو چکی ہے ۔ اب میں نے ارادہ کیا کہ اس کی اشاعت کو بڑھاؤں ۔ میں نے ترکوں کو ایک عام خط لکھا ۔ یہ بزبان انگریزی ہے ۔ اور اس کی کاپیاں امریکہ افریقہ ایشیائے کوچک میں عمائد طبقہ کے علاوہ فرمانروایان ممالک کو بھی بھیج دیں ہیں ۔ اس کا ترجمہ عربی اور ترکی میں ہو رہا ہے ۔ اور تین چار دن تک پریس میں جا کر مصر ایشیائے کوچک عرب اور ٹرکی میں شائع کرنے کے قابل ہو جاوے گا ۔ مگر بی عمایدکے نام ایک خط بھی ہے کہ تمہاری پیش گوئی کے خلاف خدا کی پیش گوئی میں بھیجتا ہوں جس کے پورے ہونے کے منتظر رہو۔

میرے بزرگو! بہت نازک وقت ہے۔ دعا کرو ۔ راتوں کو اٹھو۔ گڑگڑاؤ۔ رؤو ۔ تہجد میں گریہ وزاری کرو۔ خدا وہ دن لائے جب پیش گوئی کا دوسرا حصہ اپنے کامل رنگ میں پورا ہو۔ خدا وہ دن مجھے دکھلائے اور مجھے توفیق دے کہ جن کو میں نے آج مخاطب کیا ہے پھر ان کو مخاطب کروں ۔

وہ دن ہوگا جب اندھے دیکھیں گے اور لنگڑے چلیں گے اور جذامی جذام سے پاک صاف کئے جاویں گے ۔ پیارو دعا کرو دعا کرو ۔ یہ ایک معمولی بات نہیں یہ ایک زبردست روحانی حربہ ہوگا جو مذہب عیسائیت کے پاش پاش کرکے کے لئے کافی ہوگا۔

یہ اس خدائے قدوس کا پتہ دے گا جس کا آج تعلق صرف اسلام سے ہے اور عیسائی دنیا سے نہیں ۔ تم دیکھو گے کہ تمہارا مسیح اس مغربی دنیا میں کس قدر جلدی قبول کیا جاتا ہے جس مصلحت پر اس کا نام مسیح رکھا گیا ہے اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور کا وہ پہلا دن ہوگا۔ خدا وہ دن مجھے دکھلائے اور مجھے توفیق دے۔ تو میں سمجھوں گا کہ میرا اس طرف (لندن) آنا اکارت نہ گیا۔ اس لئے پھر دعا کے لئے عرض کرتا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان۔ ۲۰۔ مارچ ۱۹۱۳ء)

قادیانی مشن کے متعلق خواجہ صاحب کا ایک خط درج ذیل ہے:

اس وقت بالکل مطلع صاف ہو رہا ہے۔ جس طرح ترکوں نے اپنی مغلوبیت خود پسندوں میں آکر ایام کانفرنس صلح میں تسلیم کی تھی، اس کے بالمقابل اتحادیان بلقان کا ومن بعد غلبھم سیغلبون کا مصداق ہونا یورپیئن پریس میں دن بدن مانا جا رہا ہے۔ اب یورپیئن طاقتیں فکر میں ہیں کہ بہت جلد بیچ بچاؤ کر دیں۔ مانٹی نگرو کی تباہی قریباً ہو چکی ہے۔ سقوطری کا قبضہ خواب و خیال ہونے لگا۔ یورپین دھمکیاں سرد ہو رہی ہیں۔ میرے نزدیک ایک پیش گوئی تو پوری ہو رہی ہے۔ لیکن میں اس دن کا منتظر ہوں جس دن علی الاعلان اتحادیوں کی مغلوبیت تسلیم کر لی جاوے، اور پھر صداقت محمدیت اور عرفان احمدیت کی طرف کل یورپ کو بلا جائے۔ اے خدا وہ دن جلد لا۔ اسلام کو غالب کر اور ہم کو اس کفرستان عیسائیت میں یہ کہنے کا موقع دے مجھ کو خدا کی قسم جس نے مجھے بنایا اب آسمان کے نیچے دین خدا یہی ہے۔

اے مولا! وہ دن لا جب ہم کہیں کہ خدا کی بڑی نعمت جس کا نام الہام یا مکالمہ الہیہ ہے وہ اب بھی ممکن ہے... اور اس کے وارث وہ ہیں جو حقیقی مسلمان ہیں وہ ہم ہیں۔

اے مولا! تو سچا اور تیرے وعدے سچے۔ ابھی کل کی بات ہے جب کل یورپ ترکی کو بیمار کہتا تھا اور تو نے اپنے خاص بندے کو اطلاع دی اور اس نے تیرے بلائے ہوئے الفاظ بولے۔

خدایا! تو عالم الغیب ہے۔ ترکی آج یورپ کی اصطلاح میں بیمار ہے۔ وہ آلات حرب و تعلیم میں کل یورپین اقوام سے پیچھے ہے۔ اس کے ارد گرد کل دشمن ہی دشمن ہیں۔ اس کا کوئی تعلق دیگر اسلامی ریاستوں سے نہیں۔ بظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی زیست کی کوئی امید نہیں لیکن وہ عنقریب مظفر ومنصور ہوگی اور یہ چند سالوں میں ہو کر رہے گا۔ وغیرہ وغیرہ۔

یہ الفاظ چند سال ہوئے بولے گئے ۔اور ابھی دو ماہ ہوئے ٹرکی کا جنازہ پڑھ دیا گیا۔ لیکن قدرت کے کاروبار نمودار ہو گئے ۔آج سب سے پہلے اس کی طرف سے آواز آتی ہے کہ بحرہ روم یعنی میڈی ٹرینین کی حفاظت اٹلی سپین آسٹریا اور ترکی کے حوالے ہونی چاہیے۔ سبحان اللہ وہی ٹرکی جس سے تعلق رکھنا ننگ و عار ہے، آج اس کو اتحادیوں میں شامل کیا جانے لگا ہے اور وہ بھی اٹلی کی طرف سے۔

اے احمدی قوم! خوش ہو۔ ایمان میں ترقی کر۔ خدا کا نور دنیا میں پھیلا۔ تیرا وقت قریب آتا ہے جب تیری آواز دنیا سنے۔ کیا خدا کے کام ہیں۔ مجھے کہاں سے خدا کہاں لایا۔ صرف اس لئے کہ پیش از وقت جب کل دنیائے یورپ ٹرکی کو مغلوب سمجھے، اس وقت بماہ دسمبر یورپ میں پیش گوئی کا اعلان کروں ۔اور پھر اگر خدا کو منظور ہو، تو پھر آنے والہ دن بھی دیکھ لیویں جب میرے مرزا کی پیش گوئی کامل طور پر پوری ہو جاوے الحمد للہ۔ برادران دعا کرو اور اگر یہ مبارک دن اور روز عید دیکھو تو اس کے شکریہ میں قربانیاں کرو

انّا اعطینا ک الکو ثر فصلّ لر بّك و انحر

کے اشارہ پر غور کرو۔ خدا دعا اور قربانی سے خوش ہوتا ہے۔ احمد کے نور کی مستحق نصف طور پر مسیحی قوم ہے اس نور کو مسیحی قوم تک مسیحی ممالک میں پہنچا دو۔ مت بھولو جو میرا مرزا کہہ گیا

چو مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

یہ پیش گوئی قسطنطنیہ اٹلی فرانس اسپین نیو یارک واشنگٹن آسٹریا جرمنی روس میں شائع ہو چکی ہے اور جگہ بھی شائع ہو رہی ہے۔

جس کا ترجمہ میں پچھلی ڈاک میں اشاعت بدر کے لئے بھیج چکا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا وہ دن لائے کہ یہ کامل طور پر پوری ہو اور پھر ہم یورپ کو مخاطب کریں
اے خدا ایسا ہی کریو۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ان خطوط کا مضمون کیا ہے؟ کسی حاشیئے یا شرح کا محتاج نہیں۔عیاں راچہ بیان۔ مجھے یاد ہے جن دنوں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پیش گوئی شائع کی تھی کہ قادیان میں طاعون نہ آئے گا، اسی اثنا میں مرزا غلام احمد صاحب کے چچازاد بھائی مرزا نظام الدین سے میری ملاقات ہوئی، تو میں نے پوچھا قادیان میں طاعون کا کیا حال ہے۔انہوں نے کہا جس روز سے بھائی (مرزا غلام احمد) صاحب نے قادیان میں طاعون نہ آنے کی پیش گوئی کی تھی ہمارا ماتھا تو اسی روز ٹھنکا تھا کہ اب قادیان کی خیر نہیں۔ خدا اس کی تکذیب کرنے کو قادیان میں ضرور طاعون بھیجے گا۔سوایسا ہی ہوا۔ اتنا طاعون قادیان میں آگیا کہ مرزا صاحب قادیانی کا مدرسہ بھی بند اور جلسہ بھی بند۔

اسی طرح اس واقع کے متعلق وقوع ہوا۔تمام دنیا میں، حرم کعبہ میں، حرم مسجد نبوی میں، ترکوں کی فتح اور غلبہ کی دعائیں ہو رہی ہیں مگر خدا کی تقدیر کہ غلبہ نہ ہوا۔ کیوں نہ ہوا؟ آج یہ راز قدرت ظاہر ہوا۔خدا کو منظور تھا کہ ہندوستان کی طرح یورپ میں بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا اظہار بکمال وخوبی ہو جائے۔

ترکوں کو فتح ہوئی یا شکست، یہ ایک دل فگار واقعہ سب دنیا کو معلوم ہے۔ اس کے اعادہ کی حاجت نہیں۔چونکہ آثار شروع سے بے ڈھب تھے اور قادیانی مشن کے سارے نہیں بعض ارکان تو بڑے ہشیار ہیں اسلئے ہوا کا رخ پہچان کر قادیانی مشن کے ایک ممبر نے بدر مورخہ ۳۔اپریل ۱۹۱۳ء میں ایک مضون لکھا جو درج ذیل ہے

اڈریانوپل کی فتح کی خبریں پہنچنے پر بعض دوستوں کو میں نے دیکھا کہ اس بات پر اظہار افسوس کر رہے ہیں کہ غلبت الروم والی پیش گوئی کیوں شائع کی گئی۔اور بعض لوگ اپنی طبیعت کے مطابق پیش گوئی کرنے والوں پر ہنس رہے تھے۔ میرے خیال میں ان لوگوں کا افسوس اور ہنسی دونوں قبل از وقت ہیں۔

پیش گوئی میں اس بات کا کوئی ذکر نہیں کہ اڈریانوپل فتح نہیں ہوگا۔ممکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ایڈر یا نوپل کے علاوہ اتحادیوں کو اور بھی فتوحات ہوں۔ ممکن ہے دشمن قسطنطنیہ سے گذر کر یروشلم تک پہونچ جائیں اور اس کے بعد مسلمانوں کو فتح ہونی شروع ہو۔ جن لوگوں نے صلح حدیبیہ کے حالات پڑھے ہیں جن لوگوں کو اس بات کا علم ہے کہ کس طرح مغل نے بغداد برباد کرنے کے بعد غلاموں کے ہاتھ پر شکست کھائی جن لوگوں نے صلیبی جنگوں کی تاریخ مطالعہ کی ہے اس قدر جلد بازی سے کام لیں تعجب ہے۔

پیش گوئی شائع کرنے والوں نے الہام کے لفظوں سے ایسا یقین کیا کہ یہ الہام رومی سلطنت کے مسلمانوں کے متعلق ہے ہاں اصل علم اللہ تعالی کے پاس ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت و عندہ علم الکتاب

فتح محمد قادیان۔ (اخبار بدر قادیان ۳۔اپریل ۱۹۱۳ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس مضمون نے کیا اثر کیا اور کیا بتلایا۔ کہنے اور سمجھنے کی حاجت نہیں۔ کہاں وہ زورشور کہ یورپ اور امریکہ، فارس اور مراکش میں یہ پیش گوئی پھیلائی جاتی تھی کہ آخرکار ترکوں کو فتح ہوگی۔ اور کہاں یہ کہنا کہ اصل علم اللہ کے پاس ہے۔ اور پھر یہ بھی خوف ساتھ لگا ہوا یمحوا اللّٰہ ما یشاء و یثبت (خدا جو چاہتا ہے محو کر دیتا ہے اور جو چاہتا ہے ثابت رکھتا ہے) جس سے قادیانی اصطلاح میں یہ معنی ہیں کہ خدائی وعدوں کا کوئی اعتبار نہیں..حالانکہ خدا تو لا یخلف المیعاد ہے۔

ہوا کا رخ دیکھ کر اڈیٹر بدر نے خود بھی اس پیش گوئی (غلبہ شک) کی تاویل کی طرف دو طرح اشارہ کیا ہے اور خواجہ کمال الدین کے خط کے ذیل میں جہاں یہ فقرہ ہے:

ہم ایمان رکھتے ہیں کہ عنقریب آئندہ کے واقعات اس پیش گوئی کے دوسرے حصے کو پورا کر دیں گے۔

اس پر اڈیٹر بدر نے ایک مختصر سا نوٹ لکھا ہے کہ مگر کس رنگ میں:

اللہ تعالی بہتر جانتا ہے۔ اڈیٹر

اس نوٹ میں اڈیٹر نے بڑی دوراندیشی کا ثبوت دیا ہے جس پر ہمیں ایک بہت پرانی حکایت یاد آئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بادشاہ آج کل کے درویشوں کا کچھ زیادہ معتقد تھا۔ بہت سے درویشوں کے وظائف بھی لگا رکھے تھے۔ ایک روز درویشوں نے کہا حضور نے فوج کا بہت سا خرچ اپنے ذمہ لے رکھا ہے۔ دشمن کا خطرہ ہے تو ہم دعا کریں گے خدا اس کو دفع کر دے گا۔ بادشاہ کی بدبختی جو غالب آئی اس نے فوج میں تخفیف کر دی۔ دشمن نے خبر ملتے ہی ملک پر قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ بادشاہ نے درویشوں کو بلا کر سارا ماجرہ بیان کیا۔ درویشوں نے کہا حضور غریب پرور دشمن ہم پر غالب نہیں آیا، بلکہ ہم اس پر غالب آئے، اس لئے کہ اس نے ہمارا ملک لیا تو ہم نے اس کا ایمان چھینا کیونکہ اس نے ہم پر ظلم کیا۔

خطرہ ہے بقول اڈیٹر بدر ترکوں کی فتح کہیں ایسے رنگ میں نہ ہو کہ دشمنوں کا ایمان چھین لینے تک نوبت پہنچ جائے۔

ہوا کا رخ دیکھ کر دوسرا جواب اڈیٹر نے یہ دیا کہ ترکوں نے اس لڑائی کو چونکہ جہاد کے نام سے موسوم کیا ہے اس لئے شکست یاب ہوئے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے جہاد منسوخ کر دیا ہے۔ چنانچہ لکھا:

> ہمارے بعض مسلم اخبارات نے بھی اس جنگ (بلقان) کو مذہبی جنگ اور جہاد قرار دیا ہے اور ہمارے معزز مکرم خواجہ (کمال الدین) کا میلان بھی اسی طرف ہے۔ لیکن اگر یہ سچ ہے کہ ترک ایک جہاد میں مصروف ہیں تو پھر یہ بھی سچ ہے کہ ان کی شکست یقینی ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود (قادیانی) فرماتے ہیں اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال (بدر۔ ۲۰ مارچ ۱۹۱۳ء ص ۱۷)

کیا ہی معقول جواب ہے کہ چونکہ ترکوں نے جہاد کی نیت کی ہے اس لئے شکست ہوئی۔ ہم نہیں سمجھتے ان لوگوں نے جہاد کو کیا سمجھا ہے۔ شاید آریوں کی طرح یہ سمجھا ہے کہ کافروں کو جبراً مسلمان بنانے کے لئے تلوار چلانا جہاد ہے۔ کیا قادیانی مشن ہمیں بتائے گا کہ جہاد کی کیا تعریف ہے اور وہ آج کل کیوں ایسا قابل ترک ہے کہ ترکوں جیسی آزاد سلطنت بھی اس کی نیت سے شکست یاب ہوتی ہے۔ بہر حال ناظرین دیکھ چکے ہیں کہ قادیانی مشن (یہ مضمون صفحہ ۵ پر بھی ہے لیکن وہ صفحہ موجود نہیں۔بہا)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ، نمبر ۳۰ جلد ۱۰۔ص ۱ تا ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشن کے متعلق ایک سوال کا جواب اور تصحیح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

۱۶ مئی ۱۹۱۳ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک سوال مولوی گل محمد صاحب ساکن بستی کدنہ ضلع مظفر گڑھ کی طرف سے اس مضمون کا چھپا تھا کہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب پٹیالوی کی پیش گوئی جس میں مرزا صاحب قادیانی کی موت کا ذکر ہے، مرزا صاحب کی کس کتاب میں درج ہے۔

میں نے اس سوال کا جواب لکھا تھا مگر کتاب کا نام چشمہ رحمت لکھا گیا۔ اس کتاب کا یہ نام نہیں بلکہ اس کا نام چشمہ معرفت ہے۔ یہ کتاب مرزا صاحب قادیانی کے فوت ہونے سے صرف چند دن پہلے شائع ہوئی تھی جس میں آپ نے مندرجہ ذیل مضمون ڈاکٹر عبدالحکم خان صاحب پٹیالوی کی پیش گوئی کے متعلق لکھا:

> ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہو کر ہلاک ہوئے اور ان کا نام ونشان نہ رہا۔
>
> ہاں آخری دشمن ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ جس کا دعوی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤنگا۔ اور یہ اس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔
>
> یہ شخص الہام کا دعوی کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا۔ پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض للہ اس کو کی تھی مرتد ہو گیا۔
>
> اور نصیحت یہ تھی کہ اس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنخضرت ﷺ کے نجات ہوسکتی ہے، گو کوئی شخص آنخضرت ﷺ کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ وہ دعوی باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف، اس لئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر میں نے اسکو اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں (مرزا قادیانی) اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اسکے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہونگا۔

سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔

(چشمہ معرفت۔ص ۳۲۱،۳۲۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مندرجہ بالا عبارت میں قادیانی مرزا جی نے صاف لکھا ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کا یہ کہنا کہ ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک میں (مرزا غلام احمد قادیانی) ہلاک ہو جاؤنگا بالکل غلط نکلے گا۔ لیکن واقع جو ہوا، اسے مرزائی بھی جانتے ہیں۔ یعنی مرزا جی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء سے پیشتر فوت ہو کر ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کو سچا اور اپنے آپ کو جھوٹا ثابت کر گئے۔ فالحمد للہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۱۳ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ، نمبر ۳۱ جلد ۱۰ ص ۱۰)

قادیانی مسیح اور موعود مسیح

شیر قالیں دگر است شیر نیستاں دگر ست

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۱۳ء میں ہم نے ایک مضمون بعنوان: خواجہ کمال الدین لاہوری اور قادیانی مسیح، وغیرہ لکھا تھا۔ جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ خواجہ کمال الدین جو ولایت میں جا کر انگلستان وغیرہ ممالک کی شکایت کرتے ہیں کہ وہاں عام طور پر دین سے غافل لوگ ہیں، بلکہ دین کو ایک بے معنی چیز جانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، حالانکہ مرزا قادیانی لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانے میں اسلام تمام اطراف عالم میں پھیل جائے گا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ بقول مرزا صاحب، مسیح موعود (مرزا قادیانی) تو آ گئے مگر اسلام اطراف عالم میں نہ پھیلا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود ہنوز نہیں آئے۔

مضمون ایسے متین الفاظ میں تھا کہ غالبًا کوئی لفظ دل آزار نہ تھا۔ بلکہ حسب عادت اہل حدیث محض واقعات صحیحہ اور روایات منقولہ پیش کی تھیں۔ اس کا جواب یہ چاہیے تھا کہ قادیانی مشن اس کے متعلق غلط فہمی کو دور کرتا۔ مگر ایسا تو جب کرتا کہ اس کے پاس اس کا حقیقی جواب ہوتا۔ اس لئے اس نے جو کچھ جواب دیا، وہ حسب حیثیت اچھا دیا اور خوب دیا۔ ہم چاہتے ہیں ہمارے ناظرین اس جواب سے اسی طرح حظ اٹھائیں جیسے ہم نے اٹھایا۔ اس لئے سارا نقل ہے۔ اڈیٹر بدر قادیان لکھتا ہے:

خواجہ کمال الدین صاحب کی اس تحریر پر کہ یورپ کے لوگ اسلام اور اہل اسلام کے مٹانے کے درپئے ہیں، ایک امرتسری مولوی صاحب یہ نوٹ چڑھاتے ہیں کہ چونکہ مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر اسلام کا غلبہ کاملہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور بعد میں مرزا صاحب نے خود مسیح ہونے کا دعوی کیا مگر سیاسی غلبہ اسلام کو نہیں ہوا اس لئے ان کا دعوی غلط ہوا۔

نہایت افسوس کی بات ہے کہ جن امور کو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) خود اپنی کتابوں میں بوضاحت ظاہر کر چکے ہیں ان پر جان بوجھ کر بار بار اخفائے حق کے لئے خامہ فرسائی کی جاتی ہے۔

حضرت صاحب (مرزا قادیانی) نے تو براہین میں یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح آسمان سے آئے گا (بالکل ٹھیک لکھا ہے۔ ثناء اللہ) اصل بات یہ ہے کہ جب تک خدا تعالی نے ان پر یہ بات بذریعہ پاک کے نہ کھول دی کہ

مسیح ناصری فوت ہو چکے ہیں،

اور آنے والا مسیح تو ہی ہے،

اور مسیح کی آمد سیاسی غلبہ کے لئے نہیں بلکہ روحانی غلبہ کے واسطے ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تب تک وہ عام خیالات میں اپنے ملک کے مولویوں کے ساتھ ہم خیال تھے (کیوں؟ کیا خود علم سے خالی تھے؟ ثناءاللہ امرتسری)۔
اور اس میں کوئی حرج کی بات نہیں بلکہ یہ ان کی سچائی کا نشان ہے کہ انکا کاروبار کسی منصوبہ کی بنا پر نہ تھا، بلکہ محض مشیت ایزدی کے نیچے۔
سو جب سے حضرت مرزا (قادیانی) صاحب کا ظہور ہوا ہے، دین عیسوی کا بطلان دن بدن ظاہر ہوتا جاتا ہے ۔خود یورپ، امریکہ میں اس سے بیزاری ہورہی ہے (دین عیسوی سے بیزاری تو عرصہ سے ہورہی ہے۔سوال تو یہ ہے کہ اسلام کیوں نہیں پھیلا جو مسیح موعود کا کام تھا۔ثناءاللہ امرتسری) اور ابھی کیا معلوم کہ خدا تعالی کس کس کو اس پاک دین میں مسیح اور اسکے خدام کے طفیل داخل کریگا۔
جن لوگوں نے یہودیت کا رنگ اختیار کرلیا ہے، وہ مطابق سنت ذلیل ہوں گے، ہلاک ہونگے۔ان کے مٹنے سے اسلام نہیں مٹ سکتا۔ بلکہ اسلام کی جماعت پاک وصاف ہوکر پہلے سے زیادہ شان کے ساتھ چمکے گی۔
یہ مختصر جواب امرتسری (مولانا ثناءاللہ) صاحب کی تحریر کا ہے جنھوں نے خواجہ (کمال الدین) صاحب کو لکھا ہے کہ ٹھنڈے ملک میں جاکر ٹھنڈے دل سے غور کریں ۔امید نہیں کہ خواجہ (کمال الدین) صاحب انہیں قابل خطاب سمجھیں، اس واسطے تھوڑا سا ہم نے لکھ دیا، باقی کچھ دہلی کے گرم ملک سے گرم تحفہ بھی پہنچ رہے گا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار بدر قادیان نے اس جواب میں اپنے ناظرین کو کئی دھوکے دیئے ہیں۔ چونکہ اس کا منشاء یہی ہوتا ہے کہ ناظرین تک صحیح حالات نہ پہونچیں، اس لئے وہ اخبار اہل حدیث کا مطلب اخبار اہل حدیث امرتسر کی عبارت میں نہیں دکھاتا، بلکہ حسب سنت مرزائیہ اپنی طرف سے اس کے لئے الفاظ گھڑتا ہے۔ چنانچہ اس نے اس جواب میں بھی ایسا ہی کیا۔ ہم نے براہین احمدیہ مصنفہ مرزا صاحب قادیانی سے ایک عبارت نقل کی تھی جس کے پورے الفاظ یہ ہیں:

هو الّذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحقّ لیظهره علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدّین کلّہ ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ۔ جلد۴ص ۴۹۸)۔

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دو دعوی کئے ہیں۔ یہ کہ مسیح موعود کے زمانہ میں:

۱۔ مسلمانوں کی سیاسی ترقی کا ہونا۔

۲۔ دین اسلام کا جمیع اقطار عالم میں پھیل جانا۔

اس کے جواب میں قادیانی اخبار بدر نے جو یہ عذر کیا ہے کہ مرزا صاحب کا یہ خیال پہلے تھا پیچھے نہیں رہا، بلکہ انہوں نے صاف الفاظ میں تردید کردی تھی اس لئے بدر کی تکذیب کے لئے ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سب سے آخری تصنیف دکھاتے ہیں جس میں مرزا صاحب قادیانی خود بدر قادیان کے اس دعوی کی تکذیب کرتے ہیں۔ اہل انصاف غور سے سنیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں، اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیونکہ یہ صورت آپ ﷺ کے زمانے کے خاتمے پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی، جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔

اور اسکی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے اخیر میں مسیح موعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ۔اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو، جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوۃ کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے

هو الّذی ارسل رسو له با لهد ی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے۔ اور چونکہ وہ عالم گیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا، اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

(چشمہ معرفت ۔ص ۸۲۔۸۳)

یہ عبارت جس کتاب کی ہے وہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی کی آخری کتاب ہے، جو آپ کے انتقال سے ایک ہفتہ پہلے شائع ہوئی تھی۔

اہل انصاف اس عبارت کو غور سے دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ اس عبارت کے لکھنے تک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مسیح موعود کی نسبت کیا خیال رکھتے اور ظاہر کرتے تھے۔

یہی کہ میں (مسیح موعود) دنیا میں اسلئے آیا ہوں کہ حسب منشاء اس آیت کے اسلام کو عالم گیر غلبہ حاصل کراؤں۔

کیا اب ہم مرزا صاحب قادیانی کے دعوی کو مرزا قادیانی کے اقوال میں صحیح سمجھیں یا اڈیٹر بدر کے قول میں دیکھیں۔

مختصر یہ ہے کہ جو مضمون مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کو عالم گیر غلبہ حاصل ہوگا، تمام دنیا پر اس کو پولیٹکل (سیاسی) اقتدار ہوگا، آپ مرتے دم تک اسی خیال پر رہے تھے۔اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم قادیانی جماعت سے یہ سوال کریں کہ کیا مسیح موعود آیا یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا تو اس کے دم قدم سے یہ آثار دنیا میں پائے گئے یا نہیں؟

پائے گئے تو ہم آج ہم اسلامی دنیا پر جو مصائب اور آفات کی کہانیاں سنتے ہیں یہ سب خواب میں سنتے ہیں یا بیداری میں دیکھتے ہیں؟

خواب میں ہیں تو خدا اس کی تعبیر اچھی کرے۔

بیداری میں ہیں تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ہمیں کیا فائدہ دیا۔

یا وہی مثال صادق ہوئی

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ می آرد سکندر را

باقی رہا اڈیٹر اخبار بدر قادیان کا یہ کہنا کہ خواجہ کمال الدین اہل حدیث کو قابل خطاب نہیں سمجھیں گے، قادیانی اعتقاد میں ایسا کہنا گناہ عظیم نہیں بلکہ کفر ہے۔ کیونکہ جس حال میں خود بدولت مرزا صاحب قادیانی مجھ کو قابل خطاب سمجھیں بلکہ میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اعلان شائع کریں اور اس کا نام رکھیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

تو ان کا ایک ادنی خادم میری نسبت یہ خیال کرے کہ میں ان کے لائق خطاب نہیں، تو اس کے معنی صاف ہیں کہ وہ اپنے آپ کو مرزا صاحب قادیانی سے افضل جانتا ہے۔ اس لئے جن لوگوں سے مرزا صاحب خطاب کرتے تھے یہ ادنی خادم ان کو قابل خطاب نہیں سمجھتا۔

بدر خود ہی بتلا وے کہ ایسا خیال کرنا قادیانی مذہب میں کفر ہے یا نہیں۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ خواجہ کمال الدین ہمارے اعتراض کا جواب نہ دیں گے مگر ہم یہ بدگمانی نہیں کرتے کہ وہ ہم کو نا قابل خطاب سمجھیں گے بحالیکہ ان کے امام اور خلیفہ سب مجھ سے اور میں ان سے خطاب کرتے ہیں، بلکہ اصل وجہ یہ ہے کہ اخبار اہل حدیث امرتسر کے مواخذات بہت سخت اور نا قابل تردید ہوتے ہیں

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

خیر ہمیں بھی خواجہ کمال الدین کے خطاب میں کوئی خاص لذت نہیں، نہ ہمارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے مطلب۔ہم تو پبلک اہل اسلام کو یاد دلاتے ہیں کہ مسیح موعود کے آنے کا مقصد اور نتیجہ جو علم الٰہی میں تھا، وہ نہ ہمارے مذہب کے مطابق پورا ہوا، نہ خود مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات کے مطابق ہوا۔اس لئے مرزا صاحب قادیانی کا تشریف لانا ہمارے بہت پرانے ایک شعر کا مصداق ہوا جو ہم نے ایک دفعہ قادیانی مشاعرہ کے ضمن میں لکھا تھا

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٦۔جون ١٩١٣ء مطابق ٣٠ جمادی الثانی ١٣٣١ھ جلد ١٠ نمبر ٣٢ ص ١-٣)

سفر انگلستان کی اصلی غرض

خواجہ کمال الدین صاحب وکیل جس دن سے انگلستان میں تشریف لے گئے ہیں بہت سے سادہ لوح مسلمان یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ولایت میں حمایت واشاعت اسلام کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔یہی وجہ ہے کہ تمام اسلامی اخبارات بلاامتیاز مذہب وملت ان کی مدح سرائی کے راگ الاپ رہے ہیں۔

ان کے علاوہ عام انگریزی خوانوں کا تو یہ خیال ہے کہ خواجہ صاحب چند روز میں سارے انگلستان جو مسلمان کردیں گے۔دھڑا دھڑ چندے جمع ہورہے ہیں۔مسلم انڈیا ریویو کے لئے خریدار پیدا کئے جارہے ہیں۔کانفرنسوں میں ان کے لئے بڑی بڑی رقمیں وقف کی جارہی ہیں۔اور یہ سب کچھ کون کررہے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کو رسول اور نبی یا مہدی اور مسیح نہیں مانتے۔ چندے جمع کرنے کے لئے تو سب تیار ہیں مگر کوئی خدا کا بندہ اتنا نہیں سوچتا کہ خواجہ صاحب کے سفر انگلستان کی اصلی غرض کیا ہے؟

خواجہ صاحب علم دین کے کوئی زبردست عالم فاضل نہیں علم عربی میں اون کو کوئی اعلیٰ مہارت حاصل نہیں۔قرآن کریم کے معانی اور مطالب پر جس قدر اون کو عبور ہے وہ اون کے ایک دورٹے ہوئے لیکچروں کے سننے والوں پر پوشیدہ نہیں۔علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث وفقہ واصول یا دیگر علوم مبادی قرآن کریم میں جس قدر اون کا بلند پایہ ہے وہ خود اون کے ہم مشرب وہم مذہب بھی اچھی طرح جانتے ہیں۔ پھر اس برتے پر تتا پانی۔ یورپ اور وہ خواجہ صاحب کے ہاتھ پر مسلمان، یہ ایک دل خوش کن خواب ہے ۔خواجہ صاحب اور اون کے مسیح موعود و مہدی معہود اور رسول و نبی قادیانی نے ہندوستان کے عیسائیوں پر تبلیغ کر کے جس قدر اسلام کی روحانیت پھونکی ہے اور جس قدر دجال کے مردہ دلوں کو زندہ کیا ہے وہ تمام ہندوستان کے رہنے والوں پر پوشیدہ نہیں اب ہندوستان کے بعد ولایت کی باری آئی

تو برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

خواجہ صاحب کا یہ سفر اگر محض اسلام اور اشاعت اسلام کے لئے ہو تو اس سے انکار کرنا کسی مسلمان صاحب ایمان کا کام نہیں، بلکہ خواجہ صاحب کے سفر انگلستان کی اصلی غرض مرزا قادیانی کی نبوت اور رسالت کی تبلیغ ہے۔

اس وقت تو ممکن ہے کہ بہت سے مسلمان میرے اس لکھنے سے بگڑیں گے منہ چڑائیں گے مگر وہ یاد رکھیں کہ بہت تھوڑے دنوں کے بعد ان پر اس حقیقت خود بخود کھل جائے گی اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ محض یاروں کی چالاکی اور ہشیاری تھی ۔ میں اپنے اس دعوی کی تصدیق کے لئے ایک ایسی معتبر شہادت پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی شیخ یعقوب علی صاحب مالک واڈیٹر اخبار الحکم قادیان کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اونہوں نے اس سفر کی اصلی غرض کو ظاہر کر کے حقیقت پر سے پردہ اوٹھا کر ہوش منداور عقل والے آدمیوں کو ایک بہت بڑے دھوکے اور مغالطے سے بچالیا ہے۔

اخبار الحکم مطبوعہ ۲۱۔۲۸ جنوری ۱۹۱۳ء،

ممالک غیر میں تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ،

کے عنوان سے اس سفر کی اصلیت کو جن الفاظ میں بیان کرتا ہے وہ یہ ہیں:

ہمارے مکرم بھائی خواجہ صاحب نے ولایت جا کر اس ضرورت کو بھی محسوس کر لیا ہے کہ تبلیغ اسلام میں حضرت مسیح موعود کی نبوت و رسالت کو پیش کرنا ہی کامیابی کا ذریعہ ہوسکتا ہے۔ چنانچہ ولایت کے ایک اخبار میں جو مضمون ٹرکی کے لئے فتح بعد از شکست کے عنوان سے لکھا ہے اس میں بڑے زور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے احمد نبی کی نبوت کو پیش کیا ہے اور سچ تو یہ ہے کہ یہی ایک طریق ہے جس سے مادیت اور دہریت کی خطرناک یورش میں ہم کامیاب ہو سکتے ہیں اس ہتھیار کو لے کر جب تک ہم میدان میں نہیں آئیں گے کچھ بھی نہیں ہو سکتا۔ اسلام کی کامیابی اسلام کی صداقت احمد قادیانی کی نبوت کے اندر مخفی ہے ...خواجہ صاحب نے انگلستان میں تبلیغ کے لئے اسی ذریعہ کو اختیار کیا ہے جس پر مادہ پرست غالب نہیں آسکتے۔ اور وہ احمد نبی قادیانی کی نبوت کی تحدی ہے۔ چنانچہ اس پیام میں بھی انہوں نے لکھا ہے کہ کل دنیا کی روحانی فتح احمد مرسل (قادیانی) کے نام لیواؤں کے ہاتھ پر ہے۔ پس اس رسالت و نبوت کو دنیا کے سامنے پیش کرو۔

یہ بیان کسی شرح اور تفصیل کا محتاج نہیں جس مسلمان میں ذرہ بھر بھی عقل ہو گی وہ بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ اس میں خواجہ صاحب اور اون کے ساتھیوں کی کس قدر ہوشیاری ہے اور ہمارے سادہ لوح مسلمانوں کی کس قدر غفلت اور ناعاقبت اندیشی ہے۔ اب مسلمانوں کو اختیار ہے وہ اگر چاہتے ہیں کہ مرزا کی نبوت اور رسالت کی تبلیغ میں مرزائیوں کی مدد کریں تو ان کو کون روک سکتا ہے۔ اور اگر انہیں اپنے ایمان و اسلام کا کچھ پاس ہے تو وہ خدا تعالیٰ سے شرم کریں اور احتیاط سے کام لیں۔ اور اگر ہو سکے تو ملک میں سے چیدہ چیدہ قابل اور لائق علماء جو علم عربی و انگریزی میں مہارت تامہ رکھتے ہوں ان کو اس کام کے لئے تیار کر کے انگلستان بھجیں۔

فقط۔ راقم خاکسار: م۔ع۔ از گوجرہ منڈی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولانا! معاف فرمایئے گا مجھے آپ کی اس رائے سے اتفاق نہیں میرا خیال تو یہ ہے کہ مرزائی (قادیانی) یورپ والوں کو اگر مرزائی بنانے میں کامیاب ہو جاویں تو ہم پھر بھی خوش ہیں اس لئے کہ مرزائی وہی ہوگا جو اسلام کا قائل ہوگا یورپ اسلام کا قائل ہو کر کسی فرقے میں آجائے ہم کو خوش ہونا چاہیے کیونکہ اسلام کے اندر لا کر ہمارا اون کا فیصلہ آسان ہوگا۔

ہاں اس میں شک نہیں کہ قادیانی مشن غلطی کرتا ہے جو نبوت محمدیہ کے ساتھ رسالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد یہ بھی یورپ کے آگے پیش کرتا ہے اس لئے کہ وہ جانتے ہیں کہ رسالت احمد یہ کا ثبوت دینا معمولی کام نہیں ممکن ہے۔کوئی شخص مقابلہ میں وہ باتیں پیش کردے جو مرزا صاحب کی نبوت پر وارد ہوتی ہیں یا کم ازکم مباحثہ لدھیانہ کا رسالہ فاتح قادیان ہی بھیج دے تو کیا فائدہ اس لئے قادیانی مشن کو چاہیے کہ بغرض آسانی کار نبوت محمد یہ ہی سے مطلب رکھے رسالت مرزائیہ کا بوجھ اپنے ذمہ نے لے لیکن یہ لوگ ہماری سنیں گے؟ زمانہ خود بتلا دے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ جون ۱۹۱۳ء مطابق ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۳۱ھ جلد ۱۰ نمبر ۳۲ ص ۸)

مناظرہ سے فرار

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے بعض دوست ہم پر اصرار کر رہے ہیں کہ قادیانی مشن کے متعلق اہل حدیث میں مضامین کا سلسلہ جاری رہنا چاہیے۔ان کا منشاء یہ کہ ایک مقررہ عنوان کے نیچے ہمیشہ ان کا ذکر آتا رہے۔چونکہ اہل حدیث بہت سے ایسے علاقوں میں بھی جاتا ہے جہاں پر قادیانی کا نام بھی کوئی نہیں جانتا۔اگر بذریعہ اہل حدیث جانتا ہے تو ان کو اس سے کوئی مطلب نہیں، اس لئے سائل کے اصلی الفاظ ہم یہاں نقل کرتے ہیں جو اپنے دعوی کی دلیل بھی ساتھ ہی رکھتے ہیں۔توقع ہے کہ ایسے بے تعلق احباب پر بھی ان الفاظ کا اثر ضرور ہوگا۔

بخدمت مولانا مولوی ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب فاتح قادیان

السلام علیکم و رحمة اللّٰہ و برکاتہ

آپ نے مرقع قادیانی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت کی مرگ کے بعد شائع کرنا بند کر دیا۔غالبًا اس وجہ سے کہ اب اس کی ضرورت نہیں رہی۔مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ آپ کا یہ خیال واقعات کی بنا پر درست نہیں کہا جا سکتا۔

جہاں قادیانی مشن کے اس قدر اخبارات اور رسائل بہت سے لوگوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صراط مستقیم سے بہکانے میں ساعی اور ایک حد تک کامیاب ہیں وہاں اگر ایک پندرہ روزہ رسالہ خاص ان کی گوشمالی کے لئے جاری رہتا اور وقتاً فوقتاً ان کے آئے دن کے پیش کردہ دلائل کی تردید کرتا تو اہل حق کے لئے بہت مفید ہوتا۔

یہ ایک خیال ہے جو خاکسار کے دل میں مدت سے آرہا ہے، کہ یا تو مستقل رسالہ ان کے متعلق ہو، یا اخبار اہل حدیث ہی میں ایک سرخی مرزائی کوائف کے لئے خاص کردی جائے۔

میں یہ عرض کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ جس خطرے یا جس دشمن کو کم خطرناک یا معمولی سمجھیں اس سے زیادہ نقصان کا ڈر ہوتا ہے۔ پس میں منتظر ہوں کہ برادران اہل حدیث اس خیال کے متعلق کیا رائے ظاہر کرتے ہیں۔

راقم۔ خریدار نمبر ۲۷۸۲

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ یہ گروہ باوجودیکہ اپنی خاص نیوجس پر اس مذہب کی اصل بنیاد ہے بالکل خام رکھتا ہے لیکن اس سے انکار نہیں ہوسکتا کہ اپنے خیالات کی اشاعت میں بڑا سرگرم ہے۔ یہ کہنا آسان ہے جو قرآن شریف نے فرمایا ہے:

فسینفقو نھا ثم لا تکو ن علیھم حسرۃ ثم یغلبو ن

(انکے اخراجات انکی کوششیں ان پر افسوس کی باعث ہوں گی اور یہ مغلوب کئے جاویں گے)

لیکن ایسے جوابات سے اصل حال پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔اس لئے ہم کو ایک دوسری آیت پر عمل کرنا چاہیے جس کے الفاظ یہ ہیں:

قا تلو ھم یعذ بھم اللہ با ید یکم۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ مخالفین سے مقابلہ کرو، تمہارے ہاتھوں سے خدا ان کو بدلہ دیگا۔

اس آیت کریمہ نے ہم کو واضح طور پر بتلایا ہے کہ مفاسد کے رفع کرنے میں خدا تعالی پر بھروسہ کر کے اپنی کوشش سے کام لینا چاہیے۔ جب ہم ایسا کریں گے تو خدا تعالی بھی ہماری مدد کرے گا۔

ہم بھی جو اس فرقہ کی ریشہ دوانیاں دیکھ رہے ہیں، اس لئے نامہ نگار کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے سے ہم کو اتفاق کرنا پڑتا ہے۔ ہاں نامہ نگار صاحب کو معلوم رہے کہ نیا رسالہ یا اخبار جاری کرنا علاوہ خریداروں کی مشکلات کے قانونی مشکلات بھی اس کی سخت روک ہیں۔ مجسٹریٹ کو اختیار ہے کہ پانچ سو سے پانچ ہزار تک جتنی چاہے ضمانت طلب کرے۔ اخبار سے الگ، پریس سے الگ۔ اس لئے اہل حدیث ہی میں اس کے متعلق ایک خاص عنوان رکھنا تجویز ہوا ہے جس کا نام ہوگا: قادیانی مشن۔

مجھے اس فرقہ سے جس قدر تعجب ہوتا ہے، دنیا کے کسی اہل مذہب سے نہیں ہوتا۔ کون نہیں جانتا کہ ہر مذہب مدعی ہے کہ ہمارے مخالف ہم سے اصولی بحث کر لیں۔ ہر ایک مذہب اپنے اصول کو مدلل اور مبرھن جانتا ہے، اسی لئے وہ دوسرے کو للکارتا ہے۔ لیکن قادیانی فرقہ اس کلیہ سے مستثنیٰ ہے۔

یہ گروہ اپنے اصول مذہب میں ایسا کمزور ہے کہ کبھی اس کو اپنے اصول مذہب پر بحث کرنے کی جرأت نہیں ہوسکتی۔ قادیانی مشن کے پیرو اپنے اصول مذہب بتلانے میں بوجہ خوف قلبی کے مخلوق کو دھوکہ دیتے ہیں۔ وہ اپنے اصول مذہب محض اسلامی اصول بتلاتے ہیں، حالانکہ انکے اصول مذہب مرزا صاحب کی شخصیت ہے، نہ کہ عام اسلامی اصول۔

اس لئے کہ مرزا صاحب قادیانی خود اور ان کے خلیفہ برحق حکیم نورالدین صاحب اسلام کے قائلین کو کافر اور جہنمی قرار دیتے ہیں جب تک وہ مرزا صاحب کی رسالت کا اقرار نہ کریں۔ (الحکم قادیان۔ ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء)۔

پس قادیانی مشن کا اصل الاصول جناب مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنا ہادی، مہدی، اور مسیح موعود ماننا ہے اور بس۔ دیگر اسلامی فرقوں سے اس کا امتیازی نشان یہی ہے۔ پس ضروری ہے کہ اس مذہب کے حامی سب سے پہلے مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت پر بحث کرنے کو تیار رہیں۔ اسی طرح ان کے مخالف کا حق ہے کہ سب سے پہلے مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت پر سوال کرے۔

مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت کیا ہے؟ ان کے دعوی:

میں مسیح ہوں، مہدی ہوں، یہ ہوں، وہ ہوں۔

ان دعووں کے ثبوت دینے میں قادیانی مشن کے پیرؤوں کو دو قسم کے لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سامنا پڑے گا۔

الف ۔مسلمانوں سے جو اسلامی روایات کے قائل ہیں۔

ب ۔غیر مسلموں سے جو اسلامی روایات کے منکر ہیں۔

چونکہ ان دونوں قسموں کے لوگوں سے مقابلہ کرنا، اور ان دونوں کو قائل کرنا مختلف طریق چاہتا ہے، مرزا قادیانی خود بھی اس مشکل کو محسوس کرتے تھے۔اس لئے انہوں نے ایک ایسا طریق اختیار کیا تھا جو ایسے بڑے اہم معاملہ کے شایان شان ہے جس کی ہم بھی داد دیتے ہیں کہ واقعی مرزا قادیانی نے جو طریق اپنے دعوی کے ثابت کرنے کیلئے پیش کیا تھا نہایت معقول، بہت ہی قابل تحسین ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی متعدد تصنیفات میں لکھا ہے کہ

میرے دعوی کو میرے الہامات اور پیش گوئیوں سے جانچو۔

(رسالہ شہادۃ القرآن ازمرزا قادیانی۔ص ۸۰ مفہوماً)۔

یہ بات واقعی سونے سے لکھنے کے قابل ہے کیونکہ منقولی مباحثات میں وہ زیادہ سے زیادہ ایک مولوی کے رنگ میں ہوں گے، اس سے زیادہ نہیں۔ یہ بات تو بالکل بدیہی ہے کہ ایک عالم دوسرے عالم کی رائے کا تابع نہیں ہوتا ۔ ہاں جس صورت میں مرزا صاحب الہامی ثابت ہوں ، اس صورت میں معمولی علم کے علماء کا فرض ہے کہ اپنے اجتہادی خیالات کو ان کے ماتحت کر کے اپنی غلطی کا اعتراف کریں۔

ہم نے جب سے میدان مناظرہ میں قدم رکھا ہے، مرزا صاحب قادیانی کے اس سنہری اصول سے ہم کو دلی اتفاق رہا ہے۔اس لئے ہم ہمیشہ اس پہلو پر زور دیتے رہے ہیں کہ حسب وصیت و ہدایت جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان کے الہامات اور پیش گوئیوں کی جانچ کی جائے۔مگر افسوس قادیانی مشن کے پیرؤوں کو ہم نے اس میدان میں ہمیشہ بزدل پایا۔

حال ہی کا واقعہ ہے کہ موضع اٹھوال ضلع گورداسپور اور موضع محلانوالہ ضلع امرتسر میں علی الترتیب ۴۔۵ ، جون اور ۷۔۸ جون کو قادیانی جماعت کے جلسے تھے۔ مقامات مذکورہ کے مسلمانوں نے خاکسار کو مجبور کیا ۔ یہاں تک کہ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد علی صاحب واعظ نے بھی سفارش کی ۔ مولانا عبد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجبار صاحب غزنوی نے ان لوگوں کی شہادت دی، تو خاکسار دونوں مقامات پر گیا۔ جا کر دیکھا تو قادیانی جماعت کو ایسا مرعوب پایا کہ کبھی کسی آریہ سماجی کو بھی ایسا نہ پایا ہوگا۔ ادھر سے بار بار پیغام بھیجا جاتا کہ

مرزا صاحب قادیانی کے الہامی معجزات کی نسبت ہم کچھ پوچھنا چاہتے ہیں

جواب یہی ملتا کہ حضرت عیسی کی حیات ممات پر بحث کرو۔

مسلمان حاضرین سے جو رائے پوچھی جاتی تو وہ بیک زبان یہی کہتے کہ ہم

تو مرزا صاحب قادیانی کا صدق و کذب دیکھنا چاہتے ہیں۔

بس خاموش۔، یہاں تک ان پر رعب طاری ہوا کہ ہماری طرف سے یہ سوال ہوا کہ

تمہارا امیر وفد کون ہے؟

جواب ملا ہم سب امیر ہیں۔

کیا یہ ان لوگوں کا کام ہے جو اپنے اصول کو مضبوط جانتے ہوں۔

یہی کیفیت قریب قریب دونوں مواضع میں رہی۔ ہاں محلا نوالہ میں ایک بات خاص قابل ذکر بھی پیش آئی کہ قادیانی مشن کی طرف سے ایک شخص تحصیل اجنالہ کا محرر پیغام لایا کہ ہمارا ارادہ آریوں کو وقت دینے کا ہے۔ آپ اور ہم ایک ہیں، ایسے موقع پر سب کو مل کر کام کرنا چاہیے۔

میں نے جواب دیا ہم تو اس اصول کے دل سے مؤید اور حامی ہیں۔ اس لئے آپ لوگ بعد دو پہر آریوں کو وقت دیں اور اس سے پہلے پہلے ہمارے ساتھ بیٹھ کر قضیہ طے کر لیں۔ پھر تم ہم سب ایک جگہ مل کر مخالفوں کے ساتھ بات کریں گے۔ یہ سنکر قاصد خاموش رہا۔ مگر پھر کر نہ آیا۔ اہل دانش کی رائے تھی کہ یہ بھی ایک چال ہے جس میں وہ ناکام رہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آریوں کو بھی وقت نہ دیا۔ حالانکہ آریوں سے خود ہمیشہ وقت لیا کرتے ہیں اور وہ بڑی فراخ دلی سے وقت دیتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ ایسا فرقہ دنیا میں کوئی ہوا ہے جو اپنے اصول مذہب پر بحث کرنے کو تیار نہ ہو۔ اس کا جواب یہی ہے کہ بجز قادیانی مشن کے کوئی نہیں۔

ہمارا یہ دعوی کہ قادیانی مشن اپنے اصول مذہب پر بحث کرنے سے ڈرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بظاہر کڑوا لگتا ہوگا اس کے جواب میں اتنا کہہ دینا کہ ہم نہیں ڈرتے ہرگز کافی نہیں ہوسکتا۔ بلکہ اس کے لئے کافی یہ ہوگا کہ قادیانی مشن کے خلیفہ صاحب یا ان کے قائم مقام ہم کو نوٹس دیں کہ آؤ جس الہامی نشان سے چاہو ہمارے مسیح اور مہدی کی منہاج نبوت پر جانچ کرلو۔ کیا ایسا دن کبھی آئے گا؟ واللہ وہ روز ہمارے حق میں عید سعید سے کم نہ ہوگا۔..

ناظرین میں سے جو اصحاب اس مباحثہ سے دل چسپی رکھتے ہیں خدا را وہ پیسے خرچ کر کے بذریعہ جوابی کارڈ جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیانی کو اس طرف توجہ دلائیں اور جواب طلب کریں کہ وہ اپنے اصول مذہب پر سوالات سننے اور جوابات دینے کو تیار ہیں۔

خدا کرے خلیفہ صاحب موصوف اپنے آپ کو اس لقب کے مستحق ثابت کریں جو ان کے ماتحت ان کو دے رہے ہیں، یعنی خلیفۃ المؤمنین، صدیق ثانی، علامہ دوراں، حامی دین متین، الخ۔ (البشری۔ ص ا۔ سرورق)۔

صدیق اول ؓ کی شجاعت تو مشہور آفاق ہے۔ تمام عرب مخالف ہے۔ اپنے بے گانے ناموافق ہیں۔ مگر عزم بالجزم ہے کہ مرتدوں کے جہاد کو کوئی نہیں جائے گا، تو میں اکیلا جاؤنگا۔

خدا کرے اس زمانہ کے صدیق ثانی بھی ایسی جرأت دکھائیں اور یہ کہنے کا ہمیں موقع نہ دیں

شیر قالین دگر ست شیر نیستان دگر ست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔۲۰ جون ۱۹۱۳ء مطابق ۷۔۱۴ رجب ۱۳۳۱ھ ص ۱۔۲)

(اخبار بدر قادیان میں مرقوم ہے:

جلسہ احمدیہ اٹھوال کی رپورٹ کسی پچھلے اخبار میں شائع ہو چکی ہے۔ وہاں امرتسر بٹالہ وغیرہ مقامات سے بہت سے غیر احمدی مولوی صاحبان جمع ہوئے تھے اور مباحثہ پر بڑا زور دیتے تھے جو کہ اس وجہ سے نہ ہو سکا کہ مولوی صاحبان نے شرائط مباحثہ کو منظور نہ کیا، نہ سرکار سے منظوری لی، نہ اپنی تحریروں میں قبول کی، نہ وفات حیات مسیح کے مسئلہ کو صاف کیا۔ اس طرح مباحثہ کو خود ٹالا اور لوگوں میں مشہور کیا کہ ہمارے ساتھ مباحثہ نہیں کیا جاتا۔ اور بڑے زور سے دعوی کیا کہ ہم یہاں کے تمام احمدیوں کو لوٹا کر غیر احمدی بنا دیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔مگر ہم دعا اور صبر کے ساتھ اپنا کام کر کے چلے آئے ۔ بدر قادیان ۷۔اگست ۱۹۱۳ء ص ۲)

مرزائیوں کی چال بازی

اور ہمارے احباب کی سادہ لوحی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

بے شک حدیث شریف میں آیا کہ مومن اپنی صفائی کی وجہ سے جلدی دھوکہ میں آجاتا ہے ۔ اور منافق ہوشیار چالباز ہوتا ہے ۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ سمجھا نے سے بھی نہ سمجھے، بلکہ مومن کی شان ہے کہ ہر ایک واقع سے عبرت حاصل کرے۔

قادیانی مشن اوراس بانی اور پیروؤں کی ابتداء سے یہی کوشش رہی کہ پبلک کواصل امر پر اطلاع نہ ہونے پائے ۔

اصل امر کیا ہے؟ جناب مرزا صاحب کے دعووں کی حقیقت ۔

اس لئے وہ ہمیشہ اسی کوشش میں رہے کہ اپنے مخالفوں کو ادھر ادھر کی سنا کر ٹال دیں ۔ایک بڑا بھاری ابلہ فریبی کا حیلہ حیات مسیحؑ کا مسئلہ لے رکھا ہے ۔کوئی پوچھے کہ آپ کی مسیحیت کا کیا ثبوت ہے، جواب ملتا ہے حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے ۔

چونکہ خدا کو مجھے خاص طور پر قادیانی مشن کا کام سپرد کرنا تھا، اس لئے اس نے شروع ہی سے میرے دل میں یہ ڈالا کہ جس طرح ہو مرزا صاحب قادیانی کی اس چال سے پبلک کو آگاہ کیا جائے ۔اس لئے میں نے ہر ایک تحریر اور تقریر میں مرزا صاحب قادیانی کے دعووں کی اصلیت دکھانے کی کوشش کی ۔

ہاں اس کے یہ معنی نہیں کہ میں اس مسئلہ میں مرزا صاحب قادیانی کے ہم خیال ہوں ۔معاذ اللہ ۔ یا میں اس میں اپنا کچھ ضعف محسوس کرتا ہوں ۔نہیں، بلکہ موقع پڑے، تو اس مسئلہ میں بھی (بحث کے لئے) تیار ہوں ۔ چنانچہ ریاست رام پور میں نواب صاحب کے روبرو اسی مسئلہ پر بڑی کامیابی سے بحث ہوئی تھی ۔

بلکہ میں اس لئے اس مسئلہ سے طرح دیتا ہوں کہ میں اس کو مرزا صاحب قادیانی کے دعوی سے بے تعلق جانتا ہوں، اور منطقی طریق سے اس بحث کو قادیانی مشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق شکل رابع سمجھتا ہوں۔ غالباً اہل علم میرا مطلب سمجھ گئے ہوں گے۔

بات بھی دراصل صاف ہے کہ مرزائی نبوت کے مخاطب تو سب لوگ ہیں۔ ایک آریہ اور سکھ بھی آپ سے پوچھ سکتا ہے کہ آپ کی نبوت کا کیا ثبوت ہے۔ کیا ان لوگوں کو بھی مرزائی یہ کہیں گے حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گیا۔ اسے کیا؟ ایک دفعہ چھوڑ دس دفعہ حضرت عیسی فوت ہو جاوے۔ وہ کہے گا مجھے کیا، مجھے تو وہ الہام اور معجزے دکھائیں جس سے آپکے مرزا قادیانی کی نبوت ثابت ہو سکے۔

یہ تو بھلا غیر مسلم تھا۔ مسلمانوں میں سے بھی جو لوگ حضرت عیسیٰؑ کی موت کے قائل ہیں جیسے سر سید احمد خان اور ان کے معتقدین، جنہوں نے مرزا قادیانی سے بھی پہلے اس مسئلہ کو وفات مسیح کو شائع کیا، وہ بھی تو مرزا کی مسیحائی اور مہدویت کا ثبوت پوچھ سکتے ہیں۔ کیا ان کو بھی آپ یہی کہیں گے کہ چونکہ حضرت عیسیٰؑ فوت ہو گئے اس لئے میں مسیح ہوں۔

بھلا اگر یہ دلیل کافی ہوتی تو آپ کے مخلص مرید ڈاکٹر عبدالحکیم خان جیسے راسخ الاعتقاد باوجود اعتقاد وفات مسیح کے کیوں آپ کو چھوڑتے...

(حیات مسیح کے مسئلہ پر) ہماری طرف سے دو تحریریں شائع ہو چکی ہیں۔ ایک تو تفسیر ثنائی جلد دوم میں ہم نے اس مسئلہ کو مدلل اور مفصل لکھ دیا ہے۔ دوسری تحریر میرے عزیز برادر مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی کی کتاب شہادۃ القرآن ہے جو خاص اسی مسئلہ حیات مسیح کے متعلق ہے۔...

اس لئے ہم نے اس مسئلہ کے متعلق اخبار میں کبھی نہ مباحثہ چھیڑا ہے، نہ چھیڑنے کا ارادہ ہے۔ ہمارے دوست قادیانیوں سے دبتے کیوں ہیں۔ کیوں ان کے کہنے میں آتے ہیں۔ وہ سو کہیں، یہ اتنا کہیں کہ ہم معترض ہیں جو اعتراض ہم پیش کریں تم لوگ اس کا جواب دو۔

کیا وجہ ہے کہ ہم تو مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت کا ثبوت مانگیں، ان کے الہامی معجزات پر سوال کریں، آپ ہم کو حضرت عیسیٰؑ کی حیات و ممات کا مسئلہ سنائیں۔ آخر اس کی کوئی وجہ بھی ہے۔

اگر تم لوگوں کے قلعہ کی حدود اربعہ مضبوط ہیں، تو ہم کو کیوں روکا جاتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم جدھر سے چاہیں حملہ کریں۔ بس ہم تمہارے کہنے میں نہ آئیں گے بلکہ جدھر سے چاہیں گے حملہ کریں گے۔ تمہارا فرض ہے کہ ہمارے حملے کا انتظام کرو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جون ۱۹۱۳ء مطابق ۲۱ رجب ۱۳۳۱ھ نمبر ۳۵ جلد ۱۰ ص ۵۔۶)

سفید جھوٹ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہر زبان اور لٹریچر میں بعض الفاظ کی ایک حقیقت ہوتی ہے جس کو سچ کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو جھوٹ۔ مگر قادیان کی لغت اور لٹریچر مجدد جدید کے اثر سے اس قانون سے مستثنیٰ ہے۔ ان کے ہاں جھوٹ کوئی چیز نہیں، جو یہ کہدیں وہ سچ ہے۔ افتراء کرنا تو ان کا معمولی شغل ہے۔ پچھلے دنوں ۱۴۔ مارچ ۱۹۱۳ء کو امرتسر میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے جلسہ میں تقریر کی۔ مولوی عطاء اللہ شاہ نے سوال کیا تو جواب سے عاجز آئے۔ لوگوں نے مناسب ریمارک سے تواضع کی، تو خفگی مجھ پر کہ تمہارے اکسانے سے ایسا ہوا۔

جب تکذیب ہوئی تو کہا، تم باہر تھے۔

اس کی بھی تکذیب ہوئی، تو کہا خاتمہ پر جھومتے ہوئے آئے تھے۔ جس وقت عطاء اللہ تقریر کررہا تھا۔

جب اس کی بھی تکذیب کی اور تصدیق کرانے پر انعام کا اعلان کیا، تو سانپ سونگھ گیا۔ اب پھر ایک افتراء اٹھایا ہے۔ الفضل ۱۵ جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے:

> ہم پوچھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ جو آئے دن احمدیوں کے خلاف محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے عوام الناس کو اشتعال دلاتے، بائیکاٹ کرنے کے ریزولیوشن پاس کرتے، اور تمدنی معاشرتی تعلقات کے قطع کی تلقین کرتے رہتے ہیں، وہ کس منہ سے اسلامی فرقوں کی کامل آزادی کے خواہاں ہو سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپکے سوال کا جواب ہم پھر دیں گے، پہلے آپ سے اتنا پوچھتے ہیں کہ کس مجلس اور کس جلسہ میں، میں نے بائیکاٹ کی تحریک کی، یا ریزولیوشن پاس کرائے۔ میرے جواب میں کسی اخبار کی روایت میں کافی نہ جانوں گا، تاوقتیکہ شہادت سے ثابت نہ کرو۔

بعد اس کے سنئیے: آزادی اور چیز ہے، اور بائیکاٹ اور۔ آزادی کی نقیض ہے روک۔ بائیکاٹ اس کی روک نہیں۔

سنو! اگر منطق پڑھے ہوتو اتنا جانتے ہوگے، ورنہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے پوچھ لینا کہ نقیضین دونوں جمع نہیں ہوسکتیں۔ اور یہ ہوسکتا ہے کہ ایک شخص کو آزادی ہو، مگر دوسرے کو اس سے ملنا یا اس کے کام میں مدد دینا منع ہو۔

جیسے کانگریس اور ملازمان سرکار۔ ممبران کانگریس کو کانگریسی کام کرنے کی اجازت ہے مگر ملازمان سرکار کو ان سے علیحدہ رہنے کی تاکید ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہم کسی فرقہ کی آزادی نہیں چھینتے، مگر سیدھے سادھے کمزور لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکتے ہیں تاکہ ان کا برا اثر ان پر نہ پڑے۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۹۱۳ء۔ص۳) (اہل حدیث ۱۵ جولائی ۱۹۱۳ء کے بعد کا کوئی شمارہ معلوم ہوتا ہے کیونکہ اس میں الفضل ۱۵ جولائی کا ایک حوالہ منقول ہے۔ بہاء؟)

شرائط مباحثہ

وہی فرقت کی بیاری جو آگئی تھی وہ اب بھی ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ ماہ کے شروع میں قادیانی پارٹی نے چند مواضعات میں جلسے مقرر کر کے اپنی اشاعت کرنی چاہی...

ان دیہات کے لوگوں کو کیا کہیں جنہوں نے ہم کو خواہ مخواہ کھینچا۔ حالانکہ میں نے سختی سے انکار کیا تھا۔ اس پر وہ مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی محمد علی صاحب واعظ کی سفارش بھی لائے۔ لہذا مجھ کو عذر نہ رہا اور میں مع اپنے احباب کے گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان مواضعات میں جو کچھ ہوا، اس کا ذکر اہل حدیث مورخہ ۱۳ جون ۱۹۱۳ء میں ہو چکا ہے ۔ ان مواضعات کے جلسوں میں جو قادیانی مشن کی کرکری اور معکوس ترقی ہوئی، اس کا اندازہ وہ خود ہی کر سکتے ہیں۔ اس لئے ہشیار قوم کی طرح قادیانی مشن نے ان واقعات سے جو نتائج اخذ کئے وہ شائع کر کے آئندہ کو ایسی غلطی کرنے سے قوم کو روکا ہے۔ جو غلطی ان جلسوں میں ان سے ہو چکی تھی ، بدر کا لائق اڈیٹر ان نتائج کو یوں لکھتا ہے:

۱۔ کبھی جلسہ پر مباحثہ نہیں کرنا چاہیے۔ لیکچر کے بعد اس لیکچر میں بیان کردہ باتوں میں کسی بات کے متعلق کچھ دریافت کرے اور جواب پائے ۔
۲۔ شرائط مناظرہ یہ ہیں ۔
۳۔ فریق ثانی یعنی محمدی لوگ حکام سے اجازت حاصل کریں ۔
۴۔ امن وامان کا ذمہ دار کوئی رئیس ہو۔
۵۔ بحث تحریری ہو۔ وغیرہ ۔

ان شرائط میں تحریری شرط کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ مولویوں کی اکثر عادت ہے کہ ابھی ایک بات کہی اور تھوڑی دیر میں منکر ہو گئے ۔

یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی صاحبان کا مذہب ہے کہ جھوٹ بولنا جائز ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ ان شرائط کی بابت ہمیں زیادہ کہنے کی حاجت نہیں۔ جھوٹ بولنا جائز ہے یا نہیں؟ جس مذہب کی بنیاد ہی خدا و رسول پر افتراء سے چلتی ہو، وہ اگر مولویوں کی نسبت ایسا افتراء کریں تو کیا تعجب ہے۔ لیکن ہم اس کو صرف زبانی دعوی تک رکھنا نہیں چاہتے بلکہ واقعات سے اس کا ثبوت دیتے ہیں کہ کہہ کر مکر جانے والے کون ہیں ۔

موضع محالانوالہ ضلع امرتسر کے جلسہ کا اشتہار ہمارے سامنے ہے جس میں لکھا ہے:

ہر ایک مذہب کا پیرو مہذبانہ طور پر اپنے اعتراضات واشتباہات بعد ختم لیکچر باجازت میر مجلس جلسہ پیش کر سکتا ہے جس کا جواب نہایت خوش اسلوبی سے اور تحمل سے سلسلہ کی طرف سے دیا جائے گا ۔

یہ سوال وجواب مناظرہ ہے یا کیا؟ اس میں یہ شرط کہاں ہے کہ خاص اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکچر کے متعلق کچھ پوچھے جو بیان کیا گیا ہے۔

بلکہ عام اجازت ہے کہ لیکچر کے خاتمہ پر سوال و جواب کر سکتے ہیں۔

نہ یہ شرط ہے کہ سوال و جواب تحریری ہوں گے۔

چنانچہ تمہارا عمل بھی بتلاتا ہے جو موضع اٹھوال میں ایک عیسائی کے ساتھ تمہارا مباحثہ صرف زبانی ہوا۔ لیکن ہماری طرف کے محمدی گروہ نے جب مباحثہ چاہا تو جواب ملا کہ تحریری ہوگا۔

واہ! پنجاب کے دیہات کا موقع اور سوال و جواب اردو میں تحریری، جس سے حاضرین بالکل اجنبی۔

غرض یہ تھی کہ تحریر کو بے لطف پا کر حاضرین خود ہی چلے جاویں گے اور ہم سستے چھوٹ جاویں گے۔

اچھا شرائط پیش کرنے کا تو آپ کو اختیار رہا، خواہ فریق ثانی مانے یا نہ مانے مگر موضوع بحث مقرر کرنے کا کیا اختیار ہے۔

سوال پوچھنا تو سائل کا حق ہے، وہ جس مسئلہ پر چاہے سوال کرے۔ پھر یہ کیوں لکھتے ہو:

سب سے اول مسیح اسرائیلی کی حیات و ممات کا فیصلہ ہو۔

(بدر قادیان۔ ۱۹ جون ۱۹۱۳ء)۔

اس تعین کا حق آپ کو کس نے دیا؟ اور اگر سائل کو مسیح قادیانی کی موت پر شک ہو کہ وہ کیسے ہوئی، ان کو اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے مطابق آخری فیصلہ کے ماتحت ہوئی یا کسی اور طرح ہوئی؟ تو کیا آپ لوگ سائل کو مجبور کر سکتے ہیں کہ ہم مسیح قادیانی کی موت کا فیصلہ نہ کریں گے بلکہ مسیح اسرائیلی کی موت کا۔ اسکی مثال تو بالکل وہی ہے:

سوال از آسمان جواب از ریسمان

ہم کہتے ہیں کہ دنیا بھر کے جملہ مذاہب میں ہم قادیانی مذہب کو ضعیف ترین اور سب سے بودہ، بلکہ بے جان مذہب جانتے ہیں۔ گو ہمارے حق میں موجب خیر و برکت ہے۔ اس لئے کہ ہمارا جملہ مذاہب سے مقابلہ رہا، مگر کسی مذہب نے ہم کو یک مشت مبلغ تین سو روپیہ انعام نہیں دیا۔ دیا تو قادیانی پارٹی نے دیا۔ اس لئے ہم ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گیت گاتے ہیں۔

مگر افسوس اس بات کا ہے کہ یہ گروہ ہم کو اکثر شرمندہ کراتا ہے۔خود تو آریوں کے جلسوں میں جا جا کر اعتراض کریں،ان کے اصولوں پر خوب دل کھول کر بحث کریں،مگر جب اپنا جلسہ کریں تو بحث سے جی چرا کر کہدیں کہ پہلے مسیح اسرائیلی کی موت کا فیصلہ کرلو۔

اچھا!ایک آریہ،سکھ،ہندو، بلکہ عیسائی کو کیا کہوگے جو مسیح کی موت کو پہلے ہی مانے ہوئے ہیں۔ان کو بھی پنجابی نبی (مرزا قادیانی) کے الہامی معجزات پر اعتراضات کرنے کا حق نہ دوگے۔افسوس اس سے زیادہ ضعف کیا ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جولائی ۱۹۱۳ء مطابق ۲۸ رجب ۱۳۳۱ھ نمبر ۳۶ جلد ۱۰ ص ۳۔۴)

شکست روم

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی پریس نے دعوی کیا تھا کہ آخر کار ترکوں کی فتح ہوگی کیونکہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے پیش گوئی کر رکھی ہے کہ رومی ترک پہلے مغلوب ہونگے پھر غالب آئیں گے۔اس پر اہل حدیث ۲۳ مئی ۱۹۱۳ء وغیرہ میں اس پیش گوئی کا ذکر خواجہ کمال الدین وکیل کے خطوں میں آیا تھا۔لکھا تھا کہ اور پیشگوئیاں تو مرزا صاحب کی جیسی ہوئیں وہ سب کو معلوم ہیں، اس بات کی بابت تو ہم بھی یہی دعا کرتے ہیں کہ خدا اس کو صحیح کرے۔اس مخلصانہ دعا کو قادیانی ریویو کے فاضل اڈیٹر نے اعتراض سمجھ کر جواب دینا چاہا ہے۔ہم تو نہیں چاہتے تھے کہ وہ جواب اپنے ناظرین تک پہنچا کر ان کی دل آزاری کریں جیسی کہ ہماری ہوئی،مگر اس نیت سے کہ پبلک کو قادیانی پریس کی حرکت مذبوحی کا علم ہوسکے نقل کرتے ہیں۔

اڈیٹر صاحب نے بہت کچھ خفگی اور دلی رنجش کے اظہار کے بعد لکھا ہے:

> مجھے سمجھ نہیں آتا کہ صرف بلقان میں شکست تام کھانے سے پیش گوئی کی تکذیب کس طرح ہوگئی۔اس سے تو پیش گوئی کی تصدیق ہورہی ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شکست سے غلبت الرو م فی اد نی ا لار ض کاالہام پورا ہورہا ہے۔ بلکہ اگر خدانخواستہ دشمن اس سے بھی زیادہ فتوحات حاصل کرے اور سلطنت روم کے دوسرے علاقوں میں بھی ترک شکست کھاتے جائیں اوردشمن اس طرح فتح پر فتح حاصل کرتے جائیں جس طرح قیصر روم کے مقابل پر اہل ایران حاصل کرتے رہے تھے، پھر بھی ،مولوی فاضل ،صاحب یہ اعتراض نہیں کر سکتے کہ پیش گوئی کی تکذیب ہورہی ہے۔ کیونکہ پہلے بھی اد نی ا لار ض پر بس نہیں ہوئی تھی بلکہ کل سلطنت روم اس مصیبت میں مبتلا ہوگئی تھی۔ اس لئے اگر خدانخواستہ اب بھی ایسا ہوتو ،مولوی فاضل ، صاحب کو اعتراض کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ۔مولوی فاضل صاحب گھبرائیں نہیں ،میں قرآن شریف کے الفاظ میں ان کو کہتا ہوں ۔

تر بّصوا فانّی معکم من المتر بّصین

(ریویوآف ریلی جنز قادیان۔جون ۱۹۱۳ء ص ۲۰۸)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ قادیانی پریس ہمارے اعتراض کو سمجھتا کیوں نہیں ۔ یہ کس نے کہا کہ بلقان ہی میں جوشکست ہوئی وہ کافی ہے۔ بلکہ یہ کہا تھا کی پیش گوئی کے مطابق (اگرکوئی پیش گوئی ہے)اس جنگ کا خاتمہ ترکوں کی فتح پر ہونا چاہیے۔ یہ نہیں کہا تھا کہ ترکوں سے فلاں قلعہ کیوں گیا۔فلاں ملک کیوں گیا؟ جانے دو، بلا سے، گیا تو کیا ہوا۔انجام کار فتح ترکوں کی ہونی چاہیے تھی کیونکہ قادیانی مرزاصاحب کی پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں

و ھم من بعد غلبھم سیغلبون ۔

وہ رومی مغلوب ہونے کے بعد غالب آئیں گے۔

مگر ہم اپنی بدقسمتی سے دیکھتے ہیں کہ انجام کار بھی ترکوں کو فتح نہ ہوئی۔اس پر فاضل اڈیٹر ہم کو آئندہ شکستوں کا خوف قرآن مجید کے الفاظ میں سناتے ہیں،تو ہم بھی ان کو قرآن ہی سے اس کا جواب سناتے ہیں۔پس وہ غور سے سنیں

یتر بص بکم الدوا ئر علیھم دا ئرۃ السوء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء ص ۲۔۳)

الفضل قادیان

سابقہ قادیانی اخبارات کو ناکافی یابالفاظ دیگر ناقابل سمجھ کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بڑے بیٹے مرزا محمود احمد نے ایک نیا اخبار الفضل جاری کیا ہے جس کے مقاصد میں قادیانی مشن کی حمایت کرنا ایک اہم مقصد ہے۔ دو تین نمبر نکل چکے ہیں۔ ابھی اس کی نسبت کوئی رائے قائم نہیں ہوسکتی کہ باقی قادیانی اخباروں کی نسبت اس میں کیا جدت ہوگی۔ ہاں الفضل اگر اہل حدیث کے تعاقبات کا معقول جواب دیا کریگا تو اپنے اصلی معنی میں فضل کا مستحق ہوگا اور اگر پہلے اخباروں کی طرح یہ بھی خاموش ہی رہا تو کہا جائے گا: ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جولائی ۱۹۱۳ء ص ۳)

قضی الرجل علی نفسه

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جب کوئی ملزم خود اقرار کرے تو عربی میں کہا کرتے ہیں قضی الر جل علی نفسه۔ جس کو آج کل کے قانونی محاورے میں اقبال دعوی کہتے ہیں۔ جس صورت میں مدعا علیہ خود اقبال دعوی کرے، اس میں نہ نگرانی ہوسکتی ہے نہ اپیل۔

ٹھیک اسی طرح ہمارے قادیانی مشن کا حال ہے۔ ناظرین ہمارے دوست منشی قاسم علی کو جانتے ہوں گے آپ نے اپنے اخبار الحق دہلی مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۱۳ء میں ایک مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے:

غیر احمدی کی امامت۔

اس مضمون میں اس نے مولوی سرور شاہ مرزائی کی ایک تقریر کا اقتباس کیا ہے جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ غیر احمدی یعنی مسلمانوں کے پیچھے ہماری نماز اس لئے جائز نہیں کہ ان کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔

مثال کے طور پر ترکوں کی جنگ کا ذکر کیا ہے کہ تمام دنیا کے مسلمان دعائیں مانگتے رہے، مگر فتح نہ ہوئی۔ کانپور کو بھی مثال میں ذکر کیا ہے۔ چنانچہ اصل الفاظ اسکے یہ ہیں:

اس (جنگ) سے نہایت قریب کا واقع جو آج کل مقدمہ کی صورت میں کان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پور میں ہو رہا ہے، متواتر نا کامیوں سے دعا کنندگان کی حقیقت کو ظاہر کرنے کے لئے زندہ نمونہ موجود ہے۔

اس تقریر کے بعد آپ جس نتیجے پر پہنچے ہیں وہ بھی انہی کے الفاظ میں ہم سناتے ہیں:

لہذا غیر احمدی کو دربار الہی میں یقیناً قبولیت نہیں اور وہ احمدی (مرزائی) کے فائدہ اور اسکی سعادت دارین کا خواہاں یقین کیا جا سکتا ہے (الحق ۱۹ ستمبر ۱۹۱۳ء)

مختصر یہ کہ چونکہ امام مقتدی کے لئے قبولیت دعا کا ایک ذریعہ ہوتا ہے اور یہ تو تجربہ ہو چکا ہے کہ غیر مرزائیوں کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ نتیجہ صاف ہے کہ یہ لوگ یعنی (غیر مرزائی) مسلمان دربار الہی میں کچھ عزت نہیں رکھتے لہذا ان کی امامت اور ان کے پیچھے اقتداء درست نہیں۔ (بہت خوب)

اصل مسئلہ پر تو ہم بحث نہیں کرتے کیونکہ ہمیں بھی یہ غرض نہیں کہ مرزائی ہمارے پیچھے نماز پڑھیں، نہ ہم اس فروعی جھگڑے میں پڑنا کچھ زیادہ مفید جانتے ہیں۔ بلکہ ہم تو ایک نتیجہ نکالنا چاہتے ہیں جو قادیانی قلعہ کیلئے بمب کا کام دے اور ڈائنا میٹ کی طرح دہم سے اڑا دے۔ ناظرین منتظر ہوں گے کہ ایسا بمب کا گولہ کیا ہے۔ میں یقین کرتا ہوں کہ میرے پیش کردہ گولہ پر غیر احمدی مسلمان تو کیا، قادیانی احمدی ایمان لے آئیں گے۔ پس سنئے!

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک بڑی ضروری دعا شائع کی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔

یستنبئونك احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کیذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔

اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یقینی بات ہے کہ یہ دعا صرف مرزا صاحب قادیانی کی نہ تھی بلکہ مرزا جی کے تمام مرید قادیانی جماعت اس دعا میں شریک ہوگی اور مریدین بیک زبان بلکہ بیک قلب اس دعا کے لئے آمین کہتے ہوں گے۔ اس لئے سوال ہے کیا یہ دعا قبول ہوئی؟ دنیا میں کوئی متنفس نہ ہوگا جو کہے کہ یہ دعا مرزا جی کی نیت کے مطابق پوری ہوئی کیونکہ جس شخص کی موت کے لئے یہ دعا کی گئی تھی وہ آج تک زندہ ہے بلکہ وہی ہے جو یہ سوال کر رہا ہے بلکہ وہی ہے جو یہ سطور لکھ رہا ہے۔ اسلئے صحیح اور بالکل صحیح جواب یہی ہے کہ مرزا صاحب اور مرزا جی کے مریدوں کی یہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوئی۔ نتیجہ کیا ہوگا۔ ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ مرزائی اخبار الحق دہلی کے الفاظ میں لکھتے ہیں:

جن کی دعا قبول نہ ہو ان کی دربار الٰہی میں کوئی عزت نہیں۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت کی خدا کے ہاں کوئی وقعت نہیں چہ جائے کہ وہ کسی بڑے عہدہ پر مامور اور ممتاز ہوں۔ ناظرین کیا سچ ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۵۰ جلد ۱۰۔ مورخہ ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء۔ مطابق ۹ ذی قعد ۱۳۳۱ھ ص ۱۔۲)

شیخ ابن العربی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین جانتے ہوں گے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میرے لئے قرآن وحدیث تورات انجیل بالاتفاق سب کی سب کتب خبر دے رہی ہیں لیکن آج ہم ناظرین کو مرزا صاحب قادیانی کی ایک ایسی تحریر دکھانا چاہتے ہیں جس میں وہ مدعی ہیں کہ شیخ ابن العربی بھی ان کی بابت پیش گوئی کر گئے ہیں۔

یہ مضمون غالباً بہت کم لوگوں کی نگاہ سے گذرا ہوگا اس لئے امید ہے کہ ناظرین اس کو بڑی دلچسپی سے پڑھیں گے۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک کتاب تریاق القلوب لکھی ہے جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے صفحہ پر وہ اپنی نسبت لکھتے ہیں:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

اسی کتاب میں ایک جگہ لکھتے ہیں کہ شیخ ابن العربی نے دنیا کے جس آخری بچے کی نسبت لکھا ہے، وہ میں ہوں۔ چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

علی قدم شیث یکون آ خر مو لود یو لد من ھذا النوع الا نسان و ھو حا مل اسراره و لیس بعده ولد فی ھذا النوع فھو خا تم الاولاد و تولد معه ا خت له فتخرج قبله و یخر ج بعدھا یکو ن راسٔه عند ر جلیھا و یکو ن مو لده بالصین و لغته لغت بلده و یسری العقم فی الر جا ل و النساء فیکثر النکاح من غیر ولا دة و ید عو ھم الی الله فلا یجا ب (ص ۱۵۸)

اس عبارت کا ترجمہ صاف ہے کہ نوع انسان میں جو آخری بچہ ہوگا وہ حضرت شیث کی طرح ہوگا۔ وہ خدا کے اسرار کا حامل یعنی عالم ہوگا۔ اس کے بعد نوع انسانی میں کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا۔ وہ انسانی اولاد کا خاتم ہوگا۔ اس کے ساتھ اس کی ایک بہن (توام) پیدا ہوگی جو ماں کے پیٹ سے اس سے پہلے نکلے گی اور وہ اس کے بعد نکلے گا۔ اس کا سر اپنی بہن کی دونوں ٹانگوں میں ہوگا اور اس کا مولد (جائے ولادت) ملک چین میں ہوگا۔ اس کی زبان بھی اسی کے شہروالوں کی سی ہوگی۔ اس کے بعد مردوں اور عورتوں میں بانجھ پن جاری ہوگا۔ یعنی نکاح ہوں گے مگر اولاد پیدا نہ ہوگی اور وہ لڑکا لوگوں کو اللہ کی طرف بلائے گا مگر لوگ اس کا کہانہ مانیں گے۔

شیخ ابن العربی کا مطلب یہ ہے کہ موجودہ دنیا کے خاتمہ سے پہلے ولادت بند ہوجائے گی۔ نکاح کریں گے مگر اولاد نہ ہوگی۔ آخری بچہ جو نوع انسانی کا فرزند دنیا میں پیدا ہوگا، وہ چین میں ہوگا اس کی زبان بھی چینی ہوگی۔

یورپ کے بادشاہ جس ملک پر قبضہ کرنا چاہتے ہیں پہلے وہاں بنک جاری کرتے ہیں۔ وہاں کے لوگوں کو مالی محتاج بناتے ہیں۔ قرض دیتے ہیں۔ سود لیتے ہیں۔ بظاہر تجارت کو ترقی دیتے ہیں۔ لوگ ان سے مانوس بلکہ محتاج ہوتے ہیں، تو پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پادریوں کو بغرض تبلیغ دین مسیحی روانہ کرتے ہیں، جس سے دینی غرض نہیں ہوتی بلکہ وہی ملکی فتوحات مقصود ہوتی ہیں۔ اس کے بعد اس ملک میں ریشہ دوانیاں شروع کرتے ہیں جونہی ذرا سا فساد ہوا، فوراً جنگی جہاز بندرگاہ پر اتار دیئے اور یہ کہہ دیا کہ چونکہ ہمارے ملک کا بہت سا روپیہ اور ہمارے مذہبی علماء اس میں موجود ہیں ان کی حفاظت ضروری ہے۔ بس پھر کیا ہے فریق ثانی اگر نرم ہے تو بغیر قطرہ خون گرائے قبضہ تام اور اگر پہلے حملے میں ناتمام دوسرے میں تمام۔

ٹھیک اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کسی عبارت پر جب قبضہ کرنا چاہتے ہیں تو اس عبارت میں جتنے الفاظ ان کی منشاء کے خلاف ہوتے ہیں، پہلے ان پر تصرف کرتے ہیں۔ تصرف بھی ایسے طریق سے کہ ناواقفوں کی آنکھوں میں مٹی نہیں کنکر ڈال کر روشنی بالکل مسلوب کر لیتے ہیں۔ گویا ذهب الله بنورهم ان ہی کے حق میں وارد ہے۔ مثال کے لئے ہم اس عبارت کے ایسے مقامات کی فہرست سامنے رکھے دیتے ہیں:

آخری مولود، چین میں ہوگا، اس کی زبان چینی ہوگی، اس کے بعد کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا۔

یہ چار لفظ چونکہ مرزا صاحب قادیانی پر صادق نہ آ سکتے تھے اس لئے ان چاروں کی جو تاویل آپ نے کی، وہ ان کے ترجمہ مندرجہ ذیل سے معلوم ہوگی جس کو ہم ان ہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا جو اصل مولد اس کا چین ہوگا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور ترک میں سے ہو گا۔ اور ضروری ہے کہ عجم میں سے ہوگا، نہ عرب میں سے۔ اور اس کو وہ علوم اور اسرار دیئے جائیں گے جو شیث کو دیئے گئے تھے۔ اور اس کے بعد کوئی اور ولد نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا۔ یعنی اس کی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پھر پیدا نہیں ہوگا۔ اور اس فقرہ کے یہ بھی معنی ہیں کہ وہ اپنے باپ کا آخری فرزند ہوگا۔ اور اس کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوگی جو اس سے پہلے نکلے گی اور اس کے بعد نکلے گا اس کا سر اس دختر کے پیروں سے ملا ہوگا۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دختر معمولی طریق سے پیدا ہوگی کہ پہلے سر نکلے گا اور پھر پیر اور اسکے پیروں کے بعد بلا توقف اس پسر کا سر نکلے گا (جیسا کہ میری ولادت اور میری توام ہمشیرہ کی اسی طرح ظہور میں آئی)

پھر بقیہ ترجمہ شیخ ابن عربی کی عبارت کا یہ ہے کہ

اس زمانہ میں مردوں اور عورتوں میں بانجھ پن کا عارضہ سرایت کرے گا نکاح بہت ہوگا یعنی لوگ مباشرت سے نہیں رکیں گے مگر کوئی صالح بندہ نہیں ہوگا۔ وہ زمانہ کے لوگوں کو خدا کی طرف بلائے گا مگر وہ قبول نہیں کرینگے۔

اور اس عبارت کے شارح نے جو کچھ اس کی شرح میں لکھا ہے وہ یہ ہے:

پہلا مولود جو آدم کو بخشا گیا وہ شیث ہے اور ایک لڑکی بھی تھی تو شیث کے ساتھ بعد اس کے پیدا ہوئی۔ پس خدا نے چاہا کہ وہ نسبت جو اول اور آخر میں ہوتی ہے وہ نوع انسان میں متحقق کرے۔ اس لئے اس نے ابتدا سے مقدر کر رکھا تھا کہ طرز ولادت پسر آخر جو خاتم الخلفاء تھا اور بموجب اس پیش گوئی کے جو شیخ نے اپنی کتاب عنقاء مغرب میں ہے وہ خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء عجم میں سے پیدا ہونے والا تھا نہ عرب سے اور وہ حضرت شیث کے علوم کا حامل تھا اور پیش گوئی میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ اس کے بعد یعنی اس کے مرنے کے بعد نوع انسان میں علت عقم سرایت کرے گی۔ یعنی پیدا ہونے والے حیوانوں اور وحشیوں سے مشابہت رکھیں گے اور انسانیت حقیقی صفحہ عالم سے مفقود ہو جائیں گے اور حلال کو حلال نہیں سمجھیں گے اور نہ حرام کو حرام۔ پس ان پر قیامت قائم ہوگی۔

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس میں کیا کمال کیا ہے۔ ہماری پیش کردہ فہرست میں سے پہلے لفظ (آخری مولود) کا مطلب بتاتے ہیں، آخری کامل لڑکا۔ اب کون تحقیق کرے کہ کامل کون ہے۔

خیر، دوسرے لفظ (چین میں ہوگا) کی تفسیر فرماتے ہیں قوم مغل سے ہوگا۔ جو جناب ممدوح بھی تھے۔

چوتھا لفظ تھا (اس کے بعد کوئی بچہ پیدا نہ ہوگا) چونکہ اس لفظ سے ثابت ہوتا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی اولاد بھی نہ ہو، کیونکہ اگر ہو تو ان کے بعد ہو گی، اس لئے آپ نے کمال صفائی سے اس کی تشریح فرمائی کہ اسکی وفات کے بعد کوئی کامل بچہ پیدا نہ ہو گا۔
اس تفسیر سے یہ تو ہو سکا کہ کہ مرزا صاحب کی اولاد بھی پیدا ہو، اور ان کے مریدوں کے ہاں بھی اولاد پیدا ہو، بلکہ صالح بھی ہو، مگر اتنی کسر رگئی کہ ان کے مرنے کے بعد جوان کی اولاد کے ہاں اولاد ہو گی، وہ تو ہرگز صالح اور نیک نہ ہو گی۔..

ہاں ہماری پیش کردہ فہرست میں سے تیسرا لفظ ابھی رہ گیا ہے یعنی اس کی زبان چینی ہو گی۔

اس کی تفسیر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے نہ ہو سکی جو واقع میں مشکل بھی تھی۔ اس لئے غالباً یہ کام اپنے بعد کے خلیفہ نور الدین کے لئے چھوڑ گئے ہیں جیسے کہ اور ضروری اور سیاسی کام پچھلوں کے لئے آپ چھوڑ مرے ہیں، جن کی بابت براہین احمدیہ جلد چہارم کے صفحہ ۴۹۹ پر ارشاد فرما گئے ہیں:

بحکم آیت کریمہ هو الذی ارسل رسوله بالهدی .. الآیہ۔
مسیح موعود صاحب حکومت ہو گا اور اسلام دنیا پر پھیلا دے گا (مفہوم)

چونکہ مرزا صاحب باوجود دعوی مسیحیت اسلام کو دنیا میں چھوڑ، اپنے گاؤں میں بھی نہ پھیلا سکے، یہ کام بھی پچھلے خلفاء کریں گے۔ اس لئے خلفاء کے کاموں کی فہرست میں ہم بھی ایک کام کا اضافہ کئے دیتے ہیں کہ مہربانی کر کے مرزا صاحب کی کمی کو پورا کر دیں۔ یعنی شیخ ابن العربی کے کلام کو مرزا صاحب نے اپنے حق میں بتلایا ہے.. اس میں اس بچے کی زبان چینی مذکور ہے۔ لہذا اس کی بھی کوئی تاویل کر دیجئے تا کہ مخالفوں کی نگاہ میں سے یہ خرخشہ بھی مٹ جائے

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے نہ ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

اگر آپ لوگوں سے نہ ہو سکی تو ہم بھی (باخذفیس) اس خدمت کے لئے حاضر ہیں۔

ناظرین! یہ ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کوششیں اسلام کی اشاعت کے لئے، نہ کہ اپنی کسی غرض نفسانی کے لئے۔ مگر افسوس ہے بدگمان دشمن پھر بھی ان کی نسبت کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۵۱ جلد ۱۰۔ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء مطابق ۱۶ ذی قعد ۱۳۳۱ھ ص ۱۔۳)

حافظہ نباشد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

چند روز کی بات ہے کہ قادیانی اخبار بدر نے لکھا تھا کہ تمام مسلمانوں کو خواجہ کمال الدین کی مدد کرنی چاہیے جو ولایت میں خالص اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں چنانچہ اس کے اصلی الفاظ اہل حدیث ۲۶ ستمبر میں شائع ہو چکے ہیں جو یہ ہیں:

> خواجہ صاحب کا کام بہت اہم ہے اور وہ ایک فوج چاہتا ہے جو ان کی مدد کرے۔ وہ توحید کا ڈنکا یورپ میں بجانا چاہتے ہیں۔ غیر احمدیوں کو بھی چاہیے کہ تعصب کو چھوڑ کر وہ خواجہ کمال الدین کی امداد کریں۔ خواجہ صاحب وہاں متنازعہ مسائل پر بحث نہیں کر رہے بلکہ لاالہ الّا اللہ کا نعرہ لگا رہے ہیں اور تثلیث کو توڑ رہے ہیں۔

اس بیان میں بعض احباب کو شبہ ہوا ہوگا کہ بدر کا ایسا کہنا دھوکہ دہی ہے، مگر ہم نے اپنے اصول کی پابندی میں صاف کہا تھا کہ خواجہ کمال الدین اگر تمام یورپ کو مرزائی بنادے تو ہم پھر بھی امداد دینے کو تیار ہیں کیونکہ عیسائی سے مرزائی بنانا بھی ایک معنی سے اسلام کے اندر لانا ہے۔ اس لئے کہ ایک مرزائی کے ساتھ جب گفتگو ہو گی تو قرآن حدیث کی رو سے ہوگی، بخلاف عیسائی کے کہ وہ ان دونوں سے منکر ہو گا۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہیے کہ مرزائی کو سیدھا کرنا بہ نسبت عیسائی کے آسان ہے۔ آج اگر تمام یورپ یا کم از کم لندن خواجہ صاحب کی محنت سے مرزائی (قادیانی) ہو جائے تو انگریزوں کی ذہانت اور حق پسندی پر بنا کر کے ہم امید رکھ سکتے ہیں کہ ان کے کانوں تک صرف اتنا پہنچا دینا کافی ہوگا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا تھا کہ میں مولوی ثناء اللہ امرتسری سے پہلے مرا تو مجھ کو میرے دعوی میں جھوٹا جانیو۔ پھر کیا ہوا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

ہر چند ایسے دوستوں کی بدگمانی کو میں نے پسند نہیں کیا تھا مگر آخر کار ان کی بدگمانی سچی ثابت ہوئی ۔یعنی اخبار بدر قادیان نے کھلم کھلا لکھ دیا کہ خواجہ صاحب ولایت میں مرزائیت پھیلا رہے ہیں۔ چنانچہ بدر کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

حقیقت میں وہ انگریز جو خواجہ صاحب کے ہاتھ پر اسلام میں داخل ہوں گے وہ احمدی مسلمان ہوں گے۔ان کو یہ سمجھانا ذرا مشکل نہ ہوگا کہ خلفاء اور مجددین کا سلسلہ اسلام کو تروتازہ رکھنے اور اس کی سچائی کا ہر زمانے میں ثبوت دینے کے لئے ضروری ہے اور اس زمانے کے امام حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود ہیں ۔(بدر قادیان ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء ص ۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

وجہ تو بڑی معقول اور نہایت ہی صاف اور روشن دلیل ہے کہ چونکہ اسلام کو اظہار حقیقت کی ضرورت ہے اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود مگر مسلمانان ہندوستان بھی ایسے ضدی ہیں کہ ایسی روشن دلیل کو نہیں مانتے ...

بار بار ان کی طرف سے یہی سوال ہوتا ہے

بنما بصاحب نظرے جوہر خود را
عیسی نتواں گشت بتصدیق خر چند

ہمارے خیال میں مسلمانوں کے مطالبہ (جوہر نمائی) کو آج تک قادیانی مشن نے پورا نہیں کیا۔مسلمان ہمیشہ یہی پوچھتے رہے کہ آپ نے جو مسیح موعود ہونے کے ثبوت اپنی الہامی پیش گوئیاں پیش کی ہیں، آپ ہم کو اس کی تصدیق کرا دیجئے مگر قادیانی مشن ہمیشہ طرح دیتا رہا۔

اور تو اور قادیانی مشن کے بڑے منہ زور ممبر منشی قاسم علی اڈیٹر اخبار الحق بھی اس سے بدک جاتے ہیں۔کیا مجال کہ وہ بڑے منہ زور ہونے کے باوجود اس مضمون کی طرف رخ بھی کرسکیں۔

گذشتہ ایام میں انہوں نے لکھا تھا کہ ہم سے بحث کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ہے پر؟ ۔اس بات پر کہ:

حضرت مسیح کی موت وحیات کی بحث مرزا صاحب کے دعاوی پر مقدم ہے۔

اگر فیصلہ ہو جائے کہ مقدم نہیں تو پھر ہم مرزا صاحب کی الہامی پیش گوئیوں پر بحث کرنے کو تیار ہیں۔

جس کے جواب میں ہم نے لکھا کہ فیصلہ کے لئے منصف بناؤ، اپنے خلیفہ سے اجازت لو، اور انعام بتاؤ کیا دو گے۔

انہوں نے اپنی حیثیت کے مطابق مبلغ پانچ روپیہ انعام تجویز کیا جو ہم نے منظور کیا۔ مگر منصف کی بابت اس پر مصر ہوئے کہ اس کی حاجت نہیں، تم خود قسم کھا جاؤ تو ہم انعام دے دیں گے۔

حالانکہ ہم نے لکھا تھا کہ قسم کھانا کوئی بڑی بات تو نہیں مگر ہمارے قسم کھانے پر تم لوگ ہم کو اور بدنام کرو گے اسلئے منصف کا تقرر ضروری ہے۔

آخری فیصلہ: چونکہ صرف تقرر منصف پر بات رہ گئی ہے یہ بھی اس لئے کہ فریق ثانی کو کسی منصف پر بھروسہ نہیں اس لئے ہم ہی اپنی معمولی دریا دلی سے کام لیتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ ہم کو اس امر میں جناب مولوی حکیم نور الدین صاحب خلیفہ قادیان کی منصفی منظور ہے۔ مسئلہ زیر بحث یہ ہوگا کہ جناب مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت موعودہ کی جانچ کے لئے وفات مسیح علیہ السلام کی حاجت نہیں۔

اس دعوی کا ثبوت میرے ذمہ ہوگا اور قادیانی مشن کے وکیل منشی قاسم علی کو میرے پیش کردہ دلائل کا جواب دینا ہوگا۔

حسب شرط مسلّمہ میری تین تقریریں ہوں گی اور فریق ثانی کی دو ہوں گی۔

یہ مباحثہ مثل سابق تحریری اور بمقام لوھیانہ ہوگا جہاں پہلے ہوا تھا۔

پانچوں تحریریں جناب منصف صاحب کی خدمت میں بھیج کر تحریری فیصلہ محض ان تحریروں کی رو سے لیا جائے گا، نہ کہ ان کے اپنے ذاتی خیال یا اعتقاد سے۔

انعامی مبلغ ۵ روپیہ لودہانہ کے معزز رئیس جناب بابو عبدالرحیم آنریری مجسٹریٹ کے پاس بایں تحریر امانت رہیں گے کہ منصف جس کے حق میں فیصلہ دے اس کو دے دیں۔

قادیانی مشن کے ممبرو! اب بھی ہم نے کچھ کسر اٹھا رکھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اہل حدیث امرتسر۔نمبرایک۔جلد۱۱۔مورخہ ۳۱۔اکتوبر۱۹۱۳ءمطابق ۳۰ ذی قعد۱۳۳۱ھ۔ص۳۔۴)

مسیح موعود کا ایک نشان

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں:

قادیانی مشن کے بانی (مرزا غلام احمد) آنجہانی اور موجودہ مریدوں سے ہمیں یہ شکایت ہمیشہ سے ہے کہ وہ اصل مبحث سے ہمیشہ طرح دیتے رہے۔سیدھی بات یہ تھی کہ چونکہ مسیح موعود کا مسئلہ حدیثوں پر مبنی ہے، اس لئے لازمی ہے کہ جو جو نشان مسیح موعود کے احادیث میں آئے ہیں، وہ مدعی میں پورے پائے جائیں۔

شکر ہے کہ قادیان کے اخبار الفضل نے اس اصول کو مان لیا ہے۔چنانچہ وہ لکھتا ہے:

ہاں البتہ وہ نشان جو کہ رسول کریم ﷺ نے اس (مسیح موعود) کی ذات والا صفات کے ساتھ مخصوص فرمائے تھے وہ دیکھتے ہیں کہ آیا ان کے وجود باجود کے ساتھ پورے ہوتے ہیں یا نہیں۔(الفضل قادیان ۲۹۔اکتوبر۱۹۱۳ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں:

ٹھیک اس اصول کے مطابق ہم ایک نشان مسیح موعود کا پیش کرتے ہیں جس کو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی بڑے فخر سے پیش کیا ہوا ہے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

هوالذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔(براہین احمدیہ جلد چہارم۔ص ۴۹۸)

مولانا فرماتے ہیں: کیا یہ نشان مسیح موعود کا پایا گیا۔کیا مسیح موعود دنیا میں نہیں آیا۔کیا اس نے تمام دنیا میں اسلام پھیلایا؟ کیا اب حاجت تبلیغ کی نہیں رہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غالباً ان سب سوالوں کا جواب وہی ملے گا جس کی واقعات شہادت دیتے ہیں۔

اس کے جواب میں الفضل یا دوسرے قادیانیوں کا یہ کہنا کہ ہمارے مسیح (مرزا قادیانی) نے کسر صلیب کر دیا اسی لئے تو عیسائی ہمارے (مرزائیوں کے) سامنے کھڑے نہیں ہو سکتے۔ کیا خوب منطق ہے۔ عیسائیوں کی کوشش اور کامیابی کسی سے مخفی نہیں۔ وہ دن رات ترقی پر ہیں۔ مردم شماری کی رپورٹیں ان کی ترقی کی مظہر ہیں۔ دنیا ان کی ترقی کی قائل ہے۔ ایک ہمارے قادیانی دوست ہیں جو فخر کرتے ہیں کہ عیسائی ہمارے سامنے آنے سے منہ چھپاتے ہیں۔ کوئی پوچھے کب؟

دہلی میں برابر مباحثات کرتے ہیں۔

لاہور کے جلسوں میں مباحثات کرتے ہیں۔

گذشتہ سالوں میں بھی تمہارے خواجہ کمال الدین، مولوی غلام رسول راجیکی والے وغیرہ عیسائیوں کے کالج میں مباحثہ کو گئے۔ انہوں نے سب کے ساتھ گفتگو برابر کی۔ یہ جدا بات ہے کہ تمہارے مناظروں نے ان کے پادری (جوالاسنگھ) کی منطقی تقریر کو فضول کہہ کر ٹال دیا، مگر انہوں نے آپ سے منہ نہیں چھپایا۔ اور نہ وہ آپ سے چھپے۔

بھلا جس صورت میں وہ آپ کے مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے امرتسر میں ۱۵ روز تک مباحثہ کرتے رہے، تو آپ لوگوں سے وہ کیوں منہ چھپانے لگے۔

ہاں یہ سچ ہے کہ بعض عیسائیوں نے مجھ سے کہا کہ چونکہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب دجال ہیں اس لئے ہم ان سے مباحثہ کرنا پسند نہیں کرتے۔ یہ الگ بات ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ نومبر ۱۹۱۳ء جلد ۱۱ نمبر ۳ ص ۱۔۲)

کیا اوچھاپن ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی مشن کے بانی کی عادت شریفہ تھی کہ معمولی واقع کو بھی ایسی رنگ آمیزی سے بیان کرتے تھے کہ سننے والا بس اوسی کو بڑا معجزہ جان لے۔

ایک زمانہ تھا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے ساتھ مرزا صاحب قادیانی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ تھا۔ کسی روز مولوی صاحب موصوف عدالت کے برآمدہ میں کرسی پر بیٹھے تھے، نماز کا وقت آیا تو مولوی صاحب اُٹھ کر چلے گئے۔

اور جناب مرزا صاحب قادیانی کی امت کی حرکت سے وہ کرسی اٹھوائی گئی تا کہ مولوی صاحب کو بیٹھنے میں تکلیف ہو۔

بس اس واقع کو جناب موصوف نے اتنی رنگ آمیزی سے بیان کیا کہ الامان والحفیظ۔

کبھی اس کو مولوی صاحب کی ذلت بتلایا، کبھی اپنی کرامت کبھی اپنا معجزہ۔

اور بیان یہ کیا جاتا کہ مولوی محمد حسین نے عدالت میں کرسی مانگی تھی۔ عدالت نے بڑی خفگی کے لہجے میں کہ اول تمہارے لئے ہمارے ہاں کرسی کا حکم نہیں۔ پس یہی معنی ہمارے اس لہام کے ہیں جس کے الفاظ ہیں انّی مهين من اراد اهانتك (خدا فرماتا ہے اے مرزا جو تیری بے عزتی کرے گا میں اوس کو بے عزت کرونگا) کیا سچ ہے

این کرامت ولی ماچہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

اس قسم کی اور بھی بہت مثالیں اون کی زندگی میں ملتی ہیں۔ ہم نے سمجھا تھا کہ اس قسم کا اوچھا پن اونہی کے ساتھ مخصوص تھا۔ لیکن واقعات نے ثابت کیا کہ نہیں، اونکی امت میں بھی اوس کا اثر ہے۔ کیوں نہو، باپ کا اثر بیٹے کے جسم پر ہوتا ہے۔ نبی اور مرشد کا اثر پیروں کی روحانیت پر ہوتا ہے۔

آج کل اخباروں میں یہ خبر گشت کررہی ہے کہ انگلستان کے ایک معزز رئیس لارڈ ہیڈلے نے اسلام قبول کیا جو عرصہ چالیس سال سے اسلامی کتابوں کا مطالعہ کررہے تھے۔ بہت اچھا ہوا۔ خدا کا شکر ہے۔ ہم خوش ہیں اور اس روز بہت خوش ہونگے جب ہمارے بادشاہ سلامت مع اپنے تمام ملک کے مسلمان ہوجائینگے۔ مگر قادیانی مشن کے اوچھاپن کی کوئی حد نہیں۔ قادیان سے ایک بڑا اشتہار نکلا ہے جس کی سرخی ہے حضرت مسیح موعود مہدی مسعود کا ایک اور تازہ نشان۔ اس کے نیچے لکھا ہے:

”حضرت مسیح موعود مہدی مسعود نے ایک کشف دیکھا تھا کہ جو آج اس طرح پورا ہوا۔ کہ علاوہ اور انگریزوں کے ایک عالی نسب لارڈ جو ہوس آف لارڈز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارلیمنٹ کا ممبر ہے اور جس کا نام لارڈ ہیڈ لے ہے حضرت مسیح موعود کے غلام جناب خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھ پر علی الاعلان اسلام قبول کرتا ہے۔ یہ نشان حضرت مسیح موعود کے اُس کشف کی مطابق ہوتا ہے جو ۱۸۹۱ء میں حضور نے شائع کیا تھا (ازالہ اوہام صفحہ ۱۱۴ طبع ثانی، جلد دوم)

''عاجز پر جو ایک رؤیا ظاہر کیا گیا، وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمتِ کفر وضلالت میں ہیں آفتابِ صداقت سے منور کئے جائیں گے۔ اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ میں شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کر رہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہو جائیں گے۔''

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم دل سے دست بدعا ہیں خدا کرے مرزا صاحب قادیانی کا صحیح معنی میں کوئی ایسا کشف ہو جس سے ثابت ہوتا ہو کہ یورپ خصوصا انگلستان مسلمان ہو جائے گا اور وہ کشف پورا بھی ہو جائے۔ بلکہ ہم اس بات کو بھی بخوشی سنیں گے کہ یورپ یا صرف انگلستان مسلمان ہو کر مرزا صاحب قادیانی کا معتقد یا دوسرے لفظوں میں مرزائی یا احمدی ہو گیا ہے۔ خواہ کوئی صاحب ہماری اس رائے پر ہم سے مختلف ہوں، مگر ہم تو اس پر بضد مصر ہیں۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ جو واقعہ اس دعویٰ میں پیش کیا جاتا ہے وہ مرزا صاحب کا نشان ہے یا نہیں؟ اس کے متعلق ہم آئندہ مفصل لکھیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۱۔ نمبر ۵۔ مورخہ ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ مطابق ۲۸۔ نومبر ۱۹۱۳ء ص: ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لارڈ ہیڈلے کا اسلام

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

گذشتہ پرچہ میں اس کے متعلق ایک مختصر سا مضمون لکھا گیا، آج ذرا مفصل لکھتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں۔

حدیث شریف میں آیا ہے قیامت سے پہلے چند علامات واقع ہونگی۔ اُن میں سے فرمایا طلوع الشمس من مغربھا (سورج اپنے مغرب سے نکلے گا)۔ اس حدیث کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''ایسا ہی طلوع شمس کا جو مغرب کی طرف سے ہوگا ہم اس پر بہرحال ایمان لاتے ہیں۔ لیکن اس عاجز پر جو ایک رؤیا میں ظاہر کیا گیا، وہ یہ ہے جو مغرب کی طرف سے آفتاب کا چڑھنا یہ معنی رکھتا ہے کہ ممالک مغربی جو قدیم سے ظلمت کفر وضلالت میں ہیں آفتاب صداقت سے منور کئے جائیں گے۔ اور ان کو اسلام سے حصہ ملے گا۔ اور میں نے دیکھا۔ کہ میں شہر لنڈن میں ایک ممبر پر کھڑا ہوں اور انگریزی زبان میں ایک نہایت مدلل بیان سے اسلام کی صداقت ظاہر کررہا ہوں۔ بعد اس کے میں نے بہت سے پرندے پکڑے۔ جو چھوٹے چھوٹے درختوں پر بیٹھے ہوئے تھے اور اُن کے رنگ سفید تھے۔ اور شاید تیتر کے جسم کے موافق اُن کا جسم ہوگا۔ سو میں نے اس کی یہ تعبیر کی کہ اگرچہ میں نہیں مگر میری تحریریں ان لوگوں میں پھیلیں گی اور بہت سے راستباز انگریز صداقت کا شکار ہوجائینگے۔'' (ازالہ اوہام طبع اول ص ۵۱۵)

لارڈ ہیڈلے کے مسلمان ہونے پر قادیان سے ایک اشتہار نکلا۔ جس کا ذکر گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں کیا گیا۔ اُس میں یہ عبارت ادھوری لکھ کر لارڈ ہیڈلے کا مسلمان ہونا مرزا صاحب قادیانی کا معجزہ بتلایا ہے۔

ہم سب مرزا صاحب قادیانی کے معجزات کے قائل ہیں (گو دوسرے معنی میں) اس لئے ہم دل سے چاہتے ہیں کہ آپ کی اس شرح حدیث کے مطابق خدا وہ دن جلد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاوے کہ تمام مغرب نور اسلام سے بہرہ ور ہو۔ مگر جناب والا یہ تو بتلایئے کہ حدیث مذکور میں من المغرب ہے یا مغربھا (باضافت) ہے؟ حدیث کے الفاظ ہمارے سامنے ہیں جس میں مغربھا بالاضافت ہے۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ شمس سے مراد یہی جرم سماوی ہے اور اسی کی مغرب مراد ہے اور یہی اپنی مغرب سے طلوع کرے گا۔

علاوہ اس کے یہ تو بتلاویں کہ یورپ خصوصاً انگلستان ہندوستان سے تو مغرب میں ہے۔ مدینہ شریف سے بھی مغرب میں ہے؟ جہاں پر حضور علیہ السلام نے بیٹھ کر حدیث فرمائی تھی۔ کیا اُس وقت آپ کا خیال یورپ کی طرف تھا جو مدینہ سے مغرب کی جانب نہیں بلکہ شمال کی طرف ہے۔ (عرب کے مغرب میں افریقہ ہے یورپ نہیں)

اچھا ہم آپ کی تشریح کی صحت پر بھی سوال نہیں کرتے۔ بلکہ صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ لارڈ ہیڈلے کے مسلمان ہونے سے اگر یہ معنی صحیح ہو گئے ہیں، تو یہ تو آں حضرت ﷺ کی صداقت ہے نہ کہ مرزا صاحب قادیانی کی۔ غور تو کرو کہتے کیا ہو۔

ہاں آپ کے پیش کردہ حوالہ سے مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب ہوسکتی ہے کیوں کہ مرزا صاحب قادیانی نہ لنڈن گئے نہ وہاں آپ نے تقریر فرمائی، نہ آپ کی کوئی تصنیف وہاں شائع ہوئی۔ خواجہ کمال الدین کا جانا مرزا صاحب قادیانی کا جانا بنایا جائے تو یہ بھی غلط ہے کیوں کہ خواجہ صاحب وہاں مرزائی مشن کی تبلیغ نہیں کرتے بلکہ جیسا کہ اور اخباروں نے عموماً اور بدر قادیانی نے خصوصا صاف لکھا تھا کہ وہ انگلستان میں بغیر اختلافی باتوں کے صرف اسلام کی اشاعت کر رہے ہیں، مرزا قادیانی کا تو نام بھی نہیں لیا جاتا۔ پھر اُن کا جانا مرزا قادیانی کا جانا کیسے ہوا؟ علاوہ اس کے یہ بھی غلط ہے کہ لارڈ ہیڈلے نے خواجہ کمال الدین کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا بلکہ رپورٹر کی تار اور خواجہ کمال الدین کی نظم مندرجہ زمیندار مورخہ ۲۰ نومبر ۱۹۱۳ء سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ لارڈ ہیڈلے کے اپنے چالیس سالہ ذاتی مطالعہ کا یہ اثر ہے۔ اور وہ کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہی نہیں ہوئے بلکہ لنڈن کی انجمن اسلامیہ نے اپنے جلسہ میں اعلان کیا ہے کہ لارڈ ہیڈلے نے اسلام کا اعلان کر دیا۔ غالبا گمان ہے کہ وہ خواجہ کمال الدین کے جانے سے بھی پہلے سے اندرونی طور پر مسلمان ہوں گے جس کا اعلان انہوں نے اَب کیا۔

اخیر میں ہم اتنا کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ خواجہ کمال الدین کے کام سے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت اسلام کے متعلق ہے ہم کو پوری ہمدردی ہے۔ مگر قادیانی مشن اپنے ایسے اوچھا پن سے چاہتا ہے کہ مسلم پبلک کو خواجہ کمال الدین سے ہمدردی نہ ہو۔ پھر ساتھ ہی اُس کے مسلم پبلکسے مدد بھی چاہتا ہے۔ اس لئے ہم قادیانی مشن اور اُن کے خلیفہ صاحب کی خدمت میں گذارش کرتے ہیں کہ اگر واقعی آپ لوگ اسلام کی اشاعت کے خواہشمند ہیں تو خواجہ کمال الدین کے کارناموں کو اپنے مشن کی صداقت نہ بنایا کریں۔ بلکہ محض اسلامی خدمات بتلایا کریں۔ لوگ صحیح اندازہ خود ہی لگالیں گے مگر جس کے خمیر میں اوچھا پن ہو وہ چھوڑ سکتا ہے؟ (دیدہ باید)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۱۔ نمبر ۶۔ مورخہ ۶ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ مطابق ۵۔ دسمبر ۱۹۱۳ء ص: ۳۔۴)

سیرۃ المسیح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی اخبار تحریک کررہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) کی سوانح عمری لکھی جائے جو مہذب دنیا میں پیش کرنے کے قابل ہو۔

ہم بھی اس کام کو قابل قدر جانتے ہیں اور اس میں بقدر طاقت مدد دینے کو بھی تیار ہیں۔ ایسی کتاب جو مرزا صاحب کی سوانح عمری ہوگی ہم اوس کو خود خریدینگے اور احباب کو بھی ترغیب دیں گے بلکہ وعدہ کرتے ہیں کہ اہلحدیث میں اوسکا اشتہار دیا کرینگے۔ بشرطیکہ واقعات صحیحہ اور کاملہ درج ہو۔ منجملہ دو واقعات ہم پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے کتاب ''اعجاز احمدی'' میں مجھ کو بغرض تحقیق حق یعنی برائے مباحثہ قادیان میں بلایا تھا۔ اُسی کتاب میں یہ بھی لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ پیشگوئی کی پڑتال کے لئے قادیان نہیں آئینگے۔

مگر میں دس جنوری ۱۹۰۳ء کو ۲ بجے دن کے جا پہونچا۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اطلاع دی کہ میں آپ کی دعوت کے مطابق آیا ہوں۔

آپ حرم سرائے سے باہر تشریف نہ لائے۔ عذر کیا کہ میں نے رسالہ ''انجام آتھم'' میں خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں آئندہ مباحثات نہ کرونگا۔ حالانکہ نہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعدہ ہے نہ ایفاء بلکہ

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

کا اظہار تھا۔

دوسرا واقع قابل اندراج ''سیرت المسیح'' یہ ہے کہ ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب قادیانی نے ایک اشتہار دیا تھا جس کا اصل مطلب یہ تھا کہ

مولوی ثناء اللہ مجھ سے پہلے نہ مرے، یعنی میں اوس سے پہلے مروں، تو میں خدا کی طرف سے نہیں ہوں۔

اس کے بعد واقع یہ ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہوگئے اور مولوی ثناء اللہ آج (دسمبر ۱۹۱۳ء) تک یقیناً زندہ ہے۔ اس کا نتیجہ صاف ہے بحکم یؤخذ المرء باقرارہ جناب مرزا صاحب قادیانی اپنے دعویٰ کے مطابق خدا کی طرف سے نہیں تھے۔

یہ دو واقع تاریخی ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں نے سیرۃ المسیح میں ان کو جگہ نہ دی تو چونکہ دنیا میں شائع شدہ ہیں باخبر اصحاب جان لینگے کہ کتاب واقعات مرزا قادیانی کے بیان کرنے میں ناقص بلکہ بددیانت ہے۔ آئندہ اختیار بدست مختار۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۱۔ نمبر ۷۔ مورخہ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۲- دسمبر ۱۹۱۳ء ص:۳)

الحق کی مدد کرو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی اخبار زور دے رہے ہیں کہ دہلی کے اخبار ''الحق'' (بمعنے الباطل) کی مدد کرو، ورنہ بند ہوجائیگا۔

نظر بحالت موجودہ ایسا ہی معلوم ہوتا ہے۔ افسوس ہے ہم اپنے (سہ صدی) دوست کی مدد نہیں کرسکتے مگر بحکم ''خدا خود میر سامان ست در بابِ توکل را'' خدا نے ہمارے ذریعہ الحق کو مدد پہنچانے کی ایک صورت پیدا کردی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ منشی قاسم علی اڈیٹر الحق نے لودہانہ کے مباحثہ میں مبلغ تین سو روپیہ مجھ کو انعام دیا تھا۔ اوس سے بعد آپ نے کہا کہ اس مضمون پر بحث کرلو کہ مرزا صاحب کے دعویٰ کے لئے وفات مسیح کی بحث ضروری ہے۔ اگر ثابت ہوجائے کہ ضروری نہیں تو میں اصل دعویٰ پر بحث کرنے کو تیار ہوں۔ اس پر میں نے آمادگی ظاہر کی مگر انعام مانگا تو آپ نے حسب حیثیت یا حسب حوصلہ مبلغ پانچ روپیہ انعام لکھا۔ میں نے بصد خوشی منظور کر کے لکھا کہ اس نزاع کے فیصلے کے لئے حکیم نورالدین صاحب خلیفہ قادیان منصف ہونگے۔ مگر منشی صاحب خدا معلوم کیوں خاموش ہوئے۔ خدا مولوی گل محمد صاحب ساکن موضع کدنہ کا بھلا کرے جنہوں نے وعدہ کیا کہ منشی صاحب ہارے تو اون کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ میں دونگا، بلکہ اون کو بھی پانچ دونگا۔ مولوی صاحب کے بعد حکیم خیر محمد صاحب رئیس ڈیرہ غازی خان کا خط آیا جو درج ذیل ہے:

> ''بندہ نے اخبار گوہر بار اہلحدیث پرچہ مورخہ ۲۱ ذی الحجہ ۱۳۳۱ھ صفحہ ۱۱ کالم دوم میں ایک مضمون منجانب مولوی گل محمد صاحب ساکن موضع کدنہ ضلع مظفر گڈھ کا بنام منشی قاسم علی صاحب کے دیکھا ہے۔ بڑا مرغوب ہے۔
> وہ تحریر کرتے ہیں کہ باوجود ہار کے بھی مبلغ پانچ روپیہ انعام دونگا۔ اگر منشی صاحب بموجب تحریر مولوی گل محمد صاحب کے فیصلہ منصف منظور کر کے اپنے اخبار میں درج کردیں تو بندہ پندرہ روپیہ حسب ذیل انعام دیگا۔ ہار جانے والے کو مبلغ ۵/ اور جیت جانے والے کو مبلغ ۱۰۔''

گویا ایک معنی سے منشی قاسم علی صاحب دہلوی کے اخبار الحق کی بھی یہ امداد ہے، اور فیصلہ کی بھی اچھی صورت۔ مخالف اخبار کی موت چاہنے والا ہمارے نزدیک کمینہ اور اصول ایڈیٹری سے ناواقف ہے۔ اسلئے ہماری دعا ہے کہ خدا کرے ''الحق'' جاری رہے کیوں کہ اس کے ذریعہ ہمیں بہت کچھ اس پاک جماعت کے اخلاق کا اندازہ ہوتا رہتا ہے۔

(اہل حدیث جلد ۱۱۔ نمبر ۷۔ مورخہ ۱۳ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۳ء ص: ۳-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عرصہ سے ہم قادیانی مشن اور اُس کے بانی سے اِس بات کے متقاضی رہے کہ جن وجوہ اور دلائل سے آپ مسیح موعود اور مہدی مسعود بنتے ہیں اُن کو پیش کیجئے تاکہ حق اور باطل میں تمیز ہوسکے۔ مگر اُدھر سے اغماض اور اہمال ہی ہوتا رہا۔

اس کے جواب میں یہی سنا کئے کہ پہلے وفات مسیح پر بحث کرلو۔ ہر چند اس مضمون پر بھی ہم نے اپنی تحریر وتقریر میں ان کے دعویٰ کی تکذیب کافی کی، یہاں تک کہ ریاست رام پور میں اسی مسئلہ وفات وحیات مسیح پر بحث ہوئی تو ہزہائینس نواب صاحب رامپور نے خاکسار کو جو سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا خود اُسی سے ثابت ہوسکتا ہے کہ بحث کا اثر کیا ہوا تھا۔ نقل سرٹیفکیٹ یہ ہے:

> ''رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح اللسان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اُسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ ومسرور ہوئے۔''
>
> محمد حامد علی خان

اس کے علاوہ میں نے تفسیر ثنائی جلد دوم میں۔ اور برادرم مولوی ابراہیم سلمہ نے رسالہ ''شہادت القرآن'' میں اِس مسئلہ (حیات مسیح) پر کافی بحث کی ہے تاہم یہ لوگ یہی کہتے رہے کہ وفات مسیح پر بحث کرلو۔

یہ ذکر اس لئے کیا جاتا ہے کہ قادیانی ممبر جب ہمارے تقاضا مذکور سے تنگ آتے ہیں، تو یہ مشہور کرتے ہیں کہ ہم اِس مسئلہ پر بحث کرنے سے عاجز ہیں، یا دل سے وفات مسیح کے قائل۔

خدا کا شکر ہے کہ قادیانی اخبار ''الفضل'' کے لائق اڈیٹر نے ہمارے تقاضا پر نظر کی۔ جس کے متعلق ہم اُس کے شکر گذار ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ شک نہیں کہ آپ نے دعویٰ مسیحیت کو مناظرانہ رنگ میں ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ نے اپنی دلیل کے جملہ مقدمات پر مختصر گفتگو کی ہے۔ ہم اُن سب مقدمات کا ذکر کر کے ضروری مقدمہ پر نکتہ چینی کرینگے۔

(مقدر اوّل) حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے۔

(دوم) مردے واپس دنیا میں نہیں آسکتے۔

(نتیجہ) ان دو مقدمات کا یہ ہے کہ آنے والا موعود حضرت عیسیٰ خود نہیں ہوگا۔ بلکہ امت محمدیہ میں سے کوئی ہوگا۔

چونکہ ابھی تک مسیحیت مرزا کا ثبوت باقی تھا۔ جو حقیقت میں جان ہے سب مضمون کی۔ اس لئے اڈیٹر الفضل نے اس کا ثبوت یوں دیا ہے۔ جو خود اُنہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

> چوتھی بحث وہ یہ ہے کہ حضرت میرزا صاحب ہی مہدی موعود ہیں۔ اس کے لئے میں صرف ایک حدیث پیش کرتا ہوں۔ جس میں حضرت نبی کریم اپنے مہدی کا ایک خاص نشان بتاتے ہیں۔ جو جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے ہیں۔ کسی مدعی مہدویت کے دعوی کے وقت ظاہر نہیں ہوا۔ اور نہ اس مہدی نے اسے اپنے لئے نشان صداقت ٹھیرایا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:
>
> ان للمهدی (لمهدینا) اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض۔ ینکسف القمر فی اول لیلة من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منه ولم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض۔ (رواہ الدارقطنی)
>
> حجج الکرامة میں اس حدیث کی دیگر کتب حدیث سے بھی تخریج ہے۔
>
> اخرجه نعیم بن حماد وابوحسن الخیری فی الجزئیات واخرج مثله الحافظ ابوبکر بن احمد الحسن وابن حماد ایضا عن کثیر بن مرة الحضرمی والبیهقی.
>
> اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ چاند کو گرہن کی درمیانی تاریخوں میں اور سورج کو گرہن کی آخری تاریخوں میں اور پھر ماہ رمضان میں گرہن لگے گا۔‘‘

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الفضل قادیان ۲۶ نومبر ۱۹۱۳ء صفحہ ۸)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس بیان میں راقم مضمون نے معمولی غلط بیانی سے کام نہیں لیا، بلکہ وہ غلط یا کذب بیانی کی ہے جس کی بابت صحیح حدیث میں وارد ہے

من کذب علیّ متعمّدا فلیتبوأ مقعده من النار

(جو کوئی نبی پر جھوٹ لگاوے وہ اپنا گھر دوزخ میں بناوے)

اڈیٹر الفضل کہتے ہیں:

''نبی کریم اپنے مہدی کا ایک خاص نشان بتاتے ہیں۔''

حالانکہ یہ مضمون کسی مرفوع حدیث میں نہیں ملتا۔ اڈیٹر الفضل ہم کو کسی حدیث میں نبی کریم (ﷺ) کے الفاظ طیبہ بتلاویں تو ہم اُن کی قابلیت ودیانت اور راست گوئی ماننے کے علاوہ اُن کو انعام بھی دینگے۔ ورنہ اُن کو ہماری پیش کردہ حدیث اور مشہور آیت قرآنی سے ڈرنا چاہئے۔ جو کذب بیانی کی وعید پر آئی ہے۔

دارقطنی کے صلوٰۃ الکسوف میں یہ روایت ہے جو بذات خود سخت ترین ضعیف ہونے کے مرزا صاحب قادیانی سے بالکل بے تعلق ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے:

(راوی کہتا ہے) ہمارے مہدی کی دو نشان ہیں۔ جب سے دنیا بنی ہے وہ کبھی نہیں ہوئے۔ چاند کو رمضان کی پہلی رات میں اور سورج کو نصف رمضان میں گرہن ہوگا۔ جب سے آسمان وزمین پیدا ہوئے یہ دونوں نشان نہیں ہوئے۔

۱۳۱۱ھ کو رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن ہوا، تو مرزا صاحب قادیانی نے اُس کو اپنے پر لگایا اور یہ دعویٰ کیا کہ مجھ سے پہلے کبھی نہیں ہوا۔ لیکن جب تاریخ سے ثابت کیا گیا کہ اس قسم کے گرہن ہر چھتیس برس کے بعد ہوا کرتے ہیں۔ سابق زمانہ میں بھی ہوئے۔ تو مجبورا اُن کو اقرار کرنا پڑتا ہے کہ:

''ہمارے زمانہ سے پہلے بھی رمضان میں کسوف وخسوف ہوا ہے۔ ہمیں اُس سے انکار نہیں۔ (الحکم قادیان ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء)

اچھا تو جب ایسا کسوف وخسوف ہوا ہے تو پھر اس روایت سے آپ کو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق۔ اس روایت کے اگر وہی معنی ہیں جو آپ کرتے ہیں، تو پھر بھی یہ روایت آپ کی تردید بلکہ تکذیب کرتی ہے کیوں کہ (حسب ترجمہ آپ کے) اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہت عرصہ ہوا مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوگذرے۔ عجب نہیں کہ سید محمد جونپوری ہی ہوں۔ تو اِس سوال کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے وہ دیا جو اڈیٹر الفضل نے اپنے لفظوں میں یوں لکھا ہے:

"کسی مدعی مہدویت کے دعویٰ کے وقت ظاہر نہیں ہوا اور نہ اُس مہدی نے اسے اپنے لئے نشان صداقت ٹھیرایا ہے۔"

جل جلالہ۔ کیا ہی نئی منطق ہے۔ اسی کو کہتے ہیں فبهت الّذی كفر۔ الفاظ روایت کی ہمارے سامنے ہیں اور ان میں صاف موجود ہے کہ مہدی کی ایک علامت ہے جو شروع دنیا سے اُس وقت تک نہ ہوئی ہوگی۔ حالانکہ آپ کا مہدی اور مسیح خود مانتا ہے کہ مجھ سے پہلے یہ نشان ہوا۔ پھر یہ کیونکر آپ کہہ سکتے ہیں لم تكونا منذ خلق السمٰوٰت والارض۔ (جب سے دنیا بنی ہے نہیں ہوا)

آیئے ہم اختصار مطلب کی نیت سے آپ کے ساتھ یوں گفتگو کرتے ہیں۔

اہلحدیث: مرزا صاحب کی مہدویت اور مسیحیت کی کیا نشانی ہے۔

الفضل: ان کے زمانہ میں رمضان میں چاند اور سورج کو گرہن ہوا۔ جو پہلے کبھی نہیں ہوا۔ یہی روایت میں نشان آیا ہے۔

اہلحدیث: مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ پہلے بھی ہوا۔ حالانکہ اُس روایت میں ہے کہ وہ گرہن اِس قسم کا ہوگا جب سے آسمان وزمین بنی ہیں اُس وقت سے مہدی کے زمانہ تک نہ ہوا ہوگا۔

الفضل: بس یہی نشانی ہے چاہو، تو مانو، چاہو، انکار کرو۔

اہلحدیث: یہ تو صحیح نہیں بلکہ مرزا صاحب کی تکذیب کرتی ہے۔

الفضل: سابقہ زمانہ میں اگرچہ گرہن ہوا، مگر اُس وقت کوئی مدعی نہ تھا۔

اہلحدیث: یہ آپ اپنے پاس سے کہتے ہیں۔ روایت میں ان معنی کا کوئی لفظ نہیں۔

الفضل: گو لفظ کوئی نہیں، مگر مطلب یہی ہے۔

اہلحدیث: آپ تو ایسا مطلب بتلاتے ہیں جو صریح منطوق عبارت کے خلاف ہے۔ سنئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور غور سے سنئے! روایت میں صاف الفاظ ہیں:

''وہ نشان شروع دنیا سے مہدی کے زمانہ تک ظہور پذیر نہ ہوئے ہونگے۔''

جب یہ گرہن مرزا صاحب سے پہلے بھی رمضان شریف میں ہو چکا ہے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ نشان مہدی کا نہیں اور نہ روایت مذکور کے یہ معنی ہیں۔ بلکہ اُس کے معنی صحیح ہیں:

رمضان میں قمر کی راتوں میں پہلی رات میں قمر کو گرہن ہوگا۔ اور سورج کو نصف رمضان میں ہوگا اس قسم کا گرہن نہ مرزا صاحب کے زمانہ میں ہوا۔ نہ آپ سے پہلے کبھی ہوا۔ ہمارے خیال میں مرزائی نبوت کے قلعہ کے لئے یہ روایت بمب کے گولہ کا کام دے سکتی ہے بشرطیکہ کوئی واقف اس سے کام لے۔

پس اڈیٹر الفضل کا دعویٰ: ''یہ حدیث ایک حجت قویہ ہے اِس بات پر کہ حضرت مرزا مہدی موعود ہیں کیوں کہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ میں آپ ہی کے دعویٰ کے ظاہر ہوا۔'' بالکل صریح البطلان ہے اور نا قابل اطمینان ہے کیوں کہ روایت قابل ترمیم ہے جو یہ ہے:

یہ حدیث ایک حجت قویہ ہے اس بات پر کہ حضرت مرزا صاحب مہدی موعود نہیں ہیں۔ کیوں کہ یہ نشان ۱۳۱۱ھ کے پہلے بھی کئی ایک بار ہو چکا ہے۔

منطقی طریق سے ہم اِس مضمون پر غور کرتے ہیں۔ شائد قادیاں میں کوئی منطقی ہو۔

(۱) رمضان میں کسوف وخسوف مہدی کا نشان ہے یعنی مہدی کے دعویٰ کی صحت اس نشان پر موقوف ہے۔

(۲) اِس نشان کی صحت مہدی کے دعویٰ پر موقوف ہے۔ کیوں کہ (بقول مرزا) گو یہ نشان پہلے واقع ہوا۔ مگر چونکہ اُس وقت مدعی کوئی نہ تھا اس لئے یہ نشان نشان ہی نہیں ہوسکتا۔ پس جو چیز موقوف تھی وہی موقوف علیہ ہوگئی۔

وهو صريح الدور وهو باطل.

قادیانی مشن کے ممبرو! اليس فيكم رجل رشيد؟

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۱۱۔ نمبر ۸۔ مورخہ ۲۰ محرم الحرام ۱۳۳۲ھ مطابق ۱۹۔ دسمبر ۱۹۱۳ء ص:۵-۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشن اور اوس کی تعلیٰ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ابھی کل کا ذکر ہے کہ قادیانی جماعت کہا کرتی تھی کہ مسلمانوں کو ہم سے ایسی ضد ہے کہ ہمارے نیک کاموں (اشاعت اسلام وغیرہ) میں بھی شریک نہیں ہوتے۔ بلکہ یہ بھی کہتے تھے کہ اشاعت اسلام کا حصہ خاص ہم ہی کو ملا ہے۔ آج ان کی حالت ہی دگرگوں ہے۔

دہلی میں چند غیرت مندان اسلام نے (جن کے سربرآوردہ نواب وقار الملک، جناب حاذق الملک، مولوی عبدالاحد صاحبان وغیرہ ہیں) تجویز کی کہ ولایت میں اشاعت اسلام کے لئے وفد بھیجنا چاہیے کیونکہ اکیلے خواجہ کمال الدین وہاں کام کو نباہ نہیں سکتے۔

چنانچہ انہوں نے اس کام کا انتظام اپنے ہاتھ میں لیا۔ اور مولوی ڈاکٹر محمد علی شاہ، مولوی انیس احمد کو اس کام کا اہل سمجھ کر طیار کیا۔

ہمارے خیال میں یہ انتخاب بہت ہی موزوں ہوا۔ ہم ذاتی طور پر ان دونوں نوجوانوں کو جانتے ہیں اور گمان رکھتے ہیں کہ اس کام کو وہ بخوبی کر سکیں گے۔

مگر اتنا سنتے ہی قادیان مشن کو رقابت کی آگ نے سوختہ کر دیا۔ چنانچہ لاہور کے قادیانی اخبار پیغام صلح میں بالفاظ نامہ نگار اس واقعہ کی نسبت خفگی کا اظہار یوں کیا گیا ہے:

> وہ لوگ جو اشاعت اسلام کا کام اسلام کی اشاعت کیلئے کرنا چاہتے ہیں اور اس راہ میں مالی مدد کرنے کے لئے تیار ہیں وہ دیکھیں کہ آیا وہ ایک متیقن الفوز و الاصلاح راستہ اختیار کر رہے ہیں یا برعکس۔ خواجہ (کمال الدین) صاحب کی قابلیت یا عدم قابلیت کا سوال تو مشت بعد از جنگ ہے۔ اور گزرگراں کے جس قدر ارباب العائم والحی ہیں، جنہوں نے بڑے بڑے مدارس اسی غرض سے قائم کر رکھے ہیں، جنہوں نے ہزاروں ہزار روپئے مسلمانوں کا اس مقصد پر نہ صرف آج بلکہ آج سے سال ہا سال پیشتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خرچ کیا اور کر رہے ہیں۔ اگر درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، اگر روشنی کا وجود عین آفتاب کا وجود ہے، اگر حرکتِ آثار و علامات حیات سے ہے، تو خواجہ صاحب کی اہلیت اور قابلیت اپنے کاموں سے آشکارا ہے نہ کسی امیر کی تصدیق کی ضرورت ہے اور نہ ہی کسی بزاخفش کی مصدقانہ رنگ میں جنبش ریش کی حاجت، خواجہ صاحب کے نمایاں کاموں نے نہ صرف ان کے اخلاص اور درد اسلامی کو جوان کی تعمیر میں مضمر تھا عیاں کر دیا ہے بلکہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی مسعود کے دعاوی کی صداقت پر مہر لگا دی ہے۔

دیکھنا تو یہ ہے کہ جو غیر احمدی اصحاب اشاعت اسلام کا اہم کام اپنے ذمہ لے کر ولایت نہایت خوش آئند پسندیدہ اور صحت بخش سفر پر جو اس زمانے کے نوجوانوں کا سدرۃ المنتہی ہے روانہ ہونے والے ہیں عیسائیت اور مسیح پرستی کے مقابلہ ومحاربہ کے لئے کون سا تیر اپنے ترکش میں رکھتے ہیں۔ ہمارا زمانہ قرون وسطی کا زمانہ نہیں ہے اس زمانہ میں دلائل و براہین کی ضرورت ہے جو نہ صرف لوگوں کے دلوں پر تصرف کریں بلکہ اون کے دماغ کو فتح کرلیں پھر اس کے ساتھ ساتھ مذہب نہ صرف دلائل و براہین کے مجموعہ کا نام ہے بلکہ ان سے بڑھ چڑھ کر مذہب کی بنا صداقت اخلاص خدا پرستی تقوی خشیت الٰہی سچی تبدیلی تزکیہ نفس پر ہے (بلکہ بدزبانی اور دل آزاری بھی اس میں جزءِ اعظم ہے جسکا پاک نمونہ راقم مضمون دکھا رہا ہے۔ اہل حدیث) اور ہر ایک ایسا شخص جوان ہتھیاروں سے مسلح ہے دنیا پر غالب آ سکتا ہے اگرچہ وہ اکیلا ہی کیوں نہ ہو۔ تزکیہ نفس کسی یونیورسٹی کی ڈگری کا نام نہیں ہے کہ کلاسوں میں بیٹھ کر اور کاغذات کے سیاہ کرنے کے بعد آسانی سے حاصل ہوسکتی ہے۔ اس کیلئے اگر کوئی مدرسہ ہے تو وہ صادقین کی صحبت اور ان کی معیت کہ فرمایا کونوا مع الصادقین۔

اب ظاہر ہے کہ تمام غیر احمدی عالم اسلامی میں کوئی ایسا مرکز نہیں ہے کہ جہاں اجتماع کی غرض صرف خدا پرستی خدا شناسی اور خدانمائی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان ہو، یا ایران۔ مصر ہو، یا عرب۔ کسی ملک کو اس بارہ میں دوسرے پر فوقیت حاصل نہیں ہے۔

ہمارے علی گڈھ کا بیت آذر ہو، یا لکھنؤ کا دارالندوہ۔ دیو بند کی بندش غوں کی کوٹھڑیاں ہوں، یا فتح پوری کے تنگ و تاریک حجرے۔ ہم نے کہیں ایسا دار الضرب نہیں دیکھا جہاں مذہب کے بازار میں رواج پانے والے اصلی سکے ڈھلتے ہیں۔

ہماری غیرت اور مشتعل ہوتی ہے جب دیکھتے ہیں کہ ان کا وجود جو اشاعت اسلام کے لئے ہمہ تن پیکر ننگ و عار ہے اپنی قدامت ثابت کرنے کے لئے ہمیں آج سے تقریباً نصف صدی پیشتر لے جاتا ہے۔

پس وہ جنہوں نے کل کوئی محنت نہیں کی ...وہ آج آرام کیوں چاہتے ہیں۔ جو دن کو جاگتے نہیں وہ رات کی فرحت بخش نیند کے کیوں متمنی ہیں۔ اور وہ خود پیاسے ہیں جو دوسروں کی پیاس کیوں کر بجھا سکتے ہیں۔

هذا الذی ترك الا و هام حائرةً

کیا ندوہ زہادِ وقت کی اصلاح سے جو تعلیم لسان الافرنج کے ساتھ وابستہ ہے فراغت پا چکا؟

کیا ارباب علی گڈھ نے یونیورسٹی کا سنگ بنیاد رکھنے کے ساتھ ساتھ اس کا سر بفلک کنگرہ بھی تیار کر لیا؟

کیا علمائے دیو بند نے فتوی زاغیہ کی تسوید تحریر اور تنقید سے پوری فراغت حاصل کر لی ہے؟

اور سب سے بڑھ کر ضروری سوال یہ ہے کہ آیا دلی کی نظارۃ المعارف القرآنیہ نے کوئی ایسی تفسیر قرآن کریم کی شائع کر دی ہے جو عالم اسلامی کے باہمی نزاع و اختلافات کو مٹانے کے علاوہ ان مقامات پر کافی روشنی ڈالتی ہو جن کو تعلق ابطال نصرانیت سے ہے؟

کیا انہوں نے اپنے آپ کو موجودہ اہل سنت والجماعت سے خارج کر لیا ہے یا دوسرے لفظوں میں اسلام سے؟ نعوذ باللہ من ذلک۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ایسا نہیں اور خدا نہ کرے کہ ہو تو پھر ہم با دب التماس کرتے ہیں کہ یورپ میں ایسا قرآن کریم کا ترجمہ پڑھانے والا کیوں بھیج رہے ہیں جن کی تعلیم ان کے تعبد مسیح کے واسطے ایک اور تازیانہ ہو۔

مسیحی دنیا میں اس وقت دو قسم کے لوگ ہیں۔ ایک وہ جو سائینس اور فلسفہ کے شیداء ہیں۔ ہر ایک مسئلہ کا فیصلہ عقل تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر کرنا چاہتے ہیں۔ موجود زندگی ہی انکی کوششوں اور آرزؤں کا منتہاء ہے۔

ایسے لوگوں کے چارہ کار نہ صرف عقلی دلائل ہیں، بلکہ سنن انبیاء کے مطابق ان کی ارشاد وہدایت کیلئے توجہ باطن نشانات اور آیات کی ضرورت ہے۔

پس وہ لوگ جن کے ایمان کا مدار صرف قصوں پر یا اون آیات سماوی پر ہے جو آج سے تیرہ سو برس قبل دکھلائی گئے تھے، اور اب اسکا دروازہ مسدود ہے وہ کیونکر ملحدین یورپ کے لئے شمع راہ بن سکتے ہیں۔

یہ شرف تو صرف حضرت اقدس مرزا صاحب کے قدموں کے طفیل ان کی جماعت کو حاصل ہے وہ اسلام کی تائید میں نہ صرف روایات پیش کرتے ہیں بلکہ اپنے مشاہدات ونشانات کے علاوہ بے شمار نبوتیں جو امام مغفور نے اپنے زمانہ میں کیں اور پوری ہوئیں اور ان سے بڑھ کر وہ نبوتیں جو ہر روز پوری ہو رہی ہیں اور آئندہ زمانہ میں ہوں گی پیش کرتے ہیں بہ تبدیل الفاظ ایسے پرنخوت دماغوں کے لئے جو احرار یورپ رکھتے ہیں مشکوۃ نبوت کی روشنی کی ضرورت ہے تازہ بتازہ اور نو بہ نو وحی واخبار عن الغیب کی ضرورت ہے لیکن وہ مسلمان جو اپنے آپ کو اس زمانہ میں اہل سنت والجماعت کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور ان کا ایمان کہ وحی ومکالمہ الہی کا دروازہ بند ہے کیونکر ملحدین یورپ کے سامنے آیات پیش کرسکتے ہیں ان کے پاس کون سا ذریعہ ہے جس سے وحی والہام کے مسئلہ پر جو سرچشمہ تمام مذاہب کا ہے روشنی پڑے۔ (اخبار پیغام صلح لاہور ۵۔ اپریل ۱۹۱۴ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم نے نقل عبارت میں بخل نہیں کیا تا کہ ہمارے ناظرین کو صحیح رائے قائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا صحیح موقع مل سکے اور وہ اس بات کو باور کر سکیں کہ یہ لوگ کوئی نیک کام اخلاص اور اسلام کی خیر خواہی سے کرتے ہیں یا اپنے نمود اور ریا سے۔

اللہ اکبر! جن لوگوں کو یہ کافر یا فاسق یا ننگ اسلام نام رکھتے ہیں اون کے اخلاص کی یہ کیفیت ہے کہ باوجودیکہ وہ ان کے عقاید میں متفق نہیں، اعمال میں موافق نہیں، بلکہ ہر طرح علیحدہ، نہ صرف علیحدہ بلکہ ناراض، تاہم جب انہوں نے اشاعت اسلام کا سلسلہ اٹھایا تو ان ننگ و عار اسلام مسلمانوں نے بخوشی و مسرت اس میں چندہ دیا اور بڑی تحسین کی۔ مگر ان کی یہ حالت ہے کہ دہلی سے وفد کی تیاری سنتے ہی چراغ پا ہوئے جاتے ہیں اور مارے غصے کے تمام لوگوں کو کوس رہے ہیں۔ خواہ علی گڈھ کے ہوں یا ندوہ کے۔ دیوبند کے ہوں یا دہلی کے۔ یہی معنی ہیں

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

ہاں اس سارے بیان میں ایک بات ہمارے مطلب کی بھی نکل آئی ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی بے شمار نبوتیں یعنی غیب کی خبریں پوری ہوئیں۔

پس ہمارا مطلب یہی ہے کہ آپ بے شمار نہیں با شمار ہی ہم کو بتلاویں کہ فلاں فلاں پیش گوئی، جو قبل از وقت اپنی سچائی کے لئے کی تھی، پوری ہوگئی۔

آپ کو یاد نہ ہو تو ہم ہی آپ کو بتلاتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے اپنی سچائی کیلئے کیا کیا کہا تھا جس کا اون کو تمام عمر انتظار رہا آخر کار بصد حسرت دنیا سے تشریف لے گئے۔

منجملہ ایک منکوحہ کی شادی تھی۔ اس کی نسبت انہوں نے رسالہ انجام آتھم ضمیمہ کے صفحہ ۵۴ پر لکھا تھا کہ اگر یہ پیش گوئی پوری نہ ہو تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔

بتلایئے پوری ہوگئی؟

پھر لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان میری زندگی میں مریں گے۔ نہ مریں تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں۔ (اشتہار ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء اور چشمہ معرفت ص ۳۲۱)۔

کیا یہ نبوت پوری ہوگئی؟

افسوس ہے واقعات سے اس کا جواب نفی میں ملتا ہے۔

کیا کوئی ہے کہ اس کا جواب مثبت میں دے سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۷۔اپریل ۱۹۱۴ء۔۲۰ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ نمبر ۲۵ جلد ۱۱۔ ص ۴۔۶)

مولوی ابراہیم سیالکوٹی جواب دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے میرے حق میں جو ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے، تو میں جھوٹا۔

اس کے بعد پھر جو ہوا وہ ملک کو معلوم ہے۔

مگر قادیانی جماعت نے اس کے متعلق بہت سے شگوفے چھوڑے ہیں۔ جن میں سے بڑا شگوفہ یہ چھوڑا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا کہ حرام زادہ کی رسی دراز ہے۔اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب بچے رہے ہیں۔

آپ (یعنی مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی) کو یاد ہوگا کہ دسمبر ۱۹۱۳ء میں آپ کے مکان پر چند مرزائیوں نے یہ دعوی کیا تھا۔جس کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ میں نے یہ کہیں نہیں لکھا۔تم لوگ اس کا ثبوت دو۔ ورنہ اس دعوی کو غلط مانو۔

اس پر مرزائیوں نے دعوی کا ثبوت دینے کیلئے تحریری اقرار نامہ کیا اور ۲ جنوری ۱۹۱۴ء تک اس کا حوالہ دکھانے کے لئے مہلت لی تھی۔

اس کے متعلق آپ سے دریافت ہے کہ کیا مرزائیوں نے آپ کو اس دعوی کا ثبوت دیا یا نہیں؟

یہ نوٹ لکھنے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ (حال ہی، میں میں) اسٹیشن بٹالہ پر تھا تو پلیٹ فارم پر چند مرزائیوں نے کسی کے جواب میں یہی کہا تھا کہ مولوی صاحب نے لکھا تھا کہ حرام زادہ کی رسی دراز ہے۔

اسلئے آپ مہربانی کر کے اس معاہدہ کے فیصلہ سے بہت جلد اطلاع دیں۔

(اہل حدیث امرتسر ۲۴۔اپریل ۱۹۱۴ء۔۲۷ جمادی الاول ۱۳۳۲ھ۔نمبر ۲۶ جلد ۱۱۔ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کی بندش پر اپنوں بیگانوں کی آراء

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر اپنی روش میں ہمیشہ سے ممتاز رہا ہے۔اس نے اپنے یا کسی کے متعلق کبھی دھوکا یا مغالطہ نہیں دیا۔جس کام کی تائید کرنا اس نے اپنا فرض قرار دیا، اوس کی تائید کرتا رہا۔جس کی تردید کرنا اس نے اپنے فرائض میں داخل کیا، اوس کی تردید کرتا رہا۔اسی لئے اس کے ہوا خواہوں کو اس کی جدائی کا تصور شاق گذرا۔مگر جو لوگ تنگ مزاج ہیں ،جن کی طبیعت کسی مخالف کی بات سننے کے لئے خواہ وہ کیسی ہی معقول ہو، طیار نہیں اس لئے لازمی ہے کہ اہل حدیث جیسا اخبار (جو اون کے مذہب پر معقول نکتہ چینی کرتا ہے) ان کی نگاہ میں پسندیدگی سے نہ دیکھا جائے۔چنانچہ ایک مقدس مرزائی (قادیانی) نے فیروز پور سے خط لکھا جو درج ذیل ہے:

مولانا ابوالوفاء صاحب!

آپ کا اشتہار قابل توجہ ضروری بمضمون ضمانت دو ہزار روپئہ ومشورہ طلب میری نظر سے گذرا۔بجواب عرض ہے مولانا گھبرانے کی ضرورت نہیں یہ پہلا جوت ہے صبر سے کھایئے گا۔

۲۔اس کی اشاعت کی چنداں ضرورت معلوم نہیں ہوتی۔بہتر ہے بند کر دیا جائے یا مولا کریم اس سے بہتر سبیل بند کرنے کی نکال دے۔

۳۔اگر اس سے کئی روحوں پر برا اثر پڑتا ہے تو بعض کے واسطے آپ کی چالاکیوں کا علم ہدایت کا باعث بھی ہوتا ہے یہ متضاد باتیں ہیں۔

جناب کھا دکا کام دیتے ہیں اس لئے ..ہے بند کر دیا جائے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس خط کا جواب راقم کو لکھا جاتا ہے مگر یہ سمجھ کر نہیں لکھا کہ ادھر اس نے ہم کو لکھا ہو گا اور اودھر اس کو اطلاع ہو گئی ہو گی کہ قادیان کے بدر پریس سے بھی تین ہزار کی ضمانت طلب ہو گئی۔پس یہی اس کا جواب ہے...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم خط شرمندہ ہوگا کہ جو شماتت میں نے ایک معقول مخالف کے حق میں کی تھی، وہ میرے آگے آئی۔ مگر ہم اس بات کے اظہار سے نہیں رک سکتے کہ ایسی تنگ مزاجی ساری جماعت کی طرف منسوب نہ کی جائے، بلکہ صرف اسی شخص کا اپنا ذاتی خیال ہے۔ اس خط سے پہلے ہم اس راقم کی نسبت بہت کچھ حسن ظن رکھتے تھے۔ برادرم مولوی ابراہیم سیالکوٹی بھی اس کے متعلق حسن ظنی کا اظہار کیا کرتے تھے۔ مگر خدا جانے کس بات کا نتیجہ ہے کہ ایک جنٹل میں مہذب اور شائستہ آدمی بھی اس قسم کی تنگ مزاجی میں مبتلا دیکھا جاتا ہے۔

زیادہ تر اس بات کا خیال ہے کہ راقم خط آج اخبار اہل حدیث امرتسر کو بدستور زندہ دیکھ کر دل میں خیال کرتا ہوگا کہ مولا کریم نے میری دعا قبول نہ فرمائی، تو اس کو واضح رہنا چاہیے کہ اوس کی دعا پہلے بھی اسی طرح کی قبولیت حاصل کر چکی ہے جب لدھیانہ کے مباحثہ میں وہ اور اوس کے ساتھی دل سے فتح حق کی دعا کرتے تھے۔ آخر کار کیا ہوا تھا؟ اس کا اظہار ہم اپنے لفظوں میں نہیں کرتے بلکہ خود اون کے اپنے اخبار پیغام صلح لاہور کے ان الفاظ میں کرتے ہیں جو منشی قاسم دہلوی اڈیٹر الحق کو مخاطب کر کے لکھتا ہے:

> کیا آج سے اڑھائی تین سال پیشتر وہ (قاسم علی) اپنے مایہ ناز طریق تبلیغ پر کاربند ہو کر تمام جماعت کے لئے ابتلاء کا باعث نہیں ہو چکا۔ کیا اسے اپنے اسی طریق تبلیغ کا وہ مزہ یاد نہیں آتا جو اسے لودیانہ میں مولوی ثناء اللہ کے مقابل چکھنا پڑا تھا۔ خدا جانے ہماری احمدی قوم کو کب سمجھ آوے گی۔
>
> (پیغام صلح لاہور۔ ۱۲، اپریل ۱۹۱۴ء ص ۲ کالم ۳)

ہاں اس سے پہلے ایک بڑی دعا بھی ایک بڑے آدمی کی قبول ہو چکی ہے جسکا نام دعاء مرزا ہے، جن کا دعوی تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے:

اجیب کلّ دعائك

(خدا کہتا ہے، اے مرزا! میں تیری ساری دعائیں قبول کرتا ہوں۔ اور کرونگا)

اسی قسم کی بشارت اور اعتماد پر انہوں نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک دعا بذریعہ اشتہار شائع کی تھی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوندا! مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جو ہم میں سے جھوٹا ہے اوس کو سچے کی زندگی ہی میں موت دے۔ آمین۔

بس پھر کیا ہوا؟ خدا نے اس بزرگ کی دعا قبول فرمائی۔ یاد رکھئے خدا دعا کو ہمیشہ قبول کرتا ہے، مگر اوس کی قبولیت صحیح معنوں میں ہوتی ہے۔ دعا گو کی مرضی کی پابند نہیں ہوتی

(اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اپریل ۱۹۱۴ء۔ ۲۷ جمادی الاول ۱۳۳۲۔ نمبر ۲۶ جلد ۱۱ ص ۳)

قادیانی مشن میں مخالفت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمیں یہ دیکھ کر سخت حیرت ہوتی ہے کہ قادیانی مشن میں جو خلافت کے متعلق اختلاف پیدا ہوا تھا وہ کم نہیں ہوا، بلکہ دن بدن زیادہ ہوتا جاتا ہے۔

یوں تو پنجاب خصوصاً لاہور کی سرزمین اختلاف کے لئے بہت اچھی زرخیز ہے، تھوڑا بیج اس میں بہت سا پھل دیتا ہے۔ گویا اسی کے حق میں کہا گیا ہے:

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسے بھی فتنہ خیز کوئی سر زمین نہیں

مگر ایک ایسی جماعت میں اختلاف پیدا ہوا جن کے دل و دماغ میں ابھی چندروز ہوئے تمام دنیا پر علم مسیحائی کھڑا کرنے کے ارادے تھے۔

آہ! آج اس اختلاف کی بدلت یہ حالت ہو رہی ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق کے ایسے اچھے کاموں میں بھی جن پر کل خود ہی فخر کیا کرتے تھے محض رنج کی وجہ سے بنظر حقارت دیکھ رہا ہے۔

خواجہ کمال الدین صاحب کے کام کی جو وہ انگلستان میں کر رہے ہیں ہم سچے دل سے تحسین کرتے ہیں۔ اور ہمارے منہ سے نہیں بلکہ دل سے جزاہ اللہ خیراً نکلتا ہے۔ کیونکہ ہم قادیانی مشن کے مخالف ہیں، تو صرف اس لئے کہ ان کے قادیانی مذہب کی بنا خام نہیں بلکہ غلط ہے۔ جب ہم ان کی تحریروں میں دیکھتے ہیں کہ سلام کا نورانی چہرہ دیکھنے کو جناب مرزا صاحب قادیانی کا چہرہ آئینہ کا کام دیتا ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کانپ جاتے ہیں اور سب سے پہلے ہماری طرف سے آواز نکلتی ہے

نگفتہ ندارد کسے با تو کار
و لیکن چو گفتی دلیلش بیار

لیکن بحمد للہ ہمارے اختلاف نے ہم کو ایسا اندھا نہیں کر رکھا کہ ہم نیک و بد میں تمیز نہ کر سکیں اور قادیانیوں کے ہر ایک کام کی مذمت کرنے لگ جائیں جو بالکل خلاف عقل و نقل ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم میں نور محمدی کی چمک ہے جس نے ہمیں سکھایا ہے

لا یجر منکّم شنآ ن قو م علی الاّ تعد لوا اعد لوا ھو اقر ب للتّقوی (کسی قوم کے رنج میں عدل اور راست گوئی سے نہ رکا کرو۔ ہمیشہ عدل کیا کرو۔ یہی تقوی کے بہت قریب ہے)۔

اس لئے ہم خواجہ کمال الدین کے مشن کی تعریف کرتے ہیں۔ مگر قادیانی جماعت کے ممبران کی یہ حالت ہوگئی ہے کہ خواجہ کمال الدین کے کاموں کو بھی بنظر حقارت دیکھنے لگ گئے ہیں۔

ہمارا دوست دہلی کا سہ صدی (مغلیہ سلطنت کے زمانہ میں کوئی پنج ہزاری ہوتا تھا، کوئی دس ہزاری۔ منشی قاسم دہلوی سہ صدی ہیں کیونکہ ہم کو لودیانہ میں سہ صد انعام دیا تھا۔ اڈیٹر) اڈیٹر الحق خواجہ صاحب کی تبلیغ کے کام کو تو سخت ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھتا ہے کیونکہ خواجہ صاحب کی تبلیغ میں مرزا صاحب قادیانی کا دخل نہیں ہوتا۔ بالکل سچ ہے جب تک مرزا صاحب کا ذکر نہ ہو، اسلام کیا؟ بعض شیعہ کہا کرتے ہیں:

ہر گز عمل نہ ہوں گے مقبول
جب تک علیؓ کے دستخط نہ ہوں گے

وہی حالت ہماری قادیانی جماعت کے ایسے ممبروں کی ہے آج کل آپس میں اونہی ہتھیاروں سے لڑتے ہیں جن سے وہ غیروں کے ساتھ لڑا کرتے تھے۔ ایک صاحب نے اخبار مسلم گزٹ لکھنؤ میں اعلان شائع کیا، جو درج ذیل ہے:

اعلان ضروری

اشھد ان لا الہ ا لا اللہ و اشھد انّ محمّداً عبدہ و رسو لہ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امّا بعد ۔ایّھا النّاظرو ن ۔

یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء یوم جمعہ کو بعد از نماز جمعہ عین حالت نماز میں حضرت خلیفہ برحق جناب سیدنا مولانا حکیم حاجی حافظ قبلہ نور الدین نے بمقام مدینۃ المسیح وفات پائی۔

آپ کے بعد جو امور ناگفتہ بہ دیار مسیح میں خلافت کے بارہ میں گذرے، وہ بعد کو وقتاً فوقتاً ہدیہ ناظرین ہوں گے۔مگر اس وقت صرف اس قدر عرض کر دینا ضروری ہے کہ حضرت مسیح موعود کا کوئی خلیفہ دوم ہنوز مقرر نہیں ہوا ۔اور یہ جو مشہور کیا جا رہا ہے کہ مرزا محمود احمد خلیفہ ہو گیا ہے، بالکل غلط ہے ۔

وہ جماعت عالیہ احمد یہ کا متفقہ خلیفہ برحق نہیں ہے ۔اوس کو خود اس کی قائم کردہ انجمن انصار اللہ اور اس کے چند ہم خیال لونڈوں اور اس کے نفس پرست رشتہ داروں نے مفروضہ طور پر خلیفہ بنالیا ہے۔حالانکہ سچ یہ ہے کہ وہ غاصب ہے اور اس نے خلافت غصب کی ہے۔

جو امور خلیفہ کے لئے حضرت خلیفہ برحق جناب مولانا (نورالدین) مرحوم نے اپنی مقدس وصیت میں فرمائے ہیں، وہ اس غاصب میں بالکل نہیں پائے جاتے ۔

وہ ابھی بالکل طفل مکتب ہے۔ اور اس کی کل حرکات، سکنات، افعال، گفتار طفلانہ ہیں۔اوس بار عظیم کے اٹھانے کی ذرہ بھر بھی قابلیت نہیں ہے ۔

لہذا بذریعہ اعلان ہذا عرض ہے کہ کوئی احمدی بھائی ایسے طفل مکتب غاصب کی بیعت نہ کریں، ورنہ قیامت میں ان سے مواخذہ ہو گا۔

مسئلہ جانشینی کے بارہ میں اہل حل وعقد مشورہ کر رہے ہیں۔جس وقت کوئی خلیفہ برحق منتخب ہو گا تو جماعت کو بذریعہ اخبارات اطلاع دی جائے گی۔

انشاءاللہ۔ والسلام۔خادم سلسلہ محمد عثمان احمدی ہاؤنی مقیم لکھنؤ

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس کے مقابلہ پر ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی اپنے اخبار الحق میں لکھتے ہیں:

خلیفہ ثانی کی تائید میں آسمان نے ہزار ہا نشان دکھلائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو ہم اپنی ذاتی رائے سے میاں محمود کا خلیفہ ہونا مناسب جانتے ہیں، مگر ان ہزار ہا نشان دیکھنے کو ہمارا جی للچاتا ہے۔ کہیں اپنے باپ کی طرح کے نہ ہوں۔

اچھا یہ اختلاف تو بجائے خود تھا، تیسری پخ ایک اور نکل آئی۔ جن کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے جس قدرت ثانیہ کی بابت پیش گوئی فرمائی تھی اس کا مظہر میں ہوں۔ یہ صاحب قصبہ سمبڑیال ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے ہیں۔ آپ کا اشتہار درج ذیل ہے:

خدا کی بادشاہت کی تمام دنیا میں منادی
مژدہ مژدہ مژدہ

صاحبان! تسلیم میں پروردگار حقیقی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ تھوڑے دن ہوئے کہ ایک رات شام کے وقت عین بیداری کی حالت میں آسمان سے مجھ پر خدا کا غیبی ہاتھ ظاہر ہوا اور اس نے مجھے فرمایا:

بچہ رونہ۔ بچہ رونہ۔ بچہ رونہ۔

اس لئے نہایت ادب کے ساتھ عرض ہے کہ اللہ تعالی کے دیدار کے طالب لوگ میرے پاس تشریف لاویں اور مجھ سے آسمانی برکت حاصل کریں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اس اشتہار کی بابت تو ہم کوئی رائے نہیں دے سکتے۔ مضمون ہی سے ظاہر ہے:

من چہ گویم طنبورہ من چہ گوید۔

خدا کے ہاتھ نے (بشرطیکہ وہ خدا ہی کا ہاتھ ہو) کیا کہا اور الہامی صاحب کیا کہتے ہیں۔ مگر سوال تو یہ ہے جس کے لئے خاص توجہ ہونی چاہیے کہ تیسرا اقنوم قادیانی جماعت میں کیسی کچھ تثلیث بنا دے گا۔

عرصہ ہوا ایک صاحب عبداللہ تیما پور (دکن) کے رہنے والوں نے بھی اشتہار بلکہ کتابیں شائع کی تھیں کہ موعودہ قدرت ثانیہ میں ہوں۔ معلوم نہیں یہ صاحب اس اشتہار کو دیکھ کر کیا فیصلہ کریں گے۔ بہر حال ہمیں انتظار ہے کہ قادیانی مشن میں کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

(اہل حدیث امرتسر یکم مئی ۱۹۱۴ء، ۵ جمادی الثانی ۱۳۳۲ھ نمبر ۲۷ جلد ۱۱ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشن کی ہمت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انصاف سے بعید ہوگا اگر ہم مرزائیوں کی ہمت کی داد نہ دیں۔خواجہ کمال الدین جو کام ولایت میں کر رہے ہیں قابل تعریف ہے۔اب اون کی مدد کو لاہوری مرزائیوں نے مولوی صدرالدین مدرسہ مدرسہ قادیان کو بھیجا ہے۔

ان کے علاوہ قاری سرفراز حسین صاحب دہلوی جو عرصہ ہوا تبلیغ اسلام کے لئے جاپان گئے تھے ولایت پہنچ چکے ہیں۔قاری صاحب محکمہ کمسریٹ میں دوسو روپیہ کے ملازم تھے۔آپ مذہب کی رو سے قادیانی نہیں مگر یہ معلوم نہ ہوا کہ قاری صاحب کے اخراجات کا متحمل کون ہوا ہے۔ہمارا حق ہے کہ ہم ان لوگوں کیلئے کامیابی کی دعا کریں جزاهم اللّٰه عنّا و عن سائر المسلمين

بعض لوگوں کو شک ہے کہ یہ لوگ ولایت میں مرزائیت پھیلائیں گے۔مگر واقعات یہ ہیں کہ وہ لوگ محمدیت پھیلاتے ہیں۔یہ دوسری بات ہے کہ ضمناً مرزا کا ذکر بھی آئے تو اچھے لفظوں میں یاد کرتے ہوں گے۔ہم اتنے بیان کو اون کا محصول چنگی سمجھ کر درگذر کرتے ہیں۔ہماری ہمت یہ ہونی چاہیے کہ کام ہونے دیں اگر چند دنوں تک مرزائیت کی اشاعت کی خبر آئی تو رسالہ الہامات مرزا انگریزی کر کے بھیجا جاوے گا انشاء اللہ۔سردست روڑے اٹکانا اچھا نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۹ مئی ۱۹۱۴ء۔مطابق ۳۔رجب ۱۳۳۲ھ جلد ۱۱ نمبر ۳۱۔ص ۱۴)

باپ کا مخالف بیٹا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی جماعت میں جو تفرقہ ہو رہا ہے وہ اس بات پر ہے کہ میاں محمود خلف مرزا آنجہانی خلیفہ برحق ہے یا نہیں۔

فریق محمودیہ یعنی وہ لوگ جو میاں محمود کو خلیفہ مان چکے ہیں وہ اس بات پر بڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زور دیتے ہیں کہ میاں صاحب خلیفہ برحق ہیں (قادیانی اخبار الفضل میں میاں صاحب کو فخر رسل بھی لکھا ہے) ثبوت میں ایسے ثبوت لاتے ہیں جو فریق منکر پر بھی حجت ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اقوال اور الہامات سے صاف ہے کہ جماعت کے لئے ایک مطاع کی ضرورت ہے۔ ہم خود چاہتے ہیں اور کوشاں ہیں کہ جماعت کے لئے بھی کوئی صاحب ..انتظامی معاملات (وغیرہ میں) منتہاء بحث ہوں۔ خدا کرے وہ دن آئے۔ اسلئے ہم اس جماعت کے خیالات کو اصولاً درست جانتے ہیں جو قادیانی مشن میں امام کے قائل ہیں یہ الگ بحث ہے کہ ان کا منتخب امام امامت کے قابل ہے یا نہیں۔ انصاف یہ ہے کہ ہم اس معاملہ میں بوجہ اپنی بے خبری کے رائے بھی نہیں دے سکتے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اس دعوی کو ثابت کرنے میں محمودی فریق بعض اوقات مرزا قادیانی کی تصریحات سے بھی متجاوز ہو جاتا ہے۔ یعنی ایسی عبارتیں پیش کرتا ہے جو جناب مرزا صاحب قادیانی کی منشاء کے برخلاف ہوتی ہیں۔ جن پر یہ کہنا بجا ہے تاویل الکلام بمالا یرضی بہ قائلہ متکلم کے خلاف منشاء معنے کرنے غلط ہیں۔

گزشتہ پرچہ اہل حدیث ۱۵ مئی ۱۹۱۴ء میں ہم نے اس عنوان کا ایک نمبر لکھا ہے جس میں باپ بیٹے کی مخالفت دکھائی ہے۔ آج دوسرا نمبر لکھتے ہیں۔

میاں محمود کے اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک حدیث اس مطلب کی آئی ہے کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی وہ اولاد محمود ہے۔ لہذا یہ خلیفہ برحق ہے۔ چنانچہ اون کے اپنے الفاظ درج ذیل ہیں:

رسول کریم کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود کے بیٹے کے متعلق

اس زمانہ میں اللہ تعالی کی حجت لوگوں پر پوری ہو چکی ہے۔ احادیث کا مجموعہ مدتوں پہلے جمع ہو چکا ہے اور آپ کی جو باتیں آج کل پوری ہو رہی ہیں ان کا وقوع میں آنا کافی اور وافی ثبوت ہے کہ وہ نور نبوت سے نکلی تھیں ورنہ انسان کی کیا بساط ہے کہ وہ سینکڑوں برسوں کے حالات پہلے ہی بتا دے کہ انسانی طاقت سے بالکل باہر ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ حضرت مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود نکاح کریں گے اور ان کا بیٹا ہوگا۔

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب کوئی پیش گوئی کسی کے متعلق کی جاتی ہے اس میں اس کی عظمت تفخیم کا اظہار ہوتا ہے ورنہ لوگ عموماً نکاح کرتے ہیں اور ان کے بیٹے بھی ہوتے رہتے ہیں۔

آپ ﷺ کے قول در بارہ مسیح موعود یتزوج و یولد له کے پھر کیا معنی ہوئے۔ اس کے صاف یہ معنی ہیں کہ حضرت مسیح موعود کا نکاح کرنا اور آپ کا بیٹا ہونا اللہ تعالیٰ کے نشانوں میں سے نشان ہوں گے، تاکہ دنیا کے لوگوں پر صداقت اسلام کی ایک تازہ اور قطعی دلیل ثابت ہو جائے۔

الہام الٰہی کے ماتحت حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) نے نکاح کیا اور اللہ تعالیٰ کے وعدہ کے موافق آپ کے بیٹے پیدا ہوئے۔ ان کے نام اور ان کے کمالات بذریعہ وحی الٰہی آپ کو پہلے ہی بتا دیئے گئے۔ اور آپ نے بذریعہ اشتہارات رسالجات اور کتابوں کے جہان کے اطراف میں شائع کر دیا۔ وہ مسیح موعود جس کا دنیا انتظار کرتی تھی اور اس امت کے اولیاء اس کی زیارت کیلئے بڑے خواہشمند تھے، محض اللہ کے فضل سے وہ ہمارے اس زمانہ میں ظاہر ہوا۔ اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم نے اسکو پہچانا اور اس کو مانا۔ بدقسمت ہیں وہ جنہوں نے (لاہوری پارٹی کی طرف اشارہ ہے) اس کے ماننے میں تامل کیا اور اس کی قدر نہ کی۔

وہ اپنا کام کر کے چلا گیا اور اس کے بعد حضرت صدیق اکبر (نورالدین) نے بڑی قوت اور طاقت سے اپنے عہد حکومت اور خلافت کو پورا کیا۔

اور اس کے بعد آنحضرت ﷺ کی وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو کہ یولد له کی تھی کہ حضرت مسیح موعود کا ایک بیٹا ہوگا اور حضرت مسیح موعود کو اس موعود لڑکے کیلئے الہام ہوا تھا کہ وہ فضل عمر ہوگا۔

اور خدا کی عجیب شان ہے کہ حضرت عمرؓ خلیفہ ثانی تھے اور اب ولد مسیح بھی خلیفہ ثانی ہوئے ہیں۔

اسلامیوں کیلئے کتنی خوشی کی بات ہے کہ رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی اور حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی منصۂ ظہور میں آئی۔

وہ لوگ کیسے غلطی کے مرتکب ہوئے ہیں جو اس کو انسانی انتخاب قرار دیتے ہیں حالانکہ خلیفہ اول سے انہوں نے بارہا سنا ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے اور مجھے بھی خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور کسی انجمن نے مجھے خلیفہ نہیں بنایا، اور نہ ہی میں اس کو اس کا اہل سمجھتا ہوں اور میں انجمن کے خلیفہ بنانے پر تھوکتا بھی نہیں۔

(۱۱ مئی ۱۹۱۴ء۔ الفضل قادیان)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عبارت منقولہ اپنا مدعا صاف لفظوں میں اظہار کرتی ہے کہ اس حدیث کے مطابق میاں محمود موعود فرزند ہے، لہذا خلیفہ برحق ہے۔

بہت خوب! مگر ہم دیکھتے ہیں کہ یہ توجیہ جناب مرزا صاحب کلاں (غلام احمد) کی تفسیر کے برخلاف ہے۔ ہم اپنی عادت کے مطابق اپنے لفظوں میں کچھ کہنا نہیں چاہتے، بلکہ مرزا غلام احمد صاحب ہی کے الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں۔

مرزا صاحب آسمانی نکاح کا ذکر کرتے ہیں جو مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی سے اون کا آسمان پر ہوا تھا۔ جسکی بابت بڑے زور کے الہامات تھے۔ اسی کی بحث میں آپ رسالہ ضمیمہ انجام آتھم کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

اس پیش گوئی (متعلقہ نکاح آسمانی) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔

اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں ہے۔ کیوں کہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے، اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کی تصریح بہت سے ضروری مسائل پر روشنی ڈالتی ہے کیونکہ اس عبارت سے صاف ہے کہ حدیث نبوی میں جو مسیح موعود کی پیشگوئی آئی ہے کہ وہ نکاح کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی، وہ معمولی نکاح نہ ہوگا، نہ معمولی اولاد ہوگی، بلکہ اعجازی ہوگی۔ جیسا کہ محمدی بیگم آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کا ہوتا (اگر ہوتا)۔ یہ نہیں کہ معمولی نکاح سے جو اولاد پیدا ہوگی وہ اس پیش گوئی کی مصداق ہوگی۔

ناظرین خصوصاً قادیانی پارٹی کے رکن اس عبارت کو غور سے دیکھیں۔ یہ تو اون کا اختیار ہے کہ مرزا محمود کو خلیفہ بنا دیں اور اس کا نام اولو العزم فضل عمر وغیرہ رکھیں اور اس کو خلیفہ ثانی سے تشبیہ دیں، جواب میں مسلمان اون کو سناویں

شیر قالین دیگر است شیر نیستاں دگر است

مگر یہ اون کا اختیار نہیں کہ مرزا صاحب آنجہانی کی تصریحات کو بگاڑیں

نتیجہ ضروری: مرزا غلام احمد صاحب کے کلام کی عبارت سے صاف ثابت ہے کہ جناب موصوف بھی مسیح موعود نہ تھے کیونکہ نہ آپ کا یہ اعجازی نکاح ہوا، نہ اولاد پیدا ہوئی بلکہ اعجازی نکاح کے فراق میں ساری عمر یہ کہتے کہتے تشریف لے گئے:

جدا ہوں یار سے ہم، اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۱۰ رجب ۱۳۳۲ھ جلد ۱۱ نمبر ۳۲، ص ۱۔۲)

مولانا ابراہیم میر کا جواب

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مجریہ ۲۴۔ اپریل سنہ رواں میں بعنوان:

مولوی ابراہیم سیالکوٹی جواب دیں،

ایک استفسار چھپا تھا کہ سیالکوٹ کے بعض مرزائیوں نے دسمبر ۱۹۱۳ء میں خاکسار کے مکان پر مولانا شیر پنجاب صاحب سے ذکر کیا تھا کہ آپ نے مرزا صاحب کی بد دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلے میں خود ہی اپنے اخبار میں لکھ دیا تھا کہ حرام زادہ کی رسی دراز ہے۔ پس اگر آپ مرزا صاحب قادیانی کے بعد زندہ رہے، تو یہ امر آپ کے حق میں دلیل مفید کیسے ہو سکتا ہے۔

اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ اگر یہ الفاظ میرے اخبار میں نکل آئیں تو تم کو مبلغ .. روپے انعام حق المحنت دونگا۔ اس کے لئے ان مرزائیوں نے اقرار نامہ لکھا کہ ہم اخبار اہل حدیث میں سے یہ الفاظ ثابت نہ کر سکے تو جس شخص یعنی یعنی میر قاسم علی (منشی قاسم علی کو میر صاحب مرزائیوں کی اصطلاح میں لکھا ہے ورنہ ہم اور وہ خوب جانتے ہیں کہ وہ کون ہیں کیونکہ آپ کی ولادت اور سکونت سیالکوٹ ہی میں تھی۔ منہ) کی تحریر میں یہ پڑھا ہے ہم اس کو کاذب تصور کریں گے

اس کے بعد خاکسار نے بہت دفعہ مطالبہ کیا لیکن انہوں نے کچھ بھی پیش نہ کیا۔ آخر انہوں نے عذر کیا کہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا پرچہ کہیں نہیں ملتا، اس میں یہ الفاظ لکھے ہیں۔

ان کا عذر توڑنے کیلئے ۲۶ اپریل کا پرچہ بھی مہیا کر دیا جس میں سے یہ الفاظ نہ نکلے اور بہت شرمندہ ہوئے۔

لہذا اطلاعاً گذارش کیا گیا۔ و اللہ الھادی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

کیا مرزائی اب بھی اس دعوی کو واپس نہ لیں گے۔ (شرم کی ضرورت ہے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جون ۱۹۱۴ء مطابق ۱۰ رجب ۱۳۳۲ھ جلد ۱۱ نمبر ۳۲، ص ۴)

قادیانی مشن میں اختلاف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے دوست پوچھتے ہیں مرزائیوں کے درمیان کن کن باتوں کا اختلاف پیدا ہوا ہے۔ ان کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے، اول تو اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ موجودہ حالت میں کسی امام کی ضرورت ہے یا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری جماعت کہتی ہے نہیں، صدر انجمن احمدیہ سب انتظاموں کے لئے کافی ہے۔

قادیانی پارٹی کہتی ہے، کہ مثل خلیفہ اول کے اب بھی ایک امام کی ضرورت ہے جو انجمن کا بھی اعلیٰ افسر بلکہ مطاع ہوگا۔ لاہوری پارٹی اس سے منکر ہے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے یا نہیں۔ قادیانی پارٹی مرزا جی کی نبوت کی دعویٰ دار ہے، اور لاہوری جماعت منکر ہے۔

تیسرا اختلاف جو دراصل اس دوسرے اختلاف کا نتیجہ ہے، یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا منکر کافر ہے یا نہیں ہے۔

قادیانی جماعت کافر کہتی ہے، اور لاہوری اس سے منکر ہے۔

یہ ہیں وہ اصول جن پر دونوں جماعتوں کا اختلاف ہے۔ ان کے علاوہ بہت سے امور ہیں جو دراصل انہی اصول کے نتائج ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ جتنے مسائل ہیں بلحاظ پابندی مرزائی اقوال کے قادیانی جماعت حق پر ہے کیونکہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ بھی کیا تھا اور یقیناً کیا تھا۔ ایسا ہی انہوں نے اپنے منکروں کو کافر کہا تھا اور ضرور کہا تھا۔

امام کی ضرورت بھی ثابت ہے۔ اگر ضرورت نہ ہوتی تو خلیفہ اول مولوی نور الدین ہی کیوں خلیفہ بنائے جاتے۔

ہم نے جہاں تک فریقین کے مباحث دیکھے ہیں (بپابندی اقوال مرزا) قادیانی پارٹی کو حق پر پایا۔

ایک مثال اس جگہ ہم دیتے ہیں:

قادیانی پارٹی کے موجودہ امام میاں محمود ولد مرزا صاحب قادیانی نے فتویٰ دیا ہے جو لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح کے الفاظ میں نقل ہے:

صاحبزادہ محمود احمد صاحب کا حکم خلاف شرع

صاحبزادہ صاحب نے اپنے مریدوں کو حکم دیا ہے کہ وہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور میں چندہ نہ دیں۔

یہ حکم آپ کا بالکل خلاف شرع ہے کیونکہ قرآن کریم کا کھلا ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ایّھاالذین امنوا انفقوا فی سبیل اللہ
(اے مومنو اللہ کی راہ میں خرچ کرو)۔

اور اشاعت اسلام سے زیادہ اور کوئی نیک اور عمدہ اللہ کی راہ نہیں۔
پس صاحبزادہ صاحب کا حکم آپ کی قرآن سے ناواقفیت پر مبنی ہے۔ اور امر بالمعروف نہیں۔ اور اسی لئے مومنوں کی جماعت کو باوجود بیعت کر چکنے کے اس کی تعمیل نہیں کرنی چاہیے۔
اس ارشاد کی تعمیل میں گوجرانوالہ کے بعض بیعت شدہ احباب نے اس جلسہ میں جو اشاعت اسلام کے لئے کیا گیا بعد ایک قسم کی شرکت سے نکار کر دیا۔ یہاں تک کہ ایک بھائی نے درثمین سے حضرت اقدس کی نظم پڑھنے سے بھی انکار کیا۔
خدا کے کام کبھی رکا نہیں کرتے۔ جلسہ ہو گیا اور بفضل خدا بڑی کامیابی سے ہو گیا۔ لیکن اس محرومی کے جو گوجرانوالہ کے بیعت شدہ احمدیوں کو ہوئی گناہ کا ذمہ دار کون ہے۔

خدا کے بندوں کو خدا کی نصرت آتی ہے
جب آتی ہے تو اک عالم کو اک عالم دکھاتی ہے
غرض رکتے نہیں ہرگز خدا کے کام بندوں سے
بھلا خالق کے آگے خلق کی کیا پیش جاتی ہے

(پیغام صلح لاہور۔ ۳۱ مئی ۱۹۱۴ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
پیغام صلح کی یہ عبارت صاف بتلا رہی ہے کہ وہ قادیانی فتوے پر خفا ہے۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ قادیانی فتوی غلط ہے، مگر کس اصول سے؟ قرآن وحدیث سے۔
اسی لئے ہم ہمیشہ اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ خواجہ کمال الدین کے کام میں مدد دینی چاہیے لیکن غور طلب یہ بات ہے کہ قادیانی اصول کیا ہیں؟
ہمارے پاس قادیانی خلیفہ اول کا فتوی موجود ہے جس وقت ایک امرتسری بابو نے ان سے سوال کیا کہ امرتسر میں انجمن اشاعت اسلام قائم ہوئی ہے۔ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امداد کرنی جائز ہے یانہیں۔

خلیفہ نورالدین صاحب نے جوب دیا:

غیراحمدیوں کو اشاعت اسلام میں مدد نہ کرنی چاہیے وہ اسکے اہل ہی نہیں۔

(الحکم قادیان ۷ جنوری ۱۹۱۱ء ص ۸)

انصاف شرط ہے۔ جب قادیانی پارٹی کے مسلمہ خلیفہ (حکیم نورالدین) کا فتوی ہے کہ غیر مرزائیوں کو اشاعت اسلام، میں بھی مدد نہ دی جائے۔اور یہ بھی قابل غور ہے کہ قادیانی پارٹی کے نزدیک بوجہ عدم بیعت خلیفہ ثانی اور بسبب انکار نبوت مرزائیہ کے لاہوری جماعت احمدی نہیں ہے، تو خلیفہ ثانی اگر یہ فتوی دے جو اس نے دیا، تو بپابندی اصول مرزائیہ غالباً کوئی برایا ناجائز کام نہیں کیا۔

مختصر یہ ہے کہ قادیانی اختلاف میں بلحاظ قرآن و حدیث عموماً لاہوری جماعت حق پر ہے اور بپابندی اصول مرزائیہ قادیانی پارٹی حق پر ہے۔

یہ مضمون ہم نے اپنے دوستوں کی اطلاع کے لئے لکھا ہے، ورنہ ہم جانتے ہیں کہ ہماری رائے دونوں پارٹیوں میں مقبول نہ ہوگی۔

نوٹ: یہ مضمون ہم لکھ ہی رہے تھے کہ لاہور سے ایک اشتہار آیا۔ جو ایک نئے اخبار کا اعلان ہے جس کا نام الفاروق ہوگا۔

یہ اخبار یوں تو لاہور سے نکلے گا مگر قادیانی پارٹی کی تائید میں ہوگا۔

گو یہ پراسپکٹس (اشتہار) ہے، تاہم اس میں بھی مرزائی نبوت اور خلافت پر بحث کر کے قادیانی پارٹی کے خیالات کی تائید کی گئی ہے۔ ہم اپنے نئے ہم عصر (الفاروق) سے اعتدال پسند پالیسی کی امید رکھ کر اس کا خیر مقدم کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۱۴ء۔ ۲۴ رجب ۱۳۳۲ھ جلد ۱۱ نمبر ۳۴ ص ۱-۲)

ایک اور الہامی نزاع

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوا تھا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم مکے میں مریں گے یا مدینے میں،

چونکہ وہ مکے میں مرے، نہ مدینے میں بلکہ لاہور میں مرے، اور مرزائیوں کے اعتقاد میں یہ ضروری ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام صحیح ہو، جیسے کہ ہمیشہ ہوتے رہے، اس لئے اس الہام کی تفسیر کے متعلق دونوں پارٹیوں میں اختلاف ہوا۔ لاہوری پارٹی نے اس کی تفسیر کی۔ جس پر قادیانی پارٹی نے ہنسی اڑائی۔ اس کا جواب لاہوری پارٹی نے دیا۔ بہر حال یہ مناظرہ بھی قابل دید وشنید ہے۔ اس لئے پیغام صلح سے ہم نقل کرتے ہیں:

خدا تعالی کے مامور پر کون ہنسی اڑا رہے ہیں؟

اخبار الفضل نے جب سے میاں صاحب کی بے جا حمایت کا ٹھیکہ لیا ہے، اس کے اکثر کالم حق وحکمت سے معرا نظر آتے ہیں۔ لاہور کو حضرت اقدس کے صریح الہام کے بموجب مدینة المسیح لکھنا اسکو بہت ہی ناگوار گذر رہا ہے، حالانکہ اس میں کوئی ایسی بات نہیں جو اس کو ناگوار گذرے۔

حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا) کو جب خدا نے وفات کی خبر دی تو یہ بھی خاص عنایت کی کہ مقام وفات سے بھی ان کو مطلع فرمایا۔ چنانچہ وہ الہام یہ ہے کہ: ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔

ہر شخص جانتا ہے کہ قادیان حضرت کا مقام پیدائش تھا، جسکو الہام الٰہی نے اگر مجازی رنگ میں مکہ قرار دیا ہے، تو آپ کے مقام وفات کو مدینہ سمجھ لیا ہے۔ کون ہے جو اس امر سے انکار کر سکے کہ حضور مسیح موعود (مرزا) نے لاہور میں وفات نہیں پائی۔

جب الہام یہ بیان کر رہا ہے کہ حضرت اقدس (قادیانی) مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں، اور واقعات سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کی وفات لاہور میں ہوئی، تو کون ہے جو اس صریح الہام کے پورا ہونے سے انکار کر سکے۔ بجز اس کے جس کے دل میں خدا کے کلام اور مامور کی اگلی سی محبت نہ رہی ہو۔

ہم احمدیوں میں ایک وقت وہ تھا کہ حضور اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کی پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوئیوں کو پورا ہوتے دیکھ کر شرح صدر سے خوشی منائی جاتی تھی۔ اور خداوندتعالی کے صدہا شکر کئے جاتے تھے۔ یا اب یہ وقت ہے کہ بعض مہربان اپنی ذاتی خواہشات کی خاطر مسیح موعود کے کھلے ہوئے الہام کے پورا ہو جانے پر بھی وہ الفاظ لکھنے سے باز نہیں آتے کہ جس سے خدا کے کلام کی اور پوری ہوئی ہوئی بات کی توہین لازم آتی ہو۔ الفضل اپنی ۲۳مئی کی اشاعت میں لکھتا ہے کہ:

اگر پہلے کسی الہام میں یا حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے کلام میں لاہور کا نام مدینہ آیا ہوتا تو

ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں

کے مطابق پھر بھی کچھ لاہور کے مدینہ ہونے کی گنجائش ہوسکتی ہے۔لیکن جس صورت میں اس سے پہلے لاہور کا نام کبھی مدینہ نہیں آیا،تو یہ پیش گوئی نہیں ہوسکتی ۔کیونکہ اس طرح تو ہر شخص کہہ سکتا ہے کہ ہم اپنے وطن میں مریں گے یا مدینہ میں اس کا نام مدینہ رکھ لیا جائے۔

(پیغام صلح لاہور۳ جون ۱۹۱۴ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس ساری بحث کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے ہم مکے میں مریں گے یا مدینے میں، مگر مرے لاہور میں، اس لئے (بقول لاہوری جماعت) لاہور مدینہ ہے۔ قادیانی جماعت خدا جانے اس الہام کے کیا معنی کرتی ہے، ہماری نظر سے نہیں گذرے۔ بہر حال وہ بھی کوئی تاویل کرتی ہی ہوگی۔ اس نزاع میں ہمارا فیصلہ یہ ہے کہ (بپابندی اصول مرزا قادیانی) لاہوری جماعت حق پر ہے کیونکہ اس سے پہلے مرزا صاحب قادیانی کے الہامات اسی طرح سچے ہوتے چلے آئے ہیں۔

پادری عبداللہ آتھم کی بابت الہام تھا کہ پندرہ مہینوں کے اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ جب پندرہ ماہ گذر گئے اور وہ نہ گرایا گیا، تو تاویل کی گئی کہ ڈر کے مارے وہ امرتسر سے فیروز پور چلا گیا بس یہی ہاویہ تھا (رسالہ انوار الاسلام مصنفہ مرزا صاحب ص ۵، ۷)

آسمانی منکوحہ مسماۃ محمدی بیگم کے نکاح کا الہام تھا، یہ ہوگا وہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر جب ایک فریق مر گیا تو جناب خلیفہ اول حکیم نورالدین نے تاویل فرمائی جونہایت ہی معقول ہے۔فرماتے ہیں:

اس نکاح سے مراد یہ ہے کہ منکوحہ کی بیٹی ،یا اس کی لڑکی، یا اس کی لڑکی کی لڑکی، تا قیامت، مرزا کے لڑکے، یا لڑکے کے لڑکے، قیامت تک، یا کسی مرید کے ساتھ رشتہ نکاح ہو جائے گا (ریویو آف ریلی جنز جون جولائی ۱۹۰۸ء)

کیا خوب !اسی طرح اور کئی پیش گوئیاں جناب مرزا صاحب ممدوح کی صحیح ثابت ہو چکی ہیں۔ مدینے میں موت والی پیش گوئی کی بھی اسی اصول کے مطابق تاویل ہوسکتی ہے۔ الفضل اس کونہیں مانتا تو اس کی غلطی ہے۔ اسکا فرض ہے کہ درصورت انکار اسکے کوئی اچھے معنی بتلاوے۔

مختصر یہ کہ ہم وسط میں ہیں۔ جو بات جس کی صحیح ہوگی ہم اس کی تصحیح اور جو غلط ہوگی اس کی تغلیط کریں گے۔یہی معنی ہیں اعدلواھو اقرب للتقوی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۱۴ء۔۲۴ رجب ۱۳۳۲ھ جلد ۱۱ نمبر ۳۴ ص ۲۔۳)

خلیفہ قادیانی کی دوسری شادی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ دوم (مرزا محمود احمد) نے کسی مصلحت سے حکیم نورالدین صاحب کی ۱۳ سالہ لڑکی سے نکاح کا پیغام دیا تو اوس کو اولیاء نے منظور کر کے نکاح کر دیا۔

اس پر لاہوری پارٹی تو خفا ہے،مگر ہم خلیفہ ثانی کو مبارک باد دیتے ہیں۔ خصوصاً اس لحاظ سے کہ جناب مرزا صاحب کلاں تو باوجود الہامات کے نکاح ثانی کے فراق ہی میں چل بسے، بیٹے کو فرقت کے اتنے صدمے نہیں ہوئے:

ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۱۴ء۔۲۴ رجب ۱۳۳۲ھ جلد ۱۱ نمبر ۳۴ ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشن میں اختلاف نہیں شقاق ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس امر کوئی ایک دفعہ واضح کر چکے ہیں کہ ہم قادیانی مشن کے ان کاموں کو جو اسلامی خدمات کے متعلق ہیں اچھی نگاہ سے دیکھا کرتے تھے۔ خصوصاً خواجہ کمال الدین کی خدمات جو ولایت میں تبلیغ اسلام کے متعلق کر رہے ہیں استحسان ہی نہیں بلکہ امتنان اور شکریہ کی نظر سے دیکھتے ہیں۔

گو ہمارا قادیانی مذہب سے اختلاف ہے، مگر ہم اختلاف میں بفضلہٖ تعالی نیک و بد کی تمیز کھوئے ہوئے نہیں۔

ابھی کل تک تمام مرزائی ان خدمات پر فخر کیا کرتے تھے، بلکہ اپنے سلسلہ کی حقانیت کی دلیل پیش کیا کرتے تھے کہ ہم خدا کے ہاں مقبول ہیں اسی لئے ہم کو خدا نے یہ توفیق بخشی ہے کہ ہم اس کے دین کی خدمت ایسی جگہ پہنچ کر کرتے ہیں جہاں کوئی دوسرا نہیں پہنچا۔

مگر آج یہ حالت ہے کہ اسی خدمت اور اسی خدمت گذار پر ہزار نفرین کی جا رہی ہے۔ آج ہم اپنے پرانے دوست منشی قاسم علی دہلوی (سہ صدی) کی ایک مفصل تحریر کا اقتباس دکھاتے ہیں جو انہوں نے اخبار الحق دہلی ۵ جون ۱۹۱۴ء میں لکھی ہے۔ منشی قاسم علی صاحب لکھتے ہیں:

خواجہ صاحب کی خدمات

یعنی سلوک کی منزلیں، بدہضمی کی ڈکاریں، اور استفراغ

گورداسپور کے مقدمات کے ایام کا نام اگر ہمارے بزرگوار (خواجہ کمال الدین) زمانہ سلوک کی جگہ، مرشد سے لوٹ، رکھتے تو زیادہ موزوں ہوتا۔

انہوں نے چھ ہزار میل سے ڈنکے کی چوٹ احمدی دنیا کو یہ جتایا ہے کہ انہوں نے اس زمانہ میں مفت مقدمات کی پیروی کی اور حضرت صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاطر اپنے جان مال قربان کئے، تب جا کر کہیں ان کی سلوک کی منازل طے ہوئیں۔

ایک اشارہ اس میں یہ بھی ہے کہ چونکہ عموماً سلوک کی منازل طے کرنے کے بعد ایسے مرید اپنے پیروں کے خلیفہ بنا دیئے جاتے تھے، اس لئے میں بھی اس امتحان میں پاس ہو کر مستحق خلافت احمدیہ ہو گیا ہوں۔

یہ ہے مطلب تمام اظہار خدمات کا۔

سو واضح ہو کہ مدعی کا یہ دعوی سراسر جھوٹ ہے۔ اور چونکہ وہ قوم میں ایک بلند پایہ ایسے دعووں سے حاصل کر کے خلیفہ کے برخلاف جوش بھڑکانے میں کامیابی حاصل کرنی چاہتے ہیں، اسلئے ہر واقف حال کا فرض ہے کہ لوگوں کو ابتلاء سے بچانے کے لئے ان معاملات پر روشنی ڈال کر اظہار حقیقت کر دے۔ سو واضح ہو کہ ہمارے سالک (خواجہ کمال الدین) نے ان ایام مقدمات گورداسپور میں دونوں ہاتھوں سے اچھی طرح روپیہ بٹورا۔

اب ہم واقعات بیان کرتے ہیں جن سے اس سلوک کی حقیقت کھلتی ہے اور اگر وہ لوگ ہمارے بیانات کو غلط سمجھتے ہیں تو محض انکار کر کے نہیں بلکہ گواہ لا کر اس کی تکذیب کریں۔ پھر ہم انشاء اللہ تعالی نہایت ثقہ گواہی اور بیان اپنی تائید میں پیش کریں گے۔ اور ہمیں معلوم ہے کہ بقول ضرب المثل پنجابی کے، خواجہ دے گواہ ڈڈو، اگرچہ بہت ٹرائیں گے مگر حقیقت اور نفس الامر سے انکار نہیں کر سکیں۔ سو ہم ترتیب وار فی الحال ان موٹی رقوم کا حال بیان کریں گے جو جناب خواجہ صاحب کی فراخ جیب میں پڑ کر ایسی گم ہوئیں کہ اب ان کے اقرار سے بھی آپ کو انکار ہے۔ اور بعد ازاں پھر خدا چاہے گا تو اور مالی معاملات پر بھی نظر ڈالیں گے بشرطیکہ ان کی یا ان کی پارٹی کی تحریری خواہش ہم کو معلوم ہو۔

سو پیشتر اس کے کہ ہم ان رقوم کا ذکر کریں پہلے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ وکیل صاحب مذکور کی اس وقت وکیلانہ کیا حیثیت تھی۔ کیونکہ وہی رقوم جو اس وقت ان کی لیاقت و تجربہ اور حیثیت کے مطابق خزانہ قارون ہو سکتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں کسی اور لائق تجربہ کار مشہور انگریز بیرسٹر کی نظر میں بالکل معمولی دکھائی دے سکتی ہیں، پس یہ امر ذہن نشین کر لینا ضروری ہے کہ وہ رقوم خواجہ صاحب کی وکیلانہ حیثیت تجربے لیاقت اور بالکل ابتدائی مشق کی وجہ سے خاص معتد بہ بلکہ اس سے بھی زیادہ کہلانے کے مستحق ہیں خواجہ صاحب پاس ہوتے ہی پشاور پریکٹس سیکھنے اور چلانے کے لئے تشریف لے گئے آپ بیرسٹر نہ تھے بلکہ صرف پلیڈر تھے اور آپ نے ایک اپنے ہم جماعت کے ساتھ مل کر کام کرنا شروع کیا وہاں چند سال ہی آپ رہے اور وہیں کی رہائش کے دوران میں آپ نے گورداسپور کے مقدمات میں آنیکی تکالیف برداشت کیں۔ پس آپ صرف نئے پاس شدہ پلیڈر اور کام کی مشق سیکھنے والے مبتدی ہونے کے لحاظ سے بالکل معمولی وکیل تھے۔

ہاں ہم کو اس بات سے انکار نہیں کہ پشاور میں جاتے ہی آپ کی کچھ شہرت ضرور ہونی شروع ہوگئی تھی مگر اس کی وجہ ان کی کوئی خاص قانونی قابلیت نہیں تھی بلکہ وہ باتیں تھیں جو ان کے ملاقاتیوں نے ان کی نسبت مشہور کی تھیں یا جو ان کی وضع قطع اور مشین تراش خراش کی وجہ سے سیدھے سادھے سرحدی لوگ خود ان کی طرف منسوب کر دیتے تھے مثلاً یہ کہ خواجہ صاحب سید یا کسی پیر یا بزرگ کی نسل میں ہونا یا کمال الدین جگہ صحابہ کرام میں سے کسی کا نام ان پر موزوں کر دینا وغیرہ وغیرہ اور خود خواجہ صاحب بھی ایسی باتوں کی تردید نہ فرمایا کرتے تھے کیونکہ وہ ان کی دکانداری کی رونق بڑھاتی تھیں۔ خیر ہمیں اس قسم کی شہرت سے غرض نہیں اصل مطلب یہ ہے کہ وہ وہاں قانونی حیثیت سے کسی طرح ممتاز نہ تھے بلکہ جب صوبہ سرحدی قائم ہو کر سرکار نے وہاں محدودے چند ہوشیار وکیل رکھ کر باقیوں کو پنجاب کی طرف جلا وطن کر دیا تھا تو ہمارے خواجہ صاحب بھی انہی مہاجرین میں سے تھے اور یہ کہنا کہ چونکہ وہ نئے تھے اسلئے نکالے گئے نہ کہ ادنی قابلیت کی وجہ سے، سو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کا وہ رفیق جس کے ساتھ مل کر انہوں نے پریکٹس شروع کی تھی اور جو ان کا ہم جماعت تھا اس کو وہاں رہنے کی اجازت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دی گئی تھی حالانکہ وہ بھی ایسا ہی نیا تھا جیسے کہ خود خواجہ خواجگان ۔ یہ وہ وقت تھا کہ خواجہ صاحب کی آمدنی بالکل محدود تھی اور وہ اپنے گھر اور بال بچوں کے کل خرچ کیلئے پشاور جیسے شہر میں قریباً ساٹھ روپیہ ماہوار دیا کرتے تھے اور باوجود اپنے تمام ملاقاتیوں کے ہاں باری باری پشاوری جلسوں اور دعوتوں میں شریک ہونے کے خود ویسی کوئی پرتکلف دعوت ان کے مقابلہ میں یا بدلہ میں (جیسا کہ وہاں دستور ہے) بسبب ابتدائی پریکٹس اورقلت آمدنی کے ایک دفعہ بھی دینے کے قابل نہ ہوئے ۔ یہ تمام معاملات جس کا ذکر کسی کیلئے بھی موجب فائدہ کا نہیں صرف خواجہ صاحب کی اس وقت کی پریکٹس کا اندازہ لگانے کیلئے بیان کئے گئے ہیں ورنہ اس سے کوئی حملہ یا ہتک نعوذ باللہ ہمارے وہم میں بھی نہ تھیں کیونکہ ہر وکیل رفتہ رفتہ ترقی کرتا ہے اور کسی کی ابتدائی حالت کو اس کی ہتک کیلئے ظاہر کرنا کمال درجہ کی نالائقی ہے ۔صرف مقصود یہ ہے کہ خواجہ صاحب ان مقدمات گورداسپور میں جو کام کرتے تھے تو اگر ان کی فیس بموجب ان کی اصلی حالت اور اس وقت کی ابتدائی لیاقت کے لگائی جاتی تو وہ بالکل ہی معمولی ہوتی اور شائد اسی ناتجربہ کاری کا سبب ہی ہو کہ اول عدالت میں وہ یہ مقدمہ ہار کر نکلے تھے اور پھر صاحب ڈویژنل جج کے ہاں دوبارہ اوروں کی امداد اور خدا کی نصرت کے وعدہ کے بموجب فتح پائی خیر جب مقدمہ شروع ہوا تو خواجہ صاحب پشاور سے گورداسپور آنے لگے او چند پیشیاں بھگتیں ایک دفعہ دوران مقدمہ انہوں نے حضرت کو ایک خط دکھایا جو انہیں اپنے گھر پشاور سے آیا تھا اور جس میں لکھا تھا کہ خرچ کی تنگی کی وجہ سے وہاں تکلیف ہے اور حضرت صاحب سے انہوں نے واپس پشاور جانے کی اجازت مانگی اس پر رحیم وکریم موکل نے اپنے وکیل کو مولوی صاحب کی معرفت قریباً ۵۰۰ سو نقد حوالہ کیا اور یہی نہیں بلکہ اس کے بعد مقدمات کے اختتام تک یعنی جب تک وہ جاری رہے (اور غالباً وہ سلسلہ قریباً ڈیڑھ برس رہا تھا) ایک سو روپیہ نقد ماہوار اپنے وکیل کو دیتے رہے ۔ پھر انہی مقدمات کے دوران میں یہ ہوا کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کابل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہید کیے گئے اور ان کے اہل وعیال پر مصیبتوں کا پہاڑ ٹوٹ پڑا۔ان کے اہل وعیال کے قادیان لانے کے لئے چندہ جمع ہوا جس میں سا زیور بھی سونے چاندی کا لوگوں نے علاوہ روپیہ کے دیا تھا۔ یہ زیور کی قیمت اور نقد کل ملا کر غالباً آٹھ سو یا ساڑھے آٹھ سو کے قریب تھا اور صلاح یہ ٹھہری تھی کہ سید احمد نور کابلی یہ روپیہ ہمراہ لے جا کر مولانا شہید کے پس ماندگان کو اپنے ہمراہ قادیان لے آوے۔ یہ رقم بھی وکیل صاحب موصوف کے پاس امانت تھی اور چونکہ احمد نور کا جانا نہ ہوا اور وہ بات ملتوی رہ گئی اس لئے وہ آٹھ سو یا ساڑھے آٹھ سو یا اس کے قریب قریب روپیہ وکیل صاحب موصوف کی جیب کی گرمی سے ہی بخارات بن کر اڑ گیا اور پھر وہ ہرگز ہرگز حضرت صاحب کے پاس واپس نہیں آیا۔

چوتھی ایک اور رقم ۵۰۰ روپیہ کی تھی جو مولوی محمد علی صاحب کے پاس سے خواجہ صاحب لے گئے تھے اور جب ایک بزرگ کو حضرت صاحب نے اس کے طلب کرنے کے لئے مولوی صاحب موصوف کے پاس بھیجا تو انہوں نے فرمایا کہ وہ خواجہ صاحب لے گئے ہیں شائد مولوی صاحب اس واقعہ کو یاد رکھتے ہوں یا بھول گئے ہوں ۔ یہ روپیہ بھی حضرت صاحب کے پاس واپس نہیں آیا، برائے مہربانی مولوی صاحب فرماویں کہ یہ رقم کہاں سے ان کے پاس آئی کتنے دن رہی اور خواجہ صاحب کیوں اور کدھر اس کو لے گئے آپ کا حافظہ تیز ہے شائد اس معاملہ پر روشنی پڑے۔

پانچویں ایک کثیر غیر معین رقم چندوں کی اور تھی جو خاص مقدمات گورداسپور کی امداد کے لئے احمدیوں کی گاڑھے پسینے کی کمائی سے حضرت صاحب یا خواجہ صاحب یا مولوی عبدالکریم صاحب کے پاس آتی تھی مگر امین اس کے ہمارے خواجہ صاحب ہی تھے یہ وہ چندہ تھا جو جماعت کے اکثر افراد بموجب تحریک حضرت اقدس اس مسیبت کے وقت خاص طور پر الگ سے نامزد کر کے بھیجا کرتے تھے اور یہ ظاہر ہے کہ یہ تمام رقوم اسی شخص کے پاس جاتی تھیں جو مقدمہ میں مختار بن کر اس کی پیروی کرتا تھا اور ہم نہیں کہہ سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان چندوں کا مجموعہ سینکڑوں تک پہنچا یا ہزاروں تک خواجہ صاحب کا حافظہ بہت ہی کمزور ہے وہ کیا بتا سکتے ہیں۔

پس یہ تو وہ موٹی موٹی رقوم ہیں جو ایام سلوک میں بلا ڈکار لئے ہضم ہوئیں اور جن کا پتہ ہرگز قوم کو نہ لگتا اگر یہ لوگ ان خدمات کو ایسے رنگ میں نہ ظاہر کرتے جس سے پبلک یہ سمجھتی کہ گویا سب کام انہوں نے مفت ہی کئے یہ ان لوگوں کی یہی عادت ہے پچھلے دنوں میں گھر پھونک تماشا دکھانے کا سہرہ ہر مجلس میں اور ہر تحریر میں ان کے دوست خواجہ صاحب کے سر پر باندھتے تھے باوجودیکہ صاف جانتے ہیں کہ یہ حضور ایک شخص کے عنایت کردہ دس ہزار روپیہ لے کر ولایت پہنچے ہیں اور پھر علاوہ اپنے ذاتی اخراجات ولایت کے جو خود کثیر ہوتے ہیں قریباً ۳۰۰ روپیہ نقد ماہوار اپنے بچوں کیلئے پیچھے دیتے ہیں ان دھوکہ دینے والی چالاکیوں سے کیا فائدہ ہے خواجہ صاحب کا کل خرچ کم از کم چھ سو روپیہ ماہوار تو ضرور ہوگا اور ان کی آمدنی وکالت کی غالباً یہاں لاہور میں اوسطاً اس سے کم ہی تھی۔ پھر گھر پھونک تماشہ دیکھنا کیسا اور فضول لاف زنیاں کس لئے۔

سنو! ہم بھی جانتے ہیں کہ جو کام کرے گا وہ کھائے گا وکیل کے لئے محنتانہ اور مبلغ کے لئے قوت لایموت کا ٹھکانہ ضرور ہے اور آپ نے اچھا کیا کہ حضرت صاحب سے روپیہ لیا (اگر چہ بعض حصہ بلا اجازت صریح بھی تصرف میں لے لیا) اور بہت ہی عمدہ بات ہے ہے جو آپ اپنے خرچ کیلئے چندوں میں سے لیتے ہیں مگر بندہء خدا لے کر چھپاتے کیوں ہو اور کھا کر مکرتے کیوں ہو مگر اس سے بھی بری بات یہ ہے کہ تم صرف چھپاتے ہی نہیں بلکہ الٹا خدمتوں کا احسان جتاتے ہو اور مکرتے ہی نہیں بلکہ الٹا قوم کو اپنا گھر پھونک تماشا دکھانے کے مدعی ہو اگر تم خاموش رہتے ہو تو ہمیں کریدنے اور حقیقت حال کھولنے کی کیا ضرورت تھی۔ ہمیں یہ باتیں اس زمانہ کی معلوم ہیں مگر سچ بتاؤ اشارۃً بھی کسی کے سامنے ان کا ذکر کیا؟ مگر تم نے ابتداء کی اور خدا کی قسم ہر امر میں ابتداء کی مجبوراً ہم نے لکھا اور حق لکھا اگر ظاہر نہ کرتے تو تم لوگوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنہ میں ڈال دیتے۔

ایک اور حقیر چیز یعنی قریباً سو روپیہ کا ریشمی کوٹ بھی آنے حضرت اقدس سے مانگ کر لیا تھا یہ وہ جبہ تھا جو مولانا عبداللطیف صاحب شہید نے بطور نذر حضور کی خدمت میں پیش کیا تھا اور پھر آپ نے عرض کیا تھا کہ حضور مجھے کوٹ عنایت کر دیں کہ میں عدالت کے کمرہ میں پہن کر داخل ہوا کروں تاکہ مجسٹریٹ پر اور فریق مخالف کے وکیل پر حضور کے تبرک سے میرا رعب پڑے۔ اس طرح سے یہ کام دار خوبصورت قیمتی ریشمی جبہ آپ کی نذر ہوا۔ یہ بھی منجملہ مقدمہ گورداسپور کی مالی فتوحات کے تھا۔

(الحق ۵ جون ۱۹۱۴ء۔ ہنوز باقی دارد)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم ان واقعات کی تصدیق کرنے کو نقل نہیں کرتے نہ ان کی تصدیق سے ہماری کوئی غرض وابستہ ہے۔ بلکہ ہمیں یہ دکھانا مقصود ہے کہ یہ گروہ اپنے دعویٰ میں کہاں تک حق پر ہے اور ان کا انجام کیا ہوتا نظر آتا ہے۔

جب ان کو کہا جاتا تھا حدیثوں میں کثرت سے آتا ہے کہ مسیح موعود اور مہدی معہود کے آنے سے مسلمانوں کی دینی اور دنیاوی حالت متغیر ہو کر بہت کچھ ترقی کر جائے گی تو جواب دیتے تھے کہ ضرور ایسا ہوگا۔ خواہ مرزا صاحب کے ہاتھ سے ہو یا انکے مریدوں کے ہاتھ سے مگر آج کل جو مریدوں کی حالت ہے اس سے تو گمان ہوتا ہے:

اگر ماند شبے ماند شب دیگر نمے ماند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۱۴ء مطابق یکم شعبان ۱۳۳۲ھ جلد ۱۱ نمبر ۳۵ ص ۴۔۷)

قادیانی فخر رسل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۵ جون ۱۹۱۴ء میں ایک مختصر سا نوٹ لکھا تھا کہ قادیانی پارٹی کے اخبار اپنے نوجوان خلیفہ ثانی کو فخر رسل لکھتے ہیں۔ لاہوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارٹی کا پیغام صلح بھی اس افسوس میں ہمارے ساتھ شریک ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے:

اخبار الفضل کے مالک میاں (محمود احمد) صاحب خود ہیں۔ اس اخبار میں میاں صاحب کو فخر رسل کر کے لکھا جاتا ہے۔ یہ وہ خطاب ہے جو کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے لئے استعمال کرنا بجا ہے۔ چہ جائے کہ ایک غیر ماموانسان کے لئے۔ اللہ تعالی ہمارے بھائیوں کو غلو سے بچاوے آمین۔

(پیغام صلح لاہور ۱۴ جون ۱۹۱۴ء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۱۴ء۔ص ۸)

موعود بیٹا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

۵ جون ۱۹۱۴ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ہم نے ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا: باپ کا مخالف بیٹا۔

اس میں قادیانی دعوی کی تردید تھی جو کہتے ہیں یتزوج و یولد له والی پیش گوئی میاں محمود خلیفہ ثانی کے حق میں ہے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ حدیث شریف میں حضرت مسیح موعود کی بابت آیا ہے یتزوج و یولد له یعنی مسیح موعود نکاح کریں گے اور ان کے ہاں اولاد پیدا ہوگی ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے چونکہ مسیحیت کا دعوی کیا تھا اس لئے لازمی تھا کہ یہ پیش گوئی بھی آپ ہی کے حق میں ہوتی۔ لہذا انہوں نے اس کو اپنے حق میں بتلایا اور رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں صاف لکھا کہ

یہ نکاح وہ ہے جو آسمان پر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی سے ہوگا اور اولاد سے مراد وہ اولاد ہے جو اس سے پیدا ہوگی۔

چونکہ مرزا صاحب قادیانی بتصریح لکھ چکے ہیں کہ یہ حدیث اس نکاح اور اولاد سے متعلق ہے، اس لئے آج قادیانی پارٹی کا اس پیش گوئی کو میاں محمود احمد سے متعلق کرنا خود مرزا صاحب قادیانی کے منشاء کے برخلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب قادیانی اخبار الفضل نے دیا ہے:

یہ نکاح جیسا کہ حضرت مسیح موعود نے (مرزا) اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھ دیا ہے منسوخ ہو چکا ہے۔ پس اب اسی کے ساتھ خاص اولاد بھی اس سے نہیں ہونی چاہیے بلکہ یتزو ج و یولد لہ کی پیش گوئی دوسری بیوی سے متعلق ہوگئی اور وہ بھی ایک نشان ہے کیونکہ سادات میں وہ نکاح ہوا

(اسی صفحہ کے کالم ۲ میں لکھا ہے: نکاح حسب اعلام الٰہی منسوخ ہو گیا۔ بہاء)

(الفضل قادیان ۸ جون ۱۹۱۴ء ص ۱۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کتاب حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا صاحب قادیانی کے صفحہ ۱۸۷ پر لکھا ہے:

نکاح والی پیش گوئی کے وقوع میں تاخیر ڈال دی۔

پھر اسی کتاب کے ضمیمہ میں لکھا ہے:

نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا، (ص ۱۳۳)

ان دونوں حوالوں میں سے کہیں بھی یہ نہیں ملتا کہ، اعلام الٰہی ، سے فسخ ہوا ہے۔ نہ یہ ملتا ہے کہ واقعی یہ نکاح فسخ ہو گیا۔ بلکہ پہلے حوالے میں تو صرف التواء ہے دوسرے میں دونوں احتمال (فسخ یا تاخیر) ہے۔

بہت خوب! اب ہم کو مرزا صاحب قادیانی کی اور تحریر سے مدد لینی چاہیے۔

آپ ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۴ پر لکھتے ہیں:

اگر یہ پیشگوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔

کتاب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا قادیانی کا صفحہ ۸۰ بھی پیش نظر رکھئے ، جہاں لکھا ہے کہ یہ پیش گوئی آسمانی منکوحہ والی خاص مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے پھر اس کے اجزاء کو کھول کھول کر لکھا ہے یہاں تک کہ اپنی زندگی میں نکاح کا ہونا ضروری بتلایا ہے۔

خیر یہ تو مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کی باتیں ہیں۔ جناب کے مرنے کے بعد آپ کے خلیفہ اول (حکیم نورالدین) نے اس پیش گوئی کی کون سی شق اختیار کی یعنی اس نکاح کو فسخ قرار دیا، یا بحال رکھا۔ آپ کی مندرجہ ذیل تحریر سے ثابت ہو سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبہ میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی۔ اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا۔ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں۔

میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جاوے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آوے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا۔ پھر یہی وجہ بیان کی و الحمد لله رب العالمين۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان جون۔ جولائی ۱۹۰۸ء)

اس اقتباس سے صاف پایا جاتا ہے کہ خلیفہ اول نکاح کو فسخ نہیں مانتے بلکہ بحال جانتے ہیں، گو تا قیامت اس کے تحقق کو ملتوی فرماتے ہیں۔

انصاف شرط ہے۔ جس نکاح کی طرف تمام دنیا کو متوجہ کیا، یہاں تک کہ اس کے ہونے پر اپنا صدق موقوف رکھا، نہ ہونے پر دنیا سے بدترین ہونا تسلیم کیا، اون کے جانشین اول (حکیم نورالدین) نے اس نکاح کو بحال رکھا، مگر آج خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) کہتا ہے کہ نکاح بحکم الٰہی فسخ ہو گیا۔ افسوس

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم منتظر ہیں کہ ہم کو حقیقۃ الوحی میں سے یہ لفظ دکھایا جائے کہ یہ نکاح، اعلام الٰہی، سے فسخ ہو گیا جیسا کہ الفضل نے دعویٰ کیا ہے۔

آخر میں کیا ہی منطق چھانٹی ہے لکھتے ہیں کہ:

اگر کوئی یہ کہے کہ پھر ضمیمہ انجام آتھم میں کیوں ایسا لکھا تھا تو ہم کہتے ہیں کہ اس وقت وہ لوازمات جمع نہ ہوئے تھے جن سے وہ نکاح مشروط بہ شرائط بوجہ عدم تحقق شروط منسوخ ہوا۔

جس کی تفصیل یہ ہے کہ نکاح موقوف تھا سلطان محمد کی وفات پر، اور اس کی وفات موقوف تھی اس کی شوخی دکھلانے پر۔ چونکہ اس نے شوخی نہ دکھلائی بلکہ اظہار عقیدت کیا، کماثبت فی محله اس لئے وہ فوت نہ ہوا۔ اور جب فوت نہ ہوا تو پھر وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح بھی نہ ہوسکتا تھا۔ (الفضل قادیان ۸ جون ۱۹۱۴ء ص ۱۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ سب تکلفات اس لئے بنائے جاتے ہیں تاکہ موجودہ صورت میں خرابی لازم نہ آئے۔ کیونکہ نکاح تو ہوا نہیں، نہ اولاد پیدا ہوئی، جسکا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ نہ مرزا اپنے دعوی کے مطابق مسیح ہیں، نہ مہدی، نہ اون کی اولاد موعود ہے، نہ کچھ۔ بلکہ سارا کارخانہ ہی خانہ ساز ہے۔ اس لئے بات بنانے کو کہا جاتا ہے کہ نکاح فسخ ہوگیا۔

ہمارے خیال میں اس سے اچھا جواب حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول کا ہے جنہوں نے نکاح بحال رکھا گو قیامت تک اس کو ملتوی کیا بہر حال ناامیدی تو نہیں کی۔

مختصر یہ کہ بموجب تصریحات مرزا صاحب قادیانی ضمیمہ انجام آتھم بحوالہ حدیث نبوی یہ نکاح مسیح موعود کی علامت ہے جب تک نکاح مذکور ہوکر اولاد پیدا نہ ہو یہ علامت متحقق نہ ہوگی جس کا نتیجہ صاف ہے کہ حسب تصریح حدیث نبوی مرزا صاحب اپنے دعوی میں سچے ثابت نہیں ہوئے نہ اون کی اولاد موعود ہوئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۳۲ھ نمبر ۳۶ جلد ۱۱۔ ص ۲۔۳)

لاہوری پارٹی جواب دے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی جماعت میں یہ (باہمی طور پر) متفقہ اصول ہے کہ جو کوئی مومن کو کافر کہے، وہ خود کافر ہے۔ اس کے بعد دونوں جماعتوں میں اختلاف یوں نمودار ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے منکر کو مطلق کافر جانتی ہے، مگر لاہوری پارٹی کا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا محض انکار کفر نہیں بلکہ وہ لوگ کافر ہیں جو مرزا غلام احمد اور مرزائیوں کو کافر کہتے ہیں کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے: مومن کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔

اس خیال کو مرزا صاحب قادیانی نے بہت جگہ درج کیا ہے۔ سردست ہمیں اس کی صحت یا غلطی سے مطلب نہیں (آئندہ کسی پرچہ میں ہم اس اصول پر بحث کریں گے) بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس موقع پر ہمیں خاص لاہوری پارٹی سے ایک سوال ہے۔ امید ہے اس سوال کا جواب دینے میں لاہوری پارٹی اوسی جرأت سے کام لے گی جس جرأت کی وہ قادیانی پارٹی کے ان ممبران سے توقع رکھتی ہے جو لاہوری جماعت کے حق میں قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی بدگوئی کو اچھا نہیں جانتے۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ قادیانی خلیفہ اور اون کے اخبارات لاہوری پارٹی کو بہت برے لفظوں میں یاد کرتے ہیں۔ مثلاً فاسق، شریر، منافق، کافر، ابلیس وغیرہ۔ لاہوری پارٹی کو خبر ملی ہے کہ بہت سے لوگ قادیانی پارٹی کے بھی لاہوریوں کے حق میں اس قسم کے القاب کا استعمال ہونا جائز نہیں جانتے۔ اس لئے لاہوری پارٹی ایسے ہی لوگوں سے اپیل کرتی ہے کہ چونکہ آپ لوگ ہمارے حق میں اس قسم کے القاب ناپسند کرتے ہیں، اس لئے آپ للہ فی اللہ جرأت کر کے ناراضگی کی آواز اٹھائیں۔

اس امر میں ہم بھی لاہوریوں کی تائید کرتے ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ہم بھی لاہوری پارٹی کی خدمت میں سوال کرتے ہیں اور اسی جرأت سے جواب کے متمنی ہیں جس جرأت کے وہ قادیانی پارٹی سے خواہشمند ہیں کہ ہم کو اس سوال کا جواب دیں وہ سوال یہ ہے:

> آپ لوگ جو کہتے ہیں جو ہم (مرزائیوں) کو کافر کہتا ہے، وہ بحکم حدیث نبوی خود کافر ہے۔
>
> قادیانی پارٹی جو لاہوریوں کو القاب مذکورہ (فاسق منافق کافر ابلیس) سے یاد کرتی ہے (ملاحظہ ہو پیغام صلح ۲۵ جون ص ۳) حالانکہ آپ لوگ اپنے نزدیک مسلمان بلکہ کامل مسلمان ہیں، تو قادیانی پارٹی آپ لوگوں کو ایسا کہنے سے منافق اور کافر بلکہ ابلیس ہوئی یا نہیں؟

مہربانی کر کے جرأت سے جواب دیجئے گا۔ اگر ہی تو اب اون کو احمدی کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر وہ کافر نہیں ہوئے تو دوسرے لوگ کافر کہنے سے کیوں کافر ہوئے۔ اس تفریق کی وجہ کیا۔

قادیانی پارٹی جواب دے:

قادیان کا اخبار الفضل لاہوری جماعت کی توہین کرتے ہوئے اون کی قلت بتلانے کو کہتا ہے کہ تم چند سو آدمی ہو (الفضل ۲۰ جون ۱۹۱۴ء ص ۳ کالم ۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ۲۲ جون کے پرچے میں وہ خود ہی لکھتا ہے کہ ۹۸ فی صدی خلیفہ دوم (مرزا محمود احمد) سے مل چکے ہیں۔ جس سے ثابت ہوتا ہے کہ فی صدی ۲ لاہوری جماعت ہے۔

پھر اسی پرچے میں مرزائی جماعت کی تعداد چار لاکھ بتلاتا ہے، جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ لاہوری جماعت کی تعداد ۸ ہزار ہے۔

پھر ۲۰ جون ۱۹۱۴ء کے پرچے میں لاہوری جماعت کو سینکڑوں میں کیوں بتلایا۔ یہ غلط بیانی نہیں تو کیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۳۲ھ نمبر ۳۷ جلد ۱۱۔ ص ۲۔۳)

اہل دہلی کو مبارک

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون نکلا تھا جس کا عنوان تھا اہل دہلی خبردار۔ وہ جس خطرے کیلئے لکھا گیا تھا اس کا ظہور آج ہو گیا۔ یعنی جناب میرزا حیرت صاحب اڈیٹر کرزن گزٹ نے اپنی خلافت حقہ کا بڑے زور سے اعلان فرما دیا۔ آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

میں آیا ہوں کہ تمہاری ہر قسم کی خدمت انجام دوں۔ جس خدمت کی کوئی اجرت میں تم سے نہیں چاہتا۔

میں تمہارے روحانی امراض ہی کا طبیب بن کے نہیں آیا ہوں بلکہ اس لئے بھی مبعوث ہوا ہوں کہ اپنی دل سوز دعاؤں سے تمہارے جسمانی امراض اور تمہاری دنیاوی ضرورتوں میں تمہیں مدد دوں۔

میں کسی قسم کی دعا کی اجرت تم سے نہیں چاہتا کسی وظیفہ کے لئے کوئی رقم تم سے نہیں مانگتا۔ تم ہر ضرورت کے لئے میری طرف رجوع ہو۔ میں اللہ سے دعا کروں گا۔ اگر خداوند تعالی نے اپنا فضل کیا، تمہارا کام پورا ہو گیا، تو جو کچھ تم سے بن آئے اور تمہیں گراں بھی نہ گذرے، قرآن مجید انگریزی کے فنڈ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اعانت کر دینا جس کی اعانت کی تم سے درخواست نہیں کی جاوے گی صرف تمہاری خوشی پر موقوف ہے۔

ہر قسم کی بیماری، ہر قسم کا دکھ، بے روزگاری، غرض جو ضرورت تمہیں پڑے تم خلیفۃ اللہ (یعنی خود بدولت مرزا حیرت) کی طرف رجوع ہو۔ وہ جو کچھ ہدایت کرے اس پر عمل کرو۔ وہ تمہارے لئے خداوند قدوس کے حضور دعا کرے گا امید ہے کہ تم اپنی مراد کو پہنچ جاؤ۔

سنا گیا گیا ہے کہ جالیس نامی گاؤں میں ایک فقیر صاحب ہیں۔ وہ اپنی انگلیاں جس پانی میں ڈال دیتے ہیں اس پانی سے بیمار اچھے ہو جاتے ہیں۔ اگر یہ بات صحیح بھی ہو، تب بھی ان فقیر صاحب اور خلیفۃ اللہ میں بعد المشرقین ہے۔ یہ عاجز فقط ایک نظر پانی پر ڈال دیتا ہے اور جہاں تک تجربہ ہو چکا ہے وہ پانی صحت بخش ثابت ہوا ہے جس کا جی چاہے آزمالے۔

دلگیر نہ ہو۔ اللہ نے تم پر فضل کیا، اور اب کوئی اڑی تمہاری نہیں رہنے کی۔ انشاء اللہ۔ سوچنے غور کرنے اور تجربہ کرنے سے پہلے میری باتوں کو ہنسی ٹھٹھہ میں نہ اڑاؤ۔ کیونکہ قرآن مجید کے فیصلہ کے مطابق یہ سنجیدہ مہذب اور شائستہ آدمیوں کا کام نہیں ہے بلکہ جاہلوں کا کام ہے۔

جب تمہیں معلوم ہوگا کہ دعا میں کتنی قوت ہے، پھر تمہیں کچھ اچھا نہیں رہنے کا۔ یہ تو سمجھو کہ تم سے کچھ طلب نہیں کیا جاتا۔ وظیفہ یا دعا کی کوئی قیمت نہیں مانگی جاتی۔ تم آزمائش کر لو۔ شاید خداوند قدوس تم پر اپنا فضل کرے اور تمہاری ضرورت رفع ہو جائے۔

آؤ آؤ! ناپاک خیالات دل سے نکال دو اور اپنے دل اور پوری قوت سے خداوند قدوس کی طرف رجوع ہو اور اسی کے ہو کے رہ جاؤ۔

(کرزن گزٹ۔ ۲۳ جون ۱۹۱۴ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مضمون صاف ہے مطلع روشن۔ گو ہم پنجابیوں کو اہل دہلی سے رقابت ہونی چاہیے کہ ابھی چند روز کا ذکر ہے پنجاب میں نبوت اور خلافت کا ستارہ چمکتا تھا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجاب کے ایک قصبہ سے آواز آتی تھی

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

آج وہی آواز دہلی سے آنے لگی۔مگر خدائی کاموں میں رشک کرنے سے کیا بنتا ہے یختصّ بر حمته من یّشاء۔

دہلی پر گو بڑے بڑے حادثات آئے، مگر وہ چونکہ بزرگوں کی جگہ ہے، اس لئے خدا نے دنیاوی طور پر جیسی اوس کو عزت دی روحانی طور پر بھی وہی معزز ہوئی۔یعنی خلیفہ برحق (بشکل میرزا حیرت) اسی میں مبعوث ہوئے۔جل جلالہ

ممکن ہے بعض لوگوں کو قادیانی نبوت وخلافت کے تجربہ نے مکدر کر دیا ہو، سو ایسے لوگوں کا یہی جواب ہے جو ہم ہمیشہ سے ایسے معاملات میں دیا کرتے ہیں کہ میاں جلدی نہ کرو۔خلیفہ صاحب کو اون کے حال پر چھوڑ دو۔جب وہ خلافت کا کام کریں گے خود ہی خلیفہ کہلانے کے مستحق ہو جائیں گے۔سر دست اون کا صرف دعوی ہی دعوی جانئے اس سے زیادہ نہیں۔

ہاں خلیفہ صاحب نے چونکہ سب لوگوں کو اظہار حاجات کی اجازت بخشی ہے ہم بھی ایک حاجت عرض کرتے ہیں کہ مندرجہ ذیل آیت کی تفسیر اور پوری تشریح کی ہم کو ضرورت ہے۔مہربانی کر کے ذرہ توجہ کیجئے۔شائد آپ ہی کے ذریعہ سے اس کی تفسیر ہم کو مل جائے۔بہر حال وہ آیت یہ ہے

قل اللهم مالك الملك تؤتی الملك من تشاء وتنزع الملك من تشاء وتعز من تشاء وتذل من تشاء بیدك الخیر انك علی كل شیء قد یر

عرصہ ہوا پشاور سے افواہ آئی تھی کہ حضرت امیر کابل مرحوم کی خدمت میں قادیانی مسیح نے اپنی مسیحیت کی تبلیغ بھیجی تھی جسکے جواب میں امیر مرحوم نے اتنا فرمایا:

مارا عمر باید نہ مسیح۔

یہ ایک فقرہ نہیں بلکہ اسلامی تاریخ کا دفتر ہے جس نے اہل مذاق کو تڑپا دیا تھا۔اگر خلیفہ دہلی نے ہماری پیش کردہ آیت کی صحیح تفسیر ہم کو نہ دکھائی، تو ہم بھی یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے پر مجبور ہوں گے

بڑا شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

دعا ہے خدا کرے خلیفہ دہلوی کا دعوی ثابت ہو اور ہماری نحوست کے ایام جلدی ختم ہوں۔ ایسا نہ ہو کہ قادیانی تجربہ سے ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں:

ایں خانہ ہمہ آفتاب است۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۳۲ھ نمبر ۳۸ جلد ۱۱۔ص ۷۔۸)

نبوت مرزا پر بحث

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی مشن میں بڑی علمی اور ایمانی بحثیں ہو رہی ہیں۔ منجملہ ان کے ایک ضروری بحث یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نبی تھے یا نہیں۔

قادیانی پارٹی اونکی نبوت و رسالت پر تلی بیٹھی ہے۔ چنانچہ ۲۷ مئی ۱۹۱۴ء کے قادیانی اخبار الفضل میں لکھا ہے:

اگر ہم میں نبی نہیں تو مرنے کا مقام ہے۔،

اس کے جواب میں لاہوری پارٹی اس سے منکر ہے۔ وہ قادیانی پارٹی کو مندرجہ ذیل الزام دیتی ہے:

ہم صاحبزادہ (میاں محمود احمد) صاحب کی کون سی بات صحیح مانیں۔ یہ نہ مامور، نہ نبی، نہ ملہم، نہ محدث، نہ امام۔

ہمیں افسوس اور رنج ہے کہ جو طریق آپ جاری کرنا چاہتے ہیں وہ طریق باطل اور امر مکذوب کی طرف ہی لے جانے والا ہے۔ اور جو مسئلہ آپ نے نکالا ہے بطور مثال چند ایک مسائل ملاحظہ فرمائیے:

۱۔ دوسرے تمام جہان کے مسلمانوں کا نام بلا استثناء کافر رکھنا اور اس میں یہاں تک تشدد دکھانا کہ اگر کوئی دل میں حضرت مرزا صاحب (قادیانی) کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا یقین کرے اور زبان سے بھی آپ کے دعوی کا انکار نہ کرے لیکن بیعت میں توقف کرے تو وہ بھی کافر ہے۔ یہ پہلا مسئلہ ہے جو خلاف تعلیم اسلام وخلاف تعلیم حضرت مسیح موعود (قادیانی) آپ نے ایجاد کیا۔

۲۔حضرت مرزا صاحب (قادیانی) کو جو آنحضرت ﷺ کی امت میں کے فرد ہیں آپ کی تعلیم کے خلاف نبی اللہ بنایا اور آپ کی نبوت اور محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں کوئی فرق نہ کرنا یہ دوسرا مسئلہ ہے جو آپ نے نکالا۔

۳۔آیت مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد کی پیش گوئی کا مصداق محمد رسول اللہ ﷺ کی بجائے حضرت مرزا صاحب (قادیانی) کو سمجھنا۔ یہ تیسرا مسئلہ ہے جو آپ کی اختراع ہے۔

۴۔حضرت مرزا صاحب (قادیانی) کو ان نبیوں اور رسولوں میں داخل کرنا جن کو خدا نے جزو ایمان اور رکن اسلام قرار دیا ہے اور حضرت مرزا صاحب (قادیانی) کو جزو ایمان اور رکن اسلام قرار دینا یعنی جب تک لااله الاالله محمدرسو ل الله کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب (قادیانی) کے نبی اللہ ہونے کا اقرار نہ کیا جائے تب تک کسی کو مسلمان نہ سمجھنا یہ چوتھا مسئلہ ہے جو صاحبزادہ صاحب نے اسلام کے پانچ رکنوں کے علاوہ اسلام کا چھٹا رکن بنانے کے لئے نکالا ہے۔

۵۔حضرت نبی کریم کے بعد ۱۳۰۰ برس کے بعد آج یہ ماننا کہ ہم میں نبی آیا اور آئندہ بھی (نبی) آئیں گے اور اس بات کو بلاواسطہ فرشتہ کے خدا کا کلام بتانا یہ پانچواں مسئلہ ہے جو صاحبزادہ صاحب نے اپنے الہام کی بنا پر بنایا ہے۔

۶۔تمام گذشتہ انبیاء کی نبوت کو آنحضرت ﷺ کی اعطا سمجھنا اور یہ کہنا کہ تمام انبیاء آنحضرت کے طفیل نبی ہوئے ہیں اور معطی کا بغیر وجود کے معطی ماننا یہ چھٹا مسئلہ ہے جو آپ نے حضرت مرزا صاحب کو گذشتہ انبیاء کے زمرہ میں شامل کرنے کے لئے نکالا ہے

۷۔تمام انبیاء کو ظلی نبی قرار دینا اور آنحضرت ﷺ کو اصلی نبی قرار دے کر ظل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اصل سے پہلے بتلانا، یہ سا تواں مسئلہ ہے جو آپ نے نکالا ہے۔

اسی طرح قریباً ۴۰ مسئلے ہیں جو صاحبزادہ صاحب نے قرآن اورحدیث کیخلاف اور نیز حضرت اقدس کی تعلیم کے خلاف حضرت اقدس کے بعد نئے نکالے ہیں۔ ہم صاحبزادہ صاحب کے کن کن مسئلوں کو تسلیم کریں اور کن کن نئے الہاموں کو مانیں، جب کہ صاحبزادہ صاحب جیسے غیر ماموروں کے الہاموں نے آگے ہی دنیا میں اندھیر مچایا ہوا ہے، تو اب اس ظلمت کے اتھاہ کنویں میں سوائے اندھوں کے دوسرا کوئی کیوں کر گرے۔

(پیغام صلح لاہور۔۲ جولائی ۱۹۱۴ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

فرمان خداوندی اذا قلتم فاعدلوا (جب بولو عدل سے بولو) پر ہمارا ایمان ہے۔ اس لئے ان دونوں پارٹیوں میں ہم خدالگتی کہا کرتے ہیں اور کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک لاہوری پارٹی حق پر ہے۔ یعنی ان کا خیال قرآن وحدیث کے مطابق ہے۔ مگر مرزائی اقوال کی بنا پر قادیانی پارٹی حق پر ہے۔ کچھ شک نہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کے اقوال قادیانی پارٹی کی تائید کرتے ہیں۔

خدا معلوم اون کے پاس کیا کیا اقوال ہیں، مگر ہمارے پاس جو ہیں وہ ہم پیش کرتے ہیں۔

۱۔۴۔ اول اور چہارم نمبر کا مطلب دراصل ایک ہے۔ اس کے جواب میں اخبار بدر کا حوالہ کافی ہے۔

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر شخص جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔

(بدر۔ قادیان ۹ مارچ ۱۹۱۱ء۔ ص ۱)

مرزا صاحب قادیانی کا یہ دعوی بعینہ اس حدیث کا ترجمہ ہے جس میں حضور پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا ہے:

لا یسمع بی احد من هذه الامة یهو دی ولا نصرانی ولم یؤمن بالذی ارسلت به الا ان لا کان من اصحاب النار ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوۃ باب الایمان ۔یعنی جس کسی نے میرا حال سنا اور ایمان نہ لایا وہ جہنمی ہوگا
یہی دعوی مرزا صاحب قادیانی نے دوسرے لفظوں میں کیا ہے ۔اسی لئے حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول نے فتوی دیا تھا کہ

مرزا صاحب قادیانی کا ماننا لا الہ الا اللہ کے اندر داخل ہے، اور آپ کے انکار سے تفریق بین الرسل لازم آتی ہے جسکی اس آیت میں ممانعت ہے لا نفرق بین احد من رسلہ ۔(الحکم قادیان ۲۸ فروری ۱۹۱۱ء ص ۴)

۲۔ جناب مرزا صاحب قادیانی نے کھلے کھلے لفظوں میں دعوی نبوت کیا۔اخبار بدر میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں ۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی، صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے جن میں موسوی دین کی شوکت وصداقت کا اظہار ہو۔پس وہ نبی کہلائے

یہی حال اس سلسلہ میں ہے...ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالی کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں ۔اسی لئے ہم نبی ہیں۔امر حق کے پہنچانے میں کسی قسم کا اخفا نہ رکھنا چاہیے ۔

(اخبار بدر قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۲)

غالباً یہ حوالہ کسی مزید توضیح یا تشریح کا محتاج نہیں۔صاف الفاظ میں دعوی ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ یہ الفاظ کوئی بہت پرانے بھی نہیں بلکہ قریب انتقال کے ہیں اس کے بعد قریباً تین مہینے مرزا صاحب قادیانی زندہ رہے۔
پس کوئی ایسی عبارت اس دعوی کے مناقض یا منافی نہ ہوگی جو اس سے پہلے کی ہو۔البتہ اس کے بعد کی کوئی تصریح اس کو کاٹ سکتی ہے گو یہ کہنا صحیح ہوگا

لو کان من عند غیر اللّٰہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً

۳۔ کچھ شک نہیں مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آپ کو آیت کریمہ اسمہ احمد کا مصداق بتایا۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے کہا تھا میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام بہت تعریف والا ہو گا یعنی محمد۔ پھر جب وہ آ گیا تو اسکو جادوگر کہتے ہیں۔ یہ آیت آنحضرت ﷺ کے حق میں ہے ،۔

اسٹیشن بٹالہ سے ایک دوست نے اس آیت کے معنی پوچھے ہیں اون کو اطلاع رہے۔ اڈیٹر)

مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں، بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا (یعنی خود بدولت مرزا صاحب)

(ازالہ اوہام۔ طبع اول۔ ص ۶۷۳)

اس عبارت میں مرزا صاحب نے کمال ادب کے ساتھ آنحضرت ﷺ کو اس آیت کی پیش گوئی کے مصداق بننے سے علیحدہ کر دیا آپ کی تقریر کا مطلب یہ ہے کہ آیت کا مصداق وہ شخص ہے جو صرف احمد ہو اور آنحضرت ﷺ صرف احمد نہیں لہذا وہ مصداق نہیں بات بالکل صاف ہے اسی لئے تو مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم نے لکھا تھا:

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا

لاہوری پارٹی اس عبارت کی کوئی اچھی توجیہہ سنائیگی تو ہم بھی سنیں گے۔

۵۔ یہ حوالہ بھی مرزا صاحب قادیانی کے ازالہ اوہام میں ملتا ہے کہ میرے بعد سلسلہ الہام جاری رہے گا جو انکی اصطلاح میں نبوت کا مرادف ہے۔

۶۔ اس کا حوالہ ہمیں نہیں ملا۔ مگر ہمارا گمان ہے کہ قادیانی پارٹی کوئی ایسا دعوی نہیں کرے گی جس کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کے اقوال میں نہ ہو۔ لہذا توقع ہے کہ وہ اس کا جواب دیں گے۔

۷۔ اس نمبر کا مطلب ہم بخوبی نہیں سمجھے۔ قادیانی اخباروں سے امید ہے وہ اس پر کافی روشنی ڈالیں گے۔

لاہوری پارٹی ان حوالہ جات کو غور سے دیکھے۔ پھر وہ انصاف کرے کہ جن وجوہات پر وہ اس قسم کے دعووں سے بھنا تے ہیں، انہی وجوہات سے علماء اسلام، مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی سے گھبراتے اور مخالفت کرتے تھے، جو شکر ہے آج لاہوری پارٹی کے ہاں بھی صحیح ہیں۔اس لئے ہم خوشی سے کہنا چاہتے ہیں:

شکر للہ کہ میانِ من و او صلح افتاد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۱۴ء ص ۸۔۹)

اندرونی اختلافات

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کا اندرونی اختلاف اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ہم نے اس پر بارہا افسوس کیا۔مسائل میں اختلاف ہوتا ہے اور ہوگا۔یہ ایک قدرتی بات ہے۔یہ کسی حد تک مضر نہیں۔مگر جب ایک دوسرے کی بدخواہی اور ہتک پر تل جائے، تو سمجھو کہ خیر نہیں۔قادیانی مشن اب اس حد تک آ پہنچا ہے۔ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خود انہیں کے الفاظ میں ان کی باہمی بدخواہی سناتے ہیں۔لاہور کا اخبار پیغام صلح لکھتا ہے:

کیا خواجہ،لندن کا معاویہ ہے

الحکم اور الحق کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی صاحب و مولوی صدر الدین صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب سید محمد حسین اور ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ وغیرہ وغیرہ جنہوں نے جناب صاحبزادہ صاحب کی خلافت کی تائید نہیں کی اور صرف صدر انجمن احمدیہ کو رسالہ الوصیت کے مطابق حضرت مسیح موعود کی جانشین سمجھ کر اسکے صدر کو امیر سمجھا ہوا ہے جیسا کہ انہوں نے حضرت مولوی صاحب قبلہ کو اپنا امیر مقرر کرلیا ہے اور میں خود بھی آپ کو امیر سمجھتا ہوں اور اسی خیال کا موید ہوں۔ وہ لوگ غدار اور منافق بلکہ اس سے بھی زیادہ وغیرہ وغیرہ سخت الفاظ کے صرف مستحق ہی نہیں بلکہ افواج محمودیہ کے بہادر سپاہیوں کو ان (نعوذ باللہ) غداروں اور منافقوں کے ساتھ جہاد کرنا لازم اور فرض بتایا جاتا ہے میں اس وقت اس طرز کلام وتحریر کا ذکر نہیں کرتا جو پنچ یا کسی مسخرے اخبار کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب اڈیٹر الحق نے اختیار کر رکھی ہے وہ طرز جو حقیقتاً ایک مہذب اور ایسی قوم کی جس نے مسیح موعود کی برز کلام اور حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب کی حکمت اور موعظۃ الحسنی سے بھری ہوئی گفتگو کو دیکھا یا سنا ہو شان کے بالکل بر خلاف ہے ان بزرگوں کی شان میں جو الحکم اور الحق کی قلم سے نکلا ہے وہ درحقیقت ایک خواہ مخواہ کی زیادتی اور تقوی سے بالکل بعید امر ہے میں صد آفرین ان بزرگوں اور ان کے حامیوں کو کہوں گا جنھوں نے دشنام کا جواب دشنام میں نہیں دیا جب الحق اور الحکم کو پڑھا جاتا ہے جب کہ ہم جانتے ہیں کہ اس طرز کو حکمت اور موعظۃ الحسنہ کے ساتھ کوئی لگاؤ نہیں کیونکہ یہ مسخرہ پن کی گفتگو یا تحریر جسکو قرآن نے بھی منع فرمایا ہے کبھی نہ تو حضرت مسیح موعود کی کلام میں اور نہ حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب کی تحریر و تقریر میں دیکھی گئی اور نہ سنی گئی پھر اسکو جو الحق نے اختیار کیا ہے کیا یہ حق ہے افسوس کیا ہو گیا کیوں سمجھ نہیں آتی اپنے ہاتھوں جگ ہنسائی کرانا کو ن سی عقل مندی ہے ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو ہدایت دے اور اس امر کی توفیق دے کہ بجائے بھائی کو بھائی سے الگ کرنے کے وہ اس امر کی توفیق پاسکیں کہ بھائی کو بھائی سے ملاویں کم از کم جماعت احمدیہ کا ہر فرد جانتا ہے کہ مسیح موعود کے مبعوث ہونے کی بڑی وجہ یہ تھی کہ انسان پرستی کی جڑھ کو بیخ و بن سے اکھیڑ کر باہر پھینک دیا جائے۔ الحمد للہ کہ وہ کامیاب خدا کا فرستادہ اس امر میں کامیاب ہوا جہاں اس نے یسوع کی خدائی کو خاک میں ملا دیا وہاں اس نے پیر پرستی سے بھی کم از کم احمدی قوم کو ایسی نفرت دلائی کہ دیگر پیر پرستوں اور احمدیوں میں یہ ایک مابہ الامتیاز قائم ہو گیا وہ نہ صرف رومۃ الکبری کے مذہب پر ہی حملہ آور ہوا بلکہ اس نے ایرانی مذہب کے بھی پرخچے اڑا دیئے پھر جب ہمیں یہ تعلیم دی گئی ہے تو یہ جیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم اپنے آقا کی تعلیم کے خلاف پھر اسی گڑھے میں گریں جس سے ہم نکالے گئے تھے کیا یہ ممکن ہے کہ ہم پھر شیعیت کے اصول پر قدم ماریں گے جب کہ شیعیت کے اصوول ہی کی تردید اس نے قرآن اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث سے کر کے دکھادی پس ہم سے یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ ہم صرف اسی امر کو مدنظر رکھ کر ایک شخص کی بیعت کر لیں کہ وہ مسیح موعود کی اولاد میں سے ہے خلافت کے لئے قابلیت اور قربانی کی ضرورت ہے ہمیشہ خلفاء مہاجرین میں سے ہوئے مولوی محمد علی صاحب جبکہ مہاجرین میں سے ہیں اور ان کی قربانی اور قابلیت بھی کم از کم قوم کی نظر سے پوشیدہ نہیں تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ ان کی موجودگی میں (اگرچہ وہ خود بھی اس بات کے خواہش مند نہیں) ایک ایسے شخص کو خلافت دی جائے جنہوں نے کبھی خدا کی راہ میں اپنا وطن نہیں چھوڑا حضرت صاحبزادہ صاحب کو ہم انصار کی فہرست میں تو مان سکتے ہیں مگر مہاجرین کی جو عزت خدا کے ہاں ہے وہ قرآن سے عیاں ہے۔ پس جس کا مرتبہ خود خدا نے قرآن میں زیادہ کیا ہو، اس کو غدار اور منافق کہنا صریح ظلم ہے۔ میں اس وقت خلافت کے متعلق کچھ زیادہ تحریر نہیں کرنا چاہتا مگر اس مذکورہ بالا عنوان کے متعلق مجھے چند ایک باتیں الحکم اور الحق سے دریافت کرنی ہیں۔ امید ہے کہ وہ ان کا جواب باصواب دیں گے۔

اگر خواجہ غدار منافق اور لندن کا معاویہ ہے تو جیسا کہ الحکم اور الحق تحریر کرتے ہیں کیا حضرت امیر معاویہ بھی غدار اور منافق تھے؟ حالانکہ مولوی عبدالکریم نے خلافت راشدہ میں حضرت امیر معاویہ کی تعریف لکھی ہے بلکہ ان کے صالح اور ایک نیک بخت ہونے پر قرآن کو بطور گواہ پیش کیا ہے اور لکھا ہے

و لقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثها عبادی الصالحون

یعنی الارض الشام کی زمین پر صالح حکمران ہوں گے جیسے حضرت امیر معاویہ۔ پس قرآن حضرت امیر معاویہ کو صالح کہہ رہا ہے۔

سوال یہ ہے کہ خواجہ اگر لندن کے معاویہ ہیں، تو پھر وہ نص قرآن سے نہ تو غدار ہو سکتے ہیں نہ منافق۔ ان کو منافق کہنا شیعیت کی رگ کا اثر ہے۔ بلکہ خواجہ صاحب ایک صالح مرد ہیں جن کو الحق نے لندن کا معاویہ تحریر کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔پس اس سے معلوم ہوا کہ ان کو بھی ایک زمین ورثہ میں ملنی ضروری ہے۔
چنانچہ جو زمین روحانی بادشاہی کرنے کے واسطے خواجہ کو ملی ہے آج تیرہ سو برس گذرتے ہیں کہ اس پر لا الہ ا لاالله محمد رسول الله کی آواز بلند کرنے کے واسطے کوئی ایک بھی نہیں گیا تھا۔حقیقتاً یہ خواجہ ہی کے ورثہ میں آئی۔

سوچنے والوں کے واسطے ایک چمکتا ہوا نشان ہے جس نے خواجہ صاحب کو مسیح کی خدمت میں ثابت کر کے بتایا اور یہ بتایا کہ یہ مسیح موعود کی قوت قدسی کا اثر ہے۔

پس ثابت ہوا کہ وہ نہ تو غدار ہے،اور نہ منافق بلکہ وہ ایک صالح مرد ہے جو مقصد مسیح موعود کو پورا کرنے کے لئے عیسائیت کے مرکز میں بانگ جاء الحق و زھق الباطل سنا رہا ہے۔

خدارا! ذرا تو غور کرو کہ آج سے پہلے بھی کوئی ایسا غدار یا منافق گذرا ہے جس پر تبلیغ احکام الٰہی کا ایسا روشن اور چمکتا ہوا سہرا بندھا ہو، جیسا کہ خواجہ کے سر پر۔

کیا یہ منافقانہ کاروائی ہے کہ لا الہ ا لا الله کی منادی یسوع کے ابن الله کہنے والوں کو سنائی جائے،اور پھر وہ اپنی کاروائی میں کامیابی بھی دیکھ رہا ہو ۔کیا منافق اپنی کاروائی میں کامیاب بھی ہوا کرتے ہیں؟
کیا حضرت مسیح موعود کی آپ کو اسی قسم کی تعلیم ملی ہے؟

کچھ خوف کرو۔صرف حسد اور بغض کی وجہ سے جو منہ میں آیا کہ ڈالنا تقوی نہیں ۔اگر اسی کا نام غدارانہ اور منافقانہ کاروائی ہے تو پھر آپ کو ضرور شرم چاہیے۔ الراقم: حکیم ڈاکٹر احمد حسین لائلپوری حال وارد بمبئی۔

(پیغام صلح لاہور۔۱۴ جولائی ۱۹۱۴ء)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۱۴ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۳۲ھ نمبر ۳۹ جلد ۱۱۔ ص ۱۰۔۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری پارٹی جواب دے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی مشن میں اصولی بحث ہورہی ہے اور نہایت معقول صورت میں بحث ہے۔ قادیانی پارٹی جناب مرزا صاحب قادیانی کو کھلے لفظوں میں رسول اور نبی کہتی ہے اور نہ کہنے والے کو کافر جانتی ہے۔ مگر لاہوری پارٹی اس سے منکر ہے۔

اسی بحث کی فرع یا اصل یہ ہے کہ آیت قرآنی میں جو حضرت عیسیٰؑ کا قول منقول ہے

مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد

یہ کس کے حق میں ہے۔

قادیانی پارٹی اس کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں کہتی ہے۔ لاہوری پارٹی کہتی ہے یہ اون کے حق میں کیسے ہوسکتی ہے اس میں تو یہ ذکر ہے کہ حضرت مسیح فرماتے ہیں میرے بعد ایک رسول آئے گا جس کا نام احمد ہوگا۔ اور جناب مرزا صاحب تو رسول ہی نہیں پھر وہ احمد کیسے۔

لاہوری پارٹی نے اس مضمون پر ایک رسالہ شائع کیا جس کا نام ہے اسمه احمد۔ اس میں لاہوری پارٹی نے بڑے پرزور دلائل سے ثابت کیا ہے کہ اس پیش گوئی کے مصداق آنحضرت ﷺ ہیں چنانچہ ایک اقتباس اس رسالہ کا یہ ہے:

> دیکھئے مسیح نے پیش گوئی فرمائی کہ میرے بعد ایک رسول ہوگا اور اس کا نام احمد ہوگا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا حضرت مرزا صاحب رسالت کے حقیقی معنوں میں رسول تھے اور کیا ان کا نام احمد تھا....
>
> صاحبزادہ صاحب (میاں محمود احمد خلف مرزا صاحب قادیانی خلیفہ قادیان) کو اگر یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ وہ قرآن مجید کی رو سے حضرت مرزا صاحب کو رسول اللہ ثابت کریں تو وہ ہرگز ثابت نہیں کرسکتے (رسالہ مذکور۔ص ۲۔۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مسئلہ میں بھی ہمارا وہی فیصلہ ہے جو پیشتر کئی ایک دفعہ ہم نے ظاہر کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بلحاظ قرآن وحدیث لاہوری پارٹی حق پر ہے، اور بپابندی اقوال مرزا صاحب قادیانی پارٹی کا دعوی صحیح ہے کیونکہ مرزا صاحب آنجہانی نے اس آیت کو کھلے لفظوں میں اپنے حق میں پیش گوئی لکھا ہوا ہے۔ملاحظہ ہوازالہ اوہام طبع اول صفحہ ٦٧٣۔

نبوت و رسالت مرزا پر مفصل بحث اخبار اہل حدیث امرتسر ١٧ جولائی ١٩١٤ء میں مع حوالہ مذکور نقل ہو چکی ہے۔ یہاں ہمارا مطلب اس بحث سے نہیں بلکہ لاہوری پارٹی سے ایک سوال کا جواب لینا مطلوب ہے وہ یہ ہے:

جس طرح آیت کریمہ میں رسول کا لفظ آیا ہے جو مرزا صاحب کے حق میں بوجہ اون کے رسول نہ ہونے کے صادق نہیں، اسی طرح حدیثوں میں مسیح موعود کے حق میں نبی یا رسول کا لفظ آیا ہے، پھر وہ حدیثیں مرزا صاحب قادیانی کے حق میں کیسے صادق آسکتی ہیں۔اور مرزا صاحب قادیانی ان احادیث کی رو سے مسیح موعود کیوں کر بن سکتے ہیں۔ ملاحظہ ہو صحیح مسلم جلد دوم صفحہ ٤٠١:

ثم یحبط نبی اللہ عیسیٰ

ایسی بہت سی روایات ہیں جن میں حضرت مسیح موعود کی بابت نبی اللہ کا لفظ آیا ہے ۔چونکہ مرزا صاحب اصلی معنی سے نہ رسول ہیں نہ نبی،تو مسیح موعود کیسے ہوئے؟

کیا لاہوری پارٹی ہمارے سوال کا جواب دے گی۔یا پہلے سوالوں کی طرح

خموشی معنیٔ دارد کہ در گفتن نمی آئد

پر عمل کرے گے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔٣١ جولائی ١٩١٤ء ص ٢۔٣)

عجیب سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک صاحب (منشی نور محمد از موضع میاں ضلع جہلم) دریافت کرتے ہیں کہ حنفی بھی اپنے امام کے قول پر اعتماد کلی رکھتے ہیں اور مرزائی بھی مرزا صاحب پر کامل بھروسہ رکھتے ہیں۔ نہ وہ براہ راست حدیث کو دیکھتے ہیں نہ یہ سنتے ہیں۔اس لئے دونوں میں فرق کیا ہے۔

اس سوال کے مخاطب مولانا حافظ صاحب وزیر آبادی، مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی مولوی عبدالسلام صاحب مبارک پوری۔ غرض جس جس اہل حدیث کا نام دیکھا سب کو مخاطب کیا مع ان کے خاکسار اڈیٹر کو بھی۔

اس لئے جواب ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے ماننے والے اون کو نبی، رسول، ابن اللہ وغیرہ جان کران کے اقوال کو حجت مانتے ہیں۔ حنفی اپنے امام کو اس خیال سے نہیں مانتے۔ بلکہ یہ کہتے ہیں کہ وہ عالم تھے محقق تھے وہ اپنے مسائل پر دلائل رکھتے تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اگست ۱۹۱۴ء۔ مطابق ۱۴ رمضان ۱۳۳۲ھ نمبر ۴۱ جلد ۱۱۔ ص ۹)

تکفیر مکفر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک شخص خود اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہے، مگر اس کے کسی عقیدہ یا عمل کی وجہ سے علماء اس کو کافر کہیں، تو اس کو تکفیر کہتے ہیں۔ ایسے شخص کو جو درحقیقت مسلمان ہے، کافر کہنے والا خود کافر ہے یا نہیں، یہ ایک سوال ہے جس کے حل کرنے کے لئے (حسب وعدہ) آج یہ عنوان تجویز ہوا ہے۔

قادیانی مشن میں اس مسئلہ میں اختلاف ہے کہ مرزا صاحب کا منکر کافر ہے یا نہیں۔ قادیانی پارٹی اس کو کافر کہتی ہے، لاہوری پارٹی محض انکار سے کافر نہیں کہتی بلکہ جو لوگ مرزا صاحب کو کافر کہتے ہیں اون کو کافر کہتی ہے۔ کیوں؟ اس کا جواب مرزا صاحب قادیانی کی تحریر مندرجہ ذیل سے ملتا ہے۔

آپ اپنے رسالہ دافع الوساوس میں لکھتے ہیں:

بخدمت شیخ محمد حسین صاحب ابوسعید بٹالوی

میں افسوس سے لکھتا ہوں کہ میں آپ کے فتوی تکفیر کی وجہ سے جسکا یقینی نتیجہ احد الفریقین کا کافر ہونا ہے، اس خط میں سلام مسنون سے یعنی السلام علیکم سے ابتداء نہیں کرسکا۔ (دافع الوساوس۔ ص ۲۸۹)

اس حوالہ سے کیا ثابت ہوا؟ یہ کہ مرز غلام احمد کے نزدیک بحکم حدیث مومن کا مکفر خود کافر ہے۔ چونکہ اس بیان میں حدیث کا حوالہ ہے اس لئے ہمارا فرض ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے ہم وہ حدیث نقل کریں پھر اسکا جواب دیں۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:

انّما رجل قال لاخیه کافر فقد باء بھا احدھما (بخاری ج ۲ ص ۹۰۱) (جو کوئی کسی دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو یہ کفر کا کلمہ دو (قائل اور مخاطب) میں سے ایک پر ضرور آتا ہے) (یعنی مخاطب اگر واقعی کافر ہے تو وہ، ورنہ کہنے والا کافر ہوتا ہے)

اس حدیث کی طرف مرزا صاحب نے اپنے استدلال میں اشارہ کیا ہے۔

قبل اس کے کہ ہم اس حدیث کے معنی امام بخاری کی تشریح سے دکھاویں ہم لاہوری پارٹی سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ تارک الصلوۃ کے حق میں جو اختلاف ہوا ہے کہ وہ کافر ہے یا نہیں، بہت سے آئمہ کبار اس کو کافر کہتے ہیں اور بہت سے علماء اس کو کافر نہیں بلکہ مومن جانتے ہیں، تو کیا جو لوگ اس کو مومن جانتے ہیں، اون کے نزدیک پہلا گروہ جو بے نماز کو کافر جانتا ہے کافر ہے؟ کیونکہ اونہوں نے مومن کی تکفیر کی یا تو آپ لوگوں کے نزدیک بھی وہ کافر ہیں۔ اگر ہیں تو صاف کہیے۔ اگر نہیں ہیں تو اس حدیث کا کیا جواب؟

آنحضرت ﷺ کے زمانے میں حضرت حاطبؓ بن ابی بلتعہ صحابی سے غلطی ہوئی کہ مکہ والوں کو آنحضرت ﷺ کے ارادہ کی خبر دی۔ وہ خط پکڑا گیا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت حاطبؓ کو منافق کہا۔ اور حضور ﷺ نے فرمایا وہ مومن ہے۔
اب بھی صورت (مومن کی تکفیر) پیدا ہوگئی۔ حالانکہ عمر فاروقؓ، حضرت حاطبؓ کو ایسا کہنے سے نہ منافق ہوئے نہ کافر، نہ حضور ﷺ نے عمر فاروقؓ کو کسی بات کی تنبیہ فرمائی۔

اس قسم کی مشکلات سے محدثین واقف ہوتے ہیں اسلئے وہ کسی حدیث کے معنی کرتے ہوئے اپنی وسعت نظر کے لحاظ سے چاروں طرف نظر ڈالا کرتے ہیں۔
جناب مرزا صاحب قادیانی چونکہ علوم دینیہ میں کسی استاد کے شاگرد نہ تھے، بلکہ محض مطالعہ (یا بقول خود علم لدنی) کا نتیجہ تھا، اس قسم کے مشکل مقامات پر عموماً لغزش کھاتے ہیں۔
ہم اس حدیث کی تفسیر اور تشریح اپنے الفاظ میں نہیں کرتے بلکہ امام المحدثین استاد المجتہدین امام محمد بن اسماعیل بخاری کی تفسیر پیش کرتے ہیں جس سے امام مدوح کی دقت نظر اور فن حدیث میں قادر الکلامی کا بھی اندازہ ہو سکے۔

امام بخاریؒ نے اس مضمون کیلئے دو باب تجویز کئے ہیں ایک کا نام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب من اکفر اخاہ بغیر تاویل فھو کما قال۔

دوسرے باب کا نام رکھا: باب من لم یر اکفار من قال متاولاً او جاھلاً

پہلے باب کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی دوسرے مسلمان کو بغیر تاویل کے کافر کہے، وہ خود کافر ہے۔دوسرے باب کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی تاویل سے یا بے خبری سے کسی مسلمان کو کافر کہے وہ کافر نہیں۔امام بخاری اسی باب میں حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت حاطبؓ کا قصہ لائے ہیں۔صحیح بخاری جلد دوم صفحہ ۹۰۱ ملاحظہ ہو۔

اس تقریر کو عام فہم بنانے کے لئے ہماری تشریح کی ضرورت ہے۔

بعض دفعہ آدمی کسی دوسرے شخص کو صرف غصے اور رنج سے کافر کہتا ہے۔اس کہنے کے لئے اوس کے پاس کوئی شرعی وجہ نہیں ہوتی، بلکہ محض اپنا غصہ اور بیہودہ پن ہوتا ہے۔اس کی علامت اور ثبوت یہ ہے کہ ایسے شخص بغیر حیل و حجت کے دوسرے وقت اسی شخص کو مسلمان بھی سمجھنے لگ جاتے ہیں۔ایک وقت میں اس کے ساتھ کلام ترک ہے،تو دوسرے وقت میں اسی سے سب کچھ جاری ہے۔

بعض لوگ کسی دوسرے شخص کو اس وقت کافر کہتے ہیں جب اون کے نزدیک اوس کا کوئی فعل ایسا ہو جس پر کوئی آیت یا حدیث وارد ہو، یا اون کا فہم بطریق دیانت اون کو راہ نما ہو کہ یہ کام کفر ہے۔اون کے دل میں اس شخص خاص کی عداوت یا غصہ اس کہنے کا باعث نہیں ہوتا۔اسکی پہچان یہ ہے کہ اون کو اس شخص سے کوئی سابقہ تعارف بھی نہیں ہوتا، تاہم وہ اس کو کافر کہتے ہیں۔

پہلی قسم کے لوگ بے تاویل ہیں، دوسری قسم کے لوگ متاول ہیں۔اس لئے پہلے لوگ خود کافر ہیں۔ (درصورت دوسرے شخص کے کافر نہ ہونے کے) کیونکہ اون کی بناء محض نفس امارہ پر ہے۔دوسری قسم کے لوگ متاول ہیں، اس لئے وہ کافر نہیں۔خواہ وہ شخص جس کے حق میں انہوں نے فتوی کفر دیا ہے مومن بلکہ حاطب بن ابی بلتعہ جیسا صادق مصدوق بدری مسلمان بھی ہو۔کیونکہ ان کی بنا نفس امارہ پر نہیں۔بلکہ اس فہم خالص اور نیت صادق پر ہے جو آیت یا حدیث سے مستنبط ہے، مگر محل کی تعیین میں ان سے غلطی ہوئی۔جیسے حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت حاطبؓ جیسے صادق و مصدوق مومن کو منافق کہا۔باوجود اس کے حضرت عمر فاروقؓ خود منافق یا کافر نہ ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ اس تقریر کا یہ ہے کہ بحکم حدیث نبوی لکل امرء ما نوی ہر آدمی کو اپنی نیت کا بدلہ ہے۔ جس کی نیت کسی شخص سے عداوت اور محض نفسانیت کی ہے وہ تو اس کو کافر کہنے سے خود کافر ہے، کیونکہ وہ شرعی حدود کی پرواہ نہیں کرتا۔ اور جس کی نیت ضد اور نفسانیت کی نہیں، بلکہ محض نیک نیتی سے وہ کافر کہتا ہے، جیسے حضرت عمرؓ نے حاطبؓ کو کہا اور امام شافعی وغیرہ بے نمازی کو کافر کہتے ہیں، تو ایسا شخص کافر نہیں۔ خواہ وہ شخص جس کو اس نے کافر کہا ہے پکا مومن ہو۔

یہ تقریر جو بالکل صحیح واقعی اور ائمہ حدیث کی تصریحات پر مبنی ہے پیش کر کے ہم قادیانی مشن کی اوس پارٹی سے پوچھتے ہیں (جو مرزا صاحب قادیانی کے محض انکار سے منکر کو کافر نہیں کہتے بلکہ تکفیر سے کافر کہتے ہیں) کہ آپ کے اور مرزا صاحب قادیانی کے خیال کے مطابق حضرت عمر فاروقؓ اور امام شافعی، امام احمد بن حنبل وغیرہ بزرگان کافر ہیں؟ کیا آپ لوگوں کا یہی اعتقاد ہے؟ ہے تو ہم بھی مان لیں گے کہ آپ لوگ اپنے اصول کے پورے پابند ہیں اور اگر نہیں کہیں گے، تو ہم کہیں گے تلك اذا قسمة ضيزى

نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی آپ لوگوں کے خیال میں پکے مومن ہیں۔ ہم، اون کی تکفیر کرنے والوں کو، آپ لوگ کافر نہیں کہہ سکتے۔

لاہوری پارٹی کے ممبروں سے ہمیں حسن ظنی ہے کہ وہ ہماری معروضہ تقریر کو بغور دیکھ کر نتیجہ سے اطلاع دیں۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اگست ۱۹۱۴ء۔ مطابق ۲۱ رمضان ۱۳۳۲ھ نمبر ۴۲ جلد ۱۱۔ ص ۱۔۲)

نبوت کی بحث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی مشن کے اخباروں میں مرزا صاحب کی نبوت پر بڑی گرما گرم بحث ہورہی ہے لیکن اب مسئلہ قریب تصفیہ کے آگیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری پارٹی کہتی تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت مستقلہ نہیں بلکہ بروز محمدی ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے اتباع سے آپ نبی ہوئے ہیں۔

قادیانی پارٹی کے پہلے بیانات کچھ اس کے خلاف تھے۔ چند روز ہوئے قادیانی خلیفہ نے لکھنؤ میں ایک شخص کو خط لکھا جس میں انہوں نے نبوت مرزا کی نسبت لکھا کہ مستقلہ نہ تھی بلکہ اتباعی تھی۔

اس خط کو لاہوری پارٹی نے اپنے اخبار پیغام صلح میں چھاپ دیا اور اعلان کیا کہ خلیفہ قادیان دل سے ہمارے ساتھ ہیں۔ اس کا جواب خلیفہ قادیان نے دیا کہ لاہوری پارٹی خوشیاں مناتی ہے، میرا تو ابتداء سے یہی مذہب ہے کہ مرزا قادیانی مستقل نبی نہ تھے، بلکہ بروزی نبی تھے۔

نوٹ: قادیانی اصطلاح میں نبوت دو قسم پر ہے:

ایک مستقلہ جو کسی نبی کے اتباع سے نہیں بلکہ ابتداء ہی سے خدا کسی کو نبی بنا دیتا ہے جیسے حضرت موسیٰؑ حضرت عیسیٰؑ وغیرہ۔

دوسری نبوت بروزی اور اتباعی ہے جو مستقل نبی کے اتباع سے مل سکتی ہے۔

آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص مستقل (بلا واسطہ آنحضرت ﷺ کے) نبی نہیں ہوسکتا۔ ہاں اتباع محمدی میں نبی ہو سکتا ہے جس کو قادیانی اصطلاح میں بروزی نبی کہتے ہیں۔ منطقی اصطلاح میں یوں سمجھنا چاہیے کہ آنحضرت ﷺ کو واسطہ فی النبوت قسم اول کہتے ہیں۔

دونوں پارٹیوں کا اتفاق ہوگیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بروزی نبی تھے۔

بہت اچھا۔ اب اس امر میں اختلاف رہا ہے کہ اصلی اور بروزی نبی کے منکروں میں کیا فرق ہے؟ لاہوری پارٹی کہتی ہے کہ ان دونوں میں یہ فرق ہے کہ اصلی نبی کے منکر کافر ہیں، بروزی نبی کے منکر کافر نہیں۔

قادیانی پارٹی دونوں کے منکروں کو کافر کہتی ہے۔

اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے منکر قادیانی پارٹی کے نزدیک تو کافر ہیں، لاہوری پارٹی کے نزدیک کافر نہیں۔

ہماری رائے میں صاف بات ہے کہ ازروئے دلائل عقلیہ ونقلیہ لاہوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارٹی کا خیال صحیح ہے (اڈیٹر اخبار اہل حدیث کو بروزی نبوت کا قائل نہ سمجھنا چاہیے) مگر مرزائی اقوال قادیانی پارٹی کی تائید میں ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے بارہا لکھا ہے کہ جو مجھ کو نہ مانے گا وہ جہنمی ہوگا۔ اس قسم کے حوالہ جات اخبار اہل حدیث امرتسر میں کئی ایک دفعہ لکھے جا چکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی شان جو جماعت اس غرض کو لے کر اٹھی تھی کہ دنیا میں اسلام پھیلائے، آخر کار اسلام کو معدوم کرنے کی مدعی ہے۔ کیونکہ اس کے نزدیک سواء ان چند لوگوں کے جو قادیانی نبوت کے قائل ہیں، باقی سب لوگ کافر ہیں۔ ایسے کافر ہیں کہ نہ اون کے پیچھے نماز درست ہے، نہ جنازہ، نہ سلام روا، نہ خوش خلقی سے کلام مباح۔ انا للہ

دوست ہی دشمن جاں ہو گیا حافظ
نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۳۲ھ نمبر ۴۳ جلد ۱۱ ص ۲۔۳)

جنگ یورپ کی پیش گوئی

بلا سے کوئی ادا اون کی بد نما ہو جائے
کسی طرح سے تو مٹ جائے ولولہ دل کا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بعض احباب کو ذکر کرتے سنا گیا کہ ایسی عظیم الشان جنگ کی بابت کسی نجومی نے پیش گوئی نہ کی، تعجب ہے۔

یہ خیال بجا تھا کہ ہمارے مرزا صاحب قادیانی ہوتے تو کوئی نہ کوئی پیش گوئی نکالتے اتنے میں سننے میں آیا کہ قادیانی مشن کے اخباروں نے اس خیال کو پورا کر دیا۔

سب سے پہلے پیغام صلح لاہور نے مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی شائع کی جس کے الفاظ یہ ہیں: کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

مگر حوالہ نہ بتلایا۔ بغرض تحقیقات پیغام صلح کو جوابی کارڈ لکھا کہ حوالہ بتلائیے، تاکہ تحقیق ہو سکے۔ کارڈ کا جواب تو ابھی نہ آیا تھا، قادیان سے رسالہ ریویو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آف ریلی جنرز پہنچا جس میں اس پیش گوئی کا پتہ بتلایا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو یہ الہام ۱۱ مئی ۱۹۰۶ء کو ہوا تھا۔ حوالہ مذکور دیکھنے سے ثابت ہوا کہ الہام واقعی اس طرح درج ہے:

۱۱ مئی ۱۹۰۶ء۔ کشتیاں چلتی ہیں تا ہوں کشتیاں

مگر اس کے ساتھ کوئی توجیح یا تشریح نہیں کی گئی کہ مراد کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات اپنی گولائی میں اس قدر ترقی یاب ہوتے ہیں کہ جب تک اون کی تشریح خود بدولت نہ کریں سمجھ میں نہیں آتے۔ بلکہ یہ کہنا بھی بجا ہے کہ تشریح کے بعد بھی تشریح کی حاجت رہتی ہے۔ اس کی مثال میں ہم مرزا صاحب قادیانی کی متعدد مشہور پیش گوئیاں پیش کر سکتے ہیں

جناب کو الہام ہوا: شاتان تذبحان دو بکریاں ذبح ہوں گی

دو بکریوں سے کیا مراد ہے۔ ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا غلام احمد صاحب نے اس کی تفسیر فرمائی: مرزا احمد بیگ اور اوس کا داماد۔

مگر چند دنوں بعد جب آپکے دو مرید کابل میں مارے گئے، تو تذکرۃ الشہادتین میں یہی الہام اون دو پر چسپاں کر دیا: شاتان تذبحان

مرزا صاحب کو الہام ہوا: بنگالیوں کی دل جوئی کی جاوے گی۔

جن دنوں مشرقی بنگال کے لفٹنٹ گورنر سر فلر کا استعفی منظور ہوا، تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس پیش گوئی کو اس واقعہ پر چسپاں کر دیا۔ مگر دربار دہلی کے موقع پر جب شاہ معظم نے تقسیم بنگالہ کی منسوخی کا اعلان فرمایا، تو مرزا صاحب کے بعد مرزائیوں نے اوس پیش گوئی (بنگالیوں کی دل جوئی کی جاوے گی) کو اس واقع پر چسپاں کر دیا۔

اس قسم کی مثالیں بکثرت ہیں کہ مرزا کے الہامات اس شعر کے مصداق ہوتے ہیں

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

اس لئے اس کشتیاں والی پیش گوئی کو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ کیا معنی ہیں۔ اور ان کا مصداق کیا ہے۔ کیونکہ کشتیوں سے مراد اگر اصلی معنی کی کشتیاں ہیں، اور کشتیوں سے مراد بھی اصلی معنی ہیں، یعنی پہلوانوں کا دنگل، تو مطلع صاف ہے کہ کسی دریا کے کنارہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلوانوں کا دنگل ہوگا جس کے دیکھنے کیلئے لوگ کشتیوں پر سوار ہو کر دنگل دیکھنے جاویں گے۔ جو آج تک خدا جانے کہیں ہوا، یا نہیں ہوا، تو کب ہوگا۔

اور اگر کشتیوں سے مراد جہاز ہیں اور کشتیوں سے مراد جنگ، تو یہ معنی مجازی ہیں جو بغیر قرینہ کے مراد لینا صحیح نہیں۔ اگر کوئی قرینہ پیدا ہو جاوے تو پھر سوال یہ ہوگا کہ موجودہ جنگ کی کیا خصوصیت ہے۔ اس سے پہلے طرابلس کی جنگ میں اٹلی کے جہاز چلے۔ اوس سے بعد بلقانی جنگ میں چلے اور خوب لڑائیاں ہوئیں۔ پھر اون کو چھوڑ کر اس جنگ کے ساتھ اس پیش گوئی کو متعلق کرنا زمانہ شناسی نہیں تو کیا ہے۔

بہر حال ہم مرزا صاحب قادیانی کی اس بات میں تو قائل ہیں کہ اون کے الہاموں کی گولائی روپئہ کی گولائی کو بھی ماند کرتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اگست ۱۹۱۴ء مطابق ٦ شوال ۱۳۳۲ھ نمبر ۴۴ جلد ۱۱۔ ص ۲۔ ۳)

نبوت مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۱۴ء میں ہم نے لکھا تھا کہ قادیانی مشن میں نبوت مرزا کے متعلق جو اختلاف تھا وہ رفع ہو گیا یعنی دونوں (قادیانی اور لاہوری) اس بات پر متفق ہو گئے ہیں کہ مرزا صاحب اصلی نبی نہ تھے بلکہ بروزی اور ظلی نبی تھے۔ یعنی آنحضرت ﷺ کے اتباع سے مرزا صاحب نبی ہوئے تھے۔

یہ عقیدہ صحیح ہو یا غلط، اس بحث سے قطع نظر دفتر الفضل قادیان سے ایک خط آیا کہ آپ نے جو لکھا ہے یہ غلط ہے۔ یہ بھی لکھا کہ ۲۳۔ اگست کے الفضل میں ہم نے مفصل لکھ دیا ہے، اوسکو دیکھ کر اپنے ناظرین کو ہمارے عقاید کے متعلق صحیح اطلاع دیں۔ انصاف بھی یہی ہے کہ ہر قوم یا فرقہ کا مذہب وہی سمجھنا چاہیے جو وہ خود بیان کرے، نہ وہ جو اس کے مخالف بیان کریں۔ اس لئے ۲۳۔ اگست کے الفضل قادیان سے نبوت مرزا کا مضمون درج ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کی نبوت کا مسئلہ

پیغام کی پیشانی۔کذب کی نشانی

پیغام (صلح) والے مسیح موعود کی نبوت سے قطعی انکار کرتے ہیں:
منکران خلافت کے ارتداد عقیدہ نبوت مسیح موعود کی داستان بہت لمبی مگر نہایت دردناک ہے۔

آہ! یہ ہمارے بھائی جنہیں اب برادران یوسف کہنا چاہیے ایک وقت تھا کہ اپنے اخبار پیغام میں خدا کی قسم کھا کر یہ اعلان شائع کرتے تھے۔(دیکھو پیغام صلح نمبر ۴۴۲ص ۲ کالم ۳) کہ:

ہم حضرت مسیح موعود مہدی معہود کو اس زمانہ کا نبی اور رسول اور نجات دہندہ مانتے ہیں۔'

یا اب زمانہ ہے کہ اس خدا کے مقدس نبی کو نبی کہنے والوں کو غلو کرنے والے گمراہ اور تفرقہ انداز مسیح کی تعلیم بگاڑنے والے پکارتے ہیں۔

آہ! اب یہ احسان فراموش مرشد کی گالیاں دینے والے کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہرگز ہرگز نبی نہ تھے اگر بھولے سے کہیں ظلی نبی لکھ بھی دیا ہے تو اس ظلی کے معنی بھی ذرا سن لیجئے

ظلی کے معنی پیغام والوں کے نزدیک: (ملاحظہ ہو پیغام ۱۹ مئی ۱۹۱۴ء)

حاصل کلام یہ کہ حضرت صاحب ہرگز ہرگز نبی نہ تھے۔ اگر نبی تھے تو اسی طرح کے تھے جس طرح کے محدث ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوتے ہیں۔ یا اسی طرح کے نبی تھے جس طرح حضرت علی حضرت امام حسن حضرت سلمان فارسی جزوی نبی تھے۔ یا اسی طرح کے نبی تھے جس طرح کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی ظلی اور بروزی نبی تھے۔ یا اسی طرح جس طرح کہ مریم علیہا السلام جبرئیل فرشتے کی معرفت خدا سے وحی اور مکالمہ اور مخاطبہ پاتی تھی۔ (پیغام صلح۔۱۹ مئی ۱۹۱۴ء)

اب فرمائیے کہ اس کا نام، ارتداد نہیں تو اور کیا ہے۔ پہلے جسے اس زمانہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اور رسول مانتے تھے اور خدا تعالی کی قسم کھا کر اعلان کرتے ہیں (یاد رہے کہ یہ اعلان اڈیٹر کی طرف سے نہیں بلکہ لکھا ہے ہم تمام احمدی جن کا کسی نہ کسی صورت سے اخبار پیغام صلح کے ساتھ تعلق ہے) اب اسی کو اپنے ہی ہاتھوں سے لکھ رہے ہیں کہ ہرگز ہرگز نبی نہ تھے، ہاں محدث تھے۔ اور اسکی مثال حضرت علی، امام حسن، حضرت سلمان، حضرت سید عبدالقادر جیلانی سے دیتے ہیں۔ گویا ظلی نبی ان کے نزدیک صرف ایک محدث ہوتا ہے۔ اور محدث بھی جیسے امام حسن یا حضرت سلمان۔ مگر حضرت اقدس جو کچھ فرماتے ہیں وہ بھی سن لو۔ دیکھو ایک غلطی کا ازالہ، صفحہ ۵

اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا ہے اگر خدا تعالی سے غیبت کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتلاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے اگر کہو اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیبت نہیں ہے۔

اب بتاؤ کہ مسیح موعود کو ہم محدث کس طرح کہہ سکتے ہیں جب کہ محدث کے لئے اظہار غیبت شرط نہیں۔

پھر سنو حضرت مسیح موعود کا ارشاد ہے (دیکھو حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۹۰۔۳۹۱)۔

جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس مت میں سے گذر چکے ہیں، ان کو یہ تحفہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

ذرا اس،

میں ہی،

اور،

دوسرے تمام لوگ مستحق نہیں،

ان دو فقروں پر غور فرمایئے اور بتایئے کہ اگر ظلی نبی کے صرف یہی معنی تھے جو پیغام والے سمجھتے ہیں، تو پھر آپ نے یہ کیوں لکھا کہ دوسرے تمام لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نام (نبی) کے مستحق نہیں۔اور کیوں فرمایا:

اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں ...وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے تو اس صورت میں آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اسلئے خدا تعالی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص محض ایک ہی ہوگا وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔

اس عبارت میں:

مصلحت،

اور، احادیث صحیحہ،

اور، ایک ہی،

یہ الفاظ قابل غور ہیں۔اور پھر اس کے ساتھ اپنا عقیدہ کہ مسیح موعود ہرگز ہرگز نبی نہیں، ملاکر پڑھو۔اور تھوڑا سا شرما چھوڑو کہ تم لوگ کیوں دیدہ دانستہ ضلالت کے گڑھے میں گرکر دوسروں کو بھی گرانے کی کوشش کرتے ہو۔

(مختصر از الفضل قادیان)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم تو خوش ہوئے تھے کہ دونوں پارٹیوں میں اتفاق ہو گیا مگر اس مضمون کو اور خط کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ہنوز دلی دور است۔قادیانی پارٹی نبوت مرزا پر بڑے مصر ہیں اور لاہوری پارٹی اسکو مجازی طور پر نبی جانتے ہیں۔وہ بھی محض جاننے کو نہ کہنے کو، جیسے اولیاء اللہ امام حسن بصری سید عبدالقادر جیلانی وغیرہ تھے، ویسے ہی (بقول اون کے) مرزا قادیانی تھے۔مگر قادیانی پارٹی اس کو گوارا نہیں کرتی وہ کہتی ہے کہ مرزا صاحب گوظلی نبی تھے مگر ایسے تھے کہ امت محمدیہ میں ان جیسا کوئی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کو دیکھا جائے تو اون کی تعلیم بھی یہی معلوم ہوتی ہے۔اپنے رسالہ خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں:

ان قد می هذه علی منارة ختم علیها کل رفعة ۔

(میرا قدم اس منارے پر ہے جس پر سب بلندیاں ختم ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مقام پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

لا تقیسو نی با حد و لا ا حداً بی

(مجھے کسی کے ساتھ قیاس نہ کرو، اور نہ کسی کو میرے ساتھ سمجھو)

اسی کتاب میں ایک جگہ لکھتے ہیں:

انا شمس لا یحجبها دخان ، (میں سورج ہوں مجھ کو دھواں نہیں چھپا سکتا)

رسالہ دافع البلاء میں آپ کا الہام ہے:

انت منی بمنزلۃ او لا دی

(یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے اے مرزا! تو میرے نزدیک میری اولاد جیسا ہے)

اس لئے ہم مانتے ہیں کہ مرزائی اقوال کے لحاظ سے قادیانی پارٹی کا خیال صحیح ہے گو قرآن و حدیث کے ساتھ غلط ہے۔ واللہ الہادی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۴ ستمبر ۱۹۱۴ء۔ مطابق ۱۳ شوال ۱۳۳۲ھ نمبر ۴۵ جلد ۱۱۔ ص ۲۔۳)

اصلاح پرچہ اہل حدیث

مولوی محمد شفیع الحسن سکندر آبادی، شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کے خطاب میں لکھتے ہیں:

قادیانی مشن پر جو آپ مضامین لکھتے ہیں اور ہر دو پارٹی کی بابت جو ثالث بن کر از خود فیصلہ دیتے ہیں یہ اچھا نہیں۔ کیا کسی پارٹی کی تائید پر مرزا صاحب کی تحریر سے ثبوت دینا اور تائید کرنا گویا اس پارٹی کے ان پڑھوں کو مرزائی مذہب پر مضبوط کر دینا ہے اور اونکی تائید پر اپنی ذات پر طرح طرح کی بدگمانیوں کا ایک مینہ برسا لینا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بھی در پردہ مرزائی ہیں۔ قطعی نبی مرزا صاحب کو ماننے والی پارٹی ہو یا ظلی نبی ہمارے نزدیک دونوں پارٹیاں خلاف شرع اور مشرک فی النبوۃ ہیں۔ ہمیں لازم ہے کہ دونوں کی تردید کریں۔

۲۔ مرزائی امام کے پیچھے آپ کیسے امامت اور اقتداء کو جائز کہتے ہیں کل بر و فاجر کی حدیث سے یہ ثابت نہیں کہ مشرک فی النبوت کے پیچھے بھی نماز پڑھ لیا کرو۔ فسق و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجور فی الاسلام با یمان مراد ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں وہ ہرگز نہیں ہے۔ اور جمہور تو شیعہ کے پیچھے نماز پڑھنے کے بھی قائل نہیں جو سبّ الصحابہ کو بھی بموجب حدیث شرک فی النبوت سمجھ کر اقتداء کو شیعہ کی ناجائز کہتے ہیں۔ حدیث کل بر سے وہ لوگ مراد ہیں جو اسلام اور ایمان میں شامل ہو کر فسق و فجور کریں یہ نہیں جو سرے ہی سے خاتم النبیین آنحضرت ﷺ کے ہونے کا قائل ہی نہیں اور ماسوا آنحضرت ﷺ کے دوسرے شخص کو ظلی اور قطعی نبوت ہونے کا اقرار کرے جو مشرک فی الرسالت ہے وہ ایمان والا ز کیسے ہو سکتا ہے پھر اس کی اقتداء کرنا کیسے جائز ہوگا ہرگز اس کی تائید نہ کیجئے۔..

لاہوری پارٹی ہو یا قادیانی دونوں کی تردید اول قرآن و حدیث سے کی جاوے بعدہ اون کے کتب و اقوال سلف سے ہونا چاہیے تائید و تاکید پر ان کے کبھی خیال نہ فرمایا کریں اس پر عام ناظرین کے بگڑ جانے کا خیال ہے اور آپ کی ذات پر تو خدا جانے کیسے کیسے گمان و خیال لوگ کرتے ہوں گے اس کو ہمیشہ مدنظر رکھا کیجئے۔

خاکسار محمد شفیع الحسن سکندر آباد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سب سے مکمل ہدایت نامہ ہمارے پاس قرآن مجید ہے جس میں ارشاد ہے

و اذا قلتم فاعدلوا ولوکان ذا قربی

(جب بولو تو عدل سے بولو، چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو)

مرزائی مذہب کی دونوں پارٹیوں کی تردید اون امور میں کرنی چاہیے جو قرآن و حدیث کے برخلاف ہیں۔ چنانچہ کی جاتی ہے۔ مگر یہ نہیں کہ جن باتوں میں اون میں سے ایک حق پر ہو، اون کی بھی تردید کی جائے۔ ایسا کرنا تو آیت مرقومہ بالا کے صریح خلاف اور مولوی حالی کے شعر کی مصداق ہے

جو نکلے جہاز اون کو بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

ایسی کوئی مثال آپ نہ دے سکیں گے کہ اخبار اہل حدیث امرتسر نے اون کی ایسے امر میں تائید کی ہو جس کی تردید کرنی چاہیے تھی۔ ہاں نبوت مرزا کے مسئلہ میں جو اہل حدیث کہتا ہے کہ قادیانی پارٹی حق پر ہے، معاف کیجئے آپ اس کی تہ کو نہیں پہنچے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے واقعی دعوی نبوت کیا تھا۔ چنانچہ اون کے اقوال موجود ہیں۔ یہ مطلب نہیں کہ نبوت کا دعوی کرنا جائز ہے۔ کوئی وقت آوے کہ آریوں میں نیوگ کے مسئلہ کے متعلق اختلاف ہو کہ سوامی دیانند نے اس کو جائز لکھا ہے یا نہیں تو غالباً آپ یہی فیصلہ کریں گے کہ سوامی دیانند نے ضرور لکھا ہے تو کیا اس کے یہ معنی سمجھے جائیں گے کہ آپ بھی نیوگ کے قائل ہیں؟ (ہرگز نہیں)

امامت واقتداء کی نسبت میرا وہی اصول ہے جو حضرت عثمانؓ بن عفان سے امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے

الصّلوة احسن ما یعمل النّاس فا حسن معهم و اذا اساؤا فاجتنب اساء تهم (صحیح بخاری باب امامة المفتون و المبتدع)

(یعنی نماز سب سے اچھا کام ہے جب لوگ اچھا کام کریں تو مل جاؤ۔ جب برا کریں تو اون کی برائی سے الگ ہوجاؤ)

حافظ ابن حزمؒ نے اپنی کتاب الملل و النحل میں اس مسئلہ کو مفصل اور مدلل لکھا ہے۔ آیت اجیبوا داعی الله کو بھی اس کی دلیل لائے ہیں (ملاحظہ ہو ملل و النحل ابن حزم ج ۴ ص ۱۷۷)

آیت و ارکعوا مع الراکعین بھی اسی طرف اشارہ کرتی ہے۔ مزید تحقیق اس مسئلہ کی مذاکرات علمیہ سابقہ میں ملے گی ....

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء مطابق ۱۸ ذی قعد ۱۳۳۲ھ نمبر ۵۰ جلد ۱۱۔ ص ۴،۶)

یأتی من بعدی اسمه احمد

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس آیت شریف کے معنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے فرزند ارجمند خلیفہ قادیان میاں محمود احمد نے کئے تھے کہ اس سے مراد میرے والد مرزا غلام احمد صاحب ہیں۔ اس پر لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں خفگی کا اظہار کرنے کو ایک مضمون نکلا ہے جو درج ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود احمد کے درس قرآن مجید کے وہ نوٹ جو اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۱۴ء میں درج ہوئے ہیں، ان میں سورہ صف کی آیت و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد کی یہ تفسیر بیان کی گئی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی یہ بشارت خاتم النبیین محمد رسول اللہ کے حق میں نہیں بلکہ حضرت مرزا صاحب غلام احمد .. کے حق میں ہے۔

حالانکہ حضرت مرزا صاحب کا یہ عقیدہ نہیں تھا اور نہ ہی کبھی انہوں نے یہ بشارت محمد رسول اللہ کی بجائے اپنے حق میں سمجھی، اور نہ بیان کی۔

میاں محمود احمد صاحب نے بلاکسی ثبوت کے اسمه احمد کی اس بشارت سے جو انجیل میں حضرت عیسی کے بعد حضرت محمد رسول اللہ کے پیغمبر اور نبی ہونے کی نسبت صاف صاف مذکور ہے اور جس سے آج تک یعنی ۱۳۳۲ سال گذرنے پر کسی عالم کسی بزرگ کسی مسلمان نے انکار نہیں کیا بالکل انکار کیا ہے اور ایک فرضی اور خیالی بات کو جو دل میں آئی علم الٰہی سے منسوب کیا ہے اور بعد منسوب کرنے کے اس کو ایک سچی حقیقت قرار دیا ہے جو سراسر واقعات اور عقل کے برخلاف ہے اور یہ میاں محمود احمد صاحب کی قرآن دانی کا اعلیٰ ثبوت ہے میاں صاحب نے صریحاً لغو اور بے ہودہ تفسیر کر کے احمدی سلسلہ کی قرآن دانی کو بدنام کیا ہے یہ نکمی تفسیر مفصلہ ذیل باتوں کا اظہار کرتی ہے۔

۱۔ کلام اللہ کا بے محل کسی اور پر نازل ہونا۔

۲۔ حضرت عیسی کی بشارت کا غلط ثابت ہونا۔

۳۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات پر ناکامیاب حملہ کرنا۔

۴۔ ۱۳۳۲ سال کے مسلمہ جزو ایمان کا انکار کر کے اپنے مرحوم باپ پر اس آیت کو تھوپا ہے۔

۶۔ اپنے استاد نورالدین جو عاشق قرآن تھا اسکی شاگردی کا حق ادا کیا ہے چونکہ یہ تفسیر سراسر واقعات اور عقل کے برخلاف ہے اور دوسرے اس سے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کی ہتک ہوتی ہے، لہذا میں اس مضمون کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ سے تمام احمدیوں کی خدمت میں درخواست کرتا ہوں کہ وہ میاں محمود احمد صاحب کی اس تفسیر پر نفرت کا اظہار کریں۔ اور میاں صاحب کو تنبیہ کریں کہ وہ اس ناپاک خیال سے باز آجاویں جس سے ایمان میں فرق آنا ممکن اور لازم ہے۔ کیا بہتر ہو کہ میاں صاحب خود بخود سچے دل سے اپنی اس بنائی ہوئی تفسیر پر نادم ہو کر حقیقی آدم وخلیفۃ اللہ کی طرح بارگاہ الٰہی میں توبہ کرلیویں۔ اللہ جو تواب الرحیم ہے میاں صاحب کو توبہ کرنے کی توفیق عطا فرماوے اوران کی توبہ قبول فرماوے۔ آمین۔

بالآخر ہر ایک مسلمان جو احمد اور محمد رسول اللہ ﷺ کا سچا عاشق ہونے کا دعوی کرتا ہے میرے ان الفاظ کی تائید کرے و ما علینا الاالبلا غ المبین و آخر دعوا نا ان الحمد للہ رب العا لمین

خاکسار: حسن علی سب اسسٹنٹ سرجن جیل اینڈ پولیس گوجرانوالہ۔

(ضمیمہ پیغام صلح لاہور ۲۷ستمبر ۱۹۱۴ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

واقعی اس ترجمہ اور مطلب پر جس قدر اظہار افسوس بلکہ اظہار نفرت کیا جائے بجا ہے۔ اسلئے کہ اس آیت کا سیاق وسباق سارا آنحضرت ﷺ کی شان میں ہے۔ مگر اس کا کیا علاج ہو کہ اعلی حضرت مرزا صاحب قادیانی خود بھی یہی معنی کر گئے ہیں۔ اس لئے میاں محمود احمد نے اگر یہ ترجمہ کیا ہے تو بحکم:

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگوئیم

کیا ہے، اپنے پاس سے نہیں کیا۔

ہم چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا کیا ہوا ترجمہ نقل کر کے لاہوری پارٹی سے توقع رکھیں کہ اوسپر بھی ایسی ناراضگی اور اظہار نفرت کریں جیسی کہ میاں محمود احمد پر کی ہے غور سے سنئے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں۔

اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے و مبشرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسول یأتی من بعدی اسمه احمد

مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد میں جو اپنے اندر حقیقت عیسوی رکھتا ہے بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۷۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اس حوالہ کو بغور پڑھیں اور دیکھیں کیسے صاف صاف الفاظ میں مطلب ملتا ہے کہ آنحضرت ﷺ جامع صفات ہیں اور پیش گوئی صرف احمد کے حق میں ہے اسلئے مرزا احمد (اسی احمد بننے کی خاطر مرزا صاحب نے حمامۃ البشری میں اپنا نام مرزا احمد لکھا ہے۔ کیا سچ ہے: غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو۔) قادیانی اس پیش گوئی کے حق دار ہیں۔ لاہوری پارٹی کی انصاف پسندی سے ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ وہ بہت جلد ان معنی پر اظہار نفرت کر کے اپنی حق پسندی کا ثبوت دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء ص ۶۔۷)

مرزا صاحب کی دو حیثیتیں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے یہ سوال زیر بحث تھا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کبھی امتی بنتے ہیں اور کبھی نبی۔ اس سوال کو ہمارے لائق دوست منشی قاسم علی سہ صدی (ناظرین کو یاد ہوگا منشی صاحب موصوف نے مباحثہ لدھیانہ میں ہم کو سہ صد روپیہ انعام دیا تھا اس لئے آپ کا لقب سہ صدی ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) اڈیٹر الحق دہلی نے چشم زدن میں حل کر دیا جس کے لئے ہم اور دیگر معترضین آپ کے مشکور ہیں آپ نے کیا اچھا نکتہ (بلکہ نقطہ) نکالا ہے لکھتے ہیں؛

حضرت اقدس کی دو حیثیتیں الگ الگ ہیں۔ ایک امتی کی دوسری نبی کی۔ امتی کی حیثیت ابتداء ہے اور نبی کی شان انتہائی۔

حضرت صاحب نے امتی بن کر جو زمانہ گذارا ہے وہ غلام احمد اور مریم بن کر گذارا ہے اس سے ترقی پا کر آپ غلام احمد سے احمد اور مریم سے ابن مریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنے ہیں ۔
جس زمانہ میں آپ غلام احمد تھے اس وقت احمد نہ تھے اور جب تک آپ مریم تھے، تب تک ابن مریم نہ تھے۔
ایسا ہی جب آپ احمد بن گئے تب آپ غلام احمد نہ رہے۔
یہ ایک دقیق نکتہ ہے جو خدا نے مجھے سمجھایا۔ اور حضرت صاحب نے بھی اپنی ان حیثیتوں کا ضمیمہ براہین حصہ پنجم کے صفحہ ۱۸۸، ۱۸۹ میں ذکر کیا ہے جو اس طرح ہے:
ا۔ خدا تعالی کی طرف سے دو نام میں نے پائے۔ ایک میرا نام امتی رکھا گیا جیسا کہ میرے نام غلام احمد سے ظاہر ہے۔ دوسرا میرا نام ظلی طور پر نبی رکھا گیا جیسا کہ خدا تعالی نے حصص سابقہ براہین احمدیہ میں میرا نام احمد رکھا اور اسی نام سے بار بار مجھ کو پکارا..
میں امتی بھی ہوں اور ظلی طور پر نبی بھی ہوں (صفحہ ۱۸۸)،
اتباع جامل کی وجہ سے میرا نام امتی ہوا، اور پورا عکس نبوت حاصل کرنے سے میرا نام نبی ہو گیا۔ (ص ۱۸۹)
۲۔ ایک زمانہ میرے پر صرف مریمی (مریم ہونے کے زمانہ میں مرزا صاحب کو حمل بھی ہوا تھا۔ رسالہ کشتی نوح ص ۴۷ سطر ا۔ اڈیٹر اہل حدیث) حالت کا گذرا اور پھر جب وہ مریمی حالت خدا تعالی کو پسند آ گئی تو پھر مجھ میں ایک روح پھونکی گئی اس روح پھونکنے کے بعد مریمی حالت سے ترقی کر کے عیسی بن گیا اور اس طرح پر میں خدا کی کتاب میں عیسی بن مریم کہلایا چونکہ مریم ایک امتی فرد ہے اور عیسی ایک نبی ہے پس میرا نام مریم اور عیسی رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ (ص ۱۸۹) (اخبار الحق دہلی۔ ۱۸۔ ۲۶ ستمبر ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:
گو صوفیا کرام نے مختلف قسم کی حیثیات کا ذکر کیا جہاں فرمایا ہے

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پر و بر ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوں پر گوئیش گوئند اشترم
در نہی بارش بگوئند طائرم

لیکن منشی صاحب کی حیثیات ان حیثیات سے بہت بڑھی ہوئی ہیں۔ان حیثیات کے ماننے میں ہمیں تامل ہے خصوصاً مریم اور ابن مریم کی حیثیت تو اس قابل ہر گز نہیں کہ دونوں ایک وقت میں جمع ہوسکیں کیونکہ مریمیت صفت تانیث ہے اسی لئے مرزا صاحب جن دنوں مریم تھے آپ کو حسب قانون قدرت حمل بھی ہوا تھا (ملاحظہ ہو رسالہ کشتی نوح۔ص ۴۷) مگر جب آپ ابن مریم بنے تو حمل کے دن جاتے رہے۔

لیکن احمد اور غلام احمد کی تفریق ہماری سمجھ میں نہیں آئی کیونکہ مرزا صاحب کی تصنیفات اس دعوی کے خلاف ہیں جو منشی قاسم علی صاحب نے کہا ہے کہ جب تک احمد نہ بنے تھے، غلام تھے۔ اور جب احمد بن گئے تو غلام احمد نہ رہے۔ اس لئے کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب حمامۃ البشری کے صفحہ اخیر پر اپنا نام یوں لکھا ہے:

راقم: مرزا احمد۔

یہ کتاب ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۲ء میں چھپی ہے حالانکہ اپنی سب سے آخری تصنیف چشمہ معرفت کے اخیر میں اپنا نام مرزا غلام احمد لکھا ہے۔اور یہ کتاب ۱۹۰۷ء میں چھپی ہے۔ ان دونوں کتابوں میں قریباً ۱۶سال کی مدت کا فاصلہ ہے۔ ثابت ہوا کہ مرزا قادیانی کا خاتمہ غلامیت پر ہوا ہے احمدیت پر نہیں۔ درمیان میں بسھو ونسیان اون سے احمدیت کا دعوی ہوا جس پر مولوی سعد اللہ لودہانوی مرحوم کو یہ کہنے کی نوبت آئی

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا

تو اخیر پر وہ متنبہ ہو کر اس دعوی سے رجوع کر گئے۔

یا ممکن ہے ہمارے مرقومہ فارسی اشعار پر عمل کیا ہو۔ بہر حال قصہ مختصر منشی قاسم علی صاحب کی محنت قابل داد ہے گو چنداں معقول اور مقبول نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔اکتوبر ۱۹۱۴ء مطابق ۲۵ ذی قعد ۱۳۳۲ھ نمبر ۵۱ جلد ۱۱ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیریں کلامی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میرٹھ کے ہم عصر، عصر جدید نے قادیانی مشن کی بابت ایک نوٹ لکھا تھا جس کا جواب لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح نے دیا، جو قابل دید ہے۔

عصر جدید نے لکھا تھا:

قادیانی جماعت میں خانہ جنگی جاری ہے

۵۔ اخبار صاحبزادہ بشیر محمود کے طرف دار ہیں اور ایک اخبار (پیغام صلح لاہور) خواجہ کمال الدین صاحب وکیل (حال مشنری لندن) اور مولوی محمد علی ایم اے کا حامی اور مرزا غلام احمد کے فرزند کی خلافت کا منکر ہے ہر فریق دوسرے پر رکیک الزامات لگاتا ہے قادیانی جماعت جو تقریباً کل احمدی فرقے کی پیشوا ہے کہتی ہے کہ خلافت اور قدرت ثانویہ کو نہ ماننا خود مرزا صاحب کا انکار اور کامل گمراہی اور نفاق ہے لاہوری احمدی کہتے ہیں کہ صاحبزادہ صاحب کو مرزا صاحب کی کسی وصیت کے زریعہ خود ایک مرکزی انجمن کی اطاعت کرنی چاہیے خلافت ختم ہوگئی لیکن مرزا غلام احمد صاحب نے مرزا سید علی محمد باب شیرازی کے (اصل یا فرضی لیکن بابیوں کے مشہور اور مسلّم) وصیت نامے کی تقلید میں قدرت ثانویہ کی جو پیش گوئی کی تھی اور جس میں اپنے زمانے کے دعاوی کو اپنے فرزند کے وقت میں پورا ہونا بیان کیا ہے لاہوری احمدی اس کو بھول جاتے ہیں۔ دوسرا بڑا اختلاف یہ ہے کہ لاہوری احمدی صاحبزادہ صاحب (خلیفہ ثانی فضل عمر قدرت ثانویہ) پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ وہ غیر احمدیوں کو کافر کہتے ہیں صاحبزادہ صاحب کہتے ہیں کہ بے شک وہ کافر بالمسیح ہیں اور ایک نبی یا رسول کے منکر ہیں۔ لاہوری احمدی فرماتے ہیں کہ بیشک مرزا رسول نبی اور ہادی اور مجدد ضرور تھے مگر اون کے انکار سے آدمی کافر نہیں ہوتا گمراہ ضرور ہو جاتا ہے ہم ان نازک اختلافات کی قدر کرنے کے بالکل ناقابل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ عام مسلمانوں کو کفر کے فتاوی سے بچانے کی لاہوری جماعت کو یہ جدید فکر کیوں پیدا ہوگئی ہے بعض سیاست دانوں کا یہ خیال ہے کہ قادیانی اگروہ کے محاصل خود اپنی جماعت سے کافی وصول ہو جاتے ہیں اسکو عام مسلمانوں کو خوش کرنے کی ضرورت نہیں لیکن لاہوری احمدی بہت کم ہیں لہذا اون کو اپنے مشن کے لئے دوسرے فرقوں کا راضی رکھنا لازم ہے ورنہ دراصل اندرخانہ دونوں کے عقاید یکساں ہیں۔

ہم چاہتے ہیں کہ لفظی تاویلات اور ایچ پیچ کو چھوڑ کر سب لوگ اپنا مطلب صاف صاف کہد یا کریں۔ (عصر جدید میرٹھ ۲۴ ستمبر ۱۹۱۴ء)

لاہوری پارٹی کے اخبار میں اس کا جواب چھپا جو یہ ہے:

میرٹھ کا اخبار عصر جدید اپنے پہلے جنم میں بھی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایسا دشمن تھا جس سے اپنی شدت مخالفت میں رکیک ترین حرکات سرزد ہوئیں اور اپنے وقار کے مصنوعی دعاوی کا ذرا بھی لحاظ نہ رکھ سکا اب بھی وہ مسلمانوں کو اتفاق واتحاد کے وعظ سناتا اور اپنے آپ کو بڑا بردبار اور وزن دار ناصح جتاتا ہے لیکن سلسلہ احمدیہ کی عداوت میں جو نابینائی اس کو میسر آچکی ہے اس نے نیش زنی پر اس طرح آمادہ کیا کہ جس سے اس کی اندرونی حالت بے پردہ ہوگئی اس نادان سے کوئی پوچھے کہ ہمارے آپ کے اختلاف پر کچھ لکھنے کا حق تجھ کو اسی حالت میں حاصل ہوسکتا تھا کہ تو دلسوزی اور ہمدردی کے ساتھ کوئی بات کہتا اس حالت میں نیک نیتی سے پیش کیا ہوا مشورہ اہل عقل کی نگاہوں میں بہرحال عزت کی نظر سے دیکھا جاتا لیکن او نادان تو ہمارے اختلاف سے اپنے لئے خوش ہونے کا موقع تلاش کرتا اور مضحکہ اڑاتا ہے کیا سچے بہی خواہان اسلام اور سمجھ دار لوگوں نے تیری باریک اور دقیق ترین چالاکی لفظی تاویلات اور ایچ پیچ کی باتوں کو ان کی اصلی حالت میں نہ دیکھا ہوگا اور پھر تھوک نہ دیا ہوگا تیرے سیاست دانوں کی سیاست اور لیاقت اہل بینش کی نگاہوں میں ہے اور وہ انکی سیاست ولیاقت کی بساط کو اچھی طرح جانتے پہچانتے ہیں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۹ ستمبر ۱۹۱۴ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس جواب کو معزز ہم عصر، عصر جدید تلخ کلامی سمجھے تو اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ یہ اخبار اس بزرگ کے مشن کا آرگن ہے جنکا طریقہ کلام یہ تھا کہ دنیا بھر کے علماء کرام کو یوں مخاطب فرماتے تھے:

او بدذات فرقہ مولویان۔ (رسالہ انجام آتھم ص ۲۱)

ہاں خوشی کی بات ہے کہ یہی پیغام صلح چار روز بعد یوں رقم طراز ہے:

اب وقت ہے کہ مسلمان واعظوں کی تمام تر کوششیں اسلام کا اصلی چہرہ دنیا کے سامنے پیش کرنے میں صرف ہوں۔ (پیغام صلح لاہور ۴۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء)

سچ فرمایا: لم تقولو ن مالا تفعلون۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۱۴ء مطابق ۲۵ ذی قعد ۱۳۳۲ھ نمبر ۵۱ جلد ۱۱ ص ۶۔ ۷)

اہل حدیث سے بدگمانی

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۹۔ اکتوبر میں انگلستان کے سکہ .گنگ آنا. کا ذکر کرتے ہوئے ہم نے اپنا خیال ظاہر کیا تھا کہ ممکن ہے کسی مسلمان نے مصنوع اشرفی کی طرح سکہ بنایا ہو جس کے ایک طرف جنگ آقا اور دوسری طرف کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ لکھوایا ہو، ہم نے لکھا تھا کہ جہاں اور خیالات ظاہر کئے جاتے ہیں یہ بھی ایک خیال ہے اس کے جواب میں چاہیے تھا کہ اس خیال کی معقول طریق سے تردید کی جاتی مگر لاہور کے قادیانی اخبار پیغام صلح سے یہ کیونکر ممکن ہے کہ کسی بات کا معقول طریق سے جواب دے۔ اوس نے ہمارے ایسا کہنے کو قادیانی مشن کی عداوت پر محمول کر کے لکھا ہے کہ اہل حدیث نے ہمارے مولوی صدرالدین کی کوشش کو بے حقیت ثابت کرنے کے لئے ایسا لکھا۔ کیسی بدگمانی ہے خاص کر اہل حدیث جیسے معتدل پرچے پر جو مخالف سے مخالف آدمی کی محنت حقہ کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھا کرتا ہے اسی لئے ہم نے سکہ کی نسبت اظہار رائے کر کے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ اس کی اطلاع مولوی صدرالدین نے انگلستان سے بھیجی ہے۔ بھلا ہم میں اگر یہ بخل ہوتا تو ہم صدرالدین کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر ہی کیوں کرتے۔ بخیل اور تنگ ظرف تو بڑے بڑے واقعات کو اس لئے دبا جایا کرتے ہیں کہ اون میں اون کے مخالف کا تعلق ہوتا ہے۔کیا جلسہ دہلی متعلق اصلاح ندوہ کا واقع کوئی معمولی تھا؟ مگر مرزائی اخباروں نے اپنے ناظرین کو اس کی خبر تک نہ پہنچائی کیونکہ اڈیٹر اہل حدیث کا اوس میں بحیثیت صدر کے داخل تھا۔

ہاں ہم سے اس مضمون میں ایک کوتاہی ضرور ہوئی جسکا ہم کو اعتراف ہے اس کا اظہار بھی کیئے دیتے ہیں وہ یہ ہے کہ مرزائی مخبر نے اطلاع دی ہے جو بحکم قرآنی فتبینوا بعد تحقیق قابل اعتماد ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اکتوبر ۱۹۱۴ء۔مطابق ۳ ذی الحج ۱۳۳۲ھ نمبر ۵۲ جلد ۱۱۔ص ۳)

مصری جنگ میں قادیانی تکذیب

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی مسیح اپنی مسیحیت کے دلائل میں ایک بڑی زبردست دلیل یہ بھی لکھا کرتے تھے کہ قرآن شریف اور احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹوں کی سواری ترک ہوجاوے گی۔

چونکہ اب ریل بن گئی ہے خصوصاً ملک حجاز میں ریل بننے کی خبر سے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں کو پختہ یقین ہوگیا تھا کہ بس اب اونٹ بالکل متروک ہوجائیں گے۔ چنانچہ گذشتہ ایام میں لاہوری جماعت نے ایک اشتہار بھی اس مضمون کا دیا تھا کہ منکرین اب کیا کہیں گے۔اہل حدیث میں اسی وقت جواب دیا گیا تھا کہ ملک حجاز (مکہ مدینہ) میں ابھی ریل جاری نہیں ہوئی،مرزا صاحب اور اون کے مریدوں نے پہلے ہی شور محشر برپا کردیا غالباً اسی لئے خدا نے ریل بند کردی تاکہ جناب مرزا صاحب کی تکذیب کافی ہوجائے۔

آج کل لوگوں کو جنگ خصوصاً مصری جنگ کی خبروں کا شوق محض جنگ کی حیثیت سے ہے لیکن اہل حدیث اپنے مذاق کو ہمیشہ ملحوظ رکھ کر واقعات کو مذہبی رنگ میں دیکھا کرتا ہے اسی بنا پر معلوم ہوا کہ مصری جنگ میں بھی قادیانی مذہب کی تکذیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنہاں ہے کیونکہ انہی دنوں میں خبر ملی ہے کہ ترکی فوج شتر سوار آئی ہے کیونکہ دمشق سے سویز تک لق و دق ریگستان بغیر سواری اونٹوں کے طے نہیں ہوسکتا چنانچہ ترکوں نے بھی یہ سفر اونٹوں پر طے کیا ہے ثابت ہوا کہ اونٹوں کی سواری ابھی تک متروک نہیں ہوئی جس کا نتیجہ صاف ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی اپنے اصول سے بھی مسیح موعود اور مہدی مسعود بالفاظ دیگر اپنے دعویٰ میں سچے نہ تھے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ نومبر ۱۹۱۴ء۔ ۳۰ ذی الحج ۱۳۳۲ھ نمبر ۳ جلد ۱۲۔ ص ۲)

جنگ یورپ کا اصلی سبب مرزا کا انکار ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا ایک صاحب سکول میں مدرس تھے۔ راستے میں چلتے چلتے کسی ماہ جبین لیڈی پر نظر پڑ گئی۔ اوس پری پیکر کو کیا خبر، وہ تو اپنی گاڑی پر رفو چکر ہوئی، مگر ماسٹر صاحب کو بھی قابل رفو بنا گئی۔

ماسٹر صاحب کے دماغ کا یہ حال ہوا کہ جوں ہی کوئی لڑکا سوال کرتا، فوراً خفگی کے لہجہ میں فرماتے: یہ بھی اسی ملعونہ کا بہکایا یہ ہوا ہے۔،

غرض ایسے بہکے کہ جو کچھ بھی ہوتا اوس میں اس ملعونہ کا دخل جانتے۔

یہ قصہ تو بہت پرانا ہے۔ آج کل قادیانی اخباروں نے اس کی مثال قائم کی ہے کہ دنیا میں کوئی اہم واقع ہو، جھٹ سے کہہ دیتے ہیں ہمارے حضرت اقدس کی برکت ہے۔،

جنگ یورپ کے اسباب تلاش کرنے میں بہت سے داناؤں نے وقت لگایا مگر قادیانی اخبار الفضل نے ایک ہی نقطہ میں حل کر دیا۔ الفضل کی رائے میں جس کی سند وہ مرزا صاحب کے قول سے دیتا ہے، یہ جنگ مرزا صاحب کی وجہ سے ہوئی ہے۔ اے کاش مرزا صاحب زندہ ہوتے تو لے دے کر ان کو منایا جاتا، مگر اب کیا ہو سکتا ہے۔ چنانچہ الفضل نے مرزا صاحب کے الفاظ جو نقل کئے ہیں درج ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں۔ اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی بہت قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جاوے۔ جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی۔ اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے، نہ کہ زندہ۔ (الفضل قادیان ۸ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۴)

اس اقتباس اور سند سے جو نتیجہ نکالا ہے وہ بھی درج ذیل ہے:

سوائے مسلمان کہلانے والو! غفلت کی نیند سونے والو! خدا تعالیٰ کے عذاب سے ڈرو اور خدا تعالیٰ کے سایہ کے نیچے آجاؤ اب کوئی جگہ نہیں جو تمہیں پناہ دے سکے بجز اس کے کہ تم خدا تعالیٰ کے فرستادہ کو مان لو اور اس کی رحمت کے مستحق بن جاؤ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا خیال مدت سے یہی ہے کہ یورپ سارے کا سارا اگر مرزائی ہو جائے، تو اون کی موجودہ حالت کی نسبت ہم اوس کے مرزائی ہونے پر خوش ہیں۔ اس لئے ہمارے خیال میں جنگی سلطنتوں کو الفضل قادیان کے مشورہ پر عمل کر کے جنگ سے عافیت پانا بہت مفید ہوگا، بہ نسبت اس کے کہ مدت دراز تک جنگ میں لاکھوں آدمیوں اور کروڑوں بلکہ اربوں روپئہ کا نقصان کریں۔ سب سے پہلے اس نعمت کے حق دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریز ہیں۔ خدا کرے ہماری حکمران قوم انگریز الفضل کے مشورہ پر عمل کر کے مرزا صاحب قادیانی کو خدا کا فرستادہ مان لیں اور دنیا کو نمونہ دکھادیں کہ ایسے فرستادوں کو ماننے میں یہ فائدہ ہوتا ہے۔

یہ وہم نہ کرنا چاہیے کہ مرزا صاحب کے ماننے میں اگر جنگ سے نجات ہے، تو اون کے ماننے والے کیوں ایک دوسرے سے برسرِ جنگ ہیں۔ غالباً یہ اس لئے ہوگا کہ دونوں میں سے ایک فریق در پردہ منکر ہوگا جس کی تعیین ہم نہیں کر سکتے۔ ہاں اس کی نظیر بتلا سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بارہا اعلان کیا تھا کہ میرا مرید طاعون سے نہیں مرے گا (رسالہ کشتی نوح۔ص ۱)۔ پھر جب مرے تو اعلان ہوا کہ ہم کو اون کے دل کا حال کیا معلوم کہ وہ واقعی ہم کو مانتے ہیں یا منکر ہیں۔ ٹھیک اسی طرح ہم کیا کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں فریقوں میں سے کون مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مانتا ہے اور کون منکر ہے۔ اللہ اعلم باسرار عبادہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء۔ ۸ محرم ۱۳۳۳ھ نمبر ۴ جلد ۱۲ ص ۱۔۲)

ترکوں کے متعلق مرزائی اخباروں کی رائے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل ترک برسرِ جنگ ہیں، اس لئے ہر ایک انجمن سوسائٹی اور اخبار اونہیں کی نسبت اظہارِ رائے کر رہے ہیں۔ مرزائی اخباروں نے مندرجہ ذیل رائے ظاہر کی ہے۔ لاہوری پارٹی کا آرگن پیغامِ صلح لکھتا ہے:

> الٰہی دنیا کے ان زلزلوں اور ہلاکتوں میں ہماری حفاظت فرما اور ہم سے کوئی بھی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو ہماری ہلاکت و بربادی اور تیرے دین کی ذلت کا موجب ہو ہم نہیں جانتے کہ ترکوں کی تباہی تیرے دین کے لئے مفید ہے یا مضر اگر ترکوں کا وجود اسلام کے لئے مضر ہے تو اون کو ضائع ہونے دے اور اگر اسلام کے لئے اون کا وجود مفید ہے تو ایسے سامان کر کہ وہ دنیا میں قائم اور سلامت رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی جماعت کا آرگن الفضل لکھتا ہے:

ترکوں کی حالت جب کہ اس درجہ نیچے گر گئی ہے اور وہ دین سے ایسے بے بہرہ اور نسلی تعصب کے ایسے دلدادہ ہو گئے ہیں تو اون کو مسلمان کہنا یا انکی حکومت کو اسلامی حکومت کہنا کیسی بے وقوفی ہے جب اسلام ہی نہ رہا تو اسلامی حکومت کیسی۔ اسلامی حکومت وہی ہے جس میں اسلام کا خیال رکھا جائے جو اسلام کی ترقی کا باعث ہو۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل کا فیصلہ بہت صاف ہے کہ ترک مسلمان ہی نہیں مگر الفضل کا یہ فیصلہ خاص ترکوں ہی کے حق میں نہیں بلکہ کل دنیا کے حق میں ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کو نہیں مانتے وہ کافر ہیں۔ غرض

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق راو باز کشی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء۔ ۸ محرم ۱۳۳۳ھ نمبر ۴ جلد ۱۲۔ ص ۷۔۸)

ایک مرزائی کے سوال بغرض جواب

مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ ومزاج شریف کے بعد عرض ہے کہ ایک شخص احمدی مندرجہ ذیل سوالات کرتا ہے اور اس شرط پر جواب طلب کرتا ہے کہ اگر مجھے جواب مل جاویں تو میں مرزائیت سے تائب ہو جاؤں گا۔

اس لئے آپ مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سوالات کے جواب بہت جلدی تحریر فرماویں۔ اور نیز تحریر فرماویں کہ جو مباہلہ آپ کے اور مرزا کے مابین ہوا ہے وہ بدر اخبار میں کس تاریخ کے پرچہ میں ہے اور سنہ کون سا ہے۔ اور وہ پرچہ کہیں سے مل بھی سکتا ہے یا نہیں۔ اور اگر کہیں سے نہ ملے تو آپ دکھا سکتے ہیں یا نہیں۔ ضرور مہربانی فرما کر جلدی جوابات سے مطلع فرماویں کیونکہ اس مرزائی سے میری شرط ہے۔ اور دن تھوڑے باقی ہیں۔ اگر کوئی رسالہ اس بارے میں ہو تو بذریعہ وی پی ارسال فرماویں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوالات یہ ہیں:

حضرت عیسیٰؑ کا نزول جو قرآن مجید و حدیث صحیح سے ثابت ہے، اس پر ایک مرزائی یہ سوال پیش کرتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ دوبارہ کس حیثیت سے نازل ہوں گے۔ آیا اپنی اصلی حیثیت سے یا اس سے تنزل ہوکر یا ترقی پاکر، یا ان تینوں صورتوں سے علیحدہ کسی دوسری حیثیت پر۔

الف: اگر اصلی حیثیت سابقہ پر نزول فرمائیں گے تو امت محمدیہ سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ وہی کتاب انجیل اور وہی ان کی امت نصاریٰ اور وہی رسالت و نبوت جس کا تعلق صرف بنی اسرائیل یہود سے تھا، ان کو ملے گی کیونکہ سابقہ اصلی حیثیت تو ان کی یہی تھی۔

ب۔ اگر اس سے تنزل ہوکر آویں تو منجملہ افراد امت محمدیہ کے ایک امتی ہوں گے اور اپنی اصلی حالت نبوت و رسالت سے بلاقصور معزول ہو جائیں گے۔ اور اس طرح معزول ہونا بخلاف قرآن مجید ہے دیکھو جعلنی نبیا و جعلنی مبارکا این ما کنت۔ لہذا وہ نبی سے امتی نہیں ہوسکتے۔

ج۔ آپ لوگ جو یہ فرمایا کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے دعا کی تھی کہ خدایا مجھے امت محمدیہ میں داخل فرمائیو۔ چونکہ وہ دعا ان کی قبول ہوگئی تھی، اسلئے وہ اس امت میں داخل ہوں گے، تو یہ سخت غلطی ہے۔ کوئی نبی بلکہ ادنی مومن بھی کبھی تنزل کی دعا اپنے حق میں نہیں کرتا۔ تو پھر مسیح کو باوجود مستقل رسول صاحب امت ہونے کے کیا پڑی کہ وہ اپنے حق میں تنزل کی دعا کرتے۔ کیا وہ اپنی اصل رسالت کو افراد محمدیہ سے کم خیال کرتے تھے۔ اگر یہی امر ہے تو حضرت عیسیٰؑ کی رسالت کو اپنے امتی ہونے سے کیا کم سمجھو تب انہیں امت محمدیہ میں داخل فرمائیو۔

د۔ اب تیسری حالت انکی ترقی کی ہوسکتی ہے۔ وہ اس طرح کہ پہلے تو ان کا دعویٰ تھا کہ یا بنی اسرائیل انّی رسول اللہ الیکم اور پھر دعویٰ کریں کہ یا ایھا الناس انّی رسول اللہ الیکم جمیعا۔ مگر اس حالت میں علاوہ ایک جدید رسالت ملنے کے آنحضرت ﷺ کی بابت جو آپ کا عقیدہ خاتم النبیین ہونے کا ہے، اس کا کیا حشر ہوگا۔ اور بعد نزول حضرت عیسیٰؑ کے اس بشارت کے کیا معنی ہونگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه ا حمد
کیا آپ کے بعد پھر احمد تشریف لاویں گے۔

۲۔ لوازمات رسالت ونبوت سے ہے کہ خدا تعالی کی وحی بذریعہ جبریل انبیاء کے پاس آتی ہے، اور ایسی وحی پر ایمان لانا ہر ایک مومن کا فرض ہے۔ اور نبی کی ایسی وحی کا منکر کافر ہو جاتا ہے۔ اور یہ وہ خاصہ ہے جو بصورت موجودگی نبوت ورسالت کسی نبی سے دنیاوی زندگی میں علیحدہ نہیں ہوتا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول پر اگر رسالت ونبوت سے معزول نہ ہوں گے، تو خداوند تعالی کی وحی جلی متلو بذریعہ ملک جبریل ان کے پاس آئے گی یا نہیں۔ اگر آئے گی تو اس پر تمہارا ایمان لانا فرض ہوگا یا نہیں۔ اور بصورت انکار اس وحی کے تم لوگ کافر کہلاؤ گے یا نہیں۔

اگر کافر کہلاؤ گے تو جب کہ قرآن مجید کی وحی پر ایمان لانے کے بعد بھی کفر سے نہ بچے تو ایسی صورت میں بعد نزول قرآن وحی ونبوت کا سلسلہ جاری ہوا یا نہیں۔

اگر جاری ہوا تو اس پر ایمان لانا بھی ضرور ہوا۔ اور اس کے انکار سے کفر بھی لازم آیا تو بتاؤ تمہارا قرآن مجید اور آنحضرتﷺ پر ایمان لانا کچھ بھی مفید نہ ہوا کیونکہ مسیح ابن مریم کی آمد ثانی پر جو وحی نازل ہوگی اس کے انکار سے تم کافر ہو جاؤ گے۔

اگر ایمان لانا ضروری نہیں یا ان پر جبریل وحی نہیں لائیں گے تو معلوم ہوا کہ وہ نبوت سے بھی معزول ہوں گے اور منجملہ امت محمدیہ ایک صوفی درویش ہوں گے جن کو درویشانہ اور صوفیانہ معمولی الہام کبھی ہو جایا کرے گا، مگر وہ وحی یا نبوت نہ ہوگی اور نبوت سے معزول ہوں گے۔

۳۔ مسیح ابن مریم کی زبان تو عبرانی یا سریانی تھی اور شریعت محمدیہ و قرآن مجید عربی زبان میں ہے۔ لہذا جب کہ وہ نازل ہوں گے تو اس غیر زبان کو جو ان کے لئے اجنبی ہے اس عالم اسباب میں کس طرح حاصل کریں گے۔ آیا آسمان سے ہی عربی زبان سیکھ کر آئیں گے یا بذریعہ جبریل ان پر دوبارہ قرآن مجید بزبان سریانی یا عبرانی ترجمہ ہو کر نازل ہوگا، یا کچھ عرصہ نازل ہونے کے بعد وہ علماء وقت کی شاگردی کر کے بذریعہ تعلیم وتعلم عربی سیکھیں گے۔ جو شق آپ پسند کریں اس کا ثبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن وحدیث سے ہواور یہ بھی ہے

و ما ارسلنا من رسو ل الا بلسا ن قو مه ۔

یہ سوالات ہیں مرزائی کے جو وہ اپنے خیال میں کہتا ہے کہ ان کا جواب کوئی نہیں اور نہ ہی کوئی دے سکتا ہے ۔ مہربانی فرما کر جوابات جلدی ارسال فرماویں وعدہ میں تھوڑے یوم باقی ہیں ۔

راقم بندہ امام الدین امام مسجد کوٹ ہرہ ڈاکخانہ خاص ضلع گجرانوالہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے جواباً جو کچھ لکھا ہے وہ اوراق کی خستگی کے باعث پڑھا نہیں جاتا۔ بہاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۱۴ء ۔ ۸ محرم ۱۳۳۳ھ نمبر ۴ جلد ۱۲۔ ص ۸)

مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح ۱۹۔نومبر ۱۹۱۴ء میں بعنوان مذاکرہ علمیہ ایک مراسلہ مولوی نذر علی صاحب کا چھپا ہے۔ جس میں بہت سی آیات متعلقہ اور غیر متعلقہ حضرات ابراہیم علیہ السلام کے جانوروں کی زندگی کے متعلق پیش کر کے اونکی موت اور دوبارہ زندگی سے انکار کیا ہے۔

یہ مسئلہ تو ہماری متعدد تصانیف: تفسیر القرآن عربی، تُرک اسلام اور تغلیب الاسلام وغیرہ میں مفصل مذکور ہے۔

یہاں ہمیں اونکی پیش کردہ آیات میں سے صرف ایک آیت کی بابت کچھ پوچھنا ہے۔ جس کو مرزا صاحب قادیانی نے بارہا کئی ایک مقامات پر اس مدعا کے لئے لکھا ہے کہ مردے دنیا میں زندہ نہیں ہوسکتے۔ وہ آیت یہ ہے:

وحرام على قرية اهلكناها انهم لا يرجعون

اس آیت کا ترجمہ وہ اور مرزا صاحب یوں کرتے ہیں:

جس بستی کو ہم نے ہلاک کر دیا۔ اس پر حرام ہو گیا کہ وہ اس دنیا کی طرف پھر لوٹیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ترجمہ کو دیکھ کر ہر اہل علم کو تعجب ہوگا کہ مرزا صاحب اور ان کی جماعت میں کوئی اہل علم نہیں جو اس کی ترکیب سمجھ سکے؟ میرا گمان یہ نہیں۔ کہ نہیں بلکہ اون کا خیال ہے کہ اون کے سوا دنیا میں کوئی نہیں ہے جو ہماری غلطی کو سمجھ سکے۔ مگر واقع یہ ہے کہ قادیانی مشن اپنے پیرو (ہادی) کی رہنمائی میں مطالب بیان کرنے میں علوم عربیہ کا لحاظ نہیں کرتے۔ مثال کے لئے یہ آیت اور وہ حدیث جو حضرت مسیح کے نزول کے متعلق آئی ہے۔ کافی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم۔

جس کا ترجمہ ترکیبی یہ ہے:

تم کیسے ہوگے، جب مسیح ابن مریم تم میں اتریگا۔ اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے نزول کے وقت مسلمانوں کا حاکم مسلمانوں میں سے ہوگا چونکہ اس وقت مسلمانوں میں سے کوئی حاکم نہیں، ثابت ہوا کہ مسیح کے نزول کا وقت ابھی نہیں۔ اس لئے مرزا صاحب اور ان کے حواریوں نے اس حدیث کا ترجمہ یوں کیا کہ:

مسیح تم میں آئے گا اور وہ تمہارا امام ہوگا۔

کون پوچھے کہ یہ ترجمہ عربی قاعدہ کے موافق ہے یا مخالف؟

اسی قسم کی یہ آیت ہے۔ آیت موصوفہ کی ترکیب یوں ہے:

حرام مبتدا، انھم خبر۔

مگر قابل غور یہ ہے کہ انھم لا یرجعون مثبت ہے یا منفی۔

چونکہ اس میں لا ہے۔ اس لئے تقدیر عبارت یہ ہے:

حرام علی قریۃ ھالکتہ عدم الرجوع۔

(یعنی جو مر گئے اون پر عدم رجوع حرام ہے)۔

ظاہر ہے کہ عدم رجوع کی نقیض رجوع ہے۔ اور حرام کی نقیض واجب۔ یا بطریق منطق کم از کم جائز ہوا کہ جن لوگوں پر عدم رجوع حرام ہے، اون کا رجوع جائز ہے۔ نتیجہ صاف ہے کہ مُردوں کا دنیا میں واپس آنا جائز ہے۔

غالبًا میں نے اس مذاکرہ میں کسی قسم کی مغالطہ دہی سے کام نہیں لیا۔ نہ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات علوم عربیہ کے قواعد کے خلاف کی ہے۔امید ہے پیغام صلح اپنے مضمون نگار تک یہ مذاکرہ پہنچانے کی کوشش کرے گا۔

میری غرض اس مذاکرہ علمیہ سے صرف یہ ہے کہ اس آیت کی تفسیر صحیح ہوجائے۔ جو مدت سے قادیانی لٹریچر میں غلط درغلط داخل ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔نمبر ۵۔مورخہ ۱۵محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۴ر دسمبر ۱۹۱۴ء۔ص:۳)

اگر ایسا واقعہ مرزا کی زندگی میں ہوجاتا؟

۲۲-نومبر ۱۹۱۴ء کو میں نے مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی توجہ پاونیر کے اُس نوٹ کی طرف دلائی جس میں اس نے مولانا ابوالکلام اڈیٹر الہلال کی نسبت حیرت انگیز لہجہ میں لکھا تھا کہ وہ کلکتہ سے غیر حاضر ہیں۔

مولانا صاحب نے فرمایا کہ وہ اپنے کسی کام کو گئے ہونگے۔ البتہ ہم نے آج خواب میں دیکھا ہے کہ اڈیٹر صاحب الہلال سے ملاقات ہوئی۔ اثناء گفتگو میں الہلال کی ضبطی ضمانت اور پرچہ کی روانگی کا ذکر آیا، تو اڈیٹر الہلال نے کہا کہ ہنوز ایک فرمہ باقی ہے۔طبع ہونے پر پرچہ روانہ کیا جاویگا۔

دو تین دن بعد الہلال آیا۔ میں نے اتفاقاً جو اس پر نظر ڈالی۔تو سچ مچ ایک فرمہ (کاپی) بعد میں چھاپ کر ساتھ چسپاں کیا ہوا تھا۔جس میں ضبطی ضمانت کا ذکر اور آئندہ اجراء کے متعلق خبر تھی۔

اس فرمہ کو دیکھ کر مجھے معاً خیال آیا۔ کہ اگر ایسا خواب مرزا جی کو زندگی بھر میں ایک بھی آجاتا تو آج اُن کے مرید اس کو دنیا میں شائع کرکے اپنی صداقت کے خوب راگ گاتے۔لیکن یہاں معمولی بات ہے۔جو کسی گنتی شمار میں نہیں۔

خاکسار۔مولا بخش

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔نمبر ۵۔مورخہ ۱۵محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۴ر دسمبر ۱۹۱۴ء۔ص:۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عصر جدید میرٹھ کی رائے

عصر جدید میرٹھ لکھتا ہے:

الفضل قادیان کے چند پرچے ہماری نظر سے گذرے۔ جن میں اس معزز ہمعصر نے موجودہ جنگ کا ذکر کرتے ہوئے ترکوں کے افعال واعمال پر صاحبزادہ بشیر الدین محمود اور ان کے پدر عالی مقدار کی الہامی زبان سے نکتہ چینی کی ہے۔ ہمعصر مذکور کا جو دعویٰ اسلامی ہمدردی کا ہے، اس سے پبلک ناواقف نہیں ہے۔ قادیانی فرقوں کے جو مخصوص عقائد ظاہر کئے جاتے ہیں، ان کی نسبت اعتراض کرنے کا نہ موقع ہے، اور نہ ہمارے دائرہ بحث میں یہ بات داخل ہے۔ لیکن ایک اسلامی آرگن کو باوجود اپنے مخصوص خیالات رکھنے کے یہ امر بھی مدنظر رہنا چاہئے کہ طریقہ بیان تہذیب سے دور نہ ہو۔ اور اس کا طرز تحریر کہیں کسی کو تکلیف دینے والا نہ ہو۔

وہ صاحبان اخبار جو اپنے آپ کو کلمہ شہادتین کے قائل کہتے ہیں اور ساتھ ہی ایک اسلامی سلطنت کے فنا ہونے کے خیال سے خوشی کے نقارے بجاتے ہیں، ہمارے نزدیک کسی طرح معافی کے مستحق نہیں ہیں۔ بلکہ یہ اخبار نویس یا ان کے دوسرے برادر جو اخبار پاونیر وغیرہ میں خط لکھ کر مقامات مقدسہ سے اسلامی حکومت اٹھ جانے پر اظہار طمانیت کرتے ہیں، بجائے ہمارے دل میں ناراضی کے جذبات پیدا کرنے کے ایک حقارت آمیز سکوت کے مستحق ہیں۔ بدقسمتی سے اسلام کی تاریخ ایسے انسان صورت حیوانوں اور دین فروش مسلمانوں سے خالی نہیں رہی ہے۔ خصوصا ان ایام محرم میں اس کے لئے توضیح ومثال کی ضرورت نہیں ہے۔

یک حسینے نیست تا گردد شہید
ورنہ بسیار ند ور عالم یزید

ہماری وفاداری اور اعتدال پسندی کسی ثبوت کی محتاج نہیں ہے۔ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ میں لوگ بیکار شور وشغب کرتے تھے اس وقت بھی ہم نے ان کو روکا ہے۔ اور ہم نے چند روزہ ہردلعزیزی کی کبھی پرواہ نہیں کی۔ اب کہ بعض لوگ ابلہ فریبی اور رکیک خوشامد کی آوازیں بلند کر رہے ہیں، ہم کو پورا یقین ہے کہ برطانیہ عظمٰی ان کے دھوکے میں نہیں آسکتی۔ مگر ہم کو اندیشہ ہے کہ کہیں ان تقریروں سے عام مسلمانوں پر الٹا اثر نہ ہوا۔ اور گورنمنٹ اپنی مہربانی سے مسلمانوں کی تسکین وتشفی کی جو کوشش کر رہی ہے ایسے چند خودنما اور خود فروش لوگوں کی تحریر وتقریر سے اس کا اثر باطل نہ ہو جائے۔ جذبات کا ایک خاص فلسفہ ہوتا ہے۔ کہ ایک حد تک وہ قابو میں رکھے جاسکتے ہیں لیکن اگر ان کو زیادہ دبایا جاوے تو وہ الٹے برآنگیختہ ہو جاتے ہیں۔

۱۷۔ نومبر کے الفضل قادیان میں ترکی حکومت کے خاتمہ کے عنوان سے ہمعصر الفضل نے جو کچھ اطمینان ظاہر کیا ہے ہم اوس کو قادیانی فرقہ کے جذبات کا آئینہ سمجھتے ہیں۔ لیکن ان معاملات میں محض آرزو عمل کے قائم مقام نہیں ہو جاتی۔ اگر یہ بات صحیح ہے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے تین لاکھ معتقد ہیں تو ان میں سے بچوں اور عورتوں کو نکال کر ایک لاکھ بالغ اور عاقل مرد رہ جائیں گے۔ اگر ان میں سے پچاس ہزار بوجہ بیماری یا پیری یا زیادہ عبادت وریاضت کے جنگ پر جانے کے قابل نہ ہوں، تب بھی پچاس ہزار قابل جنگ والنٹیر نکل سکتے ہیں۔ پھر اگر خانگی ضروریات کے سبب پچیس ہزار آدمی اور معاف کر دیئے جائیں تو بھی اس قدر آدمی لڑنے کے قابل باقی رہتے ہیں۔ ہمارے خیال میں ان کو ضرور میدان جنگ میں جا کر ترکوں کے خلاف لڑنا چاہیئے۔ ورنہ محض زبانی دعوٰی بیکار ہیں۔ البتہ مشکل یہ ہے کہ ہمارے مرزائی احباب یہ کہدیں گے کہ ہمارے مذہب میں جہاد منسوخ ہوگیا ہے تاہم حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی پورا کرنے میں حصہ لینا ایک ایسے بڑے ثواب کا باعث ہے جو ایک فروعی فقہی مسئلہ کی خلاف ورزی کا پورا کفارہ ہوسکتا ہے۔

کفارہ آنکہ روزہ خوروم رمضانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد۱۲۔نمبر۶۔مورخہ۲۲محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۱؍دسمبر۱۹۱۴ء۔ص:۱۱)

الحق کی غلط بیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین اہلحدیث ہمارے دوست منشی قاسم علی سہ صدی اڈیٹر الحق کو جانتے ہونگے جنہوں نے لودہانہ میں بطور انعام کے ہم کو سہ صد روپیہ مرحمت فرمایا تھا۔ جب سے اوس فیصلہ حقہ کے مطابق آپ پر ڈگری ہوئی تھی آپ نے اہلحدیث کے کسی مضمون کا جواب نہ دیا تھا۔ مگر اخبار الحق مورخہ ۶-۱۳؍نومبر میں آپ نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ ہم اہلحدیث کا جواب دیتے رہے۔ اور کس خوبی اور کس نیت سے دیتے رہے ہیں۔ اوس کا ذکر اونہی کے الفاظ میں نقل ہے۔ ملاحظہ کیجئے:

> ’’ہم نے ابتک جس طریق پر الحق کو چلایا۔ اس سے ناظرین نے اندازہ لگالیا ہوگا۔ کہ اب تک ہم نے ایک دفعہ سے زیادہ تغیر اپنی پالیسی میں کیا ہے۔ اور یہ تغیر جب کبھی کیا گیا خلیفہ وقت کی اطاعت اور فرمانبرداری کو مدنظر رکھ کر کیا گیا۔
>
> ایک وہ وقت تھا۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری کے برخلاف ہم نے اس پرچہ کو وقف کررکھا تھا۔ اور تمام کوشش یا اکثر حصہ ہماری کوششوں کا اس امر میں صرف ہوتا تھا کہ ان کے اعتراضات کا پورا پورا جواب دیا جاوے۔ سو خدا کے فضل سے وہ کام پورا ہوگیا۔ مگر صرف ایک قسم کے مضامین لکھنے اور ایک ہی شخص کے گلے کا ہار ہونے سے اخبار کی ہردلعزیزی اور اس کے وسیع فائدے کم ہوجاتے ہیں۔ اس لئے جب ہم کو حضرت خلیفۃ المسیحؑ اول کا یہ حکم ملا۔ کہ بجائے ایک فرد واحد کے ساتھ جنگ کرنے کے الحق کے مضامین کا دائرہ اور وسیع کیا جاوے۔ اور بجائے مولوی ثناء اللہ صاحب کو نشانہ بنانے کے عام مخالفین اسلام کے جواب اور خود اسلام اور احمدیت کی خوبیاں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرچہ میں لکھا کریں۔ تو فی الفور ہم نے اس حکم کو سر آنکھوں پر رکھا۔ اور وہ پرچہ جو ایک ہفتہ میں ایک خاص رنگ اپنے اندر رکھتا تھا۔ دوسرے ہفتہ میں وہی دوسری آن بان کے ساتھ شائع ہوا۔ ایسا ہی معاملہ اس وقت پیش آیا ہے۔ اخبار پیغام صلح اور ہمارے لاہور کے معزز مخالفین کی طرف سے جو جو باتیں ہمارے مقابل میں معترضانہ رنگ میں پیش کی جاتی تھیں۔ اُن کا ترکی بہ ترکی جواب شایع کرنا ہم نے اپنا فرض سمجھ کر اخبار کے کل کے کل صفحات انہی تنازعات کے لئے وقف کر رکھے تھے۔ اور ابھی ہمارے پاس اس سلسلہ کو لمبا کرنے کا بہت بڑا ذخیرہ تھا۔ کہ اتنے میں حضرت خلیفہ ثانی کی طرف سے ہمارے نام ایک ہدایت نامہ صادر ہوا۔ کہ ان کے نزدیک کسی قسم کی سختی مناسب نہیں۔ اور آئندہ ان تنازعات کے بارے میں خاموشی اختیار کرنا بہتر ہے۔ پس اس اطاعت کے بموجب جو ہم پر اولوالامر کی فرض ہے۔ ہم آج سے اپنے نفس کی خواہشات کو ترک اور اپنی محنت کو بالکل تلف کر کے ایک نئی زندگی کا پہلو اپنے اخبار کے لئے اختیار کرتے ہیں۔" (الحق ۶-۱۳ر نومبر ۱۹۱۴ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس بیان میں اگر کوئی صداقت ہے تو اڈیٹر الحق مہربانی کر کے ان مضامین کی فہرست شایع کرے جو بعد مباحثہ اہلحدیث میں نکلے اور انکا جواب الحق نے دیا۔ ہم دعویٰ سے کہتے ہیں۔ کہ الحق نے ہمارے مضامین کی طرف توجہ ہی نہیں کی۔ یہ محض لفاظی ہے۔ جیسے کہ مرزا صاحب قادیانی کہا کرتے تھے کہ ہم نے سب مخالفوں کے جواب دیکر منہ بند کر دیئے اب آئندہ کو ضرورت نہیں، اب ہم کفار کی طرف متوجہ ہونگے۔ وغیرہ۔ مگر واقعات بتلا سکتے ہیں۔ کہ اس دعویٰ کا ثبوت بجز الفاظ کے اور کچھ نہیں۔

لودہانہ کے مباحثہ میں شکست کھا کر منشی قاسم علی اور اون کے احباب نے یہ مشہور کرنا شروع کیا تھا کہ یہ مباحثہ منشی صاحب کی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کا اثر تمام قوم پر نہیں ہوسکتا۔ کیوں کہ اس میں ہمارے امیر (حکیم نورالدین صاحب) کی اجازت شامل نہیں۔ مگر الحق کے مندرجہ بالا اقتباس سے صاف ثابت ہے کہ منشی قاسم علی صاحب نے کبھی کوئی کام جو مذہب کی حمایت کے متعلق ہو، بلا مرضی اور بغیر حکم خلیفہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نہیں کیا، نہ اب کرتے ہیں۔ جس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ لودہانہ کا مباحثہ اور اس کی شکست کا اثر مرزا صاحب کے تمام مریدوں پر ہونا چاہیئے۔

مرزائی جماعت کی تسکین کی خاطر ہم ایک موقع اور بھی دے سکتے ہیں۔ چونکہ وہ بقول الحق خانگی جنگ سے فارغ ہوچکے ہیں۔ اس لئے اوسی مسئلہ پر پھر ایک دفعہ طبع آزمائی کرلیں۔ ہم طیار ہیں۔ انعام وغیرہ وشرائط کی بابت پہلے طے کرلیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۷: مورخہ ۲۹ محرم الحرام ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۸ر دسمبر ۱۹۱۴ء ص: ۲-۳)

خواجہ کمال الدین کی آمد پر قادیان میں سناٹا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی جماعت میں خواجہ کمال الدین صاحب ایک خاص شخصیت رکھتے ہیں۔ ایک زمانہ تھا کہ قادیانی جماعت اس بات کا فخر کیا کرتے تھے کہ ہمارے لیکچرار جب تقریر کرتے ہیں تو اونکی تقریروں میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک خاص تاثیر ہوتی ہے۔ جو ہمارے سلسلہ کی سچائی کی دلیل ہے۔ ان لیکچراروں میں چوٹی کے لیکچرار خواجہ کمال الدین تھے۔ ہم بھی مانتے ہیں کہ خواجہ صاحب اچھے لیکچرار ہیں، گو ہم اس بات کے قایل نہ تھے نہ ہیں کہ آپ بے مثل ہیں۔

خواجہ صاحب کی لیکچراری سے بڑھ کر اون کی وہ خدمات ہیں جو انہوں نے ولایت میں اشاعت اسلام کے متعلق کی ہیں، جس کا ہم کو بھی بحیثیت پنجابی ہونے کے فخر کرنا چاہیئے۔ مگر باوجود اس بے مثال خدمت کے خواجہ صاحب عرصہ تین سال کے بعد جب لاہور آئے اور آتے ہی اوسی روز آپ کا لیکچر ہوا۔ جس وقت وہ لیکچر دے رہے تھے قادیانی پارٹی کی طرف سے جلسہ گاہ کے باہر ایک اشتہار تقسیم ہو رہا تھا۔ جس کا مشتہر مرزا صاحب کے اثر صحبت سے الہامی ہے۔ آپنے بہت سے الہامات لکھے ہیں، منجملہ خواجہ صاحب کے متعلق یہ لکھا ہے:

”ایک رات خواب میں دیکھا۔ کہ جماعت کے بہت لوگ جمع ہیں۔ جن میں سے چند آدمی پس پردہ ہیں میں نے دریافت کیا۔ یہ کون ہیں۔ جواب ملا یہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات مسیح موعود پر ایمان نہیں رکھتے۔ جیسے خواجہ صاحب کو سرے سے ہی حضرت صاحب پر ایمان نہ تھا۔"

ہم نے سمجھا یہ اشتہار ایک شخصی رائے ہے، قادیان کے دربار خلافت کی آواز سننا چاہئے۔ بعد انتظار اخبار الفضل آیا تو خواجہ صاحب کے آنے یا اونکی خدمات کا ذکر تک نہ پایا۔ ہاں اون کے ذکر نہ کرنے کی وجوہات میں ایک مفصل مضمون ملا۔ جو بالاختصار درج ذیل ہے:

ہمارے تعلقات کس کے ساتھ ہوں

وہ کتابِ حکیم جو ہماری زندگی کے لئے رہنما ہے اور جو ایسا نور ہے کہ جس کی روشنی میں ہم بے کھٹکے منزل ہستی کو طے کر سکتے ہیں۔ اس میں ارشاد ہوتا ہے کہ: لاترکنوا الی الذین ظلموا فتمسّکم النّار۔

کہ تم ظالموں کی طرف ذرا بھی مائل نہ ہو ورنہ تمہیں بھی وہ آگ چھو جائے گی۔ جس میں وہ خود پڑے ہیں۔

یعنی اگر تمہارے تعلقات ان لوگوں کے ساتھ ہوں جن کے اعمال یا ایمان میں کسی قسم کی بھی ظلمت یا نقص ہے، تو ضرور ہے کہ ان تاثیرات سے تم بھی متاثر ہو۔ اور پھر انجام کے لحاظ سے تم ان نتائج میں شامل ہوگے جن میں وہ ظالم خود گرفتار ہونے والے ہیں۔

پس ہماری مواکلت، مجالست وموانست والمومنون اولیاء بعضھم لبعض کے مطابق اونہی سے ہونی چاہئیں جو صاحب ایمان ہوں اور جو ایک دوسرے پر نیک اثر ڈالیں اور باہمی ارتباط اور اتحاد سے روحانیات میں ترقی کر سکیں، نہ ان لوگوں سے جن کی صحبت ایک زہر کا اثر رکھتی ہے اور جن سے ایک گھڑی کا تعلق بھی بست سالہ نیکیوں کو داغدار بنا دے سکتا ہے۔

پس ہمارے بھائیوں کو چاہئے کہ وہ ہر وقت چوکس رہیں اور اپنے گردوپیش کے حالات پر نظر ثانی کرتے رہیں، تا ایسا نہ ہو کہ وہ اپنے لئے کوئی مصیبت سہیڑ رہے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کے حملے کئی رنگ میں ہوتے ہیں۔ان میں سب سے زیادہ خطرناک وہ حملہ ہے جو نیکی کے لباس میں اور اپنا بن کر ہو۔ہمارے باوا آدم پر بھی جو حملہ ہوا وہ بھی اسی رنگ میں ہوا کہ ابلیس ان کے پاس خیرخواہی کا لباس پہن کر آیا: وقاسمھا انی لکما من الناصحین

اور کہا: کہ ھل ادلکم علی ملك لا یبلی۔

کہ میں تجھے ایسی مملکت سے آگاہ کرنا چاہتا ہوں جو کبھی تباہ نہ ہو۔

حالانکہ جس بات کی طرف وہ انہیں لے جانا چاہتا تھا وہ سراسر تباہی انگیز تھا۔ اللہ کے فضل نے دستگیری کی اور حضرت آدم اس خوفناک منصوبہ سے بچ گئے۔ شیطان کے حملے ابھی ختم نہیں ہوئے کہ وہ لاحتنکن ذریته۔ کہہ چکا ہے۔ پس ایک ہی ہتھیار ہے اور ایک ہی کاری حربہ ہے جو اس کے کسی داؤ کو چلنے نہیں دیتا۔ وہ کیا؟ لاحول اور بدصحبت سے بچنا اور اپنے آپ کو کسی صادق کے قدموں میں ڈالنا۔

ہماری جماعت کے افراد کے لئے یہ تو بشارت کا مقام ہے کہ ان کا تعلق ایک ایسے صادق سے ہے جو برگزیدگی اور نبوت کا تاج اپنے سر پر رکھتا ہے۔ پھر اس کی وفات کے بعد وہ بے پناہ نہیں، بلکہ اپنے آپ کو ایک حصن حصین میں رکھتے ہیں۔ لاحول کے پستول سے ہر وقت انہیں مسلح رہنا چاہئے اور دعاؤں میں مشغول کہ یہی راہ ہے شیطانی حملات سے بچنے کی۔ ہر وہ بدروح جو خدا سے دور ڈالنے والی ہے، یا کسی صادق کے مقرر کردہ مرکز سے قطع تعلق کا مشورہ دینے والی اس سے دور رہو۔ اور اس کی قسموں اور خیرخواہانہ نرم باتوں میں نہ آؤ کہ ان کی زبانوں پر شہد ہے، مگر دلوں میں زہر۔ تم ان کی شکلیں دیکھتے ہی انہیں پہچان جاؤ اور جس قدر بھی جلد ممکن ہو ان سے اپنے آپ کو بچالاؤ کہ جس راہ پر وہ تمہیں چلانا چاہتے ہیں وہ جہنم کو لے جانے والی ہے۔تم اپنے آپ کو اس راہ پر ثابت قدم رکھو جو تمہارے لئے خدا نے مسیح موعود کے وقت اور پھر اس کی وفات کے بعد معاً نمایاں کی اور جس پر چل کر تم نے آج تک سکھ پایا کیونکہ انشاء اللہ آئندہ بھی تمام آراموں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھوں اور راحتوں کی ضمانت اسی میں ہے کہ تمہارا تعلق کسی ایک ''خدا کے مقرر کردہ۔'' سے ہو۔ اور ہر مصیبت اور ابتلاء کے وقت اس کی حفظ میں اس طرح آسکو جس طرح کی مرغی کے پروں کے نیچے بچے آجاتے ہیں۔ کیونکہ بھیڑیں ایک چرواہے کی ضرورت نہ سمجھیں اور اپنے آپ کو ایک سبزہ زار میں پاکر بالکل بے پرواہ ہوجائیں، ضرور ہے کہ وہ ناگاہ کسی وقت کسی بھیڑیئے کے حملے سے ہلاک ہوں۔ جو شاخ اپنی موجودہ سرسبزی پر بھروسہ کرکے آئندہ کسی جڑ سے اپنا تعلق نہ رکھے وہ آخر ایک روز خشک ہوگی۔ پس میرے بھائیو! میرے دوستو! میرے عزیزو! تم ہوشیار رہو۔ اور اپنے مامور کی ہدایات پر کاربند ہوجاؤ۔ جو انتظام اور طریق عمل اس نے تمہارے لئے پسند کیا وہی بہتر ہے۔ اس کے سوا جو تجویز ہے۔ وہ بظاہر کیسی خوشنما نظر آئے اسے کبھی اختیار نہ کرو کہ اس میں تمہاری ہلاکت ہے۔ جن لوگوں سے اس نے تمہیں قطع تعلق کے لئے کہا۔ ان سے قطع تعلق ہی رکھو۔'' (الفضل ۳ر دسمبر ۱۹۱۴ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مضمون کا صاف مطلب ہے کہ خواجہ کمال الدین اور اونکی لاہوری پارٹی بلکہ جتنے لوگ ایسے ہیں، جنھوں نے خلیفہ ثانی قادیانی سے بیعت نہیں کی، وہ سب اس آیت میں داخل ہیں۔ جو ظالموں کے حق میں وارد ہے:

لاتركنوا الى الذين ظلموا۔

اس کا جواب ہم کیا دے سکتے ہیں۔ خواجہ صاحب اگر خلیفہ قادیان سے بیعت نہ کرنے پر ظالم ہیں تو ہم رسول قادیان کی علیحدگی سے اظلم۔ اس لئے ہمارا جواب کیا وقعت رکھ سکتا ہے۔ مناسب ہے۔ کہ لاہوری پارٹی خود ہی جواب دے۔

ہاں خواجہ صاحب اور ان کی جماعت کے لئے ایک قابل غور نکتہ ہے جو رہ رہ کر ہمارے قلم سے نکلتا ہے۔ جناب حضرت مسیح علیہ السلام کا قول اناجیل میں منقول ہے۔ ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔'' عربی مثال۔ الثمرة تنبئ عن الشجرة۔ اس کی تصدیق کرتی ہے۔ مرزا صاحب اور مرزائی جماعت ہمیشہ اس بات کا فخر کیا کرتی تھی کہ ہمارے اثر صحبت سے جماعت ایسی صلحاء ایسی نیک دل ایسی اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے منور ہے کہ طبقہ اول (صحابہ) کا نمونہ ہے۔اسی لئے مرزا صاحب قادیانی نے رسالہ خطبہ الہامیہ میں لکھا تھا:

جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوگا۔ وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں شامل ہوجائے گا۔

مگر آج جو خواجہ کمال الدین صاحب اور ان کی پارٹی کی نسبت ایسے زرین موقع پر جس پر تمام اہل اسلام خواجہ کمال الدین صاحب کی خدمات پر نظر کر کے اونکو عزت سے ملے، اور فخر سے یاد کیا، قادیانی پارٹی سے اس قسم کا سلوک جو مندرجہ بالا اقتباسات سے پایا جاتا ہے، کہانتک ان کی وسیع النظر فی اور اسلامی ہمدردی اور نور نبوت سے نورانیت کا ثبوت دیتا ہے؟

یہ ایک نکتہ قابل غور ہے۔ حالانکہ یہ وہ جماعت ہے جس کو مرزا صاحب سے بہت گہرا تعلق نہ صرف روحانی بلکہ جسمانی بھی ہے۔تو کیا مخالفین مرزا صاحب کو یہ کہنے کا حق ہے کہ وہ اس راء پر بضد مصر رہیں کہ خود مرزا صاحب بھی کم وبیش اسی قسم کی وسیع النظر فی رکھتے تھے۔ فافہم وتدبر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد۱۲۔نمبر ۸۔مورخہ ۷/صفر المظفر ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۵/دسمبر ۱۹۱۴ء ص:۲-۳)

چند ضروری سوال متعلقہ مسیح ومہدی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہمارے ایک معزز اور شایق دوست نے بڑی امید سے چند سوالات بھیجے ہیں۔ اونکا اخلاص ان کے جواب دینے میں محرک نہ ہوتا، تو جواب نہ دیا جاتا کیونکہ سوالات ایسے ہیں جن کو زمانے اپنی حرکت سے خود بخود حل کردیا ہوا ہے۔ مگر چونکہ سائل ایک مخلص دوست ہیں اس لئے جواب دیا جاتا ہے۔ سوال یہ ہیں:

سوال ا۔ ''اکثر اصحاب کہتے ہیں۔ کہ ایک دفعہ ضرور پھر کل دنیا میں اسلام پھیل جائیگا۔ مگر میرے ایک احمدی دوست اس کو خلاف قرآن کریم بتلاتے ہیں۔ اور قول صدر کو بے سند۔ اونکی رائے ہے کہ جب عبارت قرآنی سے ثابت ہے کہ نصاریٰ اور یہود میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت تک عداوت رہے گی۔ تو صاف ظاہر ہے کہ مذاہب مذکور بھی قیامت تک بدستور رہیں گے۔ ہاں نسبتاً اہل اسلام کسی قدر ترقی کریں گے۔ جیسے کہ مرزا صاحب قادیانی کے زمانۂ ظہور سے روبہ ترقی ہیں۔ اور یورپ میں بھی اشاعت اسلام ہورہی ہے۔‘‘

جواب: اس سوال سے معلوم ہوتا ہے سائل کے احمدی دوست کو غلط فہمی ہے یا ناواقفی۔ دنیا میں اسلام ہوگا یا کفر، اس کی بابت ہمارا جو اعتقاد ہے وہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ رسالت مآب ﷺ کے الفاظ طیبہ میں سناتے ہیں:

عن المقداد انه سمع رسول الله ﷺ يقول لايبقى على ظهر الارض بيت مدر ولاوبر الا ادخله الله كلمة الاسلام بعز عزيز ذل ذليل اما بعزهم الله فيجعلهم من اهلها او بذلهم فدينون لها قلت فيكون الدين كله لله (مشكوٰة باب الايمان)

مقداد صحابی کہتے ہیں میں نے رسول خدا ﷺ سے سنا۔ فرماتے تھے۔ زمین پر کوئی گھر مٹی یا خیمے کا نہ رہیگا۔ مگر اللہ تعالیٰ اوس میں کسی نہ کسی عزیز یا ذلیل کے ذریعہ سے اسلام کی تعلیم پہونچادے گا۔ پھر یا تو وہ لوگ اس کی اطاعت کرکے دنیا وآخرت میں عزت پاجاوینگے۔ یا نافرمانی سے ذلیل ہوکر اس کی حکومت کے ماتحت ہوجائینگے۔

اس حدیث کا کیا مطلب اور کیا مفہوم ہے کسی حاشیہ یا شرح کا محتاج نہیں۔ صاف مذکور ہے کہ قیامت تک اسلام اور قرآن سب جگہ پہنچے گا۔ یا تو وہ مذہبی طور پر اوس کے پابند ہوجاویں گے یا سیاسی طور پر اس کے ماتحت بن جاویں گے۔ ان دونوں صورتوں میں يكون الدين كله لله صادق آئے گا۔

سیاسی طور پر ماتحت قوموں میں رنجش بھی ہوتی ہے کدورت بھی، جیسا کہ ہم مشاہدہ کرتے ہیں۔ قرآن شریف کی آیت بھی ان معنی کی تائید کرتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے لايزالون مختلفين. (نسل انسانی ہمیشہ مختلف رہیں گے)

سائل نے یا اون لوگوں نے جو ایسا کہتے ہیں غالباً اس لفظ (يكون الدين كله لله) سے غلطی کھائی ہے۔ وہ سمجھے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ سب لوگ مسلمان ہوجائیں گے۔ مگر اصل مقام دیکھنے سے اس کے معنی حل ہوجاتے ہیں کہ اس سے مراد مذہبی اطاعت نہیں، بلکہ مذہبی اور سیاسی دونوں کو شامل ہے۔ جس کی تفصیل اوپر گذری۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اپنے احمدی (مرزائی) دوست سے پوچھئے۔ کہ آپ کے پیشوا مرزا صاحب قادیانی نے جو بتلایا تھا۔ وہ پورا ہوا؟

کیا بتلایا تھا۔ غور سے سنئے:

''چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے۔ اور آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا۔ کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے۔ کیوں کہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گذرتا تھا۔ کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا۔ کیوں کہ جو آخری کام آپ کا تھا۔ وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں۔ اور ایک ہی مذہب پر ہوجائیں۔ زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی۔ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔

جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے۔ اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہیں اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله۔ یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اوسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اوسکو عطا کرے۔

اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیشگوئی میں کچھ تخلف ہو، اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے، جو پہلے ہم سے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔'' (چشمۂ معرفت، صفحہ ۸۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ کتاب (چشمہ معرفت) مرزا صاحب قادیانی کی آخری تصنیف ہے۔ اس لئے ان خیالات اور مضامین کی نسبت یہ کہنا صحیح نہ ہوگا کہ یہ اونکی سادگی کے زمانہ کی ہے جب براہین احمدیہ کی نسبت مرزا صاحب نے خود لکھا ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ اعجاز احمدی)

اب سوال یہ ہے کہ یہ خیالات پورے ہوگئے ہیں؟ یہ دنیا ایک ہی مدنیت پر آگئی ہے۔ تمام مذاہب پر اسلام کو کامل غلبہ حاصل ہوگیا؟ ان سب سوالات کا جواب اگر اثبات میں ہے، تو مبارک ہے۔ یہ زمانہ جس میں تمام دنیا نے مذہب اسلام قبول کرلیا اور اگر ان کا جواب نفی میں ہے، تو ایک بڑا ضروری سوال یہ ہے کہ ''کیا مسیح موعود دنیا میں آیا؟

قاعدہ کلیہ ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے'' صحیح ہے، تو اس کا جواب بھی نفی ہی میں ملے گا۔ کہ ''ہنوز نہیں آیا۔'' اگر آیا ہوتا تو یہ حالت کیوں ہوتی۔ آہ

کوئی میرے دل سے پوچھے تیرے تیر نیم کش کو
یہ خلش کہاں سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا

دوسرا سوال:

''مہدی علیہ السلام کی بابت حدیثات واقوال میں اس قدر اختلاف۔ کہ صریح طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ وہ کون اور کس ملک وقوم کے ہونگے۔ اور کب ہونگے۔ اس لئے مرزا صاحب کی دعاوی کی تردید مشکل ہے۔ نیز عیسیٰ علیہ السلام کی بابت بھی یہی ہے۔'' جوابات مع مستند حوالہ جات کے ہوں۔ (سید سکندر شاہ از جرما)

جواب: اختلاف فروع میں ہے۔ اصول روایت میں نہیں۔ اصول بلکہ اصل الاصول یہ ہے۔ کہ امام مہدی اولاد فاطمہ (رضی اللہ عنہا) سے ہونگے۔ نیز فرمایا۔

یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی۔

اوس کا نام میرے نام سے ملتا ہوگا۔ اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام سے۔ یعنی اس کو محمد بن عبداللہ مہدی کہیں گے۔ (ترمذی)

یہ الفاظ ایسے شخص کی تکذیب کے لئے کافی ہیں جن پر یہ الفاظ صادق نہ آئیں۔ یعنی جو محمد بن عبداللہ نہ ہو۔ اور مہدی کا دعویٰ کرے۔...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۹۔ مورخہ ۱۴ صفر ۱۳۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۱۵ء۔ ص:۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزات کی کثرت

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کے مخالف تو شاکی ہیں کہ آپنے باوجود دعویٰ کے کوئی معجزہ یا کرامت نہیں دکھائی۔ حالانکہ آپنے بڑے بڑے ادعا کئے، مگر مرزا صاحب کے جانشین کا اس کے برخلاف یہ دعویٰ ہے:

''حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کے نشانات جس کثرت سے ظاہر ہوئے۔ ان کی مثال آپ کے آقا آپ کے مقتدا سیدنا خاتم النبیین وسیدالاولین والآخرین ﷺ کے سوا کسی نبی میں ملنی ناممکن ہے۔ خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ آپ اس کی طرف سے ہیں اس قدر نشان دکھلائے۔ کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جاویں۔ تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ لیکن جن لوگوں کو سعادت سے حصہ نہیں ملا۔ وہ ایک نشان کا ظاہر ہونا بھی تسلیم نہیں کرتے۔ اور محض افتراء کے طور پر ناحق کے اعتراض پیش کردیتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ کسی طرح خدا کا قائم کردہ سلسلہ نابود ہوجائے۔ مگر خدا چاہتا ہے۔ کہ اپنے سلسلہ کو اپنے ہاتھ سے مضبوط کرے۔ کہ وہ کمال تک پہنچ جائے۔ (الفضل ۱۶ دسمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۴ کالم ۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

دنیا میں عجیب عجیب دعوں کے مدعی ہوئے ہیں۔ مگر اس قسم کا دعویٰ بھی کبھی کسی نے سُنا ہوگا۔ جو مرزا صاحب قادیانی کرتے تھے۔ اور اون کے جانشین نباہتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں تو ہم متمنی رہے کہ کاش ہم ایک ہی معجزہ مرزا صاحب کا دیکھیں۔ مگر نہ دیکھا۔ لیکن اون کے انتقال کے بعد ہم یہ سنتے ہیں کہ مرزا صاحب کے اتنے معجزے ظاہر ہوئے ہیں کہ اُن سے ایک ہزار نبی کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے عبداللہ آتھم عیسائی والی پیشگوئی، آسمانی منکوحہ کے نکاح کی، ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب پٹیالوی کی موت کی۔ آخر میں اس عاجز کے متعلق شرطیہ بردبازی کی۔ غرض یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب واقعات ہم کو بتلاتے ہیں۔ کہ الفضل کی عبارت میں بجائے لفظ (نبی) کے (متنبّی) ہوتا۔ تو ہم بھی تصدیق کر سکتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۹۔ مورخہ ۱۴ر صفر ۱۳۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۱۵ء۔ ص: ۴)

قادیانی اور لاہوری پارٹی میں چپقلش

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

گذشتہ ایام میں جو دونوں پارٹیوں میں نزاع رہی ہے۔ ناظرین اوس سے آگاہ ہوں گے۔ درمیانی زمانہ میں کچھ وقفہ ہوگیا تھا۔ اب جو دونوں پارٹیوں کا سالانہ جلسہ سر پر آیا۔ یعنی ۲۵-۲۶-۲۷ دسمبر کو قادیان اور لاہور میں جلسہ ہونا قرار پایا۔ تو لاہوری جماعت کی طرف سے ایک مضمون اخبار ''پیغام صلح'' میں نکلا۔ سب احمدی آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ اس لئے جو صاحب قادیان کے جلسہ پر جاویں۔ لاہور کا جلسہ بھی دیکھتے جاویں۔'' اس کے جواب میں قادیان سے ایک اشتہار نکلا۔ جس میں مشتہرین نے اس مضمون کا جواب لکھتے ہوئے کہا۔ کہ ہم تم ایک نہیں ہیں۔ کیوں کہ تم جو اسلام (بغیر ذکر احمدیت یعنی بغیر رسالت مرزا کے) پیش کرتے ہو۔ یہ تمہاری خطرناک روش ہے ہم اوس اسلام کو مانتے اور پھیلاتے ہیں جس میں احمدیت کا دخل ہو۔ مطلب صاف ہے کہ قادیانی جماعت کے نزدیک وہ ٹھیٹھ اسلام جو مکہ میں پیدا ہوا اور مدینہ میں پھلا پھولا۔ نجات کے لئے کافی نہیں۔ جب تک اوس میں مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو داخل نہ کیا جاوے یہی معنی ہیں۔

کوئے جاناں سے خاک لائیں گے
اپنا کعبہ نیا بناویں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۹۔ مورخہ ۱۴ر صفر ۱۳۳۳ھ مطابق یکم جنوری ۱۹۱۵ء۔ ص: ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مذاکرہ علمیہ

(جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

اخبار گوہر بار ممیز طیب وخبیث موسومہ اہلحدیث مجریہ ۴-دسمبر ۱۹۱۴ء میں بہ ذیل قادیانی مشن بعنوان ''مذاکرہ علمیہ بابت آیت قرآنی'' آیت سورہ انبیاء وحرام علی قریة اهلکناها. الآیة کی ترکیب نحوی کرکے آپ نے اس ترجمہ کی تغلیط کی ہے جو قادیانی لٹریچر میں مشہور ودائر ہے۔ اور قادیانی جماعت کو توجہ دلائی ہے کہ اس آیت سے ان کا یہ استدلال کرنا کہ: جو مر چکا ہے وہ دوسری دفعہ دنیا پر نہیں آسکتا۔'' درست نہیں ہے۔ بلکہ بطریق علم میزان ممکن ہے کہ مردے دنیا میں رجوع کریں۔''

مولانا! یہ تو علمی سوال ہے اور اس جماعت کی علمی استعداد معلوم۔ قرآن شریف کی کسی آیت کا مطلب قواعد عربیہ کے خلاف بیان کرنا تو اس جماعت کا عام معمول بلکہ اسی پر ان کے مذہب کی بناء ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ جماعت خود ساختہ عبارت کو بھی قرآن شریف کی آیت قرار دے لیتی ہے۔ یا کلمات قرآن کو مختلف مواضع سے لے کر اور ایک جگہ جمع کرکے آیت کہہ لیتی ہے حالانکہ قرآن شریف وجودات اربعہ سے موجود ہے۔

مثال کے لئے لاہوری ''پیغام صلح'' کے وہ الفاظ پیش کئے جاتے ہیں جو آپ نے اخبار اہلحدیث مجریہ ۱۹-جون ۱۹۱۴ء میں نقل کئے ہیں کہ وہ صاحبزادہ محمود احمد صاحب کے اس حکم پر کہ ان کے مریدان خاص انجمن اشاعت اسلام لاہور میں چندہ نہ دیں، یہ نقض کرتے ہیں کہ اُن کا یہ حکم بالکل خلاف شرع ہے کیوں کہ قرآن کریم کا یہ کھلا ارشاد ہے۔

یاایّها الّذین اٰمنوا انفقوا فی سبیل الله ۔(اے مومنو! اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔)'' اور اشاعت اسلام سے زیادہ اور کوئی نیک اور عمدہ اللہ کی راہ نہیں۔''

خاکسار (محمد ابراہیم میر) نے قرآن شریف میں اس آیت کو نہیں پایا باوجودیکہ خدا تعالیٰ کے فضل سے نعمت حفظ قرآن سے بھی بہرہ ور ہے، اور بعض دیگر جلیل القدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظ سے بھی دریافت کیا۔ کوئی اس آیت کا پتہ نہیں بتاتا۔ کیا آپ ''اڈیٹر پیغام صلح'' سے اس آیت کا پتہ دریافت کردیں گے؟

مجھے خیال ہے کہ آپ اڈیٹر پیغام صلح کی طرف سے یہ عذر کریں گے کہ وہ بیچارہ نہ حافظ ہے، نہ عالم۔ اس سے ایسی غلطی ہونی ممکن ہے۔ لیکن میں آپ کو اُن کے ایک بڑے عالم وفاضل اور بخیال خود افضل مولوی صاحب کی بات بتاؤں کہ انہوں نے بھی ایک دفعہ مجھ سے گفتگو کرتے کرتے یہ سنادیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

یا ایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ ویعلمکم اللہ۔

اور ترجمہ یہ کیا: اے مومنو۔ خدا سے ڈرو تو خدا تم کو علم دیگا۔''

حمایل خاکسار کے جیب میں تھی، جھٹ مولوی صاحب کے سامنے رکھدی اور کہا کہ حضرت قرآن مجید میں سے یہ آیت نکال دیجئے۔

مولوی صاحب بہت دیر تک ورق گردانی کرتے رہے لیکن نکال نہ سکے۔ وہ مولوی صاحب مولوی مبارک علی سیالکوٹی ہیں۔

اس کی نسبت بھی شاید آپ یہ کہدیں کہ زبانی مناظروں میں ایسا ہوجایا کرتا ہے، اس لئے میں آپ کو ان کی جماعت کے بڑے مصنف مرزا خدا بخش صاحب کی کتاب برائے نام عسل مصفیٰ کا شہد بھی چکھاؤں کہ اس میں کیا کیا کھوٹ ملایا ہے اور بناوٹ بنائی ہے۔

سنن دارقطنی کی روایت کسوف وخسوف نقل کرکے اس کے ترجمہ میں لکھتے ہیں۔ کہ:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔''

حالانکہ یہ روایت مرفوع چھوڑ، موقوف علی الصحابی بھی نہیں، بلکہ قول تابعی ہے اور وہ بھی بسند صحیح ثابت نہیں۔

اسی طرح عسل مصفےٰ میں متعدد حوالجات میں ایسا ہی کیا ہے۔ اصل کتاب کی عبارت کو کانٹ چھانٹ کر اپنا مطلب نکالا ہے۔ یا تحریف معنوی سے کام لیا ہے۔

اس پر بھی خاکسار کو خیال آتا ہے کہ آپ کہدیں گے۔ کہ مرزا خدا بخش بھی گو وہ اپنی جماعت میں عالم مانے جاتے ہوں لیکن دراصل عالم نہیں اور وہ بحکم نقل راچہ عقل۔

اس لئے بمصداق کل الصید فی جوف الفرا۔ ہاتھی کے پاؤں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کا پاؤں۔" خود آنجناب مرزا صاحب آنجہانی کے بعض حوالہ جات نقل کرتا ہوں۔ جو انہوں نے بحیثیت مجددی وبدعوئے مسیحیت ومہدیت دیئے ہیں۔ آپ اپنے آئینہ وساوس میں متعدد مقامات پر لکھتے ہیں۔

اللہ جل شانہ فرماتا ہے۔ یایها الذین آمنوا ان تتقوا الله یجعل لکم فرقانا ویجعل لکم نورا تمشون به۔

مرزا صاحب قادیانی کی یہ آیت بھی قرآن مجید محفوظ ومکتوب میں بایں ترتیب نہیں ملتی۔ اس کے متعلق زلت قلم یا سہو کاتب کا عذر نہیں ہوسکتا کیوں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس کی واو کو تفسیری قرار دیکے اس سے اپنے مدعا پر دلیل قائم کی ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کا یہ سلوک کتاب اللہ ہی سے نہیں، بلکہ کتاب الرسول سے بھی یہی سلوک ہے۔ چنانچہ حدیث صحیح بخاری

کیف انتم اذ انزل فیکم ابن مریم وامامکم منکم

کو اپنے ازالہ اوہام میں نقل کرتے وقت اس کے دو ٹکرے کردیئے ہیں اور دوسرے ٹکڑے کے ساتھ الفاظ بل هو زیادہ کرکے اسے بل هو امامکم منکم لکھتے ہیں۔ جس سے انکا مطلب بآسانی نکل سکتا ہے۔ کہ مسیح ابن مریم بنی اسرائیل کا نبی نازل نہیں ہوگا۔ بلکہ اس امت مرحومہ میں سے ایک امام ہوگا جس کی صفت مسیح ابن مریم ہوگی۔

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ جب تک اس حدیث میں بل هو کے الفاظ زیادہ نہ کئے جاویں مرزا صاحب مسیح نہیں بن سکتے۔ اب نتیجہ بالکل صاف ہے کہ چونکہ آنحضرت ﷺ کے کلمات طیبات میں یہ الفاظ نہیں ہیں، اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود بھی نہیں ہے۔"

پیغام صلح اور مولوی مبارک علی صاحب اور خود مرزا صاحب قادیانی نے جو جو آیتیں پیش کی ہیں، ان کے پہلے یایها الذین اٰمنوا لکھا ہے۔ اس سے خیال گذرتا ہے۔ کہ قرآن دانی میں قادیانیوں کا مبلغ علم صرف اسی قدر ہے کہ جس نیک عبارت کے ساتھ یایها الذین اٰمنوا لگالیا جائے وہ قرآن مجید کی آیت بن سکتی ہے، اگرچہ قرآن مجید میں موجود بھی نہ ہو۔ اور حفاظ کو یاد بھی نہ ہو۔ سبحان الله هذا بهتان عظیم۔

اس سے زیادہ عجیب تو یہ ہے کہ مرزا قادیانی اپنے ازالہ اوہام میں قرآن مجید کے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے نسخے کا پتہ دیتے ہیں جو ان کو کشف میں دکھایا گیا اور اس میں انا انزلناہ قریبا من القادیان لکھا ہے۔ اگرچہ اس قرآن شریف میں جو بوساطت خاتم الرسل ہمارے پاس موجود اور ہم کو محفوظ ہے۔ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر لکھا ہے۔

اسی طرح کے اور بہت سے حوالے بھی ہیں جو قادیانی لٹریچر کے شایقوں کے لئے ہم دوسرے وقت میں لکھ سکتے ہیں۔ لیکن اس وقت اسی پر بس کرتے ہیں۔

بپایاں رفتہ ایں دفتر حکایت ہم چناں باقی
بصد دفتر نشاید گفت حسب الحال مشتاقی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

گو آپ کی مثالیں کافی ہیں مگر ایک مثال میں بھی اضافہ کرتا ہوں جو پیغام پارٹی کے امیر قوم مولوی محمد علی صاحب (اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز) کے قلم سے نکلی ہوئی ہے۔ آپ نے ریویو بابت فروری ۱۹۱۱ء میں آیت لکھی ہے۔

یا ایہا الذین آمنوا انا خلقناکم من ذکر وانثی۔

اور ترجمہ بھی اسی کے مطابق کیا ہے۔ حالانکہ یا ایہا الناس ہے۔ مگر اس سے کیا ہوتا ہے بھول چوک ہو ہی جاتی ہے۔

ایک دفعہ مرزا قادیانی کے عربی الہام میں غلطی تھی تو اعتراض ہونے پر آپ نے فرمایا:

ہاں علم نحو کے قاعدے سے تو غلط ہے۔ مگر خدا قادر ہے۔ جس طرح چاہے بولے۔ وہ ہمارے مصنوعی قواعد کا پابند نہیں۔"

وہ چاہے ہاتھی کو ہتھنی کہے یا ہتھنی کو ہاتھی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۱۵ء ص:۶-۷)

کیا احمدی اشاعت اسلام کر سکتے ہیں؟

(ایک مطبوعہ اشتہار ہمارے پاس بغرض اشاعت آیا ہے جو بالاختصار درج کیا جاتا ہے۔ مفصل جسکو مطلوب ہو وہ ڈاکٹر ایم اے سعید انصاری ناظم انجمن تبلیغ الاسلام لاہور کے پتہ سے طلب کریں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

اس عنوان کا جواب ناظرین کی خاطر احمدیت اور اسلام ہر دو کے عقاید و اصول کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالمقابل پیش کر کے دیا جاتا ہے۔امید ہے کہ ہر مسلم بھائی صحیح نتائج اخذ کرے گا۔

عقائداسلام

امّن خلق السماوات والارض .. الخ الٰہ مع اللہ ۔(قرآن کریم سورہ نمل) وہ کون ہے جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا۔کیا کوئی سوائے اللہ کے اور بھی خالق ہے۔یعنی کوئی نہیں، نہ کالق نہ معبود(یہ ہے توحید اسلام)

قرآن کریم سورہ اخلاص۔ قل ھو اللہ احد۔ اللہ الصمد لم یلد و لم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔یعنی اے محمد(رسول کریم ﷺ) بتادے دنیا کو کہ اللہ معبود اکیلا ہے وہ اللہ بے نیاز ہے نہ اس نے کسی کو جنا ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے۔اور اس کی ذات وصفات میں کوئی اس کا شریک نہیں۔یہی وہ توحید ہے جس پر اسلام کو ناز ہے۔

لئن اشرکت لیھبطن عملک ۔یعنی اے محمد(ﷺ) اگر آپ نے شرک میرے ساتھ کیا تو میں آپ کے سارے اعمال ضائع کر دونگا۔(مگر خیر سے احمدیت کا بانی ایسا لاڈلا ہے کہ خدا نے اپنی خدائی ہی سپرد کر رکھی ہے چاہے آسمان بناوے چاہے انسان، کیوں نہ ہو)

عقاید احمدیت

میں (مرزا) نے آسمان وزمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا۔اور میں دیکھتا ہوں کہ اس کے خلق پر قادر ہوں۔پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا۔پھر کہا انّا زینّا السماء الدنیا پھر میں نے کہا کہ ہم انسان کو مٹی کے خلاصہ سے پیدا کرتے ہیں (احمدیت میں مرزا بھی ویسے ہی خالق زمین وآسمان وانسان ہیں جیسے خداوند تعالیٰ۔یہ شرک فی التوحید ہے جو سوائے اسلام کے دنیا کے مذہبوں میں کم وبیش موجود ہے)(کتاب البریہ صفحہ ۷۹)۔

مسیح قادیانی (مرزا) اور مسیح ابن مریم کو ابن اللہ یعنی خدا کا بیٹا کہنا درست ہے۔خدا کی محبت نر، انسان کی محبت مادہ کی حیثیت سے جب ملتے ہیں تو ہر دو کا ولد روح القدس پیدا ہوتا ہے لہٰذا ان ہر سہ کے مجموعہ کا نام پاک تثلیث ہے (یعنی عیسائیت میں صرف تثلیث ہے اور احمدیت میں پاک تثلیث ہے۔کچھ بڑا فرق نہیں)(توضیح مرام صفحہ ۲۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انت منی بمنزلة ولدی ۔تو (اے مرزا) میرے لئے بمنزلہ بیٹے کے ہے۔ ح (قیقۃ الوحی)۔
احمدیت میں مرزا صاحب قادیانی بمنزلہ خدا کے بیٹے کے ہیں۔ عیسائیوں میں مسیح ابن اللہ ہے احمدیت میں دو ابن اللہ ہیں۔ ابن مریم اور مسیح قادیانی۔

انت من ماء نا و هم من تشل ۔یعنی اے مرزا تو ہمارے پانی (نطفہ) سے ہے اور دنیا خشک مٹی سے بنی ہے (قادیانی اربعین نمبر ۴۔) (خدا کے لئے نطفہ یا پانی تجویز کرنا مرزا کے ابن اللہ ہونے کے لئے کافی ہے)

عقاید اسلام در باب نبوت

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل الله و خا تم النبیین (محمد (ﷺ) تم میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ کے رسول ہیں اور سلسلہ نبوت کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے والے ہیں)۔

عسی ان یبعثك ر بك مقا ماً محمو داً ۔اور قیامت کے روز اے محمد (ﷺ) آپ کو مقام شفاعت میں کھڑا کرے گا رب آپ کا تا کہ آپ امت کی شفاعت فرمائیں

حضرت علیؓ فرماتے ہیں:

ا لا و انی لست بنبی و لا یو حی الیّ

(یعنی اے دنیا خبردار رہو میں نہ نبی ہوں اور نہ میری طرف وحی آتی ہے)۔

حضرت علیؓ جیسا شخص جن کا مقام رسول اللہ ﷺ سے بمنزلہ ہارونؑ کے ہے وہ تو وحی سے محروم رہی لیکن اگر مرزا صاحب قادیانی کو وحی نہ آئے تو خدا پر الزام قائم ہوتا ہے کہ اس نے ہم کلامی پر کیوں مہر لگائی۔

قل ان کنتم تحبو ن الله فا تبعو نی

(اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو (یعنی رسول اللہ ﷺ کی)

و الله یعصمك من الناس ۔

جب یہ آیت اتری کہ اللہ تعالی لوگوں سے اے محمد (ﷺ) آپ کی حفاظت کرے گا تو آپ نے دو اصحابی باڈی گارڈ اسی وقت ہٹا دیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هو الّذی ارسل رسو له بالھدی و دین الحقّ لیظھره علی الدّین کلّه ۔ وہ معبود تو وہ ذات بابرکت ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچے دین کے لئے بھیج دیا تا کہ اسے دنیا جہان کے سارے دینوں پر غالب کر کے رہے۔

عقائد احمدیت در باب نبوت

دافع البلاء صفحہ ۱۱۔ وحی مرزا:۔ سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا
(وہ خدا ضرور ہی سچا ہوگا جو خاتم الرسل کے بعد ایک مرزا کو رسول بنا کر بھیجے)

دافع البلاء صفحہ ۸: خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑے
(یعنی سب سے بڑا گواہ طاعون، اس سے اتر کر زلزلے اور جنگ)

دافع البلاء صفحہ ۹: یہ طاعون اس وقت فرو ہوگی جب کہ لوگ خدا کے فرستادہ (قادیانی) کو قبول کریں گے

(کیا جن شہروں میں آج کل طاعون نہیں ہے، وہاں سب نے مرزا صاحب قادیانی کو خدا کا فرستادہ قبول کرلیا ہے۔ امریکہ میں جاپان مین چین میں یورپ میں مصر شام ایران۔ کیا سب جگہ مرزا صاحب کو لوگ خدا کا رسول مانتے ہیں)

دافع البلاء صفحہ ۱۳: سوا اس مسیح (مرزا قادیانی) کے کوئی شفیع نہیں
(محمد ﷺ کی شفاعت بھی مرزا صاحب کے سپرد ہوگئی)

(حضرت علیؓ جیسے شخص کے مقابلہ میں جو خود حامل وحی اور نبی ہونے کا انکار فرماتے ہیں قادیان میں ۳۰ سال مرزا صاحب قادیانی پر وحی نازل ہوتی رہی اور تازہ وحی ہر ہفتے اخباروں میں چھپتی رہی)

حقیقت الوحی صفحہ ۷۹۔ اگر تم خدا سے محبت رکھتے ہو تو آؤ میری پیروی کرو
(مرزا صاحب قادیانی نے خود رسول بن کر اپنے آپ کو واجب الاتباع ٹھہرایا۔ جو صریح شرک فی النبوت ہے)

حقیقت الوحی صفحہ ۷۲: میرے قرب میں میرے رسول کسی شخص سے نہیں ڈرا کرتے۔
(لہذا آپ، مرزا، ہمیشہ پولیس کی حفاظت میں نکلتے رہے)

حقیقت الوحی۔ دنیا میں کئی تخت اترے پر (اے مرزا قادیانی) تیرا تخت سب سے اونچا بچھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا گیا۔ (یہ رسول اکرم سے درجہ میں بلند ہونے کی بڑ ماری ہے)

حقیقت الوحی۔ اگر (اے مرزا قادیانی) میں تجھے پیدا نہ کرتا تو آسمان کو پیدا نہ کرتا

(سچ تو ہے۔ آسمان کیسے پیدا ہوسکتا ہے۔ وہ تو مرزا صاحب قادیانی نے بنایا ہے۔ یہ بھی احمدیت میں شرک فی النبوت ہے)

حقیقت الوحی: اے سردار تو خدا کا مرسل ہے راہ راست پر

(خاتم الرسل کے بعد رسول چہ معنے)

قبلہ اسلامی: مسجد حرام

وا تخذوا من مقا م ابرا ھیم مصلّی۔

جس وقت ہم نے تمام جہان کے لوگوں کو حکم دیا کہ مقام ابراہیم میں نماز پڑھا کرو، اوراس کو بیت اللہ وقبلہ تمام مسجدوں کا قرار دیا۔ اور تا حال اسی پر عمل درآمد ہے۔

قادیانی (احمدی) قبلہ

حقیقت الوحی: صفحہ ۸۸: ابراہیم کے مقام سے عبادت کی جگہ ہم نے اس مقام کو قادیان کے قریب اتارا ہے

(بیت اللہ کے قریب جو مقام ابراہیم کا ہے اسے خدا نے مرزا کی خاطر قادیان میں بدل دیا) قادیان احمدیوں کا ایسا ہی مرجع ہے جیسا کہ مسلمانوں میں بیت اللہ شریف لہذا خود مرزا بھی بیت اللہ شریف نہ گئے)

حفاظت قرآن فی الاسلام

نحن نزّلنا الذکر و انّا له لحا فظو ن۔

ہم نے قرآن کریم کو اتارا ہے اور ہم خود ہی اس کی حفاظت کے ذمہدار ہیں، تاکہ کوئی شخص اس میں تحریف نہ کرسکے۔

خداوندتعالی قرآن کریم کی حفاظت کا ذمہ اس آیت میں خود لیتا ہے اور اس کو آسمان سے اتارنے کا بھی دعوی خود کرتا ہے۔

نزول وحفاظت قرآن کے متعلق قادیانی عقیدہ

ازالہ اوہام صفحہ ۷۲۱ تا ۷۲۵: قرآن زمین پر سے اٹھ گیا۔ میں قرآن کو آسمان پر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا یا ہوں۔

کیا مرزا صاحب کی تصانیف قرآن ہیں یا احمدیوں کا علیحدہ قرآن ہے جو مرزا صاحب آسمان سے لائے ہیں۔ دنیا نے اس کا کوئی نسخہ آج تک نہیں دیکھا۔ کیا وہ احمدی ہونے پر ہی دکھایا جاتا ہے۔

ایم اے سعید۔ زبدۃ الحکماء لاہور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۱۵ء ص ۳۔۴)

قادیان اور علی پور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

پنجاب میں دو مقام پیروں کہ جگہ ہیں۔ایک قادیان دوسرے علی پور ضلع سیالکوٹ۔ان دونوں میں کئی ایک وجہ سے مناسبت اور مشابہت ہے۔ پہلے میں ہمارے ملک کے مشہور مصنف جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رہا کرتے تھے۔ دوسرے میں جناب پیر حافظ جماعت علی صاحب رہتے ہیں۔ان دونوں بزرگوں کے کمالات کو تو ہم جان نہیں سکتے کیوں کہ ہمیں ان کی صحبت کا لطف حاصل نہیں مگر ان کے اور ان کے مریدونکے ملفوظات جو ہم تک پہنچتے ہیں ان کو سن کر ہر ایک واقف حال ہماری رائے سے متفق ہوگا کہ ان دونوں بزرگوں میں بہت کچھ مناسبت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے لوگوں کو اپنے حلقۂ ارادت میں داخل کرنے کے لئے ایک ڈپلوما (تمغہ) ایجاد کر رکھا تھا جو یہ ہے:

جو کوئی میرے بیعت میں داخل ہوگا وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں داخل ہوجائیگا۔ (خطبہ الہامیہ)

اسی طرح حافظ جماعت علی صاحب بھی اپنے سامنے سنا کرتے ہیں جو مرید اُن کو سناتے ہیں۔

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

مرزا صاحب اپنے مریدوں سے سنا کرتے تھے۔

سب اولیاء سے افضل بعض انبیاء سے بہتر
یہ مصطفےٰ (مرزا) ہمارا یہ دلربا ہمارا

حافظ جماعت علی صاحب اس سے زیادہ اپنے مریدوں سے سنا کرتے ہیں۔

تو وہ مسیح نفس ہے کہ قُم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

ہم نے یہ سمجھا تھا کہ یہ مناسبت (خودستائی سننے کی) مرزا صاحب کی ذات خاص سے تھی اُن کے بعد نہ اُن جیسا کوئی ہوگا نہ ایسی تعریفات سنے گا، مگر افسوس ہمارا خیال غلط ثابت ہوا۔

گذشتہ دسمبر کے اخیر میں جو جلسہ قادیان میں ہوا۔ اُس کی رپورٹ قادیان کے اخبار الفضل کے (۵/جنوری ۱۹۱۵ء) ذریعہ شائع ہوئی ہے اُس سے ثابت ہوتا ہے کہ جس طرح اور امور مرزا صاحب کے جانشین کو وراثت میں ملے ہیں یہ (خودستائی کی شنوائی) بھی ملی ہے۔ تمام جلسہ میں خوب آپ کی مدح سرائی ہوئی اور قادیانی خلیفہ ثانی نے اپنی تعریفات کو خوب دل لگا کر سُنا۔ قادیان کے جلسہ میں ایک شاعر یوں گویا ہوتا ہے:

اے مسیحا کے خلیفہ پیارے مرزا کے رشید
مہدیٔ صاحبقراں موعود عیسےٰ کے رشید
والا نشان کے نام لیوا کے رشید
میرے آقا کے رشید اور میرے مولا کے رشید
رنگِ سلطان القلم ہے آپ کی تحریر میں
ہے ایک اعجاز مسیحا آپ کی تقریر میں
آپ کے چہرہ سے ہے نجمِ سعادت آشکار
آپ کے روئے مبارک سے نجابت آشکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خال وخط سے آپ کے نقشِ ولایت آشکار
تیوروں سے آپ کے نور نبوت آشکار
آپ کی آنکھوں کو حق بینی کا آئینہ کہیں
سینۂ صافی کو زیبا ہے کہ بے کینہ کہیں
موجزن ہے آپ کے سینہ میں دریائے علوم
آپ کے دل میں نہاں لولوئے لالائے علوم
آپ دارائے معانی اور دانائے علوم
آپ ہیں عرفان حق کے درس فرمائے علوم
آپ نے دیکھی ہیں آنکھیں پیارے نورالدین کی پائی
ہے تعلیم اُن سے دنیا کے آئین کی
مرنے والا جانتا تھا علم قرآں کے رموز
ان کو ازبر تھے کلامِ پاک سبحاں کے رموز
دل میں کرنے والے گھر وہ خطِ جاناں کے رموز
آہ وہ دیں کے اشارات اور ایماں کے رموز
ان کی میرات آگئی ہے آپ کی تقسیم میں
یہ وہی گنج نہاں ہے آپ کی تعلیم میں
نورِ دیں بھی آپ ہیں نورِ نبی بھی آپ ہیں
ایسے نازک وقت میں مردِ جری بھی آپ ہیں
المعی ولوذعی ومغتنی بھی آپ ہیں
آپ ہیں حق کے ولی مرد سخی بھی آپ ہیں
آپ ہیں وہ جن کی آمد کی دعا کرتے تھے ہم
بھیج دے ہاں بھیج دے کی التجا کرتے تھے ہم

ایک صاحب اٹھے انہوں نے میاں محمود خلف مرزا قادیانی حال خلیفہ ثانی کو آیت عسیٰ ان يبعثك ربك مقاما محمودا کا مصداق بنایا۔ (الفضل ۲۷ دسمبر، صفحہ ۶) پھر اسی پر بس نہیں بلکہ مولانا حالی مرحوم کے قول کا پورا نقشہ تھا جو فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقائد میں حضرت کا ہم داستاں ہو
ہر اک اصل میں فرع میں ہمزباں ہو
مریدوں کا اُن بڑا مدح خواں ہو
حریفوں سے اُن کے بہت بدگماں ہو
جو ایسا نہیں تو مردودِ دیں ہے
بزرگوں سے ملنے کے قابل نہیں ہے

ٹھیک اسی طرح خلیفہ کے مداحوں نے صرف مدح خوانی پر قناعت نہ کی بلکہ حریفوں (لاہوری پارٹی) کو بھی ساتھ ساتھ کوستے گئے۔ چنانچہ ایک دو بند اُن کے متعلق یہ ہیں:

بات کہدینا لگا کر اپنی عادت میں نہیں
چوٹ کرنا چھیڑنا ناحق طبیعت میں نہیں
دیکھ کر مکر وہ چپ رہنا بھی فطرت میں نہیں
یہ جو کہتے ہیں خلافت الوصیت میں نہیں
ایک جماعت اور خلیفہ دو، یہ نقشہ خوب ہے
اک نیام اُس میں دو تلواریں، یہ حربہ خوب ہے
جب خلافت ہی سرے سے الوصیت میں نہ تھی
یا کہو اس کی ضرورت احمدیت میں نہ تھی
شرط وحدت اور اخوت کی جماعت میں نہ تھی
یا جماعت ضرورت ایسی صورت میں نہ تھی
کوئی پوچھے کیوں بنائے دو خلیفے نام کے
ہے غضب کی بات بندے ہوگئے اوہام کے
قادیاں میں بیٹھ کر لڑتے جھگڑتے کچھ نہ تھا
رہ کے دارالامن میں بنتے بگڑتے کچھ نہ تھا
بحث کرتے رائے دیتے اور لڑتے کچھ نہ تھا
اختلاف رائے کی صورت میں اڑتے کچھ نہ تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب جو بھانڈا پھوڑ کر ہو بیٹھے ہو ہم سے جدا
اب بھی کچھ بگڑا نہیں آجاؤ از بہرِ خدا

ایک اور صاحب اس سے بھی تیز بولے:

پھلا پھولا ہے گلزار محمد
بہارِ بے خزاں یہ گلستاں ہے
ذرا دیکھو تو حالت دوسروں کی
عجب کج رو ہے جو پیر و جواں ہے
تعلق چھوڑ بیٹھے قادیاں سے
یہی سوچو تو کارِ عاقلاں ہے
تکبّر لے گیا اُن کی بصارت
حسد رگ رگ میں اُن کی میہماں ہے
بڑائی نے اُنہیں چھوٹا بنایا
نہ وہ عظمت نہ اب وہ عزوشاں ہے
وہ آپس میں بھی تو یکدل نہیں ہیں
بڑی ہی کشمکش میں اُن کی جاں ہے

(الفضل قادیان۔ ۳۱ دسمبر ۱۹۱۴ء)

لاہوری پارٹی میں ایک بزرگ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہیں جن کی بہت سے لوگ عزت کرتے ہیں اور وہ کئی وجوہ سے عزت کے مستحق بھی ہیں۔ ابھی کل تک مرزا صاحب اور ان کے تمام مرید اُن کی عزت اُن کے علم و فضل پر فخر کیا کرتے تھے مگر آج جو وہ خلیفہ ثانی کی بیعت سے منحرف ہیں تو چلتے چلتے اُن کی نسبت بھی ایک صاحب نے چند فقرے جھاڑ دیئے کہ

مولوی محمد علی صاحب عربی کے عالم نہیں ایک صرف ونحو کی کتاب پڑھنی شروع کی تھی مگر طبیعت تیز تھی اس لئے حضرت مولوی (نورالدین) صاحب سے بگڑ کر ایک دن پھینک آئے اور پھر نہ پڑھی۔ (الفضل ۳۱ر دسمبر ۱۹۱۴ء، صفحہ ۶)

لطف یہ کہ ایسا کہنے والا بھی کوئی عربی کا نہ فاضل ہے نہ عالم بلکہ مفت کا مفتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو معمولی اشارے ہیں۔ اخبار نور قادیان سے معلوم ہوتا ہے کہ خوب جی کھول کر دوسری پارٹی کو کوسا گیا ہے اسی لئے تو نور کا ایڈیٹر بہت سے عذرات کر کے لکھتا ہے:

میں جلسہ (قادیان) کے ناظموں کی خدمت میں کمال ادب اور دلیری سے یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ اپنے سالانہ اجتماع میں بلاوجہ اور بلاسبب زید کی نسبت بکر کو ترجیح دینا اور کالے اور گورے کی تفریق کو روا رکھنا کیا یہ اسلامی شیوہ ہے؟ کیا انصاف اسی کا نام ہے۔ کیا اخلاق علوی اور کریم النفسی اسی کو کہتے ہیں؟ اور پھر جب بفضل ایزدی ان کا کام اور تبلیغی جوش ہر کہ ومہ میں ہر دلعزیزی اور قبولیت حاصل کر رہا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک اُنہیں اسلام کے لئے مفید اور بفضل ایزدی کامیاب واعظ سمجھ کر بلاتے ہوں اور پھر اُنکے لیکچر بلحاظ کامیابی اور قابلیت کے غیر احمدی واعظین پر خاص فوقیت حاصل کر چکے ہوں۔ اور عوام الناس پر احمدیت کا دبدبہ اور شوکت بٹھلانے میں بفضل ایزدی ہر طرح کامیاب ثابت ہو چکے ہوں اور جہاں جہاں لیکچر ہوئے وہاں وہاں بفضل ایزدی کچھ نہ کچھ احمدیوں کا اضافہ بھی ہوا ہو۔ اور غیر احمدیوں تک اُنہیں کارآمد اور مفید واعظ جان کر اپنے پلیٹ فارم کی زینت قرار دیں۔ مگر آپ لوگوں کا طرز عمل اس کے بالکل برعکس اور منافی ہو تو کیا اس کا یہ نتیجہ نہیں کہ آپ لوگ انہیں عمداً حصول ثواب سے دور رکھنا چاہتے ہیں تو کیا یہ بخل کبھی اُن لوگوں کے لئے جنہیں آپ بخل کا شکار بنانا چاہتے ہیں باعث حصول ثواب ہو سکتا ہے۔ خدا کو حاضر ناظر جان کر اس کا جواب دیں۔

(نور۔۲ جنوری ۱۹۱۵ء)

ایک ضروری سوال: ان واقعات کو پیش کر کے لاہوری پارٹی سے ہم ایک سوال کرتے ہیں امید ہے وہ غور سے اس کا جواب دیگی۔ کچھ شک نہیں کہ اسلام ہاں الٰہی اسلام بہت بڑی وسیع الظرفی سکھاتا ہے اور معمولی معمولی کاوشوں کو خصوصاً مذہبی اور دینی کاموں میں دخیل ہونے نہیں دیتا۔ مسیح موعود یا مجدد امت کو اُنہی اخلاق فاضلہ کے سکھانے کے لئے آنا تھا جو نبوت محمد علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے مسلمانوں کو پہنچے تھے اور وہ بوجہ اپنی غفلت کے اُن کو بھول چکے تھے۔ قاعدہ کلیہ ”درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے"۔ صحیح ہے اور ضرور صحیح ہے تو جناب مرزا صاحب کی صحبت کے تربیت یافتہ اصحاب کو دیکھنا چاہیئے کہ اسلامی وسیع الظرفی اُن میں کہاں تک ہے۔ یہی کہ ایک معمولی سی اختلاف پر اپنے جان نثار بھائیوں کو دھتکار رہے ہیں۔ کون بھائی جو کل تک ساری جماعت کے مایۂ ناز اور باعث افتخار تھے۔ اس تنگ مزاجی یا خودغرضی سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جناب مرزا صاحب کا پھل اپنے درخت کی حقیقت سے اطلاع دیتا ہے اور صاف بتلاتا ہے۔

ترا دیدہ ویوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اہل دل کے غور کرنے کے لئے اسی قدر کافی ہے کہ وہ موعود وہ مسعود جس کی بابت خدا اور رسول اتنی تاکیدی پیشگوئی کریں کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم واما مکم منکم اُس کی ساری زندگی کا اثر صحبت یہ ہو جو قادیان میں ہمیں نظر آرہا ہے جس کی نسبت وہ خود بھی یہ رائے دے۔ کہ میری جماعت کے اکثر لوگوں میں للّٰہیت پیدا نہیں ہوئی وہ ایسے متکبر اور خودغرض ہیں کہ ایک دوسرے کو بھیڑیوں کی طرح کاٹتے ہیں وغیرہ (اشتہار ملحقہ برسالہ شہادۃ القرآن) اگر وہ موعود مصلح امت یہی ہے اور اس کی صحبت کا اثر اور آنے کا نتیجہ یہی ہے تو کہنا پڑیگا کہ "کوہ کندن وکاہ برآوردن" کا مصداق ہے۔ انا للّٰہ۔ فتفکروا یا اولی الالباب لعلکم تفلحون.

یہ سب بحث اُس صورت پر ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے اپنے عہدے اور دعوے ظاہر کئے کہ میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوں اس لئے اُن کی معرفت کے لئے ان دونوں عہدوں کے اثرات کو دیکھنا پڑا۔ بعض مرزائی دھوکہ دیتے ہیں یا خود دھوکہ میں ہیں جو کہہ یا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب بھی اور مجددوں کی طرح ایک مجدد تھے اوروں سے دربارہ ان سے کیوں مطالبہ کیا جاتا ہے۔ یہ ایک دھوکہ ہے۔ مرزا صاحب مجدد بصورت خاصہ یعنی بشکل مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے اُن کا دعویٰ تھا

میرے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا سوائے اُس کے جو میرا تابعدار ہو۔ (خطبہ الہامیہ)

اس لئے اُن کو معمولی مجدد کہنا اُن کی توہین ہے یا دفع الوقتی۔ بلکہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کے مدعی تھے جو معمولی مجدد سے برتر ہے اس لئے اُن کے اثرات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیحیت اور مہدویت کا اثر دیکھا جاویگا۔ آہ اگر وہ اثر ہوتا تو ہم پنجابیوں کو سب دنیا پر فخر نہوتا؟ برخلاف اس کے آج ہم سب ملکوں میں جوابدہ بنتے ہیں۔ گذشتہ دسمبر میں گورکھپور جلسہ تھا۔ مولوی ابراہیم دہلوی نے اثنا تقریر میں فرمایا کہ بھائیو! پنجاب ایک ملک ہے جہاں بہت سے نبی پیدا ہوتے ہیں۔ میں نے یہ سن کر دل میں کہا۔ سچ ہے۔

نے بنی کہ گاوے در علف زار
بیا لاید ہمہ گاوانِ دہ را

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۲۔ نمبر ۱۲۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء ص: ۱-۳)

خواجہ کمال الدین کا چیلنج منظور

جناب ایڈیٹر صاحب تسلیم! مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل سطور اپنے اخبار میں بہت جلد چھاپ کر ممنون فرمائیں۔ اکمل قادیان

۱۳ر جنوری کے اخبار زمیندار میں چھپا ہے۔ کہ خواجہ صاحب نے صاجزادہ (مرزا محمود احمد) کو امور متنازعہ فیہا میں قرآن وحدیث وتحریرات جناب مرزا صاحب مرحوم کی بنا پر اپنے ساتھ فیصلہ کرنے کی دعوت کی۔

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت صاحبزادہ صاحب اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب ومولوی محمد علی صاحب اس مناظرہ کے لئے قادیان تشریف لائیں تو تمام اخراجات ہمارے ذمہ۔ اور اگر اُن کی نظر میں دارالامان دارالفساد ہے تو خلیفہ وقت کا وہی مقرر کردہ مناظر پیغام بلڈنگس لاہور میں تاریخ مقرر پر پہنچ جائے گا۔ (ایڈیٹر الفضل قادیان)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ مناظرہ بڑا پُر لطف اور دونوں جماعتوں میں فیصلہ کن ہوگا۔ امید ہے جس طرح ہم غیر احمدیوں سے اشاعت کا کام لیا ہے شرکت کا موقع بھی دیا جائیگا۔ لاہور بہت موزوں ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۲۔ نمبر ۱۲۔ مورخہ ۵ ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۲ جنوری ۱۹۱۵ء ص: ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹلی میں صداقت مرزا

گذشتہ ہفتے اٹلی میں سخت زلزلہ آیا جس سے ہزاروں آدمی ہلاک اور تباہ ہوئے خدا جانے کن اسباب سے آیا اور مصلحت خداوندی کیا تھی مگر ہمیں خیال ہوا کہ آج ہماری پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی ہوتے تو اس موقع سے اپنا فائدہ نکالتے ہم اسی خیال میں تھے کہ مرزائیوں کے دونوں پارٹیوں نے ہمارا خیال سچ کر دیا۔ دونوں نے بالاتفاق شائع کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے پہلے ہی سے کہدیا تھا:

دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہونگی۔

اب جو آنکھ رکھتا ہے دیکھے اور جو دل رکھتا ہے غور کرے اور جو دماغ رکھتا ہے سوچے۔ اور معلوم کرے کہ کس طرح خدائے قدوس اپنے فرستادہ (مرزا غلام احمد قادیانی) کی صداقت کا اظہار کر رہا ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز، جنوری ۱۹۱۵ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیسی صاف پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے اور قیامت کا نمونہ ہوگا۔ کوئی پوچھے۔ کہ آپ ہی ہیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کی اس قسم کی پیشگوئیوں پر ہنسی اڑاتے تھے کہ یہ کیا پیشگوئی ہے کہ زلزلے آوینگے یہ ہوگا وہ ہوگا۔ آپ کی یہہ پیشگوئی بھی تو اُسی قسم کی ہے جس میں نہ تعین زمان ہے نہ تعین مکان۔ بلکہ بالکل اس شعر کی مصداق ہے

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

ہم حیران ہیں اگر مرزا صاحب کی قوت روحانی ایسی تھی کہ اٹلی کا زلزلہ بھی اُن کی قوت قدسیہ سے نہ بچ سکا تو جو امور اُنہوں نے ذات خاص کے لئے معیار صداقت قرار دیئے تھے اُن میں کیوں غلطی ہوئی۔ کیا وہ واقعات لوگوں کو یاد نہیں بھولے ہوں تو ہم بتلاتے ہیں:

آسمانی منکوحہ نکاح میں آئیگی، ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی مجھ سے پہلے مرینگے، ثناء اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرزا میں مقابلہ کی بردبازی ہے جو پہلے مریگا وہ اپنے دعوے میں جھوٹا ہوگا وغیرہ۔

اسی لئے تو کہا جاتا ہے:

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

(اہل حدیث جلد۱۲۔نمبر۱۴۔مورخہ ۱۹/ربیع الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۵/فروری ۱۹۱۵ء ص:۳-۴)

باہمی اختلاف

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں (لاہوری اور قادیانی) میں عرصہ تک آتش جنگ مشتعل رہ کر کچھ دنوں کے لئے دب گئی تھی مگر جونہی دونوں پارٹیوں کے جلسے اخیر دسمبر میں ہوئے۔ پھر آگ بھڑکی اور زور سے بھڑکی۔ آج کل دونوں میں دو امر مختلف فیہ باعث جنگ وجدل ہیں۔

(بقول قادیانی پارٹی) لاہوری پارٹی نے مشہور کیا اور ثبوت دینے کا دعویٰ کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد (خلف مرزا صاحب) نے گورنمنٹ کو خط لکھا کہ مجھے خلیفۃ المسلمین مسلمانوں سے منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کی بہت سی خدمت کروں جس کے متعلق گورنمنٹ نے روکھا جواب دیا کہ سرکار مذہبی امور میں دخل نہیں دے سکتی۔

قادیانی خلیفہ نے اس کا جواب دیا ہے۔اور بڑی سختی سے انکار کیا ہے کہ یہ خط میں نے نہیں لکھا بلکہ لاہوری پارٹی کا افترا ہے۔

ہم نہیں کہہ سکتے اصلیت کیا ہے۔لیکن بعض ایسے اشخاص کے نام بھی اس روایت کے راویوں میں لئے گئے جن کو ہم باوجود اختلاف راء کے راست باز صادق القول جانتے ہیں۔ خدا معلوم کچھ غلط فہمی ہوئی ہے یا اس کی کچھ اصلیت بھی ہے۔ بہرحال اس کا ثبوت دینا لاہوری پارٹی کا کام ہے ا(ان لوگوں نے اس افترا سے انکار کرکے الٹا خلیفہ قادیانی پر الزام لگائے ہیں اور کئی ایک لطیف سوال بھی کئے ہیں جو حسب موقع شائد ذکر ہو) البتہ ہم عام طور پر اتنا کہہ سکتے ہیں کہ بغیر کئے کسی کام کے الزام لگانا جائز نہیں۔قرآن مجید میں ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الّذین یؤذون المؤمنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناّ واثما مبینا (جو لوگ بغیر بُرا کام کئے کسی کو بذریعہ بہتان اور الزام کے تکلیف دیتے ہیں وہ سخت گناہ کے مرتکب اور متحمل ہوتے ہیں)

دوسرا امر جو آج کل ایک دوسرے کے لئے موجب طعن و تشنیع ہو رہا ہے وہ کتاب عسل مصفیٰ مصنفہ مرزا خدا بخش ہے۔ یہ کتاب مرزا صاحب آنجہانی کے زمانے کی تصنیف ہے نہایت ہی معمولی اور بیکار۔ مگر مرزا صاحب اور مولوی نورالدین کی پسندیدہ اب جو دوبارہ چھپوائی گئی تو قادیان کے اخبار الفضل میں اعلان ہوا کہ عسل مصفیٰ کو کوئی شخص نہ خریدے۔ خدا معلوم مرزا خدا بخش سے کوئی رنج ہے ورنہ کتاب تو وہی ہے جو زمانہ سابق میں شائع ہو چکی ہے۔ اس پر لاہوری پارٹی کو بہت رنج ہوا۔ اُنہوں نے بڑا طعن آمیز ایک مضمون لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میاں محمود نے اس لئے ممانعت کا اعلان کیا ہے کہ اُس کی اپنی کتب فروشی میں خلل نہ آئے۔ ہم نہیں کہہ سکتے یہ گمان کہاں تک صحیح ہے۔

گذشتہ پرچوں میں جو فریقین میں مباحثہ کی دعوت اور قبول دعوت کے مضامین نکلے تھے۔ اُن کا انجام خاموشی رہا۔ ورنہ کوئی صورت شائد ملاپ کی نکل آتی۔

ہم عرصہ سے اس امر پر غور کرتے ہیں اور بعض مرزائیوں سے سوال بھی کئے ہیں کہ کوئی صورت ان دونوں پارٹیوں کے ملاپ کی بھی ہے۔ خواجہ کمال الدین صاحب کا ایک زریں اصول ہے۔ اہل حدیث جس کا بہت عرصہ سے پابند ہے کہ مشترک کاموں میں ملجانا چاہئے۔ غالباً یہ اصول ہر ایک دانا کا پسندیدہ ہے اس لئے ہم ایک صورت ان دونوں پارٹیوں کے اتفاق کی بتلاتے ہیں۔ امید ہے اُس کی ظاہری کڑواہٹ پر نظر نکر کے اُس کی باطنی خوبیوں کے اعتبار سے منظور کرینگے۔

قاعدہ کی بات ہے کہ باہمی رقابت اور مخالفت مشترک دشمن کے سامنے مٹ جاتی ہے جس کی زندہ مثال روس، فرانس اور انگلستان موجود ہے جو مشترک دشمن (جرمنی) کے سامنے یکجان دوقالب بن رہے ہیں۔ اسی طرح ہم ان دونوں پارٹیوں کے مشترک دشمن ہیں اور آج ان دونوں کو **مباحثہ کا چیلنج** دیتے ہیں کہ تم لوگ آپس میں ایک فرعی امر پر کیا مباحثہ کرتے ہو کہ مرزا صاحب مسیح موعود نے یہ کہا تھا یا وہ کہا تھا پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سے تو نمٹ لو۔ہم تو کہتے ہیں وہ مسیح موعود ہی نہ تھے اُن کے اس قسم کے سارے دعوے غلط تھے۔ آؤ ہم سے اس دعویٰ کا ثبوت لینے اور اس دعویٰ کا ثبوت دینے کو ہمیں احمد یہ بلڈنگس لاہور میں بلالو اور خود دونوں پارٹیاں کلکتہ، دہلی، قادیان، لاہور، پشاور تک متفق ہو جاؤ۔ ہم خدا کی ذات پر بھروسہ کر کے کہتے ہیں ہم تم سب پر فتحیاب ہونگے اور ضرور ہونگے۔ ہمت ہے تو آؤ ولن تفعلوا فاتقوا النار۔

ناظرین! غور کیجئے کیا ہی معقول صورت ہے۔ احمدیہ کی اشاعت کا بھی معقول ذریعہ ہے اور باہمی مصالحت کا اچھا طریقہ۔ قادیانی مشن کے بھلے دن ہوں تو اس تجویز کو منظور کر لیں گے ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ ہمارے لئے تو رامپور، قادیان اور لدھیانہ کی فتوحات کافی ہیں۔

(اہلحدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۱۶۔ مورخہ ۴ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۹ فروری ۱۹۱۵ء ص ۵)

ایک سوال

جناب مولانا السلام علیکم۔

میں پشاور گیا تھا وہاں مولوی غلام حسن رجسٹرار مرزائی سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے ایک تقریر کی جس کا مطلب یہ تھا کہ آں حضرت ﷺ کے بعد نبوت غیر تشریعی ہوسکتی ہے (غیر تشریعی نبی سے مراد قادیانی اصطلاح میں وہ نبی ہے جو صاحب وحی والہام ہو مگر احکام مستقل اور جدید نہ بتلاوے بلکہ اپنے سے سابقہ نبی کے ماتحت ہو۔ ایڈیٹر) اس دعویٰ پر اُنہوں نے یہ آیت پڑھی فلا یظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول۔

اس کے متعلق اُنہوں نے یہ کہا کہ اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ اولیاء اللہ کو بھی اطلاع علی الغیب ہوتی ہے، حالانکہ آیت موصوفہ میں اطلاع علی الغیب صرف رسولوں کے لئے ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ اولیاء اللہ بھی رسول ہیں مگر غیر تشریعی۔

دوسری آیت انہوں نے یہ پڑھی یا بنی آدم اما یأتینکم رسل منکم۔

یہ آیت بھی صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد آنحضرت کے نبوت غیر تشریعی جاری ہے کیوں کہ یأتین صیغہ مضارع کا ہے۔ امید ہے اس کے جواب سے خورسند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماوینگے۔ (صاحبزادہ عبدالحق خریدار ۳۵۶۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

اہل سنت اولیاء اللہ کے الہامات کے قائل ہیں مگر اس تشریح کے ساتھ کہ ثبوت احکام میں ''بجوئے نارزد'' یعنی حضرات انبیاء صلوٰۃ اللہ علیہم کی اطلاع علی الغیب حجت شرعی ہے اسی لئے وہ مثبت احکام شرعیہ ہے مگر اولیاء اللہ کے الہام اور اطلاع علی الغیب کو یہ درجہ حاصل نہیں اسی لئے پہلے کا منکر کافر ہے دوسری کا نہیں۔ لہذا اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں نہ اہل اسلام کے کسی فرقے کے مذہب پر جائز۔ ہاں قادیانی اصطلاح جدید ہو تو لا مشاحة فی الاصطلاح مگر اس پر سوال یہ پیدا ہوگا کہ قادیانی اصطلاح میں اولیاء اللہ اگر غیر تشریعی نبی ہیں تو اُن کا انکار مثل انکار انبیاء کے کفر نہیں ہونا چاہئے حالانکہ یہ لوگ (باستثناء لاہوری پارٹی) مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں اور مرزا صاحب خود بھی کہتے تھے۔ ملاحظہ ہو اشتہار ''معیار الاخیار''۔

مدعا یہ کہ حضرات انبیاء کا غیب قطعی ہے۔ اور اولیاء کا غیب غیر قطعی ہے جو نبوت کے درجہ تک نہیں پہنچ سکتا اس لئے وہ نبی نہیں نہ تشریعی نہ غیر تشریعی۔

دوسری آیت کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس وقت بنی آدم کو اطلاع دی تھی جب حضرت آدم کی توبہ قبول کر کے فرمایا تھا۔ امّا یأتینّکم منّی ھدی اگر تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت آوے تو جو اُس کو مانیگا نجات پاویگا جو انکار کریگا دوزخ میں جائیگا۔ اس وقت چونکہ سلسلہ نبوت ورسالت جاری تھا اس لئے کوئی اعتراض نہ تھا لیکن جب نص قطعی مسلمہ فریقین ولکن رسول اللہ وخاتم النّبین آگئی تو اس آیت کا استقبال ختم ہوگیا۔

دوسرا جواب اس کا منطقی طریق پر ہے کہ قضیہ شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں بلکہ اُس میں صدق وکذب دونوں (مقدم-ثانی) معارفت پر ہوتا ہے جیسے قرآن مجید میں بھی ارشاد ہے:

قل ان کان للرحمن ولد فأنا اول العابدین

(تو کہہ اگر خدا کی اولاد ہوتو میں سب سے پہلے اُس کی عبادت کروں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قاعدہ سے آیت موصوفہ کا مطلب بالکل صاف ہے۔ آیت کے الفاظ یہ ہیں:

یابنی آدم اما یأتینکم رسل منکم یقصون علیکم اٰیاتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیھم ولاھم یحزنون (پ۸، ع۱۱)

(اے آدم کی اولاد اگر تمہارے پاس رسول آویں جو تم کو میرے احکام سناویں تو جو کوئی اُن احکام کے مطابق پرہیزگاری کرے گا اور صالح بنے گا اُس پر نہ خوف ہوگا نہ وہ غمناک ہوگا)۔

اس آیت میں بھی جملہ شرطیہ ہے جس کا پہلا حصہ قل ان کان للرحمن ولد کی طرح محال ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ للرحمن ولد محال بالذات ہے۔ اور نبوت بعد رسالت محمدیہ محال بالغیر ہے کیوں کہ آیت کریمہ ولکن رسول اللہ وخاتم النبین میں جملہ خبریہ ہے جس کی صداقت ضروری ہے جو نبوت بعدیہ کی نفی تام کرتی ہے۔

یہ تقریر گو علمی ہونے ی وجہ سے عام فہم نہیں لیکن غلط فہمی کو دور کرنے کے لئے بہت مفید ہے امید ہے ذی علم اس سے مستفید ہونگے۔

ہمارا اپنا خیال: بقول

مجھے تو ہے مرغوب مجنوں کو لیلیٰ
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

قادیانی مباحث میں میرا خیال ہی کچھ اور ہے۔ ہم کو نہ حیات مسیح کی بحث سے کچھ مطلب ہے نہ مرزا صاحب کی نبوت ورسالت سے بحث ہے۔ میرے سامنے سو دفعہ کہیں مسیح کی وفات ہے یا حیات۔ مرزا صاحب رسول تھے یا نبی۔ میں ان سب باتوں کو خاموشی سے سن کر کہا کرتا ہوں۔

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار ست ابراہیم از آذر

مرزا صاحب نبی ہیں (بہت خوب) ثبوت کیا؟ اُن کو الہام ہوتے ہیں (بہت خوب) آؤ اُن کے الہامات کی جانچ کریں۔ اگر انبیاء کے طریق پر صحیح ہیں تو علی الرأس والعین۔ اور اگر وہ مثل اضغاث احلام محض بازاری گپ ہیں تو بحث کا خاتمہ۔

ناظرین! کیا ہمارے طریق مباحثہ میں کوئی دھوکہ یا فریب ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس اگر یہ طریق صحیح ہے اور بیشک صحیح ہے تو سب سے پہلے ہم اُس پیشگوئی کو دیکھتے ہیں جو سچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی تو آج یہ سطور نہ لکھی جاتیں۔یعنی میری موت کے متعلق جو ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی جس پر مرزا نے اپنا سارا دارومدار رکھا تھا جسکی تصدیق عملی طور پر لدھیانہ میں ہوئی کہ مباحثہ میں ہم کو مبلغ سہ صد مرزائیوں کی طرف سے انعام ملا تھا۔ فالحمد للہ۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔نمبر ۱۷۔مورخہ ۱۱/ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶/فروری ۱۹۱۵ء ص:۵-۶)

باہمی اختلاف

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان جو گروہ دنیا کے اختلافات مٹانے کا مدعی تھا، اب خود اُس میں اس قدر اختلاف ہے کہ ملاپ مشکل بلکہ مشکل ترین ہو رہا ہے۔

قاعدۂ کلیہ ہے کہ مسائل کے اختلاف سے ذاتیات کا جھگڑا پیدا ہو جایا کرتا ہے اور ذاتیات سے افترایات اور الزامات کی ابتدا شروع ہوتی ہے۔افسوس یہ فرقہ بھی جس نے ابھی ابھی ایک بڑے ریفارمر بڑے بڑے کاموں کے مدعی کی صحبت پائی تھی اس عام حالت سے نہ بچ سکا مسائل کا اختلاف ہوا مسائل سے ذاتیات تک پہنچے آخر یہاں تک آئے کہ ایک فریق دوسرے کو جھوٹا قرار دے کر لعنت کرتا ہے۔

آج کل ایک بڑا اہم ذاتیات کا جھگڑا اُن میں یہ پیش ہے

”لاہوری پارٹی نے مشہور کیا کہ موجودہ خلیفہ قادیان نے گورنمنٹ پنجاب میں درخواست دی اور ایک وفد بھیجا کہ مجھ کو خلیفۃ المسلمین منوایا جائے تو میں گورنمنٹ کا بہت سا کام کردوں گورنمنٹ نے معقول جواب دیا کہ سرکار کسی مذہبی کام میں دخیل نہیں ہوسکتی۔“

قادیانی پارٹی اس سے منکر ہے کہ ہم نے یہہ درخواست پیش نہیں کی۔

لاہوری پارٹی نے اپنے اخبار پیغام صلح ۱۱ فروری میں اس الزام کو چند جرحی سوالات کے ضمن میں ثابت کرنے کی کوشش کی جن کا جواب مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے ایک اشتہار کے ذریعہ دیا کہ یہ الزام مجھ پر کسی طرح نہیں لگ سکتا۔میں نے اگر کسی حاکم کے ملنے کو اپنے خاص آدمیوں کا وفد بھیجا تو اُس کی نظیر میں مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فعل بھی موجود ہے۔ انہوں نے بھی فلاں وقت ایسا کیا تھا بلکہ فنانشل کمشنر سے خود ملنے گئے تھے میں نے اگر کوئی خط لکھا تو اُس کا ثبوت بھی مرزا صاحب کے فعل سے ملتا ہے یہاں تک کہ مرزا صاحب کے خطوط لکھنے والے اور اس قسم کے سب کام کرنے والے یہی صاحب تھے جو آج میرے کاموں پر اعتراض کرتے ہیں وغیرہ۔

ہمارے خیال میں قادیانی پارٹی کی طرف سے ان الزامات کی تردید کافی ہوچکی ہے۔ بیشک مرزا صاحب کے اقوال وافعال کی پابندی میں قادیانی پارٹی حق پر ہے خاص اسی امر میں نہیں بلکہ جیسا کہ ہم بارہا لکھ چکے ہیں عموماً ہر ایک معاملہ میں بلحاظ پابندی اقوال وافعال مرزا خلف مرزا حق پر ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بلحاظ تعلیم قرآن وحدیث حق پر نہ ہوں اور غالبا اس کی اُن کو پرواہ بھی نہیں۔

گو ہم کو بعض مرزائیوں نے بتلایا ہے کہ مصالحت مشکل بلکہ محال ہے۔ تاہم اس شدت مخاصمت میں کمی کرانے کے لیے جو تجویز ہمنے پیش کی تھی ہمیں افسوس ہے دونوں پارٹیوں میں سے کسی پارٹی نے اُس پر توجہ نہیں کی۔

ہم نے لکھا تھا کہ قانون قدرت ہے جب مشترک دشمن سامنے آجائے تو باہمی مخالفت اُٹھ جاتی یا کم ہوجاتی ہے جس کی مثال آج کل کی جنگ میں بھی ملتی ہے۔ پس ان دونوں پارٹیوں کی مخالفت کو جو مخاصمت تک پہنچ چکی ہے مٹانے یا کم سے کم کرنے کا طریقہ بجز اس کے کوئی نہیں کہ ہمارا چیلنج مناظرہ منظور کریں۔ اور دونوں مل کر ہمارے سامنے آویں۔ اُن میں تو اس بات کا جھگڑا ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں تھے مگر اس بات پر دونوں کا اتفاق ہے کہ اپنے دعویٰ مسیحائی میں سچے تھے۔ ہم کہتے ہیں سرے سے وہ اپنے دعوی میں سچے نہ تھے اسلئے پہلے ہم سے نمٹیں نہ کہ آپس میں کٹ مریں۔

کیا ممکن ہے؟ کہ ہمارا چیلنج مناظرہ قبول کر کے لاہور میں میدان مباحثہ قائم کریں۔ مگر یہ شرط ضروری ہے کہ دونوں فریق جمع ہوں تاکہ ہماری غرض (دونوں میں مصالحت) بھی حاصل ہوسکے۔ کیا ایسا کرنے کا اُن کو حوصلہ ہوگا؟ رامپور اور لودہانہ سے آواز آتی ہے کہ نہیں آئندہ اللہ اعلم۔ لعل اللہ یحدث بعد ذلك امرا۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۱۸۔ مورخہ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۵ مارچ ۱۹۱۵ء ص: ۳-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہلحدیث امرتسر میں بارہا لکھا گیا اور آخری پرچہ ۵ مارچ میں بھی اظہار کیا گیا کہ قادیانی مشن میں جو اختلاف شدید پیدا ہورہا ہے اُس کے دفع کرنے کی صورت یہ ہے کہ ہم سے مباحثہ ٹھیرالیں تاکہ ان دونوں پارٹیوں میں مصالحت ہوجائے۔ اس درخواست کی حکیمانہ تہہ کو نہ پہنچ کر قادیان کے اخبار الفضل نے ہم پر بدنیت معاند اور سخت ترین دشمن وغیرہ کا الزام لگایا ہے۔ جس کے جواب میں فقط اتنا کافی ہے

بدم گفتی وخرسندم عفاک اللہ نکو گفتی

مگر غنیمت ہے کہ الفضل نے اپنے مرشد، نبی اور رسول قادیانی سے بڑھ کر ہمت کی کہ ہمارے مناظرہ کی چیلنج (دعوت) کو قبول کیا۔ اخبار الفضل قادیان ۱۴ مارچ کی پرچے میں لکھتا ہے کہ یہ شرط مت لگاؤ کہ لاہوری پارٹی بھی شریک ہو۔ ہم بذات خود اپنے خیال کے ذمہ دار ہیں۔ جو تم لاہوری پارٹی کو شامل کرنے کی شرط لگاتے ہو یہ تمہارا فرار ہے، وغیرہ۔

ناظرین ۵ مارچ کا اہلحدیث اٹھا کر ملاحظہ کریں۔ ہم نے لاہوری پارٹی کی شرکت کو شرط نہیں کیا تھا بلکہ دونوں پارٹیوں میں مصالحت کی ایک صورت پیدا کی تھی کہ ہم سے مباحثہ چھیڑدو تمہاری مصالحت ہوجائے گی۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی مشن کی نحوست کے ایام ابھی باقی ہیں۔ اسی لئے یہ لوگ اپنے اختلافات کو ختم نہیں کرنا چاہتے۔ اچھا ہم بھی بقول ''محتسب را درون خانہ چہ کار'' اس نزاع کو مٹانے سے خاموش رہ کر صرف قادیانی پارٹی سے بھی مباحثہ کرنا منظور کرتے ہیں۔ مباحثہ کی صورت کیا ہوگی ہم اپنے الفاظ میں نہیں لکھتے الفضل کے الفاظ کو نقل کردیتے ہیں۔ الفضل لکھتا ہے:

''ہم نے حضرت مسیح موعود (مرزاغلام احمد) کو وہی مسیح یقین کیا ہے جس کا وعدہ آں حضرت ﷺ نے دیا تھا اور دلائل اور براہین کے ساتھ ہم نے اس دعوی کا مصداق صحیح حضرت مرزا غلام احمد صاحب علیہ السلام کو پایا۔ پس ہم خدا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل وکرم سے اس پاک نام کے لئے ایک غیرت اور جوش رکھتے ہیں اور اس دعوی کے علیٰ منہاج نبوۃ ثبوت کے لئے بفضلہٖ ہروقت تیار ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔'' (الفضل ۱۴/ مارچ ۱۹۱۵ء)

یہ ہے الفضل کا دعویٰ جس کے ثابت کرنے کا وہ ذمہ دار ہے۔ ہم بھی اسی کو قبول کرتے ہیں۔ الفضل اور اُس کی پارٹی کو اختیار ہے کہ مناظرانہ طریق سے اپنے اس دعویٰ کے ثبوت میں جس مقدمہ کو چاہیں ذکر کریں بحکم علم مناظرہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم جس مقدمہ پر چاہیں اعتراض کریں۔

مدعی کا حق نہیں ہوتا کہ وہ فریق ثانی کو مجبور کرے کہ تم میرے فلاں مقدمہ دلیل پر اعتراض کرو۔ ایسا کرنے والا مدعی مناظر نہ ہوگا۔ بلکہ مجادل بلکہ فراری قرار پائیگا۔ پس ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارے مخاطب اپنے دعویٰ کا ثبوت اُسی طرح پیش کریں جس طرح وہ چاہتے ہیں کہ:

پہلے وفات حیات مسیح ابن مریم پر مباحثہ ہوگا پھر عدم رجوع موتی پر پھر مسیح ابن مریم کی آمد ثانی کی پیشگوئی نبوی اور اس کے مصداق حضرت مرزا غلام احمد کی صداقت پر۔'' (الفضل قادیان ۱۴/ مارچ، ۱۹۱۵ء صفحہ ۶)

بہت خوب! ہمیں منظور۔ مگر یاد رہے کہ اگر ایڈیٹر الفضل کو معلوم نہ ہو تو کسی اہل علم سے پوچھنے میں عار نہ کرے کہ یہ سب مباحث آپ کے اصل دعویٰ (مسیحیت مرزا) کے مقدمات ہیں نہ کہ اصل دعویٰ۔ پس صورت بحث آپ کی طرف سے یہ ہوگی کہ:

چونکہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکے ہیں اور فوت شدہ واپس نہیں آسکتے اس لئے مرزا صاحب اس پیشگوئی کے مصداق ہیں وغیرہ۔

اس طرز بیان میں اصل دعویٰ آپ کا مرزا کی بابت ہے اسلئے بحکم علم مناظرہ فریق مخالف کا حق ہوگا کہ آپ کی دلیل کے جس مقدمہ پر چاہے اعتراض کرے۔ امید ہے الفضل اپنے قول کی پابندی کرنے میں پورا اُتریگا اور ہمیں کہنے کا موقع نہ دیگا:

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اُس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۲۱۔ مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۶/ مارچ ۱۹۱۵ء۔ ص: ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشترک کام میں شرکت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر کے ناظرین اور میری تقریروں کے سامعین خوب جانتے ہیں کہ میں اس اصول کا سختی سے پابند ہوں کہ میرا کوئی کیسا ہی مخالف ہو مشترک کام میں میں نے اُس سے کسی مخالفت کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ ہونے بھی نہیں دیا۔ مگر چونکہ ملک کا خصوصاً مسلمانوں کا مذاق اس کے خلاف ہے وہ کہتے ہیں کہ مخالف سے ہم کبھی شریک کار نہیں ہوسکتے جب تک ہمارے جملہ امور میں اتفاق نہ ہو۔ اس لئے خواجہ کمال الدین صاحب اور میرا کسی جلسہ میں دوش بدوش بیٹھ کر مشترک کام کرنا ایک عجیب قابل ذکر نظارہ سمجھا گیا۔ حالانکہ اسلام کا ادنیٰ کرشمہ ہے۔ قرآن شریف کھلے اور صاف صاف لفظوں میں ہدایت کرتا ہے

تعاونوا علی البرّ والتّقویٰ (نیکی اور پرہیزگاری کے کام پر متفق ہوجایا کرو)

یہی ارشاد میرے نصب العین رہتا ہے۔ کشمیری میگزین لکھتا ہے:

مولوی ثناء اللہ اور خواجہ کمال الدین ایک پلیٹ فارم پر:

ابوالوفاء مولوی ثناء اللہ صاحب اہل حدیث بلکہ اپنی جماعت کے آرگن اہل حدیث کے ایڈیٹر اور لیڈر ہیں۔ اُدھر یہی درجہ ومرتبہ احمدی جماعت خصوصاً لاہوری پارٹی میں خواجہ کمال الدین صاحب بی اے ایل ایل بی پلیڈر کو حاصل ہے دونوں کے مذہبی عقائد میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ اور اس قدر شدت اور کثرت سے کہ کبھی ان کے مل بیٹھنے کی توقع ہی نہیں ہوسکتی۔ مگر یہ طاقت اور یہ اثر اسلام ہی میں ہے کہ باوجود ان اختلافات کے جب خالص اسلامی معاملہ پیش نظر ہوتا ہے تو فروعات کو طاق پر رکھ دیا جاتا ہے۔ چنانچہ یکم مارچ کے انجمن اسلامیہ مچھلی شہر (ضلع جونپور) کے جلسہ میں ایک ہی پلیٹ فارم پر مولوی ثناء اللہ صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے اسلامی حقائق اور اسلامی توحید اور اشاعت اسلام پر اپنے خیالات ظاہر کئے۔ اسی طرح یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں حضرات کشمیری انجمنوں میں (کشمیری الاصل ہونے کی وجہ سے) بھی دوش بدوش اپنے خیالات ظاہر کرتے رہے ہیں۔ لیکن جہاں اسلامی خدمات کی ضرورت ہوگی وہاں دونوں کو بلکہ تمام سمجھدار مسلمانوں کو اپنے ذاتی عقائد وخیالات کو الگ تہہ کر کے رکھنا پڑے گا۔ جیسا کہ آج تک ہو رہا ہے اور آئندہ ہوتا رہے گا۔ پھر وہ لوگ کس قدر نادان ہیں جو کشمیری کانفرنس، یا اہلحدیث کانفرنس وغیرہ کے خلاف ہیں (کشمیری۔لاہور ۲۱ مارچ ۱۹۱۵ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خواجہ کمال الدین لاہوری سے تو ہمارے بہت پرانے مراسم ہیں اور وہ ایک حد تک معقول آدمی ہیں۔ عرصہ ہوا آریہ اخبار مسافر آگرہ نے قادیانی پارٹی کو لکھا تھا کہ تم اسلام کی حمایت میں بولتے ہو پہلے تم مسلمانوں سے تو چھوٹ لو پھر ہم سے مخاطب ہونا۔ اسکے بغیر تمہارا منہ نہیں کہ آریوں سے اُلجھو، تو اُس وقت میں نے یہ جواب دیا تھا کہ تمہارا (آریوں کا) یہ حق نہیں۔ سنو! اسلام کی تائید کرتے وقت اہلحدیث جیسا مخالف قادیانی جھنڈے کے نیچے کام کرنیکو تیار ہے جس الحکم نے بڑی شادمانی کا اظہار کیا تھا۔

میرے خیال میں ملک کو خصوصاً مسلمانوں کو ایک ایسی انجمن کی ضرورت ہے جس کی غرض ہی یہ ہو کہ مشترک کاموں کو مل کر کام کیسے کئے جاتا ہے۔ آہ یہ سب خرابیاں علم منطق نہ جاننے سے پیدا ہوتی ہیں۔ اہلحدیث کانفرنس نے گزشتہ جلسہ علیگڈھ میں میں نے بالتفصیل بیان کیا تھا کہ اہل منطق نوع کے درجے میں تو دوسری نوع کو الگ کہتے ہیں۔ لیکن جنسیت کے درجے میں سب کو ایک جانتے ہیں۔ جنس قریب میں بھی جو تمیز رہتی ہے وہ جنس بعید میں نہیں رہتی۔ اسی لئے ہر طبقہ اپنے اپنے خواص میں ممتاز رہے۔ مگر جونہی اسلام کی عزت کا ذکر آوے تو وہاں مولانا جامی مرحوم کا شعر سامنے رہنا چاہیے

بندۂ عشق شدی ترک نسب کن جامی
کہ دریں راہ فلاں ابن فلاں چیزے نیست

مچھلی شہر میں خواجہ صاحب سے ہماری خوب بنی۔ مگر ایک بات میں خواجہ صاحب کی شکایت بھی سُنی گئی جس کی بابت میں بطور اظہار امر واقع کے کہتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری پارٹی کا غلبہ نہ ہوتا تو مولانا پارٹی بہت کچھ آپے سے نکل جاتی۔ خواجہ صاحب نے اثناء تقریر میں ماینفع الناس فیمکث فی الارض کا ذکر کرتے ہوئے یہ کہا کہ جو شخص نافع الناس ہوتا ہے اُسی کو عمر دراز ہوتی ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے کتنی لمبی عمر پائی، مولوی نورالدین صاحب نے لمبی عمر پائی، پھر بطور وزن شعر سرسید احمد خان اور نواب محسن الملک کی عمروں کا ذکر بھی کیا اتنے ہی میں علماء کرام نے سمجھا کہ خواجہ صاحب مرزا صاحب کی شخصیت کا ذکر کر کے موضوع جلسہ سے نکل رہے ہیں جھٹ سے مولوی ابوبکر صاحب جونپوری نے آواز دی کہ مولوی ثناء اللہ نے بھی عمر پائی۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا دراصل مرزا صاحب قادیانی کے اُس الٰہی فیصلہ کی طرف اشارہ تھا۔ جو مرزا صاحب نے ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ یہ ہوگا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مریگا۔ خواجہ صاحب اس پر متنبہ ہوئے اور سنبھل کر بولے کہ ہاں مولوی صاحب بھی بہت عمر پاوینگے۔

میری غرض اس واقع کے اظہار سے یہ ہے کہ ہماری جماعت خدا کے فضل سے اس مضمون کو ایسی سمجھی ہوئی ہے کہ مشترک کام میں بھولے سے بھی مخصوصات کا ذکر نہیں کرتی۔ ورنہ مچھلی شہر میں خواجہ صاحب ایک تھے اور ہم متعدد۔ مولوی ابراہیم، غازی محمود، مولوی نور محمد، مولوی ابوبکر وغیرہ، لیکن ہماری طرف سے اثناء تقریر میں کوئی لفظ ایسا نہ نکلا ہوگا جس میں قادیانی مشن پر اشارتاً بھی حملہ ہو۔

امید ہے خواجہ صاحب بھی آئندہ کو اس کا لحاظ رکھا کرینگے۔

رقابت: خدا کی شان ایک ہی فرقہ ہے اور اختلاف مزاجات کا یہ حال ہے کہ خواجہ صاحب اور اُن کے دوست تو متمنی ہیں کہ مل کر کام کریں گے مگر قادیانی پارٹی کو جلن ہے کہ یہ کیوں ملتے ہیں۔ چنانچہ الفضل ۱۴/مارچ کے پرچے میں بطور طعن ہم کو کہتا ہے کہ لاہوری پارٹی سے تو تم اب بغلگیر ہونے والے ہو خدا کرے ہم جلدی بغل گیر ہو کر قادیانی پارٹی کو مخاطب کریں۔

جدا ہو یار سے تم اور نہ ہو رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا، نصیب جدا۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۲۲۔ مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲/اپریل ۱۹۱۵ء ص: ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عجیب قادیانی مناظرہ

حسن اتفاق سے خاکسار کو ایک خانگی کام کے لئے سرگودہا میں جانا پڑا۔ بعد فراغت اپنے کام کے سرگودہا سے جب رخصت ہوکر بطرف غریب خانہ روانہ ہوا۔ اور اسٹیشن سرگودہا پر آکر ٹکٹ لے کر ۹ بجے کی گاڑی میں سوار ہوا۔ جس گاڑی کے کمرہ میں خاکسار سوار ہوا۔ اُسی کمرہ میں ایک اور صاحب بلباس مولویانہ ادھیڑ عمر میری مقابل آبیٹھا۔ جب گاڑی وہاں سے چل پڑی تو اُس صاحب نے مجھ کو کہا۔

''میں جناب مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کا خادم ہوں آپ نے آج تک مرزا صاحب کے سلسلہ میں بیعت کیوں نہیں کی کون سا امر مانع بیعت رہا۔''

میں نے کہا مرزا صاحب کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا غلط تھا پھر بیعت کیسی؟

پھر وہ ذرا مسکرا کر کہنے لگا کہ مرزا صاحب کے حلقہ بگوش چھ لاکھ آدمی ہیں کیا یہ حقیقت پر صاف دلیل نہیں۔ میں نے کہا سرسید احمد کی جماعت اس سے کئی حصے زیادہ ہیں۔ دیانند سرسوتی کی جماعت بھی آپ کی جماعت سے تعداد میں زیادہ ہے۔ حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کی جماعت بھی آپ سے زیادہ ہے۔ سر آغا خان کی جماعت بھی مرزا صاحب کی جماعت سے بہت زیادہ ہے۔ اس سے آپ کی حقیقت کہاں ثابت ہوسکتی ہے؟

پھر وہ کہنے لگا کہ جس مخالف نے مرزا صاحب کے مقابل سر اٹھا کر مخالفت کی آخر وہ ذلیل ہوکر مرا۔ کیا ایسے شخص کو آپ کاذب کہہ سکتے ہیں۔

میں نے کہا جس مخالف نے مرزا صاحب کی مخالفت میں قدم اُٹھایا وہی فتح ونصرت کے ساتھ کامیاب ہوا۔ آخیر پر سب سے زیادہ مخالف اور سخت سے سخت زک دینے والے مولانا شیر اسلام فاضل امرتسری ماشاءاللہ موجود ہیں۔ جن کے ساتھ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ جھوٹے سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگا پھر آپ جانتے ہیں کہ اس آخری فیصلہ کا نتیجہ کیا نکلا کہ اُس فیصلہ والی شرط کے تھوڑے عرصہ بعد آنجہانی چل بسے اور مولانا صاحب تاحال زندہ موجود ہیں۔ اور دندناتے ہوئے آج تک مرزا کی مسیحیت کی قلعی کھول رہے ہیں۔ اور اسی بحث میں آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت کے ہیرو صاحب ایڈیٹر الحق دہلوی نے تین سو روپیہ نقد بھی نذر کیا۔ جو شہر لدھیانہ میں عطا فرمایا تھا۔ کیا مرزا صاحب کی بیعت کے لئے کوئی عاقل تیار ہوسکتا ہے۔ ایسے مسیح موعود کو دور سے سلام ہے۔

اس بات پر جو عوام الناس قہقہہ لگا کر ہنسے وہ بیان کرنا فضول ہے کیونکہ ہماری اس گفتگو کے وقت گاڑی کے کمرہ کے جملہ آدمی ہمارے اردگرد بشوق بیٹھے تھے۔ پھر وہ مرزائی صاحب کہنے لگا کہ

مولوی ثناء اللہ صاحب کے خود اخبار اہلحدیث میں لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے اس تحریر کے موجب مولوی ثناء اللہ کا جو رتبہ ٹھیرتا ہے آپ خود وزن کرسکتے ہیں۔

میں نے کہا اگر یہ آپ ثابت کردیویں کہ مولانا نے اخبار اہلحدیث میں لکھا تو بیعت مرزا فی الفور کرلونگا۔ اس نے کہا آپ اخبار اہلحدیث ان سے منگا کر دریافت کرسکتے ہیں۔ میں نے کہا کہ عرصہ سے میں اخبار کا خریدار ہوں۔ پھر دوبارہ منگانے سے کیا فائدہ۔ ہمارے پاس اہلحدیث کے فائل مدت کے موجود ہیں۔

پھر وہ صاحب کہنے لگے کہ ہمارے ہاں ایک پاکٹ بک احمدیہ چھپی ہوئی اُس میں صاف لکھا ہے کہ فلاں تاریخ کے اہلحدیث میں یہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا۔

میں نے مبلغ پانچ روپے کھول کر سامنے رکھدیئے اور کہا اگر آپ اس امر کے متعلق یہ لفظ اخبار اہلحدیث کے کسی پرچہ میں دکھلاویں کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے تو یہ پانچ روپیہ آپ کو انعام دیتا ہوں۔ آپ ورق گردانی کی محنت میں یہ انعام حاصل کرسکتے ہیں۔ اگر آپ یہ تحریر نہ نکال کر پیش کرسکیں تو آپ اپنے عقیدۂ باطلہ سے توبہ کرکے بذریعہ اخبار اہلحدیث مشتہر کردیویں کہ میں نے رجوع بحق کرلیا ہے۔

یہ سن کر سواری کے جملہ اشخاص نے واہ واہ کا آوازہ کیا۔

مرزائی صاحب پھر ارشاد فرمانے لگے کہ ہمارے ساتھ موضع بہلوال میں اُتریں ہماری جماعت کے یہاں چند افراد ہیں اور وہاں سے پاکٹ بک احمدیہ بھی مل سکے گی۔ وہاں چل کر ملاحظہ کرلیویں۔

میں نے کہا کہ گو میں نے ٹکٹ پنڈی بہاؤالدین کا لیا ہوا ہے۔ مگر میں اُتر سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں بشرطیکہ آپ مجھ کو تحریر کر دیویں کہ نہ نکالنے پر خرچہ وہرجانہ پیش کرونگا۔

مگر وہ صاحب اس سے انکاری ہوگئے کہ آپ حق کے طالب ہیں یا روپیہ کے۔ ہاں شائد آپ کو ثناء اللہ والا چسکا تمام جماعت اہل حدیث کو پڑ گیا ہے(آپ نے کیوں نہ کہدیا کہ یہ چسکا تو ہمیں قرآن مجید نے لگایا ہے جس نے حکم دیا ہے فکلو مما غنمتم حلالا طیبا۔ ایڈیٹر اہل حدیث) میں نے کہا میں نے تو خود پانچروپیہ سامنے رکھے ہوئے ہیں پھر ہم کو خواہ نخواہ بدنام کرنا عجیب انصاف ہے۔ پھر میں نے کہا کہ اچھا ہرجہ کا روپیہ تم کو معاف کرتا ہوں آپ یہ تو تحریر کر دیوں کہ اگر میں یہ عبارت نہ نکال سکا تو توبہ کر کے مسلمان خادم اہلحدیث ہو جاؤنگا۔

مگر وہ تحریر سے بھی انکار ہوگئے اور لوگوں نے تالیاں بجانی شروع کر دیں۔ میں نے ہر چند عوام الناس کو تالیاں بجانے سے منع کیا مگر عوام الناس زمیندار کب باز آسکتے تھے۔ ان صاحب کا نام غلام حسین یا غلام حسن عرف مولوی ہے، اور اس کے پاس اخبار الفضل قادیان کا پرچہ بھی جاتا ہے کیوں کہ اس نے مجھ کو پرچہ الفضل دکھایا تھا۔ اور کہا تھا اہل حدیث سے از حد عمدہ اور قابل دید پرچہ الفضل ہے آپ اسے دیکھیں۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے بڑے مرزا صاحب کی کتابیں دیکھی ہوئی ہیں آپ اب چھوٹے مرزا جی کے ...... اخبار کو پیش کرتے ہیں۔ میں زمیندار آدمی ہوں اتنی فرصت نہیں کہ ایسے اخبارات کا مطالعہ کرسکوں۔ خیر اسی گفتگو میں اسٹیشن بھلوال پر گاڑی آ گئی وہ صاحب تشریف لے گئے۔ اور خاکسار وہاں سے غریب خانہ پہنچ گیا۔

المرسل نور محمد عفا اللہ عنہ۔ از موضع ممیاں ضلع جہلم

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۲۲۔ مورخہ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۲؍ اپریل ۱۹۱۵ء ص: ۱۱)

نبوت کے بارے میں ہمارا مذہب

(از ایڈیٹر الفضل قادیان)

جناب ایڈیٹر صاحب اہلحدیث امرتسر۔

آپ کے اخبار مورخہ ۲۶؍ فروری ۱۹۱۵ء صفحہ ۵ پر جو مضمون چھپا ہے اُس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہمارے مذہب کے بارے میں غلط فہمی پھیلتی ہے اس لئے مہربانی فرما کر مفصلہ ذیل چند سطور درج اخبار فرمائیں۔

یہ تو صحیح ہے کہ ہم فلا یظهر علی غیبه احدا سے اپنے مسیح موعود کی صداقت پر استدلال کرتے ہیں اور یہ بھی صحیح ہے کہ یا بنی آدم اما یأتینّکم کو ہم اس ثبوت میں پیش کرتے ہیں کہ خاتم النبین علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد ایسا نبی آسکتا ہے جو نہ تو صاحب شریعت ہو اور نہ براہ راست نبوت پانے والا ہو۔ بلکہ جو کمالات بھی پائے۔ آں حضرت ﷺ کے فیض سے پائے۔ مگر ہم اس بات کے قائل نہیں کہ مسیح موعود سے پہلے اولیاء امت محمدیہ میں سے کوئی نبی یا رسول گزرا ہے۔ کیوں کہ نبی وہ ہے جو کثرت (کثرت کا لفظ خود تشرع طلب ہے۔ اڈیٹر اہلحدیث) مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے سرفراز کیا جائے اور سے بکثرت غیب کی باتوں سے اطلاع دی جائے اور جسے اللہ تعالیٰ نبی کے خطاب سے مخاطب فرمائے اور اگلے خلفاء، اولیاء، ابدال وغیرہم سے کوئی بھی ایسا نہیں گزرا جس میں یہ شرائط کما حقہ پائی جائیں پس وہ نبی کا نام پانے کے مستحق تھے۔ اس لئے ہم بھی آپ کے ساتھ اس بارہ میں اتفاق رکھتے ہیں۔ کہ اولیاء اللہ کو غیر تشریعی نبی کہنا اہل سنت کے مذہب پر صحیح نہیں۔ البتہ مسیح موعود سمجھتے ہیں۔ اسے ہم نبی اللہ مانتے ہیں اس لئے اُس پر نبی کی تعریف صادق آتی ہے۔ اور اس میں نبی کی تمام شرائط پائی جاتی ہیں اور اس لئے کہ خود جناب ختم الرسل نے آنیوالے مسیح کو نبی اللہ فرمایا (مسلم)

وہ جن کو آپ لاہوری پارٹی کہتے ہیں البتہ اُن کا مذہب ہے کہ اگلے اولیاء اللہ بھی نبی اور رسول ہوئے ہیں! ہمارا یہ مذہب نہیں۔ یہی ہم میں اور اُن میں مابہ النزاع ہے۔ مسیح موعود نے اپنے آپ کو امتی نبی، ظلی نبی کہا ہے اور اپنی نبوت کو علی طریق المجاز فرمایا ہے مگر ہمارے نزدیک اس سے نفس نبوت میں کوئی نقص لازم نہیں آتا۔ بلکہ حقوق نبوت کے لحاظ سے آپ کی ویسی ہی نبوت ہے جیسی اگلی انبیاء علیہم السلام کی۔ امتی اور ظلی کا لفظ یہ ظاہر کرنے کے لئے ہے کہ آپ کے تمام کمالات آنحضرت ﷺ کی اتباع کی طفیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہیں اور مجاز اس حقیقت کے مقابل ہے جس کی تشریح بار ہا مسیح موعود نے ان الفاظ میں کی کہ حقیقی نبی سے مراد صاحب شریعت نبی ہے۔ اور مستقل نبی سے مراد وہ نبی ہے جس کی نبوت براہ راست ہو۔ یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ چونکہ آں حضرت ﷺ سے پہلے کوئی خاتم النبیین نہیں ہوا۔ اس لئے آپ سے پہلے کوئی امتی نبی بھی نہیں ہوا۔ یعنی ایسا نبی جس کی نبوت اپنے متبوع کے طفیل ہو۔ اور اسی کے فیض واتباع کی برکت سے ہو۔ بنی اسرائیل میں ایسے کئی نبی ہوئے ہیں جو احکام جدیدہ نہیں لائے۔ تورات کے متبع تھے (یحکم بھا النّبیون) مگر پھر بھی ان کی نبوت حضرت موسیٰ کے فیض اتباع سے نہیں تھی۔

ایک اور گزارش بھی کر دوں۔ عسل مصفیٰ جس پر ہمیں اعتراض ہے وہ عسل مصفیٰ نہیں جو حضرت مسیح موعود یا اُن کے خلیفہ اول کے وقت میں تھی بلکہ یہ عسل مصفیٰ کا دوسرا ایڈیشن ہے جس میں بہت سی ایزادیاں ہوئی ہیں۔ اور خلیفہ ثانی مسیح موعود پر جو یہ الزام بڑے زور شور سے لگایا تھا کہ اُنہوں نے اپنی خلافت لوگوں سے منوا دینے کے لئے گورنمنٹ میں درخواست دی ہے اس کی تردید جناب لاٹ صاحب بالقابہ کے پرائیوٹ سکریٹری نے کردی ہے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اس مذہب کو زیر نظر رکھ کر آپ ہم پر اعتراض کرینگے اگر کرنا چاہیں۔ (اکمل۔ ایڈیٹر الفضل قادیان)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اچھا ہوا۔ آپ کا مذہب خود آپ کے قلم سے ناظرین اہلحدیث تک پہنچا کہ آپ مرزا صاحب کو مثل انبیاء سابقین کے جانتے ہیں اسلئے علماء کرام تو چاہیں اس پر اعتراض کریں۔ ہمارا اعتراض نہیں۔ سوال صرف ایک ہے

ہنر نما اگر داری نہ جوہر
گل از خار ست ابراہیم از آذر

مرزا صاحب نبی ہو یا رسول ہم تو خوش ہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس نبوت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت کیا ہے غالبا جواب ملے گا کہ الہامی پیشگوئیاں۔ مگر افسوس ہے کہ نہ خود مرزا صاحب اس ثبوت دینے کو آمادہ ہوئے نہ اُن کے اَتباع۔ رامپور جیسے امن امان بلکہ باعز وشان مقام میں بھی بے ثبوت دیئے چلے آئے۔ اچھا اب دیکھیں گے۔

حواشی: ۱؎ بجکم ''آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند'' جس طرح آپ نے اپنے مذہب سے غلط فہمی دور کرنی چاہی ہے آپ کو چاہیئے تھا اپنے حریفوں (لاہوری پارٹی) کے مذہب کی نسبت بھی غلط فہمی نہ ہونے دیتے۔ آپ نے اپنے حریفوں کا مذہب ایسے طریق سے بیان کیا ہے جس سے دیکھنے والے کو یہ خیال ہوا کہ آپ تو صرف ایک شخص (مرزا) کو نبی مانتے ہیں اور وہ (لاہوری) کئی ایک۔ حالانکہ وہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے نہ مرزا کو نہ اَور کو۔ ہاں وہ یہ کہتے ہیں کہ جس طرح پہلے بزرگوں کو مبشرات بذریعہ خواب کے ہوتے تھے اسی طرح مرزا صاحب کو ہوا کرتے تھے۔ اس قسم کی مبشرات کو وہ جزوی نبوت کہتے ہیں۔ اس کہنے میں وہ (بتقلید مرزا) اس حدیث سے دلیل لاتے ہیں۔ جس میں مذکور ہے لم یبق من النبوۃ الاالمبشرات بزعم اُن کے مستثنٰی متصل ہے اور مستثنٰی جزو ہے کُل سے۔ اسی لئے وہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو اسی قسم کی نبوت تھی جس کا ثبوت اس حدیث میں ہے۔ اولیاء سابقین میں بھی اسی طرح کی نبوت تھی مگر وہ اس قسم کے مبشرات کو نبوت سے تعبیر نہ کرتے تھے ورنہ اصل چیز ایک ہی ہے۔ ہمارے خیال میں لاہوری پارٹی کا یہ کہنا کہ مرزا صاحب میں جزوی نبوت ہے جیسا کہ بحکم الا المبشرات اولیاء سابقین میں تھی باوجودیکہ اولیاء سابقین رضوان اللہ علیھم اجمعین نے کسی قسم کی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور مرزا صاحب اور اُن کے معتقدین دعویٰ کرتے تھے اور کرتے ہیں۔ یہ ایک اصولی اختلاف پر مبنی ہے حدیث مذکور میں الاالمبشرات کا مستثنٰے سابقین کے نزدیک منقطع ہے۔ اور مرزا اوران کے معتقدین کے نزدیک متصل ہے۔ پس اس صول کی تنقیح پر سارا مدار ہے۔ نبوت کوئی متجزی یعنی مرکب ذواجزا چیز نہیں۔ مبشرات اُس کے اجزا نہیں بلکہ آثار اور علامات ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آں حضرت ﷺ کو قبل نبوت بھی مبشرات خواب کے ذریعہ ہوا کرتے تھے۔ ان معنی کے لحاظ سے اولیاء سلف کا خیال صحیح ہے کہ الاالمبشر ات مستثنٰی منقطع ہے۔ پس معنی حدیث کے یہ ہیں کہ نبوت تو بالکلیہ ختم ہے ہاں اُس کے آثار جو اُس کی اتباع سے حاصل ہو سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مبشرات، وہ باقی رہیں گے اسی لئے سلف صالحین سے دعویٰ نبوت کسی معنیٰ سے بھی ثابت نہیں ہوا۔

لاہوری پارٹی اگر اپنی اصطلاح میں ان مبشرات کو جزوی نبوت یا نبوت ناقصہ نام رکھتی ہے تو یہ اُس کی اپنی اصطلاح ہے ہم اُنہیں اس کے چھوڑنے پر مجبور نہیں کر سکتے۔ ہاں یہ ضرور کہتے ہیں کہ اس کا نقصان خود ظاہر ہے کہ اسی اصطلاحی لفظ نے قادیانی پارٹی کو اس بات پر آمادہ کیا ہے کہ وہ مرزا صاحب کے منکروں کو کافر کہتے ہیں۔ پس یہ لفظ بھی مثل لفظ ''اب اور ابن'' کہ ہوا جو انجیلی اصطلاح میں تو بجائے خود صحیح تھا مگر اخیر میں آ کر اس نے غلط فہمی پھیلائی تو شریعت محمدیہ نے ترک کر دیا۔ ٹھیک اسی طرح (گو آپ لوگ مرزا صاحب کے معتقد ہیں) لفظ نبی اور رسول سے چونکہ غلطی لگتی ہے اس لئے اس کا ترک اولیٰ وانسب ہے۔ اس نوٹ کے لکھنے سے ہماری غرض یہ ہے کہ قادیانی نامہ نگار کی تحریر سے اُس کے حریف کی نسبت غلط فہمی نہ پھیلے جس سے ہم موردِ عتاب ہوں باقی رہا مرزا صاحب کی نسبت ہمارا اپنا خیال۔ اس کے بیان کی حاجت نہیں۔ قد تبین الرشد من الغی۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۲۳۔ مورخہ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۹ راپریل ۱۹۱۵ء ص: ۸-۹)

خواجہ کمال الدین اور الحکم

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہلحدیث امرتسر کے ناظرین جانتے ہونگے کہ خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری جو انگلستان میں تبلیغ اسلام کا کام شروع کر آئے ہیں باوجود مخالفت مذہبی کے اہلحدیث میں اُن کے مشن کو ہمیشہ تائید ہوتی رہی کیوں کہ ہم نے اسلام کا خلاصہ جو سمجھا ہے وہ یہ ہے:

واذا قلتم فاعدلوا (الایۃ) جب بولو عدل سے بولو۔

مگر قادیانی اخبار ہمیشہ خواجہ صاحب کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ چنانچہ الحکم کی تازہ اشاعت میں ایک مضمون نکلا ہے جو یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواجہ صاحب کے سفر کی برکات:

ناظرین تعجب کرینگے کہ سلسلہ احمدیہ کی خبروں کے ضمن میں یہ نوٹ کیوں درج کیا جاتا ہے (کیوں کہ قادیانی پارٹی کے نزدیک لاہوری پارٹی مع خواجہ صاحب اب مرزائی نہیں ہے (خدا ایسا ہی کرے۔ اڈیٹر اہلحدیث) مگر اسے پڑھ کر اُن کا تعجب دور ہوجائے گا۔ خواجہ صاحب کبھی دینی معلومات اور علم صحیح میں ممتاز یا مشار الیہ نہیں ہوئے۔ ولایت سے آکر ہندوستان میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے حکم صریح کے خلاف دست سوال دراز کرنے کے لئے نکلے تو اپنے خیال میں ایک باخبر رفیق کو بھی جو تنخواہ دار ہے ساتھ لیا۔ تاکہ احمدیوں کو گمراہ کرنے میں ان کا مدد ومعاون ہو۔ خواجہ صاحب کی ہمیشہ سے عادت ہے کہ اپنی سفروں اور کامیابیوں کے حالات اخبارات میں شائع کرایا کرتے ہیں۔ اس مرتبہ اُن کی کارناموں کو شائع کرنے والے اخباروں کی کمی ہے۔ اور تعجب ہے کہ وہ غلغلہ جو خواجہ صاحب کی ولایت میں موجودگی کے وقت ان کے کارناموں کا بلند تھا۔ آج ہندوستان میں ان کی موجودگی میں خاموش ہے اس لئے پرائیوٹ اطلاعوں سے کام لیا جاتا ہے خواجہ صاحب کے رفیق نے دہلی کی کامیابی کا تو کوئی ذکر نہیں کیا، کانپور، لکھنؤ کی کامیابیوں کا اظہار کیا کہ کانپور کے تمام احمدی ان کے ساتھ ہوگئے۔ اس کذب صریح کی تردید بابو معراج الدین احمد یوں بھیجتے ہیں

''مجھے اس شخص پر سخت افسوس ہے کہ اُس نے سخت غلط بیانی اور افترا سے کام لیا ہے کانپور کی جماعت میں سے کوئی شخص ان کے ساتھ نہیں ہوا۔ اور نہ لاہور والے اس بات کی توقع رکھیں کہ یہاں کی جماعت میں کوئی ان کے ساتھ ہوجاوے۔''

لکھنؤ کے متعلق بھی ایسی ہی چالاکی سے کام لیا گیا ہے وہاں سے جو خطوط آئے ہیں۔ وہ اس کذب صریح کی تردید کرتے ہیں۔ اگر وہ سچے ہیں تو ان واقعات کو پبلک کریں اور مولوی عبدالشکور صاحب سے مباحثہ کرکے خواجہ صاحب جس قابلیت کے ساتھ بھاگے ہیں وہ لاہوری جماعت کو ہمیشہ یاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے گی۔ لکھنؤ کے دست سوال پر ایک پر جوش احمدی نے خواجہ صاحب کی ناکامی کا نقشہ اس شعر میں کھینچا ہے۔

خواجہ!

کیا ملا عرض مدعا کر کے بات بھی کھوئی التجا کر کے

(الحکم قادیان ۲۱/مارچ ۱۹۱۵ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس قسم کے واقعات پر ہم لاہوری پارٹی سے سوال کرتے ہیں کہ ہم لوگ تو باوجود مسیح موعود کی صحبت سے بے نصیب ہونے کے اعدل طریق پر ہوں اور قادیانی پارٹی باوجود فنا فی المسیح ہونے کے یہ اخلاق رکھتی ہو کہ محض اختلاف کی وجہ سے اس قدر آگے بڑھ جاویں کہ اپنے ہی بازو کو کاٹیں۔ تو مسیح موعود سے اُن کو کیا ملا اور انہوں نے کیا سیکھا۔ کیا وہی مثل صادق ہوئی: ''تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا''۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ نمبر ۲۴۔ مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶/اپریل ۱۹۱۵ء۔ ص: ۴-۵)

قادیانی مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گو قادیانی مشن بلکہ اس کے بانی سے ہمیشہ ہمارا مباحثہ ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ بانی مشن نے اسی مباحثہ سے تنگ آ کر ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ کا اعلان بھی کیا تھا جو خدا کے فضل سے سچوں کے لئے موجب ازدیاد یقین ہوا۔ الحمد للہ۔

مگر مرزا صاحب قادیانی کے بعد جو اُن کے مریدوں میں اختلاف ہوا تو ہم نے لکھا تھا کہ تمہاری مصالحت کی صورت یہ ہے کہ تم دونوں مل کر ہم سے مباحثہ کرو تا کہ تم دونوں میں مصالحت ہو جائے۔ اس تجویز کو قادیانی پارٹی نے یوں تو نہ مانا کہ ہم دونوں مل کر مباحثہ کرینگے ہاں صرف اپنی طرف سے منظور کیا چنانچہ ۲۶ مارچ ۱۹۱۵ء کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں ہم نے بھی منظوری دیدی۔

مگر الفضل نے ۳۰/مارچ ۱۹۱۵ء کے پرچہ میں (جو ۷/اپریل کو ہمیں ملا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے شرائط ایسی بیکار لکھی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بحث کرنا نہیں چاہتے اور کہہ کر شاید پچھتاتے ہیں۔

ہم نے مدلل اور مفصل لکھا تھا (ملاحظہ ہو اخبار اہلحدیث ۲۶/مارچ صفحہ ۹) کہ آپ جو کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہیں اور دلائل سے اس کو صحیح جانتے ہیں۔ پس ہم بھی آپ سے یہی پوچھتے ہیں کہ ہم کو اپنا یہ دعویٰ سمجھا دیں۔ ہاں آپ کا اختیار ہے کہ اس دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے جس جس مقدمہ سے چاہیں کام لیں ہمارا حق ہوگا جس مقدمہ (دلیل) پر چاہیں گے بحکم علم مناظرہ ہم اعتراض کرینگے آپ کا حق نہوگا کہ ہم کو اعتراض کی تلقین کریں مگر قادیانی اور حق پسندی؟ ایڈیٹر الفضل نے آپ سے آپ لکھا کہ مباحثہ دوروز ہوگا۔ ایک روز وفات حیات مسیح پر۔ کیوں؟ آبیل مجھے مار، اے جناب علم مناظرہ کا مطالعہ کیجئے مستدل کا حق نہیں کہ جزو دلیل کو خود ہی مبحث بناوے اور سائل کو تلقین کرنے بیٹھے کہ اس پر اعتراض کرو۔ ممکن ہے سائل اس پر اعتراض کرے یا قصر مسافت کی نیت سے کسی اور آسان طریق سے مدعی کی دلیل کو توڑ دے آپ کون؟ کہ سائل کو سکھاویں اور مجبور کریں کہ میری دلیل کے اس جزو پر بحث کرو۔ واہ سبحان اللہ۔ قادیانی مشن نے دینیات میں تجدید کی تھی معقولات میں بھی ایجاد سے نہیں رکے پس سنئے آپ نے جو لکھا ہے:

> ہم اس دعویٰ (مسیحیت مرزا) کو علیٰ منہاج نبوت ثبوت دینے کے لئے بفضلہ ہروقت تیار ہیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا چیلنج منظور کرتے ہیں۔ (الفضل قادیان ۱۴/مارچ ۱۹۱۵ء)

پس اب اپنی تیاری کو پورا کیجئے اور ابھی سے مبحث کو نہ بدلئے۔ آپ اس دعویٰ (مسیحیت مرزا) کا ثبوت دینے کو تیار ہیں تو ہم سننے کو حاضر ہیں۔

ہاں یہ خوب کہی:

> ''رامپور میں اسی طرح بحث شروع ہوئی تھی کہ پہلے وفات حیات مسیح پر مباحثہ ہوا تھا اور بعد میں صداقت پر۔ اور وہاں مناظر خود مولوی ثناء اللہ صاحب تھے۔'' (الفضل قادیان ۲۶ مارچ ۱۹۱۵ء)

کیا خوب! اے جناب رامپور ہی کا تو تجربہ ہے کہ آپ لوگ اِدھر اُدھر کی کہہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر وقت ضائع کرینگے اور اصل مطلب پر نہ آوینگے۔ یہی تو آج تک افسوس رہا کہ آپ لوگ رامپور جیسے باامن مقام میں بھی صداقت مرزا کی بحث کرنے پر آمادہ نہ ہوئے۔ بلکہ ہز ہائینس نواب صاحب رامپور نے تیسرے روز ہر چند زور سے فرمایا کہ وفات مسیح کا مسئلہ ایک حد تک پہنچ گیا ہے اب صداقت مرزا پر بحث ہونی چاہئے مگر آپ لوگوں نے ایک نہ سنی۔ آخر دوسرے روز بوریا بستر باندھ کر رامپور کو مخاطب کرتے ہوئے تشریف لے گئے۔

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچے سے ہم نکلے

پس آپ لوگوں کی عادت مستمرہ دیکھا اور تجربہ کر کے اس دفعہ اس معقول صورت پر زور دیا جاتا ہے کہ آپ نے جس دعویٰ کے ثبوت دینے پر آمادگی ظاہر کی ہے پس وہی دعویٰ ہے اُسی کے ثبوت میں آپ جو چاہیں کہیں مبحث وہی ہوگا دوسرا نہیں ہوگا۔

تعیین مبحث کے بعد باقی شرائط طے ہونگی۔ ثبت العرش ثم النقش۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا:

''مولوی ثناء اللہ صاحب کی تاریخ سے ہم ناواقف نہیں باوجود اس علم کے کہ ان کے مباحثات کا اسلوب اور طرز کیا ہوتا ہے اور کہاں تک ان کی غرض اظہار حق وحمایت صداقت ہوتی ہے اور کس حد تک وہ اخلاص پر مبنی ہوتے ہیں۔ ہم نے ان کے چیلنج مباحثہ کو منظور کرنے میں غلطی نہیں کھائی۔'' (الفضل قادیان ۳۰؍مارچ ۱۹۱۵ء)

خوش اسلوب اور حمایت حق کے معنی میں مرزا صاحب سے بیعت کرنا اگر داخل ہے، تو میں مانتا ہوں کہ میرا اسلوب اچھا نہیں۔ اور اگر اس کے بغیر بھی خوش اسلوبی اور حمایت حق ہو سکتی ہے تو میں اُسی مباحثہ رامپور کے متعلق ہز ہائینس نواب صاحب رامپور کا سرٹیفکٹ پیش کرتا ہوں جس سے میری خوش اسلوبی کا ثبوت ہو سکے گا۔ نواب صاحب رام پور فرماتے ہیں:

''رامپور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سُنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اُسے بدلائل ثابت کیا ہم اُن کے بیان سے محظوظ ومسرور ہوئے۔'' محمد حامد علی خان۔

(اہل حدیث امرتسر۱۲۔نمبر۲۴۔مورخہ ۳۰ جمادی الاول ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶/اپریل ۱۹۱۵ء۔ص: ۵-۶)

خواجہ کمال الدین پر قادیان میں خفگی

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲/اپریل ۱۹۱۵ء کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں مچھلی شہر کا ذکر ہوا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے جلسہ میں کہا تھا کہ بحکم اما ماینفع الناس فیمکث فی الارض مرزا صاحب، مولوی نورالدین صاحب، سرسید احمد خان اور نواب محسن الملک وغیرہ نافع الناس تھے اس لئے لمبی عمریں پائیں۔ اس پر مولوی ابوبکر صاحب جونپوری نے مذاقیہ طور پر آواز دی کہ مولوی ثناءاللہ نے بھی عمر پائی، تو خواجہ صاحب نے سنبھل کر جواب دیا ہاں مولوی صاحب بھی پاوینگے۔ اس واقع پر قادیان میں بڑی خفگی ہوئی۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے:

وہ جو خدا کا برگزیدہ نبی ہے اس بات کا محتاج نہیں کہ ہم اُسے بھری محفل میں مسلمان کہدیں اور یہ سمجھا جائے کہ مبلغ نے بڑا کام کیا کہ حضرت مرزا صاحب کو بھی مسلمان کہدیا۔ اگر تم میں کچھ ہمت ہے کچھ جرأت ہے تو میرے مطاع میرے آقا کو اس کی اصلی پوزیشن میں پیش کرو۔ دنیا کو اطلاع دو کہ خدا کا ایک نبی آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں اس کی سچائی ظاہر کردیگا۔ (۔اڈیٹر اہلحدیث کہتے ہیں کہ ابھی تک استقبال ہی کے وعدے ہیں۔ کیا یہی معنی تو نہیں التسویف من الشیطان۔) یہ نہیں کہ مچھلی شہر میں اما ماینفع الناس فیمکث فی الارض کی غلط تفسیر کرو کہ جو انسان سب سے زیادہ نفع رسان ہو وہ سب سے زیادہ عمر پاتا ہے اور پھر سرسید اور محسن الملک کے زمرے میں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کو بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گن جاؤ اور جب کوئی اعتراض کرے تو سر کھجلاتے ہوئے یہ کہہ جاؤ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی اسی آیت کے مصداق ہیں۔ اور کھسیانے ہوکر پیشگوئی کردو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی بہت عمر پاوینگے کیوں کہ اس آیت کے یہ معنیٰ ہوتے تو سب سے زیادہ نفع رساں مبارک وجود تو خاتم النبیین محمد مصطفیٰ رسول رب العالمین کا تھا جن کی عمر ۶۳ برس ہوئی۔ ایک شاہزادہ کو تحصیل کے چپڑاسیوں کی صف میں لاکھڑا کرنا اُس کی ہتک ہے۔ کوئی تعریف کی بات نہیں۔ حضرت اقدس کا نام وعظوں میں لینے کے یہ معنی نہیں کہ غیروں کے سامنے آپ کے درجے گھٹا گھٹا کر پیش کیا جائے اور آپ کو ایک معمولی مولوی یا پیر کی حیثیت میں دکھایا جائے یہ تو اُس ذات ستودہ صفات کی ہتک ہے۔ نام لینا تو یہ ہے کہ دنیا کو بتایا جائے کہ آپ اس زمانہ کی ضرورت کے نبی دنیا کی تمام قوموں کے نجات دہندے خدا کے برگزیدہ مسیح موعود اور وہ مہدی ہیں جن کا ذکر احادیث صحیحہ میں ہے اور وہ رسول ہیں جس کے ذریعہ آں حضرت ﷺ کی بعثت ثانی کا عہد پورا ہونا تھا۔ اور وہی رسول ہیں جس کی پیشگوئی قرآن مجید میں ہے۔ اور جس کے صدق کے نشانات اتنے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان سے ان کی نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔ (دیکھیں اب ہمارے مباحثہ میں وہ نشان کھلیں گے یا چھپے چھپائے ہی رہینگے۔ اڈیٹر اہلحدیث) چہ جائیکہ اس کی اپنی نبوت ثابت نہ ہو۔ ہاں یہ وہی موعود ہے جو نہ صرف تمام اولیاء امت محمدیہ تمام خلفاء امت محمدیہ بلکہ اکثر انبیاء علیہم السلام سے بھی تمام شان میں بڑھ کر ہے اور جو یقیناً محمد ثانی ہے۔

(الفضل قادیان ۶/اپریل ۱۹۱۵ء، صفحہ ۷)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس بات کا فیصلہ کہ مرزا صاحب کا نام کس لب ولہجہ سے ہونا چاہئے اُن کے معتقدین کرسکتے ہیں۔ ہمارے ہاں تو اُن کے لئے القاب مقرر ہیں کیا مجال کہ اُن میں کمی وبیشی ہوجائے۔ البتہ یہ بات ضرور قابل ذکر ہے کہ لمبی عمر والوں میں خواجہ صاحب نے مولانا بٹالوی کو شمار نہ کیا حالانکہ مولانا کی عمر اس وقت اسی سال سے متجاوز ہے کیا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود لمبی عمر پانے کے نافع الناس نہیں ہیں یا خواجہ صاحب سے سہو ہوگیا۔ امید ہے آئندہ تقریر میں اس کی تلافی فرمائینگے۔

(اہل حدیث امرتسر جلد۱۲۔ نمبر۲۵۔ مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳/اپریل ۱۹۱۵ء ص:۲-۳)

شاہجہانپور میں قادیانی مباحثہ

حافظ عبدالکریم اطلاع دیتے ہیں کہ ایک قادیانی مسمی محمد بخش کو اپنے مذہب میں لا رہا تھا میں نے کہا مرزا صاحب نے تو نبوت کا دعویٰ کیا بلکہ بعض نبیوں سے افضل بنے ہیں۔ اُس نے انکار کیا۔ لوگوں نے حوالہ طلب کیا میں نے رسالہ الہامات مرزا اور اخبار اہلحدیث میں سے وہ حوالجات پیش کئے۔ سب حیران رہ گئے محمد بخش نامی جو قادیانی ہونے کو تھا اس خوشی میں مٹھائی بانٹ کر تائب ہوا۔ الحمدللہ یہ سب اخبار اہل حدیث کی برکت ہے۔

(اہل حدیث امرتسر جلد۱۲۔ نمبر۲۵۔ مورخہ ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳/اپریل ۱۹۱۵ء ص:۱۳)

چوتھا دعویدار

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن میں بڑا اختلاف تو قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کا ہے جو مرزا صاحب کی نبوت میں مختلف ہیں مگر تیسرے اور چوتھے دعویدار کچھ اور ہی کہتے یں وہ سرے سے ان کو جواب دیتے ہیں کہ تم دونوں غلطی پر ہو، امام الزماں اور مصلح زمان ہم ہیں۔

مولوی عبداللہ تیماپوری (دکن) دعویدار خلافت تھے اب ایک صاحب ظہیرالدین نامی پیدا ہوئے جنہوں نے ایک دو ورقہ اشتہار ہمارے پاس بھی بھیجا ہے جو بالاختصار اُنہی کے الفاظ میں نقل ہے:

المبارک اے احمدی قوم کے معزز بزرگو آپ صاحبوں کو علم ہوگا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وصیت کی تھی کہ ''جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔'' سو آگاہ رہو کہ میں ہی وہ شخص ہو جس نے روح القدس سے مدد پاکر جماعت کے لئے قائم ہونا تھا۔ گوش ہوش سے سنو کہ خدا نے اپنی وحی سے مجھے مخصوص کیا ہے اور اگرچہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ لوگوں کو ایک معمولی انسان دکھائی دیتا ہوں لیکن یہ ایک سچی بات یہ ہے کہ احمد صلعم کے مخالفین کے مقابلہ کے لئے الہاماً مامور کیا گیا ہوں دیکھو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتیوں کا کام ہے کہ خود خدا نے مجھے یوسف قرار دیا ہے اور میرا نام دین کا چراغ اور بشیر بھی رکھا ہے۔ میرے اس دعویٰ پر غور کرو کہ میں ہی وہ موعود غلام حلیم ہوں جس نے صاحبزادہ مبارک احمد صاحب مرحوم کا قائم مقام ہونا تھا۔ اور جس طرح مبارک احمد چہار شنبہ کے روز پیدا ہوا۔ اُسی طرح یہ عاجز بھی عید کے دن (۱۵ جولائی ۱۸۸۵ء۔ اڈیٹر اہل حدیث) چہار شنبہ کو چوتھے پہر پیدا ہوا جب کہ چراغ بھی روشن کئے گئے۔ دلائل صحیحہ اور براہین قاطعہ سے عقلمند لوگ ہمیشہ فائدہ اٹھایا کرتے ہیں لیکن واقعات حقہ ایک ایسی چیز ہے جہاں ہر خاص وعام کو سر تسلیم خم کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے اس اشتہار میں واقعات لکھتا ہوں کہ میرے خدا نے مجھے ایسی والدہ مکرمہ کے پاک بطن سے پیدا کیا جس کو سخت مایوسی اور نومیدی کی حالت میں مسیحی نفس بچے کی خوشخبری ملی اور جس کے ہاں میرے بعد صرف تین ہی بچے پیدا ہوئے اور اس طرح سے الہام الٰہی کے ماتحت تین کو چار کرنے والا مجھے قرار دیا گیا۔ عورتوں پر فریفتہ ہونے والے نفسانی لوگ جو قرآن کریم سے چار عورتوں تک نکاح کرنے کا نہ صرف جواز بلکہ حکم نکالا کرتے ہیں۔ (قادیانی خلیفہ ثانی کی طرف اشارہ ہے۔ اڈیٹر اہلحدیث) ان کو وحی الٰہی تین کو چار کرنے والا سے بدرجہ اولے تسلیم کرنا پڑیگا۔

اے احمدی قوم کے بزرگو میں جو خدا کی قدرت اور رحمت کا ایک کرشمہ ہوں اُس کے فضل اور احسان کا ایک نشان ہوں۔ احمدیت کی فتح اور ظفر کے لئے جو بطور ایک کلید کے ہوں میرے ساتھ ہو جاؤ اور خدا کی پیشگوئیوں کی تکذیب نہ کرو۔ کوئی ایک اخص آدمی احمدی جماعت میں پیش کرو جس کو مسیح موعود نے اپنے ہاتھ سے ایسا سارٹیفکٹ دیا ہو جس کا یہ خلاصہ ہو کہ مسیح موعود (مرزا) نے تو اپنے بعض الہامات کو پہچاننے میں غلطی کی ہو اور اُس مصلح موعود نے اس غلطی کی اصلاح کی ہو اور خود مسیح موعود نے عالم رویا میں اُسے بتلایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کہ فلاں فلاں غلطیوں کی جو درستی کی گئی ہے تو وہ بالکل صحیح ہے۔ ایسے ہی وہ بابرکت موعود دعویٰ سے پہلے رویائے صادقہ اور سچے الہامات میں صاحب تجربہ بھی ہو۔ اور مسیح موعود کا وہ سچا غلام ہو۔ اُس کی باتیں سچی اور اُس کے دعاوی بادلائل ہوں۔ پس اے وے لوگو جو میرے دعاوی کی تصدیق کرنا چاہتے ہو تم میں سے ہر ایک کا فرض ہے جو وہ اللہ تعالیٰ کی ہستی، اللہ تعالیٰ کے فرشتوں، اللہ تعالیٰ کی کتابوں، اللہ تعالیٰ کے رسولوں، یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن میں جس احمد کے حق میں حضرت مسیح بن مریم کی طرف سے ایک پیشگوئی درج ہے وہ احمد رسول اللہ صلعم صرف صرف حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) جری اللہ فی حلل الانبیاء ہی ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود نے جس ایک ذکی غلام کے حق میں اپنے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں پیشگوئی کی ہوئی ہے وہ موعود یہی راقم الحروف ظہیرالدین نام ہی ہے۔'' الخ

اڈیٹر اخبار اہلحدیث لکھتے ہیں:

ہم تو اس الہامی مذہب کو ابتداء ہی سے سمجھنے سے قاصر ہیں تو اب کیا سمجھیں گے۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنی کم علمی کا اعتراف کر کے یہ سب کچھ قادیانی مشن کے سپرد کیا جائے۔ محتسب را درونِ خانہ چہ کار

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲۔ نمبر ۲۶۔ مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۳۰ اپریل ۱۹۱۵ء ص: ۳-۴)

کفر سستا بلکہ مُفت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

خدا کی شان جو چیز بنی آدم کو زیادہ مضر ہے اُسی قدر اس کا رواج بھی زیادہ۔ شراب ودیگر منشیات کو دیکھئے جس قدر مُضر ہیں۔ اُسی قدر زیادہ رواج پذیر ہیں۔ اسی طرح کفر انسان کو سخت مضر ہے اس کا رواج تو شراب سے بھی زیادہ ہے۔ مسیح موعود علیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام کی بابت حدیثوں میں آتا ہے کہ اُس کے دم سے کافر مرجاوینگے کیا معنی۔ یعنی اُس کے اثر صحبت سے کافروں کا کفر جاتا رہیگا۔ مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ اس مرغوب خلائق (کفر) نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب قادیانی جو بزعم خود مسیح موعود تھے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کی صحبت سے بھی اُن کو صحبتیوں کو یہی حاصل ہوا۔ آہ کس قدر مقام افسوس اور حسرت ہے کہ جس بزرگ کے اثر صحبت سے کفر مرنا تھا اُسی کو صحبت یافتوں بلکہ فدائیوں میں آج کفر موجزن ہے سچ ہے۔

تہیدستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

تفصیل اس کی یہ ہے کہ قادیانی پارٹی بپابندی اپنے اصول کے جملہ مسلمانانِ دنیا کو جو مرزا صاحب قادیانی کو نبی نہیں مانتے کافر جانتی ہے جن میں اُن کے سگے بھائی لاہوری پارٹی کے لوگ کفر کے مستحق تر ہیں۔ کیوں کہ (بقول قادیانی پارٹی) وہ نہ صرف منکر نبوت مرزا ہیں بلکہ مرتد عن المرزا۔

یہ تو ہوا ایک پارٹی کا حال۔ لاہوری پارٹی کا اصول ہے چونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے (اس لئے بقول لاہوری پارٹی) قادیانی پارٹی پر کفر عائد ہوتا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ جس بزرگ (مسیح موعود) کی صحبت سے کفر کو بھاگنا چاہیئے تھا۔ اُسی کی صحبت کا یہ اثر ہے کہ ''ہر دو کافر'' کی آواز آرہی ہے۔ ہم کون؟ کہ اس مقدس جماعت کی اندرونی نزاع میں دخل دیں۔

محتسب را درونِ خانہ چہ کار

ہمیں سخت افسوس ہے کہ مرزائی جماعت کفر سے بھاگی تھی لیکن کفر میں ہی مبتلا رہی جس پر یہ مثل صادق آتی ہے:

''تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا''

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۲: نمبر ۲۷۔ مورخہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۳۳ھ مطابق ۷ رمئی ۱۹۱۵ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کے وقت رنج کینے دور ہو گئے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انجیل میں ایک فقرہ ہے: درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے،

جس کو عربی میں کہتے ہیں: الثمره تنبیء عن الشجرة ۔

یہ قانون بہت صحیح ہے۔ خصوصاً اس صورت میں کہ درخت کے پھل کا میٹھا ہونا کسی صحیح دلیل سے ثابت ہو۔ اس لئے جو پھل ہمارے سامنے پیش کیا جاوے اگر وہ میٹھا نہیں ہے تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس درخت کا نہیں۔

آؤ اس قاعدہ سے ہم قادیانی مسیح کی جانچ کریں۔ گو اس سے پہلے بھی ہر ایک قسم کی جانچ ہم کر چکے ہیں۔ حدیث شریف میں مسیح موعود کے حق میں وارد ہے

قال رسول الله ﷺ لینزل لن ابن مریم حا کما عاد لاً فلیکسرن الصلیب و لیقتلن الخنزیر و لیضعن الجزیة و لیترکن القلاص فلا یسعی علیها و لتذهبن الشحناء و التباغض و التحاسد و لیدعون الی المال و لا یقبله احد۔

مسلم ۔ رسول خدا ﷺ نے فرمایا ضرور ابن مریم منصف عادل ہو کر اترے گا پھر وہ صلیب کو توڑ دیگا اور خنزیروں کو قتل کریگا اور جزیہ موقوف کرے گا اور اونٹوں پر کوئی سوار نہ ہوگا اور کینے عداوتیں اور حسد سب دور ہو جائیں گے اور لوگوں کو مال کی طرف بلایا جائیگا کوئی قبول نہ کریگا۔

اس حدیث میں سے ہمارے زیر بحث صرف ایک فقرہ ہے جسکے الفاظ یہ ہیں

کینے دور ہو جائیں گے۔

یہی فقرہ تمام حدیث میں برتر ہے۔ یہ فقرہ مسیح موعود کے زمانہ میں مسلمانوں کا تمدن بتلاتا ہے۔ یعنی مسلمانوں کی اس وقت یہ حالت ہوگی کہ مسیح موعود کے اثر صحبت سے ان کے کینے اور رنجشیں سب دور ہو جائیں گی۔ وہ اس وقت کیا ہو جاویں گے، اس شعر کے مصداق

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

مسلمان کئی قالب اور ایک جان ہو جائیں گے۔

جناب مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں جب کبھی یہ حدیث پیش ہو کر سوال ہوا کہ مسیح موعود کے آنے سے یہ برکت مسلمانوں مین ہونی چاہیے تھی حالانکہ نہیں ہے مسلمان بدستور ایک دوسرے سے عداوت کینہ اور رنجش رکھتے ہیں تو جواب ملتا تھا کہ اس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کے ماننے والوں کی کیفیت ہوگی منکرین اس نعمت سے محروم رہیں گے اور ہونا بھی چاہیے کہ محروم ہی ہوں کیونکہ کفر اور ایمان کے ثمرات ایک سے نہیں ہو سکتے۔

یہ جواب مرزا صاحب کی زندگی میں بھی صحیح نہ تھا آج کل تو اس کی غلطی ایسی نمایاں ہو رہی ہے کہ مثل فلق الصبح (روز روشن کی طرح) اس کو کہا جائے تو بجا ہے۔

مرزا صاحب کی زندگی میں کیوں صحیح نہ تھا اس لئے کہ مرزا صاحب نے خود ایک مقام پر اپنے مریدوں یا بالفاظ دیگر اپنی امت کے اخلاق اور برتاؤ کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے۔

> اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں سے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیز گاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ایسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیک نہیں کر سکتے چہ جائے کہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔

(اشتہار التوائے جلسہ ملحقہ بشہادت القرآن، مصنفہ مرزا قادیانی)

یہ عبارت بآواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی ہی میں ان کی جماعت میں حدیث مذکور کا اثر نہ تھا۔ اب بعد انتقال جو حالت ہے عیاں راچہ بیان۔ قادیانی پارٹی لاہوری سے اور لاہوری قادیانی سے اسی قدر بلکہ اس سے بھی زیادہ کشیدہ اور رنجیدہ ہیں کہ کسی جلسہ یا مجلس میں دونوں پارٹیاں یکجا ہو جاویں غیروں سے تو گفتگو اور صاحب سلامت کریں گے مگر آپس میں نہیں۔ کیونکہ خلیفہ قادیان کا فتوی ہے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کے ساتھ ہم مل کر کام کر سکتے ہیں مگر ان لوگوں کے ساتھ نہیں مل سکتے جنہوں نے قادیانی خلافت سے علیحدگی کی۔

ہمیں اس موقع پر نہ اس فتوی پر بحث کر کے غلط یا صحیح ثابت کرنا منظور ہے نہ ان دونوں پارٹیوں میں سے کون حق پر ہے اس کا ثبوت دینا منظور ہے بلکہ مطلب سعدی دیگر است۔ ہمیں یہ بتلانا مقصود ہے کہ بحکم ذکر ھم بایام اللہ واقعات کو سامنے رکھو اور حدیث نبوی کا مطالعہ کرو کہ بموجب الفاظ حدیث مسیح موعود کا ثبوت ہوتا ہے؟

پھر اگر بغیر اینچ پیچ کے تمہارا ایمان یہ فیصلہ کرے کہ ہاں حدیث مذکور قادیانی مسیحیت پر چسپاں ہے تو تم کو اختیار ہے تسلیم کر لو۔ اور اگر یہ فیصلہ کرے کہ حدیث مذکور صریح اس کی نقیض بلکہ مناقض ہے تو اس پر غور کر کے سلطان محمود غزنوی کی طرح بت شکنی پر ہمت کرو۔ اگر تم لوگ آج ہمت نہ کرو گے تو بھی یہ بت زیادہ دیر تک رہنے کا نہیں۔ لیکن افسوس ہے تمہاری غلطی کی اصلاح پھر نہ ہو گی

خیرے کن اے فلاں و غنیمت شمار عمر
زان پیشتر کہ بانگ بر آید فلاں نماند

یہ ہمارا خطاب خاص کر ان لوگوں سے ہے جو ہر ایک بات کو معقولیت سے سنتے اور مانتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں سے ہمیں توقع ہے کہ وہ حدیث مذکور پر غور کر کے قادیانی واقعات کو جو قدرتی طور پر وقوع پذیر ہو رہے ہیں غور سے دیکھیں گے انّ فی ذلک ذکری لمن کان لہ قلب۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۴ مئی ۱۹۱۵ء ص ۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک بے حیائی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ناظرین نے پڑھا ہوگا کہ گوجرانوالہ میں میرے دو لیکچر ہوئے۔ ان لیکچروں میں قادیانی پارٹی نے کھنڈت ڈالنے کی کوشش یوں کی کہ ایک بھولے بھالے نوجوان کو بہکایا کہ جلسہ میں وفات مسیح پر بحث ہو جائے۔ منتظمین جلسہ نے کہا یہ جلسہ مخالفین اسلام کے مقابلہ میں ہے، اس لئے اس بحث کا یہاں ذکر مناسب نہیں۔ مگر بھولا نوجوان یہی کہتا رہا۔ مجھے اس سے کیا مطلب تھا۔ آخر کار منتظمین جلسہ نے میرے ہاتھ میں ان مضامین کی ایک فہرست دے دی جن پر ان کو لیکچر کہلوانا تھا۔

خیر لیکچر ہوا مگر حاضرین، جن میں مرزائی، (لیکن روشن خیال) بھی کثرت سے شریک تھے کے شوق سے دوسرے روز کے وعظ کی منادی بھی ہوئی اور وعظ بھی ہوا۔

صدر جلسہ بابو غلام حیدر صاحب پنشنر تحصیل دار خود معتقد مرزا تھے۔ انہوں نے مولوی اکبر خان صاحب اڈیٹر پیغام صلح لاہور کو ایماء کیا کہ اس تقریر پر کچھ اظہار رائے کریں۔ مولوی صاحب نے حق انصاف سے یہ کہا کہ اس تقریر کے متعلق میں کیا عرض کروں اس شعر کی مصداق ہے

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا ایں جاست

اس کے بعد اپنے مافی الضمیر کو بہت واضح لفظوں میں ظاہر کیا۔ ساتھ ہی اس کے میں دیکھتا تھا کہ مولوی صاحب کو اپنے قادیانی بھائیوں سے کچھ خوف سا لگ رہا تھا۔ اس لئے وہ یہ بھی کہہ گئے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیت کے سخت مخالف ہیں، مگر میں اس کو ایک کمینہ پن جانتا ہوں کہ کسی مخالف کی اچھی بات کو بھی اچھا نہ کہا جائے۔

میں حیران تھا کہ ایسی معمولی بات پر مولوی صاحب کو اتنا دفع دخل مقدر کرنے کی کیا ضرورت پیش آئی۔ لیکن اصل یہ ہے کہ اپنے سگے بھائیوں کی خوخصلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جیسے وہ واقف ہیں ہم نہیں ۔ اس لئے انہی کا قیاس صحیح نکلا ۔قادیان کے اخبار الفضل میں ایک تو جلسہ میں وفات مسیح پر بحث نہ کرنے کو میرا فرار قرار دیا (اچھا بہت خوب شائد اسی طرح رام پور کے فرار کا بدلہ ہو جائے) دوم اپنے احمدی (مرزائی) شرکاء جلسہ پر خوب بوچھاڑ کی ۔الفضل میں ایک نوٹ لکھا گیا کہ

ان (لاہوری پارٹی کے) لوگوں کی حالت اور اعتقادات کا پتہ ہمیں لگ چکا ہے کہ مولوی ثناء اللہ جیسے دشمن احمد و احمدیت کے لیکچر میں سب سے پہلے پلیٹ فارم پر جا موجود ہوئے ۔اور اگر کوئی ان کو اس وقت سر دھنتے دیکھتا تو ضرور کہتا کہ پولوس کے کسی مرید پر روح القدس اتر آیا ہے۔ان غیرت مندوں میں جو ثناء اللہ امرتسری کے لیکچر کے ممتاز حاضرین تھے اکبر شاہ خان اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی بھی شامل تھے دوست محمد صاحب پیغام کے مضمون نویس اور مسٹر فضل الٰہی صاحب نومسلم اور بعض دیگر غیر مبائعین تھے انا للہ و انا الیہ راجعون ۔(الفضل قادیان ۳ مئی ۱۹۱۵ء)

اس کے جواب میں لاہوری پارٹی کے پیغام صلح میں ایک مضمون نکلا جس کا عنوان ہے ،پاک بے حیائی ، جو درج ذیل ہے ۔ناظرین اسے بغور پڑھیں اور داد انصاف دیں ۔

پاک بے حیائی

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے مسلمانوں میں کیسی اعلیٰ درجہ کی روشن خیالی اور اولو العزمی وسیع حوصلگی اور خوش اخلاقی پیدا کی ہے کہ فرمایا کلمہ خیر جہاں پاؤ اپنی ملکیت سمجھو

مرد باید کہ گیرد اندر گوش
ورنبشت ست پند بر دیوار

ہندوؤں پر جو بڑے بڑے الزام لگائے جا سکے ہیں ان میں ایک چھوت چھات کا مسئلہ اور برہمنوں کی مجلس میں شودروں کو باریاب نہ ہونے دینا وغیرہ تنگ خیالیاں ہیں ۔

اسلام نے یہاں تک وسیع الحوصلگی کی تعلیم دی کہ غیر مذہب والی عورتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے شادیاں اور عیسائی ماں سے محبت اور تعظیم کا برتاؤ، اور اس کی خدمت میں اپنے آپ کو ایک چاکر کمترین کی حیثیت سے پیش کرنے کا ایماء فرمایا۔

اس روشنی کے زمانہ میں جس طرح تمام قوموں اور تمام مذہبوں میں روشن خیالی پائی جانے لگی ہے اسی طرح اسلام سے بھی بہت سی اسرائیلی روایات کی آلائشیں اور پست خیالی و تنگ نظری سے پیدا ہونے والی رسمیں دور ہو گئی ہیں۔ فالحمد لله

اسلام کی تعلیم کے خلاف کسی زمانہ میں یہ رواج پڑ گیا تھا کہ اہل کتاب کے ساتھ کھانا کھا لینے سے ایک مسلمان کو لوگ کافر سمجھنے لگتے تھے اسی طرح جو شخص حضرت مولانا مولوی محمد اسماعیل شہیدؒ کو نیکی کے ساتھ یاد کرتا تھا، اس کا گھر بار لوٹ لینا جائز سمجھا جاتا تھا۔

کسی ہندو کو گائے کا گوشت کھلا دینا بڑے ثواب کا کام اور بغیر کلمہ پڑھے اور ایمان و اسلام کے ارکان سے واقف ہوئے ہی وہ ہندو مسلمان سمجھ لیا جاتا تھا۔ پیران کلیر اور اجمیر کے سالانہ عرسوں میں شریک ہونا حج بیت اللہ سے زیادہ ضروری سمجھا جاتا تھا وغیرہ وغیرہ

خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ اب جہالت و اوہام پرستی تقلید اور پیر پرستی وغیرہ کے بادل پھٹ چکے ہیں اور سمجھ دار لوگوں کی مجلس میں اس قسم کی نامعقول باتوں کی حمایت نہایت ذلیل اور قابل شرم کام سمجھا جاتا ہے لیکن کہیں کہیں ابھی تک ایسے پاک بے حیا لوگوں کا وجود بھی ضرور موجود پایا جاتا ہے جو اپنی نامعقول باتوں کی نامعقولیت کو کسی طرح سمجھ ہی نہیں سکتے۔ مثلاً ایک صاحب ایک احمدی ہونے کی حیثیت سے ایک اخبار میں لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ چونکہ مسیح موعود کے مخالف ہیں اس لئے ان کے لیکچر میں شریک ہونا اور ان کی قابل تعریف باتوں پر اظہار مسرت کرنا گناہ عظیم ہے۔ ممکن ہے کہ شائد اس کے بعد یہ فتویٰ بھی جاری ہو جائے کہ مولوی ثناء اللہ کی ہر ایک بات اور ہر ایک کام کی مخالفت کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ مثلاً مولوی ثناء اللہ کسی آریہ سے مباحثہ کرے تو تم فوراً اس آریہ کے طرف دار ہو جاؤ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر ثناء اللہ خدا ورسول کی مدح وثنا بیان کرے تو تم (نعوذ باللہ) خدا و رسول کو گالیاں دینے لگو۔ اور اگر ثناء اللہ کسی مجلس میں قرآن شریف پڑھے، تو تم اس کی مخالفت میں فوراً کوئی پران کھول کر دیا کھیان دینے لگو۔ اور اگر ثناء اللہ منہ کے راستے پانی پئے تو تم کم سے کم ناک کے راستہ پانی پینے کی کوشش کرو انا للہ و انا الیہ را جعو ن۔ (پیغام صلح لاہور ۶ مئی ۱۹۱۵ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

افسوس ہے قادیانی پارٹی نے وہی روش اختیار کر لی ہے جس کا نقشہ الطاف حسین حالی مرحوم نے نہایت ہی بری صورت میں دکھایا ہے

ہمیں واعظوں نے یہ تعلیم دی ہے
کہ جو کام دینی ہے یا دنیوی ہے
مخالف کی ریس اس میں کرنی بری ہے
نشان غیرت دین حق کا یہی ہے
جو نکلے جہاز ان کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

اس سے مزید لطف یہ کہ میں نے جلسہ مباحثہ میں یہ کہا کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں ہم سب ایک ہیں مگر قادیانی اخبار میں میرے مباحثہ کی نسبت یہ رائے لکھی ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنی عادت کے موافق غزل خوانی کی جو کچھ ان کے مضمون میں اچھی بات تھی وہ ہمارے مرزا صاحب سے لی ہوئی تھی۔ اناللہ بھلا بتلاؤ ایسے انصاف پسند اور اسلام کے خیر خواہ دنیا میں کہیں ہوں گے۔ ہم تو اس کو نہایت ہی چھوٹے درجے کی بات جانتے ہیں۔ اعاذنا اللہ منہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۴ مئی ۱۹۱۵ء ص ۷۔۸)

قادیانی ٹیکہ

حضرت مولانا محمد علی لکھویؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یورپ کی نو ایجادی نے دنیا کی آبادی میں جس قدر ترقی کی ہے، وہ تو محتاج بیان نہیں جب کہ ہر فرقہ کا لیڈر اور ہر فن کا ماہر اپنے مقصود میں اور ہر زاہد اپنے زھد میں، اور ہر جانشین اپنی ہوس نفس میں، ایسی حیرت انگیز ایجاد کریں کہ یورپ کے ڈاکٹروں اور یونان کے حکماء افلاطون وارسطو کے بھی کان کاٹے۔

حال ہی میں ہمارے پاس ایک اشتہار بعنوان، طاعون کا حفظ ما تقدم، مجریہ انجمن احمدیہ فیروز پور پہنچا جسے دیکھ کر تعجب... بھی ہوا پھر خوشی بھی ہوئی کہ ایسے بے خرچ ٹیکہ سے تو ہزارہا غریب مسلمان اور ہزارہا ناطاقت ضعیف مسلمان فائدہ مند ہوں گے۔ یہ تو کم خرچ بالانشین کی بجائے بے خرچ اعلیٰ نشین کا مصداق ہے۔

لیکن جب دیکھا تو اسے دو جزوں پر منقسم پایا۔ ایک تو وہی کہ جو سید المرسلین (فداہ ابی وامی) ﷺ سے برائے حفظ از آفات مروی ہے یعنی

بسم الله الذی لا یضر مع اسمه شیء

اور اعوذ بکلمات الله التامات من شر ما خلق۔

یہ تو جملہ اہل اسلام کے لئے باعث اطمینان ہے۔

جزء ثانی، جو جزو اعظم ہے بلکہ بالفاظ اشتہار اصل علاج ہی یہی ہے، وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر ایمان لائے۔

اس پر ہم انشاء اللہ چند سوالات خلیفۃ المسیح سے کریں گے فی الحال قادیانی ٹیکہ کی صحت اور مجرب ہونے پر ہمیں شبہ ہے۔

شبہ یہ ہے کہ ہمارے سامنے کئی ایک مرزائی طاعون سے مدفون ہوئے جن کے نام بشہادت کتاب چوکیدار پیش کر سکتے ہیں، مگر بشرط ثبوت مشتہر کو نبوت قادیانی سے توبہ کرنی ہوگی، اور بالعکس ہم نبوت قادیانی کے قائل ہوں۔

مرزا صاحب قادیانی پر ایمان لانا طاعون کا علاج ہے، تو پھر ان لوگوں کے حق میں کیوں مفید نہ ہوا۔ اس کا جواب آنے پر اور کچھ لکھا جائے گا۔

حررہ: محمد علی بن مخدومی مولانا عبدالرحمٰن مرحوم شہید مدنی از لکھو کے ضلع فیروز پور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۴ مئی ۱۹۱۵ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مناظرہ سے گریز

۲۵۔اپریل ۱۹۱۵ء کو بمقام درویش کانہ نوتعمیر حلقة المشائخ درگاہ حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء قادیانی جماعت سے جناب مولوی سید محمد بی اے (علیگ) المعروف ذوقی شاہ کا مناظرہ قرار پایا تھا۔مگر افسوس ہے کہ قادیانی جماعت میں سے کوئی صاحب تشریف نہیں لائے۔اور صوفیہ طبقہ کے جس قدر لوگ جمع ہوئے تھے شام تک انتظار کر کے واپس چلے گئے۔

قادیانیوں نے ازخود بحث نکالی تھی ذوقی شاہ صاحب نئے نئے کوچہءفقر میں آئے ہیں وہ انگریزی تعلیم یافتہ ہیں دینیات خصوصاً مناظروں مباحثوں سے انہیں بہت تھوڑی واقفیت ہے تاہم قادیانی گروہ کا نعرہ حریف طلبی سن کر وہ فوراً تیار ہو گئے تھے اور جناب مولانا انوار اللہ خانصاحب ناظم دینیات حیدرآباد دکن کی کتابیں متواتر آٹھ روز مطالعہ کر کے وہ مرزائیوں کے ہر مسئلہ پر گفتگو کو آمادہ تھے لیکن شاہ صاحب کی ساری محنت ضائع گئی اور حلقة المشائخ کے درویش خانہ میں جتنا اہتمام جلسہ کے واسطے ہوا تھا سب بے کار رہا۔نیز ان حضرات کو گرمی کے موسم میں الگ کوفت اٹھانی پڑی جو شوق مناظرہ میں جوق جوق جمع ہوئے تھے۔

جن مرزائیوں نے بحث مقرر کی تھی وقت مقرر کیا تھا انہوں نے تو ایسی وعدہ خلافی کی کہ ایک پرچہ تک نہ لکھا کہ ہم بحث کی لیاقت نہیں رکھتے البتہ بے تعلق اور گفتگوئے مناظرہ سے جدا ماسٹر احمد حسین صاحب فریدآبادی نے ایک خط بھیج دیا کہ ہم قادیان کے پیشوائے اعظم کے حکم کے بغیر بحث کرنے کے مجاز نہیں ہیں۔اس کے علاوہ آپ لوگ احقاق کی صلاحیت سے مستغنی ہیں پھر بحث سے کیا حاصل۔

قصہ مختصر اس مضبوط اور صف شکن جماعت کو اس طرح پسپائی اٹھانی پڑی جس کا دعوی فتح آسمان ہفتم تک پہنچا کرتا ہے۔عرفانی دہلوی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔۱۴ مئی ۱۹۱۵ء ص ۱۰۔۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکما وعادلا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گزشتہ پرچہ میں ہم نے ایک حدیث نقل کی تھی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہے پرچہ مذکورہ میں گو حدیث تو ساری نقل تھی مگر ہماری نظر بحثیت بحث کے صرف ایک ہی لفظ پر تھی یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں کینہ وکدورتوں کا دور ہونا جو ثابت کیا تھا کہ قادیانی مسیح کے زمانہ میں نہیں ہوا۔

آج ہم حدیث کے دوسرے لفظوں پر بحث کرتے ہیں جو حکما وعادلا ہیں۔

ان دولفظوں کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود اختلافات اسلامیہ کو کتاب وسنت کے مطابق طے کر کے ایک شاہراہ قائم کر دے گا۔

مرزا صاحب قادیانی نے تو اس لفظ کو اتنا وسیع کہا ہے کہ ساری دنیا کے جھگڑے طے ہو کر بلا اختلاف ایک مذہب ہو جائیگا۔ (ملاحظہ ہو چشمۂ معرفت، ص:۸۳)

اب سوال یہ ہے کیا ایسا ہوا؟ جہاں تک واقعات شہادت دیتے ہیں اس کا جواب نفی میں ملتا ہے۔

ہم حیران ہیں ''درخت کو ہم کاہے سے پہچانیں'' پھل تو اُس کا یہ شہادت دیتا ہے

نہ ثمر نہ برگ سبزم نہ درخت سایہ دارم
ہمہ حیرتم کہ دہقاں بچہ کار کشت مارا

قادیانی مسیح نے آکر اور جھگڑوں کو تو کیا مٹایا ہوتا آج اُن کی امت میں خود انہی کی بابت ایک جھگڑا ایسا بپا ہے کہ دونوں پارٹیاں آپس میں ایک دوسرے سے اتنی جدا ہیں کہ شیعہ سنی بھی اتنے جدا نہ ہونگے۔

آج ہم ایک مراسلہ لاہور کے ''پیغام صلح'' سے نقل کرتے ہیں جس سے ناظرین کو بآسانی معلوم ہو سکے گا کہ قادیانی مسیح نے تنازع مٹائے نہیں بلکہ زیادہ کر دیئے۔

ہم جانتے ہیں کہ ہر فریق دوسرے پر الزام لگاتا ہے کہ وہ نفسانیت کرتا ہے۔

ہم اس امر کا فیصلہ دینے کے مجاز نہیں کہ کس فریق کی نفسانیت ہے۔ بلکہ ہمارا مدعا یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ قادیانی مسیح نے سابقہ اختلافات کو مٹانے کے بجائے اپنی ذات وصفات کے متعلق ایسے الفاظ کہے جن سے مزید اختلاف خود اُن کے ماننے والوں میں پیدا ہوگیا۔ حالانکہ اُن کی اپنی حیثیت اور مرتبت کو بہت واضح لفظوں میں صاف کرنا چاہئے تھا۔

ناظرین اب وہ مضمون پڑھیں جو ایک احمدی کا لکھا ہوا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے:

الفضل ۳ مئی ۱۹۱۵ء میں جو اعلان غیر مبائعین (یعنی لاہوری پارٹی) کا گریز شائع ہوا۔ اُس کو پڑھ کر سخت تعجب ہوا کہ ان محمودیوں (قادیانی پارٹی) نے کیسی بے باکی سے اس اعلان کو سراسر افترآت اور اکاذیب سے بھردیا وہ نہایت چالاکی سے شرائط شکنی کا الزام ہمارے ذمہ لگاتے ہیں لیکن اصل حقیقت جس کو اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں ان محمودیوں کے سکرٹری حکیم محمد الدین نام (یہ وہی شخص ہے جس نے حضرت سید نورالدین اعظم رضی اللہ عنہ کے عکسی مکتوب کو دیکھ کر حضرت مرحوم ومغفور کو نالائق کا خطاب دیا تھا۔ آہ نورالدین جو حضرت جی پر بھی ایک جزئی فضیلت رکھتا تھا اُس کا ایک خط دیکھ کر آج یہ محمودیئے نالائق پطرس، یہود، اسقریوطی کا خطاب اُسے دے رہے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون) نے خود ایک درخواست مناظرہ ہمارے ایک مخلص بھائی عبدالحق صاحب سے کی تھی۔ لیکن جب مسیحیوں کے مقابلہ کے لئے محمودیوں کے مولوی گجرانوالہ میں پہنچے تو ۲۷/اپریل کو مولوی سرور شاہ کا ایک رقعہ بھائی عبدالحق صاحب کے نام آیا کہ حکیم محمد دین سے جو تمہاری آپس میں خط وکتابت متعلق مناظرہ ہوئی تھا۔ وہ تو تم جانو اور وہ جانیں۔ اگر تم نے بحث کرانی ہے تو اب ہمارے پاس مناظرہ کی درخواست بھیجو۔ چنانچہ ہمارے اس مخلص بھائی نے ''دروغ گورا بخانہ باید رسانید'' کے مقولہ پر عمل کرکے مناظرہ کے لئے اپنی طرف سے چیلنج لکھ کر بھیج دیا۔ جس پر اُنہوں نے اپنی غیر موعودہ خلیفہ سے اس مناظرہ کی اجازت بھی منگوالی۔ جب اجازت آگئی تو پھر مولوی سرور شاہ کا ایک رقعہ ہمارے بھائی عبدالحق صاحب کے نام آیا کہ تم میں سے کوئی نمایندہ آکر شرائط مناظرہ طے کرلے۔ چنانچہ یہ عاجز اور بابو عبدالحق صاحب ان کے مکان پر گئے پہلے چند باتیں بطور یادداشت کے میر اسحاق صاحب نے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاغذ پر لکھیں۔ جن میں پہلی بات یہ تھی جلسہ مباحثہ عام ہے یا خاص۔ مباحثہ تحریری ہوگا یا تقریری۔ بحث کن مسائل پر ہوگی وغیرہ وغیرہ۔ سب سے پہلے میر اسحاق صاحب نے ہم سے یہ پوچھا کہ مباحثہ پبلک میں ہوگا یا اپنے گروہ میں؟ ہم نے کہا پبلک میں۔ میر اسحاق صاحب نے کہا ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے۔ اس پر میں نے کہا میر صاحب مرد میدان بنئے۔ میدان میں نکلئے۔ اپنے دلائل مسیح موعود کی نبوت کے متعلق قرآن اور حدیث اور حضرت صاحب کی کتابوں سے پیش کریئے اور دنیا کو بتلایئے کہ آں حضرت ﷺ کے بعد بھی ایک نبی کو آنا تھا سو وہ آ گیا اور اس کے نبی ہونے کے ثبوت یہ ہیں، اور دلائل دیجئے کہ اس نئے نبی کے ماننے کے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ اس کے جواب میں میر صاحب نے کہا کہ میں نے یہاں لیکچر اس قسم کے دیئے ہیں۔ میں نے کہا اس میں حضرت جی کا نبی ہونا پیش کیا ہے۔ انہوں نے کہا حضرت جی کا راستباز ہونا بتلایا ہے۔ میں نے کہا راستباز کا لفظ تو غیر نبی پر بھی استعمال ہوسکتا ہے۔ آپ نے نبی ہونا کیوں ظاہر نہ کیا۔ کیا ڈر گئے۔ تو میر اسحاق صاحب نے گفتگو ختم اس پر کی کہ میری بات اول بھی یہی ہے کہ ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے اور آخر بھی یہی ہے کہ ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے۔ اور کہا کہ ہمیں قادیان کے خلیفہ سے صرف اس بات کی اجازت آئی ہے کہ اگر ہم چاہیں تو مباحثہ کریں۔ اور اگر ہم نہ چاہیں تو مباحثہ کریں۔ اس پر میں نے عرض کی کہ افسوس ہے۔ اگر آپ نے پبلک میں بحث نہیں کرنی تھی تو قادیان کے خلیفہ کی خدمت میں اجازت منگوانے کے لئے آدمی بھیجنے کی کیا ضرورت آ پڑی تھی۔ آپس کا مباحثہ تو ہم میں اور آپ میں ہو ہی رہا ہے۔ آخر مولوی سرور شاہ نے کہا کہ اگر پبلک مباحثہ کرانا ہے تو لاہور میں کراؤ۔ بھائی عبدالحق صاحب نے کہا کہ اچھی بات ہے آپ اپنے خلیفہ کو میدان میں لاویں۔ مولوی صاحب موصوف نے کہا کہ اس کے لانے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم جو موجود ہیں۔ بابو عبدالحق صاحب نے کہا۔ آپ تو یہاں بھی موجود ہیں۔ اگر آپ کی موجودگی میں پبلک مباحثہ لاہور میں ہوسکتا ہے۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوجرانوالہ میں کیوں نہیں ہوسکتا۔ اس پر بھی میر اسحاق صاحب درمیان میں بول اُٹھے کہ ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے۔ ہماری اول بات بھی یہی ہے اور آخر بات بھی یہی۔ ہمارے احباب نے تو اسی لئے اُن کو چیلنج مباحثہ دیا تھا تاکہ گریز اور التوائے بحث کے لئے اُن کو کوئی حیلہ ہاتھ نہ آجاوے۔ مگر ان محمودیوں نے گریز کا یہ حیلہ نکال ہی لیا کہ ہم پبلک میں بحث نہیں کرینگے۔ غرض جب میر اسحاق صاحب اور اُن کے ساتھ کے مولوی اس طرح مباحثہ سے گریز کر گئے۔ اور ہم وہاں سے اُٹھ کھڑے ہوئے تو میر اسحاق صاحب نے مجھ سے مخاطب ہوکر کہا کہ تم ذرا بیٹھو کیوں کہ تم میاں چراغدین صاحب کے بیٹے ہو۔ لیکن تم سے ہمارا کوئی دینی تعلق نہیں۔ میں نے عرض کیا میر صاحب حقیقت میں اب کوئی تعلق آپ سے نہیں رہا۔ میں جب تک آپ کے ان عقائد سے ناآشنا تھا آپ سے محبت رکھتا تھا۔ جب آپ کے ایسے عقائد سے آگاہی ہوئی۔ فوراً تعلق چھوڑ دیا۔ میرا پہلے بھی جن بزرگوں سے دینی تعلق تھا وہ محض اللہ ہی کے لئے تھا۔ اور اب بھی جن سے تعلق ہے وہ بھی محض اللہ ہی کے لئے ہے۔ میں نے دین کو مقدم کیا عزیز کو مقدم نہیں کیا۔ میں چونکہ دین اس کو نہیں سمجھتا جس کو آپ پیش کرتے ہیں اس لئے اب آپ لوگوں سے تعلق ایسا ہی ناممکن ہے اور محال ہے جیسا کہ تاریکی اور روشنی کا تعلق محال اور ناممکن ہے۔ باتوں باتوں میں ہی میں نے میر اسحاق صاحب سے یہ بھی پوچھ لیا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ عیسائیوں کے جلسہ میں آیت ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد کو بحق آں حضرت ﷺ بیان کیا ہے اس پر اُنہوں نے تسلیم کیا کہ میں نے ایسا ہی بیان کیا ہے۔ میں نے کہا تو یہ میاں صاحب (مرزا محمود خلیفہ قادیانی) کا عقیدہ نہیں۔ میر صاحب نے کہدیا کہ نہیں۔ میاں صاحب کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ میں نے کہا میاں صاحب نے اپنا یہ عقیدہ کہاں ظاہر کیا ہے۔ اُنہوں نے کہا الفضل میں۔ میں نے کہا افسوس ہے کہ آپ کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ الفضل میں اس آیت کے متعلق ایک حرف بھی میاں صاحب نے نہیں لکھا۔ بلکہ القول الفصل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا کر اس کے متعلق کچھ لکھا ہے یہ تھی آپس کی گفتگو۔ اس پر کوئی جمال الدین نامی آ گئے۔ اُنہوں نے آتے ہی نہایت حماقت سے یہ فقرہ کہا کہ ان کو (یعنی ہم کو) اس مکان میں کیوں گھسنے دیا۔ اس پر ہم اُٹھ کھڑے ہوئے۔ مگر میر اسحاق نے پھر کہا کہ ذرا بیٹھ جاؤ۔ مگر چونکہ اُس حماقت شعار نے پھر یہی لفظ دہرائے کہ ان کو کیوں اس مکان میں آنے دیا تو میں نے وہاں بیٹھنا بے حیائی سمجھا۔ اس لئے ہم وہاں سے آ گئے میں یہ بیان کرنا بھول گیا کہ مولوی سرور شاہ بھی درمیان میں دو دفعہ بولے تھے۔ اُن کی ہر ایک بات میں کجی معلوم ہوتی تھی اور بد اخلاقی کا کچھ انتہا نہ تھا۔ میر اسحاق نے تو دو دفعہ فرمایا کہ بیٹھ جاؤ۔ مگر شاہ صاحب نے دونوں دفعہ ناک منہ چڑھا کر کہا کہ جاؤ جاؤ۔ میرے خیال میں اس بات کے بیان کرنے کی تو ضرور نہیں کہ شرائط مباحثہ طے کرنے کے وقت جس قدر مبائعین وہاں جمع تھے سب کو نیچے اتار دیا گیا۔ معلوم ہوتا تھا کہ پہلے سے ہی مولویوں میں اس قسم کے صلاح مشورے طے ہو چکے ہوئے تھے کہ جو بات فریق مقابل کہیگا وہی ہم نہ مانیں گے۔ اسی لئے اُنہوں نے یہ سوچ کر کہ ممکن ہے اس ردوکد سے مبائعین پر کوئی بُرا اثر پڑے اور اُن کو اپنے فرقہ کے مولویوں کی کمزوری کا پتہ کہیں لگ جائے شرائط مباحثہ کے وقت سب محمودیوں کو مکان سے نیچے اتار دیا۔ الفضل نے تو پہلے ہی سے اپنی یہ عادت ٹھیرالی ہوئی ہے کہ جھوٹ کے سوا سچی بات نہ کرے۔ (کیا کلیتًا؟ شائد۔ اہلحدیث) چنانچہ اُس نے حسب عادت اپنی کے یہ فقرہ بھی اپنے ماتھے پر سے سیاہی کا کلنک اتارنے کے لئے لکھ دیا۔ کہ ''اگر ان کی (یعنی ہماری) غرض تحقیق کی ہوتی تو اس پبلک پر زور دینے کے کیا معنی تھے۔'' گویا بتلایا ہے کہ ہمنے بغرض تحقیق اُن سے یہ مباحثہ کرنا تھا۔ سبحان اللہ۔ محقق تو شائد دنیا میں یہی مانے جاتے ہونگے۔ اور تحقیق بھی کس مسئلہ میں کہ آں حضرت ﷺ کے بعد ایک نبی آ گیا جس نے آ کر خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی کا جھوٹا ہونا ظاہر کر دیا۔ اور خدا و رسول کے ارشاد کے خلاف آں حضرت ﷺ کو بھی مختص الزمان پیغمبر ثابت کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تحقیق تو وہی اندھا کریگا جس کو آں حضرت ﷺ کے آفتاب عالمتاب ہونے میں کوئی شبہ ہوگا یا جس کو آں حضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے میں کوئی شک ہوگا یا وہ جو خاتم النبیین کی جگہ کسی مہدی یا مسیح کو خاتم النبیین قرار دیتا ہوگا۔ اس کو اس تحقیق کی کیا ضرورت ہے جو جانتا ہے کہ دنیا کے لئے ایک ہی آفتاب ہے جو قیامت تک رہیگا۔ اس کے ہوتے کسی دوسرے آفتاب کی ابداً ضرورت نہیں کیونکہ وہ آفتاب صداقت جب سے طلوع ہوا۔ اس کی روشنی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اور نہ کبھی وہ غروب ہوگا۔ غرض ہماری اس مباحثہ سے یہ تھی کہ کوئی سعید روح سعادت حاصل کرلے اور حق سے دُور نہ رہے اور غیر ماموری کی بیعت کے پھندے سے رہائی پاوے اور ان محمودیوں کے طلسم کو ھباء المنثورا ہوتا دیکھ لے۔"

مگر الفضل بھی کچھ ایسا عہد شکن ہے کہ اب پھر لکھتا ہے کہ

"اپنے امیر سے چیلنج دلائیں اور وہ پہلے کی طرح اظہار کمزوری نہ دکھائیں۔"

اگرچہ اس کو خوب معلوم ہے کہ حضرت امیر ایدہ اللہ بنصرہ (مولوی محمد علی رئیس لاہوری پارٹی) کسی طرح بھی اور کبھی بھی کوئی کمزوری دکھانے والے نہیں۔ بلکہ وہ تو ایسے مرد میدان ہیں کہ برہنہ تلواروں کے سامنے بھی اپنے عقائد کا اعلان کرنے سے نہیں رُک سکتے۔ الفضل کے خلیفہ کی طرح نہیں کہ حیدر آباد دکن کے ایک نواب کو تبلیغ کی تو خوف کے مارے حضرت جی کا نبی ہونا اس میں ظاہر نہ کرسکے۔ اب اگر قادیان کے مولویوں کو کچھ اطرا ہے تو مرد میدان بن کر خود چیلنج مناظرہ دیں اور میدان میں نکلیں۔ اور جس طرح سے چاہیں ہمارے ساتھ ایسا مباحثہ کرلیں ہم حاضر ہیں۔ (خاکسار محمد حسین)

(پیغام صلح لاہور ۹ر مئی ۱۹۱۵ء)

(اہل حدیث جلد ۱۲۔ نمبر ۲۹۔ مورخہ ۶ رجب ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۱ مئی ۱۹۱۵ء ص:۴-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ سے کون بھاگا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۵ مارچ 1915ء میں ہم نے لکھا تھا کہ قادیانی مشن کی دونوں پارٹیاں (قادیانی اور لاہوری) اپنا جھگڑا مٹانے کو ہم سے مباحثہ شروع کردیں۔

اس معقول تجویز پر قادیان کے اخبار الفضل نے لکھا کہ ہم اوروں کے ذمہ وار نہیں ہم (قادیانی) آپ کے چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔ اس منظوری چیلنج کے متعلق الفضل مورخہ ۱۴ مارچ کے الفاظ اہل حدیث مورخہ ۲۶ مارچ میں نقل ہیں جن کا ملخص یہ ہے کہ:

> ہم مرزا صاحب کو مسیح موعود یقین کرتے ہیں اور علی منہاج النبوۃ اس کا ثبوت دینے کو تیار ہیں اور مولوی ثناء اللہ کا چیلنج منظور کرتے ہیں

اس قبولیت کے مطابق الفضل کا کیا فرض ہونا چاہیے تھا کہنے اور بتلانے کی حاجت نہیں کہ فوراً بلکہ فوراً سے پیشتر وہ میدان مباحثہ میں آکر مرزا صاحب کی مسیحیت کا ثبوت دیتا مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ باوجود منظوری چیلنج کے اس نے گریز کا بہانہ کیا بنایا کہ پہلے حیات و وفات مسیح پر بحث ہوگی کیوں؟ ہماری مرضی۔

ادھر سے اس کا جواب دیا کہ گیا کہ نہ ہمارا چیلنج حیات مسیح کا تھا نہ تمہاری قبولیت اس کی۔ پھر یہ جملہ معترضہ کیسا۔ جواب ملا کہ لوگوں کو اس کے متعلق بھی حق باطل کی تمیز ہو جانی چاہیے۔ یہ سچ ہے مگر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہم اس مسئلہ میں قادیانی مشن کے کیوں بحث نہیں کرتے؟ اس لئے کہ اس مسئلہ (وفات مسیح) کے موجد جناب مرزا صاحب نہیں ہیں بلکہ سرسید احمد خان ہیں ملاحظہ ہو: سیرت مسیح، مصنفہ مولوی عبدالکریم قادیانی۔ پھر ایک ایسے مسئلہ پر ہم آپ لوگوں سے بحث کیوں کریں جس کے موجد مرزا صاحب نہ ہوں اور نہ اس مسئلہ کو قادیانی مشن سے کوئی خاص تعلق ہو۔ اگر یہ کہا جائے کہ ہماری دلیل کا اس پر توقف ہے تو اس کا جواب دیا گیا کہ آپ لوگ اپنی دلیل کو یوں بیان کریں: چونکہ مسیح فوت ہو چکے ہیں اور واپس نہیں آویں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے مرزا صاحب مسیح موعود ہیں وغیرہ۔، اس دلیل کے جس مقدمہ پر ہم چاہیں گے اعتراض کریں گے۔ آپ کون؟ کہ خلاف علم مناظرہ مخاطب کو قبل از بیان دلیل مقدمہ دلیل پر بحث کرنے کے لئے مجبور کرتے ہیں اس کی تائید میں نہ عقل گواہی دے سکتی ہے نہ نقل۔

ہم نے جب سے اس میدان میں قدم رکھا ہے ہماری کوشش یہی رہی کہ قادیانی دھوکہ سے لوگوں کو متنبہ کیا جائے کہ وفات مسیح کو مرزا صاحب کے دعوی سے کوئی خاص تعلق نہیں بلکہ مرزا صاحب کا دعوی اس سے بالکل اجنبی ہے۔ مرزا صاحب کا دعوی ان کے الہامات پر موقوف ہے۔ اگر وہ ان میں سچے ہیں تو کل باتوں میں سچے ہیں، اگر ان میں جھوٹے ہیں تو سب باتوں میں جھوٹے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب نے یہ اصول اور طریق گفتگو خود مقرر کیا ہوا ہے۔ رسالہ شہادۃ القرآن میں صاف لکھا ہے

کہ میرے الہامات اور پیش گوئیوں کو دیکھو۔ اگر میں ان میں سچا ہوں تو کچھ شک نہیں کہ خدائے عالم الغیب نے مجھ کو وہ پیش گوئیاں بتلائی ہیں۔ اور اگر میں ان میں جھوٹا ہوں اور میں ان کو خدا کی طرف نسبت کرتا ہوں تو میں مفتری اور جھوٹا بلکہ دجال ہوں۔

پس آسان اور سہل طریق اس مسافت کے قطع کرنے کا یہی ہے کہ مرزائی صاحبان دل کھول کر اس میدان میں آویں۔

میں حیران ہوں اگر وہ اس میدان میں اپنی فتح جانتے ہیں تو پھر ان کو کیا ڈر ہے حالانکہ وہ اسی زبان سے کہتے اور اسی قلم سے لکھتے ہیں:

مسیح موعود (مرزا) کی نبوت کے دلائل تو وہ خاصے ہیں جو انبیاء میں پائے جاتے ہیں مثلاً آیت فلایظھر علی غیبه کا مصداق ہونا و لو تقول علینا بعض الا قاویل کی محک پر پورا اترنا وغیرہ ذلک

(الفضل قادیان ۹ مئی ۱۹۱۵ء ص ۴)

پس ہم بھی انہی دلائل خاصہ کو سننا چاہتے ہیں پھر آپ کیوں توقف کرتے ہیں۔ کیا یہ سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

ہماری اس حکیمانہ اور معقول روش کے جواب سے تنگ آ کر مرزائی جماعت ہماری نسبت مشہور کرتی ہے کہ ہم وفات مسیح پر اسلئے بحث نہیں کرتے کہ دل سے اسکی وفات کے قائل ہیں۔ کوئی ان راست بازوں سے پوچھے کہ اگر ہم دل سے اس کی وفات کے قائل ہیں تو پھر تم ہم کو کیوں مجبور کرتے ہو کہ ہم اس پر بحث کریں۔ یہ تو تمہارا عین مدعا ہے کہ کوئی قائل ہو۔ جب ہم قائل ہیں اور وفات مسیح کے قائل ہو کر بھی بقول مرزا صاحب قادیانی مشن کے اشد ترین مخالف ہیں (اشتہار آخری فیصلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء) تو پھر ہمارے دعوی کی صداقت میں کیا شبہ رہا کہ وفات مسیح کو قادیانی مذہب سے کوئی خاص تعلق نہیں اس لئے اس پر بحث کرنا ہی فضول ہے قادیانی مشن پر فیصلہ کن بحث کوئی ہے تو وہی ہے جس کو خود مرزا صاحب قادیانی نے مقرر کیا کہ میرے الہامات کو دیکھو۔

رہا وفات مسیح کا مسئلہ، سو اس کے متعلق رام پور میں بحضور ہز ہائی نس نواب صاحب رام پور کئی روز تک بحث ہوتی رہی۔ جس کے خاتمہ پر حضور نواب صاحب نے اس خاکسار کو سرٹی فیکیٹ عنایت فرمایا جس میں اس مسئلہ کے متعلق صاف فیصلہ ہے۔ چنانچہ حضور کے الفاظ کا خلاصہ یہ ہے:

> مولوی ثناءاللہ صاحب نے جس امر کی تمہید اٹھائی اس کو بدلائل ثابت کیا ہم ان کے بیان سے بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔

پس حیات و وفات مسیح پر تو ایک دفعہ کافی بحث ہو چکی ہے۔ اس کے علاوہ میں نے تفسیر ثنائی جلد دوم میں مفصل بحث لکھی ہے۔ پس اگر آپ لوگوں میں دم خم ہے تو مرد میدان بن کر اصل مسئلہ (صداقت مرزا) پر بحث کریں۔ ہم نہیں سمجھتے ہم اس تقاضا میں کیا غلطی کر رہے ہیں۔

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہوں گے

قادیانی پارٹی نے باوجود فرار کرنے ہماری نسبت فرار لکھا جس سے ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوا کیونکہ یہ کام اس جماعت میں سنت مرزا ہے۔ جن دنوں حضرت مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی نے پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی کو لاہور پہنچ کر بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا وہ تو لاہور پہنچ گئے مرزا غلام احمد صاحب قادیان سے بھی باہر نہ نکلے۔ تاہم انہی دنوں میں جن دنوں پیر صاحب لاہور میں تھے مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے دیواروں پر اشتہار چسپاں کرائے گئے تھے جن کا عنوان تھا:

پیر مہر علی کا فرار۔

جن کو لوگ دیکھ کر قادیانی دعوی کی تصدیق پاتے اور کہتے تھے

زاہد نداشت تاب وصال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء ص ۴۔۵)

معارف کی بے خبری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پھلواری ضلع پٹنہ سے ماہوار رسالہ معارف نکلتا ہے جس کا موضوع تصوف ہے مگر کبھی کبھی حسب ضرورت وہ اپنے موضوع سے نکل کر میدان مناظرہ میں بھی آجاتا ہے جمادی الثانی (۱۳۳۳ھ۔ ۱۹۱۵ء) کے رسالہ میں خواجہ کمال الدین صاحب کے ورود بانکی پور کا ذکر کرتے ہوئے علمائے پٹنہ پر خفگی کا اظہار کرتا ہے کہ انہوں محض ناواقفی سے اس جلسہ میں شرکت نہیں کی۔ ان کی یہی حالت ہے کہ مخالف کی کتابوں سے واقف نہیں انہوں نے خواجہ کمال الدین کو قادیانی مذہب کا پابند سمجھا وغیرہ۔

معلوم ہوتا ہے کہ خود معارف اصل حقیقت سے بے معرفت ہے خواجہ کمال الدین گو قادیانی پارٹی کے نہیں لیکن یہ بھی نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی سے پھرے ہوئے ہیں مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی مسعود مجدد ظلی نبی مصلح اعظم سالار اولیاء جانتے ہیں کیا معارف کے نزدیک مرزا صاحب کی نسبت یہ اعتقاد رکھنا ٹھیک ہے؟

ہم کو اعتدال کا حکم ہے اس لئے ہم مامور ہیں کہ سچی بات کہیں سچی بات یہی ہے کہ ہمارے نزدیک دونوں پارٹیاں مرزائی ہیں گو گمراہی اور غلطی میں دونوں ایک دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نسبتاً کم ہیں ۔ اسلئے علماء بانکی پور کو مورد الزام ناواقفیت بنانا معارف کی غلطی ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء ص ۲)

قادیانی نبوت تامہ یا غیر تامہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

یہ مضمون قادیانی خلافت کے دعویدار مولوی عبد اللہ تیما پوری دکنی کا ہے ۔

آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ہیں ۔ مگر خود بھی الہام کے مدعی ہیں ۔ بلکہ مرزا صاحب قادیانی نے جو پیش گوئی کی تھی کہ میرے بعد قدرت ثانیہ کا ظہور ہوگا اس قدرت ثانیہ کے مدعی بھی آپ ہیں ۔

آپ کو مولوی نور الدین صاحب کی موجودگی میں خلافت مرزا کا دعوی تھا ۔ یہ دوسری بات ہے کہ حکیم مولوی نور الدین آپ کو جواب نہ دیتے تھے بلکہ مراقی کہہ کر ٹال دیا کرتے تھے ۔ غرض آپ مرزائی جماعت میں اچھے پائے کے بزرگ ہیں ۔ لکھتے ہیں :

اخبار اہل حدیث نمبر ۲۶ بابت ماہ اپریل میں قادیانی مشن کے

چوتھے دعویدار

کا عنوان نظر سے گذرا ۔ ایسے اور دس بیس دعویدار پیدا ہوں تو بھی کچھ حرج نہیں ۔ آگے چل کر ہر ایک مدعی اپنے کام اور خدائی تائید سے خود پہچانا جائے گا ۔

مدعی چہارم نے اپنے تحریری اشتہار میں لکھا ہے کہ ...

ہر ایک کا فرض ہے کہ اللہ تعالی کی ہستی اللہ تعالی کے فرشتوں اللہ کی کتابوں اللہ کے رسولوں یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہوئے اس بات پر بھی ایمان لاوے کہ قرآن کریم میں جس احمد کے حق میں حضرت مسیح ابن مریم کی طرف سے ایک پیش گوئی درج ہے وہ (غلام احمد) حضرت مسیح موعود قادیانی ہی ہیں ۔

یہ ان کا ایمان جس کی طرف اور ایمان داروں کو رہبری کرتا ہے حضرت خاتم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کی اعلیٰ شان کو دل سے دور کر نیوالا ہے چونکہ پیش گوئی حضرت ابن مریم یأتی من بعدی اسمه احمد سے واضح ہے کہ آپ کے بعد جو آئیگا وہ احمد ہوگا اور درمیان میں کوئی دوسرا نبی نہ ہوگا اس عقیدہ سے صاف ظاہر ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کی نبوت ہی مفقود ہو جاتی ہے مثلاً جیسے لا نبی بعدی کے یہ معنی ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے اس سے یہ مراد نہیں ہوسکتی کہ درمیان میں کچھ نبی ہوں گے پھر بعد میں نہ ہوں گے۔ خدا بچاوے افراط وتفریط کی راہ سے اللهم اهدنا الصراط المستقیم

رہا حدیث شریف میں آنے والے مسیح موعود کو نبی کہا گیا ہے اس کے فیصلہ کے لئے وہی حدیث کافی ہے۔ ہمارے احمدی احباب حضرت غلام احمد کے دعوی کی تائید میں حدیث کے کل جلوں؟؟ کی تاویل کرتے ہیں۔

ابن مریم کی تاویل نزول کی تاویل اما مکم منکم کی تاویل دجال کی تاویل یکسر الصلیب کی تاویل یقتل الخنزیر کی تاویل پھر لفظ نبی کی کیوں تاویل نہیں کی جاتی (اڈیٹر اہل حدیث لکھتے ہیں: اس حدیث میں نبی کا لفظ مضاف ہوکر نبی اللہ آیا ہے اس لئے ہمارا مشورہ یہ ہے کہ سب لفظوں کی تاویل کی گئی ہے تو لفظ اللہ کی بھی ساتھ ہی کردی جایت تاکہ کوئی اعتراض باقی نہ رہے۔

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی۔ رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

) طرفہ یہ کہ حدیث میں خود اس کی تاویل موجود ہے کہ وہ میرا امتی ہوگا یعنی ظلی طور پر میرے انوار وبرکات کو حاصل کرکے ظلی نبی ہوگا۔

جس طرح سیاسی خلیفہ وسلطان کو ظل اللہ (یہ کوئی شرعی اصطلاح نہیں بلکہ دنیا داروں کی باتیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) کہتے ہیں اسی طرح روحانی خلیفوں کو ظلی نبی کہنا ہی ایمان داری ہے۔

یہ خاکسار قادیان کے ایک بڑے مولوی صاحب سے جو حضرت میاں محمود کی طرف سے اس کے لئے دکن حیدر آباد میں تشریف لائے ہیں اثناء گفتگو میں دریافت کیا آپ حضرت غلام احمد کی نسبت حقیقی نبی ہونا یقین رکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ۔ جواب میں جھٹ کہہ دیا کہ ہم تو ان کو ظلی نبی مانتے ہیں ۔ پھر میں نے کہا کہ آپ اپنے خلیفہ صاحب (میاں محمود) کو کیوں نہیں منواتے ۔ کہنے لگے کہ ہم ان کے عقیدہ کے جوابدہ نہیں ۔ میں نے کہا مرشد محمود کا ارشاد ہے نبی حقیقی مانو مریدوں کا یہ اعتقاد ہم نہیں مانتے پھر اس کے ساتھ یہ اقرار کہ اپنے خلیفہ صاحب کو سچے اور برحق خلیفہ مانتے ہیں ۔ کیا خوب حیدر آباد دکن کے اکثر احمدی جو میاں ساحب کے طرف دار ہیں وہ اپنے امازم کے عقیدہ کے خلاف ہیں حضرت غلام احمد کی نسبت ظلی نبی یعنی ولی اللہ ہونے کا صحیح عقیدہ رکھتے ہیں خاکسار نے ان حالات کو ملاحظہ کر کے کہدیا کہ اگر خواجہ صاحب دکن حیدر آباد میں تشریف فرما ہوں تو روپیہ میں بارہ آنے ضرور مالک ہوں باقی چار آنے وہی بچ رہیں گے جو اپنی کج بحثی سے مرزا صاحب کو حقیقی نبی کہہ کر خاتم النبیین کہ مہر توڑنے کی کوشش میں لگے ہیں

ر بنا لا تز غ قلو بنا بعد اذ ھد یتنا ۔

راقم: خادم اسلام محمد عبداللہ تیمانی ۔ قدرت ثانی ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مئی ۱۹۱۵ء ص ۶ ۔ ۷)

دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب نبی نہ تھے بلکہ مثل اور اولیا اللہ کے تھے ۔ اس پر قادیان کے اخبار الفضل میں مرزا صاحب قادیانی کے خسر میر ناصر صاحب نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا عنوان ہے

دکھاؤ اگر کوئی ایسا ولی ہے

اس میں لاہوری جماعت سے چند سوال ہیں جن کے جوابات لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۵ مئی میں نکلے ہیں ۔ گو اس مضمون کا روئے سخن لاہوری پارٹی کی طرف ہے مگر چند سوال ایسے بھی ہیں جو واقعی ہم میں اور قادیانی مشن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فیصلہ کن ہیں اس لئے ہم بھی اس میں دخیل ہونے کا حق رکھتے ہیں میر ناصر صاحب لکھتے ہیں:

ایسا ولی دکھاؤ جس کے لئے آسمان وزمین نے گواہی دی ہو اور اس کے قبول نہ کرنے کے سبب سے طاعون اور زلزلہ اور طرح طرح کی ہلاکت دنیا پر پڑی ہو جیسا کہ قحط اور لڑائیاں وغیرہ ہمارے مسیح (مرزا قادیانی) کی تبلیغ کے بعد آفتیں آسمان سے نازل ہوئیں۔

۲۔ وہ گمنامی کی حالت سے ایک دفعہ ایسا مشہور ہوا ہو کہ اس کے ساتھ اس کا گاؤں بھی مشہور ہو گیا ہو۔ اور اس کی جماعت لاکھوں تک پہنچ گئی ہو اور بڑے بڑے شریر توبہ کر کے نیکوکار و پرہیزگار بن گئے ہوں۔

۳۔ وہ ولی دکھاؤ جس نے کہا کہ میری چاردیواری میں کوئی میرے وقت کے عذاب سے نہ مرے گا اور باوجود اس دعوی کے ایسا ہی ہوا ہو۔

ہمارے مسیح نے تو یہ بھی کہا کہ طاعون ہماری غلام بلکہ غلاموں کی غلام ہے۔

کوئی ایسا ولی پیدا کرو جس کے زمانے میں سوائے اس کے سلسلہ بیعت کے اور سب سلسلے مر گئے ہوں جیسا کہ ہمارے مسیح (مرزا) کے وقت میں ہوا۔

اس کے مخالف اکثر ذلیل اور تباہ ہو گئے ہوں اس کے تسلیم کرنے والے بڑے بڑے رتبوں پر پہنچ گئے ہوں۔ دیکھو اس کا الہام

انی مهين من اراد اها نتك وانی معين من اراد اعا نتك

کس طرح پورا ہوا۔ تم خود گواہ ہو اور یہ باتیں تم پر حجت ہیں۔

(الفضل قادیان۔۱۳،۱۶ مئی ۱۹۱۵ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم حیران ہیں یہ لوگ اپنی دھن کے کیسے پکے ہیں جن باتوں کی سینکڑوں مرتبہ تردید ہو چکی ہے ان کو بھی پیش کرتے ہوئے جھجکتے نہیں۔ آسمان وزمین نے کون سی گواہی دی، کب اور کس روز؟

ہاں یاد آیا جن دنوں پادری عبداللہ آتھم کی موت والی پیش گوئی جو مرزا صاحب نے ۱۵ مہینوں تک کی تھی، پوری نہ ہوئی یعنی آتھم پندرہ مہینوں میں نہ مرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،تولودہانہ کے ایک بزرگ (مولوی سعد اللہ مرحوم) نے ایک نظم میں اس آسمانی اور زمینی شہادت کا ذکر کیا تھا۔کیا راقم مضمون (میر ناصر) کا اسی طرف اشارہ ہے، جو یہ ہے

مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گزرے
ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا
تری تکذیب کی شمس و قمر نے
ہوا مدت کا خوب اتمام مرزا

قحط طاعون وغیرہ کو ہم اس وقت مرزا صاحب کی صداقت پر دلیل جانتے جب مرزا صاحب قادیانی اوران کے مریدوں پراس کا اثر نہ پہنچتا۔جب تمام دنیا اس بلا میں شریک ہے،تو پھر انکا کیا منہ ہے کہ ان بلاؤں کو یہ لوگ دشمنوں کے لئے مخصوص کہیں۔

گمنامی سے نکل آیا۔

کیا خوب !سوامی دیا نند لیکھ رام بلکہ دھرمپال یا کوئی اور مصنف گمنامی سے نہیں نکلا؟ اس کا جواب ہی کیا۔

چار دیواری کی خوب کہی ۔ نامہ نگار کو چاہیے تھا کہ چار دیواری کا لفظ لکھنے سے پہلے وہ مرزا کی کتاب (کاغذی) کشتی نوح ملاحظہ کر لیتے جہاں چار دیواری کے معنی لکھے ہیں:

جہاں کہیں میرے مرید ہیں وہ سب میری چار دیواری میں ہیں اس لئے ان میں سے کسی کو طاعون نہ ہوگا۔

اس کے بعد وہ خود قادیانی طاعونی اموات کو گنتے اوراس گنتی میں محمد افضل اڈیٹر البدر سے شروع کر کے محمد یسین سہارن پوری مہاجر قادیانی تک پہنچاتے ،تو غالباً ان کو اس مضمون کے لکھنے کی ضرورت پیش نہ آتی ۔

افسوس ایک زمانہ تھا النار غلامنا (طاعونی آگ ہماری غلام ہے)

مگر جب اسی غلام (طاعون) نے سرکشی کر کے آقا کو دبانا شروع کیا، اور خاص دارالخلافہ قادیان پر حملہ آور ہوا تو آقا صاحب مکان کے اوپر چھت پر خیمہ زن ہو گئے ۔یہی معنی ہیں

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا خوب کہی کہ بیعتوں کے سب سلسلے مر گئے ۔

اللہ اکبر۔ اس زور اور دروغ کی بھی کوئی حد ہے ۔ ہم بیرون پنجاب کا ذکر نہیں کرتے، خاص پنجاب ہی میں بیعتوں کے سلسلے اسی طرح جاری ہیں جیسے پہلے تھے ۔علی پور، گولڑہ، مکھڈ، پاکپٹن وغیرہ بے شمار گدیاں تو آج کل بھی پنجاب میں موجود ہیں جن میں ہزاروں بلکہ لاکھوں آدمی بیعت کرتے ہیں۔ ہاں یہ سچ ہے کہ ان کے ہاں اخبار نہیں جس کی وجہ سے وہ اپنے بیعت شدہ مریدوں کی فہرستیں چھاپتے رہیں ۔

اکثر مخالف ذلیل اور تباہ ہو گئے ۔

کیا خوب! اس اکثر کی بابت کئی مرتبہ پوچھ چکے ہیں کہ ان کی فہرست بتلاؤ کون مخالف ذلیل ہوا اور کون ہلاک ہوا ہمیں نہیں بتلایا جاتا۔

سنئے مرزا صاحب قادیانی کے اشد ترین مخالف (بقول ان) دو تھے۔ مولوی عبدالحق صوفی غزنوی مقیم امرت سے جس سے مرزا صاحب نے امرت سر میں مباہلہ کیا اور دونوں نے بالمقابل دعا مانگی ظاہر ہے کہ مباہلہ کسی بیّن فیصلے کے لئے ہوا ہوگا جو مباحثہ سے طے نہیں ہوسکتا۔

دوسرا بقول مرزا غلام احمد قادیانی (حقیقۃ الوحی) مخالف مولوی ثناء اللہ امرتسری ہے۔

بتلاؤ ان دونوں اشد مخالفوں کے سامنے مرزا کسی بات میں بھی کامیاب ہوئے ۔

آہ! اس وقت مجھے وہ آخری فیصلہ یاد آتا ہے جو نہایت ہی درد دل سے لکھا ہوا تھا۔ جس کے ایک ایک لفظ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اندرونی کیفیت کا احساس ہوتا تھا۔

آہ! وہ آخری فیصلہ جس کے مضمون سے قطع نظر، نام ہی اس کے مدعا کو ظاہر کرنے کے لئے کافی تھا۔

آہ! وہ آخری فیصلہ جس کے انجام کا انتظار تمام افراد مرزائیہ کو لگ رہا تھا۔

گویا وہ يستعجلو نك بالعذا ب کا مصداق تھا۔

اس کا مضمون کیا تھا۔ بتلایا جائے وہ کیا تھا۔ وہ پاک منہ کی پاک دعا تھی جو بحکم

بترس از آہ مظلوماں کہ ہنگام دعا کردن
اجابت از در حق بہر استقبال مے آئد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ سے نکلتے ہی قبول ہوئی۔

آہ! اس مقدس بزرگ کی دعا تھی یا تقدیر کا تیر کہ لگتے ہی پار ہو گیا۔

ناواقف ناظرین منتظر ہوں گے کہ دعا کیا تھی اور کس مقدس بزرگ نے کی تھی؟ ایسے ناواقف ناظرین کے لئے ہم بتلاتے ہیں وہ مقدس بزرگ تو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے اور ان کی دعا تھی:

خداوندا! ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں موت سے مار کر دوسرے کو اور اس کی جماعت کو خوش کر۔ آمین۔ (۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

آخر کیا ہوا اس اشد مخالف کی (جس کی بابت مرزا صاحب نے خود لکھا تھا کہ میری عمارت کو گرانا چاہتا ہے) کہاں تک توہین ہوئی۔ کہاں تک وہ ذلیل ہوا۔

آہ! کیسا عبرت ناک سین ہے اور کیسا خوفناک منظر:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۱۵ء ص ۳۔۴)

لاہوری پارٹی پر عتاب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قاعدہ کی بات ہے اور بہت دنوں سے یہ دستور ہے کہ اختلاف پیدا ہوتے ہی ہر فریق دوسرے کے حق میں الہامات اور نصوص پیدا کر لیا کرتا ہے جن کو مخالف فریق پر چسپاں کرنے کی کوشش میں ساعی رہتا ہے۔ اسلامی فرقوں میں سب سے پہلے اس ایجاد کے موجد شیعہ حضرات ہوئے ہیں جن کی کوشش صرف اس بات پر رہی کہ جہاں کہیں ظالمون یا ظلموا کا لفظ قرآن مجید میں آیا، پس انہوں نے اسکو اصحاب ثلاثہ کے دشمنوں کے حق میں لگایا۔

اسی طرح آج قادیانی مشن میں ہو رہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے الہامات جو اپنی گولائی کی وجہ سے بہت ہی وسیع معنے اپنے اندر رکھتے تھے ایک فریق دوسرے کے حق میں کررہا ہے مثال کے لئے مندرجہ ذیل حوالہ کافی ہوگا۔

مرزا صاحب قادیانی نے طاعون سے اپنے گھر کی حفاظت کا اعلان کیا تھا اس پیشگوئی کے الفاظ میں ایک استثناء بھی تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ میرے گھر میں رہنے والے طاعون سے محفوظ رہیں گے، مگر جو متکبر ہوں گے ان کے لئے وعدہ نہیں۔

قادیان سے آواز آتی ہے کہ یہ استثناء لاہوری پارٹی یا اسکے سرگروہ کے حق میں ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حوالہ اس مدعا کو ظاہر کرتا ہے۔ الفضل لکھتا ہے:

انی احافظ کل من فی الدار۔

وہ جس کا ظہور خاص خدا کا ظہور تھا،

وہ جس کی مسکراہٹ میں صد جلوہ طور تھا،

وہ جس کی چشم نیم باز میں جنت کی سوکھڑکی کھلی تھی،

وہ جس کی صحبت قدسیہ کی ایک ایک گھڑی زاہد شب زندہ دار صد سالہ عبادت سے قیمتی تھی،

وہ جسکے وجود میں ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی شان جلوہ گر تھی،

وہ جس کی قوت ملکیہ دافع ہر شور وشر تھی،

وہ جسے خدا نے اپنے ولد کے مقام پر فرمایا بلکہ بمنزلہ توحید وتفرید بتایا جس کو آیت **انت معی و انا معک** اور انت منی و انا منک سے مخاطب فرما کر اپنا مظہر اتم بنایا،

حیرت ہے حسرت ہے رونے کا مقام ہے کہ چند نا اہل بے وفا قومی غدار اس کی ہتک میں اپنی عزت اس کے درجہ کے گھٹانے میں اپنا بڑھنا دیکھتے ہیں۔ کوئی صبح طلوع نہیں کرتی جب وہ اپنے لئے سخط الٰہی کا کوئی باعث پیدا نہیں کرتے۔ اور کوئی شام نہیں اترتی جب وہ اپنے واسطے غضب وتباہی کا موجب ہوا پیدا نہیں کرتے۔ عقلیں ان کی مسخ ہوگئیں۔ دل بدل گئے۔ اور عہد جو خدا کے نبی کے ہاتھ پر کئے تھے فسخ، زبانیں تیز اور ہاتھ ہر وقت آمادہء ستیز۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهم انا نجعلك فی نحو ر هم و نعوذ بك من شرو ر هم۔
وہ نظارہ اب تک میری آنکھوں میں پھر رہا ہے جب خدا کا برگزیدہ نبی مسجد مبارک میں زیب دہ سریر رسالت تھا، اور کسی نے عرض کیا کہ ایک شخص کہتا ہے ہمارا گھر بھی ابھی تک طاعون کے حملوں سے محفوظ ہے۔
فرمایا پھر وہ کیوں اس خدا کی حفاظت کا اعلان نہیں کر دیتا اسے چاہیے کہ یہ دعوی شائع کرے۔ پھر دیکھے کہ خدا کی غیرت کیا جلوہ دکھاتی ہے۔ ایسا کہنے والا خدا کے ایک نشان کو مٹانا چاہتا ہے پس ضرور ہے کہ اس کا غضب بھڑکے۔ اس وقت تمام جہان میں ایک ہی دار کو اللہ تعالی نے یہ امتیاز بخشا ہے کہ وہ طاعون جو عذاب الٰہی ہے، اس سے امن میں رہے
چنانچہ آپ نے اس کے متعلق بعض مخالفان عنید کے نام لکھ کر ان کو مخاطب کیا کہ اگر انہیں کچھ بھی زعم ہے تو مقابلہ پر آئیں باقی قرآن مجید میں مھلکوا اور معذبوا دونوں الفاظ آئے ہیں پس بعض ہلاک ہوں گے اور بعض بچائے جائینگے اس نشان کی عظمت تو مقابل پر آنے سے معلوم ہوسکتی ہے چنانچہ ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور اس بین نشان کے ہزاروں نہیں لاکھوں گواہ موجود ہیں کہ اس مبارک دار کا ایک کتا، ایک چوہا، بھی طاعون سے نہ مرا (اللہ اکبر! کس قدر تعلّی کا دعوی ہے یہی دعوی خود مرزا صاحب نے بھی کیا ہوا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں: ان قد می علی منا رة ختم علیها کل رفعة خطبہ الہامیہ۔ ص ۳۵۰۔ میرا قدم اس مینار پر ہے جہاں پر تمام بلندیاں ختم ہیں یعنی میں سب سے اعلی ہوں نعو ذ با للہ۔)
اب محض ضد سے نہایت بے باکی کے ساتھ کہا جاتا ہے کہ خواجہ کمال الدین کے گھر کے لئے بھی یہی الہام ہے بلکہ خواجہ صاحب کے گھر کو ایک خاص شرف حاصل ہے کہ قادیان کے لئے تو الاالذین علو باستکبار کا استثناء موجود ہے اور خواجہ صاحب کے گھر کے لئے یہ شرط بھی نہیں
نادانو! سوچو کہ یہ الہام ہے تو کس پر نازل ہوا اور کس کی خاطر ہوا وہ خدا کا رسول (مرزا قادیانی) جو تمام انبیاء کے حلوں میں نازل ہوا۔ اور اس کے اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیت امان فی الارض تھے انہی کی خاطر خدا نے یہ وعدہ کیا جب وہ سب لاہور تشریف لے گئے اور ان دنوں میں اس مکان کے متعلق کسی نے بعض خطرناک اجرام کا خطرہ ظاہر کیا تو اللہ تعالیٰ نے انی احافظ کل من فی الدار سے تسلی دی جس سے ثابت ہوا کہ اہل بیت نبوی توکل من فی الدار کے وعدہ میں شامل ہیں البتہ ایک ہمہ علو و استکبار ہستی جس کی قسمت میں حضرت آدم ثانی کی خلافت کا اباء اور استکبار لکھا تھا وہ اسدار میں نہ تھی جس کی وجہ سے قادیان کے دار میں ایک استثناء اللہ تعالیٰ نے بڑھا دیا۔

واقعی اس وقت نظر بحالات ظاہر یہ امر نہیں کھل سکتا کہ یہ استثنا کیوں ہے لیکن بعد میں جب واقعات نے اپنا رنگ بدلا تو معلوم ہو گیا کہ حضرت مسیح موعود پر وحی بھیجنے والی وہ علیم بذات الصدور ذات بابرکات تھی جس کی نگاہ جذر قلب تک پہنچتی ہے اس نے ایک دل کو علو اور استکبار کا مادہ اپنے اندر لئے ہوئے دیکھا اس لئے اس نے متنبہ کیا۔ پس یہ معاملہ تو صاف ہے مگر محض ہمدردی سے پیغام صلح والوں کو انتباہ کرتے ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ لڑیں جھگڑیں لیکن خدا کے زبردست نشانوں کے ساتھ استخفاف اور استہزاء چھوڑ دیں ایسا نہ ہو کہ اس کی غیرت جوش میں آ جائے اور کوئی عملی جواب جناب الٰہی سے نازل ہو جس کو روکنے والا تم میں سے کوئی نہیں اور یقیناً کوئی نہیں۔

نہ تو خواجہ کی ذات سے وعدہ ہے اور نہ خواجہ کے مکان کی کوئی خصوصیت ہے پس ہرگز طاعون یا عذاب الٰہی سے محفوظ رہنے کا وعدہ اس سے مخصوص نہیں البتہ اگر تم استہزاء اور ہماری ضد سے نہیں کہتے بلکہ فی الواقعہ تمہارا یہ عقیدہ ہے تو پھر جرأت سے کام لو ہمت سے کام لو۔ مرد۔ بنو بزدلی اور جبن مومن کا کام نہیں۔

خواجہ صاحب سے شائع کرا دو کہ اس کی ذات یا اس کے دار کے لئے یہ خدا کا وعدہ ہے اور وہ طاعون یا کسی دیگر عذاب الٰہی سے محفوظ رہیں گے پھر میرے مولیٰ کی قدرت نمائی دیکھو

تم ہمیں بے شک حقیر سمجھو مشرک کہو کافر جانو کفر کے فتوے شائع کرو لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدارا الٰہی نشانوں کا استخفاف چھوڑ دو کہ اس کا نتیجہ برا ہے (الفضل ۳۰ مئی)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس امر کا جواب کہ

استکبار کا استثنا خواجہ کمال الدین کے حق میں ہے، یا مولوی محمد علی کے حق میں، یا کسی اور کے لئے،

لاہوری پارٹی کے ذمہ ہے۔ امید ہے وہ بہت اچھی طرح یہ الزام رفع کریں گے۔ ہاں ہمارے ذمہ یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام کی پوری تشریح کر کے صحیح واقعہ بتلا دیں کہ یہ پیش گوئی کہاں تک صحیح ہے اور کہاں تک غلط۔

پس واضح ہو کہ اس پیش گوئی میں جو دار کا لفظ آیا ہے جس کے معنی گھر کے ہیں اس کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے اپنے رسالہ کشتی نوح میں یوں لکھا ہے:

جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ اس میرے گھر میں داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالی کے کلام میں یہ وعدہ ہے انی احا فظ کل من فی الدار یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو بچاؤں گا اس سے یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک وخشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں (ص ۱۰)۔

مرزا صاحب کے اس اقتباس نے یہ امر صاف کر دیا کہ دار (گھر) سے مراد یہ نہیں کہ وہ چار دیواری کا گھر ہو بلکہ یہ مراد ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مریدی اور اعتقاد کے حصن حصین میں ہو۔ بہت خوب تو معنی االہام انی احا فظ کل من فی الدار کے یہ ہوئے کہ میں (خدا) مرزا کے کل مریدوں کو طاعون سے محفوظ رکھوں گا۔ چاہے وہ قادیان میں ہوں، یا بیرون قادیان پنجاب میں ہوں، یا بمبئی میں ہوں، ہند میں ہوں، یا سندھ میں۔ غرض کہیں ہوں ہر جگہ مرزا صاحب کا اعتقاد ان کے لئے حصن حصین کا کام دے گا۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ واقعہ کیا ہوا۔ مرزا صاحب قادیانی کے مرید کثرت سے طاعون کی نذر ہوئے یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی کو ان کے جنازے لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانے اور جنازہ پڑھانے کے متعلق خاص احکام جاری کرنے پڑے (الحکم ۱۰۔اپریل ۱۹۰۵ء) بلکہ خدا نے اس پیش گوئی کو آخری حد تک پہنچانے کے لئے خاص قادیان میں مخلص مریدوں کو طاعون سے مارا تا کہ کسی ذی ہوش اور منصف مزاج کو عذر کرنے کا موقع نہ ملے۔

محمد افضل اڈیٹر البدر مع اپنے بچوں کے قادیان میں طاعون کی نذر رہوا جو مرزا صاحب کا خاص ڈائری نویس تھا۔

محمد یسین سہارن پوری مہاجر قادیان خاص قادیان ہی میں طاعون سے مرا (الحکم ۲۱۔۲۸ فروری ۱۹۱۱ء ص ۵)

ان واقعات سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کی اس پیش گوئی کو دوسری پیش گوئیوں پر کچھ مزیت نہیں بلکہ سب کی سب ایک ہی تھیلے کے بٹے ہیں۔

اب ہم اس پیش گوئی کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کے اعلان کی دو سطریں نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں

> خدا نے چاہا کہ اس زمانہ میں انسانوں کے لئے ایک آسمانی رحمت کا نشان دکھاوے سو اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تو اور جو شخص تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہوگا اور وہ جو کامل پیروی اور اطاعت اور سچے تقوے سے تجھ میں محو ہو جائے گا وہ سب طاعون سے بچائے جاویں گے۔
>
> (کشتی نوح۔ص ۲۱)

واقعی اگر یہ دعوی سچا ہوتا تو ایک آسمانی نشان ہوتا۔

مگر آہ! افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔۱۸ جون ۱۹۱۵ء ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح کی غلط فہمی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۸ مئی ۱۹۱۵ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون لکھا گیا تھا جس میں مذکور تھا کہ مرزائی باوجود فرار کے دوسروں پر فرار کا الزام لگاتے ہیں۔ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں بلکہ مرزائی سنت ہے کیونکہ جن دنوں پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی بمقابلہ مرزا صاحب قادیانی لاہور آئے تھے تو باوجودیکہ وہ لاہور میں موجود تھے، تاہم مرزا صاحب اور مرزائیوں کی طرف سے لاہور کے بازاروں میں اشتہار چسپاں تھے:

پیر مہر علی شاہ صاحب فرار۔

لاہوری پارٹی کا اخبار پیغام صلح لکھتا ہے کہ یہ واقع غلط ہے بلکہ اصل بات یہ ہے کہ پیر مہر علی شاہ نے مرزا صاحب کو اپنے آنے کی اطلاع نہ دی تھی اس لئے مرزا صاحب نہ آئے چنانچہ پیغام صلح کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) پر ایک ایسا حملہ بے جا کیا گیا ہے جو مولوی ثناء اللہ جیسے منصف مزاج انسان کے ہرگز شایان شان نہ تھا حضرت مسیح موعود اور پیر مہر علی شاہ کے درمیان مقابلہ ومناظرہ کی جو صورت پیش آئی تھی اور جن واقعات کو مدنظر رکھ کر آنحضور (مرزا قادیانی)) نے کامیابی کا اعلان کیا تھا وہ ایک حق بین انسان کی نظروں سے پوشیدہ نہیں حضرت مسیح موعود کا پیر مہر علی شاہ کو مقابلہ کی دعوت دینا اور لاہور میں بالمقابل تفسیر لکھنے کی تجویز کرنا اس پر پیر مہر علی شاہ کا منظوری چیلنج وتاریخ مقابلہ کی اطلاع دیئے بغیر چپ چاپ لاہور چلے آنا اور آنحضور کو اس کا علم نہ ہونے کے باوجود ان کے میدان مقابلہ میں نہ آنے کا اعلان کرنا اور خوشیاں منانا ایک بے جا حرکت تھی جو اہل انصاف کی نظروں میں صاف طور پر مہر علی شاہ کی بے سود ٹال مٹول اور حضرت مسیح موعود کی فتح نمایاں پر دال تھی۔ پھر ان اظہر من الشّمس واقعات کی روشنی میں مولوی ثناء اللہ جیسے منصف مزاج انسان کا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے حریف کی خوبیوں اورحق بجانب کارروائیوں کے علانیہ اعتراف کے دعویدار ہیں یہ کہنا کہ، قادیانی پارٹی نے باوجود فرار کرنے کے ہماری نسبت فرار لکھا جس سے ہمیں کوئی تعجب نہیں ہوا کیونکہ یہ اس جماعت میں سنت مرزا ہے اوراس کی تائید میں پیر مہر علی شاہ کے واقعہ کو پیش کرنا حق وصداقت کی آنکھوں میں دن دہاڑے خاک جھونکنا ہے (۳۰ مئی)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میں خوداس موقع پر موجود بلکہ شریک حال تھا، اسلئے جو کچھ مجھے معلوم ہے اڈیٹر صاحب پیغام صلح کو نہ ہوگا۔ تاہم میں اپنے معلومات کو پیش نہیں کرتا بلکہ مرزا صاحب قادیانی ہی کی ایک مطبوعہ تحریر پیش کرتا ہوں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب اپنے لاہور نہ پہنچنے کی وجہ کیا بتلاتے ہیں۔ غور سے سنئے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

میں بہر حال لاہور پہنچ جاتا مگر میں نے سنا ہے کہ اکثر پشاور کے جاہل سرحدی پیر ساحب کے ساتھ ہیں اور ایسا ہی لاہور کے اکثر سفلہ اور کمینہ طبع لوگ گلی کوچوں میں مستون کی گالیاں دیتے پھرتے ہیں اور نیز مخالف مولوی بڑے جوشوں سے وعظ کر رہے ہیں کہ یہ شخص (مرزا قادیانی) واجب القتل ہے تو اس سورت میں لاہور میں جانا بغیر کسی احسن انتظام کے کس طرح مناسب ہے (قادیانی اشتہار ۲۸۔ اگست ۱۹۰۰ء)

اس اشتہار میں مرزا صاحب نے اپنی عدم حاضری کا جو عذر بیان کیا ہے اس میں پیغام صلح کے دعوی کا ایک لفظ بھی نہیں کہ پیر مہر علی شاہ صاحب نے مجھے اطلاع نہیں دی بلکہ صاف صاف وجہ لکھی ہے کہ مجھے جان کا خوف تھا۔ اڈیٹر صاحب پیغام صلح کے پاس اپنے دعوی کا کوئی ثبوت ہو تو پیش کریں ہم اپنے غلط بیان کو واپس لینے کیلئے ہر وقت تیار ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جون ۱۹۱۵ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کا مسئلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی خلیفہ نے کسی رئیس کو تبلیغی خط لکھا تو اس کی طرف سے سوال آیا کہ مرزا صاحب نبی تھے؟ اس سوال کا جواب قادیان سے جو دیا گیا وہ ان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں چھپا ہے۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ اکثر لوگ اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لاویں گے اور نبی ہوں گے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے نبی ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ مرزا صاحب چونکہ مسیح موعود ہیں لہذا نبی ہیں۔ چنانچہ اصل الفاظ ان کے یہ ہیں:

> غرض اس بات میں ہم اور دیگر فرق اسلام بالکل متفق ہیں کہ آنحضرتﷺ کے بعد ایک نبی نے ضرور آنا ہے لیکن وہ تو یہ کہتے ہیں کہ آنحضرتﷺ کے ے بعد ایک ایسا نبی آئے گا جو براہ راست انعام نبوت پانے والا ہوگا اور اس نے کل کمالات بلا آپ کی اتباع کے حاصل کئے ہوں گے لیکن ہم اس عقیدہ کو گناہ سمجھتے ہیں اور ہمارے نزدیک آنحضرتﷺ کے بعد دنیا کے پردہ پر کوئی ایسا نبی ظاہر نہیں ہوسکتا جس نے سب کچھ آپ ہی کے طفیل نہ پایا ہو بلکہ براہ راست نہ کیونکہ اس طرح علاوہ ختم نبوت کے باطل ہونے کے رسول اللہﷺ کو اس شخص کا ممنون احسان بھی قرار دینا پڑتا ہے کیونکہ آنحضرتﷺ کی امت کے خراب ہونے پر وہ اس کی اصلاح کرے گا اور اس طرح آپ پر احسان کرے گا۔ لیکن اس پر آپ کا کوئی احسان نہ ہوگا۔ لیکن اگر کوئی ایسا شخص نبوت کا درجہ پائے جس نے سب کمالات آپ ہی کی اتباع میں حاصل کئے ہوں اور اسے امت محمدیہ کی اصلاح کے لئے مبعوث کیا جائے تو پھر وہ نقص پیدا نہیں ہوتا جو پہلی صورت میں ہے کیونکہ وہ جو اصلاح کرے گا آن حضرتﷺ کی ہی اصلاح ہوگی اور اس کا کام آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی کا کام ہے کیونکہ وہ آپ کا غیر نہ ہوگا بلکہ آپ ہی سے ہوگا اور غیرت تو
وہیں ہوتی ہے جہاں غیریت ہو جہاں غیریت نہ ہو وہاں غیرت بھی پیدا
نہیں ہوتی (ریویو آف ریلی جنز۔ مئی ص.)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: کس قدر دھوکہ ہے

عرصہ ہوا مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں حضرت عیسی کی حیات کا مسئلہ لکھا تھا (جلد چہارم ص ۴۹۹) ۔مباحثہ مدضلع امرتسر میں نے وہ مقام مرزائی مناظروں کے سامنے پیش کیا تو مرزا صاحب نے اس کا جواب رسالہ اعجاز احمدی میں لکھا کہ

براہین احمدیہ میں جو میں نے حیات مسیح کا اقرار کیا تھا وہ عام رسمی عقیدہ تھا
جس کو مان لینا میری سادگی تھی (بالفاظ دیگر بے عقلی) (ص ۷)۔

وہاں تو مسلمانوں کے رسمی عقیدہ کو ماننا سادگی ہوا مگر نبوت کے مسئلہ میں عام مسلمانوں کے اعتقاد پر بنا کی جاتی ہے (بہت خوب)

مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہرگز نہیں کہ آنحضرتﷺ کے بعد کوئی شخص نبی ہوکر آئے گا۔حضرت عیسی نبی ہوکر نہیں آئیں گے بلکہ ان کی نبوت سابقہ ہوگی اور وہ باوصف نبوت کے احکام میں اسلامی احکام کی پابندی میں امتی بن کر تشریف لاویں گے ان کی نبوت جدید نہ ہوگی ۔ نہ اسلامی احکام پر ان کا کوئی اثر ہوگا۔صفت ایمان میں جو یہ لفظ ہے آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ حضرت عیسی اس لفظ رسلہ میں جیسے اب داخل ہیں اس وقت بھی ایسے ہی ہوں گے۔کسی قسم کی جدت اس میں نہ آئے گی۔اس میں آنحضرتﷺ کی بہت بڑی عزت ہے کہ حضرت عیسی جیسے اولو العزم رسول بھی آپ کی خدمت پر مامور کئے جاتے ہیں۔انہی معنی کی شہادت وہ حدیث دیتی ہے جو صحیح مسلم میں ہے کہ حضرت عیسی جب اتریں گے تو اس وقت کا امیر ان کو کہے گا کہ آپ نماز پڑھاویں،تو حضرت عیسی فرماویں گے

لا ، ان بعضکم علی بعض امراء تکرمته الیه هذه الامة
میں نہیں پڑھاتا تم ہی ایک دوسرے کے امام ہو اللہ تعالی کی طرف سے اس
امت کی یہ عزت افزائی ہے۔

اس روایت سے صاف پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح باوجود رسول ہونے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک امتی کی حیثیت سے تشریف لاویں گے اور یہ آنحضرت ﷺ کی کمال عزت ہے۔

لطیفہ: عرصہ ہوا مرزا صاحب کی زندگی میں میں نے مولوی حکیم نورالدین صاحب کو ایک خط لکھا تھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب حضرت عیسی اتریں گے تو فیقول امیر هم تعال صل لنا (اس وقت کے مسلمانوں کا امیران کو کہے گا آئیے آپ ہم کو نماز پڑھائیے)۔ حضرت عیسی فرماویں گے، نہیں۔

سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب جب مسیح موعود ہو کر آئے تو مسلمانوں کا امیر کون تھا۔ اور اس نے مرزا صاحب کو کب کہا تھا آئیے نماز پڑھائیے۔ اس کا جواب حکیم صاحب نے ویسا ہی عجیب دیا جیسا وہ قادیانی مشن کے متعلق دیا کرتے تھے فرمایا بحکم حدیث مسافری میں بھی امیر ہوتا ہے اور یہاں ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔

خدا جانے یہ جواب کیا تعلق رکھتا ہے مسافری کا امیر کون اور نماز پڑھانے کی درخواست کرنے والا کون؟

چیلنج۔ اب بھی قادیانی مشن کا ہر ایک ممبر قادیانی ہو یا لاہوری اس سوال کا معقول جواب دینے کا مکلّف ہے جواب دیں بے شک دیں مگر حدیث کے سارے الفاظ کو سامنے رکھ کر دیں (.....مطلب یہ کہ جس طرح کی نبوت قادیانی نبی نے پیش کی ہے اہل اسلام ایسی نبوت کے قائل نہیں)

اطلاع: اسی رسالہ کے دوسرے مقام پر مرزائی عقیدہ ان لفظوں میں لکھا ہے:

ہمارا پیارا خدا کا مسیح (مرزا قادیانی) حضرت مسیح ناصری سے کئی درجہ افضل تھا۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ مئی ۱۹۱۵ء ص ۲۰۷)

کیا ابھی ظلی نبی رہے یا اصلی سے بھی بڑھ گئے۔ سچ ہے

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے جہالت ہے جہالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ جولائی ۱۹۱۵ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک محمدی اور احمدی کا مکالمہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۶ جون ۱۹۱۵ء میں ایک مکالمہ چھپا ہے جس کا عنوان ہے:

ایک احمدی اور غیر احمدی کا مکالمہ

اس میں راقم مکالمہ نے تعصب سے کام لے کر راستی کو ظاہر نہیں اس لئے ہم اس مکالمہ کی اصل تصویر دکھلاتے ہیں۔

احمدی: جناب من! آپ بڑے روشن خیال ہیں حضرت مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود ومہدی مسعود کی نسبت آپ کیا خیال رکھتے ہیں۔

محمدی: میں ان کو ایک عالم سمجھتا ہوں۔

احمدی: میرا یہ مدعا نہیں بلکہ مدعا یہ ہے کہ آپ اعتقادی طور پر ان کو کیا جانتے ہیں۔

محمدی: اعتقادی طور پر میں ان کو کلمہ گو جانتا ہوں اور بس۔

احمدی: نہیں ان کے اپنے دعوے کی نسبت آپ کا خیال کیا ہے۔

محمدی:۔ عرصہ ہوا انہوں نے ایک دیوار کے متعلق ڈسٹرکٹ جج گورداسپور کی عدالت میں دعویٰ کیا تھا اس میں تو وہ کامیاب ہو گئے تھے۔

احمدی: دنیاوی دعووں سے مجھے مطلب نہیں بلکہ دینی دعوے سے ہے جو انہوں نے اپنی نسبت مسیح موعود اور مہدی مسعود ہونے کا کیا اس میں آپ ان کو کیا جانتے ہیں۔

محمدی: (حیرت سے) کیا حضرت مسیح موعود اور امام مہدی مسعود آ گئے؟

احمدی: ہاں ہاں بے شک وہ مرزا صاحب تھے۔

محمدی: چشم ما روشن دل ما شاد کیا وہ کام جو ان دونوں بزرگوں کے زمانہ میں ہونے مقدر تھے وہ ہو گئے۔

احمدی: ہاں ہو گئے۔ دیکھو حدیث شریف میں آیا ہے مسیح موعود یکسر الصلیب، صلیب توڑ دے مرزا صاحب نے صلیب کو توڑ دیا یعنی مباحثات میں عیسائیوں کو ایسا تنگ کیا کہ اب وہ کہیں نظر نہیں آتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

محمدی: مانا کہ کسر صلیب کا یہی مطلب ہے تو باقی نشانات بھی ہو گئے؟
احمدی: ہاں کچھ ہو گئے اور کچھ ہو جائیں گے۔
محمدی: بھئی اگر ہو گئے تو ہم بڑے بے نصیب رہے کہ ان کی زیارت سے بھی مشرف نہ ہوئے۔
احمدی: اب کیا ہے ان کے خلیفہ سے قادیان میں ملئے گویا انہیں سے مل لیا۔
محمدی: بھئی کل مولوی صاحب نے جمعہ کے وعظ میں ایک حدیث سنائی تھی کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کی یہ یہ نشانیاں ہیں لیکن ان میں سے تو کوئی ابھی ظاہر نہیں۔
احمدی: وہ کیا ہیں۔
محمدی: جہاں تک مجھے یاد ہے انہوں نے مندرجہ ذیل حدیث پڑھی تھی جو میں آپ کو سناتا ہوں۔
احمدی: ایسی کون سی حدیث ہے جو حضرت مرزا صاحب کے دعوی کے مخالف ہوگی میں وعدہ کرتا ہوں اگر کسی صریح حدیث سے ہمارے حضرت کا دعوی خلاف ہو تو آج ہی احمدی سے محمدی بن جاؤں گا کیونکہ ہمارے اصل پیغمبر تو حضرت محمد ﷺ ہیں مرا صاحب کو تو ہم اسی حد تک مانتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کے دین کے خادم ہیں اور اگر ثابت ہو جائے کہ ان کا دعویٰ ہی سرے سے حدیث کے خلاف ہے تو پھر وہ کیا اور ان کا دعوی کیا؟
محمدی: میری یاد اگر غلطی نہیں کرتی تو اس وقت مولوی صاحب کے ہاتھ میں حدث کی کتاب مشکوۃ شریف تھے جس میں ایک باب ہے نزول عیسی ابن مریم۔
احمدی: میں سمجھ گیا آپ کو نزول کے لفظ پر اعتراض ہے آپ کے خیال مبارک میں یہ سمایا ہوا ہے کہ مسیح اوپر سے آویں گے یہ خیال غلط ہے نزول کے یہ معنی نہیں۔
محمدی: مجھے نزول کے لفظ سے مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود دنیا میں تشریف لانے کے بعد جو کام کریں گے یعنی جو اللہ کے علم میں ان کے حق میں مقدر ہیں اور جو رسول اللہ ﷺ کی زبان سے ہمیں معلوم ہوئے ہیں وہ کیا کیا ہیں اور کہ مرزا صاحب نے ان کو کر دیا یا ان کے زمانہ میں وہ ظہور پذیر ہو گئے۔
احمدی: ہاں ہاں یہ تو بیشک دیکھنا چاہیے میرے خیال میں یہ ایسا عمدہ پہلو ہے کہ جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک مجھے محمد یوں سے گفتگو کا موقع ملا ہے کسی نے یہ پہلو نہیں لیا بلکہ ادھرادھر کی سنتے اور سناتے رہے کام کی بات تو یہی ہے۔

محمدی: ہاں بھئی سنئے ایک مثال ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے

احمدی: بے شک میں مانتا ہوں بھلا ایسی صاف بات کون نہیں مانے گا ایک شخص ایک ڈلا ہاتھ میں لے کر دعوی کرتا ہے کہ یہ نمک ہے ہم اسکو چکھ کر آزمالیں گے یہی معنی عرب کی مثال کے الثمرة تنبیء عن الشجرة (پھل درخت کی پہچان کرادیتا ہے)

محمدی: ہاں تو وہ حدیث گالیا یہ ہے حضور رسالتمآب ﷺ نے فرمایا ہے

قا ل رسو ل الله ﷺ لینز لن ابن مر یم حکما عا دلا فلیکسرن السلیب و الیقتلن الخنز یر و لیضعن الجذ یة و لیتر کن القلا ص فلا یسعی علیها و لتذهبن الزهنا ء و التبا غض و التحا سد و لیدعون الی الما ل فلا یقبله احد رواه مسلم (عیسی ابن مریم ضرورتم میں اتریں گے حاکم منصف ہو کر صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیروں کو قتل کر دیں گے یا بحکم قتل کرا دینگے اور کفار سے جزیہ موقوف کر دینگے اور اونٹوں پر کوئی سوار نہ ہوگا، لوگوں کے کینے اور عداوتیں سب جاتی رہیں گی اور حسد سب دور ہو جاویں اور وہ لوگ اتنے غنی ہو جاویں گے کہ ان کو مال کی طرف بلایا جائے گا تو اس کو قبول نہ کریں گے)۔

اس حدیث میں جتنی نشانیاں آئی ہیں ان میں سے ایک بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ پہلی تو کیا ہوتیں وہ تو حکومت پر موقوف ہے جب تک مسیح موعود کو سیاست نہ حاصل ہو وہ کیسے ہوسکتی ہیں آخری دونشانیاں بھی نہیں ہوئیں یعنی لوگوں کے عموماً اور مسلمانوں کے خصوصاً کینے عداوت حسد وغیرہ بھی تو بدستور ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو لاہور ہی میں مسلمانوں کا حال عموماً اور اخبار والوں کا خصوصاً دیکھ لو مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں میں کیا کچھ سر پھٹول ہورہی ہے۔

احمدی: یہ بات تو آپ نے خوب نکالی۔

محمدی: بھائی جان آپ نے آج تک غور ہی نہیں کیا تم تو انہی جھگڑوں میں پڑے رہے کہ حضرت عیسی مر گئے یا زندہ ہیں آسمان پر ہیں یا زمین پر۔ اے بندہ خدا ہمیں تو دیکھنا چاہیے کہ آنے والے نے کیا کام کیا۔ بس یہی ایک بات ہے تم یہ دیکھو کہ آنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مسلمانوں کی کسی حالت دینی یا دنیوی میں تغیر تبدل بہتری کی طرف ہوا؟ اگر ہوا تو اس قدر ہوا جس قدر حدیثوں میں مذکور ہے یا معمولی جو کسی عالم یا سوفی کی صحبت میں بھی ہو جاتا ہے میں سمجھتا ہوں جناب مرزا صاحب کے متعلق کسی بحث ومباحثہ کی ضرورت نہیں صرف یہ دیکھو کہ وہ کام جو ان کی تشریف آوری کے وقت ہونے والے تھے وہ ہو گئے یا نہیں بس۔ ہو گئے تو چشم ما روشن شاد دل ماشاد،۔ اور اگر نہیں ہوئے تو کون چیز ہم کو مجبور کر سکتی ہے کہ ہم ایک ایسے شخص کو وہ رتبہ دیں جس کا وہ اہل نہیں۔

احمدی: آپ کی تقریر بہت معقول ہے واللہ میں نے تو اس طرف کبھی خیال بھی نہیں کیا کہ مسیح موعود کیوں آئے گا اور اس کے آنے کا کیا نتیجہ ہو گا میں کیا ہماری جماعت کے بڑے بڑے مقرر اور لیکچرار بھی اس سے بے خبر ہیں وہ بھی بس اتنا ہی جانتے ہیں جو کوئی ان پر سوال کرے انہوں نے ایک ہی بات کی مشق کر رکھی ہے بس وہی کہہ دیتے ہیں کہ آؤ پہلے حضرت عیسیٰ کی موت وحیات پر بحث کریں مگر آپ نے تو ایسا صاف راستہ نکالا ہے کہ اس میں کوئی اینچ پینچ ہی نہیں۔

محمدی: بھائی صاحب قرآن مجید بھی یہی بتلاتا ہے اھدنا الصراط المستقیم مستقیم وہی راستہ ہے جس میں اینچ پینچ نہ ہو اگر یہ طریق آپ کو پسند ہے تو آپ کو خالص محمدی بننے میں کیا دیر ہے۔

احمدی: اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ آج سے میں اس قادیانی اعتقاد سے باز آیا اور جو کچھ اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسپر ایمان لایا۔ الحمد للہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۱۵ء ص ۳۔۴)

قیصر جرمن کا اسلام

اور ہندی مسلمانوں کا خیال خام

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے بدخواہ اہل اسلام قادیانی اخبار الفضل نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں اس نے مسلمانوں کو ناحق بدنام اور گورنمنٹ کی نگاہ میں متہم کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کی ہے۔ اس لئے آج ہم نے اپنی عادت کے خلاف اس کے نام کے ساتھ بدخواہ اہل اسلام کا لقب بڑھایا ہے۔

ہم اس طریقہ کو نہایت ہی مکروہ جانتے ہیں کہ کوئی شخص یا فرقہ اپنے دینی یا ملکی بھائیوں کی بدخواہی میں یہاں تک ترقی کر جائے کہ ناجائز طریق سے حکام کے کانوں میں ان کی برائی ڈالے اور آپ خیر کواہ بنے یہ وصف خاص قادیانی گروہ میں زیادہ ہے اللہ یجزیھم بما کانوا یصنعون

اخبار الفضل قادیان نے عنوان مذکورہ بالا کے نیچے مسلمانوں کے غلط عقائد (بقول خود) لکھتے ہوئے یہ بھی لکھا ہے کہ:

انہی غلط عقاید وخیالات کے ضمن میں اکثر مسلمان یہ بھی سمجھے ہوئے ہیں کہ سلطان ٹرکی خلیفۃ المسلمین ہیں اور ترکوں کی قوم سچی مسلمانی کا زندہ نمونہ حالانکہ فی الواقعہ ایسا نہیں خدا کے برگزیدہ مسیح موعود) مرزا) نے آج سے سترہ اٹھارہ برس پہلے اللہ تعالی سے علم پا کر مسلمانوں کے اس طلسم خیالی کو پاش پاش کیا۔ ترکوں کی افسوس ناک اندرونی حالت اور بصورت عدم اصلاح ان کے پرخطر مستقبل کی خبریں دے دی تھیں جو ایک ایک کر کے سچی نکلیں اور آج تک برابر ان کی تصدیق ہو رہی ہے مگر افسوس کہ مسلمانوں نے خدا کے اس پاک فرستادہ کی قدر نہ کی اور ہنسی ہی اڑاتے رہے (یاحسرۃ علی العباد.. الآیہ) قلمرو عثمانیہ میں سخت بدنظمی و بے ربطی واقع ہوئی ایک انقلاب عظیم برپا ہوا اور اس کا تاجدار ہاں وہ تاجدار جس کی حکمت عملی اور سیاست کی دول یورپ تک کے دلوں میں دھاک بیٹھی ہوئی تھی اسی ہلچل اور غداری کے طوفان بے تمیزی میں ایک دم تخت سلطنت سے اتار کر دودھ میں سے مکھی (یہ کیا محاورہ ہے۔ اڈیٹر اہلحدیث) کر دیا گیا۔ حریت کے دعویداروں اور انقلاب پسندوں نے اپنے جوش جنون میں وہ وہ حرکتیں روا رکھیں کہ آخر ان کے باب عالی کی ہوا ہی اکھڑ گئی۔ اور اکھڑی بھی ایسی کہ پھر شائد ہی بندھے۔ یہ سب کچھ کیوں ہوا؟ خدا کے مامور کو جھٹلانے اس کے منہ سے نکلی ہوئی خدا کی باتوں پر از راہ شقاوت وشرارت تمسخر اڑانے اور ندائے آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی قدر نہ کرنے سے۔ حالانکہ ترکوں اوران سے بھی زیادہ مسلمانان ہندکو عبرت وبصیرۃ حاصل کرنے کا یہ اتنا اچھا موقع تھا کہ اس سے بہتر ہونا مشکل ہے...

جرمنی نے ترکوں یا ساری اسلامی دنیا کو دھوکے سے غار ہلاکت میں دھکیلنے کے لئے جہاں اورکئی طرح کے جال پھیلائے، ازانجملہ ایک چلتا ہوا جادو یہ بھی کیا کہ خود قیصر اوراس کے بہت سے جوانان نبرد جھوٹ موٹ اسلام کا دم بھرنے لگے اب تو نام نہاد مسلمانوں کی خوشی کا کیا ٹھکانہ تھا پھولے نہ سماتے تھے جگہ جگہ بڑے مسرت کے لہجہ میں قیصر اوراس کے سپاہیوں کے اسلام لانے کا چرچا ہونے لگا۔ اچھے اچھے سنجیدہ اور متین جرائد تک نے اس موقعہ پر کمال سادہ لوحی سے باور کرلیا کہ واقعی جرمن معہ اپنے تاجدار کے مشرف بہ اسلام ہوگئے اور رہے سہے ہوتے جاتے ہیں حالانکہ اگر ذرا معاملہ فہمی وتدبر سے کام لیتے تو بالکل صاف بات تھی کہ اگر فی الحقیقت ان مسلم نما دشمنان اسلام کے دلوں میں کچھ بھی ادب واحترام اس دین متین کا ہوتا تو ہرگز ایسا بدنام کن موقعہ اس کے اظہار کا اختیار نہ کرتے نہ ان مظالم کوروا رکھتے جو خود اصول واحکام اسلام کے سراسر خلاف ہوں اور یہ سمجھنا تو خاص نور ایمان اوربصیرت فراست باطنی والوں کا ہی حصہ ہوسکتا تھا کہ خدائے اسلام کی غیرت کب گوارا کرسکتی ہے کہ کوئی ایسی حالت میں اس کا دین قبول کرے جس سے آئندہ کسی وقت وہ اس پر اپنی نصرت کا احسان جتا سکے۔ خدا کا دین تو ہمیشہ کمزوروں سے شروع ہوتا اوراس تعالی کی غیبی تائیدوں سے تقویت پاتا ہے دنیا اسے اوراس کی وجہ سے ان کو بھی مٹانے کی سرتوڑ کوشش کرتی ہے آخر وہ نیچا دیکھتی ہے اور یہ برابر فروغ پاتا اور بڑھتا چلا جاتا ہے، تا اہل بصیرت کے لئے ایک زبردست نشان ہو کہ ضرور کوئی فوق الفوق طاقت ہے جواس کی مددگار رہوئی اور ہمیشہ سے حمایت حق کے لئے غیرت دکھلاتی رہی ہے ہم کسی پر بدظنی نہیں کرتے اور دوسروں کی نیت پر حملہ کرنے کا کسی کو حق ہی کب پہنچتا ہے دلوں کا حال تو علام الغیوب ہی جانتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر اسباب ظاہری کے نظر کرتے ہم یہ ضرور کہیں گے کہ ترکوں کا کلمہ بھرنے اور جرمنوں کی مسلم نمائی کو آسمان پر چڑھانے میں ہمارے بہت سے بھولے بھائیوں نے بلاشبہ اندھی محبت سے کام لیا ہے لیکن شکر ہے کہ اب ان میں سے جو سمجھ دار اور رمز شناس ہیں رفتہ رفتہ ان غلط خیالات سے رجوع کرتے جاتے ہیں چنانچہ جب سے لندن کے نامور جرائد مثل مورننگ پوسٹ و نیرایست وغیرہ نے حقیقت حال پر سے پردہ اٹھا کر قیصر کے اسلام کی قلعی کھولی ہے تب سے مسلمانان ہند کے معمولی پرچے کیا بلند پایہ قومی آرگن بھی مانتے جاتے ہیں کہ واقع میں یہ ساری قیصر کی عیاریاں اور چالبازیاں ہیں ورنہ اسلام کو ان حرکات سے کیا تعلق جن کا ارکاب وہ اور اوس کی سپاہ قریباً سال بھر سے میدان کارزار میں کر رہی ہے۔

(الفضل قادیان ۲۶ جون ۱۹۱۵ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس بیہودہ گوئی کا کیا جواب دیں جو الفضل نے مسلمانوں کے ذمہ ناحق لگائی ہے۔ الفضل کا فرض ہے کہ وہ بتلاوے کہ کس سنجیدہ اسلامی اخبار نے لکھا ہے:

جرمن مع اپنے تاجدار کے مشرف باسلام ہو گئے اور رہے سہے ہوتے جاتے ہیں۔

ہاں یہ خبر ضرور آئی تھی وہ بھی انگریزی اخباروں کے ذریعہ سے کہ جتنے جرمن افسر ترکی فوج میں ملازم ہیں انہوں نے اپنی وردیوں پر کلمہ اسلام لا الہ ا لا اللہ محمد رسو ل اللہ لکھا یا ہوا ہے۔ اللہ اعلم، ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہے یا نہیں انگریزی اخبارات کا ایسا بیان ہے۔ مگر یہ تو نہ کسی اسلامی اخبار نے تصدیقاً لکھا نہ کسی مسلمان نے اس کو یاد رکھا کہ جرمن قوم مع اپنے تاجدار کے مسلمان ہو گئی ہے۔

باقی رہا آپ کا ترکوں پر خفا ہونا، سو اس کی وجہ اگر یہ ہوتی کہ وہ آج کل ہماری گورنمنٹ سے برسر جنگ ہیں، تو پولیٹکل نقطہ خیال میں صحیح ہو سکتی تھی۔ مگر جو وجہ الفضل نے لکھی ہے وہ اس سے بالاتر ہے۔ ہم کیا ہر ایک نکتہ دان اوس کو لغو سمجھنے پر مجبور ہوگا۔ کیا ہی مزے کی بات ہے لکھتے ہیں:

باب عالی (ترکی حکومت) کی ہوا خدا کے مامور (مرزا قادیانی) کو جھٹلانے وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بگڑ گئی۔

کیا ہی طفل تسلی ہے۔نتیجہ یہ ہے کہ جو سلطنتیں آج معراج ترقی پر ہیں یہ سب مرزا صاحب کی امت ہیں۔شائد اسی لئے مرزا صاحب نے انکو یاجوج ماجوج اور دجال لکھا تھا (دیکھو حمامۃ البشری)۔کیا سچ ہے

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جولائی ۱۹۱۵ء ص ۴۔۵)

بلب گڈھ میں قادیانیوں کی شکست

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث مدظلہ۔

بعد سلام آنکہ یہ چند سطور اپنے اخبار گوہر بار میں درج فرما کر مشکوری کا موقع دیں

یہاں فرقہ قادیان عرصہ دراز سے فرقہ ہا اہل سنت والجماعت کو طرح طرح کی باتیں بنا کر اپنے فرقہ میں لانا چاہتے تھے۔

خصوصاً آج کل اتنا شور مچا رکھا تھا کہ الامان والحفیظ۔نیز بہت جلدی جلدی مناظرہ کا چیلنج دیتے رہتے تھے اوراس پرطرہ یہ کہ ایک ہزار روپیہ شرط کرنا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہو رہا تھا جس کو دیکھ دیکھ کر بہت سے سادہ دل مسلمانوں کا عقیدہ ان کی طرف ہو گیا تھا۔بلکہ چند افراد ان کے فرقہ میں داخل بھی ہو گئے تھے۔اور بعض طیار تھے۔

جب مسلمانان بلب گڈھ نے یہ دیکھا تو انہوں نے مدرسہ حسین بخش سے جناب مولوی حافظ بشیر احمد صاحب انصاری کو بلا لیا۔آپ کے یہاں پر چند وعظ ہوئے جن کے اندر آپ نے اس فرقہ کی تردید کی۔

یہ دیکھ کر فرقہ قادیانی نے اپنے مناظر مولوی حافظ روشن علی صاحب کو مناظرہ کے لئے بلایا اور بروز بدھ ۳۰ جون ۱۹۱۵ء حیات مسیح پر بڑے زور کے ساتھ مناظرہ ہوا۔جس میں خدا کے فضل وکرم سے اہل سنت والجماعت نے فتح پائی اور اس فرقہ نے شکست فاش کھائی۔اور وہ چہار کس جو اس فرقہ میں شامل ہو گئے تھے تائب ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رجوع الی الحق ہوئے اور تمام اشخاص کا عقیدہ درست ہو گیا الحمد للہ۔
راقم : محمد اسماعیل عارف۔
صدر مدرس مدرسہ عظمت الاسلام بلب گڈھ ضلع گوڑ گانواں
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جولائی ۱۹۱۵ء ص ۵۔۶)

ضلع جالندھر میں مباحثہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ضلع جالندھر کی تحصیل نکودر میں ایک ملسیاں ہے۔ وہاں پر قادیانی مذہب کے دو تین اصحاب صاحبِ اثر ہیں جن میں سے ایک عبدالمالک صاحب نائب تحصیلدار بندوبست ہیں۔ ایک مدرس پرائمری اسکول، اور ایک دواور۔

ان لوگوں نے بات اٹھائی کہ اسلامی اشاعت کے لئے ایک جلسہ کیا جائے۔ چنانچہ اسی بنا پر زمینداروں سے چندے وصول کئے۔ اشاعت اسلام کے علماء بلائے تو سارے قادیان کے۔

معززین پر پہلے سے اپنے خیالات کا اثر ڈالا ہوا تھا کہ اتنے میں تاڑنے والے تاڑ گئے کہ اس جلسہ کا رنگ کیا ہوگا۔

اونھوں نے کہا ہم بھی اپنے حسب منشا اپنے علماء کو اس جلسہ میں شریک کریں گے۔ چنانچہ مولوی عبدالقیوم صاحب مختار عدالت جالندھر اور یہ خاکسار نامزد ہوئے۔

جناب مولوی جلیل الرحمٰن خانصاحب پنشنر جو اس نواح کے زمیندار ہیں مجھے لے جانے کے لئے امرتسر تشریف لائے۔ مولوی صاحب موصوف میرے مخلص دوست ہیں اس لئے مجھے جانا ہی پڑا۔ مجھ سے پہلے ایک روز مولوی عبدالقیوم صاحب پہنچ کر ایک روز کے جلسہ کی کارروائی کر چکے تھے۔

جلسہ کی صورت یہ تھی۔ کہ ایک ہی مقام پر دونوں فریق تقریریں کرتے تھے۔ قادیان سے دو صاحب (مولوی عبداللہ اور حافظ جمال احمد) آئے ہوئے تھے۔

مجھ سے پہلے روز کی کارروائی صرف اتنی ہوئی تھی کہ مولوی عبداللہ قادیانی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وعظ کیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ اللہ کے رسولوں کی مخالفت اچھی نہیں ہوتی اور اس کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ گو اشارات مرزا صاحب کی طرف ہوں مگر لفظوں میں کچھ نہ کہا تھا۔

حافظ جمال احمد نے حضرت آدم علیہ السلام سے مرزا صاحب قادیانی تک رسولوں کا مختصر ذکر کیا تھا۔ مولوی عبدالقیوم صاحب نے نبوت مرزا پر چند اعتراض کئے تھے۔ جن کا جواب فریق ثانی نے ابھی نہ دیا تھا۔

دوسرے روز میں بھی شریک جلسہ ہوا تو قادیانی پارٹی نے جس کے سرگروہ نائب تحصیلدار تھے، یہ اصرار کیا کہ جلسہ میں جو آخری وقت ہو وہ ہم کو ملے۔

ادھر کے فریق کو یہ بات ہرگز پسند نہ تھی مگر میں چونکہ ان کے تیروتفنگ سے بفضلہٖ تعالیٰ واقف ہوں اس لئے جانتا ہوں کہ نہ ان کا اول درست ہے، نہ انجام ٹھیک۔ اس لئے میں نے آخیر وقت نصف گھنٹہ اُنہی کو دلوادیا۔

اس روز پہلی تقریر ایک گھنٹہ تک میری ہوئی جس میں میں نے مرزا صاحب کے دعویٰ کہ میں ایسا ہوں ایسا ہوں۔ اون کی کتاب ''خطبہ الہامیہ'' سے سنا کر اون کی دو پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ ایک وہ جو کسی عورت سے نکاح ہونے کے متعلق تھی جس کی بابت رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں لکھا ہے۔

اگر پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ہونگا۔

نیز ایک حدیث مرفوع بھی لکھی ہے جس کی تشریح میں مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ یہ اسی نکاح کے متعلق ہے۔

دوسری پیشگوئی وہ اشتہار تھا۔ جو میری بابت ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا۔ جس کا عنوان تھا ''مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ'' اس کا مضمون صاف ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ اگر میری (مرزا کی) زندگی میں نہ مرے۔ تو میں جھوٹا اور خدا کی طرف سے نہیں ہونگا۔

اسی مضمون پر لودہیانہ میں قادیانی مذہب کے لوگوں سے بحث ہو کر تین سو روپیہ انعام لیا گیا تھا۔ فریق ثانی کی طرف سے حافظ جمال احمد نے جواب دینا چاہا مگر سارے گھنٹے میں کہا کیا؟

ہر ایک معاملہ کا ایک معیار ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب نے اس معاملہ کا معیار نہیں بتلایا کہ کس کو ہم سچا کہیں اور کس کو جھوٹا۔ یہ کہہ کر ادھر چلے گئے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں وہ تو نہیں آویں گے۔ اور مرزا صاحب اونکی جگہ مسیح موعود ہیں۔

لوگ حیرت زدہ تھے کہ سوال کیا اور جواب کیا۔ اصل مطلب کو چھوا بھی نہیں۔

اس کے بعد پندرہ منٹ کا وقت پھر مجھ کو دیا گیا تو میں نے اتنا ہی کہا کہ میری تقریر لاجواب ہے کیوں کہ فریق ثانی نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔

سنا کہ اپنی آخری تقریر میں جواب دیں گے۔

ہم نے کہا اچھا، یہ بھی آریوں کی تقلید کر لیں۔

بعد دوپہر مولوی عبداللہ نے مولوی عبدالقیوم صاحب کی تقریر کا جواب دینا چاہا مگر ناتمام۔

پھر مولوی عبدالقیوم صاحب نے مختصر جواب دے کر باقی میرے لئے چھوڑ دیا۔ میں نے مشکوٰۃ شریف میں سے چند حدیثیں حضرت عیسیٰ کے نزول کے متعلق بیان کیں جن میں سے صرف ایک وہ حدیث تھی۔ جس میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ کہ

> حضرت عیسیٰؑ جب آویں گے تو پنتالیس سال دنیا میں رہ کر فوت ہونگے۔ اور میرے مقبرے میں دفن ہونگے۔ قیامت کے روز ہم دونوں درمیان میں ہونگے۔ اور دونوں طرف ابوبکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہم ہونگے۔

اس کے علاوہ یہ بھی کہا کہ حضرت مسیح موعود کا کام کیا ہوگا؟ میں اپنے لفظوں میں کیا کہوں۔ خود مرزا صاحب کے الفاظ میں سناتا ہوں۔ مرزا صاحب آخری کتاب ''چشمہ معرفت'' کے صفحہ (۹۲) پر لکھتے ہیں۔ کہ

> حضرت مسیح موعود جب آوینگے تو ساری دنیا میں اسلام پھیلا کر ایک قوم (مسلمان) بنا دیں گے۔

بس میرا سوال صرف یہی ہے کہ مرزا صاحب کے آنے پر ساری دنیا میں اسلام پھیل کر ایک ہی مسلمان قوم بن گئی؟

کیا مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کے مقبرے میں دفن ہو گئے۔

اگر دونوں کام ہو چکے ہیں تو ہم بڑی خوشی سے اپنا اعتراض واپس لیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری وقت میں حافظ جمال احمد کھڑے ہوکر جوابات دینے چاہے۔ مگر حدیثوں اور مسیح موعود کے کاموں کے متعلق کچھ نہ کہا۔ میرے حق میں جو مرزا صاحب کا اشتہار تھا۔ اوس کے متعلق یہ کہا (اور غالبًا اسی لئے اونھوں نے اس کو آخری وقت کے محفوظ رکھا تھا) کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق مرزا صاحب کی پیشگوئی اسی طرح سے سچی ثابت ہوئی۔ کہ مرزا صاحب نے لکھا تھا۔ کہ اگر تم مجھ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہو۔ تو ایک مطبوعہ تحریر میرے پاس بھیجو جس میں یہ امر مذکور ہو۔ کہ تم (مرزا) میرے ساتھ مباہلہ کرلو۔ مرزا کی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۱۴ کا حوالہ دیا۔ جس کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

''مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے۔ جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے۔ کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہش مند ہوں۔ کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں۔ کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے۔ وہ سچے کی زندگی ہی میں مرجائے سو اگر مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ خواہش دل سے ظاہر کی ہے۔ تو اس سے بہتر کیا ہے۔ ایک چھپا ہوا اشتہار اس مضمون کا شائع کریں۔'' (صفحہ ۱۴-۱۵)

اس کا جواب دینے کا موقع نہ رہا تھا۔ اور یہی اون کی غرض تھی جس کو وہ لوگ اپنے منہ سے ''تحقیق حق'' نام رکھتے ہیں گو جلسہ میں وقت نہ تھا۔ لیکن خاص خاص لوگوں کو میں نے اس کی حقیقت بتلادی تھی۔ کہ کتاب جس کی یہ عبارت ہے ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے۔ اس میں مرزا صاحب مباہلہ کی درخواست مجھ سے لینا چاہتے ہیں۔ مطلب یہ کہ میں اون سے درخواست کروں۔ کہ میرے ساتھ مباہلہ کرلو۔ جس کے جواب میں میں نے درخواست نہ دی۔ گو مرزائی مناظر نے کمال عقل و دیانت سے یہ ثابت کرنا چاہا۔ کہ چونکہ مولوی صاحب نے مباہلہ کی درخواست دینا منظور نہیں کیا۔ اس لئے وہ دعا مرزا الٹی پڑ گئی یعنی مرنا تھا ثناء اللہ نے اور مرگیا مرزا۔

مگر اس بھلے آدمی کو کوئی نہیں سمجھاتا۔ کہ یہ کتاب تو ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے۔ اور مرزا صاحب کا اشتہار اپریل ۱۹۰۷ء یعنی پانچ سال بعد کا پھر اوس کا پہلی تحریر کا اثر اس پچھلی تحریر پر کیسے ہوا۔

علاوہ اس کے مرزا کا دعا کرنا میری درخواست پر موقوف تھا۔ تو پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو اونہوں نے دعا کیوں کی؟ معلوم ہوا۔ کہ اس دعا کے لئے میری درخواست ضروری نہ تھی۔ اگر تھی اور میں نے درخواست نہ دی تھی تو مرزا صاحب نے کیوں اشتہار میرے متعلق شائع کیا۔

اور سنئے ''اعجاز احمدی'' میں مرزا صاحب جس درخواست کی خواہش مجھ سے کرتے ہیں وہ ''مباہلہ'' کے متعلق ہے مباہلہ فریقین کے دعا کرنے کو کہتے ہیں اور اپریل ۷ء کو جو اشتہار دیا وہ مباہلہ نہیں ہے۔ وہ صرف یکطرفہ دعا مرزا ہے۔ اس لئے اس کا توقف اس پر نہیں۔ جس پر مباہلہ کا توقف تھا۔ یعنی میری درخواست پر نہیں۔ اسی لئے مرزا صاحب نے بغیر میری درخواست اور منظوری کے دُعا کر دی تھی۔ جس کا اثر اُنہی پر پڑا۔ یعنی معنی ہیں الغریق یتشبت بالحشیش۔ کا مطلب ہے ''ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔''

ہاں حافظ جمال احمد نے ایک بات اپنی بساط سے بڑھ کر کہی۔ کہ ہم اب بھی مباہلہ کرنے کو تیار ہیں۔ مولوی صاحب آئیں اور میرے ساتھ مباہلہ کرلیں۔ پھر دیکھیں ایک سال تک کیا ہوتا ہے، ساتھ ہی حسب اتباع سنتِ مرزا یہ بھی دعویٰ کر دیا۔ کہ مولوی صاحب کبھی ایسا نہیں کرینگے اس کے جواب کے لئے میرے رفیق مولوی قطب الدین واعظ ضلع امرتسر کھڑے ہوکر بولے۔ تم مرزا صاحب کے مرید ہو میں مولوی ثناء اللہ صاحب کا ادنیٰ شاگرد ہوں۔ میں اس کام کو تمہارے سامنے کھڑا ہوتا ہوں۔ آؤ مجھ سے مباہلہ کرو۔ مولوی قطب الدین کا اتنا کہنا تھا۔ کہ قادیانی کمپ میں بے چینی کے آثار نمایاں ہونے لگے۔ نائب تحصیلدار نے کہا۔ بس اب جلسہ ختم ہے۔ غرض مولوی قطب الدین کا جواب کیا تھا۔ قادیانی پارٹی کے لئے سکتہ کا عالم تھا۔

مگر میں اس میں بھی حیران ہوں کہ حافظ جمال الدین کو کیا سوجھی اور وہ کیا کہہ گیا۔ خدا جانے اعتراضوں کے بوجھ سے اس کو ہوش نہیں رہا۔ کہ میں کیا کہہ رہا ہوں۔ اسی پر کیا بس ہے۔ ان لوگوں کو عموماً ان دو باتوں میں تمیز نہیں رہتی یا دانستہ تمیز کرتے نہیں۔ ایک ''مباہلہ'' اور دوسرا ''دعا''۔ مباہلہ میں فریق ثانی کو طلب کیا جاتا ہے۔ اگر وہ نہ آئے تو مباہلہ نہیں بنا۔ مگر یکطرفہ دعا کے لئے یہ ضروری نہیں کہ فریق ثانی کو مقابلہ کرنے طلب کیا جائے۔ اگر وہ نہ آئے تو دعا ہی نہ ہو۔ مرزا صاحب نے میرے حق میں دعا کی تھی۔ مباہلہ نہیں تھا۔ پس تم بھی اگر سنت مرزا پر عمل کرنا چاہتے ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تو اپنی جگہ پر میرے یا کسی اور اپنے مخالف میں کے حق میں بد دعا کیا کر و کون منع کرتا ہے۔ مگر اتنا سوچ لینا کہ قرآن مجید میں قانون الٰہی یہ بتلایا گیا ہے لا یحیق المکر السیئ الا باھلہ۔

الحمد للہ اس جلسہ کا اثر بہت اچھا رہا۔ بڑے بڑے آدمی راہ ہدایت پر مضبوط ہو گئے۔ خدا سب کو راہ راست پر قائم رکھے۔ آمین۔

(اہل حدیث جلد ۱۲۔ نمبر ۳۸۔ مورخہ ۹ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳ر جولائی ۱۹۱۵ء ص:۳-۵)

قادیانی خلیفہ کا مباحثہ سے گریز

جناب مہتمم صاحب اخبار اہلحدیث امرتسر

سلام علیکم۔ چند ذیل کی سطور برائے اطلاع اہل اسلام اپنے اخبار میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

جناب صاحبزادہ صاحب سجادہ نشین قادیان لاہور میں تشریف لائے تھے۔ تو انجمن تائید الاسلام لاہور کی طرف سے اونکی خدمت میں ۱۰ر تاریخ ماہ جولائی ۱۵ء کو لکھا گیا تھا۔ کہ علمائے اسلام کے ساتھ جس سے آپ چاہیں مرزا صاحب کی نبوت میں بحث کریں۔ جس پر انہوں نے منظور فرما کر قواعد وشرایط مناظرہ پیش کیں۔ جن کا کچھ حصہ منظور کیا گیا۔ اور چند شرائط میں مناسب ترمیم کی تجویز ۱۱ تاریخ کی صبح کو اونکی خدمت میں ارسال کی تو معلوم ہوا کہ صاحبزادہ قادیان واپس تشریف لے گئے ہیں۔

انجمن احمدیہ لاہور کے سکریٹری میاں محمد حسین صاحب قریشی نے بذریعہ تحریر اطلاع دی کہ صاحبزادہ صاحب چلے گئے اور فرما گئے ہیں کہ قادیان سے کوئی عالم بحث کے لئے بھیج دیں گے۔

افسوس بحث کی درخواست اون سے کی گئی تھی کہ وہ بحیثیت خلیفہ ہونے کے اس تفرقہ باہمی کا فیصلہ علماء سے کر کے باہمی سلوک کا باعث ہونگے مگر اونہوں نے بذات خود مناظرہ سے فرار کر کے شرائط مناظرہ بھی طے نہ کیں۔ اور چلے گئے۔

خط وکتابت جو فریقین میں ہوئی ہے وہ الگ رسالہ انجمن تائید اسلام لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شائع ہوگی کیوں کہ بہت طول ہے۔ یہ صرف آپ مسلمانوں کی اطلاع کے واسطے شائع کردیں۔ تاکہ عوام اہل اسلام کو معلوم ہو کہ مرزائی جماعت کے عوام تو کجا۔خاص بھی کس طرح مناظرہ سے بھاگتے ہیں۔صرف ناواقف مسلمانوں کو مغالطے دے کر بہکاتے ہیں۔اور عالموں کے سامنے نہیں آتے۔مسلمانوں کو ہوشیار رہنا چاہئے۔

خاکسار: پیر بخش پنشنر پوسٹ ماسٹر
سکریٹری انجمن تائید الاسلام لاہور۔

(اہل حدیث جلد۱۲۔نمبر۳۸۔مورخہ۹ رمضان المبارک ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۳رجولائی ۱۹۱۵ء ص:۵)

موجودہ جنگ کی پیش گوئی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کی عادت تھی جب کوئی نیا واقع ایسا ہوتا جس کی طرف لوگوں کی نگاہیں لگتیں اس کے متعلق ضرور کوئی نہ کوئی الہام گذشتہ الہاموں میں نکال لیتے خواہ وہ بعد تحقیق اس پر چسپاں ہو یا نہ ہو لیکن ان کی کوشش رہتی کہ اس واقع کو الہامی پیش گوئی میں لایا جائے کیونکہ ان کے خیال میں کسی اہم واقع کا الہامی ذیل میں مذکور نہ ہونا الہام کی ہتک تھی اس لئے وہ ضرور یہ کوشش کرتے کہ جس طرح بھی بن پڑے الہامی ذیل میں مندرج ہو۔

مثلاً ایک الہام ان کا تھا:

تخرج الصدور لی القبور بڑے بڑے لوگ سب قبروں میں چلے جاویں گے۔

یہ ایک ایسا الہام ہے کہ مخالف سے مخالف بھی اس کو مانے گا یہاں تک کہ اڈیٹر اہل حدیث جو بقول قادیانی مرزا صاحب اشد ترین دشمن ہے (حقیقۃ الوحی) بھی اس پر ایمان رکھتا ہوا کہتا ہے آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین۔اس لئے جب کبھی کوئی عالم کوئی معزز آدمی مرتا اس قانون کلی میں آجاتا جس کے صدق میں کسی کو کلام نہیں ہوسکتا۔

آج موجودہ جنگ میں مرزا صاحب قادیانی زندہ ہوتے تو خدا معلوم کیا کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام اس جنگ کے متعلق نکالتے مرزا جی کی جگہ خالی پا کر ان کی امت نے اس خدمت کو پورا کرنا چاہا مگر بات بنانے کا وہ لطف کہاں جوان میں تھا تاہم بقول

گندم اگر بہم نہ رسد بھس غنیمت ست

اس لئے گئے گذرے زمانہ میں یہ بھی غنیمت ہے

قادیانی امت کی طرف سے آج کل ایک اشتہار نکلا ہے جس میں مرزا صاحب کی عبارات نقل کر کے دکھایا ہے کہ آپ نے اس جنگ کے متعلق صاف صاف پیشین گوئی کی ہوئی ہے اس اشتہار کا مشتہر برائے نام مینیجر کارخانہ طلسمی ادویہ لاہور ہے۔غور کیا جائے تو اس اشتہار میں بھی راقم نے طلسم ہی سے کام لیا ہے۔ پرانا مشہور قصہ ہے کہ کسی مولوی صاحب نے ایک بے نماز کو نماز پڑھنے کے لئے کہا،تو اس نے جواب دیا، خدا تو قرآن مجید میں نماز پڑھنے سے منع کرتا ہے،اور آپ حکم دیتے ہیں۔ مولوی صاحب نے حیران ہو کر پوچھا کہاں؟ اس نے جھٹ سے آیت قرآنی پڑھ دی لا تقربوا الصلوۃ (نماز مت پڑھو) مولوی صاحب نے کہا ظالم! اس کے ساتھ کا لفظ بھی تو پڑھ جو یہ ہے و انتم سکاری (نشہ کی حالت میں نماز نہ پڑھا کرو) بے نماز نے کیا معقول جواب دیا کہ سارے قرآن پر آپ نے یا آپ کے باپ نے عمل کیا ہے؟

یہ قصہ صحیح ہو یا غلط مگر آج قادیانی امت نے اس کی ایک تازہ مثال قائم کر دی۔ کچھ شک نہیں کہ اشتہار دیکھنے سے ایک ناواقف کے دل پر کشش ہوتی ہے، اور دل مانتا ہے کہ ضرور یہ پیش گوئی پوری ہوئی۔جس دوست نے ہمیں یہ اشتہار دیا اس کا بیان ہے کہ میر ناصر (خسر مرزا قادیانی) گاڑی میں بیٹھے سناتے ہوئے بڑے وجد میں آرہے تھے خصوصاً جب یہ شعر پڑھتے

مضمحل ہو جائیں گے خوف سے سب جن و انس

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

کہتے تھے دیکھو زار جو لقب ہے بادشاہ روس کا، آج اس کی کیا حالت زار ہے۔اس سے زیادہ کیا صاف پیش گوئی ہوگی۔

واقعی بات یہ ہے کہ اشتہار دیکھنے والا محو حیرت رہ جاتا ہے۔ہم اس اشتہار کو طلسمی یا وہبی تحریر ثابت کرنے کیلئے پہلے سارا نقل کرتے ہیں تاکہ ناظرین اپنے دلوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پوچھیں کہ ان پر کیا اثر ہوا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ ہمارے ناظرین اس اشتہار سے مرزا صاحب کی تصدیق کرنے پر آمادہ ہو جاویں گے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ ان کے دل پر ایک ایسا اثر ضرور ہو گا جس کے دفعیہ کے لئے وہ کوشش کریں گے۔ وہ اشتہار یہ ہے

ایک ہیبت ناک پیشین گوئی

اس قدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں گی اس موت سے چرند پرند بھی باہر نہیں ہوں گے اور زمین پر اس قدر تباہی ہو گی کہ جس روز سے انسان پیدا ہوا ہے ایسی تباہی کبھی نہیں آئی (تاریخ گواہ ہے آج تک ایسی جنگ نہیں ہوئی۔ ا) اور اکثر مقامات زیروزبر ہو جائیں گے گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ ہی اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقل مند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔ وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ روازہ پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی (پھر اس ا۔ کے بعد ارشاد فرمایا ۲ ہے) کہ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی ہے اور تمام ہمت اور تمام خیالات دنیا پر ہی گر گئے ہیں۔ اگر میں (امام مہدی ہو کر ۳) نہ آیا ہوتا تو بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے تھے ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے قرآن میں فرمایا ہے و ما کنا معذبین حتی نبعث رسو لا (۲۔ پیش گوئی کرنے والے بزرگ کا دعوی امام مہدی کا ہے جن کے دل میں ذرا بھی خوف ہے ان کے لئے حور کے جھنڈے کے نیچے آجانے کا ابھی وقت ہے) اور توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں ان پر رحم کیا جاوے گا (۳۔ اے ہندوستانیو! تم تو اس بلا سے ابھی تک محفوظ ہو بلجئم اور فرانس انگلینڈ جرمنی تک پہنچی ہے اور تمہارے لئے ابھی توبہ کا وقت ہے۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے ارشاد ہے) میں دیکھتا ہوں کہ شاید تم ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے ۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیاء تو بھی محفوظ نہیں اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا ۔ میں شہرو ں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں پھر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتہ پورے ہوتے میں سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے مگر خدا غضب میں دھیما ہے توبہ کرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ ۔ از حقیقۃ الوحی ص ۲۵۷ و ۲۵۶ ۔ از براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۲۰

(خطوط وحدانی والے فقرات اصل کتاب مرزا میں نہیں بلکہ مشتہر کی ایزاد ہیں بلکہ نمبر ۳ کی جگہ مرزا صاحب کی کتاب میں یوں ذکر ہے : کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں......)

اک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات وشہر اور مرغ زار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہو گا کہ تا باندھے ازار
اک جھپک میں یہ زمین ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کردے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انسان کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بے خود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسمان حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ نا شناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

ناظرین! اس میں ہم نے اپنے پاس سے خدا کی قسم ایک لفظ بھی زائد نہیں کیا بلکہ لفظ بلفظ عبارت نقل کر دی ہے اس کتاب کو جن صاحب کا جی چاہے ہمارے پاس آکر دیکھ سکتا ہے۔ انتہی

شیخ الاسلام فرماتے ہیں: ناظرین! دیکھنا کیسی صاف پیش گوئی ہے۔ اب سنئے اس کی حقیقت۔ نثر عبارت جو منقول ہے اس کا شروع یوں ہے:

یاد رہے کہ خدا نے مجھے (مرزا کو) عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقین سمجھو کہ جیسا کہ پیش گوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیاء کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں۔

آگے اشتہار کی عبارت ملالیں

نظم کے ابیات جو نقل کئے ہیں ان کا شروع یوں ہے

آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمیں ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خون کی چلیں گی جیسے آب رود بار

نثر کے شروع میں اور درمیان میں زلزلہ کا ذکر ہے اور نظم کے تیسرے شعر میں اور حاشیہ پر زلزلہ مذکور ہے۔ غرض نثر و نظم دونوں میں صاف زلزلہ کا ذکر ہے جس کو راقم اشتہار نے اپنا طلسم دکھانے کو حذف کر کے بشکل دیگر اس کو جنگ کی پیش گوئی بنا کر مرزا صاحب کی نیابت کا حق ادا کیا ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ کس دلیری سے لکھا ہے:

خدا کی قسم ایک لفظ بھی زائد نہیں کیا بلکہ لفظ بلفظ عبارت نقل کر دی۔

ہم مشتہر کو چیلنج کرتے ہیں کہ اگر اس کی عبارت لفظ بلفظ صحیح نکلے تو ہم مبلغ یک صد اس کو انعام دیں گے۔ اس کا فیصلہ اخبار پیغام صلح لاہور کے دفتر میں ہوگا۔ اگر وہ اس قسم میں سچا ہے تو منظوری سے اطلاع دے ورنہ وعید قرآنی (جو جھوٹوں کے حق میں ہے) سے خوف کرے۔

ہاں اس پیش گوئی کے الفاظ کو دیکھ کر ہم کہہ سکتے ہیں کہ ابھی تک اس کا ظہور نہیں ہوا کیونکہ ایسا زلزلہ خدا کے فضل سے نہیں آیا جس کا نقشہ مرزا صاحب قادیانی نے بتلایا ہے اور خدا سے امید ہے کہ نہ آئے گا۔

اخبار اہل حدیث کے لاہوری ناظرین سے امید ہے کہ راقم اشتہار کو تلاش کر کے اس کے اعلان کے مطابق اس سے حوالہ طلب کر کے بدرا بدر بایدبرسانید پر عمل کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۱۵ء ص:۱۔۳)

یک نہ شد دو شد بلکہ شش شد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا جانتی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں کی جو تاویلات تحریفات کے درجے تک پہنچائی تھیں اس کا بدلہ ان کو دنیا میں بھی ملنا تھا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ان بے عزتیوں کے جو مخالفوں کے مقابلہ الہامی تحدیوں میں ناکام رہنے پر آپ کو نصیب ہوئیں یہ ایک بڑی سزا ہے کہ انہوں نے خود جو پیش گوئی کی تھی کہ میرے بعد ایک مصلح پیدا ہوگا اس پیش گوئی کی ایسی مٹی پلید ہوئی کہ آج چھ کس دعویدار اس کے موجود ہیں۔

لاہور سے ایک طویل اشتہار ہم کو پہنچا ہے جس کے شائع کرنے والے ڈاکٹر نورمحمد، سید محمد شاہ، محمود شاہ (انارکلی) ہیں یہ سب مرزائی (قادیانی) ہیں انہوں نے اس پیش گوئی کے الفاظ کو نقل کر کے لکھا ہے۔

مندرجہ بالا الفاظ اس پیش گوئی کے ہیں جو ایک اخص آدمی کے ظہور کے بارے میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے شائع کی ہوئی ہے۔

احمدی جماعت میں اس وقت مندرجہ ذیل اشخاص مدعی سمجھے جاتے ہیں۔

۱۔محمد ظہیر الدین بدرالدین ظہیر الدین۔

۲۔مولوی محمد عبداللہ صاحب تیماپوری۔

۳۔قاضی یار محمد صاحب نور پوری۔

۴۔ماسٹر محمد سعید صاحب انسپکٹر سکولز امرتسر۔

۵۔چودھری عبدالعزیز صاحب عامل بالقرآن بٹالہ۔

۶۔میاں محمود احمد صاحب قادیانی

اس شمار کے بعد اپنا فیصلہ یوں لکھا ہے:

مندرجہ بالا اشخاص میں سے ہم نے محمد ظہیر الدین بدرالدین ظہیر الدین صاحب کو حسب ذیل قسم دی ہے اور انہوں نے ان الفاظ میں ہمارے سامنے قسم اٹھائی ہے:

میں ظہیر الدین اللہ تعالیٰ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیش گوئی کا مصداق صرف میں ہی ہوں۔اور خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ صرف تو ہی اس پیش گوئی کا مصداق ہے۔

اس فیصلہ کے بعد دوسرے دعویداروں کو بھی نوٹس دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

اس لئے ہم دیگر دعویداروں کی خدمت میں بھی خصوصیت سے التماس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ اگر وہ مندرجہ بالا پیش گوئی کا اپنے آپ کو صحیح مصداق سمجھتے ہیں تو وہ مندرجہ بالا الفاظ میں خدا تعالی قسم اٹھاویں۔ اور اگر وہ کسی طرح سے گریز کریں گے تو عنداللہ وعندالناس کاذب متصور ہوں گے۔

اصل غرض ہم مشتہران کی صرف یہ ہے کہ حق و باطل مین فرق ہو سچے کا بول بالا ہو اور جھوٹوں کا منہ کالا ہو اور پبلک دھوکا دینے والوں سے بچ جائے۔

قادیانی طریق پر یہ فیصلہ حق ہے کیونکہ ان کے ہاں یہ طریق مروج ہے کہ مدعی قسم کھائے اس لئے وہ جانیں اور ان کا کام،۔

ہمارے نزدیک مرزا صاحب کی اس پیش گوئی پر بحث کرنا دراصل مرزا صاحب کی صداقت کی فرع ہے جن لوگوں کے نزدیک مرزا صاحب کی صداقت ہی ثابت نہیں وہ اس پیش گوئی سے کیا دلچسپی رکھ سکتے ہیں بجز اس کے کہ یہ کہنے کا ان کو موقع ملے جیسے کرنی ویسی بھرنی۔

مرزا صاحب قادیانی نے جیسی آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کو خراب کیا تھا خدا نے اس کی امت کے ہاتھوں اس کی پیش گوئی کو خراب کر دیا کیا سچ ہے

کبھی معشوق تھے ہم بھی جواب عاشق کہاتے ہیں
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

ہم اس بحث کو انجام تک دیکھنے کے مشتاق ہیں۔ قادیانی مشن میں آج کل اختلاف اس کثرت سے ہو رہا ہے کہ ایک اجنبی کو یہ کہنے کا موقع ہے کہ

تین تیرہ ہونے والی ہے جماعت آج کل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اگست ۱۹۱۵ء ص ۵۔۶)

حلف پر فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

چونکہ اب دونوں پارٹیوں نے جن کو ہم اپنی اصطلاح میں قادیانی اور لاہوری لکھا کرتے تھے ایک دوسرے کے نام خود بخود مقرر کر لئے ہیں یعنی قادیانیوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام محمودی اور لاہوریوں کا نام پیغامی پارٹی کیونکہ قادیانی پارٹی کا خلیفہ مرزا محمود ہے اور لاہوری پارٹی کا اخبار پیغام صلح اس لئے ہم ان کی خاطر اپنی اصطلاح آئندہ کو ترک کر کے انہی کے مقرر کردہ ناموں سے ان کو ممتاز کیا کریں گے۔

محمودی اور پیغامی پارٹی کا جن جن امور میں اختلاف ہے ان میں سب سے بڑا امر مرزا صاحب قادیانی کی نبوت ہے۔ اس کی فرع یہ ہے کہ ان کو نہ ماننے والے کافر ہیں یا مومن وغیرہ۔ پیغامی پارٹی نفی پر ہے اور محمودی پارٹی اثبات پر۔ پیغامی پارٹی کے معزز رکن خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک اشتہار مورخہ ۴ جولائی دیا ہے کہ فریقین اس مسئلہ میں تحریریں کر چکے ہیں مگر میں ایک آسان تجویز بتلاتا ہوں کہ فریقین کے سو معزز آدمی جو مرزا صاحب کے صحبت یافتہ ہیں اور خود ان سے اعتقادات سیکھے ہوئے ہیں وہ حلف اٹھائیں کہ ہم نے حضرت صاحب سے یہ سیکھا تھا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ میں یہ نہیں پوچھتا کہ اب ان کا اعتقاد کیا ہے، یا ان کا وہ اعتقاد صحیح تھا یا غلط۔ بلکہ صرف یہ پوچھتا ہوں کہ مرزا قادیانی کی وفات تک ان کا خیال کیا تھا۔ وغیرہ

ہمارے نزدیک بھی یہ صورت فیصلہ معقول ہے۔ جو اعتقاد ثابت ہو جائے کہ مرزا صاحب قادیانی کے انتقال کے وقت تھا، وہی اعتقاد بحیثیت مرزائی ہونے کے صحیح سمجھا جائے گا۔

محدثین بھی کسی حکم کو غیر منسوخ بتلانا چاہتے ہیں تو یہ لکھا کرتے ہیں حتی لقی الله یعنی آنحضرت ﷺ یہی کرتے رہے یہاں تک کہ آپ کا انتقال ہوا۔

اسی لئے قرآن شریف میں حکم ہے:

لا تموتن الا و انتم مسلمون (مرنے تک مسلمان رہو)

کسی امت کا نبی یا ہادی امت کے لئے ہر ایک کام میں نمونہ ہوتا ہے۔ جب وہ کسی خیال اور اعتقاد پر مرنے تک جما رہے، اور اپنے معتقدین کو بھی اس خیال سے نہ ہٹائے، تو ثابت ہوتا ہے کہ وہی اعتقاد اس مذہب میں صحیح سمجھا جائے گا۔ اس کی تاویل کرنا امت کا کام نہیں۔

مگر محمودی کی طرف سے اس تجویز کی منظوری آج ۶۔ اگست تک نہیں آئی۔ خیر اس کا انجام جو ہوگا ہم اپنے ناظرین تک پہنچا دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ ہے معقول بات سے معقول بات حاصل ہوتی ہے۔ہم بھی اپنا تنازع اس اصول سے فیصلہ کرانا چاہتے ہیں جس کی صورت یہ ہے:

پیغامی پارٹی چونکہ اس تجویز کی مجوز ہے اس لئے ہماری مخاطب بھی وہی ہے دوسری نہیں۔

کچھ شک نہیں کہ نبی تام یا ناقص ماننے والوں کا جھگڑا ان لوگوں کے جھگڑے سے کم ہے جو یہ کہتے ہیں کہ مرزاصاحب سرے سے اپنے کسی دعوے میں سچے نہ تھے۔ان میں سے ایک خاکسار ایڈیٹر اہل حدیث بھی ہے۔اس بڑے جھگڑے سے جناب مرزا صاحب قادیانی بھی غافل نہ تھے۔اس لئے انہوں نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کے ضروری الفاظ یہ تھے:

اے خدا! اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور رات دن افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھ کو ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اوران کی جماعت کو خوش کردے آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں، تو میں عاجزی سے تیری جناب میں عرض کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔

اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو سادق کی زندگی میں ہی اٹھالے۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء

کچھ شک نہیں کہ یہ ایک دعا ہے دعا بھی معمولی نہیں بلکہ ایک فیصلہ کن جو تمام مریدین اور معتقدین تک پہنچائی گئی تھی۔معتقدین کو اس پر اعتقاد ہونا لازمی ہے۔اب میرا سوال جو میں حلف سے فیصلہ کرانا چاہتا ہوں، یہ ہے کہ

مرزا غلام احمد صاحب جس شب یعنی ۲۵۔۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کی درمیانی شب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیمار ہوئے ہیں اس سے پہلے روز یعنی ۲۵ مئی کی شام تک معتقدین کا اس دعا کی بابت کیا اعتقاد تھا؟

بالفاظ خواجہ صاحب میں یہ نہیں کہوں گا کہ وہ خیال ان کا غلط تھا جو بعد میں صحیح کرلیا گیا، یا ان کی خطا اجتہادی تھی یا انہوں نے مرزا صاحب کی اردو تحریر کو سمجھا نہیں تھا۔ یہ سب چھوڑیں بلکہ میں یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی کی وفات سے پہلے آپ لوگوں کا خیال اس دعا کی نسبت کیا تھا؟ یعنی یہ کہ بحال ہے یا بدل گئی ہے۔ درصورت بحال کے حسب منشاء مرزا صاحب قبول ہوگی یا نہیں۔ کیا آسان فیصلہ ہے۔

میں کہہ چکا ہوں کہ اس تجویز کے مخاطب محمودی پارٹی نہیں کیونکہ ایک تو ان سے لودہانہ میں فیصلہ ہو چکا ہے جس کا صلہ بھی مبلغ تین سونقد ہم کو انعام ملا تھا،

دوم وہ اس تجویز کے مجوز نہیں۔ جب وہ اس تجویز کو مان لیں گے تو وہ بھی مخاطب ہو جائیں گے۔

سردست اس خطاب میں پیغامی (لاہوری) پارٹی ہے۔

خواجہ صاحب نے دونوں پارٹیوں کے سو آدمی منتخب کئے ہیں۔ ہماری تجویز کی منظوری آنے پر انہی سو میں سے پیغامی پارٹی کے اصحاب کو ہم منتخب کرلیں گے اور ان سے حلف دلالیں گے مضمون حلف یہ ہوگا:

میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر کہتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے انتقال تک اس دعا کی بابت جو انہوں نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء والے اشتہار میں مولوی ثناء اللہ اور اپنے فیصلہ کی بابت کی تھی یہ اعتقاد تھا۔

ہم اس صورت کو بھی منظور کریں گے کہ سب اصحاب یا چند لوگ بذات خود اور دیگر بذریعہ وکالت لاہور احمدیہ بلڈنگس میں جمع ہوکر ہمارے روبرو حلف اٹھائیں۔ پیغامی پارٹی سے عموماً اور خواجہ کمال الدین صاحب کی معقول پسندی سے خصوصاً امید ہے کہ اس تجویز کی منظوری سے جلدی اطلاع دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اگست ۱۹۱۵ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی اور احمدی کا مکالمہ اور جواب الجواب

۹ جولائی ۱۹۱۵ء کے اہل حدیث میں محمدی اور احمدی کا مکالمہ شائع ہوا تھا جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ حدیث شریف میں جو مسیح موعود کی علامات آئی ہیں وہ یہ ہیں کہ وہ حکم عادل ہوگا اس کے زمانہ میں بغض حسد سب دور ہو جائیں مسیح موعود مال تقسیم کرے گا لوگ بوجہ اپنی غناء کے نہیں لیں گے۔ وغیرہ

یہ علامات مرزا صاحب میں نہیں پائی گئیں اس کے جواب میں پیغام صلح ۲۷ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے جس سے ہمارے مکالمہ کی تردید کی بجائے تائید ہوتی ہے مضمون نگار لکھتا ہے:

حکم کے معنی ہیں اندرونی اختلافات کو دور کرنے والا چنانچہ مرزا صاحب نے اندرونی اختلافات دور کر دیئے۔

سب کو معلوم ہے کہ مسلمانوں کے سابقہ فرقوں کے علاوہ ایک اور فرقہ پیدا کر دیا۔

بغض وحسد مرزا کے مریدوں میں نہ تھا۔ اب جو ہے وہ ایک معمولی اختیاری غلطی ہے

مرزا صاحب تو اپنی زندگی میں لکھتے رہے کہ میری امت کے لوگوں میں محبت نہیں ایک دوسرے کو بھیڑیوں کی طرح کاٹتے ہیں مغرور ہیں وغیرہ۔ (اشتہار ملحقہ رسالہ شہادۃ القرآن)

. مال بانٹے گا یعنی معارف وحقائق لوگوں کو سکھائے گا

حالانکہ حدیث میں لفظ یفیض المال ہے جسکے صاف معنی یہی ہیں کہ وہ مال دے گا مگر جن کے پاس مال نہ ہو بلکہ خود غیروں کے دست نگر ہوں اور چندوں کی تاکید یہاں تک ہو کہ تین ماہ تک جو مرید چندہ نہ دے وہ جماعت سے خارج کیا جائے وہ کیا دیں گے اور کیا دلائیں گے

حکماً صیغہ مبالغۃ کا ہے حاکم سے۔ جس کے معنی ہیں بہت حکومت کرنے والا اس کی صفت عادل اس کے معنی کی خصوصیت ظاہر کرتی ہے۔

دونوں کے ملانے سے یہ مطلب برآمد ہوتا ہے کہ مسیح موعود بڑا عادل حاکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔ مرزا صاحب کو چونکہ اپنے گاؤں پر بھی حکومت حاصل نہ تھی اور شوق مسیحیت کا تھا اس لئے انہوں نے اس لفظ کے معنی یہ کئے کہ وہ مسلمانوں میں اندرونی مسائل کے اختلافات مٹائے گا۔

اے کاش ٹھیک ہوتا مرزا صاحب نیا اختلاف مٹائے یا بڑھائے اس کا فیصلہ ناظرین پر چھوڑتے ہیں

لے دے کے شائد یہ خیال ہو کہ وفات مسیح کا مسئلہ ظاہر کیا سو اس کے اظہار کا اگر کچھ فخر ہے تو سرسید احمد خان کو ہے۔

دوم اختلاف مٹانے کے اگر یہ معنی ہیں کہ بطور ایک مصنف کے کتاب میں ایک مسئلہ لکھ دے تو اس قسم کے مصنف سینکڑوں گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں۔

ہندوستان کے مصنفین میں سب سے زیادہ اس وصف کے مستحق مولانا اسماعیل شہید ہیں جنہوں نے ایسے وقت میں آواز اٹھائی کہ اس آواز کی تائید کہیں سے نہ ہوتی تھی بلکہ چاروں طرف سے مخالفت اٹھتی تھی مگر اللہ کے بندے نے اس مخالفت کی زرا بھی تو پرواہ نہ کی۔ آخر کیا ہوا۔ آج لاکھا نہیں کروڑوں آدمی شہید مرحوم کی تعلیم سے متاثر ہو کر شرک وتوحید اور بدعت وسنت میں تمیز کرنے لگ گئے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمین ہند کی جس نے ساری ہلادی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے ساری بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر سمت پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

خنزیروں کو قتل کرنے کے معنی یہ ہیں کہ صلیبی (عیسائی) مذہب کو بیخ و بن سے اکھاڑ دے گا چنانچہ اب کوئی عیسائی مشنری احمدیوں سے بحث نہیں کرتا۔

عیسائی مذہب کو (کہ ہندوستان میں دن دونی ترقی کر رہا ہے) مرزا صاحب نے جیسا کچھ اکھاڑا ہے ظاہر ہے۔

رہا بحث نہ کرنا، سو اس کی بابت بھی ہم نہیں کہہ سکتے کہاں تک صحیح ہے بحالیکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم دہلی کے واقعات سنتے ہیں کہ پادری احمد مسیح عیسائی اور منشی قاسم علی مرزائی وغیرہ کے مباحث برابر ہوتے رہتے ہیں۔

باقی عام طور پر عیسائی کسی سے بحث کرتے ہی نہیں ہاں مرزائیوں سے نہ کرنے کی ایک خصوصیت بھی ہے وہ یہ کہ پادری آتھم اور مرزا صاحب کا جو مباحثہ پندرہ روز امرتسر میں ہوتا رہا اس کے اخیر میں مرزا صاحب نے جو فیصلہ کی صورت بیان کی تھی کہ میرا مخاطب (آتھم) بحساب فی یوم ایک مہینہ پندرہ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ جہنم میں گرایا جائے گا۔

بس یہ تھا فتح کا نشان اور یہ تھی صداقت کی پہچان۔ وہ چونکہ نہ ہوئی اسلئے اس امر میں عیسائیوں کو مرزائیوں پر ہمیشہ کے لئے فتح حاصل ہوئی۔ اب وہ بحث کر کے اس میں فتح کو رد کیوں کریں۔ یہ ہے راز ان عیسائیوں کے بحث نہ کرنیکا جو مرزائیوں سے بحث نہیں کرتے اور جو اس بات کا خیال نہیں کرتے ان کا خیال ہے کہ مذہب میں ہار جیت نہیں ہوا کرتی بلکہ جب کبھی کوئی چاہے بغرض اظہار حق گفتگو کر سکتا ہے وہ برابر کرتے ہیں چنانچہ دہلی میں احمد مسیح کرتا ہے اور حال ہی میں گوجرانوالہ میں عیسائیوں اور مرزائیوں کا مباحثہ ہوا۔ آئندہ بھی ہوگا۔

مختصر یہ کہ حدیث کے الفاظ اپنے اصل معنی سے صاف بتلا رہے ہیں کہ حضرت مسیح موعود با سیاست حاکم ہوں گے ان کے زمانہ کے لوگ دولت مند ہوں گے ان میں باہمی بغض وعداوت حسد اور کینہ سب دور ہو جاویں گے اور مرزا صاحب میں ان میں سے کوئی بات نہیں پائی جاتی۔ رہی الفاظ کی تاویل سو جس کا جی چاہے آسمان کو زمین کہہ لے اہل علم ودانش ایسی تاویلات کو سن کر یہی کہیں گے

لطف پر لطف ہے املاء میں مرے یار کے یار
حاء حطی سے گدح لکھتا ہے ہوز سے ھمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اگست ۱۹۱۵ء ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گل دیگر شگفت

سنتے ہیں ترکی سلطنت کا علاقہ ایشیا کوچک ملک شام بہت زرخیز ہے مگر قادیانی مشن کی سرزمین اس سے بھی زیادہ مردم خیز ہے۔ ذرا دیر کے لئے دانہ اس میں رہے اتنا پھلتا پھولتا ہے کہ بڑے بڑے درخت سے بڑھ جاتا ہے آج ہم اس سرزمین کے ایک درخت کو بطور مثال کے پیش کرتے ہیں جو قادیانی مشن کا پھلا پھولا درخت ہے گو چند دنوں سے اس سرزمین کو چھوڑے ہوئے ہے مگر اس کا تاثر تا حال اس میں پایا جاتا ہے

اس شخص سے مراد ہمارے منشی عبدالعزیز زمین دار بٹالہ ہیں جو مرزا قادیانی سے اب تک بھی اخلاص رکھتے ہیں چنانچہ ان کے اخلاص کے مظہر الفاظ یہ ہیں:

مرزا صاحب کا اصل مصدق میں ہوں جو ان کے مذہب کو زندہ کرتا ہوں (اشتہار فاروق۔ ص۳)

مگر قادیانی گدی نشین سے آپ کو اختلاف ہے اس لئے ایک اشتہار موسومہ فاروق شائع کیا ہے جس میں بہت کچھ لکھا ہے مطلب کی بات جو ہم نقل کرنا چاہتے ہیں وہ تحدی (چیلنج) ہے جس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آپ میں مرزا صاحب کا پورا رنگ ہے آپ قادیانی سجادہ کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

مجھ کو وحی الٰہی ہے کہ میرے کلام کا کوئی رد نہیں کر سکے گا اگر کوئی ارادہ کرے گا تو اس کا ہاتھ قلم برداشت نہیں کرے گا اور یہ وہ نشان ہے جو مرزا صاحب کو بھی نصیب نہیں ہوا۔ میں نے سنا ہے کہ آپ بڑے لکھنے والے اور معقول لکھنے والے اور کبھی ...والے نہیں اگر میرے مسلمات کی تردید کر دیں تو میں سب سے پہلے آپ کی بیعت کو فخر سمجھوں گا اور اپنی تحریرات کو کالعدم کر دونگا اور اگر میری تحریرات کے مقابل آپ کا ہاتھ قلم کو برداشت نہ کر سکا تو آپ کو مناسب ہے کہ مجھ کو خدا کی طرف سے سمجھیں اور میرے ہم خیال ہو کر عامل بالقرآن کہلائیں اور عام مسلمانوں کو بھی عامل بالقرآن ہی بنائیں۔ مرزا صاحب بھی عامل بالقرآن تھے ان کے ذاتی دعووں کو چھوڑ کر دیکھو قرآ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکی کیا عزت ان کے دل میں تھی

باران فضل رحمان آمد بقدم او
بد قسمت آنکہ از وے سوئے دگر دویدہ

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ اس اقتباس سے ناظرین ہمارے دعوی کی صحت سمجھ گئے ہوں گے کہ مرزا صاحب کا پورا رنگ آپ پر چڑھ رہا ہے جس طرح وہ اپنے مخالفوں کو للکارا کرتے تھے کوئی قدم میرے سامنے جم نہیں سکتا اور جو میرے جیسا من چلا خاص قادیان میں بھی جا پہنچے تو حرم سرائے سے باہر تشریف نہ لاتے۔ اسی طرح منشی صاحب نے دعوی کیا مگر لطف یہ کہ جس پیر سے یہ فن (تیراندازی) سیکھا اسی کے گھر کی طرف رخ کیا ممکن ہے اس کا جواب وہ یہ دیں کہ جس گھر سے فیض پایا ہو اسی گھر کو فیض پہنچانا چاہیے۔ ہم منتظر ہیں کہ قادیانی سجادہ نشین کی طرف سے اسکا جواب کیا نکلتا ہے ہمارے خیال میں ایسے بڑے مدعی کو نظر انداز کرنا قرین مصلحت نہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ستمبر ۱۹۱۵ء ص ۲۲)

ضلع فیروز پور میں مباحثہ

ضلع فیروز پور کی تحصیل فاضلکا میں ایک قوم بودلہ بستی ہے جو بڑی شریف اور معزز قوم ہے ان کے بہت سے گاؤں میں ایک بڑا گاؤں سرانواں ہے۔

اس قوم کا ایک نوجوان اکبر علی بعد تعلیم وکیل بن کر فیروز پور میں کام کرتا ہے یہ شخص مرزائی (قادیانی) مذہب کا پیرو ہو گیا۔

اس کے علاوہ اسی گاؤں میں ایک مدرس ہے جس کا نام الہ بخش ہے وہ بھی مرزائی ہے ایک دو آدمی اور بھی ہوں گے۔

دیہاتی آبادی عموماً بے علم ہے۔ اکبر علی جب کبھی اپنے گاؤں میں جاتا تو لوگوں کو مرزائی مذہب کی دعوت دیتا۔

اس موضع میں اور اس کے ارد گرد بھی بعض علماء ہیں جو مذہبی علوم سے اچھے واقف ہیں۔ چونکہ مباحثہ لدھیانہ کے بعد خاکسار کا لقب فاتح قادیان مشہور ہو گیا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے سب کی نگاہ اس عاجز پر پڑی۔ میں نے پہنچ کر میدان کا رنگ دیکھا تو کہہ دیا کہ یہ لوگ مباحثہ نہ کریں گے کیونکہ ان میں روح نہیں۔ گو یہ تعداد میں بہت سے نظر آتے ہیں مگر دراصل یہ بے روح جسم ہیں، اس لئے یہ لوگ مجھ سے مباحثہ نہ کریں گے۔ دو روز تک آئیں بائیں کرتے رہے۔ کبھی کہیں حضرت مسیح مر گئے۔ کبھی کچھ، کبھی کچھ۔ آخر میں نے مذاق سے کہا دونوں مر گئے۔

انہوں نے سمجھا کہ حضرت عیسیٰ کی وفات کے قائل ہوئے۔

میر یعقوب علی اڈیٹر الحکم دوڑتا ہوا میری طرف آیا کہ لکھ دیجئے مسیح مر گئے۔

میں نے مذاق میں لکھ دیا۔ مسیح موعود آیا ہوا مر گیا۔

اس پر بغلیں بجانے لگے۔ مفتی صادق سے تو رہا نہ گیا۔ اٹھ کر بڑے زور سے تقریر کی کہ مولوی صاحب مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مان گئے۔

حالانکہ اس میں ایک اشارہ تھا۔ اس مرنے والے نے جو اشتہار دیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا، تم دیکھ لو جو مر گیا وہ کیا ہوا۔

باقی رہا اس کو مسیح موعود لکھنا، سو اس کی وجہ یہ ہے کہ مسیح موعود دو ہیں۔ ایک حضرت عیسی، دوسرا دجال۔

بقاعدہ علم بیان دیکھنا یہ چاہیے کہ متکلم کا منشاء معلوم ہو کہ اس نے اس لفظ سے کیا مراد رکھی ہے۔

سو اس کی پہچان کا آسان طریق یہ ہے کہ اس کا مذہب اور عندیہ معلوم کر لیا جائے کہ وہ مرزا صاحب کا معتقد ہے یا مخالف۔ جیسا ہوگا وہی معنی اس لفظ، مسیح موعود، کے لئے جائیں گے۔ یہ مسئلہ علم بلاغت کی چھوٹی چھوٹی کتابوں میں بھی ملتا ہے۔

اس بحث میں ایک بات عجیب تھی کہ مرزائی کیمپ میں ایسی بے چینی نظر آتی تھی کہ کبھی نہ دیکھی ہوگی۔ کبھی کوئی اٹھتا کبھی کوئی۔ غرض ہر ایک اپنی ڈفلی بجاتا اور اپنا گیت گاتا۔ کبھی منشی قاسم علی کو امیر بناتے، کبھی مفتی صادق کا نام لیتے۔ غرض عجب پریشانی کا نظارہ تھا جسکا نقشہ قرآن شریف میں ہے تحسبهم جميعاً و قلوبهم شتى مباحثہ میں کیا ہوا اس کا ثبوت مندرجہ ذیل مضمون میں ملتا ہے۔

سچی شہادت:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے علاقہ میں چند دنوں سے مرزائی مذہب کا چرچہ ہوا جس سے مسلمانوں میں آئے دن جھگڑا فساد ہونے لگا، تو ہم لوگوں نے چاہا کہ اس جھگڑے کا فیصلہ کرایا جاوے۔ گو اس نواح میں بفضلہٖ تعالیٰ علماء بہت ہیں مگر بحکم

ہر کارے و ہر مردے

ہماری نگاہ مولانا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب فاتح قادیان پر پڑی۔ خط خطوط سے فیصلہ نہ ہوا، تو ایک عالم صاحب کو امرتسر بھیجا گیا۔ خدا کا شکر ہے کہ مولانا موصوف ۲۸۔ اگست کو تشریف لائے۔ فریق مرزائی کی طرف سے بھی بہت سے علماء آئے تھے۔ منجملہ جن کے نام یاد ہیں یہ ہیں:

مولوی سرور شاہ، مولوی محمد اسحاق، مولوی اسماعیل، منشی قاسم علی، پیر ؟ یعقوب علی، مفتی محمد صادق، اکبر علی وکیل فیروز پور، محمد صادق تھانہ دار ملوٹ تحصیل فاضلکا وغیرہ۔

دور ونزدیک کے لوگ سن کر جمع ہو گئے جن میں دیہاتی زیادہ تھے۔ ہم حیران تھے کہ اتنے بڑے مولوی صاحب، مگر مولانا کے سامنے بات کرنے سے ڈرتے ہیں۔ اس وقت ہم نے سمجھا یا تو مرزائی مذہب ہی کمزور ہے، یا مولانا واقعی شیر پنجاب اور فاتح قادیان ہیں۔

دو روز تک مقابلہ ہوتا رہا مگر ادھر ادھر کی فضول باتوں میں مرزائیوں نے وقت کھویا۔ پہلے اسی پر اڑے رہے کہ حیات و وفات حضرت عیسیٰ پر بحث ہوگی۔

یہ بھی کہا کہ یہ زہر کا پیالہ ہے جو مولوی ثناء اللہ کو پینا ہوگا۔

حافظ عبید اللہ صاحب نے جو صدر جلسہ تجویز ہوئے تھے کہا یہ کام مولوی ثناء اللہ کے بائیں ہاتھ کی چٹکی ہے۔

جب مرزائیوں نے اس پر بہت ہی زور دیا تو مولانا صاحب نے ایک موزوں تمہید بیان کر کے مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ سے دکھا دیا کہ مرزا صاحب خود مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں۔

اس پر فریق مرزائی بہت شرمندہ ہوا۔

کبھی کہتے جو لوگ صدر جلسہ بنائے جاویں وہ ہم کو فساد نہ ہونے کی ذمہ داری لکھ دیں۔ مولانا صاحب نے اس کا جواب دیا کہ فساد تو ہمارے بولنے سے ہوگا، اس لئے ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کنندے اقرار نامہ لکھ دیں کہ ہم کوئی لفظ دل آزار نہیں بولیں گے۔ اگر بولیں گے تو سوروپے جرمانہ دیں گے اور جھوٹے سمجھے جاویں گے۔

مگر مرزائیوں نے اس کو نہ مانا۔ آخر صدر جلسہ نے ذمہ داری بھی دے دی۔ پھر اور شرطوں پر کچھ وقت پر جھگڑتے رہے۔ آخر مولوی ثناء اللہ نے کہا جتنا وقت تم چاہو لے لو جتنا چاہو ہم کو دے دو۔ مگر بات چیت شروع کرو۔

ہم حیران تھے کہ مولانا شیر پنجاب کے نام کا اثر ہے، فرمایا چاہے ان کی ساری باتیں مان لو تب بھی یہ لوگ مجھ سے مباحثہ نہ کریں گے۔

جب ساری باتیں مان لیں تو ہم اور سب لوگ مباحثہ سننے گئے۔ مرزائیوں نے ایک شرط یوں لکھ کر بھیجی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب سوال یوں کریں گے کہ مرزا صاحب مہدی تھے یا مسیح یا دونوں یا دونوں سے غیر۔

مولانا صاحب نے فرمایا سوال ہمارا ہوگا، اسلئے الفاظ بھی ہمارے ہوں گے تمہیں اس میں کوئی حق نہیں کہ ہمارے سوال کے لئے الفاظ تجویز کرو۔

اس شرط کو یوں بدلا کے مولوی ثناء اللہ، مرزا صاحب کی مسیحیت پر سوال کریں گے، پس مرزائی جو بہانہ ڈھونڈتے تھے انہوں نے وہ کا غذ رکھ لیا اور اسی پر بضد ہو گئے کہ ہم تو یہ نہیں مانیں گے۔

تمام لوگ سمجھ گئے کہ گیدڑ شیر سے ڈرتے ہیں۔

ہم قسمیہ کہتے ہیں کہ بات یہاں پر آ کر رک گئی۔ جب مرزائیوں نے کسی طرح نہ مانا تو مولانا صاحب نے وعظ فرمایا۔ وعظ میں مرزا صاحب کے دعوے اور ثبوت ایسے دکھائے کہ سبحان اللہ سب لوگوں کو تسکین ہوگئی۔ جو لوگ کسی قسم کے شک شکوک رکھتے تھے سب صاف ہو گئے۔ سب لوگ خدا کا شکر کرتے اور مولانا شیر پنجاب فاتح قادیان کو دعائیں دیتے ہوئے گھروں کو خوشی خوشی واپس ہوئے الحمدللہ۔

مولوی ابوالحسن محمد محرم الدین عفی عنہ صدر جلسہ۔ مولوی خیر الدین احمد سرسوی ۔ خاکسار محمد عبدالفتاح قبرالوی۔ مولوی محمد عبدالعزیز سرانوی۔ پیر نظام الدین نمبردار کٹانواں بقلم عطاء اللہ پسر موصوف۔ سردار علی شاہ ذیلدار سرانواں۔ حاجی شہاب الدین نمبردار نوپ شہر تحصیل سرسہ۔ غوث محمد ساکن چندر کلاں مقیم حال جنید۔ صادق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ولد غوث محمد بودلی۔ عاجز بارک اللہ بودلہ ساکن سرانواں (زمین دار)

قابل توجہ سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع فیروز پور

مباحثہ سرانواں میں محمد صادق تھانہ دار تھانہ ملوٹ ضلع فیروز پور شریک تھا۔ چونکہ وہ مرزا صاحب قادیانی کا پیرو ہے، اس لئے وہ بجائے سرکاری خدمت کے فریق ثانی کی خدمت کرتا رہا۔ خدمت سے مراد کھانے پینے کی نہیں بلکہ ان کی طرف سے ہمارے ساتھ جھگڑتا، ہمارے لوگوں پر دباؤ ڈالتا، یہاں تک ان کا جز و بنا ہوا تھا کہ صاف لفظوں میں کہتا تھا کہ ہم احقاق حق کے لئے آئے ہیں۔

ایک دفعہ بھرے جلسہ میں ان کی طرف سے شرطیں طے کرنے تقریر کرنے لگا۔ ان کے مولویوں پر چھتری لگا کر نوکروں کی طرح کھڑا رہتا۔ اس کے ایسا کرنے سے ہمارے حقوق پر بہت برا اثر پڑتا، بلکہ بعض دفعہ لوگ سخت جوش میں آجاتے۔ حالانکہ اس کا فرض منصبی یہ تھا کہ مجلس میں دونوں طرف سے الگ ہو کر امن عامہ کا انتظام رکھتا۔ بجائے انتظام کے وہ فریق ثانی کی تیزی میں مد ہوتا۔ ہم نے اس کو بارہا متنبہ کیا مگر وہ اپنی مذہبی حمایت کے جوش میں تھا اس لئے وہ ہماری نہ سنتا تھا۔ اس کے ایسا کرنے سے ہمارے اور ہمارے لوگوں کے فیلنگ پر ایک خاص برا اثر پہنچتا جس کو ہم نے بڑے صبر اور تحمل سے برداشت کیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۱۵ء ا۔۳)

محمودی اور پیغامی پارٹی میں چپقلش

ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں محمودی (قادیانی) اور پیغامی (لاہوری) میں ابتداء سے کئی ایک امور پر تنازع چلا آتا ہے ان میں سے ایک کا فیصلہ بھی آج تک نہین ہوا بلکہ ایک قسم کا اضافہ ہو گیا کہ پہلے پہل آپس میں دل آزار اور ناشائستہ الفاظ نہیں لکھا کرتے تھے اب یہاں تک نوبت آگئی ہے۔ خیر ہم اس میں کیا رائے دے سکتے ہیں۔

ہر کسے مصلحتِ خویش نکو مے داند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری غرض اس نوٹ سے ایک خاص ہے

اخبار زمین دار مورخہ ۲۶۔ اگست کے ساتھ ایک ضمیمہ نکلا ہے جو ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی طرف سے ہے اس میں اصل روئے سخن تو محمودی پارٹی کی طرف ہے مگر اس کے ضمن میں ایک فقرہ ہمارے لئے بلکہ کل دنیا کے مسلمانوں کے لئے بھی ہے ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

حضرت اقدس جناب مرزا صاحب کو مجدد قبول کرنا کل اہل اسلام کا فرض ہے مجدد وقت کی تکذیب تو خود آنحضرت ﷺ کی حدیث کی تکذیب ہے۔

ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے ہم کو مرزا صاحب کی مجددیت کی تبلیغ کی اس لئے ہم بھی بصدق دل آپ کی تبلیغ کو مانتے اور شکر گزاری کے ساتھ قبول کرتے مگر چند وجوہ ہم کو اس کے ماننے سے مانع ہیں کیا آپ (ڈاکٹر صاحب) ان کے رفع کرنے کے لئے کوشش کریں گے؟ آپ کی دل سوزی اور ہمدردی سے ہم کو مایوس نہ ہونا چاہیے کہ آپ نے جس درد دل سے ہم کو تبلیغ کی ہے اسی درد دل سے اعلان فرما ویں گے کہ جس کہ جس کسی مسلمان کو مرزا صاحب کی مجددیت کے متعلق کسی قسم کا شک ہو وہ رفع کرالے تو ہم اپنے شکوک یا بالفاظ دیگر اعتراض بالمواجہ پیش کرنے بھی آپ کے سامنے حاضر ہو سکتے ہیں لیکن یاد رہے کہ شک یا اعتراض کرنے کا اختیار سائل کو ہو گا مجیب کو جواب دینے کے سوا تعیین سوال کا حق نہیں ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۱۵ء ص ۳)

ایک قادیانی سوال کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرت سر کے ایک مولوی صاحب کا ایک لڑکا اپنے کسی رشتہ دار کے بہکانے سے قادیان جا پہنچا۔ جب وہ آیا تو مولوی صاحب موصوف نے اس کو دفتر اہل حدیث میں بھیجا کہ اس کو سمجھاؤ۔ سمجھایا گیا، قائل ہوا۔ یہاں تک کہ اس نے اقرار کیا کہ میں قادیان سے اسباب لاکر اب یہاں ہی پڑھوں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان اسباب لانے گیا تو وہاں اس کے ذکر کرنے پر ایڈیٹر الفضل نے بذریعہ اخبار ایک چٹھی اس کی طرف سے لکھ ماری۔ چونکہ ہم یقیناً جانتے ہیں کہ وہ چٹھی اس لڑکے کی لکھی ہوئی نہیں، اس لئے ہم اس کو مخاطب نہیں کرتے بلکہ اس چٹھی کے اصلی راقم کو مخاطب کرتے ہیں۔ پس وہ سنے۔

اب ہمارا تمہارا معاملہ اس حد سے بڑھ گیا ہے کہ کوئی جانب مستور بن سکے یا بننے کی اس کو حاجت ہو۔

مذکورہ چٹھی میں ایک سوال ہمارے متعلق چھپا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

آپ (مولوی ثناء اللہ) نے فرمایا کہ مامور کی صداقت کا یہ نشان ہے کہ وہ جھوٹ نہ بولے، نہ لکھے، اور میں مرزا صاحب کی کتابوں سے ان کے جھوٹ دکھا سکتا ہوں۔

اور غالباً کچھ انعام بھی مقرر کیا۔

سو بہت مہربانی ہوگی اگر آپ ایسے مقامات کے حوالے رقم فرماویں۔

آپ نے ایک اور بات پر بھی پانچ سو انعام دینے کا دعوی کیا تھا جو مجھے یاد نہیں رہی۔ مولوی صاحب اگر دعوی میں سچے ہیں، تو بذریعہ اخبار اس کا اعلان کریں۔ (الفضل قادیان ۲۹؟ اگست ۱۹۱۵ء ص ۷)

اہل حدیث: ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی زبان کذب سے محفوظ نہ تھی۔ آپ اس کی مثال سننا چاہتے ہیں تو سنیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے رسالہ اعجاز احمدی میں لکھا ہے:

تیرا (ثناء اللہ کا) مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گزارہ ہے۔ (ص ۲۳)

میرا دعوی ہے کہ اس میں مرزا صاحب نے دو جھوٹ بولے ہیں۔ اگر سچے ہو تو امرتسر آکر کسی دوست دشمن کی شہادت سے ثابت کردو کہ یہ میرے گزارہ کی نسبت جو مرزا صاحب نے دعوی کیا ہے صحیح ہے۔

دیکھو ایسا نہ ہو کہ ایک جھوٹ کو ثابت کرنے کے لئے (بقول مرزا صاحب) کئی ایک جھوٹوں کے مرتکب ہو (حقیقۃ الوحی)

دوسری مثال سنو جس کے لئے پانچ سو روپیہ کا اشتہار میں نے دیا تھا۔ سنو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کچھ ہمت رکھتے ہو تو مرد میدان بن کر سامنے آؤ اور مبلغ پانچ سو اب بھی پاؤ تا کہ لودہانہ کے تین سے زیادہ لے کر ہمیشہ کے لئے سرخ رو ہو جاؤ۔ مرزا صاحب کے کذب کی دوسری مثال سنو۔

مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور نہیں مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے۔ دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا (قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو روپیہ ص ۷)

سر دست یہ دو مثالیں تو محفوظ رکھ کر جواب دو اور انعام پانچ سو حاصل کرو پھر اور بھی بتلا دیں گے۔ زیادہ بحث کی بات نہیں صرف اتنا کام ہے کہ مرزا صاحب کی تحریر اور مولوی غلام دستگیر مرحوم کی کتاب دونوں ہاتھ میں رکھ کر مقابلہ کی جاویں۔ اگر ان کی مطابقت ہو جائے تو ہم انعام دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ منصف کی ضرورت ہو تو ہم ماننے کو تیار ہیں۔ غرض ساری باتیں لدھیانہ کی طرح ہوں گی۔

دیکھئے اب الفضل کا مستور راقم پردہ اخفا سے نکلتا ہے یا نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۱۵ء ص ۳-۴)

دونوں پارٹیوں میں فیصلہ کی معقول تجویز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۲- اگست میں لکھا گیا ہے کہ خواجہ کمال الدین صاحب جو پیغامی (لاہوری) پارٹی کے رکن ہیں اپنے حریفوں محمودیوں (قادیانی پارٹی) کو فیصلہ کے لئے بُلاتے ہیں فیصلہ کی صورت یہ لکھی ہے کہ جن جن عقائد میں فریقین کا اختلاف ہے اُن کی بابت فریقین کے سو آدمی قسم کھا جائیں کہ ہم نے مرزا صاحب قادیانی سے یہ سُنا تھا۔ اور اُن کے انتقال تک ہمارا یہ خیال تھا۔ ہم نے ۱۴- اگست کے اہلحدیث میں لکھا تھا کہ یہ تجویز معقول ہے ہم اس کی تحسین کرتے ہیں۔ اسلئے پیغامی پارٹی کو جو خود اس تجویز کی مجوّز ہے اپنے فیصلہ کے لئے بھی یہی صورت پیش کرتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے جو ۱۵- اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا تھا جس کا عنوان تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ'' جس میں لکھا گیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے چونکہ مجھ کو بہت ستایا ہے میں دعا کرتا ہوں خداوندا! جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی ہی میں مرے۔ مرزا صاحب کی زندگی میں یعنی ۲۵-مئی کی شام تک آپ لوگوں کا اس دعاء کی بابت کیا خیال تھا۔ بحال ہے یا منسوخ۔ بحال ہے تو کون پہلے مرے گا وغیرہ۔ پیغامی پارٹی کے پچاس معتبر اشخاص جو خواجہ صاحب نے اپنے فیصلہ کے لئے چُنے ہیں ہمارے فیصلہ کے لئے بھی وہی منتخب ہوسکتے ہیں۔

خواجہ صاحب کو محمودیوں کی طرف سے جواب نفی میں ملا تو خواجہ صاحب نے اُن کے جواب میں ایک لمبا مضمون اپنے اخبار ''پیغام صلح'' مورخہ ۲۶-اگست میں لکھا ہے۔ جس میں ایک فقرہ ہمارے مطلب کا یہ ہے۔ محمودیوں نے جو قسم کھانے سے انکار کیا ہے خواجہ صاحب اُن کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

> تم میں سے ہر ایک پر یہ شہادت قرآنا فرض ہے۔ تم میں سے ہر ایک نے خدا کے آگے جانا ہے تم میں سے ہر ایک کو خدا کی کتاب کہتی ہے ولا تکتموا الشهادة تم اپنے ایمان کو بچاؤ۔'' الخ

واقعی معقول بات ہے مگر کیا میں بھی خواجہ صاحب اور ان کی پارٹی کو ان الفاظ سے مخاطب کرسکتا ہوں؟ امید ہے اس کا جواب اثبات میں ملے گا۔ پھر اگر محمودیوں نے انکار حلف سے کمزوری دکھائی ہے پیغامی حلف اُٹھا کر کیوں زور نہیں دکھاتے اور اگر محمودیوں کے حلف نہ اُٹھانے سے پیغامیوں کی اُن پر ڈگری ہے تو اُسی قاعدہ سے پیغامیوں پر ہماری ڈگری ماننے میں کیا عذر ہوسکتا ہے۔ خواجہ صاحب قانونی آدمی ہیں شائد اُس کی کوئی وجہ بتاسکیں ورنہ ہم یہ کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ اس اشتہار کی بابت محمودیوں سے تو ہمارا فیصلہ لودہانہ میں ہوا جہاں ہم نے اس فیصلہ پر مبلغ سہ صد انعام بھی لیا اور پیغامیوں سے درصورت انکار فیصلہ ہوگیا۔ غرض قادیانی مشن کی دو بڑی پارٹیوں سے ہمارا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا۔ الحمد للہ۔ مگر ہم نہیں چاہتے کہ فریق ثانی کی خاموشی سے فائدہ اٹھائیں بلکہ ہم چاہتے ہیں کہ باہمی دوستانہ مبادلہ خیالات ہوکر احد الفریقین کی غلطی کانٹے کی طرح نکل کر آرام اور ٹھنڈک پیدا ہوجائے۔ خدا کرے ہماری آرزو پوری ہو۔ والله قدير وهو بالاجابة جدير۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۲۔ نمبر ۴۶۔ مورخہ ۷ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۷ ستمبر ۱۹۱۵ء ص:۴)

عربی ام الالسنہ ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

علما زبان کا اس پر اتفاق ہو چکا ہے کہ دنیا کی سب زبانوں کا مخرج ایک ہے۔ آریہ اور ہندو سنسکرت کو کہتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ عربی زبان سب زبانوں کی ماں ہے یعنی سب اسی سے نکلی ہیں۔ اس دعویٰ کے متعلق وہ ایک کتاب شائع کرنے والے تھے مگر نہ کر سکے۔ مریدوں کو مختلف کام بانٹ دیئے تھے۔ اب اس کام کے کرنے کا ارادہ خواجہ کمال الدین صاحب نے ظاہر کیا ہے اُن کا ایک مضمون پیغام صلح میں مفصل نکلا ہے جس کے متعلق خواجہ صاحب نے ہم سے خواہش کی ہے کہ اہلحدیث کے ناظرین تک اُن کی درخواست کو پہنچا دیں چونکہ عربی زبان کی خدمت ہم سب کا مشترک کام ہے اور مشترک کام میں الگ رہنا ہم پسند نہیں کیا کرتے اس لئے اُن کے مضمون کا اقتباس درج ذیل کرتے ہیں۔ خواجہ صاحب لکھتے ہیں:

> یہ ایک بھاری کام ہے جو برسوں کی محنت شاقہ کا محتاج ہے اور اس سے بہت سے مستعد ہاتھوں کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نے اپنی ارادہ کردہ کتاب کا خلاصہ اس وقت اردو میں لکھ دیا ہے کہ ہندوستان میں جو کثرت سے ایسے بزرگ موجود ہیں جو عربی زبان سے تو واقف ہیں۔ لیکن انگریزی سے نا آشنا ہیں وہ اصحاب بھی میرے اُن طریقوں سے واقف ہو جاویں جن پر میں اس تحقیق کی بنیاد ڈالنا چاہتا ہوں اور جس کو خدا تعالیٰ کی توفیق دے وہ مجھے امداد دے ایسے اصحاب بھی پنجابی، ہندی، بنگالی، کشمیری، پشتو، مرہٹی، تلوگو، تامل، کناری اور دیگر ہندوستانی زبانوں کے متعلق اپنے اپنے ہاں تحقیق شروع کر دیں اور اس طرح اس عظیم الشان کام میں محض عند اللہ میرے معین و مددگار بن جاویں۔ اس سے نہ صرف یہ کام جو میرے ہاتھ میں ہے جلد تکمیل کی صورت دیکھے گا۔ بلکہ اگر یہ ہماری تحقیق مکمل ہو جاوے تو عربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان حاصل کرنے کا ایک آسان سے آسان طریق دنیا میں پیدا ہوجاویگا۔ زبان کا سیکھنا بہت حد تک لغت سے واقفیت پیدا کرنا ہوتا ہے۔قواعد زبان سے واقف ہونا تو بہت ہی تھوڑا وقت چاہتا ہے۔ واقفیت لغت ہی ایک مشکل کام ہے اب ان شاء اللہ لغت کا سیکھنا بھی اُس شخص پر نہایت آسان ہوجائے گا جس کے سامنے اُس کی اپنی زبان کے صدہا الفاظ عربی زبان سے ملے جلے رکھ دیئے جاویں۔'' (پیغام صلح لاہور۔۵ستمبر)۔

(اہل حدیث امرتسر جلد۱۲۔نمبر۴۷۔مورخہ۱۴ذیقعدہ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۴ستمبر۱۹۱۵ء ص:۵)

اہانت کا الہام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کو بعض الہام بصورت امور عامہ ہوا کرتے تھے۔مثلا تخرج الصدور الی القبور بڑے بڑے لوگ قبروں میں چلے جاوینگے۔کون ہے جو اس کی تکذیب کرسکے بحالیکہ جناب مرزا صاحب اور مولوی نورالدین صاحب نے اسی الہام کی تصدیق کرانے کو اپنی عزیز جانیں قربان کردیں کیا پھر بھی کوئی مخالف ایسی سخت دل ہٹ دھرم ہوگا جو اس الہام کی تصدیق نہ کرے۔ ہرگز نہیں اگر ہوگا تو قابل خطاب نہوگا۔دوسرا الہام آپ کا یہ ہے جس کے الفاظ ہیں:

انی مهين من اراد اهانتك

(خدا فرماتا ہے) میں (خدا) ذلیل کرونگا اُس کو جو تجھ (مرزا) کو ذلیل کرنے کا ارادہ کریگا۔

جبل پور کے مباحثہ پر جو مخالفوں کی طرف سے آواز اٹھائی گئی کہ ثناء اللہ اس مباحثہ میں ناکام رہا تو قادیان میں گویا عید ہوگئی۔اخبار الفضل قادیان نے جھٹ سے ایک مضمون لکھا کہ مولوی ثناء اللہ کی ذلت اس الہام کے ماتحت ہے چونکہ یہ شخص ہمارے حضرت اقدس کی توہین کرتا ہے۔اس لئے خدا نے اُس کی توہین کرائی۔

اس کا جواب اہل حدیث امرتسر ۲۷-اگست میں دیا گیا۔ میں اگر توہین کرنے والا تھا تو آریہ کیا مرزا غلام احمد کی تعریف کرنے والے تھے جو بقول تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کامیاب ہوئے۔ نیز یہ الہام تو اُس کام اور مقام کے لئے ہے۔ جس میں فاعل کی نیت......مرزا کی توہین کرنا ہو جیسے رامپور یا لُدھیانہ کے مباحثہ میں میری نیت تھی۔ جبل پور میں مرزا کی توہین کا کسی کو ارادہ بھی نہ تھا نہ اس کا ذکر مذکور تھا۔ حالانکہ رامپور اورلدھیانہ میں اہانت کرنے والوں کی عزت ہوئی۔ مگر جبل پور میں اس الہام نے اپنے جلوا دکھایا چہ خوش!

اس کا جواب الفضل نے ۱۲-ستمبر کے پرچہ میں دیا ہے۔ مگر تعصب اور ندامت سے آنکھیں بند کر کے اصل مطلب سے بہت دور ہٹ کر۔ چاہئے تو یہ تھا کہ پہلے اس الہام کا محل نزول مقرر کرتے یعنی یہ بتلاتے کہ من اراد اهانتك کیا بتلا رہا ہے۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ اس عبارت کے معنی بشرطیکہ کسی بلیغ کے منہ یا قلم سے نکلی ہو یہ ہیں کہ تیرا دشمن جو تیری اہانت کا کام کرنے کا ارادہ کرے گا میں (خدا) اُس کو اُسی کام میں ذلیل کرونگا۔ چنانچہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں اسی کے ہم معنی یوں آیا ہے:

فارادوا به كيدا فعلناهم الاخسرين (کفار نے حضرت ابراہیم کے حق میں فریب کرنے کا ارادہ کیا ہم (خدا) نے اُنہی کو ذلیل کیا)

پس اس طریق سے جو منہاج نبوت ہے عبارت مذکورہ کے یہ معنی ہونگے کہ جو کوئی مرزا کی توہین کا کام کریگا خدا اُس کو اُسی کام میں ذلیل کریگا۔

اس اصول بلاغت کے بموجب چاہئے تھا۔ کہ رامپور اور لدھیانہ بلکہ ملسیان اور سرانواں وغیرہ مقامات میں اس کا اثر ظاہر ہوتا جہاں افسوس کہ برعکس ہوا۔ ہوا تو (بقول اُن کے) جبل پور میں ہوا جہاں خالص اسلام اور کفر کا مقابلہ تھا

اُلٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

ہاں رامپور اور لدھیانہ کی فتوحات کی بابت الفضل نے یہ جواب بھی دیا ہے کہ رامپور اور لدھیانہ میں بھی اہل بصیرت کے نزدیک ہماری ہی فتح ہوئی تھی۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند کریم قادیانی مشن کو ہمارے مقابل میں ایسی فتوحات ہمیشہ دیا کرے جیسی رامپور اور لدھیانہ میں دی۔ ناظرین کہیں (آمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایڈیٹر الفضل کے حال پر ہم کو بہت عرصہ سے رحم آیا کرتا ہے کہ اس کے دماغ میں سمجھ نہیں یا دانستہ تجاہل کرتا ہے۔ نمونہ کے لئے اس کی ایک عبارت اُس کے اصلی الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ جو اس سوال کے جواب میں ہے کہ میں اگر مرزا کی اہانت کرنے والا تھا تو آریہ کیا اعانت اور تعریف کرنے والے تھے پھر بقول تمہارے وہ کامیاب اور میں ناکامیاب کیوں ہوئے۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر الفضل لکھتا ہے:

ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ کسریٰ کا جو آں حضرت ﷺ کا دشمن تھا اپنے بیٹے کے ہاتھ مارا جانا آں حضرت ﷺ کی صداقت کی دلیل ہے یا نہیں۔ اور اس طرح کسریٰ کے قتل کی پیشگوئی پوری ہوئی یا نہیں۔ اگر اس سے آنحضرت کی صداقت ظاہر ہوتی ہے اور واقعہ میں آپ کی پیشگوئی پوری ہوئی تو کیا کسریٰ کا بیٹا آں حضرت صلعم کا اپنے فعل سے معاون ہوا یا نہیں۔ پس اگر کسریٰ کے بیٹے کا اپنے باپ کو کافر ہونے کی حالت میں قتل کرنا آں حضرت صلعم کی صداقت اور پیشگوئی پورا ہونے کا ذریعہ ہے تو آپ کا آریوں سے زک اُٹھا کر ذلیل ہونا کیوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اور آپ کی پیشگوئی انی مهين من اراد اهانتك کی صداقت کا ثبوت نہیں۔ ذرا سوچ کر جواب دیجئے پھر کیا بغداد کے مسلمانوں کا صفایا ہلاکو خان نے نہیں کیا تھا جو ایک کافر قوم کا سردار تھا کیا اس کے ذریعہ مسلمانوں کو ہزیمت نہیں ہوئی تھی۔ غور کیجئے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم الفضل کے لائق ایڈیٹر سے اتنا پوچھتے ہیں کہ کیا آپ نے قسم کھا رکھی ہے کہ مخالف کی بات چاہے سمجھیں یا نہ سمجھیں جواب دے دیا جائے۔

سنئے محمدی پیشگوئی کسریٰ کے صرف قتل سے متعلق تھی اُس کے قاتل کی نوعیت یا تعیین سے کوئی واسطہ نہ تھا نہ ذکر تھا۔ یہاں محض میری یا کسی مخالف کی عام ذلت کا الہام نہ تھا بلکہ من اراد اهانتك (جو مرزا کی توہین کرنے کا ارادہ کرے۔ اُس فعل اور مقام میں اُس کی ذلت ہوگی۔) اس لئے وہاں کسریٰ کے قتل سے محمدی پیشگوئی پوری ہوگئی اور جبل پور میں مرزا کا الہام بے تعلق ہے کیوں کہ وہاں پر جو کام تھا وہ مرزا کی توہین کا نہ تھا۔ اگر مخالف کی محض مخالفت کا لحاظ کیا جائے تو دونوں (مسلمان اور آریہ) قادیانی مشن کے مخالف تھے۔ پھر کیا وجہ کہ ایک تو الہام کا مورد ہو کر ذلت اُٹھائے دوسرا جو اُس سے سخت ترین مخالف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اُسی میدان میں عزت پاوے۔ کیا یہ کسی دانا کا کام ہوسکتا ہے۔ بغداد میں ہلاکو خان مغل کے قتل عام کا ذکر میں نہیں سمجھتا کس غرض کے لئے کیا گیا۔ بجز اس کے کہ مرزا صاحب قادیانی بھی چونکہ مغل تھے اُن کے بزرگوں کا نام ظاہر کیا ہوگا۔ اور تو کوئی مطلب نہیں۔ واللہ اعلم۔

(اہل حدیث جلد ۱۲۔ نمبر ۴۸۔ مورخہ ۲۱ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ مطابق یکم اکتوبر ۱۹۱۵ء ص: ۸-۹)

ہمارے سوالات کے جواب الجواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے اخبار الفضل نے ہم سے مطالبہ کیا تھا کہ مرزا صاحب کی کذب بیانیاں ہم کو بتلاؤ کیوں کہ ہمارا دعویٰ ہے کہ جناب مرزا صاحب علاوہ ان دعووں کے جو اُن کے الہامی تھے معمولی واقعات کے بیان میں بھی آپ کی زبان مبارک محفوظ نہ تھی۔ اس دعویٰ کے ثبوت میں ہم بہت سی مثالیں پیش کرسکتے ہیں۔

(ا) مثال۔ میری بابت لکھا تھا کہ تیرا گزارہ کفن فروشی اور وعظ کے پیسوں پر ہے۔ (جھوٹ)

(ب) مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری کی بات دعویٰ تھا کہ اُنہوں نے یہ دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مریگا۔ (جھوٹ)

الفضل کے تقاضا پر یہ دو مثالیں ہم نے پیش کی تھیں جن کا جواب الفضل نے یہ دیا ہے کہ کفن اور وعظ پر گزارہ کہنے سے تو حضرت مرزا صاحب نے ۲۰ دسمبر ۱۹۰۲ء کے اشتہار میں اپنی غلطی کو مان لیا تھا۔ (الفضل ۱۹ ستمبر ۱۹۱۵ء)

بہت خوب! اگر مان لیا تو ہمیں بھی اس پر اصرار کرنے کی ضرورت نہیں گو ہم تصدیق اُس وقت کرینگے جب اشتہار مذکور خود دیکھ لینگے۔ بہرحال قبل از تسلیم تو کذب ہے۔

دوسرے الزام کی بابت اُس نے بہت لمبی چوڑی تقریر کی ہے جو اُسی کے الفاظ میں نقل کرکے جواب دینگے۔ ہم نے لکھا تھا مولوی غلام دستگیر کی بابت جو مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ اُس نے دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ چنانچہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مر گیا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ مرزا صاحب کی یہ نقل مطابق اصل نہیں۔ الفضل لکھتا ہے:

(۱) مطابقت سے آپ کی کیا مراد ہے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ یہی الفاظ جو حضرت صاحب نے لکھے غلام دستگیر کی کتاب سے دکھائے جائیں تو دوسرے الفاظ میں آپ کا یہ مطلب ہے کہ آپ کے نزدیک (نعوذ باللہ) بہت سے صحابہ کرام کذب سے ملوث تھے کیوں کہ روایت بالمعنی بھی وہ کرتے تھے۔

(۲) اگر روایت بالمعنی کا اصل درست ہے تو سنئے اُس نے لکھا ہے:

''جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مؤلف مجمع بحار الانوار کی دعا اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا والتجا اس فقیر قصوری کے مرزا قادیانی اور اُس کے حواریوں کو مورد اس آیت قرآن کی بنا فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد لله رب العالمین۔''

آپ کو یہ سمجھ لینا چاہئے کہ جب دو شخص فنجعل لعنت الله علی الکاذبین کے مطابق مباہلہ کرتے ہیں تو اس میں ہر ایک کا یہی یقین ہوتا ہے کہ کاذب دوسرا فریق ہے یعنی مطلب یہی ہوتا ہے کہ میرا مدمقابل کاذب ہے میری زندگی میں اس پر لعنت پڑے اور وہ ہلاک ہو جائے باوجود اس مورد خاص کے علت عام ہی رہتی ہے یعنی جس میں کذب ہوگا وہی ہلاک ہوگا۔ کیوں کہ فیصلہ خدا تعالیٰ پر چھوڑا گیا ہے جو خوب جانتا ہے کہ حق پر کون ہے اور باطل پر کون ہے۔ اب اسی معیار کے مطابق غلام دستگیر کی دعا پر نظر کیجئے۔ اس نے پہلے مباہلہ کا ذکر کیا ہے کہ میں مرزا (حضرت صاحب) کے ساتھ مباہلہ پر تیار تھا۔ چنانچہ لاہور تک گیا بھی۔ وہاں یہ معلوم کرنے پر کہ مباہلہ سے پہلے اشتہار دینا چاہئے واپس آ گیا۔ پھر یہ کتاب لکھی اور اس میں دعا کی کہ جیسے ملا محمد طاہر کی دعا سے ایک مہدی کاذب کا بیڑا غارت ہوا تھا اسی طرح (خاکش بدہن) مرزا صاحب کا بیڑا غارت ہو اور اخیر میں لکھا کہ اس آیت فرقانی فقطع دابر القوم الذین ظلموا کا مورد بنا اب جیسے ایک شخص لعنت الله علی الکاذبین کہتا ہے اور اُس کا یقین یہی ہوتا ہے کہ الکاذبین کا مصداق میں نہیں ہو بلکہ میرا مدمقابل ہے اس لئے وہ یہی کہہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہوتا ہے کہ میں بچ جاؤنگا اور میرا مقابل موردلعنت ہوگا یا بالفاظ دیگر یہ کہ ہم میں سے جو کاذب ہے وہ پہلے مریگا یا کسی اور طرح پر موردلعنت ہوگا۔''
(الفضل قادیان ۱۹ستمبر)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مطابقت سے ہماری مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری کی عبارتیں اصل مدعا میں متفق ہوں، الفاظ چاہے کچھ ہوں۔ مگر جو مطلب مرزا صاحب قادیانی عبارت سے سمجھا جاتا ہے وہی مولوی صاحب قصوری کی عبارت سے سمجھا جائے تو ہم مان لینگے کہ دونوں میں مطابقت ہے۔ مولوی صاحب کی عبارت الفضل نے جونقل کی ہے وہ ناقص ہے پوری عبارت یوں ہے:

ویسا ہی دعا والتجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اُس کے حواریوں کو توبہ نصوح (خالص توبہ) کی توفیق رفیق فرما۔ اور اگر یہ مقدر نہیں تو ان کو مورد اس آیت فرقانی کا بنا۔ (رسالہ فتح رحمانی صفحہ ۲۷)

اس عبارت سے صاف پایا جاتا ہے کہ مولوی صاحب قصوری کا مدعا اور مقصود صرف ہلاکت مرزا نہیں تھا بلکہ دعا خیر بھی تھی۔ اُس میں بھی پہلے پیچھے کی کوئی قید نہیں بلکہ مولوی صاحب مرحوم کے مرنے بعد بھی مرزا صاحب اگر توبہ کرجاتے تو بھی کہا جاتا کہ مولوی صاحب کی دعا قبول ہوگئی۔ اس لئے کہ اس دعا میں ان معنی کا کوئی لفظ نہیں کہ مرزا کے حق میں جو میں نے نیک یا بددعا کی ہے یہ میری زندگی میں پوری ہو بلکہ یہ مراد ہے کہ جب بھی خدا چاہے کردے۔ مولوی صاحب اس دعا کے کرتے ہی دوسرے روز فوت ہوجاتے اور تیسرے روز مرزا صاحب تائب یا مع مریدوں کے ہلاک ہوجاتے تو بھی یہ دعا سچی ہوتی۔ اس مضمون کو ذہن میں رکھئے اور مرزا صاحب کی نقل دیکھئے اور سنئے۔

مرزا صاحب نے مولوی صاحب کے انتقال کے بعد اس عبارت کو بگاڑ کر کئی ایک مقامات پر لکھا ہے جو قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں:

مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب اور مولوی اسماعیل (یہ تیسرا جھوٹ ہے مولوی اسماعیل صاحب نے ایسا ایک لفظ بھی نہیں لکھا) علی گڑھ والے نے میری نسبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعی حکم لگایا کہ

وہ کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا۔ اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیوں کہ کاذب ہے۔

اور سنئے:

ان نادان ظالموں سے مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اُس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی (یہ لفظ یاد رہے) یہی دعا کی کہ

یا الٰہی اگر میں مرزا غلام احمد کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے اور اگر مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوی میں حق پر نہیں تو اسے مجھ سے پہلے موت دے۔ (قادیانی اربعین نمبر۳، صفحہ ۹-۱۱)

اور سنئے:

مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری نے اپنی کتاب فتح رحمانی میں اپنے طور پر میرے ساتھ مباہلہ کیا اور یہ دعا کی کہ

دونوں میں سے جو جھوٹا ہے خدا اس کو ہلاک کرے

(لیکچر اسلام اور اس ملک کی دوسرے مذاہب۔ لاہور ۳ر ستمبر ۱۹۰۴ء، صفحہ ۴۸)

اور سنئے:

مولوی غلام دستگیر نے ایک کتاب تالیف کر کے اپنے مرنے سے میرا پہلے مرنا بڑے زور شور سے شائع کر دیا۔

اور سنئے:

مولوی غلام دستگیر کی کتاب تو دور نہیں مدت سے چھپ کر شائع ہو چکی ہے دیکھو وہ کس دلیری سے لکھتا ہے کہ

ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا

اور سنئے:

مولوی غلام دستگیر اچھا رہا کہ اس نے اپنے رسالہ میں کوئی میعاد نہیں لگائی یہی دعا کی کہ الٰہی اگر میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب میں حق پر نہیں تو مجھے پہلے موت دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سنئے:

مولوی غلام دستگیر نے کتاب تالیف کر کے تمام پنجاب میں مشہور کر دیا تھا کہ
میں نے یہ طریق فیصلہ قرار دیا ہے کہ
ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے وہ پہلے مریگا۔

(اشتہار انعامی پانسو روپیہ صفحہ ۶-۷-۱۰)

سردست اتنے حوالے ہی کافی ہیں۔ ناظرین غور فرماویں کہ ان حوالجات سے وہی مطلب نکلتا ہے جو مولوی صاحب کی عبارت کا مطلب ہے؟ ان حوالجات منقولہ میں جس جس عبارت پر ہم نے خط کھینچا ہے وہ (بقول مرزا) مولوی غلام دستگیر کی دعا یا دعویٰ کا بیان ہے یعنی مرزا کہتے ہیں کہ مولوی صاحب نے یوں کہا تھا یا یوں دعا کی تھی کہ ایسا ہو۔ یہ کاف بیانیہ صاف دلالت کرتا ہے کہ اسکے بعد کی عبارت پہلی عبارت کا مقولہ ہے حالانکہ اصل کتاب میں اس کا ذکر بھی نہیں ملتا پھر یہ جھوٹ اور افترا نہ ہوا تو کیا ہوا۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۲۔ نمبر ۴۹۔ مورخہ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۸-اکتوبر ۱۹۱۵ء ص:۳-۴)

ریاست پٹیالہ میں قادیانی تردید

قصبہ سنور میں عرصہ سے مرزا صاحب قادیانی کے مشن کی اشاعت ہو رہی ہے بعض ناواقف لوگ ان کے مرید ہوتے جاتے تھے اور اس تحریک کو زیادہ موثر بنانے کے لئے امسال مرزا صاحب کے معتقدین نے خاص اہتمام سے ۲۴، ۲۵۔ ۲۶ ستمبر کو جلسے کرنے کا اہتمام کیا تھا جس میں قادیان سے علماء کو مدعو کر کے اپنے مذہب کی اشاعت کرنی چاہی تھی۔ ادھر ہم لوگوں کو بھی خدا تعالیٰ نے یہ بات سمجھائی کہ اگر اس موقع پر ہم چوک گئے تو آئندہ اس کا تدارک مشکل ہو جائے گا چنانچہ ہم لوگوں نے (اگر چہ وقت بہت تھوڑا تھا) جناب مولانا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب امرتسری اور جناب مولوی حشمت اللہ صاحب مفتی ریاست پٹیالہ کو تکلیف دی کہ ہر دو صاحبان تشریف لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اس مرض کے انسداد کی تدابیر فرمائیں ۔ چنانچہ جناب مفتی صاحب ۲۳، ۲۴ ستمبر ۱۹۱۵ء کوتشریف لے آئے اور مسلمانوں کو مرزائی مشن کی غلطیوں... سے بچانے کی ہر ممکن تدابیر سے کام لیا اہل قصبہ اس کی بابت بہت مشکور ہوئے

بعد ازاں ۲۵ ستمبر کوعلی الصباح جناب مولانا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان بھی تشریف فرما ہوئے اورانہوں نے دوروز تک متعدد وعظ فرمائے عام نصائح کے علاوہ مرزائی الہامی غلط بیانیوں اور پیش گوئیوں وغیرہ کے خوب بخیے ادھیڑے جس سے لوگ عام طور پر محظوظ ہوئے اوران کا ہر طرح سے اطمینان ہوگیا بہت سے لوگ متذبذب ہورہے تھے سب مطمئن بالا یمان ہوگئے مخالفین نے ہر طرح سے خفیہ طور پر بہت سی کوششیں کیں کہ ہم مسلمان قصبہ جناب مولانا مولوی محمد ثناء اللہ صاحب کے وعظ سے استفادہ حاصل نہ کرسکیں لیکن ہم افسران پولیس مقامی کے مشکور ہیں کہ انہوں نے ہمارے مخالفین کی غلط رپورٹوں کی کچھ بھی پرواہ نہ کرکے ہم کو بلاکسی روک ٹوک کے وعظ کی اجازت بخشی۔

اگر جناب مولوی صاحبان تشریف نہ لاتے تو بہت سے لوگوں کے خیالات میں خلل آنے کا اندیشہ تھا مولانا صاحب ممدوح امرت سری کے وعظوں سے اس مدعا کے حصول میں خاص امداد پہنچی ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر دو صاحبان کوخوش وخرم رکھے اور بہت دیر تک ایسے ایسے علماء کا مسلمانوں کے سروں پر سایہ رہے

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اصلاح مسلمانان کے ضمن میں ہم لوگوں سے کلمہ شریف پڑھوا کر تین قسم کے وعدے لئے جوسب خوبیوں کی بنیاد ہیں

اول: یہ کہ آمدنی سے کم خرچ کریں گے۔ دوم جھوٹ نہ بولیں گے۔ سوم، ترجمہ قرآن شریف کا رواج دیں گے ۔ ما شاء اللہ کیا جامع کمالات وعدے ہیں خدا تعالیٰ ان وعدوں پر ہم کو ثابت قدم رکھے۔ ہماری دعا ہے کہ ہم بہت جلدی جلدی مولانا صاحب کی زیارت سے مشرف ہوا کریں

ظہور الحسن بقلم خود، عابد حسین ۔ امام الدین مستری ۔ علی حسین ۔ عطاء رسول اہل مد، جان محمد، محمد صدیق ۔ محمد مختار، سراج الدین خان وغیرہ (ساکنان سنور)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا مباحثہ سے فرار

گذشتہ ہفتہ سیالکوٹ میں بھی قادیانی وفد مولوی سرور شاہ اور منشی قاسم علی وغیرہ آئے تقریریں شروع کیں۔ ادھر سے مولوی محمد ابراہیم صاحب اور حافظ جماعت علی صاحب علی پوری کے صاحبزادہ نے متفقہ جلسہ کرنے شروع کیے (واقعی مشترک کام میں متفق ہو جانا دانشمندی ہے خدا مسلمانوں کو اس کی سمجھ دے) تقریروں کے علاوہ مباحثہ کی سلسلہ جنبانی ہوئی تو مرزائیوں کی طرف سے وہی وفات مسیح کا مسئلہ پیش ہوا ادھر سے جناب مولوی ابراہیم صاحب نے جواب دیا کہ مباحثہ کی تین صورتیں ہیں، وفات مسیح اور دعوی مرزا۔ یا تو ان دونوں دعووں کو تم لوگ ایک ساتھ بیان کرو ہم دونوں کا ایک ساتھ جواب دیں گے۔ یا وفات مسیح کو پہلے کر کے پھر دعوی مرزا پر بحث ہو، مگر چونکہ رام پور کا تجربہ ہے تم لوگ دعوی مرزا پر نہیں آؤ گے اس لئے مبلغ پانچ سو روپیہ ضمانت جمع کرا دو۔ اگر یہ منظور نہیں تو پہلے دعوی مرزا پر بحث کر لو اس کے بعد وفات مسیح پر بحث ہو گی۔ اس بات کی ہم ضمانت دیتے ہیں کہ ہم بعد بحث دعوی مرزا کے حیات مسیح کا ثبوت دیں گے۔ تینوں سورتوں میں سے جو چاہو قبول کر لو۔ ادھر سے جواب آیا ففروا (بھاگ گئے) نامہ نگار از سیالکوٹ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہر ایک کی رائے الگ ہے ہماری رائے میں مرزائیوں (قادیانیوں) سے مباحثات تو بہت ہوئے اور ہوتے رہیں گے مگر سیالکوٹ کی حیثیت سے ایک مباحثہ خاص دلچسپ تھا آئندہ اس کا موقع بھی خدا جانے پھر کبھی آئے یا نہ آئے۔ اس کا فیصلہ ہو جاتا تو بہت اچھا ہوتا اس کا فیصلہ بجز سیالکوٹ کے ہو ہی نہیں سکتا۔ وہ یہ ہے کہ میرے سہ صدی دوست منشی قاسم علی کو بہت سے لوگ میر قاسم علی لکھتے ہیں یعنی سید کہتے ہیں۔ بہت سے لوگ نہیں کہتے کیونکہ ان کے نزدیک ان کو میر لکھنا جھوٹ اور صریح کذب ہے منشی صاحب سیالکوٹ کی پیدائش ہیں اس لئے اس کا فیصلہ سیالکوٹ ہی میں آسان تھا کہ آپ کے والد محترم کون تھے شیخ تھے مغل تھے یا پٹھان تھے۔ غرض جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوتا آئندہ کو لکھا جاتا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔اکتوبر ۱۹۱۵ء ص ۱۲)

واقعہ صلیب و وفات مسیح از اناجیل

(مولانا محمد ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی)

اس عنوان سے ایک دو ورقہ احمدیہ ینگ مین ایسوسی ایشن لاہور (یعنی لاہور کے مرزائیوں) کی طرف سے شائع ہوا ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ اناجیل کے رو سے حضرت مسیح کا صلیب پر چڑھایا جانا تو ثابت ہے لیکن صلیب پر مرنا ثابت نہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ آپ واقعہ صلیب کے بعد براہ ملک تبت و لایت کشمیر میں چلے آئے جہاں پر بہت مدت کے بعد فوت ہو گئے چنانچہ شہر سری نگر محلّہ خان یار میں آپ کی قبر شہزادہ یوز آسف کی قبر کے نام سے مشہور ہے۔

اس کے ضمن میں مرزائیوں نے حسب عادت مسلمانوں پر بھی لے دے کی ہے کیونکہ وہ واقعہ صلیبی کو حضرت مسیح کی نسبت تسلیم نہیں کرتے چنانچہ فرماتے ہیں:

دونوں قومیں یعنی یہود (مخالفان مسیح) اور نصاری (موافقان مسیح) اس امر پر متفق ہیں کہ فی الحقیقت مسیح کو ہی نہ کہ کسی دوسرے شخص کو صلیب پر چڑھایا گیا تھا۔ پھر نہ معلوم کہ فیج اعوج کے زمانہ کے مسلمانوں نے مسیح کا چھت پھاڑ کر آسمان پر چلا جانا اور کسی اور آدمی کا مسیح کی تشبیہ بن جانا اور صلیب پر چڑھایا جانا کہاں سے لیا ہے (ص ۱)

اس کے بعد اناجیل مروجہ سے چند اقتباسات نقل کر کے اپنے مدعا کو ثابت کرتے ہیں اور خاتمے پر فرماتے ہیں: ان واقعات کی موجودگی میں مسیح کے آسمان پر چلے جانے کا قصہ محض نصاری اور مسلمانوں کی ڈھکوسلہ بازی ہے جس پر کوئی دلیل عقلی اور نقلی موجود نہیں۔ (ص ۴)

اگر اس ٹریکٹ میں مرزائی جماعت کا روئے سخن صرف عیسائیوں کی طرف ہوتا اور ان کی کتب مسلمہ کے رو سے صرف انہی کو الزام دیا ہوتا تو ہمیں اس کے جواب کی چنداں ضرورت نہ ہوتی لیکن چونکہ بحکم:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

ان کے لپیٹ میں حسب عادت مسلمانوں پر بھی زبان درازی کی گئی ہے اس لئے ہم اس تحریر میں مرزائی جماعت کی غلط روی گستاخی کم علمی اور بے سمجھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں و ان ارید الا الاصلاح ما استطعت و ماتو فیقی الا باللہ ۔

امر اول: یہود کے قول سے واقعہ صلیب کا اثبات یہودیت ہے نہ کہ اسلام، قرآن شریف کی نص قطعی وما قتلوہ و ما صلبوہ (اورنہیں مارا اس کو اور نہ سولی دی اس کو) صریح الفاظ میں یہود کے اسی ادعائے باطل کی تردید میں

اسی طرح قرآن کے مقابلے میں نصاری کے اعتقاد و کتب کا اعتبار نصرانیت ہے نہ کہ اسلام۔ جب قرآن سے ثابت ہو چکا کہ حضرت مسیح صلیب نہیں دیئے گئے اور نیز یہ کہ کتب یہود و نصاری محرف و موضوع ہیں تو دعوی ایمان کے بعد قرآن کو چھوڑ کر کتب محرفہ موضوعہ کا اعتبار چہ معنے ۔

دیگر یہ کہ نصاری سب فرقے بالاتفاق واقعہ صلیبی کو تسلیم نہیں کرتے بلکہ ان میں اس بارے میں سخت اختلاف ہے اور شروع عیسویت میں کئی فرقے ایسے ہوئے ہیں جو واقعہ صلیبی کو حضرت مسیح کی نسبت تسلیم نہیں کرتے تھے چنانچہ جارج سیل صاحب نے قرآن شریف کے ترجمہ انگریزی میں بذیل آیت و مکروا و مکر اللہ اس اختلاف کو بیان کیا ہے اور ہم نے اپنی کتاب شہادۃ القرآن میں اسے مفصل ذکر کر دیا ہے۔

اسی طرح حافظ ابن کثیر نے بھی اپنی مشہور تفسیر میں بذیل آیت و لکن شبہ لھم نصاری کے اس اختلاف کا ذکر کیا ہے

امر دوم، فیج اعوج کے زمانے کے مسلمان ..الخ ۔ اگر مرزائیوں کے خیال میں فیج اعوج کے زمانے سے مراد ہم متاخرین کا زمانہ مراد ہے تو معلوم ہو کہ ہم نے رفع آسمانی کا مسئلہ قرآن شریف کی آیت بل رفعہ اللہ الیہ اور کتاب الاسماء و الصفات کی اس حدیث سے لیا ہے اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء (ص ۳۰۱) یعنی جس وقت نازل ہو گا تم میں ابن مریم آسمان سے۔، نیز حضرت ابن عباس کی اس روایت سے لیا ہے جو حافظ ابن کثیر نے آیت بل رفعہ اللہ الیہ کی تفسیر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کی ہے کہ

رفع عیسی من روزنة فی البیت الی السماء قال و جاء الطلب من الیھود فا خذوا شبھة فقتلو ہ ثم صلبوہ یعنی حضرت عیسیٰ گھر کی کھڑکی میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور جب آپ کو تلاش کرنے والے یہودی آئے تو انہوں نے اس شبیہ کو پکڑا اور اسے قتل کر کے صلیب پر لٹکا دیا۔

اس کے بعد اس روایت کی اسناد کی نسبت فرماتے ہیں:

وھذا اسناد صحیح الی ابن عباس و روا ہ النسا ئی عن ابی کر یب عن ابی معا و یہ نحوہ و کذا ذکر غیر وا حد من السلف ۔یعنی اس روایت کی اسناد حضرت ابن عباس کی طرف صحیح ہے اور اسے امام نسائی نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے اور اسی طرح کئی ایک دیگر بزرگان سلف نے بھی ذکر کیا ہے۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ رفع عیسوی اور القائے شباہت کا عقیدہ مسلمانوں میں زمان صحابہ سے برابر متوارث چلا آیا ہے۔

اور اگر انجمن مرزائیہ کی مراد فیج اعوج کے زمانے سے حضرت عبداللہ ابن عباس کا زمانہ ہے جن سے روایت مذکور مروی ہے تو وہ اپنی گستاخی کی داد خود دیں کہ جس زمانہ کی خیریت کی شہادت خود آں حضرت ﷺ نے دی ہے اسے فیج اعوج (گمراہی کا زمانہ) کا زمانہ کہنا کہاں تک ایمان کو درست رکھتا ہے اور جو امر قرآن و حدیث سے ثابت ہو اور خیار امت صحابہ و تابعین سے برابر متوارث چلا آیا ہوا سے ڈھکوسلہ بازی کہنا کس درجے کی ایمانداری ہے بئسما یأمر کم بہ ایما نکم ان کنتم مومنین

مرزائیوں کے استدلال میں ایک خاص لطف ہے کہ انا جیل مروجہ کو یقیناً اور مطلقاً ناقابل اعتبار بھی جانتے ہیں (ملاحظہ ہو ص ۱ سطر ۱۸) اور اپنے عقیدے کے ثبوت میں دلائل بھی انہی میں سے پیش کرتے ہیں۔ اس اعتراض کا جو جواب خود مضمون نگار نے دیا ہے اس نے ان کی صلیب کو اور بھی توڑ دیا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

جو لوگ اس (انا جیل بصیغہ جمع) کو معتبر مانتے ہیں ان کے لئے اس کی شہادت پیش کی جاتی (ص ۱، ص ۱۸۔۱۹)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کا یہ استدلال مسلمانوں کے برخلاف ہرگز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موثر نہیں ہوسکتا کیونکہ مسلمان ان اناجیل مروجہ کو معتبر نہیں مانتے۔ اور مسلمانوں کے مقابلے میں خود مرزائیوں کو بھی مفید نہیں کیونکہ وہ خود بھی ان کتابوں کو یقیناً اور مطلقاً ناقابل اعتبار جانتے ہیں۔ لہٰذا واقعہ صلیبی کو حضرت مسیح کی نسبت ثابت کرنے کے لئے کسی اور یقینی دلیل کی طرف جانا واجب ہوگا۔ اور وہ ہے نہیں۔

نیز یہ کہ جب انجیلی اقتباسات کو، شہادت، کا مرتبہ دیا گیا تو معلوم ہوا کہ مضمون نگار کے نزدیک اصل بنائے ثبوت جو مقام حجت میں پیش ہوسکے کوئی اور چیز ہے۔ اور وہ اسلام کا مدعی ہو کر سوائے قرآن و حدیث کے اور کیا ہے۔ لیکن کس قدر مقام افسوس ہے کہ مرزائی جماعت نے حضرت مسیح کی نسبت واقعہ صلیبی کے اثبات میں قرآن و حدیث میں سے آج تک کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ نہ خود مرزا صاحب نے نہ ان کے کسی خلیفہ نے نہ کسی اور مخدوم ملت نے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم ان سے اس نص قرآنی یا حدیثی کا مطالبہ کریں جس پر وہ اپنے عقیدہ صلیبی کی بنا رکھتے ہیں۔ کیا مرزائی بزرگوں میں سے کوئی ہے جو ہمارے اس مطالبہ کو پورا کرے؟

مرزائی جماعت نے انجیل کی بنا پر واقعہ صلیبی کو مان کر عیسائیوں سے اس قدر اختلاف کیا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر مرے نہیں۔ لیکن وہ اس اختلاف میں بالکل ناحق پر ہیں کیونکہ جب ان کتابوں میں موجود نصوص بالتصریح مسیح کے مرجانے اور پھر جی اٹھنے کی خبر دے رہی ہیں، تو اب مرزائی جماعت کو کیا حق ہے کہ ان کے خلاف اجتہاد میں دماغ سوزی کرے کیونکہ اجتہاد کی ضرورت تو اس وقت پڑتی ہے جب اس امر میں کوئی نص موجود نہ ہو۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ ہر دو فرقے راہ راست سے ہٹ گئے کیونکہ قطع نظر اس سے کہ یہ اناجیل معتبر ہیں یا نہیں، خود ان کا بیان بھی واقعہ صلیبی کی عینی شہادت سے نہیں ہے، بلکہ صرف سماع و گمان ہے اور وہ بھی بے سند۔ اسی کی نسبت قرآن نے کہا

و ان الذين اختلفوا فيه لفی شك منه ما لهم به علم الا اتباع الظن ۔نساء۔ (جن لوگوں نے اس میں اختلاف کیا ہے وہ اس کی نسبت شک میں ہیں ان کے پاس سوائے ظن کی پیروی کرنے کے کوئی یقینی بات نہیں ہے)۔

اس بات کو ہم دو طریق سے ثابت کرتے ہیں:۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول یہ کہ مصنفین اناجیل میں سے دو شخص متی اور یوحنا تو حواریوں میں سے ہیں اور دو شخص لوقا اور مرقس حواریوں میں سے نہیں بلکہ حواریوں کے تابعین و تبع تابعین میں سے ہیں۔

پس ظاہر ہے کہ لوقا اور مرقس کی شہادت عینی نہیں ہوسکتی۔ انہوں نے جو کچھ بیان کیا وہ ضرور روایت سے ہے چنانچہ خود لوقا اپنے انجیل کے شروع میں لکھتا ہے:

لوقا: ۱۔ چونکہ بہتوں نے کمر باندھی کہ ان کاموں کا جو فی الواقع ہمارے درمیان انجام ہوئے بیان کریں۔

۲۔ جس طرح سے انہوں نے جو شروع سے خود دیکھنے والے اور کلام کی خدمت کرنے والے تھے ہم سے روایت کی۔

۳۔ میں نے بھی مناسب جانا کہ سب کو سرے سے صحیح طور پر دریافت کر کے تیرے لئے اے بزرگ تھیوفلس بہ ترتیب لکھوں (باب اول)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ لوقا نہ تو الہام کا دعویٰ کرتا ہے، نہ اپنی تحریر کو اپنی چشم دید کیفیت قرار دیتا ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں روایت کہتا ہے۔

لیکن کس قدر مقام حیرت ہے کہ ساری کتاب پڑھ جاؤ کہیں بھی مروی عنہ، یعنی اس شخص کا پتہ نہیں بتایا جس سے لوقا نے امور مندرجہ کتاب کو روایت کیا ہے، تاکہ ہم علی وجہ البصیرت پرکھ سکیں کہ اس کا ماخذ درست ہے یا غلط۔ اور اس کے راوی جن سے اس نے روایت کیا شرائط روایت کے مطابق قوی ہیں یا ضعیف۔

مرقس: اور مرقس کی نسبت مصنف یوسف آگس اپنی کتاب موسوم، دی بائیبل ہینڈ بک میں لکھتا ہے:

مرقس نے نہ تو حضرت مسیح کے کلام کو سنا اور نہ وہ آپ کے حواریوں میں سے تھا۔

باوجود اس کے اس مصنف نے بھی اپنے راویوں کا پتہ نہیں بتایا کہ کس کس سے روایت کی۔ خیر ان کا قصہ تو ختم ہوا اب دوسرے دو کا حال سنیئے۔

متی بے شک حضرت مسیح کے حواریوں میں سے ہے لیکن جو انجیل اس کی طرف منسوب کی جاتی ہے اس کے متعلق ہنوز شک رفع نہیں ہوا کہ اس نے خود متی لکھا یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی اور نے۔

اول اس وجہ سے کہ کہ خود اسی انجیل میں متی کے ایمان لانے کا ذکر غائبانہ طور پر کیا گیا ہے چنانچہ باب ۹ آیت ۹ میں لکھا ہے:

پھر جب یسوع وہاں سے آگے بڑھا تو متی نامی ایک شخص کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اسے کہا میرے پیچھے آ۔ وہ اٹھ کے اس کے پیچھے ہو چلا۔

اس اقتباس سے صاف ظاہر ہے کہ متی کا ایسے غیر معروف طور پر غائبانہ طریق میں ذکر کرنے والا متی کے سوا اور کوئی شخص ہے۔ چنانچہ یہ امر مرقس کے بیان سے اور واضح ہو جاتا ہے جو اسی واقعہ کو یوں بیان کرتا ہے:

اور جاتے ہوئے حلفہ کے بیٹے لیوی (متی کا دوسرا نام) کو محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اس سے کہا میرے پیچھے ہو لے وہ اٹھ کر اس کے پیچھے ہو لیا

(مرقس باب ۲)

اور لوقا اس واقعہ کو یوں بیان کرتا ہے:

۲۷۔ اور ان باتوں کے بعد وہ باہر گیا اور لیوی نام ایک محصول لینے والے کو چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اسے کہا میرے پیچھے آ۔

۲۸۔ وہ سب کچھ چھوڑ کر اٹھا اور اس کے پیچھے چل۔ (لوقا باب ۵)

مرقس اور لوقا کے بیان میں جس طرح متی کا ذکر غائبانہ ہے اور یہ مصنف متی کے سوائے کوئی اور صاحب ہیں۔ اسی طرح جب متی کی انجیل میں متی کا ذکر اسی طریق سے غائبانہ اور غیر معروف آدمی کی صورت میں ہے تو اس کا مصنف متی کے سوائے کوئی اور کیوں نہیں۔

پس جب یہ حال ہے تو معلوم ہوا کہ واقعات مندرجہ انجیل متی کسی آنکھ سے دیکھنے والے اور اپنے کان سے سننے والے کے لکھے ہوئے نہیں ہیں۔

دیگر یہ کہ آگس صاحب اسی مذکور الفوق کتاب میں فرماتے ہیں:

متی کی انجیل مرقس کی انجیل کی طرح اپنے مصنف کے نام سے ساکت ہے،

یوحنا۔ باقی رہی انجیل یوحنا، سو اس کے متعلق بھی آگس صاحب کی یہی رائے ہے کہ یہ بھی دوسری اناجیل کی طرح مصنف کے نام سے ساکت ہے اور جسے مصنف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جاتا ہے اس کا ذکر غائبانہ ہے ساری انجیل میں (مصنفانہ حیثیت میں) نہ تو یوحنا کا نام ہے اور نہ اس کے بھائی جیمس کا۔

باوجود اسکے اس مصنف نے بھی واقعات مندرجہ کی روایت کے راوی کا پتہ نہیں بتایا۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ بموجب بیان مرقس اور متی کے واقعہ صلیب سے پیشتر ہی سب شاگرد آپ سے جدا ہو گئے تھے۔ پھر دیکھنے والا اور بیان کرنے والا کون تھا جس کا اعتبار کیا جائے۔ چنانچہ مرقس باب ۱۴ آیت ۵۰ میں لکھا ہے:

۵۰۔ تب وے سب اسے چھوڑ کے بھاگ گئے۔

۵۱۔ مگر ایک جوان جو سوتی چادر اپنے بدن پر اوڑھے تھا اس کے پیچھے ہو لیا اور جوانوں سے اسے پکڑا۔

۵۲۔ پر وہ سوتی چادر ان کے ہاتھوں میں چھوڑ کر ننگا بھاگا، غرض کوئی بھی ساتھ نہ رہا

اسی طرح متی باب ۲۶ آیت ۵۶ میں لکھا ہے:

تب سب شاگرد اسے چھوڑ کر بھاگ گئے

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مصنفین اناجیل کے پاس حضرت مسیح کے صلیب پر لٹکائے جانے کے متعلق عینی شہادت کوئی نہیں۔ اور نہ ہمارے پاس کوئی ایسی سند ہے جس سے ان کی روایات کو تحقیق کر سکیں جیسا کہ ہم اپنے ہاں کتب احادیث میں دیکھتے ہیں۔ کیونکہ مصنفین اناجیل نے اسنادات کو ذکر ہی نہیں کیا۔ صرف یوحنا کی انجیل میں اتنا مذکور ہے اور وہ بھی بلا سند کہ مریم مگدلینی اور ایک اور شخص پالے تھے لیکن وہ شخص معلوم نہیں کون تھا۔ یوحنا باب ۲۱ آیت ۲۴ سے معلوم ہوتا ہے کہ یوحنا مصنف کے سوا کوئی اور تھا جس سے اس نے روایت کیا چنانچہ لکھا ہے:

۱۴۔ یہ وہ شاگرد ہے جس نے ان کاموں کی گواہی دی اور ان باتوں کو لکھا اور ہم کو یقین ہے کہ اس کی گواہی سچ ہے۔

مصنف اپنے آپ کو متکلم کے صیغے میں ذکر کر کے صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی شاگرد سے روایت کر رہا ہے۔ خود شاگرد اور واقعہ کا دیکھنے والا نہیں ہے۔

اب عیسائیوں کے لئے یہ مشکل ہے کہ اگر وہ یوحنا حواری کو اصل راوی کہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس کتاب کا مصنف کوئی اور ماننا پڑے گا۔ اور اگر یوحنا کو مصنف قرار دیں تو وہ موقع کا شاہد نہیں۔ لہذا نتیجہ صاف ہے کہ بیان اناجیل میں حضرت مسیح کے صلیب دیئے جانے کی نسبت کوئی عینی شہادت موجود نہیں ہے جسے ہم علم روایت کے اصول سے جان کر اس کا اعتبار کر لیں۔

اسکے بعد ہم ایک اور تحقیقی بات لکھتے ہیں کہ واقعہ صلیبی کے بعض جزئیات کے متعلق اناجیل کے بیان میں باہمی اختلاف بھی ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ یوحنا باب ۱۹ آیت ۱۷ میں لکھا ہے کہ:

> اور وہ (حضرت مسیح) اپنی صلیب آپ اٹھائے ہوئے اس جگہ تک باہر گیا جو کھوپری کی جگہ کہلاتی ہے (جس کا ترجمہ عبرانی میں گلگتا ہے)۔

اور متی باب ۲۷ آیت ۳۲ اور مرقس باب ۱۵ آیت ۲۱ اور لوقا باب ۲۳ آیت ۲۶ میں لکھا ہے:

> شمعون نامی ایک کرینی آدمی کو بگار میں پکڑا کہ حضرت مسیح کی صلیب اٹھائے اور پھر اسے مقام گلگتا پر لائے۔

دوسرا اختلاف یہ ہے کہ یہودا اسکریوطی جس کی نسبت لکھا ہے کہ اس نے آپ کو پکڑ وایا اس کی بابت متی باب ۲۷ آیت ۳ میں تو یہ لکھا ہے کہ اس نے آپ کو آپ پھانسی دی۔ اور اعمال باب ۱۔ آیت ۱۸ میں (یہ کتاب بھی لوقا مصنف کی تصنیف ہے) لکھا ہے کہ اس نے بدکاری کی کمائی سے ایک کھیت حاصل کیا اور سر کے بل گرا۔ اور اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اس کی ساری انتڑیاں نکل پڑیں۔

یہ اختلاف بیانیاں اسی لئے ہیں کہ چشم دید شہادت کوئی نہیں صرف سماعی روائتیں ہیں جن کا سر، نہ پیر، نہ راوی کا ذکر، نہ سلسلہ اسناد کا پتہ۔ اسی لئے قرآن شریف نے سب کا رد کر کے کہا کہ ان کو کچھ بھی علم نہیں صرف ظن کی پیروی کرتے ہیں۔

اس مقام پر ہم احمدیہ ینگ میں ایسوسی ایشن کے نوجوان ممبروں کو جن کی نگرانی واہتمام میں یہ ٹریکٹ شائع ہوتے ہیں، ایک مخلصانہ نصیحت کرتے ہیں کہ وہ اپنے مضامین شائع کرنے سے پیشتر کسی اہل علم کی نظر سے گزار لیا کریں کیونکہ وہ بوجہ بے علم یا کم علم ہونے کے مصطلحات علمیہ سے ناواقف ہوتے ہیں اور بہت سے الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے موقع لکھ جاتے ہیں جن سے ان کو الٹے لینے کے دینے پڑ جاتے ہیں۔ چنانچہ انجیلی بیان کو شہادت کہنا اور پھر یہ کہ اناجیل کو غیر معتبر قرار دینا حالانکہ واقعہ صلیبی کے متعلق ان کی بنائے اعتقاد ہی اناجیل کے بیان پر ہے نیز یہ کہ خاتمے پر کہا:

مسیح کے آسمان پر چلے جانے پر کوئی دلیل عقلی موجود نہیں،

حالانکہ واقعہ کا ثبوت عقل سے نہیں ہوا کرتا یہ امور انکی بے علمی یا کم علمی کی مثالیں ہیں۔

آخر میں ہم کشمیری قبر کی نسبت بھی تحقیقی بات ذکر کرتے ہیں کہ اول تو مرزا صاحب قادیانی کی پہلی اور پچھلی تصانیف میں اس امر میں اختلاف ہے کہ مسیح کی قبر کہاں ہے۔ کیونکہ وہ ازالہ اوہام میں تو فرماتے ہیں:

سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا

(تقطیع خورد طبع اول ص ۴۷۳ اور طبع ثانی تقطیع کلاں، ص ۲۳۷)

اور الہدی صفحہ ۱۰۹ میں فرمایا: شہر سری نگر ولایت کشمیر میں فوت ہوئے۔

دوم یہ کہ اسی کتاب الہدی میں حوالہ میں کتاب اکمال الدین کو پیش کرتے ہیں۔ سو وہ کتاب ہمارے پاس موجود ہے ہم اس کا کچھ ترجمہ بطور خلاصہ لکھتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ اصل کتاب میں کسی اور شخص کا ذکر ہے اور مرزا صاحب قادیانی نے حسب عادت لوگوں کو دھوکا دینے کے لئے اسے حضرت عیسی قرار دے لیا ہے کیونکہ یوز آسف اور یسوع کے تلفظ میں جاہلوں کو دھوکا لگ سکتا ہے

شیخ ابن بابویہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمة میں بسند خود محمد بن زکریا سے نقل کرتے ہیں کہ:

ممالک ہندوستان میں ایک بادشاہ تھا اس کی مملکت میں دین اسلام شائع ہو چکا تھا جب وہ تخت نشین ہوا تو اہل دین کو ستانے اور قتل کرنے لگا۔ اس کے خوف سے بعض بھاگ گئے اور بعض گوشہ نشین ہو گئے۔ ان میں سے ایک اس کا وزیر بھی تھا۔ ایک دن بادشاہ نے درباریوں سے دریافت کیا کہ وہ وزیر حاضر نہیں ہوتا؟ اہل دربار نے اس کی کیفیت سے خبر دی۔ بادشاہ نے اسے بلوایا اور زہاد کے لباس میں دیکھ کر خفگی ظاہر کی۔ وزیر نے بہت سمجھایا لیکن اسے کچھ بھی اثر نہ ہوا۔ آخر اس کو مملکت سے نکلوا دیا۔ بعد اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بادشاہ کے ہاں لڑکا تولد ہوا اور اس کا نام یوذ آسف رکھا۔ شہزادہ کی ولادت پر منجموں نے اس کے طالع کی نسبت باتفاق کہا کہ یہ شہزادہ فرخندہ طلعت نیک اختر نہایت اقبال مند ہوگا۔ لیکن ایک بوڑھے منجم نے کہا کہ اس کا طالع واقبال دنیوی جاہ وحشم کے متعلق نہیں بلکہ یہ سعادت مندی عاقبت کی ہے اور گمان غالب ہے کہ یہ شاہزادہ پیشوایان زہاد وعبّاد ہوگا۔

اس کے بعد کئی سوصفحات تک شاہزادے کی تربیت اور دین حق کی طرف اس کی رغبت اور علم دین کی تحصیل اور ترک سلطنت اور اختیار فقر کا ذکر ہے۔

اس بیان سے صاف روشن ہے کہ شاہزادہ یوذ آسف ممالک ہندوستان کے شاہزادوں میں سے ایک باہدایت و باایمان شاہزادہ ہوا ہے جسے خدا نے دین حق کی راہ دکھائی۔ نہ یہ کہ حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی پیغمبر ملک کشمیر میں آئے اور یہاں فوت ہوئے۔

ہم قادیانی مقلدوں کو پکار کر کہتے ہیں کہ وہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمۃ کو نکال کر ہمارے سامنے کسی مجلس میں اس میں سے حضرت عیسیٰ بنی اسرائیلی پیغمبر کا ذکر نکال کر دکھادیں ورنہ اس فریب دہی سے باز آویں۔

اور مرزا صاحب قادیانی نے جو آیت و آوینا هما الی ربوۃ ذات قرار و معین کو دستاویز بنایا ہے، اس سے مراد ارض مقدس ہے۔ جیسا کہ تفسیر ابن کثیر میں مذکور ہے اور قرآن شریف کی دیگر آیات بھی اس کی تائید کرتی ہیں۔ دنیا پر ٹھنڈے پانی والی اونچی زمین صرف کشمیر ہی نہیں کہ ہم خواہ نخواہ اسے ہی قرار دیں۔ ارض مقدس بھی اونچا قطعہ ہے اس کے پانی ٹھنڈے اور زمین ہریاول سے بھری اور باغات سے سجی ہوئی ہے اور ہم کو خدا تعالیٰ نے اس کی سیر بھی نصیب کرائی ہے اور مرزا صاحب قادیانی چونکہ اس ارض مقدس کی زیارت سے محروم تھے اس لئے ان کو کشمیر کے سوا سرسبز مقام کوئی زمین میں نظر نہ آیا۔

حضرت مسیح کی قبر کی نسبت ہم نے ایک مستقل کتاب الخبر الصحیح عن قبر المسیح لکھی ہے جس میں ثابت کیا ہے کہ حدیثوں میں حضرت عیسیٰؑ کا مدفن مدینہ طیبہ اندرون روضہء پاک آنحضرت ﷺ ہے و اللہ الهادی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء ص ۸۔۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی سوال و جواب

جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

ہم قادیان میں گئے اور مرزا بشیر الدین محمود ولد مرزا صاحب آنجہانی سے اثنائے گفتگو میں آپ کے متعلق ان کے اشتہار آخری فیصلہ کا ذکر آ گیا۔ ہم نے کہا کہ مرزا صاحب نے جو مولوی صاحب کے حق میں بددعا کی تھی اس کا الٹا اثر کیوں پڑا۔ کیونکہ مولوی صاحب کی زندگی ہی میں مرزا صاحب مر گئے۔

اس کے جواب میں مرزا بشیر الدین محمود صاحب نے کہا کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار کے جواب میں لکھا تھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے اس لئے مرزا صاحب فوت ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی رسی دراز ہو گئی۔ اور وہ زندہ رہے۔

پس آپ براہ مہربانی بذریعہ اخبار اطلاع دیں کہ کیا آپ نے اپنے اخبار میں مرزا صاحب کی دعا کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔

طیب علی عبدالرسول جبل پوری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محض جھوٹ کذب اور افترا ہے۔ میں نے کئی دفعہ انعامی اشتہار شائع کیا ہے مگر کسی نے آج تک میری کوئی تحریر نہیں دکھائی۔ جھوٹ بولنا یوں بھی برا ہے مگر مذہبی آدمیوں خصوصاً مذہب علی الخصوص الہامی لوگوں کے حق میں تو اتنا برا ہے کہ جھوٹ کو ہی شرم آنے لگتی ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۱۵ء ص ۱۲)

خلیفہ قادیانی ناقابل خلافت ہے

قادیانی اخبار اپنے خلیفہ کی قابلیت کی دھوم مچاتے ہیں اور لاہوری پارٹی اُس کی ناقابلیت مشہور کرتی ہے۔ لاہور کے لیکچر کی نسبت قادیانیوں نے تعریفات کے پُل باندھے۔ لاہوری اخبار پیغام صلح نے اُس کے جواب میں ایک ہی فقرہ جڑ دیا کہ حاضرین بوجہ بدمزگی لیکچر کے بیٹھتے بھی نہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ان باتوں کو باہمی رقابت پر مبنی جانتے تھے کیوں کہ ہمیں موجودہ خلیفہ کی قابلیت جانچنے کا موقع نہ ملا تھا۔ اب ہم کو ایک موقع ملا ہے جس سے ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ خلیفہ قادیانی خلافت کے قابل نہیں۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ دنیا بھر کی مذہبی اور دنیاوی مجالس کا یہی طریقہ ہے کہ صدر انجمن اپنی رائے سب سے پیچھے ظاہر کیا کرتا ہے، کیوں کہ پہلے ہی ظاہر کرنے میں خطرہ ہے کہ بعض ممبر اُس کے لحاظ میں اپنی مخالف رائے کا اظہار نہ کرسکیں۔ مذہبی طور پر اس کی دلیل وہ واقعہ ہے جس میں جنگ احد کے موقع پر پیغمبر خدا ﷺ نے صحابہ کرام سے مشورہ لیا کہ باہر نکل کر جنگ کریں یا اندر رہ کر۔ صحابہ نے اپنی اپنی رائے دی۔ مگر آں حضرت نے اپنی رائے ظاہر نہ فرمائی بلکہ سب سے آخر جس رائے کو چاہا ترجیح دے کر اختیار فرمایا۔ یہ ہے دینی ثبوت۔

دنیاوی طریقہ تو ہر ایک مجلس انجمن اور جلسے میں ملتا ہے جسے سب لوگ جانتے ہیں کہ صدر انجمن اپنی رائے کا اظہار سب سے بعد کیا کرتا ہے۔ پہلے ممبران سے پوچھتا ہے۔

قادیان کی انجمن میں ایک تجویز آج کل درپیش ہے کہ مولوی محمد علی لاہوری پارٹی کے سردار پر مقدمہ کیا جائے۔ بیان دعویٰ یہ ہے کہ اس نے قادیانی انجمن کی ملازمت میں انگریزی ترجمۂ قرآن کرکے انجمن کو نہیں دیا بلکہ خود دبا رکھا ہے۔ یہ ایک تجویز ہے جس کی معقولیت یا نامعقولیت پر بحث کرنا ہمارا کام نہیں۔ بلکہ یہ بتلانا ہے کہ خلیفۂ قادیان صدارت اور خلافت کے لائق نہیں کیوں کہ وہ اس تجویز کو پیش کرکے یوں گویا ہوتا ہے:

> جماعت کو چاہئے کہ غور کرے اور مجھے مشورہ دے کہ آیا خاموشی اختیار کی جائے یا عدالت میں یہ معاملہ لے جایا جائے۔ میری اپنی رائے زیادہ مناسب اور مفید یہ بات کہ اُن کو چھوڑ ہی دیا جائے۔ (الفضل ۳۰ ستمبر)

ناظرین غور کریں کہ خلیفہ اپنی رائے کا اظہار پہلے کرکے ثابت کرتا ہے کہ میں صدارت اور خلافت کے قابل نہیں۔ یہ واقعہ لاہوری پارٹی کی تائید کرتا ہے جو موجودہ خلیفہ کو ایک ناقابل لڑکا جان کر اُس کی بیعت سے علیحدہ ہیں جو محل افسوس ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرحدی جنگ کا علاج قادیان سے:

آج کل جنگ یورپ ہی پریشان کرنے کو کافی تھی۔ اس پر مستزاد یہ ہوا کہ علاقہ سرحد پشاور پر بھی سرحدی پٹھانوں کی طرف سے گاہے گاہے چھیڑ چھاڑ کی خبر آجاتی ہے۔ اس سرحدی چھیڑ چھاڑ کو دائمی بند کرنے کی ایک تجویز قادیانی اخبار الفضل نے لکھا ہے جو نہایت معقول ہے۔

الفضل لکھتا ہے کہ ان لوگوں کو چونکہ یقین ہے کہ اس صدی میں ایک خونی مہدی آئے گا جو کافروں کو قتل کرے گا اس لئے یہ شور وشر اٹھاتے ہیں (خونی مہدی کا اعتقاد ہو تو اُس کے ظہور تک خاموش رہیں نہ کہ اُس کے ظہور سے قبل خود ہی کھڑے ہو جاویں سچ ہے دروغ بافی بھی مشکل کام ہے۔ ہر ایک کو نہیں آتا۔ اڈیٹر اہلحدیث) اس کا علاج یہ ہے کہ اُن کو سمجھایا جائے کہ امام مہدی قادیان میں آچکا ہے جس نے جنگ جہاد سب بند کر دیئے ہیں۔ اس لئے تمہارا لڑنا سب غلط اور دین کی تعلیم کے برخلاف ہے چنانچہ الفضل کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

> ”ہماری رائے میں خواہ ہمعصر پاؤنیر ہو۔ یا دیگر امن دوست ملکی وقومی اخبارات یا خود عمال سلطنت ہوں جس کسی کی بھی آج یہ خواہش ہو کہ ابنائے ملک وملت میں صلح کاری ونیک کرداری پھیلے اور وہ مفسدہ پردازی کے خطرناک خیالات سے پاک رہیں۔ اُس کا فرض اولین یہ ہے کہ مہدی موعود کے متعلق جو غلط عقیدہ لوگوں کے دلوں میں جما ہوا ہے اس کی اصلاح میں سلسلۂ احمدیہ کا ہاتھ بٹائے جن کے بنیادی اصولوں میں سے کہ اسلام ایسے مہدی کی کہیں توقع نہیں دلاتا جس کا مشن امن شکن ہو۔“ (الفضل ۱۴/۱۷ اکتوبر)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس قادیانی تجویز کی نہ صرف تائید بلکہ تحسین کرتے ہوئے قادیانی مشن اور گورنمنٹ کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ اس کام کو جلدی انجام دیں جس کی صورت یہ ہے کہ قادیانی مشن اپنے چند برگزیدہ افراد کا ایک وفد تیار کرے جس میں کم از کم چالیس عالم اور دوسرے قابل اصحاب شریک ہوں۔ جہاں تک ہوسکے سادات اور میر صاحبان کا جزء اس میں بہت زیادہ ہو۔ کیوں کہ سرحدی لوگ سادات کی عزت زیادہ کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ یہ گروہ بحفاظت وحمایت گورنمنٹ عالیہ سرحدی علاقوں میں دورہ کرے اور وعظ فرماوے کہ حضرت امام مہدی قادیان میں آچکے ہیں۔ اُن کی تعلیم یہ یہ ہے۔امید ہے اس طریقہ تعلیم سے بہت جلد وحشی سرحدی رام اور مطیع ہو جائیں گے۔امید ہے گورنمنٹ اس قادیانی تجویز پر بہت جلد توجہ فرماویگی۔

قادیانی کذب بیانی:

قصبہ سنور ریاست پٹیالہ میں قادیانی مشن کا جلسہ تھا وہاں کے غیور مسلمانوں نے بھی مقابلہ پر جلسہ کیا۔ خاکسار کو بھی بُلایا۔ جلسہ میں کیا ہوا؟ اس کے ذکر کی حاجت نہیں سب جانتے ہیں جہاں حضرت صالح کی اونٹنی پہنچتی سب اونٹنیاں بھاگیں۔اس کا مفصل ذکر اہل حدیث مورخہ ۸/ اکتوبر میں صفحہ ۵ پر مرقوم ہے۔مقام جلسہ پر جو ذلت فریق ثانی کو ہوئی اُس کی تلافی اُس نے یوں کی کہ مولوی حشمت اللہ صاحب مفتی پٹیالہ جو خود شریک جلسہ اور واعظ تھے اُن کی طرف سے یہ الفاظ شائع کئے:

> مفتی حشمت اللہ مخالف نے بھی کہہ دیا کہ ثناء اللہ کو علم نہیں محض نامعقول بیان کرنے والا آدمی ہے (خلیفہ قادیان کو خطاب کر کے کہتا ہے) یہ حضور کی دعاؤں کا اثر ہے۔ (قاسم علی۔از الفضل قادیان، ۵/ اکتوبر)

اس کے جواب میں ہم اپنی کیوں کہیں خود مروی عنہ مولوی حشمت اللہ صاحب کی تحریر نقل کر دینا کافی ہے جو یہ ہے:

> الفضل کی روایت سراسر افترا ہے خاکسار تو اُس تقریر سے نہایت ہی محظوظ ہوا۔ پھر کیوں اور کس طرح نامعقول کہہ سکتا۔ اور جناب کا علم تو اظہر من الشّمس ہے کوئی خفاش طبع ایسی جرأت کرسکتا ہے کہ آپ کو بے علم کہے بخدائے لایزال میرے تو خیال میں بھی یہ دونوں امر نہیں زبان پر لانے کا تو کیا ذکر ہے کسی مفتری نے اگر بکد یا ہو تو اس کا کوئی علاج نہیں۔
>
> راقم حشمت اللہ عفی عنہ۔

مولانا! آپ بھی میری طرح اس افترا پر خفا نہوں جو شخص غیر باپ کو اپنا باپ بنانے میں تامل نہ کرے وہ کسی پر جھوٹا افترا کرے تو کیا تعجب فافہم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھنؤ وغیرہ کی تباہی: قادیانی اثر:

گزشتہ دنوں کثرت بارش کی وجہ سے صوبہ اودھ خصوصاً لکھنؤ میں جو تباہی آئی ہر انسان کو خواہ ہندو ہو یا مسلمان صدمہ ہوتا ہے مگر قادیانی اخبار اس سے بھی خوش ہیں اُن کو یہی سوجھتی ہے کہ ہمارا کام بنے۔ الفضل لکھتا ہے کہ اس تباہی کی وجہ بھی یہی ہے کہ ان لوگوں نے جناب مرزا صاحب مسیح موعود کو نہیں مانا تھا۔ اس لئے عذاب آیا۔ چنانچہ اُس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

> ہر شخص کی زبان پر یہی چرچا ہے کہ لکھنؤ کی یہ تباہی ضرور عذاب الٰہی ہے۔ مگر کاش یہ لوگ اس پر بھی غور کریں کہ عذاب الٰہی کیوں آیا کرتا ہے؟ اسلام کی کتاب تو پاک تو یہی بتلاتی ہے کہ مخلوق کی سیاہ کاری، گمراہی اور غفلت کے سبب آتا ہے اور اس کے نزول سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ اس آنے والے عذاب سے ڈرانے کو خدا کی طرف سے کوئی مامور ومرسل مبعوث ہو چکا ہو مگر اُس وقت سوائے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے اور کون سا نذیر آیا؟
>
> (الفضل ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بہت دنوں کا ذکر ہے کسی سکول کے ماسٹر صاحب بازار میں جا رہے تھے کسی لیڈی پر طبیعت آ گئی۔ اُسے کیا خبر کون مرتا ہے کون جیتا ہے وہ تو چلتی بنی۔ ماسٹر صاحب کو تو نہیں اُن کے دل کو ساتھ لے گئی۔ اب تو ماسٹر صاحب کا یہ حال ہوا کہ جو لڑکا آپ سے کچھ پوچھے جھنجھلا کر کہدیں یہ بھی اُسی کا بہکایا ہوا ہے۔ یہی حال ہمارے قادیانی مشن کا ہے جو کام دنیا میں ہو بس یہ ہمارے حضرت کا اثر ہے لکھنؤ تو بھلا قادیان سے اتنا دور نہیں۔ امریکہ میں کہیں زلزلہ آوے تو وہ بھی انہی کی برکت سے ہوتا ہے۔ کاش یہ کہیں کہ لوگوں نے دیانت امانت کو بالکل چھوڑ رکھا ہے اس لئے عذاب الٰہی نازل ہوتے ہیں۔ مگر اتنا کہنے سے اُن کا کام نہیں بنتا۔ اُن کو تو اپنے کام سے غرض ہے۔

ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کی تکذیب سے عذاب آتا تو سب سے پہلے قادیان میں آتا جہاں کے لوگوں کو مرزا صاحب موصوف رسالہ ''ازالہ اوہام''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سخت دل یزیدی الطبع مخالفِ اسلام بلکہ دہریئے فرماتے ہیں۔ اور غور کیا جائے تو حق بھی یہی ہے۔ کیوں کہ اس مرسل کا اوّل نزول تو قادیان ہی میں ہوا اور اہل قادیان ہی سے اُن کو خطاب تھا پھر اُن کی تباہی میں کیا شک۔ شائد یہ کہا جائے کہ قادیان کی تباہی مرزا صاحب کی موت سے کافی ہو چکی ہے۔

قادیانی افترا:

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پنجاب کے مشہور واعظ مولوی محمد علی صاحب کا چھوٹا لڑکا عزیز الرحمٰن اپنے ماموں کے اثر صحبت سے قادیان چلا گیا۔ کسی روز آیا تو مولوی صاحب موصوف نے اُس کو سمجھانے کے لئے میرے پاس بھیجا۔ چنانچہ اُس کے دونوں بھائی اُس کو لائے۔ سمجھایا۔ مانا۔ یہاں تک کہ اُس نے خود کہا کہ میں اب یہاں ہی آپ کے پاس پڑھا کرونگا۔ مگر میں اپنا سامان لے آوٴں۔

خیر۔ یہ کہہ کر چلا گیا۔ قادیان کے اخبار الفضل نے اُس کے نام سے چند سوال مجھ پر کئے جن کا جواب اہل حدیث مورخہ ۱۰ ستمبر میں دیا گیا۔ اب اُسی لڑکے کے نام پر پھر ایک مضمون قادیان کے اخبار فاروق میں نکلا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے مجھ پر تین افترا کئے ہیں:

(ا) میرے والد نے مجھے بھیجا تھا۔

(ب) میں سمجھ کر قائل ہو گیا

(ج) میں بسترہ لینے کو قادیان میں آیا حالانکہ یہ سب جھوٹ ہے نہ مجھے والد نے بھیجا نہ میں قائل ہوا۔ نہ میں بسترہ لینے آیا وغیرہ۔

ان سب باتوں کا بہترین جواب تمہارے والد یا بھائی دے سکتے ہیں مجھ سے سننا چاہو تو سنو۔ مُلّا دین محمد واعظ ساکن قلعہ بھنگیاں میرے پاس آیا اُس نے تمہارے والد کا پیغام دیا کہ عزیز آپ کے پاس آئے گا تو آپ اُس کو سمجھائیے گا۔ چنانچہ تمہارے دونوں بھائی عبدالرحمٰن اور فضل الرحمٰن کسی حکمت سے تم کو لائے جس کے تم بھی قائل ہو۔ باقی دو سوالوں کا جواب بھی کافی ہے کہ ایک دفعہ کی گفتگو کے بعد بھی تم متعدد دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے مگر کسی قسم کی گفتگو نہ کی بلکہ اس طرح بیٹھتے رہے جیسے اپنے ہم خیال بیٹھتے ہیں اور تم نے از خود کہا کہ میں اب یہاں آپ ہی کے پاس پڑھا کرونگا۔ مگر اب میں اپنا بسترہ لے آؤں۔ اس کے جواب میں میں نے کہا تھا بسترہ کی کیا بات ہے کسی سے منگا دیا جائیگا تو تم نے کہا صرف بسترہ ہی نہیں اور بھی بہت سارا سامان ہے۔

یہ ہے اصل قصہ جس کو باثر صحبت قادیان تم نے یا تمہاری طرف سے کسی اور نے جھوٹے مضمون کی صورت میں شائع کردیا۔ غور کرو تو جھوٹے مذاہب کی یہی پہچان ہے کہ اُس کی صحبت میں آدمی جھوٹ بولنے سے پرہیز نہ کرے۔

اہانت کا الہام:

میں نے اہل حدیث مورخہ یکم اکتوبر صفحہ ۸ ''قادیانی مشن'' کے عنوان سے ایک مضمون دیکھا جس میں ایڈیٹر الفضل قادیان نے مرزا غلام احمد قادیانی آں جہانی کے الہام انی مهين من اراد اهانتك کے تحت میں مباحثہ جبل پور میں اسلام کی فتح بین کو مولانا شیر پنجاب کی ذلت کے پیرایہ میں داخل کر کے سفید جھوٹ بول کر بغلیں بجا کر آفتابِ روشن پر خاک اُڑائی ہے۔

اس مضمون پر مولانا شیر پنجاب نے محققانہ تنقید کرتے ہوئے صفحہ ۹ میں لکھا ہے کہ مباحثہ جبل پور میں مرزا غلام احمد کا الہام بے تعلق ہے کیوں کہ وہاں پر جو کام تھا وہ مرزا کی توہین کا نہ تھا۔ اگر مخالف کی محض مخالفت کا لحاظ کیا جاوے تو دونوں (مسلمان اور آریہ) قادیانی مشن کے مخالف تھے پھر کیا وجہ کہ ایک تو الہام کا مورد ہوکر ذلت اٹھائے اور دوسرا جو اس سے سخت ترین مخالف ہے اسی میدان میں عزت پاوے۔

میرے خیال میں قادیانی مشن نے اس میں ایک پردہ رکھا ہے جس کی انکشاف حقیقت کے لئے میں بھی چند سطر لکھنے پر مجبور ہوا۔ وہو ہذا۔

> دراصل مرزا کا الہام یہاں پر بے تعلق نہیں ہے کیوں کہ بابا جی ابورحمت اپنی تحریر کے موافق پورا مرزائی ہے۔ جب مولانا شیر پنجاب نے جبل پور میں فتح پائی تو بابا ابورحمت کو اس کا صدمہ ہوا جس سے اس کی توہین بھی ہوئی اور جب ابورحمت کی توہین ہوئی تو گویا مرزا غلام احمد اور قادیانی مشن کی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توہین ہوئی کیوں کہ وہ بھی اُن کے مشن کا ایک فرد ہے۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا الہام مباحثہ جبلپور سے ایسا بے تعلق نہیں جیسا کہ مولانا شیر پنجاب نے فرمایا۔

راقم عاجز امیر احمد سہسوانی ثم البدایونی مقیم سیوتی چھپارہ ملک متوسط۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولانا! آپ کا استدلال بہت معقول۔ مگر میں نے جو اس الہام کو بے تعلق کہا تھا تو اس کی وجہ یہ تھی کہ الہامی عبارت میں اراد کا لفظ ہے جس کے معنی صاف ہیں کہ جو کوئی کسی کام میں مرزا کی توہین کا ارادہ کرے گا خدا اُس کو ذلیل کرے گا جبل پور میں ابورحمت کی اگر توہین ہے تو میرے ارادہ سے نہیں ہوئی بلکہ اُس کے اپنے افعال واطوار سے ہوئی اس لئے الہام بے تعلق ہے۔ ہاں رامپور اور لدھیانہ میں مرزا کی توہین کا ارادہ تھا جہاں کے حالات سب کو معلوم ہیں مگر قادیانی اخبار کہتے ہیں وہاں بھی ہماری فتح اور تمہاری ذلت ہوئی اس لئے ہماری دعا ہے کہ ہمارے اور تمہارے مباحثہ کا انجام خدا ہمیشہ رامپور اور لدھیانہ کی طرح کیا کرے۔ (آمین)

قیصر جرمنی اور مرزا قادیانی:

سراج الاخبار (کابل) جریدہ ''عام یہوذ'' سے ناقل ہے کہ قیصر جرمنی جب شہر لوڈز میں داخل ہوا تو گرجہ میں جا کر تورات کے دس احکام کی تعظیم کرکے بولا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ (سراج الاخبار ۱۱-اکتوبر)

قیصر کے اس دعویٰ سے ہم کو کیا بوجہ مسلمان ہونے کے اور کیا بوجہ پنجابی ہونے کے سخت اختلاف بلکہ نفرت ہے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے تو ظاہر ہے۔ پنجابی ہونے کی حیثیت سے اس لئے کہ یہ عزت مسیح موعود ہونے کی خدا نے مرزا صاحب قادیانی کی وساطت سے خاص کر پنجاب کو بخشی تھی پھر ہم کیوں کر گوارا کرینگے کہ ہماری اس عزت پر قیصر جرمنی ہاتھ ڈالے۔ اس کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ ہم مرزا صاحب کی مسیحیت کے منکر ہیں لہذا وہ اس دعویٰ سے فائدہ حاصل کرسکتا ہے۔ گو ہم منکر ہیں لیکن اس ملکی عزت میں تو شریک ہیں۔ یہ دوسری بات ہے کہ ہم مرزا صاحب اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مریدوں کو اس شعر کی طرف توجہ دلا دیں۔

آج دعویٰ اُن کی یکتائی کا باطل ہوگیا
روبرو اُن کے جو آئینہ مقابل ہوگیا

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۲۔ نمبر ۵۱۔ مورخہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۲۹ ر اکتوبر ۱۹۱۵ء ص: ۱-۴) ۸

قادیانیوں کی باہمی چپقلش

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں محمودی اور پیغامی (یا قادیانی اور لاہوری) میں جو اختلاف ہے اُس کا نتیجہ یہاں تک پہنچا ہے کہ خلیفہ قادیان میاں محمود نے اپنے مریدوں کو حکم دیا ہے۔ کہ پیغامی پارٹی جو اشاعت اسلام کا کام کرتی ہے خواہ ولایت میں یا ہندوستان میں اُس کی مدد نہ کرنی چاہیے۔ اس فتویٰ پر پیغامی پارٹی کے سردار مولوی محمد علی صاحب ایم اے مندرجہ ذیل الفاظ میں اظہار رنج کرتے ہیں:

''مجھے آپ (میاں محمود) کی ان باتوں کے کہنے پر تعجب نہیں بلکہ تعجب اُن پر ہے جنھوں نے عقل خداداد سے کام لینا چھوڑ دیا اور آپ کی ان باتوں پر سہمے ہوئے جانور کی طرح آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ میاں صاحب! جس تباہی سے آپ ڈراتے ہیں اُس سے ہم ڈرتے نہیں۔ اگر حق کی تائید میں کام کرتے ہوئے ہماری جانیں چلی جائیں۔ اگر ہمارے مالوں کو کچھ نقصان پہنچ جائے تو یہ تو خوش قسمتی ہے حقیقی تباہی انسان کی وہ ہے جسے اُس کی یہ آنکھیں دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتیں گندے عقیدوں میں مبتلا ہو جانا توحید سے قدم ہٹا کر شرک کی طرف چلے جانا یہی حقیقی تباہی ہے۔ اس سے بڑھ کر اور تباہی کیا ہے۔ جس سے انسان ڈرے۔ ہاں ڈرنے وہ مقام ہے جس پر خدا نے فرمایا کہ ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء دو مصیبتوں میں سے آسان کو انسان قبول کرتا ہے غیر اللہ کی اس قدر عظمت کہ انسان اللہ تعالیٰ کے احکام کی طرف توجہ نہ کرے جو آپ کے بہت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریدین کی ہورہی ہے۔ یہی وہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون الله والاشرک ہے۔ پس اگر آپ کی بیعت نہ کرنا آپ کو مرشد نہ ماننا بھی کوئی گناہ ہے تو اس سے بہت بڑھ کر گناہ مشرکانہ عظمت ہے جس پر ان الله لایغفر ان یشرك به کا وعید خدا کی کتاب میں ہے۔ پس آپ ہم کو کسی تباہی سے نہ ڈرائیں ہم سب سے بڑھ کر شرک میں گرفتار ہو جانے کی تباہی سے ڈرتے ہیں اس کے سامنے سب تباہیاں ہیچ ہیں۔ کیا یہ سچ نہیں کہ آپ کے مرید آپ کے احکام کو خدا کے احکام پر مقدم کر رہے ہیں خدا فرماتا ہے تعاونوا علی البر والتقوی آپ کا حکم ہوتا ہے اشاعت اسلام کے فلاں کام میں مدد نہ دو۔ کیوں۔ اس لئے کہ جو شخص اُس کام کو کر رہا ہے وہ آپ کا مرید نہیں ہے۔'' (پیغام صلح لاہور ۵؍ اکتوبر)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

واقعی اس فتوی پر جس قدر بھی رنج اور نفرت کا اظہار کیا جائے کم ہے۔ اس قدر تنگ دلی؟ کہ ایک شخص خواہ ہمارا کیسا ہی دشمن ہے مگر وہ ایک نیک کام کرتا ہے اُس میں وہ امداد کا ویسا ہی مستحق ہے جیسا ہمارا دوست اُس کام کو کرنے سے مستحق امداد ہے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو جب باغیوں نے محاصرہ کیا تو حضرت موصوف کے خاص احباب نے آ کر عرض کی کہ باغی لوگ جماعت کراتے ہیں ہم اُن کے پیچھے نماز پڑھنے میں حرج سمجھتے ہیں تو حضرت ممدوح نے کیا ہی انصاف کا حکم فرمایا:

الصلوٰة احسن مایعمل الناس اذا احسن الناس فاحسن معھم۔ واذا اساؤ فاجتنب اساء تھم (بخاری) (جب کوئی اچھا کام کرے اُس سے مل جاؤ جب بُرا کرے اُس کی برائی سے بچ جاؤ)۔''

یہ تھی سچی اور حقانی تعلیم اُس معلم حقیقی کی جو دنیا کو ظلمات سے نور کی طرف نکالنے کو آیا تھا۔ الحمد للہ اہلحدیث ہمیشہ اس پاکیزہ اصول کو ملحوظ رکھتا رہا ہے اور انشاء اللہ ہمیشہ رکھے گا۔

مگر جس طرح ہمیں کسی کے نیک کام میں شرکت کرنے کا حکم ہے۔ راست گوئی اور راست روی کا بھی حکم ہے۔ اس لئے ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ اس فتویٰ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں محمود قادیانی خلیفہ صاحب کا قصور نہیں بلکہ دونوں پارٹیوں کے مسلم خلیفہ اور مرشد کامل اور ہادی برحق جناب مولوی حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اوّل کا بھی یہی فتویٰ تھا جو اصلی الفاظ میں درج ذیل ہے:

ایک خادم امرتسر سے عیادت کے لئے آیا اُس نے عرض کیا کہ اشاعت اسلام کے نام سے لوگ ہم سے چندہ مانگتے ہیں کیا کیا جاوے۔

فرمایا اشاعت اسلام تو ایک مبارک اور مفید کام ہے اور اس کے لئے ہمیں بہت تڑپ ہے اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ اسلام دنیا میں پھیلے مگر جو لوگ ہمارے سلسلہ کے دشمن ہیں اور اشاعت اسلام کرنا چاہتے ہیں اُن کے متعلق قابل غور امر یہ ہے کہ کیا وہ موید من اللہ اور منصور ہیں یا نہیں۔ اس لئے تم اپنے ہی شہر میں دیکھو جہاں ہمارے پانچ دشمن ہیں اور وہ اشاعت اسلام کے مدعی ہیں۔ اول غزنوی گروہ۔ دوم ثناء اللہ۔ سوم احمدیہ (یعنی مولوی احمد اللہ امرتسری کے پیرو)۔ چہارم اہل فقہ۔ پنجم مولوی محمد حسین کے ساتھ والے لوگ۔

اب غور کرنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کی تائید اور نصرت کہاں تک کی حضرت اقدس علیہ السلام کی مخالفت ہیں اُنھوں نے فرداً فرداً ناخنوں تک زور لگایا مگر نتیجہ کیا ہوا؟ کیا کوئی جماعت مستقل طور پر اُن کو ملی۔ اول تو باہم ان پانچوں میں بغض وعداوت ہے اور ایک کے دوسرے کو مٹا دینے اور ذلیل ورسوا کرنے کی کوشش اُٹھا نہیں رکھی ان واقعات نے جو تجارب صحیحہ ہیں بتا دیا ہے ہ یہ لوگ کامیاب نہیں ہوسکتے پھر جب خدا تعالیٰ کی نصرت ان کے ساتھ نہیں تو ہم اپنے مال ان کے سپرد کیوں کریں جناب الٰہی کا منشاء یہ نہیں کہ ان کو موید کرے برخلاف اس کے اس سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اشاعت اسلام کا ذریعہ بنایا ہے۔ تم جانتے ہو۔ کہ شروع سے لے کر اب تک کس قدر مخالفت اس کی کی گئی۔ شہر والوں سے دشمنی کی۔ برادری نے مخالفت کی۔ ہندوؤں نے، آریوں نے، عیسائیوں نے، سکھوں نے اور بالآخر خود مسلمانوں نے ایسی دشمنی کی کہ وہ چاہتے تھے کہ اس سلسلہ کا نام ونشان مٹا دیں مگر اللہ تعالیٰ نے کیسی نصرت فرمائی اور کس طرح پر اس کو نشو ونما دیا ہر مخالفت اور ہر حملہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ترقی کا موجب ہوا اور ایک جماعت کثیر کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کر دیا اور ہر قسم کے لوگ اس کی خدمت کے لئے جمع ہوگئے یہ تائید الٰہی کا ایک ایسا ثبوت ہے کہ اس کا انکار نہیں ہوسکتا۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے خدا تعالیٰ نے اس سلسلہ کو پیدا کیا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ یہ کام ہوگا۔'' (الحکم قادیان ۷ جنوری ۱۹۱۱ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس فتویٰ کی بنا یہ ہوئی تھی کہ امرتسر میں ایک انجمن اشاعت اسلام کے نام سے قائم ہوئی اُس میں ایک آدھ مرزائی بھی شریک تھا جس نے قادیان میں جا کر چندہ دینے کی اجازت پوچھی تو خلیفہ صاحب نے یہ جواب دیا۔ اگر یہ فتویٰ اُس وقت کسی صحت اور حکمت پر مبنی تھا تو اب بھی ہونا چاہئے اور اگر اُس وقت یہ مخالف شرع اور تنگ ظرفی کا نتیجہ تھا تو اُس وقت بھی قابل رد اور لائق نفرت تھا جیسا اب ہے۔ اس کی بابت ہم کچھ نہیں کہتے پیغامی پارٹی سوچ لے۔ ہم نے تو جہاں تک ان پارٹیوں کے جھگڑے پر غور کیا اس نتیجہ پر پہنچے ہیں جس کا ثبوت دینے کو بھی ہم تیار ہیں کہ لاہوری پارٹی قرآن وحدیث کے قریب ہے اور قادیانی پارٹی مرزائی مشن کے قریب تر ہے۔''

(ہفت روزہ اہل حدیث۔ جلد ۱۳۔ نمبر ۱۔ مورخہ ۲۶ ذی الحجہ ۱۳۳۳ھ مطابق ۵۔ نومبر ۱۹۱۵ء ص: ۸-۹)

وحدت قومی علامت مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیغامی پارٹی کے اخبار پیغام صلح (لاہور) میں ایک مضمون نکلا ہے جو اپنی روانی اور صفائی بیان کی وجہ سے اس قابل ہے کہ قادیانی مشن کے لیے اُس کو فیصلہ کن قرار دیا جائے۔ نہ صرف اس لئے کہ وہ اپنی حیثیت میں معقول ہے بلکہ اس لئے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے بھی اُس کی تائید فرمائی ہوئی ہے۔

عرب میں ایک مثال مشہور ہے الثمرة تنبئ عن الشجرة

(اردو میں جس کا مطلب ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے) آج کا مضمون اس مثال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق مسیح موعود کی پہچان کا ایک معقول ذریعہ ہے۔ پیغام صلح لکھتا ہے:

مسلمانان ہند وحدت کی تلاش میں

مسلمانوں نے شعائر اسلامی اور احکام دینی کو تو بالکل بھلا دیا جس سے کہ وہ تعامل اسلام کو ملحوظ رکھ کر اپنے زمانہ کا ربانی لیڈر تلاش کرتے اور حقیقی قومی وحدت سے جو قوم اسلام ہی کا خاص حصہ ہے بہرہ مند ہوتے اس لئے اُنہوں نے یورپ کی تقلید میں اپنی اصلاح اور کامیابی کو انجمنوں (مرزا صاحب نے بھی تو انجمن ہی کو رہبر اور مطاع بنایا تھا اسی پر تو آپ لوگ بگڑے بیٹھے ہیں) ہی پر منحصر رکھا مگر جب کچھ عرصہ تک انجمنوں سے معتد بہ فائدہ قوم کو نہ پہنچا تو شاہ سلیمان پھلواروی نے تجویز کھڑی کی کہ اس طرح بغیر وحدت کے انفرادی طور پر انجمنوں کے کام میں کوئی برکت پیدا نہیں ہوسکتی۔ اس لئے ہندوستان کی تمام انجمنیں ایک ہی نظم وحدت میں آکر ایک مرکزی انجمن کے ماتحت ہو جائیں۔ شاہ صاحب نے بہتیرے ہاتھ پاؤں مارے کہ ایک مرکزی انجمن بن جائے مگر کچھ بھی نہ بن سکا۔ اب قومی وحدت کے لئے مرکز بنائے تو خدا ہی بنائے لوگوں کے بنائے ہوئے مرکز میں خاک برکت ہوسکتی ہے۔ اسلام میں جیسا کہ میں پہلے بحث کر چکا ہوں خلفائے قوم ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے مامور ہوتے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ درحالیکہ اسلام میں ہمیشہ اماموں کا سلسلہ جاری رہا ہے تو موجودہ صدی جس کو اب تیس برس سے زائد عرصہ گزر چکا ہے امام سے کیونکر خالی رہ سکتی ہے حالانکہ چودھوی صدی کے غیر معمولی فتنوں کی خبر حدیث شریف (یہ حدیث ہم بھی سننا چاہتے ہیں۔ اڈیٹر اہلحدیث) اور بہت سے اولیاؤں کی پیشگوئیوں سے ثابت ہے بلکہ اس صدی کے حالت تو ایک عظیم الشان مصلح کی آمد کے مقتضی ہیں اور وہ قوم جس کے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو وحدت قومی کی اتنی تاکید ہوتی تھی کہ اگر کم از کم دو تین صحابہ کو کہیں سفر کو روانہ فرماتے تھے تو آں حضرت صلعم اُن میں سے ایک کو اُن کا امیر بنا کر دوسروں کو اس کے ماتحت ٹھیراتے تھے اور آں حضرت کی سنت سے اس کے خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی ثابت نہو سکے گا تو کیا وہ قوم کی قوم ایسے پرفتن اور انقلاب انگیز زمانہ میں اب بن سری رہ گئی ہے؟ اور زندہ نبی اور زندہ کتاب کی تعریف کی رو سے ہر صدی کے سرے پر جو امام آتا رہا وہ اس پرفتنہ زمانہ میں جس میں کہ غیر اقوام کے ہر کمینہ اور رذیل تک زندہ کتاب اور زندہ نبی پر سفا کانہ حملوں کے لئے کھڑے ہوگئے ہیں نہیں آیا۔ کیا انا له لحافظون کا وعدہ خداوندی اس زمانہ میں آکر فسخ ہوگیا ہے ہرگز نہیں۔ وہ مرد خدا جو آنے کو تھا عین وقت پر آچکا ہے جو میرزا غلام احمد قادیانی ہے ہم کسی کو بغیر دلیل کے اور نا معقولیت سے اس امام کے مان لینے پر مجبور نہیں کرتے۔ تم سوچو کہ اس صدی کے سرے پر صرف دو ہی شخصوں نے جیسا کہ پہلے ایک جگہ تفصیل ہوچکی ہے مامور الٰہی ہونے کا دعویٰ کیا ہے ایک ڈاکٹر ڈوئی نے امریکہ میں جو دشمن احمد تھا جو خائب وخاسر ہوکر ناکامی کی موت مرا اور ایک نے قادیانی میں جو غلام احمد ہے جو مظفر ومنصور ہوکر اور ایک جانباز اور سرگرم عاشق دین محمدی مشن چھوڑ گیا ہے۔ (پیغام صلح ۱۶ نومبر ص:۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

راقم مضمون ہذا نے تو وحدت قومی کے لئے صرف آرزو ہی ظاہر کی ہے اور اس کی صورت بتلائی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو بطور مسیح موعود یا مدد کے مان لیں تو وحدت ہوسکتی ہے۔ مگر مرزا صاحب اس سے بھی واضح تر لفظوں میں فرماتے ہیں ہیں اور بطور جملہ انشائیہ کے نہیں بلکہ بطور خبریہ کے لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں ایسا ضرور ہوجائیگا۔ مرزا صاحب کا کلام صداقت التیام یہ ہے:

چونکہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتاز ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آں حضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا۔ کیوں کہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اُسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بنجائیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا۔ جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اُسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اُس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیوں کہ وحدت اقوامی کی خدمت میں اُسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله

(چشمۂ معرفت، ص:۸۲)

اہلحدیث۔ پیغام صلح کے ایڈیٹر کے ہم مشکور ہیں جنہوں نے ازراہ مہربانی ہم کو مقلدانہ تسلیم کرنے کی تکلیف نہیں دی بلکہ فرمایا:

''ہم کسی کو نامعقولیت سے اس امام کے ماننے پر مجبور نہیں کرتے۔''

اس احسان کے شکریہ میں ہم بھی عرض کرتے ہیں کہ ہم بھی کسی کو محض دیکھا داکھی ایک دوسرے کے پیچھے چلنے کی تکلیف نہیں دیتے بلکہ یہ کہتے ہیں کہ سوچ لو پہلی غلطی ہوئی تو اُس پر جم نہ جاؤ۔ غلطی کرنا ایک گناہ ہے تو غلطی پر جم جانا کئی درجہ بڑھ کر گناہ ہے۔ سوچو کہ جس وحدت کی بابت مرزا صاحب نے مندرجہ بالا الفاظ میں اعلان کیا ہے جس پر ہم نے خط دیدیا ہے جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

مسیح موعود کے زمانہ میں تمام قومیں متحد اور تمام مذاہب ایک مذہب بن جائیں گے۔

کیا یہ درجہ حاصل ہوگیا؟ ہوگیا ہوتا تو ہم بھی خوش ہوتے۔ مگر واقعات بتلا رہے ہیں کہ اس کے برعکس ایسی وحدت ہوئی کہ خاص اُسی فرقے میں جس نے اس مسیح کو مانا تھا وحدت سے تثلیث نکل آیا جس پر ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔

دوست ہی دشمن جاں ہوگیا اپنا حافظ
نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

کیا ایڈیٹر صاحب پیغام صلح اور اُن کی پارٹی اس معقول نکتہ چینی پر غور کرینگے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایڈیٹر صاحب کا یہ کہنا کہ دو ہی شخصوں نے دعویٰ کیا۔ ایک امریکہ کے ڈاکٹر دوئی دشمن احمد نے۔ دوسرے غلام احمد نے۔ ایک ناکام مرا۔ دوسرے مظفر و منصور مرا۔ یعنی امریکن مدعی تو ناکام مرا۔ مگر قادیانی مدعی کامیاب ہوگیا۔ اس کے جواب میں صرف اس قدر کہتے ہیں کہ ڈوئی کے حالات ہم کو جو پہنچے ہیں ان کا ذریعہ معلومات قادیانی اخبارات کے سوا اور کوئی نہیں اس لئے اُس کی بابت تو ہم کچھ نہیں کہہ سکتے کون تھا اور کیسا مرا۔ ہاں قادیانی مدعی کی بابت ہم کو شک ہے کہ وہ کامیاب نہیں مرا۔ کیونکہ کامیابی ہر شخص کی اُس کے مقصد اور مدعا کے لحاظ سے ہوتی ہے۔ مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود اور مہدی مسعود یہ مقصد اور مدعا لائے تھے کہ میں دنیا میں وحدت قومی اور ایک ہی مذہب اسلام پیدا کرونگا۔ یہی اور خاص یہی اُن کا مقصد تھا جس کی بابت دوست دشمن سب متفق ہیں کہ حاصل نہیں ہوا پھر کس منہ سے کوئی کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کامیاب گئے بلکہ یہ کہنا موزون ہے

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

(اہلحدیث امرتسر جلد ۱۳۔ نمبر ۱۰۔ مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۳۴ھ مطابق ۳ دسمبر ۱۹۱۵ء ص: ۱-۳)

بے جا شیخی

قادیان کے اخبار فاروق نے ایک مضمون لکھا ہے جس کا عنوان ہے، ایک مقلد کے سوالات غیر مقلد سے، اس کے نیچے لکھتا ہے:

سراج الاخبار میں ایک مقلد نے غیر مقلد سے کچھ سوالات کئے ہیں جو انہیں پرانے جھگڑوں کی نسبت ہیں جن پر آج تک ہر دو فریق میں سر پھٹول ہوتی چلی آئی ہیں۔ مثلاً رفع یدین، ناف کے اوپر یا نیچے ہاتھ، فاتحہ خلف الامام کی حدیث کا بعد از نزول آیت و اذا قریء القرآن مروی ہونا، ائمہ اربعہ سے کسی کی تقلید کا منع ہونا، تین طلاق دے کر بدون حلالہ شوہر اول سے نکاح کا جواز، جمع بین الصلوتین کا ثبوت۔ ہر دو فریق کو نصیحتاً للہ کہتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب آ گیا مسیح جو دیں کا امام ہے۔ وہ الحکم العادل ہے اس پر ایمان لا کر اس کے فیصلہ کو منظور کرو تا ان خرخشوں سے نجات پاؤ۔ اگر تمہاری روائتیں اور لفظی بحثیں اس بارے میں کافی ہوتیں تو کبھی کا فیصلہ ہو گیا ہوتا۔ کیونکہ وہ امام آسمان سے نازل ہو چکا جس نے خدا سے علم پا کر ان مسائل کا فیصلہ کر دیا ہے پس وہی حق ہے جو وہ فرماتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اچھا صاحب یہ بھی تو بتلایئے آپکے امام حکم نبی رسول مسیح موعود مرزا بالقابہ نے ان مسائل میں کیا فیصلہ کیا؟ اے کاش وہ فیصلہ نقل کیا ہوتا۔ ہاں جب تک آپ فیصلہ ہم کو سناویں ہم ہی آپ کو اس حکم عادل کے آنے کا نتیجہ سنا دیتے ہیں۔

سنئے! یہ عادل حکم آپ کا پرانے مسائل خلافیہ میں تو کیا ہی فیصلہ کرتا اس نے تو اور ہی اختلاف ڈالا ہے۔ آج ہمارے سامنے وہ اختلاف کفر و اسلام کی خلیج دن بدن بڑھ رہا ہے۔ قادیان سے رسائل نکلتے ہیں جن میں بڑی لمبی چوڑی دلیلوں سے ثابت کیا جاتا ہے کہ جناب مرزا صاحب نبی تھے، رسول تھے۔ نتیجہ اس کا یہ بتلایا جاتا ہے کہ جو جناب مرزا صاحب کو ان القاب کے ساتھ نہ مانے وہ کافر ہے۔ اس دعوی پر مرزا صاحب ہی کے اقوال نقل ہوتے ہیں۔ لاہور سے اس کا جواب بصورت ایک بڑی بسیط کتاب النبوۃ فی الاسلام کے نکلتا ہے (یہ کتاب ہمارے پاس بغرض ریویو آئی ہے جسے دیکھ کر ہمیں سخت رنج ہوا۔ اصل کتاب ۳۲۲ صفحات پر ہے اور ضمیمہ ۱۸۹ صفحوں کا ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب بہت اچھے۔ مقصود اتنی بڑی ضخیم کتاب سے صرف نبوت مرزا کے مسئلہ کا حل ہے۔ یعنی قادیانی پارٹی کے خیال متعلقہ نبوت مرزا کا جواب دیا گیا ہے ملنے کا پتہ دفتر احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور، ہمیں اس کتاب کے دیکھنے سے رنج اس لئے ہوا کہ یہ لوگ کس بے کار شغل میں قوم کا روپیہ ضائع کر رہے ہیں۔ اتنی بڑی کتاب کی اشاعت سے اسلام کی کیا اشاعت ہے۔ یہ تو صرف مرزا صاحب کے خیالات کی اشاعت ہے۔ اس لئے ایسی کتاب پر اوس انجمن کا روپیہ لگنا جس کا کام اشاعت اسلام ہو ہمارے خیال میں سخت غلطی اور چندے کا بے جا صرف ہے۔ اڈیٹر) جس میں ان حوالہ جات کے مقابلہ میں اور حوالجات ہوتے ہیں جو وہ بھی مرزا صاحب ہی کے اقوال سے پیش کئے جاتے ہیں کہ مرزا صاحب کو نبوت کا دعوی تو تھا مگر اصلی نہیں بلکہ ظلی تھا۔ اور مرزا صاحب کا منکر محض انکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کافر نہیں ہوتا وغیرہ وغیرہ اس اختلاف کا نتیجہ ہم بچشم خود دیکھتے ہیں کہ جماعت مرزائیہ ایک سے دو ہو چکی ہے اور دونوں میں باوجود صد کوشش کے ملاپ مشکل بلکہ مشکل سے محال ہو جاتا ہے۔ بتلائیے آپ کے حکم عادل نے دنیا میں آکر اختلاف کو ترقی دی یا اتفاق کو پھر وہ مسائل خلافیہ میں کیا فیصلہ کریں گے جنہوں نے خاص اپنی ذات کے لئے اور ایک سخت اختلاف پیدا کر دیا۔

دونوں پارٹیوں سے سوال:

آپ دونوں حضرات مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں گو ایک فریق مستقل اور ایک غیر مستقل کہتا ہے۔ ان الفاظ (مستقل غیر مستقل) کی تفسیر کرنے میں بھی آپ دونوں کا اختلاف ہے اس لئے محض آگاہی حاصل کرنے کے خیال سے ہم دونوں فریقوں سے سوال کرنے کی اجازت چاہتے ہیں جو منطقی اصطلاح میں ہوگا تاکہ سوال مذکور علمی طریق سے اچھی طرح حل ہو جائے۔ آپ دونوں فریق اس پر تو متفق ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت آنحضرت ﷺ کے طفیل ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ جو نبوت مرزا کے لئے واسطہ ہیں تو یہ واسطہ فی العروض ہے یا واسطہ فی الثبوت۔

واسطہ فی الثبوت کی دو قسمیں ہیں جو اہل علم سے مخفی نہیں۔

پس آپ صاحبان اس واسطہ کی تعیین فرما دیں تاکہ نبوت مرزا کا مسئلہ کم سے کم ہماری سمجھ میں تو آ جائے۔ آج تک تو ہم نے اس مسئلہ (نبوت مرزا) کو اس شعر کا مصداق سمجھا ہوا ہے

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

امید ہے دونوں فریق ہمارے سوال پر علمی رنگ میں توجہ فرماویں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جنوری ۱۹۱۶ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ نمبر ۱۱ جلد ۱۳۔ ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ لدھیانہ پر اعتراض

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین بھولے نہ ہوں گے مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار بدیں مضمون دیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناءاللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے گا۔

اس اشتہار کے متعلق اپریل ۱۹۱۲ء میں لودہیانہ میں مباحثہ ہوا۔جس میں مرزائی جماعت کی طرف سے مبلغ تین سو روپئہ انعام مقرر تھا۔جو حسب فیصلہ منصف خاکسار کو ملا۔یہ ایک مشہور قصہ ہے۔یہ مباحثہ اور فیصلہ مرزائی کیمپ میں جس قدر بے چینی کرتا بجا تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اس کے جواب میں مرزائیوں نے مختلف طریقے اختیار کئے۔سب سے اخیر طریق جو اسوقت ہمارے زیر نظر ہے رسالہ تشحیذ الاذہان بابت نومبر ۱۹۱۵ء کا ایک مضمون ہے جو اس نامہ نگار کی طرف سے ہے جس کے مبلغ ۵۰ روپئے انعامی رقم سہ صد میں داخل تھے۔

نامہ نگار مذکور مباحثہ کے متعلق جو اعتراض کرتا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

الف: ہمارا شرط ہارنا ایسا ہے جیسا حضرت ابوبکر صدیق کا جنہوں نے غلبہ روم کی پیش گوئی کے متعلق کفار عرب کے سامنے اپنی شرط ہاری تھی۔

ب: منصف کا فیصلہ غلط ہے۔ہمارے دلائل ایسے مضبوط تھے کہ مولوی ثناء اللہ بھی ان کو پڑھ کر گھبرا گئے وغیرہ (تشحیذ الاذہان مذکور۔ص ۴۵)

یہ مضمون اکتوبر نومبر کے تشحیذ الاذہان میں نکلا تھا۔مگر نہ نامہ نگار نے بھیجا،نہ اڈیٹر یا مینجر نے بھیجنے کا حوصلہ کیا۔کسی غیر سے ہم کو یہ پرچہ دستیاب ہوا،تو آج جواب دیا جاتا ہے۔

ہم حیران ہیں کہ منصف مزاجوں کو کیا جواب دیں ان لوگوں سے تو ہمیں کچھ توقع نہیں ہاں ناظرین کی خاطر مختصر سا جواب دیتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف: حضرت ابو بکر صدیقؓ نے جو شرط ہاری تھی وہ سند میں پیش نہیں ہو سکتی کیونکہ اس کی تصدیق دربار رسالت سے نہ ہوئی تھی حضور ﷺ کو جب خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اے ابو بکر قرآن میں بضع سنين کا لفظ آیا ہے تیری زبان میں بضع نو تک بولا جاتا ہے۔

چنانچہ مرزائی نامہ نگار خود نقل کرتا ہے:

رسول اللہ ﷺ نے ابو بکرؓ سے فرمایا جا کر ان سے میعاد زیادہ کرو۔ دو سال مدت میں اور بڑھاؤ۔

راوی نے کہا کہ ابھی دو سال نہیں گزرنے پائے تھے، فارس پر روم کی فتح یابی کی خبر لے کر سوار آن پہنچے تو مسلمانوں کو اس بات کی کمال خوشی ہوئی۔

(تشحیذ الاذہان مذکور ص ۴۸)

دیکھئے دربار رسالت کے حکم سے جو مقرر ہوا وہ صحیح ہوا۔

اب ادھر دیکھئے لدھیانہ کے مباحثہ میں جو مرزائیوں نے شرط ہاری تھی وہ اپنے نبی کی تصدیق سے ہاری تھی کیونکہ منصف کے سامنے مرزا صاحب کا قول نمایاں کر کے رکھا گیا تھا جو ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں مرقوم ہے کہ:

ثناء اللہ کی بابت جو لکھا گیا یہ خدا کی طرف سے ہے میں نے اس کے متعلق دعا کی تھی تو الہام ہوا تھا اجيب دعوة الداع اذا دعان

یہ ہے دربار مرزا قادیانی کی تصدیق۔ پھر اس کو حضرت ابو بکرؓ کی ذاتی شرط سے تشبیہ دینا دھوکا نہیں تو اور کیا ہے۔

ب: منصف اور غیر منصف دونوں سے غلطی ممکن ہے۔ پھر منصف اور غیر منصف میں کیا فرق ہے۔ فرق یہ ہے کہ جس شخص کو منصف مانا جاتا ہے اس کی منصفی کے متعلق یہ اقرار ہوتا ہے کہ اس کی رائے کے سامنے چون و چرا نہ کریں گو اس میں غلطی کا امکان ہوتا ہے، لیکن بوجہ وعدہ کے شریف آدمی نزاع کو قطع کر دیتے ہیں۔ گو دل میں اس کے خلاف گلہ رہے مگر زبان پر خلاف نہیں آ سکتا۔ کیونکہ ایسا کرنا ان کے اس وعدہ کے صریح خلاف ہے جو منصف ماننے کے وقت کیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مرزائیوں نے جس شخص کو معتمد اور معتبر مانا تھا اس کے فیصلہ پر بھی ان کا نزاع کرنا کم سے کم اپنے وعدہ شرعی کو توڑنا ہے جو کسی طرح جائز نہیں۔

یہی جواب ہے اخبار پیغام صلح لاہور کے لاہوری نامہ نگار فتح محمد کا جس نے اخبار مذکور مورخہ ۴ جنوری ۱۹۱۶ء میں یہ اعتراض کیا ہے کہ ممکن ہے فیصلہ میں حاکم غلطی کر جائے۔

میں کہتا ہوں فیصلہ اگر میرے برخلاف ہوتا تو میں بھی یہ الفاظ کہہ سکتا تھا، یا نہیں؟ اگر کہہ سکتا تو تقرر منصف کا فائدہ ہی کیا ہو۔ اور اگر میں نہ کہہ سکتا تو اس کی بھی کوئی وجہ ہے کہ میں تو نہ کہہ سکتا اور آپ جو چاہیں کہیں۔ نہیں ہرگز نہیں۔ انصاف پسند کوئی بھی نہیں کہہ سکتا۔

سنئے حدیث شریف میں المسلمو ن علی شرو طھم مسلمانوں کو اپنی شرطوں پر قائم رہنا چاہیے ایک عام اسلامی اصول ہے جس کی پابندی ہر ایک مدعی اسلام پر واجب ہے کہ جو کچھ وہ باہمی عہدو پیمان کریں اس پر قائم رہیں ایسا نہ ہو کسی کو یہ کہنے کا موقع ملے

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۱۶ء مطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ نمبر ۱۲ جلد ۱۳ ص ۲۔۳)

<u>فیصلہ آسمانی:</u>

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی اور ان کے صدق وکذب کی شناخت کرانے کے متعلق یہ کتاب بہت اچھی ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ سب اچھا ہے۔

دوسری شہادت آسمانی: مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ رمضان میں چاند اور سورج کو جو گہن ہوا تھا وہ میری صداقت کی دلیل ہے۔ اس کتاب میں ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب سے پہلے فلاں فلاں سنہ میں ایسا ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ اور مضامین بھی قابل دید ہیں۔ منگیر خانقاہ رحمانی۔ دونوں کا پتہ یہی ہے (اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۱۶ء مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۳۳۴ھ ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکرر کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم نے اخبار فاروق قادیان میں لکھا تھا کہ تفسیر ثنائی کی جلد سوم میں مولوی ثناء اللہ وفات مسیح کے قائل ہیں۔

جسکے جواب میں ایک مفصل مضمون ۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء کے اہلحدیث میں درج ہو چکا ہے

فاروق کے مضمون کی بنا پر چھاؤنی میرٹھ کے ایک مرزائی نے ایک اشتہار لکھا جو ۲۷ نومبر کو انجمن اہل حدیث میرٹھ کے جلسہ پر بٹا۔ جس میں لکھا کہ مولوی ثناء اللہ تفسیر ثنائی میں وفات مسیح کے قائل ہیں۔

میں نے اس کا جواب جلسہ کی تقریر میں یہ دیا کہ میری تفسیر سے اگر یہ عبارت دکھا دیں تو میں مرزا صاحب کو مان جاؤنگا۔

یقین تھا کہ بغرض تحقیق حق تفسیر ثنائی کو دیکھ کر مشتہر اپنی غلطی سے رجوع کرے گا مگر مرزائی اور رجوع؟ اس نے الٹا اور ایک مضمون فاروق میں شائع کرایا جس میں پھر وہی دعوی لکھا ہے جسکا جواب اہلحدیث ۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء میں مفصل دیا گیا تھا ہم اس کی مزید تسلی کے لئے مختصر الفاظ میں پھر کہتے ہیں۔

تفسیر ثنائی جلد سوم میں یوں مذکور ہے

مسیح کو قیامت کے دن جب خدا کہے گا اے عیسی، مریم صدیقہ کے بیٹے، تو نے لوگوں سے کہا تھا مجھے اور میری ماں کو بھی معبود سمجھو۔ وہ کہے گا جب تک میں ان میں رہا ان کی خبر گیری کرتا رہا جب تو نے مجھے فوت کرلیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ (مفصل اہل حدیث ۲۶ نومبر ۱۹۱۵ء میں)

اس عبارت میں صاف مذکور ہے کہ

جب تو نے مجھے فوت کرلیا،

مگر یہ کب کا واقع ہے۔ صاف لکھا ہے کہ قیامت کے روز یہ گفتگو ہوگی۔ لیکن جن لوگونکی عادت ہے کہ لاتقربوا الصّلوۃ کے ساتھ و انتم سکاری نہ ملائیں ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ضرورت ہے کہ وہ ساری عبارت کو دیکھیں۔

غالباً نامہ نگار نے تفسیر ثنائی نہ دیکھی ہوگی اس لئے اس پر تو چنداں افسوس نہیں۔افسوس تو اڈیٹر صاحب فاروق پر ہے جنہوں نے اپنے ناظرین کو اس غلطی میں ڈالا اور باوجود مطلع ہونے کے ان کو غلطی ہی میں رکھا۔

ہاں یہ اعتراض کرتے تو بجا تھا کہ درمیانی وقفہ کا علم حضرت مسیح کو ہوگا پھر انہوں نے ایسا کیوں کہا،تو اس کا جواب ہم اس کو تفسیر ثنائی جلد دوم کا حوالہ دیتے ہیں جہاں مرزا صاحب کی پیش کردہ آیات کا جواب دے کر مسئلہ وفات مسیح کو صاف کر دیا ہوا ہے۔مگر انہوں نے تو یہ غضب کیا کہ مجھے وفات کا قائل کر دیا اور میری عبارت کو توڑ مروڑ کر اپنے ناظرین کو دھوکا دیا۔افسوس

باریک نکتہ: جہاں کہیں مرزائیوں سے بحث کا موقع ہوتا ہے یہ لوگ مرزا صاحب قادیانی کو زد سے محفوظ کرنے کے لئے مسئلہ وفات مسیح پیش کر دیا کرتے ہیں۔ میں اس کو بےتعلق جان کر مرزا صاحب کے دعوے کی بحث کرنے کی دعوت دیا کرتا ہوں جو اصل مقصود ہوتا ہے۔اب چونکہ مرزائی اخبار فاروق نے لکھ دیا ہے کہ مولوی ثناءاللہ وفات مسیح کا قائل ہے،تو آئندہ اس مسئلہ کو بحث کے لئے پیش کرنے کا اون کو حق نہ ہوگا کیونکہ جو بات میں مانتا ہوں اس پر بحث کیا۔

نتیجہ: میں ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ وفات مسیح کا مسئلہ دعاوی مرزا سے بےتعلق ہے کیونکہ وفات مسیح کا قائل ہو کر بھی آدمی مرزا صاحب قادیانی کا مخالف رہ سکتا ہے ۔پس ثابت ہوا کہ یہ بےتعلق ہے۔ پہلے تو اس دعوی کی مثال میں اوروں کا نام لیا کرتا تھا،اب میں خود بھی پیش ہوسکتا ہوں جو (بقول اڈیٹر فاروق) وفات مسیح کا قائل ہوں مگر مرزا صاحب کا اشتہاری مخالف۔ یہاں تک کہ میری موت وحیات کی شرط بدی (لگائی) جاتی تھی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ فروری ۱۹۱۶ء مطابق ۶ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ ۔۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبوۃ فی الاسلام کے متعلق غلط فہمی کا ازالہ

(ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ لاہوری)

اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۴ جنوری ۱۹۱۶ء میری نظر سے گذرا جس میں کتاب النبوۃ فی الاسلام مولفہ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ وپریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے متعلق بجائے کسی منصفانہ ریویو کے بعض ایسے فقرات لکھے ہیں جو واقعات کے خلاف ہیں۔ اس لئے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان سے جو غلط فہمی اخبار اہل حدیث کے پڑھنے والوں کو اس کتاب کے متعلق ہوسکتی ہے اوس کا ازالہ کیا جاوے۔

۱۔ اس اخبار میں اس بات پر رنج ظاہر کیا گیا ہے کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام نے اشاعت اسلام کا روپئہ اس پر کیوں صرف کیا۔

اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ اس کتاب پر ہرگز وہ روپئہ صرف نہیں ہوا جو اشاعت اسلام کی غرض سے آتا ہے۔ بلکہ جیسے سالانہ رپورٹ میں مفصل بیان کردیا گیا تھا ہماری انجمن میں تبلیغ سلسلہ کی مد بالکل علیحدہ ہے جس میں صرف احمدیہ جماعت کا چندہ جو عامہ تبلیغ کے علاوہ صرف اس غرض کیلئے دیا جاتا ہے صرف ہوتا ہے۔ اور اس کتاب کے کل اخراجات اسی مد سے دیئے گئے ہیں، نہ کہ تبلیغ عام یا عامہ اشاعت اسلام کی مد سے۔ اور ہم نے خدا کے فضل سے ابتداء ہی سے ان ہر دو مصارف کی آمد خرچ کو علیحدہ رکھا ہے اور کبھی انہیں خلط نہیں ہونے دیا۔ یہاں تک کہ نہ صرف رسائل و کتب کا خرچ ہر ایک مد کا علیحدہ ہے بلکہ واعظین بھی جدا جدا ہیں (بہت خوب۔ درصورت صحت بیان ہذا، الزام مرفوع، اڈیٹر اہل حدیث)

۲۔ دوسری غلطی نبوت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے مسئلہ کے حوالوں کے متعلق اڈیٹر صاحب کو لگی ہے کہ وہ لکھتے ہیں کہ قادیانی پارٹی کے حوالجات کے مقابل میں اور حوالجات النبوۃ فی الاسلام میں دیئے گئے ہیں حالانکہ یہ بات درست نہیں بلکہ النبوۃ فی الاسلام میں حضرت مرزا صاحب کی تمام کتب میں سے جتنے حوالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت کے مسئلہ پر ہیں وہ سب کے سب یکجائی طور پر کتاب کے اخیر میں درج کر دیئے گئے ہیں اور ان کی تطبیق کر کے دکھائی ہے اور بتایا گیا ہے کہ ان میں فی نفسہ اختلاف کوئی نہیں۔

۳۔ اڈیٹر صاحب یہ لکھتے ہیں کہ اتنی بڑی کتاب کی اشاعت سے اسلام کی کیا اشاعت ہے۔ یہ تو صرف مرزا صاحب کے خیالات کی اشاعت ہے۔ حالانکہ یہ بھی درست نہیں۔ اگر اڈیٹر صاحب اس کتاب کو پڑھ کر نوٹ لکھتے تو یہ غلطی ان سے سرزد نہ ہوتی۔

خاتم النبیین کے بعد کسی مستقل نبی کی بعثت کو تسلیم کرنا ایک نہایت ہی خطرناک غلطی ہے اور اس عقیدہ کے رکھنے سے اسلام کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا (پھر تو قادیانی پارٹی کے پاس کیا رہا۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔ اور اس باطل عقیدہ کی جو کتاب اس شرح وبسط سے رد کرے کیا وہ خدمت اسلام نہیں ہے (درحقیقت یہ خدمت مرزا صاحب قادیانی کے دامن کو پاک کرنے کی ہے جن کے کلام سے دعوی نبوت ثابت ہے یا ثابت کیا جاتا ہے ورنہ آج تک اس کی کوئی ضرورت کیوں نہ ہوئی۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔ اس عقیدہ میں اڈیٹر صاحب اہل حدیث اور قادیانی پارٹی ہمارے خیال میں قریباً یکساں ہیں۔ اس لئے کہ اول الذکر کے نزدیک حضرت عیسیٰ جو مستقل نبی تھے دوبارہ دنیا میں خاتم النبیین کے بعد آئیں گے۔ اور مؤخر الذکر نے حضرت مرزا صاحب کے وجود میں اس مستقل نبوت کو تسلیم کر لیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہی ہے کہ اڈیٹر صاحب اہل حدیث اور ان کے ہم خیال علماء ایک پرانے نبی کا خاتم النبیین کے بعد آنا جائز سمجھتے ہیں اور ہمارے میاں صاحب (قادیانی خلیفہ) ایک نیا نبی آنحضرت ﷺ کے بعد تجویز کرتے ہیں (پرانے نبی حضرت عیسیٰ کا آنحضرت ﷺ کے بعد بوصف رسالت تشریف لانا مسئلہ ختم نبوت کے مخالف ہوتا تو مرزا صاحب قادیانی براہین احمدیہ میں اس کے قائل نہ ہوتے حالانکہ آپ کو اس وقت بھی دعوی مجددیت تھا۔ ملاحظہ ہو براہین احمدیہ ص ۴۹۹)

اس کتاب میں بفضلہ تعالیٰ قرآن و حدیث کی رو سے ان ہر دو عقائد کا ابطال کیا گیا ہے اور اس کتاب کے لکھنے کی اصل غرض صرف نبوت حضرت مرزا صاحب کی تشریح نہیں ہے بلکہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین ثابت کرنا ہے اور اس کے ضمن میں موجودہ فتنہ (اس فتنہ سے مراد آپ کی قادیانی عقیدہ ہے خدا کرے آپ کی محنت سے یہ قادیانی فتنہ فرو ہو جائے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کا ذکر بھی کر دیا ہے جس میں حضرت مرزا صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان میں غلو بھی شامل ہے۔

میں نہیں سمجھتا کہ اسلام میں اس موضوع پر آج تک تیرہ سو سال میں ایسی مبسوط کتاب کسی اور بزرگ نے سلف صالحین سے لکھی ہو۔ اسلئے یہ اعلیٰ درجہ کی خدمت اسلام ہے جو کہ حضرت مولوی صاحب نے کی ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبولیت کا شرف بخشے اور اس کو جمیع مسلمین کے لئے ہدایت کا موجب بناوے۔ آمین

(اہل حدیث امرتسر ۱۱ فروری ۱۹۱۶ء مطابق ۶ ربیع الآخر ۱۳۳۴ھ ص ۴)

مرزا قادیانی بحیثیت مناظر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

پنجاب میں جب سے قادیانی نبی کا چرچہ ہوا ہے ہم غور سے دیکھتے ہیں کہ ان بزرگ نے امت مرحومہ کو کسی حیثیت سے کچھ فائدہ پہنچایا ہے؟ مانا کہ الہامی حیثیت سے نہ سہی پولیٹکل حیثیت سے بھی نہ سہی دنیاوی امور میں راہ نمائی بھی نہ سہی عالمانہ اور مناظرانہ رنگ میں کوئی خاص بات یا قانون ایجاد کیا ہو جس سے مسلمانوں کو بحیثیت علمی مذاق کے فائدہ پہنچا ہو۔ میں سچ کہتا ہوں میں مدت تک اس تلاش میں رہا کہ مرزا صاحب کی تصنیفات سے بحیثیت ایک عالم ہونے کے کوئی فائدہ ملے۔ زیادہ نہیں تو امام غزالی، امام رازی، حضرت شاہ ولی اللہ کے برابر ہی ہو۔ افسوس سے کہتا ہوں کہ میں اس تلاش میں کامیاب نہیں ہوا میں نے قادیانی علم کلام کو ایک فقرہ میں منحصر پایا کہ

اسلام ایسا سچا مذہب ہے جس کی پیروی سے میرے (مرزا قادیانی) جیسے پیدا ہوتے ہیں۔

بس یہ ہے قادیانی علم کلام دگر ہیچ۔ اب رہی یہ بات کہ آپ کیسے ہیں اس کی حقیقت پڑے کیجئے

خدا بھلا کرے ایڈیٹر الفضل کا کہ اوس نے ہماری تلاش میں ہمارے مقصود کا پتہ دیا۔ اڈیٹر صاحب نے مرزا صاحب کو بحیثیت مناظر پیش کرتے ہوئے ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیت کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا جو قابل دید و لائق شنید ہے آپ لکھتے ہیں :

فقہاء اور معتزلہ دونوں گروہ علم مناظرہ سے ناواقف تھے گروہ اول یعنی فقہاء کے گروہ میں تو یہ نقص تھا کہ وہ قرآن شریف کی آیات اور الفاظ کو ہی دلیل کے طور پر پیش کرتے تھے ۔ اور گروہ دوم یعنی علمائے معتزلہ میں یہ خرابی تھی کہ وہ ان دلائل اور براہین کو چھوڑ کر جو قرآن کریم کی آیات میں کسی بات کے متعلق تھیں اپنی ذہنی اور دماغی دلائل پیش کرتے تھے۔ اس طرح اگر گروہ اول فریق مخالف کے سامنے اس لئے ناکام رہتا تھا کہ محض قرآن شریف کی آیت غیر مذاہب والوں کے لئے حجت نہیں ہوسکتی تو دوسرا گروہ اس لئے ناکام رہتا تھا کہ وہ اپنے مذہب سے ہٹ کر خود دلائل گھڑتا تھا جو دوسروں کے سامنے مذہب اسلام کو دلائل سے خالی قرار دے دیتا تھا۔ اور یہ طریق مناظرہ علمائے اسلام میں اس وقت تک جاری رہا لیکن حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) نے آ کر یہ اصلاح فرمائی کہ کسی مسئلہ کے متعلق قرآن کریم کی آیات اس لئے پیش نہیں کی جاتیں کہ چونکہ یہ خدا کا کلام ہے اس لئے یوں ہی مان لو بلکہ یہ اپنے اندر دلائل اور براہین رکھتی ہیں اور ہر ایک مسئلہ کے متعلق وہ دلائل دینے چاہییں جو ان میں بیان کئے گئے ہیں کیونکہ وہ دلائل ایسے پختہ اور مضبوط ہیں کہ جن کو رد کرنے کی کسی کو طاقت نہیں ہے ۔ پس اس طرح آپ نے ان دونوں گروہوں کے نقص کو دور کر کے اسلام کی صداقت کو آشکارا فرمایا (الفضل قادیان ۵ فروری ۱۹۱۶ء)

اس مضمون کو پڑھ کر کون سا مسلمان ہے جو خوش نہ ہو، اور یہ نہ کہے کہ خیر قادیانی نبی بحیثیت نبی فیل ہی سہی مگر بحیثیت مناظر تو کچھ ہے ۔ لیکن افسوس ہے کہ واقعات پر نظر ڈالنے سے ہماری یہ مسرت قائم نہیں رہتی ۔

یہ طریقہ کہ قرآن کی آیات کو بطور عقلی دلیل کے مخالف کے سامنے پیش کیا جائے بہت عمدہ اور زبردست ہے۔ اس سے قرآن شریف معقول پسندوں کی نگاہ میں معقول کتاب نظر آتی ہے مگر یہ دعوی کہ مرزا قادیانی کی یہ ایجاد ہے بے ثبوت دعوی ہے۔

ہم دیکھتے ہیں کہ آپ سے پہلے امام غزالی، رازی وغیرہ علمائے کرام نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف لفظوں میں یہ دعوی کیا ہے۔ہم اپنے ناظرین اورقادیانی گروہ کو دور دراز راستے پر لے جانا نہیں چاہتے نہ کسی مبسوط کتاب دیکھنے کی تکلیف دیتے ہیں۔صرف ایک چھوٹی سی کتاب فلسفہ ابن رشد اندلسی کے دیکھنے کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔ یہ شخص بڑا زبردست آزاد فلسفی گذرا ہے۔۵۹۰ھ میں انتقال کیا۔اس نے علم کلام میں ایک کتاب لکھی ہے جسکا نام ہے فلسفہ ابن رشد۔اورعلم کلام میں اس نے بڑے زبردست دلائل اختراع کئے ہیں آپ اپنی اسی کتاب میں اشاعرہ اورمعتزلہ کا جو اپنی طرف سے دلائل بنا کر پیش کرتے تھے رد کر کے لکھتے ہیں:

الطر یق التی نبه الکتاب العزیز علیها وعدا الکل من با بها اذا استقرء الکتا ب العزیز و جدت تنحصر فی جنسین احدهما طر یق الوقوف علی العنائة بالانسا ن و خلق جمیع المو جودات من اجلها ولنسم هذا دلیل العنا ئة والطر یقة الثانیة مایظهر من اختراع جوا هر الا شیاء ۔(ص۳۶)

قرآن شریف کے پڑھنے سے دلائل کی دوقسمیں معلوم ہوتی ہیں ۔ایک انسان اوراس کے ساتھ باقی مخلوقات جواسکے لئے پیدا ہوئی ہے اس پر توجہ تام کی گئی ہے اس دلیل کا نام ہم دلیل العنائت مقرر کرتے ہیں دوسری قسم دلائل کی وہ ہے جو خود ان اشیاء کے پیدا کرنے سے پیدا ہوتی ہے

(یہ قرآنی دلائل کی قسمیں ہیں)

اس کے بعد قابل مصنف نے ہر ایک دلیل کو آیات قرآنیہ سے ذکر اور ثابت کیا ہے کہ جو طریق قرآن مجید نے اختیار کیا ہے یہی معقول ہے اس کتاب کو اوس اس کے علاوہ امام غزالی رازی اور حضرت شاہ ولی کی تصنیفات دیکھ کر ہم اس حیثیت میں بھی مرزا صاحب کو فیل پاتے ہیں اور اس حیثیت میں مسلمانوں کے حق میں عموماً اور پنجابیوں کے حق میں خصوصاً یہ شعر پڑھتے ہیں

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۱۷ جلد ۱۳ مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۶ء مطابق ۲۰ ربیع الاخر ۱۳۳۴ھ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مرزائی سے گفتگو

مولوی ہدایت اللہ سوہدروی، ضلع گجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

اس ہفتہ مجھے والد مکرم کے ساتھ موضع بھنڈ گواں ضلع گجرات میں جانے کا اتفاق ہوا۔ اورو ہاں ہمارے اقرباء میں سے ایک صاحب احمدی تھے، مگر ناخواندہ۔ والد صاحب کے نہایت ہی سمجھانے اور کہنے کہلانے پر وہ کہنے لگے کہ میں ایک ناخواندہ آدمی ہوں، آپ کو کل قصبہ ککرالی میں مولوی صاحب سکول ہیڈ ماسٹر کے پاس لیجاؤں گا تو ان سے مناظرہ کرنا کہ کچھ جواب بھی دے سکیں۔

ہم خود اس امر کے مشتاق تھے۔ چنانچہ دوسرے روز صبح ہی دو ایک آدمیوں کے ساتھ قصبہ ککرالی میں گئے۔ ہیڈ ماسٹر صاحب آگے سکول کے کسی کام میں مشغول تھے۔ کچھ دیر بیٹھ کر ہم قصبہ میں چلے گئے۔ پھر دوبارہ آئے تو ہیڈ ماسٹر صاحب سبق پڑھا رہے تھے۔ ہم بہت عرصہ تک فرصت کے منتظر بیٹھے رہے۔ بالآخر ہیڈ ماسٹر صاحب نے نہایت ہی حسن اخلاق سے لڑکوں کا سبق نائب کے سپرد کیا اور آپ ہمارے مخاطب ہوئے:

ہیڈ ماسٹر صاحب: آپ لوگ احمدی ہیں۔

والد صاحب: نہیں ہم اہل حدیث ہیں۔ یہ ہمارے بھائی آپ کے دوست چونکہ احمدی ہیں اس لئے یہ راہ مستقیم دکھانے کے لئے ہمیں یہاں لائے ہیں۔

ہیڈ ماسٹر صاحب: کچھ ہرج نہیں۔ خیالات کا ردو بدل اچھا ہوتا ہے۔ ممکن ہے آپ غلطی پر ہیں یا میں ہی غلطی پر ہوں۔ اور اس ردو بدل سے کسی کو راہ مستقیم مل جائے۔ آپ اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

کچھ دیر خاموشی رہی پھر

میں: کسی ہی امر کا کوئی عالم دعوی کرے اس کی تحقیق و چھان بین کا حق ہمیں مساوی ہے کہ آیت مقابل آیت اور حدیث کے مقابل حدیث پیش کریں بجز کسی ملہم کے الہام کے کہ وہ دعوی نبوت کرتا ہو کیونکہ یہ امر غیب سے تعلق رکھتا ہے اور غیب اللہ تعالی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوا کوئی نہیں جانتا کہ اس کا الہامی دعوی صادق ہے یا کاذب ماسوا اس کے کہ اس الہام کی جانچ اور پڑتال کی جاوے میں اگر مرزا صاحب کے اس دعوی کو اپنے معیار پر جانچوں اپنی کسوٹی پر پرکھوں اپنے ترازو پر تولوں تو ممکن ہے جو آپ یہ کہیں کہ معیار غلط ہے پتھر خراب ہے ترازو میں پاسنگ ہے یا باٹوں میں کمی بیشی ہے اس لئے ہمیں مرزا صاحب کے اس دعوی کو آپ کے ہی معیار و میزان پر جانچنا اور تولنا چاہیے تاکہ مخالف مذکورہ حجتوں میں سے کوئی حجت پیش نہ کر سکے۔

ہیڈ ماسٹر صاحب: ہاں فرمائیے۔

میں: مشہور ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے ساتھ مباہلہ کیا تھا اور بارگاہ خداوندی میں یہ دعا کی تھی کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مر جاؤں۔ اور اگر مولوی صاحب جھوٹے ہیں تو میری زندگی میں وہ فوت ہو جائیں۔ اس پر آپ کو الہام ہوا کہ اجیب دعوۃ الداع

(مباحثہ لودھیانہ میں منشی قاسم علی نے اس امر پر بڑا زور دیا تھا کہ یہ الہام ۱۵۔ اپریل کی دعا کی نسبت نہیں ہے۔ افسوس ہے کہ آپ نے تشحیذ الاذہان بابت جون و جولائی ۱۹۰۸ء میں اپنے خلیفہ کا فیصلہ اس کی نسبت نہ دیکھا آپ فرماتے ہیں: ایک اعتراض اور کیا جاتا ہے جسکا جواب دینا بھی میں ضروری سمجھتا ہوں کہ جب حضرت اقدس کو الہام ہوا تھا کہ تیری دعا سنی گئی تو پھر آپ پہلے کیوں فوت ہوئے۔ سو یاد رہے کہ اس کا جواب میں اوپر دے آیا ہوں کہ کسی نبی کی بعثت کی اصل غرض بعض اشخاص کی وفات یا بعض جگہ کی تباہی نہیں ہوتی بلکہ اصلاح ملک اصلی غرض ہوتی ہے۔ پس وعید کی پیش گوئیاں اگر ٹل جاتی ہیں تو صرف اس وجہ سے کہ اصلاح کی کچھ اور صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ باب دوئم مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ص ۲۸۳۔ ہدایت اللہ سوہدروی)

ہم نے تیری دعا قبول کی۔ پھر اسکا جو نتیجہ ہوا وہ اظہر من الشّمس ہے۔

ہیڈ ماسٹر صاحب: پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے تو منظور نہیں کیا تھا انہوں نے اخبار اہل حدیث میں صاف لکھ دیا تھا کہ مجھے یہ منظور نہیں۔

میں: جب خدا کے برگزیدہ نبی نے دعا کی اور اللہ تعالی نے اقرار بھی کر لیا کہ میں نے دعا قبول کر لی ہے۔ پھر خواہ مولوی صاحب ایک نہیں اپنی جگہ لاکھ انکار پڑے کریں، اللہ تعالی کو ایسے انکار کی کیا پرواہ ہے۔ کوئی مرزا صاحب قادیانی کے مرید تو نہیں ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے تھے کہ توبہ قبول ہوگئی ہو۔

ماسٹر: پھر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہل حدیث میں یہ بھی تحریر کیا کہ ملحد کی رسی دراز ہوتی ہے۔تو اللہ تعالی کس طرح اپنے برگزیدہ پر یہ الفاظ عائد کراسکتا تھا۔

میں؛ بس اب بحث کا خاتمہ ہے۔لیجئے میں آپ کو پچاس روپیہ انعام دیتا ہوں، آپ مجھے اس دعا کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی یہ تحریر دکھا دیں کہ ملحد کی رسی دراز ہوتی ہے۔

ماسٹر: مجھے خیال نہیں رہا میں نے کسی پرچہ اہل حدیث میں دیکھا تھا اور ایک کتاب میں اس اخبار کا حوالہ بھی ہے۔

میں : آپ حوالہ بھی دکھا دیں ۔ہم خود اخبار منگوا کر آپ کو دکھلا دیں گے۔ مفت میں پچاس روپیہ انعام ملتا ہے۔

ماسٹر: مجھے کتاب کا نام بھی یاد نہیں۔شائد اخبار بدر میں دیکھا تھا کہ یا کتاب میں۔

میں: آپ اڈیٹر بدر سے حوالہ منگوا سکتے ہیں ہم پھر کبھی حاضر ہو جاویں گے۔

ماسٹر: کسی ایک پیش گوئی کے غلط ہونے سے تمام باتیں جھوٹی نہیں ہوسکتیں ۔۔رسول اللہ ﷺ کے وقت بہت سے ایسے واقعات گذر رہے ہیں ۔حضرت عیسی ،موسی، ابراہیم ،نوح کے وقت بھی بہت سی پیش گوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔

میں : مثلاً:

ماسٹر: بہت سی جی ۔کوئی ایک واقعہ غلط ہونے سے تمام باتیں تھوڑی غلط ہوسکتی ہیں آپ اسے چھوڑ یئے کوئی اور واقعہ بتلا یئے۔

میں: بہت اچھا۔میں آپ کے فرمانے پر اسکو چھوڑتا ہوں (جس فعل پر قادیانی بحث کا خدانے خاتمہ کر دیا اسے چھوڑ کر اور کیا کیا جائے ۔تعجب ہے تم بھی مخالف کے بھرے میں آ گئے۔، اڈیٹر اہل حدیث) اور ایک دوسرا واقعہ بتاتا ہوں۔

ماسٹر: ہاں کہیے۔

میں: آپ کو معلوم ہوگا کہ جب امرتسر میں مرزا صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کا مباحثہ ہوا،تو اخیر میں مرزا صاحب قادیانی نے یہ الہام سنایا تھا کہ آتھم پندرہ ماہ میں مرجاوے گا اور ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔اور اگر نہ مرے تو مجھ کو روسیاہ کیا جاوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھانسی دیا جاوے۔ وغیرہ۔ پھر اس کے بعد جو ہوا اظہر من الشّمس ہے۔
ماسٹر؛ چونکہ اس کو نہایت خطرہ اور اضطراب و بیقراری پیدا ہوگئی تھی، اور وہ اپنے کئے پر بہت پشیمان ہوا تھا جو کہ رجوع الی الحق ہونے کی ایک نشانی ہے، اس لئے وہ عبداللہ آتھم موت اور ہاویہ سے بچایا گیا۔
میں: اول تو نہ اسے کوئی اضطراب اور بے قراری پیدا ہوئی، اور نہ وہ پشیمان ہوا کیونکہ اس کے بعد اس نے مباحثہ امرتسر شائع کیا۔ اور نہ ہی مضطرب اور پشیمان ہونا رجوع الی الحق ہوتا ہے کیونکہ وہ مرزا صاحب قادیانی کا مرید تو نہیں ہوگیا تھا۔ مگر بقول آپ کے وہ رجوع الی الحق ہوا اور موت اور ہاویہ سے بچایا گیا اور اگر وہ ہاویہ میں گرایا گیا تو پھر رجوع الی الحق ہونا کیسا؟
ماسٹر: مدت مقررہ پندرہ ماہ کے بعد جب اس نے پھر مرزا صاحب کو برا بھلا کہنا شروع کیا تو پھر گرایا گیا۔
میں؛ اور اگر مدت مقررہ کے بیچ ہی گرایا گیا ہو تو
ماسٹر: نہیں نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔
میں: اور اگر ایسا بھی ہو تو؟

(ناظرین دیکھیں انوار الاسلام ص ۵ و ۷) (اور جس طرز سے مسلسل گھبراہٹوں کا سلسلہ ان کے دامن گیر ہوا اور ہول اور خوف نے اسکے دل کو پکڑ لیا یہی اصل ہاویہ تھا (ص ۵)(وہ ان تمام دنوں پندرہ ماہ میں درحقیقت ہاویہ میں رہا (ص ۷)

ماسٹر: دراصل ایسی مبہم پیش گوئیوں پر مجھے بھی بعض اوقات بہت خیال آتا ہے۔ لیکن چونکہ ہم نے مرزا صاحب کے بہت سے اوصاف دیکھے ہیں اس لئے ایک یا دو غلطیوں پر مرزا صاحب کو چھوڑ نہیں سکتے۔
میں: یہ مہمل پیش گوئی؟
ماسٹر: میں نے مہمل نہیں کہا مبہم کہا ہے۔ مبہم م ب ہ م۔ مبہم
میں: ہاں تو یہ مشکوک اور مشتبہ پیش گوئیاں نہیں ہیں بلکہ ان میں مرزا صاحب قادیانی کی یقینی تکذیب ہے جیسا کہ آپ کو ثابت ہو چکا ہے۔
ماسٹر: نہیں نہیں ہم ایک یا دو غلطیوں پر مرزا صاحب قادیانی کو نہیں چھوڑ سکتے آپ کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایئے۔

میں: لیجئے میں آپ کے فرمانے کے بموجب اسے بھی چھوڑتا ہوں۔

ماسٹر: ہاں کہیے۔

میں: مرزا صاحب کو الہام ہوا تھا کہ مرزا احمد بیگ اپنی لڑکی کا نکاح میرے ساتھ ضرور بالضرور کرے گا۔ اور اگر یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔ پھر جو ہوا اظہر من الشّمس ہے۔

ماسٹر: پھر یہ الہام بھی تو ہوا تھا کہ نکاح فسخ ہو گیا، یا تاخیر میں پڑ گیا۔

میں: تاخیر میں پڑا تو کب ہوگا۔

ماسٹر: فسخ ہو گیا۔

میں: تو پھر مرزا صاحب کیا ٹھہرے۔

ماسٹر: میں اب کے خود قادیان گیا تھا تو اس لڑکی کے چچا زاد بھائی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہے۔ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی ہوتی تو وہ کیوں احمدی ہوتا۔

میں: یہ کوئی دلیل نہیں اس طرح تو مرزا صاحب قادیانی کا لڑکا ہی خود آپ سے متنفر تھا آپ یہ ثابت کریں کہ پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی۔

ماسٹر: ایسے مناظرے تب ہو سکتے ہیں جب مسالہ کتب موجود ہو۔ میری کتابیں گھر ہیں (حالانکہ گھر بھی ککرالی میں تھا) اور مجھے اس وقت فرصت بھی نہیں ہے۔

میں: ہم کل حاضر ہو جاویں گے۔

ماسٹر: نہیں ایسی کوئی ضرورت نہیں۔ میں ایسے مناظروں کو پسند نہیں کرتا۔ خواہ مخواہ ضد بڑھتی جاتی ہے۔ میں ضد کرنی اچھا نہیں سمجھتا۔ آپ بھی سمجھ لیں کہ میں ان تین باتوں کا جواب نہیں دے سکا۔ میں کل آپ کو ایک کتاب بھیجونگا جس میں ان تمام الہاموں کے عمدہ طور پر جواب دئے گئے ہوں گے۔

چنانچہ دوسرے روز رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ جون جولائی ۱۹۰۸ء جس میں خلیفہ محمود کا مضمون (محمود اور محمدی مسیح کے دشمنوں کا مقابلہ) ہے، روانہ کیا۔ اگر کوئی صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب سے کچھ دریافت کرنا چاہیں تو آپ کا پتہ یہ ہے: بخدمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکول ہیڈ ماسٹر قصبہ ککرالی ضلع گجرات پنجاب
ناظرین کو خیال ہوگا تشحیذ الا ذہان میں کیا دیکھا لہذا اب اس کی حقیقت آئندہ پرچہ میں ملاحظہ کیجئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۱۷ جلد ۱۳۔ ۲۵ فروری ۱۹۱۶ء۔ص ۶۔۸)

امرتسر میں مرزائی تحریک

آج کل امرتسر میں مرزائیوں کے دونوں گروہ کام کر رہے ہیں۔خواجہ کمال الدین کے لیکچر ہوئے جس میں انہوں نے بڑی صفائی سے مرزا صاحب کی نبوت کا انکار کیا۔علماء امرتسر نے ان کی مخالفت میں وعظ کی مجلسیں کیں۔خاکسار اڈیٹر اہل حدیث سفر میں تھا۔

خواجہ کمال الدین صاحب نے نبوت مرزا سے انکار کیا،تو قادیانی پارٹی نے نبوت مرزا پر زور دیا۔اتنے میں انجمن اہل حدیث نے اشتہار دے کر جلسہ کا انتظام کیا۔جلسہ بڑی رونق سے ہوا۔مرزا صاحب قادیانی کی کتابوں سے اصل حوالے کھول کھول کر سنائے گئے۔مرزائیوں کو یقین ہوگیا کہ مرزا صاحب کے اصل حالات یہ ہیں جس قدر غلط فہمی مرزائیوں نے پھیلائی تھی سب دور ہوگئی،الحمد للہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۲۰ جلد ۱۳۔مورخہ ۱۷ مارچ ۱۹۱۶ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ ص ۱۱)

ضروری اطلاع

(از خواجہ کمال الدین لاہوری)

میں نے بعض احباب امرتسر کے کہنے پر اپنے عقاید کا اظہار اپنے لیکچر منعقدہ ۲ مارچ ۱۹۱۶ء، امرتسر میں کیا تھا۔لیکن لیکچر کے خاتمہ پر جو امور مجھے معلوم ہوئے ان کا ازالہ ضروری معلوم ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ کے اس ووقت دو گروہ ہیں۔ان میں اس وقت جن امور پر اختلاف ہے ان سے شائد بعض احباب امرتسر ابھی تک ناواقف ہیں،سو ان کی اطلاع کے لئے ذیل کا اشتہار پڑھ لینا ضروری ہے۔

میرا لیکچر جو ۲ مارچ کو ہوا وہ بہت حد تک ان عقاید فاسدہ کی بیخ کنی میں تھا جو میاں محمود صاحب برخلاف تعلیم حضرت مرشدنا مرزا صاحب قادیان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج کل تعلیم دے رہے ہیں۔

میاں محمود صاحب کے عقاید وہ ہیں جن سے آنحضرت ﷺ کی آج تیرہ صد برس کے بعد اہانت ہوئی ہے۔ خاتم النبیین کے بعد کسی کی نبوت کو تسلیم کرنا بقول حضرت اقدس مرشدی مرزا صاحب ہتک ختم نبوت ہے۔

اور یہ بڑا بھاری بہتان ہے جو میاں صاحب نے اپنے مقدس باپ پر افتراء کیا ہے۔ سو ہمارے احباب یہ ہمیشہ خیال رکھیں کہ ہم اعلی حضرت جناب مرزا صاحب کو چودھویں صدی کا مجدد برحق تسلیم کرتے ہیں اور میاں محمود احمد اور ان کے مرید جن میں بعض غالی (مولوی غلام رسول راجیکی والوں کی اشارہ ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) امرتسر میں بھی آج کل وعظ کر رہے ہیں حضرت مرزا صاحب کو نبی قرار دیتے ہیں اور کل مسلمانوں کو جنہوں نے حضرت صاحب کی بیعت اختیار نہیں کی کافر قرار دیتے ہیں حالانکہ حضرت مرزا صاحب نے کھلے طور سے فرمایا کہ:

اپنے دعوی کا انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔ صاحب الشریعت کے ماسوا جس قدر محدث ہیں گو وہ کیسے ہی جناب الہی میں اعلی شان رکھتے ہوں اور خلعت مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ (تریاق القلوب۔ص ۱۳۰)

سو خلاصہ عقیدہ جو میرا اور میاں محمود صاحب کی جماعت کا ہے وہ یہ ہے کہ میں کسی کلمہ گو کو صرف انکار احمدیت سے کافر نہیں کہتا نہ ہی مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرتا ہوں اور یہ لوگ اسکے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں۔

اہل حدیث: مگر مرزا صاحب قادیانی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ:

اسلام کا منکر اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا منکر دراصل دونوں برابر کے کافر ہیں۔ (ملاحظہ ہو ص ۱۷۹)۔

اب ہم مرزا صاحب قادیانی کی سنیں یا خواجہ کمال الدین صاحب کی۔

دل بکہ کند اقتدا قبلہ یکے امام دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۲۰ جلد ۱۳۔ ۱۷ مارچ ۱۹۱۶ء ص ۱۳)

امرتسر میں مرزائی جلسہ

۱۸۔ ۱۹ مارچ کو امرتسر میں مرزائیوں نے جلسہ کیا تھا۔ علماء شہر نے مخالفت میں تقریریں کیں، جلسے کیئے، انجمن اہل حدیث امرتسر نے بھی کافی حصہ لیا۔ مرزائیوں کا اثر کچھ نہیں ہوا اور نہ ہوگا انشاء اللہ۔ مگر ان کی ہمت پر آفرین کہنے سے ہم نہیں رک سکتے کہ باوجود علم اس بات کے کہ خود مرزا صاحب قادیانی کی ایسی تقریروں کا کوئی اثر نہ تھا ہمارا کیا ہوگا، یہ لوگ ہمت نہیں ہارتے بلکہ ان کا اصول یہی ہے کیئے جاؤ کوشش مرے دوستو۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۱۶ء ص ۱۳)

احمدی اور غیر احمدی

اسکی کیا وجہ ہے کہ مرزائی لوگ اپنے آپ کو تو احمدی کہتے ہیں اور دیگر مسلمانوں کا نام غیر احمدی رکھتے ہیں۔ مہربانی کر کے اسکا جواب دیں۔ خریدار نمبر ۱۲۳۔ از قادیان

جواب: یہ ہے کہ وہ چاہے کچھ کہیں ہم کو چاہیے جہاں دو فرقوں کا مقابلہ آوے اپنا نام گروہ محمدی لکھا کریں۔ غیر احمدی تو کوئی مذہب نہیں اس میں تو مومن کافر بلکہ جن و انس بلکہ ملائکہ اور خدا بھی شامل ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۲۱ جلد ۱۳۔ ۲۴ مارچ ۱۹۱۶ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ ص ۱۳)

میں نے مرزا کو کیوں چھوڑا؟

(مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب کے صاحبزادے
عزیز الرحمٰن کی تقریر انجمن اہل حدیث جہلم کے جلسہ میں)

حضرات! بزرگواران! برادران!

میں قادیانی مشن کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں اور آپ بھی آگاہ ہوں گے کہ قادیانی مشن کے متعلق بہت کچھ کہا اور لکھا گیا ہے، مگر میری تقریر وقت کے لحاظ سے مختصر اور صاف ہوگی۔ جس کے سمجھنے میں کسی ادنی سمجھ کے آدمی کو بھی دقت نہ ہوگی۔

عربی میں ایک مثال ہے: الثمرة تنبئی عن الشجرة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا مطلب اردو میں یہ ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔
مرزا صاحب قادیانی جن دنوں مسیح موعود کے مدعی نہ تھے بلکہ محض الہام اور مجددیت کے دعویدار تھے مسیح موعود کے کاموں کے متعلق یوں رقم طراز ہیں۔ براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸ ملاحظہ ہو لکھتے ہیں

هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین كله

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ کیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

اس کے بعد جب آپ مسیح موعود کے دعویدار ہوئے تو بھی یہ رائے آپ کی مخبوط رہی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں دیکھو چشمہ معرفت صفحہ ۸۲:

اور چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ یہیں تک ہوگا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اس امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا.. منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اس نائب کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ليظهره على الدين كله ۔

ان دونوں عبارتوں کا مطلب صاف ہے کہ مسیح موعود کے آنے کا اثر یہ ہوگا کہ دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو جائے گا۔اسلام کے سوا کوئی دین نہ ہوگا اور مسلمانوں کے سوا کوئی قوم نہ ہوگی اوایک ہی قوم اور ایک ہی دین ہوگا۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ مسیح موعود دنیا میں آیا تو قادیان سے آواز آتی ہے کہ ہاں آیا۔

سوال کرتا ہوں کہ اس نے کیا کام کیا؟ جواب ملتا ہے کہ بہت اچھا کیا۔

پوچھتا ہوں کہ کیا کام کیا؟ جواب ملتا ہے کہ کسر صلیب اور قتل خنازیر کیا۔

ان جوابوں کو مدنظر رکھ کر میں پوچھتا ہوں کہ:

اس نے وہ کام بھی کیا جو اس نے خود مسیح موعود کا فرضی بتایا ہے۔اور اس کا وہ اثر بھی ہوا جو اس نے خود دو کتابوں میں لکھا تھا۔

بھولے ہوں تو پھر عرض کرتا ہوں کہ مسیح موعود کے آنے کے بعد تمام دنیا کا مذہب اسلام ہو گیا؟ اور دنیا میں کوئی قوم سوائے مسلمانوں کے نہیں ہے؟ ہندوستان سب اسلامستان ہو گیا؟ یورپ سب اسلام آباد ہو گیا؟ امریکہ اور افریقہ میں سب مسلمان بستے ہیں؟

اگر یہ نشانات وعلامات پائے گئے ہیں،تو چشم ماروشن دل ماشاد اور اگر یہ نشانات مسیح موعود کے جو خود مرزا صاحب قادیانی کے بتلائے ہوئے ہیں،نہیں پائے جاتے تو پھر مرزا صاحب کو مسیح موعود سمجھا جائے تو کیسے صحیح ہو سکتا ہے۔

اس کی مثال وہی ہوگی جو مٹی کے ایک چکر کو سورج سمجھ لیں جس میں کسی طرح کی روشنی نہ ہو

میں اپنی پیش کردہ مثال پر پھر آتا ہوں الثمرة تنبئى عن الشجرة۔یعنی درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔پس مرزا صاحب قادیانی کی پہچان ان کے کاموں سے ہو سکتی ہے جو انہوں نے خود بتائے،اور احادیث سے بھی وہی ملتے ہیں۔

اب میں عرض کرتا ہوں کہ میں نے یہ مضمون جلسہ میں کیوں لیا۔اس کی وجہ یہ ہوئی کہ چند روز پہلے میں کسی وجہ سے قادیان جا پہنچا جس سے میرے والد ماجد جناب مولوی محمد علی صاحب کو بہت روحانی صدمہ ہوا۔انہوں نے بہت دعائیں کیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کو میرے حال پر توجہ دلائی۔

ایک دفعہ والد صاحب نے میرے بھائیوں کے ساتھ بھی مولانا موصوف کی خدمت میں بھیجا۔ مولوی صاحب موصوف نے مجھے اپنے عزیز کی طرح سمجھایا۔ گو اس وقت میں مقابلہ کرتا رہا لیکن والد صاحب کی دعائیں اور مولوی صاحب کی کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج میں یہ مضمون آپ حضرات کو سنانے کے لئے کھڑا ہوں۔

آپ صاحبان میرے لئے دعا کریں کہ خداوند کریم مجھے والد صاحب کی طرح خادم دین بناوے اور جن صاحبوں نے میرے لئے کوشش کی ہے خدا اون کو اجر عظیم دے۔

اڈیٹر: کیا الفضل اس پر کچھ لکھے گا یا پیغام صلح کوئی صلح کا پیغام دے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۲۲ جلد ۱۳۔ ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۳۴ھ ص ۲۔۳)

خواجہ کمال الدین کا لیکچر لاہور میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

میں ان لوگوں میں کا نہیں جو کسی مخالف رائے کے جملہ کاموں کو مخالف نگاہ سے دیکھنے کے عادی ہیں۔ بلکہ بتعلیم اسلام میں اس بات کی تمیز رکھتا ہوں کہ کس کام کو اچھا کہوں یا کس کو برا۔ خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری کی بابت میں بارہا ظاہر کر چکا ہوں کہ ولایت میں جو تبلیغ اسلام کا کام انہوں نے شروع کیا ہے بہت اچھا کام ہے خدا ان کے نیک ارادوں میں برکت دے مگر مرزا صاحب قادیانی سے جو ان کو حسن عقیدت ہے اس میں ہمارا فرض ہے کہ جس طرح یہ آپ دور دراز ملکوں میں جا کر گمرا ہوں کو غلطی سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں اسی طرح ہم بھی ان کی غلطی دور کرنے کی کوشش کریں۔

خواجہ کمال الدین صاحب نے ۲۳ مارچ کو لاہور میں ایک لیکچر دیا جس کا مضمون تھا اتحاد مذاہب ہمارے رپورٹر مخبر نے جو بیان کیا افسوس پیغام صلح کے مطبوعہ مضمون میں ہم نے نہیں پایا۔ ہمیں خبر ملی تھی کہ خواجہ صاحب نے مذہب اہل حدیث کی نسبت یہ فرمایا تھا کہ مولوی اسماعیل شہید سے یہ مذہب جاری ہوا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں خواجہ صاحب کی بے خبری پر افسوس ہے۔ بہر حال چونکہ مطبوعہ مضمون میں اس حصہ کا ذکر نہیں اس لئے ہم بھی اسپر کچھ زیادہ توجہ نہیں کرتے۔ ہاں آپ نے سونے سے لکھنے کے قابل ایک فقرہ کہا جو اہل حدیث ہمیشہ کہا کرتا ہے کہ:

جب قرآن کریم دوسروں کو مشترک امور میں مل کر کام کرنے کی دعوت دیتا ہے تو اپنے کیوں نہیں مل سکتے۔

آہ! یہی تو رونا ہے کہ مسلمانوں خصوصاً مسلمانوں کے پیشواؤں کو بھی اس کی سمجھ بوجھ نہیں۔ چار بھائی جدا جدا ہیں سب کی جائداد الگ الگ، کاروبار الگ، مگر ایک جدی مکان ان میں مشترک ہے جس کی ایک دیوار خراب ہوگئی ہے۔ جس کی خرابی کا اثر سب پر برابر ہوگا۔ کیا ان کا فرض نہیں کہ باوجود علیحدگی کے اس مکان کی مرمت میں شریک ہوں۔ بیشک ہے۔ کیا وہ اپنے اختلافات پر بنا کر کے اس دیوار کو اور دیوار کے ساتھ ہی مکان کو گرنے دیں گے تو اہل دانش کے نزدیک عقل مند کہلائیں گے۔ ہرگز نہیں۔ یہی حال مسلمانوں کا ہے۔ اگر باہمی جھگڑا کی وجہ سے نفس اسلام کی حفاظت کفر کے مقابلہ میں نہ کریں گے تو واللہ وہ چار بھائی تو عقل مند کہلائیں نہ کہلائیں یہ مسلمان کہلانے کا حق نہ رکھیں گے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس اصول کو کون فریق نباہتا ہے۔ میں اور میرے مخلص احباب کی نسبت خواجہ کمال الدین صاحب بھی شہادت دے سکتے ہیں کہ ہم اس سنہرے اصول کے کہاں تک پابند ہیں وفقنا اللہ

مگر آپ کے مدمقابل قادیانی پارٹی کا برتاؤ جو ہے وہ کسی سے مخفی نہیں کہ ولایت میں آپ کے اشاعت اسلام کے کام میں بھی وہ مدد دینے کو جائز نہیں جانتے، صرف اس اختلاف پر کہ آپ ان کے خلیفہ کی بیعت میں نہیں، حالانکہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود کے تربیت یافتہ ہیں۔ ان کی نسبت تو خواجہ صاحب اور ان کی جماعت کوئی تلخ ریویو کر دیں تو ممکن ہے مگر اس سے اوپر کے طبقے کی نسبت کوئی ریویو کرنا خواجہ صاحب کو بھی ناگوار ہوگا۔

ایک دفعہ امرتسر میں انجمن اسلام قائم ہوئی۔ مرزا صاحب کے مرید بھی ایک دو شریک تھے جنہوں نے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب سے سوال کیا کہ اشاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کے کام میں غیر احمدیوں کو چندہ دینا جائز ہے یا نہیں؟ حکیم صاحب موصوف نے جواب دیا کہ:

غیر احمدیوں کو اسلام کی اشاعت میں بھی مدد نہ دی جائے۔

(الحکم۔ ۷ جنوری ۱۹۱۱ء ص ۸)

قادیانی پارٹی کی یہ روش اگر غلط ہے اور یقیناً غلط ہے، تو سوال یہ ہے کہ غلط روش ان کو کس نے سکھائی؟ اور اس کا ذمہ دار کون ہے؟ ہم خدا لگتی کہنے سے نہیں رک سکتے کہ اس غلط روش کے بانی سب سے پہلے مرزا صاحب قادیانی اور ان کے خلیفہ راشد حکیم نور الدین ہیں جن کا فتوی ہم نے نقل کیا ہے۔ کیا خواجہ صاحب اس پر غور کریں گے۔

اس لیکچر کے خاتمہ پر چند سائلین نے کچھ سوال کئے جن میں سے اہم ترین سوال یہ تھا کہ

آپ لوگوں کے نزدیک جو شخص مسلمان کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ مرزا محمود خلیفہ قادیانی جو مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں وہ کیا ہیں۔

اس کا جواب مولوی محمد علی صاحب سرگروہ لاہوری پارٹی نے دیا کہ

ہم مرزا صاحب کے مسلک پر کہ انہوں نے ایک مدت اپنے کافر کہنے والوں کو کافر نہ کہا کچھ عرصہ تک انہیں (قادیانی پارٹی کو) سمجھائیں گے اور ان پر اتمام حجت کریں گے پھر جب ہوگا دیکھا جائے گا۔

(پیغام صلح لاہور ۲۶ مارچ ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس جواب پر ہمیں کئی طرح سے نظر کرنا ہے۔ مرزا قادیانی نے عرصہ تک اپنے مکفرین کو کافر نہیں کہا۔ کیوں نہیں کہا۔ اگر حدیث کا مضمون یہی ہے جو مرزا صاحب اور ان کے معتقد بتاتے ہیں کہ مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہو جاتا ہے تو پھر اس امر کو زبان پر لانے سے کون امر مرزا کو مانع رہا؟ کیا اظہار حق سے ڈرتے رہے؟

دوم: جب یہ مسئلہ کھل گیا تو اب آپ کو کیا جھجک ہے کہ آپ اس کو منہ پر نہیں لاتے۔ مرزا صاحب قادیانی کی سنت تو یہ ہونی چاہیے کہ جو مسئلہ انہوں نے صاف لفظوں میں کھول کر سنا دیا آپ بھی کھول کر سنا دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم: اتمام حجت کی حد کیا ہے۔ آج کئی سال کا عرصہ ہوتا ہے، فریقین کی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ خصوصاً لاہوری پارٹی کے سردار مولوی محمد علی صاحب سے آخری کتاب جس کی نسبت ان کو لاجواب کتاب ہونے کا دعویٰ ہے النبوت فی الاسلام بھی شائع ہو چکی ہے کیا ابھی اتمام حجت کا درجہ باقی ہے؟ پھر کیوں مسئلہ کا اظہار نہیں کیا جاتا مولوی صاحب! فرمان خداوندی ہے

و اذاقلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربی۔

جب بولو انصاف سے بولو چاہے تمہارا کوئی قریبی ہو۔

صاف معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو اتمام حجت میں کمی ہے، نہ کسی اور امر میں نقصان۔ بلکہ مرزا محمود احمد کے بعض ذی اثر مریدوں کی جھجک ہے جو فتویٰ کفر لگانے سے مانع ہے۔ اللہ اعلم بحقیقت الحال۔ ورنہ حق تو یہ تھا کہ یہ اصول آپ لوگوں کے نزدیک چونکہ صحیح ہے کہ جو مسلمان کو کافر کہے، وہ خود کافر ہے، لہٰذا اس اصول کو مرزا محمود احمد پر جاری کرنے میں تامل نہ کرنا چاہیے۔

ہماری رائے تو پہلے ظاہر ہو چکی ہے کہ اس حدیث کے معنی ہم یہ نہیں سمجھتے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۴ مورخہ ۱۴۔ اپریل ۱۹۱۶ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ ص ۲۔۳)

اسلام پھیل جائے گا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہل حدیث ۳۱ مارچ ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۳ پر ایک مضمون عزیز عزیز الرحمٰن خلف مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب مقیم امرتسر کا نکلا تھا جس میں عزیز موصوف نے بتلایا تھا کہ میں نے مرزا قادیانی کو کیوں چھوڑا۔

اس مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی مشہور کتاب براہین احمدیہ اور کتاب چشمہ معرفت میں صاف لکھا ہوا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام دنیا کا مذہب اسلام ہو جائے گا۔ حالانکہ بقول مرزا صاحب قادیانی، مسیح موعود آ گیا۔ اور دنیا میں ہنوز کفر باقی بلکہ روبترقی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سوال ایسا کمر شکن ہے کہ ممکن نہیں کوئی مرزائی اس کا جواب دے سکے۔لیکن بقول:

ملا آں باشد کہ چپ نشود گر چہ دروغ گوئد

قادیان کے واحد ٹھیکہ دار اڈیٹر الفضل نے اس کا جواب لکھا جو بجائے سوال کو اٹھانے کے اور مضبوط کرتا ہے۔ چنانچہ اس کے اصلی الفاظ یہ ہیں

یہی ٹھوکر یہود کو لگی تھی وہ پہلے مسیح کی نسبت اور پھر محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت یہی اعتراض کرتے تھے۔آخران کو یہی جواب دیا گیا کہ یہ کام آخری زمانہ میں ہوگا۔آپ جلد باز ہیں اور سنت اللہ کو نہیں جانتے کہ نبی بیج ڈالتا ہے اور خلفاء اسے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں۔

تکمیل اشاعت ہدایت کا کام شروع ہے اور انشاء اللہ مسیح موعود کے دور میں جو ہزار برس تک ممتد ہے،ضرور پورا ہو جائے گا۔

یعنی ایک ہی مذہب رہ جائے گا جس کا نام عزت سے لیا جائے گا۔

(الفضل قادیان ۴۔۸۔اپریل ۱۹۱۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ کا قول، نبی بیج ڈالتا ہے خلفاء اسے پایہ تکمیل تک پہنچاتے ہیں، بہت صحیح ہے۔اب ہم دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی اس میں کیا حیثیت ہے۔ یعنی آپ خلیفہ ہیں یا مستقل نبی۔ چنانچہ آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

اور چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اسلئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ یہیں تک ہوگا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اس امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اس کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا.. منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اس نائب کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ۔ (چشمہ معرفت۔ص ۸۲)

اس عبارت میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی حیثیت ایک نائب نبی کی ظاہر کی ہے جس کا ترجمہ بالکل خلیفہ کا ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ میں خاتم الخلفاء ہوں۔ پس اب ہم کو مرزا صاحب قادیانی کی خلافت کو اسی حیثیت سے دیکھنا چاہیے جو ایڈیٹر الفضل نے خلیفہ کی بیان کی ہے کہ خلفاء کے زمانہ میں تکمیل ہوتی ہے۔

ایڈیٹر صاحب! کہیے خاتم الخلفاء کے بعد کس خلیفہ کا انتظار ہے آہ!

گیا ہے سانپ نکل اب لکیر پیٹا کر

اگر خیال ہو کہ مرزا صاحب قادیانی کے خلیفوں سے تکمیل ہوگی تو مرزا صاحب کی عبارت ان معنی کی متحمل نہیں۔ اس میں تو صاف لکھا ہے کہ اس تکمیل کے لئے مسیح موعود کو نائب (خلیفہ) مقرر کیا گیا۔ اسی لئے ہم نے کہا ہے کہ الفضل کے جواب سے عزیز عزیز الرحمٰن (سابق مرزائی) کا سوال رفع نہیں ہوا بلکہ مضبوط ہو گیا۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۶ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ۔ص ۲)

کیا مرزا صاحب بالواسطہ نبی ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب بالواسطہ نبی ہیں یعنی بواسطہ رسالت محمدی (ﷺ) آپ کو نبوت ملی ہے۔

اس لئے ہم نے منطقیانہ اصطلاح میں پوچھا تھا کہ اس واسطہ سے کون سا واسطہ مراد ہے۔ یعنی واسطہ فی الثبوت یا واسطہ فی العروض یا کوئی اور۔ اس کے جواب میں قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اخبار الفاروق (سابق) میں ایک مضمون نکلا تھا جس کا وہ پرچہ دفتر ہذا سے کھویا گیا۔ ہم نے ہر چند اس کی تلاش کی وہ نہ ملا۔ اور اخباروں کے دفتروں میں بھی تلاش کرنے پر نہ ملا۔ یہاں تک کہ مینجر الفاروق قادیان کو اس پرچہ کی قیمت کے ٹکٹ معہ محصول بھیجے وہاں سے بھی نہ پرچہ آیا نہ ٹکٹ پھرے (شائد لدھیانہ کے تین سووالی رقم کے عوض میں رکھ لئے ہوں گے) اس لئے ہم اس سوال کو مکرر پیش کر کے نبوت مرزا کے قائلین سے جواب مانگتے ہیں منطقی اصطلاح میں ہم کو بتلا دیں کہ مرزا صاحب کی نبوت کس واسطہ سے ہے۔ امید ہے احمدی جماعت کے علماء وفضلاء اس سوال پر توجہ فرماویں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۵ مورخہ ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۶ء ص ۲)

مرزائی افتراء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں امرتسری مقدمات کی نسبت ایک مضمون نکلا جس میں اڈیٹر پیغام صلح نے لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اپنے مقدمات میں شاہدوں کی شہادت پر اعتراض کرتا ہے حالانکہ،

مولوی ثناء اللہ عدالت میں کہہ چکا ہے کہ جھوٹ بولنے سے اتقاء و پرہیز گاری میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا (پیغام صلح۔ ۹۔ اپریل ۱۹۱۶ء)

اس کے جواب میں، میں نے اڈیٹر صاحب کو مندرجہ ذیل خط لکھا:

میرا گمان ہے کہ آپ نے قادیانی اخباروں کی روایت سے سنے سنائے یہ فقرہ لکھ دیا ہے خود مسل میں نہیں دیکھا ہوگا میں خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے یہ کبھی نہیں کہا۔ میں امید کرتا ہوں کہ میرے یہ چند حروف درج اخبار کر کے میرے اصلی الفاظ نقل کر دیں گے۔ اور اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو میں یہ سمجھنے کا حق رکھتا ہوں کہ آپ نے دانستہ مجھ پر افتراء کیا۔

افسوس ہے مسیح کے حواری مہدی کے مرید اور مجدد کے صحبتی بھی ایسی دروغ بافی اور افتراء پردازی سے کام لیں۔ سچ ہے: الثمرة تنبیء عن الشجرة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۵۔ ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۶ء ص ۲۔۳)

حرام زادہ کی رسی دراز

کہاں ہے؟

جناب والا شان مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب دام الطافکم السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ

گزشتہ جلسہ احمدیاں منعقدہ بتاریخ ۱۷ تا ۱۹ بندہ بمعہ دوستاں شامل تھا۔اور اسی وقت ایک ہندو صاحب مسمی راما نند جگیا سوتا جر کتب شہر ڈیرہ غازی خان نے اپنے چند سوالات جناب مفتی صدیق محمد صاحب کے پیشخدمت کئے تاکہ ان کے جواب باصواب سے مستفیض ہووے۔کسی ایسے سوال کے جواب پر مفتی صاحب نے سائل مذکور کو یہ جواب دیا کہ جناب مولوی ثناءاللہ صاحب کے لئے مرزا صاحب نے بددعا کی تھی مگر چونکہ مولوی صاحب نے اس دعا کو قبول نہ فرمایا تھالہذا اس کا اثر نہ ہوا۔نیز ایک اور جگہ فرمایا کہ خود مولوی صاحب نے مرزا صاحب کی بابت لکھا ہے: سچ ہے حرامزادہ کی رسی دراز ہے۔،

ادھر خاکسار کو جناب کے پرچہ اہل حدیث کے کئی ایک مضمون یاد آئے جس میں آپ نے احمدیوں سے تقاضا کیا تھا کہ وہ وہ جگہ کتاب یا پرچہ میں دکھادیں کہ جس میں جناب نے وہ جملہ مذکورہ بالا لکھا ہو۔نیز ایک اور جگہ بھی یاد آئی جس میں یہ مضمون تھا: ممکن نہیں کہ نبی دعا کرے اور قبول نہ ہو۔،

سو بندہ نے بعد جلسہ برخاست ہونے کے تین سوال لکھ کر مولوی صاحبان احمدیہ کی خدمت اقدس میں پیش کئے جن کی نقل حسب ذیل ہے:

۱۔کیا مرزا آنجہانی نے مولوی ثناءاللہ صاحب کے لئے بددعا کی جس کا جواب الہام میں اجیب دعوۃ الداعی الخ ملا، یا بددعا نہ کی۔جواب ہست یا نیست میں ہو۔

۲۔اور اگر بددعا کی تو اثر کیوں نہ ہوا۔باوجودیکہ نبی کی دعا اثر قبولیت رکھتی ہے۔

۳۔آپ کو پچاس روپیہ انعام دیا جائے گا اگر آپ اس دعا کے مقابلہ میں مولوی صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی یہ تحریر دکھا دیویں کہ: ملحد کی رسی دراز ہوتی ہے۔ پتہ صفحہ اور حوالہ کتاب یا اخبار تحریر فرماویں۔ الا غلط سمجھا جاوے گا۔

مفتی صاحب نے فرمایا کہ ان کا جواب جلسہ میں سب حاضرین کے سامنے دیا جائے گا۔ سو بندہ نے جلسہ کے آخری دم تک انتظار کی۔ کئی ایک دفعہ جواب کیلئے تحریک بھی دلائی مگر مفتی صاحب میں روح ہوتی تو جواب دیتے۔ ان کا بت مبارک کیا جواب دیتا۔

آخر کار مفتی صاحب نے جلسہ کے اختتام پر بھی جواب باصواب سے محظوظ نہ فرمایا۔ آخر کار ہندوؤں کے بعد ایک شخص احمدی مسمی محمد علی ساکن شہر ڈیرہ غازی خان سوالات کے جوابات مطلوبہ لایا جو اس جگہ نقل کئے جاتے ہیں:

حضرت مسیح موعود نے دعا کے ذریعہ سے جو فیصلہ کیا تھا اس فیصلہ کے طریق کو مولوی ثناء اللہ صاحب نے قبول نہ کیا۔ بلکہ ایسے مضمون لکھے کہ جھوٹے زندہ رہتے ہیں۔

اس واسطے اللہ تعالیٰ نے اس کے مطابق نشان دکھایا اور مسیلمہ کذاب کا سا معاملہ کیا جو آنحضرت کی وفات کے بعد زندہ رہا۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو اخبار بدر میں چیلنج دیا گیا تھا کہ اگر انہوں نے ایسا اشتہار شائع نہیں کیا، تو قسم اٹھاویں۔

اس چیلنج کا جواب قسم سے نہیں دیا گیا۔

اگر اب بھی الفاظ مندرجہ اخبار بدر کے مطابق مولوی ثناء اللہ صاحب سے قسم شائع کرادیں تو آپ کو پچاس روپیہ انعام دیا جائے گا

محمد اکبر سکرٹری انجمن احمدیہ ڈیرہ غازی خان

خوب! سوال کچھ اور جواب کچھ۔ سو اب آپ سے ملتجی ہوں کہ مہربانی فرما کر اس بارے میں جواب شائع کر دیویں تا کہ میں پچاس روپیہ لینے کا حق دار بنوں اور ان کو لکھ دیا ہے کہ تم روپیہ کسی منصف کے ہاں جمع رکھ دو میں جواب منگواتا ہوں۔

العارض: بندہ عبدالرزاق ولد حکیم خیر محمد صاحب شہر ڈیرہ غازی خان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام زادہ کی رسی دراز والا مضمون محض غلط اور افتراء ہے۔ تبا لمن اختر عه و و یل لمن اشاعه، محض اس لئے بنایا گیا ہے تاکہ جہلاء میں ایک بات مل جائے، گو مناظرانہ رنگ میں تو یہ فقرہ بالکل بے معنی ہے لیکن جہلاء میں خاص اثر رکھتا ہے اسی لئے ہم نے اس کی تحقیق کرانے کے لئے عدالت میں چارہ جوئی کی ہے جس کی پہلی پیشی ۳۔ اپریل کو ہو کر ملزم پر فرد جرم لگ گئی ہے اور ۱۵۔ اپریل کو دوسری پیشی ہو کر آئندہ پیشی ۱۹۔ اپریل کو مقرر ہوئی ناظرین دعاء خیر کریں۔

یہ بھی خوب مباحثہ ہے کہ دعوی تو قادیانی کرتے ہیں اور قسم فریق مخالف پر ڈالتے ہیں ان کو چاہیے کہ اپنے دعوی کا ثبوت دیں فریق مخالف پر قسم دینے کا مناظرہ میں کوئی قانون نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۵۔ ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۶ء ص ۳۔۴)

ملک معظم اور مرزا صاحب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیسہ اخبار لاہور..... میں ایک مضمون چھپا تھا جس میں سابق وائسرے کے زمانہ کے کاموں پر سرسری نظر کی گئی تھی۔ اونہی کاموں میں ایک کام دربار دہلی میں تقسیم بنگال کی منسوخی بھی جس کی حقیقت یہ تھی کہ لارڈ کرزن کی تحریک سے صوبہ بنگال دو صوبوں میں منقسم کیا گیا تھا۔ ایک کا نام مغربی بنگال دوسرے کا نام مشرقی بنگال تھا۔ اس پر بنگالیوں نے ناراضگی کی آواز بلند کی۔ بہت چیخ و پکار کی۔ ادھر مرزا صاحب قادیانی کو الہام ہوا:

پہلے بنگالہ کی نسبت جو الہام ہوا اب ان کی دل جوئی ہوگی۔

خدا کی شان! کسی کو وہم و گمان بھی نہ تھا کہ خدا تعالی ہمارے بادشاہ کو مرزا قادیانی کی تکذیب کا سبب بنائے گا۔ چنانچہ دربار دہلی ۱۹۱۲ء میں حضور ملک معظم خلاف دستور خود تشریف لائے اور اعلان کیا کہ بنگالہ کی تقسیم منسوخ کی گئی۔ بس پھر تو کیا تھا، مرزائی قوم خوشی میں اچھلی، کودی، ایسی کودی کہ کنویں میں گر پڑی۔ جہان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکا نکلنا نہ ہو سکا۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ہوشیار وکیل جب سمجھتا ہے کہ فلاں قانون میرے برخلاف ہے، تو پہلے اسی پر قبضہ کر کے اپنی تائید میں پیش کرتا ہے۔ اسی طرح مرزائی جماعت میں جو لوگ خواجہ کمال الدین صاحب جیسے ہوشیار تھے، انہوں نے اس شاہی اعلان سے فائدہ حاصل کرنے کو رسالے اور تحریریں شائع کیں کہ دیکھو ہمارے حضرت صاحب کی پیش گوئی کیسی خلاف توقع سچی ہوئی کہ حضور ملک معظم نے تقسیم بنگالہ منسوخ کر کے خود بخود بنگالیوں کی دلجوئی کر دی۔ یہ فخر آج تک بھی ان میں باقی ہے۔ چنانچہ قادیان کا اخبار الفضل، پیسہ اخبار کے جواب میں لکھتا ہے:

حق حق ہی ہے۔ اس پر کتنے پردے ڈالے جائیں، سو طرح سے چھپایا جائے، آخر ظاہر ہو جاتا ہے۔ انسان ایک بات بعض دفعہ قبول نہیں کرتا بلکہ کوشش شروع کرتا ہے کہ اسے کسی طرح چھپا دیا جائے لیکن اس کا ضمیر اسے ہر وقت ملزم گردانتا رہتا ہے۔ گو انسان ایک وقت تک باوجود علم رکھنے کے حق چھپاتا ہے جیسا کہ قرآن شریف میں آتا ہے

و ان فریقاً منهم یکتمون الحق و هم یعلمون

لیکن ایک وقت ایسا آجاتا ہے کہ ہے اللہ تعالی اس حق کو اس سے ظاہر کروا دیتا ہے جیسے فرمایا

و الله مخرج ما کنتم تکتمون

انسان تو چھپاتا ہے لیکن اللہ ایک وقت لا کر اسے ظاہر کر دیتا ہے۔ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود نے ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو جب کہ صورت حال یہ تھی جو اخبار مذکور کے ان الفاظ سے:

تقسیم بنگال کی منسوخی بحالیکہ اسے متواتر فیصل شدہ امر ظاہر کیا چکا تھا۔،

ظاہر ہے خدا کی وحی سے یہ اعلان فرمایا:

پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم دیا گیا تھا اب ان کی دل جوئی ہوگی۔،

ایسے وقت میں جب کہ سب طرف سے نا امیدی ہو چکی تھی حضرت مسیح موعود کا یہ فرمانا اور ۶ سال بعد ۱۹۱۲ء میں بالفاظ اخبار مذکور تقسیم بنگال کی منسوخی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حکم حضور ملک معظم قیصر ہند جارج پنجم کی طرف سے ہونا، آپ کی صداقت کا ایک بین ثبوت ہے، جسکی گواہی پیسہ اخبار کے مذکورہ بالا حوالہ سے ثابت ہے۔ لوگ مسیح موعود کو مانیں یا نہ مانیں لیکن ان کے اپنے منہ یا زبان قلم کے نکلے ہوئے الفاظ حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کی صداقت پر گواہی دے رہی ہیں۔ اور بعبارت دیگر یہ اقرار ہے کہ یہ کسی انسان کی از خود بیان کردہ بات نہیں بلکہ کسی علیم ہستی کا قول ہے جو اس نے اپنے پیارے بندے کی زبان پر جاری کیا۔ مبارک وہ جو اسپر ایمان لائے۔ (الفضل قادیان ۱۱۔ اپریل ۱۹۱۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے جو دعوی کیا ہے کہ خدائے ذوالجلال نے ملک معظم کے دل میں ڈالا کہ خود بنفس نفیس تشریف لا کر مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی کی تکذیب کریں یا تکذیب کا باعث ہوں، اس کا ثبوت مندرجہ ذیل حوالہ سے ملتا ہے۔ ناظرین عموماً اور اڈیٹر صاحب پیسہ اخبار خصوصاً غور سے پڑھیں۔

مرزا صاحب قادیانی کے آرگن رسالہ ریویو قادیان میں ان کی زندگی ہی میں ایک مضمون نکلا تھا جس کا اقتباس درج ذیل ہے۔ اڈیٹر صاحب رسالہ ریویو لکھتے ہیں:

اب بنگالہ کی نسبت جو پیش گوئی آج سے ۶۔۷ ماہ پہلے شائع کی گئی تھی اس پر غور کرو کہ کس صفائی سے پوری ہوئی۔

پیش گوئی کے شائع ہونے کے وقت بنگالیوں کی شورش اور فساد حد درجہ تک پہنچی ہوئی تھی اور ادھر سر فلر کی گورنمنٹ اس بات پر تلی ہوئی تھی کہ اس تمام فساد کو زور سے دبا دیا جائے۔ ایسے وقت میں دو قسم کی امیدیں تو لوگوں کے دلوں میں ضرور تھیں۔ یعنی بعض لوگوں کا یہ خیال تھا کہ شائد بنگالیوں کی شورش وغیرہ سے دبکر تقسیم بنگال کو منسوخ کر دے گی۔ چنانچہ بعض نجومیوں نے ایسی پیش گوئیاں اپنی جنتریوں میں شائع بھی کر دی تھیں۔ دوسری طرف جو لوگ اس امر سے واقف تھے کہ سر فلر کیسا مستعد اور کسی سے نہ دبنے والا حاکم ہے ان کا خیال یہ تھا کہ گورنمنٹ اس تمام شورش کی کوئی پرواہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گی۔ اور قانون کے منشاء کے مطابق اس شورش کو (مناسب ذرائع عمل میں لاکر) فروکرے گی۔لیکن ان دونوں خیالوں کے سوا اور کوئی خیال اس وقت کسی نے ظاہر نہیں کیا۔

انہیں حالات کے نیچے ۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو اللہ تعالی کی طرف سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود نے اس امر کا اعلان کیا کہ اس حکم کے متعلق جو ہو چکا ہے، اب گورنمنٹ صرف ایسا طریق اختیار کرے گی جس سے بنگالیوں کی دل جوئی ہو جس کا یہ صاف صاف مفہوم ہے کہ جو خیال لوگوں کے دلوں میں ہیں وہ دونوں پورے نہیں ہوں گے بلکہ ایک ایسا طریق اختیار کیا جاوے گا جس سے تقسیم بھی منسوخ نہ ہو اور اہل بنگال کی دل جوئی بھی ہو جائے۔اب جس وقت تک نئے صوبہ کی حکومت سر فلر کے ہاتھ میں تھی اس وقت تک کسی بات سے بنگالیوں کی دل جوئی کا مقصد حاصل نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ ایک طرف تو سر فلر بھی ایک زبردست حاکم تھا اور دوسری طرف بنگالیوں کو اس سے اس کی بعض کارروائیوں کے سبب سے خاص عناد تھا۔ اور بظاہر پانچ سال تک جب تک سر فلر کا زمانہ حکومت کود بخود ختم ہو جاتا گورنمنٹ کی پالیسی بنگالیوں کی نسبت بدل نہیں سکتی تھی مگر وہ علیم خدا جس نے اپنے بندہ پر پیش از وقت یہ ظاہر کیا تھا کہ اب بنگالیوں کی دل جوئی ہوگی وہ خوب جانتا تھا کہ کس طرح پر واقعات پیدا ہونے والے ہیں جن سے دل جوئی کی جاوے گی چنانچہ یک بیک جب کسی کو خیال بھی نہ تھا سر فلر نے استعفاء پیش کیا اور گورنمنٹ نے اسے منظور کیا۔ یہ بات کہ اس استعفا سے بنگالیوں کی دل جوئی ہوئی ایسی صاف ہے کہ ایک سخت سے سخت دشمن بھی اس سے انکار نہیں کرسکتا۔ جو خوشیاں بنگالہ میں سر فلر کے استعفاء پر ہوئی ہیں اور جس طرح پر بنگالی اخباروں نے خوشی کے نعرے بلند کئے ہیں اور کالموں کے کالم اسی خوشی میں سیاہ کئے ہیں اس سے بہت کم لوگ ناواقف ہوں گے۔اور یہ سب باتیں صاف ظاہر کرتی ہیں کہ بنگالیوں نے گورنمنٹ کی اس دلجوئی کو خوب محسوس کیا ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان ج ۵ نمبر ۹ ص ۳۴۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ عبارت بآواز بلند پکار رہی ہے کہ تقسیم بنگالہ کی منسوخی کی بابت مرزا صاحب قادیانی اوران کے حواریوں کی بھی وہی رائے تھی جو دیگر ملکی مدبروں کی تھی کہ تقسیم مذکور منسوخ نہ ہوگی پس تقسیم مذکور کا منسوخ ہونا صاف دلالت کرتا ہے کہ ملک معظم کے دہلی دربار میں تشریف لاکر تقسیم بنگالہ منسوخ کرنے میں درپردہ قدرتی راز یہی تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کرا دی جائے۔ کیا کوئی ہے جو مرزا صاحب کے رسالہ مذکور کو دیکھے اور نصیحت پاوے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۶ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۳۴ھ ص ۴)

اڈیٹر پیغام صلح کو یاددہانی وعدہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اہل حدیث مورخہ ۲۱۔ اپریل کے صفحہ ۳ پر ایک عنوان مرزائی افتراء دیکھا ہوگا جس میں مذکور ہے کہ قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح نے مجھ پر ایک افتراء کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے عدالت میں کہا ہے کہ جھوٹ بولنے سے اتقاء و پرہیزگاری میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔

اس مضمون کے متعلق میں نے اڈیٹر پیغام کو خط لکھا کہ مسل میں سے میرے الفاظ پورے نقل کر دیجئے۔ اس کا جواب آیا کہ مسل میرے پاس آگئی ایک ہفتہ تک لکھ سکوں گا۔

مگر افسوس ایک ہفتہ چھوڑ کئی ہفتہ گذر گئے لیکن وعدہ پورا نہیں ہوا۔

کیا اب ہم کو حق حاصل ہے کہ ہم آپ کو اور آپ سے پہلے بھی جن جن لوگوں نے یہ کہا ہے ان سب کو مفتری سمجھیں۔

امید ہے اڈیٹر صاحب پیغام حسب وعدہ میرے الفاظ مسل سے نقل کریں گے یا اپنی غلطی کا اعتراف کریں گے اور بڑی متانت اور قابلیت سے اس کا جواب دیں گے

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۷۔ ۵ مئی ۱۹۱۶ء۔ مطابق ۲ رجب ۱۳۳۴ھ ص ؟)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ قادیانی جماعت میں نبوت مرزا کے متعلق اختلاف ہے۔ قادیانی پارٹی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی کہتے ہیں، اور لاہور کی پیغامی پارٹی کہتی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی براہ راست نبی نہ تھے، بلکہ بواسطہ نبوت محمدیہ نبی بنے تھے۔

اس لئے ہم نے معقول طرز پر ایک سوال کیا تھا جس پر اخبار فاروق میں ایک مضمون نکلا (فاروق کا یہ پرچہ دفتر ہذا سے گم ہوگیا۔ آخر ایک دوست نے بھیجا جزاہ اللہ۔ ایک پرچہ قادیان سے قیمتاً بھی آ گیا، تو جواب دیا گیا۔ اڈیٹر اہل حدیث) جس میں جواب دینے سے پہلے مجیب صاحب نے اپنی دیانت اور لیاقت کے بہت سے فقرے جھاڑے ہیں۔ اس مضمون کے سر پر لکھا ہے: از فاضل اجل مولوی سید سرور شاہ صاحب۔

سرور شاہ صاحب سے ہمیں بہت پرانا تعارف ہے۔ مضمون کا اوچھا پن دیکھ کر ہم باور نہیں کر سکتے کہ یہ مضمون شاہ صاحب کا لکھا ہوا ہے۔ اور اگر انہیں کا ہے تو ہم مجبور ہیں کہ اون کی نسبت اثر صحبت کے قائل ہوں۔ ہمارے سوال کے الفاظ یہ ہیں جو خود فاروق نقل کرتا ہے

آنحضرت ﷺ جو نبوت مرزا کے لئے واسطہ ہیں، تو یہ واسطہ فی العروض ہے، یا واسطہ فی الثبوت۔

واسطہ فی الثبوت کی دو قسمیں ہیں جو اہل علم سے مخفی نہیں۔

پس آپ صاحبان اس واسطہ کی تعیین کریں تاکہ نبوت مرزا کا مسئلہ کم سے کم ہماری سمجھ میں تو آجائے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سوال کیسا صاف ہے جواب دینے سے پہلے مجیب کے اخلاقی فقرے سنئے۔ جو درج ذیل ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر اہل حدیث کا اپنے سلف کے خلاف چلنا

پہلے اہلحدیث جیسے حضرت امام ابن تیمیہ وغیرہ تو منطق اور اسکی اصطلاحوں کی مذمت اور تردید کرتے رہے، اور لوگوں کو ان کی اصطلاحات کی پیروی سے روکتے رہے۔ اور اس علم کو جہل اور اس علم والے کو جاہل کے ساتھ تعبیر کرتے رہے ہیں۔ لیکن ان کے ایک خلف الصدق اٹھتے ہیں اور منطقی اصطلاحات کے اس قدر دلدادہ ہوتے ہیں کہ نبوت جیسے اسلامی مسئلہ کو بھی بجز منطقی جامہ پہنانے کے نہ زبان پر لا سکتے ہیں اور نہ کان سے سن سکتے ہیں اور نہ ان کے روشن دماغ میں وہ بدوں اس منطقی پچکاری کے داخل ہوسکتا ہے۔ بلکہ وہ کہتے ہیں کہ منطقی اصطلاحات میں ہوا تو علمی طریق پر حل ہوگا۔ اور اگر قرآنی اور حدیثی اور اسلامی اصطلاحات سے ہوا تب علمی طریق پہ نہیں جب کہ جہلی طریق پر حل ہوگا۔

سرور شاہ صاحب یہ بھی فرماتے ہیں:

اچھا مولوی صاحب جب پدری اور مادری زبان اور اسلامی اصطلاحات میں سمجھنے سے عاجز اور محروم ہیں یا کم از کم عجز ظاہر کرتے ہیں، اور منطقیوں کے فضلہ پر ہی حصر اور قصر کرتے ہیں تو ہم، بھی مجبوراً انہی کا مرغوب خاطر ان کے آگے پیش کر دیتے ہیں۔

قابل توجہ علماء کرام:

ہم نے جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی سے بارہا سنا تھا کہ ایک دفعہ مرزائی مناظرہ میں، میں (ابراہیم میر) نے کسی لفظ کی بابت کہہ دیا کہ یہ عطف بیان ہے۔ تو فرقہ مرزائیہ میں سے ایک صاحب نے جھٹ سے کہا عطف بیان ہے تو حرف عطف کہاں ہے۔

ہم اس بیان کی تصدیق نہ کرتے مگر شاہ صاحب نے ہمیں اس کی تصدیق کرنے پر مجبور کیا۔

شاہ صاحب کو معلوم نہیں کہ علامہ ابن تیمیہ کو علم منطق میں اتنا کمال تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اون سے پہلے جتنے لوگ گذرے ہیں کسی نے ارسطو کی منطق پر اعتراض کرنے کی جرأت نہ کی مگر علامہ موصوف نے ارسطو کے بہت سے قواعد پر اعتراض کئے ۔ اگر علم منطق نہ جانتے ہوتے تو منطق کا ردّ کیسے کرتے ۔ آہ افسوس

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

آہ! کیسا علمی تنزل کا زمانہ ہے کہ پنجابی ہوکر اردو فارسی اور عربی میں کتابیں لکھنے والے (مرزا صاحب قادیانی کے مرید) فخر کریں مگر منطقی اصطلاح میں سوال کرنے والوں کو موردالزام بتاویں۔ کیا سچ ہے

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

خیر یہ تو مجیب صاحب کی تمہید تھی، اب اصلی جواب سنئے:

جواب چونکہ بہت ہی لطیف ہے اس لئے اہل علم کی ضیافت طبع کے لئے سارے کا سارا نقل کیا جاتا ہے جس سے نہ صرف ہمارے سوال کا وزن معلوم ہوگا بلکہ مجیبیہ پارٹی کی علمی استعداد اور منصفانہ صفت کا بھی اندازہ ہو جائے گا آپ فرماتے ہیں:

جواب: شرح مطالعہ میں موضوع المنطق کو بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

العر ض الذا تی و هو الذی یلحق الشیء لما هو یلحقه بوساطة جز ید او یلحقه بوا سطة امر خا ص مسا و و اما ما یلحق الشیء بواسطة امر ا خص او بوا سطة ا صر ا عم فلا یسمی عر ضا ذا تیا بل غر یباً ۔ انتهی ملخصاً۔

اس پر لکھا ہے کہ بعض افاضل نے چھٹی قسم زائد کی ہے اور یہ وہ ہے جو بواسطہ امر مباین لاحق ہو پھر شیخ سے نقل کیا ہے کہ واسطہ مباین نہیں ہوسکتا ہے کیونکہ شیخ نے وسط کی یہ تعریف کی ہے کہ

ما یقرن بقو لنا لانه حین یقا ل لا نه کذا ۔

اور پھر ایک اعتراض کیا اور اس کا جواب دیا ہے اور اخیر میں لکھا ہے

و الشیبه؟؟ انما نشائت من عدم الفرق بین الواسطه فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

التصديق و بين الوا سطة فی الثبو ت و الشيخ صر ح بذ لك فی كتا ب البر هان من منطق الشفاء ۔

جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ واسطہ فی العروض اور واسطہ فی الثبوت بالمعنی الاول والثانی میں ہی واسطہ منحصر نہیں بلکہ ان کے سوا ایک اور واسطہ بھی ہے جس کو واسطہ فی التصدیق کہا جاتا ہے اور اس کا دوسرا مشہور نام واسطہ فی الاثبات ہے اور قاضی مبارک وغیرہ نے اس کو اسی مشہور نام کے ساتھ ذکر کیا ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ جب آئمہ منطق کو واسطہ فی الاثبات اور واسطہ فی الثبوت میں اشتباہ ہوتا رہا ہے تو پھر اہل حدیث کا کوئی...کس شمار میں ہوگا ۔کوا چکور کی پوری پر کب سیکھ سکتا ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ واسطہ فی الاثبات کا احتمال نہ تھا اس لئے اسکو ذکر نہیں کیا تو یہی وجہ واسطہ فی الثبوت کی دوسری قسم میں موجود ہے جس میں واسطہ سفیر محض ہوتا ہے اور نا فیہ الواسطہ کے ساتھ بالکل وہ واسطہ متصف نہیں ہوتا بلکہ ذی الواسطہ ہی اس کے ساتھ متصف ہوتا ہے کیا کسی مسلمان اور امت محمدی کہلانے والے کی نسبت یہ احتمال ہوسکتا ہے کہ وہ سید الرسل کو نبوت و رسالت میں وہ واسطہ قرار دے جو کہ سفیر محض ہوتا ہے اور بلفظ دیگر یہ کہے کہ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ سے فلاں شخص تو نبی اور رسول ہوگیا ہے لیکن خود آنحضرت ﷺ نبوت اور رسالت سے خالی اور مجرد تھے ۔پس جس طرح کہ جسمانی سراج منیر جسمانی قمر کے منیر بنانے میں واسطہ فی الثبوت اس معنی سے ہے کہ دونوں انارت کے ساتھ متصف ہیں اسی طرح روحانیت کا سراج منیر (محمد ﷺ) روحانیت کے قمر (احمد) کے منیر میں واسطہ فی الثبوت اس معنی سے ہے کہ دونوں انارت (نبوت ورسالت) کے ساتھ حقیقۃً متصف ہیں ۔اور قرآن مجید نے آنحضرت ﷺ کو سراج منیر قرار دے کر اسی مسئلہ کو حل کر دیا ہوا ہے اور الہامات میں بھی احمد کو قرار دے کر اسی حقیقت کو آشکارا کیا ہے ۔شائد اب مولوی صاحب کی سمجھ میں آجائے ۔،

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری تقریر آپ کی اس شعر کی مصداق ہے

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے طول مدعا کے لئے

نہ واسطہ فی الاثبات سے بحث، نہ واسطہ فی التصدیق سے مطلب، نہ سفیر محض سے انکار، بلکہ سب کچھ پہلے مرقوم۔ مگر جن کی عادت طوالت کی ہو وہ کیا کریں ساری لمبی چوری تحریر کا مدعا یہ ہے کہ نبوت محمد یہ نبوت مرزائیہ کیلئے واسطہ فی الثبوت قسم ثانی ہے۔ خوب!

اب سنئے! واسطہ فی الثبوت میں حرکت اور صفت واسطہ اور ذی الواسطہ میں ایک ہی ہوتی ہے جس کی مثال اہل منطق دیا کرتے ہیں کحرکۃ الید و المفتاح یعنی ہاتھ اور کنجی کی حرکت جس میں دونوں متحرک ہیں۔ مگر کنجی میں بعینہ وہی یا اسی قسم کی حرکت ہے جو ہاتھ میں ہے۔

غرض یہ بات اہل منطق کے ہاں مسلمہ ہے کہ واسطہ فی الثبوت میں گو دونوں موصوف ہیں مگر صفت ایک ہے جو دونوں میں پائی جاتی ہے۔

پس اس قاعدے کے اثر سے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نبوت محمد یہ بعینہ مرزا صاحب قادیانی میں متحقق ہونی چاہیے یعنی اسی نبوت سے مرزا صاحب آن واحد میں موصوف ہوں گے جسکے ساتھ آنحضرت ﷺ موصوف تھے۔ نبوت محمد یہ میں یہ وصف بھی داخل ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے یہ بھی داخل ہے کہ وہ شارع ہے۔ یہ بھی ہے کہ اون کی وراثت نہیں۔ کیا یہ سب امور نبوت مرزائیہ میں پائے جاتے ہیں۔ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دیجئے جو اہل علم کے قابل دید ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۷۔ مورخہ ۵ مئی ۱۹۱۶ء مطابق ۲ رجب ۱۳۳۴ھ ص ۶۔۷)

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انجمن حمایت اسلام لاہور پنجاب میں سب سے بڑی انجمن ہے اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے کل فرقے شامل ہیں اور ہر فرقہ کے واعظ آتے اور آ سکتے ہیں مگر ان کی شرکت اپنے مخصوصہ خیالات کی تائید کے لئے نہیں ہوتی امور مخصوصہ کا بیان کرنا انجمن کی غرض و غایت کے خلاف ہے۔

پیسہ اخبار ۲۵ اپریل ۱۹۱۶ء میں ایک مضمون منشی عبداللہ صاحب پنشنر نقشہ نویس کا دیکھ کر ہمیں افسوس ہوا کہ انجمن کے گذشتہ سالانہ جلسہ میں جوگی صاحب نے اپنی نظم میں مرزائی مذہب کا اظہار کیا اور دیگر مسلمانوں کے عقیدہ پر تمسخر اڑایا۔ اگر یہ سچ ہے تو جوگی صاحب کی نہیں منتظمان جلسہ خصوصاً صدر جلسہ کی ہمیں شکایت ہونی چاہیے جنہوں نے ایسا کرنے سے اون کو نہ روکا امید ہے انجمن کے منتظم آئندہ کے لئے اس کا نوٹ رکھیں گے۔

پیغام صلح کا عذر:

لاہور کا مرزائی اخبار لکھتا ہے جوگی نے حضرت عیسیٰ کی وفات کا ذکر کیا تو کوئی برا نہیں کیا ڈاکٹر اقبال، مولوی ابوالکلام فلاں فلاں بھی وفات مسیح کے قائل ہیں۔

چہ خوش! اے جناب سنئے! اسلامی آبادی میں فی صدی پچاسی مسلمان خلافت اصحاب ثلاثہ کو حق جانتے ہیں مگر انجمن حمایت اسلام کے جلسہ میں کوئی واعظ یا لیکچرار خلافت کا مسئلہ ذکر کرے تو شیعہ کو اسی طرح اعتراض کرنے کا حق ہے جس طرح سنیوں کو تردید خلافت کے ذکر پر اعتراض کرنے کا حق ہے۔ آپ نے انجمن حمایت اسلام کو سمجھا ہی نہیں وہ ایک اسلامی انجمن ہے جس میں سوائے امور عامہ کے کسی خاص امر کا ایسے طریق پر ذکر کرنا جائز نہیں جس میں کسی دوسرے فریق کی ہتک ہو۔

خیر رہی کہ کوئی من چلا بول نہیں پڑا، ورنہ جوگی اور جوگی کے حمایتی تو بجائے خود جلسہ میں کھنڈت پڑ جاتی جس سے مسلمانوں کی سخت بدنامی کا اندیشہ تھا اس لئے امید ہے منتظمان جلسہ آئندہ کو اس کا خاص انتظام فرمائیں گے....

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۷۔ مورخہ ۵ مئی ۱۹۱۶ء ص ۷۔۸)

امرتسر میں مرزائیوں سے مباحثہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی دنوں سے امرتسر کی دو انجمنوں، انجمن احمدیہ (مرزائیہ) اور انجمن حفظ المسلمین میں یہ مباحثہ پکتا تھا۔ ہوتے ہوتے آخر کار ۲۹۔۳۰۔ اپریل کو ہو ہی گیا۔ جس کی مفصل روئداد آئندہ درج ہوگی۔ مجمل روداد یہ ہے کہ ایک روز حضرت مسیح کی حیات و وفات پر بحث ہوئی دوسرے روز مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ پر۔ الحمد للہ جیسے ناظرین کو توقع ہوگی توقع سے زیادہ کامیابی ہوئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۷۔ مورخہ ۵ مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۰)

مرزا کیوں مر گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۱۶ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے؛ ثناء اللہ کیوں زندہ رہا۔،

فاضل اڈیٹر الفضل نے اپنی فضیلت کا اظہار کرنے کو اس مضمون سے ۵ صفحے اخبار کے سیاہ کئے ہیں جن سب کا مضمون دو فقروں میں آ جاتا ہے وہ یہ ہے:

کہ مرزا صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار متضمن دعا کا دیا تھا وہ دراصل دعاء مباہلہ تھی جس کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ نے دعا یا آمین کرنے سے انکار کر دیا اس لئے وہ دعا نافذ نہ ہوئی کیونکہ مباہلہ دونوں طرف کی دعا سے ہوتا ہے۔ نیز مولوی ثناء اللہ نے لکھا تھا کہ مفسد دغا باز وغیرہ کی عمر دراز ہوتی ہے اس لئے وہ زندہ رہا اور آخری فیصلہ کا مدعا پورا ہوا۔

الفضل کے اصلی شیریں الفاظ بہت لطیف ہیں جو کھسیانی بلی کھنبہ نوچے کے مصداق ہیں اس لئے ہم انہیں کو نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

> بدقسمت ثناء اللہ نے جو چاہا وہ یہ تھا کہ جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان کی عمر دراز ہو.... مسلمات ثنائی کی رو سے ثناء اللہ کی روسیاہی ہوگئی ...یعنی خود ثناء اللہ اپنی مجوزہ پاداش کو پہنچا اور خدا کے برگزیدہ مسیح موعود کی صداقت کو ثابت کر دیا۔ (الفضل قادیان۔ ص ۵)

یہ ہے اس پاک جماعت کے پاکیزہ الفاظ جو مسیح موعود اور مہدی مسعود کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحبت یافتہ ہیں۔ پنجابی مثل صحیح ثابت ہوتی ہے

گروجنہاں دے ٹپڑین چیلے جانڑ شڑپ

وہ اگر اپنی عادت کے پابند ہیں تو ہم بھی اپنی خو کے خوگیر۔ اس لئے تلخ جواب سے خاموشی ہے اصل جواب سے پہلے لطیفہ قابل غور ہے

لطیفہ: الفضل سے جو مضمون ہم نے نقل کیا ہے یہ بھی ۲۵۔ اپریل کا ہے اور اخبار بدر جس کے مضمون سے ہم جواب اخذ کریں گے وہ بھی ۲۵۔ اپریل کا ہے۔ یہ قادیان کا ہے تو وہ بھی قادیان کا۔ یہ مرزا صاحب کا آرگن ہے تو وہ بھی تھا۔ غرض یہ کہ ان دونوں کے رتبہ میں کوئی فرق نہیں پس اس اتفاقی لطیفہ سے لطف پاکر اصل مضمون سنئے۔

مرزا صاحب قادیانی اس دعا کی بابت فرماتے ہیں:

> ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے دراصل یہ ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی..رات کو توجہ اوس کی طرف تھی الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع ۔ صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔ (اخبار بدر ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

بتلایئے جس دعا کی قبولیت کا وعدہ خدا کی طرف سے ہو چکا ہو قبل اس کے کہ میری طرف سے انکار شائع ہو، اس دعا کی نسبت یہ کہنا کہ میرے انکار کرنے پر وہ دعا ٹل گئی خدا اور اس کے وعدوں کی ہتک کرنا نہیں تو کیا ہے؟

افسوس ہے یہ الہامی پارٹی خدائی وعدوں کو بھی ایک معشوق کے وعدہ کے برابر جانتی ہے جسکی بابت یہ کہا جاتا ہے

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

ہاں یہ خوب کہی کہ: مفسد کی عمر زیادہ ہوگئی۔

پس ثناء اللہ اپنے مسلمات سے مفسد ثابت ہوا۔

کیا خوب! ان لوگوں کے علم وفضل پر تو دنیا کو ہنسی آتی تھی، عقل بھی اس رتبہ سے کم نہیں۔ مرزا صاحب قادیانی تو بقول ان کے اسّی (۸۰) کے قریب مرے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ابھی پچاس کو بھی نہیں پہنچا ۔ پھر لمبی اور زیادہ عمر کیسے ہوئی ۔ ہاں جب میں اسی (۸۰) سال سے جو مرزا صاحب نے پائی ہے متجاوز ہو جاؤنگا تو اس وقت یہ سوال پیش کروگے تو جواب پر توجہ کی جاوے گی سردست تو یہ قابل توجہ نہیں ۔

اب میں پھر وہی سوال دہراتا ہوں کہ، مرزا کیوں مرا؟

جواب یہ ہے کہ چونکہ (بقول خود) جناب مرزا صاحب بڑے مستجاب الدعوات تھے جو کچھ خدا سے مانگتے تھے خدا ان کو دیتا تھا ان کی دعا (کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے) قبول ہوئی، کیوں نہ ہوتی جب کہ ان کا دعوی تھا

اجیب کل دعاء ك (میں (خدا) تیری یہ دعا قبول کروں گا)

بس مرزا کیوں مرا؟ جواب اس کا یہ ہے:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

ایک اور طرح سے بھی:

اڈیٹر صاحب الفضل نے مرزا صاحب کا قول خود نقل کیا ہے کہ،

سچے کے ساتھ جو جھوٹے مباہلہ کرتے ہیں وہ سچے کی زندگی ہی میں ہلاک ہو جاتے ہیں ۔ (قول مرزا، از اخبار الحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

اہل حدیث: بتلایئے مرزا صاحب قادیانی نے جو صوفی عبدالحق غزنوی مقیم امرتسر سے مباہلہ کیا اور فوت ہو گئے تو کیا ہوئے ۔

لطف یہی کہ سوائے صوفی مذکور کے کسی اور سے مرزا صاحب قادیانی کا مباہلہ ہوا ہی نہیں ۔ اصل مباہلہ میدان عیدگاہ امرتسر میں صرف انہی سے ہوا جس کا نتیجہ وہی ہوا جو مرزا صاحب قادیانی کے مندرجہ بالا قول میں مذکور ہے

فقطع دابر القوم الذین ظلموا فالحمد للہ رب العالمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۸۔ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۶ء مطابق ۹ رجب ۱۳۳۴ھ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسر میں مرزائیوں سے مباحثہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جس مباحثہ کا ذکر گذشتہ پرچے میں ہوا ہے اس کی بابت اخبار بلیٹن لاہور میں کسی نامہ نگار نے مختصر کیفیت لکھی ہے جو ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے نقل کرتے ہیں:

احمدیوں اور محمدیوں کا مباحثہ اور مولوی ثناء اللہ کی فتح:

امرتسر میں احمدیوں اور مسلمانوں کے درمیان مباحثہ کی جو خبریں کئی دن سے اڑ رہی تھیں وہ ۲۹ اور ۳۰۔ اپریل ۱۹۱۶ء کو بڑی کامیابی سے ہوا۔ اس مباحثہ کے متعلق ہمارا نامہ نگار امرت سر سے حسب ذیل لکھتا ہے؛

کچھ عرصہ سے مرزائی صاحبان امرتسر میں عام طور پر مچارہے تھے کہ مرزا صاحب قادیانی نبی ہیں اور ان کی تعلیم ایک سچے نبی کی تعلیم ہے۔ مرزائی خیالات کی تردید کوئی نہیں کرسکتا۔ آخر انجمن حفظ المسلمین کی طرف سے اس امر کی کوشش ٹھہری کہ باہم مباحثہ کی ٹھہرائی جائے۔

چنانچہ ۲۹۔۳۰۔ اپریل کو دن کے ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک مقرر ہوئے اور جائے مباحثہ مرزائی مسجد کے قریب ٹھہری۔

۲۹۔ اپریل کو میر حبیب اللہ صاحب آنریری مجسٹریٹ اور ڈاکٹر عباداللہ صاحب کی صدارت میں مولوی ثناء اللہ صاحب و مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مرزائی کے درمیان مباحثہ ہوا اور حیات و وفات مسیح پر بحث ہوئی۔

دوسرے دن ۳۰ اپریل کو میاں نظام الدین ٹھیکیدار آنریری مجسٹریٹ اور ڈاکٹر عباداللہ صاحبان کی صدارت سے مرزا صاحب قادیانی کی صداقت پر بحث ہوئی اور بحث تحریری تھی۔ جب ایک امر ختم ہوجاتا تو اس کے خاتمہ پر ہر دو میر مجلس صاحبان کے دستخط کرائے جاتے اور پھر سب کو سنایا جاتا۔

اس مباحثہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو مولوی غلام رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راجیکی پر فتح ہوئی اور مرزائی ہار گئے ۔ جلسہ میں علاوہ مسلمانوں کے دیگر مذاہب کے لوگ بھی موجود تھے اور سب نے بالاتفاق مرزائیوں کے خلاف فیصلہ دیا، (بلیٹن ۳ مئی ۱۹۱۶ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: یہ مباحثہ تو کوئی ایسا نہیں ہے کہ اس کو مباحثہ کہا جائے جب کہ مرزا صاحب اپنی زندگی میں بھی میرے مقابل نہ آئے، حالانکہ میں قادیان میں بھی گیا لیکن خدائی غیرت ملاحظہ کیجئے کہ قادیان میں ان کا چھپنا کچھ کام نہ آیا آخر خدا نے اون کو دوسرے مقابلہ کے لئے مجبور کیا کہ انہوں نے از خود اعلان کیا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرے گا۔ یہ فیصلہ جیسا کچھ ہوا بالکل قدرتی ہے اس قدرتی فیصلہ کے ہوتے ہوئے کسی زبانی فیصلہ کی حاجت نہ تھی مگر خدا کو یہی منظور ہے کہ یہ لوگ جوں ہی سر اٹھائیں درست کر دیئے جائیں۔ اس لئے امرتسر میں مباحثہ وجود پذیر ہوا جس کا نتیجہ بھی خوب ہوا...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۸۔ مورخہ ۱۲ مئی ۱۹۱۶ء مطابق ۹ رجب ۱۳۳۴ھ ص ۲۔۳)

کشمیر میں قادیانی فتنہ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ملک کشمیر مذہبی تحقیقات اور مناظرات کے لحاظ سے بہت منجمد ہے۔ جس قدر بدویت اور سادگی کا اثر کشمیر میں ہے اور کہیں نہ ہوگا۔ اس ملک میں بھی مرزا صاحب قادیانی کی تحریک پہنچ گئی ہے جس سے کشمیریوں میں اچھی خاصی حرکت پیدا ہو گئی ہے۔ فریقین کے اشتہار ہماری نظر سے گزرے ہیں آج جس اشتہار کا ذکر ہم کرنے کو ہیں وہ سب سے آخری اور سب سے حیرت افزاء ہے یہ اشتہار جس اشتہار کا جواب ہے اس میں کشمیر کے محمدی مسلمانوں نے احمدی (مرزائیوں) سے کہا تھا کہ مرزا صاحب نے جن جن پیش گوئیوں کو بطور ثبوت دعوی پیش کیا تھا ان میں سے کوئی سچی ثابت نہیں ہوئی۔ آخر میں دو پیش گوئیاں بطور مثال کے لکھی تھیں۔

الف: مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح والی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب: مولوی ثناء اللہ کی موت والی۔

اس اشتہار کا جواب جو مرزائیوں نے قادیان سے چھپوا کر کشمیر میں شائع کیا عجیب بلکہ عجیب تر ہے۔ پہلے تو مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کی ایک لمبی چوڑی فہرست دی ہے کہ پنڈت لیکھ رام امریکہ کا ڈوئی وغیرہ وغیرہ مرزا کی پیش گوئیوں کے مطابق مرے ہیں۔

ان سب کا جواب ایک ہی کافی ہے جو قرآن مجید نے دیا ہے

ھا توا بر ھا نکم ان کنتم صا دقین۔ اپنے دعوی کی دلیل لاؤ۔

ان سب کی نسبت ہمارا دعوی ہے کہ ایک بھی مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی الہامی پیش گوئی کے مطابق نہیں مرا۔

یا تو خود اپنے دعوے کو ثابت کرو کیونکہ مقدم دعوی تمہارا ہے، یا بعد اظہار عجز ہم سے ہمارے دعوی کا ثبوت مانگو۔ ہم دینے کو تیار ہیں۔

ہاں اگر مردگان کی تعداد ہی دکھانی تھی تو مسٹر عبداللہ آتھم کو بھی اس میں شامل کر لیتے۔

رہا دوسرا حصہ وہ تو ایسا لطیف ہے کہ اشتہار کے اصل الفاظ میں سنانے کے قابل ہے۔ لکھا ہے:

> اب ہم اختصار کے ساتھ ان دو باتوں کا جواب دیتے ہیں جن کو مولوی ثناء اللہ شیر پنجاب کے چیلے شال مرچنٹ نے بطور تحفہ اہل کشمیر کی خدمت میں پیش کیا ہے لیکن جواب دینے سے پہلے ہم اصولی طور پر چند باتیں عرض کرنا چاہتے ہیں اور مودبانہ التجا ہے کہ اس پر غور فرمایا جاوے اور وہ یہ ہیں
>
> الف: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی نے اپنی تصنیف مبارک فتوح الغیب میں یہ فرمایا ہے کہ یعد و لا یو فی یعنی بعض دفعہ خدا تعالی کسی بندے کے ساتھ کوئی وعدہ کرتا ہے مگر اس کو پورا نہیں کرتا۔ کیونکہ اس کا غنا ذاتی یہی ہے کہ وعدہ کر کے بندے کے ماتحت اور اس کا پابند نہیں ہو جاتا اس کے حق میں ایسا خیال کرنا بے ادبی ہے اب بتاؤ کہ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کا اصول قابل پابندی ہے یا شال مرچنٹ امرتسری کا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

یہ مضمون مرزا صاحب قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی سے لیا گیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

رہی وعدہ کی پیش گوئی جس کی نسبت یہ حکم ہے کہ ان اللہ لا یخلف المیعاد، اس کی نسبت بھی ہمارا یہ ایمان ہے کہ خدا اس وعدہ کا تخلف نہیں کرتا جو اس کے علم کے موافق ہے۔ لیکن اگر انسان اپنی غلطی سے ایک بات کو خدا کا وعدہ سمجھ لے، جیسا کہ حضرت نوح نے سمجھ لیا تھا، ایسا تخلف وعدہ جائز ہے۔ کیونکہ دراصل وہ خدا کا وعدہ نہیں، بلکہ انسانی غلطی نے خواہ نخواہ اس کو وعدہ قرار دیا ہے۔ اسی کے متعلق سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں

قد یو عد و لا یو فی (مرزا صاحب کی کتاب میں اسی طرح مرقوم ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) یعنی کبھی خدا تعالی وعدہ کرتا ہے اور اس کو پورا نہیں کرتا۔

اس قول کے بھی یہی معنی ہیں کہ اس وعدہ کے ساتھ مخفی طور پر کئی ایک شرائط ہوتے ہیں اور خدا تعالی پر واجب نہیں کہ تمام شرائط ظاہر کرے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۳۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس بیان میں مرزا صاحب قادیانی اور مرزا صاحب کی تعلیم میں مرزائیوں نے حضرت محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی پر بہتان لگایا ہے۔ حضرت ممدوح نے یہ نہیں فرمایا جو مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے۔ بلکہ یہ فرمایا ہے کہ جب بندہ قرب الٰہی میں اعلی مرتبہ کو پہنچتا ہے تو

فحینئذ یجو ز ان یعده اللہ بوعده ثم ... یظهر للعبد و فاء بذلك و لا یبلغه ما قد تو همه من ذلك (فتوح الغیب مقالہ ۵۶)

...اس وقت ہوسکتا ہے کہ خدا اوس کے ساتھ کوئی وعدہ کرے پھر اس پر اس وعدہ کی وفا ظاہر نہ کرے اور جو اس بندے نے اس وعدہ سے سمجھا ہے وہاں تک اوس کو نہ پہنچاوے

غرض یہ کہ حضرت پیر عبدالقادر جیلانی صاحب نے یہ نہیں کہا کہ خدا وعدہ پورا نہیں کرتا۔ بھلا وہ کیسے کہتے جب کہ خود خدا تعالی بار بار فرماتا ہے میں وعدہ خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوں، اور لوگوں کو وعدہ خلافی سے منع کرتا ہے تو پھر کیونکر ممکن ہے کہ وہ خود ہی وعدہ خلافی کرے۔

ایسے خدا پر بندوں کو کیا بھروسہ ہوسکتا ہے اور ایسے ملہم اور نبی اور مہدی کا کیا اعتبار ہوسکتا ہے جو لوگوں میں ایک بات شائع کرے کہ یہ ہوگا وہ ہوگا، مگر آخر کار جب نہ ہو، تو کہہ دے کہ خدا قادر قیوم ہے، اس کو وعدہ خلافی کرنے سے کوئی مانع نہیں۔ وہ جو چاہے سو کرے۔ انا للہ۔

آگے چل کر کشمیری صاحب لکھتے ہیں:

علاوہ اس کے ہم قرآن شریف کی ایک آیت پیش کرتے ہیں۔

ب۔ و ما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بھا الاولون

یعنی ہم کو نشانات دکھانے سے کوئی چیز روکنے والی نہیں لیکن پہلے لوگ نشانات کی تکذیب کرتے ہیں۔

تو یہ امر مانع ارسال آیات ہو جاتا ہے۔

اب خدارا بتاؤ کہ اگر ہم بفرض محال یہ بات مان بھی لیں کہ ہزارہا الہامات میں سے یہ دو پورے نہیں ہوئے تو بر بناء اصول شیخ عبدالقادر جیلانی ضروری نہ تھا کہ دو الہام بھی پورے ہو جاتے اور قرآن شریف کی رو سے یہ بات صاف ہے کہ جب تم نے اور تمہارے پہلوں نے ہزارہا نشانات سے فائدہ نہ اٹھایا تو یہ دو نشان تم کو نہیں دکھائے گئے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بہت خوب! مگر اس آیت میں وہ نشان دکھانے سے انکار ہے جو کفار خود مانگا کرتے تھے۔ یہ نہیں کہ جن کے دکھانے کا خدا نے کو وعدہ کیا تھا، ان سے انکار ہے۔

آپ کہتے ہیں یہ دو نشان پورے نہیں ہوئے، تو کیا ہوا؟

سنیئے! مرزا صاحب قادیانی تو خود لکھتے ہیں:

ایک جھوٹ کے مقابلے پر ہزارہا نشانات بھی مفید نہیں (حقیقت الوحی ص ۳۲۹)

اس کے بعد کشمیری صاحب لکھتے ہیں

اصل بات یہ ہے (۱) کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح جو پیشین گوئی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکور تھا وہ پیشین گوئی مشروط تھی چونکہ اس کا ایک حصہ پورا ہو گیا تھا لہذا منہاج نبوت پر میرزا صاحب نے اپنی زندگی میں وفات سے پہلے کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۳۲ میں لکھ دیا کہ اللہ تعالی نے اس پیش گوئی کو مطابق اپنی سنت کے مؤخر یا منسوخ کر دیا ہے۔کتاب حقیقۃ الوحی کو کھول کر اس مضمون کو غور سے پڑھو۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کتاب حقیقۃ الوحی کو ہم پیچھے پڑھیں گے، پہلے تم کو وہ کتاب پڑھنی چاہیے جو اس سے پہلے کی تصنیف ہے۔وہ ہے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم۔پس اوس کا اقتباس پہلے سنئیے۔مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں:

اس پیش گوئی (دختر احمد بیگ کے نکاح والی) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی کہ

يتزوج ويولد له

یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔

اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں، کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔

گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔(ص ۵۳)

اس اقتباس کو غور سے پڑھو اور بتلاؤ کہ اس پیش گوئی میں اب کوئی خفا رہا ہے جب کہ (بقول مرزا) خود رسول خدا ﷺ نے اس کی تصدیق فرما دی اور یہ ارشاد فرمایا کہ مسیح موعود کی علامت یہ ہوگی کہ وہ احمد بیگ کی لڑکی سے الہامی نکاح کرے گا۔تو اب ذرہ انصاف سے کہیے ایک طرف تو یہ حدیث دوسری طرف نکاح کا نہ ہونا، مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کی دلیل ہے یا بطالت کی۔کیا اس سے یہ نتیجہ صاف نہیں نکلتا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول قادیانی کی رسالت

بطالت ہے بطالت ہے بطالت

آگے چل کر کشمیری صاحب لکھتے ہیں:

یہ سوال کہ مولوی ثناء اللہ صاحب دعا کے مطابق کیوں ہلاک نہیں ہوئے اس کے متعلق یہ گذارش ہے کہ اس اشتہار میں میرزا صاحب صاف تحریر فرماتے ہیں کہ میں کسی وحی یا الہام کی بنا پر ایسا نہیں لکھتا بلکہ صرف ایک دعا کرتا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ تم کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ مرزا صاحب کی یہ ایک دعا قبول نہیں ہوئی۔ یہ کہنے کا تم کو حق نہیں کہ میرزا صاحب کا کوئی الہام سچا نہیں نکلا۔،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: یہ بات خود مرزا قادیانی کو سوچنی چاہیے تھی۔ اس دعا کی عدم قبولیت پر وہ خود لکھتے ہیں:

میں جھوٹا دجال مکار دغا باز وغیرہ ہیچو قسم سمجھا جاؤں۔

پھر معترض نے بھی اگر یہی کہا تو کیا برا کیا۔ مرزا صاحب قادیانی کے اپنے الفاظ سنئے۔ آپ لکھتے ہیں:

اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے۔ اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں، اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے، تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے اون کو اور اون کی جماعت کو خوش کر دے آمین۔

(اقتباس از اشتہار آخری فیصلہ مرقومہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

بتلایئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود کیا فیصلہ فرمایا ہے۔

اور سنئے۔ کشمیری صاحب لکھتے ہیں:

اب اگر ثناء اللہ کے زندہ رہنے سے تم میرزا صاحب پر اعتراض کرتے ہو، تو ہم ایک اور سوال کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت رسول کریم نے ایک رؤیا کی بنا پر فرمایا تھا کہ مسیلمہ کذاب (کنگنوں والا خواب ۔کشمیری) میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا۔

پھر کیا سبب ہوا کہ آنحضرتﷺ کی وفات کے بعد زندہ رہا اور اس کی وجہ سے بہت سے لوگ مرتد بھی ہوگئے۔

اوس کا جواب یہ ہے کہ وہ کاذب آنحضرتﷺ کے خلیفہ کے ہاتھ سے ہلاک ہوا اور خلیفہ کے ہاتھ سے ہلاک ہونا آنحضرتﷺ کے ہاتھ سے ہلاک ہونا تھا۔لہذا نبی کریم کی رؤیا بہت درست اور صحیح تھی لیکن نادانوں نے اس حقیقت کو نہیں سمجھا۔

دوسری بات یہ بھی ہے کہ آنحضرتﷺ کا یہ فرمانا کہ میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا، وحی سے نہ تھا بلکہ اجتہاد سے تھا۔اگر اجتہاد پورا نہ ہوا، تو وحی یا الہام پر اعتراض نہیں پڑتا۔

علاوہ برآن جیسا کہ آنحضرتﷺ نے اس کے ہلاک ہونے کی پیش گوئی کی تھی، ایسا ہی مرزا صاحب کی دعا میں ہلاکت کا لفظ ہے۔ثناءاللہ کے مقابلہ میں مرزا صاحب ابھی زندہ ہیں۔مگر افسوس کہ تم اس نکتہ معرفت کو سمجھ نہیں سکتے تم کو تو ابھی حیات النبی کا مسئلہ سمجھ میں نہیں آ سکتا اس باریک راز کو کیوں کر سمجھ سکتے ہو۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

آنحضرتﷺ کا یہ فرمانا کہ مسیلمہ کذاب میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا کسی کتاب میں نہیں، بلکہ محض قادیانی گپ ہے صحیح بخاری کے اصل الفاظ سنئے حضورﷺ فرماتے ہیں:

بینما انا نا ئم ر أیت فی یدی سوا رین من فا ھمّی شا نھما فارجی الی فی المنا م ان النفختھما فنفختھما فطا را فا و لھما کذا بین یخر جا ن بعدی فکا ن ا ھد ھما العنسی و لآ خر مسیلمة صا حب الیما مة ۔(بخاری جلد اول ص ۵۱۱)(میں ایک وقت میں سورہا تھا میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں سونے کے دو کنگن ہیں۔ان سے مجھے دقت ہوئی تو مجھے القاء ہوا کہ ان کو اڑا دے میں نے اوپر کو پھونکا تو وہ اڑ گئے۔میں نے ان دو کنگنوں کی تعبیر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ میرے بعد دو کذاب نکلیں گے۔ راوی کہتا ہے ایک عنسی ہوا اور دوسرا مسیلمہ)

اس روایت میں آنحضرت ﷺ نے خود صاف الفاظ میں فرمایا ہے کہ میرے بعد وہ نکلیں گے۔

کشمیری احباب کو چاہیے مرزائیوں سے ان کی پیش کردہ روایت کا سختی سے تقاضا کریں۔ صحیح حدیث میں آیا ہے

من کذب علی متعمداً فلیتبوؤا مقعدہ فی النار

(یعنی جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی نسبت جھوٹی حدیث بیان کرے اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا۔

یا تو حوالہ دکھاویں یا اس حدیث کے مطابق اپنی فکر کریں۔

مختصر یہ کہ مرزا صاحب قادیانی نے ان دونوں باتوں (دختر احمد بیگ کے نکاح اور مولوی ثناء اللہ کی موت) کو اپنی صداقت کا ثبوت پیش کیا تھا، اور ان پر اپنا مدار صدق رکھا تھا، جو نہ ہوا۔ بلکہ اس کے برعکس ثابت ہوا۔ چنانچہ ہمارے رسالہ الہامات مرزا، اور فاتح قادیان میں مفصل مرقوم ہے۔ اس لئے ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی کوئی پیش گوئی بھی الہامی ثابت نہیں ہوئی۔ جس کو دعوی ہو وہ ہمارے سامنے آئے

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۳ نمبر ۲۹۔ مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۱۶ء۔ ۱۶ رجب ۱۳۳۴ھ ص ۲۔۴)

فیصلہ ہو گیا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

یوں تو قادیانی مشن سے ہمارا بہت سے مسائل میں اختلاف ہے مگر خدا کی مہربانی سے یہ اختلاف اپنے مرکز پر آکر بہت ہی مختصر ہو گیا تھا۔ یعنی جب سے مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو میرے متعلق اشتہار دیا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا، ساری قادیانی بحث کی تنقیح صرف یہ قرار پائی تھی کہ یہ دعا قبول ہوئی یا نہیں۔ ادھر سے زور دیا جاتا تھا کہ قبول ہوئی، اودھر سے مختلف الفاظ میں جواب ملتا ہے جن کا مختصر مطلب یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت دکھائی جاتی ہے

مگر خدا بھلا کرے کہ اڈیٹر الفضل کا جس نے صاف لفظوں میں دعا کی قبولیت کا اقرار کر کے ہمیں اور قادیانی امت کو آئے دن کی چخ چخ سے بچایا۔ جزاہ اللہ خیرالجزاء۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہے:

یہ دعا قبول ہوئی اور ضرور ہی ہوئی، (الفضل قادیان۔ ۱۶ مئی ۱۹۱۶ء)

جب دعا قبول ہوئی تو مرزا غلام احمد کیوں فوت ہوئے اور اگر وہ حسب دعا کے فوت ہوئے ہیں تو کاذب ہوئے اور کاذب ہوئے تو یہ لوگ ان کے نام لیوا کیوں ہیں۔ ان سب باتوں کا جواب اڈیٹر صاحب دیتے ہیں اور کیا خوب دیتے ہیں:

سچے جھوٹے میں خود ثنائی مسلمات کے مطابق فیصلہ بھی ہو گیا۔ اور وہی زندہ رہا جس نے کہا تھا کہ عمر ومہلت تو جھوٹوں کو ملا کرتی ہے (الفضل مذکور)

بہت خوب! دعا تو قبول ہوگئی (مسلمہ فریقین) اب دعا کا مضمون دیکھنا ہے کہ کیا تھا۔ سو یہ کوئی مشکل کام نہیں جناب مرزا صاحب کے الفاظ دعائیہ ان کے اشتہار مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں ہم دیکھ سکتے ہیں اور پبلک کو دکھا سکتے ہیں۔ لیجئے اگر کوئی حرف غلط ہو تو ٹوک دیجئے گا جناب مرزا صاحب اپنے اشتہار مذکور میں فرماتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ نے تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا ہے اور دور دور ملکوں تک میری نسبت پھیلا دیا ہے کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔

سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ اپنی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمات کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔

اس لئے اب میں تیری ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی ہی میں دنیا سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھالے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔
اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔
آمین ثم آمین ربنا افتح بیننا و بین قو منا بالحق و انت خیر الفا تحین آمین ۔مرزا غلام احمد مسیح موعود

یہ الفاظ دعائیہ جناب مرزا صاحب قادیانی صاف صاف ہیں ۔اس دعا کا مطلب ہم بتلاتے ہیں امید ہے تمام ناظرین بھی وہی سمجھے ہوں گے سنئے بتلاتے ہیں مرزاصاحب کہتے تھے میں مسیح موعود ہوں میں کہتا تھا آپ اپنے دعوی میں سچے نہیں بس اس نزاع کے متعلق مرزا صاحب دعا کرتے ہیں کہ جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے ۔نتیجہ کیا ہوا؟ اگر گوئم زبان سوزد بتلایئے اس میں ایچ پیچ کیا اور لاگ لپیٹ کیا ۔جس کی دعا ہے اسی کے الفاظ میں دیکھ لو کیا ہے

اخیر میں، میں پھر الفضل کے اڈیٹر صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے دعا کی قبولیت کا اقرار کر کے ہم کو بہت سی الجھنوں سے نکال دیا۔خدا کرے کسی بیرونی ہوا کے اثر سے متاثر ہو کر آئندہ کو منکر نہ جائیں ۔کیوں

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۰ جلد ۱۳۔ ۲۶ مئی ۱۹۱۶ء۔ مطابق ۲۳ رجب ۱۳۳۴ھ۔ص ۴۔۵)

قادیانی غلط بیانی

۱۶ مارچ ۱۹۱۶ء کے اخبار فاروق نے جو مضمون بعنوان جلسہ دہلی کی کامیابی کا نشان، شائع کیا ہے جس میں پانچ طلباء کی روانگی فخراً سوئے قادیان درج کی ہے۔ اس کی حقیقت اہل دہلی کو تو بخوبی معلوم ہے، مگر باہر کے اصحاب اس کی تہ سے کم واقف ہوں گے، اس واسطے اطلاع دی جاتی ہے کہ قادیانیوں نے کچھ عرصہ سے کرایہ کے آدمی یہاں کے چند مدارس میں چھوڑ رکھے ہیں۔ اور یہ آدم صورت کم سواد طلبا کو وقتاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوقتاً بحث ومباحثہ اور لالچ وطمع دنیاوی میں مبتلا کرتے رہتے ہیں۔ گذشتہ ماہ میں ہر چند جماعت قادیانی نے دہلی کی مخلوق کو بہکانے میں بہت زور مارا، مگر ناکام و نامراد رہے اور کوئی شکار ہاتھ نہ آیا، تو رفع خجالت اور اظہار کارکردگی کیلئے یہ ترکیب نکالی گئی کہ ان کرایہ کے آدمیوں میں سے چند نفوس ساتھ لے جاکر شہرت دی جاوے تاکہ اپنے ہم جنسوں میں جلسہ دہلی کی کارگذاری ثابت ہو۔ سیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون قادیانی جماعت کو معلوم رہے کہ یہاں کے منتظم مدارس ایسے غافل نہیں ہیں کہ طلبا کے حال وقال و مآل سے ناواقف ہوں آئندہ اگر ضرورت ہوگی تو بقیہ طلباء کے نام جو آپ کے ہاں سے ایسے کام پر مقرر ہیں اظہار بھی کر دیئے جائیں گے انشاءاللہ تعالی۔ محمد حسن ممبر کانفرنس اہل حدیث دہلی،

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۰ جلد ۱۳۔ مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۰)

اہل حدیث جیپور اور قادیانی واعظ

مقلدین سے تو اکثر مناظرہ اور چھیڑ چھاڑ ہوتی ہی رہتی ہے کچھ عرصہ سے معدودے چند قرآنی وقادیانی فرقہ کے لوگ پیدا ہوگئے اون سے بھی گاہے گاہے گفتگو ہوا کرتی ہے۔ مناظرہ کی نوبت نہیں پہنچی تھی مگر ایک شخص عبدالکریم نامی باشندہ اجمیر پیشہ رنگ ریزی مدعی تھے کہ مجھ کو جیپور میں کوئی مولوی نہیں ملتا جو میرا جواب دے۔ یہ حضرت یہاں قادیانی مشن کی اشاعت میں سرگرم تھے۔ تھوڑے عرصہ سے کچھ لوگ تقلید و بدعت سے تائب ہوکر متبع سنت ہوگئے ہیں ان کو عقاید حقہ سے پھیر کر قادیانی مشن میں داخل کرنے کے لئے بہت کچھ ان پر حملے کئے اور خواہ مخواہ اپنے مشن کی کتابیں سنانے لگے۔

بالآخر ان لوگوں نے تنگ آکر حسب خواہش مولوی صاحب قادیانی کے اس عاجز کو مناظرہ پر مجبور کیا اور شرائط مناظرہ قرار پا کر طے ہوگیا کہ مناظرہ تحریری ہوگا اور فریق مغلوب کو تائب ہوکر غالب کا مذہب اختیار کرنا پڑے گا۔

مولوی قادیانی نے یہ اور تحریر فرمایا (مقام شکر ہے اس پروردگار کا کہ اس نے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندوں کا دل تحقیقات نور کی طرف پھیرا ہم بہت خوش ہیں اور خوشی کے ساتھ سب شرائط منظور کرتے ہیں)

چنانچہ مناظرہ شروع ہوا تاریخ ۲ رجب ۱۳۳۴ھ بوقت شام

اہل حدیث: حق سوال بدلائل عقلی ونقلی مجھ کو حاصل ہے لہذا مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ آپ کا کیا عقیدہ ہے۔

قادیانی: بے شک حق سوال آپ کو حاصل ہے مگر میں متلاشی حق ہوں (متلاشی کسی بات کی اشاعت نہیں کیا کرتا کیونکہ وہ ابھی تک خود تلاش میں ہے۔ جب تک کسی بات کا یقین نہ ہو۔ اس کی اشاعت نہیں ہوسکتی۔ مرزائی صاحب کا اشاعت کرنا اور بوقت سوال اپنے آپ کو متلاشی کہنا انصاف اور دیانت سے بہت دور ہے تعجب ہے اہل حدیث مناظر نے یہ مواخذہ کیوں نہ کیا۔ اہل حدیث اڈیٹر) اور چاہتا ہوں کہ حضرت عیسی کی حیات وممات میں ہی گفتگو ہو کر تسفیہ (تصفیہ) ہو جائے اگر میری پیش کردہ آیات سے وفات ثابت نہ ہوگی تو میں مان لوں گا کہ مرزا غلام احمد اپنے دعوی میں جھوٹے ہیں میں حق کو قبول کرلوں گا بقلم خود اس پر دستخط کر دیئے۔

اہل حدیث: اگرچہ میرے سوال کو ایک خاص بات پر محدود کرنا آپ کا خلاف منصب ہے مگر آپ تلاش حق کے مقر ہو کر یہ درخواست کرتے ہیں اس لئے منظور کرتا ہوں۔ اب آپ وفات حضرت عیسی کے ثبوت میں ایک ایک آیت پیش کریں اور بعد تحریر تصفیہ ایک آیت کے دوسری آیت پیش کریں

قادیانی: پہلے میں دو آیت ایک ساتھ پیش کرتا ہوں

اول اذ قال اللہ یاعیسی انی متو فیك و را فعك الی ...

دوم۔ و قال اللہ یا عیسی ابن مر یم أأنت قلت للناس ... ... علی کل شیء شهيد۔

اس سے وفات ثابت ہوتی۔ ۱۰ بجے شب کے جلسہ ختم ہوا۔

۳ رجب ۷ بجے شام

اہل حدیث: اول آیت میں وہ مقولہ اللہ پاک کا ہے جو حضرت عیسی سے خطاب کر کے چار وعدوں کا فرمایا ہے تجھ کو وفات دینے والا ہوں،

۲۔ اور اٹھانے والا ہوں۔

۳۔ اور پاک کرنے والا ہوں کافروں کے الزام سے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴، اور تابعداروں کو منکرین پر غالب کرنے والا ہوں۔
اس کا جواب یہ ہے کہ اللہ نے تابعداروں کو نافرمانوں پر غالب کر دیا تطہیر کا وعدہ و ما قتلوہ و ما صلبوہ اور و ما قتلوہ یقیناً سے پورا ہو گیا رفع کا وعدہ بل رفعہ اللہ الیہ سے پورا ہو گیا۔ رہا وعدہ وفات اس کا انتظار باقی ہے
دوم آیت میں اللہ تعالی قیامت کے روز حضرت عیسی سے سوال کرے گا۔ اوس کا جواب وہ جناب باری میں عرض کریں گے آخر تک ..۔ سو اوس وقت سے پہلے بے شک مر چکیں گے اس سے بھی آپ کے دعوی کا ثبوت حاصل نہیں ہے
قادیانی: (بعد مباحثہ وتقریر طویل کے) میں مناظرہ نہیں کرتا کہ لائق نہیں ہوں۔
بقلم خود عبدالکریم۔ مناظرہ ختم ہوا،
بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے
اڈیٹر اہل حدیث امرتسر: امرتسری مباحثہ میں ان تمام آیات کا مفصل ذکر ہے جو ۲۰ اور ۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء کو ہوا تھا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۰ جلد ۱۳۔ ۲۶ مئی ۱۹۱۶ء ص ۱۱)

پیغام صلح کا پیغام جنگ

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
قادیانی مشن کی دوسری پارٹی جس کا نام ہماری اصطلاح میں لاہوری پارٹی ہے اس کا اخبار پیغام صلح، ہم کو جنگ کی دھمکی نہیں بلکہ بڑی شریفانہ لفظوں میں اعلان دیتا ہے چنانچہ اوس کی سرخی کے الفاظ یہ ہیں:

ثنائی مزخرفات کا جواب

اس سرخی کے نیچے اڈیٹر پیغام صلح بہت کچھ گھبرائے ہوئے معلوم ہوتے ہیں چنانچہ اون کے الفاظ یہ ہیں:
افسوس کہ ہمارا وہ وقت کہ جو غیروں کی جواب دہی اور دنداں شکنی پر صرف ہونا چاہیے تھا گھر کے جھگڑوں نے اسے ضائع و برباد کرنا شروع کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آپ کے مسیح موعود پر بھی افسوس ہے کہ جب سے مسیحیت کا دعوی کیا مسلمانوں ہی سے جنگ رہی۔ افسوس، اڈیٹر اہل حدیث) جس کا نتیجہ یہ ہے کہ بیرونی دشمن میدان کو خالی دیکھ کر اپنے بلوں سے نکل کر بچھوؤں کی طرح کاٹ کھانے کے لئے دوڑے ہوئے چلے آرہے ہیں اور ان سب کا سردار امرتسری مکذب تو بالکل سر پر چڑھتا ہوا چلا جارہا ہے۔ اس نے اپنے مایہ ناز اہل حدیث کے ہر نمبر میں سلسلہ عالیہ کی تکذیب کا گویا ٹھیکہ لے رکھا ہے اور وہ اس میں تمسخر واستہزاء اور نکتہ چینیوں سے کام لے کر یریدو ن لیطفؤا نور اللہ بافواھھم کی عملی تصدیق کر رہا ہے ہم نے پچھلی چند اشاعتوں میں وقتاً فوقتاً اس کی بعض باتوں کے جواب بھی دیئے اور ایک حد تک خاموشی بھی اختیار کی کیونکہ بفحوائے آیت کریمہ اذا خاطبھم الجاھلو ن قا لوا سلا ما وہ باتیں تھی ہی اس قابل کہ ان پر خاموشی سے کام لے کر ایسے مکذبین سے اعراض کرنا ہی واجب (۱) تھا لیکن میں دیکھتا ہوں کہ یہ خاموشی اب الٹا نتیجہ پیدا کرنے لگی ہے کیونکہ ثنائی دام افتادوں کو اس کے ڈالے ہوئے پیچ در پیچ چکر کاٹنے کی تو گنجائش نہیں ہوتی مگر سنی سنائی باتوں کو پلے باندھ کر دوسروں پر طعنہ زنی کرنے کی عادت بیشک راسخ ہونے لگی ہے۔ اس لئے امرتسری مکذب کو میں متنبہ کرنا چاہتا ہوں کہ

کلیجہ تھام کے بیٹھو اب میری باری آئی

اس کی تمام مزخرفات کا جواب میں بتوفیق ایزدی آج سے شروع کر کے تمام پچھلے قرض کی ادائیگی کا ذمہ لیتا ہوں اور اس لئے میں بتانا چاہتا ہوں کہ

یہ گمان مت کر کہ یہ سب بدگمانی ہے معاف
قرض ہے واپس ملے گا تجھ کو یہ سارا ادھار

(۳۱ مئی پیغام صلح لاہور)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیارے اڈیٹر! بڑے خفا معلوم ہوتے ہو۔ پیغام صلح اور یہ جنگ:
برعکس نہند نام زنگی کافور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا تم اگر اپنی بد گوئی میں مجبور ہو تو ہم بھی اپنی نرم گوئی میں معذور ہیں

بہت خوب چونکہ آپ نے کل قرضہ چکا دینے کا ارادہ کر لیا ہے اس لئے ہم آپ سے پہلے آپ کا مسلمہ قرضہ مانگتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے :

آپ نے ۹۔ اپریل کے پیغام میں لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ عدالت میں کہہ چکا ہے کہ جھوٹ بولنے سے اتقاء و پرہیزگاری میں کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔،

اس کے متعلق آپ کو ایک خط لکھا گیا تھا جس میں آپ سے اصل الفاظ کا مطالبہ بذریعہ اخبار کیا تھا جس کا جواب آپ نے ایک قلمی خط کے ذریعہ تھا جو درج ذیل ہے:

مکرمی مولوی صاحب۔ آپ کا خط موصول ہوا۔ یہ بیشک صحیح ہے کہ میں نے اصل مسل کو دیکھ کر یہ فقرہ نہیں لکھا اور صرف قادیانی اخبارات کی روایت سے ہی اسے لکھ دیا تھا کیونکہ میرے علم و یقین میں یہی بات صحیح ہے مگر آپ کا خط پہنچنے پر میں نے اصل مسل کی تلاش بھی شروع کر دی ہے اور انشاء اللہ ایک ہفتہ تک میں اس تلاش میں کامیاب ہو جاؤنگا اور پھر اس کے بعد جیسا ہو گا اخبار میں درج کر دوں گا اگر مسل میں آپ کے الفاظ کا وہ مفہوم اور منشاء نہ پایا گیا جو کہ میں نے اپنے الفاظ میں لکھا ہے تو مجھے اپنے الفاظ کی تردید کر دینے میں ذرا بھر عذر یا کوئی ہچکچاہٹ نہ ہو گی۔

خدا کرے یہ ایک بہت بڑا دھبہ جو مدت سے آپ کے نام پر لگ رہا ہے اسی طرح دور ہو جائے بہر حال میں عنقریب صحیح نتیجہ پر پہنچ کر آپ کو جواب دونگا یا اخبار میں اسے چھاپ دونگا۔

آپ مطمئن رہیں اور ایک ڈیڑھ ہفتہ تک انتظار کریں۔

والسلام دوست محمد اڈیٹر پیغام صلح احمدیہ بلڈنگس لاہور،

مورخہ ۱۱۔ اپریل ۱۹۱۶ء

اس خط کے بعد اہل حدیث امرتسر ۵ مئی ۱۹۱۶ء کے ذریعہ آپ کو یاد دہانی کی گئی کہ براہ مہربانی اپنا وعدہ پورا کیجئے یعنی مسل سے میرے اصل الفاظ نقل کیجئے ورنہ اس افتراء سے توبہ کیجئے آپ نے باوجود وعدہ اور باوجود اقرار و اعتراف آج تک نہ تو ثبوت دیا نہ اپنی غلط گوئی کی اصلاح کی۔ کیا ایک دیانتدار صالح متقی کا یہی کام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقول آپ کے:

اب آپ کو کس طبقے میں شمار کیا جائے اور کیا نام آپ کا رکھا جائے،۔

(پیغام صلح لاہور ۲۱ مئی ص ۸ کالم ۳)

امید ہے اڈیٹر صاحب پہلے اس قرضہ کی فکر کریں گے ہاں خط مذکور میں آپ کا یہ لکھنا کہ: خدا کرے یہ ایک بہت بڑا دھبہ آپ سے دور ہو جائے،

جھوٹا دھبہ تو کسی طرح مضر نہیں ہوتا مگر سچا دھبہ البتہ قابل افسوس ہوتا ہے جیسا کہ آپ پر افتراء کرنے سے لگ رہا ہے۔ یا آپ کے بھائی بندوں پر جنہوں نے مجھ پر یہ اور اس کے علاوہ یہ افتراء کیا تھا کہ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے اشتہار آخری فیصلہ کے جواب میں لکھا تھا کہ: حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔،

حالانکہ میں عرصہ دراز سے پوچھ رہا ہوں کوئی مرزائی نہیں بتلاتا کہ میں یہ کہاں کہا۔ امید ہے قادیانی مشن کی دونوں پارٹیاں آئندہ کو فرمان خداوندی کا ضرور لحاظ رکھا کریں گے جو یہ ہے:

انّ الذین یؤذو ن المو منین و المؤمنا ت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتانا و اثما مبینا ۔

پیغام صلح لاہور نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۷ مارچ کے بیان کا ثبوت مانگا ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی کی کتاب حقیقت الوحی کا حوالہ دیا گیا تھا ہمارے الفاظ یہ تھے جو اڈیٹر پیغام نے خود نقل کئے ہیں:

اسلام کا منکر اور مرزا کا منکر دونوں برابر کے کافر ہیں۔

تعجب ہے ہم نے کتاب کے ساتھ صفحہ کا بھی حوالہ دیا تھا پھر بھی فاضل اڈیٹر نے حوالہ پوچھنے کی تکلیف گوارا کی۔ لیجئے ہم اصلی عبارت نقل کر دیتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

کفر دو قسم پر ہے: (اول) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ (دوم) دوسرے وہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جسکے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اسلئے کہ وہ خدا کے رسول کے فرمان کا منکر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں (حقیقت الوحی ص ۱۷۹)

اڈیٹر صاحب! بتلایئے؛ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں، اس کا وہی مطلب ہے جو ہم نے کہا یا کچھ اور۔ آپ کو چاہیے تھا کہ ہمارے پیش کردہ حوالہ کو دیکھتے پھر اوس کو نقل کر کے پبلک میں لاتے، نہ یہ کہ زبانی جمع خرچ دکھا کر ہون ہاں کر کے چلتے بنے۔

دوسرا اعتراض: ہم پر یہ کیا کہ ۳۱ مارچ کے اہل حدیث امرتسر میں جو لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام ہی اسلام ہو جائے گا سوائے اسلام کے کوئی قوم نہ ہوگی۔ مرزا صاحب قادیانی پر یہ بہتان ہے مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میری زندگی میں ایسا ہوگا بلکہ جو کام ان کے اتباع کے ذریعہ ہوگا وہ بھی دراصل اونہی کا ہے۔ مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں ایسا ہونا نہیں لکھا۔ اس کے جواب میں ہم ایک لائق نامہ نگار کا مضمون نقل کرتے ہیں جو یہ ہے:

صادق اور کاذب مسیح کی علامت مرزا کے قلم سے

(منشی اللہ دتا از جھنگ)

صاحبان! السلام علیکم اما بعد احقر العباد بندہ اللہ دتا ساکن شہر جھنگ اپنے دعوی کے ثبوت میں مرزا غلام احمد قادیانی کا خود تجویز کردہ فیصلہ یا نشانات جو اپنے دعوی مسیح موعود ہونے کے بارہ میں مقرر کئے ہیں ذیل میں اصل عبارت معہ پتہ صفحہ درج کرتا ہوں۔

اخبار بدر نمبر ۲۹ جلد ۳ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۴۔

جب میں نے دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ میرے ساتھ جماعت ہے اور جو نشانات میرے لئے ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشان کے نہیں گذرتا مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلا دوں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اورنشان دنیا پر ظاہر کردوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑوں نشان ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔اگر میں اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود ومہدی موعود کو کرنا چاہیے تو پھر میں سچا،اور اگر یہ کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام : فقط غلام احمد

اگر بلاتعصب اور بلا طرف داری کے عبارت بالا میں غور کر لے دیکھا جاوے تو آفتاب نیم روز کی طرح یہ بات بخوبی روشن ہو جاتی ہے کہ دراصل مرزا غلام احمد کو بھی اپنے صادق مسیح موعود ہونے کا پورا پورا یقین نہیں تھا ورنہ وہ یہ معیار مقرر نہ کرتے جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے (مثلاً: میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے۔ا۔کہ میں عیسی پرستی کے ستوں کو توڑ دوں۔

۲۔اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلا دوں۔

۳۔اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اورعظمت اورنشان دنیا پر ظاہر کروں۔

۴۔اگر مجھ سے کروڑوں نشان ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔

۵۔ اور اگر میں مرگیا اور جو کام مسیح موعود یا مہدی موعود نے کرنے تھے مجھ سے کچھ نہ ہوا تو سب لوگ گواہ رہیں میں جھوٹا ہوں)

اومریدان مرزا غلام احمد! تم ہی خداوند قہار سے ڈر کر ایماناً اور انصافاً کہو کہ کیا مرزا صاحب کی زندگی میں یا اب تک عیسی پرستی کا ستون ٹوٹ گیا؟ یا بجائے تثلیث کے توحید پھیل گئی؟ اور یا آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت دنیا پر ظاہر ہوگئی؟ یعنی عیسائیوں نے حضرت عیسی کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنا چھوڑ دیا؟ اور تثلیث کو ترک کر کے توحید کے قائل ہوگئے؟ اور یا عیسائیوں اور ہندوؤں آریوں وغیرہ نے آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت کو مان لیا؟ یا عیسائی اور آریہ وغیرہ جیسے مرزا غلام احمد کی زندگی میں مخالف اسلام تھے ویسے ہی آج تک ہیں اگر ایماناً اور انصافاً دیکھا جائے تو عیسائی وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اپنے عقاید باطلہ میں اور اسلام کی مخالفت میں کچھ بھی کمی نہیں ہوئی بلکہ عیسائی وغیرہ اپنے اپنے عقاید باطلہ میں دن بدن ترقی کرر ہے ہیں۔ پس اظہر من الشّمس ہے کہ جو کچھ مرزا صاحب نے اپنے حق میں لکھا ہے (مثلاً اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں)۔ پس میرے نزدیک مرزا صاحب کا ایسا لکھنا اپنے آپ کو بری الذمہ کرنے کا خیال تھا یا خداوند تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے مرزا صاحب سے توبہ نامہ لکھوایا۔ پس جو لوگ اب بھی مرزا صاحب کے خود کردہ فیصلہ کو قبول کر کے حق کی طرف رجوع نہ کریں اون کی ضد ہے اور ضد کا علاج میرے پاس نہیں۔ فقط

چھوڑ دو ناحق یہ جھگڑا مرنے والا مر گیا
اپنے دعوے کو وہ بندہ خود ہی جھوٹا کر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۲ جون ۱۹۱۶ء مطابق ۳۰ رجب ۱۳۳۴ھ نمبر ۳۱ جلد ۱۳ ص ۱۔۳)

مرزا قادیانی

مسلمانوں کی تکفیر کے بانی

(منشی اللہ دتا از جھنگ)

صاحبان! میں نے جھوٹ نہیں بولا میں اپنے دعوی کے ثبوت میں بطور گواہ مرزا غلام احمد کی کتب سے پیش کرتا ہوں انصافاً غور سے پڑھیں اور سنیں اور حق بات کو قبول کریں

۱۔ دیکھو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۸ کے حاشیہ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پس یاد رکھو جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو، بلکہ چاہیے تمہارا ہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔

۲۔ اور دیکھو تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۸ میں:

یاد رکھو جیسا خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو

۳۔اور دیکھو اخبار الحکم مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۰۵ء میں :

وہ شخص میری جماعت سے خارج ہے جو احمدی ہو کر بھی اپنے رشتہ ناطہ غیر احمدیوں سے کرے۔

منشی اللہ دتا صاحب فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے دعوی کا ثبوت دے دیا اب فیصلہ تمہارے اختیار پر چھوڑتا ہوں۔لیکن اب میں آپ پر یہ بھی ظاہر کرنا یا عرض کرنا مناسب خیال کرتا ہوں کہ خداوند تعالی نے ہم سب مسلمانوں کو ایسے کرنے کا حکم نہیں دیا جیسا کہ مرزا غلام احمد نے خلاف قرآن مجید اپنے مریدوں کو مسلمانوں سے بالکل دور رہنے کا قطعی حکم دے دیا ہے دیکھو سورہ ۱،رکوع ۵

و اقیموا الصلوۃ و آتوا الزکوۃ و ارکعوا مع الراکعین ۔

اور قائم کرو نماز اور دو زکوۃ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنے والوں کے

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ ہم جماعت کے ساتھ مل کر نماز پڑھا کریں کیونکہ بلا کسی اور شرط کے ہم کو اللہ تعالی نے رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرنے کا حکم دیا ہے

۲۔اور دیکھو سورہ ۴ رکوع ۲:

و اعتصموا بحبل اللہ جمیعاً و لا تفر قوا و اذ کروا نعمۃ اللہ علیکم اذ کنتم اعداء فا لف بین قلو بکم فا صبحتم بنعمتہ اخوا نا ۔(اور مضبوط پکڑو رسی اللہ کی کو اکٹھے اور مت متفرق ہو اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے۔جس وقت تھے تم دشمن پس الفت ڈالی درمیان دلوں تمہارے کے پس ہو گئے تم ساتھ نعمت اس کے بھائی بھائی)۔

مطلب ظاہر ہے یعنی سب مسلمان مل کر قرآن کے احکام پر عمل کریں اور اللہ کی اس نعمت کا شکر کریں جس نے دشمنی کو دور کر کے دلوں میں الفت ڈال دی اور ایک دوسرے کا بھائی بنا دیا

۳۔اور دیکھو سورہ ۲۶ رکوع ۱۳

انما المومنو ن ا خوۃ فا صلحوا بین ا خو یکم و اتقوا اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لعلکم ترحمون۔ سوائے اس کے نہیں کہ مسلمان بھائی بھائی ہیں۔ پس اصلاح کرو در میان دو بھائیوں کے اور ڈرو اللہ سے تاکہ تم رحم کئے جاؤ۔

خداوند تعالیٰ نے جملہ مسلمانوں کو ایک دوسرے کا بھائی قرار دیا اور صلح کرنے کی تاکید کی۔ اور مرزا غلام احمد قادیانی نے اس کے خلاف اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ تم پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھو بلکہ یہ بھی حکم دیا کہ وہ شخص میری جماعت سے خارج ہے جو احمدی ہو کر بھی اپنے رشتہ ناطہ غیر احمدیوں سے کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۱ جلد ۱۳۔ ۲ جون ۱۹۱۶ء ص ۳۔۴)

امرتسر میں مرزائی مباحثہ کا نتیجہ

۲۹۔ ۳۰۔ اپریل ۱۹۱۶ء کو جو امرتسر میں مرزائیوں سے مباحثہ ہوا اوس کے عام اثر کے بعد خاص اثر یہ ہوا کہ ۲۶ مئی کو امرتسر میں ایک اشتہار مسمی فضل الدین کٹڑہ مہان سنگھ کو چہ ارائیاں کا شائع ہوا کہ میں اس مباحثہ کے اثر سے مرزائی مذہب سے تائب ہوتا ہوں۔ اللہ اعلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۱ جلد ۱۳۔ ۲ جون ۱۹۱۶ء ص ۱۳)

مرزائیوں کا چیلنج مباہلہ منظور

(از علمائے دہلی)

اخبار فاروق قادیان مورخہ ۶، ۱۳، ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۶ء مطبوعہ ۱۱ مئی ۱۹۱۶ء جو ۱۲۔۱۳ مئی کو دہلی پہنچا، اس میں اڈیٹر نے بحوالہ ایک اشتہار مطبوعہ نامی پریس دہلی کے ظاہر کیا ہے کہ اس اشتہار کے مشتہر عبدالرحمٰن نامی ساکن راولپنڈی نے مرزائیوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا اور اس چیلنج کو مرزائی منظور کرتے ہیں۔

اس کے بعد اڈیٹر نے آگے قدم بڑھا کر دہلی کے علماء کی ایک جماعت کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ اڈیٹر کی عبارت یہ ہے:

یہ وقت ہے کہ مولوی سید عبدالسلام نبیرہ سید نذیر حسین متوفی اور مولوی عبد الوہاب اہل حدیث صدر بازار اور مولوی احمد اللہ امام مسجد کوچہ خانچند اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ہی فرقہ حنفیہ سے مولوی ابراہیم ابن مولوی محمد حسین فقیر و مولوی کفایت اللہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی و دیگر مولویان مدرسہ حسین بخش و فتح پوری و مدرسہ عبدالرب وغیرہ اپنے اپنے اعتقاد اور ایمان و یقین کا نمونہ دنیا کو دکھائیں اور خدائی فیصلہ کے لئے اس فریق کے مقابلہ میں مباہلہ کے لئے میدان میں آئیں جس فریق کو خارج از اسلام یا دجالی گروہ یا مرتد یا دشمن اسلام سمجھتے اور کہتے اور لکھتے ہیں ہاں ہاں! اب وقت آ گیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کے ایمان باللہ کا پردہ اٹھ جائے ...الی ...اب ہم دیکھتے ہیں کہ نامبردگان اپنی تیاری اور ایمانی قوت کا اعلان کر کے ہمیں کب اطلاع دیتے ہیں۔ انتہی

یہ ہے وہ عبارت جس میں اہل دہلی کو عموماً اور جن علماء کے نام لکھے ہیں ان کو خصوصاً مرزائیوں نے مباہلہ کی دعوت دی ہے۔

عبدالرحمٰن نامی ساکن راولپنڈی کا اشتہار جیسا کہ مرزائیوں نے خود اقرار کیا ہے کسی دہلی والے کا اشتہار نہیں ہے۔ عبدالرحمٰن موصوف نے اصل چیلنج راولپنڈی میں شائع کیا تھا۔ ہاں جب مرزائی دہلی آئے تو اس کی مختصر نقل مطبع نامی دہلی میں چھپوا کر دہلی میں بھی شائع کر دی۔ مرزائی اس اشتہار کے جواب میں بجائے اس کے کہ راولپنڈی والوں کو مخاطب بناتے دہلی والوں کو اپنے مقابلے کی دعوت دیتے ہیں۔

خیر عبدالرحمٰن صاحب اپنے اشتہار اور چیلنج کے متعلق تو خود آپ کو دیں آپ نے دہلی والوں کو جو چیلنج دیا ہے اس کا جواب ہم عرض کرتے ہیں،

ہم حیران ہیں کہ کیوں اب تک مرزائی مباہلہ مباہلہ کئے جاتے ہیں اور ان روشن فیصلوں کو جو ان کے اقرار سے خدائی فیصلے ہیں چھپانے کی کوشش کرتے ہیں

کیا مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کا مباہلہ جو خود مرزا صاحب قادیانی نے ان کے ساتھ کیا تھا قادیانی مشن کے کذب کی دلیل نہیں ہے؟ کیا مولوی عبدالحق صاحب ابھی تک زندہ نہیں ہیں؟

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق خود مرزا صاحب قادیانی کی دعا نے فیصلہ نہیں کر دیا کہ کاذب صادق کی زندگی میں ہلاک ہو کر اپنے کذب پر مہر لگا گیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کی زندگی میں مرزا صاحب قادیانی کا فوت ہو جانا مرزا صاحب کے دعووں کے جھوٹا ہونے کا روشن ثبوت نہیں ہے؟

کیا مسماۃ محمدی بیگم کی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نکاح میں واپس آنے کی پیش گوئی جو بقول مرزا صاحب قادیانی قضاء مبرم تھی، اور اس کا خلاف ہونا گویا خدا کی قضاء مبرم کا بدل جانا تھا، غلط ہو کر خود مرزا صاحب قادیانی کے اقرار کے موافق انہیں کاذب نہیں بناتی؟ وغیرہ وغیرہ

ساری دنیا جانتی ہے کہ ان آسمانی فیصلوں نے (جو خود مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں کے مقرر کردہ تھے) بروئے انصاف قادیانیوں کے لئے کوئی موقع منہ دکھانے کا باقی نہیں رکھا۔ لیکن قادیانی ابھی تک اپنی ہی کامیابی کا گیت گائے جاتے ہیں اور تمام مسلمانوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنے کی ناکامیاب کوشش کر رہے ہیں۔

باوجودیکہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے بارے میں مرزا صاحب قادیانی کے خلاف مولوی صاحب کے حق میں فیصلہ منشی قاسم علی صاحب اور مولوی صاحب موصوف کے مناظرہ لدھیانہ سے اور بھی پختہ اور رجسٹرڈ ہو گیا لیکن مرزائی ہیں اور وہی ان کا اصرار۔ پس اب دہلی والوں سے مباہلہ کرنے کا نتیجہ کیا ہوگا؟

صرف یہی کہ ان مباہلوں میں ایک مباہلہ کا اور اضافہ ہو جائے اور مسلمان کہیں کہ ہم کامیاب ہوئے اور مرزائی کہیں کہ ہم۔

مرزائیوں کے مقابلہ میں مباہلہ کرنے والے اہل دہلی بھی آخر انسان ہیں اور انسانی عوارض نزلہ زکام جاڑا بخار وغیرہ وغیرہ میں مبتلا ہونا عادی طور پر ایک لازمی امر ہے پس ان میں سے کسی کو کوئی بیماری لاحق ہوئی اور مرزائیوں نے بغلیں بجائیں کہ وہ دیکھو آسمانی عذاب نازل ہوا۔ ان معمولی بیماریوں کو آسمانی دردناک عذاب بنانے کیلئے مرزائی آسمان تک شور و غوغا مچاویں گے جیسا کہ اس سے پہلے کئی مرتبہ تجربہ ہو چکا۔ لہذا ہم بڑے زور سے اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے مرزائیوں کا چیلنج مباہلہ خوشی سے منظور کیا بشرطیکہ

ا: مرزا بشیر الدین محمود صاحب خلیفہ ثانی اور خان صاحب میاں محمد علی خان صاحب جاگیر دار مالیر کوٹلہ و مولوی محمد احسن صاحب امروہی و ڈاکٹر رشید الدین صاحب و دیگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعیان جماعت مرزائیہ میدان مباہلہ میں آئیں۔
۲۔ یہ کہ مرزائی نوعیت عذاب متعین کر دیں کہ درصورت مباہلہ کر لینے کے ہم پر بوجہ انکار و تکذیب ان کے نبی مرزا غلام احمد صاحب کے کیا عذاب آئے گا۔

ہم آپ کو یہ بھی بتا دیں کہ رسول خدا ﷺ نے اپنی نبوت کے منکرین یعنی نصاری نجران کے بارہ میں فرمایا تھا کہ اگر یہ مباہلہ کر لیتے تو بندر اور سور بن جاتے، اور میدان مباہلہ ان کے اوپر آگ ہو کر بھڑک اٹھتا۔ اور یہ جل بھن جاتے۔

پس اگر مرزائی اثر مباہلہ یہی متعین کر دیں کہ اگر ہم نے ان کے نبی رسول مرزا غلام احمد کی نبوت کے انکار و تکذیب پر ان سے مباہلہ کر لیا اور ہم بندر اور سور بن جائیں گے، اور میدان مباہلہ میں ہی جل بھن جائیں گے، تو ہمیں مباہلہ کرنے میں کسی طرح تامل نہیں۔

یہ اس لئے کہ دنیا پر صادق اور کاذب کی پہچان میں کوئی اشتباہ باقی نہ رہے کیونکہ اثر مذکور جب ہمارے اوپر میدان مباہلہ میں ہی ظاہر ہو جائے گا تو کسی دیکھنے والے کو ہمارے جھوٹے ہونے میں کسی قسم کا تامل نہ رہے گا۔ اور آپ کے دعووں کی سچائی روز روشن کی طرح واضح ہو جائے گی۔

لیکن اگر ہم خدا کے فضل و کرم سے میدان مباہلہ سے صحیح و سالم چلے آئے تو لوگوں کو واضح طور پر قادیانی نبوت کا جھوٹ اور افتراء معلوم ہو جائے گا کیونکہ اگر ان کی نبوت سچی ہوتی اور مرزا غلام احمد صاحب سچے نبی اور رسول ہوتے تو ان کے انکار و تکذیب پر ہم مباہلہ کرنے والوں میں سے کوئی بھی سالم نہ بچتا۔

اس لئے ہمارا سالم بچ جانا ہی ان کے جھوٹے ہونے کا بین اور روشن ثبوت ہوگا اور اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہوگی۔

الغرض اگر مرزائی اپنے مخالفین کے فیصلہ ہو جانے کے لئے ہمیں مباہلہ کا چیلنج دیتے ہیں تو ہم بخوشی ایسے مباہلہ کے لئے تیار ہیں جو فیصلہ کن ہو۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزائی اپنے چیلنج کو کہاں تک نبھاتے ہیں اور ایک مفید مباہلہ کے لئے مرزا صاحب کے خلیفہ ثانی کس قدر جلدی میدان مباہلہ میں آنے کا اعلان کرتے ہیں۔

نوٹ: ۱۔ مقام مباہلہ اور تاریخ اور دن اور الفاظ دعا و تقریر طرفین وغیرہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ فریقین کی رضامندی سے ہوگا۔

۲۔ مرزا بشیر الدین محمود جس قدر آدمی مباہلہ کے لئے اپنے ساتھ لائیں گے ان سے زیادہ انشاء اللہ ہم پیش کریں گے۔

۳۔ اڈیٹر فاروق کے سخت اور خلاف تہذیب الفاظ کو حوالہ بخدا کر کے ہم نے ان کا جواب نہیں دیا ہے۔

۴۔ شائد مرزائی یہ کہیں کہ مرزا بشیر الدین محمود کو کیوں مباہلہ کے لئے بلایا گیا۔ انہوں نے تو کسی کو دعوت نہیں دی مگر اس کا جواب یہ ہے کہ:

۱: اگر مرزائیوں کو یہ استحقاق حاصل تھا کہ وہ عبدالرحمٰن ساکن راولپنڈی کے چیلنج کے جواب میں مولوی سید عبدالسلام صاحب مولوی عبدالوہاب صاحب مولوی احمد اللہ مولوی محمد ابراہیم صاحب مولوی لفایت اللہ وغیرھم کو مباہلہ کے لئے بلائیں تو ہمیں بدرجہ اولی یہ حق حاصل ہونا چاہیے کہ ہم آپ کے چیلنج کے جواب میں نامبردگان یعنی مرزا بشیر الدین وغیرھم کو بلائیں

۲۔ چونکہ مرزا بشیر الدین محمود اسی نبی کے خلیفہ ہیں جن کی نبوت کے متعلق مباہلہ ہے اس لئے ان کا میدان میں آنا سب سے زیادہ مقدم اور اہم ہے

۳۔ چونکہ اڈیٹر فاروق نے دعوی کیا ہے کہ مباہلہ کا چیلنج انہوں نے آیت قرآنی کے حکم کے ماتحت دیا ہے اور آیت میں خطاب آنحضرتﷺ کو ہے کہ تم منکرین کو مباہلہ کے لئے بلاؤ، اس لئے مرزائیوں کے خیال اور عقیدہ کے بموجب اصل چیلنج دینے والے مرزا غلام احمد مدعی نبوت یا ان کے قائم مقام اور خلیفہ ٹھہرتے ہیں۔

۴۔ آیت مذکورہ کے نزول کے بعد رسول خداﷺ خود مع امام حسن و امام حسین و حضرت فاطمہ و حضرت علی کے مباہلہ کیلئے منکرین کے مقابلہ پر نکلے تھے۔ اس لئے مرزا بشیر الدین محمود صاحب پر لازم ہے کہ اس سنت کے موافق وہ اپنے منکرین کے مقابلہ پر میدان میں نکلیں۔

لہذا اب مرزا بشیر الدین محمود صاحب اسی صورت سے عہدہ برآ ہو سکتے ہیں کہ یا تو میدان مباہلہ میں نکل آئیں یا صاف اعلان کریں کہ ہم مباہلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا نہیں چاہتے ۔اورا ڈیٹر فاروق کا مضمون ہماری اجازت اور ہماری اور ہمارے حکم سے نہ تھا اور آیت شریفہ کے حکم کے ماتحت اور سنت نبوی کے موافق مباہلہ کرنا ہمیں منظور نہیں ہے۔

۵ ۔اس کا جواب مطبوعہ آنا چاہیے اور ایک کاپی دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی کے سکرٹری یا مدرسہ حسینیہ دہلی میں مولوی ابراہیم صاحب کے نام آنی چاہیے۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین

المعلن : سید عبدالسلام نبیرہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی مرحوم۔

محمد براہیم خلف مولانا محمد حسین صاحب مرحوم۔

احمد اللہ مدرس مدرسہ کوچہ خان چند،

محمد کفایت اللہ غفرلہ مدرس مدرسہ امینہ دہلی۔

محمد میاں مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی۔

عبداللہ مدرس مدرسہ حسینیہ دہلی۔

نورالحسن مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔

بندہ احمد سعید غفرلہ معاون مدرس مدرسہ امینیہ دہلی۔

اڈیٹر اہل حدیث لکھتے ہیں :

اس اشتہار کی مضمون کی خوبی تو بجائے خودی اداء مضمون جس خوبی اور دل آویز طریق سے کیا گیا ہے علماء کی شان کے شایان ہے۔فریق مخالف چاہے کتنی خلاف تہذیب کہے مگر ہم نہ کہیں امید ہے کہ علمائے دہلی اپنی شان کو ہمیشہ ملحوظ رکھیں گے اور شیخ سعدی مرحوم کے اس شعر پر عمل کرتے رہیں گے

سخنش تلخ نخواہی دہنش شیریں کناب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۱۶ء مطابق ۷ شعبان ۱۳۳۴ھ نمبر ۳۲ جلد ۱۳۔ص ۸۔۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور اس کے خلیفوں کی کہانی

چشم دید واقعہ

مجھ کو ۱۸۹۹ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کی محبت کی چمک دل میں معلوم ہوئی لیکن ساتھ ہی خیال کیا کہ ذرا سوچ کر قدم رکھنا چاہیے۔ پوری جستجو کر لینی واجب ہے۔ چنانچہ معدودے چند دن کے بعد قادیان کو روانہ ہو گیا حتیٰ کہ منزل مقصود پر پہنچ گیا وہاں پر عجیب حالات دیکھے مسجد میں مولوی نور دین وغیرہ بیٹھے تھے۔ میں نے مرزا صاحب کی ملاقات کی خواہش کی۔ انہوں نے پوچھا کیا آپ بیعت کر چکے ہوئے ہیں، یا نہیں۔ میں نے جواب نفی میں دیا۔ کہنے لگے شام تک انتظار کریں۔ اس وقت ظہر تھی۔ میں شام تک بیٹھا رہا۔ شام کو میری طلبی ہوئی۔ میں اوپر گیا۔، مذہب، قومیت، سکونت کے متعلق سوال جواب ہوتے رہے۔

ما بعد وہ آپس میں گفتگو کرنے لگے جو اخلاق اور انسانیت سے بہت گری ہوئی تھی۔ مثلاً ہمارا دشمن زید بہت بڑھ چلا ہے اور وہ اس تدبیر سے مطیع ہو سکتا ہے۔ یا بکر کا ایسا بندوبست کرنا چاہیے۔ یا حامد بہت برا ہے۔

چونکہ میں راستی کی تلاش میں گیا تھا، ایسا ظلمت کدہ دیکھ کر سخت رنجیدہ خاطر ہوا۔ آخر رہ نہ سکا، اور میں نے مرزا صاحب قادیانی سے سوال کیا کہ آپ مسیح موعود اور امام الزمان کے مدعی ہو کر یہ کیا غضب ڈھا رہے ہیں، حالانکہ آپ کے یہ کام خود بخود قدرت کو کر دینے چاہیے تھے۔ یعنی قدرت خود بخود ایسے حالات پیدا کر سکتی تھی جس سے آپ کے سب قضیئے خود بخود مٹ جاتے اور اس طرح دشمنوں کی تباہی کے مسودے بنانے کی حاجت نہ رہتی۔

جواب ملا کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ بھی اپنے دشمنوں کا ایسا ہی تدارک کیا کرتے تھے۔

میں نے جواب میں مثال دی کہ، ایک دفعہ پیغمبر آخر الزمان قریش سے سخت تنگ آ کر مسجد بیت اللہ شریف میں جا بیٹھے تھے۔ امیر حمزہ جو ابھی ایمان نہ لائے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکار سے واپس آ رہے تھے، حضرت ﷺ صاحب کو دیکھ کر کہنے لگے کہ آپ کو کس نے ستایا ہے مجھ کو بتاویں تا کہ میں ان کا پورا بندوبست کروں۔ آپ ﷺ نے جواب دیا کہ امیر حمزہ! میں خدا سے دعا مانگتا ہوں کہ تم کو ایمان بخشے اور اسلام نصیب کرے اور مجھ کو سوائے خدا کے کسی کی مدد کی ضرورت نہیں ہے۔

جواب ملا کہ یہ سب بناوٹی باتیں ہیں۔

اتنا کہہ کر نوکروں کو کہنے لگے کہ ان کو نیچے لے جاؤ۔ میں نیچے چلا آیا مگر رات بھر وہیں رہا۔

مولوی نور دین اور مولوی برہان الدین جہلمی (جو اس وقت نیا ایمان لایا تھا) نے بہت کوشش کی لیکن خداوند تبارک وتعالی نے مجھ کو ان کی حکمت عملیوں سے بچایا اور میں نے اسی جگہ استخارہ کیا۔ اشارہ ہوا کہ یہ ناحق ہے۔ اس سے گریز کرنا چاہیے۔ چنانچہ میں صبح کو واپس چلا آیا۔

چند ماہ بعد میرے ایک دوست نے مجھ کو بلا بھیجا اور میں پھر اس ضلع میں گیا وہاں پر سنا کہ مرزا صاحب کا چچازاد بھائی امام الدین قادیان میں ہی خاکروبوں کا بالمیکھ بنا بیٹھا ہے اور چھوٹا کمال الدین موضع دھمرالی ضلع ہذا میں ولی ہے۔

میں نے دونوں کو ملنے کا ارادہ کیا۔ پہلے قادیان گیا۔ امام الدین صاحب کو ملا۔ سوال کیا کہ آپ یہ کیا بنائے بیٹھے ہیں، کہنے لگے اپنے بھائی کمال الدین سے تو اچھا ہوں۔ وہ تو راہ راست پر چلنے والوں کو گمراہ کرتے ہیں اور میں اندھوں کو اندھیرے میں لے جاتا ہوں۔ میں نے کہا خوب!

دوبارہ سوال کیا کہ آپ ان کے گرو کیسے بن گئے۔ کہنے لگے کہ ایک دن ایک پادری ان کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ تم کسی پیغمبر کے پیرو ہو کر زندگی بسر کرو۔ دیکھو تمام مذاہب کے لوگوں کا کوئی نہ کوئی پیغمبر گرو راہ نما ہے لیکن تمہارا بانی کوئی نہیں ہے، قیامت کے دن تمہاری سفارش کون کرے گا۔ تمہارے واسطے بہتر ہے کہ تم حضرت عیسی کے مذہب کی پیروی کرو وہ خدا کے بیٹے ہیں اور ہم سب کی خاطر انہوں نے سولی قبول کی تھی جس سے ہمارے گناہ ضرور بخشے جائیں گے۔

وہ تنگ ہو کر میرے پاس آئے۔ میں نے بھی پادری صاحب کا یہ وعظ سنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے پادری صاحب کو جواب دیا کہ ان کا بھی گرو ہے۔ وہ کہنے لگے کون۔ میں نے کہا بالمیکھ رحمۃ اللہ علیہ۔ کہنے لگا بالمیکھ کون تھا۔ میں نے کہا وہ خدا کا بھائی تھا۔

سوال: خدا کا بھائی نہیں ہو سکتا۔

جواب: خدا کا بیٹا بھی نہیں ہو سکتا۔

پادری صاحب ایسے لا جواب ہوئے کہ فوراً چلتے بنے اور یہ سب چوہڑے اس دن سے میرے مطیع ہو گئے۔

میں نے ان کو ایک آسمانی صحیفہ دیا ہوا ہے جس کو یہ پڑھتے ہیں۔

میں چپ ہو گیا اور وہاں سے دھمرالی کا راستہ لیا جو اسی ضلع کا ایک گاؤں تھا۔ وہاں جا کر کمال الدین صاحب کو ملا۔ دیکھا کہ انہوں نے اپنا نفس (آلہ تناسل) کاٹ ڈالا ہوا ہے اور اس باعث پورے ولی مشہور ہیں۔

میں نے عرض کی کہ آپ نے قرآن و حدیث کے برخلاف عمل کیا ہوا ہے اور اصحاب رسول اللہ ﷺ والی حدیث سنائی لیکن وہ بیچارہ چپ رہا۔

یہ دو حکایتیں عرض کرنے سے میرا مطلب یہ ہے کہ آپ تین بھائی تھے اور تینوں نے کیسے عمدہ مقصد لیکر زندگی بسر کی سچ ہے

کہ اک بھائی تھا مرشد بھنگیوں کا
اور اک ہیجڑوں کا بے اندام مرزا

خدا کی قسم میں نے اپنے چشم دید حالات سے بغرض آگاہی برادران اسلام تحریر کئے ہیں۔ حافظ چنن دین۔ ورک۔ منگوکی ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۲ جلد ۱۳۔ ۹ جون ۱۹۱۶ء ص ۱۰۔۱۱)

مرزا غلام احمد کا اعلان

جلدی تمام لوگ داخل ہوں گے بزمرہ اسلام

(از منشی اللہ دتا صاحب از جھنگ)

صاحبان السلام علیکم: اما بعد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ عنقریب تمام ہندو وغیرہ اسلام میں داخل ہو جاویں گے۔

مگر اب تک داخل نہیں ہوئے۔ ثبوت کے لئے مرزا غلام احمد صاحب کی کتب سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں، تاکہ مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو، اور طالبان حق کی دلی تسلی اور تشفی کا باعث ہوں۔

۱۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۳:

عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اوٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو ان پڑھ دکھائی دے۔ مگر لاکھوں میں ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دے گا۔
سو تم ان کے جوشوں سے گھبرا کر نا امید مت ہو، کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آپہنچے ہیں۔

۱۸۹۱ء میں مرزا صاحب قادیانی نے لکھا تھا کہ عنقریب تمام ہندو اسلام میں داخل ہو جاویں ایک ہندو بھی دکھائی نہیں دے گا۔ وہ اسلام قبول کرنے کے لئے اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آپہنچے ہیں۔ مگر افسوس قریباً ۲۵ سال گذر گئے ہیں اور مرزا جی بھی چلے گئے مگر ہندو اسلام قبول کرنے کے لئے اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب کھڑے ہیں، نہ مرزا صاحب قادیانی نے داخل اسلام کیا اور نہ حکیم نور دین نے داخل اسلام کیا۔

۲۔ شہادۃ القرآن صفحہ ۸۱۔

مرزا صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

ہاں مسیح موعود آ گیا مگر کوئی تلوار نہیں چلے گی اور امن سے اور سچائی سے اور محبت سے زمانہ توحید کی طرف ایک پلٹا کھائے گا اور وہ وقت آتا ہے بلکہ قریب ہے کہ زمین پر نہ رام چندر پوجا جاوے گا اور نہ کرشن اور نہ حضرت مسیح علیہ السلام اور سچے پرستار اپنے حقیقی خدا کی طرف رخ کر لیں گے۔

یہ ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب قادیانی نے لکھا تھا کہ وہ زمانہ قریب ہے کہ نہ زمین پر رام چندر پوجا جائے اور نہ کرشن اور حضرت مسیح علیہ السلام، سو اس کو بھی قریباً ۲۳ سال کا عرصہ گذر چکا ہے مگر ہندوؤں نے رام چندر اور کرشن کی اور عیسائیوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح علیہ السلام کی پوجا نہیں چھوڑی ۔مرزا صاحب قادیانی کے دعوی کے خلاف ہو رہا ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۳ جلد ۱۳ ۔مورخہ ۱۶ جون ۱۹۱۶ء ۱۴ شعبان ۱۳۳۴ھ ص ۱۳)

مسیلمہ یمامی اور مرزائے قادیانی

(مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

مرزائے قادیانی کے مریدوں پر مرزا صاحب قادیانی کی وفات سے جو مطابقِ شرط علامہ زمان شیر غراں مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری کی حیات طیبہ میں ہوئی کو بہت صدمہ ہے، لیکن وہ اپنی ہٹ کو چھپانے کے لئے بعض نہایت ضعیف بلکہ باطل دستاویزوں سے ناخن اڑائے ہوئے ہیں۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نبی برحق ،مسیلمہ کذاب (جھوٹے نبی) کی زندگی میں فوت ہوگئے حالانکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیلمہ کذاب میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا (از اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی)۔پس اسی طرح (معاذ اللہ) مولوی ثناء اللہ جن کی زندگی میں مرزا صاحب فوت ہوئے مثل مسیلمہ کے ہوئے اور مرزا صاحب کے الہام و دعا پر کوئی بھی اعتراض نہ آیا۔

اگرچہ اس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۹ مئی سنہ حال میں دیا جاچکا ہے لیکن ہم اس کا جواب ایک دوسرے طریق سے دیتے ہیں جس سے اصل مسئلہ پر روشنی پڑنے کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوجائے گا کہ مسیلمہ کذاب سے کس کو مشابہت ہے۔

اول یہ کہ آنحضرت ﷺ کو نبوت عطا ہونے کے بعد مسیلمہ کذاب کی طرح مرزا صاحب قادیانی نے دعوی نبوت کیا نہ کہ مولوی صاحب نے ۔پس مسیلمہ ثانی آپ ہوئے نہ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مدظلہ۔

دوم ، یہ کہ مسیلمہ کذاب نے بھی مستقل نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا بلکہ آنحضرت ﷺ کے ساتھ شراکت نبوت کا مدعی ہوا تھا۔ چنانچہ فتوح البلدان بلاذری اور سیرۃ ابن ہشام وغیرہ کتب میں لکھا ہے کہ علاقہ یمامہ کے قبیلہ بنی حنیفہ (جن میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیلمہ تھا) کا وفد مدینہ طیبہ میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں آیا اور مسیلمہ بھی ان میں شامل تھا جب یہ وفد اپنے وفد کو واپس پھرا تو وہاں مسیلمہ نے دعویٰ نبوت کر دیا اور کہنے لگا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے امر نبوت میں شراکت کر لی ہے اور ایک شخص دجال بن عنفوہ کو اس بات کا شاہد بھی بنالیا۔

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی نے بھی نبوت مستقلہ کا دعویٰ نہیں کیا، بلکہ آپ نبوت بالواسطہ کے مدعی تھے جیسا کہ ان کی اپنی تحریروں اور محمودی اور پیامی پارٹی کی نزاع سے ظاہر ہے۔

سوم، یہ کہ مسیلمہ کذاب نے اپنی نبوت کا دعویٰ آنحضرت ﷺ کی نبوت کے انکار کے ساتھ نہیں کیا تھا بلکہ اقرار کر کے خود بھی مدعی نبوت بنا تھا۔ اور اس پر بھی آنحضرت ﷺ نے اسے کذاب قرار دیا تھا۔ چنانچہ یہ بات مسیلمہ کے اس خط سے جو اس نے آنحضرت ﷺ کی خدمت شریف میں لکھا تھا ظاہر ہے:

من مسيلمة رسو ل الله الى محمد رسو ل الله اما بعد فا ن لنا نصف ا لا ر ض و لقر يش نصفها و لكن قر يشاً لا ينصفو ن و السلا م عليك۔ (فتوح البلدان۔ ص ۹۵)۔ (خدا کے رسول مسیلمہ کی طرف سے خدا کے رسول محمد کی طرف کہ آدھی زمین ہماری ہے اور آدھی قریش کی لیکن قریش لوگ انصاف نہیں کرتے اور آپ پر سلام ہو)۔

اس کا جواب آنحضرت ﷺ نے ابی بن کعب کے ہاتھوں سے یہ لکھوایا

بسم الله الرحمن الرحيم من محمد النبى الى مسيلمة الكذا ب اما بعد فا ن الا ر ض لله يو ر ثها من يشا ء من عباده و العاقبة للمتقين و السلا م على من اتبع الهدى (خدا کے نام سے جو رحمٰن رحیم ہے خدا کے نبی محمد کی طرف سے مسیلمہ کذاب کی طرف۔ زمین خدا کی ہے اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اسکا وارث بناتا ہے۔ اور نیک انجام متقین کا ہوگا۔ اور ہدایت کے تابعداروں پر سلام ہو)

مسیلمہ کے خط سے ظاہر ہے کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی نبوت کا اقرار کیا اور آپ کو سلام لکھا۔ باوجود اس کے آنحضرت ﷺ نے اسے دعویٰ نبوت کے سبب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذاب قرار دیا اور سلام نہیں لکھا۔

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی، آنحضرت ﷺ کی نبوت کا اقرار بھی کرتے رہے اور آپ ﷺ پر سلام وصلوۃ بھی پڑھتے رہے، لیکن اپنی نسبت بھی دعوی نبوت کرتے رہے اور محمودی پارٹی ان کو نبی ہی مان رہی ہے۔

امام ابن تیمیہؒ اپنی مشہور کتاب منہاج السنہ میں فرماتے ہیں:

و من اثبت نبیاً بعد محمد ﷺ فھو شبیہ باتباع مسیلمة الکذاب و امثا له من المتنبئین۔ (جلد ۳ ص ۱۷۴)۔ (جو شخص بعد آنحضرت ﷺ کے کسی کو نبی جانے وہ مسیلمہ کذاب اور اس طرح کے دیگر کاذب مدعیان نبوت کے تابعداروں کے مشابہ ہے)

چہارم: مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروؤں کی ہلاکت ایک باغ میں ہوئی چنانچہ فتوح البلدان میں ہے:

و الجاؤا الکفرة الی حدیقة فسمیت یو مئذ حدیقة المو ت و قتل اللہ مسیلمة فی الحدیقة ۔(ص ۹۵)۔ (جب کفار کے پاؤں اکھڑ گئے تو مسلمانوں نے ان کا تعاقب کیا۔ اور کفار کو ناچار ایک باغ میں پناہ لینی پڑی (جہاں سب موت کے گھاٹ اتارے گئے) اور اسی دن سے اس باغ کا نام حدیقۃ الموت یعنی موت کا باغ پڑ گیا، اور خدا تعالی نے مسیلمہ کو اسی باغ میں ہلاک کیا)

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی نے بھی اپنے مریدوں کے لئے بہشتی مقبرہ بنالیا اور آخر خود بھی اسی باغ میں جا دفن ہوئے۔

ان واقعات سے ظاہر ہے کہ مسیلمہ کذاب کے ساتھ مرزا صاحب آنجہانی کو مشابہت ہے نہ کہ حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب سلمہ اللہ کو۔

اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسیلمہ کذاب میرے ہاتھ سے ہلاک ہوگا اور نیز یہ کہ مسیلمہ آنحضرت ﷺ کے بعد زندہ رہا، سو اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ سے یہ ہرگز منقول نہیں کہ آپ نے ﷺ فرمایا تھا کہ مسیلمہ میرے ہاتھ سے قتل ہوگا بلکہ یہ بھی منقول نہیں کہ مسیلمہ میرے سامنے مارا جائے گا، یا مر جائے گا۔ یہ سب کچھ احمدی جماعت کا باتباع مرزا صاحب افتراء ہے۔ اگر کوئی حدیث جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں امر مذکور مصرح ہو، ان کے پاس ہو تو مہربانی کر کے اسے پبلک میں شائع کریں۔ ورنہ اس افتراء سے توبہ کریں۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ سے تو ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

قال رسول اللہ و لاتکذبوا علی فانہ من یکذب علیّ یلج النار (مقدمہ صحیح مسلم۔ص ۷)

(کہ مجھ پر افتراء نہ کرو کیونکہ جو کوئی مجھ پر افتراء کرے گا وہ دوزخ میں جائے گا)

حاصل کلام یہ کہ یہ امر کسی حدیث میں مذکور نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسیلمہ میرے ہاتھ سے یا میرے سامنے مارا جائے گا، یا مرے گا بلکہ اس کے برخلاف یہ منقول ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ میرے بعد قتل کیا جائے گا۔ چنانچہ زاد المعاد میں لکھا ہے:

فلما انصرف رسول اللہ ﷺ من الفتح جاءہ جبریل علیہ السلام بان ھوذۃ مات فقال النبی ﷺ اما ان الیمامۃ سیخرج بھا کذاب یتبنی یقتل بعدی فقال قائل یا رسول اللہ ﷺ من یقتلہ فقال رسول اللہ ﷺ انت و اصحابك۔

(جلد اول ص اخیر) (جب آنحضرت ﷺ فتح مکہ سے واپس پھرے، تو آپ کے پاس جبریل یہ خبر لائے کہ ھوذہ (حاکم یمامہ جس کے حق میں آپ نے پیش گوئی فرمائی تھی کہ وہ ہلاک ہو جائے گا) مر گیا ہے۔ پس آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ عنقریب اس علاقہ یمامہ سے ایک جھوٹا مدعی نبوت ظاہر ہوگا جو میرے بعد قتل کیا جائے گا اس پر کسی نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اسے کون قتل کرے گا آپ نے فرمایا تو اور تیرے ساتھی)۔

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسیلمہ یمامی کی نسبت یہی فرمایا تھا کہ وہ میرے بعد قتل کیا جائے گا۔ پس مسیلمہ کا واقعہ مرزائی جماعت کے لئے مفید نظیر نہیں بن سکتی کہ وہ کہہ سکیں کہ اگر مرزا صاحب پہلے مر گئے تو مولوی ثناء اللہ صاحب معاذ اللہ مسیلمہ ثانی ہوئے کیونکہ یہاں تو مرزا صاحب نے اپنی زندگی ہی میں مولوی صاحب کی موت کی درخواست کی تھی اور یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ یہ درخواست منظور ہو چکی۔ لیکن الٹے لینے کے دینے پڑ گئے کہ موت تو چاہی تھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی مگر تشریف لے گئے۔ خود سچ ہے و لایحیق المکر السیء الا باھلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زاد المعاد کی عبارت مرقومہ بالا میں ایک اور بات قابل ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک شخص کے سوال پر فرمایا تھا کہ مسیلمہ کے قاتل تم اور تمہارے ساتھ کے لوگ ہونگے اس سے صاف ظاہر ہے کہ قتل مسیلمہ میں کئی ایک آدمی شریک ہونے چاہییں۔ سو ایسا ہی ہوا کیونکہ قاتل مسیلمہ کی بابت مورخین کے کئی اقوال ہیں کہ وہ کون تھا۔ جداش بن بشر یا عبداللہ بن زید بن ثعلبہ یا ابودجامہ یا عبداللہ بن زید بن عاصم یا وحشی بن حرب یا امیر معاویہ رضی اللہ عنهم اجمعین لیکن ایک جماعت مورخین کی یہ کہتی ہے کہ یہ سب اس کے قتل میں شریک تھے۔ چنانچہ فتوح البلدان میں علاوہ بلاذری ان سب مذکورین کے اسماء ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ:

و قال قوم ان هؤلاء جميعا شركوا فى قتله (ص ۹۶)۔

(ایک جماعت کا قول ہے کہ یہ سب اس کے قتل میں شریک تھے)

اور یہی قول مطابق روایت زاد المعاد کے ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے سائل کے جواب میں یہی فرمایا تھا انت و اصحابك یعنی تم اور تمہارے ساتھی مسیلمہ کو قتل کرو گے۔ سبحان اللہ! آنحضرت ﷺ نبی برحق کے سب اقوال کیسے حرف بحرف پورے اترتے ہیں فللہ الحمد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۴ جلد ۱۳۔ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۱۶ء مطابق ۲۱ شعبان ۱۳۳۴ھ ص ۲-۴)

مرزائیوں سے مطالبہ

مولانا محمد شفیع العباسی سکندر آبادی لکھتے ہیں:

کیا حدیث ذیل کی رو سے مرزائی پارٹی مجھ سے فیصلہ کر سکتی ہے امید ہے کہ ضرور باقرار عیسیٰ علیہ السلام فیصلہ منظور فرمایا جاوے گا۔

سنن ابن ماجہ باب فتنۃ الدجال میں ہے:

كان ليلة اسرى برسول الله ﷺ لقى ابراهيم و موسى و عيسى، فتذاكروا السّاعة فبدأوا بابراهيم فسألوه عنها، فلم يكن عنده منها علم۔ ثم سألوا موسى فلم يكن عنده منها علم،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فردّالحد یث الی عیسی بن مر یم۔ فقا ل قد عهِد الیّ فیما دو ن و جبتها، فا مّا و جبتها فلا یعلمها ا لا الله، فذ کر خرو ج الدّجا ل، قا ل فا نزِ ل فا قتله۔ فیر جع الناس الی بلا د هم فیستقبلهم یا جو ج و ماجو ج و هم من کل حد ب ینسلو ن ۔ فلا یمرّو ن بماء ا لا شر بوه ، و لا بشیء ا لا افسدوه، فیجأرون الی الله ، فأدعو الله ان یمیتهم، فتنتن ا لارض من ر یحهم فیجأ رون الی الله ، فادعو الله، فیرسِل السما ء بالماء۔ فیحمِلهم فیلقیهم فی البحر، ثم تنسف الجبا ل و تمد الا رض مدّ ا لا د یم ، فعهد الیّ ۔ متی کا ن ذلك ، کا نت السا عة من الناس، کا لحا مل التی لا یدری اهلها متی تفجؤهم بولا دها

(یعنی معراج میں آنحضرت ﷺ نے حضرت ابراہیم وموسی سے ملاقات کی اور آپس میں یہ ذکر کیا کہ قیامت کی بھی کسی کو کچھ خبر بتلائی گئی ہے۔ سواس بارہ میں سب نے کہا ہم کو کچھ نہیں بتایا گیا۔ عیسی نے کہا کہ اصل وقت قیامت کا تو کچھ نہیں بتلایا گیا مگر اس سے پہلے کی کچھ نشانیاں بتائی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ دجال نکلے گا، اوس وقت پر میں آسمان سے اتروں گا اور اس کو قتل کرونگا۔ پھر لوگ اپنے ملکوں اور شہروں کو چلے جائیں گے۔ پھر یاجوج ماجوج نکل کر تمام جہان میں پھیل جائیں گے جو دریا اور جھیل ان کو ملے گا اس کا تمام پانی پی کر اس کو تنگ کریں گے اور سب چیزوں کو خراب کر دیویں گے۔ پھر میں اور سب مسلمان مل کر دعا کریں گے پس اللہ تعالی ان سب کو ہلاک کر دے گا اور ان کی لاشوں وغیرہ سے بد بو پھیلے گی پھر میں اور سب مسلمان دعا کریں گے اللہ تعالی بارش کرے گا سب زمین دھل کر صاف ہو جاوے گی اور ان کی لاشیں سمندر میں ڈال دی جاویں گی جب یہ سب معاملہ ہوگذرے گا اوس وقت قیامت کا ایسا حال ہوگا کہ اس کے گھر والے ہر وقت اس کے خیال میں ہوتے ہیں کہ دیکھئے کس وقت بچہ پیدا ہو۔ رواہ ابن ماجہ۔ حدیث نمبر ۴۰۸۱)

اور یہ حدیث صحیح ہے۔ اس حدیث میں حضرت عیسیٰؑ کا قرب قیامت میں اترنا از خود ان سے یہی ثابت ہوتا ہے۔ دیکھیں مرزائی پارٹی ہم کو کیا جواب دیتی ہے۔ فا فهم بقول عیسی ابن مر یم ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العاجز: محمد شفیع العباسی سکندر آبادی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۴ جلد ۱۳۔ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۱۶ء مطابق ۲۱ شعبان ۱۳۳۴ھ ص ۴)

تقریظ: ہدیہ عثمانیہ:

اس رسالہ میں مرزائی مشن کے متعلق خواجہ کمال الدین کے حیدر آباد میں پھیلائے ہوئے غلط خیالات کی تردید کی ہے۔ تردید ایسی عالمانہ ہے کہ دل آزاری اور اشتعال انگیزی سے عموماً پاک ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ بہت عمدہ ہے۔ قیمت مرقوم نہیں۔ پتہ محمد عبدالغفار خان حیدر آباد دکن فیض منزل ریزیڈنسی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۴ جلد ۱۳۔ مورخہ ۲۳ جون ۱۹۱۶ء مطابق ۲۱ شعبان ۱۳۳۴ھ ص ۱۳)

یدفن معی فی قبری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی ایک تحریر میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی ہے

اس پیش گوئی (نکاح آسمانی) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ

یتزوج و یولد له

یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز صاحب اولاد ہوگا،

اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو انکے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

اس عبارت میں مرزا صاحب قادیانی نے جس حدیث کو اپنی سند میں پیش کیا ہے اوس کے سارے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول الله ﷺ ینزل عیسی ابن مریم الی الارض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیتزو ج و یو لد له و یمکث خمسا و ار بعین سنة ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مر یم فی قبر واحد بین ابو بکر و عمر روا ہ ابن الجو زی فی کتاب الوفاء ۔ مشکوۃ با ب نز و ل المسیح

(آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابن مریم اتریں گے۔ پھر نکاح کریں گے۔ پھر اونکی اولاد ہوگی۔ پھر ۴۵ سال تک زندہ رہیں گے۔ پھر مرکر میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن ہوں گے۔ پھر میں اور عیسی ایک ہی مقبرے سے نکلیں گے۔ ہمارے دونوں طرف ابوبکر اور عمر ہوں گے)

اس حدیث کے مطابق مرزا صاحب قادیانی کے تمام دعاوی کا فیصلہ ہوسکتا ہے ۔ اس لئے ہم نے کئی ایک دفعہ تقریر وتحریر میں اسکو پیش کر کے مرزائی غیر مرزائی پبلک کو توجہ دلائی اس کے جواب میں بہت کچھ سوچ بچار کے بعد اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے اس میں راقم مضمون نے سب سے اول جواب جو دیا ہے وہ واقعی اول درجے کے لائق ہے۔ لکھتا ہے:

ایک غیر احمدی نے اس حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تو فرمایا تھا کہ ابن مریم میری قبر میں مدفون ہوگا چونکہ مرزا صاحب، آنحضرت ﷺ کی قبر میں دفن نہیں اس لئے ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی میں صادق نہیں تھے۔

جواب: سب سے اول یہ بات کہ حدیث مرفوع نہیں اور نہ ہی آنحضرت ﷺ تک اسکی سند پہنچتی ہے۔ پھر جو شخص اس کو بیان کرتا ہے وہ اس قسم کا انسان ہے کہ جس نے شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمہ جیسے پاک انسان پر کفر کا فتوی دیا ہے۔ لیکن اگر ہم اس بات کو تھوڑے عرصہ کے لئے مان بھی لیں تو ہمارے مقصود میں کوئی دقت پیش نہیں آتی۔ (۳۰ مئی۔ الفضل قادیان)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں:

جیسا کہ یہ جواب انصاف سے دور ہے، علم کی راہ سے بھی دور تر ہے:

الف: انصاف کی راہ سے اس لئے دور ہے کہ یہی حدیث مرزا صاحب خود اپنی تائید اور ثبوت میں لاتے ہیں اس کے ایک ٹکڑے (یتز و ج و یو لد له) کو پیش کر کے اپنا مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود ہونا ثابت کرتے ہیں۔ مگر مجیب صاحب اپنے پیر مرشد ہادی مہدی نبی اور رسول کی تائید میں خود اس کی مرضی کے خلاف لکھتے ہیں کہ حدیث قابل حجت نہیں۔

بہت اچھا! مگر سوال یہ ہے کہ حجت اب نہیں رہی، یا مرزا صاحب کی زندگی میں بھی نہیں تھی۔ اگر نہ تھی تو انہوں نے کیوں ان کو بطور سند کے پیش کیا۔ اور اگر اوس وقت سند میں پیش ہوسکتی ہے تو اب کون امر مانع ہے۔ تلك اذا قسمة ضيزى۔

علم کے خلاف اس لئے ہے کہ اس حدیث کے مرفوع ہونے میں شک کیا گیا ہے نیز ابن جوزی کی نسبت یہ کہہ کر بدگمانی پھیلائی گئی ہے کہ وہ حضرت شیخ عبدالقادر صاحب جیلانی کے مکفر تھے مرفوع ہونا تو خود حدیث کے لفظوں سے ثابت ہے کیونکہ مرفوع اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں مذکور ہو کہ آنحضرت ﷺ نے یوں فرمایا۔ حدیث مذکور میں صاف مذکور ہے قال رسول اللہ ﷺ پھر اس کے مرفوع ہونے میں کیا شک ہے

علامہ ابن جوزی اگر فتوی تکفیر (جس کا ثبوت بھی دربطن قائل ہے) کی وجہ سے قابل اعتبار نہیں ہیں تو حضرت عمرؓ کو کیا کہو گے جنہوں نے حاطبؓ بن ابی بلتعہ پر کفر کا فتوی حضور ﷺ کے سامنے لگا دیا، دعنی اضرب عنق هذا المنافق مجھے اجازت دیجئے کہ میں اس منافق (حاطب بن ابی بلتعہ) کی گردن اڑادوں۔

بھلا اس قسم کے فتوے سے کوئی نیک نیت عالم بے اعتبار ہوسکتا ہے۔

مختصر یہ کہ جب تک مرزا صاحب قادیانی کی تحریر میں اس حدیث کا ذکر بطور سند کے درج رہے گا ہمارا اعتراض بھی اوسپر چسپاں رہے گا۔ ورنہ کہا جائے گا:

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۵ جلد ۱۳۔ مورخہ ۳۰ جون ۱۹۱۶ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۳۴ھ ص ۲۔۳)

مرزائی نبوت جامع اضداد ہے

(منشی اللہ دتا صاحب از جھنگ)

صاحبان السلام علیکم۔ آج کل مرزائی جماعت کے دو گروہ بن گئے ہیں۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قادیانی پارٹی اور دوسری لاہوری پارٹی۔ ان میں نبوت مرزا قادیانی کے متعلق اختلاف ہے بلکہ سخت مخالفت ہے۔

قادیانی پارٹی مرزا صاحب کو نبی اور رسول کہتی اور مانتی ہے اور لاہوری یا پیغامی پارٹی مرزا صاحب کی نبوت سے انکاری ہے۔

اور اس اختلاف کے بانی مرزا صاحب آنجہانی ہیں۔

پس میں اپنے دعوی کے ثبوت میں مرزا صاحب قادیانی کی چند کتب سے چند متضاد اقوال متعلق نبوت اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں نقل کرتا ہوں تاکہ مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور طالبان حق کی تسلی کا باعث ہوں۔

۱۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۷۸۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

۲۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۳۔ وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں:

خدا تعالی نے براہین احمدیہ میں اس عاجز کا نام امتی بھی رکھا اور نبی بھی۔

۳۔ آسمانی فیصلہ صفحہ ۷ میں لکھتے ہیں:

میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

۴۔ اربعین نمبر ۳ صفحہ ۲۳۔ اور حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۹ میں ہے:

جری الله فی حلل الا نبیاء۔ (ترجمہ) (خدا کا رسول ہے نبیوں کے لباس میں)

۵۔ آسمانی فیصلہ صفحہ ۸ پر ہے:

اے لوگو مسلمانوں کی ذریت کہلانے والو! دشمن قرآن نہ بنو۔ اور خاتم النبیین کے بعد وحی اور نبوت کا نیا سلسلہ جاری نہ کرو۔ اس خدا سے شرم کرو جس کے سامنے پیش کئے جاؤ گے۔

۶۔ دافع البلاء صفحہ ۵ پر وہی مرزا صاحب لکھتے ہیں:

خدا کی وہ پاک وحی جو مجھ پر نازل ہوئی جس کی عبارت یہ ہے

ان الله لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسهم انه آوی القریة یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول کو نہ مان لیں۔

۷۔ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴ پر ہے۔

اکیسویں آیت یہ ہے ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جالکم و لکن رسو ل الله و خاتم النبیین یعنی محمد تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں ہے مگر وہ رسول ہے اللہ کا اور ختم کرنے والا ہے نبیوں کا۔

یہ آیت صاف دلالت کرتی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔پس اس سے بکمال وضاحت ثابت ہے کہ مسیح بن مریم رسول اللہ دنیامیں نہیں آسکتا کیونکہ مسیح بن مریم رسول ہے اوررسولوں کی حقیقت اور ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دینی علوم کو بذریعہ جبریل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا کہ اب رسالت تاقیامت منقطع ہے۔

۸۔وہی مرزا صاحب قادیانی اپنی اربعین نمبر۳ کے صفحہ ۳۲ میں لکھتے ہیں:

سو اس امت میں ایک شخص میں ہوں جس کو اپنے نبی کریم ﷺ کے نمونہ پر وحی اللہ پاتے تئیس برس کی مدت دی گئی ہے۔

خاکسار اللہ کہتا ہے کہ:

پہلے یہ اقرار کہ نبوت ختم اور تاقیامت وحی منقطع ہے پھر ایسی دلیری کہ آنحضرت ﷺ جیسی وحی تئیس برس کی مدت کا دعوی اہل علم کے لئے نمونہ کا لفظ بھی غور طلب ہے۔

۹۔ازالہ اوہام کے صفحہ ۵۷۷ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالی صادق الوعد ہے اور جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول اللہ وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ بعد نہیں آسکتا۔

۱۰۔اخبار الحکم ۱۷ نومبر ۱۹۰۰ء صفحہ پر ہے۔۲:

میری حیثیت ایک معمولی مولوی کی حیثیت نہیں ہے بلکہ سنن انبیاء کی حیثیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مجھے ایک سماوی مانو۔ سارے جھگڑے اور تمام نزاعیں جو مسلمانوں میں پڑے ہوئے ہیں ایک دم میں طے ہو سکتے ہیں جو خدا کی طرف سے مامور اور حکم بن کر آیا ہے جو معنی قرآن شریف کے وہ کرے گا وہی صحیح ہوں گے اور جس حدیث کو وہ صحیح قرار دے گا وہی صحیح ہوگی۔

۱۱: جنگ مقدس صفحہ ۳۲۔ مورخہ ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء مرزا صاحب اقرار کرتے ہیں:

میں بھی وہ بات پیش کرتا ہوں جو خدا تعالی کی طرف سے مجھ کو معلوم ہے میرا دعوی نہ خدائی کا ہے اور نہ اقتدائی کا اور میں ایک مسلمان آدمی ہوں جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہوں قرآن مجید کی رو سے اس موجود نجات کا مدعی ہوں میرا نبوت کا کوئی دعوی نہیں یہ آپ کی غلطی ہو یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔ کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعوی کرتا ہے وہ نبی ہو جاوے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ کے رسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامات ہے جو اللہ اور رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں۔

۱۲۔ اشتہار ۵ نومبر ۱۹۰۱ء مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس، میں فرماتے ہیں:

پس میں جب کہ اس مدت تک ڈیڑھ سو کے قریب پیش گوئی خدا کی طرف سے پا کر بچشم خود دیکھ چکا ہوں کہ صاف پوری ہوگئیں تو میں اپنی نسبت نبی یا رسول کے نام سے کیوں کر انکار کروں اور جب خدا تعالی نے یہ نام میرے رکھے ہیں تو میں کیوں کر رد کروں اور میں جیسا قرآن شریف کی آیات پر ایمان رکھتا ہوں ایسا ہی بغیر فرق ایک ذرہ کے خدا کے اس کھلی وحی پر ایمان لایا ہوں جو مجھے ہوئی۔

۱۳: کتاب البریۃ صفحہ ۱۸۵ کے حاشیہ میں مرزا جی لکھتے ہیں:

اور آنحضرت ﷺ نے بار بار فرما دیا تھا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور حدیث لا نبی بعدی ایسی مشہور تھی کہ کسی کو اس کی صحت میں کلام نہ تھا اور قرآن شریف جس کا لفظ لفظ قطعی ہے اپنی آیت کریمہ و لا کن رسول اللہ وخا تم النبیین سے بھی اس بات کی تصدیق کرتا تھا کہ فی الحقیقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے نبی پر نبوت ختم ہو چکی ہے۔

(باقی مضمون صفحہ ۱۱ کالم ۳ پر ہونا چاہیے، جو موجود نہیں ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۵ جلد ۱۳۔ ۳۰ جون ۱۹۱۶ء ص ۳۔۴)

موجودہ جنگ کے بانی مرزا قادیانی ہیں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

دو سال سے جنگ جاری ہے جس سے ملک ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ تمام دنیا میں ہلچل مچ رہی ہے۔ مخلوق خدا سخت پریشان ہے۔ بہت لوگ قتل اقرباء سے، بہت سے بیکاری سے مبتلاء مصائب ہیں۔ ہر ایک عقل مند اسکی تہ کی تلاش میں ہے کہ کیوں دنیا میں تہلکہ آیا، اور کس نے ہنگامہ برپا کیا۔ ہم بھی اسی فکر میں تھے ہم کو معلوم ہوا کہ اس جنگ کے بانی مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ اے کاش مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ان کی خدمت میں منت سماجت کر کے مخلوق خدا کی مصیبت کا خاتمہ کرایا جاتا۔ اون کے بعد اون کے خلیفہ میں یہ طاقت کہاں وہ تو ہنوز اس میں کافی تجربہ نہیں رکھتے ہوں گے۔

ہم نے مرزا صاحب کی جس عبارت سے یہ نتیجہ پایا وہ درج ذیل ہے:

مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں؛

ایک میرے مخلص عبداللہ نام پٹواری غوث گڈھ علاقہ ریاست پٹیالہ کے دیکھتے ہوئے اور ان کی نظر کے سامنے یہ نشان الٰہی ظاہر ہوا کہ اول مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضا وقدر کے اہل دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے لکھے ہیں اور پھر تمثل کے طور پر میں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ اس پر دستخط کریں۔

مطلب یہ تھا کہ یہ باتیں جنکے ہونے کیلئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اوس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اس سرخی کے قطرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے کپڑوں اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے۔

اور چونکہ کشفی حالت میں انسان بیداری سے حصہ رکھتا ہے اس لئے مجھے جب کہ ان قطروں سے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے گرے اطلاع ہوئی ساتھ ہی میں نے بچشم خود ان قطروں کو بھی دیکھا۔

اور میں رقت دل کے ساتھ اس قصے کو میاں عبداللہ کے پاس بیان کررہا تھا کہ اتنے میں اس نے بھی دو تر بتر قطرے کپڑوں پر پڑے ہوئے دیکھ لئے اور کوئی ایسی چیز ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس سرخی کے گرنے کا احتمال ہوتا اور وہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنی قلم سے جھاڑی تھی اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سی سرخی پڑی تھی اور میاں عبداللہ زندہ موجود ہیں اور اس کیفیت کو حلفاً بیان کرسکتے ہیں کہ کیونکر یہ خارق عادت اور اعجازی طور پر امر تھا (ص ۳۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب کے اس بیان سے پایا جاتا ہے کہ آپ خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں بمنزلہ چیف سکرٹری تھے احکام قضا و قدر کی مسل مرتب کر کے دستخط کرالیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان دستخطوں کے نشان آپ کے کپڑوں پر محسوسات میں نظر آتے تھے۔ اس عبارت میں صاف مرقوم ہے کہ دنیا میں جتنے واقعات نیک و بد وقوع پذیر ہورہے ہیں ان کے مرتب کرنے والے دراصل مرزا قادیانی ہیں۔ اس لئے اس جنگ کو بند کرانے کے لئے بھی مرزا صاحب ہی کے ذریعہ سے کام کرنا چاہیے۔ جسکی صورت یہی ہے کہ بصورت موجودہ مرزائیوں کے سرکردوں کی خدمت میں عرض کی جائے کہ آپ لوگ مخلوق کے حال پر رحم کھا کر مرزا صاحب کی روح کو متوجہ کر کے اس بلائے بے درماں کے دفع کرانے کی درخواست کریں۔ دیکھیں مرزائی (احمدی) اخبار اس تجویز کی کہاں تک تائید کرتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی اور مرزائی احباب کہا کرتے ہیں کہ ہماری نبوت، منہاج نبوت سے جانچو۔ یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے جو نبوت کے جانچنے کا طریقہ مقرر ہے اوس کے مطابق مرزا کا اندازہ کرو۔ اس لئے ہم دریافت کرتے ہیں کیا پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں میں بھی کوئی اولوالعزم نبی ایسا ہوا ہے جس نے قضا وقدر کے احکام بنا کر خدا کے دستخط کرائے ہوں۔ کوئی مثال یاد ہو تو اطلاع دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۶ جلد ۱۳۔ ۷ جولائی ۱۹۱۶ء مطابق ۵ رمضان المبارک ۱۳۳۴ھ ص ۲،۱)

کوہاٹ میں قادیانی فتنہ

مکرمی جناب منیجر صاحب اخبار اہل حدیث السلام علیکم

از راہ مہربانی واقعہ ذیل کو اپنے اخبار میں جگہ دے کر مشکور فرماویں

چند دن ہوئے کہ دو قادیانی واعظ جو پشتو جانتے تھے، قادیان سے یہاں کوہاٹ میں آئے اور قادیانی مذہب کی اشاعت شروع کر دی۔ بعضے نوجوان ان کے ہم خیال ہو گئے تو کوہاٹ میں ایک شور وغل پیدا ہوا۔ اس لئے ہم لوگوں کی نگاہ اس مہلک مرض کے دفعیہ کے واسطے حکیم حاذق پر پڑی تو جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب کو تکلیف دی گئی۔

چنانچہ صاحب موصوف نے بڑی مہربانی کر کے ہماری درخواست کو قبول فرما کر ۲۷ جون ۱۹۱۶ء کو کوہاٹ میں قدم رنجہ فرمایا۔

ہم نے تو سمجھا تھا کہ سفر کی تکلیف سے خستہ ہوں مگر نہایت تعجب سے دیکھا کہ مولانا موصوف نے اس روز دو تقریریں فرمائیں۔ ان تقریروں میں عموماً روئے سخن قادیانی خیالات کی تردید میں تھا، اور تھوڑا سا وقت مسلمانوں کی اصلاح پر بھی توجہ فرمائی۔ مسلمانوں نے جلسہ عام میں اپنی اصلاح کا اقرار کیا اور قادیانی خیالات سن کر توبہ توبہ کی آواز مسجد میں گونج اوٹھی۔

مولانا صاحب نے مرزا صاحب قادیانی کی اپنی تصنیف شدہ کتابوں سے نام بردہ کی تکذیب خوب ثابت کی جزاهم الله۔

احمد گل دندان ساز اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلامیہ کوہاٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۶ جلد ۱۳ مورخہ ۷ جولائی ۱۹۱۶ء مطابق ۱۲ رمضان ۱۳۳۴ھ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی نسبت ایک سوال

میرا ایک سوال ہے جو خدمت میں کل کلمہ گویان مقلدین اور غیر مقلدین اہل شیعہ واحمدیہ کی خدمت میں ہے۔ براہ مہربانی کسی گوشہ اخبار گوہربار اہل حدیث میں درج فرما کر مشکور فرماویں۔

سوال یہ ہے کہ حضورﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد تیس شخص دجال کاذب آویں گے اور کلھم دعوی نبوت کا کریں گے اور کلھم جھوٹے ہوں گے۔

اب جواب طلب یہ ہے کہ کل تیس نفر دجال کاذب جو آنے والے تھے، سب کے سب آچکے ہیں، یا ابھی کوئی آنے والا بھی ہے۔

اور جناب مرزا صاحب نے جو دعوی نبوت کا کیا ہے اون تیس نفروں کے گذر جانے کے بعد کیا، یا درمیان میں کر دیا ہے۔ والسلام:

بندہ: حکیم خیر محمد از ڈیرہ غازی خان۔

اڈیٹر اہل حدیث: یوں تو رنج میں کسی نے کسی کو دجال کہہ دیا ہو جیسے سر سید احمد خان علی گڈھی کو کسی نے دجال کہدیا، یا کسی اور صاحب نے کسی اور شخص کو دین کا مخالف جان کر کہہ دیا، تو اور بات ہے، مگر جن معنی سے حدیث میں تیس دجال آئے ہیں یعنی مدعی نبوت ایسے لوگ ابھی ختم نہیں ہوئے۔ واللہ اعلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۷ جلد ۱۳۔ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۱۶ء مطابق ۱۲ رمضان ۱۳۳۴ھ ص ۴۔۵)

مرزائیوں کے مباحثہ میں حق کی فتح

۲۳ جون ۱۹۱۶ء کو مولوی غلام رسول راجیکی ہمارے موضع میں آئے اور مرزائی تبلیغ شروع کی۔ ادھر سے مولوی محمد حسین صاحب کھڑے ہو گئے۔ دونوں میں دو روز تک مباحثہ ہوا۔ ایک روز وفات وحیات مسیح پر، دوسرے روز دعاوی مرزا پر۔ خدا کے فضل سے دونوں دن اہل حق کو کامیابی ہوئی۔ چودہری ولایت خان صاحب نمبردار جو جلسہ کے صدر تھے انہوں نے کہا ہوا تھا کہ اگر مرزا قادیانی سچا ثابت ہوا تو میں مرزائی ہو جاؤنگا۔ اخیر جلسہ کے چودہری صاحب نے بیعت کرنے سے انکار کر دیا۔ الحمد للہ۔

مرسلہ: شیخ غلام حسین از مقام کولوتارڑ ضلع گوجرانوالہ (اہل حدیث امرتسر۔ ۱۴ جولائی ۱۹۱۶ء ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کی عربی

(مولوی عبدالعزیز پروفیسر مشن کالج پشاور)

گرمیوں کی طویل وعریض دوپہر بھی انسان کو کچھ کم پریشان نہیں کرتی ۔کالج کے کام سے فارغ ہو کے بیٹھا ہوں، سوچتا ہوں کیا کروں ۔ دماغ کسی علمی کتاب کے مطالعہ کے قابل نہیں۔اسی شش وپنج میں پڑے کروٹیں بدل رہا تھا کہ معاً اپنے گذشتہ عہد طالب علمی وما بعد کے خیالات موجزن ہوئے ،اور چاروں طرف سے امنڈ کر میرے ناچیز دماغ کو گھیر لیا۔کچھ عرصہ تک تو میرے ہیچ میرز خیالات کی ناؤ اس گرداب میں غوطے کھاتی رہی ،بالآخر کچھ کچھ سرزمین ساحل نمودار ہوئی اور شکستہ حوصلہ میں جان پڑی۔یعنی کشتی کا لنگر ڈال دیا اور خیالات پریشان کے اس عالم تلاطم امواج سے کچھ عارضی رہائی پائی۔

میں ابھی بھولا نہیں کہ قیام امروہہ کے زمانہ میں ایک احمدی مجھ سے کچھ نہ کچھ چھیڑ چھاڑ کیا کرتا تھا اور مرزا غلام احمد کی تالیف لا کر دکھایا کرتا تھا۔جن میں ایک کتاب کرامات الصادقین بھی تھی ۔میں نے ایک سرسری نظر سے دیکھ کر یہ جواب دیا کہ یہ کتاب گو اس کے لکھنے والے نے بڑی تحدی کی ہے اوس عربی زبان میں نہیں جس کو شرق وغرب عربی کہہ کر پکارتا ہے۔رہی یہ بات کہ یہ عربی قادیان (جو پنجاب کا ایک غیر اہم قصبہ ہے) کے ایک شخص واحد کی خود ساختہ ہے تو غالباً مجھے اس بات کے تسلیم کرنے سے کچھ مفر نہ ہوگا اذ لا مشاحة فی الا صطلاح ۔

آن زمیں را آسمانے دیگر است

آخر یورپ کے علم الالسنہ کے عالموں نے تمام دنیا کے معاملات کی سہولت کی غرض سے ایک زبان وضع کی ہے کہ تمام مختلف ممالک کے لوگ غیر ملکیوں (فاریزس) سے اسی زبان میں مراسلات لکھیں لکھائیں اور دونوں مراسلین کو اس طرح بہت سی مختلف زبانوں کی تعلیم کی دردسری سے نجات ملے ۔

مگر جہاں تک مجھے زمانہ کے حالات وخیالات کا علم ہے اس بات کے اظہار کی جرأت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرسکتا ہوں کہ اس زبان کے واضع نیز اون لوگوں کو جن کے کانوں میں اس زبان کی کچھ نہ کچھ آواز پڑی ہے اسبات کا سان گمان بھی نہیں کہ یہ زبان (مرزا صاحب کی عربی) سابق الذکر کے لئے بنائی گئی ہے۔ بلکہ اس کے برعکس تمام لوگ اسی کا یقین رکھتے ہیں کہ یہ وہی عربی ہے جو جزیرہ نمائے عرب اور اوس مضافات میں کبھی بولی جاتی تھی جس میں قرآن کریم نازل ہوا ہے، اور جس میں آج تک کی تمام علمی کتابیں لکھی گئی ہیں، یا موجودہ زمانے کی اللسان العامیہ (ولگرٹنگ) ہے۔

مؤخر الذکر شق پر کچھ لکھنا لا حاصل ہے کہ یہ محض عقلی احتمال ہے ورنہ مرزا صاحب قادیانی نے کہیں بھی اس کا دعویٰ نہیں کیا۔ اور اگر فرضاً یہ مان بھی لیا جائے تو چاہیے کہ وہ تمام نحوی وصرفی پابندیاں جو موجودہ زمانے کی مروجہ عربی میں متروک و مہجور ہیں، مرزا صاحب کی عربی میں بھی نہ ہوتیں، نیز وہ تمام محاورے اور حروف الفاظ اور جملوں کی بدلی ہوئی صور وتراکیب جو آج کل کی عربی کو نحوی عربی (عربی قدیم) سے جدا کرتی ہیں اور جو موجودہ عربی کی جز واعظم ہیں مرزا صاحب قادیانی کی عربی میں بھی التزاماً پائی جاتیں و الواقع علی خلاف ذلك

سطور سابقہ سے اب ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مدعی کا یہی دعویٰ ہے کہ اس کی عربی قدمائے اعراب کی عربی ہے۔ مگر یہ ایک ایسی بات ہے جس کو بجز مدعی مذکور کے شرق وغرب کے تمام مسلم وغیر مسلم عربی دان ایک لمحہ کیلئے بھی نہیں مان سکتے۔ بنا بریں وہ نتیجہ جو سابقہ مقدمات کی ترتیب سے مدعی نے استخراج کیا تھا کہ وہ اس عربی کے بے نظیر ہونے کی صورت میں کسی مافوق العادۃ قوت پر قابض ہے ہرگز ہرگز ثابت نہیں علی شفا جرف ھار فانھار ؟؟۔

قیام دہلی کے زمانہ نیز پشاور میں بھی اہل حدیث کانفرنس کے موقعہ پر محترمی مولوی عبید الرحمٰن صاحب ومولوی عبدالستار حسن صاحب عمرپوری نے باسرار شدید مجھ سے کہا کہ تم اس مضمون پر کچھ لکھو۔ مگر اپنی بے بضاعتی اور دعویٰ مذکور کے بدیہی بطلان کا خیال کر کے کچھ ہاتھ نہ بڑھایا۔ آخر صبح امید نمودار ہوئی اور وقت نے بہ براہین قاطعہ دل کے سامنے ضرورت مضمون کو ثابت کردیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطأ لما قام رجائی و قعدر
حتی رأی انجاز دهری ما وعد

اس مضمون سے عوام کو شائد کچھ معتد بہ دلچسپی نہ ہو، مگر یہ کسی طرح مناسب نہ ہو گا کہ اون کے خیال سے ایک ضروری مضمون کو کتم عدم ہی میں پڑا رہنے دیا جائے ۔مرزا صاحب کا دعوی ہے کہ ہر منقد کو فی غلطی پانچ روپئہ انعام دیئے جائیں اور کتاب کے کل ۱۰۶ صفحات ہیں۔ میں نے ایک غایت درجہ سطحی اور سرسری نظر سے ہر صفحہ میں دس پندرہ موٹی موٹی غلطیاں (جو کلام کو اس لائق نہیں رکھتیں کہ اوس پر ایک نظر غلط انداز بھی ڈالی جائے چہ جائے کہ وہ کلام کسی عظیم مدعا کے اثبات کا ذریعہ بن سکے) ظاہر کی ہیں۔ مرزا صاحب کے وہ اتباع و اخلاف جو اون کی تمام ہدایات و وصایا پر عمل کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں، ادھر آئیں اور ہمارے لئے بلکہ اپنے اور اپنے پیرو مرشد کے لئے ہر ظاہر کردہ غلطی پر پانچ پانچ روپئہ دیں۔ ورنہ پھر وہ اس لائق نہ رہیں گے کہ اپنے آپ کو مرزا صاحب قادیانی کا متبع صادق ظاہر کرسکیں

بنحن بما عندنا وانت بما
عندك را من و الرا ئی مختلف

۱۔ سرورق (ٹائٹل پیج) ملاحظہ ہو لکھتے ہیں

هذه رسا لة مبا ر كة المسما ة كراما ت الصا دقين ولمن يأت بر سا لة مثلها فله انعام الف ..الخ

اس مختصر سے فقرے میں کئی فاش غلطیاں ہیں۔

اول: موصوف وصفت کی عدم مطابقت ہے (ملاحظہ ہو مفصل مطبوع مطبع مجتبائی ص ۹۴)

و كما كا نت الصفة وفق المو صو ف فی اعرابه وفقه فی الافرا د و التثنية و الجمع و التعريف و التنكير۔ الخ

یعنی المسماۃ غلط ہے، مسماۃ چاہیے۔

دوم وسوم: من یہاں دو طرح کا ہوسکتا ہے۔ شرطیہ یا موصولہ۔ مگر دونوں صورتوں میں عبارت غلط ہے۔ صورت اولی میں لام اس پر مقدم ہے اور کلمات شرطیہ ہمیشہ صدر کلام میں ہوا کرتے ہیں اون سے پہلے کوئی عامل نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قال ابن مالك فی التسهیل لا داة الشرط صدر الکلام۔ص ۶۵۔مطبوعہ مکہ مکرمہ)
صورت ثانیہ میں یأت کی یاء کو حذف کرنا جائز نہیں کہ اسماء موصولہ جازم نہیں ہیں۔
نیز جملہ مابعد پر فاء کا لانا بھی جائز نہ رہے گا کہ من کو موصولہ فرض کیا ہے۔
چہارم: اہمال مطلب وتکریر مہمل یعنی من یأت پر بھی لام داخل کیا ہے۔اور آگے چل کر جواب کو بھی اس لام سے محروم نہ رکھا۔اس کی توضیح اردو کا یہ فقرہ جو فقرہء بالا کا ترجمہ ہے خوب کردے گا:۔

اوس آدمی کے لئے جو اس جیسا رسالہ بنائے پس اوس کے لئے ایک ہزار روپئہ کا انعام ہے۔،

یاران نکتہ رس! یہ تو کہیے آپ اس اردو کے فقرے کی بلاغت کے گھمنڈ پر کوئی لمبا چوڑا دعوی کرسکتے ہیں۔یا اگر کریں بھی تو کیا یہ دعوی کسی سامعہ میں شرف شنوائی سے مشرف ہوسکتا ہے،بس ٹھیک اسی طرح مذکورہ بالا عربی کے فقرے کو تصور فرمائیں
پنجم: لفظ انعام حشو قبیح ہے۔ایسے موقع پر عربی میں اتنا کہہ دینا کافی ہوتا ہے:
من یأتنی برسالة مثلها فله الف ..الخ ،
یا: انعَم علیه الف.. الخ

غالبًا مرزا صاحب قادیانی کو ایسے موقع کا عربی محاورہ یاد نہ تھا،اس لئے اردو کے اس فقرے (جو آدمی اس جیسا رسالہ بنا لائے اوس کو ایک ہزار روپئہ کا انعام دیا جائے گا) کا عربی میں ٹھیٹھ ترجمہ کردیا ہے۔

یہ بعینہ اسی طرح ہے جیسے دہلی کے ایک بزرگوار نے اپنی ایک عربی تصنیف کے شروع میں لکھا ہے:
قال منی بعض احبتی۔
ان صاحب کو عربی کا قال لی کا محاورہ یاد نہ تھا،اس لئے اپنی زبان کے الفاظ (مجھ سے میرے بعض احباب نے کہا) کا سیدھا سادھا ترجمہ کردیا۔مگر وہ غریب اپنی جہالت پر کچھ دیر کے لئے معذور سمجھا جاسکتا ہے کہ اوس نے اپنی اس عربی دانی پر کسی عظیم الشان نبوت یا الوہیت کی سربفلک عمارت کی بنیاد نہیں رکھی۔

قارئین کرام! یہ تو فرمایئے کہ جو شخص اثنائے گفتگو میں آپ سے کہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے میرے واسطے کہا تھا۔
آپ اوس کی اردو دانی کے متعلق کیا خیال قائم کریں گے۔ بس یہی حال دہلوی مذکور و مرزا صاحب کی عربی کا ہے۔

۲۔اب براہ کرم ٹائٹل پیج کو الٹ دیں اور ذرا تنبیہ کی سرخی ملاحظہ فرماویں۔
لکھتے ہیں:

ایھا المکذ بو ن اعلموا ان ھذہ الرسالۃ معیار لتنقید امری و امرکم فا ن کنتم تظنو ن انکم اعلام الشر یعۃ فأتوا بر سا لۃ من مثلہ . الخ مختصرا

ذرا غور کریں مثلہ کی ضمیر کا مرجع کیا ہے۔ بجز اس لفظ الرسا لہ کے اور کوئی نہیں اور پھر بحر تحیر میں غوطہ لگا کر سوچیں کہ ضمیر مذکر مونث کی طرف کیونکر راجع ہوسکتی ہے۔

۳۔ و اعجبنی انکم مع کو نکم خا وی الر فاض من المعا رف تستکبرون

میں نے اکثر بنگالی و افغانی طلبہ کو دیکھا ہے کہ گو وہ عربی علم ادب سے بالکل بے بہرہ ہوتے ہیں، مگر جب میرے پاس عربی ترجمہ کر کے اصلاح کے لئے لاتے ہیں، تو وہ بھی ایسی سنگین اور نا قابل معافی غلطیاں نہیں کرتے۔

کو نکم خا وی الر فاض دیکھیں کہ کو ن کی خبر مفرد ہے (فیہ شیء۔اڈیٹر اہل حدیث) اور اسم جمع ہے۔ یعنی اسم وخبر میں مطابقت نہیں۔ اگر کان الر جال قا ئماً صحیح ہوسکتا ہو، تو مذکورہ بالا فقرہ بھی صحیح ہوگا۔

معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قا دیانی نے اس رسالہ کے لکھنے سے پہلے مقامات حریری کو رٹ لیا تھا اور اوس کے تمام فقروں کو محل بے محل استعمال کرنے لگے۔ اور یہ یاد نہ رہا کہ اون کا محل استعمال کیا ہے

شکونا	الیھم	خراب	العراق
فعابوا	علینا	لحوم	البقر

۴۔ فو الذی بعثنی لالزا مکم و افحا مکم

۔عربی زبان کی کسی لغت میں الزام کے معنی الزام دینے کے نہیں، قادیانی مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عربی نہیں، بلکہ اردو بول رہے ہیں۔

قارئین! ذرا ان دو شیطا نہ یتکلم بالھند یہ کا واقعہ یاد کر کے سستا لیں پھر ہم آگے قدم بڑھائیں گے۔

(یہ واقعہ یوں ہے: ابو علقمہ نحوی بصرہ کی کسی راہ پر جارہا تھا کہ مرگی آئی اور گر پڑا۔ لوگ ادھر اودھر سے آن کر جمع ہو گئے کوئی انگوٹھا ملنے لگا اور کوئی کان میں اذان دینے لگا۔ ابو علقمہ ایک دم اٹھ کھڑا ہوا اور کہنے لگا ما لکم تکاء کاء تم علیّ تکاء کو ءکم علی ذی جنة افر نقعوا عنی۔ تم میرے گرداگرد کیوں جمع ہو گئے ہو؟ میں کوئی پاگل تو نہیں۔ ہٹو کھسکو کسی نے کہا دعوہ فان .. الخ اے میاں چھوڑ بھی دو۔ اس کا بھوت تو سنسکرت بولتا ہے۔ المحا سن و ا لاضداد الجاحظ۔ ص ۱۳۔ و مختصر المعانی ومطول وغیرہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۸ جلد ۱۳۔ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۱٦ء۔ ۱۹ رمضان ۱۳۳۴ھ ص ۲۔۴)

اپیلِ اسلام کا اثر قادیانی مشن پر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک اشتہار بطور

اپیل اسلام بخدمت اہل اسلام

ہمدردان اسلام کی طرف سے آج کل اخباروں میں شائع ہو رہا ہے جو اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۷ جولائی ۱۹۱٦ء کے صفحہ ۷ پر درج ہو چکا ہے جس کے مویدین کی فہرست گزشتہ پرچے میں شائع ہو چکی ہے۔

اوس اپیل اسلام کا اثر قادیانی مشن کے دونوں گروہوں پر کیا ہوا اون کے دونوں اخباروں سے ہم دکھاتے ہیں۔

قادیان کا آرگن الفضل تو یہاں تک رنجیدہ ہوا کہ اوس نے اپیل کنندوں کے نام بھی ظاہر نہیں کئے اور بڑی حقارت سے لکھتا ہے کہ

ان میں سے ہر ایک کا کسی نہ کسی انجمن سے تعلق ہے جس کا مقصد اشاعت اسلام ہے۔،

وہ پہلے یہ تو بتلا دیں کہ اون انجمنوں میں ان مشتہرین نے کون سا کام کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ پھر لکھا ہے کہ
اگر اشاعت کا کام کرنا ہے تو پہلے مسیح موعود (مرزا) کو مانو۔
بہت خوب!

لاہوری پارٹی کا آرگن پیغام صلح اپنے بھائی، عصر، سے نقل کرتا ہے کہ لاہور میں اشاعت اسلام کی ایک انجمن سابق میں موجود ہے جس کا نام انجمن احمدیہ اشاعت اسلام ہے جو ولایت تک اشاعت اسلام کر رہی ہے اوس کو کیوں مدد نہیں دی جاتی۔ الگ کانفرنس بنانے کی کیا ضرورت ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ کسی انجمن یا کسی شخص کے نیک کام میں روڑا اٹکانا یا اس کو برا کہنا ہمارا مقصد نہیں۔ احمدیہ انجمن اگر اشاعت اسلام کرتی ہے، تو مبارک ہے مگر وہ ایک خاص مرزائی فرقے بلکہ فرقے کے بھی ایک حصے کی ہے۔ چنانچہ اوس کا نام (احمدیہ) ہی یہ مطلب بتلا رہا۔ نیز اوس نے عملی طور پر آج تک کسی غیر مرزائی کو دخیل کار نہ کرنے سے ثابت کر دیا ہے کہ وہ جملہ مسلمانوں کی انجمن نہیں ہے۔

ہاں ہماری ذاتی رائے ہے کہ اگر احمدیہ اشاعت اسلام اپنے نام سے احمدی کا لفظ ہٹا دے، اور دیگر فرقہ ہائے اسلام کو حصہ رسدی ممبر داخل کرنے کا حق پورا دے تو بانیان اشاعت اسلام کانفرنس کی خدمت میں یہ کہنے کا موقع مل سکے گا کہ ہم ایسی انجمن کو اشاعت اسلام کا مرکز قرار دیں۔ ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ ممبران احمدیہ انجمن کی نیت اشاعت اسلام کی ہے تو اون کو ایسا کرنے سے انکار نہ ہوگا۔

ہاں ولایت میں اشاعت اسلام کے کام میں لاہوری احمدیہ انجمن کو دخل نہیں۔ ہم نے خواجہ کمال الدین صاحب سے خود بمقام مچھلی شہر یہ سنا کہ اس کام میں اوس انجمن کو دخل نہیں، اون کا کام الگ ہے۔

ہاں قادیانی الفضل نے معقول بات کہی کہ پہلے مسیح موعود (مرزا) کو مانئے۔

جناب من! مرزا غلام احمد قادیانی کو تو ہم مان لیں، اور سو دفعہ مان لیں، لیکن اشاعت اسلام کی ضرورت ہی بتلا رہی ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے۔ اگر ہوتے تو آج مسلمانوں کو کسی انجمن کے بنانے کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ کیونکہ ان کی برکت سے تمام دنیا میں اسلام پھیل چکا ہوتا۔ نہ یورپ میں کوئی سلطنت غیر اسلامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی، نہ افریقہ میں کوئی شخص غیر مسلم ہوتا۔ نہ ایشیاء اور امریکہ میں کوئی منکر اسلام دکھائی دیتا۔

مگر آہ! کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ اور تو اور خود قادیان میں بھی غیر مسلم آبادی اس قدر ہے کہ خدا کی پیاری جماعت احمدیہ کی سکھوں وغیرہ سے ہمیشہ لڑائی ہوتی رہتی ہے۔

اب ہم ناظرین کو وہ حوالہ سناتے ہیں جو ہمارے مذکورہ بالا دعوی کی بنیاد ہے۔

مرزا صاحب مسیح موعود کے زمانے کی برکات خود لکھتے ہیں:

چونکہ آنحضرتﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرتﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی۔ یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا، کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی۔ جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرتﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہوئے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے هو الّذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه ، (چشمہ معرفت۔ص ۸۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مسیح موعود کے آنے سے تمام دنیا میں صرف اسلامی قوم ہو جائے گی دگر ہیچ۔ اگر ایسا ہو گیا ہوتا تو پھر کسی انجمن کے بنانے کی کیا حاجت ہوتی۔ بغیر تصدیق دعوی مرزا صاحب قادیانی کو ماننے والے ہمیں اس شعر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مطلب سمجھاویں

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیراہی سنگ آستاں کیوں ہو

(اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۹-۴۰ جلد ۱۳- مورخہ ۲۸ جولائی-۴- اگست ۱۹۱۶ء مطابق ۲۶ رمضان، ۴ شوال ۱۳۳۴ھ-ص ۴-۵)

گورنمنٹ برطانیہ کی چالیس برکات

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس نام کا ایک رسالہ قادیان سے شائع ہوا ہے جس میں انگریزی حکومت کی برکات شمار کی گئی ہیں۔ اشاعت تعلیم، ہسپتال، محکمہ ہائے اپیل، پنچایت، آزادی مذہبی، آزادی پریس، وغیرہ۔ ہم بھی ان باتوں کے قائل ہیں۔ اس لئے اس قادیانی رسالہ کی تصدیق کرتے ہیں۔ لیکن ایک بات ہمارے اور ہر واقف مشن قادیان کے دل میں کھٹکتی ہے جس کا صاف ہو جانا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلامی لٹریچر میں ایک قوم یاجوج ماجوج کا ذکر آتا ہے جن کا ظہور پورے طور پر قریب قیامت کے ہوگا

قادیانی مشن کے امام نبی رسول مہدی اور کرشن جناب مرزا صاحب آنجہانی نے اپنی کتاب حمامة البشری میں (جس کے بہت سے حوالے اسی رسالہ چالیس برکات میں نقل ہیں) یاجوج ماجوج کی بابت اپنی رائے یا بالفاظ دیگر الہامی تحقیقات یوں لکھی ہے

ان یاجوج و ماجوج هم النصاری من الروس و البریطانیة ... اما قولنا ان یاجوج وماجوج من النصاری لا قوم آخرون فثابت بالنصوص القرآنیة۔ (ص ۲۸، ۲۹)

یاجوج ماجوج روسی اور انگریز عیسائی ہیں۔ ہم نے جو یہ کہا کہ یاجوج ماجوج عیسائی ہیں اور کوئی نہیں، یہ ہمارا دعوی قرآن کی آیات سے ثابت ہے۔

عام مسلمانوں کے نزدیک یہ دعوی صحیح نہیں۔ اور نہ قرآن مجید اس کی شہادت دیتا ہے بلکہ اس کی تردید اسی میں موجود ہے۔ اور جس صورت میں ہم اور قادیانی مشن انگریزی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورنمنٹ کی برکات کا اظہار کرتے ہیں پھر یہ خیال کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے کہ روسی اور انگریز یا جوج ماجوج ہوں اس لئے قادیانی مشن کے موجودہ ممبران کو چاہیے کہ اس قسم کی عبارات کو یا تو کتابوں سے نکا دیں یا انکی کوئی اچھی اور صحیح تفسیر ملک میں شائع کریں اور ملک کو یہ کہنے کا موقع نہ دیں کہ ہاتھی کے دانت دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۱ جلد ۱۳۔ مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۱۶ء مطابق ۱۰ شوال ۱۹۱۶ء۔ ص ۲)

ایک اور مہدی

آج دعوی ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا
رو برو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی مشن کو اپنے مہدی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کمالات پر بڑا ناز تھا۔ اس ناز کا ثبوت وہ یہ دیتے تھے کہ ہمارے مہدی کے تابعداروں کی تعداد چار لاکھ ہے۔ مگر آج کل اخباروں میں ایک خبر گشت کر رہی ہے کہ علاقہ نائجیر یا ملک حبش میں ایک حبشی نے امام مہدی ہونے کا دعوی کیا ہے۔ بڑے بڑے لوگ دس لاکھ کی تعداد میں اس کے تابع ہو گئے ہیں۔ دیکھئے قادیانی مشن اس کا کیا جواب دیتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۱ جلد ۱۳۔ مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۱۶ء۔ ص ۲)

حنفی اور مرزائی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عرصہ سے یہ آواز ملک میں پھیل رہی ہے کہ فرقہ اہل حدیث کی برائی خود اس سے ظاہر ہے کہ جتنے گمراہ فرقے نکلے ہیں بہت سے اسی میں سے نکلے ہیں مثال کے طور پر مرزائی فرقہ پیش کیا جاتا ہے۔

اہل حدیث کی طرف سے اس کا جواب بڑی معقولیت سے یہ دیا جاتا رہا کہ کسی گمراہ فرقہ کا کسی فرقہ سے نکلنا اوس اصلی فرقہ کی گمراہی کو ثابت نہیں کرسکتا اگر یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانا جاوے تو ان سب فرقوں سے پہلے ہندوستان میں حنفی مذہب تھا، سب فرقے اوسی سے نکلے تو کیا وہ بھی برا ہوا؟

اوپر چلئے۔ رافضی خارجی معتزلہ وغیرہ سب اہل سنت سے نکلے تو اہل سنت برا ہوا۔

اوپر چلئے۔ سب گمراہ فرقے اسلام سے نکلے تو اسلام برا ہوا۔

کوئی دانا یہ بات نہ کہے گا۔ بلکہ انصاف یہ ہے کہ کسی فرقہ کی بھلائی یا برائی خود اس میں دیکھنی چاہیے اوس کے مخرج میں نہیں مگر چونکہ اس جواب کو معترض نے کافی نہ جانا اس لئے خدا نے اہل حدیث سے اس الزام کے رفع کرنیکا ایک سبب اور بنایا جو یہ ہے

خواجہ کمال الدین مرزائی جماعت میں ایک ممتاز اور مشہور آدمی ہیں عرصہ ہوا انہوں نے لاہور کے اخبار پیغام صلح ۲۰ فروری ۱۹۱۶ء میں ایک مضمون دیا تھا جس میں لکھا تھا کہ میں حنفی المذہب ہوں (ص ۸ کالم ۱)

اب جوانہی گرمیوں میں شملہ پر لیکچر دیا تو وہاں بھی یہی کہا کہ میں حنفی المذہب ہوں۔
(پیغام صلح یکم اگست ۱۹۱۶ء)

ممکن ہے کوئی صاحب یہ کہیں کہ خواجہ صاحب کا حنفی کہلانا کسی مصلحت پر مبنی ہوگا۔ فرقہ مرزائیہ کے بانی مرزا غلام احمد تو حنفی نہ تھے نہ اون کے خلیفہ اول نورالدین حنفی تھے۔

اس سوال کے جواب میں اون کی تحریرات بھی موجود ہیں مرزا غلام احمد صاحب رسالہ ریویو بر مباحثہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی عبد اللہ چکڑالوی میں لکھتے ہیں:

ہماری جماعت کا فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث ملے خواہ کیسی ہی ادنی درجہ کی اوس پر عمل کریں اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں

مولوی نورالدین صاحب ایک سائل کے جواب میں لکھتے ہیں:

آپ (سائل) نے جس قدر سوال پوچھے ہیں ان کی نسبت گذارش ہے کہ ہمارے امام (مرزا صاحب قادیانی) کا یہ مذہب ہے کہ صریح قرآن اور حدیث میں جو مسائل موجود ہوں ان پر قرآن وحدیث کے مطابق عمل کیا جائے اور جو مسائل قرآن اور حدیث میں نہ ہوں انہیں علی العموم لوگ حنفی مذہب پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمل کریں یہ ایک اصل ہے جس پر آپ اپنے سوالوں کو آسانی سے حل کر سکتے ہیں (اخبار الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۴ء)

ان تینوں شہادتوں سے ثابت ہوا کہ مرزائی مذہب اہل حدیث سے نہیں نکلا بلکہ اوس کے بانی اور مبلغ آج تک بھی حنفی المذہب ہونے کے مدعی ہیں۔ یہ تو ہے تحریری جواب مگر ہمارے خیال میں کچھ اور بھی ہے

ہم جانتے ہیں کہ حنفی مذہب چونکہ بڑا طویل الذیل ہے اس لئے ہر کوئی اپنے قیام گاہ سے بھاگا ہوا اس کی پناہ لیتا ہے اور اسی میں کامیابی سمجھتا ہے

بہرحال یہ الزام کہ سب فرقے اہل حدیث ہی سے نکلے ہیں غلط ہے۔ بلکہ سب فرقے اسلام سے، پھر اہل سنت سے، خاص کر حنفی مذہب سے نکلے ہیں۔ اور یہی سب کا مخرج ہے۔ اللہ اعلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۲ جلد ۱۳۔ مورخہ ۱۸۔ اگست ۱۹۱۶ء۔ ۱۷ شوال ۱۹۱۶ء ص ۱۔۲)

چند مرزائی سوالات مع جوابات

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ تحریر دہلی سے بسفارش محبّ مکرم حاجی ضمیر الحق صاحب بغرض جواب آئی ہے۔ لہذا مع جواب درج کی جاتی ہے۔

عسل مصفی میں مرزا قادیانی کے مہدی مسعود اور مسیح موعود ہونے کی دلیل ان حدیثوں کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ کیا یہ حدیثیں صحیح ہیں اگر صحیح ہیں۔ تو مرزا صاحب موصوف پر کیا اعتراض ہوسکتا ہے۔

سوال نمبر ا۔ صفحہ ۶۵۰، سورج گرہن اور چندر گہن رمضان شریف میں ہوگا اور ایسا آج تک نہیں ہوا یہ علامت ہے مہدی مسعود کی پیدائش کی قادیان والے کہتے ہیں ۱۳۱۱ھ میں یہ واقع ہو چکا کیا یہ صحیح ہے

جواب: سورج اور چاند کے گرہن کی روایت جو آئی ہے اوس کے الفاظ یہ ہیں

ان لمھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السماوات و الارض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ینکسف القمر لا ول لیلة من ر مضان و الشمس فی النصف منه دار قطنی یعنی راوی (محمد بن علی جو نچلے درجہ کا راوی ہے) کہتا ہے ہمارے مہدی کے، دونشان ہیں جو ابتداء پیدائش دنیا سے آج تک نہیں ہوئے وہ یہ ہیں کہ قمر کو رمضان کی پہلی رات میں اور سورج کو نصف رمضان میں گرہن ہوگا۔

اس روایت کو محدثین نے ضعیف بلکہ موضوع بھی کہا ہے۔ مگر ہم اس کی تنقیدی بحث میں نہیں پڑتے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ لیکن ترجمہ تو کسی طرح چھوڑ نہیں سکتے کیونکہ اسی پر مدار ہے۔

ترجمہ صاف کہہ رہا ہے کہ یہی روایت مرزا صاحب قادیانی کی صاف تردید کرتی ہے کیونکہ اس روایت میں صاف الفاظ ہیں کہ ابتدائے آفرینش دنیا سے لے کر مہدی موعود کے ظہور تک نہ ہوئے ہوں گے حالانکہ جس قسم کے گرہن ۱۳۱۱ھ میں مرزا صاحب کی زندگی میں ہوئے ہیں اور جن کو مرزا صاحب قادیانی اور مرزائی اون کے لئے سند بتاتے ہیں اون کی نسبت مرزا صاحب کا اپنا اقرار ہے کہ اس قسم کے گرہن پہلے کئی ایک دفعہ ہو چکے ہیں مرزا صاحب کے الفاظ یہ ہے:

مولوی محمد احسن صاحب نے (مرزا صاحب قادیانی کی خدمت میں) عرض کی حضور! کانے دجال (ڈاکٹر عبدالحکیم خان) نے بڑا دجل کر رکھا ہے اور بعض جاہل اور بے علم لوگ اوسکے دھوکہ میں آئے ہوئے ہیں کہ اس نے اپنی کتاب میں ۲۵ یا ۲۶ دفعہ چاند اور سورج گرہن رمضان میں ہونے کا ثبوت دیا ہے اس پر مرزا صاحب نے فرمایا کہ ہم نے اس بات سے کبھی انکار نہیں کہ پہلے بھی کبھی رمضان میں کسوف خسوف ہوا ہو بلکہ ہم تو نظام شمسی کے قائل ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ کبھی پہلے بھی ایسا واقعہ ہو گیا ہو ہمارا دعوی تو صرف یہ ہے کہ جن شرائط اور لوازم کا ذکر حدیث دار قطنی میں درج ہے ایسا آج سے پہلے کبھی واقع نہیں ہوا مثلاً اس حدیث میں صاف تاریخ مقرر کی گئی ہے کہ چاند گرہن اپنے گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے اول تاریخ میں اور سورج گرہن اپنے گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے ان کے نصف میں یعنی تیرھویں چاند اور اٹھائیسویں کو سورج گرہن ہوگا اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت پہلے سے ایک مدعی مہدویت کا دعوی موجود ہوگا نہ کہ سورج گرہن اور چاند گرہن کو دیکھ کر دعوی کرے گا بلکہ وہ پیشتر ہی سے دعوی موجود ہوگا اور اس کی تائید اور نصرت کے واسطے آسمان پر اس طرح سے چاند اور سورج گرہن ہوگا اور علاوہ ازیں اور اور نشانات زمینی اور آسمانی اور دلائل و براہین سے اپنے دعوی کو مبرھن کرتا ہوگا اور اسکا دعوی خوب طرح سے شہرت پا کر دور دور اطراف میں مشہور ہو گیا ہوگا۔ (الحکم ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء؟)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس بیان میں مرزا صاحب قادیانی نے صاف اقرار کیا ہے کہ پہلے بھی بہت دفعہ رمضان میں ایسا کسوف خسوف ہوا ہے لیکن اس پر یہ حاشیہ لکھتے ہیں کہ اس طرح سے مقررہ تاریخوں میں نہیں ہوا اور نہ اوس وقت کوئی مدعی تھا۔ بہت خوب! مگر جناب روایت کے الفاظ ہمارے سامنے ہیں ان سے تو ہم کو کہنا پڑتا ہے کہ رمضان کی پہلی شب میں قمر کو (اگر یہ سوال ہو کہ پہلی شب کو چاند کو قمر نہیں کہتے قمر تیسری رات سے شروع ہوتا ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ مان کر بھی ہم کہتے ہیں کہ قمر کیلئے رمضان میں جو پہلی رات ہو اوسی میں اوس کو گرہن ہونا چاہیے تاہم یہ واقع نہیں ہوا کیونکہ رمضان میں قمر کی پہلی رات تیسری شب ہے اور گرہن ہوا بارھویں رات کو پھر اس روایت کے مطابق کہاں ہوا) اور رمضان کے نصف میں سورج کو گرہن ہوگا۔

چنانچہ روایت کے اصلی الفاظ ہم اوپر نقل کر چکے ہیں

اول لیلۃ من رمضان اور فی النصف منہ

تو کیا ان تاریخوں میں گرہن ہوا؟ ہرگز نہیں بلکہ بقول مرزا صاحب قادیانی تیرھویں کو چاند اور اٹھائیسویں کو سورج گرہن ہوا جو بالکل روایت کے برخلاف ہے۔

اگر سوال ہو کہ اس طرح تو ہو نہیں سکتا، جواب یہ ہے کہ اسی لئے روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ ایسا کبھی پہلے نہ ہوا ہوگا جب ہی تو وہ نشان ہوگا۔ اور جو پہلے ہوا ہو تو نشان کیا؟

ہاں یہ خوب کہی کہ اس گرہن سے پہلے مدعی بھی کوئی ہو۔ کیا اس روایت میں یہ لفظ ہیں کہ اس سے پہلے مدعی بھی ہو بلکہ اوس میں تو صاف ہے کہ یہ ایسی نشانی ہے کہ سوائے سچے مہدی کے کسی کیلئے ظہور پزیر نہ ہوئی ہوگی پھر غور سے روایت کو دیکھئے کہ اس جیسا واقعہ پہلے نہ ہوا ہوگا یعنی اس واقعہ میں تعدد نہ ہوگا دنیا کی ساری عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں صرف ایک دفعہ ہوگا اور بس لیکن جس صورت میں مرزا صاحب قادیانی سے پہلے بھی رمضان میں چاند سورج گرہن ہو چکے ہیں تو پھر اس کے تعدد میں کیا شک ؟

مختصر یہ ہے کہ روایت مذکورہ ایک شخص (محمد بن علی) کا قول ہے کوئی حدیث رسول نہیں سند کی رو سے بہت ضعیف بلکہ موضوع ہے اوس پر طرفہ یہ ہے کہ معنی کے لحاظ سے مرزا صاحب قادیانی کی سخت مخالف ہے۔

سوال نمبر۲۔ صفحہ ۵۲۷ مسیح موعود کی نشانی ہے صلیب کا توڑنا، سور کا مارنا، مال کا دینا ایسا کہ کوئی لے نہ سکے گا۔

وہ صلیب کے توڑنے سے مراد لیتے ہیں کہ عیسائی کے ویسی صلیب کی محبت باقی نہ رہے گی اگرچہ مرزا صاحب موصوف کے وقت میں نہیں ہوا مگر ان کے خلیفہ کے زمانے میں ایسا ہوگا جیسا کہ حضرت عمر کے زمان میں اسلام نے ترقی کی۔

(سور کا مارنا) اس سے وہ مراد لیتے ہیں۔ امریکہ میں ایک شخص ہوا جس نے مسیح موعود کا دعوی کیا اور مرزا صاحب نے مباہلہ میں اوسکو ماردیا۔

مال کا دینا اور کوئی لے نہ سکا، اس سے وہ مراد لیتے ہیں مرزا صاحب قادیانی نے ایک مسئلہ پر انعام رکھا تھا کہ جو اوس کی تردید کریں ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا لہذا کوئی شخص جواب دے سکا اور نہ روپیہ لیا۔

جواب: عیسائیوں کو صلیب سے محبت نہیں رہے گی۔،

کس قدر دور از قیاس بات ہے۔ ایک تو یہ کہ صلیب توڑنے سے مراد قطع محبت ہے دوسرے یہ کہ وہ بھی ادھار کیا مزے کی بات ہے مسیح موعود اور مہدی مسعود تو آئے اور اگر چلا بھی جائے مگر اوس کے آنے کی جو غرض ہو وہ ہنوز اودھار ہی رہے جس کے دیکھنے کو آنکھیں ترستی رہیں۔

آنحضرتﷺ اور حضرت عمر کی مثال صحیح نہیں کیونکہ آنحضرتﷺ کی ذات خاص سے جو کام متعلق تھا وہ آپ کی زندگی میں پورا ہو گیا غور سے پڑھئے

و اذا جاء نصر الله و الفتح و رأیت الناس ید خلو ن فی دین اللّٰہ افوا جا فسبّح بحمدك ربّك و استغفرہ انّه کان توابا

جب اللہ کی مدد آئے گی اور تم دیکھو گے کہ لوگ گروہ در گروہ اللہ کے دین میں داخل ہو رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو اللہ کی طرف متوجہ ہو جانا۔الخ

اس آیت سے صاف ظاہر ہے کہ آنحضرتﷺ کی دنیاوی میعاد صرف عرب کی صفائی کے لئے تھی باقی کام امت کا تھا۔

یہاں تو یہ حال ہے کہ جو کام مسیح موعود کے سپرد ہے اوسی میں فیل ہیں پھر اوس سے اوس کو کیا نسبت۔

ڈاکٹر ڈوئی امریکن سے مرزا صاحب قادیانی کا کوئی مباہلہ نہیں ہوا، نہ اوس نے کبھی اون کو مخاطب کیا۔ میرے رسالہ مرقع قادیانی بابت ماہ جون ۱۹۰۷ء میں اس کا مفصل ثبوت ہے اگر کوئی مدعی ہو تو ثبوت دے۔

ہزار روپیہ انعام والا لاجواب مسئلہ کوئی نہیں دیکھا۔ ہاں ہم نے اپنے رسالہ الہامات مرزا کے جواب کے لئے دو ہزار روپیہ انعام رکھا۔ تاہم مرزا صاحب جواب نہ دے سکے۔

سوال نمبر۳۔ صفحہ ۶۲۴ امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کی ہے کہ محمد بن منکدر نے کہا کہ میں نے حضرت جابر بن عبداللہ کو اللہ کی قسم کھا کر کہتے ہوئے سنا کہ ابن صیاد ہی دجال موعود ہے میں نے کہا کہ تو اللہ کی قسم کھاتا ہے اس نے جواب میں کہا کہ میں قسم کھا کر نہ کہوں کیونکہ میں نے حضرت عمر فاروقؓ کو اسی بات پر نبیﷺ کے سامنے قسم کھاتے ہوئے سنا ہے۔

اور پھر رسول اللہﷺ نے اوس کی نفی نہیں کی۔ دیکھو مشکوۃ شریف ص ۳۸۷

اب اس پر سوال ہے کیا یہ حدیث صحیح ہے، تو حضرت عمر کی قسم غلط کیوں ہوئی۔ یا اس میں راز ہے تو مہربانی کر کے اس کو کھول دیں۔

جواب: ابن صیاد کی نسبت لوگوں کا خیال تھا کہ یہ دجال ہے۔ یہاں تک کہ حضرت عمر فاروقؓ نے آنحضرتﷺ سے اوس کے قتل کرنے کی اجازت بھی طلب کی تھی۔ جسکے جواب میں آپﷺ نے فرمایا۔نہیں۔، اس لئے کہ اگر یہ وہی دجال ہے تو تو اسے قتل نہیں کر سکے گا کیونکہ اوس کے قاتل حضرت مسیح موعود ہیں اور اگر یہ وہ نہیں تو اس کا قتل ناجائز ہے۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتﷺ نے اوس کو دجال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں قرار دیا مرزا صاحب خود بھی اوس کو دجال نہیں مانتے تھے اسی لئے انہوں نے اہل انگلینڈ کو دجال کہا تھا۔ چنانچہ آئندہ سوال میں سائل خود ہی لکھتا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ صفحہ ۵۲۱ حضرت عیسی اور مہدی ایک ہی ہیں وہ کہتے ہیں کہ خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: لا مھدی الاعیسی بن مریم

جواب: لا مھدی الا عیسی کوئی حدیث صحیح نہیں بلکہ صحیح حدیث جو امام مسلم کی روایت سے ہے مہدی اور عیسی کا دو ہونا ثابت کرتی ہے

سوال نمبر ۵ ،۔ص ۴۱۲۔ مسیح علیہ السلام کا آسمان سے اترنا غلط ہے بلکہ زمین پر ایک شخص کی پیدائش ہوگی بعد میں لوگ ان کو مسیح یا مہدی بنالیں گے دجال سے مراد وہ لوگ عیسائی قوم لیتے ہیں یعنی اہل انگلینڈ جو کہ ایک جزیرہ میں بند تھی وہی دجال خیال کی گئی چونکہ اہل انگلینڈ کے زمانہ میں مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے اس وجہ سے مرزا صاحب مسیح موعود قرار دیئے گئے۔ اور اہل انگلینڈ دجال قرار دیئے گئے۔

جواب: اہل انگلینڈ اگر دجال ہوتے اور مرزا صاحب مسیح تو اہل، انگلینڈ کی زندگی میں ہی مرزا صاحب قادیانی مر نہ جاتے۔ بلکہ یوں کہیے کہ ان کا مرنا ہی ان کے دعوی کی تردید ہے کیونکہ بموجب حدیث شریف صرف دعوی ہی کافی نہیں بلکہ دعوی کی تصدیق بھی ضروری ہے۔ جس کی صورت یہی ہے کہ مسیح موعود دجال کو باب لد میں قتل کریں گے جو آج تک نہیں ہوا۔

نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں اور اہل انگلینڈ دجال نہیں۔ فالحمد للہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۳ جلد ۱۳۔ مورخہ ۲۵۔ اگست ۱۹۱۶ء مطابق ۲۴ شوال ۱۹۱۶ ص ۱۔۴)

عیوب شعر اور مرزا قادیانی

(مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سحبان ہند)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی نے دعوی مہدویت و مسیحیت کے ساتھ عربی زبان میں حد اعجاز تک بے مثل فصیح بلیغ تحریر لکھنے کا بھی دعوی کیا۔ چنانچہ اس کے متعلق کرامات الصادقین، اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی کتابیں لکھیں اور ان کو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیحیت کے ثبوت میں پیش کیا۔ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ کرنا تھا کہ علماء نے ان کی عبارات نثر و نظم کی صرفی نحوی اور عروضی غلطیاں نکال کر ان کے اعجاز کو عاجز کر کے ان کی دھجیاں اڑا دیں۔ اور ان کے رسالوں میں مقامات حریری وغیرہ کتب ادبیہ سے بکثرت سرقات ظاہر کیے۔ جن کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی سے کوئی بھی عذر نہ بن آیا اور مسیحائی کا سارا بھرم کھل گیا۔ چنانچہ رسالہ کرامات الصادقین میں سے جس کی نسبت اشتہار تھا کہ غلطی نکالنے والے کو فی غلطی پانچ روپئہ انعام دیا جائے گا، اس میں سے برادرم مولوی احمد الدین صاحب سیالکوٹی نے ایک سرسری نظر میں گیارہ غلطیاں نکال کر مرزا صاحب قادیانی کو خط لکھا۔ مرزا صاحب انعام تو کیا دیتے جواب سے بھی تنگ آ کر رہ گئے۔

رسالہ اعجاز المسیح کی غلطیاں اور سرقات ظاہر کرنے میں حضرت پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑوی نے خاص توجہ فرمائی اور رسالہ سیف چشتیائی میں ان سب کو طشت از بام کیا جس کے جواب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بے حوصلہ لڑاکی عورتوں کی طرح گالیوں اور بددعاؤں پر اتر آئے۔

رسالہ اعجاز احمدی میں جس میں مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری فاتح قادیان کو بالخصوص مخاطب کیا تھا۔ مرزا صاحب قادیانی نے ایک عربی قصیدہ لکھا اور اس سے تحدی کی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس قصیدہ کی صرفی نحوی اور عروضی غلطیاں نکال کر اپنے رسالہ الہامات مرزا میں شائع کیں۔

مورخہ ۲۹۔۳۰ اپریل سنہ حال (۱۹۱۶ء) کو جو مباحثہ مابین مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل امرتسری اور مولوی غلام رسول صاحب احمدی قادیانی کے ہوا اس میں مولانا ثناء اللہ صاحب نے اپنی ایک تقریر میں مرزا صاحب کے اس اعجازی قصیدے میں سے دو شعر پیش کیے

أ آخيت ذئباً عائنا او ابا الوفا
اوافيت مدا او ريت امرتسر
فقلت لك الويلات يا ارض جولرا
لعنت بلمعون فانت تدمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ صاحب نے پہلے شعر میں یہ غلطی نکالی کہ لفظ امرتسر فعل رأیت کا مفعول ہے اور مفعول منسوب ہوا کرتا ہے حالانکہ مرزا صاحب کی عبارت میں مرفوع لکھا ہے چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے اپنے الفاظ یہ ہے: اس میں امرتسر کو مفعول بہ کو مرفوع لکھا ہے۔

اور دوسرے شعر میں یہ غلطی پکڑی ہے کہ جولرا جو گولڑا کا معرب ہے اور وہ ایک بستی کا نام ہے باوجود اس کو ارض (زمین) ذکر کرنے کے جو مؤنث ہے تد مر صیغہ مذکر لائے ہیں حالانکہ تد مر ین چاہیے تھا۔ اگر کہا جائے کہ تد مر صیغہ واحدہ مونثہ غائبہ کا بھی ہوسکتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے ارض جو لرا منادی ہے اس لئے غائب کا صیغہ جائز نہیں چنانچہ اس کے ساتھ ضمیری؟ بھی مخاطب انت بھی موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزا صاحب نے تد مر کو بصیغہ خطاب ذکر کیا ہے اور یہ مذکر ہے نہ کہ مونث ۔ یہ صریح غلطی ہے

ظاہر ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مواخذہ میں صرفی نحوی غلطیاں پکڑی ہیں اور عم عروض و قافیہ کے متعلق گرفت نہیں کی لیکن مولوی غلام رسول ہیں کہ مرزا صاحب کی حمایت میں جو کچھ جواب دیتے ہیں وہ علم عروض سے متعلق ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مولویصاحب کا مواخذہ ان کے دل لگ گیا ہے لیکن ان کو خیال ہے کہ نظم میں صرفی نحوی غلطیاں جائز ہیں اور قابل گرفت نہیں ہوا کرتیں۔ اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ زبان دانی میں اشعار عرب حجت نہیں ہو سکتے کیونکہ ان میں صرفی نحوی طور پر اغلاط ہوتے ہیں سبحان اللہ انصاف کے ساتھ عقل بھی زائل ہوگئی۔

چنانچہ مولوی غلام رسول دوسرے روز کی اخیر تقریر میں فرماتے ہیں:

مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ جیسا انہوں نے کہا کہ امر تسر کی راء کو باوجودیکہ اسے زبر چاہیے مگر پیش لایا گیا اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ شائد مولوی صاحب الاقواء جائز کا مسئلہ بھول گئے جو اصحاب عروض نے شاعروں کے لئے بطور تخفیف کے جائز کر رکھا ہے ایسا ہی مولوی صاحب نے ارض جولرا پر اعتراض کیا جو اسی قسم کا ہے اسکا جواب بھی پہلے گذر چکا کہ اقواء جائز ہے

اس کا جواب لکھنے سے پہلے ہم ایک نہایت ضروری امر کی طرف توجہ دلاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ مولوی غلام رسول بے چارے تو نہ عالم ہیں نہ مقدس بزرگ ان کی تحریر تقریر لہجہ وطرز گفتگو اور انداز سے یہ سب کچھ عیاں ہے۔ اگر وہ انصاف سے دانستہ یا نا دانستہ درگزر کریں تو جائے تعجب نہیں تعجب تو یہ ہے کہ مرزا صاحب نے یہ قصیدہ مولوی نور الدین صاحب ومولوی محمد احسن کی زندگی میں لکھا اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی اس کی غلطیاں ان کی زندگی میں ظاہر کیں لیکن انہوں نے باوجود اس فضیلت و تقدس کے جو ان کی نسبت لوگوں کے خیال میں ہے نہ تو ان اغلاط کو تسلیم کیا اور نہ مرزا صاحب سے گذارش کی کہ حضرت یہ اغلاط واجب الاصلاح ہیں حالانکہ یہ امر زبان دانی کا ہے نہ کہ روحانی کہ جس کی اصلاح سے عقیدہ میں تغیر آ سکتا ہو پس جب اس گروہ کے فاضل ومقدس بزرگوں کا ادنی ادنی باتوں میں جن میں اشتباہ کی گنجائش نہیں ، یہ حال ہے کہ عمداً اخفائے حق کرتے ہیں تو روحانی امروں میں جن میں حق و باطل کی تمیز مشکل ہے اور عقیدے کا تغیر لازم آتا ہے یہ لوگ مرزا صاحب کے غلط دعوی کو کس طرح غلط کر سکتے ہیں۔ کیا کوئی ہے جو ایسے حالات میں ان سے حق گوئی کی امید رکھے کسی کی زبان ہو تو جواب دے

خیر اب مولوی غلام رسول کی طرف توجہ کیجئے کہ خود غلط املا غلط انشاء غلط نہ اردو عبارت درست نہ اصطلاحی الفاظ کی رعایت نہ اعراب وحرکت میں تمیز نہ مضمون و عذر صحیح

مولوی غلام رسول صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل کی نسبت کہا کہ وہ الاقواء جائز بھول گئے۔ نہیں صاحب بھولے نہیں، بلکہ ان کو یہ آتا ہی نہیں۔ اس لئے کہ نہ انہوں نے مولوی فاضل کا امتحان دیا، نہ اس میں پاس ہوئے، نہ علم عروض کی کتابیں دیکھیں، اور نہ اقواء کی بحث پڑھی۔ پھر وہ جانیں کیوں کر؟ جانتے تو آپ ہیں جو یہ سب مراحل طے کر چکے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب نے اقواء کی تعریف نہیں کی کہ کسے کہتے ہیں اور نہ اس کے جواز کے لئے کسی کتاب کا حوالہ دیا، اور محض سینہ زوری سے کہہ دیا کہ الاقواء جائز

لہذا ہم ان کے اس عذر کی تحقیق کے لئے کہ درست ہے یا نہیں، دو امر تنقیح قائم کرتے ہیں۔ اگر وہ مولوی غلام رسول صاحب کے حق میں ثابت ہوئے تو بہتر، ورنہ عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول: اقواء کسے کہتے ہیں۔ اور آیا اشعار پیش کردہ میں صورت اقواء پائی جاتی ہے۔
دوم: علم القافیہ کی رو سے اقواء کا کیا حکم ہے۔
امر اول کا بیان اس طرح ہے کہ اقواء قصیدہ میں قافیہ کے اعراب مختلف ہو جانے کو کہتے ہیں، اس طرح کہ ایک شعر میں قافیہ مرفوع ہے، تو دوسرے میں مجرور ہو۔ مثلاً نابغہ کے مندرجہ ذیل شعر میں پہلے شعر میں اقوام مجرور ہے اور دوسرے میں اظلام مرفوع ہے

ا لا قوا ء اختلاف ا لا عرا ب فی القوا فی و ذلك ان تکون قافية مر فوعة و اخری مجرو رة كقو ل النابغة

قالت بنوعامر خالوا بنی اسد
یاتو من الدهر مزار الاقوام
تعدوا كواكب و الشمس طالعة
لا النور نور و لا الاظلام اظلام

(کتاب الشعر والشعراء۔ لابن قتیبہ۔ ص۱۴)

اسی طرح کافی میں جو علم عروض وقوافی میں معتبر کتاب ہے، لکھا ہے

ا لا قواء ا ختلا ف المجری بکسر و ضم: کقو له

لا باس بالقوم من طول و عن قصر
جسم البغال واحلام العصافير
كانهم قصب جوف اسافله
مشقب نفخت فيه الاعاصير

(کافی)

اقواء مجری (حرکت روی) کے اختلاف کو کہتے ہیں کسرہ سے اور ضمہ سے جیسے پہلے شعر میں العصافیر مجرور ہے اور دوسرے میں الاعاصیر مرفوع
ان عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ اقواء کی صورت یہ ہے کہ دو شعروں کے قافیہ کے اعراب کا اختلاف ہو۔ لیکن ہر شعر کے قافیہ کا اعراب اپنی جگہ پر بحسب ترکیب نحوی درست ہو۔ یعنی پہلے شعر کا قافیہ اگر مجرور ہے، تو وہ جر بحسب ترکیب نحوی اور دوسری شعر قافیہ اگر مرفوع ہے تو وہ رفع بحسب ترکیب نحوی ہو۔ یہ نہیں کہ اگر پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر میں قافیہ کا اعراب رفع ہے، تو دوسرے شعر میں ترکیب نحوی کے خلاف خواہ مخواہ پہلے شعر کی موافقت کے لئے وہی اعراب رفع ... دیا جائے۔

ناظرین غور فرمائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے قصیدہ اعجازیہ کا پہلا شعر یہ ہے

ایا ارض مد قد دفاك مدمر
و ارداك ضلّیل و اغراك موغر

ظاہر ہے کہ موغر مرفوع ہے کیونکہ اغرا کا فاعل ہے اب اس شعر کو دیکھئے۔ جس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے مواخذہ کیا ہے

أ أ خیت ذئبا عائنا ام ابا الوفا
اوافیت مدا او رأیت امر تسر

کہ اس میں امر تسر فعل رأیت کا مفعول ہونے کے سبب منسوب چاہیے، لیکن مرزا صاحب نے موغر کی موافقت کے لئے اسے بھی جبراً موضوع بنا دیا۔ پس یہ اقواء نہیں ہوسکتا، کیونکہ اقواء میں تو حرکات مختلف ہوتی ہیں اور اس میں موافق کی گئی ہیں۔ دیگر یہ کہ اقواء میں دونوں شعروں کے قوافی کی حرکات حسب ترکیب نحوی درست ہوتی ہیں اور یہاں دوسرے شعر کے قافیہ کی رفع غلط ہے کیونکہ وہ مفعول ہے (جناب مولوی صاحب کاتب کی غلطی سے رأیت لکھا گیا ہوگا اصل میں یری امرتسر ہوگا۔ اڈیٹر اہل حدیث)

اور اگر امر تسر کو منصوب پڑھ کر (گو مرزا صاحب کی تحریر کے خلاف ہے) اختلاف حرکات ثابت کر کے اقواء کا عذر کیا جائے تو یہ بھی درست نہیں کیونکہ اقواء میں تو کسرہ اور ضمہ کا اختلاف ہوتا ہے، نہ کہ ضمہ اور فتح کا، کیونکہ اقواء میں ان حرکات کا اختلاف ہوتا ہے جو ثقل میں ایک دوسرے کے قریب ہوں اور کسرہ اور ضمہ آپس میں قریب ہیں نہ کہ ضمہ اور فتح۔ چنانچہ کافی کے حاشیہ کبری میں فاضل دمنہوری فرماتے ہیں

و قو له ا ختلا ف المجری بکسر و ضم اے ا ختلاف حر کة الروی المطلق بحر کة تقا ر بها فی الثقل و هی الکسر مع الضم کما قا ل المصنف فخر ج بقید التقا ر ب فی الثقل الفتحة مع احد هما فا ن ذا لك یسمی ا صرا فاً (ص ۱۰۰ طبع مصر)

کہ مجری کے کسرہ وضمہ میں مختلف ہونے کے یے معنی ہیں کہ روی کی حرکت کا اختلاف ہوا یسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکت سے جو ثقل میں اس کے قریب ہو اور یہ کسرہ ہے ضمہ کے ساتھ جیسا کہ مصنف نے کہا ہے
پس ثقل میں ایک دوسرے کے قریب ہونے کی قید سے فتح کا ضمہ یا کسرہ کے ساتھ ہونا خارج
ہوگیا کیونکہ اس کا نام اصراف ہے

ان دونوں مرحلوں سے صاف ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب قادیانی کے شعر میں اقواء نہیں ہے اور مولوی غلام رسول صاحب نہ اقواء جانیں، نہ اسراف۔ اقواء اور اسراف کا حکم ہم دوسرے امر تنقیح میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ

دوسرا شعر جس پر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے گرفت کی ہے، یہ ہے

فقلت لك الويلات يا ارض جولرا
لعنت بلمعون فانتِ تدمر

اس میں تو اعراب کا جھگڑا ہی نہیں کہ اقواء وغیرہ کا عذر لنگ پیش ہو سکے۔ اس میں تو علم صرف کے متعلق بحث ہے کہ تد مر مونث مخاطب کا صیغہ نہیں ہے جو انتِ اور كِ اور لعنتِ مونث مخاطب ضمائر کے ساتھ استعمال ہو سکے اس میں اقواء کی کون سی صورت ہے۔ یہ تو عذر گناہ بدتر از گناہ کا مصداق ہے۔

تنقیح اول کا فیصلہ ہوا کہ وہ اشعار پیش کردہ میں صورت اقواء نہیں پائی جاتی

اب تنقیح دوم کا بیان کیا جاتا ہے کہ اقواء کا حکم کیا ہے۔

قطع نظر اس سے کہ یہاں اقواء کی صورت نہیں ہے

سو معلوم ہو کہ امام ابو محمد ابن قتیبہ کتاب الشعر والشعراء میں فرماتے ہیں:

و من عيو ب الشّعر ا لا قواء و الا كفاء۔ (ص۱۴)۔

(عیوب شعر میں اقواء اور اکفاء بھی ہے)

اسی طرح عروض المفتاح میں ہے کہ وصل کے اختلاف کو اقواء بھی کہتے ہیں اور یہ عیب ہے مثلاً منز لو اور منز لی اور منز لا منز لو اور منز لی کے ساتھ اصراف کہلاتا ہے اور یہ بہت عیب ناک ہے۔

و عيب ا ختلا ف الو صل مثل منزلو مع منز لی اقواء۔ ومنزلا مع منز لو ومنز لی ا صرا ف و هو اعيب۔ (الوشاح، ص ۱۲۹)

اسی طرح کافی میں عیوب شعر کے متعلق عنوان مقرر کر کے منجملہ انکے اقواء کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی گنا ہے۔

اس امر پر ہم اس طریق سے بھی روشنی ڈالتے ہیں کہ مولوی غلام رسول صاحب نے جو کہا ہے کہ ا لا قواء جا ئزاس کی حقیقت کیا ہے

علامہ سید محمد دمنہوری کافی کے حاشیہ کبری میں فرماتے ہیں

قو له عیو بها ای العیو ب التی یعتریها و هی سبعة و اعلم ان الجا ئز من هذه السبعة للمو لدین الایطاء و لتضیمین و الاسناد باقسامه بخلاف با قیها و هو الاکفاء و الا قوا ء و الاجا ذة و الا صرا ف فا نه جا ئز لهم(ص ۹۷ مطبوعہ مصر)

فاضل ممدوح اس کے بعد اصراف کے بیان میں موافقت قواعد نحو کی نسبت فرماتے ہیں:

مقتضی کلا م العرو ضین فی هذا المقا م ان کلمة الروی تقر ء علی حسب ما یقتضیه العا مل من او جه ا لا عرا ب مع قطع النظر علی حرکة رو ی القصیدة (ص ۱۰۱)

اس کے بعد اقواء اور اصراف کے حکم کی نسبت نحویوں کے کلام کی توجیہہ میں فرماتے ہیں:

اقول ما صر ح به النحاة معروض فی کلا م المو لدین فا ن الاصرا ف و الا قواء لیسا جا ئز ین لهم کماتقدم (ص ۱۰۱)

اور ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کجا خالص عرب، مولد بھی نہ تھے۔ بلکہ خالص پنجابی تھے۔اور پنجاب میں سے بھی ضلع گورداسپور کے جہاں کی زبان پنجابی بھی فصیح نہیں۔اور پھر گورداسپور میں سے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان کے رہنے والے تھے جہاں پر زبان درست نہیں ہوسکتی، فافھم وتدبر

لہذا مرزا صاحب قادیانی کو اقواء واصراف جائز نہیں کیونکہ وہ غیر زبان ہیں۔

یہ سب کچھ ہم نے مولوی غلام رسول کے الا قواء جا ئز لکھنے پر لکھا ہے ورنہ ہم تو پہلے ہی تنقیح میں فیصلہ کر چکے ہیں کہ اشعار پیش کردہ میں صورت، اقواء ہے ہی نہیں۔

اغلاطِ ادبیہ کے متعلق جو کچھ ہم نے لکھا اس کا تو جواب ہو ہی نہیں سکتا۔اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ہم اس کا جواب طلب نہیں کرتے۔ ہم تو صرف یہ دریافت کرتے ہیں کہ جب قادیانی علماء مقدسین مرزا صاحب قادیانی کی ایسی اغلاط پر پردہ ڈالتے ہیں جو زبان دانی کے متعلق ہیں تو ہم ان سے اس غلطی میں جو مرزا صاحب کے مخصوص دعوی کے متعلق ہے کس طرح انصاف کی امید رکھ سکتے ہیں و الله الهادی ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر۴۳ جلد۱۳۔ مورخہ ۲۵۔ اگست ۱۹۱۶ء ص ۶۔۹)

اشاعت اسلام پر خفگی

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا بھر کے صلحاء کی روش یہ ہے کہ وہ نیک کاموں پر خوش ہوتے ہیں۔ اون کو یہ خیال نہیں ہوتا کہ کوئی ہمارے ماتحت ہوکر یا ہماری بیعت میں آکر نماز روزہ کرے۔ بلکہ وہ صرف اتنا سن کر خوش ہو جاتے ہیں کہ انسان کے افراد نے نیکی اختیار کی ہے۔ قادیانی مشن ایک بڑے صالح متقی بلکہ متقی گر مدعی کے ماتحت ہے۔ اس میں اس خصلت کا ہونا بوجہ اتم ضروری تھا۔ مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ نہیں بلکہ وہ اس خاص مضمون میں فیل ثابت ہوتا ہے۔

پنجاب میں اشاعت اسلام کانفرنس کی تحریک ہوئی جس کا اشتہار اخباروں میں نکلا۔ کئی ایک لوگوں نے تائیدیں کیں۔ بس قادیان میں ایک کہرام مچ گیا۔ کیوں؟ صرف اسلئے کہ ہم اسلامی دنیا کو یہی دھوکا دیا کرتے تھے کہ اشاعت اسلام صرف ہم کرتے ہیں۔ ہمارے سوا کوئی انجمن یا کانفرنس نہیں کرتی۔ اب یہ رقیب کہاں سے نکلا جس کا نام اشاعت اسلام کانفرنس ہے۔

چنانچہ ان کی دونوں پارٹیوں نے بقول: قبل از مرگ واویلا، چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔ خاص قادیان دارالامان کے اخبار الفضل کی تو ایسی حالت ہوئی کہ گویا اس کے خرمن امید پر گرجتی بجلی گری۔ جناب مفتی محمد عبداللہ صاحب ٹونکی مقیم لاہور بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانفرنس مذکور کے داعیان میں سے ایک ممبر ہیں۔ اونہوں نے کسی دوست کے جواب میں خط لکھا کہ کانفرنس کی کاروائی سے مجھے اطلاع نہیں کہ آج تک کیا ہوا، اور آئندہ کیا ہوگا، جو بالکل صحیح تھا کیونکہ سوائے اشتہار کے کچھ ہوا نہ تھا۔ مگر مفتی صاحب کا اتنا لکھنا تھا کہ قادیان میں قبل از اختتام رمضان عید آ گئی۔ لگے نقارے بجنے کہ بس اشاعت اسلام کانفرنس کچھ نہیں محض دھوکا ہے دھوکا ہے، ان لوگوں سے کیا ہوسکتا ہے جب تک مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے جھنڈے تلے نہ آویں۔ ان لوگوں سے کچھ نہ بن سکے گا، وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ الفضل قادیان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

> جب تک مسلمان اس طرف متوجہ نہ ہوں (یعنی جب تک حضرت مسیح موعود مرزا کو نہیں مانیں گے) ممکن نہیں کہ انہیں کسی صورت بھی اشاعت اسلام میں کامیابی حاصل ہوسکے۔
>
> ہمارا یہ کہنا یوں ہی نہیں بلکہ واقعات پر مبنی ہے اسوقت تک ایک نہیں دو نہیں بلکہ کئی ایک انجمنیں اس کام کو لیکر اٹھی ہیں لیکن سوئے ناکامی کے ان کے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ اب بھی اگر کوئی انجمن پہلے طریق پر ہی اس کام کو ہاتھ میں لے گی، تو اس کا بھی وہی حشر ہوگا جو اس سے پہلے کی کئی ایک کا ہورہا ہے۔ (الفضل قادیان ۱۲۔ اگست ۱۹۱۶ء)

اس کے جواب میں لکھا گیا تھا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مان لیتے مگر کیا کریں مرزا صاحب قادیانی کی سچائی ثابت نہیں ہوتی۔ وہ اگر سچے ہوتے تو آج اوس کی بدولت دنیا میں اسلام ہی اسلام ہو چکا ہوتا۔ کیونکہ انہوں نے خود مسیح موعود کی علامت یہی قرار دی ہوئی ہے کہ اوس کے ہاتھوں سے تمام دنیا میں صرف ایک ہی مذہب اسلام ہو جائے گا۔ دگر ہیچ (کتاب چشمہ معرفت)

آج اشاعت اسلام کی ضرورت ہی مرزا قادیانی کی تکذیب کرتی ہے۔ ہم حیران ہیں ولایت تک اشاعت اسلام کرنے والے اپنی دوربین نگاہ سے یہ نہیں دیکھ سکتے کہ ہم کس کی ماتحتی میں کام کرنے کے مدعی ہیں۔ جس کی سچائی کی نشانی یہی تھی کہ اوس کی زندگی میں تمام دنیا میں ایک ہی مذہب اسلام ہو جائے گا۔ جب نہیں ہوا جس کا ثبوت خود ان کی کوششوں سے مل رہا ہے، تو پھر مرزا قادیانی کی صداقت کا شبہ کیا باقی رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں چاہیے تھا کہ قادیانی مشن کے اخبار ہماری تسلی کرتے۔ جس کی صورت یہ تھی کہ ہمارے پیش کردہ حوالے کو غلط کہتے، یا اوس کے معنی اور تشریح کچھ اور کرتے جس سے ہمارا اعتراض اٹھ جاتا۔ مگر انہوں نے کیا تو کیا کہ عورتوں کی طرح جلی کٹی سنا کر جی ٹھنڈا کرلیا۔ چنانچہ الفضل کے سوختہ قلب کی خوشبو مندرجہ ذیل الفاظ سے ملتی ہے۔ لکھتا ہے:

افسوس کہ وہ ثناء اللہ جو حضرت مسیح موعود کی مخالفت کی وجہ سے کئی دفعہ ناکامی اور نامرادی (رام پور اور لدھیانہ میں؟ اڈیٹر) سے ہم کنار ہو چکا ہے اور کئی دفعہ منہ کی کھا چکا ہے ایک اور بار ذلت کا منہ دیکھنے کے لئے کھڑا ہو گیا۔ وہ اشاعت اسلام کانفرنس جس کا ایسے شد و مد سے اعلان کیا گیا تھا، اور جس کی تائید کرتے ہوئے اس نے حضرت مسیح موعود پر حملہ کیا تھا، پیشتر اس کے کہ کچھ کر دکھاتی پہلے ہی اوس کی چولیں ڈھیلی ہو گئیں۔

مولوی ثناء اللہ تو کہتا ہے کہ مرزا صاحب کے اشاعت اسلام نہ کرنے کی وجہ سے ہم نے یہ انجمن بنانے کی تجویز کی ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ اور اسی قماش کے دوسرے علماء کی اسی قسم کی حرکات مذبوحی اس بات کا موجب ہوئی ہیں کہ حضرت مسیح موعود کو خدا تعالی اپنے دین کی حفاظت اور تائید کے لئے مبعوث فرمائے تا ان نمائشی مولویوں اور اسلام سے ناواقف ملانوں کی خود غرضیوں سے اسلام کو جو نقصان پہنچ رہا ہے اس کا انسداد ہو جائے اور دوسرے مخالفین اسلام کا ناطقہ بند کر دیا جائے۔

کیا اگر اس مذہبی جنگ وجدال کے زمانہ میں آپ مبعوث نہ ہوتے تو یہ علماء، اسلام کو مخالفین کے حملوں سے بچا سکتے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ ان کے دلوں میں اسلام کی اتنی بھی محبت نہیں جتنی دنیا کی ایک ادنی چیز کی ہے۔ اس کے ثبوت کے لئے کہیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اشاعت اسلام کانفرنس کے مجوزین کے طرز عمل کو ہی دیکھ لو کاش یہ لوگ اپنی حالت کو ہی دیکھ کر سمجھ لیں کہ جب ہم میں اسلام کا درد اور الفت ہی نہیں رہی (ہوتی تو مسیح قادیان کو کیوں نہ مانتے۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور باوجود کوشش اور سعی کرنے کے پیدا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتی تو کیوں کسی ایسے انسان کی تلاش نہ کریں جس کو خدا تعالیٰ نے اس زمانہ میں اسلام کی سچی ہمدردی اور پوری محبت کا نمونہ بنا کر ہمارے لئے بھیج دیا ہے۔ (الفضل قادیان ۱۲۔ اگست ۱۹۱۶ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مجوزین اشاعت اسلام کانفرنس کا کام خدا جانے کیا خراب دیکھا۔

شائد قادیانی مسیح کی طرح اشاعت اسلام کی کتاب براہین احمدیہ کے بہانہ سے کوئی رقم کھائی گئی۔

سراج منیر کتاب کے ذریعہ سے کوئی چندہ ہضم کر گئے

یا منارۃ المسیح کے نام سے دس ہزار روپئہ کی رقم جمع کر لی۔

آخر ان بیچاروں نے کیا تو کیا کیا؟

ہاں ایک عرب شاعر کے اس مصرع کے مطابق بہت سا گناہ کیا جس نے ظالم محبوب سے ظلم کی وجہ پوچھی کہ میں نے کیا گناہ کیا، جو حضور کا تختہ مشق بن رہا ہوں جواب دیا

وجودك ذنب لا يقاس به ذنب

(تیرا وجود ہی خود اتنا گناہ ہے جسکے برابر کوئی گناہ نہیں)۔

ٹھیک اسی طرح ان بے چارے مجوزین پر قادیانی عتاب ہے تو اس کا جواب بھی بجز اس کے کچھ نہیں جو خالق کائنات نے ایسے موقع کے لئے محسودوں کو سکھایا ہے غور سے سنئے: مو توا بغيظكم انّ اللّٰه عليم بذا ت الصدور

ہاں مرزا صاحب قادیانی سے پہلے اور مرزا صاحب کی زندگی میں اور ان کے انتقال کے بعد علماء نے کہاں تک اشاعت اور حفاظت اسلام کا کام کیا، اس کے فیصلے کیلئے مرزا صاحب اور علماء کے کارنامے شہادت دے سکتے ہیں۔

مرزا قادیانی کا مشہور مباحثہ امرتسر میں عیسائیوں کے ساتھ ہوا۔ جو پندرہ روز تک ہوتا رہا۔ آخری دن مرزا صاحب قادیانی نے خود اقرار کیا کہ یہ ایک معمولی مباحثہ تھا۔ میں حیران تھا کہ اس مباحثہ کے لئے جو اور لوگ بھی کرتے ہیں میرا آنا کیوں ہوا۔

اس کے بعد اپنی خصوصیت اور مزیت بتلانے کو کہتے ہیں کہ مجھے خدا نے بذریعہ الہام بتلایا ہے کہ پادری آتھم عیسائی مناظر اگر حق کو قبول نہ کرے گا تو پندرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہینوں میں بسزائے موت جہنم میں ڈالا جائے گا۔

پس یہ تھی آپ کی خصوصیت اور مزیت دیگر علماء پر۔

پھر کیا ایسا ہوا؟ اس کا جواب الفضل کا قابل اڈیٹر ہی دے تو بہتر ہے مگر دینے سے پہلے ہمارا لاجواب رسالہ الہامات مرزا ملاحظہ کرلے۔

ہاں علماء اسلام میں یہ کمی رہی اور ہے کہ وہ کوئی ایسا دعوی نہیں کرتے جسکا انجام وہ ہو جو مرزا صاحب کے دعووں کا ہوا جس کو آتھم کی ختم میعاد پر عجیب الفاظ میں ظاہر کیا گیا تھا۔نظم ونثر کے اشعار رسالہ الہامات مرزا میں ملیں گے۔

ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ مخالفین کے مقابلہ میں دفتر اہل حدیث اورخاکسار اڈیٹر اہل حدیث نے جوکام کیا ہے مرزا صاحب قادیانی نے باوجود ہزار ہا بلکہ لاکھ ہا روپیہ مسلمانوں کا لینے کے ساری زندگی میں نہیں کیا۔کوئی ہے جو ہم سے اس کا ثبوت مانگنے کو میدان میں آئے اور اپنا ثبوت ساتھ لائے۔

ہم بھی ہیں سینہ سپر قاتل لگا جو ہو سو ہو
آج دیکھیں کاٹ تیرے ابروئے خم دار کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۴ جلد ۱۳۔یکم ستمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۳ ذی قعد ۱۳۳۴ھ ص ۲۔۳)

قادیانی قرآن دانی

(مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی)

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی نے ایک گشتی سوال علمائے ہندوستان و پنجاب کے پاس بھیجا ہے جس میں محمودی پارٹی کے ترجمہ قرآن مجید کی چند تحریفات ذکر کر کے ان کے جوابات لکھے ہیں کہ آیا اس ترجمہ قرآن کا مطالعہ عوام کے لئے جائز ہے یا ناجائز؟

سو اس کے جواب میں خاکسار عوام کو بذریعہ اپنے پیارے اخبار اہل حدیث مطلع کرتا ہے کہ خاکسار بہت عرصہ سے اس عنوان پر مضمون لکھتا ہے کہ مرزا صاحب اوران کی جماعت کے علماء قرآن فہمی میں کوئی مہارت نہیں رکھتے بالخصوص اپنے ان مسائل مخصوصہ میں جن میں وہ اہل سنت سے اختلاف رکھتے ہیں بالکل خلاف قرآن و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث چلتے ہیں۔اس امر کو ہم نے صرف حکماً ہی نہیں لکھ دیا تھا بلکہ قادیانی تحریروں کو پیش کر کے قرآن وحدیث اور لغت عرب سے ان کی غلطیاں ظاہر کی تھیں

چنانچہ خود مرزا صاحب آنجہانی کی زندگی میں سلسلہ، قادیانی قرآن دانی، شروع کیا جس میں مرزا صاحب قادیانی اوران کی جماعت کی بعض تحریریں جن میں انہوں نے قرآن وحدیث کے خلاف کیا تھا پبلک کے سامنے پیش کیں جس کے جواب سے قادیانی جماعت عاجز آ گئی۔

پھر آئینہ نوری و آئینہ ظہوری کے عنوان نکالے آئینہ نوری میں جناب مولوی نورالدین صاحب کے ترجمہ قرآن میں سے چند نمونے دکھائے جس میں انہوں نے خلاف آیات قرآنیہ واحادیث صحیحہ ولغت عرب تفسیر کی تھی اور یہ بھی مولوی نورالدین صاحب کی زندگی میں لکھا۔

آئینہ ظہوری میں قادیانی جماعت کے مولوی ظہورالدین اکمل کی کتاب شہادت القرآن کے ایک حصہ کے متعلق لکھا تھا کہ اکمل صاحب باوجود دعوی اکملیت تفسیر قرآن اوراستدلال میں نہایت ناقص ہیں اور کہ وہ قواعد استدلال واصول مناظرہ سے بہت ہی ناواقف ہیں۔

اب محمودی قادیانی جماعت نے جو ترجمہ قرآن شائع کیا ہے وہ تو بالکل تحریف قرآن ہے کیونکہ اصول تفسیر تین ہی امر ہیں:

اول: تفسیر بالقرآن، کیونکہ آیات قرآنیہ ایک دوسری کی مصداق ہیں جو امر ایک جگہ مجمل ہے وہ غالبًا دوسرے مقام پر مفصل ہے

دوم: تفسیر بالماثور۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ شارح ومبین قرآن ہیں اور صحابہ کرام نزول آیات کے مواقع کو بہتر جانتے اور روایت کرنے والے تھے اس میں خدا کے امین تھے اور اپنی زبان یعنی لغت عرب کو پچھلی نسلوں سے زیادہ نا ننے والے تھے۔

سوم: تفسیر باللغۃ العربیہ: کیونکہ قرآن شریف نہایت فصیح و بلیغ زبان میں اترا ہے اور سامع ومخاطب ہمیشہ قواعد زبان کی رعایت سے کلام کو سمجھا کرتا ہے۔..اس کے ضمن میں زبان عرب کے ماتحت بلحاظ لفظ یا بلحاظ معنی جس قدر علوم آسکتے ہیں سب ملحوظ رہیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے سوا جو تفسیر کی جائے وہ تفسیر بالرائے اور تحریف معنوی ہے اور تفسیر بالرائے کی نسبت حدیث صحیح میں وارد ہے

من فسر القر آن برأ یه فلیتبوء مقعده من النار (دارمی)

(جو شخص قرآن کی تفسیر اپنی رائے سے کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے)

اور تحریف دو طرح کی ہے تحریف لفظی و تحریف معنوی۔ تحریف لفظی یہ ہے کہ جو لفظ وحی سے ثابت ہو اسے بدل دیا جائے اور تحریف معنوی یہ ہے کہ جو معنی اس آیت یا لفظ سے مراد خدا ہوں اوس کے سوائے اس آیت یا لفظ کو اپنی خواہش سے کسی اور معنی پر لگا لیں۔ مثلاً امام سیوطی تفسیر القرآن میں ابن النقیب سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا کہ

تفسیر بالرائے پانچ طرح پر ہوتی ہے ان میں سے تیسری قسم یہ ہے کہ اپنے مقرر کردہ فاسد مذہب کو اصل قرار دیکر اور تفسیر قرآن کو تابع کر کے جس طرح سے ہو کے خواہ ضعیف طریق ہو (خواہ کیسا) مذہب کی تائید کی جائے۔

بس قادیانی تفسیرات اسی قبیل کی ہوتی ہیں۔ ان لوگوں نے جو کچھ پہلے اپنے خیال میں ٹھان لیا ہے قرآن و حدیث کو قواعد زبان عرب کے برخلاف ادھر اودھر سے کھینچ کر اسکے تابع کر لیتے ہیں۔ لطف یہ کہ زبان عرب سے ناواقف بھی ہوتے ہیں اور عموماً بدعتی مذاہب اور گمراہ فرقے اس روش پر چلتے رہے اور اب بھی چلتے ہیں۔

كذ لك نسلكه فی قلو ب المجر مين

ایسے لوگوں سے ہمیں اکثر سابقہ پڑا ہے اور ان کے جواب میں ہم نے صرف یہی کہہ دیا ہے کہ تمہاری یہ تفسیر زبان عرب کے خلاف ہے اور تم خلاف اس لئے چلتے ہو کہ تم اپنے فاسد عقیدے کو پہلے .. اپنے دل میں جما لیا ہے اور تم زبان عرب جانتے نہیں کہ اپنی غلطی کو معلوم کرو

یہ طریق نہایت ہی خطرناک ہے کہ کوئی شخص زبان عرب سے ناآشنا ہو اور قرآن و حدیث میں دم مارنے لگے۔ اس کے دل میں ایسا خیال پیدا ہونا اس پر شیطان کے مسلط ہونے کی دلیل ہے۔ امام مالک سے منقول ہے کہ آپ نے فرمایا کہ

اگر میرے پاس کوئی ایسا آدمی لایا جائے جو زبان عرب نہ جانتا ہو اور پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کی تفسیر کرے تو میں اوس کو سزا دوں گا (اتقان)

قادیانیوں سے پیشتر یہود و نصاری کی بھی یہی عادت تھی کہ خداتعالی کی نصوص کے برخلاف تحریف کتاب کو اختیار کر رکھا تھا۔ چنانچہ قرآن میں کئی مقامات پر یہ امر مذکور ہے

باقی رہا قادیانی ترجمہ قرآن کے مطالعہ کا حکم سو اس کی نسبت وہ حدیث زیر نظر چاہیے جس میں مذکور ہے کہ آنحضرتﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ کو توریت کے مطالعہ سے منع کیا تھا۔

شاہ ولی اللہ دہلوی، حجۃ اللہ البالغہ میں فرماتے ہیں کہ آنحضرتﷺ سے پیشتر عربوں میں چند علوم رائج تھے۔ ان میں سے بعض جو نامناسب تھے آنحضرتﷺ نے ممانعت کی۔ اس کے ضمن میں شاہ صاحب فرماتے ہیں:

ومثل ذلك مثل التوراة والانجيل شدد النبی ﷺ علی من اراد ان ینظر فیهما لكونهما محرفین و مظنت لعدم الانقیاد و للقرآن العظیم (حجۃ اللہ البالغہ جلد ثانی ص ۱۸۰)۔ (یہی حال توریت وانجیل کا ہے کہ آنحضرتﷺ نے اس شخص پر جس نے ان کا مطالعہ کرنا چاہا تھا غصہ فرمایا کیونکہ وہ محرف ہیں اور ظن پڑتا ہے کہ (پڑھنے والا) قرآن کریم مطیع نہیں ہے یا اندیشہ ہے کہ (ناواقف مطالعہ کرنے والا) قرآن کریم کا مطیع نہ رہے۔)

پس اس حدیث صحیح کی بنا پر خاکسار کے نزدیک بے علم لوگوں کو جو صحیح و غلط میں تمیز نہیں رکھتے اور ان کو علوم عربیہ میں دسترس نہیں ہے، قادیانی ترجمہ قرآن پڑھنا جائز نہیں۔ البتہ علماء کو چاہیے کہ ان کی تحریفات وتاویلات باطلہ کو بدلائل طشت از بام کر کے عوام کو ان کے دام سے بچائیں اور محض ان فتووں پر اکتفا نہ کریں۔ واللہ اعلم

قادیانی استدلالات کی کمزوری دیکھنے کیلئے ہماری کتاب شہادت القرآن کا مطالعہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۵ جلد ۱۳۔ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۳۴ھ ص ۵،۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کی تقریر

غالباً ناظرین کہیں گے کہ قادیان کا سالانہ جلسہ تو عرصہ آٹھ ماہ سے ہو چکا ہے اس باسی تقریر کا کیا مزہ ۔ بندہ بچند وجوہ اس تقریر کو تحریر میں نہ لا سکا۔

۱۔ اول یہ کہ قادیان کے اخبار الفضل میں وعدہ ہوتا رہا تھا کہ حضرت صاحب کی تقریر آئندہ شائع ہوگی۔ اسی انتظاری میں آج تک یہ تاخیر ہوئی کہ صاحب تقریر خود بخود اپنی تقریر کو اپنے اخبار میں شائع کرائیں گے۔ باوجودیکہ ان کے ایڈی ٹر ہر ہفتہ میں تقریر شائع کرنے کا اعلان بھی کرتے رہے مگر آج تک میری نظر سے نہیں گذری۔

۲۔ بندہ بھی دنیا کے کاروبار میں مصروف رہا۔

الغرض بندہ ۲۶ تاریخ دسمبر ۱۹۱۵ء بوقت دو بجے سہ پہر کو قادیان میں پہنچا اس وقت جلسہ کا انعقاد مسجد نور میں تھا۔ خیر میں بھی مع اپنے دوستوں کے وہاں پہنچا۔ چونکہ میرا مقصود صرف خلیفہ صاحب کی تقریر کے تجزیہ کرنے کا ہے، اس پابندی کے بموجب ان شاء اللہ میں وہی تقریر بیان کروں گا۔ البتہ ساتھ یہ بھی بتائے دیتا ہوں کہ مقرر کون کون صاحب تھے اور اہل علم کے نزدیک ان کی کیا وقعت ہونی چاہیے۔

۱۔ حافظ روشن علی صاحب جن کا سارا مدار یہ تھا کہ ہم احمدی کیوں ہوئے،

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی عین جلسہ میں اس کا خوب سین تھا، آپ بیماری کا عذر بھی کرتے جاتے تھے۔ انہوں نے قرآن شریف کی آیت ان اللہ یأ مر بالعدل و الا حسان الآیات کا وعظ کیا تھا ان کی تقریر چنداں موثر نہ تھی،۔

اسی طرح اول الذکر کی تقریر بھی سورہ فاتحہ کی انوکھی تفسیر تھی۔

مولوی محمد اسحاق صاحب صرف پیغامیوں کو مدنظر رکھتے ہوئے اشارتاً و کنایتاً وعظ کرتے جاتے تھے اور مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود دین رسول کا سامعین کو اعتقاد کراتے جاتے تھے۔

میر قاسم علی صاحب کا تو کیا کہنا۔ آپ درمیان لے کر ایک طرف کنارہ پر کھڑے رہتے تھے۔ جس وقت کوئی مقرر تقریر بند کرتا، آپ فوراً سامعین کو اپنی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوجہ کرتے اور یوں گویا ہوتے:

بھائیو! مسیح موعود کا الہام ایک اور رنگ میں سنو۔ دیکھو حضرت صاحب نے پہلے سے ہی پیغامیوں کی طرف باریک اشارہ سے فرما دیا ہوا ہے (بندہ کے پاس درثمین موجود نہیں، ورنہ وہ شعر پورے نقل کرتا)

دشمن ہمارے گڑھے میں اتارے
کہاں مرتے تھے پر تو ہی نے مارے

وغیرہ وغیرہ۔ پھر فرماتے کبھی آپ نے لاہور اسٹیشن سے اتر کر انارکلی کو جاتے رستہ میں احمدیہ بلڈنگس دیکھی ہوگی۔ کیوں جی ہے کہ نہیں وہ گڑھے میں۔ پس معتقدین صلوۃ و سلام پکارنے لگ جاتے۔ بس میر جی تو صرف اتنا ہی کام کرنے والے تھے۔

کوئی اٹھتا تو درثمین لے کر جنگ عظیم کی پیش گوئی شروع کر دیتا جوان کے زعم میں الہامی پیش گوئی ہے۔ پھر کیا ہوتا۔ سب کے سب جھومنے لگ جاتے۔ اور سچ ہے، سچ ہے، کے نعرہ ہائے شروع کر دیتے۔

القصہ ان کی اگر ساری کاروائی من وعن نقل کی جائے تو ایک ضخیم دفتر کی ضرورت ہے اور اس لئے بندہ صرف خلیفہ صاحب کی تقریر کا اقتباس درج کرتا ہے۔ وہو ھذا

۲۷ دسمبر کا دن بھی ایک عجیب تھا۔ صبح ہوتے ہی لوگ جوق در جوق ہال کمرہ میں صف آراستہ ہو کر بیٹھنے لگے۔ سب نے بالاتفاق یہی کہا کہ حضرت صاحب یہاں ہی تقریر فرمائیں گے۔ مگر شور وغل کا یہ حال تھا کہ الامان والحفیظ۔ بعض آدمی درثمین لے کر وہ مقام پڑھنے لگ جاتے جہاں بشارت دی ہے کہ ایک بیٹا ہے تیرا۔ پھر لوگ کچھ کچھ خاموش ہو جاتے، اتنے میں کسی نے کہا کہ حضرت صاحب مسجد نور میں تقریر کریں گے۔ بس پھر کیا تھا، چڑیوں کی طرح سب نے پرواز کی اور مسجد نور میں آ گئے۔ وہاں کوئی صاحب حافظ جمال احمد نامی تھے۔ انہوں نے قرآن شریف کی سورہ دہر کا پڑھنا شروع کر دیا۔ ماشاء اللہ اچھا پڑھتے تھے، مگر انہوں نے کوئی وعظ نہ کیا۔ اتنے میں کسی نے کہہ دیا کہ تقریر تو ہال کمرہ میں ہوگی۔ بس سب نے ایک دم دوڑ کی اور ہال کمرہ میں آ گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض اسی طرح دس بجے کا وقت ہو گیا۔ خدا خدا کر کے خلیفہ صاحب بند گاڑی میں آئے اور مسجد نور میں بیٹھ گئے۔ لوگ پھر گرتے اٹھتے مسجد نور میں آئے۔ یہ نظارہ بھی قابل دید تھا (انتظام کی خوبی ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

القصہ بعد نشست برخاست کے خلیفہ صاحب کے سامنے میز کرسی رکھا گیا۔ اور آپ نے تقریر شروع کی۔ پہلے کلمہ شہادت، بعد سورہ فاتحہ، پھر سورہ صف تمام ختم کی اور سورہ جمعہ کی بھی تین آیات پڑھیں۔

اب آپ نے اس کا ترجمہ شروع کیا اور من بعدی اسمہ احمد پر آن کر خوب تفصیل وتشریح سے کام لیا۔ احمد سے مراد مرزا غلام احمد کو قرار دیا۔

اسی اثنا میں کسی من چلے نے ایک رقعہ لکھ کر میز پر رکھ دیا جس میں لکھا ہوا تھا کہ نبی کا نام مرکب نہیں ہوتا۔ اور مرزا صاحب کا نام مرکب ہے۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب نے رقعہ لے کر کہا کہ ایک اعترض کسی غیر احمدی کی طرف سے پیش ہوا ہے اگر کسی احمدی کا اعتراض ہوتا تو میں کبھی جواب نہ دیتا (چہ خوش) مگر چونکہ سائل غیر احمدی ہے، لہذا جواب دیا جاتا ہے۔

واضح ہو کہ مرزا صاحب کا نام مفرد ہے، مرکب نہیں۔ اس کی تازہ شہادت احمد آباد، قادر آباد سے مل سکتی ہے جو کہ ہمارے دادا نے دونوں بھائیوں کو دو گاؤں دیئے ہوئے ہیں۔ اور دوسری شہادت یہ ہے کہ ہزاروں کی تعداد میں وہ لوگ موجود ہیں جنہوں نے حضرت صاحب سے بیعت کی ہوئی ہے یہ لوگ اپنے ایمان سے کہہ دیں کہ حضرت صاحب نے بیعت لیتے وقت کبھی یہ بھی کہا تھا کہ یوں کہو کہ غلام احمد کے ہاتھ پر بیعت کرتا ہوں۔

سب نے بیک زبان کہا کہ نہیں نہیں، صرف احمد کے ہاتھ پر۔

(مرزا صاحب تو خود اپنا نام غلام احمد، مرکب، لکھتے ہیں چنانچہ اون کا قول ہے: مجھے کشفی طور پر مندرجہ ذیل نام کے اعداد وحروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے سے ہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ نام یہ ہے: غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں۔ ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۸۶۔

باپ تو اپنا نام چار اجزاء (غلام، احمد، قادیان، اور، ی، نسبتی سے مرکب بناوے اور الہامی طور پر اس کا ثبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے اور بیٹا صرف احمد کہے، تو اسکا فیصلہ کون کرے یقیناً احد هما کاذب ۔ اڈیٹر اہل حدیث)
میں نہیں جانتا کہ اس قسم کی بیہودہ اعتراضوں سے مخالفوں کو کیا فائدہ ہے۔

اسی اثنا میں مفتی محمد صادق نے ایک رقعہ پیش کر دیا۔ خلیفہ صاحب نے کہا کہ ہمارے دوست مفتی صاحب نے رقعہ پر لکھا ہے کہ پیغمبروں کے نام بھی مرکب ہوتے ہیں۔ مثلاً ابراہیم اسماعیل موسی وغیرہ۔

پھر حضرت صاحب نے یوں درافشانی کی کہ کوئی یہ مت سمجھے کہ مرکب نام والے سب کے سب اچھے لوگ ہوتے ہیں۔ دیکھو محمد حسین بٹالوی یہ بھی مرکب نام ہے تو کیا (معاذ اللہ) شریر نہیں ہے۔ دیکھو ثناء اللہ۔ یہ بھی مرکب نام ہے، تو تم جانتے ہو کہ اس جیسا دنیا میں کوئی شریر نہیں (لاحول ولا قوۃ) (جو کوئی کسی کے کام میں روڑا اٹکاتا ہے وہ اس کو حارج سمجھ کر شریر کہتا ہے فرعون بھی حضرت موسی کو اسی طرح برے برے القاب سے یاد کرتا تھا اس لئے یہ لفظ دور بین نگاہ میں کوئی رنج دہ نہیں ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔

پھر آپ وعظ کی طرف متوجہ ہوئے تو آپ نے پھر جملہ و ھو ید عی الی الاسلا م پر خوب بسط سے کام لیا۔ آپ نے اس کی عجیب رنگ میں تفسیر کی کہ اس کا ترجمہ: وہ پکارا جاوے گا طرف اسلام کے،
کیا اور پھر فرمایا کہ اگر یہ آیت محمد ﷺ کے حق میں ہوتی، تو آپ کو کون تھا اسلام کی طرف بلانے والا، حالانکہ آپ لوگوں کو دعوت اسلام دیتے تھے۔

یہ صرف مسیح موعود کے واسطے ہے کہ تنگ ظرف ملا نے کفر کا فتوی لگا دیں گے اور اس کو کہیں گے تو اسلام کی طرف آ جا۔ حالانکہ وہ خود مسلمان ہوگا اور وہ مکفرین خود کافر ہوں گے۔

اس کے آگے آپ نے یر یدو ن لیطفؤا نور اللہ و اللہ متم نو رہ پر تو غضب ڈھا دیا۔ یوں تو ساری تقریر ماشاء اللہ چشم بد دور اہل علم کی نگاہ میں مضحکہ خیز تھی مگر اس جملہ پر آپ نے تو کمال ہی کر دیا۔ آپ نے فرمایا کہ حضرت ﷺ کے زمانہ میں تلوار سے جہاد ہوتا تھا کوئی شخص منہ سے کسی کا کچھ نہ بگاڑ سکتا تھا۔ اور یہ زمانہ تلوار کا نہیں، صرف منہ سے ایک دوسرے کو جو چاہیں کہہ دیں۔ اسلئے اللہ نے فرمایا ہے کہ:
مسیح موعود کا وہ زمانہ ہوگا کہ لوگ اس کا بگاڑ تو کچھ نہ سکیں گے مگر منہ سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بجھانے مٹانے کی کوشش کریں گے، اور اللہ تعالی اپنے نور کو پورا کرنے والا ہے، اگر چہ مشرک لوگ کراہت کریں۔

اس پر آپ نے بڑے بڑے قاعدہ باندھ کر گھر کا مسیح سچا بنا دیا۔ اسی اثنا میں آپ نے سب کو تاکید کی کہ غیر احمدی کافر ہیں ان کے ساتھ رشتہ ناطہ وغیرہ مت کیا کرو۔ اور ان سے میل جول مت کیا کرو۔ ان کے پیچھے قطعی نماز نہ پڑھا کرو۔

اتنے میں پھر کوئی من چلا بول اٹھا اور ایک رقعہ پھر پیش کیا جس کا مضمون صاف تھا کہ آپ جس وقت بیت اللہ گئے تھے آپ نے شریف مکہ کے پیچھے کیوں نماز پڑھی۔ کیا وہ احمدی تھے۔

آپ نے کیا معقول جواب دیا۔ میں نے اپنے ڈیرہ میں آ کر اعادہ کر لیا تھا۔ خلیفہ وقت نے مجبور کیا ہوا تھا۔ اب چونکہ میں خود خلیفہ ہوں لہذا میرا حکم ہے کہ کوئی بھی خواہ مکہ جاوے یا مدینہ، ہند میں رہے یا سندھ میں، کوئی بھی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھا کرے۔

آپ کا یہ کہنا ہی تھا کہ بس چاروں طرف سے گونج آنے لگی کہ یہ زمانہ فاروقی زمانہ ہے۔ بڑا زبردست زمانہ ہے۔

مولوی فیض الدین سیالکوٹی تو یہی کہے جاتے تھے کہ بس جی یہ زمانہ تو زبردست زمانہ ہے۔ کونہ کونہ میں دھاک بیٹھ جاوے گی۔

القصہ آپ نے سورہ جمعہ کی آیت سے بھی مسیح موعود کا وجود قادیان میں سنایا، اور سب نے عش عش کر کے سنا۔ الا ما شاء اللہ۔

بعض دوست مجھے پوچھنے لگے کہ کہو جی خلیفہ صاحب مولوی ابراہیم جیسا وعظ کرتے ہیں یا نہیں۔ میں نے بھی بطور تمسخر کے انکو کہہ دیا کہ ایسا وعظ تو میں نے کسی مولوی سے سنا ہی نہیں۔ مولوی صاحب صرف قرآن و حدیث کے مسائل بیان کرنے والے ہیں، یہ قرآن میں سے مسیح موعود کے کھوجی ہیں، جن کی ان کو فی زمانہ ضرورت ہے۔

بندہ نے صرف تھوڑا سا اقتباس درج کیا ہے ورنہ تقریر آپ کی چار گھنٹہ تھی جو خاص طور پر اپنی جماعت کے مذاق کے مطابق تھی۔ کیا اچھا ہو کہ خلیفہ صاحب اپنی علمیت کسی مذہبی میدان میں پبلک کو دکھائیں (ایک دفعہ لاہور میں دکھا چکے ہیں جس کی بابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکے سگے بھائی اڈیٹر پیغام صلح نے لکھا تھا کہ لوگ بدمزگی سے اٹھتے جاتے تھے اللہ اعلم، اڈیٹر اہل حدیث)اور مولویصاحب سیالکوٹی کے مقابل ہوں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۵ جلد ۱۳ ۔ مورخہ ۸ ستمبر ۱۹۱۶ء ص ۶ ۔ ۸)

مرزا قادیانی، انبیاء سے افضل تھے؟

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی زندگی میں جس قدر آہستہ آہستہ عروج کیا ہے وہ قابل داد ہے ایک زمانہ میں یہ کہتے رہے

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

نبوت اور رسالت کی نفی کرتے ہوئے الہام کے دعویدار بنے۔اس کے بعد آپ کو ترقی کی سوجھی۔تو یہ الہام ہوا کہ تو نبی ہے ۔ پھر الہام ہوا

انت منی بمنزلة ولدی (مرزا تو میرے نزدیک میرے بچوں کی طرح ہے)۔

اسی طرح روز بروز آپ کی ترقی ہوتی رہی یہاں تک کہ آپ کے مریدوں نے آپ کی موجودگی میں یہ شعر بھی پڑھے

سب اولیاء سے بہتر بعض انبیاء سے افضل
یہ مصطفٰی ہمارا یہ دلربا ہمارا

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آج مرزا صاحب کے بیٹے (مرزا بشیر احمد) نے اعلان کیا ہے کہ:

میں اپنے ذوق اور تحقیقات کی بنا پر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو آنحضرت ﷺ سے اتر کر باقی تمام انبیاء سے افضل یقین کرتا ہوں اور اس کے ثبوت کے لئے بفضلہ تعالی اپنے پاس نہایت قوی دلائل رکھتا ہوں ۔

(الفضل ۳ ستمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)

بس اب تمام امور کا فیصلہ ہو گیا کہ بقول مرزائیاں مرزا صاحب سابقہ انبیاء (حضرات موسی عیسی داؤد زکریا سلیمان وغیرھم علیھم السلام) سے افضل تھے کیا کوئی مسلمان اس اعتقاد کو پسند کرے گا۔ جہاں تک ہمارا علم ہے نفی میں جواب ملے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطیفہ: عرب کا ایام جاہلیت میں قاعدہ تھا کہ اپنے دشمن کی طاقت بہت بڑی بتلاتے تھے اوس کے بعد بتلاتے کہ ہم نے ایسے قوی دشمن دشمن پر فتح پائی جس سے ان کی غرض یہ ہوتی تھی کہ ہم نے جو ایسے قوی دشمن پر فتح پائی تو ہماری طاقت کا اندازہ پبلک خود کرے کہ ہم کس درجہ پر ہیں۔

اسی طرح میں کہتا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی جو تمام انبیاء سے افضل تھے، میرے مقابلہ میں فیل ہوئے تو میں کون ہوا۔ اس کا جواب دینا بھی انہی لوگوں کا کام ہے جو مرزا صاحب کو تمام انبیاء سابقین سے افضل مشہور کرتے ہیں۔

ہم مرزا صاحب کو گو سابقہ انبیاء علیھم السلام سے افضل نہیں کہتے مگر اتنا تو ضرور کہتے ہیں کہ آدمی بےنظیر تھے۔ سچ ہے

واعظِ شہر کہ مردم ملکش میخوانند
قولِ ما نیز ہمیں ست کہ او مردم نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۶ جلد ۱۳ مورخہ ۱۵ ستمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۱۷ ذی قعدہ ۱۳۳۴ھ ص ۱۔۲)

ہماری کامیابی دعاؤں پر ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کا اخبار الفضل لکھتا ہے کہ مولوی سرور شاہ مرزائی نے قادیان میں خطبہ جمعہ میں سورہ الحمد شریف پڑھ کر فرمایا کہ:

پہلی کتابوں میں ایک نبی کا کشف لکھا ہے کہ مسیح موعود کو فتوحہ دی جائے گی (مکاشفات باب ۱۰ ورس ۲) جس کو ہم سورہ فاتحہ کہتے ہیں اس میں شک نہیں کہ سورہ فاتحہ آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی مگر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اس کے دیئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اس کا علم اوس کو دیا جائے گا کہ وہ وسیع پیمانہ پر اس سے حقائق و معارف کا استخراج کرے گا ہم نے اس سورہ کی تفسیر بارہا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) سے سنی اور ہر بار نئی سے نئی سنی۔ پھر حضرت خلیفہ اول بکثرت فرمایا کرتے تھے کہ سورہ فاتحہ متن ہے اور باقی قرآن اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تفسیر۔ اور شرح ہے۔ ہمیں بڑا تعجب ہوا کرتا تھا کہ یہ کس طرح ہوسکتا ہے کہ اتنی چھوٹی سی سورہ کی تفسیر میں اتنا بڑا قرآن ہو۔ لیکن جب مسیح موعود کی تفاسیر پڑھیں اور سنیں کہ کس قدر وہ حقائق اور معارف سے پر ہیں اور بے انتہاء علوم ان میں مہیا کئے گئے ہیں تو یقین ہو گیا کہ واقعہ میں سورہ فاتحہ متن ہے اور باقی قرآن اس کی شرح ہے۔ حضرت مسیح کو اس کے دیئے جانے کا یہ مطلب ہے کہ یہ اس کا ایک ہتھیار ہوگا اور اس پر اس کا عمل درآمد ہوگا اس سورہ میں جو اہم بات پائی جاتی ہے وہ دعا ہے پس حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے مشکل سے مشکل عقدے کو اس سے حل کیا اور بڑے سے بڑے دشمن کو اسی سے مغلوب کیا ہے اور یہی آپ کا ایس ہتھیار رتھا جسکا کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔

(الفضل قادیان۔۵ستمبر ۱۹۱۶ء)

(And I saw another mighty angel come down from heaven, clothed with a cloud; and and a rainbow was upon his head, and his face was as it were the sun, and his feet as pillars of fire.

And he had in his hand a book open; and he set his right foot upon the sea and his left foot on the earth.

And cried with a loud voice, as when a lion roareth; and when he had cried, seven thunders uttered their voices. (Revelation, 10:1-3)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے کوئی مضمون ایسا صحیح اور قابل قبول نہ نکلا ہوگا جیسا یہ مضمون ہے ۔ہم اس کے ایک ایک حرف کے مصدق و موید ہیں۔ مگرافسوس ہے کہ جب اس اصول کو جزئیات پر برتتے جانے کا موقع آتا ہے، تو مرزائی جماعت عملی طور پر اس سے منکر ہو جاتی ہے۔ مثال کے لئے ایک اہم واقع پیش کرتے ہیں جس کی اہمیت کا ثبوت ہم اپنے لفظوں میں نہیں دیتے بلکہ خود جناب مرزا صاحب کے الفاظ اوس کی اہمیت بتلانے کو کافی ہیں کیونکہ انہوں نے اس واقع کو اپنے جملہ امور اور مشن کیلئے فیصلہ کن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہوا ہے چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔
یستنبئونک احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کیذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔

اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

"(باقی صفحہ ۱۱ پر ہے جو موجود نہیں اور مضمون کا اختتام صفحہ ۱۲ پر ان الفاظ میں ہے۔ بہاء)

حق بات یہ ہے کہ قادیانی کے اختلافات مرکز پر آکر سمٹ گئے ہیں یعنی صرف اس بات پر کل مدار ٹھہرا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی یہ دعا قبول ہوئی یا نہیں۔ مرزا صاحب کے مداح اور دور دور تک ان کی دعاؤں کو پھیلانے والے کہتے ہیں یہ دعا ان کی قبول نہیں ہوئی۔ پس ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی دعاؤں کی کادر حقیقت کون منکر ہے۔ ہمارا تو قول ہے:

مجھ سا مشتاق جہان میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث نمبر ۴۷ جلد ۱۳ مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۲۴ ذی قعد ۱۳۳۴ھ ص ۶ و ۱۱۔۱۲)

قادیانی مباحثہ

مقام ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور میں قادیانیوں کے شور کرنے پر مولانا ابوالوفا صاحب حسب الطلب اہل اسلام ۱۶ ستمبر ۱۹۱۶ء کو مباحثہ کیلئے تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ فتح دے (اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۷ جلد ۱۳۔ ۲۲ ستمبر ۱۹۱۶ء ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدائی فیصلہ

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے: خدائی فیصلہ۔

راقم مضمون اس مضمون پر بڑا اخلاص اور دل سوزی ظاہر کرتا ہے۔ اس لئے ہم بھی اس مضمون کی قدر کرنے کو اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔

راقم مضمون کی اصل غرض اس مضمون سے یہ ہے کہ اپنے اون بھائیوں کو سمجھائے جو قادیانی پارٹی سے الگ ہوکر لاہوری پارٹی یا پیغامی پارٹی بن گئے ہیں۔ اس سمجھانے کے لئے اوس نے مرزا صاحب کے چند الہامات لکھے ہیں جو ۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء کو انہوں نے بتلائے تھے۔

راقم ان الہامات کو مولوی نورالدین قادیانی خلیفہ اول کی موت کے دن پر چسپاں کرتا ہے کیونکہ وہ بھی ۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو ہوئی تھی اور اس موقع پر قادیانی مشن میں پھوٹ پڑی تھی اسلئے وہ اپنے مرزائی بھائیوں کو ان الہامات کی طرف توجہ دلاتا ہے جو یہ ہیں:

> لاہور میں ایک بے شرم ہے، اے مخالف تیرے پر لعنت اور تیرے جھوٹ پر ایک امتحان ہے۔ بعض اس میں پکڑے جائیں گے بعض چھوڑے جائیں گے انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت وغیرہ

ان الہامات کو نقل کرکے راقم مضمون لکھتا ہے

> ان الہامات میں جس واقع کی خبر دی گئی ہے وہ یقیناً وہی واقع ہے جو ۱۹۱۳ء میں ۱۳ مارچ کو ظہور میں آیا یعنی قادیانی مشن میں پھوٹ پڑی۔

اس مضمون میں راقم مضمون نے ہم (محمدیوں) کو بھی توجہ دلائی ہے چنانچہ اوس کے الفاظ یہ ہے:

> غیر احمدیوں کو میں یہ کہوں گا کہ اگر تم چاہتے ہو کہ خدا کی ہستی کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبردست ثبوت تمہارے ہاتھ میں آجائے اگر تم اس بات کا ثبوت چاہتے ہو کہ خداتعالی اب بھی اپنے نیک بندوں سے کلام کرتا ہے جیسا کہ وہ گذشتہ زمانہ میں کلام کرتا تھا اور کہ اب بھی وہ آنے والے پوشیدہ واقعات کو اپنے مقربین پر کھول دیتا ہے جیسا کہ وہ پہلے کھولتا تھا اور کہ اب بھی وہ اپنے راست باز بندوں کی مدد اور تائید کرتا ہے جیسا کہ وہ پہلے کرتا تھا اور کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) واقعی خدا کے سچے رسول اور نبی تھے اور کہ سلسلہ احمدیہ کوئی انسانی سلسلہ نہیں بلکہ یہ ایک الٰہی سلسلہ ہے اگر تم ان سب باتوں کا بین ثبوت چاہتے ہو تو انصاف کے ساتھ ایک سچے طالب حق کی طرح الہامات مذکورہ پر غور کرو۔

مگر اس واقع سے مستفید ہونے کیلئے ایک شرط لگائی ہے جو بہت معقول ہے لکھتا ہے:

اس مضمون سے فائدہ اٹھانے کے لئے ایک شرط کی پابندی ضروری ہے وہ شرط کیا ہے یہی کہ اللہ کے لئے انصاف سے کام لو ضد اور تعصب کو چھوڑ دو حق کے طالب ہو کر اس مضمون کو پڑھو تھوڑی دیر کے لئے اس بات کو بھلا دو کہ تم کس گروہ سے تعلق رکھتے ہو اور حق کے قبول کرنے کے لئے بالکل تیار ہو جاؤ۔ ذاتی جھگڑوں کو فراموش کر دو۔ بدظنی کو دل سے نکال دو۔ خدا کے فیصلہ کو سنو۔ خدا کے کلام پر کان رکھو، تم اپنے فیصلہ میں غلطی کھا سکتے ہو مگر خدا غلطی سے پاک ہے۔ خدا کے کلام کو اپنے خیالات کی چابی سے حل کرنے کی کوشش نہ کرو۔ بلکہ خوف خدا کو اپنے دل میں جگہ دیکر اللہ تعالی کا کلام پڑھو اور اپنے سینوں کو ہر ایک خیال سے پاک کر کے سوچو کہ خدا کے کلام سے کیا ثابت ہوتا (ریویو آف ریلیجنز بابت جولائی ۱۹۱۶ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

راقم مضمون کی نصیحت سونے سے لکھنے کے قابل ہے اسلئے ہم بھی خدا کو حاضر وناظر جان کر کہتے ہیں کہ ہم نے ان الہامات پر غور کیا۔ ہمارے نزدیک تو یہ اس شعر کے مصداق ہیں

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

مفصل جواب ان الہامات کا وہ لوگ دیں گے جو ان الہامات کے قائل اور بقول آپ کے انکی زد میں ہیں (یعنی قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی)۔

البتہ ہمارا حق ہے کہ ان صاحب کو جنہوں نے بڑے اخلاص سے ہم کو مرزائی نبوت کی طرف توجہ دلائی ہے اس کے شکریہ میں ہم بھی اون کو اور اون کے دوستوں کو نہایت ہی اخلاص سے فرمان خداوندی سنائیں

اتّقوا اللّٰه يجعل لكم فرقانا

(اللہ سے ڈرو، خدا تمہارے لئے حق و باطل کی راہ کھول دے گا)

ہم بھی آپ لوگوں کو اس اللہ کے نام کا واسطہ دے کر ایک دو باتیں پیش کرتے ہیں جس کے ہاتھ میں تمام آسمان و زمین کی حکومت اور ہماری جان ہے

بس سنئے: ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کی بابت مرزا صاحب نے یہ لکھا تھا:

ڈاکٹر عبدالحکیم خان نے پیش گوئی کی ہے کہ میں ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا۔ خدا نے اس معاملہ میں مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاوے گا۔ اور خدا قاور کو ہلاک کرے گا اور میں اوس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

(چشمہ معرفت۔ ص ۳۲۱)

ڈاکٹر صاحب موصوف آج تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ سلامت اور اپنے صیغہ ملازمت میں ترقی پر ممتاز ہیں اور مرزا صاحب قادیانی ۴۔ اگست سے پہلے ۲۶ مئی کو انتقال کر کے ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔ واہ! کیا سچ ہے

روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

اس سے واضح تر وہ دعاء مرزا ہے جو اس خاکسار کے متعلق ہے جس کا نام ہے آخری فیصلہ جو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب قادیانی نے شائع کیا تھا اوس میں صاف مذکور ہے کہ:

اے خدا ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے اوس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دعا کی بابت مرزا غلام احمد کو خدا تعالی کی طرف سے جواب ملا تھا:

اجیب دعوۃ الدّاع (میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں)

نتیجہ کیا ہوا؟ سبکو معلوم ہے۔ کہنے کی حاجت نہیں جس کا مختصر بیان یہ ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

کیا ہمارے مخاطب اس مخلصانہ مضمون کو خوف خدا سے پڑھیں گے۔

(اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۸ جلد ۱۳ مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۱۶ء مطابق یکم ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ۔ص ۲ و ۱۰)

خواجہ کا گواہ مینڈک

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۷ جولائی ۱۹۱۶ء میں ایک مضمون نکلا تھا کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ

میں نے ایک دفعہ کشف میں دیکھا کہ میں نے دنیا کے قضا وقدر کی ایک مسل مرتب کر کے بغرض دستخط کرانے کے خدا کے سامنے پیش کی۔ خدا نے دستخط کرنے کو قلم چھڑکا تو سرخ روشنائی کے قطرے میرے اور عبداللہ پٹواری کے کپڑوں پر گرے جن کے نشان عبداللہ کے کپڑوں پر آج تک ہیں۔ (اس کشف کی پوری حقیقت پرچہ مذکورہ میں درج ہے)۔

اس کے جواب میں ایک مضمون قادیان کے اخبار الفضل میں نکلا ہے جس میں بہت کچھ گالی گلوچ دی گئی ہے۔ جس کی ہمیں کوئی شکایت نہیں کیونکہ

کل اناء یترشح بما فیہ (جس برتن میں جو ہوتا ہے وہی گرتا ہے)۔

مگر مثال کے لئے ایک فقرہ ناظرین کو سناتے ہیں۔ راقم مضمون جو کشف کا گواہ ہے لکھتا ہے:

الفضل ۲۷ جولائی میں حضرت اقدس نبی اللہ (مرزا قادیانی) کے مشہور کشف پر بدبخت ثناءاللہ کا حملہ دیکھ کر دل بے تاب ہو گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ مرزا صاحب آنجہانی بھی تنگ آ کر بحکم :

عارف کہ برنجد تنک آب ست ہنوز

ایسا فرمادیا کرتے تھے: او بدذات فرقہ مولویاں (رسالہ انجام آتھم ص ۲۱)

اس لئے بحکم :

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں

رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

ان کو ایسا ہی کرنا زیبا ہے۔

خیر اصل مطلب کی بات جو لکھی ہے وہ یہ ہے کہ راقم مضمون (عبداللہ پٹواری) کہتا ہے:

میں اس کشف پر حلف اٹھا سکتا ہوں۔ ثناء اللہ جہاں چاہے مجمع عام میں جن الفاظ میں چاہے قسم کرالے۔

اس کے جواب میں راقم مضمون کو اڈیٹر الفضل کی معرفت اطلاع دیتے ہیں کہ وہ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء جمعہ کے روز ہمارے محلّہ کی مسجد میں، جہاں میں صبح کو ترجمہ قرآن شریف کا درس دیتا ہوں، ۶ بجے صبح کے آئیں۔ اور اپنے اقرار کے مطابق ہمارے پیش کردہ الفاظ سے قسم کھا جائیں۔ منظوری سے ایک دو روز پہلے اطلاع دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۴۹۔۵۰ جلد ۱۳۔ مورخہ ۶۔۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۶ء مطابق۔ ۸۔۱۵ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ ص ۶)

احمد پر بحث

آنچہ پدر نہ کرد پسر تواں کرد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

مرزا صاحب قادیانی نے یہ دعوی کیا تھا کہ قرآن مجید میں جو آیت مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد آئی ہے، میرے حق میں ہے۔

علماء نے یہ سن کر ہنس دیا۔ مگر آج ان کا صاحبزادہ خلیفہ قادیان علماء اسلام کو للکار کر کہتا ہے کہ میں اس دعوی کو دلائل سے ثابت کر سکتا ہوں۔ بلکہ درصورت عدم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت انعام دینے کو بھی تیار ہوں۔

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح نے صاحبزادہ کے چیلنج کو قبول کر کے مباحثہ کی تیاری کا اعلان کیا ہے۔ مگر ہم پیشتر کے تجربہ سے کہہ سکتے ہیں کہ ان دونوں پارٹیوں کے مباحثہ کی مثال وہی ہے

تا تریاق از عراق آوردہ شد مار گزیدہ مردہ شود

نہ اون کی شرط شروط طے ہوں گی نہ مباحثہ ہوگا۔ اس لئے بقول

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے

ہم اعلان کرتے ہیں کہ قادیانی خلیفہ اعلان کے مطابق ہم ان دلائل کو سننے اور جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔ انعام بھی زیادہ نہیں مانگتے، کیونکہ اس سے پہلے اون کے والد ماجد ہزاروں روپیہ کا اعلان کر چکے ہیں اور ان کے منشی قاسم علی وغیرہ سے ہم سینکڑوں روپیہ انعام لے چکے ہیں، اس لئے خلیفہ قادیانی سے زیادہ نہیں مانگتے بلکہ اون کی حیثیت کے مطابق صرف دس روپیہ ہی لیں گے۔

پس وہ روپیہ امرتسر یا لاہور میں جگہ مقرر کر کے ہمیں دلائل سنائیں اور ہمارا جواب سنیں۔

کیا آویں گے؟ باپ کے متبع سنت ہیں تو کوئی نہ کوئی بہانہ ضرور بنا لیں گے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر نمبر ۵۱ جلد ۱۳ مورخہ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۶ء ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ ص ۴)

مرزا صاحب اور ان کے راسخ مرید

منشی عبدالحی کوہاٹی لکھتے ہیں:

جناب مولانا صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۵ ستمبر کے صفحہ اول پر آپ کا مضمون زیر عنوان قادیانی مشن نظر سے گذرا جس کا مختصر مطلب یہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کو مرزائی (قادیانی) حضرات انبیاء سے افضل جانتے ہیں۔

یہ مضمون پڑھ کر بعض اصحاب کو حیرت ہوئی ہوگی کیونکہ اہل اسلام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک نبی سے کسی کا مرتبہ ارفع سمجھنا کفر ہے۔ مگر مجھے بالکل حیرت نہیں ہوئی کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی کا مرتبہ آئے دن جوں جوں بے خبر مریدین سہتے جائیں گے بڑھتا جاوے گا اور میں پیشگوئی کرتا ہوں کہ جب مریدوں نے اس قول پر آمنا و صدقنا کہہ دیا (جو ضرور کہیں گے کیونکہ مجھے بہت ایسے مرزائی صاحبان سے ملنے کا اتفاق ہوا ہے جو کہتے ہیں کہ جب ہم مرزا صاحب کو مان چکے تو ان کا ہر ایک قول برحق ہے) تو کچھ مدت بعد یہ اشتہار نکلے گا کہ مرزا صاحب پیغمبر صاحب کے گونہ برابر ہی تھے کیونکہ انہوں نے فرمایا ہے کہ

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

جب اس پر آمنا صدقنا ہوگیا تو کچھ مدت بعد کہا جاوے گا کہ برابر تو تھے مگر بعض بعض باتوں میں اللہ نے انہیں فضیلت دی تھی جیسے پیغمبر عرب کے واسطے ایک ستارہ کا نشان ہوا اور مرزا صاحب کے واسطے دو کا۔ پیغمبر صاحب سے تین ہزار معجزہ ظاہر ہوئے اور مرزا صاحب سے تین لاکھ۔ پیغمبر صاحب شب معراج قادیان آئے اور مرزا صاحب ملاقات باز دیدہ کے واسطے نہیں گئے۔ اور پیغمبر صاحب مرزا صاحب کی خدمت میں ہمیشہ کمر بستہ رہے۔ ملاحظہ ہو پیغمبر صاحب سے خطاب ہے

دو دو عالم نسبتے دارم بتو از بس بزرگ
پرورش دادی مرا خود ہمچو طفلے در کنار

(پیغمبر صاحب معاذ اللہ آپ کے کھڈاوے تھے)

یاد کن وقتیکہ در کشفم نمودی شکل خویش
یاد کن آں وقتِ دیگر کامدی مشتاق دار
یاد کن آں لطف و رحمتہا کہ بامن داشتی
واں بشارتہا کہ میداری مرا از کرد گار
یاد کن وقتیکہ بنمودی بہ بیداری مرا
آں جمالِ آں رخِ آں صورتِ رشک بہار

جب مان لیا گیا اور ضرور مانا جائے گا تو پھر مسئلہ

انت منّی بمنزلۃ اولادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش ہوگا۔اور جب یہ بھی مانا گیا اور ضرور مانا جاوے گا تو آگے

انت منّی و انا منك

اور میں نے دیکھا کہ میں خودخدا ہوں بہت نزدیک رہ جائے گا اور یہاں پہنچ کر اس جماعت پر اللہ کی رحمت نازل ہوگی۔

اتنے دعووں کی وجہ سے تو طاعون قحط اور بھونچالوں سے نہیں چھوٹتے۔اگلے دعوی خدا جانے کیا کیا آفتیں ڈھائیں گے۔مگر اتنا خدا کا شکر ہے کہ ان آفات میں بھی وہ شریک (آخر کے تین لفظ پڑھے نہیں جاتے)

یکے از کوہاٹ۔۱۹ستمبر ۱۹۱۶ء

(اہل حدیث نمبر ۵۱ جلد ۱۳۔مورخہ ۲۰۔اکتوبر ۱۹۱۶ء ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ ص ۴۔۵)

مرزائیوں کے تیس ہزاری اشتہار کی حقیقت

مطبوعہ اشتہار از انجمن اہل حدیث شہر میرٹھ

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

ناظرین کو یاد ہوگا کہ میرٹھ کے مرزائیوں نے ایک اشتہار دیا تھا جس میں بڑے حوصلے اور طمطراق سے یہ لکھا تھا کہ ہم اپنے مخالفوں کو تیس ہزار روپیہ انعام دیں گے اگر وہ یہ بات ثابت کردیں (جس کا ذکر اون کے اشتہار مذکورہ میں اور ہمارے جواب اول میں درج ہے) انجمن اہل حدیث میرٹھ نے اون کی یہ دعوت قبول کرنے کو جوابی اشتہار دیا کہ حسب قاعدہ تیس ہزار روپیہ کسی امین کے پاس پہلے جمع کراؤ تو ہم جواب دینے کو تیار ہیں۔

ایسے معقول جواب کوسن کر چاہیے تھا کہ مرزائی فوراً قبول کرتے اور روپیہ جمع کرا کر ہم کو اطلاع دیتے۔مگر افسوس اونہوں نے ایسا نہ کیا، بلکہ اولٹا چور کوتوال کوڈانٹے ،ایک طولانی اشتہار دیا جس میں روپیہ پہلے جمع کرانے کی درخواست کرنے والوں کو ایمان فروش لکھا۔اس کے علاوہ اور بھی بہت سی نئی خودتراشیدہ شرائط لکھیں جو کوئی زبان کا پکا شریف آدمی کبھی نہ لکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ہمیں کیا مطلب۔ وہ جانیں اور اون کا قول وقرار جانے۔ ہم تو اس سے بھی خوش ہیں کیونکہ مرزائیوں کے اس اشتہار سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی پکے ایمان فروش تھے، کیونکہ انہوں نے بھی اپنے مقابلین کو اسی طرح انعامی رقم پہلے جمع کرانے کی درخواست کی تھی جس طرح ہم نے کی ہے۔ مرزائی اگر سچے اور بات کے پکے ہیں تو جس طرح ہماری درخواست کو ایمان فروشی نام رکھتے ہیں مرزا صاحب کی درخواست کو بھی اسی نام سے موسوم کریں۔

سنئے! امرتسر کے مولوی غلام رسول عرف رسل بابا صاحب نے مرزا صاحب قادیانی کے ردّ میں بمسئلہ حیات مسیح ایک کتاب لکھی جس کے جواب کے لئے ایک ہزار روپئہ انعام رکھا۔ اس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی نے اون کو لکھا کہ

مولوی رسل بابا جون ۱۸۹۴ء کے اخیر تک روپئہ خواجہ یوسف شاہ اور شیخ غلام حسن صاحب اور میر محمود شاہ صاحب کے پاس یعنی بالاتفاق تینوں کے پاس جمع کرا کر اون کی دستی تحریر کے ساتھ ہم کو اطلاع دیں جس تحریر میں اون کا اقرار ہو کہ ہزار روپئہ ہم نے وصول کر لیا اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد یعنی راقم ہذا کے غلبہ ثابت ہونے کے وقت یہ ہزار روپئہ بلا توقف مرزا مذکور کو دے دیں گے اور رسل بابا کا اس سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔

(رسالہ اتمام الحجۃ مصنفہ مرزا قادیانی۔ ص ۲۵)۔

ناظرین انصاف سے کہیے کہ ہم نے جو مرزائیوں کو تیس ہزار روپئہ جمع کرانے کو لکھا، مرزا قادیانی کی اس تحریر کے مطابق ہے یا نہیں۔ اور اگر ہماری درخواست ایمان فروشی ہے تو مرزا قادیانی کی اس درخواست کا کیا نام ہوگا

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

چیلنج: مرزائیوں کے اشتہار موسومہ:

راستی موجب رضائے خداست

کے بموجب جواب دینے کو ہم تیار ہیں، بشرطیکہ وہ اپنے قول اور سنت مرزا کے مطابق انعامی تیس ہزار روپئہ کسی معتبر مسلم فریقین کے پاس جمع کرا کر بقول مرزا قادیانی ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون کی اطلاع بھجوادیں کہ:

مرزائیوں نے ہمارے پاس تیس ہزار روپیہ جمع کر دیا بوقت غلبہ انجمن اہل حدیث میرٹھ کے ہم انجمن موصوف کو دے دیں گے اور مرزائیوں کا اس روپیہ سے کچھ تعلق نہ ہوگا۔

دیکھئے اب بھی مرزائی سیدھی راہ پر آتے ہیں، یا ہمیں یہ کہنے کا موقع دیتے ہیں کہ

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

مرزائی دوستو! اگر کچھ بھی غیرت ہے، اس روزمرہ کی فضول اشتہار بازی سے باز آؤ۔ اور ہمارے چیلنج مندرجہ اشتہار ہذا کی منظوری سے بذریعہ تحریر فوراً اطلاع دو

و اد عوامن استطعتم من دو ن اللہ ان کنتم صا دقین

المشتہر: حافظ رحیم الدین دفتر انجمن اہل حدیث میرٹھ بڈھانہ دروازہ

(اہل حدیث نمبر ۵۱ جلد ۱۳۔ ۲۰ اکتوبر ۱۹۱۶ء ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ ص ۱۱)

<u>بالیسر میں مرزائیوں سے مباحثہ</u>

یہاں ایک مدرس مرزائی مذہب کا آیا۔ خاکسار کا اوس سے صداقت مرزا پر مباحثہ ہوا۔ الحمدللہ بہت اچھا اثر ہوا۔ حاضرین نے حق و باطل میں بخوبی تمیز کر لی۔

سید انعام رسول ہیڈ مولوی ضلع اسکول بالیسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۵۱ جلد ۱۳۔ ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۶ء ۲۲ ذی الحجہ ۱۳۳۴ھ ص ۱۳)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔ و الحمد للہ ر ب العا لمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختم نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہل و دوم (۴۲)

قادیانی مشن (۵)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہل و دوم (۴۲) قادیانی مشن (۵)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۶
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۱۰
عقاید مرزا	۱۱
مرزا قادیانی اتنا کام کر گئے	۱۵
حلف سے بھاگا	۱۷
مرزا صاحب بحیثیت سلطان القلم	۲۴
پیغام صلح کا پیغام جنگ	۲۹
خواجہ کمال الدین پر کفر کا فتوی	۳۴
مرزا قادیانی کی صداقت کے دلائل	۴۳
کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے	۴۵
دہلی میں قادیانی معجزہ	۵۰
سرگودھا میں مباحثہ	۵۳
احمد کی بشارت پر جھگڑا اور اس کا فیصلہ	۵۹
سلطان القلم یا شکستہ قلم	۷۲
مرزا صاحب کی سرخ مثل کے متعلق ایک درخواست	۷۴
بصری خواب	۷۵
سلطان القلم نہیں، شکستہ قلم ۔ نمبر۲	۷۷
مرزا صاحب قادیانی کا فرشتہ	۸۲
قادیان میں مسٹر مظہر الحق پر عتاب	۸۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا لاہوری جلسہ اور اون کی جماعت لا جواب	۸۵
مرزائی صاحبان کی حرکات مذبوحی	۸۷
خلیفہ قادیانی معزول	۸۹
’’پیغام صلح‘‘ جواب دے	۹۲
لاہوری جلسے میں مولوی محمد علی کی نصیحت	۹۳
اڈیٹر ’’پیغام صلح‘‘ کو کھلا چیلنج	۹۵
مرے کو مارنا شیروں کا کام نہیں	۹۷
خلیفہ قادیان کی علمیت	۹۹
مکفر مرزا کے کفر پر بحث اور لاہوری پارٹی کو چیلنج	۱۰۹
امرتسر میں مرزائی مباحثہ	۱۱۷
ہمارے مطالبہ کا جواب	۱۲۰
کشفی معاملات کا حل	۱۲۳
لدھیانہ میں مرزائیوں کا مقدمہ	۱۲۵
اسمہ احمد کا فیصلہ خلیفہ قادیان کے قلم سے، نمبرا	۱۲۶
قادیانی تثلیث	۱۲۸
مرزائیوں کا لاہوری جلسہ، اور انکی جماعت کا فرار نمبر۲	۱۳۰
اسمہ احمد کا فیصلہ خلیفہ قادیان کے قلم سے نمبر۲	۱۳۲
ہمارا چیلنج منظور	۱۳۸
بڑی بے غیرتی ہوگی	۱۳۹
قادیان میں علم نحو کا جدید مدرسہ	۱۴۱
ایک آریہ سے میرا مباحثہ	۱۴۵
انوار خلافت، خواجہ اور ہیڈلے	۱۴۷
قادیان میں علم منطق کا جدید مدرسہ	۱۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بہار آئی: خدا کی بات پھر پوری ہوئی	۱۶۳
خلیفہ قادیان کی علمیت	۱۶۶
امرتسر میں مرزائی فسخ نکاح کا مقدمہ	۱۶۹
کشمیر کے مقدمہ فسخ نکاح کا فیصلہ	۱۷۱
نبی کی پہچان	۱۷۲
میرٹھ کے مرزائیوں کا جلسہ اور مباحثہ سے فرار	۱۷۵
قادیانی کا عظیم الشان نشان	۱۷۹
خیر الناس من ینفع الناس	۱۸۰
امرتسری مقدمہ فسخ نکاح اور پیغام صلح	۱۸۲
مرزائیوں کا انگریزی پارہ، اور نیر ایسٹ کا ریویو	۱۸۵
امرتسر میں مرزائی فسخ نکاح کا مقدمہ	۱۸۷
قادیانی اور شیعہ	۱۸۹
مرزا صاحب کا زار حال زار اور بنگال کا حال پر ملال	۱۹۲
امرتسر میں مرزائی فسخ نکاح کا مقدمہ	۱۹۷
مولوی ظفر علی خاں اور مرزا صاحب قادیان	۱۹۸
علم نحو اور منطق میں ایجاد قادیانی	۲۰۴
شہادات علماء قادیان بمقدمہ فسخ نکاح مرزائی بعدالت جج امرتسر	۲۰۸
قادیان میں حدیث سے انکار	۲۱۱
قادیانی منطق	۲۱۳
ایک دل چسپ مکالمہ: بابت قادیانی مہدی	۲۱۴
قادیانی مذہب کی اشاعت کس طرح ہوتی ہے	۲۱۶
شاہدرہ اسٹیشن پر مرزائیوں سے مکالمہ	۲۱۹
امرتسری مقدمہ فسخ نکاح میں قادیانیونکی شہادت پر پیغام کا ریویو	۲۲۲
فیصلہ فسخ نکاح مرزائی بعدالت سب جج امرتسر	۲۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیستان مرزا: انعامی سو اور دو سو روپیہ	۲۳۰
گوجرانوالہ میں قادیانی لیکچر	۲۳۷
مبلغین جماعت مرزائیہ	۲۴۲
قادیان میں زار، حال زار	۲۴۴
چیستان مرزا کا جواب	۲۵۶
مرزائی انصاف	۲۵۸
فاروق قادیان اور آریہ گزٹ لاہور	۲۶۰
مرزا صاحب کے حق میں پیش گوئیاں	۲۶۲
زار حالتِ زار	۲۶۵
زار کا حال زار	۲۶۷
لاہور میں زار کا حال زار	۲۷۵
زار کا حال زار	۲۸۰
مرزائی مشن لندن میں	۲۸۲
انعام دینے کو تیار ہیں	۲۸۳
مولوی ظفر علی خان کی شکایت بے جا	۲۸۹
زار کی نوحہ خوانی	۲۹۰
مرزا صاحب کی مخزیات	۲۹۱
اسمہ احمد	۲۹۳
مولوی ظفر علی خان اور دار الافتاء قادیان	۲۹۸
وہی زار کا رونا	۳۰۰
قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں میں مقابلہ	۳۰۲
پیغام صلح اور آریہ گزٹ	۳۰۴
اہل حدیث کی نسبت ستارہ صبح کی رائے	۳۰۷
مولوی ظفر علی خان سے دفع بلا	۳۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی آنحضرت ﷺ پر فضیلت	۳۱۱
لاہوری پارٹی کا خلیفہ قادیانی پر ناحق حملہ	۳۱۴
خلیفہ قادیانی کی کرامت	۳۱۷
قادیانی تحریک اپنے اصلی رنگ میں	۳۱۹
مرزائی پارٹیاں	۳۲۳
صوفیا کی حمایت	۳۲۴
ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مرزا صاحب قادیان	۳۲۸
مولوی محمد احسن کو جواب	۳۳۰
مرزا صاحب کامیاب گئے یا ناکام	۳۳۲
وفات مسیح پر انعامی اشتہار اور اسکا جواب	۳۳۶
قادیان میں انجمن اسلامیہ کا جلسہ	۳۳۷
اصلاح بدتر از گناہ	۳۳۷
مرزا صاحب کے کلمات طیبات	۳۴۱
کیا یہ جواب ہے؟	۳۴۶
قادیان میں اسلامی جلسہ	۳۴۷
میں نے قادیان میں کیا دیکھا	۳۵۳
مناظرہ کا اعلان	۳۵۵
میں نے قادیان میں کیا دیکھا	۳۵۶
وحدۃ الوجود اور اسلام: ستارہ صبح اور قادیان	۳۶۰
مہدی اور مسیح دو ہیں	۳۷۰
مقدس کذب بیانی	۳۷۱
فیروز پور میں مرزائی جلسہ کی حقیقت اور محمدیوں کی فتح	۳۷۴
گوجرانوالہ میں مرزائیوں کو شکست	۳۷۶
مرزا قادیانی کو تنکے کا سہارا	۳۷۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد احسن امروہی اور علوم عربیہ کی پابندی	۳۸۱
مرزا صاحب کی دعا قبول	۳۸۳
ایک عجیب اصلاح	۳۸۵
جلسہ قادیان اور مرزائیوں کا غلط بیان	۳۸۶
مولوی ثناء اللہ کی زندگی اور مرزا قادیانی کی موت	۳۹۲
قادیانی مثلث	۳۹۳
ان کی خواہش لاہور میں ہے	۳۹۷
میں لاہوری پارٹی کے جلسہ میں کیوں نہ گیا	۳۹۹
جلسہ اسلامیہ قادیان کا اثر قادیان کے قرب وجوار میں	۴۰۰
جلسہ مسلمانان لاہور بمقابلہ جلسہ مرزائیان	۴۰۳
اصولی بحث منظور	۴۰۴
مرزا قادیانی کے ابن مریم ہونیکا قرآن سے ثبوت	۴۰۶
وہ لکھ دیں گے کہ میرزا قادیانی کاذب تھے	۴۰۸
کٹک میں قادیانیوں کی خاطر	۴۱۹
ایک مرزائی سے مباہلہ	۴۲۲
گوجرانوالہ میں قادیانیوں سے مباحثہ	۴۲۳
مرزا کے اعجازی قصیدہ پر عشرہ کاملہ تنقیدی۔۱	۴۲۴
لاہور کا جلسہ متعلقہ اصلاح خیالات قادیان	۴۳۰
پانچ ہزار روپئے حاضر ہیں	۴۳۱
مرزا کے اعجازی قصیدہ پر عشرہ کاملہ تنقیدی۔۲	۴۳۲
کیا مرزا قادیانی مسیح موعود تھے؟	۴۳۵
مسلمانان کٹک پر خفگی	۴۳۷
الحکم پر بجلی گری	۴۴۰
مرزا کے اعجازی قصیدہ پر عشرہ کاملہ تنقیدی۔۳	۴۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف اسی کا نام ہے؟	۴۴۳
مرزا کا ایک الہام بصیغہ مونث	۴۴۵
کٹک پر خفگی	۴۴۶
چودھویں صدی کے امام الزمان	۴۴۹
مولوی محمد علی لاہوری کی قابلیت	۴۵۱
وہی فرقت کی بیماری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے	۴۵۴
مسیح قادیانی کی خدمات اسلام	۴۵۶
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو	۴۵۸
مباہلہ کا اثر	۴۵۹
پیش گوئیوں کی تصدیق	۴۶۱
کھسیانی بلی کھمبا نوچے	۴۶۷
عجیب مباہلہ	۴۶۸
مرزا کے ماننے سے اتفاق علماء ہوسکتا ہے؟	۴۶۹
قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں سے فیصلہ کن سوال	۴۷۱
ہوشیار پور میں مرزائیوں کا تبلیغی جلسہ	۴۷۳
راستی موجب رضائے خدا ست	۴۷۶
ہوشیار پور میں مرزائیوں کا تبلیغی جلسہ	۴۷۹
مرزا قادیانی کی پیغمبری	۴۸۳
قادیانی کو اپنے مسیح موعود ہونے کا یقین نہ تھا	۴۸۴
فرقہ قادیانی کے انعامی چیلنج کی حقیقت	۴۸۶
مرزا قادیانی کا علم کلام	۴۸۷
خاص مرزائی نمبر	۴۹۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتاب

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی بیالیسویں (اور قادیانی مشن کی پانچویں) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۰ نومبر ۱۹۱۶ء تا ۲۱ جون ۱۹۱۸ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ کی تحریروں کے علاوہ منشی عبدالحی کوہاٹی، منشی اللہ دتا جھنگوی، بابو بشیر محمد از بصرہ، بابو محمد عمر امرتسری، جناب عبدالحفیظ میرٹھی، مولوی ظفر علی خان، سید عبدالمجید کٹکی، مولوی عبداللطیف سیونی احمد آباد گجرات، جناب محمد اسماعیل زرگر جہلمی، مولوی عطاء اللہ دریا پور کٹک، سید عبدالسلام آف مطبع فاروقی دہلی، منشی عبدالکریم انارکلی لاہور، مولوی عزیز الرحمان بن مولوی محمد علی بھوپڑی، مولوی غلام احمد اخگر اڈیٹر اہل فقہ امرتسر، جناب محمد دین امرتسری مقیم فیروز پور، مولانا محمد ابراہیم میر، خواجہ حسن نظامی دہلوی، مولوی محمد عبدالغفور عابدی دکن،، جناب طارق صدیقی ہوشیار پور وغیرھم کی نگارشات شامل ہیں۔

علاوہ ازیں لاہوری احمدیوں کے اخبار پیغام صلح، اور قادیانیوں کے اخبار الفضل قادیان سے بھی چند تحریریں نقل کی گئی ہیں جو اخبار اہل حدیث امرتسر کے مضامین کے جواب میں لکھی گئی تھی یا جن کے جوابات ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر میں دیئے گئے تھے۔ نیز ۱۹۱۷ء میں امرتسر میں قادیانی فسخ نکاح کا جو مقدمہ چلا تھا اس کی کارروائی، مع قادیانی علماء کے بیانات، اوران پر لاہوری احمدیوں کی تنقید، نیز جج کا فیصلہ اوراس پر شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ کا تبصرہ بھی نقل ہوا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ نے چیستان مرزا کے عنوان سے جو ایک انعامی سوال قائم کیا تھا، اس کی تفصیل، نیز اس کا قادیانی جواب اور اور شیخ الاسلام امرتسری کی طرف سے اس کا جواب الجواب بھی نقل ہوا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے مصرع: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار، کے تناظر میں لکھی جانے والی چند قادیانی اور ثنائی تحریریں بھی ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر اور الفضل قادیان سے نقل ہوئی ہیں۔ اور لندن میں تبلیغ اسلام سے متعلق قادیانیوں اور لاہوریوں میں جو تنازعہ کھڑا ہوا تھا، اس پر ثنائی نگارشات کے علاوہ الفضل قادیان اور پیغام صلح لاہور سے چند تحریریں بھی نقل کردی گئی ہیں۔

جب ۱۹۱۷ء میں خواجہ حسن نظامی دہلوی نے مرزا محمود احمد قادیانی کو مباہلے کا چیلنج دیا، تو جانبین کی خوب گرما گرم تحریریں نکلیں تھیں جنھیں اہل حدیث امرتسر، پیغام صلح لاہور اور الفضل قادیان سے نقل کیا گیا ہے۔

زیر نظر جلد میں اس کے علاوہ اور بھی بہت کچھ ہے جسے قارئین خود ملاحظہ فرمالیں گے۔ تاہم کمپوزنگ، پروف ریڈنگ، تخریج وتنقید کا انحصار چونکہ فرد واحد پر رہا ہے اس لئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۱۶ء۔۱۹۱۷ء۔۱۹۱۸ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کیلئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔ والسلام۔ فقیر بارگاہ صمدی **محمد بهاء الدين**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

عقاید مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

باوجودیکہ قادیانی مباحث کو ہوتے ہوئے آج کئی برس گذر گئے ہیں، تاہم بعض حصص ملک سے استفسار آتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کیا ہیں، اور علماء کرام اون کے مخالف کیوں ہیں؟

اس سوال کے جواب دینے کے لئے یہ چند اوراق متضمن عقاید مرزا لکھے جاتے ہیں، جن میں مرزا غلام احمد صاحب کے عقاید کے ساتھ اون کی اصل عبارات مع حوالہ کتاب اور صفحہ کے ملے گی۔ انشاء اللہ

۱۔ قرآن مجید میں ذکر ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا ومبشّرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد جس کو آج تک سب مسلمان آنحضرت ﷺ کے حق میں سمجھتے آئے ہیں

مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں: وہ احمد میں ہوں۔ یعنی حضرت عیسیٰؑ نے میرے حق میں بشارت دی تھی۔ (ازالہ اوہام، طبع اول۔ ص ۶۷۳)

۲۔ حدیث شریف میں آیا ہے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السّماء (صحیح بخاری اور بیہقی۔ (من السماء کا لفظ بیہقی میں آیا ہے) (ترجمہ: تم کیسے ہوگے جب حضرت عیسیٰ بن مریم تم میں آسمان سے اتریں گے)۔

مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں یہ مسیح موعود میں ہوں (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۶۶۵)

۳۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ آخر زمانہ میں حضرت فاطمہ زہراءؓ کی اولاد سے ایک بزرگ پیدا ہوگا جس کا نام محمد اور باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔ اوس کا لقب امام مہدی ہوگا اوس کی صفت یہ ہوگی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یملأ الارض قسطاً کما ملئت جوراً ۔(اوسکے آنے سے پہلے زمین ظلم سے بھری پڑی ہوگی اوس کے آنے پر عدل وانصاف سے بھر جائے گی)۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ میں وہی مہدی ہوں جو حضرت ابوبکرؓ تو کیا، بعض نبیوں سے بھی بہتر ہے (قادیانی اشتہار معیار الاخیار۔ص ۱۱)

۴۔مرزا صاحب قادیانی اپنے رتبہ کا اظہار ان لفظوں میں کرتے ہیں:

میں نور ہوں، مجدد ہوں..مہدی معہود ہوں اور مسیح موعود ہوں۔
مجھے کسی کے ساتھ قیاس مت کرو، اور نہ دوسرے کو میرے ساتھ۔
میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں،
اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں،
اور سورج ہوں جس کو دھواں چھپا نہیں سکتا،
اور کوئی ایسا شخص تلاش کرو جو میری مانند ہو، ہرگز نہیں پاؤ گے۔
میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہو اور میرے عہد پر ہوگا۔
اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔
اور یہ میرا قدم ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔
بس خدا سے ڈرو اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو
میرے سوا دوسرے مسیح کے لئے میرے زمانہ کے بعد قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔
پس جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت میرے سردار خیر المرسلین (محمد رسول اللہ) کے صحابہ میں داخل ہوا (یعنی میرے مرید صحابہ کے برابر ہیں)

(قادیانی خطبہ الہامیہ۔ص ۳۵، ۲۰، ۱۹، ۱۸، ۱۵۲۱۔۱۵۸)۔

مختصر طور پر مرزا صاحب قادیانی تریاق القلوب صفحہ ۳ پر فرماتے ہیں

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

۵۔مرزا صاحب قادیانی عیسائیوں اور شیعوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

اے عیسائی مشنریو! ربنا المسیح مت کہو۔ دیکھو کہ آج تم میں ایک ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو اوس مسیح سے بڑھ کر ہے۔

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو

اوس سے بہتر غلام احمد ہے

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے (یعنی مرزا) کہ اوس حسین سے بڑھ کر ہے۔

(دافع البلاء ص ۱۳، ۲۰)

شتّان ما بینی و بین حسینکم

مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے

فانّی اؤیّد کلّ آنٍ وّ انصر

کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔(اعجاز احمدی۔ص ٦٩)

٦۔ دنیا کی قضا و قدر یعنی جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اوس کو لکھتے ہیں۔فرماتے ہیں:

ایک میرے مخلص عبداللہ نامی پٹواری غوث گڈھ ریاست پٹیالہ کے دیکھتے ہوئے اور ان کی نظر کے سامنے یہ نشان الٰہی ظاہر ہوا کہ اول مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ بہت سے احکام قضا و قدر کے اہل دنیا کی نیکی و بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے لکھے ہیں۔اور تمثیل کے طور پر میں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا۔اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ اس پر دستخط کر دیں۔

مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کا میں نے ارادہ کیا ہے، ہو جائیں۔سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے۔

اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اوس کو جھاڑا، اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے۔

اور چونکہ کشفی حالت میں انسان بیداری سے حصہ رکھتا ہے اسلئے مجھے جب کہ ان قطروں سے جو خدا تعالیٰ کے ہاتھ سے گرے، اطلاع ہوئی ساتھ ہی میں نے بچشم خود ان قطروں کو بھی دیکھا۔اور میں رقت دل کے ساتھ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصے کو میاں عبداللہ کے پاس بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں اس نے بھی وہ تر بتر قطرے کپڑوں پر پڑے ہوئے دیکھ لئے۔ اور کوئی ایسی چیز ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس سرخی کے گرنے کا کوئی احتمال ہوتا۔ اور وہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے جھاڑی تھی۔
اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سی سرخی پڑی تھی۔ اور میاں عبداللہ زندہ موجود ہیں اور اس کیفیت کو حلفاً بیان کر سکتے ہیں کہ کیونکر یہ خارق عادت اور اعجازی طور پر امر تھا۔

(تریاق القلوب۔ ص ۳۴)

۷۔ نبوت و رسالت کا دعوی

جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اور اقطاب اس امت سے گذر چکے ہیں اون کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں (مرزا قادیانی) ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ (حقیقت الوحی۔ ص ۳۹۱)

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ خدا تعالیٰ جسکے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو اور اس کی پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اوسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم (مرزا) پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں ... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ کے کئی نشان اوس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لئے ہم نبی ہیں۔ (اخبار بدر قادیان مورخہ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۲ کالم ۲)

نوٹ: چونکہ دعوی نبوت سن کر مسلمانوں کو سخت وحشت ہوتی ہے اور وہ مرزائی مذہب میں آنے سے نفرت کرتے ہیں اسلئے مرزا صاحب اور مرزا صاحب کے خلیفہ اول مولوی نورالدین کے بعد مرزا صاحب کے بعض دانا مریدوں نے یہ کہنا شروع کیا ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی نہیں کیا تھا۔ ہمیں اس اختلاف سے مطلب نہیں ہم تو مرزا صاحب کے اصلی الفاظ سامنے رکھتے ہیں جو ملک کی عام زبان اردو میں ہیں جو چاہے دیکھ لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ مرزا صاحب قادیانی کا منکر مومن نہیں، فرماتے ہیں:

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی موجود ہے یعنی رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی کہ آخری زمانہ میں میری امت میں سے ہی مسیح موعود آئے گا اور خدا نے میری سچائی کی گواہی کے لئے تین لاکھ سے زیادہ آسمانی نشان ظاہر کئے ...اب جو شخص خدا و رسول کے بیان کو نہیں مانتا اور قرآن کی تکذیب کرتا ہے اور عمداً خدا تعالیٰ کے نشانوں کو رد کرتا ہے تو وہ مومن کیوں کر ہوسکتا ہے۔

(حقیقت الوحی۔ص ۱۶۳)

۹۔ (بقول مرزا قادیانی) ایک الہام میں خدا نے مرزا صاحب کو یوں مخاطب کیا:

اسمع ولدی (اے میرے بیٹے سن) (کتاب البشریٰ۔ص ۴۵)

۱۰۔ مرزا صاحب قادیانی کا ایک الہام یوں ہے:

خدا قادیان میں نازل ہوگا (البشریٰ۔ص ۵۶)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ا۔ جلد ۱۴۔ ۱۰ نومبر ۱۹۱۶ء ۱۲ محرم ۱۳۳۵ھ ص ۳۔۴)

مرزا قادیانی اتنا کام کر گئے

نہ ہر کہ دلق بپوشد ز اولیاء باشد۔ (تریاق القلوب)

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

دنیا کے تعداد مذاہب پر نظر ڈالنے اور خاص کر انبیاء کرام علیہم السلام کے حالات تبلیغ پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں کوئی کام ایسا دشوار نہیں جیسے پرانے راسخ شدہ باطل مذہبی عقیدہ کا ایک شخص کے دل سے دور کرنا۔ الا ما شاء اللہ۔

حضرت عیسیٰؑ کے قیامت کے نزدیک نازل ہوکر کسر صلیب کرنے اور دنیا کے لوگوں کو مسلمان بنانے کے مسئلہ کا عقیدہ ایسا ہے کہ بادی النظر میں محال نظر آتا ہے۔ چنانچہ چودھویں صدی میں جو ایک بندہ خدا نے قادیان سے آواز اٹھائی کہ تمہارا عیسی تو فوت ہو چکا اور یہ کام میں نے کرنا ہے، تو گو چند جلد بازوں نے اس دعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو لبیک کہد یا، لیکن بہت سے اللہ کے بندوں نے اس دعوی کو غلط سمجھا ،اور نتیجہ کے انتظار میں رہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے کہیں خود بھی فرمایا تھا کہ گھوڑے کا بوجھ اس سے چھوٹے جانور سے نہیں اٹھتا۔

جب ایک مدت تک نتیجہ کا ظہور نہیں ہوا ،اور معتقدین جلد باز انتظار میں بے قرار ہو گئے تو آپ نے فرمایا کہ گھبراتے کیوں ہو:

اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور اپنی زندگی میں اس کام کو نہ کر دکھاؤں ،تو لوگو! گواہ رہو کہ میں جھوٹا ہوں۔

صاحب عقل لوگوں نے اسکے معنی یہ لئے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں تو اب ان سے کوئی سوال نہیں کر سکے گا۔ اور جب مر گئے تو سوال کس کا اور جواب کس کا۔

آخر وہ ہوا، جو تاڑنے والے پہلے ہی تاڑ گئے تھے۔ یعنی مرزا صاحب خود تو حق و باطل کی فیصلہ کن دعا کے نیچے آ کر منہ مانگی موت پا گئے اور دنیا کی آنکھیں ان دعووں کے نتیجہ کے انتظار میں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

ہاں بقول شخصے کہ : عیب ہا جملہ بگفتی ہنرش بگو ،ایک کام یعنی اپنے دعوے کا ایک جزو پورا کر گئے ،اس کے ہم قائل ہیں، وہ کیا؟

وہ یہ ہے کہ خواہ کسی مذہب پر گئے لیکن باستثناء چند اشخاص تمام دنیا کو کافر بنا کر ایک مذہب پر کر گئے ۔ کیونکہ اون کا فتوی ہے کہ جو مجھ کو نہیں مانتا، وہ کافر ہے۔

باقی جو کسر رہ گئی تھی وہ ان کے بیٹے (مرزا محمود احمد) صاحب نے پوری کر دی ۔بیٹا قائم مقام باپ کے ہے، اس لئے بیٹے کا فعل بھی انہی کے فعل میں داخل ہے۔

میں حیران ہوں کہ باوجود اس صریح کرامت اور صداقت کے لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کیوں نہیں مانتے ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ لکھتے ہیں:

ہمارے ایک استاد تھے، جو طالب علم پڑھا ہوا بھول جاتا اوس کو فاضل کہا کرتے تھے ۔ دریافت کرنے پر اس کی وجہ بیان فرمائی کہ فاضل قسم اول اوس کو کہتے ہیں جس کو نہ پڑھی ہوئی کتاب پڑھی کی طرح ہو۔ مگر فاضل قسم ثانی وہ ہوتا ہے جس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھا ہوا، نہ پڑھا ہوا جیسا ہو جائے۔ سو یہ فاضل قسم ثانی ہے۔

ٹھیک اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں وحدت اقوامی پیدا کرنے کو آیا ہوں۔ اسلامی وحدت نہ ہوئی، نہ سہی، کفری وحدت تو ہو گئی۔ کیا سچ ہے؟

ایک ہنگامہ پہ موقوف ہے گھر کی رونق
نغمہ شادی نہ سہی ماتم شیون ہی سہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ا۔ جلد ۱۴۔ ۱۰ نومبر ۱۹۱۶ء ۱۲ محرم ۱۳۳۵ھ ص ۴)

حلف سے بھاگا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کے بانی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی سنت تھی کہ اپنے مخالفوں کو قسم دینے اور خود قسم کھانے پر بڑا زور دیا کرتے تھے۔ لازمی تھا کہ ان کی امت بھی اوسی سنت پر چلتی، جو ایک قابل تعریف بات ہے۔

۷ جولائی ۱۹۱۶ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں مرزا صاحب قادیانی کے ایک کشف کا ذکر لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے کشف میں دنیا کے انتظامات کے متعلق ایک مسل مرتب کی ہے اور خدا تعالیٰ نے اپنے قلم سے اوس پر دستخط فرمائے ہیں خدا کے قلم کی روشنائی زیادہ تھی جس کو خدا نے چھڑکا تو اوس کے قطرے میرے کپڑوں پر گرے۔ اس واقع کا گواہ عبداللہ پٹواری کو لکھا۔

اس پر قادیان کے اخبار الفضل نے ۲۶ ستمبر کے پرچہ میں لکھا کہ منشی عبداللہ سنوری پٹواری اس واقع پر قسم کھانے کو تیار ہے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری جہاں چاہیں اوس کو بلا کر مجمع عام میں قسم دلوا لیں۔

جس کے جواب میں ۶۔ اکتوبر کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھا گیا کہ منشی عبداللہ سنوری مذکور ۱۳۔ اکتوبر کو ہمارے محلے کی مسجد میں مجمع عام کے روبرو قسم کھا جاوے۔ ہم اوس کی قسم سنیں گے۔

میرا خیال ہے کہ ناظرین اہل حدیث منتظر ہوں گے کہ اس قسم کا انجام سنیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اون کی اطلاع کے لئے اتنا کافی ہے کہ جن کا امام نبی رسول سامنے نہ آیا، وہ کیا آویں گے۔بس اسی میں سب کچھ آ گیا،مگر تفصیل کے لئے مفصل اطلاع دینا ضروری ہے۔

قادیانی اخبار الفضل نے ایک مضمون لکھا جس کی سرخی رکھی ،مولوی ثناء اللہ کی حرکات مذبوحی ۔اس میں لکھا ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ کو کہا تو یہ گیا تھا کہ اول اس رؤیا کے متعلق مجمع عام میں جہاں چاہو قسم کھلا لو۔ دوم مباہلہ کرلو۔

لیکن مولوی (ثناء اللہ) صاحب کی بزدلی دیکھئے اپنے محلّہ کی مسجد سے آگے بڑھ کر قسم کھلانے کی جرأت نہیں رکھتے ، چہ جائے کہ اس کشف کے افتراء ہونے پر خود قسم کھائیں، یا اس کے متعلق مباہلہ کیلئے تیار ہوں۔

مولوی صاحب ہمارے مقابلہ میں مباہلہ کے نام سے تو کوسوں بھاگتے ہیں اور جس طرح بھی ہو سکے پہلو بدلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ اب بھی انہوں نے ایسا ہی کیا۔کیا مجمع عام اور میدان میں نکلنا اسی کا نام ہے؟

مولوی صاحب اگر اپنے گھر کے کسی گوشہ میں شاہد موصوف (عبداللہ سنوری) کو بلاتے تو ان کیلئے زیادہ مفید ہوتا کہ نہ کوئی دوسرا سنتا اور نہ کسی کو معلوم ہوتا۔

(الفضل قادیان ۱۷۔اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۳ کالم ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ اور کسی سے ڈرے یا نہ ڈرے،لیکن قادیانی مشن سے تو ضرور ڈرتا ہے۔ یہاں تک کہ بھاگتے ہوئے راستہ بھول کر سیدھا قادیان میں جا گھستا ہے جہاں حضرت اقدس (مرزا غلام احمد صاحب) کو باہر تشریف لانے کی تکلیف دیا کرتا ہے۔

ہاں صاحب آپ نے مجمع عام میں قسم کھلانے کو لکھا تھا،مجمع عام کے معنی یہی ہیں کہ وہاں کسی شخص کو شریک ہونے سے روک نہ ہو۔مساجد میں کس کو روک اور کون روکے۔

ہاں یاد رہے کہ ہمارے محلّہ کی مسجد مرزا صاحب قادیانی کی مسجد سے بڑی ہے جہاں مجھے بلایا گیا تھا (اعجاز احمدی) اور جب میں پہنچا تو:

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

اگر ہماری مسجد چھوٹی ہے،تو مرزائی خود کسی بڑے مجمع کا انتظام کر لیں ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں آ جاویں گے۔

پس اگر آپ کا عینی شاہد (منشی عبداللہ سنوری) سچا ہے اور اپنے دعوی کے مطابق قسم کھا سکتا ہے تو حوصلہ کر کے آئے۔ شرط شروط جو قلم بند ہو چکی ہیں اون پر عمل ہوگا۔ کوئی جدید شرط پیش نہ ہوگی، نہ سنی جائے گی۔ ورنہ ناظرین یہ شعر پڑھیں گے

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں شیشے میں مے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر۲۔ جلد۱۴ مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۱۶ء۔ ۲۰ محرم ۱۳۳۵ھ ص ۳۔۴)

(پیغام صلح لاہور میں اس واقعہ سے متعلق ایک تحریر یوں ملتی ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا) کے ایک کشف پر حلفیہ شہادت

اس مضمون کے پہلے نمبر میں ہم بتا چکے ہیں کہ مولوی عبداللہ سنوری نے مولوی ثناء اللہ کی تمسخر آمیز تحریرات کے جواب میں پہلے بذریعہ اخبار حضرت مسیح موعود کے اس کشف پر حلفیہ شہادت دی جو آپ کے کپڑوں پر سرخ چھینٹوں کے پڑنے سے متعلق ہے اور پھر خود ثناء اللہ کے روبرو اس پر حلف اٹھانے پر بھی آمادگی ظاہر کی ہے جسے مولوی ثناء اللہ نے منظور کیا اور گذشتہ دسمبر ۱۹۱۶ء کو مولوی ثناء اللہ کے محلّہ کی مسجد میں اسی غرض سے پہنچ گئے۔ چونکہ یہ ایک ایسا معاملہ ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی صداقت سے متعلق ہے اس لئے ہم اس تمام روداد کو اپنے ناظرین کے سامنے پیش کر دینا چاہتے ہیں جو اس حلفیہ شہادت کے متعلق الفضل اور اہل حدیث میں شائع ہوئی ہے

مولوی عبداللہ صاحب سنوری نے (جیسا کہ اس مضمون کے پہلے نمبر میں ہم ان کی حلفیہ تحریری شہادت کے بعد ان الفاظ کو بھی درج کر چکے ہیں جن میں مولوی ثناء اللہ کے روبرو حلف اٹھانے پر آمادگی ظاہر کی گئی ہے) یہ لکھا تھا کہ:

اس کشف کے متعلق ثناء اللہ کے روبرو مجمع عام میں جس جگہ ثناء اللہ چاہے جن الفاظ میں چاہے یہ عاجز قسم کھانے کو تیار ہے

اب ظاہر ہے کہ ان الفاظ کا یہ مطلب تو ہرگز نہیں کہ واقعہ کشف کے اس قدر حصہ کے علاوہ بسبب بدیہات کا رنگ رکھنے کے شاہد کو نظر آیا کسی اور بات کی بھی وہ حلف اٹھانے کو تیار ہیں۔ یہ تو کسی دین دار اور عقل مند کا کام نہیں کہ ان امور کے متعلق بھی حلف اٹھائے جنہیں اس نے دیکھا ہی نہیں۔ مولوی عبداللہ سنوری اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشف کے صرف اسی قدر حصہ کے شاہد ہیں جس میں حضرت اقدس (مرزا) اور خود مولوی عبداللہ سنوری کے کپڑوں پر سرخی کے چھینٹے پڑنے کا ذکر ہے۔ اسی کو انہوں نے حلفیہ اخبار الفضل میں تحریر کیا اور اسی کے متعلق مولوی ثناءاللہ کے روبرو، جن الفاظ میں وہ چاہے، (یعنی قسم کے جو کچھ الفاظ وہ تجویز کرے یا جس قسم کی قسم دلانا چاہے) حلف اٹھانے کو آمادگی ظاہر کی۔ پھر ۲۷ نومبر ۱۹۱۶ء کو خاص اس غرض کے لئے اس کے پاس پہنچ بھی گئے لیکن مولوی ثناءاللہ کو ان سرخی کے چھینٹوں کے پڑنے اور عبداللہ کے انہیں دیکھنے پر بحث نہیں۔ ہاں وہ اس کشف کے پہلے حصہ کے متعلق کہ:

> مجھ کو (یعنی مرزا کو) کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضا وقدر کے اہل دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے اور اپنے دوستوں کے لئے لکھے ہیں اور پھر تمثیل کے طور پر میں نے خدا تعالی کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ اس پر دستخط کر دیں مطلب یہ تھا کہ یہ سب باتیں جن کے ہونے کے متعلق میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں سو خدا تعالی نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا
> (تریاق القلوب۔ص۳۴)

اس پر یہ اعتراض ہے کہ یہ منہاج نبوت کیخلاف ہے اور اس لئے اس بارہ میں وہ مولوی عبداللہ سے حلف لینا چاہتے ہیں چنانچہ مولوی ثناءاللہ نے قسم کے جو الفاظ برسر مجلس تجویز کئے وہ یہ تھے

> حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے جو اپنا کشف تریاق القلوب کے صفحہ۳۴ پر لکھا ہے جس کا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ مرزا صاحب نے احکام قضا وقدر دنیا کے لکھ کر خدا تعالی سے اس پر دستخط کرائے ہیں خدا تعالی کو حاضر ناظر جان کر اسی کے نام کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب کو قضا وقدر کی مسل مذکور لکھتے اور خدا کے سامنے پیش کرتے اور خدا کو اس پر دستخط کرتے دیکھا (اہل حدیث ۸ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۳)

اب ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اس تمام کشف کے دیکھنے میں مولوی عبداللہ سنوری کو شامل بتایا ہے اور نہ مولوی عبداللہ نے اس سب کے دیکھنے کا دعوی کیا ہے، پھر اس پر حلف وہ کیوں کرا ٹھا سکتے ہیں۔ ہاں صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) اور اپنے کپڑوں پر اچانک سرخی کے چھینٹے ایسی حالت میں پڑتے انہوں نے دیکھے جب ان کے پڑنے کا وہاں کوئی ذریعہ نہ تھا۔ اسی کے متعلق وہ حلف اٹھا سکتے تھے اور اٹھانے کے لئے گئے، لیکن مولوی ثناءاللہ کے بے جا مطالبہ کی وجہ سے کہ حلف کے الفاظ پیش کرنے کا اختیار مجھ کو اس لئے آپ میرے پیش کردہ الفاظ پر حلف کریں۔ (یعنی خواہ الفاظ کیسے ہی لغو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے جا کیوں نہ ہوں ۔ انہی کے مطابق حلف چاہیے) بغیر حلف لئے واپس جانا پڑا۔

مولوی ثناء اللہ کے اس مطالبہ کو ایک اور پہلو سے بھی دیکھنا ضروری ہے اور وہ یہ کہ مولوی عبد اللہ، میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کے مرید ہیں ۔ وہ میاں صاحب جن کا اصول یہ ہے کہ

جو شخص کسی امر کا چیلنج دے اسی کی تجویز اور خواہش کے مطابق خواہ وہ لغو ہی کیوں نہ ہو، فریق ثانی کو جو اس چیلنج کو منظور کرے، کام کرنا ہوگا....

اب اس حلف اٹھانے والے معاملہ میں بھی مولوی ثناء اللہ ہی کی دعوت پر میاں عبداللہ امرتسر ان کے محلّہ کی مسجد میں قسم اٹھانے گئے ۔ گویا اس کی دعوت کو عملی صورت میں منظور کیا ۔لیکن ہم حیران ہیں کہ باوجود میاں صاحب کے مرید ہونے کے انہوں نے کیوں مولوی ثناء اللہ کے اس لغو مطالبہ کو بھی جس کا قبول کرنا میاں صاحب (محمود احمد) کی مندرجہ بالا منطق کے مطابق ان پر واجب ہو چکا تھا انہوں نے قبول نہ کیا اور بے حلف اٹھائے واپس چلے آئے ۔ آخر میر قاسم علی نے اپنے پیر کے اصول کے خلاف کیوں کر یہ گوارا کیا کہ مولوی ثناء اللہ کی دعوت کو قبول کرنے کے باوجود اس کے دیگر مطالبہ کو قبول کئے بغیر اٹھ کر چلے آئے بلکہ اپنے ساتھیوں کو بھی چلے آنے کا حکم دیا۔

اگر ان لوگوں (مولوی عبداللہ سنوری اور میر قاسم علی) کو میاں (محمود احمد) صاحب کا مندرجہ بالا ارشاد یاد نہ رہا تھا یا کسی وجہ سے انہوں نے اسے قابل عمل درآمد نہ سمجھ کر ردی کی طرح پھینک دینا ضروری سمجھا تو اڈیٹر الفضل بھی تو ساتھ ہی تھا جس نے اپنے ۱۴ نومبر کی اشاعت میں میاں صاحب (محمود احمد) کے اس اصول کو شائع کیا ۔ پھر کیوں اس نے پیر کے اس اصول کو یاد دلا کر اپنے رفقاء کو اس پر عمل درآمد کرنے کی نصیحت نہ کی ۔

تعجب ہے کہ جو اصول دوسروں کے لئے وضع کئے جاتے ہیں خود ان پر عمل پیرا ہونا تو کجا، یوں کھلے طور پر ان سے انحراف کیا جاتا ہے اور ذرا بھی اس کی طرف میلان تک پایا جاتا ۔ بالفاظ دیگر میاں صاحب (مرزا محمود احمد) اور ان کے مریدین کے لینے کے بٹے اور ہیں اور دینے کے اور۔

باقی مولوی ثناء اللہ کے اس اعتراض پر کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کا یہ کشف منہاج نبوت کیخلاف ہے اور مولوی عبداللہ سنوری کی گواہی قابل پذیرائی نہیں ۔ اس پر ہم آئندہ اشاعت میں لکھیں گے اور ساتھ ہی اس جھوٹ کا پردہ بھی فاش کریں گے جو موخر الذکر امر کو ثابت کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ نے ۲۲ دسمبر ۱۹۱۶ء کے اہل حدیث میں شائع کیا ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۔ ۷ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پیغام صلح ۱۷ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۴ پر:

مولوی ثناء اللہ کے مطالبہ کا جواب

کے زیرعنوان شائع ہوا:

۲؟ دسمبر ۱۹۱۶ء کے پیغام صلح میں ہم نے مولوی ثناء اللہ کے بعض اعتراضات کا جواب دیتے ہوئے لکھا تھا:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنے دعوی ماموریت سے لے کر آخر وقت تک اپنی صداقت کے ثبوت میں قرآن کریم سے احادیث صحیحہ سے بیسیوں دلائل مخالفوں کے سامنے پیش کئے۔ بہت سے بین نشانات بھی اس عرصہ میں ظاہر ہوئے۔ کئی ایک مخالفین بالمقابل کھڑے ہو کر اور مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت سے خدا کے اس مامور (مرزا) کی صداقت پر مہر لگا گئے۔

ہمارے اس بیان پر تعریض کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ نے ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء کے اہل حدیث میں ہم سے ان مباہلین کی فہرست طلب کی ہے جو حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا) کے بالمقابل کھڑے ہو کر اور مباہلہ کر کے ہلاک ہوئے۔

ہم حیران ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کا اس مطالبہ سے کیا مطلب ہے۔ کیا چراغ دین جمونی مولوی غلام دستگیر قصوری، سعد اللہ لدھیانوی وغیرہ وغیرہ کے نام بھی یاد نہیں رہے۔ کیا پنڈت لیکھ رام کا وہ واقعہ بھی مولوی صاحب کو بھول گیا جو ۱۸۹۷ء میں اس کی ہلاکت کا موجب ہوا۔ اور عوام وخواص نے اس مباہلہ کا نتیجہ قرار دیا جو اس نے حضرت مسیح موعود (مرزا) سے کیا تھا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ امریکہ کے مشہور ومعروف مدعی نبوت ڈاکٹر ڈوئی کا نام بھی مولوی صاحب کو یاد نہ رہا ہو (مرزا بشیر احمد بن مرزا غلام احمد قادیانی کہتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد صرف دو ہی افراد نے نبوت ورسالت کا دعوی کیا۔ یعنی محمد ﷺ اور مرزا غلام احمد۔ یہاں بتایا جا رہا ہے کہ ڈاکٹر ڈوئی نے بھی نبوت کا دعوی کیا۔ بہاء) جس کی ہلاکت وتباہی اسود عنسی کی طرح اس پر... (جو چودھویں) صدی کے مسیلمہ کذاب کے ہیں، مامور من اللہ (مسیح موعود) (مرزا قادیانی) کے بعد ایک مدت تک زندہ رہنے کی طرف اشارہ کر رہی ہے۔ پھر کیسے ہم سمجھ لیں کہ مولوی ثناء اللہ جیسا شخص جو خود اپنے ان الفاظ کے مطابق کہ:

> قرآن تو کہتا ہے کہ بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے... خدا تعالی جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔ اہل حدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء

ابھی تک زندہ رہ کر اس جری اللہ فی حلل الانبیاء کی صداقت پر مہر کر رہا ہے، اپنے ان بھائی بندوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام سے بھی واقف نہیں جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی زندگی میں ہی مباہلہ کر کے بصد حسرت و یاس (. دنیا سے؟) ..سدھار گئے۔

ہاں مولوی فاضل (ثناء اللہ) کی قوت حافظہ اگر ایسی ہی کمزور ہوگئی ہے کہ ایسے ظاہر نشانات کو دیکھ کر بھی اتنی جلدی کیوں بھول جایا کرتے ہیں، تو ہمیں تمام فہرست مباہلین کی رکھ دینے سے بھی انکار نہیں بشرطیکہ مولوی صاحب ہم سے اقرار کریں کہ ان اسماء کے یاد دلانے پر حق کے آگے سرِ تسلیم خم کرنے یا کم از کم مقابلہ و مخالفت سے ہٹ جانے میں انہیں عذر نہ ہوگا۔ ورنہ یوں بے فائدہ ان لغو مطالبات کا جواب ہم دینا نہیں چاہتے۔

مولوی عبدالحق غزنوی کا بھی مولوی ثناء اللہ صاحب نے نام لے کر یہ ظاہر کرنا چاہا ہے کہ وہ مباہلہ میں کامیاب ہوئے، حالانکہ سلسلہ احمدیہ کا وجود اور اس کی دن دونی ترقی بتا رہا ہے کہ کون کامیاب ہوا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) خود اپنی تحریرات میں صاف طور پر لکھ چکے ہیں کہ آپ نے مولوی عبدالحق (غزنوی) کی ہلاکت کیلئے کبھی دعا نہیں کی چنانچہ حقیقت الوحی صفحہ ۲۴۰ پر اس مباہلہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ لکھتے ہیں:

> بہرحال مباہلہ میں اس نے (یعنی عبدالحق نے) جو چاہا کہا مگر میری دعا کا مرجع میرا ہی نفس تھا اور میں جناب الٰہی میں یہی التجا کر رہا تھا کہ اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں اور اگر میں صادق ہوں تو خدا میری مدد اور نصرت کرے۔ اس بات کو گیارہ برس گذر گئے جب یہ مباہلہ ہوا تھا۔ بعد اس کے جو کچھ خدا نے میری نصرت اور مدد کی میں اس مختصر رسالہ میں اس کو بیان نہیں کرسکتا یہ بات کسی پر پوشیدہ نہیں کہ جب مباہلہ کیا گیا تو میرے ساتھ چند آدمی تھے جو انگلیوں پر شمار ہو سکتے تھے اور اب تین لاکھ سے بھی کچھ زیادہ میری بیعت کر چکے ہیں اور مالی مشکلات اس قدر تھے کہ بیس روپیہ ماہوار بھی نہیں آتے تھے اور قرضہ لینا پڑتا تھا اور اب میرے سلسلہ کی تمام شاخوں سے قریباً تین ہزار روپیہ ماہواری آمدنی ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۱۷ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۴)

(پیغام صلح نے مرزا صاحب قادیانی کی جو عبارت نقل کی ہے اس سے پہلے مرزا صاحب لکھ رہے تھے:

بانواں نشان وہ مباہلہ ہے جو عبدالحق غزنوی کے ساتھ بمقام امرتسر کیا گیا تھا جس کو آج گیارہ سال گذر چکے ہیں (حقیقۃ الوحی ۱۹۰۷ء میں لکھی اور شائع کی گئی۔ جب کہ مولانا عبدالحق غزنوی کے ساتھ مباہلہ ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا۔ یعنی اس واقعہ کو ۱۴ سال گذر چکے تھے، نہ کہ گیارہ سال۔ یہ ہے مرزا صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حساب دانی ، اور الہامی عبارتوں کا حال ۔ بہاء) وہ بھی خدا کا ایک نشان ہے، عبدالحق نے مباہلہ کے لئے بہت اصرار کیا تھا اور مجھے اس کے ساتھ مباہلہ کرنے میں تامل تھا (مرزائی تو کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مباہلوں کے للکارا کرتے تھے کوئی مخالف سامنے نہیں آتا تھا۔ اور یہاں مرزا صاحب خود فرمارہے ہیں کہ مولوی عبدالحق للکارتا تھا اور مباہلے کے لئے اصرار کرتا تھا جب کہ میں متامل تھا۔ بہا) کیونکہ جس شخص کی شاگردی کی طرف وہ اپنے تئیں منسوب کرتا تھا وہ میرے خیال میں ایک صالح آدمی تھا یعنی مولوی عبداللہ صاحب مرحوم غزنوی ...وہ متقی اور راست باز تھا اور تبتل اور انقطاع اس پر غالب تھا اور عباد صالحین میں سے تھا... جب وہ زندہ تھے ایک دفعہ مقام خیردی میں اور دوسری دفعہ مقام امرتسر میں ان سے میری ملاقات ہوئی (مرزا صاحب یہ کہنے سے شرماتے ہیں کہ: میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔ بہاء) میں نے انہیں کہا کہ آپ ملہم ہیں ہمارا ایک مدعا ہے اس کے لئے آپ دعا کرو....غرض اس (عبدالحق) کے سخت اصرار کے بعد میں مباہلہ کے لئے امرتسر میں آیا اور چونکہ مجھے مولوی عبداللہ صاحب مرحوم سے دلی محبت تھی اور میں ان کو اپنے اس منصب کے لئے بطور ارہاص کے سمجھتا تھا یا جیسا کہ یحیٰ ،عیسیٰ کے پہلے ظاہر ہوا اس لئے میرے دل نے عبدالحق کے لئے کسی بددعا کو پسند نہیں کیا (حقیقۃ الوحی ۔ص ۲۳۹۔۲۴۰)

مرزا صاحب بحیثیت سلطان القلم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود اور ان کے اتباع اون کی تعلیم سے یہ دعوی کیا کرتے ہیں کہ حضرت مرزا کو قلم کا معجزہ ملا تھا۔ آج کل مخالفین اسلام کی طرف سے جو اعتراضات ہوئے اور ہورہے ہیں، مرزا صاحب اپنے اعجازی قلم سے ان سب کو فوراً اٹھا دیتے تھے۔

مگر افسوس ہمارے نزدیک جیسی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت اور مہدویت آج تک ثبوت طلب ہے، اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ دعوی بھی محتاج ثبوت ہے۔

ہم نے جہاں تک مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات دیکھی ہیں، بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ بحیثیت مناظر کے بھی ہم نے اون میں کوئی خدمت نہیں پائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی دنیا میں دستور چلا آیا ہے کہ ایک عالم کو دوسرے عالم سے خواہ کتنا ہی اختلاف ہو مگر اوس کے معلومات سے فائدہ اٹھاتا ہے۔ جس کی مثال امام رازیؒ اور امام ابو مسلم اصفہانیؒ ہیں جن کو عام طور پر معتزلی کہا جاتا ہے۔ امام رازیؒ معتزلیوں کے سخت مخالف ہیں، مگر امام ابو مسلمؒ کے علم سے ہر جگہ تفسیر کبیر میں فائدہ حاصل کرتے ہیں۔

اے کاش! ہم مرزا صاحب قادیانی میں بھی کمال پاتے۔ گو ہم اپنی تحقیق کے مطابق اون کے دعوی مسیحائی کو تسلیم نہ کرتے ، مگر ان کے معلومات اور فوائد علمیہ سے تو مستفید ہوتے۔ مگر افسوس ایسا نہ ہوا۔ کوئی علمی طریق اور طریق استدلال مرزا صاحب میں متکلمانہ حیثیت میں نہیں پایا۔ لے دے کے مرزائیوں کی تحریرات میں صرف ایک بات دیکھی کہ مرزا صاحب قادیانی نے مناظرانہ رنگ میں ایک ایسی جدت دکھائی ہے جو پہلے کسی نے نہیں دکھائی۔ مجددیت کی علامت یہی ہے مرزا صاحب نے یہ کہا کہ الہامی کتاب کا دعوی مع دلیل اس کے الفاظ میں ہونا چاہیے۔ واقعی یہ ایک عجیب جدت ہے مگر ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۵ فروری ۱۹۱۶ء میں دکھا دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی سے بہت پہلے اس کے موجد ہو گزرے ہیں۔ چنانچہ علامہ ابن رشد فلسفی کی عبارات نقل کر کے یہ دعوی ہم نے پایہ ثبات کو پہنچا دیا تھا جس کا ردّ آج تک مرزائی پریس سے نہ ہو سکا۔

خیر اصول میں نہ سہی، فروع ہی میں کوئی علمی بات بتلائی ہوتی۔ مخالفوں کے کسی اعتراض کو معقولیت کے ساتھ ردّ کیا ہوتا۔ افسوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ بھی نہیں۔ ہاں آج ایک مثال ہم ایسی پیش کرتے ہیں جو مرزا یہ جماعت کی طرف سے اپنے دعوی پر پیش کی گئی ہے لیکن درحقیقت وہ ہمارے دعوی کی تائید ہے۔ اوس مثال کو پیش کرنے سے پہلے مرزائی اخبار پیغام صلح نے جو اظہار فخر کیا ہے وہ بھی درج ذیل ہے۔

اڈیٹر پیغام صلح لاہور لکھتا ہے:

> اللہ تعالی کے افضال واکرام پر جس قدر بھی اس کی حمد کی جائے تھوڑی ہے کہ اس نے اسلام کی حفاظت ونصرت کے لئے سلطان القلم (مرزا قادیانی) کو ہمارے اندر پیدا کیا جس نے کہ اس چودھویں صدی کے پرفتن زمانہ میں اسلام کے اندرونی و بیرونی دشمنوں کو اپنی سیف قلم سے ایسا نیچا دکھایا کہ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے انہیں سر اٹھانے کی جرأت نہ رہی۔ اس وقت ہمارے سامنے آئینہ کمالات اسلام کا وہ ورق ہے جہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس مسئلہ پر بحث کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین کو سات دنوں میں کیوں بنایا۔ اس اور ایسے ہی دوسرے بہت سے علمی مباحث کو پڑھتے ہوئے بے اختیار دل نے چاہا کہ ناظرین کرام کو بھی ان معارف عالیہ کے فرحت بخش جام سے سیراب کیا جائے۔ اگرچہ احمدی جماعت کے اکثر افراد ان سے پہلے بھی سیراب ہو چکے ہوں گے لیکن ان لطائف کو جتنی دفعہ بھی پڑھا جائے قند مکرر کا ہی مزا دیں گے۔ اس لئے وقتاً فوقتاً ان مفید مضامین کے اقتباسات امید ہے کہ ناظرین کی خاص دلچسپی (ہماری تنقید کے ساتھ۔ اڈیٹر اہل حدیث) کا موجب ہوں گے۔ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۱۷۲ کے حاشیہ در حاشیہ میں آپ فرماتے ہیں کہ:

اس جگہ کے متعلق ایک اور اعتراض ہے جو بعض ناواقف آریہ پیش کیا کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے انّ ربّکم الّذی خلق السّماوات والارض فی ستّة ایّام ثمّ استوی علی العرش (یونس:۴) یعنی خدا نے جو تمہارا رب ہے زمین اور آسمانوں کو چھ دن میں بنایا اور پھر عرش پر ٹھہرا۔ یہ چھ دن کی تخصیص کیوں ہے۔ یہ تو تسلیم کیا کہ خدا تعالیٰ کے کام اکثر تدریجی ہیں جیسا کہ اب بھی اس کی خالقیت جو جمادات ونباتات اور حیوانات میں اپنا کام کر رہی ہے، تدریجی طور پر ہی ہر ایک چیز کو اس کی خلقت کاملہ تک پہنچاتی ہے، لیکن چھ دن کی تخصیص کچھ سمجھ میں نہیں آتی۔

اما الجواب۔ پس واضح ہو کہ یہ چھ دن کا ذکر درحقیقت مراتب تکوینی کی طرف اشارہ ہے۔ یعنی ہر ایک چیز بطور خلق صادر ہوتی ہے اور جسم اور جسمانی ہے خواہ وہ مجموعہ عالم ہے اور خواہ وہ ایک فرد از افراد عالم۔ اور خواہ وہ عالم کبیر ہے جو زمین وآسمان وما فیہا سے مراد ہے اور خواہ وہ عالم صغیر جو انسان سے مراد ہے وہ بحکمت وقدرت باری تعالیٰ پیدائش کے چھ مرتبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طے کر کے اپنے کمال خلقت کو پہنچتی ہے اور یہ عام قانون قدرت ہے کچھ ابتدائی زمانہ سے خاص نہیں چنانچہ اللہ جل شانہ ہر ایک انسان کی پیدائش کی نسبت بھی انہیں مراتب کا ذکر فرماتا ہے۔ (پیغام صلح لاہور۔۹ نومبر ص۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! اڈیٹر پیغام صلح کے فخری حصے کو چھوڑ کر مرزا صاحب قادیانی کی تفسیر کا مطلب یہ ہے کہ ستّۃ ایام (چھ دنوں) سے مراد چھ حالتیں ہیں جو ہر چیز پر وارد ہوتی ہیں۔ان کی تفصیل نہیں بتلائی، نہ ہمیں اس سے کچھ مطلب ہے۔

اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی یہ تفسیر سراسر غلط ہے۔مگر اس کی غلطی پر یہ دلیل نہیں لاویں گے کہ کسی مفسر نے پہلے یہ تفسیر نہیں لکھی کیونکہ ایسا کہنا فی نفسہ بھی کمزور ہے۔مرزا صاحب کے سامنے تو بالکل بودہ ہے کیونکہ وہ اس اصول کے قائل ہی نہیں۔ بلکہ ہم یہ بتائیں گے کہ مرزائی تفسیر خود قرآن مجید کے برخلاف ہے اور یہ اصل عامہ مسلمہ مقبولہ ہے کہ قرآن بلکہ کسی کتاب کے کسی مقام کی ایسی تشریح کسی دوسرے مقام کے برخلاف ہو کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتی۔

حضرت امام شافعیؒ کا قول بالکل صحیح ہے کہ قرآن مجید میں ایک جگہ اگر اجمال ہے،تو دوسری جگہ اوس کی تفصیل آجاتی ہے۔اسی بنا پر کہا جاتا ہے

القرآن یفسّر بعضه بعضا۔

اسی اصول سے اس آیت ستّۃ ایّام کی تفصیل دوسری جگہ یوں آتی ہے

قل أءنّكم لتكفرون بالّذی خلق الارض فی یومین و تجعلون له انداداً ذلك ربّ العالمين ۔ و جعل فيها رواسی من فوقها و بارك فيها و قدّر فيها اقواتها فی اربعة ايّام سواء للسّائلين ۔ ثمّ استوى الى السّماء و هو دخان فقال لها و للارض أئتيا طوعاً او كرهاً قالتا آتينا طائعين ۔ فقضاهنّ سبع سماوات فی يومين و اوحى فی كل سماء امرها و زيّنّا السّماء الدّنيا بمصابيح و حفظا ذلك تقدير العزيز العليم (فصلت:۹:۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اے نبی تم ان (منکرین) سے پوچھو کیا تم لوگ اوس ذات پاک خدا سے انکار کرتے ہو جس نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا اور تم اوس کے شریک بناتے ہو وہ تو سب دنیا کا پروردگار ہے اوس نے زمین پر پہاڑ پیدا کئے اور اوس میں برکت رکھی اور اسمیں لوگوں کی روزی کے سامان رکھے ۔ یہ سب کام مع پہلے کام کے چار دنوں میں کئے جو سب محتاجوں کے لئے برابر مفید ہے پھر آسمان کی طرف متوجہ ہوا وہ محض دھواں تھا پھر اوس کو (اس سے پہلے) زمین کو کہا تمہیں تیار رہنا ہوگا چاہے خوشی سے چاہے نا خوشی سے۔ انہوں نے بیک زبان کہا ہم خوشی سے حاضر ہیں۔ پھر ان (آسمان) کے سات آسمان دو دنوں میں بنایا دیا۔

یہ آیت ستة ایام والی آیت کی تفصیل ہے۔ اس میں دو پھر دو مجموعہ چار پھر دو مجموعہ چھ ایام بتفصیل بتلائے ہیں۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ زمین دو دنوں میں بنی اور آسمان بھی دو دنوں میں۔

بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایام سے اگر مراتب مراد ہیں، اور ہر ایک چیز چھ مرتبوں میں پیدا ہوئی، تو زمین و آسمان چھ مرتبوں میں نہ ہوئے کیونکہ نص صریح ہے فی یومین۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کی تفسیر خود قرآن مجید کے بھی برخلاف ہے کیونکہ مرزا صاحب ایام سے مراد مراتب لیتے ہیں حالانکہ آسمان اور زمین دو دو دنوں میں بنے ہیں، تو اون کے چھ مراتب نہ ہوے اسی لئے کسی شاعر نے کہا ہے:

جو بات کی، خدا کی قسم لاجواب کی

اس سے بہتر تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک ایسی تفسیر کرتے جو علم جیالوجی (علم طبقات الارض) کے مطابق اور قرآن کے بھی موافق ہوتی۔ وہ یہ ہے کہ علم جیالوجی کہتا ہے زمین موجودہ صورت میں چند دنوں میں نہیں بنی، بلکہ ہزاروں سالوں میں بنی ہے۔ قرآن مجید انہی یوم کی تعبیر فرماتا ہے

انّ یوماً عند ربّک کالف سنة ممّا تعدّون

خدا کے نزدیک ایک دن تمہاری گنتی کے ہزار سال جیسا ہوتا ہے۔

پس جن چار دنوں میں زمین اور مافیہا کی پیدائش بتلائی گئی ہے وہ دراصل چار ہزار سال ہیں جو جیالوجی کے بالکل مطابق ہیں۔ اس لئے اس پر کوئی سوال نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اس کا جواب اور طرح بھی دیا کرتے ہیں مگر یہاں اوسکا مقام نہیں۔ یہاں صرف یہ دکھانا تھا کہ ہمارے پنجابی نبی سلطان القلم (مرزا غلام احمد قادیانی) کی تفسیر نہ جیالوجی کے موافق ہے، نہ خود قرآن شریف کے۔ اسی لئے ایسے صاحب کو سلطان القلم کہنا ہمارے نزدیک اس شعر کا مصداق ہے

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر نمبر ۳۔ جلد ۱۴۔ ۲۴ نومبر ۱۹۱۶ء مطابق ۲۷ محرم ۱۳۳۵ھ ص ۲۔۴)

پیغام صلح کا پیغام جنگ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہر عہدہ دار اپنے عہدہ کا، اور ہر آدمی اپنے لقب کا کچھ تو خیال رکھتا ہے۔ مگر قادیانی مشن کے بانی (مرزا غلام احمد قادیانی) اور اس کے اخبارات کی چال سب سے نرالی ہے۔ لقب تو تھا، امن کا شہزادہ، مسیح موعود، مہدی مسعود، وغیرہ۔ مگر تحریرات اور تقریرات سب میں فساد اور تفرقہ کوٹ کوٹ کر بھرا تھا۔ گالیاں دیتے تھے اور ان کو اظہار امر واقعی کا کہتے تھے۔ چونکہ عام قانون ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چون
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

اسلئے لازمی تھا کہ قادیان کی طرف منہ کرنے والے بھی اپنے نبی کی سنت کا اتباع کرتے جو ایک حد تک اس مثال کی تصدیق ہے جو حضرت مسیح کی طرف سے موجودہ انجیل میں درج ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی کے آرگن پیغام صلح میں (جس کے نام میں تو صلح ہے مگر کام میں جنگ۔ اسی لئے قادیان کے خلیفہ اول (حکیم نورالدین) اس کو پیغام جنگ کہا کرتے تھے) ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے: مولوی ثناء اللہ کی ہرزہ درائی۔ ماشاء اللہ عنوان بیان ہے اپنے مضمون کا۔ راقم مضمون جو کچھ اس میں لکھے گا سخت غصے میں لکھے گا، اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ضرور ڈگمگائے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

آپ کو اخبار اہل حدیث امرتسر کے مواخذات اور اعتراضات پر سخت رنج ہے۔ جواب دینے کی بجائے گالیوں کی بوچھاڑ سے اون اعتراضات کی بوچھاڑ کو بند کرنا چاہتے ہیں۔

ہم نے بارہا یہ آواز اٹھائی ہے کہ درخت کو اپنے پھل سے پہچانو۔ یعنی مرزا صاحب قادیانی، مسیح موعود کے کاموں میں ایک کام یہ بھی بتلاتے ہیں کہ اون کے زمانہ میں وحدت قومی ہو جائے گی۔ یعنی تمام قومیں ایک قوم (اسلام) بن جائیں گے۔ کیا یہ واقع ہو گیا؟

اس کا جواب اگر اثبات میں ہے، تو ہم اپنی واقفیت واقعات کے متعلق کو غلط کہہ دیں گے اور مان لیں گے کہ اس وقت تمام دنیا میں اسلامی قوم ہی بستی ہے۔ انگلینڈ، روس، جرمنی، آسٹریا، اٹلی، فرانس اور ترکی سب مسلمان ہیں۔ یہاں تک کہ پنجاب میں نہ کوئی سنگھ سبھا ہے، نہ آریہ سماج ہے، نہ کوئی گرجا ہے۔ بلکہ یہ کچھ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے آنے سے پیشتر کے تمثلات ہیں۔ ورنہ ان کی ہستی کچھ نہیں۔

ہم یہاں تک بھی مان لیں گے کہ مرزائی مشن کے ارکان جو ولایت تک اشاعت اسلام کی دھوم مچا رہے ہیں، یہ سب غلط ہے وہاں تو پہلے ہی سب مسلمان ہیں۔ غرض اگر کوئی صاحب مسیح موعود کی یہ علامت متحقق ہونے کا مدعی ہو، تو ہم بغیر کسی بحث کے ان تمام واقعات سے چشم پوشی کر کے اپنے خیالات اور معلومات کو غلط قرار دیں گے اور مان جائیں گے کہ قادیانی مرزا صاحب مسیح موعود کی برکت سے یہ سب کام (وحدت قومی) باحسن صورت ہو چکا ہے۔ الحمدللہ دنیا سے کفر اٹھ کر تمام پر اسلامی غلبہ ہو گیا۔

اور اگر خدانخواستہ اس کا جواب نفی میں ملے، یعنی یہ آواز آئے کہ کفر دنیا میں باقی تو کیا، اوس میں تو سابق سے بھی بہت زیادہ ترقی ہے، کیونکہ تمام دنیا کے وہ مسلمان جو اپنے کو مسلمان جانتے تھے مرزا صاحب قادیانی کے انکار سے کافر ہو کر کفر کی ترقی کے موجب ہوئے۔ پھر یہاں تک بھی ہوا کہ مرزا صاحب کے مرید جو خالص مومنین کا نمونہ تھے اون میں بھی اس ترقی نے اثر کیا، وہ بھی ایک دوسرے کو کافر کہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگ گئے۔ غرض کہ اب تمام دنیا میں کفر ہی کفر جلوہ نما نظر آتا ہے۔

اب سوال کے جواب میں چاہیے تو یہ تھا کہ کسی معقول دلیل سے جواب دیتے، مگر دیتا تو کون دیتا، جب کہ خود بدولت اعلیٰ حضرت (مرزا قادیانی) بھی اہل حدیث کے مواخذات سے تنگ آ کر مجبوراً موت کی بردبازی پر اتر آئے تھے، جس میں بھی وہ آخر کار فیل ہو گئے۔ تو ان کے بعد کون جواب دے سکے۔ بہر حال جو کچھ ان سے ہو سکا وہ درج ذیل ہے۔ اڈیٹر پیغام صلح لاہور لکھتا ہے:

یوں تو امرتسر کے مشہور معاند اہل حدیث کا کوئی پرچہ ایسا نہیں ہوتا جس میں سلسلہ عالیہ پر بے جا نکتہ چینی نہ ہو لیکن ۱۰ نومبر ۱۹۱۶ء کے اہل حدیث میں تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے جھوٹ بولنے اور حضرت مسیح موعود کی عبارات کی تحریف کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کتر دیئے ہیں۔ عقائد مرزا، کے عنوان سے ایک ساڑھے چار کالم کا مضمون اور اس میں حضرت اقدس پر بہتان باندھنے اور غلط عقیدے آپ کی طرف منسوب کرنے میں اس قدر طوفان بے تمیزی۔

ہمیں اس سے تو رنج نہیں کہ کوئی شخص ہم پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ ہر ایک شخص کا حق ہے کہ جو بات اس کی سمجھ میں نہ آئے اس پر بے شک نکتہ چینی کرے لیکن مولوی ثناء اللہ کا آئے دن انہیں باتوں کو دہرانا جن کے بیسیوں دفعہ جواب دیئے جا چکے ہیں، انہی اعتقادات کو حضرت مسیح موعود (مرزا) کی طرف منسوب کرنا جن کی تردید آپ کی ہر ایک تحریر و تقریر میں پائی جاتی ہے۔ کشفی امور کی بنا پر لوگوں کو یہ کہہ کر دھوکا دینا کہ: جو کچھ دنیا میں ہو رہا ہے یا ہوتا رہے گا مرزا صاحب قادیانی اس کو لکھتے ہیں۔، یہ کسی حق پسند اور بے تعصب آدمی کا کام نہیں۔

ہم ان تمام پیش کردہ عبارات اور غلط بیانیوں پر عنقریب ایک مفصل مضمون میں روشنی ڈالیں گے (اس وعدے کے ایفاء کا یقین نہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) لیکن یہاں مولوی ثناء اللہ کی اس ضد اور تعصب کو نمایاں کرنے کیلئے صرف اس بات کا تذکرہ کر دینا چاہتے ہیں جس کا ہماری طرف سے کئی دفعہ جواب مل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکنے کے باوجود پھر اسی کو بار بار دہرایا جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے وحدت قومی کے پیدا کرنے کا دعوی کیا ہے، لیکن آپ نے کب اپنی زندگی میں ہی اس وحدت قومی کے پیدا ہو جانے کا ذکر تک بھی کیا۔ ہم اس سے پیشتر متعدد مرتبہ آپ کی کھلی عبارات سے یہ ثابت کر چکے ہیں کہ آپ نے کبھی کل دنیا میں اسلام ہی کے باقی رہ جانے اور دیگر مذاہب کے مٹ جانے کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں اسلام کے صرف زندہ اور قابل ذکر مذہب ہو جانے کی پیش گوئی ضرور کی ہے۔ لیکن وہ بھی اپنی زندگی میں نہیں بلکہ اس کے ظہور میں آنے کیلئے ایک لمبی مدت بتائی ہے۔

لیکن ان کھلی تصریحات کا تو نام تک نہیں لیا جاتا، اور اسی پرانے اعتراض کو ہمیشہ دہرایا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں سوائے اس کے کہ اسے ضد اور تعصب پر مبنی قرار دیا جائے اور کیا کہا جا سکتا ہے۔

کیا ہم امید کر سکتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ اپنے کوہاٹی نامہ نگار پر حاشیہ آرائی کے جواب میں ہمارے اس نوٹ کو پڑھ کر آئندہ وحدت قومی کے پیٹنٹ اعتراض کو چھوڑ دے گا اور اس مغالطہ دہی سے باز آ جائے گا۔

(پیغام صلح۔۱۲ نومبر ۱۹۱۶ء ص ۲)

(یا ہماری پیش کردہ عبارات مندرجہ پیغام صلح ۳ و ۵ ستمبر ۱۹۱۶ء کا کوئی معقول اور مدلل جواب دے گا (پیغام...)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیغام صلح لاہور کے جواب میں اگر ہم اپنے لفظوں میں کچھ کہیں، تو ہم اور ان میں فرق نہ ہوگا۔ اس لئے ہم اس بے تمیزی کو اٹھانے کیلئے اپنی عادت کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اصلی الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں تاکہ ہر کہ و مہ سمجھ سکے کہ ہمارا سوال قائم ہے، یا اٹھ گیا۔ بہرحال وہ سننے کے قابل ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ ﷺ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہونچ گئی اس لئے خدا تعالی نے اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اسکے آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوۃ سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے

هو الّذی ارسل رسو له بالهد ی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه ۔

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

(چشمہ معرفت۔ ص ۸۳)

اس اقتباس میں غور طلب صرف ایک فقرہ ہے، جو یہ ہے:

وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی۔

اب سوال صرف یہ ہے کہ اوس نائب النبوت مسیح موعود کا زمانہ جاری ہے یا ختم ہو چکا۔ اس سوال کے جواب کیلئے ایک متفقہ اصطلاح پر غور کرنا چاہیے۔ وہ یہ کہ ہمارے اسلامی لٹریچر میں یہ محاورہ عام ہے کہ یہ کام زمانہ نبوت میں تھا، یہ کام زمانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت میں تھا۔ ہمارے خیال میں کسی زمانہ کے جو کسی خاص شخص کی طرف منسوب ہوتا ہے یہی معنی ہوتے ہیں کہ اوسکی زندگی کا وقت مثلاً اکبر کا زمانہ، شاہجہان کا زمانہ، جہانگیر اور اورنگ زیب کا زمانہ۔ وغیرہ

پس ان ثبوتات کے ہوتے ہوئے کون کہہ سکتا ہے کہ اوس نائب النبوت کا زمانہ باوجود اوس کے انتقال کر جانے کے بھی ہمیشہ غیر محدود زمانہ تک جاری رہے گا۔ پس اس اگر زمانہ نائب نبوت مسیح موعود ختم ہوگیا اور وہ کام نہیں ہوا جو اوس زمانہ میں ہونے کا اوس نے وعدہ دیا تھا، تو اوس کے وعدے پر ہم بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اوس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر نمبر ۳۔ جلد ۱۴۔ ۲۴ نومبر ۱۹۱۶ء مطابق ۲۷ محرم ۱۳۳۵ھ ص ۴۔۶)

خواجہ کمال الدین پر کفر کا فتوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرب کا مشہور شاعر متنبّی ہمیشہ بادشاہوں کی مدح اور ناراضگی میں مذمت لکھا کرتا تھا۔ جس طرح ہندوستان کے شاعروں غالب اور داغ کو غزل میں توغل تھا اسی طرح متنبّی کو مدح اور مذمت میں توغل رہتا۔ لیکن باوجود اس توغل کے کوئی نہ کوئی شعر اوس کا فلسفہ اخلاق میں بھی بلا کا ہوتا تھا جو اوسکی تمام خرافات کا کفارہ بن سکتا۔ اونہی اشعار میں سے ایک شعر ہے جس کا ترجمہ اور مطلب یہ ہے:

کمینی دنیا اس میں کبھی نہیں چوکتی کہ جب کوئی لائق آدمی اٹھتا اور کام کرتا ہے تو یہ اوسکے مقابل کسی نہ کسی کو کھڑا کر دیتی ہے۔

یہی مضمون ہے قرآن مجید کی اس آیت کا

كذ لك جعلنا لكلّ نبىّ عدواً شيا طين الا نس و الجنّ

اس طرح ہم (خدا) نے انسانوں اور جنوں میں سے بدمعاش لوگوں کو نبیوں کا دشمن بنایا ہے۔

خواجہ کمال الدین جو لاہور کے ایک وکیل ہیں اور مذہب میں مرزا قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مرید، انہوں نے انگلستان میں اشاعت اسلام کا سلسلہ اٹھایا جس میں ان کو کامیابی ہوئی اور ہوگی۔ انشاء اللہ

مدت سے یہ امر مسلمانوں کے زیر غور تھا۔ عام طور پر علماء تو بوجہ انگریزی نہ جاننے کے اس کام کے اہل ہی نہ تھے۔ دوسرے درجہ پر گریجوایٹ تھے، سوان کو شوق نہ تھا۔ خدا کو جو یہ کام کرانا منظور ہوا، تو جو اس کام کا اہل تھا اوسے اس نے منتخب کیا۔ جس کی بابت حق تو یہ ہے کہ ہمیں خواجہ صاحب سے رشک ہے کہ ہم اس نعمت سے محروم رہے۔ مگر اس قدرتی تقسیم کے بعد اب اگر کچھ تلافی ہے تو یہی کہ ہم انکے کام میں ہاتھ بٹاویں۔ جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے مجاہد کو تیر بنا کر دینے والا اور پکڑانے والا بلکہ اس کے گھر میں بال بچوں کی خبر گیری کرنے والا بھی ثواب میں شریک ہے۔

برخلاف اس کے قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) اور اوس کی پارٹی خواجہ کمال الدین پر یہاں تک خفا ہے کہ عموماً ہر اخبار میں ان کی خود غرضی کی مذمت بیان کرتے کرتے یہاں تک نوبت پہنچی ہے کہ اب ان کو احمدیت سے خارج کر دیا گیا ہے جو قادیانیوں کے نزدیک کفر کے برابر ہے۔ اسی لئے ہم نے اس مضمون کو فتوی کفر سے تعبیر کیا۔

قادیانی اخبار الفضل کا مضمون بڑا دلچسپ ہے۔ اسلئے ناظرین کی ضیافت طبع کیلئے سارا نقل کیا جاتا ہے۔ ناظرین ان برادران یوسف کا حال و قال بغور پڑھیں الفضل لکھتا ہے:

خواجہ صاحب اور مولوی صدر الدین کی احمدیت کا پردہ فاش ہو گیا

کیا ہی نامبارک تھی وہ گھڑی جب کہ خواجہ کمال الدین نے اپنی سنہری روپہلی اغراض کو پیش نظر رکھ کر تبلیغ اسلام کے نام سے سفر ولایت اختیار کیا اور باوجود اس بات کے یقینی طور پر معلوم ہو جانے کے کہ وہ کسی اور شخص کے روپئہ سے کسی خاص غرض کیلئے عازم ولایت ہو رہا ہے یہی کہا گیا کہ اشاعت اسلام کا جوش اور ولولہ اسے کشاں کشاں ولایت پہنچا رہا ہے۔ حقیقت شناس اور دور بین نگاہیں تو اسی وقت معلوم کر چکی تھیں کہ اس شخص کا انجام بخیر نظر نہیں آتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ اس نے اپنی سعی اور کوشش کی بنیاد ہی غلط اور ناروا طریق سے رکھی ہے۔ لیکن اب یہ حقیقت بالکل بے نقاب ہو چکی ہے اور کسی کو اس کے ماننے سے انکار نہیں ہو سکتا۔

اس بات سے تو خواجہ صاحب بھی انکار نہیں کر سکتے کہ جب وہ پہلی بار ولایت روانہ ہوئے ہیں، اس وقت انہوں نے اپنے آپ کو جماعت احمدیہ کی طرف سے مبلغ سمجھا تھا۔ چنانچہ ابتداء میں ایک عرصہ تک ان کا دست سوال احمدیوں تک ہی محدود رہا اور انہیں کو طرح طرح کے سبز باغ دکھا کر وہ اپنی امداد کے لئے اپیلیں کرتے رہے ہیں۔ لیکن جب اس میں خواجہ صاحب کو خاطر خواہ کامیابی ہوتی نظر آئی تو انہوں نے غیر احمدیوں کے آگے ہاتھ پھیلانا شروع کر دیا اور یہ ان کی وہ خطرناک اور نقصان رساں غلطی تھی جس سے ان کو حضرت خلیفۃ المسیح اول (مولوی نور الدین) نے نہایت سختی سے روکا اور اس پر اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ لیکن خواجہ صاحب نے اس کی کوئی پرواہ نہ کی اور اس غلطی کے ارتکاب سے اس عذر نامعقول کی بنا پر باز رہنا پسند نہ کیا کہ ہماری جماعت ایک غریب اور محدود جماعت ہے، اس قدر اخراجات برداشت نہیں کر سکتی۔ اس لئے کیا ہرج ہے اگر ہم دوسروں سے روپیہ لیں اور اپنا کام کریں۔

چونکہ کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے کہ جس سے کچھ لیا جائے اسے کچھ نہ دیا جائے، اس لئے خواجہ صاحب کو بھی غیر احمدیوں سے روپیہ لیکر اس کے معاوضہ میں کچھ دینا پڑا۔ اور نہایت افسوس سے اس بات کا اقرار کرنا پڑتا ہے کہ خواجہ صاحب نے جو کچھ دیا وہ بہ نسبت لینے کے بہت بیش قیمت تھا۔ اس بیع وشری کی نامناسبت کو دیکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح اول نے خواجہ صاحب کو منع فرمایا تھا لیکن خواجہ صاحب نے بدقسمتی سے اپنے روحانی باپ کی اس قابل قدر نصیحت کی کچھ پرواہ نہ کرتے ہوئے آخرت کے بدلے متاع قلیل کو خرید لیا۔

وہ زمانہ کوئی دور کا زمانہ نہیں جب خواجہ صاحب کو اس بات پر ناز اور فخر تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ انہیں حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کی غلامی کی توفیق نصیب ہوئی ہے۔اوراس بات پر بھی کوئی غیر معمولی عرصہ نہیں گذر چکا کہ خواجہ صاحب اقرار کرتے تھے کہ

اگر حضرت مسیح موعود مرزا کا وجود باجود دنیا میں جلوہ افروزہ نہ ہوا ہوتا، یا اگر ہوتا اور مجھے اپنی بدقسمتی سے انکی شناخت کی توفیق نہ ملی ہوتی، تو میں کبھی کا عیسائی ہو چکا ہوتا، لیکن میں احمدی ہو کر چاہ ضلالت میں گرنے سے بچ گیا ہوں۔

پھر وہ وقت بھی کوئی ایسا وقت نہیں جو ہماری یاد سے اتر چکا ہو کہ جب خواجہ صاحب حضرت مسیح موعود کے قبول کرنے کو نہ صرف اپنے لئے ہی نعمت غیر مترقبہ سمجھتے تھے بلکہ تمام لوگوں کو دعوت بھی دیتے تھے، اور علی الاعلان کہتے تھے کہ اگر تم زندہ خدا کو دیکھنا، مصائب و آلام سے بچنا، خدا کے انعام و اکرام حاصل کرنا ،اور دنیا میں امن وچین سے زندگی بسر کرنا چاہتے ہو، تو خدا کے برگزیدہ اور نبی حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد کو مان لو۔

لیکن آہ! آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ خواجہ صاحب نے مال ودولت کے طمع میں آ کر نہ صرف خود حضرت مسیح موعود سے روگردانی کر لی بلکہ دوسروں کو بھی اس نور سے بے نور رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں، جسے خداتعالی نے حضرت مسیح موعود کے وجود میں دنیا کی ظلمت اور تاریکی کے دور کرنے لئے بھیجا ہے۔

خواجہ صاحب نے جو طرز تبلیغ ولایت میں اختیار کر رکھی ہے، اسے اونہوں نے اس وقت تک احمدی جماعت سے بالکل پوشیدہ رکھنا چاہا اور طرح طرح کی ملمع سازیوں اور چالبازیوں سے اس پر پردہ ڈالے رکھا لیکن:

نہاں کے ماند آن رازے کہ کزو سازند محفلہا

آخرکار قلعی کھل ہی گئی اور ایسی کھلی کہ خواجہ صاحب اور ان کے قائم مقام مولوی صدرالدین صاحب کی احمدیت کی حقیقت بھی ظاہر ہوگئی۔ یہ بڑا ہی رنج اور افسوس کا مقام ہے کہ خواجہ صاحب نے تہیہ تو اشاعت اسلام کا کیا تھا اور اسی غرض کو پیش نظر رکھ کر ووکنگ مشن قائم کیا تھا لیکن خود اس راستہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھٹک گئے جسے وہ کسی وقت (تا اختتام ص۴۳۔ اور صفحہ ۴ بالکل پڑھا نہیں جاتا۔ اس لئے الفضل ۱۹۱۶ء سے اب نقل کیا جا رہا ہے۔ بہاء:) صراط مستقیم سمجھتے تھے۔ انہوں نے دوسروں کو اسلام ایسی نعمت پہنچانے کا ارادہ کیا تھا لیکن خود اس نعمت سے محروم ہو گئے جسے وہ درحقیقت اسلام سمجھتے تھے یعنی احمدیت سے۔

ہم ایک مدت سے اس بات سے اپنی جماعت کو آگاہ کر رہے ہیں کہ ووکنگ مشن کے بانی اور اس میں حصہ لینے والوں کا احمدیت سے کوئی تعلق باقی نہیں رہا۔ اور الحمد للہ کہ احمدیت کے حقیقی شیدائی اس سے اچھی طرح واقف بھی ہو چکے ہیں۔ اس لئے انہیں کچھ اور بتانے کی ضرورت نہیں ہے لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو یا تو غلط فہمیوں کا شکار ہونے کی وجہ سے یا بے جا محبت کے خیال سے ابھی تک یہ کیال رکھتے ہیں کہ ووکنگ مشن کے کار گذار ابھی تک احمدیت کے حلقہ بگوش ہیں ایسے حضرات کو ہم ان لوگوں کی احمدیت کی اصل حقیقت بتانا چاہتے ہیں۔

ووکنگ مشن کے متعلق ایک شخص مشیر حسین صاحب قدوائی نے ایک مضمون اس مشن کی مدد اور تائید کرنے کے لئے علی گڈھ انسٹی ٹیوٹ میں چھپوایا ہے اور جس کا ایک حصہ پیغام صلح نے بھی نقل کیا ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ

میں یہاں عرصہ سے ہوں خواجہ صاحب اور مولوی (صدرالدین) صاحب دونوں کے وعظ وغیرہ میں شریک ہوتا رہا ہوں۔ رسالہ اسلامک ریویو کو دیکھتا رہا ہوں۔ نئے مسلمانوں کے اعلان اسلام وغیرہ کو بھی دیکھتا رہا ہوں ان کے اعتقادوں سے بھی واقف ہوں اور پھر بھی میں اس بات کو دعوی کے ساتھ کہتا ہوں کہ ایک موقعہ بھی ایسا ان دوڈھائی سال میں نہیں آیا جس میں مجھے یا کسی مسلمان کو خواجہ صاحب و مولوی صاحب پر کچھ بھی شبہ کا موقع ملا ہو کہ وہ اعلانیہ یا درپردہ اپنا مقصود اشاعت اسلام کی بجائے ان معاملات و اعتقادات کی اشاعت سمجھتے ہوں جو قادیان سے منسوب ہوتے ہیں۔ یہاں تو کبھی اس کا بھی موقعہ پبلک میں نہ آیا کہ خواجہ صاحب و مولوی صاحب مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں یا کیا۔ یہاں تو کبھی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی بحث ہوئی اور نہ ان لوگوں نے خود اس کے اعلان کی ضرورت پائی۔
العجب ثم العجب ! کہ خواجہ صاحب اور مولوی صاحب اپنے آپ کو اسلام کے مبلغ اور واعظ قرار دیتے ہیں لیکن اس جرأت اور دلیری کا جو ایک مومن اور مسلمان کا بھی خاصہ ہے ان میں شائبہ بھی نہیں پایا جاتا اس کی وجہ کیا ہے۔ یہی کہ انہوں نے اپنی ضمیر کو دوسروں کے ہاتھ فروخت کر دیا۔ اور احمدیت کو اپنے لئے باعث ننگ اور عار سمجھنے لگے ورنہ جب یہی مشیر حسین یہ اعلان کر سکتا ہے کہ:

میں حنفی مسلمان ہوں اور یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ امام ابو حنیفہ بے نظیر مجتہد و مقنن تھے اور ان سے بڑھ کر کوئی نہیں ہوا۔

تو کیا اگر خواجہ صاحب اور مولوی صاحب بھی اپنی احمدیت کا اظہار کر دیتے تو کوئی انہیں ہلاک کر دیتا۔ نہیں ہاں مشیر حسین اور ان میں ایک بہت بڑا فرق ہے اور وہ یہ کہ انہوں نے عوام الناس سے مالی امداد حاصل کرنی ہے۔ اور مشیر حسین اس سے بے نیاز ہے ۔ لیکن یہ کس قدر کمزوری اور اپنے اعتقادات کو نامعقول سمجھنے کی علامت ہے کہ ان لوگوں کا یہی طریق عمل انہیں احمدیت سے خارج کرنے کے لئے کافی تھا لیکن اس سے بڑھ کر وہ اپنے احمدی نہ ہونے کا اس طرح ثبوت دے رہے ہیں کہ دوسروں کے پیچھے نمازیں پڑھتے ہیں چنانچہ اسی مضمون نویس نے جو ان کا بڑا حامی اور مددگار رہے لکھا ہے کہ:

یہاں مصر و ایران وعرب و ترک حنبلی شافعی شیعی اور مالکی سب ہیں مگر سب کسی طرح تفریق ہونے کے روادار نہیں ہوتے اور علی الاعلان کہتے ہیں کہ ہمارے مذہب اسلام میں ہرگز عیسائیوں کی طرح تفرقہ بازی نہیں کہ ایک دوسرے کو کافر کہتا ہو یا ایک دوسرے کے پیچھے نماز وغیرہ نہ پڑھتا ہو۔

اس سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں جس قدر لوگ رہتے ہیں خواہ وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ لیتے ہیں۔

مشیر حسین صاحب کو یہ لکھنے کی کیوں ضرورت پڑی ۔صرف اسلئے کہ خواجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب و مولوی صدر الدین کی نسبت بتائے کہ وہ بھی دوسرو نکے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

اس سے دیکھ لو کہ ان لوگوں کی احمدیت کہاں رہی ۔ کیا انہیں معلوم نہیں کہ احمدی وہی ہوتا ہے جو حضرت مسیح موعود کے سارے احکام کو قبول کرے ۔ ضرور ہے۔ پھر کیا انہیں یہ علم نہیں کہ حضرت مسیح موعود نے بڑے زور کے ساتھ اپنی جماعت کے آدمی کے سوا کسی اور کے پیچھے نماز پڑھنے سے روک دیا ہوا ہے ۔ بے شک علم ہے ۔ پھر جب وہ صریح طور پر آپ کے حکم کو پس پشت ڈال رہے ہیں اور دوسروں کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہیں، تو احمدی کس طرح ہوئے ۔حضرت مسیح موعود نے اپنی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے حکم پا کر غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے اس لئے جو شخص اس کے خلاف کرتا ہے وہ نہ صرف حضرت مسیح موعود کے حکم کے خلاف کرتا ہے بلکہ خدا تعالی کے بھی خلاف کرتا ہے۔اور اگر وہ اس حکم کو خدا تعالی کی طرف سے نہیں سمجھتا تو گویا حضرت مسیح موعود کو جھوٹا قرار دیتا ہے کیونکہ آپ فرماتے ہیں:

خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر یا مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔اسی کی طرف حدیث بخاری کے ایک پہلو میں اشارہ ہے کہ امامکم منکم یعنی جب مسیح نازل ہوگا تو تمہیں دوسرے فرقوں کو جو دعوی اسلام کرتے ہیں بکلی ترک کرنا پڑے گا اور تمہارا امام تم میں سے ہوگا پس تم ایسا ہی کرو ۔ کیا تم چاہتے ہو کہ خدا کا الزام تمہارے سر پر ہو اور تمہارے عمل حبط ہو جائیں اور تمہیں کچھ خبر نہ ہو جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے اور ہر ایک تنازع کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے۔مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے کیونکہ وہ میری باتوں کو جو مجھے خدا سے ملی ہیں عزت سے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھتا اس لئے آسمان پر اس کی عزت نہیں۔،

کیا ایسے صاف حکم کے ہوتے ہوئے کوئی شخص کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھنے کا جائز اور روا قرار دے سکتا ہے جو حضرت مسیح موعود کو خدا کا راست باز اور برگزیدہ انسان سمجھتا ہو۔ ہرگز نہیں۔

پس وہ شخص جو کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھتا ہے وہ احمدی نہیں ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کھلے طور پر فرمادیا ہے کہ جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا اس میں تم نخوت اور خود پسندی پاؤ گے پس جانو کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔

حضرت مسیح موعود مرزا کے اس فتوی کے مطابق اب نہایت آسانی سے فیصلہ ہوجاتا ہے کہ ووکنگ مشن میں کام کرنے والے لوگ کہاں تک حضرت مسیح موعود کو دل سے قبول کررہے ہیں اور آپ کی باتوں کو مان رہے ہیں اور احمدیت سے کہاں تک ان کا تعلق ہے۔ (الفضل قادیان ۱۸ نومبر ۱۹۱۶ء ص ۳۔۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مضمون میں جس قدر خفگی کی گئی ہے صرف اس لئے ہے کہ خواجہ صاحب اور اون کے ہمراہی مرزائی نبوت کا ذکر ولایت میں نہیں کرتے۔ اب سوال یہ ہے کہ مرزائی نبوت سے محمدی نبوت مقدم ہے یا مرزائی نبوت مقدم؟

دعوی یہ ہے:

غلام احمدم ہرجا کہ باشم۔

میں غلام محمد ہوں

میں ظل احمد ہوں،

مگر اشاعت میں برابر کے حصہ دار؟

ایں چہ بوالعجی است۔

لیکن انصاف بھی اگر کوئی چیز ہے تو ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ قادیانی پارٹی کی یہ خفگی بھی اپنے اندر کچھ صداقت رکھتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ چونکہ یہ دونوں پارٹیاں مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مہدی مسعود مانتی ہیں، اس لئے ان دونوں کو اون کے اقوال و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افعال کی پابندی لازمی ہے۔

مرزا صاحب کی زندگی کا واقعہ ہے کہ مولوی انشاء اللہ صاحب اڈیٹر وطن لاہور نے تحریک کی تھی کہ قادیان سے جوانگریزی رسالہ ریویو نکلتا ہے، اوس کی اشاعت انگلستان وغیرہ ممالک میں کثرت سے کی جاوے۔ اس کے اخراجات کیلئے انہوں نے عام چندہ کی تحریک اپنے ذمہ لی تھی، مگر یہ شرط لگائی تھی کہ اوس میں مرزا صاحب قادیانی کے دعوی اور ذات خاص کا مطلق ذکر نہ ہو۔

اس شرط کو مرزا صاحب نے مانا تھا، نہ اون کی منتظمہ کمیٹی نے۔ اس لئے بڑی حقارت سے اس شرط کو ردّ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ ایسا نہیں ہوسکتا۔ اگر کریں تو اسلام کی روح کیا دکھاویں وغیرہ۔

اس کے بعد مولوی حکیم نورالدین خلیفہ اول کا زمانہ آیا اور ان سے سوال ہوا کہ محمدیوں کے ساتھ مل کر اشاعت اسلام کا کام کرنا یا اون کو چندہ دینا جائز ہے یا نہیں ۔ تو خلیفہ صاحب بڑے ہوشیار تھے انہوں نے صاف کہا:

غیر احمدیوں کو اشاعت اسلام میں چندہ دینا ہرگز جائز نہیں،

(اخبار الحکم قادیان ۷ جنوری ۱۹۱۱ء)

وجہ تو انہوں نے یہ ظاہر کی کہ ان لوگوں کو اشاعت اسلام کی توفیق نہیں، لیکن در پردہ اس کے بھی یہی راز تھا کہ محمدیوں کے اشاعت اسلام میں احمدی (مرزائی) نبوت کا ذکر نہ ہوگا اس لئے وہ اسلام بے کار چیز ہے۔ ہمارے خیال میں بحیثیت مرزائی مذہب کے قادیانیوں کا دعوی صحیح ہے، اور بحیثیت اسلام کے خواجہ کمال الدین صاحب کو مورد عتاب کرنا ظلم ہے۔

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۵ صفر ۱۳۳۵ھ نمبر ۴ جلد ۱۴ ص ۲،۳،۴، ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کے دلائل

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

۲۹۔۳۰۔ اپریل ۱۹۱۶ء کو ہمارے شیر اسلام امرتسری کے مقابلہ میں جوایک مولوی غلام رسول صاحب مرزائی مباحثہ کے لئے میدان میں نکلے۔ اس سے پایا گیا کہ آپ کا مقصود بلبل کی طرح گل کے قافیہ میں باندھے جانے کا فخر حاصل کرنا تھا، ورنہ آپ کے دلائل پیش کردہ سے تو صرف یہ ثابت ہوا کہ آپ کو مرزا صاحب قادیانی پر خوش اعتقادی ہے اور ان کی صداقت کے ثبوت کھینچ تان کر بنائے جارہے ہیں۔ مرزا جی کے دعاوی کے ثبوت میں آپ فرماتے ہیں:

پہلی آیت من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح الظالمون

کیا مطلب؟ یعنی اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے خدا پر افتراء کیا، یا جس نے خدا کی آیات کی تکذیب کی۔ لیکن یاد رہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہو سکتے۔

> یہ آیت حضرت مرزا صاحب کی صداقت میں ایک زبردست ثبوت ہے، اس طرح پر کہ آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو شخص مفتری ہو، اور اپنے دعوی میں سچا نہ ہو، وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ پھر ایسا ہی جو لوگ سچے مدعی کے مکذبین ہیں وہ بھی ظالم ہیں۔ اور وہ بھی سچے مدعی کی کامیابی میں روک ڈالنے میں کامیاب نہیں ہوتے۔
>
> اب دیکھو اور غور سے دیکھو کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے جب دعوی کیا اس وقت صرف اکیلے تھے۔ بعد باوجودیکہ مکذبین کی سخت سے سخت مخالف کوششوں کے لاکھوں انسانوں کا آپ کی تصدیق کرنا، اور آپ کو قبول کرنا، اس آیت کی رو سے اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ حضرت مرزا صاحب دعوی میں سچے ہیں۔

منشی عبدالحی کوہاٹی فرماتے ہیں کہ: اس آیت سے اگر قادیانی فاضل (مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام رسول) یہ معنی لیتے ہیں کہ مفتری اور مکذب ہی بڑے ظالم ہیں تو بھی محض غلط۔ دیکھو

و من ا ظلم ممن ذکر بآ یات ر به فاعرض عنها (الکهف :۵۷)

و من ا ظلم ممن افتری علی الله کذ با او کذ بآ یا ته ۔(ا لا نعا م : ۲۱)

فمن اظلم ممن افتری علی الله کذ با او کذب بآ یا ته (ا لا عرا ف: ۳۷)

فمن ا ظلم ممن کذ ب علی الله و کذ ب بالصدق اذ جا ء ه ۔(الز مر ۳۲)

و من ا ظلم ممن افتری علی الله کذ با و هو ید عی الی ا لا سلا م (الصف: ۷)

اور اگر یہ معنی لیتے ہیں کہ مفتری ہی کو فلاح نہیں تو یہ بھی محض دروغ وافتراء ہے کیونکہ اس کی تکذیب وتر دید کے واسطے آیت (الزمر) موجود ہے۔ پس کون سا آنکھوں کا اندھا دنیا میں ہے جو یہ باور نہ کرے گا کہ کافروں کو دنیا میں فلاح نہیں ہے۔ دور نہ جاؤ، مشرکوں کو بھی تو اللہ تعالی نے مفتری فرمایا ہے۔ ملاحظہ ہو

و من یّشر ك با للّه فقد افتری اثما مبینا ۔ (النساء)،

ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ کافروں اور مشرکوں کو دنیا میں اس قدر فلاح حاصل ہے کہ مسلمان بیچاروں کو خواب میں بھی نصیب نہیں۔ خود مرزا صاحب باوجود کہ کن فیکون کے اختیارات مل جانے کے ان کی فلاح کے گرد کو بھی نہ پہنچ سکے۔

دنیا میں ایسے سچے پیغمبر گذرے ہیں کہ چند سال کے اندر ہی قتل ہو گئے اور فلاح کا انہوں نے منہ تک نہ دیکھا، اور بہت سے ایسے جھوٹے نبی گزرے ہیں کہ انہوں نے اور اون کی اولاد نے نبوت کے ساتھ سینکڑوں برس بادشاہت کی۔ اور مرزا جی کی فلاح ان کے سامنے کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔

پس معلوم ہوا کہ آیت پیش کردہ کے معنی یہ ہیں کہ آخرت میں ان لوگوں کو فلاح ہو گی۔

اگر قادیانی مولوی غلام رسول صاحب کا پیش کردہ معیار صحیح مانا جاوے تو ان صاحب کو بہت سے پیغمبروں سے انکار کرنا اور ایک نہیں کئی جھوٹے نبیوں پر ایمان لانا پڑے گا۔

میں سفارش کرتا ہوں کہ مولوی غلام رسول صاحب کے اس قانون پر جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کے لئے ایجاد کیا گیا ہے، کوئی صاحب ناراض نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کیونکہ ان کے پیر ومرشد کا بھی یہی قاعدہ تھا کہ اپنے واسطے اور قانون اور، دوسروں کے واسطے اور۔

مرزا صاحب قادیانی اپنی انکم ٹیکس کی عذرداری کے مقدمہ میں اور یعقوب علی بنام مولوی کرم الدین کے مقدمہ میں اپنی ولدیت وقومیت یوں لکھواتے ہیں:

پیشہ۔ زمین داری۔

اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی پر جب مرزا صاحب قادیانی کی بڑی عاجزانہ اور توجہ کی گئی دعا سے مقررہ میعاد میں کوئی آفت نازل نہ ہوئی، اور بفضل خدا آج تک بھی اللہ تعالی نے انہیں عزت سے صحیح وسلامت رکھا ہوا ہے، بلکہ گورنمنٹ نے زمین بھی عنایت فرمائی، تو مرزا صاحب کھسیانے ہوکر فرماتے ہیں کہ

اوس کو زمین ملی، زمین دار ہوگیا۔ یہ بھی ذلت ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کھیتی کے آلات داخل ہوں وہ ذلیل ہوجاتا ہے

مرزائی دوستو! اپنے مجدد پیغمبر کے فتوے دیکھ لو۔ اور اون پر غور کرو۔ مرزا صاحب نے پیشہ نبوت نہ لکھوایا اور زمین داری لکھوایا کیونکہ وہ پاک کمائی ہے۔ مگر ایک مخالف کو جب زمین مل گئی، تو وہی پیشہ اوس کے واسطے ذلت کا باعث قرار دے دیا گیا اور ایک حدیث کے معنی ایسے پیش کیے کہ پبلک دھوکا کھاجاوے۔ فرمایئے۔ یہ کون دہرم ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۵ صفر ۱۳۳۵ھ نمبر ۴ جلد ۱۴۔ ص ۵)

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ۷ جولائی ۱۹۱۶ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون نکلا تھا جسکا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ میں نے ایک کشف دیکھا کہ میں نے قضاوقدر کے احکام لکھ کر خدا کے سامنے پیش کیے۔ خدا نے اوس پر دستخط کردیئے۔ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر قادیانی اخبار الفضل ۲۹ ستمبر ۱۹۱۶ء میں ایک نوٹ لکھا گیا۔ اوس کے بعد الفضل میں منشی عبد اللہ پٹواری کا ایک مضمون چھپا کہ میں اس کشف کا گواہ ہوں، اس لئے حلف اٹھانے کو تیار ہوں، ثناء اللہ جہاں چاہے حلف لے لے۔

اس کے جواب میں اہل حدیث مورخہ ۶۔ اکتوبر میں لکھا گیا کہ آپ ۱۳۔ اکتوبر کو امرتسر ہمارے محلّہ کی مسجد میں آ کر ہمارے پیش کردہ الفاظ سے قسم کھا جاویں۔ مگر وہ وقت پر نہ آئے، تو ۱۷ نومبر کے اخبار اہل حدیث میں ایک نوٹ لکھا گیا:

حلف سے بھاگا۔

اس پر خاموشی رہی۔ یکا یک ۲۵ نومبر ۱۹۱۶ء کو بعد مغرب امرتسری انجمن احمدیہ (مرزائیہ) کی طرف سے مندرجہ ذیل خط آیا:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر۔ بعد ماوجب واضح ہو کہ حسب قرارداد آپ کے جناب مکرم مولوی عبد اللہ صاحب سنوری حلف اٹھانے کے لئے تشریف لے آئے ہیں۔ یہ حلف وہ اپنے اوس بیان کے متعلق جو کشف حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے بارے میں الفضل میں شائع فرما چکے ہیں اٹھانے کے لئے سفر کی صعوبت اٹھا کر آج یہاں پہنچ گئے ہیں۔ آپ مطلع فرماویں کہ کس جگہ اور کس وقت آپ نے حلف لینے کا انتظام کیا ہے۔ براہ مہربانی جواب اسی وقت مرحمت فرماویں۔ عنایت ہوگی۔

کرم الٰہی پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ امرتسر۔ ۲۵ نومبر ۱۹۱۶ء

اس کا جواب فوراً دیا گیا کہ ۲۷ نومبر ۱۹۱۶ء صبح کو ۷ بجے ہمارے محلّہ کی مسجد میں آجاویں۔

۲۶ نومبر کو فریق ثانی کی طرف سے دو تحریریں اور آئیں جن کو بے تعلق سمجھ کر جواب سے جواب رہا۔ آخر ۲۷ نومبر کی صبح کو امرتسری جماعت مرزائیہ منشی عبد اللہ کو لیکر آئی، تو مجھ سے کہا آپ کن الفاظ سے حلف دلانا چاہتے ہیں۔ میں نے کہا چونکہ اسوقت بہت سے لوگ ایسے بھی ہیں جن کو ابتداء اس قصہ کی معلوم نہیں اس لئے میں ان کو سارا قصہ سنالوں۔ چنانچہ میں نے اخبار اہل حدیث ۷ جولائی سے ضروری حصہ پڑھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ناظرین کی یاد تازہ کرنے کے لئے ۷ جولائی کا مضمون درج ذیل ہے:

موجودہ جنگ کے بانی مرزا صاحب قادیانی ہیں

دو سال سے جنگ جاری ہے جس سے ملک ہندوستان ہی میں نہیں، بلکہ تمام دنیا میں ہلچل مچ رہی ہے۔مخلوق خدا سخت پریشان ہے۔ بہت لوگ قتل اقربا سے بہت سے بیکاری سے مبتلاء مصائب ہیں ۔ ہر ایک عقل منداسکی تہ کی تلاش میں ہے کہ کیوں دنیا میں تہلکہ آیا اور کس نے ہنگامہ برپا کیا۔ہم بھی اسی فکر میں تھے۔ ہم کو معلوم ہوا کہ اس جنگ کے بانی مرزا صاحب قادیانی ہیں ۔اے کاش مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ان کی خدمت میں منت سماجت کر کے مخلوق خدا کی مصیبت کا خاتمہ کرایا جاتا۔اون کے بعد اون کے خلیفہ میں یہ طاقت کہاں وہ تو ہنوز اس میں کافی تجربہ نہیں رکھتے ہوں گے۔

ہم نے مرزا صاحب کی جس عبارت سے یہ نتیجہ پایا وہ درج ذیل ہے:

مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں؛

ایک میرے مخلص عبد اللہ نام پٹواری غوث گڈھ علاقہ ریاست پٹیالہ کے دیکھتے ہوئے اور ان کی نظر کے سامنے یہ نشان ابھی ظاہر ہوا کہ اول مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضا وقدر کے اہل دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے لئے اور اپنے دوستوں کے لئے لکھے ہیں اور پھر تمثل کے طور پر میں نے خدا تعالی کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ اس پر دستخط کریں۔

مطلب یہ تھا کہ یہ باتیں جنکے ہونے کیلئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالی نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے ۔اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اوس کو جھاڑا۔اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں اور عبد اللہ کے کپڑوں پر پڑے۔

اور چونکہ کشفی حالت میں انسان بیداری سے حصہ رکھتا ہے اس لئے مجھے جب کہ ان قطروں سے جو خدا تعالی کے ہاتھ سے گرے اطلاع ہوئی ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی میں نے بچشم خود ان قطروں کو بھی دیکھا۔

اور میں رقت دل کے ساتھ اس قصے کو میاں عبداللہ کے پاس بیان کر رہا تھا کہ اتنے میں اس نے بھی دو تر بتر قطرے کپڑوں پر پڑے ہوئے دیکھ لئے اور کوئی ایسی چیز ہمارے پاس موجود نہ تھی جس سے اس سرخی کے گرنے کا احتمال ہوتا اور وہ وہی سرخی تھی جو خدا تعالی نے اپنی قلم سے جھاڑی تھی اب تک بعض کپڑے میاں عبداللہ کے پاس موجود ہیں جن پر وہ بہت سی سرخی پڑی تھی اور میاں عبداللہ زندہ موجود ہیں اور اس کیفیت کو حلفاً بیان کر سکتے ہیں کہ کیونکر یہ خارق عادت اور اعجازی طور پر امر تھا (تریاق القلوب۔ص ۳۴)

اہلحدیث: مرزا صاحب کے اس بیان سے پایا جاتا ہے کہ آپ خدا تعالی کی بارگاہ میں بمنزلہ چیف سکرٹری تھے احکام قضا وقدر کی مسل مرتب کر کے دستخط کرالیا کرتے تھے یہاں تک کہ ان دستخطوں کے نشان آپ کے کپڑوں پر محسوسات میں نظر آتے تھے اس عبارت میں صاف مرقوم ہے کہ دنیا میں جتنے واقعات نیک و بد وقوع پذیر ہو رہے ہیں ان کے مرتب کرنے والے دراصل مرزا قادیانی ہیں۔اس لئے اس جنگ کو بند کرانے کے لئے بھی مرزا صاحب ہی کے ذریعہ سے کام کرنا چاہیے جسکی صورت یہی ہے کہ بصورت موجودہ مرزائیوں کے سرکردوں کی خدمت میں عرض کی جائے کہ آپ لوگ مخلوق کے حال پر رحم کھا کر مرزا صاحب کی روح کو متوجہ کر کے اس بلائے بے درماں کے دفع کرانے کی درخواست کریں۔دیکھیں مرزائی (احمدی) اخبار اس تجویز کی کہاں تک تائید کرتے ہیں۔

منہاج نبوت: مرزا صاحب اور مرزائی احباب کہا کرتے ہیں کہ ہماری نبوت، منہاج نبوت سے جانچو۔یعنی خدا تعالی کی طرف سے جو نبوت کے جانچنے کا طریقہ مقرر ہے اوس کے مطابق مرزا کا اندازہ کرو۔اس لئے ہم دریافت کرتے ہیں کیا پہلے نبیوں میں بھی کوئی اولوالعزم نبی ایسا ہوا ہے جس نے قضا وقدر کے احکام بنا کر خدا کے دستخط کرائے ہوں۔کوئی مثال یاد ہو تو اطلاع دیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔۷ جولائی ۱۹۱۶ء ص ۲،۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اقتباس سے میں نے یہ نتیجہ بتلایا کہ میرا اعتراض اس کشف پر اس حیثیت سے ہے کہ ایسا کبھی ہوا نہیں کہ خدائی تقدیر کے احکام کوئی مقرب بندہ لکھے اور خدا سے اوس پر دستخط کرائے۔

اس کی تائید میں، میں نے اخبار الفضل قادیان ۲۹ ستمبر ۱۹۱۶ء کا نوٹ پڑھا جس میں اڈیٹر الفضل نے بھی میرے سوال کا رخ یہی سمجھا اور اس کے جواب دینے کی کوشش کی ہے۔

اس کے بعد میں نے الفضل ۲۵ ستمبر کھول کر سنایا جس میں اڈیٹر الفضل کے یہ الفاظ تھے:

> میاں عبداللہ صاحب نے یہ تحریر فرمایا ہے کہ اس کشف کے متعلق ثناء اللہ کے روبرو مجمع عام میں جس جگہ ثناء اللہ چاہے اور جن الفاظ میں چاہے یہ عاجز قسم کھانے کو تیار ہے۔

اس کے بعد میں نے اخبار اہل حدیث ۶۔ اکتوبر سے یہ فقرہ سنایا:

> آپ صبح کو آئیں اور ہمارے پیش کردہ الفاظ سے قسم کھا جائیں۔

ان حوالجات بتلانے کے بعد میں نے یہ نتیجہ حاضرین کو سنایا کہ اقتباسات سے جو مضمون حلف ثابت ہوتا ہے، وہ حلف نامہ یہ ہے:

> حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اپنا کشف کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۳۴ پر لکھا ہے جسکا خلاصہ مضمون یہ ہے کہ مرزا صاحب نے احکام قضا وقدر دنیا کے لکھ کر خدا تعالی سے اس پر دستخط کرائے، میں خدا تعالی کو حاضر وناظر جان کر اوسی کے نام کی قسم کھا کر شہادت دیتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب کو قضا وقدر کی مسل مذکور لکھتے اور خدا کے سامنے پیش کرتے اور خدا کو اوس پر دستخط کرتے دیکھا۔

حلف نامہ لینے سے پیشتر منشی عبداللہ سنوری نے کہا کہ آپ مضمون حلف لکھ کر نیچے دستخط کر کے دے دیں، میں حلف اٹھاؤں گا۔ لیکن حلف نامہ لے کر منشی عبداللہ صاحب نے یہ تقریر کی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اپنا مضمون الفضل میں ۲۶ ستمبر میں شائع کر چکا ہوں جسکا خلاصہ یہ ہے کہ جس وقت حضرت مرزا صاحب کو کشف ہوا تھا اور خدا کے قلم کے سرخ قطرے اون کے کپڑوں پر پڑے تھے میں اوس وقت حضرت صاحب کے پاس تھا۔

بس میں تو یہی حلف کھاؤں گا۔ میں نے کہا کہ اس مضمون پر تو آپ کی مطبوعہ حلف شائع ہے، پھر اس کے لئے کیا ضرورت تھی کہ سفر کر کے آپ آئے اور ناحق تکلیف اٹھائی۔ چونکہ میرا اصل سوال کشف پر ہے اور سرخ نشانات کشف نہیں ہیں بلکہ یہ تو محسوس ہوتے ہیں۔ نیز حلف کے الفاظ پیش کرنے کا اختیار مجھ کو ہے، اسلئے آپ میرے پیش کردہ الفاظ پر حلف کریں۔

یہ سن کر ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی نے اپنی جماعت کو حکم دیا کہ بس چلو۔ چنانچہ بغیر حلف کئے سب کے سب چلے گئے۔ جس پر بامذاق اصحاب نے یہ شعر پڑھا

تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں کے پرزے
دیکھنے آئے تھے افسوس تماشہ نہ ہوا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۱۲۔ صفر ۱۳۳۵ھ نمبر ۵ جلد ۱۴ ص ۱۔۲)

دہلی میں قادیانی معجزہ

قادیانی مسیح کا وہی اصول تھا جو انجیل میں حضرت مسیح کا قول ہے کہ اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہیں آتا مگر دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آجاتا ہے۔ خیریت سے آپ کے جرگے کے بڑے بڑے آدمی مرگئے تخرج الصّدور الی القبور (جو مرزا جی کا الہام ہے اسکا مطلب ہے کہ بڑے بڑے لوگ مرجائیں گے غالبًا مولوی عبدالکریم مولوی نورالدین اور خود مرزا صاحب بھی اس میں شامل ہیں اس لئے اپنی موت سے اپنی پیشین گوئی سچی کر گئے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کی پیش گوئی صادق ہوئی، یہاں تک کہ آپ بذات خود مقابلہ کی موت مرے۔ مگر قادیانی اخبار الفضل کو حسب عادت کیا سوجھی کہ جناب مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم دہلوی کے انتقال پر قادیانی معجزہ کا ثبوت دینے لگا۔ چنانچہ اڈیٹر الفضل نے ۱۱ نومبر ۱۹۱۶ء کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرچے میں ایک مختصر سا نوٹ اور ۲۵ نومبر کے پرچے میں ایک مفصل مضمون اس عنوان پر لکھا ہے کہ مولوی عبدالسلام مرحوم کا مرنا قادیانی معجزہ ہے۔ سچ ہے:

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

مفصل مضمون اور مختصر کا خلاصہ ایک ہی ہے اس لئے مختصر نوٹ درج ذیل ہے۔ اڈیٹر الفضل قادیان لکھتا ہے

مولوی عبدالسلام صاحب چل بسے

مولوی نذیر حسین دہلوی کے نبیرہ مولوی عبدالسلام صاحب مرض فالج میں مبتلا ہوکر اس جہان سے گزر گئے۔

جماعت احمدیہ کے ساتھ مباہلہ کے متعلق علماء دہلی کی معیت میں سب سے پیش پیش یہی مولوی صاحب تھے اور اون سے خط وکتابت ہورہی تھی کہ خدا نے فیصلہ کردیا کہ جماعت احمدیہ حق پر ہے (الفضل ۱۱،۱۴ نومبر ۱۹۱۶ء ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں کوئی احمق سے احمق بھی ہو، وہ بھی اتنا جاتا ہے کہ دو چیزوں میں اگر یہ نسبت ہے کہ ایک کے ہونے سے دوسری ہوتی ہے، تو اون کو علت ومعلول یا سبب و مسبب کہا جاتا ہے۔ جیسے آفتاب اور دھوپ۔ آفتاب کے ہونے پر دھوپ نکلتی ہے، بغیر اس کے نہیں۔ اور اگر بغیر ایک کے دوسری کا وجود نظر آتا ہے تو اون کو باہمی علت و معلول یا سبب ومسبب کہنا کسی دانا کا کام نہیں۔ مثلاً روشنی اگر سورج کے بغیر بھی ہوسکتی ہے، تو سورج اوس کی علت یا سبب نہیں۔

اس قاعدہ کے مطابق غورطلب بات یہ ہے کہ دہلوی مباہلہ جس کے متعلق علماء دہلی سے اشتہار بازی ہوئی تھی، آخرکار قادیان کی طرف سے خموشی رہی جس کی وجہ سے مباہلہ وقوع پذیر نہ ہوا۔ پھر مولوی عبدالسلام مرحوم کی موت کو اس مباہلہ کا اثر (جو ہوا ہی نہیں) کون کہہ سکتا ہے الا من سفه نفسه

نتیجہ یہ کہ مباہلہ کے بغیر مولوی عبدالسلام صاحب مرحوم کا انتقال کرجانا صاف بتلا رہا ہے کہ قادیانی معجزے کا اس میں اثر نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں ہم یہ امر ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ مولوی عبدالسلام صاحب اور ان کے خاندان (خدا اون کو صحیح سلامت باکرامت رکھے) کا وجود بغیر کسی بحث و مباحثہ کے مرزا صاحب قادیانی کے لئے نبوت شکن ہے۔ ہم کہنے والے تھے کہ علماء دہلی کو کیا ضرورت ہے کہ قادیانی خلیفہ کو مباہلہ کیلئے بلاتے، یا اون کی دعوت مباہلہ قبول کرتے ہیں۔ سنئے اور غور سے سنئے: مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

نذیر حسین دہلوی جو سب کا سرغنہ تھا جو دعوت مباہلہ میں اول المدعوین ہے اپنے لائق بیٹے کی موت دیکھ کر ابتر ہونے کی حالت میں دنیا سے گذر گیا۔
(تتمہ حقیقت الوحی۔ص ۲۲)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں اون کے مخالفوں کے ہتک آمیز فقرات سنکر جو علماء کی شکایت کیا کرتے ہیں ہم بھی اون کی شکایت کی تائید کرتے ہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی کی تہذیب اور شائستگی کا نمونہ بھی مذکورہ عبارت دکھا کر ہم انہی کے پاس اپیل کرتے ہیں

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو تمہیں انصاف سے کہیو خدا لگتی

حضرت سید محمد نذیر حسین صاحب المعروف میاں صاحب رحمت اللہ علیہ کو ابتر لکھا ہے۔۔ اہل علم جانتے ہیں کہ ابتر وہ ہوتا ہے جسکی نرینہ اولاد نہ ہو، حالانکہ حضرت میاں صاحب کی نرینہ اولاد آج بھی قریباً ایک درجن کے قریب پوتے پڑوتے مل سکتے ہیں۔ اس لئے ہم کہتے ہیں کہ حضرت میاں صاحب کو خدا نے یہ کرامت بخشی تھی کہ اون کے خاندان کی ہستی، صرف ہستی بھی، جھوٹے نبیوں کے لئے نبوت شکن ہے۔ الحمد للہ

حیرانی ہے کہ دنیا میں کوئی مرے، مرزا صاحب کی نبوت اس سے ثابت ہو۔ مگر مرزا صاحب خود مریں اور مقابلہ میں فیل ہو کر مریں، تو کچھ نہ ہو۔ یہی معنی ہیں

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث ۸۔ دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۱۲۔ صفر ۱۳۳۵ھ نمبر ۵ جلد ۱۴ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرگودھا میں مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پنجاب کی نوآبادیوں میں مثل لائل پور کے ایک شہر سرگودھا بھی ہے جہاں پر آجکل چند مرزائی اہل کار جمع ہیں۔ سول سرجن مرزائی، انسپکٹر آب کاری مرزائی، ضلعدار نہر مرزائی وغیرہ وغیرہ۔اسی طرح بعض وجوہ سے دیہاتی آبادی میں بھی بہت سے مرزائی ہوگئے ہیں۔

چند یوم ہوئے شیخ محمد شریف صاحب امرتسری ڈپٹی کلکٹر نہر وہاں تبدیل ہوکر پہنچے تو شیخ صاحب ایک پرانی وضع کے محمدی مسلمان تھے۔مرزائیوں نے ان کو بھی تبلیغ کرنی شروع کی، تو انہوں نے اون سے مباحثہ کی ٹھہرائی۔شرط شروط میں گفتگو ہوتے ہوتے قرار پایا کہ ۳ دسمبر (۱۹۱۶ء) کو مباحثہ ہوگا۔مباحثہ کے لئے بحکم قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند۔، میرے پاس آدمی آیا اور باوجود میرے انکار کے جوابی ضروریات کی وجہ سے تھا مجھے جبراً لے گئے۔شرائط ایسی بے ڈھب تھیں کہ میں نے کبھی ان شرائط سے مباحثہ نہیں کیا تھا۔مثلاً

مسئلے دو ہوں گے: ختم نبوت، اور نبوت مرزا۔

ہر مسئلہ پر صرف دو دو تحریریں ہوں گی۔

ہر تحریر ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ ہوگی۔

تحریریں بالکل الگ مکان میں ہوں گی جہاں تحریر کنندوں اور اون کے معاونوں کے سوا اور کوئی نہ ہوگا۔

پھر وہ ایک عام جلسہ میں سنائی جائیں گی۔

چنانچہ پہلے روز صبح ۸ بجے کے قریب میں پہنچا تو ۹ بجے تحریری مباحثہ شروع ہو گیا۔ میں تو اکیلا تھا، فریق ثانی چار کس تھے۔یعنی مولوی میر اسحاق، مولوی فضل الدین ۔مولوی اسماعیل، حافظ روشن علی ۔ یہ تو چار علماء تھے، انکے سوا اور بھی بہت سے لوگ ارد گرد کے دیہات سے اون کے ہم خیال آ گئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے روز ختم نبوت پر بحث ہوئی میں نے آیت خاتم النبیین اور حدیث لانبی بعدی سے ثابت کیا کہ نبوت ختم ہے۔

منقولی بحث کے بعد معقولی طرز سے بھی سوال کیا کہ تم لوگ جو نبوت مرزا کو بواسطہ نبوت محمدیہ مانتے ہو یہ واسطہ فی الثبوت ہے یا فی العروض۔

انہوں نے جواب میں جو کہا اس کا خلاصہ یہ ہے

خاتم النبیین میں النبیین سے ..اور خاتم سے مراد ختم کرنے والا نہیں جو اخیر میں آئے بلکہ مصدق ہے۔ پس معنی آیت کے یہ ہوئے کہ آنحضرت نبیوں کے مصدق ہیں جس کی نبوت پر آپ کی مہر تصدیق ہوگی وہ نبی ہوگا۔ پس جو شخص کامل اتباع سے آنحضرتﷺ کا پیرو ہو، اتباع کے اثر سے نبی ہو جا گا۔

واسطہ کا جواب یہ دیا کہ واسطہ فی الثبوت ہے۔

تو جواب دیا گیا کہ اس آیت کی واضح تر تفسیر خود حدیث مذکور میں آ چکی ہے جس کو مرزا صاحب بھی ...پہلی تحریرات میں قرآن مجید کی آیت کی تفسیر کہتے ہیں۔ وہ حوالے لکھ دیئے۔

اور واسطہ کا جواب دیا کہ اگر واسطہ فی الثبوت ہے، تو واسطہ فی الثبوت میں حرکت ایک ہی نوع کی بلکہ ایک ہی ہوتی ہے، جس سے واسطہ اور ذی واسطہ دونوں متصف ہوتے ہیں۔ جیسے ہاتھ اور کنجی کی حرکت۔

پس اگر مرزا صاحب بواسطہ نبوت محمدیہ بھی ہیں تو نبوت محمدیہ شریعت مستقلہ کی نبوت ہے۔ پھر مرزا صاحب کے صاحب شریعت مستقلہ ہونے میں کیا شبہ رہا۔ ساتھ ہی اس کے نبوت محمدیہ میں یہ بھی داخل ہے

لا نورث ما ترکنا صدقة (بخاری)۔ یعنی آنحضرتﷺ نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوگا ہم جو کچھ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہوگا

پھر آج کل مدعیان نبوت کے خلف کیوں ان کی جائدادوں کے وارث ہوتے ہیں اس کا جواب انہوں نے کچھ نہیں دیا۔

البتہ شیخ ابن عربی کا ایک قول متعلق عدم ختم نبوت نقل کیا اور ایک روایت ابن ماجہ سے نقل کی جس کے الفاظ یہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو عاش ابراهیم کان نبیا۔

یعنی اگر ابراہیم بن رسول اللہ ﷺ زندہ رہتا تو نبی ہوتا،

میں نے کہا شیخ ابن عربی مرحوم کی عبارت اصل کتاب میں دکھاؤ جسے وہ نہ دکھا سکے۔ سنن ابن ماجہ کی روایت پر جلسہ عام میں گفتگو کرنے کی بابت ہر چند کہا گیا مگر انہوں نے نہ مانا کیونکہ ابن ماجہ میں جہاں یہ روایت درج ہے اوسی کے نیچے لکھا ہے کہ اس کا راوی ابراہیم عبسی ؟... متروک ہے یعنی یہ روایت قابل قبول نہیں۔

کتابوں کا حوالہ دیتے تھے مگر کتاب نہ دکھاتے تھے۔ بلکہ یہی کہتے تھے کہ ہم جو اردو رسالہ پیش کرتے ہیں اوسی کو دیکھئے۔ حالانکہ اوس رسالہ میں اصل عبارت بھی غلط تھی، جس کی غلطی کو وہ بھی مان گئے مگر نقل بلاعقل وہی کر دی۔ جس پر میں نے اون کو توجہ دلائی کہ آپ لوگوں کی علمیت اور سمجھ کی میں داد دیتا ہوں کہ آپ لوگوں نے خود غرضی میں پھنس کر اتنا بھی نہ سمجھا کہ یہ عبارت غلط ہے یا صحیح، واقعی کمال کی بات ہے

آخر اس تقاضا سے تنگ آ کر رات کو جب پرچے سنانے لگے، تو اعلان کیا کہ ہم اصل کتاب میں قادیان سے منگا کر دکھا سکتے ہیں ہم کو دو روز کی مہلت ملے اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب دو روز یہاں ٹھہریں۔ اگر دو روز میں ہم نہ دکھا دیں تو سو روپیہ تاوان دیں گے۔

شیخ محمد شریف نے اٹھ کر اعلان کر دیا کہ میں نے مولوی (ثناء اللہ) صاحب سے دو روز تک ٹھہرنے کا وعدہ لے لیا ہے پس آپ کتاب دکھانے کا انتظام کریں۔

جس کا نتیجہ یہ ہوا دوسرے ہی روز انہوں نے اپنی عاجزی کا اقرار کر کے رجوع کیا۔ نہ حوالہ دکھایا، نہ تاوان دیا۔ (چیلنج: جن کتابوں کا مرزائیوں نے حوالہ دیا تھا صرف اونہی پر بحث کرنے کے لئے ہم تیار ہیں۔ امرتسر میں بڑے دنوں کی تعطیلوں میں آجاویں۔ شیخ محمد شریف صاحب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مکان میں تقریری مناظرہ کی اجازت دیں۔ دس دس منٹ ہر فریق تقریر کر سکے گا۔ اگر ہم نے ثابت کر دیا کہ ان حوالوں سے قادیانی موقف ثابت نہیں ہوسکتا تو تاوان جو سرگودھا میں دینے کا وعدہ کیا تھا وہ بصورت انعام ہم لے لیں گے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

ناظرین اس وعدہ خلافی پر حیران نہ ہوں، قادیانی وعدوں کی بابت عرب کا مشہور شاعر متنبّی چوتھی صدی میں پہلے ہی عذر کر چکا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا یدوم لها عهد

یعنی محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو وہ اس کی وعدہ وفائی ہے کیونکہ اوس کے وعدے کے اندر یہ حصہ بھی داخل ہے کہ وہ وعدہ کو پورا نہ کرے گی

۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے رسالہ اعجاز احمدی میں بھی دعوت دی کہ میں قادیان پہنچ کر ان کی پیش گوئیوں کو غلط ثابت کروں، تو فی پیش گوئی ایک سو روپیہ مع خرچہ آمدورفت مجھے دیں گے۔ اون کو خیال (بلکہ شائد الہام) تھا کہ میرا دارالخلافہ بڑا محفوظ ہے۔ کسی بیرونی دشمن کا داخلہ محال نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ مگر میں بلائے بے درمان کی طرح جب جا پہنچا، تو فرمان شاہی آیا کہ ہم نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ علماء کے ساتھ مباحثہ نہیں کریں گے جس پر اہل ذوق کے منہ سے نکلا

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

نہ انعام، نہ اکرام، نہ کرایہ، نہ دعوت، چلو چلتے بنو۔ اس لئے قادیانی انعاموں اور تاوانوں کی ادائیگی اسی طرح ہوتی ہے۔ لودہانہ کا انعامی مباحثہ اس سے مستثنی ہے کیونکہ وہ قدرت خداوندی کا ایک کرشمہ تھا کہ بڑا ہوشیار صیاد خود دام میں پھنس گیا۔

خیر دوسرے روز (سرگودھا میں) مرزائی نبوت پر بحث تھی۔ صبح نو بجے ہم منتظر تھے کہ وہ آتے ہیں۔

انگلیاں سر واٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

عین وقت پر ایک لمبی چوڑی چٹھی آئی کہ رات یہ ہوا، وہ ہوا، اس لئے ہم وہاں آکر مباحثہ نہ کریں گے۔ بلکہ آپ کو منظور ہو، تو یہاں ہمارے مکان پر آجاؤ (بوقت مباحثہ ملک کرم الٰہی ضلع دار نہر سرگروہ فریق ثانی نے صاف الفاظ میں مجھے کہا کہ آج مباحثہ کرنے کا ہمارا ارادہ نہ تھا۔ بالکل سچ کہا) یہاں تجویز ہوئی کہ خط کا جواب اور جواب الجواب آنے جانے میں ناحق وقت ضائع ہوگا چلئے ہم وہاں ہی چلیں۔ چنانچہ وہاں جا پہنچے۔ انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جب دیکھا تو اہل خیبر کی طرح حواس باختہ ہو کر کہنے لگے (مولوی صاحب آ گئے) جگہ تیار نہ تھی آخر کار مسجد میں بیٹھ گئے۔

لطیفہ یہ ہو کہ ہم تو مکان پر بھی پہنچ گئے، مگر پھر بھی انہوں نے شیخ محمد شریف صاحب کو دروازہ مسجد پر روک لیا کہ ہمارے خط کا جواب تحریری عنایت کریں۔ وہ ہر چند کہتے رہے کہ خط کا جواب اس سے زیادہ کیا ہوگا کہ ہم نے تعمیل کر دی، مگر مرزائی بضد ہوئے کہ جواب لیں گے۔ شیخ صاحب چونکہ ارادہ کر چکے تھے کہ حدیبیہ کی طرح جو شرط بھی پیش کریں گے ہم مان لیں گے، اس لئے شیخ صاحب نے دو حرفی جواب لکھ دیا کہ ہم آ گئے ہیں۔

اس روز پہلا پرچہ اون کا اور پچھلا ہمارا تھا۔ پہلا پرچہ ان کی طرف سے ہم کو ساڑھے گیارہ بجے دن کے ملا۔ جسکا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا صاحب چھوٹی عمر سے سچے تھے مفتری نہ تھے، یہ تھے وہ تھے۔ گواہ ان سب باتوں کے مولوی محمد حسین بٹالوی۔

چونکہ ان کو خیال تھا کہ مقابلہ میں مرزا صاحب کی تحدیانہ پیش گوئیاں پیش ہوں گی اس لئے انہوں نے پیش بندی کرنے کو یہ بھی لکھا کہ پیش گوئیوں پر اعتراض کرنے سے پہلے یہ ثابت کرنا ضروری ہے کہ نبیوں کی تمام پیش گوئیاں سچی ہوتی ہیں۔ قرآن شریف بعض پیش گوئیوں کے سچا ہونا ضروری کہتا ہے سب کا نہیں۔ (معاذ اللہ استغفر اللہ)

میں نے اس کے جواب میں جو پرچہ لکھا اوس کا خلاصہ یہ ہے کہ علم مناظرہ کے قاعدے کے مطابق سائل کو تین قسم کے حقوق حاصل ہیں۔ منجملہ معارضہ بھی ہے۔ اسلئے میں معارضہ کے طور پر مرزا صاحب کی تحدیانہ پیش گوئیوں میں سے چند پیش کرتا ہوں۔ مدعی کا فرض ہے کہ اس معارضہ کا جواب دے۔

پہلی پیش گوئی آسمانی منکوحہ کی بابت،

دوسری ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی موت کی بابت،

تیسری خاکسار (ثناء اللہ) سے فیصلہ۔

چوتھی مسیح موعود کے کاموں کی بابت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی لکھا کہ قرآن شریف خدائی وعدوں کی بابت صاف لفظوں میں فرماتا ہے

فلا تحسبنّ اللّٰہ مخلف وعدہ رسلہ

خدا جو اپنے رسولوں سے وعدہ کرے، اوس کو وہ کبھی خلاف نہیں کرتا۔

اور آیات بھی اسی قسم کی لکھیں۔ بلکہ اخیر پرچہ میں مرزائیوں کو چیلنج دیا کہ وہ کسی نبی کی کوئی پیش گوئی جھوٹی ثابت کریں، تو فی پیش گوئی ایک سو روپیہ انعام لیتے جاویں۔ اور ہم یہ بھی اعلان کرتے ہیں کہ ایسے نبی کو بھی ہم چھوڑ دیں گے۔ اس کے مقابلہ پر مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کی تکذیب ہم سے سنیں اور فی پیش گوئی ایک روپیہ انعام دیں۔ دیکھئے اس مقابلہ کے لئے قادیانی مشن کب تیار ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس سارے مباحثہ سے جو ہم نے سمجھا اور بعد ملاحظہ ناظرین سمجھیں گے یہ ہے کہ ہم میں اور مرزائی مذہب میں اصولی اختلاف بہت کم اور مختصر ہے، اس لئے جہاں کہیں گفتگو ہو اوسی کو پہلے حل کر لینا چاہیے۔ وہ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے جملہ اقوال اور اخبار میں سچا ہے یا معاذ اللہ بعض میں سچا اور بعض میں جھوٹا اور وعدہ خلاف ہے۔

اگر سچا ہے اور جیسا کہ قرآن مجید شہادت دیتا ہے

انّ اللّٰہ لا یخلف المیعاد

وغیرہ تو ہم سچے اور ہماری فتح محقق۔ اور اگر وہ بعض خبروں یا وعدوں میں وعدہ خلاف ہے، تو مرزا مذہب سچا ہے۔

ہاں اس پر یہ شبہ باقی رہا کہ جھوٹے خدا کا مذہب کیوں کر سچا ہو سکتا ہے۔ سو یہ دوسری بات ہے۔

یہ ہے وہ اصولی مرکز جس پر دونوں مذہبوں کو پہلے گفتگو کر کے فیصلہ کر لینا چاہیے۔ بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

فریقین کا معاہدہ ہے کہ مباحثہ چھپے گا اس لئے ناظرین مکمل مباحثہ دیکھنے کا انتظار کریں اور اگر زیادہ دیر میں ان کو کسی طرح کی بیتابی ہو تو شیخ محمد شریف صاحب ڈپٹی کلکٹر نہر سرگودھا سے بذریعہ خط و کتابت دریافت کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۱۹۔ صفر ۱۳۳۵ھ نمبر ۶ جلد ۱۴ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد کی بشارت پر جھگڑا اور اس کا فیصلہ

جناب منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی لکھتے ہیں:

مدعی اول: محمد ﷺ صاحب بذریعہ آیات

مدعی دوم: غلام احمد بدعوی الہامات

ثبوت اول، مدعی اول:

و اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انّی رسول الله الیکم مصد قا لما بین یدیّ من التّوراة ومبشّرا برسول یأ تی من بعدی اسمه احمد۔ فلما جا ء هم بالبیّنات قا لوا هذا سحر مبین ۔ (ترجمہ: جس وقت کہا عیسی بیٹے مریم کے نے، اے بنی اسرائیل! تحقیق میں رسول ہوں خدا کا طرف تمہارے، ماننے والا واسطے اس چیز کے کہ آگے میرے ہے (یعنی تورات سے ہے) اور خوش خبری دینے والا ساتھ اس پیغمبر کے کہ آوے گا پیچھے میرے، نام اوس کا احمد ہے، پس جب آیا ان کے پاس پیغمبر کہا اونہوں نے یہ جادو ہے ظاہر۔

عرب کے مشرکوں وغیرہ نے جب آنخضرت ﷺ کے پیغمبر ماننے سے انکار کیا، تب اللہ تعالی نے بطور آگاہی اور شہادت آنخضرت ﷺ کو بذریعہ وحی خبر دی کہ وہ مبشر احمد رسول تو ہی ہے جس کی بشارت عیسی بن مریم نے دی تھی۔

اور دیکھو مشکوۃ کے باب اسماء النبی وصفاتہ میں حدیث، جس کا ترجمہ یہ ہے:

جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کہا سنا میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے کہ تحقیق میرے لئے نام ہیں۔ میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی ہوں مٹاوے گا اللہ میرے ساتھ کفر، اور میں حاشر ہوں کہ اوٹھائے جائیں گے لوگ میرے قدم پر، اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے کہ نہ ہوئے پیچھے اوس کے کوئی نبی۔ (روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے)۔

اور دیکھو مشکوۃ کے باب فضائل سید المرسلین میں حدیث جسکا ترجمہ یہ ہے:

عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ تحقیق میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا، اس حال میں کہ تحقیق آدم پڑے ہوئے تھے اپنی مٹی گوندھی میں۔ اور خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کے دعا ابراہیم کی ہے اور خوش خبری دینا عیسی کا ہے اور خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا اونہوں نے جب جنا مجھ کو، اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے لئے اس نور سے محل شام کے۔ (روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں امام احمد نے ابی امامہ سے)

پس مسلمان محمدی کے لئے اب اس بات کے قبول کرنے میں کہ مبشر احمد، محمد ﷺ ہی ہے کیونکہ جب اللہ تعالی نے بطور شہادت آنخضرت ﷺ کو خبر دے دی کہ وہ مبشر احمد رسول جس کی حضرت عیسیٰ نے خبر دی تھی تو ہی ہے، اور آنخضرت ﷺ نے بھی دعوی کر دیا کہ میں وہ مبشر احمد رسول ہوں جسکی حضرت عیسی ابن مریم نے بشارت دی تھی اور میں خاتم النبیین بھی ہوں پھر کسی کو انکار کی گنجائش نہیں رہتی ہے۔

ثبوت مدعی دوم:

اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف اشارہ ہے مبشّرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد مگر ہمارے نبی فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال ہیں لیکن برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا ہے (ازالہ اوہام صفحہ ٦٧٣)

اور یہ جو فرمایا کہ

و اتّخذوا من مقام ابراھیم مصلّی۔

یہ قرآن کی آیت ہے اور اس مقام میں اسکے یہ معنی ہیں کہ یہ ابراہیم جو بھیجا گیا تم اپنی عبادتوں اور عقیدوں کو اسکی طرز پر بجالاؤ اور ہر ایک امر میں اس کے نمونہ پر اپنے تئیں بناؤ اور جیسا کہ آیت

و مبشّرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

میں اشارہ ہے کہ آنخضرت ﷺ کے اخیر زمانہ میں ایک مظہر ہوگا گویا کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا ایک ہاتھ ہوگا جسکا نام آسمان پر احمد ہوگا اور وہ مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلائے گا ایسا ہی آیت

واتّخذوا من مقا م ابرا ھیم مصلّی

اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہوجاویں گے تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا وہ فرقہ نجات پائے گا جو اس ابراہیم کا پیرو ہوگا۔ (قادیانی اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۱)

مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارات بالا مرقومہ سے چند دعاوی صاف ظاہر ہیں جن کا خلاصہ حسب ذیل ہے

۱۔ آیت مبشّرا برسول یأ تی من بعدی اسمه ا حمد کا میں ہی مصداق ہوں کیونکہ میں اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہوں۔

۲۔ اور آنحضرت ﷺ کا نام محمد اور احمد بھی ہے، مگر میں احمد ہوں۔

۳۔ آیت و اتّخذوا من مقا م ابرا ھیم مصلّی جو قرآن کی آیت ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ ابراہیم میں ہی ہوں اور لوگوں کو حکم ہوا ہے کہ عبادتوں اور عقیدوں کو میری طرز پر بجالاویں۔

۴۔ میں آنحضرت ﷺ کا مظہر ہوں گویا اون کا ایک ہاتھ ہوں۔

۵۔ میرا نام آسمان پر احمد ہے۔

۶۔ میں مسیح کے رنگ میں جمالی طور پر دین کو پھیلاؤں گا۔

۷۔ میں آخری زمانہ میں ابراہیم پیدا ہوا ہوں جو فرقہ میرا پیرو ہوگا وہ نجات پائے گا۔

اب امور فیصلہ طلب حسب ذیل ہیں:

۱۔ کہ مرزا جی کا والدین کا رکھا ہوا نام کیا تھا؟

۲۔ خداوند تعالی نے مرزا جی کا کیا نام رکھا؟

۳۔ آیت و اتّخذوا من مقا م ابراھیم مصلّی میں ابراہیم کا نام آیا ہے وہ کون ہے۔ یعنی مرزا جی یا وہ ابراہیم جو حضرت اسماعیلؑ کے والد بزرگوار تھے۔

۴۔ آیت مبشّرابرسو ل یأتی من بعدی اسمه ا حمد کا مصداق مرزا جی ہیں یا محمد ﷺ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت نمبر اول بخدمت اہل علم عرض ہے کہ اس بات سے نہ کوئی مرزائی انکار کرسکتا ہے اور نہ مرزا جی کو انکار تھا کہ مرزا جی کا نام والدین کا رکھا ہوا مشہور نام غلام احمد تھا یعنی احمد کا غلام ۔ جیسا کہ مرزا جی نے بھی چند کتب میں اپنا نام غلام احمد لکھا ہے (دیکھو دافع البلاء صفحہ ۱۳):

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ اور اس نے دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا۔ تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے کہ احمد کے ادنی غلام سے بھی مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یعنی وہ کیسا مسیح ہے جو اپنی قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کم تر ہے۔،

او مرزائیو! او احمدی فرقہ میں سے عقل مند کہلانے والو! خداوند قہار کے قہر سے ڈر کر ایمان سے سچ کہہ دو کہ وہ کون احمد ہے جس کے ادنی غلاموں میں سے ہونے کا مرزا جی اقرار کرتے ہیں۔ وہی محمد مصطفیٰ سید الانبیاء مراد ہیں یا کوئی اور۔ کیا کوئی غلام بھی اپنے آقائے نامدار کے برابر ہوسکتا ہے۔

۲۔ نسبت نمبر۲ بخدمت اہل علم التماس۔

یعنی مرزا جی کا خداوند تعالی نے کیا نام رکھا ہے۔ سو آپ کو تحریر ذیل سے صاف صاف باقوال مرزا جی ثابت ہو جائے گا کہ خداوند تعالی نے مرزا جی کا نام غلام احمد قادیانی رکھا ہے دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۵۔۱۸۶:

مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے کہ تیرھویں صدی کے پورا ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ نام ہے غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو (۱۳۰۰) ہیں۔ اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔

اور دیکھو کتاب البریہ صفحہ ۲۲۳ حاشیہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ نے میرا نام غلام احمد قادیانی رکھ کر اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کیونکہ اس نام میں تیرہ سو کا عدد پورا کیا گیا۔،

امید ہے کہ طالبان حق پر بخوبی روشن ہو گیا ہو گا کہ بقول مرزا جی خدا نے مرزا جی کا نام غلام احمد قادیانی رکھا مگر مریدان مرزا جی کی آگاہی کیلئے مرزا کی چند کتب سے نقل کرتا ہوں کہ جن میں مرزا جی نے اپنا نام اپنی ہی قلم سے غلام احمد قادیانی لکھا ہے ازالہ اوہام حصہ اول طبع اول صفحہ ۹۴۸ پر۔

۲، کشتی نوح کے صفحہ ۶۷ میں،

۳، سناتن دھرم کے صفحہ ۱۰ میں،

۴۔ لیکچر سیالکوٹ کے صفحہ ۳۴ میں۔

۵۔ اعجاز احمدی کے صفحہ ۹۰ میں،

۶۔ اپنی جماعت کیلئے نصیحت کے صفحہ ۸ میں۔

۷، شہادۃ القرآن کے صفحہ ۷۷ میں،

۸، اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۱۲ میں

یعنی ان میں مرزا جی نے اپنا نام غلام احمد قادیانی لکھا ہے۔ پس ثابت ہو گیا کہ انکا نام صرف احمد نہیں، اور احمد خاص ان کا جس کے نام سے حضرت عیسیٰؑ نے بنی اسرائیل کو خبر دی تھی وہ محمد ﷺ سید الانبیاء ہی ہیں۔

۳۔ نسبت نمبر ۳ بخدمت اہل علم گذارش حسب ذیل ہے کہ

آیت و اتّخذوا من مقام ابراهيم مصلّى میں جو ابراہیم کا نام ہے، اس سے مراد خاص حضرت ابراہیم خلیل اللہ ہیں جو حضرت اسماعیل کے والد بزرگوار ہیں، نہ مرزا غلام احمد قادیانی۔ قرآن مجید پر پڑھنے والوں پر ہرگز ہرگز یہ بات پوشیدہ نہیں ہے۔

۴۔ نسبت نمبر ۴ بخدمت اہل علم التجا کرتا ہوں کہ اب آیت مبشّرا برسول يأتى من بعدی اسمه احمد کی نسبت فیصلہ باقی ہے کہ اس آیت کا مصداق کون ہے؟ آیا محمد ﷺ مکی، یا غلام احمد قادیانی ہے۔

مدعی اول کے ثبوت پڑھنے سے طالبان حق پر بخوبی روشن ہو گیا ہو گا کہ اس آیت کا مصداق ثبوت آیات اور احادیث محمد مصطفیٰ سید الانبیاء ﷺ ہیں۔ مگر خدا کی قدرت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قربان جایئے کہ جس نے مرزا جی مدعی احمد مبشر کی زبان اور قلم سے بھی اس بات کا اقرار کرادیا ہے کہ یہ آیت محمد ﷺ کے حق میں پیش گوئی ہے۔ دیکھو قادیانی اربعین نمبر۴ صفحہ۱۳ میں مرزا جی لکھتے ہیں:

ہمارے نبی ﷺ کے دو نام ہیں۔

۱: ایک محمد ﷺ اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے

محمد رسول الله والذين معه اشداء على الكفار رحماء بينهم ترا هم ركّعا سجّدا يبتغو ن من فضل الله و ر ضوا نا ۔ سيماهم فی و جو ههم من ا ثر السجود۔ ذلك مثلهم فی التوراة و مثلهم فی ا لا نجيل (الفتح:۲۹)

۲: احمد ﷺ کے یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے

ومبشّرا برسول يأتی من بعدی اسمه ا حمد۔،

اہل علم اور طالبان حق پر اب باقرار مرزا جی بھی ظاہر ہوگیا ہوگا کہ مرزا جی نے اپنے دعوی کو آپ ہی باطل کر دیا ہے۔ جو حق تھا وہ خدا نے ظاہر کردیا کہ آیت مبشّرا برسول يأتي من بعدی اسمه ا حمد کا خاص مصداق حضرت محمد مصطفیٰ سید الانبیاء ہی ہے نہ کوئی اور۔

اگر اب بھی مرزائی حق بات کو قبول نہ کریں تو ان کی مرضی کیونکہ ہدایت سب کی اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے السلام عليكم و على من اتبع الهدى

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵۔ دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۱۹۔ صفر ۱۳۳۵ھ نمبر۶ جلد۱۴ ص ۵۔۷)

(اس موضوع پر مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں کے درمیان بحث چلتی رہی ہے۔ قادیانی پارٹی مرزا غلام احمد صاحب کو پیش گوئی اسمه ا حمد کا مصداق قرار دیتی ہے اور لاہوری پارٹی اس کے خلاف تھی۔ دونوں پارٹیوں کی بعض تحریریں ذیل میں نقل کی جاتی ہیں: یاد رہے کہ قادیانیوں نے جو جو دلائل اپنی تحریروں میں دیئے ہیں ان سب کا جواب مسلمان علماء نے دے رکھا ہے اور ہمارے اس سلسلہ کتب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی جا بجا موجود ہے۔ بہاء

الفضل قادیان ۱۵۔۱۹مئی ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۸۔۹۔ اسمه احمد: کے عنوان سے مرزا بشیر احمد ایم اے ولد مرزا غلام احمد قادیانی کا درج ذیل مضمون شائع ہوا:

قرآن شریف میں حضرت مسیح ناصری کی ایک پیش گوئی درج ہے جو ان کے بعد کسی ایسے رسول کی آمد کی خبر دیتی ہے جسکا اسم احمد ہوگا۔ اصل الفاظ پیش گوئی کے جو قرآن میں درج ہیں یہ ہیں:

قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انّی رسول اللّٰه الیکم مصدقا لما بین یدیّ من التوراة و مبشّرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد (الصف)۔

یعنی فرمایا عیسیٰ بن مریم نے کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف اللہ کی طرف سے ایک رسول ہوں مصدق ہوں اس کا جو میرے سامنے ہے یعنی تورات اور بشارت دیتا ہوں اس رسول کی جو میرے بعد آئے گا اور جسکا نا احمد ہوگا۔

پیشتر اس کے کہ ...اس موعود رسول کی تعیین کی جائے ہم پہلے الفاظ اسمه احمد کو ہی لیتے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ یہ الفاظ کس حد تک ہم کو تعیین کے کام میں مدد دیتے ہیں۔

پہلا لفظ اسم ہے یہ مشتق ہے وسم سے جس کے معنی نشان لگانے کے ہیں۔ تو گویا اس لحاظ سے اسم کے معنی ہوئے نشان۔ اور چونکہ نشان کی غرض تخصیص وتعیین ہوتی ہے اس لئے اسم کے پورے معنی ہوئے وہ نشان وغیرہ جس سے کس شئے کی تعیین وتخصیص ہو جائے۔

اب اسم کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک یہ کہ اسم سے مراد اسم ذات کو لیا جائے یعنی وہ نام جس سے کوئی شخص عام طور معروف ہو۔ خواہ حقیقت کے لحاظ سے اس نام کا مفہوم نام بردہ میں پایا جاوے یا نہ پایا جاوے۔ مثلاً بیسیوں ایسے دہریہ مل جائیں گے جن کا نام عبداللہ یا عبدالرحمٰن وغیرہ ہوگا، حالانکہ اگر حقیقت کے لحاظ سے دیکھیں تو وہ عبداللہ اور عبدالرحمٰن کے ناموں سے کوسوں دور ہوں گے۔ ایسے اسم کو جس میں حقیقت کا ہونا نہ ہونا ضروری نہ ہو، اسم ذات کہتے ہیں۔

دوسری اسم کی یہ صورت ہے مثلاً کسی شخص کا کوئی نام بطور اسم ذات کے تو نہ ہو، مگر اس نام کا مفہوم نمایاں طور پر اس شخص میں پایا جاوے۔ مثلاً محمد رسول اللہ ﷺ کا اسم ذات کے طور پر تو عبداللہ نام نہ تھا مگر عبداللہ کے مفہوم کے لحاظ سے محمد رسول اللہ سے بڑھ کر کوئی عبداللہ نہیں گذرا۔ ایسے نام کو اسم صفت کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو وله الاسماء الحسنی یعنی اللہ تعالیٰ کے تمام صفات پاک ہیں۔

غرض لفظ اسم دونوں معنوں میں آتا ہے اسم ذات اور اسم صفت کیونکہ یہ دونوں ایک حد تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعیین اور تخصیص کرنے والے ہوتے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان دونوں صورتوں میں اسمہ احمد والی پیش گوئی کس شخص پر چسپاں ہوتی ہے۔

عیسیٰ کے بعد دو شخص رسالت کے مدعی ہوئے۔ محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) (یہ بات درست نہیں، کیونکہ مسیلمہ اور اسود وغیرہ بھی مدعی رسالت تھے۔ بہاء) یا تو یہ پیش گوئی ابھی تک پوری ہی نہیں ہوئی اور اگر ہوئی ہے، تو پھر ان دونوں میں سے کسی پر ضرور چسپاں ہوگی (کیا قیامت آ چکی کہ اب کوئی اور جھوٹا مدعی نہیں آئے گا۔ بہا)

پہلے ہم لفظ اسم کے مفہوم اول یعنی اسم ذات کے لحاظ سے پیش گوئی کی تعیین کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کا اسم ذات محمد ﷺ تھا یہی نام آپ کا آپ کے بزرگوں نے رکھا، اور اسی نام سے آپ مشہور تھے۔ دوسری طرف مسیح موعود (مرزا) کا نام غلام احمد تھا۔ یہی نام ان کے والدین نے رکھا اور اسی نام سے وہ مشہور تھے۔

یہ سرسری نظر جو ہم نے ان دو مدعیان رسالت پر ڈالی تو ہم کو معلوم ہوا کہ یہ پیش گوئی کم از کم اسم ذات کے لحاظ سے ان ہر دو میں سے کسی پر بھی چسپاں نہیں ہوتی۔ تو پھر ماننا پڑا کہ یا تو پیش گوئی ابھی تک پوری نہیں ہوئی یا ہماری ظاہری نظر نے دھوکا کھایا۔

پہلی صورت چونکہ مسلمہ طور پر غلط ہے اس لئے دوسری صورت کو صحیح سمجھ کر پھر نظر ڈالتے ہیں تاکہ سرسری نظر نے لفظ احمد کو ان دو بزرگوں پر اسم ذات کے طور پر نہیں چسپاں کیا، تو شائد پیش گوئیوں میں جو اخفا کا پردہ ہوتا ہے اس کو خیال رکھتے ہوئے ہم ذرا گہری نظر سے لفظ احمد کا تعلق آنحضرت ﷺ یا مسیح موعود میں سے کسی کے ساتھ اسم ذات کے طور پر دیکھ سکیں۔ تاریخ اور احادیث صحیحہ (وضعیات الگ رکھ کر) شاہد ہیں کہ محمد رسول اللہ کا رسالت سے پہلے کبھی بھی احمد کے نام سے کوئی تعلق ثابت نہیں ہوسکتا۔ دعوی سے پہلے کی شرط اس واسطے ہے کہ دعوی کے بعد والا نام اول تو اسم ذات نہیں کہلا سکتا دوسرے خصم پر حجت نہیں۔ اگر دعوی سے بعد کا اپنے منہ سے آپ بولا ہوا نام بھی اسم ذات ہوسکتا ہے تو پھر تو امان اٹھ جاوے۔ مثلاً پیش گوئی ہو کہ عبدالرحمٰن نام ایک شخص مامور ہو کر آئے گا تو ایک شخص مسمی جمال دین اٹھے اور کہے کہ میرا نام ہی عبدالرحمٰن ہے۔ تو وہ صحیح نہ سمجھا جائے گا۔ مگر محمد رسول اللہ ﷺ کے معاملہ میں تو یہ جھگڑا بھی نہیں ہے کیونکہ انہوں نے اسم ذات کے طور پر دعوی کے بعد بھی کبھی اپنا نام احمد نہیں بتایا اگر کوئی دعوی کرے تو بار ثبوت اس کے ذمہ ہے۔ غرض محمد رسول اللہ کے معاملہ میں تو ہماری گہری نظر بھی ماندہ ہو کر واپس لوٹی کیونکہ بلحاظ اسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات کے کجا محمد اور کجا احمد۔

اب رہے مسیح موعود (مرزا قادیانی)، ان کے متعلق بھی جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہماری سرسری نظر تعیین کرنے سے قاصر رہی۔ اب ذرا گہری نظر ڈالیں۔ مسیح موعود (مرزا) کا نام جو عام مشہور تھا اور جو والدین نے رکھا غلام احمد تھا۔ یہ مرکب ہے لفظ غلام اور احمد سے۔ اب ہم نے دیکھنا ہے کہ ان ہر دو میں سے نام کا اصل اور ضروری حصہ کون سا ہے (مرزا صاحب تو: غلام احمد قادیانی، سے ۱۳۰۰ کا عدد نکال کر اپنی مسیحیت مہدویت مجددیت ثابت کرتے ہیں۔ اگر صرف احمد ہی ان کا نام ہو تو کون سا عدد نکلے گا؟ اور ان کا دعوی انہی کی دلیل سے غلط ٹھہرے گا۔ بہاء) یاد رہے کہ نام ہوتا ہے تعیین اور تخصیص کیلئے۔ اس اصل کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر ہم مسیح موعود (مرزا) کے خاندان کے ممبروں کے ناموں پر نظر ڈالیں اور تھوڑی دیر کے لئے تعصب کو الگ رکھیں، تو امید ہے کچھ نہ کچھ ہم کو ضرور نظر آ جائے گا۔

حضرت مسیح موعود (مرزا) کے والد کے چار بھائی تھے تو کل پانچ ہوئے۔ ان میں سے تین یہ ہیں: مرزا غلام حیدر، مرزا غلام مرتضی، مرزا غلام محی الدین۔ باقی دو بچپن میں فوت ہوئے اس لئے ان کے نام کی ابھی تک تحقیقات نہیں کر سکا۔ مگر اتنا پتہ چل گیا ہے کہ ان کے ناموں میں غلام کا لفظ ضرور تھا۔ تو اب غلام کا لفظ تو ان سب میں مشترک تھا، اسلئے یہ لفظ ان کے ناموں کا اصل حصہ نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ اس نے تخصیص پیدا نہیں کی بلکہ تخصیص پیدا کرنے والے حیدر اور مرتضی اور محی الدین الفاظ تھے پس اگر ان کو ہی اصل نام کہہ دیا جائے تو حرج نہیں۔

اب آگے چلئے: حضرت مسیح موعود دو بھائی تھے۔ آپ کا نام غلام احمد تھا اور آپ کے بڑے بھائی کا نام غلام قادر تھا۔ غور فرمایئے غلام کا لفظ پھر مشترک ہوا۔ اسم کا کام ہے ایک حد تک تخصیص کرنا وہ تخصیص کس لفظ نے قائم کی؟ ہمارا ضمیر بولتا ہے کہ ایک طرف احمد نے اور دوسری طرف قادر نے۔ پس جرح نہیں کہ انہی کو اصل نام سمجھا جاوے۔

مسیح موعود کے چچا مرزا غلام محی الدین کی نسل میں بھی یہی سلسلہ چلا۔ ان کے تین بیٹے ہوئے جن کے نام مرزا کمال الدین، مرزا نظام الدین اور مرزا امام الدین۔ ان میں دین کا لفظ مشترک ہے۔ اور امام اور نظام اور کمال نے تخصیص کی۔ پس وہی اصل نام ٹھہرے۔

پھر آگے چلئے مرزا غلام قادر جو مسیح موعود کے بڑے بھائی تھے ان کے ہاں ایک بیٹا ہوا جس کا نام رکھا گیا عبدالقادر۔ گویا اس نے اپنے باپ کے خصوصیت والے اصل نام کو ورثہ میں لیا۔

پھر یہی نہیں خود مسیح موعود (مرزا) کی اولاد کو لیجئے۔ دعوی کے بعد کی مثال تو آپ مانیں گے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، دعوے سے بہت سال پہلے جب آپ ابھی جوان ہی تھے اور بالکل گوشہ تنہائی میں اپنے دن کاٹتے تھے اور بیرونی دنیا میں کوئی آپ کو جانتا نہ تھا، آپ کے ہاں دولڑکے پیدا ہوئے جن کے نام رکھے گئے مرزا سلطان احمد اور مرزا فضل احمد (لیکن مرزا صاحب انہیں اپنی اولاد میں شمار ہی نہیں کرتے۔ بہاء۔) دیکھئے کہ اصل نام کو ورثہ میں لے لیا۔ وہ نام جس نے باپ کو چچا سے خصوصیت دی تھی۔

پھر اور سنئے حضرت مسیح موعود کے والد نے دو گاؤں آباد کئے اور ان دونوں کو اپنے دو بیٹوں کے نام پر موسوم کیا اور ایک کا نام رکھا قادر آباد اور دوسرے کا احمد آباد۔

ان سب باتوں سے نتیجہ نکلا کہ حضرت مسیح موعود کا گو پورا نام غلام احمد تھا (لیکن ۱۳۰۰ کا عدد تو لفظ: قادیانی، ساتھ ملانے سے پورا ہوتا ہے۔ مرزا کا نام صرف غلام احمد قرار دینے سے تو بیٹا اپنے ہی باپ کے دعوی کی تکذیب کر رہا ہے۔ بہاء) لیکن نام کا اصل اور ضروری حصہ یعنی وہ حصہ جس نے آپ کی ذات کی خصوصیت پیدا کی احمد تھا۔ اس لئے کوئی حرج نہیں اگر یہ کہا جاوے کہ آپ کا اصل اسم ذات احمد ہی تھا و هو المراد

مگر یاد رہے کہ یہ ہم نے شروع میں ہی مان لیا تھا کہ پہلی نظر ہم کو محمد رسول اللہ اور مسیح موعود دونوں کی طرف سے مایوس کرتی ہے۔ لیکن ہاں اگر انہی دو رسولوں میں سے کسی ایک پر پیش گوئی کو ضرور اسم ذات کے طور پر ہی چسپاں کرنا ہے، تو عقل سلیم کا یہی فتوی ہے کہ احمد جس کی پیش گوئی کی گئی تھی وہ مسیح موعود ہی تھے۔ خاص کر جب ہم یہ بھی خیال رکھیں کہ سنت اللہ کے موافق پیش گوئیوں میں ایک حد تک اخفا کا پردہ بھی ہوتا ہے اور وہ پردہ اس معاملہ میں غلام کے لفظ میں ہے، جو گو مسیح موعود کے نام کا اصل حصہ نہیں بلکہ ایک صرف زائد چیز ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا۔ مگر پھر بھی آخر نام کے ساتھ ہی ہے۔ باقی آئندہ۔

۲۷ نومبر۔ یکم دسمبر ۱۹۱۷ء الفضل قادیان کے صفحہ ۹۔۱۰ پر مولوی عمر الدین قادیانی شملوی، مولوی صدر الدین لاہوری احمدی کے جواب میں لکھتے ہیں:

ہمیں اس سے تو انکار نہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا ہے، لیکن ہم کہتے ہیں کہ غیر مبائعین (لاہوری گروپ) اور تمام غیر احمدیوں (مسلمانوں) کا یہ حق نہیں کہ وہ یہاں اس بنا پر اعتراض کریں کہ غلام احمد، احمد کس طرح ہو گیا۔ کیونکہ یہی اعتراض ان پر بھی پڑتا ہے جب کہ وہ اس نام کا مصداق آنحضرت ﷺ کو قرار دیتے ہیں جن کا اصل اسم مبارک محمد ہے نہ کہ احمد۔ جس طرح ان کے نزدیک محمد، پیش گوئی اسمه احمد کا مصداق ہے حالانکہ ان کا نام والدین نے احمد نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا، اور خدا نے بھی اس نام سے آپ کو مخاطب نہیں کیا۔ نماز میں اور تمام عبادات اسلامی میں بھی آپ کا اسم مبارک محمد ہی آتا ہے، اور کسی ایک حدیث میں نہیں پایا جاتا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہو کہ میں اسمہ احمد کی پیش گوئی کا مصداق ہوں۔ لیکن بایں ہمہ ان کے نزدیک یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ پر پوری ہو جاتی ہے تو کس قدر ظلم ہے کہ جب خدا تعالی اور اس کا رسول محمد ﷺ مہدی موعود کا نام احمد رکھیں اور خود وہ مہدی (یعنی مرزا قادیانی) کہے کہ میرا نام احمد ہے۔ اور نہ صرف یہ کہے کہ میرا نام احمد ہے بلکہ کھول کر کہدے کہ عیسی کی پیش گوئی اسمہ احمد کا مصداق میں ہوں، تو محمد کو احمد ماننے والے چلا اٹھیں کہ غلام احمد، احمد کس طرح ہو گیا۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ خدا کا کلام ہے اسی نے تمام احمد کے نشانات کو آپ کے وجود مبارک میں جمع کر دیا اب اس سے لڑو۔

مولوی صدرالدین صاحب نے یہ بھی ایک بات پیش کی کہ اگر احمد کے نام پر ہی سارا دار و مدار ہے تو شیخ احمد سرہندی اور سید احمد بریلوی کے نام تو صرف احمد تھے۔ ان پر کیوں یہ پیش گوئی پوری شدہ نہ سمجھ لی جاوے۔

میں نے کہا کہ صرف احمد نام ہونے سے تو کام نہیں چلتا، رسالت کا منصب بھی ساتھ ہے۔ دوسرے یہ کہ شیخ اور سید کے الفاظ تو وہاں بھی احمد کے ساتھ لگے ہوئے ہیں۔ اگر شیخ احمد، احمد بن سکتا ہے تو غلام احمد بھی احمد بن سکتا ہے۔

مولوی صدرالدین صاحب نے کہا کہ شیخ تو بزرگی کے لئے ہے۔

میں نے کہا جھوٹ ہے آپ اس دعوی کا ثبوت پیش کریں (دراصل شیخ اور سید تو ان دونوں کے نام کے ساتھ اس طرح ہے جیسے قادیانی کے نام کے ساتھ مرزا، یا بیگ تھا۔ کیونکہ سید ان کی ذات یا نسبی تعلق ہے۔ جیسے مرزا یا بیگ، قادیانی کی ذات یا نسبی تعلق کی وجہ سے ہے۔ بہاء) ورنہ مکتوبات میں ان کا نام شیخ احمد میں دکھا دیتا ہوں۔ شیخ ان کی ذات نہ تھی کہ یوں قیاس کر لیا جائے کہ ذات کو جزو نام بنا لیا گیا ہو۔ غرض یہ دونوں بزرگوار احمد کے نام سے موسوم نہ تھے۔

لطیفہ: مجھے تعجب آتا ہے کہ ہمارے مخالفین کیا کیا رنگ بدلتے ہیں۔ کبھی تو حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کرنے کے لئے ہمیں سناتے ہیں کہ صاحب شاہ نعمت اللہ ولی نے پیش گوئی کی تھی کہ

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرآنہ

اور کہتے ہیں کہ اس پیش گوئی کا ایک مصداق تو مرزا صاحب قادیانی ہیں اور دوسرے سرسید علی گڈھی۔ گویا انہوں نے مان لیا کہ حضرت مرزا صاحب کا نام احمد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ یہ عوام الناس کی یوں ہی واہیات باتیں ہیں، ان سے استدلال کرنا درست نہیں کیونکہ وہ قصیدہ جس میں مذکورہ بالا شعر آتا ہے میں نے بہت سے لوگوں کے گھروں میں بڑی حفاظت سے رکھا ہوا دیکھا ہے اور بہت خوش خط لکھ لکھ کر رکھا گیا ہے اور اس تحریر کے حاشیہ پر احمد کے لفظ پر نوٹ دیا گیا ہے۔ یعنی مرزا قادیانی اور سرسید علی گڈھی۔

(حاشیہ: یہ قصیدہ دراصل جعلی ہے اور کوئی شخص اس کا اصل دکھا نہیں سکتا۔ اور پھر اس میں ہمیشہ اضافہ ہی ہوتا رہتا ہے۔ پھر اس قصیدہ کے جعلی ہونے کے لئے اس کی اندرونی شہادت ہی کافی ہے اور وہ یہ ہے کہ اس میں لکھا ہے کہ مہدی موعود کا ظہور ۱۳۳۱ھ سے پہلے ہوگا اور حبیب اللہ خان اور نصراللہ خان اس کے علم بردار ہوں گے اور قوم افغان بمعیت مہدی کفار سے جنگ کرے گی اور فتح یاب ہوگی اور اس حال میں دجال ظاہر ہوگا تو مہدی اور حبیب اللہ اور نصراللہ جناب الٰہی میں التجا کریں گے وہ اسی حال میں ہوں گے کہ

در جامع دمشقی حاضر شوند ہمہ ہا
نازل شوند عیسیٰ از منزل آسمانہ

یعنی سب دمشق کی جامع مسجد میں جمع ہوں گے اور عیسیٰ منزل آسمان سے نازل ہوں گے۔ یہ کب ہوگا آگے شعر کے ساتھ ہی مقطع کا شعر ہے جس میں مدت بتائی ہے

خاموش باش نعمت اسرار حق مکن فاش
در سال کنت کنزاً باشد چنیں بیانہ

یعنی اے نعمت تو خاموش رہ اور راز خداوندی کو ظاہر نہ کر۔ در سال کنت کنزاً باشد چنیں بیانہ، یعنی ۱۳۳۱ھ میں یہ واقع ہوگا۔

اگر الفاظ شعر کو مدنظر رکھا جاوے تو کنت کنزاً کے عدد ۵۴۸ میں یہ واقع ہونا چاہیے تھا لیکن غیر احمدیوں کا خیال مدنظر رکھیں تو تمام مصرعہ کے اعداد ۱۳۳۱ میں ایسا ہونا تھا۔ مگر یہ سب جھوٹی رام کہانی تھی خدا کا پیارا مسیح وعدہ الٰہی اور تمام اولیاء کی خبروں کے مطابق چودھویں صدی کے عین سر پر ظاہر ہوا اور اپنا کام کر کے مظفر و منصور چلا بھی گیا اور منکرین ابھی سر اٹھائے آسمان کو تک رہے ہیں۔ جس طرح پہلے مسیح کے منکر یہود کا حال ہے کہ ابھی تک وہ اس مسیح کے منتظر ہیں ان کے نزدیک نہ مسیح آیا، نہ محمد، یہی حال منکرین مسیح موعود (مرزا) کا ہے۔ اور یقیناً اب کوئی مسیح آسمان سے وہ اترتا نہ دیکھیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جاوے گی کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارتا ہے اس کو قرآن سر بسر
اس کے مر جانے کی دیتا ہے خبر)

ایک دفعہ تو ایک مباحثہ میں ایک مخالف نے جالندھر میں یہ شعر بطور حجت پیش بھی کیا تھا

اور ایک دفعہ میرے ایک دوست جو امرتسر کے ہیں اور غیر احمدی ہیں وہ مولوی ثناء اللہ سے ملے اور مرزا صاحب کے متعلق ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے کہ شاہ نعمت اللہ ولی کی پیش گوئی تھی کہ دو جھوٹے احمد ہوں گے۔ سو مرزا صاحب ایک ہیں۔ اس لئے آپ اندازہ لگالیں کہ مخالفت کے وقت مرزا صاحب کا نام احمد، ثناء اللہ جیسا مخالف بھی مان جاتا ہے لیکن جب ہم کہتے ہیں کہ حضرت مہدی موعود احمد موعود ہیں تو جھٹ کہہ لیتے ہیں کہ یہ کیسے، ان کا نام تو غلام احمد ہے

شاہ نعمت اللہ کی اصل پیش گوئی یہ ہے کہ مہدی موعود کا نام احمد ہے۔ چنانچہ ان کا ایک قصیدہ جو آج سے قریباً اسّی (۸۰) برس پہلے حضرت مولانا اسماعیل شہید کے ہاتھوں ان کی کتاب اربعین فی احوال المہدیین میں شائع ہو چکا ہے اس میں شاہ صاحب حضرت مہدی کا نام اس طرح بیان کرتے ہیں

ا ح م و دال میخوانم
نام آں نامدار مے بینم

نہ صرف مہدی موعود کا کام ہی بیان کرتے ہیں بلکہ ان کے بعد حضرت محمود کی خلافت کا ذکر بھی کھلے لفظوں میں کرتے ہیں:

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

اب معاملہ صاف ہے کہ اگر حضرت مرزا صاحب مہدی موعود ہیں اور یقیناً وہ ہیں تو بتاؤ ان کا نام احمد ہے یا نہیں۔ اگر کہو نہیں تو پھر تم صاف شائع کر دو کہ حضرت مرزا صاحب مہدی موعود نہیں اور نہ وہ شاہ صاحب کی مذکورہ بالا پیش گوئی کے مصداق ہی ہیں تاکہ معاملہ صاف ہو جائے (یہ خطاب لاہوری مرزائیوں کو ہے۔ بہاء۔ اور یاد رہے کہ قصیدہ نعمت اللہ ولی کی تحقیق پروفیسر براؤن وغیرہ کی کتابوں سے تحریک ختم نبوت جلد ۳۹ میں نقل کی جا چکی ہے۔ اور ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے تحریف شدہ قصیدہ سے اپنا دعوی ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ بہاء) اور یہ تم خوب جانتے ہو کہ حضرت مسیح موعود نے اس پیش گوئی کو شهادت الملهمين کے ضمن میں بڑے شدومد سے پیش کیا ہے اس لئے اب تو صرف یہی صورت بچاؤ کی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کے دعوی کا ہی انکار کر دو۔ ورنہ تمہیں ماننا ہی پڑے گا کہ حضرت صاحب ہی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد موعود، ہیں لا غیر۔ کیا ہی خوب فرمایا ہے حضرت مہدی موعود نے

احمد..نامِ من است۔ آخریں جامے ہمیں جام من است۔

عمر الدین احمدی از شملہ)

سلطان القلم یا شکستہ قلم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ نومبر میں ایک مضمون بعنوان

مرزا صاحب بحیثیت سلطان القلم

نکلا تھا۔ اس مضمون میں ہم نے مرزا صاحب قادیانی کے سلطان القلم ہونے کے ذکر میں ثابت کیا تھا کہ مرزا صاحب نے بحیثیت مناظر اور مصنف ہونے کے بھی فن مناظرہ میں کوئی ایجاد نہیں کی جس سے اہل علم مستفید ہوں۔

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں نے مرزا صاحب کی تعریفوں کے پل باندھتے ہوئے اون کا ایک مضمون نقل کیا تھا کہ فی ستّة ایّام کی تفسیر جو مرزا صاحب نے کی ہے وہ ایسی ہے ویسی ہے، اوس پر جو ہم نے اعتراض کیا کہ یہ تفسیر بجائے مفید ہونے کے خود قرآن شریف کی دیگر آیات کے بھی خلاف ہے، اس کا جواب تو پیغام صلح نے کچھ نہ دیا (دسمبر کے پرچے میں دیا ہے جس کا جواب انشاء اللہ دیا جائے گا۔ اڈیٹر اہل حدیث) نہ ہمارے سوال کو اوٹھایا۔ البتہ ایک اور طرح سے مرزا صاحب کا سلطان القلم ہونا ثابت کرنا چاہا جس سے بجائے سلطان القلم ہونے کے شکستہ قلم ثابت ہوتے ہیں جسکی تفصیل یہ ہے پیغام صلح نے لکھا ہے کہ

۲۸ نومبر کو جو مولوی ثناء اللہ کا لاہور میں آریہ سماج سے مباحثہ ہوا جس میں آریہ سماجی دم بخود تھے اس مباحثہ میں جو کچھ مولوی ثناء اللہ نے کہا یہ سارا مضمون حضرت مرزا صاحب کی کتاب چشمہ معرفت سے لیا گیا جس کا مضمون نومبر ۱۹۰۷ء کو آریہ سماج میں مرزا صاحب کی طرف سے سنایا گیا تھا اس لئے اوس میں برکت تھی اور اسی لئے مولوی ثناء اللہ فتح یاب ہوا (قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشن کی بھول بھلیوں میں یہ بھی داخل ہے کہ دنیا میں کسی عالم کی تقریر یا تحریر اچھی ہو تو جھٹ سے کہہ دیا کرتے ہیں کہ یہ مضمون ہمارے حضرت صاحب کی کتابوں سے لیا گیا ہے۔ ۲۷ نومبر کو لاہور میں آریوں کا مباحثہ عیسائیوں سے ہوا قادیانی اخبار لکھتا ہے کہ:

آریوں کو اس میں کامیابی ہوئی کیونکہ انہوں نے پادری پر وہی اعتراض کیا تھا جو حضرت مرزا صاحب نے کیا ہوا تھا اسی برکت سے وہ غالب رہے، سچ ہے: جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے ۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

اس لئے ہم واقعات تاریخ وار پبلک کے سامنے رکھ دیتے ہیں تاکہ اصل حال منکشف ہو سکے۔

۱۸۹۷ء۔۱۸۹۸ء کو میرا (یعنی ثناء اللہ کا) اور ماسٹر آتمارام امرتسری آریہ سماجی کا تحریری مباحثہ ہوا، جو رسالہ آریہ مسافر جالندھر میں چھپتا رہا۔ جس کو بعد ختم میں نے، الہامی کتاب، کے نام سے شائع کیا۔ اس میں میرا اصول یہی تھا کہ الہامی کتاب وہ ہونی چاہیے جو انسانی جملہ ضروریات کو کافی ہو۔ چنانچہ میں نے آیات قرآنی لکھ کر ماسٹر آتمارام صاحب سے اوس مضامین کے ویدمنتروں کا تقاضا کیا جو وہ نہ دے سکے (اڈیٹر پیغام اس کتاب کو دیکھ چکے ہیں ۱۲ دسمبر کے پرچے میں اس کا حوالہ دیا ہے۔اڈیٹر اہل حدیث)

اس کے چندروز بعد دسمبر ۱۸۹۹ء میں اس اصول سے ایک کتاب، تقابل ثلاثہ، تورات انجیل اور قرآن کا مقابلہ میں نے شائع کی جس میں انسانی ضروریات میں ان تینوں کتابوں کی اصل تعلیم کا مقابلہ کیا جس مقابلہ میں قرآن مجید ہی پاس رہا۔ پھر ۱۹۰۷ء میں آریہ کانفرنس کے لئے میں نے ایک مختصر مضمون لکھ کر چھپوایا جسکا نام تھا القرآن العظیم۔ یہ مضمون حسب دعوت آریہ سماج لاہور میں نے اسی جلسہ میں سنانے کے لئے لکھا تھا جس میں مرزا صاحب کا مضمون چشمہ معرفت سنایا گیا تھا۔ مگر مجھ سے آریہ سماج نے بدعہدی کر کے وقت نہ دیا۔ چنانچہ میں نے بذریعہ اشتہار آریہ سماج کو متنبہ کر دیا اور مضمون بھی کتاب کی صورت میں شائع کر دیا جو مرزا صاحب کے مضمون سے پہلے ملک میں شائع ہوا۔

۲۸ نومبر کو اور جو میری تحریر سے بتصدیق پیغام صلح اسلام کو کفر پر فتح حاصل ہوئی تو تقریر کرتے وقت یہی رسالہ القرآن العظیم میرے ہاتھ میں تھا جس کی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری برکت تھی۔

یہ ہیں سچے واقعات کہ مرزا صاحب نے جو مضمون ۱۹۰۷ء کو لکھا وہ ۹۷۔۱۸۹۸ء کو میں شائع کر چکا تھا۔ جس کا نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب قادیانی بحیثیت مناظر ہم سے مستفید ہوتے تھے۔ ہم نے ان سے کسی علمی اصول میں فائدہ نہیں اٹھایا، اور اٹھاتے بھی کیسے۔ مرزا صاحب کی مایہ ناز تصنیف جو غیر مسلموں کے مقابلہ پر لکھی گئی ہے براہین احمد یہ ہے، جس ساری کا خلاصہ دو لفظوں میں آ سکتا ہے وہ یہ کہ اسلام ایسا پاک مذہب ہے کہ اس کے اتباع سے میرے جیسے پاک اور مکمل آدمی پیدا ہو سکتے ہیں ۔بس یہی ایک صغری ہے جس کو ہر جگہ مرزا صاحب بالفاظ مختلفہ پیش کرتے رہتے تھے ۔ناواقفوں کی تو ہم کہتے نہیں واقفوں سے اون کا یہ اصول مخفی نہیں لیکن یہ مرحلہ خارجی طور سے طے ہونا باقی ہے کہ آپ کیسے مکمل تھے۔ اسکے لئے آپ کی پیشینگوئیاں جو روحانی صفائی کی مظہر ہیں موجود ہیں جو ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں جمع ہیں۔

چیلنج: ہم اس امر پر بحث کرنے کیلئے بھی تیار ہیں کہ مرزا صاحب نے علمی حیثیت سے بھی کوئی خدمت نہیں کی بلکہ جس طریق سے بھی وہ بحث کرتے اور لکھتے رہے سوائے اپنی شخصیت کے باقی سب علماء اسلام کی اقتداء ہے امامت نہیں۔ کوئی ہے جو ہم سے اس کا ثبوت لینے کو میدان میں آئے۔

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۲ دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۲۶ صفر ۱۳۳۵ھ نمبر ۷ جلد ۱۴ ص ۵)

مرزا صاحب کی سرخ مثل کے متعلق ایک درخواست

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

جناب مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کے جس مسودہ (مسل) پر اللہ تعالی نے سرخ روشنائی سے دستخط فرمائے ہیں وہ کاغذات اب کہاں اور کس کی تحویل میں ہیں۔ بندہ صرف اپنے متعلق بعض احکام دیکھنا چاہتا ہے اور اگر بعض امورات کے متعلق نقل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت ہوتو وہ کیسے اور کس طریق وشرح سے ملے گی۔

یہ تو ظاہر بات ہے کہ عملاً دستخط اوسی تحریر پر ہوتا ہے جسکا وجود ہو، ورنہ کشفی (خیالی) تحریرات پر دستخط بھی کشفی (خیالی) ہی ہوتے ہیں، جن کو ظاہر بین آنکھیں مطلق نہ دیکھ سکیں اور یہ بھی غیر ممکن ہے کہ ایک معمولی خاک کا پتلا تو محض ارادہ (خیال) سے تمام کائنات کا انتظام مرتب کر لے اور وہ ذات ارفع واعلی وجل ثناۂ واسمہ کو معمولی جسمی سیاہی وقلم دوات کا احتیاج (دستخط کے لئے) ہو؟

پس جب دستخط سرخ روشنائی سے ہوتے ہیں اور وہ صریح دیکھی گئی اور دیکھے جارہی ہے اور اون کی چشم دید شہادت حلف سے بیان کی جاتی ہے،تو یقیناً اصل مسودہ (تحریر) سے بھی بہتیرے کا غذات سیاہ ہوں گے جن کو غالباً سر دست ظاہر کرنا خلاف مصلحت تصور کیا جاتا ہوگا۔ اور میں بھی اون کے ظاہر اور مشتہر کرنے پر اصرار نہیں کرتا اور نہ ہی کسی دیگر شخص یا اشخاص کے کام یا کاموں میں دخل دینا پسند کرتا ہوں۔ مجھے تو صرف اپنی سرنوشت کے متعلق ہی معلوم کرنا ہے اور محض چند فقرات کی نقل باضابطہ چاہتا ہوں اور ہاں اس کے لئے بھی تیار ہوں کہ مناسب طریق پر صرف اصل مسل (کاغذات یا مسودہ) ہی ملاحظہ کرایا جائے جس کی بابت ادائے فیس میں مطلق تامل نہ کروں گا۔زیادہ نیاز والسلام۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

درخواست ہذا معقول ہے۔آپ کی درخواست منظور ہو جائے تو مہربانی کر کے سرسری سے اوس مسل میں خاتمہ جنگ (جنگ عظیم اول) کی تاریخ بھی ملاحظہ کر لیجئے گا ،تاکہ بنی نوع انسان کو اطمینان ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۲ دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۲۶ صفر ۱۳۳۵ھ نمبر ۷ جلد ۱۴ ص ۷)

بصری خواب

جناب مولانا صاحب! ہم چند مسلمان بصرہ میں اکٹھے مقیم ہیں جن میں سے دو مرزائی اور بندہ نام کا اہل حدیث۔ اور باقی سب حنفی خیالات کے ہیں۔ ہم لوگ ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خیمہ میں نو،نو (۹) کی تعداد میں رہتے ہیں۔ہمارے خیمے میں ہم آٹھ آدمی ہے جن میں ایک مرزائی اور باقی سب مسلمان ہیں۔ہماری دل لگی ہمیشہ بحث مباحثہ ہی سے ہوتی ہے۔چنانچہ ۲۹ نومبر ۱۹۱۶ء کی شام کے بعد ہم سب لوگ آپس میں اپنی بحث دائمی کو ختم کر کے سو گئے تو بندہ نے سوتے وقت نہایت عاجزی سے دعا مانگی

اے اللہ کیوں ہمارے روزروز کے جھگڑوں کا فیصلہ نہیں کرتا۔تو ہی زمین و آسمان کا خالق ہے اورعوزی رسان غیب دان ہے۔آج کی رات مجھ پر ظاہر فرما کہ مرزا قادیانی اپنے دعوی میں سچا ہے یا جھوٹا۔آج اس کی حقیقت اس عاجز پر کھول،

تو بندہ اسی فکر میں سو گیا۔رات کو دیکھتا ہوں کہ ایک شخص نے غیب سے آواز دی کہ پڑھ (اس شخص کو ہرگز نہیں دیکھا) قرآن کو حفظ کیوں نہیں کرتا۔چنانچہ اسی وقت حفظ کرنا شروع کیا،تو تین سیپارے خواب ہی میں حفظ کر لئے۔لیکن ذیل کی آیت پر بڑا زور دیا گیا وہ یہ ہے

و بشّر الّذین آمنوا و عملوا الصّالحات

سے لے کر خالدین فیھا

تک کئی بار آواز آئی کہ پھر پڑھو اور سمجھو پھر آنکھ کھل گئی تو سخت حیران ہوا کہ مرزا صاحب کی بابت تو کچھ پتہ نہیں ملا۔پھر سو گیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص کہتا ہے کہ،شائد وہ سمجھ جاویں تو ہم تینوں آدمی اس مرزائی دوست کو جبراً کہنے لگے کہ مرزا صاحب سے توبہ کر۔تو پھر اس شخص سے میں نے پوچھا کہ مرزا غلام احمد کہاں ہے؟ جو نبوت کا مدعی ہے تو آواز آئی کہ اوس جگہ کسی مومن کو جانے کا حکم نہیں ہے یہ خواہش ہرگز نہ کرو۔

مجھے امید ہے کہ آپ ضرور اس مضمون کو پرچہ اہل حدیث کے ذریعہ شائع کر کے تعبیر سے مشکور فرماویں گئے ناامید نہ کریں گے۔

شیر محمد خریدار اہل حدیث نمبر ۴۴۱۳۔از بصرہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۱۶ء مطابق ۳ ربیع الاول۔نمبر ۸ جلد ۱۴ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان القلم نہیں، شکستہ قلم ۔ ۲

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر کے گزشتہ نمبروں میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے کہ ہم نے بدلائل واضحہ ثابت کر دیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بحیثیت مسیحائی تو کیا کیا ہوتا، وہ تو صرف ہوائی قلعہ تھا جس کا کوئی افسوس نہیں۔ افسوس یہ ہے کہ آپ نے بحیثیت ایک عالم اور متکلم ہونے کے بھی علم کلام یعنی فن مناظرہ میں کوئی جدت نہ دکھائی۔ لاہور کے اخبار پیغام صلح نے بڑی لفاظی سے لکھا تھا کہ جناب مرزا صاحب نے فی ستّة ایّام کی جو تفسیر کی ہے وہ ایسی ہے، ویسی ہے۔ اس کا جواب ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ نومبر میں دیا تھا کہ یہ تفسیر ایسی ہے کہ خود قرآن مجید کے بھی برخلاف ہے۔

اب پیغام صلح لاہور نے پھر سنبھالا لے کر لکھا ہے کہ،

ہمارے مرزا صاحب ایسے ہیں کہ خود مولوی ثناء اللہ بھی ان کی کتابوں سے مدد لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ الہامی کتاب کے مباحثہ میں بمقابلہ آریہ مناظر انہوں نے مرزا صاحب کی ایک کتاب سے فائدہ حاصل کیا۔ پیغام صلح کے الفاظ یہ ہیں:

> اس وقت ہمارے سامنے الہامی کتاب کے نام سے مولوی ثناء اللہ کا وہ مشہور مناظرہ ہے جو انہوں نے راؤ بہادر ماسٹر آتمارام جی امرتسری کے ساتھ اس موضوع پر کیا تھا کہ وید اور قرآن میں سے کون سی کتاب الہامی ہے۔ اس کے صفحہ سات پر آریہ معترض نے قرآن کے غیر الہامی ہونے پر یہ دلیل دی ہے کہ، قرآن جس زبان میں ہے وہ مصنوعی اور ناقص زبان ہے اور ساتھ ہی سب سے اول یا پرانی زبان بھی نہیں۔
>
> اس اعتراض کا جواب مولوی ثناء اللہ نے اپنے پاس سے تو کیا دینا تھا، ہاں ایک ہی رستہ اس کے لئے تھا، اور اس میں بھی حضرت مسیح موعود ہاں سلطان القلم کے معلومات اور فوائد علمیہ سے مستفید ہوئے بغیر چارہ نہ تھا جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی طریق اور طریق استدلال متکلمانہ حیثیت میں پانے سے آج اسے انکار ہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مولوی فاضل ڈگری یافتہ مناظر کو آریہ معترض سے جان چھڑانے کے لئے یہ کہہ کر کھلے طور پر حضرت مرزا صاحب کے، علمی طریق اور طریق استدلال کے متکلمانہ حیثیت میں، موجود ہونے کا اقرار کرنا پڑا کہ، آگے جو آپ (آریہ معترض) نے عربی زبان کے متعلق طول بلا طائل تقریر کی ہے میرے مضمون سے خارج ہے اس لئے میں اس کا جواب دینا اپنا فرض نہیں جانتا اس کا جواب لینا ہو تو مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب منن الرحمن ملاحظہ کریں۔ (پیغام صلح لاہور ۱۲ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۲ کالم ۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے دوست نے یہ الزام دے کر اپنا جی تو خوش کر لیا ہو گا اور اپنے ناواقف ناظرین کے سامنے یہ امر ثابت کر دیا ہو گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے معلومات سے علماء مستفید ہوتے تھے مگر جب اوس کو اس کی حقیقت معلوم ہو گی تو بہت پچھتائے گا کہ میں نے کیا کہہ دیا۔

سنئے! اس وقت ہماری گفتگو متکلمانہ اور مناظرانہ رنگ میں ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بحیثیت ایک مناظر ہونے کے کوئی جدید اصول علم کلام میں ایجاد نہیں کیا۔ کتاب منن الرحمن (اگر عدم سے جود میں آئی ہے) ایک لغت کی کتاب ہے علم کلام کی نہیں۔ اسلئے میں نے اپنے جواب میں آریہ کے بے جا سوال کو اودھر ٹال دیا تھا کیونکہ لٹریری بحث اور ہے، علم مناظرہ اور۔ کیا صاحب قاموس اور جوہری، جو لغت کے امام ہیں، علم کلام میں بھی کوئی رتبہ رکھتے ہیں۔ واقفی نہ ہو تو اپنے احسن المناظرین (محمد احسن امروہی) سے پوچھئے۔

علاوہ اس کے آپ کے اس حوالہ سے بھی ہمارا مدعا دوسری طرح ثابت ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب نے علمی حیثیت سے کوئی کام ایسا نہیں جس سے اہل علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستفید ہوں۔ کتاب منن الرحمن بھی اگر کوئی مفید ہے، تو کہاں ہے اوس کو پیش کیجئے اور بتلایئے کہ اس کے فلان مضمون سے استفادہ ہوسکتا ہے۔ جب وہ کتاب ہی ابھی تک رحم مادر سے باہر نہیں آئی، تو بحیثیت افادہ اور استفادہ اوس کا ذکر ہی کیا۔ وہ تو اس نازنین معشوق کے وعدوں کی طرح ہے جسکا نقشہ کسی دل جلے نے یوں بتلایا ہے

ما مواعیدھا الا الاباطیل

اس لئے میں نے اپنی اسی الہامی کتاب کے حاشیہ پر افسوس کیا ہے کہ یہ کتاب موجود نہ ہوئی۔ آپ نے اوس مقام کے حاشیہ پر غور کیا ہوتا کہ میں نے دراصل یہ ایک چوٹ کی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے کارناموں میں اگر کوئی چیز تھی تو یہ تھی، افسوس ہے یہ بھی موجود نہ ہوئی۔

ہمارے اصل اعتراض (کہ مرزا صاحب قادیانی نے فی ستّة ایام کی تفسیر کی ہے کہ چھ ایام سے مراد چھ مراتب ہیں، دوسری آیت کے خلاف ہے) کو اڈیٹر پیغام صلح نے ایک الزامی جواب سے اٹھانا چاہا ہے وہ یہ کہ تم نے کتاب حق پرکاش میں خود بھی یہی جواب دیا ہے چنانچہ پیغام صلح کے الفاظ یہ ہیں:

ہمارے مولوی فاضل اڈیٹر نے واقعی بات تو بہت دور کی کہی لیکن ساتھ ہی اپنا منہ بھی جھلس ہی لیا۔ بہتر ہوتا کہ اس اعتراض کو اہل حدیث میں شائع کرنے سے پہلے اپنی مایہ ناز کتاب حق پرکاش کو بھی جلا دیا ہوتا جسکے صفحہ ۱۳۳ پر بعینہ انہی الفاظ میں نہیں، تو اسی طرز کا جواب اسی آیت

انّ ربّکم الّذی خلق السّماوات و الارض فی ستّة ایّام ثمّ استوی علی العرش

پر سوامی دیانند کے اس اعتراض کے جواب میں کہ

کیا خدا کو دنیا چھ دن میں بنانی پڑتی ہے، قرآن میں جب لکھا ہے کہ: ہوجا۔ اور اتنا کہنے سے دنیا ہوگئی تو پھر چھ دن لگنا جھوٹ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں دیا ہے کہ:

خدا کے کاموں میں آپ کو ہمیشہ شبہ ہوتا ہے۔ کیا چھ مہینوں میں کھیت پکتے ہیں۔ نو مہینوں میں آدم زاد اور گئو ماتا بچہ دیتی ہے۔ خدا کو سال بھر تک بچہ بنانا پڑتا ہے (توبہ توبہ)..دنیا کی مختلف کیفیتیں خدا نے پیدا کی ہیں۔ جب کسی کیفیت کو حسب اقتضاء حکمت پیدا کرنا چاہا، ہو جا، کہا، وہ کیفیت ہو گئی، آپ نے اگر بچہ کی پیدائش پر غور کیا ہوتا تو آپ کو معلوم ہوتا کہ بظاہر تو بچہ کی پیدائش میں نو ماہ لگ جاتے ہیں مگر حقیقت میں اس کی ان گنت کیفیات ہوتی ہیں کہ ہر آن بدلتی ہیں اور ہر آن خدا ان کو اپنے قانون قدرت سے، ہو جا، کہتا ہے اور وہ ہوتی جاتی ہیں۔ پس دونوں آیتوں کا مطلب بالکل متفق ہے فرق صرف آپ کی سمجھ یا تعصب کا ہے، سو اسے چھوڑ یئے۔

(حق پرکاش۔ص ۱۳۳)

اب اس عبارت میں خود مولوی ثناء اللہ نے زمین و آسمان کا چھ دن میں پیدا کیا جانا اسی رنگ میں مانا ہے جس رنگ میں حضرت مسیح موعود نے بیان کیا ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے چھ یوم کو مراتب سے تعبیر کیا ہے اور مولوی ثناء اللہ انہی مراتب کو کیفیات کے نام سے پکارتے ہیں۔ باقی جن مثالوں بچہ وغیرہ کی پیدائش سے انہوں نے اپنے مطلب کو واضح کیا ہے انہی مثالوں سے حضرت مسیح موعود نے۔

بات تو وہی رہی۔ دونوں کا مطلب بالکل متفق ہے۔ فرق صرف آپ کی سمجھ یا تعصب کا ہے۔ سو اسے چھوڑ یئے۔ (پیغام صلح، ۱۲ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس جواب میں بھی آپ دور کی کوڑی لائے ہیں میرے سامنے جو اعتراض پیش ہوا تھا اوس کا مطلب دو آیتوں میں تعارض تھا۔ میرے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل کام تو چھ دنوں میں ہوا، مگر اوس کے ضمن میں جو کیفیات مختلفہ اور غیر محدود ہیں اون کے لئے ہر آن، کن، کہا جاتا تھا۔ اس میں یہ کہاں ہے کہ چھ دنوں سے چھ مراتب مراد ہیں۔ بلکہ میری تقریر تو واضح ہے کہ چھ دنوں سے چھ یوم مراد ہیں جو مجموعہ کام کے لئے ظرف زمان ہیں اسکو مرزا صاحب کی طرف کھینچ کر لے جانا وہی مثال ہے۔

جدھر دیکھتا ہوں اودھر تو ہی تو ہے۔

اب سب ضمنی باتوں کو ختم کرنے کے بعد آپ اصل سوال پر متوجہ ہوئے ہیں یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تفسیر کو قرآنی مخالفت سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اب ہم اس دوسری آیت کو لیتے ہیں جسکو آپ نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی تصریحات کے خلاف ٹھہرایا ہے۔ اس میں بھی قرآن نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ زمین کو دو دن میں اور آسمان کو دو دن میں، یعنی دونوں کو چار دن میں بنایا۔ اگر ایسا ہو تو اس سے تو قرآن میں تناقض ماننا پڑتا ہے۔

(پیغام صلح لاہور۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لیجئے جناب قرآن مجید کا پارہ ۲۵ رکوع ۱۶ نکالئے۔ وہاں آپ کو صاف صاف یہ الفاظ ملیں گے خلق الا رض فی یومین

آیت کے الفاظ صرف چار ہیں۔

۱۔ خلق ۔۲۔ الارض۔ ۳۔ فی ۔۴۔ یومین۔

پس معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالی نے زمین کو دو دنوں میں پیدا کیا۔ اسی آیت میں آسمان کی پیدائش کا ذکر بھی آپ کو ملے گا جو یوں ہے

فقضاھنّ سبع سماوات فی یو مین ۔

پس آسمان کو دو دنوں میں پورا پیدا کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر صاحب! آپ کے سوال کا جواب تو ہم نے دے دیا۔ اب ہم آپ کا تناقض سننا چاہتے ہیں، جس سے آپ ہم کو ڈراتے ہیں۔ کہیں وہی تو نہیں جو کسی زندہ دل نے کہا ہے کہ قرآن میں تعارض ہے کیونکہ ایک جگہ مذکور ہے

انّا انزلناہ فی لیلۃ القدر

دوسری جگہ مذکور ہے

انّا انز لناہ قر یباً من القا دیان

باقی آپ کے طعن وطنز کا جواب صرف یہی ہے: ایاز قدر خود بشناس

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد۱۴۔ نمبر۹۔ مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۔۳)

مرزا صاحب قادیانی کا فرشتہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں (لاہوری اور قادیانی) میں آج کل مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی بابت سخت جھگڑا برپا ہے۔ مولوی صاحب ایک پرانے مرزائی ہیں۔ قادیانی خلیفہ ثانی کے انتخاب کے وقت آپ خلیفہ کی طرف تھے۔ چنانچہ انہی کے فیصلے سے وہ خلیفہ ہوئے۔ اب انہوں نے لاہوریوں کا ساتھ دیا اور اون کے عقائد کی تائید میں ایک کتاب لکھی۔ جس کے بھروسہ پر لاہوری پارٹی، قادیانی پارٹی پر زور دے رہی ہے کہ چونکہ مولوی محمد احسن صاحب کو حضرت اقدس (مرزا) اپنا فرشتہ کہا کرتے تھے، ان پر بہت بھروسہ رکھتے تھے، ان کا ساختہ پرداختہ منظور کرتے تھے،....

ادھر سے جواب ملتا ہے مولوی احسن اب سٹھیا گیا ہے۔ دیوانہ ہے، مخبوط الحواس وغیرہ ہے۔

ہمارے خیال میں قادیانی پارٹی کے یہ جواب اوسی قصہ کے مشابہ ہیں جو عبد اللہ بن سلامؓ اور یہودیوں کا مشہور ہے کہ جب عبد اللہ بن سلام (جو یہودیوں میں ایک ممتاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان سے تھے) مسلمان ہوئے تو اون کو غائب کر کے آنحضرتﷺ نے یہودیوں سے اوس کی بابت رائے پوچھی تو انہوں نے کہا:

خیر نا وابن خیر نا ۔(وہ بھی بہت اچھا اور اس کا باپ بھی بہت اچھا)

اتنا سن کر حضرت عبداللہؓ بن سلام نکل آئے اور کلمہ شہادت پڑھا تو فوراً سے پہلے یہودیوں نے کہہ دیا

شرّ نا و ابن شرّ نا۔(یہ بھی برا، اور اسکا باپ بھی برا تھا)

اسی طرح یہ قادیانی جوابات ہیں کہ مطلب کے وقت فرشتہ اور بے مطلب ہاروت ماروت۔

لیکن انصاف یہ ہے کہ ایک جواب قادیانی پارٹی کا معقول ہے کہ خلافت ثانیہ کے انعقاد کے وقت مولوی احسن صاحب امروہی کی رائے سے قوم نے میاں محمود کو منتخب کیا تھا۔ اوس وقت لاہوری پارٹی نے اس فرشتہ کو فرشتہ مسیح سمجھ کر انتخاب خلیفہ کیوں تسلیم نہ کیا تھا در اصل اس فرشتہ کی توہین کی بنیاد لاہوریوں نے رکھی ہے ہمارے خیال میں بھی یہی ہے کہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے مطلب پر ہیں۔ ورنہ دل سے دونوں اس فرشتے کے حق میں وہی کہتی ہوں گی جو ایسے فرشتوں کے حق میں مدت ہوئی پہلے کہا جاچکا ہے

واعظ شہر کہ مردم ملکش مے خوانند
قول ما نیز ہمیں ست کہ او مردم نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۴۔ نمبر ۹۔ مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۳)

قادیان میں مسٹر مظہر الحق پر عتاب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مونگیر علاقہ پٹنہ میں ایک مسجد کے متعلق محمدیوں اور احمدیوں (مرزائیوں) کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدمہ ہے۔ محمدی مسلمانوں نے ان کو مسجد سے نکال دیا۔ عدالت تک نوبت پہنچی۔ ابتدائی عدالت ججی میں فیصلہ ہوا کہ مرزائیوں کو محمدی مسلمانوں کی مساجد میں جانے کا حق نہیں۔ اب اس کی اپیل ہائی کورٹ پٹنہ میں پیش ہے۔

مرزائیوں کی طرف سے چودہری ظفر اللہ خان بیرسٹر پنجاب سے گئے تھے اور مسلمانوں کی طرف سے آنرایبل مسٹر مظہر الحق مشہور بیرسٹر بانکی پور (پٹنہ) پیروکار تھے۔

(بقول قادیانی اخبارات) مسٹر مظہر الحق نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزائی لوگ چونکہ اسلام سے خارج ہیں اس لئے اون کو اسلامی مساجد میں اداء رسوم مذہبی کا حق نہیں۔ قادیانی اخبار مسٹر مظہر الحق پر سخت خفا ہیں اور اس خفگی میں یہ تو نہیں کہتے کہ مسٹر موصوف خود کافر ہے کیونکہ وہ جانتے ہیں وہاں کفر کی کوئی قدر نہیں وہاں سے یہی جواب آئے گا

اب تو تکفیر سے ڈرتا نہیں واعظ! مسٹر
پہلے کہہ دیتے تو لے دے کے منایا جاتا

اس لئے اونہوں نے مسٹر مظہر الحق کو شرمندہ کرنے کیلئے بمبئی مسلم لیگ کے واقعات یاد کرائے ہیں کہ ابھی کل کا ذکر ہے بمبئی کی مسلم لیگ میں لوگوں نے مسٹر مظہر الحق کی تقریر پر کہا تھا یہ داڑھی منڈے خود تو مسلمان ہیں (نہیں؟) یہ مجلس مسلمانوں کی کہاں ہوگی۔ آج یہی مسٹر مظہر الحق ہم کو کافر بناتا ہے۔ وغیرہ

مگر ہم حیران ہیں کہ یہ خفگی کیسی اور ناراضگی کیا؟ جب تم لوگ خود کہتے ہو کہ تمام دنیا کے مسلمان کافر ہیں،

کیوں؟

اس لئے کہ مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے۔

بہت خوب، تو اسی اصول سے وہ بھی کہہ سکتے ہیں قادیانی کافر ہیں،

کیوں؟ اس لئے کہ جھوٹے نبی کو مانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر تنقیح یہ ٹھہرتی ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت کا فیصلہ کرو۔ اس کے متعلق جواب ملتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کو تلاش کرو اگر وہ زندہ ہے تو مرزا کی نبوت غلط ہے کیوں؟ اس لئے کہ مرزا صاحب نے خود کہا تھا کہ اے خدا مجھ اور ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔

ہائی کورٹ پٹنہ میں بحث ہوچکی ہے۔ فیصلہ ابھی نہیں آیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۴۔ نمبر ۹۔ مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۳۔۴)

مرزائیوں کا لاہوری جلسہ

اور اون کی جماعت لاجواب

جناب منشی محمد عمر صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

ان تعطیلات دسمبر (۱۹۱۶ء) میں مجھے ایک ضروری کام سے لاہور جانا پڑا۔ ۱۲ بجے کے قریب اسلامیہ کالج کے پاس سے گذرتے ہوئے خیال آیا کہ تھوڑی دیر کے واسطے مرزائی لوگوں کی بھی سنتے جائیں۔

اوس وقت ایک صاحب غالباً غلام مصطفیٰ نامی تقریر کررہے تھے۔

اون کی تقریر ختم ہوئی تو ایک صاحب محمدی مسلمان اعتراض کے لئے اٹھے۔ انہوں نے اعتراض کیا تو جواب کے لئے گھبرا کر کئی کھڑے ہوگئے۔ آخر ایک مرزائی مقرر ہوا۔ مگر اس پر بھی اون کی جماعت خاموش نہ ہوئی۔ آخر بار بار کبھی کوئی بولتا، کبھی کوئی۔ غرضیکہ نہ کوئی قاعدہ تھا اور نہ کوئی پابندی۔

میں نے بھی سوال کے لئے بدقت تمام تھوڑا سا وقت ۳ بجے کے قریب لیا۔ پیشتر اسکے کہ میں اپنا سوال اور جواب اور جواب الجواب بیان کروں، افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ ان مرزائیوں نے آریوں کی طرح جلسوں میں سوال و جواب کا طریق تو جاری کیا، مگر حق یہ ہے کہ اونکی طرح وسیع ظرفی سے کام کرنا ابھی نہیں سیکھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اپنا سوال پیش کیا:

سوال : مرزاصاحب قادیانی نے اپنی عمر کے آخری ایام میں ایک اشتہار شائع کیا تھا جسکا عنوان تھا، مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ،

یہ فیصلہ کیا تھا، ایک دعا تھی جو خدا کے حضور کی گئی تھی کہ یا اللہ اگر میں (مرزا قادیانی) سچا ہوں یعنی مسیح موعود ہوں، ملہم وغیرہ ہوں، تو مولوی ثناء اللہ کو میری زندگی میں ہلاک کر۔ اور اگر میں ایسا نہیں ہوں، تو مجھ کو مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہلاک کر۔،

اسکا جو فیصلہ ہوا آپ سب پر روشن ہے کہ امام المناظرین مولانا ثناء اللہ اس وقت تک بخیریت ہیں۔

کیا وجہ ہے کہ مرزائی حضرات ایسی ظاہر اور بین صداقت کے ہوتے ہوئے مرزا صاحب سے بیزاری نہیں کرتے، جواب دیا جاوے

یہ سوال کیا تھا؟ ایک بجلی تھی جو جلسہ میں کوندگئی۔ سب خاموش تھے اور ایک دوسرے کا منہ تکتے تھے۔ کوئی چار پانچ منٹ تک سناٹا رہا، اور جواب کے لئے کوئی نہ اٹھتا تھا۔ اڈیٹر پیغام صلح دوست محمد نے سر ابھارا، تو ڈاکٹر محمد حسین بولے، کہ کوئی تو آؤ۔ وہ آئے اور یوں گویا ہوئے۔

یہ ایک مباہلہ تھا جسکو مولوی ثناء اللہ نے منظور نہیں کیا بلکہ اولٹا حضرت صاحب کے اعلان کے جواب میں لکھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے، لہذا اپنی تحریر کی زد میں آگئے۔

میں نے کہا:

یہ ایک افتراء ہے جو امام المناظرین پر باندھا جاتا ہے۔ اونھوں نے کہیں نہیں لکھا کہ، حرام زادہ کی رسی دراز ہوتی ہے،

اگر میرے مجیب یہ الفاظ مولانا کے لکھے ہوئے دکھا دیویں تو میں لکھ دیتا ہوں کہ میں مرزائی ہو جاؤنگا۔ اور اگر آپ ثابت نہ کر سکیں تو آپ بھی تحریر کر دیں کہ تائب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر محمدی مسلمان بننا ہوگا۔

لاہوری مجیب نے کہا: لکھدیں تو ہم دکھا دیں گے۔

میں نے کہا: میں لکھتا ہوں آپ بھی لکھ دیں۔

یہ باتیں ہماری ہو رہی تھیں۔ دیگر باقی تمام مرزائی جماعت ایک عجیب شور و شغب میں مبتلا تھی۔ کوئی مجھے ایک طرف کھینچتا تھا، کوئی دوسری طرف سے کہتا تھا بیٹھ جاؤ۔ دوسرا کہتا تھا چلے جاؤ۔

ڈاکٹر محمد حسین بھی پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے، وہ بھی بار بار فرما رہے تھے جاؤ جاؤ بس کرو۔ مگر میں اڑ کر بیٹھ رہا جیسے کوئی قرض خواہ کسی نادہندہ مقروض کے دروازہ پر بیٹھ جاتا ہے۔

میں نے اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا حوالہ بھی دیا کہ مرزا صاحب کو اس دعا کی قبولیت کا الہام ہو چکا ہوا ہے۔ مگر کوئی جواب نہ آیا، بلکہ شور ہی شور برپا تھا۔ غرضیکہ عجب گڑبڑ تھی۔ کوئی نہ سنتا تھا۔ علیحدہ علیحدہ اپنی اپنی ہانکتے تھے۔ ایک شخص بولا: اگر مولوی ثناء اللہ چاہیں تو میں اب مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔

میں نے کہا: آپکے ساتھ مباہلہ کرنے کو میں خود اس وقت حاضر ہوں۔ کھڑے ہو جاؤ۔ اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ مولانا امام المناظرین آئیں، تو ادھر سے مولوی محمد علی لاہوری کو کھڑا کریں۔

بس وہ صاحب خاموش ہو گئے اور میں فاتحانہ حیثیت سے نکل آیا۔ الحمدللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۴۔ نمبر ۹۔ مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۸)

مرزائی صاحبان کی حرکات مذبوحی

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

جب سے مرزا صاحب قادیانی، مولوی ثناء اللہ صاحب شیر اسلام کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک لمبی چوڑی دعا کر کر اور اللہ تعالی سے گڑ گڑا کر اس کی منظوری حاصل کر کے مولوی صاحب کی زندگی میں فوت ہو گئے ہیں، مرزائیوں نے اس داغ کو دھونے کے واسطے ناخنوں تک کا زور لگا دیا ہے، اور طرح طرح کی تاویلات کی جارہی ہیں۔ کوئی صاحب کہتے ہیں کہ

یہ دعا نہ تھی، مباہلہ تھا اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسے منظور نہیں کیا تھا۔

کوئی صاحب فرماتے ہیں کہ

مرزا صاحب مرے نہیں، کیوں کہ نبیوں کو کس نے مارا ہے۔

مگر الفضل نے جو مدت مدید دماغ پر زور دے کر ایک وجہ نکالی ہے، وہ عجیب تر ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب نے یہ کہا تھا کہ سچا جھوٹے کی زندگی میں فوت ہو جاتا ہے۔ اس لئے اس معیار پر اللہ تعالی نے حضرت مسیح موعود کی صداقت کو روز روشن کی طرح ظاہر کر دیا۔ بہت اچھا!

آپ نے یہ تو تسلیم کر ہی لیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرے تو مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ ٹکر لگا کر۔ اب دیکھنا، رہا معیار۔

پس جس طرح کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا معیار مولوی ثناء اللہ صاحب نے قبول نہ کیا، کہیں اس کا بھی ثبوت ہے کہ مولوی صاحب کا معیار مرزا صاحب نے قبول کیا تھا؟ یا یوں رولے گولے میں ہی بے چارے اس جہان سے جاتے رہے، کہ بکرا جان سے گیا، کھانے والے کو سواد نہ آیا۔

میں کہتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی منظوری کی تو کوئی گنجائش ہی مرزا صاحب قادیانی نے نہ چھوڑی تھی۔ اہل زبان برائے خدا انصاف سے بلا رورعایت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس آخری فیصلہ کو پڑھ کر فرماویں کہ مرزا صاحب قادیانی کے ان الفاظ کے کہ:

بالآخر مولوی (ثناء اللہ) صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے،

کیا یہ معنی نہیں کہ اب تیر کمان سے نکل چکا ہے۔ مولوی صاحب کچھ بھی لکھیں، وہ بے سود ہوگا اس سیاہی کو:

بآب زمزم وکوثر سفید نتواں کرد

آخر میں اس قدر عرض کرتا ہوں کہ ایسی تاویلات رکیک کی بجائے اگر مرزائی صاحبان یہ کہہ دیتے کہ جان نکالنے والے فرشتے کی ساری غلطی ہے، تو کم از کم بعض شیعہ صاحبان تو ان کے ہم خیال ہو جاتے جو کہتے ہیں کہ فرشتوں سے پہلے بھی ایک غلطی ہو چکی ہے کہ پیغمبری اترنی تھی حضرت علی کرم اللہ وجھہ پر اور جا اتری پیغمبر صاحب ۔ فقط۔

لطیفہ: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ہر طرح دہرا حصہ ہے

مولوی غلام دستگیر مرحوم اور مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی مغفور مرزا صاحب کی حیات میں فوت ہوئے تو مرزا صاحب سچے، کیونکہ جھوٹا سچے کی زندگی میں فوت ہوتا ہے۔

اور مرزا صاحب اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں فوت ہو گئے تو بھی مرزا صاحب سچے کیونکہ کبھی کبھی سچا جھوٹے کی زندگی میں فوت ہوتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۴۔ نمبر ۹۔ مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۹)

خلیفہ قادیانی معزول

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخیر دسمبر کے جس طرح لکھنؤ اور علی گڈھ میں کانگرسوں اور کانفرنسوں کے جلسے ہوئے، اسی طرح قادیان اور لاہور میں بھی قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں کے جلسے ہوئے جن میں مختلف قسم کے رزولیوشن پاس ہوئے جو وقتاً فوقتاً قوم کی فلاح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے دونوں فریق شائع کریں گے۔

ایک اہم اور ضروری تجویز وہ ہے جو لاہور میں مولوی محمد احسن امروہی نے بطور اشتہار شائع کی ہے۔ اوس میں لکھا ہے کہ میں نے بے خبری میں میاں محمود کو خلیفہ بنایا تھا، مگر اب اوس کے عقاید بہت غلط ثابت ہورہے ہیں اس لئے میں اوسکو خلافت سے معزول کرتا ہوں چنانچہ اوس اشتہار کے ضروری الفاظ یہ ہیں:

صاحبزادہ بشیر الدین محمود احمد صاحب بوجہ اپنے عقاید فاسدہ پر مصر ہونے کے میرے نزدیک ہرگز آپ اس بات کے اہل نہیں کہ وہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی جماعت کے خلیفہ یا امیر ہوں اور اس لئے میں اس خلافت سے جو محض ارادی ہے سیاسی نہیں صاحبزادہ صاحب کا اپنی طرف سے عزل کر کر عند اللہ وعند الناس اس ذمہ داری سے بری ہوتا ہوں جو میرے سر پر تھی اور بحکم لا طاعة المخلوق فی معصیة الخالق۔ اور حسب ارشاد الٰہی قال ومن ذریتی قال لا ینال عهدی الظالمین اپنی بریت کا اعلان کرتا ہوں اور جماعت احمدیہ کو یہ اطلاع پہنچا دیتا ہوں کہ صاحبزادہ صاحب کے یہ عقاید کہ

۱۔ سب اہل قبلہ کلمہ گو کافر اور خارج از اسلام ہیں

۲۔ حضرت مسیح موعود کامل حقیقی نبی ہیں جزوی نبی یعنی محدث نہیں

۳۔ اسمہ احمد کی پیش گوئی جناب مرزا صاحب ہی کیلئے ہے اور محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے نہیں اور اس کو ایمانیات سے قرار دینا

ایسے عقاید اسلام میں موجب خطرناک فتنے کے ہیں جسکے دور کرنے کے لئے کھڑا ہو جانا ہر ایک احمدی کا فرض اولین ہے۔ یہ اختلاف عقاید معمولی اختلاف نہیں بلکہ اسلام کے پاک اصول پر حملہ ہے اور مسیح موعود کی تعلیم کو بھی ترک کر دینا ہے۔ میں یہ بھی اپنے احباب کو اطلاع دیتا ہوں کہ ان عقاید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے باطل ہونے پر حضرت مسیح موعود کے مقرر کردہ معتمدین کی بھی کثرت رائے ہے یعنی اب جو بارہ ممبر حضرت کے مقرر کردہ زندہ ہیں ان میں سے سات ممبر علی الاعلان ان عقائد سے بیزاری کا اظہار کر چکے ہیں اور باقی پانچ میں بھی اغلب ہے کہ ایک صاحب ان عقاید میں صاحبزادہ صاحب کے ساتھ شامل نہیں یہ امر تحدیث بالنعمت کے طور پر لکھا گیا ہے ورنہ احباب لاہور میں سے اگر کوئی بھی میرا شریک نہ ہوتو مجھے پرواہ نہیں

رب لاتذر نی فردا و انت خیرالوار ثین مجھ کو دعا سکھلائی گئی اور علاوہ اس فساد دین کے دنیوی طور پر بھی بہت کچھ فساد انتظامات خلافت میں واقع ہو چکا ہے جس کی یہاں تفصیل کی ضرورت نہیں اس لئے میں یہ اعلان کر کر بری الذمہ ہوتا ہوں

و افوّض امری علی اللہ ان اللّٰہ بصیر بالعباد۔

لاہور: سید محمد احسن امروہی بقلم خود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی محمد احسن صاحب نے بہت اچھا کیا کہ اپنا فرض منصبی ادا کر دیا مگر سوال یہ ہے کہ جس طرح آپ نے ان عقاید کی وجہ سے مرزا محمود احمد کو چھوڑ بلکہ معزول کر دیا ہے۔ اسی طرح کوئی شخص اپنی تحقیق کی رو سے یہی عقاید اگر مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات میں پاوے تو اوس کا یہی فرض ہے کہ اون سے بھی اسی طرح بیزار ہو جائے جس طرح آپ مرزا محمود احمد سے ہوئے ہیں یا نہیں۔

قرآن مجید کی تعلیم و اذا قلتم فاعدلوا ولوکان ذا قربی چونکہ عام ہے اس لئے مولوی محمد احسن صاحب سے امید ہے کہ وہ اس کی اجازت دیں گے کہ ہاں اگر بڑے مرزا صاحب کے بھی یہ عقاید ہوں تو اون کو بھی ترک کر دینا چاہیے۔

اس لئے ہم ان کو اطلاع دیتے ہیں کہ یہ عقاید دراصل مرزا صاحب قادیانی ہی کے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے چارے محمود کی ایجاد نہیں ہے۔ جو صاحب اس امر کی تحقیق کرنا چاہیں ہم اس خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ آپ کی دونوں پارٹیوں کا مباحثہ ہونا تو مشکل بلکہ محال ہے۔ ہم دونوں میں غضروف کی طرح کام دینے کو تیار ہیں۔ یہ آپ لوگوں کا اختیار ہے کہ اس تحقیق کے لئے امرتسر دفتر اہل حدیث تشریف لے آویں یا ہم کو اپنے ہاں بلا لیں۔ بقیہ شرائط بعد منظوری

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد۱۴۔ نمبر۹۔ مورخہ ۱۰ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۰۔۱۱)

''پیغام صلح'' جواب دے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

واقعات سے مجبور ہوکر یہ تو ماننا پڑتا ہے۔ کہ مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم ناواقفوں کے لئے بہت موثر ہے۔ اون کے پُرجوش الفاظ اور زوردار عبارات مریدوں کو ہوش نہیں لینے دیتیں کہ اونکو واقعات سے بھی مطابق کریں۔ مثال کے لئے آج ہم ایک مختصر سا فقرہ سناتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے:

''میرے مقابل کسی قدم کو قرار نہیں۔'' (ص:۵۴)

پھر حقیقۃ الوحی کے تتمہ میں مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

''اکثر مباہلہ کرنے والے طاعون سے ہی مرے۔'' (ص:۵۱)

اس قسم کی محض لفاظیوں سے ناواقف بے چارہ اڈیٹر پیغام صلح لاہور دھوکہ کھا گیا۔ کیونکہ اوس نے بھی لکھ مارا۔

''حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے دعوے ماموریت سے لے کر آخر وقت تک اپنی صداقت کے ثبوت میں قرآن کریم سے احادیث صحیحہ سے بیسیوں (بیسیوں کی بجائے سینکڑوں لکھدیتے۔ تو اور بھی عبارت میں زور ہو جاتا۔ کوئی شمار کا سوال تھوڑا ہی تھا۔ ثناء اللہ) دلائل مخالفوں کے سامنے پیش کئے بہت سے بیّن نشانات بھی اس عرصہ میں ظاہر ہوئے کئی ایک مخالفین بالمقابل کھڑے ہوکر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کر کے اپنی ہلاکت سے خدا کے اس مامور کی صداقت پر مُہر لگا گئے۔"

(پیغام صلح لاہور ۲۱ر دسمبر ۱۹۱۶ء، ص:۲)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: قرآن وحدیث کے دلائل تو ہم نے دیکھے ہوئے ہیں۔ جن میں سے مخالفوں کو چپ کرانے کے لئے ایک ہی کافی ہے کہ حدیث نزول مسیح میں جو آیا ہے کہ حضرت مسیح موعود دمشق میں نازل ہونگے۔ اس جگہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ جس کی تصدیق الہامی عبارت سے بھی ہوتی ہے:

انا انزلناه قريبا من القاديان (رواہ فی البراہین الاحمدیہ)

(بہت خوب) ایسے دلائل کے تو ہم بھی قائل ہیں۔ اس لئے قرآنی اور حدیثی دلائل سے ہمارا سوال نہیں بلکہ سوال ہمارا آخری فقرے سے ہے جو اڈیٹر صاحب نے مرزا صاحب کی منقولہ عبارتوں سے دھوکہ کھا کر لکھ دیا ہے کہ کئی ایک مخالفین مباہلہ کر کے مُہر صداقت لگا گئے۔ مہربانی کر کے ایسے مخالفین مباہلین کی ذرہ فہرست تو بتلاویں تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے۔ کہ مرزا صاحب کے مخالف مباہلہ کر کے مر گئے۔

ہاں آپ کو اختیار ہے کہ ان مخالفین مباہلہ کنندوں میں مولوی عبدالحق غزنوی کو بھی شمار میں لے لیں بلکہ اُسی سے شروع کریں۔ ہم بڑے شوق سے یہ فہرست مباہلین دیکھنے کے مشتاق ہیں۔

کیا اڈیٹر پیغام صلح لاہور یہ فہرست دکھاوینگے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء ص:۳)

لاہوری جلسے میں مولوی محمد علی کی نصیحت

اخیر دسمبر کو لاہوری پارٹی کا بھی لاہور میں جلسہ تھا جس کے آخری روز یعنی (۲۸ دسمبر ۱۹۱۶ء کو) ہم بھی کسی ضرورت کے لئے لاہور گئے تو بعد فراغت طبیعت نے راہ نمائی کی کہ جلسہ دیکھتے چلیں۔ چند احباب کے ساتھ قریب دو بجے دوپہر کے پہونچے۔ مولوی محمد علی صدر لاہوری پارٹی کی تقریری کا وقت تھا۔ جس کا عنوان تھا:

اسلام اور دیگر مذاہب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل میں خیال تھا کہ (حسب تعلیم مرزا صاحب) اسلام کا نمونہ اگر مرزا صاحب کو دکھاوینگے۔تو ہم بھی ایک سوال کرنیکا حق پاوینگے۔ ورنہ خیر۔مگر مولوی صاحب نے اپنی ساری تقریر میں مرزا صاحب کا نام بھی نہ لیا بلکہ صرف آیت قرآنی تعالوا الی کلمة سواء کی تفسیر کرنے میں ساری تقریر ختم کردی۔

تقریر معقول تھی۔اس پر ایک آریہ نے سوال کیا۔جس کا جواب مولوی محمد علی صاحب اوراون کے بعد خاکسار نے بھی جواب دیا۔

خیر یہ قصہ تو بڑی خوبی سے ختم ہوا۔اس کے بعد مولوی محمد علی نے بحیثیت ''امیرقوم'' اپنے مرزائی دوستوں کو چند نصائح کیں۔نصائح کیا تھیں۔وہی تھیں جو عموماً اہلحدیث کانفرنس کے جلسوں میں کی جاتی ہیں۔یعنی دوستوں کو نصیحت کی کہ قرآن شریف پڑھا پڑھایا اور سمجھا کرو۔حدیث شریف سے تفصیل احکام سیکھا کرو۔سب سے ضروری نصیحت یہ تھی کہ ہر قسم کی بدعات چھوڑدو۔اپنے گھروں سے بدعات بالکل نکالدو۔تم میں اور غیروں میں یہی امتیاز ہونا چاہئے۔کہ تمہارے گھروں میں کسی قسم کی بدعت نہ ہو۔

ان نصائح کے سننے سے ہمیں یہ ایک جدید بات جو حاصل ہوئی اوس کا ذکر کرنے کو یہ نوٹ لکھا گیا ہے۔ہمیں یہ بات حاصل ہوئی کہ آج تک بھی مرزائی جماعت اوسی طرح خلاف شرع بدعات اور غفلتوں میں مبتلا ہے۔جس طرح اور مسلمان مبتلا ہیں۔اونکو بھی اوسی طرح سمجھانے کی حاجت ہے جس طرح اَوروں کو۔اس لئے سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی اصلاح کا کیا نتیجہ ہوا،اوران مریدوں نے کیا حاصل کیا؟

کیا یہ غور کا مقام نہیں کہ جو خرابیاں عام مسلمانوں میں ہیں،وہی مرزائیوں میں ہیں۔جس طرح عام مسلمانوں کو بطریق وعظ ونصیحت سمجھایا جاتا ہے،اسی طرح مرزائیوں کو۔پھر کون دانا ہے جو ہم کو سمجھا سکے کہ مرزائیوں میں بحیثیت صلاحیت کیا امتیاز ہے۔

ہاں اس موقع پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اپنے کلمات کا سنانا بہت مفید ہوگا۔جواپنی جماعت کی نسبت اپنی رائے ظاہر فرماچکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''مولوی نورالدین صاحب بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔'' (اشتہار ملحقہ بشہادۃ القرآن، ص:۲)

ان کلمات فصیحہ اور اور نصائح بلیغہ کو پڑھ کر اور سن کر مرزائیوں کے حال پر افسوس آتا ہے کہ ان کے حق میں یہ مثل صادق ہوئی:

''تیلی بھی کیا اور رُوکھا کھایا''

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء ص:۳)

اڈیٹر ''پیغام صلح'' کو کھلا چیلنج

واضح ہو کہ ۲۶ دسمبر ۱۹۱۶ء بروز منگل میں احمدیوں کے سالانہ جلسہ پر گیا۔ وہاں پر ایک سائل معترض (بابو محمد عمر امرتسری) نے ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء والے اشتہار کی بنا پر یہ سوال کیا کہ ''مرزا صاحب نے اس میں لکھا ہے (اگر میں جھوٹا ہوں تو مولوی صاحب کی زندگی میں وفات پاؤنگا اور اگر میں سچا ہوں تو مولوی صاحب میرے سامنے ہلاک ہونگے) چونکہ مرزا صاحب وفات پا گئے۔ لہذا صادق نہیں۔''

بعد مشورہ حاشیہ نشینان مولوی محمد علی صاحب وڈاکٹر یعقوب بیگ و مرزا خدا بخش جواب دینے کے لئے اڈیٹر پیغام صلح کھڑے ہوئے۔ اٹھتے ہی کہا کہ

''مولوی صاحب نے اس ۱۵-اپریل والے اشتہار کے متعلق لکھا تھا کہ حرامزادہ کی رسّی دراز ہوتی ہے۔ نیز مولوی صاحب نے مباہلہ منظور نہیں کیا۔ بہتر ہوتا کہ آپ اشتہار کی عبارت پڑھ دیتے۔''

جس کا جواب معترض صاحب نے یہہ دیا کہ مولوی صاحب نے ایسا کہیں نہیں لکھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔ اگر آپ یہ دکھائیں تو میں ابھی بیعت کرنے کو تیار ہوں۔ ورنہ آپ کی جماعت کو تائب ہونا پڑیگا۔ اشتہار مباہلہ نہیں بلکہ آخری فیصلہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں دوست محمد (اڈیٹر پیغام صلح) نے کہا، آپ لکھدیں میں دکھانے کو تیار ہوں۔جس پر سائل خاموش ہوا۔

نیز انہوں نے یہ کہا تھا کہ مرزا صاحب کو اس کے بعد الہام ہوا تھا کہ أُجيب دعوة الداع ۔

جوب دیا گیا کہ یہ غلط ہے مرزا صاحب نے ایسا کہیں نہیں لکھا۔

اب میرے احمدی دوست اور اڈیٹر پیغام صلح غور فرمائیں۔ امر اول یہ کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے۔قطعی غلط ہے میں کل احمدیوں کو ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا چیلنج کرتا ہوں کہ وہ دکھائیں کہ ایسا مولوی صاحب نے کہاں لکھا ہے۔ کیونکہ آپ ہی اِس امر کے مدعی ہیں۔ اگر نہ دکھاسکیں۔تو اپنی غلطی کا اعتراف پیغام صلح یا کسی اور اخبار میں کریں۔کہ ہماری غلطی ہے۔

مولوی صاحب نے جس شخص عنایت علی شاہ وزیر آبادی پر دعویٰ دائر کیا ہوا ہے۔ میں اس کو بخوبی جانتا ہوں اس نے آپ لوگوں کے جھانسے میں آکر اپنی کتاب شمشیر ولایت حصہ دوم میں اس جھوٹ کو شائع کیا ہے جس کا خمیازہ اٹھارہا ہے۔ خدا کرے کہ تم لوگوں کو بھی اس جھوٹ کا بدلہ ملے۔عنایت علی شاہ کئی دفعہ قادیاں گیا ہے۔ وہاں جاکر مرقع قادیانی واہلحدیث کی ورق گردانی بھی کی گئی۔لیکن مقصود میں کامیاب نہیں ہوا۔ میر قاسم علی نے اُس سے کہا کہ حکیم محمد الدین کی طرف سے ایک دفعہ اشتہار شائع ہوا تھا۔ اس میں یہ عبارت تھی۔لیکن اشتہار بھی ندارد۔ جب شاہ صاحب کو بھی باوجود اتنی جدوجہد کے پتہ نہیں چلا۔تو ہم نہیں سمجھ سکتے کہ پیغام صلح کا اڈیٹر یا کوئی اور شخص کسی طرح دکھلائیگا۔

نوٹ: عنایت علی شاہ نے مجھے قادیاں اپنے جانیکی خود اطلاع دی تھی۔

(احمدیوں کا خیر خواہ: عاجز فتح محمد از لاہور)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء ص:۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرے کو مارنا شیروں کا کام نہیں

خدا کی شان جس دن سے مرزا غلام احمد آنجہانی نے نبوت ورسالت کا دعویٰ کیا تھا اور اپنے آپ کو مسیح موعود ومہدی مسعود کے نام سے منسوب کیا تھا اُسی دن سے علماء دین نے اس کا تعاقب کیا اور جابجا مدعی نبوت کو ہزیمت اور ذلت ہی نصیب ہوتی رہی۔علمائے کرام میں سے پنجابی شیر اسلام مدظلہ العالی خاص اس وصف سے متصف ہیں۔مرزا آنجہانی نے اپنی حیاتی میں کئی دفعہ ان کو طرح طرح کی دھمکی بھی دی اور کئی ایک قسم کا رعب بھی ڈالا۔غرضیکہ مرزا جی نے اپنی کتابوں میں صفحہ بصفحہ شیر اسلام کو مخاطب کیا۔مگر شیر تو شیر ہی ہوتے ہیں۔وہ کب ایسی گیڈر بھبکی سے ڈرنے لگے۔ بالآخر شیر نے چاروں شانے چت گرایا۔اور ایسی جگہ گرایا کہ بیچارہ اپنے رہائشی مقام پر کوئی دم زندگی کا ساتھ لے کر نہ آیا۔

ان کے بعد ان کے مریدوں کو چاہئے تھا کہ مولوی صاحب امرتسری کو اپنا امام مقرر کرتے ہیں اور پھولوں کا ہار ان کے گلے میں ڈالتے کیوں کہ صادق اور کاذب کا امتیاز اسی پر منحصر تھا۔

مگر ایسا تو وہ کرتا جس کو خداداد انصاف کا ملکہ ہوتا۔ بلکہ برعکس مولوی صاحب کے دشمن بن گئے۔اور اِدھر اودھر ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔

داناؤں کے نزدیک تو آخری فیصلہ ہی ہوگیا مگر مولوی صاحب اب ناحق ان لوگوں کا تعاقب کرتے ہیں۔ یا ان کی گفت وشنید پر انعام لیتے پھرتے ہیں۔مرزا جی کے بعد آپ نے کئی مقامات پر ان کو شکست دی ہے مگر ضد کے ایسے پورے ہیں کہ پھر کسر رہ گئی، پھر کسر رہ گئی کر کے کسی دوسرے مقام پر بانس کھڑا کردیتے ہیں۔ تقاضا خدائی ایسا ہی ہے کہ پھر شیر اسلام کو ہی خاص لوگ بلا کر لے جاتے ہیں۔ پھر کیا ہوتا ہے۔دن کو نہ رات کو ضرور یکے بعد دیگرے کانّھم حمر مستنفرۃ فرّت من قسورۃ کے مصداق پائے جاتے ہیں۔

ایک دفعہ دو دفعہ اِس جماعت نے شکست کھائی ہو تو بھی ایک بات ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینکڑوں دفعہ ہزیمت خوردہ ہوکر پھر مقابل میں کس بے باکی سے آکھڑے ہوتے ہیں۔ امرتسر کی ہزیمت مولوی غلام رسول وغیرہ کو ابھی بھولی نہ ہوگی کہ سرگودھا میں مولوی میر اسحٰق وغیرہ نے ھل من مبارز کا جھنڈا کھڑا کردیا۔ میر اسحٰق اور میر قاسم کو سیالکوٹ کا واقعہ مارچ ۱۹۱۶ء کا بھولا نہ ہوگا، یہ صاحب چوری بھاگ آئے تھے۔ ان کا زعم تھا کہ فاضل سیالکوٹی شاید کہیں سفر میں ہونگے۔ کیا اچھا ہوتا اگر پہلے ہی کسی سے دریافت کرلیتے۔ اب سرگودھا میں جو اِن کو شکست ہوئی ہے وہ اخیر دم تک ان بے چاروں کو یاد رہے گی۔ مولوی صاحب کو انعام کا چسکہ ہے اور اب مرزائی وہ پکے ہوگئے ہیں۔ منہ سے کہدیتے ہیں مگر نقد رکھنے سے عاری ہیں۔ ان کا ضمیر ان کو کہدیتا ہے دیکھنا ہوش کرنا مقابل کون ہے۔ بس پھر وہ چپ چاپ ہوجاتے ہیں۔ البتہ نادانوں کو یقین دلاتے رہتے ہیں کہ ہم نے انعام مقرر کیا۔ پھر بھی ثناء اللہ سے کچھ بن نہ آیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء ص:۴)

قادیانی تجاویز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیاں کے سالانہ جلسہ میں چند تجویزات پاس ہوئی ہیں جو بغرض اشاعت ہمارے پاس بھی بھیجی گئی ہیں۔ مباحثہ لدھانہ کی خبر ہم نے بھی قادیانی پریس میں بھیجی تھی۔ تو اونھوں نے درج کرنے سے انکار کردیا تھا۔ مگر اہلحدیث ایسا تنگ ظرف نہیں۔ اسلئے ہم ان تجویزات کو مختصر لفظوں میں درج کردیتے ہیں۔

(۱) جماعت احمدیہ گورنمنٹ کی سچی وفاداری کا اظہار کرکے باادب عرض کرتی ہے کہ جنگ کی مصالحت ایسی شرائط پر ہونی چاہیئے۔ جن سے آئندہ کو امن وامان رہے۔ (معقول)

(۲) لاہوری پارٹی کے لوگ احمدی جماعت کے قائم مقام نہیں ہیں۔ احمدیہ جماعت وہی ہے جو قادیاں سے تعلق رکھتی ہے۔ (بیشک) (سکریٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان)

(ہفت روزہ اہل حدیث مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء ص:۱۳)

ہائیکورٹ پٹنہ میں جو مقدمہ محمدیوں اور مرزائیوں کا دائر تھا۔ اوسکا فیصلہ مرزائیوں کے برخلاف ہوا۔ حکم ہوا کہ مسلمانوں کی مساجد میں مرزائی جماعت کرانیکا حق نہیں رکھتی۔ (مفصل آئندہ)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث مورخہ ۱۷ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۲ جنوری ۱۹۱۷ء ص:۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کی علمیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کے وابستگان کی حالت بڑی قابل رحم ہے کہ بوجہ اپنی ناواقفی کے شیر قالین کو شیر نیستان سمجھ بیٹھے ہیں مگر چونکہ بنیادی اینٹ غلط ہے اسلئے بحکم:

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اس پر عمارت بھی ٹیڑھی جارہی ہے سب سے اول ان سے یہ غلطی ہوئی کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو انہوں نے اس درجے کا عالم اور عارف سمجھا جس درجے کے وہ نہ تھے۔ اب یہ لوگ ان کے بیٹے کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ ان بے چاروں کی ناواقفی کی بہت موزوں مثال فونوگراف ہے جس میں جو آواز داخل ہوتی ہے وہی ادا کر دیتا ہے۔ ان میں بھی جو آواز قادیان سے آتی ہے آگے پہنچادیتے ہیں۔ سوچنا سمجھنا نصیب اعداء۔

موجودہ خلیفہ کو ایسے ایسے القاب دیتے ہیں جن سے تمام مسلمانوں کی ہتک ہوتی ہے۔ کبھی اس کو خلیفۃ المسلمین کہتے ہیں۔ کبھی امیر المومنین بناتے ہیں۔ کبھی فضل عمر بلکہ قمر الانبیاء۔ اور جو پوچھو کہ فضل عمر میں اضافت کیسی ہے تو:

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

غرض قادیانی وابستگان کی بھی عجیب حالت ہے جس طرح شاعر تمام دنیا کے اوصاف اور محاسن اپنے ایک وہمی معشوق کو دیدیا کرتے ہیں اور ایک ہی شعر میں سب کچھ کہہ جاتے ہیں:

حسین ہو مہ جبین ہو دل نشین ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

حافظ شیرازی مرحوم کی سخاوت اور فیاضی تو مشہور ہے جنہوں نے معشوق کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خال کے لئے اپنی فیاضی ظاہر کی کہ:

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

اسی طرح قادیانی مشن کے وابستگان کرتے ہیں کہ تمام دنیا کے القاب اور خطابات علمی اور عملی ایک ایسے شخص کو بخش دیتے ہیں جو ان کا کسی طرح مستحق نہیں۔

قادیان کی طرف دیکھ کر ہمارے ایک حنفی پیر کے مریدوں نے بھی یہی حال اختیار کی ہے کیونکہ آہن را با آہن باید کوفت۔ وہ اپنے پیر کو تمام قسم کے القاب بلکہ اختیارات بھی دے دیا کرتے ہیں غور سے سنئے۔ مرید پیر کی خدمت میں عرض کرتا ہے

تو وہ مسیح زماں ہے کہ قم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

اللہ اکبر! یعنی اے پیر آپ مردے کو اٹھنے کا حکم دیں تو وہ اپنی بے جانی کی وجہ سے عذر نہیں کر سکتا کہ کیونکہ تیرے حکم سے اس میں جان آجائے گی

دل کے بھیدوں سے تو واقف رازِ سینہ تجھ پہ وا
عرض مطلب یاں میرا محتاجِ گویائی نہیں

اللہ اکبر! اے پیر آپ میرے دل کے حالات سے واقف ہیں یعنی آپ کی صفت ہے علیم بذات الصدور

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

اللہ اکبر! رسول اللہ ﷺ کے صحابہ میں سے تو صرف دس کو بشارت ملی یہاں سب کو بشارت مل گئی۔

ناظرین منتظر ہوں گے کہ ان پیر صاحب کے نام اور باقی تعریف سے واقفیت حاصل کریں۔ اس لئے ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مریدوں کے لفظوں میں ان حضرت صاحب کا نام بتلاتے ہیں۔ غور سے سنیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر سے ہوئے جن کی لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زمان شاہ جماعت علی ہیں

یہ بزرگ موضع علی پور ضلع سیالکوٹ (پنجاب) کے رہنے والے ہیں چونکہ اہل حدیث اس قسم کے مبالغات کے منکر ہیں اس لئے ان حضرت کی نگاہ غضب بھی انہی بے چاروں پر عموماً پڑا کرتی ہے۔ مگر اہل حدیث اس نگاہ سے کچھ کبیدہ خاطر نہیں ہوتے بلکہ خوشی سے کہا کرتے ہیں کہ:

اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

آج کل دوا فروشوں کا اشتہاری زمانہ ہے جو ایک ہی دوا میں جملہ فوائد اور تمام امراض کی شفا لکھ دیا کرتے ہیں۔ چونکہ زمانہ کا اثر سب پر ہوتا ہے یورپ کا نفیس کپڑا ایک امیر آدمی پہنتا ہے اور غریب سے غریب بھی اپنی حیثیت کے مطابق پہن لیتا ہے۔ اسی طرح ان روحانی دوکانداروں نے مادی دکانداروں کی طرح تعریفات کے پل باندھنے شروع کر دیئے مگر چونکہ اپنی تعریف آپ کرنے سے استاد صائب منع کرتا ہے

چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

اس لئے یہ لوگ اپنے مریدوں سے اس قسم کی تعریفات کراتے ہیں تاکہ لوگوں میں مشہور ہوں اور دکان کی ترقی ہو۔

ہم مامور ہیں کہ ہر ایک سے حسن ظن رکھیں۔ اس لئے ہمیں حسن ظن رکھنا چاہیے کہ یہ لوگ اپنی تعریف کسی دنیاوی لالچ میں نہیں کراتے ہوں گے بلکہ اس نیت سے کراتے ہوں گے کہ لوگ ان سے مانوس ہو کر ان سے ہدایت حاصل کریں فیض پاویں۔ بہت اچھا

محتسب را درون خانہ چہ کار

ہم اپنے مضمون کی تمہید میں بہت دور نکل گئے ہمیں یہ دکھانا مقصود تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجودہ خلیفہ قادیان علمی حیثیت میں کیا رتبہ رکھتا ہے

آج کل دونوں پارٹیوں میں اسمہ احمد کے متعلق بحث ہے مگر دونوں فریق میدان میں آتے ہوئے جھجکتے ہیں۔ جس کی وجہ ہماری سمجھ میں یہ ہے کہ دونوں ڈرتے ہیں۔ قادیانی پارٹی تو اسلئے ڈرتی ہے کہ فریق ثانی قرآن و حدیث سے جیت جائے گا۔ لاہوری پارٹی اس لئے ڈرتی ہے کہ قادیانی پارٹی مرزا صاحب کے اقوال پیش کر کے غلبہ پا جائے گی۔ لیکن ہم سے پوچھا جائے تو ہم خدالگتی کہنے کو تیار ہیں کہ نسبتاً قادیانی پارٹی بحث کی طرف قدم تیز مارتی ہے اور درمیانی مشکلات کو اٹھا رہی ہے یہاں تک تو وہ آگے بڑھ گئی ہے کہ منصفوں کا تقرر بھی مان چکے ہیں۔

اسمہ احمد کی بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو حضرت عیسیٰؑ کا قول ہے کہ میرے بعد ایک رسول آئے گا نام اسکا احمد ہوگا۔ قادیانی مشن کی قادیانی پارٹی کہتی ہے کہ اس احمد سے مراد مرزا غلام احمد ہیں۔ لاہوری پارٹی کہتی ہے کہ اس سے آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ مراد ہیں۔

لاہوری پارٹی کے رئیس مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے کہیں لکھا تھا کہ خلیفہ قادیان ثابت کرے کہ مرزا صاحب اس سے مراد ہیں اور آنحضرت ﷺ نہیں۔ اس کے جواب میں خلیفہ قادیان کا ایک مضمون اخبار الفضل مورخہ ۳۰ دسمبر (۱۹۱۶ء) میں نکلا ہے جس پر ہمارا آج کا یہ نوٹ ہے۔ خلیفہ صاحب قادیان لکھتے ہیں:

> مولوی (محمد علی) صاحب پھر اسی بات پر زور دیئے چلے جاتے ہیں اور اپنے دعوے کے لئے کسی عقل مند کی سند پیش نہیں کرتے۔ اور نہیں بتاتے کہ نفی کا ثبوت کیا ہوسکتا ہے۔ شاید اسلئے کہ حضرت صاحب کی باتوں کے ردّ کر دینے کا فتویٰ ان کو مل گیا ہے۔ روزانہ عدالتوں میں مقدمات ہوتے ہیں ان میں مدعی کے ذمہ اپنے دعویٰ کا ثبوت رکھا جاتا ہے۔ اور مدعا علیہ کا کام صرف اتنا ہے کہ اس کے دلائل کو ردّ کر دے۔ دنیا میں آج تک کوئی عقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مند ایسا نہیں گذرا جس نے نفی کا بھی ثبوت رکھا ہو۔ نفی کے تو معنی یہ ہیں کہ فلاں بات یوں نہیں۔ اسکا ثبوت کیا ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت یہی ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ بات اس طرح ہے، ان کے پاس دلائل نہیں۔

(الفضل قادیان دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمیں چاہتے تھے کہ ہم خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور ان کی جماعت کو ایک منطقی اور قانونی مسئلہ سمجھا دیں لیکن ہمیں امید نہیں کہ وہ شکریہ کے ساتھ اس سے مستفید ہونگے بلکہ غالباً سمجھیں گے بھی نہیں کیونکہ پہلے یہ بات آزمائی گئی ہے کہ ان لوگوں کو منطقی اصطلاحات سے گھن آتی ہے، کیوں؟

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

۔(مسودے کی فوٹو کاپی کا صفحہ ۶ بالکل پڑھا نہیں جاتا۔ جو کچھ پڑھا جا سکا وہ یوں معلوم ہوتا ہے۔ بہاء)....

ایک درجہ ہے عدم علم کا اور ایک ہے علم العدم کا عدم علم میں قائل پر ثبوت نہیں ہوتا علم العدم میں ثبوت ہوتا ہے۔ اس کی تفصیل بھی سنئے:

تثلیث نصاری کی بابت ایک بیان یہ ہے کہ ... یہ تو ہے عدم علم اس پر کسی دلیل کی حاجت نہیں۔ دوسرا بیان ہے کہ تثلیث کوئی ... یہ ہے علم بالعدم، اس کو...اور اسپر دلیل کی حاجت ہے قرآن شریف نے دونوں مرتبوں میں کلام کیا ہے عدم ..کے مرتبہ کی دلیل ان کی یہ ہے اور علم العدم کے مرتبے میں دلیل دی ہے چنانچہ حضرت عیسی کی الوہیت کا ابطال اور عبودیت کا ثبوت دیا ہے وہاں اسی علم العدم کے مرتبے پر دیا ہے ورنہ آپ کی طرح یہ کہنا کافی ہوتا کہ نفی کے ثبوت دینے کی حاجت نہیں، تو قرآن شریف ایسا کیوں کرتا۔

کیا اچھا فیصلہ: خلیفہ قادیان لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج تک کوئی عقلمند نہیں گذرا جس نے نفی کا ثبوت رکھا ہو۔

مرزا صاحب قادیانی کا مشہور مباحثہ جو عیسائیوں کے ساتھ پندرہ روز تک امرتسر میں ہوتا رہا جس کی روداد کا نام ہے جنگ مقدس۔ اس میں دیکھئے مرزا صاحب حضرت عیسیٰ کی الوہیت کے منکر ہیں نفی کرتے ہیں جیسا کہ ہم سب کرتے ہیں تا ہم نفی پر دلیل دیتے ہیں دلیل بھی وہ ہے جو قرآن مجید نے دی ہے یعنی

ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل
وامّه صدّیقه کانا یأکلان الطّعام

سارا مباحثہ مرزا صاحب کی طرف سے اسی درجہ کی دلیلوں سے بھرا ہوا ہے اسلئے ہم خلیفہ قادیان کا قول (کسی عقل مند نے نفی کا ثبوت نہیں رکھا) پیش کر کے قادیانی مشن کے ممبروں سے عموماً اور لاہوری پارٹی سے خصوصاً سوال کرتے ہیں کہ ان باپ بیٹا میں سے کون عقل مند ہے اور کون (بے عقل؟)

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گر مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۴-۶)

(مرزا محمود احمد قادیانی کا اصل مضمون الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۱۶ء سے نقل کیا جا رہا ہے:

مباحثہ اسمہ احمد کے متعلق: مولوی محمد علی صاحب کو آخری دعوت

پچھلے دنوں مولوی محمد علی صاحب نے میرے چیلنج متعلقہ اسمہ احمد کے متعلق منظوری کا اعلان کیا تھا لیکن چونکہ وہ جانتے ہیں کہ ان کا ان مسائل میں میدان مباحثہ میں آنا اپنی شکست کو خود بلانا ہے، اس لئے ایسی شرائط لگانی شروع کیں کہ جن سے کسی طرح یہ شرم بھی رہ جائے کہ میں نے چیلنج منظور کر لیا ہے اور یہ ناکامی کا وقت بھی ٹل جائے اور اس گھبراہٹ نے ان پر ایسا اثر کیا کہ اول تو میرے مقابلہ میں جو اشتہار لکھا اس کا یہ ہیڈنگ رکھا: احمد مجتبیٰ کا انکار اور اس کا جواب۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب ان کو بتا یا گیا کہ آپ نے کسی دن مرنا ہے اور خدا تعالیٰ کو جواب دینا ہے اس دروغ بیانی کا خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ کیا ہم رسول کریم ﷺ کے منکر ہیں کہ اس طرح ہمارے خلاف لکھا جاتا ہے۔ تو اس پر آئندہ کے لئے اس جھوٹ کو تو ترک کیا، لیکن : آخر مرنا ہے، کے الفاظ پر نہایت ناراضگی کا اظہار کیا کہ آپ مجھے موت کی دھمکیاں دیتے ہیں۔ گویا مولوی صاحب کو یہ دعویٰ ہے کہ آپ نے کبھی بھی نہیں مرنا اور آپ کی نسبت یہ الفاظ کہنا کہ: آپ نے آخر مرنا ہے، موت کی دھمکی ہے۔

غرض اس قسم کی کئی حرکات مذبوحی ان سے سرزد ہوئیں جو صاف طور پر دلالت کرتی تھیں کہ وہ سخت گھبراہٹ میں ہیں کہ کسی طرح کہیں مباحثہ ہی نہ ہو جائے۔ چنانچہ ایک دفعہ میرے مضمون کا جواب شائع کر کے پھر دوبارہ انہوں نے پیغام میں یہ اعلان شائع کرایا کہ مباحثہ کے لئے یہ شرط بھی ہے کہ بیس ہزار احمدیوں سے حلفیہ شہادت دلوائیں کہ وہ اس عقیدہ میں آپ کے ساتھ ہیں تا معلوم ہو کہ چار فی صدی احمدی تو آپ کے ہم خیال ہیں۔ اس پر ان کو لکھا گیا کہ اگر یہی شرط ہے تو آپ بھی ایک کروڑ ساٹھ لاکھ مسلمانوں سے جو کل تعداد مسلمانان کا چار فیصدی بنتے ہیں حلفیہ بیان شائع کرائیں کہ وہ آپ کے ہم خیال ہیں۔ یا چالیس لاکھ سے ہی، جو ایک فیصدی بنتے ہیں، حلفیہ شہادت دلوائیں کہ ان کو معلوم تھا کہ قرآن کریم کی سورۃ صف میں کوئی پیش گوئی اسمہ احمد کی ہے۔ اور وہ رسول کریم ﷺ کے متعلق ہے۔

مگر اس پر بھی وہ لگے بہانے تلاش کرنے، گو دبی زبان سے یہ اقرار بھی کیا ہے کہ اگر میں بیس ہزار آدمی سے حلفیہ شہادت دلوانے کے لئے تیار ہوں تو وہ بھی چالیس لاکھ کی شہادت دلوانے کے لئے تیار ہیں۔ حالانکہ میں تو پہلے ہی لکھ چکا ہوں کہ اگر وہ اس قسم کی حلفیہ شہادت چالیس لاکھ مسلمان بالغ مرد و عورت سے دلوا دیں کہ ہمیں یہ بات معلوم تھی کہ قرآن کریم میں اسمہ احمد کی پیش گوئی جو حضرت مسیح علیہ السلام کی زبانی منقول ہے، موجود ہے، اور وہ رسول کریم ﷺ کے حق میں ہے تو میں بیس ہزار احمدیوں کی حلفی شہادت دلانے کے لئے تیار ہوں۔ پھر ان کو از سرنو اس بات کو لکھ کر وقت ضائع کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ سوائے اس کے کہ وہ اس پیالہ کو کسی طرح ٹالنے کی کوشش کرنی چاہتے ہیں۔

اسی طرح وہ بار بار اس بات پر زور دیتے ہیں کہ میں ثابت کروں کہ رسول کریم ﷺ کا نام احمد نہ تھا اور آپ اسمہ احمد والی پیش گوئی کے مصداق نہ تھے، تب وہ مباحثہ کرنے کیلئے تیار ہیں۔ حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو کھول کھول کر لکھ دیا گیا ہے کہ مباحثہ میں ہر ایک فریق پر اثبات کے دلائل ہوتے ہیں اور کسی چیز کی نسبت یہ ثابت کرنا کہ وہ نہیں ہے اسی طرح ہوسکتا ہے کہ اس کی تائید میں جو دلائل دیئے جائیں ان کو رد کر دیا جائے۔ اور حضرت مسیح موعود کا حوالہ بھی دیا گیا کہ آپ نے بھی وفات و حیات مسیح کے مباحثہ میں اپنے مخالفوں کے ذمہ حیات مسیح کے ثابت کرنے کے دلائل رکھے ہیں۔ اور اس پر بڑا زور دیا ہے کہ تم مدعی بنو، تم دلائل دو میں اس کو رد کروں گا۔ مگر مولوی (محمد علی) صاحب پھر اسی بات پر زور دیئے چلے جاتے ہیں اور اپنے دعوے کے لئے کسی عقل مند کی سند پیش نہیں کرتے۔ اور نہیں بتاتے کہ نفی کا ثبوت کیا ہوسکتا ہے۔ شاید اسلئے کہ حضرت صاحب کی باتوں کے ردّ کر دینے کا فتوی ان کو مل گیا ہے۔

روزانہ عدالتوں میں مقدمات ہوتے ہیں ان میں مدعی کے ذمہ اپنے دعوی کا ثبوت رکھا جاتا ہے۔ اور مدعا علیہ کا کام صرف اتنا ہے کہ اس کے دلائل کو ردّ کر دے۔

دنیا میں آج تک کوئی عقل مند ایسا نہیں گذرا جس نے نفی کا بھی ثبوت رکھا ہو۔ نفی کے تو معنی یہ ہیں کہ فلاں بات یوں نہیں۔ اسکا ثبوت کیا ہوتا ہے۔ اس کا ثبوت یہی ہے کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ وہ بات اس طرح ہے، ان کے پاس دلائل نہیں۔

میرا دعوی ہے کہ حضرت مسیح موعود اسمہ احمد کی پیش گوئی کے مصداق ہیں۔ جب میں ثابت کر دوں کہ آپ ہی اس پیش گوئی کے حقیقی مصداق ہیں، تو اس سے خود ثابت ہو گیا کہ کوئی دوسرا آدمی اس کا مصداق نہیں۔

اور پھر جیسا کہ میں نے لکھا ہے کہ میں انعام مقرر کرنے والا ہوں، اور انعام مقرر کرنے والے نے جو شرائط مقرر کی ہوں ان کو ادل بدل کرنا کسی طرح درست نہیں۔ انعام لینے کی خواہش ہے تو انہی شرائط پر مباحثہ کریں۔

دو باتیں میں نے اپنے ذمہ لی ہیں۔ اور دو ہی آپ کے ذمہ رکھی ہیں۔ لیکن آپ انعام لینے کی بھی خواہش رکھتے ہیں اور پھر کرنا بھی کچھ نہیں چاہتے۔ کیا انعام دینے والے کا فرض کسی عقل مند نے کبھی یہ تجویز کیا ہے کہ وہ خود بھی کوئی کام اپنے ذمہ لے۔ یہ تو میری مہربانی ہے کہ میں نے یہ بات ثابت کرنی اپنے ذمہ لی ہے کہ قرآن کریم واحادیث کی رو سے حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں۔ ہاں یہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا حق ہے کہ آپ یہ اعلان کریں کہ اس نے انعام ایسی باتوں پر مقرر کیا ہے جو ناممکن الثبوت ہیں ۔ مگر یہ اعلان بھی آپ نہیں کر سکتے کیونکہ اس سے آپ کے دعوے خاک میں مل جاتے ہیں ۔ اور اپنے منہ سے اپنی شکست کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔

اسی طرح فیصلہ کرنے والوں کے متعلق میں نے لکھا تھا کہ آپ کی طرف سے جو لوگ ہوں ان کو آپ مقرر کریں اور جو میری طرف سے ہوں وہ میں مقرر کروں ۔ نہیں تو ثالث غیر مسلم ہوں جن کو کسی فریق سے تعلق نہیں ۔ لیکن آپ ہیں کہ صرف اس خیال سے کہ چند ایسے لوگ جنہوں نے اس وقت تک بیعت سے علیحدگی کا اعلان نہیں کیا، لیکن درحقیقت آپ کے ساتھ ہیں، ان کو ثالث مقرر کر کے اپنے حق میں ڈگری کروائیں ۔ ججوں نے فریقین کے درمیان جو اختلاف درمیان مباحثہ میں ہو اس کا بھی فیصلہ کرنا ہے۔ پھر کیونکر ایسے لوگوں کو جج تسلیم کر سکتا ہوں جن کو مولوی صاحب نے مقرر کیا ہو ۔ اور پھر ایسی حالت میں جب کہ وہ درحقیقت مولوی صاحب کے ساتھ ہوں اور ان کی بیعت صرف اس لحاظ سے ہو کہ انہوں نے کسی زمانہ میں بیعت کی تھی ۔ اور اب تک بیعت توڑنے کا اعلان نہیں کیا ۔ ایسے آدمی میرے مرید کیونکر کہلا سکتے ہیں ۔ وہ میرے مرید نہیں بلکہ مولوی صاحب کے ساتھی ہیں ۔ اس قسم کے ہزاروں آدمی ہیں جو پہلے غیر مبائعین کے ساتھ تھے پھر انہوں نے بیعت کر لی ، تو کیا ان کو مولوی صاحب کے ساتھی کہا جا سکتا ہے ۔ فرق صرف یہ ہے کہ میرے ساتھ شامل ہونے والوں کے لئے ایک علامت بیعت کی مقرر ہے اور مولوی صاحب کے ساتھ شامل ہونے والوں کی کوئی ایسی علامت نہیں ۔ ہاں جس شخص نے قادیان سے تعلق توڑ دیا اور ان لوگوں کے ساتھ تعلقات محبت قائم کر لئے ، وہ ان کا ساتھی ہے ۔ پس اس طرح دنیا کی نظروں میں خاک جھونکنے سے کام نہیں چل سکتا میرا قائم مقام وہی ہو سکتا ہے جو میری طرف سے ہو، نہیں تو غیر مذاہب کے لوؤں میں سے ثالث ہوں جو طرفین کی رضامندی سے مقرر ہوں ۔

میں ان لوگوں کو جو مولوی محمد علی صاحب کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ خدارا مولوی صاحب کو فیصلہ کے لئے میدان میں آنے کے لئے آمادہ کریں تا حق ظاہر ہو جائے ۔ میں نے ایک امر کیلئے انعام مقرر کیا ہے اب یا میرے چیلنج کو قبول کریں یا خود اعلان مباحثہ کریں ۔ اور اگر دونوں باتیں منظور نہیں تو لوگوں کو مغالطہ دینے کی ناروا کوششوں سے باز آئیں کہ اس کا نتیجہ روحانیت کے لئے کبھی مفید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتا۔ یہ دنیا چندروزہ ہے اورلوگوں کی واہ واہ سے کچھ نہیں بنتا۔ عزت وہی ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے۔ انسانوں کی دی ہوئی عزت کوئی شئے نہیں۔ پس خدا کی عزت کی جستجو کرو۔ اوراس مائدہ کو جو تمہاری روحانی ترقی کے لئے آسمان سے نازل ہوا ہے رد نہ کرو کالتی نقضت غزلها کے مصداق نہ بنو۔ مسیح موعود کو آپ لوگوں نے قبول کیا اوراس کے ذریعہ سے بہت سے فوائد اٹھائے اب اسی پر تبر چلا رہے ہیں اوراس کی ہتک کے درپے ہیں۔ان کے ساتھ مت ملو، تا خدا تعالیٰ کا رحم تم پر ہو۔

خاکسار میرزا محمود احمد

الفاظ چیلنج

(اڈیٹر الفضل کہتا ہے کہ) ذیل میں ہم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے الفاظ چیلنج پھر درج کئے دیتے ہیں ان کو پیش نظر رکھ کر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو چیلنج کی منظوری پر آمادہ ہونا چاہیے نہ کہ جو جی میں آئے وہ پیش کر کے اپنی جان بچانے کی کوشش کرنا چاہیے۔حضرت خلیفۃ المسیح (مرزا محمود احمد) کے الفاظ یہ ہیں:

> میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اوراحمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی ہے۔
>
> میں اس بات کے ثبوت میں اپنے پاس خدا کے فضل سے دلائل رکھتا ہوں اورتمام دنیا کے عالموں اور فاضلوں کے سامنے بیان کرنے کے لئے تیار ہوں حتی کہ میں انعام رکھنے کے لئے بھی تیار ہوں۔
>
> اوراگر کوئی میرے دلائل کو غلط ثابت کر دے اور قرآن کریم سے اوراحادیث صحیحہ سے یہ ثابت کر دے کہ احمد، آنحضرت ﷺ کا نام تھا ، نہ کہ صفت ،اور یہ جو نشانات احمد کے قرآن کریم میں آئے ہیں وہ آنحضرت ﷺ پر چسپاں ہوتے ہیں اور یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ پیش گوئی اپنے پر چسپاں فرمائی ہے،تو میں ایسے شخص کو ایک مقررتاوان جو فریقین کو منظور ہو دینے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے تیار ہوں۔)

مرزا محمود احمد جو تحریر بالا میں دنیا کے تمام علماء کو چیلنج کرتے نظر آتے ہیں ان کے تعلیمی کوائف انہی کی زبانی ملاحظہ کر لیجئے۔ آپ بحیثیت خلیفہ قادیان، لاہور میں اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:

میں اپنے علم اور پڑھائی کو خوب جانتا ہوں۔ میں دس سال سکول میں پڑھتا رہا ہوں لیکن مجھے یاد نہیں کہ میں کسی سال بھی پاس ہوا۔ اور کسی مضمون میں بھی پاس ہوا۔

انٹرنس کے امتحان میں دو تین مضامین میں پاس ہوا تھا جن میں سے ایک عربی تھا۔ یوں میں کبھی اردو میں بھی پاس نہیں ہوا تھا۔

پھر میں حضرت مولوی (نورالدین) صاحب کے پاس پڑھنے بیٹھا۔ مولوی صاحب نے بخاری پندرہ دن میں مجھے پڑھائی۔ اور وہ اس طرح کہ فرماتے، سناتے جاؤ۔

اگر میں کچھ پوچھتا تو فرماتے: پوچھو مت، پڑھے جاؤ۔

اسی طرح ایک دو اور کتابیں پڑھیں اور صرف ونحو کی چھوٹی سی کتاب پڑھی

(اخبار الفضل قادیان ۱۵ مارچ ۱۹۲۰ء ص ۶-۷)

مکفر مرزا کے کفر پر بحث

اور لاہوری پارٹی کو چیلنج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل ایک رسالہ لاہوری پارٹی کے رئیس مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے نکلا ہے جسکا نام ہے:

تکفیر اہل قبلہ سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیزاری۔

اس رسالہ میں قادیانی پارٹی کی تردید معقول پیرایہ میں کی گئی ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اہل قبلہ کو کافر کہنا جائز نہیں۔ یہ بھی لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے انکار سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا، ہاں جو شخص مرزا صاحب قادیانی کو کافر کہے، چونکہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کافر نہیں اس لئے ان کو کافر کہنے والا بحکم حدیث کافر ہوتا ہے۔ محض انکار سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ اس دعوی پر بہت سے اقوال مرزا نقل کئے ہیں۔

ہمارے خیال میں اس بحث کے دو حصے ہیں۔

ا: ایک یہ کہ آیا مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کی رو سے منکر مرزا محض انکار کی وجہ سے کافر ہے یا نہیں۔

۲۔ مرزا صاحب کو کافر کہنے اور جاننے والے کافر ہیں یا نہیں۔

پہلا حصہ تو دونوں پارٹیوں میں باہمی مناقشہ ہے کیونکہ قادیانی پارٹی منکر مرزا کو کافر کہتی ہے چنانچہ میاں محمود خلیفہ قادیان کے الفاظ یہ ہیں:

جب تک مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بیعت نہ کریں غیر احمدی کافر ہیں۔

(اخبار فاروق۔ ٦ جنوری ۱۹۱٦ء)

(بڑی بے غیرتی ہوگی:

اگر مولوی محمد علی صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث کے ساتھ اس مباحثہ سے حسب معمول گریز کیا جس کا چیلنج ٢٦ جنوری کے اہل حدیث میں بدیں الفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب نے دیا ہے:

ہماری تحقیق میں جو حدیث دانی پر مبنی ہے کوئی شخص بھی جو کسی مسلمان کو اس کے کسی خیال پر غلط فہمی سے دیانت داری کے ساتھ فتوی کفر لگاتا ہے، کافر نہے ہوتا۔ خواہ وہ شخص جس پر فتوی لگایا گیا ہے، پکا مسلمان ولی اللہ ہو.... اس لئے ہم بآواز بلند ان (اصحاب پیغام) کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں ہم سے بالمشافہ گفتگو کرلیں۔ چونکہ ہماری غرض ان کو سمجھانے کی ہے اس لئے ہم کوئی شرط نہیں لگاتے بلکہ محض یہ کہتے ہیں کہ بالمشافہ گفتگو کرلیں۔ تحریری کریں، یا تقریری کسی مقام پر اور کسی مکان میں کریں جہاں کی مرضی ہو کریں۔

تو فی الواقع بڑی بے غیرتی ہوگی حریف للکار رہا ہے کہ آؤ، تو ادھر سے بھی آواز اٹھنی چاہیے کہ ہاں ہم میدان میں کھڑے ہیں۔ امید واثق ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پیغام بلڈنگس میں بھی پہنچ جائیں گے کیونکہ یہ کوئی قادیان کی مسجد اقصی نہیں جس کے اندر قدم رکھنے سے ان کی روح تحلیل ہوتی ہے۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری نسبت تو اسی چیلنج میں انہوں نے لکھ دیا ہے کہ اس بارے میں ان سے بحث نہیں کرتا۔ پس اگرچہ مولوی محمد علی صاحب کو ہمیں گالیاں دینے سے ایک منٹ کی بھی فرصت نہیں، تاہم وہ کچھ وقت نکال لیں یا حدیث کے پتلے کو آگے کر دیں۔ خدا کرے وہ دن بھی آئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مسئلہ اسمہ احمد پر بھی انہی الفاظ میں بحث قبول کرے اور قادیان آنے پر آمادگی ظاہر کر دے۔ الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۵)

اور لاہوری پارٹی کہتی ہے کہ مرزا صاحب کے محض انکار سے کافر نہیں ہوتا بلکہ تکفیر مرزا سے بحکم حدیث آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

ہماری تحقیق میں جو حدیث دانی پر مبنی ہے کوئی شخص بھی جو کسی مسلمان کو اوس کے کسی.. غلط فہمی سے دیانتداری کے ساتھ فتوی لگاتا ہے کافر نہیں ہوتا خواہ وہ شخص جس پر فتوی لگایا ہے پکا مسلمان و ولی اللہ ہو۔ ہم نے یہ مضمون بہت دفعہ اہل حدیث میں لکھا ہے لیکن لاہوری پارٹی کے اس غلط خیال پر اصرار کرنے شبہ ہوتا ہے کہ اونہوں نے وہ مضمون دیکھا نہیں، یا تقلید مرزا کا ان میں ایسا اثر ہے کہ دیکھ کر بھی اوس سے متاثر نہیں ہوئے۔ اس میں شک نہیں کہ مسئلہ ہذا بہت نازک ہے اس کی نزاکت لاہوری پارٹی کے رئیس مولوی محمد علی صاحب بھی مانتے ہیں۔ اس لئے جس طرح وہ کوشش کرتے ہیں کہ قادیانی پارٹی کو تکفیر اہل قبلہ سے بچائیں ہم بھی اون کو تکفیر مکفرین مرزا (اہل قبلہ) سے بچاتے ہیں کیونکہ جس طرح وہ خطرناک ہے یہ بھی سخت خطرناک ہے اسلئے مکفرین مرزا کی تعداد غیر معلوم ہے جن کو لاہوری پارٹی حسب تعلیم مرزا کافر جانتی ہے اگر یہ لوگ حسب تعلیم حدیث کافر نہ ہوئے، اور انہوں نے اون کو کافر سمجھ لیا، تو پھر یہ کفر کس پر لوٹے گا۔ یہ ایک ایسا خطرہ ہے کہ اس کے تصور سے بھی ایک مومن کا دل کانپنا چاہیے۔ اس لئے ہم بآواز بلند اون کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں ہم سے بالمشافہ گفتگو کر لیں۔ چونکہ ہماری غرض ان کو سمجھانے کی ہے اس لئے ہم کوئی شرط نہیں لگاتے۔ بلکہ محض یہ کہتے ہیں کہ بالمشافہ گفتگو کر لیں۔ تحریری کریں یا تقریری کریں۔ کسی مقام پر اور کسی مکان میں کریں۔ جہاں اون کی مرضی ہو کریں۔ ہمیں یقین ہے کہ چونکہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ اپنے خیالات کو قرآن و حدیث پر مبنی رکھنے کے مدعی ہیں، اس لئے ان کے ساتھ فیصلہ جلد ہو جائے گا۔ خصوصاً اس لئے کہ ان میں آج کل ایک ایسا شخص بھی موجود ہے جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی کے مدحیہ الفاظ ہیں کہ:

مولوی سید محمد احسن صاحب حدیث کے پتلے ہیں۔

ایسے حدیث کے پتلے کی موجودگی میں ایک حدیثی مسئلہ حل نہ ہوا، تو کب ہوگا اور کیسے ہوگا۔ امید ہے اس چیلنج کو صرف اخباری مضمون نہ سمجھیں گے بلکہ محض اخلاص اور للہی محبت پر مبنی جان کر قبول کریں گے۔

قادیانی پارٹی اس بحث میں مخاطب نہیں، کیونکہ وہ تو سناتن دہرمیوں کی طرح اقوال مرزا کے ایسے پابند ہیں کہ اون کو حدیث سے بھی مقدم جانتے ہیں۔ اگر مرزا کے اقوال اور حدیث رسول اللہ ﷺ میں تعارض بتلا دیا جائے تو وہ یہ کہہ کر کہ مرزا صاحب حکماً عدلاً بن کر آئے تھے حدیث کو چھوڑ دیں گے اور اقوال مرزا کو نہیں چھوڑیں گے۔ اس لئے اون کے ساتھ اس نہج سے گفتگو نہیں ہوسکتی بلکہ اون کے ساتھ اور نہج سے ہوگی۔ ہاں لاہوری پارٹی چونکہ زبان سے قرآن و حدیث کی عزت کرتی ہے اس لئے اس چیلنج کے وہی مخاطب ہیں۔

خواجہ صاحب کا خیال: لاہوری پارٹی کے سالانہ جلسہ میں خواجہ کمال الدین کا ایک مضمون پڑھا گیا تھا جو اخبار پیغام صلح میں درج ہوا ہے جس میں سے فقط ایک فقرہ ہم یہاں نقل کرتے ہیں: خواجہ صاحب مرزا صاحب قادیانی کی تعریف میں یوں رطب اللسان ہیں:

> مرزا صاحب کو اپنی حیثیت میں دیکھو وہ اس جماعت کا سرتاج نظر آتا ہے جن کا نام مجدد ہے وہ اپنی خدمات میں اس قدر بڑھ گیا کہ دوسروں کی خدمات اس کے مقابلہ میں دھندلی نظر آتی ہیں جہاں اور مجددین کے مقابل ایک خاص عقیدہ فاسد یا ایک خاص طبقہ خیال کام کرتا نظر آتا ہے وہاں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ کے مجدد کے مقابل ہر قسم کی بدعقیدتیاں بدعملیاں ایک سیلاب کی طرح دنیا پر غالب نظر آتی ہیں جہاں امام غزالی کو فلسفہ یونان سے جنگ تھا جہاں حضرت شیخ عبدالقادر گیلانیؒ کو خشک ملایانہ منطق پر روحانی بارش برسانی تھی جہاں مجدد الف ثانی شیخ سرہندیؒ کو رقص کی بیخ کنی کرنی تھی جہاں شاہ ولی اللہ کو فقیہانہ مباحث میں حدیث کو ترجیح دینی تھی جہاں مجدد رائے بریلوی کو مسلمانوں کے آخری شرک پیر پرستی اوتار پرستی کو دفعہ کرنا منظور تھا وہاں اس چودھویں صدی کے مجدد کو

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(پیغام صلح لاہور ۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں؛

جس طرح ہر مرید کا حق ہے کہ اپنے پیر کی نسبت بہت اونچا اعتقاد رکھے اسی لئے تو یہ ایک مثال مشہور ہو رہی ہے

پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند

اسی طرح سننے والے کا بھی حق ہے کہ وہ یوں کہے

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خارست ابراہیم از آزر

اپنے دعوی کا ثبوت دو ہم تو عرصہ سے پوچھ رہے ہیں کہ ہم کو وہ خدمات دکھاؤ جو اس جدید مجدد نے کی ہیں کون سا علمی عقدہ حل کیا۔ کون سا مناظرانہ اصول جدید قائم کیا۔ کون سا فقیہانہ مسئلہ حل کیا۔ ہم تو خدا کو حاضر ناظر جان کر کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو قطع نظر اون کے روحانی دعوی کے فن تصنیف میں بھی معمولی درجے کے مصنفوں سے زیادہ نہیں جان سکتے۔ اس دعوی کو برسر اجلاس ثابت کرنے کو طیار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی تصنیفات کا لب لباب صرف اپنی شخصیت ہوتی ہے جس کی کیفیت معلوم ۔ یہاں تک کہ مرزائیوں کو اون کی شخصیت پر بحث کرنے کی جرأت نہیں ہوتی جس کا اندازہ وہ خود ہی کر سکتے ہیں ہمیں حیرانی ہے کہ ہم اس قسم کے مضامین کو سنکر خواب کا واقعہ سمجھیں یا بیداری کا

آنچہ مے بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب

مرزا صاحب اور امام غزالی ؟ مرزا صاحب اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی ؟ مرزا صاحب اور حضرت شاہ ولی اللہ ؟ سچ ہے

گرچہ ماند درنوشتن شیر وشیر

مہربانی کر کے ہمارے حال پر نہیں تو اپنے ہی حال پر رحم کر کے مرزائی صاحبان اس قسم کا دعوی حوالہ کاغذ کرنے سے پہلے اس کا ثبوت قلم بند کر لیا کریں تو سننے والوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملا کرے ۔

پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند

مرزائی نبوت کی دلیل : قادیانی مشن کے دلائل کا حال تو ہمارے ناظرین کو خوب معلوم ہے مگر آج ہم نے ایک نئی دلیل سنی ہے جس پر ناظرین کو مطلع کرنا ضروری ہے آج کل جو قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں میں نبوت مرزا کے متعلق سخت اختلاف ہو رہا ہے اسلئے قادیانی پارٹی کو حسب ضرورت نئی نئی دلیلیں سوجھتی ہیں

قادیانی اخبار الفضل کا ایک فاضل نامہ نگار نبوت مرزا پر بحث کرتا ہوا لکھتا ہے

قرآن شریف امت محمد ﷺ کو درج نبوت دینے میں بخل نہیں کرتا لیکن یہ علماء نبی کہنے سے بخل کرتے ہیں قرآن شریف پکار کر کہتا ہے کہ

قل ان کنتم تحبّون اللّٰہ فاتّبعو نی یحببکم اللّٰہ

نبی کریم کی اتباع سے انسان خدا کا محبوب بن جاتا ہے

اگر یہ دعوی محتاج دلیل نہیں کہ محبوبیت خدا کا آخری درجہ نبوت و رسالت ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ایک بڑے سے بڑا بادشاہ کسی سے اگر حد درجہ کی محبت کرتا ہے تو اسے صرف عزت وزارت ہی دے سکتا ہے اسی طرح خداوند تعالی جب کسی بندہ کو درجہ اصطفا و احتباء تک چڑھانا چاہتا ہے تو نبوت و رسالت ہی سے سرفراز فرماتا ہے کیونکہ درجہ رسالت کے بعد پھر خدائی کا دجہ ہی باقی رہ جاتا ہے جسکا لا شریك له کی صفت اباء کرتی ہے (الفضل ۱۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۷)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

نبوت مرزا کی دلیل اگر صرف اقوال مرزا سے دی ہوتی تو ہم اوس کو لاہوری پارٹی کے حوالہ کر کے آپ خاموش رہتے مگر چونکہ اونھوں نے قرآن مجید سے استدلال کیا ہے اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم بھی اس میں حصہ لیں۔

سنئے جناب آپ نے محبوبیت اور اصطفاء کا نتیجہ نبوت فرمایا ہے اگر یہ صحیح ہوتا تو کل امت محمدیہ عموماً اور صحابہ کرام خصوصاً سب نبی ہوتے کیونکہ مسلمانوں کے حق میں قرآن خود کہتا ہے

الّذین یتّبعون الرّسول النّبی الا مّی الذی یجدو نه مکتو باً عند هم فی التّوراة و الا نجیل یأمر هم بالمعرو ف و ینها هم عن المنکر و یحلّ لهم الطّیّبات و یحرّ م علیهم الخبا ئث و یضع عنهم ا صر هم و ا لا غلا ل الّتی کا نت علیهم فا لذین ء امنوا به و عزّ روه و اتّبعوا النّور الّذی انز ل معه او لئك هم المفلحو ن (الا عراف : ۱۵۷)

ثم او ر ثنا الکتاب الذین اصطفینا من عباد نا (فا طر:۳۲)

جولوگ رسول نبی امی (حضرت محمد ﷺ) کا اتباع کرنے میں کامیاب ہیں ہم نے اس کتاب (قرآن) کا وارث ان لوگوں کو کیا ہے جن کو ہم نے اپنے بندوں میں سے لیا۔

پہلی آیت میں نبی کے اتباع کرنے والوں کا ذکر ہے کہ سب مسلمانوں نے نبی کا اتباع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا دوسری آیت میں مسلمانوں کے اصطفا کرنے کا ذکر ہے صاف مذکور ہے کہ ہم نے ان لوگوں کو اصطفا (برگزیدہ) کر کے قرآن مجید دیا

بتلایئے جن لوگوں کو خدا نے اصطفاء یعنی برگزیدہ کر کے قرآن مجید دیا یہ سب کے سب درج نبوت پا چکے ہیں؟ پا چکے ہیں تو ان میں اور مرزا میں کیا فرق ہے۔ اگر انہوں نے نبوت نہیں پائی تو کیوں نہیں پائی حالانکہ ان کا اصطفا (برگزیدگی) کافی ہو چکا ہے۔ سمجھ کر جواب دینا

اس کے آگے فاضل نامہ نگار نے اور قدم بڑھایا ہے:

سلف صالحین کے تمام اولیاء اقطاب اس بات کے مقر ہیں کہ درجہ محبوبیت میں آ کر انسان نبوت تک ترقی کر سکتا ہے۔ بات بھی یوں ہی ہے ایک طرف صراط الذین انعمت علیھم کی دعا سکھلائی اور دوسری طرف منعم علیھم کو چار فرقوں صدیق، شہداء، صالح، نبی میں تقسیم کیا۔
پھر یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص نبی کریم کے اتباع سے صدیق وصالح وشہید تو بن سکے اور نہ بن سکے تو نبی۔

حضرت عبدالقادر جیلانی فتوح الغیب مقالہ ۲۲ میں فرماتے ہیں

الرسول بلاء ہ اعظم من بلاء النبی۔ و النبی بلاز ہ اعظم من بلاء البدل و بلاء البدل اعظم من بلاء الولی۔

رسول کے ابتلاء نبی کے ابتلاء سے زیادہ ہوتے ہیں نبی کے ابتلاء ابدال کے ابتلاء سے زیادہ، ابدال کے ولی سے زیادہ ہوتے ہیں

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں کہ وجہ کیا ہے

انہ تعالی یحبّھم فھم اھل المحبّۃ و محبوب الحق

کیونکہ اللہ تعالی ان سے پیار کرتا ہے اور وہ خدا کے محبوب ہوتے ہیں

اس عبارت سے پتہ لگتا ہے کہ محبوب خدا کو رسول نبی بدل ولی کے شعبوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تقسیم کیا گیا ہے جب نبی بھی محبوب خدا میں داخل ہے تو یحببکم اللہ کے اندر کیا یہ وعدہ نہیں کہ نبی کریم کے اتباع سے انسان محبوب خدا یا بالفاظ دیگر نبی بھی بن سکتا ہے۔

(الفضل قادیان ۱۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۷)

شیخ الاسلام امرتسری فرماتے ہیں کہ اس ساری تقریر کا جواب یہی ہے:

سخن شناس نہ ء دلبرا خطا ایں جاست

پہلے کسی مضمون میں ہم لکھ چکے ہیں کہ قادیانی جماعت کے ممبروں کو معقولات سے انس نہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو ہم ان کو کلی مشکک کی طرف رہنمائی کر کے کہتے کہ محبوبیت اور اصطفا کلی مشکک ہیں جسکے درجے مختلف ہوتے ہیں اس لئے یہ تو صحیح ہے کہ نبی اور رسول بھی درجہ محبوبیت اور اصطفاء میں ایک فرد ہے مگر ایسے فرد ہیں جیسے موجود کی کلی مشکک میں مخلوق اور خالق دونوں فرد ہیں لیکن حقیقتاً انکی فردیت ایسی ہے کہ ان کے مراتب کو دیکھ کر کوئی نادان سے نادان بھی نہیں کہہ سکتا کہ مخلوق اپنی موجودیت میں ترقی کر کے کبھی خالق کے درجہ تک پہنچ سکتی ہے۔

سلف صالحین میں سے جس نے یہ کہا ہے کہ انسان محبوبیت کے درجے میں ترقی کر کے نبوت تک پہنچ سکتا ہے اوس کا مطلب یہ ہے کہ نبوت محمدیہ کے .. یہ امکان وجود پذیر تھا اب تو محض امکان امکان ہے۔ اطلاق (وجود) نہیں امکان اطلاق کا فرق معلوم نہ ہوتو ... (باقی کسی اور صفحہ پر ہے جو میرے پاس موجود نہیں۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۱۷ء ۲ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ جلد ۱۴ نمبر ۱۲ ص ۲-۴)

امرتسر میں مرزائی مباحثہ

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

۲۹-۳۰- اپریل ۱۹۱۶ء کو جو ایک مولوی غلام رسول صاحب مرزائی، مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ صاحب شیر اسلام کے مقابلہ میں میدان میں آئے میں دکھانا چاہتا ہوں کہ انہوں نے شیر اسلام کے اعتراضوں کے جواب کس خوبی سے دیئے بطور نمونہ ایک ملاحظہ ہو۔

شیر اسلام نے کہا کہ آیت ان من اهل الكتاب الا ليومنن به قبل موته سے حیات عیسی ثابت ہے اور ترجمہ اس آیت کا خلیفہ اول (حکیم نورالدین) کیا ہوا ہی پیش کیا۔ وہ یہ کہ،

نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لاوے گا ساتھ اوس کے پہلے موت اس کی کے۔،

شیر اسلام کا سوال یہ تھا کہ اللہ تعالی جہاں حضرت عیسی کی بابت فرماتا ہے کہ نہ وہ قتل کئے گئے، نہ صلیب پر ہی چڑھائے گئے، بلکہ زندہ اٹھائے گئے، اس کے ساتھ ہی یوں فرماتا ہے، انہیں مردہ تصور نہ کرو، ان کی وفات سے پہلے تو سب اہل کتاب نے ان پر ایمان لانا ہے اور چونکہ حضرت عیسی پر کل اہل کتاب تاحال ایمان نہیں لائے لہذا ماننا پڑا کہ حضرت عیسی تاحال ہرگز فوت نہیں ہوئے اور یہی مذہب سب کا رہا ہے یہاں تک کہ خلیفہ اول (حکیم نورالدین) نے بھی اس آیت کے یہی معنی کئے ہیں۔ اب دیکھئے کہ مولوی غلام رسول صاحب کیونکر سبک دوش ہوتے ہیں،

فرماتے ہیں کہ،

مولوی نورالدین صاحب نے اپنے پہلے ترجمہ کے خلاف پچیس سال تک قرآن پڑھایا اور اس معنی کی ہمیشہ تردید کرتے رہے۔

یعنی آخر میں انہوں نے اس آیت کے معنی بدل کر یوں کئے کہ

موته کی ضمیر اہل کتاب کی طرف پھرتی ہے یعنی ہر ایک اہل کتاب اپنی موت سے پہلے حضرت عیسی پر ایمان لاوے گا۔

حضرت! آیت کے معنی بگاڑ کر اعتبار بھی ضائع کیا اور بنا کیا۔ آپ کے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں عیسی فوت ہو چکے ۔ اب فرماویں کیا ہر ایک اہل کتاب اپنی موت سے پہلے حضرت عیسی پر ایمان لاتا جاتا ہے۔ اگر نہیں تو آیت کے معنی کیوں بے معنی کر دیئے ۔ اس سے تو یہ اچھا ہوتا کہ آیت کے یہ معنی کرتے کہ، ہر ایک اہل کتاب عیسی موعود کی موت سے پہلے ان سے منکر ہو جاویگا سوائے چند مسلمانوں کے،

جناب عالی تھوک سے بڑے نہیں پکتے ۔قرآن کریم کی آیات کے معنوں توڑنا مروڑنا اوران کو الہامی معنی قرار دینا ہے تو جہلاء کی آنکھوں میں خاک ڈالنا ہے اور بس ۔ دروغ کو کب فروغ ہو سکتا ہے ۔افسوس کہ مسلمانوں میں تعلیم اور خاص کر دینی تعلیم نہیں مذہب کے لحاظ سے بے چارے بالکل بھولے بھالے ہیں۔ اگر عیسائی تثلیث کا جلوہ دکھا دیں تو سب سے پہلے لبیک کہنے کو وہ طیار ہیں۔ اگر آریہ روح اور مادہ کو خدا کے ساتھ ہی ازلی بتاویں تو آمنا وصدقنا کہنے کو وہ تیار ہیں۔ اگر کوئی زیارتوں کی پرستش سکھاوے، تو بمعہ جورو بچوں کے قبر پر حاضر ہیں۔ کوئی گرنتھ سناوے تو سکھ بننے کو طیار ہیں۔ کوئی حدیث سے انکار کرے تو قرآنی بننے کو طیار ہیں۔ اگر کوئی تعزیوں کو باعث نجات بتاوے تو ان کی خاطر سر پھوڑنے پھڑوانے کو طیار ہیں ۔ اگر تعلیم ان میں نہ ہوتی تو سمجھتے کہ سیدھا راستہ صرف ایک ہی ہے اور وہ کیا حضرت ابراہیم کا دین اور کوئی انہیں اس رستہ سے بھٹکا نہ سکتا اسی واسطے تو شیخ سعدی مرحوم نے فرمایا:

سرِ جاہلاں برسر دار بہ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ جس مذہب کے ساتھ الہام و وحی نہیں وہ لعنتی مذہب ہے گویا حضرت کے بعد مرزا صاحب تک کسی کو ان کی امت میں سے الہام نہ ہوا کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے (بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ تک خود مرزا صاحب کو بھی نہ ہوا تھا۔ اڈیٹر) اور نہ کوئی اور حدیثوں کے ردی ہونے وغیرہ کا الہام ہوا اور آپ کے وقت میں الہاموں کا سلسلہ جاری ہو گیا گویا الہام کسی مشین میں ڈھلتے رہے اور ایک دم طیار ہو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے الہامات کا نمونہ دکھانا بھی ضروری ہے جو یہ ہے:

الارض و السّماء معك كما هو معی

(خدا فرماتا ہے اے مرزا۔ آسمان وزمین تیرے ساتھ ہیں جیسے میرے ساتھ ہیں)

انت منّی بمنزلة لایعلمها الخلق

(اے مرزا تو میرے نزدیک ایسے رتبہ میں ہے کہ مخلوق اس نہیں جانتی)

انت معی و انا معك سرّك سرّی

(تو میرے ساتھ ہے میں تیرے ساتھ ہوں تیرا بھید میرا بھید ہے) ازانجام آتھم

کیا حضرات انبیاء علیہم السلام میں ان الہامات کی کوئی مثال ملتی ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۱۷ء ۲ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ جلد ۱۴ نمبر ۱۲ ص ۵)

ہمارے مطالبہ کا جواب

قادیانی مشن سے ہم نے کئی ایک دفعہ حوالجات کے مطالبات کئے جو انہوں نے پورے نہ کئے خود مرزا صاحب قادیانی سے بھی اون کے بعض حوالوں کا مطالبہ کیا مگر اون سے بھی پورا نہ ہوا مثلاً مرزا صاحب نے جو مولوی غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحومین کا مقولہ نقل کیا تھا کہ ہم اور مرزا میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا، اس کا حوالہ ہم نے مرزا صاحب کی زندگی میں کئی دفعہ مانگا مگر صدائے برنخواست

اس کے بعد مرزا صاحب نے لکھا کہ میرے ساتھ مباہلہ کرنے والے اکثر طاعون سے مرے۔ اس کا ثبوت بھی پوچھا مگر جواب ندارد

اب اون کی تقلید میں لاہور کے اخبار پیغام صلح نے بھی لکھ مارا کہ مباہلہ کرنے والے مرکر مرزا صاحب قادیانی کی صداقت پر مہر کر گئے۔ اس کے جواب میں اہل حدیث مورخہ ۱۲ جنوری میں ہم نے اس کا حوالہ طلب کیا تھا کہ ذرہ ان لوگوں کی فہرست ہم کو بتلاویں جو مرزا صاحب قادیانی سے مباہلہ کرکے فوت ہو گئے۔ ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دی تھی کہ اس فہرست میں مولوی عبدالحق غزنوی کو بھی شامل کرلیں۔ اس کا جواب کیا چاہیے تھا؟

یہی کہ پیغام صلح لاہور اون لوگوں کے نام گنواتا جنہوں نے مباہلہ کیا تھا اور مرگئے اور اس مباہلہ کا ثبوت اون لوگوں کی کسی تحریر سے دیتا۔

مگر ایسا کرنے سے وہ سنت مرزا کی مخالفت سے ڈرا کیونکہ صحیح حوالہ دینا خود مرزا قادیانی کی سنت نہیں، اس لئے اوس نے یوں ہی ٹال مٹول کرنے کو ادھر اودھر کے چند نام لکھ مارے، مگر کمال اتباع سنت مرزائیہ کیا کہ اونہی لوگوں کے نام لئے جن کے نام مرزا صاحب خود لیا کرتے تھے اور ہم ان سے ان کا حوالہ پوچھا کرتے تھے یعنی:

مولوی غلام دستگیر قصوری، مولوی سعد اللہ لودہانوی، چراغ دین جمونی،

امریکن ڈاکٹر ڈوئی اور پنڈت لیکھرام آریہ (پیغام صلح لاہور ۱۷ جنوری ۱۹۱۷ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بہت اچھا! یہ تو ہم نے مانا کہ یہ لوگ مرگئے، مگر اونہوں نے مباہلہ کب کیا تھا؟ مقدم ثبوت تو اسی بات کا مطلوب ہے کہ مباہلہ کب ہوا؟ کیا مزے کی بات ہے کہ جو امر متنازعہ ہوتا ہے، اوسی کو یہ لوگ ثابت شدہ مان لیتے ہیں۔

مولوی عبدالحق غزنوی نے بے شک مباہلہ کیا مگر وہ اب تک زندہ ہے۔ اعتبار نہ ہو، تو امرتسر میں آکر دیکھ لو۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مباہلہ سوائے مولوی عبدالحق غزنوی کے کسی کے ساتھ نہیں ہوا۔ صرف مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ ہوا، اور وہ اب تک زندہ ہے۔

معلوم نہیں اس صاف اور سیدھی بات کو مرزائی دوست اندھوں کی کھیر کی طرح ٹیڑھا کیوں بناتے ہیں مالھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثا

لطف کی بات ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی میں بھی یہ اعتراض وارد ہوتا رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ کا مباہل (مولوی عبدالحق) آج تک زندہ ہے، تو پھر آپ کا اثر اوس پر کیا ہوا؟
اس معقول سوال کو مرزا صاحب قادیانی بھی یوں ہی ٹالتے رہے کہ عبدالحق کے لئے میں نے بددعا نہ کی تھی بلکہ میں نے محض اپنے لئے دعا کی تھی کہ:

اگر میں کاذب ہوں تو کاذبوں کی طرح تباہ کیا جاؤں اور اگر میں صادق ہوں تو خدا میری مدد اور نصرت کرے۔ (حقیقت الوحی۔)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

زمانہ مباہلہ کا اشتہار ہمارے پاس ہے۔ اس لئے اس مرزائی روایت کو اوس سے مقابلہ کرتے ہیں، تاکہ معلوم ہو جائے کہ حوالہ کھاجانے اور غلط بتلانے میں مرزا صاحب کو کہاں تک مشق تھی۔ وہ اشتہار ذی قعد ۱۳۱۰ھ کا چھپا ہوا ہے مرزا صاحب مولوی عبدالحق غزنوی کو کہتے ہیں:

صرف یہ دعا ہوگی کہ میں (مرزا قادیانی) اللہ ورسول کا متبع ہوں۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالی میرے پر لعنت کرے۔
اور آپ (عبدالحق غزنوی) کی طرف سے یہ دعا ہوگی کہ یہ شخص درحقیقت کافر اور کذاب اور دجال اور مفتری ہے۔ اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ میرے (عبدالحق غزنوی) پر لعنت کرے۔ (اشتہار مذکور)

چنانچہ دعا فریقین نے کی اور ایک کی دعا پر دوسرے نے آمین کہی۔ اب سوال یہ ہے کہ مولوی عبدالحق غزنوی نے گو اپنے کاذب ہونے کی صورت میں اپنے اوپر لعنت لی اور وہ مرزا صاحب قادیانی کی دعا نہ تھی، لیکن مقابلہ میں آمین تو کہی تھی۔ اور ایک کی دعا پر دوسرے کا آمین کہنا بھی دعا کرنے کے برابر ہے۔ ثبوت اسکا قرآن مجید سے سنئے!

حضرت موسیٰؑ دعا کرتے تھے اور حضرت ہارونؑ آمین کہتے تھے۔ جواب ملا
اجیب دعوتکما (تم دونوں کی دعا قبول ہوئی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون نہیں جانتا کہ اسلامی مجالس میں دعا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ ایک کی دعا پر باقی آمین کہتے ہیں۔ پس مولوی عبدالحق غزنوی کی دعا لعنت پر مرزا صاحب قادیانی کی آمین نے کیا اثر پیدا کیا؟

مانا کہ خود لعنت نہیں کی تھی، مگر آمین تو کی تھی۔ اور اگر بالفرض آمین بھی نہ کہی ہو تو مقابلہ ہی اس آمین کا مظہر ہے۔

علاوہ اس کے یہ کیا ذکر ہے کہ میں نے بد دعا کی تھی یا نہ کی تھی۔ آپ کی بددعا کو اس میں کیا اثر ہے۔ دعویٰ تو آپ کا یہ ہے کہ مباہلہ کرنے والے مر گئے۔ مولوی عبدالحق غزنوی پر مباہلہ کرنے والے کی تعریف صادق آتی ہے، مگر وہ ہلاک نہیں ہوتا۔ کیا وجہ؟

اس کا جواب دینا اڈیٹر پیغام صلح کا دوسرا فرض ہے۔ پہلا فرض یہ ہے کہ جن مردگان لوگوں کے نام اس نے لکھے ہیں اون کے مباہلہ کرنے کا ثبوت دیں، پھر اس فرض کو ادا کریں۔ کیا وہ کریں گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ فروری ۱۹۱۷ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ نمبر ۱۳ جلد ۱۴ ص ۲۔ ۳)

کشفی معاملات کا حل

اخبار اہل حدیث امرتسر مطبوعہ ۲۲ دسمبر ۱۹۱۶ء میں ایک کوہاٹی صاحب کی درخواست دربارہ نقول کشفی تجاویز مرزا صاحب قادیانی نظر سے گذری۔ عقل کے گھوڑے اس میدان میں لنگ ثابت ہوئے اور کچھ سمجھ میں نہ آیا کہ غیر مادی کاغذوں یعنی خیالی درخواستوں اور دستخطوں کے واسطے مادی روشنائی اور قلم چہ معنی؟

آخر یہ سوجھی کہ اس معاملہ کا حل مکاشفہ سے کیا جائے۔ پس مکاشفہ کے واسطے جو زور دیا گیا تو اس معاملہ کی کیفیت یوں معلوم ہوئی کہ

ایک روز مرزا صاحب کچھ کاغذات لے کر اپنے اللہ میاں کے پاس حاضر ہوئے (دیکھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تریاق القلوب ص ۳۳) اور عرض کی کہ میں کچھ کاغذات تجاویز آپ کے دستخطوں کے واسطے لے کر حاضر ہوا ہوں۔ اللہ میاں نے سررشتہ دار فرشتہ کو حکم دیا کہ درخواستیں پڑھ کر سناؤ۔ چنانچہ اس نے پڑھ کر سنانی شروع کیں:

جناب مرزا غلام احمد یعنی عیسیٰ بن مریم سکنہ قادیان کی درخواست، اور اس پر اللہ میاں کے احکام حسب ذیل ہیں:

۱۔ میرا ایک بچہ لڑکی پیدا ہوا وہ لڑکا ہو جاوے۔ نامنظور

۲۔ میرا بیٹا جس کی بابت میں نے پیشین گوئی کی تھی کہ وہ شہرہ آفاق ہوگا زندہ کر دیا جائے۔ نامنظور

۳۔ مولوی عبدالکریم کے جسمانی نقصوں کی مرمت کر دی جائے تاکہ میں مثیل کہتے نہ شرماؤں۔ نامنظور

۴۔ دفتر اموات و پیدائش میں پادری آتھم کی موت کی تاریخ ۶ ستمبر سے پہلے کر دی جائے۔ نامنظور

۵۔ پادری اور میرے مخالف مولوی کل ہلاک کر دیئے جائیں۔ نامنظور

۶۔ مرزا احمد بیگ کا داماد یعنی میری آسمانی منکوحہ کا خاوند دنیا سے نیست و نابود کر دیا جائے۔ نامنظور

۷۔ میری آسمانی منکوحہ کا قبضہ باز دلا دیا جائے۔ نامنظور

۸۔ میرا نام بجائے ابن غلام مرتضیٰ کے عیسیٰ ابن مریم ہو جائے۔ نامنظور

۹۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کو فرشتے کھچی ہوئی تلواروں سے میری زندگی میں قتل کر دیں۔ نامنظور

۱۰۔ مولوی محمد حسین بٹالوی پر کوئی آفت اور ذلت وارد ہو۔ نامنظور

۱۱۔ بالآخر دست بستہ اور سربسجود ہو کر نہایت عجز و انکسار عرض ہے کہ مولوی ثناء اللہ کو میرے مقابلہ میں موت دے کیونکہ اس کے خون کا پیاسا ہوں، ۔

یہ سن کر اللہ میاں کا چہرہ سرخ ہو گیا اور اس نے زور سے کہا کہ: کیا کہا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سنتے ہی مرزا صاحب بھاگے۔ فرشتوں میں غل مچ گیا کہ پکڑو پکڑو، یہ گیا، وہ گیا۔ فرشتے پیچھے بھاگے اور جو کچھ کسی کے ہاتھ میں آیا اس نے ان کے پیچھے روان کیا۔ لیکن سررشتہ دار نے گھبراہٹ میں اپنی سرخ روشنائی کی دوات رواں کردی۔ مرزا صاحب کی زندگی میں تو یہ کاغذات آسمان پر داخل دفتر رہے ہوں گے لیکن ان کی وفات کے ساتھ تلف کر دیئے گئے۔ ہاں کاغذات ایلومینیم کے تھے جو مادی اور غیر مادی کے بین بین ہوتے ہیں۔

لہذا کو ہاٹی سائل کی درخواست نقل واپس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ فروری ۱۹۱۷ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ نمبر ۱۳ جلد ۱۴ ص ۶۔۷)

لدھیانہ میں مرزائیوں کا مقدمہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

لودہیانہ میں ایک صاحب قاضی فضل احمد صاحب پنشنر کورٹ انسپکٹر ہیں جو مرزا صاحب قادیانی کے مخالفین میں مشہور ہیں۔ آپ کا ایک رسالہ بھی مرزا کی تردید میں ہے جس کا نام ہے کلمہ فضل رحمانی بجواب اوہام قادیانی۔

خدا جانے اس کی ابتداء کس طرح ہوئی کہ لدھیانہ کے مرزائیوں محمد شفیع وغیرہ نے قاضی فضل احمد صاحب کے برخلاف ایک اشتہار شائع کیا، جس پر قاضی صاحب نے ازالہ حیثیت عرفی کا استغاثہ دائر کر دیا۔

عدالت نے راضی نامہ کے لئے کہا۔ مرزائیوں نے ثالث مقرر کرنیکی تجویز پیش کی۔ فریقین سے منصف کے حق میں رد و بدل ہوتا رہا۔ قاضی صاحب نے کہا منصف مسلمان ہوگا، تو یہ لوگ بعد فیصلہ اوس کے حق میں رعایت کا الزام لگا دیں گے اس لئے کوئی انگریز ہونا چاہیے۔ اسی رد و بدل میں حاکم نے آئندہ تاریخ ۱۳ فروری مقرر کردی۔ (ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۔ فروری ۱۹۱۷ء ۹ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ نمبر ۱۳ جلد ۱۴۔ ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمه احمد کا فیصلہ

خلیفہ قادیان کے قلم سے۔ نمبر ا

قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں کے اختلافی مسائل میں یہ مسئلہ سخت اختلافی ہو رہا ہے کہ قرآن مجید کی آیت میں جس احمد کے آنے کی حضرت عیسیٰؑ نے پیشین گوئی کی تھی وہ احمد کون ہے۔ قادیانی پارٹی اور ان کا خلیفہ میاں محمود احمد کہتے ہیں کہ اس احمد سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ لاہوری پارٹی عام مسلمانوں کی طرح کہتی ہے اس سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں۔ اس اختلاف نے یہاں تک طول کھینچا کہ فریقین کی طرف سے بہت سی تحریرات نکل چکی ہیں اور ابھی ختم نہیں ہوئیں۔ مگر سب سے عجیب اور پر لطف تحریر وہ ہے جو خلیفہ قادیانی نے اپنی تقریر سالانہ جلسہ کی ، انوار خلافت ، کے نام سے شائع کی ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: جب تک ہم نے اس انوار خلافت کی زیارت نہ کی تھی ہم لاہوری پارٹی کو اشاعت تحریرات میں معذور جانتے تھے، مگر اب جو چند دنوں سے اس کی زیارت کی ہے تو ہماری رائے بدل گئی۔ اب ہم اس رائے پر ہیں کہ لاہوری پارٹی کو اس کتاب (انوار خلافت) کے بعد کسی تحریر کی حاجت نہ تھی، خود یہی کتاب قادیانی پارٹی کی تردید کرنے کو کافی ہے۔

اگر ہم زبانی ادعاء پر کفایت کریں تو اپنی عادت کے مخالف ٹھہریں گے اس لئے ہم اس (انوار خلافت) سے کچھ اقتباس نقل کر کے ناظرین کو خلیفہ جی کی لیاقت اور زور خلافت دکھاتے ہیں۔

خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) لکھتے ہیں:

ا۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت (اسمه احمد) مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔ (انوار خلافت۔ ص ۱۸)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فقرے کا صاف مطلب ہے کہ مرزا غلام احمد اس آیت کے مصداق ہیں آپ کے سوا اور کوئی نہیں۔ اردو دان اصحاب اس (ہی) کے لفظ کو جو حصر کیلئے ہے ملحوظ رکھیں، اور دوسرا فقرہ سنیں جو فقرہ مذکورہ سے چند سطور بعد ہے، لکھتے ہیں:

۲۔ یہ یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو احمد کہنے میں آنحضرت ﷺ کی ہتک نہیں اور اس سے یہ مراد نہیں کہ آنحضرت ﷺ احمد نہ تھے۔ آپ احمد تھے لیکن احمد آپ کی صفت تھی۔ نہ کہ آپ کا نام۔ اور جو شخص یہ کہے کہ احمد آپ کی صفت نہ تھی، وہ جھوٹا ہے کیونکہ صحیح احادیث سے یہ ثابت ہے اور اگر آپ احمد نہ ہوتے تو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) احمد ہو ہی کیونکر سکتے تھے، کیونکہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا ہے آپ کی ہی شاگردی سے حاصل کیا ہے (انوار خلافت۔ ص ۱۹)

اس فقرہ میں تسلیم کیا کہ آنحضرت ﷺ احمد ہیں۔ ایسے احمد کہ مرزا صاحب بھی احمد بنے ہیں تو آپ ﷺ ہی کے طفیل۔

اس لئے ہمارے سوال مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ احمد مرزا صاحب قادیانی کا نام ہے اور آنحضرت ﷺ کی صفت۔ اس نام کے حصول کیلئے آنحضرت ﷺ کے واسطہ بننے کی کیا ضرورت؟ کیا اور لوگوں کے جتنے نام ہیں وہ آنحضرت ﷺ کے واسطے سے ہیں۔ کسی کا نام عبداللہ ہے، کسی کا عبدالرحمٰن ہے، کسی کا محمود ہے، کسی کا محمد۔ حالانکہ ان میں ایسے ہی ہوتے ہیں جو اعمال کے لحاظ سے اس قابل نہیں ہوتے کہ واسطہ محمدی سے مشرف ہوسکیں۔

۲۔ دوسرا سوال یہ ہے کہ واسطہ اور ذی واسطہ میں صفت اور حرکت ایک ہی قسم کی ہوتی ہے۔ جیسے ہاتھ اور قلم، یا ہاتھ اور کنجی کی حرکت۔ دونوں ایک ہی قسم کی ہوتی ہیں۔ پس اگر احمد آنحضرت ﷺ کی صفت ہے اور مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ ہی سے حاصل کیا ہے، تو بصورت صفت ہی کیا ہوگا نہ بصورت نام۔ ورنہ واسطہ اور ذی واسطہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرکت ایک قسم کی نہ رہے گی۔

۳۔ تیسرا سوال یہ ہے کہ اگر احمد کا وصف مرزا صاحب کو بفیض محمدی اکتسابی ہے تو (ہی) کے ساتھ حصر کیسا ہے۔ کیا اور متبعان سنت نبویہ اس وصف میں شریک نہیں ہو سکتے۔

۴۔ چوتھا سوال یہ ہے کہ احمد اگر مرزا صاحب قادیانی کا نام ہے تو لازمی بات ہے کہ والدین نے پیدا ہونے سے زیادہ سے زیادہ ساتویں روز رکھا ہوگا۔ اور یہ تو ظاہر ہے کہ اوس وقت مرزا صاحب قادیانی میں کوئی کمال یا اتباع محمدی کا اثر نہ تھا۔ پھر آپ کو یہ اکتسابی صفت ایسے وقت میں کس طرح حاصل ہوئی۔

حیرت ہے کہ قادیانی پارٹی اپنے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے علم وفضل کی اتنی تعریف کرتی ہے کہ کبھی اس کو فضل عمر کہتی ہے، کبھی قمر الانبیاء، کبھی امیر المومنین، کبھی خلیفۃ المسلمین۔ کبھی کچھ، کبھی کچھ، جیسے کوئی اپنے اکلوتے بیٹے کو ساری دنیا کے القاب دے دیا کرتا ہے۔ حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ جی کو اتنی بھی خبر نہیں کہ میں احمد کا اسم مرزا صاحب کے حق میں نام رکھتا ہوں، پھر اسی کو بحیثیت نام آنحضرت ﷺ کے وصف احمد سے اکتسابی بتلاتا ہوں، اور اصل احمد سے موصوف آنحضرت ﷺ کو کہہ کر مرزا قادیانی کے حق میں حصر بھی کرتا ہوں۔ ایسی شستہ اور شائستہ تقریر پر بے ساختہ منہ سے نکلتا ہے

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ فروری ۱۹۱۷ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ نمبر ۱۴ جلد ۱۴ ص ۳)

قادیانی تثلیث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کی دو پارٹیاں تو پہلے تھیں چند دنوں سے ایک اور بھی نکلی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے تثلیث کے پورے تین ضلع بن گئے ہیں۔ اس تیسری پارٹی کے لیڈر منشی محمد ظہیر الدین ہیں جنکا اپنا دعوی ہے کہ بزبان مرزا میں مصلح موعود ہوں۔ بے شک

ہر کہ شک آرد کافر گردد

اس پارٹی کا ایک اشتہار ہمارے پاس بغرض اشاعت پہنچا ہے ہم اوسکو ذیل میں درج کرتے ہیں۔

آسمانی فیصلہ

میاں محمود احمد صاحب کا دعوی ہے کہ خدا نے ان کو خلیفہ بنایا ہے۔ لیکن اصل بات یہ ہے کہ میاں محمود احمد صاحب ایسے دعوی سے ایک طرح سے احمدی جماعت کو دھوکا دے رہے ہیں کیونکہ جس طرح ہر ایک موحد انسان یہ کہدیتا ہے کہ خدا نے اس کو صحت دی، خدا نے ہی اوس کو مال و دولت اور اولاد دی، یا خدا نے ہی اس کو خلیفہ بنایا ہے جیسے فرمایا

هو الّذی جعلكم خلا ئف فی ا لا ر ض ۔ (فاطر:۳۹)۔

اسی طرح سے میاں محمود احمد صاحب بھی کہہ دیتے ہیں کہ خدا تعالی نے ان کو خلیفہ بنایا۔ لیکن جماعت کے بعض بے وقوف لوگ اس سے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ گویا خدا نے میاں محمود احمد صاحب کو کہہ دیا ہوا ہے کہ وہ خلیفہ ہیں۔ اس لئے آج کل صرف میاں صاحب موصوف کو ہی خلیفہ کہا جا سکتا ہے۔ مولوی محمد علی صاحب ایم وغیرہ کو خلیفہ نہیں کہا جا سکتا۔

چونکہ ہمارے مرشد مولوی محمد ظہیر الدین صاحب یوسف موعود مصلح موعود (جن کی پیش گوئی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار میں موجود ہے) کا دعوی ہے کہ میاں محمود احمد صاحب پر کبھی کوئی ایسی وحی یا الہام خدا تعالی کی طرف سے نازل نہیں ہوا جس کے یہ الفاظ ہوں یا جن الہامی الفاظ کا یہ مطلب ہو کہ میاں محمود احمد صاحب کو اللہ تعالی نے حضرت احمد جری اللہ کا خلیفہ دوم قرار دیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کو خدا کی طرف سے احمدیوں سے بیعت لینے کا حکم مل گیا ہے۔

میاں محمود احمد صاحب کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ اس کا احمدیوں سے بیعت لینا ایک صریح غلطی ہے جس پر وہ متواتر اصرار کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تو ایسے شخص کے انتخاب کے لئے جس نے لوگوں سے حضرت صاحب کے نام پر بیعت لینے کا مجاز مقرر ہونا تھا چالیس احمدیوں کا اتفاق کرنا ضروری قرار دیا تھا، نہ کہ چالیس آدمیوں کا بیعت کرنا۔ لیکن اب میاں محمود احمد صاحب احمدیوں سے بیعت بھی لے رہے ہیں جو صریح طور پر غلط ہے۔

ہاں اگر میاں (محمود احمد) صاحب موصوف کو خدا نے اپنے الہام کے ذریعہ سے خلیفہ منتخب کیا ہے، تو مہربانی کر کے میاں (محمود احمد) صاحب اس الہام کو شائع کریں اور گول مول بات کر کے احمدیوں کو دھوکا میں نہ ڈالیں۔

اور نیز اس بات کی بھی اجازت دیں کہ ہم ان کی قضاوقدر کے متعلق ایسی پیش گوئی شائع کر سکیں جسکے ذریعہ سے ان کے صدق اور کذب کو پرکھنے کا احمدیوں کو آسانی سے موقع مل سکے۔

خاکسار: حکیم نور محمد منشی عالم مالک ہمدم صحت دندان ساز انارکلی لاہور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دیکھیں قادیانی اخبار اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ مقابلہ تو الہامی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ فروری ۱۹۱۷ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ نمبر ۱۴ جلد ۱۴ ص ۴۔۵)

مرزائیوں کا لاہوری جلسہ

اوران کی جماعت کا فرار۔۲

جناب منشی محمد عمر صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! ۵ جنوری ۱۹۱۷ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں آپ بزرگان نے ایک چھوٹے سے مناظرہ کی کیفیت ملاحظہ فرمائی ہوگی جو اس خاکسار نے عنوان بالا سے شائع کیا تھا۔ میرے اس مضمون کے جواب میں اڈیٹر پیغام صلح نے ایک طول طویل مضمون لکھا ہے جو سراسر غلط ہونے کے علاوہ تمام ترطعن و تشنیع سے بھرا پڑا ہے۔ میں ان تمام سخت اور خلاف اخلاق الفاظ کا جواب بجز صبر کے اور کچھ نہیں دینا چاہتا کیونکہ جس نبی کریم فداہ ابی و امی کا میں ماننے والا ہوں، اوس کی تعلیم یہی ہے۔ اگر میں بھی جناب مرزا صاحب قادیانی کا پیرو ہوتا، تو اڈیٹر صاحب کے لائق جواب دے سکتا۔ مرزا صاحب قادیانی کا یہی دستور تھا کہ جب کبھی کسی جواب میں تنگ ہوئے تو آپ نے گالیوں کی بھرمار کی۔ چنانچہ رسالہ انجام آتھم میں لکھتے ہیں:

او بدذات فرقہ مولویاں

اسی تعلیم کا اثر ہے کہ آج دونوں پارٹیوں میں جوتیوں میں دال بٹتی ہے ۔اللہ تعالی ہر مسلمان کو بداخلاقی سے محفوظ رکھے۔

خاکسار کا سوال بہت مختصر تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آخری فیصلہ والے اشتہار میں امام المناظرین مولانا ثناء اللہ صاحب کی بابت دعا موت کی تھی اور اسی کو اپنی سچائی کا فیصلہ قرار دیا تھا۔ حالانکہ مرزا صاحب قادیانی مر گئے اور مولانا ثناء اللہ صاحب زندہ ہیں۔

اس کا جواب دینے میں ڈاکٹر محمد حسین شاہ نے بلند آواز سے کہا:

کوئی تو آؤ۔

اڈیٹر پیغام صلح، ڈاکٹر صاحب کے ایسا کہنے سے انکار کرتا ہے۔

آیئے میں اس کا آسان فیصلہ بتلاتا ہوں۔ مجھے ڈاکٹر محمد حسین سے گو مرزا قادیانی کی وجہ سے سخت اختلاف ہے، مگر باوجود اختلاف کے میں ان کو ایک شریف جنٹل مین خیال کرتا ہوں، اس لئے اون کے حلف پر فیصلہ چھوڑتا ہوں۔ ہم دونوں میں سے جن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کی وہ تصدیق کریں گے وہ اس معاملہ میں سچا ہوگا۔ اگر میرے جواب میں خاموشی رہی تو داناؤں کے نزدیک میری ڈگری ہوگی۔

اصل مضمون کے جواب میں اونہوں نے کہا تھا کہ مولوی ثناء اللہ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جواب میں لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہے۔ میں نے کہا دکھاؤ۔ تو وعدے وعدے میں ٹالتے رہے۔ اس جواب میں بھی اس کا حوالہ نہ بتلایا حالانکہ اون کا فرض تھا۔

یہ تو میں مانتا ہوں کہ اڈیٹر پیغام نے بہت لمبا مضمون لکھا، مگر ایسا لمبا کیسا کوئی ہوشیار وکیل وصل مدعا کے اثبات میں اپنے آپ کو کمزور پا کر ادھر اودھر کی باتوں میں وقت کھو کر اپنے موکل کو راضی کر لیتا ہے۔ میں اب بھی منتظر ہوں کہ جن باتوں کا میرے سامنے اڈیٹر پیغام نے دعوی کیا تھا ان کا ثبوت دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔فروری ۱۹۱۷ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ نمبر۱۴ جلد۱۴ ص ۱۱)

اسمہ احمد کا فیصلہ

خلیفہ قادیان کے قلم سے۔ نمبر۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ہم نے قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے رسالہ انوار خلافت سے ایک اقتباس نقل کر کے چار اعتراض کئے ہیں آج اوس سے آگے کا کچھ مضمون دکھاتے ہیں:

جب ہم ان کی خلافت اور خلیفہ ہونے کے متعلق وہی الفاظ سنتے ہیں جو خلفاء راشدین کے حق میں اسلامی کتابوں میں آتے ہیں بلکہ اون سے بھی بڑھ کر قمر الانبیاء وغیرہ دیکھتے ہیں تو ہماری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی۔ آخر کار ہمارے لئے تسکین ملتی ہے تو شیعہ لٹریچر میں ملتی ہے، جہاں ہم ایسے اسماء گرامی کے ساتھ وہی القاب، امیر المومنین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ پاتے ہیں جن حضرات نے بقول شیعہ تمام عمر ڈرتے ہوئے تقیہ میں گذاری کوئی ادنیسنی بھی آتا تو اوس کے سامنے حضرت ابوبکر کی تعریف کر دیتے حا شا ھم عما یفترون

عموماً دنیا میں یہ دستور چلا آتا ہے کہ کمزور زور آور، بےعلم علم دار، غیر معتبر، معتبر کا لباس پہن کر نقل اتارا کرتے ہیں مگر دانا سمجھ سکتے ہیں کہ:

شیر قالین دگراست شیر نیستان دگراست

خیر بہر حال خلیفہ قادیان اپنے باپ کو اسمہ احمد والی آیت کا مصداق بتانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے چونکہ مرزا صاحب قادیانی کا نام (جیسا کہ سب جانتے ہیں) غلام احمد تھا۔ اور ظاہر ہے کہ غلامی کا نشان احمد بننے سے مانع ہے، اس لئے خلیفہ جی نے اس بات کے ثابت کرنے میں کوشش کی کہ مرزا صاحب کا اصل نام احمد ہے۔ اور غلام کا لفظ یونہی ملکی رسم کے طور پر آیا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) کا نام والدین نے احمد رکھا ہے جسکا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد صاحب نے آپ کے نام پر ایک گاؤں بسایا، اس کا نام احمد آباد رکھا ہے۔ اگر آپ کا نام غلام احمد رکھا گیا تھا تو چاہیے تھا کہ اس گاؤں کا نام بھی غلام احمد آباد ہوتا۔

اسی طرح آپ کے بھائی کے نام پر بھی ایک گاؤں بسایا گیا ہے جس کا نام قادر آباد ہے، حالانکہ اون کو غلام قادر کہا جاتا تھا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام بھی قادر تھا۔

اور دونوں بھائیوں کے نام سے پہل غلام صرف ہندوستان کی رسم و عادت کے طور پر زیادہ کر دیا گیا تھا۔ ہندوستان میں یہ رسم چلی آتی ہے کہ لوگ مرکب نام رکھتے ہیں، حالانکہ ان مرکب ناموں کا کوئی معنی اور کوئی مطلب نہیں ہوتا۔ (انوار خلافت۔ ص۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کیا خوب دلیل ہے کہ غلام قادر کا اصل نام قادر ہے جسکا نتیجہ یہ ہے غلام اللہ کا اصل نام اللہ ہے۔ بہت خوب! ترقی مبارک۔

گاؤں کا نام ہو یا نسبت، اس میں یہ دستور ہے کہ مرکب کے نام کے مشہور اور آسان تر جزو کی طرف نسبت ہوتی ہے۔اسی لئے کبھی مضاف کی طرف ہوتی ہے تو کبھی مضاف الیہ کی طرف۔ اس لئے یہ معنی نہیں کہ مرکب نام میں ترکیب منظور نہیں بلکہ اصل نام (پہلا جزو ہوتا ہے مگر بوصف اضافت یعنی غلام احمد، غلام اللہ، غلام الرحمٰن وغیرہ میں اصل نام غلام ہے لیکن محض غلام نہیں بلکہ بوصف اضافت یعنی وہ غلام جو احمد، یا اللہ یا رحمٰن کی طرف نسبت رکھتا ہے۔ یہی اضافت ان اسماء میں وجہ تمیز پیدا کرتی ہے۔ پس یہ کہنا کہ ان مرکب ناموں کا کوئی معنی اور کوئی مطلب نہیں ہوتا، بالکل بے مطلب بات ہے کیونکہ مرکب اضافی میں ہر ایک کا مطلب اضافت ہوتا ہے جو ایسی عرفی بات کو بھی نہ سمجھے وہ مسئلہ خلافت کی باریک باتوں کو کیا سمجھ سکتا ہے۔

آگے چل کر مرزا محمود احمد لکھتے ہیں:

غلام احمد اگر مرکب نام تسلیم کرو، تو یہ تو کسی زبان کا نام نہیں ۔عربی زبان میں یہ نام غلام احمد (غلام کے م پر پیش) ہونا چاہیے تھا لیکن یہ نام آپ کا نہ تھا۔

فارسی ترکیب لو، تو غلامِ احمد (غلام کے م کے نیچے زیر) ہونا چاہیے لیکن آپ کا نام یوں بھی نہیں کیونکہ آپ کے نام میں میم پر جزم ہے زیر نہیں ہے۔

اور اگر اردو یا پنجابی ترکیب سمجھو تو، احمد کا غلام، یا، احمد دا غلام، ہونا چاہیے تھا مگر اس طرح بھی نہیں۔

پھر یہ کون سی زبان کا نام ہے جو حضرت صاحب کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔ پس سچی بات یہی ہے کہ آپ کا نام احمد تھا اور غلام صرف خاندانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت کے طور پر شروع میں بڑھا دیا گیا تھا (انوار خلافت۔ص ۳۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں ماشاء اللہ چشم بد دور۔ یہ وجہ پہلی وجہ سے بھی زیادہ معقول ہے اور اس سے آگے کی اس سے معقول تر۔

ہاں صاحب! سنئے ترکیب تو فارسی ہے مگر چونکہ مرزا صاحب خود بھی ہندی تھے اون کے والدین بھی ہندی، اسلئے استعمال اس کا ہندی طریق سے ہوتا ہے۔ آپ کو معلوم ہے کہ اہل ہند اس قسم کی اضافتوں کو کیوں کر استعمال کیا کرتے ہیں۔ سنئے شاہ جہان، شاہ عالم، نواب حیدر آباد، راجہ کشمیر وغیرہ۔

بتلایئے ان مرکبوں کی ترکیب جو فارسی ترکیب سے ہے، فارسی طریق سے ان میں مضاف پر جر آتی ہے؟ کیا کبھی کوئی ان ناموں کو یوں بھی پڑھتا ہے شاہِ جہان، شاہِ عالم، نوابِ حیدر آباد، راجۂِ کشمیر۔

ہرگز نہیں بلکہ بغیر اظہار (زیر) کے محض نواب حیدر آباد اور راجہ کشمیر وغیرہ کہا کرتے ہیں ٹھیک اسی طرح یہ نام غلام احمد ہے جو فارسی ترکیب کے لحاظ سے (زیر) کے ساتھ غلامِ احمد ہے مگر ہندی استعمال میں بغیر زیر کے غلام احمد ہے۔

آؤ اس کا فیصلہ خود مرزا صاحب آنجہانی سے کرائیں کہ آپ کا اصلی نام کیا ہے۔ پس سنئے! مرزا صاحب لکھتے ہیں:

> چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز (مرزا قادیانی) نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے۔
>
> تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا، پہلے سے ہم نے یہ تاریخ نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ یہ نام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں
اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں
بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں
غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔ (ازالہ اوہام)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیسا صاف فیصلہ ہے۔ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں کہ میرا نام غلام احمد قادیانی ہے اور اسی نام سے آپ نے پورے تیرہ سو عدد نکال کر اپنی بعثت کا زمانہ بتلایا ہے کہ میں تیرھویں صدی کے ختم پر آیا ہوں کیونکہ نام ہی اس کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

لطیفہ نمبر۱۔ مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کا کمال ملاحظہ ہو کہ نام تو صرف غلام احمد ہے مگر اتنے نام کے پورے تیرہ سو عدد نہیں بنتے تھے تو آپ نے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے مقامی نسبت (قادیانی) کو بھی داخل کر دیا پھر مزید لطف یہ کہ آپ کو الہام ہوتا ہے کہ غلام احمد قادیانی، کسی کا نام نہیں۔ خیر اس کمی کو بڑے میاں نے خود تو پورا کر دیا لیکن ایک کمی جو چھوٹے میاں نے ڈال دی ہے کہ آپ کا نام صرف احمد ہے کس طرح پوری ہوسکتی ہے۔

لطیفہ نمبر۲۔ خلیفہ قادیان کے کمالات علمیہ کے نمونے تو اہل حدیث میں کئی دفعہ دکھائے گئے ہیں مگر حافظہ کا نمونہ شائد نہیں دکھایا گیا آج ہم یہ بھی دکھاتے ہیں کہ باوجود جوان ہونے کے حافظہ آپ کا بزرگ باپ سے بھی کسی قدر کمزور ہے۔ وہ تو ایک کتاب کے مضامین کے برخلاف دوسری کتاب میں لکھا کرتے تھے، صاحبزادہ صاحب ایک ہی کتاب میں اپنے برخلاف کہہ جاتے ہیں۔ دیکھئے اس کتاب (انوار خلافت) کے صفحہ ۲۳ سطر ۲۰ پر لکھتے ہیں: آپ (مرزا) کا نام احمد ہی تھا،

یہاں پر ، ہی ، کا لفظ احمد پر لائے ہیں۔ اور اسی کتاب کے صفحہ ۳۹ سطر ۲۰ پر لکھتے ہیں:

ہم کب کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا پورا نام غلام احمد نہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم تو خود تسلیم کرتے ہیں کہ پورا نام غلام احمد ہی تھا۔

ناظرین! غور کیجئے دونوں جگہ ، ہی ، کا لفظ کیا مزہ دے رہا ہے۔ احمد پر بھی ، ہی ، ہے اور غلام احمد پر بھی ، ہی۔

لاہوری پارٹی: کے ممبر اس قسم کے کمالات کو خلیفہ کے حق میں نقص سمجھیں گے مگر ہم ایسے حالات اور واقعات کو اس شعر کا مصداق جانتے ہیں

لطف پر لطف ہے املاء میں میرے یار کے یار
حاء حطی سے گدھا لکھتا ہے ہوز سے ہمار

دوسری دلیل: اسمہ احمد والی آیت میں مذکور ہے کہ

جب وہ احمد آیا تو لوگوں نے اوس کو جادوگر اور اس کی تعلیم کو جادو کہا خلیفہ قادیان کہتے ہیں مرزا صاحب کے دلائل عالیہ اور براہین قاہرہ سن کر لوگ کہتے تھے کہ ان کی تقریر میں جادو ہے۔ (ص ۴۰)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

یہ دلیل خواجہ کمال الدین کے جواب میں لکھی ہے اونہوں نے سیالکوٹ کے لیکچر میں کہا تھا کہ احمد کے مسمی کے لئے یہ بھی ہے کہ لوگ اوس کو جادوگر کہیں گے۔ حالانکہ مرزا صاحب کو کسی نے جادوگر نہیں کہا اس کے جواب میں خلیفہ جی کہتے ہیں کہ لوگوں نے جادوگر کہا۔

ہماری طرف سے اس کا جواب وہی ہے جو قرآن مجید نے فرمایا ہے کہ

ھا توا برھا نکم ان کنتم صا دقین ، اپنے دعوی کا ثبوت پیش کرو۔

پس یہی ہم کہتے ہیں کہ یہ امر تو محقق اور مسلم فریقین ہے کہ احمد کے مسمی کے حق میں ضروری ہے کہ لوگ جادوگر کہیں۔ پس اس کا ثبوت کسی تحریر یا تقریر سے دیجئے۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۶۔ فروری ۱۹۱۷ء ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ نمبر ۱۵ جلد ۱۴۔ ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا چیلنج منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہل حدیث ۵ جنوری ۱۹۱۷ء میں ہم نے لکھا تھا کہ مولوی محمد احسن صاحب اور لاہوری پارٹی کے ممبران جو میاں محمود (خلیفہ قادیان) پر عقاید باطلہ کی وجہ سے خفا ہوتے ہیں اس میں بے چارے محمود کا کیا قصور۔ یہ عقاید تو مرزا آنجہانی کے تعلیم کردہ ہیں۔ ہم اس امر کا ثبوت دینے کو تیار ہیں اس کے جواب میں اڈیٹر پیغام صلح نے ۳۱ جنوری ۱۹۱۷ء کے پیغام میں منظوری کا اعلان کیا ہے۔ اس منظوری کا تو ہم شکر یہ ادا کرتے ہیں مگر دو باتوں کا تصفیہ مقدم ہے۔ ایک یہ کہ اس بارے میں ہمارے مخاطب مولوی محمد احسن صاحب ہیں نہ کہ اڈیٹر پیغام۔ وہ اس منظوری کا اعلان کریں۔ جب تک اونکی طرف سے اعلان نہ ہوگا ہم اعلان نہ سمجھیں گے۔ اوسی اعلان میں وہ کیفیت بحث کو بھی ظاہر کردیں کہ بالمشافہ تحریری کریں گے یا تقریری۔ عام فائدہ رسانی کے لئے تحریر کا طریقہ اچھا ہے اس لئے امید ہے کہ تحریری ہی منظور فرماویں گے۔

چونکہ یہ بحث دراصل محمودی پارٹی کی نیابت میں ہوگی اس لئے اس کے فیصلہ کے لئے کسی منصف کا ہونا بھی ضروری ہے جیسا کہ آپ کی دونوں پارٹیوں کے مباحثہ میں منصفوں کا تقرر منظور ہوگیا تھا۔ پس منصف اگر ہو تو مسلمہ فریقین ہو۔ میں اپنی طرف سے لاہور کے تین مشہور بیرسٹروں کا نام پیش کرتا ہوں۔ آپ کو اختیار ہے ان میں سے کسی کو منظور کریں، یا اس طرح اور متعدد نام پیش کریں۔ میرے پیش کردہ نام یہ ہیں: خان بہادر میاں محمد شفیع صاحب۔ خان بہادر میاں فضل حسین صاحب۔ ڈاکٹر شیخ محمد اقبال صاحب۔ جواب کا منتظر

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۶۔ فروری ۱۹۱۷ء ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ نمبر ۱۵ جلد ۱۴ ص ۴)

(پیغام صلح ۳۱ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۳۔ مولوی ثناء اللہ کا چیلنج منظور: ۵ جنوری ۱۹۱۷ء کے اہل حدیث میں مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ صاحب نے حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی کے اعلان عزل خلافت میاں صاحب کونقل کرنے کے بعد یہ لکھا ہے کہ: ہم ان کو (یعنی حضرت مولانا موصوف کو) اطلاع دیتے ہیں کہ یہ عقاید دراصل مرزا صاحب قادیانی کے ہیں بیچارے محمود کی ایجاد نہیں ہے۔ جو صاحب اس امر کی تحقیق کرنا چاہیں ہم اس خدمت کے لئے حاضر ہیں آپ کی دونوں پارٹیوں کا مباحثہ ہونا تو مشکل، بلکہ محال ہے ہم دونوں میں غضروف کی طرح کام دینے کو تیار ہیں یہ آپ لوگوں کا اختیار ہے کہ اس تحقیق کے لئے امرتسر دفتر اہل میں تشریف لے آویں یا ہم کو اپنے ہاں بلالیں بقیہ شرائط بعد منظوری۔

مولوی صاحب کا یہ چیلنج ہمیں منظور ہے لیکن بجائے بالمشافہ گفتگو کرنے کے بہتر ہوگا کہ ہر دو اخبارات پیغام صلح اور اہل حدیث میں دونوں فریق کی تحریرات یکے بعد دیگرے شائع ہوں۔ مثلاً یہ کہ مولوی ثناء اللہ اپنے دعوی کے ثبوت میں کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا تمام غیر احمدیوں کو کافر ٹھرایا اور اسمه احمد کا حقیقی مصداق اپنے آپ کو قرار دیا، اہل حدیث میں دلائل لکھیں اس کے جواب میں حضرت مولانا سید محمد احسن صاحب یا جو کوئی بھی ہماری طرف سے مقرر ہو نفی کا ثبوت دیں اور وہ بھی اہل حدیث میں شائع ہو۔ اور ایسا ہی پیغام صلح میں بھی۔ کیا مولوی فاضل ایسا کرنیکو تیار ہیں۔ بقیہ شرائط حسب ضرورت بعد منظوری)

بڑی بے غیرتی ہوگی

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۱۷ء میں ہم نے لاہوری پارٹی کو چیلنج دیا تھا کہ تکفیر مسلم سے کافر ہونے پر ہم سے بحث کرلیں۔ اس پر قادیانی اخبار الفضل قادیان نے بغرض ابھارنے کے ایک نوٹ لکھا ہے جسکی سرخی ہے:

بڑی بے غیرتی ہوگی۔

یہ نوٹ لطف خیز ہے۔ اس لئے ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے سارا نقل کرتے ہیں اڈیٹر الفضل لکھتا ہے:

اگر مولوی محمد علی صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث کے ساتھ اس مباحثہ سے حسب معمول گریز کیا جس کا چیلنج ۲۶ جنوری کے اہل حدیث میں بدیں الفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب نے دیا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری تحقیق میں جو حدیث دانی پر مبنی ہے کوئی شخص بھی جو کسی مسلمان کو اس کے خیال پر غلط فہمی سے دیانتداری کے ساتھ فتوی کفر لگاتا ہے کافر نہیں ہوتا خواہ وہ شخص جس پر فتوی لگایا گیا ہے پکا مسلمان و لی اللہ ہو...اس لئے ہم باآواز بلند ان (اصحاب پیغام) کو چیلنج دیتے ہیں کہ:

وہ اس مسئلہ میں ہم سے بالمشافہ گفتگو کرلیں چونکہ ہماری غرض اون کو سمجھانے کی ہے اس لئے ہم کوئی شرط نہیں لگاتے بلکہ محض یہ کہتے ہیں کہ بالمشافہ گفتگو کرلیں تحریری کریں یا تقریری کریں کسی مقام پر اور کسی مکان میں کریں جہاں ان کی مرضی ہو کریں۔

تو فی الواقع بڑی بے غیرتی ہوگی حریف للکار رہا ہے کہ آؤ، تو ادھر سے بھی آواز اٹھنی چاہیے کہ ہاں ہم میدان میں کھڑے ہیں۔ امید واثق ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب پیغام بلڈنگس میں بھی پہنچ جاویں گے اور وہاں شاہی ہال میں تحریری بحث کرآئیں گے۔ کیونکہ یہ کوئی قادیان کی مسجد اقصی نہیں جسکے اندر قدم رکھنے سے ان کی روح تحلیل ہوتی ہو۔ پھر ہماری نسبت تو اسی اعلان میں اونہوں نے لکھ دیا ہے کہ اس بارے میں ان سے بحث نہیں کرتا۔ پس اگرچہ مولوی محمد علی صاحب کو ہمیں گالیاں دینے میں ایک منٹ کی بھی فرصت نہیں تاہم وہ کچھ وقت نکال لیں یا حدیث کے پتلے کو آگے کردیں خدا کرے وہ دن بھی آئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مسئلہ اسمہ احمد پر بھی انہی الفاظ میں بحث قبول کرے اور قادیان آنے پر آمادگی ظاہر کردے۔ (الفضل قادیان ۳۰ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

قادیان میں جانے سے روح کانپتی تو بڑے میاں (مرزا غلام احمد قادیانی) کی زندگی میں کانپتی حالانکہ اون کی زندگی میں تو ہم قادیان میں پہنچے اور فاتحانہ حیثیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سالماً غانماً واپس آئے۔ ان دنوں تو موجودہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب ابھی گود میں ہوں گے یا بچوں کے ساتھ گیند بلا کھیلتے ہوں گے۔ جب اوس زمانہ میں بڑے میاں سے ہماری روح نہ کانپی، تو اب لڑکوں سے کیا کانپنے لگی۔ لیکن چونکہ پہلے ایک دفعہ تجربہ ہو چکا ہے کہ قادیان میں بلاکر آپ کے بڑے میاں (مرزا صاحب آنجہانی) چھپ گئے تھے اور آپ تو اونہی کی سنت کے متبع ہیں، اس لئے ہماری تمہاری بحث بٹالہ میں ہونی چاہیے۔ پس ہم اعلان کرتے ہیں کہ خلیفہ قادیان اور اون کی طرف سے جو کوئی بھی ہو بتقرر منصف بٹالہ میں ہم سے بحث کرلیں۔ اسمہ احمد کے مسئلہ میں کریں، یا مسیح موعود میں کریں۔ ہم ہر ایک خدمت کیلئے حاضر ہیں۔ باقی شرائط بعد منظوری انشاء اللہ تعالی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۶۔ فروری ۱۹۱۷ء ۲۶ ربیع الاول ۱۳۳۵ھ نمبر ۱۵ جلد ۱۴ ص ۴۔۵)

قادیان میں علم نحو کا جدید مدرسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین نے آج تک تو قادیانی مشن کو مذہبی رنگ میں مجدد پایا ہوگا یعنی مذہبی امور میں ان کی عادت محض ایجاد کی ہے۔ نئے نئے اعتقاد نئے نئے خیالات نکالنے کی ان کے پاس مشین ہے۔ خیر یہ تو تھا ہی، مگر کمال یہ ہے کہ اس مشین نے اپنی ایجاد کو مذہبی علوم سے ترقی دے کر علوم آلیہ میں بھی تجدید کا درجہ حاصل کرلیا ہے۔

قادیانی مشن سے ہمارے دوسوال مدت سے ہیں۔ ایک نحوی مسئلہ کے متعلق، دوسرا منطقی۔ بہت سے تقاضاؤں کے بعد قادیانی پارٹی نے اخبار الفضل میں ان دونوں کا جواب دیا ہے۔ جواب کیا ہے، اہل علم کے لئے باعث تفریح ہے۔ اس لئے ہم اوسے سارا نقل کرتے ہیں۔

قادیانی پارٹی موجودہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو بڑے بڑے خطابات دیا کرتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ منجملہ اون خطابوں کے ایک خطاب فضل عمر ہے۔ اس خطاب کے متعلق اخبار اہل حدیث میں کئی ایک دفعہ پوچھا گیا کہ اس مرکب اضافی میں اضافت کیسی ہے۔ اس کا جواب قادیانی پارٹی نے بایں الفاظ دیا ہے:

اہل حدیث مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۱۷ء میں دوسرا سوال یہ چھپا ہے کہ حضرت خلیفہ ثانی کو جو فضل عمر کہا جاتا ہے تو فضل عمر میں اضافت کیسی ہے۔

اوس کا جواب یہ ہے کہ یہ الفاظ الہامی ہیں۔ اور الہام میں اضافت عدم اضافت کی کوئی تصریح نہیں ہے، اور نہ یہ ضروری ہے کہ ایسے مرکب ناموں میں کوئی اضافت پائی جاوے بلکہ نحاۃ (نحویوں) نے تصریح کی ہے کہ ترکیب مزجی میں عدم اضافت ہی زیادہ فصیح ہے اور اگر مولوی ثناء اللہ کو یہی شوق ہے کہ اس کو مضاف ہی سمجھنا چاہیے تو ہماری طرف سے یہ جواب ہے کہ پھر فضل عمر میں ایسی ہی اضافت ہے جیسے کہ نحویوں نے مزجی بعلبک وغیرہ صورتوں میں مانی ہے اگر آپ کو علم نہ ہو همع الهوا مع سیوطی کی عبارت ذیل پڑھ لیں۔ کتاب مذکور کی جلد اول صفحہ ۷۱ میں علامہ موصوف لکھتے ہیں

و غير مختوم بويه كمعدى كرب و بعلبك ففيه ثلاث لغات اقصى اعراب ما لاينصرف على الجزء الثانى ويفتح اخر الاول للتركيب مالم يكن ياء كمعدى كرب فيسكن او منونا و يليها اضافة صدره الى عجزه فيخفض ۔ الخ

حاصل مطلب یہ کہ فضل عمر میں قواعد زبان کی رو سے تین اعتبار ہو سکتے ہیں

اول جو سب سے زیادہ فصیح ہے یہ ہے کہ اضافت کا اعتبار نہ کیا جاوے اور جزو اول کو مفتوح الآخر اور جزو ثانی کو غیر منصرف پڑھا جاوے۔

دوم یہ کہ ترکیب مزجی کا اعتبار کرتے ہوئے پہلی جزو کو دوسری جزو کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضاف سمجھا جاوے۔

تیسری صورت یہ کہ دونوں جزوں کو بلا اعتبار اضافت کے مبنی علی الفتح سمجھا جاوے۔ (الفضل قادیان۔ فروری ۱۹۱۷ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس جواب کی خوبی صرف اتنی کافی ہے کہ اہل علم کے لئے اسکے جواب کی حاجت نہیں۔ لیکن بغرض مزید ضیافت طبع ناظرین چند جملے لکھتے ہیں

۱۔ فضل عمر الہامی الفاظ ہیں

۲، ترکیب مزجی ہے

۳۔ فضل عمر میں ایسی اضافت ہے جیسی ترکیب مزجی بعلبک میں

۴۔ فضل عمر میں پہلے جزو کے آخر یعنی فضل کے لام پر فتح ہے

جواب: الہامی عبارات بھی محاورات زبان کی پابند ہوتی ہیں قرآن مجید بھی اسی لئے فصیح بلیغ ہے کہ اہل زبان کے محاورہ کے مطابق ہے بلاغت کا درجہ صرف ونحو سے اعلی ہے جب تک کوئی کلام صرف ونحو کے مطابق درست نہ ہو بلاغت کے ذیل میں کسی طرح نہیں آ سکتا۔

۲۔ ترکیب مزجی اوس کو کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی نسبت (اضافت وغیرہ) نہ ہو چنانچہ کافیہ میں مذکور ہے: کل اسم من کلمتن لیس بینهما نسبت

پس ترکیب مزجی میں یہ ضروری ہے کہ اوس کے ترجمہ میں کا، کے، کی، وغیرہ نہ نکلے جیسے بعل (بت کا نام) اور بک (نام بادشاہ) کو ملا کر بعلبک ایک شہر کا نام رکھا گیا تھا جسکے معنی صرف یہ ہیں کہ بعلبک ایک شہر ہے۔ مگر فضل عمر میں تو یہ صورت نہیں۔ اس کا ترجمہ بھی صاف ہے اور اضافت بھی موجود ہے اس کو ترکیب مزجی کہنا سوائے قادیانی علماء نحو کے کسی کا کام نہیں۔

۳، بعلبک میں تو کوئی بھی اضافت نہیں چنانچہ شارح جامی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوله ليس بينهما نسبة ليخرج مثل عبدالله

یعنی مصنف کافیہ نے جو تعریف میں یہ لکھا ہے کہ ترکیب مزجی میں نسبت نہیں ہوتی یہ اسلئے کہا ہے کہ عبداللہ جیسے اسماء نکل جاویں۔

علماء نحو تو تصریحاً لکھتے ہیں کہ ترکیب مزجی میں اضافت نہیں ہوتی پھر اسکے کیا معنی ہیں کہ فضل عمر میں ایسی اضافت ہے جیسی بعلبک میں

۴۔ فضل عمر کے لام پر تو فتح آپ نے لکھ دیا کیا اچھا ہوتا کہ خود (ف) کا بھی فیصلہ کر دیتے کہ (ف) پر فتح ہے یا ضمہ۔

ناظرین! غور فرماویں کہ قادیانی علماء اور امامان نحو ایک معمولی سے سوال کے جواب میں کہاں کہاں کو بہکے جا رہے ہیں۔ نہ اون کو علم نحو کے قواعد کی پرواہ نہ علماء کے سامنے شرمندگی کا خوف فقط یہی ایک اصول ہے

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

دونوں پارٹیوں کو چیلنج:

مذکورہ بالا سوال تو صرف قادیانی پارٹی سے تھا جو اپنے خلیفہ کو فضل عمر کہتے ہیں، یہ دوسرا سوال دونوں پارٹوں سے جو اپنے امام آنجہانی مرزا صاحب قادیانی کو جری اللہ لکھا کرتے ہیں۔ مہربانی کر کے دونوں پارٹیاں اس مرکب اضافی کا بھی فیصلہ کر دیں کہ اس میں اضافت کیسی ہے اور اس مرکب کا ترجمہ کیا ہے۔ پیغامی پارٹی میں جدید رکن رکین مولوی محمد احسن صاحب اس چیلنج کے خاص مخاطب ہیں۔

(اہل حدیث جلد ۱۴۔ نمبر ۱۶۔ مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۱۷ء ص ۲، ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آریہ سے میرا مباحثہ

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

آریہ: تم خدا کو قادر مطلق مانتے ہو

میں: ہاں

آریہ: وہ سب کچھ کر سکتا ہے

میں: ہاں وہ ہر بات پر قادر ہے

آریہ: تو کیا اس بات پر قادر ہے کہ شیطان کو اپنے ملک سے نکال دے

میں: اس کے واسطے دشوار نہیں اگر وہ ایسا چاہے، تو شیطان کو کن فیکون کے اختیارات دے دے اور جب وہ ایک نیا زمین و آسمان بنالے تو اس کے اختیارات سلب کر کے اپنے ملک سے نکال دے۔

آریہ: آپ کے مذہب میں ہے کہ خدا اپنی سنت کو تبدیل نہیں کرتا یہاں تک کہ تمہارے چودھویں صدی کے نبی نے بھی یہ تسلیم کیا ہے، مولوی ثناء اللہ صاحب کی نسبت دعا کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ

اگر میں جھوٹا ہوں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی۔ اگر آپ جھوٹے ہیں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ سنت اللہ کبھی بدلتی نہیں اور اس بنا پر ایک پیغمبر اور ایسا پیغمبر جسکو سارے نبیوں کا جام یک جا دیا گیا امید رکھتا ہے کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا

میں: آپ تعصب کی عینک آنکھوں سے اتاریں اور دیکھیں کہ اس سنت اللہ کو تو اللہ نے بدل دیا یعنی سچا پہلے مر گیا۔ کیا اب بھی آپ لاجواب نہیں۔

آریہ: آپ کے پاس کیا دلیل ہے کہ سنت اللہ بدل گئی اور جو پہلے مرا، وہ سچا تھا۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہوں کہ سنت اللہ نہیں بدلی جو پہلے مرزا وہی جھوٹا تھا۔

میں: مگر مولوی ثناء اللہ صاحبنے کہا تھا کہ یہ شرط مجھے منظور نہیں۔

آریہ: بھئی میں تم جیسے احمق سے زیادہ بات چیت کرنا نہیں چاہتا۔ خدا ایک بات کو قرآن میں جو تمہارے مذہب کی کتاب ہے اور جسکو تم سچا اور برحق مانتے ہو یہ کہے کہ میں اپنے دستور کو نہیں بدلتا اور اس کے بھروسے پر اس کا ایک نبی اور نبی بھی ایسا کہ سب پرانے نبیوں سے ہر شان میں اعلی ایک امید رکھتا ہے گویا اسکو اپنا ایمان سمجھتا ہے اور وہ ایک معمولی آدمی کے ریمارک پر منسوخ ہو جاوے بلکہ منسوخ ہی نہیں الٹ جاوے یعنی اس کا ضد ہو جاوے۔ نمستے

میں: آپ ذرہ ٹھہریں، بات کدھر کی کدھر چلی گئی۔ میں آپ کو دکھلاتا ہوں کہ اسی نبی کو خدا نے کن فیکون کے اختیارات بھی دیئے اور اس نے زمین و آسمان بھی بنایا بلکہ اس میں چراغ روشن کر دیئے

آریہ: اچھا تو زمین و آسمان کہاں ہے اور اس میں کس کی آبادی ہے چراغوں کا تیل کہاں سے آتا ہے۔

میں: آبادی کی بابت تو میں قیاساً کچھ کہہ سکتا ہوں، مگر اس کے مقام کا پتہ میں کل آپ کو کسی مرزائی سے پوچھ کر بتا دوں گا۔ اس وقت میرے پاس کتاب البریہ نہیں ہے، اگر آپ کے پاس ہو تو صفحہ ۷۹ دیکھ لیں یا کسی مرزائی سے دریافت کر لیں۔

آریہ: مجھے تو کسی نے ڈرا دیا تھا کہ کہ مرزا صاحب نے ہمارے مذہب کی تردید بڑے زور شور سے کی ہے۔ اگر اس نے زمین و آسمان پیدا کر دیا تو ہنومان جی کا پہاڑ اٹھالانا کیوں خلاف قیاس ہے۔ اچھا نمستے! کچہری کا وقت ہو گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۴۔ نمبر ۱۶۔ مورخہ ۳ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۳ فروری ۱۹۱۷ء ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انوار خلافت، خواجہ اور ہیڈ لے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے ایک کتاب شائع کی ہے جس کا نام ہے انوار خلافت۔ اس میں مرزا صاحب آنجہانی کو آیت اسمہ احمد کا مصداق بنانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے جس کا ذکر اہل حدیث مورخہ ۹، ۱۶ فروری ۱۹۱۷ء میں ہو چکا ہے۔ آج ہم اون فروعی باتوں کو چھوڑ کر ایک اصولی بلکہ اصل الاصول بات کا ذکر کرتے ہیں جس کو خلیفہ قادیانی نے خود ہی لکھا ہے۔

ہم نے آج سے پہلے بارہا لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو اون کے کاموں سے پہچانو۔ مگر ہمارے سوال کی طرف قادیانی حضرات نے غور نہیں کیا۔ آج ہم اس سوال کو خلیفہ جی کی عبارت میں پیش کرتے ہیں۔ خلیفہ صاحب، صداقت مرزا کے ذیل میں لکھتے ہیں:

ساری دنیا کے لئے ایک مذہب

غرض اس قدر مذاہب درحقیقت مختلف انبیاء کے آنے کے نتیجہ میں پیدا ہو گئے ہیں۔ نبی پر نبی آئے۔ اور ہر نبی کے آنے پر ایک فرقہ پیدا ہو گیا جس سے اختلاف بڑھتا گیا، اور بہت ہی بڑھ گیا۔ حتی کہ خدا تعالی نے جب دیکھا کہ انسان بے انتہاء فرقوں میں متفرق ہو گئے ہیں، حق اور صداقت سے بہت دور چلے گئے ہیں، ظلمت اور تاریکی میں بڑھ گئے ہیں۔ فسق وفجور میں بہت ترقی کر گئے ہیں، عصیان اور طغیان میں حد سے گذر گئے ہیں تو اوس نے اس طرف توجہ کی، اور اس کی غیرت نے جوش مارا، اور اوسکی ربوبیت نے چاہا کہ جس طرح ابتداء میں دنیا میں ایک مذہب تھا، اور اسی ایک پر ہی سب لوگ تھے۔ پھر بھی ایسا ہی ہو۔ اس کے لئے اس نے ایک ایسا نبی بھیجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تمام دنیا کے لئے تھا اور جو سب کو ایک کرنے کے لئے آیا تھا۔ اور وہ آنحضرت ﷺ تھے ۔خدا تعالی نے چاہا کہ جس طرح وہ آسمان پر ایک ہے، اسی طرح اس کے بندوں میں بھی ایک ہی رسول آئے جو تمام دنیا کو اس کی طرف بلائے ۔چنانچہ ایک ایسا ہی نبی آیا۔لیکن سنت اللہ کے مطابق ضروری تھا کہ جس طرح اس سے پہلے آنے والے نبیوں کی مخالفت کی گئی ،اسی طرح اس کی بھی کی جائے۔ اور مخالفت کا ہونا ضروری بھی ہے کیونکہ جب تک مخالفت نہ ہو، صداقت اور حقانیت اچھی طرح نہیں کھلتی ۔پس ضروری تھا کہ اس نبی کی بھی مخالفت ہو، چنانچہ ہوئی اور بڑے زور سے ہوئی۔ اسلئے ایک اور مذہب قائم ہو گیا۔لیکن اس نبی کے مبعوث کرنے سے جو خدا تعالی کا منشاء تھا کہ تمام دنیا ایک مذہب پر ہو، وہ زائل نہ ہوا۔خدا تعالی نے اس کیلئے یہ تجویز کی کہ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ اس کی ابتداء کی اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ اس کی انتہاء رکھی۔ چنانچہ خدا تعالی نے فرمایا

هوالّذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه و لو کره المشر کو ن

خدا وہ ہے جس نے اپنا ایک رسول ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اور اس لئے بھیجا ہے تا کہ تم سب ایک امت بن جاؤ اور ایسا ہی ضرور ہو کر رہے گا خواہ مشرک لوگ اس کو ناپسند ہی کرتے ہوں

تمام علم حقیقی رکھنے والے اسی بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے تو خدا تعالی نے اپنی اس تجویز کو آنحضرت ﷺ کے وقت میں پورا نہ کیا بلکہ آپ کے خادموں میں سے ایک کو رسول بنا کر کھڑا کر دیا ،اور اس کے ہاتھ سے اس غرض کو پورا کر دیا۔ اس میں شک نہیں کہ آنحضرت ﷺ کو خدا تعالی نے تمام دنیا کے لئے بھیجا اور چاہا کہ تمام دنیا کو آپ کے ذریعہ اکٹھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے، مگر اپنی بہت سی مصلحتوں اور حکمتوں کی بنا پر یہ کیا کہ اس ارادہ کو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت پر کرے (انوار خلافت ص ۱۵۷۔۱۵۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہی مضمون مرزا صاحب قادیانی نے خود بھی براہین احمدیہ اور چشمہ معرفت میں لکھا ہے اسی کی مزید تشریح خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) آگے چل کر یوں کرتے ہیں:

کہتے ہیں فیصلہ پنچوں کے ذریعہ بھی ہوا کرتا ہے (بہت خوب) دنیا میں جتنی قومیں ہیں اون کے مختلف خیالات کا فیصلہ خدا نے اس طرح کیا کہ ہر ایک قوم کے بزرگ کا مظہر مرزا صاحب کو بنایا یعنی ہندوؤں کا کرشن، عیسائیوں کا مسیح، بدھوں کا بدھ، اور مسلمانوں کے لئے امام مہدی۔ (مگر یہودیوں سکھوں جینیوں اور لال بیگی بھنگیوں کے لئے کیا؟)

اس تمہید کے بعد لکھتے ہیں:

اب ہندوؤں پر یہ حجت پوری ہوئی کہ تمہارے لئے حضرت کرشن کا فیصلہ ماننا ضروری ہے۔ پس جبکہ کرشن آ گیا ہے تو اس کے فیصلہ کو مان لو۔

بدھوں پر یہ حجت ہوئی کہ ان کا قائم مقام حضرت بدھ آ گیا۔

مسیحیوں پر یہ حجت ہوئی کہ ان کا قرار دادہ مسیح آ گیا۔

اور مسلمانوں پر یہ حجت ہوئی کہ اون کا منتخب کردہ پنچ محمد ﷺ آ گیا۔

خدا تعالی نے سب مذاہب کو ایک بنانے کے لئے یہ تدبیر کی تھی لیکن غلطی اور ناسمجھی سے ہندوؤں نے سمجھا کہ کرشن آ کر ہمارے ہی مذہب کو پھیلائیں گے اور باقی کو نیست و نابود کر دینگے۔ یہی بات بدھوں، عیسائیوں اور مسلمانوں نے بھی اپنے آنے والے نبیوں کے متعلق خیال کر لی۔

انہوں نے تو صلح کرانے اور لڑائی جھگڑوں کو دور کرنے کیلئے آنا تھا لیکن سمجھا یہ گیا کہ وہ آ کر کشت وخون کا بازار گرم کریں گے۔ یہ ایک ایسی غلط فہمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک مذہب والوں کے دلوں میں بیٹھ گئی کہ جسکا اس وقت تک دور ہونا مشکل تھا جب تک کہ وہ انسان نہ آتا جس کے وہ منتظر بیٹھے تھے۔

چنانچہ وہ آیا اور اس نے آکر ثابت کر دیا کہ جو جو خیالات تمہارے دلوں میں ہیں وہ غلط اور بے ہودہ ہیں۔ میں ہی وہ ہوں جو تمہارے سب کے لئے آنے والا تھا تاکہ تم کو ایک (ملت؟)... اور ایک مذہب پر قائم کر کے خداتعالی کے ایک ہی دین کو تمام دینوں پر غالب کروں۔ چنانچہ اس نے یہ سب کچھ اس زمانہ میں کر کے دکھا دیا۔ اگر دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہی ایسا زمانہ ہے جس میں یہ مقصد پورا ہوسکتا ہے اور اسی زمانہ میں کسی ایسے انسان کو آنا چاہیے تھا جو ایک دین پر سب کو قائم کرتا۔ اور پھر وہ سب علامتیں بھی اس زمانہ میں پوری ہورہ ہیں جو حضرت کرشن، حضرت بدھ، حضرت مسیح اور مہدی کی آمد پر پوری ہونی تھیں۔

پس جب کہ زمانہ کے حالات اور واقعات پکار پکار کر بتارہے ہیں کہ ہر ایک مذہب کے آنے والے کا یہی وقت ہے اور پھر جب کہ جو علامتیں مقرر کی گئی تھیں وہ بھی پوری ہوگئیں ہیں تو آنے والوں کو بھی آ جانا چاہیے لیکن ان سب کی طرف سے ایک ہی مدعی کھڑا ہوا ہے جس نے کہا ہے کہ میں کرشن ہوں، میں بدھ ہوں، میں مسیح ہوں، اور میں مہدی ہوں۔ پس وہی ان تمام جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والا ٹھہرا۔ اور اگر پہلے نبیوں کو سچا سمجھا جائے تو اسے قبول کرنے کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہ ہوگا۔ (انوار خلافت۔ ص ۱۶۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

حضرت مسیح کا قول انجیل میں مذکور ہے کہ درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ بس اگر یہ اصول صحیح ہے جو غالباً صحیح ہے، تو ہمیں بغیر کسی تاویل اور ایچ پیچ کے دکھادو کہ جناب مرزا صاحب مربع (مربع کے معنی ہیں چار کا مجموعہ یعنی مسیح کرشن بدھ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی) کے آنے سے دنیا کے تمام مذاہب ایک ہو گئے۔ کیا دنیا میں عیسائی نہیں رہے۔ آریہ نہیں رہے۔ عیسائیوں کے گرجے اور آریوں کی سماجیں سب مسجدوں میں تبدیل ہوگئیں۔ اگر ایسا ہوا ہے کہ دنیا کے سب مذاہب کے بجائے ایک ہی مذہب ہو گیا ہے

تو: چشم ما روشن دل ما شاد

اظہار تعجب: دنیا کے اور مذاہب تو کیا ہی ایک ہوں گے خود مرزا صاحب کے پیروؤں میں ایک سے کئی ایک ہو گئے جن میں اوسی قدر اختلاف ہے جتنا کہ یہودیوں اور عیسائیوں میں یا عیسائیوں اور مسلمانوں میں۔ یہاں تک کہ ایک دوسرے کے کسی نیک کام پر بھی خوش نہیں ہوتے۔ اور جہاں تک بس چلتا ہے بدنام کرتے ہیں ہم اس کے متعلق ایک تازہ واقعہ سناتے ہیں

خواجہ اور ہیڈ لے

ہمارے ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے ایک رکن خواجہ کمال الدین وکیل لاہور نے اپنی ہمت سے ولایت میں جا کر تبلیغ اسلام کا سلسلہ جاری کیا اون کی کوششوں سے چند انگریز وہاں مسلمان ہوئے۔ اون نومسلموں میں ایک صاحب لارڈ ہیڈ لے بھی ہیں جن کی بابت خواجہ کمال الدین نے صاف صاف اعلان شائع کر دیا تھا کہ وہ چالیس سال سے اسلام کی تحقیق کر رہے تھے، میری کوشش سے وہ مسلمان نہیں ہوئے۔ ہاں اظہار اسلام کیا۔ مگر سوئے اتفاق سے گذشتہ ایام میں وہی لارڈ ہیڈ لے (حسب بیان اخبارات اللہ اعلم بحقیقت الحال) شراب خوری کی حالت میں بدمستی کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ یورپ کی رسم و رواج کے مطابق ایسا ہونا ایک معمولی بات ہے۔ اس پر اخباروں میں شور اٹھا اور اخباروں کا تو ذکر نہیں مگر قادیانی اخباروں کا نمونہ دکھانا ضروری ہے کہ اونہوں نے کس خوشی سے اس واقعہ پر رنگ آمیزی کی اور کہاں تک بے چارے خواجہ کی محنت پر پانی پھیرنا چاہا نمونہ درج ذیل ہے۔ قادیان کا شاہی اخبار الفضل لکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لارڈ ہیڈلے کا اسلام

ایک چالباز اور ملمع ساز انسان کے لئے وہ گھڑی کیا ہی دکھ اور تکلیف دینے اور رنج ومصیبت پہنچانے والی ہوتی ہے جب کہ اس کی ملمع سازی کا پول کھلتا اور دنیا پر اس کی اصل حقیقت ظاہر ہو جاتی ہے

اس وقت ہمارے سامنے اسی قسم کے ایک بدقسمت انسان کی شکل پھر رہی ہے جو اپنی چالبازی سے کئی ایک لوگوں کو دھوکہ میں ڈال کر اپنا الو سیدھا کرتا رہا اور دھوکہ اور فریب دے کر رائی کا پہاڑ دکھا کے خراج تحسین وصول کر رہا تھا (خواجہ کی طرف اشارہ ہے) خدا تعالی نے اسے بہت مہلت دی۔ اسکے افعال سے چشم پوشی فرمائی اور اسے اپنی اصلاح کا موقعہ دیئے رکھا۔ لیکن افسوس اور ہزار افسوس کہ اس نے کچھ فائدہ نہ اٹھایا بلکہ دن بدن اپنے عجب اور ریاکاری میں بڑھتا گیا اور اپنی دھوکہ دہی اور ملمع سازی کو اور زیادہ چمکاتا گیا حتی کہ وہ وقت آ گیا کہ دنیا اس کی اصلیت سے واقف ہو جائے۔

ووکنگ مشن کے بانی خواجہ کمال الدین کے حالات اور واقعات کی نسبت ہمارے ناظرین کرام کافی واقفیت رکھتے ہیں اس لئے اس وقت انکے بیان کی ضرورت نہیں البتہ ایک واقعہ کی یاد دلانا ضروری ہے اور وہ یہ کہ ہمارے احباب کو وہ وقت خوب یاد ہو گا جب کہ خواجہ صاحب نے عزم ولایت کرتے ہوئے رخت سفر باندھے تھے اور ٹٹی کی آڑ میں شکار کھیلتے ہوئے ولایت روانہ ہو گئے تھے ہم اس بات کو آج سے چند ماہ پہلے بھی ظاہر کر چکے ہیں لیکن اب پھر اس سے بھی زیادہ زور کے ساتھ ظاہر کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ حقیقت شناس اور دوربین نگاہیں اس وقت ہی معلوم کر چکی تھیں کہ یہ بیل منڈھے نہیں چڑھ سکتی کیونکہ جب اس کی بنیاد ہی دھوکہ اور فریب سے خمیر شدہ زمین پر رکھی گئی ہے تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ یہ جڑھ پکڑ کر بڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکے۔

لیکن جیسا کہ قاعدہ ہے کہ ایک ملمع شدہ چیز اپنی ابتدائی چمک دمک میں اصل سے بھی بڑھ کر نظر آتی ہے گو تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس کی اصل حقیقت رونما ہو جاتی ہے۔اسی طرح خواجہ صاحب کی ملمع سازی اور علاوہ ازیں ان کی چرب زبانی سونے پر سوہاگہ ثابت ہوئی اور کچھ عرصہ کیلئے اصلیت پر پردہ پڑ گیا۔ یہ خواجہ صاحب کی خوش قسمتی سمجھئے یا بد قسمتی کیونکہ اب تو وہ بھی بد قسمتی ہی کہیں گے۔ ایک ایسا شخص کے کے نام کے ساتھ لارڈ کا دم چھلا لگا ہوا تھا ان کے ہاتھ آ گیا ان کا ہاتھ آنا تھا کہ خواجہ صاحب نے زمین و آسمان سر پر اوٹھالیا اور گلا پھلا پھلا کر لگے چیخنے اور شور مچانے کہ میں کامیاب ہو گیا مجھے مراد حاصل ہوگئی یہ ہو گیا وہ ہو گیا چونکہ یہ سب چیخ و پکار سا توں سمندر پار سے ساکنان ہند کے کانوں تک پہنچ رہی تھی اوران کے پاس کوئی اور ذریعہ اس کی تصدیق کرنے کا نہ تھا اس لئے حسن ظنی سے کام لے کر سمجھ لیا گیا کہ واقعہ میں کوئی لارڈ حقیقی طور پر مسلمان ہوگا اگر چہ تھوڑے ہی عرصہ بعد انگریزی اخبارات نے اس لارڈ کے اسلام لانے کی حقیقت بتادی تھی

اس موقعہ کو خواجہ صاحب نے اپنا مطلب حاصل کرنے کے لئے نہایت مناسب اور موزوں سمجھ کر ایسے ایسے راگ الاپنے شروع کئے کہ گویا بہت ہی بڑی کامیابی حاصل ہوگئی ہے اور اس قدر خوشی کا اظہار کیا گیا گویا اب تمام یورپ مسلمان ہو جائے گا۔لیکن یہ صرف الفاظ اور خالی الفاظ تھے جن میں حقیقت اور اصلیت کا نام ونشان بھی نہ تھا دراصل کاہ تھا جسکو خواجہ صاحب کوہ بنا کر دکھارہے تھے اور درحقیقت رائی کا دانہ تھا جس کا پہاڑ بنا رہے تھے۔

ہمیں ابھی تک خواجہ صاحب کا وہ فارسی قصیدہ خوب یاد ہے جو انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے، ترانہ حمد بجناب احدیث مآب براسلام رایٹ آنرایبل لارڈ ہیڈ لے بالقابہ، کے عنوان سے لکھ کر بھیجا تھا اور جس کے چند ایک شعر یہ ہیں

من که سر گرداں پئے مرغاں شدم
تو عطا کردی مرا یک شہباز
لارڈ پیدا شد پئے نصرت مرا
گر چہ چوں بے چارگی زہرم گداز
آں خجستہ تا چہل در غور و خوض
آخرش کردی باو افشاء راز

ان اشعار سے معلوم ہوسکتا ہے کہ خواجہ صاحب لارڈ موصوف کو کیا سمجھتے یا دوسروں کو کیا سمجھانا چاہتے تھے پھر اسی لارڈ کو صبح کا ستارہ قرار دے کر کہا گیا کہ، اس کی طرف حضرت نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث اشارہ کرتی ہے جس میں حضور نے فرمایا ہے کہ آخری ایام میں آفتاب مغرب سے نکلے گا۔ سوان قدوسی الفاظ کی سچائی کو ثابت کرنے کے لئے آفتاب اسلام عنقریب مغرب سے طلوع کرنے کو ہے بعض دھندلی روشنیاں ارہاص کا کام کر چکی ہیں اور طلوع آفتاب سے پہلے جس صبح کے ستارے کا نکلنا ضروری تھا اللہ تعالی کا کس قدر فضل ہے کہ وہ ستارہء صبح اسی ماہ مبارک میں دکھائی دیا وہ ستارہ کون ہے۔ وہ ستارہ صبح ہمارا معزز و مقتدر بھائی آنرایبل لارڈ ہیڈلے، ہے۔

پھر دنیا کو بتایا گیا کہ لارڈ صاحب کسی فوری جوش اور ولولے سے اسلام قبول نہیں کر رہے ہے بلکہ برابر چالیس سال کی لگاتار تحقیق و تدقیق کے بعد اونہوں نے اسلام کے قبول کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ پھر خواجہ صاحب تو یہاں تک لکھ دیا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال کرو گذشتہ پچاس سال میں خود ہندوستان میں کہاں اس شان کا انسان مسلمان ہوا یا کس مذہب میں کوئی ایسا انسان داخل ہوا یہ کوئی بڑی عظیم الشان نصرت کا فتح باب ہے۔،

یہ اور اسی قسم کی اور بے شمار تحریریں خواجہ صاحب کی موجود ہیں جن میں لارڈ موصوف کی بے حد تعریف وتوصیف کی گئی اس کے مسلمان ہونے کو اسلام کی صداقت کے لئے ایک دلیل ٹھہرایا گیا اس کے اسلام لانے کو عظیم الشان فتح قرار دیا گیا اس کے اسلام کو پیش کر کے دوسرے مسلمانوں کو اپنی اصلاح کرنے کے لئے غیرت دلائی گئی۔ اس کے اسلام کا عاشق اور شیدا ہونے کو مشہور کیا گیا لیکن آہ! مدتوں کے صبر اور تحمل کو خیر باد کہہ کر بصد رنج وافسوس کہنا پڑتا ہے

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

کیونکہ آج خواجہ صاحب کا یہ شہباز اسلام کے لئے ننگ وعار کا موجب ہو رہا ہے اور یہ صبح کا ستارہ ظلمت نمائی کر رہا ہے یہ اسلام کی صداقت کی دلیل نہیں بلکہ اسلام کو بدنام کرنے کا ذریعہ بن رہا ہے اس کے وجود سے اسلام کا نفع نہیں بلکہ نقصان فائدہ نہیں بلکہ زیان ہو رہا ہے کس طرح یہ بھی سن لیجئے

حال ہی میں لارڈ ہیڈ لے کے برخلاف ایک مقدمہ دائر ہوا جس کی نسبت ہندوستان کے انگریزی اور اخبارات نے ولایت کے اخبارات سے یہ حالات بہم پہنچائے ہیں کہ انہوں نے شراب پی۔ وغیرہ۔

(الفضل قادیان ۲۰ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۳)

(الفضل کا مضمون آگے بھی چل رہا ہے جو مولانا ثناء اللہ نے نقل نہیں کیا۔ تاہم میں الفضل کے متعلقہ شمارے سے باقی ماندہ کو نقل کئے دیتا ہوں۔ بہاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ اکتوبر کو لارڈ ہیڈ لے واٹرلوسٹیشن کے باہر سیر وتفریح میں مصروف تھے کہ مے نوشی اور بدامنی کے جرم کی جواب دہی کے لئے ان کو پولیس کورٹ لندن میں حاضر ہونا پڑا۔لیکن مقدمہ کی سماعت کے روز یکم نومبر کو وہ عدالت میں حاضر نہ ہوئے۔ان سے دریافت کیا گیا کہ وہ اس روز کیوں نہیں عدالت میں آئے اور کیوں ان کی ضمانت ضبط نہ کی جائے۔

ایک سپاہی نے بیان کیا کہ جب ان کو واٹرلواسٹیشن سے باہر نکال دیا گیا تو انہوں نے سڑک پر جا کر ایک عورت کے گلے میں اپنے ہاتھ ڈال دیئے۔بہت سے لوگ اس جگہ جمع ہو گئے۔جس وقت سپاہی نے ان کو گرفتار کیا تو ان کے منہ سے شراب کی بو آرہی تھی وہ لڑکھڑا کر چل رہے تھے۔ان کا طرز عمل ثابت کرتا تھا کہ وہ کوئی شریف آدمی نہیں۔

پولیس سارجنٹ نے کہا کہ لارڈ ہیڈ لے کے طریق اور انداز گفتگو پر شراب کا اثر نمایاں طور پر نظر آتا تھا۔انسپکٹر پین نے بیان کیا کہ جب انہوں نے لارڈ موصوف کو اپنے چارج میں لیا ہے تو انہوں نے راستے میں دومرتبہ گرنے اور گردن ہاتھ ڈال کر کاٹنے کی کوشش کی۔لیکن میں نے اس کو برا نہیں مانا اور خیال کیا کہ محض تفریح کے طور پر وہ ایسا کر رہے ہیں۔

جب لارڈ ہیڈ لے بیان دینے کے لئے کمرہ عدالت میں داخل ہوئے تو انہوں نے حلف لینے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں سلطنت کا رئیس ہوں، یہی حلف میرے لئے کافی ہے۔میں ایک مدت تک سول انجنیئر کے طور پر کام کرتا رہا ہوں۔خدا کا شکر ہے کہ میں کوئی سرکاری عہدے پر نہیں ہوں۔۳۰۔اکتوبر کی شب کو میں بعض پیچیدہ معاملات پر غور کرتا رہا اور جب ۳۱ کی شب کو میں اسٹیشن میں داخل ہوا تو نیند کا بے حد غلبہ تھا۔مجھے یاد ہے کہ میں نے ۳۱۔اکتوبر کو محض اسٹاوٹ (ایک ہلکی سی شراب) کی صرف دو بوتلیں اور ایک قہوہ کی پیالی پی تھی۔

وکیل نے سوال کیا کیا تم نے کسی عورت کے گلے میں ہاتھ ڈالے تھے؟

لارڈ ہیڈ لے: ہرگز نہیں۔اگر ایسا ہوتا تو میں کسی نوجوان عورت کا بوسہ لینے کی کوشش کرتا جیسا کہ میں بارہا کر چکا ہوں نہ کہ اس بوڑھی عورت کا بوسہ لیتا۔یہ تو بالکل تمسخر انگیز ہے۔

مجسٹریٹ نے لارڈ موصوف پر ۱۰ شلنگ جرمانہ کیا لیکن انہوں نے اپیل کا ارادہ کیا ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے اس لارڈ کا اسلام جس کو خواجہ (کمال الدین لاہوری) صاحب نے آسمان پر چڑھا رکھا ہے۔ غالبا اب تو خواجہ صاحب بھی کہتے ہوں گے کہ کاش یہ شخص میرے ذریعہ اپنے مسلمان ہونے کا اعلان نہ کرتا اور اگر کرتا تو پھر اس قدر اس کی تعریف وتوصیف میں زمین وآسمان کے قلابے نہ ملاتا۔ لیکن یہ کہنا اب کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا جو کچھ ہونا تھا ہوگیا اور دنیا نے جو رائے قائم کرنی تھی کرلی ہے۔

خدا تعالی بھی کتنا غیور ہے چند ہی روز کا ذکر ہے کہ خواجہ صاحب نے ایک مضمون لکھ کر بھیجا تھا جو غیر مبائعین کے سالانہ جلسہ پر دسمبر کے آخری ایام میں پڑھا گیا ہے۔اس میں جہاں ہمارے متعلق اور بہت سی بکواس کی گئی ہے وہاں ولایت میں ہماری طرز تبلیغ اور ہمارے مبلغین کے متعلق لکھا ہے کہ:

عنقریب قادیان والوں کو بھی معلوم ہوجائے گا کہ جو طریق انہوں نے لندن میں اختیار کر رکھا ہے وہ ان کو ذلیل کرکے رہے گا۔،

لارڈ ہیڈلے کے واقعہ کی تاریخ کو دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خواجہ صاحب کے یہ الفاظ لکھنے اور ہیڈلے ماخوذ ہوکر جرمانہ کی سزا پانے کے ایک ہی ایام ہیں۔یعنی ادھر خواجہ ہمارے ذلیل ہونے کے خواب دیکھ رہا تھا اور ادھر خدا تعالی اس کے ذلیل کرنے کے سامان بھی مہیا کر چکا تھا۔کیا خواجہ صاحب کو اب بھی یقین نہیں آئے گا کہ اس کا طرز تبلیغ اس کو ذلیل کرنے والا ہے یا ہمارا۔اگر خواجہ صاحب ہیڈلے کو احمدیت کی تبلیغ کرتے اور اسے احمدی بناتے تو کبھی یہ ذلیل کرنے والا دکھ ان کو نہ پہنچتا لیکن جب وہ خود ہی احمدیت سے دور ہوچکے تھے تو اور کیا کسی کو کیا سکھلاتے۔

اس پر اگر مسلمانان ہند غور وفکر سے کام لیں تو ان کے لئے یہ واقعہ ناصح مشفق کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ اس سے وہ معلوم کرسکتے ہیں کہ جب خواجہ صاحب کا کیا ہوا مسلمان اتنا بڑا مشہور ومعروف انسان جس کے مسلمان ہونے پر اس کی شان میں خواجہ صاحب نے قصیدہ پڑھا اس کو شاہباز قرار دیا اس کی نصرت اور مدد پر خاص بھروسہ رکھا،خود اس کا عاشق اور اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا عاشق بتایا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ جس نے چالیس سال اسلام کی تحقیق میں صرف کئے جب اس کی یہ حالت ہے اور اس کا اسلام پر یہ عمل درآمد ہے، تو دوسرے بیچارے کس شمار و قطار میں ہوں گے جن میں ان باتوں میں سے کوئی ایک بھی پائی نہیں جاتی۔

اگر اب بھی مسلمان ہوشیار نہ ہوں اور اپنے اموال تبلیغ ولایت کے نام سے خواجہ صاحب کو بھیجتے رہیں تو اس سے بڑھ کر ان کی ناعاقبت اندیشی کا اور کوئی ثبوت نہیں ہوگا۔

(الفضل قادیان ۲۰ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عبارت مذکورہ بالا میں خواجہ کمال الدین کے اسلامی مشن اور ان کی ان تھک کوششوں کو کس حقارت سے ذلیل کرنے کا ارادہ کیا گیا ہے حالانکہ واقعہ بالکل معمولی ہے۔ اگر خدا سے ڈر کر اس واقعہ کو دیکھا جائے تو قطع نظر یورپئین تمدن کے اسلامی تاریخ میں بھی اس کا جواب ملتا ہے۔ کیا زمانہ رسالت اور خلافت میں کسی مسلمان کو شراب خوری پر سزا تازیانہ نہیں ملی تھی۔ الفضل اگر انکار کرے گا تو ہم ایسے لوگوں کے نام بتلا دیں گے۔ پھر کیا ایسا ہونے سے اول معلم اسلام علیہ السلام پر بھی کوئی حرف آیا، کہ بے چارے خواجہ کمال الدین پر لاتے ہو۔

کون نہیں جانتا کہ بوجہ مرزائی ہونے کے ہمارا خواجہ کمال الدین صاحب سے سخت اختلاف ہے جس میں انسان عادۃً موقع بدزبانی کا پا سکتا ہے لیکن قربان جایئے قرآن مجید کے جس نے فطرت انسانی کو ملحوظ رکھ کر انسان کے منہ میں لگام دینے کو فرمایا

لا یجر منّکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا ۔ اعدلوا ھو اقرب للتّقوی ۔ کسی قوم یا شخص کے رنج سے بے انصافی پر آمادہ نہ ہوا کرو ہمیشہ انصاف کیا کرو انصاف تقوی کے قریب تر ہے

کیا یہی وہ تقوی ہے کہ خواجہ کمال الدین کی پارٹی کے رنج سے اون کی ساری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارروائی پر پانی پھیرا جائے حالانکہ ابھی کل کا واقعہ ہے کہ اسی لارڈ ہیڈلے کے اظہار اسلام پر خاص قادیان سے ایک بڑا اشتہار ۱۷ نومبر ۱۹۱۳ء کو نکلا تھا جسکا عنوان تھا:

حضرت مسیح موعود مہدی مسعود کا ایک تازہ نشان:

اس کے نیچے لکھا تھا:

حضرت مسیح موعود مہدی مسعود نے ایک کشف دیکھا تھا جو آج اس طرح پورا ہوا کہ علاوہ اور انگریزوں کے ایک عالی نسب لارڈ جو ہاؤس آف لارڈز پارلیمنٹ کا ممبر ہے اور جسکا نام لارڈ ہیڈلے ہے حضرت مسیح موعود کے غلام خواجہ کمال الدین صاحب کے ہاتھ علی الاعلان اسلام قبول کرتا ہے۔ یہ نشان حضرت مسیح موعود کے اس کشف کے مطابق ہوتا ہے جو ۱۸۹۱ء میں حضور نے شائع کیا تھا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۱۱۴ طبع ثانی جلد دوم)

ناظرین! غور فرماویں ایک ہی شخص لارڈ ہیڈلے ہے جس کے اسلام لانے پر بھی قادیان میں شادیانے ہوئے اور اس کی شراب خوری پر بھی خوشیاں منائی گئیں اسی طرح خواجہ کمال الدین ہے کہ اوس کی اچھی کارروائی کو بھی اپنے لئے فخر اور اپنے مذہب کی صداقت بتلایا گیا وہی کمال الدین ہے کہ اوس کی طرف ایک بدنامی منسوب کرکے بھی خوشی منائی جاتی ہے۔

لاہوری پارٹی سے سوال: لاہوری ممبرو! انصاف سے کہنا۔ اودھر تو تمہارے مسیح اور مہدی کے صحبت یافتہ اور ادھر ہم اوس کی صحبت سے بے نصیب، مگر دونوں میں سے کس کا برتاؤ انصاف اور قرآن سے ملتا ہے اگر اون کا ہے تو ہمارا سوال نہیں۔ اگر ہمارا ہے تو ہمیشہ سے ہے، تو تمہارے مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے آکر دنیا میں کیا کیا۔ یہی چند آدمیوں کی جماعت تیار کی جن کی حالت بقول تمہارے خود اصلاح طلب ہے۔ تو ایسے مسیح اور ایسے مہدی سے دنیا کو کیا فائدہ ہوا اور کیا ہوگا۔ اس شعر کا مصداق ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگدل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۴۔ نمبر ۱۷۔ مورخہ ۷ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۲ مارچ ۱۹۱۷ء ص ۱۔۵)

قادیان میں علم منطق کا جدید مدرسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۳؍فروری ایک مضمون نکلا تھا۔ جس میں قادیاں میں مدرسہ علم نحو کا ذکر تھا۔ کہ وہاں آج کل ایسے علماء موجود ہیں۔ جو ائمہ نحو کو بھی سبق پڑھا سکتے ہیں۔ آج ہم وہاں کے مدرسہ منطق کا تھوڑا سا ذکر کرتے ہیں۔ جس سے یہ ثابت ہوگا کہ قادیانی گروہ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ علاوہ دینیات کے علوم آلیہ میں بھی ایجاد دکھائی ہے۔

آج سال سے زیادہ عرصہ ہوتا ہے کہ ہم نے ایک سوال کیا تھا کہ تم لوگ جو کہتے ہو کہ مرزا صاحب قادیانی بواسطہ نبوت محمدیہ (علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ) نبی ہیں۔ اس واسطہ سے تم لوگوں کا کونسا واسطہ مراد ہے۔ واسطہ فی الثبوت یا واسطہ فی العروض اس کا جواب بہت سے تقاضاؤں کے بعد اونہوں نے ۲۷؍جنوری ۱۹۱۶ء کے اخبار فاروق میں دیا تھا کہ جس کا خلاصہ بعد سخت وسست کلامی کے یہ تھا۔ کہ

> ہم واسطہ فی الثبوت کے قائل ہیں۔ جس میں (واسطہ اور ذی واسطہ) دونوں موصوف ہوتے ہیں۔

اس کا جواب دیا گیا تھا کہ واسطہ فی الثبوت میں وصف ایک ہی ہوتا ہے جس سے دونوں اولاً وثانیاً موصوف ہوتے ہیں۔ پس اگر واسطہ فی الثبوت سے مرزا صاحب قادیانی نبی ہیں، تو نبوت محمدیہ کے جملہ اوصافِ نبوت مرزا میں آنے چاہئے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ نبوت محمدیہ خاتم النبوت ہے۔ تو نبوت مرزا قادیانی میں بھی یہ وصف ہونا چاہئے۔ اس معقول سوال کا جواب قادیانی علماء نے دیر کے بعد بڑی جدوجہد سے دیا جو اہل علم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے درج ذیل ہے لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''اس کا دوحرفہ جواب یہ ہے کہ جناب والا! یہ آپ کی سراسر جہالت اور نادانی ہے یہ بات آپ کبھی ثابت نہیں کر سکتے۔ کہ واسطہ فی الثبوت میں جملہ اوصاف واسطہ کے ذوالواسطہ میں پائے جانے چاہئیں رہا یہ کہ اس میں حرکت ایک ہی ہوتی ہے۔ اگر آپ کو منطقی ہونے کا دعویٰ ہے۔ تو آیئے اور مرد میدان بنئے اور کسی کتاب کا حوالہ دیجئے۔ معلوم ہوتا ہے کہ طالبعلمی میں جو ایک مثال ہاتھ اور چابی کی حرکت کی سنی ہوئی تھی۔ وہی آپکو یاد ہے۔ اور اسی ایک مثال سے آپ کو ٹھوکر لگی ہے۔ اگر آپ ذرا بھی سوچتے۔ تو ایسی ناقابل عفو غلطی نہ کرتے۔ ذرا بتایئے تو سہی کہ جب آگ سے پانی کو تھوڑا یا بہت گرم کیا جائے تو عروض حرارت میں پانی کے لئے آگ واسطہ فی الثبوت ہوگی یا نہیں۔ ظاہر ہے کہ اس صورت میں آگ پانی کے لئے واسطہ فی الثبوت ہی ہوگی۔ حالانکہ پانی کو خواہ کتنا ہی تیز گرم کیوں نہ کیا جائے اس میں آگ کی جملہ اوصاف ہرگز پیدا نہیں ہوتے اور نہ ہی ان دونوں کی حرارت ایک ہوتی ہے کیوں کہ آگ میں تو پانی کے گرم ہونے سے پہلے ہی حرارت موجود ہوتی ہے اور جب پانی کو آگ پر سے اتار لیا جائے تو بعد میں بھی پانی بہت دیر تک گرم رہ سکتا ہے اور رہتا ہے۔ غرض واسطہ فی الثبوت کے لئے ہرگز ضروری نہیں کہ واسطہ اور ذوالواسطہ دونوں میں ایک ہی وقت میں عروض عارض ہو۔ اور برابر وقت تک ان میں متحقق رہے۔ اور نہ یہ ضروری ہے کہ واسطہ کے جملہ اوصاف ذوالواسطہ میں پائے جائیں۔''

(الفضل قادیان ۷/۱۰ فروری، ۱۹۱۷ء ص: ۱۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! غور فرماویں کہ ایک معقول مضمون کے لئے بھی یہ لوگ اپنی سخت گوئی کی عادت نہیں چھوڑتے۔ سچ ہے۔ العادة طبيعة ثانية سنئے! میں آپ کو علماء منطق کا حوالہ سناتا ہوں:

يكون (فی صورة الواسطة فی الثبوت) ثبوت الصفة للواسطة و ذيهابها كليهما الا ان اتصاف الواسطة بها اولاً واتصاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیھابھا ثانیاً۔ (حاشیہ مولانا عبدالحلیم بر ملا حسن)

یعنی واسطہ فی الثبوت میں واسطہ اولاً موصوف ہوتا ہے اور ذی واسطہ ثانیاً۔

اس کی مثال تمام اہل منطق یہی دیا کرتے ہیں جو ہم نے دی ہے۔ یعنی ہاتھ کی حرکت سے چابی کی حرکت۔ اس مثال پر معترض نے ہنسی تو اڑائی مگر غلطی نہیں بتلائی۔ بھلا اگر حرکت ایک نہ ہوتی تو اولاً وثانیاً کیوں کہا جاتا۔ ٹھیک ہے کہ ہاتھ کی حرکت سے چابی کو حرکت پیدا ہوتی ہے مگر اولاً ہاتھ متحرک ہے تو ثانیاً چابی۔ ہم نے جو کہا تھا کہ حرکت ایک ہوتی ہے۔ اس سے بھی یہی مراد تھی کہ جس قسم کی حرکت ہاتھ میں ہوگی وہی چابی میں ہوگی۔ واحد بالنوع۔

اہل علم کے لئے ایسے لطیفہ کی ضرورت تھی جو بوقت درس وتدریس بطور مثال طلباء کی ضیافت طبع کے لئے استعمال کیا کریں سو وہ قادیانی علماء کی ادنی توجہ سے مل گیا۔ قادیانی علماء منطق آگ کو گرم پانی کے لئے واسطہ بتلاتے ہیں۔ حالانکہ آگ پانی کو گرم کرنے کی فاعل ہے واسطہ نہیں۔ فاعل اور واسطہ میں یہ فرق ہوتا ہے کہ جو چیز فعل کرنے میں خود بخود مؤثر ہو وہ فاعل ہے۔ اور جو خود بخود مؤثر نہ ہو بلکہ کسی اور کی وجہ سے ہو۔ وہ واسطہ ہے۔ آگ اپنا کام کرنے میں خود بخود مؤثر ہے۔ اس لئے فاعل ہے۔ ہاتھ چابی کو ملانے میں خود بخود مؤثر نہیں۔ تاوقتیکہ کوئی تیسری چیز اوسکو حرکت نہ دے۔ پھر اوس سے چابی میں حرکت پیدا ہو۔

یہ تو آپ مانتے ہیں کہ ہاتھ اور چابی کی حرکت واسطہ فی الثبوت کی مثال ہے۔ تو کیا اس میں یہ ممکن ہے کہ ہاتھ کی حرکت تیز ہو اور چابی کی نرم یا برعکس۔ ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں کہ واسطہ فی الثبوت کی کوئی ایک مثال ایسی دیں۔ جس میں دونوں ایک ہی صفت سے موصوف نہوں۔

پس آپ اصل سوال سنئے!

''نبوت مرزا اگر بواسطہ نبوت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ ہے۔ تو جملہ اوصاف نبوت محمدیہ کے اوس میں ہونے چاہئیں۔ جن میں ایک وصف خاتم النبین ہے۔ نیز صاحب شریعت مستقلہ ہونا بھی اوس میں داخل ہے۔''

مرزائی دوستو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۱۷ء ص: ۵-۶)

پھر بہار آئی

خدا کی بات پھر پوری ہوئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جس طرح باپ کا اثر بیٹے کے جسم پر کم وبیش ہوتا ہے اسی طرح روحانی پیشوا کا روحانی اثر پیرؤوں پر کم وبیش ہوتا ہے۔ آج ہمارے سامنے قادیانی پارٹی کی دو بلکہ تین چار پارٹیاں ہیں۔ گو ان میں اختلاف یہاں تک ہے کہ ایک کو دوسرے کے نزدیک اس مذہب سے خارج کرنے کیلئے وہ اختلاف کافی ہے، تاہم بعض امور میں لوگ باوجود اختلاف کے باہمی متفق العمل ہیں۔ وہ کیا ہے،۔ مرزا صاحب کی روش

مرزا صاحب قادیانی کی عادت تھی کہ تصنیف میں حوالہ بہت کم دیتے تھے، جو دیتے تھے ان میں سے بہت سے غلط ہوتے۔ اخبار اہل حدیث امرتسر اپنے روز پیدائش سے ان کی اس روش کا شاکی رہا۔ اون کی اصلاح تو کیا ہوتی انکے مریدوں میں بھی یہ عادت اثر کر گئی۔

آج ہم جس مضمون کا جواب دینے کو ہیں اس کی بابت بھی ہمیں یہی شکایت ہے۔ یہ مضمون لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں بعنوان:

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی،

سے چھپا ہے۔

اڈیٹر پیغام صلح لاہور نے اس مضمون میں یہ بتلایا ہے کہ موجودہ جنگ یورپ (جنگ عظیم اول) کی خبر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بہت عرصہ ہوا پہلے دے گئے ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کو کیا، مرزا صاحب کے الہام کنندہ کو بھی اس جنگ کی خبر نہ ہوگی۔ پھر لطف یہ ہے کہ جو الہام پیغام صلح لاہور نے نقل کیا ہے، باتباع سنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا اس کا حوالہ نہیں دیا۔ اڈیٹر صاحب پیغام صلح لکھتے ہیں :

خدا کا مسیح اس دنیا میں آیا بھی اور چلا بھی گیا۔ لیکن اس کی صداقت کے نشان نہ صرف اس کی زندگی میں ہی پے در پے ظاہر ہوئے بلکہ وصال کے بعد بھی شائد ہی کوئی سال بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ کوئی لمحہ اور ساعت ان سے خالی جاتی ہو۔ بالخصوص موجودہ ہوش ربا حالات و واقعات جو دنیا کے ہر گوشہ پر اپنا اثر ڈالے ہوئے ہیں بزبان حال بتا رہے ہیں کہ اس مامور ربانی کا یہ قول کہ

خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
اک نمونہ قہر کا ہوگا وہ ربانی نشان
آسمان حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار

جس قدر راستی اور صداقت پر مبنی تھا اور وہ بات جس پر اس منذر الٰہی نے اپنی صداقت کا دار و مدار رکھا تھا، آج کس طرح سے لفظ بلفظ پوری ہو رہی ہے۔ لیکن افسوس کہ دنیا پرست اور حق سے عناد اور دشمنی رکھنے والے لوگ صداقت سے علانیہ ظاہر ہو جانے پر بھی اس سے بے خبر اور سرکش ہی چلے جاتے ہیں۔ اور ذرا بھی اس کی پرواہ نہیں کرتے۔ اس لئے الٰہی تازیانہ ایک اور رنگ اختیار کرتا ہے، اور انہیں ایک دوسری راہ سے حق کی طرف لانا چاہتا ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۵ فروری ۱۹۱۷ء ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس اقتباس کا سارا زور ان اشعار پر ہے جن میں خون کی ندیاں بہنے کا ذکر ہے۔ اس سے آپ کو یہ نتیجہ دکھانا منظور ہے کہ یہ اشعار ہیبت ناک جنگ کے متعلق ہیں۔

بہت زمانہ سے یہ قصہ مشہور ہے کہ ایک مولوی صاحب نے کسی بے نماز کو کہا میاں! تم نماز پڑھا کرو۔ اوسنے کہا خدا تو قرآن مجید میں فرماتا ہے **لاتقربوا الصلوة** (نماز کے قریب بھی نہ جاؤ) اور تم نماز پڑھنے کا حکم کرتے ہو۔ مولوی صاحب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیران ہوکر فرمایا ارے بھائی! اس کے آگے و انتم سکا ری (نشہ کی حالت کا ذکر) بھی ہے۔ بے نماز نے کہا سارے قرآن پر کون عمل کرسکتا ہے۔

یہ مثال واقعی ہو یا فرضی، اڈیٹر پیغام صلح نے اسکو صحیح کر دیا۔ اس لئے ان اشعار کو اصل مقام سے ہم آگے پیچھے لاکر نقل کرتے ہیں۔ پس ناظرین بغور سنیں۔

اشعار کی داد فن شاعری کے لحاظ سے تو ہم دے نہیں سکتے گذشتہ استادوں کی یادگار جناب طالب اور سائل دہلوی کی توجہ کے قابل ہیں

اک نشان ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات وشہراور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہو گا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمین ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خون کی چلیں گی جیسے آب رود بار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بے خود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہوجائیں گے جیسے ہو شراب انجبار

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ص ۱۲۰)

ناظرین! غور فرماویں ان اشعار میں زلزلہ کا ذکر ہے یا جنگ کا؟ ہمارے منقولہ اشعار میں سے تیسرے شعر میں صاف طور پر زلزلہ کا نام ہے۔

دوم، پانچویں شعر میں اس واقعہ کے زمانہ کو اک گھڑی بتلایا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ واقعہ ایک گھڑی میں ہونے والا ہے، جنگ کی طرح سال ہا سال کا کام نہ ہوگا، جس کو تین سال ہونے کو ہیں اور ابھی آئندہ کا علم خدا کو ہے۔

مرزائی دوستو! زمانہ شناسی تو ایک شریف فن ہے مگر ابن الوقتی کچھ اور ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ اڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور ہماری طرح اپنے بھاری الہام کا حوالہ دے کر مدعا ثابت کریں گے۔ ورنہ ہم سمجھیں گے کہ آپ بھی بقول حافظ شیرازی مرحوم، مرزا صاحب قادیانی کی طرح بے حوالہ کہنے کے عادی ہیں

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۶ مارچ ۱۹۱۷ء نمبر ۱۹ جلد ۱۴ ص ۱۔۲)

خلیفہ قادیان کی علمیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مباحث میں اب وہ لطف نہیں رہا جو ان دو بزرگوں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور حکیم مولوی نورالدین صاحب کے زمانہ میں تھا۔ یہ دونوں بزرگ خواہ مذہبی رنگ میں کیسے ہی تھے، لیکن خطاب کے اہل تو تھے۔ اب تو زمانہ خردگان ہے جو نہ بحیثیت علم، نہ بحیثیت حلم، صحیح مخاطب ہو سکتے ہیں۔ مگر چونکہ ان کے اتباع نے انہی کو زمام حکومت دے رکھی ہے، اس لئے:

باہمیں مردمان بباید ساخت

۱۵۔ جنوری ۱۹۱۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون لکھا گیا تھا جس کا عنوان تھا: خلیفہ قادیان کی علمیت۔ اس میں ذکر یہ تھا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے لاہوری پارٹی کے جواب میں لکھا ہے کہ تم جو ہم سے اس نفی کا ثبوت مانگتے ہو کہ احمد، آنحضرت ﷺ کا نام نہ تھا، یہ ہمارے ذمہ نہیں، کیوں؟ اس لئے کہ:

دنیا میں آج تک کوئی عقل مند ایسا نہیں گذرا جس نے نفی کا بھی ثبوت رکھا ہو

اس پر لکھا گیا تھا کہ نفی بصورت علم العدم ہو، تو دلیل دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ قرآن مجید نے تثلیث اور شرک کی تردید میں دلائل دیئے ہیں جن کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مباحثہ امرتسر میں بمقابلہ پادری آتھم تردید تثلیث پر قرآن مجید سے نقل کیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب کے لئے قادیانی کمپنی میں بہت دنوں تک سرگوشیاں ہوتی رہیں، آخر نتیجہ وہی ہوا جو ہم نے لکھا تھا:

ہمیں امید نہیں کہ وہ (قادیانی) شکریہ کے ساتھ ہماری اس تقریر سے مستفید ہونگے (اہل حدیث امرتسر ۱۲۔جنوری ۱۹۱۷ء)

چنانچہ قادیانی اخبار الفضل نے بہت دنوں کے بعد ۳ مارچ ۱۹۱۷ء کے پرچہ میں ہمارے جواب میں ایک مضمون لکھا جس میں حسب اتباع مرزا بہت کچھ گالیاں دے کر دل کو خوب ٹھنڈا کیا۔ ان الہامیوں مسیح قادیانی کے حواریوں کی نرمی کلامی کا نمونہ دکھانے کو ایک ہی فقرہ کافی ہوگا۔ لکھتے ہیں:

مولوی (ثناءاللہ) صاحب اب بتائیے غلطی آپ کی ہے یا خلیفہ ثانی کی۔ صاف کہہ دیجئے کہ نجاست خوری کی عادت تھی وہ پوری کی ہے۔

(الفضل قادیان ۳ مارچ ۱۹۱۷ء ص ۴ کالم ۱)

ناظرین! گو یہ لوگ ہم کو برا کہتے ہیں مگر ہم ان کی داد دیتے ہیں کہ یہ لوگ فنافی المرزا کی حیثیت سے ایسے درجے پر ہیں کہ گویا یہ شعر انہی کی زبان سے نکلا ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

لیجئے ہم بتلاتے ہیں کہ قریب قریب یہی الفاظ بڑے حضرت (مرزا غلام احمد) کے قلم سے نکل ہوئے ہیں۔ بڑے صاحب کسی معاملہ میں ہم اصحاب اربعہ (یعنی مولانا محمد حسین بٹالوی، مولوی احمد اللہ امرتسری، مولوی عبدالحق غزنوی، اور خاکسار ثناءاللہ) پر خفگی کے لہجے میں درافشانی کرتے ہوئے فرماتے ہیں

یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۲۵)

(عبدالحق والے مباہلے کے متعلق مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم میں فرماتے ہیں:

میں نے اس روز بددعا نہیں کی، کیونکہ وہ (عبدالحق) ناسمجھ اور غبی تھا۔ اور اس کی جہالت اس کو قابل رحم ٹھہراتی تھی۔ ضمیمہ انجام آتھم ص ۳۳۔ حاشیہ)

ماشاءاللہ چشم بددور جھوٹ بھی کیسی بری چیز ہے کہ ساری دنیا یہاں تک کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بھی جن کا کاروبار ہی اسی سے چلتا ہے اس کو برا جانتے ہیں۔

خیر اب ہم اصل بات پر آتے ہیں۔ گو الفضل نے با تباع مرزا بہت غصے کا اظہار کیا ہے مگر ہمارے روحانی اثر سے وہ خالی نہیں رہا چنانچہ اصولاً وہ ہم سے متفق ہو گیا کہ نفی جب بصورت دعویٰ پیش کی جائے تو اسپر دلیل کا لانا ضروری ہے (ص ۳) یہی ہمارا مطلب تھا جو باوجود خفگی کے الفضل مان گیا۔ ہاں ایک بات عجیب کہی، ہم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے عیسائیوں کے مباحثہ میں نفی تثلیث پر دلائل دیئے۔ اس کے جواب میں الفضل کہتا ہے مرزا صاحب قادیانی نے حسب شرائط چند سوال کئے تھے۔ دگر ہیچ

ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اصل الفاظ دکھاتے ہیں کہ انہوں نے اپنی تقریر میں نفی پر دلائل دیئے یا نہیں۔ غور سے سنئے:

مرزا صاحب قادیانی نے بطور تمہید یہ کہا تھا کہ اہل مذاہب کو چاہیے کوئی بات اپنی طرف سے نہ کہا کریں۔ بلکہ جو بات ان کی کتاب کہے وہی کہا کریں۔ اس کے بعد قرآن مجید کی آیت نقل کی تھی:

> ما المسیح ابن مریم الّا رسول قد خلت من قبله الرسل و امّه صدّیقة کانا یأکلان الطعام۔ (المائدہ:۷٦)

اس آیت کے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے:

> اللہ جل شانہ نے سب سے پہلے ابطال الوہیت (مسیح) کے لئے دلیل استقرائی پیش کی ہے۔ پھر بعد اس کے ایک اور دلیل پیش کرتا ہے و امه صدیقة یعنی والدہ حضرت مسیح کی راست باز تھی۔ یہ تو ظاہر ہے کہ اگر حضرت مسیح کو اللہ جل شانہ کا حقیقی بیٹا فرض کر لیا جاوے تو پھر یہ امر ضروری ہے کہ وہ دوسروں کی طرح ایسی والدہ کے اپنے تولد میں محتاج نہ ہوں جو باتفاق فریقین انسان تھی... پھر تیسری دلیل یہ پیش کرتا کانا یاکلان الطعام (جنگ مقدس۔ ص۱۰)

اس سارے اقتباس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین دفعہ دلیل کا لفظ بولا ہے۔ کون دانا کہے گا کہ یہ سوال کا طریق ہے گو اس بیان کو کسی نام سے موسوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں مگر حقیقت میں یہ سوال نہیں بلکہ اثبات دعوی (علم العدم) ہے۔

قادیانی ممبرو! آؤ ہم تمہیں باوجود تمہاری ناقدردانی کے ایک اور منطقی مسئلہ سنائیں۔ تصور مطلق جب تصور ساذج کی شکل میں ہوتا ہے تو مرکب ہو جاتا ہے کیونکہ مطلق تصور لا بشرط شئی ہوتا ہے اور ساذج کی صورت میں بشرط لا شئی

خلیفہ قادیان کا دعوی تصور ساذج کی صورت میں ہے یعنی اسمہ احمد کے مصداق مرزا صاحب قادیانی ہیں لا غیر (اور کوئی نہیں) چونکہ یہ دعوی مرکب ہے اس لئے مولوی محمد علی کا تم سے دلیل کا مطالبہ کرنا صحیح ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء ص ۷۔۸)

امرتسر میں مرزائی فسخ نکاح کا مقدمہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مقدمہ کی خبر مرزائی اخباروں میں شائع ہو چکی ہے ہم نے آج تک اس کا ذکر کسی مصلحت سے نہیں کیا تھا پہلی پیشی چونکہ ہو چکی ہے اس لئے آج اسکو شائع کرتے ہیں۔

محلّہ کٹرہ بھنگیاں میں ایک لڑکا مرزائی ہو گیا ہے اسکی بیوی نے عدالت میں فسخ نکاح کا دعوی دائر کر دیا۔ مضمون دعوی یہ تھا کہ چونکہ میرا خاوند مرزائی ہو گیا ہے اور مرزائی بحکم فتوی علمائے اسلام کافر ہیں، لہذا میرا نکاح اس سے فسخ کیا جائے۔

مدعیہ کی طرف سے چھ علماء گواہ طلب ہوئے:

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی۔ مولوی نور احمد صاحب امرتسری۔ مولوی عبدالصمد صاحب امرتسری۔ مولوی غلام مصطفیٰ صاحب امرتسری۔

پہلے دو صاحب نہ آئے۔ باقی چار صاحبوں کی شہادتیں ۱۹ مارچ کو...عدالت میں ہوئیں۔ چاروں کا بیان متفق تھا کہ مرزا صاحب قادیانی دعوی نبوت اور توہین حضرت عیسیٰؑ وغیرہ کرنے سے کافر تھے اور ان کے اتباع بھی اسی حکم میں ہیں، لہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح فسخ ہے۔مرزا صاحب کے دعوی رسالت کے ثبوت میں مرزا جی کا رسالہ دافع البلاء صفحہ ۱۰ پیش ہوا جس میں لکھا ہے:

قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا کیونکہ کیونکہ خدا کے رسول کا تخت گاہ ہے

اس کی تشریح موجودہ خلیفہ قادیانی کی تحریرات مثل انوار خلافت وغیرہ سے کی گئی جن میں وہ منکرین مرزا غلام احمد قادیانی کو کافر لکھتے ہیں ۔اسکے علاوہ مرزا صاحب کے فتاوی پیش ہوئے جن میں وہ صاف لکھتے ہیں کہ کسی غیر مرزائی کے ساتھ لڑکی کا نکاح نہ کرو، وغیرہ

خاکسار پر شہادت کے لئے بہت اصرار کیا گیا مگر کسی مصلحت سے میں انکار ہی کرتا رہا آخر مشیت ایزدی غالب آئی مگر برنگ دیگر۔

میں اخیر شہادت کے موقع پر کمرہ عدالت میں گیا۔ہجوم بہت تھا لیکن فریق ثانی کی نگاہ پڑ گئی تو انہوں نے جج صاحب سے کہا کہ ہم ان کی شہادت کرانا چاہتے ہیں۔ جج صاحب نے مجھے طلب فرمایا۔شہادت کے خرچہ کا سوال ہوا۔تو جج صاحب نے حکم دیا کہ مبلغ تین روپیہ ان کو خرچہ دیا جائے۔ چنانچہ تین روپئے مل گئے ۔فریق ثانی نے اخبار اہل حدیث ۱۹۔جنوری ۱۹۱۷ء پیش کر کے مجھ سے تصدیق کرایا کہ میں نے لکھا ہے ۔اس میں ان کا مدعا اس عبارت سے تھا جس میں اشاعت اسلام کے متعلق ایک فقرہ تھا۔

کسی نے پوچھا تھا کہ اگر عام اسلام کی اشاعت کرو گے تو اگر کوئی شخص نو مسلم ہو کر مرزائی کہلا نا پسند کرے گا تو آپ اس کو مسلمان سمجھو گے۔اسکے جواب میں لکھا گیا تھا، مسلمان سمجھنا دو طرح سے ہوتا ہے ایک نجات کے لحاظ سے دوسرا مردم کے شماری کے طور سے۔ہم ان لوگوں کو مردم شماری کے لحاظ سے مسلمان جانیں گے۔ اس عبارت کی مجھ سے تصدیق کرائی گئی۔ وکیل مدعیہ نے مجھ سے اس کا مطلب پوچھا تو میں نے بتلایا کہ سرکاری طور پر جو مردم شماری ہوتی ہے اس میں یہ قاعدہ ہے کہ ہر آدمی اپنا جو مذہب لکھاتا ہے اسی کی ذیل میں وہ آجاتا ہے۔ اچھوت لوگ مجموعی ٹوٹل میں ہندو ہوتے ہیں اسی طرح مرزائی لوگ مردم شماری کے مجموعی ٹوٹل میں مسلمان ہیں ۔اس سے مراد مذہبی حیثیت نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدعیہ کی شہادت کافی جانی گئی۔فریق ثانی کوشہادت پیش کرنے کے لئے ۱۸ ۔اپریل اور بحث کے لئے ۲۰۔اپریل مقرر ہوئی۔

قادیانی تعلق میں مجھے تین کے عدد سے کیا مناسبت ہے؟ لودہانہ کے مباحثہ میں انعام ملاتو تین سو روپیہ ۔شہادت میں خرچہ ملاتو تین روپیہ۔اسی طرح گورداسپور کے مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب بنام مرزا صاحب قادیانی میں بھی گواہ گذرا،تو مستغیث کی طرف سے،مگر دودن کا خرچہ تین روپیہ یومیہ مرزائی فریق سے ملا۔ باہرنکل کربعض مرزائیوں نے مذاقیہ اس خرچہ کا ذکر کیا،تو میں نے بھی مذاقیہ جواب دیا کہ اتنے سے کیا پیٹ بھرتا ہے جب کہ تین سو سے نہ بھرا۔ناظرین دعا کریں خدااس اس مقدمہ میں حق کی فتح کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء)

کشمیر کے مقدمہ فسخ نکاح کا فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ریاست کشمیر میں بھی ایک مقدمہ اسی قسم کا دائر تھالیکن صورت یہ تھی کہ خاوند قادیانی پارٹی کا مرزائی ہوگیا تھا۔علماء نے اس کے ارتداد کا فتوی دیا۔عورت نے اس کے ساتھ رہنے سے انکار کیا۔خاوند نے باز دعوی دائر کیا۔عدالت نے بہت بڑی تحقیقات کے بعد فیصلہ دیا جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ قادیانی پارٹی کا ممبر ہوکر عورت کونہیں لے سکتا اگر لاہوری پارٹی کے اعتقادات اختیار کرلے تو بازو لے سکتا ہے۔یہ عجیب فیصلہ ہے۔عدالت کو جب ثابت ہوگیا تھامدعی قادیانی پارٹی کا ہے اور قادیانی پارٹی کےاعتقادات کفریہ موجب فسخ نکاح ہیں تو پھراس کوالتواء میں کیوں رکھا ۔اب اگروہ لاہوری پارٹی ہی کے نہیں اہل اسلام کے صحیح عقاید کاپابند بھی ہوجائے تو کیا فائدہ اوروہ خاوندنہیں ہوسکے گا،تاوقتیکہ برضاءفریقین نکاح نہ ہو۔ہم دعوی سے کہتے ہیں جس کوہم ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ قادیانی خلیفہ مرزا صاحب کی تعلیم سے ادھرادھرنہیں جاتا بلکہ جوکچھ اس نے کہاہ ءوہی کہتاہےفرق اتناہے کہ وہ مصلحت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین تھا جس کی وجہ سے اس میں قدرے دورنگی آجاتی تھی اوراس میں دورنگی نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء ص ۹)

نبی کی پہچان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس نام کا ایک چھوٹا سا ٹریکٹ ضلع کٹک سے ہمارے پاس پہنچا ہے جو کسی مرزائی کا لکھا ہوا ہے اس میں مصنف صاحب نے عجیب دھوکے دیئے ہیں یا کھائے ہیں۔ دعوی تو یہ ہے کہ اس رسالہ میں مرزا صاحب کی نبوت کی پہچان کرائی جائے گی مگر رسالہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کوئی خواب دیکھتا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جتنے رسالے آج تک قادیانی مشن سے نکلے ہیں اس رسالہ کے برابر کوئی بھی کمزور اور نامعقول نہیں۔

حیرت ہوتی ہے کہ ایسے لوگ بھی میدان تصنیف میں آتے ہیں جن کو دعوی اور دلیل کی مطلق خبر نہیں۔ لکھتے ہیں مرزا صاحب قادیانی کی مان لینے میں کیا حرج ہے۔ اگر وہ جھوٹے بھی ہوں تو اون کی گردن پر وبال ہوگا ہمیں کیا۔ مسیلمہ کذاب کا گناہ اوسی کی گردن پر تھا اوس کے اتباع پر کوئی عذاب نہیں اترا تھا۔

کیا ہی مزیدار ثبوت ہے خود مرزا صاحب قادیانی کو بھی نہ سوجھا تھا۔ کیا اس دلیل کو تسلیم کر کے ہم پوچھ سکتے ہیں کہ فرعون کے جھوٹے دعوے کو ماننے والے کیوں جہنم میں جائیں گے۔ غور سے سنو

یوم تقوم السّاعة ادخلوا آل فرعون اشد العذاب (غافر:٤٦)

قیامت کے روز فرعون کے اتباع سخت عذاب میں داخل کی جائے گی

مسیلمہ کو جو عذاب ہوا تھا وہی اوس کے اتباع کو ہوا تھا یعنی قتل عام، آئندہ بھی ہوگا۔

پھر لکھا ہے کہ باپ ایک بچہ کو اپنا کہتا ہے تو محض حسن ظن سے، ورنہ اس کا کیا ثبوت ہے کہ وہ بچہ اوسی کا ہے۔ اسی طرح ہم بھی مرزا صاحب قادیانی کو حسن ظن سے پہچانتے ہیں کیونکہ دعوی نبوت سے پہلے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس قدر دھوکہ دہی اور دھوکہ خوری ہے۔ نصوص صریحہ قرآن وحدیث ایک طرف اور ان کا حسن ظن ایک طرف۔ دونوں میں ترجیح کس کو ہوگی؟ قرآن وحدیث کو ہوگی، تو بتلایئے ایسا شخص بھی حسن ظن کے لائق ہے جس کی دونوں (قرآن اور حدیث) بلکہ واقعات بھی تکذیب کریں۔ ہرگز نہیں

افسوس ہے فاضل مصنف سیدھی راہ پر آیا ہی نہیں۔ نبی کی پہچان یہ ہے کہ جو کچھ وہ اللہ کے نام سے کہے وہ پورا ہو جائے کیونکہ نبی کی شان ہے

ما ینطق عن الھوی ۔ان ھو الا وحی یّوحی (۵۳:۳۔۴)

(نبی اپنی خواہش سے نہیں بولتا اوس کا قول خدا کی وحی ہے جو اوس کی طرف بھیجی جاتی ہے)

اس لئے ضروری ہے کہ مدعی نبوت جو خدا کے نام سے پیش گوئی کرے اوس کا صحیح ہونا اوس کی صداقت کی دلیل ہے اور اس کی غلطی اوس کے کذب کا ثبوت۔ اس اصول کے مطابق مرزا صاحب قادیانی کو جانچا جائے تو ایک منٹ میں فیصلہ ہوسکتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عیسائیوں کے مباحثہ امرتسر میں کہا تھا کہ خدا نے مجھے بتلایا ہے کہ میرا مخالف پادری آتھم اگر توبہ کر کے حق کو قبول نہ کرے گا تو پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرکر جہنم میں داخل کیا جاوے گا۔ نہ اوس نے حق کو قبول کیا اور نہ اس میعاد میں مرا۔

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہا مجھے خدا نے بتایا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی۔، جو مرنے تک نہ آئی۔

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہا کہ مولوی ثناء اللہ کے لئے میں نے دعا کی ہے کہ مجھ سے پہلے مرے۔ خدا نے اسے قبول کرنے کا مجھے الہام کیا ہے

اجیب دعوۃ الداع۔

آخر کار وہ خود مر گئے۔ جس پر کسی ظریف نے کہا

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری اون کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ چند مثالیں بطور نمونہ پیش ہیں۔ ورنہ مرزا صاحب کی غلط پیش گوئیاں تو کئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہیں جن کو ہم نے اپنے مشہور اور لاجواب رسالہ الہامات مرزا میں جمع کر دیا ہے جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی کوئی پیش گوئی جس کو اونہوں نے صدق وکذب میں امتیاز کرنے والی کہا ہو، سچی نہیں ہوئی۔

اس کے جواب میں رسالہ مذکور کا مصنف کہتا ہے کیا ہوا چند پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں، ان کے مقابلہ میں سچی بھی تو بہت ہیں، پھر اون کے سبب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو سچا کیوں نہیں جانتے۔

چہ خوش! ہم تو دعوی سے کہتے ہیں کہ کوئی ایک پیش گوئی بھی جس پر مرزا صاحب قادیانی نے بدعوی الہام اپنا مدار صدق وکذب رکھا ہو، سچی ثابت نہیں ہوئی۔

علاوہ اس کے سچا ہونے کے یہ ضروری ہے اوس کی ساری باتیں سچی ہوں۔ یہ نہیں کہ دس باتوں میں سے پانچ جھوٹی ہونے سے نصف سچا اور نصف جھوٹا ہوگا۔ نہیں جھوٹ غالب آئے گا۔

اس کی مثال یہ ہے کہ عدالت میں ایک تمسک پیش ہو جس میں چند الفاظ مشکوک ہوں تو عدالت کے نزدیک سارا تمسک بے اعتبار ہو جائے گا۔ دور کیوں جاتے ہو، محدثین کا قاعدہ سنو۔ ایک راوی جو ایک دفعہ جھوٹی روایت بیان کرے اوس کی ساری روایت بے اعتبار ہو جائے گی۔

اور سنیئے! خود مرزا صاحب قادیانی، حقیقت الوحی میں لکھتے ہیں:

> بعض دفعہ فاسق، فاجر، زانی، ظالم، غیر متدین، چور، حرام خور، چوڑہوں کو بھی سچی خوابیں آجاتی ہیں (ص۲)

پس اس قاعدے کے مطابق مرزا صاحب قادیانی کے معمولی بات میں سچے ہونے سے (اگر ہوں) اپنے دعوی نبوت میں سچے ثابت نہ ہوئے الاّ اوس صورت کو کہ جملہ امور میں سچے ہوں۔

آیئے ان ہم ایک آسان طریق سے اس پنجابی نبی کی پہچان کرائیں جو ایک دانا اور عاقبت اندیش کے لئے کافی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی حقیقت الوحی میں لکھتے ہیں:

> چوتھا نشان ایک سواری کا نکلنا ہے جو مسیح موعود کے ظہور کی خاص نشانی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ قرآن شریف میں لکھا ہے

و اذا العشا ر عطّلت (۸۱:۴)

آخری زمانہ وہ ہوگا جب اونٹنیاں بےکار ہو جائیں گی

اور ایسا ہی حدیث مسلم میں ہے

و لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا۔

یعنی اس زمانہ میں اونٹنیاں بےکار ہو جائیں اور کوئی ان پر سفر نہیں کرے گا۔ ایام حج میں مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ کی طرف اونٹنیوں پر سفر ہوتا ہے اب وہ دن بہت قریب ہے کہ اس سفر کے لئے ریل تیار ہو جائے گی تب اس سفر پر یہ صادق آئے گا کہ لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کا جاری ہونا مرزا غلام احمد اپنی صداقت کی دلیل بتا رہے ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا جاری ہوگئی۔ بس یہی ایک سوال ہے جسکے جواب پر ہمارا فیصلہ ہے کہ جب جاری ہوگی آپ اوسی ٹرین میں بیٹھ کر آئیں گے تو ہم بھی آپ کو مان جائیں گے۔ سردست تو بے رنگ واپس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۲ جلد ۱۴۔ ص ۴، ۵)

میرٹھ کے مرزائیوں کا جلسہ اور مباحثہ سے فرار

جناب عبدالحفیظ خان ممبر انجمن اہل حدیث میرٹھ لکھتے ہیں:

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

ایک عرصہ ہوا میرٹھ کے مرزائیوں نے ایک اشتہار موسومہ،

راستی موجب رضائے خداست

دیا جس میں اعلان کیا تھا کہ جو شخص یہ بات (جس کا ذکر اون کے اشتہار مذکورہ بالا اور ہمارے جواب اول میں درج ہے) ثابت کرے گا مبلغ تیس ہزار روپیہ بطور انعام دیں گے اور جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح چاہیں اطمینان کرلیں۔

ہم نے اون کا چیلنج منظور کیا اور ان کے اشتہار کی شرائط کے بموجب مباحثہ کو طیار ہوئے۔

لیکن افسوس کہ انہوں نے بحث سے پہلوتہی کی اور بعد میں چند نئی شرائط جن کا اون کے پہلے اشتہار میں کوئی ذکر نہ تھا پیش کیں۔

اس کے تھوڑے دن بعد انجمن اہل حدیث کا چوتھا سالانہ جلسہ منعقد ہوا جس میں مرزائیوں کو سوال وجواب کے لئے وقت دیا گیا۔ لیکن افسوس اس موقع پر حسب عادت حیلہ وحوالہ پیش کر دیا اور کہا کہ جو وقت دیا گیا ہے بہت کم ہے۔

اس پر سکرٹری انجمن ہذا نے توسیع وقت کا وعدہ فرمایا مگر پھر مرزائیوں نے مولانا ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کی طرف مخاطب ہوکر کے کہا آپ اہل حدیث اور احناف کے مسلمہ چوٹی کے عالم ہیں اور ہمارے ہاں اس وقت کوئی عالم ایسا قابل نہیں جو آپ سے بحث کرنے کا اہل ہو۔ مگر ہاں انشاء اللہ العزیز ہم اپنے جلسے میں آپ کو تین گھنٹے وقت دیں گے اور ۱۵ دن قبل بحث کرنے کے اطلاع دیں گے۔

اس پر امام المناظرین جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ مجھ کو یقین نہیں کہ آپ اس وعدہ کو پورا کریں گے۔

خیر ہم منتظر تھے کب وہ دن آئے کہ مرزائی جماعت اپنے عالموں کو بلائے اور ہم کو موعودہ تین گھنٹے وقت دے کہ اونہوں نے اپنا جلسہ میرٹھ میں بتاریخ ۹۔۱۰،۱۱ مارچ ۱۹۱۷ء کو قرار دیا۔

ناظرین یاد رہے کہ یہ وہ تواریخ ہیں جن کا اعلان بہت پہلے آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے سالانہ جلسہ کا کلکتہ میں منعقد ہونے کا کیا گیا۔ مرزائیوں نے سوچ کر کہ اہل حدیث علماء کلکتہ چلے جاویں گے ان تاریخوں میں جلسہ کا اعلان کر دیا۔

انجمن اہل، حدیث میرٹھ کی طرف سے ایک رجسٹری نوٹس مرزائیوں کو بابت التوائے جلسہ اور بموجب اون کے وعدہ کے بحث کرنے کے لئے دیا گیا مگر صدائے بر نخواست اور کوئی فیصلہ کن جواب نہ دیا۔

ان کے اشتہار دیکھ کر کہ تمام تحقیق مذاہب مختلفہ ضرور شریک جلسہ ہوں ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ان کے جلسہ میں گئے مگر وہاں کچھ اور ہی رنگ تھا اور پھر بے ساختہ زبان سے یہ شعر نکلا

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانہ کی طرح رنگ بدلنے والے

اونہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق ۳ گھنٹے نہیں دیئے ۔ جب حافظ اکبر خان صاحب میرٹھی نے زیادہ اصرار کیا تو کہا کہ اگر ہمارے مقرر کی تقریر میں کوئی غلطی ہو تو ۵ منٹ میں اس کی تردید کر سکتے ہیں۔ اس پر حافظ اکبر خان صاحب نے حاضرین جلسہ سے مخاطب ہو کر کہا کہ تم پر ہی فیصلہ رہا۔ کیا تین گھنٹے کی تقریر کی ۵ منٹ میں تردید ہو سکتی ہے۔ تو سب نے بالاتفاق بآواز بلند کہا کہ ۵ منٹ وقت بالکل ناکافی ہے اور وعدہ کے مطابق ۳ گھنٹے وقت نہ دینا اون کے کمزور ہونے کی علامت ہے (میں جب مرزا صاحب کی دعوت پر قادیان گیا تھا تو مجھے بھی کہا گیا تاکہ ہم تین گھنٹہ تقریر کریں گے تم نے دو یا تین سطریں لکھ کر دینا ہوگا ،اس لئے مرزائی اپنے نبی کی سنت کے پابند ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

خیر مجبوراً یہ فرض سمجھ کر کہ ان کی تقریر میں جو خلاف بیانی ہے اچھی طرح قلعی کھولنی چاہیے تاکہ پبلک ان کے دھوکہ میں نہ آئے ہم نے پانچ منٹ ہی منظور کر لئے۔

مرزائیوں کے مقرروں نے اس موقعہ پر جس قدر جھوٹ اور خلاف بیانی سے کام لیا، احاطہ بیان سے باہر ہے مگر ناظرین کی دلچسپی کے لئے یہاں لکھنا مناسب سمجھتا ہوں۔

۱۔ منشی ذوالفقار علی خان نے کہا کہ مغل بادشاہوں نے ہمیشہ ظلم اور ناانصافی سے کام لیا مگر ہماری سرکار بڑی انصاف پسند اور مہربان ہے، اور سوائے ہم لوگوں کے مسلمانوں کا کوئی فرقہ سرکار کا خیر خواہ نہیں۔

۲۔ چوہدری فتح محمد خان فرماتے ہیں کہ ہمارے مرزا صاحب قادیانی کی تمام دعائیں قبول ہوئیں۔ دشمنوں پر غالب رہے اور... عزت رہی۔

۳۔ مولوی سرور شاہ صاحب گوہر فشاں ہوئے کہ جس طرح قرآن شریف کے الہامی ہونے کا ثبوت یہ ہے کہ اس کی ایک سورہ یعنی انا اعطیناك الکوثر کے مقابلہ میں کوئی نہ لکھ سکا، اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اونھوں نے ایک لاثانی اور بے نظیر قصیدہ اعجازیہ لکھا جسکے مقابلہ کا کوئی نہ لکھ سکا اور نہ کسی کو جرأت ہوئی۔

ان تینوں مقرروں کی تقریر کے سچ یا جھوٹ ہونے کا پتہ ناظرین کو مفصلہ ذیل عبارت کا مطالعہ کرنے چلے گا اور یہی میں نے ان کے جلسہ میں تقریر کی۔

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب نے مولانا ثناء اللہ امرتسری کیلئے دعا کی تھی اور خدا سے آخری فیصلہ چاہا تھا کہ ہم میں جو جھوٹا ہو وہ پہلے مر جائے۔ جو کچھ اس کا نتیجہ ہوا سب پر اظہر من الشمس ہے۔ اس پر منشی قاسم علی نے مولانا ابوالوفاء سے لودیانہ میں بحث کی مگر ان کو اپنی مغروری اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے بہ فیصلہ سردار بچن سنگھ صاحب پلیڈر تین سو روپیہ بطور تاوان مولانا صاحب کی نذر کرنے پڑے۔

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے مقابلہ میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعا غلط ہوئی۔

علی ہذا القیاس آسمانی منکوحہ محمدی بیگم اور مسٹر عبداللہ آتھم عیسائی پادری کے مقابلے میں یہی ہوا۔ ملاحظہ ہو الہامات مرزا

۲۔ واقعی اعجازی قصیدے سے مرزا غلام احمد صاحب کی علمی کمزوری اور عجز ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس میں اتنی صرفی نحوی عروضی وغیرہ غلطیاں ہیں جو ایک معمولی استعداد والا بھی کبھی نہیں کرسکتا، اور علاوہ اس کے قرآن شریف کی سورت کے مطابق لکھنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوئی مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قصیدے کے جواب میں اور اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر قاضی ظفر الدین مرحوم پروفیسر اورئیٹل کالج لاہور کا قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مرزائیہ ہمارے پیارے اخبار اہل حدیث امرتسر کے متعدد نمبروں میں چھپتا رہا۔

جب میں مذکورہ بالا تقریر کر چکا تو تمام انصاف پسند حاضرین جلسہ نے باآواز بلند کہا کہ درحقیقت مرزائی مقرروں کی تقریر کا کافی جواب ہو گیا

جس وقت اس تقریر سے مرزائیوں کا کچا چٹھا کھل رہا تھا تو وہ زبان حال سے کہہ رہے ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۲ جلد ۱۴۔ ص ۶۔ ۷)

اخبار اہل حدیث امرتسر کا اثر مرزائیت پر

بخدمت جناب مولانا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مدظلہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ مقام سونگڑا ضلع کٹک اوڑیسہ میں ۱۵۲ گھر مسلمانوں کے ہیں۔ ہمارے بھائیوں میں مولوی عبدالرحیم صاحب حیدرآباد میں ملازم تھے وہ وہاں سے مرزائیت کا جامہ پہن کر ہمارے دیار میں مرزائیت کا جال پھیلا کر بہتوں کو مرزائی بنا دیا تھا۔ آخرش ہم نے اخبار اہل حدیث کی خریداری کی اور دوسروں کو توجہ دلائی جسکی وجہ سے بہت سے لوگ مرزائیت سے تائب ہوئے۔ امید کہ اخبار میں مرزائیوں کے متعلق مفصل مطلع کیا کریں گے خاکسار سید عبد المجید محلّہ وریالور۔ ڈاکخانہ سونگڑا ضلع کٹک ملک اوڑیسہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۲ جلد ۱۴۔ ص ۷)

قادیانی کا عظیم الشان نشان

گر بہ شاشید گفت باراں شد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے اخباروں میں زار روس کی معزولی کی خبر آئی ہے قادیانی مشن کی دونوں پارٹیاں اپنے نبی کا نشان ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔ ان کی تحریرات کا خلاصہ صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب نے موجودہ جنگ کے متعلق ایک پیش گوئی کی تھی جس میں یہ بھی لکھا تھا

زار بھی ہوگا تو ہوگا اوس گھڑی باحال زار

اس پیش گوئی کے متعلق اہل حدیث مورخہ ۱۶۔ مارچ میں ہم نے مفصل گفتگو کی تھی جسکا جواب دونوں پارٹیوں میں سے کسی سے نہ ہو سکا ہم نے اس قصیدے کے سارے شعر نقل کئے تھے جن میں یہ شعر بھی تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

یہ شعر اور اس کے آگے پیچھے کے شعر صاف بتلا رہے ہیں کہ وہ وقت جس میں زار کی حالت کا یہ نقشہ دکھایا گیا ہے وہ زلزلہ (بھونچال) کا ہوگا جو ابھی تک نہیں آیا اور زار اپنی زاریت کے عہدے سے ہمیشہ کے لئے برطرف ہوگیا بلکہ ملک روس میں ہمیشہ کیلئے یہ عہدہ معدوم ہوگیا

اس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ قادیانی نبی کی یہ پیش گوئی غلط ہوگئی کیونکہ اس کے آنے سے پہلے ہی زار معدوم ہوگیا کیا قادیانی مشن ہماری طرح سارا قصیدہ نقل کر کے جواب دے سکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۳ جلد ۱۴ ص ۶)

خیر النّاس من ینفع النّاس

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

چودھویں صدی میں ایک شخص نے قادیان ضلع گورداسپور سے آواز بلند کی کہ
خدا مجھ سے باتیں کرتا ہے
مجھے اس نے بیٹا کہہ کر پکارا ہے
اپنے پانی سے پیدا کردہ کہا ہے
میرا بھید تیرا بھید کہا ہے
میرے باپ کے فوت ہونے پر اس نے عزا پرسی کی ہے
میرا قدم وہاں ہے جہاں سب بلندیاں ختم ہوتی ہیں
دنیا میں بہت سے تخت اترے پر میرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا ہے
مجھے خدا نے کن فیکون کے اختیارات دیئے میں نے ایک آسمان پیدا کیا
مجھے رسول خدا ﷺ نے اپنی گودی میں پالا ہے
مجھے خدا نے اپنی گودی میں پالا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کیا نہیں کہا، اور یہ بھی کہا

آنچہ من بشنوم زوی خدا
بخدا پاک دامنش ز خطا
ہم چو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں ست ایمانم

اس شخص کے وطن کی ایک ضرب المثل ہے کہ میں کے گلے پر چھری یعنی بکری اور بھیڑ کے گلے پر اس وجہ سے چھری پھرتی ہے کہ میں میں بولتی ہے۔ مطلب یہ کہ اللہ کو تکبر پسند نہیں۔ اب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ ضرب المثل کہاں تک صداقت اپنے میں رکھتی ہے

اس شخص کا دعوی تھا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور میرے عہد میں کل دنیا مسلمان ہو جاوے گی کوئی عیسائی اور یہودی دنیا میں نہ رہے گا۔

پھر کیا ہوا۔ یہ کہ کوئی یہودی کوئی عیسائی کوئی سکھ کوئی ہندو اس شخص پر ایمان نہ لایا۔ اگر خدانخواستہ کوئی دو چار آئے ہوں تو وہ کسی شمار میں نہیں۔

اسی شخص کے زمانہ میں اور اسی کے ضلع بلکہ قرب و جوار میں سینکڑوں لوگ عیسائی ہو گئے اور کسی پادری نے اپنی بڑائی نہ کی کیونکہ ایسے معاملات روز مرہ ہوتے رہتے ہیں چند آدمیوں کا اس کے پیچھے ہو لینا کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ تو پہلے ہی مسلمان تھے مسلمانوں کا مسلمان بنانا تحصیل حاصل ہے۔

یہ تو ہوئی اس شخص کی دینی کامیابی۔ اب ہم ذرہ آگے بڑھ کر اس کی دنیاوی کامیابی کو بھی دیکھتے ہیں جو صاحب اس کے حال سے واقف ہیں ان پر مخفی نہیں کہ اس کی بڑی آرزو اور دلی تمنا یہ تھی کہ ایک لڑکی جو اسکے اپنے کفو کی تھی کسی طرح اس کے نکاح میں آ جاوے۔

اب دیکھو اللہ کے کام۔ یہ کچھ بڑی بات بھی نہ تھی تمام لوگ ایسی خواہشات میں رات دن کامیاب ہو رہے ہیں اور ہوتے ہیں اور یہ شخص جیسا کی اس نے شادی کی درخواست میں خود لکھا، چوڑھا چمار بھی نہ تھا لیکن باوجودیکہ اس معاملہ اس نے اپنا سارا زور لگا دیا اور ان الہاموں کی بارش برسا دی جنہیں وہ قرآن کی طرح غلطی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاک سمجھتا تھا۔لیکن یہ نکاح نصیب نہ ہوا۔ جب اپنا ہر طرح کا اور سارا زور لگا کر اس نکاح سے وہ شخص مایوس ہو گیا اور دل شکستہ ہو گیا تو اوس الہام کنندہ نے خبر دی کہ تسلی رکھ کنواری نہیں ملی لیکن بعد میں ملے گی ۔ چنانچہ باقی زندگی اپنی اس امید میں گذار کر ایک دن زیر کفن یہ کہتا ہوا سنا گیا

حسرت و یاس و تمنا ہیں جنازے کے ساتھ
دیکھو کس دھوم سے ہم آج سفر کر تے ہیں

اور اس شادی کے تمام الہامات کورے کے کورے بلکہ اچھوتے اپنے ساتھ ہی لے کر زبان حال سے یہ کہتا ہوا چلا گیا

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

مسلمانو! اس شخص کو خدا نے ہماری ہدایت کے واسطے بھیجا تھا۔پس ہمیں اس سے سبق اور ہدایت حاصل کرنی چاہیے۔ دعا کیجئے کہ خدا اسے ہمیں ایسا قیمتی سبق دینے کے واسطے ...عطا کرے اور اس کی قسموں سے جو عبارت میں لطف دیتی تھیں اور بعض اوقات اشعار کا وزن پورا کر دیتی تھے درگذر کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اپریل ۱۹۱۷ء مطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۳ جلد ۱۴ ص ۷)

امرتسری مقدمہ فسخ نکاح اور پیغام صلح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام کو معلوم ہوگا کہ امرتسر میں آج کل ایک مقدمہ فسخ نکاح کا ہو رہا ہے جس کا بیان مختصر یہ ہے کہ ایک لڑکا قادیانی مرزائی ہوا، اس کی بیوی نے اس کے ارتداد کی وجہ سے فسخ نکاح کا دعوی کیا ہے علماء کرام کی شہادتیں ہوئیں کہ مرزا دعوی نبوت سے اور مرزائی اس کی تسلیم سے کافر ہیں لہذا نکاح فسخ ہے۔ان شہادتوں کا ذکر اہل حدیث مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء میں ہو چکا ہے۔ان شہادتوں پر لاہور کا مرزائی اخبار بہت خفا ہوا ہے ایسا کہ اس خفگی میں بے اختیاری تک اوس کی نوبت پہنچ گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی تفصیل ہم کریں گے۔ لکھتا ہے:

اہل حدیث کی اس رپورٹ سے ظاہر ہے کہ مکفر مولویوں نے اپنے اس پرانے..کو ابھی تک ترک نہیں کیا، اور باوجود اس بات کے ثابت ہو جانے کے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ہرگز نبوت کا دعویٰ نہیں کیا، باوجود اس کے کہ آپ کی جماعت کا ایک اچھا خاصہ گروہ جس کے اندر کثرت سے وہ لوگ شامل ہیں جو شروع سے حضرت مسیح موعود کی صحبت میں رہے، اور آپ کو دن رات مطالعہ کرتے رہے اسبات کا اعلان کر رہا ہے کہ اور خود حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے اسنے ثابت کر دیا ہے کہ آپ نے کوئی دعویٰ نبوت نہیں کیا لیکن تاہم مکفر مولویوں کو غلط بیانی اور افترا پردازی کے سوا کام ہی نہیں جب خود حضرت مسیح موعود نے کھول کھول کر بتا دیا ہے کہ رسول و نبی کے لفظ کو وہ کن معنوں میں استعمال کرتے ہیں تو آپ ان الفاظ سے اس کے خلاف مطلب نکالنا تو جیه القول بما لا یرضی قائله کا مصداق ہے۔ (پیغام صلح لاہور۔ ص۴، کالم۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: علماء کرام پر خفگی بے جا ہے جب کہ اصلی گدی نشین وارث تاج و تخت خلیفہ قادیان خود اس بات کا قائل ہے اور مریدوں کو بھی یہی سکھاتا ہے کہ تم مرزا صاحب کو نبی برحق مانو اور جس شخص سے مقابلہ ہے وہ بھی یہی کہتا ہے تو اب کسی ایسے غیرے کی کون سنتا ہے۔

مرزا صاحب مرنے تک ویدوں پر بت پرستی کا الزام لگاتے رہے حالانکہ آریہ سماج کے قابل پنڈت اس الزام سے انکار کرتے ہیں۔ تو کیا ان کے انکار سے الزام دور ہو گیا، بہر حال ہم مرہون منت ہیں اسی اڈیٹر پیغام کے جنہوں نے ہم کو کچھ لکھنے سے سبک دوش کر دیا چنانچہ اڈیٹر صاحب آگے چل کر خود ہی لکھتے ہیں

البتہ مدعا علیہ (خاوند مدعیہ) جس (میاں محمود) کے ہاتھ پر بیعت ہوا ہے اور جسکو اس نے اپنا مرشد مانا ہے (یعنی میاں محمود احمد صاحب) ان کا یہ کھلا اعلان ہے کہ:

جیسے ایک غیر احمدی کا فرض ہے کہ جب تک وہ بیعت میں داخل نہ ہو مسیح موعود اور اس کے متبعین کو مسلمان نہ سمجھے، ایسے ہی ایک احمدی کا فرض ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جو مسیح موعود کی بیعت میں نہیں، اسے مسلمان نہ سمجھے۔

پس میاں صاحب کے اس فتوے کے رو سے بے شک مدعا علیہ اور اس کی بیوی کو ایک دوسرے کو کافر سمجھنا چاہیے (پیغام صلح لاہور۔ص ۳ کالم ۳)

ناظرین! کوئی اس بھلے آدمی سے پوچھے جب کہ تم خود ہی کہتے ہو کہ میاں محمود اور اس کے مریدوں کے اعتقادات کا نتیجہ بے شک یہ ہے کہ فریقین ایک دوسرے کے نزدیک کافر ہیں پھر خاوند کے کفر اور فسخ نکاح میں تم لوگوں کو ہمدردی کیوں ہے پس تم نے جو یہ لکھا ہے:

میاں محمود احمد کو شہادت میں بلانا چاہیے،

اس کی بجائے تم اگر یہ لکھتے کہ مولوی محمد علی اور اڈیٹر پیغام کو شہادت میں بلانا چاہیے تو اہل مقدمہ شاید مان لیتے، کیونکہ میاں محمود تو یہی کہتا کہ ہم بھی مسلمان ہیں اور مدعا علیہ (میرا مرید) بھی مسلمان ہے اس سے مدعیہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچتا۔ ہاں تم دونوں کو اگر بلایا جاتا اور عدالت میں حلفیہ پوچھا جاتا کہ میاں محمود اور اس کی پارٹی مرزا کو نبی مانتی ہے یا نہیں۔تو اس کا جواب تم دونوں یہی دیتے کہ ہاں۔

پھر سوال ہوتا کہ جو نہ مانے اس کو وہ کافر مانتے ہیں یا نہیں۔تو دونوں کا جواب یقیناً یہی ہوتا کہ ہاں۔

پھر سوال ہوتا کہ جو ایسا کرے وہ کافر ہے یا نہیں۔ اس میں بھی تم دونوں ضرور یہی فتوی دیتے جو اس پرچہ میں دیا ہے کہ ہاں۔

پھر سوال ہوتا کہ جو شخص اسلام قبول کر کے مرتد ہو جائے اسکا نکاح فسخ ہوتا ہے یا نہیں ۔تو تم دونوں جواب دیتے کہ ہاں۔

اسلئے تم دونوں کی شہادت مفید تھی۔

لیکن اہل مقدمہ نے شائد سوچا کہ آخر تم دونوں کی حیثیت ...تو ایک ہے مرزا کو دونوں اپنا پیشوا مانتے ہیں ممکن ہے فریق ثانی کی طرف سے مرزا کی صاف صاف عبارتیں متعلقہ نبوت پیش ہو جاتیں، اسلئے یہ لوگ لاجواب ہو کر ...تاویلات نہ نکال سکیں؟ چنانچہ اسبات کا تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ تم لوگ خود ہی یہ اصول بناتے ہو کہ جو شخص مسلمان کو کافر کہے وہ کافر ہے جب تم سے پوچھا جاتا ہے کہ قادیانی پارٹی جو دنیا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو کافر کہتی ہے جسے تم بھی جانتے ہو، وہ کافر ہیں یا نہیں تو تم لوگ منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھ جاتے ہو۔ ثابت ہوا کہ تم لوگ باوجود .. کے بھی بہتر نہیں

دو رنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا
سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۷ء ص ۸۔۹)

مرزائیوں کا انگریزی پارہ

اور نیر ایسٹ کا ریویو

قادیانی مرزائیوں نے اپنے انگریزی پارہ کو جس قدر مقبول بنانے کی کوشش کی ہے وہ تو قابل تحسین ہے مگر افسوس کہ وہ اس قدر اغلاط سے پر ہے کہ علماء کرام کو بجا طور عامۃ الناس کو اس کے مطالعہ سے باز رکھنا پڑا کیونکہ درحقیقت اس سے گمراہی کا اندیشہ ہے۔ ولایت کے اخبار نیر ایسٹ کے فاضل اڈیٹر نے اپنی فروری کی اشاعت میں اس پر ایک طویل ریویو کیا ہے جس کے بعض اقتباسات کا ترجمہ ہم اپنے قارئین کی خاطر درج اخبار کئے دیتے ہیں تاکہ عامہ مسلمین دیکھیں کہ ایک غیر مذہب و غیر متعصب شخص اس کی نسبت کیا رائے رکھتا ہے

دیباچہ میں مرزائی صاحبان نے جہاں مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی مسیحائی کا ذکر کیا ہے اور حصول فیض کی خاطر موجودہ گدی نشین کی طرف توجہ دلائی ہے اس کی نسبت فاضل اڈیٹر لکھتا ہے:

ہوسکتا ہے کہ یہ اگر اندرون حدود مناسب رہے تو جائز ہو لیکن ایسے روزمرہ کے مسائل کو ایک ایسی سنجیدہ بحث (ترجمہ قرآن) کے ساتھ ملانا جیسا کہ مصنف نے کیا ہے ایک بڑی بھاری نامناسبت ہے۔

آگے چل کر مرزائی حضرات نے اسی دیباچہ میں دکھایا ہے کہ مسلمانوں کا موجودہ تنزل صرف غلام احمد قادیانی کو نہ ماننے کی وجہ سے ہے اور کہ تمام خطرات سے آزادی حاصل کرنے کا ذریعہ صرف مرزا غلام احمد کو ماننا ہے۔ اس کی نسبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاضل اڈیٹر نیر ایسٹ لکھتا ہے:

یہ دیباچہ کا بالکل ناجائز استعمال ہے اور خالص اسلامی نقطہ خیال سے ضابطہ کفر ہے اگر چہ مبالغہ نہ بھی کیا جائے اور لازم ہے کہ اس سے اکثر اہل اسلام کو سخت غصہ پیدا ہوا۔

اخیر میں فاضل اڈیٹر نے تمام ترجمے پر ان الفاظ میں ریویو کیا ہے:

بحیثیت مجموعی یہ ترجمہ ایسے کم درجہ کا ہے کہ اسکے مطالعہ کرنے سے اسلام کی خوبی میں سچی بصیرت پیدا نہیں ہوتی ... مسلّمہ طور پر قرآن مجید عربی زبان کی ایک مستند کتاب ہے اور اس ترجمہ میں طرز عبارت کی خوش اسلوبی کا اس قدر غالب حصہ ہے کہ ترجمہ صحیح اور سچا نہیں کہا جا سکتا تاوقتیکہ وہ نہ صرف اصل متن کے ملخص کو ظاہر کرے بلکہ اس کی عبارت کی عظمت اور شان کو بھی نمایاں کرے

ہم کو یہ توقع تھی کہ یہ ترجمہ جو بیسویں صدی کی مروجہ زبان انگریزی میں کیا گیا ہے ایسا ہوگا جسکا یہ دعوی ہے کہ اس نے ایک نیا کمال حاصل کیا ہے اور وہ اچھے طور پر فائز المرام ہوگا بجائے اسکے ہم کو ایسے پرانے اور متروک دعاوی کے سننے کا اتفاق ہوا ہے جو (باوجود غیر..ہونے کے) گویا مسلّم ہیں پھر قرآن کے مقدس معتقدات کو (بگاڑ بگاڑ) کر اپنے قومی اعتقادات واپنی قومی تحریک کی نسبت لگا کر رائے طلبی کرنا قرآن شریف پر جسے تیس کروڑ نفوس مانتے ہیں، بدنما صورت میں اپنے قومی خیالات پر بزور چسپاں کیا گیا جو ایک ناجائز حملہ ہے

ناظرین اس سے اندازہ کرلیں کہ اس ترجمہ سے کہاں تک اسلام کی خدمت کا حق ادا ہوا ہے مگر میں اس کام میں قادیانیوں کو قابل ملامت نہیں جانتا بلکہ مسلمانوں کو جانتا ہوں جن کو آپس کے جھگڑوں میں اتنی فرصت نہیں کہ اس طرف توجہ کرسکیں۔

(راقم: محمد ...امرتسری)(شائد یہ محمد عمر امرتسری ہیں۔بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اپریل ۱۹۱۷ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسر میں مرزائی فسخ نکاح کا مقدمہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مقدمہ کا ابتدائی حال اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۰ مارچ ۱۹۱۷ء میں درج ہو چکا ہے کہ ایک لڑکا قادیانی (مرزائی) ہو گیا اس کی عورت نے فسخ نکاح کا دعوی کیا جس کے گواہ علماء امرتسر گذرے۔ ۱۶۔ اپریل ۱۹۱۷ء کو مدعا علیہ کی طرف سے شہادت تھی۔ چنانچہ پانچ گواہ ان کے آئے جن میں سے دو بیرسٹر ایک وکیل دو مولوی۔ مسٹر بدرالدین بیرسٹر سیالکوٹ، مسٹر محمد اکبر بیرسٹر لائل پور۔ میاں حفیظ اللہ وکیل امرتسر ان تینوں کا بیان تھا کہ ہم احمدی (مرزائی) نہیں مگر ہم نے مرزائیوں کو مسلمانوں کی طرح نماز پڑھتے دیکھا ہے، ہم بھی ان کے پیچھے پڑھ لیا کرتے ہیں ہم ان کو مسلمان جانتے ہیں۔ جرح میں اقرار کیا کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات اور مفصل عقاید سے واقف نہیں۔ یہ بھی کہا کہ پیغمبر اسلام ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنا برا ہے۔

مسٹر محمد اکبر نے تو یہ بھی کہا کہ نبوت کا مدعی بے وقوف ہے۔

ان کے بعد مولوی میر اسحاق قادیانی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سالے آئے، جنہوں نے اپنے اسلام اور غیر مرزائیوں کے کفر پر شہادت دی۔ جرح میں اقرار کیا کہ اگر کوئی احمدی احمدیت سے پھر جائے تو اسکی احمدی بیوی علیحدگی کے لئے عدالت میں چارہ جوئی کرے۔ یہ تو کھلے لفظوں میں کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی ہیں جو ان کو نہ مانے وہ کافر ہے۔

حدیث پیش ہوئی کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؓ کے حق میں فرمایا تو میرے نزدیک ہارونؑ کی طرح ہے الّا انہ لا نبی بعدی ۔اسکا ترجمہ بقول خود لکھ کر دیا، اے علی تو میرے بعد نبی نہیں ہے۔، ہر چند پوچھا گیا، تو، کس لفظ کا ترجمہ ہے، جواب دیا اسلوب کلام سے سمجھا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی سرور شاہ قادیانی نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی کہا اور غیر احمدیوں کو کافر اور مسلمان دونوں کہا۔ کافر اس لئے کہ نبی کے حکم سے منکر ہیں، مسلمان اسلئے کہ اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ غیر احمدیوں سے رشتہ نکاح کرنا یا جنازہ پڑھنا خواہ بچہ ہی ہو منع بتلایا، مگر احمدی کے غیر احمدی بن جانے پر اس کی احمدی بیوی کو علیحدگی کا فتویٰ نہیں دیا۔ بحث کے لئے ۲۱۔ اپریل ۱۹۱۷ء مقرر ہوئی۔

ہمارے پنجابی نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی پیش گوئی تھی

انّی مهين من اراد اها نتك

میں (خدا) اسکو ذلیل کرونگا جو تمہاری (مرزا کی) ذلت کا ارادہ کرے گا۔

یہ ایک عام پیش گوئی تھی جو ہر ایک موقع پر چسپاں کی جاتی تھی بلکہ اب بھی کی جاتی ہے۔ عدالت میں اسکا خوب ظہور ہوا۔ فریق ثانی کے وکیل چوہدری ظفر اللہ خان نے اعتراض کیا کہ مولوی ثناء اللہ عدالت میں نہ رہیں کیونکہ یہ ہمارے گواہ ہو کر گذر چکے ہیں۔ عدالت نے کہا تم نے زبردستی سے ان کو اپنا گواہ بنا لیا تھا، ورنہ وہ در اصل تمہارے نہیں ہیں۔ پھر کہا کہ فریق مدعی کو کچھ نہ بتلاویں۔ ہمارے وکیل نے کہا کہ ہم تو انہی سے پوچھ کر کام کریں گے۔ عدالت نے حکم دیا ان کے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی سچی ہوئی۔ بس انی مهين من اراد اها نتك۔ ضمیر مخاطب بدل گئی۔

تعجب ہے کہ یوں تو قادیانی پارٹی لاہوری پارٹی خصوصاً خواجہ کمال الدین لاہوری اور مولوی صدر الدین کو بے نقط سناتے ہیں مگر مقدمہ میں پہلے دو گواہوں سے یہی کہلوایا کہ ولایت میں ہم احمدیوں (خواجہ اور صدر الدین) کے پیچھے نماز پڑھتے رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی شان جن لوگوں کو احمدیت سے خارج کیا جاتا ہے وقت پر انہی کو احمدیت کا قائم مقام بنا لیا جاتا ہے۔۔۔

مولوی اسحاق اور مولوی سرور شاہ کی راست گوئی کے ہم قائل ہیں جو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے بیان کیا وہ عین مرزا صاحب کی تعلیم کے مطابق کیا اور مرزائیت کی تبلیغ و اشاعت کی اور کوئی لگی لپٹی نہیں رکھی۔ شاباش

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۱۷ء ص ۱۱)

قادیانی اور شیعہ

میرے ایک عزیز نے انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ کے موقع پر سرسری گفتگو میں کہا شیعہ مرزائیوں کو تو بہت دباتے ہیں۔ میں نے کہا میرے نزدیک تو شیعہ مذہب قادیانی مذہب سے بھی بہت کمزور ہیں۔ عزیز مذکور نے میرے اس دعوے کو بڑے ادب سے مسترد کیا۔ اور شائد مبالغہ یا شدتِ مخالفت پر مبنی سمجھا ہو۔ مگر میرا آج تک یہی دعویٰ ہے۔ جسکی تفصیل تو بہت طوالت چاہتی ہے۔ مختصر طور پر کچھ بتلاتا ہوں۔

مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں مامور من اللہ ہوں۔ میں امام الزمان ہوں۔ میں دنیا کی اصلاح کرنے کو آیا ہوں وغیرہ۔

یہی دعویٰ شیعوں کی طرف سے اپنے ائمہ اطہار کے حق میں کیا جاتا ہے کہ وہ .... منصوب من اللہ تھے وہ دنیا کے مصلح تھے وہ نائب .... اور امام الزمان تھے۔ وغیرہ۔

بس! اب دونوں مدعی ہمارے سامنے ہیں۔ ان دونوں کے دعووں کو ہم جانچتے ہیں تو دونوں کو پرچہ امتحان میں فیل پاتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا فیل ہونا اس وجہ سے ہے کہ اونہوں نے دنیا میں آکر اپنا کمال کچھ نہ دکھایا۔ جو حالت مسلمانوں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کی پہلے تھی، وہی اون کے بعد رہی۔ خاص مسلمانوں کی اخلاقی، مذہبی، ملکی، تجارتی، صنعتی وغیرہ پستی جیسی پہلے تھی، اون کے سامنے بھی رہی اور بعد بھی۔ جس پر یہ مثال پوری صادق آئی کہ ”تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا“ اس کو زیادہ تفصیل کی حاجب نہیں، دنیا کو سب حالات معلوم ہیں۔

اب ہم شیعوں کے ائمہ کرام اور امیر المومینون کو دیکھتے ہیں کہ اونہوں نے باوجود امیر المومنین ہونے کے مسلمانوں کو کیا فائدہ پہونچایا۔ کہاں تک اسلام کی تبلیغ کی۔ شیعوں کی کتابوں سے جو معلوم ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ ائمہ اطہار رضی اللہ عنہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری عمر گوشہ میں خوف زدہ رہے۔ ذرہ سا بے حیثیت سنی بھی مسئلہ پوچھتا تو تقیہ کرکے اپنے اعتقاد کے برخلاف اوسکو بتلادیتے۔ اپنے معتقدین کو کچھ بتلاتے اور غیروں کو کچھ۔ چنانچہ شیعوں کی معتبر اور مستند کتاب کی شہادت درج ذیل ہے:

عن زرارة بن اعین عن ابی جعفرؑ قال سالته عن مسئلة فاجابنی ثم جاء ہ رجل فساء له عنها فاجابه بخلاف مااجابنی ثم جاء اٰخر فاجابه بخلاف ما اجابنی واجاب صاحبی فلما خرج الرجلان قلت یابن رسول اللهؐ رجلان من اهل العراق من شیعتکم قدما لیسئلان فاجبت کل واحد منهما بغیر ما اجبت ..... فقال یا زرارة ان هذا خیر لنا وابقی لنا ولکم ولو اجتمعتم علی امر واحد لصدقکم الناس علینا ولکان اقل لبقائنا وبقائکم ثم قال قلت لابی عبداللهؑ شیعتکم لو حملتموهم علی الاسنة او علی النار لمضوا وهم یخرجون من عندکم مختلفین قال فاجابنی بمثل جواب ابیه۔

(اصول کافی، ص: ۳۷)

زرارہ بن اعین کہتے ہیں۔ میں نے امام ابوجعفر سے ایک مسئلہ پوچھا۔ تو انہوں نے مجھے اس کا جواب دیا پھر ایک اور آدمی آیا۔ اوس نے بھی وہی سوال کیا تو اوس کو میرے جواب کے برخلاف دیا۔ پھر اور ایک آدمی آیا۔ اوس نے بھی وہی سوال کیا۔ تو اوسکو ہم دونوں کے برخلاف جواب دیا۔ جب وہ دونوں مجلس سے نکل گئے۔ تو میں نے کہا حضرت! یہ دو آدمی عراق کے باشندے حضور کے گروہ میں سے تھے۔ اونھوں نے ایک ہی مسئلہ کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ایک دوسرے کے برخلاف جواب دیا۔ فرمایا۔ اے زرارہ یہ (اختلاف جواب) ہمارے حق میں بہتر ہے۔ اور ہمارے اور تمہارے لئے بقا کی یہی صورت ہے اگر تم سب ایک بات پر جمع ہو جاؤ۔ تو سب لوگ تمہاری تصدیق کرینگے۔ تو ایسا کرنے سے ہماری اور تمہاری زندگی بہت جلد ختم ہوجائیگی۔ (حق کے مقابلہ میں جان پیاری ہے۔ اڈیٹر اہلحدیث امرتسر) زرارہ کہتے ہیں۔ میں نے کہا حضور! آپ کے گروہ کے لوگ ایسے پختہ ہیں۔ کہ اگر آپ اونکو نیزوں پر کھینچیں۔ یا آگ میں ڈالدیں۔ تو کبھی چوں نہ کریں۔ بیچارے آپ سے مختلف جواب پاکر باہمی مخالف بن کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں سے جاتے ہیں۔ (یعنی چہ؟) تو امام ممدوح نے مجھ کو ہی جواب دیا۔ جو اون کے باپ نے دیا تھا۔ (کہ یہ تقیہ ہے)

دوسری روایت میں راوی کہتا ہے:

قال سمعت ابا عبدالله یقول من عرف انا لانقول الا حقا فلیکتف بما یعلم منا فان سمع منا خلاف مایعلم فلیعلم ان ذلك دفاع منا عنه۔ (ص: ۳۸) (میں نے امام ابوعبداللہ جعفر صادق سے سنا فرمایا جو کوئی جانتا ہے کہ ہم حق ہی کہتے ہیں۔ وہ اوسی پر کفایت کرے۔ جو وہ جانتا ہے۔ پھر اگر ہم سے اوسکا خلاف سُنے تو جان لے کہ ہماری طرف سے وہ مدافعت ہے۔")

یہ روایات اور ان کی مثل اور بہت سی روایات (جنکی اہل سنت تصدیق نہیں کرسکتے) صاف بتلا رہے ہیں۔ کہ شیعوں کے مصلح امیر المومنین ڈرتے ڈرتے اور تقیہ کرتے ہوئے ساری عمر گذار گئے۔ یہانتک کہ اونہوں نے جیسی خود زندگی گذاری تھی اپنے اتباع (شیعہ) کو بھی یہی سکھایا کہ تقیہ ایک ضروری حکم ہے۔ یعنی دشمنوں سے بچنے کے لئے اپنے مذہب اور ضمیر کا خلاف کہہ لیا کرو۔ چنانچہ امام ابوعبداللہ جعفر صادق کے الفاظ (بروایت شیعہ) یہ ہیں۔

تسعة اعشار الدّین فی التّقیّة ولا دین لمن لا تقیّة له و التّقیّة فی کل شئ الا فی النّبیذ والمسح علی الخفّین۔ (اصول کافی، ص: ۴۸۲) (دین کے دس حصوں میں سے نو حصہ تقیہ ہے۔ جو تقیہ نہیں کرتا۔ اس کے دین کا اعتبار نہیں اور تقیہ سب کاموں میں واجب ہے سواء نبیذ پینے اور موزوں پر مسح کرنے میں)۔

تقیہ کی حقیقت صرف یہ ہے کہ ضرر سے بچنے کے لیے حق کو چھپایا جانا۔

ان روایات سے بخوبی ثابت ہوتا ہے۔ کہ ائمہ اطہار (حسب روایات شیعہ) ساری عمر مارے خوف جان کے گوشہ نشین رہے اور دین کی جو خدمت ان کے سپرد ہوئی تھی۔ اوسکو اونہوں نے تقیہ ہی میں ادا کردیا۔

برخلاف اس کے مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ حوصلہ تھا کہ جو بات کہنا چاہتے ذرہ نہ جھجکتے۔ مثلاً جن دنوں عبداللہ آتھم والی پیشگوئی کے پندرہ مہینے ختم ہوئے، تو تمام ہندوستان کے اہل مذاہب نے اشتہارات شائع کیے۔ جن میں ایک سے ایک بڑھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔ اُس موقع پر کوئی نرم آدامی ہوتا تو دب جاتا۔ مگر مرزا صاحب کی یہ جرأت تھی کہ سینہ ٹھوک کر کھڑے ہوگئے اور اس حملے کو بزور دفع کرنے کی کوششیں کیں۔ چنانچہ اوسی زور کا نتیجہ ہے کہ آج تک اون کے اتباع اون کی باتوں کو صحیح مانتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی تو بجائے خود، مرزائی اتنے حوصلے والے ہیں کہ وہ بھی اپنا عندیہ بیان کرنے میں نہیں کتراتے۔ مگر شیعوں کے مسلمہ بزرگ ائمہ اطہار جن کو خدا نے دنیا کا مصلح اور مسلمانوں کا خلیفہ بنایا تھا، بے چارے تمام عمر بھر اندر چھپے ڈرتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت صاحب الزمان مہدی دوران علیہ السلام جو بقول کلینی سنہ دو سو پچپن ہجری میں پیدا ہوچکے ہیں۔ (ص:۳۳۳) آج تک غار سرمن رأی میں چھپے بیٹھے ہیں حالانکہ مرزا صاحب قادیانی دندناتے دنیا کو للکارتے ہوئے اپنی ڈیوٹی پوری کرکے پنشن بھی پاگئے۔

پس اگر یہ اصول صحیح ہے کہ ''درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے'' تو ایک طرف مرزا صاحب قادیانی کو رکھیں، دوسری طرف ائمہ اہل بیت اطہار کو دیکھیں، تو یہاں ایک فیل ہیں، تو وہاں دس بارہ فیل نظر آتے ہیں۔ پھر کون ہے جو یہ باور نہ کرے کہ شیعہ مذہب اصولاً قادیانی مذہب سے بہت کمزور ہے کیوں کہ جو بات کمزوری کی مرزا صاحب قادیانی ایک میں ہے وہ وہاں کئی ایک میں۔ یہاں ایک ناکام ہے تو وہاں کئی ایک یہ شعر پڑھ رہے ہیں۔

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب ہے یہ آرزو کہ کوئی آرزو نہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ رجب ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۷۔ اپریل ۱۹۱۷ء ص:۱-۳)

مرزا صاحب کا زار حال زار

اور بنگال کا حال پر ملال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

آج کل مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں کے اخبار مرزا صاحب قادیانی کی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدید پیشگوئی پر بحث کر رہے اور خوشیاں منا رہے ہیں کہ پوری ہوگئی۔ قادیانی پارٹی تو صرف زار روس کے متعلق ہی پیشگوئی نکالتی ہے مگر لاہوری پارٹی نے لگے ہاتھ بنگالہ کی دلجوئی کا تذکرہ بھی چھیڑ دیا ہے۔ چنانچہ ایک چوورقہ اشتہار مرقومہ مولوی محمد علی صاحب رئیس لاہوری پارٹی شائع ہوا ہے جس میں ان دونوں پیشگوئیوں پر اظہار مسرت کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اور پیشگوئیوں پر بھی بڑی فراخدلی سے بحث کرنے کی اجازت دی ہے۔ اس لئے ہم بھی حسب منشاء مولوی محمد علی صاحب لاہوری اس اشتہار کا جواب دیتے ہیں۔

زار روس کے معزول ہونے کی نسبت جو پیشگوئی مرزا غلام احمد صاحب کی بیان کی جاتی ہے، ہمارا خیال ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو خود اس کا خیال نہ ہوگا کیوں کہ اون کے وہ اشعار جن میں یہ پیشگوئی درج ہے، اگر سب یکجا کر کے پڑھے جاویں تو مضمون اونکا بالکل صاف ہے۔

اشعار مذکورہ کے دکھانے سے پہلے ہم ایک علمی (لٹریری، ادبی) قاعدہ بتلانا چاہتے ہیں، جو مطول وغیرہ میں مذکور ہے۔

علماء فن بلاغت کہتے ہیں۔ کہ سارے قصیدے میں اگر نسبت زمانہ یا آسمان کی طرف ہو، مگر اخیر میں کہیں خدا کا نام آجائے تو سب نسبتیں مجازی ہوجاتی ہیں۔ مثلاً یہ قصیدہ جس کا پہلا شعر یہ ہے۔

اشاب الصغیر و افنی الکبیر
کر الغداۃ و مر العشی!

اس میں ساری نسبتیں غیر اللہ کی طرف ہیں۔ صاحب مطول لکھتا ہے۔ اگر اس کے اخیر میں یہ مصرعہ نہ ہوتا۔

وقیل اللہ للشمس اطلعی

تو یہ قصیدہ کسی دہریئے کا سمجھا جاتا ہے کیونکہ سب نسبتیں غیر اللہ کی طرف ہیں کہ زمانہ نے یہ کر دیا، رات دن کی گردش نے یہ کیا وہ کیا۔ مگر چونکہ اس کے آخری مصرعہ میں شاعر نے خدا کا نام لیا ہے، اس سے اوسکی تمام نسبتیں جو غیر اللہ کی طرف تھیں مبدل ہوگئیں۔ یہ ہے کہ ایک ادبی، علمی اصول۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے مطابق ہم مرزا صاحب قادیانی کے اشعار کو جانچتے ہیں، تو ہمیں اون میں ایک شعر ایسا ملتا ہے جو اِس بات کا فیصلہ کرنے کو کافی ہے کہ مصنف کا اِن اشعار لکھنے سے کیا مقصود تھا۔ پس ناظرین اون اشعار کو غور سے سنیں ۔

اِک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائینگے دیہات وشہر ومرغزار
آئیگا قہر خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائینگی
کیا بشر اور کیا شجر اورکیا حجر اور کیا بحار
مضمحل ہوجائینگے اس خوف سے سب جن وانس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اوس گھڑی باحالِ زار

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم، ص:۱۲۰)

اب ناظرین غور فرماویں کہ تیسرے شعر میں صاف زلزلہ کا لفظ ہے جس کو ہندی میں بھونچال کہتے ہیں۔ کیا دنیا میں ایسا بھونچال آیا ہے جس کا نقشہ ان اشعار میں دکھایا گیا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی اسی نظم بلکہ اِسی تیسرے شعر پر جو حاشیہ لکھتے ہیں، وہ ہمارے اورمرزائیوں کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

''خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بارہا لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اوسکو کہنا چاہیئے۔ جس کی طرف سورہ اذا زلزلت الارض زلزالھا اشارہ کرتی ہے۔لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی ویقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہو۔ بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو۔ جو قیامت کا نظارہ دکھائے۔ جس کی نظیر کبھی اس زمانے نہ دیکھی ہو۔ اور جانوں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو۔ اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں۔ تو اس صورت میں میں کاذب ٹھیرونگا۔'' (حاشیہ صفحہ مذکور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اِس عبارت کے دو حصے ہیں۔ اصل الہامی الفاظ اور مرزا صاحب قادیانی کا امکانی خیال۔ الہامی الفاظ کی بابت تو مرزا صاحب قادیانی بھی مانتے ہیں کہ ان میں زلزلہ (بھونچال) ہی مذکور ہے۔ باقی امکانی طور پر لکھتے ہیں کہ اور کوئی مصیبت بھی ہوتو ممکن ہے۔ اس لئے اب ہمیں اصول روایت کے مطابق اس اختلاف میں تطبیق دینا چاہیے جو ہمارے اور مرزا صاحب قادیانی کا مسلمہ ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا اصول تھا کہ اصل موقع الہامی الفاظ حجت ہیں۔ میری اجتہادی تفسیر حجت یا دلیل نہیں ہوسکتی۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> ''میرے الہام کے الفاظ پر غور کرنا چاہیے اگر میں نے کسی اشتہار میں کوئی کلمہ اجتہادی طور پر لکھا ہو، اور اپنا خیال ظاہر کیا ہوتو وہ حجت نہیں ہوسکتا۔''

(تریاق القلوب حاشیہ،ص:۷۲)

مطلب اس عبارت کا صاف ہے کہ ملہم کے الہامی الفاظ سند ہوتے ہیں، اپنا خیال یا اجتہاد حجت نہیں ہوتا۔ یہی ٹھیک ہے۔ احادیث سے واقعات نبویہ بھی اسی کی تائید کرتی ہیں مگر ہمارے مرزائی دوست خاص کر لاہوری پارٹی باوجود معقول پسند کہلانے کے مرزا صاحب قادیانی کے اصلی الہامی الفاظ کو نہیں دیکھتے اور محض اجتہادی کلمات کو لیتے ہیں۔ سو ایسے لوگوں کے حق میں جو مرزا صاحب قادیانی کے الہامی الفاظ کو چھوڑ کر اجتہادی کلمات کو لیتے ہیں، مرزا صاحب مندرجہ ذیل الفاظ میں فتویٰ لگاتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

> ''جو اس پر (یعنی اجتہادی کلمات لینے میں) ضد کروگے، تو تمہیں تمام نبیوں سے انکار کرنا پڑیگا۔ اور بجز مرتد اور دہریہ ہوجانے کے کہیں تمہارا ٹھکانہ نہ ہوگا۔''

(تریاق القلوب۔ صفحہ مذکور)

مرزائی دوستو! مرزا جی کے الفاظ کو چھوڑ کر اور اجتہادی کلمات کو لے کر کیوں اون کے فتویٰ ارتداد اور دہریت کے نیچے آتے ہو۔ پس مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کا الہامی حصہ ہمارے ہاتھ میں ہے اور اجتہادی کلمات مرزائیوں کے پاس ہیں۔ پھر مرتد اور دہریہ کون ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

باقی رہی بنگال والی پیشگوئی سو اس کی تفصیل یہ ہے کہ جن دنوں تقسیم بنگالہ ہوئی تھی۔ تو بنگالیوں نے اس پر بہت شورش کی مرزا صاحب نے ہوا کا رُخ دیکھ کر ایک پیشگوئی شائع کی۔ جس کے الفاظ یہ تھے ''بنگالیوں کی دلجوئی کی جاویگی۔'' مرزا صاحب کے انتقال کے بعد دربار دہلی کے موقعہ پر تقسیم بنگالہ کی منسوخی کا اعلان ہوا تو مرزائی دوستوں نے مرزا صاحب کی اس پیشگوئی کو اس پر چسپاں کرنے کی کوشش کی۔ جس کا جواب اوسی زمانہ اہلحدیث میں مفصل دیا گیا تھا۔

آج مولوی محمد علی صاحب رئیس لاہوری پارٹی نے پھر یہ آواز اٹھائی ہے۔ مولوی صاحب کو اس کا ذکر کرتے ہوئے اپنا پچھلا حساب کتاب دیکھ لینا چاہئے تھا کہ بنگالیوں کی دلجوئی والی پیشگوئی کو تقسیم بنگالہ کی منسوخی پر چسپاں کرنا گویا سابقہ تحریروں کو ردی کے ٹوکرے میں پھینکنا بلکہ اون سب کی تردید کرنا ہے۔

خدا کا شکر ہے ہمارے پاس مرزائی سامان کافی ہے، ورنہ خطرہ تھا کہ یہ لوگ مسلمانوں کو خدا جانے کیا کیا دھوکے دیتے۔ جن دنوں مولوی محمد علی خود قادیاں میں رسالہ ''ریویو'' کے اڈیٹر تھے اونہی دنوں خود اڈیٹر کا لکھا ہوا مضمون چھپا تھا جو دراصل مرزا صاحب کا طرف سے ایک حکایت تھا۔ پس اوسے غور سے سنئے۔ لکھا ہے!

''۱۱-فروری ۱۹۰۶ء کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خبر پا کر حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس امر کا اعلان کیا کہ اس حکم کے متعلق جو ہو چکا ہے۔ اب گورنمنٹ صرف ایسا طریق اختیار کریگی کہ جس سے بنگالیوں کی دلجوئی ہو۔ جس کا صاف صاف مفہوم ہے کہ جو خیال لوگوں کے دلوں میں ہیں۔ وہ دونوں پورے نہیں ہوگے بلکہ ایسا طریق اختیار کیا جائے گا۔ جس سے تقسیم بنگالہ بھی منسوخ نہ ہوگی۔ اور اہل بنگال کی دلجوئی بھی ہو جائے۔ وہ یہ کہ سر فلر لفٹنٹ گورنر مشرقی بنگالہ کا استعفا منظور کیا گیا۔'' (ریویو ۱۹۰۶ء، ص: ۳۴۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اور کوئی اِس مضمون پر لکھتا تو لکھتا، مولوی محمد علی صاحب کو اس پر لکھنا موزوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تھا کیوں کہ اون کے اپنے رسالہ میں شائع ہو چکا ہے کہ بنگالیوں کی دلجوئی میں تقسیم بنگالہ منسوخ نہوگی بلکہ سر فلر کا استعفا منظور ہونا مراد ہے۔

رہی یہ بات کہ یہ تحریر اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز کی ہے مرزا صاحب قادیانی کی نہیں۔ سو اس کا فیصلہ آسان ہے۔ مولوی محمد علی صاحب قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ مضمون قبل از طبع یا بعد طبع مرزا صاحب قادیانی کے انتقال تک اون کے گوش گذار نہیں ہوا۔ اور اگر ہوا تو اونہوں نے اوسکو ناپسند کیا۔

اِس حلفیہ بیان کے بعد ہم بھی اِس پر غور کرینگے اور جواب کی صورت دوسری پیش کریں گے۔ جو مرزا صاحب قادیانی کی پسندیدہ ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ رجب ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۷۔ اپریل ۱۹۱۷ء ص: ۳۔۴)

امرتسر میں مرزائی فسخ نکاح کا مقدمہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پیشیوں کا حال اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۰/مارچ اور ۲۰۔ اپریل میں درج ہو چکا ہے۔ قادیاں کا اخبار الفضل اپنے بڑے حضرت کی کرامت بتلاتا ہوا علماء کی شہادت کا بڑی حقارت سے ذکر کرتا ہے۔ خاص کر اِس بات کا کہ بعض عالموں نے عدالت میں پانی بھی پیا تھا۔ ہماری سمجھ میں نہیں آیا تھا کہ کسی معذور یا بیمار کے پانی پینے پر الفضل کو کیوں غصہ آیا۔ آخر القاء ربانی سے ہم اس قدرتی راز کو پا گئے ابتو ہم بھی الفضل کی خفگی کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔

وجہ اس کی یہ ہے کہ جن دنوں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عدالت گورداسپور میں مقدمات تھے۔ سخت گرمی کی حالت میں ایک روز مرزا صاحب کی طرف سے پانی پینے کی درخواست ہوئی تھی۔ عدالت نے سخت ترش لہجے میں اس درخواست کو مسترد کر دیا جس پر اہلحدیث وغیرہ میں مضامین بھی نکلے تھے۔ الفضل کو یہی غصہ ہے کہ ہمارے حضرت کو تو باوجود شدت گرمی کے پانی پینے کی اجازت نہ ہو اور یہ مولوی لوگ عدالت میں بھی پانی پی پی کر ہمیں کوسیں۔ ایں چہ بوالعجبی ست۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعی رنج کی بات ہے مگر مولوی لوگ بڑے بے ڈھب ہیں۔ وہ کہتے ہیں

انّ اللّٰہ حرّمھا علی الکافرین۔

۲۱/اپریل ۱۹۱۷ء کو فسخ نکاح کے مقدمہ میں فریقین کے وکلاء کی بحث ہوئی اور فیصلہ کی تاریخ ۲۷/اپریل مقرر ہوئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ رجب ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۷۔اپریل ۱۹۱۷ء ص:۴)

مولوی ظفر علی خاں اور مرزا قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مولوی ظفر علی خاں صاحب سابق اڈیٹر زمیندار سے کسی ملکی معاملہ یا کسی مذہبی خیال میں کسی کو اختلاف ہو، تو ہو، آپ کی ادبی لیاقت میں تو اختلاف نہیں۔ خصوصاً جس مضمون کو وہ دانستہ بغرض تفریح لکھیں وہ تو واقعی باعث تفریح ہوتا ہے۔ حال میں اُنہوں نے اپنے رسالہ ستارہ صبح میں (جو ایام نظر بندی میں موضع کرم آباد متصل وزیر آباد پنجاب سے نکالتے ہیں) ایک مضمون مرزا صاحب قادیانی کے متعلق لکھا ہے جو اپنی حیثیت میں لطیف ہے اس لئے اہلحدیث میں عزت سے اُسکو جگہ دیجاتی ہے۔

ہمارے ناظرین جانتے ہونگے کہ ولایت میں جو سب سے بڑی عدالت پریوی کونسل ہے جس کا فیصلہ تمام انگریزی قلمرو میں نافذ ہوتا ہے اُسکے ایک جج جناب مولوی امیر علی صاحب ہندوستانی ہیں جو ایک اعلیٰ درجہ کے قابل اور اعلیٰ درجہ کے آزاد خیال مسلمان ہیں گذشتہ ایام میں مرزا صاحب کا ایک مرید قاضی عبداللہ لنڈن میں مولوی امیر علی صاحب کو مرزائی مذہب کی تبلیغ کرنے گئے۔ اس گفتگو کا تذکرہ اخباروں میں ہوتا رہا۔ مولوی ظفر علی خان صاحب کا یہ مضمون اسی گفتگو کے متعلق ہے۔ مولوی صاحب لکھتے ہیں:

یادش بخیر جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدان باصفا میں جنہوں نے لنڈن میں اسلام کی تبلیغ کا ٹھیکہ لے رکھا ہے۔ کوئی نہ کوئی بزرگ ''بی-ٹی'' (ب-ت) ضرورت ہوتے ہیں۔ ''اندلس'' (لاہور) کے قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات کی طرف سے ایک ''ب-ت'' اپنی خدمات مقدسہ انجام دے کر اپنی مقر اصلی کو لوٹ آئے۔ اب دارالخلافہ دمشق (قادیان شریف) کے ایک ''ب-ت'' انگلستان میں کلمۃ القادیان کا اعلاء فرمانے میں مصروف ہیں۔

پنجاب یونیورسٹی کی اصطلاح میں ''بی'' (ب) ''بیچلر'' کا مخفف ہے۔ اور ''ٹی'' (ت) سے مراد ''ٹرینگ'' ہے لیکن عالم روحانیات میں یہ حروف مقطعات معنویت کی ایک جداگانہ شان لئے ہوئے ہیں۔ ''ب'' سے مراد بیچم ہے اور ''ت'' تابع کی الہامی علامت ہے جس طرح بیچم صاحب کی عدیم النظیر کامیابی کا راز اشتہارات میں چھپا ہوا تھا۔ کہ ایک پینس کی پونجی کو اقصائے عالم میں پہنچانے کے لئے مدت العمر گرہ سے ایک شلنگ لگانے کے خوگر رہے۔ اور جب رہگرائے عالم باقی ہوئے تو لاکھوں پونڈ کا ترکہ اپنے جانشینوں کے لئے چھوڑتے گئے۔ اسی طرح قادیان شریف کے تابعان بیچم اپنے زندہ اشتہارات کے تھیلے ڈاک کے جہازوں میں لاد کر ولایت میں بھیج دیتے ہیں تاکہ یہ مرزائی گولی ہاتھوں ہاتھ بک سکے کہ

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

۲۴/ مارچ سنہ رواں کے ''الفضل'' میں دمشقی ''ب-ت'' جناب قاضی عبداللہ صاحب کی ایک چٹھی چھپی ہے۔ جس میں جناب ممدوح نے رائٹ آنریبل مسٹر سید امیر علی سے اپنی ملاقات کی پرلطف کیفیت قلمبند کی ہے۔ ہم جناب مرزا بشیرالدین محمود صاحب کی اخلاقی جرأت کے ابتدا ہی سے قائل ہیں۔ جو مداہنت کی آلائش سے بالکل پاک ہے۔ وہ اپنے والد ماجد کی تعلیم کا منطقی نتیجہ ہیں۔ اور رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبین نہ ماننے پر گو اُن کو دنیائے اسلام کی مخالفت مول لینی پڑی ہو لیکن کسی سنہری یا روپہلی مصلحت سے اس دُھن کے پکے نے اپنا عقیدہ نہیں بدلا۔ اور اگر اپنے عقائد پر مبرمانہ استقامت کے ساتھ ثابت قدم رہنا سزاوار تحسین ہو تو ہم انھیں سراہے بغیر نہیں رہ سکتے۔ اُن کے ہاتھ پر جن لوگوں نے بیعت کی ہے وہ بھی لگی لپٹی نہیں رکھتے اور لومۃ لائم کی پرواہ نہیں کرتے۔ اپنے مرشد کی طرح وہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف دارالامان قادیان کے مینارہ پر کھڑے ہوکر مرزا غلام احمد کو نبی برحق پکارنے کے لئے تیار ہیں بلکہ خواجہ اینڈ کو کی ہر مصلحت کے سر پر خاک ڈالتے ہوئے خاص نلسن کے چوک پر کھڑے ہوکر تمام لنڈن کے سامنے مرزا صاحب کی نبوت کا وعظ کرنے کے لیے آمادہ ہیں اور کر ہی رہے ہیں۔

ایک دن بیٹھے بیٹھے جناب قاضی صاحب بہادر کو خیال آیا کہ چھوٹی چھوٹی چڑیوں کو اگر جال میں پھنسایا تو کیا بڑا کمال کیا کسی بڑے شہباز کو دام قادیان میں پھانسنا چاہیئے۔ خواجہ کمال الدین کی نظر لارڈ ہیڈلے پر پڑی تھی۔ ہمارے قاضی صاحب زیادہ ہی اولوالعزم تھے اُنہوں نے رائٹ آنریبل سید امیر علی کو تاکا کہ ایک ذی بصیرت صاحب حشمت سید اگر اپنے نانا کی عبائے رسالت میں اپنے ہاتھوں قادیان کا پیوند ٹانک دے تو اس سے بڑھ کر کامیابی نہیں ہوسکتی۔ غرض گھر میں ہنٹلے پامر کے بسکٹوں کا ٹین چھوڑ کر ''ایشیا کے خیالی پلاؤ'' کی خوشی میں جناب قاضی صاحب مسٹر سید امیر علی کی کلب میں جا پہنچے۔ اور ''اسپرٹ آف اسلام'' کے مصنف سے دو دو ہاتھ کرنے کے لئے آستینیں چڑھالیں۔ سید صاحب نے باتوں باتوں میں اس بات پر افسوس ظاہر کیا کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہوگئے ہیں۔ جو شخص اُٹھتا ہے نیا فرقہ بنالیتا ہے۔ دنیا میں ایک شخص آیا جس نے پیغام حق پہنچایا۔ مگر اب لوگ اس کو بھول گئے ہیں یا چھوڑ بیٹھے ہیں۔ قاضی صاحب سفسطہ کے بہت سے ڈھیلے قادیان شریف کے کلوخستان سے اپنے تبلیغی انبار میں ڈال کر لیتے گئے تھے ایک ڈھیلا آپ نے تاک کر سید صاحب پر مارا اور کہا:

ہاں سچ ہے بہت فرقے ہوگئے۔ جب حق کی گرفت چھوٹ جاتی ہے تو ہر شخص دین میں دخل در معقولات دینے لگتا ہے اور لوگ سیدھی راہ سے دور جا پڑتے ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک مرسل اس زمانے میں آیا تاکہ لوگوں پر پھر حق پر قایم کرے اور تفرقوں کو دور کرکے ایک جماعت بنادے اور اُن کے سامنے وہی اسلام پیش کرے جو محمد صلعم لائے تھے۔ قاضی صاحب نے قانون جذب ودفع کا فلسفہ اچھی طرح نہیں پڑھا تھا جو ڈھیلا آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے حریف کے سر پر کھینچ مارا تھا وہ ایجاز کی جامعیت میں لپٹا ہوا چگنے زور کے ساتھ پلٹا اور آپ کے فرق مبارک میں اس طرح پیوست ہوا۔

آپ جانتے ہیں میں مسلمانوں ہوں میں تو اُسی پر فدا ہوں جو خاتم النبین ہے۔ ﷺ

لیکن قاضی صاحب بھلا کہاں مانتے تھے۔ آپ نے ایک اور لمبا چوڑا قصیدہ ''اس زمانہ کے نبی'' کی شان میں فی البدیہہ تصنیف کر کے فر فر پڑھنا شروع کر دیا۔ لنڈن کے بسنے والوں کے اخلاق نہایت اعلیٰ درجہ کے ہوتے ہیں اور سید امیر علی کی ایک عمر وہیں بسر ہو چکی ہے۔ اُنہوں نے جب دیکھا کہ قاضی عبداللہ صاحب ہاتھ دھوکر پیچھے پڑ گئے ہیں اور نئی نبوت کی گولی زبردستی اُن کے حلق میں ٹھونسنا چاہتے ہیں تو بیچارے نے یہ کہہ کر اپنا پیچھا چھڑانا چاہا کہ جناب والا مجھے یہ سب باتیں معلوم ہیں۔ کسی اور مسئلہ پر گفتگو فرمائیے۔

لیکن قاضی صاحب کچی گولیاں نہ کھیلتے تھے اور گھر سے لنگر لنگوٹ کس کر یوں ہی نہیں آئے تھے۔ اس سے بہتر موقع پریوی کونسل کے ایک رکن رکین کو قائل کرنے اور مبائعین دمشق کے مقدس جائے کی طرف کھینچنے کا اور کونسا ہوسکتا تھا۔ سید امیر علی ہزار کہتے ہیں حضرت تانت باجی راگ بوجھا۔ اب کوئی اور دھن چھیڑیئے۔ لیکن قاضی صاحب سنی ان سنی ایک کر کے اپنا قصدیہ بہاریہ برابر سنائے جاتے ہیں۔ اور تاکید وتاسیس کے لئے ہر مصرع مکرر پڑھتے ہیں۔ جب مطلع حسن مطلع تشبیب گریز اور بالآخر مقطع رسالت مرزا پڑھا جاچکا اور قصیدۂ نگار کی پھولی ہوئی سانس اور اپنا آخری فرض مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت ومہدویت وکرشنیت کی توثیق وتقدیس کے متعلق ایک آدھ تازہ رباعی کے اضافہ سے پورا کر چکی۔ تو سید امیر علی نے چپکے سے یہ شگوفہ چھوڑ دیا کہ جناب قاضی صاحب منطق تو آپ کی لاجواب ہے اور آپ بڑی دور کی کوڑی لائے ہیں۔ لیکن میرے ایک سوال کا جواب مرحمت فرمائیے۔ کیا میں بھی آپ لوگوں کی طرح ایک نیا فرقہ بنالوں؟

قاضی صاحب دل میں تو بہت جھنجلائے کہ عجب چکنے گھڑے سے سابقہ پڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس پر ایک بوند بھی نہیں ٹھہرتی۔ لیکن اس حجت کے اتمام کے خیال سے جو آپ کی پیٹھ پر تھپکی دینے کے لئے مفتی محمد صادق صاحب کو سات سمندر پار سے لنڈن لا رہی تھی۔ آپ پھر سنبھلے اور ایک لمبی چوڑی تقریر سے مسٹر امیر علی کے کان میں مرزا بشیر الدین محمود صاحب کی مبایعت کا حلقہ از سر نو ڈالنا چاہا۔ اس لطیف و نظیف ارشاد کے جستہ جستہ نکتے دہرائے جا سکتے ہیں۔

اول تو ہمارا فرقہ کوئی نیا فرقہ نہیں بلکہ اسلام اگر اصلی و حقیقی شکل میں موجود ہے تو فقط اسی میں ہے۔ دوسرے اگر ہر شخص ایسا ہی فرقہ بنا لے تو پھر سچ اور جھوٹ میں تمیز کہاں رہ سکتی ہے۔ جو شخص نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتا ہے وہ ذلت سے ہلاک ہوتا ہے۔ لیکن حضرت صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی روز روشن کی طرح آشکار جو ۳۸ سال تک خدا سے ہمکلام رہے۔ اور اُن کی تائید میں ہزارہا نشانات ظاہر ہوئے کیا ایسی کامیابی کسی جھوٹے نبی کو ہوسکتی ہے۔ حضرت علیہ السلام نے لاکھوں کی جماعت بنالی۔ وہ بھی کوئی معمولی جماعت نہیں بلکہ اُن میں حقیقی اسلام کی روح پھونک دی۔

پتھر کا دل بھی ہوتا تو اس جامع و مانع اس فصیح و بلیغ اس موثر و دلنشین خطبہ سے پسیج جاتا لیکن سید امیر علی نے اس انداز سے کہ گویا پوری تقریر کے دوران میں آپ نائنٹنتھ سنچری کے لئے کوئی آرٹیکل سپرد قلم فرمانے میں مصروف تھے خاتمہ تقریر پر سر اوٹھایا اور خلیفہ قادیان کے نائب منیب کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کہا کہ آپ نے میری کتاب بھی پڑھی ہے۔ بہتر ہو کہ آپ اُسی کا درس اہل انگلستان کو دیجئے اور اس کے مطالب و معانی سے لوگوں کو آگاہ کیجئے۔

اب تو قاضی عبداللہ صاحب کا پیمانۂ صبر لبریز ہوگیا کہ غلام تو آب جو لانے کے لئے آیا ہے اور آب جو غلام ہی کو بہا لیجانے کی فکر میں ہے۔ دبی زبان سے دو ایک جلی کٹی جملے تو قاضی صاحب نے سید امیر علی کو اُسی وقت سنا دیئے تھے جب انہوں نے پوچھا تھا کہ کیا ہم بھی ایک نیا فرقہ بنالیں اور مرسل من اللہ کے کاذب مدعیوں کے عبرتناک انجام کا حوالہ دیتے ہوئے گویا اُن کو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی دھمکی دی تھی کہ اگر آپ مرزا غلام احمد کی تقلید کرینگے تو آپ کا حشر اچھا نہوگا۔ لیکن یہ دیکھ کر کہ اس شخص کا راہ راست پر آنا محال ہے قاضی صاحب نے اوس گدائے مبرم کی طرح جو جواب صاف ملنے پر گالیوں پر اُتر آیا کرتا ہے سید امیر علی کو کھلم کھلا ... سنانی شروع کیں۔ پینترا بدل کر آپ کہنے لگے کہ جناب سید صاحب آپ نے اسلام کا فلسفہ یہی بیان کیا اور اُس کے حقائق ومعارف پر بھی لسانی وعذب البیانی کے دریا بہائے لیکن یہ تو فرمایئے اس سے فائدہ کیا ہوا کیا آپ کی کتاب پڑھ کر کسی میں روحانیت آ گئی۔ یا کوئی سیدھے رستہ پر آ گیا؟ آپ کی باتوں کا کسی پر کچھ اثر نہو یہ اثر صرف ہمارے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی ذات تک محدود ہے جن میں حقیقی ایمان وعرفان تھا اور جنہیں خدا کے ساتھ براہ راست تعلق تھا۔ آپ اس وادی کے مرد میدان نہیں۔

سید امیر علی کے پاس اس منطق کا حقیقت میں کوئی جواب نہ تھا اُنہوں نے قاضی عبداللہ سے صرف اتنا کہہ کر اپنا پیچھا چھوڑایا کہ آپ کو کیا معلوم میرا خدائے تعالیٰ سے کتنا تعلق ہے اور قاضی صاحب کلب سے ٹھنڈے (جونپور کو؟) ٹھنڈے گھر کو رخصت ہوئے۔

سید صاحب کی قاضی صاحب سی باتیں تو بہت سی ہوئیں لیکن ایک سوال یا تو انہوں نے قاضی صاحب سے کیا ہی نہیں اور یا اگر کیا بھی ہوگا تو قاضی اپنی رپورٹ میں اُسے قلم انداز فرما گئے ہیں وہ سوال یہ ہے کہ حضرت آپ جو اپنے پیشوا کے مرسل یزدانی ومامور ربانی ہونے کا راگ ہر جگہ الاپتے پھرتے ہیں اور ہم سے خواہ مخواہ اس بات کا اقرار کرانے کے درپے ہیں کہ تیرہ سو پینتیس سال پہلے کا اسلام صرف مرزا غلام احمد قادیانی کی وجہ سے زندہ ہوا ہے آخر اس زندگی کی علامات کیا ہیں اور اس وقت تک کہ جناب مرزا صاحب کو پیوند خاک ہوئے نو سال کی مدت منقضی ہو چکی ہے آپ کی تحریک نے دنیا کی ذہنی وروحانی معلومات میں وہ کون سا محیر العقول اضافہ کیا ہے جس پر آپ کو مبارکباد دی جا سکے؟ ہم تو اون ہزارہا آسمانی نشانات کی جن پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو اِس قدر ناز ہے۔ بجز اس کے اَور کوئی علامت نہیں دیکھتے۔ کہ دنیا کے پینتیس کروڑ مسلمانوں کے مقابلہ میں آپ کی ڈیڑھ دو لاکھ کی بے حقیت جماعت آپ ہی کی خانہ جنگیوں میں مبتلا ہے اور افتراق اور انشقاق کے طبعی اثرات سے متاثر ہو کر قعر خمول میں گر رہی ہے۔ آپ دوسروں کو کیا مسلمانوں کرینگے۔ پہلے خود آپ مسلمان بنئے اور اپنے گھر کی خبر لیجئے۔ جس سے سر پھٹول ہو رہی ہے۔ ایک طرف کمال الدین ہیں۔ دوسری طرف بشیر الدین محمود جن کی آویزش آپ کی خانہ ساز رسالت کی دھجیاں بکھیر رہی ہے۔ آپ اپنی اندرونی اصلاح تو نہیں کر سکتے۔ دوسروں کی اصلاح آپ سے کیا خاک ہو سکے گی۔

تو درون در چہ کردی کہ برون خانہ آئی۔"

(ہفت روزہ اہل حدیث مورخہ ۴ رجب ۱۳۳۵ھ مطابق ۲۷۔ اپریل ۱۹۱۷ء ص: ۷-۹)

علم نحو اور منطق میں ایجاد قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بہت مدت سے ہمارے دو بلکہ تین بلکہ چار علمی سوال قادیانی علماء کی خدمت میں ہیں جو حل ہونے کی بجائے اون کے جوابوں سے اور مغلق ہوتے جاتے ہیں

ا۔ پہلا سوال یہ تھا کہ آپ کے خلیفہ میاں محمود احمد نے جو فضل عمر لقب اختیار کیا ہے، اس میں اضافت کیسی ہے۔ اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل میں مضمون نکلا تھا کہ یہ ایک الہامی لقب ہے اور الہام میں اضافت عدم اضافت کی تصریح نہیں (اضافت اور عدم اضافت کی تصریح بھی الہام میں نہ ہو تو بتلائی جاوے ورنہ سکوت کیوں نہ ہو۔ گونگے بولی گونگے کی ماں ہی جانے)۔

دوسرا جواب یہ تھا کہ لفظ مرکب مزجی ہے اس میں ویسی اضافت ہے جیسی بعلبک وغیرہ مرکبات .. میں ہے اسکا جواب ۲۳ فروری ۱۹۱۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں دیا گیا تھا کہ ترکیب مزجی میں کوئی اضافت نہیں ہوتی نیز اوس کی پہچان یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ اوس کے ہندی ترجمہ میں علامات اضافت کے، کی، کا، نہیں نکلا کرتیں۔
حالانکہ فضل عمر کے ترجمہ میں یہ علامت نکلتی ہے اس کا ترجمہ صاف ہے: عمر کا فضل
اس کے جواب میں قادیانی اخبار فاروق مورخہ ۱۲۔ اپریل میں ایک مضمون نکلا جس نے اردو کی ایک پران مثال صادق کر دکھائی: کھسیانی بلی کھمبا نوچے۔
ایک عالمانہ علمی سوال کے جواب میں حضرت مجیب آپے سے باہر ہو کر بدزبانیوں پر آ گئے نمونہ کے طور پر آپ کے چند الفاظ درج ذیل ہیں

امرتسری بدباطن مولوی ثناء اللہ کی جہالت، مبتلاء جہل، دنیا میں اس قسم کے گدھے منطق دانی کا دعوی کرنے والے بھی موجود ہیں، نہیں معلوم منطقی لوگ مولوی ثناء اللہ کی اس عبارت کو پڑھ کر کیا کہتے ہوں گے اگر کسی پرانے منطقی کے سامنے ... ہوتی تو وہ ایسے قائل کا سر نوکدار سے لال کر دیتے۔..

مگر ہم ایسے لوگوں کو ایسے الفاظ کہنے سے معذور جانتے ہیں کیونکہ ہر بیٹے میں باپ کے خون کا اثر ہوتا ہے تو ہر مرید اور چیلے میں پیر اور گرو کے اخلاق کا کم وبیش اثر ہوتا ہے چونکہ آنجہانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود بھی اسی قسم کے بازاری الفاظ مخالفوں کے حق میں لکھ کر جی خوش کر لیا کرتے تھے جن کا نمونہ اون کی کتاب انجام آتھم میں ایک ہی موجود ہے، جو یہ ہے:

او بدذات فرقہ مولویاں۔ (ص ۲۱)

اس لئے جو شخص پکا مرزائی ہو گا اوس کے لئے بحکم اتباع سنت مرزا ایسا ہی بدزبان ہونا ضروری ہے۔ کیوں

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

جس طرح یہ لوگ ایسی بدزبانی کرنے میں معذور ہیں ہم چشم پوشی کرنے میں مجبور ہیں کیوں؟ ہمیں حکم ہے

خذ العفو و امر بالعرف و اعرض عن الجاهلين

خیر اصل بات کا جواب پھر وہی دیا۔ یوں تو بہت لمبی چوڑی تقریر ہے مگر خلاصہ اس کا اتنا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکیب مزجی میں گو اضافت ہوتی ہے لیکن عدم اضافت ہی فصیح ہے

اس دعوی کی دلیل فاضل نامہ نگار ایک امام نحوی کی کتاب سے شہادت لاتے ہیں جس کی بابت تمہیدی نوٹ میں اس خاکسار کو خاص ہدایت فرماتے ہیں، چنانچہ اون کے الفاظ یہ ہیں:

آخر میں ہم وہ بات بھی لکھ دیتے ہیں جس کا نہ جاننا اڈیٹر اہل حدیث کی علمی پردہ دری کا باعث ہوا اور اس نے اپنی نافہمی سے ملا جامی کی عبارت سے غلط استدلال کیا ہے علامہ صبان؟ اپنی کتاب کی تیسری جلد کے صفحہ ۱۸۸ میں فرماتے ہیں:

و قد يضاف اول جز أ ى المركب اى المزجى سواء كان آخره صدره ياء اولا فأل للعهدى الذكرى لكنه بعد ا لاضا فة لايسمى مر كبا مزجيا لان الاضافى قسيم المز جى فتسميته مزجيا بالاعتبار حالة الاخر ى ۔(اخبار فاروق ۱۲۔ اپریل ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میں سچ کہتا ہوں اخبار فاروق میں اس عبارت منقولہ تک پہنچنے سے پہلے میرے دل میں یہی مضمون تھا جو اس عبارت کا ہے جو خدا کے فضل سے قابل نامہ نگار نے خود ہی نقل کر دیا۔

اس میں صاف تصریح ہے کہ مرکب مزجی میں ہرگز کسی قسم کی اضافت نہیں ہوتی کیونکہ مرکب اضافی مرکب مزجی کا قسم (ضد ہے) غور سے پڑھو

بعد الاضافة لا يسمى مر كبا مز جيا لان الاضافى قسيم المزجى

باوجود علماء نحو کی اس تصریح کے اور باوجود خود نقل کرنے اس شہادت کے نہیں معلوم راقم مضمون کس بل بوتے پر فضل عمر کو مرکب مزجی کہہ کر اضافت کا بھی قائل ہوتا ہے۔ پھر تعجب یہ ہے کہ ہمیں اس عبارت کے سمجھنے کی فہمائش کرتا ہے جو خود نہیں سمجھتا۔ آہ:

ناصحا اتنا تو دل میں سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے بھی نادان ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نتیجہ صاف ہے کہ فضل عمر میں اضافت مان کر مرکب مزجی کہنا یا مرکب مزجی کہہ کر اضافت کا قائل ہونا کسی طرح صحیح نہیں۔

ہم چاہتے تھے کہ راقم مذکور کی تردید میں اور حوالے بھی دیں مگر جب اونہی کی اس عبارت پر نظر پڑی تو دوسرے حوالوں کی حاجت نہ رہی۔

فاضل قادیانی نامہ نگار نے لکھا ہے:

اس عبارت سے وہ تمام عقدے کھل جاتے ہیں جن میں مولوی ثناء اللہ امرتسری اپنی کم علمی کی وجہ سے بھٹک رہے ہیں لیکن اس وقت ہم اس عبارت کی زیادہ تشریح نہیں کرتے اگر ثناء اللہ امرتسری کو ضرورت ہو تو فاروق کے دفتر میں آکر استفادہ کرے۔ (فاروق ۱۲۔ اپریل ص ۴۔۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بغرض استفادہ تو ہم ہر جگہ حاضر ہونے کو طیار ہیں لیکن فاروق کا دفتر چونکہ قادیان میں ہے جہاں پہلے ایک دفعہ تمہارے اعلیٰ حضرت (مرزا غلام احمد صاحب) کے بلانے پر ہم گئے تھے تو وہ روپوش ہو گئے تھے۔ چونکہ تم لوگ متبع سنت مرزا ہو، اسلئے خطرہ ہے کہ شوکت ثنائیہ اور ہیبت الٰہیہ کی تاب نہ لا کر اپنے نبی کی اقتداء میں روپوش ہو جاؤ اور ہم خوانخواہ کی تکان سفر اوٹھا کر مثل سابق واپس آئیں۔ لہذا بہتر تجویز یہ ہے کہ تم لوگ لاہور دفتر پیغام صلح میں آجاؤ جن کو ہم دونوں سے ایک طرح غیریت کا تعلق ہے۔ وہاں پر لاہور کے کسی عربی دان عالم (مثل مولانا نا روحی وغیرہ) کو منصف بنا کر فیصلہ کرا لیں۔ دونوں فریق کی تحریرات مع ضروری تقریرات کو سن کر جو فیصلہ کریں گے وہ منظور ہو گا (کیا قادیانی علماء اور امامان نحو اسکو منظور کریں گے)

اسی سوال کے ساتھ ہم نے یہ پوچھا تھا کہ آپ کے اعلیٰ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کا جو لقب ہے جری اللہ، یہ کیسی اضافت ہے۔

پھر یہ بھی پوچھا تھا کہ فضل عمر میں ف پر فتح ہے یا پیش۔ ان دونوں سوالوں کو بھی مہربانی کر کے حل کر دیجئے (مفصل وجہ کا جواب آئندہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مئی ۱۹۱۷ء مطابق ۱۱ رجب ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۶ جلد ۱۴ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادات علماء قادیان

بمقدمہ فسخ نکاح مرزائی بعدالت سب جج امرتسر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بیرسٹر اور وکیل دونوں کا بیان تو صرف اتنا تھا کہ ہم احمدیوں کو مسلمان جانتے ہیں، مگر اون کے عقائد سے واقف نہیں۔ ولایت میں خواجہ کمال الدین اور مولوی صدر الدین احمدیان کے پیچھے ہم نماز پڑھتے ہیں۔ وغیرہ۔

دو قادیانی عالموں کی شہادت مذہبی رنگ میں قابل شنید ہے۔ جو درج ذیل ہے:

بیان مولوی میر محمد اسحاق بعد ابتدائی مراتب کے:

میں رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔ محمد صاحب کے بعد وہ شخص نبوت کا دعوی کرسکتا ہے جس کی نسبت محمد صاحب نے پیش گوئی کی ہوئی ہے کہ اوس کی امت میں نبی پیدا ہوگا۔ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی ان معنوں میں کیا ہے کہ خداوند تعالی کا الہام اوس پر نازل ہوتا اور وہ اسلئے نبی ہے کہ اوس نے محمد صاحب کے احکام کی تابعداری کی ہے۔

مرزا نے محمد صاحب کی نبوت سے کبھی انکار نہیں کیا۔ بہت سی کتابوں میں جو عدالت میں داخل کی جاویں گی جن میں مرزا صاحب نے اپنے عقاید جو میں نے بیان کئے ہیں درج کئے ہیں اور نبوت کا دعوی کیا ہے۔

مرزا صاحب نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی

جرح میں میر صاحب نے بتایا: میری ہمشیرہ (نصرت) مرزا غلام احمد سے بیاہی ہوئی ہے۔ میں ۱۰،۱۲ سال سے جب کہ میں بالغ ہوا ہوں مرزا صاحب کی بیعت کی ہوئی ہے۔ میں مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرتا ہوں۔ میں حدیث کو جو صفحہ ۵۶۳ کتاب مشکوۃ میں تحریر ہے مانتا ہوں جو سعد بن ابی وقاص کی حدیث ہے (انت منی بمنزلۃ ھارون من موسی الا انہ لانبی بعدی) اور جو الفاظ اس حدیث میں درج ہیں وہ محمد صاحب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ ہیں۔ میں اس حدیث کا ترجمہ داخل کرتا ہوں (۲ ترجمہ یہ کیا: مگر اے علی، تو میرے بعد نبی نہیں ہوگا)۔ جس لفظ کا ترجمہ میں نے، تو، کہا ہے لفظ نبی کے ساتھ وہ نہیں ہے،

مجھ کو معلوم نہیں کہ اس حدیث کا ترجمہ کسی شخص نے کیا ہے کہ نہیں۔

جیسا کہ یہ ہے میں اس حدیث کو جو صفحہ ۵۵۸ مشکوۃ پر دی ہوئی سطر ۲ میں مانتا ہوں

بعض غیر احمدی مولویوں نے مرزا صاحب قادیانی کی نسبت فتوی دیا ہے کہ وہ کافر تھا۔

جو شخص مرزا صاحب کو نہیں مانتا یا ان کا معتقد نہیں ہے وہ کافر ہے خواہ وہ نماز پڑھتا ہے خدا تعالی کو مانتا ہے محمد صاحب کو مانتا ہے حج کرتا ہے زکوۃ دیتا ہے تو بھی کافر ہے۔

احمدی اس شخص کو جو مرزا صاحب قادیانی کو نہیں مانتا اور اس کی نبوت پر اعتراض کرتا ہے اوس کو لڑکی نہیں دیویں گے۔

ہم ایسے شخص کے پیچھے جو مرزا صاحب قادیانی کو نہیں مانتا خواہ وہ نماز وغیرہ پڑھتا ہے نماز نہیں پڑھیں گے یہی تعلیم مرزا صاحب قادیانی کی ہے اور ایسے ہی اوسکے مریدوں یعنی پیرووں کی ہے۔

مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا تھا کہ غیر احمدیوں کو لڑکی شادی میں نہ دی جائے۔

اگر ایک احمدی غیر احمدی ہو جائے تو اوس کی زوجہ علیحدگی یا طلاق کے واسطے کوشش کرے اور اگر مجھ کو شہادت کے واسطے بلایا جاوے تو میں اسی عورت کی مدد کروں گا۔

اگر کوئی احمدی کسی غیر احمدی کو مسلمان کہے تو میں اوسکو کافر نہیں کہوں گا بلکہ یہ کہ غلطی کرتا ہے۔

بیان مولوی سرور شاہ بعد ابتدائی مراتب کے:

میں رسول اللہ ﷺ کو خاتم النبیین مانتا ہوں۔ خاتم النبیین سے مراد ہے کہ مہر نبیوں کی۔

محمد صاحب کے بعد وہ شخص نبی ہو سکتا ہے جو رسول اللہ کے احکام کے بموجب پورا عقیدہ رکھتا ہے۔

نبی وہ شخص ہے جس کو غیب کی خبریں بکثرت دی جاویں اور اون کو وہ خبریں لوگوں کو دینے کے واسطے بھیجی جاویں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کی تابعداری میں ویسی نبوت کا دعویٰ کرے تو وہ کافر نہیں ہوسکتا۔ مگر وہ شرعی احکام نہیں دے سکتا۔

مرزا صاحب قادیانی شریعت اسلام کو مانتے تھے۔

مرزا صاحب قادیانی تمام انبیاء کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ حضرت مسیح کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

مرزا صاحب قادیانی اپنے آپ کو مسیح موعود مانتے تھے۔

موجودہ خلیفہ (مرزا محمود) بشیر احمد صاحب نے حج کیا ہوا ہے۔ احمدی جماعت کے لوگ حج کیواسطے جاتے ہیں غیر مسلمان حج نہیں کرسکتا۔

مولوی محمد علی جو عدالت میں موجود ہے احمدی ہے۔ اوس کے پسر کو غیر احمدی نے لڑکی دی ہوئی ہے۔ اوس کا لڑکا احمدی ہے۔ ڈاکٹر عباد اللہ احمدی ہے اور اوس کی شادی بھی غیر احمدی کے گھر ہوئی

جرح کے جواب میں سرور شاہ نے کہا:

مجھ کو اوس شخص کا نام معلوم نہیں جس نے محمد علی کے پسر کو لڑکی دی تھی مگر وہ احمدی تھا، لڑکی احمدی نہیں تھی۔ میں نے سنا ہے۔ ہمراہ برات نہیں گیا تھا۔ میں ڈاکٹر عباد اللہ کی شادی میں بھی شامل نہ تھا مگر مجھ کو ذاتی علم ہے کیونکہ میں ڈاکٹر عباد اللہ کو ذاتی طور پر جانتا ہوں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ڈاکٹر عباد اللہ بوقت شادی احمدی تھا۔

جو الہام یا غیب کی خبریں پیغامبر کو پہنچتی ہیں وہ دراصل درست ہوتی ہیں مگر لوگ بعض جھوٹی سمجھتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے یہ پیشین گوئی کی تھی کہ اگر عبد اللہ آتھم حق کی طرف رجوع نہ کریں تو ۱۵ ماہ کے اندر فوت جاوے گا مگر وہ ۱۵ ماہ کے اندر فوت نہیں ہوا

جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتا ہم اون کو کافر سمجھتے ہیں خواہ وہ نماز پڑھے روزہ رکھے، حج کرے، زکوۃ دیوے اور خداوندتعالی کو مانے۔

اگر کوئی شخص ارادۃً حضرت مسیح کو یا کسی دوسرے پیغامبر کو گالی دیوے یا برا بھلا کہے تو وہ کافر ہے۔

اگر کوئی شخص اپنے آپ کو حضرت مسیح سے بہتر کہے تو وہ مسلمان ہے اور اچھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مرزا غلام احمد نے ایسا کیا ہے۔

ہم اپنے عقیدہ کے بموجب غیر احمد یوں کو لڑکی نہیں دے سکتے۔اگر کوئی احمدی غیر احمدی ہو جاوے تو اوسکو مرتد نہیں کہا جاویگا بلکہ غیر احمدی کہا جاوے گا۔

عبدالحکیم جو احمدی سے غیر احمدی ہو گیا تھا مرزا صاحب نے اوسکو مرتد نہیں کہا، لغت کے لحاظ سے مرتد کہا۔شریعت کے لحاظ سے نہیں۔شرع میں مرتد اس کو کہتے ہیں جو اسلام کو چھوڑ کر دوسرے مذہب میں چلا جاوے۔

ہم غیر احمدیوں کو کافر بھی اور مسلمان بھی کہتے ہیں۔

نجات کا مسئلہ اللہ تعالی جانتا ہے مجھ کو معلوم نہیں۔

جو شخص خداوند تعالی و رسول اللہ سے منکر ہے اور جو مرزا صاحب سے منکر ہے دونوں کافر ہیں۔مگر ان میں فرق ہے۔

اور اگر ایک احمدی غیر احمدی ہو جاوے تو اس کی عورت کسی علیحدگی کے مستحق نہیں ہے (مولوی اسحاق نے اس کے خلاف کہا۔اڈیٹر) اور نہ ہی کوئی ایسا اصول ہے اور نہ آج تک کبھی ایسا ہوا ہے۔

جو شخص احمدی ہو کر غیر احمدی کو رشتہ دیوے ہم اوس کے ساتھ قطع تعلق کر لیتے ہیں۔

ہم غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے خواہ بچہ ہو یا جوان کوئی ہو ہم غیر احمدی کو سلام علیکم کہتے ہیں۔

(فیصلہ مدعیہ کیخلاف ہوا۔مفصل نقل فیصلہ دیکھ کر)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مئی ۱۹۱۷ء مطابق ۱۱ رجب ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۶ جلد ۱۴ ص ۷۔۸)

قادیان میں حدیث سے انکار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تحریرات میں بہت سی جگہ یہ دعوی کیا تھا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے آنے کے متعلق جو حدیثیں ہیں اون میں یہ ذکر نہیں کہ وہ آسمان سے آویں گے۔ادھر سے مباحثہ امرتسر بھی دکھایا کہ امام بیہقی کی روایت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں آیا ہے:کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء واما مکم منکم اس حدیث میں صریح لفظ من السماء کا موجود ہے جسکے معنی یہ ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام آسمان سے آویں گے۔

اس حدیث کے شائع ہونے سے مرزائی جماعت پر سوالات وارد ہوئے تو اون سے یہ تو نہ ہوسکا کہ کہہ دیتے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اس حدیث کا علم نہ تھا۔ یہ کہتے ہوئے کفر کا خطرہ تھا، اس لئے اونہوں نے ایک عجیب جواب دیا جو مع سوال درج ذیل ہے۔

ایک مولوی نے کہا کہ بیہقی کی کتاب الجوائز و الصلوۃ میں جو حدیث نزول مسیح کی ہے اس میں من السماء کا لفظ موجود ہے یعنی کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم من السماء

جواب: جواباً عرض ہے کہ بیہقی ایک ایسی عنقا صفت کتاب ہے کہ ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ جو مولوی بھی مذکورہ بالا حدیث کو اسی کی طرف منسوب کرتا اور اوسکو بطور سند ہمارے مقابلہ میں پیش کرتا ہے وہ اس کتاب کی صورت شکل سے ہی ناواقف محض ہے چہ جائے کہ اس نے مذکورہ بالا حدیث کو اس کتاب میں بچشم خود مندرج پایا ہو۔ پس ایک ایسی کتاب جو کا المعدوم کا حکم رکھتی ہے اس کی کسی حدیث کو بطور سند پیش کرنا دیانتداری کے بالکل خلاف ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم اس حدیث کے دکھانے کے ذمہ وار ہیں کتاب ہمارے پاس ہے جو صاحب چاہیں آکر دیکھ لیں۔ بغیر فیس لئے امام بیہقی کی کتاب ہم دکھا دیں گے مگر سوال کی عبارت میں عجیب الجھن ہے۔ نہیں معلوم سائل نے پیدا کی ہے یا مجیب کی بے خبری سے پیدا ہوئی ہے۔

کتاب الجوائز والصلاۃ نواب سید صدیق حسن خان مرحوم کی ہے، امام بیہقی کی نہیں۔ نواب صاحب مرحوم نے امام بیہقی سے حدیث کو نقل کیا ہے۔ ہم دونوں کتابوں میں حدیث دکھا سکتے ہیں بشرطیکہ یہ عہد نامہ لکھ دیں کہ بعد ملاحظہ حدیث اوس کے دیکھ لینے کی تصدیق تحریری کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ہے؟ جو اس بات کی تحقیق کرنے کو میدان میں نکلے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مئی ۱۹۱۷ء مطابق ۱۱ رجب ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۶ جلد ۱۴ ص ۸)

قادیانی منطق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پارٹی کا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بواسطہ نبوت محمدیہ نبی تھے۔ اس پر سوال کیا گیا تھا کہ واسطہ سے مراد کیا ہے، واسطہ فی الثبوت یا واسطہ فی العروض۔

اس کا جواب ملا تھا کہ واسطہ فی الثبوت مراد ہے۔

ادھر سے جواب دیا گیا کہ واسطہ فی الثبوت میں دونوں (واسطہ اور ذی واسطہ) ایک ہی صفت سے متصف ہوتے ہیں، پھر مرزا صاحب نبوت محمدیہ کے جمیع اوصاف سے موصوف ہیں۔ اگر ہیں تو اون اوصاف میں ایک وصف خاتم النبیین بھی ہے، تو کیا مرزا صاحب قادیانی بھی خاتم النبیین ہیں۔

اس صاف اور سیدھے سوال کا جواب اخبار فاروق میں دیا گیا کہ واسطہ کے تمام اوصاف سے ذی واسطہ کا موصوف ہونا ضروری نہیں۔

جواب یہ ہے کہ ذی واسطہ کے تمام اوصاف سے ہماری مراد وہ اوصاف ہیں جو بحیثیت واسطہ کے اس میں ہوں، نہ بحیثیت ذات وغیرہ کے ہے، جن کو واسطہ بننے سے کوئی تعلق نہیں، تو اون کے ساتھ ذی واسطہ کا متصف ہونا ضروری نہیں۔

مثال کیلئے اس مسئلہ کی وہی مشہور مثال کافی ہے یعنی حرکت ہاتھ اور کنجی کی۔ ہاتھ کنجی کی حرکت کے لئے واسطہ فی الثبوت ہے، اس لئے جتنے اوصاف اس میں بحیثیت متحرک کے حاصل ہیں وہ سب کنجی میں ہونے ضروری ہیں تاکہ واسطہ اور ذی واسطہ کا تعلق قائم ہو اور قائم رہے۔ ہاں جو اوصاف انکے سوا ہیں اون کی ضرورت نہیں۔ مثلاً ہاتھ کنجی سے سابق الزمان ہو یعنی کنجی آج بنی ہو، اور ہاتھ چالیس پچاس سال پہلے کا ہو۔ یا کنجی سو سال کی ہو یا ہاتھ اوس کے پیچھے کا، یا یہ کہ ہاتھ چمڑے کا ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنجی لوہے یا لکڑی کی۔ ان اوصاف سے ذی واسطہ کا متصف ہونا ضروری نہیں کیونکہ واسطہ کی صفت واسطیت سے ان اوصاف کو کوئی تعلق نہیں۔ سائل نے جو جمیع اوصاف واسطہ کے تحقق سے انکار کیا ہے تو اس تفصیل سے جو ہم نے کی ہے صحیح ہے اور اسکے سوا غلط۔

مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت بالواسطہ کسی طرح ثابت نہیں و دونہ خرط القتاد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مئی ۱۹۱۷ء مطابق ۱۸ رجب ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۷ جلد ۱۴۔ ص ۲)

ایک دل چسپ مکالمہ

بابت قادیانی مہدی

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

ن: السلام علیکم۔

م: وعلیکم السلام۔

ن: میں نے سنا ہے آپ مجدد ہیں۔

م: افسوس ہے کہ میں نے ہزار ہا روپئے اس کے اشتہاروں پر خرچ کر دیئے اور آپ ابھی شبہ میں ہی ہیں۔

ن: اچھا تو آپ نے بحیثیت مجدد کیا کام کئے

م: سنئے! مجدد کے معنی ہیں تجدید کرنے والا۔ تجدید کیا ہے پرانے کو نیا کر دینا۔ اب دیکھئے کہ میرے زمانے میں خدا کے صاحبِ ولد ہونے کا عقیدہ لوگوں کے دلوں سے قریب قریب رفع ہی ہو چلا تھا اور مسلمان تو اس سے مس تک نہ رکھتے تھے میں نے عین وقت پر پہنچ کر اس عقیدے کو سہارا دے کر زندہ کیا اس طرح تثلیث جیسا مسئلہ بے گوری میں آخری سانس لے رہا تھا اور فنا ہونے کو تھا کہ یہ برگزیدہ وقت پر پہنچ گیا اور پاک تثلیث کے پیرایہ میں اس میں نئی روح پھونک دی جس سے ایک طرح پر مسلمانوں میں بھی یہ عقیدہ آ گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن: جزاك الله اچھا تجدید کے علاوہ کوئی اور دینی خدمت۔

م: بہت۔ سنئے میں نے جب اس قوم مسلمانان کی طرف غور سے دیکھا تو اون کو دو مرضوں میں مبتلا پایا۔ایک افلاس بوجہ اسراف دوسرا نا اتفاقی۔، خدا کے برگزیدہ یعنی اس عاجز نے افلاس کے دفعیہ کی یہ صورت نکالی کہ پچاس ہزار روپئہ اس قوم سے وصول کر کے ایک منارہ بنا دیا اور نفاق کا قلع قمع اس طرح سے کیا کہ اپنی تصنیفات میں دو رخے کلمات اور دعاوی درج کر دیئے تا کہ مسلمانوں کا ہر روز کا آپس کا فساد منقطع ہو جاوے

ن: جزا ك الله جزا ك الله جزاك الله اچھا اس سے بڑھ کر بھی کچھ کیا۔

م: ہاں کیوں نہیں، سنئے! معجزات کی شعبدہ بازی کے مکروہ فعل اور مشرکانہ عقیدے کو عمل الترب یعنی مسمریزم ثابت کر کے مسلمانوں کے دل سے دور کیا اور یہ برگزیدہ خود بھی اس مکروہ فعل سے بچتا رہا، ورنہ روح القدس میں مٹی گھول کر اس کی چڑیاں بنا کر میں اڑا سکتا تھا جو دم بھی ہلاتیں اور چیں چیں بھی کرتیں۔

دوم ارواح کواکب کی نسبت جو غلط خیال مسلمانوں میں اور ان کی کتابوں میں چلا آتا ہے کہ وہ فرشتے ہیں بذات خود علیحدہ جسم رکھتے ہیں، زمین پر اترتے ہیں، پیغمبروں کے پاس آتے رہتے ہیں، اس خیال کا بالکل ازالہ کر دیا گیا اور ثابت کر دکھایا کہ وہ ارواح کواکب ہیں اپنی جگہ سے نہیں ہلتے اور ... کی حرکیت کے ساتھ ان میں حرکت پیدا ہوتی ہے۔

ن: جزا ك الله

م: ایک سب سے بڑا کام جو آج تک کسی سے نہ ہوسکا یعنی جن آیات واحادیث سے یہ عاجز حضرت عیسی کی حیات ثابت کرتا رہا..دگرگوں ہونے پر انہیں سے وفات ثابت کردی۔

ن: جزاك الله جزاك الله مگر میں حیران ہوں کہ یہ کارنامے جو آپ نے بیان کئے یہ تو آج تک نہ کسی مجدد سے ہوئے نہ کسی پیغمبر سے اور ثابت ہوا کہ (وہ)..لکیر کے فقیر تھے۔آپ نے ان کارناموں کی وجہ سے کسی بڑے عہدہ کی خواہش کیوں نہ کی اور کیوں مجددیت پر قانع رہے۔

م: آپ کو کس کافر شیطان نے یہ کہا ہے کہ میں اپنے آپ کو صرف مجدد ہی سمجھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ن: اچھا فرمایئے آپ نے اپنی شان کے واسطے کون سا عہدہ یا درجہ موزوں قرار دیا ہے

م: کیا صرف ایک درجہ؟

ن: نہیں جتنے ہوں۔

م: دل تو نہیں چاہتا کہ مرغ کے آگے موتی ڈالوں، مگر سن لو مجھے سر سید کی قسم ہے میں نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مجھے خواجہ صاحب کی قسم، ویدوں کی قسم ہے کرشن ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مجھے احسن المناظرین کی قسم میں نے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مجھے اپنے بیٹے کے سر کی قسم میں نے رسول ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ مجھے اس ذات پاک کی قسم میں نے اس کی طرف سے اپنے آپ کو بیٹا کہہ کر پکارے جانے کا دعویٰ کیا ہے مجھے زمین و آسمان کی قسم کہ میں نے ان کے پیدا کرنے کا دعویٰ کیا۔ سمجھتے ہو یہ آخری دعویٰ کیا ہے۔

ن: ہاں سمجھتا ہوں کن فیکون

م: ہاں شاباش اب اس دعویٰ سے بڑھ کر کوئی دعویٰ ہوسکتا ہے

ن: ہرگز نہیں

م: مگر میں نے اس سے بڑھ کر بھی کیا ہے۔

وعلیکم السلام۔ حضرت ٹھہرو ٹھہرو بات تو سنو

ن: نہیں جناب میرا ڈیڑھ بالشت کا سلام ہے مجھے پاگل بنا کر... سے نہ نکلوا یئے گا۔ میں آپ کی بعثت کی برکت سے مسلمانوں میں نزاع کا حال بد سے بدتر اور افلاس اپنی جگہ قائم دیکھتا ہوں آپ کے دعوے خشک ہیں اور بے اصل۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مئی ۱۹۱۷ء مطابق ۱۸ رجب ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۷ جلد ۱۴۔ ص ۶۔۷)

قادیانی مذہب کی اشاعت کس طرح ہوتی ہے

دریا پور ضلع کٹک سے سید عبدالمجید صاحب لکھتے ہیں:

مروی ہے کہ شیطان رجیم بوقت احتضار اکثر مومنوں کو دھوکا دیا کرتا ہے کہ کس طرح اس کے ایمان کو سلب کر لے اور اسکو مستوجب نار جہنم بنا دے اگر چہ حسب فرمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی ان عبادی لیس لك علیهم سلطان، عباد اللہ الصالحین پر اوس کا مکر وفریب کارگر نہیں ہوسکتا ہے تاہم بزرگان دین ہمیشہ سوئے خاتمہ سے ترسان وحسن خاتمہ کے ملتجی رہتے ہیں ربنا لاتزغ قلو بنا بعد اذ هدیتنا و هب لنا من لدنك رحمة

ان دنوں ہمارے اس مقام سونگڈہ کے مرزائی جماعت کے سربرآوردہ نے یہ طریق اختیار کی ہے کہ جب کسی مومن مخالف مرزا کو کسی مرض شدید میں مبتلا پاتے ہیں تو سبب مرض مخالفت مرزا قرار دے کر ساعی رہتے ہیں کہ کسی طرح اوس سے مرزا کی نبوت وغیرہ منوا کر اس کے ایمان واسلام کو غارت کریں۔ چنانچہ چندروز کا واقعہ ہے کہ میرے حقیقی ماموں سید جواہر علی مرحوم جو ایک معمر شخص متبع اہل سنت و جماعت اگرچہ ابتداء باغواء مرزائی مولویوں کے مرزائی مذہب کی طرف کسی قدر مائل تھے مگر جب سے اونہوں نے یہ سنا کہ مرزا اپنے آپ کو امام حسین سے افضل جانتا ہے، تب سے اس مذہب کے سخت مخالف رہے۔ حسب تقدیر الٰہی بیمار ہوئے چونکہ یہ مرض مرض موت تھا یوماً فیوماً بڑھتا گیا یہاں تک کہ ذی فراش ہو گئے۔ مرزائیوں نے اس وقت کو غنیمت جانکر ان کو تلقین کرنے لگے کہ قادیانی ہو جاؤ تو صحت ہو جائے گی یا عاقبت بخیر ہوگی۔ چونکہ مرحوم ایک بڑے ظریف شخص تھے اس خیال سے کہ میرے دلی ایمان واسلام کا اللہ جل شانہ علیم ہے مگر اس وقت معذر ہوں اور غیروں کی خدمت کا محتاج، اس وقت یہ مغالطہ دینا چاہتے ہیں مگر میں انہیں مغالطہ میں ڈال کر حسب دلخواہ اپنے ان سے خدمت لے لوں۔ یہ سوچ کر اون کو کہدیا کہ میں قادیانی ہوں۔

یہ کہنا تھا کہ تمام مرزائی جماعت خوشی سے اپنے جامہ میں نہ سماتے تھے۔ فوراً خلیفہ قادیان کے پاس خبر گئی اور ان کا نام دفتر مبائعین میں درج کیا گیا۔ قادیان سے مبارک باد کی چٹھی آئی۔ رسالہ تشحیذ الاذہان کے خریداروں میں شامل کئے گئے۔ مگر مرحوم اپنے خاص قرابت دار اور دوستوں سے جو اہل سنت و جماعت ہیں کہہ رہا تھا کہ مرزائیوں کو مغالطہ میں ڈالتا ہوں، تم سب خبردار رہنا۔ میری تجہیز وتکفین تم سب کرنا اور نماز جنازہ میرے اہل سنت و جماعت بھائیوں سے پڑھانا۔ مرزائیوں کو میرے کسی کام میں شریک نہ کرنا۔ الغرض جب ان کا انتقال ہو گیا مرزائی جماعت تجہیز وتکفین وکار جنازہ کے لئے آموجود ہوئے۔ مگر ان کے اقرباء نے حسب وصیت ان کے اونہوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھتکار دیا۔ آئے تو بڑے خوش تھے مگر یہ مصرع حسب حال پڑھتے ہوئے محروم واپس گئے

بہت بے آبرو ہوکر تیرے کوچے سے ہم نکلے۔

یہ ہے مرزائی مذہب کی کیفیت

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ سید واثق الدین صاحب خدا اون کو غریق رحمت کرے ایک جوان صالح بڑے سخت مخالف مرزا قادیانی اور اون کی جماعت کے تھے قضاء الٰہی سے بعارضہ وجع المفاصل و بخار علیل ہوئے چونکہ پیمانہ عمر لبریز ہو چکا تھا کوئی دوا کارگر نہ ہوئی مرزائی جماعت کے ایک بڑے مقلد نے اس وقت کو غنیمت شمار کر کے ایک چار ورق کی چٹھی اونہیں لکھی جو مرزائی جماعت کی موافقت کی ترغیب ومخالفت کی ترہیب سے پر ہے اور وقوع مرض کو سبب مخالفت مرزا قرار دیا ہے۔ مگر آفرین وہزار آفرین اس جوان صالح مرحوم پر کہ اوس چٹھی کو دیکھ کر اور بھی مخالفت میں بڑھ گئے۔ اخیر وقت تک اپنے مذہب اہل سنت جماعت پر قائم اور کلمہ شہادت پڑھتے ہوئے جان بحق تسلیم کئے اور یہ بھی کہتے رہے کہ مرنا تو مقدر ہے اگر اس مرض سے کچھ بھی افاقہ ہوا تو اوس چٹھی کا ایسا جواب دوں گا کہ بار دیگر اس قسم کی چٹھی لکھنے کی جرأت نہ کر سکیں گے۔

مسلمانو! یہ ہیں یہاں کی مرزائی جماعت کی کوشش، تعجب ہے اپنے حالات پر نظر نہیں کرتے کیسے ہی شدید مرض میں گرفتار ہوں کیسے ہی ذلت کی موت ہو اوس کو ابتلاء سمجھتے ہیں۔ اگر مخالفین میں سے کسی کو درد سر یا زکام ہو تو مرزائی مخالفت اوس کا سبب ٹھہرایا جاتا ہے۔...

مرحوم واثق الدین نے ایک مجلس مناظرہ بھی اپنے اہتمام سے قائم کی تھی جس میں مولوی ابوالفرح صاحب از طرف اہل سنت و جماعت ومولوی عبد الحلیم صاحب مرزائی مناظر تھے۔ یہ مناظرہ دو دن تک عمدہ طریق سے ہوا۔

الحمد للہ اس مناظرہ سے یہاں کے عوام الناس مرزائی مغالطوں اور دھوکہ دہی سے بخوبی واقف ہو گئے مگر مرزائی جماعت ایک عجیب وغریب جماعت ہے کہ باوجود بارہا زک اٹھانے اکثر مناظروں میں خصوصاً لدھیانہ میں باوجود اداء انعام سی صد روپئہ اپنے بے جا فخر و تعلّی سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ اس جلسہ کی روداد مختصر بذریعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی پریس شائع کیا ہے اور چند بوسیدہ سوال بھی مولوی ابوالفرح صاحب پر کئے ہیں بالکل بے بنیاد ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۱۷ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۹ جلد ۱۴۔ ص ۹-۱۰)

شاہدرہ اسٹیشن پر مرزائیوں سے مکالمہ

چند یوم گذرے کہ مجھے سیالکوٹ جانے کا اتفاق ہوا۔ بعد دوپہر تین بجے کے قریب بندہ شاہدرہ اسٹیشن (جوکہ گاڑیوں کا جنکشن ہے) پر پہنچا۔ دریافت سے معلوم ہوا کہ سیالکوٹ جانے والی گاڑی ۵ بجے شام کے لاہور سے آوے گی۔ عام مجمع میں بندہ بھی اطمینان سے بیٹھ گیا۔ چار بجے نماز عصر پڑھ کر واپس مسافر خانہ میں آتے ہوئے دیکھا کہ چند ایک مرزائی مطبوعہ کاغذات ہاتھ میں لے کر پڑھ رہے ہیں۔ قرائن سے معلوم ہوا کہ مرزائی جماعت کے اعتقادی اشتہار ہیں۔ میں نے کہا کہ ایک اشتہار مجھے بھی عنایت کیجئے۔ اونہوں نے مسکرا کر کہا کہ یہ لو سب لیلو۔ میں نے دو کاغذات، جو اشتہارات کی صورت میں تھے، لے لئے۔ ابھی میں دیکھنے کو تھا کہ مرزائی صاحب مجھ سے دریافت کرنے لگے کہ آپ کس جماعت میں شامل ہیں۔ میں نے کہا میں اس بات کو اچھی طرح سمجھ نہیں سکا تفصیل کیجئے۔ تو فرمانے لگے کہ آپ لاہوری پارٹی میں ہیں یا قادیانی جماعت میں۔ میں ان کی تقریر کو سن کر خاموش ہوا اور اشتہار پڑھنے میں مصروف رہا۔

مشتہر نے دعویٰ کیا ہے کہ قادیانی خلیفہ حق پر نہیں اور مرزا صاحب نے جو ۴ عدد پیش گوئی بابت خلافت ثانیہ کی ہیں انکا مصداق ظہیر الدین اروپی ہیں اور باقی سب ہیچ۔

مجھے پڑھ کر تعجب ہوا اور سخت حیرت ہوئی کہ یہ لوگ خواہ مخواہ ضحکۃ الصبیان ہورہے ہیں۔ نہ ان کے پاس کوئی دلیل ہے اور نہ ہی دلیل دے سکتے ہیں۔ محو حیرت تھا کہ وہی صاحب پھر بولے کہ آپ کس جماعت میں داخل ہیں۔ میں نے کہا میں مسلمان ہوں اور محمدی جماعت میں داخل ہوں۔

پھر کہنے لگے کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کو کیا مانتے ہیں۔ میں نے کہا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کو مسیلمہ سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتا۔

بس یہ کہنا ہی تھا کہ وہ سب ایک دوسرے کے منہ کی طرف تاکنے لگے اور کہنے لگے اور پوچھ لو۔

خیر بہر حال مکالمہ ہوا، اور بہت سے آدمی جمع ہو گئے بلکہ ملازم اسٹیشن کے بھی جمع ہو گئے۔ مجھ سے سوال ہوا کہ آپ نے کس خیال سے مرزا صاحب قادیانی کو مسیلمہ کے ساتھ جمع کیا۔

میں نے کہا آپ قادیانی پارٹی میں ہیں یا لاہوری میں۔

کہنے لگے قادیانی۔

میں نے کہا قادیانی خلیفہ کا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی ہیں اور ان کے مرید بھی اس دعوی کی تصدیق کر بیٹھے ہیں۔ اب معلوم کرنا چاہیے کہ دنیا میں نبی کا کیا کام ہونا چاہیے، اور دنیا کو نبی کی کیسے ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ تقریر سب آپ کے عقیدہ کے مطابق ہوگی، ورنہ ہمارے مذہب میں تو کسی نئے نبی کی ضرورت ہی نہیں اور نص قطعی اس حکم میں وارد ہے۔ پس سنو۔

اول آپ کے جدید نبی کی پیش گوئیوں کی پڑتال کریں گے۔ عبداللہ آتھم والی پیش گوئی، محمدی بیگم والی پیش گوئی، لیکھ رام والی پیش گوئی، مولوی محمد حسین بٹالوی والی، ڈاکٹر پٹیالوی والی، علی ہذا، اور سب سے بعد جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری کے متعلق دعا والی۔ جسکا نتیجہ خود دنیا جان رہی ہے۔

بس اتنی بات ہوئی تھی کہ مرزائی افراد نے شور مچا دیا اور ایک ایک سے اعتراض رفع کرنے لگے۔ چونکہ میں نے بھی کتاب الہامات مرزا کی سیر کی ہوئی تھی، بھلا کب انکی دال گلنے دیتا۔ اور لطف یہ کہ محمدی بیگم والی پیش گوئی کی بابت صاف کہنے لگے کہ اس کے واسطے وقت بہت چاہیے کم از کم تین گھنٹے۔

میں نے کہا آپ کہاں تشریف لے جائیں گے۔ فرمانے لگے جہلم۔ معلوم ہوا کہ وہ خاص جہلم شہر کے باشندہ تھے۔

میں نے کہا وزیر آباد تک بندہ آپ کا ہمراہی ہے جو کم از کم گاڑی تین گھنٹہ میں وزیر آباد پہنچے گی۔ آپ گاڑی میں ہی مجھ کو یہ پیش گوئی سمجھا دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر حاضرین نے تعجب کے لہجہ میں کہا کہ ہم کیسے مستفیض ہو سکتے ہیں خصوصاً ریلوے سٹیشن کے ملازم یالاہور کو جانے والے اصحاب وغیرہ۔

اس پر میں نے کہا اس میں میرا کوئی چارہ نہیں، یہ صاحب سامنے کھڑے ہیں دریافت کرلو، میں بھی سنوں گا مگر وہ اپنی ضد پر قائم رہے۔ بالآخر کہا کہ مولوی ثناء اللہ چونکہ اہل حدیث واہل سنت کا ہیڈ مولوی ہے، اس لئے مرزا صاحب قادیانی نے اس کے واسطے دعا مانگی۔ مگر جب دعا شائع کی گئی تو مولوی ثناء اللہ نے اخبار اہل حدیث میں لکھ دیا کہ یہ دعا آپ کی مجھے ہرگز منظور نہیں۔ جب منظور ہی نہ کی تو اس کا اثر کیا ہوتا؟..

جواب میں بندہ نے کہا کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعائیہ الفاظ میں سے یہ بھی ہے اجیب دعوۃ الداع اجیب کل دعا ئك اور پھر بالآخر یہ لکھا کہ اب مولوی ثناء اللہ اس کے نیچے خواہ کچھ لکھ دے گویا اب تیر کمان سے نکل گیا ہے۔.. چونکہ میرا روئے سخن مرزائی جماعت سے تھا مگر سامعین کے ذہن نشین کرنے کو ان کی طرف بھی خیال جاتا تھا۔ اکثر دنیا میں دانا آدمی بھی ہوتے ہیں۔ لاہور کے ایک ہندو دکاندار نے کہا کہ بیشک یہ سچ ہے مدعی مخالف تو موت کا ڈروا دے رہا ہے مگر مدعا علیہ بجائے اس کے کہ وہ رعب میں آ جاوے، الٹا دجال اور فریبی کہہ رہا ہے۔ اور خدا کے ساتھ جو ہم کلامی کا دعوی کرتا تھا وہ مر گیا ہے اور مولوی ثناء اللہ کو تو ہم سال میں دو دفعہ تو ضرور لاہور میں دیکھ لیتے ہیں اور افسوس کہ مرزا صاحب کا نشان گم ہو گیا ہے۔

بس اتنا ثالث کا کہنا تھا کہ ریلوے پھاٹک کھل گیا کہ چلو گوجرانوالہ وزیر آباد جانے والے۔ ہم سب کے سب جو اس طرف جانے والے تھے اندر پلیٹ فارم پر جا کر کھڑے ہو گئے۔ مجمع تھوڑا رہ گیا مگر بات وہی ہوتی رہی۔ اتنے میں ایک آدمی نے کہا کہ لدھیانہ میں تین صد روپیہ کا انعام کس کی طرف سے مقرر تھا اور کسنے وہ انعامی رقم پائی اور انعام کس مضمون پر تھا۔

میں نے کہا انہی کو معلوم ہو گا مگر وہ بے چار سرنگوں ہو کر کہنے لگے کہ ہاں وہ بھی ایک دھوکا لگ گیا تھا۔ قاسم علی دہلوی دراصل ثناء اللہ کے مقابلہ کے لائق نہ تھا۔ چونکہ یہ عربی کا فاضل ہے اور وہ فارسی کا منشی ہے۔ اور پھر ثالث سکھ پلیڈر نے طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داری کر کے وہ رقم مولوی ثناء اللہ کو دلا دی۔

اس پر سب لوگوں نے قہقہہ مارا کہ یہ کیا بات ہے۔ جہاں تم لوگ زک اٹھاتے ہو وہاں یہی عذر لاتے ہو کہ فلاں ہمارا مخالف ہو گیا تھا۔ مثلاً رام پور، لدھیانہ وغیرہ میں۔ جب کہ تمہارا نبی اس کے مقابلہ کی تاب نہ لا سکا تو امتی کا کیا حق ہے کہ نبی سے زیادہ سوچ سمجھ رکھے۔ چونکہ مرزا صاحب نے علمی طریق سے عجز دکھایا تو الہامی رنگ میں دعا مانگی کہ مخالف کو علم میں کمال ہے وہ کب میرے جال میں آنے لگا۔ تب یہ چال نکالی کہ چلو ایک یہ تیر تکا دعا کا بھی لگا دو، عجب نہیں کہ مرعوب ہو جاوے۔ مگر وہ شیر کب ایسے دام میں آنے لگا۔ اوس نے اس تیر نشانے کو آتے ہی اس ڈھال پر لیا کہ وہ تیر مڑ کر خم ہو گیا اور اپنے پاس سے ایک چھوٹا تیر یوں ہی ہاتھ سے پھینک مارا جو مرزا صاحب کو کاری لگ گیا اور ساری عمر کے واسطے ہم سے جدا ہو گئے.. اتنے میں گاڑی آ گئی اور مرزائی خدا جانے کس خانہ میں چلے گئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۱۷ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۳۵ھ نمبر ۲۹ جلد ۱۴۔ ص ۱۰۔۱۱)

امرتسری مقدمہ فسخ نکاح میں قادیانیوں کی شہادت پر پیغام کا ریویو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرتسر کے مقدمہ فسخ نکاح میں قادیانی علماء نے جو شہادتیں دیں اوس کی باضابطہ نقل اہل حدیث میں مفصل شائع ہو چکی ہے۔ چونکہ اس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے منکروں کو سخت ترین کافر کہا گیا ہے یہاں تک کہ اون کے نابالغ بچوں کا بھی جنازہ ناجائز کہا اس لئے لاہور کا پیغام صلح اون علماء پر خفگی کا اظہار کرتا ہے ناظرین دل چسپی سے پڑھیں۔

احمدیت کو ترک کرنے والا مرتد نہیں:

مولوی سرور شاہ اور میر محمد اسحاق کی ان شہادتوں کا خلاصہ دیا جا چکا ہے جو اونہوں نے امرتسر کے مقدمہ فسخ نکاح میں دیں۔ اب تازہ معاصر اہل حدیث نے ان ہر دو کے مفصل بیانات شائع کئے ہیں جن میں مولوی سرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ صاحب کے بیان میں ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ:

اگر کوئی احمدی غیر احمدی ہو جائے تو اس کو مرتد نہیں کہا جاوے گا۔ڈاکٹر عبد الحکیم جو احمدی سے غیر احمدی ہو گیا تھا مرزا صاحب نے اس کو مرتد نہیں کہا لغت کے لحاظ سے مرتد کہا شریعت کے لحاظ سے نہیں۔شرع میں مرتد اس کو کہتے ہیں جو اسلام چھوڑ کر دوسرے مذہب میں چلا جاوے۔،

ہم حیران ہیں کہ مولوی (سرور شاہ) صاحب کے اس بیان کو کیا سمجھیں ۔ کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ احمدیت کو چھوڑ کو بھی کوئی شخص اسلام ہی پر کار بند سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہم نہیں سمجھتے کہ وہ لوگ جنھوں نے سرے سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو مانا ہی نہیں لیکن دیگر شعائر اسلام پر وہ دل سے کار بند ہیں، نماز پڑھتے ہیں، روزہ رکھتے ہیں، زکوۃ دیتے ہیں، حج کرتے ہیں، وہ کیونکر کافر ہو گئے۔صاف لفظ ہیں کہ شروع میں مرتد اوس کو کہتے ہیں جو اسلام چھوڑ کر دوسرے مذہب میں چلا جاوے اور کہ اگر کوئی احمدی غیر احمدی ہو جاوے تو اوسکو مرتد نہیں کہا جاوے گا جس سے معلوم ہوا کہ اسلام احمدیت سے کوئی علیحدہ مذہب ہے، اور یہ کہنا غلط ہے کہ احمدیت ہی اسلام ہے ورنہ اس کو چھوڑنے سے ہی اسلام کا چھوڑنا لازم آتا ہے۔ لیکن مولوی سرور شاہ صاحب نے اس میں تفریق کی اور ساتھ ڈاکٹر عبدالحکیم جیسے مکذب و مرتد کو بھی مرتد یعنی اسلام کو چھوڑنے والا نہیں ٹھہرایا۔ گویا بالفاظ دیگر ڈاکٹر عبدالحکیم باوجود حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی تکذیب کے بلکہ آنحضرت ﷺ کی اطاعت کو بھی نجات کے لئے غیر ضروری سمجھنے کے (یہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پر بہتان ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) اسلام ہی پر کار بند ہے اور مرتد نہیں۔ ہم حیران ہیں کہ مولوی سرور شاہ کی ایک طرف اس قدر وسیع ظرفی اور دوسری طرف اتنی سنگ دلی کہ

جو مرزا غلام احمد کو نہیں مانتے ہم ان کو کافر سمجھتے ہیں خواہ وہ نماز پڑھے، روزہ رکھے، حج کرے، زکوۃ دیوے، اور خدا تعالی کو مانے۔ الخ

کیا سمجھیں اور ان دونوں بیانات کو کس طرح تطبیق دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوشخص احمدی ہوکر غیراحمدی کورشتہ دیوے:

اسی بیان میں آگے چل کر مولوی سرورشاہ صاحب فرماتے ہیں کہ:

جوشخص احمدی ہوکر غیراحمدی کورشتہ دیوے ہم اس کے ساتھ قطع تعلق کر لیتے ہیں۔

عدالت میں جاکر قرآن پر ہاتھ رکھ اس قدر جھوٹ اور اتنا صریح کذب ہم نہیں جانتے کہ ایک مولوی اور وہ بھی قادیان کے مولوی کہلانے والے شخص کے کہاں تک شایان شان ہے۔ گومولوی سرورشاہ کے منہ سے اس قسم کا جھوٹ کوئی نئی بات نہیں، اس سے پہلے کتنے ہی معاملات میں کئی موقعوں پر علانیہ اس نے جھوٹ بولنے سے دریغ نہیں کیا (ہم تو اوسکی شائد تصدیق نہ کرسکیں مسیح موعود کے خاص حواری اور جھوٹ؟ اڈیٹر اہل حدیث) جس پر ایک شملوی محمودی کی شہادت بھی چھپی ہوئی موجود ہے۔ تاہم ہم حیران ہیں کہ ان لوگوں کے دلوں پر اس کا کیا اثر ہوتا ہوگا جو میاں صاحب (مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان) کے مریدین میں شامل ہوکر غیراز جماعت لوگوں سے رشتے کرکے پھر مخلص احمدی کہلاتے ہیں اور ہرگز کوئی بھی انقطاع تعلقات یا اون کے خارج از جماعت نہ ہونے کے باوجود تحدیاں کی جاتی ہیں کہ:

میں انہیں جماعت سے خارج کردوں گا۔ (انوار خلافت)

اور عدالتوں میں حلف اوٹھا اوٹھا کر کہا جاتا ہے کہ:

ہم اس کے ساتھ قطع تعلق کر لیتے ہیں،

کیا میاں (محمود احمد) صاحب یا مولوی سرورشاہ نے میاں شمس الدین صاحب سوداگر چرم لاہور سے قطع تعلق کیا۔ کیا میاں عبدالعزیز، حسن محمد سیالکوٹی اور مولوی فیض احمد جمونی وغیرھم کو بائکاٹ کیا۔ جب یہ نہیں اور ہرگز نہیں بلکہ باوجود بار بار کی یاد دہانیوں کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی تو یہ کس قدر جھوٹ ہے کہ:

جوشخص احمدی ہوکر غیراحمدی کورشتہ دیوے ہم اوسکے ساتھ قطع تعلق کر لیتے ہیں۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبر مقتاً عبد اللہ ان تقولوا مالا تفعلون کی آیت بھی بھول گئی۔

کیا میر اسحاق نے یہ کہتے ہوئے کہ:

احمدی اوس شخص کو جو مرزا صاحب کو نہیں مانتا اور اوس کی نبوت پر اعتراض کرتا ہے اوس کو لڑکی نہیں دیں گے۔

میاں شمس الدین صاحب کو غیر احمدی تصور کر لیا تھا یا ان کا پانسو روپیہ کا نذرانہ اب بھول چکا ہے۔ اگر ایسا ہے تو ہم سفارش کریں گے کہ میاں شمس الدین صاحب اپنے پیر صاحب کی پھر بھی مٹھی گرم کرنے سے دریغ نہ کریں، تا وہ آئندہ ذرا سوچ سمجھ کر شہادت دلوانے کے کام آئے۔

آگے چل کر مولوی سرور شاہ فرماتے ہیں:

ہم غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے خواہ بچہ ہو، یا جوان، کوئی ہو۔ ہم غیر احمدی کو سلام علیکم کہتے ہیں۔

ایک تو یہ بھی واقعات کے صریح خلاف ہے کہ، غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے۔ ابھی گذشتہ اشاعت میں ہمارے مکرم شیخ مولا بخش صاحب نے بہت سے ایسے نام گنوا چکے ہیں جنہوں نے غیر احمدی کا جنازہ پڑھا۔ رہا سلام علیکم لینا سو یہ آج تک معلوم نہیں ہوا کہ کیونکر جائز ہوسکتا ہے۔ کافروں سے سلام علیکم لینا اسلام سے کہاں تک مطابق ہے۔ کیا مولوی سرور شاہ صاحب اس پر روشنی ڈالنے کی کوشش کریں گے (پیغام صلح لاہور ۶ مئی ۱۹۱۷ء)

(اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۱۷ء مطابق ۱۰ شعبان ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۰ ص ۴۔۵)

فیصلہ فسخ نکاح مرزائی بعدالت سب جج امرتسر

جج صاحب لکھتے ہیں:

یہ مقدمہ مسماۃ چراغ بی بی مدعیہ نے بر خلاف سراج مدعا علیہ کے بغرض تنسیخ نکاح کیا ہے۔ عرضی دعوی ہے کہ مدعیہ کا نکاح مدعا علیہ سے مارچ ۱۹۱۶ء میں ہوا۔ ۱۵۔۲۰ دن ہوئے مدعا علیہ نے مرزائی مذہب اختیار کر لیا اور بروئے شرع محمدی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافر ہے اور مسلمان نہیں ہے اور از روئے شرع محمدی مدعیہ کو حق ہے کہ مدعا علیہ سے اپنا نکاح فسخ کراوے کیونکہ مرزا خود اور اوس کے تمام پیرو کافر ہیں۔

مدعا علیہ نے عرضی دعوی کا تحریری جواب دیا ہے کہ مدعا علیہ مسلمان ہے اور اسلام پر ایمان رکھتا ہے۔ اس نے کوئی نیا مذہب اختیار نہیں بلکہ مرزا غلام احمد مسیح موعود مہدی مسعوود کا پیرو ہو کر حقیقی مذہب اسلام سے واقف ہو گیا ہے۔ مرزا خدا کی برکت سے اعتقاداً اور عملاً اعلی درجہ کا مسلمان تھا اور کہ مدعا علیہ بھی خدا کی مہربانی سے اوسی مذہب محمدی کا پیرو اور تابعدار ہے اور کہ مدعیہ کو کوئی حق نسبت حصول ڈگری تنسیخ نکاح نہیں ہے۔

تنقیحات جو وضع کی گئیں یہ ہیں:

۱۔ کیا مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہو کر مسلمان نہیں رہا؟ بذمہ مدعیہ

۲۔ اگر ایسا ہی ہے تو کیا مدعا علیہ اور مدعیہ کے درمیان دعوی فسخ نکاح ہو سکتا ہے۔ بذمہ مدعیہ

۳۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ مدعا علیہ ابھی تک مسلمان ہے باوجودیکہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہو گیا ہے، تو کیا موجودہ صورت میں دعوی ہو سکتا ہے یا یہ کہ نسبت استقراء حق ہونا چاہیے؟ بذمہ مدعیہ

تجویزات

وکیل مدعیہ کی بحث ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی ہونے کا دعوی کیا اور اس نے حضرت عیسی کو جو کہ نبی تھے گالیاں دیں، اس لحاظ سے وہ کافر ہو گیا کیونکہ قرآن کی رو سے محمد (ﷺ) سب نبیوں سے آخر تھا اور اوسکے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ اور کہ وہ شخص بھی جو نبیوں کو گالیاں دے کافر ہے۔ ان وجوہات کے سبب مدعا علیہ جو کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید اور اوسپر یقین رکھتا ہے کافر ہے نہ مسلمان اور مدعیہ اوس کی بیوی کو حق ہے کہ اوس سے نکاح فسخ کرالیوے۔

وکیل مدعا علیہ اس بات کو تسلیم کرتا ہوا کہ کفر نکاح کے توڑنے کو کافی ہے بحث کرتا ہے کہ مرزا کافر نہ تھا اور کہ نہ اوس کے مرید کافر ہیں بلاشبہ کفر نکاح کو توڑ دیتا ہے۔ یہ تو پنجاب ریکارڈ ۱۲۴۔ ۱۹۲۶ء پنجاب ریکارڈ ۱۳۲۔ ۱۳۲۴، اور پنجاب ریکارڈ ۶۱۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۵۹ صاف ہے۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ کیا مرزا کافر تھا؟ اور کیا مدعا علیہ مرزا کا مرید ہونے سے کافر ہو گیا ہے؟ اور مسلمان نہیں رہا،

ویبسٹر کافر کے معنی دیتا ہے:

وہ جس نے کہ اوس فریق کے اعتقاد اور اصولوں کو چھوڑ دیا ہے جس سے وہ پہلے تعلق رکھتا تھا خصوصاً وہ جس نے اپنا مذہب دوسرے مذہب کے لئے چھوڑ دیا ہے یعنی منکر گمراہ اور ترک دین کے معنی دیئے ہیں اوس مذہبی اعتقاد کو جسکو ایک دفعہ مانتا ہو کلیتاً چھوڑ دینا یا ایک جماعت کے اعتقاد اور اصول کو پہلے اختیار کیا ہو یا اوس جماعت کو جس سے پہلے تعلق رکھا ہو چھوڑ دینا۔

اب ہمیں دیکھنا ہے کہ مرزا نے کافر کا نام حاصل کرنے کے لئے کیا کیا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ قرآن کی سورہ احزاب کی .. رو سے محمد خدا کے رسول ہیں اور تمام انبیاء کے آخر ہیں۔ لفظ خاتم جو استعمال کیا گیا ہے اس کی نسبت وکیل مدعیہ بحث کرتا ہے کہ اس کے معنی آخر کے ہیں اور س کی وہ بیان کرتا ہے کہ لغت جانسٹن اڈیشن بابت ۱۸۶۲ء صفحہ ۵۰۱ سے تائید ہوتی ہے۔

وکیل مدعا علیہ کی بحث ہے کہ لفظ خاتم کے معنی مہر کے ہیں جیسا کہ سیل کے ترجمہ قرآن سے ظاہر ہے جو کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر دیتا ہے۔

وکیل مدعا علیہ بیان کرتا ہے کہ خاتم انگوٹھی کی مہر کو کہتے ہیں۔

مجھے اس نتیجہ پر پہنچنے میں تامل نہیں کہ قرآن کے الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ محمد تمام نبیوں کے آخر تھے اور یہی صحیح معنی ہیں جو کہ الفاظ کے کئے جا سکتے ہیں

اس کی تائید مشہور روایت مندرجہ کتاب احادیث نبی سے ہوتی ہے جو کہ اس مقدمہ میں بہت سی دستاویزات میں سے ایک ہے تفسیر قرآن مصنفہ علاء الدین بغدادی سے ظاہر ہوتا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں کہ محمد کے بعد کوئی نبی نہیں۔

وکیل مدعیہ میری توجہ شرح الاشباہ و النظائر کی طرف منعطف کرتا ہے جہاں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی یہ مانتا ہے کہ محمد سب نبیوں کے اخیر نہیں تھا، تو وہ مسلم نہیں ہے۔ نیز مجھے فقہ اکبر ملا علی قاری کا بھی حوالہ دیا گیا ہے جس میں لکھا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد (ﷺ) کے بعد دعوی نبوت کرنے والا کافر ہو جاتا ہے اور جیسا کہ دافع البلاء صفحہ ۱۰ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی تحریرات سے نتیجہ نکالا ہے کہ وہ وہی نبی تھا جس کا حوالہ دیا گیا ہے لہذا وہ کافر تھا نہ کہ مسلمان۔

بحث اور ریکارڈ کے دیکھنے سے اس میں کوئی شک نہیں رہتا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے نبی ہونے کا دعوی کیا اور کہ فتوی غیر احمدی مولویوں کی طرف سے جاری کیا گیا کہ مرزا کافر تھا۔ سوال یہ ہے کہ اگر اوس نے نبی ہونے کا دعوی کیا تو کیا وہ کافر ہو گیا اور مسلمان نہ رہا۔ مرزا کی تحریرات سے کتاب ٹیچنگز آف اسلام میں مرزا صاف قرآن مذہب اسلام خدا اور اوس کے رسول محمد پر اپنا پکا اعتقاد ظاہر کرتا ہے۔ اس کتاب میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے ظاہر ہو کہ وہ دلی مسلمان نہ تھا۔ اوس کے بعض اپنے اعتقادات بھی تھے اون میں سے ایک یہ تھا کہ وہ اپنے آپ کو نبی سمجھتا تھا جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا لیکن اس سے وہ اسلام سے خارج نہیں ہو جاتا۔ وہ خیال کرتا تھا کہ خدا نے اوسے مذہب اسلام کے پھیلانے کے واسطے چن لیا ہے اور یہ اوس نے اپنے طریق پر اپنے آپ کو نبی کہلا کر سچا مسلمان ظاہر کرتے ہوئے قرآن خدا اور اس کے نبی محمد پر یقین رکھتے ہوئے دعوی کیا۔ اوس کا اصول باقی دنیائے اسلام سے نہ ملتا ہو لیکن اوس نے نہ تو مذہب اسلام کو جیسا کہ قرآن میں لکھا گیا ہے چھوڑا اور نہ ہی انکار کیا۔ برخلاف اس کے وہ اس کا پکا معتقد تھا اور دوسروں کو اس کے ماننے کی ترغیب دیتا تھا۔ اوس نے اپنے ایمان یا مذہب کو نہیں چھوڑا اور وہ مرتد نہیں کہلا سکتا، اور نہیں کہا جا سکتا کہ وہ مسلمان نہیں رہا کیونکہ اوس کے بعض خیالات دوسرے آدمیوں کے خیالات سے جو کہ مذہب اسلام کا دعوی کرتے ہیں متفق نہیں ہیں۔

شہادت ظاہر کرتی ہے کہ احمدی مسلمانوں کی مانند نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں اور غیر احمدیوں نے احمدی امام کے پیچھے نمازیں پڑھی ہیں۔

(حضرت) عیسی کو گالیاں دینے کی نسبت۔ مرزا نبیوں جیسی اوسکی عزت کرتا تھا جیسا کہ دوسرے مسلمان کرتے ہیں اور یقیناً اوس نے کبھی حضرت محمد کو گالیاں نہیں دیں یا اون پر یقین نہیں رکھتا تھا جو مسلمانوں کے نزدیک حضرت عیسی سے زیادہ قابل تعظیم ہیں مرزا کی تحریرات میں صاف طور پر حضرت محمد کی عزت اور تعریف ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لحاظ سے بھی کافر نہیں کہلا سکتا اسلام کے اصول قرآن خدا اور اوس کے رسول محمد کو ماننا اور حج کرنا ہیں اور احمدی ان تمام باتوں کو مانتے ہیں جیسا کہ اس مقدمہ میں ظاہر کیا گیا ہے اس لئے احمدی صاف طور پر مسلمان ہیں کافر وہ ہے جو کہ خدا کی وحدانیت اور محمد کی رسالت سے انکار کرے یقیناً مرزا نے کبھی ایسا نہیں کہا اور اس لئے مرزا نے کبھی ایسا نہیں کہا اگرچہ چند مولویوں کے فتوے سے جس میں نے اوپر حوالہ دیا ہے وہ ایسے ہی ہیں۔ مرزا اپنی تحریر کردہ کتابوں میں موسومہ انوارالاسلام صفحہ ۳۴ نور الحق حصہ اول اور حمامۃ البشریٰ میں صاف خدا اور نبی اور مذہب اسلام پر اپنا یقین ظاہر کرتا ہے۔

بوجوہات بالا میں قرار دیتا ہوں کہ مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید ہو کر مسلمان ہی رہتا ہے۔

میں یہاں یہ نوٹ کر دوں کہ فیصلہ پٹنہ ہائی کورٹ انڈین کیسز جلد ۳۷ حصہ دوم صفحہ ۳۰۲ میں ظاہر کیا گیا ہے کہ عدالت ہائے پٹنہ میں احمدی مسلمان قرار دیئے گئے ہیں

تنقیح ۲۔ یہ (تنقیح) نہیں اٹھتی کیونکہ مدعا علیہ مسلمانوں سے باہر نہیں ہے۔

تنقیح ۳۔ دراصل اس تنقیح کی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ مدعا علیہ اب بھی مسلمان ہے ضرور ہے کہ مدعیہ کا دعوی خارج کیا جائے یہ تنقیح فریقین کے عذرات اور وکلاء کی بحث پر قائم کی گئی تھی۔

بہ نظر فیصلہ بالا میں مدعیہ کا دعوی خارج کرتا ہوں اور حکم دیتا ہوں کہ فریقین اپنا اپنا خرچہ برداشت کریں

امرتسر ۲۷۔ اپریل ۱۹۱۷ء۔ دستخط سب جج سیمور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

فیصلہ کی خامی ظاہر ہے کہ جج صاحب کفر کے معنی فریقین کی شہادت سے اخذ نہیں کرتے بلکہ ایک انگریز کی لغت سے لیتے ہیں۔ جج صاحب اسلام کو صرف نماز روزہ وغیرہ کرنیکو اسلام کہتے ہیں حالانکہ فریقین کی شہادتیں اس کے برخلاف ہیں کیونکہ فریق محمدی کے علماء کہتے ہیں کہ دعوی کفر ہے احمدی کہتے ہیں مرزا کا انکار کفر ہے چاہے نماز روزہ کرے جس صورت میں دونوں فریق ایک کام کو مسلمان رہنے کیلئے کافی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے معلوم نہیں جج صاحب کس کی شہادت پر فیصلہ کرتے ہیں۔اسی طرح اور بھی وجوہات ہیں اپیل اگر ہوئی تو اطلاع دی جائے گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث یکم جون ۱۹۱۷ء مطابق ۱۰ شعبان ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۰ ص ۵۔۷)

چیستان مرزا

انعامی سواور دوسو روپیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ مضمون لطیف پیرایہ میں لکھا گیا ہے چونکہ ہمارے یقین میں قادیانی مشن کے لئے یہ ایک فیصلہ کن ہے، اس لئے اس کے جواب پر بہ تفصیل ذیل انعام دینے کا اعلان شائع کرتے ہیں:

لاہوری پارٹی کے سرگروہ مولوی محمد علی جواب دیں تو مبلغ یک صد،

قادیانی پارٹی کے رئیس میاں محمود احمد صاحب جواب دیں تو وہ دوسو روپیہ انعام کے مستحق ہوں۔

ان دونوں سرگروہوں کے سوا کوئی اور صاحب بھی جواب دیں گے تو انعام کے مستحق ہوں گے بشرطیکہ ان دونوں میں مجیب جس کے ماتحت ہو وہ اس جواب پر تصحیح کے دستخط کر دیں۔

فیصلہ کی صورت بالکل وہی ہوگی جو مباحثہ لودہانہ میں تھی۔ یعنی روپیہ امین کے پاس رکھا جائے گا اور تین اصحاب منصف ہوں گے۔ایک ایک فریقین کا، تیسرا سرپنچ غیر مسلم ۔مسلمہ فریقین ایک مجیب کی بجائے کئی ایک ہونگے تو یہی رقم بانٹ لیں گے۔تاریخ اشاعت سے پندرہ روز تک مجیب کی طرف سے درخواست آنی چاہیے جس میں اپنے منصف کا نام اور عہدہ اور سرپنچ کیلئے متعدد ناموں کی فہرست ہو جن میں سے کسی ایک کو ہم مقرر کرلیں گے یا کوئی اور بتادیں گے

نوٹ: تین سو روپیہ ہم نے امین کے پاس رکھوادیا ہے جن کی رسید بعد تقرر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصفان کے دی جائے گی۔

بعد پندرہ روز کے درخواست جواب سے مایوس ہو کر یہ جواب ٹریکٹ کی صورت میں چھاپا جائے گا۔ انشاء اللہ

مجیب کے جواب پر باستفسار کسی منصف کے مجھے جواب دینے کا حق حاصل ہوگا جیسا کہ مباحثہ لدھیانہ میں تھا۔

قرآن شریف کا سنہری اصول ہے جو ہر ایک مذہب اور ہر ایک عقل مند کے نزدیک مسلّم اور مقبول ہے کہ الہامی کلام میں اختلاف نہیں ہوتا۔ یعنی کسی شخص کے کلام میں اختلاف اور تناقض کا ہونا اوسکو الہامی درجہ سے گرانے کو کافی ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے کلام میں یوں تو بہت سے مقامات پر اختلاف پایا جاتا ہے مگر آج جس اختلاف کا ہم ذکر کرتے ہیں یہ سب سے نرالا اختلاف ہے کیونکہ یہ مرزا صاحب قادیانی کی تاریخ بعثت (بعثت کے معنی ہیں خدا کی طرف سے ماموریا ملہم ہونا۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور سنہ وفات کے متعلق خود اون کے الہاموں یا الہامی نتائج میں پایا جاتا ہے۔ پس ناظرین غور سے سنیں اور داد دیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اپنی بعثت (ماموریت) کی بابت یوں رقم طراز ہیں:

چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المائتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی۔ اور وہ نام یہ ہے: غلام احمد قادیانی۔

اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں ہے۔ بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ازالہ اوہام۔ص ۱۸۵)

اس عبارت میں (مرزا قادیانی کا) صاف دعوی ہے کہ میری بعثت سنہ ہجری (۱۳۰۰) پورے ہوجانے پر ہوئی تھی۔ اسی کی تائید میں آپ اپنی کتاب تریاق القلوب میں یوں لکھتے ہیں:

غلام احمد قادیانی اپنے حروف کے اعداد سے اشارہ کررہا ہے یعنی تیرہ سو کا عدد جو اس نام سے نکلتا ہے وہ بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جسکا نام تیرہ سو کا عدد پورے کرتا ہے۔ (تریاق القلوب۔ص ۱۶)

یہ عبارت اور سابقہ عبارت دونوں متفق ہیں کہ سنہ ہجری (۱۳۰۰) پورا ہو جانے کے بعد مرزا صاحب قادیانی آئے۔

اسی کی تائید میں مرزا صاحب قادیانی ایک اور مقام پر یوں فرماتے ہیں:

جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالی نے اپنے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔ اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا۔ تب خدا نے مجھے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔

(تریاق القلوب۔ص ۶۸)

اسی کی تائید ایک اور مقام پر بھی کرتے ہیں جہاں فرماتے ہیں:

میں بھی آنحضرت ﷺ کی ہجرت سے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۷۱؟)

یہ سب حوالجات بیک زبان متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی بعثت سنہ ہجری پورے ۱۳۰۰ ہونے کے بعد چودھویں صدی ہجری کے شروع میں ہوئی تھی۔

اور سنیئے: کتاب حقیقۃ الوحی میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالی کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالی کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پا چکا تھا،

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۹)

یہ عبارت صاف بتلارہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی بعثت تیرھویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدی کے اندر خاتمہ سے دس سال رہتے ہوئے ہوئی تھی۔

اور سنیے: اوسی پہلی کتاب ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اس وقت دنیا میں آئے گا جب علم قران زمین پر سے اٹھ جائے گا اور جہل شیوع پا جائے گا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں یہ اشارہ ہے

لو کان الایمان معلّقا بالثّریا لناله رجل من فارس

یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو کمال طغیان اسکا سنہ ہجری میں شروع ہوگا جو آیت

و انا علی ذھاب به لقادرون

میں بحساب جمل مخفی ہے یعنی ۱۲۷۴ھ۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۵۷)

یہ عبارت صاف کہتی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی بعثت ۱۲۷۴ھ میں ہوئی یا ہونی چاہیے تھی۔ یعنی تیرھویں صدی ختم ہونے سے پورے چھبیس سال پہلے۔ اسی کی تائید اسی کتاب کے دوسرے مقام پر فرماتے ہیں، چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اب اس تحقیق سے ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیش گوئی موجود ہے۔ قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی چودہ سو (۱۴۰۰) برس تک مدت ٹھہرائی ہے بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور آیت و انّا علی ذھاب به لقادرون (المومنون: ۱۹) جسکے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں، اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں (سلخ کی راتیں قمری مہینہ کی آخری راتوں کو کہتے ہیں جن میں چاند بالکل گم ہو جاتا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے (اور وہ یہ آیت ہے هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ۔(الصف: ۱۰) (ازالہ اوہام ص ۶۷۵)

یہ دونوں مقام متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کا زمانہ ۱۲۷۴ ہجری یعنی تیرھویں صدی کے خاتمہ سے چھبیس سال پہلے تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس وقت مرزا صاحب کے تین بیان پبلک کے سامنے ہیں۔

ا۔ سنہ ہجری پورے تیرہ سو سال ہونے پر۔

۲۔ تیرھویں صدی سے دس سال رہتے ہوئے ۱۲۹۰ ہجری میں۔

۳۔ تیرھویں صدی کے پورے ۲۶ سال رہتے ہوئے ۱۲۷۴ھ میں آپ مبعوث ہوئے ان تینوں مقامات میں تطبیق دینا مجیب صاحب کا فرض اولین ہوگا۔

ایک اور طرح سے:

مرزا صاحب اپنی عمر کی بابت لکھتے ہیں جو ناظرین کی مزید توجہ کا مقام ہے آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال (نبی) تیرہ سو پینتیس ۱۳۳۵ برس لکھتا ہے جو خدا تعالیٰ کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت فرمایا ہے (حقیقۃ الوحی: ص ۲۰۰)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دانیال نبی نے مسیح موعود (جس سے مراد مرزا صاحب قادیانی ہیں) کی عمر کا خاتمہ ۱۳۳۵ ہجری بتلایا ہے اور مرزا صاحب کا الہام بھی دانیال نبی کی تائید کرتا ہے کہ واقعی مرزا صاحب ۱۳۳۵ھ میں انتقال فرماویں گے۔

اب ہم مرزا صاحب قادیانی کے الہامی الفاظ اون کی عمر کی بابت سناتے ہیں۔ آپ کتاب تریاق القلوب میں لکھتے ہیں:

بقول مرزا صاحب، خدا فرماتا ہے:

میں (خدا) تجھے (مرزا کو) اسّی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔ (تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۳۔)

اس الہام کی خوبی اور لطافت اور خدائی علم غیب سے عدم مناسبت پر کوئی اعتراض کریں تو ہم اون کو جواب نہ دیں گے بلکہ اون کو مولانا جامی مرحوم کا شعر سنا دیں گے۔

سر مستان منطق الطیر جامی لب بند
جز سلیمانے نہ بائد فہم ایں گفتار را

یہ تو ہم بحوالہ تریاق القلوب صفحہ ۶۸ پہلے بتلا آئے ہیں کہ تیرھویں صدی ختم ہونے پر آپ کی عمر پوری چالیس سال تھی۔ پس الہام مذکور (مندرجہ تریاق القلوب۔ ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا درجہ کم سے کم ۷۵ سال لیں تو آپ کا الہام اور دانیال کے کشف میں ٹھیک مطابقت ہو جاتی ہے کیونکہ ۱۳۰۱ ہجری میں مرزا صاحب چالیس سال کے تھے تیرہ سو پینتیس ہجری میں ۷۵ سال کے جو بالکل حسب الہام (مندرجہ تریاق القلوب) طابق النعل بالنعل (عین بین) ٹھیک ہے

ہاں بڑے سے بڑا اعتراض کوئی کرسکتا ہے تو یہ کرسکتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے بتلائے ہوئے وقت سے پہلے تشریف لے گئے کیونکہ آپ کا انتقال ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا، یعنی کل نو سال پہلے۔ سو یہ کوئی اعتراض نہیں۔ اسکا جواب یہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی دنیاوی بادشاہوں اور افسروں کی طرح اپنے پروگرام کے ایسے پابند نہ تھے کہ سرمو ادھر اودھر نہ سرکیں۔ اس لئے جب آپ کا جی چاہا تشریف لے گئے، کسی کو اس پر اعتراض کرنے کا کیا حق ہے۔ سچ ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

(شاعر کہتا ہے معشوق جب وعدہ خلافی کرے تو اوس کو وعدہ خلافی نہ جانو کیونکہ اوس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ وعدہ کو پورا نہ کرے گا)

ایک اور طرح سے الہام کی سچائی:

سابقہ طریق سے تو قبل از وقت چلے جانے کا اعتراض پیدا ہوا ہے، مگر ہم مرزا صاحب قادیانی کی روح اور مرزائی دوستوں کو خوش کرنے کے لئے مرزا صاحب کی ایک اور تحریر سے آپ کی الہامی عمر ٹھیک کئے دیتے ہیں۔ آپ اپنی کتاب اعجاز احمدی صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں:

آتھم (ان کا پورا نام پادری عبداللہ آتھم ہے انہی سے مرزا صاحب نے امرتسر میں مباحثہ کیا تھا اور انہی کے حق میں پندرہ ماہ میں مرنے کی پیش گوئی کی تھی جو پندرہ ماہ سے دو سال بعد مرے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کی عمر میری عمر کے برابر تھی یعنی قریب ۶۴ سال کے۔

آتھم ۱۸۹۶ء میں فوت ہوئے تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں (رسالہ انجام آتھم۔ص ا)

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی عمر ۱۸۹۶ء میں ۶۴ سال تھی اور انتقال آپ کا ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ ۱۸۹۶ سے ۱۹۰۰ تک ۴ سال اور ۱۹۰۰ سے ۱۹۰۸ تک ۸ سال کل ۱۲ سال۔ ۱۲ کو ۶۴ میں ملانے سے ۷۶ سال ہوئے جو مرزا صاحب کے الہام مندرجہ ذیل کے قریب قریب ہے۔ بقول مرزا صاحب خدا فرماتا ہے:

میں (خدا) تجھے (مرزا کو) اسّی (۸۰) برس یا چند سال زیادہ یا اس سے کچھ کم عمر دوں گا۔ (ص ۱۳)

الحمد للہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس الہام کے مطابق اسّی (۸۰) سال سے کچھ کم عمر پا کر دار فانی سے دار بقا کو تشریف لے گئے۔

اعتراف حقیقت:

ہم سے جہاں تک ہو سکا ہم نے مرزا صاحب قادیانی کی عمر کو الہامی عمر کے قریب قریب پہنچا دیا، مگر ہمیں کھٹکا ہے کہ کوئی دوربین صاحب ہمارے اس بیان پر یوں اعتراض کریں گے کہ آپ نے جس طریق سے مرزا صاحب قادیانی کی عمر کو ٹھیک بتایا ہے اس سے نا ٹھیک رہنا ہی اچھا تھا۔ اس لئے کہ اس طرح ٹھیک ہونے سے مرزا صاحب قادیانی کے جملہ الہامات اور کشوف غلط ہوئے جاتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب اپنے نام کے اعداد پورے ۱۳۰۰ بتلاتے ہیں اور اس پر الہام اور کشف کو پیش کرتے ہیں پھر کھلے لفظوں میں تیرھویں صدی کے خاتمہ پر اپنی عمر پورے چالیس سال بتلاتے ہیں پھر دانیال نبی کے کشف اور اپنے الہام سے اپنی عمر کا خاتمہ ۱۳۳۵ھ ہجری میں فرماتے ہیں یہ سارے الہامات کس طرح متفق ہو سکتے ہیں۔

ہم بڑی سچائی سے اعتراف کرتے ہیں کہ ہم اس کے جواب سے عاجز ہیں مرزا صاحب قادیانی کا کوئی راسخ الاعتقاد مرید ہو، تو جواب دے اور مرزا صاحب کی آبرو قائم رکھنے پر (بشرائط مرقومہ) انعام ہم سے لے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵ جون ۱۹۱۷ء۔ مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۲۔ ص ۱۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوجرانوالہ میں قادیانی لیکچر

نائب سکرٹری انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

۶ مئی ۱۹۱۷ء کو شیخ محمد یوسف صاحب (سابق سورن سنگھ) قادیانی کی برات کے ساتھ منشی قاسم علی (سہ صدی) اور حافظ روشن علی صاحب تشریف لائے تھے۔ ان حضرات کے آنے پر انجمن احمدیہ گوجرانوالہ کی طرف سے لیکچروں کا انتظام کیا گیا۔ شیخ محمد یوسف صاحب کا لیکچر اسلام، سکھ ازم، آریہ مت پر تھا۔ شیخ صاحب نے لیکچر بہت عمدگی اور صفائی سے ادا کیا۔ ازاں بعد حافظ روشن علی صاحب نے اسلام پر لیکچر دے کر اسلام کی صداقت کا اظہار کیا۔ بعد دوپہر مولوی چراغ علی صاحب مبلغ انجمن احمدیہ گوجرانوالہ نے صداقت مسیح موعود پر روشنی ڈالی۔ بعدہ قاسم علی صاحب نے اسلام اور دیگر مذاہب پر لیکچر شروع کیا ہی تھا کہ شیخ نذر محمد صاحب کی فہمائش سے حافظ روشن علی صاحب نے صداقت مسیح موعود پر لیکچر شروع کر دیا۔ قریباً ساڑھے چھ بجے شام محمدی صاحبان کی طرف سے خاکسار نے بنام مستری نور حسین صاحب سے سوالات کے لئے اجازتی رقعہ منشی قاسم علی صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ منشی صاحب نے بحیثیت پریذیڈنٹ جلسہ حافظ روشن علی صاحب کو روک دیا اور ہم سے اس طرح ہم کلام ہوئے:

آپ لوگ مل کر ایک قائم مقام مقرر کر لیں جس کے سوائے دوسرے کو بولنے کی اجازت نہ ہوگی۔

ان الفاظ کو بار بار ہم لوگوں پر رعب ڈالنے کو کہتے تھے مگر ہم ایسے نہ تھے کہ رعب میں آجاتے آخری ہماری طرف سے مستری نور حسین صاحب مقرر ہوئے

اس پر مستری نور حسین نے کہا:

اخبار البدر نمبر ۲۹ جلد ۲ مورخہ ۱۴ جولائی ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۴ میں مرزا صاحب لکھتے ہیں:

جب میں نے دعوت شروع کی تو میں اکیلا تھا اور اب تین لاکھ سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھ جماعت ہے اور جو نشانات میرے لئے ظاہر ہوئے وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں اور کوئی مہینہ بغیر نشان کے نہیں گذرتا۔ مگر باوجود ان تمام علامتوں کے طالب حق کے لئے یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں، یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلا دوں اور آنحضرت ﷺ کی عظمت دنیا پر ظاہر کردوں ۔پس اگر مجھ سے کروڑوں نشان ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔

پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے ،وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود و مہدی مسعود کو کرنا چاہیے،تو پھر میں سچا۔اور اگر یہ کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا،تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں ۔ والسلام فقط غلام احمد

مذکورہ بالا تحریر میں مرزا صاحب قادیانی نے مسیح موعود کے اصلی نشانات یہ بتلائے ہیں:۔

۱۔عیسی پرستی کا ستون توڑنا۔

۲۔توحید کو پھیلا کر محمد رسول اللہ ﷺ کی عزت و شان کو کماحقہ ظاہر کرنا۔

ان دو کاموں کو اپنے مشن کی علت غائی مقرر کر کے اور اخیر پر آپ نے مرنے سے پہلے ان کاموں ۳۔ کے ہونے کا دعوی بھی کیا۔

اب زمانہ شاہد ہے کہ مرزا صاحب کو فوت ہوئے ۹ سال گذر گئے اور توحید اور تثلیث کا مقابلہ بدستور قائم ہے۔ لہذا مرزا صاحب کی خودساختہ علت غائی میں فیل ہونا مرزا صاحب قادیانی کے کذب کی بین دلیل ہے۔

جواب میں حافظ روشن علی نے کہا:

ہم نے مرزا صاحب کی صداقت کے معیار از روئے قرآن مجید قائم کئے تھے

ا: کہ مدعی نبوت کے دعوے سے پیشتر کی زندگی بطور شاہد پیش ہو سکے۔ میں نے مولوی محمد حسین بٹالوی کی شہادت مرزا صاحب کے بارہ میں بیان کر دی کہ آپ کیسے خیر خواہ اسلام تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ مدعی نبوت کی عمر کم از کم ۲۳ سال ہو اور وہ اپنے مشن کی تکمیل میں کامیاب ہو جائے۔ مرزا صاحب کا دعویٰ اظہر من الشمس ہے وہ اپنے مشن کی تکمیل میں کامیاب ہو گئے عیسیٰ پرستی کا ستون کا توڑنا عیسائیوں کا بحث میں نہ آنا ہے۔

یہ تقریر حافظ روشن علی صاحب نے ۱۵ منٹ میں ختم کی حالانکہ وقت صرف دس منٹ تھا۔ بار بار گھڑی دکھانے پر منشی قاسم علی صاحب نے کہا کہ جواب کے لئے ۱۰ منٹ نہیں۔

خاکسار نے کہا کہ آپ اپنے اشتہار کے موافق کام کریں۔ اشتہار میں فریقین کے لئے ایک گھنٹہ میں دس دس منٹ تین دفعہ لکھے ہیں، مگر آپ لوگ سنت مرزا کے ایسے پابند ہیں کہ سائل تو ۳ منٹ میں سوال کرے اور آپ تین گھنٹہ میں جواب دیں۔

بعد لمبی گفتگو کے منشی قاسم علی صاحب نے ارشاد فرمایا کہ یہ جلسہ ہمارا ہے۔ ہم جتنا وقت چاہیں دیں ہمارا اختیار ہے، آپ الگ جلسہ کریں۔

آخر احمدیوں کو ہماری طرف سے بابا احمد دین صاحب بٹ نے جواب دیا کہ آپ لوگ روپیہ دے دلا کر جلسہ بحث کرانے کے عادی ہیں ہم نہیں۔ آخر کار حافظ صاحب کی تقریر بند کرا دی گئی اور ہمیں وقت دیا گیا۔

نور حسین نے کہا:

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی سچائی کا معیار عیسیٰ پرستی کے ستون کا توڑنا اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلانا قبل از مرگ مقرر کیا تھا، جو کہ آپ کے مرنے سے آپ کے دعویٰ کو جھوٹا کر رہا ہے۔ آپ کا فرمانا کہ اس طرح تمام انبیاء فیل نظر آئیں گے بالکل جھوٹ ہے۔ کسی نبی نے مرنے سے پہلے کی شرط نہیں لگائی جو کہ مرزا صاحب نے لگائی ہے۔ آپ کا فرمانا کہ عیسائیوں کا احمدیوں سے بحث نہ کرنا عیسیٰ پرستی کے ستون کا توڑنا ہے، یہ بھی غلط ہے۔ عیسائی عیسیٰ پرستی اور تثلیث پرستی پر جمے بیٹھے ہیں اس کی تبلیغ میں دن رات مصروف ہیں۔ علاوہ اس کے مرزا صاحب قادیانی نے چونکہ قرآن مجید کا خلاف کیا ہے اور قرآن مجید کا خلاف کرنے والا مسلمان ہی نہیں رہتا چہ جائے کہ وہ مسیح موعود بن جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید جناب مسیح کو زندہ رکھتا ہے مگر مرزا صاحب اوسی کے مارنے کے درپئے ہیں بلکہ مار کر ہی چھوڑا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

لقد کفر الّذین قالوا انّ اللّٰہ ھو المسیح ابن مریم قل فمن یملك من اللہ شیئا ان اراد ان یّھلك المسیح ابن مریم و امّہ و من فی الارض جمیعا ۔ (مائدہ رکوع ۳)۔ (ترجمہ: جولوگ کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے کچھ شک نہیں یہ لوگ خدا سے منکر ہیں تو ان سے کہہ کہ اگر خدا مسیح اور اسکی ماں اور تمام جہان والوں کو ہلاک کرنا چاہے تو کیا کوئی خدا کو روک سکتا ہے؟)

۲۔ ان من اھل الکتاب الا لیؤ منّن بہ قبل موتہ

(ترجمہ (بعد نزول) تمام اہل کتاب قبل وفات مسیح، مسیح کے ساتھ ایمان لے آویں گے)

آیت نمبر ایک میں اللہ تعالی نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالی ارادہ کرے اس بات کا کہ مسیح اور اس کی ماں دونوں اور تمام جہان والوں کو ہلاک کردے الخ، جس سے ظاہر ہے کہ اس آیت کے نزول کے وقت تک مسیح مع والدہ ضرور زندہ تھے۔ اگر زندہ نہ ہوتے تو اللہ تعالی، ارادہ کرے، کا لفظ ہرگز نہ لاتا۔ ان حرف شرط ہے بعض موقعہ جب ماضی پر آتا ہے تو اوس کو مستقبل کر دیتا ہے اور ساتھ ہی اوس کے یھلك مضارع ہے۔ اس لئے اس جگہ اراد خود مضارع کے معنوں میں آیا ہے۔

آیت نمبر ۲ میں اہل کتاب کا مسیح پر قبل وفاتِ مسیح ایمان لانے کا ذکر ہے۔ اگر وہ فوت ہو چکے ہیں تو ایمان کس کی موت کے پہلے لاویں گے۔

ایک حدیث میں بھی آیا ہے ان عیسی لم یمت۔

نیز مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم عیسی فوت ہو گئے۔،

محمد رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اوس ذات پاک کی قسم ہے جس کے قبضہ میں میری جان ہے مسیح ضرور تم میں نازل ہوں گے۔

اس آیت کو ابو ہریرہ آیت ان من اھل الکتاب کے لئے شاہد بتاتے ہیں۔ قرآن مجید اور احادیث شریف سے حیات مسیح ثابت ہے اور مرزا صاحب حیات کو چھوڑ وفات کے اقراری ہیں جو کہ قرآن و حدیث کا خلاف ہے اس لئے مرزا صاحب اپنے دعوی میں فیل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ لوگ کہا کرتے ہیں کہ مسیح کی روٹی پکانے والا کون ہے۔ لہذا ہمارے مذکورہ بیان سے اوس کی روٹی پکانے کو اللہ تعالی نے آپ کی والدہ ماجدہ کو قائم اور برقرار رکھا ہے جنکی حیات مذکورہ آیت سے ظاہر ہے جس کو ضرورت ہو پڑھے ان اراد ان یهلك .. الخ

حافظ روشن علی نے کہا کہ آپ لوگوں نے جو حیات مسیح میں آیات پیش کی ہیں اور نمبرا کی بابت جو آپ نے ان کا دخول ماضی پر ہونے سے مستقبل مانا ہے یہ ٹھیک نہیں۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

ان کنت قلته اس جگہ ماضی پر ان آنے سے ماضی ہی رہتی ہے۔

دوسری جگہ ارشاد ہے:

انّما یر ید اللّٰه لیذ هب عنکم الرّ جس

تحقیق اللہ تعالی نے ارادہ کیا ہے کہ اے اہل بیت تم سے رجس کو دور کرے۔

اگر آپ کی پیش کردہ آیت سے اللہ کا ارادہ نہ کرنا ثابت ہے تو اس آیت سے بھی ویسا ہی مفہوم ہوتا ہے تو کیا اہل بیت کے پاک کرنے کا ابھی تک اللہ تعالی نے ارادہ نہیں کیا۔

نمبر۲ سے بھی حیات مسیح کسی طرح ثابت نہیں ہوسکتی قبل مو ته کی ضمیر اہل کتاب کی طرف ہے۔

مستری نور حسین کی جگہ مولوی محمد امین صاحب مدرس دینیات اسلامیہ ہائی سکول گوجرانوالہ کھڑے ہوئے اور کہا کہ حافظ روشن علی صاحب نے ان کو ماضی پر داخل ہونے سے جو غلطی کھائی ہے اوسکا دفعیہ ضروری ہے۔ ماضی پر ان داخل ہوکر ہرجگہ مستقبل نہیں ہوتا بعض جگہ ہوتا ہے چونکہ اس جگہ ماضی کے اوپر ان ہے اور ماضی کے آگے یهلك مضارع ہے اسلئے اس جگہ ضرور اراد کے معنی مستقبل کے ہیں۔ حافظ صاحب نے مغالطہ کے لئے جو آیت تطہیر کو پیش کیا ہے اوس جگہ انما حصر کیلئے ہے۔

آیت نمبر۲، ان من اهل الکتاب کی بابت مستری نور حسین صاحب نے چونکہ زیادہ بیان نہیں کیا اس لئے میں اتنا عرض کردینا ضروری سمجھتا ہوں کہ اس آیت میں اہل کتاب کا ذکر ہے اور چونکہ مسلمان بھی اہل کتاب ہیں اہل کتاب کے معنی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب والا، اس لئے ہمارے اہل کتاب میں شامل ہونے کو ضروری ہے کہ ہم بھی وفات مسیح سے پہلے آپ پر ایمان لاویں اگر نزول آیت سے پہلے جناب مسیح فوت ہو چکے تھے تو ہم بحیثیت اہل کتاب ہونے کے آپ کی وفات سے پہلے آپ پر کس طرح ایمان لا سکتے ہیں جس سے ثابت ہے کہ آپ بوقت نزول آیت جناب زندہ تھے جب اصلی مسیح زندہ ہو تو مثیل مسیح کی کیا ضرورت ہے جب اوس کا وقت ہوگا اوس کا نزول ہوگا لہذا مرزا صاحب خود ساختہ معیار کے مطابق اور خلاف ورزی قرآن حدیث کے اپنے دعوی مثیل مسیح میں فیل ہیں۔ هذا ما ظهر لي و العلم عند الله

ازاں بعد نماز مغرب کی اذان ہوگئی۔ اس لئے ہم لوگ نماز کیلئے چلے آئے اور چونکہ اہم احمدی صاحبان سے دوبارہ آنے کا وعدہ کر آئے تھے لہذا بعد نماز ہم لوگ پھر حاضر ہوئے مگر سوائے چند احمدیوں کے اور کوئی بھی صاحب نہ تھا۔ آخر ہم واپس چلے آئے۔ سنا ہے کہ حافظ روشن علی صاحب نے ہمارے چلے آنے کے بعد کچھ جواب دیا ہے۔ جواب ٹھیک ہو یا غلط، چونکہ ہم نے نہیں سنا اسلئے ہم کچھ رائے نہیں لگا سکتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵ جون ۱۹۱۷ء۔ مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۲۔ ص ۴۔۶)

مبلغین جماعت مرزائیہ

جناب مولوی عبداللطیف سیونی مدرس مدرسہ عربی احمد آباد گجرات لکھتے ہیں:

دو صاحب عبدالرحمٰن وسعید، پیران پٹن، احمد آباد گجرات میں عرصہ دو ماہ سے تبلیغ کے لئے آئے ہوئے ہیں جن کی تبلیغ تکفیر جملہ اہل اسلام و اثبات نبوت مرزا صاحب میں منحصر ہے۔ ہم اس نئی منطق کے سمجھنے سے بالکل معذور ہیں کہ چالیس کروڑ یا کم وبیش دنیا کے مسلمان کافر ہیں اور صرف قادیانی صاحبان جن کی تعداد چند نفوس سے زائد نہیں ہے، مسلمان ہیں۔

اگر یہ عقیدہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے صاحبزادہ اور ان کے متبعین کے لئے ایسا ہی ضروری ہے تو مہربانی فرما کر اس عقیدہ کو اپنے سینوں کے صندوق میں مقفل رکھیں، کیونکہ یہ عقیدہ عوام الناس کو خواہ مخواہ برانگیختہ کرنے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں آپ کا یہ کہنا کہ تمام اقطاع ہند کے علماء ہماری تحریر وتقریر کے سامنے انگشت بدنداں ، خاموش اور جواب سے بند ہیں، ایسا ہی لغو اور غلط ہے جیسا عقیدہ مذکورہ بالا، کیونکہ ہم کو خوب معلوم ہے کہ شیر پنجاب امرتسری کے مقابلہ سے قادیانی جماعت ہمیشہ بھاگتی رہی ہے۔ اور جہاں کہیں مقابلہ کیا بھی ہے تو شکست اٹھائی ہے حتی کہ جناب موصوف نے لودھیانہ کے مشہور مناظرہ میں اسی جماعت سے انعام حاصل کیا ہے۔ لیکن یہ سمجھے ہوئے تھی کہ یہاں پر ان واقعات کا جاننے والا کوئی نہیں ہے اسلئے عوام کے سامنے کہنا شروع کیا کہ ہم کو کوئی جواب نہیں دے سکتا اور ہندوستان میں بھی ہمارا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ اسی دوران منشی سید حسین علی صاحب شاہجہانی نے مجھ کو اطلاع دینے کے علاوہ مناظرہ کے لئے اصرار فرمایا۔ میں بتاریخ ۱۲ شعبان بروز یک شنبہ پیران پٹن گیا اور مبلغین صاحبان سے ملاقی ہوا۔

۱۳ شعبان بروز دوشنبہ صبح کے وقت ۸ بجے کے قریب تعین وقت کے لئے مبلغین صاحبان کی خدمت میں گیا اور اپنا عندیہ ظاہر کیا تو آپ نے بڑے زور سے لبیک کہا اور فرمایا کہ ہندوستان کے علماء تو ہم سے گفتگو کرتے ہی نہیں، بڑی خوش نصیبی ہے جو آپ گفتگو کے لئے تیار ہوئے ہیں۔

میں نے عرض کی کہ حضرت یہاں کے علماء تو آپ سے انعام لیتے ہیں۔ آخر مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے لدھیانہ میں آپ کی جماعت سے انعام حاصل کیا ہے۔

بس اس فقرہ سے آپ کی رنگت تبدیل ہوگئی۔ جب آپ کو یقین ہو گیا کہ میں مناظرہ کے لئے تیار ہوں تو حیلے بہانے کرنے شروع کئے۔ کبھی کہتے کہ پانچ آدمی ذی اثر ہم کو حفظ امن کی ضمانت دیں۔ کبھی کہتے کہ کسی بند مکان میں مناظرہ ہونا چاہیے۔ اسی طرح مختلف اقوال کہنے لگے۔

آخر اس بات پر فیصلہ ہوا کہ میں اور آپ پولیس انسپکٹر کے پاس جائیں اور ان سے انتظام کی درخواست کریں وہ یقیناً انتظام فرماویں گے اور بعد نماز ظہر جامع مسجد میں گفتگو کریں۔ اور میں ۱۱ بجے آپ کے پاس حاضر ہوں گا پولیس انسپکٹر کے پاس جانے کو تیار رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے یہاں سے لوٹ کر چند احباب کو پولیس انسپکٹر کے پاس جانے کے لئے تیار کیا اور ۱۱ بجے مبلغین صاحبان کی خدمت میں حاضر ہوا ،تو دروازہ بند تھا۔ اطلاع کرائی تو معلوم ہوا کہ آپ کی طبیعت بگڑ گئی ہے اور آپ آرام فرماتے ہیں اور اٹھانے کو منع کر دیا ہے۔ میں مجبوراً واپس لوٹا۔۱۲ بجے آدمی بھیجا تو کیفیت معلوم ہوئی اسی طرح ایک بجے ، پھر دو بجے ،آخر آپ نے ۳ بجے دروازہ کھولا تو آپ کی حالت غیر تھی۔اسہال جاری تھے۔ بخار تھا۔گاہے گاہے قئے بھی ہوتی تھی۔تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ آپ نے مناظرہ سے بچنے کے لئے جلاب لیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون

آپ نے نہایت افسوس سے بیان کیا کہ میں بیمار ہوگیا ہوں۔خیر آئندہ میں یا اور کوئی صاحب ہم میں سے ضرور پیران پٹن آئیں گے اور اس شہر کو خالی نہیں جانے دیں گے۔اور ہم ولایت میں جا کر انگریزوں کو مسلمان بنائیں گے،اور وہ یہاں آکر آپ سے مناظرہ کریں۔

میں نے عرض کیا قبلہ جب آپ کو مناظرہ کے نام سے بخار اور اسہال شروع ہوگئی ہے تو آپ کے مسلمان کیا تاب لاسکیں گے۔

(اہلحدیث امرتسر ۲۹ جون۔۶ جولائی ۱۹۱۷ء۔ ۸۔۱۵ رمضان ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۴۔۳۵۔ ص ۶۔۷)

قادیان میں زار، حال زار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل پنجاب میں قادیانی مذاکرہ کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی اس پیش گوئی کا بہت چرچہ ہے جس میں ایک مصرع یہ ہے:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار

اس پیش گوئی کو مرزا صاحب قادیانی کی امت موجودہ جنگ اور موجودہ جنگ میں زار روس کی تخت سے معزولی پر چسپاں کر رہے ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ مرزائی امت کی دونوں پارٹیاں ایک دوسرے سے بڑھ کر اس کام میں حصہ لے رہی ہیں اور خوشیاں منا رہی ہیں۔ جو لوگ اس خیال میں ہیں کہ لاہوری پارٹی والے مرزائیت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نرم ہیں، انہیں اس واقعہ پر غور کرنا چاہیے کہ اگر نرم ہوتے تو ایسے موقعہ پر خاموش رہتے۔ان کی نرمی مرزائیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے ہے۔

خیر ہم تو ان دونوں پارٹیوں کو ان معنی سے شاباش کہتے ہیں کہ باوجود باہمی سخت اختلاف کے ایک مشترک کام میں ایک دوسرے سے بڑھ کر سبقت کر رہے ہیں۔سارے مسلمان بھائیوں کو اس سے سبق حاصل کر کے مشترک کاموں میں ہمیشہ مل جانا چاہیے۔

قادیان اور لاہور کے اخباروں کے علاوہ دونوں پارٹیوں کے سرگروہوں کی طرف سے ٹریکٹ (چھوٹے چھوٹے رسالے) بھی شائع ہوئے ہیں جن میں بڑے زور سے دعوی شائع کئے گئے ہیں کہ ہمارے حضرت (مرزا) صاحب کی یہ پیش گوئی بڑی صفائی سے پوری ہوئی۔

اخبار اہل حدیث امرتسر میں آج سے پہلے بھی متعدد دفعہ اس پر مضمون لکھے گئے ہیں جن میں کافی طور پر ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ پیش گوئی موجودہ جنگ اور زار روس کے متعلق نہیں۔مگر قادیانی مشن کی دونوں پارٹیاں اپنی عادت کے اخبار اہل حدیث کے اعتراضات کی طرف تو رخ نہیں کرتیں، اپنی ہی کہے جاتی ہیں۔اس لئے آج ہم ذرہ تفصیل سے لکھتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کی یہ پیش گوئی سب سے پہلے ..۔اپریل ۱۹۰۵ء کو شائع ہوئی۔۴۔اپریل ۱۹۰۵ء کو پنجاب میں زلزلہ عظیمہ آیا تو مرزا صاحب نے اپنے ایک اشتہار مورخہ ۵۔اپریل ۱۹۰۵ء میں اس زلزلہ کو اپنا نشان بنایا اور لوگوں کو اپنی طرف بلایا۔اس کے بعد آپ نے ایک اشتہار مورخہ ۲۰۔اپریل شائع کیا جس کا نام تھا النّداء من وحی السّماء ۔یعنی زلزلہ عظیمہ کی نسبت بار دوم وحی ۔، اس کے شروع میں لکھا:

> ۹۔اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالی نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش ربا ہوگا۔

پھر ایک اشتہار دیا جس کا نام ہے ، زلزلہ کی خبر بار سوم ۔، اس کے شروع میں مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو پھر خدا تعالی نے مجھے دوسری مرتبہ زلزلہ شدیدہ کی نسبت اطلاع دی ہے.. درحقیقت یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ وہ زلزلہ اسی ملک پر آنے والا ہے جو پہلے کسی آنکھ نے نہیں دیکھا اور نہ کسی کان نے سنا اور نہ کسی دل میں گذرا۔

یہ اقتباسات صاف بتلا رہے ہیں کہ وہ زلزلہ عظیمہ یہی ہے جس کو اردو میں بھونچال کہتے ہیں یہی مرزا صاحب اوران کے الہام کنندہ کی مراد تھی۔

اسی مضمون کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصہ پنجم میں بصورت نظم شائع کیا جس کے چند ابیات یہ ہیں

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات شہر و مرغزار
آئے گا قہر خدا سے ملک پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار
یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سن جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اوس وقت باحال زار

(براہین احمدیہ۔ جلد پنجم۔ ص ۱۲۰)

پہلے شعر میں جو لفظ: آج، ہے اس کے نیچے لکھا ہے،

تاریخ امروزہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء۔

اس سے ثابت ہوا کہ یہ پیش گوئی وہی ہے جو زلزلہ عظیمہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے اردگرد آپ نے کی تھی۔

مرزا صاحب قادیانی کی عادت مبارکہ تھی کہ اپنی الہامی پیش گوئیوں کو ادھر اودھر گھمایا کرتے تھے۔ اس لئے دانش مند لوگوں نے اعتراض کیا کہ یہ پیش گوئی گول مول ہے اسکو صاف کرنا چاہیے تاکہ اس کے وقوعہ پر کسی قسم کا اختلاف نہ ہو۔ جواب میں مرزا صاحب قادیانی نے لکھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ خود سوچ لیں کہ یہ پیش گوئی گول مول کیسے ہوئی جب کہ صریح اس میں زلزلہ کا نام بھی موجود ہے، اور یہ بھی موجود ہے کہ اس میں ایک حصہ ملک کا نابود ہو جائے گا۔ اور یہ بھی موجود ہے کہ وہ میری زندگی میں آئے گا۔ اور اس کے ساتھ یہ بھی پیش گوئی ہے کہ وہ ان کے لئے نمونہ قیامت ہو گا جن پر یہ زلزلہ آئے گا۔

اگر یہ گول مول ہے تو پھر کھلی کھلی پیش گوئی کس کو کہتے ہیں۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم۔ ص ۹۰)

یہ اقتباس اپنا مضمون صاف بتلا رہا ہے کہ وہ زلزلہ موعودہ بھونچال ہو گا اور ہمارے ملک پنجاب میں ہو گا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ہو گا (بہت خوب) اسی مضمون کو اور واضح کرنے کے لئے مرزا صاحب قادیانی اسی کتاب کے صفحہ ۹۷ پر یوں رقم طراز ہیں:

اب ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی، یہ خیال سراسر غلط ہے جو محض قلت تدبر اور کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں، اور میرے ہی ملک میں، اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ اقتباس بھی اپنا مضمون بتلانے میں صاف ہے۔ ۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ عظیمہ پنجاب میں بڑا دہشت ناک تھا اس کے بعد ہی مرزا صاحب نے ایک اور سخت زلزلہ کی پیش گوئی جڑ دی تو اخباروں میں مرزا صاحب کے خلاف گورنمنٹ کو توجہ دلائی گئی کہ ان کی ایسی پیش گوئیوں سے لوگوں میں وحشت اور دہشت پیدا ہوتی ہے اس کے دفعیہ کے لئے مرزا صاحب قادیانی نے ایک مضمون لکھا جس کا نام ہے:

ضروری گذارش لایق توجہ گورنمنٹ۔

اس میں آپ نے اس الزام کا جواب دیا۔ انصاف سے ماننا پڑتا ہے کہ معقول جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> جس آنے والے زلزلہ سے میں نے دوسروں کو ڈرایا اس سے پہلے میں آپ ڈرا، اور اب تک قریباً ایک ماہ سے میرے خیمے باغ میں لگے ہوئے ہیں۔ میں واپس قادیان میں نہیں گیا کیونکہ مجھے معلوم نہیں کہ وہ وقت کب آنے والا ہے۔ میں نے اپنے مریدوں کو بھی اپنے اشتہارات میں بار بار یہی نصیحت کی کہ جس کی قدرت ہو اسے ضروری ہے کہ خیموں میں باہر جنگل میں رہے اور جو لوگ بے مقدرت ہیں وہ دعا کرتے رہیں کہ خدا ہمیں اس بلا سے بچاوے۔ پس میری نیک نیتی پر اس زیادہ گواہ کون ہوسکتا ہے کہ اسی خیال سے میں معہ اہل وعیال اور اپنی تمام جماعت کے جنگل میں پڑا ہوں اور جنگل کی گرمی کو برداشت کر رہا ہوں۔

اس حوالہ سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ اس پیش گوئی سے مرزا صاحب کی مراد یہی تھی کہ سخت بھونچال آئے گا جس سے مکانات گر جائیں گے اور تمام ملک برباد اور تباہ ہو جائے گا

اسی کی تائید مرزا صاحب قادیانی کی مندرجہ ذیل عبارت سے بھی ہوتی ہے آپ رسالہ الوصیت میں لکھتے ہیں:

> (خدا نے) پھر فرمایا بھونچال آیا، اور شدت سے آیا، زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔ (ص ۱۴)

پھر ایک مقام پر اس زلزلہ عظیمہ موعودہ کا زمانہ بھی مقرر کرنے کو فرمایا:

> خدا تعالیٰ کا ایک الہام یہ بھی ہے۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار (یعنی موسم بہار) کے دن ہوں گے اور جیسا کہ بعض الہامات سے سمجھا جاتا ہے غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا اس کے قریب (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷)

ان سارے حوالہ جات سے ثابت ہوا کہ وہ زلزلہ عظیمہ جو کبھی کسی نے نہ دیکھا، نہ سنا، نہ کسی کے دل پر گذرا جس کی شان اور کیفیت یہ ہوگی: زار بھی ہوگا تو ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس گھڑی باحال زار، وہ واقعی بھونچال ہوگا اور اسی ملک پنجاب میں ہوگا اور مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کے لئے ان کی زندگی میں ہوگا۔

اب ہم بتلاتے ہیں کہ یہ پیش گوئی کوئی قابل خوف وہراس نہیں کیونکہ یہ زلزلہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہو چکا ہے جس کو مرزا صاحب نے بھی مان لیا تھا کہ ہاں یہی ہے غور سے سنئے:

۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے قریب ایک زلزلہ آیا تھا جس میں ایک قسم کی ضرب اور گونج بھی تھی جس سے معمولی نیند والے بیدار بھی ہو گئے ہونگے۔ غرض وہ ایسا تھا کہ آج کسی کو شائد یاد بھی نہ ہو۔ مرزا صاحب نے کمال دوراندیشی سے سوچا کہ آئندہ کو خدا جانے اتنا بھی نہ ہو، اس لئے اسی پر فیصلہ کرنا مناسب ہے۔ چنانچہ آپ نے ایک اشتہار دیا جس کی سرخی تھی، زلزلہ کی پیش گوئی، اس کے شروع میں لکھا:

> اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالی نے اپنے الہام میں فرمایا تھا، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ سو الحمد للہ والمنۃ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء

یہ اقتباس بھی صاف بتلاتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا موعودہ زلزلہ عظیمہ جس کی بابت یہ مصرع تھا:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

یہ اونہی کی زندگی میں ہوکا۔ اب اس کا انتظار یا خوف کرنا، یا کسی اور واقعہ پر اس کو چسپاں کرنا خود مرزا صاحب قادیانی کے منشاء کے خلاف ہے۔ ہاں یہ امر بے شک قابل غور ہے کہ ایسا زلزلہ عظیمہ شدیدہ ہائلہ وغیرہ وغیرہ ایک معمولی زلزلہ کی صورت میں کیوں نمودار ہوا جس کی بابت یہ کہنا چاہیے کہ:

کوہ کندن وکاہ برآوردن

سو اس کا جواب بہت آسان ہے کہ یہ بھی مرزا صاحب قادیانی کی برکت ہے کہ اتنا بڑا عذاب ایک جھٹکے میں دنیا سے ٹل گیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

نوٹ: جن لوگوں کو قادیانی مباحث کا مذاق ہے اور وہ اس پیش گوئی کے متعلق قادیانی تحریروں سے لوگوں کو غلطی میں گرنے کا خطرہ محسوس کریں تو وہ اس مضمون کو اشتہار کی صورت میں چھاپ کر اجر عظیم کے مستحق ہوں۔ شکر اللہ سعیھم

(اہلحدیث امرتسر ۲۹ جون۔ ۶ جولائی ۱۹۱۷ء۔ ۸۔ ۱۵ رمضان ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۴۔ ۳۵۔ ص ۶۔ ۷)

(الفضل ۲۷ مارچ ۱۹۱۷ء میں یہ مضمون شائع ہوا:

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک عظیم الشان نشان

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

موجودہ عالمگیر جنگ اپنے واقعات و اثرات کے لحاظ سے جس صفائی کے ساتھ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی صداقت کی شہادت دے رہی ہے، وہ ہر ایک ایسے انسان کے کے لئے جس نے حضرت مسیح موعود کی وہ پیش گوئی جو آج سے کئی سال پہلے شائع ہو چکی ہے پڑھی ہو، اور موجودہ جنگ کے حالات سے آگاہی رکھتا ہو حضرت مسیح موعود کے منجانب اللہ ہونے کا ایک ایسا زبردست ثبوت ہے کہ جس کا کسی طرح انکار نہیں ہوسکتا۔

اس وقت تک اس پیش گوئی کے مختلف پہلو بڑی وضاحت کے ساتھ پورے ہو رہے تھے اور اپنی صداقت کا اعتراف ہر ایک صداقت شعار اور راستی پسند انسان سے کرا رہے تھے۔ لیکن ایک پہلو ایسا بھی تھا جس کے پورا ہونے کے متعلق فی الحال کوئی انسانی دماغ اور کوئی انسانی عقل امید نہیں رکھ سکتی تھی۔ لیکن اب دنیا دیکھ چکی ہے کہ وہ پہلو بھی کس صفائی کے ساتھ پورا ہوا ہے۔ وہ پیش گوئی جس میں موجودہ جنگ کا ہو بہو نقشہ کھینچا گیا ہے اور جس کے ایک ایک لفظ کی بڑی صفائی کے ساتھ واقعات نے تصدیق کر دی ہے یہ ہے:

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات و شہر اور مرغزار
آئے گا قہر خدا سے ملک پر اک انقلاب
(مرزا قادیانی نے لفظ خلق استعمال کیا ہے۔ ملک نہیں۔ بہاء)
اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار
اک جھپک میں یہ زمین ہو جائے گی زیر و زبر
نالیاں خوں کی چلیں گی جیسے آب رود بار
رات جو رکھتے تھے پوشاکیں برنگ یاسمن
صبح کر دے گی انہیں مثل درختان چنار
ہوش اڑ جائیں گے انساں کے پرندوں کے حواس
بھولیں گے نغموں کو اپنے سب کبوتر اور ہزار
ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی
راہ کو بھولیں گے ہو کر مست و بے خود راہوار
خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار
مضحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جنّ و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اوس وقت باحال زار
(مرزا نے لفظ: وقت نہیں ، گھڑی ، لکھا ہے ۔ بہاء)
اک نمونہ قہر کا ہو گا وہ ربانی نشان
آسماں حملے کرے گا کھینچ کر اپنی کٹار
ہاں نہ کر جلدی سے انکار اے سفیہ نا شناس
اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار
وحی حق کی بات ہے ہو کر رہے گی بے خطا
کچھ دنوں کر صبر ہو کر متقی اور بردبار

یہ اشعار صاف اور واضح طور پر بتلا رہے ہیں کہ ان میں رونما ہونے والے واقعات کی جو خبر دی گئی ہے وہ کوئی خیالی یا شاعرانہ طریق سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی کسی وحی اور الہام کے ماتحت پیش گوئی کے طور پر ہے اور وہ پیش گوئی کوئی معمولی نہیں بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اس کے متعلق فرماتے ہیں:

اس پہ ہے میری سچائی کا سبھی دار و مدار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا اس پیش گوئی کے پورا ہونے پر ہی آپ کی صداقت اور سچائی کا دار و مدار ہے۔ اس قدر اہمیت اور عظمت اس پیش گوئی کو کیوں دی گئی اور کیوں اس پر آپ کی سچائی کا سبھی دار و مدار رکھا گیا۔ اس لئے کہ اس پیش گوئی نے ایسے واضح اور کھلے طور پر پورا ہونا تھا کہ کسی کو بھی اس سے انکار کرنے کی گنجائش باقی نہ رہنی تھی اور نہ ہی کوئی حق پسند اور صداقت جو انسان اس کے صحیح اور درست ہونے میں شک لا سکتا تھا۔ چنانچہ اب جب کہ اس کے پورا ہونے کا وقت آ گیا تو دنیا نے دیکھ لیا کہ کس طرح حرف بحرف پوری ہو رہی ہے۔ ناظرین ان اشعار کے ایک ایک لفظ کو پڑھیں اور دیکھیں کہ واقعات کس صفائی سے ان کی تصدیق کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں

اک نشاں ہے آنے والا آج سے کچھ دن کے بعد
جس سے گردش کھائیں گے دیہات شہر و مرغزار

یہ شعر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو کہا گیا اور اسی زمانہ میں چھپ کر شائع ہو گیا۔ اب دیکھو کہ وہ آنے والا نشان آیا ہے یا نہیں۔ اور اگر آیا ہے تو اس سے دیہات اور شہر اور مرغزار گردش کھا گئے ہیں یا نہیں۔ اس بات کی تصدیق واقعات جنگ سے نہایت آسانی کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ جاؤ جا کر یورپ میں دیکھو کہ ان ممالک میں جہاں نار حرب شعلہ زن ہے، دیہات و شہر اور مرغزار کی کیا حالت ہے۔ بے شمار ایسے دیہات اور شہر ہیں جہاں کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے۔ اور لاتعداد ایسے مرغزار (جنگل) ہیں جہاں راکھ کے ڈھیر کے ڈھیر پڑے زبان حال سے اس شعر کی تصدیق کر رہے ہیں اور دیکھنے اور سننے والوں کے دل دہلا رہے ہیں۔ ان تمام مقامات کو جانے دو جہاں تباہی اور ہلاکت نے اپنا دامن پھیلایا ہوا ہے، صرف ایک صوبہ کی حالت پر نظر کرو جو اخبار سیلون آبزرور مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۱۵ء میں اسکے ایک نامہ نگار نے اس طرح بیان کی کہ:

> ہم بلا کسی قسم کے مبالغہ کے کہہ سکتے ہیں کہ پولینڈ سارے کا سارا اور صوبجات بالٹک اور بعض دیگر روسی اضلاع جل کر خاک سیاہ ہو گئے ہیں تاریخ میں لکھا ہے کہ نپولین کے زمانہ میں شہر ماسکو جلا دیا گیا تھا مگر جو قربانی اس وقت روسیوں نے کی تھی اس کی نسبت موجودہ قربانی صدہا درجہ زیادہ ہے .... رات کے وقت دیہات و شہر اور جنگلات (مرغزار) کے جلنے سے آسمان روشن ہو جاتا ہے۔

ان الفاظ کو پڑھنے کے بعد کیا کسی کو حضرت مسیح موعود (مرزا) کے مندرجہ بالا مصرع کے لفظ لفظ کی تصدیق کئے بغیر چارہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس سے بڑھ کر صفائی کے ساتھ کسی پیش گوئی کا پورا ہونا ممکن ہی نہیں۔ آپ نے ۱۹۰۵ء میں دیہات اور شہر اور مرغزار کی تباہی کی خبر دی ہے جس کی تصدیق ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامہ نگار اپنی چشم دید شہادت کی بنا پر ۱۹۱۵ء میں دس سال بعد ان الفاظ میں کرتا ہے :

رات کے وقت دیہات وشہر اور جنگلات (مرغزار) کے جلنے سے آسمان روشن ہو جاتا ہے۔

پس پیش گوئی کے پورا ہونے میں اس سے بڑھ کر صفائی اور وضاحت اور کیا ہو سکتی ہے۔ اسی پیش گوئی میں حضرت مسیح موعود کا ایک شعر ہے

خون سے مردوں کے کوہستان کے آب رواں
سرخ ہو جائیں گے جیسے ہو شراب انجبار

یہ شعر بھی جس وضاحت کے ساتھ پورا ہو رہا ہے اس سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ تاہم ایک روسی نامہ نگار ہنری سین نے جو نقشہ کھینچا ہے اس میں سے چند الفاظ ہم ذیل میں نقل کرتے ہیں :

جنگ نے اپنے آہنی قدم سے پولینڈ کو کچل دیا ہے جو بہادر البرٹ (شاہ بلجئم) کے ملک سے سات گنا بڑا ہے تلوار نے اس بدقسمت ملک کے دریاؤں کو خون سے بھر دیا ہے

کیا ان الفاظ کے پڑھنے کے بعد بھی کسی کو اس پیش گوئی کی صداقت میں شبہ ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح ہم اس پیش گوئی کے ہر ایک شعر کے مطابق موجودہ جنگ کے حالات و واقعات بتا سکتے ہیں لیکن ہمیں امید ہے کہ واقعات اس صفائی کے ساتھ رونما ہو رہے ہیں اور پیش گوئی کے ایک ایک لفظ پر ایسے منطبق ہو رہے ہیں کہ ان لوگوں کے علاوہ جو خود میدان جنگ میں مشغول پیکار ہیں ہر ایک وہ انسان بھی جو جنگ کی اخبار پڑھتا یا سنتا ہے ان کی تصدیق کرنے پر آمادہ اور تیار ہو گا۔ اس لئے ہم ایسے لوگوں کی خدمت میں صرف اس قدر التماس کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ وہ حق اور صداقت کی خاطر جنگ کے واقعات اس پیش گوئی کو سامنے رکھ کر پڑھیں اور سچے دل سے اس کی تصدیق کرتے ہوئے خدا تعالی کے اس برگزیدہ انسان کو قبول کر لیں جس کی سچائی کا خدا تعالی نے اس پیش گوئی کے پورا ہونے پر مدار رکھا تھا۔......

(الفضل قادیان ۲۷ مارچ ۱۹۱۷ء ص ۳۔۴)

ادھر مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کہتے ہیں :

....ابھی خدا تعالی نے ایک تازہ نشان دکھایا ہے اس سے پتہ لگتا ہے کہ انبیاء کے کلام بھی کیسے عظیم الشان نشان ہوتے ہیں اور ان کی باتیں خواہ وہ الہام بھی نہ ہوں تو بھی جو انکی زبان اور قلم پر جاری ہو جاوے وہ خدا تعالی ہی کی طرف سے ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے ایک نظم لکھی تھی اس میں نہایت درد ناک طریق سے موجودہ جنگ کا نقشہ کھینچتے ہوئے یہ بھی لکھا تھا کہ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمحل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی با حال زار

زار، روس کا بادشاہ تھا۔ اس کے متعلق آپ نے بتایا تھا کہ وہ ایک سخت مصیبت میں مبتلا ہو گا۔ یہ پیش گوئی جس وقت کی گئی اسی وقت اس شعر پر کہ

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے لکھ دیا تھا کہ:

خدا تعالیٰ کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہو گا جو نمونہ قیامت ہو گا۔ بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیے جس کی طرف اذا زلزلت الارض زلزالھا اشارہ کرتی ہے لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا۔ ممکن ہے یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو، جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانہ نے نہ دیکھی ہو، اور جانوروں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔ ہاں اگر ایسا فوق العادت نشان ظاہر نہ ہو اور لوگ کھلے طور پر اپنی اصلاح بھی نہ کریں تو اس صورت میں میں کاذب ٹھہروں گا۔

اس عبارت میں صاف طور پر آپ نے بتلایا ہے کہ یہ وحی کے ماتحت پیش گوئی ہے اگرچہ آپ نے وہ وحی نہیں بتلائی لیکن اس کی تفصیل ان اشعار میں نہایت واضح طور پر کر دی تھی جو حرف بحرف پوری ہو رہی ہے (الفضل۔ ۲۷ مارچ ۱۹۱۷ء ص ۸ مرزا محمود کا خطبہ جمعہ ۲۳ مارچ ۱۹۱۷ء)

(الفضل قادیان ۲۸۔ اپریل ۱۹۱۷ء، عذرات نامعقول ص ۳۔۴ پر لکھا ہے:

.... مولوی ثناء اللہ جس کا دن رات کا کام ہی یہی ہے کہ اپنی پوری طاقت اور ہمت سلسلہ احمدیہ کے خلاف صرف کر دے وہ اس کے خلاف ایک کالم سے زیادہ کچھ نہیں لکھ سکا حالانکہ وہ ہر اخبار میں کم از کم ایک دو صفحے ضرور ہمارے متعلق لکھنے کی کوشش کرتا ہے خواہ وہ کیسے ہی نامعقولیت سے پر کیوں نہ ہوں۔ اور اس ایک کالم میں بھی جو کچھ اس نے لکھا ہے اس کا لب لباب اسی کے الفاظ میں یہ ہے کہ:

یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار

یہ شعر اور اس کے آگے پیچھے کے شعر صاف بتلا رہے ہیں کہ وہ وقت جس میں زار کی حالت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ نقشہ دکھایا ہے وہ زلزلہ (بھونچال) کا ہوگا جو ابھی تک نہیں آیا اور زار اپنی زاریت کے عہدہ سے ہمیشہ کے لئے برطرف ہوگیا بلکہ روس میں ہمیشہ کے لئے یہ عہدہ معدوم ہوگیا۔ اس سے اگر ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ قادیانی نبی کی پیش گوئی غلط ہوگئی کیونکہ اس (زلزلہ) کے آنے سے پہلے ہی زار معدوم ہوگیا۔

مطلب یہ کہ چونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے زلزلہ، کے آنے کی پیش گوئی کی تھی جو ابھی تک نہیں آیا اس لئے گو: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار، والی بات پوری ہوگئی ہے تو بھی پیش گوئی غلط ہوگئی۔ گویا اگر، زلزلہ، کا لفظ نہ ہوتا تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اس کے پورا ہونے میں کوئی شک و شبہ نہ تھا۔ لیکن چونکہ زلزلہ ابھی تک آیا نہیں جو زار کی حالت زار میں ہونے سے پہلے آنا چاہیے تھا اس لئے وہ اس پیش گوئی کو درست قرار دینے کے لئے تیار نہیں۔

اس کے متعلق اب یہ دیکھنا ہے کہ کیا زلزلہ سے مراد بھونچال ہی ہوتا ہے یا کچھ اور بھی۔ قرآن کریم سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ لڑائی اور جنگ کے لئے بھی استعمال کیا گیا ہے۔ چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے هنا لك ابتلى المو منو ن و زلزلوا زلزا لًا شد یداً اس جگہ مومنوں کو آزمایا گیا اور بڑی سختی کے ساتھ ہلائے گئے۔ یہ جنگ احزاب کے متعلق ہے۔ اب کیا کوئی شخص جو قرآن کریم کو خدا تعالی کا کلام سمجھتا ہو یہ کہہ سکتا ہے کہ زلزلہ بھونچال ہی کو کہتے ہیں۔ اور باوجود اس عظیم الشان جنگ کو دیکھنے کے کہتا ہو کہ ابھی تک وہ زلزلہ نہیں آیا، جس کی خبر، قادیانی نبی، نے دی تھی۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ وہ قرآن کریم کے سمجھنے سے ہی عاری ہے تو پھر کیا اس نے اسی شعر کے متعلق اسی صفحہ پر جہاں یہ شعر درج ہے حضرت مسیح موعود کا یہ نوٹ نہیں پڑھا کہ: خدا تعالی کی وحی میں زلزلہ کا بار بار لفظ ہے اور فرمایا کہ ایسا زلزلہ ہوگا جو نمونہ قیامت ہوگا بلکہ قیامت کا زلزلہ اس کو کہنا چاہیے جس کی طرف سورہ اذا زلز لت ا لا ر ض زلزالها اشارہ کرتی ہے لیکن میں ابھی تک اس زلزلہ کے لفظ کو قطعی یقین کے ساتھ ظاہر پر جما نہیں سکتا ممکن ہے کہ یہ معمولی زلزلہ نہ ہو بلکہ کوئی اور شدید آفت ہو جو قیامت کا نظارہ دکھلاوے جس کی نظیر کبھی اس زمانے نے نہ دیکھی ہو اور جانوروں اور عمارتوں پر سخت تباہی آوے۔

اس عبارت کے ہوتے ہوئے زلزلہ سے مراد بھونچال لینا اگر دل اور کان اور آنکھوں پر پردہ پڑنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اور کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے کہ ایسا کہنے والے کے پاس سوائے ایک بے ہودہ بات پیش کر دینے کے اور کوئی ایسی وجہ نہیں ہے جس سے زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار کے پورا ہونے کا انکار کرسکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس شخص کا حال ہے جسکا دن رات کام ہی یہی ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے خلاف عوام الناس کو دھوکہ دینے اور غلط فہمیوں میں مبتلا کرنے کی کوشش کرتا رہے۔

اس کے علاوہ سراج الاخبار نے بھی یہی بات پیش کی ہے کہ اس پیش گوئی میں زلزلہ کی خبر دی ہے جو ابھی تک نہیں آیا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ: موجودہ جنگ کی نسبت ان اشعار کو چسپاں کرنے سے زار روس کا حال زار بتانا گویا اتحادیوں کی کمزوری دکھانا ہے جنکے حلفاء میں سے زار روس بھی ہے حالانکہ برطانوی رعایا میں داخل ہوکر ایسا خیال کرنا حکومت وقت کی بدخواہی میں داخل ہے اور یہ تاویل کہ یہ زار روس کی شخصیت کے متعلق ہے سلطنت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، ایک بے ہودہ تاویل ہے کیونکہ اس صورت میں اس کو زار کے لقب سے تعبیر کرنا جائز نہیں ہوسکتا بلکہ نکولس ثانی سے تعبیر کرنا چاہیے تھا۔ زار کا لقب ساتھ رکھ کر اس کی حالت زار بتانا گویا سلطنت روس کی کمزوری بیان کرنا ہے جو واقعات اور ہمارے خیالات کے منافی ہے۔

یہ بات جس قدر لغو اور بے ہودہ ہے اس کے متعلق ہمیں کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں...)

چیستان مرزا کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۵ جون میں ایک مضمون بعنوان، چیستان مرزا، لکھا تھا جس کے جواب کے لئے بتفصیل ذیل انعام مقرر تھا:

لاہوری پارٹی کے سرگروہ خود لکھیں یا ان کا کوئی ماتحت لکھے جس پر وہ دستخط کر دیں تو بعد فیصلہ اس کو سو روپیہ انعام، قادیانی پارٹی کے سرگروہ خود لکھیں یا ان کا کوئی ماتحت لکھے جس پر ان کے دستخط ہوں تو بعد فیصلہ ان کو دو سو روپیہ انعام۔

اس طلاع کی میعاد پندرہ روزہ تھی۔ براہ راست تو کوئی اطلاع نہیں آئی البتہ پیغام صلح لاہور مجریہ ۲۴۔۲۷ جون میں ایک جوابی مضمون نکلا ہے مگر راقم مضمون اپنے مضمون کو خود انعامی وقعت کے لائق نہیں سمجھتا۔ اس لئے اس نے نہ منصفوں کا تقرر کیا، نہ ہم سے انصاف کا تقاضا کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اس مضمون کو دیکھ کر اپنے مضمون پر اور زیادہ متیقن ہو گئے ہیں، اس لئے ہم مجیب صاحب کو اطلاع دیتے ہیں کہ اگر وہ اپنے مضمون کو واقعی ہمارا جواب جانتے ہیں تو ہماری پیش کردہ تجویز کے مطابق منصف مان کر فیصلہ کرا دیں۔ ہم اس مضمون کی عزت افزائی میں آپ کو بھی بجائے سو روپیہ کے دو سو روپیہ نذر کریں گے۔ ہمیں یہ حوصلہ اس لئے ہوا ہے کہ ہم آپ کے اس مضمون کو اپنی تائید سمجھتے ہیں نہ کہ تردید۔ کیا پیغام کمپنی راقم مضمون کو آمادہ کرے گی؟

آپ کا یہ کہنا کہ منصف کے فیصلہ کا اثر انسان کے مذہب پر نہیں ہو سکتا اگر یہ صحیح ہے تو شملہ کے فیصلہ کو جو آپ کی دونوں پارٹیوں کے مباحثہ میں شیخ محمد عمر صاحب وکیل نے کیا ہے کیوں ... بڑے زور سے شائع کر رہے ہیں۔

اگر چہ اعتقاد فریقین پر اس کا اثر نہیں ہوتا مگر ایک حد تک فریقین میں نزاع تو ختم یا بند ہو جاتی ہے۔ ورنہ آپ کی لاہوری پارٹی بمقابلہ قادیانی کے کیوں منصفوں کے تقرر پر زور دیتی ہے۔ ہاں آپ کا یہ قول عجیب ہے کہ:

> مولوی ثناء اللہ کے پاس اگر کوئی ہتھیار بطلان مسیح موعود کو ثابت کرنے کے لئے ہے، تو وہ میدان میں نکلے اور اصولی طور پر دلائل سے کام لے کر امور متنازعہ کا فیصلہ کرے۔
>
> مسئلہ حیات و وفاۃ مسیح، آمد مسیح موعود اور اس کے دلائل۔ یہ وہ باتیں ہیں جن پر ہر ایک صاحب انسان کو غور اور فکر کرنا چاہیے۔ اپنی عمر کے بیان کرنے میں اگر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کہیں غلطی بھی کی ہو جو بفضلہ تعالیٰ مولوی ثناء اللہ کے نقل کردہ بیانات میں ہرگز نہیں کی تو اس میں کیا ہرج ہے اور اس سے آپ کے اصل دعاوی کہاں غلط ثابت ہو جاتے ہیں۔ یہ تخمینے تو اندازاً ہوا کرتے ہیں۔ نہ کہیں مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنی تاریخ پیدائش لکھی، نہ الہاماً اپنی عمر کو بیان کیا۔ مولوی فاضل کا ان باتوں کے پیچھے پڑنا اپنے کذب کا خود ہی ثبوت دینا ہے۔ کیا وہ اس کا جواب دے گا؟ (پیغام صلح لاہور ۲۷ جون ۱۹۱۷ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آج تک وفات و حیات مسیح پر مباحثہ نہیں ہوا۔ کیا رام پور میں نواب صاحب کے سامنے آپ کی جماعت کے زبدۃ الاخوان جمع نہ تھے۔ وہاں کس مسئلہ پر بحث ہوئی تھی، اور باقی مسائل میں بحث کرنے سے کون بھاگا تھا؟ کیا امرتسر میں گذشتہ سال وفات و حیات وغیرہ پر بحث نہ ہوئی تھی۔ پھر کیا ہوا تھا؟ رسالہ موجود ہے۔ اب بھی اگر آپ لوگوں کو شوق ہے تو ادھر سے بھی انکار نہیں۔ دن اور مکان وغیرہ مقرر کیجئے ہم حاضر ہیں۔ آپ اپنے مسیح موعود کی صداقت کے لئے دلائل دیجئے گا۔ ہم جس مقدمہ دلیل پر چاہیں گے بحث کر کے مطلوب کی طرف آسان راہ نکال لیں گے۔ انشاءاللہ۔

آپ لوگوں کو یہ بھی معلوم نہیں کہ قادیانی مباحثہ میں وفات مسیح کو اگر کچھ دخل ہے تو صرف اتنا کہ ان کی دلیل کا ایک مقدمہ ہے۔ دنیا میں کوئی اہل علم نہ ہوگا جو اپنے مخاطب کو کہے کہ آ میری دلیل کے مقدمہ پر بحث کر۔

افسوس ایسے لوگ مرزائی فرقہ میں بتعلیم مرزا قادیانی بہت سے ہیں جو اپنی دلیل کے مقدمہ کو مقصد بنا کر بحث کے لئے پیش کرتے ہیں

فما لھئو لاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثاً

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۲۔۲۹ رمضان ۱۳۳۵ھ۔ ۱۳۔۲۰ جولائی ۱۹۱۷ء ج ۱۴ نمبر ۳۶۔۳۷ ص ۴)

مرزائی انصاف

جناب محمد اسماعیل زرگر جہلمی لکھتے ہیں:

مرزائی بے انصافی کا ثبوت ان کی کتاب پیغام صلح کے صفحہ ۱۱ کی رو سے دکھاتا ہوں غور سے سنئے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

پس یہی ایک دلیل ان کی سچائی کے لئے کافی ہوگی کیونکہ اگر وہ خدا کی طرف سے نہ ہوتے تو یہ قبولیت کروڑہا لوگوں کے دلوں میں نہ پھیلتی۔ خدا اپنے مقبول بندوں کی عزت دوسروں کو ہرگز نہیں دیتا۔ اور اگر کوئی کاذب ان کی کرسی پر بیٹھنا چاہے تو جلد تباہ اور ہلاک ہو جاتا ہے۔ اسی بنا پر ہم وید کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اسکے رشیوں کو بزرگ اور مقدس جانتے ہیں۔ اگرچہ ہم نے وید میں پتھر کی پرستش کا ذکر تو کہیں نہ پڑھا، لیکن بلا شبہ اگنی، وایو اور جل اور چاند، سورج وغیرہ کی پرستش سے وید بھرا ہوا ہے۔ اور کسی شرتی میں ان چیزوں کی پرستش کی ممانعت نہیں۔ اب اس کا فیصلہ کون کرے کہ دوسرے تمام قدیمی فرقے ہندوؤں کے جھوٹے ہیں اور صرف نیا فرقہ آریوں کا سچا ہے۔ اور جو لوگ وید کے حوالہ سے ان چیزوں کی پرستش کا وید میں صریح ذکر دیکھتے ہیں اور ان کے ہاتھ میں پختہ دلیل ہے اور یہ کہنا کہ یہ سب پرمیشور کے نام ہیں ہنوز یہ ایک دعوی ہے جو ابھی صفائی سے طے نہیں ہوا۔ اگر ہو جاتا تو کچھ وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ بڑے بڑے پنڈت بنارس اور دوسرے شہروں کے ہندوؤں نے آریوں کے عقیدوں کو قبول نہ کیا باوجودیکہ تیس پینتیس برس کی کوشش کے بہت ہی کم ہندوؤں نے آریہ مذہب اختیار کیا ہے۔ اور بمقابلہ سناتن دھرم اور دوسرے ہندوؤں کے فرقوں کے آریہ مذہب والے اس قدر تھوڑے ہیں کہ گویا کچھ بھی نہیں۔ اور نہ ان کا دوسرے ہندو فرقوں پر کوئی وسیع اثر ہے۔ ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے، یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی شرافت اس کو قبول نہیں کرتی۔ لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید ہی کی تعلیم ہے۔ بلکہ ہماری نیک نیتی زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ اور چونکہ وید پر ہزار ہا برس گذر گئے ہیں اس لئے ممکن ہے کہ مختلف زمانوں میں بعض وید کے بھاشکاروں نے کئی قسم کی کمی بیشی کی ہوگی۔ پس ہمارے لئے وید کی سچائی کی یہی ایک دلیل کافی ہے کہ آریہ ورت کے کئی کروڑ آدمی ہزار ہا برسوں سے اس کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور ممکن نہیں کہ یہ عزت کسی ایسے کلام کو دی جائے جو کسی مفتری کا کلام ہو۔ (کتاب پیغام صلح۔ ص ۱۱)

عبارت مذکورہ بالا سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، آریہ کے مقابلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سناتن دھرم اور دوسرے ہندو فرقوں کو اس لئے فوقیت دیتے ہیں اور وید کو خدا کا کلام مانتے ہیں اوران رشیوں کو بزرگ مقدس جانتے ہیں کہ ان کا گروہ یا انبوہ خلائق آریہ صاحبان سے بدر جہا زیادہ ہے۔اور شروع سے آریہ ورت کے کروڑ ہا آدمی ہزار ہا برس سے اس کو یعنی وید کو خدا کا کلام مانتے رہے ہیں۔قلیل عرصہ سے انہوں (آریوں) نے اپنی بھجن منڈلی علیحدہ کر لی ہے۔،

اگر سچائی کی شناخت کے واسطے آپ کے حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے یہی میزان تجویز کیا ہم بھی اسی ترازو کے ایک پلہ پر آپ کو ایک پلہ پر باقی تمام قدیمی فرقوں مسلمانوں کو وزن میں لاتے ہیں۔ پس یہی ایک دلیل مرزا غلام احمد صاحب کے مریدوں کے سامنے باقی تمام برادران اسلام کی سچائی کے لئے کافی ہے۔ کیونکہ جو بات خدا کی طرف سے نہ ہو، اس کی قبولیت کروڑ ہا لوگوں کے دلوں میں اتنی مدت سے کس طرح سمائی ہوئی چلی آتی ہے۔اسی بنا پر ہم پہلے محقق مفسروں اور قرون اولی کے عامہ مسلمین اور زمانہ حال کے بزرگوں کی رائے نیک کو صائب جان کر قرآن مجید کے جو معنی شروع سے ہوتے آئے ہیں معتبر جانتے ہیں کیونکہ جس طرح سناتن دھرم وغیرہ ہندو فرقوں کے روبرو آریوں کی تعداد میں بہت کمی ہے اسی طرح بحثیت مجموعی آپ کے مریدوں کی گنتی بھی ماش کے دانہ کی سفیدی والی مثال ہے، بلکہ اس سے بھی کم۔کیا مرزائی صاحبان مرزا صاحب کی اس تحریر پر غور کریں گے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۰۷ء۔ ۷ شوال ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۸۔ ص ۵)

فاروق قادیان اور آریہ گزٹ لاہور

آریہ گزٹ لکھتا ہے:

ڈیرہ غازی خان میں مسلمانوں کے قادیانی فرقہ اور مولوی ثناء اللہ کے درمیان کچھ جھڑپ ہوئی تھی جس کی رپورٹ فاروق قادیان کے ۲۱۔۲۸ جون کے شمارہ میں شائع ہوئی ہے۔مولوی ثناء اللہ نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ سچے نبی کی پیش گوئی انہی الفاظ میں پوری ہوا کرتی ہے جن میں نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں، اور چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بے شمار پیش گوئیاں اسی طرح پوری نہیں ہوئیں لہذا وہ سچے نبی نہیں۔

اس کے جواب میں فاروق میں لکھا گیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بھی کئی پیشین گوئیاں انہیں کے الفاظ میں پوری نہیں ہوئیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ کون نہیں جانتا کہ کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ قیصر و کسریٰ کے خزانوں کی چابیاں مجھے دی گئیں۔ حالانکہ کوئی چابیاں آپ کو نہ دی گئیں۔

اسی طرح آپ نے اپنی ازواج مطہرات سے فرمایا کہ میرے وصال کے بعد تم میں سے مجھے سب سے پہلے ملنے والی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے، مگر پہلے فوت ہونے والی وہ نہ تھی جس کے ہاتھ خود آنحضرت ﷺ کے سامنے ناپنے سے سب سے لمبے نکلے تھے اور قرار پایا تھا کہ وہی پہلے فوت ہوگی۔

اسی طرح اور بھی کئی پیشین گوئیوں کے متعلق لکھا ہے جو غلط ثابت ہوئیں۔

قادیانیوں نے بات پتے کی کہی ہے اور حضرت محمد (ﷺ) کی پیش گوئیوں کے غلط ہونے کی اچھی مثالیں دی ہیں۔ امید ہے کہ اب دوسری پارٹی والے سچے نبی کے لئے کوئی اور حجت نکالیں گے۔ (آریہ گزٹ ۱۹ جولائی ص ۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ آریہ گزٹ کی رپورٹ پر تبصرہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں:

مثل مشہور ہے کسی کبڑی سے کسی نے پوچھا کہ تو چاہتی ہے کہ تیرا کبڑہ پن اچھا ہو جائے یا باقی عورتیں بھی کبڑی ہوں۔

اس نے کہا میں چاہتی ہوں کہ باقی بھی کبڑی ہوں تاکہ میں بھی ان کو اسی طرح مخول کروں جیسی وہ مجھے کرتی ہیں۔

یہی حال ہماری قادیانی جماعت کا ہے۔ مرزا صاحب کی پیشین گوئیاں غلط ہونے پر یہ جواب نہیں دے سکتی کہ صحیح ہوئی ہیں کیونکہ عربی کا مشہور مصرع کیسے غلط ہو:

لن یصلح العطّار ما افسد الدھر

البتہ ان کی کوشش یہ ہوتی ہے کہ اور نبیوں پر بھی یہ اعتراض ہو، تاکہ مسلمان خاموش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہیں۔ مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ (بفرض محال) مسلمان کسی نبی کی پیش گوئی کے غلط ہونے پر خاموش ہو رہیں گے، لیکن آریہ اور دیگر مخالفین تو اور بھڑکیں گے۔ چنانچہ وہی ہوا کہ آج آریہ گزٹ کو وہی سوجھی جو اس کا حق تھا کہ اس نے نبوت محمدیہ کی تکذیب پر بغلیں بجائیں۔ اس لئے ہم آریہ گزٹ کی معرفت قادیانی پارٹی کو، یا جو بھی اس بات کا قائل ہو کہ آنحضرت ﷺ کو کوئی پیش گوئی غلط ہوئی، نوٹس دیتے ہیں کہ ایسی پیشگوئیوں کو ذرہ تفصیل سے مع صحیح حوالہ کے نقل کریں۔ اگر غلط ہوں گی تو فی پیش گوئی یک صد روپیہ ہم انعام دیں گے۔ اس کے فیصلہ کے لئے کوئی غیر مسلم مسلّمہ منصف ہوگا۔

آریہ گزٹ، اگر کوشش کر کے قادیانیوں کو اس فیصلہ پر آمادہ کرے گا تو فی سینکڑہ دس روپیہ کمیشن کا حق دار وہ بھی ہوگا۔ یعنی جتنے سو قادیانی لیں گے، اتنے ہی دہاکے آریہ گزٹ کو بطور کمیشن ملیں گے۔

چونکہ فریق ثانی مدعی ہے اسلئے ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم ان پیش گوئیوں پر بحث کریں فریق مدعی نے جن کی طرف اشارہ کیا ہے ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ خود ان حدیثوں میں ایسے لفظ ملیں گے جو اپنے معنی کے لحاظ سے قادیانی دعوی کی تردید کریں گے مگر چونکہ ہمارا منشاء ہے کہ قادیانی پارٹی کسی طرح میدان میں آوے اس لئے ہم ابھی ان الفاظ کو محفوظ رکھتے ہیں

آریہ گزٹ اگر اپنی کمیشن کم سمجھے تو شکایت پہنچنے پر بڑھائی بھی جاسکتی ہے۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۱۷ء۔ ۱۴ شوال ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۹ ء ص ۲۔۳)

مرزا صاحب کے حق میں پیش گوئیاں

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مولانا شیر اسلام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ نے مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کو تمام عمر ناراض رکھا، ان کی امت کو بھی آپ خوشی کا دن دیکھنے نہیں دیتے۔

اس (مرزا قادیانی) نے پیش گوئی کی کہ آپ اس کی پیش گوئیوں کی تحقیق کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے کبھی قادیان نہ جاویں گے، تو آپ قصداً قادیان جا پہنچے تا کہ اسکی ایک یہ پیش گوئی بھی جھوٹی ہو جائے، اوراس کو میدان میں طلب کرنے لگ گئے۔

(وہ تو اچھا ہوا) کہ وہ گھر سے نہ بھاگ نکلا، ورنہ آپ خدا جانے اس کی کتنی پیش گوئیاں غلط کر دیتے۔ تنگ آ کر اس نے آپ کی موت کے لئے دعا کی، تو اس میں بھی وہ آپ کی دعا سے کامیاب نہ ہوا۔

اس کی امت بے چاری نے کب یہ دن دیکھا تھا کہ کسی پیش گوئی کے صاف صاف پورا ہونے پر خوشی کرتی۔ اس کی تو تاویلات کرتے کرتے کمر ٹوٹ گئی۔

کچھ دنوں سے جو اس معاملہ میں دونوں پارٹیوں نے سر ملا کر، زار بحالت زار، کا راگ شروع کیا تو ابھی الاپا ہی جا رہا تھا کہ آپ نے اس کا گلا گھونٹ دیا۔ یعنی اخبار اہل حدیث ۲۹ جون و ۶ جولائی ۱۹۱۷ء میں ان کی عید، محرم کر دی۔

کیا جس کو خدا لڑکا نہیں دیتا، وہ لڑکی کی خوشی نہیں کر لیا کرتا۔ بلکہ ایک لا ولد نے تو اپنے بیل کی شادی کر کے دل کے ارمان نکال لئے تھے۔ اگر مرزائی صاحبان اپنا دل خوش کرنے کے لئے کوئی صورت پیدا کر لیں تو کیا مضائقہ ہے۔ ایسی باتوں سے مرزا صاحب کی پیغمبری ثابت ہو یا نہ ہو، آپ کا بھی کیا حرج؟

مولانا! معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کی تردید کا کافی ملکہ حاصل ہے۔ اگر آپ اس فن میں ایسے ہی ماہر ہیں اور ایسے شخص کی پیش گوئیوں کو جھوٹا ثابت کر سکتے ہیں جس کا قدم اس جگہ ہے جہاں کل بلندیاں ختم ہوتی ہیں (مرزا صاحب کا دعویٰ ہے قدمی هذه على منارة ختم عليها كل رفعة۔ خطبہ الہامیہ۔ راقم مضمون کا اشارہ اسی طرف ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) (سر تو خدا جانے کہاں ہے) تو آپ مرد میدان بنیں اور ایک ایسے مسلمان کی پیش گوئیوں کی تردید کر دیں جس نے ایک فٹ نہیں، ایک انچ بھی بلندی کا دعویٰ نہیں کیا (ایسے مومن کی پیش گوئی کو کون رد کرے جس نے اپنے درجہ سے بلندی کا دعویٰ ہی نہیں کیا۔ ردّ تو اس کا ہوتا ہے جو سر بلندی کرے۔ کیا آپ نے نہیں سنا: خوشہ چوں سر بر کشد تیغش زنند۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور اگر آپ کر دیں گے تو فی پیش گوئی پانچ روپئے انعام اس غریب سے لیں۔

مولوی ابوالحسن صاحب ساکن پنجگراں ضلع سیالکوٹ اپنی کتاب بجلی آسمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں، جو پنجابی نظم میں ہے اور ۱۹۰۶ء کی مطبوعہ ہے، مرزا صاحب کے حق میں مندرجہ ذیل پیش گوئیاں کرتے ہیں۔ جو بالکل صحیح نکلیں:

۱۔ مرزا صاحب حج نہ کر سکیں گے۔

۲۔ مرزا صاحب مدینہ منورہ میں نہیں پہنچیں گے۔

یہ دو پیش گوئیاں تو حرف بحرف صحیح نکلیں

عرض خدمت میں یہ ہے کہ اگر دنیا میں کہیں بھونچال آ جاوے، زور کی بارش ہو جاوے، کوئی پادری صاحب یا مولوی صاحب فوت ہو جاویں، یا مرزا صاحب کے متخاصمین میں سے کسی کو زمین مل جاوے، یا کسی سے صرفی ونحوی غلطی ہو جاوے، یا بخار یا زکام کسی کو تکلیف دے، اور مرزائی صاحبان اس پر مرزا صاحب قادیانی کی کوئی پیش گوئی چسپاں کر کے بغلیں بجاویں، تو ہمیں ان کے حال پر رحم کھانا چاہیے کیونکہ ان کی حالت قابل رحم ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کے دعووں کو سن کر کہ

یہ بات میری زندگی میں نہ ہو تو میں جھوٹا،

وہ بات میری زندگی میں نہ ہو جائے تو میں جھوٹا

بے چارے سیدھے سادھے مسلمان ایمان تو لے آئے مگر چونکہ مرزا صاحب (مسیح موعود) قبل از وقت دنیا سے چلے گئے اور وعدے دھرے کے دھرے رہ گئے، تو ان بے چاروں کو نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ بقول شخصے کہ

سانپ کے منہ میں چھپکلی، کھائے تو کوڑھی چھوڑے تو کلنکی۔

اگر کوئی مرزائی صاحب ان پیش گوئیوں کو جو رسالہ بجلی آسمانی میں مذکور ہیں، جھوٹا ثابت کر دیں تو مستحق انعام ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۱۷ء۔ ۱۴ شوال ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۳۹ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زار حالت زار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۹ جون ۱۹۱۷ء میں ہم نے ایک مضمون لکھا تھا جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس پیش گوئی پر مفصل بحث کی گئی ہے جس میں ایک مصرع یہ ہے:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

بحوالہ جات مرزا صاحب قادیانی، ہم نے ثابت کر دیا تھا کہ جس پیش گوئی پر زور دیا جاتا ہے اس سے مراد بھونچال ہے اور مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے سامنے آنے والا تھا۔ بلکہ بحوالہ مرزا صاحب قادیانی وہ (بھونچال) آ بھی چکا۔

اس مضمون میں ہم نے کسی قسم کے دھوکے یا فریب یا غلط بیانی سے کام نہیں لیا، بلکہ مرزا صاحب قادیانی کے اصلی الفاظ سامنے رکھے تھے جیسی ہماری عادت ہے۔ کیونکہ ہمارا خیال ہے جس کا ثبوت بھی ہم رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے کسی بیرونی دلیل نہیں ضرورت نہیں خود ان کی تحریرات ہی کافی ہیں۔

اس مضمون کا جواب قادیانی اخباروں نے کچھ نہ دیا (شائد سوچتے ہوں) (اس مضمون کے لکھنے کے بعد الفضل قادیان ۳۱ جولائی کو پہنچا جس میں جواب ہے جس کا جواب الجواب آئندہ دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) لاہوری بہادر پیغام صلح آ گے آیا۔ اس نے پہلے تو حسب عادت ہم کو پانی پی پی کر کوسا۔ خیر اس میں تو ہم ان کو معذور جانتے ہیں کیونکہ جس نبی کے وہ امتی ہیں اس کی سنت یہی ہے کہ وہ مخالفوں کے جواب سے جب تنگ آتا تھا تو کوسنے لگ جاتا تھا۔ اور زبان فیض ترجمان سے اور قلم فیض رقم سے ان کے یہ نکلا کرتا تھا: اے بدذات فرقہ مولویاں (انجام آتھم۔ ص ۲۱)

اس لئے کوئی امتی اپنے نبی کی سنت پر عمل کرے تو ہمیں اس پر گلہ کرنے کی کیا ضرورت ،مگر وہ یہ جان لیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد
مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

الحمدللہ ! پیغام صلح نے ہمارے مضمون کو بالا ختصار چار فقروں میں نقل کیا ہے چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں۔

۱۔ پیش گوئی میں زلزلہ عظیم کا ذکر ہے اور وہ زلزلہ عظیم وہی ہے جس کو اردو میں بھونچال کہتے ہیں یہی مرزا صاحب اوران کے الہام کنندہ کی مراد تھی۔

۲۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس کے متعلق لکھا ہے کہ یہ زلزلہ عظیم ان کی زندگی میں آئے گا۔

۳۔ آپ نے یہ بھی بتایا کہ وہ پیش گوئی میری (زندگی میں) میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔

۴۔ خود حضرت مسیح موعود نے اس زلزلہ عظیم کو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء والا زلزلہ قرار دیکر اپنی پیش گوئی کے پورا ہونے کا اپنی زندگی ہی میں اعلان کر دیا۔

(پیغام صلح لاہور ۱۵ جولائی۔ ص ۵ کالم ۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بے شک ہمارے مضمون کے یہی چار حصے ہیں۔ ان کے جواب میں جو پیغام صلح نے لکھا ہے، اس کے صرف دو حصے ہیں۔

۱۔ مرزا صاحب قادیانی نے حصر نہیں کیا تھا کہ اس پیش گوئی سے مراد صرف بھونچال ہے بلکہ ممکن ہے کچھ اور آفت بھی ہو۔

۲۔ پیش گوئی کی پوری ماہیت قبل از وقوع کسی کی سمجھ میں نہیں آ سکتی۔ ہر ایک نبی نے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ ہاں جب پیش گوئی وقوع پذیر ہو جائے تو وہی اس کی حقیقت ہوتی ہے۔ چنانچہ زار کی حالت زار نے پیش گوئی کی اصلیت کھول دی۔

مولانا امرتسری لکھتے ہیں: بہت خوب! ہمیں منظور اور تصدیق۔ اب ہم اسی مضمون کی تائید میں ایک حوالہ نقل کرتے ہیں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ملہم سے زیادہ کوئی الہام کے معنی نہیں سمجھ سکتا اور نہ ہی کسی کا حق ہے جو اس کے مخالف کہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہم اپنے سابقہ مضمون میں بحوالجات مرزا صاحب صاف الفاظ میں بتلا چکے ہیں کہ اس پیش گوئی سے مراد زلزلہ ہے اور وہ زلزلہ موعودہ ۲۸ فروی ۱۹۰۶ء کی شب کو آچکا ہے۔ اب ایک طرف صاحب الہام مرزا صاحب کی شہادت ہے، دوسری طرف اڈیٹر پیغام صلح یا ان کے کسی سرگروہ کی۔ ارباب دانش فیصلہ کر سکتے ہیں کہ ان دونوں شہادتوں میں سے کس کی شہادت پر فیصلہ ہونا چاہیے۔

مختصر یہ کہ، زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار، والی پیش گوئی ایک زلزلہ یعنی بھونچال کے متعلق تھی جو بقول مرزا صاحب پنجاب میں آنے والا تھا، جو بقول مدعی الہام ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آچکا۔ اس کو زار کی حالت زار سے کوئی تعلق نہیں مرزا صاحب قادیانی کی شہادت کے مقابلہ میں کسی امتی کا حق نہیں کہ مخالف شہادت دے۔ دے گا تو مرزا صاحب قادیانی کی امت سے خارج ہوگا۔ بس اس بات کو سمجھ کر لب کشائی کرو:

عالم بمنت یک طرف آن شوخ تنہا یک طرف۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۱۷ء۔ ۲۱ شوال ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۴۰ ص ۵۔۶)

مرزائیوں سے مباحثہ

مدرسہ غزنویہ امرتسر کی طرف سے ایک وفد نکلا جس میں مولوی محمد حسین ہزاروی، مولوی عبدالکریم، مولوی صدر الدین سفیران مدرسہ مذکور تھے۔ موضع عینو آنہ ساریکا چک ۲۷۳ تحصیل جڑانوالہ ضلع لائل پور میں پہنچے جس میں کئی لوگ مرزائی ہیں۔ ان سے مباحثہ ہوا۔ الحمد للہ حق غالب آیا۔ مندرجہ ذیل اشخاص نے مرزائیت سے توبہ کی۔: امیر الدین ولد سمارنگ۔ راجہ ولد حضر۔ شاہ محمد۔ مسماۃ جوائی والدہ امیر الدین۔ باقی مذبذبین کی بھی تسلی ہوگئی۔ عبدالرحمٰن از موضع مذکور (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۱۷ء ص ۱۳)

زار کا حال زار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک زلزلہ کی بابت پیش گوئی کی ہوئی ہے جس کو ان کی امت آج کل موجودہ جنگ پر لگاتی ہے۔ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مصرعہ یہ ہے:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

اس مصرعہ کو زار روس کی تخت سے معزولی پر لگایا جاتا ہے۔ اس پیش گوئی کے متعلق ہم نے کئی ایک دفعہ مفصل لکھا۔ خصوصاً ۶ جولائی ۱۹۱۷ء کے پرچہ میں اس کی ایسی تفصیل دکھائی کہ مرزائی کیمپ میں سخت بے چینی پیدا ہوگئی۔ جس طرح ایک ڈاکٹر یا طبیب کسی مرکب دوا کے اجزاء کو بطریق علم کیمسٹری (کیمیا) الگ الگ کر کے سب کی تاثیرات دکھا دیتا ہے، اسی طرح ہمیں خدا نے قادیانی مشن کے متعلق یہ ملکہ عطا کیا ہوا ہے کہ ہم ان کی پیش گوئیوں کے تار تار الگ کر کے دکھا دیتے ہیں۔ چنانچہ ۶ جولائی (۱۵ رمضان) کے پرچہ میں ہم نے مرزا صاحب قادیانی کی اس پیش گوئی (زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار) کے اجزا الگ الگ کر کے رکھ دیئے ہیں جن کا خلاصہ حسب ضرورتِ جواب الجواب درج ذیل ہے:

ا: یہ پیش گوئی زلزلہ کے متعلق ہے اور زلزلہ سے مراد بھونچال ہے۔

۲: یہ پیش گوئی مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں اور ان کے ملک (پنجاب) ہی میں آنے کا وعدہ تھا۔

۳: یہ پیش گوئی بصورت بھونچال مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو واقع ہوچکی ہے۔

ان تینوں اجزاء کو کھول کھول کر ہم نے بحوالہ جات مرزا غلام احمد صاحب صاف کر کے ایسا دکھا دیا تھا کہ اس مضمون سے اپنی تصدیق کی گویا آواز آتی تھی۔

دونوں مرزائی اخباروں (پیغام صلح لاہور، اور الفضل قادیان) نے مجبوراً اس پر توجہ کی اور جواب دیئے۔ مگر سچ تو یہ ہے کہ جواب نہ دینا، بہ نسبت دینے کو، انہیں اور قادیانی مشن کو بہت مفید ہوتا۔ جواب دے کر انہوں نے جو اپنی بے بسی دکھائی ہے وہ نہ دینے کی صورت میں مخفی رہتی۔

ہم اپنی عادت میں مجبور ہیں کہ ہم کوئی دعوی ایسا نہ کریں گے جس پر جناب مرزا صاحب قادیانی کے اقوال سے سند نہ لاویں۔ اس لئے ہم اپنے دعوے کے اجزاء ثلاثہ پر علاوہ سابقہ بحث کے آج نئے سرے سے بحث کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت ہمارا روئے سخن الفضل مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۱۷ء کی طرف ہے جس میں ایک مضمون بقاپوری نامہ نگار کا نکلا ہے۔ پہلے ہم اس مضمون کا خلاصہ سناتے ہیں۔

بقاپوری نامہ نگار نے حسب اتباع سنت مرزا ہم پر بہت سے ذاتی حملے کر کے جو کچھ لکھا ہے اسکے اجزاء مندرجہ ذیل ہیں:

۱: مرزا صاحب کی پیش گوئی میں زلزلہ سے مراد موجودہ جنگ ہے۔

۲: ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلہ والے اشتہار سے مولوی ثناء اللہ امرتسری نے پوری عبارت نقل نہیں کی۔

ہمارے خیال میں جو شخص ہمارے مضمون مندرجہ اہل حدیث ۶ جولائی ۱۹۱۷ء کو اور اس جواب کو یعنی دونوں کو ایک وقت میں پڑھے گا (بشرط انصاف) وہ کبھی اس مضمون کو اسکا جواب نہیں کہے گا۔ باوجود اس کے نامہ نگار مذکور کو دعوی ہے کہ اس نے مکمل جواب دے دیا ہے۔ اس لئے ہم اس کی حقیقت کھولتے ہیں۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ مرزائی مباحث کے متعلق ہمارا اصول ہے کہ ہم مرزا صاحب ہی کی اقوال سے ان کی تردید یا بالفاظ دیگر تشریح کیا کرتے ہیں، کسی بیرونی دلیل کی ہم کو حاجت نہیں ہوتی۔ اس لئے ہم اپنے منصب کے لحاظ سے کسی بیرونی کلام کی طرف توجہ نہ کریں تو حق بجانب ہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ مرزائی یہ نہ کہیں کہ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور آپ مرزا قادیانی کے اقوال پیش کرتے ہیں، ہمارے قرآن کا جواب کیوں نہیں دیتے، اس لئے آج ہم ان کی قرآن دانی کا ذکر بھی قدرے کر دیں گے۔ ہم نے اپنے مضمون کے پہلے جزو (زلزلہ سے مراد بھونچال ہے) کے ثبوت میں مرزا صاحب قادیانی کا قول ان کے رسالہ الوصیت سے نقل کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

> خدا نے فرمایا، بھونچال آیا اور شدت سے آیا، زمین تہ و بالا کر دی یعنی ایک سخت زلزلہ آئے گا۔ (ص ۱۴)

اس عبارت میں مرزا صاحب قادیانی نے خدا کے فرمودہ کو بھونچال کے لفظ سے بتلایا ہے پھر اس کی تشریح زلزلہ سے کی ہے جس سے معلوم ہوا کہ زلزلہ اور بھونچال ایک ہی چیز ہے اور بھونچال کا آنا ہی مراد ہے۔

حیرت انگیز چالاکی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی اس صاف اور صریح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارت کا تو کچھ جواب نہ دیا اور نہ دے سکتے ہیں، جو ان کو دینا چاہیے۔ برخلاف اس کے کہتے ہیں، قرآن سے ثابت ہے کہ زلزلہ سے مراد جنگ ہوتا ہے چنانچہ آیت ہے:

زلزلوا زلزاً لاً شدیداً، جو جنگ خندق کے متعلق ہے۔

اس آیت میں (بقول ان کے) ذکر ہے کہ مسلمان جنگ میں مبتلا ہوئے۔

حالانکہ اس میں ان کی دو غلطیاں ہیں۔

۱۔ ایک تو یہ کہ آیت میں جنگ مراد نہیں، بلکہ بے چینی اور اضطراب ہے جو تکلیف میں ہوا کرتا ہے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس موقع پر مسلمانوں اور کافروں کے مابین جنگی کاروائی بالکل معمولی ہوئی۔ چند روز کفار ٹھہر کر خود بخود بھاگ گئے تھے۔ قرآن مجید کو غور سے پڑھو جہاں اس واقعہ کا ذکر ہے

و ردّ اللہ الذین کفروا بغیظھم لم ینا لوا خیرا، وکفی اللہ المؤ منین القتال۔ و کا ن اللہ قو یاً عز یزاً (الاحزاب: ۲۵)

(یعنی خدا نے کافروں کو ناکام واپس کیا اور مسلمانوں کو جنگ کی تکلیف سے بچالیا)۔

قرآن مجید تو جنگ کی نفی کرتا ہے، مگر مرزائی جماعت اس لفظ زلزلوا کے معنی ہی جنگ کرتے ہیں۔ یاللعجب

۲۔ دوسری غلطی یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی پیش گوئی اردو میں ہے، اس لئے اردو زبان میں دیکھنا چاہیے کہ زلزلہ کبھی جنگ پر بولا جاتا ہے؟

اگر دعوی ہے تو لاؤ کوئی مثال بتلاؤ۔ کس قدر تعصب یا بے سمجھی ہے کہ اردو کے الفاظ کو عربی استعمال (وہ بھی اپنے مزعومہ) کی طرف لے جاتے ہیں حالانکہ بہت سے عربی الفاظ اردو میں خاص صورت اور معنی اختیار کر لیتے ہیں۔ مثلاً عزیز کا لفظ ہے جس کے معنی عربی میں غالب کے ہیں، لیکن اردو میں اس کے معنی پیارے کے ہیں، یا غریب کا لفظ ہے۔ اردو میں اس کے معنی مفلس کے ہیں، حالانکہ عربی میں اس کے معنی مسافر کے ہیں۔ علی ہذا القیاس اور بھی کئی ایک مثالیں ہیں۔ جب یہ فرق ہے تو مدعی کا فرض ہے کہ زلزلہ کے معنی اردو استعمال میں جنگ کے بتلاوے و دو نہ خرط القتاد

مختصر یہ کہ ہم نے اپنا دعوی کہ اس پیش گوئی میں زلزلہ سے مراد بھونچال ہے اردو استعمال کے علاوہ خود مرزا صاحب کی صاف عبارت سے ثابت کر دیا ہے جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب بقاپوری نامہ نگار نے نہیں دیا، حالانکہ ان کا فرض تھا۔

ہمارے مضمون کا دوسرا جزو یہ تھا کہ (بقول مرزا غلام احمد قادیانی) یہ پیش گوئی ان کے ملک میں اوران کی زندگی میں آنے کا وعدہ تھا، حالانکہ موجودہ جنگ مرزا صاحب قادیانی کے بعد شروع ہوئی ہے۔ اس دعوی پر ہم نے مرزا صاحب کی تصنیف ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۷ کی عبارت سے دیا تھا جس کے الفاظ پھر دہرائے جاتے ہیں مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

اب ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی، یہ خیال سراسر کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے، کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کیلئے ظہور میں آئے گی۔

اس اقتباس سے مرزا صاحب قادیانی کی موعودہ پیش گوئی کی حقیقت عیاں ہے کہ وہ ان کی زندگی میں ان کے ملک (پنجاب) میں ظہور پذیر ہوگی۔

افسوس ہے بقاپوری نامہ نگار مذکور نے اس کا کچھ جواب نہیں دیا حالانکہ ان کا فرض تھا۔

ہمارے بیان کا تیسرا جزو یہ تھا کہ یہ زلزلہ موعودہ مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو ہو چکا ہے۔ چنانچہ ان کے ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کے قادیانی اشتہار سے ہم نے یہ دعوی ثابت کیا تھا جس کی عبارت یہ ہے:

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی بابت خدا تعالی نے اپنے الہام میں فرمایا تھا،

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

سو الحمدللہ والمنتہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔

یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ جس زلزلہ کی بابت بہاری الہام ہے یعنی یہ فقرہ، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔، ۲۸ فروری والا زلزلہ وہی تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا یہ امر کہ بہاری الہام کس زلزلہ کی بابت ہے، سو اس کی تحقیق کے لئے ہم نے مندرجہ ذیل عبارت مرزا صاحب قادیانی کی نقل کی تھی۔ آپ زلزلہ موعودہ کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ وہ میری ہی زندگی میں آئے گا۔ نیچے حاشیہ میں مندرجہ ذیل نوٹ بھی لکھتے ہیں:

خدا تعالی کا الہام ایک یہ بھی ہے، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار (موجودہ جنگ موسم بہار میں شروع نہیں ہوئی بلکہ ۳۱ جولائی کو ہوئی تھی جو سخت گرمی کا موسم ہے حالانکہ موعودہ زلزلہ بہار میں آنا چاہیے تھا۔ اڈیٹر اہل حدیث) کے دن ہوں گے اور جیسا کہ بعض الہامات سے سمجھا جاتا ہے وہ صبح کا وقت ہوگا یا اس کے قریب۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ۔ ج ۵۔ ص ۹۷)

اس اقتباس سے دو امر ثابت ہوتے ہیں۔ ایک یہ کہ زلزلہ موعودہ بہار کے موسم میں آئے گا۔ دوم، اس کے آنے کا وقت صبح کا ہوگا۔

اس سے ساری بحث کا خاتمہ ہو جاتا ہے کیونکہ موجودہ جنگ کا سارا زمانہ دیکھیں تو کئی سال ہے۔ شروع زمانہ دیکھیں، تو اخیر جولائی ہے جو کسی طرح اور کسی ملک میں بہار کا موسم نہیں۔

ہمارے دعوی کے ثبوت کے لئے عبارت مرقومہ کافی ہے، مگر معترض کہتے ہیں تم نے عبارت میں خیانت کی ہے کیونکہ جس اشتہار (۲ مارچ والے) سے یہ عبارت نقل کی ہے اس میں اور کچھ بھی لکھا ہے جس کو انہی کے الفاظ میں ہم اپنے ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ ناظرین کی مزید آگاہی کیلئے اپنی منقولہ اور ان کی نقل کردہ مع زائد حصہ کے مسلسل ایک جا اصلی شکل میں دکھا دیں۔ آپ کا جو ہم پر خیانت کا الزام ہے اس کی تحقیق بھی ہو جائے۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ا: اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالی نے اپنی وحی میں فرمایا تھا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ میں نے یہ پیش گوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳، ۴، ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کر دی تھی سو الحمد للہ والمنۃ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔

۲۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہ وحی میرے پر نازل کی جس کے الفاظ یہ ہیں:

زلزلہ آنے کو ہے

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے، اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیش گوئی کے مطابق پورا ہوا کیونکہ جیسا کہ میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳۔ ۴ میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیش گوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی،۔

۳۔ سو یہ وہ زلزلہ تھا جسکا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آ گیا اور ممکن ہے کہ موعودہ زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار ہی میں آوے۔

اس عبارت میں ہم نے جو نمبر لگائے ہیں وہ اس غرض سے ہیں کہ پہلے نمبر کی عبارت ہم نے سابقہ مضمون میں نقل کی تھی، دوسرے کی نامہ نگار نے نقل کی ہے، تیسرے کی اب زیادہ ہم نے ملائی ہے، تاکہ ناظرین کو اشتہار مذکور کا مطلب بخوبی ذہن نشین ہو جائے۔

یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ جس زلزلہ کی بابت مرزا صاحب قادیانی کو بہاری الہام ہوا تھا جس کی بابت ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء والی پیش گوئی ہے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو ہوا تھا، وہ تو یقیناً ۲۸ فروری کو آ چکا اور جس الہام کی تاریخ یکم مارچ ۱۹۰۶ء ہے وہ آئندہ کو آنے والا ہے۔

پس اب دونوں عبارتوں کا مطلب صاف ہے۔ چنانچہ منقولہ عبارت کا نمبر سوم ہمارے مدعا کو صاف ثابت کرتا ہے کیونکہ اس میں مرزا صاحب کے یہ الفاظ صاف ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا موسم بہار میں آنا ضروری تھا سو آ گیا۔

باقی رہا یکم مارچ والا آئندہ زلزلہ سو جب وہ آئے گا دیکھا جائے گا کہ، کوہ کندن وکاہ برآوردن، سے زیادہ ہوتا ہے یا کم۔

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا موعودہ زلزلہ جس کی بابت لکھا ہے: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی با حال زار، یہ زلزلہ بصورت بھونچال مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں آنا تھا جو (بقول مرزا قادیانی) ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آ گیا۔ اس کو موجودہ جنگ پر لگانا، نہ صرف انصاف کے خلاف ہے بلکہ مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات اور عبارات کے بھی مخالف ہے۔

باوجود اس تشریح کے بقاپوری نامہ نگار یا کسی اور مرزائی کو مزید تحقیق کرنا منظور ہو، تو وہ ہم سے بالمشافہ بھی تقریری گفتگو کر سکتے ہیں۔ بیشک جب چاہیں دفتر اہلحدیث میں ایک روز قبل اطلاع دے کر آ سکتے ہیں۔ ہم ایک روز میں دو گھنٹے ان کی نذر کرنے کو تیار ہیں۔

بقاپوری نامہ نگار نے بطور فخر کے لکھا ہے کہ مولوی محمد عالم صاحب مدرس اسلامیہ سکول امرتسر نے اس پیش گوئی کی تصدیق کی ہے۔ مولوی صاحب موصوف نے جب یہ عبارت دیکھی تو انہوں نے ہم کو ایک خط لکھا:

> مجھے افسوس ہے کہ الفضل میں میری تحریر شائع کرنے میں صرف بے اعتنائی اور مطلب پرستی سے ہی کام نہیں لیا گیا، نہ ہی دور اندیشی کی گئی ہے کہ آخر اس تحریر کا اصل مدعا کیا ہوگا بلکہ غضب یہ ڈھایا ہے کہ میری پوری تحریر لفظ بلفظ نقل نہیں کی، نہ ہی اس کے سارے فقرے نقل کئے ہیں
>
> جعلوا القرآن عضين
>
> مطلب کے فقرے اٹھا لئے اصل فقرے پھینک دیئے
>
> تبدوا وراء ظهورکم۔

اس الزام کی صفائی کرنا بھی نامہ نگار صاحب کا فرض ہے۔ سچ ہے:

میں الزام ان کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۷۔ اگست ۱۹۱۷ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۴۱۔ ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں زار کا حال زار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے زار کی بابت پیش گوئی کیا کی، قادیانی امت کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ پہلے تو وہ بڑی خوشی سے پھیلاتے تھے کہ دیکھو زار روس کی بابت جو پیش گوئی کی تھی کیسی سچی نکلی۔ مگر جب اخبار اہل حدیث امرتسر نے علم کیمسٹری (کیمیائی) سے اس پیش گوئی کے اجزاء الگ الگ کر کے سامنے رکھ دیئے تو قادیانی کیمپ پر پریشانی چھا رہی ہے۔ کوئی سراسیمہ ہو کر مشرق کو جاتا ہے، تو کوئی مغرب کو۔ بات منہ سے نکل چکی ہے اب وہ بنتی نہیں۔ بنے بھی کیسے اور کس کے سامنے؟ جس کو لوگ فاتح قادیان کہتے ہیں: زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

لاہوری اخبار پیغام صلح کا جواب اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۰۔ اگست میں دیا گیا تھا اس کے بعد قادیانی الفضل آ گے ہوا۔ اس پر بھی ایک کاری حربہ رسید ہوا، تو اتنے میں اس کا لاہوری برادر پیغام پھر آیا، تا کہ اپنے قادیانی برادر کو مدد لائے۔ خیر

ستعلم ليلى اى دين تداينت
و اى غريم فى التقاضى غريمها

گذشتہ پرچہ میں ہم نے لکھا ہے کہ ہمارے مضمون مندرجہ پرچہ ۶ جولائی کے تین حصے تھے:

۱۔ مرزائی پیش گوئی میں جو زلزلہ ہے اس سے مراد بھونچال ہے۔

۲۔ یہ بھونچال مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے ملک میں آنے والا تھا۔

۳۔ یہ بھونچال ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آچکا۔

لاہوری بہادر (اخبار پیغام صلح) کے ساتھ ۱۰۔ اگست کے پرچہ (اہل حدیث امرتسر) میں پہلے دو نمبروں کے متعلق گفتگو ہو چکی ہے آج تیسرے کی باری ہے کہ یہ بھونچال ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آچکا ہے۔

پیغام صلح نے اس حصہ کے متعلق بہت بڑا لمبا چوڑا مضمون لکھا ہے جو سارا ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزیدار ہے۔ میرا خیال ہے کہ وہ مضمون ایسا دلچسپ ہے کہ اہل حدیث امرتسر کو اس کے جواب دینے کی ضرورت نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اہل حدیث بھی باوجود قادر الکلامی کے ایسی ان کی بے بسی نہیں دکھا سکتا۔

میں سچ کہتا ہوں کہ پیغام صلح کے مضمون سے مجھے ایک خاص لذت حاصل ہوتی ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ناظرین بھی اس لذت میں شریک ہوں۔ لہذا میں اس کو سارا نقل کر کے ناظرین سے سفارش کرتا ہوں کہ اس کو بغور پڑھیں اور لطف پائیں۔ پیغام لکھتا ہے:

چوتھا اور آخری اعتراض مولوی ثناء اللہ نے کیا وہ یہ ہے کہ جس زلزلہ کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو کی تھی (۹۔ اپریل تاریخ نہیں، ۱۵۔ اپریل تھی۔ ناظرین یہ تاریخ ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء یاد رکھئے۔ اڈیٹر اہلحدیث) اس کے متعلق آپ خود ہی اپنی زندگی میں فیصلہ کر چکے ہیں کہ وہی زلزلہ تھا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آیا۔ چنانچہ آپ اپنے اشتہار مجریہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء میں تحریر فرماتے ہیں:

اے عزیزو! آپ نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالی نے اپنے الہام میں فرمایا تھا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی سو الحمد للہ و المنۃ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔

حضرت اقدس کے ان الفاظ سے مولوی ثناء اللہ نے یہ نتیجہ نکالا ہے:

یہ پیش گوئی کوئی قابل خوف و ہراس نہیں کیونکہ یہ زلزلہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہو چکا۔

یوں تو مولوی فاضل کے لئے جس کو خدا پر ایمان تو ایک طرف آفات ارضی وسماوی کے متعلق سنت صحیحہ ثابتہ پر بھی کوئی یقین نہ ہو، کوئی بات قابل خوف و ہراس نہیں ہو سکتے۔ لیکن جس اشتہار کے بعض الفاظ کو اہل حدیث کے مولوی فاضل اڈیٹر نے اپنے اوپر سے اس زلزلہ کا خوف ہراس اتارنے کے لئے نقل کیا ہے، اس کا باقی حصہ افسوس ہے کہ خوف وہراس اتارنا تو کجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکذبین آیات اللہ کو اور بھی بخار چڑھانے والا ہے۔

مولوی فاضل کو چاہیے تھا کہ اس اشتہار کو نقل کر کے اپنی ایمان داری کا ثبوت دیتا، نہ کہ الٹا اپنے ناظرین کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کی کوشش کرتا ، کیونکہ اس اشتہار کو سارا پڑھنے سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ جس زلزلہ کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود نے ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو کی اور جس کو قیامت کا زلزلہ بتایا، اس کے آنے کی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے امید بھی دلائی ہے اور اس ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلہ کو اس کے لئے بطور ارہاص یا پیش خیمہ بتایا ہے، چنانچہ وہ سارا اشتہار حسب ذیل ہے:

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالی نے اپنے الہام میں فرمایا تھا پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی سو الحمد للہ و المنتہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو (ناظرین اس تاریخ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو بھی یاد رکھئے۔ اور یہ بھی خیال فرمایئے کہ ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء، اور یکم مارچ ۱۹۰۶ء میں قریباً گیارہ مہینوں کا فرق ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) صبح کے وقت پھر یہ وحی میرے پر نازل کی، جس کے الفاظ یہ ہیں، زلزلہ آنے کو ہے۔،

اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی نہیں آیا بلکہ آنے کو ہے۔ اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیش گوئی کے مطابق پورا ہوا (وہ کون سی پیش گوئی ہے ۲۸ فروری کا زلزلہ جس کے مطابق وقوع پذیر ہوا۔ بس اس سوال کے جواب پر بحث کا سارا دار و مدار ہے مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ دیکھو کہ اس زلزلہ کو بہاری الہام کا مصداق بتا رہے ہیں اور بہاری الہام کی بابت ہم گزشتہ پرچہ میں بحوالہ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم مفصل لکھ چکے ہیں کہ وہ اسی زلزلہ کے متعلق ہے جس میں زار کی حالت زار کا ذکر ہے۔ پھر کیا شک ہے اس پیش گوئی کے ماننے میں جو واقع ہو چکی ہو۔

آہ! مرزا صاحب زندہ ہوتے تو ایسے منکروں کو خواہ قادیان میں ہوں یا لاہور میں اپنی جماعت سے اسی طرح نکال دیتے جس طرح چندہ نہ دینے پر نکال دیا کرتے تھے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ جیسا کہ میں نے اپنے رسالہ الوصیت میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیش گوئی نہیں بلکہ کئی ایک زلزلوں کی نسبت خدا تعالیٰ نے مجھے اطلاع دی ہے۔

اب ان صریح وصاف الفاظ کے ہوتے ہوئے مولوی ثناء اللہ کا جو مولوی فاضل ہونے کے علاوہ اہل حدیث اخبار کا اڈیٹر اور انجمن صادقین کا سکرٹری بھی ہے، یہ کہنا کہ:

یہ پیش گوئی قابل خوف و ہراس نہیں کیونکہ یہ زلزلہ مرزا صاحب کی زندگی میں ہو چکا جس کو مرزا صاحب نے مان لیا تھا۔

اور اس کے ثبوت میں مندرجہ بالا اشتہار کا حوالہ دینا کس قدر خلاف دیانت بات ہے (اب تو آپ کا اشتہار ناظرین کے سامنے ہے جس سے آپ کی امانت دیانت بلکہ لیاقت بھی کھل گئی ہے کہ ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء اور یکم مارچ ۱۹۰۶ء کی پیش گوئیوں میں تمیز نہیں کرتے ہو۔ اللہ سے ڈرو۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)۔ نہ صرف یہ اشتہار ہی مولوی فاضل کی تکذیب پر شاہد ہے بلکہ جیسا کہ ہم پیشتر ازیں لکھ چکے ہیں اسی ۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی پیش گوئی زلزلہ کے متعلق ۲۷ مارچ ۱۹۰۶ء

(ناظرین ان الہامی بزرگوں کی مدہوشی کا اندازہ لگائیں کہ ہم تو مرزا صاحب کے اشتہار مورخہ ۲ مارچ ۱۹۰۶ء سے دکھاتے ہیں کہ موعودہ زلزلہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آچکا اور فاضل اڈیٹر پیغام ہم کو سناتے ہیں کہ ۲۷ مارچ کو مرزا صاحب نے زلزلہ موعود کے موخر ہونے کی دعا کی تھی جو قبول ہوگئی۔ اے جناب ذرہ انصاف سے کہیے کہ ۲۷ مارچ کو اسی زلزلہ کے موخر ہونے کی بابت دعا کی تھی جو ۲۸ فروری کو آچکا تھا؟ یا وہ کسی اور کی بابت تھی۔ پس اس سوال کے جواب پر سارا مدار ہے۔ آپ ذرہ اپنے بزرگوں اور، بقول مرزا، حدیث کے پتلوں سے سے مشورہ کر کے اس سوال کا جواب دیں۔

ہائے افسوس تم لوگ حضرت مرزا صاحب کے الہاموں کو اسی طرح دیکھتے اور پڑھتے ہو جس طرح آریہ لوگ قرآن مجید کو جن کو ساری قرآن میں اختلاف ہی اختلاف نظر آتا ہے۔

اے جناب سنیئے! مرزا صاحب کے الہامات کے معنی ہم سے پوچھا کریں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
قیس کیا جانے غریب اگلے زمانے والا

مرزا صاحب اس موعودہ زلزلہ کو جس کا الہام ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء (دیکھو براہین احمدیہ حصہ پنجم ص۱۴۰؟ اڈیٹر اہل حدیث) کو ہوا تھا، ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو وقوع پذیر بتلاتے ہیں اور یکم مارچ کو ایک نیا الہام سابقہ الہام کے علاوہ شائع کرتے ہیں۔ چنانچہ صاف الفاظ میں لکھتے ہیں جن کو خود اڈیٹر پیغام نے نقل کیا ہے کہ آج یکم مارچ کو صبح کے وقت وحی آئی، وغیرہ۔ اس وحی والا زلزلہ آئندہ کو ہوگا۔ یہ ہے مرزا صاحب کے الہامات کا مطلب جسے ان کی امت نفسانی ضد میں خراب کر کے مورد الزام بنا رہی ہے جس کا ہمیں ہی نہیں حضرت مرزا صاحب کو بھی رنج ہوگا۔ اڈیٹر اہل حدیث) کو حضرت مسیح موعود (مرزا) فرماتے ہیں:

آج زلزلہ کے وقت کے لئے توجہ کی گئی کہ کب آوے گا۔ اسی توجہ کی حالت میں زلزلہ کی صورت آنکھوں کے آگے آگئی اور پھر الہام ہوا

رب اخر وقت هذا

یعنی اے میرے خدا یہ زلزلہ جو نظر کے سامنے ہے اسکا وقت کچھ پیچھے ٹال قاعدہ نحو کے مطابق هذا کی ضمیر هذه چاہیے، مگر هذا سے مراد هذا العذاب ہے کیونکہ اس سے غرض تو عذاب سے ہے ورنہ زلزلے تو پہلے بھی آچکے ہیں۔

پھر بعد اس کے ساتھ ہی یہ الہام ہوا

رب سلطنی علی النار ۔یعنی اے میرے خدا مجھے آگ پر مسلط کردے (یہ ایک اور ثبوت اس زلزلہ سے مراد جنگ ہونے کا ہے) کہ اسے یہاں آگ سے تعبیر کیا ہے اور قرآن کریم نے جنگ کو آگ بھی کہا ہے (قربان جائیں اس قرآن دانی کے ہم عرصہ سے سنتے سنتے تھک گئے ہیں اس لئے ہم خاموش نہیں رہ سکتے۔ اے جناب یہاں جنگ کو آگ نہیں کہا بلکہ آگ کا لفظ خود (نار) موجود ہے اللہ سے ڈر کر قرآن کے الفاظ نارا للحرب کو غور سے پڑھو۔ کیا مسیحی اور مہدوی بننے کے لئے اتنی ہی قرآن دانی کافی ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) جیسا کہ فرمایا کلما اوقدوا نارا للحرب اطفأها الله ۔یعنی ایسا کر کہ عذاب کی آگ میرے حکم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاوے جس کو میں عذاب دینا چاہوں وہ عذاب میں گرفتار ہو اور جس کو چھوڑنا چاہتا ہو....

(اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۱۷ء۔ ۵ ذی قعد ۱۳۳۵ھ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۲ ص ۳۔ ۴۔ مضمون نامکمل ہے)

زار کا حال زار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مذہب کے ممبروں کو یہ پیش گوئی ایسے گلے کا ہار ہوئی ہے کہ چھٹائے بھی نہیں چھوٹتی۔ ہٹائے نہیں ہٹتی۔ گذشتہ پرچہ اہل حدیث میں ہم نے پیغام صلح لاہور کے جس پرچہ کا جواب دیا ہے اس سے پہلے کا پرچہ نظر سے رہ گیا۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ سلسلہ بوجہ طوالت ناظرین کے ملال خاطر کا باعث ہوگا مگر ان لوگوں کے جوابات لطیفہ کا پہنچانا بھی ضروری ہے تاکہ ان کی اندرونی کمزوری کا علم ہو سکے۔

یہ الہامی پارٹی جو دنیا بھر کے لوگوں میں سے یہ دعوی لے کر اٹھی تھی کہ ہم دنیا کو معقولیت سے مذہب سکھا دیں گے ان کی معقولیت کا یہ حال ہے جو ناظرین سے پوشیدہ نہیں۔

ہمارا خیال ہے کہ آج کا مضمون گذشتہ سب مضامین سے معقولیت میں سبقت لے جائے گا اور ناظرین کو جو سلسلہ طوالت سے ملال خاطر ہوا ہے اس کی کافی تلافی ہو جائے گی۔ انشاء اللہ

۶ جولائی ۱۹۱۷ء کے اہل حدیث امرتسر میں ہم نے جو بسیط مضمون لکھا تھا اس میں ایک حصہ یہ بھی تھا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں وہ زلزلہ جس میں زار کا حال زار ہوگا، میرے ملک میں آئے گا۔ اگر اس سے موجودہ جنگ مراد ہے تو یہ ان کے ملک پنجاب میں کہاں ہے۔

اس صاف اور سیدھے سوال کا جواب فاضل اڈیٹر پیغام صلح، ہاں معقول پسند اور معقول گر پارٹی بلکہ صلح جو پارٹی کا آرگن جواب دیتا ہے اور کس خوبی سے دیتا ہے۔ چنانچہ وہ ہمارے سوال کو پہلے خود نقل کرتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری بات جو مولوی ثناء اللہ نے بصورت اعتراض پیش کی وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے زلزلہ عظیم کی پیش گوئی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ پیش گوئی میرے ہی ملک میں میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی (۵۔ اگست ۱۹۱۷ء)

اڈیٹر صاحب پیغام صلح اس کا جواب دیتے ہیں کہ ہندوستان اور پنجاب میں بھی اس جنگ کا اثر پہنچا ہے کہ ہمارے ملک نے بہت سے آدمی جنگ میں دیئے۔ یہاں تک کہ کاغذ کی گرانی کی شکایت خود اہل حدیث کو بھی کرنی پڑی۔

چونکہ یہ جواب اچھا خاصہ بچوں کا دل بہلاوا تھا اس لئے اڈیٹر صاحب کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ گو ہم نے اس کو مروڑ تروڑ کر سیدھا کرلیا ہے تاہم یہ تو عموم ہی رہا، حالانکہ اہل حدیث کا دعوی ہے کہ بقول مرزا صاحب قادیانی صرف ان کے ملک میں آنا چاہیے تھا اسلئے بڑی جرأت سے لکھتا ہے

لیکن کہا جا سکتا ہے کہ یہاں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) صاحب اس کے اپنے ہی ملک میں ظہور پذیر ہونے کا وعدہ دلانے کا مطلب یہ تھا کہ وہ آپ کے ملک سے باہر ظہور پذیر نہ ہوگی، اس کا ثبوت معترض کے ذمہ ہے۔

بہت خوب! ہم اس کا ثبوت دیتے ہیں مگر پہلے آپ کے الفاظ نقل کرلیں۔ چنانچہ اڈیٹر صاحب خود لکھتے ہیں:

اس کے خلاف ہم آپ (مرزا قادیانی) ہی کے الفاظ دکھا سکتے ہیں کہ آپ اس زلزلہ کو عالمگیر سمجھتے تھے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت میں جو آپ نے ، ہی ، لکھا ہے اس کا یہی مطلب ہے نہ کہ آپ کے الفاظ کے سوا دوسرے کسی کے الفاظ پیش نہ کریں گے۔ غالبًا ہر ایک زبان دان آپ کا مطلب یہی سمجھے گا۔ پس اب لیجئے مرزا صاحب کے الفاظ جو ہم نے ۶ جولائی ۱۹۱۷ء کے اہل حدیث میں نقل کئے تھے جن کو آپ نے جلدی میں نہیں پڑھا ہوگا، اس لئے مکرر نقل ہیں۔ جناب مرزا صاحب فرماتے ہیں اور کیا صاف فرماتے ہیں:

اب ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی، یہ خیال سراسر غلط ہے جو محض قلت تدبر اور کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں، اور میرے ہی ملک میں، اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔حصہ پنجم۔ص ۹۷)

اللہ سے ڈر کر اس احکم الحاکمین کی حکومت کا تصور دل میں لاکر بتلایئے کہ اس عبارت کا وہی مفہوم ہے یا نہیں جو آپ طلب کرتے ہیں، یا جو آپ کی عبارت کا مطلب ہے۔

اللہ اکبر! کس زور شور سے کہا تھا کہ یہ زلزلہ ہمارے ہی ملک میں، ہماری ہی صداقت کے لئے، ہماری زندگی میں آئے گا۔ جو آج آیا، تو یہاں سے ہزار ہا میل دور بے چارے بے خبر یورپ میں آیا۔ جس کا اثر مرزا صاحب قادیانی کے ملک میں یہ آیا کہ اخباروں کے لئے کاغذ گراں ہو گیا۔ لہٰذا مرزا صاحب کی صداقت ثابت۔ اسی مرتبہ کی وہ زبردست مثل ہے جو ہے مشہور کہ، چاول سفید ہیں لہٰذا زمین گول ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳۱۔ اگست ۱۹۱۷ء مطابق ۱۲ ذی قعد ۱۳۳۵ھ جلد ۱۴ نمبر ۴۳ ص ۱۔۲)

مرزائی مشن لندن میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی مشن کی دونوں پارٹیاں آج کل انگلستان میں کام کر رہی ہیں۔ خواجہ (کمال الدین لاہوری) پارٹی تو محض اسلام پیش کرتی ہے مگر قادیانی، مرزائیت بھی سکھاتی ہے۔ باوجودیکہ مرزائیت ایک ریتلی خوش نما دیوار ہے، تاہم ہر ہفتہ اس پارٹی کی طرف سے لندنی خط چھپتے ہیں کہ فلاں انگریز مسلمان (یا احمدی) بنا۔ لطف یہ ہے کہ اپنے اخباروں میں احمدی لکھتے ہیں، دوسرے اخباروں میں جو مراسلات جاتے ہیں ان میں مسلمان لکھتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے نام جو لندن سے مراسلہ ان کا مورخہ ۳ جولائی آیا ہے اس میں بھی یہی لکھا ہے کہ فلاں انگریز محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت کا قائل ہوا، مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کا کوئی ذکر نہیں۔

ہم ان لوگوں کی ہمت اور دکانداری چلانے کے ڈھب کے قائل ہیں۔ رہا کسی انگریز کا مرزائی (احمدی) ہو جانا، سو اس میں اگر کوئی صداقت ہے تو ہم خوش ہیں کیونکہ مرزائی ہونے سے وہ اسلام کے اندر تو آ گیا۔ اب ہم اس کو بہ نسبت عیسائی مذہب کے جلدی سمجھا لیں گے۔ یہ مرزائیوں کا دھوکہ ہے کہ کسی غیر مسلم سے بحث کرتے وقت محض اسلام پر بحث کرتے ہیں مگر جب اس کی کیفیت لکھتے ہیں تو بجائے اسلام کی فتح کے احمدیت کی فتح اڑاتے ہیں چنانچہ.. مئی ... میں جو لکھا ہے وہ اس کا تازہ ثبوت ہے کہ کس طرح انہوں نے بمبئی میں احمدیت کی فتح، کا ذکر کیا حالانکہ احمدیت کا ذکر بھی نہ تھا۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ان لوگوں کی خبر کو بحکم فتبینوا جانچ لینا چاہیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱۔ اگست ۱۹۱۷ء مطابق ۱۲ ذی قعد ۱۳۳۵ھ جلد ۱۴ نمبر ۴۳ ص ۱۳)

انعام دینے کو تیار ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۳۔ اگست ۱۹۱۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں بحوالہ آریہ گزٹ ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا جس میں قادیانیوں کے اس افتراء کا جواب تھا جس کی تہ میں اسلام کی سراسر تردید اور کفر کی بالکل تائید تھی۔ اس افتراء کے ثابت کرنے پر فی دعوی سو روپیہ انعام اور دس روپیہ اڈیٹر آریہ کو کمیشن دینے کا اعلان تھا۔ ہمیں خیال تھا کہ بغرض تحقیق نہیں تو بطمع کمیشن ہی اڈیٹر آریہ گزٹ قادیانیوں کو پیش کریں گے کہ اپنا دعوی ثابت کریں۔ مگر افسوس کہ وہ بھی ان قادیانیوں سے کچھ ایسے بے امید ہیں کہ ان کو پیش نہ کر سکے، بلکہ ایک مضحکہ خیز تحریر ان کی طرف سے شائع کر دی جسے دیکھ کر پرائمری کے بچے بھی ہنستے ہوں گے۔ چنانچہ بغرض تفریح طبع ناظرین درج ذیل ہے۔

آریہ گزٹ لکھتا ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب روپیہ تیار رکھیں۔ قادیان والوں اور مسلمانوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسبات پر بحث ہوئی تھی کہ آیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اصلی نبی ہیں یا نہیں ۔مولوی ثناء اللہ کہتے تھے کہ نبی وہ ہوتا ہے جس کی پیشینگوئیاں لفظ بلفظ درست نکلیں اور چونکہ مرزا صاحب اس معیار پر پورے نہیں اترے لہذا وہ نبی نہیں ۔اس پر قادیان والوں نے لکھا کہ تب تو حضرت محمد صاحب (ﷺ) بھی نبی نہیں کیونکہ ان کی پیش گوئیاں بھی لفظ بلفظ درست نہیں نکلیں ۔اس اعلان کو آریہ گزٹ کے کالموں میں بھی نقل کیا گیا تھا جس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہل حدیث میں قادیان والوں کو چیلنج دیا کہ آپ حضرت محمد (ﷺ) کی وہ پیش گوئیاں ظاہر کریں جو لفظ بہ لفظ ٹھیک نہیں نکلیں ۔ اگر ایسی کچھ پیش گوئیاں موجود ہوں تو مولوی صاحب فی پیش گوئی یک صد روپیہ انعام دیں گے اور دس روپیہ فی پیش گوئی اڈیٹر آریہ گزٹ کو کمیشن دیں گے

ہم انتظار کر رہے تھے کہ کوئی قادیانی اسکا جواب دے ۔ہم اسی انتظار میں تھے کہ ذیل کی چٹھی ہمیں معہ ایک شائع شدہ چیلنج کے ملی ۔چٹھی حسب ذیل ہے:

مکرمی جناب اڈیٹر صاحب اخبار آریہ گزٹ لاہور ۔تسلیمات :

جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث امرتسر نے اپنے اخبار مورخہ ۳۔ اگست ۱۹۱۷ء میں آپ کو دس روپیہ فی صدی یا اس سے بھی زیادہ کمیشن کا وعدہ دے کر یہ اعلان تحریر کیا ہے کہ جو آدمی آپ کی معرفت رسول اللہ حضرت محمد (ﷺ) کی پیش گوئیوں میں سے ایک بھی ایسی ثابت کردے کہ وہ اپنے ظاہری الفاظ میں پوری نہیں ہوئی بلکہ اس پیش گوئی کی تاویل کی گئی ہے،تو اس کو مبلغ سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔

اب یہ خاکسار اس چیلنج کو منظور کرکے آپ کی معرفت ان کی خدمت میں گذارش کرتا ہے کہ اگر حضرت محمد کی یہ پیش گوئی سچی ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم ابھی تک بجسد عنصری آسمان پر زندہ ہیں اور اس دنیامیں دوبارہ تشریف لاویں گے،اور یہ پیش گوئی بغیر کسی قسم کی تاویل کے ظاہری الفاظ میں پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگی جیسا کہ مولوی صاحب کا اعتقاد ہے، تو برائے مہربانی میرے اس چیلنج کا جواب دے کر حیات حضرت عیسیٰ کو ثابت کر دیویں۔ جب وہ حضرت عیسیٰ کی حیات ہی ثابت نہیں کر سکتے تو پھر حضرت محمد (ﷺ) کی یہ پیش گوئی ظاہری الفاظ میں کیسے پوری ہو سکتی ہے جب کہ حضرت عیسیٰ بن مریم فوت ہو چکے ہیں۔

خاکسار کو انعام کی کچھ حاجت نہیں ہے۔ صرف ان سے یہی خواہش ہے کہ اس چیلنج کا جواب دیویں۔ اگر وہ اسکا جواب نہ دے سکیں تو پھر وہ روپیہ انعام دیا جاوے۔ قریباً ایک سال کے عرصہ سے مولوی صاحب نے اس چیلنج کا جواب نہیں دیا۔ اگر مولوی صاحب آپ کی معرفت اس چیلنج کو منظور کر کے جواب دیں گے تو میں آپ کا بہت شکر گزار ہونگا۔ اگر مولوی صاحب واقعی شیر پنجاب ہیں تو اس چیلنج کا جواب دیویں ورنہ یادرکھیں

مکرر آنکہ ہماری اس بحث کا فیصلہ سکرٹری آریہ سماج علی گڈھ کرنے کو تیار ہیں جیسا کہ مولوی صاحب نے تحریر کیا ہے کہ فیصلہ کرنے والا ایک غیر مسلم ہونا چاہیے۔ شمس الدین از علی گڈھ (آریہ گزٹ ۲۳۔ اگست ۱۹۱۷ء ص ۱۰)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لوگ کہا کرتے ہیں کہ پہلوانوں کی کشتی میں گرنے والا نظر آ سکتا ہے مگر علمی مباحثہ میں گرا ہوا نظر نہیں آ سکتا ہے۔ ایسے لوگوں کو چاہیے ہمارے ان دونوں مخاطبوں (شمس الدین اور آریہ گزٹ) کی اس تجویز کو بغور پڑھیں۔ دعوی تو یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیاں بھی درست نہیں نکلیں جس کا ثبوت دینے کے لئے انعام تجویز ہوا۔ جواب دیتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ کی حیات ثابت نہیں اس لئے پیش گوئی غلط۔

چہ خوش! کوئی اس بھلے آدمی سے پوچھے تم مدعی اس بات کے ہو۔ ذرہ آریہ گزٹ کے مندرجہ بالا الفاظ پھر بغور پڑھو اور خدا سے ڈر کر بتلاؤ کہ تمہارا فرض کیا ہے۔ خود بخود نہ ہو سکے تو سنو ہم بتلاتے ہیں کہ تمہارا فرض ہے کہ پہلے محمدی پیش گوئی کے الفاظ نقل کرو، پھر ان کی تکذیب کرو۔ اور یہ صاف لفظوں میں دعوی کرو کہ یہ پیش گوئی صحیح نہیں ہوئی۔ پھر اس اصول کے مطابق نامہ نگار کا فرض ہے کہ وہ پہلے وہ الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحوالہ صحیح نقل کرے جو اس نے دعوی کئے ہم ان الفاظ کے سننے کے منتظر ہیں۔

حیرت ہے کہ سب سے پہلے مضمون میں مرزائیوں نے یہ دعوی کیا تھا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قیصر وکسری کے خزانوں کی چابیاں مجھے دی گئیں (ملاحظہ ہو اہل حدیث ۳۔ اگست اور آریہ گزٹ ۱۹۔ جولائی ۱۹۱۷ء) جب ہم نے ان الفاظ کا تقاضا کیا تو اب حضرت مسیح کی پیش گوئی کی طرف چلے گئے۔

تعجب ہے ان لوگوں کو وفات مسیح کے مسئلہ کے کتنے خواب آتے ہیں۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ ان کی یہ استدعا بھی بغرض تحقیق حق نہیں، بلکہ جس طرح جنگ کے موقع پر ہوشیار افسر فوج اپنے ملک کو زد سے بچانے کے لئے دوسرے ملک میں جا کر میدان جنگ بناتا ہے تا کہ اپنا اصلی ملک نقصان سے محفوظ رہے، اسی طرح یہ چاہتے ہیں کہ ہماری جنگ بھی اصل قلعہ (مرزا کی ذات خاص) جنگ کے اثرات سے محفوظ رہے۔ مخاطب کا وقت اسی بے فائدہ کام میں لگ جائے۔ اتنے میں اگر جلسہ منتشر نہ ہوا تو ہم طرح دے کر ادھر اودھر ہو جائیں گے۔ ورنہ آپ کو معلوم ہے کہ ہمارا فریق مسئلہ حیات مسیح میں کسی طرح ان سے دبیل نہیں۔ اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ کی تسلی کے لئے ایک واقعہ مع ثبوت کے پیش کیا جاتا ہے۔

نواب رام پور نے ہمارا اور مرزائیوں کا مباحثہ کرایا۔ یہ واقعہ حکیم نور الدین کی خلافت کے زمانہ کا ہے جن کے حکم سے تمام جرنیل میدان جنگ میں پہنچے۔ مولوی محمد احسن، خواجہ کمال الدین، مولوی مبارک علی، حافظ روشن علی، منشی قاسم علی، شیخ رحمت اللہ، مولوی سرور شاہ وغیرہ وغیرہ جملہ زبدۃ الاخوان بسر کردگی خواجہ صاحب مولوی محمد احسن (احسن المناظرین) بغرض مناظرہ ہمارے سامنے پیش ہوئے۔ مباحثہ تین روز صرف وفات وحیات مسیح پر ہوا۔ تین روز کے بعد حضور نواب صاحب نے فرمایا، اب مرزا صاحب کے دعاوی پر بحث ہوگی۔ انہوں نے بحث سے انکار کیا۔ ہر چند نواب صاحب نے اصرار کیا مگر ادھر سے انکار ہی رہا۔ چوتھے روز ہم سب لوگ مع علمائے کرام اور عمائد ریاست مقام مناظرہ (قلعہ معلیٰ) میں منتظر بیٹھے تھے کہ حضور نواب صاحب کے مصاحب حافظ احمد علی خان ہاتھ میں ایک کاغذ لئے خراماں خراماں آرہے ہیں۔ کہا حضور نے آپ لوگوں کو مبارک باد فرمائی ہے اور فرمایا ہے کہ فریق ثانی مباحثہ کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انکاری ہے اور یہ ان کی چٹھی ہے۔

یہ تو ہیں واقعات زبانی اب ان سب کی تصدیق سنئے۔ نواب صاحب نے اس مباحثہ کے متعلق مجھے ایک سرٹیفیکیٹ عنایت فرمایا جو ان سب واقعات کا ثبوت ہے۔ فرمایا:

رام پور میں قادیانی صاحبوں کے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفاء محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں۔ اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی، اسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے۔ محمد حامد علی خان

کیا حیات و وفاۃ کا مسئلہ ابھی باقی ہے۔

اچھا اس کے بعد امرتسر میں بماہ اپریل ۱۹۱۶ء مباحثہ ہوا جو رسالہ کی صورت میں موسومہ، فتح ربانی در مباحثہ قادیانی، چھپ کر شائع شدہ ہے۔ اس میں بھی حیات مسیح کا مسئلہ داخل ہے۔

اسکے علاوہ میں نے اپنی تفسیر ثنائی جلد دوم میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی ہوئی ہے۔ ہماری جماعت کے ایک معزز رکن مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اس مسئلہ کے متعلق اک مستقل رسالہ لکھا ہوا ہے۔ علی ہذا القیاس اور علماء نے بھی کئی ایک رسالے لکھے ہیں۔ باوجود اس کے یہ لوگ حیات و وفات مسیح کو بار بار پیش کرتے ہیں جس کی معقول وجہ وہی ہے جو ہم نے بتلائی ہے، جو واقعی دانشمندی کی بات ہے تاکہ مرزائی قلعہ دشمن کی زد سے محفوظ رہے:

خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے ترا سبو بھی نہیں رہے گا

قابل توجہ آریہ گزٹ:

اس چیلنج کو جسے آریہ گزٹ نے بڑے زورشور سے درج کیا ہے اسی چیلنج کے متعلق لاہور کا اخبار پیغام صلح رائے لکھتا ہے جو آریہ گزٹ کے قابل ملاحظہ ہے:

مولوی ثناء اللہ کے چیلنج کی منظوری:

کچھ دن ہوئے ڈیرہ غازی خان میں مولوی ثناء اللہ نے حضرت مسیح موعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرزا قادیانی) کی پیش گوئیوں پر کچھ جرح کی تھی اور ان کے ظاہر الفاظ میں پورا نہ ہونے پر اعتراض کیا تھا۔ جس پر جواباً آنحضرت ﷺ کی بعض ان پیش گوئیوں کو پیش کیا گیا جو وہ بھی ظاہر الفاظ میں پوری نہیں ہوئیں، باوجودیکہ ان کی تفہیم ظاہر الفاظ کے مطابق ہی سمجھی گئی۔ مثلاً اطو لکن یداً والی پیش گوئی۔ آریہ گزٹ نے از راہ عناد اس کو اس رنگ میں لکھا کہ گویا اس جواب میں آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں کے غلط ہونے کا اقرار کیا گیا ہے، بے جا طور پر تمسخر کیا۔ مولوی ثناء اللہ نے بجائے اس مغالطہ کو دور کرنے کے الٹا اس کی تائید کی اور ایسا ثابت کرنے چیلنج دیتے ہوئے اس پر انعام وغیرہ مقرر کیا۔ اس چیلنج کے جواب میں ہمارے مکرم دوست بابو شمس الدین صاحب علی گڈھ نے ایک کھلی چٹھی مولوی ثناء اللہ کے نام لکھی ہے۔ بابو صاحب موصوف کی اس چٹھی میں مولوی ثناء اللہ کے اس مغالطہ کا صراحت سے ذکر نہیں کیا۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ آپ نے چیلنج کو اسی رنگ میں قبول کیا ہے جس طرز مولوی ثناء اللہ نے اسے پیش کیا ہے۔ یعنی یہ ثابت کرنا آپ کا کام نہیں کہ آنحضرت ﷺ کی کوئی پیش گوئی غلط ثابت ہوئی، نہ ہی کسی مسلمان کا یہ کام ہے کہ وہ ایسا کہے۔ آپ نے یہ ثابت کرنا ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ کی بھی بعض پیش گوئیاں ظاہر الفاظ اور ظاہر تفہیم کے مطابق پوری نہیں ہوئیں بلکہ جیسا کہ پیش گوئیوں کا قاعدہ ہے کسی اور تاویلی رنگ میں پوری ہوئیں اس لئے بابو صاحب موصوف کی اس کھلی چٹھی کو پڑھتے وقت اس صراحت کو مدنظر رکھنا چاہیے

(پیغام صلح لاہور ۱۹۔ اگست ۱۹۱۷ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس تشریح نے مطلب صاف کر دیا کہ ہمارے اور مرزائیوں کے درمیان بہت فرق ہے۔ ہمارا دعوی صاف اور کھلا ہے کہ مرزا صاحب کی پیش گوئیاں غلط بلکہ جھوٹی ثابت ہوئیں۔ مرزائیوں کا دعوی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیاں صحیح ثابت ہوئیں مگر بعض بعض ظاہری معنی سے نہیں ہوئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نوٹ کو آریہ گزٹ بغور پڑھ کر اپنے چیلنج باز کو نوٹس دے کہ وہ جس محمدی پیش گوئی کو مرزائی پیش گوئی کی طرح سمجھتا ہو، اسے پیش کرے اور دونوں کو یکساں ثابت کر دے تو ہم سے انعام لے۔

اڈیٹر صاحب آریہ گزٹ کے لئے ہم مکرر اعلان کرتے ہیں کہ فی سینکڑہ دس روپیہ کمیشن ہم ان کو بھی دیں گے۔ کیا مرزائی اس میدان میں نکلیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷ ستمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۱۹ ذی قعد۔ ۱۳۳۵ھ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۴ ص ۳۔۵)

مولوی ظفر علی خان کی شکایت بے جا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی ظفر علی خان صاحب اڈیٹر ستارہ صبح نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں شکایت کی ہے کہ خلیفہ قادیان نے میری بابت پیش گوئی کی تھی کہ میں قید سے آزاد نہ ہونگا۔ حالانکہ میں آزاد ہو گیا۔

ہم نے وہ الفاظ خلیفہ قادیان کے نہیں دیکھے۔ اگر واقع میں ہیں تو کوئی شکایت نہیں کیونکہ خلیفہ قادیان تو ابھی چھوٹے بھائی ہیں، بڑے میاں (مرزا آنجہانی) نے جس جس کی بابت کچھ کہا اس کا انجام کیا ہوا؟ اصل یہ ہے کہ ہر ایک صاحب فضل و کمال کی ایک اصطلاح ہوتی ہے جب تک اس کی اصطلاح سے واقفی نہ ہو اس پر اعتراض نہ کرنا چاہیے قادیانی ارباب فضل کی اصطلاح وہی ہے جو عرب کے مشہور شاعر متنبّی نے بتائی ہوئی ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

جس کا مطلب کسی اردو شاعر نے یوں ادا کیا ہے:

کبھی پورا ہوا اب تک نہ پورا ہو تیرا وعدہ
یوں ہی انکار کا پہلو ترے اقرار میں دیکھا

پس آپ جب تک ان کی اصطلاح سے واقف نہ ہوں اعتراض بے محل اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شکایت بے جا۔

سر مستان منطق الطیر ست جامی لب ببند
جز سلیمانے نہ شاید فہم ایں گفتار را

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷ ستمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۱۹ ذی قعد۔ ۱۳۳۵ھ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۴ ص ۵)

زار کی نوحہ خوانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کو ابتداء سے حضرت عیسیٰؑ کی موت سے ایسا کچھ شغف تھا کہ خواب میں ان کا جنازہ ہی دیکھتے تھے اب کچھ دنوں سے خدا خدا کر کے ادھر سے خیال ہٹا ہے تو زار روس کی نوحہ خوانی شروع کردی ہے۔

کہتے ہیں کہ زار روس کی معزولی ہمارے مرزا صاحب کی پیش گوئی کے مطابق ہوئی ہے۔ اس پیش گوئی کا ذکر مرات کرات ہم کر چکے ہیں۔ جس کا جواب قادیانی مشن کے دونوں اخباروں سے نکلتا ہے، مگر نہ نکلنے سے کچھ اچھا نہیں ہوتا۔ ان سب جوابات کے جواب گذشتہ پرچوں میں دیئے جا چکے ہیں۔ آج ہماری نگاہ میں قادیان کا اخبار الفضل مورخہ یکم ستمبر ہے جس میں ہمارا جواب درج ہے۔

اس مضمون میں راقم مضمون نے جو کچھ لکھا ہے وہ درجہ اہمال میں اس قدر بڑھ گیا ہے کہ مجھے خطرہ ہے کہ مضمون نگار کے سوا کوئی دوسرا شاید ہی سمجھا ہو۔ اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ کوئی شخص دوضرب دو، پانچ کا دعوی ثابت کرنا چاہے، تو اسے کتنی محنت اور وقت درکار ہوگا، باوجود محنت اور وقت کے وہ اپنے مخاطب کو کیا سمجھائے گا۔

یہی حال اس مضمون نگار کا ہے۔ نہ سر کی خبر نہ پیر کی۔ سارا مضمون ماشاء اللہ ہی کا مصداق ہے۔

مرزا صاحب کی پیش گوئی کو موجودہ جنگ کے متعلق بتا کر زار روس کی معزولی پر چسپاں کیا جاتا ہے۔ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

اس پیش گوئی کے اجزاء الگ الگ کر کے ہم کئی دفعہ دکھا چکے ہیں آج ہم اس مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے صرف ایک جزو پر بحث کرتے ہیں جس میں سارا مضمون آ جائے گا۔

۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو پنجاب میں زلزلہ عظیمہ آیا تو اس پر شادمانی کر کے اور اسکو اپنی تائید بتا کر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو مرزا صاحب نے ایک پیش گوئی کی جس میں زلزلہ کی بابت ذکر تھا۔ اس کے بعد ۲ مارچ ۱۹۰۶ء کو آپ نے اشتہار دیا جس میں اس زلزلہ کا واقعہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو ہوا، اظہار کیا۔ اس اشتہار کے الفاظ ہم نے پہلے بارہا نقل کئے ہیں اور آج بھی بقدر ضرورت نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں:

> اے عزیزو! آپ نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہو گا جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا۔ یہ وہی زلزلہ تھا جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں فرمایا تھا، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ (قادیانی اشتہار ۲ مارچ ۱۹۰۶ء)

اس حوالہ کے مطابق ہمارا دعویٰ ہے کہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء والا مرزا کا الہام (بقول مرزا) پورا ہو چکا، اب اس کا انتظار کرنا یا موجودہ جنگ پر اس کو منطبق کرنا خلاف منشاء مرزا صاحب کے ہے۔ بس اس ایک ہی فقرے پر تمام بحث کا مدار ہے اس کے متعلق ہم ثبوت دے چکے ہیں اور مزید دینے کو تیار ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۶ ذی قعد ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۴۵ ص ۲)

مرزا صاحب کی مخزیات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں میں عجیب گفتگو ہو رہی ہے۔ دراصل وہ ایک اصولی گفتگو ہے۔ اگر وہ معقول صورت میں ہوئی تو کسی حد تک مفید ہو گی۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک الہام ہے:

لا نبقی لك من المخزیات شیئاً

(یعنی خدا فرماتا ہے) ہم کوئی ایسی بات نہیں چھوڑیں گے جو تیرے حق میں ذلیل اور شرمندہ کرنے والی ہو (مرزا صاحب کے حق میں بعد موت)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری پارٹی کے امام مولوی محمد احسن امروہی لکھتے ہیں:

قادیانی پارٹی جو مرزا صاحب کو نبی کہتی ہے یہ ان کے حق میں مخزی (موجب ذلت) ہے۔ کیونکہ دعویٰ نبوت عرف شرع اور اصطلاح اہل اسلام میں بہت برا (موجب ذلت) ہے۔ قادیانی پارٹی جواب دیتی ہے، نبوت رحمت الٰہی ہے۔ اس کو مخزی کہنے سے تمام انبیاء پر اعتراض آتا ہے۔

ہمارے خیال میں لاہوری امام کا دعویٰ اصطلاح مناظرہ میں ٹھیک نہیں، بلکہ مصادرہ علی المطلوب ہے کیونکہ دونوں فریقوں میں یہ امر ہنوز متنازعہ ہے۔ متنازعہ کو دلیل بنانا اہل علم کی اصطلاح میں مصادرہ علی المطلوب کہلاتا ہے۔ اس لئے اس دعویٰ میں کوئی ایسی مثال پیش کرنی چاہیے جو فریقین کے نزدیک مخزی (موجب ذلت) ہو۔

فریقین کی خاطر ہم اس خدمت کو اپنے ذمہ لیتے ہیں۔ پس سنئیے! (مخزیات کی) مثال ہم سناتے ہیں جو واقعی مخزی (موجب ذلت) ہے جس کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود بھی مخزیات سے مانتے ہیں جس کی بابت رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں لکھتے ہیں کہ اگر یہ کام نہ ہو تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ اسی کی بابت رسالہ مذکورہ میں لکھتے ہیں کہ:

خود جناب رسالت مآب ﷺ نے فرمایا ہوا ہے کہ وہ کام ضرور ہوگا۔

(ضمیمہ انجام آتھم، ص۵۳)

جس کی بابت تمام عمر وعدہ مواعید ہی میں گذرے اسی کی بابت مسلمانوں کو خاص کر منتظر رہنے کا حکم دیا تھا۔ بے سمجھوں کے سمجھانے کے لئے ہم بتلا دیں جس کا نام آسمانی نکاح تھا، جس کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی کی بابت مرزا صاحب کو الہام تھا کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی باکرہ ہو کر آوے یا بیوہ ہو کر۔ جس کی بابت حضرت ممدوح آخر وقت بھی یہ شعر پڑھتے رہے:

پوچھے اگر وہ قاصد کہہ دیجئے یہ صاف
سینے میں دم ہے، آنکھ ہے در پر لگی ہوئی

آہ! ہم دیکھتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی اس حسرت میں دنیا سے تشریف لے گئے اور گوہر مقصود ان کے ہاتھ نہ آیا اور وہ یہ کہتے ہوئے چل بسے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھی نماز جنازہ میری غیروں نے
مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

یہ ہے دراصل مخزیات میں سے ایک مخزی جس نے مرزا صاحب کو نہ صرف اسلامی پبلک میں ذلیل کیا، بلکہ تمام ملک میں اس کا چرچا ہے۔ امید ہے قادیانی مشن کے دونوں اخبار اس مخزی کے دور کرنے میں کوشش کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۶ ذی قعد ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۴۵ ص ۲-۳)

اسمه احمد

جناب مولوی محمد عطاء اللہ عفی عنہ ساکن دریاپور سونگڈھ ضلع کٹک لکھتے ہیں:

امابعد واضح ہو کہ قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۱۵، ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء میں مرزا بشیر احمد صاحب بالقابہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں قرآن شریف کی آیت

اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقالما بین یدیّ من التوراة و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد

میں احمد کا مصداق مرزا غلام احمد قادیانی کو بنایا ہے اخبار کے چند کالم صرف اسی تقریر سے پر ہیں۔ کاش مضمون نگار نے کسی معتبر تفسیر یا خاص اسی آیت شریف اور اسکے بعد کی آیتوں میں غور فرمایا ہوتا تو اس طول طویل تحریر و تاویلات بعید از کار کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔ جاننا چاہیے کہ ابتداء ظہور اسلام سے آج تک سب اہل اسلام کا یہ عقیدہ مسلّمہ ہے کہ قرآن شریف میں مسیح کی اس بشارت کے مصداق جناب سید المرسلین محمد ﷺ ہیں۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اتبعوا السواد الاعظم من شذ شذ فی النار۔ اور فرمایا ہے آپ نے انا دعوة ابراهیم و بشارة عیسی (اوکما قال)

اللہ تعالی نے قرآن میں اس آیت بشارت کے بعد اس کا مصداق اور اس کا ظہور واضح طور سے بیان فرمایا ہے جو کسی ذی علم وفہم کو تردد و فکر کی ضرورت نہیں اور مرزا صاحب کی بعض تصنیفات سے بھی ثابت ہے کہ کہ رسول اکرم ﷺ احمد بھی ہیں اور محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی۔ پس باوجود ان تصریحات کے مضمون نگار صاحب کو اتنی تاویلات کی کیا ضرورت تھی۔ خاص آیت شریف میں غور فرمایئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انّی رسول اللہ الیکم مصدقاً لّما بین یدیّ من التّوراۃ و مبشّراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

یعنی جب کہا عیسی بن مریم نے اے بنی اسرائیل تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں طرف تمہاری تصدیق کرنے والا ہوں اس کا جو میرے سامنے ہے تورات سے اور بشارت دینے والا ایک رسول کی جو آوے گا میرے بعد نام اس کا احمد ہے۔

یہ تو بشارت اور پیشین گوئی ہے عیسی کی اور اب اس کا پورا ہونا اسی آیت کے بعد اللہ فرماتا ہے

فلما جاء ھم بالبینات قالواھذا سحر مبین (او ساحر مبین) علی اختلاف القرأۃ۔ (یعنی جب آیا ان کے پاس (احمد) ساتھ دلیلوں کے کہنے لگے کہ یہ کھلا جادو ہے (جادوگر ہے)

اب خیال فرمایئے کہ جاء فعل ماضی اور اس کا فاعل احمد ہے کمافی جلالین۔

جاء احمد، الکفار بالبینات الآیات و العلامات۔

پس ظاہر ہے کہ وہ بشارت و پیشین گوئی مسیح کی حسب ارشاد باری پوری ہوچکی ہے و من اصدق من اللہ قیلاً۔

اب سحر مبین میں غور کیا جائے تو تمام شکوک و تاویلات مضمون نگار صاحب کا خاتمہ ہوجاتا ہے کیونکہ کفار مکہ وغیرہ کا اطلاق سحرا معاذ اللہ قرآن مجید پر و ساحر کا ذات اقدس ﷺ پر کرنا قرآن سے ثابت ہے۔ بخلاف مرزا صاحب کے کہ ابتداء دعاوی باطلہ سے تادم مرگ کسی نے ان کو ساحر کہا، نہ ان کی تصنیفات کو سحر۔ پس ان کو مصداق بشارت قرار دینا صریح خلاف مضمون آیت قرآنی ہے۔

اب دوسری آیتوں پر جو مابعد ان آیتوں کے ہے نظر فرمایئے تو ظاہر ہے کہ بجز رسول کریم ﷺ دوسرا کوئی مصداق اس بشارت کا ہو ہی نہیں سکتا کما قال اللہ تعالی

و من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب وھو یدعی الی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلام و الله لا یهدی القو م الظا لمین یر یدو ن لیطفئوا نور ا لله با فوا ھھم و الله متم نوره و لو کره الکا فرو ن هو الذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و لو کره المشر کو ن ۔

جاننا چاہیے کہ رسول اللہ ﷺ کے اسماء مبارکہ سے جو احادیث صحیحہ میں مذکور ہیں احمد بھی ایک اسم اسماء صفات میں سے ہے ۔ بلحاظ مفہوم دوسرے شخص میں گو اسکا نام احمد ہی کیوں نہ ہو اس ڈفت کا پایا جانا محال ہے چنانچہ تفسیر معالم التنزیل میں اسمه احمد مذکور ہے

ا لا لف فیه البا لغة و له و جها ن ا حد هما انه مبا لغه فی الفاعل ای ا لا نبیاء لهم حا مدو ن لله عز و جل و هو اکثر حمد الله من غیره و الثا نی انه مبا لغة فی المفعو ل ای ا لا نبیاء کلهم محمو دو ن لما فیهم من الخصا ئل الحمیدة و هو اکثر مناقبا و ا جمع للفضا ئل و المحا سن التی یحمدیها ۔ انتهی ۔

مضمون نگار صاحب کا یہ دعوی کہ تاریخ واحادیث صحیحہ (وضعات کو الگ رکھ کر) شاہد ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا رسالت سے پہلے کبھی احمد نام سے تعلق ثابت نہیں ہو سکتا۔ دعوی بے دلیل اور عوام الناس کو دھوکہ دینا ہے کیونکہ حدیث صحیح متفق علیہ سے آپ کا نام محمد واحمد وغیرہ ہونا ثابت ہے، قبل رسالت چہ معنی کل اہل اسلام کا عقیدہ مسلمہ ہے کہ تمام اسماء حضور ﷺ روز ازل سے آپ کی ذات اقدس کے متعلق ہیں

قد جا ء فی المشکوة فی با ب فضا ئل سید المر سلین ﷺ فی الفصل الثا نی عن العر با ض بن سا ر یه عن رسو ل الله ﷺ قا ل انی عند الله مکتو ب خا تم النبیین و ان آ د م لمنجد ل فی طینه و سا خبر کم باول امری دعوة ابرا هیم و بشارة عیسی و رؤ یا امّی التی حین و ضعتنی و قد خر ج بها نور ا ضا ء لها منه قصور الشا م رواه فی شر ح السنه

و روا ه ا حمد عن ابی امامة من قو له ساخبر کم۔۔ الی آخره

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ایضاً فیه فی با ب اسما ء النبی ﷺ و صفا ته فی الفصل الاول عن جبیر بن مطعم قا ل سمعت النبی ﷺ یقول ان لی اسماء انا محمد و انا ا حمد و انا المطعم الذی یمحوا بی الکفر و انا الحا شر الذی یحشر الناس علی قد می و انا العا قب و العا قب الذی لیس بعده نبی متفق علیه ۔

وعن ابی موسی ا لا شعری قال کا ن رسو ل اللہ ﷺ یسمی لنا نفسه اسماء فقال انا محمد و ا حمد والمقفی و الحا شر و نبی التو بة و نبی الر حمة ۔ رواہ مسلم

یہ احادیث موضوع نہیں، جن کو الگ رکھا جائے اور اعتبار نہ کیا جائے ۔ اول حدیث سے تو ظاہر ہے کہ آپ خاتم النبیین دعوۃ ابراہیم و بشارت عیسیٰ ہیں ۔ کیا مجال کہ کسی غیر کو مصداق بشارت ٹھہرایا جاوے ۔

اور دوسری حدیث سے علاوہ آپ کا اسم مبارک احمد ہونے کے مرزا صاحب آنجہانی کے دعوی نبوت باطل ٹھہرتی ہے، چہ جائے کہ ان کو مصداق بشارت مسیح قرار دیا جائے کیونکہ رسول اکرم ﷺ اپنے اسم مبارک عاقب کے تفسیر خود فرماتے ہیں و العاقب الذی لیس بعده نبی یعنی عاقب وہ ہے کہ اسکے بعد اور کوئی نبی نہ آنے والا نہیں ۔ پس اب وہی نبی مزعومی باقی ہے جو حدیث شریف میں مذکور ہے

و انه سیکون فی امّتی کذا بو ن ثلا ثون کلّھم یز عم انّه نبی اللہ و انا خا تم النبیین و لا نبی بعدی ۔ (ابو داؤ ۔ تر مذی) ۔

اب بشارت مسیح پر غور فرمایئے کہ فرماتے ہیں

مبشراً برسو ل یأ تی من بعدی اسمه ا حمد ۔

یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد آنے والا ہے

اور ظاہر ہے کہ بعد مسیح کے بجز رسول اکرم ﷺ کوئی دوسرا نبی مبعوث نہیں ہوا اور تمام کمالات ونعماء ظاہری و باطنی روحانی وجسمانی حتی کہ سلسلہ نبوت ووحی ورسالت آپ کی ذات والا صفات پر اللہ تعالی نے ختم کر دیا چنانچہ فرماتا ہے

الیو م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و ر ضیت لکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلا م دیناً

اور یہ عقیدہ عموماً تمام اہل اسلام اور خصوصاً مرزا صاحب کا ہے چنانچہ فرمایا ہے

ہست او خیر الرسل خیر الانام

ہر نبوت را بروشد اختتام

اور براہین احمدیہ صفحہ ۲۶۳ کے حاشیہ میں واضح طور پر تحریر فرمایا ہے۔

مضمون نگار صاحب کا یہ فرمانا کہ بعد مسیح دو ہی شخص مدعی رسالت ہوئے، صریح مغالطہ یا غلط فہمی ہے کیونکہ بعد مسیح، و بعثت رسول اکرم بہت سے مدعیان رسالت ونبوت گذرے ہیں جن کے زمروں میں مرزا صاحب قادیانی آنجہانی بھی شمار کئے جاتے ہیں اوران مدعیان کذاب کے مرید ومعتقد اطراف واکناف عالم میں فی زماننا موجود ہیں۔مگران مدعیان کذاب میں سے کوئی بھی بشارت مسیح کے مصداق کا مدعی نہ ہوا، نہ آپ کے مبایعین اون کو مصداق بنانے میں کوشش کی۔کیا بخلاف مضمون نگار صاحب اوران کے ہم خیالوں کے کہ غلام احمد کو احمد بنا کر مصداق بشارت قرار دیتے ہیں

تکاد السماوات یتفطّرن و تنشقّ الارض و تخرّ الجبال ھداً

اعاذنا اللہ من ھذہ العقیدہ الفاسدۃ

ہرگاہ قرآن وحدیث وعقاید اہل سنت و جماعت سے ثابت ہے کہ مصداق بشارت مسیح، جناب رسول کریم ﷺ ہیں نامہ نگار صاحب کا خودساختہ پرداختہ دلائل و تاویلات اس قابل نہیں کہ اس کے جواب میں تضیع اوقات کی جاوے فقط:

اڈیٹر اہل حدیث لکھتے ہیں: قادیانی مذہب کی دونوں پارٹیاں اس مسئلہ میں بہت کچھ لکھ چکی ہیں۔ایک آپ کے ہم خیال ہے دوسری برخلاف۔مرزا صاحب کے اقوال کا صحیح مطلب قادیانی پارٹی کی طرف ہے۔(یادرہے کہ مرزا بشیر احمد قادیانی کے جس مضمون کا جواب دیا گیا ہے اسے جلد ہذا میں سابقاً نقل کیا جا چکا ہے۔بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ستمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۶ ذی قعدہ ۱۳۳۵ھ ج ۱۴ نمبر ۴۵ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ظفر علی خان اور دار الافتاء قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ستارہ صبح کے اڈیٹر مولوی ظفر علی خان بھی عجیب دل و دماغ کے شخص ہیں۔ قادیانی قلعہ سے ٹکر مارتے ہیں، منہ کی کھاتے ہیں اور پھر اکڑتے ہیں۔ حالانکہ سیدھی بات ہے کہ قادیان کا فاتح صرف ایک ہی ہے، دوسرا نہیں۔

ستارہ صبح میں ایک آیت غلط لکھی گئی تھی۔ یعنی ان بعض الظن اثم کو یوں لکھا تھا: ان بعد الظن اثم۔ اس پر قادیان سے نمک مرچ لگا ہوا اعتراض ہوا تو ستارہ صبح نے اس کی تصحیح یوں کی:

ان بعض الظن لِاثم۔

اس پر قادیان سے فتوی جاری ہوا کہ یہ تو مسٹر ہے مولوی نہیں۔

تیسری دفعہ کی تصحیح بھی غلط۔ اب لام بڑھا دیا ہے۔

اس پر مولوی ظفر علی خان نے ہتھیار ڈال دیئے۔ اور ستارہ صبح مورخہ ۱۱ ستمبر میں ان غلطیوں میں سے بعض کا ذمہ دار ایک مرزائی مولوی کو بنا کر کھلے لفظوں میں اقرار کیا کہ واقعی آیت لکھنے میں مجھ سے غلطی ہوئی، جس پر بے ساختہ شاباش کے مستحق ٹھہرے۔

مگر ہمارے خیال میں قادیانی خوردہ گیروں کو ابھی چین نہ آئے گا جب تک فاتح قادیان کی طرف سے ان کو ان کی تحریروں سے اس کی مثال نہ بتلائی جائے گی۔ بس غور سے سنئیے: قادیان کے آسمانی صحیفہ ریویو میں ایک آیت یوں لکھی ہے

یا ایھا الذین آمنوا انا خلقناکم من ذکرٍ و انثی و جعلنا کم شعوباً و قبائل لتعارفوا (حجرات۔ ۲ع)

کس دلیری سے آیت کا حوالہ بھی سورۃ حجرات کے دوسرے رکوع کا دیا ہے۔ اس پر مزید لطف یہ کہ اس غلط آیت کا ترجمہ بھی ایسا کیا ہے جس سے معلوم ہو کہ قادیان کے قرآن میں یہ آیت ایسی ہی لکھی ہے، فرماتے ہیں:

اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو۔ (ریویو آف ریلیجنز۔ ج ۱۰ ص ۶۴)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ نہ قرآن مجید میں اس موقع پر یا ایھا الذین آمنوا ہے، نہ یہ ترجمہ اس موقع کا ہے۔ بلکہ صحیح آیت یوں ہے یاایھا الناس انا خلقناکم .. الخ

ان دونوں غلطیوں میں بہت بڑا فرق ہے۔ مولوی ظفر علی خان نے تو ایک ذرہ سا فقرہ لکھا جس کا حوالہ بھی نہیں لکھا اور نہ ترجمہ کیا۔ برخلاف اس کے مرزائی صحیفہ میں آیت کا حوالہ بھی لکھا ہے، اور ساتھ ہی اس کے کمال یہ ہے کہ ترجمہ بھی اس کے مطابق کر کے اظہار کمال دکھایا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صحیفہ قادیان کے لکھنے والے نے علی وجہ البصیرت قرآن مجید دیکھ کر یا حافظ قرآن سے پوچھ کر آیت لکھی ہے، حالانکہ غلط ہے۔ یہ ممکن ہے کہ اس قرآن میں ہو جس میں مکہ مدینہ اور قادیان کا ذکر ہے (ازالہ اوہام) (الفضل ۱۵ستمبر، مولوی ظفر علی کی غلطی کو خدا کے مقابلہ کی سزا کہتا ہے دیکھیں ریویو کی اس غلطی کو کیا کہتا ہے؟ اڈیٹر اہل حدیث)

اس قسم کی غلطیاں خود بڑے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں اور خواجہ کمال الدین کی تقریروں میں بکثرت ہوتی ہیں۔ ان کی اصلاح تو بہت ضروری ہے لیکن خوردہ گیری معیوب ہے، اس لئے ہم نے آج تک اس قبیح بلکہ اقبح غلطی کا کبھی ذکر نہیں کیا۔ لیکن مولوی ظفر علی خان کو کیا کہیں کہ اس نے ہم سے ہمارے خلاف منشاء کام کرایا ہے۔ سچ ہے:

میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۶۔۷)

ایک بڑے مبلغ مرزائی کی توبہ

سید وجاہت حسین صاحب سورج گڈھ ضلع منگیر سے اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی محمد سعید الحق مختار جو بڑے پکے قادیانی مبلغ تھے مولانا محمد علی کے سامنے قادیانی مذہب سے تائب ہو گئے۔ ان سے پہلے ڈاکٹر حسن طالب کریم اور شرافت خیاط وغیرہ بھی تائب ہو چکے ہیں۔ اب قصبہ ہذا میں مرزائیت کا زور ٹوٹ گیا (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی زار کا رونا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں میں سے خاص کر اس پیش گوئی کے متعلق جسکے الفاظ یہ ہیں: زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار۔ ہم نے بہت زیادہ بحث کیوں کی؟ اس لئے کہ قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں نے اس کو رنگ آمیزی کے بوجہ موجودہ جنگ اس کو ایک ذریعہ اشاعت ضلالت بنایا۔ بفضلہٖ تعالی یوں تو ہم مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کے فلسفہ سے خوب واقف ہیں لیکن اس پیش گوئی پر تو ہمیں اتنی بصیرت ہے کہ بلا مبالغہ خواب میں اس کی بابت مفصل تقریر کر سکتے ہیں۔ نہیں معلوم قادیانی اخبار ہماری اس واقفی سے کیوں رنجیدہ ہیں۔ ان کو خوش ہونا چاہیے کہ گو ہم اپنے مذہب اور لٹریچر سے پورے واقف نہیں، تاہم کوئی اللہ کا بندہ واقف ہے جو ہمارے پیر و مرشد بلکہ نبی اور رسول کے ملفوظات دنیا میں پہنچاتا ہے۔ اسی حسد کے مارے وہ اہل حدیث کو کبھی بے سمجھ اور کبھی کم عقل، کبھی کچھ، کبھی کچھ، لکھتے رہتے ہیں اہل حدیث ان کی ان باتوں سے ذرہ کبیدہ خاطر نہیں ہوتا، نہ ان کا جواب دیتا ہے۔ بلکہ صرف اتنا کہتا ہے

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں تو ہم ان کو بتادیں گے

ہم نے اس پیش گوئی کے متعلق ۶ جولائی ۱۹۱۷ء سے آج تک کافی بحث کر دی ہے مگر قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۱۷ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے، اہل حدیث کی کم عقلی،

بحکم، سالیکہ نکو ست از بہارش پیداست، یہ عنوان ہی اظہار کر رہا ہے کہ میرے بعد جو ہوگا وہ کم عقلی ہی کا اظہار ہوگا

ہماری ساری کوشش اس پر رہی کہ یہ ساری بحث ایک مرکز پر آجاوے مقام شکر ہے کہ راقم مضمون، الفضل، ہم سے اس اصول پر متفق ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ پیش گوئی مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کے متعلق ہے اور وہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کے زلزلہ سے مرزا صاحب قادیانی پوری کر چکے ہیں۔

اسکا ثبوت مکرر سہ کرر ہم دے چکے ہیں مگر الفضل کا قابل نامہ نگار لکھتا ہے کہ اہل حدیث موٹی عقل والا وہابی ہے، اسلئے اس کو سمجھ نہیں آتا کہ:

> ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۵ء کی نظم میں جس زلزلہ کی نسبت پیش گوئی ہے اس کے پورا ہونے کا ذکر ۲ مارچ کے اشتہار میں نہیں بلکہ اس میں تو یہ لکھا ہے کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنے کو ہے۔ ہاں ایک الہام جو حضرت صاحب کو ہوا.. پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی، اس کی نسبت آپ (مرزا قادیانی) کو خیال آیا (مرزا صاحب قادیانی کا خیال آپ کے خیال سے تو بہر حال مقدم ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کہ اس میں اسی زلزلہ نمونہ قیامت کا وقت بتایا گیا ہے مگر خدا کی وحی (زلزلہ آنے کو ہے) نے بتا دیا کہ پھر بہار آئی، کا الہام جدا تھا جو ۲۸ فروری کے زلزلہ سے پورا ہوا اور جس کی خبر الوصیت میں دی گئی تھی۔

بحمد اللہ ہمارا اور الفضل قادیان کا اس پر اتفاق ہوا کہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی شب کو جو زلزلہ آیا تھا اسی سے وہ پیش گوئی پوری ہوگئی جس کے متعلق یہ الفاظ تھے، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ بہاری الہام جناب مرزا صاحب قادیانی نے کس زلزلہ کے متعلق لگایا ہوا ہے۔ اس کے متعلق ہمیں زیادہ دلائل دینے کی حاجت نہیں، مرزا صاحب کا صاف اور صریح کلام موجود ہے جو ہمارے دعوی کا ثبوت قطعی ہے۔ ناظرین اور نامہ نگار الفضل بغور پڑھیں۔ مرزا صاحب قادیانی اسی زلزلہ کی پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ضرور ہے یہ حادثہ (زلزلہ) میری زندگی میں آجائے خدا تعالی کا ایک الہام یہ بھی ہے کہ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار کے دن ہوں۔ (براہین احمدیہ۔ پنجم۔ ص ۹۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عبارت دو باتوں کا ثبوت دیتی ہے ایک یہ کہ یہ زلزلہ ضرور مرزا صاحب کی زندگی میں آئے گا، دوم بہاری الہام کا مصداق یہی ہوگا۔ یہ تو الفضل مان چکا ہے کہ بہاری الہام والا زلزلہ ۲۸ فروری کو آچکا ہے، بس اب اس کے ماننے میں اسے انکار نہیں ہونا چاہیے کہ زلزلہ عظیمہ موعودہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو پورا ہو چکا کیونکہ مرزا صاحب صاف اور صریح لکھ چکے ہیں کہ یہ زلزلہ ضرور میری زندگی میں آئے گا۔ اب اگر یہ نہ مانیں بلکہ اس پیش گوئی کو موجودہ جنگ کے متعلق بناویں تو بڑی خرابی یہ لازم آئے گی کہ مرزا صاحب کی زندگی میں یہ جنگ نہیں ہوئی۔

لطیفہ مشہور ہے کہ ملا دو پیازہ نے بادشاہ سے عہد کیا تھا کہ میں حضور کا حق نمک ادا کرنے کو مرا ہوا بھی حضور کو ہنسا دوں گا۔ مرتے ہوئے دو ٹانگیں طاق پر رکھ دیں اور مر کر اکڑ گیا۔ بادشاہ مرنے پر آئے۔ ملا جی کی ٹانگیں نیچے کریں تو سر اوپر ہو جائے، سر نیچے کو کریں تو ٹانگیں اوپر ہو جائیں۔ یہ کیفیت دیکھ کر بادشاہ ہنس پڑا۔

ہمارے مرزائی دوست خواہ مخواہ اس پیش گوئی کو ملا دو پیازے کی میت بناتے ہیں۔ ہم تو اس کو صاف کرتے ہیں کہ (بقول مرزا صاحب قادیانی) یہ پیش گوئی ان کی زندگی میں ۲۸ فروری کے معمولی جھٹکے سے پوری ہوگئی مگر مرزا صاحب کی امت خواہ مخواہ اسکو ان کی موت کے بعد نکال کر ان کے فرمان کی تکذیب کرتے ہیں جو بڑی تاکید سے فرما گئے ہیں:

ضرور ہے کہ یہ میری زندگی میں پوری ہوگی۔

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۸ ستمبر ۱۹۰۷ء مطابق ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۷ ص ۲۔۳)

قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں میں مقابلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اور لاہوری پارٹیوں میں اس امر پر چرچا ہو رہا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی پارٹی کے سرگروہ میاں محمود احمد نے دعوی کیا کہ ہم تفسیر لکھیں گے ہمارے مقابلہ میں فریق ثانی کے سرگروہ بھی لکھیں۔ جس کی تفسیر میں نکات اور معارف اچھے ہوں گے اس کا دعوی برحق ہوگا۔

فریق ثانی کی طرف سے مولوی محمد احسن امروہی نے اعلان کیا ہے کہ ہم اس مقابلہ کے لئے تیار ہیں مگر چند شرائط کے ساتھ۔ علم صرف ونحو، علم بلاغت کے اصول کی پابندی بحوالہ کتب، الفاظ قرآنی کے مشہور ومعروف معانی لئے جاویں گے، قرآنی لغات میں کتاب مفردات راغب کا اعتبار ہوگا، تفسیر احادیث صحیحہ کے خلاف معتبر نہ ہوگی وغیرہ۔ (پیغام صلح لاہور ۱۹ ستمبر)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جو شرائط مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے صحت تفسیر کے لئے مقرر کی ہیں، انصاف ہے کہ سب اہل علم میں سلفاً وخلفاً مسلّم چلی آئی ہیں۔ یہ اصول جیسے صحت تفسیر کے لئے ہیں، شرح حدیث میں بھی مسلّم اور مقرر ہیں۔ فرق کچھ ہے تو صرف اتنا کہ قرآن مجید کی لغت بتلانے کے لئے مولوی محمد احسن صاحب موصوف نے مفردات راغب کا نام لیا۔ حدیث شریف کی لغت کے لئے نہایہ ابن کثیر معتبر ہے۔ اور اتفاق یہ ہے کہ مصر والوں نے ان دونوں کتابوں کو نیچے اوپر ایک ہی کتاب میں چھاپا ہے۔

پس اس اصول ضروریہ کی بنا پر ایک دو حدیثوں کی شرح ہم بھی مولوی محمد احسن صاحب موصوف سے پوچھتے ہیں۔ امید ہے تکلیف گوارا کر کے اور اپنے حسن خاتمہ کو مدنظر رکھ کر ان کی تشریح فرماویں گے۔ لفظی ترجمہ ان کا ہم کئے دیتے ہیں:

پہلی حدیث یہ ہے:

عن ابی ھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ و الّذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً فیکسر الصّلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجزیۃ و یفیض المال حتّی لایقبلہ احد حتّی تکون السجدۃ واحد؟ خیراً من الدنیا و ما فیھا ثم یقول ابو ھریرۃ فاقرئوا ان شئتم: و ان من اھل الکتاب الا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیو منن بہ قبل موتہ.. الآیہ

حضرت ابو ہریرہؓ، آنحضرت ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا مجھے خدا کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے، قریب ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم تم میں منصف حاکم ہوکر آویں گے۔ پھر وہ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کرا دیں گے۔ اور جزیہ اٹھا دیں گے اور مال اتنا دیں گے کہ کوئی اسے قبول نہ کرے گا۔ یہاں تک کہ عبادت کا ایک سجدہ ساری دنیا کے مال واسباب سے اچھا ہوگا۔ پھر ابو ہریرہؓ کہتے تھے کہ اگر تم چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو ان من اھل الکتاب .. الخ

دوسری حدیث شریف یہ ہے:

قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوّج و یولد لہ و یمکث خمساً و اربعین سنۃ ثمّ یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر واحدٍ بین ابی بکر و عمر (مشکوۃ باب نزول عیسی ابن مریم)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا عیسی بن مریم زمین کی طرف اتریں گے۔ پھر وہ نکاح کریں گے اور ان کو اولاد ہوگی۔ اور وہ ۴۵ برس دنیا میں رہیں گے۔ پھر مر جائیں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن ہوں گے۔ پھر میں اور عیسی بن مریم ایک ہی مقبرے سے اٹھیں گے۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ کے درمیان۔

سردست یہی دو حدیثیں پیش خدمت ہیں۔ امید ہے کہ ان حدیثوں کی شرح بپابندی شروط مذکورہ ایسی عالمانہ فرماویں گے کہ باید وشاید (باقی آئندہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء مطابق ۱۷ ذی الحج ۱۳۳۵ھ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۸ ص ۲۔۳)

پیغام صلح اور آریہ گزٹ

مرزائیوں کی گفتگو میں لاہور کے آریہ گزٹ نے بھی خواہ مخواہ دخل دے کر یہ لکھا تھا کہ مرزائی کہتے ہیں اگر مرزا غلام احمد کی پیش گوئیاں ظاہری معنی سے غلط نکلی ہیں، تو حضرت محمد (ﷺ) کی بھی غلط ہوئی تھیں۔ اس کو آریہ گزٹ نے اپنے مفید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب پا کر خوب بغلیں بجائی تھیں۔ جس پر ہم نے ۳۔ اگست ۱۹۱۷ء کے اہل حدیث میں انعامی اعلان کیا تھا کہ جو پیش گوئی بھی آنحضرت ﷺ کی غلط ثابت کر دیں، فی پیش گوئی ۱۰۰ روپیہ ہم سے انعام لیں اور دس روپیہ فی سینکڑہ اڈیٹر آریہ کو بھی بطور کمیشن دیا جائے گا۔ آریہ گزٹ کو چاہیے تھا کہ ثالث بالخیر بن کر حق دلالی ادا کرتا اور فریق ثانی کو اپنے دعوی کا ثبوت دینے پر آمادہ کرتا۔ مگر افسوس کہ اس نے ایسا نہ کیا بلکہ قبل از وقت ہی وہ مرزائیوں کی حمایت پر تل بیٹھا۔ لکھتا ہے کہ اہل حدیث امرتسر نے ۷ ستمبر کی اشاعت میں آریہ گزٹ کو صلوتیں سنا کر دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔ ہم ناظرین سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ ۷ ستمبر ۱۹۱۷ء کا اخبار اہل حدیث صفحہ ۳ سے ۵ تک ضرور ملاحظہ کریں تاکہ آریہ گزٹ کی رنجش کی تصدیق یا تکذیب کر سکیں۔

ہاں ہم تو کچھ نہیں کہتے البتہ ان لوگوں نے جن کی حمایت پر آریہ گزٹ کمربستہ ہوا تھا، جو کچھ آریہ گزٹ کی نسبت لکھا ہے، نقل کرتے ہیں:

لاہور کا مرزائی اخبار ہم عصر پیغام صلح لکھتا ہے۔

آنحضرت ﷺ کی کوئی پیش گوئی غلط نہیں ہوئی۔ کسی گذشتہ اشاعت میں ہم نے مولوی ثناء اللہ امرتسریؒ کے اس چیلنج کا حوالہ دیتے ہوئے جس میں اس نے جماعت احمدیہ سے اس بات کا ثبوت چاہا تھا کہ آنحضرت ﷺ کی کوئی پیش گوئی غلط ہوئی، یہ بتلایا تھا کہ ہم آنحضرت ﷺ کی کسی پیش گوئی کو بھی غلط نہیں سمجھتے، آپ کی سب پیش گوئیاں صحیح تھیں جو لفظ بلفظ پوری ہوئیں۔ ہاں یہ صحیح ہے کہ ان میں سے بعض اپنے ظاہری معنوں میں نہیں، بلکہ تاویلی رنگ میں پوری ہوئیں۔ اور اسی رنگ میں حضرت مسیح موعود کی بھی اکثر پیش گوئیاں پوری ہوئی ہیں۔ لیکن اس کو غلط ہونا نہیں کہتے۔ پیش گوئی تو بہر حال پوری ہوگئی اور لفظ بلفظ پوری ہوگئی، خواہ ان الفاظ کے معنی کچھ اور ہی کیوں نہ ہوئے ہوں۔ مگر ہم حیران ہیں کہ معاصر آریہ گزٹ باوجود اس تصریح کے ہماری اور جناب شمس الدین صاحب کی طرف جنہوں نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج کو منظور کیا تھا یہی دعوی منسوب کئے چلا جاتا ہے کہ گویا ہم آنحضرت ﷺ کی کسی پیش گوئی کو غلط سمجھتے ہیں۔ یہ ایک صریح بطلان ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم معاصر موصوف سے یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے کسی بھی لفظ سے اس بات کو ثابت کرے، ورنہ اپنے الفاظ کو جن میں اس نے آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں کو غلط سمجھنا ہماری طرف منسوب کیا ہے، واپس لے۔

یہ الگ امر ہے کہ تاویلی رنگ میں کسی پیش گوئی کے پورا ہونے کو بھی ہمارا معاصر اس کا غلط ہونا ہی قرار دے، اور صرف ظاہر الفاظ میں ہی کسی پیش گوئی کا پورا ہونا اس کے نزدیک اس کی صداقت پر دال ہو۔ لیکن اس فرضی اور قیاسی خیال میں دوسرے کو بھی اپنا ہی ہم خیال سمجھ لینا اور اسے اپنا ہم آواز بتانا کس قدر خلاف انصاف بات ہے۔ آج ہی کے بہرہ مراسلات میں ہم جناب شمس الدین صاحب کے اس جواب الجواب کو بھی شائع کرتے جو انہوں نے مولوی ثناء اللہ کے جواب میں لکھا ہے اور ہم امید کرتے ہیں کہ معاصر آریہ گزٹ اور اہل حدیث ہر دو اپنی آئندہ اشاعتوں میں ہماری تصریحات کو بالضرور ملحوظ رکھیں گے۔

(پیغام صلح لاہور ۱۶ ستمبر ۱۹۰۷ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیغام صلح اپنے صاف لفظوں میں آریہ گزٹ کے بیان کی تکذیب کرتا ہے اور ان کے واپس لینے کی اس کو فہمائش کرتا ہے۔ چونکہ آریہ گزٹ نے حق کمیشن اچھی طرح ادا نہیں کیا، نیز اب وہ اس خدمت سے سبکدوش بھی ہو گیا یا مرزائیوں کی طرف سے سبکدوش کیا گیا ہے۔ اس لئے ہم بھی اس کو اب تکلیف نہیں دیتے۔

ہاں پیغام صلح لاہور سے ایک بات دریافت کر کے سلسلہ گفتگو آگے چلائیں گے انشاء اللہ۔ وہ یہ ہے۔

اس میں تو ہمارا اور آپ کا اتفاق ہے کہ آنحضرت ﷺ کی کوئی پیش گوئی جھوٹ یا غلط نہیں ہوئی البتہ آپ یہ لکھتے ہیں:

بعض اپنے ظاہری معنوں میں نہیں بلکہ تاویلی رنگ میں پوری ہوئیں۔

اس لئے ہم یہ دریافت کرتے ہیں کہ جو تاویلی رنگ میں ہوئی، وہ تاویل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان عربی کے قواعد (لٹریچر) کے ماتحت ہے یا باہر۔ ایک دو مثالیں بطور تشریح سنئے:

زبان کا قاعدہ ہے جہاں حقیقی لغوی معنی محال ہوں، وہاں قرینہ سے مجازی معنی لئے جاتے ہیں۔ مگر وہی مجازی معنی لئے جا سکتے ہیں جو عرف عام میں اس لفظ سے سمجھے جائیں۔ مثلاً شیر کا لفظ ہے جس کے معنی معروف درندہ کے ہیں۔ جہاں اس لفظ کے یہ معنی نہ ہو سکیں اس جگہ بقرائن لفظیہ شیر سے مراد بہادر تو لیا جائے گا، مگر بے وقوف نہ لیا جائے گا۔ ہاں جہاں گدھے کے معنی اصلی نہ ہو سکیں وہاں بقرینہ مقام بیوقوف تو مراد لیا جائے گا مگر بہادر نہ ہو گا۔ غرض علماء عربی نے تاویل کے لئے قواعد مقرر کر رکھے ہیں جو تاویل ان کے موافق ہو گی وہ تو صحیح ہو گی جو ان کے برخلاف ہو گی وہ تاویل نہیں بلکہ تحریف ہو گی۔ اس کی تصدیق اپنے احسن المناظرین مولوی محمد احسن امروہی سے کرا سکتے ہیں۔ بس اب مرکزی نقطہ صرف یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی جو پیش گوئی ظاہری معنی سے پوری نہیں ہوئی بلکہ تاویلی معنی سے ہوئی ہے، وہ تاویل قواعد زبان کے ماتحت ہے یا باہر۔ ہمارا دعوی ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیاں جن کی ہم تکذیب کرتے ہیں قاعدہ زبان کی تاویل سے باہر ہیں، اس لئے وہ غلط ہیں۔

ہمارے سوال کا جواب آنے پر مقابلہ کی گفتگو کی آگے چلے گی۔ کیا پیغام صلح اس کا جواب دے گا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء مطابق ۱۷ ذی الحج ۱۳۳۵ھ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۸ ص ۳۔۴)

اہل حدیث کی نسبت ستارہ صبح کی رائے

کسی دوسری جگہ فاضل معاصر اہل حدیث کا ایک دل آویز اقتباس، قادیانی مشن، کے عنوان سے درج ہے جس میں مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب نے جن سے بڑھ کر قادیان کے گھر کا بھیدی اور کوئی کم ہو گا، لنکا ڈھاتے ہوئے اپنی چابک دستی کا تازہ ترین کمال دکھایا ہے۔

مولانا (ثناء اللہ) بعض دفعہ ایسی پتے کی باتیں کر جاتے ہیں اور آپ کی تحریرات قادیان کے ارسطوؤں اصولیوں وغیرہ..؟ کے لئے اس درجہ صبر آزما ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ ان حضرات کی جان مبتلا ایک نئے مخمصے میں الجھ کر رہ جاتی ہے۔،
اخبار اہلحدیث امرتسر کا جب کوئی تازہ نمبر قادیان شریف میں پہنچتا ہے، تو اس مقدس آسمان کے فرشتے ایک دوسرے سے پوچھنے لگتے ہیں کہ یہ ثناء اللہ اخبار کا اڈیٹر کاہے کو ہے، اچھا خاصا پنساری ہے جو پسی ہوئی فلفل سرخ کی پڑیہ ہر ہفتے ہمارے پاس بھیج دیتا ہے، اور اس کے دام ہم سے مناظرہ اور مباہلہ کے بازار میں وصول کر لیتا ہے۔،

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء مطابق ۱۷ ذی الحجہ ۱۳۳۵ھ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۸ ص ۴)

مولوی ظفر علی خان سے دفع بلا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:
یہ بلا کوئی پولیٹکل نہیں بلکہ ایک ادبی (لٹریری) غلطی تھی جو مولوی ظفر علی صاحب اڈیٹر ستارہ صبح سے ہوئی تھی۔ یعنی مولوی صاحب نے ستارہ صبح میں کہیں آیت قرآنی انّ بعض الظّن اثم کو غلطی سے لِاثم لکھ دیا اس پر قادیان سے لعن طعن کے علاوہ معجزات کا ظہور ہونے لگا۔ اس پر اہل حدیث نے بحکم حدیث رسول انصر اخاك ظالماً او مظلوماً مولوی ظفر علی خان کی طرف سے بطور معذرت کے بحوالہ قادیانی رسالہ ریویو (جس میں آیت مع ترجمہ غلط درج ہے) لکھا کہ اس قسم کی غلطیاں قادیانی علماء سے بھی ہوتی رہی ہیں۔ قادیانی اخبار الفضل نے جب دیکھا کہ واقعی ہماری غلطی ستارہ صبح کی غلطی سے بہت بڑی ہے تو اس نے پہلو بدل کر یوں لکھا:
ہمارا ظفر علی پر اعتراض ان کی نحودانی پر تھا۔ (۲۵ ستمبر ص ۴)
کیونکہ مولوی ظفر علی خان نے لِاثم کی لام کو تعریفی لکھ دیا تھا۔
انصاف یہ ہے کہ ہم بھی اس میں مولوی ظفر علی خان کی غلطی کے قائل ہیں مگر ہم مجبور ہیں کہ انصاف سے یہ بھی کہیں کہ اس مقابلہ میں بھی قادیانی اعلیٰ حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) بمقابلہ مولوی ظفر علی خان کے زیادہ غلط نویس تھے۔ ہمارے پاس اس کی بہت مثالیں ہیں، مگر اس جگہ ہم طوالت نہیں دینا چاہتے۔ صرف ایک دو مثالیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے رسالہ اعجاز احمدی میں ایک قصیدہ اعجازی لکھا ہے جس کا پہلا شعر یوں ہے

ایا ارض مدّ قد دفاك مدمّر
و ارداك ضلّیل و اغراك موغر

اس شعر سے قصیدہ کا قافیہ اور ردی معلوم ہوتا ہے کہ حرف ر مضموم ہے اس کے بعد ایک شعر یوں ہے

أ آخیث ذئباً عا یثاً او ابا الوفاء
او افیت مدا او رئیت امرتسر

اس میں امرتسر کو رئیت کا مفعول بہ بنا کر اس پر رفع دیا ہے حالانکہ مفعول بہ منصوب ہوتا ہے

پھر اسی قصیدے میں ایک شعر یوں لکھتا ہے:

فقلت لك الویلات یا ارض جو لرا
لعنت بملعون و انت تدمر

اس شعر میں صرفی غلطی ہے کہ ارض گولڑہ کو بصیغہ مونث مخاطب کر کے تدمر صیغہ مذکر مخاطب لائے ہیں

پھر ایک شعر یوں ہے:

ا تزعم ان رسولنا سید الوری
علی زعم شا نئه توفی ابتر

اس میں ابتر کا لفظ حال ہے، چنانچہ مصنف نے اسکا ترجمہ یوں کیا ہے:

کیا تو گمان کرتا ہے کہ ہمارے رسول نے بے اولاد ہونے کی حالت میں وفات پائی جیسا کہ دشمن کا خیال تھا۔

حالانکہ حال کا منصوب ہونا ضروری ہے

یہ اعجازی قصیدہ کا سرسری نمونہ ہے اگر اس قصیدہ کو بغور دیکھا جائے تو ماشاء اللہ ہی کا مصداق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے تو صرفی نحوی حیثیت سے اس پر نظر کی ہے۔ شاعری حیثیت سے اس پر نظر کرنا مولوی ظفر علی خان کا کام ہے جو خود بھی شاعر ہیں: ولی راولی مے شناسد

ہم نے حوالہ قادیانی رسالہ ریویو کا دیا تھا کہ اس میں آیت یاایھا الناس کو یاایھا الذین آ منوا معہ ترجمہ لکھا ہے اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل نے ہمارے پیش کردہ حوالہ کی تکذیب نہیں کی۔ الحمدللہ۔ ہاں کہا ہے کہ

اہل حدیث کے ایک پرچہ میں اللهم صل علی محمد میں صل کا لفظ نہیں ہے۔

ظفر علی کے ف کا نقطہ نہیں۔

۴ ذی الحجہ کی بجائے ۲۶ ذی قعد لکھا ہے۔

ہم مانتے ہیں کہ یہ سب حوالہ جات صحیح ہیں۔ ۴ ذی الحجہ کی بجائے ۲۶ ذی قعد صرف ایک صفحہ پر ہے باقی تمام صفحات ٹھیک ہیں۔ لیکن ہمارا کمال بلکہ کرامت دیکھئے کہ ہماری طرف سے الفضل قادیان نے خود ہی اصولاً جواب دے دیا۔ لطف یہ کہ اسی پرچہ بلکہ اسی صفحہ پر دیا جس پر اعتراض کیا تھا۔ لکھتا ہے:

یہ ساری کی ساری کتابت کی غلطیاں ہیں جن سے بچنے کا دعوی کرنا آج کل کسی کی طاقت اور ہمت میں نہیں (الفضل قادیان ۲۵ ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۴)

مگر یا ایّھا النّاس کی جگہ یاایھا الذین آ منوا لکھنا پھر اس کا ترجمہ بھی یہی لکھنا کہ: اے لوگو جو ایمان لائے ہو،، کاتب کی غلطی نہیں۔

معذرت: مولوی ظفر علی خان ہمیں معاف رکھیں۔ ہم نے بے ساختہ منصف بن کر ان کی غلطیوں کا اعتراف کر کے ان پر ڈگری کرادی ہے۔ کیوں؟

خطا ثابت کریں ہم کسی کی اور چھیڑیں گے
سنا ہے ان کو غصے میں لپٹ جانے کی عادت ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء مطابق ۱۷ ذی الحج ۱۳۳۵ھ۔ ج ۱۴ نمبر ۴۸ ص ۹۔۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی آنحضرت ﷺ پر فضیلت

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

کہتے ہیں ہاتھی بڑا ہوشیار جانور ہے، کسی نم ناک جگہ یا دلدل سے گذرتا ہے تو اگلے پیر پر آہستہ آہستہ زور دیتا ہے۔ جب دیکھتا ہے کہ وہ زمین میں نہیں دھنستا اور قائم ہو گیا، تو پچھلا پیر اٹھاتا ہے اور اسی طرح آگے بڑھتا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی نے بھی اپنی منازل اسی طرح طے کیں۔ جوں جوں حسن ظن سے کام لینے والے آپ کے مراتب تسلیم کرتے گئے، آپ کے الہاموں کا قدم آگے بڑھتا گیا۔ کل انبیاء اور اولیاء پر جب آپ اپنی فضیلت بیان کر چکے اور خاص کر حضرت عیسیٰؑ روح اللہ کے حال پر پوری مہربانی فرما چکے، اور مریدین آمنا وصدقنا کہہ چکے، تو آپ کی توجہ آنحضرت ﷺ کی طرف مبذول ہوئی۔ اور کیوں نہ ہوتی، جس کے پیٹ میں دہلی اور پیلی بھیت کے چاولوں کے پلاؤ موجزن ہوں اس کی نظر میں ایک خالی پیٹ والے یا جو کی روٹی کھانے والے کی حقیقت ہی کیا تھی۔ مگر کھلے طور پر آنحضرت ﷺ پر اپنی فضیلت ظاہر کرنے کا آپ کو حوصلہ نہ ہوا۔ کیونکہ ایسا کرنے سے مسلمان مرید راہ فرار اختیار کرتے اور فوائد ہاتھ سے جاتے رہتے۔ اس لئے آپ کو یہاں ایک پولیٹکل چال چلنی پڑی کہ پلاؤ بھی ہاتھ سے نہ جاوے اور آنحضرت ﷺ پر اپنی فضیلت بھی ایسی ثابت ہو جاوے جس کا حق ہے۔ پس آپ نے آنحضرت ﷺ کی مدح میں شعر بازی کر کے بڑی لمبی چوڑی تعریف کی۔ کہاں کہ میں آپ کا غلام ہوں۔ کہیں کہا کہ میں آپ کا عاشق زار ہوں۔ کہیں کہا کہ اگر میری ایک لاکھ جانیں بھی ہوں، تو آپ پر قربان کر دوں۔ میں نے جو کچھ پایا آپ سے پایا۔ اور مرید یہ اشعار سن کر مست ہو گئے اور اب تک در ثمین جیبوں میں ڈالے پھرتے ہیں، اور مسلمانوں کو دکھلا کر کہتے ہیں تم برا کہتے ہو اور اس پر ایمان نہیں لاتے۔ مگر یہ لوگ نہیں سمجھتے کہ شعر لکھ دینے میں کون سے پیسے ٹکے خرچ ہوتے ہیں۔ فرضی معشوق کا قد سرو سے اونچا باندھو، اور دہن غنچہ کا سا، بلکہ ندارد لکھ دو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمر بال سے زیادہ باریک باندھ دو، ناک تلوار جیسی پتلی کہہ دو، اس میں نہ کچھ خرچ ہوتا ہے نہ اسے ایمان سے کچھ تعلق ہے۔ اور باقی مختلف طریقوں اور پیرائیوں سے جو کچھ آپ نے آنحضرت ﷺ کی عزت نگاہ رکھی ہے، اسے میں ان کے اقوال سے بیان کئے دیتا ہوں اور ناظرین کے ایمان وانصاف پر چھوڑتا ہوں۔ یہاں میں وہ اقوال یا الہام بیان نہیں کرتا جو مرزا صاحب قادیانی کو آنحضرت ﷺ کے برابر بناتے ہیں کیونکہ یہ تو سب کو معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ پر جو آیات ان کی تعریف میں اتریں، وہ مرزا صاحب قادیانی اپنے حق میں اتار چکے ہیں، بلکہ اسی قدر بیان کرونگا جس سے مرزا صاحب قادیانی نے اپنی فضیلت آنحضرت ﷺ پر ظاہر فرمائی ہے۔

اب ذرہ گوش ہوش سے سنئے!

۱۔ عام طور پر مسلمان آنحضرت ﷺ کی عظمت اسوجہ سے سمجھتے ہیں کہ آپ کو اللہ تعالی نے معراج نصیب کیا ہے، اور شق القمر جیسا معجزہ آپ کے ہاتھوں پر دکھایا ہے۔ اب سنیئے جناب مرزا صاحب قادیانی ان کے غلام بھلا کیا فرماتے ہیں:

الف۔ معراج اس جسم کثیف سے نہ تھا بلکہ وہ ایک کشف تھا جس میں یہ عاجز مؤلف ماہر ہے

ماہر کے معنی غیاث اللغات میں، استاد، لکھے ہیں۔ مگر ہم مشاق کے معنی میں استعمال کرتے ہیں جسے انگریزی میں پرفیکٹ کہتے ہیں۔ کیا معنی کہ آنحضرت ﷺ آسمان پر نہیں گئے، چارپائی پر پڑے پڑے ان میں ایک کشف ہوا، اور مجھے ایسے کشف اکثر ہوتے رہتے ہیں۔

ب۔ آنحضرت ﷺ کی گواہی چاند نے دی، اور میری چاند اور سورج دونوں نے۔ بلکہ ان دونوں نے مجھے سجدہ کیا۔

۲۔ آنحضرت ﷺ کے معجزے تین ہزار تھے۔ میرے سوا تین لاکھ۔

گویا آنحضرت ﷺ سے آپ کا درجہ سوا سو گنا زیادہ ہے۔

۳۔ مجھے لو لاك لما خلقت ا لافلا ك کا الہام ہوا، (اگر میں تجھے پیدا نہ کرتا تو دنیا کو پیدا نہ کرتا)۔ آنحضرت ﷺ کی نسبت تو یہ فرمان خداوندی صحیح نہ ہوا، نہ کسی حدیث کی کتاب میں ملتا ہے، مگر مرزا صاحب کو یہ الہام ہوا اور ان کا الہام مستند ہے۔ اب جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غور ہے کہ اگر یہ مرزا صاحب کا الہام ہے تو آنحضرت ﷺ کا وجود مرزا صاحب کی وجہ سے ہوا، نہ کہ مرزا صاحب، آنحضرت ﷺ کے طفیل اور ظل ہوئے۔ خدارا انصاف

۵۔ مرزا صاحب قادیانی کو خدا نے کن فیکون کے اختیارات دیدیئے گویا اللہ تعالی نے اپنی صفت خالقیت میں آپ کو شریک کرلیا۔ اور ہمارے پیغمبر ﷺ وہی مخلوق کے مخلوق اور خدا کے بندے عبدہ و رسولہ

۶۔ مرزا صاحب کو الہام ہوا کہ میں نے تجھے وہ کچھ دے دیا ہے جو کسی کو نہیں دیا۔

۷۔ فرماتے ہیں، لیکن پھر بھی دو نام دونبیوں سے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں یعنی مہدی کا نام ہمارے نبی ﷺ کے لئے خاص ہے اور مسیح یعنی موید بروح اللہ کا نام حضرت عیسی سے کچھ خصوصیت رکھتا ہے۔ اور نبیوں کی پیش گوئیوں میں یہ بھی تھا کہ امام آخرالزمان میں یہ دونوں صفتیں اکٹھی ہوجائیں گی (اربعین نمبر۲ ص ۱۳)

یعنی موید بروح القدس کی صفت، آنحضرت ﷺ میں نہ تھی اور مجھ میں ہے۔

در خانہ اگر کس است یک حرف بس است

ان لاہوری پارٹی سے ایک سوال ہے کہ وہ مرزا محمود کو جو اپنے باپ کے نقش قدم پر چل رہا ہے، کافر کیوں کہتے ہیں۔ کیا وہ الولد سر لابیہ کو نہیں مانتے۔ اگر اس ابن مریم کو ابن مریم نہیں مانتے تو جاویں، ابن مریم کو آسمان سے یا زمین سے لے آویں۔ ورنہ جب وہ دعوی کر رہا ہے اور اور کسی نے دعوی اس وقت نہیں کیا، تو وہ سچا ہے۔ ان کے پاس کوئی دلیل ہے کہ باپ کو سچا مان کر بیٹے کو جھوٹا کہیں۔ یا بیٹے کو جھوٹا کہہ کر باپ کو سچا کہیں

یہ خاندان مرزائیہ عجب خاندان ہے جس نے دہلی (شائد مرزا حیرت کی طرف اشارہ ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اور قادیان میں الہام کی مشین رکھ دی۔ اللہ اسلام کا حافظ ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری پارٹی کا خلیفہ قادیانی پر ناحق حملہ

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنی تقریر میں کہیں کہہ دیا کہ میری بابت کل انبیاء نے اور مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے پیش گوئیاں کی تھیں اس لئے میرا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے (الفضل قادیان ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء)

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں اس پر وہ اعلان جنگ ہوا کہ الامان و الحفیظ۔ حالانکہ انصاف یہ تھا کہ صاحبزادہ سے پوچھتے کہ میاں! کس کس کتاب میں سابقہ انبیاء کرام نے آپ کی بابت پیش گوئی کی ہے۔ اگر وہ دکھادیتے تو خیر ورنہ ان پر دروغ گوئی کا الزام لگاتے۔ مگر چونکہ ان لوگوں کو اس قسم کی تحقیق کی عادت نہیں، عادت ہوتی تو پہلے جب بڑے میاں (مرزا صاحب آنجہانی) نے یہی دعوی کیا تھا کہ میں وہ ہوں کہ تمام کتب سابقہ میں میری بابت پیش گوئیاں ہیں، میں وہ ہوں کہ قرآن میں حدیث میں میری بابت پیش گوئیاں ہیں، میں وہ مہدی ہوں جس کی بابت ابن سیرین سے پوچھا گیا کیا وہ ابوبکرؓ سے افضل ہے، تو انہوں نے کہا ابوبکرؓ کیا وہ تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہے (معیار الاخیار۔ص ۱۱)

اگر بڑے میاں (مرزا غلام احمد) سے اس قسم کی تحقیق کر لی ہوتی تو آج یہ دقت کیوں پیش آتی۔ کر چکے ہیں تو بھلا بتلاویں تو سہی کہ کتب سابقہ اور قرآن و حدیث میں مرزا قادیانی کی بابت کہاں کوئی ذکر ہے۔

ہمارے خیال میں چونکہ بحکم الولد سر لابیہ بیٹا باپ کا جانشین ہوتا ہے اس لئے میاں محمود احمد اپنے باپ کی روش پر چلنے کا حق رکھتے ہیں جس طرح وہ آہستہ آہستہ سب کچھ بنے تھے یہ بھی بنیں گے۔ ہمارے نزدیک نہ ان کے دعووں کا ثبوت تھا نہ ان کا۔ لیکن لاہوری پارٹی جب تک مرزا صاحب کو اپنا پیشوا مانتی ہے اسکا حق نہیں کہ میاں محمود احمد کی ترقی پر معترض ہوں۔ ابھی کیا ہے:

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۵)

(پیغام صلح ۲۳ دسمبر ۱۹۱۷ء ص ۳۔ میاں صاحب کی تقریر شملہ پر ایک نظر۔ سید محمد احسن امروہی آپ فرماتے ہیں کہ: میرا انکار انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے میرا انکار رسول اللہ کا انکار ہے۔ وغیرہ

اس معراج میں تمام امت محمدیہ کو جو کروڑوں انسان ہیں کافر حقیقی خارج از اسلام ہو گئے

فانا للہ و انا الیہ راجعون

اس کا اصل الاصول آپ فرماتے ہیں کہ:

جن رجال فارس کی نسبت پیش گوئی تھی ان میں سے وہ ہمارے سوا اور کوئی نہیں ہو سکتا اور وہ حضرت مسیح کی اولاد کے سوا کون ہے۔ اور ایمان لانے والی جماعت کے ایک حصہ سے بھی ایمان اٹھ رہا ہے۔

معارف اور حقائق و دقائق تو اس معراج میں اور بہت سے منکشف ہوئے ہیں مگر اصل الاصول ان تمام مکاشفات کا حدیث رجال فارس کی ہی ہے۔ اسلئے اولاً وہ حدیث ناظرین کے روبرو پیش کروں گا اور پھر کچھ عرض کرونگا۔ مگر اس سے پہلے ایک دوسرا مکاشفہ بھی آپ کا ناظرین یادرکھیں و ھی ھذہ

ہاں میں ابھی یہ نہیں کہہ سکتا کہ آیا میں مصلح موعود ہوں کیونکہ مجھے خدا نے اسکی خبر نہیں دی

معراج محمودی میں یہ مسئلہ بھی حل ہو گیا کہ اقوال متناقضہ اور متعاف؟؟؟؟؟ کا جمع ہونا بھی زمانہ خلافت محمودیہ میں جائز اور درست ہے... قرآن مجید کا یہ مضمون مندرجہ آیت

لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیرا نعوذ باللہ غلط ہو گیا

اور اگر یہ مضمون آیت کا صحیح ہے تو .... یہ معراج محمودی بالکل غلط ہے۔ پھر کوئی انسان صحیح العقل باوجود ان کے اس خلل دماغ کے ایسے متناقضات امور پر ایمان لا کر کیونکر خود دیوانہ اور مجنون ہو سکتا ہے۔ پھر وہ بھی خلاف کتاب وسنت کے۔ اندریں صورت و ان اطعتمو ھم انکم لمشرکون۔ مبائعین مشرکین ہوئے جاتے ہیں۔ اللہ تعالی بڑی تاکید سے فرماتا ہے اور اگر اس نہی و لا تکونوا کالتی نقضت غزلھا من بعد قوۃ انکاثا (النحل: ۹۲) سے میاں محمود صاحب مستثنی ہیں کیونکہ بہ سبب خلل دماغ کے مرفوع القلم ہیں تو پھر بھی العجب کہ جو کچھ وہ فرماویں سب کو اس پر ایمان لانا فرض اور واجب ہے ورنہ تکذیب رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی لازم آجاوے گی نعوذ باللہ من ھذہ الخرافات۔

اورمیاں صاحب کیا اس آیت کے حکم سے بھی مستثنیٰ ہیں کہ مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید (ق:۱۸) جو چاہیں سو کہیں ۔اس تناقض کے بارہ میں ہم کچھ نہیں کہتے۔ ناظرین خود سمجھ لیں

گہ چنیں بنماید وگہ ضد ایں ۔ ایں چہ حیرانی است در دین متین

واضح ہو کہ یہ حدیث فارسی کی حضرت ابوہریرہؓ سے بدوطریق صحیح مسلم میں آئی ہے:

قال قال رسول اللہ لو کان الدین عند الثریا لذھب بہ رجل من فارس او قال من ابناء فارس حتی یتناولہ (صحیح مسلم حدیث نمبر۶۴۹۷)

ایضاً: فوضع النبی ﷺ یدہ علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء (صحیح مسلم حدیث نمبر۶۴۹۸)

پھراب دیکھو کہ حضرت مرزاصاحب کوبھی اپنے فارسی الاصل ہونے میں چندالہام ہوئے:

ان الذین کفروا و سدّوا عن سبیل...

ان دونوں الہاموں میں رجل صیغہ مفرد کا ہے... جو حدیث میں آیا ہے اس سے مراد حضرت مرزاصاحب نے اس وقت میں صرف اپنے ہی تئیں رکھا ہے لاغیر۔جمع کا صیغہ حضرت نے اپنی تعظیم کے لئے قرار دیا ہے دیکھوازالہ اوہام۔سو ہم کو... ہے گو ان دونوں حدیثوں کے مصداق پہلے محدثین بھی ہو چکے ہیں ...کیونکہ صیغہ جمع کا جو حدیث میں آیا ہے مرزاصاحب نے اس کو واسطے تعظیم کے قرار دے کر مراد اس سے خود اپنی ذات ہی کو لکھا ہے میاں محمود وغیرہ تو مضمون حدیث کی رو سے بھی اورالہام کے رو سے بھی ہرگز ہرگز اس میں آ ہی نہیں سکتے کیونکہ انہوں نے سوائے تکفیر تمام اہل اسلام غیراحمدیاں اورنبوت حقیقی مرزاصاحب اورتفسیر:

مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

کے جو محض مخالف مذہب مرزاصاحب کے ہے کوئی ایسا کارنامہ دین اسلام کا نہیں کیا جس کیلئے بعثت مسیح موعود کی تھی (پیغام صلح ۲۳دسمبر۱۹۱۷ءص۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی کی کرامت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل قادیان اپنے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی شملہ سے واپسی کی روداد لکھتا ہوا خلیفہ کی دو بڑی کرامتیں لکھتا ہے۔

۱: اس سفر شملہ میں (ریل) اکثر لوگوں کو قئے آ جایا کرتی ہے مگر حضرت اقدس (محمود) اور اہل بیت اللہ کے فضل سے آرام اور خیریت سے رہے (ہم نے بھی شملہ کے سفر کئے ہیں نہ ہمیں قئے آئی، نہ کسی کو قئے کرتے دیکھا نہ سنا۔ مولوی ظفر علی خان بہت دفعہ آئے گئے۔ کیا وہ تصدیق کریں گے؟ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

۲: چونکہ آج آج ہر دوار پیسنجر پر مملکت روحانیت کا سلطان سوار ہونے والا تھا اسلئے گاڑی کو ضرورت محسوس ہوئی کہ گنگا میں اشنان کر کے آئے۔ اس لئے چند منٹ دیر کا عذر کرتی ہوئی پہنچی۔ (الفضل قادیان ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی ظفر علی خان اڈیٹر ستارہ صبح سے تو امید نہیں کہ ایسی کرامتوں پر ایمان لاویں۔ وہ تو سو حجتیں نکالیں گے۔ خطرہ ہے کہ سب سے بڑی حجت وہ یہ کریں گے کہ بقول اعلیٰ حضرت مرزا قادیانی ریل جو دجال کا گدھا ہے، کیا اب یہ گنگا سے اشنان کر کے خلیفۃ المسیح کا مطیع ہو گیا۔

اسی طرح لاہوری پارٹی کے آرگن پیغام صلح سے بھی بہت کچھ خطرات ہیں۔ مگر ہم ان مخالفوں کو بتلاتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت (مرزا آنجہانی) کی کرامات بھی اسی قسم کی ہوتی تھیں۔ ایک دفعہ اعلیٰ حضرت درد گردہ میں مبتلا ہوئے۔ مئی کا مہینہ تھا۔ غیر معمولی بوندیں برسیں۔ بادل گرجا۔ ہوا خوش گوار تھی۔ تو جناب حکیم نورالدین کے مشورہ سے ماؤف مقام پر کپڑا باندھ کر باہر تشریف لائے تو فرمایا دستور ہے بادشاہ جب آتے ہیں تو آتش بازی کی جاتی ہے، سڑکوں پر چھڑکاؤ ہوتا ہے۔ آج ہم (ذات شاہانہ) چونکہ باہر آئے ہیں ہماری خاطر آسمان پر آتش بازی ہوئی زمین پر چھڑکاؤ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ کا ایک بڑا لمبا اشتہار مولوی عبد الکریم سیالکوٹی قادیانی نے دیا جس کا عنوان تھا، احمدی قوم کو راحت افزاء بشارت ۔

بعض قادیانی نامہ نگار کہا کرتے ہیں کہ اہل حدیث امرتسر ہمارے مشن سے مسخری اور استہزاء کرتا ہے۔ مگر وہ یہ نہیں بتلاتے کہ ایسی استہزاء کی باتیں کون کرتا ہے جن سے سیف الدولہ کا دربار یاد آجائے۔

سیف الدولہ ایک معمولی ریاست کا والی تھا، مگر متنبّی جیسے لائق شاعروں کی بدولت آج اس کا دربار مامون الرشید کے دربار سے زیادہ شاندار معلوم ہوتا ہے۔ یہی حال قادیانی دربار کا ہے کہ چند درباریوں کے طفیل آسمان پر آتش بازی ہوتی ہے اور ریل بھی اشنان گنگا کر کے آتی ہے۔ کیا سچے نبیوں اور ان کے جانشینوں کی یہی باتیں ہوتی ہیں۔

آؤ ہم تم کو سچوں کی باتیں سنائیں ۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں سورج کو گرہن ہوا۔ انہی دنوں صاحبزادہ ابراہیم ولد آنحضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تھا ۔بعض لوگوں نے فرط عقیدت سے کہا کہ ابراہیم کے مرنے کا سورج نے ماتم کیا ہے۔ رفتہ رفتہ یہ خبر آنحضرت ﷺ تک پہنچی ۔موقع تھا کہ ہمارے قادیانی نبی کی طرح آسمان سے خبر لاتے اور نعرہ جل جلالہ سنتے۔ مگر سچوں اور غیر سچوں میں تمیز کا موقع نہ رہتا اس لئے آپ ﷺ فرمایا:

> لوگو! سورج اور چاند اللہ کی نشانیاں ہیں یہ کسی کے جینے مرنے سے متاثر نہیں ہوتے ۔ ان کا گرہن قدرتی قانون کے ماتحت ہے ۔بس ایسا خیال مت کرنا جو تم نے کیا۔

سبحان اللہ ! کیا نشان راست ہے۔

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء مطابق ۹ محرم ۱۳۳۶ھ ج ۱۴ نمبر ۵۱ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تحریک اپنے اصلی رنگ میں

اسلام کے منور چہرہ پر داغ لگانے والی ہے

سید عبدالسلام دہلوی (آف مطبع فاروقی) لکھتے ہیں:

۲۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے ہمدم میں شیخ مشیر حسین قدوائی مقیم انگلستان نے قادیانی جماعت کے معتقدات اور گفتار و کردار کو دیکھ کر مسلمانوں کو یوں آگاہ اور متنبہ کیا ہے:

کوئی شخص اسلام کو اس سے زیادہ نقصان نہیں پہنچا سکتا کہ وہ محمد رسول اللہ ﷺ کی توہین کرے۔ اور کسی انسان کو جس کی کمزوریاں عیاں تھیں رسول کریم کے مقابلہ پر لانا رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کو نبی آخر الزمان خاتم الانبیاء نہ سمجھنا معاذ اللہ رسول اکرم ﷺ کو جھوٹا کہنا، اور قرآن کا بطلان کرنا ہے۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کا فرض ہے کہ ایسے لوگوں کو جو رسول اللہ ﷺ کی توہین کریں اسلام سے بالکل خارج سمجھیں۔ ہندوستان کے مسلمانوں کا تو یہ اولین فرض ہے۔،

قدوائی صاحب نے ان الفاظ نے مجھے یہ چند سطور لکھنے پر آمادہ کیا ہے۔

مشیر حسین قدوائی صاحب نے مسلمان اخبارات کی جو اپنی نیک نیتی کی وجہ سے قادیانیوں کے خطوں اور اشتہاروں کو خوشی خوشی شائع کیا کرتے ہیں یہ لکھ کر آنکھیں کھول دی ہیں کہ قادیانی جماعت یہاں (انگلستان میں) اشاعت اسلام کی راہ میں نہایت تکلیف دہ رکاوٹ ڈالتی ہے اور جو لوگ مشرف باسلام ہو چکے ہیں الٹا ان کو جادہ مستقیم سے ہٹانے کی کوشش کرتی ہے یہ لوگ رسول اللہ ﷺ کی وقعت گھٹاتے اور اسلام کے منور چہرہ پر داغ لگاتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ اس جماعت کے خیالات کا اور اس کی دل چسپی کا مرکز صرف غلام احمد کی ذات اور نبوت ہے جو مسلمان مرزا صاحب کو نبی تسلیم نہ کرے، یہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلانیہ کہتے ہیں کہ وہ کافر ہے۔ چنانچہ میاں محمود احمد فرزند مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے والد کی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳۔۱۶۴ کے مضمون کی بنا پر یہ قطعی فیصلہ صادر کر دیا ہے کہ ایک شخص مرزا صاحب قادیانی کو جھوٹا بھی نہیں کہتا منکر بھی نہیں۔ دل سے سچا بھی جانتا ہے اگر بیعت نہیں کرتا تو وہ بھی کافر ہے۔،

جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کو سچا نہیں جانتے ان لوگوں کی بابت تو ظاہر ہے کہ وہ کیسے سخت اور شدید کافر ہیں۔

اب اس سے بڑھ کر اسلام کا دشمن اور کون ہو سکتا ہے جس نے اپنے ماننے والوں کے قلوب سے حقیقی اسلام کا اثر اس قدر محو اور کالعدم کر دیا ہو۔ اہل اسلام کو دو طرح کے دشمنوں سے سابقہ پڑا۔ اندرونی اور بیرونی۔ قرآن مجید میں دونوں کا بیان اور دونوں سے کیا معاملہ کیا جائے اسکا مذکور ہے۔ تاریخ اسلام ان دونوں طرح کے دشمنوں کی نقصان رسانی اور اس کی مقدار کا اندازہ بتاتی ہے۔ لیکن اگر اس جماعت کو قوت اور اقتدار میسر ہو جائے تو کون کہہ سکتا ہے کہ اس کی مقدار کم ہو گی زیادہ نہ ہو گی؟ ابھی نہ قوت ہے نہ اقتدار کہ زیادہ تر مسلمانوں کی فیاضی کا سہارا ہے اس پر تو یہ حال ہے اور اس قدر زہر میں بجھا ہوا تیر آتا ہے کہ دوسرے کو ایسی ہمت مشکل سے ہی ہو سکتی ہے۔

لوگوں کو عام طور پر فرصت کہاں کہ اس جماعت کا گہرا مطالعہ کریں اور صرفِ وقت اور محنت گوارا کریں لیکن قدوائی صاحب کا تجربہ اور مشاہدہ ہم سب کے لئے تازیانہ غفلت ہو جانا چاہیے۔ اور ہم میں سے ہر ایک کو اب کچھ کام کرنا چاہیے تاکہ بے چارے عوام ان لوگوں کے مغالطہ سے محفوظ رہ سکیں۔

اس تحریک قادیانی کی بنیاد ہی اسلام سے روگردانی ہے۔ پنجابی نبی کی نبوت اور حقیقی اسلام ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص بذریعہ نجات یعنی اقرار توحید و رسالت کو علیحدہ کر کے اپنی ذات کو تمام جہان کے لئے مدار نجات ٹھہراتا ہے اور اس سے کم پر راضی نہیں ہوتا کہ ہر شخص اس کو اپنی جان و مال کا مالک و مختار بنا دے۔ اور جو تعلق مدینہ سے رکھتا ہے اسی قسم کا تعلق قادیان سے رکھے ایسے شخص کو اسلام کا حامی سمجھنا پرلے درجہ کی ناواقفیت اور حماقت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس زمانہ میں عیسائی مشنریوں کا مسلمانوں پر سخت نرغہ تھا اور ایک سخت مقابلے کے بعد اسلام کے بعض خاموش خادموں نے ان کی صفیں پراگندہ کردی تھیں اور عام طور پر ردّ نصاری کی کتابوں کی مانگ تھی مرزا صاحب اٹھے اور موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے شربت کے پیالوں میں زہر ملا کر انہوں نے فروخت کرنا شروع کیا۔انہوں نے ردّ نصاری اور اسکے بعد ردّ آریہ میں موٹی موٹی کتابیں لکھ لکھ کر جو اچھے دلائل کی بجائے خالی لفظوں سے بھری ہوئی تھیں ،عوام کو خوش کر دیا، اور سطحی مذاق کا ایک اچھا خاصہ گروہ ان کی طرف جھک پڑا۔ اور خدمت اسلام کی یہ حیثیت اختیار کر کے پردہ ہی پردہ میں انہوں نے اپنی نبوت کا دار الامان اور اپنی مسیحیت کا منارہ بنا دیا ۔سمجھے کہ اب نبی ہو گیا لیکن پیغمبر صادق ﷺ سے جن لوگوں نے سنا ہے کہ کتنے دعویدار نبوت امت میں پیدا ہوں گے وہ تعجب کیوں کرتے ۔ ان کا تو ایمان تازہ ہوا اور خواہ مرزا صاحب نہ سمجھے ہوں مگر وہ سمجھ گئے کہ انجام کیا ہونا ہے ۔آخر مرزا صاحب کو اپنی قبر کی طرف اپنے قدموں سے جانا پڑا۔ اگرچہ نہیں جانتے تھے کہ تقدیر کہاں لئے جاتی ہے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو انہوں نے اپنے اعلان میں لکھا:

اے خدا مجھ میں اور میرے سخت مخالف ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے۔

اس اعلان کے آخر میں لکھا، اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

یعنی اب فریقین کے اقرار وانکار ردّ وقبول کی کچھ گنجائش نہیں ،معاملہ خدا کے سپرد ہو چکا کہ اب جو چاہے فیصلہ کردے ۔صرف اس کے فیصلہ کا انتظار ہے۔ اور کوئی کاغذ مرزا صاحب کا اس قطعی تحریر کے بعد اس مسل میں داخل نہیں ہوسکتا۔

خدا نے فیصلہ کر دیا ہے جیسا کہ اس سے چاہا گیا مرزا صاحب قادیانی مدت ہوئی دنیا سے رخصت ہوئے اور ان کا وہ مخالف اب تک اپنے کام میں مشغول اور سرگرم ہے۔ کیا کسی نبی نے کبھی اپنے اور اپنے مخالف کی زندگی اور موت کو اس طرح صدق وکذب کا معیار ٹھہرایا ہے ،اور اس طرح خدا سے فیصلہ کا خواستگار ہوا ہے ۔اور پھر یہ نتیجہ ہوا ہے؟ ہرگز نہیں

یہ مدعی نبوت کا انجام ہے جس نے بارگاہ رسالت سے علانیہ انحراف کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔جس نے انبیاء کرام کو گالیاں دیں۔ جس نے سید الشھداء حضرت امام حسینؓ کے واقعہ شہادت کو جو بلا شبہ تاریخ عالم میں واقعہ شہادت عظمٰی ہے یہ لکھا کہ معاذ اللہ وہ نامرادی کی موت تھا (اعجاز احمدی۔ص ۸۱) اور کھلم کھلا دعوی کیا کہ میں ان سے افضل ہوں ۔نقل کفر کفر نباشد۔ وہ کشتہ یزید تھے میں کشتہ خدا ہوں (عیاذا باللہ) بے شک ہم مانتے ہیں کہ خدا کی تیغ ہر ایک کو ہلاک کرتی ہے اور ہر شخص کو تسلیم کر لینا چاہیے کہ مرزا صاحب جب ہی ہلاک ہوئے جب کہ خدا نے انہیں ہلاک کیا

خواہ ہزار توجیہیں کی جائیں مرزا صاحب کو کچھ فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اگر مرزا صاحب نے دہلی میں واقعہ انکار شہادت کے بعد اس غرض سے کہ لوگوں کو ان کی طرف توجہ ہو جائے، حضرت امام علیہ السلام کی تعریف میں ایک اشتہار لکھ دیا تو اس سے داغ دور نہیں ہوسکتا۔ ہوسکتا ہے؟ کہ کسی شخص کے دل میں ذرہ برابر حضرت امام کی محبت نہ ہو اور وہ آپ کی شان میں ایسی بے ادبی کی جرأت کرے، جس بے ادبی بلکہ ظلم صریح کا مرزا صاحب نے بقائمی ہوش وحواس ارتکاب کیا ان الفاظ کے ساتھ مسلمانان ہند کو اس بارہ میں ان کا فرض یاد دلانے کے لئے میں بھی جناب قدوائی کی ہم نوائی کرتا ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء۔ ۹ محرم ۱۳۳۶ھ ج ۱۴ نمبر ۵۱ ص ۴۔۶)

(اعجاز احمدی صفحہ ۸۱ سے مرزا صاحب قادیانی کے چند اشعار ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں۔ بہاء

ظلبتم فلاحاً من قتیل بخیّۃ

فخیّبکم ربّ غیور مّتبّر

و و اللہ لیست فیہ منیّ زیادۃ

و عندی شہادات من اللہ فانظروا

و انّی قتیل الحبّ لکن حسینکم

قتیل العداء فالفرق اجلی و اظہر

اور تم نے اس کشتہ سے نجات چاہی کی جو نومیدی سے مرگیا۔ پس تم کو خدا نے جو غیور ہے ہر ایک مراد سے نومید کیا۔ وہ خدا جو ہلاک کرنے والا ہے۔

اور بخدا اسے مجھ سے کچھ زیادت نہیں اور میرے پاس خدا کی گواہیاں ہیں۔ پس تم دیکھ لو۔

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارا حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا اور ظاہر ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی پارٹیاں

مولوی محمد عطاء اللہ دریاپوری، کٹک سے لکھتے ہیں:

مولانا السلام علیکم و رحمة الله و برکاته۔

بہت ممنون و مشکور ہونگا، میرا یہ ناقص مضمون اپنے اخبار درشار میں درج فرماویں کچھ شک نہیں کہ لاہوری پارٹی جو مرزا صاحب کو نبی و مصداق بشارت مسیح تو نہیں کہتے ہیں لیکن مسیح موعود ضرور جانتے ہیں۔ یہ پارٹی بہ نسبت قادیانی پارٹی کے مسلمانوں کے لئے بہت ضرر رسان ہے۔ وہ تو تمام مسلمانوں کے خلاف اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بناتی ہے بجز اپنے مبایعین کے تمام مسلمانان روئے زمین کو کافر قرار دیتے ہیں۔ بخلاف اس پارٹی کے کہ مسلمانوں میں ملے ہوئے مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا عقیدہ تبلیغ اسلام کے ضمناً مسلمانوں میں اشاعت کرتے ہیں۔ (خدا نکند) اگر یہ عقیدہ مسلمانوں کے دلوں میں راسخ ہو گیا تو اس وقت نبوت کو تسلیم کرنے میں کیا عذر ہو گا کیونکہ مسیح موعود کا نبی ہونا احادیث نبوی سے ظاہر ہے۔ اور یہی پالیسی مرزا صاحب نے اختیار کی تھی کہ انہوں نے براہین احمدیہ بمقابلہ مخالفین اسلام لکھ کر تمام علماء اسلام کو اپنا گرویدہ و ثناخوان بنالیا۔ کاش اسی طریق پر قائم رہتے مگر:

وہم باطل نے کیا ان کو خراب
ورنہ مرزا آدمی تھے کام کے

انہوں نے حاشیہ در حاشیہ چڑھائے ضمناً دعاوی باطلہ کا اظہار کرنے لگے۔ جب کوئی معترض ہوتا تو اس کو حاسد قرار دیا اور صلواتیں سنانے لگے۔ آخر نوبت بایں جا رسید کہ بجز اپنے چند مبایعین کے تمام مسلمانوں کو کافر قرار دیا، اور بجائے تائید اسلام و تنبیہ مخالفین اسلام، اسلام و اہل اسلام پر حملہ کرنا شروع کر دیا اور الگ اپنی ایک جماعت بنالی جو ان کو نبی و مصداق بشارت مسیح جانتے تھے۔ اس وقت پر

کہ تمام علماء اسلام مرزائی بحث و مباحثہ کو فضول جان کر سکوت فرمایا اگر اخبار اہل حدیث جو ہفتہ وار شائع ہوتا ہے اور خاص ایک کالم بسرخی قادیانی مشن معین ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوتا، یہ ہر دو فریق بہت کچھ کر گزرتے۔ مگر یہ اخبار ان کے تمام عقاید باطلہ کی بیخ کنی میں ہمیشہ مصروف و سرگرم ہے۔ خصوصاً اس ملک اوڑیسہ کے لئے کہ یہاں وجود علماء مثل عنقا ہے، ایک بے نظیر واعظ و ہادی کا کام دیتا ہے۔ ورنہ بعض مرزائی یہاں پر دام تزویر بچھائے تھے۔ بہت سے لاعلم اردو خوانوں کو شکار کر لئے ہوتے۔ بسبب اسی اخبار کے ان کے تمام منصوبے ملیا میٹ ہو جاتے ہیں اللہ جل شانہ اپنے فضل و کرم سے اس اخبار اور اڈیٹر اخبار کو باصحت و عافیت جمیع آفات و مانعات ارضی و سماوی سے تا دیر مامون و محفوظ رکھے۔ آمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اکتوبر ۱۹۱۷ء۔ ۹محرم ۱۳۳۶ھ ج ۱۴ نمبر ۵۱ ص ۶)

صوفیاء کی حمایت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کبھی امر حق کی حمایت کرنا اور ناحق کی تردید کرنا ہمیشہ محمود سمجھا گیا ہے مگر اس حمایت کو بھی جو شخص کسی خود غرضی سے کرے تو ایسے شخص کے حق میں کہا جاتا ہے:

لا لحبّ علیّ بل لبغض معاویۃ۔

یعنی یہ کام اس نے فلاں کی محبت میں نہیں کیا بلکہ فلاں کی مخالفت میں کیا ہے جو ایک طرح سے معیوب ہے۔

یہی حال مرزائی (احمدی) جماعت کا ہے جس میں ان کی دونوں پارٹیاں شریک ہیں

مولوی ظفر علی خان اڈیٹر ستارہ صبح نے صوفیاو جو دیہ خصوصاً سید الطائفہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ العزیز کے متعلق مخالفانہ مضامین لکھے (ہم ان مضامین میں ستارہ صبح کی تائید نہیں کر سکتے) ان کے جواب میں صوفیا کے آرگن خطیب دہلی نے مضمون لکھا، ہم اس پر بھی کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں اتنا کہتے ہیں کہ خطیب نے اپنا فرض ادا کیا۔ مگر مرزائیوں کو چونکہ مولوی ظفر علی خان سے بہت پرانا رنج نقاشی کے زمانہ سے چلا آرہا ہے (جن دنوں مولوی ظفر علی خان حیدر آباد دکن میں تھے، جو مضمون لکھا کرتے تھے اس پر اپنا نام نقاش لکھتے تھے۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق بھی اہل حدیث وغیرہ میں اس نام کے مضامین نکلتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے۔ یہ راز بہت دنوں تک مخفی رہا۔ آخر لاہور کی ایک مجلس میں خان صاحب سے خود ہی اسکا اظہار ہو گیا۔ نقاشی کے زمانہ سے مراد وہی زمانہ قیام حیدر آباد ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) اس لئے انہوں نے صوفیاء وجودیہ خصوصاً شیخ ابن العربی کی حمایت پر کمر باندھ کر خان صاحب کو بدنام کرنا چاہا۔

یہ تو ظاہر ہے کہ صوفیاء کے دو گروہ ہیں ایک وجودیہ اور دوسرے شہودیہ۔ وجودیہ جن کو ہمہ اوست بھی کہا جاتا ہے، ان کا قول ہے:

ہمسایہ و ہم نشین و ہمرہ ہمہ اوست
در دلق گدا وَ در اطلس شاہ ہمہ اوست
از انجمن فرق و نہاں خانہ جمع
باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

عام لوگوں میں غلط فہمی ہے کہ وہ ہمہ اوست کا خیال تمام صوفیاء کا مذہب سمجھتے ہیں حالانکہ سید الطائفہ حضرت سید جیلانی اور حضرت مجدد الف ثانی حضرت جنید شبلی وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین سے اس مسئلہ کی بابت کوئی روایت نہیں آئی بلکہ بعض سے مخالفت ثابت ہوتی ہے۔ (مکتوبات مجددی ملاحظہ ہوں)

ہمیں مسئلہ وحدت الوجود کی تائید یا تردید کرنی اس جگہ مقصود نہیں اس لئے اس سے درگذر کرتے ہیں۔ البتہ اس مسئلہ کی تحقیق کے شائقین کو ایک مختصر سا حوالہ سنا دیتے ہیں کہ وہ حضرت قاضی ثناء اللہ صاحب مرحوم پانی پتی کا ایک مکتوب مطالعہ کریں جو کتاب "کلمات طیبات" کے ساتھ ملحق ہے۔ اس مکتوب سے مسئلہ وحدۃ الوجود کی تصویر سمجھ میں آسکتی ہے۔

چونکہ ہمارے اس مضمون میں صرف یہ دکھانا ہے کہ مرزائی حضرات نے جو بمقابلہ مولوی ظفر علی خان صوفیاء خصوصاً شیخ اکبر ابن العربی کی حمایت میں لکھا ہے، یہ ان کی محض دکھاوے اور خود غرضی کی بات ہے۔ ورنہ دراصل خان صاحب سے زیادہ برا کہنے والے مرزائی جماعت کے ہیرو، پیر، مرشد نبی اور رسول جناب مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ ہم سے اس کا ثبوت لو۔

مولوی ظفر علی خان اڈیٹر ستارہ صبح نے تو اخبار اہل حدیث امرتسر کو قادیانی ادویہ کا پنساری بنایا تھا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ اہلحدیث کو حافظ احادیث مرزائیہ کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے تو بجا ہے۔ ہم نے بڑے بڑے مرزائی واعظوں اور لیڈروں کو دیکھا کہ وہ بھی امتحان مقابلہ میں ہمارے سامنے فیل ہو گئے ذلك فضل الله يؤ تيه من يشاء۔ پس سنئیے مرزا صاحب قادیانی ایک جگہ یوں لکھتے ہیں:

دیکھنا چاہیے کہ انسان سے کیسے کیسے برے اور ناپاک کلام صادر ہوتے ہیں۔ پس کیا عقل کسی عاقل کی تجویز کرسکتی ہے کہ یہ سب ناپاکیاں خدا کی روح کرسکتی ہے؟ پھر علاوہ اس کے مخلوق کے وجود سے انکار کرنا دوسرے لفظوں میں اس بات کا دعوی ہے کہ خدا تعالی قادر مطلق نہیں کیونکہ اگر اس کو قادر مطلق مان لیا جائے تو پھر اس کی قدرت تامہ کا اسی بات پر ثبوت موقوف ہے کہ جو چاہے پیدا کرے، نہ یہ کہ ہندوؤں کے اوتاروں کی طرح ہر جگہ برے بھلے کا کرنے کے لئے آپ ہی جنم لیتا رہے۔ سو خدا کی ذات سے سلب قدرت کرنا اور اس کو طرح طرح کے گناہوں اور پاپوں اور بے ایمانیوں کا مورد ٹھہرانا اور انواع واقسام کی جہالتوں کو اس پر روا رکھنا اسی توحید وجودی کا نتیجہ ہے۔ جس کو وجودی لوگ نہیں سمجھتے عقلمند انسان کا یہ کام ہوتا ہے کہ وہ ایسا دعوی ہرگز نہیں کرتا جس دعوی کا ثبوت اس کے پاس موجود نہیں ہوتا۔ پس اگر یہ لوگ عاقل ہوتے تو ایسا دعویکرنے سے باز آتے۔ زیادہ تر خرابی ان میں یہ ہے کہ ان کے فعل ... پر نفسانیت غالب ہو رہی ہے ذرہ خیال نہیں کرتے کہ ہم کو نفس امارہ نے کہاں تک پہنچا رکھا ہے اور کس قسم کی ظلمت ہمارے دلوں پر طاری ہو رہی ہے اور کیونکر ہم دن رات جیفہ دنیا میں غرق ہو رہے ہیں اگر یہ لوگ ایسا کرتے اور انسانی ترقیات کو حال کے ذریعہ سے دیکھتے نہ صرف قال کے ذریعہ سے، تو یہ تمام اوہام ان کے خود بخود اٹھ جاتے

(خط مطبوعہ بر وحدۃ الوجود صفحہ ۳۱ مورخہ ۱۳ فروری ۱۸۸۳ء)

ایک دوسرے مقام پر یوں ارشاد فرماتے ہیں:

وجودیوں سے جب بحث کا اتفاق ہو تو اول ان سے خدا کی تعریف پوچھنی چاہیے کہ خدا کسے کہتے ہیں اور اس میں کیا صفات ہیں۔ وہ مقرر کر کے پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان سے کہنا چاہیے کہ اب ان سب باتوں کا تم اپنے اندر ثبوت دو۔
ایک دفعہ ایک وجودی میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ میں خدا ہوں۔ میں نے اس کے ہاتھ پر زور سے چٹکی کاٹی تھی کہ اس کی چیخ نکل گئی تو میں نے کہا کہ خدا کو درد ہوا کرتی ہے اور چیخ بھی نکلا کرتی ہے۔ یہ ایک ملحد قوم ہے۔ تقوی طہارت پابندی احکام میں ان میں بالکل نہیں۔ (اخبار بدر ۶ مارچ ۱۹۰۳ء ص ۱)

اور سنئے جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کے فیض سے مستفیض ہوئے ہیں ان سب کا اعلیٰ نمونہ دیکھنا ہو تو جناب مولوی نور الدین صاحب حکیم کو دیکھنا چاہیے جو بالاتفاق جماعت مرزائیہ واقعی نمونہ تھے۔ حکیم صاحب موصوف بھی صوفیاء وجودیہ کی نسبت یوں گویا ہیں:

وجودی کہتا ہے ہر ذرہ خدا ہے (نور الدین در اخبار بدر ۱۱ جولائی ۱۹۰۷ء)

ان پیر و مرید (مرزا اور حکیم) صاحبان کی رائے صوفیاء وجودیہ کے حق میں کیسی بری ہے الامان والحفیظ....

یہ تو ظاہر ہے کہ صوفیا وجودیہ کے اول امام بلکہ اس مسئلہ کو سب سے اول ظاہر کرنے والے شیخ اکبر ابن العربی ہوئے ہیں (ملاحظہ ہو مکتوبات امام ربانی) (حضرت ابن العربی کو مولانا سید نذیر حسین صاحب دہلوی بھی شیخ اکبر لکھتے ہیں۔ ملاحظہ ہو معیار الحق۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اس لئے جو خرابی (بقول مرزا صاحب قادیانی) وجودیہ میں ہوگی اس سب کے مستحق بلکہ مستحق تر ابن العربی ہوں گے

تلك امة قد خلت لها ما كسبت و عليها ما اكتسبت

(رسالہ) نظام المشائخ۔ (رسالہ) خطیب اور دیگر رسائل تصوف کا فرض ہے کہ اس مرزائی الزام کا مفصل اور صحیح جواب دیں۔

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۱۷ء۔ ۲۳ محرم ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱ ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹرعبدالحکیم خان اورمرزا قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۸ستمبر ۱۹۱۷ء میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں مرزا صاحب قادیان اور ڈاکٹرعبدالحکیم خان کی قبولیت پر بحث کی گئی تھی۔کسی خاص وجہ سے ہم اس کا جواب آج تک نہ دے سکے۔آج دیتے ہیں۔

ڈاکٹرعبدالحکیم خاں کو جو صاحب نہ جانتے ہوں ان کی اطلاع کے لئے مختصر عرض ہے کہ آپ ریاست پٹیالہ (پنجاب) میں اسسٹنٹ سرجن درجہ اول ہیں۔بیس سال تک آپ مرزا صاحب کے مرید رہے۔ اوس سے بعد آپ تائب ہوکران کے مقابل الہامات شائع کرنے لگے۔ چنانچہ ایک الہام آپ کا مرزا صاحب قادیانی کی موت کے متعلق بھی تھا جس میں (بقول ان کے) زیرزبر کی ذرہ سی غلطی ہوگئی تھی جس پر مرزائیوں نے ناحق شور مچایا۔مگرمحافظ حقیقی نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو یوں محفوظ رکھا کہ ان کے الہامی الفاظ کو مرزا صاحب نے خود شائع کیا یعنی (بقول ڈاکٹر صاحب) اوراخباروں میں تو غلطی ہوئی مگرمرزا صاحب کی اشاعت صحیح رہی جس کی تفصیل یہ ہے:

ڈاکٹرصاحب کہتے ہیں مجھے الہام ہوا کہ مرزا صاحب ۴۔اگست ۱۹۰۸ء تک مرجائیں گے۔مگر میں نے جو اخبارات میں اس کی نقل بھیجی تو اس میں ناقل کی غلطی سے یوں لکھا گیا: ۴۔اگست کو مریں گے۔

حالانکہ مرزا صاحب کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو دو مہینے چند یوم پہلے ہوا۔ اس پر الفضل قادیان کے نامہ نگار (مولوی غلام رسول) ڈاکٹرعبدالحکیم خان پر بڑے خفا اور بہت برافروختہ ہیں۔بقول ان کے ڈاکٹر موصوف کا کذب اس سے ظاہر ہوگیا۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی نے جوان کے حق میں ایک پیش گوئی کی تھی کہ خدایا !سچے جھوٹے میں فیصلہ کر،بس وہ پیش گوئی بھی سچی ہوگئی۔

اس لئے ہم ان دونوں کے درمیان فیصلہ کرنے کو جناب مرزا صاحب کے اپنے الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ناظرین انہیں بغور پڑھیں اور فیصلہ کریں کہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں (ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی اور مرزا غلام احمد قادیانی) میں سے کون سچا ثابت ہوا اور کون جھوٹا ۔مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہوکر ہلاک ہوئے اوران کا نام ونشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے جس کا دعوی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہو جاؤں گا اور یہ اس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعوی کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک میرے مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا۔ پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض للہ اس کو کی تھی مرتد ہوگیا۔ نصیحت یہ تھی کہ اس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت ﷺ کے نجات ہوسکتی ہے، گو کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو، چونکہ یہ دعوی باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف، اس لئے میں نے منع کیا۔ مگر وہ باز نہ آیا۔ آخر میں نے اسے اپنی جماعت سے خارج کر دیا۔ تب اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا (چشمہ معرفت۔ص ۳۲۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ عبارت اپنا مدعا صاف بتلا رہی ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مرزا صاحب قادیان دونوں کی پیش گوئیاں ایک دوسرے کے بالمقابل تھیں، اور یہ بھی صاف بتلا رہی ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی ۴۔ اگست تک تھی، ۴۔ اگست کو نہ تھی۔ برخلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی یہ تھی کہ خدا ڈاکٹر عبدالحکیم کو ہلاک کرے گا اور میں محفوظ رہونگا۔ اب ناظرین خود ہی فیصلہ کر لیں کہ ان دونوں مذہبی اور الہامی پہلوانوں میں سے کس نے کس کو پچھاڑا اور کس نے کس کو گرایا۔ ہمارے اس میں دخل دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۱۷ء۔ ۲۳ محرم ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱ ص ۳۔۴)

مولوی محمد احسن کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۵۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ہم نے لکھا تھا کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی (مرید مرزا قادیانی) نے جو خلیفہ قادیان کے مقابل تفسیر لکھنے کی شرائط لکھی ہیں وہ بہت صحیح ہیں اور مسلّمہ علماء سلف تا خلف ہیں جن سب کا خلاصہ یہ ہے کہ تفسیر میں علوم عربیہ اور اصولیہ کی پابندی ضروری اور لازمی ہے۔

ہم نے لکھا تھا کہ یہی شرائط شرح حدیث میں بھی ضروری ہیں۔ ان شرائط کو ملحوظ رکھ کر مولوی محمد احسن صاحب امروہی ہم کو حدیث نزول مسیح کی شرح سناویں تو ہم سنیں گے۔ پھر ہم نے دو حدیثیں بطور مثال لکھی تھیں کہ بپابندی علوم مذکورہ ان حدیثوں کی شرح فرمادیجئے۔

اس کے جواب میں مولوی محمد احسن صاحب کی طرف سے ایک مضمون پیغام صلح لاہور میں شائع ہوا ہے جس سے ہماری مراد مبدل بیاس نہیں ہوئی بلکہ مبدل بیقین ہوگئی کہ جس طرح مولوی صاحب قادیان سے نکل کر لاہور میں قیام پذیر ہوئے ہیں تھوڑی دیر ہے کہ لاہور کی احمدیہ بلڈنگ سے نکل کر مسجد چینیاں (جامع مسجد اہل حدیث) میں رونق افروز ہوں گے۔ انشاء اللہ۔ ہاں آپ کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ بیشک علوم مذکورہ شرح حدیث میں بھی ضروری معتبر ہیں مگر حدیث سے قرآن مقدم ہے اور قرآن میں وفات مسیح کا مسئلہ آتا ہے اسلئے سب سے مقدم وفات مسیح پر بحث کر لیجئے۔ پھر حدیثوں کی شرح دیکھیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے خیال میں جناب مولوی صاحب کو تھوڑی سی غلط فہمی ہوئی ہے کہ وہ ہماری تحریر کو بحث مباحثہ کی شکل میں لے گئے حالانکہ یہ ہمارا عندیہ نہ تھا۔

مباحثات تو روز ہوتے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا ریاست رام پور میں بصدارت نواب صاحب رام پور آپ سے اسی مسئلہ حیات و وفات مسیح پر بحث ہوئی تھی جہاں پر احمدی امت کے کل زبدۃ الاخوان شریک تھے۔ پھر اس کا نتیجہ جو ہوا وہ بھی پبلک کو معلوم ہے۔ مگر میری غرض اس تحریر سے بحث مباحثہ نہیں ہے، بلکہ یہ غرض ہے کہ پبلک کو معلوم ہو کہ آپ جن قواعد اور اصول کو صحیح جان کر خلیفہ قادیان کے سامنے پیش کرتے ہیں خود بھی ان کے پابند ہیں یا نہیں۔

پس سنئے! آپ کے ان قواعد کا خلاصہ جو تمام علماء اور عقلاء کے نزدیک مسلّمہ ہیں، یہ ہے کہ جس لفظ کی حقیقت محال ہو، اس کی جگہ مجاز مناسب مراد ہوگی، اور جس کی حقیقت ممکن ہو، وہ کسی طرح متروک نہ ہوگی۔

یہاں تک کہ ایک ہی مرکب لفظ میں اگر مضاف کی حقیقت محال ہے، تو اس کی جگہ مجاز مراد لیں گے، مگر مضاف میں مضاف الیہ میں مجاز کے قائل نہ ہوں گے۔

مثال کے طور پر سنئیے: لفظ يد الله (اللہ کا ہاتھ) ہے۔ ید (ہاتھ) مضاف ہے اس کی وہ حقیقت جو انسان وغیرہ حیوانات میں پائی جاتی ہے اللہ کے لئے محال ہے۔ تو فقط اسی لفظ کے معنی میں تاویل کریں گے مضاف الیہ (اللہ) کی تاویل نہ کریں گے کیونکہ اس کی حقیقت محال نہیں

پس يد الله کے معنی خدا کا قبضہ یا خدائی نعمت جو چاہیں کرلیں، جس میں سارا زور اور تصرف مضاف پر ہوگا، مضاف الیہ پر نہیں۔ پس اس قاعدہ کے مطابق حدیث شریف کے چند الفاظ آپ کے سامنے رکھ کر آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ ان میں سے جس جس لفظ کی حقیقت آپ کے نزدیک محال ہے اس میں تو آپ مجاز لے سکتے ہیں لیکن جن کی حقیقت ممکن ہے ان میں مجاز لینے کے لئے جو قاعدہ آپ کے پاس ہو اس سے اطلاع دیں

سابقہ پیش کردہ حدیثوں میں سے آخری حدیث جو چھوٹی سی ہے اس کے چند الفاظ بغرض استحضار ناظرین پیش کرتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیکمث (المسیح) خمساً و ار بعین سنۃً ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم اناو عیسی بن مر یم فی قبر وا حد بین ابی و عمر (مشکوۃ باب نزو ل المسیح)

اسکا ترجمہ تو بالکل صاف ہے کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں مسیح موعود دنیا میں ۴۵ سال زندہ رہیں گے پھر فوت ہو کر میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن ہونگے پھر میں (رسول اللہ) اور مسیح موعود ایک ہی مقبرے سے اٹھیں گے اس وقت ہم دونوں ابوبکر اور عمر کے درمیان ہونگے۔

ان لفظوں میں سے جس کی حقیقت آپ کے نزدیک محال ہو اسکی وجہ بیان کریں اور جو محال نہ ہو، اس کی حقیقت اختیار کر کے شرح حدیث سے اطلاع دیں۔ اس میں بحث مباحثہ کی ضرورت ہی کیا۔ صرف بپابندی قواعد شرح حدیث مطلوب ہے۔ والسلام۔

نوٹ: مضمون چاہے آپ (یعنی مولوی محمد احسن) یا (آپ کا) صاحبزادہ یا کوئی اور لکھے۔ لیکن آپ کے دستخط کم سے کم بطور مصحح کے ہونے ضروری ہیں ورنہ کالعدم تصور ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۱۷ء ۔ ۲۳ محرم ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر اص ۴۔۵)

مرزا صاحب کامیاب گئے یا ناکام

قادیانی اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی کامیابی۔

اس میں لکھا ہے مرزا صاحب کو چاہے نہ مانیں لیکن اتنا تو مانتے ہیں کہ آپ کامیاب ہو کر گئے۔ چنانچہ اس کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

دیکھو اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے خلاف کس قدر زور لگایا گیا۔ پھر باوجود مخالفت کے دشمن کو ماننا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کو کامیابی ہوئی۔ ابتداء میں حضرت صاحب کی کامیابی کے کوئی سامان نہیں تھے، مگر آخر دشمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کواقرار کرنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کامیاب گئے ہیں۔

(الفضل قادیان ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۷ کالم ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بغیر بتلانے اصول کامیابی کے کسی کو کامیاب یا ناکام کہنا ایک اصولی غلطی ہے۔ مناسب ہے کہ اصول کامیابی بتلا کر ہم سوال کریں کہ مرزا صاحب قادیانی کامیاب گئے یا ناکام۔

جو شخص اپنی مہم کا کچھ پروگرام بناتا ہے، اس کو اگر پورا کرتا ہے تو کامیاب ورنہ ناکام۔ مثلاً کوئی سپہ سالار جب فوج کو لے جاتا ہے اس کا پروگرام اگر دشمن کی محض مدافعت ہو، تو صرف مدافعت پر کامیاب کہلا سکتا ہے۔ اور اگر دشمن کا ملک فتح کرنا مقصود ہو تو فتح پر کامیاب ہوگا، بغیر اس کے نہیں۔

چھوٹے درجے کی مثال، سکول کا ایک لڑکا اپنی تعلیم کی حیثیت سے سالانہ امتحان میں پاس ہونا مقصود قرار دیتا ہے۔ نتیجہ امتحان پر اسکو کامیاب یا ناکام کہہ سکتے ہیں اس کے بغیر نہیں۔ کیونکہ کامیاب ایک مرکب لفظ ہے جو کام اور یاب سے ملا ہوا ہے۔ کام کے معنی مقصود اور یاب کے معنی پانے والا ہے۔ پس کامیاب کے معنی مقصود پالینے والا اور ناکام لے معنی نامراد۔ اب ہم دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی دنیا میں کیا مقصد لے کر آئے تھے۔

مرزا صاحب اپنا مقصد آپ خود بتلاتے ہیں۔

ہندوؤں کا وہ پہلا طریق ہمیں بہت مایوس کر دینے والا تھا جو اپنے دلوں میں وہ لوگ اس طرز کو زیادہ پسند کے لائق سمجھتے تھے کہ مسلمانوں سے کوئی مذہبی بات چیت نہیں کرنی چاہیے اور ہاں میں ہاں ملا کر گذارہ کر لینا چاہیے لیکن اب وہ مقابلہ پر آکر اور میدان میں کھڑے ہوکر ہمارے تیز ہتھیاروں کے نیچے آپڑے ہیں اور اس صید قریب کی طرح ہو گئے ہیں جس کا ایک ہی ضرب سے کام تمام ہوسکتا ہے۔ ان کی آہوانہ سرکشی سے ڈرنا نہیں چاہیے دشمن نہیں ہیں وہ تو ہمارے شکار ہیں۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھوں لکھوں مین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا۔ سو تم ان کے جوشوں سے گھبرا کر نومیدمت ہو۔ کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں

(ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۳۲۔ روحانی خزائن جلد ۳ ص ۱۱۹)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت کی تشریح مرزا صاحب قادیانی کی دوسری عبارت میں کافی ملتی ہے جہاں آپ فرماتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی، یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہونچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدین کلّه

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے۔ یعنی ایک عالم گیر غلبہ اسکو عطا کرے۔ اور چونکہ وہ عالم گیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو، اسلئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن جلد۲۳ص ۹۰۔۹۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ ایک وقت تمام دنیا میں اسلامی قومیت ہوگی اور وہ قومیت مسیح موعود (مرزا) کے ذریعہ سے ہوگی کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کا پروگرام یہی تھا کہ تمام دنیا کی اصلاح میرے سپرد کی گئی ہے۔

(فرماتے ہیں:

یادرہے کہ جب کہ مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے، اس وجہ سے کہ ہمارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لئے آیا تھا تو اس کی عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے ضروری تھیں۔

(حقیقت الوحی۔ص ۱۵۱۔روحانی خزائن ص ۱۵۵)

ان سب عبارات پر غور کرنے سے نتیجہ صاف پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کا مقصد تمام دنیا میں اسلام قائم کر کے ایک مسلمان قوم بنانے کا تھا۔لہذا اب سوال ہے کیا مرزا صاحب کا پروگرام پورا ہوگیا۔کیا ان کا مقصد حل ہوگیا۔کیا تمام دنیا کی اصلاح ہوگئی۔کیا تمام دنیا نے اسلام قبول کرلیا۔کیا تمام دنیا میں اتحاد قومی ہوگیا۔کیا دنیا کے تمام مذاہب پر اسلام کا غلبہ ہوگیا۔کیا دنیا میں کوئی گرجا نہیں رہا۔کیا تمام دنیا کی آریہ سماجیں ٹھاکر دوارے اور گرودوارے مساجد بن گئے۔

ان سوالوں کے جواب اگر مثبت ہیں، تو بڑی خوشی ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں تمام ادیان کی نفی ہوگئی۔اور اگر ان کا جواب نفی میں ہے جو یقیناً نفی ہے، تو مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے مریدوں کی کامیابی مندرجہ ذیل شعر کی مصداق ہے:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب است
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۱۷ء ۲۹ محرم ۱۳۳۶ھ۔جلد ۱۵ نمبر ۲ ص ۲ و ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح پر انعامی اشتہار اور اسکا جواب

منشی عبدالکریم لاہوری لکھتے ہیں:

ان دنوں ایک رسالہ وفات مسیح مصنفہ میاں بشیر احمد ولد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں نے دیکھا۔ اس رسالہ میں حیات وفات مسیح پر بحث کی ہے اور لکھا ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی نے بیس ہزار روپیہ اس مسئلہ کے منکروں کے لئے انعام رکھا تھا جو وہ نہ لے سکے۔

مجھے اس کے دیکھنے سے سخت حیرت ہوئی کہ مرزا صاحب کے سب سے بڑے مخالف شیر پنجاب امرتسری نے بھی انعام کیوں وصول نہ کیا، حالانکہ مرزا جی کے مرید منشی قاسم علی سے تھوڑی سی رقم بھی وصول کر لی۔

آخر دل میں آیا کہ علماء نے وہ اشتہار دیکھا نہ ہوگا ورنہ ممکن نہیں کہ علماء اس انعام کو وصول نہ کرتے۔ خیر اس کا جواب تو مولانا شیر پنجاب دیں گے۔ مجھے تو صرف یہ کہنا ہے کہ مرزا صاحب کے اشتہار کے بموجب ان کے جانشین رقم انعامی کسی امین کے پاس امانت رکھیں اور مجھ سے حیات مسیح کا ثبوت لیں۔ اور اگر انعامی رقم جمع کرانے میں کچھ تامل ہو تو معقول وجہ معلوم ہونے پر معافی بھی ہوسکتی ہے، محض فی سبیل اللہ بھی اس خدمت کو تیار ہوں۔ جلسہ مناظرہ لاہور یا امرتسر میں ہوگا۔ صرف چار گھنٹے تقریری گفتگو ہوگی۔ پس اب بغیر حیل وحجت کے سامنے آویں۔

بندہ اس خدمت کو حاضر ہے۔ امید ہے میاں بشیرالدین صاحب وغیرہ اسی طرح پہلو تہی نہ کریں گے جس طرح مرزا صاحب آنجہانی نے بر مکان خواجہ کمال الدین صاحب میرے جواب سے پہلو تہی فرمائی تھی جس پر خواجہ کمال الدین صاحب نے بھی گھبرا کر مجھے فرمایا تھا کہ خاموش ہو جاؤ ورنہ پولیس کے حوالے کئے جاؤ گے۔ اللہ اکبر: عارف کہ برنجد آب ست ہنوز

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۳۶ھ۔ جلد ۱۵ نمبر ۲ ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں انجمن اسلامیہ کا جلسہ

جناب قاضی عنایت اللہ سکرٹری انجمن اسلامیہ قادیان ضلع گورداسپور کی جانب سے اشتہار ذیل شائع ہوا:

عام طور پر یہ خبر مسرت سے سنی جائے گی کہ موضع قادیان کے محمدی مسلمانوں نے بھی غیرت دینی کے جوش میں آکر اعلان کیا ہے کہ ۲۴، ۲۵ نومبر (۱۹۱۷ء) کو ایک عام جلسہ ہوگا جس میں دور دور سے علماء کرام تشریف لاکر شریک ہوں گے جن کی فہرست درج ذیل ہے

مولوی عبدالعزیز صاحب۔ مولوی محمد عظیم صاحب۔مولوی خیر شاہ صاحب ۔مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔مولوی نواب الدین صاحب۔مولوی عبدالغنی صاحب۔ بابو پیر بخش صاحب سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور۔ مولوی حیدر علی صاحب۔ سید ظہور شاہ صاحب بٹالوی۔مولوی نور احمد صاحب امرتسری۔مولوی احمد علی شاہ صاحب پروفیسر۔مولوی اصغر علی صاحب پروفیسر۔مولوی محمد یعقوب صاحب رام پوری، مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی۔مولوی ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری۔منشی غلام احمد صاحب اخگر امرتسری

باہر سے تشریف لانے والے حضرات اسٹیشن بٹالہ پر اتریں گے، جہاں انجمن کی طرف سے ان کا استقبال کیا جائے گا۔اپنا بسترہ ہمراہ لاویں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۱۷ء ۲۹ محرم ۱۳۳۶ھ۔جلد ۱۵ نمبر ۲ ص ۱۳)

اصلاح بدتر از گناہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اکتوبر میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں مرزا صاحب غلام احمد قادیانی آنجہانی کی اعجازی نظم میں صرفی نحوی غلطیاں دکھائی تھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ایک شعر یہ ہے

أ آخیث ذئباً عائثاً او ابا الوفاء

اوافیت مدا او رئیت امرتسر

لکھا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس شعر میں امرتسر کو مرفوع لکھا ہے حالانکہ وہ...کا مفعول ہونے کی وجہ سے منصوب ہونا چاہیے۔ اس کے جواب میں اخبار الفضل کے ایک نامہ نگار مولوی صاحب بقاپوری (نزیل امرتسر) کا مضمون نکلا ہے جو ایسے سوالات پر اتنے خفا ہیں کہ ایسے سوالات کرنا آنحضرت ﷺ کی توہین کرنے کے برابر قرار دیتے ہیں چنانچہ ان کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کی عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو حضرت محمد رسول اللہ کی ذات بابرکات پر جو شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں مگر چونکہ وہ عام طور پر اس کا اظہار لوگوں کی ناراضگی کی وجہ سے نہیں کر سکتے اسلئے جب کبھی کوئی اعتراض کرتے ہیں تو حضرت مسیح موعود (قادیانی) کی آڑ لے کر کرتے ہیں لیکن حقیقت میں وہ اعتراض نبی ﷺ پر ہوتا ہے اور یہ ایسی باریک پالیسی ہے جس پر ہم لوگ واقفیت رکھتے ہیں (الفضل ۷ نومبر ۱۹۱۷ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

غنیمت ہے جس امر پر لوگ واقفیت نہیں رکھتے آپ تو واقف ہو گئے مگر یہ باریک بات آپ ہی کو نہیں سوجھی بلکہ آپ کے بڑے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو بھی ایسی ہی سوجھا کرتی تھی جو فرمایا کرتے تھے کہ میرا انکار کرنا گویا آنحضرت ﷺ کا انکار کرنا ہے۔

آخر ایسی ویسی باتیں بنا کر لکھتے ہیں کہ صحیح مسلم جلد اول میں رسول اللہ ﷺ کے روبرو ایک صحابی یوں شعر پڑھتا ہے

اتجعل نهبی و نهب العبید

بین عیینة و الاقرع

کہتے ہیں، اس سے صاف معلوم کہ اس شعر کا قافیہ اور ردیف مکسورہ ہے۔

مگر تیسرا شعر یوں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ما کنت دون امری منها
و من تخفض الیوم لا یرفع

یہاں یرفع مضارع ہے جس کو کسرہ دیا ہے حالانکہ مضارع مرفوع ہوتا ہے
(الفضل قادیان ۱۰ نومبر ۱۹۱۷ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اے کاش یہ لوگ اہل علم کہلا کر اپنے علم کی قدر کریں اور ایسی باتیں کرنے سے اپنے پیرو مرشد کی پردہ داری نہ کرایا کریں۔ کیا اتنا کہنا ان کو کافی نہیں ہے کہ حضرت عیسیٰؑ مر گئے ان کی جگہ ہم آئے۔ بس قادیانی مشن سچا، اور باتوں میں دخل دینے کی ان کو حاجت کیا۔

سنئے! یہ شعر آپ کو کسی طرح مفید نہیں جس مضارع کو آپ مرفوع سمجھے ہیں وہ مرفوع نہیں بلکہ مجزوم ہے مگر آپ علم نحو کے مأۃ عامل بھی بھول گئے، غور سے سنو

من وما مهما و ایّ هیثما اذ ما متی
اینما انّی نه اسم جا ز مند مر فعل را

اس شعر میں اسماء جازمہ کو جمع کیا گیا ہے ان میں سب سے اول من ہے۔ اس من کی تشریح شرح مأۃ عامل میں یوں کی گئی ہے کہ جہاں یہ شرطیہ ہو اور شرط اور جزا دونوں فعل مضارع ہوں تو دونوں کو جزم دیتا ہے قرآن مجید میں اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔ ایک دو مثالیں جو حسب حال بھی ہیں درج ذیل ہیں:

من یعمل مثقال ذرة خیراً یره ۔و من یعمل مثقا ل ذرة شراً یره ۔ (الزلزلة: ۷۔۸)

من یعمل سوء یجز به (النساء: ۱۲۳)

خطرہ ہے کہ ہمارے مخاطب کہیں یہ اعتراض نہ کر بیٹھیں کہ ان تینوں مثالوں میں مضارع جو جزاء کے موقع پر وارد ہے یعنی ، یر ، اور یجز، مجزوم نہیں بلکہ منصوب ہے جیسے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مرزائیوں کے ایک مباحثہ میں کسی اسم کی بابت کہا تھا تو ایک مرزائی فاضل نہیں کہا تھا عطف بیان ہے تو حرف عطف کہاں ہے خیر چونکہ یہ مضارع آپ کے پیش کردہ شعر میں بوجہ عمل ، من ، کے مجزوم (ساکن ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے حسب قاعدہ الساکن اذا حرك حرك بالکسر ۔اس مضارع کو کسرہ دیا گیا اور بعد کسرے کے وہ اپنے سابقہ ابیات کے مثل مکسور ہو گیا۔ فاندفع ما توھم یہی مولوی (مجیب بقاپوری) صاحب اپنی معمولی تعلّٰی میں فرماتے ہیں:

ہم علی الاعلان مولوی (ثناءاللہ) صاحب کو دعوت دیتے ہیں کہ آپ میں کچھ مادہ سمجھنے کا ہے تو آئیں اور خاکسار سے بذریعہ خط و کتابت ہی فیصلہ کر لیں

ناظرین! اس شیریں کلامی کو بغور سنیں۔ پھر ان پاک اور بے عیب لوگوں کی اس شکایت پر غور فرماویں جو اپنے مخالفوں کی طرف سے سخت کلامی کی بابت کیا کرتے ہیں۔ کیا ایسے لوگوں کسی کے تلخ جواب کی شکایت کرنے کا حق ہے؟

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں تو شکایت ہوگی

دوسری مثال ۔آپ (مجیب صاحب) مرزا صاحب کی بریت ثابت کرنے کے لئے وہ حدیث لائے ہیں جو صحیح بخاری میں ہے:

نساء قریش خیر نساء رکبن الا بل احناہ علی طفل ۔

اس عبارت میں احناہ بجائے جمع مونث کے واحد مذکر غائب ہے۔

اے جناب! اول تو یہ حدیث مرزا صاحب قادیانی کے کلام کی مثال نہیں کیونکہ وہاں اعراب کا اعتراض ہے یہاں ضمیر کا ذکر ہے۔ پھر یہ اس سے کیونکر متفق ہو ۔دوم یہ ضمیر نساء کی طرف نہیں ہے بلکہ صنف نساء کی طرف ہے (دیکھو شروح حدیث) اس کی مثال اردو میں سننا چاہیں تو سنیں:

موت نے کر دیا لا چار وگرنہ انسان
ہے وہ کافر کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

اس شعر میں انسان سے مراد مفرد نہیں بلکہ نوع انسانی ہے ۔اسی طرح حدیث مذکور کی ضمیر مجرو سے صنف نساء مراد ہے۔نساء بصیغہ جمع مراد نہیں۔ پھر آپ اس سے کیا مطلب لے سکتے ہیں بجز اس کے کہ مرزا صاحب قادیانی پر جو اعتراض ہوں ان کو پختہ کریں۔

آگے چل کر بقاپوری مجیب صاحب نے ایک بڑا دل خوش کن اصول ہم کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتلایا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

اب ہم آئندہ پہلے یہ دیکھا کریں گے کہ جو اعتراض آپ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) یا کسی بزرگ کا نام لے کر کرتے ہیں وہی اعتراض بعینہ حضرت محمد رسول اللہ یا آیت قرآنی پر تو وارد نہیں ہوتا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بہت خوب! لیجئے ادبی (لٹریری) سوال تو سردست یہی پیش ہے۔ نامورانہ سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے میری بابت فیصلہ شائع کیا تھا کہ اگر میں ان کی زندگی میں نہ مروں، تو آپ جھوٹے۔ مگر میں نہ مرا بلکہ وہ مر گئے۔

بتلایئے! اس کی نظیر آنحضرت ﷺ میں خصوصاً اور کسی نبی میں عموماً پائی جاتی ہے۔ اس کی نظیر بتلانا آپ کا فرض بلکہ اولین فرض ہے۔

کیا آپ اس فرض کو ادا کریں؟

بقا پوری نامہ نگار صاحب نے ہم سے درخواست کی ہے کہ ہم بذریعہ خط و کتابت ان سے یہ معاملہ طے کریں۔ جس کے جواب میں عرض ہے کہ خط و کتابت کی ضرورت کیا ہے۔ آپ آج کل امرتسر میں ہیں، بجائے خط و کتابت کے تشریف لا کر زبانی گفتگو کر سکتے ہیں۔ یہاں تو دستور عام ہے:

در درویش را درباں نہ باید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۱۷ء۔ ۷ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳ ص ۱۔۳)

مرزا صاحب کے کلمات طیبات

جناب منشی عبدالحی صاحب کو ہاٹی لکھتے ہیں:

بنمائے بصاحب نظرے جوہر خود را
عیسی نتواں گشت بتصدیق خرے چند

ایک شخص کہتا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر ایک بد سے بد تر ہے وہ جو بد زبان ہے
جس دل میں یہ نجاست ہے بیت الخلاء وہی ہے

پھر وہ دعوی کرتا ہے کہ خدا مجھ سے باتیں کرتا ہے چہرہ سے پردہ اٹھا کر، مجھے کہتا ہے، کہ تو میرے بیٹے کی جگہ ہے، میں تجھ سے ہوں تو مجھ سے ہے۔ زمین و آسمان بنانے کا دعوی کرتا ہے، اور کہتا ہے میرے باپ کے مرنے پر خدا نے عزا پرسی کی (غنیمت ہے کہ شخص کے بیٹے نے یہ نہیں کہا کہ میرے باپ کے مرنے پر اللہ میاں نے تین دن تک کھانا نہیں کھایا) اس مذہب کے عالم اور بزرگ جس مذہب میں اس نے جنم لیا تھا، بعد آزمائش اس کی نسبت حکم دیتے ہیں کہ یہ شخص کاذب اور کافر ہے اس لئے ہمارے مذہب سے خارج ہے۔ اس پر بجائے اس کے کہ وہ اپنی صداقت ثابت کرنے کے واسطے گھر سے باہر آوے کھسیانہ ہو کر ان کو گالیاں دینی شروع کرتا ہے اور ان بزرگان دین متین کے حق میں کلمات ذیل لکھتا اور چھاپتا ہے:

مختصراً از صفحات ۱۴۴ تا ۱۴۷ عصائے موسیٰ بقید حروف تہجی

اے بد ذات فرقہ مولویاں تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کا الانعام کو بھی پلایا؛ اندھیرے کے کیڑو؛ ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والا؛ اندھے؛ نیم دہریہ؛ ابولہب؛ اسلام کے دشمن؛ اسلام کی عار مولویو؛ اے جنگل کے وحشی؛ اے نابکار؛ ایمانی روشنی مسلوب ہوئے؛ احمق مخالف؛ اے پلید دجال؛ اسلام کے بدنام کرنے والے؛ اے بد بخت مفتریو؛ اعمی؛ اشرار؛ اول الکافرین؛ اوباش؛ اے بد ذات خبیث دشمن اللہ اور رسول کے؛ ان بے وقوفوں کے بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔

بے ایمان اندھے مولوی؛ بلید طبع؛ بد ذات جھوٹا؛ بدگوہری ظاہر نہ کرتے؛ بیحیائی سے بات بڑھانا؛ بد دیانت بے حیا انسان؛ بد ذات فتنہ انگیز؛ بدقسمت منکر؛ بدچلن؛ بخیل؛ بد اندیش؛ بدظن؛ بد بخت قوم؛ بدگفتار؛ بد باطن نکتہ چیں؛ باطنی جذام؛ بخل کی سرشت والے؛ بیوقوف جاہل؛ بیہودہ تمام دنیا سے بدتر؛ تنگ ظرف؛ ترک حیا؛ تقوی و دیانت کے طریق کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بکلی چھوڑ دیا؛ ترک تقوی کی شامت سے ذلت پہنچ گئی ؛ تکفیر ولعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے۔

ثعلب (لومڑی جیسے) ایّھا الشّیخ الضّال و الدّجال البطال۔

جھوٹ کی نجاست کھائی ؛ جھوٹ کو گونہہ کھایا؛ جاہل وحشی؛ جادہ صدق و ثواب سے منحرف ودور؛ جعل ساز ؛ جیتے ہی مرجاتا۔

چوہڑے؛ چمار۔

حمار؛ حمقاء؛ حق وراستی سے منحرف؛ حق پوش۔

خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں؛ خنزیر سے زیادہ پلید؛ خطا کی ذلت انہی کے منہ پر؛ خالی گدھے؛ خائن ؛ خباثت پیشہ؛ خاسرین خالیۃ من نورالرحمٰن؛ خام خیال؛ خفاش؛ خوش شدہ آید کہ حق ودین راباطل کنید۔

دل کے مجذوم ۔ دھوکہ دہ۔ دیانت امانت راستی سے خالی ۔ دجال۔ دروغ گو۔ ڈوموں کی طرح مسخرہ ۔ دشمن سچائی۔ دشمن قرآن ۔ دلی تاریکی۔

دروغ شما تا کنارہائے بغداد منتشر خواہد شد

ذلت کی موت ۔ ذلت کے ساتھ پردہ دری۔ ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کردیں گے۔

رئیس الدجالین ۔ ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے۔ روسیاہ ۔ روباہ باز ۔ رئیس المتصلفین ۔ راس المعتدین۔ راس الغاوین۔

زہرناک مادے والے۔ زندیق۔

سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی ۔ سفلی ملا بے بصر۔ سیاہ دل منکر۔ سخت بے حیا ہوگا جو اس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے۔ سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔ سادہ لوح، ساہنسی، سفلہ، سفہاء، سلطان المتکبّرین الّذی اضاع دینہ بالکبر والتّوھین۔ سگ بچگان۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرم و حیا سے دور۔ شرارت و خباثت۔ شیطانی کاروائی والے۔ شریف از سفلہمی ترسد بلکہ از سفلگی او مے ترسد۔ شریر مکار۔ شیخی سے بھرا ہوا۔ شیخ نجدی۔

صم عمی۔ صدر القناۃ نیوش صدرک ضربہ۔ و یریک رمانی بحار دماء۔

ضال۔ ضررهم اكثر من ابليس اللّعين

طالع منحوس۔ طبتم نفساً بالغاء الحقّ و الدّين

ظالم۔ ظلمانی حالت۔

علماء السوء۔ عداوت اسلام، عجیب دیندار، عدو العقل و النهى، عقارب، عقب الكلب

غول الا غوی۔ غدار سرشت۔ غالی۔ غافل

فيمت يا عبد الشّيطان الموسوم بہ۔ فریبی۔ فن عربی سے بے بہرہ، فرعونی رنگ

قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے۔ قست قلوبهم كما هي عادة النوكى۔ قد سبق الكلّ في الكذب و المين۔

کتے۔ کینہ ور۔ کمینہ۔ کہماء (مادرزاد اندھے)۔ کج دل قوم۔ کوتاہ نظر۔ کھوپڑی میں کیڑا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مر جاویں گے۔

گدھا۔ گندے اور پلید فتوی والے۔ گندی کاروائی والے۔ گندی عادت۔ گندے اخلاق۔ گندہ دہانی۔ گندے خیال والے ذلت سے غرق ہو جاتا۔ گندی روحو۔

لاف و گذاف والے۔ لعنت کی موت۔

مولویت کو بدنام کرنے والو۔ مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے۔ منافق۔ مفتری۔ مورد غضب۔ مفسد۔ مرے ہوئے کیڑے۔ مخذول۔ مہجور۔ مجنون درندہ۔ مغرور۔ منکر۔ محجوب مولوی۔ مُکس طینت مولوی کی بک بک۔ مردار خور مولویو۔

نجاست نہ کھاؤ۔ نااہل مولوی۔ ناک کٹ جائے گی۔ ناپاک طبع لوگوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ۔ نابینا علماء ۔ نمک حرام ۔ مفسانی ۔ ناپاک نفس ۔ نابکار قوم ابھی تک حیا وشرم کی طرف رخ نہیں کرتی ۔ نفرتی و ناپاک شیوہ ۔ نادان متعصب ۔ نالائق ۔ نفس امارہ کے قبضہ میں ۔ نااہل حریف ۔ نجاست سے بھرے ہوئے ۔ نادانی میں ڈوبے ہوئے ۔ نجاست خوری کا شوق ۔
وحشی طبع ۔ وحشیانہ عقاید والے ۔
ہامان ۔ ہالکین ۔ ہندوزادہ ۔
یک چشم مولوی ۔ یہودیانہ تحریف ۔ یہودی سیرت ۔ یا ایّھا الشّیخ الضّال والمفتری البطّال ۔ یہود کے علماء ۔ یہودی صفت (عصائے موسیٰ)

ایک بزرگ کا قصہ ہے کہ آپ کو کسی نے مکہ مارا تو آپ نے فرمایا کہ میں بھی تجھے مکہ مارسکتا ہوں مگر نہیں مارتا، میں حاکم سے تجھے سزا دلواسکتا ہوں ،نہیں دلواتا، میں اللہ سے فریاد کرسکتا ہوں نہیں کرتا ۔
یہاں یہ بیان کرنا ناموزوں نہ ہوگا جس شخص کے اقوال شریفہ میں نے نقل کئے ہیں اس کو ماسواء اور دعاوی کے خلق عظیم کا دعوی بھی ہے یعنی میرے جیسا خلیق کوئی نہیں ۔ ... میں نے حال بتلا دیا ہے اب نہایت ادب سے درخواست کرتا ہوں کہ براہ مہربانی اہل ہنود فرماویں کہ کیا وہ ایسے شخص کو کرشن مہاراج مانیں گے عیسوی صاحب فرماویں کہ وہ اسکو مسیح مانیں گے؟ اگر نہیں تو مسلمانوں کا مذہب ہی موم کی ناک کیوں بنے کہ جس طرف چاہا پھرایا جھٹ پھر گیا ۔ مسلمانوں صراط مستقیم ایک ہی ہے، ایسی پگڈنڈیاں قیامت تک بہت سی بن کرمٹتی رہیں گی
مثل مشہور ہے کہ جو گرجتا ہے وہ برستا نہیں بادل کی نسبت خواہ یہ صحیح نہ بھی ہو لیکن مذہبی بزرگوں کی بابت تو بالکل ہی صحیح ہے، وہ کیا کہ جو برستا ہے گرجتا نہیں ۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۱۷ء ۔ ۱۴ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ جواب ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۹ نومبر ۱۹۱۷ء میں ایک مضمون لکھا تھا جس میں یہ بتلایا تھا کہ مولوی ظفر علی خان کے مقابلہ میں مرزائی اخبارات جو صوفیاء کی حمایت کرنے پر تل بیٹھے ہیں یہ دراصل حمایت نہیں بلکہ نمائش ہے کیونکہ ان کے پیرو مرشد بلکہ نبی مرسل مرزا صاحب قادیانی نے انہی صوفیاء کے حق میں ایسی ایسی بے نقط سنائی ہوئی ہیں کہ کوئی ایسی نہ سنا سکے چنانچہ وہ الفاظ نقل کر کے دکھائے گئے۔

اس کے جواب میں چاہیے تو یہ تھا کہ ہمارے پیش کردہ حوالہ کی تردید کی جاتی یا ان کی صحیح تشریح بتلائی جاتی۔ بجائے اس کے جواب کیا ملتا ہے کہ تم خود بھی مسئلہ وحدت الوجود میں صوفیاء کے مخالف ہو پھر تم کیوں مرزا کی مخالفت پر اڑتے ہو چنانچہ اخبار الفضل (پیغام صلح میں بھی ایک نوٹ اسی مضمون کا نکلا ہے اس پر ہم کچھ اور بھی لکھیں گے انشاءاللہ۔ اڈیٹر) کے ایک مکمل بلکہ اکمل نامہ نگار کے الفاظ درج ذیل ہیں لکھتے ہیں:

جناب ابو الوفا! ہمارے قدیمی مہربان آپ کو کسی نے پوچھا یا بلایا نہیں مگر اشتیاق جنگ میں خواہ مخواہ درمیان آکودے۔ مسئلہ وحدت الوجود پر خیر سے آپ کو خود بھی ایمان نہیں اور اسے عین ضلالت سمجھتے ہیں لیکن صوفیاء کے جذبات بھڑکانے کیلئے حضرت (مرزا قادیانی) کی ڈائری کا کچھ خلاصہ اپنے اخبار اہل حدیث میں چھاپ دیا ہے جس میں حضور نے وحدۃ الوجودیوں پر اتمام حجت کیا ہے، اور اس سے استدلال فرماتے ہیں کہ مسئلہ وحدۃ الوجود نہ مانتے ہوئے حضرت ابن عربی وغیرہ صوفیاء سے کیونکر اخلاص ہوسکتا ہے

ہمارا سوال یہ ہے کہ جناب مولوی صاحب مہربانی فرما کر پہلے یہ بتائیں کہ آیا آپ وحدۃ الوجودیوں کو حق پر سمجھتے ہیں، اور ان کی تشریح کے مطابق اس مسئلہ کو مانتے ہیں۔ جب نہیں مانتے تو لامحالہ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ شیخ اکبر امثالہ کو حق سے برگشتہ سمجھیں پھر آپ کس منہ سے صوفیاء کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ہو کر حق سے لڑنے آئے ہیں حالانکہ آپ بھی اس مسئلہ میں ہمارے مسیح موعود کے فیصلہ کو جزو ایمان سمجھتے ہیں۔(الفضل قادیان ۱۷ نومبر ۱۹۱۷ء ص ۱۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیا یہ تردید ہے یا تائید؟

سنئے! وحدۃ الوجود کے دو معنی ہیں۔ایک صحیح دوسرے غلط۔صحیح کے تو ہم بھی قائل ہیں، غلط کے ہم منکر۔مگر تمہارے پیر و مرشد کی طرح بد گو نہیں اگر ہماری نسبت بھی تمہارا یہ دعوی ہے کہ ہم تمہارے مسیح کے فیصلہ کو جزو ایمان جانتے ہیں تو ہمارے اقوال نقل کر کے دکھاؤ،

علاوہ اس کے ہمارے اصل سوال کا جواب کیا ہوا۔ہم نے تو یہ کہا تھا کہ جن صوفیاء کی حمایت کو تم لوگ اٹھے ہو ان کے حق میں تمہارا رویہ خود ایسا برا ہے کہ کسی کا نہ ہوگا۔اسکا جواب کیا دیا؟ صرف یہ کہ ہم سے دریافت کرلیا کہ ہم بھی مسئلہ وحدۃ الوجود کے قائل ہیں یا نہیں؟ چہ خوش! یہ ہیں قادیانی مکمل نامہ نگار جن کو یہ بھی خبر نہیں کہ کسی مضمون کے لکھنے سے پہلے یہ سوچنا بھی ہمارا فرض ہے یا نہیں کہ ہم کیا لکھتے ہیں اور کیا کہتے ہیں۔سچ ہے:

ایں چنیں رقاص را باید اصول ایں چنیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۱۷ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴ ص ۵)

قادیان میں اسلامی جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان میں اسلامی جلسہ کی خبر سن کر بہت سے لوگوں نے اس کو دل لگی سمجھا تھا۔یہاں تک کہ قادیانی اخبار الفضل نے بھی کمال جسارت سے لکھا تھا کہ اس قسم کے لوگ یہاں تو دیکھے سنے نہیں جاتے جو جلسہ کریں پھر بڑے غرور اور نخوت سے لکھا تھا:

اچھا سب علماء جمع ہو کر مرزا کی عمارت گرانے پر زور لگالیں وغیرہ۔

آہ! ۲۴، ۲۵ نومبر ۱۹۱۷ء دو دنوں میں جو کچھ انہوں نے قادیان میں رونق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھی ہوگی اس کی نسبت عالم بالا سے ان کو خطاب ہوتا ہوگا

افسحر هذا ام انتم لا تبصرو ن ،

جس کے جواب میں وہ کہتے ہوں گے:

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

قادیان کے جلسہ میں اتنے علماء جمع تھے کہ انجمن حمایت اسلام لاہور میں بھی شاید نہ ہوتے ہوں۔ تقریروں کی یہ بھر مار تھی کہ اوقات منٹوں میں بٹتے تھے۔ جن جن لوگوں نے تقریریں کیں ان کے نام یہ ہیں:

مولوی نور احمد امرتسری، مولوی محمد یعقوب رام پوری۔ منشی غلام احمد امرتسری سابق اڈیٹر اہل فقہ۔ مولوی احمد علی پروفیسر اسلامیہ کالج لاہور۔ مولوی میر محمد واعظ بھامبڑی۔ مولوی نواب الدین۔ مولوی عبدالغنی، مولوی عبدالعزیز (گورداسپور)۔ بابو پیر بخش پنشنر لاہور۔ عزیز الرحمٰن ولد مولوی محمد علی امرتسری۔ خاکسار ابوالوفا امرتسری

مقررین کے علاوہ غیر مقررین علما بھی بہت سے تھے۔ تقریریں عموماً عام پسند تھیں۔ خصوصاً فتح قادیان کا حصہ بہت دلچسپی سے سنا گیا۔ شائقین نے ہر چند چاہا کہ سوال وجواب کے لئے بھی وقت دیا جائے مگر پولیس نے نہ مانا چنانچہ صدر جلسہ (حاجی نظام الدین صاحب آنریری مجسٹریٹ امرتسر) نے اس بات کا اعلان بھی کر دیا

مرزائی ڈیلیگیٹ (ممبران) ہر وقت شریک جلسہ رہتے اور نوٹ لکھتے تھے۔ سب سے زیادہ... منشی قاسم علی صاحب ہماری نگاہ میں آتے تھے۔ کیوں:

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

جلسہ کا انتظام خصوصاً پولیس کی طرف سے معقول بلکہ ضرورت سے بھی زیادہ تھا۔ انسپکٹر پولیس حافظ غلام کبریا صاحب مع تھانہ دار صاحب بڑی دلسوزی اور محنت سے انتظام کرتے تھے۔ جزاہم اللہ۔

آخری روز میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے ایک دو ورقہ اشتہار دیا جس میں قادیان کے مسلمانوں پر آپ نے خاندانی احسانات جتلا کر اون کے اس فعل (جلسہ) کو فعل بد قرار دے کر دھمکایا کہ اب تم لوگ اس کے بدنتائج بھگتنے کو تیار رہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے تو اس اشتہار کو دیکھ کر یقین کر لیا کہ میاں محمود احمد اپنے باپ کے نقش قدم پر پورے چل رہے ہیں۔ وہ بھی اسی طرح محض لفظوں سے ڈرایا کرتے تھے یہ بھی ڈراتے ہیں۔ مگر لوگ ایسے کچھ عادی ہو گئے ہیں کہ بجائے ڈرنے کے الٹے گھورتے ہیں۔ چنانچہ دہلی کے رسالہ نظام المشائخ میں دہلی کے مشہور صوفی خواجہ حسن نظامی صاحب نے میاں محمود احمد قادیانی کو چیلنج دیا ہے کہ اجمیر شریف میں خواجہ (معین الدین) صاحب کے مزار میں میرے سامنے ایک گھنٹہ بیٹھ کر مقابلہ میں دعا کریں تو مزہ چکھیں۔ ساتھ ہی یہ بھی لکھا ہے کہ

آؤ تو اپنی والدہ سے دودھ بخشوا کر آنا۔ اور ریلوے کمپنی سے ایک گاڑی کا بندوبست کرا لینا جس میں تمہاری لاش قادیان روانہ ہو سکے۔ نیز اپنی اہلیہ صاحبہ سے مہر بھی معاف کرا لینا۔ اور قادیان کو والد ماجد کی قبر سمیت ذرہ غور سے دیکھ کر آنا کہ پھر تم کو زندگی میں وہ در و دیوار نصیب نہ ہوں۔

(نظام المشائخ۔ بابت محرم ۱۳۳۶ھ۔ ص ۵۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری رائے میں میاں محمود احمد قادیانی کو ایسی گیدڑ بھبکیوں سے ڈرنا نہ چاہیے۔ فوراً سے پیشتر اس چیلنج کو قبول کر لینا چاہیے۔ ایک تو یہ کہ موت وحیات کا وقت مقرر ہے۔ دوم وہ ایسے باپ کے بیٹے اور ایسے مسیح کے قائم مقام ہیں جن کا قول ہے

الا اننی فی کل حرب غالب۔

(سنو لوگو میں ہر ایک جنگ میں غالب ہوں۔ (اعجاز احمدی)

نیز اون کا قول ہے:

میرے مقابل کسی قدم کو قرار نہیں۔ (تریاق القلوب)

ہاں یہ ترمیم کرنی کا میاں (محمود احمد) صاحب کو حق ہے کہ اجمیر کی خصوصیت نہیں۔ سب سے بہتر مقام لاہور ہے۔ اگر دونوں کو وسط کا خیال ہو، تو لودہانہ بہت موزوں ہے۔ ہاں یہ ترمیم بھی کر سکتے ہیں کہ دعا میں مخاطب سوائے خدا کے دوسرا کوئی نہ ہو۔ بہر حال یہ دو ترمیمیں کر کے نظامی چیلنج منظور کر لینا چاہیے۔ ورنہ خطرہ ہے کہ قادیانی مشن کو بہت صدمہ پہنچے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ جلسہ اسلامیہ قادیان:

جلسہ کا نتیجہ تو دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا کہ کس مزے اور حیرت سے قادیان اور قادیان کی اردگرد کی آبادی علماء کے بیانات سنتی تھی ظاہری طور پر پانچ چھ اشخاص نے مرزائی خیالات سے توبہ بھی کی جس سے آئندہ کے لئے توبہ کا دروازہ کھل گیا

قادیانی جلسہ میں اہل حدیث کانفرنس کا حصہ:

یہ عجیب بات ہے کہ ہماری کانفرنس ایسے کاموں میں بھی دخیل ہوجاتی ہے خاکسار کے علاوہ کانفرنس کے دوواعظ بھی جلسہ میں شریک تھے۔ ایک مولوی عبدالغنی صاحب۔ دوم مولوی محمد امین صاحب۔ مولوی عبدالغنی صاحب تو جمعہ ہی کو پہنچے اور آپ نے جاتے ہی شکار مارا۔ جمعہ میں کچھ بیان کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک سرحدی پٹھان جو طالب علم قادیان میں عربی مدرسہ میں پڑھتا تھا مولوی صاحب کا بیان سن کر اوسی وقت تائب ہوا۔ آخر علماء کے ساتھ ہی وہ امرتسر سے چلا آیا۔

قادیانیوں کی طرف سے جلسہ پر اظہار مسرت:

انسانی فطرت کا تقاضا ہے کہ مضر چیز کو دفع کرنے میں ساعی ہوتی ہے۔ اس لئے قادیانیوں نے بھی مقدور بھر کوشش کی کہ جلسہ نہ ہونے پاوے۔ لیکن جب اون کی کوشش ناکام رہی اور جلسہ منعقد ہوگیا تو اب اونہوں نے بظاہر اس پر یوں اظہار مسرت کرنا شروع کیا کہ حضرت صاحب (مرزا قادیانی) کو پہلے ہی الہام ہو چکا تھا:

یأتون من کل فج عمیق۔ دور دور سے لوگ آویں گے

اس جلسہ سے یہ الہام سچا ہوگیا کہ یہ لوگ یوں تو قادیان کی سرزمین پر نہ آتے جلسہ کے بہانہ آگئے۔ بہرحال آتو گئے۔

چونکہ اس جلسہ سے مسلمانوں کو بھی خوشی ہوئی اور مرزا صاحب کا الہام سچا ہونے سے مرزائی احباب بھی اظہار خوشی کرتے تھے اس لئے ہماری دعا ہے کہ ہمارے دوست محمدی اور احمدی سب اس پر آمین کہیں کہ یہ جلسہ ہمیشہ ہوا کرے۔ دن بدن پھلے پھولے

آمین بر حتمك یاارحم الرا حمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۱ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۵ ص ۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(خواجہ حسن نظامی کا مذکورہ بالا اشتہار پیغام صلح لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۱۷ء ص ۶ پر ان کے اداراتی نوٹ کے ساتھ بایں الفاظ شائع ہوا تھا۔ بہا

خواجہ حسن نظامی نے میاں صاحب کو مباہلہ کا ایک نہایت خطرناک چیلنج دیا ہے جو اس قابل ہے کہ اسے یہاں نقل کیا جائے اور میاں (محمود احمد) صاحب کو جو ان مباہلوں کے ہمیشہ شائق رہتے ہیں، اپنی اس مراد کے برآنے پر مبارک باد دی جائے۔ خواجہ حسن نظامی کو جناب خلافت مآب (مرزا محمود احمد) یوں تو ٹال سکتے ہی نہیں کہ تم کسی جماعت کے امام نہیں اس لئے تم سے مباہلہ ہماری شان کے خلاف ہے، کیونکہ خواجہ صاحب کے مریدین کا حلقہ جس قدر وسیع ہے وہ شاید خلافت مآب نے خواب میں نہ دیکھا ہو۔ تو ایسی حالت میں ہم امید کریں کہ میاں صاحب (مرزا محمود) میدان میں آئیں گے۔ دیدہ بائد۔ بہرحال خواجہ حسن نظامی صاحب کا چیلنج حسب ذیل ہے

اجمیر شریف میں بلاوا:

میں تمہارے امیر المومنین میرزا محمود احمد کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ اجمیر شریف میں آئیں۔ میں بھی دہلی سے وہاں حاضر ہو جاؤنگا۔ آستانہ خواجہ غریب نواز کی مسجد میں میرزا (محمود) صاحب میرے ساتھ کھڑے ہوں اور اپنی باطنی قوت کے تمام حربے مجھ پر آزمائیں۔ اور جب وہ اپنی ساری کرامت آزما چکیں، تو مجھ کو اجازت دی جائے کہ میں صرف یہ کہوں

اے خدا! بطفیل اس صاحب مزار کی حقانیت کے اپنی صداقت کو ظاہر کر اور ہم دونوں میں جو جھوٹا ہو اس کو اسی وقت اور اسی لمحہ میں ہلاک کر دے۔

اور اس کے بعد میرزا محمود کو اجازت دی جائے کہ وہ اپنے الفاظ میں جو چاہیں کریں۔ میعاد صرف ایک گھنٹہ کی مقرر کی جائے۔ یعنی دونوں آدمیوں میں سے ایک پر ایک گھنٹہ کے اندر اس دعا کا اثر ہونا چاہیے۔

میرزا (محمود احمد) صاحب دیکھ لیں گے کہ قدرت کیا تماشا دکھاتی ہے۔ کون مرتا ہے اور کون زندہ رہتا ہے۔

کب تک کاغذ کی ناؤ چلاؤ گے۔ کب تک برسوں کی پیش گوئیوں سے خلقت کو ڈراتے رہو گے مردانگی ہے صداقت ہے تو آؤ اس آزمائش گاہ کی سیر کرو جہاں ایک گھنٹہ کے اندر سب کچھ نظر آجائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈرومت۔ میرے پاس اڑنے والا زہر یا گیس نہ ہوگی ۔نہ میں تم کو دیکھوں گا جس سے تم کو اندیشہ ہو کہ مسمریزم یا ہپناٹزم کے ذریعہ مار ڈالا۔ میں تم سے دس قدم کے فاصلے پر تمہاری طرف سے منہ پھیر کر گنبد خواجہ کی جانب رخ کر کے کھڑا ہوں گا۔

اگر تم کو یہ مباہلہ منظور ہو تو ربیع الاول ۱۳۳۶ ہجری کی چھٹی تاریخ کو اپنے حواریوں کو لے کر اجمیر شریف آجاؤ اور مسجد میں پوری جماعت کے ساتھ آؤ اور میں بالکل اکیلا ہوں گا۔ مسجد میں بھی میرے پاس کسی دوسرے کو کھڑے ہونے کی اجازت نہ ہوگی تاکہ تم کو یہ اندیشہ نہ ہو کہ میرے آدمی تم پر حملہ کر کے مار ڈالیں گے۔

گورنمنٹ سے اجازت لینا اور انتظام کرنا یہ سب تمہارے ذمہ ہوگا۔ اور تم کو باضابطہ ایک تحریر دینی پڑے گی کہ اگر میں آج مر گیا تو میرے وارث حسن نظامی پر خون کا دعوی نہ کریں گے۔ نہ سرکار کو اس میں دخل دینے کا اختیار ہوگا۔ ایسی ہی تحریر میں بھی اپنے وارثوں سے سرکار میں داخل کر دوں گا

دیکھو بہت آسان بحث ہے۔ بہت جلدی ہندوستان کی ایک مصیبت ختم ہو جائے گی جو تمہارے وجود سے پیدا ہوگئی ہے۔ اس میں دریغ نہ کرو۔ ایسا موقع تو قسمت ہی سے آیا کرتا ہے۔ دیر نہ کرو اور فوراً دعوت کو قبول کرلو۔

جب تم اس ارادہ سے اجمیر شریف آؤ تو اپنی والدہ صاحبہ سے دودھ بخشوا کر آنا اور ریلوے کمپنی سے ایک گاڑی کا بندوبست کرا لینا جس میں تمہاری لاش قادیان روانہ ہو سکے۔ اور نیز اپنی اہلیہ صاحبہ سے مہر بھی معاف کرا لینا۔ اور قادیان کو والد ماجد کی قبر سمیت ذرا غور سے دیکھ کر آنا کہ پھر تم کو زندگی میں وہ در و دیوار دیکھنے نصیب نہ ہوں گے۔

اور ضرورت ہے کہ وصیت نامہ مکمل کر دینا اور جانشین کے مسئلہ کو بھی طے کر کے آنا۔

یہ میں اس واسطے کہتا ہوں کہ مجھے اپنے برحق ہونے اور تمہارے مرنے کا پورا یقین ہے۔ اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ خواجہ اجمیر کہ (تاثیر) باطنی نافرمان مدعیوں، کے واسطے بھی ایسی ہی شمشیر دودم ہے جیسے ان کے مزار میں طلب گاروں کی مراد بخشی کا اثر ہوتا ہے۔ اوس کے علاوہ کچھ اور وجوہات بھی ہیں جن کو میں جانتا ہوں اور میرا قبول کرنے والا....

اس پیام جنگ کا جلدی چاہنے والا: حسن نظامی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے قادیان میں کیا دیکھا

منشی عبدالکریم انارکلی لاہور سے لکھتے ہیں:

۲۴۔۲۵ نومبر کو قادیان میں انجمن محمدیہ کا جلسہ تھا جسکی ساری کیفیت کا لکھنا میرا مقصود نہیں بلکہ خاص واقعات لکھتا ہوں جو میری آنکھوں کے سامنے ہوئے جن سے میں نے بہت بڑی مسرت حاصل کی۔ امید ہے ناظرین بھی اون سے مسرت پاویں گے

فاتح قادیان مولانا شیر پنجاب ۲۴ نومبر کو امرتسر سے سوار ہوئے۔ اتفاق سے اسی گاڑی پر میں لاہور سے آرہا تھا، اس لئے میرا بھی ساتھ ہو گیا۔ چونکہ قادیان میں بوجہ رشتہ داری میں آیا جایا کرتا ہوں اس لئے مرزائی جماعت سے مجھے بخوبی واقفی ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے مجھے امرتسر ہی میں فرمایا تھا کہ آپ جماعت مرزائیہ کے لئے میرا پیغام لے جائیو کہ میں سب ارکان مرزائیہ سے ایک جا ملنا چاہا ہوں، اگر وہ پسند کریں تو مجھے وقت بتلا دیں۔

چنانچہ میں نے پہلے شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم کو ملا۔ وہ مجھے لے کر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے پاس پہنچے اور بتایا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب کا منشاء ملاقات کا ہے۔ میاں محمود صاحب نے منظور کیا۔ چنانچہ ۲۵ نومبر کو صبح قریب ۷ بجے کے مولانا ثناء اللہ صاحب اون کے مدرسہ میں پہنچے جہاں عموماً احمدی علماء اور ارکان جمع تھے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مع احباب کے کرسیوں پر بیٹھ گئے اور آپ کے دوست منشی قاسم علی صاحب نے تعارف کرانے کی خدمت سرانجام دی۔ بعد تعارف مولانا ثناء اللہ صاحب اٹھے۔ آپ نے فرمایا:

میں آپ صاحبان کا اس مہربانی پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مناظرانہ گفتگو کرتے کرتے تو آج تیس سال کا عرصہ ہونے کو ہے، اس لئے میں تجویز کرتا ہوں کہ ہم سب اپنے مالک کے سامنے نہایت اخلاص اور عاجزی سے دعا کریں۔ دعا بھی انہی الفاظ میں جو اس نے خود سکھائے ہیں۔ یہ کہہ کر آپ نے نہایت ہی الحاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے دعا کی

اھد نا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ غیر المغضوب علیھم و لا الضالین۔

اس کو بار بار بڑے موثر لہجے میں پڑھا۔اور سب حاضرین مرزائی غیر مرزائی آمین کہتے رہے۔

خاتمہ دعا کے بعد شیخ یعقوب علی اور منشی قاسم علی صاحبان نے بہت زور سے درخواست کی کہ ایک وقت کی دعوت ہماری قبول ہو۔مولانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا جن کے ہم مہمان اور مدعو ہیں اون کی اجازت کے بغیر ہم قبول نہیں کر سکتے۔

خیر یہ مجلس تو بڑے لطف سے برخواست ہوئی اور مولانا ثناء اللہ صاحب مع اپنے ساتھیوں کے تشریف لے گئے۔اتفاقیہ میں اس مجلس میں ایک بڑے رکن قادیانی کے پاس کھڑا تھا جن کا نام نامی مولوی شیر علی صاحب ہے۔آپ صدر انجمن احمدیہ کے سکرٹری ہیں۔ان صاحب سے گو میرا مذہبی اختلاف ہے مگر بعد مولوی نور الدین صاحب کے ان کی نسبت مجھے بہت حسن ظن تھا۔میں آپ کو ایک با اخلاق شخص جانتا تھا ۔مگر افسوس ہے کہ اس ملاقات کے نتیجہ سے میرے حسن ظن کو بہت صدمہ ہوا۔کیونکہ مولوی شیر علی صاحب مذکور کے منہ سے میں نے ایک نہایت ہی مکروہ فقرہ سنا جس سے میرے دل کو بہت صدمہ ہوا۔مولانا ثناء اللہ صاحب جب دعا سے فارغ ہو کر سب سے مل کر چلے گئے ،تو خدا جانے مولوی شیر علی کو کیا صدمہ ہوا۔آپ نے بے ساختہ کہدیا کہ یہ مولوی کیسا مکار ہے اس نے بڑا مکر کیا ہے۔

میں یہ فقرہ سنکر آپے سے باہر ہو گیا اور یہ کہا کہ مولوی شیر علی کے منہ سے یہ فقرہ ؟کس قدر غضب کی بات ہے کہ ایک شخص باوجود شدید مخالف ہونے کے آپ کے مکان پر ملنے کو آتا ہے، اور نہایت الحاح سے سب کے لئے دعا کرتا ہے۔آپ اوس کو مکار کہتے ہیں۔افسوس ہے جب آپ کو مایلفظ من قول الا لدیہ رقیب عتید کے مطابق اس فقرہ کا جواب خدا کے پاس دینا پڑے گا،تو آپ کیا جواب دیں گے۔

میں نے کہا اگر کوئی لونڈا یہ کہتا تو افسوس نہ تھا،مگر مولوی شیر علی صاحب بڑے ذمہ دار بزرگ کے منہ سے یہ فقرہ نکلنا بہت افسوس ناک ہے۔اس پر منشی قاسم علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے کہا چونکہ ایسے بڑے بزرگ کے منہ سے نکلا ہے، اسلئے یہ فقرہ موزوں ہے۔ یہ سن کر میں نے مزید افسوس کیا۔

اس افسوسناک واقعہ کے علاوہ دوسرا واقعہ میں نے یہ دیکھا کہ مولانا صاحب تو ساری مخالفت اور مخاصمت کو الگ کر کے اون کے مکان پر باضابطہ ملنے کو گئے، مگر خلیفہ قادیان اپنے گھر سے بھی باہر نہ نکلے۔ اور ان کے چھوٹے بھائی میاں بشیر الدین احمد مکان ملاقات کے باہر ٹہلتے رہے لیکن اندر نہ آئے۔ باوجودیکہ عندالاجازت خلیفہ صاحب کا ہونا بھی مراد تھا۔ انہوں نے انکار بھی نہ کیا تھا بلکہ کہا تھا کہ ملنے میں حرج نہیں۔ اس واقعہ کا ذکر میں نے قادیان کے بڑے بزرگ مولوی عبیداللہ صاحب بسمل سے اس طرح کیا کہ مولوی نورالدین صاحب کے بعد آپ کی جماعت سے اخلاق بالکل اٹھ گئے۔ مولانا صاحب تو آپ کے مکان پر آویں اور آپ کے خلیفہ صاحب اور اون کے برادران اون سے چھپ رہیں۔ افسوس

میں نے جب مولانا ثناء اللہ صاحب کے سامنے یہ افسوس ظاہر کیا تو اونہوں نے یہ کہہ کر میرے رنج کو دور کر دیا کہ آپ کیوں رنجیدہ ہوتے ہیں۔ عرصہ پندرہ سال کا ہوا جب میں حسب دعوت مرزا صاحب آنجہانی قادیان میں آیا تھا تو مرزا صاحب بھی مکان میں چھپ رہے تھے اور باہر نہ آئے تھے۔ بیٹا اگر باپ کی روش پر چلے تو آپ کو کیوں ملال ہے۔ یہ سن کر میرا غصہ سرد ہو گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۱ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۵ ص ۲-۳)

مناظرہ کا اعلان

منشی عبدالکریم نارکلی لاہور سے لکھتے ہیں کہ دوران قیام قادیان:

میں مرزائیوں کی مجلس میں گیا تو مولوی غلام رسول صاحب راجیکی والے تقریر کر رہے تھے۔ آپ نے ایک حدیث پڑھی جس سے مرزا صاحب کا دعوی ثابت کرنا چاہا۔ مگر کمال یہ کیا کہ اس کا ایک ضروری فقرہ کھا گئے جو ان کے دعوی کی تردید کرتا تھا۔ اس کی شکایت میں نے ارکان مرزائیہ سے کی، تو انہوں نے مجھے اجازت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی کہ مولوی غلام رسول موصوف کو مباحثہ کا اعلان دوں ۔ میں نے کہا مجھے منظور ہے جب وہ لاہور آویں تو مجھے اپنے آنے کی اطلاع دیں، میں ان کے ساتھ مرزا صاحب کے متعلق از روئے قرآن و حدیث بحث کرنے کو تیار ہونگا۔لیکن انہوں نے مجھے بھی مجبور کیا کہ میں بھی مولوی صاحب مذکور کو لکھوں اسلئے بذریعہ اخباران کو چیلنج دیتا ہوں کہ آپ بمقام لاہور مجھ سے جس طرح چاہیں اکیلے اکیلے یا مجلس میں مباحثہ کرلیں ضروری شرط یہ ہوگی کہ قرآن و حدیث سے ادھرادھر نہ جائیں گے ۔اڈیٹر الفضل ان کو مطلع کردے۔

پہلے بھی اہل حدیث مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۱۷ء میں خاکسار نے مسئلہ حیات و وفات مسیح کے متعلق مباحثہ کا چیلنج دیا تھا جس کی منظوری کا آج تک انتظار ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۱ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۵ ص ۳۔۴)

میں نے قادیان میں کیا دیکھا

مولوی عزیزالرحمان ولد مولوی محمد علی صاحب میر واعظ پنجاب کا مضمون، جو جلسہ قادیان میں اس نے خود پڑھا، ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

حضرات عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا کہ یہ خاکسار لاہور سے قادیان میں ایک طالب علم کی حیثیت سے وارد ہوا تھا۔ خدائی انعامات کو کون روک سکتا ہے۔ یہاں آتے ہی مہاجر کے بے بہا لقب سے ملقب ہوا اور بیعت کی بیش قیمت خلعت سے سرفراز کیا گیا۔ مگر یہ سرفرازی کچھ زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی مجھے پھر یہاں سے منتقل ہونا پڑا اور میں صراط مستقیم کی بلندی کو پاکر خداوند کریم کی رحمت سے اس قعر ضلالت سے ابھرا اور فاتح باب لایعنی علامہ ابوالوفا امرتسری کی شان توجہ سے معراج عزت پر پہنچ گیا۔

حضرات! داناؤں نے کہا ہے کہ گھر کے بھیدی سے پناہ مانگنی چاہیے۔ چونکہ میں اس گھر کا بھیدی ہوں اور بقولے کہ (پھرتے ہیں گھر کے بھیدی گردن میں ڈھول ڈالے) اس لئے میرا آج کا مضمون ہے کہ: میں نے قادیان میں کیا دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب بہت سے تھے۔ مثلاً یہاں کے مہاجروں انصاروں اور حواریوں کو دیکھا۔ ان کے اخلاق وغیرہ دیکھے۔ علی هذا القیاس۔ ان کی مساجد مبارک واقصی دونوں دیکھیں۔ سکول اور بورڈنگ دیکھا جو ظاہر داری کے لحاظ سے بہت خوبصورت ہیں علاوہ اسکے مقبرہ بہشتی دیکھا۔ وغیرہ

حضرات جواب تو کافی تھے، مگر خدا جانے کیوں مجھے ان کے اخلاق نے اپنی طرف کھینچا۔ اور سچ ہے مجھے ان کے طرز عمل کی طرف متوجہ بھی کیوں نہ ہونا پڑتا جب کہ سرور دو جہان کی بدتر از قرین وقیاس مجلسوں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے پھر گیا کہ ان کے اخلاق حمیدہ کو دیکھ کر بہت سی مخلوق ہدایت پا گئی تھی۔ اس پر جب میری نگاہ نے قادیانی اصحاب کا طرز عمل دیکھا تو میں حیرت میں آ گیا۔ کیونکہ ان کی بزم عقیدت جب گرم ہوتی ہے تو سوائے مخالفوں کو کوسنے اور برا بھلا کہنے کے اور کوئی کام نہیں ہوتا۔ یہ لوگ مخالفین کو ایسے ایسے برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں ان کے لئے بددعائیں کرتے ہیں کہ جسے سن کر دشمن بھی چیخ اٹھیں۔ ایوان خلافت میں جب ارکان دولت عالیہ جمع ہوتے ہیں تو پھر بڑی دل جمعی اور غیظ وغضب سے ان کی تباہی کے لئے ہاتھ سوئے آسمان اٹھائے جاتے ہیں۔ انہیں برے سے برے طریق سے کوسا جاتا ہے۔ بے نقط سنائی جاتی ہیں اور جب گھروں کو واپس لوٹتے ہیں تو بڑے خوش خوش جاتے ہیں۔ گویا کسی بڑے سورما کو مار کر آئے ہیں۔ حضرات جس طریق سے یہ مخالفین سے اندر بیٹھ کر بدلہ لے لیتے ہیں ہم اسے سمجھانے کے لئے ذرا اور کھلے الفاظ میں پیش کرتے ہیں، سنئے:

ایک مالکہ اپنی ملازمہ سے ترش روئی پیش آتی تھی اتفاقیہ ملازمہ سے کچھ نقصان ہو گیا مالکہ نے نصیحت کے طور پر اسے ڈانٹا اور برا بھلا کہا ملازمہ جب دوسرے دن اپنی سہیلی سے ملی تو بڑے افسوس سے اس بات کا اظہار کیا کہ میری مالکہ بڑی سخت ہے جان کھا جاتی ہے۔ ابھی کل کی بات ہے کہ ذرا سے نقصان پر مجھے اس قدر گالیاں دیں کہ میرا ہی دل جانتا ہے۔ مگر خیر وہ بھی کیا یاد کرے گی میں نے بھی اپنا بدلہ لے ہی کیا۔

سہیلی: وہ کس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملازمہ: شب کو چراغ گل کر کے اندھیرے میں اسے خوب کوستی رہی اور دانت چڑاتی رہی

چشم بددور۔ کیا کہنے ہیں اس انتقام کے۔ حضرات! بس یہی نقشہ ان قادیانی اصحاب کا ہے میں اسے اور بھی واضح طور پر سمجھائے دیتا ہوں

حضرات وہ قوم ہے جسے مسیح کے حواری ہونے کا دعوی ہے جو قوم کہتی ہے کہ ہم میں اور اصحاب رسول اللہ ﷺ میں کچھ فرق نہیں۔ جس کا دعوی ہے کہ جس منعم علیہ قوم کا ذکر خود خدا نے فرقان حمید میں کیا ہے وہ ہم ہی ہیں۔

مگر آہ! جب ہم ان کے طرز عمل اور اخلاق حمیدہ پر نظر کرتے ہیں تو یہ دیکھ کر افسوس اور استعجاب کی صحیح تصویر بن جاتے ہیں کہ یہ بزرگ حد سے زیادہ غیبت و بدگوئی کے مشاق ہیں۔ صاحبان میں نے تو بتا دیا کہ قادیانی اصحاب اپنی اخلاقی حالت کے کہاں تک نگران ہیں۔ آگے خود غور فرمالیجئے کہ ایک نبی کی پیرو امت کس حالت میں ہوتی ہے

رونق ہے ہر ایک بزم کی اب غیبت میں
بد گوئی خلق ہے ہر اک صحبت میں
اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر وہاں
خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

پس جب میں نے ان کی حالت عام لوگوں سے کچھ اچھی نہ دیکھی، تو آہ کس حیرت سے یہ کہتے ہوئے یہاں سے سوار ہولیا کہ:

برخاستہ دلوں کی کہیں دل لگی نہیں
بیگانہ وار بزم میں آئے چلے گئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۱ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۵ ص ۴)

(جلسہ اسلامیہ قادیان پر قادیانی اخبار میں تبصرے ہوئے اور بعض مقررین کی تقریروں سے اقتباسات درج کئے گئے۔ مثلاً لکھا ہے:

میاں غلام احمد صاحب اخگر اڈیٹر اہل فقہ کھڑے ہوئے اور باتباع مولوی ثناء اللہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی پیش گوئیوں کو غلط پیرایہ میں پیش کر کے اشتعال انگیز حملے کرنے لگے۔ یہ کوئی نئے حملے نہ تھے، وہی پرانے اور بوسیدہ تھے جن کا آج سے بہت عرصہ پہلے جواب دیا جا چکا ہے۔آپ نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر سامعین کو ایک نصیحت کی .... کہ دیکھو احمدیوں کو ہماری کتابیں اور رسالے پڑھنے کی ممانعت کر دی گئی ہے، چنانچہ وہ ہماری کوئی کتاب نہیں پڑھتے۔لیکن اگر تم ان کی کتابیں پڑھو اور ان کی باتیں سنو، تو کس قدر افسوس اور رنج کا مقام ہے۔تم خوب یاد رکھو کہ اگر تم نے ایسا کیا تو ضرور ان کا شکار ہو جاؤ گے..

مولوی نور احمد صاحب.. نے ایک نہایت بے ہودہ بات پیش کر کے کہا کہ میں احمدیوں اور غیر احمدیوں کے سامنے ایک ایسی بات پیش کرتا ہوں کہ اگر اس پر عمل کیا جائے تو ایک دن میں فیصلہ ہو جاتا ہے۔اور وہ یہ کہ انبیاء کے متعلق آیا ہے کہ ان کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی۔اب مرزا صاحب (قادیانی) کی قبر کو اکھیڑ کر دیکھا جائے کہ اگر ان کا جسم صحیح وسلامت ہوا، تو ہم ان کو مان لیں گے اور اگر نہ ہوا تو ان کے ماننے والوں کو چاہیے کہ توبہ کر لیں۔

ہمیں اس بیان سے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی قبر اکھیڑنے کے متعلق تھا جس قدر تکلیف ہوئی وہ ہمارے دل ہی جانتے ہیں، یا خدا تعالیٰ کو علم ہے جو دلوں کے حالات جاننے والا ہے... ہمارے تعجب اور حیرانی کی بھی کوئی حد نہ رہی کہ کیوں انہوں نے ایسی بے ہودہ بات اپنے منہ سے نکالی ہے۔اور کس طرح اس کو انبیاء کی صداقت کی علامت قرار دے دیا ہے جب کہ خود انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ احد کے شہیدوں کی لاشیں جب اکھیڑی گئیں تو صحیح وسلامت نکلی تھیں۔کیا ان کے نزدیک احد کے شہید بھی نبی تھے کہ ان کی لاشوں کو مٹی نے نہیں کھایا تھا۔ اگر نہیں تو پھر وہ خود سوچتے کہ یہ علامت ایک نبی کی صداقت کی دلیل کس طرح ہو سکتی ہے۔ پھر کیا وہ اس کی کوئی نظیر بتا سکتے ہیں کہ کسی نبی کی قبر کو اکھیڑنے کے ذریعہ اس کی لاش کو دیکھ کر فیصلہ کیا گیا ہو۔اگر نہیں تو انہیں یہ بات پیش کرتے ہوئے شرم کرنی چاہیے تھی....

پھر کیا اگر کوئی غیر مذہب کا شخص اس حدیث کی صداقت پرکھنے کے لئے جو مولوی صاحب نے انبیاء کے جسموں کے صحیح وسلامت ہونے کے متعلق پیش کی تھی، مولوی صاحب سے رسول کریم ﷺ یا کسی اور نبی کی قبر اکھیڑنے کا مطالبہ کرے تو وہ نبیوں کی قبروں کو اکھیڑنے پر تیار ہو جائیں گے۔اگر نہیں تو ہمارے سامنے انہوں نے کیوں یہ بات پیش کی...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتعال انگیز تقریر: ان کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب (امرتسری) کھڑے ہوئے۔ اور اپنا رٹا رٹایا لیکچر پیش گوئیوں کے متعلق شروع کر کے ذمہ دار افسروں کی موجودگی میں ہماری اس قدر دل آزاری کی کہ جس کی کوئی حد نہ رہی۔ حضرت مسیح موعود کی شان میں جو ہمیں اپنی جان و مال سے زیادہ عزیز ہے، نہایت گندے اور بازاری الفاظ استعمال کئے۔ تمسخر و استہزاء کو روا رکھا۔ ہنسی اور مخول کیا۔ لیکن اس پر بھی ہم نے صبر کیا...

اس دن بھی ہماری طرف سے رات کو مسجد اقصیٰ میں جلسہ کیا گیا جس میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی اور جناب میر محمد اسحاق صاحب مولوی فاضل نے نہایت پرزور تقریریں کیں اور خاتمہ پر سوال کرنے کا اعلان کیا مگر کوئی مولوی سامنے نہ آیا حالانکہ سوال کرنے کا اعلان پہلے ہی سے کر دیا گیا تھا....

ہماری طرف سے تمام مولویوں کو دعوت دی گئی تھی اور جس وقت مولوی ثناء اللہ ہمارے بعض علماء سے ملنے آئے تو کہا گیا کہ ہم آپ کے ذریعہ تمام ان مولوی صاحبان کو جو یہاں آئے ہیں تحقیق حق کے لئے ٹھہرنے کی دعوت دیتے ہیں اور آپ لوگوں کے قیام و طعام کا انتظام ہم کریں گے۔ مولوی صاحب نے کہا میں مشورہ کر کے جواب دوں گا لیکن کوئی جواب نہ دیا۔ کاش ان لوگوں کو احقاق حق منظور ہوتا تو ہماری دعوت کو منظور کرتے اور ٹھہر جاتے۔ لیکن یہ تو کھیل تماشہ کے لئے آئے تھے جو کر کے چلے گئے۔

(الفضل قادیان ۲۷ نومبر یکم دسمبر ۱۹۱۷ء)

وحدۃ الوجود اور اسلام

ستارہ صبح اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بعض حقائق اپنی ذات میں کچھ ہی ہوں، مگر مخالفوں کی تعبیرات اور بعض دفعہ موافقوں کی تعبیرات سے بھی بدنامی کی حد تک پہنچ جاتی ہیں۔ مثال کے طور اسلام ہی کو لیجئے کہ کیسی پاکیزہ تعلیمات کا مجموعہ ہے مگر یورپ کے متعصب پادریوں کی اس کی صورت کیسی ڈراؤنی بنا رکھی ہے اور اب وہی صورت تمام یورپ کو دکھا کر یقین کرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے کہ اسلام ایک بہت خونخوار اور ظالمانہ مذہب ہے قرآن وحدیث کے سارے مجموعہ تعلیمات کس کس جرأت اور دلیری سے خلاصہ بتایا جاتا ہے کہ اسلام کی تعلیم کا لب لباب اور نچوڑ یہی ہے کہ کسی کافر کو مارو اور جنت میں چلے جاؤ۔

اس کی دوسری مثال مذہب اہل حدیث ہے جو بالکل ٹھیٹھ اسلام کا مرادف ہے جس کا صحیح خلاصہ یہ ہے

اصل دین آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ بر جان مسلّم داشتن

جس کا دوسرے لفظوں میں یوں اختصار کیا گیا ہے

ہوتے ہوئے مصطفیٰ کی گفتار
مت دیکھ کسی کا قول و کردار

جس کی مختصر تفسیر یہ ہے کہ جو کچھ اس ذات ستودہ صفات سید الکائنات فخر موجودات ﷺ نے فرمایا، یا کیا، وہ کرنا اور اس کے سوا ادھر ادھر کو نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھنا جس کی وجدانی کیفیت کا اظہار ان لفظوں میں کیا جاسکتا ہے

گر مدینے سے پھروں میں تو نوشتہ لے لو
دل بیتاب سے چاہو تو قبالہ لے لو

ایسے ایک صاف اور بے لاگ مذہب کو کیا کچھ نہیں بنا دیا اور بتایا جاتا۔ آہ! کس بے دردی سے مذہب اہل حدیث کا خلاصہ بتایا جاتا ہے کہ انبیاء کرام کی توہین کرنا ایمان ہے، آئمہ کرام کو برا کہنا عمل ہے۔ اناللہ۔ سچ ہے

و اذا اتتك مذمتي من ناقص
فهي الشهادة لي بانّي كامل

یہی کیفیت مسئلہ وحدۃ الوجود کی ہے جو اپنی ذات میں اسلامی تعلیم کی سچی اور صحیح تفسیر ہے مگر سب سے پہلے اس کے موافقوں نے اور موافقوں کو دیکھ کر مخالفوں نے اس کی پاکیزہ صورت کو نہایت ہی ڈراونی اور مکروہ شکل میں نمودار کر کے اس کے متلاشیوں کو اس سے متنفر کیا لیکن اس کے چاہنے والے بھی کہیں نہ کہیں اس کی کھوج لگا ہی لیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ وحدۃ الوجود کی تفسیر ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ علماء اسلام کے الفاظ میں سناتے ہیں۔ حضرت قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی نے ایک مکتوب مسئلہ وحدۃ الوجود کی تشریح میں لکھا ہے جو بالا اختصار درج ذیل ہے:

مخدوما مقرر عقلاست ممکن فی نفسہ لیس و لہ من علۃ ایس پس ممکن را تا نسبتے با علت او کہ فی نفسہ اورا ایس وو جود ثابت باشد و صاحب الوجود بود متحقق نباشد موجود نبود تا موجود نباشد ہیچ چیز را بروی حمل نتواں کرد۔ کہ برائے عمل ایجابی وجود موضوع شرطست ودر حالت عدم سلب شیء از نفس او صحیح است و زید از زید نتواں گفت پس ممکن را علت او از ذات او اقرب ست قال اللہ تعالی: نحن اقرب الیہ من حبل الورید

میان ممکن و واجب نسبتے ست معلوم الانیۃ مجہول الکیفیۃ کہ مثل ندارد پس تشبیہ و تمثیل او چہ گفتہ شود

لیس کمثلہ شیء لا فی الذات و لا فی الصفات و لا فی النسب و لا فی الاعتبارات و لا فی شیء من الاشیاء

چگویم با تو از مرغے نشانہ
کہ با عنقا بود ہم آشیانہ
ز عنقا ہست نامی پیش مردم
تو مرغ من بود آن نام ہم گم

وحق آنست کہ ممکن در بقا ہم محتاج ست بہ علے موجدہ ء خود کہ بقا عبارت ست از وجود سر زمان ثانی و چون ممکن وجود را در زمان اول مقتضی نیست و در زمان ثانی چگونہ مقتضی باشد کہ اقتضائے حقیقت با ختلاف از منہ مختلف نشود غرض کہ ممکن در زمان ثانی ہم وجود را تقاضا نمی کند چہ اگر تقاضائے وجود کند ممکن ممکن نباشد واجب شود وقلب ماہیت لازم آید

پس حال ممکن مثل حال امینی ست کہ بمقابلہ آفتاب روشن شدہ تاوقتیکہ مقابلہ باقی است و چوں غباری یا ابری بمیان آید و مقابلہ نماند از نور و روشنی ہیچ اثر نماند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

او چو جان ست و جہاں چوں کالبد
کالبد از وے پزیرد آلبد

پس بایں معنی ممکن را ظل واجب میگویند چنانچہ آفتاب را کہ برروئے زمین ست ظل آفتاب میگویند نہ بایں معنی کہ ممکن را با واجب مماثلت ومشابہت ست۔ چنانچہ ظل را باصل کہ ہیچ مماثلتی ومشابہتی نیست بلکہ بایں معنی کہ چنانچہ ظل را ہیچ تحققی وتاصلی نیست وجود او ہماں وجود اصل است ہم چناں ممکن را وجودے متاصل نیست وجود او ہماں اصلاست۔ پس وجود ممکن بمعنی ما بہ الوجودیہ نیست مگر ذات واجب تعالی وتقدس یا صفتے از صفات او۔

پس ممکن را جز درخزینہ وہم تحققی وثبوتی نیست ووجود ایں کثرت وہمی ما بہ الموجودیۃ واحد حقیقی ست کہ ازیں کثرت درآں وحدت حقیقی ظلی نیامدہ و گردے بدامان تنزہ اونرسیدہ چنانچہ زید کہ درآئینہ خانہ رود صورتہائے متعدد پدیدار شود ہماں زید یک زید است چنانچہ بود

و ھم الآن کما کان و اعیان العالم ما شمتہ من رائحۃ الوجود

لا آدم فی الکون و لا ابلیس
لا ملك سلیمان و لا بلقیس
فالکل عبارۃ و انت المعنی
یا من ھو للقلوب مقناطیس

(شیخ ابن العربی)

وچوں منشاء این وہم و وجود ایں کثرت ذات واجب تعالی شانہ یا صفتے از صفات اوست نہ فرض فارضان ونہ اعتبار معتبران ایں وہم وہم متیقن است کہ بنفی معتبران منتفی نشود

ربنا ما خلقت ھذا باطلاً سبحانك فقنا عذاب النار

مخدوما! چوں نسبت بین الممکن والواجب چنیں متحقق شدہ کہ وجود از ہماں ذاتست تعالت وتقدس است پس صوفیا وجودیہ درغلبات سکر ایں کثرت و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمی را عین واجب گفتند وعدم ذاتی اورا درنظر نیاوردند وقائل بہمہ اوست شد ندو گفتند

همسایه و همنشیں و همره همه اوست
در دلق گدا و در اطلس شه همه اوست

لیکن مرتبہ تنزیہہ را علیحدہ ثابت میکنند ومیگویند

در انجمنِ فرق و نہانخانہ جمع
باللہ ہمہ اوست ثم باللہ ہمہ اوست

نہانخانہ جمع عبارت از مرتبہ تنزیہہ است واگرکسی مرتبہ تنزیہ رانفی کردہ وجود را مانند کلی طبعی منحصر دریں کثرت راردملحد باشد وصوفیہ شہودیہ کہ صحو دا افاقت بہم رسانیدہ داند بشہود وحدت حقیقی درکثرت وہمی حکم کردہ ہمہ از وست میگویند۔ وچوں تعمق نظر کردہ شود ہمہ نیستند موجود اوست ظاہر میشود۔

و قوله تعالى كل شيء هالك الا وجهه

قوله عليه السلام ان اصدق القول قول اللبيد الا كل شيء ما خلا الله باطل

دلیل است بریں مدعا چراکہ ہالک وباطل بمعنی آنکہ

كان هالكا او سيكون باطلاً

گفتن مجاز است وتکلف ومعنی حقیقی متبادر آنست کہ ہالک وباطل فی الحال بل علی الدوام (منقولہ کتاب کلمات طیبات)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

حال میں ایک کتاب مسئلہ وحدۃ الوجود کی تائید میں حیدرآباد سے نکلی ہے جس کا نام ہے حجة الله الودود على منكر وحدة الوجود ۔مکتوب مذکور کا خلاصہ مطلب ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ کتاب مذکور کے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ مصنف کتاب مذکور لکھتے ہیں:

یہی سر وحدۃ الوجود ہے یعنی جیسا کہ قبل از ظہور کے ایک ہی وجود سے تمام اشیاء کے حقائق ثابت فی العلم تھے خارجاً بھی تمام اشیاء اسی ایک وجود سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ظاہر ہوگئیں بان اللہ ھو الحق و انما ید عو ن من دو نہ ھو الباطل (ص ۱۷۲)

حضرت مجدد الف ثانی ہی کے مکتوبات جلد ۲ میں پہلا مکتوب وحدۃ الوجود کی تصویر کا ہے۔ اور حضرت شاہ ولی اللہ کا ایک مفصل مکتوب موسومہ مکتوب مدنی عربی میں ہے جو صاحب اس مسئلہ کو بخوبی دیکھنا چاہیں وہ ان مکتوبات کو بھی ملاحظہ کریں۔

یہ ہے اصل تصویر مسئلہ وحدۃ الوجود کی مگر اس کے موافقوں نے اس کی اصلی تصویر کی بجائے اس کی نقل لوگوں کو دکھائی تو ان کی وہی حالت ہوئی جو ہونی چاہیے کہ چوں ندا نند حقیقتِ افسانہ زدند۔ اس کے بعض موافقین نے اس کی صورت جو بگاڑی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ بجائے وحدۃ الوجود کے انہوں نے وحدۃ الموجود کہہ دیا۔ ان کی تفسیر کا خلاصہ ایک پنجابی شعر میں یوں ہے

سنڑ جتّی سنڑ کپڑا ٹوپی سنڑیں خدا
جس نوں ایہ نشہ نہیں اوہنوں بھی سدا

یعنی آدمی اپنی جوتی کپڑے ٹوپی وغیرہ کے ساتھ مل کر خدا ہے۔ جو اس بات پر یقین نہ کرے وہ سودائی ہے۔

اس تفسیر کا اثر جو ہونا تھا زیادہ ہوا کہ غیر جانبداروں کو بھی اس مسئلہ وحدۃ الوجود سے مفت نفرت ہوئی جس میں وہ حق بجانب ہیں انہی نفرت کنندگان میں ہمارا معزز معاصر ستارہ صبح لاہور بھی ہے جس نے متعدد مضامین مسئلہ صوفیا و جودیہ کے برخلاف لکھے جس کے لکھنے سے ملک میں ایک عجیب ہلچل مچ گئی۔

یہاں تک کہ صوفیانہ حلقہ میں مخالفانہ گفت وشنید ہونے لگی چنانچہ اس کا ظاہری اثر یہ ہوا کہ بعض صوفیوں (حافظ جماعت علی علی پوری مع اتباع) نے غصہ اور جذبہ انتقام میں اپنے مشرب کے برخلاف، ستارہ صبح، کی بابت مقاطعہ (بائی کاٹ) کا حکم دے دیا۔

کسی مضر چیز کو نہ لینا ہر ایک انسان کا حق ہے۔ اگر ہم نے جو اس صوفیوں کے اس فتوی کو ان کے مشرب کے خلاف کیا، سو اسکا ثبوت ہمارے پاس ایک اعلی درجہ کا متصوفانہ شعر ہے جو یہ حضرات ہمیشہ بطور اپنے طغرا (ماٹو) کے پیش کیا کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو یہ ہے:

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ
عارف کہ بر نجد تنک آب است ہنوز

پھر لطف یہ ہے کہ جن صوفیوں نے ستارہ صبح کو مقاطعہ کیا، وحدۃ الوجود کے وہ خود قائل نہیں

ان کے دوسرے پہلو پر قادیان کی بستی ہے جس کے پیرؤوں نے ایڈیٹر ستارہ صبح سے بدلہ لینے کا اچھا موقع پایا انہوں نے وہ شور اٹھایا کہ حلقہ صوفیا سے بھی نہ اٹھا تھا۔

صرف یہ کہہ کر لوگوں کو بدظن کرنا چاہا کہ اڈیٹر ستارہ صبح صوفیا وجودیہ کو برا کہتا ہے مسلمان کا فرض ہے کہ ہمیشہ حق کی ضمانت اور مظلوم کی مدد کرے۔ اس اصول سے ہم نے لکھا کہ مرزائی اخبارات کی آواز محض نمائشی ہے ورنہ دراصل ان کے پیر و مرشد، مرزا صاحب قادیانی نے صوفیاء وجودیہ کے حق میں اس سے بھی زیادہ برے الفاظ استعمال کئے ہیں چنانچہ وہ الفاظ ہم نے اہل حدیث مورخہ ۹۔ نومبر ۱۹۱۷ء میں پورے نقل کر دیئے۔ جن کے جواب میں مرزائی اخباروں نے وہی کیا جو ان کے شایان شان تھا۔ یعنی سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ دونوں پارٹیوں کے اخبار خاکسار کو بطور الزام کہتے ہیں کہ تم خود بھی وحدۃ الوجود کے منکر ہو۔ پھر تم ان کی طرف سے چڑ کر مرزا صاحب پر کیوں حملہ کرتے ہو۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ایک شخص کی غلطی کا اظہار کریں چونکہ تم لوگ صوفیا کی دل میں برائی رکھ کر مولوی ظفر علی خان کو ناحق کوستے ہو اس لئے امر حق اظہار کرنے کی ضرورت ہو۔

مختصر یہ کہ وحدۃ الوجود کے دو معنی ہیں ایک یہ کہ تمام کائنات کا وجود یعنی ما بہ الموجود جس کے سبب سے کائنات ہے وہ ایک ہی ہستی ہے جل شانہ و عز مجدہ۔ دوسرے معنی میں وحدت الموجودات یعنی تمام کائنات معہ ذات باری ایک ہیں۔ یہ معنی نہ ہمارے پسندیدہ ہیں نہ صحیح ہیں

لطیفہ: حضرت سید الطائفہ شیخ اکبر محی الدین ابن العربی رضی اللہ عنہ کا تو قول ہے

الممکنات ما شئمت رائحۃ الوجود۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مخلوقات نے وجود حقیقی کی بوبھی نہیں سونگھی ،جس کا مطلب یہ ہے:

او چو جان است و جہان چوں کالبد

یعنی تمام کائنات بے جان ہے اور خدا مثل جان کے ہے۔ یہی معنی ہیں آیت کریمہ کے هو الحی لا اله الّا هو۔ مگر ہمارے آج کل کے صوفی اخبار بجائے بسم الله، هو الكل لکھا کرتے ہیں جو ہم جیسے ظاہر بینوں کی سمجھ ناقص سے بعید الفہم ہے۔ ہم تو یہی جانتے ہیں کہ مخلوق اور خالق کو ملا کر کل بنانا ایک شاعرانہ تخیل سے زیادہ نہیں پس ہمارا ایمان وہی ہے جو قرآن مجید کی آیت الکرسی میں سکھایا گیا ہے

الله لا اله الّا هو الحی القيوم لا تأ خذه سنة و لانو م له ما فی السّماوا ت و الار ض۔

جس کا مطلب مولانا روم نے اس شعر میں ادا کیا ہے

اے بروں از وہم و قال و قیل من
خاک بر فرقِ من و تمثیل من

ممکن ہے ہمارے اہل حدیث برادرہم پر خفا ہوں کہ ہم نے وحدۃ الوجود کی حمایت کی ہے کیونکہ ان کے خیال میں غلط تصوف اور وحدۃ الوجود ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں، پھر اس کی تفسیر اور تشریح کر کے ان کو صحیح کیوں بنایا جاتا ہے

ایسے احباب کی خدمت میں عرض ہے کہ میری اور آپ کی مثال بالکل اس واقعہ سے ملتی ہے جس کا بیان ایک شعر میں ہے جو یہ ہے:

شخصے بمسجد آمد گفتا خدا دویست
لعنت بر آن کس ست کہ گفتا خدا یکست

یہ شعر سن کر ایک فریق نے تو اس شاعر پر لعنت کی ، دوسرے نے کہا ذرا غور تو کرو، تو ان دونوں نے جو اس شعر کی تشریحات کیں دو باتیں ایک دوسرے سے الگ تھیں، ایک اسلام دوسرے کفر

ایک فریق نے کہا کہ اسکا ترجمہ یہ ہے کہ ایک شخص نے مسجد میں آ کر کہا خدا دو ہیں جو خدا کو ایک کہے اس پر لعنت۔

اس تفسیر کے مطابق اس کا قائل کافر ہوتا ہے دوسرے فریق نے کہا کسی کو کفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں داخل کرنے کی بجائے اسلام میں داخل کرنے میں کوشش کرنی چاہیے اس نے کہا میرے خیال میں اس شعر کی ترکیب یوں ہے کہ گفتا پر پہلا فقرہ ختم ہے دوسرا فقرہ الگ ، معنی شعر کے یہ ہیں کہ ایک شخص مسجد میں آیا اس نے کہا خدا دو ہیں ۔ خدا کی لعنت ہو اس پر جس نے یہ کہا کہ خدا دو ہیں ، خدا تو ایک ہے۔ اس تفسیر سے شعر کا قائل مسلمان ہے ۔ یہ مثال ہے وحدۃ الوجود کی ، ہمارے دوست اس مسئلہ پر جو خفا ہیں وہ اوس تفسیر کے مطابق خفا ہیں جو ہمارے پسندیدہ نہیں اور جو ہم نے صوفیا سے اس کی تفسیر نقل کی ہے اسکے مطابق خفگی کی کوئی وجہ نہیں سچ ہے

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

وحدۃ الوجود کا فائدہ اہل حدیث کے حق میں :

ہم کہتے ہیں کہ مذہب اہل حدیث کوئی جدید مذہب نہیں بلکہ ٹھیٹھ اسلام ہے جو رسول خدا ﷺ نے دنیا کو سکھایا تھا اسی لئے اس مذہب میں کسی دوسرے امام یا ولی کی طرف اپنی نسبت کرنا بھی پسند نہیں کیا جاتا بلکہ بقول :

جس کے بندے ہیں اوسی سے ہے سروکار اپنا

صرف ایک طرف لگاؤ ہے کیونکہ

ما جعل الله لرجل من قلبين في جوفه (الاحزاب:٤)

اس لئے مذہب اہل حدیث کا اصلی مقصد اشاعت توحید ہے توحید کے نشہ میں مولانا اسماعیل شہید دہلوی نے کیا نہیں کہا۔ مولانا کا مشہور فقرہ

سب مخلوق چھوٹی یا بڑی خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے

کیا کچھ رنگ نہیں لایا۔ مگر وحدۃ الوجود کا مضمون اتنا کہنے کی بھی حاجت نہیں چھوڑتا کیونکہ وہ تو اس سے بڑھ کر کہتا ہے لا موجود الّا الله ۔ خدا کے سوا کوئی چیز موجود نہیں دنیا میں شرک کی غرض قضا حاجات ہے یعنی مشرک سمجھتے ہیں کہ ہمارے معبود ہماری حاجات پوری کر دیتے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ ہر ایک قضا حاجت میں ایجاد ضرور ہوتی ہے مثلاً کسی بیمار کو شفا کی ضرورت ہے تو شفا بھی ایجاد میں موقوف ہے ۔ شفا کیا چیز ہے ؟ بیمار میں صحت کا پیدا کر دینا۔ اسی طرح دیگر حاجات کا حال ہے کہ سب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایجاد داخل ہے۔ اور یہ تو بالکل بدیہی اور کھلی صداقت ہے کہ ایجاد فرع وجود کی ہے جس میں وجود نہیں وہ ایجاد کیا کرے گا۔ مسئلہ وحدۃ الوجود چونکہ بتلاتا ہے کہ دنیا میں کسی چیز کا حقیقی وجود نہیں وجود صرف اس ذات کا ہے جس کی شان ہے

لا الہ الّا اللہ

اس لئے اصل صوفی خصوصاً وجودی کبھی کسی مخلوق سے حاجت طلبی نہیں کرسکتا اسی لئے مشہور صوفی شیخ عطار مرحوم فرما گئے ہیں:

غیر حق را ہر کہ خواند اے پسر
کیست در دنیا از و گمراہ تر

مولانا محمد اسماعیل شہید نے تو مخلوق کو خدا کی شان کے مقابلے میں چمار کی مثال دی مگر وجودی کہتے ہیں کہ یہ مثال بہت گھٹیا ہے کیونکہ چمار بھی ایک انسان ہے جو بادشاہ کی نوع سے ہے اسی طرح اس کی ہستی ہے اسی طرح چلتا پھرتا کھاتا پیتا ہے، حالانکہ مخلوقات خدا کے سامنے یہ نسبت نہیں رکھتی بلکہ وہاں تو صفت یہ ہے جو نظامی گنجوی مرحوم کہہ گئے ہیں:

پناہِ بلندی و پستی توئی
ہمہ نیستند آنچہ ہستی توئی

پس وحدۃ الوجود کا قائل مولانا شہید کی مثال کو بہت کم درجہ سمجھے گا اور اپنا اعتقاد مولانا روم مرحوم کے الفاظ میں ہوں ظاہر کرے گا

تیغ لا بر فرقِ غیر خود براند
در نگر زاں پس کہ بعد از لا چہ ماند
ماند الّا اللہ باقی جملہ رفت
شاد باش اے عشق وحدت سوز رفت

(مکتوب امام ربانی)

یعنی کلمہ شریف لا الہ الّا اللہ میں لا کی تلوار نے سب غیر حق کو فنا کردیا اس سے بعد تو خود دیکھ لے کہ کیا رہا۔ صرف اللہ رہ گیا۔

یہ ہے وہ توحید جو وحدۃ الوجود سکھاتا ہے جس کے نشہ میں ... مخلوق کو بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑی عزت دے سکتا ہے تو یہ کہ اس کے ذریعے سے خدا کو پہچانے اس لئے وہ اپنے نشہ میں سرشار یہ کہتا ہوا اپنے محبوب حقیقی کو مخاطب کرتا ہے

تو یقینی و جہاں جملہ گمان من بر یقین
مدتے شد کہ یقین را بگماں می بینم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۶ ص ۱-۴)

مہدی اور مسیح دو ہیں

اخبار الفضل قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۱۷ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی یہ ہے کہ : مہدی اور مسیح دو وجود نہیں، ۔اس دعوی کا ثبوت دینے میں راقم مضمون نے بہت ہی کمال کیا ہے۔

دراصل وہ کمال اس کا اپنا نہیں بلکہ مرزا صاحب آنجہانی کا ہے۔مرزا صاحب میں یہ کمال تھا کہ مخالف کی دلیل پر خود قبضہ کر لیتے تھے۔یعنی کوشش کیا کرتے تھے کہ مخالف کی دلیل ہماری بن جائے ۔یہی حال مضمون نگار کا ہے۔اس دعوی پر اور دلائل تو جو لایا ہے وہ الگ ہیں کمال یہ کیا ہے کہ جو حدیث مخالف کی دلیل ہوسکتی ہے اس پر بھی خود ہی قبضہ کرلیا، چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

مشکوۃ شریف میں ایک حدیث ہے جس کا یہ ترجمہ ہے۔

فرمایا رسول اللہ ﷺ کہ وہ امت کس طرح ہلاک ہوگی جس کے ابتداء میں، میں ہوں، درمیان میں مہدی اور آخر میں مسیح ۔

اب مسیح کے اترنے کے زمانہ میں کسی الگ مہدی نے آنا ہوتا، تو حضرت نبی کریم ﷺ اس کا ذکر بھی فرماتے ۔اس حدیث سے بھی یہ ثابت ہوا کہ مسیح اور مہدی دو نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس حدیث کے اصل الفاظ یہ ہیں:

كيف تهلك امة انا اولها و المهدى وسطها و المسيح آخرها (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشکوۃ) (یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا وہ امت کس طرح تباہ ہوگی جس کے اول میں میں ہوں اور امام مہدی درمیان میں اور مسیح موعود آخر میں ہوگا)

ہم نہیں سمجھ سکتے کن لفظوں میں ہم اس حدیث کی تشریح کریں کیونکہ یہ حدیث خود مشرح ہے۔ ہاں مثال کے طور پر ہم بتلاتے ہیں کہ قادیانی پارٹی کے پیغمبر مرزا صاحب اول ہیں، مولوی نور الدین اوسط ہیں، میاں محمود احمد موجودہ خلیفہ (یعنی ۱۹۱۷ء میں) آخر میں ہیں۔ تو کیا وسط اور آخر والے مولوی نور الدین اور میاں محمود احمد ایک ہیں یا دو۔ صرف اسی کے جواب پر فیصلہ ہے

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

لطیفہ: جن دنوں ہم جلسہ قادیان میں تھے، مولوی عبد الکریم صاحب لاہوری بھی شریک جلسہ تھے۔ وہ ایک دن بڑے جوش میں آئے کہ دیکھئے آج مولوی غلام رسول (راجیکے) والے نے ایک حدیث میں صریح خیانت کی کہ حدیث کے دو فقرے پڑھے تیسرا کھا گئے

ان اولھا و المسیح آخر ھا مگر المھدی وسطھا نہ پڑھا۔

بہت غصے میں لال پیلے ہو رہے اور ہاتھ میں جو عصا موسی رکھتے ہیں اس کو حرکت دے رہے تھے۔ اب تو ان کا غصہ بھی سرد ہو گیا ہوگا۔ الفضل کے نامہ نگار نے اس حدیث کے سارے الفاظ نقل کر دیئے مگر حق یہ ہے کہ مولوی غلام رسول نے اگر اس کا ایک فقرہ ہضم کیا تو اتنا برا نہیں کیا جتنا کہ الفضل نے مطلب بگاڑ کر برا کیا۔ سچ ہے

قتل عاشق کسی معشوق سے کچھ دور نہ تھا
پر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۶ ص ۴۔۵)

مقدس کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیاوی نزاعات میں لوگ جھوٹ بولتے ہیں، برا کرتے ہیں کیونکہ شریعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جھوٹ سے منع کیا ہے۔ مگر دینی معاملہ اور مذہبی نزاع میں جھوٹ بولنا بہت ہی برا ہے۔ لیکن قادیانی اصطلاح اس سے الگ ہے۔ ان کے نزدیک جھوٹ کوئی چیز نہیں۔ جس طرح بھی ہو سکے لوگوں کو غلط فہمی میں ڈال دینا اوس کا فرض منصبی ہے۔

قادیان کے جلسہ کی روداد ناظرین گذشتہ پرچہ میں پڑھ چکے ہیں۔ قادیانی اخبار الفضل بھی اوسی جلسہ کی روداد لکھتا ہے۔ ناظرین کو اس کے صدق بیان کا نمونہ دکھانے کو ایک حوالہ سناتے ہیں جس سے پہلے اصل واقعہ سنانا مناسب ہے۔

قادیان سے بٹالہ بالکل قریب (۱۱) میل کے فاصلہ پر ہے، اس لئے اس جلسہ میں جناب مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی شرکت بہ نسبت دیگر علماء کے بہت زیادہ مناسب تھی۔ چنانچہ انہوں نے باوجود پیرانہ سالی کے دینی جوش سے نہ صرف شرکت پسند کی، بلکہ مضمون سنانا بھی منظور فرمایا۔ مگر سڑک کی خرابی یا گھوڑے کی کمزوری کی وجہ سے مولوی صاحب موصوف وقت پر نہ پہنچ سکے۔ اس لئے انہوں نے پہنچ کر اپنا مضمون کسی دوست کو دے کر فرمایا کہ وقت ملے، تو پڑھ دینا اور آپ واپس شریف لے گئے۔ اس پر قادیان کا اخبار صادق القول ریمارک کرتا ہے:

> سنا گیا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی بھی یہاں آئے تھے۔ لیکن انہیں صاف جواب دے دیا گیا کہ آپ کے لیکچر کا وقت گذر چکا ہے اسلئے آپ کو بولنے کا موقع نہیں دیا جا سکتا۔ یہ سن کر وہ بے چارے اسی وقت واپس چلے گئے۔ معلوم ہوتا ہے ان کے حال پر جو نوازش کی گئی ہے اس کا موجب مولوی ثناء اللہ صاحب ہوئے ہیں جنہیں ان سے مدت سے خاص پرخاش ہے۔،
>
> واپس چلے گئے۔ معلوم ہوتا ہے انکے حال پر جو نوازش کی گئی ہے اس کا موجب مولوی ثناء اللہ صاحب ہوئے ہیں جنہیں ان سے مدت سے پرخاش ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس کذب بیانی کا اندازہ وہی لوگ بخوبی کر سکتے ہیں جو شریک جلسہ تھے جس کی اصلیت یہ ہے کہ ابھی ہمارا قافلہ قادیان سے ورے ہی تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب واپس آتے ہوئے ہمیں ملے جن کو سب لوگوں نے (جو میرے ساتھ تھے) دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ بعض لوگوں نے مولوی صاحب موصوف سے واپسی کی وجہ دریافت کی تو انہوں نے یہی کہا کہ میں اپنے وقت سے دیر کر کے پہنچا، اس لئے میں اپنا مضمون ایک شخص کو دے آیا ہوں کہ وقت ملے تو پڑھ دینا۔

اس میں نہ کسی کی سازش نہ شرارت ہے یا کہ محض قادیان کی اصطلاحی صداقت ہے جس کا کوئی افسوس نہیں۔

الفضل میری تقریر کھسیانے کو جتلاتا ہے کہ بموجودگی افسران پولیس ہمارے حضرات پر بہتان لگائے، تمسخر اڑائے، استہزاء کئے۔

جو لوگ میری تقریروں کو سنے ہوئے ہیں ان کو تو جواب کی ضرورت نہیں، مگر الفضل کے ناظرین غالباً بہت سے ایسے ہوں گے جن کو میری تقریر سننے کا موقع نہ ملا ہو گا اس لئے وہ مفت دھوکہ کھائیں گے اور سمجھیں گے کہ واقعی ہم ایسے ہی ہیں۔ لیکن ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ علاوہ اپنی عادت صالح کے پولیس کا انتظام ایسا سخت تھا کہ کسی طرح واعظ حد اعتدال سے متجاوز نہیں ہوسکتا تھا۔ یہ سب قادیانی صدق بیانی ہے اور کچھ نہیں۔

ہاں یاد آیا کہ میں نے ایک تقریر میں مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول کا کلام نقل کیا تھا جس کا مطلب یہ تھا کہ مرزا صاحب کے آسمانی نکاح پر اعتراض فضول ہے۔ حکیم صاحب فرماتے ہیں کہ

> مرزا کا لڑکا مرزا کا قائم مقام ہے۔ اس منکوحہ آسمانی کی لڑکی اوس کے قائم مقام ہے۔ اسلئے اولاد میں سے بھی کسی کا نکاح ہوگیا تو پیش گوئی پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔ اس بیان کو میں نے... یوں ادا کیا تھا کہ مرزا کا لڑکا درلڑکا در لڑکا درلڑکا، عورت کی لڑکی درلڑکی درلڑکی درلڑکی، ان دونوں سلسلوں میں سے کسی کا رشتہ بھی ہوگیا تو بس پیش گوئی سچی ہوگئی۔

اس بیان کو حاضرین نے بہت مسرت اور شادمانی سے سنا جس کو الفضل استہزاء کہتا ہے۔ مگر بغور دیکھا جائے تو یہ استہزاء اوس کی طرف سے ہے جس نے یہ بات کہی نہ کہ اس کے ناقل کی طرف سے جس نے نقل کی۔

ناقل پر فرض صرف یہ ہے کہ وہ نقل صحیح بتلائے۔ چنانچہ اس وقت کتاب ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لے کر عبارت بھی سنائی تھی۔ اب بھی جسے دیکھنی منظور ہو وہ رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان جلد ۷ صفحہ ۲۷۹ ملاحظہ کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۶ ص ۵۔۶)

فیروز پور میں مرزائی جلسہ کی حقیقت اور محمدیوں کی فتح

جناب دین محمد امرتسری مقیم فیروز پور لکھتے ہیں:

مورخہ ۲۴، ۲۵ نومبر ۱۹۱۷ء کو شہر فیروز پور کی مرزائی جماعت نے جلسہ کے لئے اشتہار شائع کیا جس میں ان کے تین لیکچراروں کے نام مثلاً حافظ روشن علی، مولوی سرور شاہ اور شیخ محمد یوسف کے نام درج تھے۔ اس جلسہ کی وجہ یہ ہوئی کہ ۶ نومبر کو مرزائی لائبریری میں بہ تحریک بابو حبیب اللہ صاحب مرزائی، جناب مولوی محمد علی صاحب لکھوی کا مباحثہ بابو فرزند علی سکرٹری مجلس مرزائیہ کے ساتھ ہوا۔ مولوی صاحب مذکور نے بابو صاحب کو عربی صرف ونحو سے ایسا لاجواب کیا کہ بابو فرزند علی کو یہ کہنا پڑا کہ دراصل مجھے اس مضمون سے اچھی طرح واقفیت نہیں، میں قادیان سے اپنے علماء کو بلا کر آپ کی تسلی کردوں گا۔

یہ جواب سن کر بابو حبیب اللہ نے مرزائی بیعت کو تو اسی جگہ سلام کیا اور مولوی محمد علی کے ہمراہ ان کے ڈیرے پر آن کر مرزا کے متعلق اور سوال وغیرہ کئے اور اپنی اچھی طرح تسلی کر کے علانیہ تائب ہو گیا۔

یہ دیکھ کر مرزائی جماعت کے سکرٹری کو خیال آیا کہ ایک تو میں بحث میں ناکام رہا اور بدنام ہوا دوسرے آدمیوں میں سے ایک ہونہار چلا گیا، سوانہوں نے مولوی محمد علی صاحب کو رجسٹری شدہ خط لکھا کہ ہمارے علماء فیروز پور آئیں گے اس لئے آپ بھی آن کر اپنے شک پیش کر کے تسلی کر سکتے ہیں۔

مولوی محمد علی لکھوی صاحب تو بوجہ کام کے ۲۴ نومبر کو فیروز پور نہ پہنچ سکے، ان کی جگہ مولوی شیر نواب خان صاحب قصوری نے لی اور مرزائی عقاید پر اعتراض کئے جس کا جواب جماعت مرزائیہ کے لیکچراروں سے کچھ نہ بن پڑا حالانکہ بجائے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کئی ایک جواب دیتے تھے۔مولوی صاحب نے یہ دیکھ کر کہ جواب کچھ نہیں ملتا پبلک کوتوجہ دلا کر بیٹھ گئے۔انکے بعد میں نے حافظ روشن علی صاحب کے مضمون بیان کردہ پراعتراض کئے جوکہ درج ذیل ہیں

حافظ مذکور نے دوران تقریر میں بیان کیا تھا کہ ایمان اور تکبر ایک جگہ اکٹھے نہیں رہ سکتے۔جس پر میرا اعتراض تھا کہ اگر یہ بات سچی ہے تو مرزا صاحب میں تکبر کیوں تھا کیونکہ اس نے علماء اسلام کو بہت برے برے القا سے یاد کیا ہے۔اس کا جواب حافظ روشن علی نے یہ دیا کہ یہ اظہار واقع ہے مرزا صاحب نے ان علماء کومخاطب کیا ہے جنہوں نے ان پرفتوی لگایا تھا۔یہ ان کا حیلہ تھا انہیں اس سے توجہ دلائی گئی اور جواب طلب کیا،تو حافظ صاحب نے یہ کہہ کرٹال دیا کہ میں نے جواب دے دیا ہے اب اوراعتراض کرو۔

میں نے کہا کہ آپ نے بیان کیا ہے کہ مفتری کی سزا دنیاکے اندر خدا کاغضب ہےاور ذلت ہوتی ہے۔اس پر میرا اعتراض ہے کہ چونکہ مرزا صاحب مفتری اور کاذب تھےاس لئے وہ دنیاکے سامنے ذلیل ہوئے،جیسا کہ ان کے اشدترین دشمن مثلاً شیرپنجاب فاتح قادیان اور ڈاکٹرعبدالحکیم خان باوجود مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کے ابھی تک ان کی جماعت کے حقوق ادا کررہے ہیں اورمرزا صاحب چل بسے۔اور اپنی زندگی میں اور بعد میں اب تک ان کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔وہ ہردو خداکے فضل سے اب تک زندہ ہیں اورمرزا صاحب اس دنیامیں زندہ نظرنہیں آتے۔

اس کے جواب میں مرزائی مناظروں نے وہی جواب دیا جوعموماً یہ لوگ تنگ آکر دیاکرتے ہیں کہ مولوی ثناءاللہ نے یہ فیصلہ مانا نہ تھا۔یہ تھا،وہ تھا۔ان سب باتوں کاجواب کافی دیا گیا۔

۲۵ تاریخ کومولوی محمدعلی صاحب بھی آ گئے۔مناظرہ کاوقت مانگا توجواب ملا کہ مباحثہ ۲۴ نومبر کوتھا۔مولوی صاحب اورشائقین نے ہرچند زور لگایا کہ وقت ملے۔ مگرمرزائی جماعت نے وقت نہ دیا،توہم لوگوں نے علیحدہ جلسہ کرکے مرزا صاحب کے حالات وواقعات کی خوب قلعی کھولی الحمدللہ۔(الفضل قادیان میں جوفیروز پوری جلسہ کی رپورٹ چھپی ہےاس میں مولوی محمدعلی کامباحثہ بھی لکھاہے۔اڈیٹراہل حدیث امرتسر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۶ ص ۶۔۷)

گوجرانوالہ میں مرزائیوں کو شکست

انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ کے جلسہ پر تھوڑا سا وقت مرزائیوں اور چکڑالویوں سے گفتگو بھی ہوئی تھی جس کا اثر حاضرین کو خصوصاً اور اہل شہر پر عموماً بہت اچھا ہوا۔ مگر لاہوری پیغام صلح میں اسی مرزائی مباحث نے اپنی فتح کی ڈھینگ ماری۔ اس لئے خدا نے انہی کے برادران سے اظہار حق کرایا چنانچہ الفضل قادیان کا مرزائی نامہ نگار گوجرانوالہ سے لکھتا ہے

> چند دن ہوئے گوجرانوالہ میں اہل حدیث فرقہ کے لوگوں نے جلسہ کیا تھا جس میں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسی کو غیر مبائعین نے اپنی طرف سے وفات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لئے پیش کیا تھا۔ اگرچہ یہ مسئلہ ہر ایک اس شخص کے کیلئے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہے ایک معمولی مسئلہ ہے لیکن مرہم عیسی صاحب کو اپنی شامت اعمال کی وجہ سے وہاں سخت نادم اور شرمندہ ہونا پڑا۔ اور اس کی وجہ سے احمدیہ سلسلہ کے متعلق عوام الناس میں ایک قسم کی غلط فہمی ہوگئی۔ (الفضل قادیان ۲۷ نومبر ۱۹۱۷ء)

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں کہ کیا اس شہادت کے ہوتے ہوئے بھی کسی مزید شہادت کی ضرورت ہے؟ ہرگز نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۶ ص ۷)

(گوجرانوالہ کے ایک جلسہ کے متعلق قادیانی حضرات کی دونوں پارٹیوں کے اخباروں میں مراسلات شائع ہوئے جن سے ان کے مقررین کی صلاحیت وقابلیت پر کچھ روشنی پڑتی ہے۔ چنانچہ پیغام صلح لاہور ۲۱ نومبر ۱۹۱۷ء کے ص ۶۔ پر

مولوی غلام رسول کی کذب بیانی

کے عنوان سے لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مورخہ ۴؟ نومبر ۱۹۱۷ء کو قادیانی پارٹی کی طرف سے یہاں گوجرانوالہ میں ایک جلسہ منعقد کیا گیا تھا، اور بذریعہ اعلان پبلک کو آگاہ کیا گیا تھا کہ مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی کا لیکچر وفات مسیح پر ہوگا۔ اور لیکچر کے بعد سوال و جواب کے لئے دس دس منٹ دیئے جائیں گے ... چونکہ مولوی غلام رسول صاحب کی طرز کلام اور نیز کرخت لہجہ اور نیز صریح جھوٹ نے حاضرین جلسہ کو عموماً اور مسیحی اور آریہ سامعین کو خصوصاً احمدیہ سلسلہ پر بہت ہی بدظن کر دیا ہے اس لئے میں چاہتا ہوں کہ بذریعہ پیغام صلح پبلک کو واضح کر دیا جائے کہ کسی شخص کی عملی حالت کا خراب ہونا اس بات کی دلیل نہیں ہوسکتا کہ جس قوم سے معہود فی الدین کا تعلق ہے اس قوم کا بانی بھی اچھا چال چلن نہ رکھتا تھا۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مولوی غلام رسول نے دو جھوٹ ایسے وضاحت سے بولے ہیں جو گوجرانوالہ پبلک کے دلوں سے ان غلط بیانیوں کے اثر کو ہم دور نہیں کر سکتے لیکن اس بات کو کہے بغیر بھی ہم نہیں رہ سکتے کہ مولوی غلام رسول کی بداخلاقی کا ذمہ وار سلسلہ احمدیہ نہیں ہے بلکہ خود مولوی غلام رسول کی اپنی ذات ذمہ وار ہے ...

....

دوسری طرف قادیانیوں کے اخبار الفضل میں شائع ہوا:

<u>گوجرانوالہ میں احمدیت کے خلاف کس نے بدظنی پھیلائی</u>

چند دن ہوئے گوجرانوالہ میں اہل حدیث فرقہ کے لوگوں نے جلسہ کیا تھا جس میں حکیم محمد حسین صاحب مرہم عیسی کو غیر مبائعین نے اپنی طرف سے وفات مسیح کے مسئلہ پر گفتگو کرنے کے لئے پیش کیا تھا۔ اگرچہ یہ مسئلہ ہر اس شخص کے لئے جو سلسلہ احمدیہ میں داخل ہے، ایک معمولی مسئلہ ہے لیکن مرہم عیسی صاحب کو اپنی شامت اعمال کی وجہ سے وہاں سخت نادم اور شرمندہ ہونا پڑا اور اسکی وجہ سے احمدیہ سلسلہ کے متعلق عوام الناس میں ایک قسم کی غلط فہمی پیدا ہوگئی۔ جس کے ازالہ کے لئے جناب مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو وہاں بھیجا گیا۔ اور انہوں نے کامیابی کے ساتھ لیکچر دیئے۔

اس کے لئے غیر مبائعین کو مولوی (غلام رسول) صاحب موصوف کا ممنون ہونا چاہیے تھا کیونکہ ان کو اپنے ایک مبلغ کی ناقابلیت کی وجہ سے جو شرمندگی اٹھانی پڑی تھی اس کو دور کرنے کے لئے لیکچر دیئے گئے تھے۔ لیکن معلوم ہوتا ہے ان لوگوں (لاہوری مرزائیوں) کی فطرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ ایسی مسخ ہوگئی ہے کہ اپنے محسن کا احسان ماننا تو الگ رہا، محسن کشی کے ارتکاب سے بھی باز نہیں رہتے۔ چنانچہ ۲۱ نومبر ۱۹۱۷ء کے پیام صلح میں ایک نامعلوم الاسم غیر مبائع کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب کے متعلق شائع ہوا ہے کہ انہوں نے مسیحی اور آریہ سامعین کو خصوصاً احمدیہ سلسلہ پر بہت بدظن کر دیا ہے۔

اگر یہ لکھنے والے میں کچھ بھی عقل اور سمجھ ہوتی، تو وہ اس غلط بیانی کا کبھی مرتکب نہ ہوتا۔ اور پھر اگر وہ اس کا مرتکب ہوگیا تھا تو اڈیٹر صاحب پیام (پیغام صلح لاہور) کو اس کے شائع کرنے کے وقت ہوش و حواس کو بالائے طاق نہیں رکھنا چاہیے تھا کیونکہ گوجرانوالہ میں ان کا مبلغ جو کچھ کر آیا تھا اس سے وہ ناواقف نہ تھے۔ لیکن محض اس لئے کہ مولوی غلام رسول صاحب کا تعلق مبائعین سے ہے، اس غلط بیانی کو شائع کر دیا اور اس بات کی بھی پرواہ نہ کی کہ مولوی صاحب موصوف انہیں کی پیدا کی ہوئی غلط فہمی اور بدظنی کو دور کرنے کے لئے گئے تھے۔

گوجرانوالہ میں ان کے مبلغ صاحب کی ناقابلیت کی وجہ سے جو کچھ ظہور پذیر ہوا تھا اس کی رپورٹ ہمارے پاس بھی برائے اشاعت پہنچی تھی لیکن ہم نے صرف اس خیال سے کہ غیر مبائعین (لاہوری پارٹی) کو جو اپنے ایک نااہل کی وجہ سے نادم ہونا پڑا ہے، اس کی اشاعت کر کے غیر احمدیوں کو مدد دینا مناسب نہیں ہے کیونکہ وہ خواہ ہمیں کچھ ہی کہیں پھر بھی ہم سے قریب کا تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اب چونکہ ان کی طرف سے ہمارے متعلق غلط فہمی پھیلائی گئی ہے، اس لئے ضروری ہوا کہ گوجرانوالہ میں ان کی وجہ سے جو کچھ ہوا اور اسے جس نظر سے انہوں نے دیکھا اور جو ان کے دل سے نکل کر زبان قلم پر بھی آ گیا شائع کر دیں اس سے معلوم ہو جائے گا کہ احمدیت کے خلاف کس نے بدظنی پھیلائی۔

میاں عزیز الدین صاحب غیر مبائع اپنے ایک غیر مبائع دوست کو کہ وہ بھی گوجرانوالہ میں ہی رہتے ہیں لکھتے ہیں:

مکرمی جناب منشی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ

کئی دن سے مجھے جناب کو ملنے کا خیال تھا، مگر حالات کچھ ایسے ہیں کہ ملاقات نہیں ہوئی۔ وہ شرم جو ہمیں جلسہ اہل حدیث میں اٹھانی پڑی، میں جانتا ہوں آپ سے پوشیدہ نہ ہوگی۔ اور مجھے یقین ہے اس کے دفعیہ کا انتظام جناب نے سوچ لیا ہوگا۔ اور کسی جلسہ کے قیام کا بندوبست کر لیا ہوگا۔ اور اگر ابھی تک نہیں ہوسکا، تو اس کی فکر میں ہوں گے۔ آپ جانتے ہیں احمدیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے اس دن کس قدر ہتک کا مقام تھا۔واپسی اطلاع دیں کہ جناب نے کیا انتظام کیا ہے، یا کرنے کا ارادہ ہے۔اگر آپ سمجھتے ہیں کہ لاہور سے کوئی انتظام نہیں ہوسکتا یا آپ کی نظر میں وہاں سے کوئی ایسے مقابلے پر آنے کا اہل نہیں تو مجھے جناب واپسی اطلاع دیں تاکہ میں قادیان سے کسی فاضل کو منگوا لینے کا انتظام کروں ...آپ جانتے ہیں کہ اس غلط فہمی کا بہت جلدی تدارک کرنا ضروری ہے جواب سے حامل رقعہ ہذا کی معرفت مطلع کریئے گا۔

اس کا جواب یہ دیا گیا: کہ برادرم مکرم السلام علیکم میرا ارادہ اتوار کو لاہور جا کر ان امور کا فیصلہ کرنے کا ہے مجھے سخت فکر ہے اور میرا آپ سے اتفاق ہے۔باقی امور عند الملاقات۔

صبر چاہیے اللہ رحم کریں گے۔خاکسار محبوب عالم

اس خط و کتابت سے سمجھ لینا چاہیے کہ گوجرانوالہ میں احمدیت کے خلاف بدظنی پھیلانے کا کون مرتکب ہوا ہے۔(الفضل قادیان ۲۷ نومبر۔یکم دسمبر ۱۹۱۷ء ص ۲۳)

مرزا قادیانی کو تنکے کا سہارا

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

کسی شخص کے صدق و کذب معلوم کرنے کے لئے عقلاء کے واسطے تھوڑا سا امتحان اور ثبوت بھی کافی ہوتا ہے جیسے دیگ سے ایک دانہ اور جاہل کے واسطے پہاڑ بھی کچھ نہیں۔

دنیا میں جتنے سچے اور باخدا لوگ گذرے ہیں انہوں نے اپنے آپ کو خدا کا عاجز بندہ کہا۔کیا زبان سے اور کیا دل سے۔اور جتنے جھوٹے اور خودغرض گزرے ہیں ان کا معاملہ برعکس پایا گیا ہے۔مثلاً منم فلاں وفلاں ومنم فلاں وفلاں منم فناں و فلانیکہ اوفلاں باشد۔یہ قاعدہ ایسا بے استثنا ہے کہ اس معاملہ میں گویا کسوٹی ہے۔

مگر مرزا صاحب قادیانی نے تو سب کے سر پر خاک ڈال دی اور کوئی بڑائی کی جگہ کسے مرے جیتے کے واسطے نہ چھوڑی۔یہاں تک کہ خدائی کا درجہ بھی ان سے نہ بچ سکا اور ثبوت ان کے دعاوی کا ان کا اپنا الہام۔

جب کہ دنیا کے نیک بندوں نے کہا کہ ہمیں الہام ہوتے ہیں کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کاذب ہیں تو چونکہ آپ براہین احمدیہ میں فرما چکے تھے کہ وہ دین سچا نہیں ہے جس میں الہام نہ ہوں، ان کے الہاموں سے انکار تو نہ کر سکے، مگر یوں رقم طراز ہوئے کہ ان کے الہامات جب تک میرے الہاموں کے ماتحت نہ ہوں سچے نہیں۔ اور جب اپنے الہاموں کا ثبوت اور ان کا دوسرے لوگوں کے واسطے سند اور حجت ہونا بدلائل شرعی بیان کرنے میں عاجز ہوئے، تو قواعد جمل سے، جو فرقہ باطنیہ کا ایجاد کردہ ہے، کام لیا۔ اور فرمایا میں تیرھویں صدی کا مجدد اور امام ہوں الزمان ہوں کیونکہ غلام احمد قادیانی کے اعداد ۱۳۰۰ ہیں۔

کسی بھلے مانس نے پوچھا کہ حضرت قادیانی میں (دال) کیسا ہے۔ تو فرمایا کہ جاؤ ڈاک خانہ کی مہر دیکھ لو۔ حال یہ ہے کہ اس گاؤں کا اصلی نام اسلام پور قاضی ماجھی تھا۔ (۱۸۵۷ء) میں صرف قاضی ماجھی رہ گیا اور رفتہ رفتہ قاضیاں ہوگیا۔

حضرت عیسیٰ کے دمشق میں نازل ہونے کی حدیث کو مرزا صاحب نہیں مانتے، اس لئے کہ وہ صحیح مسلم میں ہے صحیح بخاری میں نہیں۔ اور اپنے مطلب کے واسطے قاضیان کو قادیان کہتے ہیں اور ثبوت میں ڈاک خانہ کی مہر کا حوالہ دیتے ہیں۔ گویا اللہ تعالیٰ نے آپ کو ڈاک خانہ کی مہر کے حساب سے پیدا کیا۔

مخفی نہ رہے کہ اس نام کو عربی تصور کیا جائے جیسا کہ یہ واقعی ہے، تو غلام احمد قاضیانی کے اعداد ۲۰۹۶ بنتے ہیں۔

اور اگر پنجابی تلفظ کا خیال کیا جائے تو کادیانی کہا جائے تو ۱۲۲۰ بنتے ہیں۔

یہ دوسرا معاملہ ملا دو پیازے کی میت کا ہے کہ عربی لحاظ سے اعداد ۷۹۶ بڑھ جاتے ہیں اور پنجابی تلفظ کے لحاظ سے ۸۰ کم ہو جاتے ہیں۔

ایسے امام الزمان پر بھلا کیونکر ایمان لایا جائے جس کا یہ ایمان ہے کہ صحیح مسلم کی حدیث، اگر اپنے مطلب کے خلاف ہے، تو مردود اور ڈاکخانہ کی مہر سے اگر کچھ امداد ملتی ہے تو وہ سند۔ واللہ مجدد ہوں اور امام زمان ہوں تو ایسے ہی ہوں۔

دل صاحب انصاف سے انصاف طلب ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۷ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد احسن امروہی اور علوم عربیہ کی پابندی

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، بمبئی سے لکھتے ہیں:

مولوی محمد احسن صاحب امروہی (مرید مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) جو آج کل خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد سے الگ ہو کر لاہوری پارٹی میں شامل ہیں، انہوں نے خلیفہ قادیان کے مقابلے میں تفسیر لکھنے کی جو شرائط لکھی تھیں ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ تفسیر میں علوم عربیہ کی پابندی لازمی ہے۔ اس پر فاتح قادیان مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے لکھا تھا کہ یہی شرائط حدیث نبوی کی شرح میں بھی ضروری ہیں۔ لہذا ان شرائط کو ملحوظ رکھ کر مولوی محمد احسن صاحب ہم کو حدیث نزول مسیح علیہ السلام کی شرح بتائیں۔ پھر مولانا امرتسری نے دو حدیثیں بطور مثال لکھی تھیں کہ بپابندی علوم عربیہ ان حدیثوں کی شرح فرما دیجئے۔

اس کے جواب میں مولوی محمد احسن صاحب کی طرف سے ایک مضمون پیغام صلح لاہور میں شائع ہوا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ بے شک علوم مذکورہ کی پابندی شرح حدیث میں بھی ضروری ہے، مگر حدیث سے قرآن مقدم ہے۔ اور قرآن میں وفات مسیح کا مسئلہ آتا ہے، اس لئے سب سے مقدم وفات مسیح پر بحث کر لیجئے۔ پھر حدیثوں کی شرح دیکھیں گے۔

اس کا جواب ناظرین ۹ نومبر ۱۹۱۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ملاحظہ کر چکے ہیں۔

ہم فاضل امروہی کی اس فرمائش کو بہت خوشی سے قبول کرتے ہیں کیونکہ ہمیں شروع سے تمنا رہی ہے کہ کوئی صاحب ان آیتوں کو جن میں حضرت مسیح کے رفع اور حیات سماوی کا ذکر ہے، یا بقول حضرات قادیانیہ موت قبل النزول کا بیان ہے، بپابندی علوم عربیہ سمجھے سمجھائے۔ لیکن افسوس ہماری یہ آرزو آج تک پوری نہیں ہوئی اور کسی عالم قادیانی نے ان امور کی پابندی کے اہتمام کے ساتھ ہماری آواز کو قبول نہیں فرمایا۔ ان میں سے جن سے گفتگو ہوئی وہ کم علم اور کم استعداد تھے، اور جو عالم ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ان سے گفتگو کا سلسلہ ہلایا تو ایسے اسباب واقع ہو گئے کہ موقعہ جاتا رہا۔ مثلاً شہر سیالکوٹ میں جب مرزا صاحب آنجہانی دعوی مسیحیت کے بعد دوسری مرتبہ تشریف لائے تو وہاں اسی خیال سے کہ قادیانی جماعت میں جناب فاضل امروہی صاحب ایک ممتاز عالم ہیں، ان سے خط وکتابت شروع کی۔ اور ایک نسخہ اپنی کتاب شہادۃ القرآن کا مولوی صاحب امروہی کی خدمت میں بھیجا کہ اسے مطالعہ فرما کر جواب سے سرفراز فرمائیں۔ لیکن مولوی صاحب کو بخار ہو گیا اور آپ قادیان پہنچ کر لکھنے کا وعدہ کر کے سیالکوٹ سے ایسے ہی رخصت ہو گئے۔

پھر لاہور میں مرزا غلام احمد صاحب کی وفات سے ایک روز قبل خاکسار نے ڈاکٹر ایم اے سعید صاحب کی معرفت ایک خط لکھا۔ لیکن دوسرے روز مرزا صاحب قادیانی کی موت قبل از وقت واقع ہو گئی (کیونکہ ابھی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب زندہ تھے جنہوں نے مرزا صاحب کی زندگی میں مرنا تھا) اور ساری امیدیں خاک میں مل گئیں۔

اس کے بعد ریاست رام پور میں حضور نواب صاحب رام پور بالقابہ کے سامنے قادیانی جماعت کی طرف سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی مناظر ہوئے اور اہل سنت کی طرف سے جناب مولانا ثناء اللہ فاضل امرتسری صاحب۔ لیکن مولوی محمد احسن صاحب پہلے ہی دن ایک ہی تقریر میں رہ گئے۔ اور دوسرے دن قادیانی جماعت کو اپنا مناظر بدلنا پڑا۔

اس مباحثہ کا نتیجہ جو کچھ رہا ناظرین کو خوب معلوم ہے۔

لیکن سچی بات ہے ہماری پیاس پھر بھی نہ بجھی کیونکہ مولوی محمد احسن صاحب قائم رہتے تو ہم اصالۃً ان کی زبانی کچھ علمی باتیں تو سنتے سمجھتے۔ خیر اگر گذشتہ زمانے میں ہر بار کسی نہ کسی طرح ہم سے موقع جاتا رہا تو شائد آئندہ کوئی صورت نکل آئے جس سے ہماری آرزو پوری ہو جائے۔ خدا بھلا کرے مولوی صاحب امروہی کا جنہوں نے ہمارے پرانے خیال کو پھر تازہ کیا۔ طبیعت میں ایک ولولہ ہے کہ خدا کرے یہ بات پوری ہو جائے۔ کیا مولوی صاحب ممدوح ہماری تمنا کو پورا کریں گے؟

بہتر ہے کہ اس گفتگو کے لئے ایک حد تک پیغام صلح لاہور اور اہل حدیث امرتسر کے صفحات وقف رہیں۔ طرفین کی تحریریں ان ہر دو میں شائع ہوتی رہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین لطف اٹھاتے رہیں۔

پھر یاد رہے کہ رفع و حیات و ممات حضرت مسیح علیہ السلام کا مسئلہ ہوگا۔ قرآن کریم سے استدلال ہوگا۔ جس میں علوم عربیہ کی پابندی ضروری ہوگی۔ اور اس امر کی رعایت بالخصوص ملحوظ ہوگی کہ کوئی استخراج آنحضرت ﷺ کی حدیث صحیح کے خلاف نہ ہو، کیونکہ یہ بھی علوم عربیہ میں داخل ہے اور یہ رعایت خود قواعد علوم عربیہ میں درج ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خاکسار اڈیٹر اہل حدیث کی رائے بہت دنوں سے یہ ہے کہ مسئلہ حیات و وفات مسیح کو قادیانی مشن سے تعلق نہیں۔ اگر ہے تو بہت کم، اس لئے اہل حدیث کے کالموں میں اس بحث کو چنداں دخل نہیں دیا، مگر مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تجویز مرقومہ سے انکار بھی نہیں ہوسکتا، اس لئے منظور کیا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ ایک صفحہ کا مضمون ایک دفعہ درج ہو سکے گا۔ امید ہے فریقین اس کا خیال رکھ کر صرف ایک ایک دلیل پر بحث کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ دسمبر ۱۹۱۷ء ص ۷۔۸)

مرزا صاحب کی دعا قبول

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج تک تو ہم یہ سمجھتے رہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے جو میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اشتہار دیا تھا اور اس میں جو دعا کی تھی مرزائی جماعت اس دعا کو قبول شدہ نہیں جانتی، مگر اخبار الفضل مورخہ ۴ دسمبر کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے مرزائی دوست، مرزا صاحب کی اس دعا کو قبول شدہ مانتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

کوئی احمدی یہ نہیں کہتا کہ حضرت (مرزا) صاحب کی دعا قبول نہیں ہوئی بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی دعا ضرور قبول ہوئی جو کہ صدق اور کذب میں فیصلہ کے متعلق تھی۔ خدا تعالی کے سامنے مرزا صاحب نے دعوی کیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ مجھے دکھ دیتا ہے، اس میں اور مجھ میں فیصلہ فرما۔ مولوی صاحب نے جواب دعوی میں کہا کہ مدعی جس طرح کہتا ہے وہ طریق مجھے منظور نہیں۔ ہاں اگر اس طرح فیصلہ ہو جس طرح کہ پہلے ہوتا رہا ہے کہ... سچے مر گئے اور جھوٹے زندہ رہے، تو یہ فیصلہ درست ہوگا۔

چنانچہ خدا نے مولوی صاحب کے مسلّمہ اصل کے مطابق حضرت مرزا صاحب کو تو فوت کر دیا اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب کو زندہ رکھا جس سے ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب (قادیانی) سچے اور مولوی صاحب جھوٹے ہیں۔ پس چونکہ صدق اور کذب کا ظاہر ہونا ہی مرزا صاحب کی دعا کا مقصد تھا، نہ صرف موت وحیات، اس لئے جس طرح حضرت مرزا صاحب کا صدق اور مولوی ثناء اللہ کا کذب ظاہر ہو سکتا تھا خدا نے اسی طرح کر دیا۔ اگر اس طرح نہ کیا جاتا تو مولوی ثناء اللہ کے طرفدار کہہ دیتے کہ وہ تو پہلے ہی اس معیار کو سچا نہیں تسلیم کرتا تھا (۴ دسمبر ۱۹۱۷ء۔ الفضل قادیان)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بس اب فیصلہ بالکل آسان ہے۔ ہم دونوں فریقوں کا بحمد اللہ اس پر اتفاق ہے یا ہو گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی یہ دعا قبول ہو چکی ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ دعا کیا تھی؟ ہم اپنی طرف سے کوئی لفظ کیوں تجویز کریں، مرزا صاحب قادیانی کی دعا کے الفاظ ہی کیوں نقل نہ کر دیں جو ہمارے سامنے مطبوعہ موجود ہیں۔ پس ناظرین انہیں کو سنیں جو یہ ہیں:

اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے! میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے۔

قادیانی اور لاہوری پارٹی کے ممبرو! خدا کو حاظر وناظر جان کر بتلاؤ۔ یہ دعا اگر قبول ہے، جیسا کہ الفضل کی منقولہ عبارت سے ثابت ہے، تو باوجود مرزا صاحب کے انتقال کے ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے خدا کے نزدیک کون سچا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۱۷ء۔ ۶ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ ص ۴)

ایک عجیب اصلاح

مقولہ مشہور ہے عذر گناہ بدتر از گناہ۔ مگر قادیانی اصطلاح ہے اصلاح بدتر از فساد۔ جس کی تفصیل یوں ہے

۳۰، اکتوبر ۱۹۱۷ء کے الفضل قادیان میں ایک نوٹ نکلا تھا جو ہم نے اہل حدیث ۱۶۔ نومبر میں بعنوان مقدس کذب بیانی نقل کر کے سوال کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

قادیان کا اخبار الفضل لکھتا ہے:

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری امرتسری لکھتے ہیں کہ ایک غیر احمدی نے میرے اور مولوی ثناء اللہ صاحب کے درمیان وفات مسیح پر گفتگو سننا چاہی میں اس کے ساتھ قرآن شریف لے کر مسجد میں آ گیا لیکن مولوی صاحب نہ آئے اس شخص پر اس بات کا یہ اثر ہوا کہ جب حضرت خلیفہ ثانی شملہ سے واپس آتے ہوئے امرتسر اسٹیشن پر اترے تو بمعہ زوجہ احمدی ہو گیا۔

(الفضل قادیان ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء ص ۱ کالم ۲)

ناظرین بغور اس عبارت کو پڑھیں گے تو اس کا مضمون صاف پاویں گے کہ میں نے کسی شخص سے حاضری کا وعدہ کیا تھا، باوجود وعدے میں نہ پہنچا تو اس شخص پر میرے تخلف کا یہ اثر ہوا کہ وہ مرزائی ہو گیا۔ لیکن جب میں نے اس واقعہ سے انکار کیا اور ثبوت مانگا تو الفضل کا راست باز نامہ نگار اور مسیح موعود کا حواری اڈیٹر اس مضمون کی تفسیر یا تحریف یوں کرتا ہے جو قابل دید ہے

۸۔ دسمبر ۱۹۱۷ء کے الفضل میں لکھا ہے:

۳۰۔ اکتوبر کے الفضل میں جو خبر ایک نو احمدی کے عنوان سے شائع ہوئی تھی اس کے متعلق یہ اضافہ ضروری ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس روز امرتسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں تھے۔ ان کے کسی آدمی نے کہا تھا کہ مولوی صاحب بڑے آدمی ہیں وہ بغیر انتظام پولیس اور کسی بڑے مولوی کے مقابل آنے کے نہیں تشریف لا سکتے۔ مگر پیغام رسان نے اپنی ندامت مٹانے کے لئے یہ کہہ دیا کہ مولوی ثناء اللہ ایسا ایسا کہتے ہیں (چنانچہ اس کی تحریر ہمارے پاس موجود ہے) پس مولوی محمد ابراہیم صاحب کے نام سے جو خبر چھپی تھی وہ اپنے طور پر سچی تھی اور نہ آنے کا سبب جو بعد میں کھلا وہ بیان کر دیا گیا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! اس پاک جماعت، ہاں حواریان مسیح، ہاں اصحاب رسول، ہاں مریدان مہدی کے اخلاق ملاحظہ فرمائیں کہ کہاں وہ عبارت اور کہاں یہ۔ اللہ اکبر! بولیں آسمان اور تفسیر کریں زمین۔ انا للہ

اچھا ابھی ہمارا سوال باقی ہے۔ ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ وہ شخص جس نے میری بابت یہ فقرہ کہا کہ وہ بڑے آدمی ہیں، کون ہے اس کا نام اور پتہ بتا دیں۔ میں نے اپنے دفتر کے آدمیوں سے پوچھا وہ کہتے ہیں یہاں نہ کوئی آیا، نہ ہم نے کسی کو کہا۔

دوسرا سوال یہ ہے کہ اس پیغام رساں کو ندامت کیوں ہوئی؟ اگر وہ احمدی تھا تو میری عدم موجودگی سے اسے کیوں ندامت ہوئی۔ اور اگر وہ محمدی تھا، تو پھر بھی ندامت کی کوئی وجہ نہیں بلکہ اس کا عذر معقول تھا کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسر میں نہیں اس لئے میں ان کو نہیں لا سکا۔ کیا الفضل کا راست باز اڈیٹر اور راست گو نامہ نگار ہمارے سوالات کے جواب دے کر اپنی راست بازی کا ثبوت دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۱۷ء۔ ۶ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ ص ۴۔۵)

جلسہ قادیان اور مرزائیوں کا غلط بیان

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

مولانا غلام احمد سابق اڈیٹر اہل فقہ امرتسر لکھتے ہیں:

انجمن اسلامیہ قادیان کا جلسہ جس کامیابی سے ہوا، اسکا اندازہ وہی لوگ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے ہیں جنہوں نے اس جلسہ کو بچشم خود دیکھا۔ لیکن مرزا صاحب کی جماعت آخر مرزا صاحب کی متبع ہے، اپنے مقتداء کے طرز عمل کو اختیار کرنا ان کا فرض منصبی ہے۔ اس فرض کو ادا کرتے ہوئے اخبار الفضل کے اڈیٹر نے اصلیت کو چھپانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے، اور اپنی جماعت کو خوش کرنے کے لئے دل کھول کر غلط بیانی کر دی ہے جلسہ میں تائب ہونے والے مرزائیوں کی بابت لکھا ہے کہ فرضی احمدی تھے۔ تین نومسلموں کی نسبت تو وہ جو کچھ کہیں کہہ سکتے ہیں اور اپنی جماعت کو خوش کر سکتے ہیں مگر تعجب تو یہ ہے کہ ایک لڑکا جو ان کے بورڈنگ میں تھا اور مرزائی بنا کر اسے داخل کیا گیا تھا، اس کی نسبت یہ کہنا کہ وہ احمدی نہیں تھا اور کرزن فیشن تھا بعینہ وہی بات ہے جو حضرت عبد اللہ ابن سلام رضی اللہ کے مسلمان ہونے پر یہودیوں سے سرزد ہوئی۔ مسلمان ہونے سے پہلے یہی لڑکا بورڈنگ میں رہے، اس کی خاطر مدارات ہو، تواتر (یہ ایک خاص بات ہے جو الفضل کے ادیٹر اور اس کے لڑکے کے سوا قادیان میں کوئی نہیں جانتا) کے معنی بنانے میں بھی وہ برا نہ بنے، لیکن جب وہ مرزائیت کو چھوڑتا ہے تو اس کا نام کرزن فیشن رکھا جاتا ہے۔ جب وہ انہی کے قبضے میں تھا اس وقت کوشش کرنی چاہیے تھی کہ وہ کرزن فیشن نہ رہے۔ اگر وہ کرزن فیشن ہے تو وہ مرزائیوں کا قصور ہے۔ اب امرتسر میں آ کر دیکھ لینا کہ انشاء اللہ تعالی وہ کرزن فیشن نہیں ہوگا بلکہ محمدی فیشن ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں اپنے سکول کے تین طالب علموں کی نسبت ظاہر کیا ہے کہ وہ پہلے احمدی نہ تھے اس جلسہ کی بدولت احمدی ہو گئے۔ سبحان اللہ کس قدر صداقت ہے۔

اس جلسہ کی تقریروں اور وعظوں کے مضامین پر اخبار الفضل ۲۶ نومبر و یکم دسمبر میں خاص طور پر توجہ کی گئی اور واعظین اور لیکچراروں کے بعض بعض الفاظ پر خاص طور پر نوٹس لیا گیا۔ اس میں میری تقریر کی نسبت بھی کچھ ہے اس لئے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ میں اس کا جواب دوں تا کہ اصلیت کھل جائے۔

قبل اس کے کہ میں اپنی تقریر کا خلاصہ لکھ کر دکھا دوں، یہ ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ میری تقریر اسوجہ سے ممتاز تقریر ہے کہ مرزائیوں نے رات کو اپنی مسجد میں جلسہ کیا اور سنا گیا کہ ہمارے واعظین کی تقریروں کا بخیال خود جواب دیا۔ اگرچہ یہ جواب درحقیقت جواب نہ تھا، یہ صرف اپنی جماعت کو تسلی دینے کی غرض سے فضول باتیں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی تھیں۔ مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب کی تقریر یہ تھی کہ مرزا صاحب اپنی تاریخ بعثت سے بھی واقف نہ تھے۔ ۱۲۷۴ھ، ۱۲۹۰ھ اور پورے ۱۳۰۰ھ ان کی کلام سے ظاہر ہیں چنانچہ حوالجات پڑھ کر سنادیئے۔ اس کے بعد انہوں نے قرآن شریف کی آیت

لو کان من عند غیر اللّٰہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً

پڑھ کر لوگوں کو سمجھا دیا کہ خدا کے کلام کی یہی پہچان ہے کہ اس میں اختلاف نہیں ہوتا اس کے جواب میں مرزائیوں نے کیا کہا؟ کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا مرزا صاحب کی بعثت کی تاریخ کے اختلاف کو ظاہر کر کے یہ کہنا کہ خدا کی طرف سے نہیں، غلط ہے۔ جس آیت سے انہوں نے استدلال کیا ہے اس میں اختلاف کثیر کی نفی ہے، تھوڑے اختلاف کی نفی نہیں۔ تھوڑے تھوڑے اختلافات تو قرآن کریم میں بھی موجود ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ کی نسبت ایک جگہ چالیس راتوں کا ذکر ہے اور ایک جگہ تیس کا۔ تو ایسا ہی اختلاف مرزا صاحب کی تاریخ بعثت میں ہے، اور یہ اختلاف کثیر نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا کلام خدا کا کلام ہے۔

مرزائی ضرور خوش ہوئے ہوں گے اور بغلیں بجاتے ہوں گے کہ مولوی ثناء اللہ نے جس اعتراض پر کامل ایک گھنٹہ خرچ کر دیا تھا اس کا دفعیہ چند منٹوں میں ہو گیا مگر جلسہ میں عقل مندوں کا فیصلہ یہ نہ تھا۔ وہ جانتے تھے کہ جہاں حضرت موسیٰؑ کے متعلق تیس راتوں کا ذکر ہے اسی آیت میں بھی چالیس کی تعداد پوری کر دی گئی ہے اور قرآن کریم میں کوئی اختلاف نہیں۔

یہ جواب جواب ہو یا نہ ہو، مگر جماعت مرزائیہ نے اس پر نوٹس لیا مگر میری تقریر کا جواب نہ تو اس جلسہ میں مرزائیوں نے دیا اور نہ ہی اب اخبار میں اس تقریر پر نوٹس لیا اگر لکھا تو یہ لکھا:

> میاں غلام احمد صاحب اخگرا ڈیٹر اہل فقہ کھڑے ہوئے اور باتباع مولوی ثناء اللہ حضرت مسیح موعود کی پیش گوئیوں کو غلط پیرایئے میں پیش کر کے اشتعال انگیز حملے کر دیئے گئے۔ یہ کوئی نئے حملے نہ تھے، وہی پرانے بوسیدہ تھے جن کا جواب آج سے بہت عرصہ پہلے جواب دیا جا چکا ہے۔

سب سے پہلے میں جماعت مرزائیہ کو چیلنج دیتا ہوں کہ جو بات میں نے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی پیش گوئیوں کی نسبت پیش کی وہ ثابت کریں کہ اس سے پہلے کسی بزرگ نے عموماً اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے خصوصاً پیش کی ہو۔ میرا دعوی ہے کہ یہ بات کسی نے آج تک پیش نہیں کی۔ جب یہ بات پیش ہی نہیں ہوئی تو جواب کیسا اور کب دیا جائے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ مرزائیوں کے پاس میری تقریر کا کوئی جواب نہیں۔ میں نے جو کچھ کہا تھا ان کی نسبت پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ میں اپنے علماء کا کوئی قول پیش نہیں کرونگا اور نہ مرزا صاحب کے کسی مخالف مولوی ثناء اللہ وغیرہ کا کوئی قول پیش کروں گا اور نہ اپنی طرف سے کوئی بات کہوں گا۔ بلکہ جو کچھ کہوں گا وہ مرزائیوں کی مستند کتابوں سے کہوں گا۔ میری تقریر غالباً روداد جلسہ قادیان میں شائع ہوجائے گی لیکن میں یہاں اپنی تقریر کا خلاصہ لکھ کر ہندوستان بھر کے تمام مرزائیوں کو چیلنج کرتا ہوں کہ اگر وہ میرے حوالہ جات کو غلط یا جو مفہوم میں نے بیان کیا ہے اس کو غلط ثابت کر دیں تو میں مبلغ ایک سو روپیہ انعام دینے کو تیار ہوں۔ اگر مرزائیوں میں کچھ بھی صداقت ہے اور اگر الفضل کی مندرجہ بالا تحریر سچی ہے تو مرد میدان بنیں اور میرے پیش کردہ حوالوں کو غلط ثابت کر کے دکھائیں۔

میرے مضمون کا موضوع اور عنوان تھا: مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کی تنقید، میری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کو دو حصوں میں منقسم کیا۔ ایک وہ پیش گوئیاں جو قحط، وبا، زلزلہ اور جنگ کے متعلق ہیں۔ دوسری وہ پیش گوئیاں جو کسی کی ذات کے متعلق ہیں۔

پہلی پیش گوئیوں کے متعلق میں نے مولوی حکیم نورالدین صاحب کی کتاب فصل الخطاب بمقدمۃ اھل الکتاب جلد۲ صفحہ ۹۲ کی عبارت پڑھ کر سنائی جس میں حکیم صاحب نے حضرت مسیح کی پیشگوئیوں کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ ان کی پیشگوئیاں یہی تھیں کہ قوم پر قوم اور بادشاہت پر بادشاہت چڑھے گی، کال اور وبائیں پڑیں گی اور زلزلے واقع ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

پھر اسی صفحہ سے حکیم صاحب کا فتوی ایسی پیش گوئیوں پر سنایا جسکا مفہوم یہ ہے کہ ایسی پیش گوئیاں قانون قدرت کے استمراری واقعات سے مستنبط ہونے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت دیتی ہیں، کیونکہ قحط زلزلے وبائیں قوم پر قوم کا چڑھنا، نیچر کی ایسی بات ہے کہ اس کی نسبت کسی ایک کو بلاتعین وقت اور گول مول پیشین گوئی کرنا کبھی بھی غلط نہیں جانا جاسکتا۔

اس سے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کی ایسی پیش گوئیاں حکیم نور الدین صاحب کے فتوی کے مطابق درحقیقت پیش گوئیاں نہیں۔

دوسری شہادت میں نے مرزا صاحب قادیانی کی کتاب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۴ کے حاشیہ سے پیش کی تھی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یسوع مسیح کی پیش گوئیاں یہ تھیں کہ قحط پڑیں گے، زلزلے آئیں گے، وغیرہ وغیرہ۔ پھر عیسائیوں کو دس پانچ گالیاں دے کر لکھا ہے: زلزلے ہمیشہ آتے ہیں، قحط ہمیشہ پڑتے ہیں۔

وہ پیش گوئیاں جو قحط یا زلزلہ اور جنگ کے متعلق ہیں درحقیقت پیشین گوئیاں نہیں

دوسری کے متعلق میں نے پہلے آتھم کی پیش گوئی پر مختصر بحث کی میں یہ دکھایا کہ میاں محمد علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ نے آتھم کی پیش گوئی کے غلط نکلنے پر مرزا صاحب کو اور حکیم صاحب کو دو خطوط لکھے تھے جو میں نے شائع کر دیئے تھے۔ثابت ہوتا ہے کہ پیش گوئی واقعی غلط نکلی مگر میاں (محمد علی) صاحب کی استدعا تھی کی اس زخم کیلئے کوئی مرہم تجویز کیا جائے چنانچہ وہ مرہم یہ تجویز ہوا کہ آتھم دل میں مسلمان ہو گیا۔

اس کے بعد نکاح آسمانی والی پیش گوئی کا ذکر کیا۔ واقعات کو بیان کرنے کے بعد میں نے کہا کہ جواب یہ دیا جاتا ہے کہ منکوحہ آسمانی اور اس کا شوہر زمینی تائب ہو گئے اسلئے عذاب ٹل گیا، مگر یہ جواب بالکل غلط ہے اور مرزا صاحب کی اپنی تحریر اس جواب کی غلطی پر شاہد ہے۔ چنانچہ میں نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۳، ۵۴ میں سے عبارت پڑھ کر سنائی جس کا مفہوم یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد (منکوحہ آسمانی کا شوہر) اس لئے میعاد کے اندر نہیں مرا کہ اس نے توبہ کی اور توبہ کا الہام ۱۸۸۶ء میں مجھے ہو چکا تھا مگر باوجود توبہ کے پھر بھی یہ پیش گوئی ضرور پوری ہوگی۔ اس پر مرزا صاحب قادیانی نے بڑا زور دیا ہوا ہے۔ ناظرین کتاب نکال کر دیکھ لیں۔

اس کے بعد میں نے اسی صفحہ ۵۳ کے حاشیہ کی طرف ناظرین کی توجہ دلائی اور عبارت پڑھ کر سنائی جسکا مفہوم یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پہلے سے فرمایا ہے کہ مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود نکاح کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔ محض نکاح اور اولاد کا ہونا کوئی خوبی نہیں بلکہ یہ ایسی پیش گوئی کی طرف اشارہ ہے کہ نکاح اور اولاد بطور نشان ہوں گی۔

اس سے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی توبہ کو باعث تاخیر عذاب قرار دیتے ہیں اور وقوع عذاب پر پھر بڑے زور سے دعوی کرتے ہیں کہ پس توبہ کا عذر غلط عذر ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کا نہ یہ الہامی نکاح ہوا، نہ الہامی اولاد ہوئی۔

کہیے کون سا غلط پیرایہ اختیار کیا گیا۔ حکیم نور الدین صاحب کی اور مرزا صاحب قادیانی کی کتابیں موجود ہیں۔ اگر ان میں یہ مضمون نہیں تو مرد میدان بنو سو روپیہ انعام لو۔

اور مرزا صاحب قادیانی کی تہذیب اور شائستگی کا نمونہ بھی کتاب انجام آتھم سے دکھا دیا تھا، جہاں علماء کرام کو گالیاں دی گئیں ہیں۔ تعجب ہے کہ مرزا صاحب کی گالیاں تو بتقاضائے شرافت ہوں اور ہماری نرم کلامی بھی تلخ سمجھی جاوے۔

آخر میں مضمون نگار نے میری تقریر کے آخری الفاظ کو ظاہر کیا مگر اس میں اپنے مقتداء کی اتباع کو نہیں چھوڑا اور اصل الفاظ کا نام نہیں لیا، خود جو چاہا لکھ دیا۔ میں نے اپنی تقریر میں وضاحت کر دی کہ سب لوگ نہ تو مضامین قرآن سے واقف اور نہ مضامین احادیث سے۔ مرزائی لوگ قرآن اور حدیث کے معانی کو بالکل غلط پیرائیے میں اپنے مفید مطلب بنا کر دکھاتے ہیں اس لئے وہ مسلمان جو خود قرآن و حدیث کو نہیں جانتے ان کی بات نہ سنیں اور اگر سنیں تو اپنے علماء سے تحقیق کر لیا کریں کہ جو کچھ انہوں نے کہا ہے صحیح ہے یا غلط۔ اس سے یہ نتیجہ کس طرح نکل سکتا ہے کہ تمام لوگوں کو منع کر دیا۔

رہا یہ امر کہ مرزائیوں کو یہ حکم ہے یا نہیں کہ وہ مسلمانوں کی مجلس میں نہ جاویں اور ان کی تحریریں نہ پڑھیں، مضمون نگار اس سے انکار کرتا ہے لیکن ہمارے تجربہ میں بارہا یہ آ چکا ہے کہ جب کسی مرزائی کو کسی مجلس وعظ میں بلایا جاتا ہے یا کوئی تحریر دی جاتی ہے تو وہ شامل ہونے اور پڑھنے سے انکار کرتا ہے اور یہی وجہ بتاتا ہے کہ ہم کو مخالفوں کی باتیں سننے اور ان کی تحریریں پڑھنے سے سخت ممانعت ہے۔

اب آئندہ اگر کوئی مرزائی ایسا عذر پیش کرے گا تو اسکو مجبور کریں گے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا تو پڑھو اور سمجھو، یا لکھ دو کہ مجھے ممانعت ہے۔

مضمون نگار بڑی بے باکی سے اس ممانعت کا منکر ہے مگر وہ نہیں جانتا کہ مرزائی لٹریچر میں اسکا ثبوت موجود ہے بشرط ضرورت ہم پیش کر سکتے ہیں

اگر کوئی مرزائی اخبار اس کا جواب لکھے، تو براہ عنایت وہ جواب مجھ تک پہنچا دیوے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۱۷ء مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۸ ص ۵۔۷)

مولوی ثناء اللہ کی زندگی اور مرزا قادیانی کی موت

مولوی محفوظ الحق علمی نائب مدیر رسالہ شمس العلوم بدایون لکھتے ہیں:

بدایون آنے کیلئے اسٹیشن بریلی پر ٹرین کے انتظار میں اسٹیشن کے بینچ پر میں بیٹھا ہوا تھا۔ ایک اور شخص بھی میرے پاس بیٹھے ہیں جو اپنی جیب سے چھوٹی سی کتاب نکال کر اپنے زانو پر رکھ لیتے ہیں اور اس طرح کہ دیکھنے والا نام بآسانی پڑھ سکے، میں اسکو ان سے لیکر دیکھتا ہوں۔ یہ وہ کتاب ہے جس میں مرزا قادیانی نے اپنی مسیحیت کو بزعم خود ثابت کیا ہے۔ میں نے ان صاحب سے مخاطب ہو کر کہا کہ آپ یہ کتاب کیوں رکھتے ہیں۔ وہ کہتا ہے کہ میرا جی چاہتا ہے، میں نے کہا آخر جی چاہنے کی وجہ؟ وہ کہتا ہے میں احمدی ہوں، آپ بھی ذرا غور کریں گے تو سچائی معلوم ہو جائے گی۔ میں بھی آپ کے سے خیالات رکھتا تھا اور مرزا صاحب کی کتابوں کو چھونا بھی گناہ سمجھتا تھا مگر خدا نے مجھے ہدایت دی۔

میں نے کہا اور تو دقیق ابحاث ہیں اس وقت صرف ایک مختصر سی بات کہتا ہوں، فیصلہ کیلئے وہی کافی ہے اگر آپ انصاف کریں۔ اس نے کہا فرمائیے۔ میں نے کہا کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ اگر میں سچا ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب میری زندگی میں ہلاک ہو جائیں گے، اور اگر میں جھوٹا ہوں تو میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں میں ہلاک ہو جاؤں گا۔

بس آپ دیکھ لیجئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب زندہ موجود ہیں مرزا صاحب مر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اور مرزائیت کا کام تمام ہوا حق و باطل کا فیصلہ ہو گیا۔

اس نے کہا یہ بالکل افتراء ہے۔ مرزا صاحب نے کہیں ایسا نہیں لکھا، میں نے کہا اس کا فیصلہ بہت آسان ہے آپ کو اخبار الحکم میں یہ مضمون دکھا دوں گا۔

اس نے کہا اگر ایسا ہے تو میں احمدیت سے توبہ کرونگا۔ بالآخر یہ صاحب بدایون آئے اور دوسرے قادیانی کے یہاں آکر ٹھہرے میں اور دو تین طلبا ان کے مکان پر گئے بریلوی مرزائی ندارد تھے۔ اس شخص نے جسکے مکان پر ہم گئے تھے الحکم کے متعلق کہا کہ وہ میرے پاس بالکل نہیں فقطع دا بر القوم الذین ظلموا

چیلنج: مولوی ثناء اللہ کی زندگی اور مرزا قادیانی کی موت تمام مرزائیت کا فیصلہ کرتی ہے۔ اس مضمون کے ثابت کرنے کے لئے تیار رہوں کوئی بڑی بات نہیں بشرطیکہ ثابت ہو جانے پر ہمارا مرزائی مخاطب صدق دل سے اپنے وعدے کے موافق مرزائیت سے توبہ کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۱۷ء۔ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۸ ص ۷)

قادیانی مثلث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اس مثلث کا ایک زاویہ قادیان میں دوسرا دہلی میں تیسرا لاہور میں ہے تفصیل اسکی یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے خلیفہ ثانی (میاں محمود احمد) کی زیادتیاں سن سن کر خواجہ حسن نظامی صاحب نے ایک اعلان کیا کہ میں خلیفہ قادیان سے اجمیر میں مزار شیخ معین الدین چشتی مباہلہ کرنا چاہتا ہوں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ میاں محمود مر کر قادیان جائے گا، وغیرہ۔ اسکے جواب میں خلیفہ قادیان نے ایک مضمون بہت لمبا چوڑا اپنے اخبار الفضل میں شائع کر دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں آپ سے مباہلہ کرنے کو طیار رہوں بشرائط ذیل

۱: کم از کم ایک ایک ہزار آدمی ہر فریق کے ساتھ ہوں

۲۔ ہر فریق اپنے ہزار آدمی کی فہرست دوسرے کو دیدے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ مباہلہ لاہور میں ہو
۴۔ مباہلہ سے پہلے ہر فریق اپنے مذہب کو معہ دلائل مجلس میں بیان کرے
۵۔ اشخاص مقررہ کے سوا کوئی اور شخص مجلس مباہلہ میں نہ جائے
۶۔ ہر فریق پانچ پانچ ہزار روپیہ بغرض تاوان پہلے کسی امین کے پاس جمع کر دے جو اس کے نہ آنے کی صورت میں فریق حاضر کو ملے۔
۷۔ مکان مباہلہ محفوظ ہو۔
۸۔ مکان مباہلہ کے اخراجات برابر ہوں گے۔
۹۔ مباہلہ کے لئے پولیس سے اجازت لی جاوے۔
۱۰۔ بعد مباہلہ عذاب آسمانی ہو انسانی ہاتھوں سے نہ ہو۔
۱۱۔ ایک سال تک عذاب کی میعاد ہو۔
۱۲۔ سرگروہان مباہلہ اپنی اولاد کو ساتھ لاویں۔
۱۳۔ وقت مباہلہ ایک گھنٹہ ہو۔

ان شرائط کے علاوہ ایک بڑی بات قابل توجہ یہ لکھی ہے کہ

آج تک امت اسلامیہ کے کسی امام نے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کیا کہ مباہلہ کا اثر فوراً ہونا چاہیے بلکہ جیسا کہ ثابت ہے ایک سال کی شرط سب تسلیم کرتے چلے آئے ہیں۔ (الفضل قادیان ۱۸۔ دسمبر ۱۹۱۷ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اب ہماری نظر اس بحث میں صرف اس حیثیت سے ہونی چاہیے کہ یہ جملہ شرائط خاص کر یہ پچھلی تحریر سنت نبویہ اور طریقہ مرزائیہ کے موافق ہیں یا نہیں۔

سب سے پہلے ہم اس آخری فقرہ پر نظر کرتے ہیں تو ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ خلیفۃ المسیح المہدی ہو کر معلومات میں اتنی کمی کہ معمولی تفاسیر پر بھی نظر نہیں۔ سنیئے ان کو کسی دور دراز مقام پر لے جانا نہیں چاہیے بلکہ روز مرہ کی متداول تفسیر معالم کا مطالعہ کراتے ہیں، جہاں لکھا ہے

قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدہ ان العذاب قد تدلی علی اھل نجرا ن ولو لا عنا لمسخوا قردۃ وخنا زیر ولاضطر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م علیھم الوادی ناراً و لا ستا صل اللہ نجران وا ھلہ حتی الطیر علیالشجر ولماحال الحول علی النصا ری کلھم حتی ھلکوا ۔ (معالم التنزیل جلداول ص۱۶۴) ۔(رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے خدا کی قسم عذاب الٰہی اہل نجران (عیسائی مباہلہ کنندگان) پر جھک پڑا تھا اگر وہ مباہلہ کرتے تو فوراً ہی بندر اور سور بنا دیئے جاتے اور وہی جنگل ان پر آگ کا جنگل بن جاتا اور اللہ تعالیٰ اہل نجران اور اوران کے متعلقین کا سیاناس کر دیتا یہاں تک کہ اس جنگل کے درختوں پر جانور بھی مر جاتے اور باقی عیسائی بھی (جو اس مباہلہ میں شریک نہ ہوتے) سارے کے سارے ایک سال میں مر جاتے)۔

خلیفہ صاحب کو تو کسی امام کا قول معلوم نہیں یا ملا نہیں یہاں اماموں کے سردار کا ارشاد موجود ہے یہ حوالہ اپنا مضمون صاف بتا رہا ہے کہ مباہلین پر تو عذاب فوراً نازل ہوتا اور ایک سال تک کل عیسائی مر جاتے۔

علماء قادیان سے تعجب ہے کہ وہ بھی اپنے خلیفہ صاحب کو اس قسم کی غلطیوں سے محفوظ نہیں رکھتے ۔اس سے تو ہمیں ان بدگمانوں کی رائے صحیح معلوم ہوتی ہے جو کہتے ہیں کہ قادیانی علماء میں سے دراصل مرزائی ایک بھی نہیں ورنہ دوحال سے خالی نہیں ۔ یا تو علماء قادیان کی نظر ایسی محدود ہے کہ معالم التنزیل جیسی متداول تفسیر کو بھی نہیں دیکھتے یا خلیفہ صاحب سے ان کو اس قدر حسن ظن ہے کہ اپنے علم کو ان کے سامنے معدوم کر کے بزبان حال کہتے ہیں

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نقطہ عشق کا
کہ کتاب علم کی طاق پر جاں دھری تھی واں ہی دھری رہی

مختصر یہ ہے کہ اس بارے میں خواجہ حسن نظامی صاحب کا قول صحیح ہے واقعی عذاب اسی وقت نازل ہونا چاہیے۔

رہی باقی شرائط سو یہ بھی خلیفہ قادیانی کی طرف سے ایک بہانہ ہے کیونکہ ان کے والد مرزا صاحب آنجہانی کا مباہلہ مولوی عبدالحق غزنوی سے ہوا۔ جو شرط انہوں نے نہیں لگائی بحیثیت خلیفہ ہونے کے ان کا حق نہیں اسے ایجاد یا ایزاد کریں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے نہ ہزار آدمی کی شرط لگائی تھی، نہ پانچ کی ،نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پولیس سے اجازت کی، نہ پانچ ہزار روپیہ کی نہ کسی قسم کی تقریر کی، نہ تحریر کی۔ بلکہ عید گاہ امرتسر میں فریقین جمع ہوئے۔ انکے سوا عوام ناظرین سامعین بھی آئے تھے جنہوں نے دیکھا تھا کہ دونوں صاحب بالمقابل دعا کر رہے ہیں اور بس۔

ہم نہیں سمجھتے کہ اتنی طول طویل شرائط لگانے سے خلیفہ صاحب کا بجز اسکے کیا مدعا ہے کہ: نہ نو من تیل ہو، نہ رادھا ناچے

چونکہ سابقہ مرزائی مباہلہ سے تجربہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مدمقابل مولوی عبدالحق غزنوی مرحوم پر جب باوجود سال ہا سال گذرنے کے عذاب نہ آیا تو مرزا صاحب قادیانی نے ان پر عذاب کا یہ پتہ دیا کہ مباہلہ کے بعد میرے ہاں اتنی اولاد ہوئی اور عبدالحق غزنوی کے ہاں ایک چوہیا بھی پیدا نہیں ہوئی۔ حاشیہ نشینوں نے جل جلالہ نعرے لگائے۔ اس لئے خواجہ حسن نظامی صاحب نے ان سب باتوں کا جھگڑا ہی چکانے کو صاف کہہ دیا کہ بس مباہلہ کا اثر یہی ہوگا کہ تم فوراً مر جاؤ گے، جو بہت ٹھیک ہے۔

تیسرا زاویہ اس مثلث کا جو لاہور میں وہ ستارہ صبح کا دفتر ہے۔ ہمارے دوست مولوی ظفر علی خان بھی خواجہ حسن نظامی کو لکھتے ہیں کہ ہمارے لئے بھی بد دعا کریں تو جانیں۔ اسی کو کہتے ہیں: آ بیل مجھ کو مار

ہمارے دوست کو دعا سننے کا شوق ہے، تو ہم ہی ان کے حق میں کر دیتے ہیں پس وہ سنیں

اہل حدیث کو وہ تصوف کا حامی اور نیم یا پورا صوفی کہتے ہیں اس لئے اس دعا کو بھی کلیجہ پر ہاتھ نہیں، پتھر رکھ کر سنیں

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جنوری ۱۹۱۸ء ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۹ ص ۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی خواہش لاہور میں ہے

خواجہ حسن نظامی دہلوی لکھتے ہیں:

جناب مرزا محمود احمد صاحب قادیانی نے اجمیر شریف کا مباہلہ قبول نہیں کیا۔ وہاں ان کو میرے ہم خیالوں کی کثرت کا اندیشہ ہے۔ ان کی خواہش لاہور میں مباہلہ کرنے کی ہے، چنانچہ انہوں نے اپنے اخبار الفضل میں ایک طول طویل مضمون خود اپنے ہاتھ سے لکھا ہے اور تیرہ شرطوں پر لاہور میں مباہلہ کی تجویز کی ہے۔

میں نے لکھ دیا کہ مجھے اجمیر شریف کے لئے کچھ اصرار اور ضد نہیں ہے جہاں مرزا محمود احمد صاحب کو اطمینان ہو، وہیں میں حاضر ہوں۔

مرزا صاحب اس کو بھی منظور نہیں کرتے کہ مباہلہ کا نتیجہ ایک گھنٹہ میں ظاہر ہو۔ وہ ایک سال کی میعاد مقرر کرنی چاہتے ہیں، میں اسکو بھی قبول کرتا ہوں۔

اصل میں، میں نے مباہلہ کی حیثیت سے ان کو چیلنج نہیں دیا تھا، نہ مباہلہ کا نام اس مضمون میں شامل تھا جو اس مسئلہ پر نظام المشائخ محرم نمبر میں شائع ہوا۔ یہی وجہ تھی کہ میں نے ایک گھنٹہ کا وقت نتیجہ کے واسطے مقرر کر دیا تھا کیونکہ اس بلاوے کی حیثیت مباہلہ سے بالکل جداگانہ تھی۔ تاہم میں نے ان کی تیرہ کی تیرہ شرطیں قبول کر لیں اور کسی شرط کے ماننے سے انکار نہیں کیا۔ صرف پانچ ہزار روپیہ نقود جمع کرنے یہ ترمیم چاہی ہے کہ اس کو جوئے بازی کے پہلو سے الگ کر دیا جائے۔ یعنی میں تو ایک تحریر اس مضمون کی دے دوں گا کہ اگر میں لاہور میں وقت مقررہ پر نہ گیا تو مرزا (محمود) صاحب کے سفر لاہور کا ہرجانہ ادا کروں گا، مگر مرزا (محمود) صاحب سے اس کی تحریر نہ مانگوں گا۔ وہ اگر نہ آئیں تو ان پر کچھ مواخذہ نہ ہوگا۔

میری صرف ایک شرط اس جواب میں بڑھائی گئی ہے کہ مرزا (محمود) صاحب کو ایک تحریر دینی ہوگی جس پر ان کی جماعت کے کل اڈیٹران اخبار اور بڑے بڑے سرگروہوں کے دستخط ہوں گے اور اس کا مضمون یہ ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود احمد صاحب قادیانی حسن نظامی دہلوی کے مباہلہ میں میعاد مقررہ کے اندر فوت ہو گئے تو ہم سب قائم مقام جماعت قادیانیہ یقین کرلیں گے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نہ تھے نہ مہدی تھے اور ان کے تمام دعوے غلط تھے آسمانی فیصلہ دیکھ کر ہم خود بھی ان عقاید سے توبہ کرتے ہیں اور جماعت کو بھی توبہ کی نصیحت کرتے ہیں۔،

ایسی ایک تحریر میں لکھ کر دوں گا جس پر میرے ان نائبین کے دستخط ہوں گے جو ہزاروں آدمیوں کے سرگروہ ہیں جن میں مولوی عمر دراز نظامی، درگاہی شاہ نائب سی پی، مولوی حاجی علی میاں نظامی، قربتی شاہ نائب گجرات وکاٹھیاواڑ، سید محمد اشرف نظامی ۔ کشفی شاہ نائب برہما، مولوی محمد نذیر نظامی، کملی شاہ نائب دکن کے نام لکھ دیئے ہیں۔ تحریر کا مضمون یہ ہوگا کہ اگر حسن نظامی، مرزا (محمود احمد) صاحب کے مباہلہ کے اندر مر گیا، تو ہم سب معہ اپنے مریدین ومتوسلین کے جماعت قادیانی میں بیعت کرلیں گے۔

یہ شرط میں نے اس واسطے بڑھائی ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے جناب مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری سے آخری فیصلہ بذریعہ موت کاذب کے کیا تھا جس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب مر گئے اور مولانا صاحب اب تک زندہ ہیں مگر قادیانیوں پر ان کا کچھ اثر نہیں ہوا۔ لہذا سب سرغنہ لوگوں کو پہلے دستخط دینے ضروری ہیں تاکہ اس تمام دردسری کا کچھ نتیجہ تو ظاہر ہو۔ ورنہ وقت ضائع کرنے سے کچھ حاصل نہیں۔ میں نے اس شرط کے اضافہ میں کوئی ایسا مطالبہ نہیں کیا جو دشوار ہو بلکہ یہ ایسی شرط ہے کہ ہر معقول مزاج آدمی دل سے پسند کرے گا۔

اب مجھ کو وقت مقرر کرنے اور میرزا صاحب کے جواب آنے کا انتظار ہے

راقم: حسن نظامی از دہلی ۲۴ دسمبر ۱۹۱۷ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جنوری ۱۹۱۸ء مطابق ۲۰ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۹ ص ۲،۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لاہوری پارٹی کے جلسہ میں کیوں نہ گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی مذہب کی لاہوری پارٹی نے اپنے سالانہ جلسہ میں ایک مضمون وفات مسیح کا بھی رکھا تھا۔ سوال و جواب کے لئے ایک گھنٹہ مقرر تھا جس کے لئے اخباروں میں خاص طور پر اعلان کر دیا کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ اور مولوی ابراہیم کو مباحثہ کی دعوت دی ہے میرے دوست اسکے نتیجہ سننے کے منتظر ہوں گے اسلئے میں اصل حال سناتا ہوں۔

کچھ شک نہیں کہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کی چٹھی مندرجہ ذیل آئی۔

مکرمی مولوی صاحب۔

اس چٹھی کے ساتھ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ کا پروگرام ارسال خدمت ہے جس کے دیکھنے سے آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲۶ نومبر ۱۹۱۷ء کو نزول ابن مریم اور وفات مسیح پر حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم اے کے دو لیکچر ہوں گے جن کے بعد سوالات و جوابات کے لئے بھی وقت رکھا گیا ہے۔ اس لئے آپ کو میں اسوقت کے لئے دعوت دیتا ہوں کہ آپ آئیں اور آکر لیکچروں کے متعلق اگر کوئی سوال ہوں تو کریں جن کا جواب اسی وقت دیا جائے گا۔

امید کہ آپ بواپسی ڈاک جواب باصواب سے مطلع کریں گے

والسلام خاکسار مرزا یعقوب بیگ آنریری سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

اس کا جواب فوراً دیا گیا جو درج ذیل ہے

ڈاکٹر صاحب، آپ کا دعوتی خط پہنچا۔ یادآوری کا مشکور ہوں۔ میں آپ کے حسب دعوت وفات مسیح پر سوال کرنے کو تیار ہوں، بشرطیکہ آپ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد صداقت مرزا پر بھی کافی وقت تک گفتگو کرنے کا وعدہ کریں جو اصل ما بہ النزاع اور ما بہ الافتراق ہے۔ میرے خیال میں دونوں کام ۱۱ بجے شب تک بآسانی ہوسکتے ہیں۔ جلسہ پر اسکا موقع نہ ملا تو پھر کب ملے گا۔

ابو الوفا ثناء اللہ

اس شرط کی قبولیت نہ آئی، اس لئے میں نہ گیا۔ تعجب تو یہ ہے کہ آریوں کو دعوت ان لفظوں میں دیتے ہیں کہ جس مضمون پر آپ چاہیں گفتگو کریں۔ پیغام صلح ۲۳ دسمبر ۱۹۱۷ء، مگر ہم ایک مسئلہ پیش کرتے ہیں جو واقعہ میں ہمارا اور ان کا وجہ افتراق ہے اس کو قبول نہیں کیا جاتا تو کیا دانا نہیں سمجھیں گے

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جنوری ۱۹۱۸ء ص ۳۔۴)

جلسہ اسلامیہ قادیان کا اثر قادیان کے قرب و جوار میں

حکیم عبدالعزیز قریشی سٹھیالوی ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

میں ایک نظارہ توحیدابھی ان دنوں میں دیکھ کر آیا ہوں جو کہ درج ذیل ہے۔ برائے شفقت ان چند سطور کو اپنے اخبار گوہر بار میں جگہ دے کر ممنون فرماویں۔

میں گذشتہ ہفتہ اتفاقیہ ضلع گورداسپور گیا اور موضع راجووال، موضع گھمن خورد، موضع سروالی، موضع سٹھیالی، موضع بھانبڑی میں جو کہ قادیان کے قرب و جوار میں ہیں، پہنچا۔

موضع راجووال میں چوہدری گوہر علی نمبردار، چوہدری فتح دین، کرم دین وغیرہم بڑی جماعت نے بیان کیا کہ ہمارا عقیدہ مذبذب مدت سے ہو رہا تھا۔ کبھی ہم قادیان کی طرف برائے بیعت مرزا صاحب قدم اٹھاتے کبھی پھر رک جاتے، نہایت تشویش میں گھبرا رہے تھے اچانک کان میں آواز آئی کہ محمدی جلسہ قادیان میں عنقریب ہوگیا لہذا ہم نے سوچا کہ اب جملہ عقدہ کشائی ہوجائے گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الغرض ہم سب کے سب ۶۰۔ آدمی جلسہ مذکور پر پہنچے۔علماء کی تقریریں خصوصاً مولانا فاتح قادیان کی تقریر نے ہمارے دلوں کو مستقل کر کے ہمارے دماغوں میں نقشہ توحیدو رسالت مضبوط کھینچ دیا۔لہذا ہم نہایت خلوص دلی سے شکر گذار اور دعا گو ہیں کہ خداوند کریم اس جلسہ کے پودے کو ہرا بھر سر سبز پھل دار ہمیشہ رکھے اور اس کے جملہ معاونین کو جملہ مصائب سے محفوظ رکھے

اسکے بعد خاکسار موضع گھمن خورد میں گیا،تو حکیم محمد حسین صاحب،مولوی عطا محمد صاحب،میاں علم دین صاحب، چوہدری ملنگ وغیرہ سے بھی بیان مندرجہ بالا ہی سنا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ خوشی سنا رہے تھے اور دعا گو تھے۔ کہتے تھے کہ ہمیں بھی اس جلسہ کی برکت سے استقلال حاصل ہوا۔

اس کے بعد موضع سروالی میں خاکسار پہنچا تو مولوی عبدالرحیم صاحب نے حلفی بیان کیا میں بمعہ اپنے سٹاف کے مرزا محمود کی بیعت کرنے کو تیار ہو رہا تھا مگر بعض اوقات متردد ہو جاتا تھا۔اس جلسہ کی برکت سے ہمارے دلوں کے تمام شکوک دور ہو گئے اور ہم تہ دل سے مشکور اور دعا گو ہیں کہ خداوند کریم حامیان جلسہ کو شاد آباد رکھے۔

بعدش موضع سٹھیالی خاکسار پہنچا تو وہاں کی حالت بھی عجیب نظر آئی اور یہ دن آخری دن جلسہ مرزائیوں کا تھا (یعنی ۲۹ دسمبر) چوہدری غلام محمد صاحب چیف نمبر دار موضع مذکور جلسہ پر گئے ہوئے تھے۔ واپسی کے وقت اپنے موضع مذکور کی ہدایت کیلئے ایک (مرزائی) مولوی ابراہیم بقا پوری اور چوہدری نذیر احمد صاحب تحصیل دار بنک اور چوہدری اللہ صاحب بھابڑہ کو اپنے ہمراہ لائے اور شام کو تمام گاؤں میں بذریعہ دف ڈھنڈورا پٹوادیا کہ وعظ ہمارے مکان پر ہوگا سب لوگ آکر فائدہ اٹھائیں۔مگر لوگ وعظ سننے سے متنفر نظر آئے اور میری دعوت چوہدری عظیم بخش احمدی کے گھر تھی۔نفرت کا سبب پوچھا کہ لوگ کیوں وعظ سننے نہیں جاتے،تو چوہدری امام دین صاحب و چوہدری اللہ دتا صاحب و چوہدری منصب دار صاحب و چوہدری جان محمد صاحب وغیرہ نے بیان کیا کہ ہمارا نمبر دار عرصہ سے احمدی ہو گیا ہوا ہے اور خواندہ آدمی ہے۔ ہمیں بہت ترغیب دلاتا رہا کہ اگر احمدی نہ ہو گے تو کافر مرو گے دوزخی ہو جاؤ گے۔ ہم بے علم لوگ ڈر کر گھبرا رہے تھے بلکہ بیعت کرنے کو مستعد تھے کہ ایک اشتہار آن پہنچا جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر تھا کہ محمدی جلسہ قادیان میں ہوگا۔ لہذا ہم سب آدمی جلسہ پر گئے تو رنگ رنگ کی وعظیں تردیدیں اور خصوصاً مولانا فاتح قادیان کی تقریریں زبردست سن کر ہمارے دلوں سے تمام فاسدہ شکوک جاتے رہے ۔ مولانا صاحب کی تقریریں ہم بے علم لوگوں کے دماغوں میں نقشہ جمائے ہوئے ہیں۔

مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان نے برسر اجلاس فرمایا کہ لوگو! مرزا صاحب کے تمام الہام شروع سے اخیر تک جھوٹے ہیں ۔ ایک بھی سچا نہیں اور ہاتھ کے اشارات سے حاضرین کو سمجھایا اور اعلان کیا کہ اگر کوئی احمدی ثبوت دیوے تو مبلغ تین سو روپیہ انعامی واپس دینے کو ہم تیار ہیں۔

مولانا صاحب کی مضبوط اور زبردست تقریر نے ہمارے دلوں میں فوراً ایک مستقل اثر بفضلہٖ تعالیٰ بخش دیا اور ہم سب لوگ اس خیال سابقہ سے نادم ہوکر تائب ہوئے اور خداوند کریم کا کمال شکر کیا۔ اب وہ ہمارا نمبردار ہمیں وعظیں سنوانا چاہتا ہے لہذا ہم متنفر ہیں۔

خاکسار کا وعظ لوگوں نے جمعہ میں بڑی خوشی سے سنا اور سابقہ چند احمدی جو تھے وہ بھی ہمراہ جماعت نماز پڑھتے رہے ۔ بلکہ بوقت روانگی جب خاکسار گھوڑی پر سوار ہوا تو چوہدری عظیم بخش چوہدری اللہ دتا نے بآواز بلند کہا کہ ہم اب احمدی نہیں رہے ہم کو اب احمدی نہ شمار کیا جاوے۔

اس کے بعد خاکسار موضع بھانبڑی پہنچا تو وہاں بھی توحید کے نعرے اور سب بچے بوڑھے جلسہ محمدی قادیان کے گیت گا رہے تھے اور نہایت خلوص دلی سے دعا گو تھے کہ جلسہ محمدی کا درخت ہمیشہ پھل دیا کرے اور اس کے حامیان کو خداوند کریم جملہ مصائب ارضی وسماوی سے محفوظ رکھ کر اس کی تکمیل کرے

مرقومہ بالا بیان میرے معلومات سے بہت کم ہے جو کہ میں اس علاقہ میں دیکھ اور سن آیا ہوں سینکڑوں بلکہ ہزاروں کی تعداد میں ایسے لوگ نظر آئے جو مرزائی خیالات سے سخت متنفر ہو گئے ہیں اور جلسہ کی آواز سننے کو ہمہ تن کوشش میں ہیں ۔ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۱۸ء ۲۷ ربیع الاول ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسہ مسلمانان لاہور بمقابلہ جلسہ مرزائیان

لاہوری پارٹی کے مرزائیوں نے اپنے جلسہ پر مناظرہ کا وقت حسب دلخواہ مخالفین نہ دیا ،تو ضرورت محسوس ہوئی کہ جلسہ الگ کرکے ان کے جوابات دیئے جائیں۔اس لئے یکم جنوری ۱۹۱۸ء کولاہور میں ایک عام جلسہ ہوا جس میں سب سے پہلے مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی نے ختم نبوت اور حالات مرزا پرتقریر فرمائی اورآپ کے بعد بصدارت مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان بابو پیر بخش سکرٹری انجمن تائید الاسلام لاہور نے ایک مفصل تقریر کی جومرزائی اورتاریخی حوالوں سے پرتھی۔

بعد نماز ظہر حافظ محمد حسین صاحب نائب امام مسجد چینیانوالی نے تھوڑی سے تقریر کی ۔زاں بعد فاتح قادیان نے عصر تک پرزور تقریر فرمائی۔اس تقریر کی بابت اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ فاتح قادیان کی فاتحانہ تقریر تھی ۔بعد عصر مناظرہ کا وقت تھا۔ہجوم بھی بہت زیادہ تھا۔باوجود للکارنے اورابھارنے کے کوئی مرزائی سامنے نہ آیا، حالانکہ دونوں پارٹیاں موجود تھیں۔آخرکار مولانا نے کہا تمام احمدیوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ خواہ وہ لاہوری پارٹی سے ہوں حکیم محمد حسین صاحب قادیانی میری کی ہوئی تقریر پر سوال کرلیں دومنٹ تک انتظار کرکے میں پھر تقریر شروع کردوں گا

دومنٹ کے بعد مولانا کھڑے ہوئے اورتقریر شروع کی توحکیم محمد حسین مرہم عیسی مبلغ اور دوست محمد اڈیٹر پیغام صلح آئے اورآواز دی کہ یہ وقت مباحثہ کا ہے ہم آئے ہیں۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے تقریر بند کردی مگر دوست محمد صاحب نے بجائے گفتگوکرنے کے یہ اعلان دینا شروع کیا کہ جتنے اعتراض کئے گئے ہیں ان کا جواب ہماری طرف سے ایک جلسہ میں دیا جائے گا۔مولانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا جلسہ کا اشتہار دینے آئے ہو، یا مناظرہ کرنے ؟ ادھر سے حاضرین نے بیک آواز کہا مناظرہ کرنا ہے توکرو، ورنہ جاؤ۔آخر تنگ آکر مرہم عیسی صاحب سامنے آئے۔

مولوی ثناء اللہ نے اپنی تقریر میں یہ فرمایا تھا کہ مرزا صاحب نے میرے حق میں دعا کی تھی کہ میں ان کی زندگی میں مرجاؤں گا۔یہ بھی کہا تھا کہ اگر میں ان کی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہ مروں، بلکہ وہ مجھ سے پہلے مر جائیں تو وہ جھوٹے اور میں سچا۔ اس بیان کی تائید میں کہا تھا کہ یہ ایک دعا ہے۔ مگر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اس کے قبول کرنے کا خدا نے وعدہ کیا ہے۔ مرزائی مناظر مرحوم عیسی صاحب نے کہا کیا کسی ولی کی ساری دعائیں قبول ہونی ضروری ہیں؟ مولوی صاحب نے کہا کسی ولی کیا، نبی کی بھی ساری دعائیں قبول ہونی ضروری نہیں، مگر جو ولی کسی خاص دعا کے لیئے اظہار کرے کہ خدا نے اس کے قبول کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے اس کا قبول معہ ظہور ہونا ضروری ہے۔

اس پر مرحوم عیسی صاحب یہی کہتے رہے کہ یہ دعا الہام سے نہیں۔ مولوی صاحب بطریق اصول حدیث سمجھاتے رہے کہ یہ دعا ابتداء گو الہام سے نہیں مگر بعد دعا اس کی قبولیت کا الہام (بقول مرزا صاحب) ہو چکا تھا پس اس کے مطابق یہ دعا قبول ہوئی کہ ہم دونوں میں جو جو خدا کے نزدیک جھوٹا تھا وہ سچے کی زندگی میں مر گیا نتیجہ یہ نکلا کہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۱۸ء ص ۶)

اصولی بحث منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

لاہوری پارٹی نے مجھ کو اپنے جلسہ میں بلایا مگر میں نہ گیا کیوں۔ اسکی وجہ مورخہ ۴ جنوری کے اہل حدیث میں بتلائی گئی ہے کہ میں نے ان کو لکھا تھا کہ مسئلہ حیات و وفات مسیح کے بعد صداقت مرزا پر بحث ہونی چاہیے جو انہوں نے منظور نہ کی۔ پیغام صلح، میری چٹھی نقل کر کے لکھتا ہے:

> مولوی ثناء اللہ صاحب کا منشاء صداقت مرزا پر گفتگو کرنے سے جو کچھ تھا وہ ہمیں خوب معلوم ہے۔ لیکن ان کی نیت و منشاء کو چھوڑ کر بھی جب ہم اس پر غور کرتے ہیں کہ، صداقت مرزا صاحب، پر گفتگو ہونے سے پہلے اصولاً کن مراتب کا طے کرنا ضروری ہے، تو ان کی یہ درخواست ایک حد تک موزوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں ہوتی۔ وفات مسیح کے علاوہ اصولاً ہمیں یہ بھی طے کرا نا ضروری ہے کہ نزول ابن مریم کا جو وعدہ احادیث میں دیا گیا ہے اس کی جو جو علامات بتلائی گئی ہیں اس سے کیا مراد ہو سکتی ہے۔ آیا بفرض محال عیسی کو زندہ بھی مان لیا جائے تو اس وعدہ کے موافق اسی عیسی کا آنا مراد ہو سکتا ہے یا اس کا مطلب کچھ اور ہے۔

سوال یہ ہے کہ آیا مولوی صاحب یہ جائز سمجھتے ہیں کہ وہی مسیح ناصری علیہ السلام دوبارہ دنیا میں آئیں اور یوں خاتم النبیین کی دیواروں کو پھاندکر اسلام کا تختہ ہی الٹ دیں، کیونکہ جب کہ آنخضرتﷺ کے بعد ایک اور نبی آگیا تو اس کے صاف اور سیدھے معنی یہ ہیں کہ اب آنخضرتﷺ کا زمانہ نہیں رہا۔ اب عیسی نبی اللہ کا زمانہ ہے۔ اب رسول اللہﷺ کی قوت قدسی کسی کام نہیں آ سکتی، بلکہ آپ ایک نئے اسرائیلی نبی کے محتاج ہو چکے ہیں اور اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول میں اب آنخضرتﷺ مراد نہیں بلکہ الرسول سے وہی آخری رسول عیسی بن مریم ہی مراد ہوں گے (حضرت عیسی جب خود احکام محمدی تعلیم کریں گے تو کیوں ایسا ہوگا، اڈیٹر اہل حدیث) اگر یہ نہیں اور ہرگز نہیں تو مولوی صاحب کو چاہیے کہ پہلے اس کا اعلان کریں اور بتائیں کہ وہ نزول ابن مریم سے کیا مراد لیتے ہیں اور اس نزول کی علامات کا وہ مطلب کیا سمجھتے ہیں جب تک اصولی طور پر یہ طے نہ ہو جائے صداقت مرزا پر بحث....

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

افسوس قابل اڈیٹر کو ہمارا مطلب سمجھنے میں کتنی الجھن ہوئی۔ حالانکہ مضمون صاف تھا۔ پس سنئے صداقت مرزا پر بحث کرنے سے ہماری مراد یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب اپنے اقوال اپنے مواعید میں صادق تھے یا کیا، اور یہ تو ہمارا تمہارا مسلمہ اصول ہے کہ کاذب خدائی خطاب اور منصب نبوت یا درجہ مجددیت نہیں پا سکتا۔ پس منطقی طور پر ہم اور آپ کبری میں شریک ہیں۔ گفتگو صغری میں ہے اس لئے ہماری درخواست کہ صداقت مرزا پر بحث ہونی چاہیے جو ہر ایک طور سے معقول ہے اور آپ کا اور ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار غیر معقول تعجب بلکہ تاسف ہے کہ یہ لوگ کس قدر زور شور سے مناظرات اور مباحثات کی دعوتیں دیتے ہیں اور کس قلم سے لکھتے ہیں:

ہمارا ایمان ان دلائل بینہ پر ہے جو اسلام اور حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت کو ثابت کرتے ہیں (پیغام صلح)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

بس وہی دلائل بینہ ہم سننا چاہتے ہیں جن سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت ہو اور وہی دلائل سنانا چاہتے ہیں جن سے اس کی نسبت ہمارا دعوی ثابت ہو۔ کیا کوئی احمدی دوست (پیغامی یا محمودی) ہمارے سامنے آنے کا حوصلہ کرسکتا ہے۔

ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوی کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دون کی لیا کریں
اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آیئے
دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۱۸ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۱ ص ۲۔۳)

قادیانی کے ابن مریم ہونیکا قرآن سے ثبوت

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے یوں تو کوئی دعوی اچھوتا نہیں چھوڑا، اور اس سے بڑھ کر بخیال داشتہ آید بکار بہت سے پیغمبروں کے نام بذریعہ الہام محفوظ کرلئے۔ یہاں تک کہ حضرت یوسف علیہ السلام کا نام بھی جن سے آپ کو کسی قسم کی نسبت نہ تھی، جب ایک مقدمہ میں آپ کو قید ہو جانے کا خوف دامن گیر ہوا تو مریدین کی تسلی کے لئے زیر الہام انك لأنت يوسف اتارلیا۔ مگر سارا زور آپ کا اس پر تھا کہ میں ابن مریم ہوں۔ فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں چونکہ میں کسی سلسلہ میں بیعت نہیں ہوا، تو ابن مریم میں نہیں تو اور کون ہے۔ گویا میرا کوئی روحانی باپ نہیں اور اس کی تائید میں مولوی محمد احسن صاحب فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ ابن مریم کی نسبت یہ عرض ہے کہ قرآن مجید میں متعدد جگہ مسافر کو ابن السبیل بطور استعارہ کے فرمایا ہے۔ اب دریافت کیا جاتا ہے کہ آیا مسافر راہ کا بیٹا ہوتا ہے حقیقۃً، یا چاند کو ابن اللیل کہتے ہیں کیا چاند رات کا بیٹا حقیقی ہوتا ہے۔ اگر کنیت بلفظ ابن کتب حدیث میں وغیرہ میں تفحص کی جاوے تو بہت کثرت سے ایسی نکلیں گے جو صرف بطور استعارہ کے کسی مناسبت کی وجہ سے وہاں ابن کا لفظ لگا دیا ہوگا، نہ یہ کہ بیٹا حقیقی وہاں مراد ہو۔ اگر مرزا صاحب نے بطور استعارہ لطیفہ کے ابن مریم سے ایسا شخص مراد لیا ہو جو بلاواسطہ آیا ہو مشائخ زمان کے اس علوم لدنیہ حاصل ہوئے ہوں اور بغیر داخل ہونے کے کسی سلسلہ میں سلاسل اولیاء اللہ ماسبق سے اس کو کشوف والہامات ومعارف کتاب وسنت من جانب اللہ اس کو دیئے گئے ہوں تو کون سا استحالہ لازم آیا۔ خلاصہ کلام یہ کہ جیسے اللہ مسافر کو ابن السبیل فرماتا ہے اسی طرح مرزا صاحب ابن مریم ہیں اس میں کوئی استحالہ نہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ بھی فرماتے ہیں کہ الرحمن علم القرآن.. الخ اس الہام کی رو سے خدا نے مجھے علوم قرآن عطا کئے ہیں اور میرا نام اول المومنین رکھا اور مجھے سمندر کی طرح معارف وحقائق سے بھر دیا

ان معارف وحقائق کے سمندر اور ان کے موید مولوی محمد احسن صاحب کی لیاقت کا حال ناظرین ملاحظہ فرماویں۔

کسی بزرگوار نے اس پر اعتراض کیا کہ حضرت مسافر کو قرآن میں ابن السبیل اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ ابن کے مصداق یعنی مسافر کو ابن کے مضاف الیہ یعنی سبیل سے نسبت ہے۔ یعنی مسافر اور رستہ میں ایک تعلق ہے۔ مرزا صاحب کو اگر ابن مریم کہا جائے، تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ مرزا صاحب کو مریم سے تعلق ہے، نہ کہ اس کے بیٹے سے۔ اور ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اپنا تعلق ابن مریم سے پیدا کر رہے ہیں، نہ مریم سے جن کا باپ موجود تھا۔ اسکا جواب آج تک جہاں تک مجھے معلوم ہے نہ تو ابن مریم نے دیا نہ کسی اور تیس مار خان نے

شگفتہ ندارد کسے با تو کار
و لیکن چو گفتی دلیلش بیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے سمندر اور سمندر کے غواصوں کی قرآن دانی اور یہ ہیں ان کے تازہ حقائق و معارف

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از شما یک تن نشد اسرار جو

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

یہ ایک علمی اور لٹریری غلطی ہے کہ لغت اور محاورات کو عقل سے ثابت کرتے ہیں حالانکہ علماء اصول نے اور علماء زبان نے بہ تصریح تام لکھا ہے کہ لغت اور محاورات استعمال اہل زبان سے ثابت ہو سکتے ہیں قیاس اور عقل سے نہیں مثلاً شیر سے بہادر گدھے سے بے وقوف مراد لے سکتے ہیں لیکن کسی اور جانور سے بقاعدہ قیاس ایسا نہیں کر سکتے۔ آج تک علمی (علم ادب کی) جتنی کتابیں مل سکتی ہیں ان سب کو دیکھ ڈالئے ابن مریم سے مراد خاص ایک شخص لیا جاوے گا، ابن السبیل کی طرح اس کو عام نہیں سمجھا جائے گا۔ قرآن مجید کی شہادت کافی ہے

لما ضرب ابن مریم مثلاً اذا قومك منه یصدون

وغیرہ اس قسم کے مقامات میں کل اہل زبان سمجھتے رہے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ابن مریم سے مراد حضرت عیسی ہیں کیوں کہ اس کے اضافی معنی کے سوا استعارہ کے معنی اس میں کبھی در آئے ہی نہیں اگر کوئی عربی دان مرزائی عالم ایسا دعوی کرے اور دکھاوے تو ہم بڑی مشکوری سے سنیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۱۸ء ۴ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۱ ص ۸)

وہ لکھ دیں گے کہ میرزا قادیانی کاذب تھے

خواجہ حسن نظامی دہلوی لکھتے ہیں:

آخر جناب میرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے بذریعہ ایک مطبوعہ تحریر کے میری شرط قبول کر لی یعنی انہوں نے اقرار کر لیا کہ وہ ایک نوشتہ اس مضمون کا دے دیں گے کہ اگر محمود احمد صاحب حسن نظامی کے مباہلہ میں فوت ہو گئے تو ثابت ہو گا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب میرزا غلام احمد صاحب کاذب تھے اور ان کا مسیح موعود و مہدی ہونے کا دعوی باطل تھا اور تمام جماعت اس عقیدہ سے توبہ کرلے گی۔

یہی میرا منشاء تھا کہ اس دردسری سے کچھ نتیجہ تو ظاہر ہو۔ زبانی باتوں میں تاویل کی تو ان کو خوب مہارت ہے تحریر ہوگئی تو پھر کچھ گنجائش نہ رہے گی۔ میرزا محمود احمد صاحب نے اپنا اعلان گیارہ صفحوں میں شائع کیا ہے جسکا جواب ۱۴ جنوری کے اخبار، خطیب، میں میں نے بھی شائع کرا دیا ہے اس کا خلاصہ آپ کے اخبار میں بھیجتا ہوں۔

گیارہ صفحہ کی طول کلامی میں انہوں نے انہی شرطوں کو دہرایا ہے جو پہلے لکھ چکے تھے جن کو میں نے پہلے ہی قبول کرلیا تھا۔ البتہ چند شرائط میں ترمیم چاہی تھی۔ اسی ترمیم کو میرزا صاحب نہیں مانتے اور اپنی ضد پر قائم رہنا چاہتے ہیں۔ جن شرائط میں میں نے ترمیم چاہی تھی وہ یہ تھیں:

۱۔ ہر فریق تیسرے شخص کے پاس پانچ پانچ ہزار روپیہ جمع کر دے تا کہ کوئی فریق مباہلہ سے گریز کرے تو وہ روپیہ اس کو مل جائیں۔ میں کہتا ہوں کہ یہ جوئے کی سی بازی ہے لہذا مجھے منظور نہیں۔ میں صرف ایک تحریر دے دوں گا کہ اگر میں نے گریز کی تو میرزا صاحب کا ہرجانہ ادا کروں گا اور میرزا (محمود) صاحب سے اس کے عوض کوئی تحریر نہ لوں گا۔

۲۔ مرزا (محمود) صاحب کہتے ہیں ایک ہزار آدمی ہر فریق مباہلہ میں اپنے ساتھ لائے۔ میں کہتا ہوں یہ فضول خرچی اور اسراف ہے۔ رسول خدا ﷺ کی سنت تو یہ ہے کہ ہر فریق اپنے اپنے بال بچوں کو لیکر مقام مباہلہ پر آجائے۔ چنانچہ میں دہلی سے اپنے عیال کو لے کر لاہور آجاؤنگا آپ قادیان سے اپنے اہل و اطفال سمیت آجایئے۔

اس دوسرے اعلان میں مرزا (محمود) صاحب نے میری ترمیمیں قبول نہیں کیں ان کو انہی دونوں پر اصرار ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہل حدیث نے ان شرطوں کو دیکھ کر اپنے اخبار میں لکھا تھا کہ یہ تو مرزا محمود احمد صاحب نے ایسی قید لگائی ہے جو ان کے والد نے کبھی نہ لگائی تھی۔ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی سے امرتسر میں ان کا مباہلہ ہوا تھا، تو مرنے والے مرزا صاحب نے نہ پانچہزار روپئے جمع کرائے تھے، نہ ہزار آدمی بلائے تھے۔ یہ شرطیں تو غالبًا اس واسطے ہیں کہ ان کی تعمیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کی جائے گی نہ مباہلہ ہوگا۔

میں نے بھی مولانا کی رائے سے اتفاق کیا ہے اور اپنے جواب میں لکھ دیا ہے کہ آپ کی یہ دونوں شرطیں قابل ترمیم ہیں۔ آپ کو سنت رسول اللہ ﷺ کے موافق مباہلہ کرنا چاہیے۔ آنحضرت ﷺ نے پانچ ہزار روپئے اور گنتی کے ہزار آدمیوں کی قید نہ لگائی تھی۔ نہ آپ کے والد صاحب نے کبھی یہ شرطیں لگائیں۔ کم از کم اپنے والد کی سنت کو تو ترک نہ کیجئے۔ امید ہے کہ جناب میرزا محمود احمد صاحب ان شرائط کی ترمیم بھی اسی طرح قبول کرلیں گے جس طرح انہوں نے اپنے والد صاحب کے کاذب ہونے کی شرط کو لکھ کر دے دینے کا اقرار کرلیا ہے اور مباہلہ سے گریز نہ فرمائیں گے کیونکہ اب یہ بات بہت مشہور ہو چکی ہے اگر وہ مقابلہ سے ہٹ گئے تو ان کی فرضی امامت کو بہت صدمہ پہنچ جائے گا۔

جوان اور روپیہ والی عورت رشوت میں:

لکھنؤ سے ایک دولت مند بیگم کا خط میرے نام آیا ہے کہ قادیانیوں کے خلاف خرچ کرنے کے لئے چھ سو روپیہ روانہ کرتی ہوں اور پچاس روپیہ ماہوار دوامی خرچ کے واسطے مقرر کئے جاتے ہیں اور میں ۲۵ برس کی دولت مند بیوہ ہوں، مجھے کسی فاضل سے نکاح کی بھی خواہش ہے۔

میں نے جواب لکھ دیا کہ نہ مجھے آپ کے روپئے درکار ہیں، نہ نکاح کی ضرورت ہے۔ شریف بیگمات کو ایسی ناجائز ترغیب کے واسطے خط لکھنے مناسب نہیں۔

اس کے جواب میں ان بیگم صاحبہ کا خط آیا کہ میرا پہلا خط واپس کردو میں خط واپس کرنے کو تھا کہ لکھنؤ سے میرے احباب نے اطلاع دی کہ یہاں قادیانیوں نے کوئی فرضی چال آپ کے خلاف چلی ہے یہ اطلاع دیکھ کر میں نے خط روک لیا اور تحقیقات شروع کردی

اگر واقعی یہ خطوط لکھنؤ کی قادیانی جماعت کے ہیں تو کیسے افسوس کا مقام ہے میں نے چھ سو روپیہ یک مشت اور پچاس روئے ماہوار سے انکار محض اس وجہ سے کیا تھا کہ قادیانیوں سے مباہلہ کرنے میں مجھے کسی سے چندہ لینے کی ضرورت نہ تھی اور بیگم صاحبہ کو نصیحت اس واسطے کی تھی کہ میں ہندوستان کی شریف مستورات کی ان حرکتوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملک کی ذلت سمجھتا ہوں مگر کیا خبر تھی کہ ملک کی عزت تباہ کرنے اور قوم کی مستورات کو بدنام کرنے کی یہ فرضی کوشش کی گئی ہے۔ لکھنؤ کی تحقیقات ہونے کے بعد تمام خط وکتابت شائع کر دی جائے گی اور عدالت تک معاملہ جائے گا (میں اس کی تائید نہیں کرتا۔ اڈیٹر اہل حدیث)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۱۸ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۲ ص ۳-۴)

(لاہوریوں کے پیغام صلح میں مرزا محمود اور خواجہ حسن نظامی کے درمیان ہونے والی کاروائیوں پر تبصرہ کرتے ہوئے بایں الفاظ ایک مضمون شائع ہوا۔

خواجہ حسن نظامی اور میاں صاحب

مباہلہ کی کھیل جو میاں صاحب اور خواجہ حسن نظامی کے درمیان شروع ہوئی تھی اب انجام تک پہنچتی ہوئی نظر نہیں آتی خواجہ حسن نظامی نے جیسا کہ ان کی اپنی مراسلت مندرجہ پیغام صلح ۲ جنوری ۱۹۱۷ء سے ظاہر ہے یہ اعلان کیا کہ انہوں نے میاں صاحب کی تیرہ کی تیرہ شرطیں قبول کر لی ہیں اور اس کے ساتھ صرف ایک شرط کا اضافہ کیا کہ فریقین کی جماعتوں کے سرگروہ یہ لکھ دیں کہ خواجہ حسن نظامی اور میاں صاحب میں سے جو بھی مر گیا اس مرنے والے کی جماعت اپنے عقاید کو چھوڑ کر دوسرے فریق کے پہلوان کی بیعت کر لے گی اس کے جواب میں پہلے تو قادیان سے یہ لکھا گیا کہ خواجہ حسن نظامی نے براہ راست میاں صاحب کے پاس منظوری شرائط کی کوئی تحریر نہیں بھیجی اور یوں ہی غلط طور پر اخباروں میں اعلان کر دیا ہے پھر جب خواجہ صاحب کی طرف سے ایک مفصل مضمون ان منظوری شرائط کے متعلق اخبار خطیب میں چھپ کر میاں صاحب کو پہنچ گیا جس میں بالتصریح یہ بتا دیا تھا کہ میاں صاحب بے شک ہزار چھوڑ جتنے آدمی چاہیں ساتھ لائیں لیکن میں صرف اہل وعیال کو لے کر لاہور آ جاؤں گا تو اس پر اب اخباروں میں یہ اعلان کیا جا رہا ہے کہ خواجہ حسن نظامی نے اس ایک شرط کو، جو باقی تمام شرائط کی گویا قائم مقام ہے، نہ مان کر گویا تیرہ کی تیرہ شرطوں کو رد کر دیا ہے۔ اور یہ غلط لکھا ہے کہ میں نے تیرہ کی تیرہ شرطوں کو قبول کر لیا۔ یہ سب اعلانات ابھی تک میاں صاحب کی طرف سے اس موضوع پر عنقریب کوئی مضمون شائع ہونے کی امید دلائی گئی ہے۔ ہمیں تو اس سے مطلب نہیں کہ شرائط وغیرہ کے اس ردّ وقبول میں یہ بتائیں کہ کون فریق غلطی پر ہے اور راہ فرار اختیار کر رہا ہے اور اس معقول کھیل کے میدان میں خم ٹھونک کر کھڑا ہو گیا ہے۔ یہ میاں صاحب جانیں اور خواجہ حسن نظامی۔ وہ ایک دوسرے کو مفرور قرار دے کر تعاقب کے درپے ہوں، یا یوں ہی اپنا چھٹکارا سمجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اپنی جیت قرار دیں، ان کو اختیار ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اگر خواجہ حسن نظامی اس ایک ہزار آدمی کے لانے اور پانچ ہزار روپیہ بطور امانت رکھوانے کی شرائط کو بھی قبول کر لیں، تو کیا اس صورت میں میاں صاحب خواجہ صاحب کی پیش کردہ شرط کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ اور آیا وہ اپنے مریدین سے لکھوا دیں گے کہ اگر ایک سال کے اندر اندر میاں صاحب فوت ہو گئے تو ہم مرزا غلام احمد صاحب کو ان کے دعاوی میں نعوذ باللہ جھوٹے سمجھیں گے اور خواجہ حسن نظامی کے ہاتھ پر بیعت کر لیں گے۔ اگر ایسا ہے تو مرزا صاحب پر ان کے ایمان کی حقیقت معلوم ہوگئی اور پتہ لگ گیا کہ انہیں دراصل تو مرزا صاحب پر کوئی ایمان نہیں کوئی سچا عقیدہ ان کا جو دلائل بینہ پر مبنی ہو اس بارہ میں نہیں۔ صرف میاں صاحب کی موت و حیات سے ان کا عقیدہ وابستہ ہے۔ اگر میاں صاحب زندہ رہیں تو مرزا صاحب سچے اور اگر مر گئے تو مرزا صاحب نعوذ باللہ جھوٹے۔ فانا للہ و انا الیہ راجعون۔ ایسے ایمان سے تو نہ ہونا ہی بہتر تھا کہ وہ مرزا صاحب کو مانتے ہی نہ، بہ نسبت اس کے کہ کسی شخص کی زندگی موت پر آپ کے صدق و کذب کا انہوں نے مدار رکھا۔ میاں صاحب کو اگر خواجہ صاحب کی اس شرط کو ماننے سے انکار ہوتا تو جہاں ان کے مریدین نے اخباروں میں خواجہ حسن نظامی کی صرف ایک شرط نہ ماننے پر تیرہ کی تیرہ شرطوں کے نہ ماننے کا اعلان کیا تھا، خود اپنی طرف سے بھی اس شرط کی عدم قبولیت اور وجہ عدم قبولیت کا اعلان کرتے لیکن معلوم ہوتا ہے ایسا نہیں اور وہ خواجہ صاحب کی اس شرط کو ماننے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ خواجہ صاحب ان کی تیرہ کی تیرہ شرطوں کو مان لیں، جو ان کی حقیقت ایمان کو ظاہر کرتا ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۱۳ جنوری ۱۹۱۸ء ص ۲)

اس سے اگلے شمارے میں لاہوری پارٹی نے درج ذیل مضمون شائع کیا:

وہ لکھ دیں گے کہ مرزا قادیانی کاذب تھے

یہ عنوان ہے اس مضمون کا جو آج کسی دوسری جگہ خواجہ حسن نظامی کی طرف سے شائع کیا جاتا ہے۔ یہ عنوان اور اس کے چند ابتدائی فقرات خاص طور پر قابل غور ہیں۔ میاں (محمود احمد) صاحب نے جیسا کہ امید تھی اس بات کو مان لیا کہ اگر وہ ایک سال کے اندر مر گئے تو ثابت ہو جائے گا کہ حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ کاذب تھے اور آپ کے تمام دعاوی نعوذ باللہ باطل۔ وہ لکھتے ہیں:

> اس امر میں شک کیا ہے کہ اگر مسیح موعود کے دعوے پر مباہلہ ہو اور اثر مباہلہ کا ہمارے خلاف ظاہر ہو، تو پھر مرزا صاحب کا دعویٰ خود بخود باطل ہو جاتا ہے۔

ہاں اتنی زیادتی میاں (محمود احمد) صاحب نے کی ہے کہ یہ مباہلہ کا اثر ان تمام ہزار آدمیوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑ نا چاہیے جو مباہلہ میں شریک ہوں۔لیکن ہم نہیں جانتے کہ میاں (محمود احمد) صاحب کو یہ کیوں کر معلوم ہو گیا کہ ایک سال کے اندر وہ یا ان کے ہمراہی ہزار آدمی جو شریک مباہلہ ہوں کسی مصیبت میں مبتلا نہیں ہوں گے۔شائد ان کا خیال ہو کہ ہزار آدمیوں کا ان کے تجویز کردہ عذاب ذلت و رسوائی یا کوڑھ...مرگی فالج وغیرہا میں مبتلا ہونا مشکل ہے۔لیکن کیا خواجہ حسن نظامی کے ہزار آدمیوں کے متعلق بھی یہی قیاس نہیں ہوسکتا۔پھر اگر دونوں میں سے کسی کے بھی ہمراہیوں میں سے جو شریک مباہلہ ہوں، ایک سال کے اندر سب کے سب پر کوئی عذاب نہ آئے، تو اس سے آیا دونوں کی صداقت ثابت ہوگی یا کذب۔

میاں (محمود احمد) صاحب فرماتے ہیں کہ:

جب قرآن کریم اس معیار کو پیش کرتا ہے تو اس پر پورا نہ اتر نا واقعی کذب دعوی کی دلیل ہے،

مگر کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ قرآن کریم کی کس آیت میں ہر ایک غیر ما مور کو یہ اجازت دی گئی ہے کہ وہ دوسروں سے مباہلہ کیا کرے۔اور اپنی حیاتی، اپنے ہمراہیوں کی زندگی و موت پر اسلام یا مسیح موعود کی صداقت و کذب کا دار ومدار رکھے۔کہاں یہ لکھا ہے کہ اگر میاں محمود کسی سے مباہلہ کے ایک سال کے اندر مر جائے تو اسلام نعوذ باللہ جھوٹا یا مسیح موعود کا دعوی باطل، اگر یہ نہیں اور ہر گز قرآن نے اس کی اجازت نہیں دی اور نہ ہی میاں صاحب کوئی مامور ہیں کہ انہیں خاص طور اللہ تعالی کی طرف سے اذن ہوا ہو، تو وہ خدا کے لئے غور کریں اور خدا کا خوف کر کے دیکھیں کہ کہیں وہ اندھیری کوٹھڑی کے اندر تو ٹامک ٹوئیاں نہیں مار رہے۔پھر وہ دیکھیں اور خواجہ حسن نظامی کے ان الفاظ کو پڑھیں کہ، وہ لکھ دیں گے کہ مرزا قادیانی کاذب تھے۔، کیا یہ الفاظ ان کی غیرت ایمانی کو اپیل نہیں کرتے اور کیا وہ برداشت کر سکتے ہیں کہ اس قسم کے الفاظ ان کی طرف منسوب ہوں حیف اس ایمان پر جو اس قسم کی متزلزل بنیادوں پر قائم ہو

(پیغام صلح ۲۰ جنوری ۱۹۱۸ء ص ۳)

پیغام صلح میں اس کاروائی سے متعلق ذیل کا مضمون بھی شائع ہوا:

خواجہ حسن نظامی کا اصرار سنت رسول اللہ پر

اپنے اس مضمون میں خواجہ حسن نظامی نے اسپر بھی زور دیا ہے کہ پانچ ہزار روپیہ بطور امانت رکھوانے اور ہزار آدمیوں کے ساتھ آنے کا جو اصرار ہے، تو یہ دونوں شرائط سنت رسول اللہ ﷺ کے مطابق نہیں بلکہ خود حضرت مرزا صاحب بھی جب عبدالحق غزنوی کے بالمقابل میدان مباہلہ میں آئے تو آپ نے اس قسم کی کوئی شرط تجویز نہیں کی پھر میاں (محمود احمد) صاحب کیوں اب سنت رسول ﷺ اور حضرت مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی سنت کو پس پشت پھینک رہے ہیں۔ بظاہر یہ بات حق بجانب معلوم ہوتی ہے۔ خواجہ حسن نظامی بمعہ عیال واطفال میدان مباہلہ میں آنے پر رضا مند ہیں اور یہ بھی لکھ دینے کو تیار کہ اگر میں لاہور نہ آیا تو میاں (محمود احمد) صاحب کو ان کا تمام ہرجانہ وغیرہ ادا کردوں گا لیکن میاں صاحب اسے مانیں تو کیوں، ان کی تو عادت میں یہ داخل ہو گیا ہے کہ ایک کھیل شروع کر کے پھر ایسی ایسی شرائط اپنی طرف سے شروع کر دیتے ہیں جو میدان میں اترنے کے لئے ایک کافی روک بن جائیں۔ تین سال سے وہ اس قسم کے کھیل کھیل رہے ہیں۔ پہلے ہمارے ساتھ دعویٰ نبوت پر مباحثہ کی ٹھانی اور شرائط ہی طے کرنے میں سب کچھ غت ربود کر دیا۔ پھر دوسرے سال اسمہ احمد پر کل دنیا کے عالموں اور فاضلوں کو بحث کا انہوں نے چیلنج دیا۔ جب ہماری طرف سے آمادگی ظاہر ہوئی، تو بس میاں (محمود احمد) صاحب نے وہی ناقابل قبول شرائط کا اڑنگا ڈال دیا۔ تیسری دفعہ شملہ پر بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی، اس پر حضرت امروہی سینہ سپر ہوئے تو پھر وہی ٹال مٹول شروع ہو گئے۔ میں نہیں کرونگا، ان سے نہیں کروں گا، میرا خطاب ان سے نہیں۔ کیوں نہیں؟ جب تفسیر نویسی میں قرب الٰہی کو آزمانا ہے تو خواہ کوئی ہو۔ مخالف جب ہے تو اس سے آزمانا ضروری ، لیکن نہیں انہوں نے نہ ماننا تھا، نہ مانا۔ اب اس سال یہ مباہلہ کی کھیل کا اہتمام ہوا جس کے لئے وہ ہمیشہ سے متمنی رہا کرتے تھے۔ لیکن کیا کہنے ہیں میاں (محمود احمد) صاحب کے کہ اسے بھی ٹالنے کی صورت نکال ہی لی۔ خواہ وہ کیسی ہی بیجا اور ناموزوں کیوں نہ ہو۔ ہمیں جہاں تک اصل مباہلہ کا سوال ہے یہ نہیں کہ کوئی خواجہ حسن نظامی سے سروکار رہے، بلکہ اس میں ان کے بھی ہم ویسے ہی مخالف ہیں۔ ایک لغو کھیل ہے جو انہوں نے شروع کیا۔ اور میاں (محمود احمد) صاحب کی ایجاد کردہ بدعت کو عملاً رائج کرنا چاہا۔ لیکن خدا نے چاہا تو انشاء اللہ میاں (محمود احمد) صاحب اسے رائج نہیں ہونے دیں گے۔ اس لئے جہاں تک شرائط کا معاملہ ہے میاں صاحب نے سوائے اس کے کہا جائے کہ علانیہ گریز کی راہ اختیار کی ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۲۰ جنوری ۱۹۱۸ء ص ۳۔۴)

ایک مضمون بالفاظ ذیل شائع ہوا:

خواجہ حسن نظامی اور میاں صاحب

میاں (محمود احمد) صاحب کے پانچ ہزار روپے اور ہزار آدمی ہونے کی شرط پر اصرار کو دیکھ کر خواجہ حسن نظامی نے اب ایک اور تجویز کی ہے۔ اب انہوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ قادیان (جہاں مباہلہ ہونے کی صورت میں میاں (محمود احمد) صاحب کو اپنی مذکورہ بالا دو شرائط پر اصرار نہیں) جانے کو تیار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس لئے نہیں کہ میاں (محمود) صاحب کی رعایت سے کوئی فائدہ اٹھاسکیں، بلکہ وہاں اپنے ساتھ ہزار ہی آدمیوں کو لے کر آئیں گے اور پانچ ہزار روپیہ بھی پیشتر سے بطور امانت رکھوا دیں گے، مگر شرط یہ ہے کہ میاں (محمود احمد) صاحب جن کا دعوی ہے کہ وہ پانچ لاکھ جماعت کے امام ہیں، اپنے صرف بیس ہزار مریدین کے نام اور پتے لکھ کر ایک کمیٹی کے (جس کے ممبروں کے نام بھی خواجہ حسن نظامی نے تجویز کر دیئے ہیں اور حضرۃ امیر (مولوی محمد علی لاہوری) کو اس کا صدر تجویز کیا ہے) سپرد کر دے جس کی تصدیق کے بعد قادیان میں جا کر مباہلہ ہوگا۔ یہ بھی تجویز کی ہے کہ جس جس شہر کے آدمیوں کی فہرست ہو وہاں کسی معتبر شخص کی تصدیق بھی ہو اور دستخط کنندگان کی طرف سے اوپر لکھا ہوا ہو کہ اگر میاں صاحب، خواجہ حسن نظامی کے بالمقابل ایک سال کے اندر مر گئے، تو ہم مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) کاذب سمجھیں گے۔ خواجہ حسن نظامی کا دعوی ہے کہ میاں صاحب یہ بیس ہزار مریدین کی فہرست کبھی نہیں دے سکتے کیونکہ خواجہ صاحب کے نزدیک کل ہندوستان میں احمدیوں کی تعداد ۱۸ ہزار سے زیادہ نہیں۔ معلوم نہیں خواجہ صاحب کو ایسے کون سے یقینی وجوہ ہاتھ آ گئے ہیں کہ انہوں نے چار پانچ لاکھ کی جماعت کو ۱۸۔ ہزار کی جماعت کہہ دیا۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ میاں صاحب کا یہ دعوی کہ وہ چار پانچ لاکھ کے امام ہیں، قطعاً بے بنیاد ہے۔ اور اس لئے چار پانچ لاکھ تو ایک طرف پچیس ہزار اور اس سے اتر کر بیس ہزار اور اس سے بھی اتر کر پندرہ ہزار مریدین کی فہرست کا ہم بھی اس سے پیشتر مطالبہ کر چکے ہیں جو باوجود اس کوشش کے جو انہوں نے اپنے مریدین کی فہرستیں بنوانے پر صرف کی، اور محض اسی ایک کام کے لئے کئی ہزار روپیہ بھی خرچ کیا، آج تک شائع کرنے کی جرأت نہیں کر سکے۔ ممکن ہے کہ اب خواجہ حسن نظامی کے مطالبہ کے جواب میں ہماری بھی دیرینہ آرزو پوری ہو جائے گی۔ گو اس کو جہاں تک ہمارا معاملہ ہے ان کے مباہلہ سے کوئی تعلق نہ ہوگا۔ بلکہ ہم تو صرف یہی دیکھیں گے کہ میاں (محمود احمد) صاحب کا یہ دعوی کہ وہ چار پانچ لاکھ کی جماعت کے امام ہیں، یا یہ کہ ۹۵ فی صدی جماعت میں سے ان کے ہاتھ پر بیعت کر چکے ہیں۔ یا ان کا یہ بیان کہ اس حصہ جماعت کی تعداد جنہوں نے ان کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی، کل دو فیصدی ہے کہاں تک صحیح ہے۔ یا کون سی بات ان میں سے سچی ہے اور کون سی جھوٹی۔ یہ بھی اسی سے معلوم ہو جائے گا کہ میاں (محمود احمد) صاحب کا الہام لیمزقنّھم کس پر پورا ہوا۔ جس کے مطابق ان کا دعوی ہے کہ ابتداء میں ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی تعداد تھوڑی تھی اور ہم زیادہ تھے، مگر بعد میں اس الہام کے ماتحت ہم میں سے لوگ نکل نکل کر ان کی طرف چلے گئے جس سے وہ زیادہ ہو گئے اور ہم تھوڑے رہ گئے۔ اگرچہ واقعات کچھ بھی کیوں نہ ہوں، اور اس کے خلاف خود انہی کی حاضری میں اس دعوی کے بعد پہلے کی طرح دو فیصدی ہی ہمیں کہا گیا ہو، لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بھی میاں (محمود) صاحب کا یہ بیان ہے جس کی صداقت کو ہم انہی سے پرکھوانا چاہتے ہیں۔ امید ہے کہ خواجہ حسن نظامی کے مطالبہ کا جواب دیتے ہوئے جس سے ہمیں مطلب نہیں اور نہ ہی حضرت امیر کو ان لغو کھیلوں سے کوئی سروکار رہے، ہماری اس الجھن کو بھی رفع کریں گے اور اپنی جماعت کی صحیح تعداد کا پتہ دیں گے جس سے آئندہ کے لئے یہ مشکل بھی رفع ہو جائے گی جو آئے دن پیش آتی رہتی ہے کہ ہم جماعت احمدیہ کے قائم مقام ہیں یا نہیں۔ کیونکہ میاں (محمود احمد) صاحب اور ان کے مریدین آئے دن یہ اعلان کرتے پھرتے ہیں کہ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام، جماعت احمدیہ کے کسی بھی حصہ کی قائم مقام نہیں۔ کیا میاں (محمود احمد) صاحب اس کا جواب دیں گے (پیغام صلح ۶ فروری ۱۹۱۸ء ص ۳)

اس کاروائی سے متعلق ایک مضمون بالفاظ ذیل شائع ہوا:

اگر میاں (محمود) صاحب بیس ہزار مریدین کی فہرست نہ دے سکیں:

دوسری صورت خواجہ حسن نظامی نے پیش کی ہے وہ یہ ہے کہ اگر میاں (محمود) صاحب بیس ہزار مریدین کی فہرست نہ دے سکیں اور یہ اعلان کر دیں کہ وہ ایسا کرنے سے قاصر ہیں، تو پھر خواجہ صاحب انہیں دہلی میں دعوت دیں گے۔ اور ان کے اور ان کے اہل وعیال کا اول درجے کا کرایہ بھی ادا کریں گے۔ اور ان کے ساتھ ۱۲۔ آدمیوں کا خرچ بھی اٹھائیں گے۔ دہلی میں میاں (محمود) صاحب کی حفاظت وغیرہ کا ذمہ خواجہ صاحب پر ہوگا، اور وہی ان کی ضروریات کے متکفل ہوں گے جس کے لئے پانچ سو روپیہ کی رقم بھی انہوں نے کسی دوسرے شخص کے پاس جمع کرادی ہے جس کی تصدیق ان سب شرائط کے ساتھ میاں صاحب کو بھیج دی ہے۔ دیکھئے اب میاں صاحب اس کا جواب کیا دیتے ہیں۔

(پیغام صلح ۶ فروری ۱۹۱۸ء ص ۳)

اس کاروائی سے متعلق ایک مضمون بایں الفاظ شائع ہوا:

میاں صاحب اور خواجہ حسن نظامی

۲۳ فروری ۱۹۱۸ء کے الفضل میں میاں صاحب کا ایک طویل مضمون خواجہ حسن نظامی کے جواب میں شائع ہوا ہے جس میں خواجہ حسن نظامی کے اس ادعا کے کہ سرکاری مردم شماری سے ثابت ہے کہ احمدیوں کی تعداد اٹھارہ ہزار ہے، اور جواب میں بھی سرکاری مردم شماری سے ہی یہ ثابت کرتے ہوئے کہ یہ تعداد صحیح نہیں، میاں (محمود) صاحب نے اس پر بڑی لمبی چوڑی بحث کی ہے کہ خواجہ حسن نظامی کا بیس ہزار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیوں کے دستخطوں کا مطالبہ صحیح نہیں، کیونکہ اس کے معنی یہ ہیں پہلے ساڑھے پانچ لاکھ احمدیوں کی مردم شماری کی جائے جو ناممکن امر ہے۔ نیز مسلمانوں کی اس تعلیمی حالت کے بالمقابل کہ ان کے فی دو ہزار میں سے بہتر آدمی لکھے پڑھے ہیں جیسا کہ ماہران تعلیم کے بیان سے ثابت ہے، بیس ہزار احمدیوں کے دستخطوں کا مطالبہ صحیح نہیں کیونکہ اس صورت میں صرف ہندوستان میں احمدیوں کی کل تعداد سات لاکھ ہونی چاہیے، حالانکہ ہندوستان میں اس سے قریباً نصف احمدی ہیں۔

لیکن ہمیں یہ ابھی تک سمجھ نہیں آیا کہ میاں (محمود احمد) صاحب کو اس دردسری کی ضرورت کیوں پیش آئی جس کے لئے انہوں نے ہندوستان کے مسلمانوں کی پہلے تعلیمی حالت کا جائزہ لیا اور سرسٹیلے ریڈ کی ۱۹۱۷ء کی نیو ایر بک کو خاص اسی مطلب کے لئے مطالعہ کرنے کی تکلیف اٹھائی۔ ممکن ہے خواجہ حسن نظامی کا یہی مطلب ہو جو میاں (محمود احمد) صاحب نے سمجھا کہ بیس ہزار احمدیوں کے دستخطوں سے ان کی مراد بیس ہزار پڑھے لکھے احمدی ہیں، لیکن ان کے الفاظ سے کم ازکم یہ پتہ نہیں چلتا بلکہ وہاں تو دستخطوں کے ساتھ جس شہر کے احمدیوں کی فہرست ہو، وہاں کے کسی معتبر شخص کی شہادت کی بھی شرط انہوں نے لگائی ہے۔ تو کیا اگر کوئی ان پڑھ احمدی دستخط کی بجائے اپنا انگوٹھا لگا دے تو اس کی توثیق کے لئے وہاں کے معتبر شخص کی شہادت کافی نہ ہوگی۔ دیکھنا تو یہ تھا کہ میاں ساحب کے آیا کل بیس ہزار مرید بھی ہیں یا نہیں، سو اس کے لئے پڑھے ہوئے اور ان پڑھ کی بحث فضول ہے جو شخص اپنے آپ کو ان کا مرید بتاتا ہے وہ اس شمار میں آسکتا ہے اور اس کا انگوٹھا ہی دستخطوں کے قائم مقام ہے لیکن پھر اس تمام دردسری اور سرکاری رپورٹوں وغیرہ کے حوالجات سے تعلیم یافتہ احمدیوں کی اوسط نکالنے کے بعد آخر میں آکر یہ بھی کہہ دیا ہے کہ بیس ہزار تعلیم یافتہ احمدیوں کے دستخط میاں صاحب کرا دیں گے کیونکہ احمدی ہندوستان میں نسبتاً زیادہ تعلیم یافتہ یں۔ اور اس کے ساتھ یہ شرط لگائی ہے کہ بالمقابل خواجہ حسن نظامی بھی اپنے بیس ہزار مریدوں کے دستخط کرا کر دے۔ مگر پہلے ہی میاں صاحب نے ایسا کیوں نہ کہہ دیا کہ ...اتنے صفحات ہندوستانی مسلمانوں اور احمدیوں کی تعلیمی حالت پر بحث کرنے اور اوسطیں نکالتے ہی صرف کر دیئے آخران اوسطوں کو خود تو تسلیم نہ کیا پھر کیوں پہلے ہی اصل مطلب کی بات نہ کہدی اور بے فائدہ اس قدر صفحات ضائع کئے۔ اس کا جواب ہم نہیں دے سکتے البتہ اتنا کہہ سکتے ہیں کہ آخر اپنی واقفیت اور فضائل علمی کے اظہار کا بھی تو کوئی زریعہ ہونا چاہیے کیا ہوا اگر خواجہ حسن نظامی کے تاوان کو جوئے بازی کہہ دینے سے میاں صاحب میسر (جوئے) کے لفظ کے اشتقاق اور معانی کی بحث میں اپنے سرکاری گزٹ کے ایک دو صفحات پر کئے یا ہندوستان کی تعلیمی رپورٹوں کے حوالوں سے اپنی واقفیت کا اظہار کیا۔ آخر خلیفہ ہی ہیں کچھ تو ان میں اور دوسرے مضمون نویسوں میں امتیاز بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا چاہیے۔............

(ہمارے بارے میں میاں صاحب کا کہنا) ہے کہ: دو ہزار سے زیادہ یہ لوگ نہیں ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ ہی کل جماعت کی تعداد وہ پانچ لاکھ بتاتے ہیں ۴ لاکھ ہندوستان میں اور ایک لاکھ باہر۔ اس لحاظ سے اگر ہم میاں (محمود احمد) صاحب کے پہلے اقوال کو ان کے موجودہ بیان کے ساتھ منطق کر کے دیکھیں، تو ہم حیرت زدہ ہو کر رہ جاتے ہیں۔ کجا ان کا ہمارے متعلق یہ اعلان کہ ان کی تعداد کل دو فیصدی ہے جس کو اگر چار لاکھ کی تعداد سے شمار کیا جائے تو ہماری کل تعداد آٹھ ہزار اور اگر جماعت کی کل تعداد پانچ لاکھ قرار دی جائے، تو اس حساب سے دس ہزار بنتی ہے۔ لیکن میاں (محمود) صاحب فرماتے ہیں کہ نہیں، دو ہزار سے زیادہ یہ لوگ نہیں ہیں۔، اس لئے ہم ان کی بتائی ہوئی دو فیصدی اوسط کو اس دو ہزار کے مقابل رکھ کر دیکھتے ہیں تو جماعت کی کل تعداد ایک لاکھ سے زیادہ نہیں بنتی۔ مگر وہ فرماتے ہیں کہ کل جماعت پانچ لاکھ ہے۔ اور یہی صحیح بھی ہے۔ اس لئے اب یہ فیصلہ کرنا ان کے ذمہ ہے کہ دو فیصدی اوسط کے لحاظ سے ہم کیونکر دو ہزار بنتے ہیں اور اس سے زیادہ نہیں۔ بہتر ہو کہ میاں (محمود) صاحب خود ہی بتا دیں کہ پہلے اور پچھلے متضاد بیانات میں سے کون سا بیان سچا اور کون سا جھوٹا ہے۔ اگر ہم دو فیصدی ہیں تو پانچ لاکھ جماعت میں ہماری تعداد دس ہزار سے کم نہیں، اور اگر میاں صاحب کے موجودہ فرمان کے مطابق ہماری کل تعداد دو ہزار ہے اور اس سے زیادہ نہیں، تو دو فیصدی اوسط کے لحاظ سے جماعت کی کل تعداد ایک لاکھ سے زیادہ نہیں ہو سکتی جو سراسر غلط ہے۔ اس لئے بہتر ہو کہ میاں (محمود احمد) صاحب ہی اس کا فیصلہ فرماویں ان کے کس بیان کو سچا جانا جائے۔

یہ ہم اس لئے بھی کہتے ہیں اور زیادہ تر اسی وجہ سے اس پر اسقدر زور دیتے ہیں کہ میاں صاحب کا الہام تھا لیمزقنھم ہم ان کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیں گے۔ یہ الہام جس وقت ہوا ہماری تعداد دو فیصدی انہی کے اخبار میں قرار دی گئی تھی۔ اور اس کے بعد انہوں نے بیان کیا کہ، جب بیعت ہوئی تھی اس وقت جماعت کا اکثر حصہ ان کے (ہمارے) ساتھ تھا۔، گویا میاں (محمود) صاحب کے نزدیک دو فیصدی تعداد ۹۸ فی صدی سے بہت زیادہ ہے جس پر جب بعد میں لیمزقنھم کا عمل جاری ہوا تو اسی حساب کے مطابق ہماری تعداد ۹۸ فی صدی (بحساب) تھوڑی ہوگئی اور ان کی دو فیصدی (زیادہ) بن گئی۔ اور بات بھی یہی ہے کیونکہ اس عرصہ میں ان میں سے نکل نکل کر بہت سے لوگ ہم سے آ ملے تھے۔ لیکن اگلے ہی سال ان کی موجودگی میں پھر ایک ریزولیشن پاس ہوا کہ یہ لوگ (یعنی ہم) جماعت احمدیہ کے قائم مقام نہیں کہلا سکتے کیونکہ ان کی تعداد بمشکل دو فیصدی بنتی ہے۔ گویا ان کے حساب کی رو سے اب ہم پھر زیادہ ہو گئے کیونکہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے دو فی صدی کو ہی زیادہ تعداد فرما چکے ہیں، لیکن وہ اس کو بھی نظر انداز کر کے ہمیں دو ہزار قرار دیتے ہیں۔ گویا انہی کی طرز حساب کے مطابق اب ہم دو فیصدی سے بھی بڑھ گئے۔ یہ معلوم نہیں کہ ان کے کس الہام کے ماتحت ہو رہا ہے لیمز قوھم تو پورا ہو چکا جب ان کے فرمان مطابق ہم دو فیصدی سے ۹۸ فی صد ہو گئے اور یوں ان کے حساب کی رو سے زیادہ سے تھوڑے رہ گئے۔ لیکن یہ بعد کے بیانات کے متعلق ہمیں آج تک معلوم نہیں ہوا کہ یہ کون سے الہام یا خلافت مآب کے کس قاعدہء حساب کے مطابق ہے

اس حساب کو ہمارے ناظرین عجیب وغریب قرار دیں گے لیکن ہم ایسا کہنے سے معذور ہیں کہ خلافت مآب آپ کی دیگر نوادرات وخصوصیات میں سے یہ بھی ایک ہے جو ضروری نہیں کہ ہماری محدود عقلوں میں آ سکے۔

آٹھ ہزار کی تعداد کیا ہوئی: اوپر ہم بتا چکے ہیں کہ میاں (محمود احمد) صاحب کے پہلے حساب کی رو سے ہم بوجہ دو فی صدی ہونے کے پانچ لاکھ کی جماعت میں سے دس ہزار بنتے ہیں، لیکن اب جو میاں صاحب فرماتے ہیں کہ: دو ہزار سے زیادہ یہ لوگ نہیں۔،،

تو طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ دس ہزار میں سے جو ایک سال کے عرصہ میں ہم دو ہزار رہ گئے، تو باقی آٹھ ہزار کی تعداد کیا ہوئی۔ آخر کب یہ آٹھ ہزار کی تعداد ہم سے علیحدہ ہو کر میاں صاحب کے ساتھ جا شامل ہوئی۔ کیا میاں (محمود) صاحب براہ مہربانی اور نہیں تو اس آٹھ ہزار کی فہرست شائع کرا دیں گے۔ یہ تو کوئی چنداں مشکل کام نہیں۔ ان کے ہاتھ پر بیعت کرنے والوں کی فہرستیں آئے دن چھپتی رہتی ہیں جن میں سچ کی تمیز کا خیال تو میاں صاحب کو آنا ہی کیوں ہے، بعض وقت جعلی نام لکھ دینے سے بھی دریغ نہیں کیا جاتا۔ کاش اس قسم کی ہی بنوا کر شائع کر دیں جس سے ان کے لمیز قھم کا کچھ... (اندازہ ہو سکے؟؟)

(پیغام صلح لاہور ۳ مارچ ۱۹۱۸ء ص ۳)

کٹک میں قادیانیوں کی خاطر

سید فیاض الدین احمد محلہ دریا پور پوسٹ سونگڑہ ضلع کٹک سے لکھتے ہیں:

کہنے کو اگرچہ کٹک پست ہے مگر مذہبی گرم جوشی کے اعتبار سے بالا دست ہے۔ کیا مجال کہ کوئی مذہبی امور میں کھڑ پیچ پیدا کر دے اور اہالیان کٹک تحمل و بردباری سے کام لیں دھواں بکھیر دیں تو سہی۔ بے چارہ قادیانی مذہب دور دراز ملکوں سے چلتا ہوا ارمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر یہاں آیا تھا کہ اس کی خوب آؤ بھگت ہو گی اور گنوار لوگ کان دبا کر اس کے حلقہ میں داخل ہو جائیں گے

کیا ذکر بیچارہ کا دم اب ناکوں آ گیا ہے۔ بھاگتے راہ نہیں ملتی کوئی دن جاتا ہے کہ وہ اس شعر کا مصداق بن جائے

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
تیرے کوچے سے ہم اے جان بہت بے آبرو نکلے

قادیانیوں کا قافیہ ایسا تنگ کر دیا گیا ہے کہ بے چارے مکان سے باہر تک نکل نہیں سکتے۔ اتفاقیہ راہ میں کسی سے مٹھ بھیڑ ہو بھی جائے تو نہ سلام، نہ علیک۔ باپ ہے تو بیٹے کی صورت دیکھ کر جل رہا ہے، بیٹا ہے تو باپ کی رؤیت سے گھنا رہا ہے۔ مسجدوں میں قدم دھرنا ایک قلم بند۔ دعوت میں شراکت دینا قطعا مسدود۔ وہ جو کہاوت ہے کہ موئے پر سو درے، تو وہ بھی یہاں واجب التعمیل ہو رہی ہے۔ میرزائیوں کی میت کا پوچھئے مت، شہر میں اگر کسی میت کی خبر پہنچ جاتی ہے، تو تمام قبرستانوں میں پہرہ بیٹھ جاتا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے کسی کے ہاتھ میں چھڑی۔ میت کی مٹی پلید ہو رہی ہے کہ کھوجتے تابوت نہیں ملتی۔ بیل داروں کو طلب ہوتی ہے تو وہ ٹکا سا جواب دے دیتے ہیں۔

بانس اور لکڑی کی بالکل عنقائیت ہو جاتی ہے۔ دفن کے واسطے جگہ تلاش کرتے کرتے پھول کا زمانہ بھی گذر جاتا ہے۔ ہر صورت سے ناامید ہو کر جب یہ ٹھان بیٹھتے ہیں کہ چلو چپکے سے مکان ہی کے اندر قبر کھود کر گاڑ دیں، تو ہاتف غیبی افسران میونسپلٹی کو آگاہ کر دیتے ہیں اور وہ غڑاپ سے آ موجود ہو کر خرمن امید پر کڑکتی بجلی گرا دیتے ہیں، وغیرہ۔ میت کی حالت ناگفتہ بہ ہے (یہ سب کانٹے مرزا صاحب کے اپنے بوئے ہوئے ہیں جن کا حکم اب بھی جاری ہے کہ کسی غیر مرزائی کا چاہے باپ بھی ہو، جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)۔ یہ کچھ تو قادیانیوں کی عزت و توقیر، مگر واہ رے ان کی مضبوطی کہ ذرہ بھی عبرت نہیں پکڑتے، بلکہ بوڑھیوں کی طرح الٹا پانی پی پی کر کوستے رہتے ہیں۔ مگر کیا قادیانی، کیا ان کا کوسنا۔ بانی مذہب نے بھی اس فن میں بہت کچھ مشق بہم پہنچایا تھا مگر نتیجہ دیکھو تو خاک۔ شیر پنجاب بفضلہ تعالیٰ اب تک غرا رہا ہے، مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گالیوں اور کوسنوں کے وار کرنے والے مدت سے زیر زمین ہو چکے ہیں۔

اصل میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ملک کٹک میں قادیانیوں کی تعداد انگلیوں میں گننے کے قابل ہے۔ شقاوت جن کے سر پر سوار ہو جاتی ہے، وہ قادیانی ہونے کی حیثیت سے یہاں تمام آفات و بلیات کا تختہ مشق بنا رہتا ہے۔ خدا لوگوں کو توفیق بخشے کہ بیٹھے بٹھائے دوزخ کے گڑھے میں نہ گریں۔ کٹک میں قادیانیوں کے ساتھ جو برتاؤ اب برتا جاتا ہے، اگر چندے اس کی نگہداشت کی جائے تو امید ہے کہ مذہب میرزائی معہ بوریا بدھنا یہاں سے غائب غلہ ہو جائے گا۔ پنجاب سے کبھی کبھی چند میرزائی مولوی یہاں پیر و مرشد ہو کر آپہنچتے ہیں اور صداقت میرزا پر بہت کچھ چیخ پکار لگایا کرتے ہیں مگر یاں وہ نشہ نہیں جسے ترشی اتار دے

خدا لوگوں کو توفیق عطا کرے کہ راہ راست پر لگ جائیں۔ فقط

اڈیٹر اہل حدیث ادارتی نوٹ لکھتے ہیں:

ایک کٹک ہی پر موقوف نہیں گذشتہ ایام میں لاہوری پارٹی کے مبلغین علاقہ مدراس سے آ کر اپنی مجلس میں کیفیت سفر بیان کر رہے تھے تو ترچنا پلی کا ذکر یوں سنایا کہ ہمارے اور مسلمان مخالفوں کے مباحثہ کیلئے عید گاہ کا میدان مقرر ہوا جہاں ایک حوض بھی تھا۔ ہم بہت سی کتابیں لے کر گئے تو وہاں ایک صاحب کھڑے ہوئے جن کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا ٹریکٹ تھا۔ وہ اسے پڑھنے لگے۔ حاضرین نے پوچھا، وہ کیا تھا، بولے وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا عقاید مرزا تھا۔ اس کے پڑھنے کا یہ اثر ہوا کہ ہماری تمام کتابیں اٹھا اٹھا کر اس حوض میں ڈال دیں اور دست بدست ہماری وہ خاطر ہوئی جو ان شعروں میں مذکور ہے

شیخ جی محفل رنداں میں کبھی آئے گئے
خو سے لاچار تھے کچھ وعظ فرمائے گئے
آخرش اس طرح وہ واں سے نکلوائے گئے
پا بدست دگرے دست بدست دیگرے

مذہبی اختلافات کا نتیجہ یہ ہوا ہی کرتا ہے۔ اس لحاظ سے ایسے واقعات کچھ تعجب انگیز نہیں۔ ہاں اس لحاظ سے تعجب انگیز اور قابل ذکر ہیں کہ مرزا صاحب اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی میں موت سے ایک ہفتہ پہلے تک یہ وعدے دیتے ہوئے کہ مسیح موعود (ذات شریف) کے ذریعہ سے تمام دنیا میں اسلام پھیل کر ایک ہی مسلمان قوم ہو جائے گی مگر آج تک یہ حالت ہے کہ ان کی امت کو کہیں جگہ نہیں ملتی۔

بہ بیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۱۸ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۳ ص ۴)

ایک مرزائی سے مباہلہ

گوجرانوالہ میں ایک نور الدین نامی لوہار کے ساتھ میری کچھ گفتگو مرزا صاحب قادیانی کے دعوی کے متعلق ہوئی۔ آخر اس نے مجبور آکر کہا کہ میاں میں مباحثہ نہیں کرتا، میرے ساتھ مباہلہ کرو کیونکہ ہمارے حضرت صاحب کا یہی دستور تھا۔ آخر میں اور نور الدین معہ عبد العزیز جو گوجرانوالہ کا ایک اہل قرآن ہے شہر سے باہر گئے۔ بعد از نماز عصر کے میں نے تین دفعہ کہا کہ مرزا صاحب جھوٹے ان کا دعوی جھوٹا اور ان کی جماعت جھوٹی۔ اور نور الدین نے تین دفعہ کہا مرزا صاحب سچے، دعوی سچا، جماعت سچی۔

آخر ہم دونوں نے ہاتھ اٹھا کر قبلہ کی طرف منہ کر کے یہ الفاظ کہے

یا الٰہی تو سمیع ہے تو خبیر ہے انت خیر الفاصلین ہے ہم دونوں میں سچا فیصلہ فرما۔ جو جھوٹا ہے ایک سال کے اندر ہی مر جائے۔

یہ واقعہ ماہ جنوری ۱۹۱۷ء کا ہے۔ افسوس کہ وہ نور الدین احمدی جنوری ۱۹۱۸ء کے آنے کے تین مہینے پہلے اپنی جماعت اور مرزا صاحب کو بمعہ دعوی سچا کرتا ہمیشہ کے لئے اس جہان فانی کو چھوڑ کر اپنی بطالت کا نشان بنا گیا

واہ سبحان اللہ رب سچا سچو سچ نتارے
سچے نوں اوہ زندہ رکھے جھوٹے نوں اوہ مارے

اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

مباہلہ تو یہ ہوا، اور نتیجہ بھی نکلا۔ یہ کیا مباہلہ ہے کہ ایک ہزار آدمی لاؤ، پانچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار جمع کراؤ۔ یہ کرو، وہ کرو، جس پر صادق آئے
نہ نو من تیل ہو، نہ رادھا ناچے
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۱۸ء ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۳ ص ۴-۵)

گوجرانوالہ میں قادیانیوں سے مباحثہ

انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ کے جلسہ پر مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ساتھ جو مرزائیوں کا مباحثہ ہوا اور مولانا ثناء اللہ صاحب کی تقریر متعلقہ قادیانی مشن بھی ہوئی تو مرزائی جماعت کو بہت سخت ندامت ہوئی۔ اس ندامت کو دور کرنے کے لئے انہوں نے بھی ۱۹، ۲۰ جنوری ۱۹۱۸ء کو جلسہ کیا۔ یہ دونوں صاحب ہماری درخواست پر تشریف لے آئے۔ ایک اور مسئلہ حیات و وفات مسیح پر بڑے زور کی بحث مولوی ابراہیم صاحب نے کی۔ دوسرے روز ختم نبوت اور صداقت مرزا، مولانا امرتسری نے حصہ لیا۔ اور دنوں راتوں کو انجمن اہل حدیث کی طرف سے جلسہ ہوتا رہا جس میں دونوں صاحبوں (پہلے روز مولانا سیالکوٹی دوسرے روز مولانا امرتسری) نے اپنے اپنے مضمون پر تقریریں فرمائیں۔ الحمد للہ شہر گوجرانوالہ اور گردونواح میں ایسا اثر ہوا کہ بائد و شائد۔ خدا ان دونوں صاحبوں کو خصوصاً اور باقی ہمارے سرپرست علماء کرام کو عموماً بہت دیر تک ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

راقم۔ سکرٹری انجمن اہل حدیث شہر گوجرانوالہ

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

سکرٹری صاحب کی تائید میں گوجرانوالہ سے ایک اور صاحب کا خط آیا ہے جو غالباً انجمن اہل حدیث کے ممبر نہیں۔ لکھتے ہیں:

کرم فرمائے بندہ جناب مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا گوجرانوالہ میں آنا لوگوں کے لئے ایک رحمت کے فرشتے کا آنا تھا بہت سے آدمی جو کہ ہزاروں کی بکواس اور دھوکا بازی سے ایمان سے خارج ہو رہے تھے۔ راہ راست پر آ گئے میرا بھی کچھ خیال ہو رہا تھا آپ کا وعظ سن کر سب کچھ پتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چل گیا ہے۔ اب انشاء اللہ کوئی باد مخالف کا جھونکا اس پودے پر کچھ اثر نہیں کر سکتا۔ اب ہر ایک آدمی ان کا ذبوں کے مقابلے کے لئے تیار ہے۔ میں نے آپ کے ایک دو رسالہ کا مطالعہ کیا جس سے مجھ کو سب کچھ سمجھ آ گئی ہے۔ اس لئے مودبانہ التماس ہے کہ مندرجہ ذیل کتابیں ارسال فرما کر مشکور فرماویں، دعا گو رہوں گا

تابعدار اللہ دتا ٹھیکیدار خلف میاں جمال الدین ٹھیکیدار مرحوم تکیہ معصوم شاہ گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۱۸ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۳ ص ۹)

مرزا کے اعجازی قصیدہ پر عشرہ کاملہ تنقیدی۔ ا

(ایک مولوی فاضل کے قلم سے)

ناظرین! آپ کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کرتے ہوئے شاعری کا بھی دعوی کیا تھا اور ساتھ ہی یہ بھی دعوی کیا تھا کہ میرا کلام وحی ہے (ما انطق عن ھوی ان ھو الا وحی یوحی) مگر جب مرزا صاحب کی نظم کا مقابلہ شعراء عرب کے کلام سے کرتے ہیں تو آپ نہ صرف عربی شاعری سے نا آشنا ہیں بلکہ شعرور (طفل مکتب) کی بھی حیثیت نہیں رکھتے۔ آپ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ عربیت سے بے بہرہ تھے، ذہین تھے تیز تھے۔ مگر (معاف رکھئے) علوم عربیت سے نا آشنا (ضرور) تھے۔ بایں ریش وفش آپ کے سامنے آپ کی کلام عربی کے اغلاط پیش کئے جاتے تو بجائے شاعرانہ جواب کے ہنسی وٹھول کر کے اپنے مریدوں میں اپنا دل خوش کر لیا کرتے جس قدر ہماری نظر سے آپ کا عربی کلام گذرا ہے، وہ ایسا ہے کہ ایک نو تعلیم یافتہ شاعری شروع کرتا ہے اور ابھی تک اسے پوری واقفیت حاصل نہیں ہوتی آپ عربی شاعری میں نو آموز تھے اور کسی سے اصلاح لینا آپ کی کسر شان تھی اور آپ کے مرید اسی پر عش عش کر بیٹھتے تھے کہ آپ نے عربی شاعری کا ثبوت دیا ان میں بھی کوئی ایسا نہ تھا کہ جس کو فن شاعری میں پوری دسترس ہو صرف ان کا مبلغ علم یہیں تک تھا کہ قاموس اور لسان العرب وغیرہ کتب لغات سے موٹے موٹے الفاظ چھانٹ کر ایک ایک کر یہ الصورت شعر مرتب کر لیا تو یہی اعلی درجہ کا اعجاز ہو گیا اور یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فصاحت و بلاغت مضامین کا میدان لعن طعن کے خیل دجل سے پر کر کے انا لاغیری کا نقارہ بجا دیا، تو یہ جودت طبع کا ثبوت بن گیا اولیاء وآئمہ وانبیاء پر ہاتھ صاف کیا تو وجد اور وحدت الوجود کا کرشمہ دکھایا سبحان اللہ کیا یہی شاعری تھی اور یہی شاعری مذاق تھا اسی پر ناز تھا اسی کو اعجاز قرار دیا اسی پر نظیر طلب کی۔ اب جواب دے تو وہ جس کو مرزا صاحب کی طرح نبوت کا دعوی ہو یا ہمچو ما دیگر نیست کا ادعاء ہو یا لاتسبوا کے برخلاف خدا کی طرف سے سبّ وشتم کے مبعوث ہو (اعاذنا اللہ منہا) پس اس وقت اگر شعراء عربی کی طرف سے جواب ہوسکتا تھا تو یہی ہوسکتا تھا کہ آپ کے کلام پر تنقید کریں اس لئے شعرا اور غیر شعراء کی طرف سے مختلف پہلوؤں پر بحث کرتے ہوئے اعجازی قصائد کے غلط نامے مشتہر کئے گئے اور لوگوں کو متنبہ کر دیا گیا کہ ایسے قصائد میں اعجاز کیا صحت کا بھی نام ونشان تک نہیں۔ مگر افسوس مرزا صاحب اپنی ہٹ دھرمی سے باز نہ آئے اور یہی چیختے رہے کہ میرا کلام معجز ہے اغلاط کے جواب میں آپ نے دو پہلو اختیار کئے۔

اول یہ کہ تنقید کرنے والے پر ہاتھ صاف کیا اور اس کی ذاتی خصوصیات پر حملہ آور ہوئے۔ کہیں یہ کہدیا کہ تم میرے مقابلے میں آؤ بشرطیکہ میری شرائط ممکنہ وغیر ممکنہ تسلیم کرو اور کہیں کہہ دیا کہ اگر تم اتنے منقد تھے تو تم نے .. فلاں موقعہ پر غلطی کی۔ گالی کا جواب گالی ہوسکتا ہے۔ اور طنز کا طنز۔ مگر حقیقت پسند طبائع بلکہ عربی شعراء اس جواب کے منتظر رہتے ہیں کہ جس میں یہ ثبوت دیا ہے کہ جو نئے محاورات یا الفاظ درج کئے گئے ان کی نظائر میں مسلّم شعرا کے کلام میں پائے جاتے ہیں لیکن مرزا صاحب کو یہ بات کہاں نصیب تھی شاعر ہوتے تو شاعرانہ جواب کی بھی آپ سے توقع ہوسکتی آپ تو صرف پیری مریدی کی دھن میں ہی دن رات لگے رہتے تھے عربی شاعری تو آپ کے نزدیک اپنے مریدوں میں سرخ روئی کی اعزازی ڈگری تھی۔

دوم یہ کہ ہمارا کلام انسانی کلام نہیں یہ وحی من اللہ ہے اسپر اعتراض کرنا خدا کے کلام پر اعتراض ہوگا اس جواب کی بنیاد وہ عجب وکبر تھا جس کی وجہ سے آپ از آدم تا ایں دم جس قدر انبیاء وآئمہ گذرے ہیں سب کا مظہر اتم بنتے تھے

منم مسیح زماں ومنم کلیم خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ یہ ہے کہ آپ کی شاعری میں علاوہ باریک غلطیوں کے موٹی موٹی غلطیاں حسب ذیل پائی جاتی ہیں

اول: کہ آپ کے شعر میں آمد نہیں آورد ہے۔

دوم: یہ کہ آپ ازخود کوئی نیا مضمون تیار نہیں کر سکتے اور نہ ہی کسی مضمون کو پورا نباہ سکتے ہیں۔

سوم: یہ کہ اکثر مضامین شعراء جاہلیت کے اشعار سے لئے ہیں بلکہ کئی سلخ مسخ اور فسخ کر کے خود اونہی کے اشعار ہی بھر دیئے ہیں۔

چہارم: یہ کہ سرقہ شعریہ کرتے ہوئے آپ نے شاعر کا اصلی مقصد بھی فوت کر دیا ہے اور کلام کا لطف تو در کنار خود الفاظ کو اپنے درجہ سے گرا دیا ہے۔

پنجم: یہ کہ جو اجازتیں شاعر کو عندالضرورت دی گئیں تھیں وہی اپنا اسلوب شاعری مقرر کیا، جابجا تحریک ساکن اور تسکین متحرک کو اپنا شیوہ بنالیا ہے۔

ششم: یہ کہ عیوب قافیہ استعمال کرنے میں آپ بڑی سرگرمی ظاہر کرتے ہیں۔ شعراء کلام میں تو کبھی اتفاقیہ طور پر آتا ہے مگر آپ نے اسے دستورالعمل ہی بنالیا ہے

ہفتم: یہ کہ اوزان بحور کا کچھ خیال تک نہیں کیا۔ اپنی طرف سے نئے نئے زحافات گھڑ لئے ہیں جن سے اس بات کا ثبوت دیا ہے کہ عربی شاعری پر ان کو کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

ہشتم: یہ کہ کسی قصیدہ کا شروع میں اگر کوئی وزن لیا ہے تو درمیان جا کر ایسے مبہوت ہوئے ہیں کہ اس کے متشابہ وزن پر جا پڑے ہیں۔

نہم: یہ کہ اشعار میں باہمی تناسب کا خیال نہیں رکھا گیا ایک شعر تو پورب کی سناتا ہے تو دوسرا پچھّم کی۔

دہم: یہ کہ اشعار میں اپنی طرف سے بہت سا مطلب ڈالنا پڑنا پڑتا ہے خود الفاظ اس کے ذمہ دار نہیں ہوتے تلك عشرة كاملة

مرزا غلام احمد صاحب نے قصیدہ اعجازیہ کے شروع میں لعنتوں کا عشرہ کاملہ پیش کیا ہے ہم اسی کے مقابلہ اغلاط کاملہ پیش کرتے ہیں جو امید ہے کہ اسکا تہذیبی جواب کافی ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم ناظرین کے سامنے مشتے از خروارو یکے از ہزار مرزا صاحب قادیانی کی لاف وگزاف کے چند اشعار میں سے جن پر آپ کو نہایت ہی افتخار ہے قصیدہ اعجازیہ سے پیش کرتے ہیں اور مرزا صاحب کی داد دیتے ہیں کہ آپ نے غلط آمیزی میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ آپ قصیدہ اعجازیہ کے صفحہ ۸۰ پر اہل تشیع کے مقابلہ پر کہتے ہیں اور سید علی حائری پر لعن وطعن کرتے ہیں

ففی هذه الا يام يطرى ابن مريم
پس ان دنوں وہ مسیح تعریف کیا جاتا ہے

مسيح اضل به النصارى وخسروا
جس کے ساتھ نصاری نے مخلوق کو گمراہ کیا اور ہلاک کیا

كذلك في الاسلام عاش تشيع
اسی طرح اسلام میں شیعہ مذہب پھیل گیا ہے

اباد وا كثيراً كاللصوص ودمّروا
چوروں کی طرح بہتوں کو ہلاک کر چکے ہیں

يرى شركهم مثل النصارى مخوّفا
ہم ان کے شرک کو نصاری کی طرح خوفناک دیکھتے ہیں

نرى الجاهلين تشيّعوا وتنصّروا
ہم جاہلوں کو دیکھتے ہیں کہ شیعہ ہوتے جاتے ہیں اور نصرانی بھی

فتب و اتق القهار ربك يا على
پس اے علی حائری تو خدا سے ڈر اور توبہ کر

وان كنت ازمعت حربى فاحصر
اور اگر تو نے میرے مقابلہ کا قصد کر لیا ہے تو میں حاضر ہوں

عكفتم على قبر الحسين كمشرك
تم نے مشرکوں کی طرح حسین کی قبر کا اعتکاف کیا

فل اهو نجاكم و لا هو ينصر
پس وہ تمہیں نہیں چھڑا سکا اور نہ مدد کر سکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا رب یوم کان شاھد عجزکم
خبردار ہو کہ تمہارے عاجز رہنے کیلئے کئی دن گواہ ہیں

ولا سیما یوم اذا الصّحب خیّروا
خصوصاً وہ دن دن جب کہ ابوبکر اور عمر اور عثمان خلیفے ہو گئے اور حضرت علی رہ گئے

و یوم فعلتم ما فعلتم بغدرکم
اور جب کہ تم نے وہ کام کیا جو کیا

باخ الحسین و ولدہ اذا احصروا
حسین کے بھائی مسلم کے ساتھ اور اس کی اولاد کے ساتھ اور وہ قید کئے گئے

فظل الاساری یلعنون وفاء کم
پس وہ قیدی یعنی اہل بیت تمہاری وفا پر لعنت کرتے تھے

فررتم و اھل البیت اوذوا و دمّروا
تم بھاگ گئے اور اہل بیت دکھ دیئے گئے اور قتل کئے گئے

ھناك تری عجز من تحسبونہ
تب عجز اور ضعف اس شخص کا یعنی حسین کا ظاہر ہو گیا

شفیع النبی محمد فتفکروا
جسکو تم کہتے تھے کہ آنحضرت ﷺ کی بھی قیامت کو شفاعت کرے گا

فان کان ھذا الشرك فی الدین جائزا
پس اگر یہ شرک دین میں جائز ہوتا

فنا ل لغو رسل اللہ فی الناس بعثروا
تو تمام پیغمبر محض لغو طور پر مبعوث کئے جاتے

دس شعر نمونہ کے طور پر پیش کئے جاتے ہیں اور اغلاط عشرہ کا ملہ انہی دس شعروں میں ثابت کئے جاتے ہیں، اہل علم غور سے دیکھیں اور مرزا صاحب کی داد دیں کہ کہاں تک بے چاروں نے ہاتھ پاؤں مارے ہیں۔

ا۔ ان اشعار میں آمد بالکل نہیں، صرف آورد ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مرزا صاحب پہلے کچھ لفظ چن لیتے ہوں گے پھر ان کی ترتیب دینے میں بیٹھ جاتے ہوں گے۔ آمد ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو قطعاً لفظوں میں بناوٹ نہ پائی جاتی۔ سلاست الفاظ اور دقت معانی سے پر ہوتے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ الفاظ آپ کے مقصد کو ادا کرنا نہیں چاہتے، خواہ مخواہ ان کو اس کام کی تکلیف دی گئی ہے۔

۲۔ شیعہ کی نسبت آپ نے شروع تو یہ کیا تھا کہ یہ لوگ حضرت حسین کی تعریف میں عیسائیوں کی طرح منہمک ہیں۔ مگر اخیر میں یہ ثبوت دیا ہے کہ شیعوں نے ہی حضرت حسینؓ کو شہید کرایا۔ کیا ہی سباق و سیاق آپس میں متفق ہیں۔ فدال نتھو خیرا

۳۔ چوتھے شعر کا دوسرا مصرعہ اصل یوں تھا کہ و ان کنت قد از معت صر جی فا جملی۔ اور چھٹا شعر اصل میں یوں تھا

الا رب یوم کان منھن صالح
و لا سیما یوم بدارة جلجل

مگر مرزا صاحب نے اس جاہلیت کے شاعر امری ءالقیس کی جاہلیت توڑ کر اپنے شعر بنا لئے ہیں۔ اور ثابت کر دیا ہے کہ آپ دوسرے شعرا کے مضامین اچھی طرح بگاڑ سکتے ہیں۔

۴۔ اہل علم شاعر غور کر کے دیکھیں کہ اصلی شاعر کے کلام میں کیا لطف ہے اور جب مرزا صاحب نے اس کے کلام کو بگاڑ کر اپنا کلام بنایا تو کیا نقص پیدا ہوا۔

چوتھے شعر میں عاشقانہ کلام تھا۔ آپ نے اس کو محاربانہ بنایا اور چھٹے شعر میں اصلی شاعر نے اپنا غلبہ اور کامیابی ظاہر کی تھی، مگر مرزا صاحب نے مغلوبیت اور ناکامی کا مضمون ادا کیا۔ حق تو یہ ہے کہ آپ نے شعر کا خون ناحق کر دیا۔

۵۔ دسویں شعر میں رسل (س پر پیش) کو رسل (س پر جزم) بنایا اور نویں شعر میں النبی محمد کو معلوم نہیں کیسے ساکن کیا ہے۔ اسی طرح باخ الحسین کو ساکن بنا کر فعولن بنانے کی کوشش کی ہے اور اضل بہ کو بھی ساکن قرار دیا ہے۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۱۸ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۴ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور کا جلسہ متعلقہ اصلاح خیالات قادیان

انجمن اہل حدیث لاہور نے دوسرا جلسہ متعلقہ اصلاح خیالات قادیان ۲۷ جنوری 1918ء کو کیا تھا جس میں علماء کرام شریک ہوئے۔

مولوی محمد حسین صاحب کا مضمون پڑھا گیا۔ مولوی حافظ محمد حسین صاحب نائب امام مسجد چینیا نوالی لاہور، مولوی محمد داؤد صاحب خلف مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی، جناب سحبان ہند مولوی ابراہیم صاحب اور خاکسار اڈیٹر شریک تھے۔ جلسہ بڑی رونق سے ختم ہوا۔ ہر چند مرزائیوں کو سوال کرنے کا حق تھا مگر انہوں نے خاموشی ہی میں مصلحت سمجھی۔ اپنے وقت میں میں نے تحریک کی کہ اس جلسہ کو مفید تر بنانا چاہیے جس کو سب لوگوں نے پسند کیا امداد بھی دی ... اس جلسے کے متعلق ایک صاحب نے اپنی خوشنودی کا اظہار مندرجہ ذیل مراسلہ میں کیا ہے

بندہ کل کے جلسہ واقعہ متصل اسلامیہ کالج لاہور میں حاضر تھا۔ جو کچھ نتیجہ لیکچروں سے ہوا، اور جتنا اثر حاضرین خصوصاً نوجوانان قوم پر پڑا، اسکا اندازہ تو مرزا جی کے مریدوں سے پوچھنا چاہیے۔ کئی ایک بے چاروں نے تو مارے غم کے گھر میں چراغ بھی نہیں جلائے ہوں گے۔ فقیر نے کئی مرزائیوں کو آپ کی تشریف آوری پر یہ کہتے پایا

آمدنِ آناں چوں رفتنِ جاناں پسند خاطر نمے آید

ان کیلئے آپ کی تشریف آوری موجب رنج وملال ہوتو ہو کیونکہ ان کا بنا بنایا تار پیڈو آپ کے آنے سے بگڑ جاتا ہے۔ مگر ہم غریب مسلمانوں کی تو یہ فلاح و بہبودی کی سبیل ہے۔

آپ کی تحریک کی تائید کرتے ہوئے بندہ مجوزہ جلسہ کیلئے اپنی زندگی للہ وقف کرتا ہے۔ ہر قسم کی من وعن خدمات ادا کرنے میں بندہ دریغ نہیں کرے گا۔ آپ نیازمند کو اس ضمن کی خدمات میں قبول فرما کر ممتاز فرماویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوائے مصطفیٰ امیر اب کسی سے
میرا دل نہیں ہے لگانے کے قابل

اس مجوزہ جلسہ کی تحریک میں نے کئی اصحاب سے کی ہے جو کہ اس اہم کام میں شامل ہونے کے لئے مستعد ہیں۔ چندہ کی بابت مفصل تحریر فرماویں۔

آپ کا تابعدار غلام محمد عفی عنہ حنفی قادری
حویلی پیر نظام الدین یکی دروازہ لاہور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۱۸ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۴ ص ۶۔۷)

پانچ ہزار روپئے حاضر ہیں

سید محمد اشرف نظامی کشفی شاہ لکھتے ہیں:

میرزا محمود احمد صاحب قادیانی نے میرے مرشد حضرت خواجہ حسن نظامی کو طعنہ دیا ہے کہ تمہارے مریدوں میں ایک بھی ایسا نہیں جو پانچ ہزار روپئے شرط مباہلہ کے لئے بطور ضمانت امانت جمع کرا دے۔ اس کے جواب میں حضرت خواجہ صاحب نے تو وہی جواب دیا جو پہلے لکھ چکے تھے کہ میں اس شرط کو پسند نہیں کرتا جس میں جوئے کی سی بو آتی ہو۔ مگر میں اس طعنہ کو برداشت نہیں کرسکتا۔ اسلئے میں اپنے جوش سے مجبور ہو کر اعلان کرتا ہوں کہ مطلوبہ رقم پانچ ہزار روپئے کی جس وقت میرزا (محمود احمد) صاحب مباہلہ کا وقت مقرر کر دیں گے بنک آف بنگال میں جمع کر دوں گا۔ گو قادیان کے ایک مرید کی تحریر کے بموجب میری حیثیت بہت ادنی ہے۔

سید محمد اشرف نظامی کشفی شاہ مرید حضرت خواجہ حسن نظامی
(حال مقیم چک قاضیاں ضلع گورداسپور)

(اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۱۸ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۴ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے اعجازی قصیدہ پر عشرہ کاملہ تنقیدی۔۲

(گذشتہ نمبر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اعجازی قصیدے میں سے دس شعر نقل کئے گئے ہیں۔ فاضل نامہ نگار نے دعوی کیا ہے کہ مرزا صاحب کے اعجازی کلام میں دس عیوب ہوتے ہیں، ان میں سے پانچ تو پہلے درج ہو چکے باقی اس پرچہ میں درج ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

ناظرین: یہ تو ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بحر طویل میں یہ قصیدہ لکھا اور اسکی پابندی میں آپ کو بہت سے متحرکوں کو ساکن کرنا پڑا۔ مگر معلوم نہیں کہ آپ کے دماغ میں کون سا بحر سمایا ہوا تھا جس میں شاید یہ ضرورت بھی نہ پڑتی ہوگی۔....

ہمیں ایک نو آموز شاعر کا قصہ یاد آ گیا ہے تسکین وتحریک استعمال کرتے ہوئے ایک قصیدہ باپ کے سامنے پیش کیا تو کوئی شعر اس سے خالی نہ پایا۔ باپ بھی ظریف الطبع شاعر تھا، اس لئے اس نے بیٹے کی داد دیتے ہوئے کہا

یسّرِ من صاحِبِ علمّ شده
سببّب خشی بدِّلم شده

ہم بھی اسی طرح مرزا صاحب کی اتنی دماغ سوزی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ

شعِرّ ماصاحِب علَمّ شد
بعث تجد ید کلّم شد

یعنی ایک ہمارا پنجابی شاعر صاحب علم ہو گیا ہے اور تجدید کلام کا باعث ثابت ہوا ہے

۶۔ فاحضر میں کسرہ کی بجائے پیش پڑھا ہے اگر چہ ان شرطیہ کے تحت میں ماضی کے داخل ہونے سے جزاء میں مضارع پر رفع جائز ہوتا مگر مزاج سلیم اسکو تسلیم نہیں کرتا یہ چھوڑیئے انہی اشیاء کے ماقبل ومابعد میں بیسیوں ایسے شعر پائے جاتے ہیں جن میں ایطاء بکثرت استعمال ہوا ہے۔

ناظرین آپ جانتے ہیں جیسے ایک صغیرہ اصرار سے کبیرہ بن جاتا ہے ایسے ہی یہ اجازتیں اپنا دستور العمل بنانے سے غلطی اور نقص کے درجہ میں پہنچ جاتی ہیں اور ان پر اعجاز کا دعوی محض ابلہ فریبی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ا ضل به ، الهاهلين کسی طرح یہ دونوں لفظ بحر طویل کے اجزاء تفاعیل میں داخل نہیں ہو سکتے اسی طرح شفيع النبي محمد بھی کسی طرح تقطیع میں صحیح نہیں اترتا جن جوازات پر مرزا صاحب قادیانی اپنے اعجاز کی بنیاد رکھتے ہیں ان میں سے کوئی جواز بھی یہاں نہیں پایا جاتا شاید وحی کے ذریعہ آپ کو کچھ نئے زحافات سوجھے ہوں تا کہ وہ اپنے کلام کو عدیم المثل ثابت کرنے میں سچے اتریں۔

۸۔مرزا صاحب نے یہ قصیدہ بحر طویل میں شروع کیا ہے جسکے اجزاء یہ ہیں

فعولن مفعلين فعو لن مفاعلين دو بار

دو چار شعر تو شروع میں بڑی احتیاط سے بنائے ہیں مگر طبیعت پر جب زیادہ جوش کا زور آپڑا تو جیسے آپ نے اخلاق محمدی چھوڑ دیئے ہیں، ویسے ہی تصحیح وزن کا خیال بھی دل، سے دور کر دیا ہے۔ ناظرین دیکھیں گے کہ کبھی کسی مصرعہ میں مفاعیلن کے متفاعلتن ہے اور کسی مصرعہ میں متفاعلن شائد آپ نے یہ خیال کرلیا ہوگا کہ ایک ہی قصیدہ میں مختلف بحور کا جمع کرنا بھی اعجاز ہے کیونکہ کسی دوسرے شاعر سلیم الطبع کو یہ کب جرأت ہوسکتی ہے کہ بحر طویل میں کوئی اور بحر کامل وغیرہ داخل کر دے مگر مرزا صاحب نے تو کمال ہی کر دکھلایا کہ قصیدہ کے ہر ایک شعر میں کوئی نہ کوئی ایک نیا گل کھلایا ہے کہ کسی فصیح وبلیغ کی کیا طاقت کہ اس کے نزدیک بھی جاسکے گو آپ نے درحقیقت یہ اعجاز کر دکھلایا ہے کہ ہر ایک مصرعہ میں مختلف بحر بھر دیئے ہیں گو ظاہراً بحر طویل چلا جاتا ہے مگر مضمر طور پر کبھی کسی جگہ ایک یا ایک سے زیادہ بحروں کی طرف بھی اشارہ فرما گئے ہیں جن میں سے بعض کا پتہ چلتا ہے مگر بعضے ایسے بحروں کی طرف اشارہ کیا ہے کہ واضع فن شعر امام خلیل کو بھی نہیں سوجھے۔

ہم اس کمال کے اظہار پر اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت لاسکتے ہیں کہ مرزا صاحب کا کلام ان دس شعروں میں ہی خود شاہد ناطق ہے۔ چنانچہ ساتویں شعر میں آپ نے جاہل مخالفین کیلئے بھی یہ نشان پیش کیا ہے کہ پہلے شعروں میں تو مخفی طور پر مختلف بحور جمع تھے لو اب ہم صریح طور پر جمع کئے دیتے ہیں تا کہ یہ بھی ایک اعجازی نشان مخالفین پر قائم ہو جائے آپ فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و یوم فعلتم ما فعلتم بغدرکم

اے شیعو! وہ دن یاد کرو جو تم نے کیا سو کیا اپنے دھوکا کے ساتھ

اس شعر کی تقطیع بحر طویل میں یوں ہو گی

و یوم فعولن۔ فعلتم ما مفا علین۔ فعلتم فعولن ۔ بغدر کم مفعلن

اب مخاطب کو خیال ہوا ہوگا کہ دوسرا مصرعہ بھی بحر طویل کا ہی ہوگا مگر کیسے ہوسکتا تھا کیونکہ

قادر کے کاروبار نمودار ہوگئے
کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہوگئے

بھلا مرزا صاحب ! اور دو مصرعوں کا باہمی ایک وزن پر اتفاق، شتان بینھما۔ یہی نشان تو مرزا صاحب قادیانی کی صداقت اور لیاقت کا معیار ہے۔ اسی پر تو اعجاز کا جھنڈا لہلہا رہا ہے۔ اسی کے سر پر تو معدوم النظیر ہونے کا سہرا سج رہا ہے۔ اگر امام خلیل واضع قوانین عروض کی تقلید میں دوسرا مصرعہ بھی بحر طویل پر کہیں تو آپ کو مجدد کون کہے گا۔ یہ سب خیال غلط ہے کہ مرزا صاحب صرف اسلامی مسائل میں حکم اور مجدد ہیں، ماشاء اللہ اور آپ علم عربی ادب انشا پردازی بالخصوص عربی شاعری کے بھی آپ مسیح ہیں کہ جن کے دست شفا سے ہزاروں صحیح المزاج اشعار سلیم الطبع بن گئے اور جن کے دم صحت سے لاکھوں کلمات امراض فصاحت و اسقام بلاغت سے رہائی پا کر انواع صحت فصاحت و اقسام بلا میں غت ربود ہو گئے ہیں۔ بہر حال دوسرے مصرعہ میں آپ نے نہایت تزک واحتشام سے بحر طویل سے نکل کر بحر کامل میں جا پہنچے ہیں اور فرمایا

باخ الحسین و ولده اذا حصروا

اے شیعو! تمہاری وہ ہی کرتوت ہے جو تم نے حضرت حسین کے بھائی اور اولاد کے ساتھ کی تھی جب کہ وہ سب بند کئے گئے تھے

اب اس مصرعہ کا وزن بحر طویل میں تو ممکن ہی نہیں کہ نکل سکے تو ناچار یہی کہنا پڑے گا کہ آپ نے اعجاز دکھایا اور بحر کامل میں اس کو کامل کر دیا چنانچہ تقطیع یوں ہوئی

باخ الحسی متفا علن۔ ن وولده متفا علن۔ اذا حصروا مستفعلن

ہم نے دیکھا ہے کہ بعض شعرا نے ایسے اشعار بھی لکھے ہیں کہ دو یا دو سے زیادہ اوزان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پڑھے جا سکتے ہیں ہیں مگر یہ کمال ان کو بھی حاصل نہیں ہوا کہ ایک ہی شعر کے ہر ایک مصرعہ میں دو رنگ دکھلائے ہوں۔ زیادہ سے زیادہ انہوں نے یہ کہا ہے کہ ادنی تسخیر سے کل شعر تبدیل ہوسکتا ہے۔ کمال اعجاز تو یہ ہے کہ ایک ہی شعر میں دو بحر بھرے جاویں اور تبدیلی بھی کچھ نہ ہو

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

لیکن مخالفین ایسے کمالات کی کب قدر کریں گے اور کب ایسی تجدید کی تسلیم کے لئے وہ تیار ہوں گے۔ وہ تو جھٹ کہدیں گے کہ ایسے ذوالبحرین شعر کیلئے کوئی سند پیش کرو، مگر مرزا صاحب کی پارٹی کے لوگ بڑی جرأت سے کہہ سکتے ہیں کہ اس کی نظیر یہی کافی ہے

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا

الا یا ایها الساقی ادر کأسا و ناولها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۱۸ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۵ ص ۲۔۴)

کیا مرزا قادیانی مسیح موعود تھے؟

مولانا محمد عبدالغفور عابدی حیدرآباد دکن سے لکھتے ہیں:

قرآن وحدیث میں کسی جگہ نہیں لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں اور نہ مسیح موعود کے الفاظ قرآن و حدیث میں لکھے ہیں اور نہ قادیان کا نام قرآن شریف و حدیث میں لکھا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ میں مسلمانوں کا مسیح موعود ہوں اور میرا نام غلام احمد ہے اور میرا وطن قادیان ہے اور اسی میں مسیح موعود پیدا ہوگا تو اسلام اس کے ایک لفظ سے اتفاق نہیں کرتا

دعوی تو ہے مسیح موعود کا، دلیل مانگو تو قادیان کی گدی سے جواب ملتا ہے کہ

مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد پڑھو۔

واقعی خلیفہ قادیان کی یہ ایک عجیب اور انوکھی منطق ہے جسکا حل صرف قادیان کی چار دیواری میں رہ کر ہوسکتا ہے۔ یہ تو قرآن کی دلیل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب حدیث کو دیکھو ..بخاری شریف سے دو حدیثیں دکھائی جاتی ہیں کہ اس میں مسیح موعود کی پیش گوئی ہے اور اس سے مرزا صاحب قادیانی مراد ہیں نہ صرف مسیح موعود ہیں بلکہ نبی ہیں اور وہ حدیثیں یہ ہیں

الف: قال بینا انا نائم اطوف بالکعبة فاذا رجل آدم سبط الشعر تنظف اوتهرق رأسه ماء قلت من هذا قالوا ابن مریم

ب ۔ فاما عیسی احمر جعد عریض الصدر

کہا جاتا ہے کہ ان دونوں حدیثوں میں عیسی کے دو حلیے بیان کئے گئے ہیں اسلئے عیسی دو ہیں ۔ پہلا حلیہ مسیح محمدی جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا ہے اور دوسرے حلیہ والے مسیح ابن مریم ہیں۔ آج تک مسلمان یہ سمجھے ہوئے تھے اور سنتے آئے تھے کہ عیسی ایک ہیں اور انہوں نے دوسرے عیسی کا وجود بھی دنیا میں پیش کر دیا اور اسے مسیح قرار دیا اور پھر اس پر موعود کے الفاظ اضافہ کیا اور پھر معاملہ یہیں تک چل کر ختم نہیں ہوجاتا احمد بھی بنتے ہیں اور محمد کا نعرہ بھی لگایا جاتا ہے اور مجددین امت میں بھی آ داخل ہوتے ہیں خدا کی پناہ اتنی کسر اور رہ گئی تھی کہ خدا بنیں سو وہ بھی تھوڑی دیر کیلئے پوری کر لی ۔ دیکھو دافع الوساوس صفحہ ۵۶۴ ۔

ناظرین ! ان احادیث میں غور فرماویں اور خدا کیلئے بتائیں اس میں مسیح موعود کے الفاظ کہاں ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کہاں لکھا ہے۔ بہر حال مذکورہ تاویل بوجوہات ذیل مرزا صاحب کو مسیح موعود نہیں بناتی

۱۔ حدیث میں عیسے بن مریم کا حلیہ بیان کیا گیا ہے اس سے ہرگز مرزا صاحب مراد نہیں لئے جاسکے اور نہ ان میں مرزا صاحب کا نام ہے۔

۲۔حدیث میں اس طرح کی تقسیم کہاں کی گئی ہے کہ مسیح محمدی ایک ہوگا اور مسیح اسرائیلی ایک ہوگا۔

۳ ۔ حلیہ کا اختلاف بھی کوئی ایسا بڑا اختلاف نہیں ہے کیونکہ پہلی حدیث میں گندمی رنگ مذکور ہے، دوسری میں سرخ جو قریب قریب ایک ہی حلیہ ہے ۔

۴۔ایک شخص کے دو حلیے بیان ہونے سے دو علیحدہ علیحدہ شخص کسی حالت میں نہیں ہو سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ اگر اختلاف حلیہ بھی کوئی سند ہوسکتی ہے تو آنحضرت ﷺ کے بھی مختلف حلیے آئے ہیں تو ہر ایک حلیہ کے لحاظ سے محمد ﷺ نام کے کئی نبی تجویز کرنے پڑیں گے۔

۶۔ اختلاف حلیہ سے مرزا صاحب مسیح موعود بنائے جاتے ہیں تو ہر شخص احادیث سے اپنا حلیہ خود تجویز کرنے کا مجاز ٹھہر جاتا ہے اور اس میں طریق فیصلہ کیا ہے؟

۷۔ پہلا حلیہ خواب میں دیکھا جس میں سر کے بال سیدھے تھے اور پانی اب تک ٹپک رہا تھا۔ دوسرا حلیہ معراج میں دیکھا جس میں گھونگھر والے بال کا ذکر ہے۔ اور واقعہ معراج جب حدیث بین النوم و الیقظه ہے اسلئے ممکن ہے کہ خواب اور بیداری کے حلیہ میں فرق آگیا ہو۔ اور یہ مطلب بھی ہوسکتا ہے کہ جب حدیث میں موجود ہے کہ آپ نے خواب میں عیسیٰ کو سر سے پانی ٹپکتے ہوئے دیکھا تو ظاہر ہے کہ بھیگے بال سیدھے ہی رہا کرتے ہیں۔ اور پھر معراج میں اسی عیسیٰ کو دیکھا کہ وہاں ان کے گھونگھر والے بال تھے۔ چونکہ جہاں ان کے سر سے پانی ٹپک نہیں رہا تھا اس لئے بال مڑے ہوئے نظر آئے تو ثابت ہوا کہ حلیہ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ اور بات ہے کہ واقعات کی وجہ سے بعض حالات بدل جاتے ہیں۔ سو ان حدیثوں میں یہی حالت ہے۔ اور دونوں جگہ عیسیٰ فرمایا ہے تو اس سے دو عیسیٰ نہیں ہوسکتے۔ اگر دو عیسیٰ ہوتے تو آپ صاف الفاظ میں فرمادیتے کہ ایک محمدی ہے اور ایک اسرائیلی۔ جب آنحضرت ﷺ سے اس طرح کی تقسیم منقول ہی نہیں ہے تو کوئی مسلمان اس تقسیم کو ماننے کیلئے تیار نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۱۸ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۵ ص ۴)

مسلمانان کٹک پر خفگی

اخبار اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۱۸ء میں ایک مراسلہ کسی کٹکی نامہ نگار کا درج ہوا ہے جس میں کٹک صوبہ بہار میں قادیانیوں کی مذہب تحریکات اور مسلمانوں کے جوش کا ذکر تھا جس پر قادیان کے شہزادہ امن (مرزا آنجہانی کا الہامی لقب) کی امت نے بہت جوش ظاہر کیا قادیان کا اخبار الفضل گورنمنٹ کو توجہ دلاتا ہے کہ ان ظالم مسلمانوں کو پھانسی دینا چاہیے، یہ کرنا چاہیے، وہ کرنا چاہیے۔ وغیرہ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس ہے اڈیٹر الفضل نے جناب مرزا صاحب کی طرح اخبار اہل حدیث کا اقتباس پورا نہیں دیا اس لئے پہلے ہم پورا اقتباس دیتے ہیں پھر اس کا جواب دیں۔

اخبار اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۱۸ء میں درج ہے:

قادیانیوں کا قافیہ ایسا تنگ کر دیا گیا ہے کہ بے چارے مکان سے باہر تک نکل نہیں سکتے۔ اتفاقیہ راہ میں کسی مٹھ بھیڑ ہو بھی جائے تو نہ سلام، نہ علیک۔ باپ ہے تو بیٹے کی صورت دیکھ کر جل رہا ہے۔ بیٹا ہے تو باپ کی رؤیت سے گھنا رہا ہے۔ مسجدوں میں قدم دھرنا ایک قلم بند۔ دعوت میں شراکت دینا قطعاً مسدود۔ وہ جو کہاوت ہے کہ موئے پر سو درے تو وہ بھی یہاں واجب التعمیل ہو ہی ہے۔ میرزائیوں کی میت کا پوچھئے مت، شہر میں اگر کسی میت کی خبر پہنچ جاتی ہے تو تمام قبرستانوں میں پہرہ بیٹھ جاتا ہے۔ کسی کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے کسی کے ہاتھ میں چھڑی۔ میت کی مٹی پلید ہو رہی ہے کہ کھوجتے تابوت نہیں ملتی بیل داروں کو طلب ہوتی ہے تو وہ ٹکا سا جواب دے دیتے ہیں۔ بانس اور لکڑی کی بالکل عنقائیت ہو جاتی ہے۔ دفن کے واسطے جگہ تلاش کرتے کرتے پھول کا زمانہ بھی گذر جاتا ہے۔ ہر صورت سے ناامید ہو کر جب یہ ٹھان بیٹھتے ہیں کہ چلو چپکے سے مکان ہی کے اندر قبر کھود کر گاڑ دیں تو ہاتف غیبی افسران میونسپلٹی کو آگاہ کر دیتے ہیں اور وہ غڑاپ سے آموجود ہو کر خرمن امید پر کڑکتی بجلی گرا دیتے ہیں وغیرہ میت کی حالت ناگفتہ بہ ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اس مضمون پر قادیان کا اخبار الفضل سیخ پا ہو کر لکھتا ہے:

ان مندرجہ بالا الفاظ کو پڑھ کر کون سمجھ دار اور عقل مند انسان ہے جس کے رونگھٹے نہ کھڑے ہو جائیں اور اس کے انسانی جذبات جوش میں آ کر ان ظالموں پر لعنت اور پھٹکار نہ بھیجیں اور ابھی تو یہ وہ مظالم ہیں جن کا اعتراف اور اعلان خود ظالموں کی طرف سے ہو رہا ہے ورنہ جو کچھ بیچارے مظلوموں پر گذر رہی ہے وہ تو اس سے بہت زیادہ اور سخت دردناک ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم حیران ہیں کہ ظالم اور جفا کار لوگ سلطنت برطانیہ کے عہد دولت مہد میں کیوں اس قدر وحشت اور درندگی کا سلوک ہمارے امن پسند اور صلح جو بھائیوں سے کر رہے ہیں اور ان میں کیوں اتنی جرأت اور دلیری پیدا ہو گئی ہے ہے کہ وہ اپنے مظالم کا علی الاعلان اظہار کر کے ان پر فخر کرتے اور عوام الناس کو ان ناپاک اور امن شکن کوششوں کے جاری رکھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ (الفضل قادیان ۹ فروری ۱۹۱۸ء)

شیخ الاسلام امرتسری فرماتے ہیں کہ اس مقام پر ہم نے ایک نوٹ بھی لکھا تھا جو درحقیقت پیش از سوال الفضل کا جواب تھا وہ نوٹ یہ ہے:

یہ سب کانٹے مرزا صاحب کے اپنے بوئے ہوئے ہیں جن کا حکم اب بھی جاری ہے کہ کسی غیر مرزائی کا چاہے باپ بھی ہو جنازہ نہیں پڑھنا چاہیے۔

اس نوٹ کا ثبوت فتاوی احمدیہ (مجموعہ فتاوی مرزائیہ) کی جلد اول صفحہ ۱۸۸ میں ہے اسی پر آج تک مرزائی جماعت کا عمل ہے کہ بیٹا باپ کا جنازہ تک نہیں پڑھتا مگر حصہ لینے کو بیٹا بن جاتا ہے۔ چنانچہ ابھی حال ہی کا ذکر اخباروں میں چھپا تھا کہ امرتسر چوک فرید میں ایک مرزائی لڑکے نے اپنے باپ کا جنازہ نہیں پڑھا

اس کے علاوہ مرزا صاحب کا یہ بھی فتوی ہے کہ کوئی مرزائی (احمدی) غیر مرزائی سے لڑکی کا رشتہ نکاح نہ کرے (ملاحظہ ہو فتاوی احمدیہ جلد دوم ص ۷)

اور سنیئے! مرزا صاحب کا حکم ہے کہ جو مجھ سے بیعت ہو کر احمدی نہیں ہے اسکے پیچھے نماز مت پڑھو (فتاوی احمدیہ۔ جلد اول ۱۵)

بلکہ جو احمدی ہو کر کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز پڑھ لے اس احمدی کے پیچھے بھی مت پڑھو (فتاوی احمدیہ جلد اول ص ۲۲)

ایسے ہی فتوؤں کا اثر ہے کہ جہاں جہاں ان لوگوں کا غلبہ یا اثر ہے، دیگر مسلمانوں بلکہ جملہ لوگوں کا بائکاٹ کیا جاتا ہے۔ اس وقت ہمارے سامنے قادیان کی مثال کافی ہے جہاں کوئی مرزائی کسی غیر مرزائی سے سودا خریدے تو خلیفہ جی کے حکم سے اس کو سخت سزا ملتی ہے۔ یہاں تک کہ ایام جلسہ میں غیر احمدی یکے والوں کو بھی بائکاٹ کیا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا خلیفہ مرزا محمود احمد اپنی کتاب انوار خلافت میں لکھتا ہے

ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔

اب ہم پوچھتے ہیں کہ جس صورت میں تمہارے نبی اور خلیفہ کا مسلمانوں کے حق میں یہ فتویٰ ہے تو مسلمانوں سے تم اسلامی سلوک کی کیوں امید رکھتے ہو۔ کیا یہ مثال غلط ہے کہ

جس ناپ سے ماپو گے اسی سے تم کو ماپا جائے گا

کیا تم قادیان کے اپنے مقبرے میں کسی غیر احمدی کو دفن کرنے کی اجازت دیتے ہو۔ کیا صوبہ بہار کی ہائی کورٹ نے تم لوگوں کو مساجد میں الگ جماعت کرانے سے روکا نہیں۔ ہم حیران ہیں کہ تم لوگ کس منہ سے کٹک کے مسلمانوں کی شکایت کرتے ہو۔

کیا مسلمان کسی غیر مسلم کو اپنے قبرستان میں مردہ دفن کرنے سے روکیں تو وہ مجرم ہیں، باغی ہیں، ہاں میونسپلٹی کے ملازم جو مرزائیوں کو گھروں میں قبریں بنانے سے مانع ہوں تو وہ بے شک بڑے بھاری مجرم ہیں بشرطیکہ قادیان کی میونسپلٹی ہو جہاں زیادہ تر ممبر مرزائی ہوں حیرانی کی ہے کہ یہ لوگ شیخ سعدی مرحوم کے اس سنہرے مصرعہ کو بھی غور سے نہیں پڑھتے:

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۹ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۶ ص ۱۔۲)

الحکم پر بجلی گری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الحکم قادیان کا سب سے پہلا اخبار ہے۔ مرزا صاحب کی دکان کا اشتہار برسوں تک بڑے زور شور سے دیتا رہا۔ مگر مرزا جی کے مرنے پر ہم نے خداداد فراست سے سمجھا تھا کہ اب الحکم زندہ نہیں رہ سکے گا۔ چنانچہ ہم نے ایک مضمون لکھا جسکا عنوان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا: الحکم پر بجلی گری۔

یہ عنوان جو درحقیقت ہماری فراستی پیش گوئی تھا، مرزا صاحب قادیانی کی الہامی پیش گوئیوں سے زیادہ سچا ثابت ہوا کہ الحکم نے بار ہا سنبھالا لینا چاہا مگر نہ لے سکا۔ کئی سال کے بعد پھر نکلا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ ہم اپنے پرانے مخاطب کو زندہ ...اور نیک کام کرتا ہوا دیکھیں۔ گو ہماری پیش گوئی غلط ہو جائے اس سے ہمارا نقصان نہیں جب کہ قادیانی اصطلاح میں کسی الہامی پیش گوئی کے غلط ہونے سے بھی ملہم کے دعوی کو نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۹ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۶ ص ۲۔۳)

مرزا کے اعجازی قصیدہ پر عشرہ کاملہ تنقیدی۔۳

ہمیں ایک ظریف شاعر کی کہانی یاد آئی کہ فرماتے ہیں کہ میرے پاس ایک طالب علم عروض پڑھا کرتا تھا۔ تقطیع کرنے کے واسطے میں نے ایک شعر دیا۔ اب وہ تھا بالکل غبی اور کند ذہن ، ساری رات سوچتا رہا مگر اس سے کچھ بن نہ سکا۔ شعر میں زحافات تھے، صحیح تقطیع نہ تھی بحر طویل کا شعر تھا۔ زحافات سے اس کی تقطیع مشکل پڑی تھی۔ آخر وہ سوچ کر شعر کے پہلے مصرعے پر لکھ لایا کہ

هذا من الطّويل۔

اور دوسرے مصرعہ پر یہ لکھا

هذامن البسيط۔

اور دونوں کے اوپر لکھا کہ...

نصفه من الطويل ونصفه من البيسط

میں نے جب دیکھا تو انگشت بدنداں ہو کر کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ایک ہی شعر میں دو مصرعے مختلف بحر پر ہوں۔ تو وہ جھٹ بول اٹھا کہ منع کہاں لکھا ہے۔

ہم بھی اس طالب علم کی داد دیتے ہیں جس نے علم عروض میں ایک نئی بات نکالی۔ افسوس کہ مرزا صاحب قادیانی کے پاس وہ نہ تھا، ورنہ وہ تو اس قسم کی ہزاروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالیں پیش کر دیتے۔

ناظرین ! یہ ہے مرزا صاحب قادیانی کا مبلغ علم اور یہ ہے آپ کی اعجاز نمائی۔ اس فضل .. پر بھی دنیا مرزا صاحب قادیانی کو شاعر ہی نہ مانے تو اس کی کم بختی۔

ہم حیران ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے بعض شعر ایسے بھی ہیں کہ جن کا تطابق کس بحر سے نہیں ہوتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ کوئی نیا بحر وضع ہوا ہے کہ جو بالخصوص مرزا صاحب کے لئے ہی رجسٹری ہو چکا تھا اور اعجاز کا تمغہ اسی بحر پر حاصل ہونا تھا۔

اب صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ مرزا صاحب کے اعجاز یہ قصائد میں ہزاروں نقص ہیں۔ مگر ہم یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا عشرہ کاملہ مرزا صاحب کے ہر ایک پندرہ عربی شعروں میں علی وجہ منع الخلو ضرور ہی پایا جاوے گا۔ اگر قادیانی خلیفہ صاحب ہمارے عشرہ کاملہ کا جواب دیں تو ہم ان کے واسطے دس مرید پیش کریں گے۔ اور اگر کوئی اور قادیانی جواب دے تو صرف ایک مرید۔ اسی طرح اگر کوئی لاہوری پارٹی کا خلیفہ یا مرید اس کا جواب دینے کی جرأت کرے گا تو ان کیلئے بھی پانچ مریدوں کا وعدہ ہے۔ مگر ہمیں یقین ہے اور پختہ یقین ہے کہ کوئی مرزائی ہمارے عشرہ کا جواب نہیں دے سکے گا اور نہ ہی جواب دینے کے لئے خدا تعالی اس کو قدرت دے گا۔

ایک مجددی از امرتسر

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: قرآن مجید کا صاف ارشاد ہے

و ماعلّمناه الشّعر وماينبغي له

یعنی خدا نے نبی کو شعر بنانے نہیں سکھائے، نہ یہ فن اسکو لائق ہے۔

اس ارشاد سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ فن شاعری اور نبوت میں تضاد اور مخالفت ہے۔ مگر قادیانی نبوت ایسی ہے کہ شاعری ہی سے اپنا ثبوت دیتی ہے باوجود اس کے کہتے ہیں کہ ہم تو بروزی نبی ہیں نبوت محمدیہ کے اتباع سے ہم کو نبوت ملی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۹ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۶ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف اسی کا نام ہے؟

ہر ایک قوم بلکہ ہر ایک شخص انصاف کا مدعی ہے اس لئے قرآن مجید نے اس کی پہچان کا ایک نشان مقرر کیا ہے جو واقعی ایک سنہری اصول ہے ارشاد ہے

و اذا قلتم فاعدلوا و لوکان ذا قربی

یعنی جب بولو عدل سے بولو اگر چہ تمہارا کوئی قریبی ہے

سبحان اللہ ! یہ ایک ایسا نشان ہے کہ بڑے بڑے مدعیان عدل و انصاف اس پر پرکھے جاتے ہیں آج جس قادیانی انصاف کا ہم ذکر کرنے کو ہیں وہ بھی ایسے نشان سے پہچانا جائے گا۔

خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی کے ساتھ قادیانی خلیفہ کی متعلقہ شرائط مباہلہ اشتہار بازی ہوئی تو خواجہ صاحب نے زور دیا کہ مباہلہ کا اثر فوراً چاہیے خلیفہ قادیان نے ۱۸ دسمبر ۱۹۱۷ء کے اخبار الفضل میں لکھا

آج تک امت اسلامیہ کے کسی امام نے بھی اس بات کو تسلیم نہیں کہ مباہلہ کا اثر فوراً ہونا چاہیے۔

اس کے جواب میں اخبار اہل حدیث مورخہ ۴ جنوری ۱۹۱۸ء میں بحوالہ تفسیر معالم التنزیل ہم نے بتایا کہ خود امام الآئمہ سراج الامہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر نصاری نجران ہمارے ساتھ مباہلہ کرتے تو فوراً ہی اسی میدان میں ان پر عذاب نازل ہوتا اور وہ بندر، سور بنائے جاتے۔

ہم منتظر تھے کہ قادیان کی انصاف پسند پارٹی ہمارے حوالے کو دیکھ کر قصور علم کا اعتراف کرکے اپنی انصاف پسندی کا ثبوت دے گی مگر:

خود غلط بود آنچہ ماپنداشتیم

جواب دیا تو یہ دیا اور کیا خوب دیا۔ ۱۹ فروری کے الفضل میں ایک لمبا چوڑا مضمون ہمارے مضمون کے جواب میں نکلا جسکا خلاصہ یہ ہے مولوی ثناء اللہ نے غزنوی سے مباہلہ منظور کیا تو اس میں یہ کیوں لکھا کہ جھوٹوں پر لعنت ہو۔ یہ کیوں نہیں کہا کہ جھوٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندراور سور بنائے جاویں۔

مولوی ثناء اللہ کو چاہیے اگر وہ سچے ہیں تو مخالفوں سے مباہلہ ضرور کریں تاکہ وہ ان کے مخالفین میں بندر سور بن جاویں تو ان کی عزت ہو بلکہ مخالفین اسلام سے اب بجائے مباحثہ کرنے کے مباہلہ ہی کیا کریں مخالف اگر ان کے مباہلہ سے بندر سور بن جائیں گے تو ان کی اور اسلام کی فتح بیّن ہوگی وغیرہ

اہل حدیث۔ ناظرین غور فرماویں کہ ایک پرا ناقصہ اس قادیانی پارٹی نے سچا کردیا یانہیں جو کسی مولوی اور بے نماز کا یوں مشہور ہے

مولوی صاحب: ارے میاں تم نماز کیوں نہیں پڑھا کرتے

بے نماز: مولوی صاحب! آپ نے بیٹے کی شادی پر دعوت کی تھی تو نمک کیوں زیادہ ڈالدیا تھا۔

مولوی صاحب: اس کو میرے کلام سے کیا تعلق؟

بے نماز: تعلق سے کیا تعلق؟ بات سے نکل آتی ہے۔

یہی مثال ان لوگوں کی ہے اچھا صاحب سنئے:

مباہلہ میں لعنت کا لفظ تو میں نے اس لئے لکھا کہ خود قرآن مجید میں یہی لفظ آیا ہے غور سے سنو: ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين

پس میں نے تو لعنت کا لفظ باتباع قرآن لکھا۔ باقی رہا بندر سور بننا یہ خدا کی مشیت پر موقوف ہے کہ وہ لعنت کے جس فرد کو چاہے پیدا کردے۔ بندر سور کتے پلے غیر معمولی مرض موت وغیرہ سب یہ لعنت کے افراد ہیں۔ مالک کے حکم سے انکار وجود ہوتا ہے جو جون سا فرد چاہے کاذب مباہل پر بھیج دے اس میں کسی کا کوئی حق نہیں اصل بحث تو یہ تھی کہ کسی امام کا بھی یہ مذہب نہیں کہ مباہلہ کا اثر فوراً ہوتا ہے جیسا کہ خلیفہ قادیان نے انکار کیا ہے، یا یہ مذہب ہے جیسا کہ ہم نے بحوالہ تفسیر معالم لکھا ہے۔ اسپر تو اڈیٹر الفضل نے خیریت سے ایک فقرہ بھی نہیں لکھا ہمیں امید کرنی چاہیے کہ آئندہ لکھیں گے اور ہمیں یہ کہنے کا موقع نہ دیں گے

وزیرے چنیں شہریارے چنان
جہاں چوں نگیرد قرارے چناں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث ۸ مارچ ۱۹۱۸ءمطابق ۲۳ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۸ ص ۲۔۳)

☆لکھنو کے مرزائی

مرزا صاحب قادیانی کے لکھنوی مریدوں نے بہت سر اٹھایا تو مولوی محمود ابومسعود صاحب بنارسی نے ان کونوٹس دیا کہ مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر بحث کریں پس ایسے خاموش ہوئے کہ صدائے برنخواست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۱۸ءصفحہ متفرقات)

مرزا کا ایک الہام بصیغہ مونث

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مولانا فاضل اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر۔ السلام علیکم

عرصہ سے مجھے ایک شک ہے، امید ہے آپ کی معرفت وہ دور ہو جائے گا کیونکہ آپ کو مرزائی مشن کی کتابوں پر بہت زیادہ نظر ہے۔ مرزا صاحب تو خدا کے حکم سے مرد تھے مگر وہ لکھتے ہیں کہ میں کتاب براہین احمدیہ کے چھپوانے کیلئے روپیہ کی فکر ہوئی تو الہام ہوا

هزى اليك بجذع النخلة تساقط عليكِ رطبا جنيّا

آیت قرآنی ہے اس میں حضرت مریم کو خطاب ہے اسکے لئے تو اس کے الفاظ صیغہ مونث موزوں ہیں مگر مرزا صاحب تو مرد ہیں ان کو کیاں ایسا الہام ہوا۔

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

عرب میں جب کوئی کسی ایسے شخص سے سوال کرتا جو جواب دے سکتا ہو، تو کیا کرتے ہیں على الخبير سقطت یعنی تو اے باخبر آدمی کے پاس آیا ہے۔ واقعی میں آپ کے اس شبہ کا جواب دے سکتا ہوں اور کہہ سکتا ہوں على الخبير سقطت پس سنئے

مرزا صاحب لکھتے ہیں:

میں دنیا میں تو غلام احمد ہوں مگر آسمان پر مسیح کے ساتھ میری بہت ہی مشابہت ہے یہاں تک کہ تمیز مشکل ہے اس لحاظ سے میں آسمان پر مسیح ہوں اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں غلام احمد ہوں، مگر آسمان پر احمد ہوں۔

ٹھیک اسی طرح تذکیر و تانیث میں مرزا صاحب کی دو حیثیتیں ہیں یعنی مذکر بھی اور مونث بھی۔ چنانچہ مرزا صاحب خود فرماتے ہیں

بابو الٰہی بخش کی نسبت یہ الہام ہے

یر یدو ن ان یروا طمثك یعنی بابو الٰہی بخش چاہتا ہے کہ تیرحیض کو دیکھے

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۴۳)

اسی لئے مرزا صاحب ایک جگہ اپنے حمل کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

استعارہ کے رنگ میں مجھے حاملہ ٹھہرایا گیا۔ (کشتی نوح۔ص ۴۷)

یہی معنی ہیں

سرّ مستاں منطق الطیر ست جامی لب بہند
جز سلیمانے نباید فہم این گفتار را

(ہفت روزہ اہل حدیث ۸ مارچ ۱۹۱۸ء مطابق ۲۳ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۱۸ ص ۴۔۵)

کٹک پر خفگی

آج کل قادیان کا غضب کٹک کے مسلمانوں پر بہت کچھ جوش زن ہے۔ اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۲ فروری میں مسلمانان کٹک کی طرف سے مدافعت کافی کی گئی تھی مگر قادیان کا آرگن الفضل اس کو کافی نہیں جانتا اور کہتا ہے اگر اختلاف کی وجہ سے ظلم و ستم جائز ہوں تو بہار کے ہندوؤں نے جو مسلمانوں پر ظلم کئے ہیں کیا یہ بھی ٹھیک ہیں؟ اسی قسم کی اور بہت سی بے معنی باتیں لکھتا ہے مگر اسے خبر نہیں کہ ایک ظلم ہے ایک قطع تعلق ظلم تو کس طرح جائز نہیں مگر قطع تعلق کی تو تم بھی اجازت دیتے ہو ظلم کہتے ہیں کسی کی حق تلفی کرنا قطع تعلق کہتے ہیں علیحدگی کرنا یعنی جس وجہ سے کسی کے ساتھ ملاپ تھا وہ وجہ اٹھ گئی تو وہ ملاپ بھی اٹھ گیا اس ملاپ کے اٹھنے سے وہ حقوق بھی اٹھ گئے۔

آیئے ہم روزہ مرہ سے ایک مثال سناتے ہیں۔

میاں بیوی کا ایک تعلق ہے۔ جب تک ہے دونوں کے ذمہ ایک دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حقوق ہیں۔لیکن جب نکاح فسخ ہوگیا تو بوجہ علیحدگی کے دونوں کے وہ حقوق جو بوجہ زوجیت کے تھے ایک دوسرے سے اٹھ گئے۔ اب اگر کوئی حق ہے تو ایسا ہی جسکی بنا زوجیت پر نہیں مثلاً کوئی پہلا رشتہ ہے یا انسانیت کا درجہ ہے ٹھیک اسی طرح جب کہ تمہارے نبی نے (مرزا قادیانی) نے اور تمہارے موجودہ خلیفہ نے مسلمانوں کو کافر لکھا اور مسلمانوں نے بھی بقول السن بالسن و الجروح قصا س ایساہی جواب دیا تو کون دانا کہہ سکتا ہے کہ حقوق اسلامیہ باقی رہے ہرگز نہیں

ہاں الفضل خودہی مانتا ہے کہ یہ تفریق ہے لیکن وہ کہتا ہے:

ہم آپ لوگوں سے انسانی سلوک ضرور چاہتے ہیں (الفضل ۲۶ فروری ۱۹۱۸ء)

ہم بھی انسانی حقوق ادا کرنے سے انکار نہیں کرتے۔مگر جانتے ہو انسانی حقوق کیا ہیں سنو! قولوا للنّاس حسنا سب لوگوں سے بات اچھی کیا کرو

پس اس اصول کے مطابق ہم آپ لوگوں سے حسن سلوک یہ کریں گے کہ احمدیوں سے بات کرنے میں انسانی حقوق کا لحاظ رکھیں گے اور آپ کے پیرومرشد مرزا صاحب کے اس متجاوزعن الاخلاق فقرہ کا بدلہ نہ لیں جو وہ تمام دنیا کے علماء کے حق میں فرما گئے

اے بدذات فرقہ مولویاں۔(رسالہ انجام آتھم ص ۳۱)

ہاں آئندہ کو اسلامی حقوق مانگتے ہوئے اپنے اس فقرہ کو نہ بھول جانا۔ہم نے جہاں تک غور کیا مسلمانان کٹک نے جو حقوق تم لوگوں کو دینے سے انکار کیا ہے، وہ اسلامی حقوق ہیں انسانی نہیں۔تاہم مسلمانان کٹک سے ہم سفارش کریں گے کہ وہ تم لوگوں کے انسانی حقوق پامال نہ کریں

مباہلہ پر سوال:

ناظرین کو یاد ہوگا گذشتہ ایام میرے مہربان غزنویہ کے علم بردار قاضی عبدالاحد خانپوری نے مجھے مباہلہ کیلئے بلایا۔ جسے میں نے منظور کیا اورصاف لکھا کہ میں تم سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں مگر وہ نہ آئے لیکن (مسلمانوں کو کافر بنانے میں) ان کے ایک ہم مذہب مرزائی نامہ نگار الفضل میں بول پڑا کہ مولوی ثناء اللہ قاضی عبدالاحد سے تو مباہلہ پر تیار ہوگیا لیکن ہمارے حضرت (مرزا قادیانی) کے سامنے کیوں مباہلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کو نہ آیا۔ اور کیوں سامنے آنے سے حیلے بہانے بناتا رہا کہ مجھے پہلے عذاب کی نوعیت بتاؤ، یہ کرو وہ کرو۔ یہ سب حیلے اس لئے تھا کہ وہ حضرت مرزا صاحب سے خوف زدہ تھا۔

فاتح قادیان اور خوف زدہ، جو ایسے وقت میں قادیان پہنچا جس وقت کسی مخالف کا برسر مخالفت پہنچنا مشکل تھا۔ وہ خوف زدہ ؟ جس نے اپنی موت کی پیش گوئی سن کر مرقع قادیان جاری کردیا۔ وہ خوف زدہ؟ جس نے کبھی مرزائی مشن کے کذب ہونے میں تامل نہیں کیا۔ وہ خوف زدہ؟ جس نے تمام مخالفوں سے بڑھ کر تردید میں حصہ لیا۔ وہ خوف زدہ؟

مگر بات اصل یہ ہے کہ مرزا صاحب کا کافی سے زیادہ تجربہ ہو چکا تھا کہ وہ جس مخالف سے مباہلہ کرتے یا اس کی بابت کسی عذاب کی پیش گوئی کرتے اور کچھ نہ ہوتا تو اس کے متعلق سو سو حیلے تراشتے۔ چنانچہ مولوی عبدالحق غزنوی اور مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی ابوالحسن تبّتی اور ملا محمد بخش لاہوری کے واقعات ہم سے مخفی نہیں کہ ان لوگوں کے حق میں کیسے کیسے رعب دار جملے لکھے تھے۔ مگر جب اتنا بھی نہ ہوا جس کو کوہ کندن وکاہ برآوردن کہا جاتا تو آپ نے مولوی عبدالحق غزنوی کی بابت تو یہ لکھ مارا کہ جب سے اس نے مباہلہ کیا ہے اس کے ہاں ایک لڑکی بھی پیدا نہیں ہوئی۔ اور مولوی صاحب بٹالوی کی بابت لکھ مارا کہ اس نے میری ایک عربی عبارت میں عجب کے ساتھ لام کا صلہ لانے پر اعتراض کیا تھا، حالانکہ میری عبارت صحیح تھی بس یہی اس کی ذلت ہے۔ باقی رہے ملا محمد بخش اور مولوی ابوالحسن یہ تو بٹالوی کے اتباع ہیں ان کا وجود مستقل نہیں چلو چھٹی شد اس لئے بقول

حسینوں سے نہ مل اے دل ہمارے دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے سے رکنے کے ستم گر ناگ کالے ہیں

میں مرزا صاحب قادیانی کی ان بھول بھلیوں میں نہیں آیا۔ بلکہ ہمیشہ یہی کہتا رہا کہ میں مباہلہ کو تیار ہوں۔ مگر مجھے یہ بتاؤ کہ مجھ پر عذاب کیا آئے گا، تا کہ وہ نہ ہو جیسا کہ ان مذکورہ بالا حضرات سے تم نے ہاتھ کیا جس پر مجھے یہ کہنے کا موقع ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

ہاں الفضل کا نامہ نگار (قاضی اکمل) یہ بھی لکھتا ہے کہ اب بھی مولوی ثناء اللہ اگر اہل حدیث کی طرف سے تیار ہو تو ہمارے خلیفہ صاحب اسکے ساتھ مباہلہ کر سکتے ہیں۔

اے جناب! دنیا میں کوئی ایسا احمق بھی ہوگا جو اپنے مدمقابل سے پریوی کونسل میں مقدمہ جیت کر پھر اسکے مرنے کے بعد اسی معاملہ کا مقدمہ اس کے بیٹے کے ساتھ نئے سرے سے شروع کرے۔ تمہاری ایسی بھول بھلیوں میں کوئی اور آ سکتا ہے میں نہیں آ سکتا کیوں؟

رند بھی ہوں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند و پارسا ایک ایک

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۱۸ء مطابق ۳۰ جمادی الاولی ۱۳۳۶ھ نمبر ۱۹ جلد ۱۵ ص ۳۔۴)

چودھویں صدی کے امام الزمان

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

صوبہ سرحدی میں ایک نقل مشہور ہے کہ دو شخصوں کا جھگڑا تھا۔ ایک کہتا تھا کہ نسوار سونگھنا منع ہے۔ دوسرا کہتا تھا کہ جائز ہے۔ فیصلہ کے واسطے ملا کے پاس گئے۔ ملا صاحب نے فتوی دیا کہ ناجائز ہے۔

تھوڑی دیر کے بعد انہوں نے دیکھا کہ ملاں صاحب نے نسوار کا بل جیب سے نکال کر ایک بڑا چٹکا ناک کی نذر کیا۔ فریق مغلوب چلاّ اٹھا کہ ملا صاحب! آپ کیا کر رہے ہیں؟ ملا صاحب نے جواب دیا کہ جو ہم کہیں وہ کرو، یہ نہ پوچھو کہ ہم خود کیا کرتے ہیں۔

مرزا صاحب نے بھی اسی طرح فتوی دیا کہ جھوٹ بولنا شرک ہے۔ یعنی اس سے بڑھ کر کوئی گناہ ہی نہیں۔ اور خود جیسا کچھ اس پر عمل کیا، اس دیگ سے ایک دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاول ایک نظم ایک نثر پبلک کو دکھا کر انصاف کا خواہاں ہوں۔ ہمارے مجدد و محدث اور پیغمبر ایسے ہی گذرے ہیں۔نعوذ باللہ من ذلک

نظم از درثمین

یا نبی اللہ فدائے روئے محبوبِ توام
وقف ... کردہ ام ایں سر کہ بر دوش ست یار

دیگر:

مے پریدم سوئے کوئے او مدام
من اگر میداشتم بال و پرے

دیگر:

صدق ورزاں را ہمیں باشد نشان
کز پئے جاناں بکف دارند جان

دیگر:

براہِ یار عزیز از بلائی پرہیز د
اگرچہ در رہِ آں یار اژدہا باشد

دیگر:

یا نبی اللہ فدائے ہر سرِ موئے تو ام
وقف راہِ تو کنم گر جاں دہندم صد ہزار

(موجودہ جان تو آپ حفاظت سے رکھنا چاہتے تھے اور اسی وجہ سے فریضہ حج سے محروم رہے لیکن فالتو اگر ہزار بھی مل جاویں تو آنحضرت ﷺ پر فدا ہیں۔ بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را)

مرزائی تو ان اشعار کو پڑھ کر عش عش کرتے ہوں گے کہ ہمارا مجدد یا پیغمبر رسول اللہ ﷺ کا کیسا سچا عاشق ہے کہ سو ہزاراں جان قربان کرنے کو آمادہ ہے اور کمال یہ کہ راستہ میں جو اژدھا بیٹھا ہوا ہے اس سے بھی نہیں ڈرتا، صرف پر (اڑنے کے لئے) مانگتا ہے۔ پر ملنے کی دیر ہے پھر روضہ مبارک پر پہنچا ہوا ہوگا۔لیکن میرے خیال میں یہ اشعار ممتحن کیمیا کے پاس بھیجنے کے لائق ہیں، تاکہ وہ رپورٹ کریں کہ ان میں کچھ جھوٹ یا سچ تو ملا ہوا نہیں۔ یہ ہے نمونہ آپ کی نظم کا، ایک نمونہ نثر کا بھی ملاحظہ فرماویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ضرورت الامام (منشی الٰہی بخش صاحب مرحوم ومغفور کی طرف خطاب ہے)

اور میں حلفاً کہتا ہوں کہ جس قدر ہمارے دوست فاضل مولوی عبدالکریم
صاحب وعظ کے وقت قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرتے ہیں
مجھے ہرگز امید نہیں کہ ان کا ہزارم حصہ بھی میرے عزیز دوست کے منہ سے
نکل سکے۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ الہامی طریق ابھی ناقص اور کسبی طریق
بکلّی متروک۔ نہ معلوم کسی محقق سے قرآن سننے کا بھی موقعہ ہوا یا نہیں۔

نہ یہ مبالغہ کہا جاسکتا ہے، نہ غلو کیونکہ قسم سے موکد ہے۔ اور قسم بھی ہندوؤں کے اوتار کرشن جی مہاراج اور احمدیوں کے مجدد۔ پیغمبر کی قسم کھا کر کسی بات کو بیان کرنے کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ یہ بات بالکل سچ ہے اس میں مبالغہ یا غلو نہیں

اب ظاہر ہے کہ شرک اور اسلام جمع نہیں ہو سکتے۔ پس مرزا صاحب اپنے فتوی کے مطابق کیا ہوئے، اسکا جواب احمدی دوست دیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے مرید دن بدن خدا سے نزدیک ہوتے جاتے ہیں اور مرزا صاحب قادیانی کو ماننے والے دائرہ اسلام سے خارج ہیں

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کایں راہ کہ تو روی بترکستان است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۱۸ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۲۰ ص ۲)

مولوی محمد علی لاہوری کی قابلیت

مولوی کرم الدین صاحب بھین ضلع جہلم سے لکھتے ہیں:

۴ فروری ۱۹۱۸ء کے روزانہ پیسہ اخبار میں میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں مولوی محمد علی صاحب ایم اے احمدی کے لیکچر کا ذکر تھا اور آیت وماارسلناك الا كافة للناس کے معنی کرنے میں ان کی غلطی کو ظاہر کیا گیا تھا۔

میرا یہ فعل صرف خیر خواہی اور نیک نیتی پر مبنی تھا۔ چونکہ مولوی صاحب موصوف امیر قوم اور سر عسکر مانے گئے ہیں، ان کا آیت قرآن کے غلط معنی بیان کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی شان امارت اور تقدس کے سخت منافی تھا، اس لئے ان کو اس غلطی پر متنبہ کیا گیا کہ آئندہ ان سے ایسی غلطی سرزد نہ ہو۔

مولوی صاحب بذات خود تو خاموش ہیں لیکن اڈیٹر اخبار پیغام صلح نے انکی وکالت کرتے ہوئے ۲۷ جنوری کے پرچہ میں اس مضمون کے جواب میں ایک مستقل اور طویل آرٹیکل شائع کر کے ایک صفحہ سالم سیاہ فرمایا اس آرٹیکل میں خاکسار کی علمیت اور قرآن دانی کی شکایت کرتے ہوئے مجھے خطرناک غلط بیانیوں کا ملزم قرار دیا ہے اور میری اس تحریر کو بغض وحسد اور غضب پر محمول کیا۔ چنانچہ آپ رقم طراز ہیں:

> میں نے صرف خطرناک غلط بیانیوں سے کام لیا ہے جو ان اس بغض وتعصب کو ظاہر کرتی ہیں جو ابتداء سے انہیں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ساتھ ہے اور اس سے پیشتر حضرت مسیح موعود کی زندگی میں مقدمات کی صورت میں او قدوا نا را للحر ب کا نقشہ پیش کر چکا ہے۔

بخدا! مجھے حضرت مرزا جی کے اس بناوٹی اور پا در ہوا سلسلہ سے نہ ان کی زندگی میں کوئی بغض وحسد تھا، نہ اب ہے۔ غالبًا اڈیٹر صاحب پیغام صلح جانتے ہوں گے کہ مقدمات کی ابتداء میری طرف سے نہ تھی، بلکہ آپ کے پیرومرشد حضرت مرزا جی آنجہانی ہی او قدوا نارا للحر ب کا مصداق بنے تھے۔ جب انہوں نے اپنے ایک خاص الخاص حواری حکیم فضل الدین بھیروی سے ایک استغاثہ فوجداری میرے برخلاف گورداسپور میں دائر کرایا تھا۔ میرے اس کے بعد تھے جو بطور مدافعت تھے۔

ہمیں امید تھی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی روز افزوں ترقی اور مولوی صاحب کی اس کے پے در پے ناکامیوں نے ان کی آتش فتنہ وفساد کو اب سرد کر دیا ہوگا لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حسد کی بیماری نے ان کو فزا د ھم اللہ مرضا کا مصداق کر دیا ہے

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ترقی معکوس بے شک قابل رشک ہے۔ آپ کا شیرازہ بکھر چکا ہے قادیانی لاہوری پارٹی کی تفریق ایک دوسرے کی تفسیق وتکفیر نے اس سلسلہ کی حالت جو کر رکھی ہے دیکھنے والوں کو رحم آتا ہے۔ پھر بتایئے ہمیں حسد کیا اور بغض کیسا؟ سینکڑوں چھوٹے چھوٹے سلسلے قائم ہوئے اور چندروزہ ہستی کے بعد فنا ہو گئے۔ آپ کے سلسلہ کی بھی یہی انتہا ہے۔ خاکسار کو اگر آپ کے سلسلہ سے بغض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا، تو میں آپ کے جلسہ میں کیوں جاتا۔ میں بڑے شوق سے جلسہ دیکھنے اور اپنے دیرینہ دوست مولوی محمد علی صاحب کا لیکچر سننے کیلئے گیا۔ لیکن سن کر نہایت بے لطفی ہوئی، جب مولوی صاحب موصوف آیت قرآن کے غلط معنی کرنے لگے۔

آپ فرماتے ہیں:

خاکسار نے مولوی محمد احسن صاحب کی نسبت

لکیلا یعلم من بعد علم شیئا

کا فقرہ کیوں چسپاں کیا جب کہ انکے دہان مبارک سے کوئی بے علمی کی بات نہیں سنی۔

سو عرض ہے کہ مولوی صاحب کی موجودگی میں جب آیت کے غلط معنی بیان ہوتے رہے تو آپ کا اس موقعہ پر خاموش بیٹھا رہنا ہی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ بوجہ شیخ فانی ہو جانے لکیلا یعلم بعد علم شیا کے مصداق ہو چکے ہیں، ورنہ ان کا فرض تھا کہ مولوی صاحب کو ان کی غلطی پر متنبہ کرتے۔ مولوی محمد علی صاحب نے آیت وما ارسلناك الا كافة للناس کا معنی اس جلسہ میں یہ کیا تھا:

نہیں بھیجا ہم نے تجھے مگر کافی لوگوں کے لئے۔

پیغام صلح لکھتا ہے کہ حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے ایسے کوئی معنی نہیں کئے جلسہ سالانہ کی تقریر کے لفظ اس وقت نوٹ کئے ہوئے ہمارے پاس موجود ہیں۔

جناب من! اگر آپ کے امیر نے ایسے معنی نہیں کئے اور ہم نے ان پر افتراء کیا ہے، تو اسکا علاج یہ ہے کہ آپ ان سے ایک حلفی بیان اس مضمون کا اخبار میں شائع کرا دیں کہ ہم نے ہرگز ایسے معنی نہیں کئے۔ تو پھر میں اپنے اعتراض کو واپس لے لوں گا۔ لیکن جب مولوی صاحب خود اس بارہ میں ساکت ہیں، تو اڈیٹر پیغام صلح کے اس قول کی کوئی وقعت نہیں اور نہ یہ دلیل قابل سماعت ہے کہ اس وقت کے نوٹ کئے ہوئے آپ کے پاس موجود ہیں۔

اس میں شک نہیں ہے کہ مولوی صاحب نے یہ معنی ضرور کئے تھے۔ ایک دفعہ نہیں بلکہ تین دفعہ کافة کے معنی کافی بیان کئے ہیں جو آپ کی علمی قابلیت اور قرآن دانی کی دلیل ہے اور یہی میرا اعتراض تھا۔ اس آرٹیکل میں اس امر کا کوئی ثبوت نہیں دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کافۃً بمعنی کافی ہے۔ بلکہ مضمون میں صرف اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ کافۃً کا ف وما ارسلناك (مفعول) سے حال ہے۔اس کے متعلق چند تفاسیر کے حوالے لکھے گئے ہیں لیکن یہ میرے اعتراض کا ہرگز جواب نہیں ہے۔ جیسا کہ کسی مفسر نے کافۃً کے معنی کافی نہیں کئے نیز جو ترجمہ انگریزی آپ نے نقل کیا ہے وہ آپ کی اس ترکیب کی تردید کیلئے کافی ہے کیونکہ آیت متنازعہ کا معنی انگریزی جس کا مفہوم اردو میں بیان کیا گیا ہے یوں ہے:

ہم نے تجھ کو نہیں بھیجا مگر تمام لوگوں کی طرف،

اس میں تو کافۃً آپ نے کاف ضمیر سے حال نہیں گردانا بلکہ ناس کی صفت (تمام لوگوں کے لئے) قرار دیا ہے۔

کیا لطف جو غیر پردہ کھولے۔ جادو وہ جو سر پہ چڑھ کے بولے

ہم مانتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے ترجمہ انگریزی میں صحیح معنی کئے ہیں، لیکن اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت تراجم قرآن آپ کے پیش نظر ہوں گے اور تفاسیر قرآن بھی آپ کے پاس رکھے ہوں گے، اور یہ معنی آپ نے ان کی امداد سے کئے، لیکن جلسہ میں لیکچر دینے کے وقت آپ کے ہاتھ میں کوئی ترجمہ اور کوئی تفسیر نہ تھی اور چونکہ آپ کو عربیت میں مہارت نہ تھی اسلئے آپ صحیح معنی آیت کے نہ کر سکے بلکہ سخت ٹھوکر کھائی اور آپ کی علمیت اور قرآن دانی کا راز فاش ہو گیا

اے ترک من مناز کہ ترکی تمام شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۱۸ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۲۰ ص ۵-۶)

وہی فرقت کی بیماری جو آگے تھی وہ اب بھی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب آنجہانی کی عادت تھی کہ جوں ہی کسی مخالف نے تنگ کیا آپ نے جھٹ اعلان کیا کہ آؤ ہم سے مباہلہ کر لو مگر کم سے کم دس مل کر آؤ۔مباہلہ کیا ہوتا ہے دونوں فریق بالمقابل ایک دوسرے کے لئے دعا کرتے ہیں کہ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے جو جھوٹا ہے اسپر لعنت ہو۔

مرزا صاحب کی یہ عادت تھی کہ جوں ہی کسی مخالف کو درد سر ہوا انہوں نے شور مچایا کہ میرے مقابلہ سے اس کو یہ ہوا۔ یہاں تک کہ معمولی سے معمولی بات کو بھی اپنی کرامت کا اثر بتاتے تھے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کا قصہ آپ کی کرامت کی دلیل ہے۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے میرے ایک عربی شعر پر یوں اعتراض کیا ہے کہ اس میں عجب کے ساتھ لام آیا ہے۔اس کے جواب میں آپ نے بہت سے اشعار عرب کے بلکہ قرآنی آیات بھی لکھی ہیں۔اس کے بعد لکھتے ہیں کہ مولوی محمد حسین صاحب کی یہی ذلت کافی ہے۔ مولوی صاحب بٹالوی سے پوچھا گیا تو وہ اس اعتراض ہی سے منکر ہیں ۔غرض مرزا صاحب اپنی کرامات کا اظہار کرنے کو اسی قسم کے حوالجات دیا کرتے تھے اس لئے مباہلہ کے مخاطبین آپ سے پوچھا کرتے تھے کہ ہم پر مباہلہ کا اثر کیا ہوگا۔اسکے جواب میں مرزا صاحب قادیانی خاموش رہتے کیونکہ ان کا طرز عمل تو یہ تھا کہ صوفی عبدالحق غزنوی نے امرتسر میں آپ سے مباہلہ کیا اور اس کے بعد مرزا صاحب قادیانی کی ہر طرف سے عزت اور ..ترقی معکوس ہوئی۔اسی مدت میں آتھم کی میعاد پوری ہونے پر تمام ہندوستان میں مرزا صاحب کے حق میں جس مضمون کے ووٹ پاس کئے گئے وہ سب کو معلوم ہیں۔مگر مرزا صاحب قادیانی نے یہی ثابت کرنا چاہا کہ میرے مباہلے کا اثر عبدالحق پر یہ پڑا کہ اس کے ہاں ایک کانی لڑکی بھی پیدا نہیں ہوئی اور میرے ہاں کئی لڑکے پیدا ہوئے۔لیکن خدا کی طرف سے رسی کی طوالت بھی ایک حد تک ہوتی ہے جب مرزا صاحب قادیانی کی رسی درازی اس حد تک پہنچ چکی تو خدا نے ان کے دل میں ڈال دیا، یا بالفاظ دیگر ان کو الہام ہوا کہ یہ دعا شائع کردو

خداوندا! (ثناء اللہ اور مجھ مرزا قادیانی) میں سے جو جھوٹا ہے اسکو سچے کی زندگی میں موت دے۔

یہ بھی خدا نے فرمایا کہ تم نے جو دعا کی ہے ہم نے اسے قبول کرلیا۔

اس کا نتیجہ جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب کی دعا قبول ہوئی جس سے ثابت ہوا کہ کم سے کم مرزا صاحب اس دعا میں تو مستجاب الدعوات تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حال میں قادیان کے خلیفہ جی اور خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی میں مباہلہ بازی کی جو تحریریں نکلیں تو قادیان والوں نے خاکسار کو بھی لپیٹنا چاہا کہ تم بھی ہمارے خلیفہ جی سے مباہلہ کرلو۔ میں نے جواب میں لکھا کہ جس صورت میں، میں ان کے مورث اعلی کے مقابلہ پر ہائی کورٹ میں مقدمہ جیت چکا ہوں تو اب ان کی ذریت کے ساتھ وہی مقدمہ منصفی سے شروع کروں، کیا کوئی دانا مجھے اسکی رائے دے گا؟

اس کا جواب قادیان کے اخبار الفضل میں ایک مکمل ترین نامہ نگار لکھتا ہے کون سا مقدمہ آپ نے جیتا ہے۔کیا حضرت مرزا صاحب سے آپ نے مباہلہ کیا تھا ۔آہ! کس قدر بے سمجھ ہیں ما لھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً

اے جناب! مقدمہ جیتنے کی صورت صرف مباہلہ ہی نہیں بلکہ کئی ایک ہوتی ہیں۔ مباہلہ تو ساری عمر میں آپ کے مسیح (مرزا قادیانی) کا صرف صوفی عبدالحق غزنوی سے ہوا تھا جس کے آثار کو مرزا صاحب قادیانی نے تمہاری نظروں میں مشکوک کردیا تھا مگر جس طریق سے میں نے مقدمہ جیتا ہے اس کا انکار کرنا کسی کی طاقت نہیں۔ ہمت ہے تو سامنے آؤ اور پہلے تین سو کے ہارنے کا صدمہ بھول جاؤ۔ سنو

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۱۸ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۲۱ ص ۸۔۹)

مسیح قادیانی کی خدمات اسلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہوری پارٹی کے آرگن پیغام صلح میں ایک سلسلہ مضمون نکل رہا ہے جس کے تین نمبر آج (۱۶ مارچ ۱۹۱۸ء) تک نکل چکے ہیں۔اس مضمون کی چونکہ ہمیں مدت سے تلاش تھی جس سے ہم کو معلوم ہو سکے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اسلامی خدمات کیا کیا کی ہیں، تاکہ ہم اپنے اخبارات کی تائید یا تردید کرسکیں۔اس خیال سے ہم نے سلسلہ مذکورہ کے تینوں نمبر بغور دیکھے، مگر افسوس کہ باوجود طوالت کے حرف مطلب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خالی اور استاد غالب کے شعر کے مصداق پائے

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

پہلے نمبر کا خلاصہ تو صرف اتنا ہے کہ دین اسلام کی حفاظت جو خدا نے اپنے ذمہ لی ہے دو قسم پر ہے: لفظی اور معنوی۔

دوسرے نمبر کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کے خلفاء دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک با سیاست (حکومت و سلطنت) دوم، بے سیاست صرف واعظ۔

تیسرے نمبر کا خلاصہ بھی قریب قریب دوسرے نمبر کے ہے۔

اس سلسلہ کے لکھنے سے یہ غرض ہے کہ مرزا صاحب پر جو الزام لگائے جاتے ہیں وہ رفع کئے جاویں۔ یعنی یہ بتایا جاوے کہ انہوں نے جو کچھ کیا ان کا فرض تھا اور جو نہیں کیا وہ انکا فرض نہ تھا۔ چنانچہ اس مدعا کو صاف لفظوں میں یوں ظاہر کیا ہے

مسیح موعود (مرزا قادیانی) صرف روحانی خلافت کا وارث ہے

(پیغام صلح لاہور ۳۰ مارچ ۱۹۱۸ء)

مگر غور طلب بات یہ ہے کہ اس مدعا کے لئے مرزا صاحب قادیانی کا اپنا بیان معتبر ہوگا یا ان کے مریدوں کا۔ ہمارے خیال میں اس کا جواب یہی ہے اور صرف یہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا بیان سب سے مقدم ہے۔ لہذا مسیح موعود کے فرائض کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کا اپنا بیان جو احادیث سے مبرہن اور مدلل ہے ناظرین کے لئے ہم نقل کرتے ہیں

جناب موصوف اپنی مایہ ناز پہلی الہامی کتاب براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا (ص ۴۹۸)

کتاب چشمہ معرفت میں اسی آیت کو لکھ کر فرمایا ہے کہ:

عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔ (ص ۸۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مرزا صاحب قادیانی کے ابتدائی اور آخری دونوں بیان متفق ہیں کہ مسیح باسیاست دنیا میں آئیں گے اور اس سیاست کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کو تمام دنیا پر غلبہ کاملہ حاصل ہوگا۔ اب سوال یہ ہے کہ ہمارے پنجابی مسیح سیاست کے ساتھ آئے؟

اس کا جواب دینے کو مرزا صاحب قادیانی کی وہ درخواست کافی ہے جس میں گورنمنٹ سے بمنت التجا کی تھی کہ قادیان کے آریوں سے مجھے قتل کا خوف ہے اسلئے میری حفاظت کے لئے پولیس کے چند سپاہی قادیان میں رکھے جاویں۔

گورنمنٹ کی طرف سے اسکا جواب کیا ملا وہی جو ایسی درخواستوں کا ملا کرتا ہے

ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اپریل ۱۹۱۸ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۳۶ جلد ۱۵ نمبر ۲۲ ص ۱۔۲)

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیغام صلح لاہور میں ایک مضمون جناب مولوی محمد احسن امروہی کے قلم سے نکلا ہے جسکی سرخی یہ مصرع ہے۔

مولوی صاحب موصوف نے اس مضمون میں قادیانی پارٹی کا نام غالی رکھ کر مخاطب کیا ہے۔ مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ قادیانی پارٹی جو یہ روایت ابن ماجہ کہ آنحضرت ﷺ کا فرزند ابراہیم زندہ رہتا تو نبی ہوتا، سند لا کر آج کل نبوت کی مدعی بنتی ہے، ان کی تردید دوسری روایت سے ہوتی ہے جو بخاری میں موجود ہے جس کے الفاظ ہیں لا نبی بعدی۔ اس مضمون کو مولوی صاحب نے بڑی قابلیت سے نباہا ہے۔ واقعی بات یہ ہے کہ مولوی محمد احسن صاحب ایک پرانے محدث ہیں۔ مرزا صاحب آپ کو حدیث کا پتلا کہا کرتے تھے اس لئے ہم بھی مولوی صاحب سے ایک حدث پیش کر کے مطلب پوچھتے ہیں امید ہے مولوی محمد احسن صاحب محدثانہ روش سے اس کا جواب دیں گے۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں

قال رسول اللہ ﷺ ینزل عیسی بن مریم الی الارض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يتزوج و يولد له و يمكث خمساً و ار بعين سنة ثم يمو ت فيدفن معی فی قبری فا قو م انا و عيسى بن مر يم فی قبر واحد بين ابی بكر و عمر ۔ (مشكوة باب نز و ل عيسى)

اس حدیث کے ایک حصے کو مرزا صاحب قادیانی نے بطور سند اپنے لئے نقل کیا ہے۔ ملاحظہ ہو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳

ترجمہ تو میں بھی عرض کئے دیتا ہوں مطلب اور شرح کا سوال ہے

آنحضرت ﷺ نے فرمایا حضرت عیسی زمین کی طرف اتریں گے پھر نکاح کریں گے اور ان کی اولاد ہوگی اور ۴۵ سال زندہ رہیں گے پھر میرے مقبرہ میں میرے ساتھ دفن ہوں گے میں اور عیسی قیامت کے روز ابوبکر اور عمر کے درمیان میں اٹھیں گے

یہ ہے حدیث کا ترجمہ۔ اس کا مطلب بتاتے ہوئے اپنے غالی بھائیوں (قادیانیوں) کا رسالہ تشحیذ الاذہان بابت مارچ ۱۹۱۸ء صفحہ ۲۷ بھی ملاحظہ فرمالیجئے گا جس میں وہ اپنی عادت کے مطابق حدیث سے انکار کرتے ہیں۔ امید ہے کہ اپنا پاکیزہ شعر ان کو پھر ایک دفعہ سناویں گے جو یہ ہے

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اپریل ۱۹۱۸ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۳۶ جلد ۱۵ نمبر ۲۲ ص ۲)

مباہلہ کا اثر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ ایام میں خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) اور خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی میں مباہلہ کے متعلق جو اشتہار بازی ہوئی تھی، بطور مسئلہ ہم نے بھی دخل دیا تھا کیونکہ خلیفہ جی نے لکھا تھا کہ مباہلہ کے فوراً اثر ہونے کا کوئی بھی قائل نہیں۔ اس کے جواب میں ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ جنوری میں تفسیر معالم التنزیل سے ایک حوالہ لکھا تھا جسکے مختصر الفاظ یہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال رسول اللہ ﷺ لو لا عنوا لمسخوا قردۃ و خنا زیر و لا ضطوم علیھم الوادی ناراً (یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر نصاری مباہلہ کرتے تو فوراً بندر سور بنائے جاتے اور وہی جنگل ان پر آگ کا جنگل بن جاتا)

اسی ترجمہ پر قادیان کے اخبار الفضل میں دو اعتراض کئے گئے

۱۔ ایک یہ کہ فوراً کس لفظ کا ترجمہ ہے

۲۔ وہی جنگل، کس لفظ کا ترجمہ ہے

افسوس ہے معترض صاحب نے بکمال دعوی فضل بلکہ ادعاء کمال یہ نہیں سوچا کہ لو کا حرف شرط کیلئے جیسے ان اور شرط کے تحقیق پر جزا کا وجود معا مترتب ہوتا ہے کسی وقت کا فاصلہ اس میں جائز نہیں قرآن مجید سے اس کی مثالیں سنو

لو شئنا لآ تینا کل نفس ھداھا

لو نشاء لجعلناہ حطاما

لو شاء جعلناہ اجاجا وغیرہ

بتایئے ان آیات میں لو کی شرط متحقق ہونے کے بعد کچھ فاصلہ ہے؟.. (ہائے ری بے علمی اور تعصب تیرا ستیاناس)

دوسرا سوال بھی اسی قسم کا ہے الوادی سے مراد وہی جنگل ہے جس میں مباہلہ ہوتا۔ اسکا قرینہ پہلا لفظ ہے ان العذاب قد تدلی یعنی فرمایا عذاب ان پر جھک پڑا تھا، صرف مباہلہ کرنے کی دیر تھی جوں ہی مباہلہ کرتے عذاب ان پر وارد ہو جاتا۔

تیسرا سوال با کمال معترض صاحب نے یہ کیا ہے کہ آپ (خاکسار ثناء اللہ) اس قسم کا مباہلہ کرکے لوگوں کو اپنی طرف مائل کریں۔ ایک آدھ دفعہ اپنے مخالفوں پر ایسا عذاب نازل کریں تو تمام دنیا میں دھوم مچ جائے۔ سب سے پہلے غزنویوں سے مباہلہ کرکے یہی عذاب فوراً ان پر لاویں۔ وغیرہ

ان صاحب کو اعتراض کرنے کا تو بہت شوق ہے مگر حقیقت سمجھنے کا کم بلکہ مطلق نہیں۔ سنیئے صاحب! اوپر چلئے زمانہ نبوت میں مباہلہ کی دعوت دربار رسالت سے ہوئی تو حضور ﷺ ہی نے فرمایا کہ اگر وہ مجھ سے مباہلہ کرتے تو ایسا ہوتا۔ اسی طرح اب جو اپنے مخاطب کو مباہلہ کی دعوت دے، اسکا فرض ہے کہ کرشمہ دکھائے۔ غزنوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں یا قادیانی۔ میں نے تو کسی کو دعوت نہیں دی بلکہ دعوت قبول کی ہے۔

پس یہ سوال سب سے پہلے نبی رسول اور مہدی قادیانی پر کیجئے جو مباہلات کے موجد ہیں ان کے بعد قاضی عبدالاحد خان پوری پر کیجئے جس نے مجھے مباہلہ کی دعوت دی جو میں نے منظور کی تھی۔

میں کیوں ایسا کہتا، میں بچ رہتا تو حق پر ثابت ہوتا پھر مجھے کیا دردسری تھی کہ میں فوری عذاب کی بحث چھیڑتا، جب نہ آتا تو میرا مخالف خود ہی شرمندہ ہوجاتا۔ باقی رہا یہ کہ میں تمہارے خلیفہ جی سے مباہلہ کروں اس کا جواب پہلے کئی دفعہ دیا گیا ہے کہ آزمودہ را آزمودن خطاست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اپریل ۱۹۱۸ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۳۶ جلد ۱۵ نمبر ۲۲ ص ۲۔۳)

پیش گوئیوں کی تصدیق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں ایک شور مچ رہا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیاں ایک معشوق کے وعدے کی طرح ہیں جس کی بابت استاد غالب کہتا ہے

دہر میں لفظ وفا وجہ تسلی نہ ہوا
ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندہء معنی نہ ہوا

چونکہ یہ ایک متفقہ آواز تھی جسکا جواب مرزا صاحب اپنی زندگی میں بھی دیتے رہے لیکن وہ جواب بھی بالکل اس معشوق کے جواب کی طرح کا ہوتا تھا جس کی طرف سے عرب کا مشہور شاعر متنبّی عذر کرتا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

یعنی محبوبہ جب وعدہ وفا نہ کرے تو یہ مت سمجھو کہ اس نے وعدہ خلافی کی۔ نہیں بلکہ وفا کی کیونکہ اس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ پورا نہ کرے گی

یہی کیفیت مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں اور ان کے جوابات کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال کے طور پر یوں سمجھئے کہ پادری آتھم عیسائی سے امرتسر میں پندرہ روز مباحثہ کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ

فریق ثانی جو انسان کو خدا بناتا ہے اگر حق کی طرف رجوع نہ کرے گا تو بحساب فی یوم ایک ماہ پندرہ ماہ میں بسزائے موت جہنم میں ڈالا جائے گا

(کتاب جنگ مقدس۔ص ۱۸۸)

اس میعاد کا خاتمہ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تھا یعنی ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کے بعد آتھم کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ ہوتی مگر وہ اس میعاد کے بعد دو سال تک اور زندہ رہ کر ۱۸۹۶ء میں میں مرا۔ ملاحظہ ہو رسالہ انجام آتھم مصنفہ مرزا قادیانی صفحہ ا۔

تو مرزا صاحب قادیانی نے اس التواء کا جواب دیا اور کیا خوب دیا، ایسا کہ متنبّی کے اس قول کی پوری تصدیق ہوئی جو اپنے دوست کو کہتا ہے

تفرد بالاحکام فی اھله الھوی
فانت جمیل الوجه مستحسن الکذب

یعنی اے محبوب جیسا تیرا منہ خوبصورت ہے تیری کذب بیانی وعدہ خلافی اس سے زیادہ خوب صورت ہے

ناظرین! قبل جواب سنانے کے ہم درخواست کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کے جواب کو اسی اصول سے جانچئے گا جو متنبّی نے مذکورہ بالا شعر میں بتایا ہے

پس سنئیے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اگر کسی کی نسبت یہ پیش گوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہو جائے گا، پس اگر وہ بجائے پندرہ مہینوں کے بیسویں مہینے میں مجذوم ہو جائے اور ناک اور تمام اعضاء گر جائیں تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی نفس واقعہ پر نظر چاہیے۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۸۵)

مرزائی دوستو! یہ ہے آپ کے پیر مرشد مہدی مسیح نبی اور رسول بلکہ رؤیائی خدا (مرزا صاحب لکھتے ہیں ر أیتنی فی المنام عین اللہ (دافع الوساوس۔ص ۵۶۴) یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں ۔ رؤیائی خدا میں اس خواب کی طرف اشارہ ہے۔اڈیٹر اہل حدیث) کا جواب جو نہایت ہی معقولیت اپنے اندر رکھتا ہے کہ لمیٹڈ کو ان لمیٹڈ، محدود کو غیر محدود بنا کر پیش گوئی کو پورا کیا جاتا ہے۔ خیر یہ تو پچھلی باتیں ہیں حال میں اس سوال کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیا نکلا ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کے چھوٹے صاحبزادے کا لکھا ہوا ہے۔ بس اس مضمون کی حقیقت اور کیفیت تو اضافت (صاحبزادگی) ہی سے معلوم ہوسکتی ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

صاحبزادہ صاحب اپنی تمہید جواب میں آیت کریمہ فلایظهر علی غیبه لکھ کر لکھتے ہیں:

اس آیت کریمہ سے پتہ لگتا ہے کہ مصفی غیب یعنی ایسا غیب جسکا علم خدا کے ساتھ خاص ہو جیسا کہ لفظ غیبه سے ظاہر ہے (کیونکہ آیت کریمہ میں اللہ تعالی نے غیب کا لفظ مطلق نہیں رکھا کہ جو ہر ایک غیب پر بولا جاسکتا ہے بلکہ غیبه کا لفظ رکھ کر اسے مقید کر دیا ہے یعنی ایسا غیب جسکا علم اللہ تعالی کی ذات کے ساتھ خاص ہو یعنی وہ قیاس وغیرہ سے معلوم نہ ہوسکے بلکہ اسکا معلوم کرنا حالات موجودہ کے ماتحت انسانی علم سے بالاتر ہوں) کثرت کے ساتھ صرف رسولوں ہی کو دیا جاتا ہے کثرت کا مفہوم الفاظ یظهر علی غیبه سے ظاہر ہے کیونکہ عربی زبان میں جب اظهر کے ساتھ علی کا صلہ آوے تو اس کے معنی غالب کر دینے کے ہوتے ہیں جیسا کہ فرمایا هوالذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله (سورہ توبہ) یعنی اللہ ہی نے اپنا رسول بھیجا ہے ہدائت اور دین حق کے ساتھ تا وہ اسے باقی تمام دینوں پر غالب کر دکھائے .. پس اظہار علی الغیب کے معنی ہوئے غالب کر دینا کیا بلحاظ کیفیت اور کیا بلحاظ کمیت یعنی کثرت کے ساتھ مصفا غیب پر اطلاع دینا۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ قادیان۔ مارچ ص ۱۰۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اقتباس میں کثرت کا لفظ قابل تشریح ہے۔ کثرت کے ایک معنی تو یہ ہیں کہ غیب کی خبریں جو نبی بتاوے وہ اپنی تعداد میں اتنی ہوں کہ ان پر کثرت صادق آسکے۔ ان معنی سے تو ہماری طرف سے بھی اسپر صاد ہے آمناو صد قنا۔ گو ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ نبوت کی پہچان ایسی کثرت پر موقوف نہیں، ورنہ کہا جائے گا کہ سچے نبی کی ایک دو چار پیش گوئیاں پورے ہونے تک اس کا صدق موقوف رہے گا حالانکہ یہ کفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ بلکہ نبی کی پہلی پیش گوئی بھی اس کے نبی ہونے کو کافی ہے جیسی کہ بعد کثرت کے کثیر۔ مگر ہم اس حصے میں آپ کی تصدیق کرتے ہیں کہ خدا تعالی اپنے نبیوں کو کثرت سے غیب پر اطلاع دیتا ہے۔

لیکن آپ نے جو اس کثرت کی تشریح خود کی ہے وہ کسی مومن کے ماننے کے قابل نہیں۔ آپ کا مطلب کثرت سے اکثریت ہے۔ یعنی نبی کی دس پیش گوئیوں میں سے چھ اگر پوری ہو جائیں تو بقول آپ کے کثرت ہوگی جو چار کے غلط ہونے سے غلط نہ ہوگی چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> پس اصولاً جس مدعی ماموریت کے متعلق یہ ثابت ہو جائے کہ اس کی بہت پیش گوئیاں جو مصفا غیب پر مشتمل تھے پوری ہوئیں تو قرآن شریف کی رو سے اس کی صداقت بہرحال ثابت ہے، خواہ اس کی بعض پیش گوئیاں کسی کو بظاہر قابل اعتراض نظر آویں۔
>
> مثلاً اگر ایک شخص نے بہت سی پیش گوئیاں کیں جو مصفا غیب پر مشتمل تھیں یعنی ایسا غیب جسکا علم خدا کی ذات کے ساتھ خاص ہے تو اگر ان میں سے اتنی پیش گوئیاں جن پر کثیر کا لفظ عرفاً اطلاق پاسکے پوری ہو جائیں تو آیت زیر بحث کے رو سے اس کی صداقت بہرحال ثابت ہے کیونکہ اس میں کثرت ہی کو معیار رکھا گیا ہے اور وہ یہاں موجود ہے اور یہ بات عقلاً بھی درست ہے کیونکہ جب ایک شخص کسی ایسی بات کی پیش از وقت خبر دیتا ہے جس کا حالات موجودہ کے ماتحت پیش از وقت معلوم ہونا یقینی طور پر عقل انسانی سے بالا ہے اور جس کا علم خدا کے سوا اور کسی کو نہیں ہوسکتا تو لامحالہ یہی ماننا پڑے گا کہ اس کو اللہ تعالی ہی نے اس پر اطلاع دی ہے جو عالم الغیب ہے....
>
> باقی رہا یہ سوال کہ اگر کثیر التعداد پوری ہونے والی پیش گوئیوں کے ساتھ بعض ایسی بھی ہوں جو اپنی ظاہری صورت میں ایسی نظر آویں کہ گویا پوری نہیں ہوئیں تو پھر کیا سمجھا جاوے۔
>
> سو اس کے جواب میں پیشتر اس کے کہ قرآن شریف سے ہی کوئی آیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کی جائے، میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایسی صورت میں بھی یہ نتیجہ ہرگز نہیں نکالا جا سکتا کہ پیش گوئی کرنے والا جھوٹا ہے کیونکہ جب اس کی کثیر التعداد پیش گوئیاں جو مصفا غیب پر مشتمل تھیں، پوری ہو گئیں تو وہ مطابق فیصلہ الٰہی فلا یظهر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول بہرحال فرستادہ الٰہی ہے جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ پس ایسی صورت میں لا محالہ یہی کہا جاوے گا کہ ہماری کمزوری نظر ہی دھوکا کھاتی ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اقتباس کا مطلب یہ ہے کہ الہامی کی اگر چند پیش گوئیاں غلط ہو جاویں تو اس کے الہامی ہونے میں شبہ نہیں ہوسکتا۔ اس سے غرض یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی جس پیش گوئی پر اعتراض ہوگا ہم کہہ دیں گے کہ یہ بھی اسی ایک آدھ میں ہے جو مستثنیٰ ہے۔ لیکن دانا جان سکتے ہیں کہ اس طرح کی کثرت کو اگر صدق وکذب کا معیار بنایا جاوے تو ہر ایک شخص خواہ کتنا ہی جھوٹے سے جھوٹا ہو، وہ بھی کہے گا کہ میری اس ایک بات سے کیا ہوتا ہے، اور بہت سی میری باتیں سچی ہیں۔ ہم عدالتوں میں بھی دیکھتے ہیں کہ کسی کاغذ میں ایک لفظ مشکوک ثابت ہو جائے تو تمام کاغذ مشکوک ہو جاتا ہے۔ یہی معنی ہیں اہل معقول کے اس اصول کے نقیض الموجبة الكلية السالبية الجزئية پھر کس حوصلے سے یہ کہا جاتا ہے کہ کسی الہامی کی چند پیش گوئیاں غلط ہونے سے اس کا دعوی غلط نہیں ہوتا حالانکہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ

بعض اوقات سچے خواب اور الہام بدکاروں فاسقوں کنجروں وغیرہ کو بھی ہو جاتے ہیں (حقیقۃ الوحی۔ص۳۔۷)

کیا ایسے بعض مل کر جو ایک مجموعہ بنے گا تو کیا اس مجموعہ کی برکت سے ایسے بدکار لوگ بھی سچے ملہم قرار دیئے جائیں گے۔ غور کے بعد جواب دیں۔

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ جس الہام اور خواب کو خود الہامی یوں لکھے کہ اس کے وقوعہ پر میرے صدق وکذب کا مدار کار ہے، حالانکہ وہ ایسا واقع نہ ہو بلکہ اس کے برعکس واقع ہو چنانچہ مثال کے طور پر ہم اس جگہ مرزا صاحب کے الفاظ لکھتے ہیں مرزا صاحب نے بڑی معرکے کی تین پیش گوئیاں کی تھیں پادری آتھم کے حق میں کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پندرہ ماہ تک مرکر جہنم میں جھونکا جائے گا

پنڈت لیکھ رام آریہ کو ۶ سال کے اندر خرق عادت عذاب نازل ہوگا۔

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی سے میری شادی ہوگی اگر وہ کسی اور جگہ بیاہ دیں گے تو اسکا خاوند مرکر بھی میرے نکاح میں آجائے گی

ان پیش گوئیوں کی بابت مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں

> یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے، ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اوران میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس اجزاء یہ ہیں
>
> ۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری (والد منکوحہ آسمانی) تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔
>
> ۲۔ پھر داماد اس کا اڑہائی سال کے اندر فوت ہو۔
>
> ۳۔ پھر مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔
>
> ۴۔ پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح کے فوت نہ ہو۔
>
> ۵۔ پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔
>
> ۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے (مطلب سعدی ہمیں است۔اڈیٹر)
>
> اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔
>
> (شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۸۱)

بتائیے یہ سب واقعات اس قابل ہیں کہ ان پر مدار رکھا جائے یا نہ۔ اللہ اللہ! کس شدّ ومد سے اظہار اور کیسے مزے لے لے کر شمار کیا جاتا ہے۔ مگر آخر کیا ہوا۔ وہی جو کسی اوستاد نے کہا ہے

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

نہ وہ داماد مرا، نہ منکوحہ آئی، یہاں تک کہ یہ عاجز (مرزا صاحب خود بدولت) بھی اس دار فانی سے یہ کہتے ہوئے تشریف لے گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲۔اپریل ۱۹۱۸ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳٦ھ نمبر ۲۳ جلد ۱۵ ص ۳۔۴)

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک اردو کی مثل ہے۔ جب کوئی آدمی کسی امر میں تنگ آ کر کسی بے تعلق آدمی پر غصہ کا اظہار کرتا ہے تو کہا کرتے ہیں: کھسیانی بلی کھنبا نوچے

یہی حال قادیانی جماعت کا ہے۔ گذشتہ نومبر میں مسلمانان قادیان نے اپنی غیرت مذہبی سے قادیان میں جلسہ کیا، علماء اسلام کو بلایا، وعظ ہوئے۔ سینکڑے لوگوں نے خدا اور رسول کے احکام سنے، کسی قسم کی رنجش یا بدمزگی نہ ہوئی۔ یہاں تک کہ احمدی پارٹی کی طرف سے علماء کرام کو دعوت کا پیغام دیا گیا۔ گو علماء کرام نے بوجہ خاص قبول نہ کیا۔ لیکن احمدی جماعت کی طرف سے دعوت کہی گئی۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ جلسہ کی کاروائی کسی طرح اخلاقی اور قانونی حد سے باہر نہ تھی۔ مگر بعد جلسہ کے جلسہ کا اثر چونکہ احمدی خیالات کے خلاف ظاہر ہوا، تو قادیان کی احمدی جماعت نے جہاں اور ذرائع اس کے متعلق سوچے ایک یہ بھی سوچا کہ قادیان کے سب پوسٹ ماسٹر بابو عبدالمجید کو کوسنا شروع کیا کیونکہ وہ احمدی نہیں۔ گو وہ اپنی ڈیوٹی میں پختہ کار ہے اور اس کے کسی کام پر احمدی جماعت کو اعتراض نہ تھا، لیکن بڑا گناہ اور جرم اس کا یہ ہے جو غالباً ناقابل عفو ہے کہ وہ محمدی مسلمان ہے احمدی نہیں۔ اسی لئے اخبار فاروق ۲۸ مارچ میں بابو عبدالمجید پر بہت کچھ لے دے کی گئی ہے۔ مگر کوئی ایک واقعہ بھی اس کی غفلت کاری کا نہیں بتا سکے۔ صرف یہی رونا رویا ہے کہ جلسہ اسلامیہ کا دراصل یہی بانی ہے، اس لئے ہم اپنی ڈاک پر ایسے شخص کو دیکھنا پسند نہیں کرتے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ بابو عبدالمجید کی رخصت کے ایام میں جو دوسرا سب پوسٹ ماسٹر آیا تو مرزائیوں نے اس سے اور بھی بدمزگی پیدا کر لی یہاں تک کہ بقول اخبار الفضل ۲٦۔۳۰ مارچ منشی قاسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علی اڈیٹر فاروق نے اوسپر مقدمہ بھی دائر کر دیا۔

اصل یہ ہے کہ قادیان کی مرزائی جماعت کے دل میں یہ خیال ہے کہ قادیان کے چونکہ ہم ہی واحد باشندے ہیں، اسلئے ڈاکخانہ پر ہمارا ہی کوئی آدمی ہو۔ جس سے ہم جو چاہیں اور جس طرح چاہیں کام لیں۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ یہ خیال ان کا کہاں تک صحیح ہے۔ بہر حال اسکا فیصلہ پوسٹ آفس کے اختیار میں ہے۔ ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ پوسٹ آفس اپنے اختیارات احمدیوں کو نہ دے گا، بلکہ جو کچھ کرے گا باختیار خود اور بقانون خود کرے گا محض ان کی شکایت پر فیصلہ نہیں ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲۔ اپریل ۱۹۱۸ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ نمبر ۲۳ جلد ۱۵ ص ۳۔۴)

عجیب مباہلہ

آج بتاریخ ۵ چیت مطابق ۱۷ مارچ ۱۹۱۸ء

ہم مسمیان چوہدری چندو چودھری امام الدین و چودھری غلام رسول زمین داران موضع چک نمبر ۱۵۱ درم کوٹ رندھاوا ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھر پارکر (سندھ) یہ مباہلہ تحریر کرتے ہیں کہ اگر مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی سچا ہے تو ہم مسمیان غلام حیدر و رحیم بخش والہ دتا ہرسہ دیہہ مذکور کے روبرو بری موت سے ہلاک ہوں۔ اگر مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی جس نے آج کل دعوی مسیحیت کیا ہوا ہے جھوٹا ہے تو ہرسہ مرزائیان دیہہ مذکورہ ہمارے روبرو بری موت سے ہلاک ہوں

یہ اقرار نامہ ۱۵ اسوج سمہ ۱۹۷۴ مطابق ۳۰ ستمبر ۱۹۰۸ء تک جائز ہے گویا ہلاکت ۶ ماہ تک ہو۔ اگر اس عرصہ کے اندر ہم تینوں یا ہرسہ مرزائیان مندرجہ بالا ہلاک نہ ہوں تو مرزائیان جھوٹے ہیں اگر ہم تینوں سے ایک یا زیادہ فوت ہو جاوے تو بھی مرزا جھوٹا ہے اور ہم تماس م مرزائیان اہل سنت جماعت میں داخل ہوں گے اگر ایک مرزائی بھی ازاں ہرسہ مذکورہ بالا مر گیا تو بھی مرزا جھوٹا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ بعد انتقال مرزا صاحب قادیانی کے کسی مباہلہ کی کیا ضرورت ہے۔ مرزائی پارٹی ہوشیار ہے کہ وہ ایک فیصل شدہ بات کو نئے سرے سے متنازعہ بناتی ہے۔ مگر ہمارے دوست اس چالاکی سے بے خبر ہیں حدیث کا مضمون سچ ہے المومن غر کریم

اچھا دیکھیں گے اس مباہلہ کا انجام کیا ہوگا۔ اگر مرزائی مر گئے تو تاویل آسان ہے۔ ہم ابھی سے بتادیتے ہیں کہ زندہ مرزائی کہدیں گے کہ یہ لوگ جنہوں نے مباہلہ کیا تھا خدا کی طرف سے مامور نہ تھے، نہ خلیفہ کی طرف سے مجاز تھے اسلئے ان کا فعل سند نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲۔ اپریل ۱۹۱۸ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۶ھ نمبر ۲۳ جلد ۱۵ ص ۴)

مرزا کے ماننے سے اتفاق علماء ہوسکتا ہے؟

آج کل شکایت ہے کہ علمائے اسلام میں اتفاق نہیں قادیانی اخبار الفضل اس کا علاج بتاتا ہے کہ دنیا کے مصلح مرزا صاحب کو مان لو تو سب میں اتفاق ہوسکتا ہے اس پر اس کو خود ہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی امت میں خود ہی اختلاف ہے۔ وہ اختلاف بھی کوئی معمولی درجے کا نہیں بلکہ حسب قواعد ان کے کفر و اسلام کا اسلئے الفضل خود ہی اس سوال کا ذکر کر کے جواب دیتا ہے چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

ممکن ہے کسی کے دل میں یہ کھٹکا پیدا ہو کہ مرزا صاحب کے ماننے والے لوگوں میں بھی اختلاف پیدا ہوگیا ہے اور کچھ لوگ لاہور جا بیٹھے ہیں۔ پھر کیوں کر مان لیا جائے کہ ان کے قبول کرنے سے اختلاف دور ہو جائے گا لیکن یہ خیال بادنی تامل اور غور سے دور ہوسکتا ہے کیونکہ کچھ ایسے لوگوں کے حضرت مسیح موعود کی جماعت سے الگ ہو جانے سے جنکے دل فتنہ وفساد کی غلاظت سے پاک نہ تھے یہ نہیں نکلتا ہے کہ آپ کی بنائی ہوئی جماعت میں اختلاف اور انشقاق ہے بلکہ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ آپ واقعی حبل اللہ تھے اور چونکہ اس زمانہ میں خداتعالی نے آپ کو اتفاق اتحاد پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کیلئے بھیجا تھا اسلئے وہ چند انسان جو اس مقصد اور مدعا میں رخنہ ڈالنے والے تھے ان کو آپ کی جماعت سے الگ کر کے رکھ دیا۔

پس کچھ لوگوں کا جماعت احمدیہ سے نکلنا بجائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود کے قبول کرنے میں کسی کے لئے روک ہو، آپ کی صداقت کا ایک بہت بڑا نشان ہے مبارک ہے جو آپ کو قبول کرے (الفضل قادیان ۶۔اپریل ۱۹۱۸ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جواب کی معقولیت میں تو شک نہیں لیکن بغور دیکھا جائے تو یہ جواب کوئی نیا بھی نہیں۔ اسلامی فرقوں میں جلد باز ہمیشہ یہی جواب دیتے آئے ہیں کہ اپنے سوا دوسروں کو اسلام سے باہر قرار دے کر جی خوش کر لیتے تھے۔ اسی طرح الفضل نے لاہوری پارٹی کو احمدیت (مرزائیت) سے باہر ہونے کا فتوی دے دیا تو کون سی نئی بات ہوگئی۔

علاوہ اسکے سوال تو یہ نہیں تھا کہ اختلاف کرنے والے باہر ہیں یا اندر، بلکہ سوال یہ تھا کہ باوجود مرزا صاحب قادیانی کو ماننے کے اختلاف کیوں پیدا ہوا۔ فلسفیانہ رنگ میں اسکی تقریر یوں سمجھو کہ مرزا صاحب قادیانی پر ایمان لانا علت تامہ ہے اتفاق کی۔ اور علت تامہ کا اثر معلول سے الگ نہیں ہوا کرتا۔ پھر ان باایمان لوگوں میں اتفاق کیوں نہیں؟

آہ! آج کل کا حال تو کیا خود مرزا قادیانی کی زندگی میں بھی اس سے بدتر تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب خود برے لفظوں میں شاکی ہیں آپ کے الفاظ بغور سنئے۔ فرماتے ہیں:

اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ تعالی بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیز گاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ اسلام علیک نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش آئیں۔ اور انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں۔ اور نا کارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات گالیوں کی نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں (اشتہار ملحقہ رسالہ شہادۃ القرآن)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دیکھیں الفضل کے فتوے کا جواب لاہوری پیغام کیا دیتا ہے اور مرزا صاحب کے فتوے کا جواب الفضل کیا فرماتا ہے محتسب را درون خانہ چہ کار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔اپریل ۱۹۱۸ء مطابق ۷ رجب ۱۳۳۶ھ نمبر ۲۴ جلد ۱۵ ص ۲۔۳)

قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں سے فیصلہ کن سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی مباحث بہت طول طویل ہو گئے اور ہوتے جاتے ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ان کو مرکز پر لا کر مختصر کر دیا جائے۔ اس لئے آج ایک سوال ان دونوں پارٹیوں سے کر کے جواب کے امید وار ہیں۔ اور سوال کوئی اختراعی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عبارت پیش کرتے ہیں امید ہے کہ دونوں پارٹیاں اس پر توجہ کریں گی۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

قرآن شریف میں آخری زمانہ کے بعض جدید حالات کی نسبت ایسی خبریں دی گئی ہیں جو ہمارے اس زمانہ میں بہت صفائی سے پوری ہو گئی ہیں جیسا کہ اس میں یہ پیش گوئی ہے کہ آخری زمانہ میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان دنوں میں ایک نئی سواری پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ قرآن شریف کی پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں

و اذا العشار عطلت

یعنی وہ آخری زمانہ جب اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بے کار ہونا تب ہی ہوتا ہے کہ جب ان پر سوار ہونے کی حاجت نہ ہو اور اس سے صریح طور پر نکلتا ہے کہ اونٹنیوں کی جگہ کوئی اور سواری پیدا ہوجائے گی۔ اس آیت کی تشریح کتاب صحیح مسلم میں موجود ہے اس میں یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی لکھی ہے

و يترك القلاص فلا يسعى عليها

یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنیاں ترک کی جائیں گی اور کسی منزل تک جلدی پہنچنے کیلئے اور دوڑ کر جانے کیلئے وہ کام نہیں آئیں گی

یعنی کوئی ایسی سواری پیدا ہوجائے گی کہ بنسبت اونٹنیو ں کے بہت جلد منزل مقصود تک پہنچائیں گی غرض یسعی کا لفظ جو حدیث میں ہے اس بات پر دلالت کرر ہا ہے کہ دوڑنے کے کام میں اونٹ سے بہتر کوئی اور سواری نکل آئے گی۔ یہ عجیب بات ہے کہ صحیح مسلم میں جس جس جگہ مسیح موعود کے زمانہ کا ذکر ہے اسی جگہ یہ حدیث اونٹنیوں کے ترک کرنے کے بارہ میں ہے اور یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے تیرہ سو برس بعد پوری ہوئی۔ چنانچہ ان دنوں میں کوشش بھی ہورہی ہے کہ ایک سال تک مکہ اور مدینہ میں ریل جاری کر دی جائے۔ پس اسوقت جب ریل جاری ہو جائے گی یہ نظارہ ہر ایک مومن کے لئے ایمان کو زیادہ کرنے والا ہوگا اور جس وقت ہزار ہا اونٹ بیکار ہوکر بجائے ان کے ریل گاڑیاں مکہ سے مدینہ تک جائیں گی اور دمشق اور دوسری اطراف شام وغیرہ کے حج کرنے والے کئی لاکھ انسان ریل گاڑیوں میں سوار ہوکر مکہ معظّمہ پہنچیں گے، تب کوئی لعنتی آدمی ہوگا کہ اس نظارہ کو دیکھ کر اپنے سچے دل سے اس بات کی تصدیق نہیں کرے گا کہ وہ پیش گوئی جو قرآن شریف اور حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے آج پوری ہو گئی۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۰۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ بقول مرزا صاحب قادیانی جن دنوں مکہ اور مدینہ کے مابین یعنی حجاز میں ریل جاری ہوکر اونٹ بے کار ہوجائیں گے، مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود اس وقت آئیں گے۔ بس اب سوال یہ ہے کہ کیا ان دونوں شہروں کے درمیان ریل جاری ہوگئی۔ اگر ہوگئی ہے فبہا ونعمتہ اور اگر جاری نہیں ہوئی تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کیوں قبل از وقت تشریف لے آئے۔

ہاں اس بات کی شہادت مرزا صاحب قادیانی کے دعوی سے پہلے حجاز میں ریل جاری ہوکر اونٹ بے کار ہوئے تھے میاں محمود خلیفہ قادیان سے لے لیتے ہیں جو بعد انتقال مرزا صاحب سفر حجاز کر کے آئے ہیں۔

بس یہی ایک سوال ہے جو مرزا صاحب کی مسیحیت اور مہدویت کا فیصلہ کن ہے،

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

دیکھئے اس سوال کے جواب میں قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں کے آرگن ہم کو کتنی کتنی صلواتیں سنائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۱۸ء مطابق ۱۴ رجب ۱۳۳۶ جلد ۱۵ نمبر ۲۵ ص ۶)

ایک مرزائی کی توبہ

یہ غلام مرزائیوں کے جلسہ میں شامل ہوکر گمراہی کے کنویں میں ڈوب گیا تھا مگر خوش قسمتی سے ۲۱،۲۲۔اپریل کو مولانا ثناء اللہ صاحب کی تقریریں سن کر نور ہدایت حاصل ہوا اور یہ عاجز امت محمدیہ میں داخل ہوا۔

کمترین نظام الدین قلعی گر بہلول پور

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۔۱۰مئی ۱۹۱۸ء مطابق ۲۱۔۲۸ رجب ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۲۶۔۲۷ص ۱۳)

ہوشیار پور میں مرزائیوں کا تبلیغی جلسہ

جناب طارق صدیقی سکرٹری انجمن اہل حدیث ہوشیار پور لکھتے ہیں:

اس عصر ارتداد و مادیت میں بھی اس عالم آشکار حقیقت کے اعتراف میں کہ، انجام کار صداقت ہی کلید کامیابی ہے، انسان کا متمرد سرکش سر ٹھیک اسی طرح خمیدہ ونگوں نظر آتا ہے جیسا کہ تاریخ عالم کی نہ جھپکنے والی آنکھ آج سے ہزاروں سال پہلے عادوثمود کی تباہیوں نمرودوشداد کی بربادیوں فرعون مصر اور لوطیوں کی غرقابیوں کے ساتھ بابل وٹیٹس کی باجلال اور پرعظمت حکومتوں کی ہلاکتوں میں چند گلیم پوش و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خانہ بدوش مقدس ہستیوں کو وادیٔ غیر ذی ذرع کی سنگلاخ اور چٹیل زمینوں، ارض تین وزیتون کی سرسبز وشاداب پہاڑیوں دجلہ وفرات کے زرخیز وزرریز کناروں اور بحراحمر کے متموج وطوفانی سمندر کے ساحلوں پر دست بدعا وسربسجو د دیکھ چکی ہیں لیکن یہ کس قدر اعجوبہ زا امر ہے کہ یہ تمام تسلیم ورضا اعتراف وانقیاد جو گذشتہ شواہد ومناظر کے علم پر اس مشرف ہستی کی معترف زبان سے آج ظاہر ہورہا ہے وہ دراصل اس لئے ہیں کہ اپنی اقلیم دل کی تذبذب ومتزلزل عمارت کی وابستگی واستحکام میں کام فرمایا جائے بلکہ اسلئے کہ ایک مسلمہ حقیقت کے انکار سے کہیں وہ زبان خلق میں مطعون و ملعون ٹھہرایا جائے۔

آہ! انسان کس قدر ناانجام اندیش اور مآل کار سے غافل ہے وہ حرص دنیا اور اسکے تمام لوازمات کے سمیٹنے پر کس قدر دلیر ومستعد ہوگیا ہے اس کی وہ آنکھ بند ہو چکی ہے جو کبھی اس کی ان ہلاکت بار گڑھوں اور خوفناک غاروں سے جن میں کہ ڈسنے والے اژدھوں اور پھاڑ ڈالنے والے درندوں نے بھٹ بنائے ہوئے تھے رہنمائی کیا کرتی تھی مگر آہ! وہ آنکھ کھلی ہوئی ہے جو اپنی پوری تیزی اور روشنی سے ہر عیش وتنعم زا دل بستگیوں کو گھور رہی ہے جو ایک نہ ایک دن یقیناً فنا ہو جانے والی ہیں۔

وہ سب کچھ دیکھتا ہے لیکن کچھ نہیں دیکھ سکتا۔ اور وہ سب کچھ سنتا ہے لیکن خاک بھی نہیں سنتا۔ اس کی آنکھوں پر ظلمت وجہل کے پردے پڑے ہیں۔ اس کے کان بہرے بن گئے ہیں۔ اس کے دل کو سلطان نفس کی افواج قاہرہ نے مسخر کرلیا ہے کیونکہ اس کی تمام امیدوں اور تمام تمناؤں کا مرکز وحید اگر کوئی ہے تو وہی مٹ جانے والی اور موہوم مادیت ہے جس کی ایک ایک ادا گو اس کے خرمن مذہب وایمان پر ہمیشہ برق خاطف بن کر بجلیاں گرائی چلی آئی ہے مگر وہ ہے کہ سر توڑ اس ہی طرف دوڑا چلا جاتا ہے ختم اللہ علی قلوبھم و علی سمعھم و علی ابصارھم غشاوۃ ولھم عذاب عظیم

ہوشیار پور کی مذہبی آبادی کی نگاہ میں اسی حق وصداقت کے اظہار کے لئے ۲۔۳ فروری ۱۹۱۸ء کی تاریخیں خاص اہمیت رکھتی ہیں جن میں حضرت مولانا شیر پنجاب صاحب کا ورود اس بستی میں ہوا اور جنھوں نے برابر ایک رات وایک دن اس مجسمہ کفرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الحاد کے پرچمے اڑائے جسکو کہ قادیان کے رہنے ولے ایک مدعی نبوت نے اپنی تمام طاقت صرف کر کے قائم کیا تھا (اور جسکے متعلق ایک مجمل رپورٹ قائین کرام ستارہ صبح میں ملاحظہ بھی فرما چکے ہوں) لیکن نتیجہ اس تمام ہزیمت باطل اور شکست دروغ کا کیا نکلا؟ آیئے آپ کو سنا دیا جائے۔

جب مرزائی اصحاب نے ۲۔۳ فروری ۱۹۱۸ء کے مناظرہ میں حضرت مولانا شیر پنجاب سے ایک زبردست شکست کھائی اور کسی صورت میں بھی وہ اپنے نبی کے دعاوی کو راست ثابت نہ کر سکے تو پھر مکاید ووساوس پر اتر آئے اور چاہا کہ کسی ایسے وقت کے آنے تک انتظار کیا جائے جب کہ حضرت مولانا شیر پنجاب مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے مسکن پر موجود نہ ہوں اور پھر ان کی عدم موجودگی میں ایک جلسہ منعقد کر کے ہوشیار پور کی مسلم پبلک کو مقابلہ کے لئے پکارا جائے کیونکہ اس صورت میں بہت ممکن ہے کہ ہوشیار پور کے مسلمان دفاع کیلئے کوئی انتظام نہ کرسکیں اور پھر ہم ایک طرف تو جو چاہیں وہ کہہ گذریں اور دوسری طرف صحافت مرزائیہ میں فتح فتح کی غلغلہ انداز آواز سے ایک شور محشر بپا کردیں لیکن : ما در چہ خیالیم وفلک در چہ خیال

آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کا ساتواں جلسہ تین چار پانچ مئی کو مدراس میں شروع ہونے والا ہے اور یہ خبر تمام اخبارات میں گشت لگا چکی ہے۔ ہوشیار پور کی مرزائی پبلک بھی ایک کروٹ لیتی ہے، اور سوچتی ہے کہ وہ وقت انتظار اب سر پر ہے جس کیلئے پورے تین مہینوں کی جاں گسل راتیں کروٹیں لیتے ہی لیتے بسر کردی تھیں کیونکہ یہ ضروری تھا کہ حضرت مولانا فاتح قادیان جو آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس کے جنرل سکرٹری ہیں بتقریب کانفرنس عازم مدراس ہوں، یا بالفاظ دیگر پنجاب سے کچھ عرصہ کے لئے غائب رہے، تو وہ پھر حیلہ سازیوں پر اتر آئیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ادھر حضرت مولانا ممدوح مدراس کے لئے رخت سفر باندھنے میں مصروف ہوئے اور ادھر مرزائی انجمن کے سکرٹری کی پنسل ہوشیار پور میں ایک مرزائی جلسہ کے انعقاد کے لئے برائے اشتہار متحرک ہوئی جس میں لکھا گیا کہ ۴، ۵ مئی ۱۹۱۸ء کی تاریخوں میں شیر اسلام میر قاسم علی اور مولوی غلام رسول آف راجیکی ہوشیار پور میں نزول اجلال فرما کر حضرت مولانا فاتح قادیان کے بے بنیاد اعتراضات کے جواب دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ہوشیار پور کی پبلک اب بالکل مطمئن تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ کیا میر صاحب سہ صدی اور کیا حضرت مولانا صاحب کے اعتراضات کے جوابات۔ بعض احباب نے خاکسار کو بھی توجہ دلائی کہ اس جلسہ کے لئے کچھ دفاعی تدابیر اختیار کی جائیں جس پر جواب دیا گیا منتظر رہو کہ پردہ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔

آخر ۴، ۵ مئی ۱۹۱۸ء کی موعودہ تاریخیں آ گئیں۔ میر قاسم علی صاحب اور مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی بھی تشریف لے آئے۔ شہر میں بابانگ دہل منادی ہوئی۔ اور چار و پانچ مئی کی درمیانی شب کا جلسہ شروع ہوا۔ ہم بھی معہ اپنے احباب کے جا پہنچے اور جناب شیخ جان محمد صاحب رئیس اعظم ہوشیار پوری بھی موجود تھے۔ خیال تھا کہ اگر وقت دیا گیا تو چند ایک اعتراضات بھی کئے جائیں گے۔ جب پوچھا گیا کہ کیا تقریر پر ہمیں کسی قسم کے اعتراض کی اجازت مل سکتی ہے یا نہیں؟ تو جواب آیا کہ ہاں مگر بعد اختتام تقریر؟ لیکن راجیکی صاحب کی تقریر اسلئے شروع نہیں کی گئی تھی کہ ختم کی جاتی۔ جناب مرزا صاحب آنجہانی کو مثیل حضور ﷺ ٹھہرانے میں وہ وہ منہ زوریاں دکھائی گئیں کہ الامان۔ کہا گیا کہ مرزا صاحب کی صداقت کے تین زبردست معیار ان کے تمول و جائداد کی وسعت جو دس ہزار سے متجاوز ہو کر بے انتہاء بڑھ گئی، حلقہ متبعین میں لاتعداد اضافہ، اور مرزا صاحب کا اپنی طبعی موت سے مرنا اور قتل نہ ہونا، ایسے ہیں کہ آج تک ان کی کوئی تردید نہیں کر سکا، جب تقریر کسی صورت ختم ہوتی نظر نہ آئی تو آخر ہم بھی ۱۱ بجے کے قریب اکتا کر چلے آئے۔ بعد میں سنا گیا کہ جلسہ بھی تھوڑے عرصہ کے بعد بند ہو گیا۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۱۸ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۰۔ ص ۱۰۔ ۱۱)

راستی موجب رضائے خداست

دنیا میں بہت سے لوگ ہیں جو بڑے سے بڑے گناہ کو بھی جائز بلکہ موجب ثواب جانتے ہیں مثلاً کفر و شرک وغیرہ جو سب سے بڑے گناہ ہیں ان کو عبادت جاننے والے بھی دنیا میں ہیں لیکن جھوٹ اور ناراستی کو اچھا جاننے والا دنیا بھر میں کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوگا۔مگر قادیانی مشن کے مباحثات میں ہم اس قاعدہ کلیہ کی تخصیص کرنے پر مجبور ہوتے ہیں۔ خدا جانے اس میں کیا راز ہے کہ یہ گروہ واقعات بتانے میں وقائع نگاری کے فرض منصبی سے کیوں غافل ہو جاتا ہے۔

جناب مرزا صاحب قادیانی میں یہ کمال تھا کہ کتاب کی طرح واقعات بھی تصنیف فرما لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ لکھا تھا کہ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی مرحومین نے اپنی کتابوں میں لکھا تھا کہ ہم اور مرزا میں سے جو جھوٹا ہو، وہ سچے سے پہلے مرے گا۔ چونکہ وہ مرگئے لہذا میں سچا۔

میں نے اس کا ثبوت دینے کو توجہ دلائی۔انعامی اشتہارات دیئے۔مگر صدائے برنخواست۔ علی ہذا القیاس اور بھی کئی ایک ان کی باتیں تھیں جن کا نمونہ آج ان کی امت میں ملتا ہے۔

گذشتہ ایام میں بمقام کرتار پور ضلع جالندھر ۲۳۔ اپریل ۱۹۱۸ء کو مباحثہ ہوا۔ قادیانیوں کی طرف سے کئی ایک صاحب مناظر تھے۔مناظرہ کیا ہوا۔ بس وہی جو ان سے ہوا کرتا ہے۔

اس کے متعلق الفضل قادیان کے نامہ نگار شریک کار بابو عمر الدین جالندھری کی لکھی ہوئی روداد مباحثہ چھپی ہے۔ جو مرزا صاحب کے اتباع کی مثال کافی ہے۔ نامہ نگار مذکور نے اپنے دلائل اور اپنے مناظر کو جو برتری دی ہے یہ تو ان کو اختیار تھا، مگر دیگر واقعات کے بتانے میں جو دستکاری کی ہے اسکا ان کو کسی طرح حق حاصل نہ تھا آج ہم انہی مکذوبہ واقعات کا ذکر کر کے جواب دیں گے۔ نامہ نگار لکھتا ہے

۱: مولوی ثناء اللہ صاحب سے ہم نے کتاب چشمہ معرفت مانگی انہوں نے نہ دی۔

۲: مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا میں مرزائی علم کلام میں اتنی واقفیت رکھتا ہوں کہ امتحان مقابلہ میں سب سے اول نکلنے کی امید ہے۔اس لئے وہ ہمارے پیش کردہ سوال جواب دیں۔

۳: مولوی ثناء اللہ صاحب کو ہم نے چیلنج دیا کہ آخری فیصلہ والے اشتہار پر (جسے آپ ہمیشہ بطور سند پیش کیا کرتے ہیں) ہم سے بحث کریں جس کیلئے ہم منے انعام دینے کا بھی وعدہ کیا مگر مولوی ثناء اللہ نے منظور نہ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ہم نے مولوی ثناء اللہ کو مباہلہ کا چیلنج دیا لیکن مولوی صاحب نے نا منظور کیا

یہ ہیں چار نمبر میری ذات خاص کے متعلق جنکے جوابات نمبر وار درج ذیل ہیں

ا۔ کتاب چشمہ معرفت نہیں مانگی تھی بلکہ الوصیت مانگی تھی مگر چونکہ وہ ایک بڑے مجموعہ میں لگی ہوئی تھی اس لئے میں نے کہا کتاب موجود ہے دیکھنی ہے، تو ادھر میرے پاس آکر دیکھ لیں۔ اودھر دینے میں سارا مجموعہ رکتا ہے جس کی مجھے ضرورت ہے۔ چنانچہ اس امر کا اظہار دوسرے وقت میں نے کر بھی دیا تھا جس وقت نامہ نگار بھی موجود تھا اس لئے اس کے بیان ....

ا، اول، کتاب چشمہ معرفت مانگی تھی

۲، دوم، دینے سے انکار بتایا،

غلط ہیں کیونکہ واقعہ یوں ہے جو ذکر کیا گیا ہے۔

۲۔ بیشک میں مقابلہ میں امتحان دینے کو تیار ہوں مگر مقابلہ میں بیٹھنے والا کون ہے، اس کا نام بتایئے اور حسب ضابطہ سوالات ایسے بنائے جائیں جو دونوں کو وقت واحد میں دیئے جائیں۔ علاوہ اس کے ممتحن کا تقرر بھی ضروری ہے۔ ان جملہ مراتب کے تصفیہ کے بغیر سوال پیش کرنا اپنے کمال کا اعتراف کرنا ہے۔ کیا کوئی دانا اپنے مخالف کو اس طرح امتحان مقابلہ کیلئے بلاسکتا ہے۔

۳۔ بالکل جھوٹ محض جھوٹ، بلکہ افتراء ہے۔ ہاں میں نے یہ کہا تھا کہ یہ محض (عمر دین) جواب بذریعہ منصف فیصلہ چاہتا ہے پہلے لدھیانہ میں فریق تھا اسلئے اس کو مخاطب کر کے دوبارہ فیصلہ کرانا بے سود ہے۔ البتہ اگر دوبارہ چاہے تو یوں ہوسکتا ہے کہ میرے مخاطب خلیفہ قادیان ہوں خود مباحثہ کریں یا جسکو چاہیں اپنا نائب مجاز بنادیں۔

یہ مضمون بذریعہ تحریر اور بذریعہ تقریر میں نے کہہ دیا تھا۔ مگر نامہ نگار نے محض دیانت داری سے اس کو ذکر نہ کیا۔ میں اب بھی نامہ نگار کو متنبہ کرتا ہوں کہ میں اسی (آخری فیصلہ) پر بھی بحث کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ میرے مخاطب خلیفہ قادیان خود بنیں اور مباحثہ خود کریں یا کسی کو اجازت دیں۔

یہ شرط اس لئے ہے کہ چونکہ افراد امت کے ساتھ پہلے فیصلہ ہو چکا ہے اب اس سے کچھ مزیت چاہیے جو ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔مباہلہ کا جواب میں نے فوراً دیا تھا کہ جس صورت میں خود مرزا صاحب نے بذریعہ دعاء خدا سے فیصلہ چاہا جو ہو چکا، اب میں ان کی امت میں ایک آدھ کو کیوں مخاطب کروں جس کا قول اور فعل تم میں سند بھی نہ ہو ۔ یہ جواب ایسا صحیح ہے کہ نامہ نگار نے اسی لئے ذکر نہیں کیا کہ اس کا جواب مشکل بلکہ محال ہے۔

مختصر یہ کہ ہمارے احمدی دوستوں کی عادت ہے کہ واقعات کو برنگ دیگر بیان کر کے اپنے پیارے ناظرین پر ظلم کیا کرتے ہیں۔ان کے ناظرین کو انکے اس ظلم کی اطلاع ہو تو یقیناً وہ ان کو یہ شعر لکھ بھیجیں

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدانخواستہ گر خشم گیں ہوتے تو کیا کرتے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷ جون ۱۹۱۸ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۱ ۔ ص ۴۔۵)

ہوشیار پور میں مرزائیوں کا تبلیغی جلسہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

مئی کی پانچویں تاریخ بے شک ہوشیار پور کی مرزائی جماعت کیلئے یوم النشور یا یوم التغابن سے کسی طرح کم نہ تھی۔ جلسہ گو صبح آٹھ بجے سے شروع کر دیا گیا تھا اور مقرر صاحب بھی پپلیٹ فارم پر آ چکے تھے لیکن سامعین تھے کہ آنے کا نام تک نہ لیتے تھے ۔انتظار میں صبح دس بجے سے بارہ بج گئے لیکن انہوں نے نہ آنا تھا، نہ آئے۔ آخر صبح کا جلسہ بہزار حسرت و یاس ختم ہوا۔ اور بعد دوپہر کے انعقاد پانے والے جلسہ کے انتظار نے کچھ ڈھارس بندھادی۔مگر انکو کیا معلوم تھا کہ قدرت کا فیصلہ ان کے خلاف صادر ہو چکا ہے اور وہ جو کچھ دیکھنا چاہتے ہیں ان کو وہ ہرگز ہرگز نہ دکھایا جائے گا ذلك تقدير العزيز العليم۔

آفتاب نصف النہار سے ڈھل چکا ہے گو حدت وحرارت کا بازار ابھی تک پورے زورشور سے گرم ہے، لوگ فریضہ ظہر سے فارغ ہو کر اپنے مشاغل میں مصروف نظر آنے لگ گئے ہیں۔ ادھر مرزائی حضرات بھی کتابیں بغلوں میں دبائے چھاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگائے اردگرد تاکتے جھانکتے جلسہ گاہ کی طرف افتاں وخیزاں چلے جاتے نظر آتے ہیں ان کے چہرے گو بہیئت مجموعی متفکر وپژ مردہ سے نظر آتے ہیں مگر بعض وقت کسی قدر اندرونی جذبہ کے ہیجان سے خود بخود ہی ایک سرخی سی دوڑتی نظر آجاتی ہے۔ جلسہ گاہ کا غیر متعصب غربی دروازہ ان کیلئے کھلا ہوا ہے جس میں ہزاروں امیدوں اور ارمانوں کو پہلو میں دبائے ہوئے داخل ہوتے ہیں۔ لیکن وہاں کیا ہے جو نظر آئے۔ ایک طرف چند ٹوٹی پھوٹی کرسیاں، پھٹی پرانی دریوں کے گوشوں کو دبائے ہوئے، ایک بوسیدہ وکہنہ چھت کے نیچے کوس لمن الملك اليوم کا ڈنکا بجا رہی ہیں، تو دوسری طرف ممبر اور صدر کی کرسی اپنے ہم جنسوں سے علیحدہ پڑی انسان کے غیر مساویانہ انداز کی داستان سنا رہی ہے اور سر پر ابابیلوں کا شور وغل اور بیٹوں کی بھرمار ترميهم بحجارة کا فراموش شدہ تاریخی سبق یاد دلا رہی ہیں۔ غرض کہ جلسہ کا تمام سامان بہمہ وجوہ طیار ودرست ہے اور اگر کمی ہے تو صرف اس کی کہ ان کی دروغ سرائیوں اور لاف وگزاف کی داد دینے والا کوئی نظر نہیں آتا۔

اب پھر دورِ انتظار شروع ہوتا ہے۔ تین سے چار بجتے ہیں اور آخر چار سے پانچ بھی بج جاتے ہیں، لیکن سوائے مرزائیوں کے کوئی متنفس نہیں پہنچتا۔ وقت پر کسی کی حکومت نہیں کہ روک لیا جائے وہ برابر بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے۔ حیران ہیں کہ اب کیا ہوگا؟ ناکامی اور نامرادی کا دیوزاد اضطراب وانتشار کے پروں سے بالمقابل کھڑا ہوا دے رہا ہے۔ اتنے میں منادی کی تہلکہ انداز آواز ہوشیار کر دیتی ہے اور وہ یک بیک اس متوحش خواب سے چونک کر تعبیر کیلئے سراسیمہ وار دروازہ کی جانب دوڑتے ہیں۔ دریافت پر معلوم ہوتا ہے کہ ہوشیار پور کی مسلم پبلک نے اپنا ایک علیحدہ جلسہ سنہری مسجد میں منعقد کرنے کا ارادہ کیا ہے جو بعد نماز عصر شروع ہوگا جس میں حضور مرزا صاحب کی کفر نواز پالیسی سے پبلک کو آشنا کرایا جائے گا۔ سنتے ہی چھکے ہی تو چھوٹ جاتے ہیں۔ کچھ کرتے دھرتے نہیں بنتا۔ اتفاق سے خاکسار ومولوی الہ دین صاحب بھی اسی وقت جا پہنچتے ہیں اور ان کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ اس وقت کا جلسہ ملتوی کر دیا جائے اور پھر شب کے جلسہ میں مناظرہ کا اعلان کر دیا جائے تو شاید کچھ سننے والے ہی آجائیں چنانچہ اسی تجویز پر جلسہ برخواست ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب اعلان بعد نماز عصر سنہری مسجد میں مولوی جان محمد صاحب پنشنر تحصیل دار صاحب نے برابر ڈیڑھ گھنٹہ تک تقریر فرمائی اور پبلک کو بخوبی آگاہ کر دیا کہ حضرت مرزا صاحب کون تھے، کیسے تھے، اور کیا تھے۔ بعد ازیں حضرت مولانا غلام محمد صاحب فاضل ہوشیار پوری نے ایک نہایت موثر و معنی خیز تقریر فرمائی۔ جلسہ بہت موثر رہا اور نماز مغرب کے قریب آجانے کی وجہ سے ختم کر دیا گیا۔ بعد نماز مغرب شدہ شدہ یہ خبر تمام مسلمانوں میں پھیل گئی کہ آج شب کو مولوی اله دین صاحب سے مرزائیوں کا مناظرہ ہوگا۔ سامعین کافی تعداد میں آنے شروع ہوگئے اور تھوڑی دیر میں جلسہ گاہ کھچا کھچ بھر گئی۔ انتخاب صدر ہوا، اور تقریر کیلئے منشی قاسم علی سہ صدی تشریف لے آئے لیکن مولوی اله دین صاحب نے ایک تحریر کے ذریعہ بطرز انتباہ آگاہ کر دیا کہ ہم تقریر سننے کیلئے نہیں آئے، بلکہ آئے ہیں تو اسلئے کہ جو کچھ کہا گیا ہے اس کو نقد و احتبا کے حوالہ کیا جائے تا حق و باطل کے تصفیہ میں کچھ آسانی ہوسکے۔ جواب آیا بہت اچھا، ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں لیکن مناظرہ کے لئے صرف اکتیس منٹ دیئے جائیں گے اور اس کے بعد تقریر شروع ہوگی۔ اس پر خاکسار نے کہا کہ احقاق حق کیلئے اسقدر کم مہلت کچھ بھی مفید کار نہیں ہوسکتی۔ وقت کی میعاد بڑھا دی جائے اور پورے دو گھنٹہ تک خیالات کا ردّ و بدل جاری رہے۔

لیکن وہ بڑھے تو صرف اسقدر کہ ۳۱ منٹ کی بجائے ۵۱ منٹ کر دیئے اور کہہ دیا کہ اس سے زیادہ اور وقت کسی صورت سے بھی نہیں دیا جاسکتا۔ مولوی اله دین صاحب نے کہا کہ مناظرہ دو گھنٹہ سے کم کی مدت میں انجام نہیں پاسکتا اور آپ زیادہ وقت دینے کے لئے تیار نہیں تو پھر آپ کا انکار مناظرہ سے فرار کے مترادف سمجھا جائے گا۔ اس پر وہ تو خاموش رہے مگر مولوی صاحب موصوف یہ کہتے ہوئے کہ اگر مناظرہ نہیں تو ہم تقریر سننے کے لئے بھی تیار نہیں، وہاں سے چلے آئے۔ جن کے چلے آنے پر ماسوائے مرزائیوں کے تمام مسلمان اٹھ آئے۔ اور مقام مناظرہ کے بالکل متصل مولوی صاحب موصوف نے ایک پر جوش تقریر فرمائی جس میں انہوں نے مرزا صاحب کی روحانی خاطر و مدارات کے بعد مسلمانوں کو غیرت دلائی کہ جب مرزائیوں نے تمام جہان کے مسلمانوں کو کافر سمجھ رکھا ہے تو وہ خود کیسے مسلمان ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعدازیں خاکسار نے بھی ایک مختصر سی تقریر میں مسلمانوں کی غیرت اسلامی سے اپیل کرتے ہوئے انہیں بتلایا کہ دراصل ہمارا اپنی لاعلمی اور نیک نیتی کی وجہ سے مرزائیوں کو مسلمان سمجھنا انکی اس تھوڑی بہت کامیابی کا موجب بن گیا، ورنہ وہ کبھی بھی نہ بڑھ سکتے۔ یہ جلسہ تحسین کے نعروں پر ختم ہوا جو یقیناً مرزائیوں کے عقاید باطلہ کے خلاف بلند کئے گئے تھے اور مسلمانوں نے بالاتفاق کہہ دیا کہ وہ آئندہ کسی قسم کا اسلامی برتاؤ مرزائیوں سے جائز نہ رکھیں گے۔

اس جلسہ کا نتیجہ بہت اچھا رہا۔ چنانچہ تین شخص جن میں سے ایک ہوشیار پور کے جلیل القدر خاندان مولوی غلام حسین صاحب مرحوم سے تعلق رکھتے ہیں اور خود اسسٹنٹ سرجن ہیں، اپنے عم مکرم مولوی جان محمد صاحب پنشنر تحصیل دار کے ہاتھ پر عقاید باطلہ سے تائب ہوئے۔ خدا توفیق بخشے۔ آمین۔ ان کا وہ خط جو انہوں نے بشیرالدین محمود احمد صاحب قادیانی کے نام روانہ کیا ہے اور جس کی ایک نقل خاکسار کے پاس بھی بھیج دی گئی تھی بغرض اشاعت ذیل میں درج کیا جاتا ہے

نوٹ: اس خط پر ڈاکٹر صاحب موصوف کے قلمی دستخط موجود ہیں

نقل خط بنام مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب قادیانی

از جانب بندہ جان محمد عفی عنی پنشنر تحصیل دار بن حضرت مولانا غلام حسین صاحب مرحوم ہوشیار پوری۔

بجانب مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب قادیانی

اطلاعاً حوالہء قلم کردہ میاید کہ عزیز ڈاکٹر فضل محمد سب اسسٹنٹ سرجن اجنالہ برادر زادہ حقیقی ام امروز بمسجد حضرت مولوی صاحب مرحوم بمقام ہوشیار پور ازعقائد احمدیہ انحراف درزیدہ تائب شدہ است و بدست ایں عاجز بسلسلہ نقش بندیہ بیعت نمودہ است والحمدللہ علی ذلک والسلام علی من اتبع الہدی محررہ بست و پنج رجب المرجب ۱۳۳۶ھ سہ یک ہزار و سہ صد و سی و شش ہجری مطابق ۷ مئی ۱۹۱۸ء

دستخط: بندہ: فضل محمد سب اسسٹنٹ سرجن ہوشیار پور

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷ جون ۱۹۱۸ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۱۔ ص ۶-۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی پیغمبری

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے جب اپنا وفد ہرقل بادشاہ روم کے پاس بھیجا تو اس نے ابوسفیان سے بہت سے سوالات آنحضرت ﷺ کی نسبت کئے۔ان میں ایک یہ بھی تھا کہ کیا تمہارے پیغمبر کے آباء واجداد میں کوئی بادشاہ بھی گذرا ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اگر ایسا ہوا ہے تو پیغمبری کا دعوی جھوٹا ہے، بلکہ باپ دادے کی کھوئی ہوئی عزت حاصل کرنے کے لئے فریب بنایا گیا ہے۔سبحان اللہ کلام الملوک ملوک الکلام قصہ مشہور ہے کہ ایک زمیندار اپنی کھیتی میں سے گھاس اکھاڑتا تھا کسی نے پوچھا کہ یہ کیا کرتے ہو اس نے جواب دیا کہ زمین کے حقیقی بیٹے کو دور کر رہا ہوں تاکہ سوتیلی اولاد کی پرورش ہوسکے۔

مرزا صاحب آنجہانی بڑے دادے کے پوتے تھے۔جب ان کے دل میں دادے کی کھوئی ہوئی دولت وعزت کے حاصل کرنے کی امنگ پیدا ہوئی تو ان کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ جب تک مسلمانوں کے دل سے ان کے بزرگان دین کی عزت نہ اکھاڑ دی جائے میری عزت خاطر خواہ ان کے دلوں میں متمکن نہ ہوگی۔اس لئے انہوں نے مسلمانوں کے علماء دین اور سجادہ نشینوں اور صوفیاء کرام کو مقابلہ میں آنے کے واسطے للکارا اور ایسے کلمات ان کے حق میں استعمال کئے کہ جن کا برداشت کرنا انہی بندگان خدا کا کام تھا جب چند لوگوں نے آمنا و صدقنا کہہ دیا تو آپ کی توجہ انبیاء کرام کی طرف مبذول ہوئی۔

آنحضرت ﷺ کو جب یہ خیال ہوا کہ حضرت یونس کی نسبت شائد کوئی نکتہ چینی کرے تو آپ نے فرمایا کہ مجھے یونس پر فضیلت مت دو۔سبحان اللہ کس طریقہ سے ایک پیغمبر کی بدگوئی سے مسلمانوں کا منہ بند کر دیا،مرزا صاحب نے انبیاء کرام کی نسبت ایسی درافشانیاں کیں کہ غیر مسلم شخص ایسی دلیری کبھی نہیں کرتا جب آپ مریدوں کے دل خالی کر چکے تو اپنا سکہ یوں بٹھایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے خدا نے فرمایا ہے کہ تو میرے بیٹے کی جگہ ہے

تو مجھ سے ہے میں تجھ سے

میں عرش سے تیری حمد کرتا ہوں

میں تجھے پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا

مجھے خدا نے کن فیکون کے اختیارات دیدیئے

میرے باپ کے مرنے پر خدا نے عزا پرسی کی

مجھ سے خدا اپنے روشن چہرہ سے پردہ اٹھا کر باتیں کرتا ہے اور کسی وقت ٹھٹھے بھی کرتا ہے (کہتا ہوگا مرزا جی یہ کیا ڈھنگ بنا ہے)

مجھ کو خدا نے ایک دن اپنے میں لپیٹ لیا

دنیا میں بہت تخت اترے مگر میرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا

میرا پاؤں وہاں ہے جہاں سب بلندیاں ختم ہوتی ہیں

خدا نے فرمایا ہے زمین و آسمان تیرے ساتھ ہے جسطرح میرے ساتھ ہے

میں نے دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور میں نے زمین و آسمان پیدا کئے

خدا نے فرمایا سب کچھ تیرے واسطے اور تیرے حکم کے واسطے ہے۔

اب ان کے مریدوں سے کون پوچھے کہ سب دعوے جھوٹے ہیں یا یہ قصہ کہ ان کی منکوحہ آسمانی کو ایک غیر شخص ان کی آنکھوں کے سامنے لے گیا۔ جھوٹا ہے۔ غیرت نہیں مانتی کہ دونوں باتیں سچی ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۱۸ء مطابق ۴ رمضان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۲ ص ۲۔۳)

قادیانی کو اپنے مسیح موعود ہونے کا یقین نہ تھا

جناب منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی لکھتے ہیں

صاحبان! میں اپنے اس عنوانی دعوی کے ثبوت میں مرزا جی کی کتاب سے اصل عبارت معہ پتہ صفحہ ذیل میں درج کرتا ہوں تا کہ کسی احمدی کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور طالبان حق کی تسلی کا باعث ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ازالہ اوہام طبع شدہ بار سوم صفحہ ۱۳۰ کے حاشیہ پر مرزا جی لکھتے ہیں:

خدا تعالی نے میرے دل پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔

سبحان اللہ بقول مرزا جی (تحریر بالا سے) صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالی نے مرزا جی کو خبر دی کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح نہیں ہوگا مگر مرزا جی لوگوں کو اللہ تعالی کے خلاف خبر دیویں کہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ آئندہ زمانہ میں کوئی دمشق میں بھی مثیل مسیح پیدا ہو جاوے افسوس ہے مرزا جی کی دلیری پر

اے احمدیو! تم ہی خداوند قہار سے ڈر کر ایمان سے کہو کہ اللہ تعالی کی بات سچی ہوگی یا مرزا جی کی۔

۱۔ اور دیکھو اسی ازالہ اوہام کے صفحہ ۸۲ میں وہی مرزا جی لکھتے ہیں

اس بیان کی رو سے ممکن ہے اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آوے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز دنیا کی حکوت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا بلکہ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا

اس عبارت مرقومہ بالا سے دو امر صاف ظاہر ہیں

۱۔ مرزا جی کو دل میں پورا پورا یقین تھا کہ بروئے الفاظ حدیث میں مسیح موعود نہیں ہوں جیسا کہ وہ لکھتے ہیں (اس بیان کے رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جاوے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہر الفاظ صادق آسکیں)

۲۔ اور مرزا جی کو اس بات کا بھی یقین تھا کہ مسیح موعود حاکم اور بادشاہ بھی ہوگا کیونکہ میں درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہوں۔

اے احمدیو! ایمان اور انصاف سے سچ کہنا کہ یہ جو مرزا جی نے لکھا ہے کہ مسیح موعود حاکم اور بادشاہ ہوگا اور میں درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہوں سچ لکھا ہے یا جھوٹ۔ اور تم کیوں دیدہ دانستہ پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند کے مصداق بنتے ہو۔ خداوند تعالی سے ڈر کر ضد کو چھوڑ کر حق کی طرف رجوع کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔اور اسی ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۲۲ پر وہی مرزا جی تحریر فرماتے ہیں

اس عذر کا جواب یہ ہے کہ اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعویٰ نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر بھی خاتمہ ہے اور آئندہ یہ کوئی مسیح نہیں آوے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتا ہے اور ممکن ہے کہ ظاہر جلال کے ساتھ آوے اور ممکن ہے کہ اور دمشق میں ہی نازل ہو۔

قادیانی مرزا جی کی تحریر مرقومہ بالا سے چند امور آفتاب نیم روز کی طرح صاف روشن ہیں:

۱۔مرزا جی خود اقرار کرتے ہیں کہ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ مسیحیت کا میرے وجود پر خاتمہ ہے

۲۔مرزا جی خود اقبال کرتے ہیں کہ میرے بعد دس ہزار مسیح آسکتا ہے۔

۳۔مرزا جی اس بات کو بھی مانتے ہیں کہ ممکن ہے کہ مسیح ظاہری جلال کے ساتھ بھی آئے۔

۴۔مرزا جی اس بات کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ممکن ہے مسیح اول دمشق میں نازل ہو

اے احمدیو! خدا سے ڈر کر ضد کو چھوڑ دو
ازالہ سے ہو گیا ثابت صریح، باقوال خود مرزا تھا نہ مسیح۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۴ جون ۱۹۱۸ء مطابق ۴ رمضان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۲ ص ۳،۴)

فرقہ قادیانی کے انعامی چیلنج کی حقیقت

جناب عبداللہ الہ دین صاحب احمدی ساکن سکندر آباد (دکن) نے ایک کتاب بنام ایک چیلنج حال ہی میں شائع فرمائی ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو امام زمانہ، مجدد، مسیح موعود، مہدی موعود، عیسیٰ بن مریم لکھا ہے اور یہ ظاہر فرمایا ہے کہ مرزا صاحب کا منکر خدا و رسول کا منکر ہے۔ اور خاتمہ پر زیر سرخی:

دنیا کے تمام مسلمانوں کو دس ہزار روپے کے انعام کے ساتھ چیلنج،

یہ لکھا ہے کہ مسلمانوں میں آج کوئی بتائے کہ ان کا امام زمانہ کون ہے اور امام زمانہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت میں مرزا صاحب کی ، وحی والہام ، کے الفاظ نقل کر کے بتایا ہے کہ اس قسم کے دعویٰ کرنے والا کوئی انسان بتایا جائے تو اسے دس ہزار روپیہ کا انعام دیا جائے گا۔

یہ ایک ایسی بات ہے کہ کوئی شخص سوال کرے کہ مجھ میں جو صفات ہیں وہ غیر میں ثابت کر دکھائے تو اس کو دو لاکھ روپیہ انعام دیا جائے گا۔ میرے خیال میں ایسا چیلنج ، چیلنج نہیں کہلاسکتا البتہ مرزا صاحب کی صداقت کے دلائل قائم کر کے اعلان کیا جاتا کہ ان کے باطل کرنے والے کو انعام دیا جائے گا تو فیصلہ کی ایک صورت نکلتی۔ مگر ان لوگوں کو چونکہ فیصلہ منظور نہیں ہے اس لئے ایسے واہی تباہی تحریرات شائع کر دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ حقانیت اسی کا نام ہے حالانکہ یہ حقانیت نہیں۔

اگر کوئی احمدی اس میدان میں قدم رکھنا چاہتا ہے تو اسے چاہیے کہ پہلے مرزا صاحب کی صداقت پر قرآن وحدیث سے دلائل قائم کرے اور پھر اسکے توڑنے والے کیلئے انعام مقرر کرے۔ ملک میں ان کے جوابات دینے والوں کی کمی نہیں۔

خاکسار عابدی از دکن

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں

ہم نے وہ رسالہ نہیں دیکھا ۔مصنف خوب جانتا ہوگا کہ قادیانی مشن کے متعلق اول مخاطب اڈیٹر اہل حدیث ہی ہوسکتا ہے آج سے نہیں مرزا صاحب کی زندگی سے ۔ پھر باوجود اس امر کے اس رسالہ کا دفتر اہل حدیث میں نہ بھیجنا خود ہی اپنے چیلنج کے ضعف کو تسلیم کرنا ہے رسالہ مذکورہ دیکھ کر ہم کچھ رائے دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۱۸ء مطابق ۴ رمضان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۲ ص ۴)

مرزا قادیانی کا علم کلام

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

کسی زمانہ میں کہا اور مانا جاتا تھا کہ مشک آنست کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید، مگر چودھویں صدی میں یہ قاعدہ منسوخ ہو کر اس کی جگہ دوسرا مقرر ہوا کہ مشک باشد یا نباشد مگر اشتہار باشد، چنانچہ بہت قسم کے سوداگروں نے اس قاعدہ کی بدولت لاکھوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپئہ کما لیا۔ کہتے ہیں ہالوے صاحب نے تین کروڑ روپئہ کی وصیت کی۔

چودھویں صدی کے مجدد، محدث اور پیغمبر صاحب نے بھی اس جدید وفلوس بخش طریقہ کو ہاتھ سے نہ دیا، اور اپنے مشک کے لئے کوئی پتھر نہ چھوڑا جسکو اکھاڑ کر اس کے نیچے سے ثبوت تلاش نہ کیا۔ جن کتابوں اور جن مذاہب کو محرف اور باطل قرار دیا انہی سے کوئی ایک مفید مطلب بات مل گئی تو اس کو ثبوت میں بطور تازہ شہادت پیش کیا۔ نہ ان سے اعداد جمل باقی رہا، نہ مجذوبوں کے اقوال۔ نشان آسمانی میں بڑی رنگین عبارت میں فرماتے ہیں؛

ایک شخص کریم بخش کا بیان ہے کہ تیس سال کے قریب ہوئے مجھے ایک مجذوب نے کہا تھا کہ عیسی جوان ہو گیا ہے اور لدھیانہ آوے گا اور قرآن کی غلطیاں نکالے گا (نشان آسمانی۔ص ۲۱)

اور نعمت اللہ کی پیشین گوئیوں کو بڑے زور سے اپنی ذات پر چسپاں کیا کہ یہ سید احمد کے حق میں نہیں، میرے حق میں ہیں۔ چنانچہ چند اشعار ان پیشین گوئیوں کے معہ اس تفسیر کے جو مرزا صاحب نے ان کے نیچے لکھی ہے، ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے درج کئے جاتی ہیں۔ مضمون یہ ہے کہ تیرھویں صدی کے شروع میں کیا ہوگا، یہ ہوگا، اور وہ ہوگا کہہ کر نعمت اللہ صاحب کہتے ہیں

چوں زمستان بے چمن بگذشت
شمس خوش بہار مے بینم

تفسیر مرزا صاحب: یعنی جب کہ زمستان بیچمن مراد یہ ہے کہ جبکہ تیرھویں صدی کا موسم خزان گذر جائے گا تو چودھویں صدی کے سر پر آفتاب بہار نکلے گا یعنی مجدد وقت ظہور کرے گا

دور او چوں شود تمام بکام
پسرش یادگار مے بینم

تفسیر مرزا صاحب: یعنی جب اسکا زمانہ کامیابی کے ساتھ گذر جائے گا تو اس کے نمونہ پر اسکا لڑکا یادگار رہ جائے گا۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ خداتعالی اس کو ایک لڑکا پارسا دے گا جو اس کے نمونہ پر ہوگا اور اسی کے رنگ میں رنگین ہو جائے گا۔ اور وہ اس کا یادگار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔ یہ درحقیقت اس عاجز کی اس پیشین گوئی کے مطابق ہے جو ایک لڑکے کے بارہ میں کی گئی ہے

تا چہل سال اے برادر من
دورِ آں شہسوار مے بینم

تفسیر مرزا صاحب: یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہوکر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا۔ اب واضح رہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسّی (۸۰) برس تک یا اس کے قرب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوتی ہے جس میں سے دس سال کامل گذر بھی گئے۔ دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ و اللہ علی کل شئے قدیر۔ اگرچہ اب تک حضرت نوح کی طرح دعوت حق کے آثار نمایاں نہیں لیکن اپنے وقت پر تمام باتیں پوری ہوں گی۔

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۳۲ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

بالآخر ہم یہ بھی ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ یہ دونوں پیش گوئیاں میاں گلاب شاہ اور نعمت اللہ ولی کی اس عاجز کے حق میں حسب منشاء قرآن کریم کے نشان صریح ہیں جس میں کسی دستبازی اور مکر وفریب کی گنجائش نہیں۔ اب اگر کوئی صوفی پردہ نشین جو پردہ سے نکلنا نہیں چاہتا بقول بٹالوی صاحب اور میر عباس علی صاحب لدھیانوی کے بالمقابل نشان دکھلانے کو طیار ہے تو وہ بھی ایسی ہی دو پیش گوئیاں انہی ثبوتوں کے ساتھ اپنے حق میں کسی گذشتہ ولی کی طرف سے پیش کرے۔ ہم خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر وعدہ کرتے ہیں کہ اگر یہ ثبوت ہو جائے گا کہ وہ بھی ایسے ہی نشان اور اسی درجہ ثبوت پر اور ایسی عظمت کے ساتھ باعتبار اپنے بعد زمانہ کے پائے گئے ہیں تو ہم سزائے موت اٹھانے کیلئے بھی طیار ہیں۔

لدھیانہ جانا اور قرآن کی غلطیاں نکالنا تو مرزا صاحب قادیانی کا اپنا اختیاری امر تھا اور ان کو پورا کر دینا کچھ دشوار نہ تھا لیکن دوسری پیشین گوئی کی نسبت مرزائیوں سے عام طور پر اور لاہوری پارٹی سے خاص طور پر سوال ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ وہ کون سا لڑکا تھا جس کی نسبت مرزا صاحب قادیانی نے یہ پیش گوئی کی تھی

۲۔ آیا وہ لڑکا مرزا صاحب قادیانی کے بعد زندہ رہا۔

۳۔ جو لڑکا انکا یادگار بنا، آیا وہ مرزا صاحب کے رنگ میں رنگا گیا (ہمیں اس سے انکار نہیں)

۴۔ کیا مرزا صاحب نے مجددیت یا پیغمبری ۴۰ سال تک کی اور کیا وہ اسی (۸۰) سال کے ہو کر مرے (۶۶ سال کی عمر۔ اڈیٹر اہل حدیث)

۵۔ قرآن میں اس کا ذکر کس سپارہ میں ہے (جس پارے میں قادیان کا ذکر ہے۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام۔ اڈیٹر اہل حدیث)

۶، مرزا صاحب کو ۸۰ سال کی عمر یا اس کے قریب کی بشارت دینے والا وہی تھا جس کے ہاتھ میں انکی جان تھی یا وہی (فریب دہ) ہستی تھی جس نے ان کو جوانی عطا کرنے کی بشارت بھی دی تھی اور خلقت کو للکارا تھا، کہ اگر یقین نہیں کرتے تو اسکی نظیر پیش کرو۔

واہ! کیا ملہم ہے کہ ہمیں نظیر پیش کرنے سے عاجز بتاتا ہے اور خود اصل پیدا کرنے سے عاجز؟

مرزائیو! خدا تعالی کی قسم یاد کر کے کہنا کہ ایسے تنکوں کو ہاتھ مارنا تیرنے والے کا کام ہے یا ڈوبنے والے کا۔ اور یہ الہام اور بشارتیں کسی صاحب قدرت کی طرف سے تھیں، یا کسی دھوکہ باز کی طرف سے۔ خدا کے واسطے غور کرو کدھر جارہے ہو

ایک صاحب علم اور قلم کا زور دکھانے والا سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ کر دکھا سکتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ہر ایک مذہب میں فرقہ بنتے رہے ہیں اور بنتے رہیں گے۔ دیکھ لو مرزائیوں میں ابھی سے فرقے بننے شروع ہو گئے۔ پس نیک بخت اور خوش نصیب وہی مسلمان ہیں کہ نئے مذاہب پر لات مارتے ہیں خواہ کوئی سونا نہیں کندن کی صورت میں پیش کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۴ جون ۱۹۱۸ء مطابق ۴ رمضان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۲ ص ۱۰۔۱۱)

مرزائیوں سے مباحثہ

موضع محلانوالہ ضلع امرتسر میں مولوی محمد امین صاحب واعظ اہل حدیث کانفرنس اور حافظ جمال احمد مرزائی مبلغ کے مابین مباحثہ ہوا، مسئلہ زیر بحث یہ تھا کہ حدیث شریف میں جو آیا ہے نبی کو جس موضع میں دفن کرنا خدا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظور ہوتا ہے اسی جگہ اس کا انتقال ہوتا ہے مرزا صاحب بھی اگر نبی ہوتے تو قادیان میں فوت ہوتے لاہور میں فوت ہوکر قادیان میں نہ لائے جاتے ۔ نیزان کی پیش گوئی متعلقہ نکاح آسمانی ضرور صحیح ہوتی کیونکہ انہوں نے اس دعوی پر آنخضرت ﷺ کی ایک حدیث بھی پیش کی تھی اس کا جواب مرزائی مناظر نے کوئی معقول نہ دیا سب لوگوں پر بہت اچھا اثر ہوا۔

خاکسار سلطان احمد ارنبہ ازمحلانوالہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۱۸ء ص ۱۴)

خاص مرزائی نمبر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا اس لئے لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح نے خاص نمبر متضمن عادات اورخواص مرزا صاحب ۲۶ مئی سنہ رواں کو جاری کیا جس میں سارے مضامین مرزا صاحب کی زندگی اور اوصاف کے متعلق درج کئے ہیں۔

اس میں شک نہیں کہ ہر ایک قوم اور فرقہ کا حق ہے کہ اپنے ہیرو (رہبر) کے حالات زندگی ذکر کرے اور تازہ رکھے۔ اس لئے ہمارا اسپر کوئی اعتراض یا سوال نہیں مگر واقعات کو تبدیل کر کے شاعرانہ رنگ میں مبالغہ آمیز بیان کرنا غالباً کسی مذہبی فرقہ یا پارٹی کو زیبا بلکہ جائز بھی نہیں۔ ۲۶ مئی کا پیغام صلح لاہور افسوس اس نقص سے خالی نہیں بلکہ پر ہے۔

اللہ اللہ ایسے شخص کے حالات جسکے حالات ومقالات کو ایک ایک بچہ ملک کا جانتا ہو پھر اس میں اخفا کرنا خاص کمال کی بات ہے۔

سب سے پہلا مضمون مولوی محمد علی امیر لاہوری پارٹی کا ہے جو اثناء مضمون میں مرزا صاحب کے حق میں لکھتے ہیں

۱۔ (خدانے) سب سے آپ (مرزا قادیانی) کا سلطان القلم ہونا منوادیا

۲۔ (خدانے) آپ پر بڑی بڑی عظیم الشان پیش گوئیوں کا اظہار کر کے بتادیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی امت اس نعمت سے کبھی خالی نہ ہوئی اور نہ ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ہماری آنکھوں کے سامنے آپ (مرزا قادیانی) کی ایسی ایسی عظیم الشان پیش گوئیاں پوری ہوئی ہیں کہ اللہ تعالی کے علم اور قدرت کے سامنے روح انسانی بے اختیار سر جھکا دیتی ہے۔

۴۔ (خدا نے) علمی رنگ میں آپ (مرزا قادیانی) کو ایسے زبردست دلائل حقانیت اسلام کے سکھائے جنھوں نے اسلام علم کلام کے اندر ایک نئی روح ڈال دی۔

اہل حدیث مدت سے کوشاں تھا کہ جناب مرزا صاحب کے مریدین اصل مبحث پر آویں یعنی وہ برکات اور روحانیات مرزا کو مرزا صاحب کے دعاوی پر بطور دلائل پیش کریں لیکن وہ ادھر متوجہ نہ ہوتے تھے جسکا زبردست ثبوت مباحثہ رام پور میں کافی سے زیادہ مل چکا تھا کہ باوجودیکہ نواب رام پور نے مباحثہ کرایا اور بذات خاص رونق افروز جلسہ رہتے تھے اور حضور کی دلی خواہش تھی کہ مباحثہ کے تمام پہلو روشن ہوکر ایک مفید عام حد تک پہنچ جائے مگر مرزائی جماعت جن میں اس وقت خواجہ کمال الدین اور مولوی محمد علی اور مولوی محمد احسن صاحبان وغیرہ خاص امتیاز سے شریک تھے اس اصل بحث پر نہ آئی۔ صرف وفات وحیات مسیح پر تین روز بحث کر کے چوتھے روز باوجود تقاضا حضور نواب صاحب کے رام پور کو مخاطب کرتے ہوئے

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر ترے کوچہ سے ہم نکلے

رام پور سے تشریف لے گئے یہ ناکامی یہ بدنامی ان کو گوارا ہوئی مگر مرزا صاحب قادیانی کی برکات اور معجزات پر بحث کرنا ان کو گوارا نہ ہوا۔ بارے شکر ہے کہ اب لاہوری پارٹی کے صدر جناب مولوی محمد علی اپنے مضمون میں اصل مبحث پر آئے ہیں، جس سے ہمیں جس حد تک مسرت ہورہی ہے کم ہے، کیونکہ رسالہ الہامات مرزا کی تصنیف سے آج تک ہم جس کوشش میں تھے وہ خدا کی مہربانی سے کامیاب ہوئی۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ آئندہ کو ہم مرزائی مباحث میں انہی امور اربعہ مذکورہ پر بحث کیا کریں چنانچہ آگے چل کر بطور مثال کچھ عرض کریں گے۔

ایک صاحب (مرزا خدابخش) اپنے مضمون میں شاعرانہ تخیل کا اظہار گذشتہ مضمون سے بھی زیادہ مبالغہ سے کرتے ہیں مرزا صاحب قادیانی کے بہت سے فضائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے لکھتے ایک بات خاص قابل ذکر یوں کہتے ہیں:

کیا یہ ثبوت کافی نہیں کہ جب سے حضرت مرزا صاحب کی تحریرات دنیا میں شائع ہوئیں ان کے بعد مسلمان جو پیشتر ازیں لاکھوں کی تعداد میں مرتد ہوکر بتسمہ لے چکے تھے ایک بھی غیر مذاہب میں داخل نہیں ہوا اگر کسی پیٹ کے مارے بھوک سے تنگ آکر یا سرے ہی سے اپنے مذہب سے بے تعلق رہ کر جامہ مذہب بدل دیا ہو تو ایسا شخص نادر کالمعدوم شمار ہوکتا ہے دوسری یہ شہادت کیا کم عظمت کی نگاہ سے دیکھی جا سکتی ہے کہ پیشتر ازیں علماء اسلام عیسائیت کے خطرناک دھواں دھار اعتراضات سے ایسے مرعوب ہو گئے تھے کہ جواب دینا تو الگ رہا وطن مالوف کو الوداع کہہ کر عرب میں ہجرت کا داغ دے گئے آہ اے وقت تو وہ تھا کہ دین کے پھیلانے کے لئے ایک ایک فرد دور دراز ملکوں میں چلے جاتے تھے حتی کہ اپنی جان عزیز تک اسی ملک میں دے دیتے تھے اور وہیں ان کی مزاریں قائم ہو جاتی تھیں اب بجائے اس کے ان معلموں سے سبق سیکھتے اور ان کے نقش قدم پر چلتے اور غیر ملک میں اگر تبلیغ کرنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے تو کم ازکم اپنے ملک کے غریب لوگوں کو عیسائیت کی زبردست رو سے بچانے کی کوشش کرتے اسمیں شک نہیں کہ بعض بزرگان نے عیسائیوں سے مباحثے اور مناظرے بھی کیے مگر ان مناظروں اور مباحثوں سے عیسائیت کو کچھ نقصان یا ضعف نہیں پہنچا سکے اور نہ مسلمان عیسائیت میں داخل ہونے سے رک سکے۔ مگر برخلاف اس کے حضرت مرزا صاحب کا علم کلام ایسا زبردست اور طاقت ور ثابت ہوا کہ تمام مذاہب جو بے وجہ اسلام کے سر آتے تھے ایسے دب گئے کہ گویا مر گئے۔ اگر ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب نہ آئے ہوتے تو تمام ذریت اسلام کالجوں میں تعلیم پاکر اگر عیسائیت کا ظاہری جامہ دربر بھی نہ کرتی مگر الحاد اور دہریت کی چادر ضرور پہن لیتی اور اسلام سے کوسوں دور ہو جاتی یہ حضرت مرزا صاحب کا دنیا پر احسان ہے کہ انہوں نے لاکھوں روحوں کو غیر مذاہب کے وساوس سے بچایا اور صرف بچایا ہی نہیں غیر مذاہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مقابلہ میں وہ زبردست اصول مسلمانوں کے ہاتھوں میں دے دیئے ہیں کہ روئے زمین کا کوئی مذہب اسلام کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔

(پیغام صلح لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیا خوب اور مفید دعوی ہے۔ کاش! اس کا ثبوت ہو۔ ہم مرزا صاحب کے علم کلام (مناظرہ) سے خوب واقف ہیں آپ کا علم مناظرہ صرف ایک فقرہ میں آ سکتا ہے جو یوں ہے:

اسلام ایسا سچا اور کامل مذہب ہے جسکی پیروی کرنے سے میرے جیسے کامل آدمی پیدا ہو سکتے ہیں۔

چنانچہ عیسائیوں سے جو آپ کا مباحثہ جون ۱۸۹۳ء بمقام امرتسر پندرہ روز تک ہوا، اس میں آپ نے اسی اصول سے کام لیا۔ مباحثہ کے خاتمہ پر لکھا کہ،

میں حیران تھا کہ ایسے معمولی مباحثہ کے لئے مجھے کیوں آنا پڑا جو سب لوگ کرتے ہیں مگر آج رات مجھے خدا کی طرف سے معلوم کرایا گیا کہ فریق مقابل جو ایک انسان (عیسی) کو خدا بنا رہا ہے حق کی طرف رجوع نہ کرے گا تو ۱۵ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا

یہ بھی فرمایا کہ

اگر ایسا نہ ہو تو میرا منہ کالا کر مجھے گدھے پر سوار کیا جائے بلکہ پھانسی دیا جائے۔

خدا خدا کر کے یہ پندرہ ماہ پورے ہوئے۔ آخر کار وہ دن آ پہنچا جو اس عظیم الشان پیش گوئی کے خاتمہ کا دن تھا ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء۔ مگر عیسائیوں کا مناظر مسٹر آتھم نہ مرا بلکہ اس روز انہوں نے آتھم کا جلوس نکالا جس کے آگے نعرے لگاتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مدح سرائی کے اشعار پڑھتے تھے جن میں سے بطور نمونہ دو شعر یہاں نقل ہیں

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

آہ! وہ دن کیسا پر ہیبت تھا جس دن بقول مولوی محمد علی لاہوری یہ عظیم الشان پیشگوئی پوری ہوئی تھی اسکا پورا نقشہ مولوی سعد اللہ مرحوم لدھیانوی نے ایک منظوم اشتہار میں دکھایا تھا جسکا ایک شعر یہ ہے

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

آہ! وہ چھٹی ستمبر کی کیا تھی، بالکل اس آیت کی مصداق تھی

یوم تبیض و جوه و تسود و جوه

یعنی کئی لوگ اس روز سفید رو خوش وخرم تھے اور کئی لوگ اس دن سیاہ فام جھلسے ہوئے تھے

آہ! وہ ایسا دن تھا کہ اس کے تصور سے اب بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ امرتسر لاہور وغیرہ مقامات کے مرزائیوں کی نگاہیں قادیانی کی طرف لگ رہیں تھیں کہ دیکھئے اب جواب کیا آتا ہے جو آئے بقول:

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گوئم

ناظرین! یہ ہے مرزا صاحب کا علم کلام اور یہ ہیں آپ کے مباحث جنکا اثر یہ ہوا کہ کوئی مسلمان عیسائی یا مرتد نہیں ہوتا۔ شاید ان مضمون نگاروں کو یاد نہیں رہا کہ انہی دنوں ایک شخص مرزا صاحب کے خاص مریدوں میں سے محمد یوسف نامی عیسائی ہوگیا تھا۔ اس کے بعد آج کل عیسائی ہوتے ہیں یا نہیں، مشن کی رپورٹ بتا سکتی ہے۔

اللہ اکبر! کجا یہ دعوی کہ فریق مخالف نہ مرے تو میرا منہ کالا کر کے گدھے پر سوار کیا جائے، مجھے پھانسی دیا جائے اور کہاں یہ واقعہ کہ مسٹر آتھم پندرہ ماہ سے گذر کر دوسال پیچھے تک زندہ رہتا ہے۔ کیا سچ ہے

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

ہم خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر کہتے ہیں کہ یہ لوگ جو مرزا صاحب کی روحانی برکات اور کرامات بلکہ معجزات کا شاعرانہ لفظوں میں ذکر کرتے ہیں ہمیں ان پر رحم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آتا ہے کہ یہ لوگ کن بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ آہ!

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

نوٹ: انجمن احمدیہ لاہور اپنے سالانہ جلسہ پر بغرض مباحثہ مخالفین کو بلایا کرتی ہے۔ آئندہ جلسہ میں اگر انہوں نے بلایا تو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عظیم الشان پیش گوئیوں پر بحث کرنے کے لئے اسے تیار رہنا چاہیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۱۸ء مطابق ۱۱۔ رمضان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۳ ص ۳۔۵)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد
و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔
و الحمد للہ رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بہاء الدین

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انہ من سلیما ن و انہ بسم اللہ الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہل وسوم (۴۳)

قادیانی مشن (۶)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہل و سوم (۴۳) قادیانی مشن (۶)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۶
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۱۰
مولانا ثناءاللہ امرتسری شیر پنجاب کا ورود شملہ	۱۳
آخری فیصلہ پر نظر ثانی شملہ میں	۱۴
شملہ میں دونوں پارٹیوں سے مباحثہ	۱۹
لاہوری جماعت کے امیر کا فتوی	۳۱
قادیانی ٹکسال میں دس ہزار روپیہ انعام	۳۳
پیغام صلح جواب دے	۳۵
شملہ میں قادیانی پارٹی سے گفتگو	۳۵
لاہوری پارٹی سے دو باتیں	۴۸
مولوی ثناءاللہ شیر پنجاب کا ورود شملہ اور لطف صحبت	۵۰
ہندوستان کے دو ہیرو	۵۱
مدراس کانفرنس میں خطاب ابراہیم ۔۱	۵۸
مدراس کانفرنس میں خطاب ابراہیم ۔۲	۶۴
قادیان میں عذاب آنے والا ہے	۶۷
اصولی بحث کو ہم تیار ہیں	۷۱
شیر پنجاب بار کے مرزائی کیمپ میں	۷۲
پیغام صلح لاہور کو جواب	۷۵
انجمن احمدیہ اور امداد جنگ	۸۰
مرزا صاحب قادیانی اور کسر صلیب	۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس ہزار کا انعام	۸۲
کٹک میں محمدیوں کی نمایاں کامیابی	۸۴
مرزائی زیارت	۸۵
اصولی بحث	۸۶
مرزائیوں سے مباحثہ اور اسکا نتیجہ	۸۸
ترکوں کی شکست اور فتح	۹۲
مرزا قادیانی اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی	۹۶
عراق میں مرزائیت اور اس کی تردید	۹۸
مرزا کی اسلامی خدمات	۱۰۱
مولوی ظفر علی خان پر عتاب	۱۰۳
چیستان مرزا پر ریویو	۱۰۵
قادیانیوں سے چند سوال و جواب۔۱	۱۰۶
علمی تحقیقات	۱۱۰
قادیانیوں سے چند سوال و جواب۔۲	۱۱۱
قادیانیوں سے چند سوال و جواب۔۳	۱۱۴
مرزا صاحب بحیثیت شاعر	۱۱۷
مرزا صاحب کا ایک فیصلہ	۱۱۸
کیا مرزا قادیانی مسیح موعود تھے؟	۱۲۰
مرزائی خدماتِ اسلام	۱۲۲
تنقید بر رسالۂ قادیانی حیدرآبادی	۱۲۴
جنگی بخار کی وجہ مرزا صاحب	۱۲۷
مجددین امت اور ان کا دعوی	۱۳۳
قادیانیوں سے چند سوال وجواب۔۴	۱۳۵
اصولی بحث سے کون فراری ہے	۱۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں جلسہ بند	۱۴۲
مرزا قادیانی کے اقوال متخالفہ	۱۴۳
پیغام صلح لاہور بہت خفا ہے	۱۴۵
خدائی فیصلہ : سہارن پوری اشتہار	۱۵۰
خدا کی نسبت قادیانی الہامات	۱۵۵
مرزائی خدمات اسلامیہ	۱۶۴
چودھویں صدی کے مسیح کی حقیقت	۱۶۶
اہلحدیث کا لاہوری احمدیوں سے خطاب	۱۷۰
فرار کس نے کیا؟	۱۷۱
مرزائی پارٹیوں کے رفع اختلاف کی تجویز	۱۷۵
مسلمانوں سے ایک بڑی چوک ہوئی	۱۷۹
مرزائی سے مباہلہ	۱۸۳
بروزی طور پر وہی آیا جو خاتم النبیین ہے	۱۸۴
مرزائیوں کا چیلنج منظور	۱۸۸
حافظہ نباشد	۱۸۹
چودھویں صدی کا مراقی نبی	۱۹۱
حضرت مسیح کی توہین	۱۹۳
چودھویں صدی کے مجدد کا علم وفضل	۱۹۶
مرزا صاحب قادیانی کی عبادت	۱۹۷
مرزا قادیانی کے الہامات	۱۹۹
ایک مرزائی بھاگا	۲۰۲
خنزیروں کا قتل	۲۰۴
امیر کابل کے قتل کا پتہ قادیان میں	۲۰۶
جلسہ گوجرانوالہ کا نتیجہ	۲۰۶
دیوبند اور قادیان	۲۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی بنام مولوی محمد علی صاحب	۲۰۹
خلیفہ قادیان کا لیکچر لاہور میں	۲۱۰
زار کا حال زار اور تقسیم بنگال	۲۱۲
چودھویں صدی کے مجدد کا الہام	۲۱۶
ڈیرہ غازی خان میں دو جلسے	۲۲۰
اصولی بحث سے فرار	۲۲۰
جھوٹے اور سچے نبی کا معیار	۲۲۳
آخری فیصلہ کی اپیل	۲۲۸
قادیانیوں کی عید پر وعید	۲۳۵
قادیان میں مناظرہ	۲۳۷
بلاؤ بڑی بہو کو کھیر میں نمک ڈالے	۲۴۰
لاہوری پارٹی کا دعوی اور دلیل	۲۴۳
اونچی دکان پھیکے پکوان	۲۴۶
چودہویں صدی کا امام الزمان	۲۵۰
مرزا صاحب کے ذرائع معلومات اور مبلغ علم	۲۵۳
دعوت مباحثہ منظور	۲۵۷
مسیح موعود کا کتب فروشی میں کمال	**۲۵۸**
دیوبند اور قادیان	۲۶۲
قادیانی قاعدہ یسرنا القرآن	**۲۶۳**
احمدیوں کی باہمی چپقلش	۲۶۵
قادیانی کے ذرائع معلومات اور ان کی معلومات	۲۷۲
تعریف اہل سنت	**۲۸۱**
پنڈت لیکھرام کا قتل	**۲۸۳**
مرزائیوں سے رشتہ کرنے والوں کے لئے شرم	۲۸۶
مرزا صاحب اور ان کے الہامات	**۲۹۰**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی یسرنا القرآن	۲۹۳
مرزا جی کے ایک مرید کا دماغ	۲۹۵
سچے سید کی نشانی	۲۹۸
قادیانی سیر شملہ	۳۰۰
امام حسینؓ اور مرزا قادیانی	۳۰۲
قادیانیوں کی کھلی شکست	۳۰۳
تاریخ مرزا پر ریویو	۳۰۵
مرزائی اخبارات کے اڈیٹروں کا مبلغ علم	۳۱۰
فتح بغداد پر قادیان میں غلط گوئی	۳۱۴
ترکی کا مستقبل	۳۲۷
خواجہ صاحب تفصیل کریں	۳۲۹
اہلحدیث کانفرنس کی برکات اور مرزائیوں کی کھلی شکست	۳۳۰
ایمان صدیقی	۳۳۱
تاریخ مرزا پر آہ وبکاء	۳۳۳
مرزا صاحب قادیانی کیا تھا؟	۳۳۸
سیر شملہ	۳۴۱
حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے اور میں آ گیا	۳۴۳
ایک استفتا کا جواب	۳۴۵
صداقت اور یہودیت	۳۴۸
حقیقی کامیابی	۳۵۲
جماعت احمدیہ سے چند سوال۔ا	۳۵۴
مرزا غلام احمد قادیانی مہدویت کے رنگ میں	۳۵۵
انعامی جواب	۳۵۷
مسیح ابن مریم کی حیات وآمد ثانی	۳۵۹
روشنی سے چندھیانے کا علاج	۳۶۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر الفضل جواب دے	۳۶۶
مرزا صاحب کی کتابوں کا خط تقدیر	۳۶۷
مرزا صاحب کو فلاح حاصل ہوئی ؟	۳۶۹
براہین احمدیہ کی تکمیل اور قرآن شریف کا نزول	۳۷۲
انذاری پیش گوئیاں چھن گئیں	۳۷۳
صداقت اور یہودیت	۳۷۵
جماعت احمدیہ سے چند سوال۔۲	۳۸۵
ایک مرزائی اور منشی عمر دراز سوہا گپوری کا مکالمہ	۳۸۷
حضرت مسیح کی وفات	۳۹۱
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری	۳۹۲
نبوت مرزا	۳۹۶
تم چھیڑو گے	۴۰۱
مسیح موعود اور سیاست	۴۰۴
قادیان اور دیوبند	۴۱۰
الفضل جواب دے	۴۴۵
مرزائیوں کا دین وایمان	۴۴۸
خدا تعالی کی توحید کی نسبت قرآن اور قادیانی کا مقابلہ	۴۵۲
استفسار بابت نبوت	۴۵۹
خلیفہ قادیان امرتسر میں	۴۶۱
ضرورت ایجاد کی ماں	۴۶۲
قادیانی مکاتبت : منجانب اراکین انجمن اہل حدیث مدراس	۴۶۵
نبوت مرزا	۴۶۹
گمراہی مرزا	۴۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور آریہ سماجی	۴۷۸
تعزیت نامہ بر وفات مولانا بٹالویؒ	۴۸۰
مرزا قادیانی اور مولانا بٹالوی	۴۸۲
قابل توجہ احمدی صاحبان: تبصرہ اور آخری فیصلہ	۴۸۶
خاتم الانبیاء کے معنی	۴۹۰
خلیفہ قادیان امرتسر میں	۴۹۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

فاتحة الکتا ب

ا لحمد لله و الصلوۃ و السلا م علی سید ا لا نبیا ء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی تینتا لیسویں (اور قا دیانی مشن کی چھٹی) جلد قا رئین کی نذر کی جا رہی ہے جس میں ۲۸ جون ۱۹۱۸ء تا ۳۰۔ اپر یل ۱۹۲۰ء کے دورا نیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہو نے والی شیخ الاسلام حضرت مو لا نا ثناء اللہ امرتسریؒ کی تحریروں کے علاوہ جناب منشی عبدالحی کو ہاٹی، منشی فضل الٰہی شملہ، شیخ عبدالقادر شملہ، حضرت مو لا نا ابرا ہیم میر سیالکوٹی، مولوی سید فضل رب کٹکی، مو لا نا محمد یونس پرتا پ گڈھی، با بو محمد قاسم کلرک بصرہ، جناب منشی اللہ دتا صا حب جھنگوی، مو لا نا ابو نعیم عبدالعظیم حیدرآ با دی، جناب محمد بشیر ٹپفل گنج کا ن پور، جناب با بو محمد حنیف خادم دہرہ دون، مولوی نور محمد میانوی جہلمی، منشی غلام حسین امرتسری، مولوی عبد العزیز واعظ اہل حدیث کانفرنس ڈیرہ غازی خان، جناب مشتاق احمد لنڈی تپانی، سید عبد القدوس کٹکی، مو لوی سید عبد السلام آ ف مطبع فاروقی د ہلی، جنا ب با بو محمد حسین صابری بریلی، با بو حبیب اللہ صا حب کلرک محکمہ نہر امرتسری۔ منشی اللہ دتا خادم سمبڑ یال ضلع سیالکوٹ، جناب منشی عمر درازخان سوہا گپوری، جنا ب محمد اعظم انڈرسن پیٹ میسور، وغیرھم کی گراں قدر نگارشات شامل ہیں۔

علاوہ ازیں لاہوری احمدیوں کے اخبار پیغام صلح لا ہور، اور قا د یانیوں کے اخبار الفضل قا دیان سے بھی چند تحریریں نقل کی گئی ہیں جو اخبار اہل حدیث امرتسر کے مضامین کے جواب میں لکھی گئی تھیں یا جن کے جوابات ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر میں دیئے گئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر نظر دور میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کسی تقریب سے شملہ تشریف لے گئے تھے۔ ان دنوں مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہوری گروپ بھی وہاں تشریف لائے ہوئے تھے اور اتفاق سے قادیانیوں کے محمودی گروپ کے چند سرکردہ افراد بھی وہاں موجود تھے۔ اس موقع پر قادیانیوں کی دونوں پارٹیوں سے شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مباحثوں کی بات چلی۔ شرائط وغیرہ طے کرنے کے لئے باہم خط وکتابت بھی ہوئی لیکن انجام کار قادیانیوں کی دونوں پارٹیاں بلطائف الحیل طرح دے گئیں اور مباحثوں کا انعقاد نہ ہو سکا۔ خط وکتابت وغیرہ پر مشتمل یہ روداد اخبار اہل حدیث امرتسر، پیغام صلح لاہور اور الفضل قادیان سے زیر نظر جلد میں درج کر دی گئی ہے جس کے ملاحظہ سے قارئین کو معلوم ہو جائے گا کہ کون کتنے پانی میں تھا۔

زیر نظر دور میں قادیانی خلیفہ مرزا محمود احمد کی علالت کے پس منظر میں قادیانیوں اور لاہوریوں کے درمیان جو فقرہ بازی ہوئی، اس کی روداد بھی پیغام صلح لاہور، الفضل قادیان، اور اخبار اہل حدیث امرتسر سے جلد ہذا میں نقل کی گئی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کے مابین، اصولی بحث، کے عنوان سے جانبین کی جو تحریریں معرض وجود میں آئیں، انہیں پیغام صلح لاہور اور اہل حدیث امرتسر سے نقل کر دیا ہے۔ امید ہے کہ قارئین ان کے مطالعہ سے لطف اٹھائیں گے۔

نیز زیر نظر دور میں مسلمانوں اور قادیانیوں کے مابین منعقد ہونے والے چند مناظروں کی رودادیں بھی شامل اشاعت کی گئی ہیں، اور سیٹھ عبد اللہ الہ دین قادیانی سکندر آبادی کے انعامی اشتہاروں کی قلعی بھی جلد ہذا میں کھولی گئی ہے۔

زیر نظر دور میں علماء دیو بند اور مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کے مابین مباہلہ کی بات بھی چلی تھی، اور تصفیہ شرائط کے لئے ایک مدت تک جانبین میں اشتہار بازی بھی ہوتی رہی۔ مجھے قادیانیوں کے چھ سات مضامین ان کے اخبار الفضل سے ملے ہیں جن سے دیو بندی اشتہارات کے مشمولات کا بھی کچھ اندازہ ہو جاتا ہے۔ میں نے قادیانی اشتہارات باریک خط میں نقل کر دیئے ہیں۔ دیو بندی اشتہارات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی تک نہیں مل سکے ،اس لئے ان کی جانب سے شائع ہونے والا وہی مواد شامل اشاعت ہوا ہے جو اخبار اہل حدیث امرتسر کے زیر نظر دور کے شماروں سے دستیاب ہو سکا ہے۔دیو بندی اکابرین کے بقیہ اشتہارات مل گئے تو کسی آئندہ موقع پر شامل اشاعت کر دیئے جائیں گے ۔انشاءاللہ

لاہوری مرزائیوں کے ایک سالانہ جلسے کے موقع پر اہل حدیث حضرات سے ان کے مباحثے کی بات چلی تھی۔ یہ مباحثہ بوجوہ منعقد نہ ہو سکا لیکن اس موقع پر تصفیہ شرائط وغیرہ کے لئے ہونے والی کاروائی اہل حدیث امرتسر اور پیغام صلح لاہور سے نقل کر دی گئی ہے۔

نیز منشی عبدالحیٰ کوہاٹی، منشی اللہ دتا جھنگوی اور بابو حبیب اللہ کلرک محکمہ نہر کی ردّ قادیانیت سے متعلق جاندار اور دلچسپ تحریروں کے علاوہ قارئین کی ضیافت طبع کے لئے جلد ہذا میں اور بھی بہت کچھ ہے۔

کمپوزنگ ، پروف ریڈنگ، تخریج ، وتنقید وغیرہ کا انحصار چونکہ فرد واحد پر رہا ہے اس لئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۱۸ء۔۱۹۲۰ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام ۔ فقیر بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہ من سلیما ن و انہ بسم اللہ الرحمن الر حیم

مولانا ثناء اللہ امرتسری شیر پنجاب کا ورود شملہ

مسلمانان شملہ کی خوش قسمتی سے مولانا موصوف ۸ جون ۱۹۱۸ء کو گورنمنٹ پنجاب کی دعوت پر پبلسٹی کمیٹی (مجلس اشاعت) میں شمولیت کی غرض سے شملہ میں تشریف آور ہوئے۔ دوسرے ہی دن بتاریخ ۹ جون ۱۹۱۸ء بوقت شب جامع مسجد ہال میں مسلمانان شملہ کی استدعا پر آپ نے مندرجہ ذیل مضمون پر قریباً ڈھائی گھنٹہ لیکچر دیا:

قرآن و دیگر الہامی کتابیں

دوسری ملت کے لوگ بھی مدعو تھے اور اختتام تقریر پر سوال و جواب کے لئے ایک گھنٹہ مقرر تھا۔ مولانا ممدوح نے ایک نہایت لطیف پیرائے میں اس دلچسپ مضمون کو بدلائل بنایا۔ دوران تقریر میں حسب موقعہ آپ نے مقامی ضروریات اور باہمی اتحاد اور اخوت پر نہایت خوبی سے ریمارک کئے جس سے حاضرین بہت متاثر ہوئے تقریر ختم ہونے پر کسی کو سوال کی جرأت نہ ہوئی۔

حاضرین کے اصرار پر دوسرے دن بتاریخ ۹ جون ڈھائی بجے دن مولانا نے پھر جامع مسجد ہال میں محمد رسول اللہ پر وعظ فرمایا۔ الوہیت اور منصب رسالت پر ایک بسیط تقریر فرمائی اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی نبوت پر نہایت وضاحت کے ساتھ روشنی ڈالی۔ مولانا موصوف کے خاص طرز بیان، باموقعہ اشعار، مرزا صاحب کی تصانیف سے برجستہ حوالے، اور نہایت زبردست دلائل نے حاضرین پر وہ اثر کیا کہ بیان سے باہر ہے۔ تقریر کے خاتمہ پر ایک احمدی صاحب نے مرزا صاحب کے اشتہار مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے متعلق اعتراض کیا اور کہا کہ مولوی صاحب نے مرزا صاحب کے فیصلہ کو دو باتیں لکھ کر رد کر دیا تھا:۔

اول یہ کہ آنحضرت ﷺ نے مسیلمہ کذاب کی نسبت کہا تھا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہلاک ہوگا حالانکہ مسیلمہ آنحضرت ﷺ کے بعد مرا۔

دوم یہ کہ مولانا نے لکھا تھا کہ حرام زادہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔

اس کے جواب میں مولانا ثناء اللہ نے فرمایا اگر معترض یہ دو باتیں جو میری طرف منسوب کی گئی ہیں میری تصانیف، اخبار یا کسی تحریر سے ثابت کر دے تو گیارہ سو روپیہ بطور انعام دیا جائے گا۔ اور کہ بصورت عدم ثبوت جامع مسجد میں مسلمانو ں کے سامنے اس امر کا اعتراف کرنا پڑے گا کہ معترض نے مولانا ممدوح پر افتراء کیا۔ معترض کو اپنی تقریر میں مذکور بالا باتیں لکھنے کی جرأت نہ ہوئی اور جلسہ برخاست ہوا۔

امید ہے کہ مولانا صاحب چندروز شملہ میں قیام فرمائیں گے اور اپنے وجود باجود سے مسلمانان شملہ کو فیض بخشیں گے۔ (نامہ نگار از شملہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۱۸ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۴ ص ۳)

آخری فیصلہ پر نظر ثانی شملہ میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ سب کو معلوم ہے کہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا تھا جس کا مضمون تھا کہ مولوی ثناء اللہ اگر میری زندگی میں نہ مرے، تو میں جھوٹا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

اپریل ۱۹۱۲ء میں اس پر لدھیانہ میں مرزائیوں سے مباحثہ ہوا۔ جس میں مبلغ تین سو روپیہ انعام تھا جو خاکسار نے مرزائیوں سے وصول کیا۔ چونکہ یہ واقعہ مرزائی فرقہ کے لئے سخت صدمہ ہے۔ اسلئے وہ اس گھات میں رہتے تھے کہ کسی طرح دوبارہ مباحثہ ہو اور ہم جیت جائیں۔ تو یہ داغ ہم سے دور ہو (اس مدعا کا اظہار شملہ پر انہوں نے خود کیا)۔ اس مدعا کو حاصل کرنے کے لئے ان میں سے ایک شخص منشی عمر الدین جالندھری ملازم شملہ نے جو پہلے بھی شریک مباحثہ لدھیانہ تھے، اپنے شہر جالندھر میں اشاعت مرزائیت کی تحریک کی تو مسلمانان جالندھر نے لدھیانہ کے مباحثہ کا ذکر کیا تو منشی صاحب موصوف نے جواب میں بڑی مستعدی ظاہر کی بلکہ فوراً اقرار نامہ لکھ دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں تین سو روپیہ اب بھی دینے کو تیار ہوں، بے شک نئے سرے سے مباحثہ کرایا جائے۔ جالندھری مسلمانوں نے مجھ سے دریافت کیا تو میں نے جواب دیا کہ اس صاحب سے تو پہلے فیصلہ ہو چکا ہے اب اگر یہ دوسرا فیصلہ چاہتے ہیں تو خلیفہ قادیان کو پیش کریں تاکہ فیصلہ کلی ہو کہ مفید عام ہو۔ پھر اسکا جواب نہیں دیا۔

اب شملہ پر میرا آنا ہوا، تو مسلمانان شملہ کے تقاضا سے چند تقریریں ہوئیں جن میں مرزائیت پر بھی کچھ کہنے کا موقع آیا۔ جس میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کا ذکر بھی ہوا، تو بھی منشی عمر الدین (جو شملہ میں ملازم ہیں) میرے پاس بمعہ بابو فضل الہی (محمدی) کے آئے، اور وہی خواہش ظاہر کی جو جالندھری خط وکتابت میں تھی، اور بزبانی خود آپ نے اپنا مدعا ظاہر کیا کہ ہم اس لئے آپ سے دوبارہ انعامی مباحثہ کرنا چاہتے ہیں کہ ہم کو کامیابی کی امید ہے تاکہ پہلا داغ ہم سے چھوٹ جائے۔ یہ بھی کہا کہ پہلے وقت ہم کو آپ کی تحریرات کی اتنی واقفیت نہ تھی جتنی اب ہے۔

میں نے جواب میں یہی کہا کہ پہلے جو فیصلہ ہوا تھا آپ چونکہ اس میں شریک تھے، اسلئے اب آپ سے نہیں کرنا چاہتا۔ اگر آپ کو کامیابی کی امید ہے تو اپنے خلیفہ کو لاؤ۔ پھر چاہو تو اسکی نیابت میں مباحثہ تم کرو، مگر فریق مقابل خلیفہ ہو۔

اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم نے خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب سے ذکر کیا تھا انہوں نے کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی کسی جماعت کے امام اور خلیفہ بنیں تو ہم ان کے مقابلہ میں پیش ہو سکتے ہیں۔

میں نے کہا اگر اس نے یہ کہا ہے تو اپنے باپ مرزا غلام احمد قادیانی کا سخت بے ادب اور گستاخ ہے، کیونکہ اس کا باپ (مرزا غلام احمد) بذات خود مجھ سے مخاطب ہوتے اور میں ان سے مخاطب ہوتا تھا۔ اب جو یہ میرے مخاطب ہونے کیلئے ایک جدید شرط لگاتا ہے، تو یا تو یہ دل میں باپ سے اپنے کو بڑا جانتا ہے، یا عصمت بی بی ست از بے چادری کا معاملہ ہے۔ خیر گفتگو پر مجلس برخواست ہوئی اور دونوں صاحب منشی عمر الدین احمدی اور بابو فضل الہی (محمدی) چلے گئے اور دوسرے روز منشی عمر الدین نے ایک اشتہار شائع کر دیا جسکا مختصر مضمون یہ تھا کہ

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں دھوکا دیا ہے آخری فیصلہ والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار کا مضمون در اصل دعائے مباہلہ ہے صرف دعا نہیں چونکہ مولوی صاحب نے اسکو منظور نہ کیا تھا اسلئے اسکا ظہور نہ ہوا۔ وغیرہ۔،

جب یہ اشتہار نکلا تو بعض احباب کی رائے سے میں اپنی رائے میں تبدیلی کی اور منشی عمر الدین کو بذریعہ بابو فضل الٰہی رقعہ لکھوا دیا کہ اشتہار آخری فیصلہ کے مکرر فیصلہ کیلئے میں تیار ہوں مبلغ تین سو روپیہ کسی امین کے پاس رکھوا دو مگر منشی عمر دین کو خدا جانے کیا خوف دامن گیر ہوا کہ جو بات پہلے وہ خود کہتے تھے اور اصرار کرتے تھے اب اسے چھوڑ دیا۔ چنانچہ بابو فضل الٰہی جالندھری مقیم نے ان سب واقعات کا اشتہار دیا جو درج ذیل ہے

مباحثے سے فرار کس نے کیا؟

مجھے منشی عمر الدین صاحب ۱۰ جون ۱۹۱۸ء کو ساتھ لیکر مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس گئے اور جا کر کہا کہ ہم آپ کو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیں گے اگر آپ آخری فیصلہ والے اشتہار پر ہم سے بحث کریں گے۔ مولوی صاحب نے کہا کہ اس مضمون پر پہلے سے بحث ہو کر فیصلہ ہو چکا ہے جس میں آپ فریق تھے اب اگر اس پر دوبارہ بحث کرنی ہے تو خلیفہ صاحب کو لاؤ۔ یہ بات منشی عمر الدین صاحب نے منظور نہ کی اور اس طرح یہ گفتگو ختم ہوئی

آج ایک اشتہار منشی عمر الدین صاحب میرے پاس لائے جسکو میں مولوی صاحب کے پاس لے گیا مولوی صاحب نے اپنا جواب لکھوا دیا جس کا خلاصہ حسب ذیل ہے:

منشی عمر الدین صاحب حسب خواہش اپنی تین سو روپیہ کسی معتبر امین کے پاس امانت رکھوا دیں اور اس اشتہار میں جوانہوں نے مرزا صاحب کے مضمون کو دعائے مباہلہ لکھا ہے اسپر بحث کرلیں میں بامید قبولیت منشی عمر الدین صاحب کے پاس گیا کیونکہ یہ صورت انہی کی تجویز کردہ تھی جس کو منظور کرانے کے لئے مجھ کو منشی عمر الدین صاحب مولوی صاحب کے پاس لائے تھے مگر افسوس کہ منشی صاحب نے اپنی تجویز کو نامنظور کر کے مباحثہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجوزہ سے انکار کر دیا اب ناظرین اندازہ کر لیں کہ مباحثہ سے فرار کسنے کیا۔

مولوی صاحب کا گیارہ سو روپیہ کا انعام

جن باتوں پر (میری تقریر شملہ کے بعد ایک مرزائی نے اعتراض کیا تھا کہ آپ نے دو باتیں لکھی ہیں جس پر میں نے کہا تھا کہ دکھاؤ تو ایک پر مبلغ پانچ سو اور دوسری مبلغ چھ سو روپیہ انعام لو) انعام دینے کا مولوی صاحب نے وعدہ فرمایا تھا ان پر انعام دینے کو وہ اب بھی تیار ہیں وہ ہر دو فقرے حسب ذیل ہیں

اول: مولوی صاحب کی کسی تحریر میں سے ثبوت دیں کہ بمقابلہ مرزا صاحب آپ نے یہ کہا کہ، حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔

دوسرا، مولوی صاحب کی کسی تحریر میں دکھادیں کہ آنحضرت ﷺ نے مسیلمہ کیلئے پیشگوئی کی تھی کہ مجھ سے پہلے مرے گا اور انتقال خود آپ فرما گئے۔ (نعوذ باللہ)

ان دونوں فقروں کے ثبوت دینے پر مولوی صاحب نے مبلغ گیارہ سو روپیہ دینے کا اعلان کیا تھا جیسا کہ منشی عمر الدین صاحب نے اپنے اشتہار میں اعلان کیا ہے جس پر وہ (مولوی صاحب) اب بھی قائم ہیں۔

میں پبلک کی اطلاع کے لئے یہ اشتہار شائع کرتا ہوں تا کہ اصل حال معلوم ہو جاوے اور سب اس بات سے آگاہ ہو جاویں کہ فرار کسنے کیا،

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

اعلان: بروز اتوار ۱۶ جون کو بعد از نماز ظہر جامع مسجد کے ہال میں مولوی ثناء اللہ صاحب وعظ فرمائیں گے اور منشی عمر الدین صاحب کے ساتھ ان کی پیش کردہ تجویز کے مطابق بتقرر منصف مباحثہ کے تیار ہیں بشرطیکہ منشی عمر الدین صاحب تین سو روپیہ کسی معتبر امین کے پاس رکھوا دیں۔

المشتہر: خاکسار فضل الٰہی شملہ

اتوار ۱۶ جون کو حسب اعلان جامع مسجد ہال میں وعظ ہوا جس میں ضروری مسائل کے بعد مرزائی الہامات پر بحث ہوئی جن میں بتایا گیا کہ مرزا صاحب قادیانی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بھی الہام سچا نہیں ہوا۔ اسی تقریر میں انعامی مباحثہ کا ذکر بھی کیا گیا کہ مجھے اس اشتہار پر مباحثہ منظور ہے، بشرطیکہ منشی عمر الدین حسب تجویز خود تین سو روپیہ انعام امانت رکھوا دیں۔ مرزائی لوگ بکثرت آئے ہوئے تھے۔ چنانچہ ان کی طرف سے منشی عمر الدین نے کھڑے ہو کر کہا کہ ہم انعام دو طرح سے رکھنے کو تیار ہیں۔

اول، مباحثہ اسی مسئلہ پر ہو جس پر لدھیانہ میں ہوا تھا۔

دوم، اگر اس پر نہ کریں بلکہ صرف اشتہار کے آخری فیصلہ کے مضمون مباہلہ یا صرف دعا پر بحث کریں تو مبلغ سو روپیہ ہم رکھنے کو تیار ہیں بشرطیکہ مولوی صاحب کے احباب بھی ایک سو روپیہ رکھیں جو دونوں میں سے غالب کو دیا جائے گا۔

حاضرین نے کہا ہمیں تو کوئی ضرورت روپیہ رکھنے کی نہیں۔ پہلی بدنامی کا سیاہ داغ دور کرانے جو آپ (مرزائی لوگ) بحث کرنا چاہتے ہیں، تو خود ہی انعامی رقم امانت رکھوائیں۔

گو میرے دوست مجھ پر خفا ہوں گے لیکن میں آپ کے شوق کو پورا کرنا چاہتا ہوں بے شک آپ سو روپیہ ہی امانت رکھوا دیں ہمیں منظور ہے مگر مرزائیوں نے اسے منظور نہ کیا۔ آخر میں نے جب دیکھا کہ یہ بار بار لدھیانہ کی صورت کو پسند کرتے ہیں تو میں نے کہہ دیا کہ اچھا مجھے لدھیانہ والی صورت بعینہ منظور۔ اس پر حاضرین نے غیر معمولی مسرت کا اظہار کیا تو منشی عمر الدین نے کہا ہم کو بھی منظور مگر ہم چند شروط اور بڑھاویں گے۔ اس پر حاضرین نے نفرت کا اظہار کیا کہ ابھی تو لدھیانہ والی صورت پر زور دیتے تھے جب وہی بعینہ منظور کی گئی تو اب اس سے فرار ہوتے ہیں۔ مگر میں نے کہا ہاں مجھے بھی شروط منظور ہوں گی لیکن چونکہ جو شرط آپ بڑھاویں گے اپنے فائدے کیلئے بڑھاویں گے اس لئے فی شرط سو روپیہ مبلغ تین سو روپیہ پر زائد کرتے جایئے۔ حاضرین نے اس کو بھی معقول سمجھا مگر مرزائی پارٹی نے نامنظور کیا۔ اس پر ادھر ادھر کی باتیں ہو کر جلسہ جناب مولوی غلام محمد صاحب شملوی نے جلسہ برخاست فرمایا۔

نوٹ۔ جالندھری دوست اس حقیقت کو بغور پڑھیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۱۸ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۵ ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شملہ میں دونوں پارٹیوں سے مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شملہ ایک ایسا مقام ہے جہاں ہر صوبہ اور ہر ملک کے لوگ آتے ہیں جو دفتروں میں کام کرتے ہیں۔ مرزائی لوگ بھی یہاں بہ نسبت دوسرے مقامات کے زیادہ ہیں اور دفتروں میں چھیڑ چھاڑ رکھتے ہیں جس سے مسلمان اور غیر مسلمان سخت شاکی رہتے ہیں۔ لہذا مرزائی مضامین سننے کے بہت شائق ہیں۔ اسلیئے مجالس وعظ میں قادیانی مشن کی حقیقت کا اظہار بخوبی ہوتا رہا۔ رمضان میں ہر جمعہ کو جامع مسجد میں مسائل اسلامی پر وعظ ہوتا تھا۔ اتوار کو جو ملازمت پیشہ کی فرصت کا دن ہوتا ہے ۲ بجے سے ۵ بجے تک جلسہ حقیقت مرزائیہ کے اظہار کیلئے ہوتا رہا۔

اتفاق سے انہی دنوں لاہوری پارٹی کے سرگروہ مولوی محمد علی صاحب، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب وغیرہ بھی وارد شملہ تھے۔ میں معہ چند احباب ان سے ملنے گیا بات چیت ہوئی مگر مولوی صاحب کچھ خفا ہو گئے اسلیئے ہم یہ کہتے ہوئے چلے آئے

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ
عارف کہ برنجد تنک آب ست ہنوز

اسی ضمن میں (مرزائی مشن کی) دونوں پارٹیوں میں ایک قسم کی تحریک مباحثہ ہوئی۔ لاہوری پارٹی کا سرگرم ممبر انجمن احمدیہ شملہ کا سکرٹری بابو عبدالحق میرے پاس آیا کرتا تھا۔ باتوں باتوں میں اس نے ذکر کیا کہ ہماری پارٹی مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتی۔ ہم نے مرزا صاحب کی کتابوں کو خوب دیکھا ہے، واقعی انہوں نے نبوت کا دعوی نہیں کیا۔ میں نے کہا میری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔ بابو عبدالحق نے کہا تو پھر آپ ہم سے مباحثہ کرلیں مولوی محمد علی بھی آئے ہوئے ہیں اس کے اصرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پر میں نے مندرجہ ذیل رقعہ لکھا:

ا۔میری تحقیق میں مرزا صاحب نے دعوی نبوت کیا ہے۔لاہوری پارٹی کے سرگردگان اگر چاہیں تو اس مضمون پر میں ان سے باقاعدہ تحریری بحث کرنے کو تیار ہوں۔ ابوالوفا۔ ۷ رمضان

اس کا جواب آیا:

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب ۔آپ کا رقعہ شیخ عبدالحق صاحب کی معرفت پہنچا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ آپ ہماری جماعت سے مسئلہ نبوت حضرت مرزا صاحب میں تحریری بحث کرنا چاہتے ہیں اور آپ یہ ثابت کریں گے کہ واقعی حضرت مرزا صاحب نے دعوی نبوت کیا ہے۔اسلئے ہم آپ کی دعوت منظور کرتے ہیں مگر شرط یہ ہوگی کہ آپ حضرت مرزا صاحب کی تحریرات سے باہر نہ جائیں۔اس بحث کا مطلب اس قدر ہوگا کہ پبلک پر ظاہر ہو جائے کہ حضرت مرزا صاحب نے دعوی نبوت کیا ہے یا نہیں اور مسئلہ نبوت سے ہرگز باہر نہیں جانا۔

دوسری شرط یہ ہوگی کہ بحث تحریری ہوگی۔ ہر ایک فریق کی تحریر کے لکھے جانے کے بعد پبلک میں سنائی جائے، مگر اسکے ساتھ کوئی زائد لفظ یا حاشیہ چڑھانے کی اجازت نہ ہوگی۔

اگر آپ کو دونوں شرطیں منظور ہوں تو ہم اپنی طرف سے مباحث بلانے کا انتظام کرنے کے لئے تیار ہیں۔آپ کے جواب آنے پر دیگر شرائط متعلقہ انتظام جلسہ وغیرہ باہم طے کی جاویں گی۔

خاکسار مرزا یعقوب بیگ جنرل سکرٹری احمدیہ اشاعت اسلام لاہور

۳۔اسکا جواب میری طرف سے:

ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب

نبوت مرزا پر مباحثہ مجھے منظور ہے۔تصفیہ شرائط کیلئے تین اشخاص کی ایک سب کمیٹی مقرر کریں۔ایک ممبر ہمارا، ایک آپ کا، اور ایک کوئی فہمیدہ اہل علم غیر مسلم۔امید ہے آپ اس کی منظوری سے اطلاع دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔اس کا جواب آیا

مولوی ثناء اللہ صاحب امرت سری مقیم شملہ

بجواب آپ کی تحریر دیروزہ کے قلمی ہے کہ آپ نے ان ابتدائی شرائط کے متعلق جو میرے پہلے رقعہ میں درج ہیں کچھ نہیں لکھا۔ ابتدائی شرائط کا پہلے تصفیہ ہونا ضروری ہے بقیہ شرائط کا بعد میں تصفیہ ہو جائے گا۔ اور آپ کی تجویز ہمیں منظور ہے کہ جن دیگر شرائط پر ہم دونوں فریق متفق نہ ہوسکیں ان کے فیصلے کیلئے ایک ثالث مسلمہ فریقین ہو ثالث کوضروری نہیں کہ غیر مسلم ہو بلکہ مسلمان ہونا بہتر ہے ابتدائی شرائط دوبارہ لکھی جاتی ہیں۔

الف : آپ نے یہ ثابت کرنا ہوگا کہ حضرت مرزا صاحب نے دعوی نبوت کیا ہے اور ہم نے ثابت کرنا ہوگا کہ حضرت مرزا صاحب نے دعوی نبوت نہیں کیا۔

ب، مباحثہ تحریری ہوگا جوکہ پبلک میں بلاکم وکاست سنایا جائے گا اور بعد اسے شایع کیا جائے گا۔

ج۔فریقین کو کتب حضرت مرزا صاحب سے باہر نہیں جانا ہوگا اور اپنی تحریر میں ایک دوسرے کے بزرگوں کا ادب ملحوظ رکھنا ہوگا۔اور سوائے مسئلہ دعوی نبوت مرزا صاحب اور کوئی امر زیر بحث نہ لایا جائے گا۔

اگر آپ کو یہ شرائط منظور ہوں تو اطلاع دیں بقیہ شرائط کا فیصلہ کیا جائے

خاکسار: مرزا یعقوب بیگ سکرٹری ۱۸ جون ۱۹۱۸ء

۵۔اس کا جواب دیا گیا

ڈاکٹر صاحب سکرٹری:

بجواب آپ کے خط نمبر۴ کے معروض ہے کہ مندرجہ ذیل شرائط منظور

ا۔مباحثہ اسبات پر ہوگا کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت کیا ہے یا نہیں۔ ہم مدعی ہوں گے۔

۲۔مباحثہ تحریری ہوگا

۳،فریقین کتب مرزا سے باہر نہیں جائیں گے اور فریقین کو بزرگان فریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کا ادب ملحوظ رہے گا۔
نوٹ: کتب اسلامیہ قرآن وحدیث مسلّم ہوں گی۔ باقی شرائط کے تصفیہ کیلئے سب کمیٹی کا تقرر آپ نے منظور کر لیا۔آپ کل میرے ڈیرے پر تشریف لے آویں یا چھوٹے شملے میں منشی برکت علی صاحب کے مکان پر آجاویں
تیسرے ممبر کیلئے چند اسماء پیش کرتا ہوں ان میں سے جس کو پسند کریں انتخاب فرماویں
مولوی فیروز الدین صاحب بی اے۔مولوی غلام محمد صاحب سفیر ندوہ۔حکیم سید محی الدین زاہ، پنڈت راگوناتھ صاحب بی اے۔بابو گنگا رام صاحب،
۹ رمضان۔ابوالوفا

اسکا جواب آیا:
جناب مولوی ثناء اللہ صاحب! بجواب آپ کے خط امروزہ کے قلمی ہے کہ جناب نے شرائط ابتدائی مجوزہ خاکسار جو منظور کی ہیں ان میں تحریروں پر پبلک میں سنائے جانے اور بعد میں شائع ہونے کوئی ذکر نہیں کیا۔یہ ضروری تھا غالباً نظر انداز ہو گیا ہے۔امید ہے کہ آپ کو کوئی اعتراض نہ ہوگا
۲،شرائط کے تصفیہ کیلئے ثالث مولوی غلام محمد صاحب سفیر ندوہ آپ کے تجویز کردہ اسماء میں ہیں ہم کو منظور ہے۔
۳، آپ کے خط آنے پر اپنے مباحث کو تار دے دی ہے اس کے پہنچنے پر تصفیہ شرائط کا فیصلہ انشاء اللہ چھوٹے شملہ میں بابو برکت علی صاحب کے مکان پر حسب تجویز آپ کے کر لیا جائے گا۔سردست پبلک جلسہ گاہ کہ جہاں مضمون سنائے جائیں آپ جامع مسجد ہال کیلئے اجازت لے لیں تو بہتر ہوگا
مرزا یعقوب بیگ
۷۔اسکا جواب دیا گیا:
جب چاہیں اطلاع دیں۔ بابو برکت علی کے مکان میں انتظام کیا جائے گا مگر وقت صبح سات ہوگا۔میں نے آپ کی خاطر تمہیدیہ شرائط کی منظوری دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہے، اس سے زیادہ کچھ لکھنا یا کہنا مناسب نہیں جانتا ۔کمیٹی خود فیصلہ کرے گی۔ بس میں آپ کی اطلاع کا منتظر ہوں ۔

مکرر آنکہ سب کمیٹی کا فیصلہ ہم فریقین کو منظور ہوگا ۔ ۱۰ رمضان ابوالوفا

۸ ۔اسکا جواب آیا۔

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب ۔آپ کا امروزہ رقعہ ملا بقیہ شرائط کا فیصلہ سب کمیٹی میں ہوتو حرج نہیں مگر یہ امر کہ فریقین میں سے کسی ایک فریق کے حق براہ ہونے کے متعلق کوئی شخص فیصلہ دینے کیلئے مقرر کیا جائے ، میں کا شرائط مباحثہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اس کو ہم ہرگز جائز نہیں سمجھتے اور نہ یہ مذہبی مباحثات میں دستور ہے۔جس امر کو ہم اصولاً جائز نہیں سمجھتے اسکو شرائط میں لانا کیسے درست ہوسکتا ہے ۔اس لئے اگر آپ اس قسم کے فیصلہ پر مصر ہوں تو پھر مباحثہ ناممکن ہے، الا اگر فیصلہ کو پبلک پر چھوڑ ناپسند کریں تو یہی انسب ہے ۔اگر آپ کو یہ طریق منظور ہو، تو ہمارے مباحث کے آنے پر بقیہ شرائط آپ کی حسب تجویز چھوٹے شملے میں طے کرنے کیلئے ہم تیار ہیں

۲۰، جون ۔مرزا یعقوب بیگ سکرٹری

اس کا جواب نہیں دیا تو ایک اور خط آیا

۹ ۔ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

آپ نے میری کل کی تحریر کا جواب آج تک نہیں دیا جو نہایت ضروری تھا میر مدثر شاہ صاحب ہماری تار پر اپنے وطن داتہ سے روانہ ہوکر ایبٹ آباد پہنچ گئے ہیں۔ چنانچہ ان کا ابھی تار آگیا ہے۔ ہمارے دوسرے تار پر وہ وہاں سے چل پڑیں گے۔اس لئے آپ مہربانی کر کے حامل کے ہاتھ میری تحریر کا صاف طور پر جواب دیں، تاکہ اگر آپ کا اس امر پر اصرار نہ ہو کہ مباحثہ کے فیصلہ کیلئے کوئی ثالث مقرر کیا جائے جس کو ہم جائز نہیں سمجھتے تو ہم میر مدثر شاہ صاحب کو تار دے کر بلوالیں اگر آپ اسپر اصرار کریں تو پھر ان کو بلانا فضول ہوگا جواب بواپسی دیں تاکید ہے ۔

۲۱ جون ۱۹۱۸ء ۔ مرزا یعقوب بیگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔اس کا جواب دیا گیا

جناب من! میں اپنا عندیہ کل کے خط میں لکھ چکا ہوں میرا خدا بھی ایک ہے تو زبان بھی ایک ۱۱ رمضان ۲۱ جون ۔ ابوالوفا

اس کا جواب نہ آیا تو ادھر سے فہرست شرائط معہ ایک خط کے بھیجی گئی جو درج ذیل ہے

۱۱۔ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب انتظار کرکے شرائط مرسل خدمت ہیں قابل قبول کو قبول فرماویں نا قابل قبول کو بادلیل رد کریں تاکہ ثالث ممبر سے فیصلہ کرالیا جائے ۔۱۳ رمضان ۲۳ جون

فہرست شرائط:

شرائط مباحثہ مابین مولوی ثناء اللہ صاحب واحمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور بتوسط مولوی محمد علی ایم اے امیر انجمن اور ڈاکٹر یعقوب بیگ سکرٹری انجمن مذکور

بعد تسلیم، شرائط ثلاثہ مندرجہ رقعہ نمبر ۵

۴۔ مدعی مولوی ثناء اللہ صاحب ہوں گے

۵۔فریقین کو تحریر پرچہ کیلئے نصف نصف گھنٹہ وقت دینا ہوگا

۶۔تحریر پرچہ بلند آواز سے کرادیں گے اور فریقین کے محرر لکھتے جائیں گے

۷۔مجلس (جیسے مباحثہ مرزا قادیانی اور ڈپٹی آتھم میں محدود تھے) مباحثہ میں فریقین کے محدود اشخاص شریک ہوں۔

۸۔کل پرچے پانچ ہوں گے۔

۹۔ مباحثہ کا پہلا پرچہ مدعی کا ہوگا اور اخیر پرختم بھی (جیسے مباحثہ آتھم میں مرزا صاحب قادیانی کا تھا) وہی کرے گا

۱۰۔اس (جیسے مرزا صاحب کو براہین احمدیہ جلد اول کے ص ۳۴ پر تسلیم ہے اور مولوی محمد علی اور میاں محمود نے بھی متعلق بحث اسمہ احمد تقرر منصف منظور کیا تھا اور دونوں پارٹیوں کے سرگرم ممبر بابو عبدالحق اور منشی عمر الدین نے مباحثہ شملہ میں شیخ محمد عمر صاحب وکیل کو منصف بنایا تھا) مباحثہ میں ایک یا کئی منصف ہوں گے جو مل کر فیصلہ کریں گے باتفاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے یا بکثرت رائے۔

۱۱۔ فیصلہ منصف فریقین کے اخبار (اہل حدیث اور پیغام صلح) میں بتسلیم فریقین شائع ہوگا۔

۱۲۔ تسلیم (بحکم قرآن یسلموا تسلیماً) فیصلہ کا یہ اثر ہوگا کہ فریقین آئندہ کومرزا صاحب کے حق میں وہی خیال ظاہر کریں گے جو فیصلہ کا مضمون ہوگا۔

۱۳۔ جسکے برخلاف فیصلہ ہووہ مسلمانان شملہ نمازیان جامع مسجد کی افطاری کے لئے کم ازکم یک صد روپیہ دیوے (جیسے مرزا صاحب قادیانی نے دس ہزار روپئہ دینے کا اقرار کیا تھا حوالہ براہین احمدیہ مذکور) ابوالوفا

اسکا جواب آیا:

آپ کے رقعہ مورخہ دیروزہ کا جواب میری پہلی تحریروں میں موجود ہے اس لئے اس کے متعلق مزید کچھ لکھنے کی ضرورت نہیں معلوم ہوتی۔

مرزا یعقوب بیگ۔۲۴ جون ۱۹۱۸ء

جب لاہوری پارٹی نے تقرر منصف سے انکار کیا حالانکہ ان کو ان کے مسلمات سے نظائر بتائی گئیں، تو جلسہ عام میں میں نے مسلمانان شملہ سے دریافت کیا کیا آپ لوگ بغیر تقرر منصف کے مباحثہ کو پسند کرتے ہیں۔سب نے بیک زبان کہا، ہرگز نہیں، کیونکہ یہ لوگ اس قسم کے مباحثوں سے قابو نہیں آتے جس پر میں نے مجبور ہو کر اعلان کر دیا کہ امرتسر میں تو میں ہوں مگر شملہ میں پبلک کی خواہش کا پابند ہوں اس لئے بغیر تقرر منصف کے مباحثہ نہیں ہوسکتا۔

افسوس کہ کئی دنوں تک خط وکتابت کر کے نتیجہ یہ نکلا کہ لاہوری جماعت جو میدان مناظرہ میں آگے قدم رکھا کرتی ہے بالکل خاموش ہوگئی۔انا للہ

قادیانی پارٹی سے بھی اسی قسم کی خط وکتابت رہی۔فرق اتنا تھا کہ ان سے بجائے مبحث نبوت مرزا کے جس پر ان کا اعتقاد اور ایمان ہے مرزا کی الہامی صداقت مبحث لکھا جاتا تھا جو رسالہ شہادۃ القرآن کے صفحہ ۸۰ پر خود مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے مگر افسوس کہ قادیانی پارٹی بھی اپنے اندرونی ضعف کی وجہ سے آگے نہ آئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آخری خط جو ادھر سے ان کو گیا وہ یہ ہے:

منشی برکت علی صاحب سکرٹری

بات بالکل مختصر ہے کہ آپ بغرض تصفیہ شرائط سب کمیٹی منظور کریں جیسی کہ مرزا صاحب نے آتھم کے مباحثہ کے لئے کی تھی۔ سب امور کا تصفیہ وہ کمیٹی کرے گی۔ چونکہ آپ مرزا صاحب کے فعل کو حجت جانتے ہیں اسلئے اس تجویز سے آپ انکار نہ کرسکیں گے اس سب کمیٹی کے ممبر سارے غیر مسلم ہوں یا مسلم ہوں یا مرکب سب صورتیں منظور ہیں پس یہ میرا آخری جواب ہے، ابوالوفاء

چیلنج: قادیانی مشن کی دونوں پارٹیاں گو شملہ میں مقابلہ میں نہیں آئیں، تاہم ان کو دوامی چیلنج دیا جاتا کہ جہاں کہیں اور جس وقت چاہیں مباحثہ کرلیں۔ شرائط ایک سب کمیٹی کے ذریعہ سے طے ہوں گے جیسے کہ مرزا صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے مباحثہ امرتسر میں ہوئی تھیں۔

چونکہ دونوں مرزائی پارٹیاں مرزا صاحبقادیانی کے قول وفعل کی تعمیل کو دینی کام جانتی ہیں اس لئے ان کو اس نظیر کو تسلیم کرنے سے انکار کرنا اہل دانش وانصاف کے نزدیک فرار کے مرادف ہوگا۔

نتیجہ وعظ: رمضان کا مہینہ شملہ میں اسی مذاق میں گذرا۔ مرزا صاحب کے ذکر کو لوگوں نے بڑی دل چسپی سے سنا۔ جو لوگ پہلے ہی مخالف مرزا تھے، وہ تو اور بھی پختہ ہوگئے۔ جو ڈانوا ڈول ہو رہے تھے وہ سیدھے ہوگئے۔ بعض تائب بھی ہوئے جن میں سے چند نوجوانوں نے جلسہ عام میں اعلان توبہ کیا۔ خدا مستقیم رکھے۔

نوٹ: قادیانی پارٹی کے متعلق ابھی بہت کچھ باقی ہے جو آئندہ درج ہوگا انشاءاللہ تعالیٰ

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ جولائی ۱۹۱۸ء مطابق ۳ شوال ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۶ ص ۱۔۴)

(لاہوری پارٹی سے شملہ میں ہونے والی بات چیت وغیرہ کی خبریں پیغام صلح میں بھی شائع ہوتی رہیں۔ ان کی روایت کے مطابق واقعات یوں پیش آئے: لکھا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ سے بحث

گذشتہ اشاعت میں یہ خبر دی گئی تھی کہ مولوی ثناء اللہ سے شملہ میں اس امر پر بحث کی تجویز ہو رہی ہے کہ آیا حضرت مرزا صاحب نے دعوی نبوت کیا ہے یا نہیں۔ تازہ خبر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ بحث سردست ہوتی نظر نہیں آتی کیونکہ مولوی ثناء اللہ اس امر پر مصر ہے کہ ایک ثالث ہو، جو بحث کے آخر میں فیصلہ دے کہ کون فریق سچا ہے۔ اور ہم اسے جائز نہیں سمجھتے بلکہ پبلک پر فیصلہ چھوڑتے ہیں۔ پس اگر مولوی ثناء اللہ نے یہ شرط چھوڑ دی تو بحث ہوگی، ورنہ نہیں

(پیغام صلح لاہور ۲۶ جون ۱۹۱۸ء ص ۱)

پیغام صلح ۳۰ جون ۱۹۱۸ء کے صفحہ ۲۔۳ پر شائع ہوا:

مولوی ثناء اللہ صاحب کا مباحثہ سے فرار

ذیل کا اشتہار شملہ میں حضرت ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کی طرف سے شائع ہوا ہے جس سے اس مباحثہ کی مفصل کیفیت معلوم ہوتی ہے جس کے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ قرار پانے کی اطلاع ہم پیشتر ازیں دے چکے ہیں۔

افسوس ہے کہ مولوی ثناء اللہ کی بعض ناجائز شرائط نے اس مباحثہ کو ہونے نہ دیا اور ان کو راہ فرار ہاتھ آگئی جس کی مفصل کیفیت حسب ذیل ہے۔

و لا یجر منّکم شنآ ن قو م علی ان لا تعد لوا اعد لوا هو اقرب للتقوی

کسی قوم کی دشمنی تم کو اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقوی سے قریب تر ہے

لا یؤمن ا حدکم حتّی یحبّ لا خیه ما یحبّ لنفسه

تم میں سے کوئی مومن نہیں بنتا یہاں تک کہ اپنے بھائی کے لئے وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۱۷ جون کو ذیل کی تحریر ہمارے پاس بھیجی:

میری تحقیق میں مرزا صاحب نے دعوی نبوت کیا ہے۔ لاہوری پارٹی کے سرکردگان اگر چاہیں تو اس مضمون پر ہی ان سے باقاعدہ تحریری بحث کو تیار ہوں۔ یہ تحریر حسب خواہش عبدالحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب (احمدی) کے لکھی گئی۔

مولوی صاحب کے اس چیلنج کو ہم نے قبول کیا ابھی ابتدائی شرائط طے ہو رہی تھیں کہ ہم کو شیخ عبدالحق کی زبانی معلوم ہوا کہ مولوی صاحب یہ بھی مخفی ارادہ رکھتے ہیں کہ ایک ثالث مقرر کیا جائے جو مباحثہ کے بعد یہ فیصلہ کر دے کہ کون فریق حق بجانب ہے۔ جس پر ہم نے مولوی صاحب کو صاف لکھ دیا کہ مذہبی مسائل میں کسی سرپنچ کا فیصلہ لینا کہ کون فریق حق بجانب ہے ہمارے نزدیک جائز نہیں۔ اس لئے اگر آپ نے کوئی ایسی تجویز پیش کرنی ہو تو ہم مباحثہ نہیں کریں گے۔ اس بات کا جواب مولوی صاحب نے باوجود متعدد رقعوں کے چار دن تک کچھ نہ دیا۔ اسکے بعد کچھ شرائط انہوں نے تجویز کر کے بھیج دیں جن میں ثالث کے فیصلہ پر سارا دارو مدار رکھ کر صاف مباحثہ سے گریز اختیار کی چنانچہ ان کی شرائط ۱۰، ۱۱، ۱۲ حسب ذیل ہیں۔

۱۰۔ اس مباحثہ میں ایک (یا کئی) منصف ہوں گے جو مل کر فیصلہ کریں گے باتفاق رائے یا بکثرت رائے کا فیصلہ ناطق ہو گا۔

۱۱۔ فیصلہ منصف فریقین کی اخباروں اہل حدیث اور پیغام صلح میں بتسلیم فریقین شائع ہو گا۔

۱۲۔ تسلیم فیصلہ کا یہ اثر ہو گا کہ فریقین آئندہ کو مرزا صاحب کے حق میں وہی خیال ظاہر کریں گے جو فیصلہ کا مضمون ہو گا۔

ہم اہل شملہ سے امید رکھتے ہیں کہ آیت و حدیث مندرجہ عنوان کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ سوال کریں گے کہ اگر انہوں نے محض پبلک کو ان شرائط کے ساتھ دھوکا دینا نہیں چاہا تو کیا آپ کے نزدیک یہ جائز ہے کہ ایک مسلمان ایک غیر مسلم کے ساتھ مباحثہ کرے اور اگر ثالث یہ فیصلہ دے دیں کہ مسلمان ہار گیا تو وہ اسلام کو ترک کر دے۔ یا ایک اہل حدیث ایک حنفی کے ساتھ بحث کرے اور ثالثوں کے فیصلہ پر کہ اہل حدیث حنفی کے مقابلہ میں عاجز آ گیا ہے وہ وہی تقلید اختیار کر لے جسے مولوی صاحب شائد شرک کا شعبہ قرار دیتے ہیں۔ یا ایک اہل سنۃ والجماعۃ گروہ کا شخص ایک شیعہ کے ساتھ بحث کر کے ثالثوں کے فیصلہ پر صحابہ کبار کو گالیاں دیا کرے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ خود مولوی ثناء اللہ ہی بتائیں کہ کیا وہ خود کسی غیر مسلم کے ساتھ بحث کر کے ثالثوں کے فیصلہ پر اسلام کو خیر باد کہنے کو تیار ہیں؟ یا ایک شیعہ کے ساتھ بحث کر کے ثالثوں کے فیصلہ پر صحابہ کبار کو گالیاں دینے کو تیار ہیں؟ اہل حدیث کے عقاید چھوڑ کر تقلید قبول کرنے کو تیار ہیں۔ اگر وہ ان کاموں کے لئے تیار ہیں تو پھر مولوی صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایمان کی حقیقت معلوم ہوگئی۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ علماء اسلام میں سے کہلا کر مذہب کو ایسا کھیل بنانا چاہتے ہیں کہ کسی ثالث نے کہہ دیا تو اسلام کو بھی ترک کر دیا، اور شائد دہریت بھی اختیار کر لینے میں کوئی مضائقہ نہ سمجھتے ہوں گے۔ کیا کوئی غیور مسلمان ہے کہ مولوی صاحب سے دریافت کرے کہ ثالثوں کے فیصلہ پر مذہب کو خیرباد کہہ دینا کون سی آیت قرآنی یا کون سی حدیث سے ثابت ہے؟

افسوس ہے کہ عوام الناس کو ناحق کی مخالفت نے اس قدر حق سے دور ڈال دیا ہے کہ وہ اپنی اسلامی غیرت سے بھی کام نہیں لیتے اور مولوی صاحب سے یہ دریافت نہیں کرتے کہ وہ کون سی چیز ہے جو آپ کو یقین دلاتی ہے کہ ثالث معصوم ہیں اور خدا تعالیٰ ان کو غلط فیصلہ کرنے سے روک دے گا۔ افسوس واعظین اور پیروں کی یہ حالت ہے تو عوام بیچاروں کی کیا حالت ہوگی۔

پھر اس شرم ناک اصول کو پیش کرنے کے ساتھ دوسری دھوکہ دہی جو مولوی ثناء اللہ نے کی ہے یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی طرف اس حوالہ کو منسوب کیا ہے۔ یہ نہایت شرم ناک کارروائی ہے جو پبلک کو دھوکا دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے کہیں نہیں لکھا کہ اگر ثالث فیصلہ کر دیں تو میں اپنا عقیدہ ترک کر دوں گا یا اسلام چھوڑ دوں گا۔ ایسے ایسے خیالات مولوی ثناء اللہ صاحب کے سر میں آسکتے ہیں مگر مسیح موعود اسلام کے لئے ایسا غیور انسان تھا کہ وہ ایسے خیالات پر سو دفعہ لعنت بھیجتا۔ ہمارے مذہبی عقاید اس طرح ہمارے دلوں میں راسخ ہیں کہ ساری دنیا مخالفت کرے تو ہم ان کو ترک نہیں کر سکتے حضرت مسیح موعود نے جو کچھ لکھا وہ محض انعام کے ایک فریق کو دینے کی تجویز تھی نہ کسی مذہبی عقیدہ کا ایسا فیصلہ کہ آئندہ کے لئے فریقین اس کے پابند ہو جائیں۔ مگر مولوی ثناء اللہ صاحب میں کچھ غیرت ہے تو وہ حضرت مسیح موعود کے وہ الفاظ دکھائیں جن میں آپ نے مولوی ثناء اللہ کی طرح اس بے غیرتی کو قبول کیا ہو کہ ثالث کے فیصلہ پر اپنا عقیدہ ترک کر دیں گے۔ حضرت صاحب کے لفظ جن کا حوالہ مولوی صاحب نے محض دھوکہ کے طریق پر پبلک کو دیا ہے یہ ہیں:

ان سب صورتوں میں بشرطیکہ منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہیے تھا ظہور میں آ گیا میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذر و حیلے اپنی جائداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دے دونگا۔

اب یہاں منصفوں کے فیصلہ پر دس ہزار روپیہ دینے کا اقرار ہے، نہ اپنا عقیدہ ترک کرنے کا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصف غلط فیصلہ کر کے جائداد کسی کو دلا دیں تو اس میں ہرج نہیں۔ روپے کا نقصان انسان برداشت کر سکتا ہے مگر وہ شخص واقعی بے ایمان ہے جس کا یہ خیال ہو کہ ثالثوں کے فیصلہ پر ایک مذہبی عقیدہ ترک کر دوں گا۔ اے اہل اسلام! اگر آپ کے دلوں میں اسلام کیلئے غیرت ہے تو مولوی صاحب سے دریافت کریں کہ کون سی سند ان کے اس اصول کی ہے کہ ثالثوں کے فیصلہ پر اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا جایا کرے۔

ایسا ہی جو ہمارے متعلق وہ پیش کرتے ہیں کہ میاں محمود احمد صاحب کے ساتھ مباحثہ میں ہم نے ثالثوں کی تجویز کو منظور کیا تھا وہ بھی محض تاوان کے حصول کے لئے تھا کیونکہ میاں صاحب نے اعلان کیا تھا کہ وہ بصورت کامیابی فریق ثانی کو تاوان دیں گے تو تاوان یا انعام لینے کے لئے بلا شبہ ثالثوں کی ضرورت ہوا کرتی ہے اس کا فیصلہ درست ہو یا غلط اس سے رقم تاوان پر یا انعام پر اثر پڑے گا مذہبی عقیدہ کا بطلان نہیں ہو سکتا۔

ہم اہل شملہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ مولوی صاحب سے ان امور کا جواب طلب کریں کہ اول کیا انکے نزدیک ثالثوں کے فیصلہ پر اپنا عقیدہ چھوڑ دینا جائز ہے۔ اور دوم انہوں نے حضرت مسیح موعود کی تحریر کے متعلق کیوں پبلک کو دھوکا دیا۔

مولوی صاحب کی یہ کاروائی انہیں اس قابل نہیں بتاتی کہ ہم انہیں مخاطب کریں۔

المشتہر: مرزا یعقوب بیگ آنریری سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام

(پیغام صلح لاہور ۳۰ جون ۱۹۱۸ء ص ۳)

نیز لکھا گیا:

مولوی ثناء اللہ کیوں جواب نہیں دیتے

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہل حدیث میں اس خط و کتابت کا کچھ حصہ شائع کیا ہے جو شملہ میں ان کے اور مکرمی جناب ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کے درمیان نبوت مسیح موعود پر بحث کے لئے ہوئی تھی۔ مگر افسوس ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر صاحب کا آخری خط شائع نہیں اور نہ اس کا کوئی جواب دیا جس میں انہوں نے (نہ تو یہ خط ہے، اور مولانا ثناء اللہ کو لکھا ہی نہیں گیا۔ یہ تو اہل شملہ کے نام اشتہار ہے، اشتہار بھی مولانا ثناء اللہ کو مخاطب کرنے نہیں لکھا گیا کیونکہ اسکے آخری الفاظ ہی یہی ہیں کہ ہم مولوی ثناء اللہ کو قابل خطاب نہیں سمجھتے۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجویز ثالث کے متعلق مولوی صاحب سے یہ پوچھا تھا کہ آیا وہ کسی آریہ سے بحث کرتے وقت اگر ثالث کہدے کہ اسلام جھوٹا ہے تو اسلام چھوڑ کر آریہ بن جائیں گے یا مقلدین سے بحث کرتے وقت اگر ثالث مذہب اہل حدیث کو جھوٹا بتائے تو غیر مقلدین کو چھوڑ کر تقلید اختیار کر لیں گے۔ آخر کیوں وہ اس بارہ میں بولتے نہیں اور باوجود باقی ساری خط وکتابت چھاپنے کے اس آخری جواب کو ہضم ہی کر گئے انہوں نے شملہ کے ایک جلسہ میں لوگوں سے اگر اس تجویز ثالث کے متعلق پوچھا تو کیا ساتھ ہی ڈاکٹر مرزا صاحب کے اس جواب اور ان کے سوالات کو بھی پڑھ کر سنایا اور معقولیت کے ساتھ اس کو رد کیا (اشتہار تو آپ نے شائع کر دیا تھا، اہل شملہ کو مل چکا تھا، اہل شملہ چونکہ اس کے متن وغیرہ سے آگاہ ہی تھے اسی لئے تو ان کی رائے لی گئی اور انہوں نے اس کے متن سے آگاہی کے باوجود وہ رائے دی جس کا مولانا نے اہل حدیث میں ذکر کیا ہے کہ ثالث ہونے چاہییں۔ بہاء) تو کیا یہ مولوی صاحب کے فرار پر صاف طور پر ایک عملی شہادت نہیں۔ کہنے کو تو انہوں نے بڑی تمکنت کے ساتھ اپنے ناظرین سے یہ کہدیا کہ: افسوس کہ کئی دنوں تک کی خط وکتابت کر کے نتیجہ یہ نکلا کہ لاہوری جماعت جو میدان مناظرہ میں آگے قدم رکھا کرتی تھی بالکل خاموش ہوگئی۔

مگر اپنے گریبان میں منہ ڈال کر ذرا دیکھیں کہ یہ افسوس اور انا للہ کی یہ صدا کس پر صادق آتی ہے۔ لاہوری جماعت تو اب بھی میدان مناظرہ میں ہی خیمہ زن ہے مگر مناظرہ کس سے ہو مولوی صاحب تو راہ فرار اختیار کر چکے ہیں انہوں نے تو آخری سوالات کا جواب دینا گویا اپنی موت سمجھ رکھا ہے اور فی الحقیقت ہے کیونکہ جو تجویز انہوں نے کی ہے وہ تو اپنے مخالفین کے لئے ہے نہ کہ اپنے لئے خود تو وہ کبھی ثالث کے کہدینے پر اسلام چھوڑنے کا اقرار نہیں کر سکتے اور نہ کریں ورنہ صاف طور پر اسکا اعلان کر کے اپنے دین وایمان کی حقیقت کو آشکارا کریں تا کہ لوگوں کو بھی معلوم ہو کہ جس کو وہ دنیا سمجھتے ہیں وہ مولوی صاحب کے نزدیک محبوب...

(پیغام صلح لاہورے جولائی ۱۹۱۸ء)

لاہوری جماعت کے امیر کا فتوی

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد علی امیر لاہوری پارٹی سے کسی نے سوال کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ کا باپ تھا یا نہ تھا۔ اس سوال کا جواب جو انہوں نے دیا ہے پیغام صلح ۲۵ مارچ میں اس کو چھاپا گیا ہے تاکہ تمام مخلوق خدا اس سے فائدہ اٹھاوے اور کوئی شخص اس سے محروم نہ رہ جاوے۔ لب لباب اسکا یہ ہے کہ اس مسئلہ کو اسلام سے چنداں تعلق نہیں ہے۔ اگر تمہارا اجتہاد کہے کہ حضرت عیسیٰ بے باپ پیدا ہوئے تو اسی طرح مان لو اور اگر تمہارا اجتہاد کہے کہ ان کا باپ تھا تو اسی طرح مان لو۔

قربان جایئے امیر قوم کے اس فیصلہ کے کہ ساری زلیخا پڑھ لی اور یہ معلوم نہ ہوا کہ زلیخا مرد تھی یا عورت۔ آپ نے قرآن کے چشم بددور نکات لکھے ہیں، اور اس کا نیا ترجمہ بھی کیا ہے۔ اور ابن مریم کا ترجمہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس مسئلہ کو بے وقعت قرار دینے اور گول مول جواب دینے پر مجبور تھے اگر حضرت عیسیٰ کا باپ مانتے تو قرآن کی تکذیب اور اگر نہ مانتے تو ان کے پیر و مرشد کیونکہ ان کے پیر و مرشد نے حضرت عیسیٰ کو (توبہ معاذ اللہ) یوسف نجار کا بیٹا قرار دیا (کیونکہ حضرت مسیح ابن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ہیں۔ ازالہ اوہام۔ ص ۳۰۴) سلیمان کو ان کا دادا کہا۔ (اس سے کچھ تعجب نہیں کرنا چاہیے کہ حضرت مسیح نے اپنے دادا سلیمان کی طرح اس وقت کے مخالفین کو یہ عقلی معجزہ دکھلایا ہو۔ ازالہ اوہام۔ ص ۳۰۴) اور ان کی تین دادیاں قرار دیں۔ لیکن اس فتوی کے اس جزء کو کہ اگر تمہارا اجتہاد کہے کہ حضرت عیسیٰ کا باپ تھا تو اسی طرح مانو۔ اگر قرآن کریم کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو ثابت ہوگا کہ حضرت عیسیٰ کا اگر باپ تھا تو ناجائز باپ تھا کیونکہ کوئی خاوند والی عورت جنگل میں جا کر بچہ نہیں جنتی لوگوں کے کسی طعن کا اسے خوف ہوتا ہے۔ مرزائیوں کے ایسے فتووں سے پایا جاتا ہے کہ انہیں نہ جائے گریختن نہ جائے ماندن۔ ہاں اس قدر حمیت اب بھی ہے کہ قرآن کی تکذیب ہو تو ہو، مگر مرزا صاحب کا وار خالی نہ جائے۔ مرزا صاحب کی تو یہ غرض تھی کہ حضرت عیسیٰ کی جس طرح بھی تحقیر کر کے اپنا رتبہ ان سے بڑھا لیں

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

مگر اے مرزائیو! تمہیں کتنے نفل کا ثواب ہوگا کہ تم ایسے اولوالعزم پیغمبر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان میں ایسے کلمے منہ سے نکالتے ہو اور مرزا صاحب قادیانی کی محبت میں انہیں ہی گالیاں دیتے ہو کیونکہ آپ کو مع الخیر حضرت عیسیٰ سے مماثلت تامہ تھی۔

ہمارے سوال کا اکثر مرزائی یہ جواب دیتے ہیں کہ، مرزا صاحب قادیانی نے عیسائیوں کو زک دینے کے لئے ایسا کہا ہے، ورنہ ان کا اعتقاد ایسا نہ تھا،۔

مگر کیا تم ایسے شخص کو بزرگ، بزرگ نہیں مسلمان، مسلمان نہیں انسان کہو گے جو اپنے چچا کے بیٹے سے لڑے ...اور اسکو کہے تیرا باپ حرامی تھا۔

اگر حضرت مریم کا نکاح یوسف نجار سے ہوتا تو وہ اپنے گھر میں بچہ کیوں نہ جنتیں اور فرشتہ کی کوش خبری دینے پر اس کا منہ میٹھا کیوں نہ کراتیں کہ اس نے فرزند نرینہ کی خوش خبری دی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۱۸ء ص ۱۱)

قادیانی ٹکسال میں دس ہزار روپیہ انعام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے انعامی اشتہار دینے کی رسم نکالی تھی۔ سب سے پہلے براہین احمدیہ کی تردید کے لئے دس ہزار دینے کا وعدہ کیا۔ آپ کی امت بھی اس روش پر چلنے لگی مگر زمانہ بدل گیا تھا تجربہ ہو چکا تھا اس لئے حریف نے لاف گزاف میں دھوکا نہ کھا کر لدھیانہ میں تین سو روپیہ کا انعام وصول کر ہی لیا۔

گذشتہ ایام میں میرٹھ کے میرزائیوں نے تیس ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار دیا تو وہاں کی انجمن اہل حدیث نے حسب معمول لدھیانہ انعامی رقم امانت رکھوانے کے لئے اشتہار دیا۔ اس کے جواب میں مرزائیوں نے بڑے سخت اور درشت الفاظ میں اشتہار دیا کہ، آج کل بے دین مولوی روپیہ کے لالچ میں مرے جاتے ہیں دین کی خاطر مسئلہ نہیں بتاتے روپیہ پہلے مانگتے ہیں۔

جس کے جواب میں انجمن اہل حدیث میرٹھ نے اشتہار دیا جس میں مرزا صاحب قادیانی کی کتاب اتمام الحجۃ سے حوالہ دیا کہ اس رسم (بے دینی اور دنیاداری) کے موجد بھی مرزا صاحب تھے جنہوں نے مولوی غلام رسول (عرف رسل بالا) صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحوم امرتسری کو لکھا تھا کہ انعامی رقم پہلے کسی امین کے پاس جمع کرادیں۔ اس حوالہ کے بعد مرزائیان میرٹھ دم بخود ہو گئے۔

خیر اب حیدآباد دکن سے ایک آواز آئی ہے جسکا مضمون ہے کہ، ہم نے جو رسالہ (تائید مرزا قادیانی میں) شائع کیا ہے، اس کے جواب پر ہم دس ہزار روپئہ کا انعام کا انعام چیلنج دیتے ہیں۔ یہ چیلنج دینے والے صاحب سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن کے رہنے والے ہیں جن کی بابت ہمیں کچھ علم، نہیں کس پائے اور کس وقعت کے آدمی ہیں۔ اسلئے ہم اپنے حیدرآبادی احباب کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ ان کی حیثیت اور وقعت سے صحیح صحیح ہم کو اطلاع دیں۔

سیٹھ صاحب کو ہم اطلاع دیتے ہیں کہ اس خدمت کے لئے ہم حاضر ہیں جو قدرتی طور پر اس کیلئے منتخب ہے ہمارا قول ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لیکر

پس سیٹھ صاحب ہم کو بتاویں کہ وہ انعامی رقم کس کے فیصلے سے دیں گے

ہاں یاد رہے کہ مرزا صاحب کی مثال آپ کے سامنے ہے۔ براہین احمدیہ کیلئے انہوں نے دس ہزار روپئہ دینے کا اعلان کیا تھا جسکا فیصلہ تین مسلمہ منصفوں پر رکھا تھا۔ ملاحظہ ہو براہین احمدیہ جلداول صفحہ ۲۴۔ کیا آپ بھی اسی طرح تین مسلمہ منصفوں سے فیصلہ کرادیں گے یا خود فیصلہ کریں گے۔

اس کے علاوہ مبلغ دس ہزار روپئہ کسی امین کے پاس جمع کرانا ہوگا جس کیلئے ہم آپ کو دور بلانے یا بھیجنے کی تکلیف نہیں دیں گے بلکہ حیدرآباد ہی میں جناب یمین السلطنت مہاراجہ سرکشن پرشاد صاحب کے پاس انعامی رقم امانت رکھوا دیجئے گا۔ ہم میں سے جس کے حق فیصلہ ہو، ممدوح کو رقم دے دیں گے

امید ہے آپ سب باتوں کی منظوری سے جلد اطلاع دیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۱۸ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۷ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح جواب دے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی مشن کی لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح نے جماعت اہل حدیث کی نزاع کے بعد مصالحت پر اظہار رنج کیا ہے جس کا اس کو حق ہے مگر اخیر میں اس نزاع کے وجود پر حدیث کا ایک ٹکڑا یہ لکھا ہے علماء هم شر من تحت اديم السماء یعنی علماء بدترین مخلوق ہوں گے۔

سوال یہ ہے کہ یہ فقرہ اگر نزاعات کے باعث علماء اہل حدیث پر چسپاں ہے تو مرزائی جماعت سے اس کا کہاں تک تعلق ہے۔مولوی محمد احسن، مولوی محمد علی اور مولوی سرور شاہ اور مولوی حافظ روشن علی وغیرہ کی نزاعات کو ملحوظ رکھ کر جواب دیجئے گا، مفصل پھر کبھی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۱۸ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۷ ص ۱۔۲)

شملہ میں قادیانی پارٹی سے گفتگو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچے میں قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی کا ذکر تو کافی ہو چکا، مگر قادیانی پارٹی کا ذکر ہنوز باقی ہے۔

ہمارے خیال میں جو ہم دیانتاً ظاہر کرتے ہیں قادیانی پارٹی ٹھیک اس روش پر ہے جو جناب مرزا صاحب قادیانی نے اپنی امت کو سکھائی ہے اس لئے ان کی جملہ آئندہ کاروائی بھی اسی اصول پر مبنی ہے جو مرزا صاحب کا تھا۔چونکہ قادیانی پارٹی مرزا صاحب کو حسب تعلیم مرزا نبی رسول وغیرہ مانتی ہے چنانچہ شملہ ہی میں ان دونوں پارٹیوں کا اس مسئلہ میں باہمی مباحثہ بھی ہوا تھا جس میں منصف (شیخ محمد عمر صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکیل) نے قادیانی پارٹی کو ڈگری دلائی تھی۔ اس لئے قادیانی پارٹی سے نبوت مرزا پر بحث مناسب نہ تھی بلکہ صداقت مرزا پر بحث چاہیے تھی۔ چنانچہ ہماری طرف سے یہی شرط پیش تھی اور فریق ثانی کی طرف سے یہ تھی کہ پہلے حیات ووفات مسیح، پھر یہ، پھر وہ۔ چوتھے پانچویں نمبر پر کہیں جا کر مرزا صاحب قادیانی کا ذکر تھا۔ مگر خدا خدا کر کے کمیٹی کا تقرر مان گئے۔ جسکے تین ممبر تھے دو ہندو اور ایک مسلمان۔ بابو گنگا رام،.. بابو گورشنکر جی۔ بابو محمد حسین خان صاحب۔ ان تینوں کی کمیٹی میں فریقین کا ایک ایک وکیل ان کو اپنا مدعا سمجھانے کیلئے جا سکتا تھا۔ چنانچہ میری طرف سے میرے رفیق سفر مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی وکیل تھے اور انجمن احمدیہ کی طرف سے بابو برکت علی سکرٹری انجمن،

الحمدللہ کہ اس کمیٹی کا اجلاس بخیر وخوبی ختم ہوا اور شرائط مندرجہ ذیل منظور ہوئیں

منصف تین ہوں گے اور تینوں غیر مسلم مقبولہ فریقین ہوں گے

مباحثہ مرزا صاحب کے الہامات میں ہوگا تکذیب کے مدعی مولوی ثناء اللہ اور تصدیق کے مدعی احمدی جماعت ہوگی

پرچے پانچ پانچ ہوں گے

وقت گھنٹہ گھنٹہ ہوگا

مجلس میں علاوہ مباحثان پریذیڈنٹ محرروں کے فریقین کے بیس بیس ممبر ہوں گے

ان شرائط کے تصفیہ کے بعد میں منتظر رہا بعد انتظار رقعہ دے کر کئی افراد کا وفد بھیجا۔ جسکا جواب آیا کہ ہم نے خلیفہ صاحب قادیان کو تار دیا ہے جواب آنے پر اطلاع دیں آخر تیسری تاریخ جولائی کو مندرجہ ذیل جواب آیا

مولوی ثناء اللہ صاحب۔ حضرت میاں صاحب (خلیفہ قادیان) کی طرف سے تار کا جواب آیا ہے کہ میں ...سو جب تک چٹھی نہ آیت ہم مباحثہ کے لئے فیصلہ نہیں کر سکتے۔ برکت علی

اس کا جواب دیا گیا

منشی برکت علی صاحب سکرٹری

میں نے آپ کے لارے لپوں میں تین روز کھوئے۔ اب میں مباحثہ سے ناامید ہو کر آج جاتا ہوں۔ باوجود اسکے آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ آپ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مناظر کو بلانے میں کامیاب ہو جاویں، تو میں آجاؤنگا۔ اس بارے میں خط وکتابت آپ مولوی فیروز الدین صاحب بی اے سے کر سکتے ہیں۔ میری جانب سے وہ خط وکتابت اور تقرر منصفان کرنے کے مجاز ہیں۔

ابوالوفا۔ ۳ جولائی ۱۹۱۸ء

اس کے بعد آج (۱۴ جولائی ۱۹۱۸ء) تک انکی طرف سے کوئی اطلاع نہیں آئی۔

ہم پہلے سے یہی شورش سمجھتے تھے کہ شرائط کے تصفیہ تک جھگڑا ہے جونہی شرائط طے ہوئیں ساری ٹاں ٹاں مٹ جائے گی۔ سوایسا ہی ہوا۔

لاہوری پارٹی

لاہوری پارٹی کے سرگرم ممبر بابو عبدالحق نے کہا کہ مولوی محمد علی وغیرہ اس بحث کو پسند نہیں کرتے کیونکہ اس میں مرزا صاحب کی پیش گوئیوں پر بحث ہوگی، جو اصولی بحث نہیں۔ میں نے کہا اگر وہ اس کو اصولی بحث نہیں جانتے تو جس طرح انہوں نے نبوت مرزا سے انکار شائع کیا ہے یہ بھی شائع کردیں کہ ہم مرزا صاحب کی الہامی پیش گوئیوں کے ذمہ دار نہیں پھر ہمارا ان سے اس بارہ میں جھگڑا نہ ہوگا لیکن جب تک وہ ایسا نہ کریں گے ہم یہی کہیں گے

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

لاہوری پارٹی کا اشتہار

لاہوری پارٹی کے سکرٹری ڈاکٹر یعقوب بیگ نے ایک اشتہار دیا جس میں اشارتاً بلکہ صراحتاً بہت سے الفاظ ہتک آمیز لکھے اور مسلمانان شملہ سے دادرسی چاہی۔

اس اشتہار کو مسلمانان شملہ نے جلسہ عام میں پڑھ کر مندرجہ ذیل اشتہار شائع کیا جو ۶ جولائی کو مجھے امرتسر میں ملا۔ وہ اشتہار یہ ہے

شیر پنجاب مرزائی کیمپ میں

اتفاق حسنہ سے حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب فاتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا ورود آجکل شملہ میں ہے۔ چونکہ مولانا ممدوح کی سحر بیانی کا چرچا تمام ہندوستان میں ہے اس لئے مسلمانان شملہ نے بھی آپ سے فیض حاصل کرنے کی درخواست کی۔

چونکہ آپ فاتح قادیان بھی ہیں اور قادیانی مذہب کے پیروان یہاں شملہ میں بکثرت ستایا کرتے ہیں اسلئے مسلمانان شملہ نے مولانا فاتح قادیان سے درخواست کی کہ آپ قادیانی مذہب کے متعلق بھی روشنی ڈالیں۔

چنانچہ مولانا موصوف نے یہ طریق رکھا کہ ہر لیکچر میں پہلے توحید وسنت اور اسلام کی خوبیاں بیان کر کے تھوڑا سا بیان قادیانی مذہب کے متعلق بھی فرماتے جس سے قادیانی مذہب کی دونوں پارٹیوں کو جوش آیا، تو اشتہار بازی اور مباحثہ پر آمادہ ہوئے۔

مولانا فاتح قادیان نے پبلک سے رائے پوچھی کہ آپ لوگ بتقرر منصب مباحثہ کرنا چاہتے ہیں یا بے منصف کے۔ سب نے بیک آواز کہا کہ منصف ضرور ہونا چاہیے۔ چنانچہ مولانا موصوف نے لاہوری پارٹی کے سکرٹری مرزا یعقوب بیگ اور مولوی محمد علی صاحبان واردان شملہ وغیرہ کو یہ شرط لکھ بھیجی کہ مباحثہ نبوت مرزا پر ہوگا (یعنی ہم ثابت کریں گے کہ مرزا نے دعوی نبوت کیا چونکہ مدعی نبوت کو ہم دونوں دجال جانتے ہیں اس لئے کسی دوسرے مسئلہ کی حاجت نہ ہوگی۔اڈیٹر) جس کے آپ منکر ہیں اور مباحثہ میں منصف ضرور ہوگا۔ دونوں فریق منصف کے فیصلے کو بہ تسلیم اپنے اپنے اخباروں میں شائع کریں گے یہ بھی لکھا کہ تسلیم فیصلہ کا یہ اثر ہوگا کہ فریقین آئندہ کو مرزا صاحب کے حق میں وہی خیال ظاہر کیا کریں گے جو فیصلہ کا مضمون ہوگا اس آخری دفعہ کو مرزائی لاہوری پارٹی نے تسلیم نہ کیا بلکہ مرزا یعقوب بیگ صاحب نے ایک لمبا اشتہار دیا جس میں جناب مولانا فاتح قادیان کو جی بھر کر دشنام دہی کی اور دل کھول کر برا بھلا کہا۔ پھر یہ کہ مسلمانان شملہ کو مخاطب کر کے اپنی کاروائی کی تحسین چاہی۔ اسلئے مسلمانان شملہ نے ۳۰ جون کو پبلک جلسہ میں چند ریزولیوشن پاس کئے جو یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ یہ جلسہ اس اشتہار مشتہرہ مرزا یعقوب بیگ صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ لاہور کی بدزبانی پر اظہار نفرت کرتا ہے
۲۔ یہ جلسہ مسلمانان شملہ سے امید کرتا ہے بلکہ فہمائش کرتا ہے کہ آئندہ کو مرزائیوں کے ساتھ میل ملاقات نہ رکھیں۔
۳۔ یہ جلسہ بابو عبدالقادر صاحب پنشنر کو ہدایت کرتا ہے کہ اس اشتہار کا جواب معقول شائع کریں۔

اسلئے یہ خاکسار مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں کو مسلمانان شملہ کی طرف سے مطلع کرتا ہے کہ جناب مولانا فاتح قادیان نے جو منصف اور فیصلہ منصف کے متعلق شرط لگائی تھی وہ پبلک کی خواہش سے لگائی تھی۔ چنانچہ مولانا موصوف نے مرزا صاحب قادیانی کی کتاب اتمام الحجہ سے دکھا دیا کہ مرزا صاحب خود فیصلہ منصف کو تسلیم کر کے شائع کرنے کا اقرار کرتے ہیں مولانا صاحب نے یہ بھی اعلان کیا کہ آپ لوگ اگر سچے مرزائی ہیں تو آیئے ہم بھی اسی عبارت مرزا پر اکتفا کرتے ہیں کہ فریقین یہ شرط کریں کہ مقبولہ منصف جو فیصلہ کریں انہی لفظوں میں تسلیم کر کے شائع کر دیں گے جو مرزا صاحب قادیانی نے لکھے ہیں مگر مرزائی لاہوری پارٹی کی طرف سے صدائے برنخواست

نوٹ: مرزائی صاحبان جو کچھ بدزبانی کریں یا لکھیں ان کو ہم مجبور جانتے ہیں کیونکہ ان کے پیر و مرشد بلکہ نبی و رسول کی عادت تھی کہ علماء کرام کے مواخذات سے تنگ ہو کر ان کو گالیاں دیا کرتے تھے نمونہ مشتے از خروارے او بدذات فرقہ مولویان۔ (رسالہ انجام آتھم۔ص ۲۱)
اے بے ایمانو۔ نیم عیسائیو۔ دجال کے ہمراہیو اسلام کے دشمنو۔
(اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ ص ۵)

مولانا فاتح قادیان اپنی تقریر میں بغیر جناب اور حضرت کے علمائے مرزا صاحب کا نام بھی نہیں لیتے تھے مگر مرزائیوں کی یہ تہذیب ہے جو اپنے اشتہاروں میں انہوں نے ظاہر کی ہے اس لئے مسلمانان شملہ بدتہذیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ کے جواب میں صرف ایک شعر سنا نا کافی جانتے ہیں جو یہ ہے

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شائد
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

شیخ عبدالقادر پنشنر سٹور کیپر شملہ

تیسرا محاذ جنگ:

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزائیوں کی قادیانی پارٹی سے لودہانہ میں انعامی مباحثہ ہوا جس میں تین سو روپیہ میں نے انعام پایا۔

اس وقت مباحثہ میں بظاہر تو مدمقابل منشی قاسم علی تھے مگر دراصل ان کے معاون ایک شخص منشی عمردین جالندھری کلرک شملہ بھی تھے۔

اب جو میں شملہ گیا تو یہ صاحب میرے پاس آئے اور درخواست کی کہ میں اسی مضمون لدھیانہ پر پھر بحث کروں اور وہ اسی طرح تین سو روپیہ انعام رکھیں گے۔

اس مباحثہ کی غرض وغایت انہوں نے یہ بیان کی کہ ہم چاہتے ہیں کہ شکست کا سیاہ داغ ہم سے چھوٹ جائے۔اب ہم نے جو نئے نئے معلومات حاصل کئے ہیں ان کی بنا پر ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ اس دفعہ ہم جیتیں گے۔ میں نے معمولی ردّوکد کے بعد منظور کیا، اوران کی مزید شروط بھی بعض سالم اور بعض قدرت ترمیم سے منظور کیں۔ آخروہ یہ کہہ گئے کہ ہم خلیفہ قادیان سے اجازت لیکر روپیہ امانت رکھوا دیں گے۔ جسکا انجام یہ ہوا کہ کئی دنوں تک بھی انہوں نے اس طرف رخ نہ کیا تو میں چلتے ہوئے ایک دفعہ ان کو بھی لکھا جو درج ذیل ہے

منشی عمردین صاحب ! میں نے آپ کا جوش دیکھ کر انعامی مباحثہ کی منظوری دے دی تھی مگر آپ بالکل خاموش ہوگئے ۔آج میں جاتا ہوں اورآپ کی خط وکتابت کا امرتسر میں انتظار کروں گا۔ابوالوفا ۳ جولائی

اس کا جواب آج تک نہیں آیا کیا ابھی اس شعر کے ماننے میں کچھ تامل ہے

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

دونوں کو چیلنج

لاہوری پارٹی تو مرزائیت کے دعوے میں پختہ مگر رنگت میں پھیکی ہے گویا اصطلاحی طور پر گلابی مرزائی کہنا چاہیے مگر قادیانی تو جیسے دعوی میں پختہ ہیں رنگت میں بھی پختہ۔ اس لئے ہم بھی اسی پارٹی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ بابو برکت علی بحسب سکتر اور منشی عمر دین بحیثیت ذات خاص اپنے اپنے دعوی کے مطابق مباحثہ کیلئے میدان میں آئیں ورنہ کہا جائے گا

شیر قالین دگر است شیر نیستان دگر است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۱۸ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۷ ص ۲۔۴)

(قادیانی اخبار میں شملہ والی کاروائی یوں شائع ہوئی

شملہ میں مولوی ثناء اللہ کے ساتھ تحریک مباحثہ کی اصل حقیقت ...

اہل حدیث کا بیان :

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے اخبار اہل حدیث میں لکھا ہے کہ گویا ہم مباحثہ سے فرار ہو گئے ہیں اور ایسا ہی ایک اشتہار کسی غیر ذمہ دار اور غیر معروف شخص کی طرف سے شائع کرایا گیا ہے اور بلا وجہ ہمارے امام پاک کے حق میں سخت بدزبانی اور دشنام دہی سے کام لیا گیا ہے اور ہمیں فرار کرنے والے قرار دیا گیا ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم نے صرف ثالث کے فیصلہ پر انحصار کرنے سے انکار کیا اور باقی ماندہ جملہ شرائط پر بحث کرنے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔

تحریک مباحثہ کی ابتدا۔

جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے شملہ میں آکر ہمارے خلاف تقریریں شروع کیں اور حسب عادت حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ کا خصوصیت سے ذکر کیا تو ہم نے ہر چند چاہا کہ ہمیں جواب کا موقع دیا جائے تو کسی نے اجازت نہ دی۔ مولوی صاحب خوب جانتے تھے کہ میرے اعتراجات کے بخیئے ادھیڑ دیئے جائیں گے اس لئے خاموش رہے۔ عوام الناس میں اتنا حوصلہ اور تاب کہاں کہ ہمارے جوابات سننے کے لئے آمادہ ہوتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ کے کے متعلق دو اشتہار: آخر ہم نے یکے بعد دیگرے ان کے مباہلہ کے متعلق دو اشتہار دیئے اور واضح کر کے دکھایا کہ اول مولوی صاحب نے مباہلہ سے انکار کیا اور بالمقابل دعا نہیں کی اس لئے حضرت مسیح موعود کے وصال کو بطور دلیل نہیں پیش کیا جا سکتا (مرزا صاحب نے اس اشتہار میں نہ تو مباہلہ کا لفظ استعمال کیا اور نہ ہو مولوی صاحب کو مقابلے میں دعا کرنے کے لئے کہا۔ بہاء)

دوئم: مولوی صاحب نے اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا کہ:

خدا تعالی جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔،

پھر اللہ تعالی نے ان کو زندہ رکھ کر ان کا اپنا فتوی ان پر وارد کر دیا۔ (مولانا ثناء اللہ کی وفات ۱۹۴۸ء میں ہوئی۔ مرزا کو ۱۹۴۷ء تک زندہ رکھ کر بھی مولانا سے پہلے موت دی جاتی تب بھی یہ استدلال قائم رہتا۔ پھر کیوں مرزا کو اس دعا کے ایک سال بعد ہی اٹھا لیا گیا جب کہ انہیں الہام بھی ۸۰ سال عمر بلکہ ۹۵ سال عمر ملنے کا ہو چکا تھا۔ بہاء)

جواب ندارد: ان اشتہارات کا مولوی صاحب کی طرف سے کوئی جواب نہیں دیا گیا انتظار کر کے ہم نے ان کو تحریری مباحثہ کی دعوت دی اور مفصلہ ذیل اصولوں کی بنیاد پر چند ایک شرائط پیش کیں

ہماری شرائط:

۱۔ ہار جیت نہ ہو۔ یعنی بحث کا فیصلہ کسی ثالث کے سپرد نہ ہو، بلکہ پبلک خود نتیجہ نکال لے۔

۲۔ بحث بالترتیب جملہ ضروری مسائل پر کی جائے۔ سب سے پہلے وفات مسیح پر، پھر نزول مسیح موعود۔ اس کے بعد ختم نبوت اور بالآخر حضرت مرزا صاحب کا دعوی مسیحیت اور نبوت ضمناً پیش گوئیوں پر بحث۔

۳۔ فریقین کو مساوی رعائتیں دی جائیں۔

شرط اول کے متعلق ہم نے کھول کر لکھا کہ ہماری طرف غرض ریا و نمود نہیں بلکہ ہم صرف یہ چاہتے ہیں کہ عوام الناس کو طرفین کے دلائل سن کر حق کی جانب رہنمائی ہو۔ سامعین اپنی اپنی فہم و فراست کے مطابق مختلف نتائج نکالا کرتے ہیں۔ ثالث بھی آخر ایک سامع کی حیثیت رکھتا ہے اسلئے نہ اس کا فیصلہ قابل سند ہو سکتا ہے اور نہ اس کی ضرورت ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کو چونکہ بخوبی علم ہو چکا ہے کہ غیروں کو ہمارے ساتھ نہ کچھ ایسی ہمدردی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور نہ وہ ہماری پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ سکتے ہیں اسلئے اول تو انہوں نے جواب دیا کہ تصفیہ شرائط ایک سب کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے مگر بعد ازاں چند ایک شرائط مرتب کر کے بھیجیں جن کا ماحصل یہ تھا:

ثنائی شرائط:

مباحثہ مرزا صاحب کی الہامی صداقت پر ہوگا مولوی ثناء اللہ مدعی تکذیب ہوں گے وہ شروع کریں گے اور ختم بھی وہی کریں گے

ایک یا کئی ثالث فیصلہ دیں گے جس کا یہ اثر ہوگا کہ فریقین آئندہ کو وہی اعتقاد ظاہر کریں گے جو فیصلہ کا مضمون ہوگا۔

جس کے برخلاف فیصلہ ہوگا وہ مسلمانان شملہ کی افطاری کے لئے یک صد روپیہ دے گا

فیصلہ ثالث کے متعلق انہوں نے یہ اسناد پیش کیں:

حضرت صاحب کا اشتہار براہین احمدیہ حصہ اول۔

مولوی محمد علی اور خلیفۃ المسیح ثانی کی بحث کی تحریک در بارہ اسمہ احمد۔

مباحثہ شملہ ولدھیانہ۔

اور اثر فیصلہ کے متعلق آیت قرآنی و یسلموا تسلیما ۔ کی طرف توجہ دلائی

ثالث کا فیصلہ ماننے سے ہمارا انکار اور اس کی وجہ: ان شرائط میں ہماری پیش کردہ اصول ثلاثہ میں سے کسی ایک اصل کو بھی مدنظر نہیں رکھا گیا تھا تاہم نے ثالث کے فیصلہ کو تو رد کر دیا مگر باقی تمام شرائط مختصر ترمیم کے بعد منظور کر لیں فیصلہ ثالث کے متعلق جواب دیا کہ نص قرآنی اس کی مانع ہے چنانچہ وارد تنزیل ہے الم تر الی الذین یز عمو ن انّھم آ منوا بما انز ل الیك و ما انز ل من قبلك یر یدو ن ان یتحاکموا الی الطّا غوت و قد امروا ان یّکفروا به و یر ید الشّیطا ن ان یّضلّھم ضلا لا بعیدا ۔ (النساء : ٦٠)

اس کھلے حکم ربانی کے ہوتے ہوئے مولوی صاحب کا مباحثہ ولدھیانہ کو ہمارے لئے بطور سند پیش کرنا کسی طرح درست نہیں ہوسکتا۔ بلکہ انہی مباحثوں نے ہمیں اس بات پر مضبوطی سے قائم کر دیا ہے کہ ہم کسی غیر کے فیصلہ پر اعتماد نہیں کرتے۔ اسی لئے مباحثہ لدھیانہ کے متعلق دوبارہ فیصلہ کے واسطے ثالثوں کے لئے حلف موکد بعذاب کی شرط پیش جا چکی ہے۔

حضرت مرزا صاحب وحضرت میاں محمود احمد صاحب کا طرز عمل بے شک ہمارے واسطے حجت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ سو حضرت مرزا صاحب نے جو انعامی کتابیں اور رسالے لکھے، ان میں چونکہ مکمل دلائل جمع کر دیئے ہیں، اس لئے ان کے لئے تو بے شک ثالث مانے، مگر مباحثات میں کبھی ثالث کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کیا۔ حضرت میاں صاحب نے بھی آج تک کسی مباحثہ میں ثالث کے فیصلہ کو قابل تسلیم قرار نہیں دیا۔ مولوی محمد علی سے جو معاملہ پیش آیا وہ اول تو ہمارا آپس کا معاملہ ہے۔ اور دوئم جو طرز فیصلہ قرار دی ہے وہ بالکل مختلف ہے۔ قرآنی حکم جس کی طرف اشارہ کیا ہے یہ ہے فلاو ربك لا يؤمنو ن حتی يحكّمو ك فيما شجر بينهم ثم لا يجدوا في انفسهم حر جا مما قضيت و يسلّموا تسليما

یہ حکم حضرت نبی کریم کے متعلق ہے۔ اس کے ماتحت ہم حضور کے کسی نائب مامور من اللہ کے فیصلہ کو تو ناطق سمجھتے ہیں، کیونکہ ایسے نائب کا حکم ماننا خود حضور ہی کی تابعداری ہے۔ اور پھر ایسے مامور کا خلیفہ بھی چونکہ اصل کا حکم رکھتا ہے اس لئے ہم اس کا حکم بھی مانتے ہیں مگر کسی کے قیاس یا فعل کو حجت نہیں سمجھتے

تصفیہ شرائط کمیٹی:

اس پر مولوی ثناء اللہ نے پھر لکھا کہ تصفیہ شرائط سب کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے۔ ہم نے جواب دیا کہ اگر ہمارے پیش کردہ اصول تسلیم کرلو، تو باقی ماندہ شرائط کمیٹی کے سپرد ہو سکتی ہیں۔ وہ رضامند نہ ہوئے لہذا خط و کتابت بند کر دی گئی۔

مگر بعد میں بعض دوستوں نے کہا کہ آج کل مختلف مذاہب میں مباحثے ہوتے رہتے ہیں عام طور پر لوگوں کو معلوم ہے کہ ان میں ثالث کے فیصلے نہیں ہوتے آریوں اور دوسرے مسلمانوں اور عیسائیوں کے ہمارے ساتھ مباحثے ہوئے ہیں خود مولوی ثناء اللہ نے آریوں سے بحث کی ہے جس میں ثالث کی رائے کا دخل نہ تھا اس لئے اگر کمیٹی مقرر کر لی جائے تو کچھ مضائقہ نہیں چنانچہ ہم رضامند ہو گئے جو ممبر مقرر ہوئے ان میں ایک صاحب لالہ کانشی رام صاحب سکرٹری برہمو سماج تھے۔ ان کا نام ہماری طرف سے تجویز کیا گیا تھا یہ صاحب معمر فہیم تجربہ کار ہیں اور ہمیں امید تھی کہ ان کی وجہ سے نہایت اعلیٰ شرائط طے پائیں گی۔ مگر دوسرے دن مولوی ثناء اللہ اور ان کے ہمراہیوں نے آپس میں مشورہ کر کے انکار کر دیا کہ ہمیں ان کا ممبر رہنا منظور نہیں، حالانکہ کوئی وجہ نہیں تھی کہ پہلے منظور کر کے بعد میں ان کو رد کیا جاتا۔ ہم چونکہ چاہتے تھے کہ مباحثہ ضرور ہو جائے اس لئے ہم نے سادگی کے طور پر ایک اور صاحب کا نام تجویز کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کمیٹی کے تین ممبر تھے۔ دو ہندو آریہ اور ایک مسلمان غیر احمدی۔ ہم نے کمیٹی کے سامنے بھی بدلائل قرآنی کہا کہ ثالث کا فیصلہ ہم نہیں مان سکتے اور اس پر بہت زور دیا مگر انہوں نے فیصلہ کیا کہ مباحثہ حضرت صاحب کے الہامات کے بارہ میں ہو۔ مولوی ثناء اللہ مدعی تکذیب اور ہم مدعی تصدیق ہوں۔ جو شروع کرے وہی ختم کرے۔ تین ثالث غیر مذاہب کے فیصلہ دیں کہ کون سا فریق غالب رہا وغیرہ وغیرہ۔

ممبران کمیٹی کی نیت کی نسبت ہم کچھ نہیں کہہ سکتے مگر جیسا کہ ان کے طے کردہ شرائط سے ظاہر ہے ہر سہ اصحاب بوجہ اصول اسلام سے ناواقف ہونے کے غلطی کر گئے اور اس سے ہمیں اور یقین ہو گیا کہ دین کے کسی معاملہ میں غیر پر اعتماد کرنا بڑا مشکل ہے۔ وہ اچھی طرح ہماری پوزیشن نہیں سمجھ سکتے۔ ہم چونکہ بحیثیت جماعت ایک امام واجب الاطاعت کے ماتحت ہیں اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح کی منظوری حاصل کرنی ضروری تھی ہم نے تمام کاغذات حضرت میاں صاحب کو بھیج دیئے۔

خلیفہ کا فیصلہ:

اور مولوی ثناء اللہ کو لکھ دیا کہ جب تک منظوری نہ آئے ہم کچھ فیصلہ نہیں کر سکتے اور خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے بھی اہل حدیث میں اس امر کا اعتراف کیا ہے اور ہمارے اس بیان کی تصدیق کی ہے حضرت میاں صاحب نے لکھا کہ حضرت صاحب کے الہاموں کے متعلق غیروں سے فیصلہ چاہنا خلاف اسلام اور خلاف ایمان ہے چنانچہ یہی جواب ہم نے مولوی ثناء اللہ کو دے دیا اور لکھ دیا کہ باقی ماندہ شرائط پر ہم ہر وقت بحث کرنے کو طیار ہیں جب چاہو بحث کر لو

ایک عقلی دلیل:

مولوی صاحب قرآن کی دلیل کا جسے ہم بار بار پیش کرتے ہیں عمداً نہ انکار کرتے تھے نہ اقرار اس لئے ہم نے انہیں سمجھانے کے لئے یہ بھی لکھا کہ ثالث کا فیصلہ بہر حال یا صحیح ہوگا یا غلط۔ اگر غلط ہوا تو لوگوں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوگا اور اس کے ذمہ وار ہر دو فریق ہوں گے اور دونوں پر اس کا وبال پڑے گا۔ سو ہم تو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اور یہ عذاب لینے کے لئے تیار نہیں۔ امید ہے آپ بھی پرہیز کریں گے کیونکہ فرضاً آپ کے ساتھ کوئی شخص صداقت نبی کریم ﷺ کے متعلق اس شرط پر بحث کرنی چاہے کہ کسی غیر مسلم سے فیصلہ لیا جائے تو آپ ہرگز پسند نہیں کریں اور نہ آج تک کسی نے ایسا کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خط کا جواب مولوی ثناء اللہ کی طرف سے کوئی نہیں آیا۔مگر شملہ میں ان کے طرف داروں نے لکھ بھیجا کہ بغیر فیصلہ ثالث مباحثہ لا حاصل ہے۔

غرض یہ ہے امر واقعہ جس پر شور مچایا جاتا ہے کہ ہم بھاگ گئے۔ہم پر اگر الزام دیا جاتا ہے تو صرف اتنا کہ ہم ثالث کے فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے جو نص قرآنی کے خلاف ہے،مگر مولوی ثناء اللہ اور ان کے ہمراہیوں نے لالہ کانشی رام صاحب کا تقرر منظور کر کے بعد میں جو انکار کر دیا اس کے واسطے ان کے پاس کوئی حجت شرعی نہیں۔لیکن ہم نے پھر بھی درگذر کی اور خواہ نخواہ ضد نہ کی تا کہ کسی طرح بحث ہو جائے۔مگر افسوس مولوی ثناء اللہ اور ان کے ہم خیالوں نے قرآن کے حکم کے خلاف ضد کو نہ چھوڑا،اور خواہ مخواہ یہ مشہور کر رہے ہیں کہ گویا ہم بھاگ گئے۔اگر خدا کے حکم کی تعمیل کا نام ہی بھاگ جانا ہے تو ہمارے مخالفوں کو نہ بھاگنا مبارک ہو۔ہم ایسی جھوٹی فتح کو ایک لعنت سمجھتے ہیں۔ہم خدا کے فضل سے معقول اور شائستہ طرز پر ہر وقت بحث کے لئے تیار ہیں۔ہم ریا و نمود پسند نہیں کرتے اور نہ ہمیں لوگوں کی حمد و ثنا سے سروکار رہے۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ عوام الناس کو طرفین کے دلائل معلوم ہو جائیں،تا کہ وہ اندازہ کر سکیں کہ حق کس طرف ہے اور یہی غرض ہر مومن کی ہونی چاہیے جن مباحثات میں یہ غرض مدنظر نہیں رکھی جاتی بلکہ محض ہار جیت اور لوگوں کی تعریف حاصل کرنا پیش نظر ہوتی ہے ہم ان کو فضول اور لغو سمجھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں ایسے جھگڑوں سے محفوظ رکھے۔اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے کہ ایماندار کون ہے اور شیطان کون۔ہم ایسی بے ہودہ گوئیوں کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتے۔البتہ ہمارے پیرو مرشد کے حق میں جو بدزبانی کی گئی ہے اس کے متعلق حضرت مسیح موعود کے الفاظ میں جواب دے دیتے ہیں

اے عجب از سیرتت اے پر غضب
از حقیقت بے خبر دور از ادب
نیستی گرگ بیابانی نہ مار
ترک کن این خود از حق شرم دار
از سر تقوی ہمیں باید جدال
تا کجا دشنام ہا اے بد خصال
دل شوود از بد زبانیہا سیاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بد زباناں را در آنجا نیست راہ

مسیح موعود کی صداقت:

باقی رہا یہ امر کہ، اگر کسی مرزائی صاحب میں ہمت ہو، اور وہ اپنے رسول قادیانی کو سچا ثابت کر سکتا ہو، تو میدان میں آئے۔

سو جو شخص نیک نیتی اور ایمان داری سے تحقیق حق کرنا چاہے ہم اس کے ساتھ ہر وقت گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں اور بفضل خدا تعالیٰ دلائل فرقانی سے صداقت کا ثبوت دے سکتے ہیں بلکہ حقیقتاً دیکھا جائے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کی رسالت کو کسی کی وکالت کا محتاج نہیں رکھا۔

آسماں بارد نشان الوقت میگو ید زمین
باز بغض و کینہ و انکار ایناں را بہ ببین

......

۱۔ و ما کنّا معذّبین حتّی نبعث رسولا

۲۔ عالم الغیب فلایظھر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول.. الخ

۳۔ و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بآیاتہ انّہ لا یفلح الظالمون

۴۔ او لم یروا انا نأتی الارض ننقصھا من اطرافھا

ان آیات ربانی کی طرف غور کرو کہ دنیا پر طرح طرح کے عذابوں کا مستولی ہونا حضرت مرزا صاحب کا ان عذابوں کے متعلق قبل از وقت دنیا کو مطلع کرنا اور صدہا دوسری پیش گوئیوں کا پورا ہونا اور باوجود مخالفوں کی سخت معاندانہ کوششوں کے لاکھوں سعید روحوں کا آپ کی طرف کھنچے چلے آنا، کیا یہ نشانات آپ کی رسالت ثابت کرنے کے لئے کافی نہیں۔ مفتری علی اللہ کے ہلاک کرنے کو تو وہ ذات قہار ہی کافی ہے مگر یہاں تو تمام مخالفوں کے منصوبے جو اس کے قتل کے لئے تھے مٹ گئے اور وعدہ الٰہی و اللہ یعصمک من الناس.. الخ، پورا ہو (حج پر کیوں نہیں گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ قتل و ایذاء کا ڈر تھا اس لئے نہیں گئے۔ یعنی یا تو یہ الہام ہی نہیں تھا یا مرزا صاحب کو خود بھی اس الہام کی صداقت میں شک تھا۔ بہاء) بے شک یہ نشانات کافی ہیں مگر انکے واسطے جو چشم بینا اور قلب سلیم رکھتے ہوں ورنہ جن کو نور ایمان حاصل نہیں ہوتا تو یہی حال ہوتا ہے کہ: صد نشان بیند و غافل بگزرند

و ما تأتیھم من آیۃ من آیات ربھم الا کانوا عنھا معرضین۔ ہم دلائل دے سکتے ہیں کسی کو منوانا ہمارے اختیار میں نہیں و اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدایت دیتا ہے.... برکت علی سکرٹری انجمن احمدیہ شملہ۔ (الفضل قادیان ۲۷۔اگست ۱۹۱۸ء ص ۱۰۔۱۱)

لاہوری پارٹی سے دو باتیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ مرزائی مشن کی دونوں جماعتوں میں ہمارا ذاتی فیصلہ یہ ہے کہ ان کی قادیانی پارٹی تو اپنے پرانے خیالات پر منجمد ہے، اس کی تو بس یہی روش ہے: آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گوئیم

ہاں لاہوری پارٹی کی بابت ہماری رائے ان لوگوں کے برخلاف ہے جو ان کو مرزائی نہیں جانتے یا مرزائیت میں سست کہتے ہیں۔

نہیں ہرگز نہیں یہ لوگ مرزائیت میں پختہ ہیں۔فرق صرف یہ ہے کہ جن مسائل میں یہ قادیانی پارٹی سے مختلف ہیں ان کو یہ لوگ قرآن وحدیث سے بہت دور جان کر ان کا قائل ہونا اپنے سر بلا لینا جانتے ہیں اس لئے ان سے انکاری ہیں۔ ورنہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں قادیانیوں سے کم معتقد نہیں البتہ حوصلے اور جرأت میں ان سے بڑھ کر ہیں مگر ہوا کا رخ دیکھ کر۔

اسی لئے نبوت مرزا وغیرہ مسائل سے انکاری ہیں جس کی بابت ہم ان کی جرأت کے قائل ہیں۔اسی بنا پر آج ایک اور بات ان کے سامنے پیش کر کے انکی جرأت کو مزید ظاہر کرانا چاہتے ہیں۔

ہم نے انہی کی پارٹی کے ایک جوشیلے ممبر سے سنا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے صدر انجمن لاہوری پارٹی کہا کرتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو ان کی پیشگوئیوں کی وجہ سے مجدد نہیں مانتے بلکہ ان کی خدمات اسلام کی وجہ سے مانتے ہیں۔ پیشگوئی کسی مجدد کی نہ ہو، تو کوئی حرج نہیں۔ پیش گوئی کی غلطی نبوت کے مناقض ہے مجددیت کے مناقض نہیں (بہت خوب) اس لئے ہم لاہوری جماعت اور ان کے سرگروہ کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ جہاں آپ لوگوں نے دیگر مسائل سے انکار کر کے اپنی جرأت اور دلیری کا ثبوت دیا ہے یہ جرأت بھی دکھا دیں کہ علی الاعلان اشتہار دے دیں کہ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی الہامی پیش گوئیوں کے ذمہ دار نہیں۔ پس اتنا کہنے سے آپ لوگ بالکل بےغل وغش امن چین میں ہو جاویں گے۔ کسی کی مجال نہیں کہ آپ لوگوں پر کوئی مخالف اعتراض کر جائے۔

اڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور سے امید ہے کہ ہماری یہ تجویز اپنے ممبروں تک پہنچا کر ان کا جواب بھی شائع کر دیں گے

خلیفہ قادیان سے ایک سوال:

شملہ میں بابو عبدالحق ممبر لاہوری پارٹی نے مجھ سے بیان کیا کہ منشی عمر الدین جالندھری ممبر قادیانی پارٹی نے مجھ (عبدالحق) سے بیان کیا تھا کہ میاں صاحب (محمود احمد خلیفہ قادیان) نے پیش گوئی کی کہ لاہوری پارٹی اور مولوی ثناء اللہ تین سال کے عرصہ میں تباہ اور برباد ہو جاویں گے۔ یہ بھی کہا کہ اس پیش گوئی کی میعاد جنوری گذشتہ میں پوری ہو چکی ہے۔

میں نے جلسہ وعظ شملہ میں بموجودگی سینکڑوں حاضرین جن میں بابو عبدالحق اور منشی عمر الدین مذکورین بھی تھے اس روایت کا ذکر کیا تو دونوں میں سے کسی نے انکار نہیں کیا مگر مزید تشفی کے لئے میاں محمود خلیفہ قادیان سے استفسار کرتا ہوں کہ اس روایت کی بابت اخباری طور پر اطلاع دیں

جواب دینے سے منصب خلافت مانع ہو، تو یہ خیال کرلیں کہ پوچھنے والا آپ کے والد ماجد سے بھی پوچھا کرتا تھا اور وہ جواب دیا کرتے تھے جن کی ذریت ہونے سے آپ ان کے قائم مقام ہیں۔

مولوی غلام رسول صاحب راجیکی جواب دیں:

لاہوری پارٹی کے ممبر اور ان کے مدرسہ کے استاد بابو ثناء اللہ سیالکوٹی نے شملہ میں مجھ سے بیان کیا کہ مولوی غلام رسول نے مجھ سے کہا تھا کہ تو (بابو ثناء اللہ) لاہوری پارٹی میں جاملا ہے اتنے عرصہ میں تو ہلاک نہ ہو تو میں ... ہوں گا۔ یہ بھی کہا کہ میعاد مقررہ گذر گئی۔ یہ بھی کہا کہ میرا نام ثناء اللہ سن کر (مولوی غلام رسول صاحب نے) مجھے فہمایا کہ یہ نام تبدیل کر دو۔ اس لئے آپ سے سوال ہے کہ کیا ایسا ہوا۔ مہربانی کر کے صحیح اخباری طور پر جواب دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۱۸ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۸ ص ۶)

مولوی ثناء اللہ شیر پنجاب کا ورود شملہ اور لطف صحبت

مولانا ممدوح معہ اپنے رفیق سفر مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی رمضان شریف میں قریباً ایک ماہ تک شملہ میں ٹھہرے اور ۳ جولائی ۱۹۱۸ء کو مراجعت فرما ہوئے آپ کا قیام مسلمانان شملہ کے لئے موجب برکت وفلاح تھا۔

جامع مسجد شملہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری نے متعدد صحبتوں میں توحید و سنت واتحاد واخوت اور مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی کے متعلق بے نظیر مواعظ سے اہالی شملہ کو فیض بخشا۔ علاوہ اسکے آپ کے قیام گاہ پر صبح اور شام خواص کی مجلس ہوتی اور ہر مذاق کے احباب آپ کے معارف علمیہ اور دلایل فلسفیانہ سے مستفید ہوتے۔

مولانا کا خاص انداز بیان اور موزوں وحسب حال اشعار سے مرصع تقریر مدتوں لوگوں کے کانوں میں گونجتی رہے گی۔ تبحر علم کے علاوہ خوش خلقی اور خوش طبعی سے آپ کو قدرت نے حصہ وافر بخشا ہے ذلك فضل الله يو تيه من يشاء۔ یہ آپ کا خاص اثر تھا کہ مقلد اور غیر مقلد مشترک امور میں خدمت دین کے لئے شیروشکر تھے یعنی مخالفین نے کئی بار رخنہ انگیزی کی کوشش کی مگر نہ صرف ناکام بلکہ بدنام ہوئے۔

مرزائیوں کے ساتھ تحریک مباحثہ کے سلسلہ میں ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب نے ایک اشتہار نکالا جسکا متوقع نتیجہ اسکے الفاظ سے ظاہر ہے۔ مسلمانان شملہ نے جامع مسجد ہال کے بھرے جلسے میں اس کا جو جواب دیا اس سے مولانا ممدوح کی ہردلعزیزی اور اثر کا ثبوت ملتا ہے

قادیانی پارٹی کے ساتھ بھی مباحثہ کی تجویز ٹھہری اور فریقین کی مسلمہ سب کمیٹی نے جو شرائط اور مبحث کے فیصلہ کیلئے مقرر کی گئی تھی الہامی صداقت مرزا پر بحث منظور کی۔ مسلمانان شملہ خوش تھے کہ انشاء اللہ یہ بحث فیصلہ کن ہوگی مگر افسوس کی کئی روز کے انتظار کے باوجود فریق ثانی سامنے نہ آئے اور مولانا موصوف ۳۔ جولائی کو خاموش فاتحانہ تشریف لے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ کی روانگی کی اطلاع عام نہ تھی، تاہم اسٹیشن شملہ پر احباب کی ایک بڑی جماعت الوداع کے لئے موجود تھی ۔مولانا کی شخصیت کا اغیار پر بھی ایسا اثر تھا کہ وہ بصد شوق درخواست کرتے کہ انہیں مولانا ممدوح کو پنکھا کرنے کی اجازت ہو۔ٹرین کی روانگی کے وقت احباب نے مولانا پر پھول برسائے اور مصافحہ کے بعد یہ کہتے ہوئے واپس ہوئے

ایک نامہ نگار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۱۸ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۸ ص ۶۔۷)

ہندوستان کے دو ہیرو

(ہیرو سے مراد لیڈر ہے)

سوامی دیانند سرسوتی اور مرزا صاحب قادیانی

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہندوستانیوں کی قسمت کا ستارہ عرصہ سے غروب ہے، اس لئے ان کو مصلح ملتے ہیں تو ان کی اصلاح کا نقشہ بھی وہی ہوتا ہے جو مندرجہ عنوان شعر میں بتایا گیا ہے کہ بدقسمتوں کو خضر جیسا رہبر بھی آب حیات سے محروم واپس لاتا ہے۔ بلکہ یوں کہیے کہ بجائے آب حیات پلانے کے دریائے ظلمات میں پھنسا دیتا ہے۔آجکل احمدی (مرزائی) اور آرین اخبارات میں یہ بحث چل رہی ہے جس کے محرک آریہ اخبار ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی کتاب درثمین سرکاری طور پر بند کی جائے کیونکہ اس میں آریوں کے بزرگوں کو برا کہا گیا ہے چنانچہ پنڈت لیکھرام کو توہین سے لیکھو لکھا ہے۔ وغیرہ

اس کے جواب میں احمدی اخبارات اپنا جواب دیتے ہوئے مدعی ہیں کہ سوامی دیانند جی کی ستیارتھ پرکاش ضبط ہونی چاہیے جس میں تمام مذاہب کے عموماً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلمانوں کے خصوصاً بزرگوں اور کتابوں کو برا کہا ہوا ہے۔

ہم بذات خود اصولاً اس بات کے مخالف ہیں کہ کسی کتاب کی ضبطی پر گورنمنٹ کو توجہ دلاویں کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ گورنمنٹ کے وسائل معلومات ہم سے سے بہت زیادہ ہیں اور اس کی مصلحت کو بھی ہم نہیں پہنچ سکتے۔ علاوہ اس کے ان دونوں مذہبوں (مرزائی اور آریہ) کی کتابیں ضبط ہونے میں ہمارے ذاتی اور مذہبی نقصان بھی بہت ہیں۔ ذاتی تو یہ ہے کہ ہم نے بہت سی قیمت خرچ کر کے ان دونوں مذہبوں (مرزائی اور آریہ) کی کتابیں خریدی ہوئی ہیں۔ ان کے ضبط ہونے کی صورت میں ہماری رقم ضائع ہوگی۔ مذہبی نقصان یہ کہ ہم عندالمقابلہ ان دونوں پیشواؤں (سوامی جی اور مرزا جی) کی تحریروں کا حوالہ دیا کرتے ہیں اگر وہ کتابیں ضبط ہوگئیں تو ہم حوالہ کاہے کا دیں گے اور کیا دکھائیں گے۔

مثال کے طور پر ایک واقعہ یاد آیا۔ شملہ میں سنا کہ مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے شملہ سے دو تین میل کے فاصلہ پر کسوٹی میں مع ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب مقیم ہیں۔ ہم نے کہا چلو اصلی امیر المومنین سے تو کبھی ملاقات نہیں ہوئی مصنوعی امیر ہی سے ملیں تاکہ

گندم اگر بہم نہ رسد بھس غنیمت است

کی مثال صحیح ہو سکے۔ بعد علیک سلیک کے گفتگو شروع ہوئی تو جناب نے بطور طعن کے فرمایا کہ آپ گفتگو اصول پر نہیں کرتے بلکہ استہزاء اور تمسخر کیا کرتے ہیں اور یہ ہم کو پسند نہیں۔ گفتگو اصول پر ہونی چاہیے۔ میں نے کہا جو شخص مصلح اعظم ہو کر علمائے اسلام سے یوں مخاطب ہو:

اے بدذات فرقہ مولویاں جس بے ایمانی کا پیالہ تم نے خود پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا (انجام آتھم۔ ص ۲۱)

یہ اصول ہے یا فروع؟ تو اس کے جواب میں درحقیقت تو وہ تنگ آرہے تھے مگر بات کہنے سے نہ رکے، اس لئے جواب دیا کہ مرزا صاحب نے جو یہ کہا ہے تو تنگ آکر کہا ہے۔

میں نے کہا بہت خوب! علماء اسلام بھی جو مرزا صاحب کی ذات تک پہنچتے ہیں وہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنگ آکر پہنچتے ہیں جو آپ کے نزدیک بھی جائز ہے۔

بس امیر صاحب میری طرف لگے تاکنے کالمغشی علیہ من الموت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ میری غرض اس واقعہ کے بیان کرنے سے یہ ہے کہ اگر کتاب ضبط ہوئی ہوتی ،تو میں اس کا ثبوت کہاں سے دیتا۔

اسی طرح دھرم پال (حال غازی محمود) نے جب ترک اسلام لکھا اور مسلمانوں نے حسب مذاق خود متعدد جواب اس کے دیئے جن میں کوئی سست تو کوئی سخت کوئی نرم تو کوئی گرم بھی تھا آریوں نے شور مچایا کہ مسلمانوں کی طرف سے دھرم کی ہتک کی جاتی ہے وغیرہ ،تو اس کے جواب میں رسالہ تغلیب الاسلام کی دوسری جلد کے دیباچہ میں ہم نے دکھایا کہ آریہ سماج کا وجود سوامی دیانند سے پہلے نہ تھا اس لئے کسی مسلمان عالم نے سوامی جی سے پہلے آریوں کی تردید میں کوئی کتاب نہ لکھی تھی۔ آریہ سماج بحیثیت ایک مذہبی سوسائٹی کے سوامی جی سے ہمارے سامنے آئی ہے، اس لئے سوامی جی کی تحریرات کی ذمہ داری آریہ سماج پر ہوگی۔ اس کے بعد ہم نے چند اقتباس سوامی جی کی مستند کتاب ستیارتھ پرکاش سے دکھائے تھے جو مع حوالہ صفحہ درج ذیل ہیں

یہ (قرآن) شیطان سے بڑھ کر شیطنت ہے (ص ۶۷۴)

جنگلی لوگوں سے پاکھنڈ چلایا (ص ۶۷۵)

خدا نے یہ باتیں شیطان سے سیکھی ہوں گی دیکھئے خدا کی بے علمی (ص ۶۷۶)

یہ تحریر (قرآن کی) کسی عالم کی نہیں معجزے کی باتیں سب فضول اور سادہ لوحوں کو بہکانے کیلئے گھڑی گئی ہیں (ص ۶۷۹)

یہ قرآن بے انصافی کی بات جاہل اور خودغرض لاعلم آدمی کی ہے خدا مسلمانوں کو فساد پر آمادہ کیوں کرتا ہے (ص ۶۸۵)

قرآن نہ خدا کا نہ کسی دیندار عالم کا ہے (ص ۶۸۶)

دیکھئے لاعلمی کی بات قرآن کے مصنف کو علم ہیئت اور جغرافیہ نہیں آتا تھا واہ واہ دیکھو جی مسلمانوں کا خدا شعبدہ بازوں کی طرح کھیل رہا ہے (ص ۶۸۷)

بہشت کیا ہے طوائف خانہ ہے (ص ۶۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدادھوکا اور فریب کرتا ہے خدا بھی مسلمانوں کے ساتھ جھوٹی محبت میں پھنسا ہوا ہے (ص ۶۹۰)

ایسی تعلیم (یعنی قرآنی تعلیم) کنویں میں ڈالنی چاہیے ایسے جاہلانہ مذہب (ص ۶۹۲)

واہ جی واہ مسلمانوں کا خدا بھی شیطان کا کام کرتا ہے نہ خدا کا کلام ہے نہ کسی عالم کی تصنیف (ص ۶۹۵)

تمہارا خدا بہرہ ہے (ص ۶۹۶) ...... وغیرہ وغیرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ حوالہ جات صرف مسلمانوں کے حق میں ہیں ابھی عیسائیوں اور ہندوؤں اور دیگر اقوام کے متعلق مزید ہیں

سوال: پنڈت لیکھ رام کو لیکھو لکھنا ان سب حوالہ جات سے کچھ زیادہ دل شکن ہے؟ اس کا جواب دینا آریہ سماج کا کام ہے۔ عرب کا ایک شاعر محبت کا فلسفہ بتاتا ہے وہ کس قدر خوبی سے لکھتا ہے

تفرد بالاحکام فی اهله الهوی

فانت جمیل الوجه مستحسن الکذب

(یعنی محبت کا اثر عجیب ہے کہ حسین محبوب کا جھوٹ بھی اچھا معلوم ہوتا ہے)

یہی حال کسی مذہبی پیشوا کی محبت اور عقیدت کا ہے جو اسکے معتقدین کے دل میں ہوتی ہے۔ سوامی جی کی تیز زبانی اور اس پر انکے چیلوں کی مدح خوانی کا واقعہ سوامی جی کی سوانح عمری سے ہم سناتے ہیں۔ سوامی کی تعریف میں لکھا ہے

ایک روز اثناء دیاکھیان (وعظ) میں شری سوامی (دیانند) جی مہاراج پورانوں کی اسمبھو (ناممکن باتوں کارد) باتوں کا کھنڈن کرتے کرتے ان کی اخلاقی تعلیم ... لگے اس وقت پادری سکاٹ مسٹر ریڈ کلکٹر ضلع صاحب کمشنر قسمت مع پندرہ بیس صاحبان انگریز کے رونق افروز تھے سوامی جی نے پورانکوں کی پنچ کنواریوں کا ذکر کرتے ہوئے ایک ایک کے وصف بیان کرنا شروع کئے اور پورانکوں کی عقل پر افسوس کیا کہ..کو پنچ خصم کرا کے اسے کماری قرار دینا اور اسی طرح کنتی تارا مندودری وغیرہ کو کماری کہنا پورانکوں کی اخلاقی تعلیم کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناقص ثابت کرتا ہے سوامی جی کا طرز بیان ایسا پر مذاق تھا کہ سامعین تھکنے کا نام نہیں جانتے تھے اس پر صاحب کلکٹر اور صاحب کمشنر وغیرہ انگریز ہنستے اور اظہار خوشی کرتے رہے لیکن اس مضمون کو ختم کر کے سوامی جی مہاراج بولے، پورانیوں کی تو یہ لیلا ہے اب کرانیوں کی لیلا سنو۔ یہ ایسے بھرشت ہیں کہ کماری کے بیٹا پیدا ہونا بتلاتے اور پھر دوش سرگیہ شدہ سوروپر ماترما پر لگاتے اور ایسا گھور پاپ کرتے ہوئے تنک بھی لجت نہیں ہوتے۔ اتنا کہنا ہی تھا کہ صاحب کلکٹر اور صاحب کمشنر کے چہرے مارے غصے کے سرخ ہو گئے لیکن سوامی جی کا دھیان اسی زور شور سے جاری رہا اس روز عیسائی مت کا دیا کھیان کے خاتمہ تک کھنڈن کرتے رہے دوسرے روز صبح کو ہی خزانچی لکشمی نرائن کی صاحب کمشنر بہادر کی کوٹھی پر طلبی ہوئی۔ صاحب بہادر نے فرمایا کہ اپنے پنڈت صاحب کو کہدو کہ بہت سختی سے کام نہ لیا کریں۔ ہم عیسائی لوگ تو مہذب ہیں ہم تو بحث مباحثہ میں سختی سے نہیں گھبراتے، لیکن اگر جاہل ہندو اور مسلمان برافروختہ ہوئے تو تمہارے سوامی پنڈت کے دیا کھیان بند ہو جائیں گے۔ خزانچی صاحب یہ پیغام سوامی جی کے پاس پہنچانے کا وعدہ کر کے واپس چلے آئے لیکن سوامی جی تک یہ پیغام پہچانے والا بہادر کہاں سے ملتا کئی ایک ڈیوڑھی برداروں سے خزانچی نے استدعا کی لیکن کوئی بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہ کر سکا۔ آخر کار ایک چھٹی ایک ناستک پر پڑی اور کا ذمہ ٹھہرایا گیا کہ وہ معاملہ پیش کر دیوے خزانچی صاحب معاس ناستک اور چند ایک دیگر آدمیوں کے اندر کمرے میں پہنچے جس پر ناستک نے صرف یہ کہہ کر کہ (خزانچی صاحب کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں کیونکہ انہیں صاحب کمشنر نے بلایا تھا) کنارہ کیا اور کل مصیبت گویا خزانچی صاحب کے سر پر ٹوٹ پڑی اب خزانچی صاحب کہیں سر کھجاتے ہے ن کہیں گلا صاف کرتے ہیں آخر کار پانچ منٹ تک حیرت سے دیکھتے ہوئے سوامی جی نے فرمایا بھئی تمہارا تو کوئی کام کرنے کا سمہ ہی نہیں ہے اس لئے تم سمہ کی قیمت نہیں سمجھ سکتے میرا سمہ امولیہ ہے جو کچھ کہنا ہے کہدو اس پر خزانچی صاحب بولے مہاراج اگر سختی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کی جائے تو کیا ہرج ہے اس پر بھی اثھا اثر پڑتا ہے اور انگریزوں کو ناراض کرنا بھی اچھا نہیں وغیرہ وغیرہ

یہ باتیں اٹک اٹک کر اور بڑی مشکل سے خزانچی صاحب کے منہ سے نکلیں اس پر مہاراج ہنسے اور فرمایا ارے بات کیا تھی جس کیلئے گڑگڑاتا ہے اور ہمارا اتنا سمہ خراب کیا صاحب نے کہا ہوگا کہ تمہارا پنڈت سخت بولتا ہے دیان کھیان بند ہو جائیں گے یہ ہوگا وہ ہوگا ارے بھائی میں ہوّا تو نہیں کہ تجھے کھالوں گا۔ اس نے تجھ سے کہا تو مجھ سے سیدھا کہہ دیتا دیرتھ اتنا سمہ کیوں گنوایا۔ (دیباچہ ص٦)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس حوالہ سے ثابت ہوتا ہے کہ سوامی جی کی تیز زبانی ایسی مشہور عالم تھی کہ انگریز حکام بھی اس سے باخبر اور متنفر تھے۔ مقام مسرت ہے کہ ہمارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی سوامی جی سے کچھ کم درجہ پر پاس نہیں تھے انہوں نے بھی جدھر رخ کیا صفایا ہی کر دیا۔ گویا مندرجہ ذیل شعر آپ کے ہی حق میں تھا

قاتل نے کوئی صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

عیسائیوں کی طرف رخ کیا تو عیسائیوں کے سب سے بڑے قابل عزت بزرگ بلکہ معبود یسوع مسیح کو بے نقط سنائیں جو ہم نقل بھی نہیں کر سکتے ملاحظہ ہو ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ تا ۷۔

مسلمانوں کی طرف خیال متوجہ ہوا تو خیریت سے یہ القاب دیئے:

بے ایمانو، دجالو، نیم عیسائیو، دجال کے ہمراہیو، بدذات فرقہ مولویاں وغیرہ اشتہار انعامی، (رسالہ انجام آتھم۔ص ۲۱ وغیرہ)

مگر ان دونوں ہندوستانی ہیرووں میں ایک فرق ضرور تھا کہ سوامی دیانند تو اپنی تیز کلامی اور بدزبانی کو دشنام دہی مانتے مگر جوش راستی قرار دیتے تھے لیکن مرزا صاحب قادیانی دشنام دہی کی تعریف ہی الگ کرتے تھے جس سے ان کی ساری دشنام دہی اس تعریف سے خارج ہو کر حق گوئی کے تحت میں آجائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب پر دشنام دہی کا اعتراض ہوا تو آپ نے اس کا جواب دیا
معترض صاحب نے وہ الفاظ بیان نہیں فرمائے جو اس عاجز نے بزعم ان کے اپنی تالیفات میں استعمال کیئے ہیں اور درحقیقت سبّ وشتم میں داخل ہیں میں سچ سچ کہتا ہوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے میں نے ایک لفظ بھی استعمال نہیں کیا جسکو دشنام دہی کہا جائے بڑے دھوکا کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے ہیں اور ان دو نوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو در اصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کے کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم حال ہوا کرتی ہے دشنام دہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سبّ اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقعہ اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جاوے

(ازالہ اوہام ۔ص ۱۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ اصول ہے کہ امر واقعہ کا اظہار کرنا دشنام اور سخت کلامی نہیں۔ رہا یہ سوال کہ امر واقعہ کیا ہوتا ہے، اس کا جواب غالباً یہی ہے کہ ہر ایک کا اپنا اپنا خیال امر واقعہ ہے، ورنہ ہر ایک امر واقعہ میں دوسرے کی تردید کرنے کا حق رکھتا ہے۔

مرزائیوں سے ایک ضمنی سوال:

جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ بعد رسالت محمدیہ کے دعوی نبوت کرنے والا دجال ہے اور اس کے خیال میں یہ بھی ہے کہ آج کل کوئی شخص ایسا ہے جو نبوت کا مدعی ہے وہ ایسے شخص مدعی نبوت کو دجال سمجھے تو یہ امر واقعہ کا اظہار ہے دشنام دہی تو نہیں؟

مختصر یہ کہ ہندوستان کے یہ دو ہیرو اپنی تیز زبانی میں ایک دوسرے سے کم نہیں۔ ان کی تصنیفات دیکھنے والوں سے پوشیدہ نہیں کہ ان کا قلم کیسا تھا۔ حجاج بن یوسف کی تلوار تھی جسکی شان میں یہ کہنا بجا ہے

کسے نماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

مگر ہم اپنی رائے پر مضبوطی سے مصر ہیں کہ انکی کتابوں کو تلف نہ کیا جائے تاکہ آئندہ نسلوں کو بھی ان کی عادات اور اصلاحات سے واقفیت ہو سکے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اگست ۱۹۱۸ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۹ ص ۱۔۴)

مدراس کانفرنس میں خطاب ابراہیم ۔ ۱

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے جلسہ اہل حدیث کانفرنس مدراس میں تقریر فرماتے ہوئے بیان کیا:

۱۔ اللہ تعالیٰ کا بے شمار شکر ہے کہ بہت عرصہ کے بعد آپ صاحبان کی ملاقات کی خوشی حاصل کرتا ہوں۔ خدا تعالیٰ ہماری اس مجلس کو اپنی رضا کے لئے مخصوص کرے اور اسے ہمارے لئے زاد آخرت بنا دے۔ آمین

۲۔ صاحبان میرے متعلق یہ مضمون کیا گیا: قادیانی مشن:

ہمارے ملک پنجاب میں گورداسپور ایک ضلع ہے جس میں قادیان ایک چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں ایک صاحب مرزا غلام احمد ہوئے ہیں۔ انہوں نے تدریجاً یکے بعد دیگرے مجددیت، مسیحیت ومہدویت، نبوت ورسالت اور بالآخر مثال الوہیت کے دعاوی کیئے۔ اور اپنے مخالفین کی نسبت فتویٰ صادر فرمایا کہ اگرچہ وہ جمیع ارکان اسلام کو پورے طور پر بجالائیں، اور عقاید واعمال میں اسلام کے کتنے ہی متبع ہوں، لیکن جب تک میرے دعویٰ کی تصدیق نہ کریں، ان کا کیا دھرا سب کچھ اکارت کیا جائے گا۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنے دعویٰ کو اس طرح پیش کیا کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں اور احادیث میں جو حضرت مسیح کا دنیا میں آنا مذکور ہے، اس سے عین مسیح کا آنا مراد نہیں بلکہ کسی اور شخص کا مسیحی صفات سے موصوف ہو کر آنا مراد ہے جو خود جناب مرزا صاحب قادیانی ہیں۔ یہی دو امر قادیانی مشن کی روح رواں ہیں۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جناب مرزا صاحب اپنے اس زمانہ میں بھی جب آپ کو شرف الہام ومکالمہ الہیہ کا دعویٰ تھا، بہت عرصہ تک حضرت مسیح کے نزول عینی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مانتے رہے جس طرح ہم مانتے ہیں (دیکھو براہین احمدیہ۔ص ۴۹۹)

بہت زمانہ بعد مرزا صاحب، حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے قائل ہوئے اور خود مثیل مسیح اور پھر مسیح موعود بنے اور پھر رفتہ رفتہ بادعائے خود نبوت کے تخت پر جابراجے ہم اس تھوڑے سے وقت میں اپنے مضمون، قادیانی مشن، کو ایسے مختصر و جامع طریق سے بیان کرنا چاہتے ہیں جس میں حیات مسیح کا مسئلہ بھی ثابت ہو جائے اور مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت و نبوت کی تردید بھی ہو جائے و ان ارید الا الاصلاح ما استطعت و ما توفیقی الا باللہ علیه توکلت و الیه انیب

مرزا صاحب نے دعوی مسیحیت سے پیشتر ۱۸۸۶ء میں وحی ربانی کے اس زمانہ تک جاری رہنے اور اپنے شرف مکالمہ الہیہ سے مشرف ہونے کے ثبوت میں ایک پیش گوئی فرمائی تھی کہ خدا تعالی نے مجھے خبر دی ہے کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی محمدی بیگم میرے نکاح میں آئے گی، چنانچہ اس کی نسبت الہام بھی ہو چکا ہے زوّجناکھا (یعنی ہم نے اس عورت کو تیری زوجہ بنا دیا)

مرزا صاحب قادیانی نے اس پیش گوئی کو نہایت اہمیت دی اور بہت شہرت سے شائع کیا۔حتی کہ اس کے پورا کرنے میں ہر طرح کی کوششیں بھی کیں۔اپنے رشتہ داروں کو اس میں واسطہ بننے کی سفارشیں بھی لکھیں۔اپنی چھوٹی بہو مسمات عزت بی بی سے خط بھی لکھوائے اور ڈراوے بھی دیئے کہ اگر تم محمدی بیگم کو میرے نکاح میں نہ دو گے تو میں تمہاری بیٹی عزت بی بی کو اپنے بیٹے فضل احمد سے طلاق دلا دوں گا اور اگر فضل احمد طلاق نہ دے گا تو اسکو عاق قرار دے کر اپنی جائیداد سے محروم کر دوں گا۔اس کے علاوہ ان کو امیدیں بھی دلائیں کہ محمدی بیگم کے بطن سے جو میری اولاد ہوگی وہ میری وارث ہوگی اور میرا سب کچھ ان کا ہوگا۔

لیکن خدا جانے مرزا شیر علی اور مرزا احمد بیگ کیسی سخت مٹی کے بنے ہوئے تھے کہ ان کو تو نہ ڈرانے دھمکانے کا اثر ہوا، اور نہ مرزا صاحب کی جائداد کا لالچ ہوا۔ آخر انہوں نے اپنی قوم کے ایک شخص مسمی سلطان محمد ساکن پٹی سے اس لڑکی کا نکاح کر ہی دیا۔چنانچہ آج تک میاں بیوی میں خوب بنی ہوئی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کو اس بات کا سخت رنج ہوا۔غضب الہی ٹوٹ پڑنیکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھمکی دی اور کہا کہ یہ لڑکا یوم نکاح سے ڈھائی سال کے عرصہ تک مرجائے گا۔ اور وہ لڑکی بیوہ ہوکر میرے نکاح میں آئے گی۔ لیکن وہ دونوں آج تک آباد ہیں۔ (اس ہفتہ ایک تقریب پر یہ خاتون ہمارے محلّہ میں آئی تھی۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ساری عمر اس ہوس میں رہے اور بہت تدابیر کرتے رہے۔ لیکن آخری عمر میں جب قویٰ کمزور ہوگئے اور دانت دنیا کی حرص سے کھٹے ہوگئے اور نکاح کی طرف سے یاس پر یاس ہوتی گئی، تو اپنی وفات سے ایک سال پیشتر لکھ دیا کہ نکاح مشروط تھا یعنی ہم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا

ایّتها المرأة توبی توبی فانّ البلاء علی عقبك

پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہوگیا تاخیر میں پڑ گیا (تتمہ حقیقۃ الوحی)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی خود اقرار کرتے ہیں کہ جس امر کو ہم نے اتنے زور سے شائع کیا تھا وہ پورا نہیں ہوا۔ یہ الگ بات ہے کہ مرزا صاحب اس کے پورا نہ ہونے کی ایک خاص وجہ بیان کرتے ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں صرف یہ دکھانا ہے کہ خود مرزا صاحب قادیانی بھی اسے تمام شد نہیں کہتے کیونکہ نشان جس سے منکرین پر حجت ہو سکے تو ہی ہوسکتا ہے جب پورا ہو جائے، ورنہ ہر ایک کاذب ومفتری نہایت شدو مد سے کوئی افتراء باندھ کر اور پیش گوئی کرکے پیچھے کہہ سکتا ہے کہ اس کے پورا نہ ہونے کی یہ وجہ ہے۔ بات بنا لینے کو کوئی نہ کوئی وجہ تراش لینی کوئی مشکل امر نہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس پیش گوئی کے پورا نہ ہونے کے عذر میں جو وجہ بیان کی ہے، اس پر تو ہم آگے چل کر بیان کریں گے لیکن اس موقعہ پر ایک نہایت زبردست دلیل ذکر کرتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی نے اس پیش گوئی کے ضرور واقعہ ہو جانے کے بارے میں بیان کی ہے۔

مرزا صاحب اپنی کتاب تتمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوّج و یولد له یعنی مسیح موعود بیوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خرابی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔

اس حوالہ سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی لوگوں میں بھی ظاہر کرتے ہیں کہ مجھے نکاح کا قوی یقین ہے۔ اس میں کسی قسم کے شک کو دخل نہیں کیونکہ ایک تو خود مرزا صاحب قادیانی کا الہام اور اس پر حدیث نبوی کی تصدیق اسکو یقین کے اعلی رتبے پر پہنچا دیتی ہے چنانچہ مرزا صاحب قادیانی اس بارے میں حدیث کا حوالہ بھی دیتے ہیں اور اسے اپنی مسیحیت کا نشان قرار دیتے ہیں جس سے صاف عیاں ہے کہ اس پیش گوئی کا واقع ہونا نہایت ضروری ہے۔

پیش گوئی کا انجام تو سب کو معلوم ہے کہ کس صفائی سے غلط ہوئی۔ مرزا صاحب اس کا اقرار کر کے فوت ہوئے۔ مولوی حکیم نورالدین صاحب بھی اسی اقرار کی تائید کرتے سدھارے۔ مولوی محمد احسن صاحب امروہی بھی اسی کی تائید کر رہے ہیں۔ لیکن اس مقام پر ہم مرزا صاحب قادیانی کی حدیث محولہ پر کچھ مزید بحث کرنی چاہتے ہیں تاکہ مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت کا ابطال اور حضرت مسیح کی حیات قبل النزول کا اثبات بھی ظاہر کر دیں،

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

حدیث کے الفاظ کو زیر نظر امور مندرجہ کو یکے بعد دیگرے سنکر انصاف سے گواہی دیں کہ مرزا صاحب کا حال اپنی ہی پیش کردہ حدیث کی رو سے کیا ہے

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

حدیث محولہ بالا کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن عبد الله بن عمر و قال قال رسو ل الله ﷺ ینزل عیسی بن مر یم الی الارض فیتز و ج و یولد له و یمکث خمسا و اربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی فی قبر واحد بین ابی بکر وعمر(رواه ابن الجوزی فی کتاب الوفاء مشکوۃ ص۴۷۲) (حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ عیسی بن مریم زمین پر اتریں گے پھر نکاح کریں گے اوران کی اولاد ہوگی اور (زمین پر) ۴۵ سال تک رہیں گے پھر مریں گے اورمیرے قبرستان میں میرے پہلو میں دفن ہو، پھر (قیامت کو) میں اورعیسی بن مریم ایک ہی قبرستان سے اٹھیں گے)۔

اس حدیث میں اول تو ینزل الی الارض ہے جس سے بتائیدا حادیث ثابت ہے کہ وہ نزول سے پیشتر زمین پر نہیں جیسا کہ کتاب الاسماء و الصفات کی حدیث میں تصریح ہے کہ حضرت عیسی آسمان سے اتریں گے (ص۳۰۱)

دوم یہ کہ اس حدیث میں حضرت مسیح کی مدت اقامت ۴۵ سال فرمائی ہے یا کم ازکم دعوی مسیحیت کے بعد کی زندگی ۴۵ سال ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ آیا مرزا صاحب قادیانی کی تمام عمر ۴۵ سال ہوئی یا دعوی مسیحیت یا دعوی الہام کے بعد وہ ۴۵ سال تک زندہ رہے۔ ہر دو کا جواب نفی میں ہے چنانچہ ہم یہ امر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اپنی تحریرات سے دکھاتے ہیں۔آپ تریاق القلوب کے صفحہ ۶۸ پر فرماتے ہیں

ابتدائے چودھویں صدی ہجری میں میری عمر چالیس سال تھی اس میں میں ماموروملہم ہوا۔

سب جانتے ہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوئے ۔ ۲۶ جمع ۴۰ مساوی ۶۶ ۔لہذا وفات تک ان کی عمر ۶۶ سال کی ہوتی ہے جو حدیث کے مطابق نہیں۔

اس کے متعلق ایک یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ اسی کتاب تریاق القلوب صفحہ۱۳ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۸۰ سال کی عمر کا الہام شائع کرتے ہیں۔

اچھا اگر کل عمر حدیث کے مطابق نہیں ہوئی،تو کیا دعوی مسیحیت یا دعوی الہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد کی عمر ہی حدیث کے مطابق ہو۔ اس کا جواب بھی نفی میں ہے۔ اسکے لئے بھی اسی حوالہ پر نظر کرنی چاہیے کہ بقول خود دعوی الہام کے بعد کل ۲۶ سال زندہ رہے اور دعوی مسیحیت کے بعد تو اس سے بھی کم۔

سوم یہ کہ اس حدیث میں حضرت عیسی کا مدفن مدینہ طیبہ داخل حجرہ نبویہ بتایا گیا ہے، تو کیا مرزا غلام احمد صاحب مدینہ طیبہ میں فوت ہوئے۔ یا کم از کم انہوں نے مدینہ طیبہ کی خاک پاک وحرم محترم میں قدم ہی رکھا۔

آہ! کیا بتاؤں اس دن کی کیفیت جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو قریباً چھ گھنٹے کی بیماری سے دن کے ۱۰ بجے لاہور میں فوت ہوئے اور ہمیشہ کے لئے اپنے مریدوں کے سینے پر داغ جدائی لگا گئے اور پھر ریل گاڑی پر لیجائے گئے جس کو دجال کا گدھا فرمایا کرتے تھے (ازالہ اوہام۔ص ۷۳۱)

یہ خاکسار (محمد ابراہیم میر) اس موقعہ پر لاہور میں آپ کے مقام احمدیہ بلڈنگس کے قریب مجالس وعظ گرم کئے ہوئے تھا۔

غرض اس حدیث نے صاف اور بین طور پر فیصلہ کر دیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوی مسیحیت میں صادق نہ تھے کیونکہ ان کی خود پیش کردہ دلیل کے مطابق ان کا دعوی ثابت نہیں ہوا۔ جب کہ اس حدیث سے جناب مرزا صاحب قادیانی کا دعوی غلط ہو گیا۔

اب حضرت عیسیٰؑ کی حیات الی الآن کے ثبوت میں بھی یہی حدیث کافی ہے۔ اس حدیث نے حضرت عیسیٰؑ کی کشمیری قبر کا بھی ابطال کر دیا کیونکہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ میرے پہلو میں میرے مقبرہ میں دفن ہوں گے۔ معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ کا روضہ اطہر مدینہ طیبہ مں ہے، تو اب عیسی کی قبر کشمیر میں کیسے ہو سکتی ہے۔ دیگر یہ کہ آنحضرت ﷺ نے یہ فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ میرے مقبرہ میں میرے پہلو میں دفن کئے جائیں گے، اور یہ نہیں فرمایا کہ میں عیسیٰؑ کے پہلو میں دفن کیا جاؤں گا کیونکہ جسکو کسی کے پاس دفن کرتے ہیں وہ پیچھے فوت ہوتا ہے اور جس کے پاس دفن کرتے ہیں وہ پہلے فوت شدہ ہوتا ہے۔ پس اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ کی وفات تک تو حضرت عیسیٰؑ فوت نہیں ہوئے۔ اب آنحضرت ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے بعد کس نے کہاں سے خبر دے دی کہ وہ آنحضرت ﷺ کے پہلے فوت ہو چکے ہیں۔ اس حدیث کے ہوتے کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ مرزا صاحب قادیانی کی خود پیش کردہ ہے۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ۔اگست ۱۹۱۸ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۳۹ ص ۶۔۸)

مدراس کانفرنس میں خطاب ابراہیم ۔۲

(بقیہ مضمون مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی جو اہل حدیث کانفرنس مدراس میں آپ نے پڑھا گذشتہ پرچہ میں یہ مضمون یہاں تک پہنچا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے محمدی بیگم سے نکاح ہونا اپنا نشان صداقت بتایا تھا بلکہ اوس رحدیث نبوی سے استشہاد کیا تھا۔ مولانا ابراہیم صاحب نے اوس حدیث کو نقل کر کے مرزا صاحب کی تکذیب اور حضرت عیسیٰ کی حیات ثابت کی تھی۔ اس سے آگے وہ لکھتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

اب ہم اس عذر کی طرف توجہ کرتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی نے محمدی بیگم کے نکاح میں نہ آنے کی نسبت کیا ہے کہ وہ کہاں تک درست ہے۔ اور ثابت کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ عذر بھی بمنزلہ عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ عذر کرتے ہیں کہ الہام یہ بھی تھا

ایّتها المرأة توبی فانّ البلاء علی عقبك۔

جسکا ترجمہ خود مرزا صاحب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۴ پر فرماتے ہیں:

یعنی اے عورت (عورت سے مراد احمد بیگ ہوشیار پوری کی بیوی کی والدہ ہے) توبہ کر، توبہ کر، کہ تیری دختر اور دخترِ دختر پر بلا نازل ہونے والی ہے۔

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

سو ایک بلا تو نازل ہوگئی کہ احمد بیگ فوت ہو گیا اور بنت البنت کی بلا باقی ہے جسکو خدا تعالیٰ نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کرے۔

صاحبان! اس جگہ دو باتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ بات ٹل جائے یعنی پوری نہ ہو، دوسری یہ کہ کہ اس کی میعاد بڑھ جائے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی کو قسم اول میں رکھتے ہیں یا قسم دوم میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی پیش گوئی کرنے کے دن سے حقیقۃ الوحی میں عذر کرنے تک برابر اس کے وقوع کے منتظر رہے، اور لوگوں کو انتظار کراتے رہے۔ انہوں نے کبھی بھی نہیں لکھا کہ یہ پیش گوئی واقع ہونے سے رہ جائے گی، بلکہ یہی سمجھتے رہے کہ ضرور ضرور واقع ہو کر رہے گی۔ خواہ بزودی خواہ بدیر۔ ملاحظہ ہوں عبارات ذیل

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴:

مگر اس پیش گوئی کا دوسرا حصہ جو اسکے داماد کی موت کا ہے وہ الہامی شرط کی وجہ سے دوسرے وقت پر جا پڑا۔

پھر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اگر کوئی بھی شرط نہ ہوتی تاہم وعید میں سنت اللہ یہی تھی جیسا کہ یونس کے دنوں میں ہوا۔ پس اس کا داماد تمام کنبہ کے خوف کی وجہ سے اور ان کی توبہ اور رجوع کے باعث اس وقت فوت نہ ہوا مگر یاد رکھو کہ خدا کے فرمودہ میں تخلف نہیں اور انجام وہی ہے جو ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں خدا کا وعدہ ہرگز ٹل نہیں سکتا۔

پھر صفحہ ۱۴ پر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

میں نے ہوشیار پور میں یہ بھی الہام سنایا تھا

ایّتھا المرأۃ توبی توبی فانّ البلاء علی عقبك۔

یعنی اے عورت (عورت سے مراد احمد بیگ ہوشیار پوری کی بیوی کی والدہ ہے) توبہ کر، توبہ کر کہ تیری دختر اور دخترِ دختر پر بلا نازل ہونے والی ہے۔

سو ایک بلا تو نازل ہوگئی کہ احمد بیگ فوت ہوگیا اور بنت البنت کی بلا باقی ہے جس کو خدا تعالیٰ نہیں چھوڑے گا جب تک پورا نہ کرلے۔

پھر فرماتے ہیں (ص ۱۴)

اس لئے احمد بیگ کے داماد کی موت میں سنت اللہ کے موافق تاخیر ہوگئی

پھر صفحہ ۱۴ پر ہی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو یاد کراتے ہیں کہ میں نے تم کو.. یہ الہام سنایا تھا

بکر و ثیّب۔ یعنی مقدر یوں ہے کہ ایک بکر سے شادی ہوگی اور پھر بعدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بیوہ سے ۔۔ ایک حصہ (بکر یعنی نصرت جہاں سے نکاح) اس نے دیکھ لیا اور
دوسرا حصہ جو ثیّب یعنی بیوہ کے متعلق ہے، دوسرے وقت میں دیکھ لے گا۔

اس حوالہ میں ہم یہ بھی جتانا چاہتے ہیں کہ زمانہ تصنیف ضمیمہ انجام آتھم تک مرزا صاحب کو اس نکاح ثیبہ سے یاس نہیں ہوئی تھی نظر برابر لگی تھی۔ بس موقع کے منتظر تھے۔ نیز یہ کہ الہام تو بی تو بی کے یہ معنی نہیں تھے کہ ان بلاؤں اور مصیبتوں سے نکاح فسخ ہو جائے گا۔ کیونکہ احمد بیگ اور اس کے داماد کے قصے کی اصل جان تو محمدی بیگم اور اس کا نکاح ہے۔ احمد بیگ پڑا مرے اس کا داماد مرزا سلطان احمد دنیا پر نہ رہے۔ لیکن اگر محمدی بیگم نکاح میں نہ آئے تو سب سعی بیکار اور سب آرزوئیں خاک ۔ اس امر کو آپ اس طرح بھی سمجھ سکتے ہیں کہ اگر احمد بیگ اور اس کے داماد میں سے کوئی بھی نہ مرے اور محمدی بیگم مرزا صاحب کے نکاح میں آ جائے تو کیا مرزا صاحب ان کے مرنے مارنے کی طرف رخ کریں گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ گوہر مقصود ہاتھ آ گیا باقی سب زوائد تھے۔ ہوئے تو کیا، نہ ہوئے تو کیا۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب دنیا سے کوچ کر گئے لیکن نہ اون کا رقیب مرا، نہ محمدی بیگم ہاتھ آئی۔

پھر اسی ضمیمہ کے صفحہ ۵۲ پر بھی اس دوسرے حصے میں تاخیر ہو جانے کی بابت لکھا ہے۔ اور صفحہ ۵۳ پر نہایت شدومد اور تہذیب سے گھورتے ہیں کہ

> چاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے۔ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت سے سیاہ داغ اون کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مخالفین کو جس طرح یاد کیا ہے اس سے رنجیدہ نہیں ہونا چاہیے کیونکہ آنجناب کی عادت ہی ایسی تھی کہ جب کسی نے اعتراض کیا تو آپ نے گالیوں سے اس کی ایسی خبر لی کہ پھر مارے شرم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرنہ اٹھائے۔ خیر اس کے بعد صفحہ ۵۴ میں فرماتے ہیں

یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جز و پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں۔یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے۔ وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ وہی رب ذوالجلال جس کے ارادوں کو کوئی روک نہیں سکتا۔

یہ حوالہ سب سے زوردار ہے۔ اور مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی کو اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیتے ہیں۔ باقی باقی،

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اگست ۱۹۱۸ء مطابق یکم ذی قعد ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۰ ص ۳۔۴)

قادیان میں عذاب آنے والا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مخالف تو عذاب قادیان کے منتظر تھے، مگر جب سے اونہوں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کو انتقال کرتے دیکھا اور سنا، اب اون کی خواہش اور تمنا قادیان میں عذاب کی نہیں رہی کیونکہ جس سے اون کو ملال تھا وہ ہی نہیں رہا۔ اب کس سے لڑیں

آں قدح بشکست وآن ساقی نماند

اس لئے اب جو عذاب آنے والا ہے سب مخالفوں کی تمناؤں کا نتیجہ نہیں بلکہ خود قادیانی امام (انچارج خلافت) کو خوف لگ رہا ہے۔ ناظرین کو معلوم رہے کہ خلیفہ قادیان آج کل بوجہ علالت قادیان چھوڑے ہوئے ہیں، پہلے بمبئی میں تھے۔ اب ڈلہوزی پہاڑ پر ہیں۔اون کے بعد مولوی سید سرور شاہ امامت اور امور خلافت کا انصرام کرتے ہیں۔ گویا قائم مقام خلیفہ ہیں۔آپ اپنے ایک خطبے میں عذاب قادیان کا خوف سناتے ہیں۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:

میں قسم کھاتا ہوں کہ جب سے حضرت خلیفۃ المسیح (مرزا محمود احمد) بیمار ہوئے ہیں، تب سے میرے دل میں یہ خیال بڑی مضبوطی کے ساتھ جم گیا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور کی یہ بیماری ہماری غفلتوں کا نتیجہ ہے اندیشہ رہتا ہے کہ ہم پر کوئی عذاب نہ آجائے ۔ یہ بات میں ملہم ہونے کی حیثیت سے نہیں کہتا کیونکہ مجھ کو ملہم ہونے کا دعویٰ نہیں مگر میرا ایک خیال اور ذوق ہے۔ جنگ احد میں رسول کریم ﷺ نے ایک گھاٹی پر ایک دستہ کھڑا کیا اور سمجھا یا کہ ہم خواہ کسی حالت میں ہوں، تم ہرگز یہاں سے نہ ٹلنا۔ جب تک کہ میں تم کو نہ بلاؤں ۔ جب مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگئی تو مسلمان غنیمت کا مال جمع کرنے لگے نبی کریم ﷺ نے جن کو پہاڑی پر کھڑا کیا تھا ان میں سے بعض نے کہا کہ ہم بھی نیچے اترتے ہیں۔ افسر نے روکا لیکن نہ رکے۔ صرف چند شخص وہاں رہ گئے ... جب سے حضرت خلیفۃ المسیح بیمار ہوئے ہیں میرے دل میں یہ بات کھٹکتی ہے کہ یہ ہماری بد اعمالی کا نتیجہ ہے۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح قادیان سے باہر ہیں۔ آپ رسول نہیں، رسول کے جانشین ہیں۔ تاہم مجھے یہ خوف لگا رہتا ہے کہ جیسا کہ گذشتہ نبیوں کے چلے جانے کے بعد شہروں پر عذاب آیا ہم پر بھی کوئی تنبیہ نہ آجائے ۔ قادیان میں اکثر دوستوں کو منذر خوابیں بھی اس قسم کی آئی ہیں۔ میں کسی کی مذمت نہیں کرتا لیکن غور کا مقام ہے کہ ماہ رمضان میں اگر قادیان کی یہی حالت رہے جیسی امرتسر لاہور میں عام طور سے دیکھی جاتی ہے اور کوئی نمایاں فرق نہ ہو، لڑائی جھگڑے وغیرہ مکروہات سے پورے طور سے بچتے رہیں تو پھر ہمارا اصل مقصد کیوں کر پورا ہوسکتا ہے ۔(الفضل قادیان ۳۔اگست ص ۱۰ کالم ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں مہاجرین ہاں اصحاب رسول قادیان ہاں حواریان مسیح نے روزوں کی پرواہ نہیں کی ہوگی تو جناب امام صاحب کو اون پر غیظ وغضب ہوا۔ مگر سوال یہ ہے کہ آپ لوگ جو دعویٰ کیا کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت اور صحبت سے آوارہ سے آوارہ آدمی کو بھی کیمیاوی اثر ہوتا ہے، کیا یہی وہ اثر ہے جس کی شکایت امام جی کر رہے ہیں۔ آہ

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

مگر ہم دل سے چاہتے ہیں کہ قادیان میں عذاب نازل نہ ہو بلکہ عذاب سے پہلے ہی ان لوگوں کو ہدایت نصیب ہو جائے

بخش دے اوس بت سفاک کو اے داور حشر
خون خود مجھ میں نہ تھا خون کا دعویٰ کیسا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۱۸ء مطابق ۸ ذی قعد ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۱ ص ۵)

(لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی علالت کے بارے میں خبریں شائع ہوتی رہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

میاں صاحب کی علالت:

میاں محمود احمد صاحب کی طبیعت جیسا کہ الفضل سے معلوم ہوتا ہے پچھلے دنوں بہت زیادہ ناساز رہی۔ کچھ پیچش وغیرہ کے ساتھ خون بھی آتا رہا۔ اور ضعف اور غشی کی حالت طاری رہی۔ قادیان میں انکے مریدوں نے ایک دن دو نفل بھی اکٹھے مل کر پڑھے اور دعا کی اور پھر پونے دو سو روپیہ کے قریب چندہ کر کے دس بکرے صدقہ بھی کئے۔ اس کے ایک دو دن بعد خبر آئی کہ میاں صاحب لاہور آتے ہیں۔ یہاں آ کر احمدیہ ہوسٹل میں اترے۔ مگر طبیعت جیسا کہ اصحاب قادیان کے بیانات سے معلوم ہوا، پہلے سے نسبتاً اچھی تھی یہاں گلے کا اپریشن بھی کرایا۔ پھر ڈاکٹری مشورہ کے مطابق ۸ مئی ۱۹۱۸ء کی شام کو سمندر کے کنارہ پر (یعنی بمبئی) تبدیلی آب و ہوا کے لئے چلے گئے ...(پیغام صلح لاہور یکم مئی ۱۹۱۸ء ص ۳)

نیز لکھا ہے:

میاں صاحب کی علالت مریدوں کی غلطیوں کا نتیجہ ہے:

کسی گذشتہ اشاعت میں ہم میاں (محمود احمد) صاحب کی علالت کی خبر سنا چکے ہیں جس پر ہمیں ان کے ساتھ دلی ہمدردی ہے اور ان کی صحت کے لئے ہم دست بدعا ہیں لیکن ہمارے ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ میاں (محمود احمد) صاحب کی یہ علالت بھی عام انسانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیماریوں کی طرح حفظ ما تقدم کے اسباب سے تجاوز کرنے یا اور کسی معمولی سبب کا نتیجہ نہیں بلکہ یہ دراصل نتیجہ ہے ان کے مریدین کی غلطیوں اور کمزوریوں کا جیسا کہ قادیانی حلقوں سے متعدد مرتبہ اس کا اعلان بھی ہو چکا ہے چنانچہ مولوی سرور شاہ صاحب اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۶۔اپریل ۱۹۱۸ء میں صاف الفاظ میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ:

میرا اعتقاد ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح (مرزا محمود احمد قادیانی) کی مسلسل علالت اور ہمارا آپ کے فیوضات سے محروم رہنا ہماری غلطیوں ہی کا نتیجہ ہے۔اس لئے ہمیں اپنی اصلاح کی طرف بہت جلدی توجہ کرنی چاہیے۔الفضل ۱۱ مئی ۱۹۱۸ء

ایسے ہی الفاظ ایڈیٹر الحکم نے بھی لکھے ہیں۔اور ہم بھی ان الفاظ کی بزور تائید کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔گو مولوی سرور شاہ اور دیگر مریدین میں میاں صاحب کی طرح کفارہ کے ہم معتقد نہیں کہ دوسروں کی غلطیوں اور کمزوریوں کا نتیجہ بجائے ان کے میاں صاحب پر وارد ہونے کے قائل ہوں۔مگر بہر حال اس کے تو قائل ہیں کہ یہ جتنی بیماریاں اور دکھ میاں صاحب کو پہنچ رہے ہیں یہ ان غالی مریدوں کی غلطیوں ہی کا نتیجہ ہے جنہوں نے ان کی ہر ایک ناجائز سے ناجائز بات پر بھی ان کی ہاں میں ہاں ملانا ضروری سمجھا اور واللہ باللہ ثم باللہ کی قسموں سے ایک جہان کو گمراہ کرنا چاہا۔انہی لوگوں نے درحقیقت میاں (محمود احمد) صاحب کو معصومیت کے اس بلند مینار پر چڑھانے کی کوشش کی جہاں سوائے انبیاء کے اور کسی کی بھی مجال نہیں کہ قدم رکھ سکے۔یہی وجہ ہے کہ جب مریدوں نے بڑا بنایا اور ہز ہولی نیس کے دل خوش کن الفاظ سے انہیں پاک اور معصوم بتانا شروع کیا تو اس روحانی بداعتقادی کا اثر ان کے جسم پر بھی پڑا اور وہ ایسے بیمار ہوئے کہ کبھی صحت ہی ہونے میں نہیں آتی۔

بہر حال اب جب کہ مولوی سرور شاہ صاحب اور دیگر محمودیوں کو اس کا احساس ہو چکا ہے انہیں چاہیے کہ اب بھی راہ ضلالت سے جس کی طرف وہ میاں (محمود احمد) صاحب کو لے جا رہے ہیں قدموں ہٹا کر ان کا منہ صراط مستقیم کی طرف پھیرنے کی کوشش کریں تا افضال الٰہی کا ان پر نزول ہو اور ان کی روحانی وجسمانی صحت بحال ہو

(پیغام صلح لاہور ۱۹۱۸ء۔۱۹،۲۲ مئی۔ص۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولی بحث کو ہم تیار ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۶ جولائی ۱۹۱۸ء میں ہم نے لاہوری پارٹی کو اون کی بہتری کی رائے دی تھی کہ چونکہ تم لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں سے طرح دیتے ہو (جیسا کہ بابو عبدالحق ملازم شملہ سے کئی بار سنا گیا) اس لئے اعلان کردو کہ ہم اونکی پیش گوئیوں کے ذمہ دار ہیں۔

اس مخلصانہ مشورہ کا جواب لاہوری جماعت کے آرگن پیغام صلح نے یوں دیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ سلسلہ عالیہ مرزائیہ کا اشدترین دشمن ہے، یہ ہے وہ ہے، اس لئے وہ ہمیشہ ایسی باتیں کرتا رہتا ہے وغیرہ۔

اس اظہار خفگی کے بعد لکھتا ہے کہ

مولوی ثناء اللہ اصولی بحث سے روگردانی کرتا ہے اور ادھر اودھر کی باتیں کرتا رہتا ہے۔،

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں، اس لئے آج ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم ان لوگوں سے اصولی بحث کرنے کو ہر وقت تیار ہیں۔ پس اڈیٹر پیغام صلح بتلاویں کہ کون سے اصول پر بحث کریں گے۔

اون کے بتانے سے پہلے ہم بھی بتائے دیتے ہیں کہ ایک ہمارا اصول ہے، ایک تمہارا۔ اور ایک دونوں کا مشترک۔ غالبًا نہ تم ہمارے اصول کے پابند ہو گے، نہ ہم تمہارے کے۔ اس لئے سب سے مقدم یہ اصولی بحث ہو گی اور ہونی چاہیے جو ہم میں اور تم میں مشترک طور پر مسلم ہو وہ یہ ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں خود لکھتے ہیں:

کہ الہامی کے صدق وکذب کی پہچان اوسکی پیشین گوئیوں سے ہوتی ہے

اس اصول کی چونکہ قرآن شریف تائید کرتا ہے اسلئے ہم میں اور تم میں اصولی بحث یہ ہونی چاہیے کہ مرزا صاحب کی الہامی پیشین گوئیاں سچی ہوئیں یا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بحث کا اول سرا آسمانی نکاح سے شروع ہو گا۔

اگر منظور ہو تو بسم اللہ کر کے بغیر کسی ذاتی غیر ذاتی ذکر کے اتنا بتا دیجئے کہ یہ نکاح جس کی بابت جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اظہار کیا تھا کہ سید الانبیاء پیغمبر خدا ﷺ نے بھی میرے اس نکاح کی خبر دی ہوئی ہے۔

(حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵۳)

وہ نکاح ہو گیا تھا۔

دیکھیں اصولی بحث کے شائق اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔ یا اصولی بحث کے معنی کچھ اور بتاتے ہیں۔

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۱۸ء ص ۵۔۶)

شیر پنجاب بار کے مرزائی کیمپ میں

جناب محمد رمضان قاضی گرو اور صدر گوگیرہ لکھتے ہیں:

پنجاب میں علاقہ بار (نو آبادی ہا) ضلع لائلپور ایک آباد اور سر سبز علاقہ ہے۔ اوس ضلع میں تحصیل جڑانوالہ کے مواضعات میں ایک موضع عینوانہ ہے جہاں ایک مُلا نا اور ایک آدھ اور شخص مرزائی ہو گیا۔ تو حسب عادت مرزائیاں اونھوں نے دیہاتی مسلمانوں کو چھیڑ چھاڑ شروع کی۔ ارد گرد کے علماء کو قادیانی مذہب سے ناواقف پا کر اہالی دِہ نے فیصلہ کیا کہ شیر پنجاب (مولانا ثناء اللہ) کو تکلیف دی جائے۔ چنانچہ اُن مرزائیوں سے باہمی عہد و پیمان متضمن حرجانہ وغیرہ لکھ کر تاریخ مباحثہ کی ۵/ ذیقعدہ مقرر ہوئی۔ ایک آدمی اہالی دِہ کی طرف سے مولانا کی خدمت میں گیا۔ آپ نے اپنی عدیم الفرصتی کا عذر کیا۔ تو مولوی محمد داؤد صاحب غزنوی کو سفارشی بنا کر قاصد نے بمشکل منظوری حاصل کی۔ اس اطراف کے دیہاتی لوگ آپ کے دیکھنے اور تقریر سننے کے از حد مشتاق تھے۔ منظوری کی خبر بجلی کی طرح پھیل گئی اس لئے لوگ چشم براہ تھے کہ بحکم

طلع البدر علینا من ثنیة الوداع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ ذیقعدہ مطابق ۱۲/اگست کو آپ مع دو ساتھیوں کے وارد دِہ ہوئے۔ آتے ہی فرمایا کہ کل مقررہ پانچ ذیقعدہ ہے۔ آج شرائط کا تصفیہ ہوجائے تو کل مباحثہ شروع ہوسکے گا۔ مرزائیوں کی طرف سے ایک صاحب لائلپور کے مبلغ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ضد کی کہ آج ۳ ذیقعدہ ہے۔ مولانا نے کہا کہ آج ۴ تاریخ ہے ہمارا اعتبار نہو تو قادیاں کا اخبار الفضل منگا کر دیکھ لو۔ مگر وہ کسی طرح نہ مانے۔ بعد میں قادیانی اخبار دیکھا۔ تو اس پر ۵ ذی قعدہ مطابق ۱۳/اگست لکھی پائی۔ جس سے ثابت ہوا کہ مرزائیوں نے ناحق کی ضد اس لئے کی تھی کہ مولانا اور دیگر مسلمانوں کا ناحق نقصان ہو۔ آخر خدا خدا کرکے شرائط طے ہوئیں۔ کہ ایک گھنٹہ حیات ووفات مسیح پر اور دو گھنٹے صداقت مرزا پر بحث ہوگی۔

مرزائی چند مولوی آئے تھے جن میں سے مولوی غلام رسول راجیکی والے مناظر مقرر ہوئے۔

دوسرے روز یعنی ۱۴ اگست کو علی الصباح مباحثہ شروع ہوا۔ مباحثہ کی کیفیت کیا بیان کی جائے نتیجہ یہ ہوا کہ دیہات کا بچہ بچہ مولانا کو دعائیں دیتا تھا اور مرزائیوں کی شکست کا اعلان کرتا تھا۔ الحمدللہ

حیات مسیح کے متعلق آپ نے چند حدیثیں مشکوٰۃ شریف سے اور ایک حدیث تفسیر خازن سے پیش کی۔ جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ابھی فوت نہیں ہوئے بلکہ دنیا میں آکر فوت ہونگے۔

ان کا جواب مرزائی مناظر نے دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں ہیں چنانچہ وہ دنیا میں آکر فوت ہوئے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ نجران کے پادری آنحضرت ﷺ کے سامنے بغرض مباحثہ آئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ حضرت عیسیٰ اللہ کے بیٹے ہیں۔ اون کے جواب میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ بیٹا باپ کے مشابہ ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تو ہمیشہ سے ہمیشہ زندہ رہے گا اور حضرت عیسیٰ پر موت آوے گی۔ پھر وہ اللہ کے بیٹے کیسے ہوئے۔

یہ الفاظ صاف بتا رہے ہیں کہ یہ عیسیٰ وہ ہے جن کو عیسائی لوگ خدا کا بیٹا کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کیا مرزا غلام احمد قادیانی کو عیسائی خدا کا بیٹا کہتے تھے۔ اور آج کل بھی کہتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ بس اس جواب سے حاضرین کی تسلی ہوگئی۔

دوسرے مضمون میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ میں کبھی وعدہ خلافی نہیں کرتا۔ رسولوں سے جو وعدہ کروں، اس کی بابت ہرگز خیال بھی مت کرو کہ کبھی غلط ہوگا۔ فلا تحسبنّ الله مخلف وعده رسله۔

اس اصول مقررہ کے بعد آپ نے فرمایا:

مرزا صاحب قادیانی نے چند وعدہ ہائے خداوندی کا اعلان کیا تھا جو پورے نہ ہوئے۔

اول مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی سے نکاح کی بابت لکھا تھا کہ خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ اس لڑکی سے تیرا نکاح ضرور ہو جائے گا۔ باکرہ کی حالت میں ہو، یا بیوہ کی۔ یہ بھی پورا نہ ہوا۔

دوسرا یہ کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں مرے گا۔ یہ بھی پورا نہ ہوا۔

تیسرا الہام تھا کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی میرے سامنے مریگا۔ وہ بھی نہ مرا۔ وغیرہ (چشمہ معرفت)

ان سب کے جواب میں مرزائی مناظر نے عجیب عجیب حرکات دکھائیں۔

نکاح کی بابت کہا کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری خود مرگیا۔ ایک حصہ پورا ہوگیا۔

یہ دونوں (ثناء اللہ اور عبدالحکیم) اگر زندہ رہے تو کیا زندگی۔ کیا اون (ثناء اللہ اور عبدالحکیم) کو بھی کسی جماعت نے امام مانا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو تو آج ۸-۹ لاکھ آدمی امام مانتے ہیں۔ وغیرہ۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے فرمایا کہ نکاح کی پیشگوئی میں اصل مقصود عقد نکاح اور وصال محبوب تھا۔ مرزا احمد بیگ کا مرنا طفیلی تھی۔ اس لئے صرف مرزا احمد بیگ کے مرنے سے پیشگوئی پوری نہیں ہوسکتی۔

مولانا نے یہ بھی فرمایا کہ مرزا احمد بیگ کے داماد کی بابت مرزا صاحب قادیانی صاف لکھا ہے کہ:

یوم نکاح سے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو جائے گا۔

مگر وہ آج تک باوجود جنگ فرانس میں جانے کے بھی زندہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہمارا زندہ رہنا اوراس پر آپ کا عذر کرنا کہ کسی قوم کے امام نہیں، بالکل غلط ہے۔ امامت کی شرط نہ تھی۔ بلکہ صاف لکھا ہے کہ اگر یہ زندہ رہیں تو میں جھوٹا۔

دوم اگر آپ میری امامت آزمانا چاہتے ہیں تو اپنی جماعت میں بڑے سے بڑے معزز کو ہندوستان کے مختلف صوبوں میں میرے ساتھ بھیج دیں۔ پھر دیکھیں کہ ہاتھوں کے سائے کس پر ہوتے ہیں، اور پتھر کس پر پڑتے ہیں۔

اس جواب سے حاضرین کو کافی تسلی ہوگئی۔ آخر جلسہ قریبا دس بجے ختم ہوا۔ مسلمان خوش وخرم مولانا کو دعائیں دیتے ہوئے آئے۔

الحمدللہ۔ اس مباحثہ کا اثر یہ ہوگا کہ اس نواح میں دور دور تک مرزائی خیالات کی بیخ کنی ہوجائے گی۔ انشاءاللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اگست ۱۹۱۸ء۔ مطابق ۱۵ ذی قعد ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۲ ص ۴۔۵)

پیغام صلح لاہور کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ایام قیام شملہ کے دوران مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں نے مباحثہ کے لئے سر اٹھایا مگر آخر دونوں خاموش ہوگئے۔

قادیانی پارٹی نے فیصلہ شرائط کے لئے کمیٹی کا تقرر مانا۔ کمیٹی بیٹھی، شرائط کا تصفیہ بھی کر دیا۔ مگر بعدان سب مراتب کے خلاف فیصلہ کمیٹی۔ اوس نے انکار کر دیا کہ منصف کا تقرر ہم نہیں مانتے۔ حالانکہ کمیٹی کے فیصلہ کو مان چکے تھے مگر قادیان سے جب انکار آیا تو انکار کر گئے۔

اتنا ان سے نہ ہوسکا کہ قادیان والوں کو جواب لکھتے کہ جس صورت میں خود مرزا صاحب آنجہانی اور خود خلیفہ ثانی قادیانی نے اپنے مباحثات میں منصف تجویز کئے تھے، تو اب کیوں انکار ہے۔

مگر ایسا تو وہ کہے جو اپنی باگ اپنے ہاتھ میں رکھتا ہو۔ لیکن جن لوگوں کا قول ہو کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشتہ در گردنم افگند دوست
مے برد ہر جا کہ خاطر خواہ دوست

وہ کیوں ایسا جواب دینے لگے۔ یہی معنی ہیں

اتّخذوا احبارھم و رھبانھم اربابا مّن دون اللہ

اپنے پیروں اور درویشوں کو اللہ کے ورے ورے خدا بنا رکھا ہے (کہ اون کی کسی بات پر اعتراض نہیں کرتے)

دوسری پارٹی جو نسبتاً لبرل کہلاتی ہے یعنی لاہوری جماعت، انہوں نے تو کمیٹی کے بٹھانے میں بھی عذر کیا کہ ہم منصف کا تقرر کسی حال میں نہیں مانیں گے۔ جب اون کو دکھایا گیا کہ مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں مخالفین اسلام کے سامنے منصفوں کے فیصلے پر دس ہزار روپیہ دینے کا وعدہ کیا ہوا ہے، تو ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب سکرٹری انجمن نے، جو ان دنوں مع اپنے صدر کے شملہ پر تھے، جواب دیا کہ روپیہ کا معاملہ اور ہے تبدیل عقیدہ اور ہے۔ یعنی منصف اگر فیصلہ دیں تو تاوان دے دینا جائز ہے مگر عقیدہ کا بدلنا جائز نہیں۔

ہم نے ان کا اصرار دیکھا تو بذریعہ خط ان کو مطلع کیا کہ ہم بھی تبدیل عقیدہ پر زور نہیں دیتے، صرف تاوان قبول کریں کہ جس کے خلاف فیصلہ ہو وہ نمازیان جامع مسجد کو روزہ افطار کرائے۔

باوجود اقرار کے لاہوری پارٹی نے یہ بھی تسلیم نہ کیا۔ چنانچہ میرے آنے کے بعد مسلمانان شملہ نے ایک اشتہار دیا جو یہ ہے:

اے لو وہ بھاگ گئے

قصہ مشہور ہے کہ ایک دفعہ چوہوں نے کمیٹی کی کہ اپنی دشمن جان بلی کو کسی نہ کسی طرح پکڑنا چاہیے۔ کسی نے کہا میں اس کی ٹانگ پکڑوں گا۔ کسی نے کہا میں اس کا ہاتھ پکڑوں گا۔ کسی نے کہا اور کچھ نہیں تو مونچھ تو ضرور ہی پکڑوں گا۔ ایک بوڑھا تجربہ کار چوہا ان میں خاموش بیٹھا تھا، اس نے کہا تم یہ تو سب کچھ پکڑو گے مگر اس کی موں (یعنی آواز) کو کون پکڑے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قصہ صحیح ہو یا غلط، مگر شملہ میں اس کی ایک نظیر قائم ہو چکی ہے۔

شملہ کے مرزائی صاحبان نے مسلمانوں اور غیر مسلمانوں کو عرصہ سے تنگ کر رکھا تھا اتفاق سے مولانا ثناء اللہ امرتسری شیر پنجاب فاتح قادیان ماہ جون میں شملہ پر کسی ضروری کام کے لئے تشریف لے آئے آپ نے اہل اسلام کی خواہش پر قادیانی ہیرو کے حالات سنانے شروع کئے تو دونوں مرزائی کمپوں (لاہوری اور قادیانی) جماعتوں میں مشورے ہونے لگے کہ شیر پنجاب کو کس طرح پکڑنا چاہیے کوئی کہے اس کی ٹانگ پکڑو کوئی کہے ان کی مونچھ پکڑو مگر قادیان سے ایک بڑے گرگ باراں دیدہ نے خط بھیج دیا کہ جو کچھ لکھتے ہو مانا مگر شیر کی بھیک کو کون پکڑے گا اس لئے سب خاموش ہو گئے قارئین کرام کی خاطر ہم اس پہیلی کو ذرا صاف لفظوں میں بیان کرنا چاہتے ہیں مرزائی صاحبان کی پرانی عادت ہے کہ وہ فریق مخالف پر ابتداء میں مباحثہ کے لئے بہت زور ڈالا کرتے ہیں مگر جب انہیں نظر آتا ہے کہ اب مباحثہ ضرور ہو کے رہے گا تو پھر یا تو خاموش ہو جاتے ہیں یا کوئی عذر لنگ تراش کر پہلو بچا جاتے ہیں اسی طرح فاتح قادیان کی شکل دیکھتے ہی تین طرف سے اون پر وار شروع ہوئے ایک ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب لاہوری نے مسئلہ نبوت مرزا صاحب پر مباحثہ کیلئے خط وکتابت شروع کی دوسرے بابو برکت علی صاحب سکرٹری انجمن مرزائیہ شملہ نے بھی چند مسائل لکھے تیسرے منشی عمر الدین صاحب جالندھری نے بھی شیر پنجاب کو اپنی طرف مشغول کرنے کی کوشش کی ان تیسرے نمبر کا یہ مطلب تھا کہ لدھیانے والے انعامی مضمون پر دوبارہ مجھ سے بحث کر لو۔ مگر واہ رے شیر تیرا دل گردہ کیسا مضبوط ہے کہ تو ان سب کو دھتکارتا اور ہر ایک کو معقول جواب دیتا رہا۔ کیا مجال کہ ماتھے پر ذرا بل آجاوے یا دل گھبرا جاوے۔

شیر پنجاب نے مرزائی صاحبان کی تمام شرائط مباحثہ کو بخوشی قبول کر لیا اور جب میدان میں نکلنے کیلئے خم ٹھوک کر کھڑا ہو گیا تو مرزائی صاحبان نے حسب عادت راہ فرار اختیار کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر یہ ہوا کہ تینوں محرک گیدڑوں کی طرح اپنے اپنے بلوں میں جا چھپے اور کوئی سامنے نہ آیا۔ فاتح قادیان کی جرأت ملاحظہ ہو کہ کئی دنوں تک انتظار کر کے ۳ جولائی کو جاتے ہوئے لکھ کر دے گئے کہ جب کبھی مرزائی صاحبان سر اٹھائیں تو فوراً اطلاع دو میں حاضر ہو جاؤنگا ہم نے بھی اس بات کا اندازہ کیا ہے کہ مرزائی صاحبان کے مقابلے میں فاتح قادیان کے نام میں وہ تاثیر ہے جو شیطان کے مقابلے میں لاحول کو۔ یہاں مرزائی صاحبان کہ یہ حالت تھی کہ منتیں مانتے تھے کہ شیر پنجاب شملہ سے کیا سارے پنجاب سے نکل جائے، خدا جانے فاتح قادیان کا رعب اتنا کیوں ہے کہ خود مرزا صاحب آنجہانی بھی اس شیر سے ایسے ڈرتے تھے کہ جب وہ ان سے بحث کرنے کی غرض سے قادیان پہنچا تو مرزا صاحب آنجہانی باہر نہ نکلے اور آخر شیر پنجاب یہ شعر پڑھتا ہوا واپس آیا

جی کی جی ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی
ایک بھی ان سے ملاقات نہ ہونے پائی

شملہ کے مرزائی صاحبان نے تصفیہ شرائط کے لئے خود ہی کمیٹی مقرر کی جسکے ممبر تین تھے بابو گنگا رام صاحب، بابو گوری شنکر صاحب و مسٹر محمد حسین خان صاحب۔

ہر سہ صاحبان نے مل کر شرائط کا تصفیہ کیا۔

بعد تصفیہ بھی فاتح قادیان شملہ میں کئی روز تک مباحثہ کیلئے ٹھہرے رہے لیکن کوئی سامنے نہ آیا، اور مرزائی صاحبان ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ٹالتے آخر جاتے ہوئے بھی بابو برکت علی صاحب وغیرہ کو خط لکھ کر دے گئے۔ ان کے جانے کے بعد جب مرزائی صاحبان سے تقاضے پر تقاضا کیا گیا تو آخر بڑی مشکل سے ۲۲ جولائی کو ان کے سکرٹری صاحب کا خط آیا کہ ہم کو سب کمیٹی کی مقرر کردہ شرط فیصلہ بتقرر ثالث منظور نہیں کیونکہ یہ ناجائز ہے حالانکہ یہیں شملہ میں تھوڑا عرصہ ہوا کہ مرزائی صاحبان آپس میں (یعنی لاہوری و قادیانی جماعت میں) مسئلہ نبوت مرزا صاحب پر بذریعہ ثالث مسٹر محمد عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب وکیل فیصلہ کر چکے ہیں اور ان کے فیصلہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ جو بات مرزائی صاحب آپس میں جائز سمجھتے ہیں مسلمانوں کے مقابلہ میں اسے ناجائز قرار دیتے ہیں۔ اس دورخی چال کا مطلب اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے کہ شیر کے مقابلہ کی طاقت نہیں اور حیلہ سازی سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کی جارہی ہے اگر کسی مرزائی صاحب میں ہمت ہو اور وہ اپنے رسول قادیانی کو سچا ثابت کر سکتا ہوں تو میدان میں آئے ورنہ سمجھ لینا چاہیے کہ ان کے نبی و مسیح و کرشن (قادیانی) کا دعوی غلط ہے

اخیر میں ہماری دعا ہے کہ خدا ہمارے شیر کو بہت دنوں تک سلامت رکھے اور ہر جگہ مظفر و منصور فرمائے

این دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد

المشتہر: خاکسار غلام محمد پھیری والا کوہ شملہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اس اشتہار کے اس فقرہ پر کہ:

شیر پنجاب نے تمام شرائط قبول کر لیں،

پیغام صلح لاہور سوال کرتا ہے کہ:

مولوی ثناءاللہ صاحب کیا ان الفاظ کو صحیح سمجھتے ہیں۔ اگر نہیں تو کیا ان کی تردید کے لئے وہ تیار ہیں۔ (۱۴۔ اگست ۱۹۱۸ء)

جواب: میں ان الفاظ کو بتشریح مذکورہ بالا صحیح سمجھتا ہوں اس لئے ان کی تردید کرنا تردید حق جانتا ہوں۔ ہاں یہ سوال ڈاکٹر یعقوب صاحب سے ہونا چاہیے کہ اون کو میرا خط پہنچا تھا یا نہیں کہ ہم تبدیل عقیدہ پر زور نہیں دیتے بلکہ تاوان جنگ پر قناعت کرتے ہیں۔ اس کا جواب آنے پر بات آگے چلے گی۔

اصل بات یہ ہے کہ ہماری طرف سے بے شک یہ شرط پیش ہوئی تھی کہ مسئلہ نبوت پر ہماری آپ کی گفتگو ہوگی تو منصف جو فیصلہ کریں آئندہ کو فریقین بھی اپنا وہی مذہب ظاہر کیا کریں گے یعنی اگر اونہوں نے فیصلہ کر دیا کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا ہے تو ہم دونوں آئندہ کو یہی خیال ظاہر کیا کریں گے کہ واقعی مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے دعوی نبوت کیا ہے۔ اور اگر فیصلہ ہو کہ دعوی نبوت نہیں کیا تو یہی ظاہر کریں گے کہ نہیں کیا اس میں یہ ذکر نہ تھا کہ فیصلہ کے ماتحت فریق منکر مرزا پر ایمان لے آئے گا اور قائل مرزا کو چھوڑ دے۔ مگر چونکہ یہ ایک محض تجویز رہی اس لئے جب فریق ثانی نے اس کے انکار پر زور دیا اور اپنے اشتہار میں نقدی تاوان دینے کو جائز اظہار کیا تو ہم نے بھی اپنا مطالبہ تبدیل کر دیا یعنی بجائے اس کے کہ اظہار عقیدہ میں فیصلہ کا اثر ہو۔ نقدی تاوان پر کفایت کرنے کا اظہار کر دیا جس پر اب بھی ہم قائم ہیں مگر ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وغیر ممبران لاہوری جماعت اس سے بھی پھر گئے تو پھر راہ فرار کس نے اختیار کی: پس

ذرہ انصاف سے کہیے نکالا کس نے شر پہلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ اگست ۱۹۱۸ء۔ مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۳ ص ۳۔۵)

انجمن احمدیہ اور امداد جنگ

قادیان کا پرانا مگر بوڑھا کمزور اخبار الحکم اپنی ۷۔ اگست ۱۹۱۸ء کی اشاعت میں خبر دیتا ہے کہ خلیفہ قادیان نے حکم دیا ہے کہ ایک کمیٹی بغرض امداد جنگ بنائی جائے جس کا کام امداد جنگ ہوگا۔

ہم خلیفہ قادیان کے اس ارادے کی تائید کرتے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی تو لکھا کرتے تھے اور اس پر ہمیشہ فخر کیا کرتے تھے کہ میرے دادا نے ایام غدر دہلی میں انگریزوں کو پچاس گھوڑے مع سواروں کے دیئے تھے آج ہم دیکھتے ہیں کہ بقول مرزا صاحب ۴ لاکھ اور بقول مولوی غلام رسول راجیکی ۹ لاکھ مریدان مرزا کی جماعت ہے مگر پچاس کی بجائے پانچ گھوڑ کے سوار بھی نہیں دیئے گئے۔ اس کی کیا کیا وجہ ہے آج چار سال کے بعد خیریت سے کمیٹی بنانے کی تجویز سوجھی ہے ابھی دیکھیں عمل میں کب آتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ اگست ۱۹۱۸ء۔ مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۳ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی اور کسر صلیب

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

لوگ عموماً اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ وہ مسیح جس کے آنے کے مسلمان منتظر ہیں وہ تو فوت ہو کر گلیل میں، نہ تو بہ، کشمیر میں مدفون ہو گیا اور اوس کی جگہ میں آ گیا ہوں جو ہر شان میں اس اصل مسیح سے بہتر ہوں۔ اور جو اس کا فرض تھا یعنی کسر صلیب کرنا اگر میں اپنی زندگی میں پورا نہ کروں تو لوگو گواہ رہو کہ میں جھوٹا۔ مطلب یہ کہ میں اپنی زندگی میں تثلیث کے ماننے والوں کو موحد مسلمان بنا دوں گا اور چونکہ مرزا جی نے کروڑواں حصہ بھی تثلیث کے ماننے والوں کا مسلمان نہ بنایا، بلکہ مسلمان عیسائی ہوتے رہے اور ایک خصوصیت ان کے زمانہ کو یہ ہوئی کہ اس میں مسلمان آریہ ہوئے لہذا مرزا جی اپنے دعوی میں اپنے ہی قول کے بموجب جھوٹے اور اس لئے کاذب مسیح تھے۔

میں کہتا ہوں کہ ایسا اعتراض کرنے والے کسر و شکست کے معنی ہی نہیں سمجھے کسر و شکست کے معنی ہیں بے وقعت کر دینا۔

کہتے ہیں اکبر بادشاہ نے بیربل کے سامنے ایک تنکا رکھ دیا اور کہا کہ اسکو بغیر توڑنے یا کاٹنے کے چھوٹا کر دیا جائے۔ بیربل سوچ سوچ کر اٹھ کر باہر چلا گیا اور ایک اس سے لمبا تنکا اٹھا لایا اور اسکو بادشاہ کے تنکے کے برابر رکھ کر کہا لیجئے بادشاہ سلامت آپ کا تنکا بغیر کاٹے اور توڑے چھوٹا ہو گیا۔

پنجابی میں ایک مثل ہے کہ

سو سیانے اکّو مت مورکھاں آپو آپنی

یعنی عقل مند سو ہوں گے تو ان کی عقل ایک ہی ہو گی، اور بے وقوف جتنے ہوں گے ان کی اپنی اپنی رائے ہو گی۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دیکھا کہ اس تثلیث کے تنکے کے توڑنے کی اجازت ہے، نہ طاقت اس لئے وہ بیربل کی چال چلے۔ یعنی تثلیث کو شکست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کے واسطے انہوں نے اپنی ذات شریف میں ایک مجموعہ علاوہ اقانیم کے پیش کیا جس کو زمین سہے نہ آسمان۔ یعنی کوئی ہستی اپنی ذات سے باہر نہ چھوڑی۔ بیربل بے چارے نے تو بادشاہ کے تنکے سے انگل دو انگل بڑا تنکا رکھ کر اسے چھوٹا گردانا تھا، مرزا صاحب نے تو تثلیث کے تنکے کے سامنے ایک شہتیر ہی رکھ دیا۔ اب صاحبِ انصاف غور فرماویں کہ اگر یہ کسر صلیب نہیں ہے تو کیا ہے۔ مرزا جی نے صلیب کو ضرور توڑ دیا، ضرور توڑ دیا، ضرور توڑ دیا، زمین و آسمان ٹلے مگر مرزا جی کی بات نہیں ٹلی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ اگست ۱۹۱۸ء۔ مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۳ ص ۵)

دس ہزار کا انعام

۱۹ جولائی ۱۹۱۸ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک حیدر آبادی مرزائی کی تصنیف کا ذکر تھا جس نے باتباع مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، جواب پر دس ہزار روپیہ کے انعام کا اعلان کیا۔

اس کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ دس ہزار روپیہ حیدر آباد میں مہاراجہ سرکشن پرشاد کے پاس امانت رکھوا کر ہم سے منصف مقرر کریں۔ اس کے جواب میں مصنف موصوف کا ایک خط آیا ہے جو درج ذیل ہے

محترم بندہ جناب اڈیٹر صاحب اخبار اہل حدیث

السّلام علی من اتّبع الھدی

اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۰ شوال ۱۳۳۶ھ مطابق ۱۹ جولائی ۱۹۱۸ء ہماری نظروں سے گذرا۔ اس کے دیکھنے سے ہمیں معلوم ہوا کہ ہمارے انعامی چیلنج دس ہزار کے متعلق غور و تدبر سے کام نہیں لیا گیا، جس کا ہم کو بہت ہی افسوس ہے۔ جناب والا! ہم تو صرف یہ چاہتے ہیں کہ رسالہ محولہ کے صفحات ۳۳۔ ۳۴ کے مطابق اگر کوئی شخص بصورت انکار حضرت میرزا صاحب کسی دوسرے صادق مدعی کو پیش کر دے تو اوس کو دس ہزار روپیہ دیئے جا سکیں گے نہ کہ جناب کو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ہمیں تو صرف ایسے امام الزمان و مجدد وقت کی ضرورت ہے کہ جو حسب منہاج نبوی ﷺ من جانب اللہ ہدایت خلق کے لئے بفرمان خداوندی مبعوث کیا گیا ہو جیسے کہ ہماری نظروں میں حضرت میرزا صاحب کی ذات والا صفات ہے نہ کہ جناب کے جواب کی۔

ہم امید کرتے ہیں کہ حسب شرائط صفحات ۳۳، ۳۴ رسالہ مذکورہ ایسے شخص کو پبلک کے سامنے آپ پیش کر دیں گے جو زمانہء وقت کے امام یا مجدد ہونے کا مدعی ہو یا فی زمانناکم ازکم اس کا جانشین یا قائم مقام ہو کہ جس نے حسب اعلانات مشتہرہ رسالہ زیر بحث اپنے آپ کو تمام دنیا کے سامنے پیش کیا ہو اور اپنی صداقت منوادی ہو

اب جناب وکالت کی زیادہ تکلیف گوارا نہ فرمائیں بلکہ اس مدعی کو پیش کر دیں تاکہ مدعی سست گواہ چست والا نقشہ نہ ہو

رہا روپئہ کا معاملہ تو اس کا بھی ہم نے اپنے چیلنج میں بخوبی فیصلہ کر دیا ہے، ملاحظہ ہو صفحہ ۳۴۔ اب تو یقین ہے کہ ہمارے مدعا کو آپ بخوبی سمجھ گے ہوں گے۔

امید ہے کہ اپنے اخبار کے ناظرین کو مزید انتظار میں نہ رکھ کر ہمارا جواب بھی اپنے اخبار میں جلد شائع فرمادیں گے۔

عبداللہ الہ دین۔ الہ دین۔ آکسفورڈ سٹریٹ سکندر آباد دکن۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

صفحات مذکورہ ہم نے دیکھ لئے ہیں ہم حسب منشاء آپ کے جواب دینے کو تیار ہیں۔ مگر آپ اپنی اقرار کردہ رقم مہاراجہ صاحب موصوف کے پاس امانت رکھوا کر ہم سے منصف مقرر کریں۔ یہ ہماری درخواست کوئی ایسی نہیں جو آپ رد کریں کیونکہ مرزا صاحب کی تجویز کردہ ہے۔ براہین احمدیہ جلد اول ملاحظہ ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۱۸ء۔ ۲۹ ذی قعد ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۴ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کٹک میں محمدیوں کی نمایاں کامیابی

سید محمد فضل رب عفی عنہ عازم خان بازار کٹک لکھتے ہیں

عبدالحکیم کٹکی نے کٹک میں احمدیوں کی کامیابی اور حکام کا شکریہ کی سرخی سے ۲۸ جون ۱۹۱۸ء، اخبار الحکم قادیان کے ایک کالم کو سیاہ فرمایا ہے الزام فوجداری سے نہ معلوم کس غلطی سے خلاصی پا کر کہیں اڑیسہ کے سب سے بڑے وکیل اور کہیں سب سے بڑے مسلمان متمول اور معاملہ بازوں وغیرہ پر آوازے کسے ہیں لیکن دیکھنے والے دیکھیں کہ خداوند تعالی... کی حمایت فرماتا ہے اور جھوٹوں کو منزل تک پہنچاتا ہے جناب معلی القاب مجسٹریٹ ضلع کٹک ۱۳۔ اگست ۱۹۱۸ء کو فائنل آرڈر پاس کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

> ہم احمدیوں کی التجا کے مطابق کما حقہ تدارک کے بعد صاف حکم صادر کرتے ہیں کہ قادیانی لوگ رسول پور کسمبی محی الدین پور دھواں ساہی کی چاروں مسجدوں میں (یعنی قادیانی جن مسجدوں میں اپنا دخل اور حق جتا کر دعویدار ہوئے تھے نیز اپنے آباء واجداد کا تیار کئے رہنے کا دم بھرتے تھے) قدم نہیں رکھ سکتے کیونکہ ان مسجدوں کے تیار کنندگان سنت جماعت میں سے تھے۔ اگر یہ اپنی دانست میں کوئی استحقاق رکھتے ہیں تو صاف عدالت دیوانی کی طرف رجوع کریں۔ اور کسی مسجد کی جانب منہ نہ کریں، کی تو فوجداری آئین دفعہ ۱۰۴، انہوں نے خلاف عمل درآمد ہوں گے، اب اس سے زیادہ صاف حکم ہم نفاذ نہیں کر سکتے۔

یہ ہے قادیانیوں کے بڑے بول کی سرنگونی اور اس کے فضل عمر کی دعاؤں کی برکت۔ قادیانی مرزا جی کی دعاؤں کی بھی یہی کیفیت تھی اثر الٹا ہوتا تھا۔ چنانچہ فاضل اڈیٹر اہل حدیث کی موت کی ہر وقت مانگا گئی اور جب آئی تو انہیں کو لقمہ کر گئی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ہنوز دندناتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۱۸ء۔۲۹ ذی قعد ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۴ ص ۶)

مرزائی زیارت

(مولانا ثناءاللہ نے سفر کشمیر سے واپسی پر اپنا سفرنامہ کشمیر شائع کیا جس میں بتایا):

سری نگر میں جہاں اور زیارات ہیں ایک مرزائی زیارت بھی ہے جسکی تفصیل یہ ہے:

سری نگر میں ایک مزار ہے جس کی بابت یہاں کی روایات یہ ہیں کہ کوئی صاحب شاہزادہ یوز آسف تھے اون کا مزار ہے۔ یہ مزار بھی میں نے دیکھا بھلا کیوں نہ دیکھتا جب کہ قادیان کی آواز میرے کان میں تھی کہ حضرت عیسی کی قبر سری نگر میں ہے۔ مزار بالکل معمولی حالت میں ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس کی کچھ اتنی وقعت نہیں صرف ایک نابینا بڑھیا عورت بیٹھی تھی دریافت کیا کہ یہ کس کا مزار ہے ایک شخص بولا حضرت عیسی کا۔ دوسرے شخص نے جو اسی محلّہ کا تھا، جواب دیا کیا کہتے ہو جن دنوں عیسی تھے ان دنوں تو اس محلّہ میں پانی تھا۔ اوس پہلے شخص نے کہا میں تو جانتا نہیں قادیان کے لوگ یہاں آتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ یہ زیارت حضرت عیسی کی ہے۔

سری نگر اور کشمیر کے لوگ اپنے تواتر کی بنا پر خیال رکھتے ہیں کہ یہ قبر کسی شاہزادہ کی ہے جو نیک آدمی تھا دگر ہیچ۔ چنانچہ علماء شہر اور معززین نے اس مضمون کی تحریری شہادت بھی دی ہے جزا ھم اللہ

مزار مذکور کی خستہ حالی پر نظر کر کے ایک ظریف طبع نے کہا تھا یہاں تو اس کا کوئی مجاور نہیں بنتا کیونکہ لوگوں کا رجوع نہیں تو آمدنی کہاں سے ہو، اس لئے قادیان والوں کو اس مزار کا انتظام اپنے ہاتھ میں لے کر ایک مجاور یہاں رکھنا چاہیے۔ حاضرین نے اس رائے کی تائید کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۱۸ء مطابق ۱۳ ذی الحج ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۶ ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصولی بحث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح نے بات اٹھائی تھی کہ اہل حدیث روز کی چھیڑ چھاڑ کو اصولی بحث کرے تو نتیجہ بہتر ہو اور اوس کے جواب کے لئے ہم بھی تیار ہوں، اوس کے جواب میں اہل حدیث مورخہ ۱۶۔ اگست میں اس درخواست کو قبول کر کے لکھا تھا کہ ہم اصولی بحث کو تیار ہیں۔

مگر اصولی بحث کیا ہوتی ہے، یہ ایک غور طلب سوال ہے۔ ہم نے اسکا جواب یہ دیا تھا کہ اصولی بحث وہ ہوتی ہے جس سے سب فروعی مراتب طے ہو سکیں اس قاعدے کے مطابق قادیانی مشن میں اصولی بحث یہ ہے کہ مرزا صاحب کی اون پیش گوئیوں کو جانچا جائے جن پر اونہوں نے اپنی صداقت کا معیار رکھا ہے۔ چنانچہ اسی مضمون میں ہم نے مرزا صاحب قادیانی کی عبارات نقل کر کے بتایا تھا کہ فلاں فلاں پیش گوئی کی صداقت پر مرزا صاحب کا صدق موقوف ہے۔ چونکہ اس رستے پر چلنا ذرا ٹیڑھی کھیر ہے اس لئے بہانہ جوئی کرتے ہوئے پیغام صلح لکھتا ہے:

> ہم کہتے ہیں یہ بے شک صحیح ہے کہ پیشگوئیاں مامور من اللہ کی تصدیق میں ایک زبردست تائیدی گواہ کا کام دیتی ہیں خود نبیوں کو بھی ان سے اپنی صداقت کے ثبوت میں بہت بڑی مدد ملتی ہے اور حضرت مسیح موعود (مرزا) کی پیش گوئیاں بھی بفضلہٖ تعالیٰ اپنے اپنے رنگ میں پوری ہوئیں اگرچہ مولوی ثناء اللہ کو بوجہ اندرونی تعصب کے کچھ بھی نظر نہ آئے لیکن اس مرحلے پر پہنچنے اور اس پر بحث کرنے سے پہلے ابھی بعض اور بھی بنیادی باتیں ہیں جن کا اصولاً طے ہو جانا ضروری ہے۔ مثلاً سلسلہ عالیہ کا سب سے بڑا اصول یہ ہے کہ مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے جب تک اس اصول کا فیصلہ نہ ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود کی صداقت کو پرکھنا اور آپ کی پیش گوئیوں پر بحث کرنا ایک لاحاصل امر ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۸۔اگست ۱۹۱۸ء ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا پیش کردہ اصول آپ کو اور آپ کے پیرو مرشد کو منظور ہے۔ اور جو اصول (حیات ووفات مسیح) آپ پیش کررہے ہیں وہ نہ اصول ہے، نہ معقول، نہ آپ کے پیر ومرشد کا پیش کردہ ہے۔

سنئے! وفات مسیح کا مسئلہ اگر مرزائی مباحث کے لئے اصولی بحث ہے، تو جو لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں اون سے کیوں آپ لوگوں کا اختلاف ہے۔ مثلاً سرسید احمد خان کے ہم خیال جو وفات مسیح کے موجد اور مروج ہیں۔ یا ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی وغیرہ۔ یہ لوگ باوجود قائل وفات ہونے کے کیوں مرزا صاحب کے قائل نہیں۔ معلوم ہوا کہ وفات وحیات مسیح کو بحث مرزا میں کچھ بھی دخل نہیں۔

ہاں اڈیٹر پیغام صلح ہم سے ایک بات پوچھتا ہے جو قابل جواب ہے وہ یہ ہے:

اگر مولوی ثناء اللہ پیش گوئیوں پر بحث کرنے کے بعد بفرض محال اپنی ضدی طبیعت کیخلاف یہ مان لینے پر مجبور ہوئے کہ حضرت میرزا صاحب کی تمام پیش گوئیاں صحیح تھیں تو اس صورت میں وہ وفات مسیح کے خودبخود ہی قائل ہو جائیں گے اور وہ تمام دلائل قرآنی جن پر ان کے عقیدہ حیات مسیح کا مدار ہے خودبخود ہی غت ربود ہو جائیں گے اگر ایسا ہی ہے تو اون کے عقیدہ حیات مسیح کی حقیقت معلوم، (صفحہ مذکور کالم ۲)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بے شک ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب کی متحدیانہ پیش گوئیاں سچی ثابت ہوئیں، تو ہم اپنے سابقہ خیالات مخالفہ سب چھوڑ کر مرزا صاحب کے معتقد ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح پر آپ کو بحث کرنے کا بہت شوق ہے تو جب مولوی ابراہیم صاحب فاضل سیالکوٹی نے آپ کے بڑے عالم مولوی محمداحسن صاحب امروہی کونوٹس دیا تھا کہ عالمانہ رنگ میں اس مسئلہ پر ہم سے بحث کریں ہم تیار ہیں (ملاحظہ ہو اہل حدیث مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء) تو کیا وجہ ہے کہ آپ کی طرف سے اسپر ہاں ہوں سے کوئی جواب نہ آیا۔

مختصر یہ کہ ہم وفات وحیات مسیح کو ایک علمی اور مذہبی مسئلہ جانتے ہیں جو بے شک قابل بحث ہے، مگر مرزائی صداقت کو اس پر توقف نہیں۔ توقف وہاں ہوتا ہے جہاں بحث کرتے ہوئے کسی چیز کا اثباتاً ونفیاً ذکر آئے۔ جہاں یہ نہ ہو وہاں توقف کا دعوی کرنا اہل علم کا کام نہیں

آؤ ہم سے صداقت مرزا پر بحث کر کے آزمالو کہ حیات یا وفات مسیح کا ذکر آتا ہے اگر آوے تو ہم توقف کے قائل ہو جائیں گے پس آپ اجازت دیں کہ ہم حسب تجویز حضرت مرزا صاحب اصولی بحث شروع کریں۔ کیا یہ کریں گے؟

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار اون سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۱۸ء مطابق ۱۳ ذی الحج ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۶ ص ۴۔۵)

مرزائیوں سے مباحثہ اور اسکا نتیجہ

مولانا محمد یونس پرتاپ گڈھ ڈاک خانہ ہنومان گنج موضع کٹھار سے لکھتے ہیں

ناظرین! عرصہ ایک سال سے مولوی محمد حنیف صاحب سلطان پوری مرزائی ہوگئے تھے اس اثنا میں انہوں نے بہت سے خطوط میرے پاس ونیز مرشدی الی اللہ جناب مولوی احمد اللہ صاحب کے پاس روانہ کئے جس میں انہوں نے بار بار اس بات کو تحریر کیا تھا کہ مجھ سے مباحثہ کرلو۔ لیکن چونکہ جب سے وہ مرزائی ہوئے تھے قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفرور ہو گئے تھے اس لئے ان سے مناظرہ نہ ہوا۔ اتفاقاً ان دنوں وہ قادیان سے اپنے مکان پرتشریف لائے اپنے مکان سے ایک تحریر میرے پاس روانہ کی، بابت وفات وحیات مسیح نبوت مرزا کے۔ اور بڑے شد و مد سے لکھا کہ اگر آپ میں ہمت ہے تو میری تحریر کا جواب دیں میں نے دیکھا کہ کاغذ کی ناؤ سے کوئی نتیجہ حاصل نہیں ہوتا اسلئے ۱۵ ذی قعد کو میں میں و مسٹر امانت اللہ و نیز چند احباب میرے ہمراہ موضع اسراپور گئے وہاں پر ان کو بلایا گیا بعد نماز جمعہ ان سے گفتگو ہوئی انہوں نے کہا کہ میں آپ سے حضرت عیسی کی وفات وحیات میں گفتگو کروں گا میں نے کہا کیا آپ کو حضرت عیسی کی میراث لینی ہے۔ گفتگو اس بات پر ہونی چاہیے کہ مرزا غلام احمد قادیانی جسکی نبوت کی آپ لوگوں کو دعوت دیتے پھرتے ہیں وہ مسلمان تھے یا نہیں۔ میں مرزا کے اقوال سے یہ ثابت کر دوں گا کہ الفاظ ناشائستہ انبیاء وصلحاء کی شان میں کہنے والا ایک ادنی درجہ کا مسلمان بھی نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ مہدی وعیسی۔ آخر اس بات پر وہ بھی راضی ہو گئے گفتگو ہونا شروع ہوگئی میں نے ضمیمہ انجام آتھم سے چند سطریں سنائیں جہاں کہ مرزا نے حضرت مسیح کو بہت سے برے الفاظ و گالیوں سے یاد کیا ہے میں نے کہا کہ مرزا ،حضرت مسیح علیہ السلام کی کس طرح توہین وتحقیر کر رہے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ مرزا نے عیسائیوں کے مسیح کو کہا ہے میں نے کہا کیا عیسائیوں ومسلمانوں کے علیحدہ علیحدہ مسیح ہیں ایک ہی ہیں۔ عیسائی اون کو خدا کا بیٹا کہتے ہیں جسکی تکفیر قرآن مجید میں جابجا موجود ہے انہیں مسیح کو مسلمان خدا کا برگزیدہ نبی مانتے ہیں لیکن مرزا صاحب ایسے نبی معصوم کو... کا لقب دیتے ہیں۔

دوسرا اعتراض میں نے مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی سے کیا مرزا صاحب فرماتے ہیں ر أیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت التی ھو یعنی میں خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں میں نے کہا کہ لیجئے حضرت آپ لوگ تو مرزا کو نبی مانتے ہیں لیکن مرزا صاحب کو نبوت کا عہدہ پسند نہیں وہ تو اللہ بنے جاتے ہیں انہوں نے کہا کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مرزا صاحب کا خواب ہے اور خواب کی تعبیر برعکس ہوتی ہے،
میں نے کہا مرزا صاحب کا خواب ہے کہ میں ہو بہو اللہ ہوں اگر اس کا برعکس مانئے تو یہ تعبیر ہوئی کہ مرزا صاحب ہو بہو شیطان ہیں۔
اگر برعکس مانئے تو یہ مانئے۔ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ میں نے کہا جس شخص کے ایسے برے الفاظ ہوں وہ تو ایک ادنی درجہ کا مسلمان بھی نہیں چہ جائیکہ مسیح و مہدی موعود۔

اتنے میں نماز عصر کی اذان ہوئی مولوی محمد حنیف صاحب اپنے گھر کو چلے گئے بعد نماز عصر کے ایک مرزائی بنام محمد یوسف نے مرزائیت سے توبہ کی۔ اور مجلس برخواست ہوئی۔

۱۶ ذی قعد کو صبح کے وقت میں و نیز چند احباب میرے ساتھ موضع اسراپور سے موضع کھجوری گئے جہاں پراون کا مکان ہے ان کے مکان پر میں نے جا کر آواز دی اور کہا کہ میں آپ سے مناظرہ کرنے کی غرض سے آیا ہوں آپ باہر تشریف لائیے۔ انہوں نے مکان کے اندر ہی سے جواب دیا کہ میں مناظرہ نہیں کروں گا آخر چند لوگوں کے کہنے سے وہ مکان سے باہر نکل آئے کیونکہ جب سے وہ مرزائی ہوئے تھے ان کی برادری میں کھلبلی مچی ہوئی تھی اس لئے ان کی برادری کے لوگوں نے کہا کہ یا تو آپ مذہب مرزائی سے توبہ کریں یا آپ مناظرہ کریں آخر وہ پھر مناظرہ کیلئے مستعد ہوئے اور کہنے لگے کہ مرزا صاحب کا نبی ہونا قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہے میں نے کہا پڑھو انہوں نے سورہ الحاقہ کی آیت

و لوتقوّ ل علینا بعض ا لا قا ویل لاخذ ناہ بالیمین ثمّ لقطعنا منہ الو تین

کو پڑھ کر فرمانے لگے کہ اگر حقیقت میں مرزا صاحب مفتری وکذاب ہوتے تو دنیا میں وہ مہلت نہ پاتے اور ہلاک ہو جاتے حالانکہ اس وقت مرزائی دنیا میں کئی ہزار ہیں اور اللہ پاک نے مفتریوں کیلئے فرمایا ہے کہ وہ دنیا میں ہلاک کئے جاویں گے اور ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عروج نہیں ہوگا۔

میں نے کہ کہا آیت میں اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کومخاطب کیا ہے کہ اگر بالفرض رسول اللہ ﷺ، اللہ پاک کے اوپر بعض باتوں کو منسوب کرتے جس کو اللہ پاک نے انہیں تعلیم نہیں کیا، تو اللہ پاک ان کی رگ جان کو کاٹ دیتا اور وہ ہلاک ہوجاتے۔ دنیا میں جتنے بھی کفار ہیں سب کے سب مفتری وکذاب ہیں مگرسب کو کچھ نہ کچھ عروج دنیا میں ہے اسی طرح چند دنوں تک مرزا صاحب کا بھی عروج رہا بعدازاں ذلت کی موت سے مرگئے۔ اسکے بعد انہوں نے سوہ صف کی آیت و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد کو پڑھا اورکہا کہ مرزا صاحب حضرت عیسیٰ کی پیش گوئی کے مطابق دنیا میں تشریف لائے۔ اس آیت میں حضرت عیسیٰ نے مرزا قادیانی کے آنیکی پیشگوئی فرمائی ہے۔

میں نے کہا کہ آیت میں احمد کا لفظ ہے اورمرزا کا نام غلام احمد ہے دونوں میں فرق ہے۔ آیت مذکور میں جو حضرت عیسیٰ نے رسول اللہ ﷺ کے متعلق خوش خبری دی ہے جیسا کہ فرمایا آپ نے انا بشارة عیسی۔ اوررسول اللہ ﷺ کا نام احمد بھی ہے جیسا کہ وارد ہوا حدیث شریف میں فرمایا آنحضرت ﷺ نے میرے پانچ نام ہیں محمد، احمد، ماحی، حاشر، عاقب۔

یہ سنکر مولوی محمد حنیف صاحب بالکل لاجواب ہوکر کہنے لگے کہ آؤ ہم مباہلہ کرلیں۔ میں نے کہا کہ پہلے آپ اپنے مباہلہ سے مرزا صاحب کا مباہلہ سن لیں چنانچہ میں نے مرزا صاحب کا وہ اشتہار جس کا عنوان ہے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، اول سے آخر تک سنایا اورکہا کہ مرزا صاحب تو خود ہی دعا کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے اللہ اگر حقیقت میں میں مفتری وکذاب ہوں تو مجھ کو مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں ہلاک کرکے مولوی ثناء اللہ کو خوش کردے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مرزا صاحب چند ہی روز میں دنیا سے کوچ کر گئے اور مولوی ثناء اللہ صاحب اسی طرح خوش وخوم دنیا میں زندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائم ہیں۔

جب اشتہار سنایا گیا تو خاموش ہو کر پھر گھر میں داخل ہو گئے ان کے گھر کے سامنے ایک باغ ہے اس میں جلسہ ہوا۔ مرزائیوں کی خوب تردید کی گئی مولوی محمد حنیف صاحب کے والد بھی مرزائی ہو گئے تھے انہوں نے بھی جلسہ میں مرزائیت سے توبہ کی بعداس کے جلسہ برخواست ہو گیا میں اپنے مکان چلا آیا۔

۱۸ ذی قعد کو بوقت صبح موضع مندرہ میں مولوی محمد حنیف صاحب کو پھر بلایا گیا مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے حیات مسیح پر کچھ گفتگو ہوئی بعداس کے مولوی محمد حنیف صاحب بھی مرزائیت سے توبہ کر کے داخل اسلام ہوئے اور مجلس نہایت خیر و برکت سے برخاست ہوئی ناظرین سے استدعا ہے کہ دعا کریں کہ اللہ پاک مولوی صاحب موصوف کو ثابت قدم رکھے آمین یا الہ العالمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۱۸ء مطابق ۱۳ ذی الحج ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۶ ص ۱۱۔۱۲)

ترکوں کی شکست اور فتح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت اگست میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں ترکوں کی شکست اور فتح کی بابت مرزا صاحب آنجہانی کی پیش گوئیاں نکالی ہیں۔ اسکے جواب میں ہمارا روئے سخن اس امر کی طرف نہ ہوگا کہ واقعہ میں ترکوں کو شکست ہوئی یا فتح بلکہ ہمیں صرف اس امر کا واضح کرنا مقصود ہے کہ مرزائی لوگ مرزا صاحب آنجہانی کی پیش گوئیوں کو بگاڑتے ہیں ایک تو وہ قدرتی طور پر روپیہ پیسہ کی طرح گول مول ہوتی ہیں جن کی شان میں یہ کہا گیا ہے:

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

دوم، یہ لوگ حسب تقاضائے وقت ان کو نئے قالب میں ڈھالتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقت میں یہ لوگ اس کارستانی میں بھی آنجہانی کے پکے پیرو ہیں اون کو بھی یہ کمال حاصل تھا کہ ایک بات ایسی کہہ دیتے تھے جسکو ہر زمانہ کے مطابق بنا لیتے۔ مثال کے طور پر ہم ایک ایسی پیشگوئی آنجناب کی ذکر کرتے ہیں آپ کا الہام ہے

شا تا ن تذ بحان (دو بکریاں ذبح کی جائیں گی)۔

اس الہام کو آنجہانی نے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں مرزا احمد بیگ (آسمانی خسر خود) اور اس کے داماد (رقیب خود) پر لگایا ہے کہ یہ دو بکریاں ہیں جو مر جائیں گے لیکن جوں ہی زمانہ نے اس دعوی کی تردید کی اور رقیب اب تک زندہ سلامت ہے جس کی بابت آنجناب بزبان حال یہ کہتے کہتے دنیا سے سدھارے

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

تو رسالہ تذکرۃ الشہادتین میں اسی پیش گوئی کو عبداللطیف کابلی اور اس کے شاگرد پر جو (بقول مرزا) کابل میں مرزائی ہونے کی وجہ سے بحکم امیر صاحب کابل قتل کرائے گئے، چسپاں کر دی۔

واقع میں اس پیش گوئی کی گولائی بھی ایسی ہی ہے کہ جدھر چاہو لگالو۔ جس پیش گوئی کو ریویو مذکور کے اڈیٹر نے پیش کیا ہے وہ بھی ازیں قبیل ہے

جناب موصوف کی پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں:

غلبت الرّوم فی ادنی الا رض و ھم من بعد غلبھم سیغلبو ن

مندرجہ ریویو آف ریلی جنز بابت جنوری ۱۹۰۴ء

یہی الہام دوسری بار جناب مرزا صاحب نے ان لفظوں میں شائع کیا:

و ھم من بعد غلبھم سیغلبون

اس مکرر الہام کا حوالہ اڈیٹر ریویو زیر بحث نے جنوری ۵ کا دیا ہے مگر در حقیقت وہ فروری ۱۹۰۸ء کے ریویو آف ریلی جنز میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ الہام دراصل قرآنی آیت ہے جو سورہ روم کے شروع میں ہے یہ اوس وقت نازل ہوئی تھی جب رومیوں وسلطنت قسطنطنیہ اور شام وغیرہ، نیز فارسیوں (ایرانیوں) سے جنگ جاری تھی نزول قرآن کے وقت دنیامیں یہ بڑی سلطنتیں تھیں ان کے خاتمہ جنگ کے متعلق یہ آیت بطور پیش گوئی کے نازل ہوئی جسکا ترجمہ یہ ہے:

سلطنت روم اپنے قریب کے علاقہ میں مغلوب ہوگی بعد مغلوب ہونے کے پھر غالب ہوگی۔

مرزا صاحب نے اپنے اس لہام کی کوئی تشریح نہیں کی بلکہ صرف یہ الفاظ ہی بیان کر دیئے ہیں بوقت نزول الہام نہیں کی بلکہ ساری عمر میں ان کی کسی تصنیف میں اس کی تشریح نہیں ملتی اب اڈیٹر ریویو نے اس کی تشریح یوں کی ہے:

اس پیش گوئی کو ترکوں پر چسپاں کیا اور اس کی ابتداء جنگ بلقان سے بتائی ہے بلغاریہ کی جنگ میں ترکوں کا پہلے مغلوب ہونا اون کی مغلوبی بتایا پھر اڈریانوپل پر قبضہ کرلینا اون کا غلبہ مگر اسی پر قناعت نہیں کی بلکہ موجود جنگ پر بھی اسکو چسپاں کیا عراق عرب میں انگریزی فوج کو (جو جنرل ٹون دشنڈ کے ماتحت تھی) ترکوں نے قید کرلیا اون کی فتح بتائی پھر عراق اور فلسطین میں ترکوں کے پیچھے ہٹ جانے کو اون کی شکست کہا

ریویو کے اصل الفاظ میں مضمون بہت دل چسپ معلوم ہوتا ہے اسلئے بحذف زائد درج ذیل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

ان نشانوں میں جو اقوال عالم خاص کر مسلمانوں اور عیسائیوں کی عبرت اور چشم بصیرت کھولنے کے لئے ظاہر ہوئے حضرت احمد (مرزا صاحب کا نام غلام احمد تھا مگر پیش گوئی یاتی من بعدی اسمہ احمد پر قبضہ کرنے کو آپ کبھی کبھی اپنا نام صرف احمد لکھا کرتے تھے حمامۃ البشری۔ اسی سنت کے مطابق مرزائی بھی غلام احمد کی بجائے صرف احمد لکھتے ہیں سچ ہے: غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو۔ رسول حق باستحکام مرزا۔ اڈیٹر) (یعنی مرزا) کی وہ پیش گوئیاں ہیں جو آپ نے ترکی سلطنت کے متعلق فرمائیں اور جو پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہو چکی ہیں غلبت الرو م فی اد نی الا ر ض و ھم من بعد غلبھم سیغلبو ن ترجمہ: رومی سلطنت والے ایک قریب کی سرزمین میں مغلوب ہو جائیں گے مگر پھر اپنی شکست کے بعد جلد ہی غالب آجائینگے)

اس سے ٹھیک چار سال بعد احمد (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ایک اور پیش گوئی بتاریخ ۲ جنوری ۱۹۰۸ء شائع فرمائی جو حسب ذیل ہے:

و ھم من بعد غلبھم سیغلبون،، ترجمہ: اور وہ غلبہ پانیکے بعد جلد ہی مغلوب ہو جائیں گے۔

یہ آخرالذکر پیشگوئی رسالہ ہذا کے پرچہ جنوری ۱۹۰۸ء میں شائع کی گئی تھی آخرالذکر پیش گوئی کے الفاظ صاف طور پر پتہ دیتے ہیں کہ یہ اسی ملک کے متعلق تھی جس کے بارہ میں وہ پہلی پیشگوئی بیان کی گئی ہے یعنی ٹرکی۔ اور ان دونوں پیشگوئیوں کا چار سال کے وقفہ سے جدا جدا معرض بیان میں آنا اور شائع کیا جانا بڑی صراحت سے ظاہر کرتا ہے کہ گو ہر دو پیش گوئیوں میں ایک ہی ملک کا ذکر ہے لیکن ان کا تعلق بالیقین دو جدا جدا جنگوں سے ہے۔ نیز یہ کہ اول الذکر پیشگوئی کے پورا ہونے سے چار سال بعد دوسری پیشگوئی پوری ہونی تھی علاوہ ازیں پہلی پیش گوئی سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ ٹرکی کو مغلوب ہونے کے بعد، قریب کی زمین میں غلبہ پانا تھا اور دوسری سے یہ پتہ چلتا ہے کہ اسے (ٹرکی کو) غلبہ پانے کے بعد مغلوب ہونا تھا اور اس طرح محولہ بالا ہر دو الہامات پر یکجائی نظر ڈالنے سے ہم مفصلہ ذیل نتائج پر پہنچتے ہیں۔

۱۔ ایک لڑائی ٹرکی اور اس کی کسی ہمسایہ سلطنت کے مابین ایک قریب کی سر زمین میں چھڑنی تھی..

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۱۸ء مطابق ۲۰ ذی الحج ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۷ ص ۵۔۶ نامکمل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ستمبر سنہ رواں میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کے متعلق مفصل بحث ہے جسکا خلاصہ حسب ذیل ہے:

مرزا صاحب کو خدا نے الہام کیا تھا تیری عمر اسّی (۸۰) سال کی یا کم یا زیادہ کروں گا۔

راقم مضمون نے بہت کوشش کر کے ادھر اودھر سے (بقول ڈوبتے کو تنکے کا سہارا) اقوال نقل کر کے ثابت کرنا چاہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی عمر مطابق اس الہام کے اسّی (۸۰) سال سے زیادہ ہوئی ہے۔

افسوس یہ لوگ اپنی ضد میں یہاں تک ترقی کر جاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ نہ کریں ان کی مرضی، مگر اون کو یہ تو یاد رکھنا چاہیے کہ ملک میں ایک ایسا شخص بھی ہے جس کا دعوی ہے کہ میں مرزائیوں سے زیادہ مرزا صاحب کی تحریرات کا ماہر ہوں۔ اسلیئے اوسکا لقب فاتح قادیان ہے۔

جس حال میں مرزا صاحب قادیانی خود بخود معمولی طریق سے بلکہ محل استدلال میں اپنی عمر بتاتے ہیں تو پھر کسی ایرے غیرے کی شہادت یا بیان کا کیا اثر؟

سنئے جناب مرزا صاحب موصوف لکھتے ہیں:

یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس سال پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپہنچا۔ تب خدا نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد ہے (تریاق القلوب)

یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چودھویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدی کے شروع میں چالیس سال کے تھے اور انتقال آپ کا ۱۳۲۶ھ میں ہوا تو ساری عمر کتنی ہوئی۔ کوئی احمدی دوست حساب جانتا ہو تو جمع کرے ۴۰ جمع ۲۶ بتائے کہ ۶۶ ہوتے ہیں یا اسّی (۸۰)۔

دوسرا حصہ مضمون کا ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کی موت کے متعلق ہے۔ میری طرح ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کی زندگی مرزائیوں کے لئے سوہان روح ہے۔ اس لئے مضمون نگار نے اس طرف بھی توجہ کی ہے جو لکھتا ہے:

اب اگر سوال کیا جائے کہ کیا باعث ہے کہ عبدالحکیم (پٹیالوی)، مرزا صاحب کی زندگی میں ہلاک نہ ہوا۔ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی کوئی الہامی پیش گوئی ایسی نہیں تھی کہ عبدالحکیم میرے سامنے ہلاک ہوگا۔ (ریویو ندکور۔ ص ۳۴۵)

اس مضمون کا راقم عمر الدین لکھا ہے۔ اگر یہ وہی عمر الدین ہے جو شملہ میں نوکر ہے، تو اس کی ناواقفی پر افسوس ہے۔ کیونکہ اس کا خیال ہے کہ میں مرزائی کتب کا فاتح قادیان سے بھی زیادہ ماہر ہوں۔ مگر آج یہی تحریر اوس کی فیصلہ کن ہوگی انشاء اللہ کہ کون ماہر ہے۔ پس سنئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ڈاکٹر عبدالحکیم نے یہ پیشگوئی کی کہ میں (قادیانی) اوسکی زندگی میں ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک اوس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا مگر خدا نے اسکی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاوے گا اور خدا اوس کو ہلاک کردے گا اور میں اوس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔

یہ عبارت کیا کہہ رہی ہے؟ چونکہ اردو ہے جو ملک کی عام زبان ہے اس لئے کسی تشریح یا تفسیر کی حاجت نہیں کیا کوئی منصف مزاج اس عبارت کو دیکھ کر کہہ سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ پیش گوئی نہیں کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان اون کی زندگی میں نہ مریں گے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سوال کا جواب ہم ناظرین کے انصاف پر چھوڑتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء مطابق ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۸۔ص ۲۔۳)

عراق میں مرزائیت اور اس کی تردید

جناب بابو محمد قاسم کلرک بیس پوسٹ بصرہ لکھتے ہیں:

یہاں بیس پوسٹ آفس (جنگی ڈاکخانوں) میں مسلمانوں کی اچھی خاصی تعداد ہے چنانچہ ہمارے ڈاکخانوں کے حاکم مسٹر لفٹننٹ کرنل اے اے سمسن آئی سی ایس نے اپنی فیاضی سے بیس کے کل مسلمانوں کو نماز پڑھنے کیلئے ایک خیمہ کبیر عطا فرمایا ہے جس میں ہم سب مل کر نماز پڑھتے ہیں چونکہ یہاں حنفی مذہب کے بھی بہت سے مسلمان ہیں عراق عرب بصرہ کی مسجدوں میں وہ نماز پڑھ کر بالکل غیر متعصب ہو گئے ہیں چنانچہ ہماری جماعت اون کے ساتھ ہوتی ہے اور آمین بالجہر رفعیدین آزادی کے ساتھ ہوتی ہیے اور ایسا ہی یہاں کی مسجدوں میں قاعدہ ہے کہ آمین سے مسجدیں گونجتی ہیں مگر بعض بعض ایسے متعصب ہیں کہ اہل حدیث پرچہ کا دیکھنا وہ پسند نہیں کرتے مگر ہم کبھی کبھی بعض مسائل لکھ کر خیمہ پر جو ہماری مسجد ہے بغرض آگاہی مسلمانان لگا دیا کرتے ہیں مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا مضمون متعلق وہ قادیانی مشن مندرجہ اہل حدیث مورخہ ۲۔ اگست ۱۹۱۸ء پسند آیا تھا۔ یہ وہ مضمون ہے جو مولوی صاحب موصوف نے کانفرنس مدراس میں قادیانی مشن پر پڑھا تھا جس میں مرزا صاحب قادیانی کے دعوی کی تکذیب بایں طور کی تھی کہ اونکی پیش گوئی متعلقہ موت احمد بیگ اور داماد احمد بیگ اور نکاح محمدی بیگم پوری نہ ہوئی ۔ نیز حضرت عیسی کی زندگی کا ثبوت حدیث سے دیا تھا کہ حضرت عیسی بعد نزول ۴۵ سال زندہ رہیں گے۔

چنانچہ ہم نے اوس کی بھی ایک نقل کر کے بغرض آگاہی اپنے برادران خیمہ میں لٹکا دیا۔ منشی عبدالرحیم صاحب قادیانی نے بھی اس پرچہ کو دیکھا۔ انہوں نے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت میں جا کر اصلاحیں اورمشورے کیے۔غرض پندرہ روز کے بعد یا ڈیڑھ ہفتہ کے بعد یہ مضمون لکھ کر ہمارے خیمہ میں لٹکا دیا جس کا خلاصہ یہ ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

برادران ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ کسی صاحب نے مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کا مضمون اخبار اہل حدیث سے نقل کر کے مسجد میں لٹکا دیا کہ اس کا اشتہار عام ہو جاوے یہ مضمون سیدنا حضرت مسیح موعود کی مخالفت میں لکھا گیا ہے اسلئے میں آپ لوگوں کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ کیا ہم احمدی لوگ ان اعتراضات سے ناواقف ہیں، اور خود نقل کرنے والے صاحب بھی اس سے بے خبر نہیں۔

خلاصہ جواب:

احمد بیگ تو پیش گوئی کے مطابق میعاد کے اندر مر گیا، اوس کے مرنے پر جب اوسکے متعلقین نے گریہ وزاری کی، تو اوسکے داماد سے موت کی پیش گوئی ٹل گئی کیونکہ عذاب کی پیش گوئی رجوع کرنے سے ٹل جایا کرتی ہے۔ اورنکاح کی تو حاجت نہ تھی حضرت عیسیٰ کی حیات کے متعلق بھی مولوی صاحب سیالکوٹی نے حدیث کا ترجمہ غلط کیا ہے۔ وغیرہ۔

مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

حیرانی ہے یہ لوگ ایک مذہبی معاملے میں جس کا فیصلہ عالم الغیب خدا کے ہاتھ میں ہے کیوں ایسی پیچیدگیاں کرتے ہیں۔ سارا مدار کار نکاح تھا اور احمد بیگ اور داماد احمد بیگ کی زندگی چونکہ نکاح کے لئے روک تھی، اسلئے اون کی موت کو بھی جز و الہام بنایا۔ ان دونوں کی زندگی میں یہ فرق تھا کہ احمد بیگ کی زندگی اتنی مانع نکاح نہ تھی جتنی اوس کے داماد کی کیونکہ اوسکی زندگی میں تو نکاح جائز نہیں ہوسکتا تھا اسلئے مرزا صاحب نے داماد احمد بیگ کی موت کو قضاء مبرم لکھا ہے یعنی اٹل ہے جو کسی طرح نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹل سکتی خواہ ایک توبہ نہیں، سوتوبہ کرے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (رسالہ انجام آتھم۔ص ۳۱)

اس عبارت میں صاف اقرار ہے کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا داماد (سلطان محمد) ضرور مرے گا اوس کے مرنے کی تقدیر مبرم یعنی اٹل ہے۔

نکاح آسمانی کی بابت مرزا صاحب قادیانی یوں الہام لکھا ہے:

خداتعالی ہر طرح اوس لڑکی کو تمہارے (یعنی مرزا قادیانی کی) طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کرکے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھادے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اوس کو روک سکے۔

(ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۲۹۶)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ نکاح ضرور ہوگا اور داماد احمد بیگ بھی ضرور مرجائے گا۔ مگر آخرکار دونوں کام نہ ہوئے حالانکہ جناب مرزا صاحب نے ان کا موں کی بابت صاف لکھا تھا کہ اگر یہ نہ ہوں تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴) جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔

باوجود ان اعلانات اور اقرارات کے معلوم نہیں یہ لوگ کیوں ضد کرتے ہیں

الا یظنّ اولئك انّھم مبعوثون لیوم عظیم

باقی رہی حدیث نزول مسیح اور اوس کا ترجمہ سو کوئی مشکل نہیں وہ حدیث مشکوۃ باب نزول مسیح کی تیسری فصل میں بروائت عبداللہ بن عمرو موجود ہے اسکو دیکھ لیں اور اسکا ترجمہ بھی دیکھ لیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء مطابق ۲۷ ذی الحجہ ۱۳۳۶ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۸۔ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی اسلامی خدمات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے یہ سوال پبلک کے سامنے ہے کہ مرزا صاحب قادیانی آنجہانی نے باوجود دعوی مہدویت ومسیحیت اسلام کی خدمات کیا کیں۔

کاش ہمیں معلوم ہو سکے تو ہم بوجہ عدم ثبوت اون کو مہدی اور مسیح نہ مانیں تو خیر، امام غزالی اور رازی کی طرح ایک خادم اسلام تو مان جائیں۔

ہم نے جہاں تک غور کیا آپ کی خدمات کو ایک عالمانہ حیثیت میں بھی نہیں پایا۔ آپ کے سارے علم کلام کا اختصار دو بلکہ ایک ہی فقرے میں آ سکتا ہے وہ یہ

کہ اسلام ایک ایسا دین ہے کہ اس کے اتباع سے میرے جیسے باکمال آدمی پیدا ہو سکتے ہیں۔

آپ کیسے باکمال آدمی تھے؟ ہم اپنے لفظوں میں کیوں کہیں، مرزا جی کے جو شیلے مریدوں کی زبانی اور قلمی دکھائے دیتے ہیں۔

ہمارے اس سوال پر ایک مرزائی ڈاکٹر (بشارت احمد) نے متوجہ ہوکر پیغام صلح میں جواب دینے کی کوشش کی ہے، افسوس ہم ان حضرت کو نہیں جانتے۔ نہ ان کی پبلک زندگی، نہ علمی مرتبت سے واقف ہیں۔ ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیت میں بہت پکے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح بات کا بتنگڑ بنانے میں کمال رکھتے ہیں۔

آپ نے مرزا صاحب قادیانی کی اسلامی خدمات کے مضمون کا سلسلہ نمبرا لکھا جو ہم نے کشمیر میں دیکھا تھا۔ ہم منتظر تھے کہ اور نمبر بھی نکلیں تو جواب دیا جائے۔ مگر ڈاکٹر صاحب چونکہ پکے مرزائی بلکہ فنا فی المرزا ہیں اسلئے آپ کے بقایا نمبر بھی براہین احمدیہ اور اربعین کی بقیہ جلدوں کی طرح عدم آباد میں برائے طبع بھیجے گئے، جہاں سے واپس لانا کسی آدمی کا کام نہیں۔

آپ نے اپنے مضمون کی سرخی ہی میں خاکسار (ثناء اللہ) کا نام لکھا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون خاص میرے جواب میں لکھا گیا ہے۔ آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی خدمات میں چیدہ نمبر آپ کی دعاء کا لکھا ہے جو اس طرح شروع ہوتا ہے:

آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) کے فیض نے آپ سے مستفیض ہونے والوں کو جہاں ایک تازہ ایمان بفضلہٖ عطا کیا، وہاں ان میں سے کوئی بھی نہ ہوگا جس نے معرفت کے چشمہ سے کوئی جام نہ پیا ہو۔ دعاؤں اور ان کی قبولیت کا رنگ اور دیگر عالم باطن کے اسرار وغوامض سے بقدر استعداد ہر ایک نے کچھ نہ کچھ مزہ چکھا جس سے مری ہوئی روح کو ایک نئی زندگی نصیب ہوئی۔

(پیغام صلح لاہور ۲۸۔ اگست ص ۲ کالم ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک ایسا دعوی ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی ہی میں اعلان کیا گیا تھا۔ ہم بھی اس دعوی کی قدر کر کے تنقید کرتے ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی دعاؤں کے متعلق کوئی صاحب ہم سے فیصلہ کر لیں۔

چونکہ اس مضمون میں خاص کر ہم کو مخاطب کیا گیا ہے اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم ایک ایسی دعا پیش کریں جو نہ صرف دعا ہو، بلکہ خاص ہمارے متعلق ہو، تاکہ دونوں طرح سے وہ ہماری مداخلت کے لائق ہو۔ پس سنئے جناب مرزا غلام احمد صاحب دعا کرتے ہیں، کس الحاح اور عاجزی سے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔

اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے، اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے تو میں نہایت عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو میری زندگی میں مجھے ہلاک کر...

میں تیری رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی ہی میں دنیا سے اٹھا لے

ربنا افتح بيننا و بين قو منا بالحق و انت خير الفا تحين،

عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارا خیال تو یہ ہے کہ یہ دعا ضرور قبول ہوئی۔ مگر مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں سے سوال ہے کیا یہ دعا قبول ہوگئی؟

اگر وہ ہوگئی کہیں، تو کوئی نزاع نہیں۔

اور اگر وہ عدم قبول کہیں تو پھر بتائیں کہ اون کا دعوی قبولیت دعا کا کہاں تک صحیح ہے جب کہ ایک فیصلہ کن دعا ہی قبول نہ ہوئی، تو اور کا کیا اعتبار۔

اس کے جواب کا انتظار کر کے، آگے بحث چلے گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء۔ ۵ محرم ۱۳۳۷ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۹ ص ۳)

مولوی ظفر علی خان پر عتاب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

مولوی ظفر علی خان سابق اڈیٹر زمین دار اور ستارہ صبح کی بابت تازہ واقعہ یہ ہوا کہ وہ حیدر آباد میں بلائے گئے اور واپس کئے گئے۔ کیوں؟ اسکی تفصیل سے ہمیں مطلب نہیں۔ اس پر مرزائی اخبار الفضل مارے خوشی کے جامے سے باہر ہو کر لکھتا ہے کہ چونکہ ظفر علی خان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی توہین کرتا تھا، اس لئے اوس کی یہ گت ہوئی کہ وہ مرزا جی کے الہامی گولہ انی مھین من اراد اھانتک کی زد میں آ گیا۔ اس الہام کا ترجمہ یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے اے مرزا جو تیری توہین کا ارادہ کرے گا میں اوس کی توہین کروں گا۔ (الفضل قادیان ۱۴ ستمبر ۱۹۱۸ء)

بس یہی ایک الہام ہے جو وقتاً فوقتاً ضرورت کے وقت کام آ جاتا ہے مگر افسوس ہے کہ اس کا نشانہ خطا سے بہت کم ہوتا ہے۔ اے کاش یہ الہام ہمیشہ کے لئے کارآمد ہوتا تو آج مرزائی مشن اور اسکے مخالفوں میں فیصلہ ہو چکا ہوتا۔

سب سے بڑے مخالف اور توہین کا ارادہ نہیں، بلکہ توہین کرنے والے ضیاء الملت والدین امیر حبیب اللہ خان صاحب بادشاہ سلطنت افغانستان ہیں، جنہوں نے (بقول مرزا قادیانی) مرزا صاحب کے دو مرید عبد اللطیف اور اس کا ایک شاگرد مرزائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے جرم میں فتویٰ ارتداد پر قتل کرا دیئے۔ مگر افسوس الہام مذکور نے وہاں اپنا اثر نہ دکھایا۔ کیوں؟ افغانستان کی سرحد بڑی سخت ہے۔

دوسرا سب سے بڑا مخالف بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وہ شخص ہے جسکو کتاب حقیقۃ الوحی میں اشد ترین دشمن لکھا ہے، جس کی موت کیلئے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو بددعا شائع کی تھی۔

جانتے ہو وہ کون ہے؟ وہی ہے جس کو پبلک فاتح قادیان کہتی ہے۔

اوسکے حق میں بھی الہام نے کبھی اثر نہ دکھایا بلکہ ہمیشہ اس کے برعکس ہوتا رہا۔ اعتبار نہ ہوتو رام پور اور لدہانہ کے واقعات یاد کرلو۔

ہاں کام دیا تو بیچارے ظفر علی خان کے مقابلے میں جس کو حیدر آباد کی خدمت سے سبک دوش کر کے گھر میں بیٹھے تنخواہ ملنے کا فیصلہ ہوا۔ کیا اچھی ذلت ہے اور کیا ہی توہین ہے۔ مگر مرزا صاحب کی مخالفت میں یہ توہین کوئی پہلی نہیں پیشتر بھی آپ کے مخالفوں کی ایسی توہین ہو چکی ہے۔

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مخالفت مرزا میں اسی قسم کی توہین سے حصہ پایا ہے۔ جن دنوں آپ مرزا کی مخالفت پر تلے ہوئے تھے، تو قادیانی مرزا جی نے اشتہار دیا کہ جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک مولوی محمد حسین پر ذلت آمیز عذاب نازل ہوگا۔

جب یہ میعاد گذر گئی تو قادیانی مرزا جی نے اس عذاب کی یوں تشریح کی کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو مسئلہ جہاد کی مخالفت کرنے کے صلے میں سرکار نے جو چار مربعے زمین دی ہے بس یہی اس کی ذلت ہے۔ جو میرے اشتہار کے مطابق اوس پر وارد ہوئی۔

مولوی ظفر علی خان کی توہین بھی اسی قسم کی ہے کیا سچ ہے:

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء مطابق ۵ محرم ۱۳۳۷ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۹ ص ۳، ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیستان مرزا پر ریویو

رسالہ چیستان مرزا جو دفتر اہل حدیث امرتسر سے شائع شدہ ہے اوس میں مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کی گولائی دکھائی گئی ہے۔ ایک زندہ دل ظریف مزاج ریویو نگار نے اوس پر نظم میں ریویو کیا ہے جس کے چند ابیات یہ ہیں

آپ کو سننی اگر ہو داستان میرزا
دیکھنے ہوں اپنی آنکھوں سے نشان میرزا
قادیان میں جا کے چڑھنا ہو اگر مینار پر
اور کرنی ہو وہاں سیر جہان میرزا
وہ جہاں ہے آسماں جسکا جواب ہے ریسماں
جسکے اندر جلوہ گر ہیں قدسیان میرزا
اس نبوت کے پرخچے گر ہوں اڑتے دیکھنے
جس کے قائل میں ابھی تک پیروان میرزا
الغرض پڑھنی اگر ہو قادیانیت کی شرح
مول لے لیجئے ٹکے میں چیستان میرزا
جس میں مولانا ثناء اللہ کا رنگین قلم
لوٹے لیتا ہے بہارِ بوستان میرزا
کوئی مولانا سے پوچھے بندہ پرور کس لئے
آپ نے چھینا ہے انداز بیان میرزا
گرمیء بازار پنجاب از طفیل میرزا ست
مہیں چہ آتش مے زنی اندر دکان میرزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء مطابق ۵ محرم ۱۳۳۷ھ جلد ۱۵ نمبر ۴۹ ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت سے توبہ :اطلاع بنام میاں محمود قادیانی

میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ میں اپنی نادانی اور جہالت کے باعث آپ کے چند مریدوں کے پھندے میں پھنس گیا اور آپ کو بیعت کا خط لکھ دیا مزید تحقیقات کے بعد مرزا صاحب کا دعوی غلط پایا اس لئے میں اعتقادات مرزائیہ سے صدق دل کے ساتھ توبہ کرتا ہوں اور اپنی بیعت کو توڑتا ہوں خدا میرے دوسرے بھٹکے ہوئے بھائیوں کو بھی سیدھے راستے پر لائے اور وہ میری طرح اپنے باطل عقیدے سے توبہ کریں۔

دستخط۔ ماسٹر شیر علی مشن سکول شملہ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ١١۔ اکتوبر ١٩١٨ء ص ١٣)

قادیانیوں سے چند سوال وجواب۔١

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کے مشن، مذہب، مشرب اور دین کی تحقیق تو صرف اِس طرح سے ہوسکتی ہے۔ کہ ان کی روحانی علامت کی تنقید کی جائے یعنی جن امور کو انہوں نے اپنے روحانی مراتب کی علامت قرار دیا ہے، اون کو جانچا جائے۔ مثلاً ان کی الہامی پیشگوئیوں کی پڑتال کی جائے وہ صحیح ہیں تو دعوی صحیح۔ وہ غلط ہیں تو دعویٰ غلط۔ مگر قادیانی امت بھی کچھ کم ہوشیار نہیں وہ جانتے ہیں کہ یہاں پانی مرتا ہے۔ اس لئے وہ بڑی ہوشیاری سے اپنی کشتی کو بھنور سے نکال کر الگ لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور ہمارے سیدھے سادھے نیک دل احباب اون کی اس روش میں تعاقب کرتے کرتے اونہی کے پیچھے چلے جاتے ہیں۔ ہماری کوشش ابتداء سے یہی رہی کہ ہم قادیانی مشن کے متعلق پبلک کو تحقیقات کی سیدھی راہ بتادیں۔ الحمدللہ بہت سے حصے میں ہم کامیاب ہوگئے ہیں۔ چنانچہ اب یہ حال ہے کہ جہاں کہیں قادیانی اُمت نے وفات مسیح وغیرہ اِدھر اودھر کی باتیں پیش کیں تو حاضرین نے جواب دیا: مرزا صاحب کی حقانیت بتاؤ۔

ہم یہ نہیں سنتے کون مرا اور کون جیا　　　　ہنر بنما اگر داری نہ جوہر

مگر سارے انسان ایک ہی طبیعت کے نہیں ہوتے۔ بعض اطراف میں ہنوز ان کا وار چل جاتا ہے۔ یعنی کہ لوگ دعاوی مرزا کو غلط جانتے ہیں۔ مگر بغرض تحقیق ان کے سوالات کے جوابات سننا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ایسے ہی چند سوالات کا مجموعہ ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس آیا ہوا ہے جو مع جواب درج ذیل ہے:

سوال نمبر۱: ۱۳ صدیوں کے ۱۳ مجدد آ گئے ہوں تو اب یہ بتلا دیا جائے کہ اس صدی چہاردہم کا مجدد کون آیا۔ حسب ارشاد رسول اکرمؐ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا آنا ضروری ہے۔ حالانکہ آغاز صدی ہو کر ۳۶ سال ہوتے ہیں پھر کون مجدّد آیا۔ ہم کو اس مجدّد زمانہ حال کی شناخت ضروری ہے۔ ورنہ بفحوائے حدیث شریف جو شخص اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کرے، وہ بیشک جاہلیت کی موت سے مرا صادق آئیگی۔"

جواب: پہلے حدیث مجدّد کے الفاظ دیکھنے ضروری ہیں تاکہ اوس کے معنی سمجھنے میں غلطی نہ ہو کیوں کہ سائل نے جو عبارت مرزائی معترض کی نقل کی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نہ اصل معترض نے حدیث کے الفاظ دیکھے ہیں، نہ سائل نے پڑھا ہے۔ پس وہ الفاظ یہ ہیں:

انّ اللّٰہ یبعث لھذہ الأمة علی رأس کل مأة من یجدد لھا دینھا (مشکوٰة کتاب العلم) اللہ تعالیٰ اس امت کی اصلاح کے لئے ہر صدی پر ایسے لوگ پیدا کرے گا جو امت کو ٹھیٹھ دین سکھاوینگے۔"

اس حدیث کا ترجمہ جو ہم نے کیا ہے اس کی شہادت میں مندرجہ ذیل حوالہ ہم مرقاۃ شرح مشکوٰۃ سے نقل کرتے ہیں۔ ملا علی قاری اس حدیث کی شرح لکھتے ہیں:

المراد بمن یجدد لیس شخصا واحدا بل المراد به جماعة یجدد کل واحد فی بلد فی فن او فنون من العلوم الشرعیة ما تیسر له من الامور التقریریة اوالتحریریة (مرقاة جلد اول ص:۲٤۸) مجدد سے مراد ایک شخص نہیں بلکہ بہت سے لوگوں کی جماعت مراد ہے جن میں سے ہر ایک اپنے اپنے مقام میں شرعی علوم میں سے کسی ایک علم کی یا بہت سے علوم کی جو کچھ اوس سے ہو سکے اشاعت کرے گا خواہ تقریر سے یا تحریر سے۔"

اِس تشریح کی مزید تائید نحوی (لٹریری) طور پر قرآن مجید سے بھی ہوتی ہے۔ جہاں ارشاد ہے:

ومن النّاس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وماھم بمؤمنین (پ ۱۔ ع ۱) بعض لوگ کہتے ہیں ہم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لائے ہیں حالانکہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومن نہیں ہیں۔‘‘

اس آیت میں مَنْ کی طرف ھُمْ کی ضمیر پھیرنے میں اشارہ ہے۔ کہ مَنْ مفرد اور جمع دونوں کے لئے آتا ہے۔ پس حدیث کے معنی یہ ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ سے ہر صدی کے شروع میں تمام اسلامی دنیا میں چند لوگ ایسے پیدا ہوتے ہیں جو اپنے اپنے مقام پر شہر ہو، یا گاؤں، اپنی اپنی وسعت اور مقدرت کے مطابق توحید وسنت کی اشاعت کرتے ہیں اور شرک وبدعت کو مٹانے میں کوشاں ہوتے ہیں۔

ہاں اس جماعت کی تعیین کرنے میں ہر فرقہ اپنی اپنی سمجھ سے کام لیتا رہا۔ شافعیہ اپنے علماء کو پیش کرتے رہے۔ حنفیہ اپنے کو۔ اہلحدیث محدثین کو۔

چنانچہ ملا علی قاری مرحوم اس حدیث کی شرح میں لکھتے ہیں:

قد تکلّم العلماء فی تأویله وکل واحد اشار الیٰ العالم الّذی هو فی مذهبه وحمل الحدیث علیه (مرقات جلد اول، صفحہ ۲۴۷) (علماء نے جو اس حدیث کی شرح یوں کی ہے۔ ہر ایک نے اپنے ہم مذہب عالم کی طرف اشارہ کیا اور حدیث کو اوسی پر چسپاں کیا ہے۔‘‘)

کیوں کہ مجددین کے لئے کوئی نشان کرامت یا معجزہ نہیں ہوتا بلکہ محض اون کی اپنی خدمات سے لوگ ان کی نسبت حسن ظن کر لیتے ہیں۔ اس لئے ہر ایک فرقہ اپنے نزدیک جو دین جانتا ہے، اوسی کو ترقی دینے والے عالم کو مجدد کہہ دیتا ہے۔ مثلاً شیعہ کے نزدیک ایام محرم میں ماتم داری کرنا ایک دینی کام ہے۔ تو ان کا جو عالم اوس کی زیادہ اشاعت اور اہتمام کرے گا، جس کی کوشش سے مرثیہ خوانی اور ماتم داری کو زیادہ فروغ ہو وہ اسی کو مجدد سمجھیں گے۔ برخلاف اس کے اہل سنت ایام محرم کی رسموں کو بدعت جانتے ہیں، جو ظالم ان رسوم کے مٹانے پر کمربستہ ہوگا وہ اسی کو مجدد کہیں گے۔ غرض ہر فرقہ اور ہر آدمی تعیین مجدد میں اپنے مذاق کا تابع ہوگا۔

مولوی ابراہیم صاحب کی رائے:

آپ نے اسی بنا پر ایک دفعہ لاہوری جلسہ میں دورانِ تقریر میں یہ کہا تھا کہ مجدد کی پہچان یہ ہوتی ہے کہ جو بدعت کسی زمانہ میں زور پر ہو۔ اوس سے اسلام اور اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کو بچانے اور اوس کے رد کرنے میں جو کوئی جتنا حصہ لے گا اوسی قدر مجددیت میں اس کا حصہ ہوگا۔ جو سب سے زیادہ اوس کی تردید اور ازالہ میں توغل کریگا اوس کو زیادہ حصہ ہوگا۔ خود اس کا دعویٰ کرنا شرطِ مجددیت نہیں۔ اس تمہید کے بعد فاضل سیالکوٹی نے قادیانی بدعت کی طرف اشارہ کرکے کہا تھا کہ اس بدعت کو مٹانے میں جس نے بہت زیادہ حصہ لیا یہاں تک کہ قوم کی طرف سے اوس کو ''فاتح قادیان'' کا خطاب ملا۔ پس وہ اس صدی کا مجدد ہے۔ (یہ بھی مولوی صاحب کا اپنا خیال ہے)

غرض ہر کوئی تعین مجدد کرنے میں اپنے خیالات کا پابند ہے۔ اسی لئے سابقین مجددین کی تعین مثل انبیاء اور مرسلین کے نہیں۔ بلکہ اس شعر کے مصداق ہے۔

کسے شکستہ خواند کسے نوشتہ خواند
ہر کس بثبوت خویش حدیثے دارد

ہمارے نزدیک صاحب اور صحیح بات وہی ہے جو ملا علی قاری کی شرح مشکوٰۃ سے ہم نقل کر چکے ہیں۔ خادمانِ سنت مطہرہ کا درجہ مجدّدیّت ہے دگر ہیچ۔

پس ہر کوئی اپنے گردونواح میں دیکھ لے کون عالم لوگوں اصل توحید وسنت کی طرف بلاتا ہے اور کون بدعات اور ظلمات میں ڈالتا ہے۔ اس کی تمیز کرنا چنداں مشکل نہیں۔

حیرانی ہے کہ قادیانیوں کو اس بحث سے کیا فائدہ۔ لے دے کر اِس بحث کا انجام یہی ہوگا۔ کہ جو کوئی اصل دین کی خدمت کرے وہ مجدد ہے۔ مگر یہ سوال تو باقی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اصل دین کی خدمت کی یا اپنی شخصیت پیش کرکے دین کو ذلیل اور بدنام کرنا چاہا۔ اگر علمائے اسلام پر وقت خبردار نہوتے تو مرزا صاحب کی ذمہ داری میں اسلام کی وہی گت ہوتی جو بلغاری جرنیل کے ہتھیار رکھنے سے آج کل بلغاریہ کی ہورہی ہے۔ ہاں ہم خوش ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی اسلامی خدمات ہم کو دکھا کر اوس کی مجددیت منوانے کے لئے ہم پر زور ڈالا جائے۔ مگر دکھائیں کیا، یہی کہ حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے اور میں ان کی جگہ آگیا۔ حالانکہ حضرت عیسیٰ کی وفات بتانے سے عیسائی مذہب کے کفارہ مسیح کو قوت پہونچتی ہے جسکی تفصیل ہم کئی دفعہ کرچکے ہیں۔ دوسری خدمت یہ ہے کہ مَیں نبی ہوں۔ جو مجھ کو نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ نتیجہ یہ کہ دنیا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب مسلمان کافر ہیں۔ یہ ہے وہ ترقی جو اس مجدد سے اسلام کی ہوئی۔ سچ ہے۔

تہی دستانِ قسمت را چہ سود از رہبر کامل

کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

مختصر یہ ہے کہ مجددین کی شناخت پہلے قیاسی اور خیالی ہوتی رہی، اب بھی ویسا ہی ہو رہا ہے۔ اس کے فیصلے کے لئے نہ پہلے خدا و رسول کی طرف سے کوئی سٹرفکیٹ ہوتا تھا، نہ اب ہے۔ بلکہ جس نے اپنے خیال میں کسی کو خادم دین اور مروّج سنت سید المرسلین (جس کو وہ خود سنت اور دین جانتا ہو) سمجھا اوسی کو مجددین کہہ دیا۔ ورنہ مجددین نے دعویٰ کیا نہ خدا نے اون کے دعویٰ کی تصدیق فرمائی

ان ھی الا اسماء سمّیتموھا انتم وآباء کم (باقی باقی)۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۵۔ نمبر ۴۹ مورخہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۸-اکتوبر ۱۹۱۸ء ص: ۴-۵)

علمی تحقیقات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم کہہ چکے ہیں کہ قادیانی امت بڑی ہوشیار ہے، لائق تجربہ کار جرنیل کی طرح اپنے قلعہ کو بچانے کے لئے دشمن کو دُور دور ہی مشغول پیکار رکھنا چاہتے ہیں۔ یعنی مرزا صاحب کی خاص شخصیت کی پہچان تک نہیں آنے دیتے۔ جس کی سخت ضرورت ہے۔ کیوں کہ اون کو علم ہے کہ یہ قلعہ ایک ہی زد میں فنا ہو جائے گا اس لئے وہ مخالفین کو ادھر اودھر گھمانا چاہتے ہیں انہی چالوں میں سے ایک چال مسئلہ وفات مسیح ہے۔

ہم ان کی اس چال سے بے خبر نہیں ہم نے اس چال کا جواب دو طرح سے دیا ہوا ہے۔ ایک تو تفسیر ثنائی جلد دوم میں زیر آیت انّی متوفیك مرزا صاحب کی تمام آیات متعلقہ وفات مسیح کا جواب اور مسئلہ حیات مسیح کا ثبوت دیا۔ دوم مولوی ابرہیم صاحب سحبان ہند نے بذریعہ رسالہ شہادۃ القرآن اس مسئلہ کو مفصل بیان کیا۔ چاہے تھا کہ اس کے بعد مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت پر بحث ہوتی، لیکن قادیانی امت بڑی ہوشیار ہے کہ وہ اپنے کمزور قلعہ کو محفوظ رکھنے کے لیے جی توڑ کوشش کرتی ہے کہ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح بھی ہوسکیاس پر حملہ نہو۔ چنانچہ اسی کوشش میں سے ایک ٹریکٹ ہے جس کا نام ہے ''علمی تحقیقات'' یہ ٹریکٹ دہلی کے کسی اسسٹنٹ انجینئر مرزائی نے شائع کیا ہے۔ اس میں کیا ہے؟ وہی

آنچہ استاذ ازل گفت ہماں میگوئیم

مرزا جی کی تصنیفات سے اخذ کر کے یہ بتایا کہ توفی کے لفظ کے معنی موت کے ہیں۔ پس تحقیقات مجددیہ قادیانیہ ختم۔ مگر ان صاحب نے شائد تفسیر ثنائی جلد دوم نہیں دیکھی ہوگی جس میں ہم نے ان کے سارے مضمون کوتسلیم کیا ہوا ہے یعنی ہم نے بھی توفی کے معنی موت ہی کے کئے ہیں۔ باوجود اِس کے وفات مسیح کا ثبوت نہیں۔ مصنف رسالہ ہماری تفسیر کو دیکھ کر اپنی نئی تحقیقات کو پرانی سمجھیں۔ اور اصل مبحث پر کچھ بولیں کہ مرزا صاحب کون تھے۔ آہ!

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ دردِ دل عاشق کی دوا ہو

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۵۔ نمبر ۴۹ مورخہ ۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء ص: ۵-۶)

قادیانیوں سے چند سوال و جواب۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ میں قادیانی مشن کے متعلق چند سوالوں کا ذکر کر کے ایک سوال متعلقہ مجدد کا جواب دیا تھا جس کے اخیر حصہ کا جواب رہ گیا جو امام الزمان کے متعلق ہے جس کو سائل نے ان لفظوں میں لکھا تھا:

ہم کو مجدد دین و زمانہ کی شناخت ضروری ہے ورنہ بحوائے حدیث جس شخص نے اپنے زمانہ کے امام کو شناخت نہ کیا، وہ بے شک جاہلیت کی موت سے مرا، صادق آئے گی۔

اس حدیث میں امام کا لفظ جو آیا ہے اس سے مراد نہ سمجھنے سے غلطی لگتی ہے اس سے امیر المومنین یعنی بادشاہ اسلام مراد ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جس زمانہ میں اور جس ملک میں کوئی بادشاہ اسلام ہو، اوس ملک کے رہنے والے کسی مسلمان کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے علیحدہ رہنا یعنی اس کی اطاعت نہ کرنا جائز نہیں۔ اگر کوئی ایسا ہوگا تو اس حدیث کے مطابق جہالت یعنی کفر کی موت مرے گا۔ لیکن اگر کسی ملک میں اسلامی بادشاہ نہ ہو، تو اوس صورت کا حکم خاص الگ ہے۔ چنانچہ امام بخاری نے ایسے وقت کے لئے خاص باب تجویز کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کیف الامر اذا لم تکن جماعۃ یعنی جب کسی ملک میں مسلمانوں کا کوئی بادشاہ نہ ہو، اور بادشاہ کی وجہ سے جو جماعت منتظم ہوتی ہے نہ ہو جیسا کہ ہندوستان کا ملک ہے تو اس صورت کا حکم امام بخاری اس حدیث سے نکالتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:

فان لم تکن جماعۃ و لا امام قال فاعتزل تلک الفرق کلھا۔

(بخاری۔ ص ۱۰۴۹)۔ یعنی جب کسی ملک میں مسلمانوں کا امیر نہ ہو اور نہ جماعت ہو تو اوس حالت میں تم ان سب سیاسی جماعتوں سے علیحدہ ہوکر زندگی گذارو

اس حدیث سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ ایک سیاسی حکم ہے جسکے ماننے میں کسی کو شک وشبہ نہیں (صدق رسول اللہ ﷺ) اس حدیث کو مرزا صاحب قادیانی سے تعلق پیدا کرنے والے پہلے مرزا صاحب کو سیاسی امام بنالیں پھر یہ دعوی پیش کریں۔ بغیر اس کے اون کا اس حدیث پر دعوی کرنا بے مطلب ہے۔

ہاں اس حدیث کو حدیث مجدد سے بھی کوئی تعلق نہیں۔ وہ ایک مذہبی امام ہے۔ اور اس حدیث میں سیاسی امام مراد ہے۔ مجدد کی یہ شان نہیں کہ جو اوس کو نہ پہچانے وہ جہالت یا کفر میں مرے گا کیونکہ جیسا ہم پہلے نمبر میں بتا آئے ہیں، مجدد کی تعیین شخصی نہ کبھی ہوئی، نہ اوس کا منکر کافر ہوا، نہ اوس پر کسی نے فتوی کفر یا بغاوت کا لگایا۔ یہ سب فروعات سیاسی امام کے ہیں۔

دوسرا سوال: آیت شریفہ والّذین یدعون من دون اللہ سے حضرت مسیح کیوں علیحدہ ہیں حالانکہ عیسائیوں نے بھی اون کو معبود بنالیا ہے۔ اگر واقعی یسوع مسیح علیہ السلام من دون اللہ میں داخل ہیں تو اون کی موت حسب منشاء آیت کریمہ کیوں کر صادق آئے گی۔

جواب: بے شک حضرت مسیح اس آیت میں داخل ہیں مگر اس سے نتیجہ کیا ہے؟ اس کا جواب ساری آیت کے دیکھنے پر موقوف ہے، جو یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

و اللہ یعلم ما تسرون و ما تعلنو ن و الذین ید عو ن من دو ن اللہ لا یخلقو ن شیئا و ھم یخلقو ن اموا ت غیرا حیاء و ما یشعرو ن ایّا ن یبعثو ن (النحل: ۲۰۔۲۱) (ترجمہ: جو کچھ تم لوگ چھپاتے اور ظاہر کرتے ہو اللہ کو سب معلوم ہے اور جن کو یہ لوگ اللہ سے ورے ورے پکارتے ہیں وہ تو کچھ بھی پیدا نہیں کرتے بلکہ وہ خود مخلوق ہیں وہ محل موت ہیں نہ دائم الحیات اون کو یہ بھی خبر نہیں کہ کب اٹھائے جائیں گے)۔

اس آیت کو مرزا صاحب قادیانی نے بھی ازالہ اوہام میں پیش کیا ہے اس آیت کے سارے لفظوں میں صرف ایک لفظ ہے جس سے مرزا صاحب اور اون کی امت کا استدلال ہے، یعنی اموات، جسکا ترجمہ وہ کرتے ہیں (مردے) اور اس مردے سے نتیجہ نکالتے ہیں مر چکے۔ ہم نے اس کا ترجمہ کیا ہے محل موت، جس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو صرف یہ کہ تمام معبودان باطلہ پر موت آسکتی ہے۔ بس یہ دیکھنا ہے کہ از روئے قواعد عربیہ کون سا ترجمہ صحیح ہے۔

کچھ شک نہیں کہ اموات جمع میت کی ہے اور میت صفت مشتق کا صیغہ ہے جو ایسے وقت بھی کسی شخص پر بولا جا سکتا ہے جس وقت یقیناً وہ زندہ ہے۔ مثلاً آنخضرت ﷺ کے حق میں اور مخالفین اسلام کے حق میں یہ لفظ حالت زندگی میں یوں آیا ہے انّك میّت و انّھم میّتو ن یعنی اے نبی تو بھی میت ہے اور یہ تیرے مخالف بھی میت ہیں۔ کیا جس وقت یہ آیت نازل ہوئی تھی یعنی جس وقت آنخضرت ﷺ کو میت کہ گیا تھا اوس وقت حضور پرنور کی روح مبارک خاکی قالب سے جدا ہو چکی تھی؟ یا کفار مکہ سب مر چکے تھے یعنی اون پر موت وارد ہو چکی تھی؟ اگر ہو چکی تھی تو اس آیت کے بعد کی آیات بلکہ سارا قرآن کس پر نازل ہوا؟ (شائد مرزا قادیانی پر) ہرگز نہیں بلکہ جس وقت یہ آیت نازل ہوئی اوس وقت آنخضرت ﷺ زندہ تھے اور دیر تک زندہ رہے۔ علی ہذا القیاس مخالفین بھی عرصہ تک زندہ رہے۔

پھر اس آیت کے معنی کیا ہوئے؟ یہی کہ اے نبی تو بھی محل موت ہے اور یہ بھی محل موت ہیں۔ یعنی تجھ پر بھی موت آئے گی اور ان پر بھی آئے گی۔

نتیجہ صاف ہے کہ میت یا اموات کا لفظ کسی شخص یا اشخاص پر بولے جانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہ ثابت نہیں کرتا کہ عین اوس وقت میں وہ مردہ ہیں۔ بلکہ غایت سے غایت یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ شخص یا اشخاص ایسے ہیں کہ موت اون پر وارد ہوسکتی ہے۔اس سے وفات مسیح کیسے ثابت ہوئی ..(مسودہ میں اگلا صفحہ نمبر۳ موجود نہیں اسلئے مضمون نامکمل ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔اکتوبر ۱۹۱۸ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۳۷ھ جلد ۱۵ نمبر ۵۱ ص ۲)

قادیانیوں سے چند سوال وجواب۔۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچوں میں دوسوالوں کے جوابات ہوچکے ہیں۔ایک مجدد کے متعلق دوسرا آیت والّذین یدعون کے متعلق۔آج تیسرا سوال درج ہے جو یہ ہے:

سوال نمبر۳: آیت فلمّا توفّیتنی کا ترجمہ جناب نے تفسیر ثنائی میں موت کا کیوں کیا۔جس کی وجہ سے آپ کی تحریر وفات مسیح میں مصدّقہ ہوئی۔ ورنہ اس کا کیا جواب۔

نیز احمدیوں نے ایک رسالہ مسمی ''نبی کی شناخت'' میں مصنف نے یہ ثابت کیا ہے کہ علماء غیر احمدیوں نے بھی اپنی تحریرات میں وفات مسیح کوتسلیم کرلیا ہے۔ چنانچہ رسالہ موصوفہ بھی مرسل خدمت ہے۔ امید کہ جناب اس کے متعلق جواب عطا فرما کر ہماری خلش کو دور فرماوینگے۔ چونکہ اس قدر علماء نے اپنی تحریرات میں مسیح کی موت کا اقرار کیا ہے۔تو ہم جیسے اَن پڑھ لوگوں کی تسلیم موت میں کیا تامل ہے۔

جواب: مجھے مرزا اور مرزائی مشن سے جن وجوہ سے اختلاف اورنفرت تھی۔ اور ہے۔ اون میں سے بڑی وجہ یہ ہے ۔ کہ خود بدولت بڑے حضرت سے لے کر چھوٹوں تک یہ عادت ہے۔ کہ مخالف کے کلام کوایسا بگاڑ کر نقل کیا کرتے ہیں کہ اس کے خواب وخیال میں بھی نہ ہو۔ حقیقت میں یہی ایک کمال تھا جس نے مرزا کومعراج قبولیت پر پہنچایا تھا۔

اگر ہم اس دعویٰ کا ثبوت نہ دیں تو پھر ہم میں اوران میں کیا فرق۔اس لئے ہم ایک دو مثالیں بتاتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ا) بڑے حضرت نے لکھا کہ مولوی اسمٰعیل مرحوم علیگڈھی نے اور مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے یہ لکھا تھا کہ ہم (مرزا قادیانی اوران علماء) میں جو خدا کے ہاں جھوٹا ہوگا، وہ سچے سے پہلے مرجائے گا۔ چونکہ وہ دونوں جھوٹے تھے۔ لہذا وہ مرگئے (اشتہار انعامی پانچسو وغیرہ)۔ بارہا سوال کیا گیا کہ کہاں کہا؟ جواب ندارد۔

میری بابت لکھا کہ تیرا (ثناء اللہ کا) گذارہ کفن فروشی پر ہے۔ (اعجاز احمدی)

سوال کیا گیا ثابت کرو؟ تا موت سکوت۔

تیسرا واقعہ مثالیہ یہ ہے۔ جو سائل نے بھیجا ہے۔ اور رسالہ ''نبی کی شناخت'' کے مصنف نے کمال جرأت سے لکھا ہے۔ سب سے پہلے یہ جلسہ میرٹھ میں پیش ہوا تھا جس کے جواب میں، میں نے برسر اجلاس کہا تھا کہ میری تفسیر ثنائی نکالو۔ اگر اوس سے وفات مسیح ثابت ہوجائے تو میں بھی مان جاؤنگا۔ مگر مرزائیوں کو باوجود سامنے موجود ہونے کے جرأت نہوئی۔

دوسری مرتبہ کلکتہ میں ہوا۔ وہاں تو میں نے یہ بھی کہا کہ اگر تم میری تفسیر ثنائی میں وفات مسیح کا مسئلہ نکال دو تو میں علاوہ تسلیم کرنے کے لودہانوی انعام مبلغ تین سو واپس کردونگا۔ کسی کو جرأت نہوئی۔

جن لوگوں کے پاس تفسیر ثنائی ہے وہ تو ایسے دھوکوں میں نہیں آسکتے۔ مگر جن کے پاس نہیں ہے، اون کے لئے اوس کی اصل عبارت نقل کی جاتی ہے۔

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

اصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے وفات مسیح کا مسئلہ سرسید احمد خان سے استفادہ کرکے اس پر بہت کچھ حاشیہ افزائی کی۔ مرزائیت کا سارا زور اس پر ہے کہ توفی کے معنی موت کے ہیں۔ ہماری جماعت نے اس کا جواب دو طرح سے دیا۔ جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی سلمہ نے اِن معنی کے انکار سے دیا یعنی اونہوں نے بدلائل اور بقرائن لغویہ ثابت کیا کہ توفی کے اصل معنی وفات کے نہیں۔ یہ بھی ایک طریق ہے جواب کا، لیکن میں نے جواب دوسری طرح سے دیا کہ توفی کے معنی وفات کے تسلیم کرکے موت مسیح سے انکار کیا۔ یعنی یہ ثابت کیا کہ توفی کا لفظ جہاں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بابت آیا ہے، وہاں پر معنی وفات کے لے کر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت ثابت نہیں ہوتی۔ اونہی مقامات میں سے ایک مقام یہ بھی ہے جس کو سائل نے لکھا ہے، اور ہم اوس کو نقل کرتے ہیں جو یوں ہے:

''مسیح کو قیامت کے دن جب خدا کہے گا۔

اے عیسیٰ مریم صدیقہ کے بیٹے تو نے لوگوں سے کہا تھا کہ خدا سے وَرے وَرے مجھے اور میری ماں کو بھی معبود سمجھو اور ہماری عبادت کرو،

تو وہ سنتے ہی گھبرائیگا۔ اور کہے گا۔ الٰہی! تو شائبہ شرک سے ہمیشہ سے پاک ہے۔ مجھ سے نہیں ہوسکتا کہ میں ایسی بات کہوں جس کے کہنے کا مجھے حق نہیں۔ اگر فرضا میں نے یہ بات کہی ہوگی، تو تو خوب جانتا ہے۔ کیوں کہ تو میرے دل کی چھپی ہوئی بات بھی جانتا ہے۔ اور میں تیری پوشیدہ بات نہیں جان سکتا۔ غیب کی بات تو ہی خوب جانتا ہے۔ میں نے تو ان لوگوں سے یہی بات کہی تھی اور یہی تعلیم دی تھی کہ اللہ تعالیٰ کی جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، عبادت کرو اور اس کے ساتھ کبھی کو ساجھی نہ بناؤ۔ اور علاوہ تعلیم جب تک میں اون میں رہا اون کی اس بات پر خبر گیری کرتا رہا۔ پھر جب تو نے مجھے فوت کرلیا، تو تو ہی ان کا نگہبان تھا۔ تو سب کچھ جانتا ہے اور تو ہر ایک چیز سے مطلع ہے۔ واقع تو یہ ہے، اب آگے تو اون کو عذاب کرے تو تیرے بندے ہیں کسی کو چوں چرا کی مجال نہیں۔ اور اگر تو باوجود ان کی اس نالائقی کے بخش بھی دے، تو بے تو ہی سب پر غالب بڑی حکمت والا ہے۔ کوئی کام تیرا بغیر حکمت کے نہیں۔

خدا کہے گا، جو کچھ تو نے کہا سچ کہا۔ آج راست گوؤں کو راست گوئی نفع دے گی۔ ان میں سے بھی جن لوگوں نے راستی اختیار کی ہوگی، اون کے لئے باغ ہونگے۔ جن کے نیچے نہریں بہتی ہونگی۔'' (تفسیر ثنائی جلد۳، ص:۵۰)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

یہ عبارت اپنا مطلب صاف بتا رہی ہے کہ یہ گفتگو قیامت کے روز کی ہے۔ اس سے اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ حضرت عیسیٰ قیامت سے پہلے ضرور فوت ہو چکے ہونگے۔ اس سے ہم کو بھی انکار نہیں۔ انکار ہے تو اِس وقت کی موت سے ہے۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائیے۔ تفسیر ثنائی کی عبارت سے آج کل کی موت کا ثبوت دینا خودغرضی نہیں تو کیا ہے۔ (باقی دارد)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ا۔ مورخہ ۳ رصفر المظفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۸۔ نومبر ۱۹۱۸ء ص ۳۔۴)

مرزا صاحب بحیثیت شاعر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محبت اور حسن عقیدت ایک ایسی چیز ہے کہ محبوب کو مجموعہ کمالات بنا کر دکھاتی ہے اور مُنہ سے نکلوا دیتی ہے۔

حسین ہو ، مہ جبیں ہو ، دلنشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

ٹھیک اسی طرح مرزائی امت اپنے نبی رسول مہدی اور مسیح موعود کو مجموعہ کمالات دکھانا چاہتی ہے۔ آج کل کی لٹریری پبلک (زبان دان لوگوں) میں فن شاعری بھی ایک کمال ہے۔ اس لئے مرزائی چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو اس فن میں بھی باکمال دکھاویں!۔ ہمارے خیال میں بھی مرزا صاحب کو یہ کمال اوس بنگالی طالب علم سے زیادہ حاصل تھا جو بنگالہ سے ہندوستان پڑھنے آیا۔ اور فن شاعری کے مذاق میں یہاں تک ترقی کر گیا کہ اپنے باپ کو جو خط لکھتا تو وہ بھی نظم میں لکھتا۔ چنانچہ بروایت صحیحہ اون اشعار میں سے ایک شعر ہم کو بھی یاد ہے۔ جو یہ ہے:

او باپ ری اس دیش میں جو گُرمی ہے گرتا
یاں پنکھا دن رات قلی لوگ کئے ہیں

مرزا صاحب قادیانی کے اشعار اس بنگالی کے بافصاحت کلام سے بہت بڑھ کر ہوتے تھے۔ چنانچہ عربی کا ایک شعر جو اعجازی قصیدے کا ہے، یوں ہے۔

أ آخیت ذئبا عایثا او ابا الوفا
أ وافیت مُدًا او رأیت امرتسرٗ

نحو میر کا طالب علم بھی جانتا ہے کہ امرتسر یہاں رأیت کا مفعول بہ ہے۔ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصوب ہونا چاہئے۔ مگر مرزا صاحب بنگالی طالب علم کی طرح نہ منصوب کی پرواہ کی نہ مرفوع کی کیوں کہ آپ شرعیات میں مجدد تھے تو شاعری میں بھی استاد کامل تھے۔ اس لئے کسی نئی یا پرانی اصطلاح اور قواعد کی پابندی اون پر واجب نہ تھی۔ خیر ہمیں اس سے مطلب نہیں۔ ہم مانتے ہیں کہ مرزا صاحب بڑے شاعر تھے۔ مگر سوال یہ ہے کہ اون کا تو دعویٰ ہے کہ میں نے جو کمال حاصل کیا ہے۔ وہ اتباع رسول اللہ ﷺ میں کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ ہی میری نبوت اور رسالت کے واسطے ہیں۔ آپ ہی میرے جملہ کمالات کے ذریعہ ہیں۔ اس لئے سوال ہے کہ فن شاعری تو رسالت محمدیہ میں نہیں ملتی، بلکہ وہاں تو اس کی نفی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

وما علّمناه الشّعر وما ینبغی له

(ہم (خدا) نے اس نبی کو شعر گوئی نہیں سکھائی، نہ اسے لائق ہے)

اِس آیت سے تو ثابت ہوتا ہے کہ شعر گوئی منصب رسالت کے مخالف اور منافی ہے مگر مرزا صاحب قادیانی باوجود دعویٰ نبوت ظلیہ شاعری میں کمال رکھتے تھے

این چہ بوالعجبی ست۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۱۔ مورخہ ۳ رصفر المظفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۸۔نومبر ۱۹۱۸ء ص ۴)

مرزا صاحب کا ایک فیصلہ

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی آنجہانی توفی کے معنی موت ہی کے لینے کے واسطے صفحہ ۱۹۴۔ ازالہ حصہ دوم پر ایک لمبا چوڑا فیصلہ لکھتے ہیں۔ جس کا اقتباس یہ ہے:

جن لفظوں کو قرآن شریف اصطلاحی طور پر بعض معانی کے لئے خاص کر لیتا ہے... اس معنی سے اُس لفظ کو صرف اس خیال سے پھیرنا کہ کسی لغت کی کتاب میں اوس کے اَور معنی بھی آئے ہیں۔ صریح الحاد ہے۔

بات سمجھنے والے جانتے ہیں کہ ہر ایک فن ایک اصطلاح کا محتاج ہوتا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی تمام عمر اپنے آپ کو نبی اور رسول اور اپنے نشانات کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزہ کہتے رہے۔ ملاحظہ ہو:

''میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں۔'' (صفحہ ۶، نزول المسیح)

یہ سہولیت کامل پہلے کسی نبی یا رسول کو نہیں ہوئی۔ (صفحہ ۲۳ نزول المسیح)

نوٹ: مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا کہ کسی نبی یا رسول کو بھی نہیں ہوئی بلکہ لفظ پہلے کا استعمال کیا جو صاف بتا رہا ہے کہ مرزا صاحب کو نبوت اور رسالت کا دعویٰ ہے۔

لایظھر علی غیبه احدا الا من ارتضی من رسول

(صفحہ ۱۳۶ نزول المسیح)

یہاں تو صرف رسول ہی نہیں بلکہ برگزیدہ رسول بن گئے۔

ھو الّذی ارسل رسوله بالھدی مراد از رسول دریں مقام ایں بندہ عاجز است۔ (صفحہ ۷۵۔ ایام الصلح)

قادیاں کے لوگوں سے تکلیف پانے کا ذکر کر کے یہی بندۂ عاجز صاحب فرماتے ہیں:

''میرے روحانی بھائی مسیح کا قول مجھے یاد آتا ہے کہ نبی بے عزت نہیں۔ مگر اپنے وطن میں۔ (صفحہ ۷۵۔ ازالہ اوہام۔ حصہ اول)

اب معجزہ کا حال سن لیجئے

''اِس جگہ اکثر گذشتہ نبیوں کی نسبت بہت زیادہ معجزات اور پیشگوئیاں موجود ہیں۔ بلکہ بعض گذشتہ انبیاء علیہم السلام کے معجزات کو ان معجزات سے کچھ نسبت ہی نہیں۔'' (صفحہ ۸۲، نزول المسیح)

''پھر جس حالت میں صدہا نبیوں کی نسبت ہمارے معجزات سبقت لے گئے ہیں۔'' (صفحہ ۸۴، نزول المسیح)

''ایک جلسہ کرو ہمارے معجزات سنو۔'' (صفحہ ۸۴، نزول المسیح)

''چونکہ میرے ساتھ آسمانی نشان اور خدا کے معجزات تھے'' (صفحہ ۲۰ ستارۂ قیصرہ)

اب مرزائی صاحبان سے سوال ہے کہ مرزا جی نے یہ شرعی اصطلاحی الفاظ نبی، رسول، معجزہ جو اپنے واسطے استعمال کئے۔ اگر وہ شرعی اصطلاع میں استعمال کئے گئے تو پادری آتھم کے معجزہ طلب کرنے پر مرزا جی نے جھوٹ بولا کہ میرا نبوت کا دعویٰ نہیں ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانات کا نام کرامات ہے ملاحظہ ہو جنگ مقدس صفحہ ۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر مرزا صاحب قادیانی نے ان الفاظ نبی، رسول، معجزہ سے شرعی اصطلاح کے معنی نہیں لئے بلکہ کسی لغت کی کتاب کی رو سے کوئی اور معنی لئے۔ تو فیصلہ مذکورہ بالا کی رُو سے صریح ملحد ہوئے۔

مرزائی صاحبان! اسی مجدد اور نبی پر اتراتے پھرتے ہوئے اور اسی کی تعلیم وتکریم پھیلانے کے واسطے لاکھوں روپیہ غریب مسلمانوں سے وصول کررہے ہو۔ خدا کے واسطے ان پر رحم کرو۔ ایک دن مرنا ہے۔ خدا کو جان دینا ہے۔ اور حساب وکتاب کا دن بھی پیش آنا ہے۔ سارہ کے روپیہ کا کیا جواب دو گے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہر آدمی اپنا کوئی نہ کوئی اصول رکھتا ہے۔ ایک پارسا اگر ''راستی موجب رضائے خدا است'' کا پابند ہے، دوسرا اس کے برخلاف خودغرضی کا اصول صحیح جانتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کا اصول قسم ثانی سے تھا۔ اس لئے جہاں جو چلتا چلا لیتے۔ لہذا اون پر کوئی اعتراض نہیں۔

کسے نوشتہ خواند کسے شکستہ خواند

ہر کس بثبوت خویش حدیثے دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۱۔ مورخہ ۳ رصفر المظفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۸۔ نومبر ۱۹۱۸ء ص ۴۔۵)

کیا مرزا قادیانی مسیح موعود تھے؟

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں؛

مرزا صاحب قادیانی اس سوال کے جواب میں کہ آپ نے باوجود استطاعت فریضہ حج کیوں ادا نہیں کیا، صفحہ ۱۳۵، ایام الصلح میں فرماتے ہیں۔ کہ

یہ سوال شریعت سے ناواقفیت اور کوتاہ فہمی پر دلالت کرتا ہے۔

دور بعدش اشجع الناس صاحب عذرات خرابی راہ وخوف جان وغیرہ وغیرہ بیان فرماکر فرماتے ہیں کہ

چونکہ میرا اول اور اقدم فرض فتنۂ دجالیہ کی بیخ کنی ہے۔ جب تک مَیں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام سے فارغ نہ ہو جاؤں میرا حج کرنا رسول اللہ ﷺ کی حدیث کے خلاف ہوگا۔ کیوں کہ آنحضرت ﷺ نے دیکھا تھا۔ کہ دجال اور مسیح موعود آنِ واحد میں طواف کعبہ کر رہے ہیں۔ حقیقت میں میرے واسطے وہ وقت حج کرنے کا راست اور زیبا ہوگا۔ کہ دجال کفر امہ دجل سے باز آکر خلوص ایمان سے کعبہ کا طواف کرے۔ خلاصہ یہ کہ جب دجال کو ایمان کی تمنا اور حج کی خواہش پیدا ہوگی۔ وہی زمانہ میرے حج کا ہوگا۔ اب اس زمانہ میں جب میری توجہ دجالیت کی آتش فرو کرنے میں مصرف ہے کیا مقدور ہے۔ کہ اپنے آقا کے اشارہ کے برخلاف ایک قدم بھی اٹھاؤں۔

مرزا صاحب اُن کی اپنی تحریرات کے مطابق خدا تعالیٰ سے مکالمہ کرتے تھے۔ بعض اوقات اللہ تعالیٰ سے سوال کے بعد جواب، پھر سوال کے بعد جواب، پھر سوال کے بعد جواب پاتے تھے۔ آپ نے کئی دفعہ آنحضرت ﷺ کو اِسی بیداری میں دیکھا۔ باتیں کیں اور مسائل دریافت کیے۔ (صفحہ ۱۲۹۔ جنگ مقدس) علم غیب عطا کیے گئے تھے۔ اور اس پر ایسا قبضہ رکھتے تھے جیسے چابک سوار گھوڑے پر۔ حقائق ومعارف کے سمندر تھے۔ روح القدس سے بولتے تھے۔ قرآن اُن کی منہ کی باتیں تھیں۔ امام زمان ہونے کا خم ٹھونک کر لوگوں کو قرآن وحدیث سکھانے کے لئے تشریف لائے تھے۔ فوت ہوگئے اور بلا حج کرنے کے فوت ہوئے۔

اب معاملہ بالکل صاف ہے اور اس کی دو ہی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ کوئی تیسری نہیں ہوسکتی۔ یعنی یا تو حدیث غلط ہے یا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مسیح موعود نہ تھے۔ ہوتے تو حج کرتے۔

افسوس! ہماری اس صدی کے مجدد نے تفاسیر اور احادیث کی نسبت بہت موشگافی کی، مگر اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھئے۔ کہ ذخیرہ رطب ویابس نے اپنا بدلہ نہ چھوڑا۔ جس حدیث کو انہوں نے اپنے مطلب میں پیش کیا اسی نے انہیں شرمایا۔ اور ان کے خودساختہ کمالات پر پانی پھیر دیا۔ مثلاً آسمانی نکاح کے ثبوت میں یتزوج ویولد لہ (مشکوٰۃ) کو پیش کیا۔ تو اس نے آپ کا فضیحت کرایا۔ حج کے بارہ میں یہ حدیث مسلم پیش کی تو اس نے کشف الغطاء ہی کر دیا اور ازالہ اوہام کی باعث ہوگئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس معاملہ سے ایک بات اور بھی مستنبط ہوئی۔ یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حج موقوف تھا، ان کے مشن کی تکمیل پر۔ اور حج کی نوبت نہ پہونچی تو پایا گیا کہ ان کے مشن کی تکمیل نہوئی۔ اب ماننے والوں کا اختیار ہے۔ خواہ انہیں سچا جانیں یا کسی اور قسم کا۔ سچ تو یہ ہے کہ

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو ایک قطرہ خون نہ نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۱۔ مورخہ ۳ رصفر المظفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۸-نومبر ۱۹۱۸ء ص ۵۔ ۶)

مرزائی خدماتِ اسلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے یہ سوال پیش ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیح موعود ومہدی مسعود نے اسلامی خدمات کیا کیں جن کی وجہ سے اون کو دیگر علماء پر مزیت حاصل ہو۔ ہمارا دعویٰ ہے جس کے دلائل بھی ہم رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بحیثیت مسیح اور مہدی معجزہ یا کرامت تو کیا دکھائی ہوتی بحیثیت ایک عالم اور مناظر کے بھی کوئی ایسی خدمت نہیں کی۔ جس کی وجہ ہم اونکو امام مناظرہ یا مناظر بھی کہہ سکیں۔ اون کا سرمایۂ ناز صرف اپنی ذات شریف تھی۔ دگر ہیچ۔ اون کے سارے علم کلام کا خلاصہ یہ تھا:

کہ اسلام ایسا سچا مذہب ہے۔ کہ اوس کی پیروی سے میرے جیسے کامل انسان پیدا ہوسکتے ہیں۔

سچ تو یہ کہ اگر آپ کامل ہیں، تو میں اکمل ہوں۔ جس کے مقابلہ میں خدا نے آپ کو فیل کیا۔ خیر اس سے ہمیں سوال نہیں۔ آج جو سوال ہے وہ مرزا صاحب کی خدمت اسلامی کا ہے۔ عرصہ سے یہ سوال مرزائیوں کے لئے سوہان روح ہورہا ہے۔ غنیمت ہے کہ لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح نے اس سوال کا جواب دیا ہے۔ اوس جواب کو دیکھ کر ہمیں وہ مثال یاد آئی جو مشہور ہے۔ کسی دانا نے سونٹھ کی گرہ کہیں سے پائی تو ایک ہی گرہ سے پنساری کا دعویٰ کرنے لگا۔ بلکہ اشتہار بھی دے دیا کہ میرے جیسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی پنساری نہیں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ عیسائیوں کی ٹریکٹ حقائقِ قرآن کو بہت بڑا بھاری حملہ اسلام پر ایک پہاڑ کی شکل میں دکھا کر بتایا ہے کہ دیکھو اس کا جواب ہم نے دیا ہے اور کسی نے نہیں دیا۔ مولوی ثناء اللہ بتاوے کہ وہ جو مرزا صاحب قادیانی کی خدماتِ اسلام سے سوال کیا کرتا ہے، اوس نے بھی جواب کیوں نہیں دیا۔ دیا تو لاہوری پارٹی کے سرگروہ مولوی محمد علی نے دیا (پیغام صلح لاہور ۲۳/اکتوبر ۱۹۱۸ء)۔

سوال ہوسکتا تھا کہ مولوی محمد علی لاہوری کے جواب کو مرزا صاحب قادیانی سے کیا تعلق ہے۔ ہوشیار اڈیٹر اس کا جواب دیتا ہے کہ مولوی محمد علی کا جواب دینا گویا مرزا صاحب کا جواب دینا ہے۔ کیوں کہ مولوی محمد علی، مرزا صاحب کے پیرو ہیں۔

کیا اچھا جواب ہے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں کہ عیسائیوں کا یہ چو ورقہ ٹریکٹ جس کی حقیقت صرف یہ ہے کہ پادری صاحب نے ازروئے قرآن مجید مسیح کو افضل بتایا ہے اسلام کو زیادہ مضر ہے یا سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش اسلام کے حق میں زیادہ مہلک اور مضر ہے۔ یاد رہے کہ ستیارتھ پرکاش وہ کتاب ہے کہ آریہ سماج کے ہاتھ میں مسلمانوں کے مقابلہ کے لئے ایک مشین گن کا کام دیتی ہے جس سے کسی مرزائی کو بھی انکار نہوگا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ اس کا جواب مرزا صاحب قادیانی نے نہ دیا۔ ہاں آپ کے خلیفہ نورالدین اعظم نے بھی نہ دیا۔ ہاں احسن المناظرین (محمد احسن امروہی) کو اس کی خبر تک نہ ہوئی۔ ہاں امیر قوم (محمد علی لاہوری) کیوں سو رہے۔ ہاں خلیفہ قادیاں (مرزا محمود احمد) کو کیوں فرصت نہ ملی۔ ہاں دیگر چھوٹے بڑے کسی احمدی کو کیوں اوس کے جواب کی توفیق نہ ملی۔ ملی تو اوسی کو ملی جس کو خدا نے اس کام (مدافعت کفار) کے لئے پیدا کیا ہے۔ جس نے ستیارتھ پرکاش کا جواب حق پرکاش لکھ کر برسوں سے شائع کر کے آرین حملے کو پوری طرح روک دیا۔ جانتے ہو وہ کون ہے؟ وہی ہے جس کو پبلک شیر پنجاب اور فاتح قادیاں وغیرہ کہا کرتی ہے۔

اگر یہی رسالہ (حقائق قرآن) تمہاری کائنات ہے تو لیجئے اس کا جواب بھی آج کے اسی پرچہ میں پڑھ لو۔

کیا اِسی خدمت سے کوئی شخص مسیح موعود اور مہدی مسعود بننے کا مستحق ہوسکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے؟ وہ بھی آریوں کے مسئلہ نیوگ کی طرح دوسروں کی مدد سے۔
کیا اڈیٹر پیغام اس خدمت کے علاوہ اور بھی کوئی خدمت بتاویگا۔
(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۱۶۔ نمبر ۲۔ مورخہ ۱۰ر صفر المظفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۵۔نومبر ۱۹۱۸ء ص:۵-۶)

تنقید بر رسالۂ قادیانی حیدرآبادی

جناب مولانا ابونعیم عبدالعظیم صاحب حیدرآبادی لکھتے ہیں:
انجمن احمدیہ واقع زیر تالاب میر جملہ حیدرآباد دکن سے سیٹھ عبداللہ صاحب اللہ دین سکندرآبادی کا مصنفہ رسالہ دس ہزار روپیہ انعام کے چیلنج کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ یہ رسالہ پہلے انسان کی غرض وغایت سے شروع کیا گیا ہے۔ اور اس کے بعد (۱) مصلح دین کے آنے کی غرض وغایت اور (۲) مجدد و مصلح کی ضرورت پر روشنی ڈالی گئی ہے پھر اپنے مطلب اور مقصد کی بات یہ ظاہر کی گئی ہے کہ اس صدی کے مجدد اعظم مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ اس رسالہ کو دیکھنے اور غور کرنے سے معلوم ہوگا۔ کہ اس میں ایک پیرایہ سے عوام کو دھوکہ دینے کی تدبیر نکالی گئی ہے۔ جس کو وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو مرزا صاحب سے وجہ مخالفت یہ ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کا غلط ہے۔ کیوں کہ حضور اکرم ﷺ کے یہ صریح اور صاف الفاظ کہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اس ادعا کی تکذیب کرتے ہیں۔ پس مخالفت کا لب لباب یہی ہے مگر اس رسالہ میں جس طرح مرزا صاحب نے اپنی تصانیف میں دوطرفہ کہے یا چورخی الہامات پیش کرکے اپنے الہامات کی تصدیق کی کوشش کرتے رہے۔ اور اسی طرح چند الفاظ عجیب وغریب طریقہ سے برتے گئے ہیں۔
(۱) مصلح (۲) مجدد (۳) مسیح موعود۔
مصلح کی ضرورت بیان کی گئی ہے۔ پھر مجدد کا لفظ استعمال کیا گیا۔ اور چند ائمہ وعلماء عظام مثلاً امام غزالی، خواجہ معین الدین چشتی، سید عبدالقادر جیلانی رحمہم اللہ وغیرہ کے نام مجددین کے ثبوت میں پیش کیے گئے۔ یہاں تک مطلب صاف تھا۔ کہ ہر وقت دین کے احکام کی تبلیغ وتوثیق کے لئے خداوند کریم اپنے نیک بندوں کو قائم کرتا رہا اور کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیگا۔ چنانچہ تمام مسلمانوں کو یہ مبارک مقولہ یاد ہے کہ العلماء ورثۃ الانبیاء علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ اور ارشاد خداوندی بھی مسلمانوں کے دل سے محو نہیں ہوا ہے کہ: فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون. پس اس لحاظ سے اس سے کس کو انکار ہے کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں علماء وائمہ دین سے دین کی اصلاح ہوتی رہی۔ مگر بحث یہ ہے کہ ان علماء کرام اور ائمہ دین نے جن کے نام کو مصنف رسالہ نے پیش کیا ہے۔ کبھی اون الفاظ میں دعویٰ کیئے ہیں جن الفاظ میں مرزا صاحب نے نبوت و مسیح موعود و کرشن ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ اگر مصنف رسالہ اس کو ثابت کردے تو سمجھا جائے گا کہ ہر وقت اور ہر زمانہ میں مدعی نبوت ہوتے رہے اور مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت بھی سچا ہے۔

پس ظاہر ہے کہ مذہب اسلام کے ائمہ کبار و مجتہدین عظام نے کبھی کوئی ادعاء نبوت نہیں کیا۔ بلکہ وہ اس کو کفر والحاد کا زینہ سمجھتے رہے پھر ایسی حالت میں کسی اَور شخص کا یہ ادعاء کس طرح جائز تسلیم کرلیا جاسکتا ہے۔ بہر حال مصلح و مجدد کی ضروریات بیان کرتے کرتے مرزا صاحب کی نبوت و مسیح موعود کی بحث پر لے جانا مسلمانوں کو صریح دھوکہ دینا ہے۔ مصنف نے کوئی ثبوت اس امر کا پیش نہیں کیا۔ کہ ہر صدی پر نبی ہوتا رہے گا۔ مصلح اور مجدد و امام کے الفاظ سے نبوت کا استخراج یقیناً دھوکہ دہی پر مبنی ہے۔ مصنف کا فرض ہے کہ وہ اس تنقید کو دیکھنے کے بعد قرآنی آیات یا احادیث سے صاف صاف الفاظ میں یہ بتلاوے کہ ہر صدی پر نبی ہوتا رہے گا۔ آخر رسالہ میں دس ہزار کے انعام کا چیلنج اس شرط سے مقرر کیا گیا ہے کہ کوئی شخص یہ ثابت کردے کہ دنیا میں ایسا کون شخص ہے جس نے مرزا صاحب کے دعاوی کے مثل اعلان کیا ہو۔ مصنف کی یہ ہوشیاری بھی قابل غور وخوض ہے۔ چونکہ متقدمین میں کوئی ایسا دعویٰ نہیں کیا۔ اور نہ کوئی مسلمان بوجہ کفر والحاد ایسا دعویٰ کرسکتا ہے۔ اس لئے انعام کی رقم محفوظ کی محفوظ رہی۔ اور اپنا مقصود بھی حاصل ہوگیا۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ محدثین فقہاء ائمہ دین کے گروہ سے کسی نے آج تک اس قسم کا دعویٰ نہیں کیا۔ پھر تعجب ہے کہ ان دعاوی پر ناز کرکے یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایسا شخص پیش کیا جائے جو مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی کے مثل اعلان کیا ہو۔ یہ بھی ایک دھوکہ دینے کی بات ہے کہ کسی نے ایسا شخص نہ پیش کیا اور نہ انعام پایا۔ مگر ہم منصف رسالہ کی خاطر اس تنقید میں جناب مرزا صاحب قادیانی کے مثیلوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر بھی کرتے ہیں۔

بفحوائے ارشاد خاتم النبیین ﷺ

لاتقوم السّاعة حتی یُنبعث دجّالون کذّابون قریبا من ثلاثین کلّهم یزعم انّه رسول اللّٰه (مسلم کتاب الفتن واشراط الساعة) یعنی قیامت قائم نہ ہوگی۔ جب تک کہ قریب (۳۰) کے جھوٹے مدعی رسالت پیدا نہوں۔

سنین ماضیہ میں حسب ذیل اشخاص نے بھی ادعائے نبوت کیا تھا۔

(۱) اسود عنسی صنعا میں ظاہر ہوا تھا۔

(۲) مسیلمہ کذاب یہ یمامہ میں تھا۔

(۳) متنبّی شاعر نے بھی دعویٰ نبوت کا کیا تھا۔ اسی لئے اس کو متنبّی کہا جاتا ہے۔

(۴) ایک شخص نے اپنا نام لا رکھ کر دعویٰ نبوت کا کیا۔ اور اپنی نبوت کی صدات میں یہ حدیث پیش کیا کرتا تھا "لانبی بعدی" جو لا ہے وہ لا نبی میں ہی ہوں۔ حالانکہ اس لا نفی سے نبوت کی نفی کی گئی ہے۔

المختصر ہم اس کو تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کی مثل کسی مسلمان نے دعویٰ نہیں کیا۔ اور اسی وجہ سے ہم مرزا صاحب کے ادعاء کو غلط جان کر یہ عرض کرتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب کے دعاوی قابل تسلیم نہیں ہیں۔ بقول مصنف رسالہ اگر ہم مرزا صاحب کے مصلح ہونے پر غور کرتے ہیں تو ہم کو یہی نظر آتا ہے۔ کہ اس ذات سے مذہب اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہونچا۔ بلکہ تفرقۂ عظیم مذہب اسلام میں بپا ہوا اور اس ذات سے دیگر مذاہب میں کوئی اسلامی ترقی نمایاں نہیں ہوئی۔ بلکہ دیگر مذاہب کے تبلیغی دائرے اور بہت زیادہ وسیع ہوگئے ہیں۔

چونکہ قرآن کھلے الفاظ میں یہ جتلا رہا ہے کہ

الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا

اس لئے اب اس مکمل دین میں اَور کسی نبی کے آکر تجدید کرنے کی ضرورت باقی نہ رہی۔ یہ ایک مختصر تنقید ہے جو اس رسالہ کے ناظرین کے حفاظت مذہب کی غرض سے شائع کرائی جاتی ہے۔ ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم منتظر ہیں کہ مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب وفاتح قادیان کے شائع کردہ اعلان کے مصنف رسالہ کیا جواب دیتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۱۶۔نمبر ۲۔مورخہ ۱۰ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۵-نومبر ۱۹۱۸ء ص:۶۔۷)

جنگی بخار کی وجہ مرزا صاحب

؎ تیری چتون کیا پھری، سارا زمانہ پھر گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب آنجہانی کی غضب کی تلوار اون کی زندگی میں برابر وار کرتی تھی۔اب ان کے انتقال کے بعد بھی بدستور جاری ہے۔ یہ عام اصول ہے کہ دنیا میں جو بھی مصیبت آتی ہے۔خواہ وہ قحط کی صورت میں ہو یا وبا کی شکل میں۔ جنگ کی صورت میں ہو یا کسی اور آفت کی شکل میں۔ یہ سب اس لئے آتی ہیں کہ لوگ مرزا صاحب قادیانی کو نہیں مانتے۔غرض ان سب آفات کے سبب بلکہ مصدرِ عنایت مرزا صاحب قادیانی کی ذات بابرکات ہے۔ یہ سوال فضول ہے کہ آفات کے سوا آپ کی طفیل سے کبھی برکات بھی نازل ہوئیں۔اس سوال کا جواب بس یہی ہے کہ قدرت نے تقسیم کار کے اصول سے مرزا صاحب قادیانی کی حصے میں بھی وے رکھا ہے۔

گر تو مے پسند تغییر کن قضا را

اس جنگی بخار کی بابت بھی قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں نے اظہار مسرت کیا کہ مرزا صاحب کے انکار کی وجہ سے منکروں پر عذاب نازل ہوئے۔

خاکسار کی حالت پر نظر عنایت کر کے مولوی غلام رسول صاحب احمدی مناظر ساکن راجیکی نے خاص خط لکھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

”مولوی صاحب!

آپ نے موجودہ بخار کو اہلحدیث میں عذاب قرار دیا ہے۔سیدنا ومولانا مسیحنا ومہدینا حضرت احمد القادیانی نے بطور پیشگوئی اس وبا اور عالمگیر عذاب کے متعلق مفصل تحریر فرمادیا ہے۔میرے دل میں آیا کہ اس نے مولوی ثناء اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے دل پر بھی کسی موثرانہ لہجے سے کوئی انقلاب پیدا کیا جس سے آپ نے سیدنا حضرت مرزا صاحب کے تمام نشانوں کے لئے نہیں تو کم ازکم محکم نشانوں اور اونمیں سے اس تازہ نشان کی تصدیق کے لئے تو ضروری ہی تیاری کی ہوگی۔"

خاکسار (ثناءاللہ) جناب کی توجہ کا شکریہ ادا کرتا ہوا عرض کرتا ہے

نہ کریں میرے لئے حضرتِ ناصح تکلیف
خود طبیعت دلِ بیتاب کو سمجھا لے گی

ہم ان اخباری مضامین کے متعلق کچھ لکھنا چاہتے تھے کہ اتنے میں اخبار الحکم وغیرہ پہونچ گئے۔ خدا بھلا کرے اڈیٹر الحکم کا جس نے ہمیں جواب سے سبکدوش کیا۔ آپ نے جنگی بخاری پر اظہار مسرت تو کیا۔ مگر قادیاں کے حالات بیان کرکے وقائع نگاری کا حق بھی ادا کردیا۔

اڈیٹر صاحب الحکم قادیان لکھتے ہیں:

"قادیاں پر پُر اسرار بیماری کا حملہ:

یہ پُر اسرار بیماری (جنگی بخار) کی جو خدا تعالیٰ کی زبردست حملوں میں سے ایک حملہ ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تائیدی نشانوں میں سے ایک نشان ہے۔ اس کا حملہ قادیان پر بھی ہوا اور یہ حملہ بغتۃً تھا۔ اور مجھے صاف الفاظ میں کہہ دینا چاہئے کہ بہت شدید تھا۔

پُر اسرار بیماری کا حملہ:

جیسا کہ قدیم سنت ہے وہ لوگ جو ہمیشہ کجروی کو پسند کرتے ہیں۔ جن کی طبیعتوں میں استہزاء اور انکار ہوتا ہے۔ اس موقعہ پر بھی خدا تعالیٰ کے اس قہری نشان کی تکذیب کے لئے سینکڑوں حیلے اور عذر تراش لیں گے، اور حق وباطل کو ملتبس کرنے کی پوری کوشش کرینگے۔ مگر حق ہے اور وہ اپنی صداقت وتاثیر پیدا کئے بغیر نہ رہیگا خصوصا اس لئے کہ اس قسم کے زور آور حملوں کو خدا تعالیٰ نے اپنے نذیر کی سچائی ثابت کرنے کے لیے پہلے سے مقدر کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیاں میں اس پراسرار بیماری کا جب حملہ ہوا تو خاکسار اڈیٹر الحکم بھی اس کے پہلے حملے کی لپیٹ میں آیا اور پھر یکے بعد دیگر اس کا کنبہ مبتلا ہو گیا۔ اور قادیاں کی آبادی پر اس کا پورا تسلط ہوگیا۔ احمدی جماعت اور دوسرے مسلمان خصوصیت سے اس میں مبتلا ہوئے اس کے حملوں کی یہ صورت تھی کہ کوئی خوش قسمت خاندان اور گھرانا ہوگا جو اس سے بچا ہوگا ورنہ جس گھر میں داخل ہوئی سب کے سب اس میں مبتلا ہو گئے۔

ایوان خلافت:

حضرت خلیفۃ المسیح پر پہلے سے ضعف قلب اور برد اطراف کے وہی حملے ہورہے تھے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہوتے تھے اور بعض بعض اوقات حالت نازک اور اندیشناک ہوہو جاتے تھے۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اپنی بیماری اور علالت کی حالت میں جب آپ کی طبیعت میں ذرا افاقہ ہوتا۔ تو اُسی فکر میں لگ جاتے۔ اسی حالت میں آپ نے قادیاں میں پراسرار بیماری کے حملے کے متعلق انسدادی تدابیر کی ایک اسکیم تیار فرمائی۔

بیماری کا حملہ سکول پر:

پراسرار بیماری آنا فانا پھیل گئی۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے بورڈنگ پر بھی حملہ ہوا۔ اور یکے بعد دیگر پچاس سے متجاوز تعداد مریض طالب علموں کی ہوگئی۔ لیکن ان کے علاج میں خدا کے فضل سے پوری سرگرمی اور تندہی سے کام لیا گیا۔

مدرسہ احمدیہ پر حملہ:

مدرسہ احمدیہ بورڈنگ میں بھی کچھ بچے بیمار ہوئے اور خدا کے فضل سے ایک سوا سب شفایاب ہوگئے۔ مولوی عبدالجلیل صاحب ہزاروی جو اس سال مولوی فاضل کے امتحان میں جانے والے تھے۔ جان بر نہ ہو سکے مرحوم نہایت قابل اور ذہین نوجوان تھا۔ اور یقین کیا جاسکتا تھا کہ وہ ایک مفید نوجوان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوگا۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت ایسی ہی تھی۔ اسے بھی مقبرہ بہشتی کی زمین میں حوالہ خاک کر دیا گیا۔

دو قابل رشک موتیں:

ماریشس سے جو نوجوان بغرض تعلیم یہاں آئے ہوئے تھے۔ ان میں سے وہ دو فوت ہوگئے۔ جن میں سے ایک کا نام پیر محمد اور دوسرے کا محمد الیاس تھا۔ یہ طالب علم محض تعلیم دین کے لئے آئے تھے۔ تاکہ فارغ ہوکر تبلیغ کا کام کریں۔ یہ پانچ نوجوان کا ایک قافلہ ہے جن میں سے تین خدا کے فضل سے تندرست ہیں۔ اگرچہ بیمار ہوئے مگر خدا تعالیٰ نے اون کو شفا دی اور دو کو بلا لیا۔ (کیوں جانے دیا؟ اڈیٹر اہلحدیث) (الحکم قادیان ۷-نومبر ۱۹۱۸ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

الحکم کے علاوہ الفضل کو بھی ہم اس دعا میں شریک کرتے ہیں جس نے قادیاں کے احمدی مُردوں (اموات) کی فہرست بھی لکھی۔

اس دعا میں ہم اڈیٹر صاحب پیغام صلح کو شریک کرنا بھی اپنا فرض جانتے ہیں۔ خدا ان کا بھی بھلا کرے۔ جنہوں نے اپنی جماعت پر جنگی حملہ کا ذکر کے ہم کو اس درد میں شریک کیا جو خواجہ کمال الدین صاحب کے نوجوان لڑکے اور اس کی بیوی کی ایک وقت میں فوت ہونے سے تمام جماعت کو محسوس ہوا۔

ان واقعات کو ہم کسی مسرت یا شماتت سے نہیں بیان کرتے بلکہ اس غرض سے ظاہر کرتے ہیں کہ ابتداء سے اس فرقہ کے ساتھ خدا کا قانون جاری ہے کہ جہاں اونہوں نے کسی واقعہ کو تائیدی بیان کرکے پبلک کو توجہ دلائی فوراً اوس میں خود بھی شریک کئے گئے۔ سابقہ سنین میں کیا ہوتا رہا۔ خود بدولت بڑے حضرت مرزا صاحب نے طاعون کو اپنا معجزہ قرار دیا تو ان کی امت بھی اس کی شکار ہوئی۔ زلزلہ کو اپنی کرامت بتایا۔ تو ان کی امت ہم سے زیادہ خائف ہوئی۔ اب جنگی بخار کو اپنا نشان بنایا تو اس کمبخت نے ذرہ بھی لحاظ نہ کیا۔ جس طرح قیصر جرمنی نہ آبادی کو دیکھتا نہ ویرانہ کو۔ نہ ہسپتالوں نہ گرجوں کو سب پر گولہ برساتا۔ اسی طرح یہ جنگی بخاری بھی ایسا منہ زور ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جنکی بدولت جن کی صداقت میں جن کی خاطر سے دنیا میں اس کو وجود ملا اون کو بھی اوس نے نہ چھوڑا۔ تو کیا ایسے کمبخت کی شان میں یہ شعر نامناسب ہے؟

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

حالانکہ اس کمبخت کو یقیناً معلوم ہوگا یا ہونا چاہئے کہ امرتسر لاہور اور سیالکوٹ وغیرہ مقامات میں (بقول مرزا صاحب قادیانی) بہت سے ائمۃ الکفر رہتے ہیں جو بالکل تندرست ہیں۔ اس کمبخت کی مثال تو وہی ہوئی جو گذشتہ زمانہ میں راجہ لوگ بوقت جنگ ہاتھیوں کو مست کر کے دشمن کی فوج کُشی کے لئے لے جاتے، مگر بسا اوقات وہ کمبخت مست ہاتھی اپنی مستی میں اُلٹے پیر پھیر کر اپنی ہی فوج کو روند ڈالتے۔ کیا سچ ہے

نوش دارو نے کیا اثرِ سم پیدا

بہرحال ہم اس واقعہ کی صداقت سے انکار نہیں کرتے کہ جنگی بخاری آنے کی اصل وجہ مرزا صاحب کی ذات شریف ہوگی لیکن خود مرزائیوں پر اس کا حملہ اس (جنگی بخاری) کی ناتجربہ کاری کی وجہ سے ہے۔

ہاں یاد آیا کہ مرزا صاحب آنجہانی نے طاعون کو جب اپنی صداقت کی علامت ٹھیرایا تھا تو یہ بھی لکھا تھا کہ

جہاں ایک بھی راست باز ہوگا۔ اوس جگہ کو خدا تعالیٰ اس مشعل غضب (طاعون) سے بچالیگا۔ (الحکم قادیان ۱۰-اپریل ۱۹۰۲ء)

سوال یہ ہے کہ اب جو قادیاں اور لاہور پر اس جنگی یا اعجازی بخار نے حملہ کیا۔ تو ان دونوں مقاموں میں کوئی ایک بھی راست باز نہیں۔ ہم تو اس سالبہ کلیہ کے قائل نہیں ہوسکتے۔ جب تک اڈیٹر الفضل، الحکم اور پیغام صلح ان کا جواب نہ دیں کہ میاں محمود اور مولوی محمد علی وغیرہ بھی اس سالبہ میں شامل ہیں۔

عجیب سوال:

مقام داتہ ضلع ہزارہ پنجاب سے ایک خط آیا جس میں سوال ہے کہ:

"یہاں ایک محمودی قادیانی اور اہلحدیث کے درمیان گفتگو ہوئی۔ قادیانی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا اس بیماری سے تمہارے اہلحدیث ثناء اللہ کا بیڑا غرق ہوگیا۔ وہ بستر مرگ پر پڑا ہوا ہے۔ اور قادیاں دارالامان میں خیرت ہے۔ اہلحدیث نے انکار کیا۔ مگر کچھ فیصلہ نہو۔ اس لئے آپ اطلاع دیں کہ آپ بیماری سے محفوظ اور تندرست ہیں تا کہ اس تنازعہ کا فیصلہ ہوسکے۔

(عبدالمنان معرفت مولوی عبداللطیف)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے جب میری موت کے لئے دعا کی تھی تو اون کی زندگی ہی میں موضع تھہ غلام نبی قریب قادیاں کا رہنے والا ایک شخص میرے پاس آکر عرصہ تک بیٹھا رہا۔ جب پوچھا بھائی تم کیوں بیٹھے ہو بولا کہ بس جی جس مراد کو آیا تھا پالی۔ وہ کیا تھی؟ بولا ہمارے گاؤں میں مرزائیوں نے مشہور کیا تھا کہ ثناء اللہ مرگیا اس لئے میں حضور کو دیکھنے آیا تھا۔ الحمد للہ زندہ دیکھ لیا۔ اوسوقت مجھے یاد آیا

شور بختاں بہ آرزو خواہند
مقبلاں را زوالِ نعمت و جاہ

میں خود حیران تھا کہ اس بیماری بلکہ گذشتہ سال کی بیماری میں بھی میں تندرست یہ مہربانی میرے حال پر کیسی ہے۔ اب معلوم ہوا کہ یہ بھی مرزا صاحب کی کرامت ہے کہ جیسا اونکی دعا سے میں زندہ رہا۔ اونکے مریدوں کی دعا سے ایسی وباؤں میں اچھا رہا۔ الحمد للہ۔ باوجود اس زندگی کے میں دنیا سے سردمہر ہوگیا ہوں کہ زندگی کی مجھے مطلق ہوس نہیں بلکہ میں بحکم حدیث شریف

عد نفسك من اصحاب القبور

اپنے آپ کو مردہ سمجھتا ہوں۔ یہ الگ بات ہے کہ باوجود مردگی کے زندہ ہوں کیوں؟

کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جانِ دیگر است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶۔ نمبر ۳۔ مورخہ ۱۷ صفر المظفر ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۲۔ نومبر ۱۹۱۸ء ص ۵۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجددین امت اوران کا دعوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱ محرم ۱۳۳۷ھ میں ایک سوال کے جواب میں لکھا گیا تھا کہ مجدد والی حدیث کے مطابق ایک صدی میں ایک ہی مجدد آنا ضروری نہیں بلکہ بکثرت بھی آسکتے ہیں۔ یہ بھی لکھا تھا کہ آجکل بھی ایسے لوگ ہیں جو بلا ریاء و سمعہ (بغیر دکھانے اور سنانے کے) دینی خلافت کرتے ہیں وہی مجدد ہیں اس پر مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور نے یہ بات اٹھائی ہے کہ

مجدد کے لئے دعوی کرنا شرط ہے پس بتایئے اس زمانہ میں کس کے دعوی کیا۔ (پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اکتوبر)

ہمارے خیال میں کوئی ایسا شخص جس نے حدیث مجدد کو سمجھا ہوگا یہ لفظ منہ سے نکال سکے گا کہ مجدد کیلئے دعوی کرنا شرط ہے کیونکہ حدیث میں صرف یہ لفظ ہیں من یجدد لها دینها جو مٹی ہوئی رسوم دینیہ کو جاری کرے گا وہی مجدد ہوگا۔

محض فعل (تجدید) پر اوس کو مجدد کہا گیا ہے نہ کہ دعوی پر۔ لیکن یہ لوگ جانتے ہیں کہ اول تو ایسی جرأت والا کوئی نہیں جو مرزا صاحب قادیانی کی طرح دعوی کر بیٹھے کیونکہ جو لوگ دین کے خادم ہوتے ہیں وہ بلاضرورت دعوی نہیں کیا کرتے ۔اور اگر کوئی کرے بھی تو ممکن ہے اوسکے مخالف فریق اوس کو نہ مانیں تو یہی اون کو بہانہ مل جائے ۔ اس لئے ہم واقعات تاریخیہ پیش کرکے ان سے ایک سوال پیش کرتے ہیں جو دراصل اون کے سوال کیلئے جواب ہوگا۔

پہلی صدی کے خلیفہ عمر بن عبد العزیز ،دوسرے کے امام شافعی کو، علی ہذا القیاس تیسرے کے چوتھے کے جن اماماں بزرگان دین کو مجدد کہا گیا ہے جن کو آپ کے امیر مولوی محمد علی صاحب نے بھی رسالہ مسیح موعود میں تسلیم کیا ہے کیا ان بزرگوں نے خود دعوی تجدید کیا تھا۔ اگر کیا تھا تو ثبوت پیش کریں ۔اور اگر نہیں کیا تھا تو بغیر دعوی مجدد کیسے بنے۔ اور لوگوں نے بلکہ آپ کے امیر صاحب نے ان کو مجدد کیسے مانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل بات یہ ہے کہ دعوی کرنا صرف نبی اور رسول کا فرض ہے کیونکہ لوگوں کواوس پر ایمان لانا ضروری ہوتا ہے۔ اور کسی کا یہ رتبہ نہیں کہ اوس پر ایمان لانا ضروری ہو۔ اسلئے نہ کوئی ولی دعوی کرتا ہے نہ کسی مجدد کو دعوی کرنا ضروری اور شرط ہے۔

ہاں جن بزرگوں نے کسی مصلحت سے اپنی مجددیت کا اظہار کیا ہے یہ اون کی ذاتی رائے کسی مصلحت پر مبنی ہوگی۔ ایسا کرنے میں گفتگو نہیں۔ گفتگو دعوی کی شرطیت میں ہے۔ فریق ثانی اس کا مدعی ہے ہم اس سے منکر ہیں۔ اس لئے اوس پر فرض ہے کہ کل سابقہ مجددین کا دعوی اون کے اپنے الفاظ میں بتاوے۔ اگر نہ بتا سکے تو اپنے دعوی شرطیت کو واپس لے۔

مجددین زمانہ ہم بار ہا کہہ چکے ہیں کہ آج کل بھی جو لوگ جس قسم کی کوئی دینی خدمت کر رہے ہیں وہ مجدد ہیں۔ ہاں ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ مجدد کلی مشکک ہے اس میں کمی بیشہ مراتب کی ممکن ہے۔ یعنی ہوسکتا ہے کہ کوئی مجدد اعلی درجہ کی خدمت کرے، یا کسی کی خدمت کا دائرہ بہت وسیع ہو، اور کوئی کم کرے، یا اوس کی خدمت کا دائرہ بہت محدود ہو۔ ہم صاف دلی سے کہتے ہیں کہ یہ زمانہ بھی مجدد سے خالی نہیں، لیکن تعیین ہر ایک فرقہ اور ہر ایک شخص کی اپنی اپنی پسندیدگی سے ہے۔ بقول

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی ۔ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

ہم نہیں جان سکتے کہ باوجود ان تصریحات اور توضیحات اور تاریخیہ شہادات کے کس جرأت سے کہا جاتا ہے کہ آج کل کا مجدد کون ہے، کہاں ہے، کوٹھڑی میں چھپ رہا ہے، یہ ہے، وہ ہے۔ ہم کہتے ہیں سب کچھ آپ کے سامنے ہے۔ ہر عالم کا دم توحید وسنت مجدد ہے۔ پس جس عالم کو دیکھو کہ وہ امت کو شرک و بدعت سے ہٹاتا او نئے نئے فتنوں سے امت محمدیہ کو پاک صاف کرنیکی کوشش کرتا ہے بس وہ مجدد ہے۔ دعوی کرے یا نہ کرے۔ بلکہ کرنے سے نہ کرنا اچھا ہے۔ کیونکہ دعوی کرنے والے اکثر اوقات ڈھول کے پول ہی ثابت ہوئے ہیں۔ ہمارے دعوی کی تصدیق کیلئے قادیانی مجدد کے حالات کافی ہیں جنہوں نے مسلمانوں کو اتنا نقصان پہنچایا کہ حجاج اور یزید نے بھی نہ پہنچایا ہو گا۔ والی اللہ المشتکی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۱۸ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۴۔ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں سے چند سوال و جواب ۔۴

(سلسلہ کیلئے دیکھئے اہل حدیث مورخہ ۱۹ محرم ۱۳۳۷ھ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سوال نمبر ٦ ۔ کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ کوئی جاندار آج سے سو برس تک زندہ نہیں رہ سکتا ۔ اگر واقعی اسکا یہی مطلب ہے تو عیسیٰ ارشاد نبوی کے بعد اب تک کیوں کر زندہ رہ سکتے ہیں ۔ علاوہ ازیں ہم نے بہت سارے لوگوں کو دیکھا ہے جن کی عمریں سو سال سے زائد کی ہیں، وہ ابھی تک زندہ ہیں ۔

جواب : یہ حدیث صحیح ہے مگر اس کو حضرت عیسیٰؑ کی وفات سے کوئی تعلق نہیں کیونکہ اس میں حضور ﷺ نے فرمایا ہے، جو جاندار آج کے دن زمین پر زندہ ہے، وہ آج سے سو سال تک زندہ نہ رہے گا۔

اس حدیث میں، زمین پر، کا لفظ موجود ہے اور حضرت عیسیٰؑ تو زمین پر نہیں اسلئے وہ اس میں نہ آئیں گے ۔ اور نہ آئندہ کے لئے عام قانون ہے کہ کوئی شخص سو سال سے زیادہ زندگی نہ پاوے گا ۔ جس روز حضور ﷺ نے فرمایا اس روز سے سو سال تک یہ حکم ہے چنانچہ... یہ پیش گوئی پوری ہوگئی ۔

سوال نمبر ۷ ۔ یہ کیا ثابت ہے کہ کتب نازلہ میں حضرت الیاسؑ کی دوبارہ تشریف آوری از آسمان کی پیش گوئی تھی جسکی انتظاری یہود کو سخت تھی، تو ایسے وقت میں حضرت عیسیٰؑ کی بعثت ہوئی ۔ بعد میں یہودیوں کے اس انتظار کی تردید فرما کر انہیں یہ سمجھا دیا کہ الیاس کی تاویل کرنی چاہیے، چنانچہ اون کا مثیل میں آگیا ہوں لہذا مجھ کو مانو اور اپنے خیال کی تردید کرو ۔

اس واقعہ ماضیہ سے یہ پورا پورا ثابت ہو رہا ہے کہ جیسا انتظار یہود کو تھا، اوسی طرح عیسیٰ کے نزول کا ہم کو انتظار ہے ۔ اور جیسا کہ عیسیٰ نے صرف ایک عورت کے بطن سے مبعوث ہو کر حضرت الیاسؑ کے آسمان سے آنے کی تاویل کی اسی طرح غلام احمد قادیانی سمجھتا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ دونوں واقعات ایک ہیں پھر واقعہ ماضیہ سے تاویل ممکن قرار دی گئی تو پھر اس کی تاویل کیوں گیر ممکن ہے لہٰذا التماس ہے کہ براہ کرم بصراحت جواب دیں۔

جواب : حضرت الیاسؑ کے انتظار کا ثبوت قرآن و حدیث میں تو کہیں نہیں، محض قادیانی ایجاد ہے۔ ورنہ کوئی آیت حدیث پیش کریں۔

نوٹ: ایک کاغذ گم ہوگیا ہے کوئی سوال رہ گیا ہو تو دوبارہ بھیج دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۱۸ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۴۔ ص ۴۔ ۵)

اصولی بحث سے کون فراری ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ملک میں بازی گروں کا ایک گروہ بڑا کھلاڑی مشہور ہے۔ بڑی بڑی کھیلیں دکھایا کرتے ہیں۔ اون کا طریق یہ ہے کہ اون کے نوجوان کھیل دکھاتے ہیں بوڑھوں میں ایک بڑا میاں ہوتا ہے جو کہتا جاتا ہے میں نہ مانوں پھر سہی، اسی طرح ہمارے احمدی دوست ہیں ایک دفعہ گریں، نہیں مانوں۔ دو دفعہ نہیں مانوں۔ غرض ہر دفعہ نہیں مانوں، یہاں تک کہ خدائی فیصلہ ہوا تو بھی نہیں مانوں۔

مرزا صاحب آنجہانی اپنی زندگی میں جو اصول مقرر کر گئے ہیں چونکہ وہ محض ہوائی قلعے تھے اس لئے اب ان کی نسبت بھی میں نہ مانوں کی گردان پڑھی جاتی ہے

وہ کہتے تھے مجھے میری پیش گوئیوں سے جانچو، یہی میری صداقت بطالت معلوم کرنے کا معیار ہے (رسالہ شہادۃ القرآن۔ ص ۸۰) آج کہا جاتا ہے میں نہیں مانوں، بلکہ ہمارا اصول اور ہے۔ وہ کیا؟ حضرت مسیح کی موت و حیات۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر مسیح زندہ ہے تو جھگڑا ہی ختم۔ مرزا قادیانی کی پیش گوئیاں چاہے کتنی سچی ہوں تاہم وہ جھوٹا، اور اگر مسیح فوت ہے تو مرزا صاحب سچا....

پھر یہ بھی ناراضگی سے عتاب کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیاں دراصل اسلام کی تصدیق کے لئے ہیں جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کی تکذیب کرتے ہیں وہ درحقیقت اسلام کی تکذیب کرتے ہیں جل جلالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح لاہور ۲۴ نومبر ۱۹۱۸ء)

تسلیم:

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز ! آپ کسی کے خدا نہیں

وفات مسیح کا مسئلہ اصولی ہے تو جو لوگ وفات کے قائل ہیں وہ کیوں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود نہیں مان لیتے۔ جیسے سرسید احمد خان وغیرہ اور اون کے اتباع۔ اس کا جواب ایک صاحب (ڈاکٹر بشارت احمد) نے پیغام صلح ۲۴ نومبر ۱۹۱۸ء میں دیا ہے۔ ماشاء اللہ

ان حضرت سے ہم کو ملاقات نہیں مگر اتنا ہم مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کے اصل مرید آپ ہی ہیں جو بالکل مرزا کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ یہاں تک کہ مضمون نگاری میں بھی فنا فی الشیخ کا درجہ آپ کو نصیب ہے۔ یعنی جس طرح مرزا صاحب اتنا لمبا لکھتے تھے کہ اون کے کلمات طیبہ کو چھلنی سے چھان کر مطلب نکالنا پڑتا تھا، اوسی طرح یہ حضرت ہیں کہ امیر حمزہ کی داستان چلی جا رہی ہے مگر مطلب کی بات کہیں نہیں ملتی۔ استاد غالب کا شعر گویا آپ ہی کے حق میں ہے

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

آپ نے بہت لمبی چوڑی تقریر کے بعد ہمارے اس سوال کا جواب دیا ہے جس میں حسب عادت پیر روشن ضمیر (مرزا غلام احمد قادیانی) بہت کچھ برا بھلا کہہ کر دل ٹھنڈا کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

اسلام اور برہمو ازم میں اگر توحید مشترک ہے تو کیا توحید اسلام کا اصول نہیں خدا کی ہستی اگر آریہ دھرم اور اسلام وغیرہ میں مشترک ہے تو خدا کی ہستی اسلام کا اصول نہیں؟ اسی طرح اگر مسئلہ وفات مسیح نیچریوں اور ہم احمدیوں میں مشترک ہے تو بھی ہمارا اصول ہے پھر اہل حدیث کیوں کہتا ہے کہ وفات مسیح احمدیوں اور محمدیوں کی بحث کا اصول نہیں۔

اس مطلب کو جن شوریدہ لفظوں میں جلے دل سے لکھا ہے اوسکے اظہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کو ہمارے پاس الفاظ نہیں اسلئے ہم ڈاکٹر صاحب ہی کے الفاظ شریفہ نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں ۔آپ لکھتے ہیں :

دنیا میں اس قدر بڑی فاش غلطی مذہبی بحث میں کسی نے نہ کھائی ہوگی اور یا اگر مولوی صاحب نے دانستہ ایسا کیا ہے، تو پھر اتنا بڑا دھوکہ کسی نے نہ دیا ہوگا۔

بقول مولوی صاحب اگر کسی اصول پر دو مذہب یا دو فرقے متفق ہو جائیں تو وہ ان میں سے کسی مذہب کا بھی اصول نہیں رہتا۔ اور اس اصول کے منکر سے وہ مذہب کبھی بحث نہیں کرسکتا۔ مثلاً اسلام اور برہموسماج توحید پر متفق ہیں، تو اب بقول مولوی صاحب ثابت ہوا کہ اسلام کا اصول توحید نہیں ورنہ بقول مولوی صاحب پھر برہموسماج اور اسلام میں اختلاف کیوں ہے۔ وہ باوجود توحید کے قائل ہونے کے چونکہ مسلمان نہیں اس لئے ثنائی منطق سے ثابت ہوا کہ توحید اسلام کا اصول نہیں اور جب اصول نہیں تو کسی توحید کے منکر عیسائی مشرک سے کوئی مسلمان توحید پر بحث نہیں کرسکتا کیونکہ توحید اسلام کا اصول نہیں۔ اگر اصول ہے تو برہموسماج توحید مان کر مسلمان کیوں نہیں؟ ذرا اس فلسفہ کو غور سے ملاحظہ فرماویں۔ امید ہے افلاطون اور ارسطو کی روحوں نے بھی شرما کر اپنا منہ اخبار اہل حدیث کے پرچوں سے چھپا لیا ہوگا۔

اور لیجئے اسلام بھی خدا کو مانتا ہے عیسائیت آریہ سماج وغیرہ تمام مذاہب خدا کو مانتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ اسلام کا اصول خدا کو ماننا نہیں۔

اگر خدا کو ماننا اسلام کا اصول ہے تو پھر یہ تمام مذاہب خدا کو مان کر اسلام سے اختلاف کیوں رکھتے ہیں۔ لہذا ثابت ہوا کہ خدا کو ماننا اسلام کا اصول نہیں۔ اور جب اسلام کا اصول نہیں تو کوئی مسلمان کسی دہریہ خدا کے منکر سے خدا کے ماننے پر بحث نہیں کرسکتا کیونکہ خدا کا ماننا اسلام کا اصول نہیں۔

یہ منطق ہے حضرت مولوی ثناء اللہ کی ۔ جو کہتے ہیں کہ وفات مسیح احمدی بھی مانتے ہیں اور سید احمد خان کے ہم خیال بھی۔ لہذا ثابت ہوا کہ وفات مسیح احمدیت کا اصول نہیں ورنہ سید احمد خان کے ہم خیالوں اور احمدیوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کیوں ہے۔ لہذا کوئی احمدی کبھی بھی کسی منکر وفات مسیح سے وفات مسیح پر بحث نہیں کرسکتا کیونکہ وفات مسیح احمدیت کا اصول نہیں اگر اصول ہے تو نیچری احمدی کیوں نہیں؟ قربان جایئے اس منطق کے۔

ارے واہ رے میرے شیر! وفات مسیح سے بچنے کی خوب راہ نکالی۔ مگر یاد رہے کہ ان روباہ بازیوں سے کچھ نہیں ملتا اگر آپ کی اس منطق پر عمل ہو تو اسلام کا تختہ الٹ جائے جس اصول میں دورا کوئی مذہب اسلام سے مشترک ہوا وہی اسلام کا اصول نہ رہا، تو غضب آجائے گا۔ اسلام کے بہت سے اصول یکے بعد دیگرے رخصت ہو جائیں گے۔ مہربانی فرما کر یہ اپنی منطق اپنے تک ہی محدود رکھئے گا اگر دوسرے مذاہب کے جلسوں میں آپ کی یہی منطق چلی تو آپ مفت میں اسلام کی تذلیل کرائیں گے۔ آپ کی اشاعت اسلام کی حقیقت بھی معلوم ہوگئی۔ میرے خیال میں تو ایسی فاضلانہ منطق کے موجد سے بحث اگر تضیع اوقات نہیں تو اور کیا ہے۔ مفت میں ہمارے اڈیٹر صاحب اپنا وقت ضائع کرتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ مولوی صاحب کو یا تو حق پرستی مدنظر نہیں، محض زبان کی چالاکی سے کام لینا ہے جیسا کہ غالبًا یہاں کام لیا گیا ہے یا پھر حق کی مخالفت نے دماگ کو مختل کردیا ہے ورنہ مولوی فاضل شیر پنجاب اور یہ منطق۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بس یہی غصہ ہے نہ، اور تو نہیں؟ سنئے! اب میں آپ کو بتاؤں کہ آپ باوجود ڈاکٹر کہلانے کے پنشن کے قابل ہو چکے ہیں۔ مجھے امید ہے اگر میرا جواب پیغام پارٹی کے امیر سکرٹری یا اڈیٹر کی سمجھ میں آگیا تو آئندہ کو آپ کے ایسے شوریدہ مضامین درج کرنے کی اجازت نہ دیں گے۔ نہ سمجھیں تو اون کا اختیار ہے، اور سچ تو یہ ہے کہ سمجھنے کی امید بھی کم ہے کیوں؟ مالھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً ان سے تو ہمیں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء سے امید منقطع ہے جس روز حسب فیصلہ خداوندی مرزا صاحب کا انتقال ہوا مگر ان لوگوں نے اوس الٰہی فیصلہ کو بھی نہ مانا بہت اچھا

سیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر فائدہ عامہ کے لئے جواب لکھتے ہیں۔

اے جناب! سنئے۔ایک ہے اصول مذہب، ایک ہوتا ہے اصولی بحث۔ اصول مذہب کے یہ معنی ہیں کہ وہ اوس مذہب میں بنیادی پتھر ہے ہوسکتا ہے کہ یہ اصول اور مذہب میں بھی یہی حیثیت رکھتا ہو جیسے خدا کی ہستی کا اقرار توحید وغیرہ بہت سے مذاہب میں مشترک ہیں۔ اصولی بحث کے یہ معنی ہیں کہ اوس اصول کے فیصلہ ہونے سے بحث کا فیصلہ ہو جائے، پھر آگے گفتگو کی ضرورت نہ ہو۔ جیسے نبوت محمدیہ ﷺ اسلام اور کفر میں اصولی بحث ہے۔ اگر ثابت ہے تو اسلام کی حقانیت پر بحث ختم، اگر معاذ اللہ دگرگوں ہے تو بھی بحث ختم۔اسی طرح محمدیوں اور احمدیوں کے مابین مرزا صاحب قادیانی کے دعوی الہام پر گفتگو ایک اصولی بحث ہے اور اگر وہ قرآن وحدیث اور منہاج نبوت کی رو سے صادق ہوئے، تو اونکی بابت دیگر امور میں بحث ختم اور اگر وہ کاذب ثابت ہوئے تو خس کم جہاں پاک۔ یہ ہے اصولی بحث اور تفصیل جسکو آپ جیسے صحیح الدماغ ڈاکٹر کا دماغ سمجھنے سے عاری ہے۔

ڈاکٹر صاحب! کہیے اب بھی سمجھے یا نہیں۔ سمجھے ہیں تو ہمارے سوال کا جواب دیجئے۔

وفات مسیح اگر اصولی بحث ہے تو جو لوگ وفات مسیح کے قائل ہیں وہ باوجود وفات تسلیم کرنے کے مرزا صاحب قادیانی سے کیوں منکر ہیں۔

اس سوال کا جواب آپ اکیلے نہیں دے سکتے۔ اپنے امیر بلکہ امیر گروں کو بھی ساتھ لے لیجئے۔

ہاں اس ضرورت کیلئے قادیان بلکہ بہشتی مقبرے میں بھی جانا پڑے تو عار نہ کیجئے گا۔لیکن جو جواب ملے اوسے سوچ سمجھ کر پیش کیجئے گا۔ کیوں؟

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

حقیقت یہ ہے کہ منطق کا نام لینا یا لکھ دینا تو آسان ہے مگر اوسکا سمجھنا اور سمجھ کر استعمال کرنا کارے دارد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح پر چیلنج:

حیرانی ہے کہ وفات وفات کا سبق حسب تعلیم پیر و مرشد رٹتے جاتے ہیں مگر جب للکارا جاتا ہے تو سامنے نہیں آتے۔ اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۴ دسمبر ۱۹۱۷ء میں ان کو جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی طرف سے نوٹس دیا گیا کہ وفات مسیح پر بحث کرلو، تو صدائے برنخواست۔ بلکہ: چناں خفتہ اند کہ گویا مردہ اند

بتایئے! اس چیلنج کا جواب آپ لوگوں کی طرف سے کب نکلا۔ پھر یہ کہتے ہوئے کوئی امر تم کو مانع نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مخالف وفات مسیح پر بحث نہیں کر سکتے۔ کیا سچ ہے

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں سے سوال:

آپ کے احسن المناظرین (محمد احسن امروہی) جو بقول مرزا صاحب آنجہانی حدیثوں کا تھیلہ ہیں، مولوی محمد احسن امروہی شہادت دے سکتے ہیں کہ محدثین کا سنہرہ اصول ہے کہ حدیث کی سند ضروری ہے۔ بلکہ اونکی اصطلاح میں حدیث سند ہی کا نام ہے۔ اگر سند کی پرواہ نہ ہو، تو ہر ملحد اور بدعتی جو چاہے بنالے۔ اس لئے ہر حدیث کیلئے سند کا معلوم ہونا ضروری ہے۔ آپ مرزائی لوگوں میں دو حدیثیں بڑی مشہور ہیں جو یہ ہیں

۱۔ لوکان موسی وعیسی حیین ما وسعهما الا اتباعی

یعنی موسیٰ اور عیسیٰ اگر زندہ ہوتے تو میری (آنحضرت ﷺ کی) پیروی اون پر بھی ضرور ہوتی۔

۲۔ دوسری حدیث یہ ہے ان عیسی عا ش مأة وعشرين سنة اوکما قال یعنی حضرت عیسیٰ ایک سو بیس برس زندہ رہے

مہربانی کر کے ان حدیثوں کی سند پیش کیجئے

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

یاد رہے ہمارا سوال ان کتابوں سے نہیں ہے جن میں یہ روایات درج ہیں بلکہ ہمارا سوال ان کی سند الرجال سے ہے۔ مزید اطلاع کے لئے بتائے دیتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر حدیث کے دو حصے ہوتے ہیں۔ ایک الفاظ حدیث جن کو متن حدیث کہا جاتا ہے دوسرا سند حدیث جو اس طرح ہوتی ہے حد ثنا فلان قال حد ثنا فلا ن عن فلا ن عن النّبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔ یہ سلسلہ سند جس حدیث کا نہ ہو، وہ قابل اعتبار نہیں ہوتی۔ اس سلسلہ سند کے راویوں کو دیکھا اور پرکھا جاتا ہے۔ حدیث کے مقبول یا مردود ہونے کا سارا مدار اون راویوں پر ہوتا ہے۔ اس لئے اون کا دیکھنا ضروری ہے۔ خدا بخشے مولانا ذولفقار علی مرحوم دیوبندی نے کیا خوب کہا ہے

العلم ما کان فیه قال حدثنا
و ما سواء ك وسواس الشیاطین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ دسمبر ۱۹۱۸ء یکم ربیع الاول ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۵ ص ۲؟)

قادیان میں جلسہ بند

قادیان اور ارد گرد کے مسلمانوں نے گذشتہ سال قادیان میں جلسہ کیا تھا جس میں مسلمانوں کو دین اسلام، اور قادیانی مشن کی حقیقت سے علماء نے آگاہ کیا ۔سب انسپکٹر، انسپکٹر پولیس نائب تحصیل دار اور تحصیل دار وغیرہ سب شریک تھے۔ کسی قسم کی دست اندازی کی اون کو ضرورت محسوس نہ ہوئی، نہ کسی قسم کی شکایت۔ یہاں تک کہ خلیفہ قادیان کی طرف سے علماء اسلام کو دعوت پیش کی گئی جو کہ شکریہ کے ساتھ واپس کی گئی۔ لیکن احمدیوں کی طرف سے اصرار رہا۔ خاکسار اڈیٹر اہل حدیث سے تو خاص اجلاس میں جملہ ممبران احمدیہ نے احمدیہ مدرسہ میں عزت سے ملاقات کی۔ باہمی خوش مزاجی اور بے تکلفی سے ملے۔ اخیر میں بڑے خلوص سے دعاء خیر کی گئی۔ لیکن بعد جلسہ کے جب نواح قادیان میں اس جلسہ کا اثر خلاف توقع ہوا، کیونکہ اطراف و جوانب کے مسلمان مرزا صاحب آنجہانی کے دعووں سے واقف ہو کر صحیح رائے قائم کر سکے، اس لئے قادیان کے اہلکاران دربار خلاف نے صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے پاس درخواست دی کہ مسلمانوں کے جلسہ میں ہماری سخت ہتک کی گئی۔ ہمارے ہیرو (نبی) کی توہین کر کے ہمارے دلوں کو صدمہ پہنچایا گیا وغیرہ وغیرہ، اور آئندہ کے لئے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسہ بند کیا جائے۔

صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے بغیر پوچھے فریق ثانی کے اور بغیر دریافت کئے حالات کے بندش جلسہ کا حکم دے دیا۔ حالانکہ آریہ سماج قادیان کا جلسہ بڑی دھوم دھام سے ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ اسلامی جلسہ ابھی تک بند ہے۔ قادیان اور قرب وجوار کے مسلمان کوشاں ہیں، خدا کرے اون کی کوشش بار آور ہو۔ مگر دنیاوی عدالتوں کے علاوہ بالاتر بھی کوئی عدالت ہے جس کے پاس اپیل کے لئے صرف یہ کہنا کافی ہے

یا غیاث المستغیثین اغثنا

جن مسلمانوں کا اس جلسہ کی بندش سے دل دکھا، غالباً اونہوں نے اوسی بالا دست عدالت میں کوئی اپیل کی ہوگی۔ وہاں سے جواب ملا کہ تمہارا جلسہ تو صاحب ڈپٹی کمشنر نے بند کیا ہے جس کے کھل جانیکی بھی امید ہے، مگر مرزائیوں کا جلسہ ہم بند کرتے ہیں۔ ہم ہی کھولیں گے تو کھلے گا۔ ہمارے سوا کسی دنیاوی حاکم کا کام نہیں کہ اس کو کھول سکے۔ دیکھو اون کا خلیفہ محمود ایسا بیمار ہوگا کہ اخیر دسمبر میں جو جلسہ کیا کرتے ہیں اوس کے التوا کا خود ہی اعلان کریں گے۔

چنانچہ قادیان کے اخبار الفضل نے جلسہ دسمبر کے التوا کا اعلان کر دیا اس پر ان دردرسیدہ مسلمانوں کے منہ سے نکلا

ہماری خاک کو کیوں چھیڑتی ہے باد صبا
کہ اس میں آگ بھی شائد کہیں دبی ہوگی

قادیان کے اخبار درخواست دعا کرتے ہیں اس لئے ہم بھی اپنے ناظرین سے التماس کرتے ہیں کہ خلیفہ قادیان کے حق میں دعا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۳ دسمبر ۱۹۱۸ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۶ ص ۱۰۔۱۱)

مرزا قادیانی کے اقوال متخالفہ

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کا فرمان ہے:

ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق (ست بچن۔ص ۳۱)

اب میں ذیل کی چند نظائر مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کی بیان کر کے مسلمانوں سے عام طور پر اور جماعت احمدیہ سے خاص طور پر دریافت کرتا ہوں کہ مرزا صاحب کیا تھے۔

قول مرزا: یہ مثال صحیح نہیں ہوسکتی بلکہ ایسی مثال دینے والا ایک سادہ لوح آدمی ٹھہرتا ہے جس کو یہ بھی خبر نہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے۔(ص ۱۶۴ ست بچن)

تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ایک ادنی مماثلت کی وجہ سے الخ (ازالہ اوہام۔ص ۳۰)

☆ مسیح کا یہ کہنا سچ ہے کہ میں نیک نہیں ہوں نیک ایک ہے یعنی خدا (ازالہ۔ص ۵)

بالخصوص ایسا آدمی جو انجیل میں خود اقرار کرتا ہے جو میں نیک نہیں وہ کیونکہ اپنے اقتدار سے دوسروں کو نیک بنا سکتا ہے۔ (ست بچن)

...

یوں ہی کہا ہے نانک بندے پاک خدا اور سب گندے کہو نانک ہم نیچ کرا سرن پڑے کی راکھو سرما

تو یہ سخت جہالت اور تعصب ہے کیونکہ یہ مقولہ ان کا مقام النکسار میں اللہ جل شانہ کے سامنے ہے۔ ایسا ہی یہ مقولہ ان کا کہ بجز خدا کے تمام مخلوق گندی ہے مقام انکسار میں ہو گا۔ (ست بچن۔ص ۸۷)

° اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو (ازالہ اوہام ص ۶۰)

سو تم نہ اہل سنت ہو، نہ اہل قرآن جب تک عیسی کی موت کے قائل نہ ہو (کشتی نوح ۔ص ۱۶)

☆ یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا (ازالہ اوہام۔ص ۱۹۷)

جو شخص (مسیح) کشمیر سری نگر محلّہ خان یار میں مدفون ہے اس کو ناحق آسمان پر اٹھایا گیا کس قدر ظلم ہے (دافع البلاء۔ص ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو واضح رہے کہ خداتعالی نے یسوع کی قرآن شریف میں کچھ خبر نہیں دی کہ وہ کون تھا (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۹)

اصل بات یہ ہے کہ کشمیر میں ایک مشہور قبر ہے جسکو یوز آسف نبی کی قبر کہتے ہیں ...ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق سے کھل جاوے گا کہ دراصل یہ لفظ یسوع آسف ہے ...؛ چونکہ حضرت مسیح نہایت غمگین ہوکر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آصف (ا) ملالیا (ست بچن۔ص ۱۰۲)

نوٹ: یعنی جب حضرت عیسی کی یسوع کے نام سے نانیاں اور دادیاں پنیں (یعنی اون کو گالیاں دیں) تو کہدیا کہ مسلمانو! یسوع کا قرآن میں کہیں ذکر نہیں اور حضرت حضرت عیسی کی قبر کشمیر میں قائم کرنی منظور خاطر عالی ہوئی تو یوز سے یسوع بنایا اور یسوع حضرت مسیح ہی تھے اور کوئی نہ تھا یہاں قرآن مجید بالائے طاق رکھدیا

قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ۔(ازالہ اوہام۔ص ۳۱۰)

سچا (سہوکاتب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ لفظ جھوٹا چاہیے تاکہ قرآن معاذ اللہ جھوٹا نہ ٹھہرے) خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس سے پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے (دافع البلاء ص ۱۳)۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۱۸ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۶ ص ۱۱)

پیغام صلح لاہور بہت خفا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے ساری عمر میں مکر اسلام کی خدمت یہی ایک کی تھی کہ سرسید احمد خان سے سیکھ کر حضرت عیسی کی وفات کا اعلان پر زور دیا اور اس کی وجہ یہ بتاتے تھے کہ اس کے بغیر عیسائیوں کا حملہ اسلام پر رکتا نہیں۔ پچھلے دنوں عیسائیوں نے ایک رسالہ حقائق قرآن لکھا جس میں از روئے مسلمات اہل اسلام حضرت عیسی کو آنحضرت ﷺ سے افضل ثابت کرنا چاہا اوس کا جواب اہل حدیث ۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نومبر ۱۹۱۸ء میں بعنوان معارف قرآن بجواب حقائق قرآن دیا گیا۔

عیسائی پادری نے منجملہ فضائل مسیح کے ان کی حیات بھی لکھی تھی جس کا جواب دیا گیا کہ زندہ کو مردہ پر فضیلت کا ہونا ضروری نہیں، حضرت عیسی بن مریم جو زندہ رکھے گئے ہیں یہ دراصل نبوت محمدیہ کی خدمت کیلئے ہیں جو قریب قیامت دنیا میں آکر خدمت اسلام بجالاویں گے۔ ہم نے اپنے اعتقاد کے مطابق حضرت مسیح کو زندہ مان کر جواب دیئے تھے۔

قادیانی کیمپ میں خواہ مخواہ کھل بل پڑ گئی کہ ہیں! ہمارے نبی اور رسول نے تو ساری عمر میں یہی ایک خدمت کی تھی۔ اسی سے وہ مجدد اور کیا کیا نہیں بنتے تھے کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے۔ یہ آج کیا غضب ہے کہ اہل حدیث نے بغیر وفات تسلیم کیئے بھی اون اعتراضات کو ہباء منثوراً کر دیا۔ اسلئے اخبار پیغام صلح سیخ پا ہو کر لامذہبوں کی طرح اہل حدیث کو کوسنے لگا اور اس کے جوابات پر چند اعتراضات جما کر اپنی ہمدردی اسلامی کا ثبوت دیا۔

اسی عیسائی رسالہ کا ایک جواب مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کی طرف سے بھی نکلا تھا جس میں سارا زور حضرت عیسی کی وفات پر تھا جو اون کے پیر و مرشد آنجہانی مرزا لکھ گئے ہیں بحکم: آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گوئیم

ہمارا اصول ہے کہ جس مقام پر دشمن حملہ کرے اوس مقام کے رہنے والے اپنی طاقت کے مطابق اوس حملے کو روکیں۔ جس کے پاس بندوق ہے وہ بندوق سے، جس کے پاس تلوار ہے وہ تلوار سے، جس کے پاس اینٹ پتھر ہے وہ اینٹ پتھر سے، جس کے پاس مٹی کا ڈلا ہے وہ اسی سے۔ اوس موقعہ پر تلوار بندوق والا، اینٹ پتھر والے کو طعنہ نہ دے۔

اسی طرح اسلام اور قرآن مجید پر دشمن کا حملہ ہو، تو ہر مذہب والا اپنے اپنے خیال اور تحقیق سے اوس حملے کو دفع کرے۔ چنانچہ مہاشہ دھرم پال بی اے سابق نو آریہ (حال مسلم) نے اپنے رسالہ ترک اسلام میں جب قرآن پر حملہ کیا تو ہر ایک مذہب کے علماء نے اپنے اپنے مذاق کے مطابق جواب دیئے۔ گو سب سے پہلے اہل حدیث ہی نے دیا، تاہم سب نے دیئے جزاہم اللہ، اس میں کسی پر احسان نہیں۔ جب ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کا ہے، تو کام بھی سب کو کرنا چاہیے۔ اسلئے ہم نے نہ اون دنوں، نہ اوس کے بعد کبھی اس قسم کے موقع پر اپنے حریفوں پر نکتہ چینی کی۔ بحمد اللہ اب بھی اپنے اصول پر کاربند ہیں۔ اسی لئے ہم نے ان مرزائیوں کے جواب پر ایک حرف بھی نہیں لکھا، ورنہ:

در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

کیونکہ ہم نے اپنے اصول کی پابندی میں سمجھا کہ جو کسی کے پاس ہے، دشمن کے مقابلہ میں استعمال کرے۔ یہ موقع طعن تشنیع کا نہیں۔ جس صورت میں مرزائی مصنف کا مذہب ہی یہ ہے کہ حضرت مسیح فوت ہیں، تو وہ اپنے جواب میں کیوں اس پر بنا کرے گا۔ مگر مرزائی صاحبان اسلام کا یہ اصول نہیں۔ وہ عین جنگ میں بھی اپنی کدورت اور شرارت نفس سے باز نہیں رہتے۔ لیکن ہم تو اپنے اصول کے پابند ہیں اس لئے اس موقعہ پر اون کے جوابات کی تنقیح نہ کریں

مجھے تو ہے منظور مجنون کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

ہاں ہم اپنے جواب کی تصحیح کے بے شک ذمہ دار ہیں۔ اس لئے پیغام صلح کا ایک بڑا اعتراض بطور نمونہ دکھا کر جواب عرض کیا جاتا ہے

پادری صاحب کا سوال تھا

سوال نمبر ۶۔ مسیح کا جسم باوجود حاجت بشریہ کے آج تک محفوظ ہے حالانکہ اور کسی کا نہیں۔ ثابت ہوا کہ مسیح افضل ہیں۔

اس کا جواب یوں دیا گیا

جواب نمبر ۶۔ اس میں بھی وہی غلطی ہے جو پادری صاحب کو ہر بات میں پیش آتی ہے۔ جسم مسیح کا محفوظ رہنا دلیل قدرت خداوندی ہے جو باوجود اسباب فنا کے کسی چیز کو فنا نہ ہونے دے۔ اس سے اس چیز کی فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح تو ایک نبی اور رسول ہیں۔ دنیا میں ایسی چیزیں بھی ہیں جو محض جماد ہیں مگر اون کی زندگی حضرت مسیح سے بلکہ جہان کی کل چیزوں سے بڑی ہے۔ مثلاً پہاڑ، چاند، سورج اور ستارے وغیرہ، تو کیا ان کو بھی حضرات انبیاء پر فضیلت ہوگی۔ ہرگز نہیں۔ فضیلت تو ذاتی خوبی اور خدمت گزاری سے حاصل ہوتی ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس جواب کو ادھورا سا نقل کر کے اڈیٹر پیغام لکھتا ہے ناظرین غور سے پڑھیں:

باوجود اسباب فنا کے مسیح کا فنا سے بچے رہنا اور دو ہزار سال سے باوجود حاجت بشریہ کے محفوظ چلے آنا بتایئے اس کی ہر قسم کے تاثرات سے خدائی کی دلیل نہیں تو اور کیا ہے مولوی فاضل بہتر ہوتا کہ اس رسالہ کا جواب نہ لکھتے جو اولوہیت مسیح کو رد کرنے کی بجائے اس کا اثبات کرنے والا ہے پادری کہتا ہے کہ مسیح باوجود اسباب فنا کے آج تک محفوظ ہے مولوی فاضل فرماتے ہیں ہاں بے شک محفوظ ہے۔ اور اس قانون سے جو لوگوں کے لئے قرآن نے بیان کیا ہے کہ وہ کھائے پیئے بغیر زندہ نہیں رہ سکتے اور نہ ان کا جسم حوائج بشریہ اور تغیرات سے بچ سکتا ہے، مستثنیٰ ہے۔

ہم حیران رہ جاتے ہیں جب قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیت کے سامنے مولوی فاضل کے ان الفاظ کو رکھتے ہیں:

حضرت مسیح تو ایک نبی اور رسول ہیں، دنیا میں ایسی چیزیں بھی ہیں جو محض جماد بے جان ہیں، مگر ان کی زندگی حضرت مسیح سے بلکہ جہان کی کل چیزوں سے بڑی ہے مثلاً پہاڑ، چاند، سورج اور ستارے وغیرہ۔

مولوی فاضل کو شائد معلوم نہیں کہ یہ پہاڑ چاند سورج وغیرہ بھی تغیرات اور حوادث زمانہ سے محفوظ نہیں۔ان پر بھی آئے دن تغیرات واقع ہوتے ہیں اور سورج وغیرہ کی روشنی بھی ازروئے سائنس معرض زوال میں ہے۔دعویٰ تو مولوی فاضل کو علمیت کا بہت ہے یہاں تک کہ جیالوجی کا نام بھی کبھی کبھی لیا کرتے ہیں، لیکن ان الفاظ نے تو ان کے سارے علم جیالوجی پر پانی پھیر دیا اور اس کے ساتھ ہی علم ہیئت کو بھی لے ڈوبے (پیغام صلح یکم دسمبر ص ۲ کالم ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خاکسار کو نہ علم کا دعویٰ ہے، نہ گھمنڈ۔ہاں اتنا دعویٰ بے شک ہے کہ رسول خدا ﷺ نے جو کچھ فرمایا وہ صحیح ہے۔ایک حدیث میں آیا ہے،

جو کوئی کسی کو غلط الزام لگاوے وہ مرنے سے پہلے ضرور اس الزام سے ملزم ہوتا ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل اڈیٹر پیغام صلح خاکسار کو بے علمی بے سمجھی کا الزام لگاتا ہے مگر ناظرین بغور دیکھیں کہ اوس کی تحریر سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ میرا جواب ہے کہ پہاڑ چاند سورج وغیرہ بہت مدت سے موجود ہیں۔ اڈیٹر صاحب اس کی تردید فرماتے ہیں کہ ازروئے سائنس ان میں بھی تغیر ہے۔ تغیر کا کس نے انکار کیا؟ اے کاش! صاف کہد یا ہوتا کہ ازروئے سائنس دنیا میں کئی ایک سورج فنا ہوکر دوسرے سورج پیدا ہو چکے ہیں۔ کئی پہاڑ پہلے فنا ہوکر نئے بن چکے ہیں۔ اے جناب تغیر کا نہ ہمیں انکار ہے نہ آپ کو یہ مفید

اب سنئے! آپ کی دوسری منطق کہ دو ہزار برس سے مسیح کا موجود چلے آنا اوس کی الوہیت کا ثبوت ہے ماشاء اللہ چشم بددور کیا سچ ہے

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا

الا یا ایّها السّاقی ادر کأسا و ناولها

اے جناب! یہ پہاڑ، یہ چاند، یہ سورج، جن میں آپ تغیر کے قائل ہیں کتنے ہزار، کتنے لاکھ برس سے ہیں۔ یہ تو ضروری ہے خدا بن گئے ہوں گے (یقیناً) اسی لئے تو حکم ہے لا تسجدوا للشّمس و لا للقمر آپ کی جانے بلا کہ متکلمین نے موجودات کو کتنی قسموں میں تقسیم کیا ہے: سنئیے

۱۔ موجود حقیقی جو بغیر کسی دوسرے کے حکم یا واسطہ سے موجود ہو (جیسے الہ واحد)۔

۲۔ دوسری موجود بالغیر جو بواسطہ یا بحکم خالق موجود ہو جیسے تمام مخلوق۔

یہ قسم اپنی ہستی میں خالق کائنات کی ہر آن محتاج ہے اوس کے اذن اور سہارے بغیر ایک آن بھی موجود نہیں رہ سکتی۔ اس محتاجی میں گھڑی اور لاکھ کروڑ سال برابر ہیں.. جتنا عرصہ موجود حقیقی سے ان کو تعلق رہے، یہ موجود رہتی ہے جب تعلق ہٹے تو فنا ہو جاتی ہے۔ چنانچہ دنیا میں انسانوں کی زندگیوں کا اختلاف ہم کو یہی بتا رہا ہے۔ غور سے سنئے

فلبث فیهم الف سنة الا خمسین عا ما

حضرت نوح اپنی قوم میں ساڑھے نو سو برس رہے

یہ اون کی اوس زندگی کا ذکر ہے جو طوفان نوح سے پہلے کی تھی۔ بعد طوفان بھی کچھ ہوگی۔ جسکو ملا کر ہزار سال تو یقیناً ہوتے ہیں جو آج کل کی عمر کے لحاظ سے یقیناً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنی زیادہ ہے کہ قادیانی اصطلاح میں پورا خدا بننے کو کافی ہے۔ شائد اسی لئے مرزا صاحب قادیانی کو خواب میں دکھائی دیا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں۔ چنانچہ فرماتے ہیں

رأیتنی فی المنام عین اللہ وتیقنت اننی ھو

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۶۴)۔(یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں)

سچ ہے:

سپنے اندر راجہ بھوج جاگت بھئیو کنگال

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۰ دسمبر ۱۹۱۸ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۷ ص ۳۔۵)

خدائی فیصلہ : سہارنپوری اشتہار

اشتہار مطبوعہ از انجمن ہدایت الرشید سہارن پور مدرسہ مظاہر العلوم

جھوٹا مر گیا سچا زندہ ہے

حیا و شرم و ندامت اگر کہیں بکتیں
تو ہم بھی لیتے کسی اپنے مہربان کیلئے

عبدالواحد خان قادیانی میرٹھی کا اشتہار ہماری نظر سے گذرا جس کا مضمون اخبار الفضل قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۱۸ء سے ماخوذ تھا۔ جس میں نہایت جوش کے ساتھ، مگر انجام سے بے خبر ہوکر مناظرہ ومباہلہ کی دعوت دی گئی ہے۔ ہمارے خیال میں، اگر وہ گزشتہ واقعات پر نظر کرتے، تو ہر گز یہ الفاظ ان کی قلم سے نہ نکل سکتے تھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ پہلے زخموں کا منہ بند ہو گیا، اس لئے اب شگاف کی ضرورت ہے۔ لہذا یہ ضروری ہے کہ پچھلے واقعات کی یاد دہانی بھی کرا دی جائے اور اس وقت اگر وہ مقابلہ پر آنے کے لئے تیار ہوں، تو ہمیشہ کیلئے ان سے ایک قطعی فیصلہ کرلیا جائے تا کہ یہ روز کا ناسور بہنا بند ہو، اور حق دنیا پر روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے۔ آپ کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی مقابلہ کی بدولت کس نتیجہ پر پہنچے؟
آیئے ہم آپ کو مرزا صاحب کی شکستوں کا کچھ نمونہ دکھلائیں

مرزا صاحب کی پہلی شکست:

جب کہ مرزا صاحب نے کمال بے باکی کے ساتھ ۱۶۔ اگست ۱۹۰۶ء کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کے مقابلہ میں یہ مضمون شائع کیا کہ:

میں سلامتی کا شہزادہ ہوں۔ کوئی مجھ پر غالب نہیں آ سکتا۔ بلکہ خود عبدالحکیم خان میرے سامنے آسمانی عذاب سے ہلاک ہو جائے گا۔ ایسا کبھی نہ ہوگا کہ میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت مروں کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی کی میعاد میں ہلاک ہو جاؤں۔

تو اب ملاحظہ کیجئے کہ مرزا صاحب ذلت اور لعنت کی موت سے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کی پیشین گوئی کی میعاد میں اپنے مقابلہ کی بدولت دنیا سے چل بسے یا نہیں؟ جب مرزا صاحب کا یہ حال ہوا تو پھر نہ معلوم آپ ہم سے مقابلہ کر کے کیا گل کھلائیں گے۔

مرزا صاحب کی دوسری شکست:

مرزا صاحب، مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان کے مقابلہ سے ہر طرح عاجز ہو کر زندگی سے تنگ آ گئے تو خداوند عالم کی جناب میں اس طرح دست بدعا ہوتے ہیں:

اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفتری اور کذاب ہوں، تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین،

اب اس قادر مطلق کی قدرت کا تماشا دیکھئے کہ فی الواقعہ اس نے ایسا ہی کیا کہ مرزا صاحب کی موت سے مولانا ثناء اللہ صاحب اور ان کی جماعت کو خوش کر دیا اور مرزا صاحب کا مفتری ہونا خود انہیں کی زبان سے ثابت ہو گیا

مرزا صاحب کی دوسری دعا ملاحظہ ہو کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے میرے آقا! میرے بھیجنے والے! اب میں تیرے تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما، اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے، اوس کو صادق کی زندگی میں ہی اٹھالے۔ اے میرے مالک! تو ایسا ہی کر۔ آمین

مرزا صاحب کو تو خدا سے بھی جھوٹے فیصلہ کا اندیشہ تھا اس لئے سچے فیصلہ کی قید لگائی۔ لیکن اس ذات پاک نے حقیقت میں جو مفسد اور کذب تھا، اوس کو صادق کی زندگی میں ہی اٹھا کر ٹھکانے پر پہنچا دیا اور بفضلہٖ مولوی ثناء اللہ صاحب آج تک (یعنی بوقت اشتہار ہذا) مرزا صاحب کا جھوٹ زندہ رکھنے کیلئے موجود ہیں۔

اے مرزائیو! خدا سے ڈرو اور آنکھ کھول کر دیکھو کہ مرزا صاحب اس دعا میں کس قدر عاجزی کے ساتھ خداوند عالم سے سچا فیصلہ طلب فرماتے ہیں اور خداوند عالم حق کو کس طرح ظاہر فرماتا ہے۔ لہذا جس جماعت نے حق پوشی کا بیڑا اٹھا رکھا ہو، اس کو یہ خدائی فیصلے کیا مفید ہو سکتے ہیں اور وہ کب راہ راست پر آسکتے ہیں۔

اس دوسری دعا نے کس قدر صاف فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنی زبان سے پہلے مرنے والے کے حق میں مفسد اور کذاب ہونے پر مہر لگا دی اس لئے اب مرزائیوں کو ہمارے مقابلہ پر مناظرہ یا مباہلہ کے لئے آنا علاوہ شرم ناک ہونے کے خود مرزا صاحب کی مخالفت پر آمادہ ہونا ہے کیونکہ وہ اپنے واقعات سے اپنا کاذب ہونا تمام دنیا پر ظاہر کر چکے ہیں۔

کیا مرزا صاحب کی موت نے قادیانیوں کے دل میں اہل اسلام کی صداقت کا سکہ نہیں جمایا، یا مرزا صاحب کا مفتری ہونا ثابت نہیں کیا؟

بے شک اس عادل و منصف حقیقی نے اسلام کی حقانیت اور مرزا صاحب کے افتراء کو ان کی عبرت ناک موت سے مخلوق پر روشن کر دیا۔ لیکن افسوس انصاف سے بے بہرہ جماعت نے اس خدائی فیصلہ کو جس نے مرزا صاحب ہی کا فیصلہ کر دیا، ذرا بھی عبرت کی نگاہ سے نہ دیکھا اور طرفہ یہ کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب ہی کی بد دعا اور مخالفت کا نتیجہ قرار دیا گیا

اب مرزائی جماعت کے مناظروں کا نمونہ بھی ملاحظہ ہو

پہلی شکست:

تمام عالم پر روز روشن کی طرح واضح ہے کہ قادیانیوں کے مایہ ناز اور شرطی مناظرہ میں مولانا ثناء اللہ صاحب نے غیر مذہبی حکم کے فیصلہ سے تین سو روپیہ فتح یاب ہوکر حاصل کیا اور وہ مردنی جو مرزائی مناظر کے چہرہ پر خصوصاً اور باقی جماعت قادیانی پر عموماً چھائی ہوئی تھی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی روپیہ قبضہ سے نکلتا تھا اور کچھ بس نہ چلتا تھا۔

دوسری شکست:

ریاست رام پور میں نواب صاحب کے سامنے مولانا ثناء اللہ صاحب نے مرزائیوں کو وہ شکست فاش دی کہ ریاست رام پور سے فرار ہو گئے۔

تیسری شکست:

مولانا عبدالشکور صاحب مدیر النجم لکھنو و مولانا مرتضی حسن صاحب نے مونگیر میں ایک زبردست مناظرہ کر کے مرزائیوں کو ایسی زبردست شکست دی جس نے تمام علاقہ بہار کو گویا ان کے مذہب کے اثر سے بالکل پاک صاف کر کے مرزائیوں کی دوازدہ سالہ کوشش کو خاک میں ملا دیا۔

چوتھی شکست:

مولانا عبدالشکور مدیر النجم اور مولانا عبدالماجد صاحب قادیانی کی گفتگو کا جو یہ نتیجہ ہوا، اس سے حاضرین ہی بخوبی واقف ہیں یا مولوی عبدالماجد صاحب نے غالباً قسم کھالی ہوگی کہ اب کسی شیر کے مقابلہ کا حوصلہ نہ کروں گا۔

پانچویں شکست:

خود سہارنپور کا واقعہ ہے کہ قادیان سے چیدہ چیدہ مبلغوں کی جو مشن مختلف مقامات پر ہوتی ہوئی سہارن پور میں پہنچی، تو ہماری انجمن کے نونہال و کم سن مقرر کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر ایک روز صرف بیس منٹ کی گفتگو کے بعد دوسرے روز کسی طرح آمادہ نہ ہوئے۔ اور مسلمانان سہارن پور کے اصرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر قیام کا وعدہ کرنے کے باوجود بھی سوائے فرار کے اور کوئی صورت نظر نہ آئی اور سہارن پور سے چلتے بنے۔

چھٹی شکست:

مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی نے دو مرتبہ ایک ایک ہزار روپیہ کا اشتہار دے کر نہایت استقلال و دلیری کے ساتھ مرزائی جماعت کو للکارا لیکن صدائے برنخواست کا مضمون رہا۔،

یہ تو اہل حق ہی کا حوصلہ ہے کہ اشارہ پایا اور فوراً آستیں چڑھا کر میدان میں آپہنچے۔ چنانچہ مولانا ثناء اللہ صاحب ہی کی ایک نظیر کافی ہے کہ مرزا صاحب نے جب یہ مضمون شائع کیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میری پیشگوئی کے جانچنے کے لئے قادیان نہیں آئیں گے، تو مولانا موصوف اس اعلان کے دیکھتے ہی مرزا صاحب کا اقراری جھوٹ ثابت کرنے کے لئے قادیان پہنچ گئے۔ لیکن مرزا صاحب ایسے خوف زدہ ہوئے کہ مکان سے باہر بھی نہ نکلے مولوی صاحب کی زبان حال سے یہ شعر نکلتا ہوگا

آرزوئے دید مرزا قادیان لائی مجھے
قادیان سے آرزوئے دید مرزا لے چلا

گو ہم کو گذشتہ واقعات پر نظر کرتے ہوئے یقین ہے کہ قادیانی اپنی قدیم عادت کے مطابق ہرگز ہرگز ہمارے مقابلہ پر مناظرہ ومباہلہ کے لئے آمادہ نہ ہوں گے اور خلاف عقل ونقل شرائط پیش کر کے فرار کے راستے ڈھونڈیں گے، لیکن ہم اپنے فرض مذہبی اور منصبی کے ادا کرنے کیلئے بآواز بلند یہ اعلان کرتے ہیں کہ مرزائی جماعت کے تمام نفوس اپنی یک جائی اور متفقہ قوت کے ساتھ عموماً اور مرزا محمود احمد صاحب خصوصاً ہمارے مقابلہ میں آویں اور تقریری مناظرہ کے بعد بھی کچھ طے نہ ہو، تو حسب تحریر خود مباہلہ کر لیں

ناظرین کی خدمت میں التماس ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب کو ضرور ہمارے مقابلہ پر آمادہ کریں۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ یوں تبصرہ کناں ہیں:

آج کل تو ان کا مناظرہ مرض شدید سے شدید تر ہو رہا ہے۔ لاہوری پارٹی کے ساتھ آپ بھی دعا کریں فرصت ملی تو آپ کی درخواست پر غور ہوگی۔

اس اشتہار کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۱۰ دسمبر علماء دیو بند کو مباہلہ کی دعوت دیتا ہے۔ مگر سوال یہ ہے جس کا جواب دینا الفضل کا فرض ہے کہ مرزا صاحب بانی فرقہ کی زندگی میں جو مباہلہ مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ ہوا تھا ،اوس کا نتیجہ کیا ہوا تھا؟ یہی کہ مرزا صاحب قادیانی، مولوی عبدالحق غزنوی کی زندگی میں مر گئے ۔تو کیا آپ لوگوں نے مان لیا کہ مرزا صاحب قادیانی جھوٹے تھے ؟ کیا اب مرزا زادہ (مرزا محمود احمد) کو مرزا (غلام احمد) سے روحانی قوت زیادہ ہے جو اس مباہلہ کے بعد پھر مباہلہ کی دعوت دیتے ہو۔

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۰ دسمبر ۱۹۱۸ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۷ ص ۵، ۸)

خدا کی نسبت قادیانی الہامات خلاف ادب وخلاف آیات

جناب منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی لکھتے ہیں:

صاحبان! میں اپنے عنوانی دعوی کے ثبوت میں قادیانی مرزا جی کی چند کتب سے اصل عبارات نقل کرتا ہوں تا کہ کسی مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور طالبان حق کی تسلی کا باعث ہو۔

۱: اربعین نمبر ۳ ۔ نیز البشری جلد دوم صفحہ پر ۶۳ مرزا جی کا الہام ہے

و انت اسمی الاعلی ۔(تو میرا وہ اسم ہے جو سب سے بڑا ہے)

اللہ تعالی کا ذاتی نام تو اللہ ہے، اور مرزا جی کا سب بڑا نام خدا جانے اللہ ہو یا کوئی اور ہو گا۔ فرعون مصر نے بھی کہا تھا انا ربکم الا علی

۲۔ اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۰۔ نیز البشری جلد اول صفحہ ۲۷ میں مرزا کا الہام ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

يحمدك الله ويمشى اليك (خدا تیری تعریف کرتا ہےاور تیری طرف چلا آتا ہے)

۳۔اربعین نمبر۲ میں الہام ہے:

يحمدك اللّه من عر شه ۔ترجمہ خدا تیری عرش پر سے حمد کرتا ہے یا کر رہا ہے

قادیانی مرزاجی کے یہ دو الہام بھی قرآن مجید کی چند آیات کے خلاف ہیں

و ان من شیء ا لا يسبّح بحمده

(اورنہیں کوئی شئے مگر حمد کرتی ہے ساتھ تعریف اوس کی کے)

اور اللہ تعالی نے اپنے حبیب محمد مصطفیٰ ﷺ کو فرماتا ہے

فسبّح بحمد ر بّك وكن من السّا جد ين

(پس پاکی بیان کر ساتھ حمد رب اپنے کے اور ہو سجدہ کرنے والوں میں سے)

۴،اور دیکھو بشری جلد دوم صفحہ ۷۱ میں الہام ہے

انت معى و انا معك انّى بايعتك ...(ترجمہ تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ اور میں نے تیری بیعت کی ہے اے میرے رب تو میری بیعت قبول کر)

بقول مرزا صاحب اس الہام سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ خداوند تعالی نے مرزاجی سے بیعت کی۔

۵۔اور دیکھو ازالہ اوہام طبع شدہ بار سوم صفحہ ۶۷۔

خداتعالی نے ایک قطعی اور یقینی پیش گوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے اے شخص پیدا ہوگا جسکو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی۔وہ آسمان سے اترے گا....وہ اسیروں کو دستگیری بخشے گا،....فرزند دلبند گرامی وارجمند مظهر الحقّ و العلا كأنّ اللّه نزل من السّماء

۶۔بشری جلد دوم صفحہ ۲۰ میں قادیانی الہام ہے:

فرزند دلبند گرامی ارجمند مظهر الحقّ و العلا ء كأ نّ الله نزل من السّما ء (ترجمہ:حق اور علو کا مظہر اسکا ظہور ہوگا گویا اللہ تعالی بلندی سے نازل ہوگا)

اس الہام کا بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مطلب ظاہر ہے کہ مرزا جی کے گھر مرزاجی کی ذریت سے ایک لڑکا ایسا پیدا ہوگا گویا آسمان سے خدا ہی اتر کر پیدا ہوگا۔معاذ اللہ من ہذا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔ بشری جلد اول صفحہ ۴۸ سطر ۹ میں قادیانی الہام ہے:

اسمع ولدی (ترجمہ اے بیٹے سن)

۸۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۶ پر قادیانی الہام ہے:

انت منّی بمنزلة ولدی ترجمہ تو مجھ سے بمنزلہ فرزند میرے کے ہے

مرزا جی کے یہ دونوں الہام قرآن مجید کی چند آیات کے خلاف ہیں۔ مرزا جی سے تو جن بھی عقاید میں بہتر ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ نے قرآن سن کر اپنی قوم کو جا کر کہا تھا

و انّه تعا لی جدّ ر بنا ماتّخذ صاحبة ولاولدا ۔ و انّه کان یقول سفیهنا علی الله شططا ۔(الجن: ۳۔۴) (ترجمہ اور یہ کہ بہت بلند ہے عزت رب ہمارے کی نہیں پکڑی اوس نے بی بی اور نہ اولاد اور یہ کہ کہا کرتے تھے بیوقوف ہمارے اوپر اللہ کے زیادتی)

نیز

قل الحمد للّه الّذی لم یتّخذ ولدا

(کہہ سب حمد واسطے اللہ کے ہے جس نے نہیں پکڑی اولاد)

افسوس مرزا جی نے لم یلد ولم یو لد کا بھی خلاف کیا

۹۔ تجلیات الہیہ صفحہ ۴،

یا قمر یا شمس انت منّی و انا منك

(ترجمہ: اے چاند اور سورج تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے)

اس وحی الہی میں ایک دفعہ خدا تعالی نے مجھے چاند قرار دیا اور اپنا نام سورج رکھا۔

بقول مرزا جی ظاہر ہے کہ خدا نے مرزا جی کا نام قمر اور شمس رکھا اور یہ بھی کہا کہ اے مرزا میں تجھ میں سے ہوں اور یہ بھی فرمایا کہ تیرا نام قمر اور میرا نام سورج ہے

۱۰: البشری جلد دوم صفحہ ۷۶

انّی انا الصّا عقة (میں صاعقہ ہوں)۔ نوٹ: یہ اللہ تعالی کا نیا نام ہے

کتب لغت میں صاعقہ جلا دینے والی بجلی کو کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱: براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶

ر بّنا عا ج (ہمارا رب عاجی ہے)

مرزاجی نے عاج کا ترجمہ عاجی کیا ہے یعنی حرف یائے نسبتی اپنی طرف سے لگا دی اور کتب لغت مین عاج کے معنی ہاتھی دانت اور گوبر کے ہیں

مرزاجی نے خداوندتعالی کے نام سورج اور عاج بیان کئے جوقرآن مجید کی آیات ذیل کے خلاف ہیں

و لله الا سماء الحسنی فادعوه بها و ذرا الذین یلحدو ن فی اسماء ہ سیجزون ما کا نوا یعلمون (اور واسطے اللہ کے ہیں نام اچھے پس پکارو اوس کو ساتھ اوس لے اور چھوڑ دو اون کو جو کجراہی کرتے ہیں بیچ ناموں اوسکے کے البتہ جزا دیئے جاویں گے جو کچھ کہ تھے کرتے)

۱۲۔ توضیح المرام صفحہ ۶۵۔

خداتعالی نے انسان کے نفس کو ناقۃ اللہ سے مشابہت دینے کے لئے اس جگہ لکھی ہے مطلب یہ ہے کہ انسان کا نفس بھی درحقیقت اسی غرض کیلئے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ ناقۃ اللہ کا کام دیوے اوسکی فنا فی اللہ ہونے کی حالت میں خداتعالی اپی پاک تجلی کے ساتھ اوس پر سوار ہو جیسے کوئی اونٹنی پر سوار ہوتا ہے

مطلب صاف ظاہر ہے۔

۱۳۔ توضیح المرام صفحہ ۷۵:

اس بیان مذکورہ بالا کی تصویر دکھلانے کے لئے تخیلی طور پر ہم فرض کر سکتے ہیں کہ قیوم العالمین ایک ایسا وجود اعظم ہے جس کے بے شمار ہاتھ، بے شمار پیر اور ہر ایک عضو اس کثرت سے ہے کہ تعداد سے خارج، لاانتہا عرض اور طول رکھتا ہے۔ اور تندوے کی طرح اس وجود اعظم کی تاریں بھی ہیں، جو صفحہ ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں اور کشش کا کام دے رہی ہیں۔ اور یہ وہی اعضا ہیں جن کا دوسرے لفظوں میں عالم نام ہے، جب قیوم عالم کوئی حرکت جزوی اور کلی کرے گا تو اوس کی حرکت کے ساتھ اوس کے اعضا میں حرکت کا پیدا ہوجانا لازمی امر ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ توضیح المرام صفحہ ۷۶

پس در حقیقت یہی سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ یہ تمام عالم اوس وجود اعظم کیلئے بطور اعضاء کے واقع ہے۔

مرزا جی کے یہ خیالات بھی چند آیات قرآنی کے خلاف ہیں

قو له تعالی: انّما امره اذا اراد شیئا ان یّقول له کن فیکو ن

اور آیت لیس کمثله شیء

اور نیز آیت و جعلوا من عباده جز ءً کے خلاف ہے

۱۵۔ البشری جلد دوم صفحہ ۷۵

ا صلّی و صوم و اسهر و انام

(ترجمہ: میں نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں)

مرزا جی کا یہ الہام بھی آیت ذیل کے خلاف ہے

لا تأخذه سنة ولا نوم (نہیں پکڑتی اوس کو اونگھ اور نیند)

خدا کے روزہ رکھنے کا حال مرزا جی نے خود بیان کیا ہے جو نیچے لکھا جاوگا

۱۶۔ دافع البلاء صفحہ ۶۔۷۔

افطر و ا صو م

میں اپنے وقتوں کو تقسیم کرونگا کہ کچھ عرصہ برس کا میں افطار کرونگا یعنی طاعون سے لوگوں کو ہلاک کروں گا اور کچھ حصہ برس کا میں روزہ رکھوں گا یعنی امن رہے گا اور طاعون ختم ہو جاوے یا بالکل نہیں رہے گی۔

بقول مرزا صاحب قادیانی صاف ظاہر ہو گیا کہ لوگوں کا طاعون سے ہلاک ہونا گویا خدا تعالی کا روزہ کھول دینا ہے، اور جب لوگ طاعون سے ہلاک نہ ہوں یعنی امن رہے یا طاعون کم یا بالکل نہ ہو، تب خدا نے روزہ رکھا ہوا ہے۔

۱۷: البشری جلد دوم صفحہ ۷۷

انّی مع الرسول اقوم و من یلومه انوم افطر و ا صو م

میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہوں گا اس کی مدد کروں گا اور جو اسکو ملامت کرے گا روزہ افطار کروں گا اور روزہ کروں گا یعنی کبھی طاعون بند ہو جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کبھی زور کرے گی (الحکم قادیان ۱۸۔اپریل ۱۹۰۲ء)

مرزا جی کے اس الہام سے بھی خدا کے روزہ رکھنے اور کھولنے کا حال سب پر ظاہر ہو گیا ہو گا۔

۱۸: البشری جلد دوم صفحہ ۱۲۷۔

كل لك و لامر ك ۔ (ترجمہ: سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے ہیں)

اور البشری جلد ۲ صفحہ ۸۴ میں الہام ہے

انّما امر ك اذا ار د ت شيئا ان يقو ل له كن فيكو ن

(ترجمہ: تحقیق تیرا ہی حکم ہے جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے پس ہو جاتی ہے

(البدر ج ۴ نمبر ۷ ص ۳)

ان ہر دو الہام بالا مرقومہ سے بقول مرزا جی، اللہ تعالی نے مرزا جی کو کہا کہ سب تیرے لئے تیرے حکم کے لئے ہے۔ یہاں تک بقول مرزا جی، خدا نے مرزا جی کو اختیار دے دیا کہ جس وقت تو کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ کرے وہ تیری کن کہنے سے ہو جاوے گی۔

آپ ہی مدعی اور آپ ہی گواہ۔ کیا عمدہ ثبوت ہے۔ مگر افسوس ہے ایسے بیجا فخر پر کہ ایسے اختیار ملنے پر منکوحہ آسمانی واپس نہ آسکی۔ بے شک یہ ہر دو الہام بھی قرآن مجید کی چند آیات کے خلاف ہیں

ولم يكن له شر يك فى الملك (نہیں شریک کرتا بیچ حکم اپنے کے کس کو)

ان الحكم ا لا لله (نہیں حکم مگر واسطے اللہ کے)

انّما امر ه اذا اراد شيئا ان يّقو ل له كن فيكون (سوئے اسکے نہیں کہ حکم اوس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہ کہتا ہو واسطے اس کے ہو بس ہو جاتی ہے)۔

۱۹۔ ازالہ اوہام۔ قادیانی خزائن جلد ۳ صفحہ ۱۱۶۔

کسی خاص آدمی کا نام لے کر یا اشارہ کے طور پر اوس کو نشانہ بنا کر گالی دینا زمانہ حال کی تہذیب کے برخلاف ہے، لیکن خدا تعالی نے قرآن شریف میں بعض کا نام ابولہب اور بعض کا نام کلب اور خنزیر کہا، ابوجہل تو خود مشہور ہے۔ ایسا ہی ولید (بن) مغیرہ کی نسبت نہایت درجہ کے سخت الفاظ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں، استعمال کئے ہیں۔

مرزا جی نے بڑی دلیری سے خداوند قہار کا خوف دل سے دور کر کے خداوند تعالی کی احسن کلام کی نسبت لکھ دیا کہ اس میں ایسے سخت الفاظ استعمال کئے گئے ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں معلوم ہوتی ہیں۔ افسوس مرزا صاحب قادیانی نے مسلمان کہلا کر قرآن پر یا خدا تعالی پر اعتراض کر دیا اور اللہ تعالی خود قرآن کی تعریف میں یوں ارشاد فرماتا ہے

اللہ نزّل احسن الحدیث کتابا

(اللہ نے اوتاری بہتر کتاب احسن بمعنی بہت خوب)

اللہ تعالی تو قرآن مجید کو احسن الحدیث فرماوے اور مرزا جی اوس کو گندی گالیاں دینے والا بیان کریں۔

اگر یہاں یہ سوال ہو کہ مرزا جی نے.. ایسا کیوں لکھا ہے تو جواب یہ ہے کہ لوگوں نے مرزا جی پر سخت الفاظ اپنی تالیفات میں تحریر کرنے کے لئے باعث اعتراض کہا تھا تو مرزا جی نے اپنی سخت زبانی کے الزام دور کرنے کے لئے یہ لکھ دیا بجہت ثبوت اصل عبارت نقل کرتا ہوں

ازالہ اوہام۔ قادیانی خزائن جلد۳ صفحہ ۱۰۸ پر ہے:

پہلی نکتہ چینی جو اس عاجز کی نسبت یہ کی گئی ہے کہ اپنی تالیفات میں مخالفین کی نسبت سخت الفاظ استعمال کئے ہیں جن سے مشتعل ہو کر مخالفین نے اللہ جل شانہ اور اوس کے رسول کریم کی بے ادبی کی اور پر دشنام تالیفات شائع کردیں۔

مگر کجا خدا کی کلام اور کجا مرزا جی کی تالیفات۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

بیشک قادیانی مرزا جی اپنی سخت زبانی کے باعث عند اللہ وعند الناس ملزم ہیں اور خداوند تعالی کا معاملہ جو مخلوق کے ساتھ ہے، وہ واقعی اور ٹھیک طور پر ہے کیونکہ خداوند تعالی اکیلا ہی تمام اشیاء کا خالق اور مالک ہے اوسکو ہر طرح سے اپنی مخلوق اور مملوک میں کرنے اور کہنے کا حق ہے سوائے مرزا جی کے کسی شخص کی کیا مجال ہے اس پر اعتراض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے یا اوس سے پوچھے کہ آپ نے یہ کیوں کیا یا ایسا کیوں کہا۔

اب میں مریدان مرزا سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر کوئی اور شخص بھی مرزا جی کی مانند کہہ دیوے کہ قرآن میں گندی گالیاں موجود ہیں، تو تم اس کو مسلمان کہو گے یا کچھ اور۔ جو کہنا خدا سے ڈر کر کہنا کیونکہ وہ قہر ہے

۲۰۔البشریٰ جلد۲ صفحہ ۷۹۔الہام:

انّی مع ا لا سباب آ تیك بغتة اجیب ا خطی اصیب

(میں اسباب کے ساتھ اچانک تیرے پاس آؤں گا خطا کروں گا اور بھلائی کروں گا)

بقول مرزا قادیانی اس الہام سے ظاہر ہے کہ مرزا جی کا ملہم خطا کرنے کا خود اقرار کرتا ہے، تو پھر عقل مندوں کے نزدیک ایسے ملہم کے الہاموں کا کیا اعتبار رہے

مرزا جی کا یہ الہام بھی قرآن مجید کی آیت ذیل کے خلاف ہے

لا یضلّ ر بّی و لا ینسی (میرا رب نہ بے راہ ہوتا ہے نہ بھولتا ہے)

میں تمام اہل اسلام بھائیوں کی خدمت میں التماس کرتا ہوں کہ جس مدعی کے الہام خداوند تعالیٰ کی نسبت قرآن مجید کی آیات کے صریحاً خلاف ہوں جن کا خلاصہ میں دوبارہ درج ذیل کرتا ہوں:

۱۔میں خدا کا وہ اسم ہوں جو سب سے بڑا ہے۔

۲۔خدا میری حمد کرتا ہے۔

۳۔خدا تعالیٰ میری طرف چلا آتا ہے۔

۴۔خدا نے میری بیعت کی۔

۵۔خدا نے بطور پیش گوئی مجھے خبر دی ہے کہ تیری ذریت میں ایک لڑکا ہوگا گویا آسمان سے خدا اتر کر پیدا ہوگا۔

۶۔اور میں خدا کے بیٹے کی مانند ہوں۔

۷۔خدا نے مجھے اپنا بیٹا کر کے پکارا۔

۸۔اور میں خدا میں سے ہوں اور خدا مجھ سے ہے۔

۹۔خدا کا نام سورج ہے اور میرا نام چاند ہے۔

۱۹۔خدا کا نام عاج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔خدا کا نام صاعقہ ہے۔
۱۲۔انسان کے فنا فی اللہ ہونے کی حالت میں خداتعالی اوس پر سوار ہوتا ہے جیسے کوئی اونٹنی پر سوار۔
۱۳۔خدا ایک ایسا وجود اعظم ہے کی جس کی تاریں تندوے کی طرح ہستی کے تمام کناروں تک پھیل رہی ہیں۔
۱۴۔درحقیقت یہ بات سچ ہے کہ یہ تمام عالم اللہ تعالی کیلئے بطور اعضاء کے واقعہ ہے۔
۱۵۔خدا سوتا ہے اور جاگتا ہے۔
۱۶۔خداتعالی روزہ رکھتا ہے اور روزہ کھولتا ہے جس کا مطلب یہ بیان کیا ہے کہ جب طاعون سے لوگ مرنے لگیں، تو خدا نے روزہ کھول دیا جب طاعون سے لوگ نہ مریں تو خدا نے روزہ رکھ لیا۔
۱۷۔قرآن مجید نے ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو بصورت ظاہر گندی گالیاں ہیں۔
۱۸۔اور جن کا ملہم اپنے الہام میں خطا کرنے کا خود اقراری ہے، اور وہ ان الہامی دعاوی کے مرزا جی کے مدعی الہام نے حسب ذیل دعاوی کئے ہیں۔
۱۹۔میں مجدد ہوں۔
۲۰۔میں امام الزمان ہوں۔
۲۱۔میں مثیل مسیح اور مثیل تمام انبیاء کے بھی ہوں۔
۲۲۔اور میں آنحضرت ﷺ کا بھی مثیل ہوں۔
۲۳۔اور میں زندہ علی ہوں۔
۲۴۔میں حسنین سے افضل ہوں۔
۲۵۔میں بعض انبیاء اور حضرت عیسی سے بھی افضل ہوں۔
۲۶۔میں مہدی معہود ہوں۔
۲۷۔میں مسیح موعود ہوں۔
۲۸۔میں نبی اللہ اور رسول خدا ہوں۔

اے عقل مند بھائی مسلمانو! خدا سے ڈر کر ایماناً سچ کہو کہ مرزا جی کے دعاوی مرقومہ بالا کو سچ تسلیم کیا جاوے یا مرزا جی کو آیت ذیل کا مصداق سمجھا جاوے اور یقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے

و من اظلم ممّن افتری علی اللّٰہ کذ باً او کذّب بآ یا تہ انہ لا یفلح الظّا لمو ن ۔(الانعام :۲۱) ترجمہ: اور کون بہت ظالم ہے اوس سے شخص کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ یا جھٹلا وے اس کی آیتوں کو تحقیق نہیں چھٹکارا پائے گا ظالم ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۷ دسمبر ۱۹۱۸ء ۔ ۲۲ ربیع الاول ۱۳۳۷ء جلد ۱۶ نمبر ۸ ص ۸ ۔۱۰)

مرزائی خدمات اسلامیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں :

عرصہ سے یہ سوال پبلک کے سامنے پیش ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے بحیثیت ملہم اسلام کی کیا خدمات کی ہیں اور بحیثیت عالم کیا ۔علماء سلف میں بہت سے لوگ ایسے گذرے ہیں جنہوں نے فن مناظرہ میں خاص خاص قواعد بنائے جن کی وجہ سے مخالفین پر اہل اسلام کو فتح ہوتی رہی ۔مرزا صاحب کو بحیثیت علم مناظرہ بھی یہ امتیاز نہ تھا ،ملہم ہونیکی حیثیت سے تو کیا ہوگا ۔ بہرحال یہ سوال چونکہ درپیش ہے اس لئے مرزائی مشن کی دونوں پارٹیاں اس سوال کا جواب دینے کی کوشش کرتی ہیں ۔مگر اہل حدیث کا سوال چونکہ علی وجہ البصیرت ہوتا ہے اس لئے سوال کا اٹھنا کوئی آسان کام نہیں ۔ لاہوری پارٹی کا پیغام تو پیغام صلح دے کر خاموش ہوگیا، اب قادیانی پارٹی کا آرگن الفضل آگے آیا ہے۔ پہلے بھی اس نے ایک جواب دیا تھا جس سے معلوم ہوتا تھا کہ وہ ماشاء اللہ ہمارے سوال کو سمجھا ہی نہیں ۔اب پھر اس نے وہی جواب دہرا کر اس جواب پر ناز کیا ہے۔ اس لئے ہم بھی وہ جواب ناظرین تک پہنچاتے ہیں اور الفضل کے لئے داد چاہتے ہیں ۔پس غور سے سنئے : الفضل لکھتا ہے :

چونکہ ہم حضرت مرزا صاحب کو خدا کا نبی سمجھتے ہیں اسلئے آپ پہلے انبیاء کی کوئی ایسی خصوصیت بتایئے جو آپ میں اوران انبیاء میں فرق کرنے والی ہو ہم وہی خصوصیت حضرت مسیح موعود میں ثابت کرکے دکھلائیں گے۔ایسی صورت میں آپ کے لئے کوئی حیلہ بازی کا موقعہ نہ رہے گا ۔کیونکہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ خود ایک ایسا معیار ثابت کر دیں گے جس کے مطابق انبیاء کو آپ پر فضیلت ثابت ہو گی اور اسی معیار کے مطابق ہم حضرت مسیح موعود (مرزا) کی فضیلت ثابت کر دیں گے، تو آپ کو مجبوراً اول تو ماننا ورنہ کم از کم خاموش رہنا پڑے گا۔ کیا آپ میں جرأت ہے کہ آپ اس نہایت آسان اور عمدہ طریق پر فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ گھر بیٹھ کے بڑیں مارنا آسان اور نہایت آسان ہے لیکن مقابلہ میں آنا بہت مشکل کام ہے ۔اور کسی میں طاقت نہیں کہ حضرت مسیح موعود کے مقابلہ پر اپنے آپ کو پیش کر سکے۔

(الفضل قادیان ۱۷ دسمبر ۱۹۱۸ء ص ۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بس یہی جواب ہے نا؟ افسوس لاہوری پیغام صلح نے الفضل کے اس جواب کی تائید نہیں کی، جو اس کا فرض تھا۔ خیر ہمیں اس سے مطلب نہیں، وہ جانیں اور ان کا فرض جانے۔ ہمارا روئے سخن الفضل کی طرف ہے۔ پس غور سے سنئے!

حضرات انبیاء علیہم السلام کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ مخالفوں کے سامنے جو بات الہام جتا کر بطور تحدی کے پیش کرتے تھے، وہ بعینہٖ پوری ہوتی تھی۔ ایک مثال بھی اس امر کی نہیں ملتی کہ انبیاء کے فرمودہ کا ظہور اونہی معنی میں نہ ہوا ہو، جو ان کے کلام کے اصلی معنی تھے۔ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات بالکل اسکے برخلاف ہیں۔ آپ نے جب کبھی کسی مخالف کے سامنے تحدی اور مقابلہ سے کوئی بات کہی، وہ ان معانی مفہومہ کے بالکل خلاف ہوئی۔ کیا اڈیٹر الفضل ہم کو انبیاء علیہم السلام کے سلسلہ میں مرزا صاحب کی مثال دکھا سکتے ہیں۔ آپ میرا مطلب نہ سمجھے ہوں تو سنئے!

حدیث میں آیا ہے رسول خدا ﷺ فرماتے ہیں مجھے خواب میں عائشہ کی تصویر دکھا کر کہا گیا کہ یہ تیری بیوی ہے۔ بیداری میں، میں نے کہا اچھا اگر یہ خواب اللہ کی طرف سے ہے، تو خود بخود پورا ہو جائے گا۔

چنانچہ وہ ایسا پورا ہوا کہ اپنے بیگانے سب گواہ ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک بار نہیں، کئی ایک بار کہا کہ محمدی بیگم سے میرا نکاح آسمان پر ہو چکا ہے۔ یہ بھی کہا کہ یہ منکوحہ میرے پاس ضرور آئے گی۔ بلکہ یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا کہ اس کے آنے کی خبر آنحضرت ﷺ نے بھی دی ہوئی ہے (ضمیمہ انجام آتھم) پھر کیا یہ منکوحہ مرزا صاحب کے پاس آئی۔ اس کا جواب دینا الفضل کا فرض ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۱۹ء جلد ۱۶ نمبر ۹ ص ۲۔۳)

چودھویں صدی کے مسیح کی حقیقت

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

اگر کسی مرزائی سے پوچھا جاوے کہ تمہارے مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ بروزی طور پر وہی آیا جو خاتم الانبیاء تھا (نزول المسیح ص ۲۰؟؟) اور یہ تناسخ مان بھی لیا جائے تو یہ بتاؤ کہ آنخضرت ﷺ نے قادیان میں جنم لے کر اپنی وہ پہلی صفات کیوں گم کر دیں، تو جواب ملتا ہے کہ

مرزا صاحب نے صلیب توڑ دی۔ یعنی عیسائیوں کو لاجواب کر دیا۔

آریوں کا منہ بند کر دیا (حالانکہ کھول دیا)

سکھوں کے مذہب کی بیخ نکال دی۔

حالانکہ یہ تینوں گروہ نہ صرف یہ کہ اپنے مذہب پر مضبوطی سے قائم ہیں بلکہ ترقی کر رہے ہیں۔

میں پوچھتا ہوں کہ اگر دو شخص گتکا کھیلیں اور شرط یہ ہو کہ انہیں میں سے جو کوئی دوسرے کی پگڑی پر گتکے سے نشان لا دے وہ غالب متصور ہوگا، اور گتکا کھیلنے کے وقت ایک ان میں سے اپنی پگڑی اتار ڈالے، تو کیا وہ یہ کہنے کا حق رکھے گا کہ میری پگڑی پر داغ نہیں لگا، اس لئے میں غالب ہوں۔

مرزا جی کے زمانہ میں کسی عیسائی نے یہ نہ مانا کہ

حضرت عیسیٰ خدا کا بیٹا نہیں یا تثلیث غلط ہے

کسی سکھ نے یہ نہ مانا کہ باوا نانک مسلمان تھے

کسی آریہ نے یہ تسلیم نہ کیا کہ تناسخ باطل ہے یا روح اور مادہ حادث ہیں

اسلام کے کسی اصول کے مان لینے کا تو کیا ذکر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض ہر ایک مذہب والا اپنے اپنے مذہب کے اصولوں پر بڑے شد و مد سے قائم رہا۔ مگر ہمارے مجدد صاحب جن کی تعلیاں زمین و آسمان کو پھاڑے ڈالتی تھیں کہ میں یہ ہوں اور میں وہ ہوں، ان کی حقیقت ملاحظہ ہو کہ مذاہب مخالفہ کے ڈر کے مارے نہ صرف یہ کہ اسلامی عقاید سے رجوع کیا۔ مثلاً:

معجزات انبیاء کو مسمریزم کہہ دیا

فرشتوں کے وجود سے منکر ہو کر ان کو ارواح کواکب سے موسوم کیا

شق القمر کو ایک قسم کا خسوف (نزول المسیح)

معراج کو کشف وغیرہ۔

بلکہ ان کے سامنے وہ کمزوری دکھائی کہ ان کے مسلّمات قبول کر لئے:

تناسخ کو بروز کہہ کر مان لیا

ویدوں کو آسمانی کتاب تسلیم کیا

اہل ہنود کے اوتاروں کو پیغمبر مان لیا

تثلیث کی جگہ ایک پاک تثلیث قائم کی

خدا کے بیٹے ہونے میں مسیح کے ساتھ اپنے آپ کو بھی شریک کیا

باوانانک صاحب پر ایمان لے آئے

ان کے چولہ کو آسمان سے اترا ہوا اور اسکے حرفوں کو خدا کے ہاتھ سے لکھا ہوا تسلیم کیا اور ان کی نعش کا غائب ہو کر بہشت میں داخل ہونا تسلیم کر لیا

انگد کی ساکھی پر قرآن وحدیث سے زیادہ ایمان لائے

انہیں نہ تو قرآن کی طرح نئے نئے اعجاز کھلنے ضروری ہوئے نہ حدیثوں کی طرح... ان میں کچھ نظر آیا۔

چودھویں صدی میں ہوا ہی یہ چلی کہ انسان وہی ہے جو روپیہ کماوے، چھوٹی بڑی قوم کا لیڈر بن جاوے، اور سرکار سے اسے کوئی خطاب مل جائے۔ مرزا جی نے آنحضرت ﷺ کی تعریفات میں بڑے بڑے فقرہ لگا کر اور ظاہری طور پر اسلام کا پہلوان بن کر مسلمانوں کو دھوکہ دیکر لاکھوں روپیہ ان کی پسینہ کی کمائی کا ان سے حاصل کیا، اور اس فرقہ کا نام اپنے نام پر رکھ کر ان کے لیڈر بن گئے۔ خطاب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے جیسے کہ ایک طرف وہ مسلمانوں کو کہتے تھے کہ میں اسلام کی خدمت کر رہا ہوں، ملکہ معظّمہ کی خدمت میں عرض داشتیں بھیجیں کہ میں اتنی مدت سے گورنمنٹ کی خدمت کر رہا ہوں، اور میں نے مسئلہ جہاد کو منسوخ کر دیا ہے، اور الہام بھی اتار لیا کہ لك خطاب العزة مگر افسوس اور سخت افسوس کہ اس ہوس کو دوسری ہوسوں کے ساتھ ہی گور میں لے گئے۔

اس مجدد کی نسبت مرزائیوں کے چند اقوال یہاں بیان کر دینے بے جا نہ ہوں گے لیکن اگر کوئی نہیں مانتا؟ بے ادبی میں داخل ہوگا

تو مظہر نور کبریا ہے۔

تو محمد کا مظہر ہے۔

تو نے صلیب کو توڑ دیا،

تو نے نیچریوں اور آریوں اور برہموؤں کی گردن توڑ دی،

تجھ سے شر وکفر کافور ہو گئے،

تجھ سے اسلام تازہ ہو گیا،

تو نے عیسائیوں کے خدا کو مردہ ثابت کر دیا۔

حالانکہ یوں ہونا چاہیے تھا:

تو دس بیس نہیں تیس انبیاء کا مظہر ہے

تو نے تثلیث پاک کو قبول کر لیا

تو نے اپنی اور حضرت عیسیٰ کی ابنیت کو قائم کیا

تو نے نیچریوں کی طرح فرشتوں کے وجود سے انکار کر دیا

تو نے تناسخ کو بروز کے قالب میں ڈھال دیا۔

تو نے ویدوں کو آسمانی کتب مان لیا۔

تو نے ہندوؤں کے اوتاروں کو پیغمبر مان لیا۔

تجھ سے مشرک وکافر مقبول خدا بن گئے۔

مسلمان آپس میں دست وگریبان ہو گئے۔

تجھ سے اسلام میں خاص کر تیری امت میں سر پھٹول ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو نے چالیس کروڑ امت محمدیہ کو کافر کہہ کر ثابت کر دیا کہ تو واقعی بروزی طور پر محمد ﷺ ہے بلکہ اس میں شک کرنے والا بھی کافر ہے۔

تو نے نبی اور رسول اور غیب مصفی کے بیان کرنے والے کا دعوی کر کے جو آسمان پر نکاح پڑھوایا وہ تیرے رسول اور برگزیدہ رسول ہونے کی کافی دلیل ہے

تو نے ہزاروں جگہ لاکھوں عیسائیوں یہودیوں سکھوں آریوں کو دائرہ اسلام میں داخل کیا۔

آفرین آفرین! یہ تیرے سوا کس کا کام تھا یہ محض تیرے نفس مسیحائی کا معجزہ تھا۔ اور بس۔

تو نے آنحضرت ﷺ کی امت کے علماء کی انبیاء کی طرح عزت کی اور ثابت کر دیا کہ یہ حدیث کہ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل پہلے جنم میں تیرے ہی منہ سے نکلی تھی۔

فن فوٹو گرافی یعنی مصوری کی تو نے نظر ثانی منظور کی بلا کسی خودغرضی کے۔

خلق محمدی تجھ پر ختم ہو گیا (عصائے موسی اس پر گواہ ہے)

تیری ساری پیش گوئیاں صحیح نکلیں اور ایک سر مو تفاوت نہ نکلا۔

تو نے اپنی وحی کے بالکل مطابق عمر پائی

اور اپنے الہام کے مطابق تو از سر نو جوان ہوا۔

ہاتھ ٹوٹیں اس کے جس نے تیرا اشتہار تبصرہ چاک کیا ہو۔

تیرے مقابلے پر جو آیا ذلت سے ہلاک ہوا۔

اور کھچی ہوئی تلواروں سے فرشتوں نے اس کا بھرکس نکال دیا۔

سب واقعات خواب کے ہیں اس لئے تعبیر طلب ہیں۔

جو لوگ تجھ سے پہلے فوت ہو گئے تیری صداقت پر مہر لگا گئے جو تیرے بعد رہ گئے وہ بھی ایک نہ ایک دن لگا جاویں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۱۹ء جلد ۱۶ نمبر ۹ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث کا لاہوری احمدیوں سے خطاب

(انجمن اہل حدیث اشاعت اسلام لاہور کا جلسہ اور انجمن احمدیہ لاہور سے خطاب)

جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی بتاتے ہیں کہ دسمبر ۱۹۱۸ء میں لاہور میں لاہوری اور بیرونی برادران اہل حدیث جمع ہوئے اور انجمن مندرجہ عنوان کی بنیاد ڈالی گئی .. عہدہ داران کا انتخاب ہوا خاکسار راقم الحروف کو صدر اور مولوی سلطان احمد لاہوری کو نائب صدر، مولانا ثناء اللہ کو دبیر عام (جنرل سکرٹری) منشی محمد عبداللہ نقشہ نویس پنشنر کو نائب دبیر، اور دکان منشی فضل دین محمد حسین گلٹ سازاں موچی دروازہ لاہور کو امین منتخب کیا گیا اور ماہ اپریل ۱۹۱۸ء کے اہل حدیث کے کسی نمبر میں اس کی اشاعت بھی کی گئی ...

دسمبر ۱۹۱۸ء میں اعیان انجمن میں طے پایا کہ ۲۲ دسمبر کو جلسہ کیا جائے چنانچہ سیالکوٹ سے خاکسار اور امرتسر سے جناب مولانا صاحب تاریخ مذکور پر (لاہور) چلے گئے۔ دو پہر تک جناب مولانا ثناء اللہ صاحب کا مضمون ،نجات، پر تھا جس میں ضمناً موقع مناسب پر انجمن احمدیہ کی لاہوری پارٹی کو بھی مخاطب کیا گیا کہ ان کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے ہم سے اس بات کا فیصلہ کر لیں کہ آیا جناب مرزا صاحب قادیانی نے نبوت و رسالت کا دعوی کیا اور کیا انہوں نے دوسرے مسلمانوں کو ان کے دعوی کے انکار کرنے کی بنا پر کافر کہا (ثبوت بذمہ مدعی یعنی مولانا ثناء اللہ) اور حاضرین کے سامنے نقشہ کھینچ دیا کہ اس امر میں مرزا بشیر الدین خلیفہ قادیان اپنے والد آنجہانی مرزا صاحب کے نقش قدم پر ہیں ، اور مرزا صاحب کی اصلی تعلیم کی اشاعت کرتے ہیں۔ اور لاہوری پارٹی جناب مرزا صاحب کی تعلیم میں تصرف کر کے ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب کے منشاء کے خلاف بیان کرتی ہے جس طرح کہ خود مرزا صاحب قرآن و حدیث میں تصرف کر کے خدا تعالی اور رسول اللہ ﷺ کے خلاف منشاء بیان کرتے تھے

مولانا ثناء اللہ نے ایک بات اور بھی فرمائی جس سے آپ کے لقب فاتح قادیان کی پوری تصدیق ہوتی ہے فرمایا کہ اس مسئلہ کے فیصلہ کیلئے منصف مقرر کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے منصف مسلّمہ جس فریق کے خلاف فیصلہ کرے وہ اسلامیہ کالج بلکہ اسلامیہ سکولوں کے تمام لڑکوں کو (جن کی تعداد کئی ہزار بتائی گئی تھی) چائے کی دعوت دے۔ فرمایا جتنا روپیہ اس کام کے لئے اندازہ کیا جائے میں حاجی شمس الدین سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے پاس رکھوا دیتا ہوں۔ فریق ثانی بھی رکھوا دیں۔ فریق مغلوب کا روپیہ خرچ کریں اور غالب کا واپس کر دیں گے۔ یہ بہت بڑے مجمع میں اعلان دو وقت کیا مگر لاہوری احمدیہ جماعت کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۱۹ء جلد ۱۶ نمبر ۱۰ ص ۱۔۲)

فرار کس نے کیا؟

انجمن اہل حدیث اشاعت اسلام پنجاب لاہور کے جلسہ کی کاروائی گذشتہ پرچہ میں شائع ہو چکی ہے۔ اس میں مرزائیوں کے مباحثہ سے گریز کا بھی ذکر ہو چکا ہے اور انجمن کی طرف سے ایک اشتہار بھی اس مضمون کا شائع ہوا تھا جس میں لکھا گیا تھا کہ لاہوری مرزائیوں نے باوجود تقاضا بر تقاضا کے مباحثہ قبول نہ کیا اس لئے ان کا فرار ثابت ہوتا ہے۔ لاہوری اخبار پیغام صلح اتنا تو مانتا ہے کہ خط و کتابت ضرور ہوئی مگر وہ کہتا ہے کہ جس صورت میں ہم نے بعد جلسہ کے مباحثہ کرنے کو کہا تو ہماری طرف سے فرار کیسے ہوا؟ پھر انجمن اہل حدیث نے کیوں ہمارا فرار لکھ دیا؟

(پیغام صلح لاہور۔ یکم جنوری ۱۹۱۹ء)

جواب یہ ہے کہ پہلے خط میں انجمن اہل حدیث لاہور نے مضمون مقرر کیا کہ جلسہ میں صداقت مرزا پر ہم بحث کریں گے، تو جواب نفی میں آیا بلکہ مضمون ہی کچھ اور بولا۔ اور وقت بھی جلسہ میں دینا منظور نہ کیا۔ اڈیٹر پیغام اپنے ہی مندرجہ ذیل الفاظ کو بھول گئے جو خود انہی کے قلم سے ایک موقعہ پر نکلے ہوئے ہیں جو یہ ہیں:

> آریہ سماج فیروز پور نے خلاف قاعدہ خود اپنی طرف سے چند مضمون تجویز کر دیئے۔ جس پر انہیں لکھا گیا کہ مضمون مقرر کرنا ہمارا اپنا کام ہے، لیکن انہوں نے اپنی قدیم روش کے خلاف مصلحت اسی میں سمجھی کو خود مضمون مقرر کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح ... فروری ۱۹۱۸ء ص ۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

کیا یہی الفاظ انجمن اہلحدیث لاہور کی جانب سے انجمن احمدیہ اور اس کے سرپرستوں کے حق میں نہیں لکھے جا سکتے کہ اوس نے اپنی خیر اسی میں سمجھی کہ مضمون خود مقرر کرے، تاہم جب ہم نے اسے بھی مان لیا تو جلسہ میں موقعہ دینے سے انکار کر دیا۔ کیا ابھی تک شک ہے کہ فرار کس نے کیا۔

چیلنج

خیر گذشتہ راصلوۃ آئندہ احتیاط ہم اب بھی سب سے نازک تر مسئلہ پر آپ لوگوں سے بحث کرنے کو تیار ہیں جس میں لاہوری مرزائیوں نے بہت کچھ تیاری بھی کر رکھی ہے یعنی نبوۃ مرزا کا مسئلہ۔

ہمارا دعوی ہے کہ جو کچھ لاہوری پارٹی مرزا صاحب کے حق میں کہتی ہے، یہ مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم نہیں ہے۔ بلکہ مرزا صاحب کی تعلیم وہی ہے جو ان کا بیٹا مرزا محمود خلیفہ قادیانی کہتا ہے۔ اس مضمون پر ہم بوکالت مرزا محمود احمد، لاہوری پارٹی سے بحث کرنے کو تیار ہیں۔ بتقرر منصف ہم سے بحث کر لیں، امرتسر میں کریں یا لاہور میں۔ ہاں یہ شرط ضرور ہوگی کہ جسکے خلاف فیصلہ ہو، وہ اسلامیہ کالج کے لڑکوں کو مع استادوں کے چائے کی دعوت دے۔ اس کی ضمانت کے لئے اتنی رقم دونوں فریق حاجی شمس الدین سکرٹری انجمن حمایت اسلام لاہور کے پاس امانت رکھوا دیں گے جو بوقت فیصلہ مغلوب کی خرچ ہوگی اور غالب کی واپس دی جائے گی۔

واضح رہے کہ یہ صورت فیصلہ بعینہ وہی ہے جو جناب مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴ پر خود تجویز کی ہوئی ہے کہ میں مغلوب ہونے کی صورت میں دس ہزار روپئہ دونگا۔ یہ دس ہزار نہیں، بہت کم ہے۔ کیا لاہوری پارٹی کے ممبران اس طرف متوجہ ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۱۱۔ ۱۷ جنوری ۱۹۱۹ء ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح لاہور یکم جنوری ۱۹۱۹ء سے ذیل کی تحریر نقل کی جاتی ہے۔ بہاء

لاہور کے اہل حدیث اور ہم

جلسہ سالانہ (۱۹۱۸ء) سے کچھ دن پہلے لاہور کی انجمن اہل حدیث کے سکرٹری منشی محمد عبداللہ صاحب کی ایک چٹھی موصول ہوئی تھی کہ صداقت مرزا پر ہمیں بھی بحث کی اجازت دی جائے۔ اس کے جواب میں انہیں لکھا گیا کہ.... ہم مفصلہ ذیل اصول کے ماتحت آپ سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں:

۱۔ کیا اسلام میں کسی مسیح کی آمد کا انتظار ہے

۲۔ اگر ہے تو کیا وہ ہی مسیح اسرائیلی ہے جس کی نسبت قرآن شریف فرماتا ہے رسولاً الی بنی اسرائیل۔ یا آیت استخلاف کے ماتحت اس امت کا کوئی خلیفہ یا مجدد؟

۳۔ اگر وہی مسیح اسرئیلی ہی آنے والا ہے تو ضرور ہے کہ وہ زندہ ہو۔ پس قرآن مجید سے اس کی حیات کا ثبوت ہونا چاہیے اور اس کی دوبارہ آمد.... اسلام کے بنیادی اصول مثلاً ختم نبوت یا سنت اللہ کے خلاف نہیں

۴۔ اگر وہ قرآن مجید سے وفات یافتہ ثابت ہو تو پھر ضروری ہوگا کہ آنے والا کوئی اور ہو۔

۵۔ اگر آنے والا کوئی اور ہے تو پھر دیکھنا چاہیے کہ وہ کون ہوسکتا ہے اور اس کی شناخت کے نشان قرآن وحدیث سے کیا ثابت ہیں

۶۔ جب یہ فیصلہ ہو چکے تب ہمیں دیکھنا ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی میں وہ نشانات پائے جاتے ہیں یا نہیں۔

پس اس ترتیب سے پہلے پانچ امور کا فیصلہ ہونا چاہیے اور اسی اصول کے ماتحت ہم آپ سے گفتگو کرنے کے لئے تیار ہیں کیونکہ بحث ہمیشہ اصولی ہونی چاہیے ورنہ ادھر ادھر کی باتوں سے کبھی احقاق نہیں ہوتا۔

اگر آپ کو شرائط مذکورہ بالا پر بحث احقاق حق کے لئے منظور ہو تو ہم خاص طور پر انتظام کرنے کے لئے تیار ہیں۔ سالانہ جلسہ کے موقعہ پر اس کے لئے وقت کافی نہ ہوگا۔

جواباً سکرٹری صاحب اہل حدیث کا رقعہ پہنچا کہ:

آپ کے پیش کردہ جملہ مراتب پر گفتگو منظور ہے۔ ۲۵ دسمبر ۱۹۱۸ء کو چار گھنٹہ عنایت کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سالانہ جلسہ پر ایسی گفتگو کا ہونا مفید ترین ہے جیسا کہ آپ نے بھی اس کام کے لئے اوقات رکھے ہیں۔

اس کے جواب میں انہیں پھر لکھا گیا کہ:

چونکہ سالانہ جلسہ کا پروگرام شائع ہو چکا ہے اس میں ردوبدل نہیں ہوسکتا البتہ جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا تھا سالانہ جلسہ کے بعد شرائط مباحثہ مابین فریقین طے ہونے پر امور فیصل شدہ پر بحث کے لئے ہم حاضر ہیں۔

اس پر انہی سکرٹری صاحب اہل حدیث کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا جس کا عنوان تھا: مرزائیوں سے مباحثہ کی درخواست اور ان کا فرار۔

ہمیں سمجھ نہیں آئی کہ اسے فرار کہنا کہاں تک جائز ہے جب ان سے مباحثہ کرنے سے انکار نہیں کیا بلکہ علیحدہ اس مباحثہ کا انتظام کرنے کا وعدہ کیا جارہا ہے تو اسے فرار کہنا کیوں کر جائز ہے۔ جلسہ سالانہ اور بہت سے قومی امور اور معاملات فیصلہ طلب ہوتے ہیں اور دور دور سے آئے مہمان زیادہ دیر ٹھہر نہیں سکتے حالانکہ ایسے مباحثات کے لئے ...(باقی عبارت پڑھی نہیں جاتی معلوم ہوتا ہے کہ بقیہ کسی اور صفحے پر ہے جو یوں ہے:)

کافی وقت کی ضرورت ہوتی ہے۔

اپنے قادیانی بھائیوں کے لئے سوال و جواب کا وقت جو رکھا گیا تو وہ اتنا مہتم بالشان مباحثہ نہیں تھا بلکہ صرف حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب کی تقریر پر انہیں اعتراض کا موقعہ دیا گیا تھا لیکن ایک ایسے مباحثہ کے لئے جیسا کہ انجمن اہل حدیث کے ساتھ کرنا تجویز کیا گیا تھا نہ ایک گھنٹہ کافی تھا اور نہ ہی جیسا کہ سکرٹری اہل حدیث کی خواہش تھی چار گھنٹہ کافی ہو سکتے تھے اس لئے بجائے اس قسم کی اشتہار بازی کے لوگون کو واقعی احقاق حق مطلوب ہے تو آئیں اور جن اصول پر مباحثہ کو منظور کر چکے ہیں ضروری شرائط کے تصفیہ کے بعد ان پر گفتگو کر لیں سالانہ جلسہ کے کے لئے اس کو خاص کرنا خود اپنے فرار کا ثبوت دینا ہے

ثناء اللہ کی وکالت پر محمودیوں کا فخر

اسی اشتہار میں جو انجمن اہل حدیث کی طرف سے شائع ہوا یہ بھی لکھا تھا کہ:

مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ۲۲ دسمبر ۱۹۱۸ء کے جلسہ اہل حدیث میں فرمایا کہ یہ لاہوری پارٹی کے مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت نہیں کیا اور مسلمانوں کو کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کہا اور ایسا کہنے کو مرزا محمود ولد مرزا صاحب قادیانی کی اختراع اور افتراء کہتے ہیں ۔ میں محمود کی طرف سے وکیل ہو کر ثابت کروں گا کہ جو کچھ مرزا محمود کہتا ہے یہی مرزا آنجہانی نے کہا ہوا ہے ۔ اس کے فیصلہ کی صورت یوں ہے کہ کوئی شخص منصف مقرر کیا جائے منصف جس کے خلاف فیصلہ دے وہ اسلامیہ کالج اور اسلامیہ سکولوں کے طلباء کو (ٹی پارٹی) چائے کی دعوت دے اور اس خرچ کے لئے دونوں فریق ضمانتی رقم حاجی شمس الدین صاحب کے پاس امانت رکھا دیں ۔،

جس وقت یہ اشتہار شائع ہوا لاہور کے محمودیوں کے جلسہ میں حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے بڑے فخر کے ساتھ اس کو پڑھ کر سنایا اور کہا کہ دیکھو مولوی ثناء اللہ ہمارا اشد ترین دشمن ہونے کے باوجود مسئلہ نبوت اور کفر و اسلام میں ہماری وکالت کے لئے تیار ہے جو ہمارے حق پر ہونے کی دلیل ہے ۔ چہ خوش

لیکن یہ دلیل کوئی آج ہی تو پیدا نہیں ہوئی نہ ہی صرف مولوی ثناء اللہ ہی اس کا قائل ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا بلکہ اس سے پیشتر مولوی محمد حسین بٹالوی مولوی نذیر حسین دہلوی اور دیگر تمام مکفر مولوی بھی ایسا کہہ چکے ہیں قریشی صاحب کو چاہیے تھا کہ ان سب کی تائیدات کو سناتے ۔ اور اس حجت مبرہنہ کو خلافت مآب کی طرف سے پہلے دن ہی شائع کراتے کیا عجیب بات ہے کہ جس امر کو مولوی ثناء اللہ اور دیگر مکفر مولوی حضرت مسیح موعود کی تکفیر میں پیش کر رہے ہیں اسی کو یہ نادان دوست اپنی تائید قرار دیتے ہیں فانا للہ وانا الیہ راجعون ..)

مرزائی پارٹیوں کے رفع اختلاف کی تجویز

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں :

ناظرین پر مخفی نہ ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بعد ان کے معتقدین لازمی طور پر تین پارٹیاں ہوگئیں ۔ ایک لاہوری جو مرزا صاحب قادیانی کو صرف مجدد و محدث مانتی ہے ۔ دوسری قادیانی جو ان کو معصوم نبی مانتی ہے ۔ تیسری ظہیری (پیروان مولوی ظہیر الدین) جو ان کو رسول باشریعت مانتی ہے ۔

تینوں میں تنازعہ ہے اور ہر ایک اپنے ثبوت اور دوسرے کی تردید میں مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب کا ہی قول پیش کرتے ہیں۔ گو یہ ایک مضحکہ خیز بات ہے لیکن چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو مختلف مدارج طے کرنے کے لئے ایسے کلمات زبان اور قلم سے نکالنے کی مجبوری تھی اسلئے لائق معافی ہیں۔

مرزا صاحب نے مذاہب باطلہ کی کتابیں پڑھ پڑھ کر اور زمانہ کا رنگ ڈھنگ دیکھ کر دل میں منصوبہ باندھا کہ ہم بھی کچھ بنیں۔ اچھا کیا بنیں؟ القاء ہوا کہ سرسید احمد خان نے حال ہی میں حضرت عیسی کو فوت کر دیا ہے۔ ان کی جگہ خالی ہے کیونکہ حضرت عیسی کا نزول احادیث سے ثابت ہے، لہذا مسیح موعود بننے کا اچھا موقعہ ہے۔ صرف نزول کے معنی خروج اور ابن مریم کے معنی غلام احمد قرار دینے کی ضرورت ہے۔ نشانات استعارہ کے نیچے آ سکتے ہیں۔

قرآن و حدیث کو چھوڑ کر انجیلوں سے جن کو آپ محرف مبدل اور ناقص اور ناتمام فرماتے تھے حضرت ایلیا کا ایک قصہ نکالا اور اس کے شق اول (صعود) سے آنکھیں بند کر کے شق دوم یعنی نزول کی نسبت، جس کی تردید انجیل ہی میں موجود تھی، فرمایا کہ ایلیا کی نسبت لکھا تھا کہ وہ آوے گا۔ لیکن حضرت عیسی نے کہا کہ اس کا مثیل یحیی آ چکا، اسی طرح میں حضرت عیسی کا مثیل آ گیا۔

لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو فکر یہ ہوئی کہ حضرت ایلیاء اور حضرت یحیی یعنی مماثل اور مماثل علیہ تو دونوں نبی تھے، ایسا نہ ہو کہ کوئی اعتراض کرے کہ آپ محدث (محدث بکسرہ دال عالم حدیث کو کہتے ہیں اور بفتح دال الہامی کو کہا جاتا ہے مرزا صاحب بمعنی ثانی محدث کہلاتے تھے) اور امتی ہو کر نبی کے مثیل کیوں کر ہو سکتے ہیں، اور یہ مثال اگر صحیح بھی ہو تو آپ کو کیا فائدہ دے سکتی ہے۔

پس آپ نے محدث کی تعریف گھڑی کہ اس میں یہ یہ باتیں ہوتی ہیں اور نبی میں سوا ان باتوں کے اور کچھ نہیں ہوتا۔ یعنی محدث نبی ہی ہوتا ہے۔

اس کے بعد ایک اور دقت معلوم ہوئی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اگر نبی آ سکتا ہے تو لوگ کہیں گے کہ پھر حضرت عیسی ہی کیوں نہ آویں۔ حضرت عیسی کی آمد کی کچھ روکاوٹ کرنی چاہیے۔

تب یہ مسئلہ اختراع کیا گیا کہ حضرت عیسی اگر بحالت نبی آویں، تو خاتم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبیین کی مہر ٹوٹتی ہے۔ اور اگر امتی ہو کر آویں تو ان کی بے عزتی ہے۔ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی مگر آنحضرت میں ہو کر (میں ہو کر کا مسئلہ ایک میں تین اور تین میں ایک کی طرح سمجھ میں نہیں آتا اگر اس کے معنی متابعت اور پیروی کے کئے جاویں تو آنحضرت ﷺ نے حضرت عمر اور حضرت علی جیسے اصحاب کو یہ خشک جواب لا نبی بعدی کا کیوں دیا۔ کیوں نہ فرمایا مجھ میں ہو کر آپ بروزی یا ظلی نبی ہیں)

لیکن نبوت غریب لوگوں کا حصہ تھا، مرزا صاحب کے شایان شان نہ تھا کیونکہ وہ شاہی خاندان سے تھے۔ اس لئے آگے بڑھے کہ نبی سے رسول ہونا لازمی ہے اور آیت لا یظھرہ علی غیبہ احداً اس کو غیب مصفی سے روکتی ہے۔ پھر جب مجدد و محدث سے نبی بنے اور نبی سے رسول ہو گئے بلکہ برگزیدہ رسول تو پھر ان پر جو کچھ بذریعہ وحی و الہام نازل ہوا تھا وہ شریعت ہی تھی کیونکہ اللہ تعالی نے اپنے رسول کو قرآن میں فرمایا ہے کہ جو کچھ میں نے تجھ پر اتارا ہے وہ پہلے صحیفوں میں موجود ہے

انّ ھذا لفی الصّحف الاولی۔ صحف ابراھیم و موسی

جب سابقہ انبیاء پر جو کچھ نازل ہوا تھا، وہی کچھ آنحضرت ﷺ پر نازل ہو کر آنحضرت ﷺ باشریعت مانے گئے، تو مرزا صاحب قادیانی کو تو علاوہ آیات قرآنی، انگریزی الہام بھی ہوئے، پھر وہ کیوں باشریعت رسول نہ مانے جاویں۔

مرزا صاحب قادیانی نے جہاد منسوخ کیا۔

قرآن کے اس حکم کو کہ فرقہ بندیاں نہ کرو منسوخ کیا۔

قادیان کو قبلہ اور دارالامان بنایا۔

تصویر اتروانی اور فروخت کرنی جائز قرار دی (فوٹو اتروانا اور اس کو فروخت کرنا اور دل میں یہ سمجھنا کہ اگر کوئی گناہ ہے تو فوٹو گرافر پر ہے ایسا ہی امر ہے جیسے کوئی مسلمان اپنی داڑھی منڈائے اور گناہ نائی پر رکھے)

زکوۃ اپنے پر جائز کی (مہدی بننے کو تو مرزا نے اپنی بہت سی نانیاں دادیاں بنی فاطمہ سے قرار دے کر اپنے آپ کو ایک طرح پر بنی فاطمہ سے ہی قرار دیا لیکن زکوۃ کے واسطے ہاتھ پسار دیا کہ زکوۃ سے میری کتابیں خریدو اور کسی طرح خریدو۔ مثلاً حقیقت الوحی جس کا اندازہ یہ لگایا جاتا ہے کہ...روپیہ کو خریدو، ایک زکوۃ ایک استحصال ناجائز۔ زکوۃ طلبی سے معلوم ہوتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی زکوۃ کے معنی ہی نہیں سمجھے اور اگر سمجھے تو حرص اور لالچ نے انہیں اندھا کر دیا)

تو غور کی جگہ ہے کہ شریعت اس سے زیادہ کیا ہے۔

کتاب کی ضرورت ہو، تو مرزا صاحب قادیانی بار بار فرماتے ہیں کہ براہین احمدیہ میں خدا نے فرمایا ہے، وہ بھی موجود ہے۔

اس لئے میری دست بستہ التماس ہے کہ مرزائی صاحبان جو مرزا صاحب کے عروج کے زینہ کے پہلے ڈنڈے کو پکڑتے ہیں وہ سراسر غلطی پر ہیں، جو دوسرے کو پکڑتے ہیں وہ بھی غلطی پر ہیں۔ یہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے عقاید سے رجوع کر کے مولوی ظہیر الدین صاحب کی پارٹی کے ساتھ شامل ہو جائیں کیونکہ مرزا صاحب کی تہہ کو جیسے تیسری پارٹی پہنچی ہے اور جیسا اس نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے منشاء مبارک کو سمجھا ہے ان دونوں نے نہیں سمجھا۔

اور اس طرح ایک تثلیث فی التوحید بھی قائم ہو جائے گی یعنی پاک تثلیث۔ ہاں اگر کوئی چوتھی پارٹی مرزا صاحب کو بروزی خدا ماننے والی پیدا ہوگئی تو پھر اس کے ساتھ مل جانا لازمی ہوگا کیونکہ مرزا صاحب نے اپنے واسطے یہ جگہ بھی خالی نہیں چھوڑی۔ اگر معتقدین غبی اور کند ذہن ہیں تو اور بات ہے

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے اپنا آخری درجہ ان لفظوں میں بتایا ہوا ہے:

رأیتنی فی المنام عین اللہ و تیننت اننی ھو (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۶۴) (یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں)

کیسی صاف نص صریح ہے دعوی الوہیت کی۔ دیکھئے مرزا صاحب قادیانی کی اس حقیقت کو پہنچاننے والی پارٹی کب پیدا ہوتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۱۹ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں سے ایک بڑی چوک ہوئی

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تالیفات جن لوگوں نے دیکھی ہوں گی ان پر پوشیدہ نہ ہوگا کہ مرزا صاحب کے قلم کا سمند ایسا تیز رو تھا کہ اوس کے سامنے میدان ... تھے۔ قلم ہاتھ میں لے کر مرزا صاحب کو کبھی خیال نہ ہوا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اور اس سے پہلے میں کیا لکھ چکا ہوں۔ کسی جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے قلم اٹھایا، تو عوام کالانعام کے خیال کے مطابق سچ ثابت کر کے چھوڑا۔ سیاہ کو چاہا سپید کر دیا، سپید کو سیاہ کر دیا۔ عوام الناس ... کا نعرہ بلند کر رہے ہیں اور ایک نعمت غیر مترقبہ سمجھ کر آپ کے دائرہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ کسی مسلمان سے یہ نہ ہو سکا کہ مرزا صاحب کی تحریرات کا جواب اسی طرح دین و ایمان کو طاق پر رکھ کر دے اور عوام الناس سے خراج تحسین حاصل کرے۔ بلکہ مسلمانوں کی ان تحریرات کو محض حقارت کی نظر سے دیکھ کر خاموش ہوتے رہے۔

مرزا جی کے زور قلم کی ایک مثال:

شق القمر کے خلاف عقل ہونے پر جب ایک آریہ نے اعتراض کیا تو آپ نے سرمہ چشم آریہ کے ۴۶ صفحے سیاہ کر دیئے جن کا لب لباب یہ کہ

> خدا کے نزدیک کوئی بات انہونی نہیں۔ اور یہ سخت بے ایمانی ہے کہ ہم یہ کہیں کہ ہم نے خدا کی طاقتوں کو محدود کر لیا ہے۔ فلسفہ کے دلائل نکمے بودے اور ظنی اور وہمی ہیں شق القمر ضرور ہوا اور چاند کے دو ٹکرے ضرور ہوئے

لیکن نزول المسیح کے صفحہ ۱۳۸ پر لکھتے ہیں:

> اس وقت کافروں نے شق القمر کو ملاحظہ کر کے جو ایک قسم کا خسوف تھا یہی کہا تھا کہ اس میں کیا انوکھی بات ہے (خسوف ملاحظہ ہو)

حضرت عیسیٰؑ کے بجسد عنصری آسمان پر چڑھنے کے بارہ میں ازالہ اوہام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا کہ

نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے

نیز لکھا کہ

حضرت عیسیٰؑ کے لیٹنے کے لئے (آسمان پر) کوئی چارپائی اور بستر بھی ہے؟

پھر صفحہ ۳۷ ست بچن میں فرماتے ہیں:

بعض لوگ انگد کی جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ (گورو نانک صاحب کا) آسمان سے نازل ہوا ہے اور خدا نے اوس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے مگر خدا تعالی کی بے انتہا قدرتوں پر نظر کر کے تعجب کی بات نہیں کیونکہ اوس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی۔ کون انسان کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرتیں صرف اتنی ہی ہیں اس سے آگے نہیں ایسے کمزور اور تاریک ایمان تو اون لوگوں کے ہیں جو نیچری یا برہموں کے نام سے موسوم ہیں۔

ناظرین! اس ایک ہی مثال سے قیاس فرمالیں کہ باوجودیکہ مرزا جی شق القمر کو ایک قسم کا گرہن مانتے تھے لیکن ایک آریہ کے مقابلہ میں مسلمانوں کو اپنی شہ زوری دکھانے کے واسطے ۴۶ صفحے کاغذ کے سیاہ کر دیئے اور جو کچھ آپ نے ان میں تسلیم کیا یعنی یہ کہ خدا کی قدرت کا کوئی احاطہ نہیں کر سکتا وہ حضرت عیسیٰؑ کے بارہ میں بیکار ہو گیا اور فلسفہ کی نکمی بودی ظنی اور وہمی دلائل سچی ہو گئیں۔ نہ حضرت عیسی کو آسمان پر اٹھانے کی قدرت خدا میں رہی۔ نہ ایک بستر اور چارپائی بہم پہنچانے کی۔ لیکن جب بابا گرونانک صاحب کو مسلمان ثابت کرنا ملحوظ خاطر ہوا تو آسمان پر روئی، اون، باقندے، خیاط، کشیدہ کش، سب ممکن ہو گئے۔

کوئی مرزا جی سے نہیں پوچھتا کہ حضرت جہاں ایک بستر حضرت عیسی کے واسطے پیدا نہیں ہو سکتا تھا وہاں ایسے چوغے کون طیار کرتا ہے۔

آمدم بر سر مطلب: بڑی چوک مسلمانوں سے یہ ہوئی کہ دس بیس ہزار روپیہ چندہ کر کے مرزا صاحب کے آگے نہ رکھا کہ حضرت آپ کے اور آپ کی ذریت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واسطے یہ روپئہ نذر رہے۔ براہ مہربانی اس نئے مذہب کی تردید بھی آپ اپنے قلم سے لکھ کر ہم پر احسان کریں۔ کیونکہ آپ کے مضامین مچھلی کی طرح ایسے پھسلنے والے ہیں کہ دوسرے کسی کے قابو میں نہیں آتے۔ پھر لوگ دیکھتے کہ مرزا جی کس زور شور سے مذہب اسلام کی تائید اور اپنے مذہب کی تردید فرماتے

مثلاً آپ یوں فرماتے:

ا۔: میں نے حضرت عیسی کے مثیل کے طور پر اپنا آنا حضرت ایلیا اور حضرت یحی کے قصہ کی بنا پر لوگوں کے ذہن نشین کرایا تھا مگر اس میں میری اس قدر لیاقت نہ تھی بلکہ تسلیم کرنے والوں کی خوش فہمی تھی، کیوں؟

الف: یہ قصہ نہ قرآن میں ہے، نہ حدیث میں۔

ب۔ اگر قرآن یا حدیث میں ہوتا تب بھی تو میں اوس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا تھا کیونکہ اوس قصہ کے فریقین نبی تھے ایک نبی کا دوسرے نبی کی مانند ہونا جائے تعجب نہیں مگر حضرت عیسی ایک اولوالعزم پیغمبر اور میں ایک امتی۔

ج۔ محی الدین ابن عربی فصوص الحکم میں فرما گئے کہ حضرت ایلیا نازل ہوئے اور قوم بعلبک کی طرف مبعوث ہوئے

د۔ انجیل میں ہی اس کی تردید موجود ہے کہ حضرت یحی نے کہا کہ میں ایلیا نہیں۔

برعکس اس کے یہ قصہ ثابت کرتا ہے کہ حضرت ایلیا زندہ بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے گئے لہذا اس قصہ کا حوالہ دینا میرے واسطے اور میرے مذہب کے واسطے سخت مضر ہے اور اس قصہ کے قیاس پر مجھے مثیل مسیح مان لینا سخت نادانی اور خوش اعتقادی ہے

۲۔ اسلام میں کسی امتی کا الہام دوسرے کے واسطے سند اور حجت نہیں

۳۔ میرا یہ کہنا کہ تم حسن ظن پر مامور ہو کر...غلط ہے اللہ تعالی فرماتا ہے

ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا اے مسلمانوں جب کوئی جھوٹا تمہارے پاس کوئی خبر لیکر آوے تو فکر کر لیا کرو

اس حسن ظن کی بدولت لاکھوں مسلمان مردود ہو چکے اور دین و دنیا سے گئے۔

۴، بروزی نبوت کا نہ قرآن میں ذکر ہے، نہ کسی حدیث میں، یہ یاروں کا اختراع ہے

۵۔ حضرت عیسی کے آسمان پر اٹھائے جانے کی نسبت لکھتے کہ اے اندھو خدا کی طاقتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو محدود کرنا سخت بے ایمانی اور کفر ہے تم قرآن کو سطحی نظر سے دیکھتے ہو اور وہ حلق سے نیچے نہیں اترتا جس خدا نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ پر اتنا بڑا آگ کا انبار سرد کر دیا کیا وہ کرہ زمہریر کی سردی کا حکم نہیں دے سکتا کہ حضرت عیسیٰ پر سلامتی والا ہو جا۔

حضرت عیسیٰؑ کی عمر کی نسبت فرماتے کہ

اے نالائقو! قرآن خوانی کا جھوٹا دعویٰ کرنے والو! کیا تم نے سورہ نوح بھی کبھی قرآن میں پڑھی ہے۔ اگر پڑھی ہے تو ایمان سے کہو کہ اللہ پاک نے ان کی عمر ۹۵۰ سال کی بیان کی ہے یا نہیں۔

پس جو خدا ایک انسان کو اتنی مدت زندہ رکھ سکتا ہے کیا وہ اس سے زیادہ مدت تک بھی زندہ رکھنے پر قادر ہے یا نہیں۔ کیا قرآن نے انسان کی کوئی عمر مقرر کی ہے۔ شیخ اکبر فرماتے ہیں جو کوئی انسان کی عمر کی کوئی حد مقرر کرے سخت غلطی پر ہے۔

۶۔ ہر صدی کے مجدد والی حدیث کی بابت فرماتے کہ

اے عقل مندو! کیا میں نے یہ نہیں کہا کہ دمشق والی حدیث قابل پذیرائی نہیں کیونکہ صحیح مسلم میں تو ہے لیکن صحیح بخاری میں نہیں۔ اور یہ حدیث تو نہ صحیح بخاری میں ہے نہ صحیح مسلم میں۔

۷۔ کسوف وخسوف والی حدیث کی نسبت فرماتے کہ

اس کے رجال سے قطع نظر بھی کیا جاوے تو اس میں دو دفع تاکیداً بیان ہوا ہے کہ ایسے کسوف وخسوف جب سے زمین وآسمان پیدا ہوئے ہیں کبھی نہیں ہوئے ہوں گے اور جیسے میرے زمانہ میں ہوئے زمین وآسمان کے پیدا ہونے وقت سے ہوتے آئے ہیں۔ دیکھو انگریزی کتاب یوز آف دی گلوبس۔ بلکہ ایک سال پہلے یہی کسوف خسوف امریکہ میں ہوئے میرا اڑنگا کہ اس وقت کوئی مدعی بھی ہونا چاہیے حدیث مذکورہ میں اس کا کچھ ذکر نہیں۔

۸۔ میں نے خلاف حکم خدا ورسول جھوٹ کو شرک یعنی ناقابل معافی گناہ قرار دیا اور دوسرے مقبول الدعا ہونے کا دعویٰ کیا ان کی تہ گو بڑی عمیق تھی لیکن ایسی تو نہ تھی کہ سوائے کسی ملازم محکمہ ٹھگی ڈکیتی کے اور کوئی اسے سمجھ نہ سکے۔ پہلی بات کا یہ اثر ہوا کہ میں جو کچھ بھی کہتا گیا لوگ سچ مانتے گئے دوسری بات سے یہ فائدہ پہنچا کہ جو روپیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہلاء کو زیارتوں قبروں مزاروں پر چڑھتا تھا یا پیروں کی جیب میں جاتا تھا میری جیب کی طرف رخ پکڑ گیا۔ اور دعا میں دوا کی طرح بڑا پردہ ہے ۔۵۰ فیصدی نمبر اس میں ہر کوئی پاسکتا ہے خصوصاً جب خلوص نیت سے دعا چاہنے کی پچر بھی ساتھ لگی ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۱۹ء ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ نمبر ۱۲ جلد ۱۶ ص ۲۔۴)

مرزائی سے مباہلہ

مکرمی جناب مولوی صاحب السلام علیکم

موضع مراد پور ضلع سیالکوٹ میں دو اشخاص کے درمیان مرزائے قادیانی کی صداقت کے متعلق مباہلہ ہوا ہے۔ مباہلہ کی تحریر کی نقل خدمت میں ارسال کی جاتی تھی اسے اپنے اخبار میں شائع کرادیں نیز دعا فرماویں کہ خداوند کریم کاذب پر عذاب نازل کرے تاکہ اس واقعہ سے حق روشن ہو جائے ۔ والسلام ۔ راقم: ایک مسلمان

۱۔ محمد ابراہیم احمدی نے تین دفعہ یہ کہا

اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ

میں اللہ کی قسم کھا کر یہ کہتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اپنے تمام دعاوی میں صادق ہیں اور آپ کے تمام الہامات اسی خدا کا کلام ہیں جس خدا نے دوسرے انبیاء پر کلام نازل کیا۔

اگر میں اس امر میں حق پر نہیں ہوں تو خداوند کریم ایک سال کے اندر مجھ پر عذاب نازل کرے یا دوسرے فریق مخالف پر جو حضرت مسیح موعود کو کاذب سمجھتا ہے اگر وہ حق پر نہیں۔

جس پر حاضرین نے تین مرتبہ آمین کہی۔

۲۔ حکیم محمد حسین نے تین دفعہ یہ کہا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام دعاوی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاذب ہے۔
اگر میں اس میں حق پر نہیں ہوں تو خداوند کریم ایک سال کے اندر عذاب نازل کرے یا فریق مخالف پر اگر حق پر نہیں ہے۔
جس پر حاضرین نے تین مرتبہ آمین کہی۔
العبد محمد ابراہیم بقلم خود۔ العبد محمد حسین بقلم خود، گواہ شد: محکم دین نمبردار مراد پور۔ گواہ شد حکیم نبی بخش مراد پوری۔ گواہ شد: مولوی فیروز دین مراد پوری۔ گواہ شد: چراغ دین ڈاک محرر مراد پوری
شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:
مناسب تھا کہ مباہلہ سے پہلے خلیفہ قادیان سے اجازت منگا لی جاتی۔
اچھا اللہ تعالی اس مباہلہ کا انجام بھی پہلے مباہلوں کی طرح کرے۔ آمین
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۱۹ء ۲۱ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ نمبر ۱۲ جلد ۱۶ ص ۱۲)

بروزی طور پر وہی آیا جو خاتم النبیین ہے

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:
شیخ سعدی فرما گئے ہیں

آنچہ برخود نہ پسندی بہ دیگراں مپسند

لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مسلک اس کے خلاف تھا یعنی جو کچھ خود کرنا اسی کو اگر مخالف کرے تو عیب شمار کرنا
لالہ مرلی دھر آریہ سے ہوشیار پور میں مناظرہ ہوا تو اوس کی نسبت سرمہ چشم آریہ میں لکھتے ہیں:
ص ۶: عرض کر دیا گیا کہ آپ نے جو کچھ لکھنا ہے اسی جلسہ میں حاضرین کے روبرو تحریر کریں اگر گھر میں بیٹھ کر لکھنا تھا تو پھر اس جلسہ بحث کی ضرورت ہی کیا تھی۔
صفحہ ایضاً۔ اور نہ ہمیں اب جواب الجواب لکھنے دیتے ہیں۔ خیر بدرجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناچاری یہ جواب الجواب بھی بطور خود تحریر کر کے رسالہ کے ساتھ شامل کیا جائے گا۔

صفحہ ۷۔ اول تو ماسٹر صاحب نے پہلے کوئی ایسی شرط نہیں کی تھی کہ جب سماج کا وقت ہوگا تو بحث کو درمیان میں چھوڑ کر چلے گئے۔

صفحہ ایضاً: ماسوائے اس کے یہ تو دین کا کام تھا اور جن لوگوں نے سماج میں حاضر ہونا تھا وہ تو سب موجود تھے بلکہ بہت سے ہندو اور مسلمان اپنا اپنا کام چھوڑ کر اسی غرض سے حاضر تھے اور تمام صحن مکان کا حاضرین سے بھرا ہوا تھا۔

ناظرین! ان اعتراضوں کو ذہن نشین کرلیں۔ اب آگے چلیں۔ مرزا جی کو دہلی جا کر اعلان مباحثہ کیا مولانا محمد بشیر سہسوانی صاحب سے مباحثہ پڑ گیا۔ اور ان کی کل شرائط اس خیال سے کہ مرزا صاحب کسی شرط کی نامنظوری کے بہانہ سے مباحثہ سے گریز کر جائیں مان لی اور اپنی طرف سے صرف ایک شرط پیش کی جو مرزا صاحب نے مان لی

خلاصہ خط و کتابت در بارہ شرائط مناظرہ

رقعہ من جانب مولوی صاحب

یہ تو آپ حلفاً اقرار کرتے ہیں ...اس قدر اس میں اور زیادہ کر دیجئے کہ اگر میں اس بحث وفات مسیح میں صواب پر نکلا تو صرف اتنی سی بات سے میرا اصل دعوی یعنی عدم نزول عیسی اور میرا مسیح موعود ہونا ثابت نہ ہوگا

جواب مرزا صاحب: مجھے یہ منظور ہے کہ اول حضرت مسیح ابن مریم کی وفات حیات کے بارے میں بحث ہو اس بحث کے تصفیہ کے بعد پھر اون کے نزول اور اس عاجز کے مسیح موعود ہونے کے بارے میں مباحثہ کیا جاوے اور جو شخص طرفین سے ترک بحث (۱) کرے گا اس کا گریز سمجھا جائے گا۔

رقعہ مرزا صاحب: بحث تحریری ہوگی ہر ایک فریق سوال یا جواب لکھ کر حاضرین کو سنا دے گا

رقعہ مرزا صاحب: صرف اس بات کا التزام ضروری ہوگا کہ بحث اس عاجز کے مکان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہو۔

رقعہ مرزا صاحب: دس آدمیوں سے زیادہ ہرگز ہرگز کسی حالت میں آپ کے ساتھ نہ ہوں پہلا پرچہ آپ کا ہوگا۔

ناظرین! شرائط مباحثہ کو خوب سمجھ گئے ہوں گے اب ملاحظہ فرماویں کہ مرزا جی نے ان شرائط کی کیا پابندی کی اور قرآن کی اس آیت کی کہ او فوا بالعھد ان العھد کان مسؤلا (عہد پورا کیا کرو کیونکہ (قیامت میں) عہد کی باز پرس ہوگی) کیا تعظیم وتکریم کی۔

مولوی صاحب کے بار بار تقاضے پر مرزا صاحب نے بحث کے واسطے یوم جمعہ مقرر کیا۔ مولوی صاحب حسب قرارداد جمعہ کی نماز کے بعد مرزا صاحب کے مکان پر پہنچے اور ادلہ حیات مسیح تحریر کر کے حاضرین کو سنا کر مرزا صاحب کے آگے رکھ دیں مگر

۱۔ مرزا صاحب نے مجلس بحث میں جواب لکھنے سے گریز فرمایا اور فرمایا کہ میں جواب لکھ رکھوں گا، کل دس بجے آیئے۔ اس پر حاجی محمد احمد وغیرہ نے اون کو الزام نقض عہد اور مخالفت شروط کا دیا، مگر مرزا صاحب نے ایک نہ سنی۔ دوسرے دن جب دس بجے سب آپ کے مکان پر گئے تو آپ باہر نہ نکلے۔ اندر سے کہلا بھیجا کہ ابھی جواب تیار نہیں جب تیار ہوگا آپ کو بلا لیا جائے گا۔

۲۔ اسی طرح تین تین پرچے طرفین کے حیات مسیح پر ہو چکے اور مرزا جی کے مسیح موعود ہونے پر بحث کا وقت آیا تو مرزا جی نے مباحثہ کیا کہ اب مجھے زیادہ قیام کی گنجائش نہیں میرے خسر بیمار ہیں۔ حاضرین مرزا صاحب کو الزام دیتے تھے مگر مرزا جی نے ایک نہ سنی اور اسی شب دہلی سے تشریف فرما ہو گئے (ملاحظہ ہو: الحق الصریح فی اثبات حیات المسیح)

ہاں! لالہ مرلی دھر کے جواب الجواب کے لکھنے کی نظیر باقی رہ گئی آخری پرچہ میں گو آپ نے مولوی صاحب پر سوالات بھی کیئے لیکن لکھ دیا کہ

> چونکہ مساوی طور پر ہم دونوں کے پرچے تحریر ہو چکے ہیں اسلئے یہ پرچے بلا کم وبیش چھپ جائیں گے اور ہم دونوں میں سے کسی کو اختیار نہ ہوگا کہ غائبانہ طور پر کچھ اور زیادہ یا کم کرے۔

یقین ہے کہ ناظرین نے مرزا صاحب کی کل اعتراضات کی باتیں جو انہوں نے لالہ مرلی دھر پر کیں من وعن اس مباحثہ میں مرزا صاحب سے سرزد ہوئیں، دیکھ لی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں ۔ پس غور فرمائیں کہ جن جن باتوں کے اعتراضات مرزا صاحب نے ایک آریہ پر فرمائے جو ایسی کتاب کا ماننے والا تھا جس کی نسبت مرزا صاحب اسی کتاب کے صفحہ ۱۸۲ پر لکھتے ہیں:

کہ اور کچھ وہ پہلے ہی سے بودے اور سوراخ دار اور فطرتی عفونتوں کو ساتھ رکھتے ہیں

انہی باتوں کے آپ خود مجدد و محدث نبی و رسول ہو کر مرتکب ہوئے حالانکہ لالہ مرلی دھر سے صرف اس قدر معاہدہ ہوا تھا کہ ہر دو فریق کی طرف سے سوالات پیش ہوں (ص ۴ سرمہ چشم آریہ) اس سے بڑھ کر کوئی معاہدہ نہ تھا۔ اور آپ کے اپنے پیش کردہ معاہدے جتنے تھے سب کو آپ نے صلیبی عقیدے کی طرف پاؤں میں کچل ڈالا، ہائے افسوس! وائے افسوس! کیا اچھا ہوتا اگر مرزا صاحب اس سرمہ چشم آریہ کی ایک خفیف سی سلائی اپنی آنکھوں میں بھی پھیر لیتے ایسا عہد شکن شخص اور دعوی یہ کہ بروزی طور پر وہی آیا جو خاتم النبیین تھا (میں فنا فی الرسول ہونے کی وجہ سے محمد کے نام سے پکارا گیا) یہ مرزا صاحب، آنحضرت ﷺ کی عظمت ظاہر کر رہے ہیں۔

احمدی دوستو!

ایمان سے خدالگتی کہنا جس کے مرزا صاحب اوتار یا بروز ہیں وہ ایسا ہی عہد شکن تھا، کوئی نظیر اس کی بیان کر سکتے ہیں۔ بھلا خود بخود عہد شکنی کرنا نہ سہی کوئی ایسی نظیر پیش کر سکتے ہو کہ آپ کے تمام اصحاب یعنی دوستوں اور معاونوں نے کسی عہد شکن کو نہایت ضروری سمجھا ہو۔ اور پھر بھی آپ نے اپنا عہد توڑا ہو۔ تینوں پارٹیاں تمہاری اگر یکجا ہو کر اور قیامت تک تلاش کریں تو ایک نظیر بھی ایسی نہ ملے گی پھر کس منہ سے کہتے ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبیا نہی میں ہو کر ان کا بروز ہو کر ان میں فدا ہو کر وہی ہیں یا اون کے مشابہ ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۱۹ء ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ نمبر ۱۳ جلد ۱۶ ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا چیلنج منظور

(ایک مطبوعہ اشتہار)

جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) شیر پنجاب فاتح قادیان کی تقریر ۵ جنوری کی جن لوگوں نے سنی ہے وہ خوب جانتے ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ کس خوبی سے مولانا موصوف نے قادیانی مشن پر تقریر فرمائی۔ تقریر کے بعد مرزائیوں کو ہر چند کہا گیا کہ اشتہار کے مطابق ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کریں مگر قادیانیوں کو جرأت نہ ہوئی۔ جلسہ کے بعد خجالت مٹانے کے لئے قادیانیوں نے ایک لمبا سا اشتہار دیا۔ جس میں محض غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے یہ لکھا کہ ہم بذریعہ اشتہار ہذا مولوی صاحبان کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر اون کا منشاء واقعی اظہار حق ہے تو ٹھنڈے دل سے ہمیں وقت دیں اور شرائط مباحثہ باقاعدہ منضبط ہونے پر لوگوں کو طرفین کے سوال و جواب سے صحیح نتیجہ نکالنے کا موقع دیں۔

اس لئے ہم اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں اور حسب منشاء آپ کے شرائط پیش کرتے ہیں:

نمبر ۱۔ فریقین پانچ پانچ سو روپیہ نقد کسی امین کے پاس بغرض اخراجات جلسہ جمع کر دیں۔

۲۔ ایک منصف مسلمہ ہو جس کے حق میں وہ فیصلہ کرے وہ اپنی رقم پوری واپس لے لے اور جن کے برخلاف فیصلہ کرے اس کا روپیہ جلسہ پر خرچ کیا جاوے۔

نمبر ۳۔ ہر فریق کو دس دس منٹ تقریر کی اجازت ہوگی۔

نمبر ۴۔ مباحثہ کا وقت ایک موضوع پر دو گھنٹہ ہوا کرے گا۔

نمبر ۵۔ موضوع صرف دو ہوں جن پر فاتح قادیان نے ۵ جنوری کو تقریر فرمائی تھی (جس کی بابت اپنے اشتہار میں لکھا ہے کہ کئی دفع جواب پا چکے ہیں)

یعنی پیش گوئی بابت نکاح آسمانی۔

دوم، آخری فیصلہ بابت مولوی ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ایسی صاف اور سیدھی روش پر قادیانی بحث کو تیار ہوں گے۔ دیدہ باید
نوٹ: اگر اس تقریر پر بحث کرنا منظور نہ ہو تو اس کی صحت کا اقرار نامہ تحریری دینا ہوگا
خاکسار محمد بشیر سکرٹری جلسہ وعظ ٹپفل گنج کانپور
شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:
یہ تجویز معقول ہے۔ اس سے بعد فیصلہ چندروز تک آرام رہنے کا گمان غالب ہے۔ اسی طرح انجمن اہل حدیث لاہور کی طرف سے بھی کہا جاتا ہے کہ کم سے کم دوسو روپیہ تاوان رکھا جائے جو بعد فیصلہ کے اسلامیہ کالج کے لڑکوں کو چائے پلانے میں مغلوب کا خرچ ہو۔ لیکن مرزائی لودہانہ میں تین سو روپیہ دے کر کچھ ایسے ڈرے ہیں کہ ہوں ہاں کرتے ہی نہیں۔ چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۱۹ء ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۳۷ھ نمبر ۱۳ جلد ۱۶ ص ۶)

(قادیانی اخبار الفضل ۱۴ جنوری میں کبیر الدین احمد لکھنوی نے لکھا ہے کہ احمدی جماعت کو پانچ منٹ اعتراض کا موقع دیا حالانکہ گھنٹہ تھا جو ہر دفعہ کے لئے پانچ پانچ منٹ تھا مگر قادیانی نامہ نگار نے محض دروغ گوئی سے ایک گھنٹہ کو پانچ منٹ بنا دیا، اسی طرح سارا مضمون دروغ سے پر ہے۔ اڈیٹر) (اہل حدیث ۳۱ جنوری ۱۹۱۹ء ص ۶)

حافظہ نباشد

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ
ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نہیں نکل سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا وہ انسان پاگل لگتا ہے یا منافق۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۲۷۵)
پر اس بات کی تائید میں کہ خدا کو طاقت ہے کہ ایک مسیح جیسا دوسرا مسیح پیدا کر دے۔ فرماتے ہیں:
وہ حی وقیوم خدا جو اسباب پر قادر ہے جو انسان کو حیوان بلکہ شر الحیوان بنا دے جیسا کہ اس نے فرمایا ہے
و جعلنا منھم القردۃ و الخنازیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فرمایا ہے

کو نوا قردة خا سئین کیا وہ ایک انسان کو دوسرے انسان کی صورت مثال پر نہیں بنا سکتا۔ بلی و ھو بکل خلق علیم۔

معلوم ہوا مرزا صاحب کو سورہ یسین بھی صحیح پڑھنی نہیں آتی تھی صحیح اور پوری آیت یوں ہے

او لیس الذی خلق السما وا ت و ا لا ر ض یقدر علی ان یخلق مثلھم بلی و ھو الخلا ق العلیم

ست بچن میں بابا نانک صاحب کو تناسخ کے اعتقاد سے بری ثابت کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ باوا صاحب جس تناسخ کے قائل تھے وہ ہندو مذہب والا تناسخ نہ تھا بلکہ اسلام کا تناسخ تھا۔ یعنی انسان کا اپنے تزکیہ نفس اور ریاضت سے مختلف حیوانات کی صورت سے نکل کر انسان بن جانا۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

اسلامی تعلیم سے ثابت ہے کہ ایک شخص جو اس دنیا میں زندہ موجود ہے جب تک وہ اپنا تزکیہ نفس کر کے اپنا سلوک تمام نہ کرے اور پاک ریاضتوں سے گندے جذبات اپنے دل سے نہ نکال دیوے تب تک وہ کسی نہ کسی حیوان یا کیڑے مکوڑے سے مشابہ ہوتا ہے اور اہل باطن کشفی نظر سے معلوم کر جاتے ہیں کہ وہ اپنے کسی مقام نفس پرستی میں مثلاً بیل سے مشابہ ہوتا یا گدھے سے یا کتے سے یا کسی اور جانور سے۔

پھر فرماتے ہیں:

اسی بنا پر خدا تعالی نے نافرمان یہودیوں کے قصہ میں فرمایا کہ وہ بندر بن گئے اور سور بن گئے۔ سو یہ بات تو نہیں تھی کہ وہ حقیقت میں تناسخ کے طور پر بندر ہو گئے تھے بلکہ اصل حقیقت یہی تھی کہ بندروں اور سوروں کی طرح نفسانی جذبات ان میں پیدا ہو گئے تھے۔

مرزا جی کی ست بچن والی تحریر سے پایا گیا کہ کونوا قردة خاسئین کے حکم سے خدائے حی وقیوم نے نافرمان یہودیوں کو ایسی سزا دی کہ وہ بندر اور سور کی خصلتیں پکڑ گئے۔ یعنی گدھے کی طرح بے وقوف اور کتے کی طرح دشمن قوم ہونیکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ بندر کی طرح زیرک اور قومی اتفاق والے، اور سور کی طرح بہادر بن گئے اور دہتکارے گئے۔

لیکن ازالہ اوہام کی تحریر (جو اسی آیت کے حوالہ سے ہے) پڑھ کر ایک بے وقوف سے بے وقوف بھی سمجھ سکتا ہے کہ آپ یہی فرما رہے ہیں کہ جو خدا انسان کو حیوان مطلق بنا سکتا ہے اس کے واسطے ایک انسان کو دوسرے انسان جیسا بنا دینا کچھ دشوار نہیں لیکن چونکہ مرزا صاحب دل سے خدا کی اس قدر غیر محدود طاقت اور قدرت کے قائل نہ تھے اس لئے اس کی علوشان کی آیت لکھتے ہوئے آپ کا ہاتھ کانپ گیا اور بجائے ھو الخلاق العلیم کے و ھو بکل خلق علیم لکھ گئے۔

مرزائیو! خدا کو حاضر ناظر جان کر مرزائی اصول مندرجہ ست بچن کو سامنے رکھ کر سچ کہنا کہ آپ کے امام زمان و مجدد دوراں و محدث نبی رسول مسیح موعود اور مہدی مسعود وغیرہ بالقابہ کون تھا؟ جو کہنا ذرا اونچی آواز سے کہنا کہ میں بھی سن لوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۱۹ء)

چودھویں صدی کا مراقی نبی

جناب محمد حنیف خادم ڈرافٹسمین دہرہ دون سے لکھتے ہیں

معزز ناظرین! قادیان سے ایک رسالہ احمدی خاتون شائع ہوتا ہے جو مرزا صاحب کے کسی خاص مرید کی زیر اڈیٹری بڑی آب وتاب سے مرزائی مستورات کو سمجھانے اور عمل کرانے کی غرض سے نکالا جاتا ہے جس میں مختصر طور پر مرزا صاحب (یا مراقی نبی) کے حالات زندگی اور ان کی زبان فیض ترجمان سے نکلے ہوئے الفاظ جو بطور تعلیم آپ کے خلق اللہ کو (اپنے منوانے کے لئے) ارشاد فرمائے ہیں نقل کئے جاتے ہیں جو مرزا صاحب کی اعلیٰ تعلیم کا نمونہ ہے۔

مجھے ایک بزرگ نے وہ رسالہ جس میں مرزا صاحب اپنا مراقی ہونا صاف اور کھلے لفظوں میں فرماتے ہیں دکھلایا۔ دیکھ کر سخت حیرت ہوئی۔ بیساختہ زبان سے نکلا: جادو وہ جو سر چڑھ بولے۔ نبی اور مراقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں ناظرین کی آگاہی کے لئے وہ عبارت معہ حوالہ صفحہ وغیرہ نقل کرتا ہوں غور سے پڑھئے: مرزا صاحب نے فرمایا:

میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت (ﷺ) نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا دو چادریں اس نے پہنی ہونگی۔

تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں: ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرۃ البول۔ (احمدی خاتون جلد۲ نمبر۴۰ ص۱۰۳)

معزز ناظرین! یہ لفظ مراق ہمارے اور فرقہ مرزائیہ کے درمیان قول فیصل ہے کیونکہ مراقی کے قول و فعل کا کچھ اعتبار نہیں اور اس کے تمام دعوے غلط اور تمام پیش گوئیاں وہمی۔

یہی وجہ ہے کہ مرزا صاحب کی جتنی تحدیدیں ہیں وہ سب آپس میں متناقض ہیں کیونکہ مراقی کا دماغ اور قلم اس کے قبضے میں نہیں ہوتا جو کچھ کہتا ہے اور لکھتا ہے وہ بالکل بے بنیاد اور بے اصل ہوتا ہے، اس کے حواس ٹھیک نہیں رہتے۔ کہیں غلام احمد، کہیں احمد، کہیں مریم، کہیں ابن مریم، کہیں ابن اللہ، کہیں خود اللہ، کہیں کرشن، کہیں مہدی، کہیں عیسی، کہیں موسی (اللھم احفظنا)

شیخ الاسلام مولانا امرتسری ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

صرف مرزا صاحب کو مراق نہ تھا، بلکہ آپ کی حرم محترم کو بھی تھا۔ چنانچہ بمقدمہ دیوار، عدالت میں ان کا اپنا بیان ہے کہ

میری بیوی کو مراق ہے اس لئے سیر کو جاتی ہے۔ (الحکم ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء)۔

سچ ہے الطیّبات للطیّبین ..الخ۔ اڈیٹر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۱۹ء ص۴)

(اس مقدمہ دیوار میں سوال مدعا علیہ پر مرزا صاحب نے عدالت میں بیان کیا:

کبھی سیر کو جاتا ہوں اور کبھی نہیں جاتا۔ عموماً صبح کے وقت جاتا ہوں شام کو کبھی شاذونادر ہی جاتا ہوں۔ میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کیلئے چہل قدمی مفید ہے۔ ان کے ساتھ چند خادم عورتیں بھی ہوتی ہیں اور پردہ کا پورا التزام ہوتا ہے۔ خادم عورتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد خدمت گار عورتیں ہیں۔ پندرہ سولہ عورتیں ہیں۔ چند فارغ خدمت گاروں کو ساتھ لے لیتی ہیں یہ بات عام نہیں بلکہ علاج کے طور پر ہے۔ برس میں دو چار مرتبہ ایسا اتفاق ہوتا ہے۔کبھی کوئی اور ضعیفہ عورتیں بھی ساتھ چلی جاتی ہیں تو ہم مانع نہیں ہوتے۔ الحکم قادیان ۱۰۔اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴)

حضرت مسیح کی توہین

قادیان اور علی پور میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پنجاب کی بعض خصوصیات تو ماننی پڑتی ہیں۔ سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں پیروں کی خوب بنتی ہے۔ ایسی بنتی ہے کہ غلو میں ان کو حضرات انبیاء کی ہتک اور توہین کی بھی پرواہ نہیں رہتی۔ مثال کے طور پر آج ہم پنجاب کے دو برابر کے پیروں کے مریدوں کا حال سناتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کے مرید دو گروہ ہیں جیسے کانگریس کے ممبر دو گروہ ہیں۔ اکسٹریمسٹ (گرم) اور ماڈریٹ (نرم)۔ اسی طرح مرزائی امت میں قادیانی پارٹی گرم ہے اور لاہوری پارٹی لوگوں کے خیال میں نرم ہے۔ آج ہم اس نرم پارٹی سے ایک شعر نقل کرتے ہیں۔ ناظرین بغور سنیں۔

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۵ فروری میں ایک نظم لکھی ہے جس میں ایک شعر یوں ہے

اے مسیحا امتِ احمد میں تجھ سے سو مسیح
ان کے پاسنگ تیری اعجاز مسیحائی نہیں

اس شعر میں اللہ کے اولوالعزم رسول حضرت مسیح علیہ کی سخت توہین کی گئی ہے۔ اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ حضرت مسیح جیسے امت محمدیہ میں میں سینکڑوں مسیح ہیں (یہ اشارہ مرزا صاحب قادیانی کی طرف ہے) ان کے مقابلہ میں حضرت مسیح کی مسیحائی (معجزات) کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔

لاحول و لا قوۃ۔ یہ نرم پارٹی کا قول ہے تو گرم کا خود ہی اندازہ کرلو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح پنجاب کے دوسرے پیر حافظ جماعت علی شاہ صاحب علی پوری (ضلع سیالکوٹ) کے ایک مرید نے اپنے پیر کے حق میں لکھا ہے

سنا کرتے تھے عیسی کی مسیحائی کا شور و غل
دل مردہ کو تم زندہ بنا دو اے میرے خواجہ

اللہ اکبر! کس قدر دلیری سے حضرت عیسی کی کھلی توہین ہے اور کس بیبا کی سے ان کی مسیحائی کے ذکر کو شور وغوغا سے بیان کیا ہے۔

خدا جانے ان پنجابی پیروں خصوصاً قادیانی اور علیپوری مدعیان کو حضرت عیسی جیسے اولوالعزم رسول سے کیا رقابت ہے یا وہی بات ہے:

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

عام طور پر مسلمان یہ شکایت کیا کرتے ہیں کہ مرزا قادیانی، حضرات انبیاء علیہم السلا م کی توہین کیا کرتے تھے، مگر علیپوری پارٹی کو بغور دیکھا جائے تو یہ بھی قادیانیوں سے کم نہیں ۔ اسکی تائید ان کے دوسرے اشعار سے بھی ہوتی ہے جن میں سے ایک یہ ہے:

حور و ملک فلک پر فرش زمین پہ تیرے
خادم ہیں دست بستہ چاروں کتاب والے

یعنی مرید علی پوری پیر کو کہتا ہے ۔ اے پیر آسمان پر فرشتے اور حوریں زمین پر چاروں کتاب (تورات، انجیل، زبور، قرآن) والے سب تیرے خادم ہیں (جل جلا له)

پھر لکھا ہے:

تو وہ مسیح زمان ہے کہ قم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسی تو مردوں کو باذن الٰہی زندہ کرتے تھے مگر اے میرے علیپوری پیر تو اگر اپنی طرف سے مردے کو حکم دے تو وہ قبر سے فوراً کھڑا ہو جائے (انوار الصوفیہ نمبر ۲ جلد ۵ ص ۳۵) جل جلالہ، اپنے کنبے کو زندہ کرنے کا اچھا نسخہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ میں خدا ہوں،

مگر علیپوری مرید اپنے پیر کو یوں مخاطب کرتے ہیں اور پیر صاحب دلی توجہ سے سنتے ہیں:

دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا
عرضِ مطلب یاں میرا محتاج گویائی نہیں

یعنی اے تو دل کے بھیدوں سے واقف یعنی عالم الغیب ہے (سبحان اللہ ما اعظم شانہ)

جہاں تک ہم دیکھتے ہیں ان دونوں پنجابی پیروں کو برابر کے درجے میں ترقی یافتہ پاتے ہیں

سرِّ قدرت:

مولانا شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی نے نشہ توحید میں کہیں لکھ دیا تھا کہ دنیاوی بادشاہوں کے مقابلہ میں ایک چمار کو جو نسبت ہے وہ لوگوں کی نگاہ میں بہت گھٹیا ہے۔ بادشاہ کی نسبت چمار بہت کم درجہ ہے مگر بغور دیکھا جائے تو وہ بادشاہ کے برابر ہے ممکن ہے کبھی ایک چمار زادی تخت نشین ہو جائے۔ چنانچہ اس قسم کے واقعات تاریخ میں ملتے ہیں کہ ذلیل حیثیت کے خاندان میں سے کوئی صاحب اقبال ایسا بھی پیدا ہوا جو سریر آرائے سلطنت ہو گیا ہندوستان میں غلاموں کی سلطنت کا زمانہ بھی گذرا ہے۔ اس لئے شہید مرحوم نے صاف گوئی سے کام لیتے ہوئے صاف لکھ دیا کہ ساری مخلوق خدا کی شان کے آگے چمار سے بھی ذلیل ہے یعنی وہ نسبت جو چمار کو بادشاہ سے ہے مخلوق کو خدا کے ساتھ اس سے بھی کم ہے کیونکہ چمار بادشاہ کی نوعیت (انسانیت) میں بادشاہ کا شریک ہے لیکن خدا کی نوعیت میں کوئی مخلوق شریک نہیں (لم یکن لہ کفواً احد) باوجود اس صفائی کے ان لوگوں نے شہید مرحوم پر طرح طرح کی بوچھاڑ کی کفر کے فتوے لگائے ادھر سے ایک ہی آواز آتی تھی:

مستِ مئے الست ہوں تو بدگماں نہ ہو
اے شیخ میری شورش مستانہ دیکھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر خدا کی غیرت بھی تو کوئی چیز ہے اس نے خود انہیں سے ایسے الفاظ لکھوائے اور کہلائے کہ شاہ محمد اسماعیل شہید دہلوی کے مقولہ سے کہیں بڑھ چڑھ کر خود ہی مردوں کو زندہ کرنے والے اور خود ہی دلوں کے بھید سے واقف بن بیٹھے۔ الی اللہ المشتکی

بہت عرصہ ہوا کسی غیر سید نے بیہودگی میں سید ہونے کا اظہار کیا تو اس کے ایک دوست نے یوں شعر لکھا:

یار ما امسال دعوی سیادت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

یعنی میرے یار نے اس دفعہ سید ہونے کا دعوی کیا ہے اگلے سال تک زندہ رہا تو انشاء اللہ خدائی کا دعوی کرے گا۔

اس دور اندیش نے تو یہی کہا تھا کہ کرے گا، مگر آج ہم نے بعض اشخاص کو اس سے بھی ترقی یاب پایا۔ اس لئے اس شعر کو یوں ترمیم کرنا چاہیے:

یار ما امسال دعوی خدائی کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد فنا خواہد شدن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۱۷۔ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۱۹ء ص ۱۔۲)

چودھویں صدی کے مجدد کا علم و فضل

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آیت فوق کلّ ذی علم علیم کو جھٹلانے کے واسطے اپنے ملہم یعنی الہام کنندہ کے الہاموں کی سند پر فرماتے ہیں:

بعلم و فضل و کرامت کسے بما نرسد
کجاست آنکہ ز ارباب او بما باشد

(درثمین۔ ص ۱۳۵)

یہ دعوی مرزا صاحب قادیانی کا اگرچہ آیت مذکورہ بالا کی تکذیب کرتا ہے لیکن ان کو الہام ہوا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قل انّی امرت و انا اول المسلمین الحمد لله الذی اذهب عنی الحزن و آتانی ما لم یؤت احد من العالمین

یعنی اے مرزا صاحب کہدے کہ سب تعریف اسی خدا کو ہے جس نے مجھ کو وہ کچھ دیا کہ دو جہان میں کسی کو نہیں دیا گیا (ازالہ اوہام۔ ص ۲۸۶)۔

پس وہ کس طرح آیت کی پابندی کر کے اپنے الہام کو جھوٹا سمجھ لیتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۱۹ء ص ۷)

مرزا صاحب قادیانی کی عبادت

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کے ایک بھائی کا خاکروبوں کا پیشوا بننا (اڈیٹر اہل حدیث بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے چچازاد بھائی مرزا امام الدین نے بھنگیوں کو قابو کیا تھا یہ کہکر کہ میں تمہارے لال بیگ کا اوتار ہوں ایک بھائی عضو مخصوص کٹوا کر فقیر بنا ہوا تھا انہی واقعات کی طرف اس شعر میں اشارہ ہے:

کہ اک بھائی ہے مرشد بھنگیوں کا
اور اک ہیجڑوں کا بے اندام مرزا)

ایک کا ہیجڑوں کا امام بننا، مرزا صاحب کی نبوت کی رونق کو ایسا ہی کم کر رہا ہے جیسا بقول ان کے تالاب کا قصہ حضرت عیسی کے معجزات کو بے رونق کرتا ہے۔

علاوہ بریں مرزا صاحب قادیانی کے مشاغل مثلاً تحصیل علوم، تصانیف، جوابات اعتراضات مذاہب مخالفہ کا پیدا کرنا، اور پھر شعر گوئی کی طرف توجہ کرنا، غور کیا جاوے، تو ایک ایماندار شخص جس کو تصانیف اور خاص کر شعر گوئی کا تجربہ بھی ہو ضرور کہہ اٹھے گا کہ اتنی عبادت کا تو کیا ذکر کہ جس سے کھڑے کھڑے پاؤں ورم کر جائیں، مرزا صاحب کو تو نماز بھی کبھی حضور قلب سے نصیب نہ ہوئی ہوگی کیونکہ شاعری ایک ایسا مرض ہے کہ انسان کو بالکل نکما کر دیتا ہے۔ اس کو کھاتے پیتے، سوتے جاگتے، اٹھتے بیٹھتے، اپنے شعر کے وزن اور قافیہ ہی کا خیال رہتا ہے۔ شائد اسی وجہ سے اللہ پاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے رسول مقبول ﷺ کی نسبت جن سے خدا نے ایک بڑا بھاری کام لینا تھا فرمایا

ما علّمناه الشّعر و ماینبغی له

(ہم نے ان کو شاعری نہیں سکھائی اور نہ ہی ان کے لائق ہے)

اور شائد اس غرض سے بھی ہو کہ آنحضرت ﷺ کو جھوٹ بولنے سے بچاوے کیونکہ شعر بغیر جھوٹ کے جس کو اصطلاح شعرا میں مبالغہ یا ادعا کہتے ہیں بے لطف ہوتا مثال کے طور پر دور نہ جایئے، مرزا صاحب ہی فرماتے ہیں:

در کوئے تو اگر سر عشاق را زنند
اول کسے کہ لاف تعشق زند منم
یا رسول اللہ فدائے ہر سر موئے تو ام
وقف راہ تو کنم گر جاں دہند صد ہزار

اور باوجودیکہ اشجع الناس اور اللہ یعصمك من الناس (کیا اس سے صاف ظاہر نہیں کہ یہ الہام اتارے ہوئے اور مرزا صاحب خود ان کو سچا نہیں جانتے تھے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کے الہام بھی ہوئے مگر آپ آنحضرت ﷺ کے کوچہ کی طرف اکھڑ کر بھی نہ گرے۔ اور صاف کہہ دیا کہ وہاں جان و مال کا خطرہ ہے، اور جان رکھنی فرض ہے۔ نظم میں جان دینی فرض اولین تھی نثر میں جان رکھنی فرض ہوگئی۔

ذیل میں مرزا صاحب کے چند موٹے موٹے مشاغل کا بیان کیا جاتا ہے آپ فرماتے ہیں:

۱۔ میں نے پچاس ہزار کے قریب کتابیں اور اشتہارات چھپوا کر ...شائع کر دیئے

(ستارہ قیصر)

۲۔ چنانچہ اب تک عرصہ مذکورہ بالا میں نوّے ہزار سے بھی کچھ زیادہ خطوط آئے ہوں گے جن کا جواب لکھا گیا (فتح اسلام)

۳۔ تم نمونہ کے طور پر صرف واردین اور صادرین کے ہی سلسلہ پر نظر ڈال کر دیکھو کہ اب تک سات سال کے عرصہ میں ساٹھ ہزار کے قریب یا اس سے کچھ زیادہ مہمان آیا ہے۔ (فتح اسلام)

اس کے علاوہ کچھ عرصہ آپ کی عمر عزیز کا مقدمات کی کھینچا گھسیٹی میں گذرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بڑا حصہ دن رات کے چوبیس گھنٹوں کا ضرور ہے کہ شعر بازی نے لے لیا ہو۔ جو سوا اپنی مادری زبان کے غیر زبانوں میں ہوتے تھے جو ایک بڑا مشکل کام تھا۔

اب مرزائی صاحبان سے دست بستہ التماس ہے کہ باوجود ان مشاغل اور تفکرات کے ۲۴ گھنٹوں میں وہ کون سا وقت مرزا جی کو نصیب ہوتا تھا جس میں انہوں نے دل و دماغ کو ان سب باتوں سے نیز منارہ و لنگر خانہ و بہشتی مقبرہ و توسیع مکانات وغیرہ سے خالی کر کر آنحضرت ﷺ کی اس قدر پیروی کی کہ خود آنحضرت بن گئے۔ کیا خوب کہا ہے

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۱۷۔ مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۱۹۔ ص ۷۔ ۸)

مرزا قادیانی کے الہامات

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا صاحب الہامات کے خود ساختہ ہونے کی ادنی دلیل یہ ہے کہ مرزا صاحب کے طرز عمل سے واضح ہے کہ ان کو خود ان پر اعتبار نہ تھا سوائے ان الہامات کے جو ان کو عین وقت پر مباحثہ وغیرہ سے منع کر دیا کرتے تھے مثلاً:

۱۔ اپنے کنبہ میں سے ایک لڑکی آپ کو پسند خاطر ہوئی اور خواہش ہوئی کہ اوس کو اپنے نکاح میں لاویں الہام ہوا کہ

انّا زوّجناکھا ۔ہم نے اوس کو تیری جورو بنا دیا

مرزا جی کو چاہیے تھا کہ اس الہام کے بعد لڑکی پر قبضہ کر لیتے۔

ایسا کرنے کی قدرت نہ رکھتے تھے تو اپنی مابعد کی کاروائی ایسی تو کرتے جس سے پایا جاتا کہ آپ کسی الہام کے ماتحت کاروائی کر رہے ہیں اور،

زور بخر نہ رسد بپالاں

والا معاملہ تو نہ کرتے اگر چہ اس سے بھی کچھ نہ بنا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اور جیتے رہتے یہی انتظار رہوتا

۲۔مولوی کرم الدین کے ساتھ جب مقدمات ہو رہے تھے،تو آپ کو الہام ہوا

الیس اللّٰہ بکاف عبدہ ۔یعنی مجھ پر توکل رکھ۔

مگر توکل ایسا کیا کہ دو مرید وکیلوں کے علاوہ مسیح موعود نے ایک انگریز بیرسٹر کو بھی اپنا وکیل بنایا۔

۳۔آپ کو الہام ہوا

و اللّٰہ یعصمك من النّاس۔ اللہ تجھ کو کسی انسان کے ہاتھ سے ضرر نہیں پہنچنے دے گا۔

لیکن آپ نے جان کے خوف سے فریضہ حج ادا نہ کیا حالانکہ اشجع الناس الہامی طور پر آپ کو خطاب ملا تھا۔معلوم نہیں حج نہ کرنے سے پہلے یا بعد۔

۴۔آپ کا الہام تھا:

و لنحیینّك حیوة الطّیّبة ثمانین حو لا او قریباً من ذلك او نزید علیه سنین ۔ تجھے میں زندہ رکھوں گا اسّی (۸۰) سال یا اوس کے قریب یا اوس پر کچھ اور سال زیادہ کر دوں گا۔

لیکن مولوی کرم دین صاحب کے ساتھ مقدمہ میں جس میں آپ نے اپنی عمر ۶۵ سال کی لکھوائی حاضری عدالت سے معذور ہونے کے واسطے ڈاکٹری سرٹیفکیٹ بھجوا دیا کہ مرزا جی کو قادیان سے گورداسپور تک سفر کرنے میں خطرہ جان ہے۔

۵۔قادیان،لوگوں کے واسطے دارالامان تھا۔خود بیمار ہوتے ہیں تو تبدیل آب وہوا کے واسطے لاہور تشریف لے جاتے ہیں، جو پادریوں کا دارالخلافہ ہے۔

یہ تو ہوئے وہ الہام یا نمونہء الہامات جن پر مرزا جی کو یقین نہ تھا، اب میں ایک اور قسم کے الہامات مرزا صاحب کا نمونہ دکھلانا چاہتا ہوں جس پر مرزا صاحب کے معتقدین بھی ایمان نہیں لا سکتے ۔ یہ الہام جو میں بیان کرنے لگا ہوں ۲۲ مئی ۱۹۰۶ء کو یعنی مرزا صاحب کی موت سے دو سال اور ۶ یوم پہلے ہوا تھا اور بدر ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء میں شائع ہوا تھا

نردّ علیك انوار الشّبا ب سیأتی علیك زمن الشّباب و ان کنتم فی ریب ممّا نزلنا علی عبد نا فأتوا بشفاء من مثله (۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان نزول اس الہام کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بیماریوں سے کمزور ہو کر اللہ میاں سے دعا کی کہ مجھ کو صحت اور جوانی عطا کرتا کہ میں تیرے مشن کا کام کر سکوں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام کیا کہ میں عنقریب جوانی تجھے واپس دیتا ہوں۔

اور ساتھ ہی تحدی سے یہ بھی فرمایا کہ اے وہ لوگو جو تم اس بات میں شک کرتے ہو، یعنی بوڑھا جوان اور تندرست کس طرح ہو سکتا ہے کیا تم اس کی کوئی مثال لا سکتے ہو یعنی ہرگز نہیں لا سکتے۔

مثل مشہور ہے کہ بازی بازی با ریش با بازی مرزا صاحب کی اس دلیری کو دیکھئے کہ الہام الفاظ قرآنی میں گھڑنے شروع کر دیئے

یہ الہام صریح جھوٹا تھا اس کا ثبوت یہ ہے کہ مرزا جی کی موت کے بعد میں نے کئی مرزائیوں سے کہا کہ پنڈت لیکھ رام کی پیش گوئی کہ مرزا صاحب ہیضہ سے فوت ہوں گے پوری ہو گئی، تو انہوں نے یہی جواب دیا کہ نہیں وہ کثرت تصنیف کی وجہ سے ایک مدت سے فلانی فلانی بیماری اور ضعف دماغ میں مبتلا تھے۔

یہ شہادت ہے اس بات کی کہ یہ بڑا تحدی والا الہام قرآنی عبارت کا سرقہ پورا نہیں ہوا، لہذا جھوٹا تھا۔

جب خدا منکروں سے نظیر طلب کرتا تھا تو اصل کا موجود ہونا ضرور ہونا چاہیے تھا، ورنہ اس خدا پر وہ مثل صادق آتی ہے کہ

گھر میں سوت نہ کپاس جولا ہے کے ساتھ ٹھینگم ٹھینگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۱۹ء۔ ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۱۸ ص ۳)

(نرد علیك انوار الشبا ب۔ سیأتی علیك زمن الشباب۔ و ان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبد نا فأتوا بشفاء من مثله۔ ردّ علیها رو حها و ر یحا نها

یعنی تیری طرف نور جوانی کی یعنی قوتیں جوانی کی رد کی جائیں گی۔ اور تیرے پر زمانہ جوانی کا آئے گا۔ یعنی جوانی کی قوتیں دی جائیں گی.. اگر تم اے لوگو ہمارے اس نشان سے شک میں ہو تو اس کی نظیر پیش کرو۔ اور تیری بیوی کی طرف بھی صحت اور تازگی رد کی جائے گی۔ فقط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان الہامات کا باعث یہ ہے کہ عرصہ تین چار ماہ سے میری طبیعت نہایت ضعیف ہوگئی ہے بجز دو وقت ظہر اور عصر کی نماز کے لئے بھی نہیں جا سکتا۔ اور اکثر بیٹھ کر نماز پڑھتا ہوں۔ اور اگر ایک سطر بھی کچھ لکھوں یا فکر کروں تو خطرناک دوران سر شروع ہو جاتا ہے۔ اور دل ڈوبنے لگتا ہے جسم بالکل بے کار ہو رہا ہے اور جسمانی قوی ایسے مضمحل ہوگئے ہیں کہ خطرناک حالت ہے۔ گویا مسلوب القوی ہوں اور آخری وقت ہے۔ ایسا ہی میری بیوی دائم المرض ہے۔ امراض رحم وجگر دامن گیر ہیں۔ پس میں نے دعا کی تھی کہ خدا تعالی وہ مجھے پہلی قوت جوانی کے عالم کی عطا کرے تا میں کچھ خدمت دین کر سکوں اور اپنی بیوی کی صحت کے لئے بھی دعا کی تھی۔ اس دعا پر یہ الہام ہوئے ہیں جو اوپر ذکر کئے گئے ہیں خدا تعالی ان کے بہتر معنے جانتا ہے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی ہمیں صحت عطا فرمائے گا اور مجھے وہ قوتیں عطا کرے گا جن سے میں خدمت دین کر سکوں واللہ اعلم بالصواب۔

اور اس میں یہ بھی خوش خبری ہے کہ اللہ تعالی میری بیوی کو بھی صحت اور تندرستی عطا کرے گا۔ بدر قادیان ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء ص ۲)

ایک مرزائی بھاگا

کیا عجب

جناب مولوی نور محمد میانوی جہلمی لکھتے ہیں:

پنجابی نبی کے پیروؤں میں سے ایک مولوی عبدالمغنی پسر مولوی برہان الدین کی ملاقات ہوئی۔ اثنائے گفتگو میں مرزا صاحب قادیانی کی آخری دعا والے اشتہار کے بارے میں دریافت کیا تو مولوی مرزائی یوں گویا ہوئے کہ بیشک حضرت مسیح موعود صاحب نے وہ اشتہار دیا لیکن مولوی ثناء اللہ امرتسری نے لکھا تھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔

بندہ نے یہ کہا کہ اگر مولوی صاحب کی کسی تحریر میں اسی بددعا کے مقابلہ میں ،حرام زادہ کی دراز ہوا کرتی ہے، یہ الفاظ نکال دیویں تو مبلغ پانچ روپیہ آپ کو انعام دوں گا۔ برعکس اس کے آپ سے ہرگز انعام کی خواہش نہ کروں گا،صرف اخبارات میں اپنا عجز ورجوع شائع کرا دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس وقت میں نے یہ کہا تو اس جھٹ اس نے جلدی سے کاغذ نکال کر سامنے رکھدیا کہ آپ یہ تحریر کردیویں کہ یہ الفاظ نکل آنے پر انعام پانچ روپئہ دے دوں گا۔ میں نے بسم اللہ کر کے قلم پکڑ کر فوراً سے پیشتر لکھ دیا کہ

اگر مولوی عبدالمغنی مرزائی یہ الفاظ مولوی صاحب کی تحریر سے نکال دیگا تو بندہ پانچ روپئہ ادا کرنے میں کچھ عذر نہ کرے گا۔

پھر میں نے یہ کہا کہ آپ بھی لکھ دیں کہ نہ نکالنے پر مرزائی مذہب سے رجوع کروں گا۔ یا اپنا عجز اخبارات میں شائع کراؤنگا۔ کئی بار اوس کو کہا گیا لیکن اس مردخدا نے ہرگز نہ لکھا۔ خیر بندہ خاموش ہوگیا۔

اور میری تحریر اس نے کھیسہ (جیب) میں ڈال لی اور کہا کہ ایک ہفتہ تک جہلم میں جا کر آپ کو یہ تحریر مولوی ثناء اللہ صاحب کی لکھ کر بھیج دوں گا۔

سو بندہ نے حسب وعدہ مرزائی صاحب کا انتظار کیا۔ آج ۴ فروری ۱۹۱۹ء تک عرصہ ڈیڑھ ماہ کا گزر گیا ہے آج تک نہ مرزائی صاحب نے وہ تحریر بھیجی، نہ انعام کا مطالبہ کیا ہے۔ کئی ایک پیغام بھی بھیجے ہیں کہ عرصہ زیادہ گذر گیا ہے تحریر دکھلا کر انعام حاصل کرو۔ لیکن جواب سے ڈبل جواب۔ آج بذریعہ اخبار اہل حدیث امرتسر آگاہ کرتا ہوں اور ڈبل چیلنج دیتا ہوں کہ مولوی عبدالمغنی ولد مولوی برہان الدین جہلمی مرزائی یہ ثابت کرے کہ مولانا صاحب فاضل امرتسری نے مرزا صاحب کی دعا کے مقابلہ یہ الفاظ تحریر کئے تھے اور انعام موعودہ حاصل کرے۔

جملہ مرزائیان کو واضح ہو کہ اپنی جماعت کے مولوی کو یہ نکالنے میں امداد دیویں تا کہ وہ بیچارا انعام موعودہ حاصل کرے۔

میرے پیارے مرزائی دوستو! غور سے فرمان الٰہی سنو

وادعوا شهداءكم من دون الله ان كنتم صادقين۔

جواب و تحریر دیکھنے کا منتظر۔ نور محمد میانوی جہلمی خادم اہل حدیث

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۱۹ء۔ ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۱۸ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت سے توبہ

بندہ ولولہ شیطانی میں آ کر مرزا غلام احمد قادیانی کا پیرو ہو گیا تھا مگر اب بفضل ایزدی خدا کو حاضر ناظر جان کر توبہ کرتا ہوں کہ آئندہ کبھی اس مرزائی مذہب کو قبول نہ کروں گا۔ برادران اہل سنت و الجماعۃ میرے لئے دعا کریں کہ خداوند کریم میرے گناہوں کی معافی دیوے۔

راقم: مرزا جمیل بیگ اسسٹنٹ کلرک کوارٹر ماسٹر آفس داناپور۔ (اہل حدیث ۷ مارچ ۱۹۱۹ء۔ص۱۳)

خنزیروں کا قتل

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور حدیث میں جو آتا ہے کہ مسیح موعود خنزیروں کو قتل کر دے گا، اس سے مراد یہ ہے کہ وہ عیسائیوں کو لاجواب کرے گا۔ یعنی پادریوں پر غلبہ پائے (بہت خوب)

اس دعوی کو ملحوظ رکھ کر ہم مرزا صاحب قادیانی کی ایک تشریحی عبارت نقل کرتے ہیں جو یہ ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، ڈپٹی عبداللہ آتھم (عیسائی) کے مباحثہ امرتسر میں کہتے ہیں:

> آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لیکر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی اور اس وقت جب یہ پیشین گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجاکھے کیے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کیا کرتے ہیں اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا میں اسوقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر پندرہ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے روسیاہ کیا جاوے میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ (جنگ مقدس۔ص ۱۸۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ عبارت بتا رہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ اور مجادلہ کی نوعیت قلمی یا زبانی نہ تھی بلکہ آپ روحانی طرز سے تشریف لائے تھے اور اسی مقابلہ میں آپ غلبہ پانے کے مدعی تھے۔ یہ بھی ثابت ہوا کہ زبانی یا تحریری مباحثات میں مرزا صاحب قادیانی کو کوئی خاص مزیت نہ تھی بلکہ وہ اس فن میں مثل دیگر علماء اور مصنفین کے تھے (یہ ان کا خیال ہے مگر ہمیں تو ان کو ایک قابل مصنف کے برا سمجھنے میں بھی تامل ہے)

اب یہ دیکھنا ہے کہ روحانی مقابلہ میں مرزا صاحب قادیانی کہاں تک غالب ہوئے۔ اسکی تفصیل کے لئے ہمارا رسالہ الہامات مرزا ملاحظہ ہو۔ مختصر یہ ہے کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم جو اس مباحثہ میں عیسائی مناظر تھے پندرہ مہینوں میں جن کی موت کا اعلان کیا تھا وہ ساری میعاد پندرہ ماہ گزار کر دو سال بعد مرے کیونکہ پیش گوئی ۵ جون ۱۸۹۳ء کو ہوئی تھی جس کی میعاد پندرہ ماہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہوئی مگر آتھم کے انتقال کی تاریخ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء ہے (ملاحظہ ہو رسالہ انجام آتھم۔ص ۱)

اس کے بعد مرزا صاحب نے بہت سی باتیں بنائیں اور حیلے تراشے مگر وہ سب از قسم قیل وقال تھے نہ از قسم روحانی درجات۔ ثابت ہوا کہ مرزا صاحب جس صیغہ کے علم بردار بن کر آئے تھے اس میں کامیاب نہیں ہوئے اس لئے ہمارا یہ کہنا بجا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۱۹ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی جلد ۱۶ نمبر ۱۹ ص ۳۔۴)

امیر کابل کے قتل کا پتہ قادیان میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ فرماتے ہیں:

امیر حبیب اللہ خان والی کابل کے ناگہانی قتل سے ملک میں چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔لوگ حیران ہیں کہ ایسی حفاظت میں کون قتل کر گیا۔ پھر اسکا پتہ بھی نہیں ملا۔ خدا بھلا کرے قادیان کے اخبار الفضل (۴ مارچ ۱۹۱۹ء) کا جس نے ہم کو بتایا کہ امیر کابل کے قتل کی اصل وجہ یہ ہوئی ہے کہ انہوں نے مرزا صاحب قادیانی کے مرید عبد اللطیف وغیرہ کو قتل کرادیا تھا اس کی پاداش میں خود قتل کئے گئے۔ واللہ!

جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

ہمارے خیال میں قاتل کی تلاش کرنے کی ضرورت ہو، تو قادیان کے دفتر سے معلوم کرنا چاہیے جیسی کہ پنڈت لیکھ رام کے قاتل کی تلاش قادیان میں ہوئی تھی تا کہ شائد یہ کہنے کا موقع نہ مل جائے

نگاہ نکلی نہ دل کی چور زلف عنبریں نکلی
ادھر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۱۹ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی جلد ۱۶ نمبر ۱۹ ص ۳۔۴)

جلسہ گوجرانوالہ کا نتیجہ

یکم و ۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو منعقد ہوا... دوسرے دن مولانا مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی تقریر کا عنوان قادیانی مشن وقرآن تھا۔

جلسہ میں قادیانی مشن کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی آئے ہوئے تھے۔ فاضل سیالکوٹی نے آئینہ کمالات وغیرہ کے حوالہ سے بتایا کہ مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نے آیات قرآنیہ غلط لکھی ہیں۔ طرز استدلال سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ غلطی سہو کاتب نہیں بلکہ دانستہ ہے۔

آپ نے پیغام صلح سے نقل کر کے بتایا کہ پیغامیوں نے لکھا ہے
خدا تعالیٰ فرماتا ہے یا ایھا الّذین آمنوا انفقوا فی سبیل الله
حالانکہ ان لفظوں سے یہ آیت قرآن شریف میں کہیں نہیں۔
پھر آپ نے فرمایا کہ قرآن کی طرح حدیث میں بھی تصرف ہے اور ازالہ اوہام سے وہ حدیث یوں لکھی سنائی
کیف انتم اذ نزل فیکم ابن مریم بل ھو اما مکم منکم۔
یہ لفظ بل ھو زیادتی مصنف ہے۔
الغرض سوا گھنٹہ آپ نے تقریر کی جس میں عجائبات قادیانی مشن کے آنے کے ظاہر کئے اور بتایا کہ اسلام سے کس قدر ان کی ہمدردی اور کوشش ہے...

سوا دو بجے مناظرہ شروع ہوا قادیانی مشن کی طرف سے مولوی غلام رسول مناظر تھے۔ انہوں نے ہر چند کوشش کی کہ یہ دھبہ دھویا جائے مگر فاضل سیالکوٹی نے پیش نہ جانے دی۔
ڈیڑھ گھنٹہ کا مناظرہ رہا۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کے چھ اعتراض علمی رنگ میں تھے، جن میں سے مناظر موصوف نے ایک کا جواب بھی باقاعدہ نہ دیا...

شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ امرتسری نے وہ قصہ شروع کیا جو مرزا صاحب نے ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا تھا اس کو ایسے پیرایہ میں بیان کیا کہ سبحان اللہ لوگوں کے دل اپنی طرف مائل کر لئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۱۹ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی جلد ۱۶ نمبر ۱۹ ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوبند اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے علماء دیوبند کے ساتھ قادیان کی اشتہار بازی ہو رہی ہے۔ ابھی مبادیات ہی میں گفتگو ہے بہت سارا روپیہ خرچ ہوا ہوگا مگر ابھی مبادیات بھی طے نہیں ہوئے۔ نزاع صرف اسی میں ہے کہ علماء دیوبند اور خلیفہ قادیان میں مباہلہ ہو۔ مگر علماء دیوبند دو شرطیں پیش کرتے ہیں

ایک یہ کہ مباہلہ خلیفہ قادیان کی طرف سے ہو،

دوم مباہلہ سے پہلے مباحثہ ہو۔

مگر فریق ثانی ان دونوں شرطوں سے پہلوتہی کرتا ہے۔

گوہم اصولاً اس مباہلہ کے قائل نہیں کیونکہ خود مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کے مباہلہ سے یہ مباہلہ کوئی بڑا نہیں ہوگا۔ ان کے مباہلہ سے جو نتیجہ برآمد ہوا، اس سے کیوں انکار کیا جاتا ہے۔ اور اگر اس سے انکار جائز ہے، تو اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ آئندہ اس کے اثر سے انکار نہ ہوگا۔

خیر فریقین چونکہ مباہلہ پر راضی ہیں، صرف شرائط کا جھگڑا ہے اس لئے ہم ثالث بالخیر بن کر ایک حوالہ کی رہنمائی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب آنجہانی خود بھی وہی کہہ چکے ہیں جو آج کے علماء دیوبند کہتے ہیں۔ ان کا اشتہار ۱۲۔ اپریل ۱۸۹۱ء ملاحظہ ہو اس اشتہار میں مرزا صاحب نے علماء غزنویہ امرتسر کو جن کی طرف سے مولوی عبدالحق غزنوی مباہل پیش ہوئے تھے یہی لکھا ہے کہ پہلے دلائل بینہ سے گفتگو ہونی چاہیے بعد ازاں مباہلہ۔

دعوت:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ساری عمر میں مباحثہ صرف ایک ہی کیا ہے۔ (مرزا صاحب قادیانی نے مباہلہ تو ایک ہی کیا ہے لیکن مباحثے اور بھی کئے ہیں مثلاً لدھیانیہ میں شیخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی کے ساتھ، اور دہلی میں مولانا محمد بشیر بھوپالی کے ساتھ، اور لاہور میں مولانا عبدالحکیم کلانوی کے ساتھ۔ بہاء) اور مباہلہ بھی ایک اور یہ دونوں امرتسر میں واقع ہوئے اس لئے اس جدید مباہلہ اور مباحثہ کے لئے بھی مقام امرتسر ہی ہونا چاہیے اگر دونوں فریق منظور کریں تو اہل حدیث اپنی خدمت پیش کرنے میں سبقت کرتا ہے:

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۱۹ء ص ۶)

کھلی چٹھی بنام مولوی محمد علی صاحب

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر لاہوری پارٹی

السلا م علی من اتّبع الهدی

میں دیکھتا ہوں کہ جناب میں اور خلیفہ قادیان میں مدت سے ایک نزاع ہے جس کا خاتمہ ہونے میں نہیں آتا۔ یعنی جناب، مرزا صاحب آنجہانی کو مجدد اور محدث مانتے ہیں اور خلیفہ صاحب ان کو نبی مانتے ہیں۔ میرے خیال ناقص میں اس تنازع کا فیصلہ دو طرح پر ہوسکتا ہے۔

اول: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا ہے:

میں نے کئی دفعہ آنحضرت ﷺ کو بیداری میں دیکھا ہے باتیں کی ہیں مسائل پوچھے ہیں (جنگ مقدس۔ ص ۱۲۹ سطر ۲)۔

پس کوشش کرنی چاہیے کہ جس طرح آنحضرت ﷺ مدینہ منورہ سے یا بہشت سے نکل کر قادیان میں آکر مسائل سمجھا دیتے تھے اس طرح پر مرزا صاحب بھی جو عین آنحضرت ہیں بہشتی مقبرہ سے ایک قدم باہر رکھ کر خلیفہ صاحب کو یا جناب یا مولوی ظہیرالدین کو یہ بڑا اہم مسئلہ سمجھا جاویں۔ اور اگر بوجہ حضرت عیسیٰ کے ساتھ اشد مناسبت ہونے کے دوبارہ دنیا میں نہ آسکیں تو دوسری صورت اس فیصلہ کی یہ ہے کہ ان الفاظ مندرجہ میں آپ اپنے اعتقاد:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذات باری تعالی صاحب کن فیکون و خالق ارض وسماء؛
اولولعزم رسول؛ برگزیدہ رسول؛ رسول؛ نبی؛ محدث؛ مجدد؛ مناظر؛ غلام احمد،
کے مطابق جہاں بھی چاہیں خط کھینچ دیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس سے بڑھ کر دعوی نہیں کیا۔

اگر میں نے ثابت کر دیا کہ مرزا جی نے اس سے بڑھ کر دعوی کیا، خواہ اپنی زبان سے خواہ اپنے الہام کنندہ کی زبان سے، تو پھر جناب کا عقیدہ غلط ثابت ہوگا۔ اور اگر بموجودگی اس ثبوت کے جناب نے مرزا جی کا کوئی قول پیش کیا کہ میں نبی نہیں یا مکمل نبی نہیں، یا میں آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنے والے کو کافر سمجھتا ہوں، تو مرزا صاحب کے ان دو متضاد اقوال میں سے ایک غلط ثابت ہوگا۔ اور جب ایک غلط ثابت ہوا، تو دونوں غلط ہوئے۔ لہذا مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہونگے۔

آپ کا اور خلیفہ صاحب کا نزاع اسی وجہ تو آج تک اٹھا نہیں کہ آپ دونوں صاحب واقعی سچے ہیں۔ لیکن بجائے اس کے کہ مرزا صاحب قادیانی کو جھوٹا قرار دیں ایک دوسرے کی تکذیب کی فکر میں رہتے ہیں۔

ہاں یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی نے کہیں یہ اقبال نہیں کیا کہ میری کوئی وحی، میرا کوئی الہام، میرا کوئی مکالمہ، میرا کوئی خواب غلط بھی ثابت ہوا ہے، اس لئے جناب کو مرزا صاحب قادیانی کے مذکورہ بالا کل الہام وغیرہ صحیح ماننے پڑیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۱۹ء۔ ص ۶، ۷)

خلیفہ قادیان کا لیکچر لاہور میں

جناب منشی غلام حسین صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

۷ مارچ ۱۹۱۹ء کے، آفتاب، میں خلیفہ قادیان کے لاہوری وعظ کا خلاصہ چھپا ہے۔۔۔ حضرت صدر کا تعارف قابل غور ہے۔ ارشاد ہوتا ہے:

اس میں شک نہیں کہ ۱۹ ویں صدی مسلمانوں کے لئے گئی گذری تھی تاہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے مختلف رنگوں کے تین بڑے انسان پیدا کیئے۔
۱۔ پہلا شخص سر سالار جنگ۔
۲۔ دوسرا شخص سر سید احمد۔
۳۔ تیسرا انسان حضرت مرزا غلام احمد قادیانی تھا جس نے مذہبی دنیا میں عظیم الشان انقلاب پیدا کر دیا آپ لوگوں کو معلوم ہے کہ ایسے وقت میں حضرت مرزا صاحب نے مسلمانوں کو ابھارا اور مذہب کی طرف لوٹنے کی ترغیب دی۔

انقلاب، بے شک ذو معنی لفظ ہے اور ہمیں صدر صاحب سے حسن ظن بھی ہے مگر مذہب کی طرف لوٹنے کی دعوت بھی ضرور سننا چاہتے ہیں جو موصوف آنجہانی نے ہمارے سامنے پیش کی تھی۔ اس میں ہے کیا؟ سنئے۔
۱۔ تقریباً کل مسلمانوں کی تکفیر۔
۲۔ حضرت مسیح کی بالخصوص اور دیگر انبیاء کی بالعموم توہین۔
۳۔ انبیاء کے معجزات کی تحقیر۔
۴۔ قرآن اور احادیث پر تصرف بے جا وغیرہ

آگے چل کر مسٹر پریذیڈنٹ فرماتے ہیں کہ:

انہیں جس قدر اس مقصد میں کامیابی ہوئی ہے اس کے متعلق میرے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں اس کا ثبوت آپ لوگوں کے سامنے ہے۔

بہت اچھا! نتیجہ ہمارے سامنے ہے۔ ڈھائی ڈھینگر یاں فتو با غبان، اور ان میں بھی دھڑے بندی۔ اس تعداد سے تو کیشب چندر سین اور پنڈت دیانند اور سر آغاخان کو بہت کامیابی ہوئی۔ باقی رہا مرزا صاحب قادیانی کا لٹریچر، سو وہ اہل بصیرت کے سامنے الف لیلہ داستان امیر حمزہ یا اٹل البحر سے زیادہ اہمیت نہیں رکھتا کیونکہ اس میں سوائے حضور آنجہانی کی شیخی اور تعلّی کے اور رکھا ہی کیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۱۹ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زار کا حال زار اور تقسیم بنگال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۹۔ مارچ بروز بدھ کا واقعہ ہے کہ میں صبح صبح دفتر میں آیا تھا کہ دو مسافر نو وارد آئے سلام اور مزاج پرسی کے بعد ان میں سے ایک نے ظاہر کیا کہ میں حکیم خیر محمد صاحب ڈیرہ غازی خان کا لڑکا عبدالخالق ہوں ۔ والد صاحب نے فرمایا تھا کہ مولوی صاحب سے ملتے آنا۔

حکیم صاحب چونکہ میرے مخلص احباب میں سے ہیں، میں بھی ان کی طرف متوجہ ہوا۔ کیونکہ میں سن چکا تھا کہ حکیم صاحب کا ایک لڑکا قادیانی ہو چکا ہے، باوجودیکہ مجھے ضروری کام تھا مگر میں حکیم صاحب کا حق دوستی ادا کرنے کو کام چھوڑ کر متوجہ ہوا۔

چونکہ وہ قادیان کے جلسہ سے آئے تھے اس لئے میرا خیال تھا کہ وہ اس گفتگو کو میرے احباب سے بیان کریں گے۔ ممکن ہے کہ باتباع مرزا صاحب صحیح واقعات چھپا جائیں اس لئے میں اصل واقعات لکھتا ہوں تاکہ غیر حاضرین کو بھی فائدہ ہو سکے۔

گفتگو یوں شروع ہوئی کہ سخت کلامی اچھی نہیں اس پر چلتے چلتے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سخت کلامی کا ذکر ہوا۔ عبدالخالق نے کہا ایسی سخت کلامی قرآن مجید میں مذکور ہے آیت پڑھی

لا تطع كل حلّا ف مهين۔ هماز مشاء بنميم ۔ منا ع للخير معتد اثيم۔ عتل بعد ذلك زنيم (القلم ۱۰۔۱۳)

میں نے کہا ہر آدمی کا حق ہے کہ اپنے بیٹے کو یوں نصیحت کرے کہ تو کسی بدمعاش، آوارہ گرد، دروغ گو، کی صحبت میں نہ بیٹھا کر۔

اس فقرے کو سن کر اس کے ساتھی کہیں کہ ہم کو بدمعاش کہا ہے تو یہ اس کا اپنا فہم ہے۔

اس کے مقابلے میں مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

او بدذات فرقہ مولویاں ۔(رسالہ انجام آتھم)

آپ بلحاظ زبان ان دونوں مضمونوں کو ملحوظ رکھ کر بتا دیں کہ فرق ہے یا نہیں ؟ قرآنی مضمون نہایت مہذبانہ ہے، اور مرزائی الفاظ غیر شریفانہ۔

اس کے بعد قادیانی مرزا جی کی پیش گوئیوں کا ذکر چلا، تو عبدالخالق نے تین پیش گوئیوں کو پیش کیا۔ایک براہین احمدیہ سے کہ تیرے پاس لوگ آئیں گے، چنانچہ کثرت سے لوگ آتے ہے۔

دوسرے زار روس کے متعلق۔

تیسری پیش گوئی تقسیم بنگال کی منسوخی کے متعلق۔

میں نے کہا پہلی پیش گوئی تو ایک مجمل بلکہ مہمل ہے۔ ہر ایک مصنف جو ملک میں مشہور ہوتا ہے اسکے پاس لوگ آتے ہیں اس لئے یہ پیش گوئی کوئی باوقعت نہیں ۔

دوسری پیش گوئی جو زار کے متعلق ہے، وہ بھی غلط ہے اور جو تقسیم بنگال کے متعلق ہے وہ تو مرزا صاحب قادیانی کی صریح تکذیب کرتی ہے۔

میں نے کہا اگر میں بتاؤں کہ مرزا صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی، حالانکہ منسوخ ہوگئی تو مان لوگے کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی غلط ہوئی۔

یہ سن کر عبدالخالق کو میرا حوالہ سننے کی جرأت نہ ہوئی، حالانکہ میں بار بار کہتا رہا کہ میں دکھاتا ہوں۔

جواب میں یہی کہتا رہا کہ مجھے اس کی تفصیل معلوم نہیں۔

میں نے کہا معلوم نہیں تو ایک باخبر کے آگے بطور دلیل کیوں پیش کی تھی ۔

میں حیران تھا کہ ایک جوان آدمی اتنی دور دراز سے ایک مذہبی کام کے لئے آیا ہے۔ اتنی جرأت نہیں کرتا کہ اپنے پیر و مرشد اپنے نبی اپنے رسول کی جھوٹی حدیث سن سکے۔

آخر کار اٹھ کر چلے گئے اور میرے دعوی کا ثبوت نہ سنا۔اس لئے میں اب سناتا ہوں اور دعوی سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی تقسیم بنگال کے متعلق غلط ہوئی، بالکل غلط ہوئی۔کسی معمولی طریق سے غلط نہیں ہوئی بلکہ ہمارے بادشاہ جارج پنجم نے خود ولایت انگلستان سے تشریف لاکر بذات خود اس کی تکذیب فرمائی ۔ سنئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے رسالہ ریویو قادیان کی جلد ۵ بابت ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۳۴۷ پر لکھا گیا تھا کہ تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی، حالانکہ بادشاہ نے اس کی منسوخی کا اعلان فرمایا اور آج اس کی منسوخی دیکھ رہے ہیں۔

زار کے متعلق جو ہمارا رسالہ زار قادیان ہے وہ عبدالخالق لے گیا۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جس پیش گوئی میں یہ مصرع ہے:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار

سب زلزلہ کا ذکر ہے جنگ کا نہیں۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ ایک زلزلہ ایسا آئے گا کہ دنیا کو تہ و بالا کر دے گا اس وقت تکلیف ایسی شدید ہوگی کہ:

زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار (ملاحظہ ہو براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۱۲۰)

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء ص ۳، ۴)

(بدزبانیوں کے متعلق الفضل ۲۰ مئی ۱۹۱۹ء ص ۶ پر:

مولوی ثناء اللہ صاحب کی شرافت

کے زیر عنوان شائع ہوا:

اہل حدیث مورخہ ۲۸ مارچ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے حضرت مسیح موعود پر گالیاں دینے کا الزام لگایا اور یہ بیہودہ الزام لگانے کا موقع اس طرح بہم پہنچایا ہے کہ کچھ دن ہوئے پیر جماعت علی شاہ صاحب بنگلور میں گئے ہوئے تھے جہاں انہوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق اپنے وعظ میں کچھ کہا جس کی رپورٹ کسی نے امرتسر میں مولوی صاحب کو بھیجی آپ اس رپورٹ کو درج کرتے ہوئے اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ صوفی تو وہ ہوتے تھے جن کے اخلاق عمدہ ہوتے تھے اور وہ اسلام کا زندہ نمونہ ہوتے تھے اور انہوں نے دنیا کو دکھا دیا تھا کہ

کرامت گرچہ بے نام و نشان ست۔ بیا بنگر ز غلمان محمد

پھر لکھتے ہیں کہ: پیر جماعت علی صاحب کا غیظ و غضب مشہور ہے گالیاں دینا تو آپ کا عام شیوہ ہے۔ اور آگے لکھتے ہیں کہ یہ ایک صوفیانہ معیار ہے

جس پر مرزائے قادیانی بھی پرکھا جاتا تھا وہ بھی غصہ میں اپنے مخالفوں کو گالیاں دیا کرتا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو عام طور پر شرفاء ناپسند کر کے اظہار نفرت کرتے تھے۔

چونکہ ثناء اللہ صاحب نے شرافت کا دعویٰ کیا ہے اور کہنا ہے کہ حضرت مسیح موعود جو بزعم اس کے بدزبانی کیا کرتے تھے۔ اس سے شرفاء نفرت کرتے تھے گویا کہ مولوی ثناء اللہ بھی ایک شریف ہے، جو بدزبانی سے سخت متنفر ہے اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ثناء اللہ نے جو گالیاں امام الاتقیاء حضرت مسیح موعود کو دی ہیں ان میں سے بعض یہاں نقل کی جائیں تا کہ امرتسری شریف کی شرافت کا پردہ اٹھ جائے

اگرچہ اس گند کو نقل کرنے کو جی تو نہیں چاہتا تھا مگر کیا کیا جائے ثناء اللہ اپنی صورت کو دیکھ نہیں سکتا جب تک اس کا تیار کیا ہوا آئینہ اس کی آنکھوں کے سامنے نہ رکھا جائے۔ اس لئے ان کفریات میں سے کچھ مجبوراً یہاں نقل کرنا پڑا ہے اللہ تعالیٰ معاف فرمائے

شریف امرتسری خدا کے مسیح کے متعلق لکھتا ہے

ا، خناس ،۲۔ حضرت اکدس۔ ۳۔ مرزا جی فن ابلہ فریبی میں چست و چالاک ہیں۔ ۴۔ قادیانی کاہن۔ ۵۔ قادیانی کاہن کی روسیاہی۔ ۶۔ حضرت گدھا علیہ السلام۔ ۷۔ مرزا کے الہامات ایک گوزشتر کی طرح ہوا میں اڑ کر بدبو پھیلا چکے ہیں۔ ۸۔ حضرت اکذب۔ ۹۔ میں آپ کو مفسد دجال جانتا ہوں خواہ آپ تپتے توے پر ...رکھ دیں۔ آپ کے دجال کذاب مردود وغیرہ ہونے میں کیا شک ہے۔ آپ پکے کاذب اور دجال ہیں۔ خبطی۔ گیدڑ۔ ۱۰۔ واہ رے دجال تیری بے حیائی۔ اے ظالم،، کانے دجال، مسرف کذاب عیار، ۱۱۔ مرزا جی کی اینٹ البحر۔ ۱۲۔ مرزا جی کا الہام ملا دو پیازہ کی میت کی طرح جس کی ٹانگ نیچے کرنے سے سر اونچا اور سر اونچا کرنے سے پاؤں اوپر۔ ۱۳۔ ابو اللہ۔ کذب مجسم، اکذب الناس، قلندر۔ ۱۴۔ سر سید کے اکلوتے بیٹے۔ ۱۵۔ ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر سب سے سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی۔ گیدڑ بن کر بھاگ جانا آپ کا قدیمی دستور ہے۔

ناظرین معاف فرمائیں اگر میں یہ چند شرافت کے نمونے اس چودھویں صدی کے شریف صاحب کی بول چال کے نقل کئے ہیں کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے بھی اپنے دشمنوں اور مخالفوں کے لئے ایسا کلام استعمال فرمایا ہے وہ ہمیشہ انجام آتھم کے اس حوالہ کو پیش کیا کرتے ہیں اور اس اخبار میں بھی ایک موقعہ پر اسی کو پیش کیا ہے کہ: اے بدذات فرقہ مولویاں۔ مگر میں کہتا ہوں کہ اس فقرہ کو ان مغلظات سے اور ان امرتسری شریفانہ نمونوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قطعاً کوئی نسبت نہیں ہے اور نہ کوئی دانا اس فقرہ کو ان سے نسبت دے سکتا ہے

کیا ایسے مولویوں کے لئے یہ فقرہ استعمال کرنا گالی ہے جو ہمیشہ بدذاتی کرتے رہتے ہیں اور جو مخلوق خدا کو دھوکا دے دے کر اور جھوٹ بول بول کر غلطی میں ڈالتے ہیں پھر کیا وہ مولوی جو فتوی مسائل پر نہیں دیتے بلکہ لوگوں کی شخصیتوں پر دیتے ہیں وہ بدذات نہیں ۔...)

(الفضل قادیان ۲۰ مئی ۱۹۱۹ء ص ۶)

چودھویں صدی کے مجدد کا الہام

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کے الہامات میں سے ایک الہام یہ بھی ہے:

آتانی مالم یؤت احداً من العالمین ۔

(تجھ کو وہ دیا گیا جو جہان میں کسی کو نہیں دیا گیا)۔

یہ الہام اپنی صداقت میں دلیل کا محتاج نہیں ۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

غلامِ احمدم ہر جا کہ ہستم

لیکن یہ دعوی مرزا صاحب کے (اور ہمارے) آقا نے بھی نہیں کیا ۔ آنحضرت ﷺ سے کسی نے پوچھا ۔ یا رسول اللہ، کریم کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کریم ابن کریم ابن کریم یوسف ابن یعقوب بن اسحاق ابن ابراہیم ۔

یعنی کریم حضرت یوسف تھے جو چار پشت سے پیغمبر تھے اور یہ نہ فرمایا کہ میں ہوں ۔ مجھے خدا نے وہ کچھ دیا جو دو جہان میں کسی کو نہیں دیا۔ پس مرزا جی کا یہ الہام اسی صورت میں صحیح اور من جانب اللہ مانا جا سکتا ہے کہ مرزا جی کو آنحضرت ﷺ پر فوقیت دی جائے ورنہ خود ساختہ ہے۔

مرزا جی نے اس الہام میں جو جو کاروائیاں کی ہیں (دیکھو صفحہ ۲۸۶ ۔ ازالہ اوہام) میں ان پر کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں تا کہ مسلمان بھائیوں کی آنکھیں کھلیں ۔

العالمین عالم کی جگہ ہے اللہ تعالی کی ذات کے سوا سب مخلوقات کو عالم کہتے ہیں (احسن التفاسیر ۔ ص ۲) معنی اس الہام کے یہ ہوئے کہ مجھے اللہ تعالی نے وہ کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے کہ اس کی ذات کے سوا جو کچھ ہے اس میں کسی کو خدا نے وہ کچھ نہیں دیا۔ گویا خدا کے بعد میرا درجہ ہے۔

مرزا صاحب نے بڑھتے بڑھتے اپنے ارادت مندوں کے بھروسہ پر یہ الہام اتار لیا ہے۔ لیکن چونکہ سمجھ دار مسلمانوں کو بھڑکانے والا تھا، بھڑکنے والوں کو یوں تسلی دی کہ

احداً من العالمین سے مراد زمانہ حال کے لوگ یا آئندہ زمانہ کے ہیں و اللہ اعلم بالصواب۔

اس مراد میں جو کچھ مرزا صاحب قادیانی چال چل گئے اور اس کے ساتھ شوشہ و اللہ اعلم بالصواب کا لگا گئے وہ انہی کا کام تھا۔ دیکھئے جو کچھ منشاء مبارک تھا وہ کہہ بھی گئے اور معترضین کے خوف سے اس سے انکار بھی کر گئے۔ اور پھر اپنے مقصد کے تلف ہو جانے کے خوف سے انکار کو مشکوک کر گئے:

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

اگر مرزا صاحب اس بات کو تسلیم نہیں کرتے کہ عالمین میں جو کچھ آپ کو دیا گیا وہ کسی کو نہیں دیا گیا، تو مسلمانان سلف کی طرح صاف کہہ دیتے کہ یہ وسوسہ شیطانی ہے اور لا حول پڑھتے۔ اور اگر الہام کو صحیح سمجھتے تھے تو پھر ڈر کس کا تھا اور کیوں تھا۔ اس کو کیوں توڑا مروڑا گیا۔ اور الہام کے معنی میں کرنے میں زمانہ ماضی جو خارج کیا گیا اس کے واسطے کون سا قرینہ تھا اور جب مرزا صاحب قادیانی کو اللہ سے ہم کلامی تمام تمام دن اور تمام تمام رات میسر تھی تو و اللہ اعلم بالصواب چہ معنی دارد

قرآن جو تیرہ سو سال پہلے اور آنحضرت ﷺ پر اترا، اس کے معنی اور اعجاز بیان کرنے کے آپ مدعی اور اس کے ترجمہ اور مطلب بیان کرنے میں کہیں و اللہ اعلم کا استعمال نہیں۔ بلکہ اس کے معنوں کے ساتھ قسم بھی کھائی جاتی ہے، ابن مریم مر گیا حق کی قسم، لیکن اپنے دو حرفہ الہام کے معنی خدا کے سپرد کئے جاتے ہیں۔ گویا اس پنجابی مثل والا معاملہ ہے۔

اِٹاں پتھر نہ جانے مگھیاں دا استاد۔

اس الہام سے غرض مرزا کی یہ تھی کہ لوگوں سے، بعد از خدا بزرگ توئی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہلوائیں لیکن ساتھ ہی یہ خوف بھی تھا کہ سمجھ دار مسلمان بدک نہ جائیں کہ کیا آپ کا درجہ رسول اللہ ﷺ سے بھی بلند ہے؟ اس لئے ترجمہ میں آپ نے ان کی دل داری کی مگر پھر ایک حکمت سے اس ترجمہ کو کالعدم کر دیا۔

مرزائی بھائیو! اگر منظور خاطر ہو تو مرزا صاحب کی تہہ کو پہنچنے کے لئے یہی ایک مثال کافی ہے۔ خدا کل مسلمانوں پر رحم کرے۔ فقط۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء ص ۴۔۵)

(جناب منشی عبدالحی نے اپنے مضمون بالا کے آخری پیرے میں جو بات لکھی ہے اس کی کچھ وضاحت خواجہ کمال الدین لاہوری کے اس لیکچر سے بھی ہوتی ہے جو لاہوری مرزائیوں کے سالانہ جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۹۱۶ء میں پڑھا گیا۔ اس لیکچر کا کچھ حصہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ بہاء

خواجہ کمال الدین صاحب فرماتے ہیں:

...حضرت مرزا صاحب کے ساتھ بھی ان نادان دوستوں (مثل مولوی عبدالکریم) نے وہی سلوک کیا جو جناب علیؓ کے ساتھ بعض شیعہ صاحبان نے اور جناب مسیح ناصری کے ساتھ تثلیث پرستوں نے کیا۔ ایک شخص کو اگر تم اس کے اصلی رنگ میں پیش نہ کرو، تو وہ باتیں جو اس کے حسن و خوبی کا موجب ہوتی ہیں، وہی باتیں اس کی ذلت کا موجب ہو جاتی ہیں..مرزا صاحب کو اپنی اصلی حیثیت میں دیکھو تو وہ اس جماعت کا سرتاج نظر آتا ہے جن کا نام مجدد ہے...اس عظیم الشان انسان (مرزا) کو بحیثیت نبی دیکھیں تو جو عزت اس کی ہماری نگاہ میں پیدا ہوتی ہے وہ سب کی سب خاک میں مل جاتی ہے۔ نبی اور پندرہ سال اپنے دعوی سے ناآشنا۔ نبی اور رات دن خدا کے الہام پانے والا اور خدا کی منشاء سے ناواقف۔ خدا اسے نبی کر کے پکارے اور وہ کہے کہ اس سے مراد مجاز ہے...کیا وہ پندرہ سال ان کی جوانی یا بچپن کا زمانہ تھا جب جذبات اور خواہشات کو عقل سلیمہ پر قبضہ ہوتا ہے اور انکے مقابل عقل کی روشنی دھندلی ہو جاتی ہے..نہیں حضرت کے پندرہ سال تو پختگی عقل کے سال تھے آپ کی عمر ۵۰ سال سے متجاوز تھی جو سلامتی فہم کا بہترین زمانہ ہوتا ہے۔ کیا کسی غیر احمدی کو یہ کہنے کا حق نہیں کہ اگر ۱۵ سال مرزا صاحب نے اپنے آپ کو نہیں سمجھا اگر ہم ان کا دعوی کلیتاً نہیں سمجھ سکتے تو پھر ہم کسی ذمہ داری کے نیچے؟ میں نہیں آتے۔ اے نادانو! تمہاری ان بے عقلیوں سے آج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا مرشد اس الزام تلے نہیں آیا جو ہمارے دشمن سالہائے دراز سے اس پر عائد کر رہے تھے۔ کیا وہ باتیں جو غیر احمدی علماء حضرت کی طرف منسوب کرتے تھے اور ہم بالفاظ حضرت ان پر بہتان کا الزام لگاتے تھے آج وہی باتیں تم نہیں کہہ رہے۔تو پھر تمہاری تحریروں کا نام بہتان اور افتراء نہ رکھا جاوے۔ اے نادانو! کیا غزنوی مولوی نے اپنے کسی مرید کو نہیں لکھا تھا کہ مرزا صاحب محض دفع الوقتی کر کے انکار نبوت کر رہا ہے۔ وقت آنے والا ہے کہ وہ نبوت کا دعوی کر دے گا۔غزنوی کی اس تحریر کو ہم نے افتراء اور بہتان سمجھا۔لیکن اگر سید حامد شاہ جیسے شاعر مزاج قصیدہ گو نے میاں محمود احمد کے متعلق آج یہ لکھ دیا پدر نتواند پسر تمام کند، تو اور ہر ایک امر میں اس سیالکوٹی قصیدہ گو کا یہ مصرع چسپاں کرنا بالکل شاعرانہ بڑ اور جھوٹ ہے۔ ہاں اگر یہ مصرع کسی زبان سے موزوں نظر آتا ہے تو وہ عبدالجبار ہے جو یہ کہہ سکتا ہے کہ میں نہ کہتا تھا کہ آخر کار یہ نبی بن جاوے گا آج تو لوگوں کے ڈر کے مارے یہ شخص پیچ در پیچ عبارتیں لکھتا ہے لیکن جب اس کے مریدوں میں برداشت پیدا ہو جاوے گی تو یہ دعوی کر دے گا۔ ہاں یہ شخص مرتے دم تک ایسا نہ کرتے کیونکہ جماعت تیار نہ تھی لیکن بیٹے نے جب دیکھا کہ جماعت میں شخصیت کا غلو حقیقت پر غالب آ چکا ہے تو دعوی کر دیا ، الغرض ایک شخص مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مان سکتا جب تک انہیں پہلے معاذ اللہ غبی قرار نہ دے لے خدا تعالی بار بار انہیں نبی کہے اور وہ ان الہامات کو نہ سمجھے۔اسی طرح آپ کا مبلغ علم چنداں قابل عزت نہیں رہتا.. یہ لوگ کاش یہی سمجھتے کہ حضرت صاحب سے خاص طور پر فیض یافتہ اصحاب نے کیا سمجھا۔کیا قبلہ مولوی نورالدین صاحب نے انہیں نبی مانا۔کیا قبلہ مولوی سید محمد احسن صاحب یا مولوی غلام حسن خان صاحب ،سید حامد شاہ مرزا خدا بخش مولوی فضل الدین کھاریاں یا کسی اور عماید جماعت نے بھی حضرت کو نبی سمجھا پھر جو عباد الاغراض آج قادیان میں جمع ہیں ان کی سابقہ تحریریں ان کی موجودہ تحریروں کے خلاف ہیں اس مفتی محمد صادق کو کیا ہو گیا کیا اس نے لکھنو میں شبلی مرحوم کے آگے یہ اقرار نہیں کہ ہمارا یہ مشن نہیں کہ مرزا صاحب کو نبی کہیں یا ان کی اشاعت نبوت جگہ بجگہ کریں۔ پھر آج اس کو کیا ہو گیا کہ شبلی مرحوم کے مرتے ہی اس نے شبرا شبرا ...اپنے عمل سے ثابت کیا کہ لکھنو میں شبلی کے سامنے غلط کہا۔

(پیغام صلح لاہور ۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈیرہ غازی خان میں دو جلسے

واضح ہو کہ اثر دورہ شیر پنجاب مورخہ ۲۶، ۲۷ مئی ۱۹۱۷ء ڈیرہ غازی خان میں آج تک برابر مرزائی مشن پر چلا رہا ہے کیونکہ بعد شکست فاش مرزائیاں ڈیرہ غازی خان کوئی جلسہ مؤثر نہیں کیا، نہ کر سکیں گے انشاء اللہ۔

صاحبان ۲۶، ۲۷۔ ۲۸ فروری اور یکم و۲ مارچ ۱۹۱۹ء کو شہر ڈیرہ غازی خان میں انعقاد جلسہ ہا کی دھوم ہوئی جلسہ کانفرنس و جلسہ متحدہ انجمن اسلام و مدرسہ نعمانیہ و جلسہ شیعہ و جلسہ اسپاں و جلسہ مرزائیاں ان تاریخوں میں تھے، ایک شیعہ کا دوسرا مرزائیہ کا۔...

مرزائی صاحبان کے جلسہ کی کیفیت اس طرح ہوئی کہ آخری دو تقریریں مرقومہ پروگرام کو چھوڑ کر جلسہ بند کر کے چلے گئے کیونکہ کوئی سننے والا نہیں تھا۔ باوجودیکہ مقررین صاحب دماغ و مشہور تھے یعنی مولوی محمد علی صاحب اور مولوی صدر الدین صاحب و مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ اس بے رونقی کی وجہ شہر ڈیرہ غازی خان میں عام خاص سے یہی سنی جاتی تھی کہ جس دن سے فاتح قادیان ڈیرہ میں رونق افروز ہوئے ہیں اس دن سے مرزائیوں کی بے رونقی ہے۔

(عبدالعزیز واعظ اہل حدیث کانفرنس ڈیرہ غازی خان)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۱۹ء ص ۷)

اصولی بحث سے فرار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس بات کی شکایت تو اب بے جا ہے کہ قادیانی امت راستی سے کیوں اعراض کر جاتی ہے کیونکہ قرآن مجید کے مقررہ اصول ہمیشہ اپنی صداقت دکھاتے ہیں ایسے لوگوں کے لئے عام ارشاد ہے ان یّروا سبیل الرّشد لا یتّخذوہ سبیلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ لوگ اگر ہدایت کی راہ دیکھتے ہیں تو اس کو پسند نہیں کرتے۔

اس لئے ان کی کوئی شکایت نہیں محض اظہار واقعہ ہے جو بارہا کیا گیا کہ اصولی بحث وہ ہوتی ہے جس سے ماتحت مراتب سب حل ہو جاویں مثلاً اور کفر میں اصول بحث نبوۃ محمد یہ ہے، اگر ثابت ہے تو سب کچھ ثابت۔ اسی طرح قادیانی مباحث میں اصولی بحث شان مرزا ہے اگر ثابت ہے تو سب کچھ ثابت ورنہ کچھ نہیں۔ چونکہ یہ اصول ایک مضبوط قانون ہے کہ علاوہ علمی اور مذہبی ہونے کے بدیہی بلکہ فطری بھی ہے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب بانی فرقہ (مرزائیہ) خود بھی یہی لکھتے ہیں (ملاحظہ ہو کتاب شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۸۰) مگر ہمارے مخاطب احمدی جماعت ہے کہ یہی کہے جاتی ہے کہ اصولی بحث وفات و حیات مسیح ہے حالانکہ وہ خوب جانتی ہے کہ مسلمانوں میں وفات مسیح کے قائل بھی ان کے مسیح کے منکر تھے اور ہیں جیسے سرسید احمد خان اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی وغیرہ۔ پھر جب ایسے افراد بھی ملتے ہیں تو وفات مسیح کا مسئلہ اصولی کہاں رہا۔

لطیفہ: عرصہ سے مرزائیوں میں ایک مذبوحی حرکت ہو رہی ہے جس کے اول محرک ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی ہیں انہوں نے ایک مضمون تفسیر ثنائی جلد سوم سے غت ربود کر کے شائع کیا تھا جس میں ظاہر کیا کہ خاکسار مصنف تفسیر ثنائی حضرت عیسی مسیح کی وفات کا قائل ہے۔ یہ حوالہ غلط ہو یا صحیح، اس کا فیصلہ تو تفسیر ثنائی سامنے رکھ کر ہو سکتا ہے چنانچہ جلسہ جہلم میں میں نے بھرے جلسہ میں اعلان بھی کر دیا تھا کہ یہ لو تفسیر ثنائی اس میں سے یہ مضمون نکال دو تو لدھیانہ کا مبلغ تین سو روپیہ مع سود کے دیدونگا۔ مگر کسی مرزائی کو یہ ہمت نہ ہوئی کہ یہ انعام لے۔ اس سے بھی یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ اصول نہیں ورنہ میرے جیسا شخص جس کو مرزا صاحب اپنے مشن کا اشد ترین مخالف اپنے قلعہ کو گرانے والا اقرار دیں (بقول مرزائیاں) وفات مسیح کا قائل ہو کر بھی مرزا صاحب سے منکر رہے تو پھر وفات مسیح کا مسئلہ اصولی کہاں رہا؟

لطیفہ نمبر ۲۔ ہمارے احمدی دوست کچھ ایسے متوالے ہیں کہ جو آواز قادیان سے نکلے اس کو آسمانی آواز مان جاتے ہیں۔

اسی ہفتہ دو تین مرزائی جلسہ قادیان سے واپسی کے وقت مجھے ملنے آئے جن میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص نے ظاہر کیا کہ میرا نام ابو بکر ہے میں جدہ میں تجارت کرتا ہوں۔ بعد گفتگو کے بڑی توجہ کے ساتھ مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ آپ حضرت عیسی کی وفات کے متعلق کیا کہتے ہیں۔ میں نے کہا کہ میں حیات کا قائل ہوں۔ بولا میں نے سنا تھا کہ آپ وفات کے قائل ہیں۔ میں سمجھا کہ یہ حضرت بھی اسی قاسمی (منشی قاسم علی) تلوار کے مقتول ہیں۔

خیر مختصر یہ کہ قادیانی مشن کے متعلق اصولی بحث یہ ہے کہ، مرزا کیا تھا؟۔ نہ کہ مسیح زندہ ہے یا مردہ۔ وفات مسیح کو قادیانی مشن کے لئے اصولی ب بحث قرار دینے والوں کی وہی مثال ہے: کہاں جھگڑا پزادہ کا نکالا باغ کا کاغذ

اس بحث پر مندرجہ ذیل مضمون، نامہ نگار کا ملاحظہ ہو:

مرزائیوں کے ساتھ اصولی بحث

اخبار بین حضرات سے یہ امر پوشیدہ نہ ہوگا کہ مرزائی حضرات کے ساتھ جب کبھی تبادلہ خیالات کا موقعہ ملتا ہے تو یہ لوگ خواہ مخواہ وفات مسیح کا مسئلہ پیش رکھتے ہیں ہر چند سمجھایا جاتا ہے کہ یہ مسئلہ فیصلہ کن بحث کی حیثیت ہرگز نہیں رکھ سکتا کیونکہ مسئلہ مذکور پر ایسے فرقے بھی پائے جاتے ہیں جو وفات مسیح کے قائل ہیں لیکن مرزا صاحب کے عقاید کے بھی مخالف ہیں، مگر مرزائی حضرات ہیں کہ سمجھنے میں نہیں آتے مختصر الفاظ میں میں اس مضمون پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں

گر قبول افتد زہے عز و شرف

سنئے! مرزا صاحب جب کہ ایک سادہ مسلمان کی حیثیت میں تھے تو یہ امر کسی سے پوشیدہ نہیں کہ وہ حیات مسیح کے نہ صرف قائل تھے بلکہ مضبوط وجوہ کی بنا پر موید تھے۔ بعد میں جب ان کا الہامی زمانہ آیا تو پہلے پہلے اسی مسئلہ کا انکار کیا گیا مرزائی صاحبان سے کہا جاتا ہے کہ ایک عرصہ تک خود مرزا صاحب حیات کے قائل رہے ہیں تو وہ جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ بے شک ایسا ہی تھا لیکن جب ان کو جتلایا بجھایا گیا تو ان کو منکر ہونا پڑا۔

اب قابل غور بات یہ ہے کہ جس مسئلہ کو ایک عرصہ تک مان کر انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکار کر دیا ہے وہ مسئلہ قابل بحث ہے یا جس بنا پر انہوں نے انکار کیا ہے صرف وہی بات قابل غور وخوض ہے۔ حیرانی آتی ہے کہ مرزائی حضرات ایسی موٹی بات نہیں سمجھتے ایک مدت حیات کے قائل ہو کر الہامی ایماؤں کے سبب جب انہوں نے انکار کر دیا تو عقل مند کو چاہیے کہ ان کے الہامات اور پیش گوئیوں کو جانچے۔

فقط والسلام۔ مشتاق احمد۔ لنڈی تپانی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۱۹ء ص ۳۔۴)

جھوٹے اور سچے نبی کا معیار

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

احمدی صاحبان سے جب پوچھا جاتا ہے کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ مرزا غلام احمد سچے نبی تھے، کاذب نہ تھے، تو وہ یہ جواب دیتے ہیں کہ سچے اور جھوٹے نبی کا کوئی معیار مقرر کر و اور اسپر مرزا جی کو پرکھ لو۔ پس آج میرا روئے سخن اس پارٹی سے ہے جو مرزا جی کو سچا نبی مانتی ہے۔ اس پارٹی کو اول تو یہ واضح ہو کہ گھر میں بیٹھ کر اگر کوئی شخص یہ کہے کہ میں رستم دوراں ہوں تو وہ رستم نہیں ہوسکتا جب تک کسی اکھاڑے میں رستم ثابت نہ ہو۔ مرزا جی گھر میں بیٹھ کر مہدی بنے مسیح بنے خالق ارض وسماء بنے کسر صلیب اپنا کام بتایا لیکن دیکھنا یہ ہے کہ پادری صاحبان کے مقابلہ میں آپ اپنے دعووں پر قائم رہے یا ان سے دست بردار ہوگئے۔ امرت سر کے مناظرہ میں جب پادری آتھم نے چند بیمار آپ کے سامنے پیش کیئے کہ اگر آپ مسیح ہیں تو ان کو اچھا کر دیجئے اور معجزہ دکھایئے۔ تو لگے بغلیں جھانکنے۔ کسی نے سچ کہا ہے:

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

آخر یوں گویا ہوئے، کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعوی کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔ میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ اور رسول کا متبع ہوں اور ان نشانات کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامت ہے (جنگ مقدس۔ ص ٦٧)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب صاف ظاہر ہے کہ اہل صلیب یعنی پادری صاحبان اور بقول مرزا صاحب دجالوں کے مقابلہ میں مرزا صاحب نبوت سے صاف انکار کر گئے یہ قول مرزا صاحب کا پادری صاحبان کے مقابلہ میں مرزائی صاحبان کے اس اعتقاد پر کہ مرزا صاحب نبی تھے خاک ڈالتا ہے اور اگر جنگ مقدس کے بعد واپس جا کر گھر میں اپنے آمنا وصدقنا کہنے والوں کے سامنے انہوں نے پھر دعویٰ نبوت کر دیا ہو تو ایسی نبوت جو دجال کے سامنے پیش نہ ہو سکے بجوئے نارزد

دوم: میں مرزا جی کے امتحان واسطے ایک سیدھا سادہ معیار پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ جھوٹا نبی وہ ہے جو جھوٹ بولے اور سچا نبی وہ ہے جو سچ بولے۔ مرزا جی کیا الہامات تین قسم کے ہیں۔ قسم اول: اپنی بڑائی کے مثلاً میں جھوٹ کو شرک سمجھتا ہوں (و ماینطق عن الھوی)

۲، مجھے الہام ہوتا ہے میں خدا سے باتیں کرتا ہوں، میرے قدم کو عرش پر گذر ہے، خدا اپنے چہرے سے پردہ اٹھا کر مجھ سے باتیں کرتا ہے، دنیا میں بہت تخت بچھائے گئے مگر میرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔ میرا قدم وہاں ہے جہاں سب بلندیاں ختم ہوتی ہیں۔ میں علم غیب پر سوار ہوں۔

۳۔ میں اپنے الہاموں پر قسم بخدا ایسا ایمان رکھتا ہوں جیسا قرآن پر۔ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں۔ میں روح القدس سے بولتا ہوں۔

۴۔ تم لوگ حسن ظن پر مامور ہو

۵۔ مجھے الہام ہوا ہے تو آدم ہے نوح ہے یوسف ہے عیسیٰ ہے مریم ہے محمد ہے احمد ہے یہ ہے وہ ہے

۶۔ خدا عرش پر تیری حمد کرتا ہے۔ تیرے گناہ بخشے گئے جو چاہے کر، تو رحمۃ للعالمین ہے، تو سراج منیر ہے۔

۷۔ خدا نے مجھے پنا بیٹا کہا اور کہا کہ تو نہ ہوتا تو میں زمین وآسمان پیدا نہ کرتا مجھے کن فیکون کے اختیارات دے دئے میں نے نئی زمین اور آسمان بنائے سورج چاند ان میں لگائے۔

۸۔ میں تیرے ساتھ ہوں جو تیرا ارادہ سو میرا ارادہ۔ میں تیرے لئے تیز تلوار کی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑا ہوں۔

۹۔ (خدا کہتا ہے) اے مرزا! تیرا نام ختم ہو گا میرا نام ختم ہو جاوے گا۔ تیرا بھید میرا بھید۔ خلقت نے تیرا رتبہ نہیں پہچانا۔

۱۰۔ میں نے تجھے وہ کچھ دیا جو دونوں جہانوں میں کسی کو نہیں دیا۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے۔

ایسے الہامات تو صداقت کی نشانی نہیں ہو سکتے بلکہ جھوٹ بولنے کے واسطے دماغ کی موزونیت ظاہر کرتے ہیں۔

قسم دوم: وہ الہامات وغیرہ ہیں جو بے سر پا اور مدوّر ہونے کی وجہ سے ہر بات پر چسپاں کئے جا سکتے ہیں مثلاً شا تا ن تذ بحا ن۔

پھر بہار آئی خدا کا کرنا پورا ہوا۔

۳۔ پہلے غشی پھر بے ہوشی پھر موت۔

۴۔ بڑے بڑے آدمی قبروں کی طرف جا رہے ہیں۔

۵۔ قادر ہے وہ بارگاہ جو ٹوٹا کام بناوے۔

۶۔ دردناک دکھ اور دردناک واقعہ۔

۷۔ ایک زلزلہ آنے کو ہے (نہ کب اور کہاں)۔

وغیرہ ایسے الہامات بھی صداقت کا نشان نہیں ہو سکتے (رمال ایسے ہی فقروں کی بدولت ٹکڑا کما کھاتے ہیں) بلکہ مصنف کی قوت دماغی پر دلالت کرتے ہیں۔

قسم سوم: وہ پیش گوئیاں اور الہام جو صاف صاف ہیں اور کسی آئندہ زمانے کے واقعہ کی خبر دیتے ہیں اور انہی پر فیصلہ ہے مرزا جی نے خود بھی فرمایا ہے ہمارے صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر امتحان نہیں ہو سکتا (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۸۸)

ایسے الہام اور پیش گوئیاں بطور نمونہ یہ ہیں (بعض ان میں سے بڑی تحدی کی ہیں):

۱۔ محمدی بیگم کی بابت ۲۲۔ الہام بڑے شد و مد کے کہ اس کے ساتھ مرزا صاحب کا عقد نکاح ضرور ہو گا۔ مرزا صاحب گیارہ سال ہوئے کہ دنیا سے رخصت ہو چکے اور محمدی بیگم اپنے زمینی خاوند کے گھر آباد ہے۔ اس پیش گوئی کو مرزا صاحب نے اپنے صدق و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذب کا معیار قرار دیا تھا (انجام آتھم۔ص ۲۲۳)

۲۔ اگر محمدی بیگم کا کسی دوسرے سے نکاح ہوا، تو خاوند اڑھائی سال کے اندر اور باپ تین سال کے اندر فوت ہو جاوے گا۔ یعنی خاوند پہلے مرے گا اور باپ بعد میں۔ باپ چھ ماہ کے اندر مر گیا اور خاوند بفضلہٖ تعالیٰ اب تک زندہ ہے۔ محمدی بیگم کے خاوند کی نسبت جناب مرزا جی فرماتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہو گی اور میری موت آ جائے گی (انجام آتھم)

نیز مرزا صاحب فرماتے ہیں:

یاد رکھو اس پیش گوئی کی دوسری جزو پوری نہ ہوئی یعنی احمد بیگ کا داماد میرے سامنے نہ مرا تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔

اے احمقوا! یہ انسان کا افترا نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں۔ یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵۴)

۳۔ پادری آتھم نے اگر حق کو قبول نہ کیا تو پندرہ ماہ کے اندر بذریعہ موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

نہ پادری آتھم ایمان لایا نہ پندرہ ماہ میں مرا۔

۴۔ طاعون کی بابت مرزا صاحب کو الہام ہوا انہ آوی القریۃ میں اس گاؤں کو بچا لوں گا۔ اس پر مولوی عبدالکریم نے جو مرزا صاحب کے خاص الخاص اصحاب میں سے تھے بہت کچھ لکھا جس کے اقتباسات یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود نے اپنی راستی اور صداقت کبریٰ کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کر دی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا اور اپنی جماعت کے علاوہ اس جگہ کے تمام لوگوں کو اپنے سایہ عاطفت میں لے لیا...تم لوگ بھی مل کر ایسی پیش گوئی کرو جس سے قادیان کے پیغمبر کا دعویٰ باطل ہو جائے اور اس کی دو ہی صورتیں ہیں یا یہ کہ لاہور اور امرتسر طاعون کے حملہ سے محفوظ رہیں یا یہ کہ قادیان طاعون میں مبتلا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے۔

اور قادیان میں ایسا طاعون پڑا کہ مارچ اور اپریل ۱۹۰۴ء کے صرف دومہینوں میں ۲۸۰۰ آدمیوں کی آبادی کے گاؤں میں ۳۱۴ مرزائی اور غیر مرزائی اس بیماری سے ہلاک ہوئے

۵۔ مجھے جوانی واپس دی جائیگی۔کوئی ہے کہ اسکی نظیر پیش کرے۔(البدر ۲۴ مئی ۱۹۰۶ء)

دوسال بعد مرزا صاحب قادیانی دارالامان سے دجالوں کے دارالخلافہ میں تبدیلی آب وہوا کے واسطے تشریف لے لئے اور وہیں فوت ہوئے اور مرزائی ڈاکٹر صاحب کے سارٹیفیکیٹ کے ذریعہ خردجال پر سوا ہوکر بہشتی مقبرہ میں پہنچے۔

۶۔ تجھے ہم اسّی (۸۰) سال زندہ رکھیں گے یا کچھ کم یا کچھ زیادہ۔اور آپ ۶۶ سال کی عمر میں فوت ہوگئے

نعمت اللہ شاہ ولی کی پیش گوئی مرزا جی نے بڑے زورشور سے اپنے اوپر چسپاں کی تھی اور اس کی شیخی پر لوگوں کو للکارا تھا وہ چالیس سال تک نبوت کرنا بھی دہرا کا دہرارہ گیا (دیکھو ص ۱۳ شہادۃ الملہمین) جہاں نعمت اللہ ولی کا یہ شعر:

تا چہل اے برادر من
دور آں شاہسوار مے بینم

لکھ کر اس کی تفسیر مرزا صاحب یوں کرتے ہیں:

یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہوکر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی کرے گا۔اب واضح ہے کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ ۸۰ برس یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔

۷۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان میری آنکھوں کے روبرو اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہو گا۔(اشتہار تبصرہ)۔

ڈاکٹر صاحب پٹیالوی بخیر وخوبی اب تک زندہ ہیں۔

۸۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری میری پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے قادیان نہیں آویں گے۔(اعجاز احمدی۔ص ۱۱ و ۲۳)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب بلائے بے درمان کی طرح قادیان جا پہنچے

نتیجہ: قسم اول و دوم کے الہامات واقوال بذات خود کچھ شئے نہیں یعنی اپنے صدق و کذب کا ثبوت اپنے میں نہیں رکھتے۔ اس لئے وہ محتاج اور ماتحت ہیں قسم سوم کے اپنے صدق وکذب کیوا سطے۔ اور قسم سوم میں مرزا جی جھوٹے ثابت ہوئے لہذا تینوں قسموں کے الہام جھوتے ہوئے پس جھوٹ بولنے والا جھوٹا نبی ہے۔ قرآن شریف اسے بڑا ظالم کہتا ہے اور خدا پر افترا کرنے والا، اورتوریت اس کو گردن زدنی قرار دیتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۱۹ء ص ۴۔۶)

آخری فیصلہ کی اپیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی علماء اسلام کے ساتھ بہت مدت تک لفظی مباحثات اور مناظرات کرتے رہے آخرکار جب آپ لفظی گرفتوں میں تنگ آگئے تو روحانی مقابلہ کی ٹھہرائی جو حقیقت میں آپ کا حق بھی تھا۔ اس روحانی مقابلہ کا نام آپ نے رکھا: مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔ اس فیصلہ میں آپ نے کیا لکھا۔ ہم اپنے لفظوں میں نہیں خود انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کا ہمیشہ مجھے اپنے پرچے میں مردد کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں میں خدا سے دعا کرتا ہوں اے میرے آقا میرے بھیجنے والے مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا

(اشتہار مرزا قادیانی، ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ ہے اختصار اس اشتہار کا جو مرزا صاحب قادیانی نے دیا تھا۔

اب غور طلب بات یہ ہے کہ اس کے بعد کیا ہوا؟ کون مرا۔ یہ تو بدیہی اور ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی انتقال کر گئے اور جس کے فیصلہ کے لئے یہ اشتہار جاری کیا تھا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج تک زندہ اور یہ سطور لکھ رہا ہے بلکہ غور طلب بات یہ ہے کہ دعا کا مطلب کیا ہے اور اس میں کوئی شرط بھی ہے۔ آیا اس میں مجھے بھی مقابل میں دعا یا آمین کہنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس کی تحقیق کے لئے بھی ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

ربنا افتح بیننا و بین قو نا بالحقّ و انت خیر الفاتحین۔

بالآخر مولوی ثناء اللہ صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچے میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھدیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔،

اس آخری عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مجھ سے نہ دعا چاہی گئی نہ آمین، نہ مقابلہ، نہ مقاتلہ، بلکہ محض اپنی طرف سے دعا شائع کر کے لکھ دیا کہ فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

آج جس غرض کے لئے یہ عنوان مقرر ہوا یہ اسکی تمہید ہے مقصود اس سے یہ ہے کہ اس آخری فیصلہ نے قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں کو بہت تنگ کر رکھا ہے اس کی وجہ سے لوگ ان کو بہت دق کرتے ہیں اور منصف مزاج دانش مندوں کی مجلس میں ان پر فتح پاتے ہیں اسلئے مرزائیوں کی دونوں پارٹوں نے اس خدائی فیصلے کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی ہے خلیفہ قادیان نے بھی ایک رسالہ لکھا ہے اور امیر لاہور (مولوی محمد علی صاحب) نے بھی لکھا ہے، آج ہمارا روئے سخن لاہوری جواب کی طرف ہے۔

اظہار افسوس: قبل اسکے کہ میں اس جواب اور اس کے جواب الجواب کا ذکر کروں، اس بات کا اظہار کرنا ضروری جانتا ہوں کہ اختلاف کی صورت میں ایک دوسرے کی نسبت توہینی خیالات ہوا کرتے ہیں انسان کا نفس امارہ یہی سکھاتا ہے کہ جو میرے مخالف ہے وہ کچھ اچھا آدمی نہیں مگر میں آج تک اس اصول کے ماتحت مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی نسبت بدظن نہ تھا بلکہ میں جانتا تھا کہ باوجود مرزائی احمدی ہونے کے وہ نیک نیت اور ذی علم ہوں گے جیسے بہت سے شیعہ علماء بھی ہوئے ہیں اور ہیں مگر اس جواب کو دیکھنے سے میرے اس حسن ظن کو بہت نقصان پہنچا جس کا مجھے سخت افسوس ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری امیر صاحب نے اپنے جواب میں جو کمال کیا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ دعا مرزا صاحب قادیانی کی محض یک طرفہ دعا نہ تھی بلکہ دعا کرنے اور کرانے کے لئے دعوت اور بلاوا تھا مگر چونکہ مولوی ثناءاللہ نے بالمقابل دعا کرنے سے انکار کر دیا لہذا وہ دعا، دعا نہ رہی۔ اس دعوی کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے بہت پرانی تحریرات نقل کی ہیں جن میں مرزا صاحب قادیانی اور میرے درمیان کبھی کبھی مباہلہ کا ذکر آجایا کرتا تھا۔ ان سب تحریرات کو اس اشتہار سے ملا کر اس مطلب پر پہنچے ہیں کہ یہ دعا بھی درحقیقت محض یک طرفہ دعا نہ تھی، بلکہ بالمقابل دعا کے لئے دعوت تھی۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے رسالہ کی جان صرف یہ فقرہ ہے جو انہی کے الفاظ میں ہم نقل کرتے ہیں:

> مولوی ثناءاللہ نے بالمقابل قسم کھانے سے انکار کیا اور یہاں تک لکھ دیا کہ میں تمہاری قسم کا اعتبار ہی نہیں کرتا۔ تو پھر آپ نے اس اشتہار میں جس کا عنوان ہے،
>
> مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ،
>
> مولوی صاحب کو بجائے قسم کے بالمقابل دعا کے ذریعہ فیصلہ کرنیکی طرف بلایا۔ (رسالہ مذکور ص ۱۶)

اس ایجاد سے مولوی محمد علی صاحب کی غرض یہ ہے کہ ظاہر کریں کہ مرزا صاحب کے اشتہار میں یہ شرط تھی کہ میرے مقابلہ میں مولوی ثناءاللہ بھی دعا کرے چونکہ اس نے دعا نہیں کی لہذا اقرار داد نہ ہوئی پس بات یوں ہی کی یوں ہی رہ گئی۔

میں پوچھتا ہوں کہ مرزا صاحب کا اشتہار سامنے رکھ کر اس لفظ پر انگلی رکھ دو یا نشان لگا دو جس سے آپکے دعوی کا ثبوت یا تائید ہوسکتی ہے۔ ورنہ یاد رکھو بے ثبوت دعوی کرنا کسی اہل عقل کا کام نہیں (تقریر مرزا قادیانی)

ہاں آپ نے اس دعوی کا ثبوت جن لفظوں میں دیا ہے وہ بھی ناظرین کی آگاہی کے لئے نقل کئے جاتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

> مرزا صاحب نے کہا کہ میں نے دعا کے طور پر فیصلہ چاہا ہے۔ اب یہ ظاہر ہے کہ دعا سے جو فیصلہ خدا سے چاہا جاتا ہے وہ صرف مباہلہ کے رنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہی ہوتا ہے یوں کسی بزرگ یا ولی یا نبی کی دعا سے کسی مخالف کی ہلاکت ضروری ہو جانا سنت اللہ میں داخل نہیں جب تک کہ اس دعا میں مباہلہ کا رنگ پیدا نہ ہو چنانچہ فقرہ ۲ کے بعد کے بعد فقرہ ۳ میں اپنی دعا کو درج کر کے.... میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بدیں الفاظ مخاطب کیا ہے:

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔،

یہ فقرہ صاف بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنی طرف سے جو کرنا تھا کر دیا مگر فریق ثانی سے آپ کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ بھی اس کے مقابل کچھ کرے۔ صرف اپنی دعا پر حصر نہیں کیا۔ اگر اپنی بددعا کر حصر کر دیتے تو پھر کہا جا سکتا تھا کہ شاید آپ نے اس بددعا کو یک طرفہ مباہلہ تصور کر لیا ہے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ صریح مطالبہ کہ وہ بھی مقابلہ پر کچھ کرے بتاتا ہے کہ آپ اسکی طرف سے ایسی ہی دعا کے منتظر تھے (رسالہ مذکور۔ص ۱۸)

مولوی محمد علی صاحب نے اس بیان میں دو دعوی کئے ہیں ایک یہ کہ خدا سے جو فیصلہ چاہا جاتا ہے وہ صرف مباہلہ کے رنگ میں ہوتا ہے دوم یہ کہ مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ سے مطالبہ کیا کہ آپ بھی میرے مقابل دعا کریں۔

اللہ اکبر! یہ علم اور یہ تعصب جناب سنئے! حضرت نوح نے خدا سے فیصلہ چاہا تو وہ صرف حضرت نوح کی اپنی دعا تھی، یا مخالفوں نے بھی مباہلہ کیا تھا؟ آنحضرت ﷺ کو جب کفار مکہ نے کعبہ شریف میں سخت تکلیف دی تو آپ نے سات اشد کفار پر بددعا کی تھی خداوندا! ابوجہل کو پکڑ۔ فلاں کو پکڑ۔ وغیرہ۔ چنانچہ اس دعا کے مطابق جنگ بدر میں وہ لوگ مارے گئے۔ کیا یہ دعا تھی یا مباہلہ؟ اس قسم کے واقعات بے شمار ملتے ہیں جن میں حضرات انبیاء نے مخالفوں پر بددعائیں کیں اور خدا نے قبول کر کے فیصلہ فرمایا۔

آیئے! میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کا یہ دعوی نہ صرف قرآن وحدیث کے برخلاف ہے، بلکہ خود مرزا صاحب کے طریق عمل کے بھی مخالف ہے۔ مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیشہ دعاؤں سے فیصلہ چاہا کرتے تھے میں یہاں ان کی ایک دعا نقل کرتا ہوں۔ مگر میں اس کا ذمہ دار نہ ہوں گا کہ اس دعا کی قبولیت بھی بتاؤں۔ یہ کام آپ کا ہے، میرا کام صرف یہ ہے کہ میں یہ بتاؤں کہ مرزا صاحب کا طریق عمل بھی آپ کے خلاف تھا سنیئے۔ مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں:

اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی کے لئے ایک دعا اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلے کی درخواست۔

یہ اس اشتہار کی سرخی (عنوان) ہے جس سے میں کچھ نقل کرنا چاہتا ہوں۔ یہ عنوان ہی مولوی محمد علی کی تکذیب کافی کرتا ہے کیونکہ اس میں صاف لکھا ہے کہ یہ فیصلہ کی درخواست ہے۔ تاہم، ہم اصل الفاظ بھی سنائے دیتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی دعا کرتے ہیں:

اے میرے مولا! قادر خدا اب مجھے راہ بتا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول ہوں... اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جاویں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی نشان نہ دکھلائے اور اپنے اس بندے کو ان لوگوں کی طرح رد کرے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تیئں صادق نہیں سمجھونگا۔

(ضمیمہ تریاق القلوب نمبر ۵ ص ۲۔۳)

کیا یہ فیصلہ طلبی بذریعہ دعا ہے یا خدا سے بھی مباہلہ ہے؟ ہاں میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا کہ ان تین سالوں میں کون سا ایسا نشان ظاہر ہوا جس سے مرزا صاحب کے دعوی کا اثبات ہوتا ہو یا قوت پہنچتی ہو۔ میری غرض صرف یہ ہے کہ آپ کا دعوی قرآن و حدیث کی مخالفت کے علاوہ خود مرزا صاحب کے بھی مخالف ہے۔ انبیاء بذریعہ دعا فیصلہ چاہتے رہے اور ہوتا رہا۔ ہمارے پنجابی نبی تو ہمیشہ دعا ہی کے ذریعہ سے اپنی مشین چلایا کرتے تھے چنانچہ ان کی مشین کے ایک ڈرائیور نے لکھا تھا جو آپ کے ملاحظہ کے لئے نقل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود (مرزا) دعا کی قبولیت کا ایسا قطعی ثبوت پیش کرتے ہیں جو آج دنیا بھر میں کسی مذہب کا کوئی ماننے والا پیش نہیں کرسکتا...وہ مدت سے اس بات کو شائع کر رہے ہیں کہ ان کے منجانب اللہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ان کی دعائیں (قبول) کی جاتی ہیں۔

(ریویو آف ریلی جنز ۱۹۰۷ء ص۱۹۳۔زیرایڈیٹری مولوی محمد علی)

پس جب ان کا بڑا ثبوت دعا ہے تو پھر دعا فیصلہ کن کیوں نہ ہوئی۔اسی لئے تو مرزا صاحب قادیانی نے اپنی دعا کے ساتھ میری آمین کا بھی انتظار نہیں کیا جو بہت معقول ہے۔

دوسری بات کہ مولوی ثناء اللہ سے بھی دعا کا مطالبہ تھا، افسوس ہے اس کے لئے اشتہار میں کوئی لفظ نہیں ملتا۔مرزا صاحب قادیانی تو کہتے ہیں اس کے نیچے جو چاہو لکھو، اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ میرے اقرار یا انکار دعا یا عدم دعا پر کچھ موقوف نہیں۔

طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ جناب امیر جماعت (مولوی محمد علی) سمجھتے ہیں:

غرض مامورین الٰہی کسی دوسرے کے لئے بددعا نہیں کرتے، سوائے اس خاص حال کے جو مباہلہ کے نام سے موسوم ہے۔ یعنی دوسرے فریق کے بالمقابل جو عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہو۔ہاں ایسے ان کے مخالف جو جھوٹے کی موت مانگتے ہیں ان کے سامنے بطور نشان کے ہلاک کئے جاتے ہیں اور یہی دو طریق فیصلہ کے حضرت مسیح موعود نے پیش کئے ہیں۔باقی رہی بددعا، سو اللہ تعالیٰ اپنے ماموروں کے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ دوسروں کے لئے ہلاکت مانگا کریں۔

ہمارے نبی کریم ﷺ تو منافقوں جیسے خطرناک دشمنان اسلام کے لئے بھی استغفار ہی کیا کرتے تھے۔ہاں ایک موقعہ پر جب آپ کو سخت دکھ پہنچایا گیا اور آپ کے ستر (۷۰) نہایت عزیز قاری بے رحمی سے اور دھوکہ دے کر کہ ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں، قتل کر دیئے گئے تو آپ نے ایک قوم پر کچھ دن بتقاضائے بشریت بددعا کی مگر اس رحمۃ للعالمین کو یہی حکم ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیس لك من ا لا مر شیء او یتو ب علیهم او یعذ بهم فا نهم ظالمو ن ۔(آل عمرا ن :۱۲۸) (رسالہ مذکور۔ ص ۴۵)

ہم حیران ہیں کہ اس انکار کونقصان علم کہیں یا کتمان حق ۔ خیر کچھ بھی ہو حضرت نوح اور خود سید الانبیاء ﷺ کا واقعہ ہم اوپر ذکر کر آئے ہیں حضرت موسیٰؑ کی دعا خود قرآن مجید میں ہے....

(اے خدا! فرعونیوں کے مالوں کو برباد کر دے اور ان کے دلوں کو سخت کر دے تیرا عذاب دیکھے بغیر ایمان نہ لائیں).

کیسی صاف دعا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کو مرزا صاحب کی محبت بہت غالب ہے کہ ان کے دعوی کے برخلاف معمولی بات بھی آپ کو ذہول یا بھول جاتے ہیں

مزید افسوس ۔اس مضمون پر لودہانہ کے مباحثہ میں کافی بحث ہو چکی تھی فریقین اپنے اپنے دلائل پیش کر چکے تھے جو مولوی محمد علی صاحب نے بھی یقیناً دیکھے ہونگے اس لئے آپ کا فرض ہونا چاہیے تھا کہ آپ ان سب کے علاوہ کوئی بات کہتے یا ان میں کوئی معقول جدت پیدا کرتے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے اپنا منہ تاکنے والوں کو دھوکا میں رکھا یا خود دھوکا کھایا۔

ہماری طرف سے دو دلیلیں فیصلہ کن پیش ہوئی تھیں ایک اخبار بدر قادیان ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء سے جو اشتہار مذکور سے دس روز بعد کا ہے اس میں مرزا صاحب کا قول ہے، میں نے جو ثناء اللہ کے حق میں دعا کی تو الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع ،یعنی تیری دعا قبول ہے ۔اور یہ الہام صاف فیصلہ کن ہے کہ دعا مذکورہ قبول ہوئی ۔مولوی محمد علی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہیں دیا

دوم اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء یعنی میرے انکار مندرجہ اہل حدیث ۲۶ ۔اپریل ۱۹۰۷ء سے ڈیڑھ مہینہ بعد مرزا صاحب کا ایک خط میرے نام چھپا جس میں اس فیصلہ کا خدا کے ہاتھ میں ہونا دوبارہ اظہار کیا مولوی محمد علی نے اس کا جواب بھی نہیں دیا۔افسوس

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب کی مذکورہ دعا خدا کی تحریک سے تھی اور اس کے قبول ہونے ان کو الہام ہو چکا تھا اس لئے مرزا صاحب کی یہ دعا ضرور بالضرور قبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی کیوں نہ ہوتی الہام مذکورہ کے علاوہ قرآن کریم بھی اس دعا کا مؤید ہے غور سے سنئے: و لا یحیق المکر السیّء الا با ھله

مرزائیو! دیکھو ہماری دریا دلی کہ ہم اپنے برخلاف خود تم کو عذر بتاتے ہیں سنو! استاد مومن خان کا شعر ورد زبان کرلو جہاں کسی نے اس دعا کی بابت ذکر کیا جھٹ سے وہ شعر پڑھ دیا کرو

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اپریل ۱۹۱۹ء ص ۱۔۴)

قادیانیوں کی عید پر وعید

کٹک سے سید عبدالقدوس صاحب لکھتے ہیں:

قادیانی مذہب سے لگاؤ رکھنے والوں نے گذشتہ ۲۵ فروری کو ایک مضمون پڑھا ہوگا جس میں میں کٹک میں قادیانی مردہ کنی کا ذکر تھا جس سے اخبار الفضل قادیان کے چند صفحات بھرے گئے تھے سونگڑہ میں قادیانیوں کو نمایاں فتح ہوئی۔ مخالفوں کے چھکے چھڑا دیئے گئے اور انہیں عدالت میں رسوائی و مایوسی کا تمغہ حاصل ہوا وغیرہ وغیرہ۔مگر قادیانیوں کی قسم کھا کر کہنے کی بات ہے کہ بے چاروں نے جہاں کہیں قدم دھرا بس فوراً وہیں پچھاڑے گئے بلکہ پچاسوں جگہ ٹیں بول کی طرح لڑھکنیاں کھاتے کھاتے بے چاروں کو مدتوں بعد ایک لقمہ تر نصیب ہوا تھا مگر قسمت کی خوبی کہ وہ لقمہ کو چیر پھاڑ کر آلہ جراحی کے ذریعہ باہر کھینچ لایا گیا

قسمت کی خوبی دیکھئے ٹوٹی ہے واں کمند
دو چار گز جہاں سے لب بام رہ گیا

یہ تو ہر کوئی جانتا ہے کہ بڑے لوگوں کی بات بڑی ہوا کرتی ہے۔معمولی حیثیت کے آدمی کیا اور انہوں کا دماغ ہی کیا: فکر ہر کس بقدر ہمت اوست

آنکھ میں پٹی باندھ کر آدمی چاہے تو اٹکل پچو سب بات کا اینڈا بینڈا فیصلہ دے سکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ کر دینے والا دماغ کچھ نرالے ہی کھوپڑے میں بند رہا کرتا ہے۔ قادیانی لوگ خوشیاں منا رہے تھے شادیاں رچا رہے تھے کہ یکا یک کریال میں غلہ لگ گیا، اور وہ لوگ حواس باختہ ہو کر ادھر ادھر منہ چھپانے لگے۔ روشن دماغ جج صاحب نے جوں اپیل کی طرف توجہ مبذول فرمائی تو صاف بول اٹھے

انّ الباطل کان زھوقاً

قادیانی طرف داروں نے بہتیرا سر مارا۔ بہتیری ایڑیاں رگڑیں، مگر جج صاحب نے صاف کہدیا:

پس دور ہو تمہاری نظر دوربین نہیں

ہماری رائے میں اہل اسلام بالکل راستی پر ہیں پھر یہ حکم سزا کیسا؟ جاؤ ہم نے سبھوں کو ساری قیود سے آزادی وحریت بخشی۔

یہ سننا تھا کہ قادیانیوں کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ بے چارے پیٹ پکڑ پکڑ کر بیٹھ رہے۔ جو جو منتیں مانی تھیں سب گاؤ خورد ہو گئیں۔ قادیانی لوگ عدالت بازی کے ذریعہ مسجدوں میں پڑاؤ ڈالنے کا خیالی پلاؤ پکا رہے تھے، مگر افسوس جج صاحب نے اس پلاؤ کی ہنڈیا کی خبر لے کر کہا تو یہ کہا کہ

قادیانی اور پھر سنت جماعت کی مسجد اور قبرستان میں داخل ہونے کا حوصلہ؟

جھونپڑی میں رہ کر بالاخانہ کا خواب۔

چلو قصہ پاک ہوا

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اودھر کے رہے

ایک طرف مقدمہ کے پیچھے سینکڑوں روپیہ پر پانی پھر جانے کا افسوس، دوسری طرف مسجد وقبرستان سے ہانکے جانے کا غم۔ ایک دل ہزار سودا بے چارے اب کس کس کا ماتم کریں اور کس کس کو روئیں: تن ہمہ داغ داغ شد پنبہ کجا کجا نہم

سنتے ہیں کہ اب قادیانی لوگ حسرت سے چلا رہے ہیں

ہوئے ہم جو مر کے رسوا ہوئے کیوں نہ غرق دریا
نہ کبھی جنازہ اٹھتا نہ کہیں مزار ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا اڈیٹر صاحب! وقت امداد کا ہے۔ آپ کو لازم ہے کہ قادیانیوں کے حق میں رحم فرما کر صدق دل سے دعا کریں تا کہ ان کی حسرت پوری ہو جائے اور ہم تو شب و روز بے چاروں کی خیر خواہی کا دم بھرا کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اپریل ۱۹۱۹ء ص ۱۲)

قادیان میں مناظرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ تک بوجہ سفر در سفر اخبارات سے اجنبی رہنا پڑا۔ اب جو کان پوری جلسہ سے فراغت ہوئی، تو سب سے پہلے قادیانی مشن کے اخبار دیکھنے میں آئے۔ جن میں ایک مزیدار واقعہ دیکھا گیا کہ قادیانی مذہب کی دونوں پارٹیوں کا مباحثہ خود قادیان میں ہوا۔ کاہے پر؟ نبوت مرزا پر۔

یہ دیکھ کر ہمیں کمال مسرت ہوئی جس کی دو وجہیں تھیں۔

۱۔ ایک یہ کہ جب یہ لوگ آپس میں اپنے جلسوں میں مباحثے کرنے لگے ہیں تو امید ہوتی ہے کہ ہم کو بھی موقع دیں گے جیسا ہم ان کو اپنے جلسوں میں دیتے ہیں۔ خیر اس کا ظہور تو آئندہ جلسوں میں ہوگا۔

دوسری وجہ مسرت کی یہ ہوئی کہ مسئلہ نبوت مرزا اور مباحثہ بھی قریب مزار مرزا کے ہوا۔ جس پر بے ساختہ یہ شعر منہ سے نکلا

بادہ خوری کا کیا قبر مغاں پر جلسہ
ہم نے اس سال بڑی دھوم سے توڑی توبہ

بارے الحمدللہ کہ قادیان میں بھی مباحثہ کرنے کی رسم پڑی

اس مباحثہ پر فریقین اترا رہے ہیں۔ قادیانی فریق کہتا ہے کہ ہمارے مناظر کی کسی بات کا جواب لاہوری مناظر نے نہیں دیا۔ لاہوری اخبار کہتا ہے کہ ہم نے سب باتوں کے کافی جواب دیئے۔ مگر بغور دیکھا جائے تو قادیانی پارٹی کا لب ولہجہ مدلسانہ جو عموماً اخباروں کا ہوا کرتا ہے کہ وہ سوال و جواب کے الفاظ نہیں بتایا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ صرف اتنا لکھ دیا کرتے ہیں کہ ہم نے جواب بہت اچھے دیئے۔ اثر بہت اچھا رہا۔ برخلاف اس کے لاہوری اخبار فریقین کی تقریروں کو بالاجمال نقل کرتا ہے جس سے ...غلبہ کا پتہ مل سکتا ہے۔

سب سے بڑی بات یہ ہے کہ قادیان کے جلسہ کے صدر میر اسحاق (خلیفہ محمود کے ماموں) تھے جو ایک جوان آدمی ہیں اور علمی استعداد میں بھی خاصی قابلیت رکھتے ہیں۔ مگر قادیان کے اثر سے وہ ایسے متاثر ہیں کہ اپنے منصب سے بھی بے خبر ہو گئے۔ آپ صدر مناظرہ تھے، صدر کا فرض ہے کہ انتظام رکھے۔ مگر یہ صدر صاحب لاہوری پارٹی کے مقابلہ میں مجیب بن گئے ۔ نہ صرف مجیب بلکہ منصف بھی۔ حالانکہ پہلے مناظر حافظ روشن علی بھی قادیانی معلومات میں بہت اچھی قابلیت کے آدمی ہیں۔ لیکن صدر جلسہ (میر اسحاق) نے دوسری تقریر یعنی جواب الجواب کے موقع پر تمام قواعد وضوابط کو بالائے طاق رکھ کر جواب دینا اپنے ذمہ لے لیا۔ چنانچہ آپ بولے تو یوں بولے

> چونکہ میر مدثر شاہ (لاہوری مناظر) حافظ روشن علی (مناظر از جانب قادیان) کی کسی دلیل کو توڑ نہیں سکے، بلکہ ان کی تقریر کو چھوا تک نہیں، اس لئے حافظ صاحب کو بولنے کی ضرورت نہیں، میں ہی کچھ عرض کرتا ہوں
>
> (الفضل قادیان یکم اپریل ۱۹۱۹ء ص ۷)

یہ ہے قادیان کا علم کلام اور یہ ہے قادیان میں صدارت کی سکھا شاہی، سچ ہے:

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

دونوں فریقوں کو نوٹس:

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اب ہم اپنی کہتے ہیں اور دونوں فریقوں کو سناتے ہیں کہ نبوت مرزا پر ہم بھی بحث کرنے کو تیار ہیں۔ ہمارے مقابل اگر قادیانی پارٹی آئے، تو چونکہ وہ نبوت مرزا کی قائل ہے اس لئے بحکم قرآن وحدیث ہمارا فرض ہوگا کہ ہم مدعی نبوت کو دجال ثابت کریں اور قادیانی جواب دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری پارٹی مقابلہ پر آوے تو چونکہ وہ مدعی نبوت کو دجال مانتی ہے اور نبوت مرزا سے منکر ہے، اس لئے ہمارا فرض ہوگا کہ ہم نبوت مرزا کا ثبوت مرزا کی تحریرات سے دکھاویں۔

کیا کوئی ہے جو باقاعدہ اس مسئلہ میں بحث کرنے کا حوصلہ کرے۔ حوصلہ کرنے سے پہلے سوچلے کہ سامنے کون ہے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۱۵، مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۹ء مطابق یکم شعبان ۱۳۳۷ھ ص ۱۰)

(قادیانی اخبار میں جواباً ذیل کا مضمون شائع ہوا:

اہل حدیث میں مناظرہ کا چیلنج منظور

حضرت خلیفہ اول سنایا کرتے تھے ایک شخص سڑک پر جارہا تھا قریب کے ایک گاؤں سے شور سنائی دیا۔ فوراً ہمراہیوں کو چھوڑ کر اودھر چلا گیا۔ اور تھوڑی دیر بعد چوٹیں کھائے لہولہان واپس آیا۔ پوچھا گیا یہ کیا؟ کہنے لگا کچھ نہیں۔ لاٹھی چل رہی تھی میں بھی شامل ہوگیا۔ یاروں نے پوچھا تم کس فریق کی طرف سے لڑے۔ کہنے لگا یہ تو مجھے معلوم نہیں، مگر لاٹھی خوب چلی۔ چوٹیں آئیں مزا آگیا۔

یہی حال ہے مولوی ثناءاللہ امرتسری کا۔

آپ جلسہ سالانہ قادیان میں غیر مبائعین کے آنے کا قصہ لے بیٹھے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ صدر نے اپنا منصب چھوڑ دیا جو خود ایک فریق مباحثہ کے بن گئے۔ حالانکہ جو کچھ ہوا عین قرار داد کے مطابق ہوا اور غیر مبائعین سے کوئی مباحثہ بھی نہیں ہوا بلکہ انہیں اپنی سٹیج پر اظہار خیالات کا موقعہ دیا گیا اور پھر ہم نے اس پر تنقید کردی۔ اور بس۔

خیر یہ تو جو کچھ ہوا سب جاننے والے اور اس بات سے تعلق رکھنے والے جانتے ہیں، اب ابو الوفا صاحب کو مناظرہ کا شوق گدگدایا ہے آپ نوٹس دیتے ہیں کہ قادیانی پارٹی چونکہ نبوت مرزا کی قائل ہے اس لئے بحکم قرآن وحدیث ہمارا فرض ہوگا کہ اسے دجال ثابت کریں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی جواب دے۔

بہت اچھا صاحب آپ ہمارا دعویٰ با دلائل (جو منظوری پر بھیج دیا جائے گا) اہل حدیث میں اپنی جرح کے ساتھ چھاپ دیں۔ اسی کا جواب الجواب ہم آپ کی جرح کے ساتھ چھاپ دیں گے، مناظرہ ختم لیکن اگر کچھ حوصلہ باقی رہ جائے تو پھر اس پر جرح کریں ہم پھر جواب دیں گے۔ امرتسر کے اہل حدیث اور دارالامان کے اخبار کے ناظرین خود فیصلہ کریں گے کہ حق کس جانب ہے۔ کیا آپ حسب قواعد علم مناظرہ یہ طریق بحث منظور فرمائیں گے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ نہیں۔ یہ کیوں؟ اس لئے کہ یہ طریق اصول مناظرہ کے مطابق۔ اور حق و باطل میں امتیاز کرا دینے والا ہے اور یہ آپ کو کبھی پسند نہیں ہوسکتا۔ یاد رکھئے کہ آپ منکر ہیں اور منکر مدعی نہیں بن سکتا۔ (الفضل قادیان ۱۰ مئی ۱۹۱۹ء ص ۱۰)

بلاؤ بڑی بہو کو کھیر میں نمک ڈالے

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

اخبار فاروق قادیان مطبوعہ ۶ مارچ ۱۹۱۹ء میں میرے چند اعتراضات کا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنا مطلب ثابت کرنے کے لئے جو دل میں آتا تھا کہہ جاتے تھے، صحیح غلط سے غرض نہ تھی، ایک منشی صاحب محمد مہر خان مالیرکوٹلوی کی طرف سے جوابات چھپے ہیں جن کا عنوان ہے،

اہل حدیث کے کوہاٹی پردہ نشین کے وساوس کا ازالہ۔

ناظرین! پردہ نشین اور وساوس کے الفاظ سے آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ مضمون میں کیا کچھ تہذیب ہوگی۔ چونکہ ایک احمدی صاحب نے یہ پرچہ مجھے بھیج دیا اس لئے میں جواب الجواب میں کچھ مختصراً عرض کرتا ہوں۔ نہ مطلب کو خبط کرنا میرا مدعا ہے نہ... اختیار کرتا ہوں۔

اول۔ راقم مضمون نے مجھے یہ الزام دیا ہے کہ میں نے مرزا صاحب کا پورا مضمون نقل نہیں کیا اور اسکا نام یہودیت رکھ کر، یا بے ایمانی تیرا آسرا، کے فقرہ سے اس کو مزین کیا ہے۔ الزام مجھ پر تو عائد نہیں ہوسکتا کیونکہ میرے معروضات کو مرزا صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگلی پچھلی عبارت سے کچھ تعلق ہی نہیں تھا۔اس سے کیا غرض کہ مرزا صاحب نے کس موقعہ پر کہا ہے،غرض تو اس سے ہے کہ ان کے اقوال متضاد ہیں۔لیکن یہ اعتراض مرزا صاحب پر ٹھیک بیٹھتا ہے۔دیکھو مرزا صاحب کی کتاب سرمہ چشم آریہ میں (آریہ کا)...آپ اس میں جواب لکھ رہے ہیں اس کی بجائے ایسے بے موقعہ سے شروع کر کے ایسے بے موقعہ (باتیں)..کرتے ہیں کہ پڑھنے والے کو کچھ پتہ نہ لگے کہ آریہ کیا کہہ رہا ہے۔اس کے علاوہ میں اختصار پر اس لئے مجبور تھا کہ مجھے یقین تھا کہ اہل حدیث ردّی اخبار نہیں کہ میرے لمبے چوڑے مضمون کو...درج کر دے گا۔اس سے بھی قطع نظر کیا جائے تو جب میں نے مرزا صاحب کی کتاب کے نام اور صفحہ کا حوالہ دے دیا تھا تو یہ شکایت محض بے جا تھی۔

دوم۔منشی صاحب نے سخت اور دلآزار الفاظ..سے مجھ کو ذلیل اور اپنی قوم کو خوش کرنے کی کوشش کی ہے مگر جواب دینے میں گالیوں پر اتر آنا بڑی بھاری دلیل اس بات کی ہے کہ منشی صاحب کے پاس جواب نہیں۔

پادری آتھم جب پندرہ ماہ میں بذریعہ موت ہاویہ میں نہ گرائے گئے اور لوگ اس پر ہنسے تو مرزا صاحب قادیانی نے بھی اسی طرح منہ چڑا کر اور گالیاں دے کر خلق خدا کا منہ بند کرنے کی کوشش کی تھی۔لیکن لوگ سمجھ گئے کہ چونکہ خدام والا کو ذلت اور شرم نصیب ہوئی ہے اور جواب نہیں ہے اس لئے آپ گالیوں پر اتر آئے ہیں۔

چونکہ میں مرزا جی کا مرید نہیں ہوں بلکہ بفضل خدا مسلمان ہوں جب کہ بت پرستوں کو بھی گالی دینے سے منع کیا گیا ہے لہذا میں گالیوں کے جواب سے معافی چاہتا ہوں۔لیکن ہاں دلیل سے نہ کہ گالیوں کے زور سے یہ ثابت کرتا ہوں کہ میں یہودی نہیں ہوں بلکہ مرزا جی یہودی تھے۔چنانچہ ذیل میں یہودیوں کا اعتقاد،مرزا جی کا اعتقاد اور اپنا اعتقاد درج کرتا ہوں۔

ا۔ یہودی کہتے تھے کہ ہم نے حضرت عیسی کو سولی دیا۔ بلکہ مرزا جی ست بچن میں فرماتے ہیں:

> اب ڈاکٹر صاحب کے قول سے معلوم ہوا کہ چین کے یہودی اس قول سے اتفاق نہیں رکھتے اور ان کا یہ مذہب نہیں کہ حضرت عیسی سولی پر مر گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہودیوں کا یہ اعتقاد تھا کہ حضرت عیسیٰ سولی دیئے گئے اور چین کے یہودیوں کا یہ اعتقاد ہے کہ سولی دیئے گئے لیکن سولی پر نہیں مرے۔ مرزا جی کا بعینہ یہی اعتقاد ہے۔ اور میرا یہ اعتقاد ہے کہ یہ اعتقاد خلاف قرآن ہے اس لئے ایسا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔

۲۔ یہودی کہتے تھے کہ حضرت عیسیٰ جادوگر ہیں، مرزا صاحب کا بھی یہی اعتقاد تھا۔ اور میرا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے معجزات بالکل سچ تھے اور ان کا منکر کافر ہے۔

۳۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ یہود اور نصاری اپنے آپ کو خدا کے بیٹے کہتے تھے مرزا جی بھی اپنے آپ کو بمنزلہ خدا کے بیٹے کے بذریہ الہام انت منّی بمنزلة اولادی سمجھتے ہیں، میں خدا کا بیٹا بننے والے یا بیٹے کی جگہ سمجھنے والے کو کافر سمجھتا ہوں۔

اب منشی صاحب انصاف اور ایمان سے فرمائیں کہ یہودی میں ہوں یا جناب مرزا صاحب قادیانی۔

سوم، منشی صاحب فرماتے ہیں کہ اس گروہ کے ایک رکن رکین ہیں جو اپنے آپ کو ہمیشہ یکےازکوہاٹ کے پردہ میں چھپا کر کاغذی میدان میں اپنی بازی گری کے شعبدہ دکھلایا کرتے ہیں۔

اس تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب منشی صاحب نے کاغذی میدان کا لفظ لکھتے ہوئے اپنے پیر کی حرمت کا بھی خیال نہیں رکھا جس کا دعوی تھا کہ تلوار کا جہاد منسوخ ہے اب قلم کا جہاد ہے۔

دوئم ان کو مبارک ہو کہ لوگوں کو شعبدہ باز کہنے کی وجہ سے وہ فنا فی الشیخ کی منزل پر پہنچ گئے ہیں۔

چہارم: منشی صاحب سے نہایت عجز سے درخواست ہے کہ آپ نے مجھ پر یہ غیر ضروری اعتراض تو کر دیا کہ میں اول آخر کی عبارت نقل نہیں کی، لیکن آپ نے نقل کر کے جو کچھ ثابت کیا بھی نہ کہ وہاں ہی لکھنا مناسب تھا۔ اور وہاں بھی اور یہی میرا اعتراض تھا۔ پس آپ نے میرے اعتراض کو قوی کر دیا۔ مثلاً پہلے ہی اعتراض کو لے لو جو یہ ہے کہ مرزا صاحب ایک فرماتے ہیں کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ہونی چاہیے۔ دوسری جگہ فرماتے ہیں کہ ادنی مماثلت کافی ہے۔ اب اس اعتراض کو کسی حصہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع سے کیا تعلق ۔ ہر دو اپنی اپنی جگہ ایک علمی اصول ہیں ۔ پس جب تک آپ کسی علمی کتاب سے یہ ثابت نہ کر دیں کہ مرزا جی کا یہ فرمانا کہ مشبہ مشبہ بہ مشابہت تامہ ضروری ہے، آپ اپنی عبارت کو کتنا ہی طول دے دیں یا مضمون میں جس قدر مرضی ہو گالیاں یا سٹھیاں دے دیں جب تک کہ منشی صاحب یہ ثابت نہ کر دیں گے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے مرزا صاحب کو یہودیت سے خارج نہیں کر سکیں گے دیکھو مرزا جی کا عام قاعدہ جسکی رو سے قادیان دمشق ہو گیا، انسان شیر ہو گیا، فی الحال ہمیں بھی ناخن پشم اور دم ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۱۵، مورخہ ۲ مئی ۱۹۱۹ء مطابق یکم شعبان ۱۳۳۷ھ ص ۱۰۔۱۱)

لاہوری پارٹی کا دعوی اور دلیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں :

قادیانی مشن کی دوسری پارٹی جس کو لاہوری پارٹی کہا جاتا ہے اپنے اندر قرآن وحدیث کا زور محسوس کرتی ہے اور قادیانی پارٹی اپنے اندر اقوال مرزا سے قوت پاتی ہے۔ سب سے بڑا مسئلہ ان دونوں پارٹیوں کے مابین مختلف یہ ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں؟ لاہوری پارٹی بتمسک قرآن وحدیث نبوت مرزا سے منکر ہے اور قادیانی پارٹی بتمسک اقوال مرزا نبوت مرزا کی قائل ہے ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ بحیثیت مرزائی مذہب کے قادیانی پارٹی غالب ہے۔ لاہوری پارٹی نہ مانے تو قادیانیوں کی طرف سے ہم سینہ سپر ہو کر اقوال مرزا سے ثابت کر دیتے ہیں کہ مرزا صاحب نبوت کے مدعی تھے۔

آج جس مضمون پر ہم کچھ لکھنا چاہتے ہیں اس میں معاملہ برعکس ہے اس میں بحیثیت اقوال مرزا لاہوری پارٹی حق پر معلوم ہوتی ہے جس کی تفصیل یہ ہے

لاہوری اخبار پیغام صلح ۲۳۔ اپریل ۱۹۱۹ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے :

ترجمۃ القرآن ایک نشان ہے۔

جس میں یہ ثابت کیا گیا ہے کہ لاہوری پارٹی نے جو انگریزی ترجمہ کا کام کیا ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام کی آرزو حضرت مرزا صاحب قادیانی نے کی تھی۔ چونکہ یہ کام ہم لاہوریوں سے ہوا، اس لئے ہم ہی مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) کے متبع ہیں کیونکہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۷۳ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ یہ کام (انگریزی تفسیر کا) مجھ سے میری شاخ سے ہوسکے گا اور سے نہیں۔

ہم انصاف سے کہتے ہیں کہ یہ عبارت ازالہ اوہام میں موجود ہے اس لئے یہ استدلال بعینہ اوس طرح کا استدلال ہے جو حضرت عمار صحابی کی شہادت سے حضرت علی کی خلافت حقہ پر کیا گیا تھا اس لئے ہم بھی اسکی تائید کرتے ہیں۔

لیکن اس کے بعد ہم بھی کچھ دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ تو آپ لوگوں کا اندرونی مقدمہ ہوا جو بشہادۃ مرزا قادیانی طے ہوا یا ہونے والا ہے کہ دونوں پارٹیوں میں سے کون مرزا صاحب سے منضم ہے یا منفک۔ ہمارا تمہارا معاملہ ہی دگرگوں ہے۔ ہم تو کہتے ہیں سرے سے مرزا صاحب قادیانی اپنے دعاوی میں سچے نہ تھے۔ اور آپ دونوں فریق کہتے ہیں بالکل سچے تھے۔ تو کیا ہم بھی اسی طریق پر اقوال مرزا سے فیصلہ کر سکتے ہیں یا نہیں۔ غالباً اسکا جواب نفی نہیں بلکہ مثبت میں ملے گا۔ اس لئے ہم بھی اپنے دعوی کی شہادت میں مرزا صاحب کا ایک قول پیش کرتے ہیں، غور سے سنیں۔ جناب مرزا صاحب قادیانی مدعی ہیں کہ ہم مسیح موعود ہیں (بہت خوب)۔ اور مسیح موعود کی علامات کثرت سے لکھی ہیں مگر ہم قصر عمل کے طور پر ایک ہی پر قناعت کرتے ہیں۔ پس غور سے سنئے فرماتے ہیں:

> قرآن شریف کے آخری زمانہ کے بعض جدید حالات کی نسبت ایسی خبریں دی گئی ہیں جو ہمارے اس زمانہ میں بہت صفائی سے پوری ہوگئی ہیں جیسا کہ اس میں ایک یہ پیش گوئی ہے کہ آخری زمانہ میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ان دنوں میں ایک نئی سواری پیدا ہو جائے گی۔ چنانچہ قرآن شریف کی پیش گوئی کے الفاظ یہ ہیں
>
> و اذا العشار عطّلت
>
> یعنی وہ آخری زمانہ جب اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی اور بے کار ہونا تبھی ہوتا ہے کہ جب ان پر سوار ہونے کی حاجت نہ ہو۔ اور اس یہ صریح طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکلتا ہے کہ اونٹنیوں کی جگہ کوئی اور سواری پیدا ہو جائے گی۔ اس آیت کی تشریح کتاب صحیح مسلم میں موجود ہے اس میں یہ حدیث آنحضرت ﷺ کی لکھی ہوئی ہے

و یترك القلاص فلا یسعی علیها

یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنیاں ترک کی جائیں گی اور کسی منزل تک جلدی پہنچنے کے لئے اور دوڑ کر جانے کے لئے وہ کام نہیں آئیں۔

یعنی کوئی ایسی سواری پیدا ہو جائے گی جو بہ نسبت اونٹنیوں کے بہت جلد منزل مقصود تک پہنچائے گی۔ غرض یسعی کا لفظ جو حدیث میں ہے اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ دوڑنے کے کام میں اونٹ سے بہتر کوئی اور سواری نکل آئے گی۔ یہ عجیب بات ہے کہ صحیح مسلم میں جس جگہ مسیح موعود کے زمانہ کا ذکر ہے اسی جگہ یہ حدیث اونٹنیوں کے ترک کرنے کے بارہ میں ہے اور یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے تیرہ سو برس بعد پوری ہوئی چنانچہ ان دنوں میں یہ کوشش بھی ہو رہی ہے کہ ایک سال تک مکہ اور مدینہ میں ریل جاری کر دی جائے۔

پس اسوقت جب ریل جاری ہو جائے گی یہ نظارہ ہر ایک مومن کے لئے ایمان کو زیادہ کرنے والا ہوگا اور جس وقت ہزار ہا اونٹ بے کار ہو کر بجائے اون کے ریل گاڑیاں مکہ سے مدینہ تک جائے گی اور دمشق اور دوسری طرف اطراف شام وغیرہ کے حج کرنے والے کئی لاکھ انسان ریل گاڑیوں میں سوار ہو کر مکہ معظمہ میں پہنچیں گے تب کوئی لعنتی ہوگا کہ اس نظارہ کو دیکھ کر اپنے سچے دل سے اس باتکی تصدیق نہیں کرے گا کہ وہ پیش گوئی قرآن شریف اور حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے آج پوری ہوگئی۔

(چشمہ معرفت۔ص ۳۰۶)

اسی طرح کتاب اعجاز احمدی میں مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بیکار ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اور پیش گوئی آیت کریمہ

و اذا العشا ر عطلت

پوری ہوگئی۔ اور پیش گوئی حدیث

لیترکن القلا ص فلا یسعی علیہا

نے پوری پوری چمک دکھلا دی۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا نشان ہے۔

(اعجاز احمدی۔ ص۲)

اسی طرح کئی ایک جگہ مرزا صاحب نے مسیح موعود کے آنے کی علامت اور وقت حجاز ریلوے بتائی ہے اس لئے سوال ہے کہ کیا مکہ مدینہ کے درمیاں ریل تیار ہو گئی۔ کیا وہاں آجکل اونٹ بے کار ہیں۔ کیا سندھ کے ریگستانی علاقوں بیکانیر بلوچستان میں اونٹ چلنے بند ہو گئے۔ کیا مصر کی کیمل کور (اونٹوں کے رسالوں) کی خبریں غلط ہیں۔ ان سب باتوں کا جواب اگر نفی میں ہے تو مسیح موعود (مرزا صاحب) کی صداقت کہاں رہ گئی۔ قادیان کی دونوں پارٹیاں ہمارے سوال پر ٹھنڈے دل سے غور کریں اور جواب دینے سے پہلے خدا کی حضوری عمل میں لاویں اور سن رکھیں

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ

وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مئی ۱۹۱۹ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۲۶ ص ۱۔۲)

اونچی دکان پھیکے پکوان

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مطبوعہ ۲۱ مارچ ۱۹۱۹ء میں میرا ایک مضمون بعنوان کھلی چٹھی بنام مولوی محمد علی صاحب (امیر لاہوری پارٹی) چھپا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں نے کئی دفعہ بیداری میں ..کو دیکھا کہ بہشت سے نکل کر قادیان میں آ کر سمجھاتے تھے تم لوگ مرزا صاحب سے درخواست کرو کہ وہ بھی بہشتی مقبرہ سے نکل کر ہماری دونوں پارٹیوں کا فیصلہ کر دیں۔

مولوی صاحب موصوف نے جواب دینے کا کام اڈیٹر صاحب کے سپرد کیا جس نے ..جواب کا عنوان:

تجھ کو پرائی کیا پڑی اپنی نبیڑ تو

..جس کے ایک دو فقرے اس قابل ہیں کہ انہیں یہاں درج کیا جاوے کہ معلوم ہو سکے کہ اڈیٹر صاحب نے کس غیظ وغضب کی حالت میں لکھا ہے۔ اور وہ یہ ہیں

آج مسیح موعود کی مخالفت میں اندھے..جو شخص اس عقل کا مالک ہو اس کے مرفوع القلم اور قابل علاج ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے

فاتح قادیان جناب مولوی ثناء اللہ صاحب پر بھی بہت کچھ لے دے کر گئے ہیں کہ انہوں نے میرا مضمون کیوں چھاپا،..

چونکہ میرے مخاطب مولوی محمد علی صاحب ہیں اس لئے میں اس جواب کا ذمہ وار انہی کو قرار دے کر اونہی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ غور سے سنیں

۱۔ جنگ مقدس کے صفحہ ۱۲۹ کی پوری عبارت یوں ہے

واضح رہے کہ ہم حضرت مسیح کی اس زندگی کی خصوصیت کو ہرگز نہیں مانتے بلکہ ہمارا یہ مذہب موافق کتاب وسنت کے ہے جو ہمارے نبی ﷺ سب سے زیادہ حیات اقوی اور اعلی رکھتے ہیں اور کسی نبی کی ایسی اعلی درجہ کی حیات نہیں ہے جیسی آنخضرت ﷺ کی۔ چنانچہ میں نے کئی دفعہ آنخضرت ﷺ کو اسی بیداری میں دیکھا ہے، باتیں کی ہیں مسائل پوچھے ہیں۔ اگر حضرت مسیح زندہ ہیں تو کیا کبھی کسی نے آپ لوگوں میں سے بیداری میں اون کو دیکھا ہے۔

اور اسی مضمون کا مرزا صاحب کا ایک شعر بھی نقل کرتا ہوں

یاد کن روزے کہ بنمودی بہ بیداری مرا
آں جمالے آں رخے آں صورتِ رشک بہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! خدارا انصاف، اس ساری عبارت میں مکاشفہ کا کہیں اشارہ تک بھی ہے؟ اور بیداری کے ساتھ لفظ، اسی، کیا کہہ رہا ہے۔ پھر لفظ مکاشفہ اپنی طرف سے لگا دینا ایمان کا خون کرنا نہیں تو کیا ہے۔

علاوہ بریں مولوی صاحب فرماویں کہ مکاشفہ میں کچھ دیکھنا، دیکھنے والے کی طاقت روحانی اور علوئے مرتبت ظاہر کرتا ہے یا اس شئے کی جو دیکھی جاوے۔ جیسے مرزا صاحب نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کا معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہ تھا بلکہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا۔ جب کشف کے کئی درجے ہیں تو بلحاظ قابلیت دیکھنے والے کے ہوں گے یا مطابق حیثیت اس شئے یا امر یا انسان کے جو دیکھا جاوے۔ اگر آنحضرت ﷺ کا معراج بقول مرزا صاحب اعلی درجہ کا کشف تھا تو یہ اعلی درجہ آنحضرت ﷺ کو حاصل ہوا تھا دیکھنے کا نہ کہ خدا اور فرشتوں اور بہشت و دوزخ کو جو دیکھے گئے تھے۔ علاوہ بریں اگر ہم اس مکاشفہ کو صحیح مانیں کہ مرزا صاحب نے زمین و آسمان پیدا کئے تو جو چیز مکاشفہ میں نظر آوے اون کے وجود کی بھی ضرورت نہیں۔ چہ جائے کہ مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کو مکاشفہ میں دیکھنے سے اون کے اعلی درجہ کی زندگی کا ثبوت دیں کیونکہ مرزا صاحب کے پیدا کردہ زمین و آسمان کا کہیں وجود نہیں (گھر کا چھپر مراد ہوگا پھر کیوں وجود نہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

ناظرین! خدا کے واسطے غور فرماویں کہ یہ من گھڑت معنی کر کے اڈیٹر صاحب (پیغام صلح) نے مولوی (محمد علی) صاحب کو کس قدر سرخ روئی بخشی

باقی رہا اہل حدیث کے بزرگوں کا اختلاف، سو وہ ایک جھوٹے مسیح کی تکذیب کیلئے ضروری ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے

ولتذ هبن الشحناء و التبا غض و التحاسد (مشکوۃ باب نزول المسیح) یعنی سچے مسیح کے زمانے میں لوگوں کے بغض وحسد سب دور ہو جائیں گے

ہمیں کیا ضرورت کہ لوگوں کے بغض وتحاسد دور کرنے کی بے فائدہ کوشش کریں کیونکہ حضرت عیسی کے آنے تک انکا وجود ضروری ہے تا کہ وہ اس کو رفع کریں۔

مگر مرزائی صاحبان پر ہمیں رحم آتا ہے کہ انہوں نے تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا

مولوی محمد علی صاحب اخبار پیغام صلح مطبوعہ ۲۶ فروری میں، میاں صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی دعوت طعام بخیال مصالحت، کی خط و کتابت چھاپتے ہوئے لکھتے ہیں:

یہ تحریک کی کہ جماعت کو موجودہ رنگ تفرقہ سے بڑا نقصان پہنچ رہا ہے کوئی ایسی صورت اختیار کی جاوے کہ موجودہ اختلاف کے باوجود بھی باہمی بغض اور نفرت دور ہو جائے ... جناب میاں صاحب یہ بھی پسند نہیں کر سکتے کہ وہ ہمارے ساتھ مل کر کھانا کھائیں، یا ان کے مرید ہمارے ساتھ مل کر کھانا کھائیں ...اتفاق کی صورت تو یہی تھی کہ دونوں فریق میں باہمی تنفر کم ہوتا... حالانکہ خود میاں صاحب اسی رقعہ میں اس بات کے قائل نظر آتے ہیں کہ فتنہ دور کرنے کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ مل کر بیٹھنا.... جب تک فتنہ دور نہ ہو اس وقت تک دعوت قبول نہیں ہو سکتی ... بلکہ مولوی شیر علی صاحب کو یہ کہا تھا کہ اگر مجالست مواکلت کی حرمت کے فتوے کو میاں صاحب کو دور کر دیں تو میں اسی وقت ان کا کھانا کھا کر جاؤں گا مگر اس کو دور کرنا میاں صاحب نے پسند نہ کیا ... یہ بھی کہا کہ پانچ سال باہمی تنفر... میں صرف ہوئے ہیں۔ وغیرہ

مولانا! آپ نے مجھے ناخواندہ مہمان کا خطاب تو دے دیا، لیکن کیا آپ ان اخوان ...کو ہدایت کریں گے کہ وہ میرے مسلمان بھائیوں کو جیسے نائی آئینہ دکھلاتا ہے درثمین کی درشن کرانے سے باز آجائیں۔ اور اگر ان کو آزادی ہے تو میرا بھی حق ہے کہ اپنے سیدھے سادھے مسلمان بھائیوں کے بچاؤ کے واسطے آپ کے مذہب کی اور اس کے بانی کی قلعی کھولتا رہوں۔

اخیر میں یہ عرض ہے کہ آپ نے مجھے مولوی لکھا ہے۔ میں مولوی نہیں ہوں بلکہ علماء اسلام کی خاکپا ہوں اور اردو وانگریزی سے کسی قدر مس رکھتا ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مئی ۱۹۱۹ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۳۷ھ جلد ۱۶ نمبر ۲۶ ص ۳-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھویں صدی کا امام الزمان

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ ہے کہ بموجب حدیث

انّ اللّه یبعث لهذه الامّة علی رأس کلّ مأة سنة من یّجدد لها دینها۔

چودھویں صدی کا مجدد میں ہوں۔ کیوں کہ میں نے دعویٰ کیا ہے۔ اگر میں نہیں، تو بتاؤ اور کس نے دعویٰ کیا ہے۔ اگر میں نہیں تو بتاؤ اور کس نے دعوی کیا ہے۔ میں امام الزمان ہوں۔ اور حکَم اور عدل ہو کر آیا ہوں۔ جو مجھے نہ مانیگا۔ جاہلیت کی موت مرے گا۔

اول تو مرزا صاحب کے مذہب کے مطابق یہ حدیث نہایت ضعیف ہے۔ اُن کا قول ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے دمشق میں نازل ہونے کی حدیث اس وجہ سے ضعیف ہے کہ صرف صحیح مسلم میں ہے، صحیح بخاری میں نہیں۔ گویا بخاری نے اس کو ضعیف سمجھ کر چھوڑ دیا ہے اور یہ حدیث مجدد والی تو نہ بخاری میں ہے، نہ مسلم میں۔ اس لئے بالکل ہی ضعیف ہے۔

دوم آنحضرتؐ فرما رہے ہیں کہ مجدد میری امت کے واسطے پیدا ہوا کرینگے جو اُس کے دین کو تازہ کیا کرینگے۔ پس ۱۳۰۰ھ میں آنحضرت ﷺ کی امت نے کون سے مذہبی فرائض ترک یا فراموش کر دیئے تھے کہ لاکھوں کی تعداد میں ہر سال حج کرنے والی امت کے لئے ایک تارک الحج مجدد کی ضرورت لاحق ہوئی۔ تا کہ ایک برا نمونہ قائم کرے۔ سبحان اللہ وبحمدہ۔

ہم چراغ لے کر تلاش کریں تو ہمیں کوئی ایسا فریضۂ دین نظر نہیں آتا جو ترک یا فراموش ہو چکا تھا اور مرزا جی نے اُسے آ کر زندہ کیا۔ برخلاف اس کے مرزا جی نے جس قدر خدا اور رسول کے احکام کے خلاف کا وہ سوا اشجع الناس کے دوسرے کا کام نہ تھا۔ سب سے بڑی تجدید یہ کی کہ آنحضرت ﷺ کو خدا اور لوگوں کو ان کا بندہ بنا کر مٹے ہوئے شرک کی تجدید کی اور اسلام میں ایک پاک تثلیث قائم کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آپ کا دعویٰ ہے کہ میں حَکَم اور عدل ہو کر آیا ہوں میرا فیصلہ قبول کرو۔ اگر اون کے حکم الہام یا وحی کی بنا پر ہوتے تو ہر جگہ ہر ایک ہی ہوتے نہ کہ ایک جگہ کچھ دوسری جگہ کچھ۔ مثلاً دیکھئے ''سرمۂ چشم آریہ'' میں مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کو جن کا قول حالی صاحب نے یوں منظوم کیا ہے

سب انساں ہیں واں جس طرح سرفگندہ
اُسی طرح ہوں میں بھی ایک اس کا بندہ

ان کو ظلی خدا بنانے کی کوشش فرما رہے ہیں (ضمناً اپنی بڑائی مدنظر ہے کیوں کہ آپ ہی ہیں) لکھتے ہیں:

''سو جب کہ نفس پاک محمدی اپنی شدت قرب اور نہایت درجہ کی صفائی کی وجہ سے وَتر کی حد سے آگے بڑھا۔ اور دریائے الوہیت سے نزدیک تر ہوا تو اس ناپید کنار دریا میں جا پڑا اور الوہیت کے بحر اعظم میں ذریعہ بشریت گم ہوگیا۔'' (سرمہ چشم آریہ حاشیہ، صفحہ ۱۶۲)

''ایسا ہی اشارہ اس دوسری آیت میں پایا جاتا ہے....

قل یاعبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله.... اب ظاہر ہے کہ بنی آدم آنحضرت ﷺ کے تو بندے نہیں ہیں۔ بلکہ سب نبی اور غیر نبی خدا تعالیٰ کے بندے ہیں لیکن چونکہ آنحضرت ﷺ کو اپنے مولیٰ کریم سے قرب اتم حاصل تھا سو یہ سخن بھی مقام جمع سے سرزد ہوا۔''

(سرمہ چشم آریہ حاشیہ، صفحہ ۱۶۷)

امام الزمان وحَکَم صاحب نے عبادی کی ''ی'' کو خلاف موحدین آنحضرت ﷺ کی طرف پھرایا ہے اور عباد کے معنی بندے ہی کے کئے ہیں۔ قطع نظر اس کے کہ ''ی'' کا آنحضرت ﷺ کی طرف پھرانا غلط ہے۔ یہ معنی صریح خلاف ہیں آیت

ما كان لبشر أن يؤتيه اللّه الكتاب والحكم والنّبوّة ثم يقول للنّاس كونوا عبادا لى من دون اللّه ولكن كونوا ربّانيين

(پ۳، ع:۱۶)

سرمۂ چشم آریہ میں تو مرزا صاحب نے یاعبادی کے معنی کئے ''اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے بندو' اور آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۱۸۹-۱۹۲ پر لکھتے ہیں:

''اسی مرتبہ کی طرف اشارہ اس آیت میں ہے قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لاتقنطوا من رحمة الله.. الخ یعنی کہہ اے میرے غلامو! اب اس آیت میں بجائے یاعباداللہ کے جس کے یہ معنی ہیں کہ کہہ اے خدا تعالیٰ کے بندو یہ فرمایا کہہ ائے میرے غلامو!...جو شخص نجات چاہتا ہے۔ وہ اس کا غلام ہوجائے یعنی ایسا اس کی اطاعت میں محو ہوجائے کہ گویا اس کا غلام ہے.... جاننا چاہیئے کہ عبد کا لفظ لغت عرب میں غلام بھی بولا جاتا ہے جیسا کہ لعبد مؤمن خیر من مشرك...اس مقام پر اون کور باطن موحدوں پر افسوس آتا ہے ....کہ ان کے نزدیک یہ نام کہ غلام نبی ،غلام رسول ... غلام احمد ...شرک میں داخل ہیں۔ اور اس آیت سے یہ معلوم ہوا کہ مدارِ نجات یہی نام ہیں۔''

ناظرین! آپ نے حَکم صاحب اور امام الزمان کے فیصلوں کا نمونہ ملاحظہ فرمایا جو کہتے ہیں میں ہی مجدد ہوں کیوں کہ میں نے دعویٰ کیا ہے۔ اب آپ انصافا فرماویں کہ

(۱): ۱۳۰۰ میں یعنی صدی کے سر پر ایسے نایاب حَکم کی ضرورت تھی یا نہیں

(۲) جس شخص نے ایسے حکم کو نہ مانا وہ قطعی جہنمی ہوکر جہالت کی موت مرا یانہیں۔

(۳) یا عبادی کی ی کو خدا تعالیٰ کی طرف سے پھرا کر آنحضرت ﷺ کی طرف لے جانا شرک سے لوگوں کو آلودہ کرنا ہے یانہیں؟

یہ ہے مرزا صاحب حکم عدل کا فیصلہ۔

آہ! کب تک مرزائی صاحبان مرزا صاحب کے ہزار ہا کھلے کھلے نشان دیکھ کر اُن سے انکار کرتے رہیں گے۔ یہی شکایت آنجہانی کو تھی اور یہی مجھے ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵ر شعبان ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۶-مئی ۱۹۱۹ء امرتسر ص: ۵-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے ذرائع معلومات اور مبلغ علم

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ا: جو کچھ اس عاجز کو رؤیا صالحہ اور مکاشفہ اور الہامات صحیحہ صادقہ سے حصہ وافر نبیوں کے قریب قریب دیا گیا ہے وہ دوسروں کو تمام حال کے مسلمانوں میں سے نہیں دیا گیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۸۶)

۲۔ مجھے اس نے اپنے فضل وکرم سے اپنے خاص مکالمہ سے شرف بخشا ہے (جنگ مقدس۔ص۔۵۱)

۳۔ خدا تعالیٰ مجھ سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے بسا اوقات سوال اور جواب کا سلسلہ منعقد ہو جاتا ہے (ضرورۃ الامام۔ص ۱۳)

۴۔ ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ بعض موقعوں پر بیس بیس دفعہ یا پچاس پچاس دفعہ یا قریباً تمام رات یا قریباً تمام دن (نزول المسیح۔ص ۹۴)

۵۔ علم غیب پر مجھے اس طرح قابو حاصل ہے جس طرح سوار کو گھوڑے پر ہوتا ہے (ضرورۃ الامام۔ص ۱۳)

۶۔ میں غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی جو اس عاجز کا مقابلہ کر سکے (ضرورۃ الامام)

۷۔ اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ بلا فصل ملہم کے تمام قوی میں کام کرتی رہتی ہے۔ (دافع الوساوس)

۸۔ میں نے کئی دفعہ آنحضرت ﷺ کو اسی بیداری میں دیکھا ہے باتیں کی ہیں مسائل پوچھے ہیں (جنگ مقدس۔ص ۱۲۹)

۹۔ مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسے توریت وانجیل اور قرآن کریم پر۔

۱۰۔ میں آنحضرت ﷺ کی کلام خود انکے منہ سے...بغیر انتظار کے سنتا ہوں (ص ۱۵ آئینہ کمالات اسلام)

۱۱۔ مجھے قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اس بیان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صدق ہوں کہ بار ہا عالم کشف میں میں نے ملائک کو دیکھا ہے اور ان سے بعض علوم اخذ کئے ہیں ان سے گذشتہ یا آنے والی خبریں معلوم کی ہیں جو مطابق واقع تھیں (دافع الوساوس)

۱۲۔ بعض دن ایسے گذرتے ہیں کہ الہام بارش کی طرح برستے ہیں۔

(ص ۳۵۵ آئینہ کمالات اسلام)

۱۳۔ اندریں حال وحی کرد بسوئے من پروردگار آنچہ کرد درساعت ندائے او را لبیک گویاں برخواستم پس او مرا خبر داد از آنچہ شدہ وخواہد شد (آئینہ کمالات اسلام)

ترجمہ: اس حالت میں خدا نے مجھ پر وحی بھیجی جو کچھ بھی وہ تھی میں فوراً حاضر جناب کہہ کر کھڑا ہو گیا پس خدا نے مجھے زمانہ گذشتہ اور زمانہ آئندہ کے کل حالات سے اطلاع دی۔

سوال: مرزا جی کی جناب کی عمر شریف ماشاء اللہ کتنی ہے۔

جواب: الہام ہوا کہ ۸۰ سال کے قریب یا ۸۰ سال سے چند سال زیادہ۔ نعمت اللہ ولی کی پیش گوئی جو میرے ہی حق میں ہے اس کی موید ہے۔ اس کے علاوہ بذریعہ وحی اللہ تعالی نے اطلاع دی ہے کہ موت کے ۲ سال کے اندر مجھے جوانی عطا ہوگی جس کی نظیر عالم میں نہیں ملتی۔

اصل واقعہ۔ مرزا صاحب قادیانی ۶۵ سال چند ماہ کی عمر میں اپنے الہام کنندہ کی آغوش میں اسی سفید ریش کے ساتھ جا بیٹھے

سوال: مرزا جی کیا آپ کو فریضہ حج ادا کرنا نصیب ہوگا؟

جواب: ضرور مگر حسب فرمودہ رسول ﷺ اس وقت جب دجال یعنی پادری اسلام کی طرف راغب ہو کر میرے ساتھ جاویں گے کیونکہ آنحضرت ﷺ نے دجال اور مسیح موعود کو اکٹھے طواف کرتے دیکھا تھا۔

اصلیت واقعہ: خدا نے اس سرزمین کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قدم سے پاک ہی رکھا

سوال ۳۔ مرزا جی! کیا محمدی بیگم آپ کے عقد نکاح میں آوے گی؟

جواب: ہاں ضرور۔ مگر چاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جاویں گی تو کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جاویں گے۔ ان بیوقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی۔ نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔

اصلیت واقعہ: گیارہ سال ہو گئے کہ مرزا صاحب اپنے روشن چہرے والے ملہم سے جا ملے اور ہمیں ان کا چہرہ دیکھنا نصیب نہ ہوا محمدی بیگم اپنے خاوند کے گھر آباد ہے۔

سوال ۴: مرزا جی! آپ کا دعوی ہے کہ میں مثیل مسیح ہوں اور حضرت عیسی کے وجود نے میری ذات میں ظہور اور تجلی کی۔ یہ تو فرمایئے آپ کی پہلی قبر کہاں ہے؟

جواب: حضرت عیسی کی قبر گلیل ملک شام میں ہے مگر حکیم نورالدین کہتے ہیں کہ سری نگر ملک کشمیر میں ہے۔

سوال ۵: محمدی بیگم کے بطن سے آپ کی اولاد مقدر ہے یا نہیں؟

جواب: ہاں مقدر ہے آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کہ حضرت عیسی جب نازل ہوں گے تو شادی کریں گے اور ان کے اولاد ہوگی وہ میری اسی بیوی کی نسبت ہے۔

اصلیت واقعہ: نتیجہ سب کو معلوم۔

سوال ۶: قادیان میں طاعون پڑے گا؟

جواب: نہیں انّہ آوی القریۃ خدا قادیان کے گاؤں کو طاعون سے پاک رکھے گا

اصلیت واقعہ: صرف دو ماہ میں ۳۱۴۔ اموات قادیان میں طاعون سے ہوئیں۔

سوال ۷: ڈاکٹر عبدالحکیم خان آپ کا دشمن جس نے آپ کا نام دجال رکھا ہوا ہے اس کا انجام کیا ہوگا۔

جواب: میری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا فرشتے اس کے واسطے کھنچی ہوئی تلواریں لئے کھڑے ہیں۔

اصلیت واقعہ: ڈاکٹر صاحب بخیر وخوبی اب تک زندہ ہیں اور مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کر گئے۔

سوال ۸: مولوی محمد حسین جو بقول آپ کے آپ کو کافر ملحد زندیق اور دجال کہتے ہیں ان کا انجام کیا ہوگا؟ انہوں نے آپ کو فحش گالیاں دی ہیں۔ شرم پر حملہ کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: وہ ذلیل ہوگا انّی مھین من اراد اھا نتك اسی کی نسبت الہام ہوا ہے۔ اس کا انجام خطرناک ہے وہ ان بہتانوں کے ساتھ کب تک جیئے گا۔ کب تک خدا کے ساتھ لڑائی کرکر موت سے بچتا رہے گا خدا تعالی کا ذب کے نقش ہستی کو مٹا دیتا ہے ایک ہی ہے جو اس کو بحالت نہ باز آنے کے ہلاک کرے گا۔

اصلیت واقعہ: مرزا جی گیارہ سال ہوئے مولوی صاحب کے سامنے فوت ہو چکے اور مولوی محمد حسین صاحب اب تک بخیر و خوبی زندہ ہیں اور مرزا جی کے خلاف تصانیف میں مصروف ہیں۔ ۸۰ سال سے زیادہ عمر پا چکے ہیں۔

سوال ۹: مرزا جی بشیر موعود فرزند خود کی بابت آپ کی کیا معلومات ہیں؟

جواب: ساری بشارت بیان کرنے کے لئے بڑا وقت چاہیے مگر مختصر یہ کہ خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ میں عنقریب تجھ کو ایک لڑکا عطا کرونگا۔ اس کا نام عمانوایل اور بشیر ہے خوبصورت عقل مند... مبارک، طیب اور پاک، دین کی مدد کرے گا۔ بیماروں کو اچھا کرے گا۔ اس کے سانس میں شفا ہوگی۔ سچ ظاہر ہوگا۔ باطل کافور ہوگا۔ میری قدرت اور عظمت ظاہر کرے گا۔ دین کو سربلند کرے گا۔ مردے قبروں سے نکل آئیں گے۔ کلمۃ اللہ، حسین، ذہین، دل اس کا علم سے پر، جیسے خدا آسمان سے اتر آیا، چار دانگ عالم میں اس کی دھوم ہو جائے۔ وغیرہ

اصلیت واقعہ: یہ لڑکا بچپن میں فوت ہو گیا۔

سوال ۱۰: اچھا مولوی ثناء اللہ جو آپ کو ہمیشہ اپنے پرچہ اہل حدیث میں یہ اور یہ کہتے ہیں، وہ آپ سے پہلے فوت ہوں گے یا پیچھے؟

جواب: ہاں ہاں میں سمجھ گیا وہی شخص جو مجھے چوروں ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتا ہے اور مشہور کرتا ہے کہ میں درحقیقت مفسد کذاب دکاندار مفتری اور نہایت درجہ کا برا آدمی ہوں اور ایسی تہمتوں سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور میری عمارت کو جو خدا نے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے منہدم کرنا چاہتا ہے۔ یہ وہی شخص ہے اس کی نسبت پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہے ضرورۃ الامام کا صفحہ ۱۱ پڑھ لو جہاں میں نے صاف لکھ دیا ہے کہ امام الزمان کی دعا سے ملاء اعلی میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔ آسمانوں میں ایک دردناک غلغلہ پیدا ہو کر ملائک میں اضطراب ڈالتا ہے۔ پھر خدا تعالی کی طرف سخت توجہ کی گرمی آسمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ بنانا شروع کر دیتی ہے اور تقدیریں بدلتی ہیں اور یہ تمہیں معلوم ہے کہ اس شخص کے ہاتھ سے تنگ آ کر میں امام الزمان کس تضرع اور زاری سے اس کی موت کے لئے دعا کر چکا ہوں۔

اصلیت واقعہ: مرزا جی کو خبر نہ تھی کہ اس عمارت کو منہدم کرنے والا اسی طرح بفضل خدا براجے گا اور عمارت کا تعمیر کنندہ پہلے چل دے گا، ورنہ اول تو یہ دعا نہ کرتے اگر کر بیٹھے تھے تو اس کی منسوخی کا اشتہار دے دیتے مرزا صاحب آئینہ حق؟ کے صفحہ ۲۴۲، ۲۴۴ پر لکھتے ہیں

> مومن پر ایک بڑا بھاری فضل ہوتا ہے کہ اس کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اگر قبول کرنا مومن کے حق میں بہتر نہ ہو تو کم سے کم یہ ہوتا کہ مومن کو نرمی اور محبت کی راہ سے بذریعہ محبّانہ مکالمہ کے اس پر اطلاع دی جاتی ہے۔
>
> پھر یہ کیا غضب ہو گیا کہ مرزا جی مومنوں میں بھی شمار نہ ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۱۹ء۔ ۲۵ شعبان ۱۳۳۷ء نمبر ۲۹ جلد ۱۶ ص ۳۔۴)

دعوت مباحثہ منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں میں بحث سرگرم جاری ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعویٰ کیا یا نہیں۔ ہم اس پارٹی کی تائید میں ہیں جو کہتی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لئے ہم نے دونوں پارٹیوں کو چیلنج دیا تھا کہ ''لاہوری پارٹی جو منکر نبوت مرزا ہے وہ مقابل میں آئے تو نبوت مرزا پر ہم سے بحث کر لے۔ ہم اگر ثابت کر دیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا تو آپ کو مرزا صاحب قادیانی کے حق میں وہی فتویٰ ماننا پڑے گا جو آپ لوگوں نے مدعی نبوت کے لئے لکھا ہے یعنی دجال۔

اور اگر قادیانی پارٹی آئے تو چونکہ وہ خود مدعی نبوت مرزا ہے، اس لئے اس سے اِس مضمون پر بحث ہوگی کہ بعد آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت غلط بلکہ علامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجالیت ہے۔“

یہ مباحثہ چونکہ اصولاً فیصلہ کن اور معقول بھی ہے اس لئے دونوں پارٹیوں کے اخباروں نے اس کی قبولیت کا اعلان کیا ہے۔ مگر دونوں نے یہ شرط لگائی ہے کہ یہ مضمون فریقین کے اخباروں میں چھپے۔ ہم اِس شرط کو منظور کرتے ہیں مگر اس شرط کے ساتھ کہ اس بحث کے فیصلہ کے لئے مسلمہ منصف مقرر ہو۔ اور حسب قاعدہ پہلے اور پیچھے پرچہ مدعی کا ہو۔ پھر چاہے فریقین کے پانچ پرچے ہوں یا سات یا جتنے قرار پا جائیں۔

ہماری اِس شرط سے کوئی احمدی جو مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم اور تصنیف سے واقف ہوگا انکار نہ کرے گا کیوں کہ منصفوں سے فیصلہ کرانا خود مرزا صاحب کئی ایک جگہ لکھ چکے ہیں بلکہ مالی تاوان دینا بھی منظور کر چکے ہیں (ہو براہین احمدیہ صفحہ ۲۴ وغیرہ)

پس اگر ان دونوں پارٹیوں نے اس مباحثہ کی منظوری واقعی دلی ارادہ سے دی ہوگی تو جس طرح ہم نے اون کی شرط منظور کر لی ہوگی، وہ بھی ہماری شرط منظور کر لیں گے۔ ورنہ کہا جائے گا

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے ترا سبو بھی نہیں رہے گا

(اہل حدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۳۱۔ مورخہ ۲۷ ررمضان المبارک ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۷۔ جون ۱۹۱۹ء ص: ۱۔۲)

مسیح موعود کا کتب فروشی میں کمال

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

کہتے ہیں کہ کوئی ایرانی یا کابلی، قادیاں گیا تھا۔ واپسی پر لوگوں نے اُس سے پوچھا کہ:

چہ دیدی؟

کہا کہ

”پیغمبر کتب فروشاں ست“

ذیل میں مرزا جی کے ایک اشتہار کے اقتباسات بطور نمونہ درج کرتا ہوں۔ جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین معلوم کرینگے کہ اُس غریب کا تخمینہ میں مبالغہ نہ تھا۔

اشتہار کتاب آئینہ کمالات اسلام

یا ایها الذین اٰمنوا ان تنصروا الله ینصرکم اے ایماندارو اگر تم اللہ تعالیٰ کی مدد کرو تو وہ تمہاری مدد کرے گا۔

اے عزیزان مددِ دین متین آں کارست
کہ بصد زہد میسر نہ شود انساں را

واضح ہو کہ یہ کتاب جس کا نام نامی عنوان میں درج ہے۔ ان دنوں میں اس عاجز نے اس غرض سے لکھی ہے۔ اور میں اس بات سے شرمندہ ہوں۔ کہ میں نے یہ کہا میں نے اس کو لکھا ہے کیوں کہ میں دیکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ نے اول سے آخر تک اس کے لکھنے میں آپ مجھ کو عجیب در عجیب مددیں دی ہیں اور عجیب لطائف اور نکات اس میں بھر دیئے ہیں کہ انسان کو معمولی طاقتوں سے بہت بڑھ کر ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ اس نے اپنا ایک نشان دکھلایا ہے......اگر مجھے وسعت ہوتی تو میں تمام جلدوں کو مفت للہ تقسیم کرتا۔

عزیزو یہ کتاب قدرت حق کا ایک نمونہ ہے اور انسان کو معمولی کوششیں خود بخود اس قدر ذخیرہ معارف کا پیدا نہیں کرسکتیں اس کی ضخامت ۶۰۰ صفحہ کے قریب ہے۔ اور کاغذ عمدہ اور کتاب خوشخط...اس میں علاوہ حقائق ومعارف قرآنی اور لطائف کتاب رب عزیز کے ایک وافر حصہ ہے...

آخر میں یہ بات بھی لکھنا چاہتا ہوں کہ اس کتاب کی تحریر کے وقت دو دفع جناب رسول اللہ ﷺ کی زیارت مجھ کو ہوئی۔ اور آپ نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی اور ایک رات یہ بھی دیکھا کہ ایک فرشتہ بلند آواز سے لوگوں کے دلوں کو اس کتاب کی طرف بلاتا ہے اور کہتا ہے

هذا كتاب مبارك فقوموا للاجلال والاكرام یعنی یہ کتاب مبارک ہے۔ اس کی تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاؤ۔ اب گذارش مدعا یہ ہے کہ جو صاحب اِس کتاب کو خریدنا چاہیں وہ بلاتوقف......

خاکسار غلام احمد از قادیاں، ضلع گرداسپور، پنجاب‘‘

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین اس اشتہار کی ازروئے عقل ونقل پڑتال کی جائے۔ اگر اشتہار سچا ہے تو کتاب فروش سچا اور کتاب قابل قدر اور اگر اشتہار جھوٹ کا تھیلہ ہے تو کتاب فروش اور کتاب معلوم۔

اس میں درج ہے کہ اس کتاب کی تحریر کے وقت دو دفعہ آنحضرت کی زیارت نصیب ہوئی اور انہوں نے اس کتاب کی تالیف پر بہت مسرت ظاہر کی۔ اس کتاب کے صفحہ ۲۱۷ پر مرزا جی لکھتے ہیں۔ میں نے دیکھا کہ آنحضرت کے ہاتھ میں یہ کتاب ہے اور انگشت مبارک اُس جگہ رکھی ہوئی ہے۔ جہاں میں نے آپ کی اور آپ کے اصحاب کی تعریف کی ہے۔ اور تبسم کرکے فرماتے ہیں یہ میرے واسطے اور یہ میرے صحابہ کے واسطے۔

مرزا جی نے آنحضرت ﷺ کو بھی اپنی طرح اپنی مدح پر پھول جانے والا قیاس کیا۔ کسی شخص نے حضرت عثمان غنیؓ کی تعریف کی تو مقداد نے اس کے منہ میں مٹی ڈال دی آپ نے وجہ دریافت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کا حکم

اذا رائیتم مداحین فاحثوا فی وجوههم

(جب تم مدح کرنے والوں کو دیکھو تو اون کے مونہوں میں مٹی ڈالو)

سنا دیا۔

(۲) آنحضرتؐ تو اُمّی تھے۔ اور زند میں لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے۔ بعد وفات آئینہ کمالات کو جو ابھی لکھی جا رہی تھی کس طرح پڑھ لیا۔

(۳) اللہ تعالیٰ نے آپ کی زندگی میں آنحضرتؐ کو فرماتا ہے

قل لا اقول لکم عندی خزائن اللہ ولا اعلم الغیب.. الآیة۔

دوسری جگہ فرماتا ہے:

قل لا املک لنفسی نفعا ولاضرا الا ما شاء اللہ ولو کنت اعلم الغیب لاستکثرت من الخیر۔

پھر بعد وفات آنحضرت ﷺ عالم الغیب کس طرح ہو گئے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا جی کا آنحضرت کی زیارت اور مسرت کا قصہ خلاف ہے قرآن وحدیث کے۔

(۴) فرشتہ کا قصہ بھی کوئی کٹا شیعہ مانے تو مانے، اہل سنت تسلیم نہیں کر سکتا کہ بھیجا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاوے خریداروں کی طرف اور جا پہونچے کتاب فروش کے پاس اور پھر ضلع گرداسپورہ میں جا کر عربی زبان میں لوگوں کو کہے کہ اٹھو اور فلاں کتاب کی تعظیم کرو۔ یہ خلاف ہے عقل کے۔

(۵) مرزا جی اِس کتاب (آئینہ کمالات اسلام) کے صفحہ ۵۳۲ پر لکھتے ہیں:

''ازیں دنیا جز دونان خشکے وکوزۂ آبے نمیخو اہم''

اور صفحہ ۵۳۳ (آئینہ کمالات اسلام) پر لکھتے ہیں:

''امروز دنیا وحیات دنیا ومال ودولت وے را دردیدۂ من بیش از مردارے مرتبتے ووقعتے نیست''

اور پھر اُسی مراد کے واسطے ایسے اشتہار گھڑتے ہیں اور اتنی وقعت اُس کتاب کو دیکر ایسے گرتے ہیں کہ اُس کی تعریف میں کاغذ عمدہ اور کتاب خوشخط بھی تحریر فرماتے ہیں۔ یعنی اگر کوئی مضمون کے لحاظ سے نہ خریدے تو کاغذ اور لکھائی کی عمدگی کے لحاظ سے ہی خرید لے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا۔

(۶) مضمون کتاب سے تو لوگ واقف ہی ہوگئے ہونگے۔ وہی آسمانی منکوحہ کا رونا۔ وہی مولوی محمد حسین کے ہاتھ سے فریاد۔ وہی بڑائی کے الہامات اور بقول شخصیکہ وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے

جو پہلی کتابوں کا لب لباب وہی اس کا۔ ہاں ایزادگیوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ میں عشاء کی نماز پڑھ چکا تھا اور جاگ رہا تھا۔ دروازے پر کسی نے دستک دی۔ نزدیک جانے پر معلوم ہوا کہ پنجتن پاک ہیں۔

جن مریدوں کے آمنا وصدقنا کہتے جانے پر مرزا جی کا حوصلہ ایسا بڑھتا گیا وہ بروز قیامت اپنے امام کے ساتھ ہونگے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ العلی العظیم۔

(اہل حدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۳۱۔ مورخہ ۲۷ رمضان المبارک ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۷۔ جون ۱۹۱۹ء ص: ۲-۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوبند اور قادیاں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایام طالبعلمی میں ہندوستانی مدارس میں ہم سنا کرتے تھے۔ کہ پنجابی صرف و نحو میں بہ نسبت دیگر ہندوستانیوں کے بہت اچھے ہوتے ہیں۔ مگر ایک عیب بھی ان میں ہوتا ہے کہ مبادی کو مقاصد بنا لیتے ہیں۔ یعنی علم صرف ونحو دیگر علوم دینیہ کے لئے مبادی (خادم) ہیں اصل مقاصد علوم دینیہ ہیں پنجابیوں پر الزام تھا۔ کہ مبادی کو مقاصد جتنی بلکہ اون سے بڑھ کر اہمیت دیتے ہیں۔ یہی مثال ہے دیوبندی اور قادیانی نزاع کی۔ اصل مقصد مباہلہ اور مناظرہ تو خدا جانے کب ہوگا۔ کئی مہینے گذر چکے ہیں کہ شرائط کا تصفیہ ہونے میں نہیں آتا۔ ۱۰-جون کا اخبار الفضل قادیاں ہمارے سامنے ہے۔ اس میں بھی وہی شرائط کا جھگڑا۔ اس کے جواب میں غالبا دیوبند سے بھی ہاتھی کے دو کانوں کے برابر اشتہار نکلے گا۔ اس میں بھی وہی شرط شروط کا جھگڑا ہوگا۔

خاکسار اڈیٹر بھی بحیثیت تعلیم دیوبندی ہے۔ اس لئے میرا بھی حق ہے کہ اس نزاع میں دخیل ہو کر آخری مقطع غزل سناؤں۔ پس غور سے سنئے!

اِن دونوں فریقوں میں اِس مضمون کی اشتہار بازی ہے کہ پہلے مباحثہ ہو، پھر مباہلہ۔ اس کی شرط شروط پر جھگڑا ہے۔ سب سے بڑی نزاع قائم مقامی میں۔ فریق دیوبندی اڈیٹر الفضل سے (جو قادیانی تحریرات کا راقم ہیں) اپنے خلیفہ کی قائم مقامی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اور قادیاں سے اودھر کے راقم (مولوی عبدالسمیع صاحب) سے جملہ علماء دیوبند کی قائم مقامی کا مطالبہ ہوتا ہے۔ پھر کیفیت مباحثہ میں بھی جھگڑا ہے۔ میرے نزدیک اس کا فیصلہ بالکل آسان ہے۔ جو یہ ہے:

چونکہ اصل نزاع مرزا صاحب آنجہانی کی تصدیق اور تکذیب میں ہے۔ اس لئے مباحثہ ایسے مضمون پر ہو جو مرزائی نزاع میں فیصلہ کن ہو۔ جس میں محنت کم اور نتیجہ بہت ہو۔ اور فیصلہ کلی ہو سکے۔

میرے نزدیک وہ مسئلہ صرف ایک ہے۔ یعنی مرزا صاحب کا آخری فیصلہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار کی موت کے متعلق ۱۵-اپریل ۱۹۰۷ء کو موصوف نے شائع کیا تھا۔

اِس مباحثہ کے لئے بحیثیت دیوبندی ہونے کے مَیں خود کو پیش کرتا ہوں۔ قائم مقامی کا سوال مجھ پر نہیں ہوسکتا کیوں کہ مرزا صاحب نے مجھ کو تمام مسلمانوں بلکہ تمام مخالفوں کا واحد قائم مقام سمجھ کر میری موت وحیات سے اپنے مشن کا فیصلہ شائع کیا تھا۔ میں چونکہ خود مرزا صاحب آنجہانی کا مدمقابل ہوں اس لئے اون کے کسی ماتحت سے مقابلہ مقابلہ کرنا میری کسر شان ہے۔ لیکن میں بغرض احقاق حق اس کسر شان کی پرواہ نہیں کرتا۔ بلکہ اس کو دینی خدمت جان کر عام اعلان کرتا ہوں۔ کہ دیوبندی نزاع میں بحیثیت دیوبندی ہونے کے مَیں پیش ہوں قادیانی امت میں سے جس کا جی چاہے۔ سامنے آجائے۔

باقی شرائط قریب قریب وہی ہونگی۔ جو (مرزا قادیانی اور آتھم) کے مباحثہ میں تھیں، یہاں تک کہ مقام مباحثہ بھی امرتسر ہی ہوگا۔

ہاں یہ ضروری ہوگا کہ مباحثہ کے فیصلے کے لئے کوئی مسلمہ منصف ہو۔ جس کے فیصلے کے بعد مغلوب فریق کو ایک خاص رقم (جو بمشورہ فریقین مقرر ہوجائے) غالب فریق کو دینی ہوگی۔ جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں اعلان کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو۔ ص:۲۴)

قادیانی دوستو!

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغِ رُخِ زیبا لیکر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد۱۶۔ نمبر۳۲۔ مورخہ ۱۲ رشوال ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۱- جولائی ۱۹۱۹ء ص۲۔۳)

قادیانی قاعدہ یسرنا القرآن

جناب فاضل ایڈیٹر صاحب اہلحدیث زادمجدکم۔ السلام علیکم۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ میں احمدی یا قادیانی نہیں، بلکہ میں اس بات کا بھی قائل نہیں کہ قادیانی مشن نے اسلام کی کوئی خالص خدمت کی ہو جس میں اپنی غرض خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

داخل نہ ہو۔ مگر قادیانی اخباروں میں عرصہ سے میں ایک اشتہار دیکھتا تھا جو تعلیم قرآن کے ایک قاعدے کے متعلق تھا۔ جس کا نام ہے ''یسرنا القرآن'' ۔ اِس قاعدہ کی تعریف میں دریا بہائے جاتے تھے۔ جس سے میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ قادیانی مشن سے دینی خدمت تو نہیں ہوسکی شائد علمی خدمت ہی کچھ کی ہو۔ چنانچہ میں نے اپنے متعلقین بچوں کے لئے چار قاعدے منگائے .. پیکٹ کھولا۔ تو منہ سے نکلا

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قاعدہ کا نام تو ہے یسرنا القرآن جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیم قرآن کی سہولت کے لئے یہ قاعدہ تصنیف ہوا ہے مگر قاعدہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ قاعدہ تعلیم قرآن کے لئے نہیں بنا۔ بلکہ خدا معلوم کس غرض کے لئے بنا ہے۔ میرے خیال میں یہ قاعدہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیاں میں تعلیمی طریق سے واقفیت رکھنے والا شائد کوئی نہیں۔ اگر میں اِس دعویٰ کا ثبوت نہ دوں تو میرا دعویٰ بھی قادیانی دعوے کے مشابہ ہوگا۔ اس لئے بحوالہ صفحات مثالیں پیش کرتا ہوں۔

قاعدہ مذکورہ ۲۰/۳۶ کی تقطیع کے صفحہ ۵۲ پر ختم ہوا ہے۔ پہلے صفحہ پر نقطے اور بعض حروف لکھے ہیں۔ صفحہ ۲ پر حروف مکرر لکھے ہیں۔ مثلاً ح ح ج ج خ خ ذ ذ د د ب ا ث خ ث چند صفحات پر اسی طرح حروف مفردہ لکھ کر صفحہ ۵ پر مرکب حروف یوں لکھے ہیں:

ج جب جت ح حب خ خب خت وغیرہ ش شل شن شص ص صل صط وغیرہ کح کخ ہ ھر ھز وغیرہ ی خی جی حی کی وغیرہ (ص:۶)

تو ند، نذ، برو غیرہ فعف، فعق، غفر وغیرہ۔ یہ سب حروف عربی شکل میں بغیر اعراب کے لکھے ہیں۔ جو بچوں کو پڑھنے سخت مشکل ہیں۔ کیوں کہ جب اعراب نہ ہوئے تو کبھی وزبر پڑھیں گے اور کبھی پیش وغیرہ۔ علاوہ اس کے یہ حروف تعلیم قرآن میں کیا مفید ہیں؟ صفحہ ۷ پر لکھا ہے: بھر، بسز، جلد، واد وغیرہ۔ یہ حروف بھی اسی طرح بے اعراب ہیں اور غیر مفید ہیں۔ لطف یہ کہ صفحہ ۶ پر دو سطریں پوری یوں لکھی ہیں:

بننتنبنتثنبتیثہ بنثیئتثیئتتھیز فبغتغثقہ میکھلئفعقعھا مفلقلة معلوم نہیں کہ یہ ٹیڑھی سطریق قادیان کی سڑک طرح کس غرض کے لئے بنائی گئی ہیں۔ اور یہ کیا حروف ہیں اور بچوں کی تعلیم قرآن میں کیا مفید؟ اسی طرح صفحہ ۹ پر لکھا ہے بِہٖ۔ بَہَ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بُہُ۔ بَہَ۔ بُہَ وغیرہ۔ خِی خَیَ خُی ُوغیرہ۔صفحہ۱۰ضَكِ ضِكُ ضُك ضِكَ وغیرہ۔ هُم۔ مَهُ۔ تِهُ۔ ھفت وغیرہ۔صفحہ۱۳پرفق۔ بق۔بَہ۔بَہ۔تَتْ وغیرہ۔ یہ سب حروف تعلیم قرآن میں بالکل غیر مفید ہیں۔جس اوقات ضائع ہیں۔

عجیب بات یہ ہے کہ قاعدہ تعلیم قرآن کا ہے۔مگر صفحہ ۱۶ پر یہ حروف بھی لکھے ہیں۔ برتن، درجن،تکیہ، جلسہ، دلیہ، بندر،شکرم، بستر،نشتر،منتر وغیرہ معلوم نہیں۔ یہ حروف کس زبان کے ہیں۔اور تعلیم قرآن میں کہاں تک مفید ہیں۔

ان غلطیوں کے علاوہ ایک غلطی خاص قابل غور ہے کہ ص:۲۴ پرلکھا ہے۔

سنستدرجهم من حيث لا يعلمون۔ اسی طرح قریب نصف صفحہ کے متفرق آیات قرآنی لکھی ہیں۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف اپنے خیال میں بچوں کو لیاقت کے اس مرحلے پر پہنچا چکا ہے کہ وہ آیات قرآنی پڑھ سکیں۔لیکن اسی کے ساتھ صفحہ۵۲ پرلکھا ہے۔

”قاعدہ نمبر ۱۱۔ دوزبر دوزیر دوپیش کی پہچان کرائی جائے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مصنف نے صفحہ ۲۵ تک بچوں کو دو زبریں دوزیریں بھی نہیں بتائیں پھر صفحہ۲۴ پرلمبی لمبی آیات لکھ کر بچوں کا ذہن کیوں پریشان کیا۔مختصر یہ ہے کہ یہ قاعدہ بجائے یسرنا القرآن کے عسرنا القرآن ہے۔اس سے تعلیم قرآن کو کچھ بھی فائدہ نہیں۔اس لئے میں ناظرین اہل حدیث کو اطلاع دیتا ہوں کہ قادیانی لچھے دار اشتہاروں کے دام میں نہ پھنسیں۔

من نہ کردم شما حذر بکنید

راقم خاکسار منیجر میڈیسن ایجنسی امرت سر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد۱۶۔نمبر۳۲۔مورخہ۱۲رشوال ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۱۔جولائی ۱۹۱۹ء ص ۳۔۴)

احمدیوں کی باہمی چپقلش

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب آنجہانی کا دعویٰ تھا کہ میں دنیا کے مسلمانوں ہی کی نہیں بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساری دنیا کی اصلاح کرنے کو آیا ہوں (بہت خوب)
بلکہ یہ بھی دعوی تھا کہ میں اسلام کا اصل آئینہ ہوں اور میرے مرید اسلام کا اصل نمونہ ہیں (بہت خوب)

مگر اس جماعت نے جو اسلام کا نمونہ دکھایا ہے وہ نا گفتہ بہ ہے۔

اِس سے پہلے کہ ہم ان کا عکس دکھاویں اسلام کا روئے زیبا دکھانا مقدم ہے کیوں کہ جب تک اصل چیز معلوم نہو، اس کے عکس یا تصویر کی اس سے مطابقت معلوم نہیں ہوسکتی۔ برادری کے متعلق اسلام کی تعلیم سے قرآن وحدیث بھری پڑی ہیں مگر ہم بطریق اختصار ایک آیت اور ایک دو حدیث سنا کر قادیانی عکس دکھا دینگے۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

المؤمنون والمؤمنات بعضهم أولياء بعض

(یعنی مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے خیر خواہ ہیں اور ہونے چاہئے)۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

المسلم اخ المسلم لايظلمه ولا يسلمه

(یعنی مسلمان ایک دوسرے کا بھائی ہے اوس کی آبروریزی نہ خود کرے نہ کسی سے کراوے)۔

ایک حدیث شریف میں ہے:

المسلمون كرجل واحد ان اشتكى عينه اشتكى كله ان اشتكى رجله اشتكى كله (یعنی سارے مسلمان ایک جسم کی طرح ہونے چاہئیں جس کی آنکھ دکھتی ہے تو سارا دُکھتا ہے۔ پیر دُکھتا ہے تو سارا دکھتا ہے۔")

یہ آیت اور حدیث جس وسیع مضمون کی طرف اشارہ کرتی ہے ناظرین اوسے سمجھ سکتے ہیں۔

قادیانی مشن کے ممبروں کا برتاؤں (دیگر مسلمانوں سے نہیں وہ تو اون کے نزدیک جس برتاؤ کے مستحق ہیں خدا خوب جانتا ہے۔ بلکہ باہمی اونکا برتاؤ) قابل دید اور شنید ہے۔

گذشتہ ایام میں پنجاب میں بعض نا اہلوں سے جو افعال سرزد ہوئے ہیں وہ ہندوستانی دنیا کے علاوہ بیرون ہندوستان میں بھی معلوم ہونگے جن کا انجام بھی سب کو معلوم ہے کہ یا تو پھانسی یا کالا پانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہنگامہ محشر میں جو نمونہ قیامت تھا ذرہ سی شکایت پر موت وحیات کا سوال آ جاتا تھا۔ قادیانی اخبار الفضل نے بڑے شدومد سے مرات وکرات لاہوری گروہ کی جو قادیانی مشن کی دوسری پارٹی ہے۔ حکام تک سخت شکایت پہونچانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھی۔ اون کے سرگروہوں کے نام لے لے کر اظہار کیا کہ یہ لوگ بلوائیوں کے ساتھ فلاں فلاں کام میں شریک رہے۔ اور اپنی پارٹی کی وفاداری کے گیت گاتے رہے۔ ہم ان تحریروں کو دیکھ دیکھ کر انگشت بدنداں تھے کہ الٰہی:

آنچہ می بینم بہ بیداری یارب یا بخواب

اس قدر لہو سفید ہیں کہ ایک ہی مذہب کی دو پارٹیوں کا باہمی ایسا برتاؤ ہے کہ دشمن کا دشمن سے بھی ہو تو ایسا کھلا نہو بلکہ مخفی ہو۔ اس کے جواب میں لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں جو مضامین نکلے اون کا خلاصہ یہ تھا کہ ہم تمہاری اِس چغل خوری کے جواب میں بحکم قرآن سورۃ العلق پڑھتے ہیں جس میں مذکور ہے:

ومن شر حاسد اذا حسد۔

لاہوری پارٹی اور اون کے حامیوں نے قادیانیوں کے اس برتاؤ پر جب اعتراض کئے تو قادیانیوں نے بھی لاہوریوں کے پرانے گڑے مردے اُکھاڑ کر ان کی پرانی فائلیں نکالیں کہ دیکھو انھوں نے فلاں تاریخ کو لکھا تھا کہ قادیاں میں خلیفہ قادیان پولٹیکل باتوں میں شغل رکھتا ہے۔ بڑے بڑے پولیٹکل لوگ قادیاں میں آتے رہتے ہیں۔

اِن دونوں پارٹیوں سے الگ تیسری پارٹی کے سرگروہ منشی ظہیر الدین ہیں جن کا دعویٰ ہے کہ میں بزبان مسیح موعود (مرزا صاحب) یوسف موعود ہوں وہ ان دونوں پارٹیوں کی بے اعتدالیاں بذریعہ ایک اشتہار کے ظاہر کر کے اخیر پر لکھتے ہیں:

''اے اللہ تو ان برائے نام احمدیوں کو ہدایت کر کہ وہ سچے مسلم اور سچے احمدی بنیں۔''

یہ دعا بیشک اِس قابل ہے کہ تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ اس پر آمین کہی جائے یعنی بجائے احمدی کے محمدی لکھ کر ہم بھی اپنے ناظرین کو آمین کہنے کی سفارش کرتے ہیں۔

واللہ ان حواریان مسیح قادیاں کے اِس باہمی برتاؤ کو دیکھ کر بے ساختہ مُنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نکل جاتا ہے۔

با خویشتن چہ کردی کہ بما کنی نظیری
حقا کہ واجب آمد تو احتراز کردن

ہاں اس کے جواب میں غالبا کہا جائے گا کہ دیگر مسلمانوں میں بھی تو یہ عادت ہے کہ ایک دوسرے کی بدخواہی کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کو ضرر پہنچاتے ہیں تو کیا اون کے ایسا کرنے اسلام پر اعتراض آ سکتا ہے کہ ان احمدیوں کے ایسا کرنے سے احمدی (مرزائی) مذہب پر اعتراض ہو۔

جواب یہ ہے کہ (بقول آپ کے اور آپ کے نبی مرزا صاحب کے) دیگر مسلمانوں کی خرابی اور بداطواری ہی سے تو مسیح موعود اور مہدی مسعود کی تشریف کا زمانہ آیا تھا بلکہ مسیح موعود اور مہدی مسعود خود تشریف لائے تھے اور انہوں نے آ کر اپنی اصلاح کا کام شروع کیا اور بقول خود اور باعتقاد آپ لوگوں کے وہ کامیاب ہوئے کہ اُنہوں نے صلحاء اور اصلاح یافتہ لوگوں کی ایک جماعت تیار کی۔ جن کا نمونہ اوپر گذرا۔ دیگر مسلمانوں میں اور ان میں بہت بڑا فرق ہے۔ دیگر مسلمان اصلاح طلب ہیں اور احمدی لوگ اصلاح یافتہ ہیں۔ یہ لوگ مسیح موعود کی صحبت سے رنگین ہو چکے ہیں۔ یہ لوگ اسلام کا صحیح نمونہ ہیں۔ یہ لوگ خدا کی اصلاح کردہ جماعت ہیں۔ دوسروں کی حالت ان کے بالکل برخلاف ہے لیکن جب ان کی حالت بھی اصلاح طلب معلوم ہوتی ہے تو بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے ع: تیلی بھی کیا اور رُوکھا کھایا

فیصلہ منصف سے کرانا ہوگا:

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۷ر رمضان ۲۷ر جون کے اہل حدیث امرتسر میں ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا کہ قادیانی مشن کی دونوں پارٹیاں ہم سے بحث کرنے کو تیار ہیں ہمیں ان کی شرط منظور ہے۔ ہماری شرط یہ ہے کہ فیصلہ کے لئے کوئی منصف ہو۔ اس پر مرزا صاحب کی کتاب براہین احمدیہ کا حوالہ دیا تھا۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر پیغام صلح لکھتا ہے:

منصف کا مقرر کرنا عقائد کے معاملہ میں قرآن کریم کی رو سے ناجائز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ غلط ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے براہین احمدیہ میں کسی منصف کے فیصلہ سے عقیدہ بدل لینے کا اقرار کیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس اس کا کوئی ثبوت ہو تو پیش کریں۔ ورنہ خواہ مخواہ غلط بیانیوں سے وہ سچے ثابت نہیں ہوسکتے۔'' (۲۹/جون)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم سے جو ثبوت مانگا گیا ہے۔ وہ تو ہم دینگے مگر آپ پہلے یہ ثبوت تو دیجئے کہ اہل حدیث میں کہاں لکھا ہے۔ جس کا ثبوت آپ ہم سے مانگتے ہیں۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ منصف کی فیصلہ سے عقیدہ بدلنا پڑے گا۔ اگر سچے ہیں تو وہ الفاظ نقل کریں ورنہ بقول خود خواہ مخواہ کی غلط گوئی سے سچے ثابت نہ ہونگے۔

سنئے ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی تحریر سے ہم دکھا سکتے ہیں کہ فیصلہ منصف کا اثر عقائد پر ہوگا۔ مگر ہم نے ایسا نہیں لکھا۔ اس لئے وہ حوالہ سردست محفوظ رکھتی ہیں جب آپ ہمارے الفاظ اس مضمون کے ہم کو دکھا دینگے تو ہم بھی وہ حوالہ مرزا صاحب کی تحریر کا آپ کو دکھا دینگے۔ سردست تو ہم صرف اتنا کہتے ہیں کہ منصف کے فیصلہ سے فریق مغلوب غالب کو بطور علامت مغلوبیت مقررہ انعام دیگا۔ جیسا کہ براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴ پر مرزا صاحب فیصلہ منصفان پر دس ہزار روپیہ دینے کا اقرار کرتے ہیں۔ عقائد کی تبدیلی کا سوال ہم نے بھی پیش نہیں کیا نہ کرتے ہیں۔ بلکہ صرف انعام پر قناعت ہے۔ تبدیلی عقائد ہر شخص کے اختیار میں ہے۔ کیا قادیانی مشن کے ممبر اس شرط سے ہمارے مقابل آوینگے؟ جہاں تک ہمارا تجربہ ہے اور لودہانہ کا مباحثہ شہادت دیتا ہے۔ ہم کہہ سکتے ہیں:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار اون سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

نکاح مرزا:

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس رسالہ کا اشتہار نکلتے ہی پبلک کی طرف سے تو قبولیت اور مسرت کے آثار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے پائے گئے جیسے کسی عزیز کے نکاح پر پائے جاتے ہیں۔ مگر قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں میں اس پر ناراضگی اوسی قدر ظاہر ہوئی جتنی کسی عزیز کے فسخ نکاح یا طلاق پر ہوا کرتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ رسالہ تو ہو ''نکاح مرزا'' مگر مرزائی کمپ میں بے چینی اتنی کیوں؟ آخر بعد غور یہ سمجھ میں آیا کہ قادیانی مشن کے ممبروں کو خوب معلوم ہے کہ پبلک نے جس کو ''فاتح قادیاں'' کا لقب دیا، وہ ہمارے مرشد کی تحریرات سے تم سے بھی زیادہ واقف ہے۔ اس میں شک نہیں کہ اس رسالہ میں جو معلومات جمع کئے گئے ہیں وہ بہت عجیب اور مفید ہیں۔ میں دعوی سے کہتا ہوں کہ اس رسالے کا جواب دینا احمدیوں (مرزائیوں) کی طاقت سے باہر ہے۔ ان شاء اللہ۔

چنانچہ اون معلومات میں سے ایک نمونہ یہاں ہم دکھاتے ہیں اور قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں کے اخباروں کو چیلنج دیتے ہیں کہ اِسی ایک پیش کردہ مثال کا جواب دیں۔ سنئے اور غور سے سنئے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اون کی چچیرے بھائیوں کے مابین ایک دیوار کا مقدمہ تھا۔ اوس مقدمہ میں بعدالت گورداسپور مرزا صاحب آنجہانی کے حلفیہ بیان ہوئے جن میں آسمانی نکاح کی بابت بھی سوال ہوا تو مرزا صاحب قادیانی نے نہایت صفائی، دیانتداری اور راست بازی سے اس کا مفصل جواب دیا جو درج ذیل ہے: اور فرمایا:

''احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیشگوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ وہ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے۔

جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے۔

وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیشگوئی میں درج ہے۔

وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی۔ جیسا کہ پیشگوئی میں تھا۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں، بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے۔ ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہونگے۔ پیشگوئی کے الفاظ سے صاف معلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے اور یہی پیشگوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جاویگی۔
اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیشگوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہیں کی اس لئے وہ بیاہ کے بعد چند مہینوں کے اندر مرگیا اور پیشگوئی کی دوسری جُز پوری ہوگئی اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا۔ اور خصوصاً شوہر پر پڑا۔ جو پیشگوئی کا ایک جز تھا۔ اُنہوں نے توبہ کی چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے اس لئے خدا تعالیٰ نے اس کو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی یقین کافی ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہوکر رہیں گی۔'' (الحکم ۱۰-اگست ۱۹۰۱ء)

احمدی دوستو! تم اور ہم کون ہیں جو خدا کی باتیں ٹلا سکیں۔ جس کو خدا پر ایمان ہے وہ تو یہی اعتقاد رکھے گا کہ اللہ تعالیٰ کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ اس کا نتیجہ صاف ہے۔ کہ جو ٹلجائیں وہ خدا کی نہیں۔ پھر اس امر پر اتفاق کرنے میں تم کو کون امر مانع ہے کہ مرزا صاحب کا یہ اعلان نکاح خدا کی طرف سے نہ تھا۔ اگر ہوتا تو کیوں پورا نہوتا۔

اعیان احمدیہ!

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

تاریخ مرزا:

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

علمی دنیا کا دستور ہے کہ ہر ایک قوم اپنے ہیرو (لیڈر) کے حالات لکھا کرتی ہے۔ مرزائی فرقہ نے بھی اِس امر کی ضرورت محسوس کی کہ اپنے ہیرو (مرزا غلام احمد صاحب) کے حالات زندگی جمع کریں۔ چنانچہ انہوں نے اِس کام پر کمر باندھی مگر تکمیل نہوسکی۔ جو لکھا بھی وہ محض معتقدانہ لکھا۔ اور رائی کو پہاڑ کرکے دکھایا اور واقعات کو اصلی شکل میں نہیں دکھایا بلکہ غلط گو اخبارات کی طرح واقعات کی اصلی شکل بگاڑ کر دوسری شکل دکھائی۔ اسی لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے حالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلاکم وکاست شائع کیئے جاویں اور وہ ایسے واقعات ہوں کہ اون سے اون کی اُس زندگی کا ثبوت ملے جس کا تعلق پبلک سے ہے کیوں کہ ہم جو مرزا صاحب کی حالات جاننا چاہتے ہیں ۔ وہ نہ تو بحیثیت ایک مغل ہونے کے نہ بحیثیت ایک زمیندار ہونے کے نہ بحیثیت ایک مولوی یا مصنف ہونے کے بلکہ بحیثیت ایک مامور اللہ اور الہامی مصلح ہونے کے چاہتے ہیں۔ اس لئے جو کچھ لکھا ہے ایسا لکھا ہے کہ کسی مخالف موافق کو دم زدن کی مجال نہ ہو۔ کل واقعات تحریری اور مصدقہ ہیں اس لئے یہ کتاب مرزا غلام احمد صاحب کی الہامی اور اصلاحی زندگی کے جملہ حالات از ابتدا تا انتہا بتلانے کو انشاء اللہ کافی ہوگی۔ بلکہ احمدی دوست اگر اِس کتاب کو بغور دیکھیں گے تو عجب نہیں کہ اپنا ارادہ جو سیرت مرزا لکھنے کے متعلق ظاہر کر رہے ہیں ترک کر دینگے۔ بشرط انصاف اون کے منہ سے نکل جائے گا ذالك ماكنا نبغ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۳۳۔ مورخہ ۱۹ رشوال ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۸۔ جولائی ۱۹۱۹ء ص ۱۔۴)

قادیانی کے ذرائع معلومات اور انکی معلومات

جناب منشی عبدالحی کوہاٹی صاحب لکھتے ہیں:

اول۔ آپ کا ذریعہ معلومات:

(۱) جو کچھ اس عاجز (قادیانی) کو رویائے صالحہ اور مکاشفہ اور الہامات صحیحہ صادقہ سے حصہ وافر نبیوں کے قریب قریب دیا گیا ہے۔ وہ دوسروں کو تمام حال کے مسلمانوں میں سے نہیں دیا گیا۔ (صفحہ ۸۶۔ ازالہ حصہ دوم)

(۲) مجھے اس نے اپنے فضل وکرم سے اپنے خاص مکالمہ سے شرف بخشا ہے۔ (صفحہ ۵۱ جنگ مقدس)

(۳) خدا تعالیٰ مجھ سے نہایت صفائی سے مکالمہ کرتا ہے۔ بسا اوقات سوال وجواب کا سلسلہ منعقد ہوجاتا ہے۔ ضرورۃ الامام صفحہ ۱۳۔ نیز ایک دفعہ نہ دو دفعہ بلکہ بعض موقعوں پر بیس بیس دفعہ یا پچاس پچاس دفعہ یا قریبا تمام رات یا قریبا تمام دن۔ (صفحہ ۹۴ نزول المسیح)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴) مجھے علم غیب پر اس طرح قابو ہے جس طرح چابک سوار کو گھوڑے پر ہوتا ہے۔ (صفحہ۱۳، ضرورۃ الامام)

(۵) میں (قادیانی) غیبی اخبار کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے۔'' (صفحہ ۲۶، ضرورۃ الامام)

(۶) اِس عاجز (قادیانی) کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہر دم اور ہر لحظہ۔ بلا فصل۔ ملہم کے تمام قویٰ میں کام کرتی رہتی ہے۔'' (صفحہ۹۳، دافع الوساوس)

(۷) میں نے کئی دفعہ آنحضرت کو اسی بیداری میں دیکھا ہے باتیں کی ہیں مسائل پوچھے ہیں۔'' (صفحہ ۱۲۹، جنگ مقدس)

(۸) بارہا عالم بیداری میں مقدس لوگ نظر آئے ہیں آئندہ کی خبریں دی ہیں۔'' (صفحات ۱۴۹-۱۵۰، دافع الوساوس)

(۹) بعض دن ایسے گذرتے ہیں کہ الہام الٰہی بارش کی طرح برستے ہیں۔'' (صفحہ ۳۵۵، آئینہ کمالات اسلام)

(۱۰) مجھے اپنی وحی پر ایسا ہی ایمان ہے جیسے توریت اور انجیل اور قرآن کریم پر۔'' (صفحہ ۱۹، اربعین نمبر۴)

(۱۱) آنحضرتؐ کا معراج ایک اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔ جس میں مولف (مرزا) صاحبِ تجربہ ہے۔'' (صفحہ۲۰، ازالہ اوہام حصہ اول)

(۱۲) مجھے قسم ہے اُس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے... کہ میں اس بیان میں صادق ہوں کہ بارہا عالم کشف میں مَیں نے ملائک کو دیکھا ہے اُن سے بعض علوم اخذ کئے ہیں اور اُن سے گذشتہ یا آنے والی خبریں معلوم کی ہیں جو مطابق واقعہ تھیں۔ (دافع الوساوس، صفحہ ۱۸۳)

(۱۳) اِس حالت میں خدا نے مجھ پر وحی بھیجی، جو کچھ بھی وہ تھی۔ میں فوراً لبیک (حاضر جناب) کہہ کر اُٹھ کھڑا ہوا پس خدا نے مجھے زمانہ گذشتہ اور آئندہ کے کل حالات سے مطلع کر دیا۔ (صفحہ ۳۸۶، آئینہ کمالات اسلام)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم: آپ کی معلومات:

(سوال) مرزا جی آپ دنیا میں کتنے سال زندہ رہینگے یعنی کتنی عمر پاوینگے؟

(جواب) مجھے الہام سے معلوم ہوا ہے کہ ۸۰ سال کے قریب یا کچھ زیادہ اور نعمت اللہ ولی کی پیشگوئی جو میرے ہی حق میں ہے اس کی تائید کرتی ہے۔

(اصلیت) ۶۵ سال چند ماہ کی عمر میں فوت ہوئے۔

(سوال ۲) مرزا جی آپ ضعیف العمر بھی ہوگئے اور بیمار رہتے ہیں۔ مشن کا کام کس طرح چلے گا؟

(جواب) مجھے بذریعہ وحی خبر دی گئی ہے کہ عنقریب صحت بخشی جاویگی اور جوانی واپس کردی جاوے گی جس کی مثال کوئی پیش نہیں کرسکتا۔

(اصلیت) دو سال دو یوم بعد نزول وحی شریف کے مرزا جی ویسے کے ویسے فوت ہوگئے۔

(سوال ۳) مرزا جی کیا فریضہ حج ادا کرنا آپ کی نصیب میں ہے؟

(جواب) ہاں ضرور، مگر بموجب حدیث کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود اور دجال کو اکٹھے طواف کعبہ کرتے خواب میں دیکھا تھا۔ میں اس وقت حج کرنے جاؤنگا جب پادری اسلام لاکر میرے ساتھ جاوینگے۔

(اصلیت) سرزمین عرب مرزا جی کے قدوم سے بچی رہی۔

(سوال ۴) مرزا جی! کیا محمدی بیگم آپ کے نکاح میں آویگی؟

(جواب) بیشک ضرور، ضرور، کنواری یا بیوہ ہوکر۔ بیس سے زیادہ الہام اِس بارہ میں ہوچکی ہیں۔ بلکہ اس سلسلہ کی تحریک ہی وحی الٰہی سے کی گئی تھی۔ مگر چاہیئے تھا کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہوجاوینگی تو کیا یہ احمق مخالف جیتے ہی رہینگے۔ اور کیا اُس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوجاوینگے۔ اِن بیوقونوں کی کہیں بھاگنے کی جگہ نہیں رہیگی نہایت صفائی سے ناک کٹ جائیگی۔ اور ذلت کے سیاہ داغ اون کے منحوس چہروں پر بندروں اور سوروں کی طرح کردینگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اصلیت) گیارہ سال ہوئے کہ اِنّك علی خلق عظیم صاحب بجائے محمدی بیگم کے خاک گور سے ہم آغوش ہو چکے۔ اور محمدی بیگم اپنے خاوند کے گھر آباد ہے۔ سات بچے ہو چکے۔

(سوال ۵) مرزا جی آپ کے نزول سے غرض خداوندی صرف یہ معلوم ہوتی ہے کہ آپ وفاتِ عیسیٰ ثابت کریں۔ اسی وجہ سے زمانہ گذشتہ اور آئندہ کے حالات سے خدا نے آپ کو مطلع کر دیا جب تک آپ کی قبر کا پختہ نشان نہ دیں۔ ہم اُن کی وفات نہیں مانتے۔

(جواب) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ لعنت ہو یہود اور نصاریٰ پر کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کے قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا ہے۔ پس اس حدیث کے مطابق ملک شام میں ہے۔ مگر حکیم نور دین صاحب کہتے ہیں کہ سری نگر ملک کشمیر میں ہے پس ثابت ہوا کہ سرینگر میں ہے۔

(اصلیت) کشمیر کے معززین نے مہریں لگا دیں کہ کوئی ایسی قبر کشمیر میں نہیں۔

(سوال ۶) مرزا جی محمدی بیگم کے بطن سے آپ کی اولاد مقدر ہے یا نہیں؟

(جواب) ہاں ضرور! آنحضرتؐ کی مشکوٰۃ والی حدیث کہ حضرت عیسیٰ جب نازل ہونگے تو شادی کرینگے اور ان کے اولاد ہوگی۔ وہ اسی بیوی کی نسبت پیشگوئی ہے۔ گیا اِس جگہ رسول اللہ (صلعم) اُن سیہ دل منکروں کو اون کے شبہات کے جواب دے رہے ہیں۔ اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہونگی۔

(اصلیت) اس اولاد کی نشان دہی مرزا جی کو سچا ماننے والوں کے ذمہ ہے۔

(سوال ۷) مرزا جی! آپ گاؤں قادیاں میں طاعون پڑے گا یا نہیں؟

(جواب) مجھے الہام ہوا ہے کہ انه آوی القریة تحقیق میں اِس گاؤں کو محفوظ رکھونگا اور یہ اِس لئے کہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔

(اصلیت) قادیاں میں اِس زور کا طاعون پڑا کہ صرف مارچ اور اپریل ۱۹۰۴ء میں ۳۱۳ مرزائی وغیر مرزائی ہلاک ہوئے۔

(سوال ۸) مرزا جی! ڈاکٹر عبد الحکیم خاں آپ کا دشمن کب ہلاک ہوگا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جواب) میری آنکھوں کے سامنے اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا؛ مجھے الہام ہوا ہے کہ فرشتے اُس کے واسطے کھینچی ہوئی تلواریں لے کر کھڑے ہیں۔

(اصلیت) ڈاکٹر صاحب بخیر وخوبی اب تک زندہ ہیں۔ مرزا صاحب اُن کے الہام کے مطابق فوت ہوئے۔

(سوال ۹) مرزاجی! مولوی محمد حسین بٹالوی جو بقول آپ کے آپ کو کافر، ملحد، زندیق اور دجال کہتے ہیں، فحش گالیاں دیتے ہیں، حتی کہ آپ کی شرم پر بھی حملہ کیا ہے آپ کو کچہری چڑھایا ہے کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ اس کا انجام کیا ہوگا اس کی نسبت آپ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ اگر وہ سلطنت کی تلوار سے نہ ڈرتا تو مجھے مروا دیتا؟

(جواب) اس کی نسبت الہام ہوا ہے انی مهين من اراد اهانتك. میں اس کو ذلیل کرونگا جو تیرے ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا۔ نیز اس کی نسبت ایک ڈرانے والا الہام ہوا ہے جس کے چھاپنے کی اُس نے اجازت نہیں دی۔ وہ ذلیل ہوگا۔ اور اس کا انجام خطرناک ہے۔ وہ ان بہتانوں کے ساتھ کب تک جئے گا۔ کب تک خدا کے ساتھ لڑائی کر کر موت سے بچتا رہے گا۔ خدا تعالیٰ کاذب کے نقش ہستی کو مٹا دیتا ہے۔ ایک ہی ہے جو اس کو بحالت نہ باز آنے کے ہلاک کرے گا۔

نوٹ: نبی صاحب ضبطی ضمانت کے خوف سے اپنا الہام بیان نہیں کر سکتے۔

(اصلیت) مرزا صاحب ۶۵ سال کی عمر میں مولوی صاحب کی زندگی میں فوت ہوگئے۔ مولوی صاحب اس وقت ۸۱ سال کی عمر میں ہیں اور تردید مرزائی مذہب میں بدستور مشغول ہیں۔ ذلت انہیں یہ پہونچی ہے کہ سرکار نے مربعے عطا کئے ہیں۔

(سوال ۱۰) مرزاجی! جناب کے ہاں جو بشیر پیدا ہونے والا ہے اس کی نسبت جناب کی کیا معلومات ہیں؟

(جواب) خدا نے مجھے بشارت دی ہے کہ میں عنقریب تجھ کو ایک لڑکا عطا کرونگا۔ اس کا نام عمانوائیل اور بشیر ہے۔ خوبصورت عقلمند میرے مقربوں سے آسمان سے آویگا۔ نور مبارک، طیبت اور پاک دین کی مدد کرے گا۔ بیماروں کو اچھا کرے گا۔ اس کے سانس میں شفا ہوگی۔ سچ ظاہر ہوگا باطل دور ہوجائے گا۔ میری قدرت اور عظمت ظاہر کرے گا۔ دین کو بلند کرے گا۔ مُردے قبروں سے نکل آئینگے۔ خدا اور رسول کے منکر جان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں گے کہ وہ غلطی پر تھے۔ کلمۃ اللہ دل اس کا سے پر گو یا خدا آسمان سے اُتر آیا۔ اس کے ظہور سے خدا تعالیٰ کا جلال ظاہر ہوگا۔ قیدیوں کو چھوڑ ائیگا۔ اس کی خوشبو دنیا کے کناروں تک پھیل جاوے گی۔ قومیں اس سے برکت حاصل کرینگی۔ کوئی بیمار باقی نہیں رہیگا۔ جلد جلد بڑھے گا اور ستون بن جاویگا وغیرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ وغیرہ۔

(نوٹ:) یہ بشارت فرمائشی معلوم ہوتی ہے کسی نے کہا ہوگا کہ آپ تو سب کچھ بن گئے میرے پیٹ سے بھی تو کسی کو کچھ بنا جاوٗ۔ اس وقت تمہاری چلتی ہے جو کرو کر سکتے ہو۔

(اصلیت) پہلے حمل سے منموائیلی پیدا ہوئی جس کی تاویلات کی گئی گئیں۔ دوسرے عمل سے عنموائیل پیدا ہوا۔ جو تین سال کا ہوکر فوت ہوگیا۔ خدا نہ کرے تو بندہ کیا کرسکتا ہے۔

(سوال ۱۱) اچھی مولوی ثناء اللہ جو آپ کو ہر پرچہ اہل حدیث میں مردو، کذاب، دجال، مفسد کے ناموں سے منسوب کرتے ہیں۔ اور آپ مشن کی سخت مخل ہیں اُن کی نسبت کچھ فرمایئے؟

(جواب) ہاں ہاں میں سمجھ گیا وہی شخص جو مجھے چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتا ہے اور مشہتر کرتا ہے۔ کہ میں درحقیقت مفسد ٹھگ دکاندار، کذاب، مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہوں اور ایسی تہمتوں سے میرے سلسلہ کو نامود کرنا چاہتا ہے۔ ہاں یہ وہی شخص ہے اس کی نسبت پوچھنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ ضرورۃ الامام کے صفحہ ۱۱ پر میں لکھ چکا ہوں کہ امام الزمان کی دعاؤں سے ملاء اعلیٰ میں شور پڑجاتا ہے۔ آسمانوں میں دردناک غلغلہ پیدا ہوکر ملائک میں اضطراب ڈالتا ہے پھر خدا تعالیٰ کی طرف سے سخت توجہ کی گرمی آسمان پر کچھ بنانا شروع کردیتی ہے اور تقدیریں بدلتے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہے کہ اس شخص کی نسبت امام الزمان یعنی میں نے کس تضرع اور زاری سے آمین آمین کہہ کر اپنی فریاد جناب باری میں پہونچادی ہے۔ اب معاملہ اُسی کے ہاتھ میں ہے۔ جس کی عمارت کو وہ منہدم کررہا ہے۔ صفحات ۲۴۲ لغایت ۲۴۴ آئینہ کمالات میں مَیں نے یہ لکھا ہے کہ مومن کی درخواستیں گو کیسے ہی مشکل کاموں کے متعلق ہوں اکثر بپایہ اجابت پہنچتی ہیں.... اگر قبول کرنا مومن کے حق میں بہتر نہو۔ تو کم سے کم یہ ہوتا ہے کہ مومن کو نرمی اور محبت کی راہ سے بذریعہ محبانہ مکالمہ کے اُس پر اطلاع دی جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے... خدا تعالیٰ.... اُس کی حفاظت کرتا ہے... اس کی عمر وعافیت کے دن بڑھاتا ہے۔ دشمن کہتا ہے کہ وہ ہلاک ہوجاوے اور ناپدید ہوجاوے سے پر وہ دشمن کو ہی ہلاک کرتا ہے۔ اوراس کی بدعائیں اس کے سر پر مارتا ہے۔

(اصلیت) امام الزمان صاحب اس فریاد کے بعد جس وہ جیسے جیسے سطح کاغذ پر لکھتے جاتے تھے۔ درگاہ باری تعالیٰ میں پہونچتی جاتی تھی اور آمینوں سے موکد تھی۔ پندرہ ماہ میں خودفوت ہوکر بذریعہ خر دجال (ریل) دارالامان میں دفنائے گئے۔

کوئی مرزائی ثابت نہیں کرسکتا۔ کہ مرزاجی نے خودبخود یا خداوند تعالیٰ سے بذریعہ مکالمہ کے اطلاع پاکر اس فریاد کی منسوخیت یا التوا یا واپس لے لینے کا کوئی اشتہار دیا ہو۔ لہذا ثابت ہے کہ مرزاجی جو اللہ میاں کے قاعدوں اور دستوروں میں ماہر تھے ایک مومن کے حق میں بددعا کر بیٹھے۔

نوٹ: اس بددعا کے بعد مرزاجی کی موت نے بڑے بڑے آدمیوں (احمدیوں) کے ایمان ضائع کردیئے۔ بعض کو مالی نقصان بھی پہنچا اور مولوی ثناء اللہ کو دِلوایا۔

(سوال ۱۲) جناب مرزا صاحب ایک سوال اور کرتا ہوں اور وہ یہ اپنے مشن کی بابت جناب کی کیا معلومات ہیں؟

(جواب) ضمیمہ انجام آتھم میں مَیں نے صاف لکھ دیا ہے کہ اگر سات برس کے اندر خدا تعالیٰ میرے ہاتھ سے وہ نشان ظاہر نہ کرے جس سے اسلام کا بول بالا ہو اور جس سے ہر ایک طرف سے اسلام میں داخل ہوجانا شروع ہوجاوے اور دنیا اَور رنگ نہ پکڑ جائے تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ کہ میں اپنے تئیں کاذب خیال کرلونگا۔

(اصلیت) یہ دعویٰ اور حلفیہ اقرار مرزا صاحب کا ۱۸۹۶ء سے کچھ پہلے کا ہے۔

(سوال ۱۳) مرزاجی جہاں اتنی باتیں علم غیب کی آپ نے بتائی ہیں کچھ بادشاہ وقت کی بابت فرمادیجئے۔ کیوں کہ آپ اگر ہلے ملے کسی مومن کو بددعا بھی دے بیٹھے۔ تو پھر ہمیں یہ غیب کی خبریں کون دیا کرے گا۔ عنمو ائیل غریب بھی فوت ہوچکا۔

(جواب) ازالۂ اوہام کے صفحات ۲۰۹ و ۲۱۱ پر میں لکھ چکا ہوں کہ یاجوج ماجوج انگریز اور روس ہیں جو اوپر سے نیچے کو حملہ کررہے ہیں اور آخر میں ایک دوسرے پر حملہ کرینگے۔

(اصلیت) مرزا امام الدین صاحب کا سٹیفکیٹ ملاحظہ ہو۔ جو آخر میں درج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزاجی! ان ریت کی دیواروں پر ریت کی شہتیر رکھ کر ایسی عمارت بنا دینا کہ اچھے پڑھے لکھے اسے پختہ عمارت سمجھ جائیں، یہ آپ کا ایسا کمال ہے کہ اگر آپ آنحضرت ﷺ اور دین اسلام کی تعریفات کا دانہ ڈال کر گھر کے مرغوں کو ہی دام میں نہ پھنساتے بلکہ آپ کی فتراک میں ہم کوئی باہر کا شکار بندھا ہوا دیکھتے۔ تو آپ کی اس لیاقت کی ہم بڑی بھاری داد دیتے ہیں جیسا کہ آپ نے اپنے ایک مکفر کو نیچا دکھانے کے واسطے فرمایا تھا کہ

گر کنی تکفیر قوم خود چہ کارے کردہ ئی
رو اگر مردے یہودی را باسلام اندر آر

یعنی بہادری یہ ہے کہ کسی یہودی کو مسلمان بنایا جاوے مگر جب دیکھا جاتا ہے کہ آپ ایک تثلیث کی بھی قائل ہوئے خدا کا بیٹا بھی بنے مثل مسیح بھی بنے لیکن کسی عیسائی نے آپ کو قبول نہ کیا۔ باوا نانک صاحب کی تعریف میں بڑے رطب للسان ہوئے اور اون کے واسطے چولہ کا اُسی آسمان سے اُترنا تسلیم کر لیا جہاں حضرت عیسیٰ کے واسطے بستر ملنا جناب کے دماغ شریف میں نہیں آتا تھا۔ مگر کوئی سکھ آپ پر ایمان نہ لایا۔ کرشن مہاراج کا روپ دھارا اور ویدوں کو کتب سماوی تسلیم کیا۔ اور مریدوں کو بھی ماننے کی سخت تاکید کی۔ مگر کوئی ہندو یا آریہ مرزائی نہ بنا بلکہ جیسے کہ ازالہ اوہام کے صفحہ ۱۴ کی تحریر کے وقت آپ زعم بلکہ یقین تھا۔ کوئی اسلام کی ڈیوڑھی پر بھی آ کر نہ کھڑا ہوا۔ اور آپ حلقہ ارادت میں ہمیں صرف مسلمان ہی مسلمان نظر آ رہے ہیں اور وہ بھی ایسے مسلمان جنہوں نے جنگل میں ایک منارہ یا گھنٹہ گھر بنانے کے لئے بیس پچیس ہزار روپیہ صریح خلاف حکم خدا اور رسول آپ کو دے دیا۔ خدا تو فرماتا ہے کہ ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین (الاسراء:۲۷) اور وہ اس روپیہ کے ثواب ملنے کے منتظر بیٹھے ہیں۔ اس حالت میں ہم مجبور ہیں کہ تمام کی تمام آفرین اور شاباش اس کارخانہ کے بن جانے کی آپ کے مان لینے والوں کو دیں۔ آپ بقول خود اُس وقت بہادر کہے جاتے ہیں۔ جب کسی یہودی یا ہندو مہاجن کو مرزائی بناتے۔

مرزاجی آپ مہربانی فرما کر مجھے یہ بتلاویں گے کہ رویاء صالحہ ومکاشفات والہامات صحیحہ صادقہ ومعراج کے ذریعہ آپ کیا معلوم کرتے رہے۔ کون سے امور تھے۔ جو آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بوقت ملاقات آنحضرت سے پوچھ لیا کرتے تھے۔ وہ کون سے سوال وجواب تھے جو تمام تمام دن یا تمام تمام رات آپ کے اور خدا تعالیٰ کے درمیان ہوا کرتے تھے۔ وہ کونسے امور غیبی تھے۔ جن پر آپ چابک سوار کی طرح سوار تھے۔ کون سے الہام تھے جو بارش کی طرح برسا کرتے تھے۔ افسوس کہ روح القدس بھی آپ کے اندر بسیرا کر کر ناکارہ ہوگیا کہ اُس کا بھی کوئی کرشمہ دنیا نے نہ دیکھا۔

بھلا مرزا جی جب آپ کو اپنی عمر اپنی صحت اور اپنی جوانی کی نسبت غلط خبر ملی۔ حج کی نسبت غلط ملی۔ بیوی کی نسبت غلط ملی۔ اولاد کی نسبت غلط ملی۔ خاص الخاص بیٹے کی نسبت غلط ملی۔ اپنے گاؤں کی نسبت غلط ملی۔ جس نے آپ کے فاضل مولوی عبدالکریم کی آنکھ نیچی کرادی۔ سخت سے سخت اور جانی دشمنوں کی بابت غلط ملی۔ اپنے بادشاہ کی نسبت غلط ملی۔ اور پھر اپنے مشن کی بابت صریح غلط ملی۔ جو خدا کی قسم سے موکد تھی۔ تو غضب خدا کا آپ جھوٹ بولنے کو شرک فرما کر اور اس کے مقابلہ میں خدا کی قسم کھا کر کیوں کر فرماتے ہیں کہ میری وحی قرآن کی طرح خطا سے پاک ہے۔ کیا یہ شعر آپ کے نہیں کہ

آنچہ من بشنوم روحی فدا
بخطا پاک دامنش زخطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں ست ایمانم

یا تو آپ اپنی وحیوں کو کم از کم اپنی جوانی کی وحی کو ہی صحیح ثابت کریں۔ ورنہ ہم تو یقین رکھتے ہیں کہ آپ نظر میں نہ آنحضرتؐ کی کچھ وقعت تھی نہ قرآن کی۔ پیشگوئیوں کو اپنے صدق وکذب کا معیار مقرر کرنا جب وہ غلط ثابت ہوں۔ تو تاویلات رکیکہ باردہ کرنا۔ گالیاں دے کر رعب جمانا۔ دم افتادوں کو سات سات سالہ میعادی سبز باغ دکھلانا۔ یہ کسی مقدس آدمی کا کام نہیں ہوسکتا۔ اور یوں مان لینے کو تو لوگ شیلنگ کی پوجا بھی کرتے ہیں۔ کسی کا مال لیا جانا ثبوت اس کی صداقت کا نہیں ہوسکتا۔

مرزا جی کا دستور تھا کہ کبھی کبھی اپنے معتقد کا خط لکھا لکھایا یا لکھوا کر اپنی تصنیفات کے اخیر بطور سرٹیفکیٹ اشتہار دوا فروشاں درج کردیا کرتے تھے اور وہ سارے مسلمانوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل پر بڑا اثر کرتے تھے۔ آج میں بھی ان کی طرح ایک سٹرفکیٹ شامل یا درج کرتا ہوں:

''میں مرزا امام الدین چچازاد بھائی ملہم ..... قادیانی کا ہوں۔ اور اس کے چال وچلن سے ابتدا سے آج تک بخوبی واقف ہوں غیر کو کیا خبر ہے۔ اُس خدا کو حاضر وناظر جان کر سچ کہتا ہوں جو عالمین ہے کہ جس قدر اس کے دعاوی الہامات ہیں سب غلط اور لچر پوچ ہیں اگر یہ سچا اور حق پرست ہوتا۔ تو میں اس کا پیرو ہوتا۔'' (گلگشت ص:۱۸)

یہ حلفیہ بیان مرزاجی کے حالات کو بالکل روشن کررہا ہے اور مرزا احمد بیگ کا مرزاجی کو لڑکی نہ دینا اور مرزا سلطان محمد کو ان کی آسمانی منکوحہ سے شادی کرنے میں نہ جھجکنا۔ پھر مرزاجی کی بیوی اور بیٹے کا اس کام میں جس کو مرزاجی دینی کام کہتے تھے خلاف کرنا اس سٹرفکیٹ کی بڑی بھاری تصدیق کررہا ہے۔

(اہل حدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۳۴۔ مورخہ ۲۶ رشوال ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۵۔ جولائی ۱۹۱۹ء ص:۳-۶)

تعریف اہل سنت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

اہل حدیث میں عرصہ سے تعریف اہل سنت کی بحث چل رہی ہے۔ جس کی وجہ مکرر سہ کرر لکھی گئی ہے کہ جس طرح ہر ایک دین والاحتی کہ عیسائی اور آریہ بھی توحید کا دم بھرتے ہیں۔ اسی طرح ہر ایک اسلامی مذہب اہل حق اور اہل سنت ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس لئے بہت ضروری ہے کہ اہل سنت کی جامع مانع صحیح تعریف کی جائے تا کہ اہل سنت اور غیر اہل سنت کی تمیز ہوسکے۔ یہ غرض صرف مذہبی نہیں بلکہ علمی رنگ میں بھی ہے۔ ہر ایک فرقہ کو اس کی ضرورت ہے۔ یہاں تک کہ قانونی کتابوں میں بھی قانون کے رقبہ کی حدبندی کی جاتی ہے۔ جس میں وہ قانون جاری کیا جانا مقصود ہوتا ہے۔ نیز اصطلاحی الفاظ کے معنی بھی بتائے جاتے ہیں جو اون کی تعریف ہوتی ہے۔ اس طریقہ سے ہمارے احمدی دوستوں کو فائدہ حاصل کرنے کا موقع تھا۔ کہ وہ بجائے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روزمرہ کی چخ چخ کے یہی مسئلہ طے کرتے کہ ہماری دونوں پارٹیوں میں سے احمدی کون ہے اس کے لئے اون کو احمدی کی تعریف پر بحث کرنی چاہئے تھی مگر وہ بجائے علمی طریق اختیار کرنے کے الٹے کئی سالوں سے روز وشب نبوت مرزا کی لکیر پیٹ رہے ہیں۔ دونوں پارٹیوں کا کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھوں یہی ذکر (نبوت مرزا) ملتا ہے باوجود اس کے ''پیغام صلح'' ہم کو نصیحت کرتا ہے جو قابلِ غور ہے:

''اس وقت خوبیٔ قسمت سے الفقیہ کا ایک پرچہ جو ۵ جولائی کو شائع ہوا ہے ہمارے سامنے ہے جس میں اہل حدیث کے ساتھ اِس مسئلہ پر بحث کی گئی ہے کہ اہل سنت والجماعۃ کی جامع مانع تعریف کیا ہے۔
ہم حیران ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان کے ہم مشرب حضرات کو ایسے لاطائل بحثوں میں کیا مزا آتا ہے اگر وہ حقیقت میں اسلام کے بھی خواہ ہیں تو کیا انہیں اِس قسم کے فضول جھگڑوں سے قطع نظر کر کے اشاعت اسلام کے لئے کوشش نہیں کرنی چاہئے؟ اسلام اور مسلمانوں کو جو اِس وقت حالت ہے وہ تو اِس امر کی مقتضی ہے کہ مسلمان آپس میں مل کر ہمہ تن اسلام کی خدمت کے لئے کمربستہ ہوں مگر اہلحدیث اور الفقیہ آپس میں دست وگریباں ہیں کہ اہلحدیث کی جامع ومانع تعریف کیا ہے اور اہل سنت والجماعۃ کی کیا۔ اور پھر اِس عقل وہوش پر حضرت مسیح موعود جیسے جری پہلوانِ میدانِ مناظرہ اور تبلیغ پھر بھی آوازے کسے جاتے ہیں ہم ایسے حضرات سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ آیا وہ جو کچھ وہ کر رہے ہیں اُن سے ان کی غرض خدمت اسلام ہے۔ یا روٹیوں کے واسطے ہی بندوبست ہے؟ تاکہ اس سوال کے آخر الذکر جواب کی صورت میں ہم ایسے حضرات کو مخاطب ہی نہ کریں کہ اس سے کوئی فائد متصور نہیں اور قرآن مجید میں حکم ہے والذین هم عن اللغو معرضون'

(پیغام صلح ۱۳ جولائی صفحہ ۳ کالم ۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم تو آپ کے سوال کا جواب تمہیدی نوٹ میں دے چکے ہیں۔ کہ ہماری غرض اس بحث سے علمی اور مذہبی ہے۔ آپ بھی ہمارے اس سوال کا جواب دیجئے۔ کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی دونوں پارٹیوں میں جو کج بحثی اور گالی گلوچ اور گلوگیری روزانہ ہو رہی ہے۔ اس سے بھی اشاعت اسلام میں کچھ قوت پہونچتی ہے؟ ہاں یاد آیا کہ آپ کے مسیح موعود (مرزا صاحب) نے جو اپنا زمانہ رسالت سارا وفات مسیح ثابت کرنے اور علماء اسلام اور اہل اسلام پر اظہار غضب بذریعہ کلمات طیبہ (او بذات فرقۂ مولویاں) کرنے میں گذار دیا اِس سے بھی اشاعت اسلام خوب ہوتی ہوگی۔ حالانکہ وفات مسیح سے عیسائی مذہب کو قوت پہونچنے کے سوا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ کیوں کہ عیسائیوں کا مذہب ہے کہ مسیح مرکر ہمارے لئے کفارہ ہوئے۔ اگر وہ زندہ ثابت ہوں جیسا کہ قرآن سے ثابت ہے۔ اور مسلمانوں کا مذہب ہے تو عیسائی مدہب کا بنیادی پتھر گر جاتا ہے برخلاف وفات کے جو عیسائی مذہب کی اصل کی بنیاد کو مضبوط کرتی ہے۔ یقین نہ ہوں تو عیسائیوں سے دریافت کرلو اونکی کتابیں دیکھوں کہ عیسائی مذہب (سوائے کفارہ کے) کس پتھر پر مبنی ہے۔ اگر یہی جواب ہے کہ کفار پر تو پھر سوال کرنا کہ کفارہ زندہ کا یا مردے کا اگر جواب ملے کہ مردے کا تو پھر اپنے دل سے پوچھنا کہ ہمارے مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ساری عمر کی تصنیفات میں کفر کو قوت دی یا اسلام کو؟ سچ ہے۔

تہی دستانِ قسمت را چہ شود از رہبر کامل
کہ خضر از آبِ حیواں تشنہ می آرد سکندر را

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۳۵۔ مورخہ ۴ رذی قعدہ ۱۳۳۷ھ مطابق یکم اگست ۱۹۱۹ء ص: ۵-۶)

پنڈت لیکھرام کا قتل

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

بعض مرزائی ایسے بھی ہیں جو دل سے یقین رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی پیشگوئی پنڈت لیکھرام پر عذاب الٰہی نازل ہونے کی پوری ہوگئی اور اس پیشگوئی کو وہ بڑی وقعت سے دیکھتے ہیں کیوں کہ مرزا جی کی پیشگوئیوں کے عام قاعدہ کے خلاف اس میں اگر مگر نہیں تھا۔ مگر مَیں ہنستے ہنستے اور کھیلتے کھیلتے ثابت کرتا ہوں کہ یہ پیشگوئی پوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یہ تھے:

''خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے چھ برس کی عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں یعنی اُن بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ صلعم کے حق میں کی ہیں۔ عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔ سو اب میں اِس پیشگوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کی عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہو جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنی اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔''

یہ کس کو معلوم نہیں کہ پنڈت لیکھ رام چھرے سے قتل کیا گیا اور قاتل فرشتہ نے اپنا ہاتھ ضربات سے اس وقت تھاما جب وہ قاتل کا نام بتانے کے لائق نہ رہا یعنی جب روح اس کی بدن سے پرواز کر گئی۔ الفاظ عذاب، مبتلا، الٰہی ہیبت وغیرہ کو تو میں ناظرین کے واسطے چھوڑتا ہوں۔ وہ دیکھیں کہ

(۱) چھرے سے قتل اسلامی تاریخ کی رو سے عذاب میں شمار ہے یا نہیں۔

(۲) جس فعل سے ایک منٹ میں انسان کی جان نکل جاوے اُس کے لئے لفظ مبتلا یعنی عذاب میں مبتلا ہو گیا کہا جا سکتا ہے یا نہیں؟

(۳) چھرے سے قتل کئے جانے میں کوئی الٰہی ہیبت موجود ہوتی ہے؟ ا ور میں صرف خارق عادت کو لیتا ہوں کہ یہ کیا چیز ہے اور اس کی تعریف کیا ہے ہماری کی ہوئی تعریف تو جب ''باطل است آنچہ مدعی گوئد'' صحیح نہیں ہوگی۔ اس لئے ہم مرزائی صاحبان کے سامنے سرمہ چشم آریہ کا صفحہ ۱۵ کھول کر رکھتے ہیں۔ جو مرزائی صاحبان عینک لگانے کے عادی ہوں وہ جلد عینک لگالیں اور اس صفحہ کے حاشیہ کی سطر چہارم کو پڑھیں۔ مرزا جی نے کیا لکھا ہے

''ظاہر ہے کہ جس امر کی کوئی نظیر نہ پائی جائے اسی کو دوسروں لفظوں میں خارق عادت بھی کہتے ہیں۔''

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب معاملہ صاف ہے اگر چھرے سے قتل کئے جانے کی کوئی نظیر پائی نہیں جاتی تو پیشگوئی پوری۔ آمنا وصدقنا۔ اور اگر نظیر پائی جاتی ہے۔ اور ہزاروں کی شمار میں اور صبح وشام پائی جاتی ہے۔ تو پیشگوئی پوری نہیں ہوئی۔ نہ تو کوئی مسلمان چھرے سے قتل کو عذاب کہہ سکتا ہے نہ ایسے فوری ہلاکت کے وقوعہ کو عذاب میں مبتلا ہونا کہا جا سکتا ہے نہ اس کے آگے پیچھے کوئی ہیبت الٰہی نظر آتی ہے اور مرزا جی ہی کی تعریف کی رو سے خارق عادت بھی نہ ہوئی۔ یہ تو ثابت ہو گیا کہ مرزا جی کی پیشگوئی ان کے الفاظ اپنے الفاظ میں پوری نہیں ہوئی اور جس طریقہ سے پوری ہوئی اُس پر اس ملک میں سوڈیڑھ سو روپیہ سے زیادہ خرچ نہیں ہوتا۔ اب ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے وہ سزا بھی درج کی جاتی ہے جو ایسی حالت میں مرزا صاحب نے اپنے واسطے تجویز کی تھی۔ فرماتے ہیں:

> ''اور اگر میں اس پیشگوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا کے بھگتنے کے لئے تیار ہوں۔ اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جاوے۔''

نوٹ: مرزا صاحب قانون فیل تھے خوب جانتے تھے کہ کوئی کسی کو اس کی رضامندی ظاہر کرنے پر بھی پھانسی نہیں دے سکتا۔ لہذا اُن کا یہ قول بالکل لغو تھا۔ اور بڑی بھاری چالاکی تھی۔

مرزائی صاحبان سے ایک سوال:

مرزا صاحب ہر وعدۂ الٰہی یا کم از کم وعدۂ عذاب کو ٹلجانے والا سمجھتے تھے یا نہیں۔ اگر ان کا اعتقاد تھا کہ وعدۂ خداوندی خاص وعدۂ عذاب ٹلا نہیں کرتا۔ تو اون کی کل الہامات پر پانی پھرتا ہے اور ان کا حضرت یونسؑ کی قوم کے عذاب کے پیچھے پناہ لینا اور اون کے خلیفہ اول کا یعد ولا یوفی کا پیش کرنا لغو ہوا جاتا ہے اور نا قابل سماعت۔ اور اگر مرزا صاحب کا اعتاق تھا کہ وعدۂ عذاب ٹل بھی جایا کرتا ہے تو لیکھ رام کے عذاب کے وعدہ کو ایسا اٹل سمجھنا کہ بلا کسی شرط کے اُس کے پورا نہونے پر اپنا سر پھانسی کے واسطے پیش کرنا ظاہر کرتا ہے کہ اس پیشگوئی کا پورا کرنا مرزا جی نے اپنے ہاتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لیا تھا۔ اور اُس گدھے کے خریدار کی طرح جو کہتا تھا کہ درہم میری تھیلی میں ہیں اور گدھا بازار میں ہے، ان شاء اللہ کہنے کی کیا ضرورت ہے۔ مرزا جی نے بھی انشاء اللہ یا ماشاء اللہ کہنے کی ضرورت نہ سمجھی۔ اگر اس پیشگوئی کا پورا ہونا مرزا جی اپنے ہاتھ میں نہ سمجھتے۔ اول تو اس کے ڈر جانے یا خاموش ہوجانے کی شرط ضرور رکھتے۔ دوم میعاد اتنی لمبی نہوتی۔ مرزا صاحب کے خدا پر سخت تعجب ہے کہ ایک پٹھان کو اگر کوئی گالی دے تو فورا مارا جائے لیکن اپنے محبوب کو گالیاں دینے والے کو عذاب دینے کے لئے چھ سال کا قرعہ ڈالے اور چار سال میں جا کر کامیاب ہو اور عذاب الٰہی ایسا چوری سے پہونچایا جاوے کہ کوئی دیکھنے والا موجود نہو اور عذاب آور کے دل میں ہیبت اس قدر ہو کہ سارے ملک سے بھاگ جاوے۔

مرزائی مہدی کے یہ معجزات ہیں دگر ہیچ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۳۵۔ مورخہ ۴ ذی قعدہ ۱۳۳۷ھ مطابق یکم اگست ۱۹۱۹ء ص: ۶-۷)

مرزائیوں سے رشتہ کرنے والوں کیلئے شرم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں آیا ہے لڑکی کا رشتہ اوس شخص سے کرو جس کو بحیثیت دین کے تم پسند کرو۔ اور لڑکی بھی شادی کے لئے وہی پسند کرو جو دیندار ہو۔ باوجود اس کے بعض لوگ مرزائیوں سے رشتہ کر دینے کے بعد پوچھا کرتے ہیں کیا ہمارا رشتہ ٹوٹ سکتا ہے؟ بعد نکاح کے رشتہ توڑنا عدالت سے جو قانون حکومت کا پابند ہے۔ ان لوگوں کو چاہئے کہ نکاح کرنے سے پہلے سوچا کریں کہ ہم جس سے رشتہ کرتے ہیں وہ بحیثیت دین داری رشتے کے لائق بھی ہے؟ انہی لوگوں کی عبرت کے لئے آج ایک تازہ حوالہ قادیانی اخبار سے ان کو سنایا جاتا ہے۔ پس وہ غور سے سنیں:

لودہانہ کے عیسائی اخبار نور افشاں نے لکھا تھا کہ مسلمان مرزائیوں سے رشتہ داری ترک کرتے جاتے ہیں جو ایک حد تک صحیح بھی ہے۔ اس کے جواب میں قادیانی اخبار نور افشاں کی غلط بیان کے عنوان سے لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہم یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ اڈیٹر صاحب (نور افشاں) جان بوجھ کر ہمارے متعلق غلط بیانی اور دھوکہ دہی کے مرتکب ہوتے ہیں۔ کیوں کہ سوائے اس کے کہ مذکورہ بالا الفاظ کو ان کے دماغ کی اختراع قرار دیا جاوے اور کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی۔ اور پھر ایسی صورت میں اُن کا یہ لکھنا بہت ہی تعجب انگیز ہے جب کہ رشتہ ناطہ کے تعلقات ہم احمدی مسلمان غیر احمدیوں سے ترک کر رہے ہیں نہ کہ وہ۔ چنانچہ ہر ایک احمدی اس بات کا تو مذہبی طور پر پابند ہے کہ کسی غیر احمدی سے اپنی لڑکی یا ہمشیرہ کا رشتہ نہ کرے۔ اور قومی مصلحت کی بنا پر ہمارے موجودہ امام کا یہ ارشاد ہے کہ سوائے کسی اشد ضرورت کے غیر احمدیوں کی لڑکیاں لی بھی نہ جائیں۔ اس سے ظاہر ہے کہ احمدی مسلمان غیر احمدیوں سے رشتہ ناطہ کرنا ترک کرتے چلے جا رہے ہیں نہ کہ وہ ہم سے ترک کر رہے ہیں۔'' (الفضل قادیان ۲۶ رجون، صفحہ ۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ٹھیک یہی فتویٰ مرزا صاحب آنجہانی کا ہے (دیکھو فتاوی احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۷)

اس میں قادیانی گروہ اپنے مذہب پر پختہ ہے۔ شرم ہے تو اون مسلمانوں کو ہے جو ایسے (مرزائی) لوگوں سے اپنی اولاد کا رشتہ کرتے ہیں جو اون سے کرنا نہیں چاہتے۔

سچ فرمایا اللہ تعالیٰ نے: ھا انتھم اولاء ؟؟؟؟؟یحبونھم ولا یحبونکم.

دیوبندی قائم مقامی:

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

۱۲رشوال۔ ۱۱رجولائی کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ہم نے لکھا تھا کہ عرصہ دیوبندیوں اور قادیانیوں کی شرائط کا تصفیہ ہونے میں نہیں آتا۔ ہم ان کا تصفیہ یوں کرتے ہیں بحیثیت دیوبندی ہونے کے ہم خود کو اس میں پیش کرتے ہیں قادیانی ہم سے بحث کرلیں۔ ان کا جواب الفضل مورخہ ۲۹رجولائی میں دیا گیا ہے کہ آپ دیوبندیوں سے قائم مقامی کی سند حاصل کریں۔ پھر ہم آپ سے مخاطب ہونگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیرانی ہے کہ یہ لوگ اصل بات کو کیوں چھپا جاتے ہیں۔ ہم نے اوسی مضمون میں لکھ دیا تھا کہ ہم چونکہ بڑے میاں (آنجہانی) کے اصل مخاطب ہیں۔ اورانہوں نے ہم کوتمام مسلمانوں کا قائم مقام قرار دے کر آحری فیصلہ کا اشتہار دیا تھا۔ اس لئے ہم کوکسی فرقہ یا شخص کی قائم مقامی کی سند لینے کی ضرورت نہیں۔ ہم بحیثیت انڈی پنڈنٹ (مستقل آزاد) کے سب کے قائم مقام مسلم ہیں۔ کسی جدید قائم مقامی کی ہم کوضرورت نہیں۔ بلکہ یہ بھی لکھا تھا کہ چونکہ ہمارا خطاب بڑے میاں سے تھا۔ اون کے ماتحتوں سے خطاب کرنا ہماری ہتک ہے لیکن دینی خدمت کے لئے ہم اس ہتک کو بھی روا رکھتے ہیں۔ یہ سب تفصیل سے لکھا تھا۔ مگر قادیانی اورفہم؟

مالهولاء القوم لايكادون يفقهون حديثا.

(اہل حدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۳۶۔ مورخہ ۱۱رذی قعدہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۸راگست ۱۹۱۹ء ص:۳-۴)

(دیوبندی قائم مقامی اور مباحثے مباہلے سے متعلق الفضل قادیان ۲۹ جولائی ۱۹۱۹ء کے صفحہ۴ پر لکھا ہے:

<u>کیا مولوی ثناءاللہ مباہلہ کے لئے تیار ہے</u>

اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۲ شوال میں مولوی ثناءاللہ صاحب ہمارے اور علمائے دیوبند کے شرائط مباہلہ میں دخل درمعقولات دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

> کئی مہینے گذر چکے ہیں کہ شرائط مباہلہ کا تصفیہ ہونے میں نہیں آتا۔ ۱۰ جون کا اخبار الفضل قادیان ہمارے سامنے ہے اس میں وہی شرائط کا جھگڑا۔
>
> ہم کہتے ہیں کہ یہ آپ کے دیوبندی استاذوں ہی کی عنایت ہے کہ اس قدر شرائط کوطول دے رہے اور غیر مناسب جملوں سے راہ فرار ڈھونڈھ رہے ہیں اگر آپ دیوبندیوں میں کچھ ہمت سمجھتے ہیں تو ان سے کہیے کہ وہ شرائط کا تصفیہ جلد کریں اور میدان میں آئیں ہم تو ہر طرح ان کے لئے آسانیاں اورسہولتیں بہم پنچا رہے ہیں۔
>
> پھر لکھتے ہیں:
>
> اس کے جواب میں غالباً دیوبند سے بھی ہاتھی کے دوکانوں کے برابر اشتہار نکلے گا اس میں بھی شرائط کا جھگڑا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم (قادیانی) کہتے ہیں نہیں بلکہ یوں فرمایئے کہ یاجوج ماجوج کے کانوں کے برابر۔

مہربانی کر کے آپ اپنے استاد یا استادوں کے جانشین حضرات کو سمجھائیں کہ وہ خواہ مخواہ معاملہ کو طول نہ کریں اور اصل مقصد کی طرف آئیں

اس کے بعد دیوبند سے اپنا تعلق یوں ظاہر کرتے ہیں:

خاکسار اڈیٹر بھی بحیثیت تعلیم دیوبندی ہے۔

ہم (قادیانی) کہتے ہیں مبارک ہو بلکہ وہابیت کے حسابوں تو آپ بڑے بھائی ہیں اور دیوبندی صاحبان چھوٹے بھائی۔ گو بعض فضائل میں وہ آپ سے بڑھ کر ہیں بلکہ آپ کے استاد ہیں۔ لیکن پھر بھی چند باتوں کے لحاظ سے آپ کے شاگرد ہیں۔ اور فیصلہ یہ ہے کہ وہ آپ کے استاد اور آپ ان کے استاد۔ آپ ان کے شاگرد وہ آپ کے شاگرد۔ مگر خواجہ حالی نے بالکل سچ کہا ہے

شریعت کو کرتے ہیں برباد دونوں
وہ ظالم ہیں شاگرد و استاد دونوں

مصرع ثانی میں دراصل لفظ (مردود، تھا ہم نے ترحماً تصرف کر دیا ہے اتنے عرصہ کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب کا دیوبند سے اپنا تعلق ظاہر کرنے پر ہمیں خیال ہوا تھا کہ شائد علمائے دیوبند کے قائم مقام بن کر وہ اپنے آپ کو مباہلہ کے لئے پیش کریں گے اور علمائے دیوبند کا شرائط کو طول دینا جب ان کو ناپسند ہے تو خود ان کی بجائے جلدی شرائط کا تصفیہ کریں گے لیکن کس طرح ممکن تھا کہ وہ ثناء اللہ صاحب جو ساری عمر مباہلہ کے نام سے کانپتے رہے اور تا حال اس کا ذکر سن کر ان کے اندام پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے وہ علمائے دیوبندی کی بجائے اپنے آپ کو مباہلہ کے لئے پیش کر سکتے ہیں چنانچہ انہوں نے مباہلہ کو جس کے متعلق درحقیقت ہم دیوبندیوں سے شرائط طے کر رہے ہیں بالکل ہضم کر لیا ہے اور صرف مناظرہ کو لے کر جو محض ضمنی طور پر مباہلہ کرنے کے لئے رکھا گیا ہے لکھتے ہیں:

اس مباحثہ کے لئے بحیثیت دیوبندی ہونے کے میں خود کو پیش کرتا ہوں

(پھر مکرر فرماتے ہیں) اس کو دینی خدمت جان کر عام اعلان کرتا ہوں کہ دیوبندی نزاع میں بحیثیت دیوبندی ہونے میں پیش ہوں۔ قادیانی امت میں سے جس کا جی چاہے سامنے آجائے۔

اس کے متعلق اول تو ہم (قادیانی) کہتے ہیں جب دیوبندیوں نے آپ کو اس میں شریک ہی نہیں کیا، تو آپ کس منہ سے اپنے آپ کو پیش کرتے ہیں۔ ہاں اگر علمائے دیوبند نے آپ کو اپنا قائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام تسلیم کر کے مباحثہ کے لئے کھڑا کیا ہے اور اپنی طرف سے کار روائی کرنے کی اجازت دی ہے تو جب تک ہمارے پاس ان کی طرف سے اس کے متعلق کوئی تحریر نہ آ جائے ہم ان کی بجائے آپ کو ہرگز قابل خطاب نہیں سمجھ سکتے۔

پس اگر آپ ان کے قائم مقام بن کر پیش ہونا چاہتے ہیں تو بسم اللہ آیئے لیکن ان سے تصدیق کرا دیجئے دوسرے آپ کو یاد رہنا چاہیے کہ دیوبندیوں سے ہمارا جو مباحثہ تجویز ہو رہا ہے وہ تو منجملہ دیگر شرائط کے مباہلہ کی ایک شرط ہے اور اصل امر مباہلہ ہے۔ پس آپ کو ان کا قائم مقام بن کر صرف مباحثہ ہی نہیں کرنا ہوگا بلکہ لازمی طور پر مباہلہ بھی کرنا پڑے گا۔ اس لئے اگر آپ تیار ہوں تو اطلاع دیں اور ان کی طرف سے ہمارے پاس اپنی قائم مقامی کے متعلق تحریر بھجوا دیں۔ تاکہ ان کی بجائے آپ سے مباہلہ کے شرائط طے کئے جائیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ اگر پہلے نہیں تو اب ہی آپ مباہلہ کے لئے تیار ہوں گے اور صرف گھر بیٹھے ہی شیخی نہ بگھارتے رہیں گے۔ (الفضل قادیان ۲۹ جولائی ۱۹۱۹ء ص ۴)

مرزا صاحب اور ان کے الہامات

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

ہم میں سے اکثر اس طرف گئے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات شیطانی وساوس تھے۔ مگر مَیں افسوس سے کہتا ہوں کہ مجھے اُن سے اتفاق رائے نہیں ہے اور اس کے لئے وجوہات ہیں:

اول: قرآن شریف سے پایا جاتا ہے کہ شیطان نے بہشت سے خارج ہونے کا حکم سن کر عہد کرلیا کہ مخلوق خدا کو بہکایا کرے گا۔ اس لئے شیطانی الہام یا وساوس ایسے ہونے چاہئیں جو انسان کو گمراہ کرنے والے ہوں۔ مرزا صاحب کی صدہا الہامات سے صرف چند مثل فاصنع ماشئت وغیرہ کے ایسے ہیں۔ جو شیطان کے حسب مدعا ہیں۔ برخلاف اُس کے اُن کے بیشمار الہامات ایسے ہیں۔ جن سے شیطان کا کچھ لگاؤ یا نفع نقصان پایا نہیں جاتا۔ مثلاً:

(۱) ہم تجھے ۸۰ سال زندہ رکھیں گے یا اُس کے قریب یا اُس سے چند سال زیادہ۔ اگر یہ الہام شیطانی ہوتا تو شیطان اصلی عمر مثلاً ۸۰ یا ۷۵ یا ۸۵ جو کچھ بھی وہ تھی بیان کرکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگ ہو جاتا اُسے کیا غرض کہ ایسے پیرایۂ میں بیان کرتا کہ کسی حالت میں بھی الہام غلط ثابت ہو۔

(۲) مرزا صاحب نے شیخ مہر علی صاحب کو پیغام بھیجا کہ آپ کی سزائے پھانسی و ضبطی جائداد سے مَیں نے خدا سے دعائیں کر کر کے بڑی مشکل سے برطرف کرائی ہے مجھے اس کی سند دیجئے۔ شیخ صاحب نے ایسی سند (شیخ مہر علی صاحب کی ایمانداری اور دُور اندیشی نے ان کی عزت بچائی ورنہ جب خلقت دیکھتی کہ خود مرزا صاحب معمولی معمولی مقدمات ازالہ حیثیت عرفی جیسوں میں باوجود الہامات خدا پر توکل کر تو ہی غالب رہے گا کے تین تین چار چار وکیلوں بیرسٹروں کے محتاج ہوئے تو شیخ صاحب کی ایمانداری پر ضرور بدگمانی کرتی) دینی ایک گناہ عظیم۔ اس پر مرزا صاحب نے ناراض ہوکر شیخ صاحب کو ڈانٹا کہ اگر سند نہیں دیتے تو میں اپنی دعا آپ کی عمر وبحالی عزت وآرام کی واپس لیتا ہوں۔ مجھے الہام ہوا ہے

انا نریٰ تقلب وجهك فی السماء لقلب فی السماء ما قلّبت فی الارض انا معك نرفعك درجات

یعنی ہم آسمان پر دیکھ رہے ہیں کہ تیرا دل مہر علی کی خیر اندیشی سے بددعا کی طرف پھر گیا سو ہم بات کو اسی طرح آسمان پر پھیر دینگے۔ جس طرح تو زمین پر پھیرے گا۔ ہم تیرے ساتھ ہیں تیرے درجات بڑھائیں گے۔''

جائے غور ہے کہ شیطان اگر ایسا الہام بنانے پر قادر بھی ہو جائے تو اُسے اس سے کیا فائدہ پہونچ سکتا تھا۔ اگر شیخ صاحب سند دے دیتے تو ایک عالَم دعاؤں کے لئے روپیوں کی تھیلیاں لے کر قادیاں کی طرف دوڑتا نہ کے شیطان کی طرف۔ اور سند نہ ملنے سے مرزا صاحب کی نام آوری اور آمدنی پر اثر پڑا نہ کہ شیطان کی۔

(۳) اسی طرح مرزا جی کا ایک اور الہام لے لیجئے جو قرآن کے الفاظ میں ہے انا زوجناکھا۔ ہم نے محمدی بیگم کو تیری بیوی بنا دیا۔ یہ بقول مرزا صاحب دین کا کام تھا۔ اور اس سے بمقابلہ آریوں اور عیساؤں کے اسلام کا پلہ بھاری ہونا تھا۔ پس کوئی عاقل ایک دین کے کام کا بانی شیطان کو قرار نہیں دے سکتا۔

دوم۔ مرزا صاحب (ملہم) کو کبھی یہ شک نہیں ہوا کہ اُن کے الہامات میں پریشہ کے برابر بھی شیطان کو دخل ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو ضرور تھا کہ اپنے الہامات (تجھ کو کن فیکون کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیارات دیئے گئے۔ سب کچھ تیرے واسطے اور تیرے حکم کے واسطے ہے) کو آزماتے۔ رحمانی اور سچے نکلنے پر ان کو استعمال میں لاتے اور اس قدر آرزوئیں اپنے ساتھ گور میں نہ لے جاتے اور جھوٹے یعنی شیطانی ثابت ہونے پر اُن کے ایسا ہونے کا اعلان کر دیتے۔ مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ وہ خوب جانتے تھے کہ ان میں شیطان کا دخل نہیں۔

سوم: یہ کہ الہاموں کے غلط ثابت ہونے پر مرزا جی لاحول پڑھتے اور صاف کہہ دیا کرتے کہ یہ وسوسۂ شیطانی نکلا اور اگر اجتہاد کی غلطی کا احتمال ہوتا تو ۱۶ سال (نکاح آسمانی) سے زیادہ تو غلطی پر متنبہ کئے جانے کا انتظار نہ کرتے اور برخلاف اس کے ہمیشہ ان کی تاویلات رکیکہ کر کر خواہ مخواہ ان کو سچا ہی ثابت کرنے کی کوشش نہ کرتے۔

جہاں مجھے اکثر مسلمانوں سے اتفاق رائے نہیں افسوس سے کہتا ہوں کہ مجھے مرزائی صاحبان سے بھی اتفاق نہیں کہ مرزا جی کے الہامات رحمانی تھے۔ نہیں اور ہرگز نہیں وہ صرف عقلی تھی اور خود ساختہ۔ اس کے ثبوب کے لئے بھی وجوہات متذکرہ بالا ہی کافی ہیں۔ مگر کچھ اور بھی بیان کرتا ہوں:

(۱) ملک ہند کے صوبہ پنجاب کے ضلع گرداسپور میں الہام جزیرہ نمائے عرب کی زبان میں اُتر رہے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ مسلمان اس کو متبرک سمجھتے ہیں۔ جلد قبول کر لیں گے۔

(۲) وہی بنی بنائی آیات قرآنی پھر نازل ہو رہی ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اُن کے سامنے مسلمان سر نہیں ہلا سکیں گے۔

(۳) ان کی اپنی بڑائی اور تعریف کے الہام اُن کی حیثیت سے بہت بڑھ کر تھے مثلاً آنحضرت کو تو خدا کہے کہ میری حمد کرو۔ اور مرزا صاحب کو کہے کہ میں عرش پر بیٹھا تیری حمد کر رہا ہوں۔

(۴) الہام خلاف واقع ہوتے تھے۔ جیسے

انك لعلی خلق عظیم۔

فیك مادة فاروقیة۔

واصبر علی مایقولون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اُرید ما تریدون۔
اصلها ثابت وفرعها فی السماء۔
میر عباس علی کی نسبت،
ڈاکٹر عبدالحکیم خاں تیری آنکھوں کے سامنے فنا ہوگا۔
تیری عمر ہم بڑھا دیں گے۔
تیرے مخالفوں کا اخزا اور افنا تیرے ہاتھ سے مقدر تھا۔
(۵) محض جھوٹے ثابت ہوتے تھے مثلاً
انه اٰوی القریة۔ ۔انی مهین من اراد اهانتك۔
مولوی محمد حسین صاحب کی نسبت باوشاں از جامہ ہایت برکت جوید۔
خدا تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔
تجھے ہم ۸۰ سال یا اُس کے قریب یا اس سے چند سال زیادہ زندہ رکھیں گے۔
ہم نے محمدی بیگم کو تیری بیوی بنا دیا۔
تجھے بشیر موعود دیں گے جن کی خوشبو تمام دنیا میں پھیل جائیگی۔
تجھے عنقریب جوانی واپس دی جاویگی۔
تجھے عزت کا خطاب (سرکار سے) ملے گا۔
(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶۔ نمبر ۳۶۔ مورخہ ۱۱ر ذی قعدہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۸ر اگست ۱۹۱۹ء ص:۵-۶)

قادیانی یسرنا القرآن

اِس عنوان سے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱ر جولائی ۱۹۱۹ء میں ایک مراسلت دربارۂ یسرنا القرآن چھپی ہے:
مجھے افسوس ہے کہ راقم مضمون نے بغیر دیکھے بھالے ایسی بات لکھدی۔ جس کی حقیقت جب ان پر کھلے گی تو وہ خود ہی شرمسار ہوجائیں گے۔ میں جناب اڈیٹر صاحب کے ملاحظہ کے لئے ایک جلد قاعدہ بھیجتا ہوں۔ اس کا دیباچہ ملاحظہ ہو۔ اس میں یہ عبارت مندرج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''قاعدہ بغدادی میں مرکب حروف کی پہچان کرانے کا کوئی قاعدہ نہیں رکھا گیا..... لہٰذا اس قاعدہ یسرنا القرآن میں مفرد حروف کے بعد مرکب حروف کی پہچان کا قاعدہ رکھا گیا۔''

چنانچہ اسی خیال کے مطابق صفحہ ۵ پر اور اس سے آگے ایک ایک حرف کی مختلف شکلیں دکھائی گئی ہیں۔ تاکہ بچے کو مفرد حروف کے بعد مرکب حروف کی پہچان بھی ہو جائے۔ ج جب جت کا یہ مطلب ہے کہ ج جب دوسرے حرف کے ساتھ ملتا ہے۔ تو اس کی (جـ) یہ شکل ہو جاتی ہے۔ اور یہ الفاظ نہیں جو ان پر اعراب لگایا جاتا۔ بلکہ صرف یہ مقصود ہے کہ بچہ ان مفرد حروف کو اِس مرکب صورت میں پہچاننے کی مشق کرے۔

چنانچہ یہ اسی صفحہ ۵ پر صاف لکھدیا گیا ہے کہ:

''یہ الفاظ نہیں بلکہ ایک ایک حرف کا جدا نام لینا چاہیئے۔''

اسی طرح صفحہ ٦ پر دو سطریں جو فبعتعثقنمیھد لکھی ہیں۔ تو یہ بھی مشق کے لئے ہیں کہ بچہ مفرد حروف کی مختلف شکلوں کو ذہن نشین کرلے اور قرآن مجید بآسانی پڑھ سکے۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ اردو الفاظ با اعراب کیوں ہیں؟ صاحب یہ اس لئے کہ بچے کو اعراب کی مشق ہو اور وہ اپنی زبان میں الفاظ پڑھ کر دلچسپی کے ساتھ اعراب کی صورت اور اثر کو سمجھ سکے۔

تیسرا اعتراض یہ ہے کہ ''ابھی دو زبر دو پیش کی پہچان نہیں کرائی اور چند آیات لکھ دی ہیں'' چونکہ ہر قاعدہ کی مشق ساتھ ساتھ کرائی جاتی ہے۔ اس لئے وہ آیات قبل از وقت نہیں جو آیات دی گئی ہیں ان میں کسی حرف دو زبر دو پیش نہیں۔ اِس قاعدہ یسرنا القرآن ہر ایک مشق گذشتہ قاعدوں کی ہوتی ہے۔ کسی آئندہ قاعدے کا اس میں دخل نہیں ہوتا۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۷ کا نوٹ)

اِس قاعدے کو نہایت سوچ بچار کے بعد بچوں کی فطرت واستعداد کے مطابق لکھا گیا ہے۔ اور ایسا طرز ہے کہ اسے ختم کرنے کے بعد صرف قرآن مجید سنانا باقی رہ جاتا ہے۔ خدا کے فضل سے یہ قاعدہ ایسا مقبول ہے کہ اِس کے لئے تعریفوں کے دریا بہا بہا کر اشتہار دینے کی ضرورت نہیں اور نہ منع کرنے سے اس کی اشاعت رُک سکتی ہے۔ البتہ غلط فہمی ڈالنا مذہباً ناجائز ہے۔ منیجر دی میڈیسن ایجنسی ضرور قاعدے ۳۲/ کے وی پی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر منظور محمد صاحب مصنف قاعدہ یسّر نا القرآن قادیاں کو واپس کر دیں۔ وی پی وصول کرلیا جائے گا۔ صرف یہ اطلاع دیدیں کہ قاعدے کسی کتب فروش سے منگوائے تھے یا براہ راست منصف سے۔'' (اکمل قادیاں)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

میں نے بھی وہ قاعدہ یسرنا القرآن دیکھا ہے۔ جس کی نسبت میں بلاتعصب کہتا ہوں کہ وہ تعلیمی طریق سے بالکل دور ہے۔ اس کے مصنف کو بچوں کی تعلیم کا تجربہ نہیں۔ اس لئے میں بافسوس منیجر دی میڈیسن ایجنسی موصوف کی رائے سے متفق ہوں کہ قاعدہ مذکور بچوں کو مفید نہیں۔''

(اہل حدیث امرتسر جلد۱۶۔ نمبر۳۶۔ مورخہ ۱۱ر ذی قعدہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۸ر اگست ۱۹۱۹ء ص:۶)

مرزا جی کے ایک مرید کا دماغ

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر میں کسی مرزا برکت علی صاحب احمدی کی چٹھی جناب کے نام سے ملاحظہ سے گذری۔ مرزا صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ:

''آپ کے اخبار میں معجزات مسیح موعود پر نکتہ چینی پڑھ کر مجھے آپ کی توجہ آیات ذیل کی طرف مبذول کرنے کی جرأت ہوئی ہے۔ آپ سابق منکرین انبیاء کے اقوال کو مدنظر رکھ کر آئندہ (۲)....... مرزا صاحب کی پیشگوئی پر جس قدر بھی نکتہ چینی شائع فرماوینگے۔ وہ اگر چہ متعصب مخالفین کو کیسی ہی بھلی معلوم ہوگی۔ لیکن احمدیوں کے ازدیادِ ایمان کا باعث ہوگی۔

اس کے بعد تین آیات درج کی ہیں۔ پہلی کا مطلب ہے کہ بعض آیات منسوخ ہونے اور اون کی جگہ دوسری نازل ہونے پر مشرکوں نے آنحضرت ﷺ کو مفتری کہا۔ کہ وہ آیات دل سے بناتے ہیں۔ دوسری کا یہ مطلب ہے۔ کہ ابوجہل وغیرہ نے چھپ کر آنحضرت ﷺ کو قرآن پڑھتے سنا اور اون کو جادو کیا گیا قرار دیا۔ تیسری کا یہ مطلب کہ ابوجہل وغیرہ نے آنحضرت ﷺ سے کہا کہ اگر تم سچے رسول ہو تو سرزمین مکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر نہریں چلا دو۔ افسوس بلکہ صد افسوس

کہا جھگڑا اپزاروی نکالا باغ کا کاغذ

اعتراض تو یہ کہ اخبار اہل حدیث امرتسر میں مرزا جی کے معجزوں یعنی پیشگوئیوں پر نکتہ چینی کی جاتی ہے۔ یعنی ثابت کیا جاتا ہے کہ وہ پوری نہیں ہوئیں، اس لئے جھوٹی تھیں اور حوالہ دیا جاتا ہے کہ مشرکین نے آنحضرت کو مفتری کہا۔ جادو شدہ کہا۔ اور ان سے معجزہ طلب کیا۔ میری عقل حیران ہے کہ ان دونوں میں نسبت کیا قائم کی گئی ہے۔

لائق نامہ نگار صاحب کو چاہئے کہ اِس اعتراض کے ساتھ کوئی ایسی مثال پیش کریں۔ جس میں کسی نبی نے بذریعہ الہام کوئی پیشین گوئی کی ہو اور اس کے پورا ہونے نہ ہونے پر اپنا صادق یا کاذب ہونا قرار دیا ہو۔ اور پھر وہ پوری نہوئی ہو۔ اگر کوئی ایسی مثال دنیا میں مل سکتی ہے۔ تو سب سے پہلے اُس نبی سے انکار کرنے والا اور اوس کو جھوٹا نبی سمجھنے والا مَیں ہوں گا۔ حوالہ کسی معتبر کتاب کا ہو محرف اور غلط نہ ہو۔ اگر اعتراض سے قطع نظر کر کر اور اس کو کالعدم سمجھ کر صرف آیات پیش کردہ پر غور کیا جائے۔ تو ان سے صرف اس قدر پایا جاتا ہے۔ کہ مشرکین نے آنحضرت ﷺ کو مفتری کہا یا جادو کیا گیا کیا۔ اور ان سے معجزہ طلب کیا اس حدیث نے نہ مرزا جی کو کبھی جادو کیا گیا کہا نہ مرزا جی سے کبھی معجزہ طلب کیا۔ ہاں مفتری ڈنکے کے چوٹ سے کہتا ہے۔ اور مرزا جی کا اپنا تسلیم کیا ہوا (اگر یہ پیشگوئی پوری نہو تو میں جھوٹا) ثبوت پیش کرتا ہے۔ فاین المفر۔ لے دے کر مرزا صاحب کی نبوت کا صرف یہ نشان پیش کرنا کہ مرزا جی کو مفتری کہا جاتا ہے۔ اور سچے نبی کو بھی مفتری کہا گیا۔ اس لئے مرزا جی بھی نبی ہیں۔ قیامت تک بچوں کی ہنسی کے لائق ہے اور بریں عقل و دانش بباید گریست کا معاملہ ہے۔ بھلا نامہ نگار صاحب! مسلیمہ کذاب جو آیات قرآن کے مقابلہ میں آیات گھڑ لیا کرتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہیں۔ آپ کی مذہب میں اس کو مفتری کہنا جائز ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو یہ ثبوت اُس کے سچے نبی ہونے کا ہوا اور مرزا جی کو آپ کا مفتری نہ کہنا آپ کی طرف سے ثبوت ان کے جھوٹے ہونے کا ہوا۔

(۲) ازدیاد ایمان کی تو ایک ہی کہی۔ اِس سے پایا گیا کہ فاضل نامہ نگار صاحب کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان ہے کہ انبیاء گذشتہ معاذ اللہ پرلے درجے کے جھوٹے تھے۔ جس قدر مرزا جی کے جھوٹ زیادہ ثابت ہونگے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اُن سے زیادہ مشابہت ہوکر نامہ نگار صاحب کی اُن سے زیادہ مشابہت ہوکر نامہ نگار صاحب کا ایمان مرزا جی کے واقعی نبی ہونے میں ترقی کرتا جائے گا۔ العظمت للہ۔ یہ تو کفر ہے اور جلد توبہ کرنے کی جگہ ہے۔

نامہ نگار صاحب قرآن میں تدبر کریں۔ کہ عزیز مصر کا سات سال قحط پڑنے کا خواب باوجود ایک پیغمبر (حضرت یوسف علیہ السلام) کے انتظام کرنے کے خالی نہ گیا۔ فرعون کا خواب باوجود عام طور پر لوگوں کی اولاد نرینہ کے قتل کرانے کی صحیح ثابت ہوکر رہا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی بابت اسی طرح۔ پس جب کافروں کے خواب غلط نہ گئے تو کون مردود ہوگا۔ کہ پیغمبروں کے الہاموں کو جھوٹا کہے گا۔ اور کیسا ازلی شقی ہے وہ شخص جو جھوٹے الہام والے کو تو یہ معاذ اللہ نبی مانے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

ان شرّالدواب عنداللہ الصم البکم الذین لایعقلون.

ہاں نامہ نگار صاحب آپ کے پیر نے ایک سخت بول بولا ہے۔ اور لوگوں کو مغالطہ میں ڈالا ہے کہ ایک مرتبہ ۴۰۰ نبیوں کی پیشینگوئی جھوٹی ہوئی۔ (ازالہ اوہام) حالانکہ مرزا جی خوب جانتے تھے کہ وہ چارسو ہمارے نہ نبی نہ تھے۔ بلکہ بت پرست اور مندروں کے مہنت تھے۔ مرزا جی کو اس لکھنے کے بعد جب معلوم ہوا کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری اُن کی قلعی کھولنے لگے ہیں تو آپ نے اونکو لجاجت اور عتاب کا پیغام بھیجا جو صفحہ ۲۴ عصائے موسیٰ پر درج ہے۔

لجاجت کے بعد کہتے ہیں کہ اس کی تردید اپنی کتاب میں نہ چھاپیں۔ اگر طبع کرا چکے ہیں۔ تو اُس کو ضائع کردیں۔ ورنہ یاد رکھیں اور خوب یاد رکھیں کہ اون کی سخت پردہ دری ہوگی۔ اور ذلیل ہونگے سخت ذلیل ہوں گے۔ سخت ذلیل ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔

جناب نامہ نگار صاحب! اگر مرزا جی کو مفتری ثابت کرنے سے آپ کا ایمان تازہ ہوتا ہے تو اب ہمارے واسطے یہی راہ ہے کہ ہم اون کو سچا ثابت کریں۔ تاکہ آپ اون سے متنفر ہوجائیں۔ وائے برحالِ ایشاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر مسلمانی ہمیں است کہ ایشاں دارند
وائے گر از پسِ امروز بود فردائی

اللہ پاک تو فرماوے کہ کسی آدمی کی تاب نہیں کہ خدا اُس سے دوبدو ہوکر کلام کرے اور مرزا صاحب فرماویں کہ خدا مجھ سے اپنے چہرہ سے پردہ اٹھا کر باتیں کرتا ہے۔ اس صریح افترا پر جب لوگ تمسخر اور استہزا کریں تو مرزا جی نبی بن جاویں کیوں کہ لوگ نبیوں پر بھی ہنسا کرتے ہیں۔ واللہ ھذا لشئ عجیب۔

خدا نے بیشک فرمایا ہے کہ رسولوں پر لوگ ٹھٹھے کرتے رہے۔ مگر یہ کہاں فرمایا ہے کہ جو کوئی آسمانی نکاح وغیرہ کی حتمی پیشینگوئی کر کے اپنے پر ٹھٹھے کرائے اُسے رسول مان لینا۔ مرزا جی سے بڑھ کر رسالت کے دعوے کا حق ایک ساحر یا مجنوں رکھ سکتا ہے۔ یہ کہہ کر کہ قرآن میں آیا ہے کہ لوگ نبیوں کو ساحر یا مجنون کہتے تھے۔ اور مجھے بھی لوگ ساحر اور مجنون کہتے ہیں۔ پس کیا ایسی حالت میں مرزائی صاحبان اُس پر بھی ایمان لے آوینگے۔ یا اوس کے صدق وکذب کا امتحان کرینگے جو کام خدا کے فضل سے مرزا صاحب کی نسبت اہل حدیث کر رہا ہے اور جس پر غلط کاری اور کم فہمی سے اعتراض ہے۔ خدا کا شکر کرو کہ ایک اخبار ایسا بھی ہے جو تمہیں تمہاری غلطیوں سے آگاہ کر رہا ہے۔ اوس کا مقولہ ہے۔ کہ

اگر بینم کہ نابینا وچاہ است
اگر خاموش بنشینم گناہ است

(اہل حدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۴۱۔ مورخہ ۱۶ رذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۲ ر ستمبر ۱۹۱۹ء ص: ۴-۶)

سچے سید کی نشانی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک معزز سید کو اپنے خط میں (جو اصل ہمارے پاس موجود ہے) ذیل کے فقرات لکھتے ہیں:

’’مجھ کو خدا تعالیٰ نے اپنے الہام میں حضرت عیسیٰ سے مشابہت دی ہے۔ اور علی سے کچھ کم میرے پر فضل نہیں کیا۔ بلکہ جیسا اُس نے علی پر فضل کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی اور اس کے برابر مجھ پر فضل کیا۔ اگر علی زندہ ہوتا تو وہ میری بہت تعظیم کرتا۔ سو لازم ہے کہ جو اس کی سچی اولاد ہے۔ وہ بھی میری تعظیم کرے علی کو شرف صحبت جناب رسول اللہؐ سے جو حاصل ہے وہ چھوڑ کر سب کمالات کو ظلی طور پر اللہ جل شانہ نے مجھ کو عطا کیا۔ اور مجھ کو بار بار بذریعہ الہام فرمادیا ہے کہ ہر ایک شخص سید یا کوئی اور ہو۔ جو تیری اطاعت اور فرمانبرداری غلامی کی طرح کرے گا۔ اُسی پر میرا فضل ہوگا۔ ورنہ درحالت انحراف وحسد، سید ہونا کسی کام نہیں آئیگا۔ غرض آپ کے لئے سید ہونے کی نشانی یہی ہے کہ میرے فرمانبردار خادموں میں داخل ہوجایئے۔ ایسی ہی اللہ تعالیٰ نے مجھے الہام سے مطلع کیا ہے سو خدا کرے کہ آپ میں سچے سادات کی سچی نشانی پائی جاوے۔ میں دیکھتا ہوں کہ صدہا سید نیک بخت میری کفش برداری پر فخر کرتے ہیں اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں سو خدا کرے کہ آپ میں بھی یہ سچی نشانی سید ہوجانے کی پیدا ہوجاوے۔

مورخہ ۱۱-اپریل ۱۸۸۶ء۔ راقم غلام احمد''

ناظرین! غلام مرتضیٰ صاحب مرحوم نے تو غضب ڈھا دیا تھا۔ کہ اپنے بیٹے کا نام غلام احمد رکھ دیا تھا۔ مگر آفریں غلام احمد کی ذہانت اور فطانت پر کہ اُس نے آزادی کا ایسا نسخہ تجویز کیا کہ ارسطو اگر زندہ ہوتا۔ تو مرزا جی کے پیروں پر گر پڑتا۔ یعنی غلامی کے جوئے کو ایک ایسی غیر محسوس چیز سے اُتار پھینکا جس کو نہ آنکھ دیکھ سکتی تھی۔ نہ کان سن سکتا تھا۔ نہ ناک سونگھ سکتی تھی۔ نہ ہاتھ ٹٹول سکتا تھا۔ کہ کوئی اس کی ماہیت کو پہونچتا۔ وہ کیا تھا؟ ''مجھے الہام ہوا ہے'' کرلو مرزا جی کیا کرنا ہے۔ غلامی حرف غلط کی طرح مٹادی گئی۔ خدا ''یا احمد یا احمد'' پکارنے لگ گیا۔ پھر اسی نسخہ کی مداومت سے محمد بنے۔ مریم بنے۔ ابن مریم بنے۔ آدم بنے۔ نوح بنے۔ ابراہیم بنے۔ یوسف بنے۔ موسیٰ بنے۔ خدا کا بیٹا بنے۔ حتیٰ کہ کشف ورویائے صادقہ صالحہ میں خدا بھی بن گئے۔ **العظمت للہ۔**

جائے غور ہے کہ اولادِ مرتضیٰ کرم اللہ وجہ کو جب (خاکم بدہن) مرزا صاحب کی کفش برداری کا فخر ہوا تو غلام مرتضیٰ کو تو کچھ اس سے بڑھ کر کا فخر ہوگا۔ کیوں کہ صفحہ ۲۴ چشمہ مسیحی پر مرزا صاحب فرما چکے ہیں کہ غلام زید میں اضافت تملیکی ہے اور ظاہر ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولادِ غلام سے جو ملکیت ہوتا ہے افضل ہے۔

ملک الموت نے مرزا صاحب کا ان کی الہامی عمر کے حساب سے بہت جلد ا یعنی قریبا ۲۵ سال پہلے قطع وتین کردیا اور ان کے دل کی دل میں رہ گئیں۔ ورنہ خدا جانے کیا ہوتا۔ (راقم یکے از کوہاٹ)

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶۔ نمبر ۴۱۔ مورخہ ۱۶؍ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۲؍ ستمبر ۱۹۱۹ء ص:۶)

مباحثہ ترگڑی میں مرزائیوں کو شکست

ضلع گوجرانوالہ پنجاب میں ایک موضع ترگڑی ہے۔ وہاں کے محمدیوں اور احمدیوں (مرزائیوں) میں مباحثہ ہوا۔ فیصلہ کے لئے اہل دِہ نے تین غیر مسلموں کو منصف بنایا تھا۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی اسماعیل اور حافظ جمال احمد مناظر تھے اور اہل سنت کی طرف سے مولوی سید نادر شاہ صاحب تھے۔ تینوں منصفوں نے فیصلہ بحق محمدیاں دیا۔ الحمدللہ۔ (مختصر از مطبوعہ اشتہار)

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶۔ نمبر ۴۱۔ مورخہ ۱۶؍ ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۲؍ ستمبر ۱۹۱۹ء ص:۱۴)

قادیانی سیر شملہ

(تصحیح: مضمون مندرجہ اہل حدیث مورخہ ۲۹؍ اگست میں ایک غلطی ہوگئی۔ جو شخص مرزا صاحب قادیانی کے ایثار پر گفتگو کررہا تھا وہ خواجہ کمال الدین تھے۔ نہ مولوی محمد علی۔ نامہ نگار)

قبل ازیں میں جو کچھ حوالہ قلم کرچکا ہوں اس کا ماحصل یہ تھا کہ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب نے شملہ میں آنکر اپنے اخلاق کا جو کچھ نمونہ دکھایا ہے۔ اس میں بہت کچھ دورنگی کا جلویٰ ہے۔ ابھی اِس داستان کا کچھ حصہ باقی ہے۔ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اسے بھی سطح کاغذ پر نمایاں کیا جاوے تاکہ جو مرقع ناظرین کے سامنے پیش کرنا ہے وہ از سرتا پا مکمل ہو۔ اور ان برادران اسلام کے لئے باعث عبرت ہو جو اس لاہوری کی نسبت حسن ظن سے کام لیتے ہیں۔ اور سمجھے بیٹھے ہیں کہ وہ ہمارے قریب آرہے ہیں۔

میں تحریر کرچکا ہوں کہ اب مولوی محمد علی صاحب نے شملہ میں اپنے ایک مرید کے مکان پر درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے۔ اور ان کے مریدان باصفا تعلیم یافتہ نوجوانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ترغیب دیتے ہیں کہ وہ بھی شامل ہوکر مولوی صاحب کے علم وفضل سے فیضیاب ہوں۔ اِس درس قرآن میں جو راز مضمر تھا، وہ ایسا نہ تھا کہ دوربین نگاہوں سے پوشیدہ رہتا۔ چنانچہ ان نوجوانوں نے جن کو اس درس کی دعوت دی جاتی تھی اس کے خطرات کو وقت پر محسوس کیا۔ اور اپنے اِس درس قرآن کی مجلس کا جو غفلت سے مرض التواء میں پڑی ہوئی تھی، از سرنو انعقاد کیا۔ کیوں کہ وہ خوب جانتے تھے کہ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کا رنگ اور ناواقف نوجوانوں پر اس کا برا اثر کرے گا۔

ابھی قرآن مجید کا پہلا سیپارہ بھی ختم نہ ہوا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب کے مریدان باصفا کا غیظ وغضب آسمان کو چڑھ گیا۔ پہلے تو ان میں سے بعض جوشیلے ممبروں نے بہت سی غلط افواہیں پھیلائیں۔ جب ان سے بھی کام نہ چلا۔ اور مولوی محمد علی صاحب کے درس میں بجائے اضافہ کے کمی شروع ہوئی، تو ان میں سے ایک نوجوان نے مسلمانوں کے درس میں آکر رخنہ اندازی شروع کردی اور دوران درس میں بہت کچھ لاف وگزاف کی کہ یہاں جو کچھ تفسیر بیان ہوتی ہے اس سے وہ خود بہتر بیان کرسکتے ہیں۔ گوکہ صاحب موصوف عربی زبان سے بے بہرہ ہیں بلکہ بعض اوقات اردو تک صحیح نہیں پڑھ سکتے۔ مگر ہم ان کی قابلیت کے معترف ہیں۔ کیوں کہ یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ جو نکات قرآنی قادیانی جماعت کا جاہل سے جاہل ممبر بھی بیان کرسکتا ہے وہ کسی قدیم یا جدید مفسر بلکہ صحابہ کبار کو بھی نہ سوجھے تھے، پھر ہمارے علماء کی کیا حقیقت ہے۔ اگر کسی کو ہمارے اس بیان میں کلام ہو تو وہ مرزائیوں کی تفسیریں ملاحظہ کرکے تصدیق کرسکتا ہے۔

جب اس رخنہ اندازی سے بھی کام نہ چلا تو انہوں نے اپنا سارا زور ایک نوجوان تعلیم یافتہ پر اِس طرح اُتارا کہ اسے اپنے درس میں آنے سے منع کردیا۔ کیوں کہ اس کا یہ جرم تھا کہ وہ باوجود مولوی محمد علی صاحب کے درس میں حاضر ہونے کے مرزا صاحب کی نسبت اچھا اعتقاد نہ رکھتا تھا۔ اور مولوی محمد علی صاحب اور ان کے مریدان شاطر ایسے اشخاص کے متلاشی تھے۔ جو بوجہ اپنی سادہ لوحی کے ان میں آجاوے۔ ان کی اس روش نے عوام میں ان کی نسبت ایسی بدظنی پھیلادی کہ جو لوگ بھی وہاں جایا کرتے تھے، انہوں نے بھی جانا ترک کردیا۔ غرضیکہ اصل حقیقت سب پر منکشف ہوگئی۔ کہ دراصل درس قرآن کے پردے میں مرزائیت پھیلانا مقصود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اب مولوی محمد علی صاحب نے شملہ درس قرآن موقوف کر دیا اور اپنی سرگرمی کو اپنی جماعت تک محدود کر رکھا ہے۔ ان کی اِس عدم التفات کے ہم مشکور ہیں۔ خدا انہیں جزائے خیر دے۔

مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین صاحبان نے جب دیکھا کہ درس قرآن کی آڑ میں جو داؤ کھیلا تھا، وہ شملہ میں کارگر نہ ہوا۔ اور دوسرا حربہ تو پہلے ہی کند ہو رہا ہے، یعنی جو اشاعت اسلام انگلستان میں ہو رہی ہے، اس کے منہ پر سے بھی نقاب اُٹھ رہا ہے اور خواجہ صاحب نے فرما دیا ہے کہ انگلستان میں وہ رسول اللہ کو بھی خصوصیت سے پیش نہیں کرتے کیوں کہ وہاں کے لوگ بڑے بڑے آدمیوں کو Prophet یعنی نبی کہتے ہیں۔ بلکہ خواجہ صاحب کو بھی وہاں کے نبی کے لفظ سے پکارا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو الفضل قادیان مورخہ یکم جولائی)

تو اب ان کو یہ خیال پیدا ہو رہا ہے کہ کہیں ان واقعات کا انکشاف انہیں مالی نقصان نہ پہونچائے اور مسلمان چندہ دینے سے ہاتھ نہ روک لیں۔ اس کے لئے انہوں نے ایک نیا ڈھنگ نکالا ہے یعنی اپنے مریدان خوش اعتقاد کے ذریعہ یہ مشہور کر رہے ہیں کہ دسمبر میں آئندہ سالانہ جلسے پر بذریعہ ریزولیوشن اِس بات کا اعلان کر دیا جاویگا۔ کہ ہر مسلمان کے پیچھے خواہ وہ مکذب مرزا صاحب ہو لاہوری جماعت کی نماز جائز ہے۔

دیکھیں اس وعدہ کا ظہور کس رنگ میں ہوتا ہے۔ یا کوئی اور جدید پالیسی سدراہ ہو کر اس کے مزید التوا کی باعث ہوتی ہے۔

راقم: حقیقت نگار، از شملہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶۔ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۳ ر ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹ ر ستمبر ۱۹۱۹ء ص: ۵)

امام حسینؓ اور مرزا قادیانی

جناب بابو محمد حسین صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ ہے کہ میں حسین (رضی اللہ عنہ) سے افضل ہوں۔'' (دافع البلاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ بھی لکھتے ہیں کہ
''حسین میں اور مجھ میں بہت فرق ہے کیوں کہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔'' (اعجاز احمدی)

کون کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی افضلیت کن معنوں سے ہے۔ یہ تو وہی جانتے ہونگے یا اون کے مریدوں کو معلوم ہوگا۔ یہاں ایک ہی واقع کا ذکر کر کے ثابت کیا جاویگا۔ کہ مرزا جی کا دعویٰ محض غلط اور جھوٹا تھا۔ اور خواہ مخواہ توہین بزرگانِ دین اور اپنی کبریائی کا اظہار مدِنظر تھا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے واقعات کربلا کس کو معلوم نہیں۔ مسلمانوں میں بچہ بچہ جانتا ہے کہ امام عالی مقامؓ نے جان و مال اور اولاد، بھائی بند، رشتہ دار، سب کو قربان کر دیا۔ مگر کلمۂ حق زبان سے نہیں چھوڑا۔ بھوک سے پیاس سے گرمی میں دھوپ میں ہر طرح کی تکلیف اوٹھائی مگر یزید کی اطاعت نہیں کی۔

مرزا صاحب قادیانی کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مقدمہ میں جب عدالت کی طرف سے کہا گیا کہ وہ آئندہ کسی قسم کا الہام یا پیشگوئی کسی کی موت یا ذلت کے بارے میں نہ شائع کیا کریں۔ تو جھٹ ڈپٹی کمشنر گرداسپور کی عدالت میں ایک اقرار نامہ لکھ آئے جس کی دو ایک دفعات یہ ہیں:

(۱) میں ایسی پیشگوئی شائع کرنے سے پرہیز کرونگا۔ جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جا سکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہونچے گی یا وہ موردِ عتاب الٰہی ہوگا۔

(۲) میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہونگا۔ جس کا یہ منشاء ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو۔ کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو یا عیسائی) ذلت اٹھائیگا۔ یا موردِ عتاب الٰہی ہوگا۔''

حالانکہ مرزا صاحب کا یہ بھی الہام تھا۔ کہ

وما ینطق عن الھویٰ ان ھو الا وحی یوحی

مگر عدالت کے ڈر سے سب کچھ بھول گئے۔ گویا کلمہ حق پہونچانے سے انکار کر دیا۔ اس سے صاف سمجھ میں آتا ہے۔ کہ اون کا یہ دعویٰ کہ میں حسینؓ سے افضل ہوں محض غلط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور کہ اگر مرزا صاحب سچے پیغمبر ہوتے۔ تو کلمۂ حق سے ہرگز منحرف نہوتے اور حاکم کو صاف طور پر کہدیتے کہ صاحب مجھ کو خدا کی طرف سے جو کچھ وحی ہوتی ہے یا جو حکم ملتا ہے۔ پہونچانے اور شائع کرنے پر مجبور ہوں۔ یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ میں خدائی الہام اور احکام شائع نہ کروں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۳ ر ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹ ر ستمبر ۱۹۱۹ء ص: ۶)

قادیانیوں کی کھلی شکست

دہلی سے جناب سید عبدالسلام آف مطبع فاروقی صاحب لکھتے ہیں:

مباحثہ لدہانہ کی شکست کے بعد قادیانی فریق کو اب دہلی میں ایک اَور سخت شکست اٹھانی پڑی ہے۔ دہلی میں اس فریق کے ساتھ ایک مشہور عیسائی مناظر پادری احمد مسیح کا مناظرہ اس مضمون پر ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر جو اعلان شائع کیا تھا کہ جھوٹا سچے کے سامنے مرجائے۔ آیا یہ اعلان مباہلہ تھا یا دعا تھی۔ فریق قادیانی نے نہایت اصرار کے ساتھ یہ بھی منظور کرایا تھا کہ پنڈت راچند رکو اس مناظرہ کا حکم قرار دیا جائے۔ اور بابو محمد حسن قادیانی کی تائید اور کمک کے لئے مولوی روشن علی اور ڈاکٹر اسماعیل جیسے معززین قادیانی فرقہ کے بھی موجود تھے۔ اس سے اس مناظرہ کی اہمیت ظاہر ہے۔

یہ جلسہ مناظرہ عام تھا۔ ۳ ستمبر سے ۶ ستمبر ۱۹۱۹ء تک روزانہ کئی کئی گھنٹہ تک بکرسٹھ ہال میں ہوتا رہا۔ فریق قادیانی کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ مباہلہ تھا۔ دعا نہ تھی۔ پادری احمد مسیح کا دعویٰ یہ تھا کہ یہ دعا تھی مباہلہ نہ تھا۔ فریقین نے اپنے اپنے دعویٰ کی تائید میں گفتگو اور بحث نہایت شدومد کے ساتھ کی۔ آخر وقت آیا کہ بابو رام چندر جو دہلی کے مشہور آریہ مناظر ہیں کھڑے ہوئے اور انہوں نے اس حیثیت سے کہ فریقین نے اون کو اپنا حکم تسلیم کیا تھا۔ یہ اعلان کیا کہ

"میں نہایت غور وفکر کے ساتھ فریقین کی بحث اور گفتگو کو سنا۔ میں ایمانداری کے ساتھ فیصلہ کرتا ہوں کہ پادری احمد مسیح نے اپنے ادعوی کو ثابت کردیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا تھی۔ اور فریق ثانی اپنے دعوی کو ثابت کرنے میں ناکام رہا کہ یہ مباہلہ تھا۔ پادری احمد مسیح نے یہ بھی ثابت کردیا کہ مرزا صاحب کو اپنی اِس دعا کے بارہ میں الہام بھی ہو چکا ہے کہ وہ قبول کرلی گئی۔ اس لئے ان کا دفعتہً لاہور میں مرجانا اونکے حق میں ایک خدائی فیصلہ تھا۔ اور انہیں کے اقرار کے بموجب تھا''

بابو رام چندر غالبا اپنا فیصلہ شائع کررہے ہیں جس کا پبلک کو نہایت دلچسپی سے انتظار ہے۔

عاجز: سید عبدالسلام غفرلہ، مالک مطبع فاروقی دہلی، بازار بلیماران

(ہفت روزہ اہلحدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۴۲ مورخہ ۲۳ رذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۱۹ رستمبر ۱۹۱۹ء ص: ۱۴)

تاریخ مرزا پر ریویو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری جدید تصنیف تاریخ مرزا نے مرزائی کیمپ کو بہت بے چین کردیا کیوں کہ اوس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی کے تمام واقعات جمع کئے گئے ہیں۔ جو لوگوں کی نگاہ سے اوجھل ہو گئے تھے۔

کتاب گو چھوٹی ہے مگر مضمون کے لحاظ سے اس کی دو باب ہیں۔ ایک باب مرزا صاحب کی زندگی کا تصنیف براہین احمدیہ تک۔ دوسرا بعد براہین زمانہ ادعا مسیحیت سے موت تک۔ خوش قسمتی سے قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں کے اڈیٹروں نے اس کتاب کی فرمائش بھیجی۔ تو دونوں کو بغرض ریویو بھیجی گئی۔ چنانچہ ان دونوں نے کتاب مذکور پر ریویو کیا۔ ریویو میں انہوں نے اظہار غصہ کیا ہے وہ اون کے اندرونی صدمہ کا ایک نشان ہے جو اس کتاب سے اون کو ہوا ہے کتاب مذکور کے کسی واقعہ کی تکذیب نہیں کرسکے نہ کسی لفظ کی سختی پر اعتراض ہے۔ پھر ہے تو کیا ہے۔ وہی حبشی کے شیشے والا قصہ جو مشہور ہے کسی حبشی کو راہ چلتے شیشہ ملا۔ خیریت سے اپنی زیارت اس میں کی تو چونکہ بقول شیخ سعدی مرحوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو گوئی تا قیامت زشت روئی
بر دختم ست بر یوسف نکوئی

ہمہ تن مہ جبین اور دل نشین تھے۔ اور شیشے میں سیاہ نظر آئے تو غصے میں شیشے کو مارا اور زبان سے فرمایا کہ اسی عیب کے لئے کوئی شخص تمہیں راستے میں پھینک گیا۔ یہی کیفیت کتاب تاریخ مرزا کی ہے۔ اڈیٹر اخبار پیغام صلح لاہور بہت خفا ہے۔ مگر خفگی کی وجہ نہیں بتلاتا کہ کیوں؟ لے دے کے ایک وجہ لکھی ہے جو واقع میں معقول اور قابل ذکر بھی ہے۔ اڈیٹر موصوف لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کی غلط بیانی:

اس دیباچہ میں نوٹ ہے:

"جو حوالے اِس کتاب میں دیئے گئے ہیں سب صحیح مقابلہ میں کوئی انکار کرے تو مجھ سے دریافت کر سکتے ہیں بذریعہ جوابی خوط۔"

ہماری ساری کتاب کے حوالوں کی پڑتال کی تو فرصت نہیں۔ ہاں مولوی صاحب کے اس بیان اور دعویٰ کو پرکھنے کے لئے ہم نے سب سے ابتدائی حوالہ ہی دیکھا اور وہی غلط نکلا۔ صفحہ ۴ پر مولوی صاحب لکھتے ہیں:

"مرزا صاحب کی تاریخ ولادت تو صاف نہیں ملتی البتہ اونکی اپنی کتاب تریاق القلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۲۶۱ھ ہجری مطابق تخمینہ ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔"

اِس عبارت میں تریاق القلوب کو لفظ نشان دیکر حاشیہ پر صفحہ ۶۸ لکھا ہے اس میں حضرت صاحب نے اپنی تاریخ ولادت کا کوئی ذکر نہیں کیا معلوم نہیں کہ مولوی صاحب نے یہ حوالہ عالمِ خواب میں دیا ہے یا عالم بیداری میں"

(پیغام صلح لاہور ۱۰/ستمبر صفحہ ۲ کالم ۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: واقعی فن تصنیف میں یہ سخت عیب بلکہ مجرمانہ خیانت ہے کہ حوالہ غلط دیا جائے کیوں کہ اس سے ناظرین کو دھوکہ لگتا ہے اور وہ بجائے فائدے کے نقصان اٹھاتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم اِس دعوی کا ثبوت پیش کریں یا صاف لفظوں میں اعتراف کریں۔ سنئے جس صفحہ (۶۸ تریاق القلوب) کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے حوالہ دیا ہے اوسکی عبارت یوں ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

''یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپہونچا۔'' (صفحہ ۸۶ سطر ۲۴)

یہ عبارت صاف بتارہی ہے کہ چودھویں صدی ہجری کے شروع میں مرزا صاحب کی عمر چالیس سال تھی جس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب ۱۲۶۱ ہجری میں پیدا ہوئے۔ یہی ہم نے لکھا ہے کہ تریاق القلوب سے معلوم ہوتا ہے۔ یہ نہیں لکھا کہ مرزا صاحب نے اپنی تاریخ ولادت خود لکھی ہے۔ بلکہ ایسا بیان لکھا ہے جس سے اونکا سنہ ولادت معلوم ہوسکے۔

ہاں اڈیٹر صاحب نے ایک اصول بتایا ہے۔ جو قابل تحسین ہے لکھتے ہیں:

''عام طور پر تو مصنف جو حوالے دیتے ہیں وہ صحیح ہوتے ہیں لیکن مولانا نے جو تحدی اور تخصیص متذکرہ بالا نوٹ میں کی تھی کہ ''جو حوالے اس کتاب میں دیئے گئے ہیں سب صحیح ہیں'' اس سے ہمیں یہ خیال ہوا تھا کہ غالبا پہلی کتابوں میں مولوی صاحب نے غلط حوالے بھی دے دیئے ہونگے اور اِسی وجہ سے اس کتاب کی تخصیص کی ضرورت محسوس ہوئی۔ مگر افسوس یہ ہے کہ اب ''اِس کتاب'' کی تخصیص بھی ہاتھ سے جاتی نظر آتی ہے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

یہ حال ہے ان لوگوں کا جو حضرت مسیح موعود کے خلاف قلم اٹھاتے ہیں اور پھر اس پر اتراتے ہیں۔'' (؍؍ ؍؍)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہر مصنف حوالہ صحیح دیا کرتا ہے۔ یہ اصول نہایت پاکیزہ ہے۔ بلکہ ہم تو اس پر اَور مستزاد کرتے ہیں۔ کہ غلط حوالہ دینے والا مصنف فن تصنیف میں خائن بلکہ ڈاکو ہے۔ بلکہ راہ زن ہے۔ اس پاکیزہ اصول کو یاد رکھ کر مہربانی کرکے مرزا صاحب کے حوالے کا ثبوت ذرہ دیجئے جو لکھتے ہیں:

''مولوی غلام دستگیر قصوری نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علیگڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو ہم سے پہلے مرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیوں کہ کاذب ہے۔"

(قادیانی اشتہار انعامی پانسو صفحہ ۶-۷)

اِن دونوں بزرگوں کی کتابوں میں سے وہ عبارت نقل کر کے شائع کر دیں جس میں انہوں نے یہ لکھا ہو کہ مرزا ہم سے پہلے مرے گا۔

یہ دعویٰ مرزا صاحب نے اپنی تصنیفات کے مختلف مقامات پر تخمینا بیس دفعہ کیا ہوگا۔ تو در صورت ثابت نہ ہونے کے بیس جھوٹ ہوئے۔

ہاں ذرا چلتے چلتے خود مرزا صاحب کا اپنے حق میں حوالہ بھی سن لیجئے۔ اوس کا ثبوت بھی دیجئے تو احسان ہوگا۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

"میں نے ڈپٹی آتھم کے مباحثہ میں قریباً ساٹھ آدمی کے روبرو یہ کہا تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور آتھم) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔"

(قادیانی اشتہار انعامی پانسو، صفحہ ۷)

ہاں نوٹ کر لیجئے۔ ان دونوں حوالوں کا ثبوت دینے کے لئے ہم آپ کو دس دس روپیہ انعام بھی دینگے اور بڑا انعام یہ ہوگا کہ فن تصنیف میں مرزا صاحب کی نسبت اپنی سابقہ رائے کو واپس لینگے۔

اڈیٹر صاحب نے تاریخ مرزا کے ایک فقرہ پر بحیثیت اردو بھی چبھتا ہوا ریمارک کیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"اِس فقرے کے بے جوڑ بے ربط اور غلط عبارت پر ہمیں تنقید کرنے کی ضرورت نہیں کیوں کہ مولانا (ثناءاللہ) کو اُردو دانی کا کبھی دعویٰ نہیں ہوا۔"

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اُردو دانی کا دعویٰ تو نہیں ہوا مگر اس بات کا دعویٰ مدت سے ہے کہ میں مرزا صاحب سے اچھی اُردو جانتا اور لکھتا ہوں۔ اعتبار نہ ہو تو ایک جلسہ خاص اِسی مطلب کا کیجئے جس میں مَیں مرزا صاحب کی اُردو کی اغلاط پیش کروں اور آپ میری اُردو کی اغلاط پیش کریں۔ صدرِ جلسہ منصف ہوں گے جس کی اغلاط زیادہ اور ناقابل جواب ہوں گی وہ اسلامیہ کالج کے اُستادوں اور لڑکوں کو چائے کی دعوت دے گا۔

ہاں سنئے! میں جو مرزا صاحب کی اغلاط پیش کروں گا وہ کِس قسم کی ہونگی۔ اس کا نمونہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو ابھی بتا دوں تاکہ آپ کو جواب دینے میں آسانی ہو۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

''خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے۔'' (تریاق القلوب، صفحہ ۳۴)

کیا اس مقابلہ کا آپ حوالہ دینگے؟ (دیدہ بائد)

ہاں اڈیٹر صاحب پیغام نے ''تاریخ مرزا'' کی نسبت بے اثر ہونے کی رائے ظاہر کی ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

''رہا یہ معاملہ کہ حضرت مرزا صاحب کی شخصیت کو مولوی ثناء اللہ صاحب کے آئینہ سے دیکھ کر ان کی تصانیف کا اثر دور ہو جائے گا۔ یہ ایک مجنونانہ خیال ہے۔''

اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں کیوں دیں۔ آپ کے بڑے بھائی کے الفاظ آپ کو سنا دیں جو قادیاں سے ہمیں پہونچے ہیں مگر اون الفاظ کے نقل کرنے سے پہلے آپ کو بتا دیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات دو قسم کی ہیں۔

ایک تو خالص اسلام کی بابت۔ اون میں تو جو کچھ آپ نے لکھا ہے اوس کا اثر زائل کرنا ہمارا مدعا نہیں۔ دوسری قسم وہ تصنیف ہیں جو اون کی اپنی شخصیت یعنی دعوی مسیحیت کے متعلق ہیں۔ براہین احمدیہ کے بعد کی اکثر تصنیفات ایسی ہیں اون کا اثر زائل کرنا ہمارا مدعا ہے اور اون کا اثر یوں زائل ہوگا۔ کہ مرزا صاحب کی شخصیت کو ہم اصل شکل میں دکھاویں۔ چنانچہ آپ کا بڑا بھائی قاضی اکمل اڈیٹر ''تشحیذ الاذہان قادیاں'' ''تاریخ مرزا'' کی نسبت لکھتا ہے:

''اس کتاب میں جستہ جستہ واقعات کا ذکر ایسے پیرائے میں کیا ہے کہ پڑھنے سُننے والا سلسلہ احمدیہ کے امام علیہ السلام کی نسبت اچھے خیال نہ رکھ سکے۔''
(ماہ ستمبر)

بس یہی ہمارا مدعا ہے جس کے حصول کی شہادت خود قادیان سے ملتی ہے۔ سچ ہے الفضل ما شہدت بہ الاعداء۔

ہاں اڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور نے ایک بات ایسی بھی لکھی ہے جو بددیانتی کا چبھتا ہوا الزام ہے۔ اس لئے اوس کا ذکر کرنا اور جواب دینا بھی ہمارا فرض ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''ہمارا خیال تھا کہ اگرچہ مولانا ذاتی طور پر سلسلۂ احمدیہ اور حضرت مسیح موعود مرحوم ومغفور کے سخت دشمن ہیں لیکن آخر تصنیف کی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے وہ کم از کم حضرت مسیح موعود کی سوانح اس دیانت اور امانت سے لکھیں گے جس طرح عیسائی مشنریوں نے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اختلاف مذہب کے آپ کے حالات لکھے ہیں۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہمارا یہ حسن ظن کتاب کے دیکھنے سے دور ہوگیا۔'' (// //)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں نے اِس کتاب کے واقعات میں بڑی دیانتداری اور راست بازی سے لکھا ہے اور بڑی محنت سے ان کو تلاش کر کے ایک جا جمع کیا ہے۔ اسی لئے میں نے اِس کتاب میں جو کچھ لکھا ہے مطبوعہ تحریرات سے مع حوالہ کے لکھا ہے۔ مگر چونکہ بعض تحریرات دیرینہ ہیں اس لئے میں نے کتاب میں اعلان کے اور اب اخباروں کے ذریعہ بھی اعلان کرتا ہوں۔ کہ کوئی صاحب میرے پیش کردہ حوالجات میں سے کسی حوالہ کو غلط ثابت کردے یا میں اوس کا ثبوت نہ دے سکوں تو فی حوالہ ایک سو روپیہ جرمانہ دونگا اور آئندہ کو اس حوالہ کی تصحیح کردونگا۔

کیا کوئی ہے؟ جو اِس مقابلے کو سامنے آئے؟ سنو!

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت

و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶۔ نمبر ۴۳ مورخہ ۳۰ رذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۶ رستمبر ۱۹۱۹ء ص: ۳-۵)

مرزائی اخبارات کے اڈیٹروں کا مبلغ علم

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

اللہ رحم کرے۔ میرے ایک مضمون کے جواب میں جس میں مَیں نے مرزا جی کے ۳۷ جھوٹ اورافترا علی اللہ ثابت کر کے لکھا تھا کہ مرزا صاحب آنجہانی ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کی پیشگوئی کردہ معیاد سہ سال کے اندر اور پنڈت لیکھ رام مقتول کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پیشگوئی کے موافق مرض ہیضہ سے فوت ہوئے۔ اڈیٹر صاحب پیغام صالح نے اپنے اخبار مورخہ ۱۳/ ۱۷ اراگست ۱۹۱۹ء کے صفحہ ۳ پر زیر عنوان ''اہلحدیث کی دیدہ دلیری'' اپنی قوم سے شاباش لینے کے لئے کچھ ہاتھ پاؤں مارے ہیں اور کچھ چالاکی سے کام لیا ہے۔ خلاصہ اُس کل جواب کا یہ ہے کہ:

(۱) نامہ نگار اپنا نام نہیں لکھتا۔ یکے از کوہاٹ لکھتا ہے۔ اِس سے پایا جاتا ہے کہ اس کو حق و باطل سے سروکار نہیں۔

(۲) ہم پیغام صلح کے کالموں کو اُس فحش گوئی سے آلودہ کرنا نہیں چاہتے۔

(۳) کیا اہل حدیث کا نامہ نگار بتا سکتا ہے کہ پنڈت لیکھرام آنجہانی نے کن الفاظ میں پیشین گوئی کی تھی؟

(۴) یہ خوب پیشگوئی کا پورا ہونا ہے کہ خود پیشگوئی کرنے والا مخالف کی پیشگوئی کے مطابق راہگرائے عالم بقا ہوا۔

(۵) مسیح موعود نے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں کی پیشگوئی سے پہلے اپنی وفات کی پیشگوئی کردی تھی۔ اور وصیت بھی شائع کردی تھی۔

(۶) اگر اُس کے بعد کسی شخص نے حضرت صاحب کی ریس کی بکواس کردی۔

(۷) ورنہ یوں تو ہر ایک شخص نے ایک دن مرنا ہے سید انبیاء ﷺ بھی آخر اس دار فانی سے رحلت فرما ہی گئے۔

(۸) نامہ نگار اہل حدیث نے یہ بھی لکھا ہے کہ مرزا جی کی عمر فوت ہونے کے وقت ۶۵ سال چند ماہ تھی۔ یہ بالکل غلط ہے اور اُس کے واسطے ڈوب مرنے کا مقام ہے۔ اس کا ثبوت نامہ نگار کے پاس اگر ہے تو وہ پیش کرے۔

اما الجواب:

(۱) میرا نام عبدالحی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ آپ بخوبی واقف ہے۔ ناواقفی ظاہر کرنا آپ کا تجاہل ہے۔

(۲) مطلب یہ کہ مرزا صاحب کے جو ۳۷ جھوٹ اور افتراء علی اللہ ثابت کئے گئے تھے اُن کا جواب آپ اِس وجہ سے نہیں دیتے کہ اس سے آپ کا اخبار پلید ہو جائے گا۔ ورنہ جواب تو آپ دے سکتے ہیں۔ مگر آپ کے باقی دلائل اور اعتراضات سے ناظرین پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی ظاہر ہوجائے گا کہ ستر بی بی از بے چادریست کا معاملہ ہے۔ دلائل سے عاجز ہوکر اخبار کی طہارت میں پناہ گزیں ن ہوئے۔ من انداز قدت را مے شناسم۔

(۳) ہاں جناب بتا سکتا ہوں۔ ملاحظہ ہو مکتوبات احمدیہ جلد دوم سلسلہ صفحہ ۲ صفحہ ۳ مرزا صاحب پنڈت لیکھ رام کے قادیاں میں آنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

''پس اس نے میری نسبت یہ پیشین گوئی کی کہ یہ شخص تین برس تک ہیضہ کی بیماری سے مرجائے گا اور میرے خدا نے یہ ظاہر کیا۔ کہ چھ برس تک لیکھ رام...الخ

کیوں حضرت! ڈوب مرنے کے واسطے کافی وجہ ہے یا نہیں؟ اگر کسر باقی ہے تو اَور لیجئے۔ مرزا صاحب حقیقت الوحی کے صفحہ ۱۸۵ پر لکھتے ہیں:

> ''اگر کسی کی نسبت یہ پیشگوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینہ تک مجذوم ہوجائے گا پس اگر وہ بجائے پندرہ کے بیسویں مہینہ میں مجذوم ہوجائے اور ناک اور تمام اعضاء گرجاویں۔ تو کیا وہ مجاز ہوگا کہ یہ کہے کہ پیشین گوئی پوری نہیں ہوئی نفس واقعہ پر نظر چاہیے۔

اڈیٹر صاحب اپنے پیر کے فرمان واجب الاذعان کے مطابق نفس واقعہ پر نظر کیجئے اور چپنی میں پانی لے لیجئے۔ اور دیکھئے مولانا جناب مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی جو مرزا صاحب کی موت کے وقت لاہور میں موجود تھے۔ اپنی کتاب شہادۃ القرآن کے صفحہ ۷ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مرزا صاحب ۲۶ مئی ۰۸ء کو لاہور میں بعارضۂ ہیضہ عالمِ جزا کو سدھار گئے۔

(۴) ایڈیٹر صاحب! کیا پیشین گوئی اُسی حالت میں سچی سمجھی جاسکتی ہے کہ پیشین گوئی کنندہ زندہ موجود ہو؟ یہ تو ایک تیر سے دو فاختہ مارنا ہے۔ ایک ہی فعل سے مرزا جی کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے(ا) بیسیوں کی بجائے سینکڑوں لکھدیتے۔ تو اور بھی عبارت میں زور ہوجاتا۔ کوئی شمار کا سوال تھوڑا ہی تھا۔ (اہلحدیث)۔ اسی سے لیکھرام کی پیشگوئی جھوٹی ہوتی ہے۔ اس فعل سے کون واقف نہیں۔ یہ معجزہ تو طشت از بام ہوچکا۔ مرزا جی کے ایک ہمنام امرت سری صاحب نے بذریعہ الہام یہ پیشگوئی کی تھی کہ مرزا جی ۳۰ ستمبر ۱۹۰۰ء سے ۹ سال کے اندر ایسی موت مرینگے کہ اُن کا پیٹ پھول جاویگا۔ زبان کھینچ کر اندر کو سکڑ جاویگی۔ بات نہیں کرسکیں گے۔ ہونٹ آگے کو بڑھ جائیں گے۔ آنکھوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

رنگ زرد ہو جائے گا۔ دیکھو صفحہ ۵۰، المسیح الدجال۔
پس مرزا جی اِس پیشگوئی کے مطابق فوت ہوئے تو پھر تم

زار بھی ہوگا تو ہوگا اُس گھڑی با حالِ زار

پر قادیانی مرزا جی کے مرنے کے بعد کیوں بغلیں بجا رہے ہو۔ حالانکہ وہ پیشگوئی بھی زلزلہ کی تھی۔

(۵) اگر یہ بات سچ تھی تو جیسے ڈاکٹر صاحب نے مرزا صاحب کو اطلاع دی تھی کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ آپ ۱۲/ جولائی ۱۹۰۶ء سے تین سال کے اندر فوت ہو جائیں گے۔ تو مرزا جی اس کے جواب میں یہ لکھتے کہ بھائی مجھے خود اپنی موت کا الہام ہو چکا ہے۔ اور میں اس کو مشتہر کر چکا ہوں۔ دیکھو رسالہ فلاں یا اخبار فلاں یا اشتہار فلاں۔ یہ نہ کہتے کہ یہ کبھی نہ ہوگا۔ کہ میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت سے مروں کہ عبدالحکیم کی پیشگوئی کی میعاد میں ہلاک ہو جاؤں اور یہ الہام نہ اُتارتے۔ کہ اپنے دشمن سے کہدے کہ خدا تجھ سے مواخذہ لے گا۔ میری تیری عمر بڑھا دوں گا۔ (نوٹ: اگر الہام موت کا اُتر چکا تھا تو یہ بھی تو اُسی نے الہام کیا تھا۔ جو پہلے کو منسوخ کرتا تھا) ترے مخالفوں کو اخزا اور افنا تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا۔ نیز ایک ایسے شخص کا جو بظاہر پابند شریعت ہو وصیت کرنا ثابت نہیں کرتا کہ اس کو پیغام مرگ آچکا۔ وصیت تو روزانہ کرنے کا حکم ہے۔

(۶) اس فقرہ نے اقول کما قال عبدالصالح کے جھگڑے کا فیصلہ کر دیا۔ کیوں کہ کما کی جگہ اس میں ریس ہے اور آپ کا مطلب اس کلام سے ہرگز یہ نہیں کہ مرزا صاحب نے بھی بکواس کی تھی۔ فافہم۔

(۷) یہ ایمان کی بات کہی میرا بھی اس پر صاد ہے۔ مگر اس قولِ معقول سے مرزا جی کے تمام دعاوی کہ فلاں میرے مقابلہ میں آیا اور ہلاک ہو گیا۔ فلانے نے مجھ پر لعنت کی خود ہی لعنت کے نیچے آ کر مر گیا وغیرہ وغیرہ سب مردود ہو جاتے ہیں۔

(۸) میرا ایمان ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے بیاناتِ عمر میں تمام عمر دیدہ دانستہ کبھی سچ نہیں بولا۔ جیسا موقعہ دیکھا ویسی بات بنا دی۔ چودھویں صدی پر بطور مجدد قبضہ کرنے کے لئے ۱۳۰۰ کا عدد غلام احمد قادیانی سے نکالا اور جب بعض جُہلا اس کو وجہ موجہ سمجھ کر مرزا جی کو مجدد ماننے لگے تو یا احمد یا احمد کے الہام اتار کر آیت یاتی من بعدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمہ احمد پر قبضہ کرلیا۔ ۶۵ سال چند ماہ کی عمر کو میں خود جھوٹ سمجھتا ہوں مگر مجبور ہوں مرزا صاحب چودھویں صدی پر قبضہ کرنے اور ماموریت میں آنحضرت ﷺ سے مشابہت پیدا کرنے کو صفحہ ۶۸ تریاق القلوب پر یوں تحریر فرما چکے ہیں:

''یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آپہونچا۔''

یعنی اُدھر ۱۳۰۰ھ ہجری ختم ہوا۔ ادھر مرزا جی عمر ۴۰ سال ہوگئی اور مرزا جی کا انتقال شریف ۱۳۲۶ ہجری میں ہوا۔ پس آپ حساب لگالیں کہ مرزا جی کی عمر ۴۰+۲۶=۶۵ سال چند ماہ ہوئی یا نہیں۔ لیکن آپ اس بیان کو جھوٹا ثابت کرنے کی کیوں تکلیف فرماویں۔ میں جو موجود ہوں اور عرض کرچکا ہوں کہ مرزا جی نے کبھی اپنے بیاناتِ عمر میں سچ نہیں بولا۔ ۶/جولائی ۱۹۰۴ء کو مرزا جی بمقدمہ یعقوب علی بنام مولوی کرم الدین عدالت میں بطور گواہ پیش ہوئے اور عمر اپنی ۶۵ سال بتائی۔ اس پر کتاب روئداد مقدمات قادیانی کے صفحہ ۴۷ پر مؤلف کی طرف سے نوٹ لکھا ہے۔ آپ اپنی کتاب اعجاز احمدیہ کے صفحہ ۳ پر تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۸۹۳ء میں عبداللہ آتھم سے مباحثہ ہونے کے وقت آپ کی عمر اس کی عمر کے برابر تھی۔ اور اس کی عمر ۶۴ سال اُس وقت تھی۔ تو پھر نہایت تعجب ہے کہ اُس وقت سے قریباً ۱۲ سال کے بعد پھر اب آپ کی عمر ۶۵ سال ہے۔ گویا ۱۲ سال میں آپ کی عمر میں صرف ایک سال کا اضافہ ہوا۔ وھذا شیٔ عجیب۔

جناب اڈیٹر صاحب!

چونکہ یہ تینوں بیانات عمر کے متعلق جھوٹے درجھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔ لہذا میں ۳۷ میں ۳ اَور جمع کرتا ہوں یہ ہوگئے ۴۰۔ سچ ہے دشمن دانا بہ از دوست نادان۔ آپ نے مرزا جی کی وکالت کا اچھا حق ادا کیا! شاباش!

نوٹ:

آئندہ یکے از کوہاٹ کے مضمون کا جواب لکھیں تو ایک پرچہ اخبار بنام بابو عبدالحی پنشنر سر دفتر پولیس کوہاٹ براہ راست بھیج دیا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۶۔ نمبر ۴۳ مورخہ ۳۰/ذی الحجہ ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۶/ستمبر ۱۹۱۹ء ص:۵-۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح بغداد پر قادیان میں غلط گوئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

(یہ مضمون بظاہر بے وقت کی راگنی دکھائی دے گا مگر ہم اس پر مجبور تھے کیونکہ دوران جنگ میں اس کا شائع کرنا مناسب نہ تھا۔ اب بھی سنسر سے پاس کرا کر درج کیا ہے۔ چونکہ ہم نہیں چاہتے کہ قادیانی قرضہ اپنے سر پر رکھیں اس لئے آج یہ قرض ادا کیا جاتا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)۔

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۰-۱۳۔ اپریل ۱۹۱۷ء میں ایک مضمون فتح بغداد کے متعلق نکلا تھا اس مضمون میں اصل واقعہ فتح بغداد پر جو مذہبی حوالے دے کر پبلک میں غلط فہمی پھیلائی گئی تھی صرف اس کی اصلاح کرنا ہمارا مقصود ہے۔

راقم مضمون نے اپنے مضمون میں چار قسم کے حوالے دیئے ہیں۔ قرآن سے، احادیث سے، آثار قیامت سے، بائیبل سے۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں ان سب کو آپ نے بے محل استعمال کیا ہے پس ناظرین بہت غور سے یہ مضمون پڑھیں کیونکہ بڑی محنت اور غور سے لکھا گیا ہے۔

مضمون مذکورہ کے کئی حصے ہیں اس لئے ہم بھی اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے نقل کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

میں اپنے احمدی بھائیوں کو جو ہر بات میں غور اور فکر کرنے کے عادی ہیں ایک مژدہ سناتا ہوں کہ بصرہ بغداد کی طرف جو اللہ تعالی نے ہماری محسن گورنمنٹ کے لئے فتوحات کا دروازہ کھول دیا ہے اس سے ہم احمدیوں کو معمولی خوشی حاصل نہیں ہوئی بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں برسوں کی خوش خبریاں جو الہامی کتابوں میں چھپی ہوئی تھیں آج ۱۳۳۵ھ میں وہ ظاہر ہو کر سامنے آ گئیں۔

اس بارہ میں میرے غیر احمدی بھائی ناراض ہوں گے لیکن اگر غور کریں تو اس میں ناراضگی کی کوئی بات نہیں (حوالہ جات صحیح ہوں تو بے شک ناراضگی کی بات نہیں ورنہ غلط مضمون پر ناراض ہونا سب کا حق ہے۔ ثناء اللہ) کیونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) جب دنیا میں تشریف لائے تو اسوقت دجلہ وفرات خشک ہو چکے تھے یعنی وہ حقیقی اسلام کا پانی جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نے آسمان سے اتر کر ان ملکوں کو سیراب کیا تھا آسمان پر اٹھا لیا گیا جیسا کہ اللہ تعالی نے آیت و انا علی ذھاب به لقادرون میں اشارہ فرمایا ہے اور حضرت اقدس (مرزا) اس کے متعلق ازالہ اوہام صفحہ ۳۳۸ (طبع اول۔ص ۶۷۵) میں تحریر فرماتے ہیں:

اور آیت و انا علی ذھاب به لقادرون جس کے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں، اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی ہے جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب کی منقولہ عبارت کا پورا لطف تو جب آتا ہے کہ ساری نقل ہو بلکہ اس کے ساتھ ہی ایک اور مقام کی عبارت بھی رکھی جائے ہمارے سامنے تو دونوں ہیں اور ہم ان سے لذت لے رہے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین بھی اس لذت میں ہمارے شریک ہوں دونوں مقاموں کی ساری عبارتیں نقل کرتے ہیں۔ جس مقام سے راقم مضمون نے عبارت نقل کی ہے ساری یوں ہے:

اب اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی قرآن شریف میں پیش گوئی موجود ہے... قرآن شریف نے جو مسیح کے نکلنے کی چودہ برس تک مدت ٹھہرائی ہے بہت سے اولیاء بھی اپنے مکاشفات کی رو سے اس مدت کو مانتے ہیں اور آیت وانا علی ذھاب به لقادرون جسکے بحساب جمل ۱۲۷۴ عدد ہیں اسلامی چاند کی سلخ کی راتوں کی طرف اشارہ کرتی ہے جس میں نئے چاند کے نکلنے کی اشارت چھپی ہوئی جو غلام احمد قادیانی کے عددوں میں بحساب جمل پائی جاتی ہے (ازالہ۔ص ۶۷۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ قرآن مجید نے حضرت مسیح موعود کے لئے چودہ سو سال یعنی ۱۴۰۰ھ مقرر کیا ہے بہت خوب! مگر آپ جس آیت کا حوالہ دیتے ہیں اس سے خود ہی ۱۲۷۴ نکالتے ہیں کجا ۱۴۰۰، اور کجا ۱۲۷۴۔ پھر لطف یہ کہ غلام احمد قادیانی کے اعداد بھی اتنے (۱۲۷۴) ہی بتلاتے ہیں حالانکہ اس کتاب کے صفحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۵ (طبع اول) میں غلام احمد قادیانی کے اعداد پورے ۱۳۰۰ لکھتے ہیں چنانچہ وہ عبارت درج ذیل ہے:

چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشاء ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے، تو مجھے کشفی طور اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھ یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا۔ پہلے سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی تھی اور وہ نام یہ ہے غلام احمد قادیانی۔ اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۸۵۔۱۸۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس عبارت میں اپنے نام کے پورے ۱۳۰۰ عدد الہامی بتلاتے ہیں اور دعوی کرتے ہیں کہ میں پورے ۱۳۰۰ میں مبعوث ہوا۔ کہاں ۱۴۰۰ھ، کہاں ۱۲۷۴ اور پھر کہاں ۱۳۰۰۔

آگے چل کر (قادیانی مضمون نگار صاحب) آپ لکھتے ہیں:

حجج الکرامۃ صفحہ ۴۶۰ میں حضرت ابن عباسؓ سے مرفوع روایت ہے

و عن ابن عباس مر فوعاً انز ل اللہ تعا لی من الجنۃ ا لی الارض خمسۃ ا نہار سیحو ن و جیحو ن و د جلہ و الفرات و النیل ... فذ لک قو لہ تعا لی و انز لنا من السماء ماء بقدر فاسکناہ فی ا لا ر ض فاذا کا ن ... ارسل اللہ جبر یل فیر فع من ا لا ر ض القر آ ن والعلم .. وھذہ ا لا نہار الخمسۃ کل ذلک الی السماء فذ لک قو لہ تعا لی و انا علی ذھا ب بہ لقادرو ن ۔

اس روایت میں بتایا گیا کہ ایک وقت آئے گا کہ دجلہ فرات والے اصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کو چھوڑ بیٹھیں گے اور اپنی شامت اعمال کی وجہ سے خسف قذف میں مبتلا ہو کر یہود کی طرح ان کی شکلیں مسخ ہو جائیں گی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس روایت کو آج کل کی فتح بغداد سے کوئی تعلق نہیں۔ پوری تحقیق کے لئے ہم اس روایت کے سارے لفظ نقل کرتے ہیں:

ا خر ج الخطیب فی تار یخه و ابن مر د ویه فی تفسیره و الضیاء المقدسی فی صفة الجنة عن ابن عباس مر فوعاً انزل الله من الجنة الی الا ر ض خمسة انهار سیحو ن و جیحو ن و د جله و الفرا ت و النیل انز لها الله من عین وا حدة من عیون الجنة من اسفل در جة من در جا ت علی جنا ح جبریل و استود عها الجبال و اجرا ها فی ا لا ر ض و جعل فیها منا فع للناس فذ لك قو له تعا لی و انز لنا من السماء ما ء بقدر فاسکناه ۔ فا ذا کان عند خرو ج یا جو ج ما جو ج ارسل الله جبر یل تیرفع من الا ر ض القر آ ن و العلم و الحجر من البیے و مقا م ابرا هیم و تا بو ت مو سی بما فیه و هذه ا لا نهار الخمسة فیر فع کل ذ لك الی السما ء فذ لك قو له تعا لی و اناعلی ذها ب به لقا درو ن۔ فا ذا رفعت هذه ا لا شیاء من ا لار ض عدم اهلها خیر ها ذکره السیو طی من حسن المحا ضرة (حجج الکرا مة ص ٤٦٠)

خطیب وغیرہ نے ابن عباسؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے اللہ تعالی نے جنت سے زمین پر پانچ دریا اتارے۔ سیحون جیحون دجلہ فرات اور نیل ایک ہی چشمہ ہے جو جبریل کے پروں پر رکھ کر پہاڑوں میں ودیعت (بطور امانت) کر رکھے (جیسا کہ مشاہدہ بھی ہے کہ دریا پہاڑوں سے نکلتے ہیں) اور ان کو زمین پر جاری کیا اور ان میں لوگوں کیلئے بہت سے منافع رکھے۔ یہی معنی ہیں اس آیت کے و انز لنا من السماء بقدس فا سکناه فی ا لا ر ض پھر جب یاجوج ماجوج کے نکلنے کا وقت ہوگا اللہ تعالی جبریل کو بھیجے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ قرآن شریف اور دیگر علوم اور حجر اسود، مقام ابراہیم ، موسیٰ کے تابوت اور ان دریاؤں کو اٹھالے گا۔ پس وہ اشیاء مذکورہ سب آسمان کی طرف اٹھائے جائیں یعنی یہ دریا سب خشک ہوکر صاف چٹیل میدان بن جائے گا۔ یہ معنی ہیں انا علی ذھاب بہ لقادرون (کہ ہم اس پانی کے خشک کرنے پر قادر ہیں) پس جب یہ چیزیں دریا وغیرہ معدوم ہو جائیں گی تو لوگ ان کی خیر و برکت سے محروم ہو جائیں گے۔

اس روایت میں تین باتیں قابل غور ہیں

۱۔ قرآن اور دیگر علوم کا اٹھایا جانا یعنی دنیا سے گم ہو جانا۔

۲۔ دجلہ فرات اور نیل وغیرہ کا خشک ہو جانا۔

۳۔ یاجوج ماجوج کا نکلنا

اب ہم ہر ایک کی تحقیق کرتے ہیں۔ کیا آج ۱۳۳۵ھ (۱۹۱۷ء) میں جب بغداد فتح ہوا، قرآن مجید وغیرہ دنیا سے اٹھ گئے۔ اگر اٹھ گئے ہیں تو قادیان سے کس قرآن کا ترجمہ اور انگریزی میں نکل رہا ہے۔ اس پر زیادہ زور دینے کی حاجت نہیں سب لوگ جانتے ہیں کہ آج کل جس قدر قرآن اور علوم دینی کی اشاعت ہے سو سال پہلے بلکہ جب سے ہندوستان میں اسلام آیا ہے کبھی نہیں ہوئی۔ نہ اس قدر عربی مدارس تھے، نہ اس قدر علماء تھے۔ یہ ایک واقعی شہادت ہے جس کا انکار نہیں ہوسکتا۔

امر دوم، دجلہ فرات اور نیل بھی خشک نہیں ہوئے بلکہ اخباروں میں ہم برابر پڑھتے ہیں کہ ان کے پانی سے برابر کام لیا جا رہا ہے ہاں قادیان میں ان کا چھینٹا نہ پہنچے تو اور بات ہے ان اللہ حرمھما علی ...

تیسرا امر یاجوج ماجوج کا نکلنا، البتہ اس میں قادیانی امت کو شاید ہم سے اختلاف ہو کیونکہ یاجوج ماجوج کی تشریح اور تفسیر میں ان کا اور ہمارا اختلاف ہے جن قوموں کو وہ یاجوج ماجوج کہتے ہیں ہم ان کو نہیں کہتے مرزا صاحب قادیانی یاجوج ماجوج کی تشریح ان الفاظ میں کرتے ہیں:

قال یاجوج و ماجوج ھم النصاری من الروس و الاقوام البرطانیہ (حمامۃ البشری ص ۲۸) (کچھ شک نہیں کہ یاجوج ماجوج روس اور برطانیہ کے عیسائی ہیں)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس روایت میں جو لفظ آئے ہیں وہ مرزا صاحب کے اس خیال کی بھی تردید کرتے ہیں کیونکہ برطانیہ (انگریز) اور روسی اگر یاجوج ماجوج ہوتے جیسا کہ مرزا صاحب کا قول ہے تو دریائے نیل اور دجلہ مدت کے خشک ہو گئے ہوتے اس لئے کہ نیل مصر پر تو انگریز مدت سے موجود ہیں وہ بھی جاری ہے اور دجلہ پر اب پہنچ گئے ہیں یہ بھی خشک نہ ہوا۔ پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا خیال کیونکر صحیح ہوا۔

غرض یہ کہ ابن عباس کی پوری روایت قادیانی دعوی کی پوری تردید کرتی ہے فالحمد للہ

(قادیانی مضمون نگار) آگے لکھتے ہیں:

چنانچہ مشکوۃ باب الملاحم میں ہے:

عن انس ان رسول الله قا ل یا انس ان الناس یمصّرو ن امصاراً و ان مصراً منها یقا ل له البصرة فا ن مرر ت بها او دخلتها فا یا ك و سیا خها و کلا ها و نخلیها و سو قها و باب امرا ئها و علیك بضوا حیا فا نه یکو ن بها خسف و قذف و ر جف و قو م یبیتو ن ویصبحو ن قردة و خنا زیر

اس حدیث میں مخبر صادق ﷺ تاکید فرماتے ہیں کہ جب تم بصرہ کی طرف یہ حالت دیکھو تو ایاك و باب امرا ئها یعنی اس حکوت کے امراء سے دور رہیو، اس لئے اب ہر مسلمان کو ٹرکی حکومت سے نفرت کرنی چاہیے یہ محافظ اسلام نہیں بلکہ دشمن اسلام ہے۔ قردۃ و خنازیر پر غور کرنے سے ان لوگوں کے اسلام کی حقیقت معلوم ہوسکتی ہے۔ میرے بھائیو! اپنے پیغمبر کے فرمودہ کی قدر کرو۔ حجج الکرا مہ صفحہ ۴۶۳ میں ہے

کا نی با لبصرة کا نها نعا مة جا ثمة

دیکھو جس طرح پرند زمین کرید کر چھاتی کے بل بیٹھتا ہے جسے پنجابی میں کھربل کہتے ہیں یہی حال ان کا ہوا، مگر پھر نہیں سمجھتے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم دعوی سے کہتے ہیں یہ حوالہ جات بھی آج کل کے واقعات سے تعلق نہیں رکھتے شاید اسی لئے راقم مضمون نے حدیث کا ترجمہ نہیں کیا جو ہم کئے دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے انس کو فرمایا اے انس لوگ بہت سے شہر آباد کریں گے ان میں سے ایک کا نام بصرہ ہوگا ۔ اگر تو اس بصرہ میں جائے تو وہاں کی شور زمین اور خودرو گھاس والی زمین ، بازاروں اور نخلستانوں میں نہ جانا اور وہاں کے امراء سے بھی نہ ملنا بلکہ کھلی زمین جس پر آفتاب کی کھلی دھوپ پڑتی ہو وہاں رہیو ۔ کیونکہ وہاں طوفان ہوائی اور زمین میں گرتی اور زلزلے بہت ہوں گے اور ایک وقت آئے گا کہ لوگ رات کو سوئیں گے تو صبح کو بندر اور سؤر بن کر اٹھیں گے ۔

اس حدیث پر محدثانہ تنقید کو ہم نہیں چھیڑتے ہاں اتنا کہتے ہیں کہ آج کل کے واقعات سے اس کو کوئی تعلق نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ نے قیامت تک آنے والے واقعات کو مجمل صورت میں فرمایا ہے جو ابھی تک نہیں ہوئے جس کا ثبوت یہ ہے کہ نہ ابھی وہاں ہوائی طوفان آیا، نہ زمین نے پھٹ کر لوگوں کو اپنے اندر دبایا، نہ زلزلے آئے ، نہ کوئی بندر اور سور بنا ۔ غرض کچھ بھی نہیں ہوا ۔ حجج الکرامہ سے جس روایت کا حوالہ دیا ہے وہ ساری نقل کرنے سے آپ کی پوری تردید بلکہ تکذیب ہوجائے گی لہذا ہم ساری نقل کرتے ہیں :

عن عبد الله الصامت قال اسرع الارضين خراباً البصرة و مصر فقيل له و ما يخربهما و فيها عيون الرجال و الاموال فقال يخربهما القتل الاحمر و الجوع الاغبر كانى بالبصرة كانها نعامة جاثمة و ما مصر فان نيلها ينصب فيكون ذلك خرابها ۔ (حجج الکرامہ ۔ ص ۴۶۳)۔

عبداللہ بن صامت نے کہا سب ملکوں سے جلدی بصرہ اور مصر تباہ ہوں گے کسی نے کہا ان کو کون سی چیز خراب کرے گی حالانکہ ان میں چیدہ چیدہ لوگ اور بڑا مال ہوگا ۔ تو عبداللہ بن صامت نے کہا بہت بڑا قتل اور سخت بھوک ان شہروں کو تباہ کریں گے بصرہ کے لوگ مارے بھوک کے گرے ہوئے جانور کی طرح ہوں اور مصر کے دریائے نیل کا پانی خشک ہو جائے ۔ پس یہ مصر کی خرابی ہوگی ۔

یہ روایت گو بحیثیت سند و حجیت کیسی ہی کمزور ہے تاہم قادیانی مشن کو کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح مفید نہیں بلکہ مضر ہے کیونکہ سب سے پہلے بصرہ اور مصر کی تباہی کا ذکر ہے حالانکہ اس جنگ میں سب سے پہلے سرویہ اور بلجیئم ویران ہوئے مصر اور بصرہ آج تک آباد ہیں نہ مصر میں جنگ ہوئی نہ بصرہ میں قتل عام ہوا نہ مصر کا دریائے نیل خشک ہوا نہ بصرہ میں قحط پڑا نہ کوئی مصیبت آئی کا نھانعامة جا ثمة کے لفظ پر غور کرو۔ کیا یہ لفظ اپنے معنی میں صادق ہو چکے ہیں۔ کیا بصرہ میں اتنا قحط ہوا کہ لوگ پرندوں کی طرح زمین پر لوٹتے ہوں

اگر کچھ بھی نہیں تو پھر اس روایت کو اس واقعہ سے کیا تعلق؟

آگے چل کر قادیانی راقم مضمون نے بائیبل کا بھی حوالہ دیا ہے آپ کے الفاظ ہیں:

بائیبل سے بھی یہی آواز آتی ہے کہ اٹھو بصرہ کی طرف چڑھائی کرو یرمیاہ باب ۴۹ آیت ۱۳۔۱۴ میں ہے۔ کیونکہ میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے خداوند کہتا ہے کہ بصرہ جائے حیرت اور ملامت اور ویرانی اور معنت ہوگا ... میں نے خدا سے ایک افواہ سنی ہے بلکہ ایک ایلچی یہ کہنے کو قوموں کے درمیان بھیجا گیا کہ تم جمع ہو اور اس پر جا پڑو۔ اور لڑائی پر چڑھو۔

پس اس وقت آسمانی گورنمنٹ کے حکم کے ماتحت یہ کاروائی عمل میں آئی کہ سرکار برطانیہ ہم لوگوں کو جمع کر کے بصرے کی طرف لے جا رہی ہے۔ جو لوگ اس خدمت میں شامل ہوں گے اس پیش گوئی کے موافق ان کو دین و دنیا میں کامیاب سمجھو کیونکہ اگر خدا کی بتائی ہوئی بات نہ ہوتی تو یہ کس کو معلوم تھا کہ اتنی دور دراز مدت کے بعد ایک ایسا واقعہ ہوگا کہ لوگوں کو کہا جائے گا کہ جمع ہو کر بصرے کی طرف چڑھائی کرو۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس امر کی تحقیق کے لئے بھی ہم پوری عبارت نقل کرتے ہیں جو یہ ہے:

خداوند کہتا ہے کہ بصرہ جائے حیرت اور ویرانی اور لعنت ہوگا اور اسکے سارے شہر سدا ویران رہیں گے۔

اس عبارت میں بصرہ سے مراد یہ بصرہ نہیں جو آج کل بصرہ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ یہ بصرہ تو مسلمانوں کا آباد کیا ہوا ہے چنانچہ راقم مضمون نے خود ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث نقل کی ہے جسکے الفاظ یہ ہے:

انّ النّاس یمصرون امصاراً و ان مصراً منها یقال له البصرة۔

یعنی مسلمان لوگ شہر آباد کریں گے ان میں سے ایک شہر کو بصرہ کہا جائے گا

اس سے صاف ثابت ہے کہ یہ بصرہ بعد آنحضرت ﷺ کے آباد ہوا ہے اسلئے بائیبل میں جس بصرہ کا ذکر ہے وہ یہ نہیں بلکہ کوئی اور ہے۔ وہ ایک شہر نہیں بلکہ کوئی صوبہ ہے کیونکہ یرمیاہ کے الفاظ ہیں کہ اس کے سارے شہر ویران رہیں گے

معلوم ہوتا ہے سلطنت بابل کے زمانہ میں کسی صوبہ میں اہل دن پر سخت ظلم ہوئے تھے اس صوبہ یا ولایت کا نام بصرہ تھا اس زمانہ کے نبی یرمیاہ نے بالہام خداوندی یہ پیش گوئی فرمائی کہ بصرہ تباہ اوراس کے سارے شہر ویران ہو جائیں گے۔ وغیرہ ہمارے اس بیان کی تائید یسعیاہ نبی کے کلام سے بھی ہوتی ہے جو ولایت بصرہ کی تباہی کا مفصل حال بتلاتے ہیں فرماتے ہیں:

خداوند کو بصرہ میں ایک ذبیحہ کرنا ہے اور اودم کے ملک میں بڑی خونریزی اور ان کے ساتھ گینڈے اور سانڈ اور بیل گریں گے اور ان کی سرزمین لہو سے شرابور ہو جائے گی اور ان کے گرد چربی سے چکنائی کیونکہ خداوند کا انتقام لینے کا ایک دن اور بدلہ لینے کا ایک سال ہے ....اس سے دھواں ابد تک اٹھتا رہے گا نسل درنسل وہ اجاڑ رہے گی اس سمت سے ابدالاباد تک کسی کا گذر نہ ہوگا۔ (یسعیاہ باب ۳۴۔ آیت ۹ ...)

یہ حوالہ صاف بتا رہا ہے کہ نامہ نگار کو بصرہ کے لفظ سے دھوکہ ہوا ہے کہ وہ موجودہ شہر بصرہ کو اس پیش گوئی کا مصداق سمجھا حالانکہ یہ صحیح نہیں بفرض محال اگر یہی ہے تو جو حالات اور واردات اس حوالہ سے ملتے ہیں وہ موجودہ جنگ میں بصرہ پر وارد نہیں ہوتے اخبارات پڑھنے والے خوب جانتے ہیں کہ بصرہ اور بغداد پر جنگ ہی نہیں ہوئی

آگے چل کر قادیانی مضمون نگار لکھتا ہے:

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) لکھتے ہیں دانی ایل نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے (دیکھو اشتہار تحفہ گولڑویہ ص ۱۶۔ حاشیہ) اس لئے ضرور تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۳۵ھ میں دجلہ کی طرف کوئی تغیر واقعہ ہو۔ اور یہ تغیر ہم احمدیوں کے لئے ایک خوش خبری ہے۔ وجہ یہ کہ اس میکائیل نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹ کے حاشیہ پر لکھا ہے:

دن سے مراد دانیال کی کتاب میں سال ہے۔ اور اس جگہ وہ نبی ہجری سال کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اسلامی فتح اور غلبہ کا پہلا سال ہے۔

پس خدا تعالی کی فعلی شہادت نے ثابت کر دیا کہ دجلہ فرات کی طرف وہ حقیقی اسلام نہیں رہا تھا۔ سو اب انشاء اللہ اس مہدی کی فوج جو مشرق میں ظاہر ہوا، جن کے ہاتھوں میں سیاہ جھنڈے ہیں یعنی قلم، حکومت برطانیہ کی تیز تلوار لے کر حقیقی اسلام کو غلبہ دیں گے۔ جو لوگ سنی ہوں یا شیعہ خونی مہدی کے انتظار میں ہیں اس ملک کی طرف نظر اٹھا کر دیکھ رہے ہیں عنقریب ان کو اصل حقیقت معلوم ہو جائے گی۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اس اقتباس میں مضمون نگار نے دو دعوی کئے ہیں۔ دانی ایل نبی نے مرزا صاحب کا نام میکائیل رکھا ہے اور ۱۲۹۰ آپ کے ظہور کا سال بتلایا ہے اور ۱۳۳۵ھ کو بھی کچھ دخل ہے۔ بہت اچھا ہم پہلے دانی ایل کی کتاب سے اصل حقیقت دکھا لیتے ہے دانی ایل اپنی کتاب میں انقلابات زمانہ اور بادشاہوں کی جنگوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں

آخر کے وقت جنوب کا بادشاہ اس پر ..گا اور شاہ شمالی رتھ اور سوار اور بہت جہاز لے کے گرد باد کی مانند اس پر چڑھ آوے گا اور ان سرزمینوں میں داخل ہوگا اور اُمڈیگا اور گذرے گا اور سرزمین جلیل میں داخل ہوگا اور بہت گرائے جائیں گے مگر ادوم اور مواب اور بنی عمون کے خاص لوگ اس کے ہاتھ سے بچیں گے اور اپنا ہاتھ ملکوں پر چلاویگا اور ملک مصر بھی رہائی نہ پاوے گا پر وہ سونا چاندی کے خزانوں اور مصر کی ساری نفیس چیزوں پر قابض ہوگا اور لوبی اور کوشی اس کی پیروی کریں گے لیکن پورب کی اور اتر کی اطراف سے افواہیں اسے حیران کریں گی۔ اس لئے وہ بڑے غضب سے نکلے گا کہ بہتوں کو نیست و نابود کرے اور وہ شاندار مقدس پہاڑ پر اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گلابی باڑی کو سمندروں کے درمیان بر پا کرے گا پر وہ اپنی اجل کو پہنچے گا اور اس کا کوئی مددگار نہ ہوگا اور اس وقت میکائیل وہ بڑا سردار جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے کھڑا ہے اور ایسی تکلیف کا وقت ہوگا جو امت کی ابتداء سے لے کر اس وقت تک کبھی نہ ہوا تھا اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جسکا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پاویگا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس عبارت میں دانی ایل نے جس سردار کا نام میکائیل رکھا ہے اس کے خروج کا وقت اثنائے جنگ بتایا ہے نیز اس کو اپنی قوم کا نجات دہندہ فرمایا ہے۔غرض وہ اپنی قوم میں پیدا ہوکر وہ کام کرے گا جو ایک ڈوبتی اور مرتی ہوئی قوم میں کوئی ملکی لیڈر کیا کرتا ہے۔مرزا صاحب نہ تو لڑائی کے دنوں میں پیدا ہوئے نہ ان کی قوم پر کسی بادشاہ کا حملہ تھا نہ انہوں نے اس قوم کو اس حملہ سے بچا کر ترقی دی باوجود اس کے وہ اس لقب کے حق دار بنیں۔ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے کلام سے اصل مدعا کا فیصلہ کرا لیتے ہیں کہ جناب موصوف کون تھے اور کیوں آئے تھے اور کیسے چلے گئے۔آپ فرماتے ہیں:

> دانیال نبی کی کتاب مین ظہور مسیح موعود کے لئے (یعنی میرے لئے) بارہ سونوّے برس لکھے ہیں ... پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس برس لکھتا ہے جو خدا تعالی کے اس الہام کے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے (حقیقت الوحی ۔ص ۲۰۰)

مرزائی دوستو! اللہ سے ڈرنے والو! خدا پر ایمان رکھنے والو! خاص کر لاہوری پارٹی کے ممبرو! انصاف سے مثنی و فرادای ہو ہوکر سوچو کہ کیا اس دعوی کے مطابق مرزا صاحب ۱۲۹۰ میں ملہم ہوکر ۱۳۳۵ میں فوت ہوئے۔سنہ ہجری یاد نہ ہو تو سن لو آج کل ۱۳۳۵ھ ہے جس کا یہ ساتواں مہینہ رجب ہے حالانکہ آپ (مرزا) کو فوت ہوئے آج نو سال ہو چکے ہیں۔

لطیفہ: اس مضمون میں ناظرین ملاحظہ فرما چکے ہوں گے کہ ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۵ پر مرزا صاحب طشہادت کتاب اللہ اپنی بعثت کا زمانہ ۱۲۷۴ھ بتاتے ہیں پھر اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کے ص ۱۹۵ پر ۱۳۰۰ لکھتے ہیں اب یہاں آ کر پیدائش کا سال ۱۲۹۰ کہتے ہیں اور انتقال کا سال ۱۳۳۵ھ مقرر کرتے ہیں حالانکہ آپ کا انتقال ۱۳۲۶ھ میں ہو چکا ہے ہم نہیں سمجھ سکتے ان میں سے کس کو صحیح اور کس کو غلط کہیں۔

قادیانی مشن کے ممبرو! آؤ ہم تمہیں ایک قرآنی صداقت اور جنرل رول (عام قانون) سناویں غور سے سنو:

لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً (جو کلام خدا کی طرف سے نہ ہو اور اسپر الہام کا دعوی کیا جائے تو اس میں بہت سا اختلاف ہو جاتا ہے)

آگے چل کر قادیانی نامہ نگار لکھتا ہے:

جب میں اخبار میں پڑھا کہ ترک اپنے زخمی اور لاشیں چھوڑ کر بھاگ گئے تو مجھے یہ حدیث یاد آگئی جو بغداد کی نسبت حجج الکرامہ ص ۳۴۵ میں ہے حذیفہ از آنحضرت ﷺ آوردہ کہ مے باشد واقعہ در زوراء ...آنجا اشرار خلق خداو جبارین است من عذاب کردہ شوند۔ بچہار چیز سیف وقذف وخسف اخرجہ ابوعمر ولدانی گوئم مراد بزوراء بغداد است۔

مدت سے میری نظر اس پیش گوئی پر تھی میں نے ایک رسالہ منظومہ مسمی بہ عبدالعزیز دسمبر ۱۹۱۵ء کو لاہور میں طبع کرایا اس کے صفحہ ۱۸ سطر ۸ میں جو شعر ہے اس کا پہلا مصرعہ یہ ہے: سیف در بغداد بینم خونریزی برفرات..

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

قادیانی نامہ نگار کی اس منقولہ روایت میں بھی چار لفظ ہیں سیف، قذف خسف۔ یہ تین تو راقم مضمون نے نقل کئے ہیں چوتھا ہضم کر گیا جو، مسخ، ہے۔ نامہ نگار سے تعجب نہیں حیرت ہے کہ روایت میں۔ بچہار چیز، کا لفظ خود ہی لکھتا ہے اور ان کا بیان کرتے ہوئے تین چیزیں بتلا کر چوتھی (مسخ) کو کھا جاتا ہے۔ شاید سمجھتا ہے کہ حجج الکرامۃ کسی مخالف کے پاس نہ ہوگی

خیر اب ہم ایک ایک لفظ پر سوال کرتے ہیں کیا بغداد میں تلوار چلی؟ واقعات جواب دیتے ہیں، ہرگز نہیں۔ بغیر ایک قطرہ خون گرائے ترک پیچھے ہٹ گئے۔ اور انگریزی فوج داخل ہوگئی۔ دوسرا لفظ قذف ہے جس کے معنی ہیں پتھراؤ۔ کیا بغداد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتھراؤ ہوا؟ جواب ملتا ہے ہرگز نہیں۔ تیسرا لفظ خسف ہے جس کے معنی ہیں زمین میں دھنس جانا۔ سوال ہے کیا بغداد میں ایسا ہوا؟ جواب ملتا ہے ہرگز نہیں۔ چوتھا لفظ مسخ ہے جس کے معنی ہیں شکلوں کا بدل جانا۔ کیا بغداد میں ایسا ہوا؟ اس سوال کے جواب میں قارون بھی متفق ہوگا کہ ہرگز نہیں ہوا۔ پس ایسی پیش گوئی کہ جس کے چار لفظوں میں سے ایک بھی واقعہ نہ ہو پیش کرنا انہی لوگوں کا کام ہے جو دمشق سے قادیان مراد لیتے ہیں اور تو کوئی پیش نہیں کرسکتا۔

اخیر میں قادیانی نامہ نگار کا دلی منشا سنا کر اس طویل مضمون کو ختم کرتے ہیں ۔ قادیانی راقم مضمون لکھتا ہے:

۱۱ مارچ کو صبح نو بجے فاتح فوج (انگریزی) مشرق سے بغداد میں داخل ہوئی اور جس جس جگہ یہ (انگریزی) حکومت پہنچے گی تجربہ گواہ ہے کہ احمدیت بھی اس کے ساتھ جائے گی گویا ہم احمدیوں کی خاطر سب کچھ ہوا اور ہو رہا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بہت اچھا! آپ ذرا عراق عرب خصوصاً بغداد میں جا کر احمدیت کی تبلیغ کیجئے ادھر سے ہم بھی رسالہ الہامات مرزا اردو یا عربی میں ترجمہ کرا کر پیچھے پیچھے بھیج دیں گے اس رسالہ کے چھپنے میں اگر دیر ہوئی تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اشتہار آخری فیصلہ تو فوراً بلکہ فوراً سے پہلے پہنچے گا انشاءاللہ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم (یعنی ثناءاللہ امرتسری اور مرزا غلام احمد قادیانی) میں سے جو راستی پر نہیں وہ پہلے مرے گا اور سچا پیچھے زندہ رہے گا جس کا نتیجہ بھی درج کردیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر **جلد ۱۶ نمبر ۴۵ مورخہ ۱۰** ۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء ص ۴۔۹)

ترکی کا مستقبل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

ہم قادیانی جماعت کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ بے کار نہیں بیٹھی رہتی بلکہ اسکا اصول ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے کار نہ بیٹھ کچھ کیا کر
ٹانکے ہی ادھیڑ کر سئیا کر

جہاں کہیں جلسہ ہو فوراً شریک ہوتے ہیں بحکم قاعدہ ملاں آں باشد کہ چپ نشود، مرزائی آن باشد کہ خاموش نماند۔ چنانچہ اسی اصول کے ماتحت ان کے ایک دو وکیل جلسہ اہل حدیث کان پور میں بھی آئے اور خوب چھچھائے، آپ روئے اور لوگوں کو ہنسائے۔ اسی طرح مسلم کانفرنس لکھنؤ میں بھی قادیان سے چار سرکردہ ممبر تشریف لائے اور اپنے امام خلیفہ قادیان کا ایک رسالہ شائع کیا جس کا نام ہے ترکی کا مستقبل۔ اس رسالہ تقسیم اور ممبران کانفرنس سے ملاقات کا ذکر قادیانی اخبار میں بڑے فخر سے لکھا گیا ہے لکھا ہے کہ ہم نے رسالہ تقسیم کیا ہم ممبروں سے ملے مگر افسوس کہ اپنے پرانے چاہنے والوں سے نہ ملے

قادیانی ممبرو!

میری جان چاہنے والے بڑی مشکل سے ملتے ہیں

حالانکہ ان کا پرانا چاہنے والا جو قادیان تک ان کی چاہ میں کئی مرتبہ پہنچا، خاکسار لکھنؤ میں موجود تھا اور لوگوں سے ملنا اور پرانے چاہنے والوں سے کنارہ کش رہنا غالبًا اس اصول پر مبنی ہے ...

خیر اس کی ہمیں کیا شکایت جب کہ ان میں یہ آبائی دستور چلا آیا ہے۔ اعلیٰ حضرت آنجہانی نے مجھے قادیان پہنچنے کی دعوت دی جب میں حسب دعوت پہنچا تو جواب آیا کہ ہم تم سے نہیں ملیں گے میں اس خشک جواب سے رنجیدہ نہ ہوا کیوں:

معشوق ہی وہ کیا ہے جو روٹھے خفا نہ ہو

اس لئے ان لوگوں کا مجھ پرانے محبّ سے نہ ملنا اور نئے محبوں کی تلاش کرنا آبائی رسم ہے جو قابل شکایت نہیں ما قتل المحب حرام

رسالہ مذکور کے مضمون کا طرز تحریر وہی آبائی ہے جس کا نمونہ براہین احمدیہ وغیرہ کتب مصنفہ مرزا موجود ہیں جن کی بابت استاد غالب کہہ گیا ہے

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے مضمون سارے رسالے کا درج ذیل فقرات میں آ سکتا ہے

۱۔ یورپ کو چونکہ اسلام سے عداوت ہے اس لئے ترکوں سے بھی عداوت ہے

۲۔ سوائے انگریزوں کے باقی سب یورپئن قومیں ترکوں سے نفرت کرتی ہیں

۳۔ جماعت احمدیہ (قادیانیہ) کا سلطان ملک معظم جارج پنجم شاہ انگلستان ہے

۴۔ جماعت قادیانیہ کا خلیفہ سلطان روم نہیں ہے بلکہ میں (ابن مرزا) ان کا خلیفہ ہوں (یعنی بے تاج بادشاہ)

۵۔ سلطنت ترکی سے ہم کو ہمدردی ہے جب تک سلطنت برطانیہ کے مفاد کے خلاف نہ ہو۔

۶۔ ترکوں کی خیر خواہی یہ ہے کہ یورپ میں اسلام کی اشاعت کی جائے جیسا کہ ہم کر رہے ہیں

ہمارے دوست اور قادیانی مشن کی لاہوری جماعت کے ممبر اس رسالے کو جس نظر سے دیکھیں ان کا اختیار ہے مگر ہم تو اسکو مندرجہ شعر کے ماتحت جانتے ہیں

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء ص ۱۔۲)

خواجہ صاحب تفصیل کریں

اخبار پیغام صلح لاہور ۲۴ ستمبر ۱۹۱۹ء میں ایک مضمون کے ذیل میں لکھا ہے:

حضرت خواجہ (کمال الدین) صاحب نے حلفاً بیان کیا کہ جس قدر اعتراضات اسلام پر مختلف پہلوؤں سے یورپ کے لوگ کرتے ہیں ان میں سے کم از کم پچانوے فیصدی اعتراضات کا جواب حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کی کتابوں سے دیا جاتا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم مدت سے متلاشی ہیں کہ مرزا صاحب کے دعوی نبوت مسیحیت مہدویت اور مجددیت سے قطع نظر عالمیت ہی کا ثبوت کہیں ملے مگر آج تک نہ ملا۔ اب خواجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے اس بیان سے امید ہوئی ہے کہ ہم اس تلاش میں کامیاب ہو جائیں گے ۔اس لئے خواجہ صاحب یا ان کا کوئی دوست یا مرزا صاحب کی لاج رکھنے والا کوئی راسخ الاعتقاد ان اعتراضات کی تفصیل بتا دے اور یہ بھی بتا دیں کہ فلاں اعتراض کا جواب مرزا صاحب نے فلاں کتاب کے فلاں صفحے میں دیا ہے۔ پھر ہم دیکھیں گے کہ ان جوابات کے موجد مرزا صاحب ہیں یا کسی سابق عالم سے ناقل ہیں اگر موجد ہوئے تو ہم ان کی علمی خدمت کے قائل ہو جائیں گے اور اگر ناقل ہوئے تو آپ لوگ ان کی مجددیت کا دعویٰ چھوڑ دیں۔ احمدی دوسرو! کیا یہ طریق فیصلہ معقول نہیں۔

ھا توا برھا نکم ان کنتم صادقین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء ص ۲)

اہل حدیث کانفرنس کی برکات

اور مرزائیوں کی کھلی شکست

عالی جناب مولانا صاحب۔ بعد ماوجب کے ان چند سطور کو درج اخبار فرما کر ممنون فرماویں:

بموجب ارشاد صدر دفتر دہلی کے ۲۷ ذی الحج (۱۳۳۷ھ) کو ہم نے مولوی ابو رشید احمد الدین صاحب کو مدرسہ کے واسطے بلوا لیا جو کہ آج کل تعلیم دے رہے ہیں۔ آپ کے بعد یکم کو قادیانی مشن کے سفیر مولوی جلال الدین صاحب آ پہنچے۔ آتے ہی قادیانی مشن کے گیت گانے شروع کئے۔ آخر بحث کی ٹھہری ۴ محرم (۱۳۳۸ھ) کی تاریخ بحث مقرر ہوئی اور معیار نبوت پر بحث شروع ہوئی تو

مرزائی سفیر نے معیار نبوت کے بیان کئے۔ ایک یہ کہ نبی جھوٹا اور فریب باز نہیں ہوتا اور جھوٹے کو مہلت نہیں ملتی۔ دوسرے نبی کا غلبہ ہوتا ہے۔ نبی مغلوب نہیں ہوتا۔

تو ان دونوں معیاروں کو مولوی ابو رشید صاحب نے ایسا اڑا دیا کہ بائد و شائد۔ مولوی صاحب نے فرمایا کہ ان معیاروں کے مطابق مرزا صاحب نبی تو کیا کچھ بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ مرزا صاحب نے اشتہار براہین احمدیہ کا دیا جس میں پانچ سو دلائل حقانیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام کا دعوی کیا مگر آج تک وہ دلائل عدم سے وجود میں نہ آئے اور اس اشتہار پر ہزاروں مسلمانوں کا روپئہ مرزا صاحب نے ہضم کیا۔ غرض یہ اشتہار سفید جھوٹ کا مجرأ ؟ ہے اور فریب دہی ہے۔ اور مولانا ثناء اللہ کو لکھا کی ان کی گذر اوقات کفن فروشی پر ہے حالانکہ یہ سفید جھوٹ ہے۔ اور بھی بہت سے جھوٹ ہیں۔

اور یہ جو کہا کہ جھوٹے نبیوں کو مہلت نہیں ملتی یہ بھی غلط ہے کیونکہ حسن بن صباح مدعی نبوۃ وخلافت ۲۵ برس زندہ رہا اور محمد علی بابی چالیس سال مدعی نبوت زندہ رہا علاوہ ان کے اور بہت ہیں جن کا ذکر باعث طوالت ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کاذبوں کو بھی مہلت ملتی ہے۔

اور یہ بھی فرمایا کہ نبی غالب ہوتا ہے تو مرزا صاحب اس میں بھی فیل ہیں کیونکہ مرزا صاحب نے کہیں ... کیا اور اس کا کبھی نام لیا تحریراً و تقریراً بھی آپ کبھی کسی پر غالب نہیں ہوئے۔ مثال کے طور پر آخری فیصلے والا اشتہار جو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ پر دیا گیا تھا کتنے زور سے دیا گیا مگر آخر مرزا صاحب نے اس اشتہار سے ایسی مغلوبیت حاصل کی کہ قیامت تک سر نہیں اٹھا سکتے۔

لطیفہ: مرزائی مولوی نے یہ بھی بیان فرمایا کہ مولوی احمد دین صاحب نے مرزا صاحب کے جھوٹ حالت نبوت کے بیان کئے ہیں۔ چاہیے تھا کہ قبل نبوت کے بیان کرتے۔ اس پر بہت ہنسی ہوئی۔ الحاصل محمدیوں کی فتح بین طور پر سب پر ظاہر ہوگئی والحمد للہ۔

راقم: حاجی محمد برخوردار حاضر فی المجلس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء ص ۲۔۳)

ایمان صدیقی

جناب بابو محمد حسین صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزا صاحب کے الہامات اور طرز زندگی پر اعتراضات جو مخالفین کی طرف سے آئے دن ہوتے رہتے ہیں جب مرزائی ان کا جواب نہیں دے سکتے تو کہا کرتے ہیں کہ تعصب اور جہل کا شیوہ ہے اگر حق دیکھنا ہو تو ایمان صدیقی کی ضرورت ہے یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے حضرت ابو بکر صدیق آنحضرت ﷺ پر ایمان لائے تھے اسی خلوص اور محبت کے ساتھ مرزا صاحب پر ایمان لانا چاہیے۔ بہت خوب! مگر جب ہم مرزا صاحب کی تصانیف دیکھتے ہیں تو کہیں بھی (جہاں تک میرا علم ہے) انہوں نے ایمان صدیقی کی تلقین نہیں کی چنانچہ ان کی تصانیف کا بیشتر حصہ یا یوں کہو کہ کاغذوں کے ہزار ہا رم اور منوں چھاپہ خانوں کی سیاہی مرزا صاحب نے اپنے الجھے ہوئے الہامات اور پیش گوئیوں کے سلجھانے میں خرچ کی ہے بلکہ ان کی نبوت کا زمانہ بھی اسی کام میں گذرا ہے۔ انہوں نے اشتہارات اور رسالہ جات کے ذریعہ ہر ممکن کوشش کی کہ ان کے الہامات صحیح ثابت ہو جائیں تاکہ لوگ ان کی نبوت کی تصدیق کریں۔ اگر ان کو ایمان صدیقی ہی منظور تھا تو اتنی کوشش کیوں کی اور اس قدر روپیہ اور وقت کیوں ضائع کیا۔ ہاں وہ تو جانتے تھے کہ قرآن شریف نے بھی مخالفین کے سامنے آنحضرت ﷺ کی ذات اور حالات مبارکہ کو پیش کیا ہے لقد لبثت فیکم عمراً من قبله افلا تعقلو ن بلکہ ان کو یہ بھی معلوم تھا کہ صدیق اکبر کا آنحضرت ﷺ کی نبوت کی تصدیق کرنا اس لئے تھا کہ وہ شروع سے حضور ﷺ کے اخلاق حسنہ اور اندرونی اور بیرونی حالات سے واقف تھے یہاں تک کہ ان کو یقین ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ کوئی دروغ بات نہیں کہتے کسی قسم کا دنیاوی لالچ نہیں رکھتے۔ صدیق اکبر کی تصدیق اور معنی سے تھی اور مرزائیوں کا ایمان صدیقی کچھ اور چیز ہے کیونکہ یہ لوگ دیکھتے ہیں کہ بڑی بڑی پیش گوئیاں مرزا صاحب کی سب غلط ہوئیں اور جتنی آج تک مرزا قادیانی اور مرزائیوں نے ان پر تاویلات کی ہیں سب باطل ہیں۔ تاہم ان کا ایمان صدیقی انہیں مجبور کرتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے بے ایمان نہ ہوں

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

لطیفہ: میں ایک روز پیلی بھیت سے شاہجہان پور کو بذریعہ ریل سفر کر رہا تھا راستے میں ایک صاحب سے مرزا صاحب کی بابت میری گفتگو ہو رہی تھی ایک آریہ سماجی بھی وہاں بیٹھے تھے وہ میری طرف مخاطب ہو کر بولے کہ صاحب آپ معاف فرماویں پنجاب والوں کو روپیہ بنانے کا خوب ڈھب یاد ہے۔ جگادھری ضلع انبالہ میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب تقدس مآب ڈاکٹر رامانند نے صرف اشتہارات کے ذریعہ سے خوب روپئہ پیدا کیا۔اسی طرح مرزا صاحب قادیانی نے مسلمانوں میں نبی بن کر روپیہ پیدا کرنے کی راہ نکالی۔ان کا ایک بھائی بھنگیوں کا مرشد تھا۔غرض کہ عام طور پر مرزائی زندگی تو لوگوں نظروں میں یہ ہے پھر صدیق اکبر کا سا ایمان کہاں سے آوے۔رہا مرزائیوں کا ایمان صدیقی وہ ان کو ہی مبارک ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۴۶ مورخہ ۱۷۔اکتوبر ۱۹۱۹ء ص ۳)

تاریخ مرزا پر آہ و بکاء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

روتے کیوں ہو؟ شکل ہی ایسی ہے۔یہ مشہور کہاوت (روتے کیوں ہو شکل ہی ایسی ہے) وہاں بولی جاتی ہے جہاں کوئی شخص کسی واقعہ پر رنجیدہ ہو مگر دراصل اس واقعہ میں اس پر ظلم نہ ہوا ہو۔

کتاب تاریخ مرزا پر اخباروں میں ریویو نکلے۔ہر اخبار نے تعریف کی۔محترم رسالہ معارف اعظم گڈھ نے ریویو کرتے ہوئے اپنے حسن ظن سے مندرجہ ذیل الفاظ بھی لکھ دیئے:

تاریخ مرزا: مرزا غلام احمد قادیانی کی تاریخ مولانا ابوالوفاء ثناءاللہ صاحب امرتسری نے مرتب کی ہے مولانا ابوالوفاء اس میدان کے مرد ہیں اور قادیانی لٹریچر کے نقاد ہیں اس لئے ان کے قلم سے اس موضوع پر جو کچھ نکلا ہے وہ ایک مستند ذریعہ معلومات ہے۔

اس ریویو نے یہاں تک بے چینی پیدا کردی کہ اچھا بھلے بھی روتے نظر آتے ہیں۔لطف یہ ہے کہ کتاب کے کسی واقعہ کی تکذیب یا تردید نہیں کرتے بلکہ میں کہتا ہوں کر ہی نہیں سکتے کیونکہ کتاب تاریخ مرزا درحقیقت مجموعہ ہے مرزا صاحب کی اپنی دستاویزات کا۔

۸۔اکتوبر کے لاہوری پیغام صلح میں امیر لاہور مولوی محمد علی صاحب کا ایک طویل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون نکلا ہے جس میں انہوں نے جی کھول کر تاریخ مرزا پر اظہار ناراضگی کیا ہے جو درحقیقت اس کی قبولیت کی علامت ہے۔

تاریخ مرزا پر خفگی کیوں ہے؟ دراصل کچھ نہیں۔ فاضل مضمون نگار نے نہ اس کے کسی واقعہ کی تکذیب کی ہے نہ تردید باوجود اس کے جو کہا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے:

مرزا صاحب ایسے ہمدرد اسلام تھے کہ انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے ایک جماعت قائم کر دی جو اشاعت اسلام کر رہی ہے۔ دوسرے لوگوں کو اس کی توفیق نہ ملی مگر مصنف تاریخ مرزا نے مرزا صاحب کی کسی خوبی کا ذکر نہیں کیا جو سخت عداوت اور ضد کا ثبوت ہے

۲۔ تاریخ مرزا کے سرورق پر جو آیت لکھی ہے اس میں پچھلی قوموں کا ذکر کر کے خدا نے فرمایا ہے ہم نے ان کو کہانیاں بنا دیا۔

اس آیت لکھنے پر بہت کچھ خفگی کا اظہار کیا ہے یہاں تک جوش میں لکھ دیا کہ، اگروہ (پیروان مرزا) احادیث کا مصداق تھے تو اس کتاب (تاریخ مرزا) کے لکھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ مضمون نگار صاحب نے یہ کیا کہہ دیا۔ کیا جو لوگ احادیث کے مصداق ہوتے ہیں ان کے حالات میں کتاب نہیں لکھی جاتی۔ پھر جن لوگوں کے حق میں قرآن مجید کا ارشاد ہے هل ترٰهم من باقية ان کا ذکر قرآن مجید ہی میں کیوں ملتا ہے شاید اسی لئے قادیان سے آواز آیا کرتی ہے کہ مولوی محمد علی قرآن نہیں جانتے۔

اب سنئیے اپنی اشاعت اسلام کا جواب۔

آپ کی پارٹی اشاعت اسلام کرتی ہے تو ہم بھی اس کی تائید کرتے ہیں کیا آپ کو اس میں شک ہے کہ ہماری (محمدیوں کی) امداد سے تمہارے مشن کے پرپرزے چل رہے ہیں کیا بیگم صاحبہ بھوپال احمدی (مرزائی) ہیں، کیا حضور نظام مرزائی ہیں؟ کیا مولوی امیر علی صاحب صاحبزادہ آفتاب احمد صاحب وغیرہ جو ولایت لندن میں سینکڑوں پونڈ اس کام میں تم کو دے رہے ہیں سب مرزائی ہیں؟ کیا مسٹر حسین قدوائی احمدی ہیں.. وغیرہ.. غرض اشاعت اسلام کے پرپرزے جتنے ہماری طرف سے لگائے گئے ہیں آپ سے کم نہیں بلکہ بہت زیادہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب۔آپ کی پارٹی نے درحقیقت مرزا کو چھوڑ کر اشاعت اسلام کا کام اختیار کیا، ثبوت اسکا خود تم لوگوں کی تحریروں سے ملتا ہے کہ ولایت وغیرہ مقامات پر مرزا صاحب کے دعاوی کا کوئی ذکر نہیں کرتے بلکہ محض محمد رسول اللہ ﷺ کی تبلیغ کرتے ہو۔ پھر یہ کام تمہارا بحیثیت محمدی ہوا نہ بحیثیت احمدی۔

ج۔ آپ کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب کی زندگی میں مولوی انشاء اللہ صاحب اڈیٹر وطن لاہور نے تحریک کی تھی کہ رسالہ ریویو آف قادیان کو خالص اسلامی رسالہ بنایا جائے بایں طور کہ مرزا صاحب کے مشن اور دعاوی کا اس میں زکر نہ ہو بلکہ محض اسلامی تعلیمات کا مذکور ہوتا کہ اس کی اشاعت کافی ہو سکے۔اس پر عرصہ تک بحث ہوتی رہی آخر کار آپ (محمد علی) نے یہ اعلان کیا کہ ہم مرزا کی شخصیت کو نہیں چھوڑ سکتے۔اب کیوں ولایت میں شخصیت مرزا کو چھوڑا بلکہ ہندوستان میں بھی جہاں جہاں لیکچر دیتے پھرتے ہو مرزا کی شخصیت سب میں حرف علۃ کی طرف حذف ہوتی ہے۔

د۔ اچھا ایک ضروری سوال کا جواب دو کہ قادیانی جماعت بھی اشاعت اسلام کرتی ہے ہندوستان کے علاوہ انگلستان میں بھی تمہارے مدمقابل ہے اور رسالہ، ترکی کا مستقبل، میں انہوں نے اشاعت اسلام پر بڑی تڑپ ظاہر کی ہے تو پھر اس جماعت پر آپ کیو ں آئے دن حملے کرتے رہتے ہیں۔آپ کے اخبار کا کوئی پرچہ ان کی تردید سے خالی نہیں ہوتا۔اس کا جواب غالبًا بلکہ یقیناً آپ یہی دیں گے کہ ان لوگوں کی اشاعت اسلام سے ہم خفا نہیں بلکہ اس سے خفا ہیں کہ یہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے حق میں نبوت کا اعتقاد رکھتے ہیں اور لوگوں میں پھیلاتے ہیں جو اسلامی تعلیم کے بالکل منافی ہے۔

ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ واقعی ان لوگوں کی بداعتقادی قابل تردید اور لائق نفرت ہے مگر جناب یہ تو فرمایئے کہ آپ ان لوگوں سے اس لئے خفا ہیں؟ کہ انہوں نے مرزا صاحب کے حق میں بداعتقادی پھیلائی ہے۔اتنے پر آپ اور آپ کی پارٹی کے اخباران کی خلافت کو خلافت یزید کہتے ہیں اور ان لوگوں کا نام محمودی بلکہ غالی اور کیا کیا نہیں رکھتے ہیں بھلا جن لوگوں کی یہ تحقیق ہو کہ قادیانی پارٹی کے لوگ جو کچھ کہتے ہیں اپنی طرف سے نہیں کہتے بلکہ دراصل مرزا صاحب کی طرف سے کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، یہ سب دعاوی اصل میں مرزا صاحب نے کئے ہوئے ہیں ایمان سے کہنا ایسے لوگ مرزا صاحب پر کتنے کچھ خفا ہونے کا حق رکھتے ہیں۔ آپ میاں محمود اور ان کی جماعت کو صرف اتنی بات پر کہ وہ اپنے باپ کے حق میں دعوی نبوت کا اظہار کرتا ہے، یزید کہہ سکتے ہیں تو وہ لوگ جن کی تحقیق یہ ہو کہ: اے باد صبا ایں ہمہ آوردہ تست۔ خود مرزا صاحب کو مسیلمہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں؟ ان کی خفگی بحق مرزا صاحب آپ کی خفگی بحق میاں محمود سے ڈبل ہونی چاہیے یا کیا آپ خفا نہ ہوں تو میں یہ آیت پڑھ دوں

لمقت الله اکبر من مقتکم انفسکم (غافر:۱۰)

احمدی دوستو! آنچہ خود نہ پسندی بدیگراں مپسند

مختصر یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب اور ان کے مریدین کی اشاعت اسلام سے ناراض نہیں بلکہ اس سے ناراض ہیں کہ وہ کسی نہ کسی بہانہ سے مرزا کی شخصیت کو داخل اسلام بتاتے ہیں کبھی تو کھلے لفظوں میں اس کو نبی اور رسول کہہ کر منکرین مرزا کو کافر کہتے ہیں چنانچہ خلیفہ قادیان لکھتا ہے:

> ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالی کے ایک نبی (مرزا) کے منکر ہیں (انوار خلافت۔ص۹۰)

چونکہ ہماری تحقیق یہ ہے کہ جو کچھ قادیانی لوگ کہہ رہے ہیں دراصل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلمات ہیں اس لئے بمشورہ ایک عارف کے ساری خرابی کا ذمہ دار بڑے حضرت کو جانتے ہیں:

کارِ زلفِ تست مشک افشانی اما عاشقاں
مصلحت را تہمتے بر آہوئے چین بستہ اند

مرزا کی کسی خوبی کا ذکر نہ کرنے کی شکایت بھی بے جا ہے کیونکہ ہم نے تاریخ مرزا میں جو کچھ لکھا ہے تحریری ثبوت سے لکھا ہے ہمیں بحیثیت علم مناظرہ آج تک یہ ثابت نہیں ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے علم کلام (مناظرہ) میں کیا نئی ایجاد کی۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی حسرت اور افسوس سے کہا کرتے ہیں کہ ہم نے مرزا صاحب کے علم سے کچھ حصہ نہ پایا بحیثیت مسیح اور مہدی نہ سہی بحیثیت مصنف ہی کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمدہ بحث ان سے سیکھی ہوتی جیسی امام غزالی اور امام رازی سے ہم کو پہنچی ہیں ۔ مولوی صاحب موصوف کے ایسا کہنے پر میں متلاشی ہوا تو مجھے ایک خاص بات ملی جو پبلک کی اور مولوی صاحب سیالکوٹی کی اطلاع کے لئے لکھتا ہوں ۔ ہاں میں اس کا دعوی نہیں کر سکتا کہ وہ بات ان کو پہلے معلوم نہیں ۔ پس سنیئے مرزا صاحب کی ایجاد بلکہ خصوصیات بلکہ ان کے سارے علم کلام کا خلاصہ صرف اتنا ہے کہ، اسلام ایسا با کمال مذہب ہے کہ میرے (مرزا قادیانی) جیسے باکمال آدمی پیدا کر دیتا ہے ۔

چنانچہ ان کا بیٹا موجودہ خلیفہ قادیان ایک جگہ لکھتا ہے :

محمد رسول اللہ ﷺ کو منوانے کے لئے اس سے بہتر کوئی طریقہ نہیں کہ ہم (مرزا) غلام احمد کو پیش کریں کیوں وہ اس محبوب کا چہرہ دیکھنے کے لئے ایک آئینہ ہے (تشحیذ الاذہان ۔ نومبر ۱۹۱۱ء)

پس یہ ہے مرزائی علم کلام اور یہ ہے ان کی اشاعت اسلام ۔ سچ ہے :

میرے محبوب کے دو ہی نشاں ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

ایک آخری سوال : لاہوری پارٹی کے ممبرو! آپ کے مسیح موعود مہدی مسعود امام الزمان وغیرہ وغیرہ نے جو لوگ راہ ہدایت دکھا کر اشاعت اسلام کے لئے ہادی بنائے ہیں ان میں کے اکثر افراد آپ کے نزدیک ایسے گمراہ ہیں کہ خود ہدایت کے محتاج ہیں چنانچہ آپ لوگ ان کی ہدایت کے لئے مسلسل کوشش کرتے رہتے ہیں ۔ مگر انصاف یہ ہے کہ ان کی ہدایت کرنے کے لئے آپ لوگ اس شاہراہ کو چھوڑ جاتے ہیں جو تمہارے مسیح موعود نے بنائی ہے بلکہ براہ راست قرآن و حدیث کو کام میں لاتے ہیں ۔ اس لئے ان کا جواب تم لوگوں کو بالکل سچ ہے کہ ہم تم احمدی ہیں دونوں مرزا صاحب کو حضرت اقدس اور مسیح زمان کہتے ہیں پس ہمارا فیصلہ اقوال مرزا سے ہونا چاہیے آپ اس اصول سے ٹیڑھے کیوں جاتے ہیں کیوں اس طریق میں وہ آپ پر غالب آتے ہیں تو بتاؤ یہ قادیانی پارٹی جن کو تم غالی اور یزیدی کہا کرتے ہو کس کی تعلیم کا نتیجہ ہوئی ؟ ہاں یہ بھی بتا دیں کہ ان غالیوں کو نکال کر باقی آپ لوگ کتنے ہیں جو مسیح موعود کی اصل محنت کا صحیح نتیجہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتادے زلف کے آشفتہ میری جان کتنے ہیں
بیابانوں کتنے ہیں بلا گردان کتنے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۶ نمبر ۴۷۔ مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء مطابق ۲۸ محرم ۱۳۳۸ھ ص ۱۔۳)

مرزا صاحب قادیانی کیا تھا؟

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

ایک ایسا دقیق اور اونچا سوال ہے کہ اس کے حل کے لئے کسی امام (اگر وہ امام الزمان بھی ایسا ہی ہوا تو پھر اور کی، پھر اور کی؟) اور عالم کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کو تو دست قضا نے اس قدر فرصت نہ دی کہ وہ خود بتادیتے کہ میں کیا ہوں۔

حال یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو اگر ایک شخص مجدد، محدث، نبی، رسول، حضرت اقدس، مسیح موعود و مہدی معہود کہنا صواب بلکہ ثواب سمجھتا ہے تو دوسرا شخص ان کو چندے خورد برد کرنے والا، بددیانت کذاب ریا کار، لغوگو، بدعہد، فحش گو متکبر وغیرہ کہنا اظہار حق ہے اور ان کو مسلمان کہنا اسلام کی ہتک (ص ۲۵۔ الذکر الحکیم)

برخلاف اس کے ہم مرزا صاحب ہی کے ہم وطن گرونانک جی کی طرف دیکھتے ہیں تو کوئی متنفس ایسا نہیں پاتے کہ ان کو کم از کم ایک بزرگ نہ مانتا ہو اور ان کی نسبت اگر جھگڑا ہے تو یہ ہے کہ ہر ایک فریق ان کو اپنی طرف کھینچتا ہے اور ان کو اپنے مذہب میں داخل کرنا اپنے لئے باعث فخر سمجھتا ہے اب قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ اختلاف کیوں ہے کہ ایک کو بلا استثنا سب اچھا کہتے ہیں دوسرے کو اگر ایک بہت اچھا کہتا ہے تو دس بہت ہی برا کہتے ہیں۔ مجھ ہیچ مدان سے کوئی اس پوچھے کہ اس اختلاف کی وجہ کیا ہے تو میں اس کا دو لفظوں میں جواب دونگا، تواضع اور تصنع۔

گرونانک جی نے دوا فروشوں کی طرح اپنی تعریفات میں اشتہار نہیں دیئے اپنی تعریفات کے رسالے بنا بنا کر چار دانگ عالم میں روانہ نہیں کیئے الہاموں کے پل نہیں باندھے۔ اپنی گدی چڑھانے کو اخبار جاری نہیں کیئے جو شب و روز ان کی نغمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرائی کرتے اخباروں کے خریدار نہیں بنے کہ کوئی اخبار ان کے برخلاف نہ لکھے مگر آج کے دن تک بچے سے لے کر بوڑھے تک ان کا نا ادب اور محبت سے لیتا ہے۔ یہ کس بات کا نتیجہ ہے؟ محض تواضع کا۔ آپکی تعلیم کیا تھی؟ یہ نہ تھی کہ مجھے یہ اور وہ سمجھو اور ایک نئے زمین و آسمان کا خالق مانو۔ نہیں نہیں بلکہ وہی تعلیم جو کل رسول دیتے آئے یعنی توحید باری تعالی اور لگاؤ تو لو اس سے اپنی لگاؤ۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب کی تصنیفات کو دیکھا جائے تو محض اپنی تعریفات سے بھری پڑی ہیں خدا بھی سب کام چھوڑ چھاڑ کر اڈیٹران الحکم اور البدر کی طرح آپ کی تعریفات و توصیفات میں رطب اللسان ہے اور طرفہ یہ کہ جو لباس آپ صبح در بر کر لیتے ہیں دو پہر کو وہ آپ کو چرک نظر آتا ہے اور جو دو پہر کو زیب تن فرما لیتے ہیں شام کو وہ آپ کے بدن پر تنگ ہو جاتا ہے۔ پھر جو کچھ کل فرمایا پرسوں اس سے گریز ہے۔ مرزا صاحب کی بعثت میں اولین اور سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ آپ کون ہیں اور کیا ہیں؟ پس آج میں اسی پر بحث کرتا ہوں۔

حضرت عیسی بن مریم رسول اللہ فوت ہو چکے ہیں۔

ابن مریم مر گیا حق کی قسم۔ (درثمین)

۲۔ جس مسیح کے آنے کی رسول اللہ ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے وہ میں آ گیا۔

موعودم و بحلیہ ماثور آمدم۔ (قصیدہ الہامیہ)

۳۔ اسی حلیہ کے ساتھ آ گیا۔

رنگم چو گندم ست و بمو فرق بین است۔ (ایضاً)

۴۔ اسی نام اور ابنیت کے ساتھ آ گیا۔ برخیز ما ترا ابن مریم گردانیدم (ص ۳۷۵۔ آئینہ کمالات اسلام)

۵۔ میں اسی عہدہ کے ساتھ آیا ہوں۔ رسول اللہ نے میرا نام مسیح اور مہدی رکھا (اربعین نمبر ا ص ۳)

میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا اور اس کو سلام کہا ہے اور اپنا دوسرا بازو اس کو قرار دیا (ص ۴۸۔ نزول المسیح)

مطلب یہ کہ مسلمان کو عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسی زندہ آسمان پر موجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں یہ غلط ہے۔ حضرت عیسی بن مریم فوت ہو چکے اور حدیثوں میں جو آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی فرمائی ہے کہ عیسی بن مریم نبی اللہ قرب قیامت کے نازل ہوں گے وہ میں ہوں مجھے الہام ہوا ہے کہ خدا نے آسمان پر میرا نام عیسی بن مریم رکھا ہے اور آنحضرت ﷺ نے مجھے نبی کہا ہے۔ میں ہر لحاظ سے نام سے ولدیت سے عہدہ سے حلیہ سے وہی ہوں جسکے آنے کی آنحضرت ﷺ نے بشارت دی ہے۔ دمشق سے مراد قادیان ہے اور دجال سے پادری۔ اب اگر مرزا مجدد یا نبی یا کم ازکم ایک سچے آدمی تھے اور اپنے الہاموں کو سچا جانتے تھے تو بقول:

بر رسولاں بلاغ شد و بس

جو کچھ انہیں بذریعہ الہام معلوم ہوا تھا وہ انہوں نے لوگوں تک پہنچا دیا تھا۔ ماننا نہ ماننا ان کا اختیار تھا مگر وہ کون سے وسوسے تھے جو ان کے دل میں پیدا ہوئے اور انہوں نے روز بد کی رخنہ بندیاں شروع کیں

۱۔ ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آجائیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۸۲)

۲۔ اس بات سے انکار نہیں کہ شائد پیش گوئیوں کے ظاہری الفاظ کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۰۷)

میں یہاں یہ نہیں کہنا چاہتا کہ مرزا جی اپنے اس قول میں مسیح موعود (معرفہ) کے ساتھ کوئی اور (نکرہ) لگا کر اپنی علمیت دیانت اور صداقت کے گلے پر چھری پھیر گئے بلکہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ایک حکمت سے مسیح موعود کے آنے کا اقبال کر گئے اور جب مسیح موعود کا حدیثوں کے ظاہری نشانات کے ساتھ آجانا ممکن ہے تو مرزا جی کون تھے اور کیا تھے؟ اور ان کو حضرت عیسی کی حیات ممات سے کیا تعلق باقی رہ گیا۔ اس عقدہ کا حل مطلوب ہے۔

اڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور سے درخواست ہے کہ اس کے جواب میں جواہر ریزیاں کر کے کسی کالم میں جگہ دیں اور کوئی (ضرب المثل نہیں) حدیث انہیں ملے جس سے مسیحان موعود کی تعداد معلوم ہو سکے تو اس کو بھی درج فرما کر مشکور فرماویں (مفہوماً۔ کیونکہ فوٹو کاپی میٹر اچھی طرح پڑھا نہیں جا سکتا۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۶ نمبر ۴۷۔ مورخہ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء مطابق ۲۸ محرم ۱۳۳۸ھ ص ۳۔۴)

سیر شملہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

اس دفعہ بھی احباب شملہ کی کوشش سے اخیر ماہ ستمبر (۱۹۱۹ء) میں مجھے ایک ہفتہ بھر شملہ میں رہنا پڑا اس مدت میں چار لیکچر ہوئے اور عام اسلامی حالت پر اور قادیانی مشن پر میں نے اس کو معمولی سمجھ کر اخبار میں ذکر نہیں کیا تھا مگر قادیانی پارٹی کو چونکہ مجھ سے خاص تعلق ہے اس لئے انہوں نے میری سیر شملہ سے متعلق بہت بڑا لمبا چوڑا مضمون اخبار الفضل ۱۸۔ اکتوبر میں دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہم (احمدیوں) نے مولوی ثناء اللہ کو مباحثہ کا چیلنج دیا جس کے جواب میں انہوں نے لکھا کہ گذشتہ سال جو شرائط مسلّمہ کمیٹی نے طے کی تھیں ان کی پابندی میں مباحثہ کرنے کو تیار ہوں (اچھا، تو کیا برا کہا) حالانکہ وہ شرائط خلاف شرع ہیں کیونکہ ان میں غیر مسلم کو منصف مانا گیا ہے اور غیر مسلم کو منصف بنانا خلاف شرع ہے۔ مولوی ثناء اللہ کا یہ کہنا دراصل فرار کا بہانہ تھا۔ وغیرہ۔

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ رمضان ۱۳۳۶ھ مطابق مئی ۹۱۸ء پورا مہینہ میں شملہ میں رہا۔ جہاں قادیانی مشن کی دونوں پارٹیوں کے سرگروہ موجود تھے۔ عام طور پر لیکچر ہوتے رہے۔ دونوں پارٹیاں گھبرا کر برسر مباحثہ پیش ہوئیں لاہوری پارٹی تو چند خطوط لکھ لکھا کر رہ گئی مگر قادیانی پارٹی یہاں تک پہنچی کہ بتجویز فریقین بغرض تصفیہ شروط مناظرہ ایک کمیٹی تجویز ہوئی جس کے تین ممبر تھے ایک محمدی، ایک احمدی، ایک آریہ۔ ان تینوں ممبروں نے شرائط مناظرہ طے کر دیں جن میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ مناظرہ فیصلہ کے لئے تین منصف ہونگے۔ جب یہ شروط طے ہوگئیں تو احمدیوں نے خلیفہ قادیان کو عالم بھیجنے کی درخواست بھیجی وہاں سے جواب آیا کہ تقرر منصف کی شرط ناجائز ہے بلکہ یہاں تک بھی اخبار الفضل نے خلیفہ قادیان کا قول لکھا کہ میرے نزدیک کسی احمدی کا مرتد ہوجانا اتنا برا نہیں جتنا کسی غیر کا منصف ماننا۔ پس جب یہ حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچا تو سب مرزائی فرنٹ ہو گئے۔

اس دفعہ جا کر جو میں نے معلوم کیا تو سب مسلمان اسپر متفق تھے کہ ہم ان شرائط کی پابندی خود بھی کریں گے اور ان سے بھی کرائیں گے چنانچہ میں نے یہی جواب دیا جس کو قادیانی نامہ نگار نے میرے فرار کا حیلہ بنایا۔ اس میں شک نہیں کہ مجھ کو فرار کی عادت ہے یہی وجہ ہے کہ میں بھاگتا بھاگتا کبھی کبھی سیدھا قادیان میں چلا جایا کرتا ہوں اس کے متعلق تو کچھ لکھنے کی حاجت نہیں ہاں البتہ شروط کے متعلق ان لوگوں کی ناواقفی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب براہین احمدیہ کے صفحہ ۲۴ پر لکھتے ہیں:

کہ غیر مسلم منصفوں کا فیصلہ مجھے منظور ہو گا اور درصورت مخالف ہونے کے دس ہزار روپیہ تاوان دونگا۔

علاوہ اسکے ایک اشتہار میں ویداور قرآن کے مقابلہ میں پادری رجب علی اور پنڈت شیو نارائن دونوں غیر مسلموں کو منصف مان کر ان کے فیصلہ کو حق تسلیم کرنے کا اقرار کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

اس موازنہ اور مقابلہ سے امتحان ویداور قرآن کا جو فرق اہل انصاف کی نظر میں ظاہر ہو گا وہی فرق قول فیصل متصور ہو گا۔

(اشتہار مورخہ ۳۰ مئی ۱۸۹۹ء بمقابلہ باوا نرائن سنگھ امرتسری)

ان دو حوالوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب مذہبی مباحث میں منصفوں سے فیصلہ کرانا نہ صرف تاوانی صورت میں پسند کرتے تھے بلکہ غیر مسلموں کا فیصلہ اعتقادی رنگ میں بھی ناطق جانتے تھے

اب میں شملوی الدالخصام نام نگار کے الفاظ نقل کرتا ہوں جو اس نے غیر مسلموں سے فیصلہ کرانے کے حق میں لکھے ہیں مثلاً

ا۔ کسی مسلمان نے آج تک ایسا فعل نہیں کیا

۲۔ یہ شرط (فیصلہ غیر مسلمانان) ایک فسق ہے جو کفر تک پہنچا ہوا ہے

۳۔ کھلی کھلی بے دینی نہیں تو اور کیا ہے؟

ہمارے پیش کردہ حوالوں کو پہلے دیکھو پھر یہ تینوں فقرے بتاؤ کس کے حق میں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھنا ایمان داری سے کام لیتے ہوئے رعایت نہ کرنا۔ آہ

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گو مشتِ خاکِ ما ہم برباد رفتہ باشد

امتحان مقابلہ: میں مرزائیوں سے کہا کرتا ہوں کہ میں تمہارے بڑے حضرت کی تحریرات سے اتنا واقف ہوں کہ تم بھی نہیں بلکہ وہ خود بھی نہیں تھے بعض مرزائی تو میرے کہنے کو باور کرتے ہیں بعض ناک بھوں چڑھایا کرتے ہیں ایسے الد الخصاموں کو میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ بطریق سرکاری میرے سامنے مقابلہ کے امتحان میں بیٹھ جائیں پھر دیکھیں کہ میں مرزائی خیالات کی مخالفت علی وجہ البصیرت کرتا ہوں یا تمہاری طرح تقلیداً۔ کیا کوئی احمدی لیڈر اس مقابلہ کو تیار ہوگا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۴۸ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء ص ۳۔۴)

حضرت عیسیٰ فوت ہوگئے اور میں آ گیا

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

ہندوستان میں انیسویں صدی کے آخری حصہ میں جب انگریزی تعلیم عام ہوگئی اور پادریوں کو اپنے مشن میں نمایاں کامیابی ہونے لگی تو اپنے دلوں میں قوم کا درد رکھنے والے کمر ہمت باندھ کر کھڑے ہوگئے اور صدق دل سے بلاکسی ذاتی غرض کے اپنی زندگی اس کار خیر کے واسطے وقف کر دی پنڈت دیانند نے ویدوں کا ترجمہ کر کے اپنی قوم کو دکھایا کہ ان کے مذہب میں بت پرستی نہیں ہے سرسید نے قرآن کی تفسیر لکھی اور اپنی قوم کے فلسفہ خواں نوجوانوں کو بتایا جو باتیں تمہاری سمجھ میں نہیں آتیں وہ قرآن میں ہیں نہیں بدقسمتی سے یا کسی کی خوش قسمتی سے حضرت عیسیٰ کا فوت ہو جانا بھی ان میں شامل تھا۔

مرزا غلام احمد رئیس قادیان جو اپنے والد صاحب کے قرضہ میں دبے ہوئے تھے محرری ضلع سیالکوٹ سے سبک دوش ہو کر امتحان مختاری میں ناکامیاب ہو چکے تھے کسی اچھے آمدنی والے روزگار کی تاک میں بیٹھے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں کہ قطب نما کے موجد نے تو صرف اس سے مقامات کا رخ معلوم کرنے کا کام لیا تھا لیکن بعد میں کسی نے اس سے ہزاروں من بوجھ اٹھانے کا کام لیا۔ سرسید نے حضرت عیسی کے آسمان پر اٹھائے جانے اور ان کے دوبارہ دنیا میں آنے کے مسئلہ کو غلط کہہ کر صرف یہ کام لیا کہ نئی تعلیم کے طالب علموں کے دلوں کو تسلی دی مگر مرزا صاحب نے اس مسئلہ کو یہ صورت دے کر کہ حضرت عیسی کا آسمان پر اٹھایا جانا واقعی غلط لیکن ان کا دوبارہ دنیا میں آنا یعنی کسی اور کا ان کے رنگ میں آنا بالکل صحیح، اپنی سات پیڑھیاں تار دیں یعنی آنے والا مسیح بن کر پیشہ نبوت اختیار کیا اور یہ پیشہ پنجاب میں ول پیئنگ ثابت ہوا کہ کہاں مرزاجی کے والد صاحب کا قادیان سے کشمیر میں جا کر جمعدار محمد بخش ککے زئی ساکن دہرم کوٹ کے پاس ملازم ہونا اور کہاں مرزاجی نے اپنی نام آوری کے واسطے پچیس ہزار روپیہ لگا کر نہ مسجد نہ سرائے نہ رہائشی مکان بلکہ خلاف حکم رسول ایک منارہ بنادیا۔

ہالوے صاحب نے صرف معمولی گولیاں اشتہارات کے زور سے اس قدر فروخت کیں کہ مرتے وقت تین کروڑ روپیہ کی وصیت کی مرزا صاحب نے بھی اپنی نبوت کے ہزارہا اشتہار عالم میں بھیج دیئے کتابیں اور رسالے تصنیف کیئے تنخواہ دار مبلغ مقرر کیئے دو تین اخبار جاری کر دیئے جو مرزاجی کے راگ گاتے تھے اس میں شک نہیں کہ مرزاجی کے اسپیشہ سے ان کی مالی حالت نے بڑا الٹا کھایا مگر مرزاجی مذاہب باطلہ کی کتابیں پڑھ کر جیسا کہ وہ براہین میں فرماتے ہیں:

بخواندم ز ہر ملتے دفترے
بدیدم ز ہر قوم دانشورے
ہم از کودکی سوئے ایں تاختم
دل از غیر ایں کار پرداختم

جو کچھ سمجھ بیٹھے تھے اگر معاملہ اس کے برعکس نکلا یعنی خدا اور روز سزا و جزا کا وجود ثابت ہوا تو مرزاجی کا آیات اور احادیث کو توڑ مروڑ کر حضرت عیسی کی وفات کا ثبوت پیدا کرنا اور اپنا مسیح موعود ہونا ثابت کر کے یہ روپیہ کمانا قیامت کے دن بڑا گراں ثابت ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی دلیل اقول کما قال بعد الصالح کی قلعی تو میں اہل حدیث مورخہ ۲۹۔ اگست میں کھول چکا ہوں آج ان کی دوسری دلیل کا نا یاکلان الطعام کی مزاج پرسی کرتا ہوں

چھٹے پارے کے چودھویں رکوع میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ یہ لوگ حضرت عیسی اور ان کی والدہ کو خدا کا شریک یعنی خدا کی طرح ٹھہراتے ہیں وہ تو کھانا کھایا کرتے تھے۔ مرزا جی فرماتے ہیں کہ چونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ وہ کھانا کھاتے تھے یہ نہیں فرمایا کہ کھانا کھاتے ہیں، یہ بڑا ثبوت اس بات کا ہے کہ وہ زندہ ہیں۔

ناظرین! اب اس ہیچ مدان اور علمائے اسلام کی کفش برداری پر فخر کرنے والے کے معنی بھی سن لیجئے اور دونوں معنوں کو ترازوئے عقل وانصاف میں وزن کر کے فرمایئے کہ قرآن سمجھنے یا سچ سچ بیان کرنے کی وجہ سے مرزا صاحب سے بڑھ کر میں امام الزمان ہونے کا حق رکھتا ہوں یا نہیں اور مرزا صاحب الغرض مجنون تھے یا کچھ اور۔

۱۔ حضرت عیسی خدا نہ تھے انسان اور مخلوق تھے

۲۔ کھانا کھایا کرتے تھے یعنی تم نے (تمہارے باپ دادوں نے) اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے کہ وہ کھانا کھایا کرتے تھے

اس کی دلیل ہے کیونکہ جو زوال پذیر ہو، اور بدل ما یتحلل کا محتاج ہو وہ مخلوق ہے اگر اللہ تعالی فرماتا کہ اب یعنی تمہاری نظر سے غائب ہو جانے کے بعد بھی وہ کھانا کھاتے ہیں تو یہ بذات خود ایک جدا دعوی ہو جاتا ہے اور دلیل میں دعوی کو شامل کرنا کلام کو لغو اور بے ہودہ کر دیتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۶ نمبر ۴۸ مورخہ ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء)

ایک استفتا کا جواب

اخبار صحیفہ حیدر آباد دکن مورخہ ۲۲۔ اکتوبر میں عبداللہ الہ دین (مرزائی) نے ایک استفتاء لکھ کر علماء دین سے جواب مانگا ہے۔ استفتاء کیا ہے محض دھوکہ ٹٹی۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شخص کی تحریرات اسی قسم کی ہوتی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو اصل حال سے یا تو خبر نہیں یا باوجود خبر ہونے کے اپنے سامعین و ناظرین کو دھوکہ دینا چاہتا ہے اسی لئے اصل بات سے ہمیشہ کنارہ کش رہتا ہے کبھی اسکا سوال شائع ہوتا ہے کہ آج کل کون مجددیت کا مدعی ہے۔ اگر کوئی نہیں تو مرزا صاحب کو کیوں نہیں مانتے یا للعجب حیرت ہے یہ لوگ بھی کہتے ہیں کہ ہم میدان مناظرہ کے مرد ہیں جن کو علم مناظرہ سے ذرہ بھی واقفی نہیں۔ اس کے جواب میں ہم نے کئی دفعہ بتایا کہ مجدد کی پہچان اشاعت توحید و سنت ہے اسکا دعویٰ اس کی پہچان نہیں۔ وہ اگرچہ انکار بھی کرے لیکن کام کرے تو وہ مجدد ہے ایک وقت میں کئی ایک مجدد ہو سکتے ہیں۔ صرف دعویٰ سے ہی سننا ہے تو اس صدی میں بلکہ موجودہ زمانہ میں بھی کئی شخص مدعی ہیں ایک مولوی احمد رضا خان صاحب بریلی، دوسرے ملا طاہر سیف الدین پیشوا قوم بوہرہ۔

باوجود اس جواب کے سائل اپنی ضد پر ہے ایک سوال اور شائع کیا ہے جو کسی دوست نے ہم کو بھیجا ہے۔ سائل چونکہ ہوشیار ہے اسلئے اس سوال میں بھی اس نے اپنی معمولی ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے تصویر کا ایک ہی رخ دکھایا ہے۔ یہ تو ہمارے ناظرین کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب قادیانی ایک طرف تو اسلام کے احکام کی پابندی کا اظہار کرتے تھے دوسری طرف ان کے وہ دعاوی بھی ہوئے جن کی وجہ سے علماء اسلام ان سے ناراض تھے۔ سائل نے دوسری قسم کے عقاید کو ترک کر کے محض پہلی قسم کے عقاید کو لکھ کر یوں سوال کیا ہے:

> کیا فرماتے ہیں علماء دین ومفتیان شرع متین اندریں مسئلہ کہ ایک شخص زید اباً عن جدٍ اہل السنہ والجماعۃ وسلسلہ عالیہ قادریہ نقش بندیہ سے ہے اور زید احمدی جماعت کا ایک فرد ہے جس کے بانی مبانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں زید اصولاً ان تمام باتوں کا اعتقاداً وعملاً باقرار صالح و شرعی پابند ہے جو اسلام کی بنیاد کہلاتے ہیں۔ آیا زید سنت سنت جماعت مسلمان ہے یا دائرہ اسلام سے خارج۔ عبداللہ الہ دین سکندرآباد (مختصراً)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مستفتی نے تصویر کا ایک رخ دکھایا ہے اس لئے اس کو دوسرا رخ دکھایا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے سائل بتاوے کہ مندرجہ ذیل عقاید مرزا قادیانی کے ہیں یا نہیں؟

۱۔آیت مبشرا برسو ل یا تی من بعدی اسمه ا حمد کا مصداق میں ہوں (ازالہ طبع اول۔ص۶۷۳)

۲۔مسیح موعود جن کے آنے کی خبر حدیث میں آئی ہے میں ہوں۔(ازالہ اوہام ۔ص ۶۶۵)

۳۔میں مہدی مسعود اور بعض نبیوں سے افضل ہوں (معیار الاخیار۔ص ۱۱)

۴۔ان قد می علی منار ة ختم علیه کل رفعة (خطبہ الہامیہ۔ص ۳۵)

۵۔ولا تقیسونی با حدا و لا ا حدا بی (خطبہ الہامیہ ص۱۹)

۶۔میں مسلمانوں کے لئے مسیح مہدی اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہوں (لیکچر سیالکوٹ۔ص ۳۳)

۷۔میں امام حسین سے افضل ہوں۔(دافع البلاء۔ص۱۳)

۸۔یسوع کی تین دادیاں نانیاں زنا کار تھیں (معاذ اللہ) (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵)

۹۔یسوع کو جھوٹ بولنے کی عادت تھی (ضمیمہ انجام آتھم ۔ص ۱۷)

۱۰۔یسوع مسیح کے معجزات مسمر یزم تھے اس کے پاس بجز دھوکہ کے اور کچھ نہ تھا۔(ازالہ اوہام۔ص ۳۰۳، ۳۲۲، ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

۱۱۔میں نبی ہوں اس امت میں نبی کا نام میرے لئے مخصوص ہے۔(حقیقة الوحی۔ص ۳۹۱)

۱۲۔اور میرا منکر کافر ہے (حقیقة الوحی)

۱۳۔میرے منکروں بلکہ متاملوں کے پیچھے بھی نماز جائز نہیں۔(فتاوی احمدیہ جلد اول)

۱۴۔مجھے خدا نے کہا اسمع ولدی (اے میرے بیٹے! سن)(البشری۔ص ۴۹)

۱۵۔لو لا ك لما خلقت ا لا فلاك (حقیقت الوحی۔ص ۹۹)

۱۶۔میرا الہام ہے و ما ینطق عن الھوی۔(قادیانی اربعین نمبر ۳)

۱۷۔و ما ار سلنا ك الا ر حمة للعا لمین (حقیقت الوحی۔ص ۸۲)

۱۹۔اتا نی ما لم یؤت ا حدا من العا لمین (حقیقت الوحی۔ص ۱۰۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸۔ انك لمن المر سلين (حقیقت الو حی۔ ص ۱۰۷)

۲۰۔ مجھے حوض کوثر ملا انا اعطینا ك الکو ثر ۔ (ضمیمہ انجام آتھم ۔ ص ۸۵)

۲۱۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں (آئینہ کمالات ۔ ص ۵۶۴۔۵۶۵)

حوالہ جات مرقومہ میں سے کوئی حوالہ غلط ہوتو ہم سے تصحیح کرا کر بتا وے کہ جس زید کی نسبت ہم سے سوال ہے وہ مرزا کے ان اقوال میں بھی کا اسکا مصدق ہے؟ یہ بھی بتا وے کہ سائل کو مرزا کے ان اقوال کا علم تھا تو ان کو چھپایا کیوں ؟ اگر علم نہیں تھا تو اب علم حاصل ہونیکے بعد اس کے اعتقاد بحق مرزا میں کچھ تغیر ہوا یا نہیں ؟ ان سب سوالات کے جواب آنے پر محکمہ افتاء سے فتوی دیا جائے انشاء اللہ

نوٹ : فاضل اڈیٹر صحیفہ سے امید ہے کہ اس جواب کو مع اپنی رائے کے درج صحیفہ کر کے ایک پرچہ دفتر اہل حدیث میں بھیج دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۱۔ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۹ء ص ۷، ۸)

صداقت اور یہودیت

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں :

ایک دہلوی عالم نے سید محمد جون پوری میں بخیال خود آنحضرت ﷺ کی سی باتیں پا کر لکھ دیا کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے رستہ پر قدم مار کر آنحضرت ﷺ کا ظل یا عکس ہوسکتا ہے ۔ مرزا صاحب ایسے کہاں تھے کہ مطلب کی بات کہیں پا ویں اور اس سے فائدہ نہ اٹھاویں ۔ آپ نے بھی دعوی کر دیا کہ میں آنحضرت ﷺ کے ایسا قدم بقدم چلا ہوں کہ وہی ہو گیا ہوں مگر قول کی جب تک تصدیق نہ ہو ایسا ہی ہے جیسے کوئی شیر کی کھال اوڑھ کر کہے میں شیر ہوں ۔ آنحضرت ﷺ کے قدم بقدم چلنے کا دعوی تو چھوٹا منہ بڑی بات ہے اور سید محمد کی ریس کرنا بھی ایک فعل عبث ۔ آنحضرت ﷺ کے بعض افراد امت کا جنہوں نے کوئی دعوی نہیں کیا اگر حال دیکھا جاوے کہ اللہ تعالی نے ان کو کیسا پختہ ایمان اور ایمان کے لئے مصائب پر صبر بخشا تھا تو معلوم ہوتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کی شریعت پر چلنے والوں کا رنگ و بو کچھ اور ہوتا ہے

جوہر طینت آدم ز خمیرہ دگر ست
تو توقع ز گلِ کوزہ گراں میداری

حضرت مالک بن انس کی بابت بیان کیا گیا کہ عین اس وقت جب کہ آپ کی مشکیں اس زور سے کس دی گئی تھیں کہ ہاتھ بازو سے اکھڑ گیا تھا اور ستر (۷۰) کوڑوں کی ضربیں جسم مبارک پر پڑی تھیں اسی اونٹ کی پیٹھ پر کھڑے ہو گئے جس پر تذلیل و تشہیر کے لئے سوار کیا گیا تھا اور پکار کر کہا جو مجھ کو جانتا ہے سو جانتا ہے جو نہیں جانتا سو جان لے کہ میں ہوں مالک انس کا بیٹا اور اسی مسئلہ کا اعلان کرتا ہوں جس کے اعلان سے مجھ کو جبراً روکا جا رہا ہے کہ طلاق مکرہ کوئی چیز نہیں۔

امام احمد بن حنبل کو قید کیا گیا چار چار بوجھل بیڑیاں پاؤں میں ڈالی گئیں جن کی وجہ سے ہل نہیں سکتے تھے پیٹھ پر لگاتار کوڑے اس طرح مارے گئے کہ ہر جلاد دو ضربیں پوری قوت سے لگا کر پیچھے ہٹ جاتا اور تازہ دم جلاد اس کی جگہ لیتا۔ یہ سب بخوشی برداشت کیا لیکن صداقت کو نہ چھوڑا اور اصحاب بدعت جء ہاں میں ہاں نہ ملائی۔ عین حالت صوم میں کہ صرف چند گھونٹ پانی کے پی کر روزہ رکھ لیا تھا (بحالت قید) تازہ دم جلادوں نے پوری قوت سے کوڑے مارے۔ تمام پیٹھ زخموں سے چور ہو گئی اور تمام جسم خون سے رنگین ہو گیا جب ہوش آیا تو پانی پینے سے انکار کر دیا کہ روزہ نہیں توڑ سکتا ۔ پھر ابن سماعہ کے پیچھے با جماعت نماز پڑھی بعد نماز ابن سماعہ نے اعتراض کیا کہ تم نے نماز پڑھی حالانکہ خون تمہارے کپڑوں میں بہہ رہا ہے طہارت کہاں رہی۔ آپ نے جواب دیا میں نے وہی کیا جو حضرت عمر نے کیا تھا صبح کی نماز پڑھ رہے تھے قاتل نے زخمی کیا مگر اسی حالت میں انہوں نے نماز پوری کی۔

بزرگان دین کی استقامت نماز با جماعت اور روزہ کی پابندی تو معلوم ہو گئی ۔ اب ان کے حج کا حال سنو۔ مولوی اسماعیل شہید جن کو کوئی الہام اس قسم کا نہیں ہوا تھا کہ خدا تجھ کو انسان کے ہاتھ سے بچاوے گا اور ان کے مخالفین نے کفر کے فتوے لگا کر شریف مکہ کے پاس بھیج دیئے کہ اگر وہ مکہ شریف میں جاویں تو قتل کر دیئے جائیں حج کرنے گئے شریف مکہ نے ان کا مذہب معلوم کرنے کو ان سے بعض مسائل پوچھے نتیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہوا کہ بجائے قتل کرنے کے وہ آپ کا معتقد ہو گیا آپ کے وعظ کرائے اور ایک مدت تک آپ کو واپس نہ آنے دیا

اب ایک نظارہ آنخضرت کے بروز (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب کا بھی لے لیجئے ایک عدالت میں تحریری اقرارنامہ دیتے ہیں: (۲۴ فروری ۱۸۹۹ء والے اس اقرارنامہ کو منشی عبدالحی صاحب نے مختصرا نقل کیا تھا۔ میں نے باریک خط میں مفصل نقل کر دیا ہے۔ بہاء)

(میں مرزا غلام احمد قادیانی اپنے آپ کو بحضور خداوند تعالی حاضر جان کر اقرار صالح کرتا ہوں کہ آئندہ

۱۔ میں ایسی پیشگوئی جس سے کسی شخص کی تحقیر و ذلت کی جاوے یا مناسب طور سے حقارت ذلت سمجھی جاوے یا خدا تعالی کی ناراضگی کا مورد ہو شائع کرنے سے اجتناب کرونگا۔

۲۔ میں اس سے بھی اجتناب کرونگا شائع کرنے سے کہ خدا کی درگاہ میں دعا کی جاوے کہ کسی شخص کو حقیر ذلیل کرنے کے واسطے جس سے ایسا نشان ظاہر ہو کہ وہ شخص مورد عتاب الہی بنے یا یہ ظاہر کرے کہ مباحثہ مذہبی میں کون صادق اور کون کاذب ہے۔

۳۔ میں ایسے الہام کی اشاعت سے بھی پرہیز کرونگا جس سے کہ کسی شخص کا حقیر (ذلیل) ہونا یا مورد عتاب الہی ہونا ظاہر ہو یا ایسے اظہار کے وجوہ پائے جاتے ہوں

۴۔ میں اجتناب کرونگا یعنی؟ مباحثہ میں مولوی ابوسعید محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کے برخلاف گالی گلوچ کا مضمون یا یا تصویر لکھوں یا شائع کروں جس سے اس کو درد پہنچے میں اقرار کرتا ہوں کے اس کے یا اس کے دوست یا پیرو کے برخلاف اس قسم کے الفاظ استعمال نہ کرونگا جیسا کہ دجال کا فر کاذب بطالوی میں کبھی اسکی (نجی).زندگی یا خاندانی رشتہ داروں کے برخلاف کچھ شائع نہ کرونگا جس سے اس کو آزار پہنچے۔

۵۔ میں اجتناب کرونگا مولوی محمد حسین یا اس کے کسی دوست یا پیرو کو مباہلہ کیلئے بلاؤں اس امر کے ظاہر کرنے کے لئے کہ مباحثہ میں کون صادق اور کون کاذب ہے، نہ میں اس محمد حسین یا اس کے دوست یا پیرو کو اس بات کے لئے بلاؤں گا کہ وہ کسی کے متعلق کوئی پیش گوئی کریں

۶۔ میں حتی الوسع ہر ایک شخص کو جس پر میرا اثر ہو سکتا ہے اس طرح کار بند رہنے کے لئے ترغیب دوں گا جیسا کہ میں نے فقرہ نمبر ا تا ۵ میں اقرار کیا ہے)۔

اس کے بعد اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو میں نوح نبی کی طرح دونوں ہاتھ پھیلا تا ہوں اور کہتا ہوں رب انی مغلوب ۔اے رب میں مغلوب ہوں ۔

اقرار نامہ کی ضمن ۲ کے خوف سے امام الزمان اور بروزی محمد صاحب کا اس قدر حوصلہ نہ ہوا کہ حضرت نوح کی دعا کا باقی لفظ بھی کہتے یعنی فانتصر (میری مدد کر) کچھ مدت بعد مولوی محمد حسین صاحب کی بابت آپ کو الہام ہوا تو آپ ان کو لکھتے ہیں کہ اگر اجازت ہو تو میں اس کو شائع کر دوں ۔ نہ مولوی صاحب نے اجازت دی اور نہ مرزا صاحب نے شائع کیا اور اللہ میاں کے الہام کرنے کی محنت ضائع گئی ۔ اور پھر مرزا صاحب کو اللہ تعالی نے اشجع الناس کا خطاب دیا کہ تو انسانوں میں سب سے زیادہ بہادر ہے ۔ مرزا جی نے یہ خطاب پا کر علی رؤس الاشہاد اعلان کر دیا کہ

،صد حسین ست درگریبانم ۔

سو حسین میں جیبوں میں ڈالے پھرتا ہوں ۔

كبرت كلمة تخرج من افواههم

اسی ایک مصرعہ یا قول نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب کی نظر میں آنحضرت ﷺ کی نہ قدر تھی نہ منزلت نہ محبت ۔ مرزا جی کی کیا مجال تھی کہ ان کے نور چشم اور لخت جگر کی اس قدر توہین کرتے ۔ دوم یہ ثابت ہوا کہ جو جوہر حضرت امام حسین میں تھے اور جن کے سارے مورخ قائل ہیں ان سے مرزا جی بالکل کورے تھے کیونکہ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جو جوہر کسی انسان میں ہوتا ہے وہ جوہر کسی دشمن میں بھی پاوے تو اس کی قدر کرتا ہے اور اگر دوسرے میں کوئی جوہر دیکھتا ہے تو اپنے میں نہیں پاتا ۔ تو اس کی تضحیک و تذلیل کرتا ہے مثلاً انگریز ترکوں کی بہادری اور انسانیت کی تعریف کرتے ہیں تو یہ ثبوت ہے اس بات کا کہ انگریزوں میں یہ دونوں وصف موجود ہیں اگر مرزا جی میں حضرت امام حسین کے جوہر ہوتے تو خلقت دیکھتی کہ مرزا جی کی تصانیف بجائے اپنی اور چندہ دینے والوں کی تعریفات کے امام حسین کی تعریفات سے پر ہوتیں مگر ایک پلاؤ خور اور موت سے ڈرنے والا امام حسین کی قدر کیا جان سکتا ہے :

قدر زر زرگر بداند قدر جوہر جوہری

قرآن کریم کے پڑھنے والوں پر مخفی نہیں کہ یہودیوں کی مغضوبیت ضلالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ملعونیت کے اعمال میں سے ایک بڑا فتنہ یہ تھا کہ شریعت کیا حکام سے بچنے کے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے نکالتے تھے چونکہ ایسے شخص ابھی بہت سے زندہ ہیں جنہوں نے مرزا جی کی نمازیں دیکھی ہیں روزے دیکھے ہیں زکوۃ دیکھی ہے اور ان کے حج دیکھے ہیں اس لئے یہ فیصلہ میں ان پر چھوڑتا ہوں کہ کیا ان کے یہ اعمال آنحضرت ﷺ کے یا ان کے متذکرہ بالا افراد امت کے قدم بقدم تھے یا ان کے حیلے بہانے ان کو یہود میں شامل کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۱۔ مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۹ء ص ۸۔۹)

حقیقی کامیابی

جناب بابو محمد حسین صابری بریلوی الہ آباد سے لکھتے ہیں:

قادیانی مسیح کے خلیفہ ثانی مرزا محمود احمد صاحب اخبار الفضل ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء میں لکھتے ہیں کہ،

امام حسین علیہ السلام ناکام شہید ہوئے اور بظاہر دشمن نے ان پر غلبہ پا لیا۔،

جو ایک گستاخانہ حملہ ہے اور امام عالی مقام علیہ السلام کی سخت توہین ہے۔ یوں تو اس سے پہلے خود مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود نے کیا کچھ نہیں کہا، حضرات انبیاء و اولیاء کی توہین میں کون سی کسر رکھی تھی جو یہ رکھیں گے۔ تاہم خاکسار اس الزام کی تردید کرتا ہے۔ مرزا محمود احمد کے اصل الفاظ یہ ہیں:

لیکن حضرت حسین (اپنے معمولی مریدوں کے نام کے آگے تو صاحب لکھا جاسکتا ہے یہاں کچھ بھی نہیں شاید مثیل عمر ہونے کے گھمنڈ میں ہیں۔ صابری) نے تلوار کے ذریعہ فتنہ کو فرو کرنے کی کوشش کی مگر اس میں انہیں کامیابی نہ ہوئی اور وہ خود مارے گئے۔ یوں تو وہ مومن (بلکہ تمہارے باپ مسیح موعود کے آقائے نامدار حضرت محمد ﷺ کے نواسے تھے۔ صابری) تھے اس لئے یہ نہیں کہا جاسکتا (ایسا لکھ دو گے تو تم سے کون پوچھنے والا ہے۔ صابری) کہ جس غرض کے حاصل کرنے کے لئے انہوں نے کوشش کی وہ حاصل نہ ہوئی لیکن بظاہر دشمن نے ان پر غلبہ پالیا۔ ص ۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امام عالی مقام نے جس وقت دشمن کے مقابل تلوار اٹھائی اس وقت آپ کی بے کسی کی یہ حالت تھی کہ نہ تو فوج ساتھ تھی نہ سامان جنگ ہی پاس تھا صرف بہتّر نفوس شریک حال تھے جن میں بوڑھے بچے اور بیمار بھی تھے ادھر دشمن کے پاس مسلح فوج اور سامان جنگ موجود تھا ایسی حالت میں کس کا یہ حوصلہ ہوسکتا ہے کہ تلوار کے ذریعہ فتنہ کو فرو کیا جاوے بلکہ یہ تو وہ وقت تھا کہ کسی کو مدافعت کا خیال بھی نہیں آ سکتا اور دشمن کے حسب دلخواہ اطاعت کرنے ہی میں جان کا بچاؤ تھا مگر آفرین ہے اس استقلال اور ہمت پر کہ برادروں اور عزیوں کو بچشم خود خاک وخون میں لوٹتے دیکھتے ہیں جوان اور شیر خوار اولاد کی موت آنکھوں کے روبرو ہورہی ہے اپنی شہادت گھر کی تباہی پیش نظر ہے تاہم ارادہ وہی ہے کہ سفاک اور ظالم دشمن کی اطاعت ہرگز نہ ہوگی

ہم تیری راہ میں سو جائیں گے سوچا ہے یہی
دردمندان محبت کا طریقہ ہے یہی

آخر کار اپنے ارادہ کی پختگی میں جام شہادت پیتے ہیں اور پوری کامیابی کے ساتھ دنیائے فانی کو چھوڑ جاتے ہیں اللھم صل علی محمد و علی آل محمد

جناب مرزا صاحب! امام عالی مقام کا ارادہ بوقت جنگ فتنہ فرو کرنے کا نہ تھا بلکہ یہ تھا کہ جو کچھ بھی ہو سو ہو، دشمن کی اطاعت نہ کرونگا۔ ایمان سے کہیے کہ اس میں ان کو ظاہری اور باطنی کامیابی ہوئی یا نہیں؟ ضرور ہوئی۔..

ہاں آپ کا یہ فرمانا درست ہے کہ مومن کو کسی غرض کے حاصل کرنے میں کامیابی ہوتی، ذرا اسی قاعدہ کو مدنظر رکھ کر اپنے والد ماجد مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر بھی نظر کیجئے کہ انہوں نے اپنی غرض یعنی آسمانی نکاح کیلئے کس قدر کوشش کی حالانکہ بار بار الہام ہوتا تھا کہ یہ تیرا نکاح ضرور ہوگا۔ زمین وآسمان ٹل جائیں مگر منکوحہ آسمانی تیرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ مرزا نے صرف الہامی تسلیوں میں رہنا پسند نہیں کیا بلکہ ہر طرح سے جا و بے جا کوشش تمام عمر کرتے رہے یہاں تک کہ آخر کار بالکل ناکامی اور مایوسی کی حالت میں یہ کہتے ہوئے مرگئے کہ

ترے آتے ہی آتے کام آخر ہو گیا میرا
رہی حسرت نہ دم میرا تمہارے روبرو نکلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب آپ اپنے قاعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو مومن کہیں یا نہ کہیں مجھے اس سے مطلب نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

امام حسینؑ نے جو استقلال دکھایا وہ دنیا کو معلوم ہے اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب قادیانی نے جو استقلال دکھایا وہ گورداسپور میں نظر آیا تھا کہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے مقدمہ میں صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے ذرہ سے کہنے پر لکھ دیا کہ آئندہ کسی کے حق میں موت کی پیش گوئی نہ کرونگا۔ یوں کہنے کو یہ دعوی کہ

صد حسین است درگریبانم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ نومبر ۱۹۱۹ء۔ ۲۷ صفر ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۲۔ ص ۳)

جماعت احمدیہ سے چند سوال۔۱

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک لکھتے ہیں:

پہلا سوال: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ وہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا مجدد ہوگا (ضمیمہ براہین جلد پنجم ص ۱۸۸)

جماعت احمدیہ کے علماء خصوصاً قادیانی جماعت کے خلیفہ ثانی بتائیں ایسی احادیث صحیحہ کہاں ہیں۔ براہ مہربانی ان احادیث صحیحہ کو مع حوالہ کتاب تحریر کریں۔

دوسرا سوال: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں صحیح نہیں ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۱۸۵)

جماعت احمدیہ ان تمام محدثین کا نام دے جن کی تحریروں کی بنا پر مرزا کہتے تھے کہ تمام احادیث در بارہ مہدی مخدوش وغیرہ ہیں۔ (مفہوماً لکھا ہے کیونکہ فوٹو کاپی مسودہ اچھی طرح پڑھا نہیں جاتا۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرا سوال : مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اور حدیثوں سے ثابت ہے کہ مسیح موعود کی تیرھویں صدی میں پیدائش ہوگی اور چودھویں صدی میں اسکا ظہور ہوگا (رسالہ ریویو جلد۲ نمبر۱۱۔۱۲)

احمدیوں سے سوال ہے کہ ان حدیثوں میں سے صرف تین حدیثیں پیش کریں۔...حوالہ کتب دیں جن میں لکھا ہے کہ آپ ﷺ یا آپ ﷺ کے صحابہ کا کہنا ہے کہ مسیح موعود تیرھویں صدی میں پیدا ہوگا اور چودھویں صدی میں اس کا ظہور ہوگا۔ مفہوماً ہے کیونکہ مسودہ اچھی طرح پڑھا نہیں جاتا۔ بہاء)

راقم: حبیب اللہ اسسٹنٹ کلرک کوٹھی ..لاہور

(اہل حدیث ۲۱ نومبر ۱۹۱۹ء۔ ۲۷ صفر ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۲ ص ۳۔۴)

مرزا غلام احمد قادیانی مہدویت کے رنگ میں

(کیفیت مباحثہ موضع ترگڑی)

منشی اللہ دتا خادم سمبڑیال ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:

موضع ترگڑی ضلع گوجرانوالہ میں مرزائیوں اور اہل اسلام کے درمیان مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۹۱۹ء کو مناظرہ ہوا۔

مرزائیوں کی طرف سے مولوی جمال احمد قادیانی اور اہل اسلام کی طرف سے مولوی سید نادر شاہ (مولوی فاضل) سجادہ نشین سمبڑیال ضلع سیالکوٹ مناظر تھے ۔مناظرہ بڑے امن کے ساتھ ختم ہوا جس کی روداد قابل دید ہے جو اشتہار کی صورت میں شائع ہو چکی ہے مگر ناظرین کی واقفیت کے لئے مختصر کر کے لکھتا ہوں۔

سب سے پہلے شاہ صاحب نے فرمایا کہ آپ لوگ مرزا غلام احمد کی نبوت کے قائل ہیں اور میں اس کی نبوت کا منکر۔ اس وجہ سے میرا حق ہے کہ میں جو چاہوں آپ سے دریافت کروں۔

اب سوال یہ کہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی مہدی موعود بھی ہے، اسلئے آپ جواب دیں کہ سچے مہدی کی بابت جناب مخبر صادق حضرت رسول اکرم ﷺ نے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا نشانیاں حدیث شریف میں بیان فرمائی ہیں۔ اور ان نشانیوں کے مطابق واقعی مرزا صاحب مہدی موعود ہیں۔

اس پر مولوی جمال احمد قادیانی نے جواباً کہا کہ آپ میرے ساتھ حیات وممات مسیح میں بحث کریں۔

جناب شاہ صاحب نے کتاب صحیفہ آصفیہ جو ان کے مذہب کی ایک معتبر کتاب ہے، ہاتھ میں لے کر فرمایا کہ دیکھو مولوی صاحب! تمہارے رہنما یعنی مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ میں ہندوؤں کے لئے کرشن اور عیسائیوں کے لئے مسیح اور مسلمانوں کے لئے مہدی مسعود بن کر آیا ہوں۔ اس لئے حصہ کرشنی اور حصہ مسیحی ہندوؤں اور عیسائیوں کے لئے مبارک ہو، ہم صرف مہدی کی بابت دریافت کرتے ہیں جو مسلمانوں کے لئے بن کر آیا ہے۔ کیا واقعی مرزا صاحب مہدی موعود ہیں۔

بس جناب شاہ صاحب کا اتنا دریافت کرنا تھا مولوی صاحب قادیانی حواس باختہ ہوگئے۔ لاجواب ہوکر ہونٹوں پر زبان پھیرنے لگے، اور ادھر ادھر تاکنے لگے۔

مگر انصاف پسند منصفین جو کہ غیر مذاہب کے مقرر تھے، جھٹ بول اٹھے کہ

مولوی صاحب قادیانی، شاہ صاحب کے سوال کا جواب ضرور دیویں، تاکہ آگے بحث چلے،

مگر قادیانی جواب کہاں سے لاکر دیتے۔ سوائے خاموشی کی کوئی جواب نہ آیا۔

تب سردار بوٹا سنگھ رئیس دیہہ (جو منصفوں میں سے تھے) نے شاہ صاحب کو فرمایا کہ آپ ہی بیان فرماویں کہ سچے مہدی مسعود کی کیا کیا نشانیاں ہیں۔ چنانچہ شاہ صاحب نے ابوداؤد اور مشکوۃ شریف سے یہ حدیثیں سنادیں:

عن ام سلمه قالت سمعت رسول الله ﷺ... الخ

عن عبد الله بن مسعود قال اسه اسمی و اسم ابیه اسم ابی و یملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت ظلماً۔ مشکوة

اس کے بعد سردار بوٹا سنگھ منصف نے قادیانی مولوی کو مخاطب کر کے کہا کہ کیا آپ یہ کتابیں حدیث کی مانتے ہیں۔ مولوی صاحب کی طرف سے جواب ندارد۔ دوبارہ سہ بارہ دہرایا مگر قادیانی مولوی نے ایسی خاموشی اختیار کی کہ کہنا ہی کیا۔ آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی جواب نہ دیا اور قادیانی مولوی صاحب معہ اپنے ہمراہیوں کے میز و کرسی اٹھا کر چلتے بنے اور خاص قادیان میں جا کر دم لیا

جمال احمد جمال اپنا چھپا کے
نہ حملے نادری کی تاب لا کے
گیا ایسا کہ پھر کر دم نہ مارا
خدا نے جھوٹ اور سچ کو نتارا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۱ نومبر ۱۹۱۹ء۔ ۲۷ صفر ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۲ ص..)

انعامی جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کی یہ بھی ایک سنت ہے کہ عوام کو بھڑکانے کے لئے اپنے بعض مضامین کے جواب پر انعام رکھ دیا کرتے، انعام بھی معمولی نہیں دس دس ہزار تک۔ چنانچہ براہین احمدیہ کے جواب پر دس ہزار روپیہ آپ نے تجویز کیا۔ جب پنڈت لیکھ رام نے جواب لکھا تو حسب قرار داد اس جواب کا فیصلہ منصفوں سے نہ کرایا، نہ انعامی روپیہ دیا۔ چاہیے تھا کہ پنڈت مذکور کا دعوی باطل کرنے کو اسے للکارتے کہ میرے اعلان کے مطابق اس جواب کا فیصلہ منصفوں سے کرالو۔

خیر اس کے بعد انہوں نے رسالہ اعجاز احمدی میں خاکسار کو للکارا کہ قادیان میں آکر میرے ساتھ گفتگو کرلو، میں فی پیش گوئی (درصورت کذب کے) مبلغ سو روپیہ دونگا۔ جملہ پندرہ ہزار ایک لاکھ علاوہ۔

جب میں قادیان پہنچا تو آپ نے اندرون خانہ سے خط بھیج دیا کہ ہم نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ کسی سے مباحثہ نہیں کریں گے حالانکہ دراصل بات یہ تھی کہ:

خود سوئے ما ندید و حیا را بہانہ ساخت

اب تیسرا موقعہ یہ ہوا ہے کہ ایک صاحب عبداللہ الہ دین سکندر آبادی ہیں جو ہزار روپیہ کا انعامی اعلان کرتے ہیں کہ منکرین مرزا زمانہ موجودہ کے مجدد کا پتہ دیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار روپیہ انعام لیں

دوسرے صاحب قاضی یوسف پشاوری ہیں جنہوں نے ایک مضمون کے جواب کے لئے یک صد روپیہ کا چیلنج دیا ہے۔

ہم ان انعاموں کی حقیقت خوب جانتے ہیں کہ بجز اتباع مرزا کے اور کوئی مطلب نہیں۔ اس لئے ہم بھی بقول مرزا صاحب کے اس کے جواب میں اعلان کرتے ہیں کہ دونوں سوالوں کے جواب دینے کو ہم تیار ہیں مگر چونکہ جواب انعامی ہے، جو نہ ہمارے کہنے سے مل سکتا ہے، نہ آپ کے انکار سے رد ہوسکتا ہے، اس لئے کسی مسلمہ ثالث بالخیر کی ضرورت ہے۔ پس ایک تو وہ ثالث مقرر کریں جس کا فرض ہو جواب کی تنقید کر کے فیصلہ کرے کہ جواب صحیح ہے یا نہیں۔

قاضی یوسف کے دس سوال ہیں جو سارے کے سارے ختم نبوت کے متعلق ہیں۔ ان سارے سوالوں کے جوابات دینے ہمارا فرض ہوگا۔ صحیح شرعی جواب ہونے کی صورت میں ہم انعام کے مستحق ہوں گے اس کے بغیر نہیں۔ منصف کے تقرر کے بعد انعامی رقم کسی معتمد کے پاس امانت رکھوا دیں بایں وعدہ کہ جس کے حق میں فیصلہ ہو اس کو دی جائے۔

ہاں ان دونوں صاحبوں سے ہم بھی ایک انعامی سوال کریں گے جو صرف ایک ہوگا جس کے جواب کے لئے ہم بھی دونوں صاحبوں کو مخاطب کرتے ہیں وہ سوال کچھ مشکل نہیں بلکہ بہت آسان ہے۔ سنئے! وہ یہ ہے: مرزا صاحب صداقت شعار کیوں نہ تھے؟

اس کی دو جانبیں ہوں گی یعنی صدق اور کذب۔ آپ کو اختیار ہے ہمیں مدعی بنائیں یا خود مدعی بنیں۔ لیکن اتنا یاد رکھیں کہ سامنے کون ہے۔

ستعلم لیلی ای دین تدانیت
و ای غریم فی التقاضی غریمها

(ہفت روزہ اہل حدیث نمبر۳ جلد ۱۷۔ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۹ء۔ ۴ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح ابن مریم کی حیات و آمد ثانی

مرزا غلام احمد قادیانی کی زبانی

جناب منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی لکھتے ہیں:

صاحبان! میں اپنے عنوانی دعوے کے ثبوت میں مرزا جی کی چند کتب سے اصل عبارت معہ پتہ ذیل میں نقل کرتا ہوں تا کہ کسی مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور طالبان حق کی تسلی کا باعث ہو۔

۱۔ حضرت مسیح انجیل ناقص چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے (براہین احمدیہ۔ص ۳۶۱)

۲۔ خدا ان (انبیاء) کو موت نہیں دیتا جب تک وہ کام پورا نہ ہو جائے جس کے لئے وہ بھیجے گئے ہیں اور جب تک پاک دلوں میں ان کی قبولیت نہ پھیل جائے تب تک سفر آخرت ان کو پیش نہیں آتا (ازالہ اوہام۔طبع اول۔ ص ۴۴۸)

ہر دو کتب کی عبارات منقولہ بالا سے بقول قادیانی مرزا جی آفتاب نیم روز کی طرح روشن ہو رہا ہے کہ حضرت عیسی انجیل چھوڑ کر آسمان پر جا بیٹھے ہیں۔اور یہ بھی بشہادت مرزا جی ظاہر ہے کہ خداوند تعالی اپنے خاص بندوں کو تب تک موت نہیں دیتا جب تک وہ کام پورا نہ ہو جاوے جس کیلئے وہ بھیجے جاتے ہیں، اور نیز جب تک کہ پاک دلوں میں ان کی قبولیت نہ پھیل جائے تب تک سفر آخرت ان کو پیش نہیں آتا، یعنی وہ نہیں مرتے۔

پس جب بموجب مقرر کردہ اصول مرزا جی نہ حضرت مسیح انجیل کی تکمیل کر کے آسمان پر گئے، اور نہ یہودیوں نے ان کو سچا نبی قبول کیا، بلکہ اب تک ان کے ویسے ہی دشمن ہیں جیسے ان کی موجودگی میں تھے، تو پھر حضرت مسیح کے زندہ ہونے اور واپس آنے سے انکار کرنا ان کا بعد اقرار نہیں تو کیا ہے۔

براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۹ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

هو الذی ارسل رسو ل با لهدی و دین الحق لیظهره علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین کلہ ۔

یہ آیت سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین کا وعدہ دیا گیا ہے وہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا جب حضرت مسیح دوبارہ تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام تمام آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا

اس عبارت سے بھی بقول مرزاجی چند امور ظاہر ہیں

۱۔ آیت ھو الذی ارسل رسولہ... حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے

۲۔ کامل غلبہ دین کا مسیح کے وقت میں ہوگا

۳۔ جب وہ دوبارہ تشریف لائیں گے

۴۔تمام دنیا میں ان کے ہاتھ سے دین اسلام پھیل جائے گا،

دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۵ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس مقام میں حضرت مسیح کے جلالی طور پر ہونے کا اشارہ ہے اگر فریق وفق اور نرمی اور لطف احسان کو قبول نہ کریں گے اور حق محض .. سے کھل گیا ہے اس سے سرکش رہیں گے تو وہ زمانہ آنے والا ہے کہ جب مجرمین کے لئے شدت حنف اور قہر اور سختی کو استعمال میں لائے گا اور حضرت مسیح نہایت جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے اور تمام سڑکوں کو خس و خاشاک سے صاف کردیں گے اور کج اور ناراستی کا نام نہ رہے۔

بقول مرزا قادیانی، عبارت ہذا سے چند امور صاف ظاہر ہیں:

۱۔حضرت مسیح جلالی طور پر ظاہر ہوگا

۲۔حضرت مسیح جلالت کے ساتھ دنیا پر اتریں گے

۳۔اس کے زمانہ میں کج اور ناراست کا نام ونشان نہ رہے گا۔

نیز آسمان پر جانے اور آنے کا بھی اقرار ہے۔خود قلم سے جو لکھا اب اس سے کیوں انکار ہے۔

۶۔ازالہ اوہام طبع بار سوم صفحہ ۸۲ میں لکھتے ہیں:

پس اس بیان کی رو سے ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اورغربت کے لباس میں آیا ہے۔،

بقول مرزا جی اس عبارت سے ظاہر ہے کہ:

ا۔مرزا جی خود اقرار کرتے ہیں کہ یہ بات بالکل ممکن ہے کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجاوے کہ جس کا احادیث میں حاکم اور بادشاہ ہونے کا ذکر ہے۔

۲۔ میں درویشی اورغربت کی حالت میں آیا ہوں

(ہفت روزہ اہل حدیث نمبر۳ جلد ۱۷۔ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۹ء ۔۴ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ ص۳۔۴)

روشنی سے چندھیانے کا علاج

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب امیر لاہوری پارٹی اپنے خط موسومہ مرأۃ الحقیقۃ میں جو میاں محمود احمد صاحب کی طرف ہے، ان کی بہت سی بے جا باتوں کی شکایت کرتے ہیں۔ چنانچہ چندان میں سے یہ ہیں:

ص۱۲۔ جب تک کوئی آپ کے ساتھ ہم خیال ہو وہ خوبیوں کا مجموعہ ہوتا ہے آپ سے اختلاف رائے ہوا تو وہی فوراً فاسق بن جاتا ہے

ص۲۶۔ یہ نتیجہ ہے اس بات کا کہ آپ کسی اصول پر قائم نہیں

ص۳۲۔کوئی بات تو آپ صاف کہیں خدا شاہد ہے میں ہنسی نہیں کرتا مجھے اس پر رونا آتا ہے کہ مذہب کو آپ نے ایک کھیل کی صورت کیوں دے رکھی ہے۔

ص۴۷۔ بات کیا ہوتی ہے آپ اس کو کسی رنگ میں پیش کرتے ہیں۔

ص ۵۳ ۔مگر آپ نے ایک نہایت غلط راہ اختیار کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر بھی وہی حملہ کر دیا۔

ص۶۰ ۔اسلئے آپ کو ایک نظیر رسول پاک ﷺ کی زندگی سے بتانے کی ضرورت پیش آئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۶۲ ۔ رسول اللہ ﷺ جیسے حکیم انسان کے فہم کیا اس قدر تحقیر ہے اس سے بڑھ کر ممکن نہیں

ص ۶۷ ۔ افسوس ہے کہ آپ تاریخ کو بھی اپنی رائے کے مطابق بنانا چاہتے ہیں

ص ۷۰ ۔ یہاں تک کہ اپنے ہی چندہ پیشتر کے لفظوں کی بھی پرواہ نہیں رہتی

ص ۸۱ ۔ آپ کن ہتھیاروں سے کام لے رہے ہیں اور کس طرح دنیا کی آنکھوں میں خاک جھونک رہے ہیں

ص ۸۴ ۔ دکھانا صرف یہ ہے کہ آپ اپنی غرض کے لئے کیا کچھ کر لیتے ہیں۔

جن لوگوں نے مرزا صاحب کی تصانیف پڑھی ہیں ان سے یہ بات مخفی نہیں کہ یہ کل اعتراض کی باتیں مرزا صاحب آنجہانی میں بدرجہ اتم موجود تھیں۔ پس مولوی محمد علی صاحب کا یہ کیا انصاف ہے کہ مرزا صاحب کے شہتیروں سے آنکھیں بند کرتے اور ان کے خلف الصدق کے تنکوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ کیا ان کا ضمیر کہتا ہے کہ میاں محمود میں یہ باتیں مرزا صاحب سے نہیں آئیں۔ آج میں ایک مختصر سا قصہ مسیح اور دجال کا بیان کر کے ناظرین کو دکھاتا ہوں کہ اس مختصر قصہ میں مرزا صاحب اسی قسم کی کیا کیا باتیں کر گئے۔ چونکہ اس قصہ سے ابن صیاد کے معاملہ کو بڑا بھاری تعلق ہے اس لئے اسکا قصہ شمس الہدایت سے نقل کرتا ہوں جو پیر مہر علی صاحب نے تالیف کیا ہے۔

ابن صیاد: پہلے آنحضرت ﷺ نے بعض علامات دجال کی جن کا آپ کو علم تھا اصحاب کرام کے سامنے بیان فرمائیں جو منطبق ہوتی تھیں ابن صیاد پر یعنی آپ نے فرمایا تھا کہ دجال کے ماں باپ کے گھر تیس سال تک اولاد نہ ہوگی بعد ازاں ایک لڑکا کانا بڑی بڑی داڑھوں کچلیوں والا پیدا ہوگا کم منفعت، اسکی آنکھیں سویا کریں گی اور دل جاگتا ہوگا۔ چونچ جیسی اسکی ناک ہوگی اس کی والدہ موٹی لمبی چوڑی ہوگی۔ رواہ فی الشرح السنہ

ابو بکرہ صحابی کہتے ہیں ہم نے سنا کہ مدینہ کے یہود میں ایسا ہی لڑکا پیدا ہوا ہے میں اور زبیر بن العوام مل کر گئے سب علامات اس میں اور اس کی والدہ میں ویسی ہی پائیں جس طرح آپ نے فرمائی تھیں۔ یہ حلیہ دجال جس سے آپ نے پہلے خبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی تھی جب صحابہ نے ابن صیاد پر مع والدین اس کے منطبق پایا تو یقین کرلیا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے اس لئے حضرت عمر نے اسے قتل کرنے کی اجازت مانگی مگر آپ نے اجازت نہ دی اور فرمایا ان یکن ھوفلست صاحبه و انما صاحبه عیسی ابن مریم و الا یکن ھو فلیس لك ان تقتل رجلاً من اھل العھد یعنی یہ اگر دجال ہے تب تو تو اس کا قاتل نہیں بغیر عیسی بن مریم کے قاتل اس کا کوئی نہیں اور اگر یہ ابن صیاد دجال نہیں تو اہل ذمہ میں سے ایک شخص کا قتل کر دینا تجھ کو سزاوار نہیں

تیس دجال یعنی جھوٹے نبیوں کی حدیث:

یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون..
یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لا آباءکم فایاکم وایاھم لایضلوکم ۔ اخرجه مسلم عن ابی ھریرہ مرفوعاً

یعنی آخری زمانہ میں دجالین کذابین ہوں گے تم کو ایسی باتیں سنائیں گے جو نہ کبھی تم نے سنی، نہ تمہارے باپ دادوں نے، تو تم ان سے بچتے رہنا کہیں تم کو گمراہ نہ کردیں

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انه نبی و انا خاتم النبیین لانبی بعدی اخرجه ابو داؤد و الترمذی و صححه ابن حبان کما فی الفتح

پس میری امت میں تیس بڑے جھوٹے ہوں گے ہر ایک اپنے آپ کو نبی کہے گا اور میں سب نبیوں کا پچھلا ہوں کوئی میرے بعد نبی نہیں۔

ناظرین اب آیئے ایک نظارہ مرزا صاحب قادیانی کے ازالہ اوہام کا بھی لیجئے

حدیثوں سے ظاہر ہے کہ بالآخر یقین کیا گیا کہ یہی (ابن صیاد) دجال معہود ہے چنانچہ صحابہ نے قسمیں کھا کر کہا کہ اب ہمیں اس میں شک نہیں کہ یہی دجال معہود ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی آخر کار یقین کرلیا (ص ۹۴۔ ازالہ)

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اور یہ ظاہر رہے کہ یہ کچھ میرا ہی خیال نہیں کہ مثیل مسیح بہت ہوسکتے ہیں بلکہ احادیث نبوی کا بھی یہی منشاء پایا جاتا ہے کیونکہ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیا کے آخر تک قریب تیس کے دجال ہوں گے اب ظاہر ہے کہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیس دجال کا آنا ضروری ہے تو بحکم لکل دجال عیسی۔ تیس عیسی بھی آنے چاہییں (ازالہ اوہام۔ ص ۸۱)

اور بپایہ ثبوت پہنچ گیا کہ مسیح دجال جس کے آنے کی انتظار تھی یہی پادریوں کا گروہ ہے۔ (ص ۲۰۶۔ ازالہ اوہام)

گمان مت کرو کہ دجال جان سے مارا جائے گا بلکہ اس میں راز یہ ہے کہ اس کے کفروشرک کی باتیں دور کردی جائیں گی۔ (ایام الصلح۔ ص ۱۳۷)

اب مسلمان عام طور اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری خاص طور پر توجہ فرمائیں اور دیکھیں کہ آنحضرت ﷺ کی حدیثیں کدھر جا رہی ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لوگوں کو کدھر لے جاتے ہیں:

وائے گراز پس امروز بود فردائے

ابن صیاد والی حدیث سے جو کچھ ثابت نہیں اسے مرزا صاحب ثابت شدہ مانتے ہیں اور جو ثابت ہے اس سے منکر ہیں۔ یعنی آنحضرت ﷺ تو قتل کیلئے اجازت طلبی کے جواب میں جملہ شرطیہ استعمال کرتے ہیں کہ اگر ابن صیاد دجال ہے تو اس کا قاتل سوائے حضرت عیسی کے اور کوئی نہیں اور اگر وہ دجال نہیں ہے تو ذمی کا قتل جائز نہیں۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے بھی آخر کار یقین کرلیا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ یہ رسول اللہ ﷺ پر کتنا بڑا افتراء ہے۔ عیاذا باللہ

پھر اسی حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت عمر اور آنحضرت ﷺ کا مذہب یہ تھا کہ دجال قتل کیا جاوے گا، مرزا صاحب فرماتے ہیں، گمان مت کرو دجال جان سے مارا جاوے گا، شاید ایسی ہی متابعتوں سے مرزا صاحب خود آنحضرت بن گئے۔

پھر فرماتے ہیں کہ حدیثوں (جمع کا صیغہ) کا منشا پایا جاتا ہے کہ مثیل مسیح بہت ہونگے اور ثبوت میں ایک حدیث بھی پیش نہیں کرتے، تا کہ ان کو ہوا نہ لگ جائے۔ اور ہر فرعونے را موسی کے ہم معنی ایک عربی مثل بیان کر کے لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہیں (امام الزمان کی شان) بھلا اگر لکل دجال عیسی کے یہ معنی ہیں جو مرزا نے کئے ہیں تو ابن صیاد کا جس کو بقول مرزا جی صحابہ نے آنحضرت ﷺ نے دجال یقین کیا عیسی کون تھا۔ پھر آنحضرت ﷺ تو حدیث میں دجال یعنی فریبی (دجل کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے) ان لوگوں کو فرما رہے ہیں جو آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعویٰ کریں گے لیکن مرزا صاحب نبوت کا دعویٰ کر کے بکف چراغ داشتہ، الٹے مسیح بنتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ وہ جھوٹے نبی یعنی دجال تمہیں ایسی باتیں سناویں گے جو تمہارے باپ دادوں نے نہ سنی ہونگی مرزا جی ہم کو یہ سنا کر کہ حضرت عیسیٰ جیتے سولی سے اتار لئے گئے پھر بمعہ والدہ کشمیر بھاگ گئے ۸۷ سال وہاں رہ کر فوت ہوئے اور سری نگر محلّہ خان یار میں مدفون ہوئے خود عیسیٰ بنتے ہیں اور پادریوں کو جو آج تک اسی عقیدہ پر چلے آتے ہیں جو عقیدہ ان کا خدا نے قرآن میں بیان کیا تھا، دجال کہتے ہیں۔ واہ سبحان اللہ قربان جایئے۔ ایسے رسول کے قدم بقدم چلنے والے کے۔

پھر اسی حدیث سے ثابت ہے کہ صحابہ نے یقین کیا اور بقول مرزا صاحب آنحضرت ﷺ نے بھی یقین کیا کہ ابن صیاد بھی دجال ہے کیا معنی کہ دجال شخص واحد ہے اور مرزا صاحب ہم سے پادریوں کے گروہ کو دجال منوانا چاہتے ہیں۔ ہائے غضب۔ کیا پادری آنحضرت ﷺ کے وقت میں نہ تھے کہ آنحضرت ﷺ فرمادیتے کہ یہ دجال ہیں؟ یا آنحضرت ﷺ کی نظر چوک گئی۔

جناب امیر صاحب لاہوری!

آپ نے دیکھ لیا میاں محمود کے والد صاحب نے چند سطور میں کس قدر ہیر پھیر کئے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے فرمانوں کا کس قدر تخالف کیا ہے۔ مولانا صفحہ ۴۰ پر آپ کا یہ ثابت کرنا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خدا نے جو ان کو نبی اور رسول کیا وہ مجازی یا اصطلاحی طور پر کیا ظاہر کرتا ہے، کہ مرزا صاحب کا خدا جاہل نہیں اجہل تھا یعنی باوجودیکہ وہ دیکھ چکا تھا کہ حضرت عیسیٰ کے معاملہ میں اصطلاحی الفاظ نے کس قدر فتنہ دنیا میں بپا کیا پھر بھی اس نے ٹھوکر کھائی اور اصطلاحی الفاظ مذہبی معاملہ میں استعمال کر کے ایک اور فتنہ بپا کیا جس کے فرو کرنے میں آپ کا قیمتی وقت ضائع ثابت ہو رہا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث نمبر ۳ جلد ۱۷۔ مورخہ ۲۸ نومبر ۱۹۱۹ء۔ ۴ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر الفضل جواب دے

آپ کے اخبار مورخہ یکم نومبر ۱۸۱۹ء میں ایک تقریر بعنوان، چونڈے میں مولوی ابراہیم سیالکوٹی سے مباحثہ، چھپی ہے جو حافظ جمال احمد صاحب مبلغ جماعت قادیانی کی لکھی ہوئی ہے جنہوں نے جناب مولانا موصوف سے موضع چونڈہ ضلع سیالکوٹ میں مباحثہ کیا تھا۔لیکن افسوس اخبار میں صرف وہ تقریر شائع ہوئی جو حافظ جمال احمد صاحب مذکور مضمون نگار نے پہلی مرتبہ بیان کی تھی اور جو کچھ جناب مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی نے اسکے جواب میں تقریر فرمائی تھی اور پھراس کے جواب میں جو کچھ حافظ جمال احمد صاحب نے کہا اور پھراس کے جواب میں جو کچھ جناب مولوی صاحب نے کہا اس کو مطلقاً ذکر نہیں کیا

عنوان مضمون کو لفظ مباحثہ سے باندھا ہے اور ظاہر ہے کہ مباحثہ باب مفاعلہ ہے جو فریق ثانی کی تقریر و جواب بھی چاہتا ہے لیکن جو کاروائی درج اخبار ہوئی ہے وہ یک طرفہ ذکر ہوئی ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ کیا جناب مولوی ابراہیم صاحب سحبان ہند آپ کے مناظر کے سامنے بالکل چپ رہے تھے یا کچھ بولے بھی تھے۔

مہربانی کر کے حافظ جمال احمد باقی کاروائی بھی درج اخبار کرا کر پبلک کی حیرانی کو دور کریں کیونکہ ہم لوگ جو اس میں شامل تھے اس مضمون کے نامکمل رہ جانے سے سخت تشویش میں ہیں اور قادیانی مشن کی نسبت طرح طرح کے ظنون کر رہے ہیں ۔

بعض حاضرین مجلس مناظرہ از موضع چونڈہ سیالکوٹ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانیوں کی یہ کاروائی (کہ مباحثہ کے مضامین کو یک طرفہ بتاتے ہیں) کوئی نئی نہیں۔ رام پور میں بماتحتی نواب صاحب رام پور جو مباحثہ ہوا تھا اس کی روداد بھی ان حضرات نے ایسی ہی لکھی تھی جس میں اپنی تقریروں کو سنوار کر درج کر کے فریق ثانی کی طرف سے چند اشعار لکھ دیئے تھے کہ مولوی ثناءاللہ نے سارے جلسہ میں یہ اشعار پڑھے ۔ یہ کن لوگوں کا کام ہے؟ اس کا جواب بھی اڈیٹر الفضل دے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اہل حدیث امرتسر نمبر ۴ جلد ۱۷۔مورخہ ۵ دسمبر ۱۹۱۹ء مطابق ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ۔ص ۸)

مرزا صاحب کی کتابوں کا خط تقدیر

دنیا میں جدھر نظر اٹھا کر دیکھو لوگ اپنی مذہبی کتابوں کی اشاعت میں لگے ہوئے ہیں غیر زبانوں میں ان کے ترجمے کرتے ہیں برائے نام قیمتوں پر فروخت کرتے ہیں اور وہ بھی اس خوف سے کہ مفت دینے کی حالت میں وہ پنساریوں کی پڑیوں میں استعمال نہ کی جائیں کوئی رکاوٹ نہیں کہ کون ان کو خریدے، کون نہ خریدے۔ نہ یہ پڑتال ہے کہ کوئی کس غرض سے خریدتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ اپنے مذہب کی کتابوں کو اور اپنے مذہب کو وثوق سے سمجھا سکتے ہیں۔

برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزائی مرزا صاحب کی کتابوں کو عیب کی طرح چھپاتے ہیں اور نہیں چاہتے کہ وہ کسی کے ہاتھ میں جاویں کسی اخبار میں کسی رسالہ میں کسی کتاب کی فروخت کا اشتہار نہیں۔ ہاں خضاب کا جو شرعاً ممنوع ہے بڑا لمبا چوڑا اشتہار موجود ہوگا لیکن انجام آتھم یا حقیقت الوحی کا نہیں۔ اگر مرزائی کتب فروش کو خط لکھو تو دکا ندارانہ جواب ملتا ہے کہ بار دوم طبع ہونے پر بھیجی جائے گی۔ نہ وہ بار دوم آتی ہے نہ کتاب بھیجی جاتی ہے اس کے معنی سوا اس کے اور کچھ نہیں کہ مرزائی خود محسوس کر رہے ہیں کہ یہ کتابیں اشاعت کے لائق نہیں۔ سر سید احمد مرحوم کو کسی نے اطلاع دی کہ فلاں ملاّ نے آپ کی کتابیں فلانے سے لے کر جبراً جلا دیں آپ نے جواب میں لکھا کیا اچھا ہوتا کہ وہ ملاّ یہ کتابیں ہم سے.... ملاتا تا کہ اس کا دل بھی ٹھنڈا ہو جاتا اور ہمارا بھی فائدہ ہوتا

صاحبزادہ صاحب کی صحت یابی پر ہمیں بڑی امید تھی کہ شاید اس مضمون کا اشتہار نکلے کہ اس خوشی کی تقریب میں انجام آتھم کی قیمت پانچ روپیہ اور حقیقت الوحی کی قیمت سات روپیہ کر دی گئی ہے کیونکہ کہ جواہر اس قیمت پر بھی ارزاں تھے مگر کوئی اشتہار اس قسم کا دیکھنے سننے میں نہ آیا۔ پس کیا یہ جواہر مرزائیوں کو کھوٹے نظر نہیں آئے کہ ان کی چھپائی اور فروخت بند کر دی گئی اور جب حالت یہ ہے کہ مرزا صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتابوں کو وہ خود ناپید کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور تاریخ مرزا کے سر پر مولوی ثناء اللہ صاحب کے فجعلنا هم احادیث لکھنے سے کیوں بگڑتے ہیں۔

اسکا جواب اگر یہ ہوگا کہ فہرست کتب مرزا صاحب بھیجی جاتی ہے جس کتاب کی ضرورت ہو ہم دینے کو تیار ہیں تو وہ بیشک جواب ہوگا اور اگر کچھ اور جواہر ریز یاں ہوئیں تو وہ ہوں گی اور ردی کی ٹوکری

سر سید احمد خان کی کتابوں کو تو مخالفین رد کرنا چاہتے تھے اور مرزا صاحب کی کتابوں کو خود مرزائی۔ یاللعجب۔ اور خود جو لکھتے ہیں اس کی تکذیب ان کا اپنا دوسرا فرقہ کر دیتا ہے یہ عجیب مذہب ہے۔ سبحان اللہ

مسلمانوں نے جب مرزائیوں کا قافیہ تنگ کیا کہ تمہارے مسیح موعود کا تو دعوی ہے کہ میں انہی نشانوں کے ساتھ آیا ہوں جو حضرت عیسی (آنے والے) کے بارہ میں آنخضرت ﷺ نے فرمائے ہیں جو یہ ہیں:

پیداوار کی کثرت۔ دودھ گھی کی بہتات۔ دولت کی کثرت۔ امن و امان کی حالت۔ بغض وحسد کی ناپیدی۔

یہ سب باتیں تو ہم مرزا صاحب کے زمانہ میں دیکھ چکے مگر حضرت کے زمانہ میں دنیا میں اسلام ہی اسلام رہ جانا یہ تو مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے اور بڑے زور سے تسلیم کیا ہے چنانچہ ان کے چشمہ معرفت کے صفحہ ۸۳ کا مضمون یہ ہے کہ،

> مسیح موعود جس کے نام سے میں آیا ہوں اس کے زمانہ میں تمام قومیں ایک قوم بن جائیں گی اور ایک ہی مذہب اسلام ہو جائے گا۔

اور اخبار بدر میں تو اس سے بھی زیادہ زور سے لکھا کہ اگر ایسا نہ ہوا، اور میں مر جاؤں تو میں جھوٹا۔

اور مرزا جی نے تو ایک کافر بھی مسلمان نہ کیا۔ تو مرزائیوں کو ... جیسا کہ وہ دور دراز فاصلہ پر بھاگے تاکہ وہاں .. لوگوں کو تصویر کا ایک رخ دکھا کر دس بیس نادان .. الو بنا کر یہ داغ مرزا صاحب قادیانی سے پونچھ ڈالیں جو رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئیوں سے لگا ہے ...

یہ علامات حضرت عیسی کی جو آنخضرت ﷺ نے فرمائی ہیں ایسی نہیں کہ ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی ان کو اپنے پر چسپاں کر سکے (ایک لاکھ الہاموں سے یہ.... ہوسکتی ہے۔ الہامات یہاں عاجز ہیں کیونکہ وہ تو صرف یہ بتا سکتے ہیں کہ فلانی سے تیرا نکاح کر دیا گیا اس اس لیاقت اور عظمت کا بیٹا تجھے دیا جائے گا فلاں فلاں تیرے دشمن تیری زندگی میں مر جائیں گے تیری ہم نے عمر بڑھا دی تجھے جوانی واپس کر دی جائے گی (لاحول ولاقوۃ) قدرت خدا کی مرزا جی کی تشریف آوری سے نرخ ہر چیز کا گراں ہو گیا۔ دودھ گھی صرف امیروں کے استعمال کی چیز رہ گیا۔ دنیا کا امن وامان جاتا رہا۔ سونا چاندی کم نظر آنے لگا۔ بغض وحسد تو سب سے زیادہ مرزائیوں میں گھس گیا۔ اسلام کا یہ حال ہے کہ آفتاب لب بام نظر آتا ہے اور مغرب میں اسلام کا آفتاب ڈوبتا نظر آتا ہے۔ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمان جو مرزا صاحب قادیانی اور ان کے فرزند رشید نے کافر بنا دیئے۔ اگر بقول لاہوری پارٹی انہیں مسلمان مان لیا جائے پھر بھی سال میں جس قدر کافر بنائے جاتے ہیں، کافر مسلمان نہیں بنائے جاتے۔ اور مذاہب باطلہ کے نشان مٹنے کا کوئی نشان نہیں۔ اس حالت میں اگر مرزائی لوگ کہیں کہ تم مرزا غلام احمد کو مسیح موعود مان لو، تو بہتر ہے کہ وہ شکار پر تشریف لے جائیں۔ ایسے ...وہی ہوں گے کہ ساری علامات برعکس پا کر ان کو سچا مان لیں:

برعکس نام نہند زنگی کافور

اگر مرزائیوں کے واسطے سچ نہیں آتا تو کسی کے حق میں صادق نہیں آسکتا مگر شرم وحیا کہیں دکان سے ملے تو ان کے لے خرید لیں (مضمون نامکمل اور ناقص ہے کیونکہ کئی جگہ سے تحریر پڑھی نہیں جاسکتی یا الفاظ غائب ہیں۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۷ نمبر ۵ مورخہ ۱۲۔ دسمبر ۱۹۱۹ء مطابق ۱۸ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ ص ۹۔۱۰)

مرزا صاحب کو فلاح حاصل ہوئی؟

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

چودھویں صدی میں جب چند عیسائی پادریوں کیٹی لسٹوں اور نوجوان جوشیلے آریوں نے اسلام اور پیغمبر اسلام پر زبان درازیاں کیں، تو جوشیلے مگر ناعاقبت اندیش مسلمان اسے برداشت نہ کر سکے۔ وہ بھڑک اٹھے اور جوش انتقام سے بھر گئے اور ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کی تلاش میں تھے کہ ان کو اینٹ کا جواب پتھر دے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے یہ ایک سنہرا موقعہ تھا کہ ایک جماعت کو خوش کر کے ان کا دل ہاتھ میں لے کر (جیسے کہ اس زمانہ کی ہوا چل پڑی تھی) ایک قوم کے لیڈر بن جاویں۔ چنانچہ وہ ایک اسلامی مناظر کی حیثیت سے میدان میں نکلے۔ اگرچہ یہ بات ایک جاہل سے جاہل بھی جانتا ہے کہ مباحثوں سے کبھی کچھ بنا نہیں، اور اللہ تعالی بھی فرماتا ہے ہر ایک فرقہ اپنے مذہب میں خوش ہے

کل حزب بما لدیھم فرحون

مگر مرزا صاحب قادیانی نے جوشیلے مسلمانوں کا دل ٹھنڈا کر کے ان کو گرویدہ احسان بنا لیا۔ مرزا صاحب قادیانی کی تو مراد بر آئی مگر علماء اسلام کو جو خطرہ تھا وہ ظاہر ہو کے رہا۔ یعنی اسلام اور پیغمبر اسلام کے خلاف اور زیادہ سخت کلمات تحریر میں آ کر اور طبع ہو کر دنیا میں ایک دائمی ریکارڈ بن گئے جن کا جواب نہ مرزا جی سے بن پڑا، نہ ان کے خلیفوں سے۔ دیکھو تکذیب براہین احمدیہ، اور نسخہ خبط احمدیہ وغیرہ اور امہات المومنین جن کے پڑھنے سے ایک مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں۔ اس میں کچھ کلام نہیں کہ مرزا جی کو دونوں قوموں آریوں اور عیسائیوں سے مباحثہ میں زک اٹھانا پڑی

(زک اٹھانے کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ آپ کو ان مسائل سے ہی انکار کرنا پڑا جن پر اعتراض ہے۔ عبدالحی)

آریاؤں سے اس وجہ سے کہ ان کے پاس کتب احادیث تفاسیر اور قرآن مترجم موجود اور ان کو اردو فارسی اور انگریزی میں کمال دسترس اور کتب خانوں کے مالک اور مرزا صاحب ویدوں سے بالکل ناآشنا۔ اور ان کے الہام کہہ رہے ہیں کہ انگریزی ٹوٹی پھوٹی بھی نہ جانتے تھے۔ آریوں پر سنے سنائے اعتراض جو انہوں نے کئے، وہ یوں دور کر دیئے گئے کہ اگر سچے ہو تو ویدوں میں دکھا دو کہاں لکھا ہے، ورنہ جھوٹ بولنے سے باز آ جاؤ۔ اب دکھاوے کون؟ دکھاوے تو وہ جو سنسکرت جانتا ہو اور ویدوں پر اس کا عبور ہو (مرزا صاحب قادیانی کے باوجود کرشن مہاراج ہونے کے سنسکرت میں الہام نہ ہونا اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ وہ اور ان کے حواری سنسکرت سے بے بہرہ تھے) (کرشن ہونے کا دعوی آخری عمر میں کیا تھا جو سنسکرت پڑھنے کا وقت نہ تھا لہذا عذر معقول۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

عیسائیوں سے تنگ آئے تو حسب عادت خود یسوع مسیح کو گالیاں دینا شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیں اور قرآن سے ان کو بدچلن ثابت کیا۔ مثلاً ان کا یہ کہنا کہ اسی لئے خدا نے حضرت یحیٰ کو حصورا کہا اور مسیح کو نہیں کہا۔ اس حرکت بے جا سے علماء اسلام نے مرزا صاحب قادیانی پر کفر کا فتویٰ دے دیا کہ پیغمبر کو گالیاں دینے والا شخص کبھی مسلمان نہیں رہ سکتا۔ مگر جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کی اینٹ کا پتھر سے جواب دینے کے دلدادہ تھے، وہ اپنے مناظر کی نسبت یہ فتویٰ کفر سن کر باضد ہو گئے جیسا کہ طاقت رک کر ہیٹ یعنی حرارت ہو جاتی ہے، ان کا جوش ضد اور ہٹ دھرمی میں تبدیل ہو گیا اور اس طرح پر مرزا صاحب کو ایک ایسی جماعت مل گئی جس نے آمنا و صدقنا کی مہر بنوا کر مرزا صاحب قادیانی کے حوالہ کر دی کہ جو کچھ آپ کہتے جاویں اس مہر کو اس پر ثبت کر لیا کریں۔ جب صورت حال یہاں تک پہنچ گئی تو مرزا جی نے جو بڑے دادا کے پوتے تھے اور اسلئے کسی بڑے منصب کے خواہاں تھے، صرف مناظر بنے رہنا شایان شان نہ دیکھا۔ مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر فرمایا میں محدث بھی ہوں۔ پھر یہ کہ مجدد کی یہ یہ تعریف ہے اور نبی میں اس سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہوتا۔ یعنی دعویٰ نبوت کر دیا۔ پھر کہا کہ میں علم غیب دیا گیا ہوں اور سچا غیب کا علم خدا رسولوں میں سے جس کو منتخب کر لے اس کو دیتا ہے یعنی میں رسول اور رسولوں میں منتخب رسول ہوں

سال اول شیخ بودم سال دویم خاں شدم
غلہ چوں ارزاں شود امسال سید مے شوم

مرزا صاحب قادیانی کے بتدریج یہ منازل طے کرنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ آئے تو تھے اصلاح کرنے، لیکن خود ان کی امت کیا بلکہ بلاتشبیہ آپ کے اصحاب کے تین فرقے ہو گئے۔ ایک فرقہ آپ کو مجدد کہہ رہا ہے، دوسرا نبی، تیسرا رسول باشریعت۔ ان تینوں فرقوں کے پاس مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کی بڑی بھاری یہ دلیل ہے کہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مفتری علی اللہ ظالم ہے اور ظالم کی نسبت فرماتا ہے انّ اللہ لا یفلح الظالمون (اللہ ظالموں کو فلاح نہیں دیتا) مرزا صاحب کو خدا نے ایک بڑی امت دی اس لئے وہ مفتری نہ تھے۔

مسلمان جب اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ فلاح سے مراد فلاح آخرت ہے، تو وہ اس جواب کو قبول نہیں کرتے۔ اسلئے میں آج ان سے یہ سوال کرتا ہوں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

انہ لا یفلح الکافرون (اللہ کافروں کو فلاح نہیں دیتا) (پارہ ۱۸ رکوع ۶)

دنیا میں کوئی ایسا کافر گذرا ہے یا نہیں جس کو خدا نے بڑی امت دی ہو۔ اگر گذرا ہے تو پھر فلاح کے معنی تمہارے صحیح ہیں یا ہمارے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۹ دسمبر ۱۹۱۹ء مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۶ ص ۷۔۸)

براہین احمدیہ کی تکمیل اور قرآن شریف کا نزول

جناب بابو محمد حسین صاحب صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی اکثر مسائل میں قرآن مجید کی تفسیر حسب دل خواہ کیا کرتے تھے۔ بعض مقامات آیات قرآنی بے موقع اور بے محل ہی پیش کر دیتے تھے اور اپنی نبوت کا ثبوت باتوں ہی باتوں سے بالکل اس شخص کی طرح نکال دیا کرتے تھے کہ جس نے کسی بادشاہ کے دربار میں پیغمبری کا دعوی کیا تھا تو بادشاہ نے پوچھا کہ تمہارا معجزہ کیا ہے۔ اس نے کہا حضور جو چاہیں دکھا سکتا ہوں۔ بادشاہ نے کہا کوئی ایسا پھل اسی وقت لا کر دکھاؤ جس کا اب موسم نہ ہو۔ اس نے جواب دیا کہ پھل تو سبھی لا سکتا ہوں مگر حضور انصاف کریں کہ خدا تو چھ ماہ میں پھلوں کو تیار کرے، تو میں نبی ہو کر اس سے پہلے کیسے موجود کر سکتا ہوں۔

بعینہ یہی حالت مرزا صاحب قادیانی کی تھی۔ جب براہین احمدیہ کے لئے اشتہار دیا کہ ڈیڑھ سو جزو پر کتاب مذکور ختم ہوئی ہے، نو سو چالیس روپئہ طبع کے لئے درکار ہیں، تو ہر طرف سے روپئہ جمع ہونا شروع ہو گیا۔ مطلوبہ رقم سے بھی کئی گنا آ گئی مگر کتاب کی تکمیل نہ ہوئی، تو لوگوں نے اعتراض کیا کہ دس ہزار روپئہ لے کر خورد برد کر لیا۔ اس پر مرزا صاحب قادیانی نے جواب دیا:

آپ کا یہ خیال کہ گویا یہ عاجز براہین احمدیہ کی فروخت میں دس ہزار روپئہ لوگوں سے لے کر خورد برد کر گیا ہے، یہ اس شیطان نے آپ کو سبق دیا ہے جو ہر وقت آپ کے ساتھ رہتا ہے آپ کو کیونکر معلوم ہو گیا کہ میری نیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں براہین کا طبع کرانا نہیں۔ اگر براہین طبع ہو کر شائع ہو گئی تو کیا اس دن شرم کا تقاضا نہیں ہوگا (مرزائیوں کو چاہیے کہ اب شرم کریں کیونکہ براہین کی تکمیل نہیں ہوئی) کہ آپ غرق ہو جائیں۔ ہر یک دیر بدظنی پر مبنی نہیں ہو سکتی (سچ ہے خاص کروہ دیر کہ جس کی کبھی انتہاء نہ ہو) اور میں نے تو اشتہار بھی دیدیا تھا کہ ہر ایک مستعجل اپنا روپیہ واپس لے سکتا ہے اور بہت سا روپیہ واپس بھی کر دیا۔ قرآن کریم جس کی خلق اللہ کو بہت ضرورت تھی جو لوح محفوظ میں قدیم سے جمع تھا تئیس سال میں نازل ہوا (حافظ شیرازی نے شاید ایسے لوگوں کے حق میں فرمایا ہے کہ: جامہ تزویر مکن چوں دگراں قرآن را) اور آپ جیسے بدظنیوں کے مارے ہوئے اعتراض کرتے رہے کہ لولا انزل علیه القرآن جملة واحدة۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۰۶)

سبحان اللہ! کیا عمدہ جواب ہے۔ مگر افسوس کہ کسی مرید نے یہ دریافت نہ کیا کہ جناب! قرآن شریف کے نزول سے پہلے کس قدر رقم جمع کر لی گئی تھی؟ جو آپ بے موقع قرآن کی آڑ لے رہے ہیں۔ اور وعدہ تو یہ تھا کہ تین سو دلائل قرآن شریف کی حقانیت اس میں ہونگی مگر یہ تین سو کی جگہ تین بھی پوری نہ ہوئیں۔ بلکہ بقول شخصے داڑھی سے مونچھیں بھاری، اصل کتاب کی فی صفحہ دو تین سطریں باقی حاشیہ در حاشیہ عبارات میں اپنے الہامات کا سلسلہ شروع کر دیا اور پھر مسیحیت میں ایسے غرق ہوئے کہ آخر دم تک کتاب کی تکمیل نہ ہوئی اور دعوی یہ کہ ہم بعض پیغمبروں سے بھی افضل ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۹ دسمبر ۱۹۱۹ء مطابق ۲۵ ربیع الاول ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۶ ص ۱۱)

انذاری پیش گوئیاں چھن گئیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے بمقابلہ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی گورداسپور میں بعدالت صاحب ڈپٹی کمشنر ۱۸۹۹ء میں تحریری اقرار کیا تھا کہ میں کسی کے حق میں موت کی پیش گوئی نہ کرونگا اس پر اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۹ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نامہ نگار نے اعتراض کیا تھا کہ مرزا صاحب نبی تھے مگر حاکم ضلع کے خوف سے پیش گوئی کرنے سے باز رہ گئے، اس کی نظیر انبیاء کرام تو کیا اولیا میں بھی نہیں ملے گی۔ اس کا جواب اخبار الفضل دیتا ہے اور عجیب طرح سے دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اڈیٹر الفضل کو قادیانی لٹریچر سے کوئی اچھی واقفی نہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:

> حضرت اقدس نے کہیں نہیں لکھا، نہ کسی عدالت میں اقرار نامہ لکھ کر دیا کہ میں انذاری پیش گوئیاں کرنے سے مجتنب رہونگا۔

لیجئے ہم بتاتے ہیں کہ آپ کے اعلیٰ حضرت (بڑے حضرت) نے کیا لکھا اور کیا وعدہ کیا تھا۔ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو ڈپٹی کمشنر گورداسپور کے سامنے مرزا صاحب نے ایک اقرار نامہ لکھ کر دیا جس کی کئی ایک دفعات تھیں پہلی دفعہ یہ تھی:

> میں ایسی پیش گوئی کرنے سے پرہیز کرونگا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی رکھنے خیال کئے جاسکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو یا ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ موردعتاب الٰہی ہوگا۔
>
> ۲۔ میں خدا کے پاس ایسی اپیل کرنے سے بھی اجتناب کرونگا کہ وہ کسی شخص کو ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الٰہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مذہبی مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

کیوں صاحب! یہ انذاری پیش گوئیوں کا خاتمہ ہے یا نہیں؟ اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب پر اس اجتناب کا یہ اثر تھا کہ اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء میں لکھتے ہیں کہ میں نوح نبی کی طرح کہتا ہوں رب انی مغلوب مگر بغیر فانتصر کے۔

اللہ اللہ! جو شخص انسانی حکومت سے اتنا ڈرے کہ ایک نبی کی دعا میں جو لفظ آئے ہوں کہ خداوندا میری مدد کر، وہ بھی منہ پر نہ لائے اور اسپر دعوے نبوت بھی کرے۔ تو بس سمجھ لو کہ اس کی نبوت:

شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر است

کے مصداق ہے۔

الفضل کا فاضل اڈیٹر اپنی معمولی ناواقفی سے لکھتا ہے:

> حضرت مسیح موعود انفرادی انذاری پیش گوئیاں اسی صورت میں کیا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے جب کہ کوئی خود اپنے متعلق انذاری پیش گوئی کا مطالبہ کرتا تھا۔
شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اگر یہ سچ ہے تو بتایئے پادری عبد اللہ آتھم نے انذاری پیش گوئی کا کب مطالبہ کیا تھا۔ مرزا سلطان محمد شوہر زوجہ منکوحہ نے کب مطالبہ کیا تھا۔

ہاں یاد آیا کہ اس وعدہ اجتناب نے مرزا صاحب قادیانی پر یہاں تک اثر کیا تھا کہ ہر بات میں اس سے خائف اور پر حذر رہتے تھے کہ اپنی نزاع کے آخری فیصلہ میں میری موت کی دعا کرتے ہوئے بھی یہ لکھا تھا کہ

یہ دعا کسی وحی یا الہام کی بنا پر نہیں،۔

اللہ اللہ! کس قدر خوف ہے کہ آخری فیصلہ کو (جسے دوسرے موقع پر الہامی دعا کہتے ہیں) کو بھی الہام کے نام سے کہنے کی نفی کرتے ہیں۔ آخر نتیجہ کیا ہوتا ہے

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ دسمبر ۱۹۱۹ء جلد ۱۷ نمبر ۷ ص ۲۔ و ۶)

صداقت اور یہودیت

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

(مضمون ہذا فوٹو کاپی میٹر کے ص ۳ سے شروع ہوتا ہے، جو پڑھا نہیں جاتا اسلئے مفہوماً نقل ہے، بہاء)

۴۔ دسمبر ۱۹۱۹ء کا پرچہ الفضل قادیان میری نظر سے گذرا... اس میں میرے مضمون صداقت اور یہودیت کے جواب کی کوشش کی گئی ہے اور اس جواب کے لفظ لفظ سے الفضل کے اسم بامسمی ہونے نیز اس کی راست گوئی اور ایمان داری کی بو آتی ہے سبحان اللہ کیا کلام ہے گرو جہاں نے ٹپنے چیلے جان شرٹپ خلاصہ اس کا یہ ہے

مرزا جی نے انذاری پیش گوئیاں لوگوں کی درخواست پر کرتے تھے۔
استغاثہ ہونے پر بھی انہوں نے وہی اقرار نامہ حاکم کو لکھ دیا۔

۲۔ ان کے اشجع الناس ہونے پر اس سے حرف نہیں آتا کیونکہ بعد اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے انذاری پیش گوئیاں چھوڑ کر بڑی بڑی پیش گوئیاں سلطنتوں کے متعلق مثلاً روس و جاپان کے متعلق کیں نیز جنگ کے متعلق (غالباً جنگ سے وہ جنگ مراد ہے جس کی نسبت مرزا جی کا یہ فصیح و بلیغ مصرعہ آب زر سے لکھنے کے لائق ہے۔ اک برہنہ سے نہ یہ ہوگا کہ تا باندھے ازار۔ یعنی پانچ سال تک اس سے پاجامہ یا تہہ بند ہی نہیں بندھ سکے گا۔

آمنا وصدقنا مسلمانوں کا یہ ثابت کرنا کہ یہ پیش گوئی ایک عظیم الشان زلزلہ کی تھی بالکل غلط ہے)

۳۔ آنحضرت ﷺ نے بھی حدیبیہ کے عہد نامہ پر کفار کے کہنے سے رسول اللہ کا لفظ اپنے نام کے ساتھ سے کاٹ دیا تھا۔

۴۔ مکہ والوں کو اگر اسماعیل شہید سے اختلاف تھا تو چند فروعی مسائل میں تھا اور مرزا جی سے اصول میں ان کا دعی مسیح موعود اور نبی اللہ ہونے کا تھا۔

۵۔ آنحضرت ﷺ وعدہ حفاظت الہی و اللہ یعصمك من الناس تھا مگر آپ کو مکہ والوں سے ... غار میں .(جا کر).. پناہ لینا پڑی۔ تعجب ہے کہ آئے دن یہ اعتراض ہمارے سامنے پیش کیا جاتا ہے اور اس بات کی ذرہ بھی پرواہ نہیں کی جاتی کہ اس کی زد آنحضرت ﷺ پر پڑتی ہے۔ (اس چالاکی کے قربان جائیے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

میرا ہمیشہ سے یہ اصول ہے کہ جو کچھ لکھتا ہوں اگر اس کا کوئی جواب دیتا ہے تو ان دونوں کو حوالہ ناظرین کرتا ہوں کہ وہ فیصلہ کریں اور جواب الجواب کو پسند نہیں کرتا کیونکہ یہ ایک بھٹیاریوں کا سا معاملہ بن جاتا ہے مگر اس مرزائی نے اس کا جواب الجواب دینے پر مجبور کیا ہے لہذا بادل نخواستہ کچھ عرض کئے دیتا ہوں۔

۱۔ بے وقوف سے بے وقوف بھی جانتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی بزرگ یا جوتشی یا رمال وغیرہ سے کوئی سوال کرے، اور اس کو جواب ملے کہ آئندہ زمانہ میں یہ معاملہ پیش آنے والا ہے، تو سائل کبھی اس کی نسبت استغاثہ نہیں کرتا، نہ اس کو سزا دلانا چاہتا ہے۔ لہذا یہ بیان الفضل کا محض کذب دروغ اور جھوٹ ہے۔

۲۔ زلزلوں اور لڑائیوں کی نسبت پیش گوئیاں کرنا کسی کو اشجع الناس ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کرسکتا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اس قدر بزدل تھے کہ معمولی جنتریاں بنانے والے ان سے ہزار درجہ دلیر ہیں۔ دیکھو مرزا جی انگریزوں اور روسیوں کو یاجوج ماجوج قرار دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آخر میں یہ دونوں قومیں آپس میں لڑ پڑیں گے۔ لڑائی کا نتیجہ انگریزوں کے خوف سے بیان نہیں کرتے بلکہ یوں ٹالتے ہیں معلوم نہیں فتح کس کی ہوگی، مگر دعا کرو کہ فتح انگریز کی ہو۔ یہ دعا کی ضرورت صاف کہہ رہی ہے کہ مرزا جی کے جوتش کی رو سے جو انگریزوں اور روسیوں کی آپس میں لڑائی ہونے والی ہے اس میں فتح روسیوں کی ہوگی۔ اس سے ہمیں غرض نہیں کہ یہ پیش گوئی مجدد وقت نبی رسول مسیح موعود مہدی مسعود صاحب کی ... ہے ... جو فرماتے ہیں کہ اپنے وقت پر ضرور پوری ہوئیں ....

۳۔ آنحضرت ﷺ نے رسول اللہ کا لفظ اپنے نام کے ساتھ سے ...... کاٹ دیا تھا، اس سے صاف پایا جاتا ہے کہ اپنی رضا ورغبت و مصلحت سے کاٹا تھا اور دشمن سے .... ۔ اگر آپ ثابت کردیں کہ مرزا صاحب نے یہ اقرارنامہ کہ میں ایسا نہ کرونگا میری آل اولاد بھی ایسا نہ کرے گی، اپنے مشیر قانون کی مرضی کے خلاف لکھ دیا تھا تو ہم مان لیں گے کہ مرزا جی نے یہ سب کچھ قانون اور مجسٹریٹ سے دب کر نہیں بلکہ کسی مصلحت سے کیا تھا۔ ہاں اس مصلحت کا ثابت کرنا الفضل کا ذمہ ہوگا اور اگر ایسا نہ کیا اور ہرگز نہیں کرسکیں گے تو آنحضرت ﷺ کی گستاخیوں سے باز آئیں۔

یہ کیا اسلام ہے کہ قادیانی مرزا جی کے داغ صاف کرنے کو آپ لوگوں نے آنحضرت کو ایک جھاڑن قرار دے رکھا ہے۔ مسلمانوں سے تو یوں پیچھا چھڑانے کی کوشش کرتے ہو دوسرے مذاہب والوں کو کیا جواب دو گے۔ اور کیا وہ ہنستے نہیں ہوں گے کہ محمدی جب مرزائیوں کو کہتے ہیں کہ تمہارا نبی مفتری اور بزدل تھا تو وہ یوں جواب دیتے ہیں کہ تمہارا نبی بھی تو ایسا ہی تھا۔

۴۔ مکہ والے وہابیوں کے خون کے پیاسے بیٹھے تھے اور حضرت شاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماعیل شہید کی نسبت ان کو خبر دی گئی تھی کہ وہ وہابی ہے اور کافر ہیں۔آپ نے ان کو بتایا کہ چند فقہی مسائل میں اختلاف تھا۔

دوم یہ مسئلہ ابھی زیر بحث ہے کہ مرزا جی نے نبوت کا دعوی کیا بھی تھا یا نہیں ۔علاوہ بریں جن آسمانی نشانات الہامات وحقائق و دقائق کے زور سے پنجابی کھوپڑیوں کو وہ اپنے دعوی منوا چکے تھے ان کا ساتھ لے جانا سفر حج میں ممنوع نہ تھا۔ اور سچ پوچھئے تو جب مرزا صاحب محمد ہی تھے تو ان کے اپنے وطنی اہل عرب ان سے ہدایت پانے کے زیادہ مستحق تھے۔اور اگر یہ مان لیا جائے کہ انہوں نے دعوی نبوت واقعی کیا تھا تو اس دعوی سے پہلے یعنی ۱۹۰۱ء سے پہلے کیا وہ مسلمان نہ تھے۔اور ان پر حج فرض نہ تھا۔ان سب باتوں کو چھوڑ کر ہم یہ پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے حج کے بارہ میں صریح جھوٹ کیوں بولا کہ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود اور دجال کو آن واحد میں طواف کعبہ کرتے دیکھا تھا۔پس میرا (مسیح موعود کا) وقت حج وہ ہوگا جب دجال (پادریوں اور کلیس ایجاد کرنے والوں کا گروہ) اسلام کی طرف راغب ہوکر میرے ساتھ حج کرنے جائے گا۔اس میں کوئی کلام نہیں کہ کوئی پادری یا موجد مرزا صاحب پر ایمان لا کر ان کے ساتھ حج کرنے نہیں گیا اور نہ مرزا صاحب حج کرنے گئے۔ پس ثابت ہوا کہ نہ مرزا صاحب مسیح موعود تھے اور نہ پادری اور موجد دجال تھے کیونکہ اگر وہ دجال ہوتے تو کوئی اور مسیح ان کے واسطے پیدا ہوکر انہیں اپنے ساتھ حج کرانے لے جاتا اور مرزا جی کے اشجع الناس والے الہام کی نسبت میری رائے یہ کہ وہ کتاب جس میں یہ الہام درج ہے بمعہ اس کتاب کے جس میں مرزا صاحب کا یہ شعر درج ہے

براہ یار عزیزاں از بلا نہ پرہیزد
اگرچہ در رہِ آں یار اژدہا باشد

اس موسم سرما میں استعمال کرلی جاویں یا امرتسر بھیج دی جاویں کہ ان کا چوڑہ یا کنگھیاں یا سرمہ دانیاں بنالی جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ مجھے نہایت شرم آتی ہے کہ ایک اخبار کے اڈیٹر اور پھر اس اخبار کے اڈیٹر کی نسبت جس کا نامی نامی اور اسم گرامی الفضل ہو، اور ایسے قلم سے لکھا ہوا گویا کسی بانس سے بنایا گیا ہو، یہ کہوں کہ وہ جاہل ہی نہیں بلکہ اجہل ہے۔ مگر جب اس نے اپنے آپ کو ایسا ثابت کر دکھایا تو بقول شخصیکہ شرع میں کیا شرم، اس قدر عرض کئے دیتا ہوں کہ مسلمان قرآن خوان لڑکیوں سے بھی یہ بات پوشیدہ نہیں کہ آیت

فا اللہ یعصمك من الناس مدنی ہے (المائدہ)

یعنی آنحضرت ﷺ کے وطن چھوڑنے اور غار حرا میں پناہ لینے کے بعد نازل ہوئی ہے اور اس پر اس امام المفسرین کی گواہی ہے جن کے متوفیك کے معنی ممیتك کرنے پر اس فرقہ کا دارومدار ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۲۰ء ص ۳۔۴)

(الفضل قادیان ۴ دسمبر ۱۹۱۹ء ص ۱۰ پر ذیل کا مضمون شائع ہوا۔ بہاء

تاریخ مرزا پر سرسری ریویو:

مولوی ثناء اللہ امرتسری المشہور: چودھویں صدی کا یہودی، نے ۶۴ صفحات پر یہ کتاب شائع کی ہے۔ اس کے سبب تالیف کی نسبت مولوی صاحب فرماتے ہیں:

> بعض دوراندیش احباب نے ایک روز بر سبیل تذکرہ فرمایا کہ یہ جتنا کچھ آج تک لکھا گیا ہے مسائل مرزا پر لکھا گیا جو کافی ہے۔ اس وقت تو بہت سے لوگ مرزا صاحب کی شخصیت کو جاننے والے خاص کر پنجاب میں موجود ہیں۔ ممکن ہے کچھ مدت بعد ان کی شخصیت کی تلاش ہو، نہ ملنے پر ان کی تصنیفات اپنا اثر کر جائیں۔ اس لئے کوئی کتاب بطور سوانح لکھی جاوے تو موجودہ اور آئندہ نسلوں کو بہت مفید ہو۔ (دیباچہ تاریخ مرزا ص ۱۔۲)۔

ہم مولوی (ثناء اللہ) صاحب سے پوچھتے ہیں کہ مسیح ناصری کے ہم عصر معاندین نے جو تاریخیں مسیح ناصری کی لکھی ہیں، ان کا اثر مسیح ناصری کے سلسلہ پر کیا ہوا۔ یہی کہ ان کی کتب کے مصنفین جہنم واصل ہو گئے کتب کو کوئی پوچھتا تک نہیں مگر مسیح کا سلسلہ بڑھا پھولا اور پھلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھراس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے مخالفین کی تحریرات کا اسلام پر کیا اثر ہوا۔

شاید آپ کو معلوم ہو کہ جوزیفس (یا یوسیفس) ایک یہودی معتبر و مستند مورخ گذرا ہے۔ وہ قریباً مسیح کا ہم عصر تھا مگر اس نے شائد کسی وجہ سے (یقیناً عناد سے) حضرت مسیح ناصری اور آپ کے سلسلہ کا تذکرہ اپنی تصنیف میں نہیں کیا۔ بتایئے اس کے عناد کا مسیح ناصری اور آپ کے سلسلہ پر کیا اثر ہوا۔

آپ خوب جانتے ہیں کہ باوجود صدہا مخالفین ومعاندین کے انبیاء علیھم الصلوۃ کے سلسلے یوماً فیوماً ترقی کرتے ہیں مخالفین کی تقریریں اور تحریریں ان کے سلسلوں کا کچھ بگاڑ نہیں سکتیں ۔آپ کو معلوم ہو کہ جس طرح آج اس زمانہ تک باوجود آپ اور آپ کی ذریت کی صدہا مخالفانہ ومعاندانہ کوششوں کے سلسلہ عالیہ احمدیہ روز بروز ترقی پر ہے اسی طرح ہمیشہ ترقی کرتا رہے گا اور آپ کی منجملہ دیگر تصنیفات کے اس تصنیف، تاریخ مرزا کی نسبت آئیندہ اور موجودہ سلسلہ عالیہ کے افراد وہی گمان کریں رکھیں گے اور رکھتے ہیں جو آپ یہود ونصاری کی ایسی تصنیفات کی نسبت رکھتے ہیں جن کی فروخت کا اشتہار آپ بیسیوں ملک کے اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ: لائف آف محمد۔ سستی قیمت پر خرید فرمائیں ۔ پس آپ کی تصنیفات آپ کو مشقت رنج سے بچا نہیں سکیں گی ... عبدالخالق نومسلم)

تاریخ مرزا: جدید تالیف ثناء اللہ پر ریویو

۱۹۱۹ء بہتیرے انقلابات عظیم کی رو سے خاص سال ہے۔ ثناء اللہ نے بھی اس سال جناب میرزا کی مخالفت میں رنگ بدلا اور بجائے مناظرہ کے مورخانہ رنگ میں نمودار ہوا اور ماہ جولائی میں تاریخ مرزا ایک جدید تصنیف شائع کی جس میں بقول ثناء اللہ، میرزا صاحب قادیانی کے تاریخی حالات از تاریخ پیدائش تا وفات معتبر و مستند تحریرات سے درج کئے گئے ہیں،

دیباچہ میں لکھتا ہے کہ:

اس رسالہ میں بطور تاریخ مضامین لکھے ہیں بطور مناظرہ نہیں ۔ مناظرانہ رنگ دیکھنا ہو تو خاکسار کی فلاں فلاں تصنیفات ملاحظہ کریں۔(قادیانی مبصر نے ان تصنیفات کا نام نہیں لکھا ۔بہاء) اس سے آگے لکھتا ہے کہ میرزا صاحب کے مریدوں نے بھی ان کی سوانح لکھی ہیں مگر وہ محض اعتقادی اسول پر ہیں ۔ ہماری تاریخ واقعات صحیحہ کی بنا پر ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن سچ ہے کہ تعصب انسان کو بالکل اندھا کر دیتا ہے۔ تمہید و دیباچہ میں تو ثناء اللہ کا دعویٰ وہ ہے جو اوپر درج ہے مگر تاریخ لکھنے کے لئے قلم اٹھاتے ہی آپ جوش طبیعت سے مناظرانہ سٹیج پر ہی آ گیا اور اپنی غرض تالیف کتاب یک لخت بھول گیا۔ مقصد تالیف کیاب کی یہ امیت کہ ثناء اللہ بموجب مضمون تمہید کے اس کتاب کو آئندہ نسلوں کو میرزا صاحب سے بچانے کے لئے بطور یادگار چھوڑنا چاہتا ہے مگر اصلیت یہ ہے کہ ساری کتاب میں صرف چودہ سطریں ہی تاریخ کی حیثیت سے لکھیں۔

چنانچہ راقم اول ان چودہ سطروں کو بجنسہ درج کرتا ہے اس کے بعد تمام کتاب کے مضامین کے عنوان دکھائے گا جس سے مولف کتاب کی عیاری عیاں ہوگی

: امرت سر سے شمال مشرق کو ریلوے لائن پر ایک پرانا قصبہ بٹالہ ہے جو ضلع گورداسپور کی تحصیل ہے بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان ہے جو میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جائے ولادت ہے۔ میرزا صاحب کی تاریخ ولادت صاف تو نہیں ملتی البتہ ان کی اپنی کتاب تریاق القلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۶۱ھ مطابق تخمیناً ۱۸۴۵ء میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ کے والد کا نام حکیم مرزا غلام مرتضیٰ تھا۔ قوم زمین دار پیشہ طبابت کرتے تھے۔ ابتداء میں مشرقی علوم مولوی گل شاہ شیعہ سے بٹالہ میں پڑھے اردو عربی فارسی کے سوا انگریزی وغیرہ سے واقف نہ تھے۔ ثابت نہیں کہ کسی درس گاہ میں آپ نے تحصیل علم کی ہو۔ جوان ہو کر تلاش معاش میں نکلے۔ سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے محرر ہوئے۔ وہاں سے بغرض ترقی آپ نے قانونی مختار کاری کا امتحان دیا فیل ہو گئے۔ زاں بعد تصنیف کی طرف طبیعت کا رخ ہوا۔ طبیعت میں ایجاد تھی اس لئے بڑی کتاب شائع کرنے سے پہلے اشتہاری طریق اختیار کیا۔ کبھی آریوں سے مخاطب ہوئے کبھی عیسائیوں سے، کبھی برہموں سے۔ چنانچہ ایک دو اشتہار بطور نمونہ درج ذیل ہیں۔

یہ ہے ۶۴ صفحہ کی کتاب تاریخ میرزا کا لب لباب جسے ثناء اللہ آئندہ نسلوں کے لئے بطور مشعل ہدایت چھوڑنا چاہتا ہے۔ اب ساری کتاب کا خلاصہ دیکھئے

صفحہ ۱ تا ۳ دیباچہ و تمہید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص۴۔ تاریخ میرزا۔ مذکورہ بالا

ص۴ تا ۶۔اشتہارات بنام آریہ سماج متعلق بحث روح وغیرہ

ص ۷ تا ۹۔اشتہار طبع واشاعت کتاب براہین احمدیہ

ص۱۰ تا ۲۳، میرزا صاحب کا اشتہار دربارہ تولد ایک فرزند صالح اوراس کے جواب وجواب الجواب

ص۲۴ تا ۲۶: میرزا صاحب کے اقتباس کتاب ازالہ اوہام دربارہ دعوی مسیح موعود

ص ۲۷ تا ۳۴: میرزا صاحب کا مباحثہ پادری عبد اللہ آتھم کے ساتھ اور لیکھ رام پشاوری کی نسبت مرزاصاحب کی پیش گوئی اوراحمد بیگ ہوشیار پوری کے متعلق میرزا صاحب کی پیش گوئی

ص۳۴ تا ۳۸۔ مولوی عبدالحق غزنوی سے میرزا صاحب کا مباہلہ

ص ۳۹ تا ۴۴۔اشتہار مرزا صاحب بمقابلہ مولوی نذیر حسین اوراس کے متعلق مولوی ثناءاللہ کی بحث

ص ۴۵۔مہرعلی شاہ گولڑوی اور میرزا صاحب کا مباحثہ

ص ۴۶۔۴۷۔میرزا صاحب کی سہ سالہ میعادی پیش گوئی

ص ۴۸۔۵۱۔میرزا صاحب کا مضمون دربارہ دعوی نبوت

ص۵۲۔ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی اورمرزا صاحب کے معاملے کا ذکر

ص۵۳۔مرزا صاحب کا دعوی الوہیت

ص۵۴ تا ۶۴ مرزا صاحب اورثناءاللہ کے باہمی مقابلے۔تمت تمام شد

مختصراً ثناءاللہ نے ساری کتاب میں صرف مرزا صاحب کے چند اشتہارات وپیش گوئیوں کو ہاتھ میں لے کران پر مناظرانہ تنقید کی ہے۔اس کا دیگر ثبوت ثبوت یہ ہے کہ کتاب کے خاتمہ پرثناءاللہ لکھتا ہے:

نتیجہ یہ ہوا کہ جناب مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ءکوانتقال کر گئے اور یہ خاکسارتا دم تحریر ہذا بفضلہٖ زندہ ہے۔ آہ!

حیف درچشم زدن صحبت یار آخر شد۔روئے گل سیر ندیدم وبہار آخر شد

کون ہے جو ثناءاللہ کی اس اختتامی عبارت سے یہ نتیجہ نہ نکال سکے کہ ثناءاللہ نے یہ کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف میرزا صاحب کے مقابلہ میں اپنے مناظرانہ تفوق کے دکھانے کے لئے لکھی۔

کیا ایک مورخ کا فرض صرف یہی تھا کہ وہ جس نیک یا بد ہیرو کی لائف لکھ رہا ہے اس کی صرف تاریخ وفات لکھ دے۔ کم از کم یہ دکھانا اس کا فرض تھا کہ اس کی وفات پر اہل الرایان اور اخبارات نے کیا ریویو کیا۔ کم از کم چند ایک معتبر اخبارات ملک کی رائیں ہی نقل کردی جاتیں۔ بوقت وفات اس نے اپنے سچے یا جھوٹے مشن کو کس حالت میں چھوڑا اس کا جانشین کون ہوا۔ آج تک اس کے جانشینوں و اہل جماعت کا کیا حال ہے۔ اگر کسی ہیرو کی لائف میں کسی ایک امر مندرجہ بالا کا ذکر تک نہ ہو اس کو آئندہ نسلوں کے لئے ایک تاریخی یادگار چھوڑنے کا دعوی کرنا ایک عیاری اور طفلانہ بازی نہیں تو اور کیا ہے؟

یہ فیصلہ خدا ترس و منصف مزاج تاریخ دانوں پر چھوڑا جاتا ہے کہ آیا اس تاریخ نویس کا جو میرزا صاحب کی لائف کے لئے ۶۴ صفحات کی کتاب لکھتا ہے، یہ فرض نہ تھا کہ وہ کم از کم امور ذیل پر روشنی ڈالتا

۱۔ میرزا کا خاندان۔ اس بارے میں کم از کم مورخ صاحب تاریخ رؤسائے پنجاب یا گزیٹیر ضلع گورداسپور سے ہی میرزا کے خاندانی حالات نقل کردیتا

۲، میرزا کی طفلی۔ قادیان کے لوگوں کی شہادتیں لکھتا کہ اس شخص کی عادات و خصائل بچپن میں کیسی تھیں

۳۔ میرزا کی نوجوانی و ایام ملازمت۔ اس بارے میں کم از کم سیالکوٹ کے معتبر لوگوں کی رائیں معلوم کر کے لکھتا کہ میرزا صاحب آیا نوجوانی میں زاہد و عابد خلوت پسند اور متقی و دیانتدار خوش معاملہ وحلم وحیا و شرافت وتہذیب کا نمونہ تھے یا کس قماش کے تھے

۴: ترک ملازمت: کے بعد زمانہ دعوی مسیحیت تک میرزا صاحب کے مشاغل

۵۔ بعد دعوے مسیحیت۔ میرزا کے کارنامے۔ بمقابلہ مذاہب غیر، عام اور مسلمانوں اور میرزا صاحب کا اختلاف، اس اختلاف میں میرزا صاحب کا جماعت تیار کرنا۔ جماعت میں بعض سر برآوردہ علماء مثل قبلہ مولوی نورالدین، مولانا عبدالکریم، شاہ عبداللطیف کابلی، وغیرھم کا داخل ہونا اور بوقت وفات ان کی جماعت کن کن ممالک میں موجود تھی (محمد علی، خواجہ کمال الدین محمد احسن، عبدالحکیم پٹیالوی پیر سراج الحق، اکبر شاہ نجیب آبادی وغیرھم کے نام کیوں نہیں لکھے۔ بہاء)

۶۔ میرزا صاحب نے جدید علم کلام پیدا کیا جو حفاظت اسلام بمقابلہ مذاہب کے بارے میں حصن حصین کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کام دیتا ہے یا نہ (مرزا جو عیسائیوں سے مناظرہ کیا آتھم سے، اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ بہاء)

میرزا صاحب کا مذہب۔ قطع نظر دعاوی مسیحیت کے میرزا صاحب کا مذہب در بارہ خدا انبیاء محمد رسول اللہ ملائکہ جزاء سزا کتب الہی قرآن شریف صحابہ کرام اہل بیت اولیائے عظام آئمہ اربعہ مجتہدین، روز قیامت حشر نشر کیا تھا۔

۸۔ دس شرائط بیعت جن پر میرزا صاحب کی بیعت کا مدار تھا درج کرنی ضروری تھیں۔

۹۔ میرزا کے خاص مسائل: در بارہ جہاد مسئلہ بروز ختم نبوت حدیث وسنت میں فرق

۱۰۔ میرزا کے خاص مضامین۔ مثل جلسہ مہوتسو لاہور ۱۸۹۴ء،

۱۱۔ میرزا نے کس قدر تصنیفات لکھیں اور کس کس موضوع پر اور درحالیکہ بقول ثناء اللہ، میرزا صاحب کسی درس گاہ میں تحصیل علم نہیں کی۔ اس قدر تصنیفات کی علمی استعداد کیوں کر پیدا ہوئی

۱۲۔ مباہلوں کا حال لکھنا تھا تو ڈاکٹر دوئی امریکہ کے مدعی نبوت مسیحیت کے عالم گیر مباہلہ کا حال لکھا جاتا اور اس مباہلہ کے نتیجہ پر امریکہ کے کثیر التعداد اخبارات نے جو ریویو لکھے ان میں سے چند ایک نقل کئے جاتے

۱۳۔ قادیان کا حال۔ میرزا صاحب کے دعوی سے پہلے قادیان کی کیا حالت تھی بوقت وفات قادیان کو کس حال میں چھوڑا۔ قادیان کی عالی شان تعلیم گاہوں توسیع ڈاک خانہ لنگر خانہ مہمان خانہ شفا خانہ دفتر صدر انجمن احمدیہ قبرستان موسومہ بہ بہشتی مقبرہ کا حال۔

میرزا کی پرائیویٹ زندگی۔ میرزا کی شادیاں میرزا کی اولاد۔ میرزا کا کیریکٹر اور عادات و خصائل۔ جن حالات میں اس نے دعوی ماموریت کیا وہ حالات ایسے امامور کی آمد کے مقتضی تھے یا نہ؟ آیا گذشتہ نسلوں کی نظر امام آخرالزمان کے لئے چودھویں صدی پر تھی یا نہ؟ اگر تھی تو بصورت میرزا صاحب کے جھوٹے مدعی ہونے کے صادق مدعی کون سا ہے یا کیوں کر؟ وغیرہ اور بالانجام میرزا کی لائف پر ایک وسیع النظری کے ساتھ آزادانہ تبصرہ

ثناء اللہ نے جن مباحثات یا اشتہارات میرزا صاحب میں ساری کتاب صرف کی ہے ان کے جوابات فردا فردا جماعت احمدیہ کی طرف سے دیئے جا چکے ہیں مثلا پادری عبداللہ آتھم، پیر مہر علی شاہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثات کے بارے میں جناب مرزا کی اپنی تصنیفات موجود ہیں میرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے بارے میں مولانا اکمل نے ایک رسالہ تشحیذ الاذہان میں چند سال ہوئے ناطق بحث لکھی ہے جناب مرزا، ثناءاللہ کے مباہلہ سے فوت ہوئے یا کیوں کر؟ اس پر بھی نہایت مفصل بحث ہو چکی ہے۔ دراصل ثناءاللہ کو خوف ہے کہ میرزا صاحب کی روز افزوں قبولیت ایک زمانہ میں ان خاصان حق کی طرح عالمگیر ہو جائے گی جیسا کہ باوجود اس کے ...علامہ ابن جوزی نے حضرت محبوب سبحانی کی مخالفت میں ۸۰۰ مولویوں سے فتوی تکفیر پر دستخط کرائے اور تلبیس ابلیس کتاب سے اپنا توشہ آخرت تیار کیا اور جیسا کہ امام ابن العربی کی تحقیر میں ثناء اللہ کے ہم جنسوں نے شیخ اکفر کے فتوے لگائے مگر آج ان بزرگوں کا تمام دنیا پر بول بالا ہے اور ان کی مکفرین گمنامی میں مرکر خائب وخاسر ہو چکے ہیں یقیناً ثناءاللہ اور اس کے ہم قبیل لوگوں کی کوششوں کا بھی بالآخر وہی انجام ہوگا جو اوپر مذکور ہوا

ہر کہ تف زند بہ مہر منیر ۔ ہم بر ویش فتد تفِ تحقیر
تا قیامت تف است بر رویش۔ قدسیاں دور تر زبد بویش

آج کل تاریخ تحقیق پسند دنیا میں ایک بلند پایہ اور پسندیدہ فن سمجھا جاتا ہے۔ ثناءاللہ نے عیاری کر کے اپنی طرف لوگوں کو متوجہ کرنے کے لئے نیا روپ مخالفت حضرت مسیح موعود کے لئے اختیار کیا ہے۔ لہذا یہ مختصر مضمون ثناءاللہ کے نئے روپ مورخی کے بے نقاب کرنے کے لئے لکھا گیا ہے۔ ثناءاللہ کی مناظرانہ روش سے مجھے اس وقت کوئی سروکار نہیں کیونکہ اس کی اس دیرینہ روش سے معقول وتحقیق پسند دنیا مدت سے ایک نتیجہ پر پہنچ چکی ہے۔ والسلام راقم خاکسار دوست محمد۔ حجانہ۔

(الفضل قادیان ۱۸ دسمبر ۱۹۱۹ء ص ۸۔۹)

جماعت احمدیہ سے چند سوال۔۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

جناب بابو حبیب اللہ اسسٹنٹ کلرک کوٹھی نہر والی۔ لاہور لکھتے ہیں:

چوتھا سوال: مرزا صاحب قادیانی ارشاد فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت یحیٰ نے بھی یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپوں کے بچے کہہ کر ان کی شرارتوں اور کارسازیوں سے اپنا سر کٹوایا۔

(ازالہ اوہام طبع ۱۹۰۸ھ جلد اول ص ۱۶)

جماعت احمدیہ قرآن مجید کی کسی آیت سے کسی حدیث صحیح یا حسن صحیح مرفوعہ یا موقوفہ سے کسی کتب تواریخ یہود و نصاریٰ و اسلام سے، کسی تفسیر سے یا بائبل مروجہ سے دکھلا دے کہ حضرت یحیٰ نے یہودیوں کے فقیہوں اور بزرگوں کو سانپوں کے بچے کہہ کر اپنا سر کٹوایا تھا۔

پانچواں سوال: مرزا صاحب قادیانی ارشاد فرماتے ہیں:

تمام فرقے نصاریٰ کے اسی قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ تین دن تک حضرت عیسیٰ مرے رہے اور پھر قبر میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے

(ازالہ اوہام۔ ج ا ص ۲۴۸ طبع اول)

جماعت احمدیہ بتاوے کہ کتنے فرقے نصاریٰ کے اس قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ حضرت مسیح قبر میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ یاد رہے کہ انجیل مرقس و لوقا و اعمال سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح کوہ زیتون پر سے آسمان پر اٹھائے گئے تھے۔

چھٹا سوال: مرزا صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

پھر دوسری آیت جو عام استدلال کے طریق سے مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے یہ آیت ہے

و ما جعلنا هم جسداً لا يأكلو ن الطعا م و ما كا نوا خالدين۔

یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو اور وہ سب مر گئے، کوئی ان میں باقی نہیں (ازالہ اوہام۔ ج ا ص ۳۲۵)

جماعت احمدیہ بتاوے کہ مرزا صاحب قادیانی نے (اور وہ سب مر گئے کوئی ان میں سے باقی نہیں) آیت مرقومہ کے کن الفاظ کا ترجمہ کیا ہے۔ جس حالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب خود ازالہ اوہام ص ۳۵۳؟ پر خالد ین فیھا کا ترجمہ، اور ہمیشہ اس میں رہیں گے، کر چکے ہیں، اور حکیم خدا بخش احمدی عسل مصفی جلد اول طبع ۱۹۱۳ء کے صفحہ ۳۴۴ پر بحوالہ تفسیر النہر لکھتے ہیں:

و نفی عنهم الخلود و هو البقاء السّر مدی لا البقاء المدّة المتطاولة ۔اس زندگی کی نفی ہے جس سے مراد بقائے سرمدی ہے نہ مدت دراز ہا۔

اور حکیم صاحب صفحہ ۳۱۸ پر بحوالہ تفسیر سواطع الالہام صفحہ ۴۰۰ لکھتے ہیں:

وما جعلنا لبشر، (ما) من قبلك (محمد) الخلد (دوا م العمر دار ا لا عمام عمِروا سر مداً) ہم نے تجھ سے پہلے اے محمد اس دارا لاعمال میں کسی کو ہمیشہ نہیں رکھا اور نہ ہمیشہ عمر دی۔

پس ثابت ہوا کہ آیت مرقومہ کے صحیح معنی یہ ہیں کہ انبیاء اس دنیا میں ہمیشہ کی زندگی رکھتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۲۰ء۔ص ۴)

ایک مرزائی اور منشی عمر دراز سوہاگپوری کا مکالمہ

بلڈہانہ برار میں منشی رحمت علی صاحب کے مکان پر بموجودگی چند صاحبان بابو حیات محمد مرزائی نے اثنائے گفتگو میں منشی عمر دراز خان سوہاگپوری سے کہا کہ آج کل جسقدر بلیات مسلمانوں پر نازل ہو رہی ہیں ان کا نزول محض ایک نبی سے منکر ہونے کی وجہ سے ہے۔ منشی عمر دراز خان جو ہنوز حیات محمد مرزائی سے ناآشنا تھے نہائت متعجبانہ لہجہ میں بولے:

کیوں جناب کیا کوئی شخص کسی نبی سے منکر ہونے کے بعد مسلمان کہلا سکتا ہے اور وہ کون سے نبی ہیں جن کو نبی نہ ماننے کے بعد بھی لوگ مسلمان تو رہے لیکن ان پر بلیات کا نزول ہو رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات محمد مرزائی: ایسے لوگوں کو جو منکر نبوت ہوں مسلمان تو نہیں کہنا چاہیے لیکن اس جگہ جو میں نے انہیں مسلمان کہا ہے وہ محض عام محاورے کے طور پر ہے نہ کہ وہ حقیقی مسلمان ہیں اور وہ نبی جن کے یہ لوگ منکر ہیں غلام احمد قادیانی ہیں،

منشی عمر دراز خان ۔کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ بلیات کس قسم کی ہیں جو نبوت غلام احمد کے منکرین پر نازل ہو رہی ہیں

حیات محمد مرزائی: یہی موجودہ قحط طاعون اور انفلوانزا وغیرہ

عمر دراز خان: کیا مرزائی فرقہ کسی ایک بلا سے بھی جو اس وقت نازل ہو رہی ہیں محفوظ رہ سکا ہے؟ اور اگر خصوصیت سے مرزائی فرقہ ان بلیات سے محفوظ نہیں رہا تو کیا منکرین مرزا غلام احمد کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ یہ کہہ سکیں کہ اس وقت جس قدر بلیات کا ظہور ہو رہا ہے وہ قہر محض اور جھوٹے نبی غلام احمد قادیانی کے دعوی نبوت کے سبب سے ہے۔

حیات محمد مرزائی: خصوصیت سے تو کوئی فرقہ محفوظ نہیں رہ سکا ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ جب قہر الٰہی نازل ہوتا ہے تو اس میں مصدق و منکر کسی کو بھی نجات نہیں ملتی۔

عمر دراز خان: نعوذ باللہ من ذلک ۔آپ خدا کے صفت عدل سے معرا سمجھتے ہیں۔کیا آپ کتب سماوی سے کوئی ایسی مثال پیش کر سکتے ہیں کہ جس میں مصدق و منکر دونوں کو نجات نہ ملی ہو۔

حیات محمد مرزائی: آپ ہی کوئی ایسی مثال پیش کریں جس سے مصدق کی سلامتی اور منکر کی گرفتاری پائی جاوے۔

عمر دراز خان: اس وقت آپ کا سوال کرنا بدون میرے سوال کے جواب دیئے فن مناظرہ کے خلاف ہے،تو میں بھی آپ کی تسلی کے لئے بہت سی مثالوں میں سے دو تمثیل پیش کرتا ہوں۔اول جناب سیدنا نوح کے ہمراہیان کشتی کو دیکھئے کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلائے پانی سے نجات پا گئے اور مخالفین میں سے تمام حتی کہ خود آپ کا بیٹا جو نا فرمان تھا غرق کر دیا گیا اگر مصدق اور فرمان بردار ہوتا طوفان پانی سے ضرور نجات پا تا۔

دوسرے جناب سیدنا موسی کے مصدق ہمراہیان کو دیکھئے کہ دریائے نیل نے ان کے واسطے راستہ دے دیا اور ہمراہیان فرعون منکرین کو دیکھئے کہ اسی دریا میں غرق کر دیئے گئے۔

اب میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ قرآن کریم میں جناب نبی کریم فداہ ابی وامی ﷺ کی شان اقدس میں خاتم النبیین کا لفظ آیا ہے جب کہ عہدہ نبوت جناب رسالت مآب پر ختم ہو چکا تو پھر اس کے بعد دوسرے نبی کا آنا کیسا؟ اور اسکا ثبوت؟

حیات محمد مرزائی: آپ لوگوں کی عقلوں پر پردے پڑے ہیں اور مطالب قرآن بالکل نہیں سمجھتے۔ خاتم معنی مہر کے ہیں اور لفظ خاتم النبیین سے آپ نبیوں کی مہر قرار دیئے گئے، نہ کہ نبیوں کے ختم کرنے والے۔ اور غلام احمد کی نبوت کی بشارت تو جناب عیسی دے گئے ہیں چنانچہ فرمایا

مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد

لہذا ہم مجبور ہیں کہ اس بات کے ماننے میں کہ نبوت نہ تو ختم ہوئی ہے اور نہ ہوگی۔ اگر نبوت ختم ہو جاتی تو حضرت عیسی، غلام احمد قادیانی کی نبوت کی بشارت نہ فرماتے۔

عمر دراز خان: یاللعجب! شیطان قربان جائے اس عقل کے جس نے اپنی واقفیت کے زعم میں دوسروں کو انجان سمجھ رکھا ہے۔

جناب من! کان کھول کر سنئیے! اول تو خاتم النبیین کے معنی اس جگہ نبیوں کی مہر نہیں ہے بلکہ وہی معنے ہیں جسے علماء کرام متقدمین سمجھتے چلے آئے ہیں۔ تو بھی اس کے مطابق ہمارے علمائے سلف کے سمجھائے معنوں کی تائید ہوتی ہے اور آپکے خیال باطل کی تردید سنئے! اور غور سے سنئے! اس جگہ آپ نے خاتم کے معنی مہر کے تجویز کئے ہیں لہذا میں اسی معنے کو ملحوظ رکھ کر آپ کو راہ راست دکھاتا ہوں۔ مہر اسی وقت لگائی جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس وقت فرمان شاہی مکمل ہو جاتا ہے نہ کہ نامکمل فرمان پر مہر لگا دی جاتی ہے، یا جسوقت کوئی پارسل بند کر دیا جاتا ہے اس وقت اسپر مہر لگائی جاتی ہے اس لحاظ سے چونکہ نبوت ختم ہو چکی اور آخری نبوت پر خداوند قدیر نے مہر لگا دی تا بلفظ دیگر کتب سماوی کے احکام مکمل ہو کر قرآن شریف تک ختم ہو چکے اور قاصد فصیح البیان یعنی احمد مجتبی ﷺ کی زبان مبارک پر ان احکام الٰہی کا اختتام ہوا۔ اس لئے آپ مہر نبوت قرار دیئے گئے۔ اور اس کی تصدیق خود قرآن کریم کے لفظ الیوم اکملت لکم دینکم اتممت علیکم نعمتی کے ساتھ کر رہا ہے جب کہ احکامات الٰہیہ ختم ہو چکے نبی کریم مہر نبوت قرار دے دیئے گئے کیونکہ مہر ثبت ہو جانے کے بعد فرمان الٰی نے درجہ تکمیل اختیار کر لیا۔ پھر تو اسکے بعد دعوی نبوت کرنا کذابین میں سے کسی کذاب کا ہی ہوسکتا ہے جن کے لئے حبیب خدا ﷺ خود پیش گوئیاں فرما چکے ہیں۔ رہا سیدنا عیسی کا احمد کا احمد نامی رسول کی بشارت دینا، تو جناب من! یہ بشارت اشرف الانبیاء ﷺ احمد مجتبی ﷺ کے لئے ہے نہ کہ غلام احمد قادیانی کے لئے۔ ممکن کہ جناب احمد مرسل کی نسبت آپ کہیں کہ ان کا اسم اقدس محمد ہے نہ کہ احمد، تو جناب سن لیجئے کہ احمد، حضور ﷺ کا صفاتی نام ہے اور اس آیت مبارکہ میں جو بشارت دی گئی ہے وہ اسم صفاتی کے ساتھ دی گئی ہے کیونکہ جب کسی سردار یا حاکم کی آمد کی خبر دی جاتی ہے تو اس سردار کے اوصاف بھی بیان کر دیئے جاتے ہیں۔ اور اگر آپ اس کے منکر ہیں کہ رسول خدا ﷺ کا صفاتی نام احمد نہیں ہے اور نہ پیش گوئی رسول خدا ﷺ کے لئے تھی تو آپ ہی بتا دیجئے کہ آپ کے پیرو مرشد کے نام کے ساتھ غلامی کی نسبت احمد سے منسوب ہے، وہ کون سے احمد ہیں، جن کی غلامی کو فخریہ اپنے نام سے منسوب کر لیا۔

غریب مرزائی سے اس کا جواب نہ بن پڑا اور فرار پر قرار پکڑا۔

راقم: عمر دراز خان، سوہا گپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۲۰ء۔ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی وفات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پیغمبر اس بات کا مدعی تھا کہ میں عیسائی مذہب کا ستون گرانے آیا ہوں اس گرانے کی صورت یہ بتاتا تھا کہ میں حضرت عیسی کی وفات ثابت کرتا ہوں جس سے ثابت ہوا کہ مسیح خدا نہ تھا بندہ تھا اس لئے مر گیا۔ اس کی موت سے عیسائی مذہب کا مینار دھم سے گر جائے گا۔ یہ بھی کہتا تھا کہ مجھے افسوس ہے کہ علمائے اسلام اس کی خلاف مسیح کی حیات ثابت کرنے کے لئے ساعی ہوتے ہیں گویا وہ حضرت عیسی کو حی و قیوم ثابت کر کے عیسائی مذہب کو تقویت پہنچاتے ہیں۔ ہم اس کے جواب میں ہمیشہ کہتے رہے چنانچہ مباحثہ امرتسر میں بھی ہم نے یہ امر ذکر کیا کہ وفات مسیح سے عیسائی مذہب کو ایک گونہ قوت پہنچتی ہے حیاۃ مسیح سے عیسائی مذہب بالکل نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ پھر آپ کو صحیح حوالہ جات سے ثابت کیا تھا مگر افسوس مرزائی پارٹی نے ہمارے اس قول کو تسلیم نہیں کیا اور الٹے وفات مسیح ہی کو آج تک کامیابی کا ذریعہ بتاتے رہے ان کے خاموش کرنے کے لئے خدا نے عیسائیوں ہی سے اصل حقیقت کا اظہار کرایا پس وہ غور سے سنیں۔

عیسائیوں کا مشہور اخبار نور افشان لدھیانہ لکھتا ہے:

خداوند یسوع کی موت

مسیحی دنیا کی تمام عمارت صرف اس ایک بات پر ہی قائم ہے کہ اسکا بانی اس کے لئے قربان ہوا اور اب اس کے بدلے وہ نجات اور تمام نعمتیں حاصل کرتے ہیں۔ اور اگر یہ خاص بات ہی ثابت نہ ہو تو تمام عمارت قائم نہیں رہ سکتی۔ یہ ایک بنیادی بات ہے جس پر تمام روحانی برکتوں کا دارو مدار سمجھا جاتا ہے اس لئے خداوند یسوع کی موت کا ایسا مفصل اور مکمل بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ صرف ایک انجیل نویس کا بلکہ چوروں انجیل نویسوں کا بیان متفقہ موجود ہے۔ (نورافشان ۲ جنوری ۱۹۲۰ء)

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

کس خوبی اور کس وضاحت سے اڈیٹر نورافشاں نے اپنے ایمان اور عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر بتایا ہے جو وفات مسیح ہے اگر وفات مسیح ثابت نہیں تو بس عیسائی مذہب کی بنیاد کیا ہے۔ خرّ علیھم السقف من فوقھم دہم سے گر جاتی ہے۔ چنانچہ عیسائیوں کا خود اعتراف ہے اور انجیل اور اتگا ناسیس جیسے ان کے امام کا عقیدہ اس پر شاہد عدل ہے کہ مسیح ہمارے لئے مرزا، ہم اس کی موت سے زندہ ہوئے۔

کیا اب مرزائی اپنے خیال سے باز نہ آویں گے اور مرزا جی کی پرانی لکیر ہی پیٹتے جاویں گے:

گیا ہے سانپ نکل گیا اب لکیر پیٹا کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۲۰ء ص ۲۔۳)

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے شعر

آنچہ دادند ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بہ تمام

(کہ قضا قدر نے جو کچھ ہر نبی کو تھوڑا تھوڑا دیا تھا وہ مجھ اکیلے کو مکمل طور پر دیا)

نے اہل اسلام کو حیرت اور غصہ میں ڈال رکھا ہے کہ یہ تو کل انبیاء سے اکمل اور اس لئے افضل ہونے کا دعوی ہے۔ مگر اہل اسلام اگر اس کا حال ان کے مریدوں کے اقوال سے دیکھ لیں تو پھر نہ کوئی جائے حیرت ہے نہ انبیاء کی گستاخی کا رنج۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھئے اگر ہم کہتے ہیں کہ مرزا جی کو اپنے الہاموں پر اعتبار نہ تھا اور بزدل تھے جان کے خوف سے حج کرنے نہ گئے باوجودیکہ ان کو اشجع الناس اور و اللہ یعصمك من الناس کا الہام ہو چکا تھا اور ان کا اپنا قول تھا:

آنچہ من بشنوم روحی فدا
بخدا پاک دانمش ز خطا
ہمچو قرآن منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں ست ایمانم

تو وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ بھی تو باوجود وعدہ یعصمك من الناس کے وطن چھوڑ کر راتوں رات غار ثور میں جا کر چھپے۔

اگر ہم کہتے ہیں کہ خود مرزا صاحب کا بیٹا اور ان کی بیوی ایک ایسے اسلامی کام میں جس نے اسلام کا بول بالا کرنا تھا اور جس نے مرزا صاحب کو پادریوں اور آریوں کی نظروں میں ذلت س بچانا تھا، مرزا صاحب کی مخالفت کی یعنی محمدی بیگم کے ساتھ مرزا جی کا زمین پر نکاح نہ ہونے دیا تو وہ کہتے ہیں کہ حضرت نوح کا بیٹا بھی اپنے باپ پر ایمان نہیں لایا تھا۔

اگر ہم کہیں کہ مرزا جی نے پیش گوئی کی تھی کہ پادری آتھم ۱۵ ماہ میں بذریعہ موت ہاویہ میں گرایا جائے گا یہ پیش گوئی پوری نہ ہوئی یا محمدی بیگم کا نکاح جو محمدی بیگم اور اس کے لواحقین کے واسطے رحمت کے دروازے کھل جانے کا باعث ہونا تھا وقوع میں نہ آیا تو وہ ہمیں حضرت یونس کا حوالہ دیتے ہیں کہ ان کی قوم کا عذاب بھی تو توبہ کی وجہ سے ٹل گیا تھا۔

اگر ہم کہیں کہ مرزا جی پر ایک پادری کے قتل کا الزام لگایا گیا، ایک ڈاک خانہ کے محکمہ کا الزام لگایا گیا لیکھ رام کے قتل کے متعلق آلہ قتل کے واسطے ان کی خانہ تلاشی ہوئی مولوی کرم الدین کے مقدمہ میں ان کو ۵۰۰ روپئہ جرمانہ ہوا، تو وہ کہتے ہیں کہ اس مقدمہ کے دوران مرزا جی کو الہام ہو گیا تھا کہ انت یوسف، تو یوسف ہے۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یوسف بھی تو قید میں رہے تھے

اگر ہم کہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ تقسیم بنگال کا حکم منسوخ نہیں ہوگا حالانکہ ہو گیا تو وہ کہتے ہیں کہ ایک وقت میں چار سو نبیوں کی پیش گوئی جھوٹی نکلی تھی۔

اگر ہم کہیں کہ مرزا جی نے دولت جمع کی جائداد بنائی اور عیش و عشرت کی زندگی بسر کی تو وہ کہتے ہیں کہ کیا حضرت سلیمانؑ نبی نہ تھے۔

اگر ہم کہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جسم کے دونوں حصے بیماری سے خالی نہ تھے تو وہ کہتے ہیں کہ کیا حضرت ایوبؑ نبی نہ تھے۔

ان جوابات سے صاف ثابت ہے کہ دیگر انبیاء کرام میں جو آثار بشریت فرداً فرداً تھے وہ مرزا غلام احمد صاحب میں یک جا جمع تھے۔ پس کون کہہ سکتا ہے کہ مرزا صاحب کا یہ فرمان:

آنچہ داداند ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

صحیح نہیں۔ مگر مرزائی صاحبان کو تو علم نہیں یا ان کی آنکھیں چندھیاتی ہیں وہ نہیں دیکھتے کہ

۱۔ آنحضرت ﷺ کو و الله يعصمك من الناس کا الہام وطن چھوڑنے کے بعد ہوا اور جب مدینہ میں یہ آیت نازل ہوئی تو آپ نے اسی وقت کھڑکی سے سر مبارک نکال کے اپنے باڈی گارڈ کو فرمادیا کہ اب تمہاری ضرورت نہیں اپنے گھر چلے جاؤ۔

۲۔ حضرت نوح کے بیٹے نے دین کے کسی اہم کام میں اپنے باپ کا خلاف کر کے اس کو کفار کی نظر میں ذلیل نہیں کرایا تھا۔

۳۔ حضرت یونس کے عذاب کی مثال پادری آتھم کے عذاب سے کچھ لگّا نہیں کھاتی حضرت یونس کی قوم پر عذاب آیا اور اسکے کھلم کھلا ایمان لے آنے پر وہ ایک پہاڑ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف بھیج دیا گیا۔ پادری آتھم اگر بقول مرزا صاحب دل میں ڈر ہی گیا تھا لیکن چونکہ علانیہ ایمان نہیں لایا تھا، یا مسیح کو خدا بنانے سے توبہ کار نہیں ہوا تھا تو وہ منافق تھا اور ظاہر ہے کہ قرآن منافقوں کو کافروں سے بدتر کہتا ہے پھر ایک منافق سے عذاب کا ٹل جانا چہ معنی دارد۔

۴۔محمدی بیگم کے معاملہ میں تو حضرت یونس کے عذاب ٹل جانے کی مثال دینا قیامت تک بچوں کو اپنے اوپر ہنسانا ہے۔ یہاں تو توبہ سے عذاب ٹلا اور وہاں توبہ کرنے سے وہ بات ہوئی جس سے بقول مرزا صاحب لڑکی اور لڑکی والوں پر رحمت کا دروازہ کھلنا تھا، ببیں تفاوت رہ از کجا تا بکجا۔ یا حسرتا وائے حسرتا

۵۔ حضرت یوسف اگر قید کئے گئے تو ایک گناہ نہ کرنے کی وجہ سے لیکن مرزا صاحب کو چھ ماہ قید کا حکم ایک گناہ کے ثابت ہو جانے پر سنایا گیا۔

۸۔جن چار سو آدمیوں کو مرزا جی نے نبی کہہ کر دنیا کی آنکھوں میں مٹی ڈالی ہے وہ نبی نہ تھے بلکہ بت پرست مہنت اور مندروں کے پجاری تھے مرزا صاحب نے یہ بھی ایک شرمناک جھوٹ بولا ہے۔

۷۔ حضرت سلیمان نے اگرچہ بادشاہی اور دولت وراثت میں پائی تھی لیکن ان کا طرز زندگی یہ تھا کہ اپنے ہاتھ سے زنبیل بناتے تھے اور اسکو فروخت کر کے جو کی دو روٹیاں خریدتے تھے شام کو قبرستان میں جا کر روزہ افطار کر کے ایک روٹی خود کھاتے تھے اور دوسری خدا کی راہ میں خیرات کرتے تھے۔ یہ نہیں تھا کہ غریب مسلمانوں کی پسینہ کی کمائی ہضم کر کے پلاؤ خوری کرتے تھے۔ببیں تفاوت رہ از کجا تا بکجا

۸۔حضرت ایوب کے جسم مبارک میں اگر بیماری تھی تو وہ اللہ تعالی کی ایک آزمائش تھی بعد اس کے وہ بیماری سے پاک وصاف کر دیئے گئے مگر مرزا صاحب اپنی علوی اور سفلی بیماریوں کو محمدی بیگم کے نکاح کی ہوس کی طرح قبر میں اپنے ساتھ لے گئے

آہ مرزا صاحب کا فرمانا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلہ کو وہ یکسر مٹائے گا

اب قادیانی مرزا جی کے مسیح موعود ہونے میں جو کوئی شک کرے وہ کافر نہیں تو اور کیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۲۰ء ص ۴۔۵)

نبوت مرزا

مرزائی جماعت دو گروہوں میں منقسم ہے ایک گروہ قادیانی پارٹی کے نام سے موسوم ہے دوسری کو لاہوری جماعت کہتے ہیں۔ قادیانی جماعت تو مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم پر جمی ہوئی ہے جو کچھ انہوں نے اپنے حق میں کہا ہے وہ بھی ان کو ایسا ہی جانتے ہیں اور مانتے ہیں۔ لاہوری جماعت اصل سے کچھ ڈھیلی ہے۔ چونکہ مرزا صاحب کے دعاوی قرآن و حدیث کے صریح خلاف ہیں اس لئے لاہوری جماعت قرآن وحدیث کو تو نرم نہیں کر سکتی وہ مرزا صاحب کے دعاوی جو قرآن و حدیث کے مقابلہ میں نرم و کمزور کرتی ہے انہی دعاوی میں سے ایک دعوی نبوت ہے۔ لاہوری پارٹی نے آج کل ایک دو ورقہ اشتہار مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء دیا ہے جس پر کئی ایک ممبران (مولوی محمد علی لاہوری، خواجہ کمال الدین لاہوری وغیرہ) کے دستخط ہیں اس میں لکھا ہے:

مرزا صاحب قادیانی سچے مسلمان تھے اور ان تمام عقاید پر تھے جو اہل سنت والجماعت کے عقاید ہیں آپ آنحضرت ﷺ کو آخری نبی یقین کرتے تھے اور آپ کے بعد دعوی نبوت کرنے والے کو کاذب اور کافر یقین کرتے تھے۔

قادیانی پارٹی کی طرف جو مرزا صاحب کی اصل تعلیم پر ہیں مشرک مفرط اور گمراہ وغیرہ القاب سے ایماء کیا ہے اس بیان کی تو ہم بھی تردید نہیں کرتے جو مرزا صاحب کو نبی اور رسول وغیرہ مانتے ہیں وہ گمراہ ہیں بلکہ ہمارے عقیدے میں وہ لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی گمراہی سے خالی نہیں جو ان کی نبوت سلب کر کے ان کو صرف مجدد مانتے ہیں بلکہ ہمارا اعتقاد تو یہ ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کو راست گو انسان بھی سمجھے وہ بھی اتنے حصے میں گمراہ ہے جس کا ثبوت دینے کو ہر وقت تیار ہیں لیکن جو لوگ (یہاں فوٹو کاپی میٹیریل سے چند سطور پڑھی نہیں جاتیں۔ بہاء......)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک اشتہار خاص مسئلہ نبوت خود کے متعلق دیا جس کا نام تھا، ایک غلطی کا ازالہ۔ اس میں آپ نے اپنے عندیہ اور مرتبہ نبوت کا صاف صاف لفظوں میں اظہار کر دیا ہے جس کے متعلق ہم ان کے شکر گزار ہیں۔مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوی اور دلائل سے کم واقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا، اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے، وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہیں کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے۔اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے۔ چنانچہ چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتا ہے، اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔حق یہ ہے کہ خدا تعالی کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں نہ ایک دفعہ بلکہ صد ہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں۔ چنانچہ وہ مکالمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہو چکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ
هو الّذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدین كله۔
دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ۔ اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔ پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے جری اللّه فی حلل الانبیاء یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں، دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۵۰۴۔ پھر اسی کتاب میں اسی مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ محمد رسول اللّه و الّذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم، اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی۔ پھر یہ وحی اللہ جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے، دنیا میں ایک نذیر آیا، ۔اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ دنیا میں ایک نبی آیا۔ اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔
سو اگر یہ کہا جائے کہ آنحضرت ﷺ تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے، اس کا جواب یہی ہے کہ بیشک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا ہو یا پرانا نہیں آ سکتا جس طرح آپ لوگ عیسیٰ علیہ السلام کو آخری زمانہ میں اتارتے ہیں اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت و لكن رسول اللّه و خاتم النّبیین، اور حدیث لا نبیّ بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے عقاید کے سخت مخالف ہیں اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا کہ و لكن رسول اللّه و خاتم النّبیین اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت میں ایک پیش گوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس آیت میں فرماتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد پیش گوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے۔ نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی کی چادر ہے۔ اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اسی کے جلال کے لئے۔ اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔ پس یہ آیت کہ ما کان محمد ابا احدٍ مّن رجالکم و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیین

اسکے معنی یہ ہیں کہ لیس محمد ابا احدٍ من رجال الدنیا و لکن ھو اب لرجال الآخرۃ لانّہ خاتم النبیین و لا سبیل الی فیوض اللّٰہ من غیر توسطہ

غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے رو سے اور یہ نام بحیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا۔ لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا (مکمل اشتہار جلد ۱۳ میں نقل کیا گیا ہے۔ بہاء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

اس عبارت کا مضمون صاف ہے مرزا صاحب کو نبوت کا دعویٰ تو ہے مگر اس کا طریق حصول وہ نہیں جو عام مسلمان سمجھے ہیں بلکہ اس کا طریق حصول اتباع محمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ہے یعنی مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں اس وجہ سے نبی بناہوں کہ میں کامل طور پر آنحضرت ﷺ کا متبع ہوں۔طریق حصول کوئی ہو بہرحال آپ کو نبوت کا دعوی ہے اسی لئے اس اشتہار کے بعد آپ نے کسی طرح سے اخفا یا توریہ نہیں کیا بلکہ صاف صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول رسول اور نبی ہیں خدا تعالی جس کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ ہو اور اس میں بہت سی پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعرف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں (قول مرزا مندرجہ بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸؟ص ۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ان صاف اور صریح الفاظ کے ہوتے ہوئے بھی کوئی شخص کہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے نبوت کا دعوی نہیں کیا تو اس کا بجز اس کے جواب کیا ہے کہ:

تو آشنائے حقیقت نہء خطا ایں جاست

ہاں ہم یہ سن کر خوش ہیں کہ لاہوری پارٹی کے نزدیک مرزا صاحب اہل سنت کے عقاید پر تھے اس لئے ہم اہل سنت کے عقاید کی مسلّمہ اور معتبر کتاب شرع عقائد نسفی سے ایک عقیدہ نقل کر کے پوچھتے ہیں کیا مرزا صاحب کا یہی عقیدہ تھا اور آپ کا بھی یہی عقیدہ ہے۔غور سے سنئے

ماا خبر به النبی ﷺ من اشراط الساعة من خروج الد جا ل و دا بة ا لا ر ض و یا جو ج ما جو ج ونزو ل عیسی من السماء و طلوع الشمس من مغر بها (ص ۲۴۴)۔

جو آنحضرت ﷺ نے قیامت سے خبر دی ہے کہ قریب قیامت دجال نکلے گا اور حضرت عیسی آسمان سے اتریں گے وغیرہ، یہ سب حق ہے۔

اگر یہ عقاید اہل سنت آپ کے نزدیک صحیح ہیں جن میں سے بڑا عقیدہ نزول

www.KitaboSunnat.com

عیسی من السماء کا ہے تو پھر ہم یہ شعر پڑھیں گے

کون کہتا ہے کہ تم ہم میں جدائی ہو گی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہو گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۱۳ مورخہ ۶ فروری ۱۹۲۰ء ص ۱۔۲ و ۱۱)

تم چھیڑو گے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بہت پرانا قصہ ہے کہ کسی بھلی مانس کو کسی شخص نے جائز کام کے لئے بلایا تو وہ کہتی ہے، تم چھیڑو گے،

وہی حال ہمارے مسیح کے لاہوری حواریوں کے آرگن پیغام صلح کا ہے۔ ۲۸ جنوری کے پرچہ میں بہت خفا ہے۔ کیوں؟ اہل حدیث ہر ہفتے قادیانی مشن لکھتا ہے۔ اچھا پھر خفگی کیا؟ ہم اشاعت اسلام کا کام کرتے ہیں ان کی آنکھوں میں کانٹا چبھتا ہے؟ کیسا جھوٹ ہے حالانکہ ہم نے بہت جگہ ولایت میں اشاعت اسلام پر ان کو چندہ دینے کی ترغیب دی بعض جن لوگوں نے چندہ دیا تھا وہ ان کی مرزائیت کا حال سن کر واپس لینا چاہتے تھے مگر ہم نے ان کو روکا، کہ تم اپنی نیت کا پھل پاؤ گے۔ اس کی شہادت غالبا ان کے سکرٹری ڈاکٹر محمد حسین بھی دیں گے۔ مگر یہ شیخی خورے ریاکار ہمیشہ اپنی بیمار بلکہ بند آنکھ کو چھپانے کے لئے کھلی آنکھ سامنے .. دیتے ہیں۔ سنو! ہمیں تمہارے اسلام سے رنج نہیں۔ تمہارے اشاعت اسلام سے ملال نہیں تمہارے کسی کام سے کدورت نہیں ہاں سب کچھ اس میں ہے کہ تم مدعی نبوت کو (جسے تم خود دجال کہتے ہو) اپنا پیشوا اور مجدد مانتے اور لوگوں سے منواتے ہو۔

ہاں ایک سوال کا جواب تو دو۔ ذرہ ٹھنڈے دل سے غور کر کے دینا جلدی میں گھبرا کر نہ دینا۔ تمہاری پارٹی جو فخر کرتی ہے کہ ہم اشاعت اسلام کرتے ہیں، کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے سامنے قادیانی پارٹی اشاعت اسلام نہیں کرتی۔ پھر تم کیوں ان پر جلے کٹے فقرے جھاڑتے ہو۔ جس کی وہ بے چارے شکایت کرتے ہیں (بغور ملاحظہ ہو پیغام ۴ جنوری اور الفضل ۲۹ جنوری)۔ ہائے حسد تیرا ستیاناس۔

ہاں یاد آیا کہ تم لوگ قادیانی پارٹی سے اس لئے خفا ہو کہ وہ لوگ مرزا آنجہانی کے حق میں نبوت کا دعوی کرتے ہیں مگر خود تو وہ اپنے حق میں دعوی نبوت نہیں کرتے۔ بھلا بتاؤ تو سہی جس کی تحقیق یہ ہو کہ مرزا نے واقعی نبوت کا دعوی کیا ہے (جس دعوی کو تم لوگ بھی دجالیت سمجھتے ہو) تو وہ شخص مرزا پر اور مرزا کو سچا جاننے والوں پر جتنا کچھ خفا ہو کچھ بے جا ہے؟ میرے خیال میں انصاف تو یہ ہے کہ جتنا تم میاں محمود اور اسکے اتباع پر خفا ہو اس سے دگنا مرزا پر اور اس کے اتباع پر اس شخص کو خفا ہونے کا حق حاصل ہے جس کے نزدیک مرزا صاحب کا دعوی نبوت کرنا ثابت ہے۔ کہیے تمہارے مقابلہ میں ہم اپنا حق پورا لیتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔

فیس کی بابت: یہ خوب کہی کہ اسلامی خدمت کے لئے شیر پنجاب کو بلا جائے تو فیس کا مطالبہ کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر تم ایسا نہ لکھتے تو تم پکے احمدی فنا فی المرزا نہ ہوتے اس مرنے والے نے بھی اعجاز احمدی میں میری نسبت یہ بڑ ہانکی ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا گذارہ کفن فروشی اور وعظ کے دو دو آنوں پر ہے اس کی زندگی میں وہ ثبوت نہ دے سکا تو اب تم کیا دو گے سوائے اس کے کہ تم بھی یہی جواب دو کہ:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

اگر یہ جواب غلط ہے تو تم ایک واقعہ بھی ایسا پیش کرو جس میں ہم نے فیس طلب کی ہو سنو! میرا دعوی ہے کہ جتنے میں بفضلہٖ تعالی اکیلے غیر مسلموں سے مباحثہ کئے جواب دیئے تم سب پیروان مدعی نبوت جدیدہ نے مع نبی ندیدہ کے نہیں کئے ہوں گے۔ کیا شمار کرانے کے لئے سامنے آ سکتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنئے! جتنی کتابیں مخالفین اسلام کے جواب میں بفضلہٖ تعالیٰ میں اکیلے نے لکھی ہیں تم سب نے مل کر بھی نہیں لکھی ہوں گی۔

سنو! آریوں کی طرف سے جتنی کتابیں اسلام کے رد میں نکلی ہیں ان سب کی ماں ستیارتھ پرکاش ہے باقی سب اس کی بچیاں ہیں۔ اس ماں کا جواب کس نے دیا؟ اسی خادم دین نے جس کو تم ہیچ کارجان کر شیخی بگھارتے ہو۔ جواب کا نام حق پرکاش بجواب ستیارتھ پرکاش ہے۔ مہاشہ دہرم پال کے ترک اسلام کا جواب (ترک اسلام) سب سے پہلے کس نے دیا؟ پھر جو دہرم پال نے رسالہ نورالدین اور ترک اسلام کو جواب الجواب تہذیب الاسلام لکھی تو کون اس کے مقابلہ پر آیا اور کس نے تغلیب الاسلام چار جلدوں میں لکھی اور کون خاموش ہو کر بیٹھ رہا۔ پھر اس نے نخل اسلام لکھی تو کس نے تبرا اسلام (بقیہ بصفحہ ۱۰ کالم ا پر ہے۔لیکن وہ صفحہ موجود نہیں ہے۔بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۷ نمبر ۱۴ مورخہ ۲۱ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ۔ ۱۳ فروری ۱۹۲۰ء ص ۴)

(مولوی ثناءاللہ کی بددیانتی

مولوی ثناءاللہ نے اپنے ۱۳ فروری کے پرچہ میں حضرت مسیح موعود کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

اس مرنے والے نے بھی میری نسبت یہ بڑ ہانکی ہے کہ مولوی ثناءاللہ کا گذارہ کفن فروشی اور وعظ کے دوآنوں پر ہے اس کی زندگی میں وہ ثبوت نہ دے سکا۔

مولوی ثناءاللہ کی بددیانتی کا اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ جس بات کی اصلاح کر دی گئی پھر اس کو پیش کرنے سے باز نہیں آیا۔ کیا مولوی مذکور نہیں جانتا کہ جب اعجاز احمدی شائع ہوا اور اس نے یہی اعتراض کیا جواب کرتا ہے تو اسی وقت حضرت اقدس نے اس کی اصلاح شائع کرادی تھی۔ اگر مولوی ثناءاللہ دیانتدار ہوتا تو پھر اس اعتراض کا نام نہ لیتا لیکن اس کا اسی بات کو ہمیشہ پیش کرنا جس کی تردید کر دی گئی، اس سے بڑھ کر اس کی بددیانتی اور ہٹ دھرمی کی اور کوئی دلیل کیا ہوسکتی ہے۔ الفضل ۱۹ فروری ۱۹۲۰ء ص ۵)

(جس کتاب میں غلطی شائع ہوئی اس کا نام اعجاز احمدی ہے، یعنی وہ معجزانہ کتاب ہے۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی الہامی کتاب ہے اور مرزا صاحب و ما ینطق عن الھوی ان ھو الاو حی یو حی کے مدعی ہیں ، اور جب وہ کچھ لکھتے ہیں تو بقول ان کے ان کے اندر سے کوئی انہیں لکھوار ہا ہوتا تھا۔ جب مرزا صاحب ایک غلط بات لکھ رہے تھے ایک جھوٹی بات لکھ رہے تھے، الزام تراشی کر رہے تھے، اس وقت وماینطق عن الھوی کے ماتحت تھے یا نہیں ، اس وقت انہیں اندر سے کوئی لکھوار ہا تھا یا نہیں ۔ کتاب کا وہ صفحہ جہاں یہ جھوٹ بولا گیا ہے اعجاز احمدی کا حصہ ہے یا نہیں ۔

جہاں تک اصلاح کرنے کی بات ہے وہ تو دراصل اس بات کا اعتراف ہے کہ میں نے ایک جھوٹ بولا ہے ۔ الزام تراشی کی ہے، کذب کا ارتکاب کیا ہے ۔ غلطی کی ہے۔، اور یہ کذب بیانی کرتے وقت میں ملہم نہیں تھا یا میرا الہام کنندہ سو گیا تھا، یا شیطان نے یہ الہام کر دیا تھا ۔ وغیرہ ۔)

مسیح موعود اور سیاست

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں :

اس میں شک نہیں اسلام جب سے دنیا میں آیا، سیاست (پالٹکس) ساتھ لایا ۔ بلکہ یوں کہنا بھی بجا ہے کہ دنیا کی بگڑی ہوئی سیاست کو سنوار نے کے لئے آیا ۔ اس نے اپنی سیاست کا نمونہ دنیا کو دکھایا کہ امیر المومنین (یا پریذیڈنٹ) رعایا کے لئے مثل باپ کے ہے جو اپنے بچوں کو کھلا کر بعد میں کھاتا ہے مگر مسلمانوں کی نحوست قسمت کی وجہ سے ان کے سر کردگان اہل علم نے سیاست میں دخل دینا چھوڑ کر دنیاوی کاروبار اہل دنیا کے سپرد کر دیئے پھر انہوں نے جس طرح چاہا چلایا ۔ اہل دنیا کا غلبہ دیکھ کر جاہ طلب اہل علم بھی ان کی ہاں میں ہاں ملانے لگے تو کسی عارف خدا کو یہ شعر لکھنا پڑا :

هل افسد الناس الا الملوك
و علماء سوء و رهبانها

یعنی دنیا کو بادشاہوں اور برے علماء نے تباہ کیا کیونکہ یہ برے علماء ہوا کا رخ دیکھ کر چلنے لگے

اس زمانہ میں قادیانی پیغمبر نے بھی ہوا کا رخ دیکھ کر اپنے مریدوں کو سیاست سے الگ رہنے کا اعلان کیا تھا جو بہت پرانا ہونے کی وجہ سے ان کے خلیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حکم سے قادیانی رسالہ ریویو بابت جنوری ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا۔ اس مضمون کا خلاصہ درج ذیل ہے:

سیاست سے جو مسیح موعود (مرزا) نے منع کیا ہے تو اس کی بھی یہی وجہ ہے کہ اس کا موقع اور محل نہیں ہے اور خواہ گورنمنٹ اس کی اجازت بھی دیتی ہے مگر یہ ناجائز ہے۔ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ گورنمنٹ ایک حد تک سیاسی امور کی طرف توجہ رکھنے کی اجازت دیتی ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ اس کام کا انجام خراب ہو گا اس لئے میں اپنی جماعت کو اس کی اجازت نہیں دیتا... چونکہ ایک طرف تو سیاست ایک ایسی چیز ہے جو اور سب کچھ بھلا دیتی ہے حتی کہ جان تک کی بھی ہوش نہیں رہنے دیتی اور اپنی طرف ہی کھینچتی جاتی ہے اور دوسری طرف آج کل اسلام پر جو نازل وقت آیا ہوا ہے اس سے پہلے اس پر کبھی نہیں آیا۔ اس لئے اس وقت اسلام کو جتنے بھی ہاتھ کام کے لئے مل جائیں اور جسقدر بھی سپاہی اسلام کی حفاظت کے لئے مل جائیں اتنے ہی کم ہیں۔ اس لئے آج مسلمانوں کے لئے سیاست کی طرف متوجہ ہونا ایک ایسا زہر ہے جسے کھا کر انکا بچنا محال بلکہ ناممکن ہے (محال سے ناممکن کی طرف ترقی کرنا قادیانی جماعت کی علمی قابلیت کا ثبوت ہے۔ ثناء اللہ) کیونکہ سیاست بہت بڑی توجہ کو چاہتی ہے اور جو شخص سیاست میں پڑتا ہے وہ بالکل سیاست ہی میں غرق ہو جاتا ہے.... یہ ایک تجربہ شدہ بات ہے کہ جو چھوٹی جماعتیں سیاست کی طرف اپنا رخ کرتی ہیں انہیں اپنا جتھا بنانے کی ضرورت پڑتی ہے کیونکہ جیسا کہ میں بتا چکا ہوں بغیر جتھے کے کوئی قوم سیاسی امور میں کامیاب نہیں ہو سکتی، اس لئے وہ دوسروں سے ملنا جلنا شروع کر دیتی ہے چونکہ وہ خود چھوٹی ہوتی ہے اس لئے بجائے اس کے کہ اوروں کو اپنے ساتھ ملائے خود ان میں جذب ہو کر اپنی ہستی کو فنا کر لیتی ہے۔ دیکھو آج جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری جماعت کو نقصان پہنچا ہے وہ بھی اسی سیاست کی وجہ سے پہنچا ہے پہلے پہل تو ہماری جماعت کے چند لوگ سیاست کی طرف متوجہ ہوئے لیکن چونکہ سیاست ہمیشہ جتھہ چاہتی ہے اس لئے ان کو دوسری جماعتوں میں شامل ہونا پڑا۔ اور ابتداء میں وہ یہی کہتے رہے کہ میل جول کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہم دوسروں کو اپنی طرف کھینچ لائیں گے لیکن رفتہ رفتہ خود ان میں جزب ہونے لگے۔ اول وہ انجمن حمایت اسلام کے ممبر بنے پھر اور زیادہ جو سیاست کی چوٹ لگی تو مسلم لیگ میں شامل ہو گئے پھر جب دیکھا کہ مذہبی اختلاف کی وجہ سے ان لوگوں میں ہم کامیاب نہیں ہو سکتے تو آہستہ آہستہ بڑی جماعت کو خوش کرنے اور خود عزت حاصل کرنے کے لئے اپنے عقاید کو قربان کرنا شروع کر دیا۔ جانتے ہو یہ ضرورت ان کو کیوں پیش آئی ؟ اس لئے کہ یہ جتھا بنائیں مگر دین لیتے لیتے ان کی دنیا بھی گئی ... انگریزوں نے دین میں تو ان کو کامل طور پر آزاد کر دیا اور دنیا میں بھی ان کو بہت کچھ آزادی دی۔ پس ان کو تو چاہیے تھا کہ ان کے ممنون ہوتے نہ کہ نکتہ چین بنتے۔ جو لوگ دین کی قدر جانتے ہیں ان کے نزدیک تو انگریز مذہبی آزادی دے کر اگر دنیاوی عہدوں میں سے ایک چپڑاسی کا عہدہ بھی ہندوستانیوں کو نہ دیتے، تو پھر بھی ان کی وجہ شکایت نہ ہوتی، کیونکہ محسن ہر حال میں شکریہ کا مستحق ہوتا ہے اور انگریز ہمارے محسن ہیں۔ (ریویو آف ریلیجنز۔ جنوری ۱۹۲۰ء ص ۴ تا ۱۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس سارے خلاصہ کا ملخص یہ ہے کہ کہ سیاست میں دخل دینا برا ہے مذہب کے اصل مقصد کے خلاف ہے بلکہ گورنمنٹ کی وفاداری اور نیک شعاری کے بھی مخالف ہے۔

بہت خوب ! مگر یہ تو فرمائیے کہ براہین احمدیہ کی مندرجہ ذیل عبارت کا مطلب کیا ہے۔ ذرہ غور سے پڑھ کر جواب دیں۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هو الّذی ارسل رسوله با لهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح موعود کے حق میں پیشگوئی اور جس غلبہ کاملہ یا دین دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا، (براہین احمدیہ جلد چہارم۔ص ۴۹۸)

اس میں جو بحوالہ آیت قرآنی مسیح موعود کا نشان لکھا ہے کہ وہ سیاسی رنگ میں آئے گا وہ سیاست کیسی ہوگی، حالانکہ مسیح موعود کی جگہ پر تو آپ (مرزا قادیانی) آ گئے مگر سیاست کا حصہ کیوں چھوڑ دیا؟ بے شک یہ حصہ چھوڑنے کے قابل تھا کیوں؟

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے، مرزا صاحب کے منقولہ اقتباس سے ہم یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں ۔ کیونکہ باقرار مرزا صاحب مسیح موعود کی علامت ہے کہ وہ باسیاست آئے گا جیسا کہ حدیث میں بھی آیا ہے لیکن مرزا صاحب قادیانی تو ایسے بے سیاست آئے کہ اپنے اتباع کو بھی سیاست میں دخل دینے سے منع کرتے ہیں ۔ اس کا نتیجہ صاف ہے کہ آپ مسیح موعود نہیں: آہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مسیح موعود نہ ہونے کی دوسری دلیل:

دلیل اول تو خالص اقوال مرزا قادیانی سے مرکب تھی، دلیل دوم خلیفہ مرزا محمود احمد کے اقوال سے مرکب ہے۔ خلیفہ مرزا میاں محمود اسی مضمون مندرجہ ریویو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاست سے روکنے کو لکھتا ہے:

اس وقت اسلام کے گھر کو دشمن نے آگ لگائی ہوئی ہے۔ اور احمق ہے وہ جو اس انتظار میں بیٹھے کہ سقے اس آگ کو بجھائیں۔ اس عظیم الشان آگ کو اسلام کے مکان کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے ہے ایک دو آدمی نہیں بجھا سکتے بلکہ ہر ایک شخص کا جو اپنے دل میں ذرہ بھی ایمان رکھتا ہے کام ہے کہ وہ اس آگ کے بجھانے میں لگ جائے اور تم میں سے ہر ایک کا یہ فرض ہے خواہ مرد ہو یا عورت جوان ہو یا بوڑھا بچہ ہو یا نوجوان لڑکی ہو یا لڑکا کہ وہ اس آگ کے بجھانے کے لئے اٹھ کھڑا ہو۔ اگر کوئی ایسے وقت میں غفلت کرتا ہے تو وہ اسلام میں نہیں۔،

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

واقعی یہ بات صحیح ہے کہ اسلام کی آج یہی حالت ہے جو بتائی گئی ہے۔ مگر سوال یہ ہے کہ مسیح موعود کے آنے پر کیا تبدیلی ہونی چاہیے تھی۔ اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں دیتے بلکہ خود مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ میں دیتے ہیں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے، اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ ﷺ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہونچ گئی اس لئے خدا تعالی نے اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس تمکیل کے لئے اسی امت میں سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے ۔پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اسکے آخر میں مسیح موعود ہے ۔اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوۃ سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے

هو الّذی ارسل رسو له بالهد ی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ۔

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کوایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو، اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا ۔

(چشمہ معرفت ۔ص۸۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس اقتباس سے صاف ثابت ہے کہ مسیح موعود کے آنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دنیا کی ساری مختلف قومیں ایک مسلمان قوم ہو جائے گی اور دنیا ساری کا مذہب صرف اسلام ہوگا، دگر ہیچ ۔مگر اب تو بقول خلیفہ مرزا، اسلام کی ترقی کا یہ حال ہے کہ خود اسلام کے گھر میں چاروں طرف سے آگ لگ رہی ہے، پھر کون کہہ سکتا ہے کہ مسیح موعود آ گیا نتیجہ صاف ہے کہ مرزا قادیانی مسیح موعود نہ تھے اگر ہوتے تو اسلام کی یہ کیفیت نہ ہوتی مرزا جی کے مریدو! مرزا جی کو مسیح موعود مان کر بھی تم اسلام کے ضعف کو دیکھو اور محسوس کرو تو تمہارے حق میں ہندی مثال کیا ہی موزوں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۲۰ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ ص ۴۔۶)

قادیان اور دیو بند

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

علماء دیو بند اور قادیانیوں میں مدت سے تحریرات شائع ہورہی ہیں ۔ کچھ روز وقفہ ہوا تھا اب پھر جاری ہوئی ہیں ۔ قادیانی زمانہ شناس ہیں وہ تو بغیر خرچ کئے اپنے اخبار الفضل میں لکھ دیتے ہیں مگر دیو بندی الگ اشتہار چھاپتے ہیں جن پر خدا جانے سینکڑوں روپے خرچ ہو چکے ہوں گے ۔ لطف یہ ہے کہ مضمون ابھی شروع ہی نہیں ہوا بلکہ تمہید ہی میں اتنا خرچ اور اتنا وقت لگا ہے کہ الامان ۔ نزاع کیا ہے؟ آؤ مباہلہ کریں ۔ مباہلہ کا نتیجہ کیا ہوگا؟ کوئی جواب نہیں دیتا۔ مبادی میں اتنا حرج ہوا ہے کہ ایک دانا کی نگاہ میں یہ فعل عبث تک پہنچ چکا ہے۔ مگر دونوں فریق ہیں کہ ڈٹے ہوئے ۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں اور آج بھی لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نے امرتسر ہی میں مباحثہ کیا اور امرتسر ہی میں مباہلہ کیا۔ اس لئے دونوں کاموں کے لئے امرتسر ہی مناسب ہے ۔ رہا مباہلہ، سواس کے تو ہم بذات خود مخالف ہیں کیونکہ مرزا صاحب کی جماعت میں کوئی شخص روحانی قوت میں ان سے بڑھ کر نہیں تو جو اثر مرزا صاحب کے مباہلہ کا ہوا ہوگا اس سے زیادہ اس کا کیا ہوسکتا ہے ۔ خیر اگر دونوں فریق مباہلہ پر تلے بیٹھے تو مباہلہ کریں مگر مباحثہ کس مضمون پر ہوگا؟ ہم خدالگتی کہتے ہیں، امید ہے دونوں فریق اس سے سرتابی نہ کریں گے ، مرزا قادیانی کی زندگی میں ہر ایک مضمون پر بحث ہو چکی ہے سب مباحث کے اخیر میں انہوں نے جو مبحث قائم کیا تھا بس وہی ہونا چاہیے ۔ وہ کیا تھا؟

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آخری فیصلہ میں جو مضمون تھا بس وہی مبحث ہونا چاہیے، تاکہ آنجہانی کے خلاف منشا نہ ہو۔ اس آخری فیصلہ کا مضمون کیا ہے؟ دولفظی ہے کہ، مولوی ثناء اللہ اور مجھ مرزا میں سے خداوندا! جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے تو اسے سچے کی زندگی میں موت دے۔ مضمون تو بہت مختصر ہے۔ بحث اس پر کیا ہوگی؟ بحث بھی مختصر ہے کہ یہ دعا قبول ہوئی یا نہیں؟ ہوئی تو اس کا نتیجہ کیا ہوا۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۱ فروری ۱۹۲۰ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ ص ۶۔۷)

(قادیانی دیوبندی مناظرے اور مباہلے کی بابت فریقین سے جو تحریریں شائع ہیں ان کی فہرست خاصی طویل ہے۔ قادیان سے پہلی تحریر نکلی جس کا جواب خدائی فیصلہ کے عنوان سے سہارن پور سے دیا گیا جو قبل ازیں نقل ہو چکی ہے۔ لیکن اس کے بعد علماء دیوبند کی طرف سے نکلنے والی کوئی تحریر ابھی تک نہیں مل سکی جب کہ چند قادیانی تحریریں (جن میں دیوبندی تحریروں کے جواب یا حوالے ہیں)، مجھے الفضل قادیان سے مل گئی ہیں جنھیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ علمائے دیوبند کی تحریریں جب ملیں گی تو انہیں بھی کسی مناسب مقام پر درج کر دیا جائے گا۔ بہاء)

(الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۱۸۔ میں بعنوان:

<u>کیا علمائے دیوبند ہم سے مباہلہ کریں گے</u>

قاضی اکمل قادیانی کا مضمون شائع ہوا جو درج ذیل ہے:

وہ کمیٹی جو ہندوستان میں سازشوں کی رپورٹ کرنے کے لئے مقرر ہوئی تھی اس نے اسلامی شورش کی لہر کے سلسلہ میں دیوبندیوں کے مولانا محمود حسن کا ذکر بھی کیا کہ وہ بھی ایک حد تک اس سازش میں شریک تھے اور مولوی عبیداللہ سندھی کا تو بہت ہی دخل بتایا ہے اس پر بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اہل دیوبند نے مخبری کی ہے اس کے جواب میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مددگار مہتمم دیوبند کی طرف سے ایک ضمیمہ اخبار الخلیل کے ساتھ شائع ہوا ہے جو اپنے مخالفین کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پاس بھی تردید کے لئے قابل اعتماد اور مسکت دلائل موجود ہیں لیکن یہ امران منصف طبائع کے لئے جن کو ایسی جھوٹی خبروں سے کچھ اشتباہ ہو گیا ہو ان معاندوں کو بایں ہمہ کوئی دلیل اور حجۃ روکنے والی نہیں ...تو پھر صورت فیصلہ وہی ہے جس کی نسبت کلام اللہ میں ارشاد ہے قل تعالوا ندع ابناء نا و ابناء کم و نسا نا و نساء کم جناب رسول اللہ ﷺ کو مباہلہ کا حکم بمقابلہ ان لوگوں کے ہوا تھا جن کا جحود وعناد اور کم بختی اس درجہ بڑھی ہوئی تھی کہ کوئی قوی اور روشن دلیل بھی ان کے لئے مفید نہ تھی پس جماعت معترضین جمع ہو جائے اور موافق شرائط وقواعد مباہلہ کرے جماعت دیو بند ہے۔ ضمیمہ الخلیل بجنور یکم ستمبر ۱۹۱۸ء

عبارت مندرجہ بالا سے ظاہر ہے کہ علماء دیو بند کے نزدیک مباہلہ جائز ہے اور کسی امر کے فیصلہ کے لئے وہ اس طریق پر عمل پیرا ہونے کے لئے بالکل تیار ہیں تو کیا میں عرض کرسکتا ہوں کہ جب جماعت دیو بند چھوٹی چھوٹی باتوں کے لئے مباہلہ کو تیار ہے تو کیوں اس امر کے بارے میں مباہلہ نہیں کرتی جس پر آخرت کی نجات کا دارومدار ہے۔ خدا کا برگزیدہ نبی مرزا غلام احمد مبعوث ہوا اور اس نے تمام ہندوستان کے علماء اور سجادہ نشینوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا مگر کوئی مقابل پر نہ آیا حتی کہ علماء دیو بند بھی خموش رہے اور یوں خدا کے مسیح کی صداقت پر مہر کر دی اور بعض بے ہودہ عذر تراشنے لگے۔ کسی نے کہا پہلے عذاب کی تعیین کرو۔ کسی نے کہا غیر مامور کیلئے مباہلہ جائز نہیں، یہ تو پرانی باتیں ہیں ابھی کل کی بات ہے کہ جب علماء دہلی سے مباہلہ کا ذکر آیا تو انہوں نے اشتہار شائع کیا ہم مباہلہ اس شرط پر کریں گے کہ ہم اسی مجلس میں سؤر یا بندر بن جائیں لیکن جب ان سے اس بات کا شرعی ثبوت پوچھا گیا تو خاموش رہ گئے۔ سلسلہ کے مشہور مخالف مولوی ثناء اللہ کو بارہا مباہلہ کا چیلنج دیا گیا مگر مسیح موعود کے مقابلہ میں مباہلہ کے نام سے اس کی جان قبض ہوتی ہے۔ وہ بھی اسی قسم کے بہانے پیش کیا کرتا ہے کہ عذاب کی تعیین کرو۔ پچھلے دنوں جب مسیح موعود کے خدام سے مباہلہ کا ذکر آیا تو سور و بندر کا جھگڑا لے بیٹھا حالانکہ خود اپنا عمل اس کے خلاف تھا۔ اپنے مخالفین کو خود اس نے مباہلہ کا چیلنج دیا۔ جب ہم نے پوچھا کہ آیا ان کی نسبت یقین سے اعلان کر سکتے ہو کہ وہ سور بندر بن جائیں گے، تو کچھ جواب نہ بن آیا سوائے اس کے کہ عذاب دینا خدا کے اختیار میں ہے جب صورت معاملہ یہ ہے تو کیا وجہ ہے کہ مسیح موعود اور اس کے خدام کے مقابلہ میں مخالفین میں سے کسی کو حوصلہ نہیں ہوتا کہ مباہلہ کے لئے آمادگی ظاہر کرے۔ حسن نظامی کس جوش سے اٹھا اور یہ بڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بول بولا کہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر مسیح موعود کے موجودہ خلیفہ کی جان قبض کر لوں گا جب اسے بتایا گیا کہ ہم مسلمان ہیں اسلامی طریق پر مباہلہ کر لو تو باوجود بارہ آدمیوں کا سیکنڈ کلاس کا کرایہ آمدورفت دینے اور ذمہ داری امن و امان کے قادیان نہ آسکا اور نہ ہی سات کروڑ مسلمانوں کے قائم مقام کو یہ حوصلہ ہوا کہ ایک ہزار مرید ساتھ لے کر لاہور آجائے اور مباہلہ کرے ادھر حضرت مسیح موعود کے خدام کا یہ حال تھا کہ ایک ہزار کیا قریباً دو ہزار عرضیاں حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور میں پہنچ گئیں کہ خدا کے واسطے ہمیں اس مباہلہ میں ضرور شریک کر لیجئے بعض نے تو یہاں تک جوش اخلاص دکھایا کہ اپنا خرچ بھی پیش گی جمع کرا دیا ہر ایک ان میں سے یہی سمجھتا تھا کہ ہزار کی تعداد پوری ہوگئی ہوگی اور میں اس شرف کو حاصل نہیں کرسکوں گا۔

اے علماء دیوبند یہ ہے وہ ایمان جس کی نظیر صحابہ کرام کے سوا کہیں نہیں مل سکتی سر بکف اور کفن بدوش پھرنا ہر مدعی اسلام سے ممکن نہیں صادق و کاذب مخلص و غیر مخلص کی پہچان امتحان ہی کے وقت ہوتی ہے۔ حسن نظامی کو یا تو یہ دعوی تھا کہ میں سات کروڑ مسلمانوں کا قائم مقام ہوں اور کئی نواب اور راجے میرے مرید ہیں اور میں بڑا انشا پرداز ہوں، یا خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کے مقابل میں آکر یہاں تک بے بس ہوا کہ پانچ سو آدمی بھی اپنے ساتھ لاہور نہ لا سکا۔ اور نہ خود معہ اہل و عیال قادیان میں کرایہ ہم سے لے کر آنے کا حوصلہ پڑا۔ اور نہ ہی جواب میں کوئی پر زور مضمون لکھ سکا وہ جو مچھر اور جھنگر کا جنازہ بھی اٹھائے تو ایک شان سے اٹھائے ایسا دم بخود ہوا کہ ان ایک سطر بھی لکھنی دشوار ہوگئی۔ غرض طالبان حق کے لئے اس میں نشان ہے کہ بڑے بڑے علماء اور فقراء جن کو علم و فضیلت کا دعوی ہے اور جو نمائندگان اسلام ہیں ہمارے مقابل میں آکر رہ جاتے ہیں اور باتیں بنانے لگتے ہیں

اگر کسی کو شک ہو اور پچھلی باتوں کو بھول گیا ہو تو اب علماء دیوبند کو مباہلہ کے لئے تیار کرے ان کا کوئی زعیم اپنے دلائل جو ہماری تردید میں رکھتا ہے سنائے پھر ہمارا جواب سنے اس کے بعد بھی اگر اسے یقین رہے کہ یہ سلسلہ احمدیہ خدا کی طرف سے نہیں بلکہ اس کا امام (نعوذ باللہ) مفتری اور کذاب اور اپنے دعوی میں غیر مصدق تھا تو ہم سے حسب سنت رسول اللہ ﷺ بعد تصفیہ شرائط مباہلہ کرلے اور پھر دیکھے کہ ایک سال کے بعد کس پر عذاب نازل ہوتا ہے

کیا علمائے دیوبند میں یہ ہمت ہے کہ وہ اپنے اسلام کا ثبوت دینے کے لئے میدان میں آئیں اگر آئیں تو ہمیں وہ ہر طرح تیار پائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اگر وہ انواع واقسام کے حیلوں سے ٹالنے لگے جیسا کہ مجھے یقین ہے تو دنیا گواہ رہے کہ ایک دفعہ پھر ان پر حجت ملزمہ قائم ہوگئی۔

کیا جو خشیۃ اللہ رکھتے ہیں اور حق کی طلب میں ہر وقت سرگرداں رہتے ہیں ان کے لئے اس میں ایک نشان نہیں کہ یہ لوگ آپس میں تو فروعی باتوں پر بھی مباہلہ کا ز چیلنج ایک دوسرے کو دے دیتے ہیں مگر ہمارے مقابلے میں اول تو آتے ہی نہیں اور جو آتے بھی ہیں تو پھر خلاف شریعت اسلام شرطیں لگاتے اور یوں اپنا پیچھا چھڑاتے ہیں۔اے مدعیان اسلام! یہ فرار وانکار کب تک آؤ ایک دفعہ فیصلہ کرلو یا پھر سیدھی طرح خدا کے برگزیدہ رسول پر ایمان لاؤ کہ اس میں تمہارا بھلا ہے (الفضل ۱۰ ستمبر ۱۹۱۸ء ص ۸۔۹)

الفضل قادیان ۱۰ دسمبر ۱۹۱۸ء میں درج ذیل مضمون شائع ہوا:

مباہلہ کی طرف آیئے

ایک عرصہ ہوا الفضل میں، کیا علماء دیوبند ہم سے مباہلہ کریں گے، کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں علمائے دیوبند کو حضرت مسیح موعود کی صداقت کے متعلق مباہلہ کرنے کے لئے بلایا گیا تھا اور جس پرچہ میں یہ مضمون شائع ہوا تھا وہ علمائے دیوبند اور دیگر مولویوں کو اسی وقت بھیجا گیا اور پھر اسی مضمون کو انجمن احمدیہ میرٹھ نے چھپوا کر سہارن پور، دیوبند، مظفرنگر، وغیرہ کے مولویوں کے نام بذریعہ رجسٹری بھیجا۔ان مولویوں میں سے تو تاحال کسی کو جرأت نہیں ہوئی کہ جواب میں ایک لفظ بھی لکھتے۔البتہ مبلغین انجمن ہدایت الرشید مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور، کی طرف سے ہمارے پاس ایک اشتہار پہنچا ہے جس میں حضرت مسیح موعود کی مولوی ثناء اللہ اور ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق پیش گوئیوں کو یہودیوں کی طرح تحریف کے ساتھ پیش کر کے عوام الناس کو دھوکہ دینے اور چند مقامات کے مناظرات کو غلط طریق سے بیان کرکے اپنی کامیابی دکھلانے کی کوشش کی گئی ہے اور یہ چال صرف اس لئے چلی گئی ہے کہ وہ باتیں جن پر پیشتر ازیں نہایت تفصیل کے ساتھ روشنی پڑ چکی ہے اور متعدد کتب ورسالجات اور اخبارات میں ہماری طرف سے دندان شکن جوابات شائع ہو چکے ہیں۔ پھر انہیں کے متعلق تو تو میں میں کر کے مباہلہ کا تلخ پیالہ پینے سے اپنی جان بچالیں۔ لیکن ہم اس موقع پر ان کے جوابات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کی اس وجہ سے ضرورت نہ سمجھتے ہوئے کہ اگر مباہلہ قرار پا گیا تو ان کا خود بخود فیصلہ ہو جائے گا۔ اشتہار شائع کرنے والوں کو اصل مقصد کی طرف متوجہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں اگر ان کے پاس صداقت ہے اگر وہ اپنے فرض مذہبی اور منصبی کے ادا کرنے کے لئے تیار ہیں اگر وہ خدا کے برگزیدہ حضرت مرزا صاحب کے کسی خادم کے مقابلہ پر آکر مباہلہ کرنے کی جرأت رکھتے ہیں، تو سامنے آئیں اور آنوں بہانوں اور حیلوں حوالوں سے راہ فرار اختیار نہ کریں جس کا آسان اور عمدہ طریق یہ ہے کہ علمائے دیوبند وغیرہ جو ہمارے مخاطب اول تھے، مل کر اپنے میں سے جس کو چاہیں اپنا قائم مقام قرار دیں اور اس کی کامیابی یا ناکامی کو اپنی کامیابی یا ناکامی کا اعلان کر کے پیش کریں۔ یہ کیا بے ہودگی ہے کہ خود تو اشتہار شائع کرنے والوں کو اتنی بھی جرأت نہ ہو کہ اپنے میں سے کسی ایک کا نام ہی لکھ دیں اور مطالبہ یہ ہو کہ:

مرزائی جماعت کے تمام نفوس اپنی یکجائی اور متفقہ قوت کے ساتھ عموماً اور مرزا محمود احمد صاحب خصوصاً ہمارے مقابلہ میں آویں اور تقریری مناظرہ کے بعد بھی کچھ طے نہ ہو تو حسب تحریر خود مباہلہ کریں۔

ہم نہیں سمجھتے کہ پس پردہ بیٹھ کر یہ الفاظ لکھنے والے کون لوگ ہیں۔ ان کی کیا حیثیت ہے۔ ان کا ساختہ پرداختہ منظور کرنے کے لئے کوئی تیار ہے یا نہیں۔ پس اگر کسی کو مباہلہ کرنے کی ہمت ہے، تو اپنے نام کے ساتھ اعلان شائع کرے اور اس میں اس بات کی بھی تصریح کر دے کہ میں تمام ان علماء کا قائم مقام بن کر جماعت احمدیہ کے قائم مقام سے مباہلہ کرنے پر آمادہ ہوں جو مرزا صاحب کے مخالف ہوں۔

پس ہم مبلغین انجمن ہدایت الرشید کو اگر اس کا کوئی وجود صفحہ دنیا پر موجود ہے تو آگاہ کرتے ہیں کہ وہ جہاں تک ممکن ہو جلد سے جلد مذکورہ بالا اعلان شائع کر دے تا کہ حسب سنت رسول اللہ ﷺ بعد تصفیہ شرائط مباہلہ ہو جائے اور دنیا دکھ لے کہ حق پر کون ہے

یوں گمنام دلشان اشتہار شائع کر کے ادھر ادھر کی باتیں لکھ دینا اور غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے کام لینا کسی سمجھ دار کے نزدیک کوئی حقیقت نہیں رکھتا بلکہ اس سے اشتہار شائع کرنے والوں کی بزدلی اور کم ہمتی کا پورا پورا ثبوت ملتا ہے اور مباہلہ سے فرار پایا جاتا ہے

پس اگر کسی کو مباہلہ کرنے کی جرأت ہے تو اپنے منہ سے نقاب اتار کر سامنے آئے اور جب وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت احمدیہ کے امام اور مقتداء سے مباہلہ کرنا چاہتا ہے تو خود بھی اپنے آپ کو تمام مسلمانوں کا قائم مقام ثابت کر کے دکھلا یئے

کیا ہم امید رکھیں کہ کوئی جبہ پوش مولوی صاحب اپنے اور اپنے ساتھیوں کے حق پر ہونے کا ثبوت دینے کے لئے نقاب اتار کر مقابلہ پر آئیں گے ہم ہر وقت خدا کے فضل وکرم اور اسی کی توفیق سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے لئے مباہلہ کرنے کے لئے تیار اور آمادہ ہیں اور ہمارے قدم صداقت کی اس مضبوط چٹان پر قائم ہیں جہاں سے کوئی بڑے سے بڑا مخالف بھی ہٹانے کی طاقت نہیں رکھتا۔

جس انجمن کی طرف سے مذکورہ بالا اشتہار شائع ہوا ہے اس کے متعلق جہاں تک ہمیں معلوم ہو سکا ہے اس کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ یا تو یہ بالکل فرضی انجمن ہے یا ایسی گمنامی اور قعر مذلت میں پڑی ہوئی ہے کہ اس سے قبل کبھی اس کا نام سننے میں نہیں آیا۔ جس انجمن کی یہ حیثیت ہو اس کی طرف سے شائع ہونے والے کسی اعلان کی طرف ہمیں توجہ کرنے کی ضرورت نہ تھی، لیکن اس خیال سے کہ شائد اس اشتہار کے شائع کرنے میں در پردہ ان لوگوں کے ہاتھ ہوں جن کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے، اس لئے یہ چند سطور شائع کر کے علمائے دیوبند وغیرہ کو اطلاع دی جاتی ہے کہ اگر وہ اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں اور اپنے حق پر ہونے کا ثبوت دینے کیلئے مباہلہ کو ایک ذریعہ یقین کرتے ہیں، تو چہرہ سے نقاب اتار کر سامنے آئیں ۔ جب مولوی حبیب الرحمٰن مددگار مہتمم مدرسہ نے ان لوگوں سے مباہلہ کے ذریعہ فیصلہ کرنے پر آمادگی ظاہر کی تھی جنہوں نے علمائے دیوبند پر مولوی محمود حسن صاحب کے متعلق گورنمنٹ کے خلاف سازش میں شریک ہونے کی مخبری کرنے کا الزام لگایا تھا اور لکھا تھا کہ: جماعت معترضین جمع ہو جائے اور موافق شرائط وقواعد مباہلہ کرے جماعت دیوبند تیار ہے۔

تو پھر کیا وجہ ہے کہ علمائے دیوبند وغیرہ اپنے اسلام کا ثبوت دینے کے لئے ہمارے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کیا ہم امید رکھیں کہ علمائے دیوبند وغیرہ توجہ کریں گے

(الفضل قادیان ۱۰ دسمبر ۱۹۱۸ء ص ۳۔۴)

اخبار الفضل قادیان ۱۰ جون ۱۹۱۹۔ کے صفحہ ۳۔۴ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے دیو بند سے شرائط مباہلہ ومناظرہ کا تصفیہ

کے عنوان سے ذیل کا مضمون شائع ہوا۔

ہمارے اشتہار نمبر ۷ کا جواب علمائے دیو بند کی طرف سے ہمیں قریباً ایک ماہ کے بعد ایسے ایام میں پہنچا جب کہ سوء اتفاق سے تمام ہندوستان میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً ایک شورش پھیل رہی تھی جس کی طرف تمام لوگوں کی توجہ لگ گئی ان ناگوار حالات میں ہم نے جواب شائع کرنا مناسب نہ سمجھا لیکن اب جب کہ خدا کے فضل اور گورنمنٹ کی زبردست طاقت سے اندرونی شورش مٹ کر امن وامان قائم ہو گیا ہے تو ہم علمائے دیو بند کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

اس وقت تک دیو بندی علماء کو مباہلہ کی طرف لانے کے لئے ہم نے جس قدر کوشش کی ہے اس کا پتہ ہمارے اشتہارات سے واضح طور پر لگ سکتا ہے۔ہم نے ان کے لئے ہر طرح کی سہولتیں بہم پہنچانے میں حتی الامکان فراخ حوصلگی سے کام لیا ہے۔لیکن افسوس انہیں نہ مباہلہ کی طرف آنا تھا، اور نہ اس وقت تک آئے ہیں۔ ہاں چونکہ جس چکر میں انہوں نے اپنے آپ کو ڈال لیا ہے اس سے نکل جانا بھی ان کے لئے مشکل ہو گیا ہے، اس لئے ان کے قائم مقام مولوی عبد السمیع صاحب نے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ خواہ ہماری طرف سے تصفیہ کی طرف لانے کے لئے کتنی ہی کوشش کی جائے، پھر بھی وہ کسی امر کے طے کرنے کی طرف ہرگز نہیں آتے۔ اور ان کی یہی کوشش ہوتی ہے کہ روکیں پیدا کی جائیں۔

چنانچہ اس وقت کہ مباہلہ کی ابتدائی کارروائی کو شروع ہوئے ۹ ماہ سے زیادہ عرصہ ہونے کو ہے وہ انہیں باتوں میں الجھے پڑے ہیں جن کا یا تو ہماری طرف سے کبھی کا فیصلہ ہو چکا ہے، یا جو مناظرہ اور مباہلہ کے ذریعہ ہی طے ہو سکتی ہیں۔ مثلاً ان کی طرف سے آخری اشتہار جو ہمارے پاس پہنچا ہے، اس میں سب سے پہلے پھر ایڈیٹر الفضل کی قائم مقامی کے متعلق بحث شروع کر دی گئی ہے حالانکہ امام جماعت احمدیہ تمام ان مضامین کی تصدیق فرما چکے ہیں جو اڈیٹر الفضل نے اس وقت تک مباہلہ کے متعلق علمائے دیو بند کے مقابلہ میں لکھے ہیں اور آئندہ کے متعلق اعلان کر چکے ہیں کہ میں ہر ایک تحریر کو پڑھ کر اس پر تصدیق کروں گا۔

نہ معلوم اس سے بڑھ کر اڈیٹر الفضل کی قائم مقامی کی اور کیا تصدیق ہو سکتی ہے کہ مولوی عبد السمیع صاحب کو اطمینان حاصل ہی نہیں ہوتا۔ لیکن جاننے والے جانتے ہیں کہ یہ محض مباہلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بچنے کے لئے تضیع اوقات کیا جا رہا ہے اور جان بوجھ کر کسی امر کا فیصلہ نہیں ہونے دیا جاتا پھر حضرت مسیح موعود کے دعوی نبوت پر اپنے پہلے اعتراض کو نقل کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ کچھ اور اعتراض بھی پیش کئے گئے ہیں۔ یہ بھی صریح طور پر مباہلہ کو ٹالنے کی ایک چال ہے کیونکہ جب مباہلہ کے ساتھ ہی مناظرہ بھی تجویز ہو چکا ہے تو اعتراضات اس میں کئے جا سکتے ہیں۔ پھر مناظرہ اور مباہلہ کے شرائط طے کرتے ہوئے اعتراضات کا باب کھولنے کا سوائے اس کے اور کیا مطلب ہوسکتا ہے کہ اصل معاملہ سے ہٹ کر سلسلہ تحریر اور طرف چلا جائے اور علمائے دیو بند مباہلہ و مناظرہ کے تلخ گھونٹ پینے سے بچ جائیں۔ ورنہ جب کہ حضرت مسیح موعود کے دعاوی پر ہی مباہلہ ہونا ہے، اور نہ صرف مباہلہ ہوگا بلکہ مباحثہ میں آپ لوگوں کو اعتراضات پیش کرنے کا بھی موقعہ دیا جائے گا، تو پھر کیا وجہ ہے کہ مباہلہ اور مناظرہ کے شرائط طے ہونے سے قبل اعتراضات شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ ہم آپ لوگوں کے اعتراضات سے گھبراتے نہیں، بلکہ بفضل خدا ہر وقت جواب دینے کیلئے تیار ہیں۔ اور آپ لوگوں کے عجیب وغریب عقائد پر اعتراضات کرنے بھی خوب جانتے ہیں۔ لیکن شرائط کے طے ہونے میں ان دونوں صورتوں کا اختیار کرنا ہم اس لئے مناسب نہیں سمجھتے کہ آپ لوگوں کو اصل معاملہ سے ہٹنے کا موقعہ نہ مل سکے، جسے آپ ڈھونڈھ رہے ہیں اور جس طرح بھی ہو سکے مباہلہ اور مناظرہ کی طرف لایا جائے یہی وجہ ہے کہ ہم بار ہا آپ کو شرائط کے طے کرنے کی طرف متوجہ کر رہے ہیں اور شرائط کے طے ہونے کے بعد ہی اعتراضات پیش ہو سکتے اور ان کے جواب کوئی نتیجہ پیدا کر سکتے ہیں۔ مہربانی کر کے اس پر غور فرمایئے اور شرائط کے طے کرنے کی طرف آیئے ۔ورنہ یاد رکھئے اعتراض کرنا کوئی بہادری نہیں بلکہ مناظرہ اور مباہلہ سے پہلوتہی کرنیکی سعی ہے پس ہم اس مختصرسی تمہید کے بعد اصل شرائط کی طرف آتے ہیں اور ان پر دوسری بار جو تنقید کی گئی ہے اس کا جواب دیتے ہیں۔

شرط نمبر ا کے متعلق اگر چہ مولوی محمد احمد صاحب کو دیو بند سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں وہ درجہ اور پوزیشن ہرگز حاصل نہیں ہے جو امام جماعت احمدیہ کو احمدی جماعت میں خدا کے فضل سے حاصل ہے، لیکن چونکہ ان کے متعلق یہ اقرار کرلیا گیا ہے کہ:

ان کا ہر ایک فعل تمام جماعت (دیو بند) کا فعل متصور ہوگا،

اس لئے ہم ان کو علمائے دیو بند کا قائم مقام تسلیم کرنے کے لئے تیار ہیں بشرطیکہ اگر زیادہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو خاص دیو بند میں جس قدر علماء رہتے ہیں وہ اپنے دستخطوں سے اس امر کا اعلان کر دیں کہ مولوی محمد احمد صاحب کا ہر فعل؛

ہم پر حجت ہوگا اور ان کی کامیابی یا ناکامی کو ہم اپنی کامیابی یا ناکامی سمجھیں گے

یہ ہم نے ایسی آسان صورت پیش کر دی ہے کہ جس کے بعد علماء دیو بند کو ہندوستان کے تمام گوشوں میں دیو بندی علماء کی تلاش کیلئے جانے کی ضرورت نہیں۔ نہ ہندوستان سے باہر حجاز یمن عراق وغیرہ میں ڈھونڈنے اور جزیرہ مالٹا کے نظر بند کو رہائی دلانے کی حاجت۔ وہاں مرکز میں جس قدر علماء موجود ہیں صرف انہی سے لکھوا دیجئے۔ امید ہے اس کے تسلیم کرنے میں آپ کو کوئی عذر نہیں ہوگا اور نہ کوئی نیا حیلہ تراشیں گے۔

شرط نمبر ۲ میں تقرر ثالث پر پھر زور دیا گیا ہے۔ مگر افسوس ثالث کے مقرر کرنے کے خلاف جو باتیں ہم نے پیش کی تھیں، یا تو ان پر غور نہیں کیا گیا یا جان بوجھ کو ناظرین کو غلطی میں مبتلاء کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم نے لکھا تھا کہ:

گو تقریروں کے سلسلہ کو اس قدر وسیع کرنے میں وقت بہت سا صرف ہوگا مگر چونکہ اصل غرض احقاق سے ہے اس لئے ہم اس امر کو بھی تسلیم کر لیتے ہیں لیکن چونکہ بالکل غیر محدود سلسلہ سے بھی خطرہ ہے کہ مناظرہ مباہلہ کی صورت اختیار ہی نہ کرے اور کوئی فریق بحث کو بے جا طول دیتا چلا جاوے، اس لئے اس کے لئے بھی کوئی روک تھام کا انتظام کرنا ضروری ہے۔ اور ہمارے نزدیک یہ اس صورت میں ہوسکتا ہے کہ تقریروں کو ایک یا دو کی تعداد میں محدود رکھا جاوے۔ بلکہ اس وقت تک اس سلسلہ کو لمبا کیا جاوے جب تک مدعی یہ نہ کہدے کہ اب فریق ثانی باوجود دلائل بینہ کے ضد کر رہا ہے اور یہی رسول کریم ﷺ کے وقت میں ہوا۔ آپ ﷺ نے وفد نجران سے گفتگو کرتے کرتے آخر ایک وقت پر قرار دیا کہ اب یہ لوگ ضد پر آ گئے ہیں اور ان پر سوائے مباہلہ کے اور کوئی چارہ نہیں۔

ہماری اس تحریر کے ایک حصہ کا یہ مطلب نکالا گیا ہے کہ؛

جب مرزا محمود صاحب یہ فرما دیں گے کہ اب علمائے دیو بند ضد پر اتر آئے اور ہار مان گئے تو ان کو اپنی ہار ماننی پڑے گی۔

حالانکہ ہماری اس شرط میں ہار جیت کا کوئی سوال ہی نہیں ہے، بلکہ یہ شرط تو صرف مناظرہ کو ختم کر کے مباہلہ کی نوبت لانے کے لئے ہے، اور اسی طریق پر ہے جس پر رسول اللہ ﷺ نے وفد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نجران سے گفتگو ختم کر کے اسے مباہلے کی طرف بلایا تھا۔

اس سے آپ کا یہ سمجھنا کہ ہم علمائے دیو بند کو کہدیں گے کہ تم ہار گئے اور انہیں اپنی ہار ماننی پڑے گی، عجیب خوش فہمی ہے۔ ہمارے کہدینے سے علمائے دیو بند کا ہار مان لینا تو الگ رہا ہم تو سمجھتے ہیں کہ اگر وہ خود بھی اپنی ہار سمجھ لیں تو بھی اس کا مان لینا ان کے لئے محال ہے۔ یہی تو وجہ ہے کہ ہم ان سے مباہلہ کر کے فیصلہ کو اس احکم الحاکمین کے سپرد کرنے پر زور دے رہے ہیں جس کے فیصلہ سے کوئی شخص کسی حیلہ یا بہانے سے بچ نہیں سکتا ورنہ اگر ہم یہ سمجھتے ہوں کہ علمائے دیو بند ہمارے صرف اتنا کہدینے سے کہ آپ لوگ حق کے مقابلہ سے ہار گئے ہیں یا دلائل اور براہین کے ذریعہ سے اس بات کو ثابت کر دینے سے کہ وہ حق پر نہیں اپنی ہٹ دھرمی سے باز آجائیں گے تو پھر ہمیں مباہلہ کے لئے انہیں مجبور کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ چونکہ ہمارے نزدیک وہ اس حد سے گذر چکے ہیں کہ مناظرہ اور مباحثہ سے حق کو تسلیم کر لیں، اسی لئے تو ہم مباہلہ کے ذریعہ فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔

پس علمائے دیو بند کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیے کہ ان کے ساتھ ہم حق و باطل کا فیصلہ مباہلہ کے ذریعہ کرنا چاہتے ہیں، نہ کہ مناظرہ کے ذریعہ۔ اور مناظرہ ایک ضمنی بات ہے جو انہیں مباہلہ کی طرف لانے کے لئے ان کی خواہش سے اختیار کی گئی ہے۔ اس لئے ہماری کسی تحریر کا یہ مطلب بیان کرنا کہ ہم کہدیں گے کہ تم ہار گئے تو تمہیں اپنی ہار ماننی پڑے گی، بالکل غلط اور نادرست ہے۔ آپ لوگ اس بودی آڑ کے پیچھے اپنے آپ کو نہ چھپائیں اور مباہلہ سے بچنے کے لئے ایسے کچے عذرات پیش نہ کریں۔

اسی شرط میں ہم نے رسول کریم ﷺ کی نظیر پیش کر کے جو یہ بتایا تھا کہ آپ نے کسی ثالث کے یہ فیصلہ دینے پر کہ وفد نجران محض عناد و تعنت یا ناجائز بدتہذیبی، پر اتر آیا ہے، انہیں مباہلہ کے لئے نہیں فرمایا تھا بلکہ جب گفتگو کرتے کرتے دیکھا کہ وہ لوگ ضد پر آگئے ہیں تو مباہلہ کے لئے کہا اس کے متعلق لکھا گیا ہے کہ:

شائد آپ کو یاد نہیں رہا کہ نبی کریم ﷺ نے جس وقت یہ قرار دیا ہے اس وقت خود وفد نجران کا سب سے بڑا اہل الرائے عبدالمسیح اپنی جماعت سے بے تو ریہ یوں کہہ رہا تھا کہ

و اللہ یا معشر النصاری لقد عرفتم ان محمداً لنبی مرسل و لقد جاء کم بالفصل من خبرصا حبکم و لقد علمتم انہ ما لا من قوم نبیا قط فبقی کبیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هم و لا نبت صغیر هم و انه ا لا ستیصا ل منکم ان فعلتم۔

اے گروہ نصاریٰ قسم ہے خدا کی تم بے شک جانتے ہو کہ محمد نبی مرسل ہیں اور تمہارے صاحب (عیسیٰ) کی جو خبر لائے ہیں وہ قول فیصل ہے اور تم خوب جانتے ہو کہ کسی قوم نے کبھی کسی نبی سے مباہلہ نہیں کیا جس کے بعد اس قوم میں کا کوئی بڑا آدمی باقی رہا ہو، یا کوئی چھوٹا بچہ نشو ونما پا سکا ہو۔ اور بلا شبہ اگر تم مباہلہ کرو گے تو بیخ و بنیاد سے تباہ ہو جاؤ گے۔

پس اگر آپ اپنے مخالفین کو وفد نجران سے تشبیہ دیتے ہیں تو یہ ثابت کرنا بھی آپ کا فرض ہوگا کہ آپ کے مخالف بھی اس درجے میں پہنچ چکے ہیں کہ وہ اپنی مجلسوں میں علانیہ آپ کے مسیح موعود کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ مولوی عبدالسمیع صاحب کا عبدالمسیح کے اس قول کو پیش کرنے سے کیا مطلب ہے۔ اس سے اس بات کی تو ذرا بھی تردید نہیں ہوتی جو ہم نے پیش کی ہے۔ یہ تو کہا نہیں جا سکتا کہ رسول کریم ﷺ ایسی حالت میں ان سے مباہلہ کرنا چاہتے تھے جب کہ وہ آپ کی نبوت اور رسالت کا اقرار کر رہے تھے بلکہ اس روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے جب انہیں مباہلہ کے لئے بلایا تو چونکہ انہوں نے آپ کی نبوت اور رسالت کا اقرار کر لیا اور حضرت مسیح کے متعلق آپ جو فرماتے تھے اسے صحیح تسلیم کر لیا اس لئے ان سے مباہلہ نہ ہوا۔ پس اس روایت کی رو سے ہمیں یہ ثابت کرنے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے کہ ہمارے مخالف (علمائے دیو بند) اس درجے میں پہنچ چکے ہیں کہ وہ اپنی مجلسوں میں علانیہ حضرت مسیح موعود کی نبوۃ کا اقرار کرتے ہیں کیونکہ اگر یہ ثابت کر دیا جائے تو پھر اس کے بعد مباہلہ کیسا۔

مولوی عبدالسمیع صاحب ذرا غور و فکر سے کام لے کر بتائیں، یہ انہوں نے کیا لکھ دیا کہ پہلے ہم سے اپنے مسیح موعود کی نبوت کا بے تور یہ اقرار کرا لو اور پھر مباہلہ کرو۔ ہم علمائے دیو بند سے مباہلہ اس لئے تو نہیں کرنا چاہتے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے قائل ہیں بلکہ اس لئے کرتے ہیں کہ منکر ہیں۔ پس ہمیں ضرورت نہیں کہ مباہلہ کرنے کے لئے ان کے متعلق یہ ثابت کریں کہ وہ حضرت مسیح موعود کی نبوت کے قائل ہیں۔ ہاں اگر وہ مباہلہ سے بچنا چاہتے ہیں تو مباہلہ کرنے کے وقت اسی طرح حضرت مسیح موعود کی نبوت کا اقرار کر لیں جس طرح وفد نجران کے متعلق بیان کیا گیا ہے۔ اس صورت میں ہم بھی ان سے مباہلہ نہیں کریں گے۔

باقی رہا یہ کہ مباہلہ کے معاملہ میں رسول کریم ﷺ کے منصب کے وارث علمائے دیو بند ہیں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم، اس کے متعلق یاد رہنا چاہیے کہ جس طرح نصاری خدا تعالی کی اس وحی کے منکر تھے جس کی رو سے رسول کریم ﷺ اپنے آپ کو خدا کا رسول اور حضرت مسیح کو عبد اللہ کلمۃ اللہ روح اللہ اور خدا کا رسول قرار دیتے تھے اسی طرح علمائے دیوبند خدا تعالی کی اس وحی کے منکر ہیں جس کی رو سے حضرت مرزا صاحب اپنے آپ کو خدا کا نبی رسول اور مسیح موعود سمجھتے تھے اور حضرت مسیح کو وفات یافتہ زمین میں مدفون نہ کہ آسمان پر جسم عنصری سے موجود فرماتے تھے۔

پس علمائے دیوبند کے نصاری کے منصب اور پوزیشن پر ہونے میں ذرا بھی کلام نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ خود مولوی عبد السمیع صاحب عبد المسیح کا قول نقل کر کے ہمیں کہہ چکے ہیں کہ ہم علمائے دیو بند کی نسبت وہی امر ثابت کریں جو نصاری میں رسول کریم ﷺ کے مقابلہ میں پایا جاتا تھا اس سے ظاہر ہے کہ وہ اپنے آپ کو نصاری کے مقام پر ہی سمجھتے ہیں پس یہ حق ہمیں بھی حاصل ہے کہ جس وقت ہم دیکھیں کہ علمائے دیوبند ضد اور ہٹ دھرمی پر اتر آئے ہیں اس وقت مباہلہ کے لئے کہہ دیں اور انہیں مباہلہ کرنے سے کوئی چارہ نہ رہے

ثالث کی تجویز کے متعلق جو ہم نے یہ لکھا تھا کہ: رسول کریم ﷺ کے بعد بھی اس امت میں مباہلے ہو چکے ہیں اور ان میں آج تک ایسا نہیں ہوا کہ وضوح حق کے لئے کوئی اور حکم بٹھایا جاوے۔،

اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ اگر رسول کریم اور آپ کی امت کے علماء نے کبھی کوئی ثالث اور حکم نہیں بٹھلایا تھا، تو کیا دوسری شرطیں مثلاً پانچ ہزار روپئہ جرمانہ یا پولیس کا انتظام یا داخلہ بذریعہ ٹکٹ وغیر کرایا تھا۔

اس کا ایک جواب تو وہی ہے جو ہماری طرف سے خود دے دیا گیا ہے کہ، ان سب امور کی اس وقت ضرورت نہ تھی۔ اور دوسرا یہ کہ یہ سب امور ایسے ہیں جو بآسانی عمل میں لائے جا سکتے ہیں لیکن اصولی مسائل کے تصفیہ کے لئے ثالث کا تقرر ایسا محال ہے کہ نہ کبھی ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے، اس لئے اس پر زور دینا بالکل فضول ہے۔

ہماری جماعت کی طرف سے آج تک کسی اصولی دینی مسئلہ کے متعلق کوئی ثالث نہیں مقرر کیا گیا اور نہ اب مقرر ہو سکتا ہے۔ آپ کا اس پر بار بار زور دینا صاف ظاہر کرتا ہے کہ نہ کوئی ثالث مل سکے گا اور نہ مباہلہ کی نوبت آئے گی۔ ورنہ جب اس وقت تک کبھی کسی مباحثہ میں اصولی دینی مسائل کے تصفیہ کے لئے ثالث مقرر نہیں کیا گیا تو اب کس طرح ہو سکتا ہے۔ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہربانی کر کے اس طرح اپنی جان نہ چھڑائیے اور جو طریق مباہلہ کرنے کا ہے اس کے مطابق مباہلہ کیجئے۔

باقی رہی مناظرہ میں تقریروں کی ترتیب، اس کے لئے شق نمبر (الف) صرف یہیں تک محدود ہے کہ، پہلے علمائے دیوبند کا قائم مقام حضرت مرزا صاحب کے دعوی نبوت اور مسیحیت کے متعلق جو ثبوت اور دلائل حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کی طرف سے پیش ہو چکے ہیں ان کی تردید کرے گا اس کے بعد جماعت احمدیہ کا مسلمہ قائم مقام اس کے خلاف تقریر کرے گا اگر اس کے بعد بھی علمائے دیوبند اپنے خیالات پر مصر ہوں تو اسی وقت اسی مقام پر حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت اور نبوت پر فریقین میں مباہلہ ہوگا۔

یعنی یہ شق صرف دو تقریروں کے لئے مجوز تھی لیکن چونکہ آپ نے اسکو منظور نہیں کیا اس لئے آپ کا کوئی حق نہیں ہے کہ اس میں بیان کردہ ترتیب ہم سے منوائیں۔ ہاں اگر اب بھی آپ بعینہ اسے منظور کر لیں تو ہم اسی ترتیب کو ماننے کے لئے تیار ہیں۔ ورنہ بصورت دیگر وہی ترتیب رہے گی جو آپ کی طرف سے اس شرط کو بدل دینے کی صورت میں ہماری طرف سے اشتہار نمبر ے میں پیش کی گئی ہے۔ اور تحریریں اسی طریق سے طرفین کو پہنچائی جائیں گی جو ہم نے پیش کیا ہے۔ اس کے متعلق آپ کا یہ کہنا نہایت مضحکہ خیز ہے کہ اگر اس سلسلہ مناظرہ میں دو ماہ لگ گئے تو عام شرکاء ٹھہر نہیں سکیں گے۔ کیا یہ بات آپ کو اس وقت یاد نہ تھی جب کہ اس مناظرہ کے متعلق آپ نے یہ لکھا تھا کہ:

ضرور ہے کہ جب تک اتمام حجت واضح طور پر نہ ہو جائے اس وقت تک دلائل سننے اور جوابات سنانے کا سلسلہ منقطع نہ ہو۔

ان الفاظ سے تو ظاہر ہے کہ پہلے آپ ایسا مناظرہ کرنے پر آمادہ اور تیار تھے جن کا سلسلہ اس وقت تک منقطع نہ ہو، جب تک اتمام حجت واضح طور پر نہ ہو جائے۔ پھر اب آپ کو کیا ہو گیا ہے کہ وضوح حق کے لئے دو ماہ تک کے لئے بھی مناظرہ کا سلسلہ جاری رکھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور عام لوگوں کا عذر پیش کر کے پہلو تہی کر رہے ہیں ہمارے نزدیک تو اگر دو ماہ کے عرصہ میں واضح طور پر اتمام حجت ہو جائے تو بھی بہت خوشی کی بات ہے اور ہر ایک وہ شخص جو حق اور باطل میں کھلا کھلا فیصلہ دیکھنے کا متمنی ہے وہ نہایت خوشی کے ساتھ اتنا عرصہ مناظرہ میں شمولیت اختیار کر سکتا ہے لیکن جو شخص صرف تماشا دیکھنے کے طور پر شامل ہونا چاہتا ہے اور دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہ میں چند دن بھی دین کے لئے دینے کے لئے تیار نہیں ہے اس کا مناظرہ میں داخل ہونا نہ ہونا مساوی ہے ایسے لوگوں کے نہ شامل ہونے کی کوئی پرواہ نہیں ہونا چاہیے اوران کی وجہ سے مناظرہ کو اس رنگ میں تبدیل نہیں کیا جا سکتا جس سے پورے طور پر اتمام حجت نہ ہو جائے پس تحریری مناظرہ اسی صورت میں کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے جو پیش کی گئی ہے ساتھ کے ساتھ بیٹھ کر بہت محدود وقت میں اول تو اس تحقیق کے ساتھ لکھنے کی گنجائش نہیں ہوتی جس کی اتمام حجت کے لئے ضرورت ہے دوسرے عوام کا اس عرصہ میں بے کار بیٹھے رہنا بہت مشکل ہے اور اگر وہ بیٹھے بھی رہیں تو ان کا شور وغل اور باتیں کرنا لکھنے والوں کے لئے سخت بدمزگی اور حرج کا موجب ہوسکتا ہے اس لئے مناسب یہی ہے کہ جلسہ میں سنانے کے لئے تحریریں اطمینان کے ساتھ قیام گاہ سے لکھ کر لائی جائیں اور وقت مقررہ پر حاضرین کو سنا دی جائیں پھر اجتماع کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ جو لوگ طرفین سے مباہلہ میں شامل ہونے والے ہیں ان میں سے کوئی سننے سے محروم نہ رہ جائے اور یہ عذر نہ کر سکے کہ میں نے تو فلاں تحریر پڑھی ہی نہیں تھی پس چونکہ گھر بیٹھ کر مناظرہ کرنے کی صورت میں ہمارے پاس کوئی ایسا ذریعہ نہیں ہے کہ جس سے ہر ایک مباہلہ میں شامل ہونے والے کو اپنی تحریر پڑھنے پر مجبور کر کے اس پر اتمام حجت کرسکیں اس لئے اجتماع ضروری ہے۔

شرط نمبر ۳ کے متعلق: ہمارے نزدیک لدھیانہ ایسا مقام ہے جو فریقین کے لئے مناسب ہے اگر آپ کے خیال میں اس سے بہتر کوئی اور ایسا مقام ہو جہاں یہ شرط اس سے بہتر صورت میں پوری ہوسکتی ہو، تو وہ پیش کریں۔

شرط نمبر ۶ کے متعلق: جلسہ میں داخلہ کے لئے ٹکٹوں کا ہونا نہایت ضروری ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ اور جلسہ میں کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہو سکے گا جس کے پاس طرفین میں سے کسی طرف کا ٹکٹ نہیں ہوگا تاکہ کسی قسم کی کوئی خلاف امن کارروائی نہ ہونے پائے۔

آپ کے یہ الفاظ، کہ فریقین کے عام شرکاء جلسہ اپنی ہر ایک حرکت کے خود ذمہ وار ہوں گے، ظاہر کرتے ہیں کہ آپ کچھ ایسے لوگوں کو بھی جلسہ میں شامل کرنا چاہتے ہیں جن کی حرکات کے آپ خود ذمہ دار نہیں بننا چاہتے۔ گویا ان کے شامل کرنے کی غرض ہی یہ ہوگی کہ جلسہ میں بدامنی اور شورش پیدا کریں۔ آپ لوگوں کے اسی قسم کے ارادوں کی وجہ سے تو ضرورت ہے کہ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہو اور ہر فریق جس کو ٹکٹ دے کر داخل کرے اس کی حرکات کا ذمہ وار ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں جس قدر افراد کوئی فریق داخل کرنا چاہے اسی قدر وہ دوسرے فریق سے ٹکٹ لے سکے گا۔

شرط نمبر ۱۰ کے متعلق: تصفیہ شرائط کیے بعد معاطرفین ایک دوسرے کو ان لوگوں کی فہرست دے دیں گے جو مباہلہ کرنے والوں میں شامل ہوں گے۔

شرط نمبر ۱۱ کے متعلق: اس شرط میں کسی فریق کے حاضر نہ ہونے یا حاضر ہو کر تقریروں کے بعد بغیر اس کے کہ دوسرے فریق کے اعتقادات کے ساتھ اتفاق کرے مباہلہ کرنے سے انکار کرنے پر جو پانچ ہزار روپیہ جرمانہ ادا کرنا رکھا گیا ہے وہ طرفین کے لئے مساوی اثر رکھتا ہے اس لئے اس کی تعیین میں آپ کو کوئی عذر نہیں ہونا چاہیے۔ باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ اگر: کسی فریق کو پانچ ہزار روپیہ کے مصارف برداشت کرنے پڑے تو کیا پانچ ہزار روپیہ میں اتنی بڑی کامل اور دائمی فتح کچھ گراں ہے اور کیا یہ فتح عظیم ان چند دراہم بخسہ کے نقصان کے لئے کافی نہیں ہے۔،

اس کے متعلق گذارش ہے کہ ایک فریق کا مباہلہ کرنے سے انکار کر دینا دوسرے فریق کے لئے کامل اور دائمی فتح کا نشان نہیں ہوسکتا جب تک کہ اس انکار کے ساتھ کچھ گرہ سے نہ نکالنا پڑے اور اصل بات تو یہ ہے کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے مخالفین اسی چیز کو سب سے زیادہ عزیز سمجھتے ہیں جس کو کہنے کو تو چند دراہم بخسہ، کہہ رہے ہیں لیکن اس کی ادائیگی کے خیال سے ہی کانپ رہے ہیں۔ پس مباہلہ کی کارروائی کو انجام تک پہنچانے کے لئے ہمارے نزدیک ضروری ہے کہ ہم اسی چیز کی کفالت رکھیں جو ان کے نزدیک سب سے زیادہ قابل قدر ہے اور جس کی کفالت کے بعد کسی دھوکے کا خطرہ نہ رہے۔ اس لئے اس شرط کے متعلق کوئی ترمیم منظور نہیں کی جاسکتی

شرط نمبر ۱۵ کے متعلق: ہمارے خیال میں مباہلہ کے نتیجہ میں سنت رسول اللہ ﷺ سے کسی خاص قسم کے عذاب کی تعیین نہیں ہوتی۔ ہاں وہ عذاب ایسا ہوگا جس میں فریق مخالف کے کسی منصوبہ کا دخل نہ ہو۔ اس کے لئے ایک سال کی میعاد ہم اس لئے قرار دیتے ہیں کہ ان روایات کے متعلق جو رسول کریم سے بیان کی گئی ہیں ہمارے حضرت مسیح موعود کو الہامی طور پر ایک سال کی مدت بتلائی گئی ہے۔ اب آپ اس کے متعلق جو کچھ رسول کریم ﷺ سے سمجھتے ہوں وہ پیش کریں۔

اخیر میں ہم آپ کے اس مشورہ کے متعلق کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریقین کے وکلاء جمع ہو کر شرائط پر مفصل بحث کرلیں اور مزید سہولت کے لئے کوئی غیر جانبدار ثالث شرائط وغیرہ کا فیصلہ دینے کے لئے تجویز کیا جائے پھر جو امر منقح ہو اس پر فریقین کے دستخط ہو جائیں اور شائع ہو کر مناظرہ اور مباہلہ کی تاریخیں فوراً معین کر دی جائیں۔

یہ کہنا چاہتے ہیں کہ فریقین کے وکلاء کے جمع ہو کر شرائط پر مفصل بحث کرنے کی دو ہی صورتیں ہو سکتی ہیں۔ ایک زبانی اور دوسری تحریری۔ اب اگر زبانی گفتگو ہو اور اس طرح شرائط کا تصفیہ نہ ہو سکے اور نہ کوئی امر منقح ہو کر فریقین کے اس پر دستخط کرنے کی نوبت آئے تو اس زبانی گفتگو کے متعلق پبلک کو یہ بتانا مشکل ہو جائے گا کہ کس فریق نے شرائط طے کرنے سے عملاً پہلو تہی کی کیونکہ جب تمام کی تمام گفتگو زبانی ہوگی تو پہلو تہی کرنے والا فریق اس کے متعلق جو چاہے بیان کر سکتا ہے اور جس طرح اپنے مفید مطلب سمجھے واقعات کو توڑ مروڑ سکتا ہے۔ پس زبانی گفتگو کرنے میں تو یہ خدشہ ہے اور یہ اتنا بڑا خدشہ ہے جو ہرگز نظر انداز نہیں کیا جا سکتا اور اگر تحریری طور پر شرائط کا تصفیہ ہو، تو پھر اس کے لئے فریقین کے وکلاء کی کسی ایک مقام پر اجتماع کی ضرورت نہیں۔ اس طرح تو کارروائی ہو ہی رہی ہے۔ اب اس سلسلہ کو بدلنا ان لوگوں کے لئے بڑا سخت ناگوار ہوگا جو نہایت دل چسپی کے ساتھ شروع سے لے کر اب تک طرفین کے اشتہارات کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ پس شرائط کے تصفیہ کے لئے یہی طریق موزوں اور مناسب ہے جس پر اس وقت تک عمل ہو رہا ہے۔

ہم شروع سے لے کر اس وقت تک بہت سی رعایتیں اس لئے دے رہے ہیں اور آسانیاں اس لئے بہم پہنچا رہے ہیں کہ آپ کو کسی نہ کسی طرح مباہلہ کی منزل تک لے جائیں اور اس اشتہار میں بھی آپ دیکھیں گے کہ جلدی کسی نتیجہ تک پہنچنے کے لئے ہم نے کس قدر فراخ حوصلگی سے کام لیا ہے۔ آپ بھی مہربانی کر کے گفتگو کو بے جا طول نہ دیجئے تاکہ دنیا کے لئے حق و باطل میں امتیاز کرنے کا موقعہ بہم پہنچ سکے۔

اگرچہ اس وقت تک ہمارے مقابلہ میں آپ نے جو روش اختیار کر رکھی ہے اس سے خیال نہیں کیا جا سکتا کہ آپ لوگ بآسانی مباہلہ کی طرف آئیں گے۔ لیکن یاد رکھئے ہم اس وقت تک آپ کا تعاقب کئے جائیں گے جب تک آپ یا تو مباہلہ کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں یا اپنے عجز کا اعتراف کرلیں

خاکسار غلام نبی اڈیٹر الفضل دارالامان قادیان ضلع گورداسپور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس مضمون کی تصدیق کرتا ہوں۔ مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی یکم جون ۱۹۱۹ء
(الفضل قادیان ۱۰ جون ۱۹۱۹ء ص ۳۔۷)

الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۱۹ء کے صفحہ ۳۔۶ پر ذیل کا مضمون شائع ہوا:

علمائے دیو بند مباہلہ سے بچنے کے لئے کسی قسم کی حیل وحجت سے کام نہ لیں

اور جلد مفہوم مباہلہ کی تشریح اور اثر مباہلہ کی نوعیت شائع کریں

تین ماہ سے زیادہ عرصہ کے صلاح مشورہ اور سوچ بچار کے بعد علمائے دیو بند کی طرف سے ہمارے اشتہار نمبر ۸ مورخہ یکم جون ۱۹۱۹ء کا جواب ۸ ستمبر ۱۹۱۹ء کو ہمیں موصول ہوا ہے۔ اس میں جہاں حسب معمول لفظی بحثوں میں پڑ کر وقت ضائع اور کاغذ سیاہ کیا گیا ہے، وہاں خوشی اور مسرت کی بات ہے کہ مباہلہ تک پہنچنے کے لئے بہت سا راستہ طے کرتے ہوئے ان شرائط مباہلہ کو جن کا ہماری طرف سے مدت ہوئی فیصلہ ہو چکا ہے اگر طوعاً نہیں تو کرہاً منظور کر لیا گیا ہے۔ چونکہ ہماری غرض علمائے دیو بند کو مباہلہ کی طرف لانا ہے، نہ کہ بے فائدہ باتوں میں پڑ کر وقت ضائع کرنا، جیسا کہ اس وقت تک کے ہمارے اشتہارات کو پڑھنے والے اہل نظر اصحاب سے پوشیدہ نہیں ہے، اس لئے ہم ان سب باتوں سے قطع نظر کرتے ہوئے جو محض اشتہار کو طول دینے کی غرض سے لکھی گئی ہیں، اور جن میں پڑنے کا کچھ بھی نتیجہ نہیں نکل سکتا، اصل امر کے متعلق مختصر طور پر لکھنا چاہتے ہیں تاکہ جلدی مباہلہ قرار پا سکے۔

جو اصحاب علمائے دیو بند کی طرف سے شائع ہونے والے اشتہارات کا مطالعہ کرتے رہے ہیں وہ خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ ان اشتہارات میں سارا زور مباہلہ کی بجائے مناظرہ پر ہی صرف کیا جاتا تھا جسے ہم نے بھی بڑی خوشی کے ساتھ منظور کر لیا تھا اور مباہلہ کے ساتھ اس کے شرائط بھی طے ہو رہے تھے لیکن اب یہ بات نہایت ہی حیرت اور تعجب سے سنی جائے گی کہ علمائے دیو بند اپنے آخری اشتہار میں مناظرہ کو غیر ضروری قرار دے کر صرف مباہلہ پر آمادہ ہو گئے ہیں اور صاف الفاظ میں لکھ دیا ہے کہ: ہم بغیر مناظرہ ہی مباہلہ کے لئے آمادہ ہیں۔ جماعت قادیان بھی اب مناظرہ کے خدشہ کو دل سے نکال کر اس مباہلہ کے لئے تیار ہو جائے جس کے لئے بلا عاقبت بینی نہایت بہادری اور جرأت علی اللہ کے ساتھ آمادگی ظاہر کرتے ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے دل میں خدا کے فضل سے مناظرہ کا خدشہ نہ کبھی پہلے پیدا ہوا ہے اور نہ اب پیدا ہو سکتا ہے چنانچہ ہم نہایت جلی الفاظ میں عرصہ ہوا لکھ چکے ہیں کہ؛

ہم مباہلہ اور مناظرہ دونوں کے لئے تیار ہیں (دیکھو ہمارا اشتہار نمبر ۷)

اور اب بھی علی الاعلان یہی کہتے ہیں لیکن اگر علمائے دیو بند خود تجویز کردہ مناظرہ سے اب عاقبت اندیشی کے خیال سے بچنا چاہتے ہیں، تو ہمیں بھی اس پر زیادہ زور دینے کی ضرورت نہیں۔ اور پھر اس صورت میں جب کہ وہ اعلان کر چکے کہ علمائے دیو بند نے بطریق اپنی ذاتی تحقیق کے حضرت مسیح موعود کے متعلق پہلے سے جو فیصلہ کیا ہوا ہے کہ آپ نعوذ باللہ کافر ہیں اس پر وہ، اس وقت تک علی وجہ البصیرۃ قائم ہیں، مناظرہ کی چنداں ضرورت بھی نہیں۔ پس ہم علمائے دیو بند کو مباہلہ سے قبل مناظرہ کرنے کے لئے مجبور نہیں کرنا چاہتے۔

اور جس طرح وہ کہتے ہیں اسی طرح کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن اگر وہ مناظرہ کی طرف پھر رجوع کرنا چاہتے ہوں، تو ہم بھی اپنے پہلے اعلانوں کے مطابق ان سے مناظرہ کرنے پر تیار ہیں، بشرطیکہ کوئی ایسی صورت وہ منظور کر لیں جس سے مناظرہ کے بعد مباہلہ ضرور ہو جائے ایسی ہر ایک معقول صورت ہمیں منظور ہوگی۔

اب رہا مباہلہ، اس کی شرائط علمائے دیو بند کی طرف سے مان لینے کی ہمیں اس قدر خوشی اور مسرت ہوئی کہ ہم بیان نہیں کر سکتے۔ کاش! علمائے دیو بند کے قائم مقام پہلے ہی جرأت اور دلیری سے کام لیتے تا شرائط کے منوانے میں ہمارا نہ تو اس قدر وقت ضائع ہوتا اور نہ اس قدر تکلیف اٹھانی پڑتی۔

شرائط کی منظوری پر خوشی کا اظہار کرنے کے بعد ہم یہ کہہ دینا چاہتے ہیں کہ شرط نمبر ۱۱ کے متعلق (جو کہ علمائے دیو بند کے حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے ہمارے نزدیک نہائت ضروری اور اہم ہے) ہماری نسبت جو یہ لکھا گیا ہے کہ: ہمیں اس کی ضرورت نہیں کہ آپ سے پانچ ہزار روپیہ جمع کرائیں۔،

اس کے لئے ہم نہایت ہی شکر گذار ہیں، لیکن آپ لوگوں کے نہیں بلکہ اس خدا تعالی کے جس نے ہماری راست بازی اور دیانت داری کو دنیا پر اس قدر واضح اور نمایاں کر دیا ہے کہ آپ ایسے مخالفین بھی ہم پر بھروسہ اور اعتماد کرنے کیلئے تیار اور آمادہ ہیں۔ الحمد لله علی ذلك

شرائط مباہلہ کی منظوری کا اعلان کرنے کے بعد دو ایسے امر ہمارے ذمہ لگائے گئے ہیں جن کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھ کر خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ انہی کے طے کرنے میں سارا کیا کرایا ضائع نہ ہو جائے۔ لیکن ہم ان کے تصفیہ کا نہایت آسان طریق پیش کرتے ہیں اگر علمائے دیوبند فی الواقعہ مباہلہ کے لئے تیار ہیں اور نیک نیتی کے ساتھ شرائط کو منظور کرنے کا انہوں نے اعلان کیا ہے تو امید ہے وہ بہت جلدی اس طریق پر کاربند ہو کر مباہلہ کر لیں گے۔

امر اول: ہمارے ذمہ یہ لگایا گیا ہے کہ:

مفہوم مباہلہ کی تشریح حسب اصول مرزا صاحب کر دے جس کی تشریح کے بدون مباہلہ اپنے حقیقی معنی میں منعقد نہیں ہو سکتا۔

دوم یہ کہ:

اثر مباہلہ کی نوعیت کو ایسی طرح بیان کر دے جس سے اس کا فیصلہ کن ہونا معلوم ہو جائے۔

ان کے متعلق اول تو یہ دریافت طلب امر ہے کہ جب مباہلہ فریقین کے لئے مساوی حیثیت رکھتا ہے، تو ان امور کو صرف ہمارے ہی ذمہ کیوں لگایا گیا ہے۔ کیا جس طرح ہم اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہیں اور اپنے مخالفین پر اثر مباہلہ مترتب ہونے کا یقین رکھتے ہیں، اسی طرح علمائے دیوبند اہل حق ہونے کا دعویٰ نہیں کرتے۔ اور ہم پر مباہلہ کا اثر ہونے کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔ اور اگر رکھتے ہیں جیسا کہ ان کے اشتہار نمبر ۶ میں ان کا اپنے آپ کو رسول کریم ﷺ کے منصب کا وارث اور ہمیں نصاریٰ نجران کے مشابہ ٹھہرانے سے ظاہر ہے، تو ان امور کی تشریح کرنا جس طرح ہمارے لئے ضروری ہے اسی طرح خود ان کے لئے بھی ضروری ہے۔

پس جب کہ انہوں نے ان امور کی تشریح ضروری سمجھی ہے اور انکے نزدیک اس کے بغیر مباہلہ اپنے حقیقی معنی میں منعقد ہی نہیں ہو سکتا، تو ان کا فرض تھا کہ بات کو طوالت سے بچانے کے لئے پہلے خود ان دونوں امروں کی تشریح کرتے، اور پھر ہم سے مطالبہ کرتے۔

لیکن تعجب ہے ایک طرف تو وہ خود خاموشی اختیار کر کے ہم سے ایسے امور کی تشریح کا مطالبہ کرتے ہیں جن کے بغیر بقول ان کے مباہلہ حقیقی معنوں میں منعقد ہی نہیں ہو سکتا اور دوسری طرف اسی مضمون کو، تمام مباحث کو ختم کر کے آخر مرحلہ مباہلہ تک پہنچا دینے والا، قرار دیتے ہیں۔ چونکہ ہم کسی مزید مباحثہ کا باب نہیں کھولنا چاہتے اس لئے ایک آسان طریق پیش کرتے ہیں اور وہ یہ کہ جب کہ علمائے دیوبند کو ان امور کی تشریح و توضیح کی ضرورت پیش آئی ہے، تو پہلے وہ خود مفہوم مباہلہ کی تشریح اپنے اصول کے مطابق کریں۔ نیز اثر مباہلہ کی نوعیت کو ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح بیان کر دیں جس سے اس کا فیصلہ کن ہونا معلوم ہو جائے۔ اس کے متعلق انہیں اختیار ہو گا کہ جو چاہیں لکھیں۔ ہم اس اشتہار کے جواب میں ان کے بیان پر جرح وتنقید کر کے بات کو طول نہ دیں گے، بلکہ جس دن وہ اشتہار ہمارے پاس پہنچے گا اس سے تین دن کے اندر اندر ہمارے نزدیک جو مفہوم مباہلہ کی تشریح اور اثر مباہلہ کی نوعیت ہے، اسے چھاپ کر ان کی خدمت میں بھیج دیں گے۔ اگر ہمارے بیان کو انہوں نے تسلیم کرلیا تب تو کچھ بحث کی ضرورت نہ رہے گی اور اگر انہوں نے اس کو قبول نہ کیا بلکہ اس پر معترض ہوئے تو ہم بھی مجبوراً مفہوم مباہلہ واثر مباہلہ مطابق عقائد فریقین پر کچھ لکھنے کے لئے مجبور ہوں گے۔ ہم اپنے اسی اشتہار میں جس میں اثر مباہلہ اور مفہوم مباہلہ کی تشریح کریں گے اور یہ بھی لکھ دیں گے کہ علمائے دیوبند اپنا پانچ ہزار روپیہ بطور ضمانت کس شخص کے پاس جمع کرائیں

پس علمائے دیوبند کو چاہیے کہ جس قدر جلدی ہو سکے مفہوم مباہلہ اور اثر مباہلہ کو جو ان کے نزدیک رونما ہونا چاہیے، بیان کر دیں تاکہ جلدی یہ امور طے ہو کر مباہلہ قرار پا سکے۔

شرائط مباہلہ جو ہمارے اور علمائے دیوبند کے درمیان طے ہو چکی ہیں

ذیل میں ان شرائط کو درج کیا جاتا ہے جو جرح وقدح کے بعد فریقین کے مابین طے ہو چکی ہیں اور جن کے مطابق انشاء اللہ تعالی مباہلہ کی کارروائی ہوگی۔

۱۔ضروری ہوگا کہ مولوی محمد احمد صاحب جن کے ہر ایک فعل کا اپنے اوپر حجت ہونا اور ان کی کامیابی یا ناکامی کو علمائے دیوبند نے اپنی کامیابی یا ناکامی تسلیم کرلیا ہے، تمام علمائے دیوبند کے قائم مقام کی حیثیت سے اس مباہلہ میں شریک ہوں جن کی شرکت کل علمائے دیوبند کی شرکت سمجھی جائے گی اور جماعت احمدیہ کی طرف سے امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح ثانی شامل ہوں گے۔

ہاں جائز ہوگا کہ جن احمدیوں کو امام جماعت احمدیہ مباہلہ میں شامل ہونے کی اجازت دیں وہ شامل ہوسکیں۔ اسی طرح مولوی محمد احمد صاحب اپنے لوگوں میں سے جس کو شرکت کی اجازت دیں گے وہ شریک ہو سکے گا۔

۲۔علمائے دیوبند کا قائم مقام کھڑے ہو کر حضرت مرزا صاحب کے دعوی نبوت اور مسیحیت کے متعلق جو ثبوت اور دلائل حضرت مرزا صاحب اور آپ کی جماعت کی طرف سے پیش ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں ان کی تردید میں تقریر کرے گا۔اس کے بعد جماعت احمدیہ کا مسلمہ قائم مقام اس کے خلاف تقریر کرے گا۔ اگر اس کے بعد بھی علمائے دیو بند اپنے خیالات پر مصر ہوں تو اسی وقت اسی مقام پر حضرت مرزا صاحب کی مسیحیت اور نبوت پر فریقین میں مباہلہ ہوگا اور وقت دعا مباہلہ ایک گھنٹہ ہوگا۔

۳۔ یہ مباہلہ بشمول ان تقریروں کے جن کا ذکر شرط نمبر۲ میں ہے لدھیانہ میں ہوگا۔

۴۔مکان مباہلہ کے جو اخراجات ہوں گے وہ فریقین پر نصف نصف پڑیں گے۔

۵۔ضروری ہوگا کہ قیام امن کے لئے سرکاری انتظام کرایا جائے اور اگر اسکے بھی کچھ اخراجات ہوں تو وہ بھی فریقین کو بحصہ مساوی ادا کرنے پڑیں گے۔

۶۔ داخلہ مکان مباہلہ میں بذریعہ مصدقہ ٹکٹوں کے ہوگا اور فریقین جن لوگوں کو قابل اعتماد سمجھیں گے ان میں بطور خود ٹکٹ تقسیم کریں گے۔اور ہر فریق ان لوگوں کی طرف سے امن کا ذمہ وار ہوگا جن کو ٹکٹ دے کر داخل کرے گا ہم اپنے لئے ایک ہزار ٹکٹ کافی سمجھتے ہیں علمائے دیو دیو بند کا قائم مقام اپنے حلقہ میں اپنی ذمہ داری پر جس قدر عام مشتاقین کو شریک کرنا چاہے مصدقہ ٹکٹوں کے ذریعہ داخل کرسکتا ہے۔اس کے لئے جس قدر مصدقہ ٹکٹوں کی اسے ضرورت ہوگی ہم اسی قدر ٹکٹوں پر دستخط کر کے دے دیں گے۔اسی طرح اگر ہزار سے زیادہ ٹکٹوں کی ہمیں ضرورت محسوس ہوئی تو ہم بھی ٹکٹوں کی تصدیق کراسکیں گے۔غرض جلسہ میں کوئی ایسا شخص داخل نہیں ہوسکے گا جس کے پاس طرفین میں سے کسی طرف کا ٹکٹ نہیں ہوگا۔

۷۔مکان جس میں مباہلہ ہوگا دو حصوں میں تقسیم کردیا جائے گا تاکہ ہر فریق کے آدمی بآسانی علیحدہ علیحدہ بیٹھ سکیں۔

۸۔امن قائم رکھنے کے لئے ایک ایک ناظم دونوں فریقوں میں سے اور ایک تیسرا ناظم جو کسی فریق سے تعلق نہ رکھتا ہو،لیکن دونوں فریقوں کے اتفاق سے منتخب کیا گیا ہو،مقرر ہوں گے۔ ان تینوں کا فرض ہوگا کہ دونوں فریق سے طے شدہ شرائط کی پابندی کرائیں اگر کسی انتظامی امر میں فریقین کے ناظمین میں اختلاف ہوتو تیسرے ناظم کا فیصلہ تسلیم کیا جائے گا۔

۹۔کسی فریق کو حق نہیں ہوگا کہ یہ کہہ سکے کہ تقریروں کے بعد (جن کا ذکر شرط نمبر۲ میں ہے) مباہلہ کی ضرورت نہیں بلکہ اگر ایک فریق مباہلہ پر مصر ہوتو دوسرے کو لازماً مباہلہ کرنا ہوگا۔ سوائے اس حالت کے کہ وہ دوسرے فریق کے خیالات سے اتفاق کا اعلان کردے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔ فریقین کی طرف سے جو لوگ مباہلہ میں شامل ہوں گے ان کی فہرست بمعہ مفصل پتوں کے تاریخ مباہلہ سے ایک ماہ پہلے فریقین لکھ کر دے دیں گے تاکہ ان کے متعلق اطمینان کیا جا سکے۔

۱۱۔ مولوی محمد احمد صاحب ہمیں یہ تحریر تاریخ مباہلہ سے کم از کم ایک ہفتہ قبل لکھ کر دے دیں گے کہ اگر وہ بوقت معین مقام مقررہ پر نہ آئے یا تقریریوں کے بعد انہوں نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا (بجز اس کے کہ اپنے عقاید سے دست بردار ہونے کا اعلان کر دیں) تو وہ ہمیں بطور ہرجانہ پانچ ہزار روپیہ ادا کریں گے جو ہمارے اطمینان کے لئے پہلے سے ہی ہمارے منتخب کردہ شخص کے پاس جمع کرا دیں گے۔ اسی قسم کی تحریر ہم بھی لکھ کر دینے کے لئے آمادہ ہیں۔ لیکن علمائے دیوبند نے اپنے اشتہار نمبر ۷ مورخہ ۲ ستمبر ۱۹۱۹ء میں اعلان کر دیا ہے کہ انہیں ہم سے ایسی تحریر لینے کی ضرورت نہیں ہے۔

۱۲۔ مکان مباہلہ اور دیگر انتظامات کے لئے ہر فریق اپنا ایک ایک وکیل مقرر کرے گا اور وہ دونوں مل کر ان امور کا مناسب انتظام کریں گے۔

۱۳۔ مباہلہ کی تاریخ مقرر ہونے پر ہر ایک فریق مصدقہ شرائط کی ایک ایک نقل اپنے دستخطوں سے دوسرے فریق کے حوالہ کر دے گا جس کے بعد کسی فریق کو ان شرائط میں کمی بیشی یا تغیر و تبدیل کا اختیار نہ ہوگا۔

۱۴۔ مباہلہ کے بعد فریقین کے مسلّمہ قائم مقاموں کے دستخطوں سے وقوع مباہلہ کا اعلان معہ فہرست مباہلین اخبارات میں شائع کرنا ہوگا۔

۱۵۔ اثر مباہلہ کے ظاہر ہونے کا یوم مباہلہ سے ایک سال کے عرصہ تک انتظار کیا جائے گا خواہ سال کے کسی حصہ میں ظاہر ہو۔ اس سے قبل اور بعد کا کوئی واقعہ لائق حجت نہ ہوگا۔

۱۶۔ مولوی محمد احمد صاحب اور امام جماعت احمدیہ پر اپنے ابناء و نساء کا مباہلہ میں شامل کرنا واجب ہوگا اور باقیوں کے لئے جائز۔

۱۷۔ مولوی محمد احمد صاحب کی طرف سے مذکورہ بالا شرائط کی تصدیق ہونے پر ایک ماہ بعد کی کوئی تاریخ مباہلہ کے لئے مقرر کی جائے گی۔

یہ شرائط ہم نے اس لئے شائع کر دیئے ہیں کہ علمائے دیوبند کے قائم مقام جو اپنے مختلف اشتہاروں میں ان کے تسلیم کرنے کا اقرار کر چکے ہیں، مولوی محمد احمد صاحب ان کی یکجائی طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر تصدیق کر دیں ۔ نیز اس لئے بھی کہ بعض شرائط مثلاً شرط نمبر۱۰، ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۷ جن پر عمل در آمد کرنا پہلے سے ضروری ہے ان کے مطابق کاروائی کرنے کی طرف مولوی محمد احمد صاحب کو توجہ دلائیں ۔ پس وہ مہربانی کر کے بہت جلدی ان امور کا فیصلہ کر دیں تا کہ مباہلہ کے متعلق ضروری انتظام شروع ہو جائے

خاکسار۔ غلام نبی اڈیٹر الفضل قادیان دارالامان ضلع گورداسپور۔

میں اس تحریر سے متفق ہوں اور اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ خاکسار مرزا محمود احمد

(خلیفۃ المسیح الثانی) ۸ ستمبر ۱۹۱۹ء مطابق ۱۲ ذی الحج ۱۳۳۷ھ

الفضل قادیان ۲ فروری ۱۹۲۰ء کے شمارے میں ذیل کا مضمون شائع ہوا:

مباہلہ سے جان بچانے کے لئے علمائے دیوبند کے حیلے ، اور مباہلہ سے ان کا کھلا فرار

آثار مباہلہ کی تعیین کرنے سے علمائے دیوبند کی پہلو تہی

اب انعقاد مباہلہ کا انحصار علماء دیوبند کی طرف سے آثار مباہلہ کی تعیین پر ہے

ہمارے اشتہار نمبر ۱۰ کے جواب میں جو ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو چھاپ کر علمائے دیوبند کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری پہنچا دیا گیا تھا ہمیں ۱۳ جنوری ۱۹۲۰ء کو ایک رسالہ جس پر ۲۷ نومبر ۱۹۱۹ء اور ایک اشتہار جس پر ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء کی تاریخیں ثبت ہیں ملے ۔ ہم علمائے دیوبند کی اس دیانت اور امانت پر بغیر کسی قسم کا افسوس کئے کہ اگر یہ تاریخیں واقعہ میں اس رسالہ اور اشتہار کے شائع ہونے کی صحیح تاریخیں ہیں تو انہوں نے کیوں اتنا لمبا عرصہ ہم سے انہیں پوشیدہ رکھا اصل امر کے بیان کرنے کی طرف آتے ہیں؛

اس طول طویل رسالہ کے لکھنے اور شائع کرنے سے علمائے دیوبند کے مضطرب الحال قائم مقام کی جو غرض اور غایت ہے وہ تو اسی کے ان الفاظ سے ظاہر ہے جو اس نے رسالہ کے علاوہ الگ اشتہار شائع کرنے کی وجہ بتاتے ہوئے اس طرح لکھے ہیں کہ:

اس مختصر اشتہار کے چھاپنے کی ضرورت ہم کو اس لئے ہوئی کہ ان طولانی سوال و جواب کی بھول بھلیوں میں پھنس کر کہیں اصل مبحث گم نہ ہو جائے ۔

گو یا وہ ایک طرف طولانی سوال و جواب میں پھنس کر اصل مبحث کے گم ہو جانے کے خطرہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تسلیم کرتا ہے اور دوسری طرف باوجود ہمارے بار بار روکنے اور منع کرنے کے لمبے چوڑے اشتہارات کو کافی نہ سمجھ کر طولانی سوال و جواب کی بھول بھلیاں تعمیر کرنے کے لئے رسالے لکھ رہا ہے تاکہ اصل مبحث کو گم کردے۔ مگر معلوم ہوتا ہے اس غلط کاری پر اسے خود بھی ندامت اور شرمندگی لاحق ہوئی ہے اور اسی لئے وہ رسالہ کے پورے ایک ماہ بعد مختصر اشتہار لکھنے اور اس میں یہ الفاظ درج کرنے پر مجبور ہوا ہے کہ:

ہم اپنے تمام مطالبات اور مواخذات سے تھوڑی دیر کے لئے علیحدہ ہو کر صرف دو سوالات پر اکتفا کرتے ہیں جن کے تصفیہ کے بدون یا تو مباہلہ منعقد ہی نہیں ہوسکتا اور یا اس کا انعقاد لغو اور بے سود ہے۔

پس ہم علمائے دیوبند کے قائم مقام کی اس زود پشیمانی کو مدنظر رکھ کر یہی ضروری سمجھتے ہیں کہ جن دو سوالات کو اس نے ضروری قرار دیتے ہوئے باقی سارے رسالہ کو اپنے ہاتھوں ردی کی ٹوکری میں پھینک دیا ہے انہی کا جواب دے کر منصف مزاج لوگوں پر ایک بار پھر ثابت کردیں کہ طولانی سوال و جواب کی بھول بھلیاں تیار کرتے ہوئے اصل مقصد سے ہٹ کر ضمنی مباحث کے اختلاط سے تلبیس و خدع کا موقع تلاش کرنے کے لئے اشتہار کے جواب میں رسالے شائع کرنا علمائے دیوبند کا ہی کام ہے اور ہمارا مدعا بار بار ان کو اصل مبحث کی طرف کھینچ کر لانا ہے۔ پس ذیل میں ہم انہی دو سوالوں کے متعلق لکھتے ہیں۔

پہلا سوال دیوبندی قائم مقام نے اپنے اشتہار میں جو درج کیا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ وہ مباہلہ کے معاملہ کو خبط کرنے اور اس سے اپنی جان بچانے کے لئے نہایت اوچھے طریق سے ہاتھ پاؤں مارنے پر مجبور ہوگیا ہے ہم نے اس خیال سے دیوبندی قائم مقام جو ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کی مثال کو تازہ کرتا ہوا لفظ لفظ پر بے ہودہ سرائی شروع کردیتا ہے اس کے لئے چون و چرا کا کوئی موقع نہ رہے انہی کے الفاظ کے ساتھ اپنا اتفاق ظاہر کردیا تھا جو اس نے مفہوم مباہلہ کے متعلق شائع کئے تھے اور سمجھا تھا کہ اگر اور نہیں تو کم از کم یہ مرحلہ تو طے ہوگیا لیکن افسوس کہ ہماری حسن ظنی غلط ثابت ہوئی۔ دیوبندی قائم مقام جس نے پہلے ہی دن سے یہ بات اٹھائی ہوئی ہے کہ کوئی امر طے ہی نہ ہونے دیا جائے اس نے اس میں بھی ٹانگ اڑا ہی دی۔ اور اس کو ایک ایسی خود ساختہ بات کے ساتھ ملتبس کرکے پیش کردیا ہے جس کا مجوزہ مباہلہ کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہے چنانچہ وہ لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ علمائے دیو بند کے بیان کئے ہوئے مفہوم مباہلہ سے آپ نے بعد از خرابی بسیار اتفاق کیا ہے (یعنی یہ کہ دونوں فریق گڑ گڑا کر خداوند عالم سے دعا کریں کہ وہ اپنی لعنت فریقین میں سے جو جھوٹا ہو اس پر مسلط کر دے) اور ظاہر ہے کہ اس تعریف کے موافق کوئی مباہلہ بد دعا سے خالی نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ لعنت کی دعا سے بڑھ کر اور کون سی بد دعا ہوسکتی ہے۔ تو آپ کے مسیح موعود کا مولوی عبد الحق صاحب غزنوی کے مقابلہ میں یہ لکھنا کہ مباہلہ تو ہوا تھا مگر بد دعا نہ ہوئی تھی۔ کیا معنی رکھتا ہے اور اگر اپنے مسیح موعود کی نسبت یہ تسلیم کرتے ہیں کہ ان کو مباہلہ کے معنی معلوم نہ تھے یا عمداً انہوں نے جان بچانے کے لئے ایسا لکھ دیا، تو اس کا صاف طور پر اقرار کیا جائے۔

اب اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ عبد الحق کے مباہلہ میں بد دعا نہ کی گئی تھی تو ہم پوچھتے ہیں کہ اس موقع پر جب کہ ہم نے اعلان کر دیا ہے کہ علمائے دیو بند کے ساتھ ہمارا جو مباہلہ ہوگا وہ لعنت اور بد دعا سے خالی نہ ہوگا بلکہ اس میں ان پر لعنت برسانے کے لئے خدا تعالی سے التجا کی جائے گی، تو اس سوال کے اٹھانے کی وجہ کیا ہے۔ اگر عبد الحق کے مباہلہ میں بد دعا نہیں کی گئی تھی تو نہ سہی علمائے دیو بند کو اس سے کیا جب کہ انہیں کہہ دیا گیا ہے کہ تمہارے ساتھ جو مباہلہ ہوگا اس میں بد دعا کی جائے گی۔ بات دراصل یہ ہے کہ اس قسم کی باتوں کو یہ لوگ سپر نہ بنائیں تو اور کیا کریں۔ اور کیونکر مباہلہ سے اپنی جان بچائیں لیکن وہ یاد رکھیں کہ اس طرح ان کا جان بچانا انہیں ذلت اور رسوائی کی آخری حد تک پہنچا رہا ہے اور ان کے مباہلہ سے فرار کا کھلا ثبوت ہے

دیو بندی قائم مقام کو خوب اچھی طرح کان کھول کر سن لینا چاہیے کہ اس وقت ہمارے اور علمائے دیو بند کے درمیان اس امر پر بحث نہیں ہے کہ عبد الحق کے ساتھ مباہلہ ہوا تھا یا نہیں؟ اور اگر ہوا تھا تو کس طرح ہوا تھا اور کیا کہا گیا تھا۔ اس وقت تو خود علمائے دیو بند کو مباہلہ کیلئے ہمارے سامنے آنا ہے اس لئے ان کے لئے ہمارا یہ لکھ دینا کافی ہے کہ ان کے ساتھ جو مباہلہ ہو گا اس میں بد دعا کی جائے گی پس انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ اب ان کے لئے دو ہی راستے ہیں کہ یا تو بغیر چون و چرا کے ہمارے مقابلہ میں مباہلہ کے لئے نکل آئیں یا قعر مذلت میں گر کر ہمیشہ کے لئے دم بخود ہو جائیں۔ ورنہ غیر متعلق امور کو بد دیانتی کے ساتھ اصل مبحث سے ملتبس کر کے وہ کوئی فائدہ نہیں اٹھا رہے بلکہ حقیقت شناس اصحاب کی نظروں میں دن بدن ذلیل و رسوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو رہے ہیں اور اپنے فرار کو روز بروز واضح کر رہے ہیں

دوسرا سوال دیو بندی قائم مقام نے یہ دریافت کیا ہے کہ: نصوص قرآن و حدیث سے آثار مباہلہ کی نوعیت اور ان کے ظہور کی میعاد کا جو تعیین ہوتا ہے اس کی تشریح صاف الفاظ میں ایسی کی جائے کہ جماعت قادیان کو پھر ندامت کے پانی یا ذلت کی آگ میں جلنے کی نوبت نہ آئے اور مباہلہ کا فیصلہ کن ہونا آپ کے اصول کے موافق ثابت ہو سکے کیونکہ جب آپ کے مرزا صاحب خود یہ تصریح کرتے ہیں کہ (معاذ اللہ) اللہ جل شانہ بہت دفعہ کسی قوم پر عذاب کرنے کا صریح وعدہ کر کے بھی مخفی اسباب کی بنا پر عذاب نازل نہیں کرتا تو آپ کو یہ اطمینان کس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ مباہلین میں سے کسی ایک فریق پر ضرور ہی عذاب نازل فرمائے گا۔

اس عبارت میں بھی دیو بندی قائم مقام نے پھر اسی بات کو ایک من گھڑت اعتراض کے ساتھ پیش کر دیا ہے جس کے متعلق ہم اپنی طرف سے صاف طور پر فیصلہ کر چکے ہیں چنانچہ ہم اپنے اشتہار نمبر ۱۰ میں لکھ چکے ہیں:

ہمارے نزدیک مباہلہ کے نتیجہ میں سنت رسول کریم ﷺ اور ارشادات حضرت مسیح موعود سے کسی خاص قسم کے عذاب کی تعیین نہیں ہوتی۔ ہاں وہ عذاب ایسا ہوگا جس میں فریق مخالف کے کسی منصوبہ کا دخل نہ ہوگا علمائے دیو بند کی طرف سے ہماری نسبت بار بار کہا گیا ہے کہ ہم انہیں یہ نہ کہہ دیں کہ وہ مباہلہ کے نتیجہ میں ذلت کی آگ اور ندامت کے پانی میں ڈوب مرے ہیں اس کے متعلق ہم کہتے ہیں کہ اگر علمائے دیو بند کے نزدیک عزت و حرمت ننگ و ناموس کی بربادی معمولی بات ہے تو انہیں یقین رکھنا چاہیے کہ اظہار صداقت کے لئے خدا تعالی اس سے بھی بڑھ کر اپنی قدرت نمائی پر قادر ہے وہ مباہلہ کے لئے ہمارے مقابلہ میں نکل آئیں اور پھر دیکھیں کہ خدائے شدید العقاب کیسے کیسے عبرت ناک طریق سے ان پر لعنت مسلط کرتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی ہم نے یہ بھی لکھ دیا تھا کہ:

ہمارے نزدیک مباہلہ کا نتیجہ جس رنگ میں ظہور پذیر ہو سکتا ہے وہ ہم نے لکھ دیا ہے اب علمائے دیو بند کا فرض ہے کہ وہ جو کچھ آثار مباہلہ سمجھتے ہیں ان کی تعیین کر دیں۔

لیکن کس قدر تعجب کی بات ہے کہ علمائے دیو بند کے قائم مقام نے اس بات کا تو کوئی جواب نہیں دیا اور پھر ہم سے سوال کر دیا۔ حالانکہ اس کا فرض تھا کہ اگر جو کچھ ہم نے لکھا تھا اس کو وہ درست نہیں سمجھتا تو خود نصوص قرآنیہ اور حدیث سے آثار مباہلہ کی نوعیت اور ان کے ظہور کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میعاد کی تعیین کر دیتا۔ کیونکہ مباہلہ کے ذریعہ حق و باطل میں فیصلہ کا طریق کوئی ہمارا ایجاد کردہ نہیں ہے بلکہ اس اسلام کا جاری کردہ ہے جس کے ماننے کا علمائے دیوبند کو بھی ادعا ہے اور جو تیرہ سو سال سے چلا آ رہا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ علمائے دیوبند، نصوص قرآن و حدیث، جو آثار مباہلہ کی نوعیت اور ان کے ظہور کی میعاد، سمجھے ہوئے ہیں وہ پیش نہیں کرتے اور باوجود اس کے کہ اس کے متعلق ہمارا جو اعتقاد ہے وہ ہم شائع کر چکے ہیں پھر بھی ہم سے ہی مطالبہ کر رہے ہیں اگر مباہلہ کا مسئلہ ہماری ایجاد ہوتی اور دیوبندی علماء اس کو فیصلہ کن نہ سمجھتے تو ان کا حق تھا کہ خود اس کے آثار کی نوعیت اور ان کے ظہور کی میعاد کا تعیین کرنے سے خاموش رہتے لیکن جب یہ ہمارا ایجاد نہیں ہے بلکہ تیرہ سو سال سے اسلام میں چلا آتا ہے اور وہ خود بھی اس کو حق و باطل میں فیصلہ کن قرار دیتے ہیں تو پھر وہ خود کیوں اس کے آثار کی نوعیت بتانے اور ان کے ظہور کی میعاد مقرر کرنے سے کنی کتراتے ہیں اور کیوں اس کے متعلق چند الفاظ لکھتے ہوئے بھی ان کا لہو خشک ہوتا ہے۔ بالکل صاف اور آسان بات ہے کہ ہمارے نزدیک مباہلہ کے آثار جس طریق سے ظاہر ہو سکتے ہیں وہ ہم نے لکھ دیئے ہیں اب علمائے دیوبند جس طرح ان کا ظہور یقین کرتے ہیں اسے شائع کر دیں تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو کہ ان کے نزدیک مباہلہ کے آثار کس طرح ظاہر ہوتے ہیں اور کس مدت میں ظاہر ہوتے ہیں اور کوئی صورت فیصلہ کی نکل سکے۔

اس صاف اور سیدھی بات کی طرف نہ آنا اور آثار مباہلہ کے متعلق اپنا عقیدہ شائع نہ کرنا اور آثار مباہلہ کے متعلق ہمارے اعتقاد پر بے ہودہ اعتراض کرنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ علمائے دیوبند کو دراصل مباہلہ کی طرف آنا ہی منظور نہیں اور وہ جان بچانے اور پیچھا چھڑانے کے لئے یہ ڈھنگ اختیار کر کے نہائت ہی بودی اور لغو باتوں کی پناہ لے رہے ہیں۔

دیوبندی قائم مقام نے آثار مباہلہ کی نوعیت کے بتانے اور ان کے ظہور کی میعاد کی تعیین کرنے سے پہلو تہی کرتے ہوئے پھر ہم سے جو مطالبہ کیا ہے اس کی بنیاد اس نے نہایت ہی شرمناک دھوکہ دہی پر رکھی ہے چنانچہ لکھا ہے:

جب آپ کے مرزا صاحب خود یہ تصریح کرتے ہیں کہ (معاذ اللہ) اللہ جل شانہ بہت دفعہ کسی قوم پر عذاب نازل کرنے کا صریح وعدہ کر کے بھی مخفی اسباب کی بنا پر عذاب نازل نہیں کرتا تو آپ کو یہ اطمینان کس طرح حاصل ہو سکتا ہے کہ وہ مباہلین میں سے کسی ایک فریق پر ضرور ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب نازل فرمائے گا۔

حالانکہ یہ بات بالکل صاف ہے جس موقع اور محل کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ خدا تعالی کا عذاب ٹل جاتا ہے وہاں بالکل ٹھیک اور درست ہے لیکن چونکہ آپ نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ مباہلہ کرنے والے جھوٹے فریق پر سے بغیر اس کے تائب ہونے کے عذاب ٹل جاتا ہے اس لئے ہمیں اطمینان ہے کہ خدا تعالی مباہلین میں سے جھوٹے فریق پر اپنی لعنت ضرور نازل کرے گا۔ پس اس بات کو ہمارے سامنے پیش کرنا علمائے دیوبند کے قائم مقام کی سخت بے ہودگی اور نادانی ہے کیا ہم امید رکھیں کہ وہ اس پر غور کر کے شرمائے گا۔

دیوبندی قائم مقام نے اپنے اشتہار میں جس تلبیس سے کام لے کر عوام کو دھوکہ دینا چاہا تھا خدا کے فضل سے ہم نے اس کی قلعی کھول دی ہے اور بتا دیا ہے کہ اصل مبحث سے علیحدہ ہو کر اس قسم کی باتوں میں پڑنے سے اس کی غرض محض مباہلہ سے جان بچانا اور اپنے فرار پر پردہ ڈالنا ہے لیکن ہم اس کی روباہ بازیوں سے خوب آگاہ ہیں۔ وہ خواہ کہیں کا کہیں بھاگتا پھرے ہم مرکز سے علیحدہ نہیں ہوں گے اور نہ اسے ہونے دیں گے۔ پس اب اس کے لئے یہی چارہ کار ہے کہ نصوص قرآن وحدیث سے آثار مباہلہ کی جو نوعیت اور ان کے ظہور کی جس قدر میعاد وہ یقین کرتا ہے اسے شائع کر دے تا کہ مباہلہ ہو سکے۔ ورنہ اس کو چھوڑ کر جس قدر الٹے سیدھے ہاتھ وہ مار رہا ہے اسی قدر اپنی ناکامی اور نامرادی کو ظاہر کر رہا ہے اور علمائے دیوبند کے ماتھے پر ایسا کلنک کا ٹیکہ لگا رہا ہے جو کبھی مٹائے نہ مٹ سکے گا

اب بھی اگر دیوبندی قائم مقام نے ان آثار مباہلہ کو شائع نہ کیا جو نصوص قرآن وحدیث سے علمائے دیوبند کے زعم میں پائے جاتے ہیں تو صاف ظاہر ہو جائے گا کہ وہ میدان مباہلہ میں آنے سے قبل ہی شکست فاش کھا کر بھاگ گیا ہے اور اس میں ہرگز طاقت نہیں ہے کہ ہمارے مقابلے میں مباہلہ کے لئے آ سکے۔

جن اصحاب نے طرفین کے اشتہارات کا مطالعہ کیا ہے ان پر واضح ہو گیا ہے کہ اب مباہلہ کے انعقاد کا انحصار صرف علمائے دیوبند کی طرف سے آثار مباہلہ کی تعیین پر ہی ہے۔ کیونکہ ہمارا جو اعتقاد ہے وہ ہم شائع کر چکے ہیں اگر انہوں نے آثار مباہلہ کے متعلق اپنا اعتقاد شائع کر دیا تو بہتر ورنہ صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے مباہلہ سے کھلا کھلا فرار اختیار کر لیا ہے اور انہیں اب کوئی طاقت ہمارے مقابلہ میں کھڑے ہونے کے لئے سہارا نہیں دے سکتی اور یہی باطل کا ہمیشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام ہوا کرتا ہے۔ جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زهوقا۔

خاکسار غلام نبی اڈیٹر الفضل قادیان۔

میں اس مضمون سے متفق ہوں۔ خاکسار مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی

۲۵ جنوری ۱۹۲۰ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۳۸ھ۔

اشتہار مطبوعہ ضیاء الاسلام پریس قادیان (الفضل ۱۹۲۰ء ص ۳۔۶)

نیز ذیل کا مضمون بھی قادیانی اخبار میں شائع ہوا:

کہاں ہیں علمائے دیوبند

یا آں شوراشوری یا ایں بے نمکی

علماء دیوبند بڑے جوش سے اٹھے ہم مباہلہ کریں گے ہم مناظرہ کریں گے۔ ہم نے کہا بسم اللہ آیئے حق ہی غالب رہے گا، باطل مغلوب ہوگا سچائی کے جھنڈے بلند ہوں گے، جھوٹ اور فریب کے دیو بند ہوں گے۔

دیکھنے والو! دیکھو کیا ہوا اور کیا ہو رہا ہے چند روز علماء دیوبند بولے تھے اب خاموش ہیں ساکت ہیں سامت ہیں۔ ساکن ہیں جامد ہیں۔ کیا ہوا کیوں نہیں بولتے۔ کس سوچ میں ہیں کیا فکر ہے کیوں لب نہیں کھولتے ما لکم لا تنطقون

بہت دنوں سے چپ ہیں ایسے کیوں خفا ہو گئے یاد نہیں سعدی نے کیا کہا

کنونت کہ امکان گفتار ہست۔ بگوائے برادر بلطف وخوشی

مولانا عبدالسمیع! ہماری بات سن کر آپ کیوں سن ہو گئے

مولانا عبدالغفور! خدا آپ کی مغفرت فرمائے آپ بھی جواب بھی تحریک فرمائیں

مولانا محفوظ علی! آپ ہی بتائیں کہ ہمارے اشتہار کا جواب کب تک محفوظ و مکتوم رہے گا

مولانا گل محمد خان! آپ ہی کچھ گل فشانی فرمایئے آخر یہ کیا پژمردگی ہے

مولانا عبدالقدیر! کیا آپ کو بھی قدرت و طاقت نہیں کہ جواب شائع کرائیں

مولانا احمد امین! کیا ہمارے اشتہار کا جواب ہمیشہ کے لئے امانت میں رکھ دیا گیا

مولانا منظور احمد! فرمایئے کیا علماء دیوبند کو جواب دینا منظور نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا احمد شیر! آپ ہی کچھ دلیری کیجئے اور جواب شائع کرائیے

مولانا نبیہ حسن! آپ ہی ذرا علماء دیوبند کو جواب کے لئے تنبیہ فرمائیے

مولانا عماد الدین! خبر لیجئے کہ دیوبند کی طمطراق کا ستون گرا جاتا ہے

مولانا اعزاز علی! ذرا دیکھئے کہیں دیوبند کا اعزاز باطل نہ ہو جائے

مولانا سراج احمد! یہ کیا اندھیر ہے مہینوں سے دیوبندی اشتہار کا چراغ نہیں ٹمٹمایا۔ کیا نومن تیل نہیں ہے۔

مولانا محمد رسول خان! آپ ہی سچ سچ فرمائیں کیا یہی راستی کی راہ ہے جس پر علماء دیوبند چلتے ہیں، نہیں بلکہ بیٹھے ہیں۔

مولانا ظہور احمد! ہمارے اشتہار کا جواب کب برسر ظہور آئے گا۔

مولانا شفیع! کیا آپ سفارش کریں گے علماء دیوبند جواب مرحمت فرمائیں۔

مولانا طیب! یہ کوئی اچھی بات نہیں کہ ایک اشتہار کے جواب میں اتنی دیر ہو۔

مولانا اصغر حسین! اتنے بڑے بڑے علماء اور ایک اشتہار کا جواب نہ لکھ سکیں خاموشی میں اتنی مدت گذر جانا کوئی چھوٹی بات نہیں۔

مولانا حبیب الرحمٰن! اب تو خدا کے لئے جواب شائع کرائیں اگر خدا کے لئے نہیں تو کم از کم دیوبند کی عزت کے لئے۔

مولانا انور شاہ! جناب ہی اس معاملہ پر کچھ روشنی ڈالیں آخر یہ مباہلہ کا معاملہ کب تک تاریکی میں رہے گا۔

میری غرض اس تحریر سے صرف یہ ہے کہ آپ حضرات بیدار ہوں ایسا نہ ہو کہ حق کی شناخت اور توبہ ورجوع کا وقت نکل جائے اور پھر کف افسوس ملنا اور دانت پیسنا ہو۔

و لا تکونوا کالذین قالوا سمعنا و ھم لا یسمعون

احمدی دوستو! تمہارا امام اولوالعزم ہے فضل عمر ہے کون ہے جو اس کے سامنے آسکے اس کی ایک ہی صدا سے حسن نظامی کا کلیجہ دہل گیا ہوش گم ہو گئے آج تک بے چارا مبہوت ہے۔

علماء دیوبند کہاں ہیں کیا کر رہے ہیں برسر ظہور جلوہ فرما ہوں ہم مشتاق ہیں منتظر ہیں راستہ تکتے ہیں مگر آہ: وہ تو غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں۔

مجھے افسوس ہے وہ کیوں مہر بدہان ہو گئے وہ کہاں ہیں کیا کہیں چھپ گئے یا گم ہو گئے یا سو گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ چنیں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

حضرات علماء دیوبند: ہمارے آخری اشتہار کو پڑھئے اور سب مل جل کر جواب مرحمت فرمائیے یا قبول حق کے لئے اپنے قلوب کو تیار کیجئے عام مخلوق سے خائف نہ ہوجئے خدا آپ کے منہ روشن اور دل منور فرمائے۔علمی احمدی (الفضل قادیان ۲۹ مارچ ۱۹۲۰ء ص ۷)۔

نیز الفضل قادیان میں شائع ہوا:

دیوبند کے سپوت

ہمارے آقا ہمارے مولی سیدنا مصطفیٰ ﷺ نے فرمایا کہ امت میں سے کچھ لوگ یہود کے نقش قدم پر چل کر یہودی صفت ہو جائیں گے۔

سو ظاہر ہے کہ آنے والے محمدی مسیح کا انکار کر کے وہ ایسے ہی ہو گئے۔ جب علماء دیوبند اور ہمارے درمیان مباہلہ کی گفتگو شروع ہوئی اور دو تین اشتہار نکل چکے تو اس وقت ہی ایک مولوی صاحب نے جو رام پور ضلع سہارن پور کے رہنے والے ہیں برادر مکرم جناب آصف زمان صاحب احمدی ڈپٹی کلکٹر سے کہا کہ آپ نے دیوبند کے مولویوں کو یوں ہی مباہلہ کے لئے بلایا وہ بے چارے پہلے ہی سے مجذوم ہیں۔دیوبند کے سپوتوں کے متعلق خود ان میں سے ایک کی یہ شہادت ہے اسکے علاوہ ایک تازہ شہادت اور بھی دیکھئے جو دیوبند کے ایک سپوت کے کرتوت پر روشنی ڈالتی ہے آج ۲۵ اپریل کی ڈاک میں ذیل کا خط مجھے ملا ہے جناب مولانا صاحب علمی : اخبار الفضل کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ آپ نے علمائے دیوبند سے مطالبہ کیا ہے جس میں مولانا احمد شیر کا نام بھی درج ہے۔کیا آپ ایسے کچے مولویوں سے مباہلہ کا مطالبہ کرتے ہیں جن میں سے ایک نے تو محض فطرانہ کی خاطر میمن سنگھ بنگال میں دو دفعہ عید کی نماز پڑھ لی اور جس کا یہ اعتقاد ہو نعوذ باللہ کہ خدا پاک جھوٹ بول سکتا ہے۔

زیادہ والسلام مرسلہ عاصی عبدالرزاق ٹھیکیدار غیر احمدی حنفی بنگہ قاسم ڈاک خانہ مردان

(الفضل قادیان ۳ مئی ۱۹۲۰ء ص ۸)

اور الفضل ۳ جون ۱۹۲۰ء ص ۳۔۴ پر شائع ہوا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا علماء دیو بند ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گئے

علماء دیو بند کو مباہلہ کی طرف لانے کے لئے بذریعہ اشتہارات جو گفتگو ہو رہی تھی اس کے متعلق ہم نے ۲۵ جنوری ۱۹۲۰ء کو، مباہلہ سے جان بچانے کے لئے علماء دیو بند کے حیلے، کے عنوان سے ایک مفصل اشتہار ان کے جواب میں چھاپ کر بذریعہ رجسٹری ان کے قائم مقام مولوی عبد السمیع کے نام بھیج دیا تھا لیکن آج تک کہ پورے چار ماہ اور کچھ دن گذر چکے ہیں ان کی طرف سے ہمیں کوئی جواب موصول نہیں ہوا جس سے خیال ہوتا ہے کہ شائد ہمارے مقابلہ میں علمائے دیو بند نے بالکل سکوت اختیار کر لیا ہے اور اس وقت تک مباہلہ کے جس پیالہ سے ادھر ادھر کی غیر متعلق باتوں میں الجھ کر اور بے حقیقت فقرہ بازیوں کو آڑ بنا کر بچنا چاہتے تھے بالآخر ہماری زبردست اور مجبور کن گرفتوں سے عاجز آ کر خموشی میں ہی اپنا بچاؤ سمجھا ہے۔ جن اصحاب کی نظر سے ہمارے مقابلہ میں دیو بند سے شائع ہونے والے اشتہار گذرے ہوں گے انہیں معلوم ہوگا کہ اگر ان میں ایک طرف یہ کوشش ہوتی تھی کہ کوئی بات طے ہی نہ ہوتا کہ مباہلہ کی نوبت نہ آ سکے تو دوسری طرف ایسے نمائشی فقرے بھی شائع کئے جاتے تھے جن سے یہ ظاہر ہو کہ علماء دیو بند اس گفتگو کو کسی نتیجہ تک پہنچانے اور مباہلہ کرنے پر آمادہ ہیں۔ ذیل میں ان کے اشتہارات کے چند ایک ایسے اقتباسات درج کئے جاتے ہیں

ہماری دعوت مباہلہ کا جواب دیتے ہوئے سب سے پہلے اشتہار میں لکھا:

واضح ہو کہ علمائے دیو بند کی جماعت خواہ مرکز میں ہے یا دوسرے مقامات پر ہر ایک باطل جماعت کے مقابلہ میں ہر طرح سے احقاق حق کے جملہ طریق استعمال کرنے کے لئے ہر وقت آمادہ و مستعد ہے۔

اس کے بعد لکھا:

اب وقت آ گیا ہے کہ تمام فضول قصے بالائے طاق رکھ دیئے جائیں اور نہایت صدق و اخلاص اور متانت کے ساتھ اولاً اس بات کا فیصلہ کر لیا جائے کہ مرزا غلام احمد جن کو آپ نے ۱۰ ستمبر کے پرچہ میں خدا کا برگزیدہ نبی لکھا ہے وہ فی الواقع ایسے ہی تھے۔

پھر تیسرے اشتہار میں لکھا:

کیا میں یہ امید رکھ سکتا ہوں کہ مرزا محمود اور اڈیٹر الفضل اور انکی جماعت کے سر برآوردہ ارکان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ اور مباہلہ کیلئے اپنے آپ کو مستعد کریں گے جسکے واسطے علماء دیوبند ہر وقت تیار ہیں۔

ایک اور اشتہار میں لکھا:

یہ واضح رہے کہ اب علمائے دیوبند کسی صورت سے بھی اس معاملہ کو ناتمام نہ چھوڑیں گے اس قسم کے تمام فقرات کی حقیقت اور اصلیت سے تو ہم پہلے ہی واقف تھے اور خوب جانتے تھے کہ یہ محض دکھاوے کی باتیں ہیں۔ مباہلہ کی طرف علمائے دیوبند کو نہ آنا ہے اور نہ آئیں گے۔ لیکن شائد وہ لوگ جو ہمارے مقابلہ میں ہر کس و ناکس کی تحریر کو وقعت دینے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں دیوبندی اشتہارات کے اس قسم کے فقرات میں بھی کچھ حقیقت سمجھتے ہوں اور انہیں خیال ہو کہ جب اس زور شور سے علماء دیوبند کی طرف سے مباہلہ پر آمادگی ظاہر کی جا رہی ہے تو وہ ضرور مباہلہ کر کے ہی رہیں گے۔ لیکن ایسے لوگوں کو ہم نہایت افسوس کے ساتھ اطلاع دیتے ہیں کہ علماء دیوبند نے اپنے قول و قرار کو پس پشت ڈالتے ہوئے اور اپنے ہوا خواہوں کی امیدوں کا خون کرتے ہوئے مباہلہ کے معاملہ میں بالکل خاموشی اختیار کر لی ہے ان کی تمام فقرہ بازیاں ختم ہوگئی ہیں ان کا سارا جوش و خروش کافور ہو گیا ہے۔

دراصل مباہلہ ہے ہی ایسا دل دہلا دینے اور کپکپی پیدا کر دینے والا فعل کہ باطل پرست اور حق و صداقت سے محروم انسان کبھی اس کو اختیار کرنے کی جرأت ہی نہیں کر سکتے یوں خواہ وہ اپنے سچے اور راستی پر ہونے کا کتنے ہی زور شور کے ساتھ اعلان کریں لیکن ممکن نہیں کہ مباہلہ کے ذریعہ اپنے عقاید کی صداقت ثابت کرنے کے لئے قوت قلب کے ساتھ تیار ہو سکیں چنانچہ اس وقت تک ایک بار نہیں بلکہ متعدد بار اس بات کا تجربہ ہو چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مخالفین ہرگز اتنی جرأت نہیں رکھتے کہ مباہلہ کے ذریعہ آپ کی صداقت کے متعلق فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔

خود حضرت مسیح موعود نے تمام علماء اور مشائخ ہند کو مباہلہ کا چیلنج دیا مگر کوئی سامنے نہ آیا پھر آپ نے دہلی کے علماء اور خواجہ حسن نظامی صاحب نے علیحدہ علیحدہ اس معاملہ میں ایسی زک اٹھائی کہ انہیں تمام عمر یاد ہی رہے گی۔ اب علمائے دیوبند نے مباہلہ سے فرار اختیار کر کے اس قسم کے گذشتہ تمام واقعات کی یاد تازہ کر دی ہے اور سمجھ دار اور سچائی سے پیار رکھنے والے اصحاب کے لئے یہ معلوم کرنے کا موقعہ بہم پہنچا دیا ہے کہ جن لوگوں کا سہارا باطل پر ہوتا ہے وہ حق کے مقابلہ میں کبھی ٹھہر نہیں سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس قدر رنج اور افسوس کی باست ہے کہ جماعت دیوبند ایک اتنی سی بات پر تو اپنے معاندین سے مباہلہ کے لئے تیار ہو جائے کہ اس نے مولوی محمود حسن صاحب کے متعلق مخبری کی ہے یا نہیں اور بڑے زور شور کے ساتھ مباہلہ کا چیلنج شائع کر دے لیکن جب ہم اسے اس امر کے متعلق مباہلہ کے لئے بلاتے ہیں جس پر آخرت کی نجات کا دار و مدار ہے تو کچھ عرصہ ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد دم توڑ کر بیٹھ جاتی ہے۔ اگر یہ جماعت ابتداء میں ہماری دعوت کا جواب نہ دیتی تو گو اسی سے اس کی حقیقت ظاہر ہو جاتی لیکن یہ عذر تو کر سکتی تھی کہ اس نے جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی، لیکن اب ایک عرصہ کے شور و غوغا کے بعد دم بخود ہو جانے پر وہ یہ بھی نہیں کہہ سکتی کیونکہ ایک عرصہ کی تگ و دو کے بعد جب اس نے اچھی طرح معلوم کر لیا کہ سوائے خموشی اختیار کر لینے کے اور کوئی صورت بچاؤ کی نہیں تب اسے چپ ہونا پڑا۔

لیکن کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہو گیا کہ دیوبندیوں کے نزدیک دین کی اتنی بھی اہمیت نہیں جتنی معمولی سے معمولی دنیاوی باتوں کی ہے اور ان کے خیال میں آخرت کی نجات ایک چھوٹے سے چھوٹے ذاتی الزام کے مقابلہ میں بھی بالکل ادنی اور حقیر چیز ہے۔ پس سمجھ دار اصحاب سوچیں اور دیکھیں کہ ان علماء کہلانے والے اور دین اسلام کے ستون ہونیکا دعوی کرنے والوں کی حالت کیسی حیرت انگیز اور افسوس ناک ہو گئی ہے کہ یہ لوگ آپس میں تو ذرا ذرا سی بات پر ایک دوسرے کو مباہلہ کا چیلنج دیتے رہتے ہیں لیکن جب ہم انہیں مباہلہ کے ذریعہ اس امر کا تصفیہ کرنے کے لئے بلاتے ہیں جس پر آخرت کی نجات کا دارو مدار ہے تو اول لغو اور خلاف شریعت اسلام شرائط لگا کر اپنا پیچھا چھڑانا چاہتے ہیں اور جب اس طرح بھی ان کی خلاصی نہیں ہوتی تو ایسے دم بخود ہو جاتے ہیں کہ: گوئی مردہ اند۔ حق کی طلب میں سرگردان رہنے والوں کے لئے عبرت اور نصیحت کا یہ بہت بڑا سامان ہے بشرطیکہ وہ غور و فکر سے کام لیں۔

ہمارے ساتھ مباہلہ کرنے علماء دیوبند کے فرار نے ایک بار اور دنیا پر ثابت کر دیا ہے کہ حق کے مقابلہ میں باطل ہرگز نہیں ٹھہر سکتا اور ہم جو کچھ دنیا کے سامنے پیش کر رہے ہیں وہی حق اور صداقت ہے کسی میں طاقت نہیں کہ اسے جھٹلانے کے لئے ہمارے سامنے آئے اور مسنون طریق سے مباہلہ کر کے فیصلہ خدا تعالی پر چھوڑ دے۔

اس موقعہ پر ہم اپنے اندرونی مخالفین غیر مبایعین کو بھی غیرت اور شرم دلاتے ہیں جن کے اخبار پیغام نے ہماری مخالفت کرتے ہوئے علماء دیوبند کی تائید میں لکھا تھا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں خطرہ ہے کہ اگر مباہلہ اس بنا پر قرار دیا گیا (یعنی حضرت مسیح موعود کو بحیثیت نبی پیش کر کے آپ کی صداقت پر مباہلہ کیا گیا) تو اس کا نتیجہ برعکس نہ ہو اور سابقہ لغو اعتراضات کی طرح اس کو بھی جماعت احمدیہ کے بالمقابل ایک اور حجت نہ بنا لیں۔

ان الفاظ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر علماء دیوبند ہم سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق مباہلہ کرتے تو پیام کے نزدیک اس کا نتیجہ ہمارے خلاف اور ان کی تائید میں نکلتا۔ جس وقت یہ الفاظ پیغام میں شائع ہوئے اسی وقت ہم نے، اہل پیغام مباہلہ کرلیں، کے عنوان سے لکھ دیا تھا کہ:

ہم پیام صلح کے متعلقین کو متوجہ کرتے ہیں کہ چونکہ وہ نبوت حضرت مسیح موعود کے منکر ہیں اور ہم مومن، اور بقول پیام مصدقین نبوت مسیح موعود کے خلاف مباہلہ کا نتیجہ نکلے گا اس لئے اگر وہ اب تک مباہلہ کو ٹالتے رہے ہیں تو اب ہی میدان مباہلہ میں آئیں اور خدا سے امر متنازعہ کیلئے فیصلہ چاہیں۔ پھر حق خود واضح ہو جائے گا لیکن اگر پیامیوں کے سرکردہ کار مباہلہ کے لئے آمادہ نہ ہوں تو سمجھا جائے گا کہ پیام والے اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں۔ پیغام کو چاہیے کہ اپنے امیر کو آمادہ کرے۔

اس کے متعلق پیغام نے آج تک ایک لفظ بھی نہیں لکھا اور نہ امید ہے کہ آئندہ لکھ سکے۔ یہی ندامت اور شرمندگی اس کے لئے کافی تھی لیکن اب جب کہ علمائے دیوبند نے ہمارے مقابلہ سے فرار کر کے ہمارے حق و صداقت پر ہونے کا ثبوت بہم پہنچا دیا ہے غیر مبائعین کو اپنی حالت پر خود ماتم کرنا چاہیے کہ باوجود ان کے سہارا دینے کے علمائے دیوبند ہمارے مقابلہ پر نہ ٹھہر سکے اور اس سہارے کے ذریعہ وہ ٹھہر کیوں کر سکتے تھے جب کہ خود سہارا دینے والے آج تک ہمارے مقابلہ میں آنے کی جرأت نہیں کرتے۔ (الفضل قادیان ۳ جون ۱۹۲۰ء ص ۳۔۴)

الفضل جواب دے

پیغام صلح لاہور ۴ فروری ۱۹۲۰ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں ایک فقرہ یہ بھی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نیا یا پرانا نبی نہیں آ سکتا اور جو گروہ اس بات کا اعتقاد رکھتے ہیں وہ اسلام کے اصولوں میں رخنہ اندازی کر رہے ہیں اور اسلام میں فتنہ و دجل، اور خبث پیدا کر رہے ہیں جس کے لئے احکم الحاکمین کے سامنے روز محشر مواخذہ ہوگا۔ (ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اقتباس میں دو لفظوں پر خفگی ہے:

آنحضرت کے بعد کوئی نبی، نیا یا پرانا۔

پرانا کہنے میں شائد مسلمانوں کی طرف اشارہ ہے جو حضرت مسیح ابن مریم کے حق میں اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ قرب قیامت بوصف نبوت بماتحت شریعت محمدیہ تشریف لاویں گے۔ اور نیا کہنے میں غالباً قادیانی پارٹی کی طرف اشارہ ہے جو مرزا صاحب کو نبی مانتی ہے

ہمارا جواب تو بہت مختصر ہے کہ خود مرزا صاحب قادیانی بھی اپنی الہامی کتاب بلکہ الہامی تھیلہ براہین احمدیہ میں لکھ چکے ہیں:

مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے (براہین۔ص ۴۹۹)

پس اگر دجل ہے تو مرزا صاحب اس قول کے مطابق دجال ہیں، اگر یہ خبث ہے تو بھی وہی اس صفت سے موصوف ہیں۔ ہمارا جواب تو یہی کافی ہے مگر قادیانی پارٹی کیا جواب دے گی اس کا ہمیں علم نہیں لہذا ہم وہ سننا چاہتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۲۰ء ص ۷)

مولانا بٹالوی کا جنازہ قادیان:

مولوی محمد حسین صاحب کا جنازہ غائب ہم نے قادیان میں پڑھا اور دعاء مغفرت کی۔ قریباً سو آدمی شریک جنازہ تھے۔ امانت اللہ زرگر۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۲۰ء ص ۱۳)

انہی دنوں الفضل ۱۶ فروری ۱۹۲۰۔ص ۸ پر ایک چٹھی شائع ہوئی جس میں مولانا بٹالوی کا بھی تذکرہ آیا۔ ملاحظہ فرمایئے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی

ہمارے پاس چند ایک غیر احمدی اصحاب کے دستخطوں سے ایک تحریر مولوی محمد حسین بٹالوی پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے متعلق پہنچی ہے مولوی محمد حسین بٹالوی کو اس کے شائع ہونے سے قبل ہی دنیا سے چل بسے۔ باقی رہ گئے دونوں پیر صاحبان۔ ان کی اطلاع کے لئے یہ تحریر شائع کی جاتی ہے اور فی الحال ہم اتنا ہی کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں اگر انہوں نے کچھ لکھا تو اس کا جواب بھی دیا جائے گا۔ اڈیٹر

بخدمت جناب مولوی محمد حسین بٹالوی و پیر مہر علی شاہ گولڑوی و پیر جماعت علی شاہ صاحب علی پوری صاحبان السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

۱۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوی مسیحیت اور مہدویت کا اس زمانہ میں کیا لاکھوں انسانوں نے ان کو قبول کرلیا ہے لیکن آپ تا حال منکر ہیں۔ احمدی جماعت آپ کو غلطی پر اور آپ ان کو غلطی پر یقین کرتے ہیں۔ اس امر کا فیصلہ بذریعہ مناظرہ یا مباہلہ ہوسکتا ہے۔ لہذا بڑے ادب سے التماس ہے کہ آپ بغرض مباہلہ بمقابلہ مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ ثانی مرزا صاحب کے اس اشتہار مطبوعہ بغرض دعوت مباہلہ فوراً شائع کریں تاکہ بذریعہ مباہلہ حق و باطل میں تمیز ہوجائے اور خلق خدا گمراہ نہ ہو۔ آپ کو خاکساران اس وقت تک رہبر دین خیال کرتے ہیں اور آپ کو اس لئے بھی تکلیف دیتے ہیں کہ ضرور آپ بذریعہ مباہلہ اس متنازعہ امر کا فیصلہ کرکے دنیا پر حق و باطل واضح کریں.... موہلن کے تحصیل وزیر آباد کے ۹۔ افراد کے دستخط اور نشان انگوٹھے ہیں:

اس سے معلوم ہوکہ ا تا دم آخر لوگ مولانا بٹالوی ہی کو مرزا صاحب کے مخالفین میں سب سے بڑا سمجھتے تھے، پیر مہر علی اور جماعت علی کے نام بعد میں لکھے گئے ہیں۔ اور یہ بھی معلوم ہوا کہ تادم آخر مولانا بٹالوی مرزا صاحب کے مخالف رہے، اور اڈیٹر الفضل نے بھی یہ نہیں لکھا کہ ان کا نام کیوں لکھتے ہو وہ تو رجوع کر چکے ہیں اور قادیانیت میں داخل ہو چکے ہیں۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کی آپ کے رجوع کے بارے میں ایک نہیں کئی پیش گوئیاں جھوٹی ہوئیں اور ان کا اقرار خود مرزائیوں نے بھی اس خط اور اس پر نوٹ دے کر کرلیا ہے۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کا دین وایمان

جناب بابو محمد حسین صاحب صابری لکھتے ہیں:

آج کل زور شور کے ساتھ قادیانی گروہ مرزائیہ آواز اٹھا رہا ہے کہ اسلام کا سچا پیرو صرف ان کا فرقہ ہے باقی کل دنیا کے مسلمان ہندوستانی ہوں یا عربی خارج از اسلام ہیں۔ اس دعوی میں بعض مرزائی اس قدر ترقی کر گئے ہیں کہ وہ اپنے خیالی ایمان واسلام پر مغرور ہو گئے ہیں اور دوسروں کو نہایت حقارت سے دیکھتے ہیں۔ خدا کی شان ہے ایک دن وہ تھا جب مرزا صاحب خود اپنے اسلام کی خیر مناتے پھرتے تھے، اپنا اسلام ثابت کرنا زمانے میں مشکل ہو رہا تھا۔ جدھر نظر اٹھاتے تھے اپنے حق میں کفر کا فتوی موجود پاتے تھے اس وقت میں یہ اصول تھا کہ کسی مسلمان کو کافر کہنا اور کلمہ گو اور عقاید اسلام کا معتقد پا کر پھر بھی کافر کہنے سے باز نہ آنا خود کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۵۶)۔ یا آج کا یہ زمانہ ہے کہ وہی مرزا اور ان کے مرید کل مسلمانوں کو باوجود عقاید اسلام کے معتقد ہونے کے اسلام سے خارج سمجھتے ہیں بلکہ یہود ونصاری سے تشبیہہ دیتے ہیں اور نہیں ڈرتے کہ وہی پرانا فتوی ہم پر بھی لگتا ہے اور ہم دوسروں کو کافر کہنے کی وجہ سے خود اسلام سے خارج ہو جائیں گے

کہتے ہیں کہ مسلمانوں کے عقائد اور اعمال خراب ہو گئے ہیں میں کہتا ہوں کہ خود مرزا اور مرزائیوں کے عقاید اور اعمال پہلے ہی سے خلاف اسلام ہیں مرزا صاحب کا دعوی ہے کہ میرے نشانات تین لاکھ سے زیادہ ہیں لیکن آنحضرت ﷺ کے معجزات کل تین ہزار ہیں جس کا صاف مطلب ہے کہ اپنے آپ کو حضور انور ﷺ سے سو حصے بڑا جانتے تھے کیونکہ تین ہزار والے کی تین لاکھ والے کے سامنے کیا حقیقت ہے (توبہ نعوذ باللہ) کہتے ہیں کہ: میں امام حسین سے افضل ہوں، اور حسین میں اور مجھ میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا معلوم افضلیت مرزا صاحب قادیانی کو کن معنوں میں تھی شاید اس کا مطلب ہو گا کہ خود مالدار تھے امام عالی مقام کو مسکین اور مظلوم پا کر اپنے آپ کو ان سے افضل خیال کرنے لگے۔

سوال ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب کو محبت رسول ﷺ کا دعوی تھا اور بوجہ تمول حج ان پر فرض تھا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ وہ زیارت مدینہ طیبہ اور حج بیت اللہ سے محروم رہے۔ ساتھ ہی دکھایا جاتا ہے کہ مولوی محمد اسماعیل شہید دہلوی پر مخالفین کی طرف سے کفر کا فتوی لگ کر شریف مکہ کے پاس پہنچ چکا تھا تاہم وہ باعزاز واکرام حج کر آئے، تو جواب ملتا ہے کہ مولوی اسماعیل وغیرہ کا اختلاف فروعی تھا اس لئے وہ حج کر سکے اور مرزا صاحب کا اختلاف اصولی ہے اس لئے مکے والے اپنی جاہلیت اولی میں جب آنحضرت ﷺ کو مصائب اور تکالیف پہنچاتے رہے تو اب وہ مجھ (مرزا) سے کیا نہ کرتے۔ لیکن میں پوچھتا ہوں کہ اگر مکے والے ایسے ہی جاہل ہیں کہ بلا تحقیق مار ڈالتے ہیں تو مولوی اسماعیل شہید دہلوی کیسے زندہ لوٹ آئے۔ صاف ظاہر ہے کہ ان کے عقاید کی تحقیق کی گئی جس سے حاکم مکہ مطمئن ہو گیا۔ کیا ایسی تحقیق کا موقع مرزا صاحب کو نہ دیا جاتا؟ ضرور دیا جاتا۔ لیکن افسوس کہ وہ جیسے ہندوستان میں اپنی نبوت کا ثبوت نہیں دے سکے ایسے ہی وہاں بھی ہرگز نہ دے سکتے۔ نبوت کا ثبوت قرآن و حدیث سے دینا کوئی دل لگی نہیں ہے۔

باوجود ایسے عقاید اور اعمال کے مرزائی ایسے دڑڑ ہیں کہ وہ کل اہل اسلام کو خارج از اسلام قرار دے کر صرف مرزا پر مدار نجات سمجھتے ہیں۔ ابھی حال میں اڈیٹر الفضل نے ایک مضمون بعنوان:

کیا اب کسی مصلح کی ضرورت نہیں؟

لکھا ہے۔ جس میں ایک اخبار سے ایک نوٹ نقل کیا ہے جس میں صاحب اخبار نے مسلمانوں کی حالت زار دکھائی ہے اس پر الفضل لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب مسلمانوں کی حالت یہ ہے تو کیوں وہ خدا کے اس نبی کی طرف توجہ نہیں کرتے جو عین ضرورت کے وقت مبعوث ہوا اور جسکی تائید میں ہزارہا ارضی وسماوی نشانات ظاہر ہوئے اگر کہا جائے کہ محض کتاب الٰہی ہمارے لئے کافی ہے تو یہ دعوی باطل ہے کیونکہ کتاب کو جب تک سکھانے والا نہ ہو کتاب چنداں مفید نہیں ہوسکتی۔ (الفضل قادیان ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء)

مرزائیوں کا ایسا کہہ دینا کوئی بڑی بات نہیں ان کو ہمیشہ سے عادت ہے کہ وہ خواہ مخواہ بلا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کو آگے کر دیا کرتے ہیں اگر کہیں سیلاب یا طوفان آوے تو جھٹ بول اٹھیں گے کہ ہمارے مسیح موعود کی سچائی ظاہر ہوگئی۔ ابھی حال میں کسی امریکن منجم نے پیش گوئی کی تھی کہ سترہ سے ۱۹ دسمبر ۱۹۱۹ء تک آفتاب میں سوراخ ظاہر ہوگا جس کی وجہ سے زلزلے وغیرہ ہوں گے تو مرزائیوں نے پہلے ہی سے اڑانا شروع کر دیا کہ ہمارے حضرت صاحب نے زلزلوں کی پیش گوئی کی ہوئی ہے۔ خیر یہ تو ان کی معمولی عادت میں داخل ہے اور وہ خود جانتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی اصلیت کیا تھی۔ ہمیں اس سے بحث نہیں البتہ یہ دکھانا ہے کہ جو الفضل اڈیٹر الفضل کے قلم سے نکلے ہیں ان کو دیکھ کر کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ ان کا لکھنے والا مسلمان ہے؟ ہرگز نہیں۔ قرآن شریف تو مدار نجات اپنے اوپر رکھے اور آنحضرت ﷺ فرماویں

ترکت فیکم الثّقلین لن تضلّوا ما تمسّکتم بھما کتاب اللّٰہ و سنّتی۔ یعنی میں تم میں دو چیزیں چھوڑ چلا ہوں جب تک تم ان دونوں سے وابستگی رکھو گے اوران پر عمل کرتے رہو گے تو کبھی گمراہ نہ ہو گے ایک کتاب اللہ، دوسری اپنی سنت۔

مگر یہ نئے مسلمان کہتے ہیں کہ قرآن شریف کا سمجھنا مرزا غلام احمد قادیانی پر موقوف ہے۔ قیامت کے دن آنحضرت ﷺ سے جب امت کی گمراہی کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال ہوگا تو حضور جواب دیں گے کہ اے میرے مالک! میری قوم نے قرآن شریف چھوڑ دیا، یہ نہیں کہیں گے کہ مرزا قادیانی کو نہیں مانا۔

لیکن مرزائی نہ تو قرآن شریف سے کچھ مطلب رکھتے ہیں، نہ حدیث شریف سے۔ اپنی غفلت میں ایسے ڈوبے ہوئے ہیں کہ دنیا بھر کو احمق خیال کر کے جو منہ پر آیا کہہ دیتے ہیں۔ نہ اپنے دین وایمان کا خیال ہے نہ کسی کے پوچھنے کا خدشہ۔

تعجب ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو ہمیشہ مریدوں کی بد باطنی اور جہالت وغیرہ پر روتے رہے، مگر آج مرزائی اپنے آپ کو ہدایت یافتہ خیال کرتے ہیں ۔مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

> ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی ہیں، میں انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں۔
>
> (اشتہار ملحقہ شہادت القرآن از مرزا قادیانی۔ص ۲)

یہ تو مرزائیوں کی اصل حالت کا فوٹو ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے خود کھینچا ہے جس سے ہدایت ہونا تو درکنار مرزائیوں کا معمولی سے معمولی اخلاق سے بھی گرے ہونا ثابت ہوتا ہے، تاہم الٹے چالیس کروڑ مسلمانوں کو خارج از اسلام سمجھتے ہوئے مطلق شرماتے نہیں۔ کیا سچ ہے۔ ظالم کو دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آتا ہے اپنی آنکھ کا شہتیر نہیں دکھتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۲۰ء مطابق ۶ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی توحید کی نسبت قرآن اور قادیانی کا مقابلہ

جناب منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی لکھتے ہیں:

مذہب اسلام کو دیگر مذاہب اگر فخر اور برتری کا دعوی ہے تو وہ توحید ہی ہے اور اس میں کچھ شک بھی نہیں کہ جس قسم کی خالص توحید اسلام نے دنیا کے سامنے پیش کی ہے کسی اور مذہب نے ہرگز نہیں کی اور مجھ کو توحید خالص کے منکروں پر اس قدر افسوس اور شکایت نہیں ہے کہ جس قدر افسوس اور شکایت مرزا جی قادیانی کی نسبت ہے کہ باوجود دعوی کے میں مجدد ہوں، امام الزمان ہوں، اور مرسل من اللہ ہوں ، اور توحید خالص کو قائم کرنے اور کسر صلیب کرنے کے لئے دنیا میں آیا ہوں ،مگر خلاف دعوی یہود اور نصاری اور دیگر مشرکوں سے بھی بڑھ کر توحید خالص کی تکذیب کی ۔یعنی خلاف آیات قرآن مجید خود توحید اور تفرید اور تثلیث اور خدا کے بیٹا ہونے کے مدعی بن گئے ۔ اور ڈبل افسوس ہے مرزا جی کے ماننے والوں پر کہ باوجود خواندہ ہونے کے مرزا جی کی کتب میں سے مرزا جی کے عقائد خلاف آیات قرآن پڑھ سن کر بھی حق کی طرف رجوع نہیں کرتے ۔ پس میں اپنے اس دعوی کے ثبوت میں پہلے قرآن مجید سے آیات مع ترجمہ نمبر وار اور پھر مرزا جی کی چند کتب سے اصل عبارت معہ نقل کرتا ہوں تا کہ مریدان مرزا جی کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔

۱:قرآن مجید میں ہے:

قل للہ الخالق کل شیء و ھو الواحد القھار۔

(ترجمہ: اے نبی کہہ، اللہ پیدا کرنے والا ہر چیز کا اور وہی اکیلا غالب ہے۔(س ۱۳۔ع ۸)

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں:

میں نے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں

۔(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۹۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: قرآن مجید میں ہے:

قل هو الله احد ۔(ترجمہ: کہہ وہ اللہ ایک ہے ۔سورہ اخلاص)

دیگر: فلا تجعلوا لله اندادًا۔مت مقرر کرو واسطے اللہ کے شریک (س ا ع ۳)

قادیانی مرزاجی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ میں خدا نے مجھے کہا انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی ۔تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید و تفرید۔(ضمیمہ انجام آتھم ۔ص ۲)

۳۔ قرآن مجید میں ہے:

لیس کمثله شیء و هو السمیع البصیر۔

(نہیں ہے مانند اس کے کوئی چیز اور وہ ہے سننے والا دیکھنے والا ۔(سورہ ۲۵۔ع ۴)

قادیانی مرزاجی فرماتے ہیں:

دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی زبان میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں، خدا کی مانند، گویا اس الہام کے مطابق ہے جو براہین احمدیہ میں ہے انت منی بمنزلة توحیدی و تفریدی۔

(اربعین نمبر ۳ حاشیہ ص ۲۵)

۴۔قرآن مجید میں ہے:

اولم یر الذین کفروا انّ السماوات والارض کانتا رتقاً ففتقناهما (الانبیاء: ۳۰) (کیا نہیں دیکھا انہوں نے کہ کافر ہوئے یہ کہ آسمان اور زمین تھے ملے ہوئے پس جدا کیا ہم نے دونوں کو)

دیگر: و لقد زیّنا السّماء الدنیا بمصابیح ۔(تحقیق زینت دی ہم نے آسمان دنیا کو ساتھ چراغوں کے)

قادیانی مرزاجی فرماتے ہیں:

سو میں نے پہلے تو آسمان اور زمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں تر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیب اور تفریق نہ تھی۔ پھر میں نے منشاء حق کے موافق اسکی ترتیب اور تفریق کی اور دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔ پھر میں نے آسمان دنیا کو پیدا کیا اور کہا انا زیّنّا السّماء الدّ نیا بمصا بیح ۔(آئینہ کمالات اسلام)

۵۔قرآن مجید میں ہے:

انّما امرہ اذا اراد شیئاًان یقول لہ کن فیکو ن ۔(سوئے اس کے نہیں کہ حکم اس کا جب چاہے پیدا کرنا کسی چیز کا یہ کہ کہتا ہے واسطے اس کے ہو پس ہو جاتی ہے)

قادیانی مرزاجی کو الہام ہوا:

انّماامر ك اذا ار دت شیئاً ان یّقو ل لہ کن فیکو ن ۔(تحقیق تیرا ہی حکم ہے جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اسے کہدے پس وہ ہو جاتی ہے)(البشری ج ۲)

۶۔قرآن مجید میں ہے:

انّ اللّٰہ یفعل ما یر ید (تحقیق اللہ کرتا ہے جو چاہتا ہے)۔

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

ار ید ما تر یدو ن (میں ارادہ کرتا ہوں جیسا کہ تم کرتے ہو)(البشری ج ۲)

۷۔قرآن مجید میں ہے:

لا یشر ك فی حکمہ ا حدا ۔(شریک نہیں کرتا بیچ حکم اپنے کے کسی کو)۔

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

کل لك و لا مر ك ۔(سب تیرے لئے اور تیرے حکم کے لئے)۔(البشری ج ۲)

۸:قرآن مجید میں ہے:

وان من شیء الا یسبح بحمدہ (نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد اسکی کے)

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

یحمد ك اللہ من عر شہ (خدا تیری عرش پر سے حمد کرتا ہے (اربعین نمبر ۲)

۹:قرآن مجید میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فسبّح بحمد ربّك و كن من السّاجدين ۔(پس پاکی بیان کر ساتھ حمد رب اپنے کے اور ہو سجدہ کرنے والوں سے)۔

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

یحمدك الله و یمشی الیك (خدا تیری حمد کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے) (اربعین نمبر ص ۱۰۔البشری ج ا ص ۲۸)

۱۰۔قرآن مجید میں ہے:

و ما تشاؤن الا ان یشاء الله ۔(نہیں چاہتے تم مگر یہ کہ چاہے اللہ)

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

انّی مع الرسول اقوم و ...(میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور اس بات کا قصد کرونگا جس کا وہ قصد کرے گا۔(البشری ج ۲ ص ۱۳۲))...

۱۱: قرآن مجید میں ہے:

الله لا اله الا هو الحی القیوم ۔(اللہ نہیں کوئی لائق بندگی کے مگر وہ زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا نہیں پکڑتی اس کو اونگھ اور نیند)۔

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

اصلی و اصوم اسهر و انام : میں نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں البشری ج ۲ ص ۷۹

۱۲۔قرآن مجید میں ہے: لا یضل ربی و لا ینسی ۔ نہیں بہک جاتا رب میرا اور نہ بھول جاتا ہے۔س ۱۶ ع ۱۱

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

اخطی و اصیب انی مع الرسول محیط ۔میں خطا کرونگا میں بھلائی کرونگا میں اپنے رسول کے ساتھ محیط ہوں ۔(البشری ۔ج ۲ ص ۷۹)

۱۳۔ قرآن مجید میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجعلوا من عبادہ جزء ان ا لا نسا ن لکفور مبین ۔(اور مقرر کیا انہوں نے واسطے حق تعالی کے بندوں میں سے اسکے جزو بنائے بیشک انسان کا فر ظاہر ہے۔س ۲۵۔ ع ۸)

قادیانی مرزا جی کا الہام ہے:

خدا تیری عرش پر سے تعریف کرتا ہے تو اس سے نکلا ہے۔کتاب البریت ص ۷۵

قرآن مجید میں ہے:

لم یلد و لم یو لد ۔(نہیں جنا اس نے اور نہ جنا گیا)

قادیانی مرزا جی کا الہام ہے:

انت منی و انا منك ۔تو مجھ سے ہے اور میں تجھ میں سے ہوں ۔البشری ج ۲ ص ۶

۱۵۔قرآن مجید میں ہے۔

و لا تقولوا ثلا ثة انتھوا خیر لکم انما اللہ الہ وا حد ۔اور مت کہو تین ہیں ۔باز رہو بہتر ہو گا واسطے تمہارے سوائے اس کے نہیں اللہ معبود اکیلا ہے۔(س ۶)

دیگر:لقد کفر الّذین قا لوا انّ اللہ ثالث ثلا ثه ۔

(تحقیق البتہ کافر ہوئے وہ لوگ کہ کہتے ہیں تحقیقا اللہ تیسرا ہے تین کا۔س ۶ ع ۱۴)

قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں:

اس مقام اور مرتبہ کی محبت میں بطور استعارہ یہ کہنا بے جانہیں ہے کہ خدا تعالی کی محبت سے بھری ہوئی انسانی روح جو بارادہ الہی اب محبت سے پھر گئی ہے ایک نیا تولد بخشتی ہے اس وجہ سے اس محبت کی بھری ہوئی روح خدا تعالی کی روح دسے جو نافخ المحبت ہے استعارہ کے طور پر ابنیت کا علاقہ ہو جاتا ہے اور چونکہ روح القدس ان دونوں کے ملنے سے انسان کے دل میں پیدا ہوتی ہے اس لئے کہہ سکتے ہیں کہ وہ دونوں کے لئے بطور ابن ہے اور یہی پاک تثلیث ہے جو اس درجہ محبت کے لئے ضروری ہے جس کو ناپاک طبیعتوں نے مشرکانہ سمجھ لیا ہے۔(توضیح المرام۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔قرآن مجید میں ہے:

هو الّذی خلقكم من طين ۔(الانعام:۲)(وہی ہے اللہ جس نے پیدا کیا تم کومٹی سے)

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

تو ہمارے پانی سے ہے اور دوسرے لوگ فشل سے یعنی خشکی سے (کتاب البریت ص ۷۵)

۱۵۔قرآن مجید میں ہے:

الذی له ملك السماوا ت و ا لار ض و لم يتخذ ولدا ۔

(اللہ وہ ہے جس کی سلطنت آسمان اور زمین کی ہے اور نہیں پکڑا اس نے کوئی بیٹا)

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

انت منّی بمنز لة و لدی

(تو مجھ سے بمنزلہ میرے فرزند کے ہے حقیقت الوحی ص ۸۶)

۱۸۔قرآن مجید میں ہے:

قا لوا اتخذالله و لداًا لهم به من علم و لا لآ با ء هم كبر ت كلمة تخر ج من افوا ههم ان يقولو ن ا لا كذ با

(کہتے ہیں پکڑی ہے اللہ نے اولاد نہیں ان کو ساتھ اس کے علم اور نہ باپوں ان کے کو بڑی بات ہے جو نکلتی ہے مونہوں ان کے سے نہیں کہتے مگر جھوٹ ۔)

قادیانی مرزاجی کا الہام ہے:

انت منی بمنز لة او لا دی (تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری اولاد) (اخبارالحکم ج ۴ نمبر ۴۴ ص ۶؟ مورخہ ۱۰ا دسمبر ۱۹۰۲ء؟

قرآن: بد يع السما وات و ا لار ض انی يكو ن له و لد و لم تكن له صاحبه (پیدا کرنے والا آسمانوں کا اور زمین کا کیونکر ہو واسطے اس کے اولاد نہ ہے واسطے اس کے جورو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔(س ۷ ع ۱۹)

دیگر: و قالوااتّخذ الر حمن و لدا۔ لقد جئتم شیئا ادا ۔تکا د السما وا ت یتفطر ن منه و تنشق ا لار ض و تخر الجبا ل هدا ان دعوا للر حمن ولدا ۔(اور کہا انہوں نے پکڑی ہے رحمٰن نے اولاد البتہ تحقیق لائے تم ایک چیز بھاری نزدیک ہے کہ آسمان پھٹ جاوے زمین اور گر پڑیں پہاڑ کانپ کر اس سے کہ دعویٰ کیا انہوں نے واسطے رحمان کے اولاد کا (س ۱۶۔ ع ۹)

مرزا: الہام: اسمع و لدی ۔ اے میرے بیٹے سن (البشریٰ ج ا ص ۴۹)

قرآن: و لله الاسماء الحسنی فا دعوه بها و ذروا الذین یلحدون فی اسماء ه یجز و ن ما کا نوا یعلمو ن ۔(اور واسطے اللہ کے ہیں نام اچھے۔ پس پکارو اس کو ساتھ اس کے اور چھوڑ دو ان کو جو کج راہی کرتے ہیں بیچ ناموں اس کے کے البتہ جزا دیئے جاویں گے جو کچھ تھے کرتے ۔س ۹ ع ۱۲)

مرزا: الہام ۔ ربّنا عا ج ۔ ہمارا رب عاجی ہے۔(البشریٰ ۔ج ۲ص ۷۶)

الہام: انی ساعقة ۔ میں ساعقہ ہوں ۔نوٹ یہ اللہ تعالیٰ کا نام ہے۔(البشریٰ ج ۲ ص ۷۶)

۲۱، قرآن ۔ و من ا ظلم ممن افتری علی الله کذ باً او کذ ب بآ یا ته انه لا یفلح الظا لمون

اور کون بہت ظالم ہے اس شخص سے کہ باندھ لیوے اوپر اللہ کے جھوٹ یا جھٹلا وے آیتوں اس کی کو تحقیق نہیں چھٹکارا پاتے ظالم ۔س ۷ ع ۹

مرزا: الہام: اعمل ما شیت فا نی قد غفر ت لك ۔ جو کچھ تو چاہے کر میں نے تجھے بخشا ۔(البشریٰ ۔ج ا ص ۴۶)

دیگر: اربعین نمبر ۲ صفحہ ۱۸، جو چاہے کر تو مغفور ہے۔

۲۲، قرآن: و ان الشیا طین لیو حو ن الی او لیاء هم لیجا د لو کم و ان اطعتمو هم انکم لمشر کو ن۔(اور تحقیق شیاطین وسوسہ ڈالتے ہیں طرف دوستوں اپنے کی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جھگڑیں تم سے اور اگر تم نے کہا مانا ان کا تحقیق تم ہی البتہ مشرک ہو (س ۸ ع ۱)

دیگر: هل انبئكم على من تنز ل الشيا طين تنز ل على كل افاك ا ثيم يلقون السمع و اكثر هم كا ذبو ن ۔

(کیا بتلاؤں میں تم کو اوپر کس کے اترتے ہیں شیطان اترتے ہیں اوپر ہر جھوٹ باندھنے والے گنہگار کے رکھتے ہیں شیطان کان اپنے اور اکثر ان کے جھوٹے ہیں (س ۱۹۔ ع ۱۵)

مرزا جی: سو اس امت میں وہ ایک شخص میں بھی ہوں جس کو اپنے نبی کریم کے نمونہ پر وحی اللہ پانے میں تئیس برس کی مدت دی گئی اور تئیس برس تک یہ سلسلہ برابر جاری رکھا گیا ہے۔ (اربعین نمبر ۳ ص ۲۲)۔

صاحبان! مرزا جی کے تمام الہامات مرقومہ بالا جو صریح قرآن مجید کی آیات کے خلاف ہیں مرزا جی کے خود ساختہ ہیں یا غیر خدا کی طرف سے ہیں، خداوند تعالیٰ کی طرف سے ہرگز نہیں ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۲۰ء مطابق ۶ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ ص ۴۔۶)

استفسار بابت نبوت

مرزائی صاحبان اپنے ادعا نبوت کے ثبوت میں آیت سورہ اعراف

يا بنی آ د م امّا يأ تينّكم رسل منكم يقصّو ن عليكم آ يا تی فمن اتقی و ا صلح فلا خوف عليهم و لا يحز نو ن ۔

بڑے زور سے پیش کرتے ہیں کہ اللہ فرما چکا ہے کہ ضرور تمہارے پاس تم میں رسول آتے رہیں گے۔

پس کیا مرزا صاحب بہ حسب دعویٰ خود اس قرآنی حکم وپیش گوئی میں داخل ہیں؟ اگر نہیں تو اس آیت کریمہ کے مصداق کون لوگ ہیں اور کیا وہ گذر چکے یا آئیں گے؟ اور اگر داخل ہیں تو پھر ان کے انکار نبوت کی کیا وجہ ہے؟ اگر جواب میں کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے کہ یہاں رسل معنی مجازی رسل مرسلین ہے جیسا کہ مفسرین نے زیر تفسیر آیت سورہ یسین اذ جاء ھا المر سلون رقم فرمایا ہے کہ اہل انطا کیہ کے پاس عیسی مسیح کے رسول گئے تھے تو اس جگہ معنی مجازی کے مراد ہونے پر کون سا قرینہ دال ہوگا جو حقیقۃ سے صارفہ ہو غرض کہ ان کے ہمہ اعتراضات وسوالات کو مدنظر رکھ کر بالعموم جمیع علماء امت محمدیہ و بالخصوص مولانا ثناء اللہ ومولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی توجہ خاص فرماکر سائل کو جواب باصواب سے مسکت للخصم خوش فرماویں۔

المستفسر: سید محمد نور اللہ شاہ محلّہ کشمیری سیالکوٹ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: آیت موصوفہ کا مضمون بالکل صاف ہے کہ حضرت آدم کے ہبوط کے وقت اللہ تعالی کی طرف سے بندوں کو اطلاع ملی کہ تم میں رسول آویں گے تو ان کی اطاعت کرنا۔ پہلے پارے میں مذکور ہے

امّا یأ تینکم منّی ھدی فمن تبع ھدا ی فلا خوف علیھم و لا ھم یحز نو ن (یعنی اے بنی آدم اگر میری طرف سے تمہارے پاس رسول آویں تو جو ان کی تابعداری کریں گے بےغم ہوں گے)

اس آیت کو محدود کر دیا دوسری آیت نے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ما کا ن محمد ابا احد من ر جا لکم و لکن رسو ل اللہ و خا تم النبیین

یعنی محمد رسول خاتم النبیین ہیں

اگر پہلی آیت سے نبیوں کے آنے کا ثبوت ہوتا ہے تو پھر مرزا صاحب کو کیا پڑی تھی کہ وہ بروزی اور طفیلی نبی بنتے، انہوں نے صاف نبوت کا دعوی کیوں نہ کیا۔ آیت خاتم النبیین ایسی صاف ہے کہ مسلمانوں کا کوئی بھی فرقہ بعد نبوت محمدیہ کے نبوت کا قائل نہیں ہوا اسی کی تفسیر میں وہ حدیث پیش کی جاتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں لا نبی بعد ی۔ یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری آیت کی صحیح تفسیر یہ ہے کہ انطا کیہ والوں کی طرف اصلی رسول گئے تھے شاگردان مسیح کے جانے کا ثبوت نہیں جن مفسروں نے کہا ہے انہوں نے اہل کتاب کے اثر سے کہہ دیا ہے ورنہ کسی آیت حدیث سے ثابت نہیں

نوٹ: خاص نبوت کا مسئلہ تو بجائے خود رہا مگر نبوت مرزا کا مسئلہ تو اب اس قابل بھی نہیں کہ اسکو زیر بحث لایا جائے نبوت اگر جاری بھی ہو تو کیا ایسے آدمی نبی ہو سکتے ہیں، جو کانے کو دم کریں تو خدا ان کی صداقت ظاہر کرنے کو اسے اندھا کردے۔ فاعتبروا یااولی الابصار

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۸ فروری ۱۹۲۰ء مطابق ۶ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ ص ۶۔۷)

خلیفہ قادیان امرتسر میں

قادیانی خلیفہ (مرزا محمود) لاہور سے واپس ہوتا ہوا امرتسر میں بھی اترا۔ ۲۲،۲۳ فروری کو اس کے لیکچر کا انتظام کیا گیا۔ مولانا ابوالوفا اس سے پہلے امروہہ اور شاہجہان پور کے جلسوں میں گئے ہوئے تھے۔ ۲۲ کو آپ شاہجہان پور میں تھے۔ امرتسری علماء نے ۲۰ ہی سے خلیفہ جی کا استقبال کرنا شروع کر دیا ان سب میں پیش پیش مولوی سید عطاء اللہ شاہ صاحب تھے جنہوں نے مرزائی خیالات متعلقہ اسلام اور متعلقہ خلافت اسلام بتا بتا کر پبلک کو ان کے جلسے میں جانے سے منع کیا۔ اتنے میں مولانا ابو الوفا بھی ۲۳ فروری کی دوپہر آپہنچے۔ مولوی عطاء اللہ شاہ سٹیشن ہی پر ملے۔ مولانا سے پوچھ کر ساڑھے سات بجے شام جلسہ کا انتظام کر دیا۔ شب کو مولانا نے قادیانی مشن پر مفصل تقریر کی۔ امرتسری پبلک چونکہ آپ کی منتظر تھی اسلئے ہجوم بھی بہت زیادہ تھا اسی روز آپ نے اعلان کر دیا کہ کل اسی وقت کٹرہ بھائی (دفتر اہل حدیث والے محلّہ) میں جلسہ ہوگا۔

دوسرے روز کا جلسہ بھی بہت بارونق ہوا خلیفہ قادیان کو دیکھ کر امرتسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں میں جو جوش پیدا ہوا تھا وہ علماء کی تقریروں سے ٹھنڈا پڑ گیا الحمد للہ۔ سنا گیا کہ اثناءتقریر میں خلیفہ قادیان پر بہت سے آوازے کسے گئے بلکہ اینٹ کنکر بھی پڑے ۔ ہمارے خیال میں خلیفہ جی اس بات کا ملال نہیں ہوگا کیونکہ ان کے والد آنجہانی جب امرتسر میں آئے تھے اور اسی مکان میں آپ نے لیکچر دیا تھا تو ان کے ساتھ بھی ایسا ہی برتاؤ ہوا تھا۔ یہاں تک کہ پولیس کی حفاظت میں اگر سٹیشن نہ پہنچائے جاتے تو شاید مزار شریف بھی امرتسر میں ہی ہوتا۔

کسی صاحب نے اثنا تقریر میں اہل لاہور کی سخت شکایت کی کہ خلیفہ قادیان نے وہاں دو لیکچر دیئے مگر علماء لاہور اور پبلک نے خلیفہ جی کی قدر نہ کی جیسی کہ اہالی امرتسر نے کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مارچ ۱۹۲۰ء۔ ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ ص ۱۲)

ضرورت ایجاد کی ماں

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

دنیا جہاں خدا کے بندوں سے خالی نہیں رہتی جو ایمان قائم رکھنے کے لئے دولت عزت بلکہ جان تک دے دیتے ہیں وہ ایسے بندے بھی پیدا کرتی رہتی ہے جو دولت پر سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ ہمارے مرزا غلام احمد قادیانی چودھویں صدی کی موخر الذکر قسم کے لوگوں میں ایک اعلیٰ پایہ رکھتے ہیں کیونکر؟ دیکھئے

مرزا صاحب اور ان کے والد جب اپنی جائیداد واگذار کرنے میں ستر (۷۰) ہزار روپیہ کے نیچے آ گئے، (دیکھو مرزا کی کتاب، ہمارے مختصر سوانح اور مقاصد) اور ایسے نواب بے ملک رہ گئے کہ انکم ٹیکس ادا کرنے سے عجز ظاہر کیا اور تحصیل دار وقت نے اس کی تصدیق کی، مرزا صاحب اسی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اسی نامرادی کی وجہ سے حضرت والد صاحب ایک نہایت عمیق گرداب غم اور حزن واضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے، تو بقول شخصے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے، مرزا صاحب نے اس گرداب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمیق سے نکلنے کی ایک ایسی تجویز سوچی جس میں نہ ہلدی لگتی تھی نہ پھٹکڑی صرف تھوڑے سے ایمان کا خرچ تھا۔ یعنی دعوی کر دیا کہ مجھ کو الہام ہوتا ہے اور اس دعوی کی خدا کی قسموں سے موکد کیا (ان الہاموں اور الہامی پیش گوئیوں کا حال بھی دنیا نے دیکھ لیا کہ ایمان اور حیا سوز زتاویلات کی ٹانگوں پر انہیں کھڑا کرنے کی کوششیں کی گئی) اس کے بعد مسیح ہونے کا دعوی کیا لیکن اس دعوی میں ایک دقت پیش آئی یعنی جن احادیث میں مسیح کے نزول کا ذکر تھا ان میں یہ بھی تھا کہ وہ دجال کو قتل کریں گے۔ اس لئے دجال کا قائم کرنا ضروری ہوا اور اس میں ایمان کا ذرہ زیادہ خرچ پڑا۔ یعنی دجال اس طرح قائم کیا: فرماتے ہیں کہ پس اصل بات یہ ہے کہ دجال ایک شخص کا نام نہیں لغت عرب کی رو سے دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو اپنے تیئں امین اور متدین ظاہر کرے مگر دراصل امین ہو نہ متدین۔ حالانکہ ظلوما جھو لًا کے معنی کرتے ہوئے آئینہ کمالات اسلام میں فرماتے ہیں کہ ہم ان کتب لغت کو جو صدہا برس قرآن کریم کے بعد اپنے زمانے کے محاورات اور موافق طیار ہوئیں ہیں قرآن مجید کا حکم نہیں ٹھہرا سکتے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ قرآن اور حدیث ایک زمانہ کی کلام ہیں۔ پس مرزا صاحب ایک اصول قائم کرنا اور دوسری جگہ اس کو توڑنا کچھ تھوڑا سا زیان ایمان نہ تھا اور طرفہ یہ کہ یہ بیان بھی جھوٹ کہ کتب لغت کی رو سے دجال اس گروہ کو کہتے ہیں۔ ہاں اگر یہ کہتے کہ گروہ کو بھی کہتے ہیں تو سچ ہوتا۔ دور نہ جاؤ صراح ہی کھول کر دیکھو دجال کے سامنے لکھا ہے، نام مسیح کذاب وگروہ بزرگ۔، دروغ گورا حافظہ نباشد۔ ازالہ اوہام خود تحریر فرما چکے ہیں کہ صحابہ نے بلکہ خود آنحضرت ﷺ نے یقین کر لیا کہ ابن صیاد وہی دجال ہے۔ یہ بیان بھی جھوٹ کیونکہ جب حضرت عمر نے اس کو دجال سمجھ کر اس کے قتل کی اجازت چاہی تو آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر یہ شخص دجال ہے تو اس کا قاتل سوا حضرت عیسی کے اور کوئی نہیں۔ اور اگر یہ شخص دجال نہیں تو ذمی ہونے کی وجہ سے اسکا قتل جائز نہیں۔ اس سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ کہ صحابہ اور آنحضرت ﷺ دجال شخص واحد کو سمجھتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کہ گروہ کو۔ دوم یہ کہ آنحضرت ﷺ نے ہرگز یقین نہیں کیا کہ ابن صیاد ہی دجال ہے۔ تیسرے یہ بھی ثابت ہوا کہ قتل سے واقعی قتل ہی مراد ہے نہ کہ دلائل پیش کرنے جیسے کہ مرزا صاحب ہمیں سمجھاتے ہیں۔ پھر مرزا صاحب فرماتے ہیں، سو یہ صفت (امین نہ ہونے کی) عیسائیوں کے اس گروہ میں ہے جو پادری کہلاتے ہیں کیونکہ وہ صرف محرف انجیل پیش کرتے ہیں اور وہ گروہ جو طرح طرح کی کلوں اور صنعتوں اور خدائی کاموں کو اپنے ہاتھ میں لینے کی فکر میں لگے ہوئے ہیں۔ اچھا ہم نے مانا کہ کلیں ایجاد کرنے والے بہت برا کام کرتے ہیں اور دجال ہیں مگر دجال کی نسبت تو حضرت عیسی کے نزول کی بشارت دینے والا مخبر صادق فرما چکا کہ وہ مردہ زندہ کرے گا اور مینہ برسائے گا اور خدائی دعوی کرے گا۔ پھر حضرت نازل ہوکر اس کو قتل کریں گے۔ عیسائیوں کے کسی گروہ نے نہ آج تک مینہ برسایا نہ مردے زندہ کئے نہ خدائی دعوی کیا اور مسیح صاحب قادیان میں پیدا ہوکر اپنی ہی بددعا سے مولوی ثناء اللہ شیر اسلام کی زندگی میں فوت ہوکر اپنے کذاب ہونے پر مہر لگا گئے۔

علاوہ ازیں اگر کسی نے مردے زندہ کئے تو وہ ڈاکٹری فرقہ ہوگا۔ پس دجال کے معنی گروہ بھی نہ ہوئے بلکہ ایسے تین گروہوں کا مجموعہ جس میں سے ایک پر تو امین نہ ہونے کا مرزا صاحب الزام دیں اور دوسرے دو گروہوں کی نسبت گمان کیا جاسکے کہ شائد وہ مسیح کی موت کے بعد ہی کسی آئندہ زمانہ میں مینہ برسا دیں اور مردے زندہ کریں اور خدا ہونے کا دعوی کریں۔ یہ کیا خوب تعریف ہے دجال کی کہ کوئی صحیح الدماغ انسان اس کو قبول نہیں کرسکتا۔

پادریوں کے غیر متدین ہونے کی وجہ مرزا صاحب اس کتاب میں یہ بیان کرتے ہیں کہ وہ محرف انجیل ہمارے سامنے پیش کرتے ہیں لیکن ازالہ اوہام میں مرزا صاحب ایلیا کے قصہ کو جو انجیل میں ہے صحیح ثابت کرتے ہوئے انجیل کو غیر محرف مانتے ہیں چنانچہ ان کے اصل الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ہمارے امام المحد ثین حضرت اسماعیل صاحب (مرزا جی کو یہ بھی خبر نہیں کہ اسماعیل امام صاحب کے باپ کا نام تھا) اپنی صحیح بخاری میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ ان کتابوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں زبردستی سے یہ نہیں کہنا چاہیے کہ یہ سب کتابیں محرف ومبدل ہیں۔

جائے غور ہے کہ پادری صاحبان اگر انجیل پیش کریں تو وہ دجال قرار دیئے جائیں کیونکہ انجیل محرف ومبدل ہے اور مرزا جی اسی انجیل کو پیش کریں تو وہ مسیح موعود کیونکہ اسماعیل نے بخاری میں کہا ہے کہ انجیل محرف ومبدل نہیں کوئی سائنس والا کوئی کل ایجاد کر کے خلق اللہ کو آرام اور فائدہ پہنچاوے اور خدا کو خدا اور اپنے آپ کو اس کا بندہ مانے تو وہ دجال اور مرزا جی ایک نیا مذہب ایجاد کر کے لوگوں کا ایمان اور پیسہ غارت کریں اور امت محمدیہ میں تفرقہ ڈالیں اور خدا کا بیٹا اور باوا بنیں تو مسیح موعود۔ سبحان اللہ و بحمدہ۔ کیا منطق ہے اور کیا خوب شناخت ہے دجال اور مسیح موعود کی، اور کیا دماغ ہیں ان لوگوں کے جو اس منطق کو قبول کر رہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔۱۹ مارچ ۱۹۲۰ء۔۲۰۔۲۷ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ ص ۳۔۴)

قادیانی مکاتبت

من جانب اراکین انجمن اہل حدیث مدراس

بگرامی خدمت جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے و جناب خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری (یہ دونوں حضرات ان دنوں مدراس گئے ہیں وہاں کی انجمن اہل حدیث نے ان کو خط لکھا جو درج ذیل ہے افسوس ہے جواب نہیں پہنچا۔ اڈیٹر اہل حدیث)

اس کا تو آپ حضرات کو انکار نہیں کہ آپ حضرات جناب مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی کے متبعین سے ہیں مگر ایسے متبعین سے نہیں ہیں جیسے میاں محمود احمد قادیانی اور ان کے تابعدار ہیں جو مرزا صاحب کو علاوہ خدا رسول نبی وغیرہ کے اور کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانتے اور اعتقاد کرتے ہیں نعوذ با للہ من سوء الا عتقاد و من کل ما کرہ اللہ چنانچہ سنا گیا کہ جمعہ ۲۰ فروری کے جلسہ لیکچر مقام لالی ہال مدراس میں آپ نے بھی عموماً ان کے اعتقادات کی تردید اور ایسے فاسد اعتقادات سے اپنی برأت بھی ظاہر کی ہے

آپ حضرات نے اپنے پرچہ مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۱۹ء میں تحریر فرمایا ہے کہ

ا: حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ سچے مسلمان تھے اور ان تمام عقاید پر قائم تھے جو اہل سنت و جماعت کے عقاید ہیں۔

ایک وسیع نظر والا اس عبارت کا یہ مفہوم سمجھ سکتا ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی نے جس قدر دعوے اپنے حق میں خود کئے ہیں اور جن کا ذکر مرزا صاحب کی قدیم و جدید تصانیف وغیرہ میں کیا گیا ہے وہ سب دعوے اہل سنت و جماعۃ میں عموماً مسلم ہیں یا ان کا ثبوت دلائل اربعہ اہل سنت و جماعت سے ہوسکتا ہے یا فرقہائے اہل سنت و جماعت (حنفی شافعی مالکیہ حنبلی اہل حدیث) سے کسی ایک فرقہ کے پاس خصوصاً ایسے دعوے مسلّم و ثابت ہیں

کتاب النبوۃ فی الاسلام مصنفہ محمد علی صاحب ایم اے وغیرہ سے جو آپ حضرات کی انجمن احمدیہ سے شائع ہوئی ہے اس کا پتہ چلتا ہے کہ آپ حضرات مرزا صاحب آنجہانی کو مسیح موعود اعتقاد کرتے اور مانتے ہیں اور غالباً اب بھی آپ حضرات کا یہی عقیدہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی آنجہانی مسیح موعود ہیں

بحکم فا صلحوا بین اخو یکم اور بفحوائے الصلح خیر آپ حضرات سے مندرجہ ذیل سوالات کے کھلے اور صاف تحریری جوابات بپابندی اصول اہل سنت و جماعت طلب کئے جاتے ہیں اور امید ہے کہ آپ حضرات عوام وخواص ہر دو کی تشفی کے لئے ان سوالات کا تحریری جواب بہ پابندی اصول سنت و جماعت جلد عنایت فرمائیں۔ اس کے ساتھ ہی وہ حصہ مضمون بھی قلم بند کر دیجئے جو جمعہ ...کو لال ہال میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے بہ نسبت مرزا صاحب آنجہانی اور ختم نبوت وغیرہ وغیرہ کے بیان فرمایا ہے کیونکہ مثل مشہور ہے لاکھ بکا ایک لکھا۔ یہ دونوں مساوی نہیں ہو سکتے اور اس سے غیروں کو بھی فائدہ ہونا یقینی ہے

سوالات: ۱: آپ حضرات جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کو مسیح موعود اعتقاد کرتے ہیں یا نہیں؟

۲۔ اگر آپ حضرات جناب مرزا صاحب کو مسیح موعود اعتقاد کرتے ہیں تو کیا آپ حضرات مسیح موعود اعتقاد کرنے کے باوصف مرزا صاحب کو نبی بھی مانتے ہیں کہ نہیں؟ موعود کے لفظ سے کیا آپ حضرات کے بھی وہی مفہوم ہے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے کہ احادیث میں اس کا وعدہ کیا گیا ہے؟

۴۔ اگر موعود کا مفہوم وہی ہے جو احادیث میں وعدہ کیا گیا ہے تو ان احادیث میں کیا مسیح موعود کو ابن مریم اور نبی کے لفظ سے بھی یاد کیا گیا ہے؟

۵۔ کیا جناب مرزا صاحب آنجہانی کی قدیم و جدید تصانیف میں ایسے الفاظ اور دعوی نہیں ہیں جو عموماً تمام اہل سنت و جماعت کے عقاید کے صاف خلاف ہیں اور جن کے لینے اور صحیح سمجھنے سے قائل ہر اصول اہل السنہ و جماعت کے برابر کفر کا اطلاق آ سکتا ہے یا نہیں؟

۶۔ اگر مرزا صاحب آنجہانی کی کتب میں ایسے الفاظ و دعوی تحریراً ثابت ہیں جو منجر بکفر ہیں تو آپ حضرات ان کی نسبت کیا اعتقاد رکھتے ہیں اور اس کے قائل پر کیا حکم لگاتے ہیں؟

۷۔ آپ حضرات جناب مرزا صاحب کے ان متبعین کو کیا کہتے ہیں جو قادیانی پارٹی کہلاتی ہے اور جس کی طرف سے لندن میں مفتی محمد صادق وغیرہ تبلیغ واشاعت اسلام کا کام کرتے ہیں اور جن کے اعتقاد میں مرزا صاحب خدا بھی ہیں رسول بھی ہیں نبی بھی ہیں کرشن بھی ہیں حضرت امام حسین اور جناب صدیق اکبر سے بھی افضل و برتر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں وغیرہ وغیرہ۔ آیا وہ لوگ اسلام کی حدود میں ہیں یا حدود اسلام سے باہر ہو گئے ہیں۔

۸۔ کیا آپ حضرات اہل سنت و جماعت کے اس مسلّم عقیدہ کے قائل و معتقد ہیں یا نہیں جو قرب قیامت نزول عیسی من السماء کا ہے جیسا کہ تمام کتب عقائد اہل سنت و جماعت میں بلا انکار ثابت و مسلّم ہے

۹۔ کیا انگریزی ترجمہ اور شرح قرآن مجید مصنفہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے میں جو مخالفین اسلام کی ہدایت و تعلیم کے لئے لندن میں چھپوایا گیا ہے کوئی مسئلہ خلاف عقاید جمہور اہل سنت و جماعت نہیں بیان ہوا ہے؟ اگر ہوا ہے تو اس کا کیا حکم ہے؟

۱۰۔ کیا آپ حضرات نے کبھی اپنے متبعین کو یہ فتوی دیا تھا اور آپ خود بھی اس پر عامل تھے کہ مساجد اہل سنت و جماعت میں پنج وقتہ، جمعہ وعیدین میں اہل سنت و جماعت کیا مام کے پیچھے آپ حضرات کی اقتداء درست نہیں ہے اور کیا اب بھی آپ حضرات کا یہی فتوی و عمل ہے؟

۱۱۔ کیا تاریخ اسلام سے کسی ایسے بزرگ یا ولی یا مجدد کو اس تیرہ سو سال کی مدت میں آپ پیش کر سکتے ہیں جس نے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کی طرح اپنی فضیلت میں خود ایسے دعوے کئے ہیں اور پھر اس زمانہ کے لوگ اس کو بزرگ یا ولی یا مجدد بھی مانتے تھے۔

۱۲۔ آپ حضرات کے پاس اس مدعی کا کیا حکم ہے جو جناب مرزا صاحب آنجہانی کو جھوٹا (کاذب) سمجھتا اور مرزا صاحب کے اقوال اور کلام ہی سے اس کا ثبوت دینے کے لئے تیار و آمادہ ہے مگر کوئی مرزائی جرأت کر کے ثبوت چاہنے پر آمادہ نہیں ہوتا ہے

۱۳: جناب مرزا غلام احمد صاحب کا کشف و الہام ان کے متبعین پر خصوصاً اور عوام مسلمین پر عموماً حجت شرعی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

۱۴: کیا کسی تصنیف میں جناب مرزا قادیانی اپنے آپ کو مرض مالیخولیا میں مبتلا ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دعوی کیا ہے کہ نہیں؟ اگر ایسا دعوی کیا ہے تو کیا مرزا صاحب اس دعوی میں صادق ہیں یا کاذب؟

براہ کرم ان سوالات کا صاف وصریح جواب بپابندی اصول اہل سنت و جماعت عنایت کیجئے اگر آپ کا جواب تشفی بخش ہوگا تو جھگڑا پاک ورنہ اختلافی ابواب میں کسی ایک عام یا خاص جلسہ علماء وعمائدین میں طرفین کے صوابدید سے شرائط مناظرہ ضبط ہونے کے بعد بپابندی اصول اہلسنت و جماعت اختلافی ابواب کا تصفیہ کر لیا جائے گا۔ یقین ہے کہ آپ حضرات اس کے تحریری جواب سے جلد ممنون فرمائیں گے۔ فقط خیر اندیش: کے محمد عمر صدر انجمن اہل حدیث مدراس۔ سی عبدالحکیم نائب صدر انجمن اہل حدیث مدراس۔۔ محمد فضل اللہ نائب صدر انجمن اہل حدیث مدراس۔ فخری کا ن اللہ معتمد انجمن اہل حدیث مدراس۔ سید محمد عبدالقادر جیلانی خازن انجمن اہل حدیث مدراس۔ محمد عبداللہ مددگار معتمد انجمن اہل حدیث مدراس۔ سید نعمت اللہ مددگار معتمد انجمن اہل حدیث مدراس

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔۱۹ مارچ ۱۹۲۰ء۔ ۲۰۔۲۷ جمادی الثانی ۱۳۳۸ھ ص ۴۔۵)

نبوت مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی مشن کی دو پارٹیوں میں اختلاف ہے اس اختلاف کی اندرونی وجہ جو ہے وہ تو آیات متشابہات کی قسم سے ہے جس کو اللہ تعالی ہی خوب جانتا ہے یا راسخ العلم لوگ جانتے ہیں۔ مگر بیرونی وجہ اختلاف جو بیان کی جاتی ہے وہ مسئلہ نبوت ہے۔ قادیانی گدی نشین اور اسکے اتباع نبوت مرزا کے مدعی ہیں۔ لاہوری پارٹی کے لوگ اس سے منکر ہیں۔ ہم نے بارہا لکھا کہ بحیثیت تعلیم مرزا قادیانی پارٹی حق پر ہے یہاں تک کہ جب کبھی ان دونوں میں مباحثہ کی گفتگو شروع ہوئی تو ہم نے از خود دخل دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کہا کہ نبوت مرزا کا ثبوت ان کی تحریروں سے دکھانے کے لئے ہم ہم تیار ہیں شملہ پر کئی روز تک خط وکتابت اور اشتہار بازی ہوتی رہی آخر کار لاہوری پارٹی مباحثہ سے خاموش ہوگئی ۔ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا مگر چونکہ ماشاءاللہ دور اندیش تھے آیات اور احادیث پر قدرے نظر رکھتے تھے جن میں نبوت نبویہ کے بعد نبوت بند ہے اس لئے انہوں نے یہ حکمت کی اپنی نبوت کو بطفیل نبوت محمدیہ ظاہر کر کے مسلمانوں کو مخالفت سے بند کرنا چاہا۔

اس امر کا اظہار بھی ہم نے اپنی متعدد تحریرات میں کر دیا ہوا ہے کہ مرزا صاحب اپنی نبوت کو بروزی ظلی یا طفیلی کہتے ہیں ۔ دیکھو ہماری تصنیف کردہ تاریخ مرزا ۔ باوجود اس کے ہمارا دعوی ہے کہ اس پردہ سے مرزا صاحب کی پردہ پوشی نہیں ہوسکتی بلکہ ان کا دعوی ہر حال میں خاتم النبیین کے برخلاف ہے ۔اس پر تفصیلی بحث کے لئے ہم اب بھی آمادہ ہیں۔ اس ذکر کو ہم یہاں چھوڑ کر پیغام صلح کے ایک نوٹ کا جواب دیتے ہیں

۲۸ فروری کے اہل حدیث امرتسر میں نبوت مرزا کو بقول ان کے بروزی لکھا گیا تو پیغام صلح لاہور مورخہ ۲۹ فروری میں اعتراض کیا گیا جو یہ ہے:

> گویا اس امر سے اہل حدیث بھی واقف ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے صاف طور پر نبوت کا ہرگز دعوی نہیں کیا اگر کیا تو صرف بروزی اور طفیلی نبوت کا جو اصل نبوت سے کوئی علیحدہ چیز ہے۔ اگر اہل حدیث کے نزدیک بھی حسب قواعد گروہ غالی (قادیانی پارٹی کی طرف اشارہ ہے۔ثناءاللہ) بروز اور اصل میں کوئی فرق نہیں تو بات علیحدہ ہے مگر جب کہ وہ خود صاحب علم ہونے کا مدعی ہے تو وہ یقیناً جانتا ہے کہ کہ بروز اور اصل ایک چیز نہیں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل سے بڑھ کر حضرت مرزا صاحب کا کوئی دعوی نہیں اور یہی بروزی نبوت کی حقیقت ہے یعنی مبشرات کا ملنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی جو دلائل ختم نبوت پر اہل حدیث نے دیئے ہیں وہی حضرت مرزا صاحب نے اپنی تحریروں اور تقریروں میں یوم وصال تک دیئے ہیں اس بات کو مانتے ہوئے کہ حضرت مرزا صاحب نے صاف نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اہل حدیث کا وقتاً فوقتاً غالی گروہ کا حامی ہو کر حضرت مرزا صاحب کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا ان کی دو رخی چال پر دلیل ہے جو کسی نیک مسلمان کا کام نہیں۔ (۲۹ فروری پیغام صلح لاہور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہمارا دعویٰ ابتدا سے ہی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اور اس کا نام بروزی رکھا لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دعویٰ صاف نہیں کیا۔ دعویٰ تو صاف کیا مگر دعویٰ کو مقید کیا یعنی بروزی یا ظلی لیکن اس قید یا وصف لگانے سے ان کے دعویٰ نبوت میں کوئی حرج واقع نہیں ہوتا۔ ان کا مطلب کہ ہے کہ حصول نبوت کے دو طریق ہیں۔

۱۔ براہ راست خدا تعالیٰ سے۔

۲۔ کسی نبی کے وسیلے سے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے کہ بی اے کی ڈگری ملنے کے دو طریق ہیں:

۱۔ پرائیویٹ امتحان پاس کرنے سے۔

۲۔ یا کسی کالج کی معرفت امتحان پاس کرنے سے۔ مگر بعد پاس کر لینے امتحان کے دونوں کا رتبہ برابر ہوتا ہے۔

اسی طرح دراصل مرزا صاحب کا دعویٰ جس کی نسبت بحسن ظن کہا جائے کہ لاہوری پارٹی نہیں سمجھا، اپنے مرشد ہادی بلکہ مہدی بلکہ مسیح موعود بلکہ ابن اللہ ولد اللہ کے کلام کو کما حقہ نہ سمجھنا کسی مخلص مومن کا کام نہیں۔ پس سنیئے مرزا صاحب کی نسبت ہمارا یقین ہے کہ وہ نبوت کے مدعی ہیں اور ان کی نبوت کی نسبت ہمارا اعتقاد ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول قادیانی کی رسالت
شرارت ہے جہالت ہے بطالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مارچ ۱۹۲۰ء۔۴ رجب ۱۳۳۸ھ ص ۶)

گمراہی مرزا

جناب محمد اعظم انڈرسن پیٹ کے۔ جی۔ ایف ملک میسور سے لکھتے ہیں:

یہ بات مسلّمہ ہے کہ ہر ایک انسان جب وہ اپنے بھلے برے اعمال میں تمیز کرنے لگتا ہے اور اپنے اعمال قبیحہ کا اثر اپنے دل پر ہوتا ہوا پاتا ہے تو وہ فطرۃً خوف زدہ ہو کر یک بیک چونک پڑتا ہے اور اس کے خیال میں یہ گذرتا ہے کہ اپنے سوا ایک اور مقدس ہستی موجود ہے جس میں یہ قدرت موجود ہے کہ اپنے کو ان گناہوں سے سبک دوش کر کے آئندہ آنے والی مصیبتوں سے نجات دے سکے اور اس کو یہ بھی یقین ہو جاتا ہے کہ جب تک آپ اس زبردست ہستی کو نہ پہچانے اور آپ اس کے احاطہ رحمت میں جب تک نہ آئے اپنا بچاؤ نہ ہو سکے گا اور وہ اس پریشانی میں مبتلا ہو کر راہ نجات کی جستجو میں مستغرق ہو جاتا ہے۔

اس مقصد کے حاصل کرنے کے لئے کئی لوگ اپنے اپنے خیال کے مطابق مختلف طریقے قائم کئے ہیں جن کو ایک ایک مذہب کے نام سے موسوم کیا گیا ہے ان میں سے ہر ایک فرقہ اس ذات پاک (اللہ تعالی کی معرفت) کی جستجو کرتا ہوا کوئی چاند سورج کو اپنا خدا سمجھ کر پوجنے لگا تو کوئی آسمان وزمین کی پرستش کرنے لگا اور کوئی فرقہ ستاروں کی سیوا کرنے لگا تو کوئی آگ کو اپنا مالک حقیقی گردانا۔ کسی نے ترک دنیا کر کے جنگل وبیابان میں تپس کرنے سے اپنی نجات حاصل کرنی مناسب سمجھی تو اور کوئی کسی خاص بندہ کے ذریعہ سفارش کرا کر کامیاب ہونا ممکن خیال کیا اور کوئی ایسا بھی نکلا کہ خود خدا بن بیٹھا لیکن جیسا جیسا لوگوں کے معلومات میں وسعت ہونے لگی اور سمجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھتی گئی تو کئی لوگوں کی نظروں میں یہ سب طریقے باطل ٹھہرنے لگے اور ان کو یقین ہونے لگا کہ اس مخلوق پرستی سے انسان کو دائمی راحت یعنی نجات ہونا ممکن نہیں ہے اسلام تو ان سب باتوں کو فضول بتانے کے علاوہ خوبی کے ساتھ تردید بھی کر چکا ہے کسی مسلمان کی مجال نہیں کہ ایسی مردود باتیں پھر زبان پر لائے

اسلامی طریقہ نجات: چونکہ اللہ تعالیٰ جل شانہ کو یہ معلوم تھا کہ انسان باوجود اشرف المخلوقات ہونیکے کمزور ومغرور پیدا کیا گیا ہے اس لئے وہ اپنی نجات کا کوئی مستقل طریقہ آپ خود قائم کرنے میں مجبور ہے اور اسکو عذاب آخرت سے بچانا خدا تعالیٰ کو لازم بھی تھا تو وہ رحمٰن ورحیم اپنی ہی طرف سے ان ہی انسانوں میں سے ایک ایک کو منتخب کر کے ہر ہر زبان میں ان کو رسول یا نبی یا پیغمبر بنا کر دنیا میں بھیجا اور اپنا قانون بذریعہ وحی ان پر نازل فرمایا اور انسان کو بھی ہدایت کی کہ اپنی نجات کے واسطے اس قانون کی پابندی کریں ورنہ اس کو دنیا میں ذلت ہوگی اور آخرت میں دوزخ کا عذاب بھگتنا ہوگا۔

قانون فطرت متقاضی تھا کہ انسان کی انسانیت ؟... بتدریج ترقی کرے اس لئے اللہ تعالیٰ ہر زمانے کے انسانوں کو ترقی یافتہ سمجھ کے موافق تعلیم دینے کی غرض سے مختلف زمانوں میں .. پیغمبروں کو یکے بعد دیگرے مبعوث فرمایا اور اس اس زمانے کی ضروریات کے لحاظ سے جدا جدا قوانین ان پر نازل فرمایا تا کہ حجت پوری ہو جاوے کہ قیامت کے روز ہر آدمی اپنے اعمال کے مطابق سزا بھگتنے میں چوں چرا کرنے نہ پائے ۔اس طرح انسانی ترقی کے ساتھ ساتھ قوانین میں بھی مناسب ترمیم ہوتی چلی گئی ۔آخر یہ سلسلہ ہمارے آخر الزمان پیغمبر حضرت محمد ﷺ پر ختم کیا گیا کیونکہ انسان کے جسمانی وروحانی عروج کا حد بھی اس زمانہ میں مکمل ہو چکا تھا۔

حضرت محمد ﷺ سے پیشتر انسانوں کی روحانی قوتیں سمجھ وغیرہ میں کمزوری رہنے کا ثبوت حضرت عیسیٰ کے اس فرمان میں ملتا ہے ۔آپؑ اپنے امتیوں کو تسلی دینے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے موقع پر فرماتے ہیں :

تم کو معلوم ہے کہ بہت سی باتیں باقی ہیں اب اگر سمجھاؤں تو برداشت نہ کر سکو گے آئندہ آنے والا روح القدس (حضرت محمد ﷺ) وہ باتیں تم کو سکھلائے گا تم اس کی فرمان برداری کرو۔

اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اصول اسلام کی تعلیم حضرت عیسی کے زمان تک ترقی کرتی کرتی حد کامل نہ ہوئی تھی

چونکہ حضرت محمد ﷺ کے زمانے میں تمام انسانی قوتیں مکمل ہو چکی تھیں اور اعلی درجہ کی تعلیم برداشت کرنے کا حوصلہ ان میں موجود تھا اسلئے اللہ تعالی نے اس زمانہ کی ضرورت کے مطابق کامل قانون یعنی قرآن شریف نازل فرما کر دین اسلام کے اس قانونی سلسلہ کو پورا کیا چنانچہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے

الیو م اکملت لکم د ینکم و اتممت علیکم نعمتی و ر ضیت لکم ا لاسلا م دیناً ۔(آج میں نے تمہارا دین تمہارے لئے کامل کر دیا اور تم پر اپنی رحمت پوری کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام کو میں نے پسند کرلیا)۔

تو اس کے بعد انسان اپنی نجات کے لئے کسی دوسرے قانون کی پابندی کرنے پر مجبور کئے جانے کی بالکل ضرورت نہ رہی ۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ وہ لوگ جو قرآن شریف کے احکام کی پابندی کرتے ہیں دنیا و آخرت دونوں میں کامیاب ہو چکے ہیں اور ہوتے بھی جا رہے ہیں جب انسان کی نجات کا کامل قانون خدا تعالی کی طرف سے ہو چکا ہے تو جس پیغمبر کے ذریعہ قانون دیا گیا ہے اس کے سوا کوئی دوسرا پیغمبر یا نبی کی ضرورت ہی کیا رہی ؟ ہر آدمی جو منصفانہ رائے قائم کر سکتا ہے یہی کہے گا کہ دوسرے پیغمبر کی ضرورت بالکل نہیں ہے اس لئے اللہ تعالی نے پیغمبری کا سلسلہ ہمارے حضرت محمد ﷺ پر ختم ہو چکا چنانچہ فرمایا

ما کا ن محمد ابا ا حدٍ من ر جا لکم و لکن رسو ل اللہ و خا تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النبيين و كا ن الله بكل شيء عليما ۔(محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کا باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں اور اللہ ہر چیز سے واقف ہے)۔

اب باقی رہا ان نبیوں کا ذکر جو پیغمبروں کی تائید کے لئے مقرر کئے گئے تھے حضرت موسیٰ کی مدد کے واسطے حضرت ہارون مقرر کئے گئے تھے۔ یہ سچ ہے یہ اسلئے کہ حضرت موسیٰ اپنی معذوری کی وجہ سے اللہ سے التجا کئے تھے کہ ہارون کو میری مدد کے لئے مقرر فرما۔اس سبب سے آپ کو تائید دی گئی تھی چنانچہ حضرت موسیٰ کو جب کوہ طور پر جانے کا حکم ہوا تو آپ بنی اسرائیل کی نگرانی کے لئے ہارون کو اپنا قائم مقام بنا کر آپ تشریف لے گئے تا کہ بنی اسرائیل پھر بچھڑے کی پرستش پر آمادہ نہ ہو جائیں۔اس طرح اس سے پیشتر بھی ایسے امدادی نبیوں کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہوگا تو یہ کیا تعجب کی بات ہے؟ کیا ایسی مجبوری حضرت محمد ﷺ کو بھی تھی کہ آپ کو بھی اس طرح کی امداد دی جائے۔ ایسا تو کچھ نہیں تھا کیونکہ ہمارے حضور ایسے کمزور نہ تھے کہ آپ کی امداد کے لئے بھی کسی نبی کے ذریعہ امداد کرانے کی ضرورت ہوتی ۔آنحضرت ﷺ تو کامل انسان ہونے کے علاوہ صاحب معراج تھے۔اس لئے آنحضرت ﷺ میں کسی قسم کی کمزوری رہنا ممکن نہ تھا۔اور آپ کا فرض منصبی ادا کرنے میں آپ کو کسی اور کی تائید کی ضرورت بھی نہ رہی نہ آپ اللہ تعالیٰ سے کسی امدادی نبی کو طلب کئے تھے اور نہ آپ کے بعد دین اسلام اور مسلمانوں کی حفاظت کے لئے ایسے کوئی نبی کی ضرورت رہی کیونکہ انسان کی انسانیت بھی اس زمانہ میں تمام وکمال اپنے اعلیٰ درجہ کو پہنچ چکی تھی۔ان کی حالت بنی اسرائیل کی جیسی مذبذب نہ تھی۔اس صورت میں کوئی انسان قرآن شریف کے اصول کو نہ سمجھ سکنے کی کوئی معذوری یا اس کے احکام کی پابندی نہ کر سکنے کا کوئی حیلہ پیش نہیں کر سکتا تھا۔

اب ضرورت ہے تو صرف اس کی ہے کہ دین اسلام اور کل دنیا کے مسلمانوں کی حفاظت کے لئے حضرت محمد ﷺ ایک جانشین جس کو خلیفۃ المسلمین کہا جاتا ہے ہمیشہ کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائم رہے اور وہ ساری کفریات پر بھی غلبہ رکھے جس کے متعلق اللہ تعالی فرماتا ہے:

یا ایّھا الّذین آ منوا اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسو ل واو لی الامر منکم (اے ایمان والو! اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور ذی اختیار لوگوں کی جوتم میں ہوں)۔

اب یادرکھنا چاہیے کہ ہرایک مسلمان کو خدا تعالی کے اس حکم کی تعمیل کے سوا کسی نبی کی ضرورت ہے نہ کسی پوشیدہ رہنما کی۔ ہاں اگر ضرورت ہے تو صرف ایک استاد کی ہے جو لوگوں کو قرآن شریف کی صحیح تعلیم دے سکتا ہو۔ کیونکہ قرآن کے احکام کو سمجھ کر اس کے مطابق عمل کرنے سے ہر ایک انسان بلا شک وشبہ نجات حاصل کر سکتا ہے نہ کوئی کسی مخلوق کی پرستش کرنے کی ضرورت ہے نہ کسی خاص بندے کی خوش آمد کر کے سفارش کرانے کی اور نہ کوئی شخص نبی یا پیغمبر ہونے کا دعوی کر سکتا ہے نہ کوئی خود خدا بن جانا ممکن ہے۔

غلام احمد قادیانی کے دماغ میں کیا فتور تھا کہ وہ پرانی مردود باتوں کی اشاعت کر کے ہدایت یافتہ مسلمانوں کے اعتقادات بگاڑنے کی کوشش کئے ہیں چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ خدا تعالی آپ سے فرماتا ہے

انماامرك اذا اعدت شیئاً ان تقول له کن فیکو ن

(یعنی اے قادیانی تو ایسا ہے جب تو کسی شئے کا ارادہ کرتا ہے تو فقط کن یعنی ہو جا، کہنے سے وہ ہو جاتی ہے)۔

اور کہتے ہیں

انّك لمن المر سلین (یعنی تحقیق تو مرسلوں میں سے ہے)

اور کہتے ہیں

انت منّی و انا منك (یعنی تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں)۔

پھر کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انت بمنزلة ولدی (یعنی تو میرے بیٹے کے مرتبہ میں ہے) وغیرہ۔

کیا غلام احمد صاحب قادیانی کو نہیں معلوم تھا کہ ہندو لوگ (اہم برہماسی) یعنی میں اللہ ہوں۔ کہنے سے (تتواسی) یعنی تو ہے۔ یعنی وہ جس کی تو جستجو کر رہا ہے وہ تو ہی ہے۔ وغیرہ ایسے ناجائز جملے زبان پر لانے سے کافر کہلا رہے ہیں۔ کیا وہ صاحب دیکھتے اور سنتے نہ تھے کہ کرسچین حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہنے سے دائرہ توحید سے خارج کر دیئے گئے ہیں۔ کیا وہ یہ نہ جانتے تھے کہ منصور انا الحق کہنے سے سولی پر چڑھائے گئے۔ یا فرعون مصری اللہ تعالیٰ کے ساتھ غلام احمد قادیانی سے زیادہ کیا گستاخی کر سکتا تھا کہ اس پر لعنت کی گئی تھی اور اب تک کی جا رہی ہے؟ غلام احمد قادیانی میں کن باتوں کی کمی تھی کہ ان کو دائرہ اسلام سے خارج نہ کر دیا گیا؟ ایسے کفریات کہتے ہوئے غلام احمد صاحب قادیانی بھی کہیں نبی یا پیغمبر ہو سکتے ہیں؟ کیا ایسے شخص پر اللہ تعالیٰ کی جانب سے وحی کا نازل ہونا ممکن ہے؟ اگر یہ کسی کا دعویٰ ہے تو اسکو یقین کر لینا چاہیے کہ ایسا شخص ابلیس علیہ اللعنہ کی طرف سے آیا ہوا رسول ہے اور اس پر وحی تو نہیں بلکہ شیاطین نازل ہوئے ہیں یہ شخص مسلمان ہی نہیں ہے اور اسلام کے اصول کو بھی نہیں سمجھا ہوا ہے تو وہ مسلمانوں کا نبی کیونکر ہو سکتا ہے؟

اے مسلمان بھائیو! ان کے دھوکے سے بچو یہ لوگ تم کو اسلام سے بہکا کر کفر کے جال میں پھنسانا چاہتے ہیں جو شخص ان کا کہا مانے گا وہ دنیا میں خوار و ذلیل ہو گا اور آخرت میں دوزخ آگ کا لقمہ بن جائے گا اللہ تعالیٰ سب مسلمانوں کو باطل پرستوں کے پھندے سے بچائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مارچ ۱۹۲۰ء۔ ۴ رجب ۱۳۳۸ھ ص ۷۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور آریہ سماجی

جناب بابو محمد حسین صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزائے قادیانی کا دعویٰ تھا کہ اسلام کا غلبہ مسیح موعود یعنی میرے زمانے میں ہوگا اور قرآن شریف کی آیت لیظھرہ علی الدین کلہ میرے زمانہ کے لئے ہے۔ یہ دعویٰ کہاں تک صحیح نکلا؟ اس کا جو جواب مرزائی دیتے ہیں وہ جاننے والوں پر مخفی نہ ہوگا۔ یہ لوگ دنیا کے چالیس کروڑ مسلمانوں کو کافر اور حلقہ بگوشان محمد ﷺ کو خارج از اسلام خیال کرتے ہیں اور یورپ کے کفار میں اسلام پھیلانے کے خواب دیکھ رہے ہیں وہ لوگ جو قرآن پاک کو کتاب الٰہی جانتے اور مانتے اور اس کے حکم کے آگے سر جھکانے کو آمادہ ہیں، ان کے سامنے یہ فرقہ مرزائیہ اپنی سچائی ظاہر اور ثابت کرنے میں تو قاصر مگر یورپ کے کفار میں جو مذہب کو ایک ڈھکوسلا اور آسمانی کتب کو معاذ اللہ خرافات جانتے ہیں احمدیت کی تبلیغ اور مرزا صاحب کی نبوت منوانے کے لئے جگہ جگہ بھاگے پھرتے ہیں۔

خیر! مرزا صاحب کی اندرونی خدمت اسلام تو ظاہر ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان کافر ہوگئے اور آنحضرت ﷺ کو نبی ماننے والے کچھ چیا؟؟ نہیں جب تک مرزا صاحب کو بھی ساتھ نبی نہ مانیں۔ (اے کاش) یہ لوگ قرآن پاک کے ذریعہ سے لوگوں کو دھوکہ دینے کی بجائے دیکھتے کہ قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً اور وما ارسلناک الا کافۃ للناس کے ارشادات گونج گونج کر فرما رہے ہیں کہ اب کسی اور نبی پر ایمان لانے کی ضرورت نہیں۔

اب بیرونی خدمات اور تبلیغ اسلام پر نظر کیجئے۔ غیر مسلم عیسائیوں پر آخری حملہ آتھم کی پیش گوئی تھی۔ اس میں بجائے غلبہ ہونے کے مرزا صاحب کو وہ بے عزتی نصیب ہوئی کہ خدا دشمن کی بھی نہ کرے۔ ادھر دوسرے غیر مسلم آریہ سماجی ہیں۔ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے مرزا صاحب نے پنڈت لیکھ رام کے بارے میں خارق عادت عذاب کی پیش گوئی کی تھی ، پھر ایک جگہ موت کی ، وہ جب قتل ہو گیا تو نہ کسی آریہ سماجی نے اس پیش گوئی کو سچا سمجھا اور نہ کروڑوں ہندوؤں اور آریوں میں سے دس بیس آدمی بھی مرزا صاحب پر ایمان لائے بلکہ الٹے قتل کا مقدمہ چلانے کو دوڑ پڑے اور اس کے بعد آج تک ہندوستان کے مختلف مقامات میں خاص کر لیکھ رام مقتول کی برسی کے موقع پر مرزا صاحب پر ان کی وجہ سے اسلام اور قرآن پر تبرے بازی ہوتی ہے جس کا نمونہ لیکھ رام کی گذشتہ برسی کے موقع پر یہاں دیکھا گیا۔ ایک نظم پڑھی گئی جو آریہ پتر بریلی ۲۴ فروری ۱۹۲۰ء میں چھپی ہے اس میں سے چند شعر یہ ہیں :

پھر ترا پھوڑیں گے بھانڈا پھر اڑیں گی دھجیاں
قادیانی پھر ترے گھر زلزلہ آنے کو ہے
جس جگہ سے رونما اسلام کا دریا ہوا
پھر اسی منبع میں اپنے جا کے چھپ جانے کو ہے
مجھ کو ہے امید تم سے ہم بنو گے شیر دل
رعب قرآن پر تمہارے دم سے چھا جانے کو ہے
گرچہ اب ہیں ہر طرح سے بڑھ رہے اہل قران
وید اقدس دل میں پران کے جگہ پانے کو ہے

یہ نمونہ ہے مرزا صاحب کی بیرونی خدمات اسلام کا۔ کاش مرزائی لوگ ایک طرف مرزا صاحب کے بڑے بڑے دعوی دیکھیں اور دوسری طرف تجربہ اور مشاہدہ سے جانچیں کہ وہ کہاں تک پورے ہوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ رجب۔ ۱۳۳۸ھ۔ ۲۔ اپریل ۱۹۲۰ء۔ ص ۵۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعزیت نامہ از انجمن اہل حدیث لاہور

بخدمت وارثان مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی اور افراد اہل حدیث اور دیگر مسلمان

نمے دانم حدیث نا فر چوں است
ہمے بینم کہ عنوانش بخون است

سچ ہے موت العالم کموت العالم ۔ ایسے قحط الرجال زمانہ میں عالم بے مثل جناب مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی کا اس دار فانی سے رحلت فرمانا اہل اسلام اور خصوصاً جماعت اہل حدیث کے لئے ایسا صدمہ جانکاہ ہے جس کا بیان نہیں ہوسکتا۔ مولانا مرحوم جامع منقول ومعقول فروع واصول اور خاص کر فن حدیث میں بحر بیکراں تھے اور اپنی نظیر آپ تھے اور جناب شیخ الکل دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ان تلامذہ میں سے تھے جن پر ان کو فخر تھا۔ افسوس وہ نیک صورت جو کل ہمارے ساتھ تھی اور ہماری رہبری کا کام کرتی تھی آج ہماری نظروں سے پنہاں ہوکر جوار رحمت الٰہی میں جاگزین ہے یا واسع المغفرۃ یا وسیع الرحمۃ اس مغفور کو اپنی رحمت اور مغفرت کے سایہ میں ڈھانپ لے۔

مولانا مرحوم نے کتاب وسنت کی جو خدمات کی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں اول اول جب فارغ التحصیل ہوکر عین عالم شباب میں رونق افروز لاہور ہوئے تو بھاٹی دروازہ کی مسجد مسنونہ میں ترویج کتاب واشاعت سنت میں سرگرم رہے اور بعد ازاں مسجد چینیا نوالی میں اہل حدیث مرکز قائم کر کے وہ خدمات اسلامی انجام دیں جن کے لئے اللہ تعالی علیم کے ہاں ماجور ہوں گے رسالہ اشاعۃ السنہ کے ذریعے ایسی خدمات دینی انجام دیں کہ بایدوشائد مضامین میں بے بہا در یا بہا دیئے جس سے اہل علم عش عش کرا ٹھے۔ بعد ازاں قادیانی فتنہ نے سر اٹھایا سب سے پہلے جس نے تقریر اور تحریری تردید میں قدم اٹھایا وہ مولا موصوف ہی تھے تمام ہندوستان کے علماء سے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے حق میں فتویٰ لے کر مرتب کیا اور اسے دنیا بھر میں شائع کیا۔ مرزا نے دھمکی دی کہ ان پر عذاب الٰہی نازل ہوگا لیکن ان پر ایسی گیدڑ بھبکیوں کا پشہ کے برابر بھی اثر نہ ہوا اور وہ آگے سے بڑھ کر ہمت و استقلال سے اس کی تردید میں سرگرم ہوئے۔ مولانا مرحوم کا زہد و تقویٰ اس درجہ کمال کو پہنچا ہوا تھا جو خاصان خدا کو حاصل ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ شب زندہ دار تھے اور اس حالت میں اس دار فانی سے رحلت فرمائی۔ یعنی عین اس حالت میں جب کہ وہ نماز تہجد پڑھ رہے تھے فالج گرا اور قیام نماز تہجد میں ہی کھڑے کھڑے بیٹھ گئے اور پھر کوئی دنیا کی بات نہیں کی اور روح قفس عنصری سے پرواز کر گیا

اہل حدیث کے حق میں ناموزوں لفظ وہابی کا استعمال ترک کرانے کے لئے گورنمنٹ تک رسائی کی اور بالآخر یہ مکروہ لفظ قانوناً ناجائز قرار دلا کر ہی چھوڑا الغرض جماعت اہل حدیث پر جو مولانا موصوف کے ہزار ہا احسانات ہیں جن سے عمر بھر شکریہ ادا کرنے سے بھی عہدہ برآ نہیں ہو سکتے۔ اللہ تعالیٰ قوم کو ان کا نعم البدل عطا کرے اور مولانا کو اپنی رحمت میں جگہ دے

ایں دعا از من واز جملہ جہاں آمین باد۔

عاجز: عبداللہ دبیر انجمن اہل حدیث لاہور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ مرحوم اپنے نوٹ میں لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار مولانا بٹالویؒ کے انتقال پر جس سفلہ پن کا اظہار کر رہے ہیں ان کا جواب ایسا دیا جائے گا کہ اپنے کئے پر پچھتائیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ رجب۔ ۱۳۳۸ھ۔ ۲۔ اپریل ۱۹۲۰ء۔ ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور مولانا بٹالوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے انتقال پر قادیانی اخبارات نے جس کمینگی کا ثبوت دیا ہے وہ انہی کا حصہ ہے۔ کوئی انہیں خائب و خاسر لکھتا ہے کوئی نامراد کہتا ہے کوئی کچھ۔ سب سے زیادہ افسوس الحکم کے اڈیٹر پر ہے کہ وہ اصل حقیقت سے واقف ہے اور جانتا ہے کہ مرزا قادیانی اور مولانا محمد حسین مرحوم میں سے کون نامراد مرا۔

مولانا مرحوم اپنی زندگی کے تمام مراحل طے کر کے بغیر کسی ہوس کو لئے ہوئے صبح کے وقت تہجد کی نماز پڑھتے ہوئے فالج کے گرنے سے فوت ہو گئے۔ نہ کوئی حسرت آپ کو رہی، نہ کوئی پیش گوئی آپ کی حالتِ انتظار میں تھی، نہ کسی منکوحہ کی جدائی کا قلق تھا، تھا تو صرف یہ تھا خاتمہ بالخیر ہو جائے۔ بتایئے نامرادی کیسی؟ ہاں ہم کہہ سکتے ہیں کہ مولانا اپنی زندگی میں تو کامیاب تھے ہی اپنی موت میں بھی کامیاب ہی ہوئے۔ وہ کیا؟ تفصیل آتی ہے۔

سب سے پہلے قادیانی اخبار الحکم کا ایک نوٹ ملاحظہ ہو اڈیٹر الحکم لکھتا ہے:

> مولوی محمد حسین بٹالوی کی موت کی خبر میں نے فی الحقیقت رنج اور افسوس سے پڑھی۔ ہر چند وہ ہمارے سلسلہ کا دشمن اول تھا لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ وہ ایک زبردست عالم اور اپنے عہد و عصر کا ذی علم مناظر اور اہل قلم تھا۔ مجھ کو مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ۱۸۹۱ء سے ملاقات تھی گویا ۲۸ برس کا ایک طویل زمانہ گذرتا ہے اور اسی وقت سے وہ سلسلہ عالیہ کا مکذب و مکفر تھا گویا یوں کہو کہ سلسلہ احمدیہ کی مخالفت کی تاریخ میں مولوی محمد حسین کے باب کو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ترتیب دیا ہے اور میں چشم دید واقعات کا گواہ ہوں۔ خود میرے ساتھ مولانا محمد حسین کے تعلقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت بے تکلف تھے اور میں اس طرح پر ان کی زندگی کے اکثر اندرونی واقعات سے باخبر ہوں۔ یہ موقع نہیں کہ میں ان کے مرجانے کے بعد ان کی غلطیوں پر زور دوں۔ سلسلہ کے ساتھ ان کی مخالفت کی تاریخ ایک دلچسپ باب اور ۲۸ سال کی ایک طویل داستان ہے اس کے علاوہ ان کی زندگی پر سلسلہ سے متعلق تین دور گذرے ہیں

دور اول: عیدا خلاص و ارادت تھا جس میں وہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے ایک مخلص نیاز مند اور ارادت مند خادم کی حیثیت سے نظر آتے ہیں (جیسے ایک مسلمان کو بحسن ظن دوسرے کے ساتھ ہونا چاہیے۔ ثناء اللہ)۔ دوسرا دور جو دعوی مسیحیت اور مہدویت کے بعد شروع ہوتا ہے اس میں وہ اولاً شک و تردد کے مقام پر کھڑے ہو کر پھر تمام سابقہ تعلقات کو خیر باد کہہ کر مخالفت کے میدان میں اترتے ہیں اور بالآخر اپنی تمام تجاویز اور ارادوں میں خدا کے برگزیدہ بندے کے سامنے ناکام و نامراد رہ جاتے ہیں۔ آخری دور ان کا عہد صلح بنائے اتحاد تھا اس عرصہ میں وہ کبھی اپنے بچوں کو قادیان بھیج کر اخلاص و ارادت کے رنگ میں آنا چاہتے تھے اور کبھی دوسری تجاویز کو اختیار کرتے ہیں مگر پورے کامیاب نہیں ہو سکتے۔

اب ان کا معاملہ اللہ تعالی کے ساتھ ہے میں تو ہمیشہ ان کی آخری زندگی میں یہی سمجھتا تھا کہ دراصل وہ رجوع کر چکے ہیں حضرت مولوی سرور شاہ سے وہ ملاقات کرنا چاہتے تھے اور ان کو تخلیے میں گفتگو کے لئے بلا رہے تھے (تم سے تو مولانا بے تکلف تھے پھر تم کو اپنا رجوع بتانے کے لئے کیوں نہ بلایا؟ ثناء اللہ) مگر حضرت شاہ صاحب کی مصروفیتوں نے موقع نہ دیا، معلوم نہیں وہ کیا حسرتیں دل میں لے گئے ہوں گے۔

میں مولوی صاحب کا صدق دل سے خیر خواہ تھا ان کی اولاد کا بھی شفیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وناصح تھا اور اب بھی اپنے بچھڑنے والے قدیم آشنا کے خاندان کے ساتھ ہر نیکی اور خدمت کے لئے اپنے دل میں جوش پاتا ہوں زندگی نے وفا کی اور توفیق رفیق حال ہوئی تو سوانح حضرت مسیح موعود (مرزا) میں بسط سے ذکر کرونگا ورنہ: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ (الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۲۰ء ص ۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس ساری عبارت کا مطلب صرف اتنا ہے کہ مولوی محمد حسینؒ صاحب مرزا کی مخالفت میں ناکام ونامراد رہے۔ اس کے جواب میں ہم اڈیٹر الحکم ہی کا ایک نوٹ نقل کرتے ہیں جو خاص قابل قدر ہے غالباً وہ تو اس کو بھولا ہوگا لیکن لوح محفوظ میں وہ ثبت ہے۔ الحکم نے بجواب اہل حدیث ایک دفعہ لکھا:

یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ مولوی محمد حسینؒ صاحب کے رجوع کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا) کی پیش گوئی ہے مگر ہم نہیں جانتے کہ وہ کس رنگ میں پوری ہوگی۔ ہاں ہمارا ایمان ہے کہ یہ ہوکر رہے گی۔

(الحکم قادیان ۲۸۔ فروری ۱۹۰۱ء ص ۸)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ مولانا بٹالویؒ کے حق میں مرزا کی پیش گوئی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں مرزا کی مخالفت چھوڑ کر ان کی طرف رجوع کریں گے۔ گو الحکم کے ابوالحکم نے حسب سنت مرزائیہ اس کو گول بنانا چاہا ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ وہ کس رنگ میں پوری ہوگی۔ لیجئے ہم بتاتے ہیں اور مرزا جی کے قول سے بتاتے ہیں جس سے تم کو مفر نہ ہو سکے سنئے اور غور سے سنئے

أ قلب حسین یهتدی من یظنه
عجیب و عند الله هین و ایسر

(اعجاز احمدی ص ۵۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ کردہ مرزا صاحب:

کیا محمد حسین کا دل ہدایت پر آ جائے گا۔ یہ کون گمان کرسکتا ہے۔ عجیب بات ہے اور خدا کے نزدیک سہل اور آسان ہے۔

اب تو شک نہ رہا کہ اس پیش گوئی سے مراد یہی ہے کہ مولانا بٹالوی زندگی کے کسی حصہ میں مرزا صاحب پر اعتقاد کر کے اپنا ایمان درست کرلیں گے۔ بس اب سوال یہ ہے کیا ایسا ہوا؟ کہ مولانا بٹالوی نے رجوع الی المرزا کیا ہو؟ الحکم باتباع سنت مرزا نہایت صاف لفظوں میں اظہار کرتا ہے کہ مولانا بٹالوی نے رجوع کرلیا تھا چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

میں تو ہمیشہ ان کی آخری زندگی میں یہی سمجھتا تھا کہ دراصل وہ رجوع کر چکے ہیں۔

اس دعوی کی دلیل کیسی معقول پیش کی ہے کہ مولوی سرور شاہ سے ملنے کا خیال رکھتے تھے۔ ایسی زبردست جو کسی بڑے پروفیسر سے منقول ہے کہ زمین گول ہے کیونکہ چاول سفید ہیں ۔ مجھے بھی اس تجربہ مرزائیہ کی بنا پر یہ خیال تھا کہ یہ لوگ ایسا کہیں گے اس لئے میں جب مولانا مرحوم کے جنازہ پر گیا تو آپ کے ملنے جلنے والوں سے دریافت کیا کہ مولانا مرحوم آخری وقت تک مرزا کے حق میں کیسے تھے۔ سب نے کہا مخالف ۔ پھر میں نے تحریری ثبوت تلاش کیا تو وہ بھی مل گیا۔ مولانا مرحوم ایک مضمون تردید مرزا میں شائع کرنا چاہتے تھے اسی مضمون کی کاپیاں مل گئیں جو ابھی چھپی بھی نہیں۔ میں نے وہ کاپیاں اپنے قبضہ میں کرلیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرحوم آخردم تک اسی دم خم پر رہے جس پر آپ ابتدائے مخالفت میں تھے۔ ہاں مولوی سرور شاہ سے ملنے کی خواہش والی روایت اگر صحیح ہے تو اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ مولوی سرور شاہ کو خام مرزائی جان کر مرزائی مذہب کی غلطیاں بتانا چاہتے ہوں گے غالباً مولوی سرور شاہ کو قرینہ معلوم ہو گیا ہوگا اسی لئے وہ ملنے نہیں گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: کیا اڈیٹر الحکم ۲۸ فروری ۱۹۰۱ء کا اپنا پرچہ دیکھ کر ہمیں بتائے گا کہ رجوع والی پیش گوئی کیسے صادق ہوئی اگر وہ نہ بتا سکے تو ہم ہی سے پوچھے گا تو ہم اس کو اس کا جواب سمجھا دیں گے۔ آہ!

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بھگارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ رجب ۱۳۳۸ھ، ۹ اپریل ۱۹۲۰ء ص ۱۔۲ و ۱۱)

قابل توجہ احمدی صاحبان

تبصرہ اور آخری فیصلہ

جناب بابو محمد حسین صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کی بڑی بڑی الہامی پیش گوئیاں یوں تو ہر ایک علیحدہ علیحدہ مرزائی مشن کی تکذیب کے لئے کافی ہیں مگر تبصرہ اور آخری فیصلہ کے مضامین ایسے وضاحت کے ساتھ تحریر کر دیئے ہیں کہ مخالفین اور موافقین سب کو ماننا پڑا ہے کہ ان میں کسی قسم کی چون و چرا کرنے کی گنجائش نہیں۔ گو مرزا صاحب کے مخالفین تو تو عام طور پر دل سے زبان سے اور قلم سے اقراری ہیں لیکن معتقدین اپنے طرز عمل سے (جب کبھی ان ہر دو مضامین قلم اٹھاتے ہیں) ثابت کر دیتے ہیں کہ ان کا جواب دینا نہ صرف مشکل بلکہ ناممکن ہے

گو ان پر اور اس قسم کے دوسرے مضامین پر بہت زیادہ بحث ہو چکی ہے تاہم ہمارا فرض ہے کہ جس طرح قادیانی اخبارات آئے دن انہیں پر کچھ نہ کچھ لکھتے رہتے ہیں اور بزعم خود نئی نئی تاویلات کرتے رہتے ہیں ہم بھی اپنا خیال ظاہر کرنے میں ان کا تعاقب کرتے رہیں نیز جیسے یہ مضامین پرانے واقفان حال کے لئے پرانے ہیں نئے مطالعہ کرنے والوں کے لئے ضرور نئے ہوں گے۔ میرے عزیز دوست میاں محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حبیب صاحب بریلوی جو اس وقت کسی قادیانی پریس میں کاتب ہیں اس کو ضرور دیکھیں اور جیسا کہ انہوں نے چند روز ہوئے بوقت ملاقات فرمایا تھا کہ ان (تبصرہ اور آخری فیصلہ) پر ہمارے پاس جواب دینے کے لئے بہت سامان ہے براہ مہربانی اس سامان کو خود یا کسی کی معرفت اپنے کسی اخبار میں شائع کریں

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کے متعلق اس وقت سب سے بڑا اعتراض یہ باقی ہے کہ انہوں نے اپنے چودہ ماہ والے الہام کو ۴۔ اگست والے الہام سے منسوخ کردیا تھا اس لئے ضروری نہ تھا کہ تبصرہ کا الہام (جو ۱۴ ماہ والے الہام کے بالمقابل شائع ہوا تھا) بھی پورا ہوتا۔ مولوی غلام رسول راجے کی نے اخبار الفضل کے کسی نمبر میں ۱۹۱۷ء میں یہی تاویل کی تھی ایسا ہی حال میں ایک صاحب نے اخبار مذکور کے اندر لکھا ہے، اس لئے پہلے میں ڈاکٹر صاحب کے الہامات کو لکھتا ہوں۔

مرزا مسرف کذاب ہے اور عیار ہے صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا اور اس کی میعاد تین سال بتائی گئی۔ الہام کی شروع تاریخ ۱۲ جولائی ۱۹۰۶ء۔ الہام کی آخری تاریخ: ۱۱ جولائی ۱۹۰۹ء

یکم جولائی ۱۹۰۷ء۔ مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ الہام کی شروع تاریخ: یکم جولائی ۱۹۰۷ء۔ الہام کی آخری تاریخ: ۳۱۔ اگست ۱۹۰۸ء

۲۱ ساون سمت ۱۹۶۵ (۴۔ اگست ۱۹۰۸ء) تک مرزا ہلاک ہو جائے گا۔ الہام کی شروع تاریخ۔ ۱۶ فروری ۱۹۰۸ء۔ الہام کی آخری تاریخ۔ ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء

مرزا صاحب کا انتقال: ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

اس سے صاف ظاہر ہو گیا کہ بعد کا الہام پہلے الہام کی مزید تشریح ہے اور ہر سہ الہامات میں سے کوئی بھی غلط نہیں پھر ناسخ اور منسوخ کا سوال پیدا کرنا اپنے دل کو تسلی دینا ہے اور کچھ نہیں۔ علاوہ اس کے تبصرے الہام کے جواب میں جو مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے خود لکھا تھا اسے دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب آخر تک ڈاکٹر صاحب کی موت بچشم خود دیکھنے کی تمنا رکھتے تھے۔ چنانچہ چشمہ معرفت میں لکھا تھا:

آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اوہ وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے ...اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اسکی پیش گوئی کے مقابل مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاوے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہونگا۔ سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اسی کی مدد کرے گا

(چشمہ معرفت۔ص ۳۲۱)

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ڈاکٹر کے آخری الہام کا تذکرہ کیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب اپنے کسی الہام کو منسوخ نہ سمجھتے تھے بلکہ اٹل خیال کرتے تھے۔ پس مرزائیوں کا وہ عذر (کہ تبصرہ کے الہامات کا پورا ہونا ضروری نہ تھا) بالکل باطل ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے متعلق مختصر طور پر واقعات لکھے جاتے ہیں جو یہ ہیں: مرزائیوں کا آخری اعتراض اس پر ایہ ہے کہ چونکہ مولوی صاحب نے اسے منظور نہیں کیا اس لئے یہ دعا بے اثر ہوگئی۔

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء اشتہار مذکور شائع ہوا تھا جس کا مختصر مضمون یہ ہے:

اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کومرزا صاحب نے شائع کیا کہ ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اس کی بنیاد خدا ہی کی طرف سے رکھی گئی ہے ،اور دعا مذکور کی قبولیت شائع کی

۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا کہ یہ دعا تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔

۱۳ جون ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں مرزا صاحب قادیانی نے پھر ایک خط مولوی صاحب موصوف کی طرف چھپوایا جس میں پھر اسی دعا پر فیصلہ موقوف رکھا۔

پس مولوی صاحب کی منظوری یا نامنظوری کو یہاں کچھ دخل نہیں۔اگر ہے تو ۱۳ جون کے مذکورہ بالا خط سے صاف فیصلہ ہو گیا۔علاوہ اس کے مرزا صاحب کا حق تھا کہ وہ صاف اعلان کرتے کہ چونکہ مولوی صاحب اسے منظور نہیں کرتے اس لئے یہ دعا بے اثر ہوگئی۔جب ایسا نہیں کیا گیا اور دعا کو بدستور قائم رکھا تو کس منہ سے مرزائی اس پر رکیک تاویلات کرتے رہتے ہیں کہ مولوی صاحب نے اس دعا کو منظور نہیں کیا تھا۔ اس لئے کوئی اثر نہیں ہوا۔بلکہ چاہیے تھا کہ اسی دعا کے مطابق مرزا صاحب کے متعلق فیصلہ کریں

احمدی صاحبان عموماً اور عزیزی میاں محمد حبیب بریلوی خصوصاً اس کو بغور مطالعہ کریں اور انصاف سے کہیں کہ وہ اپنے رشتہ داروں اور دوستوں کو جو احمدیت کی دعوت بذریعہ خطوط یا زبانی دیا کرتے ہیں، غیر احمدی لوگ نہ قبول کرنے کی مذکورہ بالا نیز اس قسم کی دوسری معقول وجوہات اپنے پاس رکھتے ہیں یا نہیں اور مرزا صاحب کوحسب اقرار آنجناب ماموِر خدا نہ ماننے میں حق بجانب ہیں یا نہیں۔چنانچہ منشی اروڑے خان جوابھی قادیان میں فوت ہو کر بہشتی مقبرے میں دفن کئے گئے ہیں ان کا بیان ہے کہ جب آتھم کی پیش گوئی کی میعاد ختم ہوئی تو کئی مرید ڈگمگا گئے مگر میں نے اپنے چند دوستوں کو ساتھ لے کر مرزا صاحب کی خدمت میں تحفہ پیش کیا۔یہ بھی فرمایا کہ میں نے اس (مرزا) کو پیش گوئیوں کے لئے تھوڑا ہی قبول کیا تھا بلکہ اس کی (مرزا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

) اور ہی باتیں تھیں (مطلب یہ کہ پیش گوئیاں تو ایک فضول چیز ہے، حالانکہ مرزا صاحب انہیں کو اپنی نبوت کی دلیل سمجھتے تھے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ رجب ۱۳۳۸ھ، ۹ اپریل ۱۹۲۰ء ص ۳۔۴)

خاتم الانبیاء کے معنی

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں

قادیانی مرزا جی فرماتے ہیں کہ میں اس صدی کا مجدد اس وجہ سے بھی ہوں کہ میں نے دعوی کیا ہے۔ اس سے پایا گیا کہ دعوی کرنا ہی سچائی کی دلیل ہے۔

نیز فرماتے ہیں کہ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں بلکہ اس کے معنی ہیں نبیوں پر مہر لگانے والا، یعنی یہ نہیں کہ آنحضرت ﷺ کوئی نبی نہیں ہوگا، نبی ہوں گے مگر آنحضرت ﷺ کو مان کر اور آپ کی شریعت پر چل کر۔

مرزائی کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علی کو جو فرمایا تھا کہ لا نبی بعدی اس کے یہ معنی تھے کہ میرے جنگ تبوک میں جانے کے بعد آپ نبی نہ ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ خاتم النبیین کے معنی اگر آخری نبی نہیں تو مسیلمہ تو آنحضرت ﷺ کو مانتا تھا آپ ہی کی شریعت پر چلتا تھا خیر القرون کے زمانے میں تھا اور اس نے دعوی بھی جو بقول مرزا صاحب سچائی کی دلیل ہے کیا تھا پھر اسے کذاب کےں کہا جاتا ہے اور اس کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پاس سچے ہونے کی کیا سند ہے۔

دوم، مرزا جی کی نبوت پر آنحضرت ﷺ کی مہر لگنے کا ثبوت تو آج تک عدم سے وجود میں نہیں آیا۔ انیاب اغوال کا معاملہ ہے اور حضرت علی کی نبوت پر تو آنحضرت ﷺ کا مہر لگانا اظہر من الشمس ہے کہ انت منی بمنزلة هارون من موسی۔ آپ میرے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت موسی کے لئے ہارون تھے۔ پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علی نے آنحضرۃ کے بعد اپنے آپ کو نبی کیوں نہ کہلوایا ان مین کون سی کمی تھی۔
اگر بقول مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کی امت میں کوئی نبی نہ ہونا آنحضرت ﷺ کی کسر شان ہے تو صرف مرزا جی کی نبوت سے حضرت موسی کے مقابلے میں آنحضرت ﷺ کی کیا عزت قائم ہوتی ہے حضرت موسی کی تھوڑی سی امت کو بقول مرزا صاحب وہ شرف کہ ان میں لگا تار نبوت کے قابل افراد پیدا ہوئے اور آنحضرت ﷺ کی اتنی بڑی امت میں بقول مرزا صاحب پانچ وقت نبوت کے لئے گڑ گڑانے پر تیرہ سو سال کے بعد ایک ایسا نا مقبول نبی پیدا ہو جس کی شان میں خود خدا فرمائے، کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔، اور بزدل ایسا کہ خدا سے اشجع الناس کا خطاب پا کر بھی صاف صاف نبوت کا دعوی نہ کر سکے۔ بہت سے ہیر پھیر اور کاغذوں کا روسیاہ کرنے کے بعد یہ چال چلے کہ خدا کے منہ سے اپنے آپ کو نبی کہلوائے (خلافت دوم (زمانہ میاں محمود) میں جا کر امت کی آنکھیں کھلیں کہ مرزا صاحب کے کلام پر خدا کے کلام کو فضیلت ہے۔ خدا نے جب ان کو الہاموں میں نبی رسول نذیر رحمت للعالمین کہا تو وہ ضرور نبی تھے۔ مردانہ وار صاف صاف ان کے دعوی نبوت نہ کرنے اور کبھی کچھ اور کبھی کچھ کہنے کا ثبوت وہ نزاع ہے جو لاہوری اور قادیانی پارٹی میں ڈنڈا سوٹا چلا رہی ہے۔ اگرچہ مرزا صاحب کی عقل اور بقول انکے الہامی پیش گوئیاں تو ایسی معمولی سے معمولی باتوں میں غلط ثابت ہوئیں کہ انسان ان کو معلوم کر کے حیران رہتا ہے کہ خدایا یہ کیا تیری قدرت کے کرشمے تھے کہ مرزا جی کے الہاموں کی قلعی کھولنے کو بالکل ہو جانے والی باتیں تو نے ان ہونی کر دیں مثلاً کون کہہ سکتا تھا کہ مرزا احمد بیگ (مرحوم ومغفور) ایک سارجنٹ پولیس اپنی قوم کے اور قادیان کے رئیس اعظم کو لڑکی دینے سے انکار کر دے گا اور کسی خوف یا دباؤ یا لالچ کی پشہ کے برابر پرواہ نہ کرے گا۔ کس کے خیال میں آ سکتا تھا پنشن خور پادری آتھم جیسا ضعیف العمر اور دائم المرض انسان جو ایام مباحثہ میں ہی علیل تھا، ایک مدعی الہام سے اس زور وتحدی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع اپنی موت کی نسبت پا کر وبائی بیماریوں کے زمانہ میں سوا سال کی سی میعاد خیر و عافیت سے گذار دے گا (بلکہ ڈھائی سال مزید گزار دے گا۔ ثناء اللہ) کس کے دماغ میں یہ بات آ سکتی تھی کہ لارڈ کرزن جیسے مدبر وائسرائے کی تجویز کردہ تقسیم بنگال کا حکم شاہی مظوری حاصل ہو جانے کے بعد اچانک منسوخ ہو کر مرزا صاحب کی تردید کر جائے گا جو کہتے تھے کہ تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی۔ اور کون کہہ سکتا تھا کہ مرزا جی کے یہ قرین قیاس عقل ڈھکو سلے اور بقول ان (الہامات) شرمناک طور پر غلط ثابت ہوں گے لیکن مرزا جی کی اس پیش بینی اور اس چال کا میں بھی قائل ہوں کہ خدا کے منہ سے اپنے آپ کو نبی اور رسول کہلوا گئے اور پہلے خلیفہ نے نہیں تو دوسرے نے ان کو نبی مان لیا کہ خدا کی کلام (الہامات مرزا) کو مرزا صاحب کی کلام پر فضیلت ہے۔ یہ ایک تیر مرزا صاحب کا بے شک نشانہ پر لگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اپریل ۱۹۲۰ء مطابق ۲۵ رجب ۱۳۳۸ھ ص ۶)

خلیفہ قادیان امرتسر میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۳۔ اپریل ۱۹۱۹ء کی طرح ۱۴۔ اپریل ۱۹۲۰ء کا دن بھی امرتسر کی تاریخ میں قابل ذکر ہے وہ اگر پولیٹکل حیثیت سے قابل یادگار ہے تو یہ مذہبی نگاہ سے قابل دید و شنید ہے۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔ ۱۴۔ اپریل کو شہر امرتسر میں بڑی دھوم تھی کہ آج خلیفہ قادیان کا لیکچر ہوگا جس میں مسٹر جارج وزیر اعظم کو جواب دیں گے تاڑ نے والے تاڑ گئے کہ مسٹر موصوف کو جواب دینا تو باسی کڑھی میں ابال ہے یہ تو بہانہ ہے در اصل اپنے مذہب کی اشاعت منظور ہے۔ تاہم بہت سے لوگ بڑے شوق سے سننے کی تیاری کر کے گئے۔ وہاں پر کیا ہوا؟ جن لوگوں نے اس نظارہ کو دیکھا ان کا بیان ہے کہ وہ نقشہ بیان میں نہیں آ سکتا۔ ہم عصر وکیل امرتسر نے جو لکھا اس کے چند فقرات یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں:

کل ۱۴۔ اپریل کو جو افسوس ناک نظارہ بندے ماترم ہال امرتسر میں دیکھا گیا وہ صرف مسلمانوں کی اس اندرونی حالت کی ایک جھلک ہے جس میں یہ بدنصیب قوم مبتلا ہے

بات معمولی سی تھی مرزا بشیرالدین محمود اپنے لیکچر میں کہہ رہے تھے کہ خدا کو باپ ماننے کا عقیدہ مسلمانوں میں بھی ہے اوراس کی تائید میں ایک حدیث بیان کی۔ مولوی عطاء اللہ نے حدیث کا حوالہ دریافت کیا مرزا صاحب حوالہ نہ دے سکے، اس پر اصرار و خاموشی کی جد و جہد کے بعد ہال میں ...وہ ابتری پھیلی کہ...

مولوی عطا اللہ شاہ کہتے ہیں:

میرے اس کہنے (یعنی حوالہ مانگنے پر) مرزائی جماعت میں غصہ کے آثار نمایاں ہوئے اور وہ سو دوسو آدمی کے قریب جو کچھ ان کے ساتھ آئے تھے اور کچھ شہر کے بھی تھے اور بانس کے رنگدار ڈنڈوں اور بید اور ہاکی کے ڈنڈوں سے مسلح تھے انہوں نے گھور گھور کر دیکھنا شروع کیا اور کچھ برہم ہونے لگے۔ میں نے کہا ڈنڈوں سے کام نہیں چلے گا۔ میں نہ ڈنڈا لایا ہوں نہ چھڑی لایا ہوں اور نہ میں فساد کرنا چاہتا ہوں میرا سوال زبانی ہے جواب زبان سے آنا چاہیے۔ حدیث کا حوالہ دیجئے ۱۵ منٹ کے قریب گذر گئے میرزا محمود حیران ششدر کھڑے رہے۔ میں نے پھر حدیث کا حوالہ مانگا۔

اس اثنا میں شہر کی پبلک میں جو میرے دائیں بائیں کھڑی تھی برہمی کے آثار نمایاں ہونے لگے تو شہر کے ایک دانا سب انسپکٹر بابو عبید اللہ صاحب میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا آپ بیٹھ جایئے اور بیٹھ کر مرزا صاحب کو دو منٹ کی مہلت دیجئے تاکہ وہ آپ کو جواب دیں۔ میں اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت بیٹھ گیا پبلک بھی فوراً بیٹھ گئی مرزا صاحب نے جلدی سی اپنی تقریر کو شروع کیا اور پھر وہی الفاظ دہرانے لگے اور وہ دو منٹ بھی ختم ہو گئے۔ میں نے بابو عبید اللہ سے کہا کہ دو منٹ ہو گئے اور کھڑا ہو گیا اور پھر حدیث کا حوالہ طلب کیا

اس لفظ پر بار بار یہی جواب آتا تھا کہ یہ کوئی مناظرہ تھوڑا ہی ہے میں یہی کہتا تھا کہ حدیث کا حوالہ اور لیکچر دیتے جاؤ ورنہ ہم تمہارا لیکچر نہ سنیں گے نہ کسی کو سننے دیں گے..

ساتھ ہی میں نے کہا کہ او قادیان کے خلیفہ! تو گھر میں خلافت کرے اور مکہ نصرانی فتح کریں شرم چاہیے اس پر شیم شیم کے نعرے بلند ہوئے۔ میں باہر چلا آیا سب ہندو مسلمان امن کے ساتھ باہر چلے آئے باہر کھڑے ہو کر میں نے دو گھنٹہ کے قریب مرزائی مشن کی تردید کی اور مسٹر لائڈ جارج کے خیالات کا بھی دو لفظوں میں جواب دیا (۱۸۔اپریل ص ۳)

وکیل مورخہ ۲۰۔اپریل میں ایک احمدی ڈپٹی صاحب کا ذکر بھی کیا گیا ہے جو آج کل ضلع امرتسر میں ای اے سی ہیں۔آپ میاں محمود خلیفہ قادیان کے بڑے راسخ مرید ہیں۔میں نے اسی روز آپ کی نسبت سنا تھا کہ آپ نے نور ماہی سارجنٹ کو کہا کہ میں تم کو حکم دیتا ہوں کہ عطاء اللہ کو گرفتار کر لو.. چنانچہ نور ماہی چھڑی لے کر مولوی عطاء اللہ شاہ کے پاس آیا اور چھڑی اٹھا کر بہت سختی سے بولا مگر بابو عبید اللہ سب انسپکٹر نے اس کو روک دیا کیونکہ اس وقت تو ایک مذہبی گفتگو کی شکل تھی۔مگر مولوی عطاء اللہ پر ہاتھ ڈالنے سے بابو عبید اللہ اور دیگر افسران پولیس کے خیال میں دنگہ فساد کی وہ صورت پیدا ہونے کا اندیشہ تھا کہ اپریل ۱۹۱۹ء کا ہنگامہ بھول جاتا

اسی شب کو مسجد شیخ خیر الدین مرحوم میں میری تقریر تھی میں باور نہ کر سکتا تھا کہ ایک ذمہ دار افسر ہو کر ایسی غلطی کا مرتکب ہو۔اس لئے میں نے شیخ خیر الدین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسجد میں جہاں بہت بڑا مجمع تھا سوال کیا کہ وہ کون شخص تھا جس نے مولوی عطاء اللہ کے حق ایسا کہا بکثرت شہادتیں گذریں کہ فلاں صاحب نے ایسا کیا۔

قابل توجہ گورنمنٹ

اب سوال یہ ہے کہ ڈپٹی صاحب نے ایسا کیوں کیا۔ کیا ڈپٹی صاحب اسوقت ڈیوٹی پر تھے۔ کیا ڈپٹی صاحب سٹی مجسٹریٹ ہیں ... ایسے ذمہ دار افسر سے دریافت کریں کہ ... مذہبی گفتگو میں ایسا کیوں کیا تاکہ آئندہ کو وہ ایسا کرنے سے پرہیز کریں۔

غالبًا ان ڈپٹی صاحب نے یہ جرأت اس لئے فرمائی کہ انہوں نے دیکھا قادیانی فریق ڈنڈے سوٹوں سے مسلح ہے اور جماعت بھی کافی ہے۔ بخلاف اس کے فریق ثانی (مسلمان) بالکل خالی ہاتھ ہیں اگر دنگہ ہوا تو قادیانی جماعت مسلمانوں پر غالب آئے گی۔ مگر وہ اپنے جوش اور حمایت مزہبی میں یہ بھول گئے کہ دنگہ ہونے میں یہ نہتے لوگ کیا کچھ نہ کر گذریں گے۔ ہم پولیس افسران کو مبارکباد دیتے ہیں کہ ان کی دوراندیشی نے ڈپٹی صاحب موصوف کی غلطی کا نتیجہ پیدا نہ ہونے دیا۔

اس کا سبب کیا ہے؟ اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ خلیفہ قادیان کے لیکچر پر مسلمان کیوں اتنے برافروختہ ہوئے اس کی وجہ بتانا ہمارا فرض ہے

میاں محمود احمد نے ایک کتاب انوار خلافت لکھی ہے جس میں مسلمانوں کے حق میں بہت سخت کلامی کی ہے چنانچہ اس کے چند فقرات یہ ہیں:

غیر احمدی (مسلمانوں) کے پیچھے نماز پڑھنی جائز نہیں جائز نہیں۔

ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں (یعنی منکرین مرزا) کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ وہ ہمارے نزدیک خدا تعالیٰ ایک نبی کے منکر ہیں۔ غیر احمدیوں کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ان کو لڑکی دینا بھی جائز نہیں۔ (صفحات ۸۹ تا ۹۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہیں ناشائستہ دل آزار کلمات جو مسلمانوں کو برافروختہ کر رہے ہے، ورنہ امرتسر جیسے شہر میں ہر کوئی تقریر کر جاتا ہے چنانچہ ۲۲ فروری ۱۹۲۰ء کو میاں محمود کا لیکچر امرتسر میں ہوا جس کا ذکر قادیانی اخبار الفضل نے ۲۶ فروری کے پرچہ میں بڑے فخر سے کیا تھا۔ اس وقت مسلمانوں کو ان ذات شریف کے یہ کلمات دل آزار نہ پہنچے ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ اپریل ۱۹۲۰ء، ۱۰ شعبان ۱۳۳۸ھ ص ۸۔۹...)

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد
و علی آله و صحبه اجمعین۔
و الحمد لله ر ب العا لمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہل و چہارم (۴۴)

قادیانی مشن (۷)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہل و چہارم (۴۴) قادیانی مشن (۷)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاءالدین حفظہ اللہ
صفحات	۵۲۲
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۱۰
قادیانی اشاعت اسلام کا راز طشت از بام ہو گیا	۱۳
مرزا قادیانی کے صدق و کذب کا امتحان	۱۵
قادیانی اخبار الحکم سے خطاب	۱۸
قادیانی قلعہ پر گولہ باری	۱۹
قادیانی کذب بیانی	۲۱
دونوں پارٹیوں میں مباحثہ	۲۳
مرزائی دجل کی ایک تازہ مثال	۲۳
ملت بابیہ ایران وملت محمودیہ قادیان	۲۸
مولوی محمد احسن امروہی سے میری ملاقات اور گفتگو	۳۱
قادیان میں روپیہ کی ضرورت	۳۹
ضلع گجرات میں تبلیغ کی ضرورت	۴۶
مرزا صاحب کے رشحات قلم	۴۷
الفضل جواب دے	۵۱
عیسیٰ کی پیدائش و دیگر اوصاف کی نسبت قرآن اور مرزا کا مقابلہ	۵۳
اشتہاری نبی کی پیش گوئیوں کی تاویلات	۶۰
دو احمدوں میں کذب معلق	۶۶
متفرقات مرزائیہ	۶۸
خلافت قادیان اور مولوی ظفر علی خان	۷۱
قادیانی کذب بیانی	۷۲
لاہوری پارٹی کی پھل جھڑی قادیانی پارٹی پر	۷۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثانی مرزا قادیانی ۷۶
مسئلہ تزکیہ اور حضرت فضل عمر ۷۸
سفید جھوٹ ۸۳
الٰہی فیصلہ ۸۴
مرزا کا ایک نہایت مبارک اور پاک خواب ۸۷
مرزا محمود احمد قادیانی کے نام کھلی چٹھی ۸۹
مرزا صاحب کی جواہر ریزیاں ۹۰
مرزا قادیانی باقوال خود مجدد نہ تھے ۹۴
قادیانی مامور کا ۴۲ فٹ کا جھوٹ ۹۵
دروغ گورا حافظہ نباشد ۹۹
قادیانی خلیفہ اور گورنمنٹ برطانیہ ۱۰۱
بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ ۱۰۲
مولوی محمد علی لاہوری اور علم حدیث ۱۰۴
سلطان القلمی نے راہ گریز بند کردی ۱۱۰
ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مرزا قادیان ۱۱۴
عمر مرزا: الہامات کی شہادت ۱۱۷
مولوی محمد علی لاہوری کی تفسیر القرآن انگریزی:۲ ۱۱۹
پچاس روپیہ قرض ۱۲۵
کرشن مورتی دفتر الفضل میں ۱۲۶
مرزا قادیانی کا مذہب ۱۲۹
قادیان میں الہام بافی کس طرح ہوتی ہے ۱۳۱
مرزائیوں کے حکم کے فیصلے ۱۳۳
آسمانی نکاح والی پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی ۱۳۶
محمودی اخلاق ۱۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ صداقت مرزا بمقام جھنگ	۱۴۰
مباحثہ چنیوٹ	۱۴۲
مرزا محمود خلیفہ قادیان جواب دیں	۱۴۵
دجال کی ذریت کون ہے؟	۱۴۶
الحکم کیوں ناراض ہے	۱۴۹
موازنہ اخلاق	۱۴۹
گاندھی جی اور قادیانی کرشن جی	۱۵۰
کیا مرزا قادیانی مسلمان تھے	۱۵۳
شہادات بر کذب قادیان	۱۵۶
مفتری کون ہے؟	۱۵۹
قادیانی کذب بیانی	۱۶۲
باپ کا بیٹا مخالف	۱۶۳
مباحثہ مرزائیاں	۱۶۶
سنت مرزائیہ	۱۶۹
ایک عجیب افتراء	۱۷۰
مرزا جی کی عربی	۱۷۱
اسرار نبوت مرزا۔۱	۱۷۲
اسلام میں کوئی فرقہ نہیں	۱۷۸
سچی قسم پر فیصلہ	۱۸۲
ہمارے سہ صدی دوست پھر بولے	۱۸۴
اسرار نبوت مرزا۔۲	۱۸۶
نکاح مرزا	۱۹۲
حرام زادہ کی رسی دراز	۱۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ بطرز جدید	۱۹۷
نکاح مرزا نہیں ہوا	۲۰۲
قادیانی کیمپ میں بے چینی	۲۰۷
یہودی کون تھا یا ہیں	۲۱۰
قادیانی امت جواب دے	۲۱۳
مدراسی قادیانی جماعت	۲۱۴
دونوں بولے	۲۱۵
بیٹے کی تیسری شادی اور باپ کی بربادی	۲۲۰
کذبات مرزا۔ نمبر ا	۲۲۴
مرزا جی کہ ابلہ فریبیاں	۲۲۵
کذبات مرزا۔ نمبر ۲	۲۳۲
نکاح مرزا	۲۳۴
تڑپِ مرزا	۲۳۸
ہمارا سہ صدی دوست پھر بولا	۲۴۱
قادیاں کو مکہ بنانے کی تیاریاں	۲۴۶
قادیان میں اصحاب فیل پر حملہ	۲۴۸
مرزا جی کی خیر و برکت	۲۵۴
کذبات مرزا۔ نمبر ۳	۲۶۱
قادیانی چرتر	۲۶۴
میرا سفر قادیان	۲۶۶
کذبات مرزا۔ نمبر ۴	۲۷۱
زلزلہ در گور مسیحا فگند	۲۷۴
مباحثہ مالیر کوٹلہ	۲۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کے بنگالی قارئین	۲۸۸
ایک مرزائی سے گفتگو	۲۸۹
کذبات مرزا نمبر۔۵	۲۹۲
خلیفہ قادیان کو جواب	۲۹۴
کذبات مرزا پر قادیانی امت کی مہر	۲۹۸
کذبات مرزا۔ نمبر۶	۳۰۲
جزیرہ ماریشس اور قادیانی ہزیمت	۳۰۶
مرزا کی ملکی زبان دانی کا نمونہ	۳۰۸
نزول مسیح ابن مریم کی حدیثیں	۳۱۱
مولوی محمد علی کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ نمبر۳	۳۱۴
مسیح موعود (مرزا) ایک محقق کی نظر میں	۳۱۵
قادیانی خلیفہ صاحب غور سے سنیں	۳۱۹
حضرت مسیح کے رفع میں حکمت الہیہ	۳۲۲
اعلان برائے طبع مباحثہ مالیرکوٹلہ	۳۲۹
متفرقات	۳۳۱
مرزا قادیانی کے اخلاق اور تہذیب کا نمونہ	۳۳۲
مرزائیوں کا قافیہ تنگ، ناطقہ بند	۳۳۷
قادیانی وفد شملہ میں	۳۳۹
ہائے تعصب	۳۴۳
سوالات مرزائیہ	۳۴۹
کھلی چٹھی بنام منشی عبدالعزیز مرزائی	۳۵۲
سنت مرزا	۳۵۳
رافضی اور مرزائی	۳۵۵
ایں خانہ ہمہ آفتاب است	۳۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری اور قادیانی پارٹیوں کا مباحثہ	۳۷۱
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ قسط ۴	۳۷۳
لاہوری مرزائیوں کی مجلس شوریٰ	۳۷۷
جھوٹ ہے تو قسم کھاؤ	۳۷۹
قادیانیوں پر ایک دوسری ضرب	۳۸۰
میاں صاحب دہلوی مولانا بٹالوی اور مرزا قادیانی	۳۸۱
مرزا جی کی بروزیت یا تہافت۔۱	۳۸۴
فتوحات حق	۳۸۶
مولوی محمد علی کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ نمبر ۵	۳۹۲
احمدیہ وفد کی موت	۳۹۶
چیلنج مباہلہ	۳۹۹
دیوبند میں مرزائی	۴۰۰
امرتسر میں تین لکیریں۔۱	۴۰۱
مرزا جی کی بروزیت یا تہافت۔۲	۴۰۲
نبی بننے والوں پر مرزا صاحب کا احسان	۴۰۷
قادیانی امت کی حدیث دانی	۴۱۱
امرت سر میں تین لکیریں۔۲	۴۱۷
مجدد صاحب کا اندرونی معلم	۴۱۹
کیا یہ قادیانی امت کی مسلّمہ شکست نہیں	۴۲۱
قادیان اور علی پور	۴۲۳
قادیانی دروغ فتنہ انگیز	۴۲۷
تفنن تبلیغ قادیانی	۴۲۸
پیغام صلح کی لعنت کا مصداق کون ہے؟	۴۳۳
مناظرہ کپورتھلہ	۴۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کندیاں ۔ ۱۹۲۱ء	۴۳۶
مولوی محمد علی انگریزی ترجمہ قرآن ۔ نمبر ۶	۴۳۷
قادیان میں زدوکوب	۴۴۱
موریشس میں قادیانیوں کی حالت	۴۴۲
بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ	۴۴۳
باب نبوت مفتوح	۴۴۴
کذب مرزا	۴۴۶
چار ہزار اشتہاری مرزائی کاغذی پیرھن میں	۴۴۹
قادیانی امت نے کیا پایا؟	۴۵۳
ختم نبوۃ	۴۶۲
الجواب الصحیح	۴۶۹
بہتان عظیم	۴۷۴
سیالکوٹ میں مرزائیوں کی خاطر تواضع ۔ ا	۴۷۷
الجوا ب الصحیح	۴۸۴
مولوی محمد علی لاہوری کا ترجمہ قرآن ۔ نمبر ۷	۴۸۹
حق کی فتح مرزائیت پر	۴۹۴
مولوی محمد علی لاہوری کا اعلان	۴۹۶
کھلا سوال بخدمت احسن امروہی اور محمود قادیانی	۵۰۰
مرزائیوں کی وعدہ خلافیاں	۵۰۱
سیالکوٹ میں مرزائیوں کی خاطر تواضع ۔ نمبر ۲	۵۰۴
باپ پر پوت گرو پر چیلا	۵۱۰
لاہوری مرزائی اور مرزا صاحب	۵۱۵
مناظرہ چک لوٹاں ۔ پنجاب	۵۱۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

فا تحة الکتا ب

ا لحمد للہ و الصلوۃ و السلا م علی سید ا لا نبیا ء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی چوالیسویں (اور قادیانی مشن کی ساتویں) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۷ مئی ۱۹۲۰ تا ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہونے والی حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ کی تحریروں کے علاوہ مولوی سید عبدالسلام آف فاروقی پریس دہلی، منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی، جناب محمد شریف خان بمبئی مسلم ہاؤس بٹالہ، حافظ فضل الرحمٰن آف گکھڑ ضلع گجرات، سید میر بسمل گوجرانوالہ، منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی، بابو محمد حسین صابری بریلی، ماسٹر شیخ غلام حیدر سرگودھا، جناب مبارک احمد خلف ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی، مولوی ابوسعید محمد شریف بھٹیاں ضلع گورداسپور، ڈاکٹر حاجی نور حسین صابر کربلائی، حکیم عبد الرزاق ڈیرہ غازی خان، مولوی محمد رفیق رامپوری، جناب نواب الدین لیدر ایکسپرٹ بمبئی، مولوی نور محمد میانوی جہلمی، جناب سید نعمت اللہ برمبور بارکس مدراس، مولانا صدیق احمد مفتی ریاست مالیرکوٹلہ، مولوی عبدالغنی چک رجاوی لالہ موسی، خواجہ غلام احمد عاصی، مولوی عبدالحی فتح گڈھ ضلع گورداسپور، جناب ابورشید احمد الدین پتوکی، مولوی محمد عبدالکریم میرٹھی، مولوی عزیز الرحمٰن بی۔اے۔ لاہور، مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، جناب محمد بشیر چنیوٹی، جناب محمد عمر الدین مدرس بیرم پور ضلع ہوشیارپور، جناب محمد حسین آف ماریشس، حکیم محمد ابراہیم صاحب ٹھیکیدار بھٹیاں ضلع گورداسپور، اور جناب مولوی محمد حسین صاحب روپڑی، وغیرھم کی گراں قدر نگارشات شامل ہیں۔

مضامین ومقالات کے علاوہ مسلمانوں کے قادیانیوں سے جھنگ، مالیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوٹلہ، کپورتھلہ، چنیوٹ، کندیاں، سمبڑیال، چک لوٹاں، سیالکوٹ وغیرہ مقامات پر ہونے والے مباحثوں کی روداد یں بھی جلد ہذا میں شامل کر دی گئی ہیں۔ نیز ۱۹۲۱ء میں ہونے والے اسلامی جلسہ قادیان کی کاروائی بھی شامل اشاعت ہے جس میں دیو بند سے بھی علماء کرام بھی تشریف لائے تھے۔

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اپنا انگریزی ترجمہ قرآن شائع کیا، اتو ماسٹر شیخ غلام حیدر چکوالی مقیم سرگودھا نے اس پر مدلل تنقیدی مضامین لکھے۔ زیر نظر دور کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں اس سلسلہ کے سات مضامین شائع ہوئے جنہیں جلد ہذا میں نقل کرتے ہوئے میں نے بعض مقامات پر انگریزی عبارات کا اضافہ بھی کر دیا ہے۔

۱۹۲۰ء میں ایک جلسہ میں شرکت کیلئے شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری، امروہہ تشریف لے گئے تھے جہاں مولوی محمد احسن امروہی (جو مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی میں ان کے نائب دوم تھے، اور حکیم نور الدین کے بعد مرزا محمود احمد کو منصب خلافت پر فائز کرانے میں جن کا بنیادی کردار تھا، اور جو بعد ازاں مرزا محمود سے اختلافات پیدا ہونے پر بزعم خود اسے منصب خلافت سے معزول کر کے، لاہوری گروپ میں شامل ہو گئے تھے) سے آپ کی ملاقات ہوئی۔ مولوی محمد احسن امروہی صاحب نے دوران ملاقات حضرت شیخ الاسلام امرتسری کو بتایا کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے دو ایک الہاموں کو درست نہیں سمجھتے، اور یہ کہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی بیعت بھی نہیں کی۔

امروہہ سے واپسی پر شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے مولوی محمد احسن سے ہونے والی گفتگو کو اپنے اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع فرمایا تو قادیانی حلقوں میں ایک گونہ اضطراب کی سی کیفیت پیدا ہو گئی جو ان تحریروں سے ظاہر ہوتی ہے جو اس موقع پر الفضل قادیان اور پیغام صلح لاہور شائع ہوئیں۔ یہ دلپذیر داستان بھی جلد ہذا میں شامل کر دی گئی ہیں۔

زیر نظر دور میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ کا ایک مضمون، کذبات مرزا، کے عنوان سے اہل حدیث امرتسر شائع ہوا۔ قادیانیوں نے اس پر خوب واویلا مچایا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اسے سلسلہ مضامین کی شکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر ٦ تحریروں میں قادیانیوں کے دلائل کے بخیئے ادھیڑ کر رکھ دیئے۔ یہ داستان بھی جلد ہذا میں محفوظ ہوگئی ہے۔

نومبر ۱۹۲۱ء قادیانیوں کے چوہدری فتح محمد ایم اے کا لیکچر سیالکوٹ میں ہوا جس کے نتیجہ میں مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی سے انکا ایک مباحثہ ہوا جس میں مولانا میر نے قادیانی لیکچرار کی عربی دانی کا پول کھولتے ہوئے، خیرالقرون کی تاریخ سے ان کی واقفیت کا بھانڈہ بھی چوراہے میں پھوڑ دیا۔ یہ دلچسپ داستان جلد ہذا کے آخری صفحات میں قارئین کی ضیافت طبع کی منتظر ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۲۰ء۔۱۹۲۱ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام فقیر بارگاہ صمدی **محمد بهاء الدين**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

قادیانی اشاعت اسلام کا راز طشت از بام ہو گیا

سید عبد السلام آف فاروقی پریس دہلی لکھتے ہیں:

قادیانی فرقہ کو بعض سیدھے سادے مسلمان یہ خیال کرتے ہیں کہ اس فرقہ میں جہاں خرابیاں ہیں وہاں ایک خوبی یہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ انگلستان میں جا کر اشاعت اسلام کرتے ہیں۔ لیجئے اب انگلستان میں اشاعت اسلام کا خواب راز بھی طشت از بام ہو گیا یعنی ظاہر ہو گیا کہ یہ کیسی اشاعت اسلام ہے جو قادیانی فرقہ کے لوگ انگلستان میں جا کر کرتے ہیں۔

خلافت وفد بسر کردگی مسٹر محمد علی انگلستان گیا قادیانی فرقہ کے لئے اشاعت اسلام کا اس سے بہتر موقع کیا تھا کہ وہ خلافت وفد کو نا کام بنانے کی کوشش کر کے اسلام کے ساتھ اپنی دوستی کا ثبوت دیں۔ چنانچہ ریوٹر کے ایک تار نے قادیانی صاحبان کے دل کی کیفیت کو بے نقاب کر دیا ہے۔ اس تار کا مطلب ہے کہ انگلستان میں جو قادیانی فرقہ کے لوگ ہیں انہوں نے ایک یادداشت شائع کر کے ممبران پارلیمنٹ تک پہونچائی ہے اور موجودہ لفٹننٹ گورنر پنجاب کو پنجاب میں جو اڈریس قادیانیوں نے دیا تھا اس یادداشت میں اس کو نقل کر کے جمہور اہل اسلام کے ساتھ اپنی دشمنی کا اظہار کیا ہے۔

انگلستان میں زمین و آسمان خلافت کو اپنے خلاف نظر آتا ہو گا سوائے چند نیک دل انگریزوں کے۔ اب اس قادیانی حربہ کی چوٹ کھا کر امید ہے کہ ان لوگوں کی آنکھیں کھل جائیں گی جو اس فرقہ کے لوگوں کا انگلستان میں ہونا اشاعت اسلام سے منسوب کرتے ہیں۔ یقین رکھنا چاہیے کہ اس فرقہ کا وجود جس طرح ہندوستان میں اسلام کی بیخ کنی کے لئے ہے ٹھیک اسی طرح انگلستان میں ان کا اصلی کام اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اہل اسلام کی جڑ کاٹنے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کے سوا ان کا اور کوئی مقصد نہیں

قادیانی حربہ کی یہ انگلستانی چوٹ کھا کر تعجب نہ کیجئے ذرا مرزا غلام احمد کے بیٹے (مرزا محمود احمد) کے اخبار الفضل ۱۰۔۱۳۔ اپریل ۱۹۱۷ء کو پڑھئے۔ ٹھیک اس زمانہ میں جب کہ عراق ترکوں کے ہاتھ سے نکلا ہے اس اخبار نے لکھا:

ہر مسلمان کو ترکی سے نفرت کرنی چاہیے۔ یہ محافظ اسلام نہیں بلکہ دشمن اسلام ہے۔ آسمانی گورنمنٹ کے مطابق یہ کاروائی عمل میں آئی کہ سرکار برطانیہ ہم لوگوں کو جمع کر کے بصرے کی طرف لے جا رہی ہے جو لوگ اس خدمت میں شامل ہوں گے اس پیش گوئی کے مطابق ان کو دین و دنیا میں کامیاب سمجھو۔

اب یہ لوگ جیسی اشاعت اسلام کر سکتے ہیں اس کو ہر مسلمان سمجھ سکتا ہے۔

قادیانی فرقہ کی لاہوری پارٹی نے جو اشاعت اسلام انگلستان میں کی ہے اس کا اندازہ صرف اس تار سے ہوسکتا ہے کہ لارڈ ہیڈ لے اور وہ نومسلم جن کے نام بڑے طمطراق سے اخبارات ہند میں شائع ہوا کرتے ہیں ان کا اس جدوجہد خلافت میں جو اسلام اور مسلمانوں کی مرگ و زیست کی جدوجہد ہے کہیں نام و نشان بھی نظر نہیں آتا۔ مہاتما گاندھی خلافت کے لئے ہندوستان سے ولایت جانے کو تیار ہوں اور انگلستان کے نومسلم ٹس سے مس نہ ہوں باوجودیکہ پادریوں کے صلیبی وعظ کی چیخ و پکار سے انگلستان کا سارا کمرہ بھر جائے۔

یہ ہے فرقہ قادیانی کی اشاعت اسلام کی حقیقت، اور یہ ہے قادیانی نومسلموں کے ایمان اور اسلام کی کیفیت۔ لاہوری پارٹی کے صاحبان کو چاہیے کہ وہ مرزا غلام احمد کو چھوڑ کر سیدھے سادھے طریقہ سے اسلام کی اشاعت کریں اور پھر دیکھیں کہ ان کی کوشش کا کیا نتیجہ خدا کے فضل سے ہوتا ہے۔ چونکہ انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے نام کو کلیۃً نہیں چھوڑا ہے اس لئے ان کے وعظوں اور کوششوں کا اگر کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریز مرد یا عورت پر اثر ہوتا بھی ہے، تو اسلام اس کے حلق سے نیچے نہیں اترتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مئی ۱۹۲۰ء۔ ۱۷ شعبان ۱۳۳۸ھ ص ۴)

ایک عرض خدا کے پوتے سے

مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی نے بعض مقامات پر مست ہوکر اتنی بلند پروازی کی، کہ مجھے خدا نے الہام کیا ہے تو میری اولاد کی طرح ہے۔

قانون انسانی کے بموجب مرزا بشیر خداوند کریم کے پوتے ہوئے۔ ظاہر ہے کہ دادا کو اپنے پوتے سے خاص انس ہوتا ہے، اس لئے بے جا نہ ہوگس اگر ایک وفد قادیان میں اس غرض سے بھیجا جائے کہ مرزا بشیر اپنے دادا صاحب سے التجا کریں اور ناز وادا سے عرض کریں کہ جذبات مسلم کا اس آڑے وقت میں خیال رہے۔ کیا مولانا ثناء اللہ اس وفد کی رہنمائی کا عہدہ قبول کر سکتے ہیں۔

راقم: چوہدری خورشید احمد خاموش مردان ضلع پشاور

اڈیٹر: ان سے ہو سکے گا تو بحکم لا یا لو نکم خبالا ،کوئی برائی ہی کریں گے خیر کی امید نہیں اس لئے ان کو تکلیف دینے کی ضرورت نہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مئی ۱۹۲۰ء۔ ۱۷ شعبان ۱۳۳۸ھ ص ۴)

مرزا قادیانی کے صدق وکذب کا امتحان

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کہنا ہے کہ:

ہمارے صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیشگوئیوں سے بڑھ کر اور کوئی امتحان نہیں ہوسکتا۔ (ص:۲۸۸، آئینہ کمالات اسلام)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (بقول خود مسیح موعود) کی پیشگوئیوں کی تکذیب وتردید پر بہت مسلمانوں نے قلم اٹھایا اور میں بھی ایسا کرتا رہا مگر وہ ایک نہایت آسان کام تھا۔ آج میں اُن کی تصدیق پر جو ایک کٹھن بلکہ محال کام ہے کچھ خامہ فرسائی کرنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ اس کوشش میں مرزا صاحب ناکام فوت ہوئے اور ان مرید ہورہے اور ہوں گے لیکن مجھے مسلمان معذور سمجھیں کہ ''عیب مے جملہ بگفتی ہنرش نیز بگو'' کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاملہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا تھا کہ

''ہنود اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لیے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ''ڈیوڑھی کے قریب آپہونچے ہیں''

اور یہ بھی فرمایا کہ

''یہ رائے کوئی ظنی اور شکی رائے نہیں بلکہ ایک یقینی اور قطعی امر ہے۔''

(ازالہ اوہام۔ص:۱۴۰)

بقول آپ کے آپ کے مُنہ کی باتیں قرآن کا درجہ رکھتی تھیں اور آپ نہیں کہتے تھے جب تک خدا سے وحی نہ پاویں اگر ہندو صاحبان کا غیر احمدی ڈیوڑھی پر پہنچ جانا ثابت کیا جاوے تو اعتراض ہوگا کہ وہ بھی کافر یہ بھی کافر پس پیشگوئی پوری نہوئی لیکن میں یہ ثابت کرتا ہوں کہ اہل ہنود قادیان دارالامان و پایہ تخت رسول یعنی عین قادیانی مرزا جی کی ڈیوڑھی پر جلوی افروز ہیں۔آریہ گزٹ لاہور مطبوعہ ۱۸ بیساکھ کے صفحہ ۵ پر درج ہے:

''قادیان یہ وہی جگہ ہے جہاں آریہ سماج سوامی دیانند جی کی زندگی میں قائم ہوا۔ ہندوستان بھر میں جب چھ آریہ سماج قایم ہو چکے تو ساتواں سماج جو قائم ہوا وہ قادیاں سماج ہی تھا۔ مہرشی دیانند کی یاد میں تو اس جگہ دیانند انگلو ویدک اسکول لالہ لاچند لالہ کرچند جی اور دوسری معززین کی کرپا سے کھولا گیا ہے۔ اب یہ وچار ہو رہا ہے کہ سری پنڈت لیکھرام جی کی یاد میں اس جگہ ایک ویدک لائبریری جاری کی جاوے۔سالانہ جلسہ ۸-۹ مئی کو ہونے والا ہے۔ دیانند سکول کی عمارت اب شروع ہونے والی ہے۔''

اب کون انکار کرسکتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی ڈیورھی پر اہل ہنود نہیں آپہونچے۔اور ناقوس کی آواز سن کر قادیانی مرزا جی کی روح اپنی پیشینگوئی کی صداقت پر خوش نہیں ہوتی ہوگی۔

دوم۔مرزا صاحب نے اپنے مسیح موعود ہونے کے نشان میں فرمایا کہ

''جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا (حیرت ہے کہ مرزائی صاحبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار''

کی صریح زلزلہ کی پیشگوئی کو ایک خون کی ندیاں بہانے والے عالمگیر جنگ پر چسپاں کر کے مرزا صاحب کے اس نشان کو کیوں جھٹلا رہے ہیں۔ اور ان دونوں پیشگوئیوں کو مُلا دو پیازہ کے بُت کی صورت کیوں دے رہے ہیں؟) جنگوں کے سلسلوں کو وہ یکدم مٹا دے گا۔''

یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

پھر فرماتے ہیں اک معجزہ کی طور سے یہ پیشگوئی ہے (ص:۴۴ درثمین) یہ بات دیکھ کر کہ دنیا میں جگہ جگہ یہاں تک کہ ہندوستان میں بھی بے چین کانفرنسیں ہو رہی ہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ معجزہ والی پیشگوئی صحیح نہیں نکلی۔

سوم:۔ مرزا جی کو الہام ہوا کہ

بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں بر مینار بلند تر محکم افتاد۔''

خواجہ کمال الدین صاحب اس الہام کو اپنی کتاب صحیفہ آصفیہ کے صفحہ ۵۱ پر درج کر کے جو کچھ آگے لکھتے ہیں اس کا اقتباس یہ ہے۔ ناظرین نہایت غور سے پڑھیں اور حظ اٹھاویں۔

''اب اگر ۸۰ھ کے بعد کا زمانہ اور اسلامی تاریخ دیکھی جاوے تو ظل سبحانی (نظام حیدر آباد) پر روشن ہو جاویگا کہ اس تاریخ کے بعد محمدیوں کا قدم قصرِ مذلت سے نکل کر عزت کے منار بلند کی طرف اُٹھ کھڑا ہوا نبیوں کے سردار محمد مصطفٰے کے نام لیووں کے کام درست ہونے شروع سلطنت عثمانیہ، کہاں یورپ کا بیمار آدمی یکلخت تندرست وتوانا ہوگیا۔ وہی ایرانی جو .... اُٹھے اور حقیقی ترقی کی طرف قدم بڑھایا۔ ۸۰ھ کے قریب جو مصر تھا... وہ آج اطمینان بخش حالت کی طرح ہوگئے۔ اور ان کی مرادوں کے دن بھی قریب آگئے آج افغانستان وہ افغانستان نہیں۔ کہاں وہ ف قدم مار رہا ہے۔ نصرانیت جس کا غلبہ ظُہور مسیح تک مقدر تھا۔ اس میں خود بخود ضعف کے آثار پیدا ہوگئے ہیں۔ اس الہام کے کامل طور میں پورے ہونے کے دن قریب ہیں۔'' (صحیفہ آصفیہ۔ ص:۵۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ پیشین گوئی بھی حرف بحرف پوری ہورہی ہے۔

جس زبان میں مرزاجی کو یہ الہام ہوا اُسی زبان کا ایک لطیفہ:

ایک دہقان کی عورت کو دردزہ تھا اور بچہ پیدا نہیں ہوتا تھا۔ بارش ہورہی تھی۔ اتنے میں حضرت عیسیٰ جن کی مرزا صاحب نقل ہیں، بارش میں بھیگتے ہوئے وہاں آنکلے۔ دہقان نے استدعا کی کہ اس کی بیوی کے واسطے دعا کریں۔ آپ نے فرمایا کہ میں تیری عورت پر دم ڈالتا ہوں۔ پہلے مجھے اور میرے گدھے کو جگہ دی جائے۔ جگہ ملنے پر آپ نے دعا کی کہ

مرا جا شد خرم را نیز جا شد
زنِ دہقان زاید یا نہ زاید!

یعنی بارش سے مجھے اور میرے گدھے کو پناہ مل گئی۔ دہقان کی بیوی بچہ جنے یا نہ جنے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷۔ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۲۰ء ص: ۷)

قادیانی اخبار الحکم سے خطاب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الحکم خفا ہے کہ جلیانوالہ باغ امرتسر میں جنرل ڈائر کی بے رحمانہ گولیوں سے جو لوگ شکار ہوئے ہیں انکو شہید کیوں کہا جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کو شہید کہنا اسلامی شریعت کی ہتک ہے کیوں کہ اسلامی شریعت میں شہید کے لیے اسلام شرط ہے۔

ہم بھی مانتے ہیں کہ اسلامی اصطلاح یہی ہے مگر کہنے والے اسلامی اصطلاح سے نہیں کہتے کیوں کہ وہ اسلامی اصطلاح کے پابند نہیں بلکہ یہ لوگ اسی طرح انکو شہید کہتے ہیں جس طرح آریہ لوگ پنڈت لیکھ رام کو شہید کہتے ہیں یعنی ان کے نزدیک شہید کی تعریف صرف یہ ہے کہ جو مظلوم مرا ہو وہ شہید ہے۔ جیسے قادیانی اصطلاح ہے کہ جس الہامی کی ساری یا بہت سی پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوں وہ نبی بلکہ رسول بلکہ ولد اللہ بلکہ خود اللہ اور جو الہامی طور پر اپنی موت سے جھوٹا ثابت ہو وہی صادق مصدوق سمجھا جائے۔ تو دنیا میں ایسا ہوتا ہی رہتا ہے اور ہر ایک کی اپنی اپنی اصطلاح ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷۔ نمبر ۲۶ مورخہ ۲۴ شعبان ۱۳۳۸ھ مطابق ۱۴ مئی ۱۹۲۰ء ص: ۸)

قادیانی قلعہ پر گولہ باری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

قادیانی قلعہ کی حیثیت بذات خود تو ایک کچی گڑھی سے زیادہ نہیں، لیکن اس میں سے شرارت کے شرارے چونکہ نکلتے رہتے ہیں اس لئے دشمنوں کو بھی اس پر گولہ اندازی کرنی پڑتی ہے۔ قصور ضلع لاہور میں قادیانیوں کے خلاف وہ شورش ہے کہ الاماں! قادیانی اپنے مذہب کی اشاعت کریں تو پبلک کو اتنا ناگوار نہیں ہوتا بلکہ اچھی خاصی دل لگی ان کو مل جاتی ہے مگر جب یہ لوگ کہتے کہتے یہاں تک پہنچ جاتے ہیں کہ مسلمان کلمہ گو، گو احکام اسلام کے پابند ہوں تاہم ان کی نجات نہ ہوگی جب تک مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ مانیں گے۔ چنانچہ قادیانی گدی کے خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے اپنی کتاب انوار خلافت میں یہ مضمون صاف لکھا ہے اس لئے قانوناً و اخلاقاً مسلمانوں کو بھی حق حاصل ہوتا ہے بقول:

محتسب خم شکست و من سرِ او
سنّ و بالسنّ و الجروح قصاص

وہ ایسا ہی سمجھیں۔ ایسا سمجھنے میں ضروری ہے کہ ان کے ساتھ اسلامی تعلقات منقطع ہوں چنانچہ گذشتہ ایام میں کٹک کے مسلمانوں نے قادیانیوں کو اپنے قبرستان میں مردے دفن کرنے سے روک دیا تھا۔ اس پر مقدمہ ہوا آخر مسلمان جیت گئے۔ قصوری پبلک نے بغرض تحقیق حق اور رفع حجت مباحثہ بھی منظور کیا۔ مضمون زیر بحث اسلام مرزا تھا۔ حاضرین کی تعداد ہزاروں تھی۔ بس پھر کیا تھا اسلامی مناظر مولوی محمد علی صاحب لکھوی نے بڑی خوبی سے کفر مرزا کی دلیل اقوال مرزا سے دکھائی جس کا اثر حاضرین پر کافی سے زیادہ ہوا۔ یہاں تک کہ ایک ہندو معزز وکیل بابا دھنپت رائے صاحب نے اسلامی مناظر کی فتحیابی پر اظہار رائے کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مناظرہ کے بعد جوش حد سے بڑھ گیا اور قادیانیوں کو بالکل بائیکاٹ کیا گیا۔

قادیانی اخبار الحکم ۷ مئی سے معلوم ہوا ہے کہ ملک مالا بار کے علاقہ کنیا پور کے راجہ سلطان احمد علی صاحب نے قادیانیوں کو نوٹس دیا ہے کہ قاضی صاحب نے مع مجلس علماء کے تم لوگوں کو اسلام سے خارج کرنے کی رپورٹ کی ہے۔ تم اگر اس حکم کے برخلاف کوئی عذر کرنا چاہتے ہو تو ہمارے حضور آکر پیش کرو۔

اسی طرح سیلون کے علاقہ میں بھی مسلمانوں اور قادیانیوں میں سر پھٹول ہوئی جس کا ذکر سیلون کے اخباروں میں ملتا ہے۔

ہمیں ان واقعات کے ذکر کرنے سے علاوہ اظہار واقعات کے ایک خاص غرض یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایک ضروری اور دل خوش کن الہام کی تکذیب ہوتی ہے وہ الہام یہ ہے:

لا نبقي لك من المخزيات شيئاً۔ (الوصیت)۔

(یعنی خدا فرماتا ہے اے مرزا ہم اب تیرے حق میں کوئی بات ذلت وخواری کی نہ چھوڑینگے)

بلکہ سب طرح سے تمہاری عزت افزائی کریں گے۔ آج تک تو جو کچھ ہوتا تھا وہ سب کو معلوم ہے۔ قادیانی لوگ تسلی میں تھے کہ اب دور جدید میں ہم سے لوگوں کی نفرت کم ہو جائے گی۔ مگر واقعات نے بتلا دیا کہ ہندوؤں کی مسلمانوں سے اور مسلمانوں کی ہندوؤں سے نفرت کم بلکہ معدوم ہے لیکن مرزائیوں سے کم نہیں ہوئی بلکہ بحکم حدیث شریف ما سالمنا هم منذ حاربنا هم (آنحضرت ﷺ نے موذی جانوروں کے حق میں فرمایا ہے، فطرۃً جب سے ہماری ان کی لڑائی ہوئی ہے صلح نہیں ہوئی) جب تک یہ لوگ نیش زنی سے باز نہیں آئیں گے یعنی اسلام کو کافی جان کر بغیر تسلیم مرزا کے مسلمانوں کو نجات سے محروم نہ سمجھیں گے اور ایسی تعلیم والے مرزا سے بکلی قطع تعلق نہ کریں گے ان سے نفرت کسی طرح کم نہ ہوگی۔ یہ لوگ خود ہی مسلمانوں کے جذبات بھڑکاتے ہیں اور خود ہی شکایت بھی کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔۲۸ مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۲۔۹ رمضان ۱۳۳۸ھ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک شخص نے کسی اپنے دوست کو خط لکھا اس میں لکھا کہ یہاں کی ایک صحیح خبر آپ کو سناتا ہوں کہ یہاں دن کو سورج چڑھتا ہے اور رات کو ڈوب جاتا ہے۔ جیسی یہ خبر ایک معمولی ناقابل بیان تھی اسی طرح قادیانی کذب بیانی اپنی کثرت اور روحانیت کے لحاظ سے ایک معمولی سی بات ہے۔ کیوں؟

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

مگر قادیانی اخبار الفضل نے اپنی فضیلت کے ثبوت میں ایک نئی کذب بیانی شائع کی ہے جس کا ذکر کرنا مفید ہوگا۔

امرتسر میں ۱۴۔ اپریل ۱۹۲۰ء کو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے لیکچر میں خود لیکچرار کی ناقابلیت سے جو شور اٹھا، اس میں قادیانی اخباروں میں میری چھپی لگائی گئی۔ میں نے جب اس کی تردید کی تو راست گو جماعت کے آرگن کا راست گوا ڈیٹر بجائے شرمندہ ہونے کے الٹا ایک اور جھوٹ کا مرتکب ہوتا ہے جو پہلے سے بھی زیادہ قبیح بلکہ اقبح ہے۔ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے اس کے اصلی الفاظ درج ذیل ہیں:

مولوی ثناء اللہ نے بکمال چالاکی (چالاکی نہیں بلکہ بکمال دور اندیشی جو ایک مومن کامل کی شان ہے بحکم اتقوا موا ضع التھم۔ ثناء اللہ) جلسہ کی تقریر میں (جہاں خلیفہ قادیان کی تقریر تھی) آنے سے انکار کیا مگر جہاں ان کے شاگرد رشید اور صحیح قائم مقام مولوی عطاء اللہ باہر اپنے رقص فتنہ زا میں مصروف تھے اور اپنی لگاتار گالیوں کی غلاظت اگل رہے تھے وہاں آنے سے انہوں نے انکار نہیں کیا اور نہ کر سکتے ہیں۔ کیونکہ وہ اس جگہ آئے اور ان کا آنا مع ان تمام حرکات کے جو اس وقت ان سے سرزد ہوئیں دیکھنے والوں کو خوب یاد ہیں۔

(الفضل قادیان ۱۰ مئی ۱۹۲۰ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ مقولہ کذب مقالہ ایک ایسے ذمہ دار شخص کے قلم سے نکلا ہوا ہے جو مسیح اور مہدی کی جماعت کا ذمہ دار مؤذن ہے جو اس کی آواز کو ملک میں پہنچانے والا ہے۔ اس لئے اسی مقولہ کی تحقیق سے اس جماعت کی روحانیت اور صداقت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ ہاں صاحب! آیئے اس فقرہ کا ثبوت دیجئے کہ مولوی عطاء اللہ سلمہ اللہ وفقه لما یحب و یرضی (جو نہ تو میرے شاگرد ہیں اور نہ قائم قائم) کی بیرون منڈوہ تقریر کرنے کے وقت میں وہاں تھا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے تو میں وعدہ کرتا ہوں کہ مبلغ تین سو روپیہ جو مباحثہ لدھیانہ میں قادیانیوں سے مال غنیمت مجھ کو ملا تھا، اس میں سے ایک سو روپیہ میں واپس بطور انعام تم کو دوں گا۔ اور اگر یہ رقم کم سمجھیں تو پوری تین سو بھی دینے کو تیار ہیں۔ آیئے امرتسر میں کوئی معزز آدمی منصف بنا کر فیصلہ کرائیں۔ میں اپنی شہادت میں افسران پولیس کو پیش کرونگا جن کے سامنے سب واقعات ہوئے۔ وہ خود بتا دیں کہ جھوٹ کس فریق کا ہے:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

میرے احمدی دوستو!

سچے ہو تو اپنے فاضل اڈیٹر کو سامنے لاؤ اور وہ نہ آئے تو بحکم کو نوا مع الصادقین تم بھی سچوں کے ساتھ ہو جاؤ۔ ورنہ یاد رکھو ایک وقت آنیوالا ہے جس میں سب تعلقات ٹوٹ جائیں و تقطعت بهم الاسباب۔ اس وقت ساتھی صرف راست پسندیاور حق گوئی ہوگی۔ پس اس وقت کا ذرا اندازہ کرلو۔ آہ!

بروز حشر گر پرسند خسرو را چرا کشتی
چہ خواہی گفت قربانت شوم تا من ہماں گویم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔۲۸ مئی ۱۹۲۰ء۔ ۲۔۹ رمضان ۱۳۳۸ھ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں پارٹیوں میں مباحثہ

قادیانی مشن کی قادیانی پارٹی میں سے ایک شخص قاضی محمد یوسف پشاوری نے لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی ایم اے کو نوٹس دیا ہے:

آپ ہماری شکایت کرتے ہیں کہ ہم مسئلہ ختم نبوت میں قرآن شریف سے فیصلہ نہیں کرتے بلکہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ اس لئے آپ کو نوٹس دیتے ہیں کہ آپ ہمارے ساتھ محض قرآن شریف سے فیصلہ کریں۔ (الفضل قادیان ۱۰ مئی۔ ۱۹۲۰ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری رائے میں مولوی محمد علی لاہوری کا باوجود احمدی کہلانے اور مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور مصلح اعظم ماننے کے ان کے اقوال سے فیصلہ نہ کرنا ٹھیک نہیں، بلکہ اس مثال کا مصداق ہے:

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

لیکن خیر جب قرآن مسلّم ہوگیا تو اب کیا دیر ہے۔ ہم اس مباحثہ کو سننے کے مشتاق ہیں۔ امرتسر میں ہو تو خدمات بھی پیش کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ ۲۸ مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۲۔ ۹ رمضان ۱۳۳۸ھ ص ۷)

مرزائی دجل کی ایک تازہ مثال

مکرم بندہ مولانا صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کی خدمت میں ایک رسالہ بمعہ نقل دو عدد تحریر ارسال کرتا ہوں اور اس کے متعلق مفصل حالات بھی تحریر کرتا ہوں۔ اصل تحریر میرے پاس ہیں ان کی نقل اور رسالوں اور اخباروں میں بھی روانہ کرونگا۔ اور امید ہے کہ آپ اپنے قیمتی پرچہ میں جگہ دیں گے۔ اصل واقعہ تحریر ہے:

مسمی عبد اللطیف ولد حاجی عبد الکریم مرزائی ہر وقت مسلمانوں میں بیٹھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا ذکر کرتا رہتا تھا۔ یا کوئی رسالہ لے آتا تھا جس کو مکرمی استاد غلام محمد صاحب ردّ کرتے رہتے تھے۔ مگر واہ رے بے حیائی، مان نہ مان میں تیرا مہمان۔ ۶ مئی کی رات کو استاد صاحب کے مکان پر میں بھی گیا، وہاں استاد غلام محمد صاحب، ملک پیراں دتہ صاحب، حاجی عبدالرحمٰن خان صاحب، حاجی عبدالغنی خاں، نور محمد خان، معراج الدین خاں، اور مسجد محلّہ کے امام صاحب وغیرہ موجود تھے۔ حسب عادت وہاں معراج شریف کا ذکر تھا، اور آپ اپنے عقائد کی چھیڑ چھاڑ کر رہے تھے جب میں نے تردید کرنی شروع کی تو آپ نے کہا اگر حدیث شریف سے ثابت کردو کہ آپ جسم مبارک سے معراج کو سدھارے تو میں اپنے مذہب سے تائب ہوکر مسلمان ہو جاؤنگا۔ میں نے کہا ابھی حدیث منگوا کر دکھا دیتا ہوں۔ آپ نے کہا صبح دیکھا جائے گا۔ اس کے بعد حیات مسیح پر آپ کو مجبور کیا۔

المختصر آپ سے وعدہ ہوا کہ صبح اگر دونوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لونگا تو تائب ہو جاؤنگا۔ کچھ دیر کے لئے آپ کو خاموشی اختیار کرنی پڑی۔ وہ جو جو ہر وقت کا آپ کا واویلا تھا ختم ہو گیا۔

بعد میں میں نے کہا کہ عبداللطیف! جب تمہارے خلیفہ کو اتنا علم نہیں کہ کرنیل کا درجہ بڑا ہے یا جرنیل کا، تو اس کو اپنے مذہب اسلام سے کیا واقفیت ہوسکتی ہے۔ اس پر آپ ذرا برہم ہوئے اور فرمایا واہ جی واہ کئی فوجی اہلکار ہمارے خلیفہ صاحب کے مرید ہیں کیا ان کو علم نہیں ہوسکتا۔ میں نے کہا اس پر اور لطف کی بات یہ ہے کہ باوجود مرید ہونے کے پھر آپ کو خبر نہیں۔ فوجی بھی مرید ہوں اور انٹرنس فیل بھی ہوں، پھر بھی خبر نہیں۔ آپ نے کہا کہ دکھلاؤ کہاں ہے۔ خواہ مخواہ ایسے الفاظ خلیفہ کے برخلاف استعمال نہ کرو۔ میں نے کہا اگر دکھلا دوں تو پھر قادیانی عقیدہ سے تائب ہوکر مسلمان ہو جاؤ گے؟ آپ نے قسم کھالی۔ میں نے سوچا کہ ہر ایک اپنے عقائد سے تائب ہونے کو ہے۔ اس طرح نہیں، ایک تحریر میں دیتا ہوں اور ایک آپ مجھ کو دے دو جو ہم میں سے جھوٹا ہو وہ دوسرے کا مذہب اختیار کرے۔

اسی بحث میں بارہ کے قریب ہوں گے کہ نور خان صاحب میرے کہنے پر فیروز دین موچی کے مکان سے اس کو سوتے سے جگا کر اس کی دکان کھلوا کر آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث ۳۰۔ اپریل ۱۹۲۰ء لائے اور صفحہ ۱۰ نکال کر رسالہ ریو تو قادیان مارچ ۱۹۲۰ء کا مضمون جو نقل کیا ہوا تھا دکھلایا۔ جس پر آپ نے کہا کہ مجھ کو رسالہ مذکور آتا ہے صبح دیکھونگا۔ اگر ٹھیک نکلا تو میں سچے دل سے تائب ہو جاؤنگا میں نے کہا ابھی تحریر ہو جائے چنانچہ استاد غلام محمد صاحب کاغذ قلم دوات لائے ایک میں نے تحریر دی، ایک لے لی۔ نقل حرف بحرف یہ ہے: من آنکہ محمد عبداللطیف ولد حاجی عبدالکریم قوم ککے زئی ساکن بٹالہ کا اقرار کرتا ہوں کہ جو مضمون اہل حدیث اخبار امرتسر مورخہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۲۰ء میں جو عبارت رسالہ ریویو قادیان بابت مارچ ۱۹۲۰ء کا نقل کیا ہوا ہے بابو محمد شریف صاحب ککے زئی نے دکھایا ہے۔ کل میں اس کو ریویو مذکور میں دیکھونگا ۔اگر واقعی درست عبارت نکلی جو اہل حدیث نے نقل کی ہے تو میں بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہوں کہ میں آئندہ احمدیہ جماعت قادیانی سے سچے دل سے تائب ہو جاؤنگا اور حنفی مذہب اختیار کرونگا۔ فقط بقلم محمد عبداللطیف احمدی بوقت شب ۶ مئی ۱۹۲۰ء

تقریباً ۲ بجے شب کو سب مجلس اپنے اپنے گھر کو برخواست ہوئی۔ صبح انتظار کیا گیا۔ انتظار کے بعد بلا بھیجا تو خبر آئی کہ آپ کتب تلاش کر رہے ہیں۔ نو بجے کے قریب تشریف لائے اور ہاتھ میں ریویو مارچ ۱۹۲۰ء پکڑا ہوا تھا اور صفحہ ۱۰۵ نکالا ہوا تھا یہ کہتے ہوئے تشریف لائے کہ چلئے قادیان اور بیعت کیجئے۔ جب صفحہ مذکور میں نے پڑھا تو اس میں وہ الفاظ نہ تھے۔ رسالہ مذکور ارسال خدمت ہے۔ ایمان سے کہتا ہوں کہ صفحہ دیکھ کر میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی۔ میں گھبرا گیا۔ گھبراہٹ میں دو تین دفعہ صفحہ دیکھا اور آپ یہ کہتے تھے کہ اول تو تحریر ہی نہیں۔ اگر ہوتی تو میرا عقیدہ ہے کہ وہ لفظ اڑ جائیں گے۔ رات کے حاضرین کے علاوہ پندرہ بیس اشخاص وہاں اور جمع ہو گئے۔ میں نے کہا کہ اب تو اپنے قول سے اپنا پیارا اسلام چھوڑنا پڑا۔ اور جہنم میں اپنے ہاتھوں خود جانا پڑا۔ خیر میں نے فہرست مضامین ٹائٹل کے صفحہ سے دیکھ کر ورق گردانی شروع کی، تو مارچ کا ریویو ۱۹۲۰ء کی فہرست مضامین میں جو مضمون وصفحہ تحریر تھا اندر رسالہ میں وہ بات نہ نکلی۔ ریویو مذکور صفحہ ۷۷ سے شروع ہوتا تھا اور صفحہ ۸۱ سے بعد غور معلوم ہوا کہ سرورق تو مارچ ۱۹۲۰ء کا ہے اور اندر مارچ ۱۹۱۹ء کا رسالہ، کیونکہ اندر جلد نمبر ۱۸ ہے اور باہر جلد ۱۹۔ باہر کی جلد نمبر ۱۹ کاٹا ہوا تھا۔ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ فریب ثابت ہوا تو میں نے کہا کہ اس قدر بے ایمانی اور دھوکہ دہی؟ تو آپ بولے کہ کاتب کی غلطی ۔ دغا آپ نے کیا اور نام کاتب غریب کا۔ کیا تمہارا مذہب یہی ہے ۔اب تو میں تم کو مسلمان کرونگا نہیں تو بذریعہ عدالت تبدیلی مذہب اور دھوکہ دہی کی داد چاہوں گا۔ میں نے اسی وقت دوسرا رسالہ منگوایا اور صفحہ مذکور دکھلایا۔ اس پر آپ اس قدر شرمندہ ہوئے اور اپنے کرتوت پر خوب نادم ہوئے اور ہنس کر بولے دست بستہ عرض ہے کہ آپ سچے اور میں جھوٹا اور توبہ کرتا ہوں ۔

میں نے کہا اس طرح توبہ نہیں، توبہ بذریعہ اعلان ہونی چاہیے ۔ اس لئے بہتر ہے کہ جس طرح رات کو تحریر ہوگئی تھی اسی طرح توبہ نامہ بھی تحریر کردو۔ چنانچہ اس سے توبہ نامہ تحریر کروالیا گیا۔ نقل تحریر توبہ نامہ :

میں محمد عبداللطیف ولد حاجی عبدالکریم ککے زئی ساکن بٹالہ اپنے پہلے تمام عقائد سے متعلقہ مرزا محمود احمد صاحب قادیانی سے وابستہ ہیں قطع تعلق کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں اور وہ مذہب اختیار نہ کرونگا۔ فقط ۷ مئی ۱۹۲۰ء۔

یہ تحریر بابو محمد شریف کو دیتا ہوں ۔ راقم عبداللطیف ۔ دستخط بحروف انگریزی

اسی دن جمعہ مسجد بٹالہ میں تمام کاروائی اور رسالہ کا دھوکہ دینا وغیرہ حاضرین کو بتلایا گیا اور آپکی خدمت میں مفصل حالات تحریر ہیں بلکہ آپ مہربانی کریں تو توبہ نامہ چھپوا کر علیحدہ روانہ کریں تا کہ مشتہر کیا جاوے ۔ یا جو کچھ مناسب ہو اپنے اخبار میں مضمون نکالنے کے علاوہ ایک اشتہار کی صورت میں چھپوا کر بہت سے روانہ کریں

بقلم محمد شریف خان بمبئی مسلم ہاؤس ۔ بٹالہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں آیا ہے کہ ایک دفعہ یہودی آنحضرت ﷺ کے حضور میں ایک مقدمہ کے لئے آئے ۔ تورات کی عبارت پڑھنے کی ضرورت ہوئی تو جو مضمون یہودیوں کے خلاف تھا یہودی عالم نے اس پر ہاتھ رکھ کر ادھر ادھر سے پڑھنا شروع کیا پاس ہی حضرت عبداللہ بن سلام تھے جو تورات کے عالم تھے انہوں نے اس کا ہاتھ اٹھوا کر وہ مضمون پڑھوایا تو یہودی شرمندہ ہوئے ۔ مگر بٹالہ یہ واقعہ یہودیوں کے اس واقعہ سے بڑھ کر ہے میں سچ کہتا ہوں کہ یہ خط پڑھتے پڑھتے جب میں آپ کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقرے پر پہنچا کہ میرے پاؤں کے نیچے سے زمین نکل گئی ، تو مجھے بھی اتنی گھبراہٹ ہوئی کہ سارا خط پڑھنے سے پہلے میں خود اٹھا کہ ریویو کی فائل دیکھوں کہ کہیں غلطی سے اپریل کے رسالہ کو مارچ کا نہ لکھا ہو مگر الحمد لله حصحص الحق

ایسی حرکت اگرچہ دیانت اور امانت کے تو خلاف ہے مگر سنت مرزائیہ میں اس کی نظیر ملتی ہے اسلئے کوئی شخص مرزائی ہو کر ایسا کرے تو چنداں قابل ملامت نہیں وہ نظیر یہ ہے:

مرزا صاحب نے اپنی متعدد تصانیف تریاق القلوب وغیرہ میں لکھا ہے کہ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل علی گڈھی نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہم دونوں (مولوی صاحبان اور مرزا) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا چنانچہ وہ پہلے مر گئے اور میں زندہ ہوں پس میں سچا ہوں ۔مولوی غلام دستگیر کی کتاب کا نام اور صفحہ بھی ایک جگہ دیا ہے حالانکہ دونوں عالموں کی کتابوں سے اس مضمون کا نام ونشان نہیں ملتا ۔ میں اعلان کرتا ہوں کوئی مرزائی مرزا صاحب دعوی ان دونوں عالموں کی کتابوں سے دکھا دے تو مبلغ یک صد چہرہ دار انعام لے اس لئے بٹالوی واقعہ اخلاقی اور مذہبی رنگ میں تو بہت برا ہے مگر مرزائی طریق چنداں قبیح نہیں بلکہ سنت مرزا ہے ۔

آج کل کے مناظرات میں حوالجات دیکھنے میں مناظروں کو بڑی احتیاط چاہیے ۔مخالف کی کسی بات کا جواب دینے سے پہلے تصحیح نقل مقدم ہے ۔علم مناظرہ کی کتاب رشیدیہ میں یہی ہدایت لکھی ہے ۔

ایک غلطی آپ سے بھی رہ گئی ۔عہد نامہ میں لکھا تھا کہ میں مذہب حنفی قبول کرونگا مگر توبہ نامہ میں صرف میاں محمود سے قطع تعلق لکھا ہے، لیکن حنفی مذہب کی قبولیت نہیں لکھی ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔۲۸ مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۲۔۹ رمضان ۱۳۳۸ھ ص۱۴۔۱۶)

<u>عقاید مرزائیہ سے توبہ</u>

حضرت قبلہ مولانا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

مندرجہ ذیل اصحاب مع خاکسار راقم الحروف بدرگاہ رب العزت نہایت عاجزی اور سچے دل سے عقائد مرزائیہ سے تائب ہوتے ہیں اور خداوند تبارک وتعالی ہماری توبہ قبول فرما کر ہمارے گذشتہ گناہوں پر قلم عفو پھیرتا ہوا ہمیں راہ مستقیم پر استقلال کے ساتھ قائم رکھیں ۔آپ بھی دعا فرمائیں کہ یہ ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توبہ اور دعا قبول فرمائے جو اصحاب تائب ہوئے ہیں ان کے نام نامی مندرجہ ذیل ہیں
بابو عبدالرحیم نقشہ نویس۔ بابو محمد حسین نقشہ نویس۔ بابو محمد اسماعیل اور ایک اور بزرگ بابا کریم بخش جو عرصہ ۱۴۔۱۵ سال سے مرزائی تھے۔ ممتاز الدین صدیقی از امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ ۲۸ مئی ۱۹۲۰ء ص ۲۱)

ملت بابیہ ایران وملت محمودیہ قادیان

(منقول از پیغام صلح لاہور ۵ مئی ۱۹۲۰ء)

کچھ عرصہ ہوا کہ ایران میں ایک نیا فرقہ اسلام کا دشمن پیدا ہوگیا ہے۔ اس فرقہ کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن کریم منسوخ اور اسلام باطل اور آنحضرت ﷺ کی نبوت بے کار ہوگئی ہے یمحو ا الله مایشاء و یثبت قرآن مجید سے بہتر کتاب اقدس ہے کہ جو حضرت بہاء اللہ نے مخلوق کے لئے نازل کی اس فرقہ کا نام بابیہ یا بہائیہ ہے۔ اس جماعت نے اپنا دعویٰ ثابت کرنے کے لئے کثیر آیات قرآنیہ سے استدلال کیا اور ایک انبار احادیث کا پیش کر کے اپنا علم کلام مدون کیا۔ یہ فرقہ اسلام اور قرآن کریم کی تعلیمات کو اب دنیا کے لئے مضر خیال کرتا ہے اس فرقہ کا اہم مسئلہ جو کہ اس مذہب کا بنیادی پتھر ہے یہ ہے کہ ختم نبوت کے مفہوم میں امت مسلمہ کو غلطی ہوگئی ہے ختم کے معنی بند ہونے کے نہیں بلکہ حقیقت واحدہ مطالع مختلفہ میں نمودار ہوتی ہے بلحاظ نفس حقیقت کوئی فرق نہیں لا نفرق بین احدٍ من رسله جس حقیقت ربوبیت نے محمدی جامہ پہن کر شریعت اسلام وضع کی تھی اسی حقیقت نے کامل طور پر باب اور بہاء اللہ میں بروز کر کے شریعت بیان کی اور اقدس کو نازل کیا۔

یہ خلاصہ ہے اس ایرانی مذہب کا جو کہ اسلام کو درہم برہم کرنے کے لئے محمودیت سے پہلے سرزمین ایران سے ظاہر ہو چکا ہے اور حضرت صاحبزادہ محمود احمد (گدی نشین قادیان) کی طرح جناب عبدالبہاء عباس آفندی بہاء اللہ کا خلیفہ بلا فصل اس مذہب کا مروج ہے، بیان کیا جاتا ہے کہ عیسائی ممالک میں اس مزہب کی تبلیغی کوشش میں کامیابی ہوئی ہے اور عیسائی اس جدید فرقہ کے حامی اور مددگار ہیں اور اس حمایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی وجہ بجز عداوت اسلام اور کچھ نہیں ہے ... حسین قلی داغستانی اپنی کتاب معتقدات البابیہ میں لکھتا ہے:

اگر واقعات پر غور کی جائے تو محمودیہ مذہب کا تولد اور نشو ونما اسی بابی علم کلام اور خیالات کا نتیجہ ہے، جن قرآنی آیات کو بابی علماء نے محرف کر کے اپنے مذہب کی بنیاد بنایا ہے محمودی علماء نے وہی الفاظ نقل کر کے اپنے مذہب کے اصول قائم کئے ہیں چنانچہ بذریعہ پیغام صلح پہلے بتایا گیا ہے کہ آیات

یا بنی آدم امّا یأتینکم

و یلقی الروح من امرہ

اور معنی خاتم النبیین و لا نبی بعدی کتاب ایقان اور الفرائد کی نقل ہے۔

آج ناظرین کے سامنے ایک اہم استدلال محمودیوں کا پیش کیا جاتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ انجمن قادیان سے تفسیر شائع ہوئی ہے کہ

والّذین یؤمنون بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و بالآخرۃ ھم یوقنون۔

خلاصہ یہ ہے کہ بالآخرۃ سے مراد مسیح موعود کی وحی ہے۔ یہ استدلال علماء محمودیہ نے کہاں سے لیا۔ اور کس طرح بہاء اللہ کا لباس ناموزوں مسیح موعود کو پہنایا۔ میں اصل عبارت بابی کتاب کی نقل کرتا ہوں ملاحظہ ہو کتاب بحر العرفان صفحہ ۱۴۱

برائے منکران ظہور اعظم ہمیں یک آیت کافی است..

و الذین یومنون بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و بالآخرۃ ھم یوقنون

یعنی کسانیکہ ایمان آوردہ اند بآنچہ کہ فروستادہ شد قبل از تو، وآنچہ نازل شود بعد از تو یعنی در آخر زمان، موقن شوند، درحق چنیں اشخاص مے فرماید

اولئك علی ھدی من ربھم و اولئك ھم المفلحون۔ و ایں آیت را چوں بحساب ابجد بیرون آری میشود ہزار و دو ... است سی و پنج یا سنہ تولد حضرت باب،۔

اس لئے محمودی (قادیانی) علماء حضرت میرزا صاحب کو احمد بنانے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلفظہ اس استدلال کو اخذ کیا ہے لیکن حساب ابجد چھوڑ دیا کہ یہ سن تولد مسیح موعود (مرزا) نہیں ہے۔

اگر ایسے استدلال صحیح ہوتے تو مثیل مسیح موعود (مرزا قادیانی) یہ دلائل نظر انداز نہ فرماتا، اگر چہ علمی طور پر پھر بھی محل باقی ہوتی ۔ یہ خیال بھی بابیوں ہی سے اخذ کیا گیا ہے کہ نفس نبوت میں کوئی فرق نہیں اور یہ بھی بابیوں کا پس خوردہ ہے کہ احمد آنحضرت ﷺ کا نام نہیں ہے، لیکن ان مسائل پر پھر کبھی عرض کرونگا۔ بہر حال محمودی علماء کو مذاہب باطلہ کے اصول اختیار کرنے کے وقت بجائے خود بھی صحت وعدم صحت کا امتحان فرمانا چاہیے ورنہ مذہب تیما پوری سلسلہ ظہیریہ کے علاوہ اور بھی بہت سے سلاسل پیدا ہو جائیں گے۔

اصولاً یہ دونوں سلسلے یعنی بابی اور محمودی اکثر مطابق ہیں بابیوں نے بھی اسلامی عداوت میں عیسائیوں کی ہمدردی حاصل کی اور محمودیوں نے مسلمانوں کی مخالفت کر کے عیسائیوں کے پاس ہر دلعزیز بننا چاہا۔ لیکن مذہب بابیہ سے اسلام اور مسلمانوں کو چنداں خطرہ نہیں جتنا کہ مذہب محمودیہ سے ہے۔ کیونکہ محمودیت اسلام اور احمدیت کا لباس پہن کر مخالفین دین کے رطب و یابس خیالات کو احمدیہ لٹریچر میں داخل کر رہی ہے اور تدریجی طور پر احمدیت اور اسلام کا ستیاناس ہو رہا ہے اور بابیت کی خصوصیات بھی بہ نسبت محمودیت بہت معقول اور دلچسپ ہیں۔

ا۔ بابی تاویلات ایسی نہیں کہ یدعی الی الاسلام، اور اسمه احمد کی غیر معقول تاویل کر کے تمام علماء کو بحث کے لئے مدعو کریں۔

۲۔ اسمه احمد میں بابیوں کی تاویل میں یہ تکلف نہیں کہ غلام احمد کو غلام نہ رہنے دیں۔

۳۔ بطور نمونہ بمقابلہ علمائے محمودیہ بابیوں کی تاویلات یہ ہیں:

مخالفین نے باب کو مفسد اور عذاب سمجھا، باطن پر غور نہیں کیا حالانکہ قرآن کریم میں له باب باطنه فيه الرحمة و ظاهره من قبله العذاب

چونکہ قرآن کے بعد انسان کامل پر البیان کا نزول اس قدر تھا لہذا قرآن فرماتا ہے الرحمن۔ علم القرآن خلق الانسان و علمه البيان ۔ چونکہ قائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدعلی محمد ہے لہذا قرآن میں ،قم ع قق قق قائم ،س سید ع علی مح محمد

چونکہ ہرایک قوم کی شریعت کا زمانہ مقرر ہے لہذا قرآن فرماتا ہے لکل امة اجل

۴ ۔محمودی فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا کمال اسی میں ہے کہ مسیح موعود بھی افضل الرسل ہو۔ بابی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کی قدرت کا ملہ اسی میں ہے کہ وہ کمال آنحضرت میں محدود نہ ہو، بلکہ وہ قادر مطلق باب اور بہاء اللہ میں بہتر ظہور کرسکتا ہے۔ ختم نبوۃ میں ظہور الہی کو محدود کرنا شرک ہے انّ الشرك لظلم عظيم ۔

یہ نمونہ ہے بابی حقائق اور محمودی معارف کا۔ناظرین ذراغور فرمانا کہ اسلام اور مسلمانوں پر ایک ادبار اور مصیبت کا زمانہ آگیا ہے۔ یہ محمودی قوم وہی ہے جن میں مسیح موعود خدمت اسلام کے لئے مامور ہوا تھا اور آج یہ قوم کس باریکی کے ساتھ اسلام کا بیڑہ غرق کررہی ہے

فخلف من بعد هم خلف ا ضا عوا الصلوة و اتّبعوا الشّهوا ت

فسوف يلقو ن غيّاً ۔

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہماری رائے بہت مدت سے ہے جس پر ہم آج تک علی وجہ البصیرت قائم ہیں کہ میاں محمود احمد قادیانی اپنے باپ (مرزا غلام احمد) کے نقش قدم پر چل رہا ہے۔ لاہوری پارٹی نے مرزائی تعلیم کا رنگ پھیکا کردیا ہے۔ باقی جو کہا ہے کہ قادیانی مذہب بابیہ کی نقل ہے، بہت ٹھیک ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔جون ۱۹۲۰ء مطابق ۱۶ رمضان ۱۳۳۸ھ ص ۳، ۴)

محمد احسن امروہی سے میری ملاقات اور گفتگو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مولوی محمد احسن صاحب علماء اہل حدیث میں ایک مشہور عالم اور مصنف تھے۔نواب صاحب بھوپال (سید محمد صدیق حسن خان) کے زمانہ میں آپ بھوپال میں ملازم تھے اس سے بعد آپ مرزا صاحب قادیانی کے مرید یا معتقد ہوئے تو جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث سے علیحدگی ہوگئی۔

گذشتہ فروری میں انجمن اشاعت اسلام امروہہ کے جلسہ میں میں گیا، تو یہ سن کر کہ مولوی محمد احسن صاحب بیماری کی وجہ سے معذور ہیں اور ملاقات کے متمنی ہیں، میں ان سے ملنے گیا۔ مولوی محمد احسن صاحب کی عمر بقول ان کے آج کل پچاسی برس کی ہوگی۔ بڑھاپے کے علاوہ مرض فالج سے بھی مجبور ہیں۔ پہلے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے انتقال پر افسوس کیا۔ فرمایا ہمارے بہت پرانے دوست تھے۔ باوجود اختلاف شدید کے آنے جانے والوں سے ہماری خیر خیریت پوچھا کرتے تھے۔ اثناء گفتگو میں مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی کے متعلق ذکر آیا تو آپ نے آیت

فلاو ربك لا يؤمنو ن حتّى يحكّمو ك فيما شجر بينهم

مکرر سہ کرر پڑھ کر اس بات پر بڑا زور دیا کہ پیغمبر ﷺ کے بعد کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ اس کا ماننا داخل ایمان سمجھا جاوے۔

مرزا صاحب کے تو تین چار الہاموں کو میں شروع ہی سے نہیں مانتا، بلکہ میں تو ان کی بیعت بھی نہیں کی تھی، ہاں کی خدمات اسلام کی وجہ سے ان کا معتقد تھا۔ پھر میں نے پوچھا آپ کے نزدیک ہم (منکرین مرزا) اور قادیانی پارٹی (قائلین نبوۃ مرزا) میں سے اچھا کون ہے۔ فرمایا آپ لوگ اچھے ہیں وہ تو غالی ہیں۔ پھر یہ آیت پڑھی

فلا و ربك لا يؤمنو ن حتى يحكمو ك فيما شجر بينهم

فرمایا ہم نے فتوی مدلل لکھ دیا ہے کہ غیر احمدیوں کے پیچھے اقتداء جائز ہے اس فتوی پر ہماری جماعت کے علماء کے دستخط ہو رہے ہیں، بعد دستخطوں کے شائع ہوگا

ان فقروں میں میری سماع میں ایک دو فقرے عجیب معلوم ہوئے۔

۱۔ میں نے مرزا صاحب سے بیعت نہیں کی۔

۲۔ تین چار الہام مرزا صاحب کے میں شروع ہی سے نہیں مانتا۔

میرا یہ بیان حلفی ہے و كفى با لله شهيداً۔ (اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ رمضان ۱۳۳۸ھ۔ ۵ جون ۱۹۲۰ء ص ۴)

(امروہہ میں ہونے والی ثنائی امروہی ملاقات کے تعلق سے الفضل قادیان ۱۰ جون ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۶ پہ خبر شائع ہوئی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد احسن صاحب سے مولوی ثناء اللہ کی گفتگو

مولوی ثناءاللہ نے اپنے اخبار مورخہ ۵ جون میں مولوی محمد احسن صاحب سے اپنی ملاقات کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے گو وہ حلفی بیان ہے تاہم ان جاء کم فاسق بنبأ فتبینوا پر عمل کرتے ہوئے ذیل میں تحقیق کے لئے درج کیا جاتا ہے:

(پھر اخبار اہل حدیث امرتسر ۵ جون ۱۹۲۰ء والی پوری خبر درج کی گئی ہے۔ بہا)

اس کے بعد الفضل قادیان ۱۲ جولائی ۱۹۲۰ء صفحہ ۹ پر لکھا ہے:

مولوی محمد احسن کا کھلا خط بنام مولوی ثناء اللہ امرت سری

۱۰ جون ۱۹۲۰ء کے الفضل میں ہم نے مولوی ثناء اللہ کی مولوی محمد احسن صاحب سے وہ گفتگو نقل کی تھی جس کے درست ہونے پر انہوں نے حلف اٹھائی تھی، اور جس میں کی ایک بات یہ تھی کہ مولوی محمد احسن صاحب نے مولوی ثناء اللہ سے کہا:

مرزا صاحب کے تو تین چار الہاموں کو میں بھی شروع ہی سے نہیں مانتا۔ بلکہ میں نے تو ان کی بیعت بھی نہیں کی تھی، ہاں ان کی خدمات اسلامیہ کی وجہ سے ان کا معتقد تھا۔

حال میں مولوی محمد احسن صاحب کی طرف سے مولوی ثناء اللہ کے نام ایک خط (جو انہوں نے پیغام صلح کو شائع کرنے کے لئے بھیجا تھا مگر اس نے کئی دن تک شائع نہ کیا) ہمارے پاس پہنچا ہے۔ اگرچہ اس سے مولوی ثناء اللہ کے شائع کردہ حلفیہ بیان پر کوئی روشنی نہیں پڑتی کیونکہ اشاروں اشاروں میں کچھ کہا گیا ہے، جسے مولوی ثناء اللہ ہی سمجھ سکتے ہیں۔ لیکن ہم اسے اس خیال سے ذیل میں درج کرتے ہیں کہ ممکن ہے اشاروں سے گذر کر اصل گفتگو بیان کر دینے کی نوبت آ جائے۔

اس موقعہ پر ہم مولوی ثناء اللہ سے بھی کہیں گے کہ وہ اس خط کے جواب میں خاموشی نہ اختیار کریں تاکہ یہ بات یہیں دب کر نہ رہ جائے۔ اڈیٹر الفضل

مکرر نقل خط مرسلہ پیغام صلح مورخہ ۱۶ جون ۱۹۲۰ء

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب بعد سلام مسنون کے آج میں نے ایک دو ورقہ پرچہ اہل حدیث ۵ جون ۱۹۲۰ء جس میں آپ کا امروہہ میں تشریف لانا لکھا ہے اور کچھ مقاولۃ جو (آپ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار) کے درمیان ماہ فروری سنہ حال میں ہوا تھا، دیکھا اور اس کو موکد بحلف بھی کیا گیا ہے ۔ مجھے یہ بھی تعجب ہوا کہ جناب نے اس پر حلف کس غرض سے لکھا ہے۔عرض ہے کہ:

حفظت شيئا وغا بت عنك اشياء۔

اس لئے اولاً چند امور آپ سے دریافت طلب ہیں ۔اس جلسہ کے متعلق ان کو اپنے اخبار میں شائع فرما دیجئے بعدہ خاکسار بھی کچھ عرض کرے گا۔

الاول ۔اسی عرصہ میں بمقابلہ آریوں کے مولوی مرتضیٰ حسن صاحب مرادآبادی دیوبندی بھی یہاں تشریف لائے تھے جن کو امروہہ والوں نے اپنا شیخ الاسلام زعم کر لیا تھا اور ہمارے عزیز محترم حضرت مولوی عبدالحق صاحب لاہوری آریوں کی جواب دہی کے لئے بلائے گئے تھے مزعومی شیخ الاسلام نے یہ حکم جاری فرمایا کہ حضرت مولوی عبدالحق صاحب بایں وجہ کہ وہ احمدی ہیں ہمارے جلسوں میں ہرگز شریک نہ ہوسکیں گے کیونکہ وہ کافر ہیں۔

غرض جب آپ خاکسار کے غریب خانہ پر آئے تو میں آپ کو واسطہ فی المناظرہ گردان کر بڑے زور سے آپ کی معرفت مزعومی شیخ الاسلام کو دعاوی حضرۃ مرزا صاحب .. کے بارہ میں مناظرہ کا پیغام دیا کہ آپ مسئلہ متنازعہ فیھا میں جس طرح چاہیں مباحثہ کر لیویں ۔آپ اس پیغام کو لےکر ان کے پاس گئے ۔انہوں نے آپ کو کیا جواب دیا اور آپ نے ان کی عذر کی نسبت ان سے کیا کہا۔

الثانی: آپ نے امروہہ میں کسی سے یہ بھی فرمایا تھا یعنی ہمارے آپس کے اختلاف کی نسبت کہ میرزا محمود احمد صاحب جو ادعائے نبوت کا حضرت مرزا صاحب کی طرف اسناد کرتے ہیں وہ سب صحیح ہے، محمودیوں کی طرف سے میں مناظرہ کرسکتا ہوں ۔متعدد یا ایک ہی مرتبہ آپ نے فرمایا تھا یا نہیں۔

الثالث: برخوردار سید محمد یعقوب نے اسی جلسہ میں یہ بھی ذکر کیا کہ آپ نے بمقام دہلی مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت کے خلف نماز جماعت میں اقتداء کیا تھا تو آپ نے جواباً فرمایا کہ نعم انکار نہیں کیا۔کیا یہ صحیح ہے یا غلط۔

الرابع: اس سے پچھلے سال جب آپ امروہہ میں آئے اور خاکسار کے پاس بھی تشریف لائے تو میں نے کسی تقریب سے آپ سے کہا کہ آپ ہماری کتابوں کو نہیں دیکھتے۔تو آپ نے جواباً فرمایا تھا کہ میں آپ کی ہر ایک کتاب کا ایک ایک حرف دیکھ لیتا ہوں ۔اور مجھ کو تو سب یاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ جواب صحیح ہے یا نہیں۔

بالفعل اپنے پرچہ میں ان چاروں امر کا جواب شائع ہو۔سید محمد احسن امروہہ ۔)

مولوی محمد احسن چونکہ قادیانیوں سے الگ ہوگئے تھے اس لئے قادیانیوں اور ان کے مابین تلخ تحریریں بھی شائع ہوتی رہیں، اور مولوی محمد احسن نے بزعم خود مرزا محمود احمد کو خلافت سے بھی معزول کر دیا تھا جس کی وجہ وہ یہ بیان کرتے تھے کہ بوقت انتخاب خلیفہ، مرزا محمود کے جو عقائد تھے وہ بدل گئے ہیں اس لئے وہ اس منصب کے اہل نہیں رہے۔ بنا بریں مرزا محمود احمد، مولوی (محمد احسن) صاحب کے خطاب میں لکھتے ہیں کہ

اپنے ایک تازہ اشتہار میں مولوی محمد احسن لکھتے ہیں کہ: مجھے اس وقت تک علم نہ تھا کہ صاحبزادہ صاحب (مرزا محمود) کے عقائد میں کوئی فساد واقع ہو چکا ہے اس لئے میں خود اس بات کا مجوز تھا کہ صاحبزادہ صاحب کو خلیفہ مقرر کیا جائے۔

میں حیران ہوں کہ انہوں نے اس قدر جھوٹ کیوں بولا۔ کیا وہ پہروں ان عقائد کے حق ہونے پر مجھ سے گفتگو نہیں کرتے رہے جن سے اب لاعلمی ظاہر کرتے ہیں۔ اور پھر کیا ان کے بیٹے نے ان کی طرف سے میرے رسالہ القول الفصل کے متعلق جس میں مسئلہ نبوت، کفر اسلام اور اسمہ احمد بیان کیا گیا ہے نہیں لکھا تھا کہ:

رسالہ انه لقول فصل و ما هو با لهزل کو خاکسار نے جناب والد صاحب کو سنایا۔ دعاوی صادقہ اور مصدوقہ سن کر ایسے خوش ہوئے کہ عوارض لاحقہ متعلقہ پیری و دیگر امراض کو فراموش کر دیا اور کہنے لگے بحمد اللہ میں نے وہ وقت پا لیا جس کا میں سالہا سال سے منتظر تھا۔

کیا میں نے القول الفصل میں اپنے تمام عقاید کو نہیں لکھا جن پر آج وہ کہتے ہیں کہ مجھ کو پتہ نہ تھا۔ اگر وہ جھوٹ نہیں کہتے تو وہ اپنے بیٹوں کو لے کر جو عمر میں مجھ سے چھوٹے اور صحت کے لحاظ سے اچھے ہیں میدان میں آئیں اور حلف اٹھائیں کہ ان کو میرے عقائد کا علم نہ تھا...

تعجب ہے کہ جب خلیفہ اول گھوڑے پر سے گرے تھے تو مولوی محمد احسن نے غالباً نواب صاحب کو یا مجھے ایک خط لکھا تھا کہ مولوی صاحب مرتد ہو گئے اور حضرت صاحب کا الہام پورا ہو گیا۔ اور میں نے ان کو جواب دیا تھا کہ یہ آپ کا خیال درست نہیں کیونکہ جب گھوڑے پر سے گرنے کا الہام ظاہری شکل میں پورا ہو گیا ہے تو پھر ان معنوں میں نہیں لیا جا سکتا۔

انہوں نے جو اعلان کیا ہے اس میں ایک لطیفہ ہے اور اس سے میری مسیح موعود سے ایک مماثلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوگئی ہے جب حضرت اقدس نے دعوی کیا تو محمد حسین نے کہا کہ میں نے ہی ان کو چڑھا یا ہے اور میں ہی گراؤں گا۔ اسی طرح مولوی محمد احسن کہتے ہیں کہ میں نے ہی اس کو خلیفہ بنایا ہے اور میں ہی معزول کرتا ہوں۔ چنانچہ وہ اپنے اشتہار میں لکھتے ہیں:

صاحبزادہ بشیرالدین محمود احمد صاحب بوجہ اپنے عقائد فاسدہ پر مصر ہونے کے میرے نزدیک ہرگز اس بات کے اہل نہیں رہے کہ وہ حضرت مسیح موعود کی جماعت کے خلیفہ یا امیر ہوں اور اس لئے میں اس خلافت سے جو محض ارادی ہے سیاسی نہیں صاحبزادہ صاحب کا اپنی طرف سے عزل کر کر عنداللہ وعندالناس بری ہوتا ہوں جو میری سر پر تھی۔

...

(نیز مرزا محمود احمد لکھتے ہیں) مولوی محمد احسن کا پھرنا بھی میری صداقت کی دلیل ہے۔ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب ابھی زندہ تھے کہ میرے چھوٹے بھائی مرزا شریف احمد نے جو کہ اس وقت آٹھ نو برس کے تھے ایک رؤیا دیکھی کہ بازار میں ایک شخص محمد احسن کی قبر ہے۔ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد) نے یہ رؤیا سن کر فرمایا کہ یہ شخص مرتد ہو جائے گا۔

اسی طرح ابھی جب کہ مولوی محمد احسن صاحب امروہہ میں ہی تھے اور مجھے فضل عمر لکھ لکھ کر خط بھیجتے تھے کہ مجھ کو رؤیا میں دکھایا گیا کہ ان کے بیٹے کا خط آیا ہے جس میں لکھا ہے کہ مولوی صاحب مر گئے۔ چنانچہ ظہر کے وقت میں نے وہ رؤیا لوگوں کو سنا دی اور اس وقت بہت سے لوگ موجود تھے جو اس وقت بھی ہوں گے اور میں نے یہ بھی بتا دیا تھا کہ میرا خیال ہے کہ مولوی صاحب پھر جائیں گے چنانچہ اب انہوں نے اس بات کا اعلان کر دیا ہے

(الفضل قادیان ۲ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۶۔ ۷ مرزا محمود کی تقریر جلسہ قادیان ۱۹۱۶ء)

۹ فروری ۱۹۱۷ء کی ایک تقریر مرزا محمود احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

پرسوں مجھے ایک ٹریکٹ رجسٹری ملا ہے جب میں نے کھولا تو معلوم ہوا کہ وہ مولوی محمد احسن صاحب کا مضمون ہے۔ میں نے ان کو سالانہ جلسہ سے چند ہی دن پہلے ایک خط لکھا تھا کہ:

مختلف دوستوں کے خطوط اور اخبارات سے معلوم ہوا ہے کہ آپ چند روز کے لئے لاہور تشریف لائے ہوئے ہیں افسوس ہے کہ آپ قادیان تشریف نہ لائے حالانکہ اگر آپ تشریف لاتے تو پالکی وغیرہ سواری کا انتظام کیا جا سکتا تھا جس سے آپ کو ہرگز تکلیف نہ ہوتی۔،

پھر یہ بھی لکھا تھا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ چاہیں تو لاہور میں ہی دوسری جگہ آپ کی رہائش کا انتظام کر سکتے ہیں اور اگر آپ چاہیں تو آپ کے قادیان لانے کے لئے بھی ہر طرح کے آرام کا انتظام کیا جا سکتا ہے۔ مجھے خدا نے محبت کرنے والا دل دیا ہے میں نے جو تعلق بنا ہوا سے توڑنے کا عادی نہیں۔ ہاں دوسرے کی طرف سے ابتداء ہو تو الگ بات ہے۔ پس میں تو ہر طرح آپ سے محبت کا معاملہ ہی کروں گا الا ماشاء اللہ۔ اور میری طرف سے ابتداء نہ ہو گی،۔

ہاں اگر جماعت کو ابتلاء میں ڈالو گے تو جس کام پر خداوند تعالی نے مجھے کھڑا کیا ہے اس کے پورا کرنے کے لئے کسی اور تعلق کی پرواہ نہیں کرتا خواہ مجھے کیسا ہی پیارا رشتہ کیوں نہ توڑنا پڑے مجھے اس کی پرواہ نہیں۔

اس خط کے جواب میں انہوں نے یہ مضمون لکھا ہے...(الفضل ۱۷ فروری ۱۹۱۷ء ص ۴)

آگے چل کر مرزا محمود احمد فرماتے ہیں:

پہلی بات جس پر انہوں نے اظہار ناراضگی کیا م وہ کیا تھی؟ یہی کہ ابوالکلام کے خلاف الفضل میں کیوں لکھا گیا (اس کے متعلق ہمارے پاس مولوی صاحب کا خط محفوظ ہے اگر وہ چاہیں تو ہم شائع کر سکتے ہیں اڈیٹر الفضل) اور ابوالکلام وہ شخص ہے جس کو گورنمنٹ نے نظر بند کر رکھا ہے اور جس کے متعلق حال ہی میں اعلان ہوا ہے کہ وہ چونکہ ہز میجسٹی ملک معظم کے دشمنوں سے غدارانہ خط وکتابت کرتا رہا ہے اس لئے اس کے متعلق خاص نگرانی کے احکام نافذ کئے جاتے ہیں ایسے شخص کے متعلق کچھ لکھنے پر ناراض ہونے والے کو اپنی اوپر غور کر لینا چاہیے۔ پھر مولوی صاحب تو کہتے ہیں کہ وہ حدیثیں جن میں حضرت مسیح موعود کا ذکر ہے حضرت مسیح مسیح موعود پر اپنے لفظی معنوں کے لحاظ سے چسپاں نہیں ہوتیں اور شاید یہ معنی کر کر کوئی اور مسیح آ جائے۔ اور وہ وہی ہے جو تلوار لے کر لڑے گا۔ (الفضل ۱۷ فروری ۱۹۱۷ء ص ۶ خطبہ جمعہ ۹ فروری ۱۹۱۷ء)

امروہہ میں ثنائی امروہی ملاقات والی خبر پیغام صلح ۳۰ جون ۱۹۲۰ء میں صفحہ ۳ پر شائع ہوئی جو الفضل میں بھی شائع ہوئی۔ پھر پیغام یکم ستمبر ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا:

مولوی محمد احسن صاحب کو یاد دہانی: کے عنوان سے ۲۶۔ اگست ۱۹۲۰ء کے الفضل (ص ۵) میں یہ اعادہ کیا گیا ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مشہور دشمن مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو مولوی محمد احسن صاحب امروہی کی طرف یہ منسوب کیا تھا کہ مولوی محمد احسن صاحب فرماتے ہیں کہ وہ شروع سے ہی حضرت مسیح موعود کے تین چار الہاموں کو نہیں مانتے تھے اور یہ کہ انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے حضرت مسیح موعود کی بیعت بھی نہ کی تھی۔ الفضل کہتا ہے کہ اگر مولوی محمد احسن صاحب نے ایسی بات کا جواب (نہ؟) دیا تو وہ سمجھ لیں گے کہ مولوی ثناء اللہ نے ان کے متعلق جو کچھ لکھا ہے وہ درست ہے۔ ہماری رائے میں مولوی محمد احسن صاحب کو خود اس بارہ میں تردید کرنی چاہیے۔ سردست بابو منظور الٰہی صاحب کی طرف سے ایک مضمون اس بارہ میں ہمیں موصول ہوا ہے جو درج ذیل ہے۔ اڈیٹر پیغام صلح لاہور

الفضل کا مطالبہ: باوجودیکہ قرآن شریف میں حکم ہے کہ یا ایھا الذین آمنوا ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا ان تصیبوا قوماً بجھالۃ فتصبحوا علی ما فعلتم نادمین۔ مگر ہمارے قادیانی بھائیوں کا خدا بھلا کرے جس ذریعہ سے بھی وہ ہماری کسی کمزوری پر آگاہ ہوں جھٹ اخباری اعلان شروع کر دیتے ہیں۔ کچھ عرصہ گذرا امرتسری مکذب نے مولوی محمد احسن صاحب کی طرف یہ مقولہ منسوب کیا کہ گویا مولوی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی بیعت نہیں کی۔ اس پر الفضل کا اڈیٹر بجائے اپنے سلسلہ کا ریکارڈ دیکھنے کے اس خبر کی صحت پر اتنا مصر ہے کہ تازہ اخبار میں اس نے اس کی یاددہانی بھی کرادی ہے اس کا اختیار ہے کہ وہ اس خبر کو صحیح سمجھے مگر حضرت مسیح موعود کا ذیل کا خط اصل واقعہ پر کافی روشنی ڈالنے والا ہے جو آج سے سترہ سال ہمارے اخبارات کے ذریعہ شائع ہو چکا ہے دیکھو الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء وھو ہذا:

بخدمت مکرمی اخویم سید محمد احسن صاحب بعد اسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نے آپ کا نام اس کتاب میں لکھ لیا ہے جو بیعت کرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے لیکن اس فعل کا بطریق سنت واقعہ ہونا ضروری ہے کہ اس میں برکات ہیں جس وقت آپ کو فرصت ہو اور حرج نہ ہو یا جس وقت اخویم مولوی محمد بشیر صاحب کو اس امر میں صحت نیت پیدا ہو جاوے اور وہ اس غرض کے لئے سفر کریں تب آپ مسنون طور پر عمل کرنے کے لئے تشریف لاویں۔ الخ

پھر تحریری بیعت کو الگ کر کے حضرت صاحب کے الہام:

از برائش محمد احسن را۔ تارک روزگارے بینم

(جب کہ مولوی صاحب نے لدھیانہ میں حاضر ہو کر بیعت کی اور ملازمت ترک کر دی) پر ہی ایمان رکھا ہوتا۔ بہتر ہے کہ اڈیٹر الفضل بجائے زید بکر کی کتابوں اور اخباروں کا مطالعہ کرتے حضرت مسیح موعود کی کتب وملفوظات کا مطالعہ جاری کرے تاکہ اسے بزرگان سلسلہ احمدیہ کے خلاف کچھ غیرت دامن گیر ہو، وہ لوگ جن کی تعریف میں حضرت مسیح موعود نے صفحوں کے صفحے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھ دالے اوران کے کارناموں کو سراہا، وہ اب حضرت کی وفات کے بعد اس لائق ہیں کہ ان پر کیچڑ پھینکا جائے اور ایک مخالف کے لکھنے پر ان کی شان کو بٹہ لگایا جائے اور ان کی عزت کم کرنے کی کوشش کی جائے۔منظور الٰہی (پیغام صلح لاہور یکم ستمبر ۱۹۲۰ء ص ۵۔۶)

قادیان میں روپیہ کی ضرورت

حدیث شریف میں ہے کہ حضرت مسیح جب تشریف لائیں گے اس وقت مال و دولت کی فراوانی کی یہ حالت ہوگی و یفیض المال حتّٰی لایقبله احد۔ متفق علیه۔ کہ حضرت مسیح لوگوں کو مال دیں گے تو غنا کی وجہ سے کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔

اس حدیث کے مطابق چاہیے تھا کہ قادیان میں مال و دولت کے خزانے اتنے ہوتے کہ قادیان ساری سونے چاندی کی بن جاتی۔مگر افسوس ہے خلیفہ قادیان نے ایک اشتہار شائع کر کے ہمارے اس خیال کو مبدل کر دیا۔اشتہار مذکور مخفی درمخفی پردوں میں شائع کیا تھا لیکن بقول:

مجھ سے چھپے رہیں گے وہ ایسے کہاں کے ہیں

دفتر اہل حدیث میں بھی پہنچ گیا۔اشتہار ہذا میں کمی آمدنی کا ذکر جس لب ولہجہ میں ہے وہ ہم اپنے لفظوں میں نہیں، انہی کے لفظوں میں سناتے ہیں۔لکھا ہے:

ہر ماہ چندہ عام کی طرف توجہ کم ہوتی گئی اور آخر صدر انجمن اور نظارتوں کے معمولی اخراجات ایسے رکے کہ اس کی پوری تفصیل بیان کرنا نامناسب معلوم ہوتا ہے۔تنخواہوں کے بروقت ادا نہ ہونے بلکہ دو دو ماہ چڑھے رہنے سے بے صبری کا اظہار جسے شریعت نے جزع کے نام سے تعبیر کیا ہے پیدا ہو گیا ہے۔ ہر شخص بلا تامل شکایت کرنے لگتا ہے۔ جسے دیکھو یہی تذکرہ کرے گا کہ ضرورت بہت ہے فلاں کام اٹکا ہے۔

یہ اظہار بے صبری و شکایت معمولی امر نہیں بلکہ ایک طرح دنیا داری عدم توکل و جزع فزع ہے جو اخلاق حسنہ اور اطمینان قلب اور رضا کو جڑ سے اکھیڑنے والا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنخواہوں کے بل نہ ملنے سے بھی اور سائر کے بلوں کے ادا نہ ہونے سے اور زیادہ قادیان کے تمام دکانداروں پر بھی برا اثر پڑا ہے۔ بے چارے احمدی دکانداروں کی نہایت تھوڑی پونجی ہے اور جو ہے اس کا بھی اکثر حصہ بسبب قرض کے ادا نہ ہونے کے خریداروں کے گھر پڑا ہے۔ وہی رقم جو خریدار کے پاس ہے اگر دکاندار کے پاس ہوتی تو وہ اسے تجارت میں دوبارہ لگا کر اس سے نفع حاصل کر لیتا مگر وہ رقم چونکہ خریدار نے ادا نہیں کی، اس لئے وہ نکمی پڑی ہے۔ اور اس طرح تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے کئی دکانوں کی حالت ابتر ہوگئی ہے اور بعض تو بالکل بیٹھ ہی گئی ہیں کوئی دکاندار قادیان میں ایسا نہیں جو جماعت کے اس مالی ضعف کا شاکی نہ ہو۔

ان نقائص کے علاوہ سائر کے بلوں کی ادائیگی کی تاخیر سے عملہ کے کاموں میں بڑا حرج ہوتا ہے۔ بعض ضروری کام رکے رہتے ہیں ایک افسر صاحب تحریر فرماتے ہیں:

۳۱ مارچ ..کو ایک سو انیس روپیہ دکانداروں کے ہمیں دینا تھے اور ایک پیسہ بھی نقد ہمارے پاس نہ تھا۔ ان ایام میں روزانہ ضروریات پورا کرنے کے لئے تکالیف مجھے برداشت کرنا پڑ رہی ہیں میں ان کا اظہار نہیں کرسکتا... مثال کے طور پر ایک دو باتیں عرض کرتا ہوں ان سے زیادہ قابل ذکر جو بات ہے وہ یہ ہے کہ ٹکٹ تو دکانداروں سے قرض نہیں مل سکتے۔ وہ تو ڈاکخانہ سے لینے پڑتے ہیں اور ہمارے پاس نقدی بالکل ختم ہوچکی تھی اس لئے میں کئی ہفتوں تک روزانہ یہ کرتا رہا کہ جس قدر خطوط چندہ کی تحریک یا اور غرضوں کے لئے لکھتا تھا وہ جیب میں ڈال کر ... لے آتا تھا اور کبھی کسی سے اور کبھی کسی سے ٹکٹ لگوا کر ڈاک میں ڈلواتا تھا۔ بعض وقت موزوں اسامی تلاش کرنے میں ڈاک کا وقت بھی چلا جاتا تھا...

غرض سائر کے بلوں کی تاخیر سے افسر صیغہ کو اشد اور باقی اہل عملہ کو شدید تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا ذرا سی چیزوں کے لئے حیران ہونا پڑتا ہے (یہ باتیں رئیس قادیان، قادیان میں وسیع زرعی جائداد کا مالک لکھ رہا جس کی تین چار بیویاں ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقاعدہ قصر خلافت چلاتا ہے، اس کو سوا سو روپیہ اپنی جیب سے دینے کا ہمت نہیں ہے۔ یہ کیسا رئیس وامام اور سرمایہ دار ہے جسکے بچوں کو انگریزی پڑھانے کے لئے یورپین عورت ملازم ہے ، اور خود موٹروں میں گھومتا پھرتا ہے۔ بہاء) دکانداروں کے تقاضے جدا تکلیف میں ڈالتے ہیں شیخ نے اسی موقع کے لئے کہا ہے:

بتمنائے گوشت مردن بہ، کہ تقاضائے زشت قصاباں۔

یہ ایک ایسے افسر کا بیان ہے جن کے صیغہ کا ماہوار خرچ بہت ہی کم ہے، جن کا خرچ زیادہ ہے انہوں نے اس بھی زیادہ سخت باتوں کا ذکر کیا ہے جن کی تفصیل لکھنی مناسب نہیں معلوم ہوتی۔ ورنہ بعض اور سخت مثالیں ہیں جو جس طرح ناقابل ذکر ہیں اسی طرح ناقابل برداشت بھی۔ غرض اب حالت، اللہ محفوظ رکھے اور معاف فرمائے، ایک طرح انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔،

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جس قدر نازک حالت کا اظہار اس اشتہار میں کیا گیا واقعی قابل رحم حالت ہے یہی معنی ہیں:

تہی دستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جون ۱۹۲۰ء ص۴۔۵)

(قادیانیوں کے لاہوری برادران نے اس خبر کا نوٹس لیتے ہوئے لکھا:

صدر انجمن قادیان کی حالت زار

کہتا ہے کون کہ نالہء بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگہ تار تار ہے

ظاہر فریبی کی ندرت نواز امثال دنیا اشتہاری طبیبوں اور تجاروں کی غلغلہ انداز تعلیات میں خواہ مخواہ تلاش کرتی ہے اگر سجادہ نشینوں اور پیروں کے حلقہ درس میں بیٹھ کر دیکھے تو اس کو بہت جلد معلوم ہو جائے کہ یہاں جن حقائق کبری کا نشر و اعلان روز وشب ہوتا رہتا ہے ان کی واحد غرض زر وسیم کی فراہمی سے سوا اور کچھ نہیں اور فن اشتہار بازی کے جن بے مثال نظائر کی اس کو تلاش ہے وہ ان مقدس آستانوں کے سوا اور کہیں نہیں مل سکتے کمال زہد اور تقوی فروشی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکان جس طرح یہ آراستہ کرتے ہیں اور کوئی ان کے مقابل کیا کر سکے گا بدقسمت اشتہاری طبیب اور تجار اگر اس لئے بدنام ہیں کہ وہ اپنی جنس کاسدہ اور خرہوئے ہائے فاسدہ کو کشتہ یاقوت اور لؤلؤئے عمال کا فریب دے کر مال و دولت کی جستجو کرتے ہیں تو یہ جبہ اور عمامہ بردوش تقدس مآب اپنے دام افتادوں کی کثرت اور زرپاشیوں کا فخر ومباہات کے ساتھ نشر و اعلان کر کے اپنے دام تزویر کو دراز کرتے ہیں ہماری تعداد لاکھوں کی تعداد ہے ہماری جنبش ابرو سے قناطیر المقنطرۃ جمع ہو سکتے ہیں اور جس مقدگھر کی دنیا کے بڑے بڑے بادشاہ بنیاد نہیں رکھ سکتے ہم اس کی بہترین تعمیر کر سکتے ہیں اس لئے اول بیت وضع للناس کی مصداق ہماری ہی مسجد ہوگی اور یہی ہماری صداقت اور تقدس کی اولین اور آخری دلیل یہی ہے۔ تمام دنیا کے بالمقابل ان دعاوی فضیلت وتفوق کے غلغلہ انداز شور کے اندر ایک حقیقت کی آواز سنو

ہز ہولی نیس فضل عمر کے چیف فنانشل سکرٹری کی طرف سے ایک امپیریئل آرڈر (فرمان) حضور والا کی ثبت مہر کے ساتھ نہایت احتیاط سے اپنے خاص الخاص ارادت مندوں کے نام شائع کیا گیا ہے کہ جس نے اکثر محمودی حلقوں میں کشف عن الساق کی حالت پیدا کر دی ہے اور اس امر کا اظہار اس جگہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ محمودی محکمہ سراغ رسانی کی طرح ہمارے ہاں کوئی اس قسم کا محکمہ نہیں تاہم اتفاق کی بات ہے کہ یہ بے تار کا برقی پیغام ایک پیغامی کو بھی وصول ہو گیا وھو ہذا:

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کا فرمان (ہولی آرڈر)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ سال زراعت کے لئے نہایت اچھا ثابت ہوا ہے اب فصل کا موقع ہے ماس لئیمیں احباب کی توجہ کے لئے لکھتا ہوں کہ گذشتہ ششماہی کی نسبت اس ششماہی میں جو اکتوبر ۱۹۱۹ء سے شروع ہو کر مارچ ۱۹۲۰ء کو ختم ہوتی ہے عام طور پر چندوں میں کمی رہی ہے...اس کمی کی وجہ بیان کرتے وقت چندہ مسجد احمدیہ کا ایک عذر پیش کیا جا سکتا ہے مگر یہ عذر درست نہ ہوگا کیونکہ جب مسجد احمدیہ کے چندہ کا اعلان کیا گیا تو شروع ہی میں بتاکید یہ کہہ دیا گیا تھا کہ اس تحریک کی وجہ سے معمولی ماہواری چندوں پر برا اثر نہ پڑنا چاہیے اس کے بعد بھی جس قدر تحریکیں ہوئیں ان میں بھی بار بار اس بات کو دہرایا گیا۔ پس باوجود اس کے بھی اگر کمی آجاوے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ مسجد احمدیہ میں کوئی حصہ نہیں لیا گیا بلکہ یہ خیال کر کے کہ اس مبارک تحریک میں نام درج ہونے سے نہ رہ جائے چندہ عام ہی کی رقم اٹھا کر (بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ غیر احمد یوں سے بٹو رکر۔ راقم) مسجد کے چندے میں دے دی اور نفل کی خاطر فرض کو قربان کر دیا... بلکہ ہر ماہ چندہ عام کی طرف توجہ کم ہوتی گئی اور آخر صدر انجمن اور نظارتوں کے معمولی اخراجات ایسے رکے کہ اس کی پوری تفصیل بیان کرنا نا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ تنخواہوں کے بر وقت ادا نہ ہونے بلکہ دو دو ماہ چڑھے رہنے سے بے صبری کا اظہار جسے شریعت نے جزع کے نام سے تعبیر کیا ہے پیدا ہو گیا ہے۔ ہر شخص بلا تامل شکایت کرنے لگتا ہے۔ جسے دیکھو یہی تذکرہ کرے گا کہ ضرورت بہت ہے فلاں کام اٹکا ہے۔ یہ اظہار بے صبری و شکایت معمولی امر نہیں بلکہ ایک طرح دنیا داری عدم توکل و جزع فزع ہے جو اخلاق حسنہ اور اطمینان قلب اور رضا کو جڑ سے اکھیڑنے والا ہے۔ تنخواہوں کے بل نہ ملنے سے بھی اور سائر کے بلوں کے ادا نہ ہونے سے اور زیادہ قادیان کے تمام دکانداروں پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ بے چارے احمدی دکانداروں کی نہایت تھوڑی پونجی ہے اور جو ہے اس کا بھی اکثر حصہ بسبب قرض کے ادا نہ ہونے کے خریداروں کے گھر پڑا ہے۔ وہی رقم جو خریدار کے پاس ہے اگر دکاندار کے پاس ہوتی تو وہ اسے تجارت میں دوبارہ لگا کر اس سے نفع حاصل کر لیتا مگر وہ رقم چونکہ خریدار نے ادا نہیں کی اس لئے وہ نکمی پڑی ہے۔(مگر کہاں؟ کیا ان کے گھر میں جن کو دو ماہ سے تنخواہ نہیں ملی، یا فنانشل سکرٹری کے خزانہ میں راقم) اور اس طرح تجارت کو نقصان پہنچ رہا ہے۔ کئی دکانوں کی حالت ابتر ہو گئی ہے اور بعض تو بالکل بیٹھ ہی گئی ہیں۔ کوئی دکاندار قادیان میں ایسا نہیں جو جماعت کے اس مالی ضعف کا شاکی نہ ہو۔ ان نقائص کے علاوہ سائر کے بلوں کی ادائیگی کی تاخیر سے عملہ کے کاموں میں بڑا حرج ہوتا ہے۔ بعض ضروری کام رکے رہتے ہیں ایک افسر صاحب تحریر فرماتے ہیں:

۳۱ مارچ کو ایک سو انیس روپیہ دکانداروں کے ہمیں دینا تھے اور ایک پیسہ بھی نقد ہمارے پاس نہ تھا۔ ان ایام میں روزانہ ضروریات پورا کرنے کے لئے تکالیف مجھے برداشت کرنا پڑ رہی ہین میں ان کا اظہار نہیں کر سکتا... مثال کے طور پر ایک دو باتیں عرض کرتا ہوں ان سے زیادہ قابل ذکر جو بات ہے وہ یہ ہے کہ ٹکٹ تو دکانداروں سے قرض نہیں مل سکتے۔ وہ تو ڈاکخانہ سے لینے پڑتے ہیں اور ہمارے پاس نقدی بالکل ختم ہو چکی تھی اس لئے میں کئی ہفتوں تک روزانہ یہ کرتا رہا کہ جس قدر خطوط چندہ کی تحریک یا اور غرضوں کے لئے لکھتا تھا وہ جیب میں ڈال کر... لے آتا تھا اور کبھی کسی سے اور کبھی کسی سے ٹکٹ لگوا کر ڈاک میں ڈلواتا تھا بعض وقت موزوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسامی تلاش کرنے میں ڈاک کا وقت بھی چلا جاتا تھا...غرض کہ سائر کے بلوں کی تاخیر سے افسر صیغہ کو اشد اور باقی اہل عملہ کو شدید تکلیف ہوتی ہے۔ ذرا ذرا سی چیزوں کے لئے حیران ہونا پڑتا ہے
دکانداروں کے تقاضے جدا تکلیف میں ڈالتے ہیں۔ شیخ سعدی نے اسی موقع کے لئے کہا ہے:
بتمنائے گوشت مردن بہ، کہ تقاضائے زشت قصاباں۔
یہ ایک ایسے افسر کا بیان ہے جن کے صیغہ کا ماہوار خرچ بہت ہی کم ہے، جن کا خرچ زیادہ ہے انہوں نے اس بھی زیادہ سخت باتوں کا ذکر کیا ہے جن کی تفصیل لکھنی مناسب نہیں معلوم ہوتی۔ ورنہ بعض اور سخت مثالیں ہیں جو جس طرح نا قابل ذکر ہیں اسی طرح نا قابل برداشت بھی۔ غرض اب حالت اللہ تعالی محفوظ رکھے اور معاف فرمائے ایک طرح انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔،
اس سے آگے ناظر صاحب نے حضرت مسیح اور میاں صاحب کی زبان سے بڑی دردناک اپیل لکھی ہے
(مقتبس بقدر ضرورت) نیاز مند عبدالمغنی ناظر بیت المال ومحاسب صدر انجمن احمدیہ

استقصا

چیف فنانشل سکرٹری صاحب کی رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے

ا۔ یہ کہ روپئہ کی کمی کے سبب صدر انجمن کے کل کام ابتر ہو رہے ہیں

۲ ملازمین کو دو دو ماہ تک تنخواہ نہیں ملتی

۳۔ تمام کی تمام نظارتوں اور دفاتر کے اعلی اور ادنی ملازم خلاف شریعت جزع فزع اور بے صبری کا اظہار کرتے ہیں بلکہ سب دنیا دار ہیں

۴۔ جس قسم کا جزع فزع یہ سب کے سب ملازم (بلا لحاظ ادنی اور اعلی) کر رہے ہیں وہ اخلاق حسنہ کو جڑ سے اکھیڑنے والا ہے (محمودیو! کیا لیس منکم رجل رشید کے یہی معنی نہیں۔ عبدالحق)

۵۔ محمودی عملہ کی مفت خوری کی عادت نے انجمن تو کیا دوکانداروں تک کا دیوالہ نکال دیا ہے

٦۔ ساری رپورٹ کا خلاصہ یہ ہے کہ: غرض اب حالت انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔

آہ! اے مقام محمود کے ظل ظلیل میں بیٹھنے والو اور اے کسی نورانی شمع کے پرستارو! خدارا اپنے خدا کے مقرر کردہ فضل عمر کان اللہ نزل من السماء کی شان والے اور یوسف موعود کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جملہ جمالات کبری کو غور سے دیکھو کہ یہی مقام محمود پر مبعوث ہونے کا نشان ہے اور یہی شان فاروقی تھا کہ جس سے بڑھ کر ہونے کا میاں صاحب کو مستحق سمجھا جاتا ہے اور کیا یہی حسن یوسف اور ماہ کنعاں کے انوار ہیں کہ جن کا انتشار آج عالم محمودیت میں ہو رہا ہے کیا عہد فاروقی میں یہی چلن تھا کہ خلیفہ تو لاکھوں کی جائداد کا مالک ہو اور آئے دن اپنی اراضیات کے مقدمات کے لئے عدالتوں میں جلوہ افروز ہوتا رہے اور شب و روز خرید اراضی اور فراہمی زر و سیم میں کمال تقشّف اور استغراق رکھتا ہو اور قوم کے بیت المال میں کوڑی بھی نہ ہو۔ کیا یوسف اولی نے شاہ مصر کے خزائن الارض کا اسی طرح انتظام کیا تھا کہ جس طرح آج یوسف ثانی فرما رہے ہیں۔

مانا کہ تمہاری زر پاشیاں حد سے بڑھی ہوئی ہیں اور تم لندن میں ایک عظیم الشان بیع کھڑا کر سکتے ہو لیکن تم اپنی ناظر بیت المال کی رپورٹ کے خلاصہ کو پڑھو اور غور سے سوچو کہ ساکنان حرم قدس (قادیان) اخلاقی اور روحانی حالت مقام محمود سے کس قسم کا اقتباس انوار کر رہی ہے۔ جانتے ہو تمہاری قساوت قلبی اس قدر کیوں ترقی کر گئی کہ ناظر بیت المال کو یہ رونا رونا پڑا۔ اس کی وجہ صرف ایک ہی ہے اور وہ یہ کہ حضور خلافت مآب نے اپنے سالانہ اجتماع پر مقام محمود کے رفیع الشان سٹیج سے ہماری جماعت (لاہوری) اور اس کے چندوں کی ان الفاظ میں ہنسی ارائی تھی:

ایک بات وہ یہ پیش کرتے ہیں کہ ایک فریق کے آدمی دوسرے فریق کو چندہ دیں۔ کہتے ہیں کہ کسی عورت سے جو غریب تھی پوچھا گیا کہ فلاں شادی پر تو نے کیا نیوتا دیا تھا۔ اس نے ایک روپیہ دیا تھا۔ اس کی بھاوجہ نے بیس روپیہ۔ وہ کہنے لگی میں اور اور میری بھاوجہ نے اکیس روپے دیئے ہیں۔ اب غیر مبائعین ایسا ہی کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری جماعت تو کئی لاکھ کی ہے اور وہ چند سو سے زیادہ نہیں اس لینے دینے کا یہ مطلب ہوا کہ وہ کئی ہزار روپیہ ہمارے آدمیوں سے لے جائیں اور سو ڈیڑھ سو روپیہ ہم ان سے لے لیں۔ کون عقل مند ہے جو ایسی شرط منظور کر سکتا ہے۔

کوئی سمجھے، محمودی بڑے ہی حاتم زمان ہیں کہ میاں صاحب کو ان کی فکر پڑ رہی ہے مگر دراصل فکر اپنے نذرانے میں کمی کی ہے۔

نوٹ: میں چاہتا ہوں کہ ہمارے دوست محمودیوں تک میرے اس مضمون کو پہنچا دیں اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بیت المال کی فکر کر کے اس میں روپیہ جمع کرنے کی فکر کریں۔عبدالحق ودیارتھی ازشملہ
(پیغام صلح لاہور ۲ جون ۱۹۲۰ء ص۳)

ضلع گجرات میں تبلیغ کی ضرورت

حافظ فضل الرحمٰن ساکن گکھڑ ضلع گجرات، لالہ موسیٰ سے لکھتے ہیں:

جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب السلام علیکم مزاج شریف۔

جو تبلیغ کا سلسلہ احمدیوں نے اختیار کر رکھا ہے مسلمانوں کا اور کوئی فرقہ یعنی احناف اور اہل حدیث ایسا نہیں کرتے۔اس علاقہ گجرات پنجاب میں شاذ و نادر اہل حدیث ہیں اور جو ہیں (مولوی عبدالغنی چک رجادی) وہ بھی اپنے ہی شغل میں مصروف ہیں۔اشاعت کی طرف تو ان کا بالکل خیال ہی نہیں ہے۔حال میں ایک ایسا واقعہ پیش ہوا ہے جس کی مثال دے کر میں علمائے کرام کی خدمت میں دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ وہ ایسی حالت پر نظر ڈال کر اس علاقے کی دینی خطرناک حالت کا اندازہ کریں اور ضرور توجہ فرمائیں۔

مرزا محمود احمد قادیانی ۹ تا ۱۱۔اپریل سیالکوٹ میں گئے۔وہاں انہوں نے تقریر اپنے عقیدہ کے مطابق کی، لالہ موسیٰ سٹیشن پر احمدی لوگوں کی ایک جماعت رہتی ہے ان میں سے ایک صاحب کہنے لگے کہ مولوی ابراہیم سیالکوٹی، مرزا (محمود احمد) صاحب کے آنے کی خبر سن کر ہی سیالکوٹ سے رفو چکر ہو گئے۔میں نے ان کو جواب دیا کہ چونکہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۲، ۱۹ مارچ میں یہ خبر شائع ہو چکی تھی کہ اہل حدیث کا سالانہ جلسہ ۹ تا ۱۱۔اپریل ملتان میں منعقد ہوگا۔آپ لوگوں کو چاہیے تھا کہ ان دنوں میں جلسہ ملتوی کر دیتے۔

اتنے میں خبر آئی کہ مرزا محمود امرتسر میں گئے ہیں اور آپ بندے ماترم ہال میں تقریر کر رہے تھے کہ مولوی عطاء اللہ صاحب نے آپ کے ساتھ تکرار شروع کیا۔اس کی پوری کیفیت میں نے ایک احمدی کو سنائی۔وہ بالکل باور نہ کرتا تھا۔اتفاقاً حافظ کرم داد صاحب امرتسر سے تشریف لائے انہوں نے تمام ماجرا مفصل بیان کیا مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود ایسی شہادتوں کے احمدی صاحب اب بھی باور نہ کرتے۔

دوسرے دن قادیانی اخبار الفضل خاکسار نے دیکھا جس میں اڈیٹر نے سارا حال مجمل طور پر بیان کیا ہے۔ اخبار کا مضمون دیکھنے سے ہی معلوم ہو جاتا ہے کہ احمدی صاحبوں کو امرتسر میں اس دفعہ ایک عظیم زک اٹھانا پڑی ہوگی۔ میرے اس واقعہ کے بیان کرنے سے مطلب یہ ہے کہ ایسی ایسی زکوں کے باوجود بھی احمدی صاحب تبلیغ کے ذریعے ایسے تمام واقعات کو مٹانا چاہتے ہیں۔

صاحبو! اس اجاڑ علاقے میں (جو اہل حدیث علماء کے نہ آنے کی وجہ سے اجاڑ کہنے کے لائق ہے ورنہ یہ علاقہ نہروں کے ذریعے خوب ترقی کر رہا ہے) احمدی واعظ ہر مہینے میں ضرور بالضرور دو تین دفعہ آتے ہیں مگر افسوس کے ساتھ خاکسار عرض کرتا ہے کہ خاکسار کی ۲۸ سال کی عمر میں کبھی ایک بھی اہل حدیث واعظ نہیں آئے۔ اس کمی کی دو ہی وجہ ہو سکتی ہیں ایک یہ کہ علماء اہل حدیث بہت کم ہیں مگر اس بات کو عقل نہیں مانتی، دوسری وجہ کہ علماء کرام تبلیغ میں حصہ نہیں لیتے ماننے کے قابل ہے۔ میں خاص کر مولوی عبدالغنی ساکن چک رجادی کے آگے دست بستہ عرض کرتا ہوں کہ وہ ضرور بر ضرور اپنے ذاتی کام کو چھوڑ کر جس طرح ہو سکے ضرور دورہ کیا کریں اور انجمن اہل حدیث جہلم کے ممبروں کے آگے بھی خاکسار عرض کرتا ہے کہ وہ اس دینی کام میں حصہ لیں...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ رمضان ۱۳۳۸ھ مطابق ۵ جون ۱۹۲۰ء ص ۱۰)

مرزا صاحب کے رشحات قلم

جناب منشی عبدالحی صاحب کو ہاٹی لکھتے ہیں:

قلم گوید کہ من شاہ جہانم
قلم کش را بدولت میرسانم

مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کے رشحات قلم ایک سرسری اور سطحی نظر کو جس قدر زوردار اور مدلل بلکہ لاثانی معلوم ہوتے ہیں غور و خوض کی نظر کو اس قدر لغو پوچ بلکہ صداقت اور ایمانداری سے کوسوں دور معلوم ہوتے ہیں (پس مرزا اور مرزائیوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد حسین صاحب کے ریویو براہین احمدیہ کو بار بار پیش کرنا ایک فعل عبث ہے۔) خصوصاً جب ان کی ایک تصنیف یا تالیف کو پڑھ کر ان کی دوسری تصنیف یا تالیف پڑھنے کا کسی کو اتفاق ہو جاوے تو معاملہ، حافظہ نباشد، سے بڑھ کر یہاں تک پہنچتا ہے کہ دیدہ دانستہ اپنا مدعا ثابت کرنے اور اپنا مطلب سیدھا کرنے کو جو چاہتے تھے لکھ جاتے تھے اعتراض ہوا کہ آپ مسلمان نہیں کیونکہ قرآن شریف میں جو انبیاء کے معجزات درج ہیں آپ ان کے منکر ہیں۔ فرمایا:

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

حاشیہ صفحہ ۱۲ سرمہ چشم آریہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

خدا تعالی نے آسمان پر اپنا قادرانہ تصرف دکھلایا اور چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔

دافع الوساوس صفحہ ۶۵ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا:

اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنخضرت ﷺ کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری تھی وقوع میں آ گیا تھا۔

پھر صفحہ ۱۲۸ نزول المسیح حاشیہ وصفحہ ۱۳۰، ازالہ پر وہی جھوٹا قلم یوں چلتا ہے

۱۔ اس وقت کافروں نے شق القمر کے نشان کو ملاحظہ کر کے جو ایک قسم کا خسوف تھا یہی کہا تھا کہ اس میں کیا انوکھی بات ہے۔

۲۔ خدا تعالی اپنے اذن اور ارادہ سے کسی شخص کو موت اور حیات اور ضرر اور نفع کا مالک نہیں بناتا نبی لوگ دعا اور تضرع سے معجزہ مانگتے ہیں۔

سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا ...اور اس قسم کے کشفوں میں مولف (مرزا قادیانی) صاحب تجربہ ہے۔

(صفحہ ۱۰، ازالہ اوہام حصہ اول)

نیچریوں کے دلوں میں قال اللہ اور قال الرسول کی عظمت باقی نہیں رہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے جو بات ان کی اپنی سمجھ سے بالاتر ہو اس کو محالات اور ممتنعات میں داخل کر لیتے ہیں ۔ اس فلسفہ قانون قدرت سے ذرہ اوپر چڑھ کر ایک اور قانون قدرت بھی ہے جو نہایت دقیق اور غامض ہے (ص ۵۵۷ ۔ ازالہ اوہام)

نیا اور پرانا فلسفہ اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے (ازالہ اوہام ۔ ص ۲۰)

بہرحال یہ معجزہ حضرت عیسیٰ کا ایک کھیل کی قسم میں سے تھا ۔ (ازالہ ۔ ص ۱۳۳)

سورہ بقر میں گائے کا قصہ مسمریزم کا ایک شعبہ تھا ۔ (ازالہ اوہام ۔ ص ۳۰۵)

قرآن شریف میں چار پرندوں کا ذکر لکھا ہے یہ بھی عمل الترب (مسمریزم) کی طرف اشارہ ہے ۔ (ازالہ اوہام ۔ ص ۳۰۶)

پس مثالی صورت کے طور پر یہی (مرزا غلام احمد قادیانی) ابن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے ۔
(ازالہ اوہام ۔ ص ۲۶۹)

یہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ، حضرت عیسیٰ کا بغیر باپ کے پیدا ہونا مان رہے ہیں یعنی میں ابن مریم اس وجہ سے ہوں کہ جس طرح ابن مریم کا جسمانی باپ کوئی نہ تھا میرا روحانی کوئی نہیں ۔ لیکن دیکھو...

مسیح اپنے باپ کے ساتھ ۲۲ برس تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے ۔
(حاشیہ ص ۱۲۵ ۔ ازالہ اوہام)

تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی (ازالہ اوہام ۔ ص ۳۰)

مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے ۔ (ص ۱۶۴ ۔ ست بچن)

یہ ہیں عقل مندوں سے خراج تحسین حاصل کرنے کے لئے مامور صاحب کے ہتھ کنڈے ۔

دعوی یہ ہے کہ میں قرآن میں جو معجزات بیان ہوئے ہیں ان پر یقین رکھتا ہوں ۔ شقی ہے وہ جوان کو نہ مانے ، مگر آنحضرت ﷺ کے معجزہ شق القمر کو ایک قسم کا چاند گرہن کہتے ہیں ۔

معراج شریف اپنے کشفوں جیسا ایک کشف ، حضرت عیسیٰ کے معجزات کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھیل تماشا اور جادو، گائے کے قصہ کو جادو، اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پرندوں کے معاملہ کو جادو۔

پھر شق القمر کی بابت ایک جگہ لکھتے ہیں کہ دو ٹکڑے کر دیئے دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ وہ گرہن تھا۔

پھر معجزوں کی بابت اس جگہ لکھتے ہیں کہ نبی ان کو دعا اور تضرع سے حاصل کرتے ہیں۔

دوسری جگہ لکھتے ہیں کہ گرہن کے واسطے آنحضرت ﷺ نے دعا تو نہیں کی تھی انگلی میں ہی الٰہی طاقت بھری ہوئی تھی۔

ایک جگہ کہتے ہیں کہ میں ابن مریم (مسیح) اس وجہ سے ہوں کہ میرا بھی کوئی باپ (روحانی یعنی پیرومرشد) نہیں۔ یعنی تسلیم کرتے ہیں کہ مسیح کا باپ نہ تھا دوسری جگہ یوسف نجار کو ان کا باپ بتاتے ہیں۔استغفر اللہ واستغفر اللہ

مگر میں آج ناظرین کو یہ دکھانا چاہتا ہوں کہ مرزا جی کو جو لوگ مانتے ہیں وہ بھی ان کے اقوال کی تردید کرتے ہیں۔

قادیانی مرزا جی دافع البلاء کے آخری صفحہ پر فرماتے ہیں کہ اسی وجہ سے خدا نے یحیٰی کا نام حصور رکھا، مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنی کتاب حقیقت المسیح کے صفحہ ۵۱ پر لکھتے ہیں۔

> حقیقت یہ ہے کہ قرآن شریف میں بعض انبیاء کے متعلق بعض تعریفی کلمات سے یہ مراد ہرگز نہیں ہوتی کہ دوسرے کسی نبی کو وہ بات نہیں دی گئی مثلاً قرآن شریف میں آتا ہے و لقد آتینا ابراھیم رشدہ ہم نے ابراہیم کو رشد عطا فرمایا، تو اس کے معنی یہ نہیں کہ کسی دوسرے نبی میں رشد نہ تھا۔
>
> مرزا جی حاشیہ صفحہ ۱۲۸۔ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:
>
> جو شخص اپنے تئیں اس مشغولہ (یعنی عمل الترب مسمریزم یا جادو میں) میں ڈالے اور جسمانی مرضوں کے رفع دفع کرنے کیلئے اپنی دلی دماغی طاقتوں کو خرچ کرتا رہے وہ اپنی روحانی تاثیروں میں جو روح پر اثر ڈال کر روحانی بیماریوں کو دور کرتے ہیں بہت ضعیف اور نکما ہو جاتا ہے ... یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسمانی بیماروں کو اس عمل کے ذریعے اچھا کرتے رہے مگر ہدایت اور توحید.. الخ

یعنی قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ کے جن مادر زاد اندھوں اور کوڑھیوں وغیرہ کے اچھا کرنے کا ذکر ہے ان کو مرزا جی واقعی جسمانی اندھے اور کوڑھی مانتے ہیں لیکن عیسائیوں کے جواب میں مولوی محمد علی صاحب اسی حقیقت المسیح کے صفحہ ۳۷ پر لکھتے ہیں:

قرآن کریم تو ایک جگہ نہیں بیسیوں جگہ صم بکم عمی یعنی بہرے گونگے اندھے ان لوگوں کو قرار دیتا ہے جو آنکھیں رکھتے ہیں پر دیکھتے نہیں، کان دیکھتے ہیں پر سنتے نہیں.. الخ

مرزائیو! بتاؤ پیر جھوٹا ہے یا مرید

قادیانی پارٹی سے ایک سوال:

اگر بقول مرزا صاحب قادیانی انعمت علیھم ہم ہر روز پانچوں وقت نماز میں خدا سے نبوت مانگتے ہیں تو عورتیں نماز میں انعمت علیھم کی جگہ کیا پڑھے۔ یا وہ بے ہودہ طور پر وہی کچھ مانگتی رہیں جو انہیں کبھی ملنا نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ جون ۱۹۲۰، یکم شوال ۱۳۳۸ھ ص ۳۔۴)

الفضل جواب دے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اڈیٹر الفضل! یہ تو ہم جانتے ہیں کہ آپ مرزا صاحب کے مرید ہی نہیں بلکہ فنا فی المرزا، متبع سنت مرزا ہو، اس لئے کسی جھوٹ سے افتراء سے آپ کا بچنا، یا اسکا ثبوت دینا آپ کو سخت کٹھن ہے۔ مگر میں بھی اپنی خو میں لاچار ہوں میں نے مرزا کی زندگی میں بدرا بدر بائدرسانید پر ہمیشہ عمل کیا تو اب کیوں پٹنے لگا۔

آپ نے مولوی عطاء اللہ صاحب امرت سری کے واقعہ ۱۴۔ اپریل کے متعلق مجھ پر کئی ایک الزام لگائے جن کا ثبوت نہیں دیا سب سے آخر یہ الزام لگایا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی جلسہ گاہ سے بیرونی تقریر کے وقت وہاں موجود تھا۔ اس کے متعلق اہل حدیث ۲۱۔۲۸ مئی کے صفحہ ۷ پر دیکھو لکھا گیا کہ اس کا ثبوت دیں، تو لودہانوی رقم تین سو روپیہ آپ کو انعام دی جائے گی۔ اس کا جواب آپ نے نہیں دیا یا میری نظر سے نہیں گذرا۔ مہربانی کر کے یا تو امرتسر میں آ کر بموجودگی مسلّمہ منصفان اس کا ثبوت دیجئے یا اس الزام کے کذب کا صریح لفظوں میں اعتراف کیجئے۔ ثناء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جون ۱۹۲۰ء، یکم شوال ۱۳۳۸ھ ص ۴)

(امرتسر میں ہونے والے اس واقعہ کے تعلق سے الفضل ۲۴ جون ۱۹۲۰ء صفحہ ۵ پر شائع ہوا:

مولوی ثناء اللہ کو جواب

۱۴۔ اپریل کو مولویان امرتسر نے بندے ماترم ہال اور اس کے باہر جو حیا سوز اور خلاف انسانیت حرکات کیں ان کی نامکمل تصویر ہم ناظرین کے روبرو پیش کر چکے ہیں ان مضامین میں جو کچھ تھا وہ حقیقت اور واقعیت تھی اس لئے ملایان امرت سر باوجود اپنی کلہ درازی کے ان واقعات کی تکذیب وتردید نہ کر سکے مولوی ثناء اللہ نے بھی حسب عادت اکاذیب کی اشاعت کی تھی لیکن جب ان کے خلاف واقعات کا اظہار کیا گیا تو مولوی صاحب کسی بات کی بھی تردید نہ کر سکے ہاں ایک بات پر وہ بہت مصر ہیں اور وہ یہ کہ الفضل میں جو یہ لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ بھی ہال کے باہر دیکھے گئے اس کے متعلق پہلے تو انہوں نے لکھا کہ میں مجمع تقریر میں نہیں گیا پھر اب یہ کہتے ہیں کہ میں ہال کے باہر والے مجمع میں بھی نہ تھا۔ اس کے جواب میں ہمیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ اگر آپ کو ہال کے اندر جانے سے انکار ہے تو یہ محض بے سود، کیونکہ ہم نے کہیں نہیں لکھا کہ آپ ہال کے اندر آئے تھے۔ اور اگر اس بات سے انکار ہے کہ آپ نے اس وقت ہال کے باہر والے مجمع میں مخالفانہ حصہ نہیں لیا تو ہم یہ بھی نہیں کہتے، بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ وہاں دیکھے گئے اور یہی ہم نے لکھا جس بنا پر یہ لکھا گیا وہ ہم پیش کرنے کے لئے تیار ہیں مگر پہلے آپ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر اعلان کریں کہ اس دن جب کہ مولوی عطاء اللہ اپنی بکواس میں مصروف تھا آپ اس مجمع میں سے نہیں گذرے۔ اور لوگوں نے آپ کو مبارک باد نہیں دی۔ اس کے بعد ہم اپنی طرف سے شہادت پیش کریں گے۔)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت سے توبہ:

جناب مرزا محمود احمد صاحب! چونکہ جناب نے اور جناب کے مبلغون نے مقامات مقدسہ اسلامیہ کے قبضہ نصرانیہ سے بچانے کے لئے کسی قسم کی دادنہیں کی جو ہر مسلمان کا فرض ہے جزیرۃ العرب کو مشرکوں سے پاک رکھنا رسول اللہ ﷺ کی وصیت ہے آپ نے اسپر بھی عمل نہیں کیا اور کروڑ ہا کلمہ گووں کو کافر قرار دیا ہے اس لئے میرا ضمیر مجبور کرتا ہے کہ آپ کی بیعت فسخ کروں اور میں آج اپنے گذشتہ اعمال کی توبہ کرتا ہوں جو کہ کروڑ ھا کلمہ گووں کو کافر کہنے سے میرا نامہ اعمال میں لکھے گئے ہوں گے خداوندتعالی اپنی تمام مخلوق پر رحم فرمائے اور صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین میری بیوی کی طرف سے بھی بیعت فسخ ہے۔

فقط نیاز مند سید میر بسمل از خانکی، گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جون ۱۹۲۰ء ص ۹)

عیسی کی پیدائش و دیگر اوصاف کی نسبت

قرآن اور مرزا کا مقابلہ

جناب منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی لکھتے ہیں:

میں اپنے عنوانی دعوے کے ثبوت میں اول قرآن مجید سے چند آیات مع ترجمہ نقل کرونگا۔ بعدہ مرزا جی کی چند کتب سے اصل عبارت بھی تحریر کرونگا تاکہ مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو اور طالبان حق کی تسلی کا باعث ہو۔

اور نیز خریداران اخبار اہل حدیث امرتسر بوقت پڑھنے مضمون ذیل اس بات کو مدنظر رکھیں کہ بقول قادیانی مرزا جی، حضرت عیسی کا نام یسوع بھی ہے جیسا کہ توضیح المرام صفحہ ۳ میں لکھا ہے:

بائبل اور ہماری احادیث اور اخبار کی کتابوں کی رو سے جن نبیوں کا وجود عنصری کے ساتھ آسمان پر جانا تصور کیا گیا وہ دو نبی ہیں ایک یوحنا جس کا نام ایلیا اور ادریس بھی ہے دوسرا مسیح بن مریم جس کو عیسی اور یسوع بھی کہتے ہیں

۱۔ قرآن مجید میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّ اللہ ا صطفی آ دم و نو حاً و آل ابراھیم و آ ل عمران علی العا لمین (اللہ تعالی نے برگزیدہ کیا آدم کو اور نوح کو اور کنبے ابراہیم کو اور کنبے عمران کو او پر عالموں کے۔ (س۳۔ع۱۲)

قادیانی مرزاجی کہتے ہیں:

تعجب کہ عیسائی لوگ کیوں متعہ کا ذکر کرتے ہیں جو صرف ایک نکاح موقت اور اپنے یسوع کی چال چلن کو کیوں نہیں دیکھتے وہ ایسی جوان عورتوں پر نظر ڈالتا تھا جس پر نظر ڈالنا اس کو درست نہ تھا کہ ایک کسبی کے ساتھ وہ ہم نشین ہوتا کاش وہ متعہ کا بھی پابند ہوتا تو ان حرکات سے بچ جاتا۔ یسوع کی بزرگ دادیوں نے متعہ کیا تھا یا صریح زنا کاری تھی (فتح المسیح ص ۴۸) معاذ اللہ

۱۔ دیگر، مرزاجی فرماتے ہیں:

آپ (یسوع) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر شاید یہ بھی خدائی کے لئے ایک شرط ہوگی آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شاید اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم)۔

۲۔ قرآن مجید میں ہے:

و اذ قا لت الملائکۃ یا مریم انّ اللہ اصطفا ک و طھّر ک علی نسا ء العا لمین ۔ (اور جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم اللہ نے تجھے برگزیدہ کیا اور پاک کیا تجھ کو اور بزرگزیدہ کیا تجھ کو اور عالم کی عورتوں کے) (س۳، ع۱۲)

۔ قادیانی مرزاجی کہتے ہیں:

جو شخص مجھے یہ کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریم کی عزت نہیں کرتا بلکہ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چار بھائیوں کی عزت کرتا ہوں کیونکہ پانچوں ایک ہی ماں کے بیٹے ہیں۔ نہ صرف اسی قدر بلکہ میں تو مسیح کی دونوں حقیقی ہمشیروں کو بھی مقدس سمجھتا ہوں کیونکہ یہ سب بزرگ مریم بتول کے پیٹ سے ہیں اور مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تیئں نکاح سے روکا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگان قوم کے اصرار سے بوجہ حمل نکاح کرلیا۔لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیوں کر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں توڑا گیا اور تعدد ازدواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے، مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں یہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔(کشتی نوح)

قرآن مجید میں ہے:

انّ مثل عیسی عند اللّٰہ کمثل آدم خلقه من تراب ثم قال له کن فیکون ۔(مثال عیسی کی نزدیک اللہ کے مانند آدم کے ہے پیدا کیا اس کو مٹی سے پھر کہا اس کو ہو پس ہو گیا) (س۳ع۱۴)

قرآن مجید میں ہے:

واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اهلها مکانا شرقیاً۔ فاتخذت من دونهم حجاباً فارسلنا الیها روحنا فتمثل لها بشرا سویا۔ قالت انی اعوذ بالرحمن منك ان کنت تقیا۔ قال انما انا رسول ربك لأهب لك غلاماً زکیا۔ قالت انی یکون له غلام و لم یمسسنی بشر و لم اك بغیا۔ قال کذلك قال ربك هو علی هین و لنجعله آیة للناس و رحمة منا و کان امرا مقضیا۔ فحملته فانتبذت به مکاناً قصیا (مریم:۱۶۔۲۲)

(اور کتاب میں مریم کا ذکر کر جب وہ اپنے گھر والوں سے مشرقی جانب الگ ہو بیٹھی اور لوگوں سے پردہ کی اوٹ کر لی۔ تو ہم نے اس کے پاس اپنا فرشتہ جبریل بھیجا۔تو وہ ہو بہو آدمی کی شکل بن کر اس کے سامنے آ گیا۔مریم نے کہا خدا تجھ سے پناہ دے اگر تو بھلا مانس ہے۔ فرشتہ نے کہا میں تو تیرے رب کا ایلچی ہوں کہ میں تجھے پاک طینت لڑکا دوں۔مریم، بولی مجھے لڑکا کیسے ہوسکتا ہے مجھے کسی مرد نہیں چھوا، اور نہ میں بدکار رہوں۔فرشتہ نے کہا بات بھی ایسی ہی ہے، تیرے پروردگار نے کہا ہے کہ وہ مجھ پر آسان ہے تا کہ اس کو لوگوں کے لئے اپنی قدرت کاملہ کی نشانی بنادیں اور اپنی طرف سے رحمت اور یہ بات فیصلہ شدہ ہے۔پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم کو حمل ہوا اور وہ اس حمل کو لے کر الگ مکان میں چلی گئی۔)

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں:

حضرت مسیح بن مریم اپنے باپ یوسف کے ساتھ بائیس برس کی مدت تک نجاری کا کام بھی کرتے رہے (ازالہ اوہام)

قرآن مجید میں ہے:

و یعلّمه الکتا ب و الحکمة و التوراة و ا لا نجیل۔ و رسولا الی بنی اسرا ئیل (آل عمران: ۴۷۔۴۸)

(خدا سکھا ویگا اس کو لکھنا اور حکمت اور تورات اور انجیل اور رسول ہوگا طرف بنی اسرائیل کے)

اذ علّمتك الکتا ب و الحکمة و التوراة و ا لا نجیل۔ (مائدہ: ۱۱۰)

(اور جس وقت سکھائی میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور تورات اور انجیل)

قادیانی مرزا جی لکھتے ہیں:

حضرت عیسی کا استاد ایک یہودی تھا جس سے انہوں نے ساری بائیبل پڑھی اور لکھنا بھی سیکھا (قادیانی اربعین نمبر ۴ ص ۱۲)

نیز: آپ کا ایک یہودی استاد تھا جس سے آپ نے تورات کو سبقا سبقاً پڑھا تھا معلوم ہوتا ہے کہ یا تو قدرت نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا تھا یا اس استاد کی شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہر حال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ ایک مرتبہ شیطان کے پیچھے پیچھے چلے گئے (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۶)

قرآن مجید میں ہے:

و اذ تخلق من الطّین کھیئة الطّیر با ذ نی فتنفخ فیھا فتکون طیراً با ذ نی و تبر ئ ا لا کمة و الا بر ص باذ نی. و اذ تخر ج المو تی با ذ نی و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك اذ جئتھم بالبیّنات فقا ل الّذین کفروا منھم ان ھذا ا لا سحر مبین

(الما ئدة : ١١٠)

(جس وقت بناتا تھا تو مٹی سے جیسے جانور کی صورت ساتھ میرے حکم کے پس پھونکتا تھا تھا بیچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے پس ہو جا تا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے اور چنگا کرتا تھا مادر زاد اندھوں کو اور سفید داغ والوں کو ساتھ میرے حکم کے اور جس وقت نکالتا تھا مردوں کو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت بند کیا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے جس وقت لا یا تھا تو ان کی دلیلیں ظاہر۔ پس کہا ان لوگوں نے جو کافر ہوئے ان میں سے نہیں یہ مگر جادو ظاہر)۔

قادیانی مرزاجی کہتے ہیں:

یسوع کے نشانوں کی نسبت میں لکھ چکا ہوں کہ وہ اس زمانہ کے لئے نشان نہیں بلکہ ان کو کتھا کہانی کہنا چاہیے (کتاب البریت)

نیز قادیانی مرزاجی فرماتے ہیں:

غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ ہے کہ مسیح مٹی کے پرند بنا کر انہیں پھونک مار کر سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تلاب کی مٹی لا یا تھا جس میں روح قدس کی تاثیر رکھی گئی تھی بہر حال یہ معجزہ ایک کھیل کے قسم سے تھا اور مٹی درحقیقت مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۲۳۲)

قرآن مجید میں ہے:

و آتینا عیسی بن مریم البیّنات و ایّدناہ بروح القدس

(اور دیئے ہم نے عیسی بیٹے مریم کو معجزے ظاہر اور قوت دی ہم نے اس کو ساتھ روح پاک کے یعنی جبریل کے)

و اذ کففت بنی اسرائیل عنك۔

(اور جس وقت بند کیا میں نے بنی اسرائیل کو تجھ سے) (المائدۃ:۱۱۰)

قادیانی مرزاجی لکھتے ہیں:

پھر اس کے بعد مسیح ان کے حوالہ کیا گیا اور اس کو تازیانے لگائے گئے اور جس قدر گالیاں سننا اور فقیہوں اور مولویوں کے اشارہ سے طمانچہ کھانا اور ہنسی اور ٹھٹھا اڑائے جانا اسکے حق میں مقدر تھا سب اس نے دیکھا۔ آخر صلیب دینے کے لئے تیار ہوئے (ازالہ اوہام۔ ص ۱۵۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن مجید میں ہے:

و بکفر هم و قو لهم علی مر یم بهتا نا عظیماً ۔وقو لهم انا قتلنا المسیح عیسی بن مر یم رسو ل الله و ماقتلوه و ماصلبوه

(النساء ۱۵۶۔۱۵۷)(اور بسبب کفران کے کے اور کہنے ان کے کے او پر مریم کے بہتان بڑا اور بسبب کہنے ان کے کے تحقیق ہم نے مار ڈالا مسیح بیٹے مریم کے کو جو رسول اللہ تھا نہیں مارا اس کو اور نہ سولی دیا اس کو یعنی عیسیٰ کو)

قادیانی مرزا جی کہتے ہیں:

مسیح پر جو مصیبت آئی کہ وہ صلیب پر چڑھایا گیا اور کیلیں اس کے اعضا میں ٹھوکی گئیں جن سے وہ غشی کی حالت میں ہو گیا یہ صلیب درحقیقت موت سے کم نہ تھی۔ (ازالہ اوہام)

قرآن مجید میں ہے:

واذ قا لت الملا ئکة یا مر یم انّ الله یبشّر ك بکلمة منه اسمه المسیح عیسی بن مر یم و جیها فی الد نیا و الآخرة و من المقر بین ۔و یکلّم النّاس فی المهد و کهلا ومن الصّا لحین ۔

(جس وقت کہا فرشتوں نے اے مریم تحقیق اللہ خوش خبری دیتا ہے تجھ کو ساتھ ایک بات کے اپنی طرف سے۔ نام اس کا مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا اور آبرو والا بیچ دنیا کے اور آخرت کے اور مقربین میں سے ہے اور باتیں کرے گا لوگوں سے بیچ جھولی اور ادھیڑ عمر میں اور صالحوں سے ہے)۔

اور قادیانی مرزا جی کہتے ہیں:

آپ کو گالیاں دینے اور بدزبانی کرنے کی اکثر عادت تھی ادنی ادنی بات میں غصہ آجاتا تھا اور اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے مگر میرے نزدیک آپ کی یہ حرکات جائے افسوس نہیں کیونکہ آپ تو گالی دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیتے تھے یہ یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

نیز مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یسوع کے حواری لالچی اور کم عقل تھے جیسی ان کی عقلیں اور ہمتیں تھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ان کو ہدایت بھی اور یسوع بھی مل گیا۔(فتح المسیح ۔ ص ۴۴)

دیگر جگہ قادیانی مرزا جی لکھتے ہیں:

ایک دفعہ حضرت مسیح زمین پر آئے تھے تو اس سے نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے دوبارہ آ کر .... بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہش مند ہوں (بدر ..مئی ۱۹۰۸ء)

دوسری جگہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پس ہم ایسے ناپاک خیال اور متکبر اور راست بازوں کے دشمن کو ایک بھلا مانس آدمی بھی قرار نہیں دے سکتے چہ جائیکہ اس کو نبی قرار دیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم)

اے بھائی مسلمانو! حضرت عیسیٰ بن مریم ایک اولوالعزم نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں و جیهاً فی الد نیا و لآ خره و من المقربین اور و من الصا لحین میں شمار فرماتا ہے اور مرزا جی خلاف آیات قرآن مجید ان کی ایسی توہین کرتے ہیں اور گالیاں دیتے ہیں جن کو کوئی انسان بھی سننا پسند نہیں کرتا۔ اور شریف اور خواندہ مسلمان تو ایسے بدزبان آدمی کو ہرگز ہرگز مسلمان ہی خیال نہیں کرتے چہ جائے کہ اس کو امام الزمان یا مجدد یا نبی مان لیں۔

اب میں مریدین مرزا جی کو خداوند قہار کی قسم دے کر دریافت کرتا ہوں کہ آیات ذیل کے اگر مرزا جی مصداق نہیں تو اور کون ہے ایمان سے سچ کہنا

قل هل ننبئكم با لاخسرين اعمالا۔ الذين ضلّ سعيهم فى الحيوة الد نيا و هم يحسبو ن انّهم يحسنو ن صنعا۔ او لئك الذين كفروا بآ يا ت ر بّهم و لقا ئه فحبطت اعما لهم فلا نقيم لهم يو م القيا مه وز نا ۔ ذلك جزا ء هم جهنم بما كفروا و اتخذوا آ يا تى و رسلى هزوا۔ (الکھف:۱۰۳-۱۰۶)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جون ۱۹۲۰ء ص ۵-۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہاری نبی کی پیش گوئیوں کی تاویلات

جناب منشی عبدالحی کوہاٹی صاحب لکھتے ہیں:

اس بات سے کون بے خبر ہے کہ ہمارے شیعہ بھائی تاویلات میں ید طولی رکھتے ہیں بلکہ اگر کہا جائے کہ اس فن میں وہ اپنا نظیر کم رکھتے ہیں تو مبالغہ نہ ہوگا ایک ادنی کرشمہ ان کی تاویلات کا مثالاً عرض ہے۔ان کی کتاب معانی الاخبار میں لکھا ہے کہ امام حسنؓ روایت کرتے ہیں کہ پیغمبر اسلام ﷺ نے فرمایا کہ ابوبکر بمنزلہ میری سمع کے ہے اور عمر بمنزلہ میری بصر کے اور عثمان بمنزلہ دل کے۔

تاویل: امام حسن فرماتے ہیں کہ جب دن ہوا تو میں آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔اس وقت امیر المومنین علی اور ابوبکر اور عثمان موجود تھے۔ میں نے حضرت ﷺ سے عرض کی کہ اے پدر بزرگوار میں نے کل آپ کی زبان سے سنا جو کچھ آپ نے ان اصحاب کی نسبت فرمایا وہ کیا ہے۔حضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہاں میں نے کہا ہے۔ بعد اس کے حضرت ﷺ نے ان کی طرف اشارہ کیا کہ کہا کہ یہی سمع اور بصر اور دل ہیں، اور اس وصی یعنی حضرت علی کی کی محبت سے سوال کئے جائیں گے اور یہ کہہ کر یہ آیت پڑھی انّ السّمع و البصر و الفواد کل او لئك كا ن عنه مسؤلاً (ص ۱۰٦، آیات بینات)

ہمارے مرزا صاحب قادیانی کو دنیاوی خوش قسمتی سے استاد ایک شیعہ ملا جس سے آپ کو فن تاویلات میں ایسا ملکہ حاصل ہوگیا کہ آپ اس فن میں کمال رکھنے کے بھروسے پیش گوئیاں کرنے میں اتنا بھی نہیں جھجکتے تھے جتنا کوئی بھلا مانس حساب کتاب نہ رکھنے والا چندے کے لئے ہاتھ دراز کرنے سے۔

ذرہ کوئی بات ہوجانے والی نظر آئی، جھٹ پیش گوئی کر دی کہ ایسا ہوگا،ضرور ہوکر رہے گا۔خدا کی باتیں نہیں ٹلتیں (مرزاصاحب قادیانی کی) کبھی مغلیہ رگ میں زیادہ حرکت آئی، تو خدا کی قسم سے اس کو موکد کر دیا۔

کبھی کہا ایسا نہ ہوا تو میں جھوٹا، مجھے پھانسی دے دو۔تمام شیطانوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدکاروں اور لعنتیوں سے زیادہ مجھے لعنتی قرار دو (جنگ مقدس۔ص ۱۹۰)
کبھی کہا یہ کبھی نہ ہوگا کہ میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت مروں کہ عبدالحکیم کی پیش گوئی کی میعاد میں ہلاک ہو جاؤں۔ (اشتہار: خدا سچے کا حامی ہے)
اور جب وہ بات وقوع میں نہ آئی یا اسکے برعکس ہوا، تو کوئی اور بات بنا دی۔
کیوں مریدو! کیسی کہی۔
ہاں حضرت اقدس علم غیب کے گھوڑے پر سوار، واہ سبحان اللہ آمنا وصدقنا یہ تو حرف بحرف پوری ہوئی۔ بعض اندھے سوجاکھے ہو گئے۔ بعض لنگڑے چلنے لگے۔ اور بہرے سننے لگے۔ آپ ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہیں۔
مگر معلوم ہوتا ہے کہ اشتہاری نبی صاحب کی یہ تاویلات مولوی محمد علی صاحب مصنف، نکات القرآن، کی ضمیر کو تسلی نہ بخش سکیں۔ سانپ کے منہ میں چھپکلی کھاوے تو کوڑھی چھوڑے تو کلنکی۔ ان کو مانا جاوے تو ضمیر کا خون، رد کیا جائے تو امارت ہاتھ سے جاتی ہے۔ (نامہ نگار کی تائید ایک واقعہ سے ہوتی ہے مولوی محمد علی ایم اے امیر لاہوری پارٹی نے خواجہ کمال الدین سے کہا کہ میرا ارادہ ہے کہ میاں محمود سے مباہلہ کرلوں۔ خواجہ صاحب نے کہا ہرگز نہیں، اگر آپ فوت ہو گئے تو ہماری جماعت منتشر ہو جائے گی اگر میاں محمود مر گیا تو ان کو... حضرت مرزا صاحب کے انتقال پر کی گئی تھے۔ یہ سن کر امیر صاحب خاموش ہو گئے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) لہذا اپنے قانونی دماغ پر زور ڈال کر یہ چال چلے کہ پیش گوئیوں کے اقسام بنائے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ جو جھوٹی نکلیں وہ اعلی درجہ کی پیش گوئیاں تھیں جو اعلی درجہ کی اور عظیم الشان تھیں پوری ہو گئیں حالانکہ مرزا صاحب کشتی نوح صفحہ ۶ میں فرماتے ہیں کہ کوئی ایسی پیش گوئی میری نہیں کہ وہ پوری نہیں ہوئی یا اس کے دو حصوں میں سے ایک حصہ پورا نہیں ہو چکا اگر کوئی تلاش کرتا کرتا مر بھی جائے تو بھی ایسی کوئی پیش گوئی جو میرے منہ سے نکلی ہو اس کو نہیں ملے گی جس کی نسبت وہ یہ کہہ سکتا ہو کہ خالی گئی مگر بے شرمی سے یا بے خبری سے جو چاہے کہے.. الخ
خیر یہ مضمون مولوی محمد علی صاحب کی کتاب مسیح موعود کے صفحہ ۲۶۶ سے شروع ہوتا ہے۔ لب لباب اس کا یہ ہے۔ لکھتے ہیں:
ماموریں کی حالت میں تین قسم کی پیش گوئیاں ہم کو نظر آتی ہیں یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ایک وہ پیش گوئیاں جو انسان کی اپنی ذات یا اس کے اقرباءعزیزوں دوستوں وغیرہ سے تعلق رکھتی ہیں۔

۲۔دوسری وہ پیش گوئیاں جو عام واقعات عالم یا اقوام کی حالت سے تعلق رکھتی ہیں۔

۳۔تیسری قسم کی پیش گوئیاں جو مامورین کی ذات سے خاص ہیں نبی ہو یا مجدد وہ اسکی آئندہ کامیابیوں اور مخالفت کی ناکامیابی کے متعلق ہوتی ہیں۔

اول قسم کی پیش گوئیاں لازماً ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا حلقہ محدود ہوتا ہے اس لئے ان کو وہ عظمت اور وقعت حاصل نہیں جو قسم دوم کی پیش گوئیوں کو ہے جب ہم قسم کی پیش گوئیوں کو دیکھتے ہیں یعنی جن کا تعلق عام واقعات عالم یا بڑے تغیرات یا انقلابات سے ہے تو اس حصہ کی بڑی عظمت پائی جاتی ہے۔ قسم سوم کی پیش گوئیاں جو مامورین سے خاص ہیں وہ بھی قسم دوم کا رنگ اختیار کرلیتی ہیں۔.. مامورین کی صداقت پرکھنے کے لئے اول درجہ کی یہی پیش گوئیاں ہیں،. الخ

میں کہتا ہوں کہ اگر پیش گوئیاں الہام سے کی کی جاتی ہیں اور الہام کنندہ ایک ہے تو وہ ہرگز بہت قسموں کی نہیں ہوسکتیں اور کوئی وجہ نہیں کہ ان کے اقسام ہوں اور اگر وہ تے قسم کی ہیں تو ان کے تین ذرائع ہیں

۱۔خودساختہ یا حدیث نفس ۔۲۔شیطانی ۔۳۔رحمانی

خدا کی طرف سے جو ہوں وہ خواہ چھوٹے معاملہ میں ہوں خواہ بڑے معاملہ میں وہ حرف بحرف سچی ہونی چاہییں اور جن کا نصف حصہ صحیح اور نصف غلط نکلے وہ شیطانی ہیں۔آنحضرت ﷺ نے اپنے دل میں آیت

یوم تأتی السّماء بدخان مبین

پڑھ کر ابن صیاد سے پوچھا کہ میرے دمیں کیا ہے اس نے کہا دخ ،یعنی دخان کی جگہ دخ کہا تو آپ ﷺ نے فرمایا اخسا یعنی دور ہو۔

اور جو چیز خودساختہ ہو، وہ اگر دن بھر میں دس کیجاویں دو چار تو ضرور ہی صحیح ہوجاویں گی۔گذشتہ زمانہ جیسا کہ تھا، ہمارے سامنے نہیں ہے، اس لئے ہم اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ دار نہیں۔ لیکن اس زمانہ میں اگر کوئی شخص اپنی پیش گوئیوں کی پچیس تیس فیصدی نہیں ننانوے فی صدی کے صحیح ہونے کا بھی دعویٰ کرے تو میں یہ کہونگا کہ شکار پور کی طرف تشریف لے جا کر الہاموں کا دعویٰ کیجئے (شکار پور کیوں، بریلی کیوں نہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اور ہمیں معاف رکھئے۔ اور اس دعویٰ کے ساتھ اگر وہ وجاہت اور زر کا خواہاں ثابت ہو، تو وہ ایک بڑا خوفناک ٹھگ ہے۔ اس سے بچنا چاہیے۔ وہ دواؤں کا اشتہار دینے والوں کی طرح صرف جیبیں ہی نہیں کترتا بلکہ ایمان کو بھی ساتھ ہی کترتا ہے۔

الہاموں کی قسمیں متعین کرنے والے مولوی صاحب جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہاموں کی چوتھی قسم (گول مول اور ہر ایک واقعہ پر چپک جانے والے) نظر انداز کر گئے ہیں، اور ایک اور قسم بطور نوٹ بیان کر گئے ہیں یعنی انذاری پیش گوئی۔ اس سے مطلب آپ کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی وہ پیش گوئیاں کہ فلاں اتنے سال کے اندر فوت ہو جائے گا، فلاں میری زندگی میں فوت ہو جائے گا۔ یہ حضرت یونس کی پیش گوئی کے نیچے لا کر یوں سچی ثابت کر دی جاویں کہ جیسے حضرت یونس کی قوم ایمان لے آئی اعران سے عذاب ٹل گیا اسی طرح مرزا جی کی انذاری پیش گوئیاں بھی پوری نہ ہوئیں۔ مگر میں افسوس سے عرض کرتا ہوں کہ مولوی صاحب کی نظر سے اسی کشتی نوح کا صفحہ ۶ چوک گیا جہاں مرزا صاحب قادیانی، حضرت یونس وغیرہ کی پیش گوئیوں کو ٹھوکر مار کر فرماتے ہیں:

> میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ ہزارہا میری ایسی کھلی پیش گوئیاں جو نہایت صفائی سے پوری ہو گئیں جن کے لاکھوں انسان گواہ ہیں ان کی نظیر گذشتہ نبیوں میں تلاش کی جاوے تو بجز آنحضرت ﷺ کے کسی اور جگہ ان کی مثل نہیں ملے گی۔

مطلب یہ کہ سوا آنحضرت ﷺ کے کسی اور نبی کی پیشگوئیاں آپ کی پیش گوئیوں سے کچھ لگا ہی نہیں کھاتیں، اس حالت میں یہ نہایت بے شرمی اور بے حیائی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کو ہم آنحضرت ﷺ کے سوا کسی اور نبی کی پیش گوئیوں سے تشبیہ دیں۔ خواہ وہ حضرت یونس ہوں یا کوئی اور۔ یہ سب کچھ ہو ہوا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب ہمیں یہ بتاویں:

ا۔محمدی بیگم کا خاوند مرزا جی کے کون سے عزیزوں اور اقرباؤں اور دوستوں میں تھا کہ اول ڈھائی سال تاریخ نکاح کے اندر بعد ازاں مرزا جی کی زندگی میں وہ نہ مرا اور تقدیر مبرم گاؤ خورد ہوگئی (کورو پانڈوں میں سے کوئی تھا کہ جو پانچ افراد ایک بیوی کے خاوند تھے۔ وہ خاوند آپس میں کس قدر قریبی رشتہ دار تھے کہ ایک ہی عورت ان کی بیوی تھی۔ مرزا صاحب شائد اسی لئے کرشن بن کر ہندولبادے میں آئے تھے کہ سلطان محمد کے ساتھ ایک عورت کے مشترکہ خاوند بن جائیں۔ اور نکاح میں آنے کی پیش گوئی پوری ہو جائے۔ بہاء) اگر وہ ڈر گیا تو اس کا کیا ثبوت؟

کیا وہ گلے میں پٹکا ڈال کر محمدی بیگم سمیت مرزا صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گیا؟

کیا اس نے محمدی بیگم کو طلاق دے کر واپس بھیج دیا؟

کیا اس نے زیر ستیارتھ پرکاش آئندہ اولاد پیدا کرنے سے توبہ کرلی؟

اگر کچھ بھی نہیں کیا تو کس منہ سے کہتے ہو کہ وہ ڈر گیا۔

ڈرے تو مرزا صاحب قادیانی کہ وہ ان کی منکوحہ (آسمانی) کو بیاہ لے گیا اور انہوں نے اف تک نہ کی۔ اور ایمان تمہارا یہ کہ سلطان محمد، مرزا صاحب قادیانی سے ڈر گیا (مرزا صاحب خود اسکے ڈرنے سے انکاری ہیں۔ دیکھو اشتہار انعامی چار ہزار روپیہ ص۴۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)۔ واہ! ہاتھ تو لاؤ کیا کہنے۔

۲۔مرزا جی کی پیش گوئی تھی کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ آخری زمانے میں یہ دونوں قومیں (انگریز اور روس) خروج کریں گی..

اور اس پر ایک آیت چپکائی جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے

و ترکنا بعضهم یومئذ یّموج فی بعض

یعنی دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایکدوسرے پر حملہ کریں گی..

دعا کرنی چاہیے کہ خدا انگریزوں کو فتح دے (ازالہ اوہام۔ص۲۲۱)

کیا یہ پیش گوئی عام واقعات عالم سے تعلق نہیں رکھتی تھی۔ اور کیا عالمگیر جنگ میں روس اور انگریز بھائی بھائی نہیں ہو گئے؟ ایسی جھوٹی پیش گوئی پر قرآن سے تمسک کرنا قرآن کے حقائق و دقائق دانی کے دعوی کا منہ کالا کرتا ہے۔

صفحہ ۸۳ چشمہ معرفت پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کے زمانے میں تمام قومیں ایک ہو جائیں گی اور ایک ہی مذہب اسلام ہو جائے گا۔

فرمایئے کس زمین پر اور کس آسمان کے نیچے مرزا جی کے زمانے میں کل قومیں ایک ہو گئیں اور ایک مذہب اسلام ہو گیا۔ کیا قادیان میں آریہ نہیں رہے؟

کیا آریوں کی آریہ سماج وہاں قائم نہیں؟

کیا دیانند سکول وہاں قائم نہیں؟

کیا مرزا جی کے مزار کے سرہانے آریوں کے جلسے نہیں ہو رہے؟

۳۔ آتھم کی موت والی پیش گوئی کے صدق و کذب سے کیا بمبئی اور کلکتہ سے لے کر پشاور اور مالیر کوٹلہ تک مسلمانوں اور عیسائیوں پر اثر نہیں پڑتا تھا، کہ وہ جھوٹی نکلی

مصیبت میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

قادیانی مرزا جی کی ناکامیابی تو صرف اسی الہام سے ثابت ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔

نیز یہ آفات آسمانی بقول ان کے ان کی غیر مقبولیت پر شائد عدل ہیں اور ان کے مشن کے رستہ میں روڑے اٹکانے والے اصحاب کا ان کے بعد تک زندہ رہنا ایک بڑی گواہی اس بات کی ہے کہ وہ کامیاب نہیں ہوئے

مولوی صاحب! میں تو نہ ایم اے ہوں، نہ مولوی، نہ وکیل۔ مگر اتنا دریافت کرتا ہوں کہ یہ معاملہ کیا ہے کہ پیش گوئیوں کی تقسیم و تفریق کرتے ہوئے پہلی قسم کی تعریف میں آپ نے لفظ وغیرہ استعمال کیا، اور پہلی اور تیسری قسم کی تعریفوں میں الفاظ ، اپنی ذات ، کو مشترک رکھا۔ پھر ان کی تفصیل میں تیسری قسم کو دوسری میں داخل کر دیا کہ وہ بھی ان کا رنگ اختیار کر لیتی ہیں۔ واہ سبحان اللہ۔ بلاؤ بڑی بہو کو کھیر میں نمک ڈالے۔ ان پیش گوئیوں کو بآب زمزم و کوثر سپید نتواں کرد

اپنے منہ مسیح موعود اور مہدی معہود صاحب جو اسلام کا قدم مینار بلند پر ڈالنے اور صلیب کو توڑنے کے لئے پیدا نہیں بلکہ مبعوث ہوئے تھے خر دجال پر سوار ہو کر جسمانی طور پر قادیان میں اور روحانی طور پر مدینہ منورہ میں مدفون ہوئے آپ کے جسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک نے ہر قسم کی آفات اور فسادات ملک ہند میں قائم کر دیئے اور آپ کی روح مبارک کی برکت سے اسلامی مقامات مقدسہ پر صلیب کا قبضہ ہو گیا کسی نے سچ کہا ہے
جتھے جائے قدم شریف ، اجڑے ربیع سنے خریف

مرزائیو! ہزار ہا روپیہ غریب مسلمانوں کا خرچ کر کے اور ولایت میں ٹفنیں اور کھانے دہریوں کو کھلا کر اگر ایک مشت دہریئے تم نے مرزا پرست بنا لئے تو اس سے کیا تم مرزا کو.. شہیدوں میں داخل کرو گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جولائی ۱۹۲۰ء ۔ص ۳ ۔۵)

دو احمدوں میں کذب معلق

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی آنجہانی اپنے رسالہ قادیان کے آریہ اور ہم کے صفحہ ۷ پر بطور حاشیہ لکھتے ہیں؛

اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنی مقام سکندریہ سے کل ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا۔ لکھنے والا ایک معزز بزرگ اس شہر کا ہے یعنی اسکندریہ کا جن کا نام ہے احمد زبیری بدرالدین۔ خط محفوظ ہے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ میں آپ کو یہ خوش خبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپ کے تابع اور پیروی کرنے والے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکریں۔ اور لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپ کا پیرو نہیں ہو گیا۔،

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے کہ جھوٹ بولنا ایک قسم کا شرک ہے بلکہ صفحہ ۲۶ تتمہ حقیقت الوحی پر لکھتے ہیں کہ:

جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔

گویا جھوٹ بولنا شرک سے بھی بدتر ہے پس ان کی طرف یہ بدگمانی نہیں ہو سکتی کہ توبہ توبہ نعوذ باللہ انہوں نے تمام عمر بھی اس پر عمل کیا ہو۔ لیکن گھر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا ہے معتبر نائی، والا معاملہ ہے۔ یہ بھی باور نہیں آتا کہ ایسا شخص جس نے امام الزمان بنتے ہوئے ص ۱۳ ضرورۃ الامام پر علم غیب کو ہر طرح سے اپنے قابو کر لیا ہو اور آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۸۶ پر پہنچ کر زمانہ گذشتہ اور آئندہ کے حالات سے مطلع ہو گیا ہو آنحضرت ﷺ سے اسی بیداری میں ملاقات کرتا ہو (صفحہ ۱۲۹ جنگ مقدس و صفحہ ۱۲۸ آئینہ کمالات اسلام) فوت شدہ بزرگوں اور فرشتوں سے صحیح حالات معلوم کر لیتا ہو (ص ۱۸۳۔ آئینہ کمالات اسلام) اور ہمارے مختصر سوانح خدا سے دوستوں کی طرح سوالات کے جوابات پاتا ہو، (ص ۲۳۱۔ آئینہ کمالات اسلام) روح القدس اس سے ایک لحظہ کے واسطے بھی جدا نہ ہوتا ہو ....۔ آنحضرت ﷺ کا جنہوں نے فرمایا کہ جھوٹا وہ ہے... جو جیسا سنے ویسا بیان کرے، بروز ہو، وہ ایک زمین و آسمان پھاڑنے والے جھوٹ کو سچ کے طور پر بیان کر دے مگر چونکہ اس خبر کی ہمیں اب تک تصدیق نہیں ہوئی اس لئے ہم نہیں چاہتے کہ یہ جھوٹ کی لعنت (لعنت الله علي الكا ذبين والی) خواہ مخواہ ہمارے ہم وطن احمد کی طرف راجع رہے بلکہ چاہتے ہیں کہ کوئی صاحب جو ملک مصر کے شہر اسکندریہ میں ہوں اس مصری احمد صاحب سے دریافت کر کے اصلیت سے اطلاع دیں تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد، خدا کرے مصری احمد صاحب قبول کر لیں کہ یہ خوش خبری انہوں نے دی تھی اور اپنی شہرت و عظمت کے لئے خوانخواستہ خود ساختہ نہ تھی

معزز بزرگ کا یہ خط ایک جاہل سے جاہل مگر بے غرض انسان کی ردی کی ٹوکری میں فوراً سے پہلے پھینکے جانے کے لائق تھا نہ کہ ایک دوسرے معزز بزرگ کے دست مبارک میں رہنے اور ان کی تصنیفات میں جگہ پانے کے لائق۔

جب تک یہ معاملہ طے نہ ہو ہم صرف یہ کہہ سکتے کہ اگر یہ جھوٹ کا بھرا ہوا خط احمد مصری کا ہی لکھا ہوا تھا تب بھی چونکہ مرزا صاحب نے اسکو نقل کرتے ہوئے فقرہ دروغ بر گردن راوی استعمال نہیں کیا بلکہ برخلاف اس کے اپنے راوی کو معزز بزرگ فرما کر ناظرین کو اس خط کے مضمون کے باور کرانے کی کوشش کی ہے تو وہ اگر سکہ قلب بنانے کے مجرم نہیں تو سکہ قلب چلانے کے مجرم ضرور ہیں اور یہ بھی ممکن ہے کہ کسی دل جلے نے محض مرزا صاحب کی نبوت وغیرہ کے امتحان کے خیال سے ان کی تعریف میں ایک سرا سر جھوٹ لکھ دیا کہ اگر مرزا صاحب سچے ہوں گے تو اس جھوٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعریف سے ناراض ہوکر اسے پھاڑ کر پھینک دیں گے اور اگر جھوٹے ہوں گے تو اس کو گلے کا تعویذ بنا کر اسے شہرت دیں گے جیسا کہ انہوں نے کیا۔

کوئی اور صاحب بھی اگر بذریعہ اخبار اہل حدیث اس معاملہ پر روشنی ڈالیں گے تو عنداللہ ماجور ہوں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۲۰ء مطابق ۔۲۲ شوال ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۳۴ ص ۳۔۴)

متفرقات مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الفضل ۱۴ جون ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں بحوالہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۴ مئی ۱۹۲۰ء لکھا ہے کہ کوئی تفسیر غلطی سے خالی نہیں ۔ یہ نقل کر کے بطور الزام لکھتا ہے کہ احمدی لوگ جب کسی آیت کا مطلب ایسا بیان کرتے ہیں جو انکے منشاء کے خلاف ہوتا ہے تو یہ لوگ:

> جب معقول دلیل پیش کرنے سے عاجز آجائیں تو بحث کے دوران میں فرمایا کرتے ہیں کہ فلاں آیت کے معنی جو تم (احمدی) کرتے ہو غلط ہیں کیونکہ پہلے کسی مفسر نے نہیں لکھے۔ (الفضل مذکور۔ص ۵)۔

یہ الزام اگر اہل حدیث کے اعتراف کی وجہ سے خاکسار اڈیٹر اہل حدیث پر ہے تو غلط ہے کیونکہ ہمارا یہ قول ہی نہیں ۔ ہم کسی آیت کی تفسیر کو کہتے ہیں تو اس لئے نہیں کہ سابقہ تفسیروں کے برخلاف ہے بلکہ اس لئے کہا کرتے ہیں کہ علوم عربیہ کے خلاف ہے ۔مثلاً تم نے لکھا ہے و بالآخرة هم يوقنون (پچھلی وحی پر ایمان لاتے ہیں) جس سے تمہاری مراد وحی مرزا ہے ۔ہم کہتے ہیں یہ ترجمہ غلط ہے نہ اس لئے کہ کسی سابق مفسر نے کیا نہیں، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ ایسا کہنا سلف صالحین کے خلاف ہے وہ کبھی اس اصول کے قائل نہیں ہوئے کہ پہلوں کے خلاف کہنا غلط ہے، اس لئے کہ ہم خود ان کو دیکھتے ہیں کہ وہ خود اس اصول کے برخلاف کہتے تھے ۔قاضی ثناءاللہ پانی پتی مرحوم نے تفسیر مظہری میں زیر آیت علم آدم الاسماء، اسماء سے مراد اسماء حسنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باری تعالی مراد لئے ہیں۔ پھر یہی سوال از خود لکھا ہے کہ یہ معنی کسی نے نہیں کئے ، جواب دیا ہے کہ اس کی کوئی پرواہ نہیں یہ اصول بنفسہ قابل التزام نہیں ، بلکہ ہم کہتے ہیں کہ تمہاری تفسیر علوم عربیہ مسلّمہ کے برخلاف ہے ۔ اس لئے کہ آخرۃ مؤنث کی صفت اور وحی مؤنث نہیں ۔ پس آخرۃ سے مراد وحی آخرہ نہیں بلکہ ساعۃ آخرۃ مراد ہے۔

اگر اس الزام لگانے میں سچے ہو تو ہماری تحریر میں سے اس کی کوئی مثال دکھاؤ۔

حضرت مسیح موعود اور کثرت مال

۵ جون کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک حدیث شریف نقل کی تھی کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں مال کی اتنی کثرت ہوگی کہ

یفیض المال و لا یقبلہ احدا ۔(وہ مال دیں گے اور کوئی قبول نہ کرے گا)

یہ حدیث شریف نقل کر کے لکھا تھا کہ قادیان میں مسیح موعود آیا مگر مال کی اتنی تنگی ہے کہ ملازموں کی تنخواہ بھی کئی کئی مہینوں کی چڑھی ہوئی ہے۔ الفضل مورخہ ۱۷ جون اس کا جواب دیتا ہے اور کیا خوب دیتا ہے :

> اگر اس حدیث کے الفاظ پر غور کیا جائے تو مولوی ثناء اللہ کا اعتراض بالکل لغو ثابت ہو جاتا ہے ۔ یفیض المال کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں مال کی بہت فراوانی ہوگی اور کون کہہ سکتا ہے کہ آج اموال کی فراوانی نہیں ۔ اگر یفیض المال بھی ہو تو جس طرح انبیاء کی جماعتوں کے ساتھ خدا کا طریق عمل رہا ہے اسی طرح یہاں بھی ہوگا۔ جس طرح مسلمانوں کو ان وعدوں کے ماتحت جو نبی کریم سے کئے گئے تھے مالا مال کیا گیا انشاء اللہ ایسا ہی ہماری جماعت کے ساتھ بھی ہوگا اور ہمارے لئے بھی یہ تنگی کے دن نہیں رہیں گے ۔(الفضل قادیان ۱۷ جون ۱۹۲۰ء ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں :

میری نسبت الفضل نے لکھا ہے کہ میں علم حدیث سے بالکل ناواقف ہوں جس کے جواب میں چاہیے تو یہ تھا کہ کہا جائے مرزا غلام احمد قادیانی کی طرح بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاد ا نہیں ہوں کہ راویوں اور مصنفوں کے نام بھی نہ جانتا ہوں ۔ امام محمد بن اسماعیل بخاری کو امام اسماعیل لکھتا جاؤں ۔ مگر میں ایسا کہنا نہیں چاہتا بلکہ میرا جواب یہ ہے رب زد نی علماً لیکن میں پوچھتا ہوں کہ یفیض الما ل میں فاعل حضرت مسیح موعود ہیں اور مال مفعول بہ ہے ۔ پس معنی یہ ہیں کہ مسیح مال بانٹیں گے ، یہ نہیں کہ مال زیادہ ہوگا

حضرات انبیاء علیھم السلام کی پیش گوئیاں دو قسم کی ہوتی ہیں ۔ ایک اپنی زندگی کے متعلق دوم اپنی امت کے متعلق ۔ ذات خاص کے واقعات زندگی ہی میں پورے ہو جاتے ہیں ۔ امت کے متعلق امت کے وقت تک ہوتے رہتے ہیں مثلاً فرمایا

اذا جا ء نصر اللہ و الفتح و رأیت النّاس ید خلو ن فی دین اللہ افوا جاً ۔ فسبّح بحمد ر بّك و استغفرہ ، انّہ کا ن توّا با

(یعنی اے نبی جب اللہ کی مدد اور فتح آئے اور آپ دیکھو کہ لوگ دین الٰہی میں بکثرت جماعت جماعت داخل ہو رہے ہیں تو آپ اس وقت خدا کی حمد اور استغفار کیجئے)

یہ آیت اطلاع دیتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی زندگی میں اشاعت اسلام کافی ہو جائے گی اور جوق جوق لوگ مسلمان ہوں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔

دوسری قسم کی مثال یہ آیت ہے :

وعد اللّٰہ الذین آ منوا منکم و عملوا الصا لحا ت لیستخلفّنھم فی ا لار ض .. الخ ۔

(خدا ایمان داروں سے وعدہ کرتا ہے کہ ان کو ملک میں حاکم بنا وے گا)

چنانچہ خلافت کے زمانہ میں ایسا ہی ہوا ۔

اب سوال یہ ہے کہ یفیض الما ل والا فقرہ جس کا ترجمہ یہ ہے کہ مسیح موعود مال بانٹیں گے ، مسیح موعود کی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے یا ان کے اتباع سے ؟ ذرہ الفاظ حدیث کو دیکھ کر جواب دیجئے جس سے معلوم ہو سکے کہ قادیان میں بھی کوئی حدیث دان ہے ۔ اس کے بعد بتلایئے گا کہ آپ کے مسیح موعود نے کیا بانٹا ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۶ جولائی ۱۹۲۰ء ۔ ۲۸ شوال ۱۳۳۸ھ ۔ نمبر ۳۵ جلد ۱۷ ۔ ص ۱ ۔ ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت قادیان اور مولوی ظفر علی خان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار زمین دار کے اڈیٹر مولوی ظفر علی خان کی ہم کو بھی شکایت ہے کہ وہ قادیانی خلیفہ کے حق میں ادب سے نہیں بولتے۔ کبھی ان کو موسیو (فرنچ زبان میں بمعنی مسٹر) بولتے ہیں کبھی مسٹر محمود کہتے ہیں۔ اس کے متعلق قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے کہ مسٹر ظفر علی خان کو قادیانی مخالفت کا صلہ مل گیا کہ حیدر آباد سے ان کی تنخواہ بند ہوگئی۔ اس بندش پر اظہار مسرت کرنے کے بعد لکھتا ہے:

اب تو مولوی ثناء اللہ جیسے کج بحث انسان کو بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ مسٹر ظفر علی خان کو ان کے مساعی کا ایک حد تک صلہ مل گیا جو انہوں نے سلسلہ احمدیہ کے خلاف کیں۔ (الفضل قادیان ۱۱ جون ۱۹۲۰ء ص ۱۱)

ہم مولوی ظفر علی خاں صاحب کو صلہ ملنے کی تصدیق کریں یا نہ کریں لیکن آیت قرآنی کی تصدیق تو ضرور کریں گے جس میں ارشاد ہے:

ان تمسسکم حسنة تسؤهم و ان تصبکم سيّئة يفر حوا بها۔

(آل عمران: ۱۲۰) (تم مسلمانوں کو اگر فائدہ پہنچتا ہے تو تمہارے مخالف رنجیدہ ہوتے ہیں اور اگر تم کو تکلیف پہنچتی ہے تو وہ خوش ہوتے ہیں)

مولوی ظفر علی صاحب! قادیانیوں کا یہ برتاؤ آپ ہی سے نہیں بلکہ جملہ مسلمانان دنیا سے ہے۔ آپ حیران ہوں گے کہ جس زمانہ میں سقوط بغداد ہوا، جس کی وجہ سے ساری اسلامی دنیا میں ماتم تھا اور ایک آواز آرہی تھی

فليبك على الاسلام من كان باكيا

(جو کوئی رونے والا ہے آج وہ اسلام پر روئے)

اسی زمانہ میں اسی الفضل نے ترکوں کو بندر اور سؤر کہہ کر لکھا تھا کہ:

ہر مسلمان کو ترکی حکومت سے نفرت کرنی چاہیے۔ یہ محافظ اسلام نہیں بلکہ دشمن اسلام ہے قردہ وخنازیر پر غور کرنے سے ان لوگوں (ترکوں) کے اسلام کی حقیقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم ہوسکتی ہے۔ الفضل ۳۔۱۰۔ اپریل ۱۹۱۷ء ص ۳۔..

سچ ہے لعن اللہ العقرب لا تدع نبیا و لا غیرہ۔ آہ:

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۶ جولائی ۱۹۲۰ء۔ ۲۸ شوال ۱۳۳۸ھ۔ نمبر ۳۵ جلد ۱۷۔ ص ۲۔۳)

قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

معشوق کی زلف کو تلوار اور معشوق کو ستمگار کہنا ایک معمولی بات ہے جوان دونوں کی صفت اور حسن کا بیان ہے اسی طرح قادیانیوں کو کذب بیانی سے موصوف کرنا ایک معمولی بات ہے جس کیلئے کسی دلیل یا مثال کی ضرورت نہیں بقول:

معشوق ہی وہ کیا جو نہ روٹھے خفا نہ ہو

معشوق کے لئے روٹھنا خفا ہونا لازمی ہے تو قادیانی کے لئے جھوٹ اور افتراء کرنا ضروری ہے کیوں؟

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا می رود دیوار کج

۱۴۔ اپریل ۱۹۲۰ء کو امرتسر میں خلیفہ قادیان کا لیکچر تھا۔ ہوا جو ہوا۔ مولوی عطاءاللہ شاہ نے خلیفہ مذکور کی پیش کردہ حدیث کا حوالہ مانگا جو نہ دے سکا۔ اس پر ہنگامہ ہوا۔ ہوا جو ہوا۔ قادیانی اخباروں میں میری چیپی بھی ساتھ لگائی گئی کہ میں بھی اس ہنگامہ میں شریک تھا جب میں نے انکار کیا تو یہاں تک پہنچے کہ جس وقت مولوی عطاء اللہ شاہ بیرون جلسہ گاہ ناچ رہا تھا (یعنی تردید مرزا کر رہا تھا) اس وقت ثناءاللہ بھی وہاں موجود تھا۔

چونکہ یہ بھی افتراء تھا میں نے اس کا بھی انکار کیا اور اس کا ثبوت دینے پر لودہانوی انعامی رقم میں سے انعام دینے کا وردہ کیا (دیکھو اہل حدیث مورخہ ۲۱۔۲۸ مئی ص ۷) مکرر سہ کرر اس کا ثبوت طلب کیا گیا تو فنافی المرزا اڈیٹر الفضل اس کا جواب دیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کیا خوب دیتا ہے:

اگر اس بات سے (آپ کو) انکار ہے کہ آپ نے ہال کے باہر والے مجمع میں مخالفانہ حصہ نہیں لیا تو ہم بھی یہ نہیں کہتے بلکہ ہم تو یہ کہتے ہیں کہ آپ وہاں دیکھے گئے اور یہی ہم نے لکھا۔ جس بنا پر یہ لکھا وہ ہم پیش کرنے کو تیار ہیں مگر آپ پہلے خدا کی قسم کھا کر اعلان کریں کہ اس دن جب کہ مولوی عطاء اللہ اپنی بکواس میں مصروف تھا آپ اس مجمع میں سے نہیں گذرے اور لوگوں نے آپ کو مبارک باد نہیں دی اس کے بعد ہم اپنی طرف سے شہادت پیش کریں گے۔(الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۲۰ء ص ۵)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مجدد جدید تو ہر بات میں مجدد تھے ان کی امت بھی ان سے کم نہیں، کیوں صاحب! دعوی کے ثبوت کے لئے بینہ (شہادت) تو ضروری ہے مگر ہماری حلف کی کیوں ضرورت ہے، وہ بھی اس صورت میں کہ آپ کی شہادت موجود ہے تاہم ہم حلف اٹھائیں یہ کیوں سی ایٹ البحر میں لکھا ہے۔

او مرزائیو! تمہیں شرم کرنی چاہیے کہ تم اپنے اثبات دعوی میں ایسے عاجز ہو کہ اپنی کمزوری چھپانے کو بہانے بناتے ہو۔

سنو! ہم منکر ہیں بحکم حدیث شریف دیوانی معاملات میں منکر پر حلف آتی ہے مگر ہمارا تمہارا معاملہ دیوانی (لین دین کا) نہیں بلکہ افتراء اور بہتان کی شکل میں فوجداری ہے۔ اس لئے ہم پر حلف نہیں۔

دوم: جس صورت میں تم خود وجود شہادت کے قائل ہو تو پھر ہم کیوں حلف اٹھائیں؟

سنو! ہم تمہیں اطلاع دیتے ہیں کہ تم اس دعوی کے ثابت کرنے میں ویسے ہی عاجز ہو کر ذلیل اور شرمندہ ہوگے جیسے بڑے حضرت ہمارے مقابلہ میں مرتے دم تک شرمندہ رہے یہاں تک کہ حسرت و افسوس سے یہ شعر پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے

یہ تو قسمت میں کہاں تھا کہ کروں کسب کمال
بے کمالی میں بھی افسوس میں کامل نہ ہوا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۶ جولائی ۱۹۲۰ء۔ ۲۸ شوال ۱۳۳۸ھ۔ نمبر ۳۵ جلد ۱۷۔ ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری پارٹی کی پھل جھڑی قادیانی پارٹی پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

لاہوری پارٹی کے ممبر آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں اور بعد آنحضرت ﷺ دعوی نبوت کرنا یا کسی جدید نبی کو ماننا کفر جانتے ہیں۔ان کے اخبار پیغام صلح میں خاتم النبیین پر ایک مضمون نکلا ہے جس میں اصل مضمون کے علاوہ قادیانی پارٹی پر پھولوں کی بارش کی گئی ہے۔ ناظرین کی ضیافت کیلئے ہم اسے بالاختصار درج کرتے ہیں:

خاتم النبیین:

اہل عرب کا یہ قاعدہ تھا کہ وہ تمام مشرکانہ افعال واقوال کو دین ابراہیمی سمجھتے تھے اور یہ بھی ان کا یقین تھا کہ مطابق اس دعا حضرت ابراہیمؑ

ربّنا و ابعث فیھم رسو لًا منھم ..الخ

کے عرب میں ایک عظیم الشان رسول آنے والا ہے لیکن اللہ تعالی نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ہی خاتم النبیین کا خطاب دے کر کفار مکہ وغیرہ کی آئندہ کی امیدوں کا خاتمہ کر دیا۔خلاصہ مطلب یہ کہ جس طرح محمودی (قادیانی)، حضرت محمد ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد بھی باب نبوت کھلا سمجھتے ہیں اسی طرح کفار عرب بھی نبی ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد بھی باب نبوت کھلا یقین کرتے تھے اور جس طرح آج محمودی ہزاروں انبیاء کی آمد کے قائل ہیں اسی طرح کفار مکہ بھی انبیاء کی آمد کے منتظر تھے۔اسی وجہ سے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی وغیرہ مدعیان نبوت پر لاکھوں عرب ایمان لاتے رہے....علاوہ ازیں یہ محمودی ترجمہ از روئے واقعات بھی غلط بلکہ اغلط نکلا وہ اس طرح کہ حضرت محمد ﷺ کے بعد اب تک مطابق ترجمہ محمودیہ اب تک کوئی نبی دنیا پر نہیں آیا، اور حضرت مرزا صاحب جن کو ان کی وفات کے چھ سال بعد محض احیائے خلافت کے لئے نبی بنایا جاتا ہے وہ خود متنازعہ فیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور متنازعہ فیہ دوسرے کسی متنازعہ فیہ امر کے لئے بطور دلیل یا گواہ کے کبھی نہیں ہوسکتا، نہ شرعاً نہ قانوناً۔ اس لئے حضرت مرزا صاحب کا وجود بغرض ثبوت نبوت بطور نمونہ پیش کرنا اگر جہالت نہیں تو شرارت ضرور ہے۔ پس محمودی ترجمہ کیا بلحاظ سیاق وسباق آیت مذکورہ اور کیا بلحاظ قواعد عربیہ اور کیا بلحاظ واقعات ہزار سالہ غلط بلکہ اغلط ہے...

خدائے لایزال کی قسم مجھے ہرگز اس بات پر یقین نہیں رہا کہ آپ لوگوں (قادیانیوں) کا ہستی باری تعالیٰ یا اس کی کتاب قرآن شریف پر بھی ایمان ہے لیکن چونکہ آپ نے بظاہر قرآن مجید سے مطالبہ کیا ہے اس لئے میں نے آپ کا جواب قرآن شریف سے ہی لکھا ہے۔ اگر آپ لوگوں کا نبی ﷺ پر ایمان ہوتا تو آپ یہ کبھی نہ لکھتے کہ ختم نبوت کا اعتقاد آل فرعون کا اعتقاد ہے۔ سب دنیا جانتی ہے کہ ختم نبوۃ کا اعتقاد اہل اسلام نے کس سے سیکھا اور وہ کون تھا جس نے لا نبی بعدی کا اعلان کیا۔

پس آپ کا اس کے خلاف اعلان کرنا کہ ختم نبوت کا عقیدہ ایک فرعونی اعتقاد ہے یہ اگر آپ کا نبی کریم ﷺ کی ذات خاص پر حملہ نہیں تو اور کیا ہے۔ ایک طرف دین محمدی کی بیخ کنی کر رہے ہو اور دوسری طرف اتباع نبوی کی لاف وگزاف۔ اگر یہ مار آستیں والا معاملہ نہیں تو اور کیا ہے۔ آمدم برسر مطلب، مانا کہ آپ احادیث رسول کا فیصلہ نہیں مانتے لیکن محمد رسول اللہ ﷺ کے اہل زبان ہونے سے تو انکار نہیں کر سکتے۔ اس لئے میں چند فقرات نبی کریم ﷺ کی زبان درافشان سے بحیثیت آپ کے اہل زبان اور اہل لغت ہونے کے نقل کرتا ہوں۔ ناظرین غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ تو فرماتا ہے

فلا یؤمنون حتّی یحکّموك فیما شجر بینھم

اور اطیعوا اللّٰہ و اطیعوا الرّسول

مگر محمودی (قادیانی) کہتے ہیں کہ ہمیں کسی کلام البشر (احادیث الرسول) کا فیصلہ منظور نہیں اور باوجود اس ارتداد صریح کے پھر بھی دعویٰ مسلمانی ہے....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتدبر (پیغام صلح لاہور۔۱۶ جون ص۳۔۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خاتم النبیین کے عقیدے میں لاہوری پارٹی حق پر ہے مگر مرزا جی کی تعلیم وہی ہے جو قادیانی پارٹی کہتی ہے۔ ہم نے بارہا لکھا کہ اس مسئلہ میں بحث کرنے کو ہم حاضر ہیں۔ ۱۹۱۸ء کے رمضان کو شملہ پر اس بارے میں لاہوری لیڈروں سے بڑی چھیڑ چھاڑ رہی۔ آخر وہ فرار ہوگئے۔ بتائیدہ تعالیٰ ہم اب بھی تیار ہیں۔

لاہوری پارٹی جواب دے:

پیغام صلح کے کئی نمبروں میں آیت قرآنی انی رسول اللہ الیکم جمیعاً لکھی جا رہی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ بحکم خداوندی مخاطبوں کو فرماتے ہیں کہ میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہوں۔، یہ تو ہوا فرمان خداوندی، جس کی تعمیل کرنے کو رسالت مآب نے بلند آواز سے اعلان کر دیا۔ سوال یہ ہے کہ یہی آیت کوئی شخص مثلاً ڈاکٹر عبدالحکیم خان (آہ یہ صاحب بھی یکم جولائی ۱۹۲۰ء کو دنیا سے رخصت ہوگئے۔ رحمہ اللہ۔ ثناءاللہ) یا کوئی اور شخص اپنے الہام میں دکھا کر ہو بہو انہی الفاظ میں اعلان کرے تو وہ شخص کون ہے۔ یعنی اس کا دعویٰ رسالت سچ ہے یا غلط۔

و اذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی۔

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۶ جولائی ۱۹۲۰ء۔ ۲۸ شوال ۱۳۳۸ھ۔ نمبر ۳۵ جلد ۱۷۔ ص ۳۔۴)

ثانی مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر علماء اسلام کیوں ناراض ہیں؟ کیوں پبلک خفا ہے؟ اس لئے کہ انہوں نے بروزی نبوت کا دعویٰ کیا۔ بروزی نبوت کے معنی وہ کیا بتاتے تھے؟ یہ کہ مجھ میں کمالات محمد یہ ہیں۔ میں مظہر محمد یت ہوں۔ مجھ کو دیکھنا گویا رسول اللہ ﷺ کو دیکھنا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی قسم کا دعویدار ہمارے سامنے اور اور پیدا ہوا ہے جو اپنے مریدوں سے اسی مضمون کے اشعار سنتا ہے۔ چنانچہ اشعار یہ ہیں:

مہ برج وحدت جماعت علی شاہ
گل باغ کثرت جماعت علی شاہ
نبی کی رسالت علی کی ولایت
خدا کی ہے قدرت جماعت علی شاہ
تیری دید دیدار شاہ رسالت
زہے شان رحمت جماعت علی شاہ
نبی اور تو اک شہوداً وجوداً
تو ہے رمز وحدت جماعت علی شاہ
تیرے نور سے نور عالم نے پایا
سراج ہدایت جماعت علی شاہ

(رسالہ انوار صوفیہ لاہور بابت اپریل ۱۹۲۰ء۔ ص ۲۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

کیا ان حضرت پیر جی کے مریدوں کا حق ہے کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی کی تردید کریں جب کہ خود ان کے پیر صاحب وہی دعوے کرتے ہیں یا مریدوں سے سنتے ہیں اور تردید نہیں کرتے۔ مرزا قادیانی نے کہا تھا

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

ان حضرت نے کہا یا سنا

نبی اور تو اک شہوداً وجوداً

واہ! کیا کہنے ہیں بغور دیکھا جائے کہ مساوات محمدی کا یہ دعوی گو بہت بڑا ہے لیکن پیر جی کے حق میں اصل رتبے سے کم ہے کیونکہ وہ تو اس سے گذر کر خدائی کے رتبے تک پہنچنے کے متمنی بلکہ مدعی ہیں چنانچہ ان کی مدح کے اشعار یہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا
عرض مطلب یاں میرا محتاج گویائی نہیں

یہ تو علم غیب کا درجہ ہے۔ اب قدرت تامہ کا درجہ ملاحظہ کیجئے

تو وہ مسیح زمان ہے کہ تم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

مگر گھر کے مردوں کو کبھی نہ جلایا بلکہ والدہ ماجدہ کا ہمیشہ عرس ہی کرتے رہے۔ سچ ہے

موت نے کر دیا لاچار وگرنہ انسان
تھا وہ کافر کہ خدا کا بھی نہ قائل ہوتا

(ہفت روزہ اہلحدیث ۱۶ جولائی ۱۹۲۰ء۔ ۲۸ شوال ۱۳۳۸ھ۔ نمبر ۳۵ جلد ۱۷۔ ص ۵۔ ۶)

مسئلہ ترکیہ اور حضرت فضل عمر

(فضل عمر خلیفہ قادیان کا لقب ہے مگر ہمارے بار ہا سوال کرنے پر بھی آج تک کسی نے یہ نہیں بتایا کہ فضل کیا ضافت عمر کی طرف کیسی ہے اور یہ کہ فضل کی ف پر فتح ہے یا ضمہ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

لاہوری پارٹی کا آرگن پیغام صلح لکھتا ہے:

جو پوچھا کبھی شغل تنہائی میں ان سے
کہا گنتے ہیں ہم خطائیں کسی کی

ضلالتِ استنباط و استدلال کے بیشتر علل و اسباب میں سے ایک قوی علت اور سبب اختلال جذبات کی فطری ترتیب اس طرح پر واقع ہوئی ہے کہ پہلے کسی واقعہ کی علم و اطلاع سے نفس کے اندر ایک کیفیت وقوفی پیدا ہوتی ہے اور پھر اسکے بعد اس کے مفید و مضر ہونے کی احساسی کیفیت سے جذبات میں ایک تہیج پیدا ہوکر غضب و ہمدردی وغیرہ کے آثار جسمی کا اظہار ہوتا ہے لیکن اختلال جذبات کی صورت میں نفس کے اندر پیشتر سے کسی کی دشمنی یا محبت کے موجود ہونے کی وجہ سے یہ فطری ترتیب بالکل الٹ جاتی ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشتر اس کے کہ اس کی کسی خطا وجرم یا خوبی کی اطلاع اس کو پہنچے غضب ومحبت کے جذبات متہیج ہوجاتے ہیں اور پھر بعد میں ان کے لئے علم اطلاع وضع کرلی جاتی ہے ہمارے میاں (محمود قادیانی) صاحب بدقسمتی سے ترکی خلافت کی خیالی رقابت کا خواہ مخواہ شکار ہوئے بیٹھے ہیں اسکی اصل وجہ یہ ہے کہ مسند خلافت پر متمکن ہوتے ہی میاں صاحب نے لفظ خلیفہ کو اپنے نام پر پیٹنٹ کرانے کیلئے فرش سے عرش تک جو دوڑ دھوپ کی ہے اور اس حلّہ خلافت کی تطہیر وتشہیر میں جس دماغ سوختگی سے کام لیا ہے اس نے حضرت فضل عمر کے دل میں لفظ خلیفہ کے متعلق ایک وحشت پیدا کردی ہے وہ نہیں چاہتے کہ کوئی معمولی حجام اور اکھاڑے کا پہلوان بھی اون کے بالمقابل خلیفہ کہلاسکے اپنے دائرہ سطوت وجبروت کے اندر توانہوں نے دوسرے خلیفہ کے قتل کا فتوی بھی صادر فرما دیا اور اس سوءفہم نے یہاں تک ترقی کی کہ حضرت امیر کے لقب لفظ خلیفہ کے ساتھ اشتراک معنوی سمجھ کر ان کے قتل کا فتوی بھی ایک نابالغ کی قلم سے لکھوا دیا ایسی حالت میں ترکوں کی خلافت کو جسکو اے دنیا تسلیم کرتی ہے میاں صاحب کو کیسے گوارا ہوسکتی تھی ترکی خلافت کا غلغلہ بلند ہونا تھا کہ میاں صاحب کے لشکر احساسات کیفیات وقوف اور تہیج جذبات کا کوی ٹھکانہ نہ رہا۔ ان کے دائرہ علم میں کوئی بد سے بدتر الفاظ نہ تھے جو ترکوں کیلئے استعمال نہیں کئے گئے اور کوئی تدبیر ان کے بس کی نہ تھی جو ترکی خلافت کے رشتہ حیات منقطع کرنے کیلئے استعمال نہیں کی گئی عرب اور مقامات مقدسہ باوجود مسلمان کہلانے کے آپ نصاری کی تحویل میں دے دینے کے کیوں موید ہیں ترکوں پر آپ کی جناب سے کیوں سبّ وشتم کی بارش ہورہی ہے ان سب کی تہ میں خلافت کی رقابت کا کھٹکا کام کررہا ہے اور بس۔

معاہدہ ترکیہ اور مسلمانوں کے آئندہ رویہ (حضرت میاں صاحب نے اس عنوان کے قائم کرنے میں تجاہل عارفانہ سے کام لیا ہے ورنہ انکے اپنے مسلک کی بنا پر اعنوان کی تقدیر یوں ہونی چاہیے تھی، معاہدہ ترکیہ جن کو دنیا مسلمان کہتی ہے ان کا آئندہ رویہ) کی رہنمائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

دوسری تجویز جہاد کی ہے جہاد اس ملک میں رہ کر جائز نہیں اگر کہا جاوے کہ باہر جا کر پھر جہاد کریں تو اول تو اس سوال کے ساتھ پھر ہجرت کا سوال آوے گا جسے پہلے ناجائز اور ناممکن ثابت کر چکا ہوں (افسوس مسلمان مہاجرین کا ہر قافلہ آج میاں صاحب کے ضلالتِ استدلال پر بآواز بلند شہادت دے رہا ہے)

دوم جہاد کے لئے یہ شرط ہے کہ اوس حکومت سے کیا جاوے جو اسلام کے مٹانے کے لئے مسلمانوں پر حملہ کرتی ہے اور ترکوں سے جنگ کرنے میں اتحادیوں نے ابتداء نہیں کی نہ اس جنگ کی وجہ اسلام کو مٹانا تھی۔

پس جب تک یہ ثابت نہ کیا جائے کہ اس جنگ کی ابتداء اتحادیوں کی طرف سے ہوئی ہے اور پھر یہ بھی کہ اتحادیوں نے ترکوں سے اس لئے جنگ کی تھی کہ وہ ان کو جبراً مسیحی بنالیں۔

اس جگہ میاں صاحب نے جہاد کے فرض ہونے کی شرط یہ پیش کی ہے کہ جو حکومت اسلام کے مٹانے کیلئے مسلمانوں پر حملہ کرے اس کے ساتھ جہاد فرض ہوجاتا ہے اب ہم میاں صاحب ہی کے الفاظ میں بتلانا چاہتے ہیں کہ آیا یہ حکومتیں اسلام کے مٹانے کیلئے مسلمانوں پر حملہ آور ہوتی ہیں یا نہیں۔ ترکوں کے مستقبل پر نظر کرتے ہوئے آج سے قریباً ایک سال پیشتر آپ نے فرمایا تھا کہ:

میرا مطلب اس بات کے کہنے سے کہ ترکوں سے اس لئے نفرت کی جاتی ہے کہ وہ مسلمان کہلاتے ہیں یہ ہے کہ ان ممالک کے لوگوں کو اسلام سے اس قدر بعد ہے اور آباء و اجداد سے انکے دل میں اسلام کی نسبت اس قدر بدظنیاں بٹھائی گئی ہیں کہ وہ اسلام کو ایک عام مذہب کے طور پر خیال نہیں کرتے بلکہ ایک ایسی تعلیم خیال کرتے ہیں جو انسان کو انسانیت سے نکال کر جانور اور وہ بھی وحشی جانور بنادیتی ہے۔ ان کے نزدیک اسلام ایک ایسی وحشیانہ تعلیم دیتا ہے کہ اس کی موجودگی میں رحم اور انصاف دل میں پیدا ہی نہیں ہوسکتا وہ لوگ طبعاً اپنے مذہب یا اپنے خیال کے سوا ہر ایک مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور عقیدہ کو غلط اور جھوٹا سمجھتے ہیں جیسا کہ ہر مذہب کے لوگوں کا حال ہے مگر اسلام کے سوائے دوسرے مذاہب سے وہ ڈرتے نہیں ان سے نفرت نہیں کرتے وہ ان کو ماننے والوں کو غلطی خوردہ سمجھتے ہیں مگر قابل نفرت نہیں سمجھتے مگر اسلام سے وہ خوف کھاتے ہیں اس کی ترقی کو تہذیب وشائستگی کے راستہ میں روک خیال کرتے ہی نہیں بلکہ خود انسانیت کیلئے اسے مہلک یقین کرتے ہیں اس لئے وہ جہاں دوسرے مذاہب کے پیرؤوں پر رحم کرتے ہیں اسلامی حکومتوں کو نا قابل علاج اور متعدی مریضوں کی طرح سوسائٹی اور تہذیب کیلئے مہلک خیال کر کے اس کے مٹ جانے یا مٹا دینے کو پسند کرتے ہیں۔،

اور پھر فرماتے ہیں:

اور میں یہ دیکھتا ہوں کہ مغربی مما لک میں سے جتنا کوئی مذہب زیادہ آزادی کی طرف قدم بڑھاتا ہے اسی قدر وہ اسلام کا دشمن بن جاتا ہے کیونکہ آزادی اسے ہمدردی کی طرف مائل کرتی ہے اور اسلام کی بیخ کنی میں وہ دنیا کی ہمدردی پاتا ہے،

تقاضائے سیاق عبارت یہ ہے کہ لفظ یوں ہوں

مغربی مما لک میں سے جتنا کوئی ملک،

کیونکہ مذہب تو سب مغربی مما لک کا عیسائیت ہی ہے

محمو دیو! سنتے ہو تمہارے فضل عمر آج کیا کہہ رہے ہیں۔ ان کی طرف سے جہاد کا فتوی نکل چکا اور جو شرط انہوں نے جہاد کیلئے مقرر کی تھی اس شرط کا اپنی تمام حدود کے ساتھ موجود ہونا انہی کے اپنے الفاظ سے ظاہر ہو چکا۔

جہاد کے لئے شرط اول یہ ہے کہ :

اس حکومت سے کیا جائے جو اسلام کو مٹانے کیلئے مسلمانوں پر حملہ کرتی ہے۔،

اس کے بالمقابل میاں (محمود احمد) صاحب کے اپنے ان الفاظ کو پڑھو:

مگر اسلام سے وہ خوف کھاتے ہیں اس کی ترقی کو تہذیب وشائستگی کے راستہ میں روک خیال کرتے ہیں بلکہ خود انسانیت کے لئے اسے مہلک یقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔

اسلامی حکومتوں کو ناقابل علاج اور متعدی مریضوں کی طرح سوسائٹی اور تہذیب کے لئے مہلک خیال کر کے اس کے مٹ جانے یا مٹا دینے کو پسند کرتے ہیں۔،

اور میں یہ دیکھتا ہوں کہ مغربی ممالک میں سے جتنا کوئی ملک آزادی کی طرف قدم اٹھاتا ہے اسی قدر وہ اسلام کا دشمن بن جاتا ہے کیونکہ آزادی اسے ہمدردی کی طرف مائل کرتی ہے اور اسلام کی بیخ کنی میں وہ دنیا کی ہمدردی پاتا ہے۔،۔

اس سے زیادہ صاف اور صریح الفاظ میں جہاد کا فتوی میاں صاحب نہیں دے سکتے وہ خود جہاد کیلئے نکلنے کو تیار معلوم ہوتے ہیں مگر مشکل یہ ہے کہ محمل خلافت کا بارگراں مرکز خلافت سے جنبش نہیں کرنے دیتا۔(۱۸ جولائی ۱۹۲۰ء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۲۰ء۔۱۲ ذی قعد ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۳۷ ص ۵۔۶)

)سفر حج اور مولوی ثناء اللہ

سیدنا حضرت مسیح موعود کے معترضین غور کریں

غیر احمدیوں کی طرف سے جن میں مولوی ثناء اللہ بھی شامل ہیں حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ اعتراض نہایت بلند آہنگی سے کیا جایا کرتا ہے کہ آپ نے حج کیوں نہیں کیا اس کے متعلق خود حضرت اقدس اور نیز ہم غلامان احمد کی طرف سے بارہا جواب دیا گیا اور دیا جاتا ہ مگر وہ جواب زیادہ موثر ہے جو مولوی ثناء اللہ ہی کی زبان سے نکلا ہے فرماتے ہیں کہ:

فریضہ حج کے لئے صرف استطاعت سفر کی شرط ہے جس کے معنی ہیں جسمانی طاقت اور آمد و رفت کا خرچ اور رستہ کا بے خطر ہونا۔زمیندار ۱۰ جولائی

اب دیکھنا چاہیے کہ کیا حضرت اقدس مسیح موعود کے لئے حج کا راستہ بے خطر تھا ہرگز نہیں ہمیشہ سے کہا جاتا تھا اور اب بھی کہہ دیا جاتا ہے کہ مکہ میں جاتے تو زندہ واپس نہ آتے پس اس شدید مخالفت میں حج کے لئے جانا اور ان لوگوں میں جانا جو جان کے دشمن ہیں خدا تعالی کے منشاء کے خلاف تھا پس جو لوگ حضرت مسیح موعود پر حج نہ کرنے کا اعتراض کیا کرتے ہیں وہ مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ کے یہ الفاظ نوٹ کرلیں کہ حج کے لئے راستہ کا پرامن ہونا شرط ہے اور چونکہ حضرت اقدس کے لئے راستہ پرامن نہ تھا اس لئے آپ پر حج فرض نہ تھا۔

(الفضل قادیان ۲۶ جولائی ۱۹۲۰ء ص ۶)

لیکن مرزا صاحب کو و اللہ یعصمك من الناس کی گارنٹی تھی، پھر حج تو مسیح موعود کی نشانی ہے۔ جب نشانی نہ ہوئی تو موعود نہ ہوا۔ اگر موعود ہوتا تو اللہ تعالی سب رکاوٹیں دور کر کے انہیں وہاں پہنچا دیتا۔ جہاں تک جان کے خطرے کی بات کا تعلق ہے، تو کیا مرزا محمود احمد ۱۹۱۲ء میں وہاں جا کر اور واپس آ کر یہ ثابت نہیں کر دیا کہ جان کا خطرہ بھی نہیں تھا، اور کیا مولانا محمد حسین بٹالوی نے مرزا قادیانی کو پیش کش نہیں کی تھی کہ میرے ساتھ چلو۔ خرچہ بھی دوں گا اور حفاظت کی شخصی ضمانت بھی)

سفید جھوٹ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہر زبان اور لٹریچر میں بعض الفاظ کی ایک حقیقت ہوتی ہے جس کو سچ کہتے ہیں اور اس کے خلاف کو جھوٹ۔ مگر قادیان کی لغت اور لٹریچر مجدد جدید کے اثر سے اس قانون سے مستثنی ہے ان کے ہاں جھوٹ کوئی چیز نہیں۔ جو یہ کہدیں وہ سچ۔ افتراء کرنا تو ان کا معمولی شغل ہے۔

پچھلے دنوں ۱۴۔ مارچ کو امرتسر میں خلیفہ قادیان نے جلسہ میں تقریر کی مولوی عطاء اللہ شاہ نے سوال کیا جواب سے عاجز آئے۔

لوگوں نے مناسب ریمارک سے تواضع کی تو خفگی مجھ پر کہ تمہارے اکسانے سے ایسا ہوا۔

جب تکذیب ہوئی تو کہا تم باہر تھے۔

اس کی بھی تکذیب ہوئی تو کہا خاتمہ پر جھومتے ہوئے آئے تھے۔ جس وقت عطاء اللہ تقریر کر رہا تھا۔

جب اس کی بھی تکذیب کی اور تصدیق کرانے پر انعام کا اعلان کیا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سانپ سونگھ گیا۔

اب پھر ایک افتراء اٹھایا ہے۔ الفضل ۱۵ جولائی کی اشاعت میں لکھتا ہے:

ہم پوچھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ جو آئے دن احمدیوں کے خلاف محض مذہبی اختلاف کی وجہ سے عوام الناس کو اشتعال دلاتے بائیکاٹ کرنے کے ریزولیوشن پاس کرتے اور تمدنی معاشرتی تعلقات کے قطع کی تلقین کرتے رہتے ہیں وہ کس منہ سے اسلامی فرقوں کی کامل آزادی کے خواہاں ہو سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ کے سوال کا جواب ہم پھر دیں گے پہلے آپ سے اتنا پوچھتے ہیں کہ کس مجلس اور کس جلسہ میں میں نے بائیکاٹ کی تحریک کی یا ریزولیوشن پاس کرائے میرے جواب میں کسی اخبار کی روایت میں کافی نہ جانونگا تاوقتیکہ شہادت سے ثابت نہ کرو۔

بعد اس کے سنیئے آزادی اور چیز ہے اور بائیکاٹ اور۔ آزادی کی نقیض ہے روک۔ بائیکاٹ اس کی روک نہیں۔ سنو! اگر منطق پڑھے ہو تو اتنا جانتے ہو گے ورنہ مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے پوچھ لینا کہ نقیضین دونوں جمع نہیں ہو سکتیں اور یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص کو آزادی ہو مگر دوسرے کو اس سے ملنا یا اس کے کام میں مدد دینا منع ہو۔ جیسے کانگریس اور ملازمان سرکار ممبران کانگریس کانگریسی کام کرنے کی اجازت ہے مگر ملازمان سرکار کو ان سے علیحدہ رہنے کی تاکید ہے۔ ٹھیک اسی طرح ہم کسی فرقہ کی آزادی نہیں چھینتے مگر سیدھے سادھے کمزور لوگوں کو ان کے قریب جانے سے روکتے ہیں تاکہ ان کا برا اثر ان پر نہ پڑے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اگست ۱۹۲۰ء۔ ۲۶ ذی قعد ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۳۹ ص ۳)

الٰہی فیصلہ

جناب بابو محمد حسین صابری عقب کوتوالی بریلی سے لکھتے ہیں:

اندھوں کے گاؤں میں ہاتھی آ گیا تھا وہ بڑے شوق سے اسے دیکھنے کو چلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔کسی نے اس کے کان کو چھوا تو کسی کا ہاتھ صرف ٹانگوں پر ہی لگا۔ کسی نے بدن کو ٹٹول کر دیکھا تو کسی نے سونڈ کو ہاتھ لگایا۔ اب واپس آ کر سب اپنی اپنی سمجھ کے مطابق ہاتھی کی ماہیت بیان کرتے تھے مگر اصل حال ان میں سے ایک کو بھی معلوم نہ ہوا۔

یہی حال مرزائی پارٹیوں کا آج کل ہو رہا ہے ایک فریق مرزا صاحب کی شروع کی کتابوں سے استدلال کرتا ہے اور دوسرا آخری تصانیف کو حوالہ میں پیش کر کے گویا شروع کی کتابوں کو منسوخ قرار دیتا ہے۔

سوال پیدا ہو رہا ہے کہ آیا مرزا صاحب نبی تھے یا غیر نبی۔ مولوی محمد علی لاہوری بحوالہ مرزا صاحب نبوت کی تردید میں مرآۃ الحقیقت صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں:

اور کامل یقین سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا، نیا ہو یا پرانا اور قرآن کریم کا ایک شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہوگا ہاں محدث آئیں گے جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں۔ نشان آسمانی۔

قادیان کے خلیفہ صاحب نے بھی مرزا صاحب قادیانی کی کئی ایک آخری تحریریں دکھائی ہیں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے باقاعدہ نبوت کا دعوی کیا۔ چنانچہ لکھا ہے:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ اور اصل میں یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالی جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے کہ جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے پس ہم نبی ہیں... بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے۔ اخبار بدر ۱۵ مارچ ۱۹۰۸ء

(حقیقۃ النبوۃ۔ ص۲۷۲)

اسی کے ذیل میں ایک اعتراض اور ہے کہ آیا بعد خاتم النبیین حضرت جبریل کا وحی لے کر آنا جائز ہے یا نہیں؟ مولوی محمد علی لاہوری بتعلیم مرزا قادیانی لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ نہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

قرآن کریم بعد خاتم النبیین کے کسی رسول کا آنا جائز نہیں رکھتا خواہ وہ نیا رسول ہو یا پرانا ہو کیونکہ رسول کو علم دین بتوسط جبریل ملتا ہے اور باب نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آئے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔ ازالہ اوہام۔

(مرأۃ الحقیقۃ۔ص ۳۷)

قادیانی خلیفہ مرزا محمود احمد صاحب اس کی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے الفاظ میں تردید کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

ایک سوال یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے نزول جبریل کو نبوت کے لئے شرط ٹھہرایا ہے اور اپنی نسبت جبریل کے نزول کا دعوی نہیں کیا۔ سو یاد رہے کہ حضرت مسیح موعود نے ایسا دعوی کیا ہے جیسا کہ آپ کا الہام ہے

جاء نی آئل و اختار و ادار اصبعه و اشار ان وعد الله اتی فطوبی لمن وجد و رأی الارض و النفوس تضاع۔

اس جگہ آئل، .. جبریل کا نام رکھا ہے اسلئے کہ بار بار رجوع کرتا ہے۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۰۳)۔ پس خدا تعالی نے الہام میں آپ کے پاس جبریل کے آنے کی خبر دی ہے۔ (حقیقۃ النبوۃ۔ ص ۲۹۰)۔

اتنا بڑا اختلاف جو کوئی معمولی فروعی نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب کے عہدے سے متعلق ہے دیکھ کر بھی مرزائیوں کا دل الہی فیصلہ کی طرف نہیں جاتا جو آج سے تیرہ سو برس پیشتر کفار کے مقابلہ میں کیا گیا تھا کہ

ولو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً

یعنی اختلاف بیانی اس بات کی دلیل ہے کہ خدا کی طرف سے نہیں۔ پس جن کو خدا نے آنکھیں دی ہیں وہ دیکھیں اور غور کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۳۔ اگست ۱۹۲۰ء۔ ۲۶ ذی قعد ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۳۹۔ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کا ایک نہایت مبارک اور پاک خواب

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

کہتے ہیں کہ ایک پستہ قد شخص کی عورت اتفاقاً معمول سے زیادہ دراز تھی جب کبھی ان میں ہاتھا پائی ہو جاتی، عورت اپنے قد کا فائدہ اٹھاتی۔ ایک دن تنگ آ کر میاں نے کہا تو ہمیشہ میرے سر پر چپت لگاتی ہے یاد رکھو کسی دن میں اونٹ پر چڑھ کر تیرے سر پر اس قدر چپت لگاؤنگا کہ قیامت تک یاد رکھے گی۔

مرزا صاحب قادیانی سے علماء اسلام کے مقابلہ میں جب کچھ بن نہ پڑا اور سوا خفت کے کچھ حاصل نہ ہوا تو قانون کی زد سے بچ کر ان پر چوٹیں کرنے کے لئے یہ ترکیب نکالی کہ میں نے خواب میں یوں دیکھا چنانچہ ایک خواب ان کا جوان کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۱۵ پر درج ہے، یوں ہے:

۱۷۔ اکتوبر ۱۸۹۲ء کا دن تھا پھر جب رات کو بعد نعت نبی کریم ﷺ و مناقب و محامد صحابہ سویا، تو مجھے ایک نہایت مبارک اور پاک رؤیا دکھایا گیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک وسیع مکان میں ہوں جس کے نہایت کشادہ اور وسیع دالان ہیں۔ اور نہایے مکلّف فرش ہو رہے ہیں اور اوپر کی منزل ہے اور میں ایک جماعت کثیر کو ربانی حقائق و معارف سنا رہا ہوں۔ اور ایک اجنبی اور غیر معتقد مولوی اس جماعت میں بیٹھا ہے جو ہماری جماعت میں سے نہیں۔ مگر میں اس کا حلیہ پہچانتا ہوں وہ لاغر اندام اور سفید ریش ہے۔ اس نے میرے اس بیان میں دخل بے جا دے کر کہا یہ باتیں کنہ باری میں دخل ہے اور کنہ باری میں گفتگو کرنے کی ممانعت ہے تو میں نے کہا اے نادان ان بیانوں کو کنہ باری سے کچھ تعلق نہیں یہ معارف ہیں اور میں نے اس کے بے جا دخل سے دل میں بہت رنج کیا اور کوشش کی کہ وہ چپ رہے مگر وہ اپنی شرارتوں سے باز نہ آیا۔ تب میرا غصہ بھڑکا اور میں نے کہا کہ اس زمانہ کے بدذات مولوی شرارتوں سے باز نہیں آتے خدا ان کی پردہ دری کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایسے ہی چند الفاظ اور بھی کہے جواب مجھے یاد نہیں رہے۔ تب میں نے اس کے بعد کہا کہ کوئی ہے کہ اس مولوی کو اس مجلس سے باہر نکالے تو میرے ملازم حامد علی نام کی صورت پر ایک شخص نظر آیا اس نے اٹھتے ہی اس مولوی کو پکڑ لیا اور دھکے دے کر اس کو اس مجلس سے باہر نکالا اور زینہ کے نیچے اتار دیا۔ تب میں نے نظر اٹھا کر دیکھا تو دیکھتا کیا ہوں کہ جناب رسول اللہ ﷺ ہماری جماعت کے قریب ایک وسیع چبوترے پر کھڑے ہیں اور یہ بھی گمان گذرتا ہے کہ کہ چہل قدمی کر رہے ہیں، اور معلوم ہوتا ہے کہ جب مولوی کو نکالا گیا تو آنحضرت ﷺ اسی جگہ کے ہی کھڑے تھے (کتاب میں اسی طرح ہے۔ ثناء اللہ) مگر اس وقت نظر اٹھا کر نہیں دیکھا اب جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں کتاب آئینہ کمالات اسلام ہے یعنی یہی کتاب اور یہ مقام جو اس وقت چھپا ہوا معلوم ہوتا ہے اور آنجناب ﷺ نے اپنی انگشت مبارک اس مقام پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں آنحضرت ﷺ کے محامد مبارکہ کا ذکر اور آپ کے پاک اور پر اثر اور اعلیٰ تعلیم کا بیان ہے اور ایک انگشت اس مقام پر رکھی ہوئی ہے کہ جہاں صحابہ رضی اللہ تعالی عنھم کے کمالات اور صدق وصفا کا بیان ہے اور آپ ﷺ تبسم فرماتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ھذا لی و ھذا لا صحابی۔

یہ خواب کئی وجوہات سے جھوٹا اور بناوٹی ہے اور محض علماء دین کی (خاکش بدہن) تذلیل اور دل آزاری کی غرض سے گھڑا اور بیان کیا گیا ہے اور اس ناپاک خواب کو جس میں صریحاً آنحضرت ﷺ کے احکام کے خلاف کیا گیا ہے، نہایت مبارک اور پاک قرار دیا گیا ہے۔ اس کو حتی المقدور زیادہ دل آزار بنانے کے واسطے اس کی تعریف میں مبارک اور نہایت مبارک کو کافی نہ سمجھ کر کسی اور لفظ کی تلاش ہوئی اور جب نہ ملا تو ایک خلاف محاورہ لفظ پاک اس کے ساتھ جڑا گیا۔ بھلا خواب کیا اور پاک کیا۔ ناظرین ایک لمحہ کے واسطے بھی یقین نہ کریں کہ اس خواب کو اس واسطے نہایت مبارک اور پاک کہا گیا کہ اس میں مرزا صاحب نے اوپر کے مکان سے آنحضرت ﷺ کو نیچے ایک چبوترہ پر ٹہلتے دیکھا، کیونکہ جس شخص کو (بقول مرزا) آنحضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ نے اپنی گود میں پالا ہو، پھر مشتاقوں کی طرح اس کے پاس آئے ہوں، خدا کی طرف سے اس کو بشارات لا کر دی ہوں، کشف میں ملاقات کی ہو، بیداری میں اس سے ملاقات کی ہو (درثمین فارسی۔ص ۱۰۱)، جس کو بار ہا بیداری میں مل کر مسائل بتا یا کرتے ہوں (جنگ مقدس۔ص ۱۲۹) اگر اس کو ایک دن تن تنہا خواب میں نظر آ گئے ہوں تو اس وجہ سے اس خواب کو اس قدر عظمت دینا، تو تمام کشفی اور بیداری کی ملاقاتوں کو سراسر جھوٹ ثابت کرتا ہے۔شرعی کے علاوہ عقلی طور پر یہ خواب سچا نہیں۔

۱۔ یہ کہ جب انسان خواب میں کسی جوش میں بھر کر کسی کو آواز دیتا ہے، تو آواز کے ساتھ اکثر اس کی آنکھ کھل جاتی ہے۔

۲۔ایسی مجلسوں میں اگر کوئی شخص مجلس کو گندہ کرنے والا ثابت ہوا کرتا ہے تو پیر تو اپنے خدادا حوصلہ کو کام میں لا یا کرتے ہیں لیکن مریدوں سے صبر نہیں ہوسکتا وہ اس کو بے عزت کر کے محفل سے نکال دیتے ہیں، اور اس خواب میں مرید تو صبر سے سب کچھ دیکھتے رہے اور مرزا صاحب کے گلا پھاڑنے پر بھی ان میں سے کوئی نہ اٹھا۔ ملازم نے حکم کی تعمیل کی۔

۳۔ نقلی طور پر بھی یہ خواب محض جھوٹا اور خود ساختہ ثابت ہوا کیونکہ ابھی ملک ہند ایک بزرگ نے خواب دیکھا جس کو مرزا صاحب نے تحفہ گولڑویہ میں نقل کیا ہے۔ اس خواب میں آنحضرت ﷺ نے اپنے دربار میں علماء اسلام کو بڑی عزت سے جگہ دی اور ان سے رضا مندی ظاہر کی اور مہدی اور مسیح موعود ہونے کے دعویدار صاحب نہایت مبارک اور پاک بے عزتی سے محفل سے نکالے گئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اگست ۱۹۲۰ء۔مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۴۰ ص ۳۔۴)

مرزا محمود احمد قادیانی کے نام کھلی چٹھی

میں نے فسخ بیعت قادیانی کا اعلان کیا تو صرف جزیرۃ العرب پر قبضہ نصرانیہ کو آپ کا خوشی سے دیکھنا اور دوسرے قادیانی انجمن احمدیہ کی حالت زار سے متاثر ہو کر، لیکن اس اعلان کو پڑھ کر اڈیٹر الفضل نے چندہ کے کم ہو جانے کے خیال سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھبرا کر مجھے گالیاں سنانی شروع کر دی ہیں۔ کیا آپ گوارا کر سکتے ہیں کہ اڈیٹر الفضل اس طرح دکانداران رویہ کو اختیار کرے جسے خدا پر نہیں بلکہ چندوں پر بھروسہ ہے۔ کیا یہ آپ کے مقصد کے صریحاً خلاف نہیں ہے۔ اور کیا اپنے تمام مریدوں کو نصیحت نہیں کیا کرتے کہ گالی کا جواب گالی اور لڑائی کا جواب لڑائی یا مقدمہ بازی سے نہ دو بلکہ درگذر کیا کرو۔ کیا آپ نے بقول خود امرتسری تذلیل کو درگذر نہیں کیا۔ اور بقول خود لاتعداد خرافات اور مغلظات کو بلا معاوضہ قبول نہیں کیا۔ بلکہ اس واقعہ کے بعد ایک خطبہ میں کہا کہ مجھے ثناء اللہ سے بھی محبت ہے جو بقول خود امرتسری تذلیل کا باعث ہوا تھا۔ جس حالت میں آپ کا یہ طرز عمل ہے، اس حالت میں آپ کے اس پرچہ کا جو آپ کے احکام کا علمبردار ہے بالکل اس کے برعکس چلنا آپ کو ناگوار نہیں گذرتا۔ یا تو آپ اڈیٹر الفضل کی دکانداران پالیسی سے دیدہ دانستہ درگذر کئے ہوئے ہیں اور یا آپ کو اس کی ان چالاکیوں سے بے خبری ہے جو فسخ بیعت کے اعلان پر گالیوں جیسے کمینہ اور رذیل کام پر اتر آتا ہے جو آپ کسی صورت میں بھی روا نہیں رکھتے۔ امید ہے کہ آپ اس کا جواب دیں گے۔ سید میر بسمل۔ از بدوکی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اگست ۱۹۲۰ء۔ مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۳۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۴۰ ص ۴)

مرزا صاحب کی جواہر ریزیاں

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

سورہ الحمد میں ہم اپنے اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا مانگتے ہیں کہ

اھد ناالصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم۔

یعنی اے ہمارے رب ہمیں بھی توفیق عنایت فرما کہ ہم سیدھے رستے چلیں وہ رستہ جس پر چلنے والوں کو تو نے اپنی نعمتیں عطا فرمائی ہیں۔

اس سے مستنبط ہوتا ہے کہ رستہ کا وجود پہلے تھا اور خدا کی نعمتیں جو اس پر چلنے والوں کو ملیں ان کا وجود اس سے بعد ہوا پھر وحی جس نے وہ رستہ بتایا اس کا وجود رستے سے بھی پہلے تھا یعنی پہلے وحی کا وجود ہوا اس نے سیدھا رستہ بتایا پھر اس رستہ پر چلنے والوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام ملا مگر مرزا صاحب ان دونوں آیتوں کے یہ معنی کرتے ہیں کہ ہمیں اس رستے پر چلا جس رستے پر چلنے سے ہمیں وحی کا انعام حاصل ہو یعنی وحی کو انعام میں داخل کرتے ہیں چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں

اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم ۔

اس دعا میں اس انعام کی امید دلائی گئی ہے جو پہلے نبیوں اور رسولوں کو دیا گیا ہے اور ظاہر ہے کہ ان تمام انعامات میں سے بزرگ تر (یعنی مغفرۃ وتقرب و دیدار تو کچھ شئے ہی نہیں ۔) انعام وحی یقینی کا انعام ہے ...اور اگر خدا کو یہ منظور ہی نہیں کہ بموجب اس دعا کے انبیاء علیھم السلام کے انعامات میں اس امت کو بھی شریک کرے تو اس نے کیوں یہ دعا سکھلائی (ص ۱۰۹۔ نزول المسیح)

یہ دعا تو کہہ رہی ہے کہ ہم کو اس راستے پر چلنے کی توفیق دے اور مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا ہم کو وحی و نبوت مانگنی سکھاتا ہے اور نہیں دینی تو تو سکھایا کیوں چونکہ آپ وحی کے مدعی تھے کوئی نہ کوئی آیت تو اس پر چسپاں کرنی ہی تھی مگر ایک دوسری جگہ مرزا صاحب ان معنوں کی خود ہی تردید کرتے ہیں منشی الٰہی بخش (مرحوم ومغفور) نے جب آپ کی بیعت کرنے سے انکار کیا تو آپ نے انکے برخلاف ایک رسالہ (ضرورۃ الامام) لکھ کر ان کو دانتا کہ تم پر میری بیعت اور اطاعت فرض ہے کیونکہ میں امام الزمان ہوں آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں

اسی کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالی یہ دعا سکھاتا ہے

اھدنا الصّراط المستقیم صراط الّذین انعمت علیھم

پس سوچنا چاہیے کہ یوں تو کوئی مومن بلکہ کوئی انسان بلکہ (یہاں لکھنا چاہیے تھا: یہاں تک کہ، نہ کہ، بلکہ۔ اڈیٹر اہل حدیث) کوئی حیوان بھی خدا تعالی کی نعمت سے خالی نہیں مگر نہیں کہہ سکتے کہ انکی پیروی کے لئے خدا تعالی نے یہ حکم فرمایا ہے لہذا اس (مرزا صاحب کو یہ بھی خبر نہیں کہ یہ دو آیتیں ہیں ۔ اڈیٹر) آیت کے معنی یہ ہیں کہ جن لوگوں پر اکمل اور اتم طور پر نعمت روحانی کی بارش ہوئی ہے ان کی راہوں میں ہمیں توفیق بخش کہ تا ہم ان کی پیروی کریں سو اس آیت میں بھی اشارہ ہے کہ تم امام الزمان کے ساتھ ہو جاؤ ۔ (ضرورۃ الامام ۔ص ۲۳۔۲۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ببین تفاوت رہ از کجا ست تا بکجا

کہاں وحی یقینی کی درخواست کہاں بزرگوں کی پیروی۔ ناظرین! مرزا صاحب کے اس تلون سے حیران نہ ہوں ایک تیسری غرض کے واسطے بھی مرزا صاحب نے ان دو آیتوں کو پیش کیا ہے آپ اچھے خاصے عطار تھے ایک ہی بوتل سے ہر قسم کا شربت دے دیتے تھے علماء دین نے جب آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا تو آپ فرماتے ہیں کہ اگر ہم ان (انبیاء) کی پیروی کرنے سے ان کے مثیل نہیں بن سکتے بلکہ ایسے خیال سے انسان کافر و ملحد ہو جاتا ہے تو اس صورت میں انبیاء کا آنا عبث اور ہمارا ان پر ایمان لانا بھی عبث ہے قرآن شریف صاف یہی ہدایت فرماتا ہے اور ہمیں سورہ فاتحہ ام الکتاب میں مثیل بن جانے کی امید دیتا ہے اور تاکید فرماتا ہے کہ پنج وقت تم میرے حضور میں کھڑے ہو کر اپنی نماز میں مجھ سے یہ دعا مانگو کہ اھد ناالصراط المستقیم صرا ط الذین انعمت علیھم یعنی اے ہمارے خداوند رحمٰن ورحیم ہمیں ایسی ہدایت بخش کہ ہم آدم صفی اللہ کے مثیل ہو جاویں فلانے کے، فلانے کے، فلانے کے، یہاں تک کہ جناب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ حبیب اللہ ﷺ کے مثیل ہو جائیں۔ (ازالہ اوہام حصہ اول۔ص ۱۰۶)

نزول المسیح میں اس دعا کے ذریعہ مرزا صاحب قادیانی وحی یقینی اور نبوت طلب کرتے ہیں ضرورۃ الامام میں خدا اس دعا کے ذریعہ ہم غریبوں کو حکم دیتا ہے کہ تم مرزا صاحب کی غلامی کا طوق گردن میں ڈال لو اور ازالہ میں مرزا صاحب اس دعا کے ذریعہ حضرت آدم سے لیکر آنحضرت ﷺ تک نبیوں کے مثیل بنتے ہیں۔

امام الزمان صاحب کی ایک اور جواہر ریزی

سورہ عبس کے نیچے احسن التفاسیر میں نزول قرآن کی بابت لکھا ہے:

معتبر سند سے دلائل النبوۃ بیہقی تفسیر ابن جریر ابن ابی حاتم وغیرہ میں حضرت عبداللہ ابن عباس سے جو روایتیں ہیں ان کا حاصل یہ ہے کہ لیلۃ القدر میں کاتب ملائکہ نے ایک دفعہ سارے قرآن کو لوح محفوظ سے نقل کیا اور وہ ان کاتب ملائکہ کے صحیفوں میں حفاظت آسمان دنیا پر رکھا رہا اور حسب ضرورت وقت بوقت جبریل کے ذریعہ نبی آخرالزمان ﷺ پر نازل ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر مرزا صاحب قادیانی، ضرورۃ الامام میں منشی الٰہی بخش لاہوری (مرحوم ومغفور) اپنے مکذب کو لکھتے ہیں:

میرے عزیز دوست توجہ الی اللہ کی طرف زیادہ ترقی کریں کہ جیسے جیسے دل کی صفائی بڑھے گی ایسا ہی الہام میں فصاحت کی صفائی بڑھے گی۔ یہی بھید ہے کہ قرآن کی وحی تمام دوسرے نبیوں کی وحیوں سے علاوہ معارف کے فصاحت بلاغت میں بھی بڑھ کر ہے کیونکہ ہمارے نبی ﷺ کو سب سے زیادہ دل کی صفائی دی گئی تھی۔

اب ایک طرف تو حضرت ابن عباسؓ کا بیان ہے اودھر:

گھر سے آیا ہے معتبر نائی۔

پس ناظرین جھوٹے سچے میں تمیز کرلیں اور چاہیں تو قرآن کے ایسے ایسے بھید ہم کو بتانے والے کی بے وقت موت پر دو آنسو ٹپکا دیں ایسی نعمت کے ہاتھ سے چلے جانے کے غم میں اگر ہم تمام عمر بھی روئیں اور مولوی ثناء اللہ اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحبان کو کوسیں تو ہماری تسلی نہیں ہوسکتی۔ مگر ہماری زندگی اس امید پر قائم ہے کہ مرنے والا فرما گیا ہے کہ اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو میری ذریت سے ہونے والا ہے۔ اگر قرآن کا یہ بھید جو مرزا جی پر کھلا صحیح ہے، تو پھر پنڈت لیکھ رام کے شہید ہونے میں کیا شک ہے کیونکہ وہ بھی تو یہی کہتا تھا کہ قرآن، محمد (ﷺ) کے دل کی پیداوار ہے۔ خدا ان دونوں شہیدوں کو ان کا حق عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین

مرزا صاحب کے دل کی صفائی یہاں تک بڑھ گئی تھی کہ اون کے الہام یا تو قرآن کی کوئی آیت ہوتی تھی یا عرب کے کسی مشہور شاعر وغیرہ کی کلام (نہیں نہیں بلکہ بعض دفعہ پنجاب کی دیہاتی زبان بھی مرزائی الہام سے معزز ہوتی تھی جسکا نمونہ یہ ہے: واللہ وللہ سدّ ھا ہو یا اولاّ۔ ریویو آف ریلی جنز بابت ۱۹۰۸ء ص ۴۰) جیسے

عفت الدّیار محلّھا و مقامھا

لبید شاعر کے شعر کا مصرعہ ہے۔

اور اس کو عربی میں توارد کہتے ہیں یعنی اتفاقاً دونوں کو ایک ہی عبارت سوجھ جائے یا دونوں کے دل کی صفائی یکساں ہو آہ! یہ شعر مرزا صاحب کے کلوخ انداز کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح نہیں بلکہ آہنی میخ کی طرح میرے دل میں گڑ گئے ہیں

جب آئے گا تو صلح کو وہ ساتھ لائے گا
جنگوں کے سلسلہ کو یکدم مٹائے گا
یعنی
وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا
بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

(یہ اشعار مرزا صاحب کی تکذیب کررہے ہیں کیونکہ انہیں آکر گئے ہوئے بھی ایک سو سال سے اوپر ہو گئے لیکن جنگیں تو اب تک چل رہی ہیں۔ مسلمانوں کی باہم بھی جنگیں بھی جیسے افغانستان، شام، عراق وغیرہ میں، اور مسلمانوں کی غیر مسلموں سے بھی مثلاً فلسطینیوں کی اسرائیلیوں کے ساتھ، وغیرہ۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۷ نمبر ۴۲۔ ۳ ستمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۱۸ ذی الحج ۱۳۳۸ھ ص ۴۔۵)

مرزا قادیانی باقوال خود مجدد نہ تھے

جناب منشی اللہ دتا صاحب جھنگوی لکھتے ہیں:

میں اپنے عنوانی دعوی کے ثبوت میں مرزا کی کتب سے اصل عبارات ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ کسی مخالف کو انکار کی گنجائش نہ ہو۔

۱۔ فتح اسلام صفحہ ۱۷ حاشیہ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

اسی فطرتی مشابہت کی وجہ سے مسیح کے نام پر یہ عاجز بھیجا گیا تاکہ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا جائے سو میں صلیب کو توڑنے اور خنزیروں کے قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں میں آسمان سے اترا ہوں۔

اس عبارت میں قادیانی مرزا جی نے چار دعوے کئے ہیں:

۱۔ صلیبی اعتقاد کو پاش کرنا۔ ۲۔ صلیب کا توڑنا۔ ۳، خنزیروں کا قتل کرنا،۔ ۴۔ آسمان سے اترنا۔

اے مرزائیو! خدا سے ڈر کر ایمان سے سچ کہو کہ مرزا جی نے کس شہر میں عیسائیونکی صلیب توڑی اور کس جگہ خنزیروں کو قتل کیا اور کس مقام پر تم نے مرزا جی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے اترتے دیکھا۔

۲۔ کتاب البریہ صفحہ ۲۸۳ حاشیہ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

اس صدی کے مجدد کا بڑا فرض یہی ہونا چاہیے کہ وہ کسر صلیب کرے اور عیسائیوں کی حجتوں کو نابود کرے اور جب کہ چودھویں صدی کے مجدد کا کسر صلیب (فرض) کام ہوا تو اس سے ماننا پڑا کہ وہی مسیح موعود ہوگا۔

اے مرزائیو! ایمان سے سچ کہو کہ مرزا صاحب کی زندگی میں کسر صلیب ہوئی یا کثرت صلیب ہوئی تھی؟ اور مرزا جی کی موت کے بعدت کثرت صلیب کے ہو جانے سے کوئی ایمان دار اور خدا کا خوف کرنے والا ہرگز انکار کر ہی نہیں سکتا۔

۳۔ البدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء صفحہ ۴ پر مرزا صاحب فرماتے ہیں:

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہ ہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں، اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں۔ اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔

پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آوے تو میں جھوٹا ہوں۔

اے مرزائیو! تم ہی ایمان سے اور خداوند قہار سے ڈر کر انصاف سے سچ کہو کہ مرزا جی کی زندگی میں عیسی پرستی کا ستون ٹوٹ گیا؟ اور بجائے تثلیث کے توحید پھیل گئی؟ اور آنحضرت ﷺ کی عظمت اور شان کو غیر مذاہب نے مان لیا۔ اگر نہیں تو مرزا جی بقول خود سچے نہیں ہو سکتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۷ نمبر ۴۲۔ ۳ ستمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۱۸ ذی الحج ۱۳۳۸ھ ص ۵)

قادیانی مامور کا ۴۲ فٹ کا جھوٹ

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے رسالہ الوصیت مطبوعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۰۵ء کے صفحہ اول پر اپنا الہام موت یوں تحریر فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیری بابت ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو تیری نسبت خدا کی میعاد تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔

اگر یہ الہام سچا ہوتا تو چاہیے تھا کہ مرزا جی کی وفات کے بعد نہ کوئی اعتراض ان پر ہوتا نہ ہوسکتا محمدی بیگم کے خاوند (کے دشمنوں) کا جنازہ دیکھ لیتے کم از کم قادیان ہی کی تمام قوموں کو مسلمان ہوا دیکھ لیتے حج بیت اللہ کر لیتے مگر معاملہ تو برعکس ہو یعنی آپ کی موت ہی ایسے حالات میں واقع ہوئی کہ نہ گزشتہ زمانہ کے اعتراضوں کو قوی کر کے ایسے اعتراضوں کا دروازہ کھول گئی جن کا رفع کرنا ناممکن ہے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کا معاملہ تو منشی قاسم علی صاحب کی مہربانی سے بچوں تک کو معلوم ہے اس کا بیان کرنا عیاں راچہ بیان کا معاملہ ہے مگر آج میں اس معاملہ کا ذکر کرتا ہوں جو مرزا جی کی طرف سے اشتہارات، خدا سچے کا حامی ہے، اور تبصرہ ، نکلنے کا باعث ہوئے۔

۱۳ جولائی ۱۹۰۶ء کو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کو الہام ہوا کہ

مرزا مسرف ہے، عیار ہے اور کذاب ہے۔ صادق کے سامنے شریر فنا ہو جائے گا تین سال میں۔

اس کے جواب میں مرزا صاحب نے اشتہار دیا کہ

یہ کبھی نہیں ہوسکتا کہ شریر اور مفتری کے سامنے صادق اور مصلح فنا ہو جائے۔ یہ کبھی نہ ہوگا کہ میں ایسی ذلت اور لعنت کی موت سے مروں کہ عبدالحکیم خان کی پیش گوئی کی میعاد میں ہلاک ہو جاؤں۔

یکم جولائی ۱۹۰۷ء کو ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کو پھر الہام ہوا کہ

مرزا آج سے چودہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا۔

اس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی نے ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کو ہاتھی کے دو کانوں سے بڑا اشتہار نکالا اس کے عنوان پر نہایت جلی قلم سے یہ عبارت لکھی:

ہماری جماعت کو لازم ہے کہ اس پیشین گوئی کو خوب شائع کریں اور اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے چھاپ کر مشتہر کریں اور یادداشت کے لئے اشتہار کے طور پر اپنے گھر کی نظر گاہ میں چسپاں کریں

اس اشتہار کے چند اقتباس حسب ذیل ہیں :

مجھے اس تحریر کے لئے اس بات نے مجبور کیا ہے کہ میں مامور ہوں کہ امر معروف و نہی عن المنکر کروں اور سننے والوں کو ان امور پر قائم کروں جن سے انکا ایمان قوی اور معرفت زیادہ ہو

وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ دشمن اپنے کردار کی سزا پائیں گے

اب وہ (خدا) ہم میں اور ہمارے مخالفوں میں جو تکفیر اور گالیوں سے باز نہیں آتے فیصلہ کرے گا

اس پیش گوئی میں ہمارے مخاطب صرف وہ لوگ ہیں جنہوں نے حد سے زیادہ مجھے ستایا اور گالیاں دینے اور بدزبانی میں حد سے زیادہ بڑھ گئے۔

اس (خدا) نے مجھے اپنے فیصلہ کی خبر دی ہے اور وہ یہ ہے کہ

الم تر کیف فعل ربّك با صحاب الفیل .. الخ وغیرہ

پھر آخر میں اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھادوں گا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں، یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں، ان سب کو میں جھوٹا کروں گا اور تیری عمر کو بڑھادونگا، تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔

یہ عظیم الشان پیش گوئی ہے جس میں میری فتح اور دشمن کی شکست، میری عزت دشمن کی ذلت، میرا اقبال اور دشمن کا ادبار، بیان فرمایا ہے اور دشمن پر غضب اور عقوبت کا وعدہ کیا ہے۔ مگر میری نسبت کہا ہے کہ دنیا میں تیرا نام بلند کیا جاوے گا اور نصرت اور فتح شامل حال ہوگی اور دشمن جو میری موت چاہتا ہے وہ خود میری آنکھوںکے روبرو اصحاب فیل کی طرح نابود اور تباہ ہوگا

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ پر اس موت کی پیش گوئی کی مزید توضیح یوں کرتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فقرہ کے دو معنی ہیں:

اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کردیں گے اوران اعتراضات کا نام ونشان نہ رہے گا،

دوسرے یہ کہ ایسے شکایات کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے دنیا سے اٹھالیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے۔تب اون کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہوجائیں گے۔

پھر ایک الہام اردو کا درج کرتے ہیں جو ان الفاظ پر ختم ہوتا ہے:

تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

مرزائیو! ہمیں بتاؤ کہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء (تاریخ وصیت) سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء (تاریخ وفات مرزا صاحب) تک کون کون سے پرانے اعتراض رفع ہو گئے۔

دوم، مرزا صاحب کے مخاطبوں میں سے کون کون سے صفحہ ہستی سے معدوم کئے گئے۔

سوم، کون کون سے عجائبات قدرت اس عرصہ دو سال پانچ ماہ میں ظاہر ہوئے۔

اور اگر نہیں بتا سکتے اور سب مل کر بھی قیامت تک نہ بتا سکو گے تو سمجھ سے سنو! کہ مرزا صاحب کے ذلیل و رسوا کرنے والے جھوٹے الہاموں میں ان موت کے الہاموں نے بڑی بھاری زیادتی کردی کیونکہ تمام شقیں ان الہاموں کی محض جھوٹ اور افتراء علی ثابت ہوئیں۔

اول تاریخ الہام تو مرزا صاحب نے بیان نہیں کی تاریخ وصیت سے تاریخ وفات تک دو سال پانچ ماہ کا فاصلہ ثابت ہوا۔

دوم مخاطب آپ کے ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مولوی محمد حسین تھے جو ۱۹۲۰ء میں یعنی آپ سے بارہ سال بعد فوت ہوئے۔

سوم پرانے اعتراضوں میں سے کسی ایک کا بھی نام ونشان نہ مٹا۔

ہاں عجائبات قدرت ہم نے یہ دیکھے کہ آپ نے گستاخی سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو لات ماری اور خود چاروں شانہ چت کر گئے۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان کی مقرر کردہ میعاد مرنے کو ذلت اور لعنت کی موت قرار دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پھر اسی میعاد میں اپنے ذلیل اور رسوا کرنے والوں کی موت کے خواب دیکھتے دیکھتے مر گئے اور مریدوں کو ۴۲ فٹ جھوٹ کا اشتہار، تبصرہ، اپنے گھروں کی نظرگاہوں سے اتار کر پھاڑنا پڑا۔

آہ! اوس وقت مریدوں کے دلوں پر اور قبر میں مرزا صاحب کی روح پر کیا حالت طاری ہوگی جب گھر گھر مرزا صاحب کے فٹ انچوں میں تقسیم ہو رہے تھے اور ماموں صاحب کے امر معروف اور نہی منکر کی تعداد ۵۰۴ سے تجاوز کر گئی تھی۔

اگر کسی مرزائی صاحب کے نصیب اچھے ہوں تو مرزائیت سے توبہ کریں اور میرے حق میں دعا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ ص ۵-۶)

دروغ گورا حافظہ نباشد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے اخبار الفضل قادیان نے ایک مضمون لکھا ہے جس میں خاکسار کی ایک تحریر کو حافظہ نباشد کی مثال پیش کیا ہے، جس کی تفصیل یہ ہے

الفضل نے لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ ہمارے (مرزائیوں کے) برخلاف جلسوں میں بائیکاٹ کے ریزویوشن پاس کراتا ہے اور افغانستان میں مذہبی آزادی کا خواہاں بھی ہے۔ اسکا جواب دیا گیا تھا کہ اس کا ثبوت دو۔ کب میں نے تمہارے بائیکاٹ کے ریزولیوشن پاش کرائے ہیں۔ اس کے جواب میں اوس نے اخبار وکیل امرتسر کا حوالہ دیا ہے کہ چوک فرید میں مولوی ثناء اللہ کی صدارت میں جلسہ ہوا تھا اوس میں مرزائیوں کے بائیکاٹ کے رزولیوشن پاس ہوئے تھے میں جانتا تھا کہ یہی ایک حوالہ وہ پیش کرے گا لیکن حقیقت الامر اس سے ثابت نہیں ہوتی۔

حقیقت الامر یہ ہے کہ چوک فرید کے جلسہ میں میں دراصل مقرر تھا اور بوجہ ضرورت صدر بھی ہوگیا۔ لیکن اپنی تقریر ختم کرکے بوجہ دیری اور مکان کی دوری کے فوراً چلا آیا۔ باقی کاروائی میرے بعد ہوئی۔ مگر نامہ نگار نے شروع کاروائی پر قیاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے ساری کاروائی میری صدارت میں لکھ دی اور بقول اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ کر کے قادیانی الفضل نے اسی کو غنیمت سمجھا۔

مگر اپنے عنوان کا ثبوت اپنے مضمون میں خود ہی بڑی خوبی سے دیا کہ دروغ گورا حافظہ نباشد۔ اس لئے ہم بھی مثال بدرا بدو بائد رسانید کا ثبوت دینے کو اس کا ایک قول نقل کر کے جواب دیتے ہیں۔اڈیٹر الفضل لکھتا ہے:

> مولوی ثناء اللہ کا عقیدہ ہے کہ جائز بدلہ لینے کے لئے دروغ، دھوکہ، جعل سازی ،دغا، بہتان ، نفاق سے کام لینے والا کذاب نہیں ہوتا۔ایک دفعہ جھوٹ بول کر اسے ہزار ہا لوگوں میں پھیلائے تو وہ کذاب نہیں ہوگا وغیرہ
>
> ۔(الفضل قادیان ۲۶۔اگست ۱۹۲۰ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے اعتقاد میں اگر یہ داخل نہ ہوتا کہ جسمانی طور پر ماں باپ کے خون کا اثر ہوتا ہے تو روحانی طور پر پیر ومرشد کا ، اس لئے بحکم

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

مرزا صاحب آنجہانی کی امت بھی ضروری ہے کہ روحانی اخلاق میں ان کی تابع ہو جس طرح وہ مجھ خاکسار پر افترا کرتے کرتے اس دار فانی سے دائمی جزاخانہ میں پہنچے (افضوا الی ما قد موا)۔اوسی طرح اون کی امت کا بھی مجھ پر افتراء اور بہتان لگانا قاعدہ کلیہ کی تائید کرتا ہے اس لئے ہمیں اس کا کوئی رنج نہیں ہاں جس طرح وہ اپنی خو میں لاچار ہیں ہم بھی اپنی وضع کے پابند ہیں۔اس لئے جس طرح آنجہانی کو اون کے افتراء کے ثابت کرنے پر انعام کا اعلان ہوتا تھا ، امت مرزائیہ کو بھی اعلان عام ہے کہ اڈیٹر الفضل یا کوئی بھی اپنا یہ بہتان جو ہماری نسبت الفضل میں شائع کیا گیا ہے ثابت کردے تو لدہانہ کے مبلغ تین سو وصول کردہ میں سے ایک سو روپیہ اوس کی یا ان کی نذر ہوگا۔ورنہ وہ اتنا سمجھ لیں کہ قرآن مجید میں (ان کنتم مو منین) ارشاد ہے کہ جو کسی پر غلط بہتان لگاتے ہیں وہ اپنی گردن پر بہت بڑا گناہ اٹھاتے ہیں۔

احمدیو! تمہارا فرض ہے کہ اڈیٹر الفضل سے اوس کے دعوی کا ثبوت لو، یا اوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو توبہ کرنے پر مجبور کرو۔ کیا تم لوگ ایسا کرو گے ؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ ص ۶)

قادیانی خلیفہ اور گورنمنٹ برطانیہ

مولوی غلام رسول آف راجیکی جواب دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارے پاس ایک تحریر پہنچی ہے جس کی بابت ہمارے پاس شہادت موجود ہے کہ وہ مولوی غلام رسول (قادیانی) راجیکی والوں کی لکھی ہوئی ہے وہ تحریر یہ ہے:

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح کا اسم شریف بشیر الدین مبارک دال ہے اس بات پر کہ جب تک مسمی اسم ہذا کا دور رہے دولت برطانیہ کیلئے فتوحات اور اقبال مندی بھی رہے ہیں۔

دولت برطانیہ تا ہشت سال۔ بعد ازاں ایام ضعف و اختلال

میں ہشت سال کا معین عرصہ عرصہ ایک دور کی طرف اشارہ ہے اور ہماری دعا ہے کہ اس کا صاحب زیادہ عمر پائے۔،

مولوی صاحب! مہربانی کرکے آپ مندرجہ ذیل سوالات کے جوابات دیں

۱۔ کیا یہ تحریر واقعی آپ کی ہے

۲، یہ فارسی شعر کس کی تصنیف ہے اور اس کی تاریخ تصنیف کیا ہے۔

۳۔ ہشت سال جو دولت برطانیہ کے اقبال کے لکھے ہیں کیا اس سے مرزا بشیر الدین کی عمر (ساری تو نہیں) عہد خلافت مراد ہے یا کچھ اور؟

اس کے علاوہ ہم گورنمنٹ سے بھی مندرجہ ذیل سوال کرتے ہیں

الف: کیا گورنمنٹ کو اس شعر کا علم ہے

۲۔ کیا گورنمنٹ کو علم ہے کہ مرزا بشیر الدین عموماً بیمار رہتا ہے

ج۔ کیا گورنمنٹ نے اس کی نگرانی صحت کیلئے کوئی ڈاکٹر خاص متعین کیا ہے۔

۴۔ کیا گورنمنٹ از راہ مہربانی ڈاکٹر محمد حسین شاہ یا ڈاکٹر یعقوب بیگ (لاہوری احمدی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمات مرزا بشیر الدین کی نگرانی صحت کیلئے حاصل کرے گی؟ جو اس خدمت کو اپنا فرض مذہبی جان کر مفت کرنے کو بھی تیار ہوں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۳ مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ ص ۷)

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

یعنی ننھے مرزا کی گلریزی

مرزا غلام احمد قادیانی نے تو اپنے آپ کو مسیح موعود ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہی تھا مگر، پدر نتواند پسر تمام کند، کے زریں مقولے پر عمل پیرا ہوتے ہوئے ننھے مرزا جو زور قلم دکھاتے ہیں وہ انوکھی شان رکھتا ہے کسی نے سچ کہا ہے اور بالکل ہی شان میں شان میں کہا جس میں سر مو فرق نہیں:

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

ہم قارئین کرام کی تفنن طبع کے لئے ان بے مثال و لاجواب انوار خلافت کے انوار کی ایک جھلک دکھلاتے ہیں جو کہ مایہ ناز جماعت احمدیہ ہیں اور جن میں ننھے مرزا اپنے والد و مامور من اللہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی کو بشارت حضرت مسیح ابن مریم کے تحت احمد رسول بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں:

> آپ کے والدین نے آپ کا نام احمد رکھا اور احمد نام ہونے کا پہلا ثبوت یہ ہے کہ آپ کے والد نے آپ کے نام پر ایک گاؤں بسایا ہے اس کا نام احمد آباد رکھا ہے۔ اگر آپ کا نام غلام احمد ہوتا تو گاؤں کا نام بھی غلام احمد آباد ہوتا۔ اور اسی طرح آپ کے دوسرے بھائی کے نام پر ایک اور گاؤں قادر آباد بسایا ہے حالانکہ ان کو غلام قادر کہا جاتا تھا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کا نام بھی قادر تھا اور دونوں بھائیوں کے نام سے پہلے ہندوستانی رسم کے مطابق غلام زیادہ کر دیا گیا تھا کیونکہ ہندوستان میں مرکب نام رکھے جاتے ہیں حالانکہ یہ بے معنی ہے (ص ۳۴)

حضرات! غور فرمایئے کیا برجستہ مدلل ثبوت پیش کئے ہیں۔ افسوس ہم اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظارے سے محروم ہی رہے جس وقت ننھے مرزا یہ ثبوت پیش کر رہے تھے کیونکہ ہم یقین کرتے ہیں کہ اس وقت جناب کے دہن مبارک سے پھول جھڑتے ہوں گے۔

سنا گیا ہے کہ جب حضرت شیخ سعدی شیرازی نے حضور انور ﷺ کی شان میں یہ کلام موزوں کیا تھا:

بلغ العلی بکماله کشف الدجی بجماله
حسنت جمیع خصاله صلوا علیه و آله

تو ان پر آسمان سے پھولوں کی بارش ہوئی تھی۔ خیر وہ تو صدیوں کا واقعہ ہے مگر ننھے مرزا جی اس دور کی سوجھ کے صدقے سعدی شیرازی سے بہت زیادہ اس بات کے مستحق تھے۔ بلکہ ہمارے نزدیک تو اس جدت طرازی کی داد اگر کوئی ہوسکتی تھی تو یہی کہ پھلجڑی بنا دیئے جاتے۔ حضرات سچ کہنا کہ کیا دور کی سوجھی۔ مگر اتنا نہ سوجھائی پڑا کہ کہیں بندہ کا نام قادر بھی ہوسکتا ہے۔ میں یہ کیا کہہ رہا ہوں؟ مگر اتنا سوچے ان کی بلاء، یہ تو ایسے آنکھ کے اندھوں اور کھٹڑی کے پوروں کے سامنے یہ انوکھا اور نرالی شان رکھنے والا ثبوت اور عجیب منطق پیش کر رہے تھے کہ جو بلا چون و چرا ان کے کلام کو کلام ربانی نہیں تو اس سے کچھ کم بھی نہ سمجھتے ہوئے آمنا وصدقنا کہنے کو ہمہ وقت تیار سے تیار رہتے ہیں۔

علاوہ ازیں اگر یہ اتنی بات سوچتے تو معبودیت اور رسالت دونوں گھر سے جاتیں بھلا ایسا کون جو آئی چیز کو دھکے دے۔ ذرا لگے ہاتھ بے معنی مثال بھی ملاحظہ کر لیجئے ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ تمثیل کی کون سی قسم ہے اور اس بے معنی نام کو صاحب علم ہی سمجھ سکتے ہیں فرماتے ہیں کہ جب محمد احمد، محمد علی مرکب نام بے معنی ہیں، اسی طرح غلام قادر، غلام احمد ہیں۔،

راقم یکے از امرت سر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

نامہ نگار تو اس پر خفا معلوم ہوتا ہے مگر ہم تو اس مضمون پر خوش ہیں کیونکہ مرزا صاحب آنجہانی اپنی صداقت کے ثبوت میں اپنا نام، غلام احمد قادیانی، لکھتے ہیں اور اس نام کو کشفی اور الہامی نام لکھا ہے اور اس نام سے اپنے زمانہ کے تیرہ سو عدد نکالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں (ازالہ اوہام۔ ص ۱۸۶) پس اگر غلام کا لفظ نام کا جزو نہیں تو ۱۳۰۰ میں میں پیدا ہونے کا اشارہ کیونکر ہوگا۔ ففروا۔ گوآؤں۔ چلو بھاگو

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۵ مورخہ ۲۴ ستمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۱۰ محرم ۱۳۳۹ھ ص ۸)

مولوی محمد علی لاہوری اور علم حدیث

جناب ماسٹر غلام حیدر پنشنر مقیم سرگودھا لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۲۰ کے صفحہ ۱۳ پر ایک کتاب مسمی بہ، مقام حدیث، مؤلفہ مولوی محمد علی صاحب کا ریویو پڑھ کر خاکسار بہت ہی محظوظ ہوا کہ مولوی صاحب نے علم حدیث کی حمایت میں اپنا قلم اس زمانہ میں اٹھایا اللہ تعالی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ یہ صاحب بحیثیت اڈیٹر رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان میں بھی، احادیث پر آسمانی شہادت، کے عنوان سے ایک نہایت قابل قدر مضمون شائع فرما چکے ہیں۔ پس یہ کہنا بالکل بجا اور خالی از مبالغہ ہے کہ آپ حمایت حدیث میں ہر دو احمدی جماعت میں ایک ممتاز اور قابل رشک پوزیشن رکھتے ہیں۔ آپ نے قرآن شریف کا ترجمہ انگریزی معہ نوٹ بھی شائع فرمایا ہے جس کی کیفیت انگریزی دان کے سوا دوسرا نہیں جان سکتا چنانچہ ناظرین اہل حدیث کی ضیافت طبع کے واسطے خاکسار بطور نمونہ اس میں سے بالفعل صرف دو مقامات کے نوٹوں کا ترجمہ پیش کرتا ہے۔

مثال اول:

قرآن صفحہ ۱۵۵۔ نوٹ نمبر ۴۲۶ زیر آیت و یکلم الناس فی المھد و کھلا ۔ (سورہ آل عمران)

مہد اور کہولت میں کلام کرنا معجزہ نہیں ہوسکتا کیونکہ ہر ایک تندرست بچہ اگر وہ گونگا نہیں، مہد میں بولنے لگ پڑتا ہے۔ اسی طرح کہولت میں بھی ہر ایک انسان جو صحت کی حالت میں اس حد کو پہنچ جاتا ہے کلام کرسکتا ہے۔ اس خوش خبری کا صرف یہ مفہوم ہے کہ یہ بچہ صحت کی حالت میں رہے گا اور ایام طفولیت میں فوت نہ ہوگا۔

It should be remembered that Jesus throughout the holy Quran is spoken

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

of as, one of those made near, one of the righteous, thus showing that he is regarded only as one of the prophets. As to speaking in the cradle and when of old age, neither of them can be considrered a miracle. Every healthy child which is not dumb begins to talk when in the cradle, and speaking when of old age also shows that this speaking is ordinary experience of every human being who is healthy and lives to an old age. The good news consists in the fact that the child announced will be healthy child and shall not die in childhood. According to Rz the reason for mentioning Jesus speaking in the childhood and old age is to show the change of condition of Jesus from childhood to old age, while change in the Divine Being is impossible.

Kahl is, according to Rgh, he is whose hair hoariness or greyness has become intermixed. LL has on the authority of Msb, TA, and Mgb, that a man is kahl after he has attained the limit of being a shabb, which is variously fixed at 32, 40 and 51 years. The same authority gives meaning of kahl as of middle age, or between that age and the period when his hair has become inter mixed with hoariness. It would thus appear that, according to the holy Quran, Jesus did not die at thirty three years of age, but lived to a sufficiently old age.

مثال دوم :

ترجمہ قرآن صفحہ ۶۵۴ نوٹ نمبر۱۶۴۱ زیر آیت قلنا یا نا ر کو نی بر داً و سلا ماً علی ابرا ھیم ۔(سورہ انبیاء)

This event no doubt kindled the fire of opposition against Abraham, but it did no harm to him and he remained in peace . The next verse shows that this fire was only a kaid, or a hard struggle against him, or a

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

war of opposition to him. they may have resolved to burn him, but their plan faild.

بت شکنی کے واقعہ نے ابراہیم کے خلاف مقابلہ کی آگ مشتعل کردی مگراس کواس سے کوئی ضرر نہ پہنچا اور وہ عافیت میں رہا

ارادوا به کیداً فجعلنا هم الا خسرین

سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ آگ محض ایک کید یا مقابلہ تھا ممکن ہے کہ انہوں نے ابراہیم کوآگ میں جلانے کا ارادہ کیا ہو مگر اس تدبیر میں ناکام رہے ہے بموجب آیت

قالوا حرقوه و انصروا آلهتکم قالوا اقتلوه او حرقوه فانجاه الله من النار ۔ترجمہ صفحہ ۹۷۷ نمبر نوٹ ۱۹۱۰۔

کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ ابراہیم درحقیقت آگ میں ڈالا گیا، ایک طرف تو یہ مذکور ہے کہ اللہ نے اس کوآگ سے نجات دے دی دوسری طرف یوں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کوقتل کرنے یا جلانے کا ارادہ کیا لہذا آگ کا مفہوم وہ مقابلہ ہے جوان کی تدابیر میں مدنظر تھا قال انی مهاجر الی الله سے مزید ثبوت ملتا ہے کہ آگ سے نجات کا مفہوم ابراہیم کی ہجرت ہے۔

So here, it is not stated that Abraham was actually cast into fire. On the one hand, the expression used here, then Allah delivered him from fire, shows that the opponents were unable to cast him into the fire. On the other hand, the plan was either to slay or to burn him, and therefore the fire may only stand for the opposition which these plans involved.

The word I am fleeing to my Lord indicate his flight to another country whither he was commanded to flee by his lord (Bd). This is more clearly stated in 19:49 : and I will withdraw from you, : being followed by the statement made in 19:50: so when he withdrew from them: This makes it further clear that his delivrance from the fire was brought about by flight to another country.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین اہل حدیث ! مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر کا نمونہ مذکورہ کے ملاحظہ کے بعد اب براہ کرم ان ہر دو مقامات کے متعلق تفسیر یا ارشاد جناب رسول اللہ ﷺ بھی ذیل میں پڑھیں

مثال اول کے متعلق بخاری کتاب پیدائش انبیاء، حضرت ابو ہریرہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا مہد میں صرف تین آدمیوں نے کلام کیا ایک عیسی نے (باقی اصل کتاب میں دیکھو)۔

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں گویا میں اب بھی نبی ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی انگلی چوس کر اس کے دودھ پینے کی کیفیت بتا رہے ہیں۔

نوٹ خاکسار راقم غلام حیدر: مولوی محمد علی صاحب تکلم فی المہد ہر ایک بچہ کے واسطے جو کہ تندرست ہو اور گونگا نہ ہو جائز اور بالکل ممکن مان کر حضرت عیسی کا تکلم فی المہد بھی معمول میں داخل فرما کر معجزہ سے نکال دیتے ہیں حالانکہ جناب رسول اللہ ﷺ شیر خوارگی کی حالت میں تکلم صرف تین اشخاص تک محدود رکھتے ہیں کیونکہ جس قسم کا فصیح اور مشتمل بر غیب کلام حدیث محولہ بخاری میں اور سورہ مریم میں مسیح سے مرقوم ہے وہ اس کلام سے کوئی نسبت نہیں رکھتا جو شیر خوارگی میں معمولی بچے ٹوٹے پھوٹے بے جوڑ الفاظ بولتے ہیں۔ مولوی صاحب نے صرف تکلم کو مد نظر رکھا مگر طرز اور قسم کلام کو نظر انداز کر کے سخت ٹھوکر کھائی ہے۔ اگر حدیث معلوم نہ تھی تو اہل حدیث کے ایک دو مفسرین کو ہی اپنی رائے سے اتفاق کرنے میں پیش کر دیتے جیسا کہ کئی بار اپنی تفسیر میں کرتے ہیں۔ مولوی صاحب مذکورہ قسم کے تکلم فی المہد کی نظیر چند اپنے مفروضہ بچوں میں بر شہادت صادقہ بیان کرنے سے بالکل عاجز معلوم ہوتے ہیں۔

دوسری مثال کے متعلق بخاری باب پیدائش انبیاء:

ام شریک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گرگٹ کے قتل کا حکم فرمایا اور کہا کہ یہ حضرت ابراہیم پر آگ کو پھونکتا تھا۔ متفق علیہ

ب۔ صحیح بخاری تفسیر سورہ آل عمران:

حضرت ابن عباس راوی ہیں کہ حسبنا اللہ و نعم الوکیل حضرت ابراہیم نے کہا تھا جب ان کو آگ میں ڈالا گیا۔ اور رسول اللہ ﷺ نے اس کلمہ کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کہا جب منافقوں نے مسلمانوں سے یہ کہا تھا قد جمعوا لکم فاخشو هم

ج۔ بخاری میں مذکورہ حدیث کے حضرت ابن عباسؓ راوی ہیں کہ جب حضرت ابراہیم آگ میں ڈالے گئے تو آخری کلمہ آپ کا یہ تھا۔ حسبنا الله و نعم الو کیل

د۔ تفسیر عباسی، دیگر تفاسیر زیر آیت یانار کونی بر داً و سلا ماً علی ابراھیم حضرت ابن عباسؓ نے کہا کہ اگر اللہ تعالیٰ کلمہ سلا ماً علی ابرا ھیم نہ فرماتے تو آگ اس قدر ٹھنڈی ہو جاتی کہ آپ اس کی سردی سے ہلاک ہو جاتے۔

نوٹ از راقم غلام حیدر: مولوی محمد علی صاحب نے یہاں بھی کسی اہلسنت کی معتبر تفسیر کو اپنا ہم خیال ظاہر نہیں کیا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کے نزدیک سلف کے اہل زبان راسخون فی العلم بھی قرآن فہمی سے محروم تھے۔ اس مثال کے متعلق خاکسار نے بخاری اور مسلم کی صحیح اور مرفوع حدیث کو سب سے پہلے رکھا ہے اور بعد ازاں بطور تفسیر شواہد کو بیان کیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب نے حدیث کی حمایت میں بے شک قلم اٹھایا مگر عین امتحان کے وقت خود ایسے فیل ہوئے کہ اپنی انگریزی تفسیر کو مظہر تاویلات باطلہ بنا کر اس آیت کا مصداق ہو گئے یحرّفون الکلم عن مواضعه

اس میں کوئی کلام نہیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے (ان کی نیت اللہ کو معلوم ہو گی) مسیح موعود آنجہانی کی نبوت سے بالکل انکار کر دیا ہے۔ اگر آئندہ بھی وہ تحقیق پر صدق دل سے کمر بستہ رہے تو ممکن ہے کہ پورے اہل سنت بن جائیں۔ بالفعل ان کے انگریزی ترجمہ میں نیچریت کا اقتداء نمایاں ہے۔ نہیں معلوم آپ نے علم حدیث کی سند کس درسگاہ سے حاصل کی ہے۔ اور یہ بھی پتہ نہیں لگتا کہ آپ حدیث مرفوعہ صحیحہ کو اپنی رائے یا لغت پر ترجیح دینے کو آمادہ ہیں یا نہیں؟ اگر آمادہ ہیں تو بسم اللہ پڑھ کر اپنے انگریزی ترجمہ کی اصلاح کریں، تاکہ جناب رسول اللہ ﷺ کے خلاف تفسیر شائع کرنے سے آپ کا ہر دو جہان میں حقیقی مرتبہ بلند ہو؟ اور اگر پھر بھی احادیث صحیحہ کے بارہ میں آپ کا اعتقاد تذبذب رہے تو خدائے لایزال کی آپ کو قسم دے کر آپ کا فیصلہ سننے کا ہر آن منتظر ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کی عدم موجودگی میں ذیل کی آیات کی تعمیل کی کون سی صورت ممکن ہے؟ کہیں بڑے میاں کی طرح خواب یا کشف کے ذریعہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ﷺ سے احادیث کی صحت دریافت کا مسئلہ پیش نہ کر دینا جس سے جناب سرور کونین ﷺ کو بعد وفات بھی تبلیغ کا مکلّف ماننا پڑتا ہے

فلا و ربّك لا یؤمنون حتّی یحکّموك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حرجاً مما قضیت و یسلموا تسلیماً (پ۵)

فان تنازعتم فی شيء فردوه الی الله و الرسول ان کنتم تومنون بالله و الیوم الآخر ۔(پ۵)

مولوی صاحب متوجہ ہو کر سنیں کہ اگر احادیث کا قرآن سے تعلق برحق ہے تو خدا تعالی نے قرآن کی حفاظت کی طرح احادیث کا ضرور انتظام کر دیا ہے ورنہ مذکورہ ہر دو آیات کی اور اسی قسم کی دیگر آیات کی جن کی رسول اللہ ﷺ کے اتباع کا حکم ہے اللہ تعالی ہم سے تعمیل کرانے کا کوئی حق نہیں رکھتا اور ہم ان آیات کو بعد وفات جناب رسول اللہ ﷺ منسوخ العمل یقین کر کے قیامت کے دن مواخذہ سے بری ہو جائیں گے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب گو مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مہدی مسعود اور مجدد مانتے ہیں لیکن ایسے امور خرق عادت یہاں تک کہ پیدائش مسیح میں بھی آپ سر سید احمد خان مرحوم کے خیالات سے متفق ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی، مسیح کی پیدائش کو خلاف عادت بے پدر کہتے ہیں: من عجب تر از مسیح بے پدر

مگر مولوی محمد علی صاحب لاہوری باپدر کہتے ہیں۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ مسیح موعود امت کے اختلاف مٹانے آئے گا۔

معلوم نہیں پھر مولوی محمد علی صاحب کو ایسے مسیح مہدی اور مجدد سے اختلاف کرنے کا کیا حق ہے جس کو وہ خود ان تینوں القاب سے ملقب مانتے ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۶ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء مطابق ۱۷ محرم ۱۳۳۹ھ ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلطان القلمی نے راہ گریز بند کردی

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا جی قادیانی آنجہانی جب کوئی بات ہوتی ہوئی یا ہو جانے والی دیکھتے تھے جھٹ کہہ دیتے تھے کہ یہ میرے مسیح موعود ہونے کا نشان ہے اور ایک آدھ آیت یا کوئی حدیث خواہ برائے نام ہی سہی حدیث ہو مگر کام دیتی ہو کھینچ تان کر یا توڑ مروڑ کر اس پر چسپاں کر دینا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا مگر اللہ غنی قربان جائیں اس سچے اور پاک پروردگار کی قدرت کے جو ہمیشہ ان کی قلعہ کھول دیتی تھی ایک کام ہو رہا ہے اور بڑی اچھی طرح پر چل رہا ہے جوں ہی مرزا جی نے اس کو اپنا نشان ظاہر کیا اس نے وہیں پلٹا کھایا اور رک گیا یا رکا ہوا تھا جاری ہو گیا۔

اس میں شک نہیں کہ تاویلات میں مرزا جی کو بامداد الہامات ضروری اس قدر مہارت اور قدرت تھی کہ اس فن میں وہ اپنا نظیر آپ ہی تھے اور اسی کمال کے بھروسے پر وہ ایسے دعووں میں ایسے دلیر بھی تھے مگر اس فن تاویلات وہ اپنے دام افتادوں کی آنکھوں میں خاک ڈال دیا کرتے تھے اس سے زیادہ کچھ نہیں تھا۔ ہاں جی ہاں جی کرنے والوں کے دائرہ کے باہر وہ تاویلات ہمیشہ باردہ اور رکیکہ کے لقب سے ملقب ہوتی رہیں اور سخت حقارت کی نظر سے دیکھیں گئیں۔ ایک آسمانی نشان کے مدعی ہوئے تو قدرت نے وہ نشان ان سے بھی ایک سال پلے امریکہ میں ایک مسیحیت کے مدعی کے واسطے ظاہر کر کے اس کو بے وقعت اور لاشئے ثابت کر دیا۔

پنجاب میں طاعون آیا اور ایک مدت تک قادیان اس سے بچا رہا (کوہاٹ میں میں ۲۹ سال سے ہوں اور وہ آج تک اس مرض سے پاک ہے بفضلہ تعالی) (مرزا جی کا دعوی ہے جہاں ایک بھی نیک آدمی ہوگا وہاں طاعون نہ ہوگا۔ الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۲ء۔ پس کوہاٹی تو سب نیک مگر قادیان میں طاعون ہوا تو قادیانی کیا ہوئے؟ اگر گوئم زبان سوزد۔ اڈیٹر) تو مرزا صاحب نے اس سے بھی فائدہ اٹھانا چاہا اور اعلان کر دیا کہ طاعون مجھ پر ایمان نہ لانے کی وجہ سے خدا نے بھیجا ہے نیز یہ مجھے خدا نے بذریعہ الہام اطلاع دی ہے کہ انه آوی القریة میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کو طاعون سے محفوظ رکھونگا۔ اس پر ان کے خاص الخاص مرید نے اخبار الحکم میں (۱۰۔اپریل ۱۹۰۲ء) ایک مضمون لکھا جس کے چند الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود نے اپنی راستی اور شفاعت کبری کا یہ ثبوت پیش کیا ہے کہ قادیان کی نسبت تحدی کر دی ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہے گا...تم لوگ (مخالفین مرزا قادیانی) بھی مل کر ایسی پیش گوئی کرو جس سے قادیان کے پیغمبر کا دعوی باطل ہو جائے اور اسکی دو ہی صورتیں ہیں یا یہ کہ لاہور اور امرتسر طاعون کے حملہ سے محفوظ رہیں یا یہ کہ قادیان طاعون میں مبتلا ہو جائے۔،

جب قادیان میں طاعون پھیلا تو قادیان کے لوگ یہ کہتے سنے گئے کہ اگر یہ مرزا قادیانی ایسا دعوی نہ کرتا تو ہرگز یقین نہیں تھا کہ طاعون قادیان میں آتا۔

حجاز ریلوے جب بننی شروع ہوئی تو مرزا جی نے شور مچایا کہ یہ دیکھو مسیح موعود کی نسبت قرآن کی پیش گوئی پوری ہوگئی اور بموجب آیت العشار عطّلت اونٹ بے کار ہو گئے۔ حالانکہ العشار عطلت کے معنی یہ ہیں کہ قرب قیامت میں دس مہینے کی گابھن اونٹنیاں جو عربوں کو بہت عزیز ہیں، چھٹی چھٹی پھریں گی کوئی ان کی روک تھام کرنے والا نہ ہوگا۔ مرزا جی کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

اور تعجب نہیں کہ تین سال کے اندر اندر یہ ٹکڑہ مکہ اور مدینہ کی راہ کا تیار ہو جاوے ... بلکہ غالباً معلوم ہوتا ہے کہ کچھ تھوڑی ہی مدت میں اونٹ کی سواری تمام دنیا سے اٹھ جائے گی اور پیش گوئی ایک چمکتی ہوئی بجلی کی طرح تمام دنیا کو اپنا نظارہ دکھائے گی۔ (تحفہ گولڑویہ طبع ۱۹۱۴ء ص ۱۰۳)

۲۔ ہر ایک مومن کو خوشی سے اچھلنا چاہیے کہ خدا نے قرآن شریف میں آخری زمانہ کی نسبت جو مسیح موعود اور یاجوج ماجوج اور دجال کا زمانہ ہے، یہ خبر دی ہے کہ اس زمانہ میں یہ رفیق قدیم عرب کا یعنی اونٹ جس پر وہ مکہ سے مدینہ کی طرف جاتے تھے، اور بلاد شام کی طرف تجارت کرتے تھے ہمیشہ کے لئے ان سے الگ ہو جائے گا (اور فرماتے ہیں) سبحان اللہ! کس قدر روشن پیشین گوئی ہے۔ یہاں تک کہ دل چاہتا ہے کہ خوشی سے نعرے ماریں کیونکہ ہماری پیاری کتاب اللہ..الخ (ص ۱۰۴۔ تحفہ گولڑویہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ذرہ اوس وقت کو سوچو کہ جب مکہ معظّمہ سے کئی لاکھ آدمی ریل کی سواری میں ایک ہیئت مجموعی میں مدینہ کی طرف جائیں گے یا مدینہ سے مکہ کی طرف آئیں گے تو اس نئی طرز کے قافلہ میں عین اس وقت میں جسوقت کوئی اہل عرب یہ آیت پڑھے گا و اذا العشار عطلت ...اور یا جب کوئی حاجی ریل پر سوار ہو کر مدینہ کی طرف جاتا ہوا یہ حدیث پڑھے گا کہ و یترك القلا ص فلا یسعی علیها تو سننے والے اس پیش گوئی کو سن کر کس قدر وجد میں آئیں گے (ص ۱۰۴۔تحفہ گولڑویہ)

نوٹ: یہ تحفہ گولڑویہ مرزاجی نے ۱۸۹۹ء میں لکھا ہے (جس کو آج ۲۱ سال ہوتے ہیں)

اب جب کہ وہ تین سال میں بن جانے والی ریل ۲۱ سال میں بھی نہ بنی اور جو مرزاجی کی پیش گوئی سے پہلے بن چکی تھی اس کا بھی ایک حصہ جنگ میں اکھاڑ دیا گیا تو ہم سوائے اسکے اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب یہ پیش گوئی نہ کرتے تو ریل ضرور بن جاتی سخت افسوس ہے کہ مرزاجی نے روحانی طور پر مدینہ میں مدفون ہو کر اس ریل کی کنسٹرکشن کی طرف کچھ توجہ نہ کی اور باواجی نے جو اختیارات کن فیکون عطا فرمائے تھے ان کو اچھوتا چھوڑ دیا

ناظرین! متذکرہ بالا کلمات اس شخص کے ہیں جس کا دعوی تھا کہ

۱: امام الزمان میں ہوں (ضرورۃ الامام۔ص ۲۴)

۲۔ الرحمن علم القرآن ۔اس الہام کی رو سے خدا نے مجھے علوم قرآنی عطا کئے ہیں اور مجھے سمندر کی طرح معارف اور حقائق سے بھر دیا ہے (ضرورۃ الامام۔ص ۲۱)

۳۔ خدا نے مجھے قرآنی معارف بخشے ہیں (ص ۹۰ تحفہ گولڑویہ)

۴۔ میں قرآن شریف کے حقائق معارف بیان کرنے کا نشان دیا گیا ہوں کوئی نہیں جو اس کا مقابلہ کر سکے (ضرورۃ الامام ص ۲۵۔۲۶)

۵۔ خدا نے مجھے اطلاع دے دی ہے کہ یہ تمام حدیثیں جو پیش کرتے ہیں تحریف معنوی یا لفظی میں آلودہ ہیں اور یا سرے سے موضوع ہیں اور جو شخص حکم ہو کر آیا ہے اسکا اختیار ہے کہ حدیثوں کے ذخیرہ میں سے جس انبار کو چاہے خدا سے علم پا کر قبول کرے اور جس ڈھیر کو چاہے خدا سے علم پا کر رد کرے (حاشیہ ص ۱۴۔تحفہ گولڑویہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔ ۱۸۹۲ء میں آئینہ کمالات کے صفحہ ۳۸۶ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

خدا کی آواز کو میں فوراً، حاضر حضور، کہتا ہوا اٹھا اور اس نے مجھے زمانہ گذشتہ اور آئندہ کے حالات سے اطلاع دے دی۔

۷۔ خدا نے مجھے الہام کیا کہ تو اپنی خواہش سے بات نہیں کرتا وہی کہتا ہے جو وحی کی جاتی ہے (اربعین نمبر۲۔ ص ۳۶)

۸۔ خدا کی قسم میں اپنی وحی کی قرآن کی طرح خطا سے پاک سمجھتا ہوں اور یہی میرا ایمان ہے (ص ۱۸۲۔ درثمین)

۹۔ جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں (ص ۱۹۔ تحفہ گولڑویہ)

۱۰۔ میں حدیث آنحضرت ﷺ کے منہ سے سنتا ہوں (تحفہ گولڑویہ ص ۹۹)۔ میرے کان خدا سے سنتے ہیں۔ (درثمین فارسی۔ ص ۱۰۱)

۱۱۔ اس عاجز کو اپنے ذاتی تجربہ سے یہ معلوم ہے کہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت اور ہردم اور ہر لحظہ بلافصل ملہم کے تمام قوی میں کام کرتی رہتی ہے۔ (دافع الوساوس، ص ۹۳)

اور اب ہم کو یہ بھی معلم ہوگیا کہ اس جنگ میں اسی ملک میں اونٹوں کی ایسی سخت ضرورت پڑی کہ پہلے کبھی نہ پڑی تھی یعنی ہزار ہا اونٹ بذریعہ جہازات ہندوستان بھیجے گئے تو اب ہمارے لئے صرف دو راہیں ہیں یا پہلی کو اختیار کریں یا دوسری کو یعنی

۱: یا تو مرزاجی کو اپنے دعووں میں سچا، قرآن کا حقائق و معارف دان اور حدیثوں کو پرکھنے والا سمجھیں لیکن قرآن و حدیث کو جھوٹا یعنی مرزاجی کی قرآن اور حدیث دانی میں تو کچھ شک نہیں، قرآن و حدیث ہی جھوٹے نکلے

۲۔ یا قرآن و حدیث کو سچا مانیں لیکن مرزاجی کو سراسر جھوٹا، خودغرضی سے قرآن و حدیث کے معنی بگاڑنے والا، اپنے مطلب کی حدیثوں کو ماننے والا اور اپنے مطلب کے خلاف حدیثوں سے انکار کرنے والا مانیں

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

اگر مرزاجی تھوڑی سی بڑائی پر اکتفا کرتے تو آج کوئی نہ کوئی راہ گریز ان کے واسطے کھلی رہتی۔ لاہوری پارٹی کے ممبرو! کیا کہتے ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۶ مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء مطابق ۱۷ محرم ۱۳۳۹ھ ص ۸۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مرزا قادیان

جو صاحب ڈاکٹر صاحب کو جانتے ہیں ان کو تو بتانے کی ضرورت نہیں ہاں دور دراز کے ناظرین جو نہیں جانتے ان کے لئے اتنا بتانا کافی ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالہ میں ایک بڑے کام پر تھے باوجود انگریزی ڈاکٹری کے عالم ہونے کے اسلام سے خاص انس اور شوق تھا عرصہ بیس سال یک قادیانی پھندے میں پھنسے رہے۔ آخر بتائیدایزدی نکلے۔ تائب ہوئے جواب لکھے یہاں تک کہ روحانی اور الہامی بھی مرزا جی سے ہوا جس میں کون غالب رہا؟ مراسلہ ذیل کے بعد اس کا جواب ملاحظہ فرمایئے پہلے ڈاکٹر صاحب کے بیٹے کا مضمون مندرجہ ذیل مطالعہ کریں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر

الفضل نے اپنی اشاعت مورخہ ۱۶ ستمبر میں جناب قبلہ والد صاحب ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم مغفور کی نسبت درج ذیل مضمون شائع کیا جو کہ بالکل لغو اور سفید جھوٹ کے سوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ مضمون یہ ہے:

> ۱۔ ڈاکٹر عبدالحکم خان پٹیالوی کی موت جس عبرت ناک واقع سے ہوئی ہے وہ یکم اور ۲ جون کی شب خدائی وعدوں کے مابق مخذول ومطرود بحالت مرض سل میں چھ ماہ مبتلا رہ کر مر گیا ہے۔ لیکن وہ اصحاب جنہوں نے ان سے بیماری کی حالت میں اور مرنے کے بعد دیکھا انکا حال بیان کیا ہے کہ نہایت ہی خوفناک اور دل ہلا دینے والا نظارہ تھا مرنے سے قبل ہی سخت تعفن پیدا ہو گیا تھا اور موت کے بعد تو یہ حالت ہو گئی تھی کہ کوئی شخص غسل دینے کے لئے تیار ہو ہی نہیں سکتا تھا آخر ایک شخص نے اس کام کو بڑی مشکل سے سرانجام دیا۔

۲۔ اس مضمون کے بعد ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں ثابت کرنے کوشش کی ہے کہ ڈاکٹر صاحب مرحوم، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذیل کی پیشگوئی کے مطابق مرے: فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے۔

مندرجہ بالا مضمون نمبر ا کی بابت اگر حکم ہو تو وہ اشخاص کو غسل کے وقت موجود تھے اور وہ جس شخص جس نے غسل دیا تھا اور نیز وہ اشخاص جو ایام بیماری میں تشریف لایا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور غسل دینے کے وقت بھی موجود تھے ان سے اس بات کی شہادت لکھوا کر ارسال خدمت کروں کہ آیا یہ واقع ان کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد جب کہ وہ تمام رات پڑے رہے تھے ظہور میں آیا۔ تعفن ہونا تو درکنار بلکہ دست وارم جو سل والوں کے آخری وقت میں ہوتے ہیں وہ بھی نہیں ہوئے اور میں حلفاً خدا پاک کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آخری وقت کے مندرجہ ذیل کلمات تھے اور ان کا دم بلا کسی تکلیف و بے چینی کے مندرجہ ذیل کلمات کہتے کہتے نکل گیا: کلمات یہ ہیں:

میرا منہ اسطرف کو کردو (یعنی کعبہ شریف کی طرف)

چنانچہ انہوں نے یہ الفاظ کہہ کر کعبہ شریف کی طرف کروٹ لی ہی تھی کہ اتنے میں خداوند کریم نے ان کو اپنی پناہ میں چھپا لیا۔ اکثر لوگ اپنی موت کے قریب اپنے بیوی بچوں کو وصیت کیا کرتے ہیں لیکن انہوں نے بالکل نہیں کی بلکہ والدہ ایک روز رونے لگیں تو انہوں نے ایک شعر عربی فارسی کا پڑھا جس کا مطلب یہ تھا کہ میرا مولا میرے ساتھ ہے اور وہی تمہاری مدد کرے گا۔ تم اسی کے بھروسہ پر رہو۔

اور ایک روز میری خالہ وہاں تشریف لائی ہوئی تھیں انہوں نے کہا کہ خداوندا تو انہیں آرام کیوں نہیں دیتا تب انہوں نے کہا کہ میری چارپائی باہر کی طرف مردانہ میں بچھوا دیں میں وہاں لیٹا کرونگا کیونکہ یہ عورتیں خدا کی ناشکری کرتی ہیں۔ میں بالکل صحت میں ہوں

البتہ ان کی دو وصیتیں تھیں:

۱۔ میری قبر بابا جعفر شاہ میں ہو۔

۲۔ میرے جنازے کی نماز قاضی محمد سلیمان صاحب پڑھاویں۔

مضمون نمبر ۲ کی نسبت قادیانی اصحاب نے فرمایا تھا کہ جب کہ مرزا صاحب کی وفات ہونے پر یہ پیش گوئی (فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار تیرے آگے ہے) بالکل لغو ثابت ہوئی کہ اس پیش گوئی کا مطلب یہ تھا کہ تو سلامت رہے گا تیرے پر کوئی عذاب نہیں آئے گا تیری حفاظت کے لئے فرشتے ہیں۔

چنانچہ ہم نے اپنی تکالیف کا اظہار آپ کو تکلیف دیتے ہوئے کیا ہے کیونکہ مرزائی اصحاب نے ہم پر بار عظیم ڈالا ہے کہ ان کی نسبت یہ یہ بکا ہے اس دجالی فتنہ کو آپ ہی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ئی معقول جواب دے سکتے ہیں کیونکہ ان کی ہر ایک بات سے آپ واقف ہیں۔

الراقم نیاز مند: مبارک احمد خان

خلف ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرحوم و مغفور از پٹیالہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

واقعہ وفات کی بابت بیان دینا تو شاہدوں کا کام ہے قادیانی گروہ اگر چاہے تو مبارک احمد خان صاحب سے فیصلہ کر لے۔ البتہ دوسرے امر کی بابت کہ ڈاکٹر صاحب حسب پیش گوئی مرزا صاحب مرے ہیں اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں دینا چاہتے بلکہ ان دونوں صاحبوں کے اصلی الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں مرزا صاحب قادیانی ڈاکٹر صاحب پٹیالوی کا ذکر یوں کرتے ہیں:

آخری دشمن اب اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے اور وہ پٹیالہ کا رہنے والا ہے ...اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں (مرزا) ان کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اسکے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا مگر خدا نے اس پیش گوئی کے مقابل مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اسکو ہلاک کرے گا اور میں اسکے شر سے محفوظ رہونگا۔ یہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا (چشمہ معرفت مصنفہ قادیانی ص ۳۲۱۔۳۲۲)

یہ عبارت اردو میں ہے۔ مطلب صاف ہے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کہتے ہیں کہ مرزا ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء سے پہلے مرے گا۔ مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم مجھ سے پہلے مرے گا۔

مرزا صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کر گئے جو ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کی میعاد کے اندر اندر ہے اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کئی سال بعد تک زندہ رہ کر ۱۹۲۰ء میں فوت ہوئے۔ رحمہ اللہ

بس اب مسل مقدمہ ناظرین کے سامنے ہے ملاحظہ کر کے فیصلہ فرما لیں فرشتوں کی کھچی ہوئی تلوار کے وار کی میعاد بھی دیکھنی چاہیے یوں تو جب بھی کوئی مرتا ہے فرشتوں کی تلوار ہی سے مرتا ہے (توفت رسلنا)۔ معیاد ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک کی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اندر اندر جو کچھ ہوا وہی الٰہی فیصلہ ہے۔ باقی رہا قادیانی گروہ کا حال سو یہ تو وہی ہیں جن کی بابت کہا گیا ہے

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۷ مورخہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۳۹ھ ص ۵۔ ۶)

عمر مرزا: الہامات کی شہادت

پہلا الہام: ضمیمہ براہین احمدیہ صفحہ ۹۷:

تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا تعالی نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی (۸۰) برس کی ہوگی یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔

نوٹ: اس الہام کے مطابق جناب مرزا صاحب کی عمر ۸۵ برس یا ۷۵ برس ہونی چاہیے تھی۔ اور مرزا صاحب بھی اس کتاب کے اسی صفحہ میں تحریر کرتے ہیں:

جو ظاہر الفاظ وحی کے ہیں وہ تو چوہتر (۷۴) اور چھیاسی کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں،

دوسرا الہام۔ حقیقت الوحی صفحہ ۹۶:

اسّی (۸۰) یا اس پر پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم

نوٹ: اس لہام کے مطابق مرزا صاحب قادیانی کی عمر ۸۵ برس یا ۸۴ برس یا ۸۰ برس یا ۷۵ برس ہونی چاہیے تھے۔

تیسرا الہام: تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۹۔

چونکہ خدا تعالی جانتا تھا کہ دشمن میری موت کی تمنا کریں گے تا یہ نتیجہ نکالیں کہ جھوٹا تھا تبھی جلد مر گیا اسلئے پہلے ہی سے اس نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا

ثمانین حولاً او قریباً من ذلك او نزید علیه سنینا وتری نسلاً بعیداً یعنی تیری عمر اسّی برس کی ہوگی یا دو چار کم یا چند سال زیادہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو اس قدر عمر پائے گا کہ ایک دور کی نسل کو دیکھے گا (تحفہ گولڑویہ کے وقت جب یہ الہام درج ہوا مرزا صاحب کا ایک پوتا عزیز احمد تو شائد موجود تھا، اس کے بعد پڑپوتا تو مرزا کی زندگی میں ہوا ہی نہیں۔ بہاء)

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۲۔

ثما نین حو لاً او قریباً من ذلك و تر ی نسلاً بعیداً

اسّی (۸۰) برس یا اس کے قریب قریب یعنی دو چار برس کم یا زیادہ اور تو ایک دور کی نسل دیکھے گا۔

نوٹ۔ اس الہام کے مطابق بھی مرزا صاحب کی عمر ۸۴ برس یا ۸۲ برس یا ۸۰ برس یا ۷۸ برس یا ۷۶ برس ہونی چاہے تھی۔

مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش ۱۸۳۹ء میں ہوئی تو کل عمر ۶۹ سال ہوئی۔

ایضاً نمبر ۲: کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶ کا حاشیہ اور ریویو آف ریلی جنز ج ۵ نمبر ۶ صفحہ ۲۲۰:

اور میں ۱۸۵۷ء میں سولہ برس کا تھا یا سترہ برس میں تھا۔

مرزا صاحب قادیانی ۱۸۵۷ء مطابق ۱۲۷۴ھ کے غدر میں ۱۷ برس کے تھے پس مرزا صاحب کی وفات ۶۹ برس میں ہوئی۔

ایضاً نمبر ۳۔ حکیم صاحب کی کتاب نور الدین کے صفحہ ۱۷۰۔۱۷۱ پر مندرجہ ذیل نقش درج ہے:

ص ۱۷۰ سطر ۱۳۔ عمر مرزا، ایک سال ۱۸۴۰ء میں

ص ۱۷۰ سطر ۱۸ عمر مرزا، ۱۶ سال ۱۸۵۵ء میں

ص ۱۷۱ سطر ۳۔ عمر مرزا، ۳۴ سال ۱۸۷۳ء میں

ص ۱۷۱ سطر ۴ عمر مرزا، ۳۶ سال ۱۸۷۵ء میں

صفحہ ۱۷۱ سطر ۵ عمر ۴۰ سال ۱۸۷۹ء میں

ص ۱۷۱ سطر ۷۔ عمر ۴۵ سال ۱۸۸۴ء میں

ص ۱۷۱ سطر ۱۱۔ عمر ۵۱ سال ۱۸۹۰ء میں

ص ۱۷۱ سطر ۱۴ عمر ۵۵ سال ۱۸۹۴ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۱۷۱ سطر ۱۵ عمر ۵۶ سال ۱۸۹۵ء میں

ص ۱۷۱ سطر ۱۷ و ۲۴ عمر ۶۱ سال ۱۹۰۱ء میں

ص ۱۷۱ سطر ۱۸ عمر ۶۳ سال ۱۹۰۲ء میں

ص ۱۷۱ سطر ۱۹ عمر ۶۹ سال ۱۹۰۸ء میں

یہ کتاب مولوی نورالدین صاحب نے ۱۹۰۴ء میں تالیف کی تھی گویا ۱۹۰۴ء ہی میں مولوی نورالدین صاحب تسلیم کر چکے تھے کہ ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب کی عمر ۶۹ برس ہوگی اور ۶۹ برس ہوئی۔

ایضاً نمبر ۴: عسل مصفی ج ۲ صفحہ ۶۳۳ اور ریویو ج ۷ نمبر ۸ ص ۳۲۱ بحوالہ سول اینڈ ملٹری گزٹ۔

مرزا غلام احمد خان صاحب ساکن قادیان ضلع گورداسپور جن کی وفات گذشتہ منگل کو ۶۹ برس کی عمر میں لاہور میں ہوئی ایک مشہور و معروف اسلامی سپیکر اور مبلغ اور سلسلہ احمدیہ کے بانی تھے۔

اڈیٹر اہل حدیث لکھتے ہیں: مرزا صاحب قادیانی کی ہر بات عجیب ہے عمر کی گنتی تو بالکل چیستان ہے۔ آپ کی عمر کی بابت ہمارا چو ورقہ رسالہ ہے جس کا نام ہے چیستان مرزا ہے۔ اس میں باقوال مرزا بتایا گیا ہے کہ مرزا صاحب کا الہام تو ۷۵ یا ۸۵ سال کا ہے مگر تحقیق یہ ہے کہ آپ کی عمر ۶۶ سال قمری تھی جو شمسی حساب سے اور بھی کم ہوگی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۷ مورخہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۳۹ھ ص ۶۔۷)

مولوی محمد علی لاہوری کی تفسیر القرآن انگریزی: ۲

ماسٹر غلام حیدر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں:

ناظرین اہل حدیث اس سے پہلے کچھ نمونہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور کی تفسیر القرآن بزبان انگریزی پیش کردہ خاکسار دیکھ چکے ہوں گے۔ اور ان کے علم حدیث کا یا عدم ضرورت حدیث فی تفسیر القرآن کے عقیدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق اہل حدیث مورخہ یکم اکتوبر میں مطلع ہو گئے ہوں گے مگر چونکہ سابقہ نمونہ اس قدر کافی نہیں کہ اس سے بعض اصحاب کوئی معقول رائے قائم کر سکیں اس لئے خاکسار سابقہ سلسلہ کے ساتھ اس نمبر کو پیوست کرنے کے واسطے ادب سے خواستگار ہے

۱۔ انگریزی ترجمہ فنادی فی الظلما ت ان لااله الّاانت سبحا نك انی کنت من الظا لمین ۔ فاستجبناه و نجیناه من الغم و کذ لك ننجی المومنین ۔ (الانبیاء:۸۷۔۸۸)

فالتقمه الحوت و هو ملیم۔ فلو لا انه کا ن من المسبحین للبث فی بطنه الی یو م یبعثو ن ۔ (صا فا ت)

مولوی صاحب کی تفسیر کا خلاصہ..

ظلمات البحر سے مراد سمندر کے مصائب ہیں دیکھئے محکم؟ لغت اور لین صاحب کی عربی انگریزی لغات ۔لہذا مصیبت سیاہی یا تاریکی کے مشابہ ہوتی ہے۔

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں:

قرآن میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ لقمہ؟ جو یہاں مذکور بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ صرف منہ میں اخذ کرنے کا۔ لین صاحب اپنی لغات میں التقم فا ها فی التقبیل ؟ کی نظیر لکھ کر اسکے معنی کرتا ہے (اس کا بوسہ لینے کے وقت اس نے اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لیا) اس بارہ میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت یونس کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا۔ اس میں بھی قرآن بائیبل کی تردید کرتا ہے یعنی بائیبل یونس کا مچھلی کے پیٹ سے نکالا جانا اور اس کے پیٹ میں داخل ہونا بیان کرتی ہے جو قرآن کے خلاف ہے۔

The Quran does not anywhere states that Jonah was devoured by the fish, for the word iltaqama, which is used here, does not necessrily signify the act of devouring, but simply that of drawing or taking into his mouth. See LL, which illustrates the sense of the word by sayning""" which it explains as meaning he took her mouth within his lips in kissing. From a

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

saying of the Holy Prophet it appears that only his heel was drawn by the fish into his mouth. This is another circumstance wherein the Quran contradicts the Bible.

The word batn means both a tribe (LL) and belly. I prefer the former as explaining the meaning of the words that follow, the significance being, had he not been one of those who glorify Allah he would have remained as an ordinary man in his tribe and would not have been made a prophet. Taking the meaning to belly, the pronoun hi would refer to the fish; but even then it does not lead to the conclusion that he was actually devoured by the fish, the significance being only that he would have been devoured if he had not been one of those who glorify Allah.

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب اس طرح فرماتے ہیں

بحوالہ لغات لین صاحب بطن کے معنی قبیلہ اور پیٹ ہر دو ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری قبیلہ کے معنی کو ترجیح دیتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک مابعد کے الفاظ سے یہ مفہوم خوب چسپاں ہوتا ہے مولوی محمد علی صاحب اس طرح فرماتے ہیں

اگر یونس اللہ تعالی کی تسبیح کرنے والوں سے نہ ہوتا تو وہ اپنی قوم میں ایک معمولی حیثیت کا انسان رہتا اور نبی کا مرتبہ نہ پاتا۔ اگر بطن کے معنی پیٹ لئے جائیں تو ضمیر ہ کا مرجع مچھلی ہوگا مگر پھر بھی یہ نتیجہ برآمد نہیں ہوتا کہ مچھلی نے یونس کو درحقیقت نگل لیا تھا مفہوم صرف یہ ہے کہ اگر یونس تسبیح کرنے والوں میں نہ ہوتا تو مچھلی اس کو نگل جاتی۔

نوٹ از خاکسار غلام حیدر: مولوی محمد علی صاحب کی عجیب وغریب توجیہ کی گو قارئین اہل حدیث قدر نہ کریں مگر یہ خاکسار تاویل سازی کے فن میں ان کے قابل رشک کمال کا قائل ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے لغت سے بوسہ کی مثال سے فائدہ اٹھا کر مچھلی کو بھی اسی قیاس پر اجازت نہ دی کہ اس نے حضرت یونس کو لقمہ کر کے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیٹ میں نگل لیا ہو اگر چہ برخلاف بوسہ کے اس قسم کی اشیاء کا لقمہ کرنا پیٹ میں ڈالنے کا ایک پیش خیمہ ہوتا ہے۔دوسری خوش قسمتی مولوی صاحب کی یہ ہے کہ بطن کے معنی لغت نے قوم کے بھی بتایئے۔پس ان کے واسطے اب من مانگی مراد بلا زحمت اٹھانے کے آسانی سے حاصل ہوگئی، اور ترجمہ کرنے کا راستہ بالکل صاف ہوگیا کہ یونس اگر تسبیح نہ پڑھتا تو اپنی قوم میں ایک معمولی آدمی رہتا اور نبوت کا رتبہ نہ پاتا۔گویا یہ مفہوم ہوا کہ یونس اس واقعہ سے پہلے نبی نہ تھے،صرف تسبیح کی بدولت ان کو نبوت عطا ہوئی اور مولوی محمد علی صاحب کے استدلال سے یہ جدید مسئلہ بھی قائم اور ثابت ہوگیا کہ نبوت وہبی عطیہ رحمان نہیں بلکہ سعی سے وابستہ ہے۔اس کے بعد الی یوم یبعثون کے متعلق مولوی صاحب نے نہیں بتایا کہ اگر بطن کے معنی قوم ہیں تو قیامت تک یونس معمولی آدمی کس طرح رہ سکتے ہیں۔مولوی محمد علی صاحب اس تاویل میں الی یوم یبعثون کو بالکل نظرانداز کر گئے ہیں۔

خیر آگے سنئے! مولوی صاحب بطن کے معنی پیٹ تسلیم کر کے بھی ایک حدیث کی بنا پر جس کا کوئی پتہ ونشان ظاہر نہیں کیا حضرت یونس کی صرف ایڑی مچھلی کے منہ میں دیتے ہیں اور مچھلی کے پیٹ میں ان کے داخل ہونے کا مقدمہ بالکل ڈسمس کر دیتے ہیں۔مولوی صاحب کو قادیانی لیاقت نے جس کی وہ سند حاصل کر چکے ہیں اس تاویل سازی کے فن میں بہت مدددی ہے اب مولوی صاحب کو اپنی توجیہ پر یہاں تک حق الیقین حاصل ہوگیا ہے کہ توراۃ یوناہ نبی کی کتاب باب دوم میں جو واقعہ حضرت یوناہ (یونس) کا قرآن شریف اور حدیث کے مطابق پایا جاتا ہے اسکو بھی محرف اور جعلی قرار دے دیا ہے گویا قرآن یا حدیث صحیح کے مطابق بھی انجیلی بیانات محرف ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے حدیث پیش کرنے میں ضرور بخل کا ثبوت دیا ہے اگر اس حدیث کو روشنی میں لاتے تو ہم کو بھی اس حدیث کا دیدار نصیب ہو جاتا۔ایک دفعہ ان کے بڑے میاں (مرزاجی) نے بھی کرشن جی کی نبوت پر یہ حدیث پیش کی تھی:

کان فی الهند نبیاً اسود اللون اسمه کاهنا۔

یعنی ملک ہند میں ایک نبی کالے رنگ والا ہوگذرا ہے جس کا نام کاہن (کرشن) تھا۔

ہم نے دس سال تک سعی بلیغ کی کہ ہم کو اس جماعت سے یا حضرت اقدس (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے میاں جی) سے اس حدیث کا کوئی سراغ ملے مگر ہم ناکام رہ کر آخر ہار گئے (قادیانی کرشن کا تو قاعدہ تھا کہ جس کلام کو میں حدیث کہہ دوں وہ حدیث ہے اور جس کو میں غلط کہدوں وہ غلط ہے چونکہ آپ اس قاعدہ کو نہیں مانتے اس لئے آپ کو تکلیف ہوئی اور کامیاب بھی نہ ہوئے۔ اڈیٹر اہل حدیث) خیر کچھ ہو مولوی محمد علی صاحب نے حدیث کا حوالہ دے کر اس مثل کو صادق کر دکھایا ہے جس میں ایک شخص روزہ تو بالکل نہیں رکھتا مگر سحری اٹھ کر خوب (اہل خانہ کے ساتھ) کھا لیا کرتا تھا۔ ایک دن اس کی ماں نے کہا بیٹا تم روزہ تو رکھتے نہیں سحری کس مطلب کے واسطے کھاتے ہو۔ وہ بولا تم مجھ کو اسلام سے بالکل خارج کرنا چاہتے ہو، روزہ رکھنا یا نہ رکھنا امر دیگر ہے، مگر سحری چھوڑنے میں صریح ترک سنت ہے۔ تم مجھ کو کافر بنانا چاہتے ہو۔

اب خاکسار (غلام حیدر) اصل مقصود بیان کر کے اخبار اہل حدیث امرتسر کی خاطر بالفعل اس نمبر میں ایزادی سے پرہیز کرتا ہے اگر ناظرین اہل حدیث میری صحت کے لئے دعا کرنا پسند فرماویں تو انشاء اللہ آئندہ بھی کبھی کبھی مولوی محمد علی صاحب کی انگریزی تفسیر سے کچھ خلاصہ نذر کیا کرونگا۔

آیات محولہ کے متعلق مشکوۃ جلد ثانی میں حدیث مذکور ہے

عن سعد قال قال رسول الله ﷺ دعوة ذی النون اذ دعا ربه و هو فی بطن الحوت لا اله الا انت سبحانك انی کنت من الظالمین لم یدع بها رجل مسلم فی شئی الا استجاب له ۔ (رواه احمد و الترمذی)۔ (یعنی سعد سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت یونس کی دعا جب انہوں نے اپنے رب سے کی جب وہ مچھلی کے پیٹ میں تھے یہ تھی لا الہ ....الخ ہر ایک مسلمان جو کسی حاجت کے واسطے اس دعا کو اختیار کرتا ہے اللہ تعالی اس کو قبول فرماتا ہے)۔

اس حدیث مرفوع نے جن کو دو معتبر محدثوں نے روایت کیا ہے مولوی صاحب کی تمام محنت پر پانی پھیر دیا ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ مولوی صاحب کو احادیث صحیحہ پر مطلقاً ذرا بھی اعتبار نہیں اگرچہ وہ احادیث کی حمایت کے مدعی ہیں اور یہ بھی اس حدیث سے ظاہر ہو گیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے قرآن مجید کی غلط اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باطل تفسیر لکھ کر لوگوں کو گمراہ کرنے کا وبال اپنے اوپر لیا ہے مولوی صاحب کو حضرت یونس کے مچھلی کے پیٹ میں جانے سے معلوم نہیں کیوں ضد اور انکار ہے۔ اگر بقول مولوی صاحب مچھلی نے حضرت یونس کی صرف ایڑی ہی اپنے منہ میں رکھ لی تھی اور ان کو نقصان نہ پہنچا تھا تو معجزہ یا خرق عادت فعل تو اس طرح بھی ثابت ہو جاتا ہے۔ مولوی صاحب نے مزید روشنی نہیں ڈالی کہ مچھلی نے جب حضرت یونس کی ایڑی کو اپنے منہ میں لیا تھا تو آپ کا باقی جسم سمندر میں کس پوزیشن میں موجود رہا، کھڑا رہا، یا لیٹا رہا۔ پانی میں غوطے کھاتا رہا۔ اور مولوی صاحب نے اس امر کا بھی اطمینان نہیں دلایا کہ مچھلی جیسا گوشت خور جانور حضرت یونس کا کس بنا اور کس اصول پر جسم خورد برد کرنے سے محفوظ رکھتا ہے اور جب تک ان کی ایڑی منہ میں رہی خود روزہ سے رہتا ہے حتی کہ سمندر کے کنارے پر ڈال دیتا ہے مولوی صاحب کے نزدیک یہ سب کچھ بامراللہ جائز ہوسکتا ہے مگر حضرت یونس کا مچھلی کے پیٹ میں جانا جائز نہیں۔ اب بھی اگر قرآن کی ایسی تفسیر کو دیکھ کر کسی اسلامی ریاست کے حاکم یا اسلامی انجمن کے صدر یا سکرٹری کی رگ حمیت میں جوش نہ آئے تو اس کی ہستی اور عدم ہستی ہر دو برابر ہیں۔ اہل سنت کے صحیح مسلک پر انگریزی ترجمہ مع مختصر تفسیر تیار کروا کر انگریزی خوان مسلمانوں کو گمراہی سے بچانا سب کا اولین فرض ہے کاش کوئی اسلامی انجمن یا اسلامی ریاست اس طرف متوجہ ہو کر اجر عظیم حاصل کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۷ مورخہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۳۹ھ ص ۷۔۹)

پچاس روپیہ قرض

جناب بابو محمد حسین صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

قادیانی پارٹی پر ہمارا پچاس روپیہ کا قرض ہے جو ابھی تک انہوں نے ادا نہیں کیا گویا یہ لوگ نادہندہ ہیں۔۔۔۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ منشی قاسم علی صاحب نے جو قادیانی اڈیٹروں میں اول درجہ کے بدزبان ہیں ایک رسالہ بنام احمدی جاری کیا تھا اس میں مولوی ثناء اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کو پانی پی پی کر کوسا تھا اور دل کھول کر گالیاں دی تھیں تو اللہ تعالی کی غیرت نے تقاضا کیا اور منشی قاسم صاحب کی قلم سے ایک زوردار چیلنج مولوی صاحب ممدوح کے نام جارہ کرا دیا جسکا نتیجہ ملک بھر میں معلوم ہو گیا کہ منشی صاحب تین سو کی رقم دست راست سے مولوی صاحب کو نذر کرنا پڑی تھی ۔ اس طرح خدا تعالی طرف سے منشی صاحب کو گالیوں کی سزا کافی دی گئی ۔

اسی رسالہ کے ایک نمبر میں منشی صاحب نے پچاس روپئہ کا انعام مقرر کر کے ایک اور چیلنج بھی دیا جس کی طرف کسی صاحب نے کمی رقم کی وجہ سے توجہ نہیں کی مگر آج کل گرانی کے ایام میں جو کچھ بھی ہو وصول کر لینا چاہیے ۔ بہر حال منشی صاحب کا چیلنج انہیں کے الفاظ میں درج ہے

> خدانخواستہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کسی فرد میں وہ اختلاف نہیں جس کو دیکھنے والا دیکھ کر یہ باور کر سکے کہ یہ ایک نوع یا ایک صنف کے دو فرد ہیں ۔ یا ایک دوسرے کو فاسق کافر ملحد زندیق نیچری چکڑالوی معتزلی وغیرہ وغیرہ خطابات دیتا ہو .... اگر ایسا اختلاف جیسا کہ تم میں موجود ہے اور ہم جابجا اس رسالہ میں نقل کر کے دکھلاتے آئے ہیں اور آئندہ اور دکھائیں گے سلسلہ عالیہ میں ثابت کر دے تو ہم مبلغ پچاس روپئہ انعام دیں گے جہاں چاہے وہاں جمع کرا لے (احمدی ۔ ج ۱ نمبر ۳ ص ۵۸ ۔ ۵۹)

منشی صاحب کے چیلنج کے مطابق تھوڑا سا ثبوت یہاں بھی دیا جاتا ہے بہتر ہو کہ منشی صاحب کوئی جگہ تجویز کریں پھر وہاں پر پہنچ کر ایک الف بے پڑھنے والا بچہ بھی آپ کی رقم موعودہ کا مستحق ہو جاوے لیجئے یہ تازہ ثبوت :

> برادران اسلام ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔
>
> مخفی نہ رہے کہ جب میں نے اہل قادیان کی اخبار الفضل مطبوعہ ۲۳ ۔ اگست ۱۹۱۹ء دیکھی جس میں میری نسبت طرح طرح کے افتراء اور جھوٹی باتیں لکھی تھیں تو مجھے ان کے شدید مکر و فریب سے تعجب ہوا اور مجھے یقین ہو گیا کہ یہ پچھلے کذاب اپنے ہم شکل دجالوں سے بلحاظ دجل بہت بڑھ چڑھ کر ہیں ۔ پس میں چاہتا ہوں کہ ان کا .. لکھوں سو واضح ہو کہ پیشتر ازیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جناب محمود صاحب کے مبائعین میں سے تھا اور جو کچھ ان کی طرف سے دعاوی فاسدہ منسوب کئے جاتے تھے میں گمان کرتا تھا کہ یہ روایت کرنے والوں کی غلطی ہے فی الحقیقت ان کے دعاوی ایسے نہیں ہوں گے پھر جب مولوی غلام رسول راجیکی اور شیخ محمود ہمارے شہر میں ان دو پتوں کی طرح داخل ہوئے جو کہ ایک ... اور زمین سے اکھڑے ہوئے درخت سے جھڑتے ہیں اور ہم نے تکریم کے ساتھ ان سے بحث کی تو یہ امر ہمارے لئے متحقق ہو گیا ہے کہ کہ ایسے دعاوی باطلہ میاں محمود صاحب نے ایجاد کئے ہیں۔ پس میں نے ان کی بیعت فسخ کی اور حضرت مولوی محمد علی صاحب کی جماعت میں داخل ہوا۔ اور اللہ تعالی کا شکر کیا کہ اس نے مجھے اور میری جماعت کو ان گمراہ اور گمراہ کنندگان کے پنجہ سے چھڑایا (ترجمہ اشعار) بس مجھ سے غلام رسول اور شیخ محمود سخت دھوکہ باز شیطان اور سخت گمراہ کرنے والے کی طرح جدا ہو گئے۔ (ضمیمہ پیغام صلح لاہور ۳۰ نومبر و ۳ دسمبر ۱۹۱۹ء)

یہ لاہوری پارٹی کی طرف سے قادیانی پارٹی کے متعلق درافشانی ہے اسمیں دجال سخت دھوکہ باز، شیطان، گمراہ، گمراہ کنندگان وغیرہ خطابات سے یاد کیا گیا ہے جو فاسق کا فرنیچری وغیرہ الفاظ سے زیادہ سخت ہیں اگر اس قسم کے اور ان سے سخت الفاظ قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کی طرف سے جمع کئے جاویں تو ایک دفتر چاہیے منشی صاحب بھی جانتے ہیں۔ طول دینے کی ضرورت نہیں اب بہتر تو یہ ہے ک مبلغ پچاس روپئہ اہل حدیث کے غریب فنڈ میں بذریعہ منی آرڈر روانہ کر دیئے جائیں۔ یا اگر اطمینان نہیں ہوا تو کوئی مقام جلد سے جلد تجویز کر کے اطلاع دی جائے تاکہ وہاں پہنچ کر دست بدست کاروائی ہو جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۸ مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء ص ۸)

کرشن مورتی دفتر الفضل میں

جناب مولوی ابوسعید محمد شریف ساکن بھٹیاں ضلع گورداسپور لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاکسار مع مولوی محمد یوسف منشی عبدالرحیم ساکنان ... اخبار دفتر الفضل میں گئے اس اخبار کے اڈیٹر میاں محمود خلف مرزا غلام احمد متنبّی قادیان ہیں بعد کچھ قیل و قال کے میری نظر جنوبی دیوار پر پڑی تو دیکھا کہ ایک بڑی تصویر پر تقریباً ہاتھ کے کان جتنے چوڑے کاغذ پر چسپاں ہے دریافت کیا کہ یہ کس کی تصویر ہے

نائب اڈیٹر: یہ فوٹو حضرت صاحب یعنی مرزا غلام احمد (کرشن قادیان) کا ہے ساری دنیا میں اس جیسی کوئی تصویر نہیں۔ اس خوش اعتقادی پر اگر ہم اعتراض کرتے تو ممکن تھا جو قیس ومجنوں نے اپنے معترض کو جواب دیا تھا ہمیں بھی وہی ملتا۔ محبّ کی نظر میں محبوب کی شکل کے مقابلہ کا کوئی نہیں ہوتا مگر ایسی ناجائز محبت کے لئے آنحضرت ﷺ نے ام سلمہ وام حبیبہ کو جب کہ انہوں نے نصاری کی مساجد وتصاویر کا ذکر کیا تو فرمایا تھا کہ او لئك شرار الخلق عند الله یعنی یہ لوگ جو اپنے صلحاء کی قبور پر جو مساجد بناتے ہیں اور ان میں اس کی تصویریں بناتے ہیں یہ بدترین مخلوق کے ہیں

ہائے اب بت پرستی تیرا بیڑہ غرق ہو تو نے بہت لوگوں کو گمراہ کر دیا اللھم اھد ھم ۔ حاصل کلام ہم اس کریہہ منظر کو دیکھ کر نکل آئے اور بہشتی مقبرہ کو گئے وہاں بھی ایک مرزائی سے گفتگو ہوئی جس کا ذکر پھر کبھی ہدیہ ناظرین کیا جائے گا۔ بعد نماز عصر مرزائی چوک میں ایک مرزائی جو فاضلیت کا دم بھرتا تھا ہمارے ساتھ ہولیا اور سلسلہ گفتگو یوں شروع ہوا:

مرزائی صاحب: آپ میرے ساتھ کسی مسئلہ میں گفتگو کریں انشاء اللہ بڑی شائستگی سے جواب دیا جائے گا۔

خاکسار محمد شریف: اچھا پہلے اسی سلسلہ کو صاف کیجئے کہ ہم نے دفتر الفضل میں مرزا صاحب کی تصویر کھینچی ہوئی دیکھی جس کو بڑی خوشی سے دیوار پر چسپاں کیا گیا ہے اور یہ دفتر بھی خلیفہ مرزا صاحب کے زیر اہتمام ہے حالانکہ حدیث شریف میں اس کی برائی کثرت سے ہے۔

فرمایا ہے رسول اللہ ﷺ نے مصور لوگ قیامت کو عذاب کئے جاویں گے ان کو کہا جاوے گا کہ ان کو زندہ کرو (یعنی جو تصاویر تم نے بنائیں) مختصراً متفق علیہ

اور فرمایا: جس گھر میں کتا اور تصاویر ہوں اس میں فرشتے (رحمت کے) داخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوتے۔متفق علیہ

مرزائی: مرزا صاحب نے ابتداء میں جب آپ کا فوٹو کھینچا گیا اس پر اظہار نفرت کیا بلکہ ان تصاویر کے جلانے کا حکم دیا۔ پھر بعد ایک مدت کے قائفین یورپ نے آپ کا دماغ معلوم کرنے کو درخواست کی کیونکہ راستہ دور کا ہے اور قائفین یورپ اس بارہ میں مہارت تامہ رکھتے ہیں لہذا مرزا صاحب نے اسلئے کہ میں یورپ میں مانا جاؤں اور اہل یورپ میرے حلیہ کو دیکھ کر مجھ پر ایمان لائیں دوبارہ فوٹو کھنچوا کر بھیج دیا لہذا بہت سے یورپئن ایمان لے آئے۔

خاکسار محمد شریف۔کیا کسی حدیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ حلیہ پہچانے کیلئے تصویر اتروانے کی اجازت ہو؟ کیا حضرت ﷺ نے بھی فوٹو کھچوا کر بھیجا تھا جو مرزا صاحب کو اتباعاً یہ کام کرنا پڑا۔ اگر ثابت کردو تو ہم مان جائیں گے کہ ٹھیک مرزا صاحب فنا فی الرسول ہیں جیسا کہ دعوی کیا کرتے تھے۔اور ازالہ اوہام میں یوں رقم طراز ہیں:

بعد از خدا بعشق محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

اس خمر کا ایسا نشہ چڑھا کہ زمین بنائی اور آسمان کو ستاروں سے سجایا اور دعوی الوہیت کیا آئینہ کمالات اسلام، کتاب البریہ، آپ کے زمانہ میں علم قیافہ کے ماہر نہ تھے میں کہتا ہوں اہل یورپ زمانہ آنحضرت ﷺ کے قائفین کے علم کے سامنے طفل مکتب ہیں اگر خیال شریف میں نہ آوے تو کتب احادیث میں ... مدلجی وغیرہ کا حال ملاحظہ فرمائیے گا۔

مرزائی صاحب: بعض ضروریات کے لئے علماء دیوبند نے فتوی دے دیا ہے کہ فوٹو کھنچوانا درست ہے اور کنز العمال میں کچھ روایت تصویر کشی کے جواز میں بھی آئی ہیں

خاکسار محمد شریف: ہم دیوبندیوں کے مقلد نہیں ..۔ ہم نے کلمہ محمد رسول اللہ ﷺ کا پڑھا ہے اور آپ کے اتباع کا حکم ہم کو ہوا ہے کسی کی بغیر دلیل کے ہم پیروی نہیں کر سکتے اس وجہ سے ہمارے او پر طرح طرح کے اتہام لگے مگر ہم نے ان سب کو بالائے طاق رکھ کر مدلل بات کو ترجیح دی اور قبول کیا لہذا ہمیں حضرت ﷺ کی حدیث سنایئے

مرزائی صاحب: اچھا پھر کسی وقت میں حدیث پیش کرونگا اس وقت اور کوئی اہم سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کیجئے۔اسکے بعد مبشراً برسول یاتی من بعدیاسمه احمد پر گفتگو ہوئی جوانشاءاللہ پھر کسی وقت ہدیہ ناظرین کر کے قادیانی تحریف والحاد کی سیر کرائی جائیگی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۷ نمبر ۴۸ مورخہ ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء ص ۸۔۹)

مرزا قادیانی کا مذہب

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

اصحاب رسول اللہ ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی صفحہ ۳۷ فتح اسلام پر یوں رقم طراز ہیں:

ہر دم دنیا میں غرق رہنے والے محبوب حقیقی سے ایسا تعلق پکڑ گئے کہ اس کی راہ میں پانی کی طرح اپنے خونوں کو بہایا۔

پھر اسلامی جہاد کا چہرہ اہل ہنود کو یوں دکھاتے ہیں:

پھر کیا تھا دن رات انہیں منصوبوں میں لگے کہ کس طرح آنخضرت ﷺ کو قتل کر دیں ...اور جب کفار قریش کا حد سے زیادہ ظلم بڑھ گیا اور انہوں نے غریب عورتوں اور یتیم بچوں کو قتل کرنا شروع کیا ...جب بے رحم کافروں کا ظلم اس حد تک پہنچ گیا خدا نے جو آخر اپنے بندوں پر رحم کرتا ہے اپنے رسول پر وحی نازل کی کہ مظلوموں کی فریاد میرے تک پہنچ گئی آج میں اجازت دیتا ہوں کہ تم بھی ان کا مقابلہ کرو مگر تم کوئی زیادتی مت کرو کہ خدا زیادتی کرنے والوں کو دوست نہیں رکھتا۔

پھر فرماتے ہیں۔

یہ ہے حقیقت اسلام کے جہاد کی جس کو نہایت ظلم سے برے پیرائے میں بیان کیا گیا ہے ..الخ۔ (پیغام صلح۔ص ۲۱)

لیکن درثمین میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر میں لفظ (اب) اور (دین کے لئے) صاف کہہ رہے ہیں کہ جہاد جو آنحضرت ﷺ کے وقت کئے گئے وہ دین کے پھیلانے کے لئے جنگ اور قتال تھے اور میرے وقت میں وہ حرام ہو گئے یعنی وہ جہاد ایسے قبیح افعال تھے کہ غلام احمد نبی کے وقت میں وہ حرام قرار دیئے گئے۔

اب سوال یہ ہے کہ اگر جہاد قبیح فعل تھا تو اسکو برا کہنے کو مرزا جی نے نہایت ظلم کیوں کیا اور اگر پیغام صلح کے مطابق وہ ایک نہایت مناسب اور معقول فعل تھا اور خدا کے مظلوموں پر رحم کرنے کا نتیجہ تھا تو مرزا جی کے وقت میں مظلوم بندوں پر خدا کا رحم حرام کیوں ہو گیا؟

اگر اسکا جواب یہ دیا جاوے کہ مرزا صاحب ایسی بادشاہی میں پیدا ہوئے جس میں کوئی ایک دوسرے پر ظلم نہیں کرسکتا تھا تو یہ بھی غلط۔ کیونکہ ایسی حالت میں لفظ ملتوی کا استعمال ہونا چاہیے تھا نہ کہ حرام کا۔

دوم مرزا صاحب کا دعویٰ تھا اور ان کے بیٹے کی شہادت اس پر ثبت ہے کہ وہ تمام دنیا کی طرف مبعوث ہو کر آئے ہیں تو ان کا حکم شرعی ایسا ہونا چاہیے تھا کہ کل جہان کے مسلمانوں کے لئے قابل عمل ہوتا۔ اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو جنگوں کا خاتمہ کر دیں گے تو اس سے بھی جنگ کرنے کی نفی نہیں ہوتی بلکہ اثبات پایا جاتا ہے کیونکہ بغیر ایک بڑے بھاری جنگ کے جنگوں کا خاتمہ نہیں ہوسکتا اور جنگوں کے خاتمہ اور امن قائم کرنے کے لئے تجربہ کہہ رہا ہے کہ ایک نیک سے نیک اور صلح پسند قوم بھی تلوار نیام سے نکالنے کے لئے مجبور ہو جاتی ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب ایک لامذہب اور پولیٹکل آدمی تھے وہ سب کو راضی کر کے سب سے فائدہ اٹھانا چاہتے تھے بلکہ اس سے بھی بڑھ کر چور کو کہتے ہیں چوری کر اور سادھ کو کہتے ہیں تیرا گھر لٹا۔ مسلمانوں کے ذہن نشین کرتے کہ ہمیشہ کی محکومیت جیسی اور کوئی ذلت نہیں اور دائمی ذلت کے ساتھ دائمی عذاب لازم پڑا ہوا ہے (دیکھو ص ۱۰۶ تحفہ گولڑویہ طبع ۱۹۱۴ء) جس کا نتیجہ لوگوں میں ملک مصر میں دیکھ لیا جو ملک کہ حسب معلومات مرزا کل کا کل مرزائی ہو گیا تھا (دیکھو حاشیہ ص ۷، قادیان کے آریہ اور ہم، از مرزا) اور سرکار کو کہتا تھا کہ مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغاوت کی کھچڑی پکاتے رہتے ہیں (صفحہ ۲۳ ضرورۃ الامام) بچشم اہل بصیرت برہنہ می آئی

مرزائیو! حاشیہ صفحہ ۱۰۔ ازالہ اوہام میں تمہارے پیر کا قول درج ہے:

سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہ تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا۔
اور اس قسم کے کشفوں میں مرزا صاحب کا تجربہ ہے۔

پس خدا لگتی کہنا کہ ان کو ایسے کشفوں میں کہیں بالشویکوں کا ٹڈی دل گروہ اور ملک ایران اور خود ان کا اپنا وطن مالوف بھی کبھی نظر آیا تھا یا نہیں کہ انہوں نے ظالموں کے ظلم کے مقابلہ کرنے اور اپنی جان و مال کی حفاظت کرنے کو حرام قرار دے دیا یا الہام ووحی یا علم غیب سے معلوم ہو گیا تھا کہ آئندہ قیامت تک کسی ملک میں کسی مسلمان پر مسلمان ہونے کی وجہ سے ظلم نہ ہوگا۔ یہ تو سنتے آئے تھے کہ

مغل بوقت خوردن کور میباشد،

مگر یہ کبھی نہ سنا تھا کہ : بوقت نبوت جہاں را کور می شمرد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۲۰ جلد ۱۷ نمبر ۴۹ ص ۶ و ۹)

قادیان میں الہام بافی کس طرح ہوتی ہے

ہمارے دوست پوچھا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی سچے نہ سہی مگر ان کو ایسی دلیری کیوں تھی کہ پیش گوئیاں اس قدر زور شور سے کرتے تھے کہ سننے والا ایک دفعہ تو متوجہ ہو جاتا تھا۔ آج ہم کو ایک پرانا پرچہ اخبار بدر قادیان کا ملا ہے اس میں ایک نوٹ لکھا ہے جس میں الفاظ تو مولوی الدین صاحب کے ہیں مگر باطن میں:

آنچہ استاد ازل گفت ہماں میگویم

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی کا واقعہ ہے مولوی حکیم نورالدین صاحب فرماتے ہیں اور خوب فرماتے ہیں:

جنگوں کے سلسلے کو منقطع کردو:

حضرت مولوی نورالدین صاحب کیا سچ فرمایا کرتے ہیں کہ کوئی پچیس سال ایسے خالی نہیں جاتے جس میں حضرت نبی کریم محمد مصطفیٰ ﷺ کی نبوت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت آپ کی کسی پیش گوئی کے پورا ہونے سے دنیا پر ظاہر نہ ہو جائے کیسا ہی اعلیٰ اور پاک اور مصفی سینہ تھا خدا کے اس برگزیدہ اور پیارے کا کہ اتنے عرصہ کی باتیں پہلے سے اس صفائی کے ساتھ اس میں منکشف ہو گئی تھیں

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارك و سلم انك حمید مجید۔

آنحضرت ﷺ نے پہلے سے فرمایا تھا کہ مسیح موعود جنگوں کا خاتمہ کر دے گا اس کے مطابق اس زمانہ میں خدا کے ملائکہ نے کچھ ایسی تحریک کی ہے کہ تمام روئے زمین کے مہذب ممالک کا میلان اس طرف ہو رہا ہے کہ آئندہ جنگوں کا بالکل خاتمہ کیا جائے مذہبی کیا کوئی دنیوی لڑائی بھی نہ ہونے پاوے۔ اسی مطلب کے واسطے دنیا کے بادشاہوں کے سفیر ہیگ میں جمع ہوئے ہیں اور ایک جلسہ ہو رہا ہے (بدر ... اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ عبارت قادیان میں الہام بافی کی کیفیت بتا رہی ہے جب کبھی کوئی واقعہ ظہور پذیر ہوتا، قادیانی پارٹی اس سے دور کی کوڑی لاتی اور اپنے دل میں اس کی پرواز کو بلند کر کے جھٹ سے پیش گوئی جڑ دیتی۔ آگے چل کر وہ کیسی ہو مگر اس وقت تو حاشیہ نشین جل جلالہ کہنے لگ جاتے۔ ہیگ میں صلح کانفرنس ہوتی مولوی نورالدین صاحب فائدہ اٹھانے کو جھٹ سے اسے مرزا صاحب پر چسپاں کر دیتے ہیں۔

نواب صاحب لوہارو سے ایک دفعہ مالیرکوٹلہ میں ملاقات ہوئی تو اثناء گفتگو میں فرمایا کہ ہم نے تو مرزا صاحب کے متعلق ایک رائے قائم کر لی ہے۔ میں نے کہا کیسے۔ فرمایا مولوی نورالدین صاحب یہاں (مالیرکوٹلہ میں) تشریف لائے تھے ہمارے سوال کے جواب میں فرمایا کہ میں نے جب سنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کر دیا تو میں نے حاضر ہو کر عرض کی کہ آپ نے جلدی کی۔ فرمایا اب تو اشتہار دے دیا۔ میں (نورالدین) نے کہا اچھا آپ نے اشتہار دے دیا تو ہم بنا دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نواب صاحب لوہارو نے یہ قصہ سنا کر فرمایا کہ یہ سب کچھ بنایا ہوا ہوائی قلعہ ہے اور کچھ نہیں۔

مجھے اس روایت کی تصدیق کرنے میں تامل تھا مگر بہت سے واقعات ایسے ملے ہیں کہ مولوی نورالدین صاحب کی بابت یہ ماننا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کو بناتے تھے دیکھئے کیسے پتہ کی کہی تھی کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود جنگوں کا خاتمہ کردے گا چنانچہ اب ہونے والا ہے۔ مگر غیرت خداوندی کی مثال بھی دنیا میں کوئی مل سکتی ہے؟ و یمکرو ن و یمکر الله و الله خیر الما کر ین ۔ ۱۹۰۷ء میں یہ پیش گوئی ہوئی ہے تھوڑے ہی دنوں بعد جنگ طرابلس اوکے بعد جنگ بلقان اور اسکے بعد جنگ عظیم یورپ شروع ہوکر تمام پچھلی جنگوں کو ماند کرکے ساری دنیا کو خاک سیاہ بناتی ہے جس کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔

مرزائیو! اللہ سے ڈر کر بتاؤ کہ مولوی نورالدین کے اس دعوی پر تمہاری کیا رائے ہے؟ ذرہ سوچ سمجھ کر بتانا، انصاف سے بتانا، باہمی مشورہ کرکے بتانا، ہاں یہ بھی بتانا کہ تمہارے مسیح موعود کو اس سے نقصان پہنچنے کا اندیشہ تو نہیں۔ کیونکہ اس نے جنگوں کا سلسلہ منقطع نہیں کیا بلکہ ان کے آنے کے بعد جنگ کا سلسلہ عظیم قائم ہوگیا۔

سنا ہے مسیلمہ کذاب کسی کانے کی آنکھ کو دم کرتا تھا تو وہ اندھا ہو جاتا تھا ہم نے بھی اس کا نمونہ دیکھ لیا کہ قادیان سے آواز آتی ہے مسیح موعود کے زمانے میں جنگوں کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا مگر اس کے ساتھ ہی جنگوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۲۰ جلد ۱۷ نمبر ۵۰۔ ص ۸۔ ۹)

مرزائیوں کے حکم کے فیصلے

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا جی قادیانی کا دعوی تھا کہ میں حکم ہو کر آیا ہوں چنانچہ ضرورۃ الامام صفحہ ۱۴ پر فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یہ تمام مختلف رائیں اور مختلف قول ایک فیصلہ کرنے والے حکم کو چاہتے تھے سو وہ حکم میں ہوں۔

اور تحفہ گولڑویہ صفحہ ۲۵ (مطبوعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء) کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

حکم اور حاکم میں یہ فرق ہے کہ حکم کا فیصلہ ناطق ہوتا ہے اس کے بعد کوئی اپیل نہیں مگر مجرد لفظ، کم، اس مضمون پر حاوی نہیں۔

اب ناظرین اس خودساختہ حکم کے فیصلے ملاحظہ فرما کر براہ مہربانی اپنا فیصلہ دیں کہ اسی قاعدہ کی رو سے یہ شخص سچا ثابت ہوتا ہے یا جھوٹا یعنی مرزا جی کے فیصلے ناطق ہوا کرتے تھے یا ضرورت لاحق ہونے پر وہ بیت عنکبوت ثابت ہوا کرتے تھے۔ دیگ سے چند چاول ملاحظہ فرمائیں

۱۔ یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن میں گلیل جا کر فوت ہو گیا (ازالہ اوہام۔ص ۱۹۷)

اس کے برخلاف لکھتے ہیں:

جو شخص سری نگر (کشمیر) محلّہ خان یار میں مدفون ہے اسکو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا کس قدر ظلم ہے (دافع البلاء۔ص ۱۵)

۲۔ اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح۔ص ۵)

اس کے برخلاف مرزا صاحب لکھتے ہیں:

ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبی نے اس کی فتح کے بارہ میں پیشین گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے (ازالہ اوہام۔ص ۲۵۸)

۳۔ یہ ظاہر ہے کہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسا اوقات ایک ادنی مماثلت کی وجہ سے بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کی وجہ سے ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۰)

اس کے برخلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پس اگر مسیح مر گیا تھا تو یہ مثال صحیح نہیں ہو سکتی بلکہ ایسی مثال دینے والا ایک سادہ لوح آدمی ٹھہرتا ہے جس کو یہ بھی خبر نہیں مشبہ اور مشبہ بہ میں مشابہت تامہ ضروری ہے (حاشیہ ب۔ ست بچن۔ص ۱۶۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ بعض لوگ انگد کی جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ گرونانک صاحب کا آسمان سے نازل ہوا تھا مگر خدا تعالیٰ کی بے انتہاء قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد نسبت نہیں کی کون کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرتیں صرف اتنی ہی ہیں اس سے آگے نہیں ایسے کمزور اور تاریک ایمان تو ان لوگوں کے ہیں جو آج کل نیچری یا برہمو کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں۔ (ست بچن۔ص ۳۷)

اس کے برخلاف لکھتے ہیں:

مسیح کے اترنے کے بارہ میں اب تک بڑے جوش سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عمدہ اور شاہانہ پوشاک قیمتی پارچات کی پہنے ہوئے فرشتوں کے ساتھ آسمان سے اتریں گے ... یہ پارچات از قسم پشمینہ یا ابریشم ہوں گے۔ یعنی چوڑیا، گلبدن، اطلس، کمخواب، زربفت، لاہی یا معمولی سوتی کپڑے جیسے نین سکھ، تن زیب، چکن، گلشن، ململ، جالی، خاصہ، ڈوریا، چارخانہ اور کس نے آسمان میں بنے اور کس نے سیئے ہوں گے اب تک کسی نے مسلمانوں یا عیسائیوں میں سے اس کا کچھ پتہ نہیں دیا (ص ۶۔ توضیح مرام) (ہائے افسوس مرزا جی پر کیسا ظلم کیا گیا ہے)

۵۔ ظاہر ہے کہ جس امر کی کوئی نظیر نہ پائی جاوے اسی کو دوسرے لفظوں میں خارق عادت بھی کہتے ہیں (ص ۱۶۶۔ حقیقت الوحی)

اسکے برخلاف مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

کسی نبی کا کوئی معجزہ یا اور کوئی خارق عادت امر ایسا نہیں ہے جس میں ہزارہا اور لوگ بھی شریک نہ ہوں (تحفہ گولڑویہ)

اس قسم کی بیسیوں مثالیں مرزا جی کی کتابوں میں ملتی ہیں جن میں لوجدوا فیہ اختلافاً کثیراً کا پورا پورہ جلوہ نظر آتا ہے مرزا جی کی تصنیفات کو کوئی شخص غور سے دیکھے تو اسے معلوم ہوسکتا ہے کہ مرزا صاحب کی تصنیفات ایک معشوقانہ انداز سے کم نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ نومبر ۱۹۲۰۔ جلد ۱۸ نمبر ۱۔ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانی نکاح والی پیش گوئی صحیح ثابت ہوئی

خلیفہ قادیان کی ایک تقریر رسالہ ریو قادیان بابت ستمبر ۱۹۲۰ء میں چھپی ہے جس میں اوس نے نکاح مرزا پر بھی روشنی ڈالی ہے۔

یہ تو قادیانی علم کلام کا اصول ہی ہے کہ مقدمہ نظریہ کو بدیہیہ یا مسلمہ.. مطلب نکالا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں

لوگ کہتے ہیں کہ وہ (مرزا) اسلام کا دشمن تھا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اسلام کا کیسا عاشق تھا اس کے اپنے خاندان کے بعض لوگوں نے جب رسول اکرم ﷺ کی ہتک کی تو اس نے ان سے قطع تعلق کر لیا اسی خاندان کے ایک حصہ نے جو اسلام کی ہتک کیا کرتا تھا آپ سے درخواست کی کہ آپ ایک معاملہ میں ہم سے اچھا سلوک کریں۔ مرزا صاحب نے کہا کہ اچھا اگر تمہاری اصلاح ہو جائے تو ہم سلوک کر دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ ان کی اصلاح آپ سے تعلق پیدا کرنے سے ہو سکتی تھی اس لئے آپ نے کہا کہ تم اپنی لڑکی کا رشتہ مجھ سے کردو۔ انہوں نے اس کے جواب میں کہا کہ کیا تم پھوپھی (بالکل جھوٹ ہے مرزا امام الدین کی بھانجی تھی اور مرزا امام الدین مرزا غلام احمد کا چچیرا بھائی تھا تو چچا کی نواسی ہوئی۔ چنانچہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ آسمانی منکوحہ میری چچازاد ہمیشرہ کی لڑکی ہے۔ اخبار الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء۔ پھر پھوپھی کی لڑکی کیسے ہوئی۔ اور مخول کیسا۔ لہذا یہ سارا قصہ سوال و جواب محض قادیانی دروغ بافی کا نمونہ ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کی لڑکی سے جو تمہاری بہن ہے شادی کرنا چاہتے ہو۔ حضرت صاحب نے کہا کہ، رسول کریم ﷺ نے بھی تو اپنی پھوپھی کی لڑکی سے شادی کی تھی کہنے لگے انہوں نے بھی بہن سے شادی کی تھی۔ رسول کریم ﷺ کی اس ہتک پر حضرت مرزا صاحب نے انہیں کہا کہ اس پر تمہیں خدا کی گرفت ہو گی۔ نادانوں نے اس پر ہنسی اڑائی حالانکہ یہ ایک عظیم الشان ثبوت تھا اسلام کی صداقت اور خدا تعالیٰ کا اپنے بندوں کے ساتھ کلام کرنے کا۔ چنانچہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اس طرح کہا تو انہیں کہا گیا کہ اگر تم نے توبہ نہ کی اور اسی جگہ شادی نہ کی جہاں کے متعلق تم نے ایسے الفاظ کہے ہیں جن سے رسول کریم کی ہتک ہوتی ہے تو کسی اور جگہ شادی کرنے سے تین سال کے عرصہ میں لڑکی کا باپ اور جس سے شادی کی جائے گی وہ اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ یعنی اس پیش گوئی میں یہ باتیں بتائی گئی تھیں کہ

۱۔ لڑکی کی شادی ہونے تک اس کا باپ زندہ رہے گا۔

۲۔ اگر اس نے کسی اور جگہ لڑکی کا نکاح کر دیا تو نکاح کرنے سے تین سال کے اندر اندر وہ مر جائے گا۔

۳۔ جس سے اس کی شادی کی جائے گی وہ اڑھائی سال تک مر جائے گا۔

۴۔ پھر یہ بھی کہا گیا تھا کہ توبہ کر توبہ کر بلا آ رہی ہے یعنی اگر وہ لوگ توبہ کر لیں گے (سفید جھوٹ ہے مرزا کے الہامی الفاظ ہیں: تو بی تو بی فان البلاء علی عقبك ۔ یہ صیغہ مونث واحد کا ہے یعنی اے عورت توبہ کر توبہ کر بلا تیرے پیچھے ہے۔ یہ عورت ایک ہے سارے لوگ نہیں۔ اڈیٹر) تو بلا ان سے ٹل جائے گی۔ اس میں یہ بتایا گیا کہ عورت رجوع کرلے گی اب ہم دیکھتے ہیں کہ کس طرح پیش گوئی پوری ہوئی اس کے شائع ہونے کے بعد لڑکی کا باپ اس وقت تک زندہ رہتا ہے جب تک اس کا نکاح نہیں کرتا، پھر جب وہ نکاح کرتا ہے اور نکاح کو ابھی چھ ماہ بھی نہیں گزرتے کہ اس پیش گوئی کے ماتحت مر جاتا ہے۔ پھر جیسا کہ بتایا گیا تھا کہ اگر وہ رجوع کر لیں گے تو بلا ٹل جائے گی باقی لوگ رجوع کرتے ہیں اور اس عورت کی طرف سے پیغام آتا ہے کہ اس معاملہ میں میرا تو کوئی قصور نہیں مجھے معاف کیا جائے (محض دروغ بے فروغ ہے سچ ہے تو ثبوت پیش کرو۔ اڈیٹر) اس طرح گویا وہ اسلام کی ہتک سے توبہ کرتی ہے پھر دوسرے رشتہ دار بھی توبہ کرتے ہیں اس طرح پیش گوئی کا دوسرا حصہ جو توبہ کرنے پر بلا ٹلنے کی صورت میں ظاہر ہونا تھا پورا ہوا چنانچہ وہ عورت اور اس کا خاوند اب تک زندہ ہیں۔ (ریویو آف ریلی جنز ... مذکور۔ ص ۳۰۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ساری تگ و دو کا نتیجہ صرف اتنا بر آمد ہوتا ہے کہ آسمانی منکوحہ اور اس کے خاوند نے مرزا صاحب کی طرف رجوع کیا اس لئے اون سے بلا ٹل گئی مگر ہمارا سوال ہے کہ وہ بلا کیا تھی، مرزا صاحب سے نکاح یا موت؟ نکاح بلا تھا تو کیا نبی یا مجدد کے نکاح میں کسی خاتون کا آنا اور آکرام المومنین بننا اوس کے لئے بلا یا عذاب ہے؟ (بہت بوڑھا ہو شائد) اور اگر اس بلا سے مراد موت ہے یعنی توبہ سے موت ٹل گئی اور موت ٹلنے سے نکاح مرزا ٹل گیا تو ایسی توبہ کو خدا نے قبول کیوں کیا جس سے ایک ملہم نبی بلکہ سب نبیوں کے مجموعہ کا الہام جھوٹا ہو گیا۔

او مرزا ئیو! سنو! تم لوگ سخت بھنور میں پھنسے ہو۔ تمہیں تو اپنے نبی کے معقولات کی بھی خبر نہیں ۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ مرزا سلطان محمد (زوج منکوحہ آسمانی) کی موت کسی طرح ٹلنے والی نہیں وہ تقدیر اٹل ہے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں

> میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی (اوس کی موت کی) پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔ (رسالہ انجام آتھم۔ ص ۳۱)

اسی رسالہ کے صفحہ ۲۲۳ پر لکھتے ہیں:

> و القدر قدر مبر م من عند الر ب العظيم
> (یعنی یہ امر تقدیر مبرم ان ٹل ہے خدا کی طرف سے)

اسی طرح رسالہ شہادۃ القرآن کے صفحہ ۸۰ پر لکھتے ہیں کہ احمد بیگ اور اس کا داماد دونوں مریں گے آخر کار لڑکی کا نکاح مجھ سے ہوگا۔

ان حوالجات کو سامنے رکھ کر خدا سے ڈر کر بتاؤ کہ مرزا احمد بیگ کا داماد کیوں نہ مرا۔ حالانکہ اوس کے مرنے کی تقدیر ان ٹل تھی جو نہ توبہ سے ٹلے، نہ صدقہ سے ٹلے۔ نیز مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں مسمات محمدی بیگم کا نکاح ان سے کیوں نہ ہوا، حالانکہ نہ لڑکی نے توبہ کی اور نہ اوس کے خاوند نے رجوع کیا۔ نہ وہ نرم ہوا بلکہ برابر کا ترکی بہ ترکی جواب دیتا رہا۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی خود اوس کی گستاخی کی شکایت کرتے ہوئے لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد بیگ کے داماد (سلطان محمد) کا یہ قصور تھا کہ اوس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی۔ خط پر خط لکھے، ان سے کچھ نہ ڈرا۔ پیغام بھیج کر سمجھایا گیا، کسی نے اس طرف ذرہ التفات نہ کی (اشتہار انعامی چار ہزار)

بڑے میاں کا تو یہ بیان ہے مگر چھوٹے میاں کہتے ہیں وہ ڈر گیا احد ھما کا ذب

ہمارے احمدی دوستو! ٹھنڈی ہو ہو کر سوچو اور ہمارا رسالہ نکاح مرزا سامنے رکھ کر غور کرو کہ ان صحیح حوالجات کے ہوتے ہوئے تمہارا نا کح کہاں تک کامیاب ہوا ہم سے پوچھو تو ہم صحیح حوالجات کی بنا پر یہ کہےء ہیں اور سچ کہتے ہیں

کوئی بھی کام مسیحا! تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۹۔ نومبر ۱۹۲۰ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲ ص ۳۔۴)

محمودی اخلاق

میں نے جب سے قادیانی بیعت فسخ کی ہے مجھے محمودیوں کی طرف سے طرح طرح کی دھمکیاں سنائی جارہی ہیں لیکن میں نے کوئی پرواہ نہ کی اور اس ہفتہ ماتم پرسی پر اپنے سسرال موضع گولیکی گیا، وہاں سکرٹری محمودیہ کمیٹی کی طرف سے مجھے پہلے ہی فساد کا اندیشہ تھا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ سکرٹری کی طرف سے ایک آدمی مجھ پر تعینات ہوا جس نے اون مضامین کے متعلق مجھ سے گفتگو شروع کی جو بعد فسخ بیعت مختلف اخبارات میں شائع ہوئے تھے۔ لیکن اس کا لب و لہجہ شروع ہی سے ترش اور اخلاق سے گرا ہوا تھا۔ جب باتوں باتوں میں اسے خاموش ہونا پڑا تو گالیوں پر اتر آیا اور جب اس پر بھی اس کی تسلی نہ ہوئی تو آمادہ پیکار ہوا۔ اکثر اہل مجلس نے اسے شرمندہ کیا۔ تو پھر ٹھنڈا ہو کر معافی کا خواہاں ہوا۔ اور جرم کا اعتراف کیا اور اپنی لیاقت یوں جتائی کہ میں نے سمجھا تم مرزا محمود کو گالیاں دیا کرتے ہو۔ اگر تم ہمارے پیر کو گالیاں نہیں دیتے تو ہمارا کوئی اعتراض نہیں جو کچھ مرضی میں آئے کرو۔

اب سوچنے کا مقام یہ ہے کہ اس قسم کے لوگ محمودی پارٹی میں نبوت بازہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلقین کرتے ہیں جن کو یہ بھی معلوم نہیں کہ ان مضامین کا کیا مطلب ہے۔ اور ان میں ان کے پیر محمود کو گالیاں دی گئی ہیں یا ان کو راہ مستقیم کی طرف بلایا گیا ہے۔ اور ایسے ہی آدمیوں کو شمار کر کے مرزا محمود لاکھوں کی جمعیت کا دعوی کرتے ہیں۔ فقط۔

نیاز مند: سید میر بسمل از لاہور۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ نومبر ۱۹۲۰ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲ ص ۴)

(ایک احمدیت سے مرتد ہونے والے کی حقیقت:

اخبار زمین دار مورخہ ۲۳ جون ۱۹۲۰ء میں ایک شخص سید میر بسمل کے احمدیت سے مرتد ہونے کا اعلان شائع ہوا اس کے متعلق چودھری امام الدین صاحب جھیورانوالی ضلع گجرات لکھتے ہیں:

مسمی سید میر عرف بسمل دراصل اے فریبی اور چالاک اور دھوکے باز شخص ہے اس نے کبھی احمدیت کے اعمال نہیں کئے اس بے چارے کا کوئی اعتبار بھی نہیں کیونکہ وہ سخت مفلس ہے رزق کے واسطے کئی رنگ بدلتا ہے مفصل پھر۔

اس کے ساتھ ہی چودھری صاحب یہ بھی لکھتے ہیں کہ اخبار زمین دار کو میری طرف سے نوٹس دیویں کہ اگر اس میں قس قسم کے لوگوں کی خبریں شائع ہونی ہوں تو میرے نام کا اخبار بند کردیا جائے۔ الفضل قادیان یکم جولائی ۱۹۲۰ء ص ۷)

مباحثہ صداقت مرزا بمقام جھنگ

مولانا ثناء اللہ موضع بدھوانہ میں مباحثہ تقلید کے بعد جھنگ آئے اور ۸۔۹۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء کی درمیانی شب ہندو مسلمانوں کے مجمع میں برکات اسلام پر لیکچر دیا۔ لیکچر کے بعد سوال جواب ہوئے جس میں احمدیوں نے بھی حصہ لیا۔ مولانا ثناء اللہ نے اشتہار مرزا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء سنا کر پوچھا احمدی دوستو بتاؤ۔ یہ دعا قبول ہوئی یا نہیں؟

احمدیوں کی طرف سے مولوی غلام حسین ہیڈ ماسٹر ہائی سکول لدھیانہ سکنہ شہر جھنگ اٹھ کھڑے ہوئے (جو پہلے ڈاکٹر نور حسین شیعہ اور مولوی عبدالحمید اہل حدیث سے شکست کھا چکے ہیں) کہنے لگے میں گھر کا بھیدی ہوں۔ اشتہار بازی کے ایام میں میں اہل حدیث تھا۔ مولوی صاحب نے اسلام کی خوبیوں والے لیکچر میں خواہ مخواہ ہمارے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی ہتک کی ہے اگر آپ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم مولوی صاحب سے مخاطب ہوں تو ہمارے تین شرائط ہیں ۔ حیات مسیح کا ثبوت دیں ۔ مسیح موعود کا حلیہ کیا ہے؟ اگر وہی حلیہ ہے جو حدیثوں میں ہے تو جھگڑا نہیں ۔ معاملہ بحث کا چھڑ گیا ہے مولوی صاحب کوئی وقت مقرر کریں ۔ مولوی صاحب نے اٹھ کر کہا ۔ لوگو! بتاؤ کہ میرے سوال کا جواب دیا گیا ہے کہ نہیں ۔ آیا مرزا صاحب کی دعا قبول ہوئی یا نہ؟

مولوی غلام حسین نے کہا کہ مرزا صاحب کی دعا سے جب پنڈت لیکھ رام سوامی دیانند ڈپٹی عبداللہ آتھم چراغ دین جموں والا مر گئے تو انہی دنوں مولوی ثناء اللہ کے بارے میں بھی یہ اشتہار جاری کیا گیا تھا جس کے جواب میں ثناء اللہ نے کہا کہ مجھ غریب کے درپئے کیوں ہو گئے ہیں ۔ مولوی صاحب پشیمان تھے ۔ اس نے اخبار اہل حدیث میں لکھا تھا کہ شیطان کی رسی دراز ہوتی ہے اور اس کو ڈھیل ملتی ہے ۔ دوسری بات مولوی صاحب نے یہ کہی ہے کہ مرزا صاحب گالیاں دیتے ہیں ۔ گالیاں دینا وہ ہوتا ہے جو کسی کو جھوٹی بات کہے ۔ اس طرح تو قرآن شریف نے بھی کفار کو گالیاں دی ہیں قولہ تعالی و لا تطع کل حلاف مھین ھماز مشاء بنمیم ۔

مولانا ثناء اللہ نے کہا ۔ بھائیو! میرے سوال کا کیا جواب ہوا ۔ سوال گندم جواب چنا ۔ بتاؤ مرزا صاحب آنجہانی کی دعا قبول ہوئی یا نہیں ۔

مولوی غلام حسین پر سکتہ طاری ہو گیا ۔ قلم ہاتھ میں لے کر کچھ لکھنے پر آمادہ ہوئے مگر پیچھے سے ایک احمدی نے کھینچ کر کہا کہ قلم چھوڑ دے ۔ آخر یہ کہا مولوی ثناء اللہ قسم کھالیں کہ انہوں نے یہ تحریر نہیں لکھی ۔

مولانا ثناء اللہ نے کہا میں قسم کھانے کو تیار ہوں ۔ کیا یہ میری قسم پر ایمان لائیں گے اور کیا قادیانی مذہب چھوڑ دیں گے؟

اس پر غلام حسین نے کہا میں اس مضمون کے لئے تیار ہو کر نہیں آیا ۔

مولانا ثناء اللہ نے کہا احمدی بھائیو! آپ میدان میں آتے ہیں لیکن جس وقت توپ کی آواز سنتے ہیں تو ڈر کے مارے اپنا سامنہ لے کر دبک جاتے ہیں ۔

بے چارے مولوی غلام حسین صاحب احمدی کے علم و فضل کی قلعی کھل گئی اور بڑا شرمندہ ہوا ۔ بچوں اور عورتوں تک یہ فقرہ زبان زد ہو گیا کہ دعا قبول ہوئی یا نہ؟ کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی نے شرمساری وخجالت کے مارے سراونچا نہ کیا۔ جن لوگوں میں نورایمان تھا اورانصاف وحقانیت کا مادہ موجود تھا انہوں نے مرزائی مذہب کو سمجھ لیا کہ یہ حق پر نہیں ہے اور بدنصیب لوگ اپنی ضد پر اڑے رہے چونکہ اس مختصر مگر با اثر صداقت آمیز مباحثہ سے حق اور باطل کا فیصلہ ہوگیا ہے اس لئے تمام مسلمان اس پرغوروخوض کریں گےاورمرزائیوں کے پھندے وتاویلات رکیکہ میں نہ آئیں۔

و ما علینا الا البلا غ ۔

راقم: ڈاکٹر حاجی نورحسین صابر کربلائی جعفری

مؤلف ثبوت خلافت ۔ جھنگ سیالوی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ دسمبر ۱۹۲۰ء جلد ۱۸ نمبر ۴ مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ ص ۹۔۱۰)

مباحثہ چنیوٹ

اللہ تبارک وتعالی کے مقبول اور پیارے مذہب اسلام کو ابتدائے آفرینش سے ہی طاغوتیوں کے ساتھ ہمیشہ اور ہر زمانہ میں مقابلہ چلا آیا ہے مگر تاریخ عالم کہتی ہے کہ ادیان باطلہ کی وہ فوجیں جو اسلام کے مقابل نہایت جوش وخروش سے نبرآزما ہوئیں ہمیشہ منہ کے بل گریں اور اسلام کا ستارہ دن بدن بلند اور بلندترین ہوتا چلا گیا اور اسکی بلندی کا غلبہ ادیان باطلہ پراس طرح چھایا کہ کوئی بھی مذہب میدان مقابلہ میں کھڑا ہونے کے قابل نہ رہا مگر اس آخری دور میں اسلام پاک کو جس بطالت سے سابقہ پڑا وہ مرزائیت ہے جس نے زمین وآسمان کے قلابے ملا کر اور ادھر ادھر کی ہانک کر سادہ لوح اور بے علم آدمیوں کو اپنے طاغوتی سلسلہ میں پھنسانا شروع کر دیا ہے۔ اس کا سب سے پہلا چھومنتر جو عوام الناس کو اپنی طرف گھسیٹتا ہے وہ مصنوعی اور من گھڑت تشریں ہے اللہ تعالی کے کلام پاک اور احادیث رسول اللہ ﷺ کی غلط اور اغلط تشریح اور تفسیر کرنے میں جو یدطولی اس فرقہ کو حاصل ہے وہ درحقیقت اپنی نظیر نہیں رکھتا روز روشن کو گندی اور ناپاک تاویلوں سے شب یلدا بنانا تو ان کے حصہ میں ودیعت ہو چکا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنیوٹ میں بھی چند ایک مرزائی قادیانی عقاید کے ہیں ان میں سے اثر اپنی مخبوط الحواسی میں خاصی شہرت رکھتے ہیں ان کی کوششوں سے مولوی غلام رسول آف راجیکی چنیوٹ میں وارد ہوئے پہلے تو ان کی آمد کی تاریخیں بنتی اور بدلتی رہیں بالآخر اوائل نومبر میں آئے اور ایک مطبوعہ اعلان بزبان عربی تقسیم کیا۔ یہ ایک قسم کا چیلنج تھا کہ جو شخص چاہے آپ سے بحث مباحثہ کرلے۔

اس اعلان کی تحریک پر محمدی نوجوانوں میں سے دو ایک نوجوان ہم کلام ہوئے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ مولوی صاحب ان نوجوانوں کو جو بالکل معمولی الف بے جانتے تھے تاب مقابلہ نہ لائے اور باوجود یکے بعد دیگرے مطالبہ کرنے کے کوئی قابل ذکر بات جواب یں پیش نہ کرسکے۔ اس پر طرہ یہ کہ آپ بجائے اس کے کہ شرمسار ہوں اور مباحثہ کی زد میں آنے سے محترز رہتے اپنی ڈھٹائی پر برابر ڈٹے رہے اور اپنے مجنونانہ جوش وخروش کا اظہار کرتے رہے بار بار مطالبہ ہوتا جس پر جواب ملتا کہ ان کم علم بچوں سے بات چیت کرنے کا کیا فائدہ ہے اگر بحث کرنا منظور ہے تو کسی مولوی کو بلاؤ حالانکہ ایک مولوی صاحب سے آپ کا سامنا ہوچکا تھا اور ان کے ایک ہی نحوی اعتراض پر آپ کے حواس باختہ ہوچکے تھے ان مولوی صاحب کا تو پھر آپ نے بھول کر بھی نام نہ لیا یہی کہتے رہے کہ لاؤ کسی اور کو بلاؤ۔

ان کے اصرار پر بالآخر سیالکوٹ سے مولانا محمد ابراہیم صاحب بلائے گئے۔ ان کے تشریف لانے پر خط وکتابت شروع ہوئی شرائط مناظرہ طے ہوئے۔ حفظ امن کی ذمہ دار حاجی سلطان محمود ناظم انجمن تھے۔ بحث کی جگہ شاہی مسجد قرار پائی۔ شیخ امیر الدین سب انسپکٹر پولیس صدر جلسہ تھے ۔ حیاہ وفاۃ مسیح ، صداقت کذب مرزا مبحث قرار پائے۔

۱۷ نومبر کو حیات ووفاۃ مسیح پر مناظرہ ہوا ۔ چار گھنٹہ گفتگو ہوئی۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی مختصر وقت میں بات ختم کردیتے۔

مولوی غلام رسول ادھر ادھر کی باتوں میں وقت گذارتے اور سارا وقت یوں ہی ضائع کیا اور مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کی پیش کردہ آیت بل رفعه الله اليه کا کوئی جواب نہ دے سکے ۔ جلسہ بحث ختم ہونے پر حاضرین نے فریقینکی تقریروں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو نتیجہ نکلا وہ یہ ہے:

اے مسیحا سخت جانی کا تری میں کیا کہوں
جس قدر مارا تجھے تو زندہ ہی ہوتا گیا

دوسرے روز صداقت و کذب مرزا پر مباحثہ ہوا۔ مولوی غلام رسول راجیکی درج ذیل باتوں کا کوئی جواب نہ دے سکے۔

نکاح آسمانی کا کیا حشر ہوا اور اخیر دم تک امید بندھی رہی؟

ڈاکٹر عبدالحکیم کے سامنے (یعنی زندگی میں) مرزا صاحب کیوں فوت ہوئے؟

مسیح کے واسطے از روئے حدیث حج بیت اللہ لازمی تھا، کیوں نہ کیا؟ اگر جان کا خطرہ تھا تو واللہ یعصمك من الناس والا الہام کیوں غلط ہوا؟

مسیح کی قبر روضہ مطہرہ میں ہونی احادیث سے ثابت ہے بلکہ جگہ بھی محفوظ ہے۔ مرزا، قادیان میں کیوں مدفون ہوئے؟

مسیح کی عمر بموجب حدیث ۴۵ سال اور بموجب الہام مرزا ۸۰ سال کے لگ بھگ ہونی تھی، کیوں نہ ہوئی؟

پسر موعود صاحب صفات عنموائیل کہاں گیا؟

ان تمام کا جواب مولوی غلام رسول صاحب کوئی نہ دے سکے بس کتابوں کی ورق گردانی کرتے رہے۔ تا آنکہ صدر جلسہ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ پبلک نتیجہ پر پہنچ چکی ہے لہذا جلسہ برخواست کیا جاتا ہے۔

کئی متردد اشخاص نے توبہ کی ایک قادیانی تائب ہوا اور تحریری توبہ نامہ مولانا محمد ابراہیم میر کے حوالے کیا، جو یوں ہے:

میں عبدالرحیم ترکھان ولد میاں الٰہی بخش ساکن چنیوٹ محلّہ شاہ برہان پہلے اہل سنت والجماعت تھا پھر مرزا قادیانی کی کتابیں پڑھ پڑھ کر میرا عقیدہ اس کی جماعت احمدی کی طرف ہو گیا۔ مگر اب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کا وعظ اور ان کا مباحثہ سن کر جو مولوی غلام رسول صاحب قادیانی ساکن راجیکی سے ہوا، الحمد للہ کہ پھر میں سیدھے رستے یعنی اہل سنت والجماعت کی صف میں آ گیا ہوں۔ میرے دل میں شک پیدا ہو گیا تھا کہ حضرت عیسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان پر زندہ نہیں اٹھائے گئے اب بفضل خدا تعالی مولوی محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے جو آیات اور دلائل پیش کیں ان کو سن کر میں پھر اہل سنت کے سیدھے راستے پر آگیا ہوں اور مولوی صاحب کا بہت ممنون ہوں

دستخط عبدالرحیم بخط ہندی۔

جلسہ بحث میں ہندو اصحاب بھی آتے اور لطف مباحثہ اٹھاتے رہے۔ان کی طرف سے ایک تحریر درج ذیل ہے۔

کل روز مورخہ ۱۸ نومبر کو جامع مسجد چنیوٹ میں مباحثہ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی مولوی غلام رسول احمدی کا دیکھنے کے لئے گئے جو کہ وہاں پر بہت دیر تک بحث مباحثہ ہونے کے بعد حاضرین ہندو مسلمانوں نے یہ دیکھا کہ احمدیوں کا مولوی غلام رسول، مولوی ابراہیم کے سوالوں کا جواب نہ دے سکا اور ٹال مٹول میں وقت گذارتا رہا۔اس لئے پبلک چنیوٹ پر مولوی ابراہیم صاحب کی باتوں کا اچھا اثر ہوا ۔سنا گیا ہے کہ تین مرزائی ایمان پر آگئے ہیں۔

لال چند کپور بقلم خود۔چانن داس کپور۔گنڈا رام۔گوپال داس

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ دسمبر ۱۹۲۰ء جلد ۱۸ نمبر ۴ مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۳۳۹ھ ص ۷۔۸)

مرزا محمود خلیفہ قادیان جواب دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہمیں ایک مراسلت پہونچی ہے جو بغرض استفسار درج ذیل ہے

جناب مرزا احمد جان صاحب متھراوی ریاست اندور میں رونق افروز ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مرید تھے۔ایک دن مرزا محمود صاحب قادیانی نے فرمایا کہ مرزا احمد جان ایک کام آپ سے ضروری ہے۔ہم ایک معجون تیار کر دیں آپ اہل حدیث بن کر مولوی ثناء اللہ کو کسی حکمت سے کھلا دیں تاکہ عمر بھر کا کانٹا نکل جائے۔ مرزا احمد جان نے جواب دیا کہ آپ اس آیت کا ترجمہ وتفسیر سمجھا دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و من يقتل مو مناً متعمداً فجزاء ه جهنّم خا لداً فيها و غضب اللّٰه عليه و لعنه و ا عدّ له عذا باً عظيماً (النساء:۹۳)۔

مرزا محمود صاحب قادیانی بہت نادم ہوئے۔فوراً مرزا احمد جان صاحب چلے آئے سہسوان حاضر ہوکر مولانا بدرالحسن صاحب محدث سہسوانی سے سب قصہ بیان کیا اور توبہ کرکے سچے دل سے اہل حدیث ہوگئے۔ و من يهد الله فلا مضل له ۔زیادہ والسلام ۔سید احمد قنوجی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

چونکہ اس قسم کی باتیں عموماً راز میں ہوا کرتی ہیں اس لئے ہمارے سوال کا جواب وہی صاحب دیں گے (جن کا ذکر اس مراسلت میں ہے) تو جواب سمجھا جاوے گا ،ورنہ نہیں۔ باقی رہی ہماری رائے تو وہ کھلی اور صاف ہے جو ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ حضرت سید الانبیاء محمد ﷺ کے الفاظ مبارکہ میں عرض کرتے ہیں۔

الا ان نفساً لن تموت حتی تستکمل رزقها

کوئی جاندار نہیں مرتا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۷۔دسمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۶ ص ۲۔۳)

دجال کی ذریت کون ہے؟

پیغام صلح جواب دے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جھوٹ بولنا، افتراء کرنا،کسی کو ناحق بدنام کرنا، ہر دین و مذہب میں ناجائز ہے۔اصولاً قادیانی دین میں بھی ناجائز ہوگا مگر عملاً ان میں اس کا عام رواج ہے کیونکہ قادیانی متنبّی کی عام عادت تھی کہ وہ اپنے مخالف کو بدنام کرنے کے لئے اس بات کی پرواہ نہ کرتا تھا کہ سچ ہے یا جھوٹ۔ چنانچہ مولوی غلام دستگیر قصوری ،مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحومین کے حق میں افتراء کیا کہ انہوں نے میرے مقابلے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کیا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے گا چونکہ وہ مر گئے لہذا میں سچا ہوں حالانکہ یہ محض جھوٹ اور افتراء ہے۔

مجھ خاکسار پر کئی ایک بہتان لگائے۔ منجملہ ایک یہ کہ میرا گذارہ کفن فروشی پر ہے (اعجاز احمدی) حالانکہ محض جھوٹ فریب اور دھوکہ ہے۔ اس لئے مرزائی (بحیثیت مرزائی) مجبور ہے کہ باتباع سنت مرزا اپنے مخالف پر افتراء کرے۔

چنانچہ مرزائیوں کے افتراءات میں سے مجھ پر ایک افتراء یہ ہے کہ مرزا آنجہانی جب میرے مقابلہ میں دلائل اور واقعات سے تنگ آ کر آخری فیصلہ بصورت دعا شائع کیا تو بقول مرزائیاں میں نے یہ لکھا کہ حرامزادہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔ اس مطالبہ پر میں نے انعامی اشتہار بھی دئے مگر کوئی بھی باہمت سامنے نہ آیا۔

آخر ایک روز بٹالہ جاتے ہوئے ریل میں ایک شخص محمد نصیب (بقول خود) ہیڈ کلرک قادیان اور ان کے ساتھ دو تین اور مل گئے۔ محمد نصیب نے بھی یہی دعوی کیا۔ ثبوت مانگا تو بٹالہ چل کر ثبوت دینے کا وعدہ کیا۔ میں نے بٹالہ جا کر بھرے اسلامی جلسہ میں والنٹیر رقعہ دے کر بھیجے۔ جواب آیا مغرب تک جواب دے دیں گے۔ مغرب بھی گذری۔ عشاء بھی گذری۔ صبح بھی گذر گئی۔ آخر اہل حدیث میں مطالبہ کیا تو جواب ملتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ چودھویں صدی کا مولوی ہے اور ایسے ہی مولویوں کے حق میں تو نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ وہ آسمان کے نیچے بدترین مخلوق ہوں گے اور مانند یہود کے ہوں گے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۸ نومبر۔ ص ۶)

کیوں اس لئے کہ یہ ہم احمدیوں کو گالی دیتا ہے، لطف یہ کہ ہماری تحریر کو نقل نہیں کیا اور گالیوں کا نمونہ نہیں بتایا۔۔۔ پھر لطف یہ کہ اصل مطالبہ کا جواب دینے میں پوری طرح پہلوتہی کی۔ اس پرچہ پیغام صلح میں اس دوسرے افتراء کا بھی اظہار کیا ہے جو قادیانی مشن مجھ پر لگاتا ہے وہ یہ کہ میں نے کسی عدالت میں کہا ہے کہ جھوٹ بولنا جائز ہے۔ مگر اس جدید مفتری نے اپنے اسلاف سے بڑھ کر کمال کیا۔ اس نے میرے الفاظ نقل کئے ہیں جو بالکل صاف ہیں مگر جو نتیجہ نکالا ہے وہ شرم و حیا سے بالاتر ہے۔ وہ الفاظ یہ ہیں جو میں نے شہادت میں کہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر جھوٹ ایک دفعہ بولا جائے اور وہ ہزار ہا میں پھیلا یا گیا ہے تو وہ کذاب نہیں ہوگا۔اور دورغ گو جعلساز بہتان افتراء باندھنے والا دغا دینے والہ ایک معنی سے متقی ہے بشرطیکہ خدا کی توحید پر قائم ہو۔(پیغام صلح مذکور)

ان الفاظ کی صحت کا میں قائل ہوں ۔سنو۔کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے ۔ مبالغہ کا تعلق اس وقت ہوتا ہے جب فاعل سے فعل بکثرت ظہور پذیر ہوا ہو۔مقدمہ مولوی کرم الدین جہلمی بنام مرزا غلام احمد قادیانی میں میں گواہ تھا مرزا صاحب نے مولوی صاحب کو کذاب لکھا تھا اور مرزائی وکیل خواجہ کمال الدین کی کوشش تھی کہ مولوی مستغیث کا ایک آدھ جھوٹ دکھا کر ہم اس کو کذاب ثابت کردیں ۔اس لئے مجھ سے سوال کیا کہ ایک دفعہ جھوٹ بول کر ہزار ہا میں پھیلانے والہ (بصیغہ مبالغہ) کذاب ہو سکتا ہے یا نہیں ۔ میں نے علم صرف کے مطابق جواب دیا۔نہیں کیونکہ کذاب مبالغہ کا صیغہ ہے اور وہ ایک فعل کرلینے سے نہیں ہوسکتا۔ہاں اگر وہ مجھ سے یہ پوچھتے کہ ایک دفعہ جھوٹ بولنے والا کاذب ہے یا نہیں؟ تو میں جواب دیتا کہ کہ بے شک ہے۔

دوسرے حصہ کا جواب بھی کئی دفعہ دیا گیا کہ متقی تین قسم پر ہوتے ہیں ایک وہ جو کبیرے صغیرے گناہ نہ کریں ۔دوسرے وہ جن سے صغیرے ہو جائیں ۔تیسرے وہ جن سے کبیرے بھی ہوں مگر وہ توحید پر قائم ہوں یہ بھی تھرڈ کلاس کے متقی ہیں ۔دیکھو تفسیر بیضاوی زیر آیت هدى للمتقين ۔مگر اس جماعت سے حق پسندی کی توقع رکھنا خام خیالی ہے۔ اب سنئیے مفتریانہ نتیجہ۔راقم محمد نصیب با تباع مرزا جماعت اہل حدیث کو مخاطب کرکے لکھتا ہے

گویا تمہارے لیڈر کے نزدیک لا اله الا الله کا اعتقاد رکھتے ہوئے انسان جو چاہے کرسکتا ہے(لعنة الله على المفترين الجاهلين)

کس قدر دجالیت ہے لفظ کذاب بصیغہ مبالغہ کی نفی کرنے سے کذب کا جواز نکال رہے ہیں ۔ میں نے کب کہا ہے کہ جھوٹ بولنا دغا کرنا جائز ہے۔ میں نے تو اس سے کذاب کی نفی کی ہے کاذب کی نفی تو نہیں کی ۔ پھر تمہیں بتاؤ کہ تم نے اتنا بڑا افتراء کرکے بجز اتباع سنت مرزا کے کیا کیا؟ چونکہ تم لوگ مرزا کو نبی مانتے ہو اور پیغام اور اس کی پارٹی کے نزدیک بعد نبوت محمد یہ مدعی نبوت دجال ہے اس لئے ہم نے پیغام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سوال کیا ہے: دجال کی ذریت کون؟ قادیانی پارٹی کے ممبرو! اگر اپنے اندر راستی اور عدل کا کوئی شمہ پاتے ہو تو اپنے دعوی (حرامزادے کی رسی دراز) کا ثبوت ہماری کسی تحریر سے دکھاؤ۔ ورنہ اللہ سے نہیں، اس سے تمہیں کیا کام، مخلوق سے تو شرماؤ۔ سنو:

حیادار آدمی ایسا دعوی نہیں کرتا جس کا ثبوت نہ رکھتا ہے۔ (قول مرزا، در حقیقۃ الوحی)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۷ دسمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۶ ص ۱۔۲)

الحکم کیوں ناراض ہے

قادیان کی انجمن اسلامیہ نے جلسہ کرنے کی درخواست دی جو منظور ہو گئی۔ کیوں نہ ہوتی جب کہ ممبران انجمن اسلامیہ بھی سرکار کے ویسے ہی رعیت ہیں جیسے مرزائی۔ مگر قادیان کا پرانا احمدی مخبر الحکم ناراض ہے کہ ان مسلمانوں کو جلسہ کرنے کی اجازت کیوں ملی یہ فساد کریں گے۔ حالانکہ اس کو خوب معلوم ہے کہ نہ انجمن اسلامیہ کے ممبر فسادی ہیں کیونکہ وہ تو دارالامن والایمان قادیان ہی کے رہنے والے ہیں، نہ اون کے واعظ فسادی ہیں جس کا تجربہ گذشتہ پہلے جلسہ میں ہو چکا ہے۔ ہاں الحکم کے دل میں اپنے مذہب کی کمزوری کا خیال ہو تو اور بات ہے۔ سو اس کا علاج نہ تو صاحب ڈپٹی کمشنر کر سکتے ہیں نہ اراکین انجمن۔ اس کا علاج تو خدا ہی کرے۔

لن یّصلح العطّار ما افسده الدّھر۔

امید ہے انجمن اسلامیہ قادیان کا جلسہ عنقریب ہو گا۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۷ دسمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۶ ص ۱۲)

موازنہ اخلاق

پیغام صلح لاہور کے فاضل اڈیٹر نے ۱۷۔ اکتوبر کے پرچہ میں ایک مضمون شروع کیا ہے، علم حدیث اور اہل حدیث، جو کہ اہل حدیث یکم اکتوبر کے مضمون مولوی محمد علی اور علم حدیث، کا جواب ہے لیکن یہ جواب بالکل نا درست اور اخلاق سے گرا ہوا ہے بحث تو علم حدیث کی تھی نہ کہ مولوی محمد علی صاحب کے اخلاق اور ذات کی جس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر پیغام صلح نے مولوی ثناء اللہ صاحب کی ذات اور اخلاق پر حملہ کر دیا ہے یہ تو مجھ جیسا کم علم بھی جانتا ہے کہ محمودی علماء ہمیشہ مولوی محمد علی صاحب کے اخلاق کا رونا رویا کرتے ہیں گو ان کا اپنا اخلاق اس سے بھی گراہوا ہے تاہم وہ واقعہ مولوی محمد علی صاحب کے خلق عظیم کا پورا پتہ دیتا ہے جب کہ حافظ روشن علی اور ان کے ساتھی مولوی صاحب کی کوٹھی پر برائے مباحثہ اختلاف عقاید مرزائیہ گئے تو مولوی صاحب نے نہ صرف اون کو اندر داخل ہونے سے روک دیا بلکہ کھڑکی سے سر نکال کر ایسی سنائیں کہ بقول اڈیٹر الفضل مولوی صاحب کے ہم عقائد بھی ان کے اخلاق سے شرمندہ ہو گئے ۔ ذاتیات کی بحث میں پڑنے سے مذہبی پرچوں کو ہمیشہ پرہیز کرنا چاہیے اگر اڈیٹر پیغام صلح میں جرأت ہے تو اون اعتراضات کا جواب دے جو کہ ماسٹر غلام حیدر صاحب نے مولوی صاحب کی حدیث دانی پر کئے ہیں نہ کہ الٹا فاتح قادیان اور شیر پنجاب اور فاتح احمدیہ بلڈنگس لاہور پر ذاتی حملہ شروع کر دے میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو فاتح احمدیہ بلڈنگس لاہور اس لئے لکھا ہے کہ مولوی صاحب کا چیلنج بلا جواب موجود ہے جو کہ شملہ اور اسلامیہ کالج گراؤنڈ لاہور اور قریب قریب سب جگہ محمد علی صاحب اور انکے ہم عقیدہ لوگوں کو دیا گیا ہے بلکہ لاہور میں تو ایک سو روپیہ طلباء کی ٹی پارٹی کے لئے بھی دینا منظور کیا تھا۔

فقط نیاز مند سید میر بسمل از گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۴ دسمبر ۱۹۲۰ مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۹ جلد ۱۸ نمبر ۷ ص ۹)

گاندھی جی اور قادیانی کرشن جی

ڈیرہ غازی خان سے حکیم عبدالرزاق صاحب لکھتے ہیں:

گو ہندوؤں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کرشن مہاراج نہ مانا ہو تو وہ نہ مانیں ہم کو اس سے کیا۔ مرزا صاحب قادیانی کو کرشن مہاراج تو بجائے خود ہم کچھ اور بھی ماننے کو تیار ہیں۔

دو تین دن کا ذکر ہے کہ میرے مکرم برادر منشی عبدالخالق صاحب احمدی مقیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان مجھے ایک خط میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

آپ نے سنا ہوگا کہ مسٹر گاندھی کو نبی اور مہدی کا خطاب آپ کے مسلمانوں نے دیا ہے یہ سزا ہے حق کے انکار کی جو ہمیشہ سے انبیاء کے منکرین کو ملا کرتی ہے آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا۔ فقط خاکسار عبدالخالق

بہت خوب لکھتے ہیں اور کیا عمدہ سزا تجویز کی ہے حضرت مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کی بھی یہی چال تھی کوئی کچھ کہے یا کسی کا کوئی مرجاوے تو جھٹ آپ فرماتے کہ لو میری فلانی پیش گوئی پوری ہوئی لہذا میں سچا ہوا۔ اسی طرح گھر بیٹھے بٹھائے سب کچھ کہہ دیتے ہمیں اپنے بھائی صاحب کو جواب دیتے ہوئے شرم آتی ہے کہ انہوں نے یہ نہ سوچا کہ مرزا صاحب قبر مبارک میں زبان حال سے کیا کچھ کہہ رہے ہوں گے کہ دعوی بھی کیا مسیح بھی بنا کرشن بھی بنا اوتار بھی بنا اور پر میشور بھی مگر عمر نے وفا نہ کی کہ اپنے دعووں کو پورا ہوتے دیکھتا۔

او مرزائیو! ہمارا تو ایمان ہے کہ مسیح ابن مریم ضرور اخیر زمانہ میں آوے گا اور اس کا کیا کام ہوگا؟ ہم اپنے لفظوں میں نہیں کہتے تمہارے پنجابی نبی (مرزا قادیانی) کے الفاظ میں کہتے ہیں سنو اور غور سے سنو اور سوچو کہ کیا وہ اپنا فرض منصبی پورا کر گئے یا ناکام مر گئے؟

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

جو آخری کام آپ (نبی ﷺ) کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اسلئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جاویں زمانہ محمدی کے آخری حصے میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے (یعنی مرزا صاحب کا اپنا زمانہ اور آپ مسیح) (چشمہ معرفت)

ہمارا تو نہ یہ عقیدہ ہے اور نہ ایمان ہے کہ مسٹر گاندھی نبی یا مہدی ہو اور نہ اسکا کوئی دعوی ہے بلکہ وہ تو صرف ایک قومی لیڈر ہے اور اگر کسی نے لکھ بھی دیا ہو تو اس کے سمجھنے کو دماغ چاہیے۔ وہ ایک شرطیہ کلام ہے جیسے قرآن مجید میں ارشاد ہے

قل ان کان للرّحمن ولد فانا اوّل العابدین

مگر ہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تلك الايّام نداولها بين النّاس

بحکم خداوندی ہم اتنا ضرور کہہ سکتے ہیں اور ہمارے کہنے کا موقع ہے کہ جو کام آج مسٹر گاندھی کر رہے ہیں اگر اس کا چوتھا حصہ بھی مرزا جی کر جاتے تو ہم سمجھتے کہ ہاں کوئی مرد میدان تھا اور مسلمان تو بے شک اور ہندو ضرور اون کو کرشن مہاراج کہتے

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے اور مدعی اپنے دعوی کی سچائی سے۔ کیا مرزا صاحب کے زمانہ میں ان کے دعوی کے بموجب تمام قوم ایک بن گئی؟ اور ایک ہی مذہب پر آ گئی۔ ہائے افسوس آج مرزا صاحب کی اپنی چھری انہی کے مریدوں کی ناک کاٹ رہی ہے مگر ناک بھی ہو تو شرم بھی آوے اس وقت ایک نابالغ لڑکا بھی کہہ سکتا ہے کہ مسٹر گاندھی نے جس کام کا بیڑا اٹھایا تھا (جو نہ کسی دعوی خدائی کی بنا پر تھا) اس کو بہت ہی خوبی سے نبھایا۔ بلکہ ہندوستان میں ایک قومی اتحاد کی رو چلا دی جو آج اظہر من الشّمس ہے۔

مرزائیو! آؤ ہم تم کو سمجھا ویں کہ حق کے انکار کی سزا کیا ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تھا عہد مسیحیت میں اپنے ایک قدیمی مدمقابل کے حق میں دعا فرماتے ہیں:

اے میرے مالک اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔

بے شک ہم جماعت اہل حدیث بہت ہی خوش ہیں کہ مرزا صاحب اپنی دعا سے مر کر دنیا سے تشریف لے گئے ان کی اپنی دعا تھی کہ ہم (مرزا اور ثناء اللہ) میں جو مفتری اور کذاب ہے سچے کی زندگی میں ہلاک ہو کر مر جاوے اگر مولوی ثناء اللہ صاحب بقول مرزا جی مفسد مفتری اور کذاب ہوتے تو ضرور ہلاک ہو کر مرتے۔ دوستو! یہ ہے حق کے انکار کی سزا جو مرزا صاحب کو نصیب ہوئی خدا کرے ان کے مریدوں کو بھی ایسی شہادت نصیب ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الراقم: حکیم عبدالرزاق خلف عالی جناب حکیم خیر محمد صاحب مرحوم ڈیرہ غازی خان

(اہل حدیث ۲۴ دسمبر ۱۹۲۰ مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۳۹ جلد ۱۸ نمبر ۷ ص ۹)

کیا مرزا قادیانی مسلمان تھے

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی اپنے حجج اور دلائل کی بابت (درثمین اردو۔ص ۹ پر) فرماتے ہیں

صف دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہے دکھایا ہم نے

اور اپنی قرآن دانی کی بابت یوں بزلہ سنج ہیں:

اگر میں نہ آیا ہوتا تو اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آ گیا اور صریح اور سچے معنی قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمان داری کا شیوہ نہیں (رسالہ الوصیت۔ص ۱۳)

مرزا جی! بہت بہتر چشم ما روشن دل ماشاد مگر ایک مسلمان کے واسطے جس کے سر میں گوبر بھرا ہوا نہ ہو بلکہ دماغ ہو امتحان کے بغیر بھی کسی کو مان لینا ایمان داری کا شیوہ نہیں۔ خاص کر جب ہمارے رسول مقبول ﷺ جھوٹے نبیوں کی باتیں سنا کر ہمیں تاکیداً منع فرما گئے ہوں۔ پس نامناسب نہیں کہ ہم آپ کے دلائل اور قرآن دانی کا تھوڑا سا امتحان کر لیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ آپ کون سے نبیوں میں سے ہیں انہیں تیس میں سے ایک جن کی خبر حضور ﷺ دے گئے ہیں یا کوئی اور۔

۱۔ مرزا جی آنحضرت ﷺ کی سیر معراج کیا تھی؟

جواب: معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا..اور اس قسم کے کشفوں میں میں خود صاحب تجربہ ہوں (ازالہ اوہام۔ص ۳۰)

۲۔ مرزا جی کے لفظ اعلیٰ سے پایا گیا کہ کشف ادنی درجہ کا بھی ہوتا ہے۔ اس کی تعریف کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب : انجیل میں ہے کہ ایک دفعہ حضرت عیسی کے حواریوں نے کشفی طور پر حضرت موسی اور حضرت یحی کو خواب میں دیکھا تھا (ازالہ اوہام۔ص ۱۹۸)

اچھا تو معلوم ہوا کہ ادنی درجہ کا کشف خواب میں یا خواب ہی ہوتا ہے

۳۔ اچھا مرزا جی! اعلی درجہ کا کشف کیا ہوتا ہے؟

جواب: اعلی درجہ کا کشف بعینہ بیداری ہوتا ہے (ازالہ اوہام۔ص ۱۹۸)

پورے طور پر بیداری ہوتی ہے۔ اسی طرح پر حواریوں نے حضرت عیسی کو جو گلیل میں فوت ہو گئے تھے چالیس روز تک دیکھا تھا (ازالہ اوہام۔ ص ۱۹۷)

مرزا جی اس دلیل سے تو آپ نے روز روشن کی طرح ثابت کر دیا کہ حضرت عیسی (۱) فوت ہو چکے ہیں (۲) گلیل میں فوت ہوئے

۴۔ مرزا جی! کشف کن لوگوں کو ہوتا ہے؟

جواب: اولیاء اللہ کو (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۱۷۸)

۵۔ مرزا جی! حضرت عیسی کے حواری کیسے آدمی تھے؟

جواب: ایک نے تیس روپئے رشوت لے کر اس کو پکڑ وا دیا اور ایک نے اس کے سامنے اس کی طرف اشارہ کر کے اس پر لعنت کی اور باقی حواری جو بڑی دوستی کا دم بھرتے تھے بھاگ گئے (فتح اسلام)

اچھا تو معلوم ہوا کہ یہ کشف ان حواریوں کو ان کی ان حرکات کے بعد ہوا۔

۶۔ اچھا مرزا جی! جب یہ ثابت ہو چکا کہ اعلی درجہ کا کشف جو بیداری میں ہوتا ہے ان حواریوں کو چالیس روز تک ہوتا رہا تو اب یہ فرماویں کہ آنحضرت ﷺ کا کشف و سیر معراج ان کے کشف سے اعلی تھا یا ادنی؟

جواب: معراج کے لئے رات اس لئے مقرر کی گئی کہ معراج کشف کی قسم سے تھا اور کشف اور خواب کے لئے رات موزوں ہے اگر بیداری کا معاملہ ہو تو دن موزوں ہوتا (تحفہ گولڑویہ ص ۲۰۹ طبع ۱۹۱۴ء)

مرزا جی! اس سے معلوم ہوا کہ آپ کی طرح حواریوں کو اعلی درجہ کے کشف ہوئے اور آنحضرت ﷺ کا معراج ادنی درجہ کا ایک کشف یعنی خواب تھا۔ اچھا۔

۷۔ مرزا جی! آپ نے ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۷ پر لکھا ہے کہ بارہا عالم بیداری میں بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدس لوگ نظر آئے ہیں۔ تو یہ فرماویں کہ یہ لوگ آپ کو بیداری میں کس جسم میں نظر آئے۔ خواب کی بات ہم آپ سے نہیں پوچھتے۔

جواب: بسا اوقات عین بیداری میں ان روحوں سے ملاقات ہوتی ہے جو اس دنیا سے گذر چکی ہیں اور وہ اسی دنیوی زندگی کے طور پر اپنے اصلی جسم میں اسی دنیا کے کپڑوں میں سے ایک پوشاک پہنے ہوئے نظر آتے ہیں (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۱۴۹)

مرزا جی! اس سے ثابت ہوا کہ مردے بیداری میں بھی نظر آویں تو اپنے اصلی جسم میں نظر آتے ہیں چہ جائے کہ رات کو خواب میں۔ بہت بہتر

۸۔ مرزا جی! آپ کے پاس اس بات کی کیا تردید ہے کہ حضرت عیسی اس جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر اٹھائے گئے۔

جواب: ایک تو یہ جو میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ وہ گلیل میں فوت ہو گئے اور حواریوں کو نظر آتے رہے وہ اعلی درجہ کا کشف تھا۔ دوم تردید؟ یہ ہے جو میں بارہا اپنی تصانیف میں بڑے زور سے بیان کر چکا ہوں جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے اس بیان سے سمجھا جاتا ہے کہ جو آپ نے معراج سے واپس آکر بیان فرمایا کہ جیسے اور نبیوں کے مقدس اجسام دیکھے ویسا ہی حضرت عیسی کو بھی انہیں کے رنگ میں پایا کوئی نرالا جسم نہیں دیکھا (حقیقت الوحی۔ ص ۳۷)

آج میں ان اشخاص سے مخاطب نہیں ہوتا جو اس شخص کو رسول یا مجدد و محدث مسیح موعود مہدی معہود اور کل پیغمبروں کا نچوڑ، زندہ شد ہر نبی زآمدنم، مانتے ہیں بلکہ ان حضرات سے پوچھتا ہوں جو اسکو مسلمان سمجھتے ہیں کہ

۱: یہ کیا اسلام ہے کہ غدار حواریوں کو ان کی ایسی حرکات کے بعد اپنا ایک مدعا یعنی وفات مسیح ثابت کرنے کے لئے اعلی درجہ کا کشف بیداری والا چالیس روز تک دکھایا جاتا ہے اور ایک دوسری غرض دشمن کو بہ جت پامال کرنے کے واسطے قرآن شریف کی آیت سبحان الذی اسری بعبده کی صریح خلاف ورزی کر کے آنحضرت ﷺ کے معراج کی اس قدر تحقیر کی جاتی ہے کہ پہلے تو مسلمانوں کے جذبات بھڑک اٹھنے کا خیال مدنظر رکھ کر اس کو نہایت اعلی درجہ کا کشف قرار دیا جاتا ہے پھر رفتہ رفتہ ادنی درجہ کا یعنی خواب بیان کیا جاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یہ کیا ایمان ہے کہ یہ شخص خود تو بیداری کے کشف میں گذشتہ روحوں کو ان کے اصلی جسم میں دیکھتا ہے اور حضرت عیسی بن مریم کی وفات میں یہ دلیل (صف دشمن کو کیا ہم نے بہ حجت پامال) پیش کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خواب سے واپس آکر (سبحان اللہ) یہ بیان نہیں کیا کہ میں نے حضرت عیسی کو اور جسم میں دیکھا اور حضرت موسی کو اور جسم میں

۳۔ قادیانی مرزاجی کی زبان پر جو کچھ جاری ہوتا تھا اگر وہ ان کی طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے جاری ہوتا تھا تو اس کی کیا وجہ؟ کہ کبھی تو مرزاجی کی زبان پر جاری ہوتا ہے کہ حضرت عیسی گلیل میں فوت ہوئے اور کبھی جاری ہوتا ہے کہ کشمیر میں مدفون ہیں۔ دونوں میں سے ایک بات جھوٹی ہے اس لئے قادیانی مرزاجی جھوٹے اور بقول خود مفتری علی اللہ تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۱ دسمبر ۱۹۲۰ء ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۸ نمبر ۸ ص ۴۔۵)

شہادات بر کذب قادیان

کسی امر کی نسبت قادیانی اخبار اگر جھوٹ لکھیں تو تعجب نہیں ہوتا کیونکہ ان کا مشن ہی یہی ہے کہ دنیا میں جھوٹ کی اشاعت ہو میرے والد مکرم ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب ایم بی مرحوم کے انتقال پر قادیانی اخبار الفضل نے ۱۶ ستمبر ۱۹۲۰ء کے پرچے میں لکھا کہ بعد انتقال مرحوم کے منہ سخت بدبو آتی تھی جس کی تردید میں نے ۸۔ اکتوبر کے اہل حدیث میں کردی اور لکھا تھا کہ مرحوم کو بوقت غسل دیکھنے والے معززین کی شہادات بوقت طلب پیش کرسکتا ہوں مگر قادیانی مدعی نے شہادات طلب نہ کیں اور ۴ نومبر کے پرچہ الفضل میں لکھ مارا کہ ہم شہادات کے منتظر رہے کوئی شہادت پیش نہیں ہوئی۔ اب جو آپ نے شہادات کے دیکھنے کی خواہش کی ہے تو لیجئے بسم اللہ ذرا انصاف کی عینک لگا کر شہادات سنئے

۱۔ کمترین جنازہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب ایم بھی کی تیاری کے وقت موجود تھا کسی طرح کی بدبو ظاہر نہیں ہوئی اور جنازہ کی حالت بہت اچھی تھی جس وقت منہ سب لوگوں کو دکھایا گیا اس وقت ان کے منہ سے مصنوعی دانت اتارے گئے نہ کوئی تعفن وغیرہ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تھی ۔ اور سب اشخاص نے جنازہ اٹھایا۔ بلکہ ان کے مکان سے ڈیڑھ میل تک جنازہ لے کر قبرستان پہنچے ۔اور چند ڈاکٹر صاحبان بھی شامل جنازہ تھے۔ کسی طرح کا تعفن نہ تھا۔ اور بڑی عزت سے جنازہ بوقت ۸ بجے صبح معہ سرکاری دوشالہ کے لے جایا گیا اور وہیں نماز جنازہ بھی ہوئی۔ (عبدالصمد اکونٹنٹ محکمہ حفظان صحت پٹیالہ)

۲۔ میں مندرجہ بالا مضمون منجانب بابو عبدالصمد صاحب اکونٹنٹ کی تائید کرتا ہوں میں اور بابو صاحب موصوف ایک ہی وقت میں ڈاکٹر صاحب مرحوم کے مکان پر پہنچے اور آخر تک ہمراہ جنازہ رہے۔

۳۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرحوم ومغفور کی مرض الموت میں بندہ اکثر ان کی خدمت میں حاضر ہوتا رہا مرحوم کا معالجہ بھی بندہ کے سپرد تھا اس تکلیف دہ مرض میں بندہ نے ان کو نہایت ہی صابر وشاکر پایا ہمیشہ سچے مسلمان کی طرح اللہ تعالی حمد وثنا میں مصروف رہے اور آدمیوں کی طرح گھبراہٹ اور موت کا خوف اور پسماندگان کا فکر کبھی ان کی طبیعت پر نہیں دیکھا ان کے جسم سے کبھی کسی قسم کی بد بو نہیں آئی ۔ اسہال وغیرہ مطلق نہیں ہوئے ۔ مرنے سے پیشتر لاش کا سڑ جانا یا متعفن ہونا جو بیان کیا جاتا ہے یہ بالکل جھوٹ ہے۔ (ڈاکٹر عبدالرحیم خان راجندر ہسپتال پٹیالہ)

۴۔ جب کہ جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کا انتقال پر ملال ہوا اس وقت میں بعہدہ سب انسپکڑی تھانہ نانگل ضلع نارنول میں مامور تھا اور اس موقعہ پر مقام پٹیالہ میں بسلسلہ کار سرکار آیا ہوا تھا چنانچہ میں بوجہ ہونے تعلقات ہمسایہ ان کی موقعہ مرگ میں شامل ہوا اور مرحوم کے منہ میں جو مصنوعی دانت لگے ہوئے تھے ان کو میں نے اپنے ہاتھ سے نکالا مرحوم کی لاش سے کسی قسم کی بد بو وغیرہ نہیں آتی تھی کہ ان کا غسل میت و کفن دفن وغیرہ میرے روبرو ہوا غرض کہ نعش مرحوم میں کوئی بات غیر معمولی نہیں دیکھی گئی۔ بندہ عبدالقادر سب انسپکٹر پولیس پٹیالہ

۵۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان مرحوم کی نسبت کسی شریر آدمی نے یہ الزام لگایا کہ ان کی نعش سے عفونت آنے لگی تھی ، اسکا یہ کہنا سراسر غلط ہے احقر ان کی تجہیز وتکفین کے وقت موجود تھا بلکہ ان کی نعش جب بالاخانہ سے نیچے اتاری گئی اسوقت بھی میں شامل تھا کوئی کسی قسم کی عفونت وغیرہ نعش میں سے نہ آئی تھی جس شخص نے ان کی نسبت دروغ گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے غالباً یہ مرزائیوں کی اشتالک سے ہوگی میں تصدیق کرتا ہوں کہ تجہیز و تکفین کے وقت کسی قسم کی عفونت وغیرہ ہرگز ہرگز نعش میں نہ تھے۔

(العبد میر ہاشم علی سررشتہ دار دفتر انسپکٹری نسواں سررشتہ تعلیم پٹیالہ)

۶۔ بروز انتقال جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب میں موصوف کے مکان پر موجود تھا اور ڈاکٹر صاحب کی تجہیز و تکفین میں بھی شریک تھا اور بوقت غسل بھی۔ میں حلفیہ بیان کرتا ہوں کہ کسی قسم کا تعفن و بدبوا جنازہ کے قریب سے بھی کبھی نہیں آئی تھی اور شکل و صورت میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوا تھا اور دوران بیماری میں نہایت صبر اور استقلال سے مرض کا مقابلہ کیا۔ (عبدالحمید خان ہیڈ ما مور دفتر انسپکٹر جنرل پولیس پٹیالہ)

۷۔ چونکہ میں جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرحوم و مغفور کا ہیڈ کلرک رہا ہوں مجھے عموماً ہر روز صاحب ممدوح کی خدمت میں اپنے مفوضہ کام سرکاری انجام دہی کے لئے جانا پڑتا تھا اس وجہ سے بھی جناب مدوح کی حالت کا روزانہ از الف تا ی تجربہ ہے میں یہ تمام اپنے ہمیشہ کے تجربوں کو بڑے زور کے ساتھ یہ امر لکھ دینے کو تیار ہوں کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب کے جسم سے نہ بحالت بیماری نہ بوقت مرگ کسی قسم کی بدبو آئی اور نہ کسی قسم کی نفرت معلوم ہوئی اتنی بڑی سخت بیماری میں جس سنجیدگی اور جس صبر سے انہوں نے اپنے ایام بیماری گذارے ہیں میں کہہ سکتا ہوں کہ کوئی نہایت ہی پاکیزہ اور فرشتہ خصلت انسان گذار سکتا ہے۔ کوئی گھبراہٹ یا موت کا ڈر نہیں بلکہ ایشر پر ما تما پر ہمیشہ شاکر رہے میں یہاں تک کہہ سکتا ہوں کہ وہ جامہ انسانی میں ایک فرشتہ شخص تھے جو کچھ اخبار میں جناب کی شان میں تحریر ہوا ہے وہ کسی قدیمی کینہ پروری کا اشتباہ پیدا کرتا ہے ورنہ اس اخبار کی بے ہودہ گوئی میں صداقت کچھ نہیں ہے۔

(بابو رام ہیڈ کلرک سینٹری ڈیپارٹمنٹ پٹیالہ)

۸۔ میں ان لوگوں میں شامل تھا جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی میت کو مدفن تک لے گئے مرحوم و مغفور میں کسی قسم کی ایسی حالت نہیں پائی گئی جو تنفر پیدا کرے بلکہ یہ بڑا دلچسپ نظارہ تھا کہ جو لوگ راہ میں مرحوم کی مرگ سے واقف ہوئے نہایت عزت اور محبت سے کاندھے دیتے تھے قادیانی اصحاب کو اپنے (سراسر واقعات کے خلاف) الفاظ کو واپس لینا انسانیت کا ایک اعلیٰ فرض ادا کرنا ہوگا۔ (میر تجمل حسین مسرور اکونٹنٹ پٹیالہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ میں نے ایام بیماری میں بھی جناب ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرحوم کی حالت دیکھی اور بعد فوت ہو جانے کے بھی موقعہ پر جا کر اپنے ہاتھوں سے مرحوم کو غسل دلایا کوئی کسی قسم کا تعفن نہیں پایا گیا (امام الدین پرنٹر وخوش نویس محکمہ حفظان صحت پٹیالہ)

۱۰۔ ہم ڈاکٹر صاحب موصوف کے جنازے کے ساتھ دفن ہونے تک رہے ہم نے کوئی بدبو یا تعفن میت کے اندر نہیں دیکھا۔ یہ ڈاکٹر صاحب پر ایک جھوٹا بہتان ہے۔

(غلام محی الدین ویکسی نیٹر ریاست پٹیالہ)

۱۱۔ ہم تمام لوگ مندرجہ بالا شہادت کی تصدیق کرتے ہیں۔

(کرم بخش وغلام محمد م قطب الدین

محمد ابراہیم خان وفیض محمد ویکسی نیٹران ریاست پٹیالہ)

۱۲۔ میں ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرحوم ومغفور کی تجہیز وتکفین کے وقت سے لے کر دفن ہونے تک میت کے ساتھ رہا۔ میں نے میت کے اندر نہ کوئی بدبو پائی، نہ کسی قسم کا تعفن تھا۔ بلکہ جب ڈاکٹر صاحب کا منہ دیکھا گیا اس وقت چہرہ سے ایسا نور برس رہا تھا گویا خدا کی رحمت تھی۔ (محمد شفیع ویکسی نیٹر پٹیالہ)

مرسلہ: محمد مبارک خلف ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب مرحوم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ دسمبر ۱۹۲۰ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۸ نمبر ۸ ص ۵۔۷)

مفتری کون ہے؟

اس سوال کا صاف جواب یہ ہے کہ جو شخص کسی کی طرف وہ بات نسبت کرے جو اس نے نہ کہی ہو نہ کی ہو وہ مفتری ہے اس تعریف کے مطابق آج ہم بتانا چاہتے ہیں کہ مفتری کون ہے ہم یا قادیانی؟

شریعت اسلام میں کسی پر افترا کرنا جھوٹ اور غیبت ہے جو بڑا جرم ہے قرآن مجید میں افتراء کی نسبت فرمایا:

و الّذین یؤ ذو ن المؤ منین و المؤمنا ت بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً و اثماً مبیناً (پ ۲۲۔ع۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جو لوگ کسی پر افترا کرتے ہیں وہ بہت بڑا گناہ اٹھاتے ہیں)

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷۔دسمبر ۱۹۲۰ء میں سید احمد قنوجی کا ایک خط درج ہوا ہے جس میں راقم لکھتے ہیں کہ مرزا احمد جان ... نے مجھے بتایا کہ ان کو میاں محمود احمد قادیانی نے کہا تھا کہ تم کسی معجون کے ذریعہ سے مولوی ثناءاللہ کا کام تمام کرو۔

اس مضمون کو ہم نے قابل تحقیق لکھا تھا قابل تصدیق نہیں۔اس لئے خلیفہ قادیان سے بطور سوال اور استفسار لکھا تھا کہ میاں محمود جواب دیں کہ کیا یہ سچ ہے۔ یہ نہیں کہ ہم نے اسکو تصدیق کر کے جواب مانگا تھا۔باوجود اس کے الفضل قادیان کے اڈیٹر کو اتنا رنج ہوا کہ مرزا صاحب آنجہانی کو آسمانی منکوحہ کی جدائی پر بھی نہیں ہوا ہوگا۔اڈیٹر مذکور نے اس رنج میں اخبار کے قریباً تین صفحے لکھ کر حق نمک خوب ادا کیا ہے آپ کی ساری تحریر کا خلاصہ دو حصے ہیں۔

ایک یہ کہ احمد جان کو ہم جانتے ہی نہیں کب آیا تھا۔اگر وہ واقعی احمدی ہے تو بتاوے اس نے کس تاریخ بیعت کی اور چندہ ماہوار کیا دیا۔غرض احمدیت کا ثبوت پہلے دے پھر دیکھا جائے گا۔

اس حصے کا جواب دینا تو صاحب حال کا کام ہے خاکسار کی نسبت جو پھول جھڑی چھوڑی ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ اڈیٹر اہل حدیث بڑا مفتری بڑا کذاب بڑا بے حیا وغیرہ ہے جس نے ہمارے خلیفہ پر افترا کیا ہے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> اگر مولوی ثناءاللہ صاحب میں حیا و شرم کا ایک ذرہ بھی موجود ہے اگر وہ فی الواقعہ انسانیت کے دائرہ سے نکل کر حیوانوں بلکہ بے حیا حیوانوں میں شامل نہیں ہو گئے اگر وہ رسول کریم کی پیش گوئی کے مطابق اشرّ الناس میں داخل نہیں ہو گئے تو وہ اس تحریر کو جو انہوں نے شائع کی ہے سچا ثابت کر کے دکھاویں۔ (الفضل قادیان ۲۳ دسمبر ۱۹۲۰ء)

ہمارے ناظرین کو اس قسم کی تیز کلامی سے رنج ہوا ہوگا ہم ان کی تسلی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے قادیان کے بڑے حضرت کی تحریر کا نمونہ دکھاتے ہیں تاکہ ہماری طرح آپ بھی ان مرزائی لوگوں کو ایسی بدزبانی میں معذور سمجھیں۔ بڑے حضرت لکھتے ہیں:

> مولوی محمد حسین مولوی احمد اللہ ثناء اللہ امرتسری قسم کھائیں کہ آتھم کی نسبت پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور عیسائیوں کی فتح ہوئی تو خدا ان کو ذلیل کرے گا روسیاہ کرے گا... کیا یہ لوگ قسم کھائیں گے؟ ہرگز نہیں کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں
>
> (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۲۵)

یہ تو ہے نمونہ مرزائی اخلاق کا۔ اب ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ جھوٹ کس کو کہتے ہیں اور جھوٹ کس نے بولا اور افتراء کس نے کیا۔

خلاف واقعہ کوئی خبر بتانے کا نام جھوٹ ہے عالمانہ اصطلاح میں یوں سمجھو کہ صدق یا کذب اس کلام کی صفت ہوتے ہیں جو بصورت جملہ خبریہ ہو۔ استفہام وغیرہ کو جھوٹ یا افتراء کہنا انہی لوگوں کا کام ہے جو سچے اور جھوٹے نبی میں تمیز نہ کر سکیں۔ اب غور طلب بات یہ ہے کہ ہم نے وہ مراسلہ بطور خبر کے درج کیا یا بطور سوال اور استفہام کے؟ اسکا جواب دینے کے لئے ہمارے الفاظ کافی ہیں جو یہ ہیں:

> ہمیں ایک مراسلت پہنچی ہے جو بغرض استفسار درج ذیل ہے۔

اس کلام میں استفسار کا لفظ صاف دلالت کرتا ہے کہ ہم نے اس مراسلت کو نہ تصدیق کر کے لکھا نہ صحیح جان کر بلکہ میاں محمود سے استفہام کیا کہ اس قصے کی اصلیت کیا ہے؟ باوجود اسکے اڈیٹر الفضل نے ہماری نسبت یہ لکھا ہے:

> مولوی ثناء اللہ کو کیا ہو گیا تھا کہ انہوں نے اس مضمون کو صحیح سمجھ کر شائع کر دیا۔

یا تو اڈیٹر مذکور ہمارے کسی لفظ سے دکھاوے کہ ہم نے اس کو صحیح جان کر لکھا ہے یا اقرار کرے کہ میں نے یہ افتراء باتباع سنت مرزا کیا ہے کیونکہ میں پکا مرزائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور مرزا صاحب اپنے مخالفوں پر افتراء کیا کرتے تھے (اعجاز احمدی وغیرہ ملاحظہ ہو) اس لئے پکا مرزائی وہی ہے جو جھوٹ بولے اور مخالفوں پر افتراء کرے حافظ شیرزای ایسوں ہی کے حق میں کہہ گئے ہیں

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

نوٹ: سید احمد صاحب قنوجی توجہ کر کے مرزا احمد جان سے ان کی سابقہ مرزائیت کا ثبوت دلا دیں ورنہ ان کی روایت بے ثبوت رہے گی۔

(اہلحدیث جلد ۱۸ نمبر ۹ مورخہ ۷ جنوری ۱۹۲۱ء ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ ص ۱۔۲)

قادیانی کذب بیانی

جھوٹ بولنا دنیا میں بدترین فعل ہے مگر ہمارے احمدی دوست اس سے مطلق پرہیز نہیں کرتے۔ یہاں تک اس میں ان کی ترقی ہو چکی ہے کہ ہمیں کوئی گلہ ہی نہیں یہ جھوٹ منشی عبداللہ پٹواری کی ایجاد ہے جسکی تفصیل یہ ہے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ میں نے قضا وقدر کی ایک مسل مرتب کر کے خدا کے سامنے بغرض دستخط کرانے کے پیش کی تو خدا نے قلم دوات میں بھگو کر جھٹکا دیا جس سے سرخ چھینٹے میرے کپڑوں پر پڑے ان چھنٹوں کا گواہ منشی عبداللہ پٹواری ہے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی، ۶، اکتوبر اور ۱۷ نومبر ۱۹۱۶ء میں اس پر مختلف نوٹ لکھے گئے یہاں تک کہ چمک کر منشی عبداللہ مع اپنے ہم مذہبوں کے ہماری مسجد میں آیا اور کہنے لگا میں آپ کے کہنے پر قسم کھانے کو تیار ہوں۔

ہم نے کہا اس مضمون کی قسم کھایئے کہ میں نے مرزا صاحب کو قضا وقدر کی مسل لکھتے ہوئے اور خدا کے سامنے کرتے اور خدا کو اس پر دستخط کرتے دیکھا ہے (اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۱۶ء)

یہ سن کر بولا کہ یہ تو میرا مضمون نہ ہوگا بلکہ اس مضمون کا حلف ہوگا کہ جس وقت مرزا صاحب پر قطرے گرے تھے میں اس وقت مرزا صاحب کے پاس تھا۔ میں نے کہا قطروں کا گرنا تو محسوس ہے اس پر شہادت کی کیا حاجت، نہ اس کا انکار نہ بحث ۔ بحث تو یہ ہے کہ وہ قطرے خدا کے قلم سے تھے۔ سو اگر آپ اس دعوی پر قسم کھا سکتے ہیں تو کھائیے ۔ بولا ہم تو اس پر قسم کھائیں گے کہ قطرے ہم نے دیکھے ۔ خیر اسی نفی اثبات میں رہے اور مقررہ حلف اٹھائے بغیر چلے گئے ۔ اب آپ نے قادیان کے اخبار الفضل ۲۳ دسمبر (۱۹۲۰ء) میں لکھا ہے کہ میں اب مرنے کے قریب ہوں مجھ کو کیا غرض ہے کہ میں ایسے حال میں جھوٹ بولوں اس لئے میں اعلان کرتا ہوں کہ،

میں نے سرخ قطرے مرزا صاحب کے بدن پر گرے ہوئے دیکھے اور میں ایک دفعہ مولوی ثناء اللہ کے سامنے قسم کھا آیا ہوں،۔

اس کا جواب بس یہی ہے کہ نہ تو پہلے تم نے قسم کھائی ہے اور نہ اب کھا سکتے ہو۔ یہ سب تمہارا معمولی جھوٹ ہے ۔ ہمت ہے تو سامنے آؤ اور اس مضمون پر قسم کھاؤ کہ خدا نے میرے سامنے قلم کو پکڑا اور میرے سامنے دستخط کئے ۔،

اگر یہ نہیں تو کچھ بھی نہیں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۸ نمبر ۹ مورخہ ۷ جنوری ۱۹۲۱ء ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۳۹ھ ص ۲)

باپ کا بیٹا مخالف

یہ تو ہوتا ہے کہ باپ صالح ہے اور بیٹا طالح۔ باپ نبی ہے تو بیٹا غیر نبی بلکہ کافر۔ باپ محمدی ہے تو بیٹا احمدی، مگر یہ نہ سنا ہوگا کہ باپ کی نسبت بیٹے کا دعوی ہو کہ وہ نبی واجب الاتباع ہے اور میں اس کا خلیفہ ہوں۔ مگر فتوی اس کے برخلاف دے

ایں چہ بوالعجبی است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۲۳ دسمبر ۱۹۲۰ء میں سوال جواب درج ہیں جو قابل دید ہیں: اڈیٹر لکھتا ہے:

زمین داری پیشہ کیسا ہے؟ ایک دوست نے حضور (خلیفہ قادیان) کی خدمت میں لکھا کہ قبلہ نور الدین ایک حدیث بیان فرمایا کرتے تھے کہ نبی کریم ﷺ نے کسی شخص کے گھر میں آلات کشا درزی رکھے دیکھے تو فرمایا کہ اس گھر سے دین اور برکت اٹھ جائے گی۔ احیاء العلوم میں ایک حدیث مذکور ہے کہ اهل الكور اهل الكور یعنی دیہات والے قیدیوں کی مانند ہیں دنیا میں بھی زراعت پیشہ لوگوں کی حالت سے ایسی احادیث کا ثبوت بخوبی ہویدا ہے مذکورہ بالا احادیث اور دنیا کے عملی تجربہ کو دیکھ کر زمین داری سے سخت متنفر ہے اور خواہش کرتا ہوں کہ زمین داری کو چھوڑ کر شہر کے قریب یا شہر کے اندر کوئی اور جائداد پیدا کی جاوے یا کسی اور کاروبار پر لگائی جاوے اس کے متعلق حضور کا کیا ارشاد ہے۔ اسکے جواب میں حضور نے ارشاد فرمایا کہ:

ہمیں تو یہی معلوم ہوتا ہے کہ قریباً تمام صحابہ زمین دار تھے مہدی کے متعلق حدیثوں میں ہے کہ حارث حراث ہوگا۔ وہ حدیث جس کی طرف آپ نے اشارہ کیا ہے اس سے یہی مراد ہے کہ جو شخص اپنے آپ کو زراعت کے کام میں مشغول کر دیتا ہے اور دین کی طرف توجہ نہیں کرتا وہ ذلیل ہو جاتا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب آنجہانی نے ایک اشتہار میں لکھا تھا کہ مولوی محمد حسینؒ صاحب بٹالوی ذلیل وخوار ہوں گے۔ مولوی صاحب کو جب علاقہ لائل پور میں سرکار نے چار مربع اراضی عنایت کی تو اس پر لکھا گیا کہ کہ مرزا جی! مولوی صاحب تو بجائے ذلیل کے عزیز ہو گئے تو مرزا صاحب نے ایک اشتہار مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۸۹۹ء کے ذریعہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکا جواب دیا کہ:

مولوی محمد حسین کی یہ ذلت ہے کہ وہ زمیندار ہوگیا ہے کیونکہ حدیث میں آیا ہے کہ جس گھر میں کھیتی کے آلات داخل ہوں وہ ذلیل ہوتا ہے۔

حالانکہ نہ مولوی صاحب موصوف کے گھر میں کھیتی کے آلات گئے نہ انہوں نے خود کھیتی کی نہ ہل چلائے۔ بلکہ بحیثیت ایک زمین دار مالک اراضی کے معاوضہ لیتے رہے۔ باوجود اس کے قادیانی متنبّی نے اسکو مولوی صاحب کی ذلت قرار دیا ہے۔ ماشاءاللہ چشم بددور! آج بیٹا اس فتوے کو منسوخ کرتا ہے کہ نہیں نہیں صحابہ زمین دار تھے، لہذا زمین داروں کو ذلیل کہنے والا جھوٹا ہے۔

آج مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم زندہ ہوتے تو خوش ہوتے کہ میرا بدلہ مرزا غلام احمد قادیانی سے مرزا کے بیٹے نے دو طرح سے لیا۔

ایک تو فتوی ہذا کو منسوخ بلکہ غلط قرار دیا،

دوم قادیان کا زمین دارہ خرید کر پہلے سے بڑا زمین دار بن گیا۔

گویا وہ ذلت جو بقول مرزا، مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے حصے میں آئی تھی آج قادیان کے بیت النبوۃ اور دارالخلافت میں داخل ہوگئی۔ مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کے مزار سے یہ صدا آتی ہوگی:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

قادیانی ممبرو! مانو گے یا نہیں کہ قادیانی متنبّی کے اقوال اور احوال پر ہم کو تم سے اور تمہارے خلیفہ سے زیادہ اطلاع ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ۔ ۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ مرزائیاں

(از باشندگان ماڑی بھنڈراں ضلع گوجرانوالہ)

مولانا! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

براہ نوازش مضمون ذیل اخبار میں درج فرمادیں۔

ہمارے گاؤں موضع ماڑی بھنڈراں میں ایک شادی تھی جس میں ہم نے مولوی غلام یسین سکنہ ونڈالہ اور مولوی ثناءاللہ صاحب سکنہ منگوکے، واسطے دعا کے بلائے تھے۔ اور ہمارے گاؤں میں ایک چودہری کرم الٰہی پٹواری مرزائی ہیں، انہوں نے بھی چند مولوی صاحبان پارٹی قادیانی کو بلایا ہوا تھا۔ مولوی صاحب کے نام یہ ہیں: بابو عطاءاللہ متعلم بی اے لاہور۔ مولوی محمد حسین، مولوی محمد الدین۔

عطاءاللہ صاحب نے تقریر کے لئے درخواست کی جو اسلام کی صداقت پر ہوگی۔ ہم تو شش وپنج میں تھے مگر مولوی غلام یسین نے ان کو اجازت دے دی۔

بابو عطاءاللہ نے کھڑے ہوتے ہی صداقت اسلام کو تو درکنار چھوڑا اور نبوت مرزا کا ذکر شروع کردیا اور بڑے زور سے مرزا صاحب کی نبوت پر آیت ھموا بما لم ینالوا (پ۱۰ع۱۰) پڑھ کر نتیجہ نکالا کہ اگر ترک مسیح قادیانی پر ایمان لاتے تو ان کی سلطنت قائم رہتی اور فتح یاب ہوتے۔ ان کی شکست اس بات پر دال ہے کہ وہ مومن نہیں کیونکہ مومن جس کام کو پکڑتا ہے اس میں کامیاب رہتا ہے۔ گویا کامیابی مسلمانی کا معیار ہے (بقول مرزا انگریز تو ضرور مسلمان ہیں۔ مبارک۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

اس پر مولوی غلام یسین صاحب نے اہل سنت کی طرف سے کھڑے ہوکر جواب دیا کہ آیت ھموا بمالم ینالوا سے مرزا صاحب کی نبوت کا ثبوت دینا گویا چاولوں کی سفیدی سے زمین کی گولائی کا ثبوت دینا ہے۔ اس آیت میں کون سا لفظ ہے جس میں نبوت کا ذکر تک ہے اسکا ماقبل و مابعد ملا کر پڑھو۔ آیت مذکورہ تو کفار اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منافقوں کے حق میں ہے۔ کہاں نبوت اور کہاں منافق اور کہاں کفار کے ساتھ جہاد کا ذکر۔ آیت مذکورہ سے نبوت نکالنا کیسی پرلے درجے کی حماقت ہے۔ یہ ایسی مثال ہے کہ ایک اندھا فقیر حقہ نوشی میں کسی کو اپنے ساتھ شریک نہ ہونے دیتا جب کوئی اس کے ساتھ حقہ نوشی کا ارادہ کرتا تو وہ جھٹ آیت ان اللہ سمیع علیم پڑھ دیتا جہال سمجھ بیٹھتے کہ شائد خداتعالی نے اس کے ساتھ حقہ نوشی سے ان کو منع کیا ہے واہ سبحان اللہ قرآن کی تعلیم ہو تو ایسی ہو۔

آپ نے جو مسلمانی کا معیار کامیابی مقرر فرمائی ہے اور ترکوں کو خارج از دائرہ اسلام کیا ہے آپ کے اس اصول کے مطابق تو خود جناب مرزا دائرہ اسلام سے خارج ہیں، چنانچہ محمدی بیگم کا نکاح عرش پر خدا نے پڑھایا اور خدا کی وحی نے لوگوں کو اشتہاروں میں ڈرایا مگر مرزا صاحب کامیاب نہ ہوئے۔ ایسے اعتراض بے شمار ہیں مگر میں آپ سے مہذبانہ طور سے پوچھتا ہوں مسیح قادیانی کا دعوی ہے کہ میں صلیب توڑنے اور خنزیروں کو قتل کرنے کے لئے بھیجا گیا ہوں میں آسمان سے اترا ہوں (فتح اسلام۔ص ۱۷)

نیز: میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلا دوں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔

مولوی صاحب! آپ ایمان اور انصاف سے فرمائیں کہ مرزا صاحب اپنے کون سے دعوی میں کامیاب ہوئے ہیں۔ کہاں صلیب توڑی اور کس جگہ خنزیروں کو قتل کیا؟ ذرا سوچ کر جواب فرماویں۔

مرزائی: لاجواب اور خاموش رہ کر بولا کہ مرزا صاحب کے آسمانی نکاح پر آپ بڑے دوڑے آتے ہیں آسمان پر تو محمد ﷺ کا بھی نکاح ہوا۔ تین عورتوں سے ان میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک بھی آپ کو نہ ملی۔

مولوی غلام یسین: کس ایسی عورت کا نکاح محمد رسول اللہ ﷺ کے ساتھ عرش پر باندھا گیا۔ جسکے والدین نے پیغمبر کے عرشی نکاح کے بعد کسی اور جگہ نکاح کر دیا ہو؟ اور رسول اللہ اسکے بارے میں عمر بھر الہام ترہیب شائع کرتا رہا ہو۔ اور ام المومنین بھی خدا سے التجا کرتی رہی ہوں کہ رسول کی اہلیہ ضرور آوے، مگر وہ منکوحہ عرشی اور جگہ رسول کی زندگی میں دوسرے خاوند کے بچے جنتی رہی ہو۔

اس پر بی اے صاحب تو بالکل لاجواب اور سکوت اختیار کر گئے مگر چوہدری کرم الٰہی صاحب پٹواری کھڑے ہو کر فرمانے لگے کہ اس رفتار کو جانے دو اور از سر نو مسئلہ نبوت پر آیات قرآنی سے بحث ہو۔

مولوی غلام یسین: پٹواری صاحب! آپ کی یہ درخواست بھی ہم کو منظور ہے مگر ہمارے پیش کردہ اعتراضات کا اگر بی اے جواب نہیں دے سکتے تو مولوی محمد حسین و محمد الدین یا آپ ہی دیں۔

پٹواری: اسکو جانے دیں آپ ختم نبوت کی آیات سنائیں

مولوی غلام یسین: ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین

قل یا ایھاالناس انّی رسول اللہ الیکم جمیعا

آیت نمبر ا میں جملہ خاتم النبیین کے یہی معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا

بابو عطاء اللہ مرزائی: آیت نمبر ا میں لفظ خاتم اسم آلہ ہے نہ اسم فاعل۔ حضرت مرزا صاحب کا دعوی بھی نبوت ظلی غیر تشریعی کا ہے یعنی آپ کا دعوی ہے کہ میں بوجہ اتم اتباع محمد ﷺ کے نبی ہوں۔ چنانچہ اس پر قرآنی آیات ناطق ہیں:

ا۔ و من یطع اللہ و الرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین ..الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اھد نا الصرا ط المستقیم ۔ صرا ط الذین انعمت علیھم
لفظ مع الذین سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ متبع رسول ہوسکتا ہے کیونکہ نبیوں کی جماعت میں شمار کیا جاتا ہے۔ آیت نمبر۲ سے ظاہر ہے کہ نبوت جاری ہے ختم نہیں ہوئی کیونکہ منعم علیھم نبی ہیں۔ اگر خداوند کریم نے ہم کو نعمتیں نبوت کی عطا نہ فرمانی تھیں تو یہ دعا کس واسطے سکھائی۔

مولوی غلام یسین: حاضرین! یہ ہیں مرزائیوں کے دلائل نبوت کہ مع کے لفظ سے نبوت نکالتے ہیں یہ نہیں سوچتے کہ دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

محمد رسول اللہ و الذین معہ اشداء علی الکفار

کیا یہ لوگ صحابہ کرام جن کا ذکر اس آیت میں مع کے ساتھ ہے یہ سب لوگ نبی تھے؟ اگر نبی نہ تھے تو مع نے ان کو کیوں فائدہ نہ دیا؟ حالانکہ یہ لوگ یقیناً معالرسول تھے۔ پھر ان پر کیوں اثر نہ ہوا اور نبوت نہ ملی۔ ملی تو مرزا کو آکر ملی، جو اصل معنی میں مع بھی نہیں ہے

اس مباحثہ سے ہم لوگ مرزا صاحب کی نبوت کا حال جان گئے۔
فتح محمد، محمد علی، اکبر امام مار کرم الٰہی نمبر دار موضع مذکور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ ۔ ۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۳۔۴)

سنت مرزائیہ

گولیکی سے ایک مرزائی صاحب ۲۴ دسمبر کے اہل حدیث میں تردید لکھتے ہیں کہ سکرٹری احمدیہ انجمن کی طرف سے پہلے ہی فساد کا اندیشہ تھا۔ یہ غلط ہے۔ اس مرزائی دوست نے بقول اڈیٹر صاحب اہل حدیث واقعی سنت مرزائیہ کو پورا کر دیا ہے، اور ایک سچ کی تردید کی ہے۔ میرے پاس گولیکی کے ایک معتبر شخص کا خط موجود ہے جس میں اس نے لکھا ہے کہ، سکرٹری کا لڑکا کہتا ہے کہ اگر سید میر بسمل دریائے چناب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اس طرف آیا تو اسے سخت بے عزت کیا جائے گا کیونکہ اس نے مولوی صاحب اور مرزائیوں کے خلاف مضمون لکھے ہیں۔

ناظرین انصاف فرماویں کہ افتراء کس نے کیا ہے؟ میں نے یا اس تردید کرنے والے مرزائی نے۔ ایک امر اور بھی قابل ذکر ہے کہ جس شخص نے میرے ساتھ گفتگو اور بدزبانی کی تھی اس نے مجھے یہ دھمکی دی تھی کہ اگر تم نے اس جھگڑے اور بدزبانی کا ذکر اخباروں میں شائع کرایا تو تم پر عدالتی کاروائی کی جائے گی۔لیکن شاید یہ سنت مرزائیہ سے باہر ہے اس لئے وجود پذیر نہیں ہوا فقط۔

نیاز مند: سید میر بسمل از لاہور محلّہ ولی اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۴)

ایک عجیب افتراء

الفضل اور پیغام جواب دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین کو اس بات کا بتلانا ضروری نہیں کیونکہ وہ خوب جانتے ہیں کہ جو شخص خدا پر رسول پر اصحاب پر آئمہ اسلام پر اور اولیاء کرام پر افتراء کرے بلکہ اس کے مذہب کی بنیاد ہی یہی ہو تو کسی اور کو اس کی کیا شکایت۔مگر خیر میں بات آ ہی جاتی ہے تا کہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ یہ حضرت کس قماش کے بزرگ تھے آج ہم ایک عجیب افتراء مرزا صاحب قادیانی کا دکھاتے ہیں۔ جو ایک پرانی مثل: دروغ گوئم بر روئے تو، کا مصداق ہے۔ خیریت سے آپ ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم میں لکھتے ہیں:

> غرض موته کی ضمیر اہل کتاب کی طرف پھرتی ہے نہ صرف حضرت عیسی کی طرف اسی وجہ سے اس آیت کی دوسری قرأت میں موتهم واقع ہے اگر حضرت عیسی کی طرف یہ ضمیر پھرتی تو دوسری قرأت میں موتهم کیوں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، دیکھو تفسیر ثنائی کہ اس میں بڑے زور سے ہمارے اس بیان کی رصدیق موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابو ہریرہؓ کے نزدیک یہی معنی ہیں مگر صاحب تفسیر لکھتا ہے کہ ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے ابو ہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا اور میں کہتا ہوں کہ اگر ابی ہریرہ نے ایسے معنی کئے ہیں تو یہ اس کی غلطی ہے جیسا کہ اور کئی مقام میں محدثین نے ثابت کیا ہے کہ جو امور فہم اور درایت سے متعلق ہیں اکثر ابو ہریرہ ان کے سمجھنے میں ٹھوکر کھاتا ہے اور غلطی کرتا ہے (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ ص ۲۳۴)

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: تفسیر ثنائی (مصنفہ ثناء اللہ) کی کون سی جلد اور کس صفحہ پر یہ مضمون ہے مہربانی کرکے اصل عبارت نقل کریں اور حوالہ صحیح دیں۔

ایک سابق افتراء:

چونکہ افتراء کرنا خصوصاً خاکسار ثناء اللہ اور تفسیر ثنائی پر بہتان لگانا تو مرزا صاحب آنجہانی کا مقصود اول تھا اس لئے اس سنت مرزا پر عمل کرنے کو ایک دفعہ ہمارے سہ صدی دوست (میر صاحب) قاسم علی نے بھی ایک مضمون لکھا تھا کہ تفسیر ثنائی سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے بھولے بھالے دین فروش میرٹھی وغیرہ مرزائیوں نے اوس مضمون کو اشتہار کی صورت میں شائع کیا لیکن جب جلسہ میرٹھ بلکہ کلکتہ میں بھی کہا گیا کہ تفسیر ثنائی میں یہ دکھا دو تو بغلیں جھانکنے لگے ..

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ۔ ص ۳۔۴)

مرزا جی کی عربی

مولوی محمد رفیق مصطفیٰ آبادی (رامپوری) لکھتے ہیں:

مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری شیر پنجاب نے رسالہ عقاید مرزا میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی الہام لکھا ہے

الارض و السّماء معك كما هو معي ۔

یعنی خدا کہتا ہے: آسمان اور زمین (اے مرزا) تیرے ساتھ ہیں جیسا وہ میرے ساتھ ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری موصوف نے اس پر نوٹ لکھا ہے کہ یہ جو عربی دانوں کی توجہ چاہتا ہے۔

واقعی یہ الہام عربی کے سراسر خلاف ہے کیونکہ ھو ضمیر مفرد مذکر ہے نہ اسماء کی طرف پھر سکتی ہے نہ الارض کی طرف کیونکہ یہ دونوں مونث سماعی ہیں، اور دونوں کی طرف تو کیا ہی پھرے گی۔ اس لئے ماننا پڑے گا کہ مرزا صاحب بزعم خود نہ صرف مسائل شرعیہ میں مجدد تھے بلکہ بقواعد زبان بھی ایجاد کرتے تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء مطابق ۔ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ ص ۴)

اسرار نبوت مرزا ۔ ا

جناب نواب الدین لیدر ایکسپرٹ من مقام سائن بمبئی لکھتے ہیں:

خیر القرون سے لے کر آج تک تمام اہل اسلام میں یہ عقیدہ مسلم اور متوارث چلا آیا ہے کہ منصب نبوت وہبی اور عطیہ الٰہی ہے اور جناب ختم المرسلین ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت باقی نہیں رہی لیکن اس کے علی الرغم آج قادیانی جماعت اس نعمت کو اکتسابی ٹھہرا کر مرزا غلام احمد صاحب کو مثل دیگر انبیاء عظام کامل نبی مانتی ہے۔ غنیمت ہے کہ مرزائی نبوت کو تا حال آنحضرت ﷺ کے کامل اتباع کا صدقہ قرار دیا جاتا ہے تاہم بحالات حاضر اندیشہ ہے کہ اتباع رسول کا باریک سا تسمہ بھی بہت جلد توڑ کر رکھ دیا جائے گا یوں تو علمائے اسلام حتی کہ مرزا صاحب کے ذی شعور مبائعین اس مسئلہ پر فاضلانہ تقریظات کر کے مرزا صاحب کی نبوت کو سودائے محال ثابت کر چکے ہیں (مگر مرزا صاحب کی تعلیم کے برخلاف۔ حق یہ ہے کہ مرزا کو اوسکے دعاوی میں سچا مان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر نبوت سے انکار کرنا آدھا تیتر آدھا بٹیر بنا تا ہے۔ اہل حدیث) پھر بھی یہ مرحلہ ابھی اچھوتا ہے کہ نبوت کو اکتسابی اور مرزا صاحب کو امکانی نبی فرض کر کے مستدعویہ کمال کی پیمائش کی جائے جو انہوں نے بقول خلیفہ ثانی آنحضرت ﷺ کے اتباع میں دکھلایا ہے پس اسی غرض سے مجھے آج داخل حسنات ہونے کی تمنا ہے۔ و با للہ التو فیق ۔

واقعات حسب ذیل ہیں:

معاملت : مرزا صاحب کی روحانی زندگی کا دور غالباً اس وقت سے شروع ہوتا ہے جب کہ وہ براہین احمدیہ کا اشتہار دے کر پبلک پلیٹ فارم پر رونق افروز ہوئے ہیں لہذا اقتضائے انصاف یہی ہے کہ اتباع رسول میں ان کے کمال کا جائزہ وہیں سے لیا جائے ۔ اشتہار مذکور فی الجملہ آب و تاب سے نکلا کہ شائع ہوتے ہی ہن برسنے لگے اور منی آرڈروں کا ورود معجزانہ رنگ میں براہین احمدیہ کے صفحات پر جلوہ گر ہو کر صداقت اسلام کی دلیل ٹھہرا۔ کتاب جس قدر بھی لکھی گئی وہ مرزا صاحب کی حسن رقم کا محضر ہے مگر معاملت کا صیغہ اس قدر مجہول ہے کہ اتباع رسول کی بسم اللہ ہی غلط ہوئی جاتی ہے ۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ قبل از بعثت جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا مال تجارت لے کر سفر کو تشریف لے گئے تو منڈی میں ہر چیز کے متعلق خریداروں سے آپ نے وہی کچھ فرمایا جو اصل حقیقت تھی حالانکہ اس وقت صداقت اور دیانت کی عرب میں کساد بازاری تھی ۔

اب ادھر دیکھئے مضمون کتاب در بطن ہے اور مرزا صاحب اشتہار میں کس طمطراق سے لکھتے ہیں:

> خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقیت قرآن ایسی تالیف کی ہے جس کے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام اور کچھ نہ بن پڑے .... پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ پندرہ جزو میں تصنیف کیا (بغرض تکمیل تمام ضروری امروں کے نو حصے اور زیادہ کر دیئے جن کے سبب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تعداد کتاب ڈیڑھ سو جزو ہوگی)۔

اپنی طرف سے شرح کئے بغیر ہم قادیانی بزرگوں کی خدمت میں درج ذیل امور بطور تنقیح طلب پیش کئے جاتے ہیں

کیا قبل التکمیل کتاب مرزا صاحب کے الفاظ بین خطوط وحدانی قرین صداقت ہیں؟

کیا موہوم اور مفقود شئے کی بیع میں مرزا صاحب حق بجانب تھے؟

کیا ڈیڑھ سو جزو کی پوری براہین حسب معاہدہ خریداروں کو پہنچی۔

اگر ان کا جواب نفی میں ہو جو یقیناً ہوگا تو فرمائیے مرزا صاحب اتباع رسول کی ذیل میں آتے ہیں؟ یا انحراف کی قولوا قولاً سدیداً۔

ازدواج: حضور ﷺ پچیس سالہ نوجوان تھے کہ حضرت خدیجہ نے جو اس وقت چالیس سالہ بیوہ تھیں شرف زوجیت حاصل کرنے کے لئے نفیسہ کی زبانی پیام نکاح بھیجا۔ آپ نے منظور فرما لیا۔ اور ان کی حین حیات میں کسی دوسری شادی کا خیال نہ کیا۔ حضرت خدیجہ کے انتقال کے بعد آپ نے دوسرا نکاح حضرت سودہ سے کیا۔ یہ بی بی بھی بیوہ اور عمر میں آنجناب سے بڑی تھیں۔ چونکہ بے کس و بے پناہ تھیں آپ نے سایہ ازدواج میں لے کر قانون معاشرت میں بے بہا اضافہ کر دیا۔

ان نظائر سے ایک تو عقد بیوگان کی مبارک رسم کا افتتاح ہوتا ہے دوسرے اس ابوالہوس کھوسٹ کو اخلاقی سبق ملتا ہے جس کے منہ سے آئے دن نوعمر باکرہ کی آرزو میں رال ٹپکا کرتی ہے۔

اسی ضمن میں جناب مرزا صاحب کے رویہ کی پڑتال کریں تو نقشہ دگرگوں نظر آتا ہے گھر میں عفت پناہ بیوی ہے۔ نام خدا صاحبزادے بھی ہیں مگر جونہی کہ براہین کے چندہ سے ہاتھ کشادہ ہوا دوسری شادی کرنے کو چڑھ دوڑتے ہیں۔ پھر یہاں بھی دو بچے ہو چکنے کے بعد ایک تیسری کمسن دوشیزہ پر آسمانی مناکحت کے الہامی ڈورے ڈالے جارہے ہیں۔ لیکن اسی پر بس نہیں ہو جاتی سلسلہ ابھی چلتا ہے باوجود کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمان پر نکاح پڑھا گیا تھا اور مرزا صاحب کی طرف سے ایجاب وقبول مکمل ہو چکا تھا چونکہ شاہدین عادلین کا فقدان تھا اس پر مرزا صاحب سخت گھبرائے اور ندیدوں کی طرح ایسے للچائے ہوئے خط لکھے اور اپنی بہو سے لکھائے کہ متانت وخودداری لاحول پڑھنے لگی یہاں تک کہ انہوں نے اکتا کر اپنے بیٹے کو عاق کرنے کا تہدید آمیز اشتہار بھی داغ دیا۔کیا کامل اتباع اسی کا نام ہے جس کے بل پر مرزا صاحب نبوت کے حقدار ہوگئے تھے۔

ایثار: حضور عالی مقام ﷺ کو ابھی خلعت نبوۃ عطا نہ ہوئی تھی کہ عرب میں سخت قحط پڑا جس سے انسان اور مویشی ہزاروں کی تعداد میں مرنے لگے غریبوں کی فاقہ کشی پر حضور ﷺ کی روح تلملائی۔حسن اتفاق سے حضرت خدیجۃ الکبری نے اپنے مال واسباب کا مالک ومختار حضور ﷺ کی ذات والاصفات کو کر رکھا تھا چنانچہ آپ نے اسی مال کو جی کھول کر راہ مولا میں صرف کر دیا۔اسی ایثار کے اتباع کا نشان ڈھونڈنے کے لئے میں نے مرزا صاحب کے سوانح پر متجسس نگاہیں ڈالی ہیں مگر کوئی سراغ نہیں ملتا ہاں اس قدر یاد آتا ہے کہ طاعون کی جلتی آگ میں قادیانی تنور کا پیٹ زیادہ گرم ہو گیا تھا اور انہ آوی القریۃ کے داغ بیل پر توسیع مکانات کی تجویزیں زوروں پر تھیں اور چندہ کے لئے اشتہار پر اشتہار متداول ہو رہے تھے علی ہذا القیاس زلزلہ یا کوئی آفت ارضی یا سماوی ایسی نہ تھی جو زراندوزی کے ہیر پھیر سے محفوظ رہی ہو آخر اسی قسم کی جز رسی اور پیش بندیوں کا ثمرہ تھا کہ مرزا صاحب نے تعیش کی بغل میں عمر بسر کی اور تمول کی گود میں جاں بحق ہوئے۔حفظ دولت میں ان کو یہاں تک استغراق تھا مرنے سے پہلے جائداد کا ایک جزء کئی ہزار روپیہ کے عوض بذریعہ رہن ام المبائعین کے حق میں منتقل کر دیا رہن کی علت غائی اور اہمیت کو خارج از بحث سمجھ کر یہیں چھوڑ دو، آؤ اب دیکھیں کہ سرور کائنات ﷺ کس حال میں واصل بحق ہوئے۔جب وقت رحلت قریب آیا تو آپ نے حضرت عائشہ سے پوچھا کہ گھر میں نقدی کتنی ہے۔حضرت عائشہ نے عرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا چند درہم موجود ہیں۔فرمایا اسی وقت غرباء میں تقسیم کردو

نحن معا شر الا نبیاء لا نو رث

کاش خلیفہ ثانی (محمود احمد) مرزا صاحب کو ان کے حال پر چھوڑ دیتے محمدی ایثار وتوکل کے کامل اتباع کا بار عظیم ان کے نازک سر پر دھرنا ان سے دوستی نہیں دشمنی کرنا ہے فاعتبروا یا اولی الا بصار

تبلیغ: قطع نظر اس کے کہ مرزا صاحب قادیانی کا مقصد تبلیغ حضور ﷺ سے متحد تھا یا متبائن دیکھنا چاہیے کہ طریقہ تبلیغ میں مرزا صاحب کا اتباع کس حد تک کامل ہے۔ عرب میں طوائف الملوکی زندگی کا دور تھا بدنظمی کا طوفان تھا کہ حضور ﷺ پر فاصدع بما تومر و اعرض عن المشرکین یعنی جو کچھ حکم دیا گیا ہے گھر گھر سنا دے اور مشرکوں کی پرواہ نہ کر، وحی کا نزول اجلال ہوا اور حکم ہوتے ہی آپ بے دھڑک تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوئے اور کوہ حرا کی بلند چوٹی پر پہنچ کر قریش کو نام بنام پکار کر پیغام حق سنا دیا بخلاف ازیں جب مرزا صاحب نے سر اٹھایا تو آئینی سلطنت کا زمانہ تھا اور ملک گہوارہ امن تھا باوجودیکہ بقول ان کے انت معی و اما معك بلکہ انت منی و انا منك اور ساتھ ہی عسی ان یبعثك ربك مقاماً محموداً وغیرہ مبشرات سے اللہ تعالی ان کی حفاظت کا ضامن تھا پھر بھی جہاں کہیں تبلیغ کا اکھاڑہ خواہ اپنی ہی تحریک سے جماتے اپنی فرودگاہ کی یا سرکاری انتظام کی شرط متقابل کے ذمہ لگاتے اور اسی اوٹ میں فرض تبلیغ سے سبک دوش ہوجاتے۔

رسول اکرم کو پہلے حکومت اور دولت کا لالچ دیا گیا پھر آپ کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے گردن میں پگڑی کا پھندا ڈالا گیا پتھر مارے گئے جسم مبارک پر خس وخاشاک پڑتا رہا بحالت سجدہ اونٹ کی اوجڑی پشت پر ڈالی گئی جان لینے کے منصوبے باندھے گئے حتی کہ جلاوطنی تک نوبت پہنچی۔لیکن کوئی چیز بھی حضور ﷺ کی استقامت کو جادہ تبلیغ سے انچ بھر نہ ہٹا سکی۔مرزا صاحب کے استقلال کی بانگی اس مقدمہ کی مسل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیکھو جو مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب مرحوم نے بغرض حفظ امن گورداسپور کی عدالت ضلع میں دائر کیا تھا مقدمہ کا بڑے سے بڑا نتیجہ اگر ہوتا تو یہ ہوتا کہ مرزا صاحب سے سال بھر کے لئے ایک کاغذی ضمانت اور مچلکہ لکھوا لیا جاتا مگر فریقین کے تعزز کا خیال کر کے نیک دل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے فریقین میں مصالحت کرادی (مصالحت کروائی یا مرزا صاحب کی کمرتڑوائی۔ اڈیٹر) جن شرائط پر صلح ہوئی جن شرائط پر صلح ہوئی منجملہ ان کے مرزا صاحب کی طرف سے اس مضمون کی شرط بھی تھی کہ وہ آئندہ مولوی محمد حسین یا ان کے فریق کی نسبت منذر الہام شائع نہ کریں گے اور نہ ان کو بطالوی (بجائے بٹالوی) لکھا کریں گے

کوئی پوچھے کہ منذر الہاموں میں منشاء خداوندی تو یہ ہوتا ہے کہ مومی الیہ کو تنبیہ کر کے راہ راست پر لایا جائے اور آپ ہیں کہ نام نہاد تعزیر (مچلکہ وغیرہ) کے وہم سے مرعوب ہو کر مشیت الٰہی کو دبا رکھنے کا حلف اٹھاتے ہیں۔ آپ کے متبوع ﷺ نے تو انتہائی درجہ کے لالچ اور ایذا کے مقابلہ میں ناواجب معبودوں کی تذلیل سے اعراض نہ کیا اور آپ ایک (بزعم خود) مخالف حق کو اسکا انجام بتانے سے تائب ہوئے جاتے ہیں۔ اسی طرح بٹالوی کے بجائے بطالوی لکھنا امر حق کا اظہار نہ تھا بلکہ یہ تقاضائے نفسانیت انتقام کا لازمہ تھا۔ کیا کمال اتباع رسول کا نمونہ یہی ہے؟

عبودیت: پیغمبر ﷺ کو اظہار عبودیت میں یہاں تک انہاک تھا کہ معراج نبوت پر پہنچ کر بھی آپ نے رسالت پر عبودیت کو مقدم رکھا حتی کہ ہر نماز کے ہر جلسہ میں اشھد ان محمدا عبدہ و رسولہ کا اقرار ہر فرد امت پر واجب کر دیا۔ برعکس اسکے مرزا صاحب کی تصویر ان کے آئینہ کمالات میں دیکھو انہوں نے نیند میں اپنے تئیں ہو بہو اللہ دیکھا اور یقین کر لیا کہ میں وہی اللہ ہوں پھر آسمان اور زمین بنا کر آسمان کو ستاروں سے سجا لیا۔ یہ تو خیر خواب کی باتیں ہیں بیداری میں ان کی شان اس سے سوائی بلکہ دوگنی ہے فرزند دلبند گرامی ارجمند کے قالب میں کانّ اللہ نزل من السماء کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فسوں سے اللہ تعالی کو آسمان سے نیچے اتار لیا۔ خیریت گذری کہ خداوند کریم کی غیرت نے اس مصنوعی مظہر الاول و الآخر اور مظہر الحق و العلاء کو جلد ہی اوچک لیا ورنہ خوف تھا کہ قادیانی امت کے واسطے وہ اوتار بن کر شرک کا ایک ناقابل انہدام ستون کھڑا کر دیتا۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء مطابق ۔ ۱۱ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ ص ۴۔۶)

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں

اس عنوان سے ایک مضمون ہم عصر وکیل امرتسر مورخہ ۱۹ جنوری میں (۱۹۲۱ء) میں نکلا ہے۔ اس میں بحوالہ خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری یہ دعوی کیا گیا ہے کہ اسلام کے کل فرقوں میں اصولی اتفاق ہے۔ اس لئے فرقہ بندی کوئی نہیں اسلامی فرقوں میں جن پر اظہار ناراضگی کیا گیا فرقہ اہل حدیث بھی شمار میں لایا گیا ہے ۔ ہم ہمیشہ سے ہر ایسی آواز کو جو فرقہ بندیوں کے مخالف ہو لبیک کہنے پر تیار ہوتے ہیں لیکن واقعات کو چھپا کر فرقہ بندیوں کا نام لینا یا اون کی وجوہات سے نظر بند کر کے اون کو مٹانا مشکل ہی نہیں بلکہ محال جانتے ہیں اس کی مثال یہ ہے کہ کسی گہرے دنبل کا علاج کرنے کیلئے اوپر سے اوس کا منہ صاف کر دیا جائے اوسمجھا جائے کہ بیمار اچھا ہو جائے گا تو کہا جائے گا:

ایں خیال است ومحال است وجنوں،

یہ فقرہ کہ اسلام میں اصولی اتفاق ہے، تفصیل طلب ہے اس کی مثال میں موٹے موٹے عقاید اسلامیہ بیان کئے گئے مثلاً خدا پر رسول پر قیامت پر ملائکہ وغیرہ پر ایمان لانا یہ سب فرقوں میں ہے لہذا اسلام میں اصولی اختلاف کوئی نہیں۔ مگر ذرہ گہری نظر سے دیکھیں تو اشتراک لفظی سے دھوکا لگتا ہے۔

انصاف یہ ہے کہ پہلے اس کی تہہ کو پہنچنا ضروری ہے کہ فرقہ بندی کیوں ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ہم دیکھتے ہیں کہ ایک ہی فرقہ میں بھی اختلاف ہوتا ہے مگر وہ دو فرقے نہیں ہوتے اہل حدیث علماء میں اختلاف ہے احناف میں بھی ہے شیعہ میں بھی ہے حتیٰ کہ خواجہ کمال الدین صاحب کے اپنے خاص فرقہ احمدیہ میں بھی ہے پھر خود ہر ایک شاخ کے ارکان میں بھی اختلاف رائے ہوتا ہے بلکہ بغور دیکھا جائے تو کوئی عالم کسی دوسرے عالم سے تمام امور میں متفق نہیں تو کیا جتنے عالم ہیں اوتنے ہی فرقے ہیں یا کچھ کم؟ اس سوال کا حل کرنا اصل مضمون نگار کا فرض تھا جو ان کی طرف سے ہم ادا کرتے ہیں پس غور سے توجہ فرمائیں۔

آج کل ملکی خادموں کی دو پارٹیاں مشہور ہیں فرم اور نرم یا بالفاظ دیگر انتہا پسند اور معتدل۔ ان دونوں میں جو اختلاف ہے جس کی وجہ سے یہ دو پارٹیاں بن گئی ہیں اوس اختلاف سے مختلف ہے جو خود ان پارٹیوں کے باہمی ارکان میں ہے۔ اس کی تہ معلوم کرنے سے سے بھی یہ معلوم ہوسکتا ہے کہ فرقہ بندی کس کی طرف سے ہے اور یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ اہل حدیث کا اس جرم میں کتنا کچھ حصہ ہے

اس میں شک نہیں کہ فرقہ بندی اصولی اختلاف سے ہوتی ہے مگر اصول کا لفظ کئی معنی پر بولا جاتا ہے اصول عقاید جیسا کہ خواجہ کمال الدین صاحب نے بیان کیا ہے دوسرے اصول کلام یعنی ایک آدمی اپنے اثبات مسائل کے لئے صرف قرآن مجید کو سند مانتا ہے اور حدیث سے انکاری ہے دوسرا قرآن مجید کے ساتھ حدیث شریف کو بھی حجت شرعی مانتا ہے تیسرا ان کے علاوہ کسی امام کے قول کو بھی سند جانتا ہے۔ تو ان تینوں میں جو اختلاف ہے یہ اصولی اختلاف ہے گو اصول عقاید میں یہ تینوں متفق ہیں تینوں خدا کو رسول کو قیامت وغیرہ کو مانتے ہیں مگر استدلال کلام میں اختلاف اصولی ہے جو ان کو معمولہ اختلاف سے نکال کر فرقہ بندی کے اختلاف تک پہنچاتا ہے یعنی یہ تین فرقے بن جاتے ہیں اور کہلاتے ہیں۔

کیا خواجہ صاحب کو ہمارے اس بیان سے اختلاف ہے۔ غالبًا نہ ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم یہ دیکھنا اور دکھانا چاہتے ہیں کہ باوجود اتفاق عقائد کے یہ اختلاف مسلمانوں میں ہے یا نہیں؟ کچھ شک نہیں کہ ہے۔ ایک فرقہ منکر حدیث عرصہ سے موجود ہے جس کی پہلی آواز سر سید احمد خان نے اٹھائی تھی اوس زمانے میں وہ نیچری کہلایا پھر اوسی خیال کی آبیاری مولوی عبداللہ چکڑالوی نے کی تو چکڑالوی یا اہل قرآن کہلایا اب بھی ان کا نام اہل قرآن ہے۔ دوسرا فرقہ جو قرآن کے ساتھ حدیث کو بھی مانتا ہے اوسکا نام اہل حدیث ہے اور یہ بھی اس وقت ہمارے سامنے ہے۔ تیسرا فرقہ مقلدین کا ہے جن کی کثیر آبادی کا نام آج کل ہندوستان میں حنفی گروہ ہے ان کا اصول ہے کہ مسئلہ وہی صحیح ہے جو امام ابوحنیفہ نے کہا ہو چنانچہ صاحب درمختار نے اپنی کتاب میں یوں لکھا ہے:

يفتى على قول الامام على الاطلاق

یعنی ہمیشہ امام ابوحنیفہ کے قول پر فتوی ہونا چاہیے

اصول فقہ کی معتبر کتاب توضیح میں لکھا ہے کہ حنفی مقلد کی دلیل یوں ہونی چاہیے کہ چونکہ یہ قول امام ابوحنیفہ کا ہے اس لئے میرے نزدیک صحیح ہے یعنی ایک حنفی مقلد کا اصول یہ ہے کہ اپنا زمدار استدلال امام ابوحنیفہ کے قول پر رکھے۔ شافعی کا اعتقاد اپنے امام کے ساتھ یہی ہے اسی طرح دیگر مقلدین آئمہ بھی علی ہذا۔ شیعہ کا اصول کلام یہ ہے کہ آئمہ اہل بیت کا قول بھی مثل قول رسول اللہ ﷺ کے دلیل شرعی ہے۔ جس سے تمام فرقہائے اہل سنت منکر ہیں اسی طرح آج کل جدید فرقہ مرزائیہ (احمدیہ) کا اصول ہے کہ مرزا صاحب قادیانی حکم عدل ہیں اختلافی مسائل میں ان کا فیصلہ مثل فیصلہ رسول کے ناطق ہے۔ (مسئلہ نبوت مرزا گواون میں مختلف فیہ ہے مگر ہم نے جو ذکر کیا ہے یہ قدر مشترک ہے)

علامہ عبدالکریم شہرستانی اپنی کتاب ملل والنحل میں فرقوں کی ساخت اس قسم کے اصولی اختلاف سے لکھتے ہیں انہی اختلافات کی فروعات بہت دور تک جاتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ایک مسئلہ ایک فیق واجب العمل جانتا ہے کیونکہ اوس کے امام کا اجتہاد ہے دوسرا اس کو ایسا نہیں جانتا کیونکہ وہ اس امام کا مقلد نہیں۔ یا وہ سرے سے کسی امام کے اجتہاد کو واجب العمل نہیں مانتا پس یہی فرق ان فرقوں میں اصولی ہے خواجہ صاحب اور ان جیسے اور اصحاب یہاں تک نہیں پہنچے اس لئے سب فرقوں میں اصول اتفاق بتا رہے ہیں۔ کیا خواجہ صاحب بتا سکتے ہیں کہ ایک احمدی سے ہمارا کون سا اصولی اختلاف ہے؟ عقاید کے علاوہ قرآن کو دونوں مانیں۔ حدیث کے ماننے کا دونوں دعوی کریں جو احادیث مسیح موعود اور مہدی مسعود کی بابت آئی ہیں اون کو دونوں تسلیم کریں پھر کیا وجہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے منکرین کو کفر میں منکرین اسلام کے برابر سمجھتے ہیں ملاحظہ ہو۔ (کتاب حقیقۃ الوحی۔ص۱۷۹)

خواجہ صاحب یہی اصولی اختلاف ہے جس کو آپ دل میں تو رکھتے ہوں گے، مگر پبلک میں چھپاتے ہیں۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ فرقہ اہل حدیث ان فرقہ بندیوں سے بالکل الگ ہے ناظرین ذرا غور سے سنیں اسلامی تاریخ شہادت دیتی ہے کہ زمانہ رسالت میں اصول کلام یعنی دلیل شرعی صرف کلام خدا و کلام رسول تھا آئمہ اہل بیت اور امامان مجتہدین نہ اوس وقت پیدا تھے نہ اون کے اقوال اور فتاوی مروج۔ پھر انکو داخل اصول کرنا بعد کی ایجاد نہیں تو کیا ہے۔ اہل حدیث کہتے ہیں کہ اوس روش پر چلو جس روش پر زمانہ رسالت میں مسلمان چلتے تھے یعنی جس طرح وہ کلام خدا اور کلام رسول کو سند اور شرعی حجت مانتے تھے تم بھی انہی کو مانو شخصی خنلاف رائے نہ مٹا نہ مٹ سکتا ہے جو کسی کی تحقیق ہے اس پر عمل کرے مگر فرقہ بندی جو اختلاف اصولی سے پیدا ہوئی ہے اسے ترک کردو جس کو خواجہ صاحب کے قریب الفہم کرنے لئے یوں کہتا ہوں کہ اہل حدیث کہتے ہیں سب لوگ محمدی بنے رہو۔ احمدیت کا ضمیمہ نہ لگاؤ مگر جو لوگ فرقہ بندیوں میں مستغرق ہیں وہ اس میں اختلاف رکھتے ہیں جنکے جواب میں اہلحدیث یہ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(اہل حدیث ۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۱۲۔ ص ۱۔۲)

سچی قسم پر فیصلہ

مرزا صاحب قادیانی کہا کرتے تھے کہ مسلمانوں کا آخری فیصلہ قسم پر ہے اس لئے میں فلاں بات قسمیہ کہتا ہوں پس تم باور کرو۔ چنانچہ (مرزائی) اخبار پیغام صلح لاہور نے ایک نوٹ لکھا ہے۔ جس کا عنوان ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی اپنی صداقت پر قسمیہ تحریر

اس کے نیچے مندرجہ ذیل سطور لکھی ہیں:

بریلی سے ایک شخص نے حضرت مسیح موعود کی خدمت میں لکھا کہ کیا آپ وہی مسیح موعود ہیں جس کی نسبت حضرت رسول خدا ﷺ نے احادیث میں خبر دی ہے۔ خدا تعالی قسم کھا کر آپ اس کا جواب لکھیں۔ اس پر آپ نے مندرجہ ذیل تحریر لکھی:

میں نے پہلے بھی ایں اقرار مفصلہ ذیل کو اپنی کتابوں میں قسم کے ساتھ لوگوں پر ظاہر کیا ہے اور اب بھی اس پرچہ میں اوس خدا تعالی کی قسم کھا کر لکھتا ہوں جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ میں وہی مسیح موعود ہوں جس کی خبر رسول اللہ ﷺ نے ان احادیث صحیح میں دی ہے جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور دوسری صحاح میں درج ہیں و کفی باللہ شھیداً۔

الراقم مرزا غلام احمد عفا اللہ عنہ واید۔ ۱۷۔ اگست ۱۸۹۹ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت احمدیہ (مرزائیہ بہر دو فریق) کے نزدیک مرزا صاحب کا کسی مضمون پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلف اٹھانا اس کی سچائی کا ثبوت ہے یقیناً ایسا ہی ہونا چاہیے کیونکہ جس شخص کو نبی رسول مجدد مسیح موعود مہدی مسعود مصلح آسمانی ملہم ربانی مانا جائے اس کی تو خالی زبانی بات پر بھی ایمان لانا ضروری ہے کجا یہ کہ وہ قسمیہ کہے تو ایسے قسمیہ مضمون پر ایمان اور اعتقاد کرنا اوس کی امت کا فرض اولین ہے اگر وہ اس حلفیہ مضمون میں کسی طرح سے اینچ پیچ کرے تو اس کے ایمان مین کلل ہے اسلئے ہم مرزائی مشن کی دونوں پارٹیوں کو مرزا صاحب کا ایک حلفیہ بیان سنا کر پوچھتے ہیں کیا آپ لوگوں کا اس پر بھی اعتقاد ہے یا نہیں پس غور سے نہیں ایمان سے اور دلی ایقان سے سنئے مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔

اس فیصلہ کا خلاصہ ناظرین کو خوب یاد ہوگا ایک ہی فقرے میں آسکتا ہے جو یہ ہے مرزا صاحب خدا سے فیصلہ چاہتے ہیں:

اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اسکو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔

مضمون بالکل صاف ہے کہ مرزا صاحب نے میری اور اپنی نزاع کا جو اون کے دعوی کی بابت تھی یوں فیصلہ شائع کیا کہ ہم دونوں میں سے پہلے مرنے والا جھوٹا۔

خیر یہ تو ایک سادہ مضمون ہے لیکن اس کے شروع میں آپ نے ایک حلف بھی لکھی ہے مگر اوس حلف کو مزید موکد کرنے کے لئے اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خدائی الفاظ میں اس کا اظہار کیا ہے یعنی قرآن مجید کی ایک آیت لکھی ہے جس کے حلفیہ الفاظ درج ہیں تا کہ آپ کی سادہ حلف بھی محکمہ خدائی میں رجسٹری ہو جائے فرماتے ہیں:

لیستبؤنك احق هو قل ای و ربی انه لحق

اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو ارشاد ہے کہ یہ تیرے مخالف تجھ سے پوچھتے ہیں کیا جو تو کہتا ہے سچ ہے۔ تو کہدے کہ ہاں خدا کی قسم بے شک یہ سچ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کو لکھنا یونہی تبر کاً نہ تھا بلکہ مضمون حلف کا اظہار تھا مرزا صاحب کا مطلب یہ ہے کہ خدا کی قسم ہے یہ فیصلہ مندرجہ اشتہار برحق ہے۔ کیا احمدی جماعت اور ان کے امام اور امیر جو دنیا میں مرزائی حقانیت پھیلاتے پھرتے ہیں اس مرزائی حلف پر توجہ نہ کریں گے؟

امید ہے پیغام کے قابل اڈیٹر اس حلف کو بھی اپنے ناظرین تک پہنچا کر ایک فرض سے سبک دوش ہوں گے۔ ان کا مذکورہ بالا نوٹ (حلفیہ) لکھنا اور اس کو چھوڑنا اس آیت قرآنی کا مصداق ہے:

افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء۔ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۱۲ ص ۳۔۴)

ہمارے سہ صدی دوست پھر بولے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین جانتے ہوں گے کہ سہ صدی دوست سے مراد ہماری منشی قاسم علی صاحب قادیانی ہیں جن کی ادنی نظر عنایت نے ہم کو مباحثہ لدھیانہ میں مبلغ تین سو روپئہ انعام دلایا تھا۔ ان صاحب سے عرصہ سے اب روئے سخن نہیں ہوا تھا اور حقیقت یہ ہے کہ اب حاجت بھی نہیں تھی کیونکہ ایک دفعہ جس سے مقدمہ ہائی کورٹ میں فیصلہ ہو جائے تو پھر کیا چخ چخ۔ مگر انہوں نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں ایک تقریر کی ہے جو ساری کی ساری مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ کے متعلق ہے۔ اس میں جو کچھ آپ نے فرمایا درحقیقت اپنے زخموں پر نمک ڈالا ہے۔

خیر اصل مضمون کا جواب تو ہم آئندہ کبھی دیں گے جب وہ سارا طبع ہو کر ہمارے پاس آجائے گا۔ سر دست ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے اون کے ایک دو فقرے نقل کرتے ہیں جو بڑے مزے کے ہیں۔ مجھے تو اون سے بے ساختہ ہنسی آئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی۔امید ہے ناظرین بھی میری طرح اون سے محظوظ ہوں گے ۔آپ لکھتے ہیں:

ثناءاللہ میں جس طرح شیر خدا (مرزا قادیانی) کے سامنے جرأت مقابلہ نہ تھی اسی طرح شیر اسلام (قاسم علی) کے ان سلسلہ مضامین کے جواب کی بھی طاقت نہیں ہے اخبار فاروق باقاعدہ اس کے نام جاری کر دیا ہے اور تبادلہ مین اس کا اہل حدیث منگایا ہے خدا چاہے تو بتوفیق ایزدی ایک بار پھر اس کو گھر تک پہنچا کر چھوڑوں گا۔احباب کے تقاضا سے میں نے دوبارہ اس کا تعاقب شروع کیا ہے گو میں بفضلہٖ تعالی اس کو شکست فاش دے کر بین فتح حاصل کر چکا ہوں۔اب پھر ذرا یہ قلم اٹھائے اور اس سلسلہ مضامین پر کچھ تحریر کرے تو لطف آ جائیگا افسوس وہ نفس مضمون پر ایک لفظ تک لکھنے سے جھجکتا ہے صرف سہ صدی دوست کہہ کر خوش ہو جاتا ہے، ذراوہ اس لدہانہ والے مباحثہ کا ذکر تو چھیڑ دیکھے۔(۱۴ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۵ کالم ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ہاں اپنے بنیئے کا قصہ مشہور ہے کہ پائخانہ پھرتا ہوا بیر کھا رہا تھا۔اس کے گاؤں میں ایک بارات تھی جس میں رنڈی ناچنے کو آ رہی تھی۔اوس رنڈی نے مہاراج کو دیکھا۔اس کو تو خیال بھی نہ ہوگا۔خیر جب اوس نے گانا شروع کیا تو اس کی غزل میں ایک فقرہ یہ بھی آتا تھا: میں تم کو بتادوں گی۔،

سنتے سنتے لالہ صاحب سے رہا نہ گیا، خود ہی فرمانے لگے، کیا بتادو گی؟ یہی نہ کہ پائخانہ پھرتے بیر کھائے تھے۔اور کیا چوری کی تھی۔

حاضرین نے فرمائشی قہقہہ لگایا۔یہی کیفیت ہمارے سہ صدی دوست کی ہے آپ چلتے چلتے خود ہی لکھتے ہیں کہ لدھیانہ کے مباحثہ کا ذکر تو چھیڑ دیکھئے۔آہا کس مزے سے لکھتے ہیں کہ،

میں بفضلہٖ تعالی اس (ثناءاللہ) کو شکست فاش دے کر بین فتح حاصل کر چکا ہوں۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم آپ کی اوس فتح پر آپ کے حق میں دعا کرتے ہیں کہ خدا آپ کو ہمیشہ ایسی ہی فتح دیا کرے، مرزائیو! قادیانی مسیح کے حواریو! کہو آمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء۔ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۱۲ ص ۴)

اسرار نبوت مرزا۔۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

جناب نواب الدین لیدر ایکسپرٹ من مقام سائن بمبئی لکھتے ہیں:

(اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے مرزا صاحب کے حالات کو حالات محمدیہ سے مقابلہ کر کے دکھایا ہے کہ مرزا ساحب اپنے دعوی (اتباع محمدی) میں فیل ہیں۔ پانچ نمبر گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکے ہیں آج چھٹے نمبر سے شروع ہے ناظرین بغور ملاحظہ فرمائیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

۶ خود بینی وخود نمائی۔ ادھر سے ہٹ کر مرزا صاحب کی خود بینی نے خود نمائی کی ایک تیسری طرح ڈالی یعنی رسول کریم ﷺ کے بین ارشادات کے خلاف اپنی تصویریں اترواکر مریدوں میں تقسیم کیں اور کچھ شائقین یورپ کو بھیجیں۔ مریدوں کی نسبت تو کچھ کہا نہیں جاتا کہ خوش اعتقادی امتداد زمانہ کے ساتھ مل کر کیا گل کھلائے گی۔ خدا نہ کرے کہ ایک کی بجائے ہندوستان میں دو دو کرشن پجنے لگیں۔ ہاں یورپ کے قیافہ شناسوں نے بالتحقیق فوٹو پر صاد نہیں کیا۔ مرزا صاحب قادیانی کو خیال ہوگا کہ یورپین خانقاہوں کے بے شمار راہبوں میں سے جو مسیح کی دوبارہ آمد کے انتظار میں چشم براہ ہیں کوئی نہ کوئی اون کے حلیہ پر مفتون ہو جائے گا۔...لیکن تصویر نمائی کی بدعت ڈھے کر رہ گئی۔

اصل ونقل میں فی الحقیقت زمین وآسمان کا فرق ہے۔ خالص مشک کبھی عطار کی لفاظی کا شرمندہ احسان نہیں ہوتا، نہ لعل کو گودڑی چھپا سکتی ہے (یہاں چند سطور پڑھی نہیں جاتیں۔ بہا) اسی طرح ورقہ بن نوفل آپ کے حالات سن کر قدوسی قدوسی پکارا اٹھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ببین تفاوت رہ از کجا سے تا بکجا

۷۔ **حکم ورفق**: سیدالکونین کے رفق وحلم کا یہ عالم تھا کہ ظاہری اور باطنی تکالیف کے پہاڑ ٹوٹ رہے ہیں مگر آپ بطیّب خاطر برداشت کئے جاتے ہیں چنانچہ اہل مکہ کی شقاوت سے مجبور ہو کر آپ زید بن ارثہ کے ہمراہ طائف پہنچے تو کفار طائف آپ کو اور زید کو زخمی کر کے آبادی سے باہر کر آئے لیکن پر بھی حضورﷺ کی زبان مبارک سے کوئی ناملائم لفظ یا دعائے بد نہ نکلی۔

اس شق میں مرزا صاحب نے اتباع نبوی کے خلاف جو راہ اختیار کی وہ اون کی تصانیف سے ظاہر ہے پہلی دو کتابیں براہین اور سرمہ چشم آریہ خالی ہوں تو ہوں ورنہ شحنہ حق سے لے کر چشمہ معرفت تک قریباً ہر کتاب کے کم وبیش اوراق سخت کلامی سے لبریز اور بد دعاؤں سے پر ہیں یہ صحیح ہے کہ ان کا بیشتر حصہ عوض معاوضہ کے رنگ سے رنگین ہے لیکن یہ وطیرہ ایک عارف باللہ اور امیدوار (بلکہ کامیابی کا مدعی) نبوت کی شان کے شایان نہیں

کہے ایک جب سن لے انسان دو
کہ حق نے زبان ایک دی کان دو

۸۔ **مہر وعفو**: مدینہ منورہ میں اسلام کا تسلط ہو جانے پر بھی بعض قبائل میں مقابلانہ جھلک باقی تھی۔ منجملہ اون کے ایک شخص عبداللہ بن ابی تھا جب اس کی موت کا وقت آیا تو اس نے جناب رسول کریمﷺ کو بلا کر عرض کی کہ آپ میری ایک التجا قبول فرمائیں آپ نے پوچھا کیا؟ تو کہا کہ جب میں مر جاؤں تو اپنے پیرہن مبارک میں لپیٹ کر مجھے دفن کریں اور میرے جنازے کی نماز پڑھائیں۔ رحمۃ للعالمین نے نہایت فراخ دلی سے اوس کی التماس کو پورا کیا۔

...مرزا صاحب اپنے صلبی فرزند فضل احمد ... سے تغافل کر کے جس بے دردی کا نقش چھوڑا ہے مہر پدری اوس کے تصور سے کپکپا اٹھتی ہے۔ فضل احمد کی فرد قرارداد جرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے اون اضطراری مراسلات میں درج ہے جو انہوں نے آسمانی منکوحہ کے بارہ میں مرحوم کے خسر اور خوش دامن کو علی الترتیب بھیجے تھے اول الذکر میں مرزا صاحب اپنے سمدھی کو لکھتے ہیں

ایک طرف جب محمدی بیگم کا کسی شخص سے نکاح ہو گا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کر دوں گا ... اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کر دیں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے

(فاصلحوا بین اخویکم کی الہامی تفسیر ملاحظہ فرمائیے)

اس کے دو روز بعد دوسرے خط میں سمدھن کو ارشاد ہوتا ہے

اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے اور اگر فضل احمد طلاقنامہ لکھنے میں عذر کرے تو اوس کو عاق کیا جاوے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جاوے اور ایک پیسہ اس کو وراثت کا نہ ملے۔

ہر چند دل کو لگی بری ہوتی ہے پھر بھی ثقہ لوگ ایسے اوچھے ہتھیار کام میں نہیں لاتے سچ پوچھو تو آسمانی نکاح کے شادیانے پر سب سے زیادہ تو مرزا محمود فضل عمر کے ننہال بگڑے تھے۔ ادھر الہامی ڈنکے کی چوٹ پڑی۔ ادھر میر ناصر نواب صاحب ایک طویل نظم مرزا صاحب کی ہجو میں لکھ کر اون کے سخت ترین مخالف مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کی خدمت میں جا حاضر ہوئے۔ یہ نظم اشاعۃ السنہ میں شائع ہو چکی ہے لیکن نزلہ چونکہ عضو ضعیف پر گرنے کا عادی ہے فضل احمد غریب ناحق زیر عتاب ہو گیا میر صاحب قادیانی امت کے نانا ہی بنے رہے۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ فضائل نبوی میں مرزا صاحب نے کون سا کمال حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا جو انہیں سزا وار نبوت بنا رہا ہے۔

۹۔ریاضت۔مکارم اخلاق کی کوئی صنف ایسی نہیں جسے اختیار فرما کر خیر الوراء نے امت کے لئے اسوہ حسنہ قائم نہ کیا ہو چنانچہ ریاضت جسمانی بھی آپ کے فیضان عمل سے محروم نہیں رہی یہ ثابت شدہ واقعہ ہے کہ مسجد نبوی کی تعمیر میں انصار ومہاجرین کے ہمراہ خود رسول پاک ﷺ مقدس ہاتھوں سے اینٹ اور گارا اٹھا کر لاتے تھے اور مسجد تعمیر فرماتے تھے افسوس کہ مرزا صاحب کے حالات زندگی اس مثال سے بھی کورے ہیں حالانکہ قادیان میں مسجدیں بھی تعمیر ہوئیں منارۃ المسیح بھی کھڑا ہوا بہشتی مقبرہ بھی بنا مگر مرزا صاحب کا رسول ﷺ کے قدم بقدم چلنا یہاں بھی ظاہر نہیں ہوتا۔

۱۰۔اکل وشرب کسوت ولباس۔ہارے کے درجہ، اب یہ دیکھنا ہے کہ ضروریات زندگی میں بھی مرزا صاحب سے آنحضرت ﷺ کی کماحقہ پیروی ہوسکی ہے یا نہیں؟ نفس الامری واقعات اس کا جواب اثبات میں نہیں دیتے کھانے میں آنحضرت ﷺ کا معمول کیا تھا۔خود ستو کھجور اور گاہے شوربہ اور روٹی بخلاف ازیں مرزا صاحب قادیانی کے خوردونوش کی تفصیل اون کے لواحقین اور خاصہ برداروں کے ایمان پر رہی۔وہی لوگ بیان کریں تو اچھا ہے۔مجھے بوثوق معلوم ہوا کہ تصنیف براہین کے پہلے دور میں جب مرزا صاحب قادیانی دوسری شادی کر کے لائے ہیں اور جبکہ قادیان نے ہنوز کایا نہیں پلٹی تھی اور نہ ہی امرت سر پٹھان کوٹ کی ریلوے لائن کھلی تھی تو اوس وقت امرتسر سے تازہ بتازہ ماکولات اور فاکہات لانے کے لئے یکہ کی ڈاک مقرر تھی جو یومیہ اس فرض کو ادا کرتی تھی علی ہذا القیاس پوشش کے متعلق زیادہ لکھنا تحصیل حاصل ہے آنحضرت ﷺ کا کھجور کے پتوں سے بھرا ہوا ٹاٹ کا بچھونا مرزا صاحب کی نرم و ملائم سیج سے اوسی قدر متفاوت تھا جس قدر کہ حضور اقدس کے پیوندوں سے اٹے ہوئے پارچات مرزا صاحب کی فاخرہ پوشاک سے متغائر تھے۔

نوٹ: یاد رہے کہ مرزا صاحب کے روزمرہ کو ہم اباحت یا جواز کے پیمانہ سے نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناپ رہے کہ کوئی صاحب ان کے اعمال وافعال کو جائز یا مباح قرار دینے کی زحمت اٹھائیں یہاں اون کے اعلیٰ کمال کی پڑتال ہورہی ہے جوانہوں نے اتباع رسول میں حاصل کیا تھا جس کی بنا پر وہ آج بروزی رسول بنائے جاتے ہیں اگر کسی کو زیادہ اسرار ہوتو یہ بھی ثابت ہوسکتا ہے کہ مرزا صاحب صرف اتباع سنت میں ہی قاصر نہیں رہے بلکہ ادائیگی فرض میں بھی اون سے کوتاہی ہوگئی ہے فرض بھی وہ فرض جسے حضور ﷺ نے وصیت سے موکد فرمایا تھا۔

یاد کرو حجۃ الوداع کا خطبہ، آپ ﷺ نے شروع کرتے ہی فرمایا تھا کہ جس طرح تم لوگ آج یہاں جمع ہوئے ہواسی طرح ہر سال آج کے دن جمع ہونا۔ مرزا صاحب قادیانی کے سر پر اتباع رسول کا تاج کمالیت رکھنے والے بتائیں کہ مرزا صاحب نے کب اور کتنے بار اس فریضہ کو ادا کیا۔ غور کرو تو پیرزادہ عبداللطیف کابلی جو سابق فرمان روائے افغانستان سے حج کے بہانہ سے زادسفر اڑالایا تھا قادیان میں اٹکا کا عدم ضرورت حج پر مہر کردی انا للہ و انا الیہ راجعون

۱۱۔ خاتمہ: مرزا صاحب کا سب سے بڑا کارنامہ اشاعت اسلام اور حمایت دین پر متضمن ہے۔ اگر اسلام وہی ہے جو منارۃ المسیح پر اترا اور بہشتی مقبرہ میں گڑ گیا اور جو قادیانی پارٹی کم چالیس کروڑ کلمہ گویان کو کافر بنا رہا ہے تو ایسے اسلام کو طاق نسیان پر ٹکا دینے کی توفیق خدا ہر مسلمان کو دے۔ البتہ حمایت دین کا یہ پہلو داد تحسین کا مستحق ہے اور مرزا صاحب بمقدار خدمت دین ہر مسلمان سے شکریہ کا استحقاق رکھتے ہیں یوں تو متعدد مباحثات سے اون کو سابقہ پڑا لیکن غیر مذاہب کے ساتھ دو مباحثے بالتخصیص معرکہ آراء گنے جاتے ہیں ایک تو ماسٹر مرلی دھر آریہ سے بمقام ہوشیار پور ہوا اور دوسرا پنشنر ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی سے بمقام امرت سر۔ اول الذکر میں مرزا صاحب ہر طرح سے کامیاب رہے لیکن دوسرے میں اپنی ظفر مندی کو آتھم کی موت معیادی پندرہ یوم (پندرہ ماہ) سے مشروط کر کے انمٹ داغ لگا لیا ماحصل کچھ ہی ہو اس شق میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی یکتائی اور اولیت کا سہرا اون کونہیں پہنچتا مرلی دھر اور آتھم کوئی غیر معمولی پایہ نہ رکھتے تھے اس سے پہلے پنڈت دیانند بانی آریہ سماج کو مولوی محمد قاسم اور پادری فنڈر جیسے پیر مغاں کو مولوی رحمت اللہ اور ڈاکٹر وزیر خان نیچا دکھا چکے تھے دین کی قلمی اعانت اگر مرزا صاحب کے اصول و معیار کے مطابق دیکھی جائے تو سرسید مرحوم اون سے بازی لے جا چکے ہیں سر ولیم میور کی لائف آف محمد کا جواب لکھنے کے لئے مرحوم نے یورپ تک کا سفر کیا اور اپنا مال و متاع صرف کر کے خطبات احمدیہ کی ایسی لاجواب کتاب لکھ لایا کہا گر مرزا صاحب قادیانی کو یہ سعادت نصیب ہوتی تو عجب نہیں کہ قادیان والے اوسے پانچویں کتاب آسمانی سمجھ بیٹھتے مرزا صاحب نے خرچ تو کیا کیا بلکہ تصانیف کے حیلہ سے خاصہ پیمانہ پر دولت فراہم کر لی۔

فضیلت سرسید کی مسلّم وجہ ایک اور بھی ہے کہ تمام اختلافی مسائل مثلاً مسیح ابن مریم کی وفات اور عدم نزول وغیرہ وغیرہ کی پود ہندوستان میں اوسی سیر چشم بزرگ کی لگائی ہوئی ہے جس پر مرزا صاحب نے الہام کا پیوند لگایا اور شکم سیر پھل کھایا۔

قادیانی حضرات کو مرزا صاحب کے اس اصول موضوعہ پر بڑا ناز ہے جو انہوں نے الہامی کتابکی صداقت کے لئے وضع کیا ہے وہ یہ کہ الہامی کتاب کو اپنے دعوی کی دلیل اپنے اندر سے پیش کرنی چاہیے۔ یہ ضرور مایہ فخر ہے (فاضل مضمون نے ہمارے وہ مضامین شائد نہیں دیکھے جن میں ہم نے علامہ ابن رشد کی کتاب سے یہی دعوی اور دلیل دکھا کر ثابت کیا تھا کہ مرزا صاحب اس .... سے نہیں ہو سکا۔ اہل حدیث) لیکن اگر بفرض محال اتنی سی بات پر نبوت کی سند مل سکتی ہے تو اون بزرگان دین کا حق بدرجہ اولی فائق رہے گا جنہوں نے علم الکلام علم الرجال وغیرہ بتمامہ ایجاد کئے اور جرح وتعدیل کے قوانین کو مدون کیا ۔قادیانی پنچائت نہیں کہ احمد کی پگڑی محمود کے سر پر رکھ دے۔ آخر دنیا میں انصاف ہنوز باقی ہے۔

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

خاکسار: نواب الدین لیڈر ایکسپرٹ من مقام سائن بمبئی

(اہل حدیث ۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۱۲۔ ص ۴۔ ۶)

نکاح مرزا

جناب مولوی نور محمد ممیانوی جہلمی لکھتے ہیں:

خاکسار حسن اتفاق سے شہر جہلم میں گیا اور صبح کی نماز پڑھنے کا اتفاق مسجد قصاباں میں ہوا جو لاہوری مرزائیوں کے قبضہ میں ہے اس مسجد کے پیش امام میاں ابراہیم صاحب نے درس قرآن شریف کے واسطے قرآن کھول کر الم ذلك الكتاب لا ريب فيه سے ترجمہ شروع کیا اور اپنے تراشیدہ معنی کرتے ہوئے ایک رکوع ختم کیا۔ خاکسار بھی ترجمہ سننے والوں میں موجود بیٹھا تھا۔ استغفار پڑھ رہا تھا کہ خداوندا! یہ جماعت کیسی الٹی سمجھ والی ہے کہ قرآن مجید کی غلط تفسیر کرنے سے بھی باز نہیں آتی۔

بعد ترجمہ خاکسار نے کہا میاں صاحب میں ایک بات آپ سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کیا آپ اجازت دے سکتے ہیں۔ تو انہوں نے ہنس کر جواب دیا کہ کوئی مشکل سوال نہ پیش کریں۔ میں نے ہرگز مشکل نہیں، معمولی سا سوال ہے۔ میں یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب آنجہانی نے ایک حدیث شریف کا ٹکڑہ بیان کرتے ہوئے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ مجھ کو یہ الہام ہوا ہے کہ مسیح موعود نکاح کرے گا اور اس کے ہاں اولاد ہوگی اور پھر خود ہی تشریح بھی کی ہے کہ یوں تو لوگ نکاح کرتے ہیں اور اولاد بھی تولد ہوا کرتی ہے، اس سے مراد میرا اعجازی نکاح ہے اور اولاد ایک نشان ہوگی۔ تو گویا مرزا صاحب نے مسیح موعود کی شناخت یہ بیان فرمائی ہے کہ مسیح موعود نکاح کرے گا اور اس کی اولاد با نشان ہوگی۔ گویا پیغمبر ﷺ کی حدیث کی صداقت وشناخت مسیح موعود پر چسپاں فرمائی ہے۔ اور مکرر اپنا الہام بھی حدیث کے ہی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ سے مشہور رکھا تو بروئے اس شہادت کے ہم یہ معلوم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے نہ وہ آسمانی منکوحہ کا نکاح کیا اور نہ اولاد ہوئی، تو مرزا صاحب کی مسیحیت خود ہی معلوم ہوگئی کیونکہ جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علامت مسیحیت کی خود نکاح اور اولاد بانشان الہاماً ظاہر کرتے ہیں جو پوری نہیں ہوئی تو ہم کیسے مرزا صاحب کو مسیح موعود تسلیم کریں۔ اسی معیار سے ہم مرزا صاحب قادیانی کو ڈبل فیل پاتے ہیں۔ میاں ابراہیم صاحب نے صاف کہہ دیا کہ میں اس معاملہ میں کچھ کہہ نہیں سکتا، اور نہ مجھ کو اس قدر علم ہے اور دوسرے سامعین جو ترجمہ میں موجود تھے جن میں شیخ محی الدین اپیل نو لیس وسیٹھ احمد دین قصاب و بابو عبدالحق لدھانوی ملازم نہر وغیرہ موجود تھے۔ ان سب نے بیک زبان یہ جواب دیا کہ ظاہراً یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ لیکن فرق صرف یہ ہے کہ مجتہد کبھی غلطی کھا جاتا ہے اور کبھی صواب کو پہنچ جاتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اس میں اجتہادی غلطی کی ہے۔ یا یہ بات ہے کہ ہماری سمجھ میں ظاہری الفاظ ہوں اور آپ کی مراد کچھ باطنی ہو، میں نے کہا کہ اس میں کون سی عبارت پیچیدہ ہے۔ صاف الفاظ ہیں۔ دوبارہ لاہوری جماعت کے ممبران موجودہ حاضرین نے یہی جواب دیا کہ ظاہراً پیش گوئی واقع میں پوری نہیں ہوئی لیکن غلطی اجتہادی ہے۔ یہ تو لاہوریوں کا جواب ہے۔ اب ایک قادیانی محمودی پارٹی کے اہل علم کا جواب ملاحظہ فرماویں

اسی مجلس میں ایک محمودی صاحب بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حضرت صاحب نے نکاح کیا ہے اور اولاد بانشان بھی ہوئی ہے جو ہمارے موجودہ امام خلیفہ ثانی ہیں۔ میں نے کہا یہ الہام تو منکوحہ آسمانی کے بارے میں تھا۔ جس وقت یہ الہام آپ نے شائع کیا تھا اس وقت مرزا محمود پیدا ہو چکے تھے۔ یہ تاویل آپ کی یہاں کام نہیں دے سکتی۔

میں نے لاہوری جماعت کے اصحاب سے کہا کہ کیا یہ سچ کہہ رہا ہے، تو ان سب نے کہا کہ میاں محمود احمد وہ بانشان اولاد نہیں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعدہ اسی قادیانی کو میں نے کہا کہ اس میرے اعتراض کو آپ اٹھا نہیں سکتے تو ایک اور بھی ابھی میرا اعتراض ہے کہ مرزا صاحب نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والا اشتہار جاری کیا اور صداقت مسیح موعود اس سے ظاہر ہوئی۔ اس پر قادیانی نے کہا کہ خود مولوی ثناء اللہ نے اپنے اخبار ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچہ میں لکھا تھا کہ حرام زادہ کی رسی دراز ہوتی ہے، تو یہ اثر مولوی ثناء اللہ پر خود پڑا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ یہ لفظ اخبار اہل حدیث سے نکال کر دکھا دیں تو میں ایک روپیہ آپ کو حق المحنت ورق گردانی میں انعام دوں گا۔

تو اس نے ہنس کر کہا کہ انعام تو بہت مقرر کیا ہے۔ میں نے کہا کہ آپ جو کچھ مقرر کریں میں وہی منظور کرتا ہوں۔ اس نے کہا ہمارے پاس ۲۶۔ اپریل والے اہل حدیث کی کاپیاں نقل کی ہوئی موجود ہیں، جو میں آپ کو ایک کاپی گھر جا کر روانہ کر دونگا۔ اور انعام آپ کو معاف کرتا ہوں۔

یہ بات کہہ کر اس نے دامن اپنا چھڑایا اور مسجد سے باہر نکلنا چاہا۔ میں نے کہا کہ آپ اپنا نام نامی تو ظاہر کر دیں۔ تو اس نے اپنا نام میاں محمد افضل گرجاکھی دروازہ گوجرانوالہ بتایا۔ میں نے کہا کہ اگر آپ ایک ہفتہ تک پرچہ اہل حدیث کی وہ کاپی جس میں مولوی صاحب امرتسری کے یہ الفاظ تحریر ہوں تو مہربانی ہوگی، ورنہ بذریعہ اخبار آپ سے مطالبہ عبارت مولوی صاحب والی کا کرونگا۔

سو آج کئی ہفتے گذر گئے۔ محمد افضل مرزائی نے وہ پرچہ اہل حدیث امرتسر کا ارسال نہیں۔ لہذا مجبوراً بذریعہ اخبار التماس کرتا ہوں کہ مجھ کو وہ حوالہ دکھا کر اپنا ایک روپیہ انعام حاصل کریں۔

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر سے التماساً عرض ہے کہ قادیانی جماعت کی ہر دو پارٹیوں کے مختلف جواب جو اس معاملہ میں ہوتے ہیں ہدیہ ناظرین ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۲۱ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام زادہ کی رسی دراز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ فقرہ عرصہ سے مرزائیوں کے منہ پر جاری ہے۔ کہتے ہیں کہ خاکسار نے مرزا کے جواب میں ایسا لکھا تھا اس جماعت کو جہاں تک ہم نے تجربہ کیا ہے گفتگو میں ان کی یہ تو غرض نہیں ہوتی کہ کوئی غلط بات اگر بے ثبوت منہ سے نکل گئی تو اسے واپس لے لیں یا کسی پر افتراء کیا ہے تو اس سے معافی کرالیں بلکہ یہی غرض ہوتی ہے کہ بات میں کمزوری اور آواز میں ضعف محسوس نہ ہو مرزائیوں نے اس فقرہ کو اتنا مشہور کیا تھا جتنا مرزا جی کے مخالفوں نے ان کا نکاح مشہور کیا ہے ہم نے اس کا ثبوت ہر طرح سے مانگا لیکن ہمیشہ ٹالتے ہی رہے۔ ایک شیعہ نے ان کی تحریروں میں دیکھ کر دھوکہ کھایا اور لکھ مارا۔ جس پر مقدمہ چلا یا گیا۔ اس نے بھی صاف کہا کہ میں نے قادیانی تحریروں پر اعتبار کر کے ایسا لکھا ہے۔ اب میں قادیان بھی گیا تاہم مجھے اس کا ثبوت نہیں ملا۔

ایک دفعہ سیالکوٹ میں برمکان مولانا ابراہیم مرزائیوں نے یہ اقرار لکھ دیا کہ ہم دسمبر تک دکھا دیں گے وہ بھی نہ دکھا سکے لیکن ایسا باانصاف اور راستی پسند فرقہ ہے کہ ہمیشہ موقع کی تاک میں رہتا رہا یہاں تک کہ اس وقت کا نمونہ آگیا جو قرآن میں ایسے غالیوں اور سرکشوں کے لئے بتایا ہے کہ

الیو م نختم علی افوا ھھم و تکلّمنا اید یھم

(مجرموں کے منہ بند ہو جائیں گے اور ان کے ہاتھ پاؤں گواہی دیں گے)

خدا کے حکم سے ان مجرموں نے اپنے جرم کا یوں اقرار کیا جو قادیانی اخبار الفضل میں مرقوم ہے:

جلسہ قادیان کی روئداد:

دوسرے روز میر (قاسم علی) صاحب نے اتنا بیان کیا کہ حرامزادہ کی رسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دراز والا اشتہار جو ہے وہ مولوی ثناء اللہ کا نہ تھا، بلکہ مولوی ثناء اللہ کے مطبع اہل حدیث میں مولوی مذکور کی تائید میں اس کے ایک دوست نے لکھا تھا (چونکہ یہ بھی غلط ہے کہ یہ اشتہار میرے کسی دوست کا ہے۔ لہذا قدرت نے اس قائل سے اس فقرہ کے بولنے یا لکھنے میں بڑی بھاری غلطی کرائی، یوں لکھا کہ کسی دوست نے مطبع میں لکھا یا تھا، حالانکہ مطبع میں لکھانے کا محاورہ نہیں بلکہ چھپوانے کا ہے۔ دراصل یہ دست قدرت کا تصرف ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)۔ ایسے اشتہار چونکہ سنبھال کر نہیں رکھے جاتے اس لئے یہ بھی نہیں رکھا گیا، نہ سرکار میں ایسے اشتہار محفوظ ہوتے ہیں۔ آئندہ کوئی بھائی اس کو پیش کرنے کی غلطی نہ کریں (٦ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۱)

الحمد للہ جہاں یہ ثابت ہوا کہ یہ بازاری فقرہ میرا نہیں، یہ بھی ثابت ہوا کہ قادیانی جماعت ہٹ دھرمی میں کمال کو پہنچی ہوئی ہے۔ کس صفائی سے اپنی سیاہی کو ہلکا کیا گیا ہے کہ ایسے اشتہار رکھے نہیں جاتے۔ خوب یہی معنی ہیں:

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پر سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

اس لئے ہم بھی اپنے ناظرین کو اعلان کرتے ہیں کہ جہاں کوئی مرزائی یہ دعوی کرے اس کو الفضل کا یہ حوالہ دکھا کر اس کا منہ بند کردو۔ بند نہ ہو تو اس سے ثبوت طلب کرو۔ چاہے اس کے ثبوت دینے پر کوئی انعام بھی مقرر کرنا پڑے (حیرت کی بات ہے کہ وہ مطبوعہ اشتہار کہیں نہیں ملتا، اگر قادیان کے مرکزی دفتر میں نہیں تھا تو الحکم کے دفتر میں دیکھو، البدر کے دفتر میں دیکھو، اپنے مطبعوں کے دفاتر میں دیکھو، دہلی میں احمدی وغیرہ کے دفاتر میں دیکھو، اکمل اور کبیر الدین وغیرہ کے گھروں میں دیکھو، کئی لاکھ مرزائیوں کے گھروں سے پتہ کرواؤ غیر ممالک میں اپنے مشنوں سے پتہ کرواؤ۔ کیا سب نے اسے دریابرد کردیا تھا۔ مولوی ثناء اللہ کے مخالف مسلمانوں سے تلاش کرواؤ، کہیں تو ہوگا۔ آریوں سے پتہ کرواؤ۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۲۱ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ بطرز جدید

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزائیوں کے مسیح موعود نے مولوی ثناء اللہ صاحب شیر اسلام سے تنگ آ کر جو دعا کی اور جو فیصلہ خدا سے چاہا اس کے اقتباسات ذیل ملاحظہ ہوں:

اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں....تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔...

اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر....

ربّنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔

آمین۔ بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا جی یہ دعا مانگ کر اور یہ فیصلہ خدا سے چاہ کر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں پورے ہو کر اور خرِ دجال (ریل) پر سوار ہو کر امرتسر سے منہ چھپائے ہوئے قادیان جا کر زیرِ زمین ہو گئے۔ جنازہ کے ساتھ رنج و غم حیرت اور شرمندگی کے دیوتاؤں کا اسی قدر ہجوم تھا جیسے رنج و حسرت اور خواہش انتقام کے دیوتاؤں کا (صفحہ ۲۹۳ حقیقۃ الوحی)

الغرض جو کچھ قادیانی مرزا جی نے فرمایا اور خدا سے مانگا تھا وہ حرف بحرف پورا ہو گیا یعنی:

۱۔ اگر میں مفتری اور کذاب ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

۲۔ مفتری ذلت اور حسرت کیساتھ اپنے اشد دشمنونکی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔

اس دعا کے وقت قادیانی مرزا جی کے اشد دشمن تین شخص تھے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی اور مولوی محمد حسین صاحب۔

قادیانی مرزا جی ان تینوں کی زندگی میں ہلاک ہوئے اور ذلت کے ساتھ یوں مرے جیسا کہ آگے بیان کیا جائے گا کہ جس موت کو انہوں نے ذلت اور لعنت قرار دیا تھا اسی موت مرے۔

ناکام یوں مرے کہ بہت سی حسرتیں ساتھ لے گئے۔ مثلاً اپنے دشمنوں کی موت کی، مولوی محمد حسین بٹالوی کے ایمان لانے کی، زمینی نکاح کی، براہین احمدیہ اور منارہ کی تکمیل کی، سرزمین عرب دیکھنے کی، پادریوں کو ساتھ لے کر حج کرنے کی، ملکہ اور اس کی اولاد کے ایمان لانے کی، تفسیر لکھنے کی، ہندو مسلمانوں کو شیر و شکر دیکھنے کی، غرض یہ شعر گویا آپ ہی کا تھا

حسرت و یاس و تمنا ہیں جنازے کے ساتھ
دیکھئے کس دھوم سے ہم آج سفر کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور خلقت خدا کہہ اٹھی:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نا مرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

کسر صلیب اور تمام دنیا کو مسلمان ہوا دیکھنا تو ایک خیال خام تھا اور
بخرام کہ وقت تو نزدیک رسید و پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد
ایک کلمہ لغو تھا۔ مگر مرزائی ہیں کہ انصاف اور ایمان کو بالائے طاق رکھ کر طرح طرح کے عذرات نا معقول تراشتے ہیں اور اپنے خداداد مسیح موعود کو خدا کی نظر میں مفتری اور کذاب ماننے سے ان کی روح کانپتی ہے۔

اگر چہ یہ کوئی باریک بات نہیں کہ الفاظ،
جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں،
ایسے وسیع ہیں کہ مولوی صاحب کے اقبال وانکار دونوں کو اپنے اندر لئے ہوئے ہیں اور، قرینہ
اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے،
ساتھ پڑا ہے۔ مگر آج میں مرزا جی کے ہی قانون کو ان مرزائی صاحبان کے پیش کرتا ہوں جو کہتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس فیصلہ کو قبول نہیں کیا تھا اور دیکھتا ہوں کہ اب ان کے پاس کیا جواب ہے اور ان کا ایمان کیا کہتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

قانون اول: مولوی غلام دستگیر وہ بزرگ تھے جنہوں نے میرے کفر کے لئے مکہ معظّمہ سے کفر کے فتوے منگوائے تھے وہ بھی اپنے یک طرفہ مباہلہ کے بعد انتقال کر گئے (حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۴۷)

قانون دوم: بعض نادان مولوی لکھتے ہیں کہ غلام دستگیر نے مباہلہ نہیں کیا، صرف ظالم پر بددعا کی تھی۔ مگر میں کہتا ہوں کہ جب کہ اس نے میرے مرنے کے ساتھ خدا سے فیصلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہا تھا اور مجھے ظالم قرار دیا تھا تو پھر وہ بد دعا اس پر کیوں گئی۔ اور خدا نے ایسے نازک وقت میں جب کہ لوگ خدائی فیصلے کے منتظر تھے غلام دستگیر کو ہی کیوں ہلاک کر دیا (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۳۱)

جو مرزائی صاحبان اس بات پر سچی حلف اٹھانے کو تیار ہوں، خواہ وہ قادیانی ہوں یا لاہوری، ہاتھ اٹھائیں اور جمع ہو کر جواب دیں کہ خدا نے ایسے نازک وقت میں ان کے مسیح موعود کو ہی کیوں ہلاک کر دیا۔ مولوی غلام دستگیر صاحب کے معاملہ میں تو مولوی صاحب مرحوم اور مرزا جی دو ہی آدمی تھے اور پہلے مرنے کا احتمال نصف نصف تھا، لیکن اشتہار تبصرہ کی ۲۷ ویں سطر میں مرزا جی لکھتے ہیں کہ:

> خدا نے پھر فرمایا کہ تیرے مخالفوں کا اخزاء اور وافناء تیرے ہی ہاتھ سے مقدر تھا،

پھر سطر ۲۹ میں اپنے خدا کا فرمان درج کرتے ہیں:

> میں موجود ہوں۔ پس میرے فیصلہ کا منتظر رہ۔ جو لوگ عداوت سے باز نہیں آتے، عنقریب ان پر غضب الٰہی نازل ہوگا۔،

پس مرزا صاحب قادیانی کے مخالف تو تین تھے اس لئے ان کے مقابلہ میں مرزا جی کی ہلاکت کا احتمال چار اور ایک کی نسبت رکھتا تھا۔ پھر تین کو ملحوظ رکھ کر خدا نے ایک کو ہی کیوں ہلاک کر دیا۔

پھر اسی اشتہار تبصرہ مورخہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء کی ۳۶ ویں سطر میں قادیانی مرزا جی لکھتے ہیں:

> پھر خدا نے اردو میں فرمایا کہ میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنی دشمن (ڈاکٹر عبد الحکیم خان) جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک تیری عمر کے دن رہ گئے ہیں، یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں ان سب کو میں جھوٹا کرونگا اور تیری عمر کو بڑھا دونگا تا معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے امر میرے اختیار میں ہے (سبحان اللہ خدا نے کیس مسیح ہمارے لئے چن کر بھیجا ہے جسکی نامراد ہلاکت سے ثابت ہوا کہ خدا ہے جل جلالہ۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

اورسطر ۳۸ میں عربی الہام کا ترجمہ کرتے ہیں:

خدا ایک قہری بجلی گرائے گا اور وہ جو جھوٹ اور شوخی سے باز نہیں آتے ان کی ذلت اور تباہی ظاہر کرے گا مگر میری طرف ایک دنیا کو جھکا دے گا اور میرا نام عزت کے ساتھ دنیا کے ہر ایک کنارہ میں پھیلا دے گا۔،

پس مرزا جی کا انہی چودہ ماہ کے اندر ہلاک ہوجانا دو اور دو چار کی طرح ثابت کرتا ہے کہ مرزا جی کا الہام کنندہ خدائے قادر نہ تھا

و من اصدق من الله حد یثاً خدا سے بڑھ کر کس کی بات سچی ہے

ان الله لا یخلف المیعاد خداوعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔

اور یہ الہام شیطانی بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ قادیانی مرزا جی حقیقۃ الوحی کے صفحہ اول کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ:

شیطان کے اقتدار سے یہ باہر ہے کہ کسی جھوٹے مدعی کی تائید اور حمایت میں کوئی قدرت نمائی کا الہام اس کو کرے، اور اس کو عزت دینے کے لئے کوئی خارق عادت اور مصفا غیب اس پر ظاہر کرے، تاکہ اس کے دعوی پر گواہ ہو۔،

پس اس میں کیا شک باقی رہ گیا کہ یہ الہامات قادیانی مرزا جی کے اپنے مغز کی پیداوار اور گھڑت تھے انما نملی لهم لیز دا دوا ا ثماً و لهم عذا ب مهین (آل عمرا ن:۱۸۷) کے مطابق کچھ ڈھیل انہیں ضرور ملی مگر آخر یہ الہام اور دعوے انہیں قعر ذلت میں لے بیٹھے۔

اشتہار: خداسچے کا حامی ہو

، اگست ۱۹۰۷ء کی اٹھارویں سطر سے مرزا جی یوں تحریر کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خان نے سمجھا ہے (یعنی کذاب مکار شیطان دجال شریر حرام خور شکم پرست نفس پرست مفسد مفتری اور خدا پر افترا کرنے والا ۔ دیکھو اسی اشتہار کی سطر دوم وسوم) تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھے ایسی ذلت کی موت نہیں دے گا (یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم کی مقرر کردہ میعاد میں مرنے کی) کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور پیچھے بھی ۔"

پس مرزا جی کے ان خطابات کا مصدق ہو کر ایسی ذلت کی موت مرنے پر ہمیں ان سے اور ان کے مریدوں سے ہم دردی ہے ۔

مرزائیو! میں خدا کو حاضر ناظر جان کر ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ مرزا جی بہت کتابیں پڑھ کر دہریہ ہو گئے تھے خدا سے منکر تھے اور سب نبیوں کو معاذ اللہ پاکھنڈی سمجھتے تھے اور کوئی صورت روزگار کی نہ دیکھ کر انہوں نے یہ پیشہ اختیار کر لیا اور بے گانے پیسوں سے ہزار ہا اشتہار دے کر اس میں کسی قدر کامیابی حاصل کر لی ، گو گرا ہم صاحب سے کم کہ اس نے مرتے ہوئے تین کروڑ کی وصیت کی ۔

اے خدا تو ہم سب مسلمانوں کو ایسے علم سے اپنی پناہ میں رکھ ۔ آمین ثم آمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۲۱ء ص ۴۔۵)

نکاح مرزا نہیں ہوا

(باقرار مولوی محمد علی ایم اے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

ہمارے ناظرین مرزا صاحب قادیانی کے آسمانی نکاح کا مسئلہ خوب جانتے ہیں تمام مسلم بلکہ غیر مسلم بھی جن کو مباحث مرزا سے دلچسپی ہے اس نکاح سے واقف ہیں کہ مرزا صاحب پر کہاں تک آثار مرتب کر رکھے ہیں ۔ ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی صداقت اور بطالت اسی ایک امر پر موقوف ہے ۔ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ،شہادۃ القرآن ، کے صفحہ ۸۱ پر مرزا صاحب قادیانی نے خاص مسلمانوں کو اس پیش گوئی پر متوجہ کیا ہے اور ضمیمہ انجام آتھم میں اس پیش گوئی کو مدینہ شریف میں بعدالت رسالت رجسٹری بھی کرایا ہے۔یعنی لکھا ہے کہ آنخضرت ﷺ نے بھی میرے آسمانی نکاح کی بابت ایک حدیث میں فرمایا ہوا ہے۔

بعد موت مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی کے متعلق مرزائیوں کے دو گروہ ہوئے تھے۔ایک گروہ کا سرگروہ مفتی صادق تھا ،جس نے لکھا تھا کہ نکاح فسخ ہوگیا (ہوا کب تھا؟ درشکم مادر)۔دوسرا گروہ وہ تھا جسکے سرگروہ حکیم نورالدین تھے جن کا قول تھا کہ نکاح بحال ہے،مگر مرزا غلام احمد قادیانی کی اولاد میں سے کسی لڑکے کا منکوحہ کی اولاد میں سے کسی لڑکی سے تاقیامت کسی وقت نکاح ضرور ہوجائے گا، یہی اس سے مراد ہے۔(لیکن حکیم نورالدین صاحب بھیروی خلیفہ قادیان نے یہ نہیں بتایا کہ مستقبل کا سلطان محمد کون ہوگا اور وہ کب مرے گا۔ بہا)

مگر ناظرین حیران ہوں گے کہ مرزا صاحب کے خاص الخاص کا تب وحی والہام جناب امیر جماعت احمدیہ لاہوریہ مولوی محمد علی ایم اے تیسرا مذہب اختیار کیا ہے جو درحقیقت اپنی راستی اور صداقت میں ایسا مدلل اور صاف ہے کہ کوئی کتنا ہی مرزا جی کا دشمن بلکہ اشد دشمن ہو وہ اس مذہب کو مان جائے گا۔ ہمارے نامہ نگاروں میں سے اشد مخالف ہمارا قابل نامہ نگار کو ہاٹی ہے ہم کامل توقع سے کہتے ہیں کہ وہ بھی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا قول سنیں گے تو فوراً بلکہ فوراً سے پیشتر متفق ہوجائیں گے۔پس وہ بھی توجہ سے سنیں۔

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور فرماتے ہیں۔ واللہ کیا سچ فرماتے ہیں،سونے سے لکھنے کے قابل فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کوقبول کرنے میں لوگوں کو عذر صرف پیش گوئیوں میں ہوسکتا ہے اوران میں سب سے بڑی پیش گوئی نکاح والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی ہے۔ میں اسی کو اس وقت (یعنی بوقت تقریر در جلسہ سالانہ لاہور بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۲۰ء) لیتا ہوں۔ یہ سچ ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔

اس کے متعلق میں یہ کہتا ہوں کہ ایک ہی بات کو لے کر سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہیے۔ جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے۔ صرف ایک پیش گوئی کو لے کر بیٹھ جانا اور باقی پیش گوئیوں کو چھوڑ دینا کہ جن کی صداقت پر ہزاروں گواہیاں موجود ہیں، یہ طریق انصاف اور راہ ثواب نہیں۔ صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے یہ دیکھنا چاہیے کہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔ اگر صرف ایک پیش گوئی کو لیا جائے تو غور کرو کہ لتدخلن المسجدالحرام یہ بھی ایک پیش گوئی تھی اسی کی بنا پر رسول اللہ ﷺ نے حج کا ارادہ کیا اور کعبہ کو چل دیئے مگر آپ کو کفار نے روک دیا۔ اب ایک نادان معترض اس پر بھی اعتراض کرسکتا ہے خصوصاً اس صورت میں جب کہ ناکام واپس لوٹنے پر خود صحابہ کو بھی اسپر شبہ گذرا۔ غرض ایک شخص کی ایک بات کو لے کر تم اس کے متعلق کوئی صحیح فیصلہ نہیں کرسکتے بحیثیت مجموعی اس کی ساری باتوں پر غور کرو پیش گوئیوں کو دیکھنا ہے تو اس کی ساری پیش گوئیوں کو دیکھو۔ پھر اسکے کام کو دیکھو اس کے اندر جو تڑپ کام کر رہی ہے اس کو دیکھو (منشی عبدالحی کوہاٹی کے آئندہ دو تین مضامین انہیں آخری فقروں پر مبنی ہیں۔ بہاء) (پیغام صلح ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہمارا مدعا تو صرف آپ کے اقرار سے حاصل تھا کہ،

کہا تھا نکاح ہوگا اور نہیں ہوا۔،

باقی فقرات میں جو آپ نے تلبیس سے کام لیا ہے اس کا نقل کرنا محض اس لئے ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جیسے حق پسندوں کی حق پسندی بلکہ دیانت بلکہ علمیت کا اظہار بھی بخوبی ہو جائے۔
پس سنئے! جس پیش گوئی کو خاص طور پر ملہم اپنا نشان بنائے اور اعلان کرے اور لوگوں کو اس پر متوجہ کرے اس پر خاصکر توجہ کرنے کا ہر ایک کو حق ہوگا اس میں یہ عذر بالکل کمزور بلکہ تار عنکبوت سے بھی ضعیف ہے کہ باقی کو کیوں نہیں دیکھتے۔ یہ کہنا اگر کچھ صداقت رکھتا ہے تو ملہم سے کہنا چاہیے کہ آپ کیوں اس خاص پیش گوئی پر لوگوں کو متوجہ کرتے ہیں۔

علاوہ اس کے، مجموعی طور، کہنے سے آپ کا مطلب کیا ہے؟ کیا مجموعہ اپنے اجزاء سے مرکب ہوتا ہے یا کسی اور چیز سے؟ اگر اپنے اجزاء ہی سے مرکب ہوتا ہے تو پھر اس کے اجزاء میں کوئی جزء غلط ہوا تو مجموعہ کہاں رہا۔

سنئے علم منطق کا مسئلہ ہے کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہے۔ صداقت کی جانب موجبہ کلیہ چاہیے کذب کی جانب سالبہ جزئیہ کافی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب بھی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس اصول کو مانتے ہیں۔

علاوہ اس کے ہمارا تو دعوی ہے کہ کوئی پیش گوئی بھی جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بطور تحدی کی ہو، سچی نہیں ہوئی۔ آپ اگر مدعی ہوں تو ہم ایک ایک متحدیانہ پیش گوئی کو پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔ خدا آپ کو ہمت دے کہ ہاں کریں۔

ہاں واقعہ حدیبیہ کو آپ کا پیش کرنا آپ کی اندرونی عقیدت بحق نبوت محمدیہ علی صاحبھا الصلوۃ والتحیۃ کی حقیقت کھولتا ہے ایک ایماندار کے لئے یہ کافی ہے کہ اس واقعہ کی بابت خدا تعالی نے صاف لفظوں میں فرما دیا:

لقد صدق اللہ رسولہ الرؤیا بالحق (خدا نے نبی کا خواب سچا کر دیا)

اب اس کی نسبت کیا سوال؟

ہاں مرزا صاحب قادیانی کا نکاح اگر اسی طرح سچا ہوا ہوتا، تو آپ کیوں کہتے کہ نکاح نہیں ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب من! یہ مرزا قادیانی اور مرزائیوں پر ایسا سنگین پتھر ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی اس کے وزن کو محسوس کرتے تھے۔ چنانچہ وہ بھی آپ کی طرح لوگوں کو مغالطہ میں ڈالتے ہیں کہ:

میرے تین لاکھ نشان ظاہر ہوئے۔ ایک دو اگر مشتبہ رہے، تو کیا ہوا۔

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۴۶)

کیسی ہوشیاری سے جھوٹ بلکہ سفید جھوٹ کو مشتبہ کہتے ہیں۔

مختصر یہ کہ مولوی محمد علی لاہوری نے کھلے لفظوں میں تسلیم کیا ہے کہ، نکاح کی بابت پیش گوئی تھی اور نکاح نہیں ہوا۔،

اخیر میں ہم مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور اور ان کی جماعت کو خصوصاً اور دیگر مرزائیاں کو عموماً اس خدا کے نام کا واسطہ دے کر توجہ دلاتے ہیں جس کے حکم سے آسمان اور زمین کھڑے ہیں جس کا علم ہر ذرے کو شامل ہے سب چیزیں جس کی قدرت کے ماتحت ہیں۔ وہ ذرا مرزا صاحب قادیانی کے اقرار نامہ ذیل کو ملاحظہ کریں اور تھوڑی دیر کے لئے اپنے دل میں غور کریں کہ کیا مخالفوں کے اعتراضات بے جا ہیں۔ جو شخص ایسا پختہ اظہار کرے پھر اس پر بھی کوئی شخص ایمان دار کہلا کر اعتراض نہ کرے۔ سنئے مرزا صاحب قادیانی اس نکاح کی بابت لکھتے ہیں:

و القدر قدر مبرم ۔ و انی ا جعل هذا انبأ معیار الصدقی او کذبی و ما قلت ا لا بعد ما انبئت من ربی (انجام آتھم۔ ص ۲۲۳)

یعنی یہ نکاح ضرور ہوگا اس کی تقدیر اٹل ہے اور میں اس خبر کو اپنے صدق یا کذب کے لئے معیار بناتا ہوں میں نے جو کہا ہے تو خدا سے اطلاع پا کر کہا ہے۔

ناظرین غور کریں کہ ایسی پیش گوئی کے پورا نہ ہونے کی صورت میں بھی کسی معترض کا اعتراض بے محل ہو سکتا ہے؟

احمدی دوستو! واذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بولو انصاف سے بولو، چاہے گواہی اپنوں کے خلاف ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔۱۱ فروری ۱۹۲۱ء۔ص ۳۔۴)

قادیانی کیمپ میں بے چینی

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر کے حملوں سے قادیانی کیمپ میں بری طرح کی بدحواسی کے آثار پائے جاتے ہیں۔گذشتہ پرچے میں نکاح مرزا کے متعلق ایک مضمون باقرار مولوی محمد علی ایم اے لکھا گیا ہے کہ مرزا صاحب نے نکاح کی بابت پیش گوئی کی تھی اور نکاح نہیں ہوا۔اس کے بعد ایک دوست نے ایک رسالہ دکھایا تھا جو خاص اسی مضمون کے متعلق ہے جس کا نام ہے:

مرزا احمد بیگ والی پیش گوئی۔

اس رسالہ میں مصنف (قاضی اکمل قادیانی) نے اس پیش گوئی کو صاف کرنا چاہا ہے لیکن دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف مذکور یا تو پرلے درجے کا بددیانت ہے یا مرزا قادیانی کی تحریرات سے بالکل ناقف ہے۔اس رسالہ میں اس نے اس قدر دجل سے ابلہ فریبی کی ہے کہ فنا فی المرزا ہونے کا پورا ثبوت دیا ہے..

اسنے اپنے ناظرین پر یہ ظلم کیا ہے کہ صحیح معلومات ان تک نہیں پہنچائے۔ہم سچ کہتے ہیں کہ ایسا مہمل رسالہ ہم نے مدت العمر نہیں دیکھا، جسکا خلاصہ دکھانا بھی مشکل ہے۔ہاں اس میں ایک خوبی ضرور ہے وہ یہ کہ درسیات عربیہ میں فن بلاغت پڑھاتے ہوئے اس اصول کی مثال تلاش کرنی مشکل ہوتی ہے کہ کوئی ایسا کلام ہو جس کے اجزا مقررہ تو سب موضوع بلکہ فصیح ہوں، مگر وہ مرکب کلام مہمل یا غیر فصیح ہو جائے۔اس اصول کی مثال کے لئے یہ رسالہ بہت کارآمد ہوگا کہ مفردات تو سب فصیح ہیں، مگر مرکب سب غیر فصیح۔گو اس رسالہ کا خلاصہ دکھانا مشکل ہے تاہم ہماری کوشش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اتنا نکل سکتا ہے کہ آسمانی نکاح والی پیش گوئی مرزا صاحب آنجہانی نے کسی نفسانی خواہش (ہائے توبہ ایسی بات کہی) کے لئے نہیں کی تھی بلکہ اس لڑکی کے کنبے والے چونکہ بے دین تھے ان پر نظر رحمت ہوئی کہ کسی طرح ان کو خاندان رسالت سے وابستہ کر کے فیضان پہنچایا جائے۔ مگر چونکہ انہوں نے سرکشی کی اور حضرت صاحب کا کہا نہ مانا ،ان پر عذاب نازل ہوا کہ وہ خود مرزا احمد بیگ بعد نکاح دختر کے چھ مہینے میں مرگیا جس سے اسکے اقارب کو بہت صدمہ ہوا اور خوف زدہ ہوئے۔ خود مرزا سلطان محمد، مرزا صاحب کے حق میں حسن ظن رکھتا رہا، اسی لئے وہ مرا نہیں۔ یہی پیش گوئی سے مطلب تھا کہ اس خاندان پر خاندان رسالت کا اثر اچھا ہوا (کوہ کندن وکاہ برآوردن)

پس تنقیح طلب امر صرف یہ ہے کہ کیا مرزا سلطان احمد مرزا قادیانی سے ڈرا، یا حسن ظن ہوا۔ اور یہ کہ اس حسن عقیدت پر رجوع کی وجہ سے وہ موت سے بچ گیا۔ ان دونوں باتوں کا ثبوت مرزائی کیا دیں گے ہم ہی ان کی تردید کا ثبوت دیتے ہیں۔

مقدمات سرکاری میں پولیس کی کوشش سے بعض ملزم وعدہ معافی پر دوسرے ملزم کے خلاف بیان دے کر رہا ہو جاتے ہیں ... گروہ کی نسبت یہ خیال ہو سکتا ہے کہ اس نے اپنی رہائی کے لئے دوسرے کو پھنسایا ہو اس لئے ہم ایسا نہیں کریں گے ہم حسب ضابطہ دیوانی اپنے فریق ثانی (مدعی) ہی کو بطور گواہ پیش کر کے فیصلہ کرائیں گے

واضح رہے کہ بفضلہٖ تعالی مدعی (مرزا قادیانی) کے بہی کھاتے سے ہم اتنا واقف ہیں کہ ہمیں کسی اور گواہ کی حاجت نہیں اور نہ کبھی ہوئی بلکہ نہ ہوگی انشاء اللہ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ مرزا جی کے مرید مرزائی ملفوظات کو ہم سے زیادہ نہیں جانتے ہوں گے۔ اس مضمون پر ہم مقابلہ کا امتحان دینے کو بھی تیار ہیں۔ مگر ہر ایک ایرے غیرے سے نہیں بلکہ دونوں پارٹیوں کے دونوں سرگروہوں سے۔ گو اصل معنی میں یہ بھی ہماری ہتک ہے کیونکہ ہمارا خطاب تو دراصل مرزا صاحب آنجہانی سے تھا لیکن ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مرنے کے بعد چونکہ یہی ان کے قائم مقام ہیں اس لئے بال نخواستہ ہم انہی سے امتحان مقابلہ دینا منظور کرتے ہیں۔

ہمارا اعتقاد ہے کہ جناب رسالت مآب ﷺ کی زندگی کے حالات بنظر غور دیکھنے سے حضور ﷺ کی رسالت کا ثبوت مل جاتا ہے اور مرزا صاحب قادیانی کی زندگی اور ملفوظات کو بغور پڑھنے سے ہر آدمی اس نتیجہ پر بآسانی پہنچ سکتا ہے کہ:

رسول	قادیانی	کی	رسالت
جہالت	ہے	بطالت	ہے	شرارت

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ تھا، اب ہم اصل مطلب پر آتے ہیں اور مدعی کو گواہ پیش کرتے ہیں یعنی مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں اور فیصلہ کن لکھتے ہیں:

مرزا سلطان محمد نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر پرواہ نہ کی خط پر خط لکھے ان سے کچھ نہ ڈرا پیغام بھیج کر سمجھایا گیا کسی نے اس طرف ذرہ التفات نہ کی۔

(قادیانی اشتہار انعامی چار ہزار)

یعنی ایسا سخت دل یا شیر بہادر لوہے کی لاٹھ بنا رہا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ڈراوے پر ڈراوے کا جواب اس نے وہی دیا جو ایک ایمان دار دیا کرتا ہے۔ ثم کیدون و لا تنظِرو ن (الاعراف:۱۹۵) تم سے جو کچھ ہوسکتا ہے کرلو اور مجھے مہلت نہ دو۔

اس کے علاوہ ہم یہ بھی کہتے ہیں کہ مرزا سلطان محمد کی حیثیت ان بھول بھلیوں سے بالاتر تھی وہ کتنا ہی حسن ظن یا حسن عقیدت بحق مرزا قادیانی رکھتا بلکہ وہ پکا مرزائی بھی ہو جاتا، تاہم مرزا صاحب کے سامنے اس کو مرنا چاہیے تھا تاکہ مرزا جی اس کے بعد من مانی کاروائی کر سکتے۔ سنیئے! ہمارا گواہ کوئی معمولی چار آنے کا گواہ نہیں کہ اناپ شناپ کہے بلکہ بڑا صاف گو ہے پس تم اس کی شہادت سنو اور ایمان لاؤ۔ سنو ہمارا گواہ کہتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم ہے (قضا ان ٹل) اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالی اس کو بھی ایسا ہی پورا کرے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔

(انجام آتھم)

بتاؤ جس صورت میں سلطان محمد کی موت مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں آجانی ان ٹل تھی، تو کیوں نہ آئی۔ مرزا صاحب قادیانی تو ۱۹۰۸ء میں مر گئے اور سلطان محمد آج ۱۹۲۱ء میں بھی زندہ ہے حالانکہ مرزا صاحب قادیانی صاف صاف فرما گئے ہیں میری زندگی میں سلطان محمد نہ مرا تو میں جھوٹا ہونگا۔

مرزائیو! تم کیسے مرزا جی کے مرید ہو کہ مرزا جی کے صاف صاف ارشاد پر بھی تمہارا ایمان نہیں۔ افسوس

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ۔ ص ۱۔۲)

یہودی کون تھا یا ہیں

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں؛

میں نے سنا ہے کہ کوہاٹ میں بعض ایسے مرزائی ہیں کہ ہم مسلمانوں کو سوائے یہودی کے دوسرے لفظ سے یاد نہیں کرتے۔ اس لئے میں اپنے ایک پرانے مضمون کو کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ پھر ان کے پیش کرتا ہوں کہ اس کے پڑھنے کے بعد خدا کو حاضر ناظر جان کر کہیں کہ یہودی کون تھا، یا کون ہیں۔

قرآن کریم سے عقاید یہود حسب ذیل پائے جاتے ہیں

اول یہ کہ یہود کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت عیسی سولی پر چڑھائے گئے

(ص ۱۶۴ ست بچن پر مرزا جی لکھتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ڈاکٹر صاحب کے قول سے معلوم ہوا کہ چین کے یہودی اس قول سے اتفاق نہیں رکھتے اوران کا یہ مذہب نہیں ہے کہ حضرت عیسی سولی پر مر گئے ،

اور مرزا جی بھی چین کے رہنے والے تھے چنانچہ حاشیہ ص ۴۰ تحفہ گولڑ ویہ میں لکھتے ہیں کہ:

اوراسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چین ....)

مرزا جی کا عام یہود کے مطابق یہی اعتقاد تھا اور خاص چین کے یہود کے مطابق یہ کہ وہ سولی پر مرے نہیں۔

اللہ تعالی سورہ مائدہ میں فرماتا ہے کہ

و اذ كففت بنى اسرائيل عنك اذ جئتهم با لبيّنا ت فقا ل الّذين كفروا منهم ان هذا ا لّا سحر مبين (مائدۃ:۱۰)

(یعنی اللہ قیامت کے دن حضرت عیسی کو فرمائے گا کہ میری وہ نعمتیں یاد کرو جو میں نے تم پر کی تھیں ۔منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ جب تم بنی اسرائیل کے پاس معجزات لائے اور انہوں نے ان معجزات کو جادو کہا اور تم پر دست درازی کرنی چاہی ،تو ہم نے ان کا ہاتھ تم سے روکے رکھا یعنی تمہارے پاس تک نہ آنے دیا) ....

نوٹ : مختلف باپوں سے جو اولاد ہوتی ہے ان کو عربی میں اخیافی کہتے ہیں اور مختلف ماؤں سے جو ہوتی ہے ان کو علاتی کہتے ہیں ۔...اردو میں سوتیلے۔

غرض ہماری کسی زبان میں ایسے بہن بھائیوں کو جو ماں اور باپ دونوں میں شریک نہ ہوں حقیقی نہیں کہتے اور مرزا جی نے حقیقی کے لفظ کے خود ہی تشریح بھی کر دی کہ سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی ۔اب کوئی شبہ باقی نہیں رہا کہ بقول مرزا صاحب ،حضرت عیسی روح اللہ، یوسف نجار کے نطفہ سے تھے۔

نتیجہ: مرزا جی کے کلمات کا حاصل یہ ہے کہ

۱۔حضرت مریم قبل از نکاح اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگایا کرتی تھیں گو مرزا جی نے ہم غریبوں پر تلطف فرما کر یہ نہیں سمجھایا کہ جس حالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف نجار کی ایک بیوی موجود تھی اور شریعت موسوی میں ایک کی موجودگی میں دوسری بیوی جائز نہ تھی تو پھر سگائی کس قانون کی رو سے اور کس غرض کیلئے ہوئی تھی۔ گویا ضمناً سگائی سے انکار ہے۔

۲۔ نکاح حمل ہو جانے سے بعد ہوا اور حمل یوسف سے ہوا کیونکہ باقی اولاد حضرت عیسی کے حقیقی بہن بھائی تھے۔ پس اس سے کس ایمان والے کو انکار ہوسکتا ہے کہ مرزا جی صاف کہہ رہے ہیں کہ مریم نے ایک شخص یوسف سے (نعوذ باللہ) زنا کیا، یہاں تک کہ اس کو حمل ہو گیا۔ اور جب حمل ظاہر ہو گیا تو بزرگان قوم نے کوئی اور صورت نہ پا کر زانیہ کو زانی کے گلے مڑھ دیا۔ اور چونکہ نکاح از روئے شریعت موسوی جائز نہ تھا، اس لئے تمام عمر مریم کی زنا میں گذری، اور ۱۹ سو سال کے بعد یہ خطاب مریم اور ابن مریم کا مرزا صاحب قادیانی کو ملا۔ کیا تم انکار کرو گے حضرت مریم پر زنا کا الزام لگانے والا یہودی نہیں تو اور کون ہے۔ خدارا انصاف

باقی رہا یہ امر کہ ایک شخص مسیح بنا اور ہم نے اس کو قبول نہ کیا اس لئے ہم کو یہودی کہا جاتا ہے، سو مرزائی صاحبان ہمیں ایسے مسیح کے ماننے سے معاف رکھیں جس پر ایک طرف تو بوجوہات بالا قرآن لعنت بھیج رہا ہو، اور دوسری طرف وہ اپنے ہی قول کے مطابق آگے بھی اور پیچھے بھی لعنت لے کر مرا ہو۔ ملاحظہ ہو اشتہار، خدا سچے کا حامی ہو۔، اسکی اٹھارویں سطر میں مرزا جی یوں شروع ہوتے ہیں:

> اگر میں ایسا نہیں ہوں جیسا کہ میاں عبدالحکیم خان نے سمجھا ہے یعنی کذاب، مکار، شیطان، دجال، شریر، حرام خور، خائن، شکم پرست، نفس پرست، مفتری، اور خدا پر افترا کرنے والا، تو میں امید رکھتا ہوں کہ خدا مجھے ایسی ذلت کی موت نہیں دے گا کہ میرے آگے بھی لعنت ہو اور میرے پیچھے بھی،

یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب کی مقرر کردہ میعاد میں مرنے کو مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے واسطے ذلت اور لعنت کی موت قرار دیا اور اسی میعاد میں مرے۔

اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ مرزا جی واقعی ویسے ہی تھے جیسے کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں صاحب سمجھے تھے کیونکہ انہی کے فرمودہ کے مطابق اگر وہ ایسے نہ ہوتے تو اس میعاد میں نہ مرتے۔اور جب اسی میعاد میں مر گئے تو ضرور ایسے ہی تھے۔اس میں کسی دوسرے کے فیصلہ کی ضرورت باقی نہیں رہی۔

مرزائیو! اگر ہم تمہارے مسیح موعود کو چین کا یہودی کہیں تو تمہارے پاس کوئی تردید ہے۔ (یہ مضمون فوٹو کاپی مسودہ ٹھیک طرح پڑھا نہ جاسکنے کے باعث نامکمل ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ۔ ص۲۔۳)

قادیانی امت جواب دے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

خاندان لکھو کے ضلع فیروز پور ایک پرانا علمی خاندان ہے۔اس کے ایک ممبر مولوی نور احمد صاحب ایک معمر بزرگ ہیں۔عرصہ ہوا آپ نے مرزائیوں سے بذریعہ اشتہار ایک سوال کیا تھا جس کے جواب کے لئے ازراہ مہربانی ایک سال کی مدت ٹھہرائی تھی۔ باوجود عرصہ مدید گذر جانے کے جواب نہیں ملا۔مولوی نور احمد صاحب بذریعہ اخبار اہل حدیث امرتسر اپنا سوال دہرا کر جواب کے طالب ہیں۔ سوال کے متعلق موصوف کے اپنے الفاظ درج ذیل ہیں:

اس سوال کا رخ بالخصوص خلیفہ محمود صاحب قادیانی و مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کی طرف اور عموماً اہل علم جماعت احمدیہ کی طرف ہے۔

قرآن شریف نے ہم کو یہ خبر سنائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عیسیٰ سے چار وعدے تھے:

۱۔ یہ کہ میں تجھ کو مارلونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اٹھالونگا تجھ کو اپنی طرف۔
۳۔ پاک کرونگا تجھ کو کافروں سے۔
۴۔ جو لوگ تیرے تابع ہوں گے ان کو کافروں پر غالب رکھونگا قیامت تک
اب سوال یہ پیدا ہوا کہ یہ وعدے تو قرآن پاک کے نازل ہونے سے پہلے پورے ہو چکے ہیں یا آئندہ زمانے میں پورے کئے جائیں گے۔ اگر پہلے پورے ہو چکے ہیں تو کس آیت کریمہ سے ثابت ہوا اور اگر آئندہ زمانے میں پورے کئے جائیں گے تو کس آیت سے معلوم ہوا؟

اور مخاطبین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ایک سال تک جواب دے سکیں تو فبہا، ورنہ نئی تاریخ حسب منشاء مل سکتی ہے۔ اور اگر اس عاجز سے جواب چاہیں تو پہلے اپنی لاعلمی کا اقرار تحریر کر دیں فی الفور بلا تامل نہایت تشریح کے ساتھ بیان کیا جاوے گا اور حوالہ آیات قرآنی کا ہوگا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:
ہم بھی اس سوال کا جواب سننے کے مشتاق ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ۔ ص۴)

مدراسی قادیانی جماعت

جناب سید نعمت اللہ برمبور بارکس مدراس سے لکھتے ہیں

اخبار قومی رپورٹ مورخہ ۳۱ جنوری کے پرچہ سے معلوم ہوا کہ قادیانی مبلغ نے پھر سر اٹھایا ہے۔ مدراسی پبلک خوب جانتی ہے کہ جماعت احمدیہ کے امیر مولوی محمد علی ایم اے اور خواجہ کمال الدین صاحب گذشتہ سال مدراس تشریف لائے تھے، تو مولانا فخری مرحوم نے مناظرہ کے لئے چیلنج پر چیلنج دیا۔ اس وقت مولوی محمد علی اور خواجہ کمال الدین بلا چون و چرا رفو چکر ہو گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیر دل مولانا فخری صاحب رحلت فرما چکے، تو مدراسی مرزائیوں کی جان میں جان آئی اور پھر مئوں مئوں کی آواز شروع کی ہے۔

مرزائیو! جب تمہارے نبی غلام احمد نے اپنی زندگی میں شیر پنجاب مولوی ثناء اللہ صاحب سے تنگ آ کر موت مانگ لی، تو اب تم میں اتنی استقامت کہاں۔ پس پردہ شکار کھیلنا اچھا نہیں، جو تمہارے حامی رہ گئے ہیں ان کو سامنے لاؤ اور جانبین میں شرائط مناظرہ طے کرلو

اہل سنت کی طرف سے جناب سی عبدالحکیم حاجی عبدالقادر صاحب جناب جلال الدین، حاجی عبدالکریم، حاجی کے محمد عمر، سید عبدالقادر جیلانی ہیں۔

اب بتلاؤ کہ تمہاری طرف سے کون اصحاب ہیں تاکہ باہم مشورہ کر کے مناظرہ کے شرائط طے کرلیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ فروری ۱۹۲۱ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ۔ ص ۴)

دونوں بولے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر کی یورش سے تنگ آ کر قادیانی مشن کی دونوں پارٹیاں (قادیانی اور لاہوری) بولنے لگی ہیں ہم بھی ان کے بولنے کو غنیمت جانتے ہیں کیونکہ آج تک تو ان کی کیفیت یہ تھی کہ چنیں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔ بہت اچھا ہوا کہ بولے اور خوب بولے۔

ناظرین کو معلوم بلکہ خوب معلوم ہوگا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت ومہدویت وکرشنیت وموسویت وزکریت وابراہیمیت ویوسفیت:

آنچہ دادہ است ہر نبی را جام۔ داد آن جام را مرا بتمام (قول مرزا) ایسے جامع صفات کاملہ اور صاحب فضائل لامتناہیہ بھی اہل حدیث کے مواخذات سے تنگ آ کر آخری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کی صورت میں جو ایک اشتہار رشائع کیا تھا اس میں مطلب کی بات یوں لکھی تھی؟
خدا وندا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو ہم دونوں میں جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔

اس دعا کا کیا اثر ہوا؟ دنیا کو معلوم ہے کہنے کی حاجت نہیں کہ:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

اس فیصلے نے قادیانی کیمپ میں سخت بے چینی پیدا کر دی۔ دیانت امانت صداقت کا تو یہ تقاضا چاہیے تھا کہ خدائی فیصلے کو مان جاتے، یعنی دل سے یقین کر جاتے کہ دونوں میں سے جو زندہ رہا، وہ سچا ہے۔ بحکم کو نوا مع الصا دقین (سچوں کے ساتھی بنا کرو)، سچے کا ساتھ دینا چاہیے تھا مگر یہ کیونکر ہوتا جہاں کیفیت ہی یہ ہو:

ان یّروا سبیل الرّ شد لا یتّخذوہ سبیلاً

(ہدایت کی راہ دیکھ کر بھی اختیار نہیں کرتے)

دونوں پارٹیوں نے اس الٰہی فیصلے کا جواب دینا چاہا۔ چنانچہ لاہوری پارٹی کے سرکردہ مولوی محمد علی ایم اے نے ایک چھوٹا سا ٹریکٹ لکھا جس کا نام ہے۔ آفت اللہ۔ اس رسالہ میں اتنی طول طویل تحریر سے کام لیا کہ استاد غالب کا شعر یاد آ گیا

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ عرض مدعا کے لئے

اس رسالے کا خلاصہ یہ ہے کہ عرصہ دراز سے دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں مباہلہ کے متعلق تحریک ہو رہی تھی۔ اس تحریک کی آخر یہ تھی اشتہار بصورت آخری فیصلہ مرزا صاحب قادیانی نے شائع کیا۔ یعنی وہ بھی دراصل تحریک مباہلہ تھی۔ مباہلہ میں جو فریقین سے دعا ہوتی ہے مولوی ثناء اللہ نے اس دعا پر آمادگی نہ کی۔ اس لئے وہ مباہلہ متحقق نہ ہوا۔ جب مباہلہ ہی نہیں ہوا تو کی موت اس فیصلہ پر سند نہ ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ٹریکٹ کا جواب اسی زمانہ میں جب یہ نکلا تھا ہم نے فوراً دے دیا تھا جس کا نام تھا آفۃ اللہ بجواب آفۃ اللہ۔ اسی مضمون کو الہامات مرزا کے آخری طبع میں ہم نے ساتھ لگا دیا ہے۔

باوجود اختلاف کے اور باوجود لاہوری پارٹی کے اچھوت (ناقابل ملاپ) جاننے کے قادیانی پارٹی کے رکن رکین ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی صاحب نے بھی لاہوری پارٹی کے سرگروہ کا اتباع کیا۔ جلسہ سالانہ قادیان میں جتنی تقریر کی عوام ناواقفوں کی نگاہ میں تو اپنا کمال دکھایا، حقیقت میں وہ سارا پس انداز تھا لاہوری امیر کا۔ خیر ہمیں کیا، ہمارے حق میں بحکم ملۃ واحدۃ وہ دونوں ایک ہی ہیں۔ ہاں طرفہ ہے تو یہ ہے کہ ایسے جواب پر جو تار عنکبوت کی طرح محض ہوائی قلعہ اور بور کا لڈو ہو یہ لوگ اتنا فخر کرتے اور اتراتے ہیں کہ الامان۔

ناز ہے گل کو نزاکت میں چمن اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ مولوی محمد علی کو ہم عرصہ سے جواب دے چکے ہیں مگر پیغام صلح کا اڈیٹر اسی مردود جواب کو فروری کے پیغام میں مکرر نقل کر کے اپنی قابلیت اور مصنف کی دیانت کا ثبوت دیتا ہے۔

ہمارے جواب کا مضمون خود مرزا صاحب قادیانی کے اشتہار سے ماخوذ ہے

احمدی دوستو! قادیان اور لاہور کے سرگروہو! ہم تم سے ایک دفعہ پھر فیصلہ کرنا چاہتے ہیں جس کی صورت بالکل آسان ہے۔ وہ یہ کہ مرزا صاحب قادیانی کا اشتہار، آخری فیصلہ، کسی منصف کے ہاتھ میں دے کر مجمع عام میں ہم سوال کریں گے کہ آپ اس اشتہار کو دیکھ کر اپنا خیال بتاویں کہ یہ درخواست مباہلہ ہے یا دعا مباہلہ۔

اگر مسلّمہ منصف کہدے کہ کسی گذشتہ تحریک مباہلہ سے اس کو تعلق ہے اور یہ درخواست مباہلہ ہے تو تم سچے۔ اور اگر وہ کہے کہ محض دعا فیصلہ ہے تو ہم سچے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فیصلہ کی یادگار کے لئے کچھ رقم بھی مقرر کریں گے تو لدھیانوی سہ صد میں سے کچھ پیش کرنے کو بھی تیار ہوں۔ سنو! تمہاری خاطر ہم آخری فیصلہ والے اشتہار کا اصل مضمون آج پھر درج کئے دیتے ہیں جو یہ ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللّٰہ الرّحمن الرّحیم۔نحمدہ و نصلّی علی رسولہ الکریم۔ یستنبئونك احقّ ھو۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید۔

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء

احمدی ممبرو! اسوقت کو یاد کر کے جسکی کیفیت ان لفظوں میں آئی ہے

کلّکم آتیه یوم القیامة فرداً (تم سب ایک ایک کر کے خدا کے سامنے آؤ گے)

خدا کو حاضر ناظر جان کر اس دن کا خوف دل میں رکھ کر بتاؤ اس اشتہار کو پڑھ کر تمہارا ضمیر کیا فیصلہ دیتا ہے؟ کیا اس میں مباہلہ کی درخواست ہے یا فیصلہ کی دعا۔ باوجود ایسی صاف اور صریح عبارت کے تم اب بھی مطلب نہ سمجھو تو سنو:

اگر اب بھی وہ نہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ فروری ۱۹۲۱ء ص ۱۔۳)

بیٹے کی تیسری شادی اور باپ کی بربادی

خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کا دو کی موجودگی میں تیسرا نکاح ۷ فروری ۱۹۲۱ء کو ہوا۔ بہت خوب ہوا۔ باپ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے دو کئے تھے اور تیسرے کی آرزو رکھتے تھے۔ بیٹے نے تین کر لئے اور شائد چوتھے کی آرزو رکھتے ہوں۔ اس حیثیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تو باپ بیٹے سے بڑھ گیا۔ہمیں اس پر سوال نہیں، وہ جانیں اور ان کے گھر والے جانیں۔مگر خلیفہ جی کے حاشیہ نشینوں نے اس نکاح کے ذکر میں ایک مرزائی پیش گوئی کا ذکر کر کے ہماری رگ حمیت کو جوش زن کر دیا۔جس کی تفصیل یہ ہے کہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا تیسرا نکاح اس لڑکی سے ہوا جو پانچ سالہ عمر میں اس کے بھائی مبارک احمد سے نکاحی گئی تھی اور وہ ستمبر ۱۹۰۷ء میں غالباً بعمر ۸ سال فوت ہو گیا تھا۔ اس کی موت کی بابت اخبار فاروق قادیان لکھتا ہے:

میاں مبارک احمد صغر سنی میں حسب وعدہ الٰہی مطابق پیش گوئی فوت ہو گیا۔
۲ فروری ۱۹۲۱ء

اس لفظ (مطابق پیش گوئی) نے ہم کو یہ نوٹ لکھنے پر مجبور کیا۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کس دل گردے کے ہیں کہ کوئی پیش گوئی کیسی ہی صاف طور پر غلط ثابت ہوئی ہو، یہ لوگ اس خیال سے کہ اہل حدیث یا کوئی اور واقف حال اس پر اعتراض کرے گا فوراً بلکہ فوراً سے پہلے کہہ دیتے ہیں کہ فلاں واقعہ پیش گوئی کے مطابق ہوا۔اللہ اکبر! کس دل گردے کے آدمی ہیں زین لهم الشيطان اعمالهم

آیئے ہم اس مبارک احمد کی بابت مرزائی تحریرات دکھاویں۔مرزا صاحب قادیانی آنجہانی تریاق القلوب میں لکھتے ہیں:

عجیب تو یہ ہے کہ چار لڑکوں کے پیدا ہونے کی خبر جو سب سے پہلے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں دی تھی۔ چار لڑکوں میں سے ابھی ایک بھی پیدا نہیں ہوا تھا۔اور اشتہار مذکور میں خدا تعالیٰ نے صریح طور پر پسر چہارم کا نام مبارک رکھ دیا ہے۔ جب اس لڑکے کا نام مبارک رکھا گیا تب اس نام کے بعد ایک پیش گوئی ۲۰ فروی ۱۸۸۶ء کی پائی گئی۔ (تریاق القلوب۔ص ۴۰)

یہ عبارت ہماری توجہ ۲۰ فروری کے اشتہار کی طرف لے جاتی ہے اس لئے ہم ۲۰ فروری کے اشتہار سے بھی اصل عبارت نقل کرتے ہیں۔پس ناظرین بغور سنیں مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب اس لڑکے مبارک احمد کی بابت لکھتے ہیں اور کیا خوب لکھتے ہیں:

مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شکوہ اور صاحب عظمت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت ... نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے... ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔ دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ فرزند دلبند گرامی.. مظہر الاول و الآخر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ وہ آتا ہے اور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہے اس میں اپنی روح ڈالی.. خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی.. آسمان کی طرف.. اٹھایا جائے گا و کان امراً مقضیاً خاکسار غلام احمد مولف براہین احمدیہ ہوشیار پور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

مرزائیو! اس جبار و قہار ذوالبطش والانتقام مالک الملک لا الہ الا ھو سے ڈر کر بتاؤ یہ عبارت اسی لڑکے مبارک احمد کی ...اور زندگی کا ثبوت ہے یا نہیں؟ یعنی صاف ثابت ہے کہ وہ بلوغت کو پہنچے گا اور اپنی روحانی برکات سے دنیا میں شہرت پائے گا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اس خدائے قہار سے ڈر کر اس عبارت کو دیکھئے لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد (اس جیسا کسی کا عذاب نہیں نہ اس جیسی کسی کی قید ہے) پھر کیا پسر موعود (مبارک احمد) اس عمر کو پہنچا؟ کہ بوجہ اپنی روحانی برکات کے تمام دنیا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرت پا گیا ہو؟ سنو!

وہ بے چارہ ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو پیدا ہوا (تریاق القلوب۔ ص ۴۱)

اور ۱۸ ستمبر ۱۹۰۷ء کو فوت ہو گیا (اخبار بدر مورخہ ۱۹ ستمبر ۱۹۰۷ء)

یعنی وہ آٹھ سال ۴ ماہ کی عمر پا کر فوت ہوا جس نے پیر مغاں کو دو طرح سے شرمندہ کیا۔ ایک تو اس کی پیش گوئی کے غلط ہونے سے، دوم اس کی تمنا اور آرزو کے ملیا میٹ ہونے سے کیونکہ اس کی آرزو اس بیٹے کی نسبت پختہ تھی کہ ۸ سال کی عمر ہی میں ڈاکٹر ستار شاہ کی ۵ سالہ لڑکی سے نکاح کر دیا تھا۔

مرزائی دوستو! کیا ثم لقطعنا منه الو تین (ہم (خدا) افتراء کرنے والوں کی شہ رگ کاٹ دیا کرتے ہیں) کے صدق میں ابھی تمہیں کوئی شک ہے آہ!

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
مسلمانو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ فروری ۱۹۲۱ء ص ۳۔۴)

موضع بھانبڑی میں قادیانیوں کو شکست

قادین کے قریب ایک موضع بھانبڑی ہے جہاں مولوی میر محمد صاحب واعظ رہتے ہیں ایک دن قادیان سے بہت سے مبلغ وہاں پہنچے۔ مباحثہ کی خواہش کی ایک ہندو حکیم صاحب منصف مقرر ہوئے بعد سننے گفتگو فریقین کے منصف صاحب نے فیصلہ قادیانیوں کی شکست کا دیا اسپر کھسیانے ہو کر پھر ایک دفعہ قریباً دو ڈہائی سو آدمی لاٹھیوں بلکہ دو بندوقوں سے مسلح ہو کر مرزائی موضع مذکور پہنچے لیکن جب تقرر منصف کے لئے کہا گیا تو انکاری ہو کر ففرو ا ہو گئے۔ نامہ نگار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ فروری ۱۹۲۱ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۳۹ جلد ۱۸ نمبر ۱۶۔ ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذبات مرزا۔ نمبر۱

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

علماء منطق کہا کرتے ہیں کہ موضوع محمول اگر ایک ہی ہو، تو حمل مفید نہیں ہوتا۔ اوس کو حمل اولی کہتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوے غلط، اون کی پیش گوئیاں غلط، اون کے مفہومات غلط۔ غرض خود غلط، مضمون غلط، انشاء غلط، املاء غلط۔

اس لئے کذبات مرزا کا عنوان لکھنا بالکل حمل اولی کے مشابہ ہے۔ مگر ہمارے مخاطب مدعیان مسیحیت مرزا چونکہ اون کی نسبت بہت کچھ مبالغہ کر کے مخلوق خدا کو گمراہ کرتے ہیں اس لئے بتانے کی ضرورت پڑتی ہے کہ اس شربت میں زہر ہے۔

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۱ء میں ایک مضمون بعنوان: ایک عجیب افتراء۔ لکھا تھا۔ خلاصہ اوس کا یہ تھا کہ جناب مرزا صاحب آنجہانی نے براہین احمدیہ جلد ۵ میں بصفحہ ۲۳۴ تفسیر ثنائی کے حوالہ سے ایک مضمون لکھا تھا۔ ہم نے سوال کیا تھا کہ تفسیر ثنائی (مصنفہ خاکسار ثناء اللہ) کی کون سی جلد اور کون سے صفحہ پر یہ مضمون ہے۔ اس کا جواب پیغام صلح لاہور نے بڑی خفگی کے لہجے میں دیا۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس تفسیر ثنائی سے مراد تفسیر مظہری مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی مرحوم ہے، تمہاری تفسیر نہیں۔

مگر ہم پوچھتے ہیں کہ ہندوستان بھر میں کوئی شخص اس تفسیر کو تفسیر ثنائی کے نام سے جانتا اور پہچانتا ہے؟ آؤ ہم تم مل کر ایک اعلان شائع کرتے ہیں کہ ہم کو تفسیر ثنائی کی ضرورت ہے۔ دیکھیں کیا جواب آتا ہے۔ ہاں اون لوگوں کا ہم نہیں کہہ سکتے جو دمشق کے لفظ سے قادیان مراد سمجھیں۔

اچھا غنیمت ہے کہ آپ ہمارے الزامات کا جواب دینے پر مستعد تو ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کو امید بندھی ہے کہ آئندہ بھی آپ ایسے افترایات کا جواب دیا کریں گے۔ پس سنئے ہم نمبروار سناتے جائیں۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے، خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اوس کے لئے آواز آئے گی کہ ھذا خلیفۃ اللہ المھدی۔

(شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۴۱)

احمدی ممبرو! مسیح کے حواریو! اگر تم مرزا صاحب کی نسبت افتراء کا لفظ منسوب ہونا غلط جانتے ہو، تو اس حدیث کا پتہ صحیح بخاری میں دکھاؤ۔ ورنہ ہمارے ساتھ اتفاق کرو، جو تم کو بحیثیت مرزائی ہونے کے بہت تلخ ہوگا۔ مگر تم اس تلخی کو برداشت کرتے ہوئے یہ آیت پڑھنا عسی ان تکرھوا شیئا و ھو خیر لکم

(اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۲۱ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۱۷ صفحہ ۲)

مرزا جی کی ابلہ فریبیاں

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں؛

جو مرزائی صاحبان قادیانی پارٹی کے آجکل کوہاٹ میں جمع ہیں ان مہاتماؤں کے درشن تو مجھ غریب کو کبھی پرالبد نہیں ہوتے۔ لیکن میں سنتا ہوں کہ ہر ایک مسلمان سے سب سے پہلا سوال ان کا یہ ہوتا ہے کہ کیا اس میں آنحضرت ﷺ کی کسر شان نہیں کہ آپ ﷺ کو فوت شدہ مانا جائے اور زمین میں مدفون حضرت عیسیٰ کو زندہ اور آسمان پر۔ یہی وہ فقرہ ہے جس سے جاہل اور ناواقف مسلمان مرزا جی کے بھرے میں آگئے اور اسی سے اب اون کے چیل سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکا دینا چاہتے ہیں اگر آنحضرت ﷺ کی علو شان یا کسر شان ایسی باتوں پر منحصر ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔قرآن شریف سے ثابت ہے کہ حضرت آدم بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ پس آنحضرتﷺ کی اس میں کسر شان ہے کہ وہ معمولی آدمیوں کی طرح ماں باپ سے اور نطفہ سے پیدا ہوئے۔

۲۔قرآن شریف سے ثابت ہے کہ خدا نے حضرت ابراہیم کی کئی پشتوں میں نبوت رکھی پس اس میں آنحضرتﷺ کی کسر شان ہے کہ آپ کی ایک پشت بھی نبی نہ ہوئی۔ پھر حضرت ابراہیم پر آگ کو سرد کر دیا گیا لیکن آنحضرتﷺ پر کفار کے ہتھیار اور پتھر برابر اپنا فعل کرتے رہے۔

۳۔قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت سلیمانؑ ہوا پر قابض تھے پس آنحضرتﷺ کی اس میں کسر شان ہے کہ آپ کے قبضہ میں کوئی ایسی چیز نہ تھی۔

۴۔قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت نوح اور حضرت موسیٰ کے دشمنوں کو خدا نے ایسی صفائی سے صفحہ ہستی سے مٹا دیا کہ ان پیغمبروں کو یا اون کی امت کے کسی فرد کو کانٹا تک نہ چبھا۔پس آنحضرتﷺ کی اس میں کسر شان ہے کہ آپ اور آپ کے برگزیدہ صحابی کفار کے ہاتھوں سال ہا سال سخت سے سخت ایذائیں اٹھاتے رہے۔

۵۔قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت نوح (۹۵۰ سال) سے زیادہ زندہ رہے۔ پس امیں آنحضرتﷺ کی کسر شان ہے کہ آپ کو صرف ۶۳ برس عمر ملی۔

۶۔قرآن سے ثابت ہے کہ خدا نے حضرت موسیٰؑ سے دو بدو گفتگو کی۔ پس آنحضرتﷺ کی اس میں کسر شان ہے کہ آپ سے دو بدو کلام نہ کی۔

اول تو یہ عقیدہ کہ دیگر تمام انبیاء اپنا اپنا فرض ادا کر کے نوعانی جسموں میں ہیں اور حضرت عیسیٰؑ ان میں خاکی جسم میں دوبارہ دنیا میں آکر اپنا کام مکمل کرنے کے حکم کے منتظر بیٹھے ہیں ،کوئی ایسا عقیدہ نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کو آنحضرتﷺ پر یا کسی دوسرے نبی پر فضیلت دیتا ہو۔

دوم ہم یہ دیکھتے ہیں کہ جس شخص نے یہ چکمہ اختراع کیا ہے کہ اس اعتقاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آنخضرت ﷺ کی کسر شان ہے، اس کی غرض اس سے کیا تھی؟

آیا سادہ لوح مسلمانوں کو اس پیچ سے حضرت عیسیٰؑ کی موت کا قائل کرا کر اپنے آپ کو مسیح بنوانا، یا واقعی اس کا دل اس بات کو برداشت نہیں کرسکتا تھا کہ آنخضرت ﷺ پر کسی نبی ولی کی کسی نوع کی بھی کوئی فضیلت ثابت ہو۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا جی نے خوب خم ٹھونک کر آنخضرت ﷺ کا مقابلہ کیا اور اپنا پلڑا بھاری رکھا ہے۔

ا۔ جو جو آیات آنخضرت ﷺ کی علوشان کی قرآن میں بیان ہوئیں وہ سب کی سب مرزا جی نے اپنے واسطے اتار لیں مثلاً

سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً (اس الہام کو مرزا صاحب کے خدا نے مختصر کر دیا اور یہ نہ بیان فرمایا کہ میں راتوں رات مرزا جی کو کہاں سے کہاں لے گیا کیونکہ اون کو معترضین کے سوالات کا جواب دینا مشکل ہوجاتا مگر میرا خیال ہے کہ آپ کو مولوی نور دین صاحب کے کندھوں پر چڑھا کر ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلّہ خان یار کی سیر کرائی گئی کیونکہ اور کسی طرف جانا آپ کا پایہ ثبوت کو نہیں پہنچا اور یا یہ الہام آپ کا آنخضرت ﷺ کے ساتھ اسی قسم کا استہزاء تھا جیسے انی متو فیك و را فعك الیّ کے الہام سے حضرت عیسیٰ کے ساتھ آپ نے استہزاء کیا کہ یہ الہامات تو مجھے بھی ہوتے ہیں حالانکہ میں کسی طرف لے جایا نہیں گیا۔ عبدالحی کوہاٹی)

قل ان کنتم تحبّو ن اللہ فاتّبعو نی یحببکم اللّٰہ۔

لعلّك باخع نّفسك ا لا یکونوا مومنین ۔

انّ الّذین یبایعو نك انّما یبایعون اللّٰہ ۔

وما ارسلناك الا ر حمة للعالمین،

انّاا عطیناك الکوثر اراد اللہ ان یبعثك مقا ما محمو داً

یس انك لمن المر سلین علی صرا ط مستقیم وغیرہ وغیرہ

اور پھر ان سے بڑھ چڑھ کر:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انت منی و انا منك ،

لو لاك لما خلقت ا لا فلاك ۔

و انما امر ك اذا اردت شيئا ان تقو ل له كن فيكو ن ۔

و الله يحمد ك من العرش

ملا حظہ ہوں حقیقت الوحی کے صفحات ۰ ۷ لغا یت ۱۰۸ ۔

کیا یہ آنحضرتﷺ کی عزت ہو رہی ہے یا مقا بلہ؟

۲ ۔ اگر مرزا جی پر اعتراض ہوا کہ آپ کی فلا نی پیش گو ئی پوری نہیں ہو ئی تو آ پ نے بے در یغ فر ما یا کہ آنحضرتﷺ کی بھی تو فلانی پیش گو ئی پو ری نہیں ہو ئی ۔ حا لا نکہ ہم مسلما نوں کی زبان جل جا ئے اگر ایسا کلمہ منہ سے نکا لیں ۔ اس کی مثا لیں بیا ن کر نے کی ضرورت نہیں، ہر ایک طبقہ کے مرزا ئیوں کو حفظ ہیں ۔ میں نے کو ئی جاہل سے جاہل مرزا ئی بھی ایسا نہیں دیکھا جس کو یہ حفظ نہ ہوں، اور جو با ت کر تے ہی بے دھڑ ک ان کو شمار کر نے لگ جا تا ہے ۔ یہ بے ادبی اسی فرقہ کو نصیب ہے نعو ذ بالله منها

۳ ۔ اور سب سے بڑ ھ کر یہ کہ مرزا جی ہمیشہ آنحضرتﷺ سے اپنا مقا بلہ کر کے اپنی فضیلت ثا بت کر تے رہے اور آنحضرتﷺ کی ہتک کر تے رہے ۔ ذرہ سنبھل کے بیٹھ جاؤ اور سنو مگر گوش ہوش سے سنو کیونکہ اس معا ملہ میں بہت ہیر پھیر کئے گئے اور چا لا کی سے کا م لیا گیا ہے ۔

شق القمر ایک قسم کا خسوف تھا (نزول المسیح ص ۱۲۸)

اسکے واسطے صرف چا ند کو گہن لگا میرے وا سطے چا ند اور سور ج دونوں کو ۔

(قصیدہ اعجاز یہ)

معراج اس جسم کثیف کے سا تھ نہیں تھا بلکہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا اور اس قسم کے کشفوں میں مولف صا حب تجر بہ ہے (ص ۳۰ ۔ ازالہ اوہام)

یہ کشف خواب میں تھا اگر بیداری کا معاملہ ہوتا تو دن موزوں تھا (تحفہ گولڑ ویہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ص ۲۰۹؟)

یعنی آنخضرت ﷺ کا تو صرف ایک کشف تھا اور مرزا جی ایسے کشفوں میں ماہر تھے یعنی ایسے کشف آپ کو کئی دفعہ ہوئے تھے۔

اگر خدا تعالی کے نشانوں کو جو میری تائید میں ظہور میں آ چکے ہیں آج کے دن تک شمار کیا جائے تو وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہو گئے ہیں۔

(حاشیہ ص ۶۷ حقیقۃ الوحی)

آتھم کے معاملہ کی ایسی ہی مثال ہے کہ مثلاً کوئی شریر النفس ان تین ہزار معجزات کا کبھی ذکر نہ کرے جو ہمارے نبی ﷺ ظہور میں آئے اور حدیبیہ کی پیش گوئی کا بار بار ذکر کرے (تحفہ گولڑویہ مطبوعہ ۲۴ دسمبر ۱۹۱۴ء ص ۶۳۔۶۴)

(حاشیہ: معاف فرمایئے مرزا صاحب کی ایسی ہتک نہ کیجئے کہ تین لاکھ معجزہ قرار دیتے ہیں گو انہوں نے خود بھی بحکم حافظہ نباشد ایسا لکھ دیا ہو صحیح یہ ہے کہ آپ کے معجزات دس لاکھ تھے ملاحظہ ہو کتاب تذکرۃ الشہادتین ص ۴۱۔ آپ کی عمر اگر ستر سال بھی فرض کر لیں تو فی یوم ۳۹ کچھ اوپر معجزات ہوتے ہیں اور اگر نابالغی کے کم سے کم ۱۵ سال نکال دیں تو فی یوم قریباً ۵۰ فی گھنٹہ مع نیند ۲ سے زائد معجزوں کا پتہ پڑتا ہے۔ کوہاٹی صاحب! آپ مرزا جی کی مخالفت میں ایسی بے انصافی نہ کیا کریں کہ ان کے دس لاکھ سے تین لاکھ معجزے بیان کریں ہاں آپ کا حق ہے کہ آپ یہ کہیں کہ ہم نے وکوئی معجزہ نہیں دیکھا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ اکبر بادشاہ کے نورانی کپڑے کس نے دیکھے تھے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

تین لاکھ اور تین ہزار کا فرق ملاحظہ ہو اور آنخضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات مان لینے میں بھی مرزا جی کی ایک مصلحت تھی کیونکہ خلیفہ اول حکیم نور الدین آنخضرت ﷺ کے ایک معجزہ کے بھی قائل نہیں چنانچہ وہ پنڈت لیکھ رام کو لکھتے ہیں کہ

صحیح احادیث کے اعلی طبقوں بخاری مسلم ترمذی میں اس لفظ معجزہ کا پتہ دیجئے

(دیکھو ص ۳۰۹۔ تکذیب براہین احمدیہ حصہ دوم)

ظاہر ہے کہ فتح مبین کا وقت ہمارے نبی کریم ﷺ کے زمانہ میں گزر گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسری فتح باقی رہی کہ پہلے غلبہ سے اعظم اور اکبر اور اظہر ہے مقدر تھا کہ اس کا وقت مسیح موعود کا وقت ہو (ص ۱۹۳۔ سیرۃ الابدال)

اعظم واکبر واظہر کے صیغے ملاحظہ ہوں۔

لیکن پھر بھی دو نام نبیوں سے کچھ خصوصیت رکھتے ہیں یعنی مہدی کا نام ہمارے نبی کریم ﷺ سے خاص ہے اور مسیح یعنی موید بروح القدس کا نام حضرت عیسیٰ سے کچھ خصوصیت رکھتا ہے اور نبیوں کی پیش گوئیوں میں یہ بھی تھا کہ امام آخر الزمان میں یہ دونوں صفتیں اکٹھا ہو جاویں گی۔

(حاشیہ ص ۱۲۔ قادیانی اربعین نمبر ۲)

یعنی آنحضرت ﷺ تو صرف مہدی لیکن قادیانی مرزا جی مہدی بھی اور موید بروح القدس بھی۔

اللہ تعالیٰ نے آدم کو پیدا کیا اور اسے تمام انسانوں اور جنوں کا سردار اور حاکم بنایا۔ پھر ان کو شیطان سے بہکایا، اور جنت سے نکالا۔ اور حضرت آدم کی حکمت شیطان کو ملی۔ اور اس لڑائی میں آدم کو ذلت اور رسوائی ہوئی پھر اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو پیدا کیا تاکہ آخری زمانہ میں شیطان کو ہزیمت دے (سیرۃ الابدال کے اخیر خطبہ الہامیہ کا حاشیہ درحاشیہ صفحہ ت)

یعنی آنحضرت ﷺ تو شیطان کو شکست نہ دے سکے اور ان پر شیطان حکومت کرتا رہا لیکن مرزا جی نے شیطان کے غلبے؟ کو توڑ دیا۔

ان چند مثالوں سے صاف ثابت ہے کہ قادیانی مرزا جی کو آنحضرت ﷺ پر اپنی فضیلت کے بہت سے دعوے تھے۔

لوگ جسکو شق القمر کہتے ہیں وہ چاند گہن تھا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں گہن لگا۔

معراج ایک کشف تھا اور ایسے کشف مجھے کئی بار ہوئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرتﷺ کے تو فرضی تین ہزار معجزے تھے اور میرے مسلّمہ تین لاکھ سے زیادہ۔
میری فتح آنحضرتﷺ کی فتح سے زیادہ عظیم زیادہ بڑی اور زیادہ ظاہر ہے
آنحضرتﷺ صرف مہدی تھے اور میں مہدی بھی ہوں اور موید بروح القدس بھی ہوں
آنحضرتﷺ شیطان کے زیر حکومت رہے اور میں نے شیطان کو شکست دی۔

پس اے مرزائیوں! اگر تمہیں آنحضرتﷺ کی کسرشان کی غیرت اور حمیت حضرت عیسیٰ کے فوت ہو جانے کے عقیدے پر مجبور کر رہی ہے تو سب سے پہلے اس گستاخ اور بے ادب، غلام، پر کچھ بھیجو جو اپنے آقا کی اہانت کر کے اپنی فضیلت اس پر قائم کرتا ہے بھلا کہو تو کہ اس شخص پر خدا کی لعنت اور فرشتوں کی لعنت زمین وآسمان کی لعنت جو آنحضرتﷺ پر اپنی فضیلت کا مدعی ہو خواہ صاف الفاظ میں یا ہیر پھیر کر کے۔ پھر ہم بھی حضرت عیسیٰ کو آسمان پر جسم کثیف میں نہیں دیگر انبیای کی طرح نورانی جسم میں ماننا شروع کر دیں گے کیونکہ دنیا سے تو وہ چلے ہی گئے ہیں جھگڑا صرف ان کے جسم کی لطافت و کثافت کا ہے۔

علاوہ بریں صفحہ ۲۱ جنگ مقدس پر مرزا جی فرماتے ہیں

ا۔ جسم ہمیشہ معرض تحلل میں پڑا ہوا ہے چند برس کے بعد گویا پہلا جسم دور ہو کر ایک نیا جسم آجاتا ہے۔

۲۔ انسان ہو یا حیوان ہو وہ باعتبار اپنی روح کے انسان یا حیوان کہلاتا ہے

پس اے مرزائیو! جب کہ بموجب تمہارے پیر کے جسم کچھ شئے نہیں کیونکہ وہ ہمیشہ بدلتا رہتا ہے اور انسان یا حیوان کے جسم کا اس کی حیثیت میں کچھ اعتبار ہی نہیں تو پھر تمہارا کیا منہ ہے کہ تم یہ کہو کہ آنحضرتﷺ تو زیر زمین دفن ہوں یعنی آنحضرتﷺ کے جسم کو آنحضرت کہو۔ پیر کے قول کے مطابق آنحضرتﷺ کی روح کو آنحضرتﷺ کیوں نہیں کہتے اور جسم کو لا شئے۔

(اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۲۱ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۱۷ ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذبات مرزا۔ نمبر ۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ میں ہم ظاہر کر چکے ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کی طرف کسی کذب کی نسبت کرنا محمل اولی ہے جیسے انا ابو النجم و شعری شعری مگر چونکہ احمدی دوست مصر ہیں کہ حضرت اقدس نبی رسول یا بقول بعض مجدد اور مصلح اعظم تھے، اس لئے ہمیں مجبوراً بغرض تنقید اون کے حالات سے پبلک کو آگاہ کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ ہمیں کیا دردسری ہے کہ ان کی پرانی تحریرات کی ورق گردانی کریں

گڑے مردے اکھاڑے جائیں کشتہ کس کی خواہش ہے
مگر شومئی قسمت سے ہے اون کو ولولہ باقی

عام لوگ تو جھوٹا اس کو کہتے ہیں جو معاملات اور واقعات میں جھوٹ بولتا ہو مگر اصطلاح شرع میں سب سے بڑا جھوٹا وہ ہے جو خدا پر، رسول پر جھوٹ لگاتا یعنی افتراء کرتا ہو۔ ایسے شخص کے حق میں حضور ﷺ نے فرمایا:

من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعدہ فی النار

یعنی جو کوئی میری طرف کوئی روایت جھوٹ موٹ نسبت کرے وہ اپنا گھر جہنم میں بناوے

اس لئے گذشتہ پرچہ میں ہم نے سوال کیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے جو بحوالہ صحیح بخاری لکھا ہے کہ حدیث میں آیا ہے

ھذاخلیفۃ اللہ المھدی

بخاری میں کہاں ہے۔

آج اس مضمون کے دوسرے نمبر میں ایک حدیث سے سوال نہیں بلکہ کئی ایک حدیثوں سے سوال کرتے ہیں پس ہمارے دوست توجہ سے سنیں۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخرانجام یہ ہوا کہ حضرت عیسی کو صلیب پر چڑھا دیئے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچالیا اوراس کی وہ دعا منظور کرلی جوانہوں نے درد دل سے باغ میں کی تھی جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہو گیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے، تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا اور دعا کی کہ

یا الٰہی اگر تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے

اس جگہ عربی انجیل میں یہ عبارت لکھی ہے

فلی بد موع جا ریۃ و عبرا ت متحدوہ فسمع ....

یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس منہ پر آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخسارون پر بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا۔تب اس کے تقوی کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی اور خدا کے فضل نے کچھ اسباب پیدا کر دیئے کہ وہ صلیب پر سے زندہ اتارا گیا اور پھر پوشیدہ طور پر باغبانوں کی شکل میں ...اس باغ سے جہاں وہ قبر میں رکھا گیا تھا باہر نکل آیا۔اور خدا کے حکم سے دوسرے ملک کی طرف چلا گیا اور ساتھ ہی اس کی ماں گئی جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے

و آوینا ھما الی ر بوۃ ذا ت قرار و معین

یعنی اس مصیبت کے بعد جو صلیب کی مصیبت تھی ہم نے مسیح اوراس کی ماں کوایسے ملک میں پہنچا دیا جس کی زمین بہت اونچی تھی اور صاف پانی تھا اور بڑے آرام کی جگہ تھی اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عیسی بن مریم نے ایک سو بیس برس عمر پائی اور پھر فوت ہوکر اپنے خدا کو جا ملا

(تذکرۃ الشہادتین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی دوستو! اوس خدائے ذوالجلال والانتقام کو حاضر وناظر جان کر، جس کے قبضہ قدرت میں ہماری تمہاری جان ہے اور وہ ہر ایک رگ و ریشہ اور دل کے بھیدوں سے واقف ہے، بتاؤ کہ یہ احادیث جن کا تمہارے حضرت اقدس نے یہاں حوالہ دیا ہے کس کتاب میں ہیں۔

عبارت ذرا آگے پیچھے سے مطالعہ کر کے بتاؤ۔ جلدی نہیں، باہمی مشورہ کر کے بتانا ان تقوموا مثنی و فرادی۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۲۱ء مطابق ۳۰ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۱۸ ص ۳۔۴)

نکاح مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں نکاح موجب رحمت ہوتا ہے مگر یہ آسمانی نکاح مرزا صاحب قادیانی کے حق میں باعث زحمت ثابت ہوا۔ پیش گوئی تو کی تھی کسی خاص غرض سے مگر ایسی الٹی پڑی کہ لینے کے دینے پڑ گئے۔

۱۸ فروری کے اہل حدیث امرتسر میں ہم نے ایک قادیانی رسالہ کی تنقید کی تھی۔ لکھا تھا کہ مصنف رسالہ نے اپنے ناظرین کو صحیح صحیح معلومات نہیں بہم پہنچائے۔ اس لئے مصنف مذکور یا بد دیانت ہے، یا ناواقف۔...

افلا یتدبرون القرآن ام علی قلوب اقفالها

پھر اس کے ثبوت میں ہم نے مرزا صاحب آنجہانی کے دو تین اقوال پیش کئے تھے جن کا جواب مصنف مذکور نے قادیانی اخبار الفضل میں دیا اور بہت غصے میں دیا

ہم اس کے جواب سے پہلے اس مجیب کو پکا متبع سنت مرزا جانتے تھے مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب سے تو مزید یقین ہو گیا کہ متبع ہی نہیں بلکہ فنا فی المرزا ہیں۔ آنجہانی کی بھی یہی عادت تھی کہ جہاں جواب سے تنگ آئے گالیاں دینے لگے چنانچہ خاکسار اور دیگر علماء مخالفین کے حق میں لکھتے ہیں

مولوی احمد اللہ امرت سری اور مولوی ثناء اللہ امرتسری قسم کھانے سے تقوی دکھاویں، مگر کیا یہ لوگ قسم کھائیں گے۔ ہرگز کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

ایسے شیریں زبان مسیح کے حواری اس سے دس گنا نہیں ہزار گنا بھی زیادہ ہوں تو جائے تعجب نہیں کیوں؟ شیخ سعدی فرماتے ہیں

به نیم بیضه چو سلطان روا دارد
زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ

خیر اس کا تو ہمیں نہ رنج ہے نہ کوئی قابل ذکر بات۔ اصل بحث تو یہ ہونی چاہیے کہ آسمانی نکاح ظہور پذیر ہوا یا نہیں۔

خدا بھلا کرے مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کا جنہوں نے صاف کہہ دیا کہ نکاح کی پیش گوئی تھی مگر نکاح نہیں ہوا۔ مگر قادیانی جماعت اسکی وجوہات بتانے کے درپئے ہوتی ہے چنانچہ مصنف رسالہ نے لکھا ہے کہ مرزا سلطان محمد (خاوند منکوحہ) نے خط لکھا تھا کہ میں مرزا صاحب آنجہانی کو بزرگ جانتا رہا ہوں۔ اس حسن ظنی کی وجہ سے وہ بچ گیا۔

اس کے جواب میں ۱۸ فروری کے اہل حدیث امرتسر میں لکھا گیا تھا کہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ سلطان محمد کی موت تقدیر مبرم ہے۔

کیسا صاف فیصلہ ہے جو قادیانی مسیح کے قلم کا لکھا ہوا اور زبان سے بولا ہوا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ قادیانی امت سب کی سب اس پر صدق دل سے ایمان لاتی، مگر مصنف رسالہ مذکور نے اس حوالہ کا جواب دیا ہے، اور خوب دیا ہے۔ بس وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب سارے مقدمہ میں تنقیح طلب امر ہے مصنف نے انجام آتھم کے ص ۳۲ سے ایک حوالہ نقل کیا ہے جو یہ ہے:

ضرور ہے کہ وعیدی موت اوس (سلطان محمد) سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اوس کو بے باک کردے سو اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اس کو بے باک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔

اس عبارت سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مرزا سلطان محمد کی موت اسلئے رکی رہی کہ وہ بے باک نہیں ہوا چنانچہ مجیب کے اصل الفاظ یہ ہیں:

اب تقدیر مبرم سے اگر یہ مطلب تھا کہ اس کے ساتھ کوئی شرط نہیں تو پھر اسی کے ساتھ یہ کیوں فرمایا کہ ضرور ہے کہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک وہ گھڑی آجائے کہ اس کو بے باک کردے پس صاف ظاہر ہے کہ تقدیر مبرم اس شرط کے تحقق کے ساتھ ہے یعنی اگر بے باکی کرے تو ضرور ہے کہ مسیح موعود کی زندگی میں مرزا سلطان محمد مر جائے اور اگر یہ شرط نہیں تو پھر ضرور ہے کہ یہ موت اس سے تھمی رہے۔ اب وہ سلطان محمد بے چارہ تو اقرار کر رہا ہے کہ: میں جناب مرزا صاحب کو ایک بزرگ اسلام کا خدمت گذار اور شریف النفس خدا یاد پہلے بھی اور اب بھی خیال کر رہا ہوں۔

اور آپ اس کی موت کے متمنی ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ عورت مرزا صاحب کی زندگی میں ان ٹل تھی، ان ٹل کیوں تھی جب کہ حضور نے پہلے ہی لکھ دیا کہ، ضرور ہے کہ وعید کی موت اس سے تھمی رہے جب تک کہ وہ گھڑی آجائے کہ اس کو بے باک کردے۔ (الفضل ۲۴ فروری ۱۹۲۱ء ص ۸)

(مسئلہ تو محمدی کے مرزا سے نکاح کا ہے؟ موت ٹل بھی جائے تو نکاح تو نہیں ٹلے گا۔ طلاق یا خلع کے بعد بھی مرزا قادیانی سے اس خاتون کا نکاح ہوسکتا تھا۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ہم اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے صرف مرزا صاحب کے اقوال سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور مجھے موت آجائے گی (انجام آتھم ص ۳۱)

صاف مضمون ہے کہ سلطان محمد کی موت مرزا کی موت سے مقدم ہے سلطان محمد توبہ کرے سو دفعہ رجوع کرے حسن ظنی کا اعلان کرے اس سے اس کو زیادہ سے زیادہ (بقول مرزا) یہ فائدہ مل سکتا ہے کہ اگست ۱۸۹۴ء تک کی موت میں اس کو ڈھیل مل جاتی (یہ اسکی زندگی کا آخری وقت ہے دیکھو شھادۃ القرآن ۔ص ۸۶) مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ مرزا کی موت کے پیچھے تک زندہ رہے جیسا کہ وہ آج تک زندہ ہے اور سنو!

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ،رسالہ انجام آتھم ضمیمہ میں نکاح آسمانی کے دو جزو بتاتے ہیں ایک احمد بیگ والدِ منکوحہ کی موت دوسرا خاوند منکوحہ سلطان محمد کی موت مرزا احمد بیگ کی موت ذکر کر کے لکھتے ہیں:

یاد رکھو! پیش گوئی کی دوسری جزو (یعنی موت سلطان محمد) پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ (ص ۵۴)

یہ حوالہ صریح فیصلہ کن اور بڑا دلشکن ہے کیونکہ اس میں اقرار ہے کہ اگر سلطان محمد نہ مرا تو میں (مرزا قادیانی) ساری مخلوق خدا سے بدتر ٹھہرونگا۔مرزا صاحب قادیانی کے اس قول کی تائید قرآن شریف سے بھی ہوتی ہے۔فرمایا:

انّ شرّ الدوا ب عند الله الصم البكم الذين لا يعقلو ن

(سب حیوانوں سے بدتر وہ لوگ ہیں جو عقل سے کام نہیں لیتے)

مختصر یہ ہے کہ مرزا صاحب کے تین قول اس وقت ہمارے سامنے ہیں:

ا۔سلطان محمد بے باک ہو کر مرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔سلطان محمد ضرور مرے گا۔

۳۔سلطان محمد مرزا صاحب کی زندگی میں مرے گا۔

مفسرین اور محدثین بلکہ جملہ اہل علم کے ہاں تو یہی قاعدہ ہے کہ تینوں فقروں میں سے جس فقرے میں کوئی قید یا شرط زاید نہ ہو اس کو سب میں مسلّم سمجھا جاتا ہے یہی معنے ہیں المثبت مقدم علی النافی

پس ان تینوں فقروں کا سوائے اس کے کوئی مطلب نہیں ہوسکتا کہ مرزا سلطان محمد بے باک ہوکر مرزا صاحب کی زندگی ہی میں مرے گا اگر ان کی زندگی میں نہ مرے تو (باقرار خود) مرزا صاحب جھوٹے۔آہ کیا سچ ہے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء مطابق ۷ رجب ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۱۹۔ص ۱۔۲)

ترپِ مرزا

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں ؛

مخدومی مکرمی جناب مولوی ثناءاللہ صاحب زادمجدکم

سلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

۱۱ فروری ۱۹۲۱ء کے اخبار اہل حدیث کے صفحہ ۳ پر جو جناب نے اس عاجز کو مرزا جی کا اشد مخالف ہونے کا سرٹیفیکٹ عطا فرمایا اس پر میں جس قدر بھی خوشی کروں تھوڑی ہے کیونکہ یہ میرے لئے نعمت دارین ثابت ہوگا اس جہان میں تو انشاءاللہ بحکم الٰہی مجھے وہ عمر ملے گی جس کے خواب دیکھتے دیکھتے مرزا جی چل دیئے اور قیامت کے دن جب وہ مالک یوم الدین حکم دے گا کہ کہ دنیا میں بعض جھوٹے نبیوں نے میرے حبیب پر اپنی فضیلت ظاہر کی ہے پس میرے جن بندوں نے ان مفتریوں کا تخالف کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آج میرے داہنے ہاتھ آ بیٹھیں اور جس جس نے ان نبیوں کو قبول کیا اور میرے محبوب کی خاطر ان کی غیرت کی رگ حرکت میں نہ آئی وہ میرے بائیں طرف لائے جاویں اس وقت بندہ اس سرٹیفیکیٹ کے ذریعہ خود کردہنے والوں میں جا بیٹھے گا۔

لیکن اس مضمون میں جس بات نے میرے دل میں گدگدی پیدا کی ہے وہ مولوی محمد علی امیر لاہوری پارٹی کا وہ فقرہ ہے کہ،

اسکے اندر جو تڑپ کام کر رہی ہے اس کو دیکھو۔،

میری عقل حیران ہے کہ مولوی صاحب کے علم وفضل پر روؤں یا اس فقرہ پر ہنسوں یا دونوں کام کروں۔ کسی دہقان نے کہا تھا کہ گوسالہ ما پیر شد و گاؤ نشد، مرزا جی نے جو منشی تاج الدین تحصیل دار بٹالہ کی رپورٹ اپنی نسبت صفحات ۲۴ لغایت ۴۶ ضرورۃ الامام پر بڑے فخر سے نقل کی ہے اس میں تحصیل دار صاحب لکھتے ہیں کہ، مرزا غلام احمد اس امر کی ہمیشہ سے کوشش کرتا رہا کہ وہ ایک مذہبی سرگروہ مانا جاوے۔، پس مولوی محمد علی صاحب ایم اے جو اپنے منہ میں ابھی دودھ کے دانت لئے ہوئے معلوم ہوتے ہیں براہ مہربانی بتاویں کہ جو شخص سرگروہ بننے کی خواہش رکھتا ہو اسے کچھ تڑپ بھی دکھانی پڑتی ہے یا نہیں؟ مجھے یقین ہے کہ مولوی محمد علی صاحب اس کے جواب میں یہی کہیں گے کہ ہاں دکھانی پڑتی ہے۔ پس اب امر تنقیح طلب یہ رہ گیا کہ مرزائیو! جو تڑپ اپنی دکھاتے تھے وہ سچی تھی یا بناوٹی اور جھوٹی؟

سو اول تو تحصیل دار کے یہ الفاظ کہ وہ ہمیشہ سے کوشش کرتا رہا کہ ایک مذہبی سرگروہ مانا جائے، ظاہر کرتے ہیں کہ تڑپ جو دکھائی جاتی تھی وہ بناوٹی تھی کیونکہ جہاں تک دیکھا جاتا ہے اسلام میں کوئی ایسا بزرگ نظر نہیں آتا جس کی یہ کوشش رہی ہو کہ وہ سرگروہ مانا جائے بلکہ گرونانک صاحب سے بھی جو کھتری تھے اپنے نام کا فرقہ بنانا ثابت نہیں۔

دوم اس معاملہ میں امتحان سے مرزا جی پورے نہیں اترتے

ذیل کے دو فرد جو ہاتھی کے دانت پر لکھنے کے لائق ہیں نمونہ کے طور پر بیان کرتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا جی آنحضرت ﷺ کے عشق میں روضہ مبارک کی زیارت کی اس قدر تڑپ رکھتے تھے کہ انہیں آرزو تھی کہ پر ہوں تو ہمیشہ اڑ کر وہاں پہنچوں اور وہاں اگر آنحضرت ﷺ کے عاشقوں کے اگر سر کاٹے جاتے ہوں تو سب سے پہلا اپنا سر کٹواؤں۔ جھوٹے پر لعنت

در کوئے تو اگر سر عشاق را زنند
اول کسے کہ لاف تعشق زند منم
مے پریدم سوئے کوئے او مدام
من اگر مے داشتم بال و پرے

ہم دیکھتے ہیں کہ عجیب وغریب خدا کے بندے جن پر حج فرض بھی نہیں اور آنحضرت ﷺ کے عاشق زار ہونے کا ڈھنڈورا بھی انہوں نے کبھی نہیں پیٹا بڑی بڑی مشقتوں سے زادہ راہ بہم پہنچا کر اور سینکڑوں کوس پیدل سفر کر کے حج کرتے ہیں اور زیارت روضہ مبارک سے دل شاد اور چشم منور کرتے ہیں لیکن قادیانی مرزا جی پر حج فرض، سر کے لئے ریل دروازے پر ریل کے اختتام پر جہاز موجود، روپیہ کے ہر طرف سے مفت کے منی آرڈر، رستہ میں حفاظت جان کے واسطے باوا جی کا الہام و الله یعصمك من الناس موجود، اور قادیانی مرزا جی ہیں کہ سرزمین عرب کی طرف اکھڑ کر نہیں گرتے۔

مولوی محمد علی ایم اے صاحب! سفر کے وسائل اور سہولتیں جو میں نے بیان کیں یہ مرزا جی کے لئے بال و پرے کا حکم رکھتی تھیں یا نہیں؟ یا واقعی مرزا جی آلات پرواز یعنی دو بازو اور ایک دم کے منتظر رہے۔العظمت الله۔ مولوی محمد علی صاحب! انہی پھوکی لفاظیوں کا نام آپ تڑپ رکھتے ہیں تو میں کہونگا

گر تڑپ ایں ست لعنت بر تڑپ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مارچ ۱۹۲۱ء مطابق ۷ رجب ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا سہ صدی دوست پھر ملا

قادیانی ارکان میں سے ہمارے ناظرین سہ صدی دوست کو خوب جانتے ہونگے۔ یہ وہی دوست ہے جو بقول مرزا صاحب باب لد (لدھیانہ) میں قتل ہوا تھا۔ مگر یہ شیر دل (منشی قاسم علی) ایسا کچھ فنافی المرزا ہے کہ اس کی ہر ایک حرکت وسکون مرزا قادیانی صاحب سے ملتی جلتی ہے۔ جس طرح آنجہانی باوجود گرنے کے اُبھرتے تھے۔ اسی طرح یہ حضور بھی۔ لطف یہ ہے کہ کس شان سے سامنے آتے ہیں گویا گرنے کا نام بھی نہیں جانتے آہ!

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں

آپ نے اُسی مضمون پر قلم اٹھایا ہے جس میں شکست (یا باصطلاح قادیاں فتح) پا کر تین سو روپیہ ازراہ مہربانی ہم کو انعام میں دیا تھا۔ لیکن اُس دفعہ وہ طمطراق وہ جوش وہ جوانی کی ترنگ وہ مضمون میں آمد نہیں۔ جو پہلے تھی۔ اب تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پرانی لکیر پیٹ رہے ہیں۔ وہ بھی کسی کے جبر کرنے سے۔ سچ ہے

جحدوا بها واستيقنتها انفسهم ظلما وعلوا

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ منشی قاسم علی صاحب نے اپنے اخبار میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں خاکسار کو دعوت مباحثہ دی ہے۔ اس کا ملخص یہ ہے کہ جس مضمون پر لدہانہ میں بحث ہوئی تھی یعنی مرزا جی کے اشتہار پر جس کا مضمون تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹا پہلے مریگا۔ اوسی پر بپابندی شروط (قدیمہ وجدیدہ) جیت جاؤ تو سو روپیہ ہم سے انعام پاؤ۔

انعام کا لفظ سنکر ہمارے ناظرین ہم کو یہی رائے دیں گے کہ ضرور وصول کرنا چاہئے۔ بلکہ بحکم واعلموا انما غنمتم من شئ فان لله خمسه الآية پانچواں حصہ نکالنے پر بھی مجبور کریں گے۔ اس لئے ہم ایسے دوستوں کی آگاہی کے لئے منشی قاسم علی کی ساری شروط نقل کردیتے ہیں۔ تاکہ اون کو معلوم ہوسکے کہ منشی جی کا دل اُن کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا کرنے پر ملامت کر رہا ہے اور کہہ رہا کہ خبردار ایسا مت کرنا۔ ہم اپنے لفظوں میں روایت بالمعنے نہیں کرتے بلکہ روایت بالالفاظ سناتے ہیں پس سنیں! منشی قاسم صاحب ہاں ہمارے سہ صدی دوست فرماتے ہیں:

''مولوی ثناء اللہ صاحب کئی بار اپنے اخبار اہلحدیث میں لکھ چکے ہیں کہ آؤ پھر دوبارہ اس مسئلہ پر ہم سے تین سو نہیں سو روپیہ ہی رکھ کر مباحثہ کرلو۔ مگر شرائط وہی لدھیانہ والی ہوں۔ میں امرتسری مکذب کا یہ چیلنج منظور کرتا ہوں اور اس کی خواہش پر سو روپیہ ہی رکھتا ہوں۔ اور شرائط بھی لدھیانہ والی تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ پیش کرتا ہوں۔ اور وہ ترمیم ایسی نہیں جو ناقابل تسلیم ہو اور میرا حق بھی ہے کہ میں جس حال میں کہ سو روپیہ رکھتا ہوں جو مناسب شرائط سمجھوں پیش کروں پس شرائط ذیل پر آپ بے شک دوبارہ مباحثہ کریں۔

(۱) یہ مباحثہ بمقام قادیاں ہوگا جہاں پر آپ غیر احمدیوں کے جلسہ پر ۱۹/مارچ ۱۹۲۱ء کو آنے والے ہیں۔ اس مباحثہ کے دوران میں حفظ امن کے ہم ذمہ دار ہیں۔

(۲) مباحثہ تحریری ہوگا اور ہر ایک پرچہ اپنی قلم سے جلسہ گاہ میں بالمقابل بیٹھ کر لکھنا ہوگا۔ گھر سے کوئی پرچہ لکھ کر نہ لانا ہوگا۔

(۳) حاضرین میں فریقین کی تعداد مساوی ہوگی جو علاوہ مناظرین کے ایک ایک سو سے زیادہ تعداد میں نہ ہوں گے۔

(۴) فریقین کا ایک ایک مددگار ہوگا جو پرچوں کی نقل کرتا رہے اور ایک ایک معاون وہ ہوگا جو حوالہ جات نکال کر اپنے مناظر کو دیتا رہے۔ اور ایک ایک میر مجلس ہوگا۔ جو فریقین کو شرائط کی پابندی پر قائم رکھے۔ اس سے علاوہ میر مجلسان کا کوئی حق نہوگا۔ بجز اس کے جو ہم نیچے لکھیں گے۔

(۵) ہر ایک تحریر کی نقل بدستخط خود وتصدیق میر مجلسان فریق مقابل کو دی جائیگی۔

(۶) ہر ایک پرچہ بعد تحریر جواب سامعین کو مجیب ہی پڑھ کر سنائے گا۔ بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازاں جواب الجواب لکھنے کے لیے فریق ثانی کے حوالے کیا جائیگا۔
(۷) اس بحث میں تعداد پرچوں کی مساوی ہوگی تین فریق مدعی کے تین فریق منکر کے۔
(۸) پہلا پرچہ مدعی کا ہوگا اور مدعی اس میں آپ ہوں گے۔
(۹) امور زیر بحث یہہ ہوں گے۔ مرزا صاحب کا اشتہار مورخہ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء بحکم خداوندی تھا۔ اس کی قبولیت کا منجانب اللہ الہام بھی ہو چکا تھا۔ جس کا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہوگا۔
(۱۰) ہر ایک پرچہ کے لکھنے کا وقت ۲ گھنٹہ اور نقل کرنے کا آدھا گھنٹہ اور سنانے کا ۲۰ منٹ سے کم نہ ہوگا۔
(۱۱) کسی زبانی گفتگو کرنے کا فریقین کو حق نہوگا نہ زبانی گفتگو قابل جواب سمجھی جائے گی۔
(۱۲) ثبوت دعویٰ میں عقلی دلائل سے علاوہ جو نقلی استدلال پیش کیا جائے وہ نقل معہ اپنے مفہوم کے مسلمات خصم سے ہونی چاہیئے۔ نہ اپنے مفہوم ومسلمات سے جو خصم پر حجت نہیں۔
(۱۳) تحقیقی دلائل پیش کرنے کے بعد اگر کسی الزامی دلیل کو پیش کیا جائے تو اس الزام کے جملہ مقدمات مسلمہ خصم ہوں۔ تو حجت ہونگی اور اگر ایک مقدمہ بھی خصم کے عقیدہ اور مسلمات کے خلاف ہوگا تو وہ دلیل حجت نہوگی۔
(۱۴) ہر ایک کلام کے معنی وہی ہونگے جو متکلم نے آپ بیان کئے ہوں یا اس کی منشأ اور حیثیت کے مطابق ہوں۔ متنازعہ کلام کے متصل ہی متکلم کا بیان ہو، یا آگے پیچھے، بیان حالی ہو یا مقالی یعنے وہ اپنے کلام کا مطلب لفظوں میں بتلاوے یا اس کی وضع اور طریق برتاؤ سے ظاہر ہو۔ اس کے خلاف مخالف کے کسی کلام کے معنی قابل قبول نہونگے۔
(۱۵) کوئی کلام اشارۃً یا کنایۃً استہزاء یا تمسخرانہ اگر کسی فریق کی طرف سے سرزد ہوا تو اس کی جوابدہی میر مجلسان کے ذمہ ہوگی۔ جس کا انہیں اختیار ہوگا کہ ایسے شخص یا اشخاص کو مباحثہ سے نکالدیں یا ان سے معافی منگائیں اور وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معافی دینی اس فریق کے مناظر کی طرف سے ہوگی جس فریق کی توہین یا تضحیک کی گئی ہے اور ایسے واقعہ کے متعلق فریقین کے میر مجلسان تحریری تصدیق کر کے دیں گے تا کہ مباحثہ کی روئداد کی ساتھ ہی وہ بھی شائع کی جاوے۔

(۱۶) روئداد مباحثہ کسی فریق کو بطور خود شائع کرنے کا حق نہ ہوگا۔ وہ فریقین کے خرچ سے طبع ہوگی جو بعد طبع فریقین کو نصفا نصف تقسیم کر دی جائیگی۔ اور مصارف ۱۵ دن کے اندر اندر فریقین جمع کر دینگے۔ جو فریق اِس میعاد میں خرچ نہ دے۔ وہ فرار شدہ تصور ہوگا۔ اور طبع کرتے وقت اس میں کوئی کمی بیشی نہ کی جائیگی۔ اصل پرچہ بلا کسی ریمارک وحاشیہ کے چھاپنے ہونگے۔

(۱۷) تاریخ مباحثہ اگر ۱۹-۲۰-۲۱ مارچ جلسہ غیر احمدیوں سے علاوہ آگے پیچھے آپ چاہیں تو اس سے ایک ہفتہ قبل اطلاع دیں ورنہ انہیں تاریخوں میں مباحثہ کریں۔

(۱۸) مکان مباحثہ ہمارا ہوگا کیوں کہ سب ذمہ داری ہم نے لی ہے۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا۔ سوٹکٹ ہم آپ کو بھیج دیں گے۔

(۱۹) یہ مباحثہ چھ گھنٹہ روزانہ کے حساب سے تین دن رہیگا۔ اور ان تین دنوں تک آپ کا اور آپ کے ساتھ جو امرتسر کے مہمان ہونگے ان کا کھانا ہمارے ذمہ ہوگا۔ بشرطیکہ تاریخ مباحثہ آپ کے جلسہ سے پس وپیش ہو۔

(۲۰) تیسرے دن آخری چھٹا پرچہ سنا کر فریق ثانی کے حوالہ کر دینے کے بعد آپ کو بالفاظ ذیل قسم موکد بعذاب کھانی ہوگی۔ میں خدا تعالیٰ جل شانہٗ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کا یہ اشتہار مورخہ ۱۵/اپریل ۱۹۰۷ء خدا تعالیٰ کے حکم سے تھا اور اس میں جو یہ دعاء کی گئی تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مَر جائے۔ اس دعا کی قبولیت کا مرزا صاحب کو الہام ہو چکا تھا۔ اس کے مطابق مرزا صاحب کی وفات ہوئی۔ اور میں زندہ رہا۔ جس سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوگئے۔ اگر میں اِس قسم کھانے میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالیٰ مجھ کو اور میری نساء اور ابناء کو آیت مباہلہ لعنة الله علی الکاذبین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تحت مورد عذاب کرے۔ آمین۔

اس قسم پر ہم سب آمین کہیں گے۔ اور آپ کو مبلغ سو روپیہ فوراً بلا کسی عذر کے دیدینگے۔ اس لئے کسی ثالث کو مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو ہی ہم ثالث بنا کر مندرجہ بالا حلف اٹھانے کے بعد روپیہ دیدینگے۔ ثالث خدا جانے اس دفعہ آپ کے ڈھب کا ملے نہ ملے وہ روپیہ آپ کو دلوائے نہ دلوائے ہم آپ کی قسم پر ہی روپیہ دیدینگے اور وہ روپیہ جس کے پاس آپ چاہیں باخذ رسید قابل اطمینان ہم پہلے جمع کر دینگے۔ تا کہ جب آپ قسم کھا چکیں تو ہم سے پوچھ کر آپ کو وہ روپیہ فوراً دیدے۔

نوٹ: جس امین کے پاس یہ روپیہ امانت رکھا جائیگا اس کا اختیار نہیں ہوگا کہ وہ بلا اجازت ہماری آپ کو روپیہ دیدے جب آپ حسب نمونہ مندرجہ بالا قسم کھالیں تب وہ ہماری اجازت (کیا کہنے ہیں قسم کھانے کے بعد بھی آپ کی اجازت کی ضرورت ہے۔ صاف کیوں نہیں کہہ دیتے کہ نہیں دینگے۔ اڈیٹر اہلحدیث)۔ سے آپ کو روپیہ دیدے۔ امید ہے کہ آپ اِس میدان سے گریز نہ کرینگے اور بہت ہی جلد اِس کی منظوری کے لیے بذریعہ اہل حدیث اطلاع دینگے۔

آپ کا دیرینہ خدمت گذار قاسم علی اڈیٹر الفاروق۔ (فاروق ۲۵/ ۲۸ فروری ۱۹۲۱ء، ص۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پس ہم بتاتے ہیں کہ کیونکر ان کے دل میں ہماری فتح کا یقین ہے اور یہ کیونکر اس کو روکنے کی بے سود سعی کر رہے ہیں۔

(الف) مباحثہ لدہانہ میں ہم مدعی تھے۔ اور حسب قانون عدالت ہم ہی نے شروع کیا تھا اور ہم ہی نے ختم اور یہ ہماری مزیت فریق ثانی کی تجویز کردہ تھی، مگر اب نمبر ۷ میں فریقین کے پرچونکی تعداد مساوی لکھی ہے۔

(ب) مباحثہ لدہانہ میں وقتِ تحریر نصف نصف گھنٹہ تھا اب نمبر ۱۰ میں دو گھنٹے لکھے ہیں جو شیطان کی آنت کے برابر لمبے ہیں۔

(ج) نمبر ۸ میں ہم کو مدعی بنایا گیا ہے اور نمبر ۲۰ میں ہم کو حلف دینے کی تجویز کی گئی۔ جو صریح حدیث کے برخلاف ہے البينة على المدعي واليمين على من انكر (مدعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر شہادت ہے اور مدعا علیہ پر قسم)۔

اس کے علاوہ آپ لکھتے ہیں:

"اس قسم پر ہم آپ کو مبلغ سو روپیہ دیدینگے۔ کسی ثالث کے مقرر کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ کو ہی ثالث بنا کر حلف اٹھانے کے بعد روپیہ دیدینگے۔"

اگر میرے حلف پر مدار ہے۔ یہانتک کہ کسی ثالث کی بھی ضرورت نہیں تو مباحثہ کی بھی کیا ضرورت ہے۔ جو کچھ میں کہونگا وہ تمکو معلوم ہے اور جو تم کہو گے وہ مجھے معلوم ہے۔ پھر تین روز چھ چھ گھنٹے مغز زنی کرنے کا کیا فائدہ؟ اتنا بھی نہ ہوا کہ "کوہ کندن وکاہ برآوردن" کہا جائے۔

سنو جی! صاف صاف بات ہے کہ ہم مرزا جی کی دعا آخری فیصلہ پر بحث کرنے کو تیار ہیں مگر ایک شرط سے جو بالکل منصفانہ اور عادلانہ ہے۔

اس میں تو شک نہیں کہ تم اور تمہارے ہم رتبہ ہم سے باقاعدہ شکست کھا چکے۔ اس لئے تمہارا بحیثیت تمہاری ذات خاص کے اب کوئی حق نہیں کہ ہم سے اس نوعیت کی بحث کرنے کا مطالبہ کرو۔ مگر تم کر رہے ہو اور انعام بھی دینے کا وعدہ کرتے ہو۔ تو ہم بھی بایں طور منظور کرتے ہیں کہ تم اپنے خلیفہ سے نیابت حاصل کر کے آؤ میدان مباحثہ بٹالہ میں ہوگا۔ جہاں پر آنے کا اقرار تمہارے مسیح اور مہدی نے خود کیا ہوا ہے ہمارا دعویٰ ہوگا کہ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ بمنشاء الٰہی تھا۔ جس کا پورا ہونا ضروری تھا اور ہوا۔ باقی شرائط کل وہی ہونگی جو لُدہانہ میں تھیں۔

احمدی دوستو! ہمت ہے تو مردِ میدان بنو۔ ورنہ خاموش کہ: ایں شور وفغاں چیزے نیست

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۸۔نمبر ۲۰۔مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۲۱ء ص:۱-۳)

قادیاں کو مکہ بنانے کی تیاریاں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اِس عنوان سے لاہور کا مرزائی اخبار پیغام صلح اپنے حریف قادیانی گروہ پر حملہ کرتا ہے کہ قادیاں کے اخبار الفضل مورخہ ۲۴ر فروری میں ایک احمدی مولوی نے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شعر یوں لکھا ہے۔

مظہر حق دیدہ ام گویا فرود آمد خدا
در شمار مکہ چوں نیاید شمار قادیاں

یعنی قادیاں میں مظہر حق آیا گویا خود خدا آ گیا ہے پھر مکہ کے رتبے میں قادیاں کیوں نہ آئے۔ یہ لکھ کر پیغام صلح لکھتا ہے:

"افسوس ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے کسی سالانہ جلسہ پر ایسا نہ کہا لیکن اونکے صاحبزادے نے وہ کر دکھایا جو باپ سے نہ ہوسکا۔"

(پیغام صلح لاہور ۹- مارچ ۱۹۲۱ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم تو اس بات کو بارہا ظاہر کر چکے ہیں کہ گو ہم مرزا کے ذاتی خیالات کے منکر بلکہ مخالف ہیں لیکن خدا لگتی کہنے سے نہیں رُک سکتے کہ مرزا کی اصل تعلیم پر اِس وقت قادیانی جماعت ہے اور لاہوری پارٹی اس سے کِھسک گئی ہے۔

اس حوالہ میں جو دعویٰ کیا گیا ہے بعینہ مرزا صاحب آنجہانی کا دعویٰ ہے جس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

بیٹے کی پیشگوئی کر کے لکھتے ہیں:

"فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلیٰ کان اللہ نزل من السماء یعنی وہ میرا لڑکا بڑی عزت والا، اول آخر حق اور بلندی کا مظہر ہوگا۔ گویا خدا اوپر سے اُتر آئیگا۔"

(قادیانی اشتہار مرقومہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

ایک الہام اس سے بھی واضح تر بلکہ نص صریح ہے۔ سنو!

"خدا قادیاں میں نازل ہوگا۔" (کتاب البشریٰ جلد اول، ص:۵۶۱)

یہ تھا قادیاں میں نازل ہونے والا خدا وہی فرزند دلبند ہے جس کا ذکر اوپر کے الہام میں ہے۔ خاص قادیاں کے حق میں مرزا صاحب نے فرمایا ہے

"کشفی طور پر میں نے دیکھا کہ میرے بھائی صاحب مرحوم مرزا غلام قادر میرے قریب بیٹھ کر باآواز بلند قرآن شریف پڑھ رہے ہیں اور پڑھتے پڑھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ان فقرات کو پڑھا کہ انا انزلناہ قریباً من القادیان تو میں نے سن کر بہت تعجب کیا کہ کیا قادیاں کا نام بھی قرآن شریف میں لکھا ہوا ہے۔ تب انہوں نے کہا کہ یہ دیکھو لکھا ہوا ہے تب میں نے نظر ڈال کر جو دیکھا تو معلوم ہوا کہ فی الحقیقت قرآن شریف کے دائیں صفحہ میں شائد قریب نصف کے موقعہ پر یہی الہامی عبارت لکھی ہوئی موجود ہے۔ تب میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہاں واقعی طور پر قادیاں کا نام قرآن شریف میں درج ہے۔ اور میں نے کہا کہ تین شہروں کا نام اعزاز کے ساتھ قرآن شریف میں درج کیا گیا ہے مکہ، مدینہ اور قادیاں۔'' (ازالہ اوہام حاشیہ ص:۷۶)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

یہ عبارت بآواز دہل کہہ رہی ہے کہ قادیاں کو درشمار مکہ لانے والا دراصل وہی ہے جس کو تم دونوں (مسیح موعود اور مہدی مسعود) جانتے اور کہتے ہو۔ پھر انہی حوالجات کی بناء پر آج کوئی شخص شعر مذکور میں قادیاں کو درشمار مکہ لاتا ہے تو تم اُس پر اور موجودہ خلیفہ پر خفا ہوتے ہو اور اوس پر خفا نہیں ہوتے جس نے ان کو سکھایا۔ کیا تم نے شیخ سعدی کا کلام نہیں سنا؎

نہ سگ دامنِ کارروانے درید
کہ دہقانِ ناداں کہ سگ پرورید

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۸۔ نمبر ۲۰۔ مورخہ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۵ مارچ ۱۹۲۱ء ص:۳۔۴)

قادیان میں اصحاب فیل پر حملہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

جس جلسہ کی مدت سے انتظاری تھی لوگ جس کی بابت مختلف آوازے کستے تھے کوئی کہتا تھا فساد کا اندیشہ ہے کوئی کہتا تھا فساد ہوگا کوئی کہتا تھا ننکانہ میں جس طرح سکھوں کا قتل عام ہوا ہے قادیان میں مسلمانوں کا ہوگا۔ یہ افواہیں ترقی کرتی بٹالہ میں بہت ترقی کر گئیں جن کے جواب میں مجھے خطبہ جمعہ میں کہنا پڑا کہ جو لوگ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افواہوں سے ڈرتے ہیں وہ نہ جائیں ہم تو حضرت صدیق اکبر کی طرح اکیلے جائیں گے آخر کار احباب بٹالہ بھی تیار ہو گئے۔

علماء کرام میں علماء دیوبند مولوی انور شاہ صاحب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مولوی عبدالسمیع صاحب وغیرہ قریباً دس بارہ اصحاب تھے مولوی مرتضیٰ حسن از مراد آباد، مولوی عبدالشکور از لکھنؤ، مولوی ابراہیم از سیالکوٹ، اور علماء امرتسر لاہور وغیرہ بہت سے شریک تھے۔

احباب بٹالہ کے تقاضا سے جمعہ (۱۸ مارچ) بٹالہ میں پڑھا گیا بعد جمعہ جلسہ ہوا اصحاب بٹالہ نے روانگی قافلہ کا انتظام بڑی خوبی سے کیا جزاھم اللہ

۱۹، مارچ کو گیارہ بجے دوپہر کو قافلہ قادیان میں پہنچا۔ قادیان اور اردگرد کے مسلمان وہاں جمع تھے سب نے قافلہ کا استقبال کیا۔ خلیفہ قادیان نے حکم دے رکھا تھا کہ قلعہ بند ہو جاؤ مکانات مساجد باغ اور بہشتی مقبرہ حفاظت میں لئے گئے تھے یہاں تک کہ مزار مرزا کو بھی ایک گنبد کے ساتھ ڈھانپا گیا تھا اور لاٹھیوں اور ہاکیوں سے مسلح مریدین ہر جگہ پہرے پر کھڑے تھے نیز حکم تھا کہ جلسہ مسلماناں میں کوئی احمدی نہ جائے سوائے محررین رپورٹ کے۔

مرزائیوں کی پہلی ذلت

خدا جانے جلسہ ہونے میں قادیانی امت نے اپنا کیا کیا نقصان سمجھا جو جلسہ کی اجازت ملنے میں بڑے مانع ہوئے ہر طرح کے مکر، مکروہات سے کام لیا کہیں حاکموں کو شبہات ڈالے کہیں کچھ کیا مگر صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کے دل میں خدا نے یہی ڈالا کہ قادیان میں مرزائیوں کا جلسہ ہو، آریوں کا ہو سکھوں کا ہو لیکن مسلمانوں کا نہ ہو۔ مسلمانان قادیان گو غریب ہیں لیکن رعیت سرکار ہیں۔ اس لئے انہوں نے باوجود مخالف کوشش کے اجازت بخشی۔ مگر تھانہ دار صاحب نے ایک اقرار نامہ لکھا لیا کہ ہم مرزا صاحب کی ذات پر کوئی حملہ نہ کریں گے نہ احمدیوں کی دل آزاری کریں گے بلکہ محض کتابی حوالوں سے ان کے خیالات پر نکتہ چینی کریں گے۔ مسلمانان قادیان کو یہی مطلب تھا اس لئے انہوں نے لکھ دیا صاحب ڈپٹی کمشنر نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید مہربانی یہ کی کہ سرکل انسپکٹر پولیس کے علاوہ ایک اور انسپکٹر پولیس بلکہ مجسٹریٹ (ڈپٹی کلکٹر) بھی جلسہ میں مامور فرمایا چنانچہ یہ سب افسران سارے جلسہ میں شریک رہے جن کی وجہ سے جلسہ میں بالکل امن رہا ہم نے سنا ہے کہ افسران ہر طرح خوش وخرم گئے۔ الحمدللہ

دوسری ذلت:

مرزائیوں کا خیال تھا کہ یہ چند غریب مسلمانان قادیان کو کیا جرأت ہے کہ جلسہ کرسکیں مگر جب انہوں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہوگا کہ ہزار ہا ہندو مسلمان اور سکھ وغیرہ سننے والے اور بہت بڑی جماعت علماء سنانے والے موجود ہیں تو انہوں نے اپنی ذلت کو کیسا کچھ محسوس کیا ہوگا۔

صدر جلسہ مولوی حبیب الرحمٰن صاحب نائب مہتمم مدرسہ دیوبند مقرر ہوئے آپ نے مختصر سی تقریر فرمائی جس میں مدرسہ دیوبند اور اپنی انکساری کا ذکر کر کے خاکسار کو پیش کیا۔ سب سے پہلے میری تقریر تھی جسکا عنوان تھا، مرزا صاحب اور ہم۔، اس میں میں نے بتایا کہ قرآن شریف میں صاف مذکور ہے کہ باہم متخالف کلام الٰہی نہیں ہوسکا ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کا سارا کلام ایسا ہے سب سے پہلے میں عمر مرزا کا ذکر کرتا ہوں ۔ مرزا صاحب نے کتاب براہین احمدیہ جلد پنجم میں لکھا ہے کہ میری عمر اسّی سال یا پانچ چھ کم یا پانچ چھ برس زیادہ ہوگی۔ اور کتاب تحفہ گولڑویہ میں لکھا ہے کہ تیرھویں صدی ہجری شروع ہوتے وقت میری عمر چالیس سال تھی اور انتقال کیا ۱۳۲۶ھ میں پس ثابت ہوا کہ آپ کی عمر ستر (۷۰) برس سے بھی کم تھی۔ اسی کی تائید میں کئی حوالے اور پیش کئے۔

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے مسئلہ حیات مسیح پر متعدد تقریریں کیں اور خوب وضاحت سے مسئلہ حیات ذہن نشین کیا۔ مولوی عبدالسمیع صاحب دیوبندی نے بھی مرزا صاحب کی تردید اور بعض مسائل (ختم نبوت وغیرہ) تقریر کی مولوی انور شاہ صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند نے بھی حیات مسیح پر ایک مختصر سی تقریر کی۔ میری دوسری تقریر تھی ،قادیان اور ہم۔، اس میں میں نے قادیان کی افضلیت اور طاعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے حفاظت کا وعدہ پھر طاعون کا شیوع باقرار مرزا صاحب بڑی وضاحت سے ثابت کیا اور مولوی مرتضی حسن صاحب نے بھی مرزائی الہامات پر تقریر کی ۔ بابو پیر بخش لاہوری نے حیات مسیح کے متعلق ایک مطبوعہ تحریر پڑھی ۔غرض باوقات مختلفہ کسی نے کسی نوع پر اور کسی نے کسی نوع پر تقریریں کیں ۔الحمدللہ ۔

مرزائیوں کی چال :

دجلی فنون میں تو مرزائیوں کو اچھی مہارت ہے اس لئے انہوں نے چال کی کہ ہزار ہا حاضرین کی توجہ پھیرنے کو چند اشتہارات شائع کئے جن کا مضمون یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ دل سے حضرت عیسیٰ کی موت کا قائل ہے مگر اوپر سے لوگوں میں حیات مسیح کا اظہار کرتا ہے اگر سچا ہے تو قسم کھائے اور یہ کہے کہ اگر میں جھوٹا ہوں ...تو مجھ پر میری بیوی بچوں پر لعنت اور عذاب ہو ۔ایسا کہنے پر دوسو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا ۔ مولوی ابراہیم صاحب نے کہا کہ جب مولوی صاحب کے دل اور زبان کی موافقت کا امتحان مقصود ہے تو دعائے عذاب کے کیا معنی ؟ دیگر یہ کہ مرزا صاحب نے خود اپنے اشتہار تبصرہ میں لکھا ہے کہ میری اولاد میرے مباہلہ میں شریک نہیں ۔ پھر مولوی صاحب کی اولاد کو کیوں شامل کیا جاتا ہے ۔ نیز کہا کہ اگر اس قسم کی دعا کرنی ہے تو لعنت کی سزا میں عذاب کی تعیین کریں کہ وہ کس قسم کا ہوگا ۔ایسا تو نہ ہوگا جو عموماً ہر ایک کو پیش آتا ہے ۔ ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم نے کہا کہ ہم عذاب کی تعیین نہیں کر سکتے ۔ میں نے کہا اچھا یوں کیجئے کہ مندرجہ ذیل واقعات سے عذاب کی نفی کرتے جایئے مثلاً : آنکھوں کا دکھنا ، بخار کا چڑھنا ، عام بیماریوں میں مبتلا ہونا ، کسی بڑے یا بچے کا مرجانا ، یہ عذاب موعودہ میں داخل نہیں ۔اس کا بھی اقرار نہ کیا ۔ میں نے کہا کہ ان کی مرضی ہے کہ بعد قسم مجھ کو یا میری کسی اولاد کو نزلہ زکام یا بخار ہوا تو یہ لوگ کہہ دیں گے کہ عذاب آ گیا ۔اچھا روپیہ دینے کو تو یہ شرط شروط لگاتے ہیں میں بغیر روپیہ کے ان کی تسلی کر دیتا ہوں ۔ان کا خیال تو یہی ہے کہ حیات مسیح کا میں دل سے قائل نہیں اس لئے میں خدا تعالیٰ قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں اور مرزا اپنے دعویٰ میں جھوٹا ہے ۔ یہ کہنا تھا کہ تمام جلسہ میں شادمانی کی ایک لہر چل گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فغلبوا ھنا لك و انقلبوا صاغرین

نوٹ: کسی شخص محمد افضل ٹھیکیدار مرزائی نے بھی مجھے خط لکھا کہ ان دونوں باتوں پر قسم کھا جاؤ تو یں پانچ سو روپئہ انعام دونگا میں نے فوراً جلسے میں اعلان کیا کہ یہ صاحب پانچسو روپئہ یہاں میز پر رکھیں تو ابھی قسم کھا تا ہوں مگر خرگوش کے سینگوں کی طرح وہ بالکل گم ہو گئے۔

مختصر یہ ہے کہ اس جلسہ کا اثر بہت اچھا رہا مرزائی جماعت اپنے آپ میں خود مرعوب تھی علماء اسلام نے بڑی متانت اور سنجیدگی سے تقریریں کیں مجمع اتنا بڑا تھا کہ آواز پہنچانے میں گلہ پھٹتا تھا مولوی محمد علی صاحب میر واعظ اور مولوی میر محمد صاحب بھانبڑی نے خالص اسلامی مسائل توحید و سنت پر وعظ فرمائے جزا ھم اللہ تائبین۔ کئی ایک مرزائیوں نے توبہ کی جن کا شمار ۳۵۔۴۰ کے درمیان سنا گیا۔ ان کے علاوہ مزید بین تو سینکڑوں مستقیم ہو گئے خدا استقامت پر قائم رکھے۔ اخبار الفضل لکھتا ہے کہ صرف دو آدمی تائب ہوئے کاش اس کو وہ وقت یاد ہوتا جب ہمارے قسم کے بعد جلسہ برخواست ہوا تو بجوائے آیت

ر أیت الناس یدخلو ن فی دین اللہ افوا جاً

لوگ جوق جوق توبہ کرنے کو آتے تھے۔

لطیفہ: جلسہ سے پیشتر قادیان میں جو پریشانی اور بدحواسی تھی اس بدحواسی میں اخبار فاروق قادیان میں لکھا گیا تھا، اصحاب الفیل کا حملہ قادیان پر۔ مگر واقعات نے ثابت کر دیا کہ دراصل اصحاب الفیل قادیان میں تھے جس کی دو ایسی وجہیں ہیں کہ کسی کو ان سے انکار نہیں ہو سکتا۔ ایک تو اصحاب الفیل کے بڑے ہاتھی کا نام محمود تھا اور محمود آج قادیان میں ہے۔ دوم یہ کہ اصحاب الفیل کعصف ماکول (نامراد) ہوئے تھے اور اس میں تو مطلق شک نہیں کہ علماء کرام بڑی کامیابی سے عزت پا کر واپس گئے اور مرزائی سراسر خائب و خاسر رہے۔ فالحمد للہ

اعلان مباحثہ: مرزائیوں کو مسئلہ وفات و حیات مسیح پر بڑا ناز ہے اس لئے مولوی ابراہیم صاحب نے اعلان کیا کہ اگر افسران مقررہ اجازت دیں تو ہم اسی مسئلہ پر بحث کرنے کو تیار ہیں افسران نے اجازت نہ دی تو اہالی بٹالہ نے اعلان کر دیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں افسران مقررہ اجازت نہیں دیتے تو ہم بٹالہ میں بحث کرانے کو تیار ہیں بشرطیکہ خلیفہ قادیان خود پیش ہو۔ یا پیش ہونے والا اس کی نیابت میں پیش ہو۔ میں نے بھی اس کی تائید کی اور کہا کہ مرزا صاحب نے بھی بحث کے لئے بٹالہ مقرر کیا ہوا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ؟؟...) مرزائیوں نے اس کے جواب میں اشتہار دیا جس میں لکھا کہ خلیفہ کا یا اس کی نیابت میں کسی کا پیش ہونا شرط ہے تو ہمارے خلیفہ کے سامنے اپنا خلیفۃ المسلمین یا ان کا قائم مقام لاؤ۔ ماشاء اللہ چشم بد دور۔ کسی معمولی نواب یا نواب زادے کی کیا مجال؟ یہ بھی لکھا کہ بحث لاہور میں ہوگی

چونکہ بٹالہ کی انجمن کی طرف سے مولوی ظفر الحق صاحب نے اعلان کیا تھا اور مرزا صاحب قادیانی نے بھی کہا تھا کہ بٹالہ میں مجھ سے بحث کرلو اس لئے ہم بھی بٹالہ کی تائید کرتے ہیں بعد منظوری تصفیہ شرائط کے لئے ممبر نامزد کئے جائیں گے ایک ایک ممبر فریقین کا اور غیر مسلم بتراضی فریقین ہوگا۔ یہ سب کمیٹی جن شرائط کو منظور کرے وہ منظور ہوگی۔

احمدی دوستو! اب اگر تم نہ مانے تو پھر تم کو اس مسئلے پر بحث کرنے کی درخواست کرنا زیبا نہ ہوگا اور غالباً ادھر سے منظور بھی نہ ہوگا بلکہ تمہاری ایسی درخواست کو سن کر کہا جائے گا ضیّعت اللبن بالصیف

ایک جدید مرزائی: ہمارے ناظرین منشی عبدالعزیز نمبردار بٹالوی کو نہیں جانتے ہونگے یہ ایک مسن شخص ہیں پہلے سولہ سال تک مرزا جی کی بیعت میں رہے اس کے بعد ان کی زندگی ہی میں تائب ہوئے۔ یہاں تک کہ مرزا جی کے اندرون خانہ کے حالات کا انکشاف کرتے رہے۔ اب جو ہم قادیان میں گئے تو یہ حضرت میرے ڈیرے پر نمودار ہوئے۔ ایک اشتہار اپنا ہاتھ میں لئے ہوئے تھے۔ اشتہار میں مرقوم تھا کہ میں نے جدید بیعت نہیں کی مگر میں مرزا صاحب آنجہانی کو نبی مانتا ہوں۔ علماء میرے مطالبات پورے کردیں تو میں اپنی اٹھارہ ہزار کی جائداد خلافت کمیٹی کو دے دونگا۔ ہم نے سمجھا کہ یہ بھی چال ہے علماء کی توجہ جلسہ سے ہٹا کر ایک شخصی امر کی طرف پھیرنی منظور ہے اس لئے ان حضرت کو جواب دیا گیا کہ آپ بٹالہ کے رہنے والے ہیں ہم یہاں سے فارغ ہوکر بٹالہ چلیں گے اور آپ کے مکان پر ٹھہریں گے اور گفتگو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔ مگر چونکہ مطلب سعدی دیگر تھا اس لئے جب ہم واپس بٹالہ آئے تو آپ حضرت کہیں بھی نظر نہ آئے۔

چیلنج منظور: مرزائیوں کو مسئلہ حیات مسیح پر چیلنج دینے کے ساتھ ان حضرات کا چیلنج بھی منظور کیا جاتا ہے اگر ان کو تحقیق حق کا شوق ہے تو بٹالہ میں نبوت مرزا کے وجوہات پیش کریں اور تردیدات سنیں۔

(اہل حدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۲۱ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲۱ ص ۱۔۳)

مرزا جی کی خیر و برکت

اے در بقاء عمر تو نفع جہانیاں
باقی مباد آنکہ نخواہد بقاءِ تو

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

آسمانی نکاح والی پیش گوئی کے لئے مرزا جی نے تقریباً ۲۴۔ الہام اتارے تھے اور اس کو نہایت عظیم الشان اور اپنے صدق و کذب کا معیار قرار دیا تھا اور جس میں شک کرنے والوں کو کہا گیا تھا کہ جس دن یہ پیش گوئی پوری ہوگی اسدن نہایت صفائی سے ان کی ناک کٹ جائے گی اور ان کے منہ بندروں اور سؤروں جیسے ہو جائیں گے۔ اس کو تو مولوی محمد علی صاحب نے تسلیم کر لیا کہ پوری نہیں ہوئی۔ گذشتہ عریضہ میں میں نے آفتاب نیم روز کی طرح دکھا دیا کہ مرزا جی کی تڑپ بالکل جھوٹی اور بناوٹی تھی اور مگر مچھ کے آنسوؤں سے ہاتھی دانت پر لکھنے کے قابل۔ تیسرا فقرہ مولوی محمد علی صاحب کہ، پھر اس کے کام کو دیکھو، بالکل فیصلہ کن ہے اور اسی پر آج ہمارا اور ہمارا صاحب کا فیصلہ ہے کیونکہ جب مدعی اپنے دعوی کو عملی جامہ پہنا دے تو خصم کو سوائے سکوت کے چارہ نہیں۔ مرزا جی کے کاموں کو ہم دو قسموں پر منقسم کرتے ہیں ایک وہ کام جن کے کرنے کے واسطے وہ بقول خود عیسی و مہدی مبعوث ہوئے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور مر گیا تو پھر سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں ۔ بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء

اوران کاموں کی تشریح مرزا جی یوں کرتے ہیں :

کیونکہ مہدی کی تعریف میں لکھا ہے کہ وہ زمین کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم اور جور سے بھری ہوئی تھی اور مسیح آخرالزمان کی نسبت لکھا ہے کہ وہ دوبارہ ایمان اورامن کو دنیا میں قائم کردے گا اور شرک کو محو کردے گا اور ملل باطلہ کو ہلاک کردے گا ۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۲۹)

پس مولوی محمد علی صاحب خدا کو حاضر ناظر جان کر فرمائیں کہ کیا مرزا جی نے وہ کام کر دکھائے ؟ کون سے زمین و آسمان کے کس ملک کے کس شہر کے کس محلّہ میں مرزا صاحب آنجہانی

ا: ظلم و جور کی جگہ عدل قائم کر گئے

۲ ۔ ایمان وامن قائم کر گئے

۳ ۔ شرک محو کر گئے ،

اور ۴ ۔ ملل باطلہ کو ہلاک کر گئے

برخلاف اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا جی کے زمانہ میں انہی کے ضلع میں سب سے زیادہ تثلیث اورصلیب پرستی کو ترقی ہوئی یہاں تک کہ انہی کی تحصیل (بٹالہ) میں صلیب پرستوں کا صدر مقام قائم ہوا ان کے تحت الحنك عین قادیان میں ساتواں سماج اور ڈی اے وی سکول قائم ہوا جس میں ۱۲۵ لڑکے تعلیم پا رہے ہیں، مرزا جی کے ہی زمانہ کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اس میں موحد مسلمان آریہ بنے یعنی مرزا جی کے قول کے ایک خدا کو ازلی ماننے والے خدا روح اور مادہ کو ازلی ماننے لگے اور یہ بیماری قادیانی مرزا جی کے خاندان نور علی نور میں بھی پہنچی ۔ دیکھو صفحہ ۱۴۶ سرمہ چشم آریہ لکھتے ہیں :

مرزا امام الدین جو ہماری برادری میں سے ہے اور دین اسلام سے مرتد ہے اوراب آریہ سماج میں داخل ہو گیا ہے ۔

اب اگر کوئی اس پر بھی مرزا جی کو جھوٹا نہ سمجھے اور شرم و حیا اور ایمان پر پشت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پا مار کر یہ کہے کہ مرزا جی نے دلائل اور حجج اور گالیوں سے مخاصمین کو لاچار کر دیا تو ہم پوچھتے ہیں کہ گالیوں کے سوا وہ کون سے نئے دلائل اور حجج تھے جو مرزا جی نے پیش کئے اور ان سے پہلے پیش نہیں ہوئے تھے یعنی علماء اسلام نے پیش نہیں کئے تھے مولانا مولوی محمد علی صاحب کو مرزا جی کی اس دلیل پر بڑا فخر وناز تھا کہ ہمارے پیر نے یہ نئی دلیل نکالی کہ آسمانی کتاب وہی سچی ہے کہ جو اپنی سچائی کی دلیل اپنے اندر سے پیش کرے اس کا تو آپ نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۶ کے نیچے حاشیہ میں دے کر کہ علامہ ابن رشد نے اپنی کتاب میں یہی دلیل پیش کی ہے ستیاناس ہی کر دیا اور ان کی باقی حجج و دلائل کی نسبت کچھ میں عرض کئے دیتا ہوں عیسائیوں سے جو سب سے بڑا مرزا جی کا مباحثہ ہوا وہ کس کو معلوم نہیں کہ پادری آتھم سے تھا اس مباحثہ کے ایک پرچہ میں ڈاکٹر ہنری مارٹن کلارک مرزا جی کو لکھتے ہیں

جناب من! ہم تو آپ کے علم اور روشن ضمیری کا بہت ہی سنتے رہے ہیں اور ہم کو آپ سے بہت امید تھی لیکن افسوس آپ نے وہی حجتیں اور وہی دلائل اور وہی باتیں پیش کیں جو کہ قریب چالیس سال سے اس ملک کے بازاروں میں چکر کھا رہی ہیں۔ (ص ۹۷ جنگ مقدس)

اور تصانیف علماء دین کی نسبت صفحہ ۱۹۴ سرمہ چشم آریہ پر مرزا جی کے اپنے ہاتھ کٹے ہوئے ہیں لکھتے ہیں:

اور جس قدر ان پادری صاحبان نے اہل اسلام پر مختلف قسم کے اعتراض کر کے ...طرح طرح کی ندامتیں اٹھا کر پھر اپنے اقوال سے رجوع کیا ہے یہ بات اس شخص کو بخوبی معلوم ہو گی جو ان کے اور فضلاء اسلام کے باہمی مباحثات کی کتابوں پر ایک محیط نظر ڈالے۔

مولوی محمد علی صاحب! یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ بحیثیت مسیح ومہدی جو کام اپنی زندگی میں کر دکھانے کا مرزا جی کا دعوی تھا ان میں سے ایک بھی وہ نہ کر سکے اور ان کے جن کاموں کی وجہ سے آپ ان کو مسیح موعود اور مہدی معہود مان رہے ہیں ان میں سوا گالیوں کے کوئی کام ایسا نہیں جس میں کوئی جدت یا خصوصیت ہو۔ اب آیئے میں ان کے دوسرے قسم کے کام دکھاؤں جو کسی مسلمان کو بھی نہیں کرنے چاہییں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے کیئے۔

پہلا کام۔ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ مشرکوں کے معبودوں کو برا نہ کہو کہ وہ تمہارے خدا کو برا کہیں گے (پارہ ۷ رکوع ۱۹)

مرزا جی نے اس صریح حکم خداوندی کے خلاف عیسائیوں اور آریوں کے معبودوں کو برا کہہ کر اپنے خدا اور رسول اور قرآن کریم پر پھبتیاں اڑوائیں۔ عیسائیوں کی کتاب ضربت عیسوی کے دیباچہ میں ہے کہ:

جن لوگوں کو ضرورتاً مرزا جی کی تصانیف پڑھنے کا ناگوار اتفاق ہوا ہوگا وہ خوب جانتے ہیں کہ مناظرہ میں فحش بیانی سخت کلامی بدزبانی بلکہ گالی کوسنے کا مرزا جی نے گ ے سرکار سے ٹھیکہ لیلیا آپ اس فن کے گویا جگت استاد مانے جاتے ہیں،

پنڈت لیکھ رام کی کتاب تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم کے صفحہ ۳۱ پر سبب تالیف کے نیچے لکھا ہے:

تکذیب براہین احمدیہ ونسخہ خبط احمدیہ کی تصنیف کے بعد ہمارا ارادہ دین محمدی کے خلاف کوئی کتاب تالیف کرنے کا نہیں تھا مگر کیا کریں ہمارے مخالف آرام سے نہیں بیٹھنے دیتے۔ بار ہا ترغیب دیتے ہیں کہ ہم اپنے تمام معلومات سے دنیا کو آگاہ کریں اور انہیں ویدک مارگ کا سیدھا رستہ بتلا کر اپنے فرض سے سبکدوش ہوں۔ مرزا صاحب آئینہ کمالات اسلام میں معقول جواب ے عاری ہوکر کمینہ حملوں پر اتر آئے اور ست بچن میں اس قدر بدزبانی کو کام میں لائے کہ جعفر زٹلی کو شرمایا بلکہ نیچا دکھایا جس قدر بدکلامی میں بڑھتے جاتے ہیں اور جہالت کے معراج پر چڑھتے جاتے ہیں اسی قدر وہ حق پسند پبلک کی نظروں سے گرتے جاتے ہیں۔،

اس کے علاوہ جو مرزا جی نے خود بزرگان اسلام کو گالیاں دی ہیں ان کی مختصر ڈکشنری کسی صاحب کو دیکھنی ہو تو وہ منشی الہی بخش مرحوم ومغفور کی کتاب عصائے موسی کے صفحات ۱۴۴ الغایت ۱۴۷ ملاحظہ کر لے۔

دوسرا کام: اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ان اللہ لا یحب المسرفین اسراف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والوں کو خدا دوست نہیں رکھتا۔ مرزا جی نے صریح اس آیت کے خلاف اپنی یاد گار دنیا میں قائم کرنے کے لئے پچیس تیس ہزار روپئہ لگا کر ایک منارہ کھڑا کر دیا۔

تیسرا کام: اللہ تعالی پارہ ۴ رکوع ۲ میں فرماتا ہے:

اے مسلمانوں سنبھل کر مضبوطی سے اللہ کے دین کی رسی کو پکڑے رہو اور ایک دوسرے سے الگ نہ ہو۔

مرزا جی نے صریح اس حکم کے خلاف امت محمد یہ میں تفرقہ ڈالا۔ اپنا ڈہائی اینٹ کا چولہا جدا بنا کر اپنا نام دنیا میں قائم رکھنے کے لئے اس کا نام فرقہ احمد یہ رکھا اور اس کے تمام دینی اور دنیوی تعلقات مسلمانوں سے منقطع کر کے اسلام میں ایک فتنہ عظیم بر پا کر دیا۔ واذاقیل لهم لاتفسدوا فی الار ض قا لوا انما نحن مصلحو ن۔ .....

چوتھا کام: اسی پارہ اور اسی رکوع میں اللہ تعالی نے فرمایا:

اے مسلمانو! اللہ کا وہ احسان یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے۔ پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کی۔ اور تم اس کے فضل سے بھائی بھائی ہو گئے۔

مگر مرزا جی نے مسلمان سگے بھائیوں میں جوت چلوا دیا۔

پانچواں کام: پارہ ۵ رکوع ۱۶ میں اللہ تعالی بیوی کو معلق رکھنے سے صاف منع فرماتا ہے فتذرو ھا کا لمعلقة۔ مرزا جی نے اپنی بیوی کو معلقہ رکھ کر حکم خداوندی کا صریح خلاف کیا۔ اور امت کے واسطے برا نمونہ چھوڑا۔

چھٹا کام: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو اپنی عمر اور رزق میں فراخی منظور ہو، وہ صلہ رحمی یعنی رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔ مرزا جی نے اپنے بے گناہ بہو کو طلاق دینے کے لئے اپنے بیٹے پر زور دیا اور جب بیٹے نے یہ ظلم پسند نہ کیا تو اسے عاق کر دیا۔

قل لا اسئلکم علیه اجراً الا المو دة فی القر بی (پ۔ ۲۵۔ع ٤)

ساتواں کام: پارہ ۱۵ رکوع ۴ میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

واوفو الکیل اذا کلتم وز نوا بالقسطاس المستقیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی نے اپنا سودہ کبھی سیدھی ڈنڈی سے نہ تولا۔ قیمت پیشگی لے کر کھا گئے۔ کتاب یا بالکل ندارد یا نامکمل چھوڑ گئے اور اگر کوئی اپنی تعریف میں لکھی تو ڈیڑھ روپیہ کی مالیت کے ساڑھے چار وصول کیئے۔

آٹھواں کام: آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کا بے برکت مال پانی اور مٹی میں خرچ ہوتا ہے۔ اور نیز فرمایا کہ خرچ کل فی سبیل اللہ ہوسکتا ہے، سوائے عمارت کے کہ اس میں خیر نہیں۔

مرزا جی کی عمر تعمیر عمارت میں صرف ہوگئی اور مرتے ہوئے حسرت تکمیل منارہ ساتھ لے گئے (دیکھو تشحیذ الاذہان)۔

آنحضرت ﷺ نے تمام عمر اینٹ پر اینٹ نہیں رکھی اور فرمایا

من رغب عن سنتی فلیس منی

تفسیر ابن حاتم میں قتادہ کا قول ہے کہ پہلے پہل پختہ اینٹوں کا بنانا فرعون نے نکالا اور اہل تاریخ نے لکھا ہے کہ جب فرعون کے حکم کے مطابق اسکے وزیر ہامان نے منار بنایا تو حضرت جبریل نے اس کو پر مار کر گرادیا۔

نواں کام۔ آنحضرت ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ سے فرمایا کہ جس گھر میں تصویر ہوگی اس میں فرشتے داخل نہیں ہوتے اور حضرت عمر نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی تصویر دیوار خانہ کعبہ سے خرچ دی اور مرزا جی نے اپنی تصویریں بنوا کر عقل کے اندھوں اور گٹھڑی کے پورے مریدوں کے گھروں میں لٹکوا دیں۔

دسواں کام: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہ اس کو حج سے حاجت ظاہری یا بادشاہ جابر یا مرض روکنے والی مانع نہ ہو اور وہ سوا حج کرنے مر جائے تو وہ خواہ یہودی ہوکے مرے یا نصرانی ہوکر۔ قادیانی مرزا جی اور ان کا سب سے راسخ الاعتقاد مرید عبداللطیف اسی موت سے مرے۔

گیارھواں کام: اللہ تعالی پارہ ۱۵ ارکوع ۳ میں فرماتا ہے

انّ المبذّرین کانوا اخوان الشیاطین۔

دولت کو بے جامت اڑاؤ۔ دولت کو بے جا اڑانے والے شیطان کے بھائی ہیں۔

مرزا جی صفحہ ۱۷، قادیان کے آریہ اور ہم میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کے بعد کئی لاکھ آدمیوں نے میری بیعت کر لی اور کئی لاکھ روپئہ آیا اور دوسرے بے شمار تحائف ہر طرف سے آئے۔

لیکن پھر بھی مرزا صاحب کو باغ کا رہن کرنا اور مرتے دم تک فک نہ کرانا ثابت کر رہا ہے کہ آپ کے باورچی خانہ یا دستر خوان اور تکلفات اور خر دجال پر سفر کے اخراجات اتنے بڑھے ہوئے تھے کہ آپ روپئہ کو اپنا مال نہیں، بلکہ بے گانہ مال سمجھ کر خرچ کرتے تھے۔ یہ ہم نے مانا کہ مرزا جی نے اپنی کتاب، ہمارے مختصر سوانح اور مقاصد میں لکھا ہے:

میرے والد صاحب اپنی ناکامیوں کی وجہ سے مہجوم اور مغموم رہتے تھے۔ انہوں نے پیروی مقدمات میں ستر ہزار کے قریب خرچ کا تھا۔

اور جس کی تصدیق پنڈت لیکھ رام نے اپنی کتاب نسخہ خبط احمدیہ کے صفحہ ۶ پر یوں کی ہے

ہمیں ان کی جائداد منقولہ و غیر منقولہ کی فہرست بخوبی معلوم ہے اور قرضداری کا حال بھی ہم سے مخفی نہیں۔،،

مرزا صاحب ساٹھ ستر ہزار روپئہ کے قرض دار تھے مگر میرے خیال میں تو یہ قرضہ اس ایک تصویر کی فروخت سے ہی پورا ہو گیا ہوگا جو صفحہ ۲۷ ضمیمہ حقیقۃ الوحی پر درج ہے جس میں مرزا جی نے گردن ٹیڑھی کر کے آنکھیں گھونٹ لی ہیں اور دیکھتے ہی انسان کو یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ واقعی اس شخص کی تو خدا سے لو لگ رہی ہے اور یہ کوئی بڑا خدا رسیدہ آدمی ہے۔ پھر یہ روپئہ کہاں گیا۔ اور کیوں مرزا جی باغ رہن کرنے پر مجبور ہوئے۔ کیا مولوی محمد علی صاحب یہ مانیں گے کہ رہن باغ حق داروں کو اپنے حق سے محروم رکھنے کے لئے ایک فریب عظیم تھا۔

بارھواں کام۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مرنے کے بعد کسی کو بہشتی یا دوزخی قرار نہ دو۔ مرزا جی نے یہ بدعت نکالی کہ اپنے مقبرہ میں مدفون ہونے والے کو بہشتی قرار دیا اور اس پر طرہ یہ فرماتے ہیں:

کوئی نادان اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے انسان کا امیں دخل نہیں (حاشیہ ص ۱۹۔ الوصیت)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ ! گیرم کہ برزق خلق را بفریبی
با او چہ کنی کہ یک بیک میداند

کیا مرزا جی کی تینوں پارٹیوں میں سے کوئی ہمیں بتائے گی کہ مرزا جی نے اسلام میں سوائے فتنہ اندازی کے وہ کون سا انوکھا کام کیا جس کی وجہ سے ہم لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی جگہ لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ کہنے پر مجبور ہوں

اے شیخ! اگر جملہ کمالات تو ایں ست
خوش باش کز یں جملہ کمالات گزشتیم

حضرت عیسیٰ ایک دفعہ نہیں دس دفعہ بھی فوت ہوجائیں تو:

کس نیاید بزیر سایہ بوم
گر ہما از جہاں شود معدوم

(اہل حدیث یکم اپریل ۱۹۲۱ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲۱ ص ۳۔۶)

کذبات مرزا۔ نمبر ۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارا اعتقاد ہے جو ہم بارہا ظاہر کرچکے ہیں اور جس کا ثبوت دینے کے ہم ذمہ دار ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی طرف کسی کذب یا افتراء کا منسوب کرنا حمل اولی ہے جیسے انا ابو النجم و شعری و شعری یا جیسے سورج کو روشن اور ہاتھی کو سیاہ کہنا بالکل بدیہی اولی ہے اس لئے اس عنوان کی نہ ضرورت تھی نہ حاجت، مگر چونکہ دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو بدیہات سے منکر ہیں یا ایسے لوگ بھی ہیں جو جھوٹے کو سچا جانتے ہیں اون کو سمجھانے کی خاطر لکھنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کی تصنیفات میں جھوٹ بکثرت ہوتا تھا۔

اسی سلسلہ میں ہم نے چند مثالیں آج تک دی ہیں چونکہ قادیانی امت اون کے جوابات کی طرف متوجہ ہوئی تھی اس لئے ہم نے سردست اونہی کی تشدید اور تائید کرنی مناسب سمجھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سلسلہ میں ہمارے مقابل لاہوری پارٹی کا آرگن پیغام صلح نکلا ہے تعجب ہے قادیان کا بڑا میاں الفضل جو اصل گدی نشین ہے کیوں خاموش ہے۔ شائد:

خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمے آید

۱۱۔ مارچ کے اہلحدیث میں ہم نے ایک لمبا مرزائی حوالہ پیش کر کے سوال کیا تھا کہ اس میں جن احادیث کا مرزا صاحب قادیانی نے دعوی کیا ہے وہ کہاں ہیں۔ اس کے جواب میں پیغام بولا اور خوب بولا۔ مگر افسوس ہے کہ اس کی مثال وہی ہوئی جو طلباء میں مشہور ہے کہ سوال تو سمجھے نہیں، جواب دو دینے کو تیار ہیں۔

ہمارا سوال مرزا جی کے حوالہ پر مبنی تھا جو کتاب تذکرۃ الشہادتین سے ہمنے نقل کیا تھا جسکا خلاصہ یہ ہے کہ:

بعد صلیب پر چڑھائے جانے حضرت عیسی مسیح کے حضرت عیسی کی عمر ایک سو بیس سال ہوئی یہ مضمون حدیثوں میں آیا ہے۔،

اس تفصیل کے ساتھ ہمنے سوال کیا تھا یعنی یہ کسی حدیث میں دکھاؤ کہ واقعہ صلیب (جو بقول یہود ونصاری اور حسب اعتراف مرزا، راز حقیقت ص۳) جو حضرت مسیح کو ۳۳ سالہ عمر میں پیش آیا تھا اس کے بعد ایک سو بیس سال عمر حضرت ممدوح نے پائی چنانچہ تذکرۃ الشہادتین میں صاف مرقوم ہے۔

اسکے جواب میں پیغام صلح لاہور نے ناحق کی تکلیف اٹھا کر چند روایات ضعیفہ یا موضوعہ مواہب لدنیہ اور حجج الکرامۃ وغیرہ سے نقل کی ہیں جن میں مرقوم ہے کہ حضرت عیسی ایک سو بیس سال تک دنیا میں زندہ رہے۔ لطف یہ کہ پیغام صلح کو خبر نہیں ہوئی کہ یہ روایات اون کے حضرت مرزا قادیانی کی تردید کر رہی ہیں کیونکہ وہ تو ساری عمر حضرت مسیح کی ۱۵۳ سال قرار دیتے ہیں۔ راز حقیقت صفحہ ۲، اور تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۷ ملا کر پڑھو۔

راز حقیقت کو ہماری پیش کردہ عبارت مندرجہ اہل حدیث ۱۱ مارچ سے ملا کر دیکھو تو صاف ثابت ہوتا ہے کہ (بقول مرزا قادیانی) حضرت عیسی کی ساری عمر ۱۵۳ سال تھی۔ اس ۱۵۳ سال کے ثبوت کا ہمنے مطالبہ کیا تھا ورنہ کیا حجج الکرامۃ اور مواہب لدنیہ ہمارے پاس نہ تیں؟ پس یا تو حسب بیان مرزا ہمارے مطالبہ کا ثبوت پیش کرو یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقرار کرو کہ مرزا صاحب نے غلط لکھا ہے تا کہ ہمارا دعوی (کذبات مرزا) مسلمہ فریقین ہو کر تمہارے لئے باعث نجات ہو۔

تنبیہ: چونکہ مرزائی لوگ عموماً یہ روایت پیش کیا کرتے ہیں اور اس سے حضرت عیسی کی وفات ثابت کرنیکی کوشش کرتے ہیں اس لئے مناسب ہے کہ اصل روایت کی بابت بھی کچھ لکھا جاوے

یہ روایت اس قسم کی ہے کہ اس کی سند آج تک ظاہر نہیں ہوئی محدثین کا عام قانون ہے کہ بے سند روایت کو صحیح قابل حجت نہیں جانتے اسکے علاوہ اس روایت کے الفاظ خود اس کی تردید کرتے ہیں کیونکہ اس میں حضرت عیسی کی عمر ایک سو بیس سال بتا کر آگے کا فقرہ ہے

ما بعث الله نبیّا الا عاش نصف ما عاش النّبی قبله۔

اللہ نے جو نبی بھیجا ہے وہ اپنے سے پہلے نبی سے نصف مدت حیات جیا۔

یہ ایک عام قانون ہے اسکے مطابق ہم دیکھتے ہیں تو حضرت موسی کی عمر ایک سو بیس سال توریت میں ہم کو ملتی ہے۔ ملاحظہ ہو توریت کی پانچویں کتاب استثنا باب ۳۴ ۔آیت ۷

حضرت موسیٰؑ کے بعد کئی ایک نبی ہوئے ان میں یہی قانون جاری کیا جائے تو حضرت عیسیٰؑ کی عمر شائد ایک آدھ ہفتہ رہ جاتی ہے۔

اور طرح سے:

حضرت عیسیٰؑ کی عمر ایکسو بیس سال کی ہو، تو اس قاعدہ کے مطابق خود رسالت مآب ﷺ کی عمر ساٹھ سال ہونی چاہیے حالانکہ آپ کی عمر تریسٹھ سال تھی۔

اور طرح سے:

اسی قاعدہ کے ماتحت جناب عیسیٰؑ کے آنحضرت ﷺ کی عمر ساٹھ سال کی ہو، تو جو کہتا ہے کہ بعد آنخضرت ﷺ کے صرف میں نبی بنا ہوں (حقیقۃ الوحی ص ۳۹۰؟) اوس کی عمر اس قاعدہ کے ماتحت تیس سال ہونی چاہیے، حالانکہ اوسکا الہام ہے کہ میری عمر ۷۴، سے ۸۶ سال تک ہوگی۔ جو آخر کار ۶۹ سال ہوئی (ملاحظہ ہو رسالہ نور الدین ص ۱۷۰)

یہ وجوہات ہیں اس روایت کے غلط ہونے کے جب تک کوئی مرزائی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوالات کا جواب نہ دیں ان کا حق نہیں کہ اس روایت کو پیش کریں۔

اصل مطالبہ۔ مگر ہمارا مطالبہ یہ نہ تھا بلکہ تذکرۃ الشہادتین کی عبارت کے مطابق واقعہ صلیب کے بعد ایک سو بیس سال کی عمر پانے کی حدیثیں مطلوب ہیں۔ اہل حدیث مورخہ ۱۱ مارچ ملاحظہ ہو۔

پس یا تو ہمیں اوس مضمون کی حدیثیں دکھائی جائیں یا کذبات مرزا نمبر۲ کا اعتراف کیا جائے۔

من نہ گوئم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین و کار آسان کن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اپریل ۱۹۲۱ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲۲ ص ۱۔۲)

قادیانی چرتر

مولوی سیدنا در شاہ (سمبڑیال ضلع سیالکوٹ) بمبا نوالے ضلع سیالکوٹ گئے۔ ہزارہا کے مجمع میں جناب شاہ صاحب موصوف نے نماز جمعہ پڑھائی۔ بعد میں جناب شاہ صاحب کی طرف سے مسلمانوں کی خدمت میں ایک ضروری اپیل تاکید نماز کے بارہ میں مجمع میں تقسیم کی جارہی تھی کہ آٹھ دس مرزائیوں نے آکر بیان کیا کہ ہم مولوی غلام رسول صاحب کی طرف سے آئے ہیں کہ آپ مولوی صاحب سے بحث کرلیں جس پر جناب شاہ صاحب نے مجمع عام میں بیان فرمایا کہ میرے پاس اس وقت سوائے قرآن مجید کے اور کوئی کتاب نہیں۔ میں دعوی سے کہتا ہوں کہ مرزائیوں کیلئے قرآن مجید ہی کافی ہے۔ اس لئے میں باآواز بلند چیلنج دیتا ہوں کہ مولوی غلام رسول صاحب اسی مجمع میں تشریف لاویں میں ہر وقت تیار ہوں جاؤ مولوی صاحب کو لیکر آؤ۔

بہت مدت تک مولوی نہ آئے مگر ایک رقعہ بھیجا جس میں تحریر تھا کہ خاکسار آپ کے چیلنج پر جو مجمع عام میں جو ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۱۹ء کو آپ کی طرف سے دیا گیا تھا، بندہ حاضر ہو گیا ہے۔ مجمع عام میں مناظرہ ہو، تو حفظ امن کا انتظام از بس ضروری ہے۔

ادھر قادیانی صاحب نے یہ رقعہ لکھا، ادھر یہ چرتر کھیلا کہ ایک شخص جس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورت سے شاہ صاحب موصوف بالکل نا آشنا تھے، خفیہ طور پر شاہ صاحب کی خدمت میں بھیجا، جوایک عینک باز جنٹل مین تھا۔ آ کر یوں گویا ہوا کہ میں جناب کی بہتری کے لئے گوجرانوالہ سے سن کر آ رہا ہوں۔ اسلئے میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ زمانہ بہت نازک ہے، بحث مباحثہ کا وقت نہیں۔ ذرا ذرا سی باتوں پر گورنمنٹ زبانیں بند کر رہی ہے۔ چنانچہ آغا صفدر صاحب اور ڈاکٹر کچلو صاحب وغیرہ کی زبانیں بند کی گئی ہیں۔ اور جناب سب انسپکٹر صاحب علاقہ ہذا نے بھی مجھے خاص طور پر بلا کر مطلع فرمایا ہے کہ جناب شاہ صاحب موصوف کو مناظرہ کرنے سے روک دیا جائے۔ اسلئے مناسب ہے کہ اگر مرزائی لوگ آپ کو مناظرہ کے لئے کہیں تو آپ صاف جواب دیویں کہ میں بحث نہیں کر سکتا۔ پس میرے خیال میں یہ فساد مٹانے کا عمدہ طریقہ ہے۔

جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ حق کو چھپایا جاوے اور باطل کا جھنڈا بلند کیا جاوے۔ بلکہ جہاں تک ہوگا باطل کو پائمال کر کے حق کا جھنڈا بلند کیا جاوے گا اور خداوند کریم ایسا ہی کرے گا۔ یہی بات ہو رہی تھی کہ دو چار مرزائی پھر حاضر ہوئے اور کہا کہ ہمیں لکھ دو کہ ہم بحث کریں گے۔

جناب شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں نے تو مجمع عام میں چیلنج دیا تھا کہ مولوی صاحب کو مناظرہ کے لئے لاؤ چنانچہ اب بھی کہتا ہوں کہ جاؤ ضرور لاؤ۔ میں نے آج واپس چلے جانا تھا مگر تمہارے لئے ٹھہرا ہوا ہوں۔ کل ۱۲ بجے دوپہر تک بھی اگر لے آؤ تو فیصلہ ہوسکتا ہے۔

مرزائیوں نے قبول کر کے وعدہ کیا کہ ہم مولوی صاحب کو ابھی لے کر آتے ہیں۔ اگر ہم لوگ بموجب وعدہ ۱۲ بجے تک مناظرہ کے لئے نہ آئے تو ہم جھوٹے ثابت ہوں گے۔ دوسرے دن ۲ بجے دوپہر تک مرزائی صاحبان کی انتظاری رہی مگر نہ آئے پر نہ آئے۔ اور دو آدمیوں کے ذریعہ جواب بھیجا کہ، مولوی صاحب مناظرہ کے لئے نہیں آ سکتے،

جناب شاہ صاحب موصوف نے عقاید مرزا بیان کئے اور وہ اشتہار جو مرزا نے بعنوان ،مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، لکھا تھا مجمع عام میں سنایا اور مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مر جانے پر گویا سچے کی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جھوٹے کا مرنا ثابت کیا۔

اب مرزائیوں کی کاروائی کی طرف خیال فرماویں۔ شخص مذکور پکا مرزائی اور اسماعیل مرزائی ترگڑی والے کالڑکا تھا۔ جومشورہ اس نے جناب شاہ صاحب موصوف کو دیا تھا، محض غلط تھا۔ نہ کوئی سب انسپکٹر اس کو ملا تھا، نہ کسی نے اس کو جناب شاہ صاحب موصوف کومناظرہ سے روکنے کے لئے کہا تھا۔ صرف ان کا اصلی منشاء یہ تھا کہ کسی طرح جناب شاہ صاحب موصوف مناظرہ سے انکار کردیویں اور ہمیں موقع مل جائے اور مشہور کردیویں کہ جناب شاہ صاحب موصوف مناظرہ سے فرار ہو گئے مگر خداوند عز وجل کی برکت سے وہی ہوا جو اللہ تبارک وتعالی نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے

قل جاء الحق وزهق الباطل انّ الباطل كان زهوقا۔

الحمد لله۔

راقم: یکے از حاضرین جلسہ

(ہفت روزہ اہل حدیث ۸۔ اپریل ۱۹۲۱ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲۲ ص ۲ و ۹)

میرا سفر قادیان

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

۱۹۔۲۰۔۲۱ مارچ ۱۹۲۱ء کو انجمن اسلامیہ قادیان کا جلسہ تھا۔ اس جلسہ میں شریک ہونے کیلئے انجمن حفظ المسلمین امرتسر نے خاکسار کو بھی مدعو کیا۔ ہرچند کہ طبیعت نادرست تھی اور شغل تدریس سے فرصت ہرگز نہ تھی، مگر جلسہ کی اہمیت کشاں کشاں لے گئی۔ بٹالہ سے ٹمٹم پرسوار ہوئے۔ قادیان کی سڑک کچی اور سخت خراب و ناہموار ہے۔ کہیں ریت ہے کہ وہاں ٹمٹم کا پہیہ سواروں کے بوجھ سے دھس جاتا ہے۔ ناچار اتر کر پیدل چلنا پڑتا ہے۔ اور کہیں گڑھے ہیں کہ جب پہیہ ان میں گرتا ہے تو کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے کہیں کچھ مسافت تک ایک پہیے کو سخت اور ہموار زمین مل گئی تو دوسرا پہیہ اتنا ڈھلوان میں چلتا ہے کہ گاڑی الٹ جانے کا خوف رہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اسپر طرہ یہ کہ خاک اتنی اڑتی ہے کہ قادیانی سواروں کی ہیئت ایسی ہو جاتی ہے کہ گویا قبر سے نکل آئے ہیں (اسی لئے تو میں نے جلسہ قادیان میں کہا تھا کہ عرب قدیم کا شاعر امرء القیس جو اپنے سفر پر فخر کرتا ہوا لکھتا ہے

و داد کجوف العیر قفرقطعتہ ۔ بہ الذئب یعوی کالخلیع المحیل

وہ اگر قادیان کے جلسے میں آتا تو اپنا فخر بھول جاتا۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

غرض نہایت برا رستہ ہے۔ مجھے سفر کرتے کم وبیش کوئی پچیس سال گزر گئے اس عرصہ میں کچے پکے بہت سے رستوں پر سفر کیا لیکن قادیانی طریق جیسا برا کوئی نہیں دیکھا۔ سچ ہے: جیسی واسی تیسی گھاسی (یہ ایک پنجابی مثل ہے یعنی جیسی بستی ویسا رستہ۔ ابراہیم)

اس پر مزید یہ کہ ٹمٹموں کے رخت اور گھوڑوں کے ساز ایسے کہ ماشاء اللہ ہر دم ٹوٹنے کا خطرہ اور ہر ساعت گرنے کا کھٹکا لگا رہتا ہے۔ ہماری گاڑیاں متعدد تھیں جن پر اصحاب سیالکوٹ لاہور امرتسر اور بٹالہ سوار تھے۔ ہماری گاڑی کے آگے جو گاڑی تھی اس کی سواریوں کے بشرے سے حکیم محمد عالم صاحب امرتسری نے معلوم کیا کہ لوگ مرزائی ہیں۔ میں نے غور کی تو آیت ینظرون من طرف خفی کے مصداق نظر آئے۔ میرا دل دماغ اس وقت اس خیال میں تھا اور بالکل اخلاص اور سچائی سے کہہ رہا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے لوگوں سے بہت سا روپیہ بٹورا جو خوراک پوشاک اور زنانہ زیورات میں خرچ کیا، لیکن قادیان کی سڑک جو بٹالہ سے گیارہ میل ہے پختہ نہ بنوا گئے۔ اگر میری رہائش کی جگہ کا رستہ ایسا برا ہوتا، اور مجھے اپنے مریدوں سے اتنی یافت ہوتی تو خدا کی قسم ساری سڑک پختہ بنوا دیتا۔

میں نے اپنے رفقاء سے کہا کہ مرزا جی کہاں پیدا ہوئے۔ اگر بٹالہ میں پیدا ہوتے تو لوگوں کو اتنی تکلیف نہ ہوتی۔ خدا کی تو سنت ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے پیغمبروں کو کسی ضلع میں پیدا کرتا رہا ہے۔ چنانچہ فرمایا

و ما کان ربک مھلک القری حتّی یبعث فی امھا رسولا

(قصص:۵۹) (یعنی خدا تعالی بستیوں کو ہلاک نہیں کرتا جب تک ان بستیوں کے ضلع، ام القری، میں کوئی رسول برپا نہ کر دے۔ ابراہیم)

مرزا جی دیہات میں کیوں پیدا ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر ہم خدا خدا کر کے قادیان پہنچے۔ ظہر کی نماز ادا کر کے جلسہ میں گئے۔ دیکھا تو بہت بڑا مجمع ہے مولوی عبدالسمیع صاحب انصاری دیوبندی ختم نبوت کے متعلق تقریر فرما رہے ہیں اور جناب مولوی حبیب الرحمٰن صاحب دیوبندی کرسی صدارت پر متمکن ہیں اور جناب شیر پنجاب مدظلہ اور مولوی سید انور شاہ صاحب دیوبندی جیسے مقتدر علماء کرسیوں پر جاگزین ہیں فقیر بھی بفحوائے

فقیہے کہن جامہء تنگ دست

در ایوان قاضی بصف بر نشست

سٹیج پر بیٹھ گیا۔ فوراً پیام آیا کہ کچھ بیان کرو۔ میری طبیعت گھر میں ہی نادرست تھی، اس پر ساری رات ریل میں جاگتے کاٹی کیونکہ مردم شماری کی رات تھی۔ پھر دن کو بھی ظہر تک سفر میں رہے، اور قادیانکی خستہ وخراب سڑک پر سفر کرنے سے بدن میں سخت کوفت تھی۔ لیکن بحکم ضرورت بیان کرنا پڑا۔ بعد نماز عصر کا اعلان ہوا۔ نماز سے فارغ ہوکر لوگ نہایت شوق سے جمع ہوتے گئے۔ قبیل نماز مغرب تک مسئلہ صلیب پر بیان ہوا اور نصوص قرآنیہ سے ثابت کیا گیا کہ حضرت عیسی صلیب پر ہرگز نہیں چڑھائے گئے بلکہ کوئی اور شخص جس پر آپ کی شباہت ڈالی گئی سولی دیا گیا۔ اور اس امر کو نہایت وضاحت سے بیان کیا گیا کہ صلیب کی نسبت مرزا جی کا ماخذ اناجیل مروجہ ہیں اور ان کا بیان کئی وجوہ سے ناقابل اعتبار ہے

اول اس لئے کہ ان کتابوں کی سند اون کے مصنفین تک نہیں پہنچتی

دوم اس لئے کہ خود انہیں میں لکھا ہے کہ جب حضرت مسیح کو پکڑنے آئے تو اوس وقت آپ کے سب شاگرد بھاگ گئے۔ جب یہ حال ہے تو اس قصہ کا راوی کون ہوا کہ حضرت عیسی سولی دیئے گئے۔

غرض کوئی چشم دید معتبر شہادت نہیں ہے۔ یہودیوں کی گواہی اس لئے معتبر نہیں کہ وہ عیسی کے منکر و دشمن ہیں۔ اور عیسائیوں کے پاس اپنے صدر اول یعنی حواریین کی شہادت ہے ہی نہیں، کیونکہ وہ موقع پر حاضر نہیں تھے۔

پس صلیب کا ثبوت کسی مومن کی زبان سے ہرگز ثابت نہیں۔ اسی لئے قرآن نے اس کی نفی صاف الفاظ میں کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم اس لئے کہ خود اس قصے کی تفصیل میں اناجیل میں سخت اختلاف ہے۔

کسی میں لکھا ہے کہ آپکو یہودا اسکریوطی نے بوسہ لینے کے بہانے سے بتا کر پکڑ وایا۔

کسی میں لکھا ہے کہ پکڑنے والوں کو حضرت مسیح نے خود بتایا کہ مسیح میں ہوں۔

کسی میں لکھا ہے کہ پطرس نے مرغ کے بانگ دینے سے پیشتر دو دفعہ مسیح کا انکار کیا اور کسی میں لکھا ہے کہ تین دفعہ۔

کسی میں لکھا ہے کہ آپ کے پکڑنے والوں نے شمعون قرینی کو بیگار میں پکڑا اور آپ کی صلیب اس کو اٹھوائی اور وہ اٹھا کر مقام گلگتا تک لے گیا۔

اور کسی میں لکھا ہے کہ خود مسیح اس مقام تک اٹھا کر لے گئے۔

کسی میں لکھا ہے کہ یہوداہ اسکریوطی نے جو تیس روپئے کی رشوت حضرت عیسی کو پکڑوانے میں لی تھی واقعہ صلیبی کے بعد وہ روپئے ہیکل میں لے گیا اور اپنے کئے پر نادم ہوا، اور وہاں سردار کے سامنے پھینک کر چلا آیا اور اپنے گلے میں رسہ پھانس کر مر گیا۔

اور کسی میں لکھا ہے کہ اس نے ان روپئوں کا ایک کھیت خریدا۔ جب وہ اس میں گیا تو وہاں گر پڑا جس سے اس کا پیٹ پھٹ گیا اور اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں اور مر گیا۔

غرض ایسے اختلافات کے ہوتے ہم ان کتابوں کے بیانات کی تصدیق نہیں کر سکتے چہ جائیکہ قرآن شریف کی نص صریح کے خلاف ہوں۔

اس کے بعد القائے شباہت کے متعلق جارج سیل صاحب کے انگریزی ترجمہ قرآن شریف سے حاشیہ بذیل آیت

و مکروا ومکراللہ واللہ خیرالماکرین (آل عمران : ٥٤)

پڑھ کر سنایا کہ مسئلہ صلیب کے متعلق خود عیسائیوں کے قدیم فرقوں میں اختلاف رہا ہے۔ چنانچہ سیرنتھین اور کارپاکریشینز جو شروع عیسویت کے قریب ہوئے ہیں، حضرت مسیح کی نسبت اس واقعہ کا انکار کرتے تھے اور اس بات کو مانتے تھے کہ حضرت مسیح کی بجائے ایک اور شخص صلیب دیا گیا تھا جو شکل وشباہت میں ان کے مشابہ تھا۔

غرض اس مسئلہ کی نہایت زور سے تردید کی اور قرآن شریف سے ثابت کیا کہ حضرت عیسی کی نسبت یہ قول خدا کے نزدیک سبب لعنت کا ہے لہذا اس سے توبہ کرنی چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نماز مغرب کا وقت قریب آ گیا اور جلسہ رات کیلئے ملتوی کیا گے۔ باقی

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

مسئلہ وفات مسیح پر مرزائیوں کو بہت ناز ہے۔ ادھر سے اسے بے مطلب اور بے تعلق جان کر طرح دی جاتی ہے۔ مگر قادیان میں اس کی بابت بھی اعلان کیا گیا کہ قادیان کے جلسے میں تو افسران مقررہ کی اجازت نہیں، بٹالہ چل کر اسی مسئلہ پر بحث کر لیں۔ اہل بٹالہ نے بڑے زور سے چیلنج دیا لیکن مرزائیوں کی طرف سے قبولیت نہ ہوئی اب آئندہ ان کا کوئی حق نہ ہوگا کہ اس مسئلہ پر بحث کی خواہش کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۸۔ اپریل ۱۹۲۱ء مطابق ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲۲ ص ۶۔۷)

جارج سیل کے ترجمہ قرآن کے جس نوٹ کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے وہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔ بہاء

It is supposed by several that this story was an original invention of Muhammad, but they are certainly mistaken, for several sectaries held the same opinion, long before his time. The Basilidians, in the very beginninmg of Christianity, denied that Christ himself suffered, but that Simon the Cyrenean was crucified in his place. The Cerinthians before them, and the Carpocratians next (to name no more of those who affirmed Jesus to have been a mere man), did believe the same thing; that it was not himself, but one of his followers very like him that was crucified. Photius tells us, that he read a book entitled, The Journeys of the Apostles, relating the acts of Peter, John, Andrew, Thomas, and Paul; and among other things contained therein, this was one, that Christ, was not crucified, but another in his stread, and therefore laughed at the the crucifiers, or those who thought they had crucified him.

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذبات مرزا۔ نمبر۴

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

ہمارے احمدی دوست خصوصاً لاہوری پارٹی کے ممبر کہا کرتے ہیں کہ مباحث مرزا میں ہم سے اصولی بحث کرو۔ چنانچہ ۲۳ مارچ کے پیغام صلح لاہور میں بھی چلتے چلتے ایک فقرہ جڑ دیا ہے کہ ہم مولوی ثناء اللہ صاحب اوران کے بادہ پیما (بادہ پیما قادیانی اصطلاح ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کو ہاٹی نامہ نگار کو بھی کسی نتیجہ خیز اصولی بحث کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

نعم الوفاق و حبذا لاتفاق ، ہم نے بھی اسی لئے یہ سلسلہ کذبات مرزا کا اٹھایا ہے۔ گو بظاہر یہ شخصی ہے مگر دراصل اس کی تہ میں وہی راز مخفی ہے جو حدیث بخاری میں بزبان ہرقل بادشاہ آیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ جو شخص لوگوں پر افتراء کرتا ہے اوس سے تعجب نہیں کہ خدا پر بھی کرے،

تو یہ اصول مقررہ ہے جو ہم دونوں فریق (محمدیوں اوراحمدیوں) میں مسلّم ہے کہ جس کی زبان یا قلم دروغ گوئی اور افتراء پردازی سے محفوظ نہیں وہ خدا کا ملہم یا مقرب نہیں ہوسکتا۔ یہ اصول تو بوجہ تسلیم فریقین کے قابل بحث نہیں مگر جس پر اسکو چسپاں کیا جائے گا اوس کے متعلق بحث کی ضرورت ضرور ہوگی۔ اس لئے اوس بحث کو شخصی بحث نہیں کہنا چاہیے بلکہ وہ بھی دراصل اصولی ہے یا اصولی بحث کا انطباق اور اجراء ہے جو اصلی مقصود ہے۔

ہمارا دعوے ہے جس کا ہم کافی ثبوت رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اس اصول کے ماتحت تھے۔ ہم اس امر کو ثابت کرنے کے ذمہ دار ہیں اور بڑی خوشی سے اس ذمہ داری کو برداشت کرتے ہیں۔ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب خدا پر افتراء کرتے تھے۔ رسول پر جھوٹ لگاتے تھے۔ بلکہ عام انسانوں کی طرف بھی ایسی باتیں منسوب کرتے تھے جو انہوں نے نہ کہی ہوتیں۔ اس کی مثالیں ہم نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۱ جنوری ۴ ،اور ۱۱ مارچ میں دکھائی ہیں۔ ۴ مارچ کے پرچہ اہل حدیث میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی اپنی شہادۃ القرآن میں لکھتے ہیں

بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی ھذا خلیفۃ اللہ المھدی

یہ حدیث بخاری میں دکھادو ورنہ کذب مرزا میں ہم سے اتفاق کرو۔

اس کے جواب میں فاضل اڈیٹر پیغام صلح لاہور نے اقرار کیا ہے کہ:

بخاری کا لفظ سہو کاتب سے ہے (پیغام صلح لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۲۱ء)

بہت خوب! اب ہم دونوں کا اس پر اتفاق ہوا کہ اس حکایت کا محکی عنہ نہیں ہے۔ یعنی یہ کہنا کہ روایت صحیح بخاری میں ہے، کذب ہے۔

ہاں اس میں تھوڑا سا اختلاف ہے کہ آپ اس کو سہو کاتب کہتے ہیں، ہم کذب مرزا نام رکھتے ہیں۔ اس کے فیصلہ کے صورت سوائے اس کے کوئی نہیں کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کا اصل مسودہ پیش کریں جس میں بخاری کا لفظ اون کے قلم کا لکھا ہوا نہ ہو۔ اوس کے بغیر آپ کا دعوی مسموع نہ ہوگا۔ ورنہ کتاب مذکور کے ہر فقرے اور ہر لفظ کی بابت یہ شبہ کیا جا سکتا ہے کہ یہ بھی سہو کاتب ہے جو کسی طرح آپ کو بھی منظور نہ ہوگا۔

۲۱ جنوری کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں کذب مرزا نمبر ۱ مذکور ہے جس میں لکھا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ جلد پنجم میں تفسیر ثنائی کے حوالہ سے ایک مضمون لکھا ہے۔ تفسیر ثنائی تو اوس تفسیر کا نام ہے جو خاکسار اڈیٹر اہل حدیث کی تصنیف ہے اور وہ اسی نام سے مشہور ہے۔ اس کے سوا اور کوئی تفسیر اس نام سے مشہور نہیں۔ مگر جن لوگوں کے ہاں دمشق سے مراد قادیان ہوسکتا ہے، جن کے ہاں حضرت عیسی سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہوسکتا ہے، انہوں نے کہا کہ تفسیر ثنائی سے تفسیر مظہری مصنفہ قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی مراد ہے۔

اس کا جواب ہم اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ مارچ میں دے چکے ہیں کہ نام عرفِ عام پر ہوتا ہے اور عرف عام میں اشتہار دے کر بھی تفسیر ثنائی کی تلاش کرو تو تفسیر مظہری کا نام کوئی نہ لے گا۔

خیر اس بحث کو بھی ہم یہاں ہی چھوڑتے ہیں اور اصل مطلب پر آتے ہیں

ہمارا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب جھوٹ بولنے اور جھوٹ لکھنے سے پرہیز نہ کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے ۔آج اس فیصلے کے لئے ہم وہی عبارت پیش کرتے ہیں جس پر سارا مدار ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اگر حضرت عیسیٰ کی طرف یہ ضمیر پھرتی تو دوسری قرأت پر موتھم کیوں ہوتا؟ دیکھو تفسیر ثنائی کہ اس میں بڑے زور سے ہمارے اس بیان کی تصدیق موجود ہے اور اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ ابو ہریرہؓ کے نزدیک یہی معنی ہیں مگر صاحب تفسیر لکھتا ہے کہ ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درایت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۲۳۴)

تفسیر ثنائی سے مراد مظہری سہی ہمیں اس سے بحث نہیں۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ مرزائی دوست ذرہ تکلیف کر کے تفسیر مظہری میں ہم کو یہ عبارت دکھاویں جو حضرت ابو ہریرہؓ کی بابت لکھی ہے کہ وہ ناقص الفہم وغیرہ تھے۔

پیغام صلح لاہور لکھتا ہے کہ تفسیر مظہری مطبوعہ نہیں ملتی۔ ہم اوس کی یہ مشکل آسان کرنے کو تفسیر مظہری مطبوعہ کا مہیا کر دینا اپنے ذمہ لیتے ہیں جو خدا کے فضل سے ہمارے پاس موجود ہے۔ پس اب کیا دیر ہے ہمت کیجئے حوصلہ دکھائیے۔

فیصلہ کی آسان صورت:

لاہور میں مسجد اہل حدیث یا مسجد احمدی ایک جلسہ ہو، جسکے صدر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب بیرسٹر سکرٹری انجمن حمایت اسلام ہوں ہم مرزا صاحب کی کتاب سے عبارت سنا دیں گے اور اڈیٹر پیغام صلح اوس کو دیکھتے جاویں گے تفسیر مظہری صدر جلسہ کے ہاتھ میں ہوگی۔ بعد سننے عبارت کے اور بعد دیکھنے تفسیر مظہری کے اگر فیصلہ یہ ہو کہ اس میں یہ عبارت (آپ کی خاطر یہاں تک بھی کہتا ہوں کہ لفظی یا معنوی صورت میں) ہے تو ہم اسی جلسہ میں اپنا اعتراض واپس لیں گے۔ اور اگر فیصلہ اس کے برخلاف ہو تو احمدی دوست اوسی جلسہ میں اقرار کریں کہ مرزا صاحب قادیانی نے جھوٹ لکھا ہے اوس موقعہ پر ہم ایک عربی شعر آپ کی نذر کریں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهد ها ان لا يدوم لها عهد

احمدی دوستو! کیا تم ہمت کرو گے۔ کرنے پڑے گی ورنہ موجودہ اور آئندہ نسلیں کیا کہیں گی

لاہوری پارٹی کے ممبرو! تمہارا تو کوئی حرج نہیں کیونکہ تمہارا مذہب ہے کہ مرزا صاحب بعض الہامی پیش گوئیوں کے جھوٹ نکلنے پر بھی مسیح موعود رہ سکتے ہیں تو ایسے معمولی جھوٹ سے اون کا کیا بگڑنے لگا۔ آہ!

بے وفا کون سی خوبی ہے نہیں جو تجھ میں
وصف اتنے ہیں جہاں ایک وفا اور سہی

اس فیصلے کے لئے ہم بار بار تقاضا کریں گے

(اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اپریل ۱۹۲۱ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲۳ ص ۱۔۲)

زلزلہ در گور مسیحا فگند

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

قادیان میں جلسہ کیا ہوا ۱۹۰۵ء کا پنجابی زلزلہ قادیان میں آ گیا۔ قادیان کے جس اخبار کو دیکھو یہی رونا روتا ہے کہ غیر احمدیوں نے یہ کیا، خاص کر ثناء اللہ تو ورد زبان ہے سچ ہے:

ثناء اللہ بود ورد زبانم

اتنا چیختے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ خدا معلوم ان کو تکلیف کیا ہوئی۔ اس آفت مثل قیامت میں ان کے اقوال بھی عجیب مختلف قلم سے نکل رہے ہیں۔

اصلی بات یہ ہے کہ یہ لوگ چونکہ پکے متبع مرزا ہیں اس لئے علماء کے قادیان پہنچنے پر ان کو بھی ویسی گھبراہٹ ہونی لازمی تھی جیسی ۱۹۰۳ء میں مجھ اکیلے کے قادیان پہنچنے پر مرزا صاحب کو گھبراہٹ ہوئی تھی کہ محل سرائے سے بھی باہر نہ نکلے تھے جب کہ اکیلے کے سامنے ان کی یہ کیفیت تھی پھر اتنی بڑی جمیعۃ علماء کے سامنے یہ لڑ کے وڑ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ گھبراتے۔ ہمارے خیال میں ان کی گھبراہٹ حق بجانب ہے گذشتہ جنگ یورپ میں جب جرمنی نے پیرس پر حملہ کرنا چاہا اور بیس پچیس میل کے فاصلہ پر آ گیا تھا تو اس وقت پیرس کی حکومت پر جو گھبراہٹ ہوئی تھی قادیانی گدی پر اس سے زیادہ ہوئی اور ہونی چاہیے تھی کیونکہ جرمن پیرس سے کئی میل دور تھا مگر یہاں تو قادیان میں غنیم کا داخلہ ہو چکا تھا پھر کیوں قادیانی خلافت پریشان نہ ہوتی اس پریشانی میں انہوں نے اپنے مسیح موعود کی قبر شریف بھی چھپا لی اسی پر کہا گیا:

زلزلہ در گور مسیحا فگند

اس لئے ان کی پریشانی اور پادرہوا باتیں سب حق بجانب تھیں۔

مرتا کیا نہیں کرتا

ان کی بدحواسی کی کیا مثالیں ہیں چند ہم یہاں پیش کرتے ہیں

قادیانی اخبارات .... نے ایک اشتہار شائع کیا کہ مولوی ثناء اللہ قسم کھائے تو دوسو روپیہ انعام پائے۔ قسم کی بنا اور غرض و غایت کیا تھی؟ وہ اس اشتہار میں مرقوم ہے جو اخبار الفضل ۴۔ اپریل میں درج ہے لکھا ہے:

> ایک شخص کا عقیدہ ہے کہ مسیح آسمان پر زندہ ہے .. پھر آئے گا اس پر اسکو وعدہ دیا جاتا ہے کہ اگر واقعی تیرا یہی ایمان ہے تو اس اعتقاد کو قسم کھا کر بیان کر دے اور دوسو روپیہ سکہ رائج الوقت انعام لے لے... کیا اس سے یہ ثابت نہ ہوگا کہ وہ اس عقیدے کے بیان کرنے میں منافق ہے دل میں اس کے یہ ایمان اور یقین نہیں پس جب ہی تو وہ جھوٹی قسم کھانے سے کانپتا ہے اور اس کا دل اس کو ملامت کرتا ہے پس اگر امرتسری فاضل اس پر قسم نہ کھائے تو خوب جان لو کہ وہ یقیناً اس عقیدہ کے زبان سے کہنے کا مدعی ہے اور دل سے منکر۔ (مسودہ ٹھیک طرح پڑھا نہیں جاتا۔ مفہوماً نقل کیا گیا ہے، بہاء)

پس مطلع صاف ہے کہ قسم اس مضمون کی مطلوب تھی کہ حضرت عیسی زندہ ہیں اور بس، تاکہ معلوم ہو جائے کہ جو شیطانی خیال مرزائیوں کے دل میں بیٹھا ہوا ہے کہ میں حضرت عیسی کی حیات کا دل سے معتقد نہیں غلط ثابت ہو جائے۔ میں نے یہ اشتہار دیکھ کر اپنی تقریر میں کہا کہ یہ لوگ میری نسبت خیال رکھتے ہیں کہ میں حضرت عیسی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات کا دل سے قائل نہیں اور صرف ظاہر داری سے ایسا کہتا ہوں ۔اس کے مقابلہ میں میرا بھی حق ہے کہ میں ان کی نسبت یہ خیال ظاہر کروں کہ یہ لوگ مرزا کو دل سے نہیں مانتے محض روٹیاں توڑنے کو جمع ہو رہے ہیں۔اس کے بعد میں نے قسم کھائی جس کے ثبوت میں مجھے دیو بند اور سیالکوٹ سے گواہ لانے کی ضرورت نہیں خود الفضل ہی کی شہادت پیش کیئے دیتا ہوں الفضل اپنی بے چینی ...کا اظہار ان لفظوں میں کرتا ہے۔

دنیا احمقوں سے خالی نہیں بعض مجھ سے دریافت کیا کرتے ہیں کہ میں ان کو حلفیہ بتاؤں کہ مرزا جھوٹا تھا چنانچہ قادیان میں کسی ٹھیکہ دار نے مجھے اس مضمون کا خط لکھا تھا اسلئے میں نے جو قسم کھائی وہ ان دونوں مضمونوں کو مدنظر رکھ کر کھائی تھی ۔پس اب الفضل کی شہادت سنیئے ۔الفضل لکھتا ہے:

> مولوی ابراہیم کی بار بار تحریک سے (ثناء اللہ نے) اپنے من گھڑت الفاظ میں حلف اٹھائی کہ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسی زندہ آسمان پر ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں ۔
>
> (الفضل ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء ص ۹)

میرے بعد مولانا ابراہیم نے بھی اسی مضمون کی حلف اٹھائی جزاہ اللہ ۔

باوجود اس اعتراف کے الفضل کا راست گو راست رو حق پسند مسیح کا حواری اڈیٹر لکھتا ہے:

مطالبہ حلف پورا کرنے سے انکار کیا

اللہ رے !اے بے حیائی تیرا آسرا

احمدی ممبرو! میں جلسہ میں عموماً یہ کہتا رہا اور اب بھی کہتا ہوں کہ اس خدائے ذوالجلال اور ذوالانتقام سے ڈرو جس کے سامنے ہر ایک نے حاضر ہونا ہے

کلکم آتیہ یوم القیامة فرداً

جس صورت میں تم خود لکھتے ہو کہ اس حلف سے مقصد تمہارا صرف میرا عقیدہ معلوم کرنا تھا تو کیا میری حلف تمہارے مدعا کو پورا کرنے کے لئے کافی نہیں جب کہ میں نے صاف لفظوں میں کہدیا جو تم نے خود نقل کیا

احمدی دوستو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام تأ مر ھم ا حلا مھم بھذا ام ھم قو م طا غو ن (طور :۳۲)

کیا تم لوگ ساری دنیا کو اپنے جیسا انصاف سے عاری خیال کرتے ہیں۔

ہاں اڈیٹر الفضل مزے کی ایک بات لکھتا ہے اس کو سن کر ہمارے ناظرین کو پختہ یقین ہو جائے گا کہ قادیانی جلسہ نے قادیانی گدی کے ..کیا فتور پیدا کر دیا ہے لکھتا ہے:

اس حلف میں اور اس حلف میں جس کا مطالبہ کیا گیا تھا زمین وآسمان کا فرق ہے مولوی ثناء اللہ کا صرف اپنا عقیدہ ہی دریافت نہیں کیا گیا تھا بلکہ بتانا تو یہ تھا کہ مسیح ابن مریم کا بجسدہ العنصری اٹھایا جانا اور اب تک زندہ ہونا قرآن کریم اور احادیث صیحہ سے ثابت ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

او ضد اور تعصب تیرا ستیاناس ہو ہمارے نقل کردہ اقتباس لوگ ملاحظہ فرما کر خود فیصلہ کر سکتے ہیں کہ قسم کی غرض وغایت جو قادیانی حواریوں نے خود بتائی ہے وہ ہماری حلف سے پوری ہوئی یا نہیں؟

باقی رہا تمہارا خاموش ہو جانا یہ تو ہماری کیا جملہ انسانوں کی طاقت سے باہر ہے آخری فیصلہ الٰہی ہوا، انہوں ے نہ مانا آسمانی نکاح فسخ ہوا نہ مانا آخر قادیان پر حملہ ہوا نہ مانا۔

مذاقیہ علم کلام

یوں تو قادیانی علم کلام سارے کا سارا ہی مذاق ہے جس کے بانی مبانی بہت عرصہ ہوا ملا دو پیازہ ہو چکے ہیں۔ خاص کر قادیانی جملے نے تو ان کو ایسا بدحواس کیا ہے کہ متانت کی جگہ بھی مذاق کرتے ہیں اور ان کو خبر تک نہیں ہوتی کہ لوگ کیا کہیں گے۔ لکھتے ہیں کہ علماء نے قادیان میں آکر خود حضرت مرزا صاحب کی پیش گوئی سچی کر دی جس میں مذکور ہے

یأتو ك من کل فج عمیق (لوگ دور دور سے میرے پاس آئیں گے)

علماء نے جو قادیان میں جلسہ کیا یہ بھی تو آخر قادیان میں آئے، چاہے کسی نیت سے آئے لہذا پیش گوئی سچی ہوئی۔

کیا کہنے ہیں؟ اچھا صاحب! ہم آپ سے پوچھتے ہیں علماء آئے پیشگوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچی ہوئی۔مگر تم لوگوں نے جو جلسہ بند کرانے میں ایڑی چوٹی کا زور لگایا بلکہ کئی سالوں تک بند ہی رکھوایا، تم نے یہ جرم اور خلاف منشاء مرزا کیوں کیا؟ کیا آئندہ اس سے توبہ کرو گے۔خبردار مخالفت کی تو ایمان مرزا سے نکل جاؤ گے۔

مجھ پر خاص نظر عنایت تھی اور ہونی بھی چاہیے تھی مگر دوسرے علماء کرام کو بھی نہیں چھوڑا۔کیوں؟ اس لئے کہ:

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

آخر اسی نبی کی امت ہیں انہوں نے جملہ علماء کرام کے حق میں دل کے پھپھولے پھوڑے تھے جو یہ فرمایا تھا:

او بدذات فرقہ مولویان! (انجام آتھم)

اسلئے قادیانی اخبار باتباع مرزا ہر ایک مولوی کی نقل اتارتے ہیں۔مولانا انورشاہ صاحب مدرس اول مدرسہ دیوبند کی بابت لکھا ہے کہ ان کی آواز ناک سے نکلتی تھی۔مولوی عبدالسمیع صاحب کی ایسی نقل اتاری کی ملادو پیازے کی روح بھی مزے لیتی ہوگی۔مولوی صاحب نے کہیں ایک آدھ دفعہ بطور تنبیہہ کے کہہ دیا ہوگا آپ خیالی ہیں۔اڈیٹر الفضل نے اسکو ایسی طرح بیان کیا گویا کچھ اور کہتے ہی نہ تھے بلکہ مرزا صاحب آنجہانی کی طرح ہر وقت آسمانی نکاح کا ورد کرتے تھے۔مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی پر الزام لگایا کہ تقریر تو ٹھیٹھ پنجابی میں کرتے ہیں مگر انگریزی ترجمہ قرآن سے انگریزی پڑھ کر یہ جتایا کہ میں انگریزی بھی جانتا ہوں۔ بھلا مولوی صاحب نے اگر انگریزی دانی کا اظہار کیا تو خیر علم کا اظہار کیا تھا برا نہیں کیا، لیکن مرزا صاحب نے جو براہین میں انگریزی الہام لکھ کر لکھا کہ یہاں انگریزی دان کوئی نہیں اس لئے یہ الہام بے ترجمہ ہی لکھے جاتے ہیں، انہوں نے ایسا کر کے انگریزی سے جہالت کا اظہار کیوں کیا؟ کیا مزے کی بات ہے۔الہام ہونے کے وقت سے کتاب کے چھپنے تک مترجم کوئی نہ ملا۔قادیان میں نہیں تھا تو بٹالہ امرتسر یا لاہور میں بھی کوئی نہیں تھا۔آہ!

اس سادگی پہ کون نہ مر جائے اے خدا
لڑتے ہیں اور ہاتھ میں تلوار بھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیلنج : مرزائیوں کی چالوں میں سے ایک چال یہ ہے کہ کوئی پوچھے نہ پوچھے سب سے پہلے حضرت عیسیٰ کی حیات و وفات پر بحث کرنے کی دعوت دیا کرتے ہیں۔ آج تک تو ہم ان کی چال کا جواب اور طرح دیتے تھے۔ قادیانی جلسہ میں چونکہ خدا کو منظور تھا کہ ان کا کوئی عذر باقی نہ رکھا جائے، اس لئے مولانا ابراہیم صاحب نے اپنی تقریر متعلقہ حیات مسیح کے بعد اعلان کرایا کہ اس مسئلہ میں ہم مرزائیوں سے بحث کے لئے تیار ہیں۔ یہاں اگر افسران سرکاری اجازت نہ دیں تو بٹالہ میں چلیں۔ بٹالہ کے مولوی قاضی ظہور الحق صاحب نے اس مباحثہ کا انتظام مع قیام و طعام کے اہتمام کرنے کا ذمہ لیا۔ مگر مرزائی اخبار لکھتے ہیں کہ اس مباحثہ کی بابت شروط کا فیصلہ تحریری پہلے ہونا چاہیے پھر لاہور میں مباحثہ ہوگا۔

جواب یہ ہے کہ شروط اور طریق بحث تو وہی ہوگی جو مرزا صاحب آنجہانی اور پادری عبداللہ آتھم کے درمیان مباحثہ امرتسر میں ہوئی تھی اور اس اتنے کام کے لئے کسی لمبی چوڑی تحریروں کی ضرورت نہیں اور بٹالہ ایک ایسا مقام ہے جہاں مرزا صاحب نے بھی مباحثہ کرنا منظور کیا ہوا ہے۔ نیز لاہور میں قانون مجالس باغیانہ جاری ہے خطرہ ہے دوسرے علمی اور اخلاقی جلسوں کی طرح یہ جلسہ بھی رک جائے۔ نیز ایک بڑا خطرہ ہے کہ لاہور میں تم کو برسر مباحثہ دیکھ کر تمہارے سگے بھائی لاہوری پارٹی کے ممبر بھی تم کو تنگ کریں گے کہ ہم سے بھی مباحثہ کرو جن سے جان بچانا تم کو مشکل ہوگا۔ اس لئے ہم ان سب مشکلات پر نظر ڈال کر بٹالہ کو سب مقامات پر ترجیح دیتے ہیں جو قادیان کے بہت قریب ہے۔

اطلاع : مرزائیوں کے بہکانے سے بعض ناواقف اور سیدھے سادھے مسلمان بھی حلف اٹھانے کی بابت لکھا کرتے تھے اس لئے ایسے لوگ بھی مطلع رہیں کہ یہ بھی قادیانی جلسے میں طے ہوا ہے کہ اب آئندہ کو نہ کسی حلف کی ضرورت ہے نہ کسی مباہلہ ؟ کی۔ الفضل کا اڈیٹر دبی زبان سے ہم کو ہمارے حلف کے نتائج سے ڈراتا ہے لیکن وہ نہیں جانتا کہ ان سے بڑے حضرت ڈراتے رہے لیکن اوپر سے جواب ملتا رہا

انی عذت بربی و ربکم من کل متکبر لا یومن بیوم الحساب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۲۔ اپریل ۱۹۲۱ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲۴ ص ۱۔۳)

مباحثہ مالیرکوٹلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

پنجاب ضلع لدھیانہ میں ایک اسلامی ریاست ہے جسکا نام ملیرکوٹلہ ہے۔ اسکے والی ریاست کے خاندان میں سے بعض لوگ زمین دار رئیس ہیں جن کو خوانین کہا جاتا ہے۔ ان خوانین میں بعض شیعہ ہیں بعض سنی۔ ایک رئیس میاں محمد علی خان ہیں جو سر ذوالفقار علی خان مقیم لاہور کے بڑے بھائی ہیں آپ نے قادیانی طریق اختیار کیا ہوا ہے۔ یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ اپنے وطن مالیرکوٹلہ میں قیام چھوڑ کر قادیان میں اقامت اختیار کر لی ہے۔ مرزا صاحب کی دامادی کا بھی ان کو فخر ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی دوسری لڑکی اپنے لڑکے سے بیاہی ہے۔ اپنی لڑکی مرزا صاحب کے لڑکے (نمبر سوم) شریف احمد سے بیاہ دی ہے۔ غرض علاوہ عقیدت کے رشتہ داری بھی سخت مضبوط ہے۔ آپ نے اشاعت مذہب کے ذیل میں اپنی ہمشیرہ صاحبہ کو (جو مذہباً شیعہ ہیں) اور ان کے ذریعہ سے اور بیگمات کو بھی مرزائیت سے مستفیض ہونے کی طرح ڈالی۔

آپ کی ہمشیرہ جو بوصاحبہ کے لقب سے مشہور ہیں، والی ریاست کی خالہ اور چچی ہیں۔ اس کے علاوہ خاندان میں بڑی ہونے کی وجہ سے خاص قابل عزت سمجھی جاتی ہیں۔ بوصاحبہ نے جواب دیا کہ میں علماء کو بلا کر مباحثہ کرانے کے بعد صحیح رائے قائم کرسکوں گی۔ چنانچہ بحکم: قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند۔

ملیرکوٹلہ کے احباب میں سے تین اصحاب مجھے لے جانے کے لئے تشریف لائے۔ ان صاحبوں کا مجھ سے تعلق مودت تھا اس لئے میں بھی جانے پر مجبور ہوا۔

چنانچہ ۲۸ مارچ کو بوصاحبہ کے سامنے پس پردہ مباحثہ ہوا۔ حاضرین میں چار پانچ اہل علم ادھر تھے اور اتنے ہی ادھر جن میں مرزا صاحب کا لڑکا نمبر سوم بھی تھا اور مستورات میں مرزا صاحب قادیانی کی دختریں بھی بوصاحبہ کی ہم نشین تھیں۔

مباحثہ کی کیفیت یہ تھی کہ اندر سے سوال آیا کہ حضرت عیسی کی زندگی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت کیا ہے؟ اس مسئلہ پر دو پہر تک بحث ہوتی رہی۔

اس سے بعد پوچھا کہ سچے نبیوں کی صداقت معلوم کرنے کے معیار کیا ہیں ؟ ادھر سے جواب دیا گیا کہ جن کی کوئی غیبی خبر (پیش گوئی) غلط نہ ہو۔

فریق ثانی نے متعدد معیار بتائے مثلاً:

۱۔ وہ دعوی الہام سے پہلے بے عیب ہو۔

۲۔ علمی کمالات رکھتا ہو۔ وغیرہ۔

ہمارے معیار کو بھی تسلیم کیا۔

اسکے بعد ان معیاروں پر مرزا قادیانی کے دعوی کو جانچا گیا اور خوب بحث ہوئی۔ جس میں بفضلہٖ تعالی اہل حق کو کافی کامیابی ہوئی۔

خاتمہ گفتگو پر میاں محمد علی خان صاحب کے منہ سے نکل گیا کہ ہم پبلک مباحثہ کرنے پر تیار ہیں۔ ادھر سے ان کے بھتیجے میاں احسان علی خان صاحب جو مذہباً شیعہ ہیں، نے کہا پبلک مباحثہ کے انتظام کا میں ذمہ دار ہوتا ہوں۔ مجھ سے پوچھا گیا آپ کب وقت دے سکتے ہیں؟ میں نے کہا میری طرف سے کل ہی شروع کر دیجئے۔ فریق ثانی نے کہا ہم کو خلیفہ صاحب سے اجازت حاصل کرنی ہے اور آپ سے شرائط کا تصفیہ بھی کرنا ہے۔ آخر میں نے اپنے اوقات کا لحاظ کر کے ۱۳، ۱۴، ۱۹، اپریل کی تاریخیں بتا دیں جو مقرر ہو گئیں۔ لیکن شرائط کے آنے میں بہت دیر لگ گئی۔ قریب تاریخ کے شرائط آئیں جن میں مبحث اور شرائط میں بہت الجھن تھی۔

مبحث یوں تھے:

۱۔ حیات و وفاۃ مسیح۔

۲۔ صداقت مرزا صاحب علاوہ پیش گوئیوں کے باقی معیاروں کے لحاظ سے۔

۳۔ پیش گوئیوں پر اصولی بحث۔

۴۔ مرزا صاحب کی پیش گوئیاں اصولی بحث کے لحاظ سے پوری ہوئیں یا نہیں۔

۵۔ مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

اسکے علاوہ شرائط اور طریق بحث میں بہت الجھن تھی میں نے جواب دیا کہ:

مضمون زیر بحث یہ ہوگا: مرزا صاحب نبی تھے یا دجال۔ اور طریق بحث وہی ہوگا جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ امرتسر میں خود مرزا صاحب اور پادری عبداللہ آتھم کے مابین تھا جس سے انکار کرنے کی فریق ثانی کے پاس کوئی وجہ نہیں۔

امرتسر میں مباحثہ کی صورت یہ تھی کہ فریقین ایک ایک گھنٹہ بولتے تھے محرر لکھتے جاتے۔ مگر فریق مرزائی نے باوجودیکہ ان کے نبی کی سنت تھی کسی خاص مصلحت سے عرصہ تک انکار ہی رکھا آخر کار میں ۱۲۔ اپریل کو پہنچ گیا اور ۱۳ کو بغرض تصفیہ شرائط مجلس ہوئی چونکہ فریقین کے دو دو ہی ممبر ہوتے تھے باوجود ادھر سے اصرار کرنے کے کسی غیر مذہب کو پانچواں ممبر نہ مانا اس لئے فیصلہ نہ ہوسکا۔

لطف یہ کہ دو شرطوں پر زیادہ جھگڑا رہا حالانکہ دونوں یا تو علم مناظرہ میں یا مرزا صاحب کے فعل سے طے شدہ تھیں۔ شرط اول یہ تھی کہ مدعی اور سائل کے حقوق کیا کیا ہوں گے۔ ہماری طرف سے کہا گیا بقاعدہ علم مناظرہ مدعی اور سائل (فریق ثانی) دونوں آزاد ہیں۔ مدعی اپنے اثبات دعوی میں جو کچھ اپنے دعوے میں مفید سمجھے پیش کر سکتا ہے۔ سائل کے تینوں حقوق ہوں گے نقض، منع اور معارضہ۔

جواب ملتا رہا کہ نہیں مدعی کی جانب تو وسعت مانیں کیونکہ خود مدعی تھے، مگر سائل کو بندش کریں۔ اور کس لطافت اور معشوقانہ انداز سے کریں کہ ڈاکٹر جس طرح چاہے مریض اس کے تابع چلے، مریض اپنی مرضی استعمال نہیں کرسکتا۔ ہم چونکہ تم لوگوں کے معالج ہیں اس لئے جو دلیل ہم پیش کریں اسی پر سوال کرو۔ اپنی طرف سے کوئی دلیل (بصورت معارضہ) پیش نہ کریں۔ اس ظلم بلکہ معشوقانہ بے انصافی پر یہ کہا جاتا ہے کہ علماء محمدی شرائط طے نہیں کرتے۔ اس وقت میرے دل میں یہ شعر آیا کہ:

الٹے ہی شکوے کرتے ہیں اور کس ادا کے ساتھ\
ناطاقتی کے طعنے ہیں عذر جفا کے ساتھ

ہرچند فن مناظرہ کی درسی کتاب رشیدیہ دکھائی گئی مگر بقول:

چوں غرض آمد ہنر پوشیدہ شد

ادھر سے کہا گیا اچھا ہم کو سائل کی حیثیت میں پورے حقوق نہیں دیتے ہو، تو ہم بھی تکذیب کے مدعی بنیں گے اور وسعت کے ساتھ بیان ہوگا مسیح موعود کے تعلیم یافتہ ماہرین قرآن و حدیث۔ جھٹ سے بولے تکذیب کے کیسے مدعی؟ جواب دیا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے قرآن مجید الوہیت مسیح کی تکذیب کا مدعی ہوکر دلیل بلکہ دلائل پیش کرتا ہے

ما المسیح ابن مریم الّا رسول ...

مگر کون مانے۔

و ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً۔

خدا خدا کر کے یہ بدیہی شرط چوتھے روز کہیں جا کر فیصل ہوئی، اس روز ممبر فریق ثانی حافظ روشن علی تھے۔محمدی فریق خاکسار۔

دوسری شرط سخت متنازعہ حکم (منصف) کی تجویز تھی۔اس تجویز پر ادھر سے مرزا صاحب کی تحریرات دکھائی گئیں کہ انہوں نے خود آریوں کے مقابلہ میں منصف مانے تھے۔جواب ملا ان دنوں وہ احد من الناس تھے، مامور نہ تھے۔حالانکہ ان کا دعوی ان دنوں بھی مجدد کا تھا۔

خیر یہ سلسلہ آخر تک رہا اور حکم کی تجویز فریق ثانی کے لئے نا منظور رہی۔ دلیل یہ بیان کی کہ مذہبی عقاید میں کسی کے فیصلہ سے تبدیلی کرنی جائز نہیں۔ ان میں اللہ اور رسول کا ہی فیصلہ ہونا چاہیے۔جواب دیا گیا کہ اگر اقرار نامہ میں لکھا جائے کہ اس فیصلہ کا اثر عقیدے پر نہ ہوگا، بلکہ محض پیش کردہ دلائل پر فیصلہ ہوگا اور منصف یہ بھی لکھ دے کہ میرے فیصلے سے کسی کے عقیدے پر اثر نہ ہونا چاہیے ایسے منصف کے تقرر پر کیا اعتراض۔

اسکو بھی اسی عذر سے نہ مانا کہ دلائل کے ضعف اور قوت پر فیصلہ ہونے سے بھی عقیدہ پر اثر پہنچے گا۔ یا للعجب ۔مبحث بجائے ایک کے حسب خواہش ان کے پانچ مقرر ہوئے۔

۱۔حیات مسیح ۔مدعی ہم۔

۲۔معیار صداقت مامورین ۔مدعی وہ۔

۳،پیش گوئیوں پر اصولی بحث۔مدعی وہ

۴۔ صداقت مرزا۔مدعی وہ

۵۔مولوی ثناء اللہ سے مرزا صاحب کا آخری فیصلہ۔مدعی ہم

ان مباحث پر مفصل بحث ہوئی فریق ثانی نے شرائط کے تصفیہ میں جو وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا یا تھا افسوس عملی طور پر انہوں نے سب شرائط کو بالکل توڑ دیا۔

لطیفہ حیرت انگیز:

مسئلہ حیات مسیح پر ان لوگوں کو بڑا ناز ہے مگر ناظرین حیرانی سے سنیں گے کہ اس مسئلے پر میری پہلی تقریر بیس منٹ ہوئی جس میں میں نے آیت

ما قتلوه يقيناً بل رفعه الله اليه

کی تاریخ بنی اسرائیل اور قرآنی علم بلاغت سے تشریح کر کے پورے بیس منٹ میں تقریر ختم کر کے قریباً ۱۵ منٹ میں مقابلہ کرا کر پرچہ دے دیا۔

مگر فریق ثانی کے فاضل مقرر شیخ عبدالرحمٰن معروف مصری جو کھڑے ہوئے تو بیس منٹ میں جو لکھایا، پونے تین گھنٹوں میں پرچوں کا مقابلہ اور تصحیح ہوئی یہاں تک کہ لوگ تنگ آ کر چلے گئے دو تین دفعہ میں خود تکان اتارنے کے لئے بازار میں ٹہل آیا ، یہ ہے فریق ثانی کی قوت بیان اور شروط کا:

قیاس کن زگلستان من بہار مرا

باقی مبحث بھی ماشاء اللہ خوب رہے۔ سب سے آخری مبحث تو فیصلہ کن تھا اس لئے کہ اس کے تصفیہ کے لئے ہمارے سہ صدی دوست پرانے شکار منشی قاسم علی پیش آئے۔ بس پھر تو کیا تھا سارا لدھانہ کا نقشہ ہماری آنکھوں کے سامنے پھر گیا۔

قصہ مشہور ہے کہ ایک گاؤں میں نک کٹے لوگ رہتے تھے، وہاں کوئی سالم ناک والا جا پہنچتا تو اس کے کہنے سے پہلے ہی وہ اسکو نکو کہنے لگتے۔ اسی طرح منشی قاسم علی صاحب نے ازخود اپنی ابتدائی تقریر میں لدھیانہ کا ذکر کیا۔ بلکہ یہاں تک فرمایا کہ ہم نے تین سو روپیہ دیا تھا اب ہم زیادہ دینے کو بھی تیار ہیں، وغیرہ۔ اس وقت مجھے شعر یاد آیا

عجب ہوشیاری کہ نادان بن کر
ہمیں سے ہمارا گلہ ہو رہا ہے

خیر یہ ہوئی ان کی ابتدائی بات مگر معلومات کے لحاظ سے کوئی نئی بات نہ کہی آخر مجھے کہنا پڑا کہ مجھے خیال تھا آپ نے فتح لدھیانہ کے بعد معلومات میں کچھ اضافہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہوگا۔ مگر افسوس:

جو آرزو ہے اسکا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھو آرزو نہ ہو

تیسرا سوال تھا کہ مرزا صاحب جو ایسے رتبے کے مدعی تھے جو کہتے ہیں کہ

آنچہ دادہ است ہر نبی را جام، داد آں جام مرا بتمام
کر بلا ئیست سیر ہر آنم۔ صد حسین است در گریبانم

ایسے مدعی مراتب عالیہ نے جو بڑے سوز وگداز سے یہ دعا کی کہ:

الٰہی مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں جھوٹا اور مفسد ہے اس کو سچے کی زندگی میں موت دے

یہ دعا مرزا صاحب کی قبول ہوئی یا نہیں؟

اسکے جواب میں منشی صاحب نے جو فرمایا ہم ان کے شکر گذار ہیں کہ صاف لفظوں میں تین دفعہ فرمایا۔ قبول ہوئی، قبول ہوئی، قبول ہوئی۔

چونکہ آپ سمجھے تھے کہ اس کی قبولیت کا نتیجہ بہت بے ڈھب ہے۔ یہی کہ:

لکھا تھا کاذب مرے پیشتر۔ کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

اسلئے آپ نے اس کی پیش بندی کی کہ حضرت صاحب نے تم کو مباہلہ کی دعوت دی تھی جسے تم نے نہیں مانا۔ بلکہ تم نے کہا تھا کہ جھوٹے کو مہلت ملتی ہے، اس لئے تم کو مہلت ملی لہذا تم جھوٹے۔ اس کے جواب میں نے بدر قادیان ۱۳ جون ۱۹۰۷ء سے دکھایا کہ مباہلہ سے مایوسی کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دل میں خدا نے اس دعا کی تحریک کی۔ ثابت ہوا کہ مباہلہ اور انکار کو اس دعا کی شرطیت میں کوئی دخل نہیں۔ الحمد للہ

چیلنج منظور

ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی نے بہت دفعہ کہا کہ ہم پھر اسی مسئلہ پر آپ سے انعامی مباحثہ کرنا چاہتے ہیں۔ لہذا ہم بھی ان کی حسب خواہش ان کا یہ چیلنج منظور کرتے ہیں بایں شرط کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ وہ اپنے خلیفہ کو مقابلہ میں لاویں یا ان سے تحریری نیابت حاصل کر کے شائع کر دیں
۲۔ سابقہ مباحثہ ۱۹۱۲ء میں ہوا تھا اس زمانہ کی نسبت آج سب چیزوں کا نرخ اوسطاً چارگنہ ہے اس لئے انعامی رقم بھی ایک ہزار ہونی چاہیے۔

ان دو شرطوں کے علاوہ باقی شرطیں بدستور۔ سنو:

ہم بھی قائل تری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

مخصوصات مباحثہ ہذا:

مرزائی مباحثات تو اب روزمرہ کے محاورات ہو رہے ہیں اس لئے ناظرین اور سامعین کو خیال ہوگا کہ وہی دلائل پیش ہوئے ہونگے جو عموماً پیش ہوا کرتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ مبحث جب ایک ہی ہو تو دلائل بھی وہی ہوں گے لیکن اس مباحثہ میں چند باتیں نئی بھی پیش آئیں۔ امید ہے ناظرین کو مفید ہوں گی۔ فریق ثانی کا تو یہ عموماً دعوی ہوا کرتا ہے کہ معیار نبوت پر نبوت مرزا کو پرکھ لو، گو پرکھنے کے وقت وہ معیار نبوت کو اسی طرح بگاڑا کرتے ہیں جس طرح عیسائی توحید کے قائل ہو کر توحید خالص کو، لیکن اس مباحثہ میں بہت بے ڈھب پھنسے۔ معیار صداقت کی بحث میں میں نے پوچھ لیا کہ نبوت کے جملہ معیار تم کو قبول ہیں یا کوئی کوئی۔

جواب ملا، جملہ۔

بہت خوب میں نے نبوت محمدیہ کے معیاروں میں سے دو معیار مندرجہ ذیل پیش کئے:

امی (ان پڑھ) ہونا۔ ثبوت:

وما کنت تتلوا من قبله من کتا ب و لا تخطّه بیمینك اذا لّارتاب البطلو ن (العنکبوت ۴۸)...

(اے محمد ﷺ تم اس کتاب (قرآن) سے پہلے نہ تو کوئی کتاب پڑھا کرتے تھے اور نہ اپنے ہاتھ سے لکھتے تھے، ورنہ بے ہودہ لوگ تمہاری صداقت میں شک کرتے)

دوسرا معیار۔ شعر گوئی۔ آیت مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما علّمناہ الشّعر وماینبغی لہ

(ہم نے نبی کو شعر گوئی نہیں سکھائی، نہ اس کو لائق ہے)

یہ دونوں آیات بتا رہی ہیں کہ جو شخص بروز اور ظل محمدی ہونے کا دعوی کرے جو مرزا صاحب کرتے تھے اور نبوت محمدیہ سے اپنی نبوت کو حاصل کردہ جانے، ضرور ہے اس میں بھی یہ دونوں وصف امی ہونا، اور شعر بنانے کی قابلیت نہ ہونا، موجود ہوں۔ اب ہم پوچھتے ہیں کیا مرزا صاحب امی (ناخواندہ) تھے؟ کیا مرزا صاحب شاعر نہ تھے؟ کیا درثمین ان کی نظموں کا مجموعہ نہیں ہے؟ یہ سوال الگ ہے کہ مرزا صاحب شاعر پورے تھے یا ادھورے۔ بہرحال شاعر تھے اور شاعری پر فخر کیا کرتے تھے نتیجہ صاف ہے کہ بروز محمدی سے حصہ نہ رکھتے تھے۔

دوسری بات جو نئی شکل میں پیش آئی یہ تھی کہ فریق ثانی نے بھولے سے دعوی کرلیا کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ بنگالیوں کی دل جوئی ہوگی۔ باوجودیکہ حکومت کی طرف سے صاف صاف جواب مل چکے تھے تاہم بادشاہ نے دربار دہلی میں تقسیم بنگال منسوخ کر کے بنگالیوں کی دل جوئی کی۔

میں نے کہا میں تو اس پیش گوئی کا شاید ذکر نہ کرتا مگر چونکہ فریق ثانی نے کیا ہے اس لئے بھی میں کچھ کہنا پڑتا ہے میرا دعوی ہے کہ خدا نے شاہ جارج پنجم کو اس مخفی غرض سے بھیجا تھا کہ ہندوستان جا کر اعلان کریں کہ مرزا کی پیش گوئی جھوٹی ہے۔ سامعین ہمہ تن گوش ہوکر متوجہ ہوئے تو میں نے قادیان کا ماہواری رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ۱۹۰۶ء.. نقل کر سنایا کہ اس میں صاف لکھا ہے کہ،

بنگالیوں کی دل جوئی ہوگی مگر تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی۔،

لیکن بادشاہ جارج نے بذات خود دربار دہلی میں تقسیم بنگال کی منسوخی کا اعلان فرمایا تو ثابت ہوا کہ بادشاہ کے آنے میں ملکی مصالح تو جو ہوں سو ہوں مگر خدائی مصلحت اس میں یہ تھی کہ مرزا صاحب کی تکذیب کسی بڑے عزت دار غیر جانبدار سے کرائیں۔ سو الحمدللہ پوری ہوگئی

تیسری خصوصیت اس مباحثہ میں یہ ہوئی کہ تصفیہ کے شرائط کے وقت میاں محمد علی خان صاحب داماد مرزا نے کہا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکم تو جائز نہیں حلف جائز ہے،

ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی حلف منظور کرتے ہیں کہ بعد مباحثہ وہ حلف اٹھا کر فیصلہ کر دیں۔

میں نے سنتے ہی فوراً ایک تحریر مجلس شوری قضیہ شرائط میں بھیج دی جو یہ ہے:

اگر سال یک معینہ عذاب سے ہم (یعنی میں بمعاہل وعیال) محفوظ رہے تو جتنے ممبران احمدیہ اس بحث میں موجود ہیں سبکو میرے ہاتھ پر توبہ کرنی ہوگی،

بس یہ تحریر دیکھتے ہی خاموشی ہوگئی۔

بات یہ ہے ان لوگوں کو تحقیق حق سے کوئی مطلب نہیں۔ دفع الوقتی یا برمحل بات بنا لینی ایک فن ہے جس میں ان کو کمال مشق ہے۔ سو جو شخص اس فن میں ان کا واقف ہو اس پر ان کا کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔

اطلاع: یہ مباحثہ مشترک شکل میں چھپنے کی بھی ایک شرط ہے چھپنے کی مدت دو ماہ تک ہے جو صاحب اس مباحثہ کی کاپی لینا چاہیں جو غالباً مفت ہوگی یا کچھ دریافت کرنا چاہیں وہ پتہ ذیل سے خط وکتابت کریں:

میاں احسان علی خان صاحب رئیس مالیر کوٹلہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔ اپریل ۱۹۲۱ء ص ۱۔۴)

اہل حدیث کے بنگالی قارئین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

ہمارے بنگالی وغیرہ دوست کہتے ہیں ہمارے ہاں تو مرزائی چٹنی کرنے کو بھی نہیں ملتا پھر ایسے مضامین سے ہم کو کیا فائدہ؟

ایسے احباب کو واضح رہے کہ پنجاب اور بعض دیگر علاقوں میں اس شورش کی اتنی ترقی ہے اور اتنے مضامین آتے ہیں کہ ضرورت محسوس ہو رہی ہے ماہوار رسالہ مرقع قادیانی جاری کیا جائے مگر میں اپنی عدیم الفرصتی سے مجبور ہوں۔ ایک طرف دفتری مشاغل ہیں احباب کے خطوط اور استفتاء کے جوابات دوسری طرف جلسوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثوں کی بھر مار۔ اس پر مرقع قادیانی کو مستزاد کر لوں تو مشکل نظر آتا ہے، مگر ضرورت ضرور محسوس ہو رہی ہے۔

ہاں جس علاقے میں یہ لوگ نہیں وہ حضرات خدا کا شکر کریں کہ بئس القرین سے محفوظ ہیں۔ ایسے مضامین سے لطف حاصل نہ ہو تو یہ سمجھا کریں کہ ہماری شرکت سے دوسرے حصہ ملک میں ہدایت پھیلی تو ہم بھی شریک ثواب ہوں گے۔

ملیر کوٹلہ کے مباحثہ میں ایک ذی علم دوست نے کہا کہ آج تک تو ہم کو قادیانی مشن سے دلچسپی نہ تھی اس لئے دیکھا نہ کرتے تھے مگر اب جو حالات خود دیکھے اور سنے تو شوق ہوا ہے کہ اب ضرور دیکھا کریں گے۔ ایک مروجہ مذہب سے جو نہ صرف چپکا بیٹھا ہے بلکہ دوسرے کو چھیڑتا ہے ایسے مذہب سے ناواقف رہنا کار خردمندی نیست۔

نوٹ۔ کذبات مرزا کے سلسلہ پر لاہوری مرزائی اخبار نے قلم اٹھایا ہے وہ دل کے ارمان نکال لے۔ آئندہ انشاء اللہ اسکا جواب دیا جائے گا آج تک تو جو کچھ اس نے لکھا ہے وہ اس شعر کا مصداق ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ایسا پھنسا ہے کہ جائے گا کہاں؟۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۲۱ء ص ۲۔۳)

ایک مرزائی سے گفتگو

جناب مولوی نور محمد میانوی جہلمی لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہلحدیث امرتسر کی خدمت میں ایک ایسا مسئلہ قادیانی امت کا پیش کرتا ہوں جو غالباً بعض دوستوں نے نہ سنا ہوگا۔

برادران! خاکسار کی ایک مرزائی سے ملاقات اتفاقیہ ہوئی۔ اس نے مجھ کو عجیب پالیسی کے ساتھ کوشش کر کے کہا کہ تم حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (مرزا محمود) کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت کرلو، کیونکہ مسیح موعود کی سچائی کے لاکھ در لاکھ ثبوت ہیں۔ بیعت نہ کرنے والا جاہلیت کی موت مر گیا۔

الغرض اس نے آدھ گھنٹہ کے قریب وقت ضائع کیا اور میں خاموش ہو کر سنتا رہا۔ اخیر پر میں نے کہا کہ مولوی صاحب آپ نے فرمایا کہ مرزا صاحب قادیانی کے لاکھ در لاکھ سچائی کے ثبوت ہیں۔ سو میں اس بات کو تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی مرزا صاحب معیار صداقت کے لئے سب الہامات سے آخری فیصلہ والا اشتہار کافی ہے اور ہمارا اس بات پر ایمان ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی کا اشتہار آخری فیصلہ والا معیار صداقت کے لئے کافی ہے۔ آپ ہم کو خواہ سمجھاویں یا نہ سمجھاویں ہم آخری فیصلہ والے اشتہار کو سچا سمجھتے ہیں اور اسی طرز سے مرزا صاحب کے ہم مدح خوان ہیں کہ انہوں نے خود ہی ہم کو لمبے لمبے جھگڑوں سے بری کر دیا تو

مرزائی صاحب نے جواب دیا کہ تم کو ایک یہ بات ہاتھ لگ گئی ہے۔

میں نے کہا اچھا ہم زیادہ نہیں بولتے آپ تقریر کرتے جاویں۔

خیر پھر اس نے اس طرف سے پلڑا چھڑا کر اور تقریر شروع کی کہ ہمارے حضرت صاحب کو الہام ہوا تھا کہ یہاں پر بہشتی جگہ ہے جو آدمی یہاں مدفون ہوگا جنت میں داخل ہوگا۔ ایسا الہام پیشتر ان سے کس کو ہوا ہے (مقام پاک پٹن میں تو تو بہت عرصہ سے بہشتی دروازہ بنا ہوا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث)۔ میں نے کہا ان سے پہلے اگر کوئی دوسرا شخص کذب میں ان سے اعلی ہوتا تو بے شک ایسا الہام شائع کرتا۔ جب اول نمبر پر یہ ہیں تو ایسا الہام دیگروں کو کیسا۔ مجھ کو معلوم ہے کہ قادیانی نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اپنی مطابقت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہاں پر (درمیان ممبر اور محراب) جگہ بہشتی ہے تو اس حدیث کو دیکھ کر قادیانی کی بھی رال ٹپکی اور یہ الہام شائع کیا۔ پھر میں نے پوچھا کہ سب لوگ قادیانی امت کے اسی مقبرہ بہشتی میں دفن ہو سکتے ہیں یا کیونکر؟ تو اس نے جواب دیا کہ جو پرہیزگار ہوگا اور اپنی جملہ جائداد سے تین حصہ سے دس حصہ تک بیت المال مرزا میں داخل کرے وہ وہاں مدفون ہو سکتا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر کوئی شخص یا کئی شخص اپنے جاداد سے حصہ دیتے رہے یا دے دیا تو وہ اپنے صیغہ ملازمت کی وجہ سے دور دراز ملک میں چلے گئے اور وہیں ملک الموت نے جان قبض کر لی اور وہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی دفن کیے گئے تو ان کا بہشت کے قبرستان میں داخل ہونا متروک ہو گیا اور اپنا مال بھی کمایا ہوا مفت میں کسی دوسرے کے قبضہ میں چلا گیا اور مقبرہ بہشتی میں بھی داخل نہ ہو پائے۔ تو مرزا صاحب نے جواب دیا کہ جو آدمی ایسے دور دراز ملک میں فوت ہو جاوے اور قادیان میں نہ پہنچ سکے یا دریا میں ڈوب کر مر جاوے یا آگ میں جل کر راکھ ہو جاوے تو اس کے متعلق حضرت صاحب نے فیصلہ کر دیا ہوا ہے کہ ایسے آدمی کی مقبرہ بہشتی میں مصنوعی قبر تیار کی جاوے اور اسکے سرہانے پر نام و تاریخ موت و سکونت وغیرہ لکھی جاوے تو گویا وہ آدمی مقبرہ بہشتی ہی میں مدفون ہوگا۔ پھر میں نے پوچھا کہ مقبرہ بہشتی کی حدود آج کل مقرر ہیں یا نہیں؟

اس نے جواب دیا حدود مقرر ہیں۔ مقبرہ بہشتی دو حصوں میں تقسیم ہے۔ یعنی بیچ سے سڑک گذرتی ہے اور چہار طرف باغیچہ لگا ہوا ہے۔

تو میں نے کہا کہ مقبرہ بہشتی قبروں سے بھرپور ہو جائے اور اپنی جائداد سے حصہ دینے والے بعض آدمی زندہ ہوں اور قبرستان میں خالی جگہ نہ ہو تو پھر ان بے چاروں کی آرزو دل ہی میں رہی، تو کیا اس صورت میں قادیانی نبی کا جانشین مال وصول شدہ واپس کر دے گا یا ان غریبوں کو پہلی ہی قبروں میں داخل کرتا جاوے گا۔

تو جواباً کہا کہ ایسے معاملات کے لئے موجودہ خلیفہ کو اختیار ہوگا کہ زمین خالی مقبرہ کے ساتھ اور شامل کرے تو گویا وہ بھی بہشتی مقبرہ میں داخل ہوگی۔

تو میں نے کہا کہ بہشتی جگہ تو مسیح موعود کو الہاماً بتائی گئی تھی جو احاطہ کے اندر کر لی گئی تو بعد میں اور جگہ اس قبرستان میں شامل کر لینا قیاس و عقل سلیم سے بعید ہے۔

میں نے کہا ساتھ والی زمین شامل کرنے کی بجائے جو برساتی نالہ مقبرہ کے پاس سے گذرتا ہے بہتر ہے کہ باقی ماندہ لوگ اس نالہ میں پھینک کر دفن کیے جایا کریں کیونکہ وہ بھی تو قبرستان کے ساتھ شامل جگہ ہے۔

اس پر مرزا صاحب ذرا خفگی میں آ گئے اور کہنے لگے تم لوگ ثناء اللہ کی سنت پر عمل کرتے ہو کہ وہ بھی استہزاء میں اپنی ہر کلام کو ختم کرتا ہے اور اس کے تابع بھی تمسخر سے نہیں ڈرے۔

میں نے ہنس کر کہا کہ مولوی صاحب! ہم نے تو مولانا ثناء اللہ صاحب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استہزاء لیا ہے لیکن آپ نے اپنے نبی سے کذب اور ہٹ دھرمی اور جماعت انبیاء پر بہتان باندھنا حاصل کیا۔

میرا یہ کہنا تھا کہ مرزا صاحب کہنے لگے ہم تمہارے ساتھ بات کرنا پسند نہیں کرتے۔ میں نے کہا بہت بہتر۔ یہ سنتے ہی بغیر لاحول سننے کے چل دیئے ....(نامکمل)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۲۱ء۔ص ۳)

کذبات مرزا نمبر ۵

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۸۔اپریل میں ہم نے کذبات مرزا نمبر ۳ کے ذیل میں مرزائیوں سے ایک سیدھی بات کا مطالبہ کیا تھا مگر وہ سیدھی اون کے حق میں بہت ٹیڑھی ثابت ہوئی۔ لاہور کا پیغام صلح بہت سٹ پٹایا اور بہت سے اخلاق مرزائیہ کا اس نے ثبوت دیا مگر اصل عقدہ کو حل نہ کر سکا بلکہ الٹا پھنسا کیونکہ شیر کے پنجہ سے نکلنا کارے دارد۔

ہمارا سوال تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں لکھتے ہیں کہ بعد واقعہ صلیب کے حضرت عیسی کی عمر ایک سو بیس سال کی ہوئی تھی اور یہ مضمون حدیثوں میں آیا ہے۔،

نیز مرزا صاحب اپنی کتاب راز حقیقت میں لکھتے ہیں کہ،

حضرت عیسی کو واقعہ صلیب ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا تھا،

ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی کی ساری عمر ۱۵۳ سال کی ہوئی تھی (بقول مرزا) یہ حدیثوں سے ثابت ہے۔ اس پر سوال تھا کہ ۱۵۳ سوال والی حدیث کہاں ہے۔ بتاؤ، ورنہ کذب مرزا کا اقرار کرو۔

رات تھوڑی حسرتیں دل میں بہت
صلح کیجئے بس لڑائی ہو چکی

اس کے جواب میں چاہیے تو یہ تھا کہ ایمان داری سے یہ حوالہ دکھاتے یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دروغ مرزا کا اعتراف کرتے مگر افسوس کہ اڈیٹر پیغام نے اس کے جواب میں وہی روش اختیار کی جس کی شکایت قادیانی جماعت کو ہمیشہ سے ہے کہ یہ لوگ دراصل مرزا صاحب کے منکر ہیں دیکھئے تو کس ہتک اور توہین مرزا سے لکھتے ہیں:

اب مولوی (ثناءاللہ) صاحب یہ چال چلے کہ رازحقیقت اور تذکرۃ الشہادتین کی عبارت ملا کر پڑھو تو دونوں عبارتوں سے حضرت عیسی کی عمر ۱۵۳ بنتی ہے سچ ہے کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا بھان متی نے کنبہ جوڑا۔ ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۱ء

لیجئے صاحب مرزا صاحب کی عبارتوں کو یکجا کرنا گویا بھان متی کا تماشہ کرنا ہے کیا کوئی مسلمان جو قرآن مجید پر ایمان رکھتا ہو اس سامنے قرآن مجید کے مختلف مقامات سے ایک مضمون کی آیات پیش کی جائیں تو اس کے منہ سے یہ نکل سکتا ہے کہ کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ ہرگز نہیں بلکہ یہ اوسی کے منہ سے نکل سکتا ہے جو قرآن مجید پر ایمان نہ رکھتا ہوگا۔ ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب کی کتابوں پر اعتقاد رکھنے والے کے منہ سے یہ ہتک آمیز فقرہ نہیں نکل سکتا ایسا فقرہ وہی کہے گا جس کے دل میں مرزا صاحب پر اعتقاد نہ ہوگا۔

آگے چل کر پیغام صلح لاہور لکھتا ہے:

حضرت (مرزا صاحب) نے تذکرۃ الشہادتین میں حضرت عیسی کی عمر احادیث کی بنا پر (۱۲۰) سال ہی لکھی ہے اگر انہوں نے ۱۵۳ لکھی ہوتی تو آپ افتراء یا جھوٹ جو کچھ بھی لکھتے ٹھیک تھا مگر حضرت صاحب نے جابجا اس حدیث کا اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے اور اس کی بنا پر حضرت عیسی کی عمر ۱۲۰ برس ہی بتلائی ہے کہیں بھی ۱۵۳ سال کی نہیں بتائی (حوالہ مذکور)

ہم حیران ہیں کہ ان حواریان مسیح قادیان کو کن لفظوں میں سمجھاویں سچ ہے، سوتے کو آدمی جگا سکتا ہے جاگتے کو کون جگاوے۔ یہ لوگ دانستہ سو رہے ہیں اسی لئے ان کے حق میں وارد ہے

ان یّروا سبیل الرّشد لا یتّخذوہ سبیلا

(راہ نجات سمجھائے جانے پر بھی ہدایت نہیں پاتے)

بندہ خدا! اللہ سے ڈرو۔ کیا تم لوگوں نے سمجھ رکھا ہے کہ گھڑی کی سوئی کو پیچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے سے وقت بھی پیچھے کو ہو جائے گا؟ کیا تم لوگ نہ سمجھو گے تو دنیا میں سمجھنے والے نہ ہوں؟ سنو! ہم پھر ان عبارتوں کو تمہارے سامنے رکھے دیتے ہیں:

بعد صلیب کے عیسی کی عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی (یہ حدیث تذکرہ سے ثابت ہے)

حضرت عیسی کو ۳۳ سال کی عمر میں صلیب (پھانسی) دی گئی تھی۔ راز حقیقت)

ناظرین! ان دونوں عبارتوں کے ملانے سے کیا یہ صاف نہیں سمجھا جاتا کہ مرزا صاحب کے علم میں حضرت عیسی کی عمر حدیثوں کی رو سے ۱۵۳ سال کی ہوئی تھی۔ بس اسی کا مطالبہ ہے۔ ایسی حدیثوں کا ثبوت دو، یا کذبات مرزا کا اعتراف کرو۔

اگر اب بھی وہ نہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے۔

باقی بحث متعلقہ حدیث مذکورہ آئندہ

(اہل حدیث ۱۳ مئی ۱۹۲۱ء مطابق ۳ رمضان ۱۳۳۹ھ جلد ۱۸ نمبر ۲۷ ص ۴۔۵)

خلیفہ قادیان کو جواب

بنام میاں محمود احمد خلیفہ قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

جلسہ قادیان اور مباحثہ مالیر کوٹلہ سے کھسیانے ہوکر قادیانی امت نے ایک چال کی ہے۔ ایک طویل اشتہار دیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے پیش کردہ الفاظ پر قسم کھائیں تو ایک ہزار روپیہ ہم انعام دیں۔ قسم کے الفاظ یہ ہیں:

میں ثناء اللہ اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر خدائے قہار و جبار عزیز ذو انتقام قادر توانا کی ذات واحد لاشریک کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں کہ مسیح ناصری کی بجائے ایک غیر شخص کو اسکا ہم شکل بنا کر صلیب پر چڑھا دیا تھا اور عیسی بن مریم کو جبریل آکر ایک مکان کے سوراخ سے اٹھا کر آسمان پر لے گئے تھے جہاں وہ اب تک بجسد عنصری زندہ موجود ہے۔ اور وہی آخری زمانہ میں اسی جسم خاکی کے ساتھ زمین پر نازل ہوکر دجال کو جو ایک آنکھ سے کانا ہوگا قتل کرے گا۔ اور تمام یہود و نصاری اس پر ایمان لائیں گے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سب کچھ قرآن مجید اور احادیث سے ثابت ہے اور مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی وفات مسیح اور مسیح موعود اور مہدی معہود اور مامور من اللہ ہونے کا سراسر افتراء تھا اسکی تمام پیش گوئیاں اور الہامات محض شیطانی وساوس اور افتراء علی اللہ اور اسکی وفات آخری فیصلہ والے اشتہار مورخہ ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء کے مطابق اس کو جھوٹا ثابت کرنے کے لئے ہوئی تھی اور مجھے اس کی تکذیب میں صادق قرار دینے کی غرض سے زندہ رکھا اور یہ فیصلہ اس کی تکذیب کے واسطے اے خدا تو نے کیا تھا اور میرے نزدیک وہ جھوٹا ثابت ہوا جسپر میں علی وجہ البصیرت ایمان اور یقین رکھتا ہوں اور مالیرکوٹلہ والے مباحثہ کے بعد بھی میں اسی ؟؟ ایمان اور یقین پر بروئے قرآن وحدیث و واقعات حقہ قائم ہوں اور تمام دلائل جو فریق مقابل نے مباحثہ مالیرکوٹلہ میں صداقت مرزا کے دئے ہیں سب غلط ہیں ان سے وہ دعوی مسیحیت و مہدویت و ماموریت میں صادق نہیں ثابت ہوتا اور میں نے جو تکذیب کے دلائل دیئے ہیں وہ بالکل الٰہی قانون اور کلام ربانی اور آیات قرآنی کے مطابق ہیں جن سے وہ علی وجہ الکمال کاذب اور مفتری علی اللہ ثابت ہوتا ہے پس اے قادر توانا تو جو اصل حقیقت سے واقف ہے، اگر میری یہ شہادت میرے علم اور تیرے کلام اور تیرے رسول محمد ﷺ کے فرمان کے خلاف ہے یا میں اصل حقیقت کو دل میں چھپا کر کوئی امر اس کے خلاف کہتا ہوں اور مرزا واقعی تیرا مامور اور مسیح موعود ہے تو مجھے اور میری بیوی اور بچوں کو لعنت اللہ علی الکاذبین کی آیت کے ماتحت اس جھوٹ کی سزا میں ایک سال کے اندر برباد اور مورد لعنت وعذاب بنا تا کہ دوسروں کے ئے یہ فیصلہ باعث عبرت ہو۔ اے مولا تو ایسا ہی کر۔ آمین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اگرچہ قادیان میں حلف اٹھا لینے کے بعد اس کے جواب کی ضرورت نہ تھی لیکن چونکہ ان لوگوں کا مقصد ہے کہ بیرون قادیان کو دھوکہ دے کر اصلیت سے آگاہ نہ ہونے دیں اسلئے جواب درج ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں صاحب ! آپ کی اجازت سے منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر فاروق نے ایک طویلا شتہار مورخہ ۳ مئی ۱۹۲۱ء شائع کیا ہے جس میں مجھے مالیر کوٹلہ پہنچ کر حضرت عیسیٰ مسیح کی زندگی پر قسم کھانے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذب پر حلف اٹھانے کی دعوت دی ہے اور اس کام کے لئے ایک ہزار روپیہ آپ کی اجازت سے انعام رکھا ہے اور عذاب کے لئے سال بھر کی مدت مقرر کی ہے جس کے الفاظ اوپر درج کئے گئے ہیں۔

چونکہ اصل مخاطب میرے خصوصاً اس قسم کی دعا گوئیوں میں آپ کے والد مرزا صاحب اور آپ اپنے والد کے صحیح قائم مقام ہیں نیز آپ کی اجازت سے اشتہار مذکور نکلا ہے اسلئے میں اس بارے میں آپ ہی کو صحیح مخاطب جانتا ہوں۔

میاں صاحب ! آپ کو خوب یاد ہوگا کہ جلسہ قادیان میں بتاریخ ۲۱ مارچ ۱۹۲۱ء میں بھرے جلسہ میں دونوں مضمونوں پر قسم کھا چکا ہوں چنانچہ آپ کے اخبار الفضل مورخہ ۴۔ اپریل میں اس کا ذکر ملتا ہے مگر چونکہ آپ نے نئے سرے سے پھر کسی مصلحت سے یہ ذکر چھیڑا ہے اور الفاظ حلف بھی عجیب طرح کے تجویز کئے ہیں اس لئے میں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ: میں آپ کی پیش کردہ صورت میں قسم کھانے پر تیار ہوں۔

مگر چونکہ آپ نے میری بربادی کے لئے ایک سال کی مدت لگائی ہے اس لئے انصافاً میرا حق ہے کہ میں بھی آپ سے مندرجہ ذیل اقرار شائع کرنے کا تقاضا کرونگا جو وجوباً آپ کو ماننا چاہیے۔ وہ یہ کہ اگر میں ایک سال تک بربادی سے محفوظ رہا تو آپ مع جملہ مریدوں یا خاص خاص ممبران کے مندرجہ ذیل اعلان عیدگاہ امرتسر میں کریں:

ہم خدا اور اسکے رسولوں پر ایمان لائے اور جھوٹے مدعیان نبوت (مرزا غلام احمد قادیانی وغیرہ) سے بیزار ہوئے ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

یہ اس لئے کہ سال بھر تک ہم بربادی سے بچ رہے، تو یقیناً ہم خدا کے نزدیک سچے ہوں گے جیسے کہ پہلے بھی آپ کے والد بزرگوار کی دعا مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء سے سچے ثابت ہو چکے ہیں تو اس وقت آپ کو اور آپ کی جماعت کو بحکم کونوا مع الصادقین میرا ساتھ نہ دینے میں کیا عذر ہوگا۔

ہاں میں آپ کو اس بات کا مجاز کرتا ہوں کہ جو احمدی ممبر توبہ نہ کرے (فی نفر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہزار روپئہ خلافت فنڈ میں میری معرفت داخل کرے لیکن آپ کے لئے تو یہ لازمی ہوگی کیونکہ آپ اس تجویز کے محرک ہیں۔

نوٹ نمبر ۱: بغرض تکمیل تجویز ہذا مہربانی کر کے فہرست ممبران احمدیہ جلدی بھیجئے تاکہ میں تاریخ حلف سے آپ کو اطلاع دے سکوں۔

نوٹ نمبر ۲: واضح رہے کہ حضرت عمر یا طلعت پاشا مرحوم کی طرح کسی حملہ آور کے ہاتھ سے شہید ہونا یا کسی انسانی سازش کا شکار ہونا میرے کذب کی علامت نہ ہوگا جیسا کہ خود مرزا صاحب بھی اپنے اشتہار آخری فیصلہ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں میرے حق میں لکھ چکے ہیں۔

نوٹ نمبر ۳۔ احمدیان میرٹھ وغیرہ بھی اس حلف اور وعدہ میں شریک ہوں وہ بھی اپنی انعامی رقم لے کر بعد اعلان تاریخ میدان حلف میں پہنچ جائیں۔

تصدیق: ہم ساکنان مالیرکوٹلہ کے سامنے ۱۷ تا ۱۹۔ اپریل ۱۹۲۱ء مالیرکوٹلہ میں مباحثہ ہوا۔ ہم خدالگتی کہتے ہیں کہ مرزائیوں کو سخت شکست ہوئی ہمارے نزدیک اب نہ کسی حلف کی ضرورت ہے نہ قسم کی چونکہ قادیانی اشتہار میں ہم کو مخاطب کیا گیا ہے اس لئے ہماری سمجھ میں مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب کا جواب مرقومہ بالا بہت صحیح ہے اس کے سوا اور بات فضول ہے۔

(مولوی) محمد خلیل صدر از جانب محمدیان مالیرکوٹلہ۔ (مولوی حکیم) محمد داؤد۔ میر بلند خان، عبداللہ نبوی، (مولوی) محمد علی ملیری، فضل محمد خان جاگیردار۔ رحمت علی خان جاگیردار۔ سید ولایت۔ سید عنایت علی شاہ۔ غیرت علی خان۔ سید مہر علم شاہ، شیخ عبد المتین۔ شیخ محمد وحید۔ نظیر حسن۔ (ڈاکٹر) طاہر حسن بی اے خلف ڈاکٹر نظیر حسن۔ عبد العزیز، عبدالمجید۔ محمد وحید۔ حاجی فتح محمد۔ عبدالستار۔ حاجی اسماعیل۔ وغیرہ لوہاراں مالیرکوٹلہ، بھولے خان، علی احمد، حسن محمد خان، رحمت اللہ ٹھیکیدار، نظام الدین، عبد الرحیم ابراہیم، چودھری نہال۔ حاجی رحمت اللہ، مہر بدر الدین، اللہ بخش، اسماعیل خیاط، شیخ جعفر علی، علی محمد شیخ علی حسین، شیخ غلام نبی، حاجی فتح خان جاگیردار، عصمت اللہ بزاز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مفتی صاحب ریاست مالیر کوٹلہ کا فتوی:

یہ احقر اس جلسہ مباحثہ منعقدہ ۱۷، ۱۸، ۱۹، اپریل ۱۹۲۱ء میں ہر سہ روز حاضر رہا مباحث بیان کردہ جانبین کو بغور سنا۔ باوجود اصرار از جانب اہل السنہ والجماعہ شرائط مناظرہ میں جماعت قادیان نے حکم نہیں مانا تھا بلکہ پبلک کے فیصلہ پر مفوض کیا تھا پس اس فیصلہ آخری کو دیکھتے ہوئے بلا ریب کہا جاتا ہے کہ عام پبلک اہل اسلام بلکہ ہنود نے بھی جو بکثرت اس مباحثہ میں شریک رہے یہ رائے قائم کی ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب غالب رہے اور جماعت قادیانی مغلوب رہی۔ فتح ونصرت شامل حال اہل سنت والجماعت رہی چونکہ امر حق سب پر عموماً راسخ ہوگیا اور جو مقصود اس مباحثہ کا تھا کہ عوام الناس قادیانیوں کے دھوکہ میں نہ آویں حاصل ہوگیا، اشتہار مورخہ ۳ مئی ۱۹۲۱ء جو جماعت قادیان کی طرف سے جاری ہوا ہے وہ مثل مشہور الغریق یتثبت بالحشیش (مرتا کیا نہیں کرتا) کا مصداق ہے احقر کے نزدیک بلکہ کل اہل مالیر کوٹلہ کے نزدیک کسی حلف کرنیکی ضرورت مولوی ثناء اللہ صاحب کو نہیں ہے۔حق واضح ہوکر مقصود حاصل ہوگیا البتہ اگر جماعت قادیان نیز امام جماعت قادیان معہ خواص اپنے کے درصورت عدم نزول بلاء بر مولوی ثناء اللہ بعد ایک سال اپنے عقاید باطلہ سے توبہ کرنے کا اقرار موثق کریں تب کچھ مضائقہ نہیں ورنہ کسی قسم کی ضرورت نہیں

و ما علینا الا البلاغ ..

حررہ خادم العلماء احقر عباد اللہ الصمد صدیق احمد مفتی ریاست مالیر کوٹلہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۲۱ء ص ۱۔۳)

کذبات مرزا پر قادیانی امت کی مہر

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، خدا تعالی پر، رسول اللہ ﷺ پر تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتراء کرتے ہی تھے عام انسانوں پر بھی جھوٹ لگانے سے ان کو پرہیز نہ تھا جس کی مثالیں ہم نے بارہا دی ہیں جن کا جواب قادیانی امت سے بجز خاموشی کے بن نہ پڑا ۔ ہم نے بارہا بتایا کہ مرزا صاحب نے مولوی غلام دستگیر قصوری پر افترا کیا موی اسماعیل مرحوم علی گڈھی پر افتراء کیا کہ انہوں نے لکھا تھا کہ ہم (دونوں صاحب اور مرزا) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا چونکہ وہ جھوٹے تھے پہلے مر گئے حالانکہ بالکل جھوٹ محض افتراء انمایفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات الله (جولوگ اللہ کے احکام پر ایمان نہیں رکھتے وہی افتراء کرتے ہیں)

خیر یہ تو ہمارا پرانا مطالبہ تھا حال میں جو سلسلہ کذبات مرزا صاحب جاری ہوا تو قادیانی امت کے مرکزی اخباروں نے عقل سے کام لے کر بالکل چپ سادھی ہاں ان کا چھوتا بھائی غیر نبرد آزما پیغام لاہوری، اخبار اہل حدیث امرتسر کے سامنے تھوڑا سا آیا۔ مگر اصل موقع پر وہ بھی خاموش ہو گیا۔ ہم نے کذبات مرزا نمبر ۴ میں لکھا تھا کہ مرزا صاحب نے قاضی ثناء اللہ مرحوم پانی پتی کی تفسیر (مرزا صاحب قادیانی نے تو تفسیر ثنائی لکھی ہے جس سے مراد بقول پیغام تفسیر مظہری ہے۔ ہم نے بھی وہی مان لی ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت ابو ہریرہ غبی تھا ایسا تھا ویسا تھا۔ مفصل در اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اپریل ۱۹۲۱ء

اسکے جواب میں پیغام صلح نے اس تفسیر کی نایابی کا عذر کیا جس کے جواب میں ہم نے لکھا کہ تفسیر مظہری ہم مہیا کر دیں گے لاہور میں جلسہ کرو خواہ مسجد جدید اہل حدیث میں کرو یا مسجد احمدی میں۔ صدر جلسہ ڈاکٹر اقبال ہونگے تفسیر ان کے ہاتھ میں دے کر مرزا صاحب کی عبارت پڑھی جائے گی اگر صدر صاحب کہہ دیں گے کہ یہ عبارت یا اس کا مطلب اس تفسیر میں ہے تو ہم اپنا الزام غلط جان کر واپس لیں گے اور اگر تفسیر مذکور سے وہ مضمون نہ نکلا تو احمدی جماعت کذب مرزا کی قائل ہو گی۔

اس کے جواب میں باوجود کئی ہفتے گذر جانے کے قادیانی امت خاموش ہے ۔ بس کہ: چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم یہ کہیں کہ ان کے نزدیک بھی کذبات مرزا کا یہ الزام صحیح ہے۔ سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

افسوس کا مقام ہے کہ یہ لوگ کہا کرتے ہیں ہم سے اصولہ بحث کرلو جب اصولی بحث شروع ہوتی ہے تو جان چھڑاتے ہیں۔ کیا ہی اعلیٰ اصولی بحث ہے کہ جھوٹ بولنے والا خدا کا مخاطب یا ملہم نہیں ہوسکتا۔ اسکے بعد دیکھنا یہ ہے کہ مدعی نے کیا جھوٹ بولا۔ اگر اسکا جھوٹ ثابت ہو جائے تو بس قصہ ختم۔ لیکن قادیانی امت اس صداقت کو دشنام دہی سے بند کرنا چاہتی ہے وہ یاد رکھے کہ ان کی بدزبانی اور دشنام دہی سے صداقت نہیں چھپے گی بلکہ وہ چھپانے والوں کو چھپا دے گی۔

حیرت کا مقام ہے کہ یہ لوگ کس طرح آستین چڑھا چڑھا کر مخالفین اسلام سے بحثیں کرنے جاتے ہیں وہاں اسلام کے دلائل سے فتح پا کر احمدیت کی فتح مشہور کرتے ہیں مگر جب احمدیت پر حملہ ہوتا ہے تو ایسے خاموش ہو جاتے ہیں کا لمغشی علیه من الموت

او احمدی دوستو! سنو ہم تمہارے بھلے کی کہتے ہیں جھوٹوں کا ساتھ چھوڑ دو اور بحکم کو نوا مع الصادقین سچوں کا ساتھ دیا کرو۔

لاہوری پارٹی کے ممبرو! ہم جانتے ہیں کہ تم نے مرزا کا رنگ بہت پھیکا کرنے کی کوشش کی اس کے دعاوی کو بہت کمزور دکھایا اس کی نبوت سے انکار کیا مگر ابھی تک تم اصلیت سے بہت دور ہو جب تک ہمارے پلیٹ فارم پر نہ آؤ گے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے جملہ دعاوی (مجددیت مسیحیت مہدویت کرشنیت خدائی ابنیت نبوت رسالت بلکہ محض صداقت، غرض سب) میں جھوٹے تھے تب تک تم لوگ راستی پسندوں میں شمار نہیں ہو سکتے۔ یہ ہمارا دعویٰ ہے جو ڈنکے کی چوٹ سے ہم ثابت کرنے کو تیار ہیں چنانچہ اسی کے ثبوت کے لئے ہم نے سلسلہ کذبات مرزا کا جاری کیا ہے جس کا یہ نمبر کیسا صاف ہے کہ تفسیر مظہری سے مرزا صاحب قادیانی کا یہ دعویٰ دکھا دو کہ، ابو ہریرہ غبی تھا، وغیرہ۔ بس

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

قادیانی گدی کے پرستارو! تم پر تو بہت ہی افسوس ہے لاہوری سامنے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے، گو گرے، گرنا بقول:

گرتے ہیں شہ سوار ہی میدان جنگ میں

عیب نہیں۔ لیکن تم لوگ تخت و تاج کے وارث بن کر، کذبات مرزا، کے سلسلہ کو خاموشی سے سن رہے ہو اور ادھر ادھر کی فضول باتوں میں وقت ضائع کر رہے ہو اور جھوٹی گپیں مشہور کر کے ناواقفوں کی آنکھوں میں خاک ڈالتے ہو مگر مرزا صاحب سے کذبات کا الزام دور کرنے کی طرف نہیں آتے۔ سنو مثال کے طور پر تمہاری ایک گپ ہم سناتے ہیں:

چند روز کا ذکر ہے قادیانی پریس نے شہرت دی کہ افریقہ میں چار ہزار غیر مسلم لوگ احمدی ہو گئے ہیں۔ ہم تو خاموش رہے کیونکہ بقول، گونگے کی بولی گونگے کی ماں سمجھے، ہم اس کی تہ جانتے تھے مگر بظاہر منتظر تھے کہ دیکھیں یہ راست باز راست گو سچے اسکی تفصیل میں افریقہ کے کسی ملک شہر یا قصبہ یا علاقہ کا ذکر کرتے ہیں یا نہیں۔ جب یہ اتنی تفصیل کریں گے تو ہم بھی اپنے افریقی دوستوں کی معرفت اس گپ کی تحقیق کرائیں گے مگر شان ایزدی ہماری خاموشی خود بخود کامیاب ہو گئی۔

الفضل ۱۶ مئی ۱۹۲۱ء میں لکھا ہے کہ چار ہزار احمدیوں والے تار میں غلطی ثابت ہو گئی۔ افریقہ میں ایک قوم ہے جس کا نام ہے فینٹی۔ یہ لوگ مسلمان ہیں مگر اسلام سے بالکل ناواقف۔ اسطرح ہوں گے جس طرح ضلع کانپوری میں پوری وغیرہ ٹھاکر لوگ مسلمان کہلاتے ہیں مگر اسلام سے بالکل ناواقف۔

اس قوم میں مرزائی مبلغ گیا ہو گا جس طرح ٹھاکروں میں واعظ جاتے ہیں۔ جمع کر کے اسلامی احکام سنائے ہوں گے۔ ان میں کئی ایک نے اپنی غفلت پر شرمندہ ہو کر آئندہ کے لئے پابندی اسلام کا وعدہ کیا ہو گا۔

ممکن ہے اثناء گفتگو میں یہ بھی ذکر آ گیا ہو کہ قادیان میں ایک بزرگ گذرا ہے ہم اس کے مرید ہیں۔ انہوں نے جیسا کہ عام قاعدہ ہے ایسے موقع پر کہا ہو گا کہ ایسا بزرگ جس کے تم مرید ہو بہت اچھا ہو گا۔

یہ ایک رسمی سی بات ہے جو بالکل قرین قیاس ہے۔ اس پر مرزائی مبلغوں نے تار دے دیا کہ چار ہزار فینٹی مسلمان احمدی ہو گئے۔ قادیان کی قسمت سے بقول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفضل انگریزی لفظوں میں ف کی جگہ الف لکھا گیا تو لفظ یہ لفظ ہوئے چار ہزار اینٹی مسلم احمدی ہو گئے۔ یعنی چار ہزار غیر مسلم احمدی ہوئے۔ بس پھر کیا تھا قادیان میں وہ شور وغوغا ہوا کہ: زمین شش شدی آسمان گشت ہشت

غالباً اندازہ بھی لگا لیا ہوگا کہ فی کس تین روپیہ سالانہ آئے گا تو بارہ ہزار کیش تو ہو گیا اور بہشتی مقبرہ کا حصہ الگ۔ تحفہ وغیرہ الگ۔

یہ بھی ہمارا خیال ہے خود احمدی راز داروں کا ابھی کچھ اور خیال ہے بابو عبد الحق احمدی ملازم شملہ لاہوری پارٹی کے جو شملے ممبر ہیں ایک روز امرت سر میں مل گئے۔ کہاں سے آئے؟ قادیان سے۔ کیسے؟ وہاں میری رشتہ داری ہے۔ خیر کہیے کوئی بات؟ بولے کہ میں آپ کو ایک مضمون بھیجونگا وہ درج کر دیجئے گا۔ کیا مضمون؟ وہ ان چار ہزار احمدیوں کی بابت ہوگا جن کی بابت مشہور کیا جاتا ہے کہ افریقہ میں غیر مسلم احمدی ہو گئے ہیں۔ بولے میں نے اندازہ کیا ہے کہ آپ لوگوں (محمدیوں) کے جلسہ سے قادیان اور نواح قادیان میں بہت برا اثر پڑا ہے اس کے مٹانے کے لئے یہ ساری چال سوچی گئی ہے تاکہ محمدی جلسہ سے جو مرید مذبذب ہو گئے ہیں ان کو تازہ دم کیا جائے۔ میں سن کر حیران ہوا اور منہ سے نکلا کہ اللہ اکبر:

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تماری کذب کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

افریقی دوستوں سے درخواست: آپ لوگ مہربانی سے اس واقعہ کی بابت توجہ کر کے ذرہ تفصیلی حالات سے اطلاع دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۲۱ء ص ۱۔۳)

کذبات مرزا۔ نمبر ۶

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی امت کے حق میں خدا نے اس خاکسار کو ہر طرح کے داؤ بتائے ہیں كذلك كدنا ليوسف۔ آیات سے احادیث سے پیش گوئوں سے، تعلیم مرزا سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ یہاں تک کہ کذبات مرزا سے بھی ۔ مرزا صاحب آنجہانی کی حقیقت کھولنے کے لئے خدا نے ہم کو کافی سامان بخشا ہے ۔ حقیقت میں یہ سلسلہ (کذبات مرزا) سب سے مفید تر ہے کیونکہ جس شخص کی زبان اور قلم دروغ گوئی سے محفوظ نہیں وہ خدا کا مقرب نہیں ہوسکتا تنزل علی کل افاك اثیم ۔

اسی ضمن میں ہم نے براہین احمدیہ جلد پنجم سے مرزا صاحب قادیانی کی عبارت بحوالہ تفسیر مظہری نقل کر کے سوال کیا تھا کہ یہ عبارت تفسیر مذکور میں دکھا دو۔ تفسیر مطبوعہ بھی ہم ہی مہیا کر دیتے ہیں۔ اسکے جواب کی طرف عرصہ تک قادیانی امت نے رخ نہ کیا۔شاید کمیٹیاں ہوتی ہونگی کہ بڑے میاں کے کذب کو صدق کس طرح بنا دیں ۔ آخر کار بعد سوچ بچار کے اڈیٹر پیغام صلح لاہور نے تفسیر مظہری سے عبارت نقل کی ۔ بس اب مطلع بالکل صاف ہے لاہور کی مسجد اہل حدیث یا مسجد احمدیہ میں جلسہ کریں۔ ڈاکٹر اقبال بیرسٹر صدر جلسہ ہوں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی براہین احمدیہ کی عبارت اور پیغام مذکور کی منقولہ عبارت دونوں کو ملا کر جو فیصلہ دیں گے ہمیں منظور ہوگا۔

میں کہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بابت تو جو بصیرت اور یقین تھا، وہ تو تھا ہی اس جواب سے پیغام صلح لاہور کے سٹاف بلکہ پیغامی پارٹی کی نسبت جو کسی قدر غلط فہمی کا خیال تھا وہ بالکل مبدل ہوگیا۔اب تو میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں کہ یہ لوگ دانستہ اس اصول پر ہیں:

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے۔

اسی جلسہ کے اقرار یا انکار آنے پر اس جواب کی تنقیح کی جاوے گی ۔ ہاں اڈیٹر پیغام صلح لاہور نے کھسیانہ ہوکر مجھ سے چار سوال کئے ہیں جن میں اسکی غرض یہ ہے کہ میرے کذبات ثابت کرے ۔ میں اسے واضح کئے دیتا ہوں کہ وہ کیا اس سے پہلے بھی میرے کذب کے مدعی ہوئے ہیں سب ناکام رہے ۔ کے آمدی و کے پیر شدی ۔ بہر حال وہ سوال یہ ہیں

نمبرا۔ ۲۱ ۔اکتوبر ۱۹۲۰ء کے اہل حدیث امرتسر میں تم نے لکھا کہ لیکھرام کے قتل پر پولیس نے مرزا قادیانی کی تلاش کی ۔ یہ جھوٹ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب: یہ لفظ سہو کاتب سے لکھے گئے بعد طبع جب میں نے دیکھا تو ۲۲۔ اکتوبر کے اہل حدیث ص ۱۳ کالم ۳ پر اسکی تصحیح کر دی کہ یہ فقرہ سہو کاتب سے غلط لکھا گیا۔ اصل میں یوں تھا: مرزا صاحب کی تلاشی بھی ہوئی۔

نمبر۲۔ آپ نے مباحثہ میں کہا تھا کہ میں نے دادی کا نکاح پوتے سے جائز ہونے کا فتویٰ نہیں دیا۔ واقعی آپ نے ایسا فتویٰ نہیں دیا۔ اگر دیا ہے تو جھوٹ ہے

جواب: قربان جائیں ایسے عالم کے علم پر جو صدق و کذب کے معنی بھی نہیں جانتا۔ ہاں صاحب! میں نے دادی پوتے کے جواز نکاح کا فتویٰ نہیں دیا۔ البتہ سوتیلی دادی کے متعلق غلط فتوی چھپ گیا تھا جس کی اصلاح ۳ شوال ۱۳۲۸ھ کے اہل حدیث میں کر دی گئی تھی۔ اور کہیے کیا سوال ہے۔

نمبر۳۔ مولوی ابو رحمت کے متعلق جو کچھ آپ نے لکھا تھا صلح کے وقت اقرار کیا کہ یہ سب کچھ غصے کی حالت میں لکھا گیا کیا غصے میں جھوٹے الزام لگانا جائز ہے۔

جواب: ایسے علم و عقل کے ممالک مرزائی کذب میں پھنسے رہے تو کوئی شکایت نہیں۔ بھلے آدمی جھوٹ ہوتا ہے خلاف واقعہ بات کہنا۔ مولوی ابو رحمت کی بابت جو کچھ لکھا تھا اس کی تردید نہیں کی تھی بلکہ اس کا ظرف مکان بتایا ہے۔ مثلاً کوئی شخص کسی جھوٹے مدعی نبوۃ سے بحث کرتے ہوئے مغلوب الغضب ہو کر کہدے: او دجال! کذاب! مگر بعد مباحثہ جب مجلسی طور پر ذکر ہو کہ آپ نے ایسا سخت لفظ کہدیا تو وہ عذر کرے کہ میں نے غصے میں کہہ دیا تھا، تو کیا جھوٹ ہے۔

کسی پڑھے لکھے آدمی سے مطول میں سے صدق و کذب کی صحیح تعریف معلوم کرو پھر سامنے آؤ۔

نمبر۴۔ کیا سید احمد قنوجی کے نام سے آپ نے افتراء بنا کر شائع نہیں کیا کہ میاں محمود احمد نے کہا ہے کہ تم مولوی ثناء اللہ کو قتل کر دو۔

جواب: وہی عدم علم اور قلت تدبر اس سوال کا باعث ہے جو کذبات مرزا کی حمایت ان سے کرا رہا ہے۔ سنو! ایک فعل ہے سید احمد قنوجی کا۔ ایک فعل ہے میرا۔ سید احمد نے بے شک کہا تھا۔ واقعہ میں اگر ایسا نہیں تو وہ جھوٹ ہے۔ میں نے اس پر استفہام کے طور پر سوال کیا تھا کہ میاں محمود احمد بتاویں کیا یہ سچ ہے؟ استفہام کو صدق یا کذب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف نہیں کیا جاتا مطول ملاحظہ ہو

نمبر ۵۔ کیا آپ کا یہ عقیدہ نہیں کہ آپ کا جائز بدلہ لینے کے لئے دروغ، دھوکہ، جعل ساز، دغا بہتان اور نفاق سے کام لینے والا کذاب نہیں۔

جواب: قربان جائیں ایسے عالم بے بدل اور فاضل اکمل پر جو موقع اثبات میں استفہام سے کام لیتا ہے۔ یعنی کذبات مرزا کے جواب افترایات ثنائی کا عنوان دیتا ہے اور افترا کا ثبوت دیتا ہے استفہامات سے۔ جی تو یہی چاہتا ہے کہ ایسے عالم فاضل کو صرف اتنا کہہ دیا جائے

ابھی دل ربائی کے انداز سیکھو
کہ آسان نہیں دل لبھانا کسی کا

میں تمہارے ایسے لغو سوال کا جواب دینا فضول جانتا ہوں۔ مرد میدان ہو تو بقول خود میرا کوئی افتراء یا کذب ثابت کر کے اپنے مسیح موعود کی لاج رکھ لو ورنہ:

خاموش! کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

جواب تو اتنا ہی کافی ہے مگر یہ نوخیز حواریان مسیح بجائے شرمندہ ہونے کے ضحك الخجل کے طور پر الٹے ہنسیں گے، اسلئے ان کو بتا دیا جاتا ہے کہ جھوٹ ہر حال میں جھوٹ ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جس کا ترجمہ و مفہوم ہے:

جھوٹ نہ ارادۃً جائز ہے نہ استہزاء جائز۔

باقی رہا کاذب کون ہے اور کذاب کون ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ کذاب میں کثرت کذب ضروری ہے، مگر یہ کثرت کذب کبھی کمیت افراد سے ہوتی ہے، کبھی کیفیت سے۔ مثلاً مخلوق کیساتھ عادۃً جھوٹ بولنے والا کذاب ہے تو خدا پر ایک ہی دفعہ جھوٹ بولنے والا کذاب ہے۔ مثلاً نبوت کا مدعی، جھوٹے الہام کا دعویدار، دروغ پیش گوئی بنام خدا کرنے والا وغیرہ، یہ سب لوگ کذاب ہیں۔ کسے باشد۔

نمبر ۶۔ آپ کے نزدیک کاذب سے کذاب تک ترقی کرنے کے لئے کس قدر جھوٹ بولنے ضروری ہیں۔ وغیرہ

جواب: ماشاء اللہ چشم بددور۔ افترایات کا عنوان اور یہ ثبوت۔ اس سوال کے جواب میں تو بس اتنا ہی کافی ہے کہ ہمارے درس میں آؤ گے تو ایسے سوال حل کر دیئے جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔ نہ آسکو تو جواب نمبر ۵ بغور پڑھ لو۔

ناظرین! یہ ہیں مسیح کے حواری جن کا دعوی ہے کہ ہم نے علم مناظرہ کو زندہ کیا، اور ہم ہی ہیں جو علم مناظرہ کا علم بلند کئے ہوئے ہیں۔ میں سچ کہتا ہوں ان کی تو شکایت ہی نہیں ان کے پیر مرشد مسیح موعود اور مہدی کرشن گوپال وغیر کو بھی علم کلام اور مناظرہ سے واقفیت نہ تھی۔ وہ بے چارہ تقریب تام تک نہ جانتا تھا۔ یہ تو بالکل لڑکے ہیں، ان کی شکایت ہی کیا۔ آہ!

خدا تیرا بت کافر دراز سن تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۱ء ص ا۔۳)

جزیرہ ماریشس اور قادیانی ہزیمت

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث

براہ کرم مضمون درج ذیل عام مسلمانوں کی اطلاع کے لئے درج اخبار فرما کر مشکور فرماویں

واضح ہو کہ موریشیس جنوبی افریقہ سے مشرق میں چودہ سو میل دور بحر ہند مے ایک جزیرہ ہے۔ کولمبو سے دس روز اور بمبئی سے بارہ روز میں اندازاً یہاں آگنبوٹ پہنچ جاتا ہے تقریباً ڈھائی لاکھ ہندوستانی اور ڈیڑھ لاکھ دوسری قومیں یہاں آباد ہیں جن میں چالیس پینتالیس ہزار مسلمان ہیں چالیس سے زیادہ مسجدیں ہیں اور مسلمان اور ہندو اپنے اصلی لباس میں نظر آتے ہیں اور دیکھنے والے کو بعض مرتبہ خیال ہوتا ہے کہ وہ ہندوستان کے کسی حصہ میں ہے وجہ معاش گنے کی کھیتی اور تجارت ہے اکثر لوگ آسودہ حال ہیں۔ امسال یہاں کی پیداوار کا تخمینہ ۴۴ کروڑ روپیہ کا کیا گیا ہے مذہبی احساس بہ نسبت ہندوستان کے بہت کم مگر افریقہ کے دوسرے مقامات سے زیادہ ہے صرف کمی اس امر کی ہے کہ کوئی زعیم یعنی قائد اور لیڈر نہیں ہے جو ان کی متفرقہ قوت سے کام لے۔ تعلیمی حالت مسلمانوں کی حد درجہ قابل افسوس ہے شرک و بدعت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت ہے تعلیم ہر لحاظ سے نکمی ہے۔ اس میں بمقابلہ ہندوؤں کے مسلمان بہت پیچھے ہیں ہندوؤں میں بیداری اور احساس پیدا ہو چلا ہے بیرسٹر بھی ہیں ممبر کونسل بھی ان میں سے منتخب ہونے لگے ہیں ایک اخبار بھی ہندی انگریزی فرنچ وغیرہ مختلف زبانوں میں ہندوؤں نے نکالنا شروع کیا ہے۔ مسلمانوں میں ایسی تحریک صرف امام صاحب جامع مسجد حکیم مولوی عبداللہ رشید ولد حکیم ملا نواب مرحوم نے انجمن اشاعت اسلام کے ماتحت شروع کی تھی۔ اس انجمن کے بھی یہی محرک ہیں اور برابر اپنے وعظ میں لوگوں کو اسکے اغراض و مقاصد سے اب تک مطلع کرتے رہتے ہیں مگر انجمن ابھی تک یہاں والوں کی بے توجہی اور بے حسی کی وجہ سے قائم نہ ہوسکی۔ سردست نماز کمیٹی امام صاحب کی صدارت میں قائم کی جاتی ہے خلافت اور اماکن مقدسہ کی بابت بھی گورنر صاحب سے مل کر عام جلسے کرنے کی اجازت چاہی تھی مگر اجازت نہ ملنے کی وجہ سے اس کام کو یہیں ملتوی کرنا پڑا۔ باوجودیکہ یہاں ہر طرح کی آزادی ہے مگر مذہبی امور میں لوگ اکثر پیچھے رہتے ہیں نہ کوئی ایسا مدرسہ اور سکول ہے جو مسلمانوں کو معتد بہ فائدہ پہنچا سکے اور نہ کوئی ایسی دینی خدمت یہاں آج تک سوائے بنانے مساجد کے مکمل ہوسکی۔

گذشتہ چھ سال سے احمدی (مرزائی) مبلغ یہاں آئے ہوئے ہیں ابتداء میں انہوں نے لوگوں کو بہت بہکایا تقریباً چالیس پچاس شخص قادیانی ہوگئے سیاسی دھمکیاں دے کر لوگوں کو ڈرایا خلافت کے مسئلہ سے فائدہ اٹھا کر اپنی خیر خواہی گورنمنٹ پر ظاہر کی آخر جب امام مولوی عبدالرشید صاحب یہاں آئے تو انہوں نے قادیانی جماعت کا رد شروع کیا رسالہ النجم الثاقب اردو میں منظوم اور ایک رسالہ انگریزی میں شائع کرایا اور برابر ردّ کرتے رہے۔ مناظرہ بھی ہوا اور مونگیر، لاہور، امرتسر وغیرہ سے کتابیں آپ کی تالیف اور دوسرے حضرات کی لکھی ہوئی منگا کر یہاں تقسیم کیں۔ قادیانیوں کے مسجد سے اخراج کے بارہ میں بے حد کوشش کی۔ دو سال سے مقدمہ چل رہا تھا چھ ماہ سے زیادہ امام صاحب کے اظہار ہوتے رہے قادیانیوں کی طرف سے ہر طرح کے دھوکے دیئے گئے اور باوجودیکہ قادیانی مولوی انگریزی میں بی اے ہیں اور خود بیرسٹر کو سوالات مرتب کرنے میں مدد دیتے رہتے تھے پھر بھی خداوند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم نے مسلمانوں کو فتح دی اور قادیانی خائب و خاسر عدالت سے لوٹے انہوں نے بھی اپنے مرشد کی طرح اپنی کامیابی کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا تھا خدنے ان کے مقرر کردہ معیار سے ان کو کاذب قرار دیا جس مسجد پر قادیانیوں کا پانچ سال سے قبضہ تھا اس سے بے دخل کیئے گئے اور تمام مساجد میں داخل ہونے کی ان کو قطعاً ممانعت کردی گئی (فیصلہ کی نقل بھیج دیں۔اڈیٹر اہل حدیث) اب نہ وعظ ہے نہ تبلیغ۔ تمام امت مرزائی مردہ ہے سناٹا چھایا ہوا ہینہ ان کے مرشد کی دعا کارآمد ہوئی نہ خود ان کی بلکہ ابتداء میں جو مقابلۃً امام صاحب نے ان کی ذلت کی پیش گوئی اپنے رسالہ النجم الثاقب میں کی تھی وہ حرف بحرف پوری ہوگئی۔

یہ ہے موریشیس کی تبلیغ کی حالت جو ابھی تک کسی اخبار میں شائع نہیں کی گئی۔ ار مرزائی اس کے خلاف اپنی تبلیغ کی تعریف میں رطب اللسان ہیں خدا کا فضل ہے کہ قادیانیوں کا فتنہ بالکل موقوف ہوگیا دس بارہ مرزائیوں نے امام صاحب کے وعظ میں عقاید باطلہ سے توبہ کی۔عند الفرصت ان کے نام بھی انشاء اللہ روانہ کرونگا۔ آپ عام اطلاع کے لئے اس مضمون کو براہ کرم درج اخبار فرماویں بے حد ممنون ہوگا ۔ محمد حسین خریدار اہلحدیث نمبر ۴۶۳۳

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۱ء ص ۳)

مرزا کی ملکی زبان دانی کا نمونہ

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

قول مرزا ہے: آنحضرت کی جلالت اور عظمت شان دنیا پر ظاہر کردوں

اور مرزا جی قادیانی علیہ ما علیہ فرماتے ہیں کہ میں آنحضرت ہی ہوں ملاحظہ ہو

ا۔ ہمارے نبی ﷺ کے دو بعث ہیں اور اس پر نص قطعی آیت کریمہ

و آخرین منہم لما یلحقوا بھم ہے (حاشیہ ص ۱۵۲ تحفہ گولڑویہ طبع ۱۹۱۴ء)

۲۔ اور حاصل اس آیت کریمہ یعنی و آخرین منہم .. کا یہی ہے کہ دنیا میں زندہ رسول ایک ہی ہے یعنی محمد ﷺ جو ہزار ششم میں بھی مبعوث ہو کر ایسا ہی افاضہ کرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ وہ ہزار پنجم میں افاضہ کرتا تھا (ایضاً) (یعنی بصورت مرزا)

۳۔تمام نبی اس بات کو مانتے چلے آئے ہیں کہ وجود بروزی اپنی اصل کی پوری تصویر ہوتی ہے یہاں تک کہ نام بھی ایک ہو جاتا ہے (ایک غلطی کا ازالہ۔ص۱۰طبع ۱۹۱۴ء)

۴۔ایک بروز محمدی جمیع کمالات محمدیہ کے ساتھ آخری زمانہ کے لئے مقرر تھا سو وہ ظاہر ہو گیا (ص ۱۱۔ایک غلطی کا ازالہ)

۵۔میرا نفس درمیاں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا (ایک غلطی کا ازالہ۔ص۱۲)

۶۔خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا اور مجھے آنخضرت کا ہی وجود قرار دیا (ایک غلطی کا ازالہ۔ص ۷۔۸)

۷۔ بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی مع نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا علیحدہ انسان ہوا جسنے نبوت کا دعوی کیا (ایک غلطی کا ازالہ۔ص ۸)

اول تو مرزاجی کی ان تمام دروغ بافیوں کی تردید اس حدیث سے ہو رہی ہے کہ خیر القرون قرنی... الخ اگر آنخضرت ﷺ کو کسی صورت میں بھی دوبارہ تشریف لانا ہوتا تو اپنا ایک زمانہ نہیں بلکہ دو زمانے فرماتے (کیونکہ مرزا جی کا تو وجود ہی درمیاں نہیں)۔

دوم۔ہم آج سے مرزاجی کے جمیع کمالات مع نبوت پر قلم اٹھاتے ہیں مرزا کو سچا ماننے والوں کا فرض ہو گا کہ جو اوصاف ہم مرزاجی میں ثابت کریں ان کو وہ آنخضرت ﷺ کے اوصاف مانیں۔ رب یسر و تمم بالخیر

اول جس ملک میں مرزا جی پیدا ہوئے اس کی عام اور فصیح ترین زبان سے بے بہرہ تھے۔ ملاحظہ ہو ہم ان کی اردو دانی کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں

۱۔میری قلم لکھنے سے رکی بھی رہے۔ (فتح اسلام حاشیہ۔ص ۱۷)۔

صحیح: میرا قلم، بصیغ مذکر چاہیے

۲۔اور اپنی قوم کے لئے عاریں کھود رہے ہیں (نشان آسمانی۔ص۵طبع جنوری ۱۸۹۶ء)

صحیح: صرف عار چاہیے

۳، جیسے ایک بھیڈ دوسری بھیڈ کے پیچھے چلی جاتی ہے (دافع الوساوس۔ص ۳۴۳)

صحیح: بھیڑ ہو چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ ممکن ہے کہ وہ دھواں نہ ہو بلکہ ایسی غبار ہو (حقیقۃ الوحی۔ ص ۴۷)
صحیح: ایسا، ہونا چاہیے
۵۔ ان لوگوں کی خوابیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۴۷)
صحیح: کے خواب، چاہیے
۶۔ راستی کے متلاشی کو (فتح اسلام۔ص ۴۶)
صحیح: ،تلاش کرنے والے کو، چاہیے
۷۔ پھر کھولے جس نے جندے (درثمین۔ص ۱۱۸)۔
صحیح۔ قفل، چاہیے۔
۸۔ عقلی و عملی امور میں ترقیات کرسکیں (ازالہ اوہام۔ص ۵۴)۔
صحیح: ترقی، چاہیے
۹۔ اس کے من جانب اللہ ہونے پر موہر لگادی (حقیقۃ الوحی حاشیہ۔ص ۱۸۴)۔
صحیح: مہر، چاہیے
۱۰۔ آنحضرت ﷺ نے گائیاں ذبح ہوتی دیکھیں (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۰۹)
صحیح: گائیں، چاہیے
۱۱۔ جو مرہم حضرت عیسی کے لئے بنائی گئی تھی (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۷)
صحیح: بنایا گیا تھا، چاہیے
۱۲۔ اور درد گردہ شروع ہوگئی (ص ۳۵ حقیقۃ الوحی)
صحیح: درد مذکر ہے، ہوگیا چاہیے
۱۳۔ ابھی ان کی انتظار ہے (حقیۃ الوحی۔ص ۳۶۴)
صحیح: انکا، چاہیے
۱۴: تنکے کا پہاڑ (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۰ حاشیہ)
صحیح: رائی کا، چاہیے

یہ تو ہے مرزا جی کی اپنی ملکی زبان دانی کا نمونہ۔ روحانی کمالات کا مقابلہ آئندہ ہوگا انشاء اللہ

اڈیٹر صاحب اودھ پنچ بعض اوقات اپنے ناظرین کے پیٹ میں گدگدی پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے دماغ سوزی سے جو پنجابی اردو لکھا کرتے ہیں اس میں اور اس اردو میں اصل ونقل کا فرق ہے یا یوں کہیے کہ ایک آمد ہے اور دوسری آورد۔ آج انہیں اس اردو کے خزانہ پر اطلاع مل گئی اور اس لئے آئندہ دماغ سوزی سے رہائی۔ پس میرا شکریہ ادا کریں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۱۔ ص ۴)

نزول مسیح ابن مریم کی حدیثیں

جناب مولوی عبدالغنی چک رجاوی ڈاکخانہ لالہ موسی پنجاب سے لکھتے ہیں:

میرے پاس ایک پیکٹ قادیانی مشن کی لاہوری پارٹی کا پہنچا جس میں چند رسالے اور اشتہار تھے۔ ایک اشتہار میں ایک جگہ لکھا ہے:

قسمیہ یہ شہادت دیتے ہیں کہ ہمارا اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا صرف قرآن اور حدیث اور سنت نبوی پر عمل پیرا ہونا ہے جو اس سے ایک شوشہ بڑھاوے یا گھٹاوے اس کو ہم بے ایمان سمجھتے ہیں۔

یہ پڑھ کر میرے دل میں خیال آیا کہ احادیث نزول ابن مریم اور خروج دجال پر نظر کر کے دیکھیں کہ مرزا صاحب نے ایک شوشہ بڑھایا گھٹایا ہے یا نہیں۔ جب احادیث پر نظر ڈالی تو مرزا صاحب قادیانی کے استعارات اور تاویلات اور عقاید کا جو متعلق مسیح علیہ السلام اور دجال ہیں، پتہ نہ پایا۔ سخت حیران ہوا کہ قادیانی مشن کے اصحاب کس طرح لوگوں کو ورغلا کر قعر ضلالت میں ڈالتے ہیں۔ افسوس۔

میں ایک حدیث سالم صحیح مسلم کی اور کچھ ٹکڑے احادیث صحیحین کے لکھ کر نیچے امور تنقیح طلب لکھونگا دیکھئے قادیانی مشن کی پارٹیاں کیا جواب دیتی ہیں۔

ترجمہ: بخاری اور مسلم، کہ جو دین وایمان کی لڑی کی امام ہیں لازم پکڑے رکھو اور ان کو خواہش نفسانی اور تعصب وحمیت شیطان سے الگ ہو کر پڑھ اور ان کو حکم بنا اور کسی دوسرے کے قول سے اس پر جو ان میں ہے حکم نہ کر۔ قصیدہ نونیہ ابن قیم

پہلے صحیح مسلم کی پوری حدیث لکھتا ہوں:

عن ابی هریره قال قال رسول الله ﷺ لینزلن ابن مریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکماً عد لاً فلیکسرن الصلیب و لیقلن الخنز یر و لیضعن الجز یۃ و لیتر کن القلا ص فلا یسعی علیھا ولتذ ھبن الشحناء و التبا غض و التحا سد و لید عو ن الی المال فلا یقبلہ ا حد

روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قسم ہے خدا کی البتہ اتریں گے بیٹے مریم کے اس حال میں کہ حاکم عادل ہوں گے پس توڑیں گے سولی کو اور قتل کریں گے سؤر کو اور رکھ دیں گے جزیہ اہل ذمہ سے اور چھوڑی جاوینگی اونٹنیاں پس نہیں کی جاوے گی سواری ان پر اور البتہ جاتا رہے گا لوگوں سے کینہ اور بغض اور حسد اور البتہ بلاویں گے (عیسی) لوگوں طرف قبول کرنے مال کے پس نہیں قبول کرے گا اس کو کوئی۔

اور عیسی کہاں اتریں گے اور کس طرح اس کے متعلق نبی ﷺ کے الفاظ یہ ہیں

فینز ل عند المنارۃ البیضاء شرقی دمشق بین مھزو دتین واضعاً کفیہ علی اجنحۃ ملکین

پس اتریں گے ابن مریم نزدیک منارہ سفید کے جانب شرقی شرقی دمشق کے درحالیکہ ہوں گے (عیسی) درمیان دو کپڑوں زرد رنگ گے رکھے ہوئے ہوں گے دونوں ہتھیلیاں اپنی اوپر دو فرشتوں کے۔ صحیح مسلم

اور عیسی دجال کو باب لد پر قتل کریں گے

فیطلبہ حتی ید رکہ ببا ب لد فیقتلہ (صحیح مسلم)

اور مسیح کے وقت میں یاجوج ماجوج نکلیں گے۔ اور مسیح اللہ کے اذن سے نیک بندوں کو لے کر پہاڑ طور پر جا کر چھپ جائیں گے۔ اور یاجوج ماجوج وغیرہ بحیرہ طبریہ کا پانی پی جاویں گے۔ زمین میں فساد کریں گے۔ پھر آسمان کی طرف تیر چلاویں گے۔ اور تیر خون آلودہ ہو کر واپس گریں گے۔ پھر پروردگار ان کی گردنوں میں کیڑے بھیجے گا۔ تمام مر جائیں گے اور زمین ان کی چربی اور بد بو سے بھر جائے گی۔ پھر عیسی خدا سے دعا کریں گے پروردگار پرندے بھیجے گا۔ اونٹوں کی گردنوں کی طرح ان کی گردنیں ہوں گی وہ یاجوج ماجوج کی لاشوں کو اٹھا کر کہیں پھینک دیں گے۔ پھر اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارش برساوے گا تمام زمین دھل کر صاف ہو جاوے گی۔ اور مسیح کے وقت میں اتنی برکت ہوگی کہ ایک انار کو ایک جماعت کھا جائے گی اور اس کے چھلکے کے سایہ میں ایک جماعت سایہ پکڑے گی۔ اور ایک گائے کا دودھ ایک قبیلہ کو کافی ہوگا پھر پروردگار ایک ہوا بھیجے گا جس سے تمام مومن مسلم فوت ہو جائیں۔ باقی شریر لوگ دنیا میں رہ جائیں گے۔ (صحیح مسلم)

ناظرین امور تنقیح طلب یہ ہیں:

۱۔ مرزا صاحب ابن مریم تھے۔

۲۔ مرزا صاحب حکومت رکھتے تھے۔

۳۔ مرزا صاحب نے صلیب کو توڑا اور خنزیر کو قتل کیا۔

۴۔ کیا مرزا کے وقت میں اونٹنیاں بے کار چھوڑی گئیں۔ ان پر سواری نہیں کی گئی۔

۵۔ لوگوں میں کینہ بغض اور حسد جاتا رہا (اور لوگوں کی تو ہم نہیں کہتے البتہ مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں میں تو عداوت بالکل نہیں صرف برائے نام بمشکل اتنی ہوگی جتنی شیشے اور پتھر میں۔ اڈیٹر اہلحدیث)

۶۔ کیا مرزا صاحب قادیانی نے لوگوں کو مال کی طرف بلایا اور لوگوں نے قبول نہیں کیا

۷۔ مرزائیو! کیا آپ کے مسیح موعود کے دم کی ہوا پاکر کافر مر جاتے تھے۔

۸۔ کیا مرزا صاحب قادیانی آپ کے نزدیک مسیح موعود دمشق میں مشرقی مینار کے پاس اترے ہیں۔ دو کپڑوں زرد میں دو فرشتوں کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے؟ دمشق شہر کا نام ہے جو کہ شام کا دارالسلطنت ہے جیسے سب جانتے ہیں۔

۹۔ کیا مرزا صاحب قادیانی کے وقت میں یاجوج ماجوج نکلے اور بحرہ طبریہ کا پانی پی گئے اور انھوں نے آسمان پر تیر چلائے۔

۱۰۔ کیا مرزا صاحب یاجوج ماجوج کی خبر پاکر اللہ کے بندوں کو لے کر پہاڑ طور میں جا کر چھپ گئے۔

۱۱۔ مرزائیو! کیا آپ کے مسیح موعود کے وقت میں ایک انار ایک جماعت کو کافی ہوا، اور اس کے چھلکے کے سایہ میں جماعت بیٹھ جاتی تھی۔ ایک گائے کا دودھ ایک قبیلہ کو کافی ہوا۔ ۱۲۔ کیا ایسی فراخی اور برکت کے بعد خدا نے کوئی ایسی ہوا بھیجی جس سے ہر مومن اور مسلم کی موت ہوگئی ہو اور باقی شریر لوگ رہ گئے ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی پارٹی کے ممبرو! مرزا صاحب احادیث کو توڑ مروڑ کر بقول آپکے کیا تھے مسلمان یا کچھ اور؟ آؤ خدا سے ڈرو ایک روز خدا کے روبرو پیش ہونا ہے اس روز حالت معلوم ہوگی جس روز کہا جائے گا

اقرء كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيباً

خدا تمام مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلاوے اور گمراہی کے راستہ سے بچاوے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۰۔۱۷ جون ۔۱۹۲۱ء۔۳۔۱۰ شوال ۱۳۳۹ھ)

مولوی محمد علی کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ نمبر۳

جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں:

کچھ عرصہ ہوا ہے کہ اخبار اہل حدیث امرتسر میں خاکسار کے دو مضمون یکے بعد دیگرے مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء و ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء کو شائع ہو چکے ہیں جن میں اس امر کو بخوبی ثابت کیا گیا تھا کہ مولوی محمد علی صاحب احادیث صحیحہ کو صرف زبان سے تسلیم کرتے ہیں مگر قرآن شریف کی تفسیر میں ان کو پس پشت ڈال کر تفسیر بالرائے کو پیش کر دیتے ہیں۔ ان کے اور قادیانی جماعت کے نزدیک اگرچہ یہ فعل بالکل جائز ہو مگر محمدی مسلم انگریزی دانوں کے واسطے جو دینی تعلیم سے کافی حصہ نہیں رکھتے یہ تفسیر سراسر گمراہی کا موجب ہے۔

اس قسم کے انگریزی دان گریجوایٹ بالعموم قرآن شریف کو بھی انگریزی زبان کے ذریعہ ہی سیکھنا پسند کرتے ہیں اور باوجود اردو پڑھ سکنے کے بھی وہ کسی محمدی مسلمان کا اردو ترجمہ یا اردو تفسیر دیکھنا پسند نہیں کرتے۔

چونکہ اہل سنت کے اصول اور عقاید کی بنا پر کوئی انگریزی ترجمہ معہ تفسیر اب تک شائع نہیں ہوا، اور نہ کسی مسلم ریاست کی توجہ اس طرف ہوئی، نہ انجمن حمایت اسلام لاہور، نہ انجمن نعمانیہ لاہور، نہ کسی انجمن اہل حدیث نے اس ضرورت کو اب تک پورا کرنے کا وعدہ یا اعلان شائع کیا ہے، اس واسطے ہمارے انگریزی دان بھائی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے ترجمہ اور تفسیر کو خرید کرنے سے باز نہیں رہ سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف اسی قدر نہیں بلکہ اس کی تعریف میں چند کلمات مدح کے ان کی زبان سے خاکسار نے خود اپنے کانوں سے سنے ہیں۔ اگر بنظر ہمدردی یا غیرت اسلام کوئی انگریزی دان اہل سنت سے مولوی صاحب کے ترجمہ اور تفسیر کے متعلق کچھ روشنی بزبان انگریزی ڈال دیتے تو خاکسار کو اس ضعیف العمری میں وہ محنت برداشت نہ کرنی پڑتی جو کچھ عرصہ سے کرتا رہا ہوں مگر الحمد للہ کہ اللہ تعالی نے آخر اس خدمت کے واسطے اس حقیر بے بضاعت کو پسند فرمایا

ذلك فضل الله يو تيه من يشاء و الله ذو الفضل العظيم

آج پورے ۳۲ صفحہ کا ایک انگریزی رسالہ مولوی محمد علی صاحب کے قرآن کے متعلق ... تقسیم ہو کر شائع ہو گیا ہے جو قابل مطالعہ ہے ممکن ہے کہ کسی وقت اس کے اقتباسات سے ناظرین اہل حدیث کو محظوظ کیا جائے۔ اس قدر اطلاع دینا دلچسپی سے خالی نہیں کہ سرگودھا میں مذکورہ انگریزی قلمی رسالہ جس جس گریجوایٹ نے پڑھا ہے اس کے دل میں مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ اور تفسیر کی نسبت وہ سابقہ عظمت باقی نہیں رہی، اس سے بڑھ کر اور کیا ثبوت ہے کہ میرے رسالہ کی چھپائی کا خرچ کا زیادہ حصہ انہوں نے ہی ادا کر دیا ہے۔ اب آخر میں ناظرین اہل حدیث کی خدمت میں مودبانہ التماس ہے کہ اگر کوئی صاحب ایف اے یا زیادہ تک انگریزی دان ہیں تو ایک آنہ کا ٹکٹ لفافہ میں ارسال کر کے رسالہ مذکورہ ذیل کے پتہ سے مفت منگوا سکتے ہیں۔ ماسٹر غلام حیدر پنشنر مکان شیخ غلام احمد سکرٹری ڈسٹرکٹ بورڈ گوجرانوالہ۔ پنجاب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ ۱۷ جون۔ ۱۹۲۱ء۔ ۳۔ ۱۰ شوال ۱۳۳۹ھ)

مسیح موعود (مرزا) ایک محقق کی نظر میں

خواجہ غلام احمد عاصی لکھتے ہیں:

مکرم بندہ جناب اڈیٹر صاحب۔ امید ہے کہ آپ براہ کرم ذیل کی سطور کو اپنے اخبار گہربار میں جگہ دے کر مجھے مرہون منت فرمائیں گے اور اگر مناسب ہوتا اپنا ریمارک بھی درج کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

للعجب کہ اس پر آشوب زمانے میں ایک شخص اٹھتا ہے اور اپنے علم و کمال کے بل بوتے اور زمانہ شناسی کے بھروسہ پر کہیں مجددیت کا دعوی کرتا ہے اور کہیں اہل اسلام کو زیادہ نادان اور بھولے سمجھ کر پیغمبری کا ادعا کرتا ہے اور اپنے تئیں نہایت صاف وصریح الفاظ میں عیسی اور کرشن کہتا ہے اس دعوی کی دور دنی کے باعث وہ سادہ لوح مسلمان جو روشن دماغ اور عقل سلیم دونوں سے مستغنی ہیں دو مہتم بالشان فریقوں میں تقسیم ہو جاتے ہیں کچھ خوش اعتقاد دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ کی بنا پر اسے جلیل القدر پیغمبر تسلیم کرتے ہیں اور بعض کم حوصلہ اور پست ہمت اسے مسند نبوت پر بٹھانے کی جرأت تو نہیں کرتے لیکن امام وقت اور مجدد و محدث کا پایہ دیتے ہیں میں اس مضمون پر بحث کرنی نہیں چاہتا کہ خود وہ شخص جس کی ہستی کی پہچان ، شخصیت کے عرفان اور منصب کے تعین میں اس قدر بڑا تفرقہ پیدا ہو گیا کس حد تک تفرقہ اندازی کا ذمہ دار ہے اگرچہ اس کے لئے بھی کافی سے زیادہ شہادت جمع کی جاسکتی ہے کہ وہ زمانہ کی روش اور ہوا کے رخ کے ساتھ ساتھ اپنا پہلو بدلتا رہا اور ضرورت زمانے نے اس کو دعوے بدلنے پر مجبور کیا اس نے دیکھا کہ دنیا ایک مجدد کو تسلیم کر لے گی اور اس میں زیادہ دقت پیش نہ آئے گی تو اپنے آپ کو اس حیثیت میں پیش کیا جب دیکھا کہ لوگ اس دعوے کے متحمل ہو چکے ہیں تو ایک قدم آگے بڑھایا ۔ یا بصورت دیگر جب دیکھا کہ نبوت کا دعوی تسلیم کرانا کوئی خالہ جی کا گھر نہیں یہ ایک ٹیڑھی کھیر ہے اور لوگ اسے قبول کرنے پر آمادہ نہیں تو نبوت پر استعارہ کا رنگ چڑھا کر اپنے آپ کو مجازی اور ظلی نبی منوایا لیکن ہمیں اس کی ذات سے بحث نہیں نہ اس کے ذاتی مقاصد سے سروکار ہمیں اس پر حملہ کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ۔ مسئلہ زیر بحث ہماری فہم وفراست عقل و دانش اور قوت فیصلہ سے تعلق رکھتا ہے ۔ ایک شخص ہمارے پیش نظر ہے۔ اس کی دینی خدمات (جو ہیں) مخالف وموافق تسلیم کرتے ہیں کہ اس نے متعدد کتابیں لکھیں (اپنی شخصیت دکھانے کیلئے ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) یہ کہ اس کی قلم میں جادو اور زبان میں بجلی تھی (اتنا تو ہم بھی مانتے ہیں کہ زبان نہیں تھی حجاج کی تلوار تھی جس سے کوئی نہ بچ سکا سب کو گالیاں دیں ۔ ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں ،، تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) واقعات ہیں جن کا انکار محال ہے مگر لازماً اور طبعاً یہی سوال پیدا ہوتا ہے کہ یا تو اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں نبوت اور مجددیت میں کچھ امتیاز نہیں، ان کی ذمہ داریوں کی حدود اور فرائض کی وسعت میں کوئی فرق نہیں اور مجدد و نبی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں۔ یا اگر یہ غلط ہے جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ ہر مسلمان کا اعتقاد ہے، اور نبی اور مجدد ایک نہیں، وہ خدا تعالی کے نزدیک مختلف مدارج تقرب رکھتے ہیں اور ان کے کاموں اور ذمہ داریوں کی وسعت میں اسی قدر اختلاف ہوتا ہے جس قدر ان کے مراتب میں فرق ہے تو پھر لامحالہ یہ نتیجہ نکلا کہ جو شخص مجدد ہو نبی نہیں ہو سکتا۔ اور جو نبی ہو مجدد نہیں کہلا سکتا۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ نبی اور مجدد مجموعہ اضداد ہے لیکن فرق زمین و آسمان کا ہے۔

یہ کیا اندھیر ہے کہ ایک شخص اپنے مخصوص کاموں اور خدمات سے مجدد بن سکتا ہے اور بالکل انہیں خدمات سے نبی۔ کیونکہ ہر دو فریق اس کی خدمات بالکل یکساں طور پر پیش کرتے ہیں۔ ارباب بینش کے لئے کیا یہ ایک معمہ نہیں۔

مجھے یہ معلوم کر کے حیرت ہوا کرتی ہے کہ دو تازہ پھٹی ہوئی جماعتیں ایک دوسرے کے مخالف کثیر لٹریچر مفت شائع کرتی ہیں اور جناب مرزا صاحب مدعی رسالت و مجددیت کی متفرق کتب اور مختلف تحریروں سے اپنی اپنی صداقت کے دلائل اخذ کرتی اور اس کے مضامین سے استنباط کر کے استدلال کرتی ہیں اور اس غلط راہ پر چل کر اور ناخوش گوار بحث میں پڑ کر عبث اپنی عمر عزیز کا وقتِ گرامی اور مفلس قوم کی گاڑھے پسینے کی کمائی ضائع کرتی ہیں۔ یہ ایک خطرناک غلطی ہے جس سے اس طرح نکلنا دشوار ہے اور صورت حال اب ایک الجھن سے کم نہیں جس کا سلجھانا اس طرح سے غیر ممکن ہے ایک اصولی بحث سے تمام مٹ سکتا ہے اور اختلاف دور ہو سکتا ہے، یہی کہ بجائے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی پر بحث کرنے کے ان کی خدمات پر ایک نظر غائر ڈال لو۔ پھر اختیار ہے اسے نبوت کا درجہ بخشو، مہدیت سے سرفراز کرو۔ یا دونوں کا نااہل سمجھو۔

کہا جا سکتا ہے کہ نبی اور مجدد بلکہ عالم تک کے سپرد ایک ہی کام ہے۔ عالم نبیوں کے وارث ہوتے ہیں اور ان سب کا فرض تبلیغ دین الٰہی، اشاعت توحید، اعلائے کلمۃ اللہ اور اصلاح عالم ہوا کرتا ہے لیکن معاف کرنا اگر جارج پنجم کی شخصیت کے متعلق غلط فہمی پیدا ہو جائے (اگرچہ یہ غیر ممکن ہے اور محالات عقلی میں سے ہے) کوئی اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہنشاہ سمجھے اور کوئی معمولی اور ادنی اہلکار، اور تیسرا ان دونوں پر کھڑا مسکرائے کہ انہیں دو منصبوں میں تمیز ہی نہیں لیکن ایک خوش فہم پاس سے کہے کہ اصولاً بادشاہ اور معمولی اہلکار میں کوئی امتیاز نہیں دونوں کا کام مختلف شعبوں میں نظم ونسق رکھنا اور حکومت کرنا ہے۔ لیکن کیا یہ مثال بالکل ایسی نہیں کہ کوئی احمدی کہہ اٹھے کہ نبی اور مجدد کے کاموں میں .... کوئی امتیاز نہیں۔ دونوں تبلیغ دین کے لئے مبعوث ہوتے ہیں مگر سوال تو یہ ہے کہ کیا کبھی کسی بادشاہ کے متعلق آج تک یہ مغالطہ ہوا کہ اسے کسی نے وزیر ہی سمجھ لیا ہو کیا ابتدائے آفرینش سے اب تک تاریخ میں کوئی ایسی مثال ملتی ہے پھر یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ ایک روحانی بادشاہ کو کوئی سلطان سمجھے اور کوئی اس سے کم مرتبہ۔

یہ اصولی بحث ایک محک ہے جس پر میں اپنے احمدی بھائیوں کو اپنے دلائل و براہین کے پرکھنے کی سفارش کرونگا۔ یہ ایک ہمدردانہ اور غیر جانبدارانہ مشورہ ہے:

گر قبول افتد زہے عز وشرف

اگر وہ آپس میں اس عظیم الشان شخص کی حیثیت اور منصب کا اصولی رنگ میں فیصلہ کرلیں تو ممکن ہے کہ ایک محقق کو اس کے سمجھنے میں سہولت ہو

خواجہ غلام احمد عاصی احمدیہ بلڈنگس

بوساطت مستری کرم دین احمدیہ بلڈنگس لاہور۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

یہ مضمون پیغام صلح لاہور میں چھپنا چاہیے تھا معلوم نہیں مضمون نگار نے کس مصلحت سے اہل حدیث امرتسر میں بھیجا ہے۔ اس کا اصلی جواب تو قادیانی پارٹی کو دینا چاہیے۔ ہمارے متعلق جو ہے ہم عرض کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنی تصنیفات کی حیثیت سے نہ پیغمبر تھے، نہ مجدد، نہ عالم، نہ متکلم، نہ معمولی راست باز، نہ راست گو، بلکہ شاعرانہ خیالات کی پابندی میں ہوائی قلعے بنانے والے۔ ہم اپنے دعوی کا ثبوت بتقرر منصف ان کی تصنیفات سے دکھانے کو تیار ہیں۔ مضمون مباحثہ ہوگا ،مرزا صاحب کا پایہ بحیثیت مصنف۔،

دیکھئے اس مباحثہ میں کون فریق ہمارے سامنے پیش ہوتا ہے مقام مباحثہ بٹالہ ہو، کیونکہ لاہور امرتسر میں عام جلسے کی سرکاری ممانعت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔۱۷ جون ۔۱۹۲۱ء مطابق ۳۔۱۰ شوال ۱۳۳۹ھ ص ۱۶۔۱۷)

قادیانی خلیفہ صاحب غور سے سنیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

میاں محمود صاحب!

۳ مئی سنہ رواں کو منشی قاسم علی نے ایک اشتہار انعامی یک ہزار روپیہ دیا تھا جس کی پیشانی پر آپ کی اجازت لکھی ہے۔

مضمون کا اشتہار یہ تھا کہ میں حضرت عیسی مسیح کی زندگی اور رفع جسمانی اور تکذیب مرزا پر مالیر کوٹلہ کی جامع مسجد میں چل کر قسم کھاؤں جس میں یہ بھی مندرج ہو کہ اگر میں اس حلف میں جھوٹا ہوں تو ایک سال کے اندر مجھے اور میری بیوی بچوں کو برباد کر

چونکہ اس کا نتیجہ صاف ہے کہ اگر ایک سال تک میں برباد نہ ہوا، تو خدا کے ہاں سچا ہونگا، جسکا آپ کو بھی اقرار کرنا پڑے گا۔ اس لئے میں نے اس کے جواب میں بذریعہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۰ مئی ۱۹۲۱ء اور اشتہار مورخہ ۱۴ مئی سنہ رواں کے اس نتیجہ کو جو بالکل صحیح ہے، آپ کے لفظوں میں ظاہر کیا تھا کہ اگر ایک سال تک میں تباہی سے محفوظ رہا، تو یقیناً خدا کے کے ہاں سچا ہونگا، اس لئے آپ لوگوں کو میرے سامنے توبہ کرنی ہوگی۔

میرا خیال تھا کہ چونکہ یہ تجویز آپ ہی کی طرف سے ہے، اور آپ ایک مدعی نبوۃ کے صاحبزادہ ہیں اور آپ کا لقب قمر الانبیاء ہے، اور آپ بقول اپنے باپ کے مصلح اعظم اور کان اللہ نزل من السماء (گویا خدا اوپر سے اتر آیا) کے مصداق ہیں، اس لئے ایسے معقول نتیجہ کو فوراً مان لیں گے، اور ماننا بھی چاہیے تھا کیونکہ ایک سال کے اندر تباہ ہونے سے اگر میں باطل پرست ثابت ہونگا، تو ایک سال تک صحت و سلامتی کے ساتھ زندہ رہنے سے حق پرست ضرور ثابت ہونگا۔ ورنہ اس حلف کے اٹھانے کا کیا فائدہ؟ مگر افسوس میرے خیال کے خلاف آپ نے اس نتیجہ صحیحہ کی تسلیم سے اپنے اشتہار مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۲۱ء میں انکار کر دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں (محمود) صاحب! آپ اتنا تو بتایئے اور مختصر لفظوں میں بتایئے کہ جس صورت میں ایک سال کی مدت میری بربادی کے لئے مقرر ہو، گو میرے دعائیہ لفظوں میں ہو مگر ہو آپ کی تجویز سے، تو پھر اگر میں ایک سال میں مع بیوی بچوں کے برباد نہ ہوں، تو میری راست بازی کیوں نہ ثابت ہو۔ اور اگر ثابت ہو تو اسکو ماننے سے آپ کو انکار کیوں ہو؟ کیا آپ اس سے انکار کر کے امید رکھتے ہیں کہ دنیا کے اہل عقل صاحب الرائے آپکے ساتھ متفق ہونگے۔

ہاں آپ نے یہ خوب کہا کہ ہمارے اشتہار میں بطور جملہ خبریہ کے نہیں ہے کہ ثناء اللہ ایک سال تک برباد ہو جائے گا۔

میاں صاحب! آپ تو معذور ہیں کیونکہ آپ علوم عربیہ اور اصولیہ سے واقف نہیں، مگر کیا آپ کے مصاحبین میں بھی کوئی ایسا ذی علم نہیں جو آپ کو اقتضاء النص کے معنی سمجھا دے۔ زیادہ نہیں تو اصول کی کتاب نورالانوار ہی دیکھ لیتے۔

سنئے! جب ایک سال میری بربادی کی مدت ہوئی اور میں برباد نہ ہوا، تو نتیجہ آپ ہی بتائیں کیا ہوا؟ کیا میں بدستور سابق جھوٹا ہی رہا؟ پھر تو اجتماع نقیضین لازم آئے گا۔

ہاں یہ عجیب بات ہے کہ آپ کی اجازت سے منشی قاسم علی لکھتے ہیں کہ اشتہار تو میرا (قاسم علی کا) پھر میں نے آپکو کیوں خطاب کیا۔ حالانکہ اس کی وجہ میں اسی اشتہار میں لکھ چکا تھا۔ تعجب ہے کہ آپ اور آپ کے مرید باوجود دیکھنے کے دیکھتے ہیں لھم اعین لا یبصرون بھا۔ سنئے اسکے جواب میں میں اپنے سابقہ اشتہار مورخہ ۱۴ مئی میں سے اپنے الفاظ نقل کرتا ہوں جن کا جواب آپ کی طرف سے نہیں دیا ہے وہ یہ ہیں:

چونکہ اصل مخاطب میرے خصوصاً اس قسم کی دعا گوئیوں میں آپ کے والد (مرزا غلام احمد صاحب) تھے اور آپ اپنے والد کے صحیح قائم مقام ہیں نیز آپ کی اجازت سے اشتہار مذکور نکلا ہے اس لئے میں اس بارے میں آپ ہی کو صحیح مخاطب جانتا ہوں۔

میاں صاحب! یہ میرا احسان ہے کہ میں آپ کو یا آپکی جماعت میں سے کسی فرد کو مخاطب کرتا ہوں۔ ورنہ میرا اصل خطاب تو آپ کے والد صاحب سے تھا جو بانی سلسلہ احمدیہ تھے میں ان کو اور وہ مجھ کو خطاب کرتے تھے۔ لطف صحبت تھا۔ اب تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آں قدح بشکست وآں ساقی نماند۔

تاہم ... بادل نخواستہ لڑکوں اور ماتحتوں سے بھی گفتگو اور خطاب کرنا کوئی ہتک نہیں بلکہ سنت ہے۔ پس آپ منشی قاسم کو اپنی اجازت اور باپ کی قائم مقامی کو یاد کر کے بنی الا میر المدینہ والی مثال کے معنی حدیثوں کے پتلے (مرزا قادیانی نے مولوی محمد احسن صاحب کو حدیثوں کا تھیلہ لکھا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو آئینہ کمالات۔ ص ۶۰۳) مولوی محمد احسن صاحب امروہی سے دریافت کریں تو آپ کو یقین ہو جائے گا کہ میرا آپ کو مخاطب کرنا بالکل صحیح ہے اور نتیجہ بھی بہت درست ہے۔

ہاں یہ بات آپ نے ایک معقول کہی ہے جو آب زر سے لکھنے کے قابل ہے جس کو آپ ہی کے الفاظ سے نقل کرتا ہوں جو یہ ہیں:

> اس بھلے مانس (ثناء اللہ امرتسری) کو اتنی بھی خبر نہیں کہ جو شخص ایک ایسی حلف کا معاوضہ ایک ہزار روپیہ دیتا ہے جس حلف کو بلا معاوضہ ایک نہیں سو بار بھی ایک کوئی چاہے تو ایک ایمان دار کا فرض ہے کہ وہ اٹھائے، تو کیا معاوضہ پا کر حلف اٹھانے والے کا بھی حق ہے کہ آگے سے وہ کہے کہ ہزار روپئہ کے علاوہ ایک مکان بھی مجھے ہبہ کردو۔

بے شک اس کا ایسا کہنا نامعقول ہے لیکن اگر حلف دہندہ اس کو دھمکی دے اور بجائے سادہ حلف کے اپنے من گھڑت لفظوں میں حلف پیش کرے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو ایک سال میں تباہ و برباد ہو جاؤں تو چونکہ یہ حلف سے زائد مضمون ہے، اس لئے اس کا بھی حق ہے کہ وہ اس کے مقابلہ میں زیادہ نہیں تو ایک سال تک بربادی سے بچ رہنے کے نتیجہ سے تصدیق کرانے کی شرط لگائے۔ چنانچہ اسی لئے ہم نے لگائی ہے ورنہ اگر تم سادہ حلف اتنے مضمون (کہ حضرت عیسی زندہ ہیں اور مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوی نبوت والہام میں جھوٹے تھے) مجھ سے لینا چاہتے ہیں تو لیجئے علاوہ اس قسم کے جو ۱۹، مارچ ۱۹۲۱ء کو جلسہ قادیان میں بموجودگی ہزارہا لوگوں کے کھا چکا ہوں اب بھی کہتا ہوں:

> واللہ باللہ میرا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسی زندہ ہیں اور مرزا جھوٹا۔

اللھم اشھد اللھم اشھد اللھم اشھد

پس اگر یہی آپ کا تقاضا تھا تو لیجئے بغیر ایک ہزار لئے بھی میں نے پورا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ ہزار روپئے کی صورت میں تو تم لوگ کہتے کہ لالچ کے مارے جھوٹی قسم کھا لی ہے۔ بغیر روپئے لئے تو نہ کہو گے۔ بس ما بخیر شما بسلامت۔ والسلام خیر الختام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۱ء ص ۴-۵)

حضرت مسیح کے رفع میں حکمت الٰہیہ

جناب مولوی عبدالحی صاحب فتح گڈھ ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں:

حضرت مسیح علیہ السلام فلاسفہ اور معتزلہ کی ناک قطع کرنے کے لئے آسمان دوم پر اٹھائے گئے۔ اہل سنت کا اس مسئلہ پر اجماع ہے۔ قرناً بعد قرنٍ علماء امت اس دقیقہ کی تصریح کرتے رہے ہیں مگر کلام اس میں ہے کہ ان کے رفع سماوی میں کیا حکمت مضمر تھی۔ سو اسکا جواب بچند وجوہ دیا جاتا ہے۔...

۱۔ حضرت مسیح کی خِلقت مرکب تھی یعنی زمینی آسمانی چونکہ آپ کی والدہ ارض بیت المقدس میں سکونت پذیر تھیں اور آپ ارضی مخلوق کے شکم مبارک سے تولد ہوئے اور مادہ طین کو آپ کی ترکیب جسمی میں دخل تھا اس لحاظ سے آپ زمینی تھے۔ اور نفخ روح القدس کی جانب سے عملہ میں آیا جو آسمانی فرشتہ سے آیا۔ اس کو آپ کی خلقت سے وہی نسبت حاصل ہے جو باپ کو بیٹے سے ہونی چاہیے اس جہت سے آپ آسمانی ہیں۔ آسمانی پیدائش کا تقاضا تھا کہ آپ کی سکونت فرشتوں کی طرح غذا و خورش سے منزہ ہو کر آسمان پر ہو اور زمینی خلقت کا اقتضاء تھا کہ جناب کی زندگی زمین میں بسر ہو۔ خدا تعالی نے حتی الامکان دونوں مقتضیات کو پورا کر دیا چونکہ پدری پہلو قوی تھا اور نیز روحانیت اور نور جو نفخ روح القدس کا اثر ہے اور آپ کے وجود میں غالب تھا اس لئے آپ کی زندگی اور حیاۃ طیبہ کا زیادہ حصہ آسمانی سکونت کے لئے مخصوص ہوا۔ اور مادری پہلو کمزور تھا اور نیز مادہ طین کو آپ کے جسم طیب میں کم دخل تھا اس لئے زندگی کا تھوڑا حصہ زمین کے لئے انتخاب ہوا۔ حضرت قتادہ کا قول اس تجویز کا موید اور مصدق ہے۔

علامہ بغوی نے معالم التنزیل میں بذیل آیت و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین نقل کیا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قا ل قتا دہ ذکر لنا ان نبی اللہ عیسی قال لاصحا بہ ایکم یقذف علیه شبھی فا نہ مقتول فقال ر جل من القوم انا یا نبی اللہ فقتل ذ لك الر جل و منعاللہ عیسی ورفعه الیه وکساہ اللہ الریش؟ و البسه النور و طار مع الملا ئكة فھو معھم حول العرش و کا ن انسیاً ملیکاً سمائیاً ار ضیاً

(معالم التنز یل۔ ص ۱٦٢)

یعنی حضرت قتادہ کا بیان ہے کہ سلف نے ہمیں یہ تذکرہ سنایا کہ پیغمبر عیسی نے اپنے حواریوں کو کہا کہ تم میں سے کون خوش قسمت منظور کرتا ہے کہ میری شباہت کا پرتو اس پر ڈالا جائے اور وہ میری بجائے شہید ہو۔ قوم میں سے ایک مرد نے اس شرف وقبول کیا جو آپ کی جگہ شہید ا ہوا اور خدا نے حضرت مسیح کو بحافظت آسمان پر اٹھا لیا اور آپ کو ملائکہ کا نوری لباس پہنا کر کھانے پینے کی حاجت قطع کر کے فرشتوں کے ساتھ پرواز عطا کیا اور وہ بلحاظ خلقت ایک پہلو سے یعنی مادری جہت سے انسان تھے اور نفخ کے لحاظ سے آپ فرشتوں سے مناسبت رکھتے تھے اور نیز لحاظ اول سے آپ زمینی تھے اور لحاظ ثانی سے آسمانی۔ سو خدا تعالی نے دونوں اقتضاء آپ کی ذات کے متعلق پورے کر دیئے۔

علامہ عبدالوہاب شعرانی نے کتاب الیواقیت واجواہر میں اس سربستہ راز کو ان لفظوں میں واضح کیا ہے:

وانّما دفعھا اللہ الی جبر یل فاسکنھا الملکو ت و کا ن یسبح اللہ و یقدسه الی ان امرہ بنفخه فنفخه فی جیب مر یم فخلق منھا المسیح من غیر نطفة متو سطة فلذ لك سماہ اللہ تعا لی رو حاً دو ن غیر ہ ثم رفعه الی السما ء بقدر ما فیه من الروحا نیة و کا ن مکثه فی ا لا ر ض بقدر ما فیه من الطین و مکثه فی السماء بقدر ما فیه من النور

(قا ل الشیخ) و قو ل اللہ تعالی حکا یةً عنه و ھو فی المھد من قو له و جعلنی مبا ر کاً اینما کنت اشارة منه الی ھذہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجلمة یعنی اینماکنت فی السماء و الارض و یوید ذلك قول ابی بن کعب ان الله تعالی لما رد ارواح بنی آدم الی صلب آدم مع الذرات امسك عنده روح عیسی فلما اراد خلقه ارسل ذلك الروح الی مریم فکان منه عیسی علیه السلام فلهذا قال فیه روح منه

(الیواقیت والجواھر جلد اول ۔ص ۱۰۶)

خدا تعالی نے حضرت عیسیٰ کی روح جبریل کے سپرد کر دی اور عالم ملکوت میں اسے سکونت بخشی وہ اس وقت تک کہ مریم بتول کی جیب میں اس کے نفخ کا حکم دیا گیا خدا کی تسبیح و تقدیس ظاہر کرتا تھا۔ اس روح سے حضرت عیسیٰ بغیر توسط نطفہ کے پیدا ہوئے اسی لئے خدا نے ان کا نام روح قرار دیا جس انداز سے ان میں روحانیت تھی اتنی مدت کے لئے خدا نے ان کو آسمان پر اٹھا لیا اور جسقدر مادی طین کا تعلق آپ کی خلقت سے تھا اتنا عرصہ زمین پر ان کی رہائش رہی اور ہوگی الغرض نورانی حصہ آپ کی ذات میں غالب تھا اس لئے آسمانی سکونت کی میعاد زیادہ ہے۔ شیخ ابن عربی کا قول ہے کہ حضرت مسیح کی عہد طفولیت میں گفتگو (و جعلنی مبارکا این ما کنت) میں دونوں زندگیوں کی طرف اشارہ ہے یعنی خواہ میں آسمان پر رہوں یا زمین میں ہوں دونوں حال میں مبارک ہونگا۔ حضرت ابی بن کعب کا قول اس تقریر کا موید ہے کہ خداوند نے جب جملہ ذات کے ہمراہ ارواح بنی آدم کو پشت بنی آدم میں ودیعت رکھا حضرت عیسیٰ کی روح اپنے پاس رکھ لی جب خدا کا ارادہ ہوا کہ حضرت مسیح کو پیدا کیا جائے تو آپ کی روح حضرت مریم میں نفخ کر دی جس سے حضرت عیسیٰ پیدا ہوئے۔ آیت روح منه کا یہی مطلب ہے اور شیخ جامی نے شرح فصوص الحکم میں اس تفصیل کی طرف اشارہ کیا ہے۔

ثم اعلم ان بعیسی علیه السلام جهة جسمانیة و جهة روحانیة واحدیة جمع للجهتین فاذا نظر الی الجهة الجسمانیة یظن انه تکون عن ماء مریم و اذا نظر الی الجهة الروحانیة و آثارها من احیاء الموتی و خلق الطیر من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الطین یحکم انه عن نفخ جبر یل و اذا نظر الی ا حد ته
جمعهما یقا ل انه متکو ن منهما فی صورة البشر تکو ن الرو ح
فی ذا ت مطهرة عن لطبیعة ید عو ها الله بسجین لا جل ذ لك
ای لا جل تکو نه من نفخ جبر یل لا ن للا رواح صفة البقاء
او لا جل تکو ن فی ذا ت مطهرة لا ن الطها رة المحمل توجب
طهارة المحمو ل و الطهارة تستد عی طو ل البقاء قد طا لت
اقا مته فیها فزا د طو ل اقا مته علی الفٍ ۔ انتهی

(شر ح فصو ص الحکم)

حضرت عیسیٰ کو تین پہلو حاصل ہیں۔ جسما نی ، اور دوسرا رو حا نی اور تیسرا دونوں کا جا مع ۔ جہت جسما نی پر نظر کر نے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نطفہ مر یمی سے پیدا ہوئے ہیں اور روحانی جا نب کوملحو ظ ر کھنے سے ثا بت ہوتا ہے کہ آپ جبر یل کے نفخ سے پیدا ہو ئے ہیں خصو صاً جب کہ اس کے آ ثا ر یعنی ا حیاء موتیٰ اور خلق طیر کو ملا حظہ کیا جا ئے تو نفخ جبر یلی کا پہلو بہت تقویت پا تا ہے ۔ اور جا مع پہلو کو د یکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ دو رخ آ پ کی خلقت میں جمع ہیں آ پ صورت بشریہ میں مشتمل اور آ پ کی روح ایسی ذا ت میں ودیعت تھی جو علا ئق عنصر یہ سفلیہ سے مبرا تھی اسی لئے ان کی اقامت کو ہزار سال سے زائد عر صہ گذر گیا ہے اور تا حال وہ زندہ ہیں ۔ یہ نفخ جبر یلی کا اثر ہے۔

۲۔ حضرت موسیٰؑ کی شر یعت کی تجد ید کے لئے جتنے خلفاء حضرت کے بعد آ ئے وہ سب نبی تھے چنانچہ حدیث بخاری میں وارد ہے:

کا نت بنو اسرا ئیل تسو سهم ا لا نبیاء کلما هلك نبی خلفه
نبی و انه لا نبی بعدی و سیکو ن خلفاء فیکثرون

یعنی ابو ہر یرہ کا بیان حضرت ﷺ سے اس طرح مروی ہے کہ بنی اسرائیل پر انبیاء حکمرانی کر تے تھے جب ایک نبی وفات پا تا تو دوسرا نبی اس کا جانشین ہو جا تا۔ یہ بات قطعی ہے کہ میرے بعد کسی کو جدید نبوت نہ ملے گی اور خلفاء کثرت سے ہوں گے۔

نواب صدیق حسن صاحب نے فتح البیان میں تحریر فرمایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکان الرسل من بعد موسی الی زمن عیسی متواترة یظهر بعضهم فی اثر بعض والشریعة واحدة وهم انبیاء بنی اسرائیل المبعوثون من بعدهم کالشموئیل بن بابل و الیاس و منشائل و الیسع و یونس و زکریا و یحی و شعیا و حزقیل و داؤد و سلیمان و ارمیاہ و ھو الخضر و عیسی بن مریم کلھم یحکمون بشریعة موسی الا عیسی فانه جاءھم بشریعة جدیدة و غیّر بعض احکام التوراة (فتح البیان)

حضرت موسیٰ کی وفات کے بعد حضرت عیسیٰ کے زمانہ تک متواتر نبی ایک دوسرے کے نقش قدم پر ظاہر ہوئے ان کی شریعت واحد تھی سب کا عمل توراۃ مقدس پر تھا۔ ان میں مشہور انبیاء کرام کے نام حسب ذیل ہیں شموئیل بن بابل، الیاس منشائیل۔ الیسع، یونس، زکریا، یحیٰ شعیا، حزقیل، داؤد، سلیمان، ارمیاہ یعنی خضر، عیسیٰ ابن مریم۔ یہ سارے پیغمبر تورات پر فیصلہ کرتے اور اس کی رسوم کو زندہ کرتے تھے بجز حضرت مسیح کے کہ وہ جدید شریعت لے کر حاضر ہوئے اور تورات کے بعض احکام میں تبدیلی کر دی۔ حضرت موسیٰ کے لئے یہ امر کہ آپ کے خلفاء پیغمبر تھے جو دین حق کی خدمت کرتے اور سنن محوشدہ کو از سرنو زندگی بخشتے۔ ایک ایسا امتیاز اور فخر حاصل تھا جو سیدنا رسول اللہ ﷺ کی ذات ستودہ صفات میں موجود نہ تھا اور حضور کی ذات مجمع محاسن اور ذخیرہ مکارم تھی:

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اس لئے خدا نے چاہا کہ اس منقبت میں بھی حضور ﷺ کی ذات کو سب انبیاء حتی کہ موسیٰ پر مزیت بخشے اور آپ کی تجدید شریعت اور دین حق کی خدمت کو صاحب کتاب اولوالعزم نبی کے ذریعہ سرانجام دے چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور حضرت مسیح کو آسمان پر مرفوع کر لیا تاکہ آخر زمان میں نازل ہو کر اسلامی خدمات بجالائیں اور حضور ﷺ کے جانشین ہوں۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے

الا انه خلیفتی فی امتی۔ حضرت مسیح میری امت میں میرے جانشین ہونگے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میدان فخر اور مناقب میں حضور کا پلہ حضرت موسیٰ سے بھاری ہو گیا کہ موسیٰ شریعت کی تجدید کے لئے نبی آتے رہے اور محمدی شریعت کی تجدید کے لئے اولو العزم نبی اور رسول صاحب کتاب بھیجا جائے گا۔

حضرت مسیح کی اولوالعزمی پر یقین ہو جاتا ہے جب کہ آیت احزاب

و اخذ نا من النبیین میثا قھم و منك و من نوح و ابرا ھیم و موسی و عیسی ابن مر یم و اخذ نا منھم میثاقاً غلیظاً

کو ملاحظہ کیا جائے جامع البیان میں آیت کی تفسیر یوں لکھی ہے

صر ح باسماء او لی العزم الخمسة من بینھم (جامع البیان ص ۳۶۰)

یعنی انبیاء کی جماعت میں سے خدا نے صرف پانچ اولوالعزم نبیوں کے اسماء کو ذکر کیا ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ حضرت عیسیٰ کو رفع کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ کسی امتی کو نبوت سے سرفراز کر کے دین کی خدمت لی جاتی تو مناسب تھا جس کا جواب یہ ہے کہ امتی کو جدید نبوت عطا ہونے سے ختم نبوۃ میں فرق آتا تھا اور حضرت عیسیٰ اگر اس نبوت پر جو رسول خدا سے پان صد و ستر برس پہلے حاصل کر چکے ہیں تشریف لائیں، تو آیت خاتم النبیین کا ابطال لازم نہیں آتا کیونکہ آپ کو حضرت ﷺ کے ظہور کے بعد نبوت دست یاب نہ ہوگی بلکہ اپنی سابقہ نبوت پر نازل ہونگے۔

جمل میں علامہ سلیمان رقم طراز ہیں

قا ل الز محشری فان قلت کیف کا ن آخر ا لا نبیاء و عیسی ینزل فی آخر الز ما ن قلت معنی کو نه آ خر ا لا نبیاء انه لا ینبأ بعده ا حد و عیسی ممن نبیء قبله و حین ینزل ینز ل عا ملاً بشریعة محمد ﷺ (کر خی)

یعنی اگر سائل سوال کرے کہ حضرت عیسیٰ نبی ہو کر دنیا میں نازل ہوں گے تو پیغمبر خدا ﷺ خاتم النبیین کیونکر ہوئے؟ جس کا جواب یہ ہے کہ ختم نبوت کے یہ معنی ہیں کہ رسول خدا ﷺ کے بعد جدید نبوت کسی کو عطا نہ ہوگی اور حضرت عیسیٰ قریباً چھ صد سال آنحضرت سے پیشتر نبوت سے سرفراز ہو چکے ہیں اور اسی سابقہ نبوت پر نازل ہونگے (جمل)

اور مدارک التنزیل میں علامہ نجم الدین نسفی نے تحریر فرمایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خا تم النبيين اے آ خر هم لا ينبأ ا حد بعده و عيسى ممن نبيء قبله و حين ينزل عا ملاً على شر يعة محمد ﷺ كا نه بعض امته (مدار ك التنز يل)

علامہ خازن نے اپنی تفسیر میں یہی جواب معتزلہ اور جہمیہ کے شبہ کا دیا ہے۔

امام محی الدین نووی نے شرح مسلم میں اس جواب کے بعض حصہ کا ذکر کیا ہے:

قا ل القا ضى ر حمه الله تعا لى نزو ل عيسى عليه السلا م و قتل الد جا ل حق صحيح عند اهل السنه للا حا ديث الصحيحة فى ذا لك و ليس فى العقلولافى الشرع ما يبطله فوجب ا ثباته و انكر ذ لك بعض المعتز لة و الجهمية و من وافقهم و زعموا ان الا حا ديث مر دودة بقو له تعا لى و خاتم النبيين و بقوله ﷺ لا نبى بعدى و باجماع المسلمين انه لا نبى بعد نبينا ﷺ ان شر يعة مو يدة الى يو م القيا مة لاتنسخ و هذا استدلال فا سد لا نه ليس المراد بنزو ل عيسى عليه السلا م انه ينز ل نبياً بشرعٍ ينسخ شر عنا و لافى هذه ا لا حا ديث و لا فى غير ها شيء من هذا بل صحت هذه ا لا حا ديث هنا و ماسبق فى كتاب ا لا يمان و غير ها انه ينز ل حكماً مقسطاً يحكم بشر عنا و يحيى من امور شر عنا ما هجره الناس (شر ح مسلم ج دو م ص ۴۰۳)

حضرت عیسیٰ کا نازل ہو کر دجال کو قتل کرنا اہل سنت کے نزدیک حق اور صحیح ہے اور عقلاً اور شرعاً کوئی امر مبطل نہیں پایا جاتا اور معتزلہ اور جہمیہ نے اس عقیدہ کا انکار کیا ہے اور احادیث نزول مسیح کا بحوالہ آیت خا تم النبيين رد کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ عقیدہ صرف قرآن کے ہی مخالف نہیں بلکہ حدیث لا نبى بعدى اور اجماع امت کے بھی مخالف ہے اور حضور ﷺ کی شریعت دوامی ہے جو تا قیامت منسوخ نہ ہوگی۔ اور یہ استدلال ہر دو کا فاسد ہے نزول سے یہ مراد نہیں کہ وہ شریعت محمدیہ کے ناسخ ہو کر نازل ہوں گے اور روایات باب وغیرہ میں ایسا تذکرہ نہ دیکھا گیا ہے نہ سنا گیا ہے بلکہ دوسری روایتوں سے جو کتاب الایمان میں گذر چکی ہیں یہ نتیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوتا ہے کہ وہ شریعت محمدیہ کے مطابق انصاف سے حکم دیں گے اور سنن مہجورہ کو زندہ کریں گے۔

۳۔ حضرت مسیح نے یہ خود دعا کی تھی کہ اے خداوند مجھے امت محمدیہ میں انتخاب کر کے حضرت محمد ﷺ کی خدمت کا موقع عنایت فرما۔ چنانچہ انجیل برنباس میں موجود ہے کہ اے خداوند تو حضرت محمد کو اپنا ساتھ دے اور مجھے اس کی جوتی کا تسمہ کھولنے کے لائق کر یعنی مجھے آپ کے ادنی خادموں میں کر۔ سو خدا نے ان کی دعا کو قبولیت کا شرف بخشا اور آسمان پر مرفوع کر لیا تاکہ آخر زمان میں نازل ہو کر حضرت ﷺ کے خدام میں داخل ہوں۔ نواب صدیق حسن صاحب نے حجج الکرامۃ میں لکھا ہے:

بعضے گفتہ اند کہ چوں وے علیہ السلام صفت آنحضرت ﷺ وامت او دید آرزو کرد کہ از امت او باشد پس حق تعالی دعائے او را مستجاب کرد تا... آخر زمان باقی داشت و وے وقت نزول مجدد امر اسلام باشد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۱ء ص ۵۔۸)

اعلان برائے طبع مباحثہ مالیر کوٹلہ

(از مہتمم اعلی مباحثہ)

مالیر کوٹلہ کے مباحثہ کی سہ روزہ روئداد اب مکمل ہو چکی ہے اور مطبع کو جارہی ہے۔ عام حالات میں روئداد مذکورہ ایک عرصہ پیشتر مکمل ہو جانی چاہیے تھی لیکن خلاف توقع اس کا مجسم مجوزہ حدود سے تجاوز کر گیا اور اب وہ بصورت مطبوعہ ۲۵۰ صفحات سے کم پر محیط نہ ہوگی۔ علاوہ بریں رمضان المبارک کے باعث کام مسلسل نہ ہو سکا۔

روئداد ہذا میں یہ امر ملحوظ رکھا گیا ہے کہ ہمیں فریقین کے دلائل پر کوئی تنقید یا محاکمہ نہ ہو، اس کا آہنگ بیان سرتاپا غیر جانبدار ہو اور عوام اپنا ذاتی اجتہاد کر سکیں۔

مباحثہ مذکورہ کی شرائط قریباً دو ہفتے میں طے ہوئیں اور اس کے نتائج اور عواقب بھی نہایت دلچسپ ہیں۔ ان تمام امور کا تقاضا تھا کہ جملہ مراحل کو بہ تفصیل تمام بیان کیا جاتا۔ اس لئے روئداد متذکرہ میں واقعات ایک معرا صورت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلا تبصرہ اپنے ربط طبعی کے ساتھ مرتب کئے گئے ہیں۔

فریقین کی تقریروں کی مکرر کتابت اور جداگانہ مراتب میں ان کی تقسیم ایک دوسرا مرحلہ تھا جس نے توقف میں اور اضافہ کردیا کیونکہ اگر تقریروں کو محض کاتب کے ترحم پر چھوڑ دیا جاتا اور انہیں ابتدائی مسودات کے مطابق نقل کرتا تو ان میں موجودہ دل آویزی پیدا نہ ہوسکتی۔

روئداد کی نسبت یہ اہتمام کیا گیا ہے کہ وہ اس امتیازی مباحثہ کی شان کے شایان ہو اور کتابت وطباعت میں ممتاز ہو۔

نظر بر امور بالا کتاب کے میعاد معینہ میں شائع ہونے کی توقع نہیں تخمینہ کیا گیا ہے کہ اہتمام مجوزہ کے ساتھ کتاب کی اشاعت ماہ ہذا کے آخر تک ہوسکے گی مجھے فریقین سے توقع ہے کہ وہ اس کی اشاعت تک اپنی رواداری کو قائم رکھیں گے اور کسی عجلت سے کام نہ لیں گے اگرچہ انہیں میعاد مقررہ کے بعد جداگانہ اظہار رائے یا منفردانہ روئداد کی اشاعت کا حق حاصل ہے لیکن میں جانبین اور ان کے صدور سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے استحقاق کو آخر جون تک محفوظ اور معلق رکھیں کیونکہ بصورت دیگر روئداد کی تدوین میں جو کاوش کی گئی ہے وہ یکسر باطل ہو جائے گی دوران مباحثہ میں بھی ہم فریقین کی سہولیت اور مباحثہ کی تکمیل کے لئے شرائط کے اوقات میں توسیع کر چکے ہیں (امر واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ توسیع ہوئی تھی وہ احمدیوں کے لئے ہوئی تھی محمدیوں کے نہیں، نہ محمدیوں کو ضرورت ہوئی نہ درخواست کی۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اور اب کامل توقع ہے کہ طرفین ایک جانبدارانہ روئداد کی اشاعت کیلئے میعاد مذکورہ کی توسیع کو جو حالات کے ناگزیر تقاضا سے پیدا ہوئی ہے گوارا کریں گے اور کسی عجلت کے اظہار سے اپنے ضعف واضطراب کا ثبوت نہ دیں گے۔

میں اسکی اطلاع فریقین کے صدور اور ان کے اخبارات کو بھیج رہا ہوں۔

والسلام، خان محمد احسان علی خان از مالیر کوٹلہ

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں کہ:

یہ بھی ذکر ہو چاہیے تھا کہ کتاب مفت ملے گی یا بقیمت۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۱ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متفرقات

مرزائیت سے توبہ:

مقام مالیر کوٹلہ میں ایک شخص محمد حسین راجپوت مرزا صاحب قادیانی تصنیف دیکھ کر مذبذب ہو رہا تھا۔ اس کو خواب میں مرزا صاحب قادیانی دکھائے گئے۔ مرزا صاحب نے خود اسکو فرمایا کہ میرے مریدوں کو کہدو کہ میرے دعاوی سے باز آجائیں ورنہ ان کی بھی یہی حالت ہوگی۔

چنانچہ اس نے یہ خواب سنایا اور سن کر عبداللہ کنسٹیبل راجپوت تائب ہوا۔ اسی سلسلہ میں راجپوتان محلّہ توران بخشی نے صوم وصلوۃ کی پابندی اور ترک شراب کا عہد کیا خدا استقامت بخشے۔ عبدالودود اپیل نویس از مالیر کوٹلہ۔

خلیفہ قادیان کی صحت:

خلیفہ قادیان کو دو ماہ سے برابر بخار آتا ہے انتہاء بخار کی ۱۰۵ تک بھی ہوتی رہی ہے اب بغرض علاج لاہور گئے ہیں۔ ناظرین دعا کریں اور مرزا ڈاکٹر یعقوب بیگ لاہوری دوا کریں۔

مقدمات قادیانی:

حکیم عبدالحق ابوتراب امرتسری نے ایک مقدمہ مولوی عبدالستار دہلوی وغیرہ پر کیا تھا۔ اس میں ۸۰ روپئہ پر راضی نامہ ہوا۔ دوسرا منشی قاسم علی وغیرہ قادیانیوں پر کیا ہوا ہے جس کی باوجود کئی تاریخیں گذرنے کے باقاعدہ پیشی ابھی تک نہیں ہوئی۔ ۱۸ جون سے ۵ جولائی مقرر ہوئی ہے۔ سنا ہے قادیانیوں نے بھی کئی مقدمات مقابل میں دائر کردیئے ہیں۔ ہر کام کے لئے ایک وقت ہوتا ہے مقدمات تو کبھی بھی خصوصاً آج کل کسی طرح زیبا نہیں۔ خاص کر ایسے لوگوں کو جو قومی مجالس میں جا کر عدم تعاون اور قطع تعلق پر تجویزات کی تائید کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۱ء ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے اخلاق اور تہذیب کا نمونہ

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں کہ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کہنا ہے کہ ان کا مشن یہ ہے کہ
آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت دنیا پر ظاہر کردوں

تاہم مرزاجی قادیانی نے اپنے ملک کی زبان میں فاش غلطیاں کر کے جس قدر آنحضرت ﷺ کی علوشان ظاہر فرمائی اس کا نمونہ تو میں دکھا چکا ہوں، آج میں مرزا جی کے اخلاق اور تہذیب کا نمونہ دکھا کر ناظرین سے انصاف چاہتا ہوں کہ کیا ان کو آنحضرت ﷺ سے منسوب کیا جا سکتا ہے۔

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا ایک برابر ہے (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۶)

۱۔ یہ مرہم بمعہ اس کی وجہ تسمیہ کے طب کی ہزارہا کتابوں میں موجود ہے (ست بچن۔ص ۱۶۴)

۲۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ امت محمدیہ میں کئی کروڑ ایسے بندے ہوں گے جن کو الہام ہوتا ہوگا (ضرورۃ الامام) (چالیس کروڑ میں سے کئی کروڑ)

۳۔ صدہا فرقے ہندوؤں میں ایسے پاؤ گے جو وید سے ٹھٹھا کرتے ہیں اور ان سے انکاری ہیں (ضرورۃ الامام۔ص ۲۱)

۴۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میری جماعت میں اس قسم کے ملہم اسقدر ہیں کہ بعض کے الہامات کی ایک کتاب بنتی ہے (ضرورۃ الامام۔ص ۳۰)

۵۔ میں وہ ہوں جس کے بعض معجزات اور پیش گوئیوں کے کروڑہا انسان گواہ ہیں (نزول المسیح۔ص ۸۳ مطبوعہ ۱۹۰۹ء)

۶۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ میری جماعت کی اسقدر ترقی ہوئی ہے جیسے ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ (قادیان کے آریہ اور ہم۔صفحہ ۱۴) (پانچ لاکھ قطروں کے دریا شاید قادیان میں بہتے ہوں گے)

۷۔ اس غم سے محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ میں زندہ ہوں یا مر گیا (قادیان کے آریہ اور ہم۔ص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۳

۸۔ خدا نے اپنے رسول کی پیش گوئی میں کہ ہر صدی کے سر پر مجدد آوے گا ایک منٹ کا فرق پڑنے نہ دیا (فتح اسلام۔ طبع ۱۹۰۸ء ص ۹)

۹۔ ایک دنیا جانتی ہے کہ کشمیر میں حضرت عیسٰی کی قبر ہے (قادیان کیا آریہ اور ہم)

۱۰۔ جس کو تم ایک سیکنڈ میں ہزار ہزار سجدہ کر رہے ہو (فتح اسلام ص ۴۷)

۱۱۔ دیکھو زمین پر ہر روز خدا کے حکم سے ایک ساعت میں کروڑ ہا انسان مر جاتے اور کروڑ ہا اس کے ارادہ سے پیدا ہو جاتے ہیں (کشتی نوح ص ۳۷ طبع ۱۹۱۸ء)

کروڑ ہا کے معنی ہیں، بہت کروڑ،

مگر ہم مرزا قادیانی کی خاطر دو کروڑ ہی مان لیتے ہیں۔ رات دن میں چوبیس ساعتیں ہوتی ہیں۔ پس اس حساب سے ۴۸ کروڑ انسان ہر روز مرے، اور اتنے ہی یا کم وبیش بچے پیدا ہوئے۔

دنیا کی کل آبادی (۱۹۲۱ء میں) ۱۵۲ کروڑ ہے۔

اب پھر ہم مرزا جی کی بڑی رعایت کر کے ایک حصہ نابالغ بچے اور تین حصے بالغ مرد و زن یعنی کل دنیا میں ۳۸ کروڑ بچے اور ۱۱۴ کروڑ بالغ فرض کرتے ہیں۔

اسی تناسب سے جب ۱۲ کروڑ بچے اور ۳۶ کروڑ بالغ ہر روز مرے، تو ایک ہفتہ کے بعد کل بالغ فوت ہو کر بچے ہی بچے باقی رہ کر سلسلہ ولادت بند ہو گیا۔ اور اب ۱۵۲ کروڑ بچے ۴۸ کروڑ روزانہ کے حساب سے مرنے شروع ہوئے تو چار یوم میں ان کا خاتمہ ہو گیا۔ واہ کاکا گنی صاحب آپ کے حقائق ودقائق کے کیا معنی۔

فضول اور یاوہ گوئی:

۱: سچے مسیح اور مہدی کا نہ آسمان پر کچھ پتہ چلتا ہے ہزار چیخیں بھی مارو، وہ دونوں گم شدہ جواب ہی نہیں دیتے کہ زندہ ہیں یا مردہ اور کدھر ہیں اور کہاں ہیں (ص ۳۴۔ نزول المسیح)

۲۔ تو پھر آپ لوگ کوشش کریں کہ مسیح موعود جو آپ کے خیال میں ہے انہی دنوں میں آسمان سے اتر آوے (ص ۱۵۴۔ ازالہ اوہام)

۳۔ خدا ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تباہ کر دیا ہے (دافع البلاء۔ص ۱۵)

۴۔ میرے دعوے کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسمان سے اتر ہی آوے..آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اترتے دکھائی دیں۔اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دعا ضرور قبول ہوگی (ازالہ اوہام۔ص ۱۵۴)

(مرزا جی ! آپ نے صفحہ ۲۰، آئینہ کمالات اسلام پر ملکہ وکٹوریہ کے واسطے جس کے اسقدر احسانات کے آپ مقر ہیں، گویا آپ کے مشن کی ہستی اور ترقی اسی کی حکومت کی وجہ سے ہے کس قدر زور سے دعا کی کہ آپ کی زندگی میں وہ اسلام قبول کر لے مگر یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ پس آپ حق پر تھے یا نہ تھے۔حالانکہ اس معاملہ میں دعا کرنے والا مقبول الدعوۃ جس کے واسطے دعا کی گئی وہ خدا کے سب سے سچے دین والوں کی محسن اور دعا سب سے نیک کام یعنی اسلام لانے کے واسطے، تو پھر آپ کے یہ کلمات استخوان بے مغز کی طرح اگر کتوں کے آگے پھینکنے کے لائق نہیں تو اور کیا ہیں)۔

۵۔آگ آگ کو معدوم کر دیتی ہے (قادیان کے آریہ اور ہم۔ص ۵۴)

۶۔ یاد رکھنا چاہیے کہ اس درجہ کا انسان فقط اس انسان کی طرح ہے کہ جو ایک اندھیری رات میں دور سے ایک آگ کا دھواں دیکھتا ہے (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۰، ۴۷)

۷۔ دمشق کے لفظ سے دمشق ہی مراد رکھنا دعوی بلا دلیل اور التزام مالا یلزم ہے (ازالہ اوہام۔ ص ۶۱)

۸۔ ہم سزائے موت اٹھانے کے لئے تیار ہیں (نشان آسمانی طبع ۱۸۹۶ء۔ص ۳۳)

۹۔ درثمین طبع ۱۹۱۰ء میں لکھا:

گر کہے کوئی کہ یہ منصب تھا شایان قریش
وہ خدا سے پوچھ لے میرا نہیں یہ کاروبار

۱۰۔ مجھے بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے (کشتی نوح۔ص ۱۵)

۱۱۔صاحبزادہ عبداللطیف کی شہادت بھی میری سچائی کا نشان ہے کیونکہ جب سے خدا نے دنیا کی بنیاد ڈالی ہے کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ کوئی شخص دیدہ دانستہ ایک جھوٹے مکار مفتری کے لئے اپنی جان دے (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۴۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یاللعجب ! کیا مسیلمہ کذاب بھی یہی دعویٰ نہیں کر سکتا تھا جسکے واسطے سینکڑوں متبعین نے اپنے خون بہا دیئے ۔ یہاں مرزا جی نے الفاظ ، دیدہ دانستہ ، استعمال کر کے سوا اس کے کہ عبارت کو بے معنی کر دیا ہم نہیں جانتے کہ فائدہ کیا اٹھایا۔ کون کہتا ہے کہ عبداللطیف نے مرزا جی کو اور مسیلمہ کے معتقدین نے مسیلمہ کو جھوٹا سمجھ کر جان دی ۔ ایسے مخطیوں کے جان دینے سے صرف یہ پایا جاتا ہے کہ وہ اپنے اعتقاد میں پکے تھے نہ یہ کہ وہ اپنے اعتقاد میں سچے تھے ۔ ورنہ آنحضرت ﷺ کے مقابلہ میں ہزار ہا بت پرستوں کے سر کٹوانے سے ثابت ہوگا کہ ان کے بت سچے تھے ۔ مرزا جی کی اس عبارت کا اگر ہمیں کوئی مطلب سمجھا دے تو ہم اس کو لنگر خانہ کی روٹیوں سے ایک ہفتہ کیلئے سبک دوش کر دیں گے)۔

۱۲ ۔ اب یقیناً سمجھو کہ آریہ سماج کا خاتمہ ہے اور جیسا کہ خدا نے وعدہ کیا تھا وہ پورا ہوا کیا انسان کی طاقت ہے کہ قبل از وقت ایسی پیش گوئیاں کر سکے ۔ (ص ۱۶۹ تتمہ حقیقۃ الوحی)

استہزاء :

۱ ۔ کیا حضرت عیسیٰ کے لیٹنے کے واسطے آسمان پر کوئی چارپائی بھی ہے (ازالہ ۔ ص ۳۰۲)

۲ ، یہ تو نہیں کہ خدا کے واسطے بہشت سے باہر کوئی لکڑی یا لوہے یا چاندی کا تخت بچھایا گیا ہو (ازالہ اوہام حصہ اول ۔ ص ۳۵۰)

۳ ۔ حضرت جبریل ایسا تو نہیں آتا جیسا کہ انسان کسی گاڑی میں بیٹھ کر یا کسی کرایہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر اور پگڑی باندھ کر اور چادر اوڑھ کر (ضرورۃ الامام ۔ ص ۱۶)

چالاکی :

۱ : بھلا میں پوچھتا ہوں کہ اگر یہ واقعہ پادری آتھم والا آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتا اور آپ وحی کے ذریعہ سے فرماتے کہ فلاں شخص جس پر عذاب نازل ہونا تھا پوشیدہ طور پر اپنی شوخیوں سے باز آ گیا ہے تو پھر کیا آنحضرت ﷺ کے قول کو یہ لوگ قبول کرتے یا رد کر دیتے ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ۔ ص ۱۳۱)

(بھلے مانس ! آنحضرت ﷺ کا ایک قول تو ایسا بتا کہ آپ نے فرمایا ہو کہ یہ کام اتنے دنوں میں ضرور ہو جائے گا ۔ اگر نہ ہو تو مرزا کے گلے میں رسہ ڈالو ، مرزا کو پھانسی دو ، اس کا منہ کالا کرو ، اس کو ذلیل کرو ۔ اور لوگوں نے سمجھا یا بھی ہو کہ اس ناحق کے اصرار سے باز آ جایئے فلانے نو مسلم حافظ صاحب کو اصل حال کا الہام ہو چکا ہے کہ ایسا کبھی ہونا نہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲: میں روحانی طور پر بغیر ماں اور باپ دونوں کے ہوں کیونکہ نہ کوئی مرشد رکھتا ہوں جو بجائے باپ کے ہو نہ خاندان نبوت جو بجائے ماں کے ہو (نزول المسیح ۔ص ۱۲۷)

شرمناک جھوٹ:

۱۔حضرت مسیح معجزہ نمائی سے صاف انکار کر کے کہتے ہیں کہ میں ہرگز کوئی معجزہ نہیں دکھا سکتا (ازالہ اوہام) (حالانکہ حضرت عیسی نے فرمایا کہ تم کو ہرگز کوئی معجزہ نہیں دکھایا جائے گا جیسا کہ دس لاکھ معجزوں کے مدعی نے نواب محمد علی خان اور پنڈت لیکھ رام وغیرہ کو جواب دیا)

۲۔ میں نے کہا تھا ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا (ضمیمہ ص ۱۰ تحفہ گولڑویہ)

حالانکہ جنگ مقدس کے صفحہ ۱۸۸۔۱۸۹ پر آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے...
>
> میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر سزا اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جائے۔

۲۔ چودھویں صدی میں مسیح موعود ظاہر ہوگا تمام اکابر اہل کشوف کا اس پر اتفاق ہے (ص ۱۴۸ تحفہ گولڑویہ)

اور شہادت میں نواب صدیق حسن خان صاحب کو پیش کیا ہے جن کی بابت آپ صفحہ ۳۴ تتمہ حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ یہ ان کی غلطی تھی کہ انہوں نے ایسا لکھا ہے کیونکہ ایسے خونی مہدی کے بارہ میں کوئی حدیث صحیح ثابت نہیں اور شاہ ولی اللہ صاحب کی نسبت لکھتے ہیں کہ ان کا کشف مہدی کے ظہور تیرھویں صدی کا غلط نکلا (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازالہ اوہام ۔ص ۵۶۵)

غیر کو نصیحت خود را فضیحت:

۱: سو روحانی اور جسمانی طور پر اپنی بیویوں سے نیکی کروان کے لئے دعا کرتے رہو اور طلاق سے پرہیز کرو کیونکہ نہایت بد خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو طلاق دینے میں جلدی کرتا ہے (حاشیہ ص ۳۷ ۔تحفہ گولڑویہ)

۲۔ لیکن ایک شخص بحث اور جھگڑا تو لوگوں سے کرے اور ناحق اپنی بے خبر اور بے گناہ بیویوں کو غصہ میں آکر طلاق دیوے۔ یہ امر وحشیانہ اور سراسر خلاف تہذیب ہے۔کیا مناسب ہے کہ گناہ کسی کا ہو اور مارا کوئی جائے۔کیا سنت رسول اللہ ﷺ میں اسکا کوئی نمونہ پایا جاتا ہے (ازالہ اوہام ۔ص ۳۵۶)

۳۔ نیک آدمی کی یہی نشانی ہے کہ وہ ایسی نصیحت کسی دوسرے کو ہرگز نہیں دیتے جس کے آپ پابند نہ ہوں (ست بچن ۔ص ۸۱)

مرزا جی نے اپنے بیٹے فضل احمد پر اس کی بے گناہ بیوی کو فوراً طلاق دینے کے لئے جس قدر زور دیا اور اس کی والدہ ماجدہ سے جس قدر روحانی اور جسمانی نیکی کی وہ کس کو معلوم نہیں۔

ملاّ مصر، مشالچی ، سارے اکو چج
ہوراں کرن اجاولا آپ ہنیرے وچ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۷ ۔۹)

مرزائیوں کا قافیہ تنگ، ناطقہ بند

جناب ابو رشید ہنجلی ضلع شیخوپورہ سے لکھتے ہیں:

ہمارا خاص دوست چوہدری غلام محمد ہنجالوی مورخہ ۲۷ مارچ کو موضع لدھڑ ضلع سیالکوٹ میں اپنے کام کے واسطے گیا تھا۔وہ بیان کرتا ہے کہ جس روز میں لدھڑ پہنچا شام کو مجھے معلوم ہوا کہ موضع کوڑیاں جو کہ موضع لدھڑ کے بہت قریب ہے، میں بحث کا بازار گرم ہو رہا ہے۔مسلمانوں کی طرف سے مولانا ابراہیم سیالکوٹی اور مرزائیوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف سے حافظ غلام رسول وزیر آبادی مناظر ہیں۔ کئی آدمی علی الصبح کوٹ کوڑیاں میں پہنچے۔ مولانا کی زیارت سے مستفیض ہو کر باادب بیٹھ گئے اب مباحثہ کے واسطے شرائط طے ہونے لگے۔ مرزائیوں کی طرف سے حیلے بہانے ہونے لگے جیسا کہ عام طور پر ان کا شیوہ ہے۔ خدا خدا کر کے ایک بجے بحث شروع ہوئی۔ چار گھنٹہ بحث کے واسطے مقرر ہوا۔ دو گھنٹہ میں حیات و وفاۃ مسیح کا مسئلہ اور دو گھنٹہ میں صداقت و تکذیب کا فیصلہ ۔ مرزائی مناظر نے ساری بحث میں یہی تنازع کیا کہ وقت تھوڑا ہے۔ مولوی ابراہیم صاحب نے فرمایا اچھا مجھ کو دس منٹ اور تم کو پندرہ منٹ دیئے جائیں گے۔ اس پر بھی جواب آیا کہ وقت تھوڑا ہے۔ بالآخر قرار پایا کہ مجھے آدھ گھنٹہ اور تم ڈیڑھ گھنٹہ لے لو۔ غرض کہ متوفیك کی بحث میں مرزائی مناظر فیل ہو گیا اور مولوی ابراہیم صاحب نے متوفیك کے صیغہ جات سب جمع کر دیئے تھے اور اسم فاعل کا مستقبل کے لئے ضروری ہونا سمجھایا۔ غرضیکہ سب لوگوں کی تسلی و تشفی ہو گئی کہ مرزا لوگ مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے جا بجا دورے کر رہے ہیں۔

مسلمان بہت مسرت سے مولوی ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کے حق میں درازی عمر کے لئے دست بدعا ہوئے اور جلسہ کا خاتمہ ہوا اور ان کا تانا بانا سب ادھڑ گیا اور روتے سر دھنتے بے چارے بے نیل و مرام واپس چلے گئے۔ اور جاتے وقت لوگوں نے تاڑی بجائی لیکن مولوی صاحب نے اس فعل کو ناجائز قرار دے کر لوگوں کو خاموش کرایا۔ یہ بحث ایک سرکاری آدمی کے زیر حفاظت ہوئی میدان مباحثہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے ہاتھ رہا۔

خاکسار محرر عرض کرتا ہے کہ خدا کے واسطے خلیفۃ المسیح کیوں نہیں اس فیصلہ کو منظور کرتا کہ خود ذات شریف کسی اہل علم کے ساتھ گفتگو کریں اور اپنی آبائی سنت کو ترک کریں۔ کبھی غلام رسول راجیکی اور کبھی وزیر آبادی اور کبھی مولوی سرور شاہ بے چارا بغل میں منہ چھپاتا پھرتا ہے۔ جہاں مقابلہ کیا چاروں شانے چت۔ چنیوٹ کا مباحثہ دور نہیں، تمام ضلع جھنگ و لائل پور میں مشہور ہو رہا ہے کہ مرزائیوں کے فریب میں نہ آنا، تاوقتیکہ خلیفہ جی مسند سے اتر کر مولوی ثناء اللہ (کیوں لڑکوں کو تکلیف دیتے ہو۔ اڈیٹر اہل حدیث) یا مولوی ابراہیم صاحب سے گفتگوئے مباحثہ نہ کریں۔ ورنہ یہ دھوکہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹی اب ٹوٹنے والی ہے۔

مرزائیوں کے سامنے جب منکوحہ آسمانی کا الہام رکھا جاتا ہے تو مولوی غلام رسول جیسے مرزائی جھٹ کہہ دیتے ہیں اجی صاحب پڑھو

ایتها المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبك

دیکھو: نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔

افسوس ان مرزائیوں کو معلوم نہیں کہ فسخ نکاح کے لئے کیا کیا شرطیں ہیں خلیفہ جی سن رکھیں:

الف۔ ناکح نامرد ہو۔

ب، ظالم جابر ہو اور عورت کو اپنی جان کا خطرہ ہو۔

ج۔ مفلس نادار ہو اپنے پیٹ کے لئے بھی نہ کما سکتا ہو۔

د۔ چوتھی شرط قابل تسلیم ہے یعنی شخص مرتد ہو جائے تو اس صورت میں نکاح فسخ ہو گیا۔

تاخیر کا ہے کو ہوگا۔ بندہ خدا ذرا سمجھ کے قدم رکھا کرو۔ بات کو تول پھر بول۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۹)

قادیانی وفد شملہ میں

گذشتہ ۲۳ جون (۱۹۲۱ء) کو وائسرائے ہند نے قادیانی وفد کو شملہ میں شرف باریابی سے سرفراز کیا۔ وفد کے آنے کی غرض وغایت تو وہی جانتے ہونگے جو اس کے بھیجنے کے ذمہ وار تھے مگر عام خیال یہ ہے کہ چونکہ آج جکل ملک ہند میں آزادی کی ہوا سخت زور سے چل رہی ہے اور یہ ڈر تھا کہ اس کا اثر کہیں خلوت نشینان حرم قادیان تک نہ جا پہنچے، اسلئے یہ وفد روانہ کیا گیا تا کہ عہد غلامی کی از سرنو تجدید کرے جو امتداد زمانہ سے ڈھیلا ہو گیا ہے (خلیفہ قادیان کو شاں ہے کہ مجھ کو گردونواح قادیان کے لئے آنریری ڈپٹی بنایا جائے شاید اس کو ذریعہ کامیابی جانا ہو۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

ارا کین وفد کل ۳۳ شخص تھے جن میں سے تقریباً آدھے انگریزی زبان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نابلد تھے، مگر باوجود اس نا قابلیت کے ان کا باطنی علم اس قدر وسیع تھا کہ وائسرائے کے جواب کو ایسی اچھی طرح سمجھتے تھے۔ جیسے ان کے آقا و مولا مرزا صاحب قادیانی خود اپنی وحی والہامات انگریزی کو۔

وفد کے اڈریس میں بعض امور ایسے ہیں جو نہ صرف اپنی دل چسپی میں لاجواب ہیں، بلکہ ارباب فہم وفکر کے لئے عبرت وموعظت کا کافی ذخیرہ اپنے اندر رکھتے ہیں۔

سب سے اول وفد نے حکومت انگلشیہ پر یہ احسان جتایا ہے کہ جس وقت مرزا صاحب قادیانی نے دعوے مسیحیت ومہدویت کا علم بلند کیا، اس وقت سارا ہندوستان جہاد کے غلط مفہوم سے گونج رہا تھا اور اگر مرزا صاحب اپنی روحانی فصاحت وبلاغت سے جہاد کی تعلیم کا بداثر لوگوں کے دلوں سے دور نہ کر دیتے تو امن کا چراغ کبھی کا بجھ گیا ہوتا اور انگریزی حکومت ہندوستان سے دم واپسیں کی طرح رخصت ہوگئی ہوتی۔

افسوس مرزا صاحب قادیانی کے اس عظیم الشان کارنامے کا کہیں اعتراف نہیں۔ وائسرائے نے بھولے سے بھی اس کا ذکر نہیں کیا تاکجا کہ اس کے صلے میں خلیفہ قادیان کو کسی نوازش شاہی کا امیدوار کیا جاتا۔

اس سے آگے چل کر خود مسئلہ جہاد کا تذکرہ ہے جسے اڈریس میں بیوقوفانہ، احکام اسلام کے برخلاف اور فتنہ انگیز بتلایا گیا ہے۔ اور محض جس کی بیخ کنی کے لئے مرزا صاحب اس دنیا میں تشریف فرما ہوئے تھے۔ وائسرائے نے تو گو احسان فراموشی کی مگر مسلمان ایسے نہیں وہ آپ کی اس دینی خدمت کے ہمیشہ معترف رہیں گے اور ان کی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اسکا پورا پورا بدلہ دے۔ گذشتہ تیرہ سو سال میں یہ صرف آپ کی ذات بابرکات ہی تھی جس نے یہ نکتہ حل کیا اور باقی سب صغیر وکبیر ادنیٰ واعلیٰ اس فضیلت سے محروم رہے امید ہے اب آئندہ ان اللہ یحب الذین یقاتلون فی سبیل اللہ صفاً کانھم بنیان مرصوص کا ترجمہ یہ نہیں کریں گے کہ اللہ ان لوگوں کو پیار کرتا ہے جو اس کی راہ میں صف باندھ کر لڑتے ہیں گویا کہ وہ ایک دیوار ہے سیسہ کی۔ کیونکہ بقول وفد مرزائیہ جہاد، فعل احمقانہ، ہے۔ ترجمہ یہ کریں گے کہ اللہ ان لوگوں کو پیار کرتا ہے جو قادیان میں چندہ باقاعدہ اس غرض سے بھیجتے ہیں کہ اس سے تصانیف کا سلسلہ جاری رکھا جائے اور خاندان نبوت پرورش پائے۔ یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی لغت قادیانی رموز الخرس، اوروحی مرزا کے مطابق معلوم ہوتے ہیں۔

پھرا ڈریس میں گورنمنٹ کو اس بات کا بھی اطمینان دلایا گیا کہ قادیان کی غیور ہستیاں سلطان ترکی کو اپنا خلیفہ تسلیم نہیں کرتیں۔،

خداجانے اس اعلان کی کیا ضرورت نکل آئی ورنہ ہر شخص جانتا ہے کہ مسیح موعود جیسے امن کے شہزادے کی امت کسی غیر کی گلہ بانی کب منظور کرسکتی ہے۔ اس روحانی بادشاہ کے مقابلے میں جو حرم سرائے میں پرے پڑے کسر صلیب کر سکتا ہے ایک دنیاوی سلطان کیا حقیقت رکھتا ہے جسے اپنے ملک کی حفاظت کیلئے جہاد (برخلاف احکام اسلام) کرنا پڑتا ہے۔ جس کی فوجیں آئے دن روحانی لنگر خانے میں امن سے خوردونوش کرنے کی بجائے چٹیل میدانوں میں خاک وخون میں لتھڑی ہوئی نظر آتی ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ سرزمین قادیان کے مقدس لوگ اس سے بہت ارفع ہیں کہ کسی ایسے شخص کو اپنا پیشوا مقرر کریں جس کی وجہ سے انہیں اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالنا پڑے۔

ابھی تک تو ہم مسیح دوراں کے علمی کارہائے نمایاں اورروحانی فتوحات کے واقعات پڑھ پڑھ کر مجسم حیرت بنے ہوئے تھے اب ہمیں ایڈریس سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ خلیفہ دوم بھی اس میدان میں اپنے سلف صالح سے کم نہیں۔ چند بے علم لیڈر اٹھتے ہیں اور عدم تعاون کی تائید میں قرآن وحدیث سے استدلال کرتے ہیں جس سے مسلمانوں کی بیوقوف جماعت ان کے پیچھے ہو لیتی ہے مگر جوں ہی خلیفہ صاحب اپنی سیف علم کا ایک وار کرتے ہیں سب لیڈر گھائل ہو جاتے ہیں اور مقابلہ میں آنے کے بجائے فوراً سپر ڈالتے دیتے ہیں۔ یہ منظر نہ گیلی پولی کے میدانوں میں نظر آتا ہے نہ عمارہ کی وادی میں، اس کے لئے ازل سے قادیان کی پاک سرزمین مخصوص تھی اب نہ کہیں عدم تعاون کا چرچا ہے نہ سرکار سے بغاوت کا اظہار ہے۔ ہر طرف امن ہے سارا ہندوستان شراب صلح وآشتی سے مخمور ہو رہا ہے اور ہر ایک قادیانی نبی کی تعریف میں رطب اللسان ہے۔

البتہ ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ جہاں قادیانی مذہب کے غیور پرستاروں نے اس بات کا اعلان کر دیا تھا کہ وہ سلطان ترکی کو اپنا خلیفہ نہیں سمجھتے انہوں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر کا اظہار کیوں نہیں کیا کہ ان کا شمول مسلمانوں میں نہ کیا جائے۔ہم حیران ہیں کہ انہوں نے ایسی ہتک کیسے گوارا کی اور مسیح موعود کے دشمنوں کی فہرست سے اپنا نام کٹوانا کیوں پسند نہ کیا۔مگر آفرین ہے وائسرائے بہادر کی باریک بینی پر جس نے اس کمی کو پورا کر دیا اوراڈریس کے موضوع کو بخوبی سمجھ کران کی اس فروگذاشت پران کو کنایۃً اطلاع دے دی کہ ان کا مذہب اسلام نہیں بلکہ ایک نیامذہب ہے جس کے بانی مرزاصاحب تھے جوشخص ہندوستان کی عنان حکومت ہاتھ میں لینے کے لئے ہزارہا میل کا سفر کر کے آیا ہو کیا وہ ایسی معمولی بات بھی نہیں سمجھ سکتا کہ جس مذہب میں جہاد فی سبیل اللہ حرام ہوجس کا حکم نہ صرف قرآن بلکہ انجیل وتوراۃ میں بھی ملے اس کو اسلام سے کیا سروکار۔آخراسلام کوئی نیامذہب نہیں اغیاربھی بخوبی سمجھتے ہیں کہ جہاد فی سبیل اللہ اوراطاعت خلیفۃ المسلمین اسکے بنیادی اصولوں میں شامل ہے

آخر میں ہم ارکان وفد کوان کی اس غیرمعمولی کامیابی پر مبارکباد دیتے ہیں کیونکہ حضور وائسرائے نے نہ صرف ان کی گذشتہ خدمات کااعتراف کیا بلکہ انہیں ایک نئے مذہب کے جواز کا لائیسنس بھی دے دیا جس کی قادیان کوازحد ضرورت تھی۔

اللهم انی اعوذ بك من فتنة المسيح الدجال

راقم: نقاد از شملہ

اڈیٹراہلحدیث امرتسرلکھتے ہیں:

مرزائی وفد نے سب سے بڑا کام اپنا یہی دکھایا ہے کہ ہمارے نبی (مرزاغلام احمدقادیانی) نے جہاد کواحمقانہ فعل قرار دیا ہے ہم بھی اس کوتسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کے کارہائے نمایاں اوراسلامی خدمات میں بس یہی ایک کام ہے کہ آپ نے جہادکومنسوخ قرار دیا چنانچہ آپ کا اشتہار بھی ہے جس کی پیشانی پرلکھا ہے:

جہاد کی منسوخی کا فتوی مسیح موعود کی طرف سے۔،

اب اس کا فیصلہ آسان ہے کہ جب مرزا صاحب نے یہی بڑاکام کیا ہے تو اب ان کو مجدد اسلام کہنا زیبا ہے یا الد الخصام ۔اسکا فیصلہ کرنے کوصرف ایک حدیث کافی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں: الجهاد ماضٍ الی یوم القیامة جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔نیز فرمایا ذِروۃ سنامه الجهاد ۔اسلام کی سربلندی جہاد سے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں حدیثیں حدیث کی کتابوں میں سے سب میں چھوٹی کتاب مشکوۃ میں بھی ملتی ہیں۔

ہمارے خیال میں قادیانی وفد بہت چوکا اس کو یہ خیال کرنا چاہیے تھا کہ ہم ایک ایسے وائسرائے کے پاس جاتے ہیں جو مذہب اور خاندانی حیثیت سے یہودی ہے اس لئے مرزا صاحب کے کاموں میں سے وہ کام دکھاتے جو یہودیوں کے مذہب کو مؤید ہیں مثلاً یسوع مسیح کی بدگوئی، چنانچہ مرزا صاحب یسوع مسیح کی بابت لکھتے ہیں کہ (معاذاللہ نقل کفر کفر نباشد) کہ وہ حرام کار کنچنیوں سے تعلق رکھتا تھا اور ان سے سر میں تیل ملواتا تھا شراب بھی پیتا تھا اور اسکی کئی ایک نانیاں اور دادیاں بدکار تھیں (کتاب ضمیمہ انجام آتھم اور دافع البلاء مصنفہ مرزا)

سب سے بڑا کام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ تھا جو آج تک کسی مسلمان سے ہو سکا، نہ ہندو سے، نہ مجوسی سے، بلکہ نہ یہودی سے۔ بس یہی ایک فعل قابل قدر ہے دگر ہیچ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۱۱)

ہائے تعصب

تعصب کے معنی کیا ہیں اور یہ کیوں برا ہے؟ اس کے اصل معنی تو ہیں مضبوط رہنا، مگر عرف عام میں اسکا استعمال ہوتا ہے فریق مخالف کی عیب جوئی بلکہ عیب سازی پر۔ جس سے قرآن شریف نے ان لفظوں میں منع فرمایا ہے

لا یجر منّکم شنآ ن قوم علی الّا تعد لوا

(کسی قوم کے رنج میں عدل وانصاف نہ چھوڑا کرو)۔

و اذا قلتم فاعدلوا (جب بولو عدل سے بولو)

مگر جن لوگوں پر قرآن مجید کی تعلیم کا اثر نہیں وہ اس کے برعکس وہی کرتے ہیں جو مولانا حالی مرحوم نے فرمایا ہے:

تعصب! کہ ہے دشمن نوع انساں
بھرے گھر کئے سینکڑوں جس نے ویراں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی بزم نمرود جس سے پریشان
کیا جس نے فرعون کو غرق طوفان
گیا جوش میں بولہب جس کے کھویا
ابوجہل کا جس نے بیڑا ڈبویا
وہ یاں اک عجب بھیس میں جلوہ گر ہے
چھپا جس کے پردے میں اس کا ضرر ہے
بھرا زہر جس جام میں سر بسر ہے
وہ آب بقا ہم کو آتا نظر ہے
تعصب کو اک جزو دین سمجھے ہیں ہم
جہنم کو خلد بریں سمجھے ہیں ہم

اس کی نوعیت یہ ہے کہ ہمارا مخالف خواہ دنیا میں کوئی کام کرے یا دین میں، نہ صرف ہم اس کی تحسین کرنے سے خاموش رہیں بلکہ تعصب کے ماتحت ہمارا فرض ہو جاتا ہے کہ ہم اس کام کی خوبی لوگوں کے ذہنوں میں نہ بیٹھنے دیں یہی مضمون اس سے آگے:

ہمیں واعظوں نے یہ تعلیم دی ہے
کہ ہر کام دینی ہے یاد نیوی ہے
مخالف کی ریس اس میں کرنی بری ہے
نشاں غیرت دین حق کا یہی ہے
جو نکلے جہاز ان کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

بظاہر یہ کیسی عجیب بات ہے۔ ناظرین خیال کرتے ہوں گے کہ حالی مرحوم نے محض شاعرانہ خیال مذکورہ ابیات میں جمع کیا ہے بھلا ایسا کون شخص ہے جو محض ضد میں رائے ظاہر کرے جسکی وجہ سے پبلک کی نگاہ میں ذلیل ہو اور لوگ اس رائے کو تعصب پر مبنی سمجھیں۔ ایسے حضرات کو ہم اس کی زندہ مثال بتاتے ہیں ذرہ غور سے سنیں:

گذشتہ مارچ میں بمقام قادیان مسلمانوں کا جلسہ ہوا بانیان جلسہ نے بلا لحاظ اختلاف خیالات اس کام کے قابل عالم بلکہ غیر عالم لائقِ کار کو بھی بلایا۔ مگر علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوبند محض دینی غیرت سے کچھ زیادہ آئے ۔ دیوبند، مرادآباد، میرٹھ، لکھنؤ، سیالکوٹ، امرتسر، لاہور وغیرہ مقامات سے علماء شریک جلسہ ہوئے بڑی کامیابی سے جلسہ ہوا۔ جن لوگوں نے وہ جلسہ دیکھا وہ حیران تھے کہ کیسا انتظام ہے اور کیسا امن وامان ہے کہ باوجود ہزار ہا دیہاتی آدمیوں کی شرکت کے کوئی شور نہیں، کوئی غل نہیں حالانکہ مرزائی لوگ بذریعہ تحریر وتقریر ان لوگوں کو اشتعال دیتے تھے مگر علماء اور منتظمان جلسہ کی روش نے لوگوں میں اشتعال پیدا نہیں ہونے دیا۔ کئی ایک آدمی مرزائیت سے تائب ہوئے جو وقتاً فوقتاً اظہار توبہ کرتے رہے اور خاص کر آخیر وقت جلسہ کے جب حسب خواہش مرزائیاں میں نے حیات مسیح اور کذب مرزا پر قسم کھائی تو جلسہ فوراً ختم ہو گیا۔ ختم ہوتے ہی کھانا کھا کر روانگی کا وقت تھا عین اس وقت جب علماء واپسی کو تیار ہو رہے تھے مختلف مقامات پر ڈیروں میں جا جا کر کسی نے اپنی کسی نے اپنے ساتھی کی توبہ کا اظہار کیا چنانچہ میں بھی جب بستر بندھوا رہا تھا میرے پاس بھی چند آدمی آئے اور کسی کسی کی توبہ کا اظہار کیا میں نے اس وقت میاں مہر دین صاحب اسسٹنٹ سکرٹری انجمن اسلامیہ قادیان سے پوچھا کتنے مرزائی تائب ہوئے ہیں وہ بولے اندازاً ۳۵۔۴۰ ہوئے ہیں ۔ قرینہ بھی ایسا ہی تھا مگر جن لوگوں کے ہاتھ میں تحریر کا کام تھا جلسہ کی برخواستگی کی وجہ سے ان تک یہ واقعات نہ پہنچ سکے اس لئے پورے پتے وغیرہ قلم بند نہ ہو سکے ۔ اصلیت اس قصے کی صرف اتنی ہے ۔ باقی رہا جلسہ کا اثر، سو اس کی بابت ہم ایک معتبر شہادت پیش کرتے ہیں جس سے ثابت ہو گا کہ قادیانیوں نے جو ہاتھ پاؤں اس جلسہ کا اثر مٹانے میں مارے ہیں وہ تو اس میں معذور ہیں۔ ان کی ایسی حرکات پر تعجب نہیں ۔ تعجب تو اس شخص پر ہے جو باوجود مخالف مرزا کہلانے کے جلسہ قادیان اور علماء وشرکاء جلسہ کو کوستا ہے۔

ناظرین پہلے واقعہ کی شہادت سنیں پھر متعصب مذکور کا تعصب غور سے ملاحظہ فرمائیں ۔ یہ شہادت ایک ایسے شخص کی ہے جو قادیان کے بالکل قریب کا رہنے والا پرانا مقبول واعظ یعنی مولوی میر محمد بھانبڑی ۔ آپ نے جلسہ کے بعد گردونواح قادیان میں دورہ کیا اور ایک خط ہم کو لکھا جو درج ذیل ہے:

قادیان میں محمدی جلسہ کا اثر:

www.KitaboSunnat.com

موضع کوٹ ارایاں وٹھیکری والا و چوہدری والا و تاڑی راجپوتان و کاہنووان و کیڑی ... وموضع برائے و ملک پور؟ بٹالہ وسری گوبند پور اور خصوصاً بھانبڑی اور ارد گرد قادیان وغیرہ وغیرہ بعض گاؤں میں تو عاجز کا گذر ہوا اور بعض گاؤں کے لوگوں سے ملاقات ہوئی لوگوں کے بیان سے معلوم ہوتا تھا کہ قادیانی گروہ کو اب لوگ (بہ نسبت سابقہ) ... کے سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے اور یاد کرتے ہیں اور بعد اس کے یہ عاجز قصبہ فتح گڈھ ضلع گورداسپور میں اسلامیہ جلسہ میں حاضر ہوا اور اس علاقہ کے لوگوں سے ملاقات ہوئی گفتگو سے ثابت ہوتا تھا کہ یہ لوگ قادیانی گروہ کو اب بالکل باطل راستے پر خیال کرتے ہیں خاکسار کے خیال میں قادیانی گروہ کا اثر گردونواح قادیان میں روپیہ سے ایک آنہ باقی رہ گیا ہے اگر اسی دھوم دھام سے محمدی جلسے لوگوں کے نصیب ہوتے رہے اور علماء کرام خصوصاً جناب فاتح قادیان اور مولانا ابراہیم سیالکوٹی جلسہ میں تشریف لاتے رہے تو قادیانی گروہ کا اثر گردونواح قادیان میں دامن جھاڑ کر خیر باد کہہ کر آنسو گراتا ہوا رخصت ہو جائے گا۔ راقم: میر محمد واعظ بھانبڑی

اس حاشیہ کے گواہ کی گواہی کے بعد ایک غیر حاضر مگر متعصب کا بیان بھی سننے کے قابل ہے جس نے امرتسر کے حنفی اخبار الفقیہ میں ایک چٹھی چھپوائی ہے جو یہ ہے:

وہابی اور مرزائی: عام قاعدہ ہے کہ دنیا میں کسی وقت کسی کو اپنے دشمن کا بھی ساتھ دینا پڑتا ہے اور اس ساتھ دینے میں کوئی غرض وغایت ضرور ہوتی ہے ۔ سب لوگ جانتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث بظاہر مرزائیوں کا سخت ترین دشمن ہے مگر ضروری بڑی چیز ہے آخر ان کو ایک ضرورت سے مرزائیوں کی حمایت کرنی پڑی ۔ مثل مشہور ہے کہ ضرورت کے وقت انسان گدھے کو بھی باپ بنالیتا ہے (جیسے آپ نے یہ مضمون لکھ کر مرزائیوں کو۔ اڈیٹر اہل حدیث) تو ضرورت کے واسطے مولوی ثناء اللہ اگر مرزائیوں کی حمایت کر دیں تو کون سی تعجب کی بات ہو سکتی ہے۔

تھوڑے دن ہوئے وہابیوں نے قادیان میں ایک جلسہ کیا تھا اور اس میں یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیت رکھی گئی تھی کہ صرف وہابی مقلد (یعنی دیو بندی) اور وہابی غیر مقلد ہی اس میں شامل ہوں۔ اس میں مرزائیوں نے سنا ہے کہ چند اشتہارات شائع کر کے وہابیوں کا ناک میں دم کر دیا اور دیو بندی مولوی ایسے مبہوت ہوئے کہ الامان۔ غیر مقلد وہابیوں نے اپنی خفت مٹانے کے لئے لکھ دیا کہ چالیس آدمی کے قریب مسلمان ہوئے (۲۰ جون ص۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اقتباس میں مدعی کے تین دعوے ہیں ایک تو جلسہ میں علماء کا ناک میں دم ہونا۔ دوم سب علماء وشرکاء جلسہ کا وہابی ہونا۔ سوم، وہابیوں کو خصوصیت سے شامل کرنا۔

پہلا دعوی تو ایسا بدیہی البطلان ہے کہ اس کی تردید کی حاجت نہیں تاہم معترض کو معلوم ہونا چاہیے کہ باوجود مرزائیوں کے اشتہاروں کا اثر خاک ہونے کے ہر اشتہار کا عین جلسہ میں جواب دیا جاتا تھا حتی کہ مطالبہ حلف پر قسم بھی کھائی۔

دوسرے دعوی کی تردید یہ ہے کہ امرتسر کے عموماً علماء حنفیہ شریک تھے مولوی نور احمد صاحب مولوی محمد حسن صاحب مولوی نعیم صاحب مولوی عبدالعزیز وغیرہ وغیرہ۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ مولوی نواب الدین جیسا مشہور پکا حنفی جس کو بریلی کی ٹکسال سے بھی سند مل سکے بلکہ ملی ہو، بھی شریک تھا بلکہ بزور وقت لے کر بولتا بھی رہا۔

تیسرا دعوی بھی جھوٹا ہے کہ وہابیوں کے سوا کسی غیر کو بلایا نہیں گیا کیونکہ معترض (غلام احمد اخگر سابق اڈیٹر اہل فقہ) کا پکا ہم مذہب بلکہ ہم پیر مولوی کرمدین جہلمی بھی مدعو تھا اور وعدہ شرکت بھی کیا تھا۔ اعتبار نہ ہو تو اس سے پوچھ لو۔ نیز قاضی حبیب اللہ لاہوری۔

ہاں ہم مانتے ہیں اور اس قصور کے معترف ہیں کہ ثانی مرزا قادیانی، حضرت حافظ جماعت علی شاہ محدث علی پوری کو شامل نہیں کیا گیا (علاوہ اور مشابہت کے یہ لفظ یعنی محدث، بھی وجہ تشبیہ میں کافی ہے کیونکہ مرزا قادیانی بھی باوجود حدیث نہ پڑھنے اور نہ جاننے کے محدث بنتا تھا حافظ جماعت علی شاہ کے مرید بھی ان کو محدث لکھتے ہیں حالانکہ ان بے چاروں نے مشکوۃ بھی نہ پڑھی ہوگی۔ ہمارے دعوی کی تردید گندہ دہن گالیوں سے نہیں ہوگی بلکہ اس طرح ہوگی کہ جلسہ خاص علماء میں ہمارے پیش کرنے پر مشکوۃ میں سے ایک دو حدیثیں صحیح پڑھ دیں۔ حیرت ہے ان لوگوں کو القاب بخشی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنی جرأت ہے۔ ساری خطابات جمع کئے جائیں تو حضرت شیخ جیلانی اور مجدد الف ثانی بلکہ حضرت شبلی اور جنید رضی اللہ عنہم سے بھی بڑھ جاتے ہیں یہاں تک کہ خدا کی شان کو پہنچتے ہیں چنانچہ ایک مرید نے شاہ صاحب کو مخاطب کر کے یوں عرض کیا ہے:

تو وہ مسیح زماں ہے کہ قم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

نیز عرض کیا ہے:

دل کے بھیدوں سے تو واقف رازِ سینہ تجھ پہ وا
عرض مطلب یاں میرا محتاج گویائی نہیں

ناظرین! اسی لئے ہمارا دعوی ہے کہ حافظ جماعت علی ثانی مرزا قادیان ہیں۔ کیا کوئی ہے کہ مجمع علماء میں ہم سے اس کا ثبوت لے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

اس کی وجہ بھی ہم صاف صاف بتائے دیتے ہیں

منتظمان جلسہ قادیان سے پولیس نے تحریری اقرار نامہ لیا تھا کہ مرزائی جماعت کی کسی قسم کی دلآزاری صراحۃً یا اشارۃً یا کنایۃً نہیں کریں گے نہ ہونے دیں گے۔ مدعوین کی فہرست میں کسی نے ثانی قادیانی صاحب کا نام بھی پیش کیا تھا مگر منتظمان جلسہ نے عذر کر کے نامنظور کیا کہ ان کی طبیعت میں غصہ زیادہ ہے وہ قابو میں نہ رہیں گے تو جلسہ بگڑ جائے گا۔ یہ سن کر میں نے دل میں اس شعر کی تصدیق کی

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ
عارف کہ برنجد تنک آب ست ہنوز

تمثیل: کوئی آدمی خواہ کیسا ہی اچھا یا برا ہو وہ اپنی نیکی یا برائی میں بے نظیر نہیں ہوتا۔ بلکہ کوئی نہ کوئی اس کی نظیر ضرور مل جاتی ہے۔ الفقیہ کا مذکورہ نامہ نگار (اخگر) کا تعصب اور نفسانیت تو ناظرین اندازہ کر چکے اب ہم آ کو ایک تاریخی واقعہ بطور نظیر اور تمثیل کے سناتے ہیں

دینانگر ضلع گورداسپور میں ایک دفعہ ایک اسلامی جلسہ تھا جس میں آریوں سے مباحثہ تھا۔ شامت اہل حدیث ۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء اعمال سے قرعہ فال بنام من زدند۔ مضمون مباحثہ بہت نازک تھا یعنی نکاح ام المومنین زینبؓ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسب لیاقت قاصرہ میں جواب دے رہا تھا۔ عین مباحثہ میں ایک شخص ملقب بہ الدالخصام امرتسری کو جوش آیا۔ اس نے زور سے پکار دیا کہ جواب غلط دیا جاتا ہے۔ یہ کہہ کر چلتے بنے۔

آریوں نے اس ہوائی آواز پر بہت خوشی کا اظہار کیا میں نے کہا سنو جی! ہمارے گھر کی .... لڑائی ہے تم اس سے خوش نہ ہو، تم میں بھی فلاں فلاں مثال ملتی ہے۔ تم میرے جواب کو کاٹو، ورنہ خاموش ہو جاؤ۔ خیر مباحثہ تو ختم ہوا۔

بعد مباحثہ مسلمانوں نے الدالخصام صاحب کو پکڑا۔ اتنے میں اس کا غصہ بھی اتر چکا تھا تو صبح کو مولوی محمد علی صاحب واعظ کے ساتھ خراماں خراماں جلسہ میں آئے مولوی محمد علی صاحب نے اعلان کیا کہ حکیم الدالخصام توبہ کرے گا۔

چنانچہ آپ نے کھڑے ہو کر اعلان کیا کہ جواب صحیح تھا مگر میں نے وقت مانگا تھا مجھ کو وقت نہ ملا اس لئے مجھے غصہ ہوا تو میں نے کہہ دیا خدا مجھے معاف کرے اور تم لوگ بھی معاف کرو۔

ناظرین! یہ ہے مثال انسانی عادت کی جس کی اصلاح کے لئے شریعت نے بڑی سختی سے حکم فرمایا ہے اعدلوا ھو اقرب للتقوی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء مطابق ۱۵ ذی قعد ۱۳۳۹ھ نمبر ۳۶ جلد ۱۸ ص ۱۔۳)

سوالات مرزائیہ

جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

ایک مرزائی یہ سوال پیش کر کے بہت دق کرتا ہے۔ برائے مہربانی ان کے جوابات درج اخبار فرمائیں

نمبر ا: حضرت عیسی جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو کس حیثیت میں آئیں گے؟ آیا وہ امامت کی حالت میں آئیں گے یا نبوت کے ساتھ آئیں گے اور اگر وہ امامت کی حالت میں آئیں گے تو وہ نبوت سے کیوں معزول کئے گئے۔ ۲۔ اگر وہ نبوت کی حالت میں آئیں گے تو ختم نبوت کی آیت کا کیا ترجمہ کرو گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر۲: بقول آپ لوگوں کے جو آیت قرآنی حضرت مسیح کی حیات ثابت کرتی ہے اس وقت جب حضرت عیسی دوبارہ دنیا میں آکر وفات پا جائیں گے تو اس صورت میں لوگوں کے سامنے اس آیت کے کیا معنی پیش کیئے جائیں گے؟ جو قرآن مجید کے قیامت تک رہنے کے لئے دلالت کریں گے۔

نمبر۳: آیات قرآنی واحادیث سے دکھا سکتے ہیں کہ رفع کا لفظ جہاں اللہ فاعل ہو اور مفعول ذوالعقول ہو وہاں اٹھانے کے معنی ثابت ہوں قرآن واحادیث سے پیش کریں۔

نمبر۴: احادیث میں تو آتا ہے کہ حضرت عیسی کی طبعی عمر ۱۲۰ سال کی ہوئی مگر صلیب کے وقت آپ کی عمر ۳۳ سال تھی باقی عمر انہوں نے کہاں گذاری؟

نمبر ۵: قرآن مجید میں آتا ہے کہ قیامت کے روز اللہ تعالی حضرت عیسی سے سوال کرے گا، کیا تو نے تعلیم دی تھی کہ مجھ کو اور میری ماں کو معبود مانو۔ تو وہ جواب دیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں تھا تو میں وہی کہتا رہا جو تو نے مجھ کو حکم دیا۔ مگر جب تو نے مجھے وفات دی تو نگہبان تھا، تو اس لحاظ سے آیا اس کی قوم کا عقیدہ قیامت کو بگڑے گا یا ان کی حیات میں بگڑ چکا تھا۔ اگر ان کی زندگی میں بگڑا تھا تو پھر حضرت عیسی نعوذ باللہ جھوٹ کیوں خدا تعالی کے سامنے کہیں گے۔

السائل: عثمان از شملہ

جواب نمبر۱: حضرت عیسی کی دوبارہ زندگی مثل حضرت ہارون کے ہوگی یعنی اسلامی احکام کی تبلیغ اور قرآنی اور حدیثی احکام کی بوحی الٰہی صحیح تفسیر کر کے اختلاف علماء کو دور فرماویں گے، نہ نبوت سے معزول ہوں گے نہ جدید نبوت سے ممتاز، بلکہ وہی سابقہ نبوت ہوگی جو قبل نبوت محمد یہ ان کو ملی ہوئی تھی

جواب۲: جو واقعات قرآن مجید کے نزول کے وقت آئندہ کو ہونے والے تھے جب وہ ہو گئے تو ان آیات کے معنی بدلے جاتے ہیں یا وہی رہتے ہیں مثلاً غلبت الروم، رومیوں کا مغلوب ہو کر غالب آنا۔ یا آئندہ زمانہ میں بحکم آیت لیستخلفنھم مسلمانوں کا ترقی کرنا۔ جب یہ واقعات ہو چکے تو اب آج کل ان آیات کے معنی کسی اور طرح کئے جاتے ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ اسی طرح کر کے یہ بتایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے کہ جو واقعات ان آیات میں بوقت نزول قرآن مستقبل تھے آج کل وہ سب ماضی ہیں۔ اور یہ قرآن مجید کی صداقت ہے۔ اسی طرح جب حضرت عیسیٰ آ جائیں گے تو ان آیات کے معنی بتائید واقعات صداقت کو پہنچ کر مستقبل سے ماضی ہو جاویں گے جیسے گذشتہ دو مثالیں۔ خدا جانے یہ لوگ قرآن فہمی کا کیوں دعویٰ کرتے ہیں۔

جواب ۳: جہاں رفع کے ساتھ حرف الیٰ ملا ہوگا جیسے حضرت عیسیٰ کی شان میں آیا ہے و را فعك الی وہاں یہی معنی ہوں گے جہاں بولیں گے رفعته الیّ وہاں یہی معنی ہوں (میں نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا) ایسی مثال کوئی قرآن مجید سے ملے جس میں رفع کے ساتھ حرف الیٰ ملا ہو اور اس کے معنی ہمارے خلاف ہوں تو ہم مان لیں گے۔ ہماری مثال تو رافعك الیّ اور بل رفعه الله الیه میں موجود ہے

جواب ۴: ان معنی کی کوئی حدیث صحت کو نہیں پہنچی بلکہ اس کی سند بھی آج تک کسی نے پیش نہیں کی ہم اس کے متعلق آئندہ بحث کریں گے

جواب ۵: کچھ شک نہیں کہ حضرت عیسیٰ کے پہلی مرتبہ تشریف لے جانے کے بعد عیسائی خراب ہو گئے ہوں گے چنانچہ ہم آج کل مشاہدہ کر رہے ہیں۔ بداہتہً کا انکار کرنا جہالت اور ضلالت ہے لیکن یہ تو بتاؤ حضرت عیسیٰ کا کون سا لفظ ہے جس کو تم جھوٹ سمجھتے ہیں۔ ان کو تو صرف یہ پوچھا جائے گا کیا تم نے ان کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو۔ بس اصل سوال صرف اتنا ہے جس کا جواب دیں گے کہ میں نے نہیں کہا تھا۔ بتاؤ اس میں جھوٹ کیا ہے؟ پھر اس جواب کی تائید کرنے کو فرمائیں گے کہ جب تک میں ان میں تھا، میں ان کے عقاید کا نگران تھا۔ اس میں کیا جھوٹ ہے۔ جھوٹ کی بات کون سی ہے اور لفظ کون سا ہے۔ ساری آیت میں اس لفظ پر نشان رکھو تو جواب لو۔ ہاں یاد رکھنا ضروری ہے کہ جھوٹ کی تعریف بھی پہلے سن لو۔ کسی ایسے واقعہ کی خبر دینا جس کا وقوع نہ ہوا ہو۔ ایسا کوئی فقرہ اس آیت میں دکھاؤ تو ہم جواب کے ذمہ دار ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء مطابق ۱۵ ذی قعد ۱۳۳۹ھ نمبر ۳۶ جلد ۱۸ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی بنام منشی عبدالعزیز مرزائی

جناب ابورشید احمدالدین از پتوکی ضلع لاہور لکھتے ہیں:

عالی جناب مولانا صاحب زادفیضہ بعد تحفہ سلام۔
ان سطور کو کسی گوشہ اخبار میں درج فرما کر ممنون فرماویں
چھ مارچ ۱۹۲۱ء کو منشی عبدالعزیز صاحب مرزائی پتوکی منڈی میں آئے۔ بعد از گفتگو یہ لکھ کر دے گئے کہ میں بیس چیت کے اندر اندر کوئی تاریخ مباحثہ کی مقرر کر کے اطلاع دونگا اور دس روز پیشتر آنے کی اطلاع دونگا۔
بحث، اسلام مرزا، یعنی مرزا صاحب مسلمان ہیں یا نہیں، اور، نبوت مرزا، پر ہوگی اور منصف غیر مذہب ہوگا۔
تو مدت مذکور کئی دن سے گذر چکی ہے مگر منشی صاحب موصوف نہ یہ لکھ دیا ہے کہ اگر میں نے ایسا نہ کیا تو میرا گریز سمجھا جائے۔ مگر ہم اتمام حجت کے طور پر منشی صاحب کو مطلع کرتے ہیں کہ اب بھی آپ کو اجازت ہے کہ کوئی تاریخ مقرر کر کے ان دونوں مسئلوں میں ہم سے آکر بحث کرلیں۔
آپ لوگ تو حق کے پھیلانے میں مامور ہیں اس سے بڑھ کر اشاعت حق کیا ہوگی جب آپ کے نبی اور رسول کا مسلمان ہونا ثابت ہوگیا تو پھر ان کے نبی و رسول ہونے پر بات ہوگی جب اسلام ہی ثابت نہ ہوا تو نبوت کیسی۔ امید ہے کہ منشی صاحب جواب سے جلدی سرفراز فرماویں گے مگر یہ یاد رہے کہ میعاد مباحثے کی ایک مہینے تک ہے، نہ کہ قیامت تک۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء مطابق ۱۵ ذی قعد ۱۳۳۹ھ نمبر ۳۶ جلد ۱۸ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنت مرزا

جناب مولوی نور محمد ممیانوی جہلمی لکھتے ہیں:

ناظرین اہل حدیث پر بخوبی روشن ہے کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی عجیب قسم کے آدمی تھے کہ جب کبھی کسی مخالف کے حق میں اپنے کارخانہ الہام بافی سے کوئی الہام شائع کرتے اور نتیجہ ان کے خلاف نکلتا تو جھٹ کہہ دیتے کہ وہ دل میں ڈر گیا ہے اس لے عذاب موعودہ اس سے ٹل گیا آج ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی مسیح کے چیلے بھی اسی کے قدم بقدم چلتے نظر آرہے ہیں اس کے متعلق میں ایک تازہ واقعہ بیان کرتا ہوں امید ہے کہ ناظرین خوب قہقہہ لگا کر سنیں گے۔

برادران! شہر جہلم کا واقعہ ہے کہ بابو عبدالحق مرزائی لدہانوی ملازم محکمہ نہر اپنے مکان کے پاس چند آدمیوں میں کھڑے ذکر کر رہے تھے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری، مرزا صاحب کے مقابلہ میں ناکام رہے ہیں ان کے فوت ہونے کے بعد جلسوں میں جھوٹ موٹ تقریریں کرتا پھرتا ہے ان کی زندگی میں جرأت نہ رکھتا تھا کہ مقابل کھڑا ہو کر بات بھی کرتا۔ اب جھوٹی شیخی بھگارنا بے فائدہ۔

میں نے کہا بابو صاحب! آپ ایسا بدیہی انکار کر رہے ہیں کہ میں آپ کو کیا کہوں۔ تو بابو صاحب نے فرمایا کہ کون سا میں نے صحیح واقعہ بیان نہیں کیا۔ میں نے کہا آپ کہتے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ مرزا صاحب کی زندگی میں ان سے خائف رہے حالانکہ مرزا صاحب آنجہانی کے ساتھ برائے مناظرہ، فاضل امرتسری قادیان میں بھی تشریف لے گئے اور مرزا صاحب کو جا کر رقعہ لکھا کہ میں آ گیا ہوں۔ آج ہی سے گفتگو شروع ہو جائے۔ پھر آپ کہتے ہیں کہ مولانا امرتسری ڈرتے رہے۔ بابو صاحب کہنے لگے کہ بیشک مولوی ثناء اللہ قادیان میں چوروں کی طرح بلا اطلاع گیا اور رات کو آریوں کے مندر میں رہ کر چپکے سے واپس چلا آیا۔ نہ وہاں جا کر اس نے مرزا صاحب قادیانی کو خط لکھا نہ مرزا صاحب نے انکار میں جواب دیا بلکہ قادیان سے صبح سویرے ہی بغیر اطلاع دینے کے چلا آیا۔ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہ رقعوں کا ذکر کیا لیکن بابو عبدالحق نے ہرگز نہ مانا پر نہ مانا اور پھر خود ہی آخری فیصلہ والے اشتہار کا ذکر چھیڑ کر کہا کہ مرزا صاحب نے جب وہ اشتہار آخری فیصلہ والا شائع کیا تو مولوی صاحب ایسے بے جوڑ مضامین اپنے اخبار اہل حدیث میں نکالنے لگے کہ ناظرین اہل حدیث سے پوشیدہ نہیں اور دل میں ایسے ڈرے کہ حضرت صاحب کا فیصلہ منظور نہ کیا جس سبب سے مولوی ثناء اللہ صاحب آج تک بچے رہے ورنہ اسی وقت ہلاک ہو جاتے ۔

میں نے کہا کہ ۲۶ ۔ اپریل والے اخبار اہل حدیث امرتسر کا پرچہ میرے پاس موجود ہے۔ اس میں مولوی صاحب کا کوئی ایسا مضمون نہیں نکلتا جس سے مولوی صاحب کا ڈر جانا مقابلہ مرزا میں ذکر ہو۔

تو بابو صاحب یوں فرمانے لگے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اگر دل میں اس وقت نہ ڈرتے تھے تو قسم اٹھاویں ۔ میں اسواسطے مولوی ثناء اللہ صاحب کا زیادہ واقف ہوں کہ میں شروع سے خریدار اخبار اہل حدیث کا تھا اور مولوی صاحب کا مرزا صاحب کے مقابلہ سے بھاگ جانا اس لئے میں تم سے زیادہ جانتا ہوں ۔ آج تک میرے پاس فائل اخبار اہل حدیث کے موجود ہیں ۔ ان کے دیکھنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب دل میں سخت ڈر گئے ، اور کہا تھا کہ مرزا جی میں مر گیا تو آپ کو کیا ملے گا بددعا نہ کیجئے ۔ جس سبب سے مولوی صاحب بچ رہے ورنہ بری طرح ہلاک ہوتے ۔

میں نے کہا کہ اگر آپ کے پاس فائل اہل حدیث موجود ہیں تو مجھ کو وہ پرچے دکھلا دیں ۔ اگر خاص مہربانی کرو تو ۱۹۰۷ء کی کلھم فائل مجھ کو دکھا دیں مولوی صاحب کی کمزوری اخبار سے دیکھ کر میں تسلیم کر لونگا کہ مولوی صاحب دل میں ڈر گئے تھے ۔ بابو صاحب نے کہا کہ میرے فائل لودہانہ میں پڑے ہیں یہاں نہیں میں نے آخر یہ کہا کہ اگر آپ یا آپ کا کوئی ہم جماعت ثابت کر دے کہ فلاں پرچہ یا فلاں رسالہ میں مولوی صاحب نے ڈرتے ہوئے یہ لفظ لکھا ہے تو میں تسلیم کرنے پر تیار ہوں ۔ بابو صاحب میں آپ کو منہ انعام دینے پر مستعد ہوں کہ آپ مولانا فاضل امرتسری کا ڈر جانا مقابلہ مرزا میں ثابت کریں ورنہ یاد رکھیں اور زبان حال سے کہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول قادیانی کی رسالت
جہالت ہے بطالت ہے شرارت

ناظرین! یہ ہے ایک مرزائی کا سنت مرزا پر عمل کر کے دکھانا کہ مولوی صاحب دل میں ڈر گئے سبحان اللہ! قادیانی امت کا کیسا دماغ عالی ہے شائد ان کے دماغوں میں کیا بھرا ہوا ہے ورنہ ایک بدیہی بات کا انکار کرنا لغو بات نہیں تو کیا ہے۔ اللہ تعالی ہر ایک مومن کو ان کے دجل سے بچاوے۔ آمین والسلام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۱ء مطابق ۱۵ ذی قعد ۱۳۳۹ھ نمبر ۳۶ جلد ۱۸ ص ۵)

رافضی اور مرزائی

(گو ہم نے اہل حدیث مورخہ ۱۵ جولائی میں بروایت امام ابوعبداللہ ثابت کر دیا ہے کہ شیعہ کا اصل نام رافضی ہے جو خدا نے رکھا ہے تاہم ہم نے آج تک اس لفظ کو کسی وجہ سے استعمال نہیں کیا تھا مگر رافضی اخبار اثناعشری دہلی میں اہل حدیث کو، وہابی، کے لفظ سے یاد کیا گیا ہے تو ہم ان کو ان کے آسمانی مقررہ نام سے کیوں نہ مخاطب کریں۔ اگر ان کو یہ نام مکروہ معلوم ہو تو ہم اصل اڈیٹر اصلاح کو متوجہ کرتے ہیں کہ بجواب وہابی ان کو رافضی کہنا موزوں ہے یا نہیں۔ ثناءاللہ)

خوب گذرے کی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

عام طور پر یہ دستور چلا آیا ہے کہ ایک شخص کچھ کہتا ہے جس کو اول اس قول کی تہ معلوم ہوتی وہ تو اس کی تحسین کرتا ہے اور جو سطحی خیال کے ہوتے ہیں وہ اس کے برخلاف بدگوئی پر کمر بستہ ہو جاتے ہیں یہی معنی ہیں

چو بشنوی سخن اہل دل بگو کہ خطا ست
سخن شناس نہء دلبرا خطا ایں جا ست

لیکن جب حقیقت حال کھلتی ہے تو وہ بدگو لوگ بحکم خروا له سجداً شرمندہ اور رسوا ہو جاتے ہیں۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ۱۷ جون کے اہل حدیث میں ملکی مطلع کی ذیل میں، اسلامی افق پر غبار، کا ذکر کرتے ہوئے ایک عربی شعر لکھا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبّت علیّ مصائب لو انّھا
صبّت علی الایام صِرن لیالیاً

اس شعر کو بعض کتب نحو میں حضرت فاطمہؓ کی طرف منسوب کیا گیا ہے مگر ہم نے یوں لکھا تھا کہ عرب کے کسی مصیبت زدہ کا ہے۔ پھر اس کا حاصل مطلب یعنی مشرح ترجمہ کیا تھا۔

(وہ تحریر یوں ہے: یہ شعر عرب کے کسی مصیبت زدہ کا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ مجھ پر وہ وہ مصیبتیں آئی ہیں کہ اگر وہ روشن دنوں پر آتیں تو وہ مارے تکلیف کے رات ہو جاتے، مگر میں ایسا سخت دل اور مضبوط گردے کا ہوں کہ مجھے کوئی بلا یا مصیبت کمزور نہیں کر سکتی بلکہ میری ہٹ بدستور قائم ہے یہ شعر آج اسلام اور اہل اسلام کی حالت پر بہت چسپاں ہے کوئی سال کوئی ماہ بلکہ کوئی ہفتہ یا کوئی دن ایسا نہیں آتا کہ وہ اسلام اور اہل اسلام کے حق میں مجموعی طور پر اپنے سابق زمانہ سے بہتر ہو۔ ابھی کل کا ذکر ہے کہ عرب، عراق عرب، شام فلسطین حلب بقول مولانا ابراہیم سیالکوٹی جن بائیس مقامات پر اسلامی جھنڈا لہراتا تھا آج جو حالت ہم ان کی دیکھتے اور سنتے ہیں تو منہ سے نکلتا ہے: خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا۔ لے دے کے رہ گیا تھا ایک ایشیائے کوچک۔ وہ بھی اسّی فیصد کیونکہ یاروں کی مہربانی سے اس کا بھی بیس فیصد حصہ یونان نے دبا رکھا ہے کمال پاشا ایدہ اللہ بنصرہ کی سرگرمی سے وہ تھوڑا سا حصہ اغیار کی دست برد سے بچا تھا جس کی بابت آج تک کہا جاتا تھا کہ دول یورپ خاص کر انگریزی حکومت یونانیوں اور کمالیوں کی جنگ میں کسی جانب کی مددگار نہیں جس پر اخبارات کو بدگمانی تھی کلاھی کلمۃ ھو قائلھا۔ کہ یہ صرف کہنے کی بات ہے۔ حقیقت اس کے اندر نہیں۔ آج اس کی تصدیق ہوگئی کہ انگریزوں نے کسی مخفی غصے کی وجہ سے جنگی جہازوں کو کمالیوں کے سمندر میں پہنچنے کا حکم دے دیا ہے۔ اس لئے مسلمانوں کے زخمی دلوں سے آواز آرہی ہے:

پھر بہار آئی تو میرے زخم دل آلے ہوئے

اب اگر ترکوں سے انگریزوں کی جنگ چھڑی تو مسلمانوں کے فرائض پہلے کی نسبت بہت کچھ مختلف ہونگے کیونکہ پہلی جنگ میں مسلمان ایک سخت غلطی کا ارتکاب کر چکے ہیں امید ہے کہ اب نہیں کریں گے۔ وہ غلطی یہ ہے کہ مسلمانوں کو کہا گیا تھا کہ ترکی جنگ مذہبی نہیں بلکہ ملکی ہے اس لئے ترکوں سے متعلق تمہارے احساسات کو ٹھیس نہیں لگنی چاہیے۔ مسلمانوں مے سے ایاز صفت غلاموں نے اسے مان لیا نتیجہ یہ ہوا کہ مسلمانوں ہی کی مدد سے ان کے تمام مقامات مقدسہ اغیار کے ہاتھ میں چلے گئے جس کی وجہ سے مسلمان نالاں اور سینہ کوبی میں پریشان ہیں۔ اب اگر لڑائی چھڑی تو پھر یہی سبق دیا جائے گا جسکی حقیقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو خوب معلوم ہے اس لئے وہ اسبات کو کسی طرح اور کسی صورت میں باور نہ کریں کیونکہ حدیث شریف میں ان کو ہدایت کی گئی ہے لا یلدغ المومن من جحر واحد مرتین ۔مسلمان ایک بل سے دو دفعہ ڈنگ نہیں کھاتا۔اس لئے اسوقت جب انگریزوں اور احرار ترکوں کی جنگ چھڑے گی مسلمان اپنے فرض کا فیصلہ خود کرلیں گے کسی کے کہنے سننے مین نہ آویں گے بلکہ ایسے ناصحوں کو یہ کہہ کر خاموش کرادیں گے: ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم ۔لاکھ نادان ہوں کیا تجھ سے بھی ناداں ہونگے ۔اہل حدیث ۱۰۔۱۷ جون ۱۹۲۱ء ص ۱۹)

اس لکھنے پر رفض خانہ دہلی اور قادیان کے مہدی خانہ کے پہاڑ ٹوٹ پڑے ۔بس کیا تھا طوفان بپا ہو گیا ۔پکڑو رے مارو رے ، اہل حدیث نے حضرت خاتون جنت فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا کی سخت توہین کی ۔ ان سے تمسخر اور استہزاء کیا، اور کیا نہیں کیا ۔رافضی اخبار نے تو حسب عادت خاکسار ناکارہ کو چھوڑ کر خلفاء الراشدین رضی اللہ عنہم کے دشمنوں کو بھی خوب ہی کوسا، اتنا کوسا کہ خدا جانے واقعہ مشہد کے بعد سے آج تک ان کی زبان بندتھی کہ ایک دم ساری و جاری ہوگئی سچ ہے

دشنام بمذہبے کہ طاعت شد
مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

قادیانی اخبار الفضل کو خدا یہ موقع دے کہ وہ اپنی جہالت اور اہل حدیث پر کسی دشمن کے حملہ سے فائدہ اٹھاوے اس لئے وہ بھی بحکم:

یکے دزد باشد دگر پردہ دار

اپنی معمولی بے علمی سے رافضی اخبار کے ساتھ ہاں میں ہاں ملانے کو آ کودا ۔بہت اچھا کیا ہم خوش ہیں کہ یہ دشمنان حق سب جمع ہو جائیں تو جس وقت حصحص الحق ہوگا ندامت سے ان سب کی گردنیں جھک جائیں

چونکہ رافضی اخبار کی ساری تقریر ہم کو بہت پسند آئی اس لئے نہیں کہ وہ شیریں کلام ہے بلکہ اس لئے کہ وہ رافضی راقم کے اندرونہ کا پتہ دیتی ہے کہ ایسے مضامین لکھنے والے کس قدر سیاہ باطن ...اور دشمن اصحاب ہیں لہذا ہم چاہتے ہیں کہ وہ ساری تقریر اپنے ناظرین تک پہنچائیں ۔ہم جانتے ہیں کہ ہمارے ناظرین کو اس تقریر کے سننے سے رنج بلکہ سخت رنج ہوگا اس لئے ہم ان کو تسلی دیتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گل ست سعدی و در چشم دشمنان خار ست

کذ لك جعلنا لكل نبی عدواً شیا طین ا لا نس و الجن یو حی بعضهم الی بعضٍ زخر ف القول غروراً و لو شا ء ر بك ما فعلوه فذر هم و ما یفترو ن (الا نعا م:۱۱۲)

ان کو رنج اس بات کا ہے کہ شعر مذکور کو ہم نے کسی عرب شاعر کا کہہ دیا۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا یہی خیال ہے کہ شعر مذکور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نہیں ہے بلکہ کسی مضبوط دل شاعر کا ہے۔ ہم اس کا ثبوت آگے چل کر دیں گے پہلے ذرا رافضی کا مرثیہ اور دشنام آمیز عبارت ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جس سے ان لوگوں کا علم کلام معلوم ہوسکتا ہے کہ بناء دعوی تو مضبوط نہیں اور نتیجہ پیدا کئے جاتے ہیں۔ اس کو کہتے ہیں بناء فاسد علی الفاسد۔ خدا جانے ان لوگوں کو میدان مناظرہ میں آنے کی تکلیف کون دیتا ہے جنہیں تقریب تام کی بھی خبر نہیں، کیوں یہ لوگ میدان میں نکل کر جگ ہنسائی کرتے ہیں۔

اس کی تفصیل ہم آگے کریں گے پہلے رافضی کا دشنام آمیز مہذب کلام سنالیں رافضی مذکور لکھتا ہے:

خاتون محشر سے استہزاء یا عامیانہ مذاق

۱۷ جون (۱۹۲۱ء) کے اہل حدیث میں، افق اسلام پر غبار، کی سرخی سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان مندرجہ ذیل شعر سے شروع ہوتا ہے

صبّت علیّ مصائب لو انّها
صبّت علی الایام صِرن لیالیاً

اس شعر کو لکھ کر وہابی مولوی صاحب یوں ارقام فرماتے ہیں کہ یہ شعر عرب کے کسی مصیبت زدہ کا ہے۔ حالانکہ مسلمانوں کا بچہ بچہ جانتا ہے کہ اس شعر کی مصنفہ علیا خاتون فخر مریم وحوا شفیعہ روز جزا بضعۃ الرسول حضرت فاطمہ الزہرا صلوۃ اللہ وسلامہ علیہا ہیں جنہوں نے اس شعر میں اپنی ان دو عظیم الشان مصیبتوں کی طرف اشارہ کیا ہے جو بعد وفات سرور کائنات فخر موجودات محمد صلی اللہ علیہ وسلم ان پر نازل ہوئیں حالانکہ وہابی مولوی صاحب اچھی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے تھے کہ یہ شعر سیدہ زنان عالمیان کا انشاء کردہ ہے اس پر بھی انہوں نے جان بوجھ کر تجاہل عامیانہ سے کام لیا اور ضمیر مذکر استعمال کی تاکہ عرب کے کسی مرد کا شعر معلوم ہو۔ اس سے بڑھ کر انہوں نے ترجمہ میں چالاکی برتی اور اپنی طرف سے ایک پوری عبارت ایزاد کر کے قرون اولی کی جدت طرازیوں میں ایک جدید اضافہ پیدا کر دیا جو حضرات صاحبان علم ہیں اور عربی سے تھوڑی بہت بھی واقفیت رکھتے ہیں وہ خود انصاف سے کہہ اٹھیں گے کہ عربی شعر اور اس کے ترجمہ میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور یہ تمام کا تمام ترجمہ ایجاد بندہ اگرچہ گندہ کا مصداق ہے۔ وہابی مولوی صاحب کا ترجمہ ملاحظہ فرمانے کے بعد ہر شخص ان کے قسی القلب اور دشمن خاندان رسالت (ہائے توبہ!) ہونے کا یقین کر لے گا اور ہر عاقل و بالغ اس نتیجہ پر پہنچے بغیر نہ رہے گا کہ جس مولوی کو شافع روز جزا کی بیٹی سے اس قدر دشمنی ہو، آیا وہ اپنی نجات پر متیقن بھی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ مولوی وہابی کا ترجمہ ملاحظہ ہو فرماتے ہیں:

مجھ پر وہ وہ مصیبتیں آئی ہیں کہ اگر وہ روشن دنوں پر آتیں تو وہ مارے تکلیف کے رات ہو جاتے، مگر میں ایسا سخت دل اور مضبوط گردے کا ہوں کہ مجھے کوئی بلا یا مصیبت کمزور نہیں کر سکتی بلکہ میری ہٹ بدستور قائم ہے۔

اب وہابی صاحب یہ بتائیں کہ اس ترجمہ میں دل اور مضبوط گردہ کے مرادف عربی شعر میں کون سے الفاظ ہیں (بھلے آدمی! خدا تمہیں سمجھ دے، الفاظ کی تلاش لفظی ترجمے میں ہوتی ہے نہ کہ مرادی مطلب میں۔ یہاں مرادی مطلب کا اظہار ہے) اسی طرح، بلکہ میری ہٹ بدستور قائم ہے، یہ کن عربی الفاظ کا ترجمہ ہے۔ اگر مولوی فالتو صاحب (یہ ہم نے مولوی فاضل کا ترجمہ مولوی فالتو کیا ہے) ہم کو عربی شعر میں وہ الفاظ دکھاویں جن کا انہوں نے اپنی طرف سے من گھڑت ترجمہ کیا ہے تو ہم ان کو نقد انعام دینے کے علاوہ ان کی کمر ٹھونکنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انہوں نے اس کینہ دیرینہ کی بنا پر جو ان کو رسول اللہ ﷺ کی اکلوتی بیٹی سے تھا (کس وجہ سے؟ اڈیٹر) خاتون محشر رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ ﷺ کی لخت جگر جناب فاطمہ زہراصلوۃ اللہ علیہا کی سیرۃ مطہرہ پر ناپاک حملہ کر کے اپنے دل کا بخار نکالا ہے اس طرح جہنم کے طبقوں کو شعلہ ور ہونے میں مدد دی ہے کہیں اس مظلومہ کو ضدن اور ہٹی کہہ کر اپنے نامہ اعمال کو سیاہ کیا ہے کہیں ان کو سخت دل اور مضبوط گردہ کا بتا کر لباس ناز زیب تن فرمایا ہے اور اس تمام غیظ وغضب کا اظہار اس لئے ہوا ہے کہ ان کو یہ شعر نقل کرتے وقت وہ واقعہ یاد آ گیا کہ بضعۃ الرسول ﷺ نے اپنے شفیق باپ کی وفات کے بعد کس طرح فدک کا دعوی کیا اور ظالمین وغاصبین امت نے کس طرح اس دعوی کو خارج، دستاویز کو چاک اور بیٹی کو باپ کے جائز ترکہ سے محروم کر دیا۔

اشرار امت نے بہت پاؤں پیٹے کہ کسی طرح جناب سیدہ اپنے دعوی سے دست بردار ہو جائیں لیکن اس معظّمہ نے اپنے جائز حقوق حاصل کرنیکے لئے مطالبات کو برابر جاری رکھا اور اسی واقعہ کی طرف دشمن خاندان رسالت مولوی وہابی صاحب اشارہ کرتے ہوئے، بلکہ میری ہٹ بدستور قائم ہے، اپنی طرف سے ترجمہ میں ایزاد کرتے ہیں بات یہ ہے کہ دشمن خدا ورسول اپنے کینہ دیرینہ کو لاکھ چھپائیں لیکن اس جہنمی عداوت کا جوان کے قلوب میں آل رسول کی طرف سے مکنون ومحزون ہے کبھی نہ کبھی انکشاف ہو ہی جاتا ہے اور اس طرح اظہار عداوت اہل بیت کر کے ایسے لوگ دائمی لعنت کا طوق پہن ہی لیتے ہیں۔ خیال کیجئے کہ کجا وہ عربی کا شعر اور کجا یہ غلط سلط ترجمہ (مگر آپ کا کیا ہوا ترجمہ مولوی فاضل کا، مولوی فالتو بہت صحیح ہے۔ اڈیٹر) ماروں گھٹنہ پھوٹے آنکھ اسی سے عبارت ہے۔ لیجئے اب اس شعر کا ترجمہ ہم سے سنئے اور ذرا کان کھول کر سنئے کیونکہ آپ کی طرز تحریر سے مترشح ہوتا ہے کہ آپ اونچا بھی سنتے ہیں۔

جناب سیدہ ارشاد فرماتی ہیں کہ مجھ پر دو مصیبتیں ایسی سخت پڑی ہیں کہ اگر وہ دنوں پر نازل ہوتیں تو دن باوجود قدرتی روشنی کے تیرہ تار ہو جاتے ایک مصیبت عظمی تو وہ تھی کہ ابھی بانی اسلام محمد مصطفیٰ ﷺ کا کفن میلا بھی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے پایا تھا کہ اشرار امت نے اس گھر پر جس میں فرشتے بغیر اذن داخل نہ ہو سکتے تھے بغرض خانہ سوزی اور آگ اور لکڑیاں لے کر پہنچ گئے اور رسول اللہ ﷺ کے اس بیت کو جس میں اہل بیت پناہ گزین تھے خاکستر کر دینے پر آمادگی ظاہر کی صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا گیا بلکہ شافع روز محشر کی اکلوتی اور چاہیتی بیٹی کے شکم اطہر پر دروازہ گرا دیا جس سے ایک معصوم کی شہادت ظہور میں آئی

اب مولوی فالتو صاحب اپنے اس کلیجہ پر جو پتھر سے زیادہ سخت سیسے سے زیادہ ٹھوس ہے ہاتھ رکھ کر بتائیں کہ سخت دل اور مضبوط گردہ کا کون شخص تھا آیا وہ مظلومہ تھیں جنہوں نے ان صدمات کی تاب نہ لا کر دنیا سے رحلت فرمائی یا وہ شقی ترین امت تھا جس نے رسول اللہ ﷺ کی پارہء جگر کو اس قدر ایذائیں پہنچائیں کہ وہ معصومہ چھ مہینے کی قلیل مدت میں و بروایتے پچھتر دن کے اندر گھل گھل کر اپنے شفیق باپ کے پہلو میں جا سوئیں اور جس اپنے شفیق باپ کی دائمی جدائی کے بعد دلکھول کر رونا بھی نہ ملا، اور اشرار مدینہ نے یہاں تک تنگ کیا کہ بالآخر اس مظلومہ کو اپنے لئے ایک مقام بیرون شہر تجویز کرنا پڑا جس کا نام بیت الحزن تھا اور جہاں یہ مصیبت زدہ خاتون تنہائی میں بیٹھ کر اپنے دل کی بھڑاس نکال لیتی تھیں۔ مولوی فالتو صاحب کا یہ من گھڑت ترجمہ کہ مجھے کوئی بلا یا مصیبت کمزور نہیں کر سکتی نہایت کورا اور سفید جھوٹ بلکہ ان کی خباثت قلبی کا صاف وشفاف آئینہ ہے کیونکہ اسلامی تاریخیں پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ متراکم؟؟ اور پے در پے مصائب نے جناب سیدہ کو اس قدر کمزور ضعیف اور ناتوان کر دیا تھا کہ جب بعد انتقال تختہ پر لٹایا گیا تو ان کے شوہر نامدار شیر خدا وصی مصطفیٰ علی مرتضیٰ ناقل ہیں کہ سوائے پوست اور استخوان کے جسم اطہر پر گوشت کا نام نہ تھا۔

مولوی فالتو صاحب! اب تو غالباً آپ مرتے مرتے نہ بھولیں گے کہ یہ شعر

صبّت علیّ مصائب لو انّها
صبّت علی الایام صِرن لیالیاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شہزادی کونین کی تصنیف سے ہے جن کا اسم گرامی فاطمہ زہرا تھا اور جو پیغمبر اسلام کی اکلوتی بیٹی تھیں یہی وہ فاطمہ ہیں جن کی کنیزی کا شرف آپ کی دادی حوا اور حضرت عیسی کی والدہ جناب مریم کو حاصل ہے قیامت کے دن جو شخص ان معظّمہ کی پیوند والی چادر کے تار سے لپٹ جائے گا بس وہی نجات یافتہ ہے ورنہ آپ جیسے دشمنان زہرا تو نہ معلوم اس وقت کون سے طبقہ میں ہوں گے۔ (اثنا عشری۔ یکم جولائی ۱۹۲۱ء ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

اس ساری تحریر کا مطلب یہ ہے کہ اہل حدیث بلکہ جملہ اہل سنت مع خلفاء راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سب کے سب حضرت خاتون جنت اور اہل بیت نبی علیہ السلام کے دشمن ہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ اہل حدیث نے شعر مذکور کو حضرت فاطمہ سے سے غصب کر کے کسی اور عرب شاعر کو دے دیا (ہائے بڑا غضب کیا) اور جیسے خلفاء نے میراث نبی غصب کر لی یہاں تک کہ حضرت فاطمہ اسی غم میں گھل گھل کر انتقال کر گئیں۔ انا للہ

اصل بات یہ ہے کہ اہل بیت کے واقعات جس رنگ میں یہ لوگ بیان کرتے ہیں ... ہم تو یہ کہنے سے رک نہیں سکتے کہ ایسے واقعات تو ایک بڑے دنیا دار خاندان کے ہوتے ہیں کہ ہائے میرے شریکوں نے مجھ پر ظلم کیا مجھ کو وراثت آبائی سے اتنا کم کر دیا یہ ان لوگوں کا کام نہیں ہو سکتا جنہوں نے پیٹ پر پتھر باندھ کر گذر اوقات کی ہو اور اف تک نہ کی ہو سنئے پہلے ہم اپنا جواب دیتے ہیں

شعر مذکور نحو کی کتابوں میں بطور تمثیل نقل ہوتا ہے

چنانچہ شرح ملا جامی میں بھی یہ شعر نقل ہے مصنف، حل ابیات شرح جامی، نے ایک شعر لکھ کر ان دونوں کی بابت لکھا ہے

هل هما من انشاء ها او من انشاء غير ها ففيه ا ختلا ف و الصحيح انهما من انشاء غير ها

یعنی یہ دونوں شعر (متنازعہ اور دوسرا) حضرت فاطمہ کی اپنی تصنیف ہیں یا کسی اور کی، صحیح بات یہ ہے کہ کسی غیر کی تصنیف ہیں جو حسب موقع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال پر ملال پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت فاطمہؓ نے پڑھے تھے۔ بات بھی صاف ہے کیونکہ یہ دونوں شعر ایسے با قاعدہ موزوں ہیں کہ بڑے پکے مشاق شاعر کے معلوم ہوتے ہیں حضرت فاطمہؓ کے ہوتے تو ان کا کلام اور بھی نقل ہوتا حالانکہ حضرت فاطمہؓ کی شاعری معلوم نہیں ہوئی

اچھا ہم نے تو اپنے خیال کا ثبوت دے دیا کہ ہم اس شعر کو حضرت فاطمہ کا شعر نہیں جانتے اس لئے ہم نے جو لکھا سو لکھا، ہاں آپ جو اتنے خفا ہیں اور اتنا کچھ غیظ وغضب کا اظہار کیا ہے تو کیا آپ یا آپ کے رفیق قادیانی کسی صاف اور صریح دلیل اور حجت سے ثابت کر سکتے ہیں کہ یہ شعر خاتون جنت کا ہے ھا تو ا بر ھانکم ان کنتم صادقین

بڑی سے بڑی دلیل آپ یہ پیش کریں گے کہ فلاں نحو کی کتاب کے حاشئے پر لکھا ہے۔ لکھا تو ہے لیکن دوسری طرف نفی بھی تو لکھی ہے، حالانکہ قرینہ نفی کی جانب قوی ہے۔

یہ تو ہوئی ہماری مدافعت، ان سنئے کی طرف سے میراث کا جواب۔ ہمارے خیال میں شیعوں نے ناحق اس جھگڑے کو بڑھایا ہے خود انہی کی کتابوں سے اتنا ثبوت ملتا ہے کہ شیعہ اور رافضی دونوں خدا کا خوف رکھ کر الگ الگ سوچیں تو کبھی اس مسئلہ کو زیر بحث نہ لاویں۔ مگر ان لوگوں کو خدا جانے کیا شوق ہے کہ بجائے خاموش رہنے کے ایسے دل آزار طریق سے اس کا ذکر چھیڑ کر اپنے نامہ اعمال میں ایسے فقرات کو لکھواتے ہیں جن کو دیکھ کر مجرم کہیں گے۔

ما لھذا الکتا ب لا یغادر صغیرۃ و لا کبیرۃ الاّ ا حصا ھا

(ہائے یہ کیسا نامہ اعمال ہے کہ اس میں چھوٹا بڑا گناہ سب لکھا ہے)

سنئے ہم اعلان کرتے ہیں اور رافضیوں کو چیلنج دیتے ہیں کہ وہ جہاں چاہیں اس میں ہمارے ساتھ بتقرر منصف بحث کر کے فیصلہ کرا لیں۔ ہم خوش ہیں کہ کہ دہلی میں جو رافضی مذکور کا مقام ہے یہ بحث ہو، عام ہو یا خاص، جیسا وہ انتظام کر سکیں ہم بحیثیت ان کے مدعو مہمان کے جلسہ میں پہنچ جائیں گے تحریری بحث ہو کر منصف مسلّمہ کو بغرض فیصلہ دی جائے گی باقی شرائط بعد منظوری طے ہوں گے۔ سنئے شیعہ کی معتبر کتاب شرح ابن ابی الحدید (ص ۵۳۸) میں لکھا ہے کہ

حضرت ابو بکرؓ کے سامنے حضرت فاطمہؓ نے میراث پدری کا دعوی کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابو بکرؓ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ اس مال میں سے اپنے عیال کا گزارہ لے لیتے اور باقی کو فی سبیل اللہ خرچ کرتے تھے میں بھی ایسا ہی کرونگا، وراثت کے طور پر تقسیم نہ کرونگا۔ کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ہم نبیوں کی وراثت مال و دولت نہیں ہوتا بلکہ ایمان اور حکمت ہوتے ہیں۔

یہ سن کر (رضیت بذلك) حضرت فاطمہؓ راضی ہوگئیں۔

بتایئے جس فیصلے پر خاتون جنت راضی ہوگئیں اس پر ناراض ہونے والا رافضی ہے یا خارجی؟ تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے۔

ایسا ہی حضرت خاتون جنت کے گھر کو آگ لگانے کا ارادہ بھی افك مبین (بہتان صریح) اور گپ ہے کسی معتبر کتاب میں نہیں

افسوس ہے اس قسم کی بے ہودہ بے ثبوت روایات تاجداران اسلام اور فدایان نبی علیہ السلام کے حق میں بدگوئی کرتے ہیں جنہوں نے اپنی شبانہ روز محنت سے دنیا کے ہر حصے میں اسلام کا نام روشن کر دیا رضی اللہ عنھم اجمعین

نوٹ: باقی باتوں کو فضول جان کر جواب نہیں دیا گیا خاص کر وہ باتیں جو ہماری ذات خاص کے متعلق فالتو وغیرہ الفاظ لکھے ہیں۔ کیوں؟

مجھ میں ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خود کام بھی ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۸ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۱ء مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۳۹ھ ص ۱۔۴)

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مسلمانوں میں تعلیم قرآن و حدیث، نبوت جدیدہ کے لئے ایک روک تھی لیکن مرزا صاحب قادیانی نے ایک پردے میں اس روک کو اٹھا کر تھوڑا سا سوراخ کیا تو ان کی امت نے اس سوراخ کو اور بھی وسیع کرنا چاہا۔ کیوں نہ ہو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

آج تک مرزائی امت میں دو گروہ تھے۔ ایک قادیانی جو نبوت مرزا کا مدعی ہے۔ دوم لاہوری جو نبوت مرزا کا منکر۔

مگر قادیانی گروہ باوجود دعوی نبوت کے باشرع نبوت سے منکر ہے۔ یعنی اس کا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نبی اور رسول تو ہیں، مگر شریعت جدیدہ نہیں لائے تھے۔ لیکن ایسا کہنا ان کا ہم کو ہمیشہ کھٹکتا تھا کہ جس طرح لاہوری گروہ کا دعوی خلاف تعلیم مرزا ہے، قادیانی گروہ کا دعوی بھی دراصل مرزا غلام احمد صاحب کے لئے ہتک ہے۔

ہم اسی فکر میں تھے کہ ان دونوں پارٹیوں کو کس طرح سمجھاویں کہ تم لوگوں نے مرزا صاحب قادیانی کو مانا بھی تو صاحب شریعت جدیدہ نہ مانا، اس لئے تم پر یہ مثال صادق آتی ہے، تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا،

مگر ہمیں خیال تھا کہ اگر ہم یہ کہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی باشریعت ہونے کا ہے، تو کون مانے گا۔

شکر ہے کہ قادیانی امت ہی سے ایک شخص ہمت پا کر کھڑا ہو گیا۔ ان حضرت کا نام ہے محمد ظہیر الدین۔ ان کا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے میرے حق میں یوسف موعود کا الہام شائع کیا ہوا ہے۔

آپ ایک گاؤں اروپ ضلع گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں۔ آپ نے ایک اشتہار دیا ہے جس میں دونوں پارٹیوں پر اظہار افسوس کر کے مرزا غلام احمد صاحب کی اصل حیثیت ظاہر کی ہے۔ چنانچہ ان کے اشتہار کا ایک حصہ درج ذیل ہے آپ لکھتے ہیں:

خطبہ الہامیہ مصنفہ حضرت مسیح موعود (مرزا) صفحہ ۱۸۰ تا ۱۸۲،

اور جان کہ ہمارے نبی کریم ﷺ جیسا کہ کہ پانچویں ہزار میں مبعوث ہوئے ایسا ہی مسیح موعود کی (مرزا قادیانی) کی بروزی صورت اختیار کر کے چھٹے ہزار کے آخر میں مبعوث ہوئے اور یہ قرآن سے ثابت ہے اس میں انکار کی گنجائش نہیں اور بجز اندھوں کے کوئی معنی سے سر نہیں پھیرتا۔ کیا آخرین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منھم کی آیت میں فکر نہیں کرتے اور کس طرح منھم کے لفظ کا مفہوم متحقق ہو اگر رسول کریم آخرین میں موجود نہ ہوں جیسا کہ پہلوں میں موجود تھے ۔ پس جو کچھ ہم نے ذکر کیا اس کی تسلیم سے چارہ نہیں اور منکروں کے لئے بھاگنے کا رستہ بند ہے۔

اور جس نے اس بات سے انکار کیا کہ نبی کریم کی بعثت چھٹے ہزار سے تعلق رکھتی ہے جیسے کہ پانچویں ہزار سے تعلق رکھتی تھی پس اس نے حق اور نص قرآن کا انکار کیا بلکہ حق یہ ہے کہ آنحضرت کی روحانیت چھٹے ہزار کے آخر میں یعنی ان دنوں میں بہ نسبت ان سالوں کے اقوی اور اکمل اور اشد ہے بلکہ چودھویں رات کے چاند کی طرح ہے اور اس لئے ہم تلوار اور لڑنے والے گروہ کے محتاج نہیں

(حاشیہ از ظہیر اروپی : حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے وقت میں جو شریعت خدا کی طرف سے نازل ہوئی تھی یعنی قرآن شریف ، اسمیں جنگ وقتال کے احکام بھی نازل ہوئے اور وہ زمانہ ہی ایسا تھا کہ مخالفین کے مقابلہ پر تلوار اٹھائی جاتی ۔ اور تلوار کا جواب تلوار سے دیا جاتا لیکن ایسی تمام تعلیم وقتی حالات کے ماتحت تھی مسیح موعود کے ظہور کے بعد وہ جلالی شریعت منسوخ ہو چکی ہے اور اب خدا تعالی نے جہاد کا حکم قطعی طور پر موقوف کر دیا ہوا فمن شاء فلیو من فمن شاء فلیکفر چنانچہ حضرت مسیح موعود لکھتے ہیں :

جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالی آہستہ آہستہ کم کرتا گیا ہے حضرت موسی کے وقت میں اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے بچا نہیں سکتا تھا اور شیر خوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں بچوں ، بوڑھوں اور عورتوں کا قتل کرنا حرام کیا گیا اور پھر بعض قوموں کے لئے بجائے ایمان کے صرف جذیہ دے کر مواخذہ سے نجات پانا قبول کیا گیا اور پھر مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم موقوف کر دیا گیا ۔ اربعین نمبر ۴ ص ۱۳ ۔

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت موسی والی شریعت حضرت محمد ﷺ نہیں لائے اور حضرت محمد ﷺ والی شریعت حضرت مسیح موعود نہیں لائے بلکہ تینوں رسولوں کی علیحدہ علیحدہ تعلیمات الٰہیہ ہیں ۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود نے بار بار لکھا ہوا ہے کہ خود محمد رسول اللہ ﷺ نے یہ پیش گوئی کی ہوئی تھی کہ مسیح موعود جب آئے گا تو جنگوں کو موقوف کر دے گا اور جہاد کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام کردے گا جس سے اس بات کی اور بھی تائید ہو جاتی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے نزدیک بھی مسیح موعود کوئی غیر تشریعی نبی نہ ہوگا بلکہ جہاد وقتال جو محمد رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں فرض ہے مسیح موعود کے ذریعہ حرام ہو جائے گا گویا مسیح موعود شارع نبی ہوگا۔ پس ہر وہ شخص جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کو احمد سمجھ کر اس کی بیعت میں داخل ہے اس کا فرض ہے کہ وہ اس بات پر ایمان لے آئے کہ جنگ و جہاد کی تعلیم ایک وقتی تعلیم تھی اور لونڈیوں اور غلاموں کے متعلق جو احکام ہیں تو وہ موجودہ زمانہ کے لئے نہیں ہیں اب تو بجائے وحدت قومی کے وحدت اقوامی کا زمانہ ہے اور بجائے جنگ وقتال کے دلائل و براہین کا زمانہ ہے پہلوں کی روشنیاں اب کفایت نہ کریں گی اب تو احمدیت کے آفتاب سے ہی روشنی مل سکے گی اور کرشن بدھ مسیح اور محمد علیھم السلام کی تصویروں کے جلوے صرف احمد کی تصویر میں ہی دیکھنے پڑیں گے اور اس بات کو سمجھنا پڑیگا کہ اخلاقی تعلیم کا انتہائی مقصد جو ہے تو وہ یہ ہے کہ دنیا میں امن وامان ہو اور دلائل کا غلبہ ہو پس وہ ہدایت اور دین الحق اور اخلاقی تعلیم اور نشانات جو حضرت مسیح موعود کے ذریعہ اس زمانہ میں نازل ہوئے وہ تمام سابقہ تعلیمات پر فوقیت رکھتے ہیں اور جس طرح حضرت مسیح موعود تمام انبیاء سابقین سے افضل ہیں اور سری کرشن حضرت مسیح اور حضرت محمد علیھم السلام کی بعثت ثانیہ ہیں اسی طرح سے وہ وحی جو حضرت مسیح موعود پر نازل ہوئی انبیاء سابقین کی وحیوں پر فضیلت رکھتی ہے پس اس حقیقت کو سمجھ کر اگر کوئی شخص ماہ رمضان کے روزے نہ رکھے یا سبت نہ مناوے یا وراثت کے ان احکام پر جو توریت یا قرآن شریف میں موجود ہیں عمل نہ کرے اور بجائے شریعت محمدیہ کے ماتحت اپنے مقدمات کا فیصلہ کرانے کو اگر تمدنی امور میں پنچایت اور برادری کے قواعد کا ہی پابند ہے تو اسپر عنداللہ کوئی مواخذہ نہ ہوگا۔

یاد رکھو حضرت مسیح کی اعانت کرنے سے خدا کی طرف سے جس قدر فضلوں کی بارش ہوتی ہے، حج کرنے یا مروجہ نمازیں پڑھنے یا چندے اور زکاتیں دینے سے وہ فضل ربی کبھی حاصل نہیں ہو سکتا لیکن اس بات کو سمجھنے کے لئے رب زدنی علماً کی دعا کثرت سے مانگو۔ ایسا نہ ہو کہ خبیث نفس یا ریا یا تکبر تم کو یہ تعلیم دینے لگ جاوے کہ اعمال مقدم ہیں ایمان سے

پس ایمان دار بن جاؤ اور جہاں تک ہو سکے دوسروں کا بھلا کرو کیونکہ یہ زمانہ توحید کی انتہائی تعلیم کا زمانہ ہے اور تمام اقوام کو ایک پلیٹ فارم پر لانے کا وقت ہے جناب مہاتما گاندھی صاحب جو کچھ مدت سے عدم تشدد پر زور دے رہے ہیں اور ہندوستان میں اتحاد کی روح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھونک رہے ہیں تو وہ بھی ایک حد تک احمدیت کا پرچار کر رہے ہیں صرف ان میں یہ غلطی ہے کہ وہ مسیح موعود پر ایمان لانے کا اقرار نہیں کرتے اور موجودہ گورنمنٹ سے عدم تعاون کرتے ہیں لیکن احمدیت یہ سکھاتی ہے کہ موجودہ گورنمنٹ کو اور بھی بہتر بنوانے کے لئے اور دنیا میں بہت زیادہ امن و امان قائم کرانے کے لئے موجودہ گورنمنٹ کی خصوصیت سے اعانت کی جائے اور لوگوں کو دکھوں اور تکلیفوں سے بچایا جاوے۔ظہیر)

اور اسی لئے خدا تعالی نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی بعثت کیلئے صدیوں کے شمار کو رسول کریم کی ہجرت کے بدر کی راتوں کے شمار کی مانند اختیار فرمایا تا کہ وہ شمار اس مرتبہ پر جو ترقیات کے تمام مرتبوں سے کمال تام رکھتا ہے دلالت کرے۔حضرت مسیح موعود (مرزا) کی مندرجہ بالا عبارت سے ہر عقل مند یہی سمجھے گا کہ وہ اپنی بعثت کو محمد ﷺ کی بعثت ثانی قرار دے کر نہایت حکیمانہ رنگ میں اپنے آپ کو حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی افضل سمجھتے تھے جیسے کہ وہ اپنے آپ کو مسیح ابن مریم کا مثیل اور بروز قرار دے کر اور اپنی بعثت کو مسیح ناصری کی بعثت ثانیہ قرار دے کر مسیح ناصری سے بھی افضل ہونے کے مدعی تھے ایسے حالات میں جو لوگ یہ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متبعین باہم فرقے بن گئے ہیں اور احمدی جماعت میں تفرقہ پڑ گیا ہے اور احمدی جماعت کے لوگ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی عبارتوں سے یہ نتیجہ بھی نہیں نکال سکتے کہ ان کا اصل دعوی کیا تھا۔اگر مولوی محمد علی صاحب ایم اے والا گروہ یہ ثابت کرتا ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا دعوی نبوت کوئی نہ تھا تو میاں محمود احمد (خلیفہ قادیان) والا گروہ یہ ثبوت بہم پہنچا دیتا ہے کہ فی الحقیقت حضرت مسیح موعود (مرزا) کا دعوی نبی اللہ اور رسول اللہ ہونے کا تھا تو ایسے تمام معترضین کو سوچنا چاہیے کہ حضرت مولوی نورالدین صاحب کی وفات تک جب کہ یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچ چکا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور ان کے ساتھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ حضرت مسیح موعود نبی آخر الزمان ہیں اور خدا کے رسول ہیں اور یہی عقیدہ صاحبزادہ حضرت میاں محمود احمد صاحب کا بھی تھا تو پھر یہ کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح صحیح سمجھا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے اصل دعوی کا ہی پتہ نہیں لگ سکتا۔ مثل مشہور ہے کہ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں، جو شخص تمام انبیاء کا بروز ہونے کا مدعی ہو اور اس کا دعوی ہو کہ وہ تمام انبیاء سابقین سے افضل ہے اس کے متعلق یہ کہنا کہ اس کے اصل دعوی کا ہی پتہ نہیں چلتا اگر حد درجہ کی کوتاہ فہمی نہیں تو کیا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب خدا کی مخلوق میں ایک بشر تھا انسان تھا عبداللہ تھا اس پر خدا نے اس قدر اپنا فضل کیا کہ اس کو کثرت سے امور غیبیہ پر اطلاع بخشی اس لئے وہ نبی کہلایا وہ بعض حالات میں خدا کی ذات میں ایسا فنا ہوا کہ جو کچھ اس کے منہ سے نکلا وہ خدا کا کلام سمجھا گیا۔ اس پر خدا کی طرف سے اس قدر نشانات نازل ہوئے کہ ہزاروں نبیوں کی نبوتیں ان نشانات کی مدد سے صحیح تسلیم کی جاسکتی ہیں۔ پس یہ محض غلطی ہے کہ حضرت مسیح موعود کے اصل دعوی پر ہی جماعت میں جھگڑا ہے۔ اصل معاملہ یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب ایم اے اور میاں محمود احمد صاحب کا آپس میں جھگڑا ہے اور جماعت کے لوگ وصیت احمد سے روگردان ہو کر آپس میں دھڑا بندی کر کے اپنا اپنا کام کر رہے ہیں وبس مسیح موعود کے دعاوی سے کسی کو غرض نہیں اور صداقت اور راستی کی کسی کو طلب نہیں۔ صرف اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے میاں محمود احمد صاحب نے جب مولوی نورالدین صاحب کی وفات کے بعد یہ مسئلہ اختراع کیا کہ ۱۹۰۱ء تک حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ وہ اپنے آپ کو غیر نبی سمجھتے تھے اس لئے ایسی تحریرات در بارہ انکار نبوت منسوخ سمجھ لو، تو اس کے مقابلہ پر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے ۱۹۰۱ء سے پہلے اور بعد کی تحریرات در بارہ نبوت میں تطبیق دکھا کر یہ عقیدہ بنالیا کہ حضرت مسیح موعود تو غیر نبی تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ جماعت احمدیہ میں ابتری پیدا ہوگئی اور بہتوں کے ایمان متزلزل ہو گئے۔ چنانچہ چند دن گذرے ایک احمدی جسکے متعلق مجھے یقین تھا کہ وہ سچے دل سے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو رسول اللہ یقین کرتا ہے اور اپنے عقاید کا خلاصہ لا الہ الا اللہ احمد جری اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتلایا کرتا ہے لیکن اس کا تعلق قادیانی پارٹی سے ہے۔اس سے میں نے پوچھا کیا آپ حضرت مسیح موعود کی وحی کو قرآن شریف کی طرح خدا کا قطعی اور یقینی کلام یقین کرتے ہیں۔ کہنے لگا ہاں۔تب میں نے کہا کہ حضرت مسیح موعود کا الہام ہے

هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق و تهذیب الاخلاق۔

کیا آپ مانتے ہو کہ حضرت مسیح موعود ایسے رسول اللہ ہیں جو ہدایت اور دین الحق اور تہذیب الاخلاق لے کر آئے ہیں؟ کہنے لگا ہرگز نہیں۔مسیح موعود،رسول تو بے شک ہیں مگر کوئی ہدایت یا کوئی دین الٰہی لے کر نہیں آئے۔قرآن شریف پر ہدایت اور شریعت اور دین ختم ہو چکا ہے،ہاں رسول ہو سکتے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔(ظہیر)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بات بھی مزے کی ہے۔رسول ہے تو پھر کسی ماقبل کی تابع کیا؟ آہ! یہ لوگ مرزا صاحب کا دعوی نہیں سنتے وہ (درثمین کے صفحہ ۲۶۷ پر) فرماتے ہیں:

آنچہ داده است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

یعنی جو چھوٹی چھوٹی پیالیاں ہر ایک نبی کو ملی ہیں ان سب کا مجموعہ بڑا پیالہ مجھے ملا ہے۔باوجود اس دعوی کے یہ کیونکر ممکن ہے کہ آپ کسی اور نبی کے ماتحت رہیں۔ہمارا اس سے زیادہ دخل دینا مناسب نہیں۔ہم دیکھیں گے قادیانی اور لاہوری پارٹیاں اپنے اس سگے بھائی کو کیا جواب دیتی ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۸ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۵۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری اور قادیانی پارٹیوں کا مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار الفضل میں قادیان میں ایک نوٹ نکلا ہے جو درج ذیل ہے:

خواجہ صاحب کا چیلنج منظور:

خواجہ کمال الدین صاحب نے مسئلہ نبوت پر کچھ خامہ فرسائی کی ہے اور وہی ذٹیل باتیں لکھی ہیں جن کا بار بار رد ہو چکا ہے آپ لکھتے ہیں:

میرے ساتھ بحث کرنے کا یہ طریق نہیں کہ میرے سامنے حضرت مرزا صاحب کا کوئی ایسا فقرہ یا سطر پیش کی جائے یا سیاق وسباق سے الگ کر کے یہ نتیجہ نکالا جائے کہ مرزا صاحب نے یہاں دعوی نبوت کیا ہے۔ اگر ایسا ہو بھی تو مجھ پر اس کا کوئی اثر نہیں۔ مسئلہ نبوت میں تو میں صرف قرآن و حدیث پر چلتا ہوں جو نبوت کو ختم کرتے ہیں اسلئے میں بہاء اللہ کی طرح ایسے شخص کی باتیں سننے کے لئے تیار نہیں جو مدعی نبوت ہو۔ میں حضرت مرزا صاحب کا اس دن تک عاشق و والا ہوں جب تک وہ میری سمجھ اور ایمان میں احمد نہیں بلکہ غلام احمد ہے نبی نہیں بلکہ امتی ہے۔ اس تحریر سے میرا مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی مدعی نبوت یا اس کا کوئی پرستار قرآن پر ایمان رکھتا ہے تو پھر صرف قرآن کے ماتحت وہ مجھ سے مسئلہ نبوت پر گفتگو کرے۔

میں نے یہ تمام عبارت اس لئے نقل کی ہے تا ہمارے احمدی بھائیوں کو معلوم ہو جائے کہ حضرت مسیح موعود کا کتنا احترام اس قلب میں رہ گیا ہے جو کبھی اس برھذیدہ ء ربانی کی محبت کے نور سے منور ہو رہا تھا۔ ہم صرف قرآن مجید کی رو سے مسئلہ ختم نبوت پر گفتگو کو تیار ہیں..

خواجہ صاحب پر اس وقت تک کھانا حرام ہے جب تک ہم سے تصفیہ نہ کر لیں۔ وہ فرمائیں کہ بالمشافہ تقریری بحث چاہتے ہیں یا تحریری؟ تحریری ہی خوب رہے گی وہ طریق بحث لکھیں یا مجھے اجازت دیں میں پیش کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فریقین کے پرچے پیغام اور الفضل میں چھپتے جائیں اگر ہمت ہے جرأت ہے ایمانی قوت ہے تو اٹھیں اور سامنے آئیں مگر مجھے یقین ہے کہ وہ اپنے امیر کی مانند کبھی مقابل پر نہیں آئیں گے کہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔

آپ کا نیازمند قدیم۔اکمل۔ (الفضل قادیان ۱۱ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۹)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

واقعی آئے دن کا فساد مٹنا چاہیے ۔ ہمارے خیال میں یہ مباحثہ بعینہ اسی طریق پر ہونا چاہیے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور پادری آتھم کے مابین بمقام امرتسر ہوا تھا۔ ہم بھی کا ثواب جان کر اس مباحثہ میں اپنی ناچیز خدمات پیش کرتے ہیں جو یہ ہیں کہ علاوہ اسباب آرام و آسائش حتی الوسع مہیا کرنے کے ہماری حیثیت اس میں یہ ہوگی کہ قادیانی پارٹی کو تو ہم مرزا صاحب قادیانی کے حوالے ان کو دکھا دیں گے اور لاہوری پارٹی کو قرآن و حدیث کے حوالے ان کی تائید کے دکھائیں گے اور اگر کوئی پارٹی ہماری اس خدمت کو قبول نہ کرے گی تو ہم الگ بیٹھ کر آرام سے مباحثہ سنیں گے اور نتیجہ پاویں گے۔

ہاں ان دونوں کے مباحثہ کے بعد دونوں کو ہمارا چیلنج ہوگا کہ ،مرزا صاحب مجدد تھے یا دجال، بے شک دونوں مل کر آویں اور ہم سے اس مضمون پر تحریری مباحثہ کریں بقول اکمل صاحب ، ہمت ہے، جرأت ہے ایمانی قوت ہے تو اٹھیں اور سامنے آئیں مگر مجھے یقین ہے کہ وہ (دونوں گروہ) اپنے نبی مجدد کی طرح میرے مقابل نہ آئیں گے کیونکہ:

یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۸ نمبر ۳۷ مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ قسط ۴

ماسٹر غلام حیدر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں:

ناظرین اہل حدیث گذشتہ تین نمبروں میں مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے اس ترجمہ اور تفسیر کی مختصر کیفیت سے آگاہ ہو چکے ہوں گے جو آپ نے بزبان انگریزی شائع فرمائی ہے۔ مولوی صاحب نے پہلی دفعہ پانچ ہزار جلدیں ولایت سے تیار کرائی تھیں جو قریباً کل فروخت ہو چکی ہیں۔ اب آپ نے دس ہزار جلد کا انڈنٹ ولایت میں بھیجا ہوا ہے جس کی تعمیل امروز وفردا ہوا چاہتی ہے۔ ہمارے اسلامی بھائیوں کی بدمذاقی سے مولوی صاحب نے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ ان کو معلوم تھا کہ فیصدی اسّی گریجوایٹ و دیگر انگریزی دان مسلمان بوجہ مسلمان ہونے کے باوجود ریلش منڈ وانے کے انگریزی قرآن کو ضرور کم وبیش پڑھیں گے پس ترجمہ وتفسیر کے ذریعے سے اپنے جدید فرقہ کے عقاید سے ان کو متاثر کرنے کا بہتر موقع ہاتھ نہیں آئے گا۔ اگر تحقیق کی جائے تو انشاء اللہ پہلی پانچ ہزار جلد سے چار ہزار جلد ضرور محمدی مسلمان خرید چکے ہیں اس نتیجہ پر بعض شہروں میں محمدی مسلمانوں کے پاس مولوی صاحب کا انگریزی ترجمہ بچشم خود دیکھ کر پہنچا ہوں۔ ممکن ہے میرا یہ تخمینہ پورا صحیح نہ ہو مگر اس کے قریباً صحیح نہ ہونے میں شک نہیں مولوی صاحب نے اپنے ترجمہ وتفسیر میں ملائک کے متمثل ہونے سے صریح انکار کر دیا ہے درحالیکہ بخاری اور مسلم میں علاوہ دیگر کتب حدیث کے ملائک کا انسانی وجود متمثل ہونا ہونا بلا تاویل روز روشن کی طرح اکثر احادیث سے ثابت ہے۔ ایک طرف مولوی صاحب کا احادیث صحیحہ کو برسر وچشم قبول کرنا اور دوسری طرف ان سے صاف انکار کر دینا ایک ایسی بد اصولی ہے جس کو جس قدر نفرت کی نگاہ سے دیکھا جائے کم ہے۔ قادیانی جماعت نے البتہ پہلے پارہ کے اردو ترجمہ میں اپنی تفسیر سے چند اصول شروع میں لکھے ہیں جن میں احادیث صحیحہ مرفوعہ کو تسلیم کر لیا ہے مگر آخر اس پر قائم نہیں رہی چنانچہ ناظرین مبصرین سے یہ راز پوشیدہ نہیں۔ اب خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ لاہوری اور قادیانی ہر دو جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں قابل دید ہے کہ احادیث صحیحہ کو ہر دو جماعت تسلیم کرتی ہیں مگر کم از کم تفسیر میں ان کو پس پشت ڈال کر اپنی رائے سے کام لیتی ہیں۔ اہل سنت سے ان ہر دو جماعتوں کے مناظرے ہوئے ہیں جن میں اہل سنت نے ان کا قافیہ ایسا تنگ کیا ہے کہ فرار کے سوا ان جماعتوں کے پاس بچاؤ کی اور کوئی صورت نظر نہیں آئی اس جماعت کے ہر دو فریق سے آئندہ اگر بحث کا موقع ہاتھ لگے تو احادیث صحیحہ کو قبول کروانے کا اصول ضرور قائم کروالینا چاہیے ورنہ ان کے چیلنج کی مطلقاً پرواہ نہ کرنی چاہیے۔ شکست کی صورت میں یے لوگ اپنے اخبارات میں اپنی فتح کا ڈنکہ بجا کر اپنا سکہ جما لیتے ہیں۔

اس نمبر میں بخاطر ضیافت طبع ناظرین ایک دو مثالیں مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ قرآن انگریزی سے پیش کرنا ان کی قرآن فہمی اور عربی دانی کا سرٹیفکیٹ خیال کرنا مناسب ہوگا۔ مولوی صاحب صفحہ ۱۲۳ پر بر ذیل آیت او كا لذی مرّ علی قر یۃٍ کے واقعہ کو خواب کا واقعہ بتلا کر فرماتے ہیں کہ قرآن ایسے واقعات کے متعلق جو خاص عبارت یا طرز واقعہ یا کسی ماقبلی تاریخ کے رو سے خود بخود خواب کا معلوم ہو، لفظ خواب کا بالعموم استعمال نہیں کرتا۔ اس اصول خانہ زاد کی تصدیق میں مولوی صاحب حضرت یوسف کی مثال پیش کرتے ہیں کہ جب حضرت یوسف نے گیارہ تاروں اور سورج چاند کو اپنے کو سجدہ کرنے کا تذکرہ اپنے والد کو سنایا تو خواب کا لفظ بالکل استعمال نہ کیا۔

اگر حضرت یوسف نے اپنے باپ سے اس تذکرہ کے وقت خواب کا لفظ استعمال نہیں کیا تو کیا ہرج تھا کیونکہ اس وقت وہ بالکل نابالغ تھے اور واقعہ بھی ایسا تھا جس کا ظاہری عالم ناسوت میں امکان نہ تھا۔ جب باپ نے یہ واقعہ سنتے ہی کہہ دیا

یا بنیّ لا تقصص رء یاك علی ا خوتك فیكیدوا لك كیداً

یعنی اے بیٹا اس خواب کا ذکر اپنے بھائیوں سے نہ کرنا نہیں تو وہ تیرے واسطے کوئی بری تجویز کریں گے۔

تو پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ قرآن نے اس واقعہ میں خواب کا لفظ استعمال کرنے سے کیونکر پہلو تہی کی۔ اگر ایک بچہ نے سہواً خواب کا لفظ ترک کیا تو دوسرے ہوشیار اور زیرک بزرگ نے اس بات کو واضح کر دیا لہذا مولوی صاحب کا اصول خانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زادتار عنکبوت سے بھی کمزور ہے۔ یہ جماعت قرآنی معارف کے خاص علم کی مدعی ہے۔ مگر مولوی صاحب اگر کچھ آگے چل کر قرآن کو دیکھتے تو اس آیت کو خود حضرت یوسف کی زبان سے سن لیتے

قال یا ابت ھذا تأویل رؤیای من قبل قد جعلھا ربی حقاً

مولوی محمد علی صاحب نے تعجیل سے کام لے کر اپنا بنایا کام بگاڑ دیا ہے۔ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ جو جو واقعہ خواب کا قرآن مجید میں مذکور ہے وہاں قرآن نے اس کو پردہ اخفا میں نہیں رکھا بلکہ صاف لفظ (منام) یا (رؤیا) کا استعمال کر کے کسی اہل ہوا کی دال نہیں گلنے دی۔ حضرت ابن عباس نے اس اصول کو تاڑ کر اہل اسلام پر ایک بڑا بھاری احسان کیا ہے کہ قرآن شریف میں لفظ (رؤیا) پورے سات دفعہ دیکھ کر صرف سورہ بنی اسرائیل والے رؤیا کو اس کے عام معنی سے مستثنیٰ کر دیا ہے چنانچہ امام بخاری نے پارہ ۱۹ اور ۲۷ میں دو دفعہ اس پر باب باندھا ہے

وما جعلنا الرؤیا التی ارینٰک الا فتنۃ للناس

جس رؤیا کا صحیح مفہوم واقعہ چشم دید ہے نہ کہ خواب کا۔ حضرت ابن عباس رئیس المفسرین نے اس آیت میں لفظ فتنہ کے قرینہ کو دیکھ کر مطلب اور مفہوم کو بخوبی واضح کر دیا۔ مگر افسوس اہل ہوا نے اس سے فائدہ اٹھانے کی بجائے اپنے آپ کو اس فتنہ کا مصداق ثابت کر دیا اور معراج نبوی کو خواب یا کشف سے منسوب کر کے اہل سنت کی جماعت سے علیحدہ ہو گئے۔ قرآن کو قرآن سے سمجھنا قرآن فہمی کا سب سے پہلا اصول ہے دوسرا اصول حدیث مرفوع ذریعہ ہے۔ تیسرا اصول حضرت ابن عباس و دیگر جمہور صحابہ کا مفہوم۔ چہارم تاریخ و عربی علم ادب، بشرطیکہ یہ پہلے تین اصولوں کے خلاف نہ ہو۔ کچھ اور بھی اصول ہیں جن کا محل بیان یہ مضمون نہیں۔

۲۔ فلما بلغا مجمع بینھما نسیا حوتھما فاتخذ سبیلہ فی البحر سربا۔ (الکھف:۶۱) یعنی جب ہر دو شخص دو دریاؤں کے ملنے کی جگہ پر پہنچے تو دونوں اپنی مچھلی کو بھول گئے پس مچھلی نے دریا میں سرنگ بنا کر اپنا راستہ بنا لیا،

مولوی محمد علی صاحب کا مع قادیانی جماعت کے جب معجزہ سے صاف انکار کا عقیدہ ہے تو کس طرح ممکن تھا کہ ترجمہ میں تحریف نہ کرتے آپ نے صفحہ ۶۰۰ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوں ترجمہ کیا ہے (اور مچھلی سمندر میں راستہ لے کر چلی گئی) مولوی صاحب نے سربا کو جو راستہ لینے کی کیفیت کو ظاہر کرتا ہے بالکل نظرانداز کر دیا ہے۔ اپنے نوٹ نمبر ۱۵۱۳، اور ۱۵۱۴ میں اسی صفحہ پر اس طرح لکھتے ہیں:

بموجب حدیث بخاری مچھلی کا گم ہونا صرف منزل مقصود مل جانے کا نشان تھا۔ قرآن یا حدیث میں ہرگز ثابت نہیں ہوتا کہ یہ بھولی ہوئی مچھلی تھی تعجب کا اظہار مچھلی کے دریا میں چلے جانے پر نہیں بلکہ اس امر پر ہے کہ صاحب موسیٰ اس کا تذکرہ موسیٰ سے کرنا بھول گیا۔

The loss of the fish was, according to a report, to serve as a sign that the goal had been attained (Bkh). There is nothing either in the Holy Quran or in the report to show, however, that this was a roasted fish.

The taking of refuge on the rock shows that they were staying as a place which was flooded by the river, and Moses' companion, when fleeing for refuge, forgot to take the fish along with him. The wonder is not expressed at the fish having gone down into the river, but because he had forgotten to mention the loss to Moses.

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے بخاری کا حوالہ دینے سے اپنی حدیث دانی پر سخت دھبہ لگایا ہے۔ امام بخاری نے ۱۳ ویں پارہ میں حضرت موسیٰ اور خضر کے واقعہ کے متعلق ایک باب باندھ کر دو احادیث لکھی ہیں جن سے مچھلی کا عجیب طرح سے راستہ دریا میں بنانا میں ثابت ہوتا ہے۔

ناظرین خود بخاری کھول کر دیکھ لیں کہ مولوی محمد علی صاحب نے کہاں تک دیانت داری سے کام لیا ہے۔ راقم بوجہ طوالت ان کی نقل سے معذور ہے۔

مچھلی کے عجیب طور پر راستہ بنانے پر ایک تو لفظ سرباً شاہد ہے۔ دوسرا حضرت موسیٰ کے رفیق کا خود چشم دید واقعہ جس پر یہ آیت شاہد ہے

و اتّخذ سبیله فی البحر عجباً (الکهف: ٦٤)۔

باقی رہا مولوی محمد علی صاحب کا فرمانا کہ قرآن سے ثابت نہیں کہ یہ مچھلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھونی ہوئی تھی، سو ناظرین مولوی صاحب کی قرآن فہمی پر ضرور ہنسیں گے کہ جب موسی نے اپنے رفیق سے ناشتا طلب کیا (آتنا غداء نا) تو وہ گم شدہ مچھلی ناشتہ کا کیونکر ایک جزو نہ تھی؟ کیا کھانے کے ساتھ زندہ مچھلی رکھ لی تھی ؟ اور بالفرض محال زندہ رکھ لی تھی تو جب بھی اتنا عرصہ بدون پانی کے وہ کیونکر زندہ رہ سکتی تھی؟ قرآن شریف سے مچھلی کا زندہ ہو جانا بہرصورت ثابت ہے اور مولوی صاحب کی تفسیر بالرائے باطل ہے ۔مولوی محمد علی صاحب کو خاکسار نے اپنے انگریزی جدید رسالہ میں صادق توبہ کا اعلان کرنے کے واسطے ایک مودبانہ چٹھی لکھی ہے دیکھئے مانتے ہیں یا نہیں۔

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۸ نمبر ۳۸۔، ۵۔اگست ۱۹۲۱ء۔ ۳۰ ذی قعد ۱۳۳۹ھ ص ۴۔۶)

لاہوری مرزائیوں کی مجلس شوری

جناب مولوی نور محمد ممیانوی جہلمی لکھتے ہیں:

خاکسار بتاریخ ۲۲ جولائی امرتسر جاتا ہوا لاہور میں اپنے ایک کام سے اترا اور دفتر اخبار پیغام صلح میں گیا۔ اڈیٹر صاحب پیغام کی میز کے پاس بیٹھ کر پرچہ جات دیکھنے لگا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۵ جولائی موجود ہے۔ میں نے مولوی عبدالحق اڈیٹر پیغام سے آہستہ سے کہا کہ مولوی صاحب یہ کیا وجہ ہے کہ اخبار اہل حدیث میں کذبات مرزا کے چند نمبر نکل چکے ہیں بلکہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ سلسلہ اخبار میں دیر تک رہنے والا ہے لیکن آپ اس کے متعلق اپنے اخبار میں کچھ تحریر نہیں فرماتے، اور نہ قادیانی اخبار اس کے متعلق کچھ لکھتے ہیں۔ آپ کا یہ پہلا فرض ہے کہ ان الزامات مندرجہ اہل حدیث کو دلائل قویہ سے رد کریں کیونکہ اہل حدیث تو آپ کے امام و مسیح موعود کے جھوٹ کو ثابت کرتے ہوئے آپ کی مسیحیت کی بنیادیں کھوکھلی کر رہا ہے۔ بلکہ ایسی گولہ باری شروع کی ہے کہ آپ کے ہوائی قلعہ کا ستیا ناس ہونے والا ہے۔

تو اڈیٹر صاحب پیغام صلح نے یہ جواب دیا کہ ہمارے امیر کے حکم سے مجلس شوری ہوئی ہے جس میں بتحریک خواجہ صاحب یہ ریزولیشن پیش کی کہ مولوی ثناء اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب امرتسری کے کسی مضمون وکلام کا جواب نہ دیا جائے خواہ کتنا ہی وہ خلاف سلسلہ اپنے اخبار میں مضامین لکھتا رہے۔ اور ساتھ ہی محمودیوں کو بھی متروک الکلام کی تجویز منظور ہوئی ہے۔ اسلئے مولوی ثناء اللہ صاحب کو جواب نہیں دیا جاتا، ورنہ وہ بے چارہ سوائے اڈیٹری کے کچھ علمی لیاقت رکھتا ہی نہیں۔ ہاں زبان کا چالاک آدمی ہے۔

میں نے کہا یہ تو کمزوری کی بات ہے کہ اشد دشمن کو متروک الکلام کیا جائے اگر آپ ان کے متعلق یہ تجویز پاس کر چکے ہیں تو اخبار بین اصحاب یہ تو ضرور خیال کریں گے کہ دال میں کچھ کالا ضرور ہے۔

خیر اس گفتگو کے بعد بندہ واپس دفتر پیغام سے آ گیا۔ سو خاکسار آپ سے عرض کرتا ہے کہ آپ ان لوگوں کو کیوں تکلیف دیتے ہیں جب وہ خاموش ہیں تو آپ کیوں لکھتے ہیں امید ہے جناب اس سوال کا جواب اخبار میں دے کر ممنون فرمائیں گے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ تو ان لوگوں کی ہشیاری ہے کہ سخت گرفت کو یوں ہی ٹال دیتے ہیں۔ ان کے پیر مرشد آنجہانی کی بھی یہی کیفیت تھی کہ علماء کی طرف سے تنگ آتے تو لکھ دیتے کہ، بس اب ہم نے خدا سے عہد کر لیا ہے کہ علماء کو مخاطب نہ کریں گے۔، انجام آتھم ص اخیر۔ مگر جوں ہی جوش فزوں ہوتا تو اسی کتاب کے ضمیمہ میں علماء کو عموماً اور مجھ خاکسار کو خصوصاً وہ وہ گالیاں دیں کہ بھنگڑ خانوں کے شہدے بھی شرمائیں۔ مجھے تو ان لوگوں کی دماغی قابلیت پر رحم آتا ہے جو مرزا صاحب قادیانی کو نبی یا مجدد بلکہ ایک قابل مصنف بھی مانتے ہیں۔ ہم تو ان میں نہ کوئی روحانی کمال دیکھتے ہیں نہ علمی لیاقت پاتے ہیں۔ یہ لوگ گو ہمارا ذکر نہ کریں ہم تو مرزا صاحب قادیانی کا ذکر نہ چھوڑیں گے جب تک ان کی کتابیں یا ان کی تعلیم دنیا میں موجود رہے گی اور ہمارا دم میں دم رہا گا بحولہ وقوتہ

محمودیوں کو نرم آسامی جان کر کوسے جاتے ہیں چنانچہ ۲۰ جولائی کے پیغام میں قادیان کے اخبار الفضل کا مفصل جواب چھپا ہے جس کا عنوان ہے،

اکمل کی خباثت،

اصل بات یہ ہے کہ اہل حدیث کا پنجہ آہنی سخت ہے اس لئے حسب ہدایت شیخ سعدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس طرف رخ نہیں کر سکتے کیوں؟

ہر که با فولاد بازو پنجه کرد
ساعدِ سیمیں خود را رنجه کرد

(اہل حدیث امرتسر جلد ۱۸ نمبر ۳۸ ـ ، ۵ ـ اگست ۱۹۲۱ء ـ ۳۰ ذی قعد ۱۳۳۹ھ ص ۶ ـ ۷)

جھوٹ ہے تو قسم کھاؤ

ہم نے معتبر ذرائع سے معلوم کیا تھا کہ میاں محمود خلیفہ قادیان کوشش کر رہا ہے کہ آنریری ڈپٹی بنایا جاؤں ـ اس خبر کو سرسری طور پر اہل حدیث میں درج کیا گیا ـ اڈیٹر الفضل قادیان اس خبر کو جھوٹ کہتا ہے ـ ہمارے خیال میں اڈیٹر مذکور کو اس کا علم نہیں ہوگا ـ مرزا صاحب آنجہانی بھی خطاب کی تمنا میں لك خطا ب العزة کا الہام شائع کرتے رہے ـ اسی طرح ان کا صاحبزادہ بھی خفیہ کوشش میں لگا ہوگا جس کا علم ہر ایک حاشیہ نشین کو نہیں ہوسکتا اس کا فیصلہ آسان ہے کہ خلیفہ قادیان اپنا حلفیہ انکار شائع کر دے تو ہم بھی اس خبر کو غلط سمجھ لیں گے بس قصہ ختم، کسی اور آدمی کی ہاں یا نا معتبر نہ ہوگی کیونکہ ایسے راز و نیاز کی باتیں ہر ایک سے نہیں ہوا کرتیں ـ اس لئے اس کے متعلق اسی کا بیان ہونا چاہیے جس کے متعلق لکھا گیا ـ

(اہل حدیث امرتسر ـ جلد ۱۸ نمبر ۳۸ ـ ، ۵ ـ اگست ۱۹۲۱ء ـ ۳۰ ذی قعد ۱۳۳۹ھ ص ۷) ـ

قادیانیوں کی فتح بمعنی شکست

جناب مولوی محمد عبداللہ (مولوی فاضل) فتح گڈھی ضلع گورداسپور لکھتے ہیں:

اگست ۲۰ میں موضع سارچور ضلع گورداسپور میں مرزائیوں سے خاکسار کا مباحثہ ہوا مباحثہ میں حسب دستور کافی شکست کھا کر گئے تاہم اپنی شیخی بگھارنے کو اپنی فتح شائع کی ـ ہم نے اس بحث کو ایک مقامی مباحثہ جانا اور یہ سمجھا کہ جیسا مقامی مباحثہ تھا ویسا ہی اسکا نتیجہ بھی مقامی اچھا حاصل ہوگیا الحمد للہ سات کس مرزائیوں نے مرزائیت سے توبہ بھی کی (ان کی مفصل فہرست ہمارے پاس آگئی ہے، اڈیٹر) مگر مرزائی مولوی جلال الدین نے اپنی فتح کا اظہار کیا ـ ہم دعا کرتے ہیں خدا ان کو ہمیشہ ایسی ہی فتح نصیب کیا کرے جیسی ہمیشہ ہر مقام پر ہوتی ہے ـ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۔ جلد ۱۸ نمبر ۳۸ ۔ ، ۵ ۔ اگست ۱۹۲۱ء ۔ ۳۰ ذی قعد ۱۳۳۹ھ ص ۷)

قادیانیوں پر ایک دوسری ضرب

ناظرین اہل حدیث و نیز جملہ مسلمانان ہند یہ سن کر خوش ہوں گے کہ ایک ہندو بیرسٹر ساگر چند جس نے لندن میں تعلیم کے دوران کسی خاص وجہ سے جسے خواجہ کمال الدین جانتے ہیں مرزائیت اختیار کر لی تھی گذشتہ ہفتہ مرزائیت کو خیر باد کہہ کر اپنے آبائی مذہب میں داخل ہو گیا ہے۔ ولایت سے اس کی واپسی پر اسے قادیانی نبی کا زبردست معجزہ قرار دے کر مرزائیوں نے سر پر اٹھا لیا تھا لیکن خلیفہ قادیان کی پند و نصیحت اور مرزائیوں کی قدر افزائی یہ رنگ لائی کہ قادیانی نبی کی تمام پیش گوئیوں اور معجزوں کی طرح اس معجزہ کا بھی وہی حشر ہوا جو کہ خدا پر افتراء کرنے اور نبوت کے جھوٹے دعوی کرنے والوں کے معجزات اور لغویات کا ہوا کرتا ہے ۔ اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ قادیانی مذہب کو ترقی دینے والے تنخواہ دار ملازموں نے یہ جان بوجھ کر بھی کہ مرزا آنجہانی غلط دعوی کرتے تھے روپئوں کے عوض لوگوں کو گمراہ کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے ، بھلا جسے ڈاسن کا بوٹ ، اعلی سوٹ ، عمدہ خوراک ، سمندر اور ہوائی جہازوں کی سیر ، لندن کا پر لطف شہر اور اہل وعیال کا معقول گذارا مل جائے اسے کیا ضرورت ہے کہ مسلمان رہ کر غریبانہ زندگی بسر کرے ۔ رہی ان کی مبلغانہ لیاقت ، سو گذشتہ سے پیوستہ سال جب میں قادیانی جلسہ میں شامل ہوا تو ایک لندنی مبلغ کا لیکچر سنا جسے کا ، کے ، کی ، کی بھی خبر نہ تھی اور اٹک اٹک کر رک رک کر اس طرح بولتا تھا جس طرح کوئی بچہ اپنا سبق یاد کرتا ہے ۔

بہر حال اسلامی جلسہ قادیان کے بعد مرزائیت پر یہ دوسری ضرب ہے اور اس پر تو قادیانی اڈیٹر یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ اس نے مفلسی کی وجہ سے ہندو مذہب اختیار کر لیا جیسا کہ میری نسبت کہتے تھے حالانکہ مرزائیت ترک کرنے کے ساتھ ہی میں نے ۲۰ روپئہ ماہوار کی رقم جو سرکاری ڈسٹرکٹ بورڈ محکمہ تعلیم سے ملا کرتی تھی ، عدم تعاون پر عمل پیرا ہو کر چھوڑ دی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دوستو! اب بھی وقت ہے خدائے جبار وقہار سے ڈرو اور سیدھی راہ اختیار کرو۔ و ما علینا الا البلاغ۔

نیاز مند: سید میر بسمل از گوجرانوالہ۔

(اہل حدیث امرتسر۔ جلد ۱۸ نمبر ۳۸۔، ۵۔ اگست ۱۹۲۱ء۔ ۳۰ ذی قعد ۱۳۳۹ھ ص ۷)

میاں صاحب دہلوی، مولانا بٹالوی اور مرزا قادیانی

بے حیائی! تیرا آسرا:

جس زمانہ میں یہ مثال بنائی گئی تھی اس وقت لوگ اس کے مصداق ہوں گے ہمارا خیال تھا کہ واقعات کی تبدیلی نے اس مثال پر بھی اثر کیا ہوگا۔ مگر بعض واقعات بھی ایسے پیدا ہو رہے ہیں کہ اس کہاوت کا صدق پایا جاتا ہے۔

مولانا محمد حسین بٹالوی کے حق میں مرزا صاحب قادیانی کی ایک پیش گوئی تھی کہ آخر کار وہ میری طرف رجوع کر آویں گے۔ آپ کے انتقال پر میں حسب طلب اہل بٹالہ اور ورثاء مرحوم جنازہ پر گیا تو قبرستان ہی میں میں نے مولانا کے ملنے اور قریب رہنے والوں سے شہادت فراہم کی کہ دم واپسیں تک مرزا صاحب کی مخالفت پر رہے۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی کے خلاف ایک مضمون کا پی شدہ بھی ملا۔ وہ کاپی میں اٹھا لایا۔ چونکہ قادیانی جماعت کو خوب معلوم ہے کہ اہل حدیث ہمارے انجر پنجر سے ایسا واقف ہے کہ ہم بھی نہیں، اس لئے آپ کو ہر موقع پر اہل حدیث کی گرفت کا خطرہ رہتا ہے، رہنا بھی چاہیے۔ لہذا اڈیٹر اخبار الحکم نے ۲۰ فروری ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں بطور پیش بندی مولانا محمد حسین مرحوم کے رجوع کا ذکر چھیڑ دیا جس کا جواب نوٹ۔ ۹۔ اپریل ۱۹۲۰ء کے اہل حدیث میں دیا گیا۔ اب اس کے چھوٹے بھائی پیغام صلح لاہور نے ۲۳۔ جولائی ۱۹۲۰ء کے پرچہ میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان ہے مولوی محمد حسین بٹالوی کا رجوع۔

اس دعوی پر کیا دلیل لائے ہیں۔ سبحان اللہ! مرزا صاحب آنجہانی کی روح بھی پھڑک جائے اور سمجھے کہ واقعی میری تعلیم نے ان لوگوں کو حقیقی فلسفہ سے محروم رکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سفسطہ پورا سکھا دیا ہے۔

عرصہ ہوا گجرانوالہ میں کسی چکڑالوی (اہل قرآن) کی بیوی نے فسخ نکاح کا دعوی عدالت میں دائر کیا تھا۔ اس میں مولانا بٹالوی کی شہادت بھی تھی۔ آپ نے اس میں یہ بھی کہا، ایک فرقہ احمدی بھی اب تھوڑے عرصہ سے پیدا ہوا ہے... کسی فرقہ کو ہمارا فرقہ مطلقاً کافر نہیں کہتا۔ (اس سے یہ تو پتہ چلا کہ مولانا احمدیوں کو الگ فرقہ سمجھتے ہیں اور خود کو الگ فرقہ، یعنی وہ مرزائی نہیں ہوئے۔ بہاء) کسی فرقہ میں تو فرقہ احمدیہ بھی ہے، لہذا نتیجہ نکلا کہ مولوی محمد حسین نے تکفیر مرزا سے توبہ کی اور یہی ان کا رجوع تھا۔ (جل جلالہ)

ہم اس بحث سے درگذر کر کہ، مولوی صاحب مرحوم کی اس شہادت کا کیا مطلب ہے، مرزا صاحب قادیانی کے اصل الفاظ سامنے رکھے دیتے ہیں تاکہ ناظرین کو معلوم ہو جائے کہ اس پیش گوئی کا یہی مطلب ہے جو کیا گیا یا کچھ اور۔ غور سے سنیئے:

رؤیا: مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی کو دیکھا کہ وہ ہمارے مکان میں ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہیں (مرزا قادیانی نے) اپنے کسی آدمی کو کہا کہ مولوی صاحب کو خاطر داری سے کھانا کھلانا چاہیے ان کو کوئی تکلیف نہ ہو۔

اس رؤیا سے معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم وہ دن نزدیک ہے کہ خدا تعالی مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب کو خود رہنمائی کرے کیونکہ وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

یہ بھی ایک الہام سے معلوم ہوا کہ خدا تعالی آخر وقت میں ان کو سمجھا دے گا کہ انکار کرنا ان کی غلطی تھی اور یہ کہ میں اپنے دعوی مسیح موعود میں حق پر ہوں

۔(بدر قادیان ۱۶ مئی ۱۹۰۷ء)

اسی الہام کی تائید آپ کے اس شعر سے بھی ہوتی ہے

أ قلب حسين يهتدى من يظنه
عجيب وعند الله هين و ايسر

ترجمہ: کیا محمد حسین کا دل ہدایت پاوے گا عجیب بات ہے مگر اللہ کے نزدیک بہت آسان ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

او راستی کے دعیدارو! اور دنیا کے راست گووں کی بدگوئی کرنے والو! اوصحابہ کرام کا نمونہ بننے والو! بتاؤ اور خدارا سچ بتاؤ کہ مرزا قادیانی نے خود اپنا الہام پیش کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مولانا محمد حسین مرحوم کے حق میں کیا بتایا؟
یہی کہ اول ان کو میرا انکار کرنا غلطی ہے۔

ب۔ میں اپنے دعوی میں سچا ہوں
پس اس رجوع کا ثبوت دو کہ مولانا محمد حسین نے ان دونوں امور کو کب تسلیم کیا۔

ہاں ناظرین! آپ حیران ہوں گے کہ یہ راستی پسند جماعت کیسی پادرہوا باتیں کرتی ہے، جو کوئی معقول پسند لکھنا تو کیا، سننا بھی گوارا نہ کرے۔ مگر میں آپ کو بتاؤں یہی طریق کار ان کے پکے احمدی یا فنافی المرزا ہونے کا ثبوت ہے۔ بڑے حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) خود بھی ایسے ہی ہوائی قلعے بنایا کرتے تھے ان کے اسی دعوی کی نظیر سنیئے

حضرت مولانا سید محمد نذیر حسین (میاں صاحب دہلوی) مرحوم نے دہلی میں مرزا صاحب کے برخلاف صرف آواز ہی نہیں اٹھائی تھی بلکہ باوجود ضعیفی اور پیری کے مرزا صاحب کے للکارنے پر بذات خود مباحثہ جامع مسجد دہلی میں تشریف لے گئے تھے مگر مرزا صاحب مقابلہ پر نہ نکلے۔ لیکن حضرت ممدوح جب فوت ہوئے تو مرزا صاحب نے ان پر بھی قبضہ جمانے کو فرمایا اور کیا خوب فرمایا:

اب میں یقین کرتا ہوں کہ وہ نذیر حسین ہماری جماعت میں داخل ہوا۔ کئی مرتبہ میں نے دیکھا کہ ایک آدمی زندگی میں تو قائل نہ ہو مگر جب فوت ہو گیا تو ہماری جماعت میں داخل ہوا۔ (بدر قادیان ۳۱۔اکتوبر۱۹۰۲ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! اس سلطان القلم کا دعوی اور دلیل ملاحظہ ہو کہ زندگی میں ایک شخص تو قائل نہ ہوا، جو قائل ہونے کا موقع تھا، جس کی وجہ سے اس کو آپ پر ایمان نصیب ہوتا، مرا تو وہ بے اعتقادی میں، مگر مر کر آپ کی جماعت میں داخل ہو گیا۔
معلوم ہوا کہ آپ کی جماعت میں بعض لوگ بے اعتقاد یا بالفاظ دیگر بے ایمان بھی ہیں یہ ہیں ہمارے زمانہ کے مسیح موعود اور یہ ہیں سلطان القلم جو آج کل کے علم کلام کے موجد اور پیغمبر ہیں جن کو لکھتے ہوئے یہ بھی خبر نہیں ہوتی کہ ہم کیا فرما رہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔۲۶۔اگست ۱۹۲۱ء ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کی بروزیت یا تہافت ۔ ا

جناب منشی عبدالحی صاحب کو ہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا جی قادیانی نے بروزی محمد بن کر جو کچھ آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان دنیا پر ظاہر کی اسکا کسی قدر حال تو میں بقدر گنجائش اپنے پہلے دو مضمونوں میں بیان کر چکا ہوں ۔ آج کا مضمون ثابت کرے گا کہ مرزا جی بروز محمد نہیں بلکہ کسی ابن الوقت کے کامل بروز (نقل) تھے جو کچھ مفید مطلب پاتے تھے یا ضرورت وقت جس کی مقتضی ہوتی تھی کہہ دیتے تھے دیکھئے آپ کیا کیا لکھتے ہیں:

ا ۔ حاشیہ صفحہ ۱۵۲ ۔ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

مسیحی دم سے مرجانے کے حقیقی معنی ہم بیان کر آئے ہیں کہ اس سے مراد حجت اور بینہ کی رو سے مرنا ہے ورنہ دور از ادب بات ہے کہ یہ خیال کیا جائے کہ کوئی زہرناک اور وبائی مادہ مسیح کے منہ سے نکل کر اور ہوا سے مل کر کمزور کافروں کو مارے گا مگر دجال کو نہیں مار سکے گا ۔

لیکن صفحہ ۱۷ ۔ ۱۸ دافع البلاء مطبوعہ اپریل ۱۹۰۲ء پر لکھتے ہیں:

چونکہ مسیح موعود کی رہائش کے قریب تر پنجاب ہے اور مسیح موعود کی نظر کا پہلا محل پنجابی ہیں اس لئے اول یہ کاروائی (وبائی موت) پنجاب میں شروع ہوئی ۔ لیکن امروہہ بھی مسیح موعود کی حیط ہمت سے دور نہیں ہے اسلئے اس مسیح کا کافر کش دم امروہہ تک بھی پہنچے گا

(پہلی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ دم عیسی سے مراد ہے غلبہ بدلیل نہ موت ۔ لیکن جن دنوں امروہہ ضلع مرادآباد میں مولانا احمد حسن مرحوم کا انتقال ہوا تو مرزا جی نے ان کی موت کو اپنے دم عیسی کا اثر بتایا تو ثابت ہوا کہ دم عیسی موت کا ذریعہ ہے لہذا ان دونوں عبارتوں میں اختلاف ہے یا یوں کہیے کہ بپابندی دستور العمل ابن الوقتی اپنے اپنے محل پر دونوں کا وقوع ہے ۔ اڈیٹر اہل حدیث)

کشتی نوح مطبوعہ اگست ۱۹۱۸ء ص ۵ میں لکھتے ہیں:

لیکن چونکہ عیسائی مذہب کے پیشوا پر روح القدس نہایت کمزور شکل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر ہوا تھا یعنی کبوتر کی شکل میں اس لئے ناپاک روح یعنی شیطان اس مذہب پر فتح یاب ہوگیا۔

اس کتاب کے صفحہ ۶۳ پر مریدوں کو ارشاد ہے:

چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کے فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے۔

(پہلی عبارت میں کبوتر کو کمزور اور پست ہمت بتایا دوسری میں بلند پرواز کہہ کر اس کی ریس کرنے کا حکم دیا، سبحان اللہ۔ اڈیٹر اہل حدیث)

معجزات انبیاء کی نسبت فرماتے ہیں:

بدیہی نشانوں کے بعد اس قبول پر ایمان کا لفظ کیوں کر اطلاق کریں گے

(آئینہ کمالات اسلام حاشیہ۔ ص ۱۹۸)

لیکن حقیقت الوحی کے صفحہ ۱۱۸ پر فرماتے ہیں:

ہمارے نبی ﷺ نے عرب کے دہریوں اور بد مذہبوں کو ہزار ہا آسمانی نشان دکھلا کر خدا تعالی کے وجود کا قائل کر دیا۔ اور اب تک آنحضرت ﷺ کی سچی اور کامل پیروی کرنیوالے ان نشانوں کو دہریونکے سامنے پیش کرتے ہیں۔

صفحہ ۲۶ تتمہ حقیقۃ الوحی پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اسلام کامل تعلیم کے زور سے پھیلا ہے اور نشانوں کے زور سے پھیلا ہے۔

صفحہ ۲۰ ست بچن طبع ۱۹۱۱ء پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اس خدائے پاک نے جو اپنے پاک نبی کے لئے پتھروں اور درختوں سے گواہی دلائی

(یعنی پہلی عبارت کا مطلب ہے کہ کھلے معجزے دیکھ کر ماننا کامل ایمان نہیں دوسری کا مطلب ہے کہ اسلام نے بڑے زوردار نشان دکھائے تو جن لوگوں نے وہ نشان دیکھ کر دین قبول کیا ان کو کامل ایمان نصیب ہوا یا نہ۔ اڈیٹر اہل حدیث)

۵۔ حضرت عیسی کی نسبت کشف الغطاء صفحہ ۱۱ پر ملکہ معظّمہ کو لکھتے ہیں:

بہت سے کشمیر کے رہنے والوں کو حیات جاودانی اور حقیقی نجات سے حصہ دیا

لیکن صفحہ ۳۔ ازالہ اوہام پر ہمیں ارشاد ہوتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سچ سچ کہتا ہوں کہ مسیح کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے مر گئے مگر جو شخص میرے ہاتھ کا جام پئے گا جو مجھے دیا گیا ہے وہ ہر گز نہیں مرے گا۔

(پہلی عبارت میں حضرت عیسی کی صحبتوں کو حقیقی اور دائمی حیات کا حصہ دار بتایا ہے دوسری عبارت میں ان کی کمی اور صحبت یابوں کی ... بتائی ہے۔ اڈیٹر)

۵۔ صفحہ ۶۰۔ ازالہ اوہام پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے جو ہماری ایمانیت کی کوئی جزء یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو

لیکن حاشیہ صفحہ ۲۷ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ پر مریدوں کو ہدایت ہے کہ:

تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی منکر یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔

(پہلی عبارت کے مطابق کوئی شخص نزول مسیح کا سرے سے منکر ہو تو بھی اس کے ایمان میں ذرہ بھی نقصان نہیں دوسری کے مطابق جو خود بدولت سے منکر ہو جو نزول مسیح کی فرع ہے تو وہ بے ایمان ہے اسکے پیچھے نماز جائز نہیں۔ اگر یہی عبارت صحیح ہے تو دوسری صریح غلط۔ اس موقع پر مرزا صاحب کا یہ قول سونے سے لکھنے سے قابل ہے: خدا کی لعنت ان لوگوں پر جو تفرقہ پسند کرتے ہیں۔ ضرورۃ الامام۔ اڈیٹر) باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر، ۱۹۔۲۶۔ اگست ۱۹۲۱ء ص ۲۔۳)

فتوحات حق

جناب مولوی ابو سعید محمد شریف، موضع بھٹیاں سے لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! آپ جانتے ہوں گے ہمارے پنجاب کی سرزمین جس طرح عرب کی زمین قبل زمانہ نبویہ، جاہلیت میں بڑھ کر تھی، ٹھیک اسی طرح یا اس کے قریب بری خصلتوں کا سرچشمہ بنی ہوئی ہے۔

نبوت کے مدعی یہاں ہوتے ہیں، خدا یہاں بنتے ہیں، جھوٹ میں اس قدر ترقی کہ الامان والحفیظ۔ آج ہم اس فرقہ کا حال لکھ کر اپنی اخباری برادری کو مطلع کرتے ہیں۔ اس فرقہ سے ہماری مراد قادیانی گروہ ہے یعنی پیروان مرزا غلام احمد متنبّی۔

اس مشن کے مبلغ چند ایک ہمارے موضع بھٹیاں ضلع گورداسپور میں پہنچے۔ حافظ محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمال، مولوی چراغ دین، مولوی عبدالرحمٰن، مولوی سکندر علی وغیرہ۔

شب کو ایک شخص کے ہاں ٹھہرے۔ اپنے فرائض ادا کرنے کو مولوی عبد الرحمٰن قادیانی وعظ کرنے کو کھڑے ہوئے اور جھوٹی سچی ہانکنے لگے۔

ادھر سے ہم لوگ بھی مع مولوی محمد ابراہیم ٹھیکیدار چپکے سے بیس پچیس قدم کے فاصلہ پر بیٹھ گئے۔ مرزائی مبلغ اپنے فخر اور تعلیات سے علامہ زمان بنا بیٹھا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

ہم لندن میں اسّی ہزار کی مسجد ملکہ معظّمہ کے محلات کے پاس بنوا رہے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں چار ہزار مرزائی بنائے۔ عیسائیوں کا مقابلہ ہم کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ عیسائیوں نے مقابلہ سے تنگ آ کر لکھ دیا کہ اس گروہ سے مقابلہ نہ کرو۔ ہم لوگ آٹھ آنہ سے شادی کر سکتے ہیں (مرزا صاحب قادیانی نے اپنی لڑکی کا مہر میاں محمد علی خان سے پچاس ہزار روپئہ کیوں لکھوایا۔ اڈیٹر اہل حدیث) فضول خرچی ہم میں نہیں۔ دنیا کے عیش چھوڑ کر محض دین کی خاطر تکلیف اٹھاتے ہیں۔ (میں تو سمجھتا ہوں کہ گوشت حلوے کے واسطے)

لطیفہ: تھوڑے روز کا ذکر ہے کہ ایک وفد مبلغین مرزائیہ کا قیام قصبہ کاہنووان کی مسجد میں تھا۔ میں نماز پڑھنے کو اتفاقاً گیا۔ مولوی صاحبان آپس میں بزبان عربی گفتگو کر رہے تھے۔ نہ معلوم میرے سے پردہ پوشی تھی یا اس لڑکے سے جس کے ہاں رات کو قیام کرنا تھا۔ ان مولوی صاحبان کا نام میں نہیں جانتا، صرف ایک کا نام عبد السلام ہے۔ ایک بولا

انّی ارید ان اقول للغلام ان یطعمنا اللحم۔

مولوی عبدالسلام بولے

و الحلوی فقل له فی الطریق علی احسن الطریق

(آپ نے کہا ہوتا، حلوہ خوردن را روئے باید۔ اڈیٹر اہل حدیث)

آمدم بر سر مطلب، پھر مولوی عبدالرحمٰن نے کہا، میں نے پچھلے دورہ میں محمد شریف کے سامنے موت عیسیٰ کے بارے میں آیت

و رسولاً الی بنی اسرائیل

پیش کی، جواب نہ دیا، دندن پڑ گئی۔ ہمارا وہ فرقہ ہے جس کے بارے میں حضرت محمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ﷺ فرما چکے ہیں تقسم امتی .. آگے عربی عبارت چھوڑ کر ترجمہ ادا کیا یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت کے بہتّر فرقے ناری اور ایک جنتی ہوگا۔ صحابہ نے عرض کیا وہ جنتی فرقہ کون ہوگا۔ فرمایا وہ امام مہدی کے زمانہ میں پیدا ہوگا لہذا وہ ہم ہیں۔

اتنا کہنا ہی تھا کہ مولوی ابراہیم صاحب نے شیر کی طرح بلند آواز سے کہا لعنت الله علی الکاذبین ،مولوی صاحب یہ حدیث دکھایئے جس میں تہتروان فرقہ جو ناجی ہے وہ امام مہدی کے زمانہ میں پیدا ہوگا۔ بس اتنا کہنا تھا کہ مولوی صاحب دائیں بائیں جھانکنے لگے۔ حلق خشک ہوگیا۔ کھانسی زور پر آگئی۔ مولوی سمجھے بیٹھے تھے کہ یہاں کون ہوگا جو میرے منہ کی بات کو پکڑے گا۔ مگر یہ نہ سمجھے سعدی مرحوم ہمیں نصیحت کر گئے ہوئے ہیں:

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالیست ۔ شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

خیر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، تاویل کرنے لگے کہ میں نے یہ نہیں کہا بلکہ میں نے یہ کہا ہے، مہدی کے زمانہ کے لوگ اچھے ہوں جو رسومات بد نہیں کرتے، گویا ناجی فرقہ میں داخل ہیں۔

ادھر سے الفاظ حدیث کی طلبی ہوتی رہی کہ تم نے کہا ہے کہ تہتروان فرقہ امام مہدی کے زمانہ میں پیدا ہوگا اور یہ صحابہ کے سوال پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے۔ یہ حدیث دکھاؤ۔

تقریباً دس بجے شب سے لے کر ۱۲ بج گئے مگر مرزائی حدیث نہ بتلا سکے ۔آخر یہ بھی کہا گیا ادعوا شھداء کم ،مگر کہاں؟ جاء الحق و زھق الباطل ۔

آخر مولوی صاحب نے سوچا کہ اس حدیث سے انکار ہی کیوں نہ کر دیں کہ میں نے کہی ہی نہیں۔ سو کہہ دیا کہ میں نے ایسا نہیں کہا۔

مگر سامعین نے کہا، مولوی صاحب! آپ نے ضرور کہا۔ آخر مولوی ابراہیم نے کہا کہ اگر آپ نے نہیں کہا تو قسم کھایئے اور کہیے کہ اگر میں نے کہا ہے تو مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال تک عذاب الٰہی نازل ہو مگر مولوی صاحب نے قسم نہ کھائی اور مجلس سے فرار ہوگئے۔

ہم خلیفہ قادیان سے گذارش کرتے ہیں کہ مبلغین کو خاص ہدایت کر دیا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یں کہ اپنے پاس سے حدیث نہ گھڑا کریں (یہ عادت نہیں چھوڑیں گے یہ تو ان کے ہاں سنت مرزا ہے وہ بھی گھڑ لیا کرتے تھے۔اڈیٹر اہل حدیث)

یہاں سے نکل کر وفد قادیانی موضع بگول گیا۔ وہاں جا کر کہا کہ ہم بحث کو تیار ہیں۔ وہاں سے چوہدری طالعمند آیا۔ان کو رقعہ لکھ کر دیا گیا کہ ہم آنے کو تیار ہیں اور رات گذشتہ میں جو مصنوعی حدیث آپ نے بتائی تھی وہ طلب کریں گے۔مگر اس رقعہ کو دیکھ کر مولوی عبدالرحمٰن (مرزائی) کو بگول بھی چھوڑنا پڑا۔ اور ایک مولوی چراغ دین رہ گیا۔خاکسار مع چند احباب کے جا پہنچا مولوی صاحب بوقت عشاء وعظ فرمانے لگے آیت و من اظلم ممن افتری علی اللہ .. الخ تلاوت فرما کر وفات مسیح کی طرف آپ چلے گئے۔میں نے اٹھ کر حدیث افتراق امت کا حوالہ طلب کیا جو مولوی صاحب کے ہمراہی مولوی عبدالرحمٰن نے شب گذشتہ کے وعظ میں فرمائی تھی۔

مگر مولوی صاحب کہنے لگے کہ میں سویا ہوا تھا میں نے نہیں سنی۔ بعد چند اصرار کے میں نے کہا کہ آپ مرزا صاحب کو صادق مانتے ہو،مگر ہمارے نزدیک وہ سچے نہ تھے۔مرزا صاحب ہمارے سامنے مجدد بنے، محدث بنے، خدا بنے، خدا کے بیٹے بنے اور ہمارے سامنے پیش ہوئے۔ ہمارا حق ہے کہ مرزا صاحب کے صدق اور کذب کو پرکھ لیں۔اگر سچے ثابت ہوں تو سچے ورنہ جھوٹے۔لہذا مرزا صاحب کے کذبات پیش کرتا ہوں۔آپ ان کا حوالہ دیجئے۔مرزا صاحب شھادۃ القرآن صفحہ ۴۱ میں فرماتے ہیں:

صحیح بخاری میں لکھا ہے آسمان سے آواز آئے گی ھذا خلیفۃ اللہ المھدی

حالانکہ میں بخاری شریف میں یہ کہیں بھی نہیں ،صرف لوگوں کا اعتبار جمانے کو صحیح بخاری کا نام لکھ دیا اگر سچے ہو تو نکال کر بتاؤ۔

اس کے جواب میں کہا کہ قادیان پہنچ کر بتاؤنگا (مگر آج ایک مہینہ ہونے کو ہے جواب ندارد)

مگر بار بار آپ حضرت عیسیٰ کے مارنے کو زور دیتے تھے میں نے سمجھ لیا تھا کہ یہ ایک وقت پورا کر رہے ہیں اور اپنی ندامت مٹا رہے ہیں کہ کہیں لوگ یہ نہ کہیں کہ مولوی صاحب خاموش ہو گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد دوسرا سوال یہ پیش کیا گیا کہ مرزا صاحب اپنی کتاب ، مسیح ہندوستان میں ،حضرت عیسیٰ کی عمر معتبر روایتوں سے (روایت بمع سند ایک بھی نہیں لکھی) ایک سو پچیس برس لکھتے ہیں ، اور راز حقیقت ، اور تذکرۃ الشہادتین، کی عبارت ملانے سے ۱۵۳ سال بنتی ہے ۔کل ۲۸ سال کا ہی فرق ہے ۔

پھر مرزا صاحب نے اپنی بعثت کا زمانہ کبھی تو پورے ۱۳۰۰ ختم ،اور چودھویں صدی کے شروع پر فرمایا کیونکہ چودھویں صدی کا مجدد بننا تھا ، اور کبھی ۱۲۹۰ ، اور کبھی ۱۲۷۴ ۔غرض کہ ایک منہ اور کتنی باتیں ۔ ہم کس طرح مجدد مانیں ہاں جھوٹ کے لحاظ سے مانتے ہیں کیونکہ اس میں البتہ ہو سکتے ہیں ۔ پھر مولوی چراغ دین مرزائی نے فرمایا کہ ایسے اختلافات تو قرآن شریف میں موجود ہیں جیسا کہ سورہ نجم میں فرمایا

ما ضل صاحبکم و ما غوی ،

اور دوسری جگہ سورہ والضحیٰ میں فرمایا

ووجدك ضالًا فهدى

اس کا جواب جو خاکسار نے دیا وہ یہ ہے کہ اس دوسری آیت میں جو ضلالت کا ذکر ہے اس سے گمراہی کفر و شرک کی نہیں بلکہ یہ حالت قبل زمانہ نبوت سے دور پہلے کی ہے یعنی آپ نے ہوش سنبھالتے ہی شریعت معلوم کرنے کی کوشش کی ۔ کیونکہ دین ابراہیمی برائے نام رہ گیا تھا سو اللہ تعالی نے آپ کو کامیاب بھی کر دیا جیسا کہ فھدی سے معلوم ہوتا ہے ۔ اور ہر جگہ ضلالت کے معنی کفر شرک کے ہی نہیں ۔ مثال اس کی قرآن میں موجود ہے جیسا کہ اولاد حضرت یعقوبؑ نے اپنے باپ سے کہا

انك لفی ضلالك القدیم ۔

آخر پر مولوی صاحب کا ناطقہ بند ہو گیا کھانسی شروع ہو گئی ۔ آپ میدان چھوڑ کر چل دیئے ۔

افسوس یہ مولوی فاضل تھے اسی دوران حافظ محمد جمال مرزائی سے ہمارے دوست منشی عبدالحق صاحب نے پوچھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے کہا ہے :

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

اسکا کیا مطلب ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا اس کے معنی ہیں کہ میں ایسا رسول نہیں جو کتاب لایا ہو، کیونکہ واؤ تفسیری ہے۔

منشی صاحب نے کہا اس کا ترجمہ صحیح لکھ دو تا کہ کسی ثالث سے اس کا فیصلہ کرا لیں۔تس پر مرزا صاحب نے کہا بہت خوب۔منشی صاحب نے کہا در حالت معنی غلط ہونے کے آپ کو توبہ کرنی ہوگی۔ اس پر مولوی صاحب نے کہا کہ ہم خلیفہ صاحب سے اس کی اجازت لے لیں۔مگر یہ دعوی مرزا صاحب کے توڑنے کو کتاب، آسمانی فیصلہ، مصنفہ مرزا صاحب کا الہام پیش کیا جو کہ مرزا صاحب کو اس کتاب کے بارے میں ہوا، کتاب سجلناہ من عندنا ، حاضرین مجلس کو دکھا کر ان کی تسلی کی گئی اور جلسہ برخواست ہوا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔۲۶۔اگست ۱۹۲۱ء ص۳۔۵)

قادیان میں نماز عید:

میں اپنا فرض تبلیغ ادا کرنے میں مشغول ہوں نماز عید قادیان میں پڑھی الحمدللہ قریباً پانچ سو لوگ شریک ہوئے (خاکسار عبدالرحیم واعظ اہل حدیث کانفرنس)(اہل حدیث امرتسر ۱۹۔۲۶۔اگست ۱۹۲۱ء ص۲۰)

الفضل جواب دے:

ہمیں معتبر ذریعہ سے خبر ملی ہے کہ قادیانی مرزائیوں میں بعض تیز مزاج ایسے بھی ہیں جو مخالفین مرزا پر دست درازی کر گذرتے ہیں چنانچہ قاضی عنایت اللہ حملہ ہوا، اور اب میاں مہر الدین پر ایک پٹھان نے حملہ کیا جس پر ارکان احمدیہ نے معافی طلب کی۔کیا یہ واقعات صحیح ہیں؟

اگر صحیح ہیں تو جہاں احمدیوں کے مقابلے میں محمدیوں کی اکثریت اور غلبہ ہے وہاں اگر کوئی محمدی، احمدی پر حملہ کرے تو محل شکایت تو نہیں: آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔۲۶۔اگست ۱۹۲۱ء ص۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ نمبر ۵

جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب اپنے ترجمہ قرآن میں زیر آیت

وما قتلوہ و ما صلبوہ و لکن شبّہ لھم ، و انّ الّذین ا ختلفوا فیه لفی شكّ منه ما لھم به من علم ا لا اتّباع الظّن و ما قتلوہ یقیناً ، (النساء:۱۵۷)

یہ بیان تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ صلبو سے مسیح کے صلیبی عذاب کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔ نفی صرف صلیبی عذاب سے موت کی ہے۔ اس کے متعلق کچھ اور بیان بھی درج ہے جس کا مفہوم یہ ہے مسیح صلیب پر عذاب ضرور دیئے گئے مگر وہاں وہ فوت نہیں ہوئے بلکہ بعد ازیں قدرتی موت سے مر چکے ہیں۔

مولوی محمد علی لاہوری صاحب، مسیح کے صلیبی عذاب میں نصاری کے مقلد ہیں اور ان کی قدرتی موت کے وقوعہ میں اپنے خیالات کے پابند ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب نے قرآن کی چار آیات ذیل کو بالکل نظر انداز کر کے قرآن فہمی کے ایک اعلی اصول کو پس پشت ڈال ہے۔

۱۔ و جیھاً فی الد نیا وا لآ خرۃ و من المقر بین (پ۳) یعنی فرشتوں نے مریم کو بطور خوش خبری کے سنایا کہ مسیح دنیا اور آخرت ہر دو میں با عزت ہوگا اور خاص الخاص بندوں میں سے ہے۔

۲۔ و مکروا و مکر الله و الله خیر الما کرین (پ۳۔ع۱۳) یعنی یہود نے مسیح کے بارہ میں بری تدبیر سوچی اور اللہ نے بھی تدبیر سوچی اور اللہ سب تدبیر کرنے والوں پر غالب رہتا ہے۔

۳۔ و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك (پ۷ع۵) اے مسیح تم اللہ کا احسان یاد کرو جب اس نے تم کو بنی اسرائیل کے ہاتھوں سے بچالیا۔

۴۔ و جعلنی مبار کاً این ما کنت۔ (پ۱۶ع۵) اور حضرت مسیح نے بالہام الٰہی مہد میں کہا کہ اللہ نے مجھ کو بابرکت کیا ہے جہاں کہیں میں رہوں۔

اگر کوئی باانصاف عربی سمجھنے والا مذکور بالا چار آیات کی صحیح مراد پر غور کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہرگز ممکن نہیں کہ وہ اس امر کو قبول کرنے کے واسطے تیار ہوگا کہ یہود نے حضرت مسیح پر قابو پالیا اور ان کو پکڑ کر ذلیل بھی کیا اور آخر صلیب پر چڑھا کر کیل کانٹے ان کے ہاتھوں اور پیروں میں ٹھونک دیئے۔ مولوی محمد علی لاہوری نے چار آیات مذکورہ میں سے صرف دوسری آیت کی تاویل اس طرح ہے کہ یہود کا مکر یہ تھا کہ وہ مسیح کو صلیب پر لعنتی کی موت ماریں اور اللہ تعالی کا یہ مکر تھا کہ مسیح کو لعنتی موت سے بچا لیا۔ مولوی صاحب احادیث مرفوعہ کے رد کرنے میں تو مولوی عبداللہ کے قریباً ہم پلہ تھے ہی مگر نصوص قرآنی کو بھی رد کر کے ان کی ایسی تاویل کرنے کے عادی ہیں جسکی دیگر آیات مانع ہیں۔ نہیں معلوم اللہ تعالی نے اس ناچیز خاکسار کو مولوی محمد علی کی قرآنی تفسیر کی تردید پر بالخصوص کیوں مامور کیا جب کہ ملک میں خاکسار سے بڑھ کر انگریزی اور عربی دان مسلم اصحاب موجود ہیں جن کی شاگردی کو میں اپنا فخر خیال کرتا ہوں۔ مجھ کو اس میں یہی حکمت الہی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ تعالی قرآن فہمی میں میرا خاص معاون ہونا پسند کرتا ہے۔

ناظرین ایک کرشمہ قدرت کی مثال اس کے متعلق ملاحظہ فرما کر میرے حق میں دعا کریں تاکہ آئندہ بھی اس اسلامی خدمت کو خلوص باطنی سے انجام دیتا رہوں۔ وہ کرشمہ قدرت یا رحمت الہی یہ ہے کہ تدبر سے قرآن کی ایک ایسی آیت میرے سامنے لائی گئی ہے جو مذکورہ چاروں آیات کی پوری اور صحیح تفسیر ہی نہیں بلکہ ہر قسم کی مردود تاویل کا پورا قلع قمع کر دیتی ہے۔

قرآن شریف کے پارہ۔ ۹۔ رکوع ۱۸ میں آیت ذیل نے ہر قسم کی باطل تفسیر بالرائے کو رد کر دیا ہے اور مسیح کے یہود کے قابو میں ہرگز نہیں دیا اور جب یہود کو ان پر قابو ہی نہیں دیا تو ان کی گالوں پر طمانچے مارنا منہ پر تھوکنا اور کانٹوں کا تاج پہنانا اور آخر سولی پر چڑھا کر کیل کانٹے ہاتھوں اور پاؤں میں ٹھونک دینا کیونکر قابل تسلیم ہے؟

و اذ یمکر بك الذین کفروا لیثبتوك او یقتلوك اویخرجوك و یمکرون و یمکر اللہ و اللہ خیر الماکرین۔

یعنی اے محمد علیک السلام، ہمارے احسان کو یاد کرو جس وقت کافروں نے تمہارے گرفتار کرنے یا قتل کرنے یا شہر سے نکال دینے کی یدبیر کی اور وہ تدبیر کرتے تھے اور اللہ بھی تدبیر کرتا تھا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سب کی تدبیروں پر غالب آنے والا ہے۔

اس جگہ تعجیل سے شائد کوئی میرا بھائی اس طرح نہ کہدے کہ یہ آیت تو جناب سرورکونین ﷺ کے بارے میں نازل ہوئی ہے حضرت مسیح کا اس سے کیا تعلق؟ ہاں تعلق تو ایک طرف رہا بلکہ بعینہ یہی آیت حضرت مسیح کی حفاظت کے متعلق نازل ہوئی ہے۔ اگر فرق ہے تو صرف یہ ہے کہ مسیح کا زمانہ چونکہ قرآن کے نزول کے وقت گذر چکا تھا اس واسطے اس آیت میں ہر دو افعال ماضی میں ہیں اور جناب رسول اللہ ﷺ کے متعلق جو ذکورہ آیت ہے اس کے ہر دو افعال مضارع میں ہیں۔ کیونکہ آپ نزول آیت کے وقت موجود تھے مگر واللہ خیر الما کرین ہر دو آیات کے اخیر میں مساوی مذکور ہے و مکروا و مکر اللہ واللہ خیر الما کرین یعنی آیت نمبر۲ اور آیت و یمکرو ن و یمکر اللہ واللہ خیر الا کر ین مذکورۃ الصدر ایک ہی قبیل اور مفہوم کے ماتحت ہیں اور تمام قرآن میں دو دفعہ یہ آیت واقع ہوئی ہے اور صرف دو پیغمبروں کے واسطے۔

اب خاکسار کو ظن غالب ہے کہ اہل سنت مسلمان تو ایک طرف رہے لاہوری اور قادیانی ہر دو فریق بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ پر کفار قریش قابو نہ پا سکے۔ جب انہوں نے ایک رات آپ کے مکان کا محاصرہ گرفتاری یا قتل کے ارادہ سے کر لیا تھا مگر آپ حضرت علی کو اپنی چار پائی پر لٹا کر بہمراہ حضرت صدیق چپکے سے الوپ ہو کر غار ثور میں جو مکہ شریف سے قریب ہی واقع تھا جا چھپے تھے اور محاصرین اس غیبی اور اعجازی فرار کو معلوم کر کے باوجود گرما گرم تعاقب کے آپ کو گرفتار کرنے میں سخت ناکام اور مایوس ہوئے تھے۔ یہ ایک متواتر تاریخی واقعہ ہے جس سے انکار کرنا گویا اللہ تعالیٰ کی غالب تدبیر کو جسکا اظہار اور ثبوت خیر الماکرین میں موجود ہے بالکل باطل کر دینے کے مساوی ہے۔ اب اہل باطل کی کل تاویلات باطلہ کو اس آیت نے بالکل ہباء منثوراً کر دیا ہے۔

نہایت تعجب اور حیرت ہے کہ وہی آیت جب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے واسطے وارد ہو تو وہاں یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہے کہ آپ کفار کے قبضہ میں بموجب وعدہ الٰہی ہرگز نہ آسکے لیکن جب بعینہ وہی آیت حضرت مسیح کے بارہ میں وارد ہو تو یہ نتیجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برآمد کیا جاتا ہے کہ یہودیوں نے عیسیٰ بن مریم کو گرفتار کرلیا راستہ میں ہر طرح کی ناگفتنی بے عزتی بھی کی اور آخر سولی پر چڑھا کر ان کے ہاتھوں اور پیروں میں کیل کانٹے بھی ٹھونک دیئے (نعوذ باللہ من ھذہ البھتان العظیم) ایک ہی قسم کی ہر دو آیات دو مختلف نتیجے پیدا کرنا اہل حق اور اہل علم کی شان سے نہایت بعید ہے۔

اب خاکسار اللہ تعالیٰ کی حکمت بالغہ کا راز بیان کرتا ہے کہ اس نے صرف دو پیغمبروں کے واسطے ہی کیوں ایک ہی قبیل کی آیت نازل فرمائی؟ عالم الغیب جل جلالہ کو معلوم تھا کہ مسلمانوں سے بھی ایک فرقہ کسی وقت بتقلید اہل کتاب حضرت مسیح جیسے برگزیدہ پیغمبر کو باوجود مذکور پانچ آیات ان کی شان میں پڑھنے کے ان کی تاویل باطلہ کر کے حضرت مسیح کو یہود کے حوالہ کر کے بڑی بے آبروئی سے آخر صلیب پر چڑھائے گا اور ان کے ہاتھوں اور پیروں میں کیل کانٹے ٹھونک دینا تسلیم کر کے کم علم مسلمانوں کو گمراہ کرے گا جب سے مرزائی فرقہ کا ظہور ہوا ہے اور اہلسنت نے اس سے مناظرے بھی کیئے اس کی تاویلات باطلہ کی اپنی اکثر تصنیفات میں خوب قلعی بھی کھولی مگر جناب رسول خدا ﷺ کے متعلق خیر الماکرین والی مذکورہ آیت کو حضرت مسیح کے متعلق خیر الماکرین والی آیت سے تطبیق دے کر اس مرزائی فرقہ پر کسی نے اب تک حجت پوری نہیں جناب سرور کونین ﷺ کے متعلق خیر الماکرین والی آیت ہمیشہ قرآن میں ہر زمانہ میں زیر تلاوت رہی سلف کے علماء اور مفسرین کو حضرت مسیح والی خیر الماکرین کی آیت سے تطبیق دے کر صحیح نتیجہ اخذ کرنے کی اس واسطے ضرورت محسوس نہ ہوئی کہ ان کے عہد میں مرزائی خیالات کی اس قدر چرچا نہ تھی انہوں نے دیگر آیات محولہ بالا صدر کو مسیح کے عدم صلیب اور عدم ذلت پر کافی نصوص خیال کیا چنانچہ اہل سنت کے ایک بھی باعلم مصنف یا مفسر نے حضرت مسیح کا یہود سے گرفتار ہو کر صلیب پر چڑھایا جانا تسلیم نہیں کیا حتی کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آپ کو مسیح ابن مریم بنانے کی خاطر جدید عقاید کی بنیاد ڈالی اور قرآنی آیات کی تاویلات باطلہ کا دروازہ ایسا فراخ کر دیا کہ بموجب پیش گوئی حضرت مسیح اچھے پڑھے لکھے بعض مسلمان اس چار دیواری میں داخل ہو گئے۔ خاکسار بالفعل احادیث صحیحہ کو نظر انداز کر کے جن کی رو سے مرزا صاحب مسیح موعود ہر گز نہیں ہو سکتے، ہر دو لاہوری اور قادیانی جماعت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت کی طرف متوجہ کرتا ہے و یمکرون و یمکر اللہ و اللہ خیر الماکرین ۔پ ۹ ع ۱۸۔ یہ آیت متعلق جناب رسول اللہ ﷺ، حضرت مسیح والی آیت و مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الماکرین (پ۳۔ع۱۳) کی مرادف ہے ۔اندریں صورت خاکسار نہایت اشتیاق سے اس امر کا منتظر رہے گا کہ ہر دو مرزائی جماعتوں میں کوئی فرد با انصاف قرآن شریف کو اللہ تعالی کا بے مثل بلیغ کلام یقین کر کے اس قرآنی نص کے سامنے جو کسی تاویل کی متحمل نہیں، اپنے تقلیدی عقیدہ سے توبہ کر کے اہل سنت کے زمرہ میں شامل ہونے کے واسطے آمادہ ہے یا نہیں مگر

ابو جہل از کعبہ مے آید و ابراہیم از بت خانہ
کار بالعنایت است باقی بہانہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۲۱ء۔ص ۵۔۷)

احمدیہ وفد کی موت

جناب محمد عبدالکریم صاحب میرٹھ سے لکھتے ہیں:

مثل مشہور ہے کہ گیدڑ کی جب موت آتی ہے تو وہ شہر کی طرف بھاگا کرتا ہے اسی طرح احمدیہ تبلیغی وفد بھاگا ہوا ہانپتا کانپتا میرٹھ پہنچا۔۱۳۔ اگست ۱۹۲۱ء کو لیکچروں کا سلسلہ شروع ہوا۔ ۱۴، اگست کو ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک کا وقت اپنے مشہور منہ زور نبرد آزما غلام رسول آف راجیکی کو دیا مناظرہ کا وقت رکھا۔ مضمون مناظرہ متعلق دعاوی مرزا قادیانی مقرر ہوا۔ ادھر سے ہم نے سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ سے وقت کی تعین کی بابت تحریری مطالبہ کیا۔ جواب ملا تشریف لے آئیں ۔ غیر احمدی علماء کیلئے ڈیڑھ گھنٹہ وقت رکھا گیا ہے ۔ جواب آتے ہی جناب مولانا عبدالوہاب صاحب آروی مدرس اول مدرسہ دارالحدیث میرٹھ اور جناب حافظ عبدالجبار (ملا فاضل) مدرس مدرسہ حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ معہ دیگر احباب کے جلسہ گاہ میں ٹھیک ۹ بجے جا پہنچے۔ مولوی ابراہیم بقاپوری صداقت دعاوی مرزا قادیانی پر گوہر افشانی فرما رہے تھے تقریر کیا تھی ماشاء اللہ جعفر زٹلی اور ملا دو پیازہ بھی پھڑک اٹھتے ۔ ہر ہر لفظ لوہے کے قلم سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ کرنے کے قابل تھا۔سب کچھ ہوا مگر افسوس:

دل کی دل ہی میں رہی بات نہ ہونے پائی

چند منٹ بعد گھبرا کر بیٹھ گئے اور فوراً ہی زین العابدین ولی اللہ شاہ ناظر صیغہ تالیف و اشاعت قادیان نے بحیثیت صدر حسب پروا کرام مناظرین کی تحریک کی۔ سب سے پہلے سہارن پور دیوبند اور مظفر نگر کے مسلمانوں کے اخلاق پر ناجائز حملے کئے گئے۔پھر ہمیں مخاطب کر کے وقت کی تقسیم کے متعلق یوں گویا ہوئے کہ آپ لوگ اپنا اعتراض یا سوال پیش کریں مولوی غلام رسول راجیکی اسکا جواب دیں گے۔لیکن ان کے واسطے وقت کی کوئی حد مقرر نہیں کی جا سکتی کیونکہ سائل کی نسبت مجیب کو زیادہ وقت کی ضرورت ہے۔، ہماری طرف سے کہا گیا کہ شروع مناظرہ میں ہم لوگوں کو یقیناً بحیثیت ایک سائل کے کم وقت کی ضرورت ہے لیکن جس وقت ہم جواب الجواب کے لئے کھڑے ہونگے تو ہمیں ان سے زیادہ وقت کی ضرورت ہوگی اسلئے مناسب یہی ہے کہ ہر دو فریق کو برابر وقت یعنی ۵۔۵ منٹ دیئے جائیں۔ ہر مناظرہ اور مباحثہ میں فریقین کو برابر وقت دیا جاتا ہے۔

امرت سر کے مباحثہ میں جو مولانا ثناء اللہ امرتسری فاتح قادیان اور غلام رسول راجے کی کے درمیان اسی مضمون پر ہوا تھا اس میں بھی فریقین کو برابر کا وقت دیا گیا تھا۔ ہماری انجمن اہل حدیث میرٹھ کے سالانہ جلسہ پر ہم نے آپ لوگوں کو اپنے برابر وقت دیا تھا۔بعض اوقات ایک دو منٹ میں جواب دے کر اپنا باقی وقت بھی آپ لوگوں کو دیا تھا۔

علاوہ اس کے آپ نے دعوتی رقعہ میں تین گھنٹہ میں سے ڈیڑھ گھنٹہ ہمارے لئے رکھا ہے۔جس کے معنی یہ ہیں کہ ہم ک برابر کا وقت دیا جائے گا۔ پھر کیا وجہ ہے کہ حسب وعدہ ہم کو برابر کا وقت نہیں دیا جاتا۔

مختصر یہ کہ بہت زور دیا بے حد حوالے دیئے مگر مرزائی صدر نے جو کہ اپنے مناظر کی کمزوری سے خوب آگاہ تھے ایک نہ مانی اور اسی پر اڑے رہے کہ ہم اپنے وقت کو محدود نہیں کر سکتے۔ ہم نے کہا کہ اگر آپ ہم کو اپنے برابر وقت نہیں دے سکتے تو ہم تیار ہیں کہ ہم کو تین منٹ دیئے جائیں اور آپ پانچ منٹ لے لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن صدر صاحب ٹس سے مس نہ ہوئے، جب ہم نے زور دیا تو فرمانے لگے ہم پبلک کو منصف مانتے ہیں جس طرح پبلک فیصلہ کرے ہمیں منظور ہے۔

یہ سنتے ہی مولانا عبدالوہاب آروی نے پبلک کو مخاطب کیا سب نے باآواز بلند ایک زبان ہو کر کہا برابر وقت ملنا چاہیے۔ مرزائی فرار کرتے ہیں حیلے کرتے ہیں جھوٹے ہیں وغیرہ۔ یہ باتیں سن کر مرزائی بہت گھبرائے اب مولانا عبدالوہاب نے مرزائی صدر کو مخاطب کر کے فرمایا، کہیے اب کیا دیر ہے پبلک نے اپنی رائے دے دی مناظرہ شروع کیجئے۔ ہر چند تقاضا کیا مگر مرزائی صدر کی وہ حالت ہوئی کہ فبهت الذی کفر کا جلوہ صاف عیاں ہو گیا بالکل ساکت اور مبہوت ہو گئے۔ تقاضے پر تقاضا کیا مگر وہاں کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ گویا سانپ سونگھ گیا۔ ناطقہ بند اور قافیہ تنگ ہو گیا۔ ادھر مرزائی مناظر کی حالت متغیر ہونے لگی اور دلہی دل میں کہنے لگے:

قفس میں لا کے ڈالا ہے مجھے صحن گلستان سے
کہاں سے کھینچ کے لائی ہے میری قسمت کہاں مجھ کو

وفد کی بے کسی اور جان کنی کی حالت دیکھ کر تمام حاضرین کی درخواست پر جناب مولانا صاحب نے پھر تقاضا کیا مگر وہ اپنی ہٹ سے کب ہٹتے تھے صم بکم کا نقشہ کھنچ گیا جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل کان زھوقاً کا جلوہ عیاں ہوا۔ گویا مرزائی وفد زبان حال سے بہشتی مقبرہ کی طرف نہایت بے کسی اور مایوسی کی حالت میں آنسو بھر کر درد بھرے دل سے اپنے مسیح موعود سے یوں کہتا تھا:

ترے بیمار فرقت کو اجل یسین سناتی ہے
مسیحا لے خبر مرنے کے ساماں ہوتے جاتے ہیں

مگر وہاں کیا تھا۔ خود ہی اپنے کذبات اور مزخرفات کی بدولت مقہور اور مقید ہیں۔ جائے دم زدن نہیں بالآخر مرزائی وفد نے یوں ہی تڑپ تڑپ کر جان دی اور تمام مجمع نعرہ اللہ اکبر لگا کر رخصت ہوا۔ ہم لوگ نہایت کامیابی کے ساتھ واپس ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۷، ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیلنج مباہلہ

میں نے مرزائیوں کو مباہلہ کے واسطے چیلنج دیا تھا ان کے مالیر کوٹلہ والے چیلنج کے جواب میں میں نے کہا تھا کہ جس جگہ چاہو اور جن شرائط کے چاہو مرزا کے متعلق مباہلہ کر لو۔صرف پانچ صد روپیہ بعد از دعا دینا ہوگا جو کہ خلافت فنڈ میں دیا جائے گا۔ مولوی غلام رسول آف راجیکی نے جواب دیا کہ ہمارے خلیفہ صاحب کو لکھو ہم علیحدہ علیحدہ مباہلہ نہیں کرتے اور یہ بھی لکھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو لکھو کہ تمہیں اپنے ساتھ شامل کر لے وغیرہ وغیرہ۔غرضیکہ راہ گریز اختیار کی۔

آپ براہ مہربانی اپنے اخبار گہربار میں میری طرف سے چیلنج مباہلہ کے متعلق چھاپ دیں یا کم سے کم اس واقعہ کا ذکر کر دیں

فقط والسلام،مولوی عزیز الرحمٰن خان بی اے از لاہور لکڑ منڈی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے ساری عمر میں ایک ہی دفعہ مباہلہ مولوی عبدالحق غزنوی مرحوم سے کیا تھا جس میں وہ بے چارے نامراد رہے اور اپنے مدمقابل کے سامنے دنیا سے سدھارے، اور وہ ان کے بعد عرصہ تک زندہ رہا۔اس لئے مرزائی آپ کو مباہلہ کرنے سے ٹلا دیں تو آپ بھی ان کو معذور جانیں۔

کیا ضرورت ہے کہ آپ، بدرا بدر باید رسانید، پر عمل کریں۔ بھلا کوئی ان حضرت سے پوچھے کہ ایک گریجوایٹ تعلیم یافتہ نوجوان آپ سے مباہلہ طلب کرتا ہے، تو آپ اس کو دوسروں سے شریک ہونے کو کہتے ہیں۔کیا مولوی عبدالحق غزنوی اکیلے کے ساتھ آپ کے پیر و مرشد مرزا صاحب قادیانی نے مباہلہ نہ کیا تھا؟ پھر آپ کیوں کسی اکیلے کے ساتھ نہیں کرتے۔

کنجے گرفت و ترس خدارا بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۲۱ء۔ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیو بند میں مرزائی

کسی استاد کی رباعی ہے

محفل رنداں میں واعظ جو کبھی آئے گئے
خو سے لا چار تھے کچھ وعظ بھی فرمائے گئے
آخرش اس طرح سے وہ واں سے نکلوائے گئے
پا بدستِ دگرے دست بدستِ دگرے

اسی طرح مرزائی وفد کو جوش تبلیغ ہوا تو انہوں نے (شاید جلسہ قادیان کا بدلہ لینے کے لئے) دیو بند میں قصد کیا۔ سب سے پہلے ریل سے اترتے ہی قلیوں اور یکہ والوں نے مرزا صاحب کی پیش گوئی کی تصدیق کی جو حضرت ممدوح نے فرمایا ہے:

انّی مهين من اراد اهانتك

(اے مرزا جو تمہیں ذلیل کرنے کا ارادہ کرے گا میں (خدا) اسے ذلیل کرونگا)

نہ کسی نے ان کا اسباب اٹھایا، نہ کسی یکے والے نے سوار کیا۔ شہر میں گئے تو ایک مرزائی کی کوشش سے ایک مکان میں رہے۔ الفضل شاکی ہے کہ علماء دیو بند نے جو شر من تحت ادیم السماء ہیں، اپنی شرارت کا ثبوت دیا کہ ہمارے دروازہ پر ایک گدھا بھیج دیا کہ اسپر سوار ہو جاؤ۔ نہ وعظ میں کسی کو آنے دیا۔ وغیرہ

وفد مبلغین کی اس قدر ہتک میں ہم کو ہمدردی ہے ہمارا خیال ہے کہ علماء دیو بند نے تو گدھا نہیں بھیجا ہوگا، ان کو کیا دردسری۔ البتہ کسی شہری نے سنا ہوگا کہ مرزائی کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو جو الہام ہوا تھا کہ میں نے خواب دیکھا ہے کہ میں انگریزی ولایت میں گیا ہوں اور سفید سفید چڑیاں میں نے شکار کی ہیں۔ مرزا صاحب کے مرید ولایت میں جا کر جو تبلیغ کر کے انگریزوں کو اپنا بنا رہے ہیں یہی مطلب ہے مرزا صاحب کے خواب کا یعنی مریدین کا کام درحقیقت پیر کا ہوتا ہے اس واقعہ سے کسی سمجھ دار کو غلط فہمی ہوئی کہ حضرت عیسیٰ جو گدھے کی سواری کیا کرتے تھے جس کی بابت مشہور ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خر عیسی اگر بمکہ رود۔ چوں بتائد ہنوز خر باشد

اس لئے عیسی زمان مرزا صاحب قادیان کے مرید بھی شاید گدھے کی سواری پسند کرتے ہوں پس بطور تواضع ایسا کیا ہوگا۔ ایسا کرنے میں اہل دیوبند سے کچھ غلطی ہوئی ہے تو اجتہادی اور فہم کی غلطی کی ہے شائد کسی بدنیتی سے نہیں لہذا قابل معافی ہے۔ باوجود اس کے ہم کو قادیانی وفد کی ہتک میں ہمدردی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۴)

امرتسر میں تین لکیریں۔ ا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اس ہفتے امرتسر میں ایک تاریخی واقعہ ہوا۔ بتاریخ ۲۹۔ اگست ۱۹۲۱ء، عصر مغرب کے درمیان ایک احمدی جنٹل میں وجیہ صورت گوری چٹی شکل جماعت احمدیہ میں کسی اچھے عہدے کے افسر شیخ خیرالدین مرحوم کی جامع مسجد میں آ نکلے۔ دیکھتے ہی ایک طالب علم نے دست بوسی نہیں بلکہ بازوگیری کر کے نہایت ترش لہجے میں کہا، تم یہاں کیوں آئے ہو؟ احمدی مذکور نے بڑی نرمی اور منت سے کہا میں نماز پڑھنے آیا ہوں۔ طالب علم مذکور نے جلسہ قادیان میں ان کی زیارت کی ہوئی تھی، کہا، کیا تم کو معلوم نہیں کہ یہ مسلمانوں کی مسجد ہے؟ تم مرزائیوں کا یہاں کیا کام؟ احمدی جنٹل مین نے خوف اور رعب سے کانپتے ہوئے کہا، پھر آپ کیا کہتے ہیں؟ اجڈ طالب بولا ہم چاہتے ہیں کہ تم ناک سے تین لکیریں زمین پر نکالو تو چھوٹو گے۔ احمدی جنٹل مین نے نہایت شرافت سے پوچھا کہ منہ کدھر کو کروں۔ طالب علم نے کہا جنوب کو۔ چنانچہ جوتوں کی منڈیر پر ناک سے تین لکیریں نکلوا کو جنٹل مین کو چھوڑ دیا

اب اس واقعہ پر شہر میں مختلف چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ عام رائے میں کہا جاتا ہے کہ جنٹل مین مذکور نے کمال درجہ بزدلی دکھائی پٹتے مر جاتے مگر یہ ذلت گوارا نہ کرتے۔ لیکن ہمارے خیال میں یہ الزام کچھ بے جا ہے۔ احمدی جنٹل مین نے اپنی کمال شرافت کا ثبوت دیا کیونکہ وہ جانتے تھے کہ امرت سر میں ہال بازار ایسی جگہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہاں حضرت مرزا صاحب کی بھی خاطر ہوئی تھی جس کو وہ اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں مرتے دم تک نہیں بھولے۔ ان سے بعد ان کے صاحبزادہ میاں محمود سے بھی سنت آبائی ادا ہوئی کہ لیکچر دیتے ہوئے مولوی عطاء اللہ (شاہ بخاری) نے روک دیا اور سخت مقابلہ کیا۔ ان واقعات کا نقش جنٹل مین مذکور کے دل میں ہوگا۔ پھر کیوں کہا جائے کہ انہوں نے بزدلی کی بلکہ وقت شناسی سے کام لیا جو ابن الوقت کا فرض ہے۔

ہاں اس بزدلی نے ایک بڑی مثال قائم کر دی اس واقعہ سے تیسرے روز ایک اور مرزائی آ نکلا تو اس کے ساتھ بھی یہی برتاؤ کیا گیا حالانکہ مرزا صاحب کا الہام ہے

لا نبقی لك من المخزيات ذكراً

اے مرزا ہم (خدا) کوئی واقعہ تیری بے عزتی کا نہ چھوڑیں گے

احمدی دوستو! یہ واقعہ اس الہام کے خلاف تو نہیں

نوٹ۔ یہ احمدی کون تھے اس کا جواب ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی صاحب دیں کہ یہ جنٹل مین مذکور وہی تھے یا کوئی اور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۴۔۵)

مرزا جی کی بروزیت یا تہافت۔۲

(بقیہ از شمارہ۔۱۹۔۲۶۔اگست)

(اس مضمون میں قابل نامہ نگار نے مرزا صاحب کے اختلافات دکھائے ہیں جن میں سے بعض پرچہ مذکور میں درج ہو چکے ہیں اور بعض درج ذیل ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

۶۔گرونانک صاحب کے چولہ کی بابت صفحہ ۷ست بچن پر لکھتے ہیں:

درحقیقت وہی آسمانی چولہ قدرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا ازلی ہادی کے فضل سے ان کو ملا تھا،

اور فرماتے ہیں:

ہوا غیب سے ایک چولہ عیاں۔ خدا کا کام اس پہ تھا بے گماں (ص ۴۳ درثمین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن صفحہ ۴۰۷ نزول المسیح پر یوں رقم طراز ہیں:

اسلام میں چولہ رکھنا اس زمانہ میں فقیروں کی ایک رسم تھی پس یہ بات بہت صحیح ہے کہ باوا صاحب کے مرشد نے جو مسلمان تھا یہ چولہ ان کو دیا تھا۔

اور صفحہ ۴۰۶ پر یوں لکھتے ہیں:

باوا صاحب کا اپنے چولہ پر یہ لکھنا کہ اسلام کے بغیر کسی جگہ نجات نہیں، اگر سکھ لوگ اسی ایک فقرہ پر توجہ کرتے تو وہ مدت سے وہی پاک رنگ اختیار کر لیتے۔

۷۔ پادری آتھم کی بابت حاشیہ صفحہ ۱۹، استفتا پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

پادریوں نے یہ تدبیریں بھی کیں کہ کسی طرح آتھم نالش کر کے عدالت کے ذریعہ سے مجھ کو سزا دلائے لیکن چونکہ آتھم درحقیقت حق کے رعب سے مر چکا تھا اسلئے اس نے اس طرف رخ نہ کیا۔

اور صفحہ ۱۶۴۔ نزول المسیح پر مرزا صاحب یوں رقم طراز ہیں:

چنانچہ میں نے آتھم سے ایک دستخطی تحریر بھی اس غرض سے لے لی تھی تا وہ پیش گوئی کے وقت تمام عیسائیوں کی طرح میری آزار دہی کے لئے کسی عدالت کی طرف نہ دوڑے۔ (نہ معلوم اس اقرار نامہ میں کیا کیا لکھوالیا ہوگا)

۸۔ طاعون کی بابت مرزا قادیانی لکھتے ہیں

حمامۃ البشری میں میں نے لکھا تھا کہ میں نے طاعون پھیلنے کے لئے دعا کی ہے اور وہ دعا قبول ہو کر ملک میں طاعون پھیل گئی۔

صفحہ ۲۲۳ حقیقت الوحی اور صفحہ ۱۸۶، ایام الصلح پر لکھتے ہیں:

ہمارہ در نماز پنجگانہ دعا مے کنیم حق تعالی شانہ این بلا از سر مردم رفع کند

(اسکا جواب تو اسان ہے مرزا جی نے ابتداء میں طاعون کی درخواست کی کہ میرے مخالفوں پر آئے لیکن جب بحکم لا یحیق المکر السیء الا باھلہ مریدوں کو بھی ہڑپ کرنے لگا تو پھر اس کے دفعیہ کے لئے بھی دعا کی۔ آپ جیسے معترض مانیں نہ مانیں، ابن الوقتی کے اصول سے تو بالکل موافق ہے۔ اڈیٹر)

۹۔ دافع البلاء صفحہ ۱۵ پر حضرت عیسیٰ کی بابت مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

خدا تو بپابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے لیکن ایسے شخص کو کسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوبارہ دنیا میں نہیں لاسکتا جسکے پہلے فتنہ نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔

لیکن صفحہ ۳۸، ازالہ اوہام میں مرزا صاحب فرماتے ہیں:

اور اگر یہ کہا جاوے کہ وہ اسلئے اس تنزل کی حالت میں بھیجے جاویں گے کہ بعض لوگوں نے انہیں ناحق خدا بنایا تھا تو یہ ان کا قصور نہیں لاتزر وازرۃ وزر اخری۔ ماسوا اس کے .. قرآن شریف حضرت مسیح کی طرف سے یہ عذر پیش کرتا ہے کہ عیسائیوں نے جو انہیں اپنے زعم میں خدا بنا دیا تو اس سے مسیح پر کوئی الزام نہیں کیونکہ وہ اس ضلالت کے زمانہ سے پہلے فوت ہو چکا تھا۔

۱۰۔ برکات الدعا طبع ۱۳۱۰ھ صفحہ ۲۳ پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

اور یہ بات کہ گو وہ قادر ہے مگر کرنا نہیں چاہتا یہ عجیب بے ہودہ الزام ہے جب کہ اس کی صفات میں کل یوم ھو فی شان بھی داخل ہے اور ایسے تصرفات کہ پانی سے برودت دور کرے یا آگ سے خاصیت احراق زائل کر دیوے اس کی صفات کاملہ اور واعید صادقہ کے منافی نہیں ہیں۔

اسی کتاب کے صفحہ ۲۵ پر ہے:

اللہ جل شانہ قادر ہے کہ آگ سے پانی کا کام لیوے یا پانی سے آگ کا۔

اور صفحہ ۴۴ توضیح مرام پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

سب ذرات اپنے رب کریم کی آواز سنتے ہیں اور وہی کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا گیا ہو۔

اور صفحہ ۲۲ کشتی نوح پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

تمہیں چاہیے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں۔

لیکن صفحہ ۲۰، ازالہ اوہام پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اسبات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک بھی پہنچ سکے بلکہ علم طبعی کی نئی تحقیقاتیں اس بات کو ثابت کر چکی ہیں کہ بعض بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر پہنچ کر اس طبقہ کی ہوا ایسی مضر ثابت ہوئی ہے کہ جس میں زندہ رہنا ممکن نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! اہلحدیث مورخہ ۱۹۔ ۲۶۔ اگست بھی سامنے رکھ کر غور فرماویں کہ:

۱۔ حضرت عیسٰی کے دم سے کفار کا ہلاک ہونا جو حدیث شریف میں آیا ہے وہ غلط ہے اور خود مسیح بننے کے لئے فرماتے ہیں کہ مراد اس سے دلیلوں اور حجتوں سے قائل کرنا ہے، جو مذہبی معاملہ مے ناممکن نہیں تو اس سے درجہ دوم پر ہے۔

مولانا روم فرماتے ہیں:

گر باستدلال کار دیں بدے

فخر رازی رازدارِ دین بدے

لیکن مولوی احمد حسن صاحب کو لکھتے ہیں کہ میرا طاعونی دم امروہہ تک بھی پہنچے گا

۲۔ عیسائیوں پر ایک بالکل بے وقعت اور صرف جہلاء کو خوش کرنے والا اعتراض جڑ دیا کہ چونکہ روح القدس حضرت عیسٰی پر کبوتر جیسے کمزور جانور کی شکل میں ظاہر ہوا، اس لئے اس مذہب پر شیطان کا تسلط ہو گیا، لیکن مریدوں کو ہدایت ہے کہ تم کبوتر بنو۔

۳۔ بدیہی نشان دیکھنے کے بعد جو ایمان لایا جاے اسے ایمان نہیں کہہ سکتے، لیکن آنحضرت ﷺ نے اسلام نشانوں کے ذریعہ پھیلایا۔

۴۔ ملکہ معظّمہ کو لکھتے ہیں کہ آپ کے مسیح کے ہاتھ سے لوگوں نے ہمیشہ زندگی اور سچی نجات حاصل کی۔ ہمیں کہتے ہیں کہ حضرت عیسٰی کے ہاتھ سے زندہ ہونے والے (خواہ وہ کوئی بھی تھے) مر گئے لیکن میرے ہاتھ کا جام پینے والے ہمیشہ زندہ رہیں گے

۵۔ تفرقہ پسند کرنے والوں کو لعنتی کہتے ہیں لیکن اسی زبان سے مریدوں کو ہدایت ہے کہ متردد مسلمانوں کے پیچھے بھی نماز پڑھنی قطعی حرام ہے۔ یعنی ایسے مسلمان کے پیچھے جو مرزا جی کی نسبت ابھی تردد میں ہے۔ نہ اس نے ابھی ان کو قبول کیا اور نہ انکار کیا۔ ہم نہیں سمجھتے کہ تفرقہ پسند کرنے والا لعنتی کس کو کہتے ہیں۔

۶۔ گرونانک صاحب کا چولہ پہلے قدرت کے ہاتھ کا لکھا ہوا آسمان سے اترتا ہے، پھر مرشد کا عطیہ قرار دیا جاتا ہے اور آخر میں گرو صاحب کے اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا۔ یہ حال ہے حکم عدل صاحب کے حافظہ اور ایمان کا۔

۷۔ پادری آتھم صاحب سے عدالت میں نہ جانے کا اقرار نامہ بھی لکھوا لیتے ہیں اور پھر اس کے عدالت میں نہ جانے کو اپنا معجزہ بھی قرار دیتے ہیں کہ درحقیقت وہ مر چکا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ مسلمان آنحضرت ﷺ کے فرمودہ کے مطابق اگر عقیدہ رکھیں کہ امام مہدی قرب قیامت تشریف لا کر گمراہوں کو ہدایت بخشیں گے منکروں اور مفسدوں کے ساتھ جنگ کریں گے تو ایسے مہدی کا نام مرزا جی خونی مہدی رکھتے ہیں اور آنحضرت ﷺ تک اس کی زد پہنچنے سے حیا نہیں کرتے اور تفرقہ پسند لوگوں پر لعنت بھیجنے والے امن کے شہزادے صاحب گورنمنٹ کو لکھتے ہیں کہ مسلمان باغی ہیں اور خونی مہدی کے منتظر ہیں۔ لیکن جس طاعون نے خدا کے لاکھوں بندوں کو بلالحاظ نیک وبد پیرو جوان مرد وزن مسلم غیر مسلم مرزائی غیر مرزائی معصوم غیر معصوم موت کے گھاٹ اتار دیا اس کو آپ اپنے مستجاب الدعوات ہونے کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں، اور ان بندگان خدا کی ہلاکت کی علت اپنی ذات شریف کو قرار دیتے ہیں کہ طاعون میری دعا سے آیا اور طرفہ یہ کہ پچیس سو روپیہ مریدوں سے وصول کر کے طاعون کے علاج کی دکان کھول بیٹھتے ہیں اور یہ سمجھ کر کہ آخر طاعون کب تک رہے گا سال دو سال چار سال کے بعد اس کو رفع ہو جانا چاہیے لوگوں کو کہتے ہیں کہ میں پانچ وقت نماز کے بعد دعا کرتا ہوں کہ یہ بلا لوگوں کے سر سے رفع ہو جائے مدعا یہ تھا کہ ان پڑھ ہی نہیں بلکہ لکھے پڑھے جاہل باور کر لیں کہ طاعون آپ کی ہی دعا سے پڑا اور آپ کی دعا سے ہی رفع ہوا مگر پچھلی کاروائی نے پہلے دعویٰ کی قلعی بھی کھول دی یعنی ثابت کر دیا کہ جس کام کے واسطے مستجاب الدعواۃ ہونے کے مدعی صاحب نے سترہ ہزار نو سو پندرہ دفعہ دعا مانگی (تاریخ طبع ایام الصلح اگست ۱۸۹۸ء، تاریخ وفات مستجاب الدعوات صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء، ۳۵۸۳ دن رات کی نمازیں) اور مانگتے مانگتے قبر میں تشریف لے گئے یا یوں کہو کہ اپنے الہام کرنے والے اور دعائیں قبول کرنے والے کی گود میں جا بیٹھے اور اس پر تیرہ سال اور بھی گذر گئے لیکن طاعون اب تک رفع نہیں ہوا حالانکہ بعث اول میں جب عرب میں ہوا آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے لکھ رکھا ہے کہ میری رحمت میرے غضب پر غالب ہے۔ اب اس سے بڑھ کر جہالت اور دیوانگی کیا ہوگی کہ ہم یہ باور کریں کہ طاعون مرزا جی کی دعا سے آیا۔ کیا اس میں کچھ شک ہے کہ طاعون نے اس پینتھ کے ساتھ ساتھ ترقی کی اور اب اسی کے ساتھ ساتھ تنزل پر ہے۔

۹۔ دافع البلاء میں تو حضرت عیسیٰ کی کونچیں کاٹنے کو مرزا جی ان کو اس قدر فتنہ انگیز یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باعث فتنہ قرار دیتے ہیں کہ ان کے دوبارہ دنیا میں لانے کی خدا میں سکت (طاقت) ہی نہیں رہی مرزا جی کو پرواہ نہیں کہ اس طرف غور کریں کہ مفسد جو دنیا میں آتے ہیں خدا ہی ان کو لاتا ہے یا خدا کی لاعلمیمیں اس سے چھپ کر خود بخود چلے آتے ہیں لیکن ازالہ اوہام میں اپنا ایک دوسرا مطلب سدھ کرنے کے لئے فرماتے ہیں کہ قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت عیسیٰ بالکل بے قصور تھے اور خدا ایک کے قصور میں دوسرے کو نہیں پکڑتا۔

۱۰۔ خدا قادر مطلق ہے ہر وقت ایک نئے رنگ میں ہے یعنی یہ نہیں کہ جو پہلے نہیں کیا وہ بعد میں نہ کرے۔ ہر ایک ذرہ پر اسکا تصرف ہے فلسفیوں کی پیروی نہیں کرنی چاہیے خدا آگ سے پانی کا کام اور پانی سے آگ کا کام لے سکتا ہے مگر جونہی حضرت عیسیٰ کے آسمان پر اٹھائے جانے کا سوال آتا ہے مرزا جی اپنے ان سب اقوال سے رجوع کرتے ہیں اگر کوئی مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کی کلام میں ایسا تناقض یا تخالف ثابت کر دیں گے تو ہم مان لیں گے کہ مرزا جی کا وجود درمیان نہ تھا بلکہ آنحضرت ﷺ ہی خاکم بدہن غلام مرتضیٰ کے گھر پیدا ہوئے تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۵۔۷)

نبی بننے والوں پر مرزا صاحب کا احسان

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

چودھویں صدی ہجری میں بہت سے لیڈران قوم کے کارنامے دنیا نے دیکھے لیکن جو کارنامے مرزا غلام احمد قادیانی نے دکھائے ان کی نظیر اوروں میں ہم نہیں پاتے مثلاً ایک تو انہوں نے نبی بننے کا رستہ بالکل سیدھا اور صاف کر دیا۔ فرماتے ہیں

۱: ہمارے صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی امتحان نہیں ہو سکتا۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۸۸)

۲۔ توریت اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیش گوئی قرار دیا ہے (بہت خوب! لیکن یہ بھی فرماتے ہیں)

پیش گوئیوں پر استعارات کا رنگ غالب ہوتا ہے (نزول المسیح۔ص ۴۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔اجتہادی غلطیاں انبیاء سے بھی ہو جاتی ہیں (ازالہ اوہام۔ص۴)

یہ کہنا کہ سچے نبیوں اور محدثوں کی تمام پیش گوئیاں عوام کی نظر میں صفائی کے ساتھ پوری ہوتی رہیں بالکل جھوٹ ہے (کتاب البریہ۔ص۲۲)

پیش گوئیوں کے اوقات معینہ قطعی الدلالت نہیں ہوتے بسا اوقات ان میں ایسے استعارات بھی ہوتے ہیں کہ دن بیان کئے جاتے ہیں اور ان سے برس مراد لئے جاتے ہیں (ازالہ اوہام۔ص۲۳۴)

وعید کی پیش گوئیوں کا پورا ہونا بموجب نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے ضروری نہیں (حقیقۃ الوحی۔ص۳۸۹)

سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں قد یوعد و لا یوفی یعنی کبھی وعدہ دیا جاتا ہے اور اسکا ایفاء نہیں ہوتا (حاشیہ۔ص۱۷۷)

لیکن اگر خدانخواستہ (مرزا جی اپنے اشتہار واجب الاظہار مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۸۹۷ء کے ص ا پر جس ڈپٹی کمشنر (ڈگلس) کی نسبت بے دار مغز محنت کش منصف مزاج حق پسند خداترس پاک ضمیر لکھتے ہیں وہی ڈپٹی کمشنر اپنے فیصلہ میں لکھتا ہے، یہ ظاہر ہے کہ یہ پیش گوئیاں ڈیلفک Delphic....الہاموں کی طرح دو پہلو رکھتی ہیں اور اسی میں فائدہ ہے کہ وہ ایسی ہوں مرزا صاحب کچھ بیان کرتے ہیں اور ڈاکٹر کلارک کچھ۔ دیکھو کتاب البریہ ص۲۶۰) نبی کے منہ سے کوئی پیش گوئی ایسے صاف صاف الفاظ میں اور تحدی کے ساتھ نکل جاوے جو مذکورہ تاویلات کے نیچے نہ آسکے اور مخالفین قہقہہ لگانے سے باز نہ آویں تو ان کو خاموش کرنے کی مرزا جی نے یہ ترکیب بتائی:

گرو نانک صاحب نیوگ والوں کو سخت بے حیا اور دیوث اور ناپاک سمجھتے تھے (ست بچن۔ص۴)

ان بے غیرتوں اور دیوثوں کو۔ (سرمہ چشم آریہ۔ص۱۹۹)

اب سوچنا چاہیے کہ کیسی بدذاتی اور بدمعاشی اور بے ایمانی ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص۲۱۳)

عمادالدین مرتد نصرانی چہ برازہا خوردہ و چہ نجاست ہا فرو بردہ (ایام الصلح ص ۹۲)

ملایانِ خبیث طینت خنزیر سرشت (ایام صلح۔ص۱۳۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹوں اور بے ایمانوں اور بدزبانوں اور بخیلوں اور متعصبوں کی گردن کا ہار کر رکھا ہے (سرمہ چشم آریہ۔ص ۱۹۵)

اور اس قدر جھوٹ کی نجاست کھائی کہ کوئی نجاست خور جانور ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گا (نزول المسیح ص ۸)

یہ کس قدر خیانت اور بے ایمانی ہے (نزول المسیح۔ص ۱۱)

یہ صرف گو کھانا ہے اے جاہل بے حیا۔ (ص ۶۳۔نزول المسیح)

اس نے جھوٹ کی نجاست کھا کر وہی نجاست پیر صاحب کے منہ میں رکھ دی (ص ۷۰۔نزول المسیح)

اس عیسائی قوم میں سخت بدذات اور شریر پیدا ہوتے ہیں۔ (انجام آتھم ص ۹)

یہ لوگ جو پادریانہ مشرب رکھتے ہیں اکثر وہ جھوٹ کے پتلے اور نجاست خوری کے کیڑے ہیں (ص ۱۷۔انجام آتھم)

اے بدذات فرقہ مولویاں تم کب تک حق کو چھپاؤ گے (انجام آتھم ص ۲۱)

اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے (انجام آتھم۔ص ۳۲)

یہ کتوں کا طریق ہے نہ انسانوں کا (انجام آتھم۔ص ۴۳)

چند کمینہ اوباش جمع شدند (انجام آتھم ص ۲۷۴)

از لئیمان مردے بدکار رارا مے بینم کہ شیطان ملعون از نطفہ سفیہان ست (انجام آتھم۔ص ۲۸۱)

مگر شاید بعد بدذات موںہہ سے اقرار نہ کریں (ص ۶ ضمیمہ انجام آتھم)

بعض خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں...

اے مردار خور مولویو، اور گندی روحو!..وہ نجاست نہ کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی (ص ۲۱، ضمیمہ انجام آتھم)

مگر اب تک بعض بے ایمان اور اندھے مولوی اور خبیث طبع عیسائی (ص ۲۲ ضمیمہ انجام آتھم)

ابھی ایک پلید ذریت شیطان فتح مسیح نام (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۴)

سوچا ہیے تھا کہ یہ ہمارے نادان مخالف پہلے ہی سے اپنی بدگوہری ظاہر نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ... کیا اس دن (یعنی جس دن محمدی بیگم کا خاوند فوت ہو کر محمدی بیگم مرزا جی کے حرم سرا میں داخل ہو جاوے گی) یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے کیا اس دن ... سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے نہائے صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

اب جائے غور ہے کہ جب سچے نبی ہونے کا ثبوت اس کی پیش گوئیوں کا پورا ہونا ہے اور اس قاعدہ کے لئے اس قدر مستثنیات ہیں کہ کبھی ان پر استعارات کا رنگ غالب ہوتا ہے جیسے قادیان کے لفظ کی جگہ دمشق کا لفظ استعمال ہونا، کبھی دنوں سے سال مراد ہونا، جیسے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب مرحوم ومغفور کی موت مرزا کے ہاتھوں مقدر تھی مگر وہ مرزا جی کو مار کر بھی ۱۲ سال بعد فوت ہوئے کبھی ان کے سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہو جاتی ہے جیسے شاتا ن تذ بحا ن سے مراد عبداللطیف تھا لیکن نبی صاحب نے مرزا احمد بیگ اور ان کا داماد سمجھا ۔ کبھی عذاب کی پیش گوئی بوجہ ڈر جانے کے پوری نہیں ہوتی جیسے مرزا سلطان محمد مرزا جی سے مارے خوف کے اب تک زندہ ہے اور مرزا صاحب ۱۲ سال ہوئے فوت ہو چکے ۔ کبھی بصیرت والوں کی نظر میں پوری ہو جاتی ہے اور عوام کی نظر میں پوری نہیں ہوتی جیسے نکاح آسمانی حکیم نورالدین کی نظر میں ہو گیا لیکن مولوی محمد علی لاہوری کی نظر میں نہیں ۔ کبھی خدا وعدہ خلافی بھی کر جاتا ہے جیسے بشیر موعود (عنموائیل) کے پیدا ہونے کے ہم آج تک بے فائدہ منتظر رہے اور پھر ان سب مستثنیات کے ساتھ گالیاں بھی منکر کیلئے سیل رواں کی طرح موجود ہوں تو کس سے ہو سکتا ہے کہ کسی نبی کی نبوت سے انکار کرے اور حماقت ہو گی اگر اس کو مرزا جی پر ختم کیا جاوے کیونکہ خلافت اور امیری سے اس قحط سالی میں کیا بنتا ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۲۱ء ۔ ص ۷ ۔ ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی امت کی حدیث دانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

سچ تو یہ ہے کہ باپ کا جسمانی اثر بیٹے میں اور مرشد کا روحانی اثر مرید میں کم وبیش ضرور ہوتا ہے مرزا صاحب قادیانی ماشاء اللہ حدیث سے کورے اور ایسے بے خبر تھے کہ میں بلا مبالغہ کہتا ہوں کہ مشکوۃ بھی نہیں پڑھی ہوگی مثال کے لئے کافی ہے کہ آپ ایک مشہور حدیث کو یوں لکھتے ہیں:

ما زنی زان و هو مومن و ما سرق سارق و هو مومن

حالانکہ یہ حدیث مشکوۃ کے شروع میں موجود ہے جس کے الفاظ بزبان طلباء مشہور ہیں

لا یزنی الزانی حین یزنی و هو مومن

اسلئے ان کی امت بھی اس فن میں محض یتیم ہو تو تعجب نہیں۔ کسی پنجابی فلاسفر کا قول ہے: گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ

آج ہم قادیانی امت کے دونوں گروہوں (قادیانی اور لاہوری) کی حدیث دانی کا نمونہ دکھاتے ہیں۔

مرزا صاحب آنجہانی نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ حضرت عیسی کے نزول والی حدیث کے کسی طریق میں من السماء (آسمان) کا لفظ موجود نہیں یعنی حضرت عیسی کے آسمان سے اترنے کا مذکور کسی حدیث میں نہیں ملتا چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے اصلی الفاظ یہ ہے:

و العجب من القوم انهم یفهمون من نزول عیسی نزوله من السماء و یزیدون لفظ السماء من عندهم و لا تجد اثراً منه فی حدیث (حمامة البشری۔ ص۱۸)

مباحثہ مالیرکوٹلہ میں میں نے یہ مرزائی انکار ذکر کرکے کہا کہ امام بیہقی نے اپنی کتاب الاسماء والصفات میں ایک حدیث نقل کی ہے جس کے الفاظ مع سند یوں ہیں

اخبرنا ابو عبد الله الحافظ قال انا ابو بکر بن اسحاق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال انا احمد بن ابراهیم قال ثنا ابن بکیر قال حدثنی اللیث عن یونس عن ابن شھاب عن نافع مولی ابی قتادہ الانصاری قال ان اباھریرہ قال قال رسول اللہ ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء و امامکم منکم۔

(ص۳۰۱) (یعنی حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے اتریں گے)۔

اس روایت میں صاف لفظ آسمان سے اترنے کا ہے۔ مباحثہ مالیرکوٹلہ میں میں نے یہ حدیث پیش کی تو چونکہ یہ صریح تردید تھی مرزائی عقاید کی اور بیخ کن تھی مرزائی علم لدنی کی، اس لئے مرزائی مناظروں نے اس کے جواب میں یہ کہا کہ اس کی روایت کے ساتھ ہی یوں الفاظ ہیں

رواہ البخاری فی الصحیح عن یحی بن بکیر و اخرجہ مسلم من وجہ آخر عن یونس

یعنی (بقول ان کے) امام بیہقی اس روایت کو امام بخاری اور مسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں تو ضرور ہے کہ ہم بخاری و مسلم کو دیکھیں، جب ہم ان کو دیکھتے ہیں تو ان میں یہ لفظ (من السماء) نہیں ملتا، تو ثابت ہوتا ہے کہ یہ حکایت غلط ہے۔

پھر اسی مضمون کو انہوں نے اخبار الفضل میں بھی درج کیا اور بڑے زور سے اہل حدیث کو للکارا کہ جواب دے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے پاس الفاظ نہیں جن سے ہم ان حواریان مسیح کی حدیث دانی پر افسوس کریں۔ اصطلاح محدثین سے اتنی بے خبری ہے جتنی اعلیٰ حضرت (بڑے حضرت) قادیانی کو حضرت مسیح کی قبر سے تھی کبھی گلیل میں لکھتے تو کبھی کشمیر میں بتاتے۔

سنئے صاحب! ہمیں بخل آتا ہے کہ بغیر اقرار کرائے شاگردی کے تم کو فن حدیث پر خبردار کریں مگر خیال آتا ہے کہ بہت سے بے خبر لوگ تمہاری خودغرضی کا شکار ہوئے ہوں گے شائد ان کو تمہاری اور تمہارے مسیح موعود کی ہمارے جواب سے حقیقت معلوم ہو جائے۔ پس سنئے! کتب حدیث دو قسم ہیں ایک قسم مسند ہے دوسری مخرج۔ مسند اس کو کہتے ہیں جس میں مصنف اپنی سند سے حدیث بیان کرے جیسے بخاری مسلم ترمذی وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ان کتابوں کے مصنف ہر حدیث کو اپنی سند کے ساتھ بیان کرتے ہیں کسی دوسری کتاب سے نقل نہیں کرتے ۔ دوسری قسم مخرج میں مسند کتابوں سے روایات نقل کر کے اصل کتاب کا نام ذکر کیا جاتا ہے جیسے مشکوۃ بلوغ المرام منتقی الاخبار وغیرہ

کتاب الاسما و الصفات قسم اول یعنی مسند ہے مخرج نہیں ۔اس میں جو روایت اس کی اصل سند سے ہو اس کی تلاش دوسری کتاب مین کرنے والا درحقیقت یا تو اصطلاح حدیث سے بے خبر ہے یا اپنی غرض سے دفع الوقتی کرتا ہے ۔ اہل علم جانتے ہیں کہ امام بیہقی نے جو اپنی مکمل سند سے پہلی روایت بیان کی ہے وہ بالکل مستقل ہے اس کو وہ بخاری مسلم کی طرف منسوب نہیں کرتے بلکہ بخاری اور مسلم کا نام لینے سے اس کی غرض اپنی سند کو قوت دینا ہے یعنی بقاعدہ محدثین جس راوی سے دو شاگرد حدیث بیان کریں وہ بہ نسبت ایک کے قوی ہو جاتی ہے اس لئے بیہقی نے بتایا ہے کہ اس سند میں یونس سے مسلم اور سند سے روایت کیا ہے اور بخاری نے یحی سے (جس کو بیہقی کی سند میں ابن بکیر کہا گیا) روایت کیا ہے ۔ یہ تو ہے تقویت سند، باقی رہے الفاظ موجودہ بیہقی اور صحیح بخاری و صحیح مسلم کے قدرے مختلف ہیں، یعنی بیہقی کی سند سے من السماء کا لفظ آیا ہے اور صحیح بخاری و صحیح مسلم میں نہیں آیا، اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ بیہقی کی روایت مذکورہ موقوف ہے بخاری مسلم پر فن حدیث سے ناواقفی کا ثبوت دینا نہیں بلکہ اقرار کرنا ہے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

لاہوری پارٹی:

گو ان میں باہمی خیالات کا فرق ہے مگر جہاں تک مسیح قادیانی سے تعلق ہے دونوں (قادیانی اور لاہوری) ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں ۔

گذشتہ ایام میں اہل حدیث میں کذبات مرزا کا سلسلہ جاری ہوا تھا اسی سلسلہ میں یہ ذکر بھی آ گیا تھا کہ یہ روایت جو بیان کی جاتی ہے کہ حضرت عیسی ایک سو بیس برس زندہ رہے اس حدیث کی سند آج تک ظاہر نہیں ہوئی یہ تو محدثین کا مسلّمہ اصول ہے کہ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کی سند ہی معلوم نہ ہو اس کو دلیل میں پیش کرنا کسی طرح صحیح نہیں ۔ اس کے جواب میں لاہوری پارٹی کا آرگن پیغام صلح لکھتا ہے اور کیا ہی معقول لکھتا ہے۔

مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ عذر کہ اس کی سند آج تک ظاہر نہیں ہوئی یہ بھی صریح جھوٹ ہے اور اس میں آپ نے دیدہ دانستہ بطالت آرائی سے کام لیا ہے۔ حجج الکرامہ آپ لکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں موجود ہے اور اس میں آپ نے یہ حدیث پڑھی بھی ہے اس کتاب کا صفحہ ۴۲۸ نکال کر دیکھ لیجئے ۔ اس میں صاف لکھا ہوا موجود ہے

و اخبرنی ان عیسی ابن مریم عاش عشرین و مأۃ سنۃ ولا ارانی الاّ ذاھباً علی رأس الستین و رجاله ثقات و له طرق

آنحضرت ﷺ نے صاف طور پر اس میں ۱۲۰ سال عمر حضرت عیسیٰ کی بتائی ہے اور اپنی کم وبیش (۶۰) سال ۔ اور اس کے بعد نواب صاحب لکھتے ہیں و رجاله ثقات و له طرق ۔ کہ اس کے راوی ثقہ ہیں اور یہی حدیث مختلف طرق سے روایت کی گئی ہے ۔ آہ اہل حدیث کہلا کر علم حدیث سے اس قدر بے خبری ہے کہ خود رجالہ ثقات کو آنکھوں سے پڑھتے ہیں اور اسکے بعد و له طرق بھی پڑھتے ہیں مگر کہتے یہ ہیں کہ آج تک اس کی سند ظاہر نہیں ہوئی ۔ جاؤ دیکھو طبرانی اور مستدرک حاکم کو کہ اس میں اس کی سند مذکور ہے اور اسی کی بنیاد پر نواب صدیق حسن خان صاحب

و رجاله ثقات و له طرق

بیان کرتے ہیں اگر اس کی کوئی سند نہیں تو رجالہ ثقات کس طرح ہو گئے ۔ اوت اس کے طرق جہاں سے آ گئے اور محققین محدثین کے نزدیک کسی حدیث کا مختلف طرق سے بیان ہونا ہی اس کی صحت اور ثقہ ہونے کی دلیل ہے اور جو بطور خبر واحد کے مزکور ہو وہ اسقدر معتبر نہیں ہوتی ۔

(۱۳۔ اپریل ص ۳ کالم ۲)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہم نے تو اس کو لڑکوں کی بات بلکہ دیوانوں کی بڑ سمجھا تھا مگر ۳۔ اگست کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام میں جب اس جواب پر فخر کیا گیا تو ضرورت محسوس ہوئی کہ ان لوگوں کی حدیث دانی کا حال بھی پبلک پر ظاہر کیا جائے

اے جناب! اپنے محدث امروہی سے پوچھئے کہ سند کسے کہتے ہیں۔ سنئیے ہم ہی بتلائے دیتے ہیں، سند راویوں کے اس سلسلے کو کہتے ہیں جس میں ایک راوی

حد ثنا فلا ن کہتا ہے

تو دوسرا خبر نا فلان عن فلا ن بولتا ہے

یہاں تک کہ اس کا سلسلہ آنحضرت ﷺ تک منتہی ہو جاتا ہے۔ اسی سند کی فضیلت ظاہر کرنے کو مولانا ذوالفقار علی دیوبندی مرحوم نے فرمایا ہے:

العلم ما كان فيه قال حدثنا
و ما سوا ذاك وسواس الشياطين

کیا آپ نے یا نواب صدیق حسن خان مرحوم نے اس قسم کی کوئی سند بتائی ہے؟ ہم نے یہی لکھا کہ اس حدیث کی سند ظاہر نہیں ہوئی، تم نے کون سا تیر مارا، جو یہ لکھ دیا کہ نواب صدیق حسن لکھتے ہیں ر جا له ثقا ت۔

ارے بندہ خدا! ہم انہی رجال کو روشنی میں دیکھنا چاہتے ہیں خدا معلوم ان لوگوں کو ایسے فن میں دخل دینے کی ضرورت کیا ہوتی ہے جسے نہ انہوں نے پڑھا۔ نہ ان کے مسیح موعود نے، نہ ان کے امیر نے۔ نہ ان کے خلیفہ ثانی نے (پڑھا ہے تو استاد کی سند دکھا دیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) ایسی بے خبری میں دخل دے کر، در معقولات کی مثال سچی ثابت کر رہے ہیں۔ کیا ہی ناز سے کہتے ہیں جاؤ طبرانی دیکھو، جاؤ مستدرک حاکم دیکھو، سبحان اللہ! کیا ہی ناز و نخرے ہیں۔ محل استدلال میں اس طرح ناز سے جاؤ جاؤ کہنا اپنے لڑکپن اور جہالت کا ثبوت دینا ہے۔ او نادانو! استدلال تو تم کرو اور جاؤ ہم کو کہو۔ یہ کس علم کا اصول ہے۔ ہاں ہم کہہ سکتے ہیں جاؤ طبرانی لاؤ، جاؤ مستدرک حاکم لا کر دکھاؤ۔ ہمارا ایسا کہنا معقول ہے نہ کہ تمہارا۔

سنو! ہم تم کو سند کی ایک مثال بتاتے ہیں جس سے اصل میں بھی تمہاری تردید کافی ہوگی۔ انشاء اللہ

قا ل ابو بكر بن ابى الد نيا حد ثنا القاسم بن ها شم حدثنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفوا ن بن صا لح حد ثنا روا دا ابن الجرا ح العسقلا نی
حدثنا ا لاوزاعی عن هارو ن بن ذبا ب عن انس قا ل قال
رسو ل الله ﷺ يد خل اهل الجنة علی طو ل آ دم ستين
ذراعاً بذراع الملك علی حسن يوسف و علی ميلاد عيسی
ثلاث و ثلا ثين ۔ (تفسیر ابن کثیر مصری ۔ ج ۹ ص ۳۸۰)

اس عبارت میں ابوبکر سے لے کر انس تک سلسلہ روایت ہے اس سے آگے الفاظ حدیث ہیں یعنی انس کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنتی جنت میں ایسی حالت میں جائیں گے کہ قد ان کا آدم کے برابر ہوگا حسن ان کا یوسف جیسا ہوگا اور عمر حضرت عیسی جتنی یعنی ۳۳ سال ہوگی ۔

سنو! تمہارے ہی پیش کردہ گواہ مولانا نواب صدیق حسن مرحوم کا بیان ہے ۔ ذرہ گوش ہوش سے سنئے ۔ فرماتے ہیں:

حضرت عیسی وقت رفع سی و سہ سالہ تھے جس طرح صحیح میں آیا ہے ۔
تفسیر ترجمان القرآن زیر آیت ان من اهل ا لکتا ب ..)

بتاؤ تسلی ہوئی یا نہیں ۔ یہی ہمارا مطلب ہے کہ تمہاری پیش کردہ روایت تمہارے ہی گواہ نے متروک کر دی ۔

احمدی دوستو! سنو ۔ محدثین کا اصول ہے ادہار سے نقد بہتر ہے یعنی سند مجہول سے سند معلوم مقدم ہے ہم نے سند معلوم ابن کثیر سے تمہارے سامنے رکھ دی ہے جب تک تم کو سند مجہول نہ ملے بقاعدہ محدثین اسی معلوم کو قبول کرو جب ملے گی تو پیش کرنا پھر مقابلہ میں تنقید کی جاوے گی ۔ ہماری بات نہیں مانتے تو مرزا صاحب کے آسمانی فرشتہ مولوی محمد احسن امروہی سے محدثین کا اصول دریافت کرو گو وہ عقاید و مذہب میں ہمارے مخالف ہیں لیکن اتنا تو ہے کہ انہوں نے اکابر اہل حدیث کی شاگردی میں زانوئے ادب تہ کئے ہوئے ہیں آئندہ تمہارا اختیار:

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بین و کارِ آسان کن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسر میں تین لکیریں۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۲۱ء میں یہ واقعہ لکھا گیا ہے کہ ایک قادیانی بزرگ مخنّی ریش کو امرتسر کی جامع مسجد ہال بازار میں ناک سے لکیریں نکلوائی گئیں اس واقعہ پر اخبار الحکم کا نامہ نگار مسلمانوں پر بہت خفا ہے کہ یہ ظالم فاسق بدمعاش ایسے اور ویسے ذریت کفار عرب ہیں یہ انہی کا طریق تھا جو مسلمانوں کو مسجدوں میں نماز کے لئے گھسنے نہیں دیتے تھے۔

اس خفگی میں ہم بھی نامہ نگار کے شریک ہیں کہ واقعی نماز پڑھنے سے کسی کو روکنا جائز نہیں۔ مگر اس پارٹی کے ایک رکن نے اس کا ایک جواب ایسا دیا کہ ہم اس کے سامنے ساکت ہو گئے اس نے کہا کہ ہم جب قادیان میں مسلمانوں کے جلسہ پر گئے تھے تو ہم کو انہوں نے مسجد کلاں میں گھسنے نہیں دیا تھا اس لئے ہم نے اس آیت پر عمل کیا اخرجوھم من حیث اخرجوکم یعنی جہاں سے تم کو مخالفوں نے نکالا ہے تم اس سے ان کو نکال دو

انہوں نے ہم کو اپنی مسجد سے نکالا ہم ان کو اپنی مسجد سے نکالیں گے تلك بتلك۔

یہ تو ہوا ان دونوں فریقوں کا سوال و جواب مگر اہل حدیث کے سوال کا رخ ہی اور ہے۔ اہل حدیث کہتا ہے کہ ایسا بزدل شخص جس نے ایک معمولی مخالف کے خوف سے ایسی بزدلی دکھائی کہ نیچے جھک کر ناک سے تین لکیریں نکالیں، اس پر قادیانی حکومت میں کورٹ مارشل کیوں نہ قائم کیا جائے۔ آج اخباری دنیا میں ہسپانیہ کے جرنیل کا قصہ مشہور ہو رہا ہے کہ اس نے مع اپنے عملہ کے بڑی بزدلی دکھائی کہ خودکشی کر لی جو ایک بہادر سپاہی کے لئے لک کی سیاہی سے بدتر ہے۔ ہمارے نزدیک ایک مذہبی عہدہ دار اور پیشرو کے لئے اس سے زیادہ بزدلی نہیں ہو سکتی جو قادیانی معزز نے دکھائی ہے۔ کیا ہوتا وہ ایک دو گھونسے رسید ہو جاتے پگڑی یا ٹوپی اتر جاتی، دھکے دیئے جاتے، یہ سب فعل ایسے تھے کہ مخالفوں کے سر تھوپے جاتے۔ مگر یہ فعل کہ سر بسجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوکر لکیریں نکالیں، یہ تو بزدلی ہے آہ! یہ واقعہ اس لحاظ سے بہت ہی حیرت انگیز ہو جاتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا جی لکھتے ہیں:

من دخل فی جماعتی دخل فی صحابۃ خیر الورای ﷺ

(خطبہ الہامیہ) جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں داخل ہو گیا

آہ! اصحاب کی یہ حالت تھی کہ حضرت خبیب کو کفار مکہ نے پکڑا ہے کہ قتل کر دیں کچھ پروا نہیں اور کس دلیری سے یہ شعر پڑھے

لست ابالی حین اقتل مسلماً
علی ای شق کان فی اللہ مصرعی
و ذلک فی ذات الا لہ و ان یشاء
یبارک علی اوصال شلو ممزع

یعنی جب میں اللہ کے رستے میں مرتا ہوں تو مجھے کیا پرواہ ہے کہ قتل ہو کر کس کروٹ گروں خدا کی راہ میں جب گرتا ہوں تو کٹے ہوئے جوڑوں میں بھی برکت ڈال دے گا۔

پولیٹکل قیدی:

ان مقدس بزرگوں کی مثال تو بہت دور کی ہے آج کل بھی ایسی مثالیں ملتی ہیں کہ لوگ سخت سے سخت سزائیں برداشت کرتے ہیں مگر اپنی آن نہیں چھوڑتے کیا حال میں سید حبیب اڈیٹر سیاست، مولوی عطا اللہ، مسٹر اختر علی، راجہ غلام قادر وغیرہ کی دلیری نہیں سنی کہ کس طرح ان لوگوں نے جرأت دکھائی اور کیسی کیسی کٹھن سزائیں برداشت کیں مگر غیر اللہ کے آگے سر نہیں جھکایا۔ آہ! ایک یہ لوگ (آپ کی نگاہ میں) دنیادار ہیں اور ایک آپ مقدس حواریان مسیح اور اسلام کا زندہ نمونہ اور اصحاب رسول میں داخل ہونے کے مدعی ہیں:

شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر ست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجدد صاحب کا اندرونی معلم

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ ما علیہ کا دعوی تھا کہ علم و فضل اور کرامت میں کوئی میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ یہ انہی کا شعر ہے:

بعلم و فضل و کرامت کسے بمن نرسد
کجاست آنکہ ز ارباب ادعا باشد

دیکھواں کے قیمتی موتیوں (درثمین) کا صفحہ ۱۳۹

اور صفحہ ۵۶ نزول المسیح پر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

جب میں عربی میں یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔

مرزا صاحب کی کرامت تو اشتہار: خدا سچے کا حامی ہو، نے کھول دی کہ آپ اسی موت مرے جس کو آپ نے ذلت کی اور آگے پیچھے لعنت لے کر جانے کی موت قرار دیا تھا یعنی ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے الہاموں کے مطابق اور اپنے الہاموں کے خلاف فوت ہوئے اور آپ کے علم و فضل پر لڑکے ہنس رہے ہیں۔

یہ کسکو معلوم نہیں میرا مطلب ہے کہ پڑھے لکھے آدمیوں سے پوشیدہ نہیں کہ غیر ممکن یا غلط العام ناممکن اس کو کہتے ہیں جس کا وجود ممتنع ہو جیسے خدا کا شریک غیر ممکن ہے لیکن مرزا جی نے اس اصطلاح کو جس طرح استعمال کر کے لڑکوں کو اپنے اوپر ہنسایا ہے۔ اس کی چند مثالیں یہ ہیں

۱۔ آنحضرت ﷺ کے وقت تکمیل اشاعت ہدایت غیر ممکن تھی۔ (تحفہ گولڑویہ طبع ۱۹۱۴ء ص ۱۶۴)

۲۔ میرے وقت میں بری اور بحری مرکب ایسے نکل آئے جن سے بڑھ کر سہولت سواری کی ممکن نہیں (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۶۴) (علم غیب کے گھوڑے کے سوار کو کیا خبر کہ ایک تیسرا ہوائی مرکب بھی ایجاد ہوگا اور موٹریں اور لاریاں گھر گھر ریل کر دیں گی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہی پنجاب اور ہندوستان کے تمام علماء نے بجز معدودے چند ان الہامات کو خدا کی طرف سے سمجھ لیا تھا جو حقیقت میں خدا کی طرف سے ہیں حالانکہ ان میں اس عاجز کا اس قدر اکرام کیا گیا ہے کہ جس سے بڑھ کر ممکن نہیں (اربعین اول۔ص ۸)

۴۔ ہم لندن کے بازاروں میں دین اسلام کی تائید کے لئے وہ وعظ کر سکتے ہیں جس کا خاص مکہ معظّمہ میں میسر آنا ہمارے لئے غیر ممکن ہے (ست بچن ص ۱۵۳)

۵۔ میرے نزدیک تکبر سے پاک ہونے کا یہی عمدہ طریق ہے اور ممکن نہیں کہ اس سے بہتر اور کوئی طریق مل سکے (ص ۲۰۔تقریریں)

۶۔ جب کہ اس کو اور اس کے رشتہ داروں اور دوستوں کو ہماری طرف سے اس قدر دکھ اور صدمہ پہنچ چکا تھا جس سے زیادہ دنیا میں پہنچنا غیر ممکن ہے تو ایسا مظلوم کس طرح خاموش رہ سکتا تھا۔ (انجام آتھم۔ص ۲۵)

۷۔ اور جو خبر تواتر کے درجہ کو پہنچ جائے ممکن نہیں کہ اس میں کذب کا شائبہ ہو (کتاب البریہ۔ص ۱۷۶۔۱۷۷ حاشیہ)

۸۔ اور ممکن نہیں کہ اس کے منہ سے (حضرت عیسی کے) کی مثال غلط نکلے (کتاب البریہ ص ۲۵۰ حاشیہ)

۹۔ اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں (کشتی نوح۔ص ۵)

مرزائی مترو! اور لکھے پڑھے جاہلو! ایمان سے کہو کہ کیا مذکورہ بالا مثالوں میں غیر ممکن اپنے معنوں میں استعمال ہوا ہے؟ اگر نہیں ہوا تو معاملہ دو حال سے خالی نہیں یا تو مرزا جی غیر ممکن کے معنی جانتے نہ تھے اور اس صورت میں ان کا یہ فرمانا کہ، علم وفضل میں کوئی میری برابری نہیں کر سکتا، جھوٹا ہوا جاتا ہے اور جھوٹ بولنے کو بروزی نبی صاحب براز کھانے کے برابر فرما چکے ہیں ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی ص ۳۰۶۔

اور ان کے قیمتی موتیوں میں سے ایک موتی یہ بھی ہے: (ص ۱۹۰)

سر کشیدن طریق شیطانی ست

بر خلاف سرشت انسانی ست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوریا مرزا جی غیر ممکن کے معنی تو جانتے تھے لیکن مضمون کو قوی بنانے کے لئے دیدہ دانستہ ایسا کرتے تھے تو اس حالت میں ان کے ایمان کی خیر منانی پڑتی ہے اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ ایسا کرتے ہوئے رجل فارس کا ایمان کہاں کی سیر کیا کرتا تھا

اچھا آؤ آج ہم تم ایک بات پر اتفاق کر لیں اور وہ یہ کہ آپ تو مانتے ہی ہوں گے کہ جب مرزا صاحب عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتے تھے تو انہیں کوئی اندر سے تعلیم دیتا تھا اس بات کو میں بھی مانے لیتا ہوں کیونکہ میرے خیال میں دشوار اور مشکل اور غیر اغلب وغیرہ کی جگہ لفظ غیر ممکن کا استعمال ہرگز ہرگز کسی بیرونی تعلیم کا نتیجہ نہیں ہوسکتا۔ اور بیرونی معلم کی کیا ہستی ہے کہ ایسے فرشتہ سیرت کو تعلیم دے۔ اس پر بھی اگر آپ صاحبان مجھ سے گلے ملنے کو تیار نہیں تو میں آپ کی خاطر مرزا جی کو ان کے اپنے الفاظ میں مجدد بھی مانے لیتا ہوں مرزا صاحب غلام احمد قادیانی حاشیہ صفحہ ۲۶۳، کتاب البریہ پر فرماتے ہیں:

> اور فقرہ یجدد لھا جو حدیث میں موجود ہے یہ صاف بتلا رہا ہے کہ ہر ایک سدی پر ایسا مجدد آئے گا جو مفاسد موجودہ کی تجدید کرے گا مفاسد کی تجدید اسی طرح ہوسکتی ہے کہ مرور زمانہ سے جو مفاسد مثلاً شرک بدعت نفاق افتراء علی اللہ وغیرہ کہنہ اور کمزور ہو گئے ہوں ان میں تازہ روح پھونک کر اپنے پیروں پر کھڑا کر دیا جائے۔

مرزائیو! تمہیں عنموائیل (بشیر) کی قسم جو قیدیوں کو چھڑا رہا ہے۔ سچ کہو! اب ہمارا تمہارا جھگڑا ہی کیا باقی رہ گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۴-۵)

کیا یہ قادیانی امت کی مسلّمہ شکست نہیں

مرزائے قادیانی موجد مرزائیت نے اپنی ذات شریف سے صداقت کو اس طرح ہٹایا ہوا ہے جس طرح قدرت نے گدھے کے سر سے سینگ اڑا دیئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جہاں کہیں مرزائی مبلغ اپنا کام شروع کرتا ہوا دھوکہ میں ڈالتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت کا جال پھیلا کر مرزا کو نبی وغیرہ منوانا چاہتا ہے تو فریق مخالف (محمدی) کی طرف سے سوال ہوتا ہے کہ پہلے مرزا جی کی تعلیم کو پیش کیا جائے کیوں نہ پہلے مرزا جی کو مومن اور پختہ مسلمان ثابت کرلو ہمیں مرزا جی یا ان کے ہوا خواہان کی تحقیقات اسلامی کے نتائج ماننے میں یہی امر مانع ہے کہ مرزا صاحب نہ مومن تھے نہ مسلمان بلکہ ان کا ان ہی غیر اسلامی عقاید و دعاوی پر خاتمہ ہوا جن کی تبلیغ مین قادیانی جماعت مصروف ہے۔

مرزا صاحب کو مسلمان یا سچا آدمی ماننا بھی بے انصافی ہے جسکے مصداق مرزائے قادیانی آنجہانی ہوکر ہماری ہاں میں ہاں ملاتے ہیں کہ: جب کوئی کسی ایک بات میں جھوٹا ہو جاتا ہے تو اس کی دوسری باتوں پر بھی اعتبار نہیں رہتا۔

یہی ایک کسوٹی ہے جس پر آنے سے دونوں مرزائی پارٹیوں (لاہوری وقادیانی) کے دل کانپتے ہیں سوائے خاموشی کے اور کوئی دوسرا ذریعہ بچاؤ کا نظر نہیں آتا مزے کی بات ہے کہ مولوی نور محمد صاحب میانوی نے ۲۲ جولائی کو منشی عبدالحق اڈیٹر پیغام صلح لاہور سے کذبات مرزا کے متعلق چند استفسار کئے جن کا جواب پیغام صلح کے ہوشیار اڈیٹر نے (بقول مولوی صاحب) ان الفاظ میں دیا کہ:

ہم نے بتحریک خواجہ صاحب یہ امر مجلس شوری میں پاس کرلیا ہے کہ آئندہ مولوی ثناء اللہ کے کسی مضمون یا کلام کا جواب (کیوں صاف یہ نہیں لکھ دیتے کہ ان کی گرفت کا جواب ہو ہی نہیں سکتا) نہ دیا جائے (جان بوجھ کر جواب نہ دینا اور مواخذات ثنائی کو خاموشی سے تسلیم کر لینا ہی تمہاری شکست کی بین دلیل ہے۔ کیا، الخاموشی نیم رضا، کا مقولہ نہیں سنا) خواہ کتنا ہی مخالف سلسلہ کے وہ مضامین اپنے اخبار میں لکھتا رہے اور ساتھ ہی محمودیوں کو بھی متروک الکلام منظور ہوئی، (اخبار اہل حدیث جلد رواں نمبر ۳۸۔ آخر جولائی ۱۹۲۱ء کا شمارہ ہوسکتا ہے کیونکہ زیر نظر شمارہ نمبر ۴۶ ہے۔)

اے لاہوری مرزائیوں! ہمت نہ ہارو۔ سنت مرزا کے مخالف نہ چلو جب تک ناک میں دم ہے اور جہالتِ مرزا کا عکس تمہارے دل ودماغ پر پڑتا ہے باز نہ آؤ بلکہ مرزا جی کی طرح مولوی ثناء اللہ صاحب کو نہ چھوڑنا۔ غور کرو مرزا صاحب نے آخری دم تک مولانا موصوف کو اپنا رفیق بنایا یعنی آخری فیصلہ لکھ کر اپنی صداقت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا کا وجود مسعود چھوڑ کر چلتے بنے اور دنیا میں مولانا ممدوح کا زندہ رہنا قبولیت دعائے مرزا کا نشان بن گیا۔ بقول مرزا صاحب قادیانی، اے خدا میں تیری جناب میں تیری رحمت کا دامن پکڑ کر ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ صادق کی زندگی میں کاذب کو اس دنیا سے اٹھالے اے خدا ایسا ہی کر۔ آمین

آہ! آج تم ہو کہ سپوت مرزا ہونے کے مدعی ہو کر مولوی ثناء اللہ سے جان چھڑانے کے لئے محفل شوری ...(فوٹو کاپی مسودے میں ص ۶ موجودنہیں اسلئے مضمون نامکمل ہے اور پتہ نہیں چلتا کہ یہ کس کا مضمون ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث جلد ۱۸ نمبر ۴۶ مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۵ ...)

پٹیالہ میں مرزائیوں سے مباحثہ

مرزائیوں کا وفد بسر کردگی مولوی غلام رسول راجیکی پٹیالہ میں بھی پہنچا وہاں کے مسلمانوں خاص کر حکیم منہاج الدین دہلوی اور بابو محمد یعقوب کلرک نے مولوی غلام رسول سے چند سوال کئے خصوصاً مرزا صاحب کی نبوت کے فوائد پر بحث کی۔ مولوی صاحب راجیکی کو کوئی جواب نہ آیا۔ افسوس اتنے بڑے دعوے اور یہ ثبوت۔ (نامہ نگار) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۴)

قادیان اور علی پور

انعام دینے سے حیلہ بہانہ

آج کل حافظ جماعت علی شاہ علی پوری کو بھی شوق غالب ہو رہا ہے کہ ہم بھی مرزا صاحب قادیانی کی طرح الہامی مشہور ہوں چنانچہ جلسہ لائل پور میں آپ نے بڑے دعوی سے پکار کر کہا کہ ہم نے مرزا قادیانی کی موت کے لئے پیش گوئی کی تھی چنانچہ وہ ہماری پیش گوئی کے مطابق مر گیا۔

اس پیش گوئی پر اخبار اہل حدیث امرتسر میں کچھ لکھا گیا تھا۔ اس کے جواب میں شاہ صاحب نے ایک مرید عبدالعزیز کو ہاٹی سے الفقیہ میں ایک ہزار روپئہ کا انعامی اشتہار دینے کا اعلان کرایا کہ جو کوئی وہابی یا مرزائی ثابت کردے کہ شاہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جھوٹ بولا تو میں اسکو ایک ہزار روپیہ انعام دونگا۔ پیر و مرید بے چاروں نے سنا ہوگا کہ قادیان سے ایسے انعاموں کے اشتہار نکلتے تھے نہ کسی نے دیا نہ لیا کون پوچھے گا چلو ہماری بات بن جائے گی مگر انہیں معلوم نہیں تھا کہ خدا کے فضل سے ایک ایسی ہستی بھی ہے جس نے مرزائیوں سے بھی انعام وصول کرلیا تھا اس لئے اہل حدیث مورخہ ۳ ستمبر میں لکھا گیا کہ انعامی رقم کسی امین کے پاس جمع کراؤ اور فیصلہ کیلئے کوئی مسلّمہ منصف مانو تو ہم اس دعوی کی تردید کو تیار ہیں ۔ بس یہ سنتے ہی پیر و مرید دونوں کے چھکے چھوٹ گئے اپنے پیشرو (قادیانی) کی طرح ادھر اودھر جھانکنے لگے چنانچہ الفقیہ مورخہ ۲۰ ستمبر میں بہت سی دل آزار باتوں کے بعد لکھا ہے کہ ہائے غضب ہوگیا کہ وہابی ہمارا فرہ کا گیا حالانکہ وہ ضروری تھا۔ وہ فقرہ یہ ہے:

اخبارات واشتہارات ورسالہ انوار الصوفیہ والمجدد میں جھوٹ لکھا گیا۔

اس فقرہ کی بابت لکھا ہے کہ، یہ فقرہ محذوف نہیں، ہوگا۔

بہت اچھا صاحب منظور۔ پھر دوسری شرط لکھی ہے کہ:

مجلس میں وہابی معترض پہلے وجہ بتائے گا کہ مئی ۱۹۰۸ء میں جو پیش گوئی شائع ہوئی تھی اس وقت معترضین کو کیوں سانپ سونگھ گیا تھا۔ اس کا اختیار ہوگا کہ جو وہ چاہے گھڑے مگر انشاء اللہ اس کی اپنی تحریریں ہر قسم کی وجہ کو رد کرنے کے لئے کافی ہونگی:

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(الفقیہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۴)

بہت اچھا! یہ شرط بھی منظور

تیسری شرط یا وجہ فرار آپ لکھتے ہیں:

۳۔ اگر وہابی معترض وجہ نہ بتا سکا یا اس کی بتائی ہوئی وجہ اسی کی تحریر سے مردود ہوگئی تو فیصلہ اسی کا ہوگا لیکن اگر حاضرین کی رائے میں ثبوت لینا بھی ضروری ہوگا تو ہم ثبوت طلب کرنے سے پہلے مبلغ ایک ہزار روپیہ اسی مجلس میں حاضرین میں سے کسی ایک معزز کے پاس امانت رکھ دیں گے اور ساتھ ہی ایک تحریر اس مضمون کی امین کے حوالے کردیں گے کہ میں عبدالعزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوداگر کوہاٹی مبلغ ایک ہزار روپیہ آپ کے پاس اس غرض سے امانت رکھتا ہوں کہ اگر ثناء اللہ وہابی (مگر بباطن مرزائی) (جھوٹوں پر.. ہزار، کھوبیش باد۔ اڈیٹر) یہ ثابت کر دے کہ حضرت شاہ صاحب قبلہ علی پوری دامت برکاتھم نے مرزا قادیانی کے مرنے سے چند یوم پہلے مجلس شاہی لاہور میں جمعہ کے دن پیش گوئی کے الفاظ بیان نہیں فرمائے تھے اور یہ کہ اس وقت اشتہار و رسالہ جات میں پیش گوئی شائع ہوئی تھی ان میں جھوٹ لکھا گیا تھا تو رقم الامانت وہابی باطنی مرزائی کو دے دی جائے ورنہ وہابی مذکور اس مجلس میں عقاید باطلہ وہابیہ سے تائب ہو کر ملت حنفیہ حنیفیہ میں داخل ہو جائے۔ (الفقیہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین! ان تصوف مآبوں کی چالاکی دیکھئے کہ اپنے پیش رو (قادیانی) کی طرح اصل نزاع کو کس طرح گم کرنے کی کوشش کرتے ہیں

اس اقتباس میں کئی چالاکی یا دجل سے کام لیا ہے۔

ا۔ فیصلہ اسی پر ہوگا۔۲۔ فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا۔

ابھی ایک بات رہ گئی کہ کثرت کن لوگوں کی؟ وہ بھی سن لیجئے:

۴۔ حاضرین میں انشاء اللہ تعالی معززین تعلیم یافتہ اور وکلاء موجود ہوں گے وہ سب اس امر میں منصف ہوں گے کہ وہابی واقعی ثابت کر سکا یا نہیں۔ فیصلہ کثرت رائے سے گا (الفقیہ)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

کیا کسی دانش مند کو ہمارے دعوی کی تصدیق میں شبہ ہے کہ حضرت علی پوری اور ان کے مریدوں کے دل میں اس پیش گوئی کی تکذیب نے جگہ پکڑ لی ہے اور خوب جان گئے ہیں کہ جو قادیانیوں سے روپیہ وصول کر چکا ہے وہ ہم سے نہیں چھوڑے گا۔ اس لئے وہ بجائے ایک مسلّمہ منصف کے یہ شرط لگاتے ہیں کہ جلسہ میں کثرت رائے سے فیصلہ ہوگا، کیونکہ جانتے ہیں کہ ایسے جلسہ میں ہمارے مرید بہت گھس آئیں گے۔ پھر جب پیر ایک طرف سر ہلائیں گے تو وہ کیوں نہ ہلائیں گے۔ لیجئے صاحب ہم آپ کی یہ شرط بھی منظور کئے لیتے ہیں مگر اس تفصیل سے کہ چار آدمی ہمارے اور چار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے اور چار غیر مسلم آریہ سکھ عیسائی اور ہندو۔ کل بارہ آدمیوں کا مجمع ہوگا سب سے پہلے حسب قاعدہ مدعی (شاہ صاحب) کا حلفی بیان ہوگا پھر شہادت لی جائے گی بعد ازاں ہم تردید کریں گے فیصلہ کثرت رائے سے ہوگا پریذیڈنٹ اس جلسہ کا کوئی غیر مسلم منتظم ہوگا جلسہ امرتسر میں ہوگا۔

جناب شاہ صاحب! کہیے کیا رائے ہے؟ او دنیا دارو! کیا تم نے دنیا کو احمق سمجھ رکھا ہے؟ کہ ایسی تمہاری چال بازی سے ڈر کر تم کو چھوڑ دیں گے۔ پھر لطف یہ کہ فرقہ اہل حدیث کے حق میں لکھتے ہیں:

جھوٹ بولنے میں یہ فرقہ (اہل حدیث) اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ (ص ۶)

تمہارا تو زبانی دعوی ہی دعوی ہے ہم تم کو ثبوت دیتے ہیں کہ تمہارے شاہ صاحب نے مسلم یونیورسٹی کے چندہ کے موقع پر کہا تھا کہ میں لاکھوں روپیہ یونیورسٹی کو دونگا۔ بتائیے کتنے لاکھ دیا؟ آہ!

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

لکھا ہے کہ، یہ فرقہ اپنے مطابع میں کتابوں کی تحریف کر دیتا ہے۔،

اے جناب! ایک مثال تو دی ہوتی۔ جب تک کوئی معقول مثال نہ دیں ہم مجبور ہیں کہ آپ کے اس بیان کو بھی لاکھوں کے چندے والی فہرست میں درج کر دیں۔ سچے ہو تو آؤ اس نزاع کا فیصلہ بھی مجلس میں ہی کریں گے۔ ہم تمہارے مجدد بریلوی کا فتاوی پیش کر کے دکھا دیں گے کہ جو کچھ اس میں ہماری کتابوں کے حوالے سے لکھا ہے وہ ہماری کتابوں میں دکھا دو۔ فیصلہ پر جھوٹوں کے لئے لعنت کا ووٹ پاس کیا جائے گا۔ مرد میدان ہو تو سامنے آؤ۔ یہ شرط ضرور ہوگی کہ جن کی طرف سے جن کے ارشاد سے تم نے انعامی اعلان کیا ہے وہ (شاہ جی) مجلس میں ضرور ہوں اور خاموش بیٹھے رہیں کسی امر میں ان کا بولنا تمہاری شکست تصور ہوگا جس پر بلا کسی حجت کے ہم انعامی روپیہ لے لیں گے۔

المختصر ہم شاہ صاحب علی پوری کے دعوی متعلقہ پیش گوئی بابت موت مرزا کو محض گپ جانتے ہیں اور اسکا ثبوت دینے کو تیار ہیں بشرطیکہ شاہ صاحب اپنے اعلان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مندرجہ الفقیہ مورخہ ۲۰۔ اگست ۱۹۲۱ء ص ۶ کالم ۲ کے مطابق ایک ہزار روپیہ کسی امین کے پاس جمع کرا دیں اور فیصلہ کے لئے منصف منظور کریں یا ہماری پیش کردہ صورت کی منظوری کا اعلان کریں۔ یہ مجلس امرتسر میں ہوگی۔ تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۳۔۴)

قادیانی دروغ فتنہ انگیز

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں؛

بقول شیخ سعدی کسی بادشاہ کے وزیر مجہول الحال نے دروغ مصلحت آمیز کو راستی فتنہ انگیز سے بہتر کہہ دیا تو ان پر آج تک اعتراض ہے کہ انہوں نے جھوٹ کو سچ سے بہتر کیوں کہہ دیا۔ لیکن قادیانی حلقہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ دروغ فتنہ انگیز پر عمل کرنے والے کو مجدد مہدی مسیح اور بروزی طور پر آنحضرت ﷺ مانا جاتا ہے اور کل نبیوں کا نچوڑ۔ اگر علماء اسلام اس کا ضرر بھانپ کر انسداد نہ کر دیتے تو ایسے نبی کے امتی بن کر مسلمانوں کو کہیں منہ دکھانے کی جگہ تھی؟ ہرگز نہیں۔

صفحہ ۲۹ کشف الغطاء پر زیر عنوان قابل توجہ گورنمنٹ آپ تحریر فرماتے ہیں:

محمد حسین اور اس کے دوسرے ہم جنس مولوی کیوں مجھے جھوٹا کہتے ہیں اور کیوں اس قدر دشمنی کرتے ہیں سو بھی میں اس رسالہ میں لکھ چکا ہوں کہ یہ عداوت اس وجہ سے ہے کہ میری تعلیم ان کے اغراض و مقاصد کے برخلاف ہے یعنی اس عقیدہ کے برخلاف کہ مسیح موعود آسمان سے اترے گا اور مہدی کے ساتھ شامل ہو کر نصاری سے لڑائیاں کرے گا اور میں جانتا ہوں کہ یہ عقاید نہایت خطرناک ہیں کیونکہ اس عقیدہ کا آدمی ہمیشہ اپنے دل میں خلاف امن منصوبے رکھتا ہے مگر میں ان عقاید کے برخلاف ہوں میں ایسے کسی مسیح اور مہدی کو نہیں مانتا جو کافروں سے لڑائیاں کرے گا اور ان کے مال مولویوں کو اور ان کے گروہ کو دے گا سو میں اس لئے ان کی نظر میں جھوٹا ہوں کہ میرے عقیدہ سے ان کی تمام امیدیں خاک میں مل گئیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تسلیم کرتا ہوں کہ میری اس تعلیم سے ان کے خیالی منافع کو بڑا ہی نقصان ہوا ہے۔

کیسا مکروہ بہتان اور شر انگیزی ہے کہ مولوی لوگ اس لئے میرے مخالف ہیں کہ ان کو اپنی امید میں محرومی نظر آتی ہے۔

مرزائیو! تمہیں اسی مجدد اور نبی کے پیدا کرنے والے کی قسم ہے سچ کہنا تم میں سے کتنے ایسے ہیں جن سے مولویوں نے یہ وجہ بتائی ہو۔ یاد رکھو

راستی موجب رضائے خداست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۹)

تفنن تبلیغ قادیانی

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

قادیانی امت کی داد دینے کو جی چاہتا ہے کہ عوام دلفریبی میں ان کو کمال ہے تبلیغ خیالات کے ڈھنگ نکالنے میں عیسائی مشنریوں سے بھی سبقت رکھتے ہیں دلائل منقولہ سے بحث ختم ہوئی اخبار غیبیہ کمال کو پہنچ گئیں نبوۃ مرزا کا ثبوت ہو گیا۔ اب ایک نیا طریق ایجاد ہوا ہے۔

علماء منطق اور متکلمین کہتے گئے کہ اثبات مدعا میں اصول یہ ہے کہ بدیہی سے نظری اور مسلّمہ سے غیر مسلّمی کو ثابت کیا جائے مگر قادیانی امت نے ایک نئی ایجاد کی ہے کہ نظری سے نظری اور غیر مسلّمہ بلکہ متنازعہ بلکہ مردودہ سے غیر مسلّمہ کو ثابت کیا جائے۔ اس کی مثال مندرجہ اقتباس سے ناظرین کو ملے گی

رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ستمبر ۱۹۲۱ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان ہے: حضرت مسیح موعود اپنے مولا کے حضور میں۔ اس میں پہلے مرزا صاحب کی ایک نظم لکھی ہے جس کے دو ابتدائی شعر یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے قدیر و خالق ارض و سما
اے رحیم و مہربان و رہنما
اے کہ میداری تو بر دلہا نظر
ایکہ از تو نیست چیزے مستتر

ان اشعار کو لکھ کر اڈیٹر صاحب ریویو نہایت چالاکی اور ہشیاری سے تمام نظریات بلکہ مردودات کو بدیہی اور مسلمی فریقین بنا کر بطور نتیجہ کے لکھا ہے اور کیا خوب لکھا ہے ناظرین بغور ملاحظہ کریں اور اس کے جواب کو بھی ملاحظہ کرتے جائیں ۔ فاضل اڈیٹر ریویو لکھتا ہے :

ریویو : اے خدا تعالیٰ کے بھیجے ہوئے مسیح کی مخالفت کرنے والے ! میں تجھے اللہ تعالیٰ کا واسطہ دیتا ہوں کہ کچھ وقت کے لئے مخلّی بالطبع ہو کر اور تعصب کی بجائے خوف خدا کو دل میں جگہ دے کر اور اس دن کو یاد کر کے جس کی سختی کے تصور سے انبیاء کے دل پر بھی لرزہ پڑ جاتا ہے اور اسوقت خیال کر کہ جب تجھ سے داورِ محشر کی عدالت میں خدا کے راستباز مسیح کی مخالفت اور انکار کے سبب باز پرس ہو رہی ہوگی

اور اشرقت الارض بنور ربھا و وضع الکتاب و جیئ بالنبیین و الشھداء وقضی بینھم بالحق و ھم لا یظلمون

کا سماں بندھ رہا ہوگا اور تو اپنی پیدائش کے دن پر افسوس کر رہا ہوگا اس بات کو تو سوچ کہ ایک شخص بڑھاپے کو پہنچا ہوا مدتوں سے ایسی سخت اور مہلک امراض سے ہم کنار کہ جو ایک قلیل عرصہ میں بڑے بڑے صاحب قوت و طاقت نوجوانوں کو گور میں اتار دیتی ہیں اپنی چھوٹی سی کوٹھڑی میں اکیلا بیٹھا ہوا اپنے مولیٰ کریم سے یوں مخاطب ہوتا ہے کہ زمین و آسمان کے پیدا کرنے والے، اے میرے قادر مطلق خدا ، اے وہ جس سے دنیا کی کوئی شئے پوشیدہ نہیں اور جو انسان کے سنے کے بھیدوں سے بھی واقف ہے ، دنیا کہتی ہے کہ میں مفتری ہوں ، جھوٹا ہوں کذاب ہوں میں باعث شرارت و فساد ہوں ۔ میرے اللہ ! اگر تو دیکھتا ہے کہ میں ایسا ہی ہوں جیسا دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے کہتی ہے اور میں نے واقعی ایک عظیم الشان فساد بر پا کر کے دنیا کے آرام کو تلخی سے بدل دیا ہے اور میں تیرا نہیں بلکہ اپنے نفس کا بندہ ہوں اور جو کچھ میں کہتا ہوں تجھ سے نہیں بلکہ اپنے نفس سے کہتا ہوں تو تو اپنے بندوں کو میرے مکروفریب سے بچانے کیلئے مجھے عبرت ناک سزا دے، اور مجھے ریزہ ریزہ کر تا کہ میرے دشمن میری ذلت و رسوائی تباہی و بربادی پر خوش ہوں میرے در و دیوار پر آگ برسا اور میرا دشمن ہو کر میرے تمام کاروبار کو فنا و برباد کر دے لیکن برخلاف اس کے اگر میں تیرا پیرا بندہ ہوں اور تیری خاطر دنیا کی لعن طعن کا نشانہ بنا ہوا ہوں اور تو نے خود مجھے دنیا کی ہلاکت کی راہوں سے بچانے کے لئے مبعوث فرمایا ہے اور میں روے زمین پر شیطان کی سلطنت کی بجائے تیری بادشاہت قائم کر رہا ہوں اور میں تیرے بندوں کو کچھ نہیں کہتا مگر وہی کچھ جو تو مجھے حکم دیتا ہے اور میں نے ابتداء سے تیری گود میں پرورش پائی ہے تو خود میری مدد کو اٹھ اور میری قبولیت کو دنیا میں پھیلا۔ (ص ۳۵۵۔۳۵۸۔ ریویو مذکور)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری جواباً لکھتے ہیں:

اے خدا کے ماننے والے اور اس کے سچے رسول حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی تعلیم سے مسیح موعود پر ایمان رکھنے والے! اے مسیح موعود کے نام سے کسی مدعی مسیحیت پر اعتقاد کرنے والے! خدا سے ڈر کر الگ بیٹھ تعصب کو چھوڑ کر اور اس دن کو تصور میں لا کر سوچ جس دن کی شان یہ ہے

یجعل الولدا ن شیباً (مارے غم اور فکر کے بچوں کو بوڑھا کر دے گا)

جس کی کیفیت یہ ہے یو م ینفخ فی الصور فلا انسا ب بینھم

(جس روز سوائے صدقت پسندی اور راست گوئی کے کوئی عمل کام نہ آئے گا)

ھذا یو م ینفع الصادقین صدقھم (اس روز تیرا کیا حال ہوگا اور تو اس سوال کا کیا جواب دے گا جس کے تصور سے اس وقت پتہ پھٹتا ہے)

اے مرزا قادیانی کو مسیح موعود اور مہدی مسعود ماننے والے اور اس کو خدارسیدہ جاننے والے! فرض کر لے کہ خدا کی طرف سے تجھ پر یہ سوال وارد ہو کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا نے ۱۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو دعا کی تھی کہ اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں موت دے۔

میں (خدا) نے اس کی دعا کی قبولیت کا اس کو الہام بھی کیا تھا جس کو اس نے ظاہر بھی کر دیا چنانچہ وہ پہلے مر بھی گیا پھر تم نیکیوں اس کو نہ چھوڑا تمہارے پاس اس کی کیا دلیل اور وجہ ہے؟ بتاؤ ان کنتم صادقین۔

آہ، اس وقت اس سوال کا اثر کیا ہوگا؟ روئیں روئیں سے خون جاری ہو جائے گا سوائے اپنے نفس کے اور کوئی بھی نظر نہ آئے گا جو اس سوال کے جواب میں مدد دے۔ ایسے نازک وقت کے پیش آنے سے پہلے اس سوال کا جواب سوچنا چاہیے مگر نہ ایسی طرح جس طرح دنیاوی عدالتوں میں جواب دیئے جاتے ہیں جن میں سچ کے ساتھ جھوٹ کی آمیزش بھی ہو سکتی ہے بلکہ ہر روز ہوتی ہے لیکن اس روز سوائے سچ کے اور کچھ نہیں چلے گا۔ حاکم عالم الغیب ہوگا جو دل کے بھید سے واقف واقعات کا عالم، پھر اس کے سامنے جھوٹی بات چلے گی رو کیونکر؟ اے مرزا کو ملہم و مسیح موعود ماننے والے! اسکے علاوہ یہ سوال کتنا دل خراش ہوگا جو خدا فرمائے گا:

اے مرزا کے معتقد تو نے غور کیا تھا کہ وہ (مرزا) جس بات کو ہمارا (خدا کا) نام لے کر شائع کرتا تھا، ہم (خدا) اسی میں اس کو جھوٹا ثابت کرتے تھے۔

اس نے کہا تھا پادری آتھم پندرہ ماہ میں مر جائے گا ہم نے مدت مقررہ سے دو سال بعد اس کو مارا۔

اس نے کہا تھا پنڈت لیکھ رام پر خرق عادت عذاب آئے گا۔ اس پر کوئی عذاب نہ آیا بلکہ معمولی طور پر چھرے سے مارا گیا

اسنے کہا تھا تقسیم بنگال منسوخ نہ ہوگی، وہ بادشاہ انگلستان نے خود آ کر کر دی

اس نے باوجود بڈھا ہونے کے ایک باکرہ لڑکی سے نکاح کا الہام دیا شائع کیا تھا جو باوجود صد کوشش کے آخر تک نہ ہو سکا۔

اس نے کہا تھا کہ بڑے زلزلے کے بعد اور عظیم الشان زلزلہ آئے گا ہم نے اس سے بھی دنیا کو بچایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے کہا تھا قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا ہم نے قادیان کو طاعون سے تباہ کر دیا۔

اس نے کہا تھا ڈاکٹر عبدالحکیم میرے سامنے مرے گا، وہ اس کے بعد کئی سال تک زندہ رہا۔

اس نے کہا تھا مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی مرنے سے پہلے مجھ پر ایمان لے آئیں گے۔ یہ بھی غلط ہوا۔

بتا کب کوئی اس کے کہنے سے مرا؟ او اپنے نفس پر ظلم کرنے والے! یہ بھی بتا کہ بجائے اس کے کہ تو شرمندہ ہوتا، الٹا تو کہتا پھرتا تھا کہ لیکھ رام ڈاکٹر ڈوئی آتھم پنڈت دیانند سرسید احمد خان منشی الٰہی بخش مولوی غلام دستگیر مولانا رشید احمد گنگوہی مولوی اسماعیل علی گڈھی وغیرہ مرزا کے الہام کی زد میں آ کر مرے ہیں۔ تجھے ایسا کہنے سے کوئی شرم وحیا دامن گیر نہ ہوئی؟ کیا تو اس کا کچھ ثبوت رکھتا تھا؟ لا تو بھلا ہم بھی اسے دیکھیں۔ او نادان! تو یہ بھی کہتا تھا کہ مرزا کی دعا اپنی اولاد کے حق میں پوری ہوئی، کیا تجھے مبارک احمد پسر مرزا کی موت یاد نہ رہی، کہ کس تمنا سے اس کا نکاح کیا اور اس کی آئندہ زندگی کی بابت کیا کیا لکھا تھا مگر ہم نے ان سب الہاموں اور وعدوں کو غلط کر دیا۔ او نادان! تو اتنی بات پر ناز کرتا ہت کہ مرزا علیحدگی میں خدا کو یاد کرتا ہے۔ یہ تیرا سراسر دھوکہ ہے کہ تو ایک ایسی نظم کو پبلک سے علیحدہ خلوت کی مناجات جانتا ہے جس کو مرزا اپنی کتاب میں لکھ کر پبلکی کرتا ہے تو اس کو خلوتی کہتا ہے۔

آہ! تو نہیں جانتا کہ ایسے لوگ خلوت میں کچھ ایسی باتیں نہیں کیا کرتے بلکہ:

چوں بخلوت میروند آن کار دیگر میکنند

پس ان سوالات کو ابھی سے غور کرو ورنہ عاقبت میں پچھتاویگا:

پھر پچھتاوے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح کی لعنت کا مصداق کون ہے؟

ہمارے بزرگ دوست ماسٹر غلام حیدر صاحب پنشنر انگریزی ترجمہ مرزائی کی اصلاح کرتے ہیں۔ پیغام صلح ان کو جواب دیتا ہے مگر عنوان میں اخبار اہل حدیث کو مخاطب کرتا ہے جوفن اڈیٹری سے اس کی ناواقفی پر دال ہے۔ خیر یہ تو اسکی مرضی ہے جو چاہے لکھے۔ مگر ایک کام ضرور کیا کرے کہ جس پرچہ میں جواب لکھے وہ ماسٹر صاحب کو بھی بھیجے۔ وہ چاہے تو اس پرچہ کی قیمت دفتر اہل حدیث سے لیا کرے، دفتر ہذا دینے کو تیار ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر

جناب ماسٹر غلام حید پنشنر سرگودھا لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدی لاہور کے انگریزی ترجمہ کا اردو میں یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء سے سلسلہ ریویو شروع ہے جس پر پیغام صلح نے اڈیٹر نے ایسی سکوت اختیار کی ہے کہ گویا ان کی دوات سے سیاہی نے جواب دے دیا ہے۔ آٹھ ماہ کے بعد اب ذرا بیدار ہو کر موت عیسی کے متعلق مندرجہ نمبر۴ مطبوعہ ۵۔ اگست ۱۹۲۱ء اہل حدیث کا جواب لکھا ہے مگر باقی اعتراضات کے نزدیک آنے سے آپ کا قلم کانپ گیا ہے ہم شروع سلسلہ سے ہی ہر دو مادی جماعت پر معجزہ کے انکار کا الزام عائد کر رہے ہیں جس پر پیغام صلح مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۳ پر مرزا صاحب قادیانی کا شعر نقل کرکے لعنت اللہ علی الکاذبین کا فتوی سناتا ہے۔

ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے قرآنی معجزات کو ملعون کہا ہے مگر اب دیکھنا یہ ہے کہ درحقیقت اس لعنت کا مصداق کون ہے۔ اصول عمل کی خاطر وضع کیا جاتا ہے مگر باوجود معجزہ ثابت ہو جانے کا اس کو تسلیم نہ کرنا منکر کو لعنت اللہ علی الکاذبین کا واقعی مصداق بنا دیتا ہے

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ یکم اکتوبر ۱۹۲۰ء و مورخہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء نمبر ریویو ۱ و ۲ میں ہم نے متعلق تین معجزات کے بحوالہ احادیث صحیحہ تفسیر کی تھی جس سے مولوی محمد علی صاحب نے اپنے انگریزی ترجمہ میں بالکل انکار کر دیا ہوا ہے۔ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو حضرت ابراہیم کا واقعی آگ میں ڈالا جانا، دوسرا حضرت یونس مچھلی کے پیٹ میں داخل ہونا، تیسرا حضرت عیسیٰ کا بحالت رضاعت الہام سے غیب کے متعلق کلام کرنا۔ اب پیغام صلح کے اڈیٹر صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ یا تو حتی الوسع جلد ثابت کر دیں کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے مذکورہ واقعات کے متعلق ہماری بیان کردہ تفسیر نہیں کی، بلکہ آپ (ﷺ) پر محض بہتان ہے یا اس لعنت کو واپس لے کر حسب مراتب ہر دو احمدی جماعت میں تقسیم فرما دیں

باقی پیغام صلح کی مہذبانہ تحریر کی بابت ہم قلم کو روک لیتے ہیں کیونکہ ان کی سنت موکدہ ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ص ۵۔۶)

مناظرہ کپورتھلہ

کپورتھلہ کا مناظرہ وسط ستمبر ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کیا تھا جس کی کارروائی مولانا ہی کے قلم سے ذیل میں منقول ہے۔ بہاء

وسط ستمبر میں دو جگہ سے ایک ہی تاریخ پر طلبی آئی۔ ایک کپورتھلہ دوسرے کندیاں، دونوں کا مطالبہ تھا کہ مرزائیوں سے مباحثہ ہے آیئے۔ اتفاق حسنہ سے کپورتھلہ کا پیغام پہلے پہنچا، اور پیغام بھیجنے والا اور لانے والا بھی خاص مخلص آدمی تھا۔ اس لئے میں نے کپورتھلہ کی منظوری دی۔ کپورتھلہ پنجاب میں ایک ہندو ریاست ہے، جہاں کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ وہاں کے راجہ صاحب کو اپنی رعایا میں کسی طبقے سے کمی بیشی کی نسبت نہیں، مدار المہام (وزیر اعظم) ایک مسلمان (میاں عبدالمجید صاحب) ہیں، میں بپابندی وعدہ خود کپورتھلہ گیا اور کندیاں سے منظوری لے کر مولوی محمد امین صاحب کو ادھر بھیجا۔ کپورتھلہ میں جناب مدار المہام صاحب کی کوٹھی میں مباحثہ ہوا، موصوف خود سوال کرتے اور حسب سوال جواب طلب فرماتے۔ سب سے پہلا سوال آپ نے یہ کیا کہ خلافت کے متعلق دونوں صاحب اپنا اپنا عبد یہ بیان کریں۔ یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت دی کہ اس گفتگو میں مرزا صاحب کی شخصیت کا ذکر بھی آ جائے تو کوئی حرج نہیں، میں نے تو چند لفظوں میں عرض کر دیا کہ صحیح بخاری میں حدیث ہے حضور ﷺ نے فرمایا مجھ سے پہلے بھی انبیاء آتے تھے، جو قوموں کی سیاست (انتظام ملکی) کرتے تھے، میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا، البتہ با سیاست خلیفہ ہوں گے، اخیر میں یہ فقرہ بھی کہہ دیا کہ جو شخص بے سیاست ہوکر خلافت کا مدعی ہو (جیسے مرزا صاحب قادیانی) شیر قالین ہے شیر نیستاں نہیں۔

اس تقریر کے جواب میں مولوی محمد غلام رسول راجیکی والے مرزائی نے اتنا لمبا وقت لیا کہ اہالیان مجلس اور خود جناب وزیر صاحب مدار المہام بھی تنگ آ گئے، بمشکل ان کو چپ کرایا گیا، اور میں نے دس پندرہ منٹ میں ان کا جواب دیدیا، اتنے میں رات کے گیارہ بج گئے، پھر دوسرے روز بھی مباحثہ ہوا۔ سارے مباحثے کا اختصار یہ تھا کہ خلیفہ کا با سیاست ہونا ضروری ہے۔ (ہمارا دعوی) ہم نے اس پر آیت حدیث اور خود مرزا صاحب کا قول وغیرہ پیش کیا تھا، فریق ثانی کہتا تھا کہ خلیفہ با سیاست بھی ہوئے ہیں، مگر اس زمانہ کا خلیفہ مرزا بے سیاست ہے، جناب وزیر صاحب نے ایک سوال نہائت عالمانہ کیا (مرزائی مناظر کو مخاطب کر کے) آپ یہ تو مانتے ہیں خلیفہ با سیاست ہوتے ہیں، گو آج کے خلیفہ (مرزا قادیانی) کو بے سیاست کہتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ کوئی فرقہ یہی عقیدہ رکھے کہ آج بھی وہی خلیفہ ہے جو با سیاست ہے تو اس کا یہ عقیدہ از روئے قرآن و حدیث غلط ہے یا صحیح؟ اس کا جواب مولوی غلام رسول مرزائی مناظر نے بہت صاف اور خوب دیا، فرمایا۔ چونکہ مرزا صاحب خدا کی طرف سے خلیفہ ہوکر آ گئے ہیں اور ان کے برخلاف جتنے فرقے ہیں سب کافر ہیں، کافروں کا کسی بات پر اتفاق یا اعتقاد رکھنا کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا۔

یہ جواب اہالی مجلس اور جناب وزیر صاحب نے تو شائد تعجب سے سنا ہوگا، مگر ہم کو کوی تعجب نہیں ہوا، کیونکہ ہم تو بار بار سن چکے ہیں کہ مرزا صاحب کے قدوم نحوست لزوم کا نتیجہ یہی ہے کہ سوائے چند اشخاص کے جن کا شمار ان میں ہو سکے باقی سب کافر ہیں۔ چنانچہ موجودہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود) جو اپنی کتاب انوار خلافۃ کے صفحہ ۹۹ پر لکھتا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو کافر جانیں

جس کا دوسرے لفظوں میں یہ مطلب ہے کہ مرزا صاحب آئے ہی اس لئے تھے کہ مسلمانان دنیا کی تعداد کثیرہ کو کافر بنا کر کم کریں۔

شکر ہے خدا کے فضل سے مسلمان ہیں اور مرزا صاحب قادیانی کو اس مقصد میں کامیابی نہیں، جس کی تفصیل مباحثہ میں سنائی گئی تھی۔ آہ!

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نا مرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

الحمد للہ مباحثہ میں حق کی بین فتح ہوئی، مذبذبین اور غیر جانبداروں کو بہت فائدہ ہوا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۸۔۹)

مناظرہ کندیاں۔ ۱۹۲۱ء

مولوی محمد امین امرتسری مبلغ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس نے ۱۹۲۱ء میں کندیاں پنجاب میں مرزائیوں سے ایک مناظرہ کیا جس میں دراصل مولوی ثناء اللہ صاحب کو دعوت دی گئی تھی لیکن اپنی دیگر مصروفیات کے باعث انہوں نے مولوی امین کو اپنی جگہ روانہ کر دیا تھا۔ اس مناظرے کے حاضرین میں مولوی احمد دین صاحب سکنہ واں بچھراں، مولوی فضل کریم سکنہ بندیال اور امام مسجد کندیاں مولوی نور محمد بھی شامل تھے۔ مناظرہ ۲۰ ستمبر ۱۹۲۱ء کو ہوا۔

مسلمانوں کی طرف سے بوقت مناظرہ درعنوان صداقت مرزا مولوی امین مناظر تھے اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی شہزادہ صاحب تھے۔

اور مناظرہ برموضوع حیات مسیح موعود پر مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد امین اور مرزائیوں کی طرف سے حافظ غلام رسول وزیر آبادی اور مولوی شہزادہ صاحب تھے۔

اسلامی مناظر نے ازروئے قرآن وحدیث مرزا غلام احمد کی پیش گوئیوں کو جھوٹا ثابت کیا اور بدلائل حق واضح کر دیا۔ چند لوگ جن کے دلوں میں مباحثہ سے پیشتر کچھ شبہات تھے۔ مباحثہ اور مولوی محمد امین کی تقریر نے ان کے سب شبہات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور کر دیئے ان کے نام واحد بخش، فیروز دین اور نظام دین بتائے جاتے ہیں۔
کاروائی مرسلہ: عبدالرحمٰن کلرک کندیاں جنکشن پنجاب۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۹)

مولوی محمد علی کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ نمبر ۶

جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں:

ناظرین کرام سے پوشیدہ نہیں کہ حضرت ایوب کا ذکر قرآن مجید میں صرف دو موقعہ پر ہے ایک دفعہ تو سورہ انبیاء پارہ ۱۷ رکوع ۶ میں دوسری دفعہ سورۃ ص پارہ ۲۳ رکوع ۳ میں۔ ہر دو موقعہ پر حضرت ایوبؑ کی ایک سخت مصیبت یا ابتلاء کا ذکر ہے جس سے مخلصی پانے کے واسطے آپ نے بارگاہ ایزدی میں نہایت عجز سے دعا کی اور ہر دو موقعہ پر آپ کی دعا قبول ہونے کا ذکر ہے۔ پہلے موقع پر دعا کے الفاظ یہ ہیں

انی مسّنی الضر و انت ارحم الراحمین۔

اور موقعہ ثانی میں دعا اس طرح مذکور ہے

انی مسنی الشیطان بنصبٍ و عذاب

پہلی دفعہ اجابت دعا کا اظہار بدیں الفاظ ہے

فکشفنا ما به الضر۔

اور دوسری دفعہ یوں ہے

ارکض برجلك هذا مغتسل بارد وشراب

باقی عنایات ایزدی کا ذکر ہر دو مقامات میں مساوی بایں الفاظ ہے:

و آتیناه اهله و مثلهم معهم رحمة من عندنا و ذکری للعابدین۔ و وهبنا له اهله و مثلهم معهم و ذکری لاولی الالباب

مولوی محمد علی صاحب لاہوری اس کے متعلق اپنے قرآن کے صفحہ ۸۸۶۔۸۸۷ پر اس طرح تحریر فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس مصیبت کی حضرت ایوب شکایت کرتے ہیں وہ کسی ریگستانی سفر کا واقعہ معلوم ہوتا ہے جس میں آپ کو تھکان اور پیاس سے تکلیف محسوس ہوئی، اس قیاس کی معاون بہت سے دلائل ہیں ایک تو لفظ نصب جس کے معنی تھکان کے ہوتے ہیں۔ دوسرا قرینہ یہ ہے کہ بطور علاج یا تلافی کے آپ کو ایسی جگہ بتلائی جاتی ہے جہاں پینے اور غسل ہر دو کے لئے ٹھنڈا پانی موجود ہے۔ تیسرا قرینہ اس تکلیف کے ساتھ شیطان کا ذکر ہے کیونکہ، شیطان الفلا، حسب قاموس اور عربی لغات مصنفہ لین صاحب پیاس ہے حضرت ایوب کے اس مصیبت ناک سفر میں بلاریب وہ اس طویل سفر کی طرف اشارہ ہے جو نبی ﷺ کو خاص مصیبت ناک حالات میں مکہ سے مدینہ تک پیش آنے والا ہے ارکض برجلک یعنی اپنے گھوڑے کو ایڑی لگا کر دوڑاؤ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت ایوب وہاں جا پہنچتے ہیں جہاں پینے اور غسل کے واسطے ان کو پانی مل جاتا ہے۔ ایوب کو خیال ہوا کہ وہ ایک بے آب ریگستان میں وارد ہے اور اس نے تھکان اور پیاس کی شکایت کی تو اس کو جواب ملتا ہے کہ اپنے گھوڑے یا سواری کے جانور کو تیز چلاؤ پھر تم کو آرام مل جائے گا۔ یہ ایک نصیحت ہے کہ مشکلات میں ناامید نہ ہونا چاہیے

خذ بيدك ضغثاً و لا تحنث

اس آیت میں تین الگ الفاظ ہیں ان کے مفہوم کے متعلق عموماً غلط فہمی واقع ہوئی ہے اس کے قصہ میں کل مفسرین ایک دوسرے کے مقلد ہیں۔ مفسرین کا بیان ہے کہ ایوب نے اپنی بیوی کو سو کوڑے مارنے کی حلف اٹھائی تھی اور اس نے اپنی حلف کو آخر اس طرح پورا کر دیا کہ تنکوں کا ایک مٹھا لے کر اس کو مار دیا قرآن شریف یا کسی صحیح حدیث میں اس قصہ کا کوئی نشان نہیں ملتا (ضغث) کے معنی اگرچہ ٹہنیوں کا مٹھا بھی ہے مگر اس کے دوسرے معنی بھی ہیں اور مترجم کا فرض ہے کہ اصل عبارت کے موقعہ کو مدنظر رکھ کر مناسب معنی تجویز کرے اور صاف الفاظ کی تشریح کے واسطے قصہ ایجاد کرنے سے پرہیز کرے حدیث ا خذ الضغث کے معنی دنیاوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسباب کے لینے والا ہے۔قرآن میں بھی ان دوالفاظ کا یہ مفہوم ہے کہ ایوب کو کچھ دنیاوی مال ومتاع دیا گیا تھا۔اب صرف لا تحنث کی تشریح باقی ہے۔پس اس کا حقیقی مطلب سمجھنے کوئی بڑا اشکال نہیں کیونکہ قاموس اور لین صاحب کی لغت میں حنث کے معنی درج ہیں کہ فلاں شخص حق سے باطل کی طرف مائل ہوگیا۔اب اس آیت کا مفہوم حاصل یہ ہوا کہ ایوب کو نصیحت کی جاتی ہے کہ حصول دولت پر بدی کی طرف راغب مت ہونا۔

مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر متعلقہ حضرت ایوب کے جس قدر تھے وہ خاکسار نے ان کے انگریزی قرآن سے اردو میں ترجمہ کرکے ناظرین کے سامنے رکھ دی ہے۔ارکض بر جلك کے متعلق مولوی صاحب دوامثلہ

رکضت الفرس بر جلی یعنی میں نے گھوڑے کو اپنے پاؤں سے مارا کہ وہ تیز چلے

رکض الدابة بر جلٍ یعنی اس نے گھوڑے کو تیز چلانے کے لئے پاؤں سے مارا۔

ان کی تفسیر میں بحوالہ لغات مذکور ہیں جو سہواً مجھ سے رہ گئی ہیں اور اب بیان کردی گئی ہیں تاکہ مولوی صاحب کا حق میرے پر باقی نہ رہے۔

مولوی محمد علی لاہوری صاحب حضرت ایوب کے تذکرہ میں تین افسوس ظاہر فرماتے ہیں ایک یہ کہ مترجم حسب منشاء متن قرآن ترجمہ نہیں کرتے۔

دوم یہ کہ کل مفسرین ایک دوسرے کی تقلید بلا تحقیق کرتے ہیں۔

سوم، یہ کہ سب مفسرین نے بدوں کسی صحیح روایت کے یہ قصہ خود بخود گھڑ لیا ہے کہ ایوب نے اپنی بیوی کو سو درہ لگانے کی قسم کھائی تھی جس کو انہوں نے اس طرح پورا کردیا کہ سوتنکوں کا ایک مٹھہ لے کر اپنی بیوی کو ماردیا۔

اب کون پوچھے کہ مولوی صاحب ! کسی اہل زبان فاضل نے گذشتہ صدیوں میں اگر قرآن کے اس مقام پر آپ کی طرح تفسیر نہیں کی تو آپ کی تفسیر کل کے مقابلہ میں کیونکر قابل اعتبار ہے؟ حالانکہ نہ آپ کو اہل زبان ہونے کا فخر حاصل ہے نہ عرب اور مصر میں رہ کر علماء سے عربی علم ادب سیکھنے کا۔آپ نے اسی پنجاب میں کچھ ٹوٹی پھوٹی عربی سیکھ کر اہل زبان مفسرین کی عربی دانی پر نکتہ چینہ شروع کردی۔ کیا سلف کے اہل زبان فضلاء سے کوئی بھی اس لائق نہیں تھا کہ قرآن شریف کو سمجھ سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

؟ جو کچھ آپ کے ترجمہ کا معہ اکثر دیگر مقامات کے ترجمہ کے مفہوم ہے وہ حدیث ذیل کا مصداق ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اخیر زمانہ میں فریب دینے والے جھوٹے ایسی باتیں بنائیں گے جن کو نہ تم نے کبھی سنا نہ تمہارے باپ دادوں نے۔ پس ان سے بچو اور ان کو آپ سے بچاؤ مبادا وہ تم کو گمراہ کر کے فتنہ میں ڈالدیں (مشکوۃ باب اعتصام بالکتاب والسنہ۔ رواہ مسلم)

اس زمانہ میں قرآنی معارف کے علم کی ہر دو احمدی جماعتیں (لاہوری اور قادیانی) مدعی ہیں مگر بموجب حدیث مذکورہ آپ کے معنی باطل ہیں کیونکہ سلف کے کسی اہل زبان مفسر نے اس طرح ترجمہ نہیں کیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ مفسرین نے قصہ خود گھڑ لیا ہے جس کی بنا کسی حدیث صحیح پر نہیں۔ سبحان اللہ! مولوی صاحب کی جرأت! علماء سلف سے مطالبہ حدیث! ایسا مطالبہ محض اس شخص کا حق ہے جو جناب رسول اللہ ﷺ کی بموجب شہادت قرآن شریف یعلمھم الکتاب و الحکمۃ، تعلیم قرآنی کا قائل ہو مگر جو شخص احادیث صحیحہ متعلقہ تعلیم کو پس پشت ڈال کر تفسیر بالرائے یا لغت غیر متعلقہ کو ترجیح دیتا ہو وہ چہ دلاور است کہ بکف چراغ دارد کا صریح مصداق ہے۔ مولوی صاحب! اگر بعض مفسرین نے بوجہ عدم ضرورت قصہ زیرؔ بحث کے متعلق حدیث کا حوالہ نہیں دیا تو اس سے یہ ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا کہ واقع میں بھی کوئی صحیح حدیث نہیں۔ ہمارا سارا رونا اسی بات کا ہے کہ آپ تفسیر میں احادیث صحیحہ کو رد کر کے اپنی من مانی تفسیر کرتے ہیں جس کی مثالیں گذشتہ نمبروں میں اہل حدیث کے کالموں میں خاکسار پیش کر چکا ہے کیا ان مثالوں کو دیکھ کر اور میری کھلی چٹھی مندرجہ جدید انگریزی رسالہ پڑھ کر آپ نے احادیث کو پس پشت ڈالنے سے اپنی توبہ کا اعلان شائع کر دیا ہے؟ اگر نہیں کیا تو اب اس قصہ کے متعلق حدیث پیش ہونے پر کیا آپ اپنی تفسیر بالرائے سے توبہ کرنیکا اعلان شائع کرنے کو صدق دل سے آمادہ ہیں؟ مگر آپ میں تحقیق حق کی سچی پیاس ہرگز نہیں کیونکہ سائنس اور تقلیدی مذہب آپ کو اپنے محدود دائرہ سے ایک بال بھر بھی باہر قدم رکھنے کی جب ہرگز اجازت نہیں دیتے تو مطالبہ حدیث چہ معنی دارد

آئندہ نمبر کے لئے تیار ہونے تک خاکسار آپ کے عہد کا انتظار کرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب کہ غالباً پندرہ یوم لگیں گے۔ اگر اس عرصہ تک آپ نے حلفاً عہد کا اعلان شائع فرما دیا تو چشم ما روشن دل ما شاد ورنہ ناظرین کی خاطر آپ کا مطالبہ انشاء اللہ پورا کر کے آپ پر حجت تمام کی جائے گی۔ آپ نے ارکض برجلك کا ترجمہ (اپنے گھوڑے کو ایڑی مار کر دوڑا لے چلو) قرآن مترجمہ مولوی عبداللہ چکڑالوی منکر حدیث سے لیا ہے مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول نے بھی وہیں سے لیا تھا۔ نیچری تفسیر نے اور مولوی مذکور کی تفسیر نے آپ کو بڑی مدد دی ہے۔ یہ ہر دو تفاسیر اہلسنت کی تفاسیر کے بالکل خلاف ہیں تفسیر بالرائے کا نظارہ اور پورا فوٹو ہیں جن سے بموجب فرمان رسول اللہ ﷺ بچنا لازم ہے جیسا کہ بحوالہ مشکوۃ اوپر مذکور ہو چکا۔ آئندہ نمبر میں انشاء اللہ مولوی صاحب کے ترجمہ وتفسیر کا بطلان احادیث وعقلی دلائل سے ثابت کیا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ ۱۸۔ صفر ۱۳۴۰ جلد ۱۸ نمبر ۴۹ ص ۳۔۴)

قادیان میں زدوکوب

نامہ نگار از قادیان اطلاع دیتا ہے کہ حاجی عبدالواحد صاحب لاہور سے قادیان میں آئے آپ نے اعلان کیا کہ کوئی مرزائی، مرزا صاحب کوان کی کتابوں سے ان کا مسلمان ہونا ثابت کر دے تو میں اس کو سو روپیہ انعام دوں گا۔ نیز کوئی یہ ثابت کر دے کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے تو اس کو بھی سو روپیہ انعام دونگا۔ حاجی صاحب کو مرزائیوں نے بہت مارا۔ جب ان کی چیخیں بلند ہوئیں تو میاں محمود احمد (خلیفہ قادیان) نے چیخیں سن کر جھروکے سے دیکھا اور چھوڑو چھوڑو کی آوازیں دیں۔ حاجی صاحب نے بازار میں تقریر شروع کر دی، تو ان کے مقابلہ میں ایک شخص معروف فلاسفر آ کھڑا ہوا جس نے بہت کچھ برا بھلا کہا۔ غیر مسلم لوگ حاجی صاحب کی تعریف کرتے ہیں۔ نامہ نگار۔

اس خبر پر اڈیٹر اہل حدیث امرتسر کا نوٹ یوں ہے:

الفضل اس پر روشنی ڈالے۔ اگر یہ سچ ہے تو میاں محمود احمد بتا دیں کہ جہاں احمدیوں کی تعداد آٹے میں نمک سے بھی کم ہے وہاں اگر محمدی جماعت ان کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی برتاؤ کرے تو مقام افسوس تو نہ ہوگا۔ اسی لئے پنجابی فلاسفر نے کہا ہے:

بنّے جٹ نہ چھیڑیئے تے ہٹی تے کراڑ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۱۳)

قادیانی مبلغ:

اہل حدیث کانفرنس نے کو خدمت قادیان کے لئے مبلغ رکھا ہوا ہے اسکے دورے کی اطلاعیں آتی ہیں میاں مہرالدین سکرٹری انجمن اسلامیہ قادیان اطلاع دیتے ہیں کہ مولوی عبدالرحیم شاہ مبلغ قادیان کا مباحثہ مولوی عطار بی مرزائی سے موضع ڈلہ میں ہوا مضمون نبوۃ مرزا تھا۔ الحمدللہ مولوی عبدالرحیم صاحب نے نمایاں غلبہ پایا

اطلاع: گردونواح کے دیہات میں مولوی صاحب کی ضرورت ہو تو مولوی صاحب کو بلا سکتے ہیں۔ پتہ مولوی عبدالرحیم شاہ معرفت میاں مہرالدین انجمن اسلامیہ قادیان۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۱۳)

موریشس میں قادیانیوں کی حالت

موریشس ایک جزیرہ ہے انگریزوں کے ماتحت۔ وہاں بھی مرزائی مبلغ گئے ہوئے ہیں وہاں کی کیفیت پیشتر بھی اہل حدیث میں چھپ چکی ہے۔ اب نئی کیفیت ہمارے نامہ نگار نے بھیجی ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر

موریشس میں باوجودیکہ دو مبلغ چھ سال سے اشاعت کے لئے مقیم ہیں کوئی عیسائی یا ہندو یا آریہ ان کے ہاتھ پر کیوں مسلمانہیں ہوا؟ کیا احمدی جماعت اس کی تکذیب کرسکتی ہے۔ چونکہ ماریشس کی حالت ہمیں اچھی طرح معلوم ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ اگر جماعت احمدیہ اپنے اس اشتہار دینے میں سچی ہے تو وہ ہمیں بجائے چار ہزار کے صرف چار ایسے شخصوں کا نام بتادے جنھوں نے موریشس میں ان دو مبلغوں کے چھ سالہ قیام کی مدت میں عیسائیوں ہندوؤں یا آریوں میں سے ان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا ہو۔ یا کم ازکم ان تین چار سالوں جب سے لوگ قادیانیوں کی مذہبی حالت سے واقف ہو گئے ہیں یعنی جب سے مولانا حکیم عبدالرشید صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام جامع مسجد نے ان کا رد کرنا شروع کیا اور وعظ میں ان کے مذہب کی حقیقت لوگو ں پر واضح کی اور جناب مولانا مونگیری کے رسائل تقسیم کئے اور مقدمہ چلا ان دو مبلغوں نے مل کر کتنے ناواقف اور ناخواندہ مسلمانوں کو قادیانی بنایا۔

نامہ نگار از موریشس

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ص ۵)

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

جناب محمد بشیر صاحب، چنیوٹ پنجاب سے لکھتے ہیں:

۱۴ جولائی کے الفضل قادیان میں مرزائیوں کے قبلہ یعنی خلیفہ محمود احمد صاحب کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے اس کا عنوان ہے، مکہ مکرمہ میں احمدیت۔

اس کا ملخص یہ ہے کہ،

مولوی محمد سعید صاحب امسال حج پر تشریف لے گئے اور ان کی کوششیں بار آور ہوئیں چنانچہ ۱۳ شخصوں نے بیعت کرلی اور پچاس کے قریب بیعت کیلئے تیار ہیں۔

اس خبر کے پڑھنے کے بعد ہم نے اخبار مذکور کا وہ ورق جدا کر لیا اور اپنے قریبی رشتہ دار مسمی شیخ محمد حیات صاحب جو امسال حج پر گئے ہوئے ان کی خدمت میں بذریعہ ڈاک ارسال کر دیا۔ الحمد للہ کہ ان کو وہ لفافہ عین ایام حج میں ملا اور انہوں نے پوری کوشش اور محنت سے تلاش کیا مگر وہاں ہرگز کسی ایسے مرزائی شخص کا پتہ نہ چلا کہ جس نے کسی شخص کو بیعت کیا ہو۔ ایک جگہ چار شخص ایک مکان میں پائے گئے جو ترکی ٹوپیاں پہنے ہوئے تھے۔ ان پر اشتباہ کیا گیا مگر استفسار کرنے پر وہ شخص کہنے لگا کہ ان پر مرزائیت کا گمان کیوں کیا وہ مرزا صاحب کے وجود تک سے ناواقف ہیں۔

ہمارے شیخ صاحب میاں محمد حیات صاحب نے اپنا ترجمان ساتھ لیا اور شریف مکہ کے پاس پہنچ گئے اور تمام ماجرا اس کے سامنے بیان کیا اس نے جواب میں کہا کہ جو شخص اس جگہ آ کر کسی خلاف اسلام مذہب کا اظہار نہ کرے ہم ان اس کے تلاش کرنے کے درپے ہوتے ہیں نہ اس کے واسطے کوئی سزا تجویز کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سلسلہ کلام میں شریف مکہ نے کہا کہ مجھے ایک تار جدہ سے آیا تھا کہ احمدی مولوی اور ایک عیسائی پادری جہاز پر سے اترے ہیں مکہ شریف میں آنا چاہتے ہیں ان کو داخلہ مکہ کی اجازت ہے؟ جس کا جواب دیا گیا تھا کہ عیسائی پادری کو روکا جائے اور احمدی مولوی کو اس شرط پر آنے دیا جائے کہ وہ کسی جگہ پر اپنے عقیدہ کا اظہار یا تبلیغ نہ کرے اگر اس شرط کی خلاف ورزی کرے گا تو مجرم ٹھہرے گا۔ نیز حج کے بعد اس کو کسی جگہ ٹھہرنے کی اجازت نہ ہوگی۔

ہمارے شہر کے امسال ۲۵۔ آدمی حج پر گئے تھے سب نے تصدیق کی

یہ ہے اصل کیفیت خلیفہ قادیانی مرزا محمود احمد کے خطبہ جمعہ کی اور مکہ مکرمہ میں احمدیت کی۔ ناظرین دیکھ کر حیران ہوں گے کہ قادیانی امت کے لوگ اپنے خطیب کے واسطے کیا کچھ کر گذرتے ہیں مگر ان کو حیران نہ ہونا چاہیے وہ رسول قادیانی کی سچی پیروی کرتے ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ اکتوبر ۱۹۲۱ص ۵، ۶)

باب نبوت مفتوح

جناب محمد عمر الدین مدرس بیرم پور تحصیل گڑھ شنکر ضلع ہوشیار پور پنجاب لکھتے ہیں:

عرصہ سے حسب تعلیم اسلام نبوت کا دروازہ بند تھا مگر اب قادیانی نبی کی برکت سے کھل گیا۔ ہمارے ہاں ایک مرزائی مسمی عبداللطیف تھے۔ اس نے ۱۱ رمضان گذشتہ (یعنی ۱۳۳۹ھ) کو مدعی نبوت ہونے کا اعلان روبروئے جماعت مرزائیہ کر دیا ہے۔ مدعی مذکور بیرم پور ضلع ہوشیار پور میں اپنے سسرال کے اکثر رہائش رکھتا ہے۔ باشندہ موضع گناچور ضلع جالندھر کا راجپوت ہے۔

اس کا بیان ہے کہ عرصہ سہ سال سے بذریعہ خواب وکشف والہام میں نبی اللہ کرکے پکارا جا رہا ہوں۔ اب اسی ہفتہ کے دوران میں مجھے فرشتہ نے کہا ہے کہ تم دعوہ نبوۃ کرکے اعلان کیوں نہیں کرتے ہو؟ اب اگر کاہلی کرو گے اور فوراً اپنا نام نبی ہونے میں مشہور نہ کرو گے تو تمہارا نام زمرہ نبوت سے خارج کر دیا جائے گا۔ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے نبی سمجھو اور ذرا بھی شک نہ کرو ۔ عنقریب میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کی وفات ہے ۔ مجھے حکم ہوا ہے کہ بعد از وفات میاں صاحب (خلیفہ) سلسلہ بیعت شروع کروں ۔

مدعی کے اس بیان کو بیرم پوری مرزائی تسلیم کر گئے ۔ یہ خبر آہستہ آہستہ قادیان میں پہنچی تو وہاں سے امیر احمد راجپوت مرزائی مبلغ ساکن اہرانہ اور دوسرا عبد السلام مرزائی ساکن کاٹھ گڑھ ضلع ہوشیار ہور اور تیسرا شخص جس کا نام یاد نہیں رہا باشندہ لائل پور ہے اور ڈاکٹر ہے اور چوتھا حاجی غلام محمد مرزائی ساکن کریام ضلع جالندھر اور پانچواں شخص عبدالحی مرزائی سب پوسٹ ماسٹر گڑھ شنکر اور اور مرزائی بغرض تشخیص ایک وفد کی صورت میں بیرم پور میں آئے اور منادی کروا کر اول وعظ مرزائیہ کی پھر مدعی سے بدیں گونہ سوال و جواب ہونے لگے

و ۔ آپ کس غرض سے نبی بنائے گئے ؟

ج ۔ جو کو کام مرزا غلام احمد قادیانی نامکمل رہ گئے ان کی تکمیل کے لئے خدا تعالی نے مجھے نبی کر کے بھیجا ہے

س ۔ ایسی جلدی نبی کی ضرورت کس طرح پیش آئی

ج ۔ خدا تعالی کو اپنے نبی کی ہتک منظور نہیں تا کہ نامکمل کام تکمیل پا جاویں

س ۔ آپ کے پاس کیا ثبوت ہے جس سے آپ کو نبی کہا جائے

ج : مرزا صاحب کی طرح میری ڈائری میں پیش گوئیاں ہیں جو پوری ہوئیں اور ہو رہی ہیں ۔ یہ دیکھو ڈائری میں آپ کا میری شناخت کے لئے آنے کی پیش گوئی بھی ہے (یہ خوب کہی ۔ مرزا صاحب سے بڑھ کر کہی ، مین حسب دعت مرزا صاحب جب ۱۹۰۳ء میں قادیان گیا تھا تو مرزا نے کہا تھا تم بلا اطلاع آ گئے ہو ۔ یعنی مرزا صاحب کو میرے پہنچنے کی اطلاع بذریعہ الہام نہ ہوئی تھی ۔ مگر اس جدید نبی کو ہو گئی تو مرزا صاحب سے بڑھ گئے ، یہی معنی ہیں پنجابی مثل کے ۔ گرو جنہاں دے ٹپڑیں چیلے جان شڑپ ۔ ثناء اللہ)

غرض کہ مجمع عام میں شناخت کنندوں نے اسے کہا کہ ہم تجھے نبی نہیں مانتے بلکہ تیرے پیچھے نماز پڑھنا حرام قرار دیتے ہیں اور تو ہماری جماعت سے خارج ہے ۔ مدعی نے کہا کہ ہر ایک نبی کو کافر کہا گیا ہے مرزا صاحب کی مثال موجود ہے ۔ جو جو باتیں خدا نے مجھے الہام یا وحی کے ذریعے بتلائیں میں نے تم کو سنا دیں ۔ اگر اب تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب میری بیعت نہ کرو گے تو کافر ہو جاؤ گے اور جھٹلانے والے بنو گے (قادیانی آواز کا جواب یہی ہے: ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے)

اس جدید دعوی نبوت کا چرچہ عام مرزائیوں میں ہے۔ قادیانی پارٹی اسے اپنی جماعت سے خارج کر چکی ہے اور کافر قرار دے چکی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء۔ ۱۸۔صفر ۱۳۴۰ جلد ۱۸ نمبر ۴۹ ص ۴۔۵)

کذب مرزا

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر کے پرچہ ۹ جولائی ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۳ پر میرا ایک مضمون زیر عنوان: دو احمدیوں میں کذب معلق، چھپا تھا۔ اس میں لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب: قادیان کے آریہ اور ہم، کے صفحہ ۷ کے حاشیہ پر لکھا ہے:

اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنی اسکندریہ سے کل ۲۳ جنوری ۱۹۰۷ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھ کو ملا لکھنے والا ایک معزز بزرگ اس شہر کا ہے یعنی اسکندریہ کا جس کا نام ہے احمد زبیری بدرالدین۔ خط محفوظ ہے جو اس وقت میرے ہاتھ میں ہے، کہ میں آپ کو یہ خوش خبری دیتا ہوں کہ اس ملک میں آپ کے تابع اور پیروی کرنے والے اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکریاں۔ اور لکھتے ہیں کہ میرے خیال میں کوئی ایسا باقی نہیں جو آپ کا پیرو نہیں ہو گیا۔،

اور اس مضمون پر بہت سی خامہ فرسائی کے بعد صفحہ ۴ پر میں نے ناظرین اخبار سے درخواست کی تھی کہ اس پر روشنی ڈالیں کہ اس معزز بزرگ کا لکھنا کہاں تک صحیح ہے ۔ مرزا جی کو کیا خبر تھی کہ اس تحریر کے چند سال بعد دنیا میں فساد مچ جائے گا اور ہندوستان کے سینکڑوں ہزاروں لوگ مصر جائیں گے۔ مدت دراز تک وہاں رہ کر واپس آویں گے اور اس خوش خبری کی قلعی کھول دیں گے۔ آج میں ایسے دو شخصوں کا بیان ذیل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج کرتا ہوں۔ وھو ہذا

ا۔ جناب مولوی صاحب السلام علیکم:

آپ نے استفسار فرمایا ہے کہ آیا مصر میں عموماً اور شہر اسکندریہ میں خصوصاً قادیانی عقائد کے مصری لوگ موجود ہیں یا نہیں؟ پس آپ کی آگاہی کے لئے مندرجہ ذیل سطور لکھی جاتی ہیں۔

پیشتر ازیں کہ میں امر مطلوب کی طرف متوجہ ہوں یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں بحیثیت کلرک شہر اسکندریہ میں اوائل ستمبر ۱۹۱۸ء سے اواخر مئی ۱۹۲۵ء تک مقیم رہا اور مقام رہائش و دفتر وغیرہ شہر میں ہونے کی وجہ سے حالات باشندگان سے آگاہ ہونے کے لئے کافی موقع دست یاب ہوتا رہا۔ اس دوران میں مجھے کئی ایک شہروں مثلاً قاہرہ، بنہا اسماعیلیہ اور ابو کیر وغیرہ میں جانے کا اتفاق ہوا اور اس وسیع عرصہ میں کئی ایک معزز و قابل قدر اصحاب کی صحبتوں کا بار ہا شرف حاصل ہوا مہذب و تعلیم یافتہ مصری باشندے غیر ممالک کے حالات دریافت کرنے میں بہت دلچسپی لیتے ہیں بنا بریں اکثر دفعہ اثنائے گفتگو میں باشندگان ہند کے مذہبی عقاید کا تذکرہ آیا اور ان کے سامنے ہندوستان کے مختلف مذاہب کے عقائد (جس قدر مجھے یا میرے دوستوں کو معلوم تھے) بیان کرتے ہوئے جب کبھی ہم نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیم اور آپ کے مدعی نبوت و مہدویت وغیرہ ہونے کا دعوی بیان کیا تو وہ نہایت متعجب ہوتے تھے اور خدا کا شکر بجا لاتے تھے کہ مصر اس قسم کے عقائد سے پاک ہے۔ ان اصحاب کے بیانات (جن میں تعصب کی بو تک نہیں تھی) اپنے ذاتی تجربہ کی سند پر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ مرزائی صاحبان کا یہ دعوی (بقول آپ کے) کہ

مصر میں عموماً اور اسکندریہ میں خصوصاً مرزا آنجہانی کے تابعین بکثرت موجود ہیں مرغی کی ایک ٹانگ کے فلسفہ کی طرح بے بنیاد اور سرتا غلط ہے

لعنت اللہ علی الکاذبین۔

راقم الحروف شیدائے شاہ زمن محمد حسن معین الدین پور۔ ضلع گجرات پنجاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ بخدمت جناب مولوی عبدالحی صاحب سلمہ اللہ تعالی السلام علیکم۔
بجواب آپکے استفسار مفصلہ ذیل چند سطور آپ کی آگاہی کے واسطے ارسال خدمت ہیں

میں شروع جون ۱۹۱۸ء میں اسکندریہ گیا اور ڈی اے جی صاحب کے دفتر میں بحیثیت رجمنٹل کلرک ستمبر ۱۹۲۰ء تک کام کرتا رہا دفتر خاص شہر اسکندریہ میں تھا اس وجہ سے شہر میں اپنے فرائض منصبی کے اختتام پر ہر وقت آنا جانا ہوتا تھا اور اس عرصہ دراز کے دوران میں بہت سے مصری اصحاب سے دوستی ہوگئی تھی، میں نے اسکندریہ میں کسی مصری صاحب کو مرزا قادیانی کی پیروی میں نہیں دیکھا مجھے قاہرہ پورٹ سعید اور سویز میں جانے کا اتفاق ہوا لیکن وہاں بھی مرزا صاحب کا کوئی مرید نہیں دیکھا۔ ہاں البتہ ہمارے دفتر میں ایک لیس نائک مسمی حسین بخش مرزا صاحب کا پیروکار تھا اور وہ بھی ایک انگریز کا اردلی تھا۔ ورنہ اس کے سوائے اور کوئی مرزائی صاحب اسکندریہ میں نہیں دیکھا گیا۔

والسلام آپ کا مخلص میر عالم بیرون تحصیل دروازہ شہر کوہاٹ

ان دو بیانات سے روز روشن کی طرح ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب نے جو کچھ تحریر کیا وہ جھوٹ کا طوفان تھا....

اب باقی رہا یہ سوال کہ یہ جھوٹ کس نے گھڑا؟ مصری احمد نے یا قادیانی نے؟ اس کو حل کرنے کے لئے میری عقل تو یہ کہتی ہے کہ اس نے گھڑا جس نے کچھ فائدہ اٹھایا (فائدہ میں حظ نفس شہرت نیک نامی وغیرہ شامل ہیں) بلاغرض کسی کو کیا ضرورت کہ ایسا جھوٹ گھڑے جس سے دنیا میں بھی منہ کالا ہو اور آخرت میں بھی۔

اڈیٹر اہل حدیث لکھتے ہیں: ممکن ہے قادیانی اصطلاح میں سچ اور جھوٹ کی تعریف ہی الگ ہو یعنی سچ وہ ہے جو کسی غرض سے بولا جاوے اور جھوٹ وہ ہے جو بے غرض بولا جائے۔ غالباً یورپ میں بھی یہی اصطلاح مروج ہے پھر تو مرزا صاحب کا قول جھوٹ نہیں؟ امت مرزائیہ کے قابل ممبرو! کیا کہتے ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث ۴ نومبر ۱۹۲۱ء۔ مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ۔ نمبر ایک جلد ۱۹ ص ۲۔۳)

چار ہزار اشتہاری مرزائی کاغذی پیرھن میں

کاغذی ہے پیرھن ہر پیکر تصویر کا

جناب محمد حسین صاحب ماریشس سے لکھتے ہیں:

بخدمت جناب مولانا اڈیٹر صاحب اہل حدیث زادعزتکم

جناب نے جو مراسلہ ۳ جون کے اخبار میں درج فرما کر مسلمانوں کو اصل حقیقت سے واقفیت کا موقع مرحمت فرمایا، اس کا شکریہ ادا کرتا ہوں اور حسب ذیل مضمون بھیج کر شائع کرنے کا امیدوار رہوں۔

مغربی افریقہ میں چار ہزار مرزائی کس نے دیکھے اور کس نے سنے؟ صرف مرزائی اشتہار کی روایت ہے وہاں کی اصلی کیفیت بھی کبھی نہ کبھی طشت از بام ہو ہی جائے گی۔ سردست بطور نمونہ موریشس کی تبلیغ ناظرین کرام کے سامنے پیش کی جاتی ہے۔ ہر مضمون شئے کے معلوم کرنے میں معروف اشتہار سے مدد لی جاتی ہے اسلئے یہاں کی حالت سے مغربی افریقہ کی حالت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے

واضح ہو کہ اخباری دنیا میں مرزائیوں کی ہر دو جماعتوں کا غل مچانے سے اہم مقصد یہ ہے کہ عوام کو اپنی کامیابی سے مرعوب کر کے اپنی مسیحیت منوانے کے لئے آمادہ کیا جائے۔ عوام سے تجاوز کر کے خواص پر بھی بعض دفعہ اس کا اثر ہو جاتا ہے اس مضمون کے شائع ہونے سے قادیانیوں کی اس خامہ فرسائی کی حقیقت جو وہ اشاعت اسلام کے نام سے اخباروں میں آئے دن کرتے رہتے ہیں آفتاب کی طرح روشن ہو جائے گی

موریشس میں تقریباً بیالیس ہزار مسلمان پھیلے ہوئے ہیں اور مسجدیں بھی تقریباً چالیس بیالیس ہوں گی آج چھ سال سے زیادہ عرصہ گذرا جب سے مرزائی مبلغ مرزائیت کی اشاعت میں مصروف ہیں۔ پہلے ایک تھا اب دو ہو گئے۔ اس طویل مدت میں ایک عیسائی ایک ہندو یا ایک آریہ ان کے پھندے میں نہیں آیا۔ کسی عیسائی یا ہندو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان کے ہاتھ پر ان کا مفروضہ اسلام قبول نہیں کیا ابتداء میں کچھ مسلمان مرزائی ہو ئے تھے اور جس طریق سے مرزا نے اپنے مذہب کی اشاعت میں تدریج سے کام لیا اور تجدید سے نبوت تک کھسکتے کھسکتے پہنچ گئے بالکل ان مبلغین نے بھی ان ناواقفوں کو جو اپنے اور مرزائی دونوں مذہبوں کی خصلتوں سے ناواقف تھے تدریجاً ان دعووں کو پیش کر کے اپنا حلقہ بگوش بنا لیا تھا لوگوں کی دعوتیں کی جاتی ہیں اور امام بن کر بہت سے ناواقفوں کو اپنے پیچھے نماز پڑھوائی جاتی تھی اور دل ہی دل میں مرزائیت کی فتح پر نازاں ہوتے تھے۔ شاہ جارج کو دنیاوی خلیفہ مان کر اس عقیدہ سے حرز جان کا کام لینے میں مدد لی جاتی تھی اور عام مسلمانوں کو جو خلافت عثمانیہ کے معتقد ہیں اپنی سحر سازی اور فتنہ اندازی سے ہر ارضی وسماوی آفت کا منتظر رہنے کے لئے کہا جاتا تھا کچھ بے چارے ان کے اس فریب میں آ گئے تھے اور قادیانی یا مرزائی رجسٹر میں ان کے نام درج بھی کر دیئے گئے تھے ان کی ظاہری حالت اور زبانی لفاظی اور چشم گریاں کی گھرباری اور عشق محمدی کی زبانی تعلّی نے لوگوں کو دھوکے میں ڈالا اور اس وقت بہت سے اس زلف سیاہ فام کے دام بلا میں گرفتار ہو گئے تھے خدا کی شان ہے کہ اس کامیابی کو جو بالکل فرضی تھی بہت مدت نہیں گذری تھی کہ غیرت حق جوش میں آئی اور اس نے ایک بندے کو بھیج دیا جس نے تحریری رد لکھ کر ان کے مکائد واضح کر دیئے اور لوگوں کو ہمت دلائی ۔ پھر تو وہ تمام لوگ جو دل میں ان سے متنفر تھے علانیہ انہوں نے ان کی مخالفت کی اور رفتہ رفتہ اب وہی مرزائیت ہے جس سے ذرہ ذرہ موریشس کا واقف ہو گیا ہے اب بجز معدود اشخاص کے مرزائیت کا وجود مفقود ہے اور مبلغین کی حالت یہ ہے کہ ان کا قیام دیہات کے دو محدود مقامات میں محصور ہے موریشس کے کسی مقام پر ان کی آزادانہ آمد و رفت نہیں ہے لوگ چونکہ ان سے واقف ہو گئے ہیں اس لئے یہ ان سے ہر وقت ڈرتے رہتے ہیں خود ان دونوں مقامات پر بھی زاویہ خمول اور گمنامی میں پڑے رہتے ہیں شہر کی جامع مسجد اور اس کے گردونواح میں سرکاری طور پر ان کی آمد و رفت ممنوع قرار دی گئی ہے ایک مرتبہ یہ آئے تھے تو ان کو پولیس گرفتار کر کے لے گئے اور آئندہ اس حکم عدولی پر ان کو متنبہ کیا گیا

اس وقت سے شہر کی جامع مسجد اور اس کے چاروں طرف کی سڑکوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مبلغین کا آنا جانا بند ہے صرف روز ہل میں جہاں مسجد کا متولی بوجہ کبرسنی کے ان کے پھندے میں آ گیا تھا یہ مسجد کی امامت کرتے تھے۔روز ہل کے دوسرے مسلمان اس ضعیف العمر متولی کی کبرسنی کا لحاظ رکھا کرتے تھے تمام مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا کہ اگر ان کو با جماعت نماز پڑھنی ہے تو مرزائی مبلغ کے پیچھے پڑھیں مرزائی مبلغ کسی کے پیچھے نماز نہیں پڑھ سکتے۔نظر بحالت زمانہ لوگوں نے مسجد میں جانا ترک کر دیا ۔اور تقریباً پانچ سال سے زیادہ یہی ایک مسجد قادیانی قبضہ میں بواسطہ متولی رہی ۔ مسلمانوں کی طرف سے مقدمہ دائر کیا گیا اور بالآخر مسجد مسلمانوں کے قبضہ میں آ گئی جس کی اطلاع گذشتہ اشاعت میں بتاریخ ۳ جون دی جا چکی ہے فیصلہ مع کل کاروائی مقدمہ کتابی صورت میں شائع ہوا ہے جو مرسل ہے (پہنچ گیا اچھی ایک ضخیم کتاب انگریزی زبان میں ہے۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) امید کہ براہ مہربانی نظر برفاہ عام اس کا ترجمہ اہل حدیث میں شائع کر دیا جائے گا۔

اس مسجد میں اہل اسلام اب اپنے امام کے ساتھ با جماعت نماز ادا کرتے ہیں چنانچہ ایک جمعہ کو امام شہر حکیم عبداللہ رشید نواب نے وہاں جا کر جمعہ پڑھایا اور عربی میں زبانی فی البدیہہ خطبہ حسب حال پڑھا۔ بعد از نماز جمعہ عصر کے قریب تک وعظ کہا اور اس کے بعد روز ہل کے مسلمانوں نے ایک جلسہ کر کے بیرسٹروں کو ہار پہنائے اور تمام مسلمانوں کو کھانا کھلایا گیا شہر اور قرب ونواح کے تمام مسلمان اس میں شریک تھے شب کو پھر امام صاحب حکیم مولوی عبداللہ رشید نواب کا بعد از نماز عشا وعظ ہوا گیارہ بارہ بجے تک بڑا پر لطف منظر رہا۔اس عرصہ میں مرزائی خائب وخاسر اپنے گھروں میں غائب رہے۔ عام ذلت ان پر طاری تھی پولیس کا انتظام کافی تھا خدا کا فضل ہے کہ جلسہ بامن وامان ختم ہوا تاہم حیرت ہے کہ مرزائی اس ذلت کو بھی اپنی عزت ہی سمجھتے ہیں ان کی طرف سے اپیل کی درخواست کی گئی ہے اور مہلت بھی طلب کی گئی تھی ۔ پھر بھی وہ اسے ہزیمت نہیں فتح سے تعبیر کرتے ہیں (کیا آپ کو معلوم نہیں لودہانہ کے شکستی مباحثہ کو مرزائی دوست فتح نام رکھتے ہیں۔اس لئے ہم دعا کرتے ہیں خدا ان کو ہمیشہ ایسی فتح نصیب کرے۔کیا آپ آمین نہ کہیں گے۔اڈیٹر اہل حدیث)۔اگر آفتاب کی روشنی کا انکار ہو سکتا ہے تو یہ واقعہ بھی جھٹلایا جا سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے ۳ جون کی اشاعت میں دس بارہ آدمیوں کا توبہ کرنا لکھا تھا تحقیقات سے معلوم ہوا کہ یہ لوگ مع متعلقین کے تائب ہوئے ہیں جن کی مجموعی تعداد ستائیس ہے تفصیل حسب ذیل ہے

عثمان احمد اور ان کے متعلقین کل ۸۔آدمی۔ رمضان ابن محمد جملہ متعلقین ۷آدمی۔ سلیمان نورا مع جملہ متعلقین ۴۔آدمی۔ نام غالباً پیرو۔ایک آدمی۔ نام نامعلوم (دیات میں) ۲۔آدمی

خلیفہ قادیان اور الفضل کے قابل اڈیٹر اپنے تنخواہ دار مبلغین کے بیانات پر مست نہ ہوا کریں۔ ذرا ہم سے بھی حقیقت حال دریافت کرلیا کریں۔ امام صاحب سے جو گفتگو یا مناظرہ مبلغ مرزائیت کا ہوا تھا، اس کی غلط بیانی سے ناظر اشاعت قادیانی کو دھوکہ نہ کھانا چاہیے مرزائیت کا اصل حال یہاں لوگوں کے سامنے ہے... اسی سے ان کا غذہ افریقی چار ہزار مرزائیوں پر بھی روشنی پڑتی ہے ناظرین اس کا فیصلہ کرلیں کہ یہاں دو دو مبلغین اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگانے پر بھی ناکام رہے ہے،تو جہاں صرف ایک ہی مبلغ گیا ہے وہاں ہزاروں کس طرح مرزائی ہو سکتے ہیں۔ اگر یہ اشتہار غلط نہیں ہے تو کاش یہ مبلغین ہمیں ہماری آنکھوں کے سامنے دو چار ایسے مرزائی دکھا دیں جنہوں نے ان کے ہاتھ پر ان کا مفروضہ اسلام قبول کیا۔ ورنہ ان سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں یا تو وہ اشتہار غلط ہے اور یا مبلغین مذکورین اس خدمت کے اہل نہیں..

(اہل حدیث ۴ نومبر ۱۹۲۱ء۔مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ۔نمبر ایک جلد ۱۹ ص ۴۔۵)

قادیان میں اسلامی جلسہ کا اثر:

چند دن کا عرصہ ہوا کہ میں قصبہ کاہنووان ضلع گورداسپور میں گیا وعظ ہوا لوگوں نے دل چسپی سے سنا۔ بعد وعظ کے خاکسار نے حکیم صاحب اور دیگر لوگوں سے دریافت کیا کہ آپ کے قصبہ میں کس قدر احمدی لوگ ہیں۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم بیس آدمی مستقل تھے اور مذبذب کئی تھے لیکن بعد جلسہ محمدی کے تمام نے توبہ کی مگر ایک مذبذب رہا امید ہے وہ بھی توبہ کر جائے گا۔ یہ حکیم صاحب وہ ہیں جنہوں نے قادیان جلسہ محمدی میں قادیان میں کھڑے ہو کر توبہ کا اعلان کیا تھا۔ راقم میر واعظ بھانبڑی متصل قادیان

(اہل حدیث ۴ نومبر ۱۹۲۱ء۔مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ۔نمبر ایک جلد ۱۹ ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی امت نے کیا پایا؟

(تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں چونکہ بروز (عکس) محمد ﷺ ہوں اسلئے جو میری جماعت میں داخل ہوا اصحاب رسول اللہ ﷺ میں داخل ہو گیا۔

من دخل فی جماعتی دخل فی صحابة محمد ﷺ (خطبہ الہامیہ)

اسی دعوی کی فرع یہ دعوی بھی مرزائیوں کا ہے کہ ہمارے سوا سب لوگ خدا کے ہاں مردود ہیں، مقبول صرف ہم ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اپنے سوا باقی لوگوں کو حسب تعلیم مرزا قادیانی، کافر جہنمی جانتے ہیں و ان صلوا وصاموا (چاہے نماز پڑھیں یا روزے رکھیں)

آئیے ہم اس دعوی کی جانچ کریں کہ یہ بھولے بھالے بے چارے احمدی جو مال بھی دیں اور وقت بھی دیں اور سب کی تف تف بھی سنیں۔ یہ بارگاہ قادیان میں کہاں تک مقبول ہیں۔

سب سے پہلے ہم مرزا صاحب کی شہادت پیش کرتے ہیں آپ نے اپنی زندگی میں اپنی امت کی نسبت اظہار رائے کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

> اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالی بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیز اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز کی بیعت کر کے اور توبہ نصوح کر کے پھر بھی ایسے ہی کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے چہ جائے کہ خش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میں انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتو ں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینہ پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کے قصوں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ (اشتہار ملحقہ بہ شہادۃ القرآن۔ص ۲)

یہ مضمون ۱۸۹۳ء میں نکلا تھا ہم سمجھتے تھے کہ مرزا صاحب کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا تو ۱۵ سالوں کے عرصہ میں قادیانی امت روحانی کمالات میں بہت کچھ ترقی کر گئی ہوگی لیکن جب ہم نے اس سال ۱۹۲۱ء میں یعنی ۲۸ سال بعد خلیفہ قادیان کی شہادت سنی تو یقین ہوگیا کہ جو رائے مرزا صاحب نے اپنی امت کی بابت قائم کی تھی وہی آج بھی صحیح ہے خلیفہ قادیان کے الفاظ یہ ہیں:

اصحاب قادیان سے خطاب: اس کے بعد میں اپنے دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ بیماری اور کمزوری صحت اور ڈاکٹروں کیمشورہ کے ماتحت میں پہاڑ پر انشاء اللہ کاؤنگا۔ میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا اور اب بھی سمجھاتا ہوں کہ اپنے اخلاق کو درست کرو بات بات میں جھگڑے پیدا نہ کرو۔ ابھی معلوم ہوتا ہے کہ نفس غالب ہے اور خدا کا خانہ کم ہے میں نے دیکھا ہے کہ خصوصیت سے فتنے اس وقت رونما ہوتے ہیں جب میں باہر جاتا ہوں۔ اللہ تعالی بہتر جانتا ہے کہ یہ آسمانی رو؟ کا نتیجہ ہے بلکہ یہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ ہم پر اب کوئی نگرانی نہیں میں دوستوں کو نصیحت کرتا ہوں کہ جب انہوں نے سلسلہ کو قبول کیا اور صداقت کے نشانوں کو دیکھا ہے اور پھر ایک آدھ نہیں سینکڑوں نشانات کو دیکھا ہے (منجملہ آسمانی نکاح اور ثناء اللہ کی زندگی۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اور پھر حضرت مسیح موعود کے وقت ہی میں نشان نہیں دیکھے بلکہ آپ کے بعد سے اب تک دیکھ رہے ہیں پھر اب وہ وقت کب آئے گا جب اپنے اخلاق کو درست کریں گے اپنے اخلاقکو درست کرنا ایمان کی ترقی کی طرف پہلا قدم ہے دوسرے قدم اس کے بعد ہیں۔ اخلاق کی درستی سے ایمان کا کوئی کم درجہ نہیں (اس فقرے کو خلیفہ جی ہی سمجھے ہوں گے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک ایمان کے مدارج ہیں اور ایمان گھٹتے گھٹتے اتنا تھوڑا ہو جاتا ہے کہ اسکو کفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ کفر میں ایمان کا ایک جزو ہوتا ہے خالی کفر دنیا میں نہیں ہے۔ اگر ایسے کافر ہوتے جن میں ایمان کا کوئی حصہ نہ ہوتا تو دنیا پر آسمان سے یک لخت بجلی گرتی اور اسکو تباہ کر دیتی۔ بدترین کافر بھی ایمان کا ایک رکھتا ہے (قادیانی امت میں اسکا ثبوت ملتا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) ابوجہل، نمرود، شداد، فرعون وغیرہ بڑے کافر تھے لیکن صرف ایمان کا ایک حصہ نجات نہیں دلا سکتا بلکہ نجات کے لئے ایک خاص مقدار ایمان کی ضرورت ہے پس جماعت کے لئے ضروری ہے کہ اخلاق میں ترقی کرے کہ اس سے اقل مقدار نجات کے لئے ایمان کی ہو ہی نہیں سکتی (اس فقرے کو حاشیہ نشین ہی سمجھے ہوں گے۔ اخلاق کی ترقی اقل مقدار ہے تو اکثر کیا ہے۔ قادیانی امیر المومنین کے مومنو! اس فقرے کی ذرہ تشریح کر دو۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور ضروری ہے کہ اپنے فوائد کو قربان کریں۔ اگر اس درجہ سے انسان ایک خشخاش کے دانے کے برابر بھی ہٹ جائے تو وہ ایمان کے درجے سے ہٹنے لگتا ہے۔

(الفضل قادیان ۱۴ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس عبارت کا اگر کچھ مفہوم ہے تو یہ ہے کہ قادیانی جماعت اخلاق سے بہت گری ہوئی ہے اس لئے ان میں ایمان کی رتی ہے وہ ابوجہل، نمرود، شداد اور فرعون کے ایمان کے برا ہے، جس کا ہمیں افسوس ہے۔

خلیفہ کا دوسرا بیان: قادیانی جماعت میں خرابیاں کچھ جاگزین ہو گئی ہیں کہ خلیفہ صاحب کو بار بار انہیں تنبیہ کرنے کی تکلیف گوارا کرنی پڑتی ہے۔ چنانچہ ۷۔ اکتوبر کے جمعہ کے خطبہ میں آپ نے جو فرمایا وہ یہ ہے:

ہر احمدی کے سوچنے کی بات:

پس خوب یاد رکھو کہ خدا تب ہی مل سکتا ہے جب خدا کے مقرر کردہ ذرائع کے مطابق عمل کیا جائے مگر بہت ہیں جنھوں نے اس پر عمل نہیں کیا اور نہ اس پر غور کیا ہے۔ زبان پر تو ان کے احمدیت ہے مگر دل میں نہیں۔ ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت کم ہیں جن کے چہروں ہر مجھے ایمان نظر آتا ہے (ہم اس کی تصدیق کرتے ہیں۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) ان کے دل یقین سے خالی ہیں وہ یقین جس سے خدا ملتا ہے میں نے تمہاری حالت پر اس وقت بھی غور کیا جب کہ مجھ پر تمہاری قسم کی ذمہ داری نہ تھی اور اس وقت بھی غور کیا جب کہ تمہاری تمام تر ذمہ داری مجھ ہی پر پڑ گئی۔لیکن میں نے تمہیں دونوں زمانوں میں کچا پایا۔

مسیح موعود کیا فرماتے ہیں: اور اس بات کو مشاہدہ کیا کہ جو مسیح موعود کے منہ سے تمہارے متعلق نکلی تھی کہ میں جدھر تمہیں لے جانا چاہتا ہوں ابھی تو تم نے ادھر منہ بھی نہیں کیا۔بعض نادان کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس پیش گوئی کو پورا کریں گے میں کہتا ہوں کہ مومن کے حق میں جو بری پیش گوئی ہو مومن کا فرض نہیں ہوتا کہ اس کو پورا کرے۔مومن کا تو یہ فرض ہوتا ہے کہ اگر اس کے متعلق یہ پیش گوئی ہو کہ وہ خدا کی راہ میں روپیہ دے گا تو وہ اس کے دینے میں سستی نہ کرے اور اس وقت کا منتظر نہ رہے کہ آسمان سے فرشتہ آئے اور اس سے جائداد چھوڑا وے۔چاہیے کہ خود چھوڑ دے تا کہ اس کو دو ثواب ملیں۔اول یہ کہ اس نے خدا کے دین کی مدد کی اور دوسرے یہ کہ اس نے اچھی پیش گوئی کو پورا کیا۔

لیکن ایسی پیش گوئی اگر اسکے متعلق ہو کہ یہ فلاں کو قتل کرے گا یا اس سے اور کوئی بدی یا گناہ کا کام سرزد ہوگا،تو اسکا فرض ہے کہ اس کو ٹلانے کے لئے خدا کے حضور میں سر رکھ دے اور اپنی ناک کو اس قدر رگڑے کہ خواہ وہ گل جائے یا گھس جائے مگر اس وقت تک سر نہ اٹھائے جب تک کہ خدا تعالی کا یہ وعید اس سے ٹل نہ جائے۔پس اگر کوئی نادان کہہ دے کہ ہم اس پیش گوئی کو پورا کریں گے تو ایسا کہنا اس کی جہالت اور نادانی ہوگی۔نیز میں یہ کہتا ہوں کہ مسیح موعود کا یہ فرمان کہ جدھر میں بلاتا ہوں یا لے جانا چاہتا ہوں تم میں سے بہتوں نے ادھر منہ بھی نہیں کیا بطور پیش گوئی نہیں ہے بلکہ آپ نے پچھلا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ تم نے ابھی ادھر منہ بھی نہیں کیا۔یہ تو تمہاری اس وقت کی حالت کا اظہار ہے۔اب دیکھو مسیح موعود کا زمانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذر گیا۔ اب تم دوسرے خلیفہ کے زمانہ میں سے گذر رہے ہو تم نے اب بھی ادھر منہ نہیں کیا۔ پھر تم ہی بتاؤ کہ اگر اب تک تم نے ادھر منہ نہے کیا تو وہ کون سا وقت آئے گا جب تم ادھر منہ کرو گے اور جب کہ ابھی تم نے منہ بھی ادھر نہیں کیا تو نہیں معلوم وہ کون سا زمانہ آئے گا جو تم اس راستہ پر چلو گے (جب سورہ زمر کی آیت الی جھنم زمرا، ان پر صادق آئے گی۔ اڈیٹر اہل حدیث) کیا تم لوگوں نے زندگی کا ٹھیکہ لے لیا ہے کہ تم نہیں مرو گے جب تک کہ تم اپنے مقصد کو نہ پا لو۔ اس لئے تم سستی کرتے ہو کہ موت کے وقت اپنا کام کر لیں گے۔ تمہاری غفلتیں کب دور ہوں گی تم کب اپنے مقصد کو پاؤ گے۔ وہ کیا تبدیلی آئے گی اور کب آئے گی جب تم مسیح موعود کے بتائے ہوئے راستے پر چلو گے۔

کیا ہم مومن اور مسلم ہیں؟

مومن اور مسلم کے الفاظ سے ہی تمہارے فرائض کا پتہ لگتا ہے مگر تم اس پر غور نہیں کرتے۔ مسلم کہتے ہیں فرمان بردار کو ایسا فرمان بردار جو اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے۔ مومن اس کو کہتے ہیں جس کو خدا پر کامل یقین ہو جو امن میں ہو اور دنیا کو امن دینے والا ہو۔ لیکن تم میں سے ہر ایک اپنی حالت غور کرے کہ کیا تم میں یہ حالت ہے، تم ان صفات کو اپنے اندر پاتے ہو۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر تم کو ابتلا آ جاتا ہے ترقی نہ ملے تو تمہارا ایمان خطرے میں پڑ جاتا ہے (یہ فقرہ ثابت کر رہا ہے کہ قادیان میں حواریان مسیح کا اجتماع تو ے کی گرمی کے باعث ہے ورنہ اگر نوکری سے بالکل برطرف کئے جائیں تو بقول خلیفہ صاحب سارے خلافت کمیٹیوں کا کام کرنے لگ جائیں۔ مخالفوں کا عرصہ سے یہی خیال تھا جس کی آخر تصدیق ہوگئی۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) معمولی باتوں پر جو لوگ کہتے ہیں کہ ان کو ابتلاء آ گیا، وہ ظاہر کرتے ہیں کہ وہ ابتلاء برداشت نہیں کر سکتے اگر کہیں کہ بڑی بڑی ٹھوکریں انہوں نے کھائیں اور سلامت رہے تو میں کہونگا کہ وہ ٹھوکریں ان کے لئے ابتلاء نہ تھیں ان کے لئے یہی ابتلاء تھا جس کو برداشت نہ کر سکے۔ کیا ترقی کا نہ ہونا یا کسی اور معاملہ میں ان کی خواہش کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا نہ ہونا ایسا ہے جس سے ان کا ایمان متزلزل ہو جائے۔ میں دیکھتا ہوں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے جن کا مسیح موعود کی آمد یا صداقت سے کوئی تعلق نہیں تم میں سے بڑے بڑوں کو یعنی ان کو جو دوسروں کو بڑے اور اہل الرائے نظر آتے ہیں (ہیں! ایسا غضب! ایسے لوگ جن کو قادیانی امت میں ہم اہل الرائے جانتے ہیں یہی چند اصحاب ہیں، نانا ناصر صاحب، میاں محمد علی خان صاحب. مولوی شیر علی حافظ روشن علی مولوی غلام رسول، سہ صدی دوست قاسم علی، مولوی سرور شاہ، افسوس خلیفہ صاحب نے قادیانی اہل الرائے کے حق میں ہمیں یہ کہنے پر مجبور کیا:

سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جن کی پارسائی کا۔ وہ سب رند خرابات اپنے نکلے ہمنوا نکلے۔

اڈیٹر اہل حدیث) مسیح موعود پر شک پیدا ہو جاتا ہے۔

صحابہ میں ثابت قدم بہت تھے۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر ایسی کمزوریاں ایمان کی کمزوری پر دلالت کرتی ہیں تو اس قسم کی تو صحابہ میں بھی تھیں۔ مگر میں کہتا ہوں بعض صحابہ نے بھی کمزوریاں دکھائیں لیکن کمزوریاں دکھانے والوں کے مقابلہ میں ثبات اور جرأت ایمانی دکھانے والوں کی تعداد بہت اور بہت زیادہ ہے تم میں سے تو کمزوریاں دکھانے والوں کی تعداد زیادہ ہے اور صحابہ میں جرأت ایمانی دکھانے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ تم میں ثبات دکھانے والے ایک دو ہیں اور وہ بھی ہندوستان سے باہر ہیں۔ تم میں کم ہیں جن کے متعلق میرا دل گواہی دیتا ہو کہ وہ خواہ کیسے ہی حالات میں سے گذریں ان پر کوئی ابتلاء نہیں آ سکتا۔

تم میں سے بہت اب تک مؤلفۃ القلوب کے سے سلوک کے متوقع ہیں:

تم میں سے ابھی ایسے لوگ ہیں جو توقع رکھتے ہیں کہ ان سے مؤلفۃ القلوب والا معاملہ کیا جائے۔ حضرت خلیفہ اول کے زمانے میں ایک شخص جو کئی برس سے مسلمان ہو چکا تھا مجھے کہنے لگا مؤلفۃ القلوب سے مدد دو۔ حالانکہ مؤلفۃ القلوب وہ لوگ ہوتے ہیں جو بعض دنیاوی رکاوٹوں سے اسلام کا اظہار نہ کر سکتے ہوں ان روکوں کے دور کرنے میں ان کی مدد کی جائے تا کہ وہ جرأت سے اظہار اسلام کر سکیں۔ اگر تم باوجود زبان سے اقرار اسلام و ایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے پھر بھی مولفۃ القلوب کے سے سلوک کے متوقع ہو تو مومنوں میں کب شامل ہو گئے (جب شاہ مصر ہوا تھا۔ ایڈیٹر اہل حدیث) ایسے لوگوں سے مؤلفۃ القلوب اچھے ہیں کیونکہ ان کی امید ہے اور یہ اقرار کے باوجود پھر پیچھے ہٹ رہے ہیں اور ایمان پر مضبوط نہیں اور ان کے قدم لڑکھڑا رہے ہیں ابھی تو تمہاری وہ حالت بھی نہیں جو تم دعوی کرو کہ تم مومن ہو مگر خدا کہے کہ ت مومن نہیں بلکہ مسلم ہو۔ گویا ابھی خدا سے مسلم کا خطاب پانے کے لئے ایک اور زمانہ کے امیدوار ہو (لو فیصلہ ہو گیا موجودہ جماعت قادیان نہ باطنی مومن نہ ظاہری مومن ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

پس ابتلاء وہی ہے جس کو انسان محسوس کر سکے ...لڑکھڑ وانے لگیں اور پھر ایمان پر ثابت قدمی ہو۔ یہ نفس کا دھوکہ ہے کہ کہا جائے ہم نے فلاں فلاں ابتلاء کو برداشت کیا اصل بات یہ ہے کہ جس کو برداشت کر لیا وہ ابتلاء تمہارے لئے نہ تھا بلکہ اوروں کے لئے تھا۔

تمہیں کیا حاصل ہوا:

تمہاری حالت بہت خطرناک ہے (بے شک آپ سچ فرماتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) تم نجات کے دروازے سے ابھی بہت دور ہو تمہارے اچھے لیکچرار جو بہت اچھا بیان کر سکتے ہیں (جیسے مولوی غلام رسول منشی قاسم علی وغیرہ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اور خوب دلائل دے سکتے ہیں ان کی حالت بھی ایسی ہی ہے کہ وہ اس پیاسے کی مانند ہیں جس نے لق و دق بیاباں میں پانی کا چشمہ پا لیا اور اس پر پہنچ کر بجائے پانی پینے کے ناچنے لگ گیا۔ تم اپنی تقریروں میں حقانیت اسلام کے دلائل دیتے ہو جس کے معنی ہیں کہ تم نے چشمہ پا لیا لیکن اپنی تشنہ لبی تم نے نہیں بجھائی۔ مسیح کی وفات کی دلیل دینا مسیح موعود کی صداقت کے دلائل بیان کرنا ہی بتاتا ہے کہ حق کیا ہے شیریں پانی کا چشمہ کہاں ہے مگر اس سے کیا جب کہ تم پیاسے کے پیاسے ہی رہے تمہارے دلائل سے یہ تو معلوم ہوا کہ تمہیں صحیح راستہ معلوم ہو گیا مگر جب تم پر اس پر چلتے نہیں تو کیا حاصل ۔ (الفضل قادیان ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۵۔ ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں شہادتیں اپنا مطلب بتانے میں صاف ہیں ان کا مطلب واضح ہے کہ مرزائی فرقہ جس کو خلیفہ مخاطب کرتا ہے نہایت بدترین اخلاق کا مالک ہے بلکہ یہ کہنا بھی بے جا نہیں کہ ان کا ایمان نمرود شداد اور فرعون کے ایمان کے قریب ہے و

الله یشهد انهم لکا ذبو ن

ہم حیران تھے کہ وہ بے چارے تو جان سے فدا ہیں مگر خلیفہ کہتا ہے کہ تم بڑے بداخلاق ہو کہیں وہی قصہ تو نہیں :

پڑھی نماز جنازہ کی میری غیروں نے
مرے تھے جن کے لئے وہ رہے وضو کرتے

لیکن اس مہینے میں اخبار الحکم قادیان دیکھنے سے معلوم ہوا کہ خلیفہ کی شکایت بے جا نہیں۔اس کی تفصیل یہ ہے۔

اس میں شک نہیں کہ مرزائی امت کی بڑی پارٹیاں دو ہیں قادیانی پارٹی اور لاہوری۔ ان دونوں میں باہمی گو اختلاف ہے مگر غیروں سے تو رشتہ اخوت ان کا قریب ہے کیونکہ دونوں مرزا صاحب کو بجائے دجال کے مسیح موعود اور مہدی مانتے ہیں ان دونوں کا قرب ملاحظہ کیجئے اور برتاؤ دیکھئے

گذشتہ مارشل لاء کے دنوں میں قادیانی اخباروں نے لاہوریوں کے برخلاف اتنے مضامین لکھے تھے کہ وہ اپنی قسمت سے بچ گئے ورنہ ان کی کوشش میں کمی نہ تھی پچھلے قصے کو جانے دیجئے تازہ واقعہ یہ ہے کہ قادیان کے اخبار الحکم نے حال ہی کی اشاعت میں لاہوری پارٹی کے امیر کو پھانسی دلانے کی تجویز نکالی ہے جس کی صورت یہ ہے۔لکھا ہے:

کیا امیر المنکرین گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھائیں گے : پچھلے مہینہ میں جناب امیر المنکرین (مولوی محمد علی لاہور) صاحب اور مولانا محمد احسن کے درمیان کوئی اس قسم کی خط وکتابت کا ہمیں علم ہوا ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ امیر المنکرین گورنمنٹ کے خلاف تلوار اٹھانے کی ضرورت محسوس کررہے ہیں۔ یہ ایک حیرت انگیز انکشاف ہے جو حال ہی میں ہوا ہے جس نے پیغام پارٹی اور ان کے امیر کے تمام خفیہ حالات کو واضح کردیا اور ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی منصوبہ کرنا ان لوگوں سے بعید نہیں ہوسکتا کیونکہ ایک وقت تھا جب کہ خلافت اول کے زمانہ میں اسی پارٹی کے بعض سرکردہ لیڈروں نے اظہار الحق نامی ٹریکٹ گمنام شائع کیئے جن پر مطبع تک کا نام درج نہ تھا۔ وہ ٹریکٹ روحانی گورنمنٹ سلسلہ حقہ احمدیہ کے درمیان شقاق اور فساد کی بہت بڑے بنیادی تھے اور خود حضرت خلیفۃ المسیح اول کے متعلق بھی اس میں بہت بکواس کی گئی تھی اس وقت اڈیٹر الحکم نے گورنمنٹ کو توجہ دلائی تھی کہ وہ اس خفیہ جماعت کا پتہ لگائے جس نے اس قسم کا گمنام ٹریکٹ شائع کیا ہے اور جن پر مطبع تک نام نہیں ہے کیونکہ یہ تمام سوسائٹیاں جو کام کرتی ہیں خواہ وہ کسی ایک شخص کے خلاف ہوں یا کسی خاص جماعت کے آخر وہ ملک اور گورنمنٹ کے لئے بھی سخت مضر اور نقصان رساں ثابت ہوتی ہیں جماعت کے اندر شقاق اور فساد ڈالنے کے لئے ایک خفیہ سوسائٹی بنائی گئی آخر قدرت کے ہاتھ نے اسے ظاہر کر دیا اور وہ بری طرح سے ارض مقدس سے نکالے گئے اور اس پاک جماعت سے اخرج منه الیز ید یو ن کے ماتحت یزیدی کہلائے اس کے چند ہی سال بعد اسی سوسائٹی نے اب گورنمنٹ کے خلاف خفیہ منصوبے تجویز کرنا شروع کر دیئے اور اس منصوبہ کا راز اس خفیہ خط وکتابت نے کھول دیا جو مولوی محمد علی اور مولوی محمد احسن کے درمیان ہو رہی ہے۔ اس خط وکتابت میں سے ایک خط ہمارے ہاتھ لگ گیا ہے جسکو ابھی ہم محفوظ رکھیں گے اور ضرورت کے وقت اسکو شائع کریں گے

یہ خط خواب واضح کر دیتا ہے کہ جیسے ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور والی مثل ہے بالکل اسی طرح یہ لوگ ظاہر کچھ کرتے ہیں اور اصل قدم کسی اور طرف اٹھاتے ہیں۔ اخباروں اور تقریروں میں ظاہر کیا جاتا ہے کہ ہم سرکار عالیہ کے وفادار ہیں ہم تارک ...نہیں مگر ..طور پر ایک دوسرے کو... تلوار اٹھانے کا وقت آیا ہے کہ نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جب ان بھائیوں کا باہمی یہ برتاؤ ہے تو دوسروں سے جو کچھ بھی کریں بجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ایسے ہی واقعات کی بنا پر یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۲۱ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲ ص ۱-۴)

ختم نبوۃ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مسلمانوں میں مسئلہ ختم نبوۃ بنیادی اصول کی طرح مسلّمہ ہے اسلئے کہ یہ مسئلہ نہ قیاسی ہے نہ استنباطی بلکہ قرآن مجید اور حدیث شریف کے صاف لفظوں میں اس مسئلہ کا اظہار کیا گیا ہے۔ تصویر اس مسئلہ کی یہ ہے: بعد آنحضرت ﷺ کے کسی شخص کو منصب نبوت حاصل نہیں ہوسکتا نہ اصلی نہ ظلی اور نہ بروزی نہ نقلی

اس دعوی پر دلیل آیت قرآنی ہے

ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔ (الاحزاب:۲۱) (یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں ہاں اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں)۔

اس آیت کی تفسیر میں خود آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

لا نبی بعدی (بخاری و مسلم)۔ (میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا)

حکمت ختم نبوۃ:

امت کو ایک درخت سے مثال دیں جس کے ٹہن اور شاخیں جدا جدا ہو کر دور دور تک جاتی ہیں لیکن اس درخت کی وحدت اس کے تنہ کی وحدت پر موقوف ہے یعنی کسی درخت کو ایک کہنا اس کی فرع ہے کہ اس کا تنہ ایک ہے اس کی تفریع یہ ہے کہ اگر تنے بھی دو ہیں تو درخت بھی دو کہلائیں گے۔

اسی طرح کسی قوم کی وحدت اس کر مرشد اعظم کی وحدت پر موقوف ہے اسلامی اصطلاح میں مرشد اعظم نبی ہے اسلام میں گو بہت سے فرقے ہیں جن میں آسمان و زمین جتنا اختلاف ہے یہاں تک کہ ایک مشرق کو جاتا ہے تو دوسرا مغرب کو، تاہم یہ سب فرقے ایک ہی دین کے کہلاتے ہین کیونکہ ان سب کی نبوت ایک ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی نبوۃ محمد یہ۔ یہی فلسفہ ہے ختم نبوۃ کا چونکہ خدا کو منظور تھا کہ مسلمان باوجود اختلاف کے ایک ہی دین پر وحدت پذیر رہیں اس لئے نبوۃ کو انکے رسول پر ختم کر دیا (جل جلالہ) اسی لئے سب فرقوں کے علماء قاطبۃً متفق ہیں کہ بعد آنحضرت ﷺ کے نبوت ختم ہے۔ یہ مضمون ایسا صاف ہے کہ ہمارے زمانہ کے مدعی نبوۃ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اس کی صحت پر دستخط کئے تھے آپ فرماتے ہیں:

و اما ذکر نزول عیسی بن مریم فما کان لمو من ان یحمل هذا الاسم المذکور فی الاحادیث علی ظاهر معناه، لأنه یخالف قول الله عز و جل. ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین. الاتعلم ان الرب الرحیم المتفضّل سمّی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثناء، و فسّره نبینا فی قوله لا نبی بعدی، بیان واضح للطالبین؟ و لو جوّزنا ظهور نبی بعد نبینا ﷺ لجوّزنا انفتاح باب وحی النبوة بعد تغلیقها، و هذا خلف کما لا یخفی علی المسلمین و کیف یجیء نبی بعد رسولنا ﷺ وقدانقطع الوحی بعد وفاته و ختم الله به النبیین (حمامة البشری۔ ص ۲۰)

کیا تو جانتا نہیں کہ اللہ نے ہمارے نبی کا نام خاتم الانبیاء بغیر استثنا کے رکھا ہے اور آپ ﷺ نے حق کے طالبوں کے لئے واضح لفظوں میں اس کی تفسیر فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ اگر ہم کسی نبی کا آنا جائز رکھیں تو وحی نبوت کا دروازہ بند ہونے کے بعد کھولنے کے قائل ہوں گے کوئی نبی بعد آنحضرت ﷺ کے کیسے آ سکتا ہے حالانکہ وحی نبوت کی ختم ہو چکی ہے اور اللہ نے آنحضرت کے ساتھ نبی ختم کر دیئے ہیں

یہ عبارت بآواز بلند اپنا مدعا صاف لفظوں میں بتا رہی ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اب رہی یہ بات کہ جو کوئی دعوی نبوت کرے اسکو مرزا جی کیا جانتے ہیں اس کا جواب مندرجہ ذیل عبارت سے ملتا ہے:

وما کان لی ان ادّعی النّبوّة و اخرج من الاسلام و الحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقوم کافرین ۔ (حمامۃ البشری ۔ص ۷۹) (مجھے یہ جائز نہیں کہ میں نبوت کا دعویٰ کر کے اسلام سے نکل جاؤں اور کافروں سے جا ملوں)

یہ عبارت صاف کہہ رہی ہے کہ دعوے نبوت مرزا جی کے نزدیک بھی کفر تھا جس کتاب کی یہ عبارتیں درج ہیں وہ ۱۳۱۱ھ میں چھپی تھی باوجود اس تصریح اور تشریح کے کہ نبوۃ ختم ہے اور مدعی نبوت خارج از اسلام کافر ہے آکر وقت اپنا جی چاہا کہ نبی بنوں تو اس کی تمہید یوں رکھی کہ ختم نبوت کی تشریح یوں فرمائی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شخص آپ کی وساطت اور اتباع کے بغیر نبی نہیں ہوسکتا۔ جس طرح سابق زمانہ میں نبوت براہ راست خدا کی طرف سے ملا کرتی تھی اب وہ صورت نہیں بلکہ اسی کو نبوت ملے گی جو اتباع محمدی میں کامل ہوگا چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

ہاں اپنی ختم رسالت کا نشان قائم رکھنے کے لئے یہ چاہا کہ فیض وحی آپ کی پیروی کے وسیلہ سے ملے اور جو شخص امتی نہ ہو اس پر وحی الٰہی کا دروازہ بند ہو، سو خدا نے ان معنوں سے آپ کو خاتم الانبیاء ٹھہرایا لہذا قیامت تک یہ بات قائم ہوئی کہ جو شخص سچی پیروی سے اپنا امتی ہونا ثابت نہ کرے اور آپ کی متابعت میں اپنا تمام وجود محو نہ کرے ایسا انسان قیامت تک نہ کوئی کامل وحی پا سکتا ہے اور نہ کامل ملہم ہوسکتا ہے کیونکہ مستقل نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہوگئی ہے مگر ظلی نبوت جس کے معنی ہیں کہ محض فیض محمدی سے وحی پانا وہ قیامت تک باقی رہے گی تا انسانوں کی تکمیل کا دروازہ بند نہ ہو اور تا یہ نشان دنیا سے مٹ نہ جائے کہ آنحضرت ﷺ کی ہمت نے قیامت تک یہی چاہا ہے کہ مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کے دروازے کھلے رہیں اور معرفت الٰہیہ جو مدار نجات ہے مفقود نہ ہو جائے (حقیقۃ الوحی ۔ص ۲۸)

اس تشریح کے بعد اپنے لئے کھلے لفظوں میں اظہار خیال کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اور اقطاب اس امت میں گزر چکے ہیں اس کو حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

(حقیقۃ الوحی ۔ص ۳۹۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس قادیانی اصطلاح میں نبوت دو قسم کی ہے ایک وہ جو براہ راست بلا وسیلہ کسی نبی کے ملتی تھی دوم باتباع محمدی ملتی ہے چنانچہ خلیفہ محمود احمد قادیانی کے الفاظ درج ذیل ہیں:

میں پھر بڑے زور سے اعلان کرتا ہوں جیسا کہ متعدد بار اعلان کر چکا ہوں کہ میں مرزا صاحب کو نبی نہیں مانتا لیکن نہ ایسا کہ وہ نئی شریعت لائے ہیں اور نہ ایسا کہ ان کو آنحضرت ﷺ کی اتباع کے بغیر نبوت ملی ہو اور ان معنوں سے آپ کو حقیقی نبی نہیں مانتا۔ ہاں اگر حقیقی نبی کے یہ معنی ہوں کہ وہ نبی ہے یا نہیں تو میں کہونگا کہ اگر حقیقی کے مقابلہ میں نقلی یا بناوٹی یا اسمی نبی کو رکھا جائے تو مین آپ کو حقیقی نبی مانتا ہوں ایک جو شریعت لانے والے ہیں ، دوسرے جو شریعت تو نہیں لائے لیکن ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے اور کام وہ پہلی امت کا ہی کرتے ہیں جیسے سلیمان ذکریا یحی علیہم السلام ، اور ایک وہ جو نہ شریعت لاتے ہیں اور نہ ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے لیکن وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں اور سوائے آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی اس شان کا نہیں گذرا کہ اس کے اتباع میں ہی انسان نبی بن جائے۔ (الفصل۔ص ۱۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

یہ عبارت بھی اپنا مضمون بتانے میں صاف ہے کہ مرزا صاحب قادیانی طفیلی نبی ہیں اسی کا نام ظلی یا بروزی نبوت ہے۔ یعنی گاتے گاتے گویئے بن گئے۔ ہم شروع میں کہہ آئے ہیں کہ نبی بمنزلہ تنے کے ہوتا ہے جس سے امت میں وحدت پیدا ہوتی ہے اور رہتی ہے جب نبوت میں اثنیت (دوئی) آئی تو امت میں بھی دوئی پیدا ہو جائے گی اسی لئے قادیانی خلیفہ مرزا محمود احمد نے حسب تعلیم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فتوی شائع کیا جس کے الفاظ یہ ہیں:

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالی کے ایک نبی کے منکر ہیں۔

(انوار خلافت۔ص ۹۰)

فرقہ بہائی:

یہ تو ہے قادیانی آواز کا مختصر ذکر ان کے مقابلہ میں دوسری آواز بہائی ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایران سے اٹھی تھی جس کی تفصیل یہ ہے

گذشتہ صدی (یعنی تیرھویں) صدی ہجری میں ایران سے ایک شخص شیخ بہاء اللہ اٹھا۔ اس نے نبوت کا دعوی کیا اس کے مریدوں نے اس کے دعوی کو صحیح تسلیم کیا۔ چنانچہ آج بھی وہ لاکھوں کی تعداد میں تبلیغ کر رہے ہیں۔ چونکہ قرآن مجید کو الہامی کتاب مانتے تھے اس لئے آیت خاتم النبیین کی تفسیر کرنے کی ان کو بھی ضرورت محسوس ہوئی۔ بقول ان کے پہلے زمانہ میں جتنے انبیاء آئے وہ بطور وراثت کے نبوت کے مستحق ہوتے تھے اب جو ہوں گے وہ براہ راست استحقاق نبوت رکھنے والے ہوں گے۔ بہائیوں کا دعوی مرزائیوں کے دعوی کے بالکل برعکس ہے کیونکہ وہ گذشتہ سلسلہ کو ارثی کہتے ہیں اور مرزائی آئندہ کو بروزی مانتے ہیں۔

اس مقام پر بہائی رسالہ کے چند جملے نقل کئے جاتے ہیں۔ بہائی مضمون نگار آیت ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین لکھ کر لکھتا ہے:

مقصود ازیں آیہ مبارکہ واضح ست کہ می فرماید نہ تنہا زید بلکہ از رجال مسلمین ہیچ کدام فرزند جسمانی آنحضرت نیست لکن رسول خدا ست و رجال مسلمین باآنحضرت ہستند نہ اولاد جسمانی وہ نہ وارث درنبوت رسول کریم چوں نہ اولاد آنحضرت اند؟ و نہ وارث وزنبوتش لہذا اگر یکے از آنہا زن خود را طلاق بدہد وپس ازمدتے حضرت آن زن را نکاح کند، این نکاح مخالف ہیچ قانونے نیست۔ پس دریں آیہ مبارکہ دو مطلب ومقصد مذکور و موجود اول نفی باعتراض معترضین و ثانی منع وراثت آں رجال درنبوت رسول کریم بعکس رجال وخلفائے رسل سابقین کہ ورّاث رسول خود بودند حتی درنبوت و وراثت بر رجال و خلفائے مسلمین ختم شد۔ یعنی قبل از محمد رسول اللہ ﷺ و نزول قرآن نظر باقتضائے ازمنہ سابقہ خلفاء ہر نبی مرسل و پیغمبر شارعی وارث نبوت وکتاب وصاحب وحی وخطاب بودند.. وایں نحو وراثت ونبوت کہ در سلسلہ خلفاء و رجال ہر امتی پس از ہر نبی شارعی بود، در بین خلفاء و رجال مسلمین نبود زیرا قبل از کور فرقان در ہر زمان ملت و دایانت محتاج ایں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحو وحی و نبوت ..اما در عصر قرآن چون آں کتاب الٰہی حفظش بعلم اللہ مسلّم بود و تاثیر و نفوذش محتوم لہذا بعد از رسول اللہ لزوم وحی و نبوت برائے رجال و آئمہ مسلمین نماند واین دلیل بر کمال بود کہ باوجود اشرف بودن علماء اسلام بر انبیائے بنی اسرائیل ابداً محتاج وحی و نبوت در زمان خود نبودند و وراثت در نبوت برائے آئمہ و خلفائے مسلمین مقرر نگشت ۔این بود معنے کلمہ خاتم النبیین کہ ختم نبوت در بارہء رجال مسلمین بعو دند در خصوص ظہور موعود و سدّ ابواب و فیوضات سلطان سریر فضل و جود زیرا در قرائن و سیاق و سباق ایں آیہ مبرکہ بیان حدود و شئوٰن رجال مسلمین است نہ تعیین رتبہ و مقام موعود آئندہ ۔این بودہ موضوع آیہ خاتم النبیین و بغیر ایں ادنیٰ اشارہء در ایں آیات در بارہء ظہور موعود و ختم وحی و دیانت نیست و احادیث معتبرہ فرق اسلامیہ کہ اول مبیّن آیات قرآنیہ است نیز شاہد بر ایں معنی و دال بر ایں مقام است و از جملہ احادیث مسلّمہ بین مسلمین بخطاب رسول اللہ ﷺ بحضرت علی علیہ السلام است کہ مے فرماید یا علی انت منی بمنزلة ھارون من موسی الّا انه لا نبی بعدی یعنی اے علی تو با من بمنزلہ ہارون ہستی کہ با موسی بود مگر پس از من نبی نیست و واضح تر ازیں چہ میشود کہ میفرماید اے علی ہر مقام و منزلتے کہ ہارون در زمان موسی داشت تو در زمان من داری باستثنائے نبوت کہ پس از حضرت کلیم آئمہ دین نبی بودند و لے پس از من نبی نیستند ۔پس موضوع ایں حدیث و قرائن آں راجع بائمہ مسلمین است نہ بظہور موعود و اشارات آیات قرآنیہ دلیل بر ختم نبوت در سلسلہ رجال و خلفاء مومنین است نہ سدّ فیض قدیم و ختم وحی و دیانت رب رحیم ھذا ھو الحق و ما بعد الحق الا الضلال (البشارات جلد ا نمبر ۵ ص ۴۳۔۴۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اس ساری عبارت کا مطلب اتنا ہی ہے جو ہم نے پہلے بتا دیا ہے کہ زمانہ سابق میں نبوت بطور وراثت کے ملتی تھی اب اس کی ضرورت نہیں رہی لہذا وہ ختم ہو گئی آنحضرت ﷺ اسی سلسلہ کے خاتم ہیں، مطلق سلسلہ نبوت کے خاتم نہیں ۔مستقل نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے رہیں گے یہاں تک کہ ایسے بھی آ سکتے ہے جو قرآن اور شریعت محمد یہ کے ناسخ ہوں چنانچہ (بقول بہائیاں معاذ اللہ) قرآن اور شریعت محمد یہ کو شیخ بہاء اللہ نے آ کر منسوخ کر دیا جوان کے نزدیک رسول تھے۔

بہائی لوگ قرآن مجید کو الہامی اور قابل عزت جانتے ہیں مگر بوجہ منسوخ ہونے کے قابل عمل نہیں کہتے۔ (نوٹ: اس مسئلہ پر الگ کبھی بحث ہوگی۔انشاء اللہ۔)

ہمارے نزدیک یہ دونوں مذہب (مرزائی و بہائی) غلط ہیں قرآن مجید کی نص صریح ہے کہ آنخضرت کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اس آیت کے جتنے اجزاء ہیں سب ہم تینوں گروہوں کو مسلّم ہیں۔اول خاتم کا لفظ جس کا ترجمہ ہے ختم کرنیکا آلہ۔ النبیین، نبی کی جمع ہے اور جمع پر الف لام ہے جس سے اس کی جمعیت کو استغراق ہو جاتا ہے یعنی سب نبیوں کا خاتم۔ہم تینوں گروہوں کا اس تشریح پر بھی اتفاق ہے۔ اختلاف صرف اس میں ہے کہ یہ دونوں گروہ اس لفظ (نبیین) کو ایک صفت سے موصوف کرتے ہیں اور ہم اس کو معرّا چھوڑتے ہیں جیسا کہ وہ بالہام ربانی معرا ہے۔ قادیانی گروہ اسکی صفت بتاتا ہے، مستقبل اور براہ راست، اور بہائی گروہ کہتا ہے،... نبی، پس اس دعوی کی دلیل پیش کرنا ان کا فرض ہے۔

قادیانی گروہ اس دعوی پر آیت مندرجہ ذیل پیش کیا کرتا ہے

یا بنی آدم امّا یأتینکم رسل منکم یقصّون علیکم آیاتی فمن اتّقی و اصلح فلا خوف علیهم و لا هم یحزنون(

الاعراف:۳۵) اے بنی آدم اگر تمہارے پاس میری طرف سے رسول آویں جو میرے حکم تم کو پڑھ کر سناویں تو جو لوگ پرہیز گاری اور صلاحیت اختیار کریں گے ان پر کوئی خوف نہ ہوگا نہ وہ غمگین ہوں گے۔

کہتے ہیں یہ آیت آنخضرت ﷺ کے وقت اتری ہے اور اس میں تمام بنی آدم کو مخاطب کر کے آئندہ کو رسول آنے کی خبر دی گئی ہے، تو ثابت ہوا کہ بعد آنخضرت ﷺ رسول آ سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

اہل علم تو کوئی اس آیت کو اس دعوی پر دلیل نہیں لا سکتا کیونکہ اس میں قضیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرطیہ ہے اور شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں محال بالذات اور محال بالغیر دونوں شرط بن سکتے ہیں اس کی مثال خود قرآن مجید میں موجود ہے

قل ان کان للرحمان ولد فانا اول العابدین ۔

اور اے نبی کہہ دے کہ اگر خدا کی اولاد ہو تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرونگا۔

جس طرح اس آیت میں ولد خدا محال کو شرطیہ کے لئے مقدم بنایا ہے اسی طرح اس آیت میں رسل اللہ محال کو شرطیہ میں مقدم بنایا ہے۔ فافہم۔ نہ اس آیت سے ولد خدا کا اثبات ہوتا ہے نہ اس سے رسل اللہ کے آنے کا ثبوت ملتا ہے۔ دونوں برابر ہیں و اندفع ما اورد

اچھا اگر اس آیت سے رسل اللہ کے آنے کا ثبوت ملتا ہے تو پھر ظلی یا بروزی کیوں کہتے ہو؟ آیت مذکورہ میں کوئی لفظ نہیں جس کے یہ معنی ہوں کہ حقیقی رسول نہ آئیں گے اور بروزی رسول آویں گے۔ بہائیوں کی طرح صاف کہو کہ مرزا صاحب قادیانی مستقل رسول ہیں۔ دگر ہیچ

پس جس طرح آیت خاتم النبیین اور حدیث صحیح لا نبی بعدی نفی نبوت میں صاف اور صریح ہیں اس طرح کی کوئی آیت یا حدیث اثبات نبوت کے لئے صریح ہے تو پیش کرو۔

قادیانی دعوی عجیب ہے تو بہائی دعوی عجیب تو۔ حیرانی پر حیرانی ہے کہ صاف اور صریح آیت کیسامنے دلیری کی جاتی ہے۔ الی اللہ المشتکی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ نومبر ۱۹۲۱ء ص ۱۔۴)

الجواب الصحیح

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں

گذارش ہے کہ لاہوری احمدی جماعت کے، پیغام صلح، ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۸۔۱۰ پر صوفی عبدالرحمٰن صاحب احمدی ساکن مالیر کوٹلہ کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کا عنوان صوفی صاحب نے یہ رکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیات مسیح کے قائلین سے ایک استفتا

جمیع علماء ہند اہل حدیث واہل سنت و جماعت سے سے ایک ضروری استفتاء۔

اس عنوان کے نیچے صوفی صاحب لکھتے ہیں:

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ایسے اشخاص کے بارے میں جو اس صدی میں یا اس سے پیشتر گذشتہ زمانے میں اس بات کے قائل ہوں کہ حضرت عیسی مسیح ناصری دیگر گذشتہ انبیاء کی طرح انتقال فرما چکے ہیں اور زندہ بجسم عنصری آسمان پر نہیں اٹھائے گئے اور نہ آج تک (۱۹۲۱ء) آسمان پر زندہ بجسم عنصری موجود ہیں اور جب موجود نہیں تو آسمان سے زندہ اسی زمین پر فرشتوں کے ساتھ نازل ہونا باطل ہے اور آنے والا مسیح موعود اس امت میں سے ایک شخص بطور امام پیدا ہوگا بینوا و توجروا

(پیغام صلح لاہور ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۸)

اس کے بعد صوفی عبدالرحمٰن صاحب نے چند ایک کتابوں کے حوالے دے کر اس بات کو ثابت کرنا چاہا ہے کہ ان کے مصنف حضرت عیسی کی موت کے قائل تھے اور اخیر میں صوفی صاحب نتیجہ کے طور پر یوں لکھتے ہیں:

یہ صاحبان مذہب اہل سنت و الجماعت کے مشہور و معروف امام و مقتدا ہیں۔ باقی فرقہ ہائے معتزلہ جہمیہ کا تو ذکر نہیں وہ سب کے سب حضرت عیسی کی موت کے قائل ابتداء سے چلے آئے ہیں، (پیغام صلح مذکور۔ص ۹)

میں حبیب اللہ عرض کرتا ہوں کہ جن کتابوں کے حوالے صوفی صاحب نے خود نہیں دیکھا، حکیم خدا بخش احمدی کی کتاب عسل مصفی پر بھروسہ کر کے وہاں سے یہ تحریریں نقل کر دی ہیں۔ اس لئے اب میں ذیل میں صوفی صاحب کی تحریروں کا جواب دیتا ہوں۔

قولہ: امام مالک۔ دیکھو مجمع البحار جلد اول صفحہ ۸۶ جس میں لکھا ہے:

و الاکثر علی ان عیسی لم یمت و قال مالک مات۔ (اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ حضرت عیسی نہیں مرے لیکن امام مالک کہتے ہیں کہ عیسی فوت ہو گئے)۔

صحیح مسلم کی شرح اکمال العلم جلد اول صفحہ ۲۶۵ میں بھی لکھا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی العتبیه قال مالك مات عیسی ابن مریم۔ (عتبیہ میں لکھا ہے کہ امام مالک نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم مرگئے) (ص ۸)

ان حوالہ جات سے جو مالکی مذہب کے آئمہ کی مشہور و مستند کتب میں سے ہیں صاف ظاہر ہوتا ہے کہ امام مالک نے اپنی کتاب عتبیہ میں شائع کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نبی ناصری وفات پا چکے ہیں ۔ (عسل مصفی ج ا ص ۵۱۰)

اقول : واضح ہو کہ حکیم صاحب کا کہ یہ لکھنا (کہ امام مالک نے اپنی کتاب عتبیہ میں شائع کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ نبی ناصری وفات پا چکے ہیں) سراسر جھوٹ ہے، اس لئے کہ عتبیہ نامی کتاب اندلس کے فقیہہ محمد بن احمد بن عبدالعزیز العتبی القرطبی کی تصنیف ہے (وفات اس فقیہہ کی ۲۵۴ھ میں ہوئی ہے) دیکھو کشف الظنون جلد ۲ صفحہ ۱۰۶۔۱۰۷ اور شرح شفا، ج ۲ ص ۱۵۷ ۔اس کتاب عتبیہ کو امام مالک کی طرف منسوب کرنا سراسر غلطی اور دھوکہ دہی ہے۔ امام مالک کی مشہور و معروف کتاب موطا نامی علم حدیث میں موجود ہے اس میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں ۔

اب رہا محمد بن طاہر گجراتی کا مجمع البحار میں یہ لکھنا کہ و قال مالك مات سواس کی بابت گذارش یہ ہے کہ اس جگہ یہ کہاں سے ثابت ہوا کہ اس جگہ مالک سے مراد مدینہ کے مشہور و معروف حضرت ابوعبداللہ امام مالک بن انس ہیں ۔ ابن حجر عسقلانی کی تہذیب التہذیب جلد ۱۰ میں چالیس سے زیادہ شخصوں کے نام مالک لکھے ہیں ۔افسوس ہے کہ احمدی صاحبان بغیر تحقیق کرنے کے بھیڑ چال کے طور پر اسی بات کو لکھتے چلے آئے ہیں۔

قولہ : امام ابن حزم ۔ دیکھو حاشیہ تفسیر جلالین مطبوعہ مجتبائی دہلی ص ۱۰۹ میں لکھا ہے تمسك ابن حزم بظاهر الآیة فقال بموته ،ترجمہ: ابن حزم نے ظاہر آیات قرآنی پر تمسک پکڑا ہے اور کہا کہ عیسیٰ فوت ہو گئے (ص ۸)

اقول :واضح ہو کہ جو کچھ صاحب کمالین نے امام ابن حزم کی نسبت لکھا ہے یہ قول خود دلیل کا محتاج ہے۔ اسلئے کہ تفسیر جلالین کے حاشیئے کمالین نامی پر ابن حزم کی کسی تصنیف کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ امام ابن حزم کی مشہور و معروف تصنیف

کتاب الفصل فی الملل و الاهوا والنحل ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ان کی کسی اور دوسری کتاب میں یہ بات نہیں پائی جاتی کہ انہوں نے آیت فلمّا توفیتنی سے وفات مسیح پر استدلال کیا ہو۔ تعجب کی بات ہے کہ صوفی صاحب نے یہ قول عسل مصفی جلد اول صفحہ ۵۱۸ سے نقل تو کر دیا مگر تحقیق سے کام نہیں لیا۔

قولہ: شیخ المتصوفین ابن عربی۔ دیکھو فتوحات مکیہ و تفسیر عرائس البیان مطبع نولکشور ج ا ص ۲۶۲ و جب نزوله بتعلقه ببدن آخر۔ ترجمہ۔ مسیح ابن مریم کا نزول آخری زمانے میں کسی دوسرے بدن کے ساتھ تعلق پیدا کر کے ہوگا یعنی بروزی رنگ میں۔ (ص ۹ کالم ا)

اقول: واضح ہو کہ یہ عبارت صوفی صاحب نے عسل مصفی جلد اول صفحہ ۵۲۱۔۵۲۲ سے نقل کی ہے اور مرزا خدا بخش عسل مصفی صفحہ ۵۲۱ پر لکھتے ہیں:

شہادت محی الدین ابن عربی کہ وہ کہتے ہیں کہ مسیح فوت ہو گئے اور ان کا نزول بروزی طور سے ہوگا۔

اس کے جواب میں عرض کرتا ہوں کہ جس تفسیر سے مولف عسل مصفی اور صوفی صاحب نے مندرجہ بالا عبارت نقل کی ہے یہ تفسیر حضرت محی الدین ابن عربی کی نہیں ہے، بلکہ اصل میں یہ تفسیر عبدالرزاق کاشی کی ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ عسل مصفی کا مولف خود بھی اس بات کو تسلیم کرتا ہے دیکھو عسل مصفی جلد اول صفحہ ۱۰۱ کا حاشیہ۔ پس اس تفسیر کو ابن عربی کی تفسیر قرار دینا مسلمانوں کو سخت دھوکہ دینا ہے اور عبدالرزاق کاشی مذہب اہل سنت والجماعۃ کے اماموں میں سے نہیں ہے۔

اس جگہ صوفی صاحب کا یہ لکھنا (دیکھو فتوحات مکیہ و تفسیر عرائس البیان) مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے اس لئے کہ تفسیر عرائس البیان، ابی محمد روزبھان، بن ابی نصر نقلی صوفی شیرازی (ف ۶۰۶) کی تفسیر ہے نہ کہ حضرت ابن عربی کی۔ اور جو عبارت صوفی صاحب نے پیش کی ہے وہ عبارت عبدالرزاق کاشی کی تفسیر کی جلد اول کے صفحہ ۲۶۲ کی ہے، نہ کہ تفسیر عرائس البیان کی۔ ذرا اپنے ماخذ عسل مصفی کی جلد اول صفحہ ۵۲۱۔۵۲۲ کو غور سے پڑھیئے

۳۔ صوفی عبدالرحمٰن احمدی صاحب کا اس مقام پر فتوحات مکیہ کا نام لینا بھی ان کی غلط فہمی کی دلیل ہے۔ میں دعوی سے کہتا ہوں کہ ابن عربی کی کتاب فتوحات مکیہ میں سے کوئی احمدی شیخ اکبر کا یہ عقیدہ نہیں دکھلا سکتا کہ وہ عیسی مسیح کی وفات کے قائل تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بروزی نزول کو مانتے تھے۔ بلکہ اس کتاب میں انہوں نے لکھا ہے کہ عیسیٰ بن مریم جسد عنصری کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور اب تک نہیں مرے، (دیکھو فتوحات مکیہ ج ۳ باب ۳۶۷۔ ص ۳۴۱۔ اور جلد ۲ باب ۷۳)۔ اس کے علاوہ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ آخری زمانے میں حضرت امام مہدی کے وقت میں عیسیٰ بن مریم نازل ہوں گے۔ دیکھو فتوحات مکیہ جلد ۳ باب ۳۶۶ صفحہ ۳۲۷

لمبی عبارتیں ہونے کی وجہ سے میں ان کو یہاں نقل نہیں کرتا جن صاحبوں کو تحقیق کا شوق ہو وہ فتوحات مکیہ کے مندرجہ بالا حوالوں کو غور سے پڑھیں۔

قولہ: حافظ ابن قیم جو ساتویں صدی کے مجدد ہیں سردار کے لقب سے مشہور ہیں کتاب زاد المعاد صفحہ ۱۹ مطبع نظامی میں لکھتے ہیں:

ترجمہ: مسیح کی نسبت جو یہ ذکر مشہور ہے کہ وہ آسمان پر چڑھ گئے اور اس وقت ان کی عمر ۳۳ برس کی تھی سو اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا (ص ۹ کالم ۱)

نوٹ: عسل مصفی جلد اول صفحہ ۵۱۷، امام ابن قیم اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر نہیں گئے اور نہ اس کا کہیں ثبوت ملتا ہے۔ پس وہ زمین پر ہی رہے اور فوت ہوئے۔

اقول: واضح ہو کہ ابن قیم کے قول مندرجہ زاد المعاد سے یہ ثبوت نہیں ملتا کہ آپ حضرت مسیح کے رفع آسمانی سے انکاری تھے بلکہ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ زاد المعاد کتاب لکھتے وقت آپ مسیح کے ۳۳ برس عمر پانے والی روایت کی صحت سے انکاری تھے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ کوئی کہے کہ مرزا صاحب جن ۱۸۹۱ء میں دہلی گئے تھے اس وقت مرزا صاحب کی عمر ۵۰ سال کی تھی۔ دوسرا کہے کہ پچاس برس کی عمر میں مرزا صاحب کا دہلی کی طرف جانا سراسر غلط ہے۔ اب موخر الذکر کے اس قول سے یہ مراد نہیں لی جاسکتی کہ اسے مرزا صاحب کے دہلی جانے سے انکار ہے بلکہ اسے اتنی عمر پا کر دہلی کی طرف جانے سے انکار ہے۔ پس اسی طرح ہوسکتا ہے کہ زاد المعاد کتاب تصنیف کرتے وقت ابن قیم کو حضرت مسیح کے ۳۳ برس عمر پانے کی دلیل نہ ملی ہو اس وجہ سے انہوں نے اس وقت حضرت مسیح کی عمر ۳۳ برس پانے سے انکار کر دیا۔ امام ابن قیم اپنی دوسری کتاب ھادی الارواح کی دوسری جلد کے صفحہ ۲۳۵۔۳۶ پر ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرفوع متصل حدیث اس بارے میں لکھتے ہیں کہ مسیح ناصری کی عمر ۳۳ برس کی ہوئی ہے ۔اس روایت کو محدث ابو بکر بن ابی الدنیا نے حضرت انس بن مالک سے نکالا ہے ۔

۲ ۔ واضح ہو کہ حضرت عیسیٰ کا ۳۳ برس کی عمر پانا مرفوع روایتوں سے ثابت ہے دیکھو فتاوی حدیثیہ لابن حجر کا ص ۵ ۔ تنبیہ الغافلین صفحہ ۲۴ ۔ مشارق الانوار صفحہ ۱۷۰ ۔ تفسیر ابن کثیر ج ۹ صفحہ ۳۸۰ ۔ ترجمہ بدور السافرۃ فی امور الآخرۃ صفحہ ۳۷۱ ۔ اور ان روایتوں کو طبرانی نے معجم اوسط میں حضرت انس بن مالک سے اور ابو بکر ابن ابی الدنیا نے حضرت عبداللہ بن عباس اور انس بن مالک سے نکالا ہے اور حافظ ابن کثیر نے اپنی تفسیر کی جلد ۳ کے صفحہ ۲۴۵ پر لکھا ہے:

اٹھائے گئے حضرت عیسیٰ ابن مریم درحالانکہ آپ ۳۳ سال کے تھے جس طرح صحیح میں آیا ہے اور حدیث صفت اہل جنت میں وارد ہوا ہے کہ وہ صورت آدم و میلاد عیسیٰ پر سی و سہ سالہ ہوں گے ۔

۳ ۔ حافظ ابن قیم اپنی مشہور و معروف کتاب ہدایۃ الحیاری، جلد ۲ ص ۴۳ پر لکھتے ہیں:

مسیح دمشق میں مشرقی منارہ پر نازل ہونے والے ہیں اس حال میں کہ اپنے ہاتھ دو فرشتوں کے کندھوں پر رکھے ہوں گے آپ کو لوگ دیکھیں گے ساتھ اپنی آنکھوں کے آسمان سے اترتے ہوئے ۔ پس حکم کریں گے حضرت عیسیٰ ساتھ کتاب اللہ کے اور ساتھ سنت نبی ﷺ کے

دیکھئے کہ یہ عبارت اس بات کی روشن دلیل ہے کہ آپ حضرت مسیح کے آسمان کی طرف بجسد العنصری اٹھائے جانے اور آخری زمانے میں پھر تشریف لانے کے قائل تھے ۔ (باقی) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء جلد ۱۹ نمبر ۴ ۔ ص ۳،۲)

بہتان عظیم

جناب مولوی نور محمد میانوی جہلمی لکھتے ہیں:

ناظرین و برادران ! میں حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ کی خدمت بابرکت میں حاضر ہوا، اور آپ کی زیارت سے مستفید ہو کر اسٹیشن امرتسر میں پہنچا۔ ابھی گاڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلنے میں ایک گھنٹہ دیری تھی، اسلئے مجھے اسٹیشن پر ٹھہرنا پڑا۔ میرے پاس پانچ چھ اشخاص آ بیٹھے۔ ان میں سے ایک صاحب نے میرے ہاتھ میں تفسیر ثنائی جلد دوم اور پرچہ اہل حدیث دیکھ کر کہا آپکے ہاتھ میں کون سی کتاب ہے۔ میں نے کتاب و پرچہ ان کے ہاتھ میں دے دیا اور کہا آپ خود دیکھ سکتے ہیں۔ وہ صاحب تفسیر کا ملاحظہ کرتا رہا۔ بعدہ اخبار کا مطالعہ کیا۔ بعد مطالعہ کرنے کے کہا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا نام نامی بے شک ہر ایک ملک میں مشہور ہو چکا ہے اور ان کی ملاقات کے واسطے دور دراز شہروں سے لوگ ان کی خدمت میں حاضر ہوتے رہتے ہیں لیکن مولوی صاحب میں ایک نقص ایسا پایا جاتا ہے جو ان کی شان سے بعید ہے۔ ان کا مذہب و عقیدہ دیکھ کر ہم لوگ ان سے سخت متنفر ہیں۔ ورنہ اس زمانہ موجودہ میں ان جیسا لائق آدمی نظر نہیں آتا۔ اگر یہ عقیدہ بدل دیں تو پھر کیا کہنے ہیں۔

میں نے کہا مجھ کو بھی تو آپ ان کا عقیدہ بتلاویں تو اس نے کہا کہ مولوی صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ آدمی اپنے اچھے عمل کرنے سے نبی یعنی پیغمبر ہو سکتا ہے۔ اگر ہزار ہا آدمی اپنا کیریکٹر اچھا رکھیں، تو یکدم وہ پیغمبر ہو سکتے ہیں۔ بس یہ عقیدہ مولوی صاحب کا سراسر غلط ہے جس کی وجہ سے لوگ ان سے بیزار ہیں۔ میں نے کہا مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ عقیدہ مہربانی کر کے مجھے بتلاویں کہ ان کی کون سی کتاب میں ہے یا کس جگہ پر مولوی صاحب نے اپنی تقریر میں یہ لفظ فرمایا ہے۔ اس صاحب نے کہا کہ ان کی کلھم کتابوں میں یہ درج ہے میں نے کہا کہ اگر آپ یہ دکھا دیں تو میں آپ کو منہ مانگا انعام دینے کو تیار ہوں اور جب تک آپ مجھ کو اپنے دعوی کا ثبوت نہ دیں گے تب تک میں آپ کا پیچھا نہ چھوڑونگا۔ اگر آپ سچے ہیں تو حوالہ دکھا کر انعام حاصل کریں ورنہ اس بہتان سے توبہ کریں۔ میں نے بیس پچیس بار کہا کہ حوالہ پیش کریں یا توبہ کریں۔ لیکن اس بندہ خدا نے ایک ہی زبان رکھی کہ اس وقت میرے پاس کتابان کی موجود نہیں ہے ورنہ دکھلا دیتا۔ میں نے کہا مولوی صاحب کا سکونتی شہر یہی ہے آپ مہربانی فرما کر صرف کتاب کا نام بتلا دیں کتاب کا مہیا کرنا میرا فرض ہوگا میں مولوی صاحب موصوف کی ہر ایک قسم کی تصنیف کردہ ذخیرہ کتب اور اٹھارہ سال کے فائل اخبار اہل حدیث کلھم آپ کے سامنے رکھ دونگا آپ صرف حوالہ دکھانے پر آمادگی ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماویں ۔اسی اثنامیں گاڑی سٹیشن پر آ گئی لیکن میں بدستور بیٹھارہا اور سوار ہونے کے لئے وہاں سے نہ اٹھا اور نہ اس شخص کو اٹھنے دیا ۔لاچار ہوکر اس نے ہنس کر کہا کہ اب تو گاڑی چلنے والی ہے میں نے کہا گاڑی کو جانے دیں آپ نے ایک ایسا طوفان ظاہر کیا ہے جس کے دفعیہ کے بغیر میں ہرگز امرتسر سے نہ جاؤنگا اور نہ آپ کو یہاں سے اٹھنے دونگا، یہی لفظ زبان پر تھا کہ گاڑی سٹیشن سے روانہ ہوگئی میں سٹیشن پر بدستور بیٹھارہا اور وہ صاحب بھی معہ کئی اے اشخاص کے بیٹھا رہا اور کبھی کبھی ہنس کر کہدیتا کہ یار مجھ کو جانے دو، جب میں نے اس کو از حد دق کیا تو اس نے علانیہ مجلس میں کہا کہ میں نے سنی سنائی باتیں سن کر یہ کہدیا ہے حوالہ پیش کرنے سے عاجز ہوں ۔ جب اس نے اس قدر لفظ کہا تو میں نے اخبار اہل حدیث کا سامنے رکھ کر قادیانی مشن کی سرخی پیش کر کے کہا کہ آپ ذرا مہربانی فرما کر اس مضمون کو ملاحظہ فرمالیں ۔تب آپ کو یہاں سے جانے کی اجازت دونگا۔ جب اس کو اخبار کا صفحہ پڑھنے پر مجبور کیا تو اس نے اس مضمون کو پڑھ کر خود ہی مجلس میں سنا دیا جس میں لکھا تھا، پیغمبر ﷺ کے بعد اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے گا یا کرے تو وہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔ یہ جو جزوی اور ظلی اور بروزی نبوت کا مرزا دعوی کرتا ہے یہ سب تاویلات کفریہ ہیں ایسا عقیدہ رکھنے والا بے شک کافر ہے اس کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔

جب یہ مضمون اس نے خود پڑھ کر لوگوں کو آواز سے سنایا تو لوگوں نے کہا کہ بابو صاحب آپ کا شوروغل کہاں گیا؟ میں نے کہا بابو صاحب! اب توبہ کیجئے۔تو اس بندہ خدا نے معاً کہا کہ میں نے جو یہ مولوی صاحب پر بہتان لگایا ہے میں اس سے توبہ کرتاہوں اور رب العالمین سے معافی چاہتا ہوں ۔ حاضرین نے آمین کہا اور بابو صاحب اپنے کہنے سے نادم ہوئے اور ساری مجلس نے کہا شاباش بابو صاحب نے اپنی غلطی تسلیم کرلی۔ اسکے بعد بابو ساحب نے مٹھائی منگائی اور خاکسار کے سامنے رکھ دی۔ میں نے کہا کہ سب آدمیوں میں تقسیم کردیں سب آدمیوں میں مٹھائی تقسیم کی گئیاور دوبارہ خاکسار کے لئے ہوٹل سے کھانا منگوایا اور خاکسار کا نام دریافت کر کے اپنا نام بابو احمدالدین اسسٹنٹ گیرج اگزامینر امرتسر بتلایا۔ آثم ناچیز نے رب العالمین کاشکر یہ ادا کیا اور شام کی گاڑی پر بطرف جہلم سوار ہوکر روانہ امرتسر سے ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دوسرے روز جلم اتر کر غریب خانہ پہنچ گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۲۱ء جلد ۱۹ نمبر ۴۔ ص ۳۔ ۴)

سیالکوٹ میں مرزائیوں کی خاطر تواضع۔ ا

جناب مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

بعض اصحاب جو مذہبی مذاق نہیں رکھتے وہ مذہبی مناظرات کو بے سود خیال کرتے ہیں۔ ان کو کیا معلوم کہ ان مذہبی مناظروں نے ملک کے مذہبی فتنوں پر کیا اثر کیا ہے اکتوبر ۱۹۲۰ء میں انجمن اہل حدیث گوجرانوالہ کا جلسہ تھا قادیانیوں کے مباحثہ کے لئے مضمون، ختم نبوت، رکھا تھا چنانچہ بیان ہوا لیکن کسی کو اعتراض کی ہمت نہ پڑی کیونکہ اس سے قبل گوجرانوالہ میں ان کو متواتر شکستیں مل چکی تھیں۔

اسی طرح اپریل ۱۹۲۱ء کو انجمن اہل حدیث جہلم کا جلسہ تھا وہاں بھی مضمون حیات مسیح کے بعد پکارا گیا لیکن صدائے برنخاست کیونکہ وہاں پر ان کو پچھلے عرصہ میں پے در پے ہزیمتیں ہو چکی تھیں۔

اسی طرح حال میں سیالکوٹ میں ہوا جس کی کیفیت درج ذیل ہے کہ وہاں تو قادیانیوں نے اپنی مرزائیت کا موٹو ہی بدل دیا

مورخہ یکم نومبر ۱۹۲۱ء کو انجمن احمدیہ سیالکوٹ کی طرف سے اشتہار شائع ہوا کہ آج چودھری فتح محمد ایم اے جو ایسے اور ایسے ہیں اس امر پر بیان فرمائیں گے کہ اہل ہند کی مغلوبیت کے اسباب کیا ہیں اور ان کا علاج کیا ہو سکتا ہے اور حصول آزادی کا احسن اور یقینی طریق کیا ہے۔

چودھری صاحب اہل ہند کی بیماریوں کا جو علاج کرنے والے تھے وہ معلوم تھا کہ جس طرح عیسائی کا مقطع غزل یہی ہے کہ دنیا کی نجات کے لئے مسیح کفارہ ہوا اسی طرح یہ بھی کہیں گے کہ دنیا کی آزادی کے لئے مرزا صاحب تشریف لائے، لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ قومی وسائل سے معلوم ہو چکا تھا کہ مرزائیوں کا یہ لیکچر خلافت کمیٹی کے برخلاف اثر پیدا کرنے اور ہندو مسلمانوں کے موجودہ تعلقات کو بگاڑنے کے لئے کسی پوشیدہ مشورہ سے ہونا قرار پایا ہے اس لئے خلافت کمیٹی کے بعض بہی خواہوں نے میرے پاس آ کر کہا کہ اس کا تدارک کرنا ضروری ہے میں نے کہا سیالکوٹ میں قادیانیوں کو حضرت عیسی کی وفات، اور دعوی مرزا (نبوت والہام) کے تعلق جو متواتر شکستیں ہوتی رہی ہیں ان سے ان کا دم ٹوٹ گیا ہے اور اب انہوں نے اس کو چھوڑ کر موضوع بدل دیا ہے۔ خیال کیا ہوگا کہ خلافت کا مسئلہ گو ملک میں نہایت جوش وسرگرمی سے مسلّم کل ہو چکا ہے لیکن اس کے دلائل و مشکلات پر مذہبی لٹریچر کے رو سے لوگوں کی واقفیت نہایت کم ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ کسی کو راہ راست سے بھٹکا کر اپنا کام بنالیں۔ خیر خدا کا فضل شامل حال ہونا چاہیے آپ فکر نہ کریں انشاء اللہ میں ان کی مجلس میں جاؤنگا اور اگر کوئی امر خلافت یا مسلمانوں کے کسی دیگر مسلمہ مسئلہ کے خلاف کہا تو اس کے متعلق گفتگو کر لیں گے کیونکہ اشتہار میں بتصریح لکھا ہے کہ:

اختتام لیکچر پر صرف نفس مضمون پر سوال کرنے کا حق حاصل ہوگا۔،

خبر میں یہ خبر فوراً شائع ہوگئی اور قادیانی لیکچر سننے کے لئے بلکہ اس خیال سے کہ آج قادیانیوں سے خلافت کے متعلق مناظرہ ہوگا لیکچر گاہ میں جمع ہونے لگے

لیکچرار کی شہرت اور قابلیت:

چودھری فتح محمد ایم اے کی شخصیت کی بابت قادیانیوں نے پبلک کو اشتہار میں کافی توجہ دلائی تھی اور زبانی بھی بہت مدح سرائی کی ہوگی کیونکہ وہ تو اپنے گروہ کے معمولی سے معمولی شخص کو بھی بام پر چڑھا لیتے ہیں اور علامہ عصر اور فاضل دہر قرار دے دیتے ہیں چودھری صاحب تو ایم اے تھے پھر ان کی نسبت کیا کسر چھوڑتے؟ لیکن افسوس دیکھنے پر تسمع بالمعیدی خیر من ان تراہ کا معاملہ ہوا مضمون کا اکثر حصہ ہندوؤں کے راج، ان کی قومیت ان کے رسوم اور ہندو مسلم اتحاد کی تردید میں تھا جس میں آمد ہرگز نہیں تھی جو کچھ بھی تھا آورد تھی۔ اور وہ بھی نہایت کمزوری سے۔ اس پر طرہ یہ کہ اول تو مضمون میں شرعی اقتباسات نہایت کم تھے اور جو کچھ بھی تھے وہ ان تینوں حالتوں سے خالی نہ تھے، آیت تھی تو اس کی قرأت غلط، ترجمہ ومفہوم غلط، اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخی امور تھے تو منقول نہیں، بلکہ اپنے قیاس سے تصنیف کردہ واقعات تھے جن کا سر نہ پیر۔ بلکہ امور تاریخیہ، واقعات نبویہ، احادیث صحیحہ اور آیات قرآنیہ کے صریح خلاف۔ اس پر مزید لطف یہ کہ تقریر کی عبارت، محاورات زبان کے خلاف۔ اور سب سے آخر یہ کہ اس نہایت سادہ و معمولی اردو میں بھی فاضل لیکچرار کا تلفظ سخت غلط (اگر قادیانی جماعت ان امور سے انکار کرے گی تو ہم انشاء اللہ دوسری تحریر میں ان سب کی مثالیں خواندہ واہل علم حاضرین کے دستخطوں سے شائع کر کے بیرونی پبلک کے سامنے ان کی اغلاط طشت از بام کر دیں گے۔ ابراہیم میر)

فاضل لیکچرار نے اپنا مضمون دانستہ یا بتقاضائے آوردِ مضمون سورج کے غروب ہونے کے متصل ختم کیا لوگ تاڑنے لگے کہ عمداً وقت تنگ کیا جاتا ہے کہ اعتراض کے لئے وقت نہ بچے چنانچہ بعض نے مجھے آہستہ آہستہ کہنا بھی شروع کر دیا میں نے ان کو تسلی دی کہ چاہے کچھ بھی ہو حسب اشتہار ان کو وقت دینا ہی پڑے گا خواہ مغرب کے بعد ہی کیوں نہ ہو۔

جب لیکچر ختم ہو گیا تو میں نے حافظ عبدالعزیز صاحب احمدی دفتر سنگر مشین سیالکوٹ سے کو اس وقت صدر جلسہ تھے اور سکول لائف میں میرے کلاس فیلو تھے اشتہار سامنے کر کے سوال کی اجازت چاہی حافظ صاحب نے نہایت خوشی سے اجازت دے دی لیکچرار صاحب نے بہت چاہا کہ نماز مغرب کے قبل جتنے بھی منٹ تک گفتگو کی گنجائش ہو سکتی ہے وہ وقت کی تعیین کے جھگڑے میں صرف ہو جائے مگر یہاں تو بلائے بے درمان کا معاملہ تھا پیچھا کس طرح چھوٹ سکتا تھا۔ اس اثنا میں چودھری صاحب نے مذاقاً یہ بھی کہا کہ میں تو مولوی صاحب کی کتابیں ہی دیکھ کر ڈر گیا تھا۔ خیر اصرار و تکرار کے بعد پانچ پانچ منٹ مقرر ہوئے اور سلسلہ گفتگو اس طرح شروع ہوا۔

خاکسار ابراہیم: حمد وصلوۃ کے بعد، آپ نے اپنی تقریر میں کہا ہے کہ وحدتِ قومی کے لئے ایک ہی سلطنت عظیمہ کا ہونا ضروری ہے جناب مرزا صاحب قادیانی بھی فرماتے ہیں کہ میں وحدت قومی کرنے آیا ہوں لیکن ساتھ اس کے وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں امن کا شہزادہ (چشم بددور) ہوں اور جنگ موقوف کرنے آیا ہوں۔

چونکہ سلطنت کا حصول و قیام بغیر جنگی شوکت کے نہیں ہو سکتا اس لئے دائرہ احمدیت (مرزائیت) میں سلطنت کیسے قائم ہوگی اور وحدت قومی کیسے ہو سکے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز آپ نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر فرمایا ہے کہ خدا تعالی ضعیف وذلیل قوموں کی آزادی وعروج کے لئے ان میں کامل مصلح بھیجا کرتا ہے جیسے کہ بنی اسرائیل کوآزاد کرانے کے لئے موسیٰ کواور عرب کوعروج دینے کے لئے آنحضرت ﷺ کو بھیجا۔ اسی طرح ہندوستان کی آزادی وعروج کے لئے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھیجا ہے۔

اس پر سوال یہ ہے کہ حضرت موسیٰؑ اور آنحضرت ﷺ ہر دو صاحب شوکت و سیاست ومجاہد و غازی نبی تھے، وہ تو قوموں کو آزاد کرا سکتے تھے چنانچہ کرا بھی گئے ۔لیکن مرزا صاحب قادیانی تو ویسے نہیں تھے، یہ کس طرح آزاد کرا سکتے تھے، چنانچہ نہیں کرا سکے۔اور آپ نے فرمایا کہ میں کتابیں دیکھ کر ڈر گیا تھا سو بہت درست ہے کیونکہ یہ کتابیں عربی میں ہیں۔اور آپ عربی نہیں جانتے لہذا ڈرمناسب ہے (چونکہ خیال تھا کہ مسئلہ خلافت ترکیہ کے متعلق بحث چل پڑے گی اس لئے خاکسار بہت سی کتابیں از قسم علم تفسیر و حدیث وتاریخ ساتھ لے گیا تھا۔ابراہیم)

چودھری فتح محمد صاحب قادیانی نے کتنا وقت تو ادھر ادھر کی باتوں میں لگا دیا اور کہا تو یہ کہا کہ آزادی وحصول سلطنت کے لئے جنگ ضروری نہیں جیسے کہ آنحضرت ﷺ کو جب آپ مدینہ طیبہ میں گئے تو وہاں کے باشندوں نے اپنا بادشاہ منتخب کر لیا تھا اور اسکے لئے کوئی جنگ نہیں کرنی پڑی۔اور جس طرح امریکہ کی ریاستوں نے آپس میں اتحاد کر کے اپنے آپ کو انگریزوں سے آزاد کرا لیا تھا۔ میں مولوی (ابراہیم)صاحب کی ملاقات سے بہت خوش ہوا ہوں اور مولوی صاحب میری نسبت کہتے ہیں کہ تم عربی نہیں جانتے میں عربی خوب جانتا ہوں اور اسلامی تاریخ تو مولوی صاحب سے بہت جانتا ہوں۔

خاکسار ابراہیم: صاحبان آپ نے سن لیا کہ چودھری فتح محمد صاحب نے میرے سوال کا جواب ہرگز نہیں دیا۔

سوال تو یہ ہے کہ آپ اتحاد قومی کے لئے کسی زبردست اور وسیع سلطنت کو ضروری سمجھتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وحدت قومی کیلئے مبعوث ہونے کے مدعی ہیں اور ان کو بموجب ان کے دعاوی کے سلطنت نہیں مل سکتی اور نہ ملی، تو دائرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیت میں سلطنت کیسے قائم ہوگی اور وحدت قومی کس طرح ہوگی۔

نیز یہ کہ مرزا صاحب قادیانی کس طرح موسوی اور محمدی صف میں کھڑے ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ ہر دو نبی مجاہد و غازی ہیں اور مرزا صاحب قادیانی اس سے منکر۔

اور یہ جو آپ نے کہا کہ آنحضرت ﷺ کو بغیر تلوار کے بادشاہ منتخب کرلیا تھا، یہ بالکل غلط ہے۔ بلکہ آپ نے سیفی فتح حاصل کر کے شاہی اقتدار حاصل کیا جس کی تکمیل فتح مکہ پر ہوئی اور ہزاروں آدمی مسلمان ہوئے۔ مدینہ کے لوگوں نے کب سمجھوتہ کر کے آپ کو بادشاہ منتخب کیا تھا، اسکا کیا ثبوت ہے؟

بنی نضیر کون تھے اور کہاں کے رہنے والے تھے اور ان کا واقعہ کس طرح ہوا؟ بنی قریظہ کون تھے اور کہاں کے باشندے تھے اور ان کا معاملہ کس طرح ہوا؟ بنی قینقاع کون تھے اور ان کی سکونت کہاں تھی؟ ان کا حشر کیا ہوا؟ کیا اس شوریٰ میں یہ قبائل بھی شامل تھے؟

اور یہ جو آپ نے فرمایا ہے کہ امریکہ کی ریاستوں نے اتحاد کر کے آزادی لے لی تھی، تو اس اتحاد کے بعد کوئی جنگ بھی ہوئی تھی؟ جس سے وہ آزاد ہو گئے یا بغیر جنگ کے آزادی مل گئی تھی؟

اور یہ جو آپ نے کہا کہ آپ میری ملاقات سے خوش ہوئے، خدا آپ کو خوش رکھے، لیکن آپ نے اپنی نسبت جو یہ کہا ہے کہ میں عربی خوب جانتا ہوں، سو یہ بات آپ کے تلفظ مستقبل (بالفتح) اور آیات قرآنیہ کی قرأت سے واضح ہے، کہنے کی حاجت نہیں۔ اور آپکی تاریخ دانی تو اس سے ظاہر ہے کہ آپ آنحضرت ﷺ کو بغیر جنگ کے صرف سمجھوتہ سے سلطنت ملنے کے قائل ہیں۔

چودھری فتح محمد صاحب: مولوی (ابراہیم) صاحب نے فتح مکہ کا بہت زور سے ذکر کیا کہ بزور تلوار ہوئی، حالانکہ قرآن کریم میں ایک جگہ جو مجھ کو بوجہ حافظ نہ ہونے کے یاد نہیں اور مولوی (ابراہیم) صاحب کو بوجہ حافظ ہونے کے یاد ہے (چونکہ خاکسار کو یقین ہو گیا تھا کہ چودھری صاحب دیکھ کر بھی قرآن مجید نہیں پڑھ سکتے اس لئے میں نے بآواز بلند کہدیا کہ قرآن مجید کھول کر دکھاؤ۔ نیز یہ بھی غرض تھی کہ وہ آیت جس کی طرف چودھری صاحب اشارہ کرتے ہیں فتح مکہ کے متعلق نہیں بلکہ صلح حدیبیہ کے قصے میں ہے۔ علاوہ اس کے اس میں چھوٹی سے مڈبھیڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر ہے۔ابراہیم) خدا تعالی فرماتا ہے کہ میں نے مکہ میں اس لئے لڑائی نہیں ہونے دی کہ وہاں چند مسلمان مرد اور عورتیں ہیں، جو نادانستہ درمیان میں پس جائیں گے۔اس سے صاف ثابت ہے کہ مکہ شریف بزور شمشیر فتح نہیں ہوا۔

نیز ایک انگریز مورخ لکھتا ہے کہ ایک بلڈلیس وکٹری (فتح بغیر خون ریزی کے تھی (bloodless victory)۔اگر سلطنت تلوار کے زور سے ضروری ہے تو نبی کریم ﷺ مدینہ شریف کے بادشاہ کیسے ہو گئے تھے؟ اہل عرب و اہل ایران تلوار سے مسلمان نہیں ہوئے تھے بلکہ تبلیغ سے۔ یہ اسلام پر بہتان ہے کہ وہ بزور شمشیر پھیلایا گیا۔موسی اور نبی ﷺ کے وقت تلوار کی ضرورت تھی اس وقت نہیں ہے

اتنے میں نماز مغرب کا وقت ہو گیا اور مرزائیوں نے بہت چاہا کہ گفتگو کا سلسلہ یہیں ختم ہو جائے، لیکن پبلک نے منوالیا کہ مولوی (ابراہیم) صاحب کا سوال معقول ہے اور اس کا جواب ضروری ہے اسلئے بعد نماز مغرب پھر گفتگو ہونی چاہیے۔

نماز مغرب کے بعد خاکسار نے صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے حالات بتا کر ناظرین کے ذہن نشین کرا دیا کہ سورہ فتح جس میں وہ آیت ہے جس کی طرف چودھری صاحب نے اشارہ کیا ہے اور یہ بھی کہا ہے کہ مجھے یاد نہیں کہ کہاں ہے صلح حدیبیہ کے متعلق جو ۶ ھ میں ہوئی اور فتح مکہ رمضان ۸ ھ میں ہوئی یعنی سورہ فتح کے نزول اور صلح حدیبیہ کے دو سال بعد بایں ہمہ اس میں بھی چھوٹی سی جھڑپ ہوئی اور اس میں مسلمانوں کے غصہ کا ذکر ہے چنانچہ پوری آیت یوں ہے:

و هو الّذی کفّ اید یهم عنکم و اید یکم عنهم ببطن مکّة من بعد ان ا ظفر کم علیهم، و کا ن اللّه بما تعملون بصیرا ۔(فتح:۲۴)

اور فتح مکہ کا بیان اس طرح ہے کہ آنحضرت ﷺ رمضان ۸ ھ میں دس ہزار لشکر جرار کے ساتھ مکہ شریف میں فاتحانہ داخل ہوئے اس میں وہ پیش گوئی پوری ہوئی جو قدیم صحیفوں میں مرقوم چلی آتی ہے کہ، وہ (نبی آخر الزمان) دس ہزار قدوسیوں کے درمیان جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے۔

مکہ میں داخل ہو کر آنحضرت ﷺ نے فاتحانہ امان عام کا اعلان کر دیا کہ جو شخص ابوسفیان کے گھر میں پناہ لے گا اسے امان ہے (کیونکہ ابوسفیان نے جو اکثر لشکر کفار کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سردار تھا اطاعت قبول کر لی تھی) جو شخص اپنے گھر کے دروازے بند کر لے گا اسے امان ہے۔ جو شخص مسجد حرام میں پناہ لے گا اسے امان ہے۔ لیکن آپ نے نو شخصوں کی نسبت یہ حکم صادر فرمایا کہ وہ قتل کیئے جائیں گے اگرچہ وہ کعبے کے پردے کو بھی پکڑے ہوں۔ جن میں بعض بھاگ گئے یا انہوں نے امان مانگ لی اور پیچھے مسلمان ہو گئے اور بعض قتل کیئے گئے۔ اس کے بعد آپ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور باب کعبہ کی چوکھٹ کو پکڑ کر خدا کا شکر کیا۔ اور قریش سے مخاطب ہو کر کہا اے گروہ قریش! تم کو مجھ سے کیسے سلوک کی امید ہے۔ انہوں نے کہا آپ ہمارے صاحب کرم بھائی اور صاحب کرم بھائی کے بیٹے ہیں، اس لئے ہم کو آپ سے نیک سلوک کی امید ہے۔ آپ ﷺ نے اس پر فرمایا لاتثریب علیکم الیوم اذهبوا انتم الطلقاء یعنی آج تمہیں کوئی ملامت نہیں جاؤ تم آزاد ہو۔ اس پر چند ہزار مسلمان ہو گئے۔

اس کے بعد آپ اسی سفر میں اپنے مدنی لشکر اور نو مسلمین فتح مکہ ساتھ لے کر حنین کو گئے۔ یہ سب امور ثابت کر رہے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے مکہ شریف شاہانہ لشکر و زور سے فتح کیا۔

اور چودھری فتح محمد صاحب نے جو ایران کے ایمان کا ذکر کیا تو کیا ایرانیوں نے حضرت عمرؓ کے ایران کو بزور شمشیر فتح کرنے کے بعد اسلام قبول کیا تھا، یا وہ حضرت عمرؓ کے کسی مبلغ کی وعظ سے مسلمان ہو گئے تھے، اور اس طرح سے وہ ملک حضرت عمرؓ کے حلقہ تصرف میں آ گیا۔ جناب آپ دھوکا نہ کھائیں یا مخلوق کو دھوکا نہ دیں۔ بزور مسلمان کرنا دیگر امر ہے اور کسی علاقہ کو بزور فتح کر کے اس میں تبلیغ سے اسلام پھیلانا دیگر ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ کسی کافر کی گردن پر تلوار رکھ کر کہا گیا کہ مسلمان ہو ورنہ مار دیا جائے گا آیۃ لا اکراہ فی الدین میں ایسے ہی فعل سے ممانعت ہے میں تو کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ غازی نبی تھے آپ نے جنگیں کیں اور دشمنوں پر فتح پائی۔ اگر مرزا صاحب قادیانی ہندوستان کی آزادی کے لئے اس طرح نبی ہو کر آئے ہیں جس طرح حضرت موسیٰؑ، بنی اسرائیل کے لئے اور آنحضرت ﷺ عرب کے عروج و ترقی کے لئے آئے تھے، تو مرزا صاحب قادیانی، صاحب شوکت کیوں نہیں ہوئے۔ سوال کچھ ہے اور آپ جواب کچھ دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد میں نے جماعت مرزائیہ سے پوچھا کہ آگے کو سلسلہ جاری رہے گا ؟ جس کا جواب نفی میں دیا گیا ، کیونکہ اول تو سوال ہی ایسا تھا کہ چودھری صاحب اس کا جواب نہیں دے سکتے تھے ، دوم یہ کہ جو کچھ بھی انہوں نے کہا اس کی تردید ایسی ہو چکی تھی کہ چودھری صاحب کو پھر اٹھنے کی ہمت نہ رہی تھی ۔ لشکر اسلام نے مظفر و منصور تکبیریں پکارتے ہوئے مسجد کلاں دو دروازہ میں قرار دیا کہ پرسوں خاکسار ابراہیم مسئلہ خلافت پر ایک بسیط مضمون بیان کریگا (جس کی کاروائی انشاء اللہ آئندہ پرچے میں بھیجی جائے گی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ دسمبر ۱۹۲۱ء مطابق یکم ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۵ ۔ ص ۱۔۴)

الجواب الصحیح

(یہ مضمون گذشتہ پرچہ کا بقیہ ہے ۔ مرزائی اخبار پیغام صلح نے قائلین حیات مسیح سے سوال کیا تھا ، اس کا جواب یہ ہے ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دواب ، امرتسری لکھتے ہیں :

قولہ (یعنی قول عبدالرحمٰن احمدی) : امام شعرانی فاضل اہل عارف ربانی کتاب طبقات جلد دوم کے صفحہ ۴۴ میں لکھتے ہیں :

ان علی بن ابی طالب رفع کما رفع عیسی ۔

ترجمہ ۔ علی بن ابی طالب بھی اسی طرح اوپر اٹھائے گئے جس طرح حضرت عیسی اٹھائے گئے

اقول (یعنی حبیب اللہ) : واضح ہو کہ اہل تشیع میں ایک فرقہ رجعیہ نامی گذرا ہے ان لوگوں کا اعتقاد تھا کہ حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب شہید نہیں ہوئے ، بلکہ زندہ ہی آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور آخری زمانے میں پھر نازل ہوں گے ۔ کتاب طبقات الکبری کی جلد دوسری میں امام عبدالوہاب شعرانی ایک ایسے شخص کا ذکر کرتے ہیں جس کا اہل تشیع کے فرقہ رجعیہ کی طرح یہی عقیدہ تھا ۔ چنانچہ امام موصوف کی ساری عبارت یوں ہے :

و کان یقول ان علی ابن ابی طالب رفع کما رفع عیسی و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سینزل کما ینزل عیسی ۔(ترجمہ۔ اور وہ کہا کرتا تھا کہ تحقیق حضرت علی اٹھائے گئے جس طرح حضرت عیسی اٹھائے گئے اور حضرت علی نازل ہوں گے جس طرح عیسی نازل ہوں)(طبقات الکبری طبع ۱۳۱۵ مطبع عامرہ۔ ج ۲ ص ۳۹)

ناظرین! ذرا نظر انصاف سے دیکھئے کہ کتاب میں اصل عبارت کس طرح ہے اور اسکا سیاق وسباق کیا کہتا ہے، مگر صوفی عبدالرحمٰن اس میں تحریف کر کے اسکا درمیانی ٹکڑا نقل کر کے شور مچا رہے ہیں کہ امام شعرانی وفات مسیح کے قائل تھے حالانکہ اس جگہ امام صاحب کسی دوسرے شخص کا عقیدہ لکھتے ہیں اہل سنت والجماعۃ کا تو یہ عقیدہ نہیں ہے جو اوپ بیان ہوا ہے۔

۲۔ امام عبدالوہاب شعرانی کا اپنا مذہب جو کچھ تھا اس میں ذیل میں درج کرتا ہوں ذرا غور سے سنیئے امام صاحب وصوف: الیواقیت والجواہر کی جلد ۲ کی بحث ۶۵ ویں کے صفحہ ۲۹۱_۲۹۲ پر لکھتے ہیں:

> اگر تو سوال کرے کہ عیسی کے نزول پر کیا دلیل ہے، تو جواب یہ ہے کہ اس کے نزول پر آیت و ان من اهل الكتاب الّا ليومنن به قبل موته ہے یعنی جس وقت عیسی نازل ہوگا اور لوگ اسپر اکٹھے ہوں گے اور معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود اور نصاری عیسی کے جسم کے ساتھ آسمان پر جانے کے منکر ہیں اور حالانکہ اللہ تعالی فرماتا ہے و انه لعلم للساعة یعنی عیسی قیامت کی نشانی ہے اور قرآن کے لفظ علم کو عین اور لام کے زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے جو علامت کے معنی دیتا ہے اور ہ کی ضمیر عیسی کی طرف رجوع کرتی ہے حق یہ ہے کہ عیسی اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور اسکے ساتھ ایمان لانا واجب ہے اللہ نے فرمایا بل رفعه الله اليه بلکہ اس کو اللہ نے اپنی طرف اٹھالیا۔

دیکھئے کہ اس جگہ امام صاحب موصوف نے اپنا عقیدہ یوں ظاہر کر دیا ہے کہ حق یہ ہے کہ عیسی اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے کیا اب بھی کوئی احمدی یہ کہنے کی جرأت کرسکتا ہے کہ امام صاحب موصوف وفات مسیح کے قائل تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ: خواجہ محمد پارسا کتاب فصل الخطاب صفحہ ۴۷۴ پر لکھتے ہیں:

و ان عیسی و موسی لو ادرکاہ لزمہا الدخول فی شریعتہ ۔

ترجمہ: اگر عیسی اور موسی، رسول خدا ﷺ کے زمانے میں زندہ ہوتے تو انہیں رسول اللہ ﷺ کی شریعت کا پابند ہونا ہونا پڑتا۔ (ص ۹ کالم ۱)۔

نوٹ: عسل مصفی جلد اول اول صفحہ ۲۶۸ خواجہ محمد پارسا اسی کتاب کے صفحہ ہذا پر دوسری جگہ یوں لکھتے ہیں

و قال ﷺ لو ادرکنی موسی و عیسی فما وعھما الا اتباعی

اقول: واضح ہو کہ یہ روایت پیش کر کے مرزائی صاحبان مسلمانوں کو دھوکا دیا کرتے ہیں۔ پس میں مناسب سمجھتا ہوں کہ مختصر طور پر اس کی بابت کچھ لکھوں۔ سو گذارش ہے کہ مشکوۃ، (کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنہ) کے صفحہ ۳۰ پر لکھا ہے

روایت ہے حضرت جابر سے انہوں نے نقل کی پیغمبر خدا سے اسوقت کہ آئے آپ کے پاس حضرت عمر پس کہا تحقیق میں سنتا ہوں حدیثیں یہودیوں کی اچھی لگتی ہیں ہم کو، آیا پس دیکھتے ہوے کہ لکھیں ہم بعض ان میں سے۔ پس آپ نے فرمایا کیا حیران ہو تم جیسے حیران ہیں یہود اور نصاری اور تحقیق لایا ہوں میں تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر ہوتے موسی زندہ نہیں لائق تھی ان کو مگر پیروی میری (روایت کی یہ امام احمد اور بیہقی نے شعب الایمان نامی کتاب میں)

دیکھئے اس روایت میں صرف یہ آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

لو کان موسی حیاً ما وسعہ الا اتباعی

(اگر ہوتے موسی زندہ، نہیں تھی لائق ان کو مگر پیروی میری)

اور میں دعوی سے کہتا ہوں کہ جو روایت احمدی صاحبان بعض کتابوں کے حوالے سے پیش کرتے ہیں یہ روایت حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس کی سند اور صحابی کا نام کہیں درج ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فصل الخطاب میں اس روایت میں عیسی کا لفظ الحاق ہے اور کسی اور حضرت کی زیادتی ہے

قولہ: خواجہ محمد اکرم صابری کتاب اقتباس الانوار صفحہ ۵۲ میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعضے بر آنند کہ روح عیسی در مہدی بروز کند نزول عبارت ازیں بروز است

(ترجمہ: بعضے کہتے ہیں کہ حضرت مسیح کی روح مہدی علیہ السلام میں بروز کرے گی اور عیسی بن مریم کے نزول سے بھی بروز مراد ہے) (ص ۹)

اقول: واضح ہو کہ یہی مغالطہ مرزا صاحب قادیانی نے ایام الصلح فارسی کے صفحہ ۱۸۸ اور مولف عسل مصفی کی جلد اول کے صفحہ ۵۲۲ پر دیا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ کتاب اقتباس الانوار کے صفحہ ۵۲ پر لکھا ہے:

وبعضے بر آنند کہ روح عیسی در مہدی بروز کند ونزول عبارت ایں بروز است مطابق ایں حدیث لا مهدى الّا عيسى ابن مريم۔

حالانکہ اسی کتاب میں اس کے بعد مصنف یہ کہہ کر کہ:

این مقدمہ ضعیف است،

بروزی نزول کے خیال کی تردید کرتے ہیں مگر احمدی صاحب اس عبارت کو چھوڑ جاتے ہیں مزید تائید کے لئے دیکھو اس کتاب کا صفحہ ۷۲ جہاں مصنف لکھتے ہیں:

یکے فرقہ برآں رفتہ اند کہ مہدی آخر الزمان عیسی بن بن مریم است وایں روایت بہ غایت ضعیف است زیرا کہ اکثر احادیث صحیحہ ومتواترہ از حضرت رسالت پناہ ﷺ ورود یافتہ کہ مہدی از بنی فاطمہ خواہد بود وعیسی باو اقتدا کردہ نماز خواہد گزارد وجمع عارفان صاحب تمکین برایں متفق اند۔

اس عبارت کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے حضرت محمد اکرم صابری رفع و نزول مسیح ناصری کے قائل ہیں اور آخری زمانے میں امام مہدی کے ظاہر ہونے کے بھی قائل ہیں۔

قولہ: گیارھویں صدی کے مجدد یعنی مجدد صاحب الف ثانی مکتوبات جلد ۲۔۳۔ مکتوب نمبر ۵۵ میں لکھتے ہیں:

قریب ہے کہ ظاہر بین علماء عیسے علیہ السلام سے ان کے الفاظ کی گہرائی اور باریکی کی وجہ سے انکار کر دیں اور ان کو کتاب وسنت کا مخالف تصور کریں کیونکہ چند کم علم لوگوں نے بعض احادیث کو یاد رکھ رکھا ہے اور احکام شریعت کو انہیں پر منحصر کر لیا ہے اور اس کے متعلق جو کچھ ان کے علم سے باہر ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انکار کرتے رہتے ہیں (ص ۹ کالم ۱و۲)

اقول: ناظرین ذرا انصاف کی نظر سے دیکھئے کہ کیا مجدد صاحب کی اس عبارت سے صوفی صاحب کا دعوی ثابت ہوتا ہے۔ صوفی عبدالرحمٰن احمدی صاحب کا دعوی تو یہ ہے کہ مذہب اہل سنت والجماعت کے مشہور سردار امام ومقتدی اس بات کے قائل تھے کہ حضرت عیسی مسیح ناصری دیگر گذشتہ انبیاء کی طرح .... اور آنے والا مسیح موعود اس امت میں سے ایک شخص بطور امام پیدا ہوگا (ص ۸) مجدد صاحب کی اس عبارت سے یہ ہر دو امور ثابت نہیں ہوتے۔

اصل میں بات یہ ہے کہ حضرت مجدد صاحب مسیح کے نزول من السماء کے قائل ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

حضرت عیسی جو آسمان سے نزول فرمائیں کے حضرت خاتم الرسل کی متابعت کریں گے۔ (اردو ترجمہ مکتوبات، دفتر سوم مکتوب ۱۰۷)

اگر مفصل دیکھنا ہو تو دفتر اول کا مکتوب ۲۰۸ صفحہ ۳۴۶، اور دفتر دوم کا مکتوب ۶۷ ص ۲۲۰ و ۲۲۱ کو غور سے پڑھو

الحمدللہ کہ صوفی صاحب کی تحریروں کا ردّ کرکے ناظرین پر یہ بات ظاہر کی گئی کہ جن آٹھ بزرگان اہل سنت و جماعت کی نسبت صوفی صاحب نے یہ دعوی کیا تھا کہ وہ لوگ حضرت مسیح ناصری کی وفات اور بروزی نزول کے قائل تھے انہیں بزرگوں کی تحریروں سے اس بات کو پایہ ثبوت کو پہنچایا گیا ہے کہ وہ لوگ حضرت عیسی بن مریم کے رفع جسمانی اور نزول من السماء کے قائل تھے۔

اب رہا صوفی صاحب کا صفحہ ۹ کے کالم نمبر ۲ میں خاقانی، علمی، حیائی، میبذی کے اقوال کو پیش کرنا سو اس کا جواب میں عرض کرتا ہوں کہ یہ ہر چہار اشخاص مذہب اہل سنۃ و جماعت کے امام اور مقتدی نہیں ہیں۔ صوفی صاحب آپ ذرا اپنے دعوے مندرجہ صفحہ ۸ کالم ۱ و ص ۹ کالم ۳ کو دیکھئے۔ آپ کا دعوی کیا ہے اور پھر آپ صفحہ ۹ کے کالم ۲ میں ایسے چار شخصوں کی تحریریں پیش کر رہے ہیں جو اہل سنت کے مشہور ومعروف امام ومقتدا نہیں کہلا سکتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ دسمبر ۱۹۲۱ء ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ مرزائیاں:

موضع میانوالی ضلع سیالکوٹ میں مرزائیوں سے اہل حدیث کا مباحثہ ہوا۔ اہل حدیث کی طرف سے مولوی حبیب اللہ ساکن گرز بردار تحصیل پسرور تھے اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی خدا بخش لوہار ساکن میانوالی۔ جماعت مرزائیہ کو الحمدللہ سخت شکست ہوئی (خریدار نمبر ۱۴۳۵) (اہل حدیث امرتسر ۲ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۳)

مولوی محمد علی لاہوری کا ترجمہ قرآن۔ نمبر ۷

جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں:

سلسلہ زیب عنوان نمبر ۶ مطبوعہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء میں خاکسار نے مولوی محمد علی صاحب نے جو کچھ اپنے ترجمہ وتفسیر میں متعلق ابتلاء حضرت ایوب لکھا تھا اس کو بیان کر کے یہ وعدہ کیا تھا کہ اگر مولوی محمد علی صاحب ۱۵ دن تک تفسیر بالرائے سے اپنی توبہ کا اعلان شائع فرماویں گے (شملہ میں کسی ناظر اہل حدیث نے مولوی محمد علی سے آپ کے سلسلہ مضامین کا ذکر کیا تو مولوی صاحب نے کہا ماسٹر غلام حیدر صاحب اگر پرائیویٹ طور پر مجھے اطلاع دیتے تو میں غور کرتا۔، اس کا مطلب کیا ہے؟ سب سمجھ سکتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) تو انشاء اللہ خاکسار بذریعہ احادیث صحیحہ اور اقتضاء النص و دلالت النص آئندہ نمبر میں ثابت کر دے گا کہ ابتلاء حضرت ایوب کو جو پیش آیا تھا اس کی نوعیت کیا تھی اور ارکض برجلك کا ترجمہ (اپنے گھوڑے کو ایڑ لگا کر تیز چلاؤ) نہیں اور خذ بیدك ضغثا فاضرب به و لا تحنث (ص:۴۴) کا مفہوم (دنیاوی اسباب کسی قدر لے لو پھر اسی پر قناعت کرو اور باطل کی طرف میلان مت کرو) صحیح نہیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے رکض کی جو دو مثالیں اپنے نوٹ میں پیش کی ہیں، وہاں ہر دو میں جانور کا لفظ ساتھ شامل ہے۔ اور ایسے موقع پر بلا ریب مفہوم، جانور کو تیز کرے، کے سوا دوسرا نہیں ہوسکتا۔ مگر نص زیر بحث میں نہ فرس ہے نہ دابہ لہذا مولوی محمد علی صاحب نے (گھوڑا) اپنی رائے سے اس میں شامل کر کے ثابت کر دیا کہ لغت کی مثال کی بھی وہ بخوبی اصلاح کر سکتے ہیں۔

اسی طرح فاضرب به کا ترجمہ (پھر اسی پر قناعت کرو) اس کی خانہ زاد ایجاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ضرب کے معنی اگر قناعت کرنے کے عربی محاورہ میں ہو سکتے تو مولویصاحب کو کسی لغت سے اس کی مثال پیش کرنا مناسب تھا۔ مگر اس میں ناکام ہو کر تفسیر بالرائے کا حق ادا کیا..... (فوٹو کاپی مسودے کی چند سطور پڑھی نہیں جاتیں ۔ بہاء).

مولوی صاحب ... نے فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی جن کی تفسیر کا اکثر دفعہ حوالہ پیش کرتے ہیں مستثنیٰ نہیں کیا۔ اگر کوئی فرشتہ رازی مرحوم کی قبر میں جا کر ان کے کان میں کہہ دے کہ حضرت کچھ خبر ہے کہ مولوی محمد علی لاہوری احمدی جماعت کے امیر نے آپ کی تفسیر کو بھی ردی کر دیا ہے تو وہ یقیناً مسکرا دیں گے ۔..

چونکہ خاکسار کو کامل یقین ہے کہ مولوی محمد علی صاحب عمر بھر بھی اپنی تفسیر بالرائے سے رجوع نہیں کریں گے کیونکہ خاکسار کی کھلی چٹھی مندرجہ انگریزی رسالہ مصنفہ خاکسار کو پڑھ کر بھی آپ نے پانچ ماہ میں اب تک رجوع نہیں کیا اور علاوہ ازیں وہ اپنے انگریزی قرآن کے دیباچہ میں فرماتے ہیں:

> مرزا غلام احمد صاحب قادیانی زمانہ جدید کے افضل مجدد و مہدی نے اس ترجمہ و تفسیر کے متعلق میرے دل میں نہایت عمدہ آگاہی بطور الہام ڈال دی ہے اور اسکے علمی چشمہ سے میں نے بخوبی سیر ہو کر حصہ لیا ہے۔

اس واسطے ان کے رجوع کا زیادہ انتظار فضول جان کر اپنا وعدہ خاکسار پورا کرتا ہے اول خود عبارت النص ، دلالت النص ، اقتضاء النص ، اشارت النص سے بعد ازاں احادیث صحیحہ و دیگر معتبر ذرائع سے وماتوفیقی الّا باللہ العلی العظیم

حضرت ایوبؑ کو جب ایک خاص ابتلاء سے اللہ تعالیٰ نے نجات بخشی تو بطور تعریف وقدردانی کے انا وجدناہ صابراً آسمانی یونی ورسٹی سفر کی معمولی یا غیر معمولی تھکان اور پیاس برداشت کرنے کی وجہ سے اس قسم کا کریڈٹ یا اعلیٰ سرٹیفکیٹ ہرگز نہیں دیا کرتی کیونکہ کی سخت سے سخت تکالیف ایک غیر مومن بھی بخوبی برداشت کرنے کی قابلیت رکھتا ہے جس کی تاریخ اور واقعات میں مشاہدہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر میں بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ایوب کو جب تھکان اور سفر میں پیاس نے بہت لاچار کیا تو آپ نے .(مسودہ پڑھا نہیں جاتا۔ بہاء) ....

سند عطا فرما کر قیامت تک اپنے قرآن میں نمونہ قائم کر سکتا ہے؟ یہ اعلیٰ سند مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے ایسی سہل الحصول کہ بخدا ہم کو لالچ پیدا ہوگیا ہے مگر افسوس کہ سفارش کر کے دلانے والا مسیح موعود اب موجود نہیں سمجھ میں نہیں آتا کہ جب قادیانی بہشتی مقبرہ میں چندفٹ خالی جگہ بدوں کافی مالی ایثار کے ملنی دشوار ہے تو ایسی اعلیٰ آسمانی سند ایک معمولی سفر کی تکلیف کی برداشت کے عوض نہیں بلکہ عدم برداشت اور واویلا کر کرنے سے کیونکر مل سکتی ہے بالخصوص ایک پیغمبر کو جن کے حصہ میں اللہ تعالیٰ نے بموجب حدیث سب خلق سے بڑھ کر مصائب مقدر فرمائے ہیں تاکہ خلقت کے واسطے وہ سبق الاشیاء، اوبجکٹ لیسن کا کام دیں۔ قرآن شریف میں انبیاء کے خاص خاص اخلاق کا جہاں مذکور ہے اس سے مراد ایسے کامل اخلاق کی بلا ریب ہے جس سے بڑھ کر بشر میں ہونا غیر ممکن ہے جب تک کسی نبی کا اخلاق (شکور، حصور، حلیم، اواب، صابر وغیرہ) مختلف مواقع پر بذریعہ متواتر عملی نتائج کے ثابت نہ ہو جائے آسمانی تعلیم گاہ کمالیت کی سند ہرگز عطا نہیں کرتی۔ ہمارے مولوی صاحب نے قرآن فہمی کے اصول سے پوری واقفیت نہ ہونے کی وجہ سے حضرت ایوب کو انا وجدناہ صابراً کی ڈگری اور سند خداتعالیٰ سے سفر کی معمولی تکلیف کے واسطے جس کو وہ پورے طور پر برداشت نہ کر سکے دلوا دیتی ہے ما قدروا الله حق قدره اور الہام بھی وہ کرا دیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ایوبؑ نہایت موٹی عقل کے پیغمبر تھے بلکہ بدون الہام ربانی کے اسقدر بھی سمجھنا دشوار تھا کہ سفر میں تھکان اور پیاس کے سبب پانی کا چشمہ تو تم کو مل جائے گا مگر اپنی سواری کو ایڑ لگا کر تیز کرلو۔ ایک معمولی ناخواندہ کم عمر انسان بھی اس قدر خداداد عقل رکھتا ہے کہ ایسی حالت میں اگر اس کو معلوم ہو جائے کہ آگے کچھ دوری پر پانی مل جائے گا وہ بشرطیکہ سواری پر ہو بلاتحریک وترغیب اپنی سواری کو ہر ممکن کوشش سے تیز قدم کرلے گا۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ایک پیغمبر کو ارکض برجلك یعنی بموجب ترجمہ مولوی محمد علی صاحب (اپنی سواری کو ایڑ لگا کر تیز کرلو) کے الہام کی کیا ضرورت تھی اور صرف هذا مغتسل بارد و شراب کا الہام کافی تھا ارکض بر جلك کا الہام ایک تحصیل حاصل ہے جس سے معاذ اللہ خدائے ذوالجلال کے ایک برگذیدہ پیغمبر پر یہ الزام عائد ہوتا ہے کہ وہ ایک موٹی عقل کے ایسے انسان تھے جو تکلیف میں پانی کے عنقریب ملنے کی اطلاع پا کر بھی بدون الہام کے اپنی سواری کو تیز کرنے کی اٹکل سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خالی الذہن تھے۔

ناظرین نے اس خاکسار کے مذکورہ بیان سے ضرور بھانپ لیا ہوگا کہ جس قادیانی علمی چشمہ سے سیرابی کا وافر حصہ لیا گیا ہے وہ چشمہ کیا حقیقت رکھتا ہے جس کا ہمارے مولوی صاحب کو اس قدر ناز اور فخر ہے کہ کل مفسرین کو بیک نوک و کرشمہ مسترد کردیا ہے کہ وہ سیاق وسباق کو دیکھے بغیر غلط فہمی کر کے ایک دوسرے کی تقلید میں بناوٹی قصے اپنے دل سے گھڑ لیتے ہیں۔

اب حدیث سے ثبوت کی باری ہے دلالت النص والاقتضاء النص سے جو مفہوم پیدا ہوتا تھا، محض اس کو ہی اگر ہمارے مولوی محمد علی صاحب غور اور تدبر سے تقلید مرزا کی زنجیر سے آزاد ہو کر سمجھتے تو حدیث کا اس بارہ میں کوئی مطالبہ نہ کرتے۔ مگر ان کے قلم سے جو نکلنا تھا وہ بموجب والقلم و ما یسطرون رکنا محال تھا۔

خیر خدا ان کا بھلا کرے کہ خاکسار کو اللہ تعالیٰ خاص یہ خدمت سپرد کر کے اپنی غیبی نصرت فرمائی اور اخبار اہل حدیث امرتسر کے ناظرین کے واسطے ایک غیر معمولی ضیافت طبع پیش کی لله الحمد مبارکاً طیباً کثیراً

حدیث کی عربی عبارت کا ملاحظہ اگر کسی کو منظور ہو تو کتاب رحمة المهداة الی من یرید زیادة العلم علی احادیث المشکوة صفحہ ۲۸۶ مطبوعہ مطبع فاروقیہ دہلی کو دیکھئے۔ اگر کسی کو اردو ترجمہ معہ سلسلہ روایت متعلقہ اس حدیث کے دیکھنا پسند ہو، تو تفسیر مواہب الرحمٰن المشتہر بہ جامع البیان پارہ ۲۳ صفحہ ۱۸۸ مطبوعہ نولکشور لکھنؤ کا ملاحظہ کرے۔ خلاصہ حدیث یہ ہے۔ شیخ ابن کثیر نے اس مقام پر لکھا ہے

قال ابن جریر و ابن ابی حاتم جمیعاً حدثنا یونس بن عبد الا علی اخبرنا ابن وھب و اخبرنی نافع بن یزید عن عقیل عن ابن شھاب عن انس بن مالك

کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اللہ تعالیٰ کا پیغمبر ایوب اپنی بلاء میں اٹھارہ سال تک مبتلاء رہا اس کو نزدیک اور دور کے قرابتیوں نے چھوڑ دیا سوائے دو مردوں کے جو ایوب کے خاص ترین بھائیوں میں سے تھے۔ یہ ہردو ایوب کے پاس صبح وشام آیا جایا کرتے تھے ایک دن ان دونوں میں سے ایک نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے سے کہا کہ واللہ ایوب نے کوئی ایسا سخت گناہ کیا ہے کہ شاید اہل عالم میں سے کسی نے ایسا نہیں کیا اس کے ساتھی نے کہا تو کس دلیل سے ایسا کہتا ہے۔اس نے جواب دیا اس دلیل سے ایسا کہتا ہوں کہ آج اٹھارہ برس گذرے کہ اللہ تعالی نے ایوب پر رحم نہ فرمایا کہ اس سے یہ بیماری دفع ہو جاتی ۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس بیماری میں ایوب کی حالت یہ ہوگئی تھی کہ اپنی قضائے حاجت کے واسطے جاتے اور جب فارغ ہوتے تو ان کی زوجہ ان کا ہاتھ تھام لیتی یہاں تک کہ اسی سہارے پر اپنی جگہ پہنچ جاتے ۔ پھر ایک دن ایسا اتفاق ہوا کہ جب ایوب قضائے حاجت کو گئے اور یہ نیک بخت عورت منتظر تھی مگر کوئی ...نہ آئی اور اللہ تعالی نے ایوب کو وحی فرمائی

ار کض بر جلك هذا مغتسل بارد و شرا ب ۔

پھر جب عورت کو انتظار میں بہت دیر لگی تو وہ .. بڑھ کر ادھر اودھر دیکھنے لگی ناگاہ اس کی نگاہ پڑی کہ ایوب ایسے حال میں اس کے سامنے آرہا ہے کہ جو بیماری اسکو تھی وہ بالکل جاتی رہی ہے عورت کو یہ گمان بھی نہ ہوا کہ یہی آدمی ایوب ہے وہ مخاطب ہوکر بولی بھلا تو نے اس پیغمبر کو کہیں دیکھا ہے جو بیماری میں مبتلا تھا ، اور واللہ تندرستی کی حالت میں وہ بالکل تیرے مشابہ تھا۔اس پر حضرت ایوب نے جواب دیا کہ میں ہی وہ ایوب ہوں ۔

ماخذ اس حدیث کا حافظ ابونعیم اصفہانی کی کتاب حلیہ ہے ۔

اب ناظرین نے دیکھ لیا ہوگا کہ مولوی محمد علی صاحب نے جو ایک معمولی سفر کی تکلیف کے واسطے حضرت ایوبؑ کو درس گاہ آسمانی سے انا وجدناہ صابراً کی سند دلوائی تھی اور آپ کی طرف پانی ملنے کی توقع سے گھوڑے کو تیز کر لینے کا الہام جو نازل کرادیا تھا ، واقعی وہ مصیبت کس قدر عرصہ آپ پر وارد رہی اور ارکض برجلك سے مراد ایڑی مارنے سے بطور خارق عادت چشمہ کا پھوٹ نکلنا تھا ایسی لاچاری کی حالت میں جب وہ چلنے پھرنے سے عاجز تھے ۱۸ سالہ ابتلاء کے بعد اجابت دعا کا نتیجہ اس سے کمتر کیا ہوتا۔توریت کے سارے بیان سے ہمارا اتفاق نہیں مگر حضرت ایوب کے پہلے اور دوسرے باب میں حضرت کے جسم پر تمام سخت چھالے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑنے کا ذکر موجود ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ شیطان نے ایوب کو ضرر پہنچانے کے واسطے اللہ سے اجازت لے لی۔ اللہ کو بھی ایوب کا ابتلاء منظور تھا تا کہ وہ قیامت تک صبر کا عملی نمونہ خلق کے واسطے قائم ہوں۔ قرآن کا انی مسّنی الشیطان بنصبٍ توریت کے اس بیان پر خود شاہد ہے بہرصورت سخت قسم کی بیماری میں حدیث شریف اور توریت دونوں متفق ہیں اگرچہ تورات والی خاص بیماری کے ہم قائل نہ ہوں کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس کو نہیں بتلایا۔ باقی بیماری کے عرصہ کا اور چشمہ کا حضرت ایوب کے لات مارنے سے پھوٹ نکلنا صرف حدیث سے ثابت ہے جو خاص آیات متعلقہ کی تفسیر ہے۔

باقی جواب خذ بیدك ضغثا کی تشریح آئندہ کسی نمبر میں ہوگی انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۲۱ء مطابق ۸ ربیع الثانی ۱۳۴۰ جلد ۱۹ نمبر ۶۔ ص ۳۔۵)

حق کی فتح مرزائیت پر

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

چنیوٹ سے جناب محمد بشیر صاحب لکھتے ہیں:

آہ! ایک وہ زمانہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی اس دنیا میں تشریف فرما تھے اور طرح طرح کے مزیدار الہام گھڑ گھڑ کر مریدوں کو خوش کیا کرتے تھے، یا آج یہ دن ہیں کہ آپ کے الہام ہر روز نئے نئے واقعات کے ضمن میں آکر جھوٹے ثابت ہوتے ہیں، تو ان کے مریدین کھسیانے سے ہو کر رہ جاتے ہیں مگر آفرین ہے ان کی ہمت اور استقلال پر کہ اپنی ہٹ دھرمی پر ہی قائم ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک الہام ہے: سب مسجدوں پر ہمارا (یعنی مرزائیوں کا) قبضہ ہوگا۔

فرمانے کو تو آپ فرما گئے اور مریدین اپنی خوش اعتقادی سے کچھ وقفہ کے لئے خوش بھی ہو گئے مگر ہمیں اس وقت سخت افسوس ہوا جب ہم نے اپنی آنکھوں سے روشن دن میں مرزا صاحب کا الہام غلط ہوتے دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصبہ چنیوٹ میں ایک مسجد، ولی والی، کے نام سے موسوم ہے اس کا بانی ایک شخص جو کہ اہل سنت و جماعت تھا اس نے کوشش سے چندہ جمع کر کے یہ مسجد بنوائی تھی زمانہ کے رنگ ہیں اس کے فرزندوں میں سے ایک شخص جو کہ بالکل جاہلاور مخبوط الحواس کے درجہ تک پہنچا ہوا ہے اور ہر سال ایک نیا مذہب تبدیل کرتا ہے پچھلے دنوں کسی کے جھانسے میں آ کر مرزائی ہو گیا۔ بس مرزائی ہو جانے کے بعد کیا دیر تھی مسجد کو اپنی آبائی جائداد سمجھ کر اسپر قبضہ جمانا شروع کر دیا کبھی کبھی اپنے دو چار مرزائی بھائی بندوں کو لے کر مسجد کی چھت پر جماعت کراتے اور کبھی کبھی جمعہ کو مسجد فارغ پا کر جمعہ کی نماز چپکے چپکے ادا کر لیتے کیونکہ مسجد کے متعلقین جمعہ کی نماز مسجد شاہی میں ادا کرنے کو چلے جاتے۔ آخر کار لوگوں کو معلوم ہوا کہ مرزائی لوگ مسجد پر اپنا قبضہ جمانے کی کوشش میں ہیں اس پر مسجد کے چند نمازیوں نے اس کو کہا کہ وہ اپنے ارادے سے باز آئے مگر وہ کب رکنے والے تھے انہوں نے ایک درخواست چند نمازیوں کے برخلاف ڈپٹی کمشنر کی عدالت میں دائر کر دی کہ مسجد درحقیقت اس کے باپ کی بنوائی ہوئی ہے اور اس وجہ سے وہ مسجد کا مالک ہے اس کو دوسرے مسلمان نماز پڑھنے سے روکتے ہیں اس سے فساد کا اندیشہ ہے۔ ان کو روکا جائے۔ اس درخواست پر تحصیل دار صاحب چنیوٹ نے حسب الحکم ڈپٹی کمشنر تحقیقات کی اور معلوم ہوا کہ درخواست خلاف واقعہ گذاری ہے تحصیل دار صاحب نے اپنی رپورٹ کر دی مزید تشفی کے واسطے افسر مال ضلع کو حکم ہوا کہ وہ بھی تحقیقات کریں انہوں نے موقعہ پر تحقیقات کی اور رپورٹ کر دی جس پر ڈپٹی کمشنر نے حکم صادر کیا ہے کہ مرزا لوگ اس مسجد یں جماعت نہ کراویں اور حسب دستور سابق مسجد کا استعمال ہوتا رہے۔

یہ ہے مرزا صاحب کے الہام کی صداقت اور ان کی نبوت کا ثبوت کیا کوئی مرزا صاحب کا سچا معتقد مرزا صاحب کے اس الہام پر پوری روشنی ڈال کر ان کے الہام کو سچا کر سکتا ہے؟ اگر ہے تو میدان میں آئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی لاہوری کا اعلان

(کیا اس کی کچھ حقیقت ہے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

احمدی امت بحیثیت مرزائی یا احمدی ہونے کے یہ حق رکھتی ہے کہ جو کچھ مرزا صاحب نے کیا وہ کرے۔ چنانچہ مولوی محمد علی امیر جماعت لاہوری نے مندرجہ ذیل اعلان اخباروں میں شائع کیا ہے۔ ہم اسے نقل کر کے تنقیدی نگاہ ڈالتے ہیں۔ ناظرین اعلام مرقوم کو بغور پڑھیں۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں:

ذیل کا اعلان بعد مشورہ احباب ان تمام برادران کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے جو احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور سے تعلق رکھتے ہیں اور امید کی جاتی ہے کہ سب احباب اس پر پورے کاربند ہونے کی کوشش کریں گے اور ایک نیا نمونہ قائم کرنے میں سابق ہونے کا مرتبہ حاصل کرینگے۔

چونکہ مباحثات ومناظرات کا نتیجہ جو اکھاڑے جما کر کئے جاتے ہیں عموماً سوائے اس کچھ نہیں نکلتا کہ فریقین میں رنج وعناد بڑھتا ہے اور یہی وجہ ہے حضرت مسیح موعود نے بھی مناظرات ومباحثات کا سلسلہ بند کر دیا تھا اس لئے ہم بھی نہ صرف دوسرے فریق (قادیانی پارٹی) (قادیانی پارٹی آپ کے اس اعلان پر یقین نہیں رکھتی۔ اڈیٹر اہل حدیث) کے ساتھ آئندہ کے لئے اس سلسلہ مباحثات ومناظرات کو بالکل بند کرتے ہیں بلکہ حضرت مسیح موعود کے نمونہ پر دوسرے مسلمانوں سے بھی جن سے ہمیں بعض مسائل فروعی میں اختلاف ہے اسی سلسلہ کو بند کرتے ہیں۔ ہاں اپنے عقاید وخیالات کی اشاعت وتبلیغ یا باہمی تبادلہ خیالات ضروری ہیں اور ہوتے رہنے چاہییں لیکن اس میں بھی اسی امر کو مدنظر رکھا جائے کہ کسی شخص کے متعلق ذاتی حملوں اور دل آزار کلمات سے قطعی اجتناب کیا جائے خواہ دوسرے کی طرف سے ایسے ذاتی حملے ہوں اور خواہ اس کی طرف سے رنجدہ کلمات بھی سننے پڑیں، محض بدلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے طور پر دل آزار کلمات سے اجتناب کرنا یعنی اگر دوسرا اجتناب کرے تو ہم بھی کریں یہ کوئی بڑا مقام نہیں بلکہ وہ اعلی اخلاق جن پر اسلام ہمیں قائم کرنا چاہتا ہے اس بات کو چاہتے ہیں کہ ہم دوسروں سے رنجدہ باتیں بلکہ گالیاں سن کر بھی اس کا جواب نرمی سے دیں اور

ادفع با لّتی ھی ا حسن فا ذا الّذی بینك و بینه عداوة کا نّه ولی حمیم

کے پاک ارشاد کو مدنظر رکھیں، یہی طریق تمام مسلمان کے متعلق آج سے ہمارا خاص طریقہ و دعا ہے کہ اللہ تعالی ہمیں بھی اس راہ پر چلنے کی توفیق دے اور ہمارے دوسرے مسلمان بھائیوں کو بھی اس کی توفیق دے کہ وہ ایک دوسر یکے ساتھ اخوت ومحبت باہمی کو بڑھانے کی کوشش کریں اوران تمام باتوں سے بچیں جو باہم منافرت بڑھانے کا موجب ہورہی ہیں۔

(محمد علی امیر جماعت احمدیہ۔احمدیہ بلڈنگس لاہور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ اشتہار اگر بطور خود ہوتا تو ہم اس پر اظہار مسرت کرتے مگر اس میں اتباع مرزا کا دعوی کیا گیا ہے اس لئے ہمیں خطرہ ہے کہ مرزا صاحب کے اعلان کی طرح اس کا بھی حشر ہوگا یعنی یہ ایک معشوقانہ وعدہ سے زیادہ باوقعت ثابت نہ ہوگا۔اب یہ دکھانا ہمارا فرض ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے کب اعلان کیا تھا اور اسکا انجام کیا ہوا تھا۔

مرزا صاحب نے رسالہ انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۶ء کے اخیر صفحہ پر یوں لکھا:

ازمعنا ا لا نخا طب العلماء بعد ھذه التو ضیحا ت و لو سبونا و ھذه منا خا تمة المخا طبا ت ۔(ہم ارادہ کر چکے ہیں کہ اس کتاب کے بعد علماء کو مخاطب نہ کریں چاہے ہم کو گالیاں دیں۔یہ کتاب ہمارا آخری خطاب ہے)

اب دیکھنا یہ ہے کہ ۱۸۹۶ء کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا علماء کے ساتھ کیا برتاؤ رہا۔

۱۹۰۰ء میں آپ نے ایک چھوٹا سا رسالہ (ٹریکٹ) معیار الاخیار شائع کیا جس میں علماء کو شرف خطاب بخشتے ہوئے فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ لوگ اے اسلام کے علماء اب بھی اس قاعدے کے موافق جو سچے نبیوں کی شناخت کے لئے مقرر کیا گیا ہے، قادیان سے کسی قریب مقام میں جیسا کہ مثلاً بٹالہ ہے، یا آپکو اگر انشراح صدر میسر ہو تو خود قادیان میں ایک مجلس مقرر کریں۔ جس میں مجلس کے سرگروہ آپ کی طرف سے چند ایسے مولوی صاحبان ہوں کہ جو حلم اور برداشت اور تقوی اور خوف باری تعالی میں آپ لوگوں کے نزدیک مسلّم ہوں۔ پھر ان پر واجب ہوگا کہ منصفانہ طور پر بحث کریں۔

بہت خوب! ۱۸۹۸ء کی توبہ ۱۹۰۰ء میں توڑ دی اس کے بعد کیا ہوا؟

براہین احمدیہ جلد پنجم (جس پر تاریخ طبع نہیں مگر زلزلہ عظیمہ ۱۹۰۵ء کا اس میں ذکر ہے اس لئے یقیناً زلزلہ سے بعد چھپی ہے) اس میں بھی علماء اسلام کو نام بنام شرف خطاب بخشا ہے اور خوب زور سے بخشا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کی قریباً آخری کتاب حقیقۃ الوحی ہے جس میں اپنی وحی کی حقیقت لکھتے ہیں یہ کتاب مئی ۱۹۰۷ء میں شائع ہوئی اس میں بھی علماء اسلام (مولانا نذیر حسین، مولانا محمد حسین بٹالوی مولانا عبدالرحمٰن لکھو کے مولوی عبدالحق غزنوی رحمھم اللہ) کا نام بنام کرتے ہیں۔ ملاحظہ ہو ۳۵۴ سے۔

ہاں اس کتاب میں علماء اسلام کو بصیغہ خطاب جن شیریں الفاظ میں مخاطب کیا ہے وہ تو ماشاء اللہ مٹھائی کی ڈلی ہیں۔ میرے خیال میں ایسے ہی شیریں الفاظ کے حق میں کسی مظلوم عاشق نے اپنے ظالم معشوق کو کہا ہے

کیسے پیارے ہیں تیرے شیریں ہونٹ
گالیوں سے بھی بے مزا نہ ہوئے

ناظرین! دل لگا کر کان کھول کر ان الفاظ کو سنیں اور مطالعہ کریں۔ مرزا صاحب! ہاں ہاں مسیح موعود! ہاں ہاں امن کا شہزادہ! ہاں ہاں دنیا کا مصلح اعظم! آپ کے صیغہ ہائے خطاب ملاحظہ ہوں:

۲۔ اے نادانو! عقل کے اندھو، اور انصاف اور دیانت سے دور رہنے والو، ہزار ہا پیش گوئیوں میں سے اگر ایک یا دو پیش گوئیوں کا پورا ہونا تمہاری سمجھ میں نہیں آسکا تو کیا تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عذر سے خدا تعالی کے سامنے معذور ٹھہر جاؤ گے۔ یاد کرو کہ خدا کے دن نزدیک ہیں اور وہ نشان ظاہر ہونے والے ہیں جو زمین کو ہلا دینے والے ہیں۔

۲۔ یہ تو خدا کے نشان ہیں جو میں پیش کرتا ہوں تم سوچو کہ اس مخالفت میں تمہارے ہاتھ میں کون سی دلیل ہے، بجز اس کے کہ ایسی حدیثیں پیش کرتے ہو جن کے مخالف قرآن شریف گواہی دیتا ہے، اور جن کے مخالف حدیثیں بھی موجود ہیں، اور جن کے مخالف واقعات اپنا چہرہ دکھلا رہے ہیں وہ دجال کہاں ہے جس سے تم ڈراتے ہو۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

مثال بتانے کو نمبر اول ہی کافی ہے، مگر ہم نے نمبر۲ بھی نقل کر دیا کہ ہمارے احمدی دوست اپنی ناواقفی کی وجہ سے صرف نمبر ایک کو دیکھ کر یہ نہ کہدیں کہ اس میں جن لوگوں کو مخاطب کیا ہے وہ علماء اسلام نہیں بلکہ پادری یا آریہ ہیں۔فقرہ نمبر۲ ساتھ ملانے سے یہ شبہ نہیں رہتا کیونکہ اس میں ان لوگوں کو خطاب ہے جو قرآن و حدیث کو حجت شرعی مانتے ہیں۔بہت خوب

ہاں یاد آیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے اس وعدے کو نہ بھولے تھے بلکہ ہمیشہ یاد رکھتے تھے بلکہ بوقت ضرورت اس سے کام لیا کرتے تھے۔

جنوری ۱۹۰۳ء میں جب میں حسب دعوت مرزا صاحب ان کی پیش گوئیوں کی پڑتال کرنے کے لئے قادیان جا پہنچا۔اور پہنچ کر ان کو اطلاع دی، تو آپ نے میرے خط کے جواب میں ایک خط لکھا، جو ان کے مریدوں کا وفد بسرکردگی مولوی سرور شاہ میرے پاس لایا۔اس میں لکھا کہ:

ہم تم سے مباحثہ نہیں کریں گے کیونکہ ہم نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ علماء کے ساتھ مباحثہ نہ کریں گے۔

اسی بہانہ سے مجھے باوجود بلانے کے زیارت سے محروم رکھا۔کیا سچ ہے:

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

اب سوال یہ ہے کہ کیا مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا اعلان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اعلان کے مشابہ ہوگا یا کم وبیش؟ اس کا جواب آئندہ زمانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے گا سردست تو ہم اسی شعر پر کفایت کرتے ہیں

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۶ دسمبر ۱۹۲۱ء۔ مطابق ۱۵ ربیع الثانی ۱۳۴۰ جلد ۱۹۔ نمبر ۷ ص ۱۔۳)

کھلا سوال بخدمت احسن امروہی اور محمود قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

سنا جاتا ہے کہ آج کل مولوی محمد احسن صاحب امروہی قادیان میں آئے ہوئے ہیں، اسلیئے ہم دونوں صاحبوں (محمد احسن اور مرزا محمود احمد) سے حلفیہ سوال کرتے ہیں۔ امید ہے کہ دونوں صاحب ہمارے سوال کا جواب حلفیہ دیں گے۔

مولوی محمد احسن صاحب!

میں امروہہ کے جلسہ میں گیا تھا، تو آپ کو یاد ہوگا کہ آپ سے بھی ملا تھا۔ آپ نے اثنائے گفتگو میں کہا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کے تین چار الہاموں کا تو میں بھی شروع سے قائل نہیں۔

یہ بھی فرمایا کہ میں نے ان (مرزا غلام احمد) سے بیعت بھی نہیں کی ہوئی۔

یہ آپ کو یاد ہے؟

میاں محمود احمد صاحب!

۱۹۱۷ء میں جب آپ شملہ پر تھے، تو بابو عبدالحق احمدی کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے آپ نے کہا تھا کہ

مولوی محمد احسن ہمیشہ سے لالچی ہیں۔

حضرت (مرزا غلام احمد) کے زمانہ میں بھی لالچی تھے،

اب بھی ان کی یہی حالت ہے۔

لالچ ہی کی وجہ سے وہ لاہوریوں کی طرف ہو گئے۔

کیا آپ کو یاد ہے کہ آپ نے ایسا کہا تھا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں صاحب مہربانی کر کے حلفیہ جواب دیں۔

سائل: ابوالوفا ثناء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۳)

مرزائیوں کی وعدہ خلافیاں

انّ العھد کا ن مسؤلاً

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

جناب حکیم محمد ابراہیم ٹھیکیدار بھٹیاں ضلع گورداسپور ڈاکخانہ کاہنووان سے لکھتے ہیں:

یوں تو یہ خبیث عادت پرانی ہے جس پر قرآن کریم نے پہلے ہی سے روشنی ڈال کر جہان کو بتادیا کہ اس سے بچو۔ اس میں مبتلاء پر افسوس آتا ہے مگر نہ اتنا کہ جو فرقہ اپنے آپ کو اس سے بری بتاتا ہو، اور اپنے اندر حضرات ابابکر وعمر عثمان علی و دیگر صحابہ جیسے ہونے کا دعوی رکھتا ہو۔ اس فرقہ سے ہماری مراد فرقہ مرزائیہ ہے، جس کی تعریف کے مرزا صاحب قادیانی نے آسمان تک قلابے ملا دیئے ہیں۔ واللہ ہم اس فرقہ کی وعدہ خلافیاں دیکھتے ہیں، تو ہماری زبان پر یہ مصرع جاری ہو جاتا۔

و ما مواعید ھا الا الا با طیل

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ ضلع گورداسپور میں ایک گاؤں، بہنی کھاوڑ، ہے۔ اس جگہ کسی مرزائی صاحب نے ایک مبلغ دس روپیہ تنخواہ پر چھوڑ رکھا ہے جس کا نام مولوی عبداللہ ہے۔ اس نے تمام گاؤں کے عقاید کو تذبذب میں ڈال دیا تھا۔ ایک میرا دوست علی محمد نمبردار جو اس گاؤں میں شادی شدہ ہے۔ وہاں کا حال دیکھ کر فوراً میرے پاس آیا اور بندہ کو ہمراہ لے کر وہاں پہنچا۔ جاتے ہی مجمع کثیر ہو گیا۔ گاؤں والے مولوی عبداللہ صاحب کو بلا لائے۔ سلسلہ گفتگو شروع ہونے سے پہلے مولوی عبد اللہ نے کہا کہ ہم حیات وممات مسیح پر گفتگو کریں گے۔ بندہ نے کہا بہت اچھا، مگر میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض یہ ہے کہ آپ معیار نبوت بیان کریں، تا کہ پبلک کو معلوم ہو جائے کہ معیار صداقت نبوت کیا ہیں؟

مولوی عبداللہ صاحب نے بڑی خوشی خوشی بیان کرنے شروع کئے۔ چنانچہ ان کی بدقسمتی نے پر مارا، زبان سے نکل گیا:

بڑا معیار نبوت کا یہ ہے کہ نبی جھوٹ نہیں بولتا۔

میں نے کہا آپ کو یہ کہاں سے ملا؟

آپ نے یہ آیت پڑھی و ماینطق عن الھوی ان ھو الّا و حی یو حی۔

میں نے کہا یہ خاصہ ہر ایک نبی کا ہے یا بعض کا؟

مولوی عبداللہ احمدی نے کہا ہر ایک کا۔

میں نے کہا الحمدللہ یہ خاصہ مرزا صاحب کو بھی ملا ہوگا۔

کہا: ہاں۔

میں نے کذبات مرزا بیان کرنے شروع کر دیئے۔

مولوی عبداللہ احمدی صاحب کا رنگ زرد ہو گیا اور کہنے لگے کہ آپ نے ہم کو دھوکہ دیا ہے۔

میں نے کہا، یہ دھوکا کیسا ہے؟ آپ مرزا صاحب کو اپنے دعووں میں سچا کر دکھائیں ہم اسی وقت مرزا صاحب کو مامور من اللہ مان لیں گے اور عیسی کو فوت شدہ مان لیں گے۔

آپ اس بات سے جی چرا کر ادھر ادھر کی ہانکنے لگے۔

تب چودھری فضل کریم سکنہ باگڑیاں ضلع ہوشیار پور نے کہا میدان بالکل صاف ہو گیا اگر مرزا صاحب سچے ثابت ہو گئے ہم سب مان لیں گے۔ ٹال مٹول چھوڑ دیجئے۔

اسی اثنا میں ایک مرزائی نام گھسیٹا سکنہ، بھنی کھاوڑ، بول اٹھا کہ مولوی صاحب جواب دیجئے ورنہ میں آج ہی توبہ کرونگا اور چندہ سے بچ جاؤنگا۔

ناچار مولوی عبداللہ احمدی صاحب بولے مجھ کو معافی دی جائے، اور دوسری تاریخ مقرر کی جائے۔

مولوی صاحب کی جان نزاع میں آ گئی۔ ہاں اسی کو غنیمت سمجھا کہ دوسری تاریخ پر شائد کوئی سبب اچھا بن جائے، یا کوئی قادیان سے ہی آ کر جان چھڑا جائے۔ یا یونہی وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹل کر رہ جائے۔اب تو کوئی پرسان حال نہیں۔امید ہے دل میں تو کہتے ہوں گے

تیرے بیمار فرقت کو اجل یسین سناتی ہے
مسیحا لے خبر مرنے کے ساماں ہوتے جاتے ہیں

خیر اسی وقت مجمع عام میں حاضرین جلسہ کو میں نے مرزا جی کی منکوحہ آسمانی کا کچھ ذکر سنایا۔ پھر مولوی عبداللہ صاحب چونکے کہ اگر مرزا صاحب کو وہ منکوحہ آسمانی نہ ملی، تو کیا ہے حضرت محمد ﷺ نے بھی ایک روز حضرت عائشہ سے فرمایا تھا کہ اے عائشہ آج رات میرے ساتھ اللہ تعالی نے تین عورتوں کا نکاح آسمان پر کر دیا، ایک کا نام مریم ہے اور دو کا نام مجھے نہیں بتایا گیا۔اور یہ حدیث صحیح بخاری میں موجود ہے۔ اب ظاہر ہے کہ وہ عورتیں آپ کو نہیں ملیں۔

میں نے کہا لعنت الله علی الکاذبین اگر آپ بخاری شریف تو درکنار دیگر کتب صحاح سے بھی بسند صحیح نکال دیں، آپ کے پیر بھائی بلکہ خلیفہ ثانی نے تو آپ کو ۵۰ روپیہ چہرہ شاہی انعام دیا جائے گا اور بغیر ایچ پیچ کے بیعت قبول کر لی جائے گی جاؤ شھداء کم من دو ن الله کو بلا لاؤ۔ میں نے کہا مرزا جی تو اپنے ملہم کے الہام کے مطابق بھی نہیں آئے الہامی الفاظ تو یہ ہیں انا انز لناہ قر یباً من القا دیا ن۔اس الہام کو مدنظر رکھ کر میں اگر دعوی کروں تو ہوسکتا ہے کیونکہ الہام میں لفظ قریب کا ہے، نہ فی کا۔ لہذا ہم قریب والے ہیں مگر ہم ایسے دعوے کو لینا پسند نہیں کرتے ہاں میں کھلے دل سے کہتا ہوں کہ آپ حدیث محولہ بالا ہرگز ہرگز نہ دکھا سکیں گے میں نے اپنی تقریر کو اس شعر پر ختم کیا جو مولانا ابوالوفا کبھی کبھی پڑھا کرتے ہیں

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

باقی دوسری تاریخ مناظرہ کی جس میں مولوی عبداللہ احمدی نے توبہ سے انکار کر دیا باوجود جھوٹے ہونے کے اس کا دوسرے نمبر میں ذکر کرونگا۔انشاءاللہ

ہم خلیفہ جی سے سفارش کرتے ہیں کہ مبلغین کو اس حدیث کی تعلیم دیا کریں اور خود بھی اس کو مدنظر رکھا کریں لکل غادر لواء یوم القیا مۃ ... او کما قال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیالکوٹ میں مرزائیوں کی خاطر تواضع ۔نمبر۲

جناب مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

ناظرین! اس عنوان میں آپ ۲ دسمبر ۱۹۲۱ء کے پرچہ میں مرزائی مباحثہ کی کیفیت ملاحظہ فرما چکے ہیں اس کے اخیر میں لکھا گیا تھا کہ مسئلہ خلافت پر جو لیکچر ہوا اسکی کاروائی آئندہ بھیجی جائے گی۔

سو معلوم ہو کہ ۳ نومبر کو نماز عشا کے وقت بمقام رام تلائی (ریلوے سٹیشن سیالکوٹ کے سامنے ایک پختہ تالاب ہے جو عموماً خشک پڑا رہتا ہے اس کا نام رام تلائی ہے آج کل شہر سیالکوٹ میں قومی لیکچر گاہ یہی ہے) مجمع کثیر میں حمد و صلوۃ اور دعا کے بعد کہا کہ میرے مضمون کے تین حصے ہیں۔

اول قادیانی لیکچرار چودھری فتح محمد ایم اے کی منصوبہ بندی۔یعنی اس امر کا بیان کہ حسب اشتہار چودھری صاحب موضوع پر بولتے رہے یا اس سے خارج ہو کر بالکل بے تعلق باتیں بھی ذکر کرتے رہے اس سے مقصود لیکچرار صاحب کی کاروائی اور تجربہ کاری کا اظہار ہے چودھری صاحب کے مضمون کا موضوع تھا: ہندوستان کی مغلوبیت کے اسباب اور ان کا علاج اور حقیقی آزادی کے یقینی وسائل۔

وہ سب لوگ جو قادیانی لیکچر میں موجود تھے جانتے ہیں کہ چودھری صاحب نے ہندوؤں کی مذمت اور ان کی قولی ملکی اور مذہبی تردید کے بعد اپنے بیان کے اخیر حصے میں انگریزوں اور انگریزی سلطنت کی از حد مدح سرائی کی تھی حقیقت شناس تو اسی وقت سمجھ گئے تھے کہ جو کچھ سنا تھا کہ یہ لیکچر خلافت کمیٹی کے برخلاف اثر پیدا کرنے اور ہندو مسلمانوں کے موجودہ تعلقات کو بگاڑنے اور لوگوں کے دلوں میں انگریزوں کی غلامی کا تخم بونے کے لئے کسی پوشیدہ مشورہ سے ہونا قرار پایا ہے سو بالکل درست ہے لیکن میری توجہ اس وقت اس طرف نہیں بلکہ اس طرف ہے کہ اس بیان کو نفس مضمون اور موضوع سے کیا تعلق؟ اور اس چھٹے رکن (خوش آمد) کی یہاں کیا ضرورت؟ بلکہ یہ تو موضوع کے بالکل خلاف ہے کیونکہ ہندوستان کی آزادی کے اسباب بیان کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع میں داخل ہیں اور لیکچرار صاحب نے اپنی تقریر کے خاتمہ پر بیان بھی کیا ہے کہ خدا تعالیٰ ضعیف و ذلیل قوموں کی آزادی وعروج کے لئے ان میں کامل مصلح بھیجا کرتا ہے جیسے کہ بنی اسرائیل کو آزادی کے لئے موسیٰ علیہ السلام اور عرب کے عروج واقبال کے لئے نبی کریم ﷺ کو بھیجا اسی طرح ہندوستان کی آزادی وعروج کے لئے جناب مرزا صاحب (آنجہانی) کو بھیجا۔

ان امور کے بعد سلطنت انگریزی کی برکات اور ترحمات (عام اس سے کہ حقیقی ہوں یا فرضی) کا ذکر درگاہِ غلامی کا سبق ہوگا یا آزادی کا؟ پس چودھری صاحب کا اس چھٹے رکن کا ذکر بالکل بے محل و بے تعلق بے جا اور نادرست ہونے کے علاوہ موضوع کے خلاف بھی ہے۔

باقی رہا مرزا صاحب قادیانی کی پیروی سے ہندوستان آزاد ہو جائے گا یا غلامی کے درجہ اسفل سافلین میں گر جائے گا، سو اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ ہر امتی پر اپنے نبی و ہادی کا اتباع اور اطاعت واجب ہے اسی طرح مرزائیوں پر بھی مرزا صاحب کو نبی ماننے کی وجہ سے ان کا اتباع و اطاعت لازمی ہے مرزائیوں کے قلب پر ہندوستان کی آزادی کا خیال اور ان کے دماغ میں اس کا تصور بھی ناممکن بلکہ ایک مذہبی گناہ ہوگا کیونکہ مرزا صاحب کی آزادانہ تصنیف (اسے ہم نے آزادانہ تصنیف علاوہ .... کے اس خیال سے بھی کہا ہے کہ اس میں اسلامی گورنمنٹ سے مطلقاً قطع تعلق ظاہر کیا ہے اور ایک قسم کی آزادی یہ بھی ہے) تحفہ قیصریہ جو کچھ اپنے اندر اثر و جذب رکھتی ہے وہ سراسر غلامی و خوش آمد اور بے ہودہ مدح و لجاجت ہے اور اسسے ہندوستان کی آزادی جس طرح حاصل ہوسکتی ہے وہ محتاج بیان نہیں چنانچہ مرزا صاحب کتاب مذکورہ کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں:

> سو خدا تعالیٰ نے مجھے اس اصول پر قائم کیا ہے کہ محسن گورنمنٹ کی جیسی کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ ہے سچی اطاعت کی جائے اور سچی شکرگذاری کی جائے سو میں اور میری جماعت اس اصول کے پابند ہیں چنانچہ میں نے اس مسئلہ پر عمل درآمد کرانے کے لئے بہت سی کتابیں عربی اور فارسی اور اردو میں تالیف کیں

اسکے بعد اسی صفحہ ۹ پر اپنی جماعت کی عقیدت و وفا کیشی کو ان الفاظ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کرتے ہیں:

بالخصوص وہ جماعت جو میرے ساتھ تعلق بیعت و مریدی رکھتی ہے وہ ایک ایسی سچی مخلص اور خیر خواہ اس گورنمنٹ کی بن گئی ہے کہ میں دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ ان کی نظیر دوسرے مسلمانوں میں نہیں پائی جاتی وہ گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے (حمامۃ البشری میں انگریزوں کو یاجوج ماجوج لکھا ہے تو بقول مرزا، مرزائی امت یاجوج ماجوج کی رعیت ہے اور انہی کے حق میں دعا گو ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

جناب مرزا صاحب آنجہانی نے قیصرہ ہند کی خدمت میں جو کلمات نیاز دعا کے رنگ میں گذارے ہیں وہ آپ کی قلبی کیفیت کا سچا فوٹو ہیں چنانچہ صفحہ ۱۰ پر ملکہ وکٹوریہ کو خطاب کر کے کہتے ہیں:

اے قیصرہ و ملکہ معظّمہ! ہمارے دل تیرے لئے دعا کرتے ہوئے جناب الٰہی میں جھکتے ہیں اور ہماری روحیں تیرے اقبال و سلامتی کے لئے حضرت احدیت میں سجدہ کرتی ہیں (ایبتغو ن عند ھم العزۃ کو یاد کر کے شرمانا چاہیے۔ یہ سجدہ حضرت احدیت میں نہیں بلکہ جنابہ قیصرہ میں ہے فافہم۔ ابراہیم)...

خاتمہ: مرزا صاحب اس جبین سائی اور جبہ فرسائی کی علت جلی حروف میں بتلاتے ہیں اور اس میں اسلامی حکومتوں پر گورنمنٹ انگلشیہ کی وجہ فضیلت بھی ظاہر کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

میں اس خدا کا شکر کرتا ہوں کہ اس نے مجھے ایک ایسی گورنمنٹ کے سایہ رحمت کے نیچے جگہ دی جس کے زیر سایہ میں بڑی آزادی سے اپنا کام نصیحت اور وعظ کا ادا کر رہا ہوں اگرچہ اس محسن گورنمنٹ کا ہر ایک پر رعایا میں سے شکر یہ واجب ہے مگر مین خیال کرتا ہوں کہ مجھ پر سب سے زیادہ واجب ہے کیونکہ یہ میرے اعلی مقاصد جو جناب قیصرہ ہند کی حکومت کے سایہ کے نیچے انجام پذیر ہو رہے ہیں ہرگز ممکن نہ تھا کہ وہ کسی اور گورنمنٹ کے زیر سایہ انجام پذیر ہوسکتے اگرچہ وہ کوئی اسلامی گورنمنٹ ہی ہوتی (۲۶۔۵۲) (اپنے پیشرو شیخ بہاء اللہ اور محمد علی باب ایرانی کو دیکھ چکے تھے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا مقصد ان اقتباسات سے صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب کے ٹائپ کا آدمی اسوہ محمدی اور اسوہ موسوی کا نام نہیں لے سکتا ان کی روح خدائے ذوالجلال کی عزت کے سامنے نہیں جھک سکتی۔

حضرات! قادیانی لیکچرار کی مضمون بندی کے ذکر کے بعد میں اپنے مضمون کے دوسرے حصہ پر آتا ہوں جو لیکچر کے امور بیان کردہ کے متعلق ہے اس سے یہ واضح ہوگا کہ قادیانی لیکچرار تاریخ وحدیث کا کتنا واقف اور تفسیر قرآن کا کتنا ماہر ہے۔

صاحبان! آپ کو معلوم ہے کہ لیکچرار صاحب نے ہندوستان کے اسلامی دور کے متعلق ترتیب وار بیان کیا تھا کہ ہندوؤں کے عہد میں کوئی ایسی زبردست سلطنت قائم نہ ہوسکی جو سب لوگوں کو اپنے سایہ میں لے لیتی لیکن اسلامی زمانہ میں ایسی سلطنت قائم ہوگئی۔ اسکے علاوہ اسلامی زمانہ میں زبان اردو ایجاد ہوئی جس سے ہندوستان کی مختلف قومیں ایک دوسرے سے تبادلہ خیالات کرسکتی ہیں۔ اسکے بعد فاضل لیکچرار نے ہندومسلم اتحاد (کمپرومائز) کا دربار اکبری کا ذکر کیا اور پھر کہا کہ اکبر کے بعد انحطاط ہوگیا اور اتحاد قومی نہ ہوسکا حالانکہ تاریخ دان اصحاب جانتے ہیں کہ زبان اردو کا رواج شاہجہان بادشاہ کے وقت میں ہوا جو اکبر بادشاہ کا پوتا تھا جب اکبر بادشاہ کے وقت میں ہندومسلم اتحاد و اختلاط ہوا اور اس کے بعد شاہجہان بادشاہ کے وقت میں زبان اردو کا رواج ہوا اور جب زبان اردو بھی قومی اتحاد کا سبب قوی ہے اور شوکت سلطنت اور وسعت مملکت بھی اکبر بادشاہ کی نسبت شاہجہان کے عہد میں زیادہ ہوگئی اور یہ بھی اتحاد قومی کے لئے ایک زبردست سایہ ہے تو اکبر بادشاہ کے بعد اسباب اتحاد کی کثرت کے باعث وحدت قومی مضبوط ہونی چاہیے یا مضمحل ہونی چاہیے؟ قادیانی لیکچرار کی تاریخ دانی اس سے ظاہر ہے۔

حضرات! فاضل لیکچرار نے یہ بھی بیان کیا تھا کہ ہندوؤں میں ذاتوں کا امتیاز ہے اور مسلمانوں میں نہیں اس لئے ہندوؤں میں وحدت قومی پیدا نہیں ہوسکتی اور مسلمانوں میں ہوگئی۔ ایک مسلمان مشرق میں ہو اور دوسرا مغرب میں اور ایک ان میں سے تکلیف میں ہو اور دوسرا اسکی مدد کرسکتا ہو تو ان کا مشرقی و مغربی ہونا ایک دوسرے کے تناصر سے نہیں روک سکتا کیونکہ اسلام میں مشرقی و مغربی کی تفریق نہیں اور اس امر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر لیکچرار دلیل میں یہ آیت قرآنی بیان کر چکے ہیں لا شرقیةٍ و لا غربیةٍ (سورہ نور) ۔ اور اس کو لا شرقیةً و لا غربیةً (زبر سے) پڑھا تھا

اول تو اس کی قرأت غلط تھی کیونکہ قرآن میں ہر دو زیریں ہیں ۔ پھر یہ کہ اس سے وہ بات مراد نہیں جس کے لئے قادیانی لیکچرر نے اسے پیش کیا ہے بلکہ یہ تو شجرہ زیتون کی صفت ہے کہ وہ درخت نہ تو باغ کے مشرق میں ہے اور نہ مغرب میں کہ دھوپ سے اسے نقصان پہنچے۔

یہ ہیں قادیانی لطائف و نکات قرآنیہ جن پر اس گروہ کو ناز ہے۔

حضرات! آپ کو معلوم ہے کہ قادیانی لیکچرار نے آزادی امریک کی نسبت بھی کہا تھا کہ وہ صرف اتحاد سے بغیر لڑائی کے آزاد ہوا جو بالکل غلط ہے بلکہ سخت خونریز لڑائیوں کے بعد امریکہ آزاد ہوا۔ چنانچہ ایڈتھ ٹامسن کی تاریخ انگلستان میں ہے (جلسہ گاہ میں اصل عبارت انگریزی پڑھ کر اس کا ترجمہ حاضرین کو سنایا تھا۔ ابراہیم):

شاہ جارج سوم کے عہد حکومت میں یہ نزاع پیدا ہوئی حکومت انگلستان کی طرف سے سزا کے سخت طریقے استعمال کئے گئے اور مخالفت کی خلیج چوڑی ہوتی گئی حتی کہ ۱۷۷۵ء میں عملی طور پر لڑائی شروع ہو گئی اور دوسرے سال ۴ جولائی ۱۷۷۶ء کو امریکن باغی بستیوں نے گورنمنٹ برطانیہ سے آزاد ہو کر یونائیٹڈ سٹیٹس آف امریکہ کے نام سے اپنی خودمختاری کا اعلان کر دیا۔

اس کے بعد مصنف نے انگریزی فوج کی شکست کی وجہ میں لکھا ہے کہ:

انگریزوں کی طرف سے پوری طاقت سے لڑائی نہ کی گئی تو آخر کار ۱۷۷۵ء میں انگریزی جرنیل برگوآئن اور اس کی فوج نے ہتھیار ڈال دیئے اور فرانس نے امریکہ والوں سے اتحاد کر لیا۔، (اور انگریز ملک امریکہ کو چھوڑ کر بخیر و عافیت گھر واپس آئے)

صاحبان آپ کو معلوم ہے کہ قادیانی لیکچرار نے اپنی تقریر مناظرہ میں آیت و ھو الذی کف ایدھم عنکم و ایدیکم عنھم سے استدلال کیا تھا کہ فتح مکہ بغیر فوج کشی اور خونریزی کے ہو گئی تھی اسکا جواب کچھ تو میں نے اسی وقت مناظرہ میں دے دیا تھا اور کچھ اب دیتا ہوں

یہ آیت صلح حدیبیہ کے متعلق ہے نہ کہ فتح مکہ کے۔ سلسلہ تاریخ کے لئے یاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھئے کہ ۶ ھ میں آنحضرت ﷺ نے خواب دیکھا کہ میں خانہ کعبہ کا طواف کر رہا ہوں چونکہ انبیاء کے خواب حق حق پورے اترتے ہیں اس لئے اسلئے آپ نے سفر عمرہ کی تیاری کا اعلان کر دیا قریباً ۱۴۰۰، اصحاب بھی ساتھ ہوئے جب آپ ﷺ مقام حدیبیہ پر پہنچے جو مکہ شریف سے قریباً ۹ میل کے فاصلہ پر ہے تو کفار مکہ نے مزاحمت کی اور مکہ شریف میں داخل ہونے سے روکا بہت کچھ ہونے ہوانے کے بعد صلح قرار پائی منجملہ شرائط کے یہ امر بھی تھا کہ آنحضرت ﷺ نے عمرہ کئے واپس چلے جائیں اور آئندہ سال عمرہ بجالائیں۔ آپ مدینہ کو واپس پھرے۔ راستے میں سورۃ انا فتحنا لك فتحاً مبيناً (پ ۲۶) اتری جس کی آیتوں میں سے وہ بھی ایک آیت ہے جو لیکچرار صاحب نے پیش کی اب ظاہر ہے کہ اس آیت میں صلح حدیبیہ کا بغیر جنگ وخونریزی کے ہونا ذکر کیا گیا ہے۔

بعض لوگوں کو خیال گذرا کہ آنحضرت ﷺ نے ہمیں خواب سنایا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو طواف کعبہ کرتے ہوئے دیکھا ہے آپ نے سفر بھی کیا کفار سے صلح بھی ہوگئی، وہ کیوں نہ ہوا۔ چنانچہ بعض نے یہ امر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں پیش بھی کر دیا آپ ﷺ نے جو کچھ جواب میں فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ خدا نے مجھے اس کا وقت نہیں بتایا خواب میں طواف ہوتا دکھایا ہے سو ہوگا اور ہوگا۔ میں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسی سال ضرور ہوگا

خیر دوسرے سال ۷ ہجری میں حسب قرارداد صلح آنحضرت ﷺ عمرہ بجالانے کے لئے مکہ شریف آئے عمرہ کے سب ارکان بخوبی ادا کئے اور آنحضرت ﷺ کا خواب اور وعدہ الٰہی لتدخلن المسجدالحرام انشاء الله آمنين (سورہ فتح) پورا ہوا۔

اس کے بعد فتح مکہ کے لئے ۸ ہجری میں جو سفر آپ نے کیا اس کی تفصیل یوں ہے کہ صلح حدیبیہ کے وقت یہ بھی قرار پایا تھا کہ قبائل عرب میں سے جو قبیلہ جس جانب کے ساتھ چاہے ہو جائے چنانچہ بنی خزاعہ مسلمانوں کے حلیف ہوگئے اور بنی بکر کفار مکہ کے قصہ طویل ہے مختصر یہ کہ بنی بکر نے بنی خزاعہ کے آدمی مار ڈالے اور صلح کے پابند نہ رہے اس امر کی شکائت مدینہ میں آنحضرت ﷺ کے حضور میں کی گئی آپ نے دس ہزار فوج کے ساتھ چڑھائی کی اور مکہ معظّمہ کو فتح کر لیا اور خدا کا وعدہ اذا جاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نصر اللہ و الفتح پورا ہوا۔

اسی فتح مکہ کے متعلق یہ امر بھی ہے کہ صحابہ کرام نے سمجھا کہ اب آنحضرت ﷺ کا وطن مالوف آپ کو واپس مل چکا ہے کفر کا زور ٹوٹ گیا ہے عربستان آنحضرت ﷺ کے اقتدار میں آچکا ہے اب ہم کو آئندہ جنگ کی ضرورت نہیں جس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم اپنی کمریں نہ کھولو گے (خطاب نوعی۔ ابراہیم) حتی کہ تمہاری امت کے آخری لوگ عیسی بن مریم کی معیت میں دجال سے نہ لڑیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۲۱ء مطابق ۲۲ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۸۔ص ۳۔۵)

قادیانی واعظ:

مولوی عبدالرحیم صاحب ہمارے گاؤں موضع بھاگووال آئے الحمد للہ مولوی صاحب کے مواعظ حسنہ سے ہماری مسجد میں تگنے نمازی ہوگئے ہیں اللہ تعالی استقامت بخشے

مرزائی فرقہ تو ایسا سویا ہے کہ تا قیامت بیداری کی امید نہیں۔مولوی صاحب نے پہلے بھی مرزائیوں سے بڑی زبردست بحث کی تھی جس میں دو مرزائیوں نے توبہ کی تھی ایک کا نام جمّہ اور ایک کا دین محمد ہے جس کے انگوٹھے لگا کر جناب کے پاس بھیج دیئے تھے۔اور اب بھی وعظ میں مرزائیوں کی خوب خبر لیتے ہیں۔

(محمد الدین موضع بھاگووال ضلع گورداسپور) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۳)

باپ پر پوت گرو پر چیلا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس مثل کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح بیٹے میں باپ کا جسمانی اثر فی الجملہ ہوتا ہے، تندرست کا تندرستی، بیمار کا بیماری، اسی طرح گرو یا مرشد کا اثر چیلوں اور مریدوں پر فی الجملہ ضرور ہوتا ہے۔اسی اصول سے ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی نبی کی امت میں بھی اس کا اثر خوب اچھی طرح ظہور پذیر ہوتا رہتا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی اپنے قصور علم کی وجہ سے کبھی یہ کہہ اٹھتے تھے، اس مضمون کی کوئی حدیث نہیں آئی نہ صحیح نہ ضعیف۔، حالانکہ ہوتی تھی۔چنانچہ حمامۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البشری اور چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ مسیح کے آسمان پر جانے آنے کا ثبوت کسی ضعیف روایت میں بھی نہیں ملتا حالانکہ امام بیہقی کی کتاب الاسماء والصفات میں یہ حدیث موجود ہے۔

اسی طرح ان کے مریدین بھی اپنے تبحر علمی میں ایک واضح امر کا انکار کر جاتے ہیں۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۳ ستمبر میں بعنوان،

قادیانی امت کی حدیث دانی،

لکھا تھا۔اس کے صفحہ ۳ پر ایک حدیث ابو بکر بن ابی الدنیا محدث کی روایت سے بحوالہ تفسیر حافظ ابن کثیر جلد ۹ لکھی تھی اس کے جواب میں فاضل اڈیٹر پیغام صلح لاہور نے اپنے مرشد اور ہادی کی طرح لکھ دیا کہ اس نام کا کوئی محدث ہی نہیں (پیغام صلح لاہور ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

یہ سن کر ہمیں حیرت ہوئی کہ حافظ ابن کثیر جیسا محدث ابو بکر جیسے مشہور محدث سے ایک روایت نقل کرتا ہے اور قادیانی پیغمبر کا امتی اردوخوان علامہ اڈیٹر پیغام صلح انکار کرتا ہے اب ہم مانیں تو کس کو؟

اس فیصلے کیلئے ہم نے تذکرۃ الحفاظ میں تلاش کیا تو وہاں فوراً ہم کو مل گیا:

ابن ابی الدنیا المحدث العالم الصدوق ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن ابی الدنیا القرشی الاموی صاحب التصانیف سنۃ ثمان ۔(جلد ۲ ص ۲۴۸)

یعنی ابو بکر بن ابی دنیا سنہ... میں پیدا ہوئے بہت سی تصانیف کے مصنف ہیں

ناظرین! یہ ہے ان لوگوں کا سرمایہ علم جس پر ان کو اتنا ناز ہے کہ دنیا میں کسی کو اپنا ہم سر نہیں جانتے۔ آہ:

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

یہ تو اس روایت کا بنیادی انکار تھا کہ ابو بکر بن ابی الدنیا کوئی محدث ہوا ہی نہیں، دوسری وجہ اس سے بھی عجیب اور ضحکۃ الصبیان ہے۔ ہمیں خطرہ ہے کہ مدرسہ عربی کے نحو میر پڑھنے والے طلبا یہ وجہ سن کر سارا دن ہنستے ہنستے اپنا سبق حرج کر لیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔فاضل اڈیٹر پیغام صلح لکھتے ہیں کہ اس روایت میں جو یہ لفظ آیا ہے:

یدخل اهل الجنة الجنة علی طول آدم علی حسن یوسف و علی میلاد عیسی۔

یہ غلط ہے کیونکہ فعل کے متعلق حرف جارہ مکرر سہ کرر نہیں آیا کرتا (۱۲۔اکتوبر)

خدا جانے فاضل اڈیٹر صاحب کا کیا مطلب ہے بظاہر جو لفظوں سے مفہوم ہوتا ہے وہ تو بالکل غلط ہے۔

اڈیٹر صاحب آپ نے درود تو پڑھا ہوگا سنیئے، اسی طرح ہے نہ؟ اللهم صل علی محمد و علی آل محمد ۔اس میں ایک ہی جارہ دو دفعہ آیا ہے یا نہیں؟ لیجئے تین دفعہ بھی سنئے اور اپنے امیر قوم علامہ فہامہ کو بھی سنایئے ۔ہاں ہاں بلکہ اپنی جماعت کے کل علماء عربی دانوں کو ایک جا جمع کر کے سنایئے اور مرد میدان بن کر ہمارے پیش کردہ حوالہ کا مثل سابق انکار کر دیجئے۔ سنئے:

و لله العزة و لرسوله و للمومنين۔

ایک ہی حرف جارہ جتنی دفعہ ایک ہی فعل سے متعلق ہوا ہے۔ ذرا شمار کر کے بتایئے گا۔ پس آسان جواب یہ ہے کہ صاف کہہ دیجئے گا کہ یہ عبارت ہم نے کسی کتاب میں نہیں پڑھی۔بس یہی ایک جواب کافی ہے۔ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا تمہارے سلطان القلم کا حوالہ بھی موجود ہے۔

لیجئے ہم آپ پر احسان کرتے ہیں کہ آپ کو اس دعوی کے اثبات کے لئے نحو کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں پوچھتے کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ آپ علم نحو میں بھی اسی عالم فاضل سے مستفیض ہوں گے جس نے اپنی تجدید کے اثر سے ر أت کا مفعول بہ مرفوع لکھا جس کا شعر ہے:

أ آخيت ذئبا عايثا او ابا الوفا
أ وافيت مُدًا او رأيت امرتسرٌ

ہاں ہاں اسی عرب بلکہ متعرب سے مستفید ہوں گے جس کے نزدیک علم صرف کے صیغے مونث اور مذکر سب ایک ہیں جس کا ایک شعر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقلت لك الويلات یا ارض جولرا
لعِنتِ بملعون و انت تدمّر

سبحان اللہ! ارض جو لڑا (گولڑے کی زمین) لعنتِ اور انتَ تینوں مونث مگر ان کا فعل تدمر مذکر

دہلی کے ایک بامذاق شاعر کا شعر بڑا لطیف تھا:

از چلچل تو پائے من زار شد کچل
من خود نے چلم تو اگر مے چلی تو چل

مگر مجدد صاحب قادیانی کا اعجازی قصیدہ مندرجہ اعجاز احمدی شعر مذکور سے بھی لطیف تر ہے۔

یہ قصہ ہمارے مضمونکی ایک تمہید ہے اس سے ہمارا مقصود یہ تھا کہ ہم بتادیں کہ قادیانی امت بہر دو گروہ علم وفضل میں کہاں تک درجہ کمال رکھتی ہے۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ تحقق مسائل میں اس امت کو کیا درجہ نصیب ہے۔ ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ہمارے مکرم دوست ماسٹر غلام حیدر صاحب پنشنر سرگودھا، قادیانی امت کے انگریزی ترجمہ قرآن کی تنقید کررہے ہیں چنانچہ ان کی طرف سے ۷ نمبر نکل چکے ہیں ان کے جواب میں اڈیٹر پیغام صلح لاہور ایک جگہ لکھتا ہے:

ماسٹر (غلام حیدر) صاحب نے تو سنی سنائی ہی باتیں یاد کی ہوئی ہیں اگر ماسٹر صاحب اس روایت ہی کو پڑھ لیتے جو کتاب استیعاب سے مدارج النبوۃ میں نقل ہوئی ہے کہ بعد نزول سورہ نساء جس میں آیت ما صلبوہ وارد ہوئی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ (جو بدری صحابی تھے) آنحضرت ﷺ کے قاصد ہوکر مقوقس والی سکندریہ کے پاس جو عیسائی تھا نامہ مبارک آنحضرت ﷺ لیکر گئے تو مقوقس نے ان سے یہ اعتراض کیا کہ اگر تمہارا صاحب نبی ہے تو اس نے کیوں خدا سے دعا نہ کی کہ اس کو مکہ سے ہجرت نہ کرنی پڑتی۔ اس پر حاطبؓ نے فرمایا حضرت عیسی بھی تو نبی تھے انہوں نے کیوں نہ دعا کی کہ دار پر نہ کھینچے جاتے، تو یہ کبھی نہ کہتے کہ حضرت علامہ سید نامحمد علی صاحب مسیح کے صلیب پر کھینچے جانے میں نصاری کے مقلد ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح لاہور۔ ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء ص ۳)

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ کتاب استیعاب سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت حاطب بن ابی بلتہ نے حضرت عیسی کے صلیب پر چڑھائے جانے کا اعتراف کیا ہے۔

آیئے ہم استیعاب میں اس مضمون کو تلاش کریں مگر پیش کرنے سے پہلے ہم قادیانی امت کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر وہ اپنے اندر صداقت پاتے ہیں تو آئیں استیعاب کو بیچ میں رکھ ہمارے ساتھ فیصلہ کریں:

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

پس سنئیے! الاستیعاب فی معرفة الاصحاب میں یوں مذکور ہے:

قال بعثنی رسول الله ﷺ الی المقوقس ملك الاسكندريه فجئته بكتاب رسول الله ﷺ فانزلني في منزلة واقمت عنده ليالي ثم بعث اليّ و قد جمع بطارقه فقال الي اسألك بكلام احب ان تفهمه مني قال قلت هلم قال اخبرني عن صاحبك اليس هو نبياً قلت بلى هورسول الله قال فما له حيث كان هكذا لم يدع على قومه حيث اخرجوه من بلدة الى غيرها فقلت له فعيسى ابن مريم اتشهد انه رسول الله فما له اخذه قومه فارادوا صلبه ان لا يكون دعا عليهم بان يهلكهم الله حتى رفعه الله اليه في سماء الدنيا۔ قال احسنت انت حكيم جاء من عند حكيم (ص ١٣٤)

حاطب نے کہا مجھے رسول اللہ ﷺ اسکندریہ کے حاکم مقوقس کے پاس بھیجا میں نے آنحضرت ﷺ کا خط اسکو پہنچایا اس نے مجھے اپنے مکان میں ارارا میں اس کے پاس کئی روز ٹھہرا رہا۔ ایک روز اس نے اپنے مذہبی علماء کو بلا کر مجھے بھی مجلس میں بلایا اور کہا کہ میں تجھ سے ایک بات پوچھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تو وہ بات میری اچھی طرح سمجھ لو۔ میں نے کہا فرمایئے، کہا تو مجھے اپنے صاحب کی طرف سے بتا کیا وہ نبی ہے۔ میں نے کہا ہاں وہ رسول اللہ ہیں۔ یہ سن کر مقوقس نے کہا پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس کی قوم نے اسکو اس کے شہر سے نکال دیا تھا تو س نے ان پر بدعا کیوں نہ کی؟ میں (حاطب) نے کہا حضرت عیسی کی بابت آپ شہادت دیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے کہ وہ رسول اللہ تھے پھر کیا وجہ ہے کہ جب ان کو ان کی قوم نے پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہا تو انہوں نے ان پر اس مضمون کی بدعا کیوں نہ کی کہ خدا ان کو تباہ کر دیتا یہاں تک کہ اللہ نے ان کو اپنی طرف پہلے آسمان میں اٹھا لیا۔ یہ جواب سن کر مقوقس نے کہا تو نے بہت اچھا جواب دیا تو بڑا حکیم (دانا) ہے اور بڑے دانا کے پاس سے تو آیا ہے۔

یہی روایت خصائص کبری جلد۲ ص۱۴ پر بعینہا انہی لفظوں سے موجود ہے۔

احمدی دوستو! کیا ہم امید رکھیں کہ تم لوگ اپنے ہی پیش کردہ حوالہ کو سامنے رکھ کر ہمارے ساتھ فیصلہ کر لو گے؟ واقعات گذشتہ سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ تم لوگ مدینہ کی ایک شریف قوم کی طرح خیرنا و ابن خیرنا کہہ کر فوراً اپنے قول کے برخلاف شرنا و ابن شرنا کہنے لگ جایا کرتے ہو پس اگر تم نے اپنے حوالہ استیعاب کے مطابق حضرت عیسی کی زندگی اور آسمان پر جانے کے مسئلے کا فیصلہ استیعاب سے ہمارے ساتھ نہ کیا تو ہمارا دعوی ثابت ہوگا، اگر کر لیا تو ہمارا غلط۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ءمطابق ۲۹ ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۹ ص ۱۔۳)

لاہوری مرزائی اور مرزا صاحب

جناب مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

ہمارا پختہ خیال ہے اور بالکل حق ہے کہ لاہوری جماعت احمدیہ سنت نبویہ سے تو الگ تھی ہی، مرزائی اصول سے بھی بہت پرے ہٹ گئی ہے یہاں تک کہ وہ ان احادیث کو بھی نظر انداز کر دیتے ہیں جن کو جناب مرزا صاحب آنجہانی نے نہایت مزے کی حالت میں خود اپنے مطلب کے لئے پیش کیا ہوتا ہے چنانچہ ان کا رسالہ، اشاعت اسلام، بابت ماہ دسمبر ۱۹۲۱ء اس وقت میرے سامنے ہے اس کے اخیر میں ایک عنوان ہے: حد درجہ کی لاعلمی۔، اس کے ضمن میں اڈیٹر (خواجہ کمال الدین) صاحب نے بیان کیا کہ ولائتی اخبار السٹریٹڈ کرانیکل میں اسلام کے متعلق کچھ غلط گوئیاں شائع ہوئیں کسی (محمدی) مسلمان نے خدا اس کو جزائے خیر دے، ان غلط بیانیوں کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا۔ ان میں سے ایک یہ ہے یہ ہے کہ اخبار مذکور کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو حضرت مسیح کی نسبت کوئی علم نہیں تھا۔

اسکا جواب محمدی مجیب صاحب نے یہ دیا کہ یہاں غلط بیانی سے کام لیا ہے آپ (ﷺ)، حضرت مسیح کو خدا کا رسول اور اپنے سے دوسرے درجہ پر مانتے تھے اور مسلمانوں کے عقیدہ کیمطابق حضرت مسیح دوبارہ آئیں گے تو انہیں دفن کرنے کیلئے روضہ مبارک میں جگہ رکھی ہوئی ہے۔

خواجہ کمال الدین اڈیٹر رسالہ اشاعت اسلام کو یہ جواب مرزائیت کیخلاف نظر آیا تو انہوں نے باوجود علم حدیث سے مطلقاً ناواقف ہونے کے محمدی مجیب صاحب کی تغلیط کرتے ہوئے یوں رقم طرازی شروع کردی:

اس موقع پر ہم مضمون نگار کو دو باتوں سے آگاہ کر دیتے ہیں نبی کریم ﷺ نے یہ کہیں دعویٰ نہیں کیا کہ آپ کا رتبہ حضرت مسیح سے بلند ہے بلکہ اپنے پیرؤوں کو حکم دیا کہ وہ اس قسم کی تفریقات سے باز رہیں۔ یہ حضرت نبی کریم ﷺ کے وسعت قلب کی دلیل ہے۔ دوم، نبی کریم کے مقبرہ میں حضرت مسیح کے دفن ہونے کے لئے کوئی جگہ نہیں رکھی گئی (ص ٦٩٦)

شکر ہے کہ خواجہ صاحب نے سرے سے اس امر ہی سے انکار نہیں کر دیا کہ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا پر آئیں گے اور صرف قبر کی جگہ کے انکار پر اکتفا کی لیکن ہم ان کو بتلاتے ہیں کہ محمدی مجیب صاحب کو آگاہ کرتے کرتے خواجہ صاحب خود کتنے بھکے کہ مرزا صاحب کے مایہ ناز وسرمایہ راحت امر کو بھی بھول گئے۔ بغور سنئے:

ا۔ آنحضرت ﷺ نے سید ولد آدم ہونے کا دعویٰ کیا احادیث میں مذکور ہے (مشکوۃ) اور انبیاء میں تفریق کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بعض کو مانیں اور بعض کو نہ مانیں جیسا کہ چھٹے پارے کے شروع میں ہے۔ ایک کا دوسرے سے افضل ہونا موجب تفریق نہیں کیونکہ اس میں تو خود قرآن شریف کی نص صریح موجود ہے۔ پارہ ٣ کی پہلی آیت میں اور سورہ بنی اسرائیل کے رکوع نمبر ١٠ کو دیکھو

خیر اگر اس پر بھی آپ کو قناعت نہ ہو تو یوں سمجھ لیجئے کہ اگر فضیلت انبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مسئلہ موجب تفریق ہے تو جناب مرزا صاحب کے اس شعر کے کیا معنی :

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔اس سے بہتر غلام احمد ہے

اوران کے حق میں جو یہ ترانہ نہایت ذوق وشوق سے گایا جاتا ہے اسکا کیا مطلب ہے

سب اولیاء سے بہتر بعض انبیاء سے افضل

یہ مصطفیٰ ہمارا یہ دلربا ہمارا

اب سنایئے آپ کے خیال میں حضرت مسیح سے برتری کا دعوی ہے اگر آنحضرت ﷺ نے نہیں کیا اوراس کا نام تفریق ہے اور یہ ممنوع ہے تو مرزا صاحب نے جو حضرت مسیح سے برتری کا ادعا کیا ہے، اس کے رو سے مرزا صاحب کا کیا حشر؟ افسوس آپ لوگوں کے دلوں سے ایمان تو گیا ہی تھا۔دماغوں سے عقل بھی جاتی رہی۔ کیا آپ ان باتوں کے ہوتے بھی مرزا کو ہادی ومجدد مانتے رہیں گے۔

۲۔حضرت عیسی کے دفن کی جگہ کے متعلق بھی احادیث میں فیصلہ ہو چکا ہے خود جناب مرزا صاحب منکوحہ آسمانی اور محبوبہ لاثانی محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۵۳ کے حاشیہ پر جس حدیث کو پیش کرتے ہیں اسی حدیث میں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں فیدفن معی فی قبری یعنی حضرت عیسی میرے پہلو میں میرے مقبرے میں دفن کئے جائیں گے۔

سنایئے ابھی معلوم ہوا یا نہ کہ آنحضرت ﷺ حضرت عیسی کے مدفن کے متعلق خود فرمارہے ہیں اور مرزا صاحب اس حدیث کو صحیح جان کر محمدی بیگم کے نکاح کے لئے دستاویز بناتے ہیں۔

اب یہ بھی لیجئے کہ داخل حجرہ نبویہ ایک قبر کی جگہ بھی باقی پڑی ہے چنانچہ مشکوۃ میں ابومودود کی روایت سے عبد اللہ بن سلام سے مروی ہے کہ عیسی بن مریم، محمد ﷺ کے پاس دفن ہوں گے اس کے بعد ابومودود راوی حدیث جومدینہ طیبہ کا باشندہ ہے کہتا ہے و قد بقی فی البیت موضع قبر۔یعنی حجرہ نبویہ میں ایک قبر کی جگہ باقی پڑی ہے۔

یہ تو پرانے زمانے کی بات ہے خاکسار خود جن ۱۳۳۰ھ میں مشرف زیارت مسجد نبوی ہوا تو داخل حجرہ نبویہ ایک قبر کی جگہ خالی پائی اس امر میں خاکسار کی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستقل تصنیف الخبر الصحیح موجود ہے جس میں پورا نقشہ بتایا گیا ہے۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۳-۴)

مناظرہ چک لوٹاں۔ پنجاب

مولوی محمد حسین صاحب طالب علم روپڑ، ضلع انبالہ سے لکھتے ہیں:

۱۷ نومبر ۱۹۲۱ء کو اہل حدیث اور مرزائیوں کے مابین چک لوٹاں نزد روپڑ میں ایک مناظرہ ہوا۔ اہل حدیث کی طرف سے حافظ عبداللہ روپڑی اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول راجیکی اور منشی قاسم علی تھے تقریباً ۱۲ بجے دن کاروائی شروع ہوئی مرزائی مناظر مولوی غلام رسول نے مسئلہ حیات وممات اور صداقت مرزا پر تقریر کی۔ اور کہا کہ یہ دو مسئلے بہت ضروری ہیں، اور مرزا صاحب کا سچا یا جھوٹا ہونا اس پر موقوف ہے۔

اس کے جواب میں حافظ عبداللہ روپڑی نے کہا کہ جب ہر دو مسائل حیات وممات عیسی وصداقت مرزا اور دعوی نبوت کا انجام ومآل ایک ہی ہے یعنی مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوی نبوت میں سچے ہیں یا جھوٹے، تو پھر حیات وممات عیسی کو ضروری مبحث ٹھہرانا کیا معنی رکھتا ہے۔ میرے نزدیک ایک ہی مسئلہ مبحوث عنہ یعنی صداقت مرزا اور دعوے نبوت مقرر ہونا چاہیے۔

اس پر مرزائی مناظر نے کہا کہ ہر دو مسائل ہی پر بحث ہونا ضروری ہے، اور یہاں کے لوگ بھی ان ہر دو مسائل کو مبحث قرار دے چکے ہیں۔ دوسرے ممات عیسی سے آسامی بھی خالی ہو جائے گی جس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی مسیح موعود کرنا درست ہوگا۔

اس کے جواب میں حافظ عبداللہ روپڑی نے کہا کہ میں عرض کر چکا ہوں کہ بحث حیات وممات مسیح سے صرف صدق وکذب مرزا صاحب مقصود ہے۔ اس کے سوا کچھ نہیں تو پھر صداقت مرزا کو مبحث بنانے سے کیوں گریز کیا جاتا ہے؟

باقی رہا یہ امر کہ یہاں کے لوگ ان ہر دو مسائل پر بحث ہونا مقرر کر چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، سواس کا جواب یہ ہے عوام لوگ کیا جانیں کہ بحث میں مقصودی مسئلہ کون سا ہوتا ہے؟ مسئلہ کی تعیین کرنا مناظرین کا کام ہے نہ کہ عوام کا۔

اور یہ کہنا آسامی خالی ہونے سے دعوی مرزا صاحب درست ہوگا، یہ بالکل غلط ہے، اس لئے کہ اگر بفرض محال عیسی فوت بھی ہو گئے ہوں تب بھی مرا غلام احمد قادیانی اپنے دعوی مسیحیت میں سچے نہیں ہو سکتے کیونکہ خداتعالی کو قدرت و طاقت ہے کہ عیسی کو زندہ کر کے پھر قرب قیامت کو دنیا میں بھیج دے۔ اور یہ بات ممکن ہے چنانچہ قرآن شریف میں دو واقعت ایسے ہی ذکر کئے گئے ہیں جن سے اس امکان کی پوری تصدیق ہوسکتی ہے۔ ایک واقعہ عزیز کا ہے دوسرا واقعہ اصحاب کہف کا۔ پہلے کی نسبت فرمایا

فا ما ته الله مأة عام ثم بعثه (اللہ نے مارااس کو سو برس، پھر زندہ کر دیا اسکو)

دوسرے کی نسبت فرمایا

و لبثوا فی کهفهم ثلا ث مأة سنين و ازدادوا تسعاً

(الکھف:۲۵) (یعنی ٹھہرے وہ اپنے غار میں تین سو سال سے زیادہ)،

پھران کو زندہ کیا، یعنی جگا دیا۔ پس یہ غیر وخلاف نہیں، اگر خداتعالی عیسی فوت شدہ کو بھی قرب قیامت کے بھیج دے۔ لیکن ہمارے اعتقاد میں تو عیسی بنص قرآنی واحادیث صیحہ زندہ ہیں اور قرب قیامت آسمان سے نزول فرمائیں گے۔ اور دجال کوقتل کریں گے۔

اس کے جواب میں مرزائی مناظر نے اپنی تقریر میں بیان کیا کہ قصہ عزیر میں اما ته الله کے معنی سلا دینا ہے اورموت کے کئی معنی آتے ہیں۔ بلکہ کشفی طور سے اس نے اپنے آپ کو مردہ خیال کیا، اور مار کر زندہ کر دینا قانون قدرت کے خلاف ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے

حتی اذا جاء احد هم الموت قال رب ار جعون (المومنون: ۹۹)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ مرکر کوئی زندہ نہیں ہوتا۔ اور مولوی صاحب آسمان کا لفظ بخاری میں دکھا دیں تو سو روپیہ مجھ سے لے لیں۔ اور مسیح اسرائیلی مرگیا ہے کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و الذین یدعون من دون اللہ لا یخلقون شیئاً و ھم یخلقون اموات غیر احیاء و ما یشعرون ایان یبعثون۔(النحل:۲۰۔۲۱)

یعنی جو لوگ پوجے جاتے ہیں وہ مردہ ہیں زندہ نہیں ہیں۔

پس عیسیٰ بھی پوجے گئے وہ بھی مردہ ہیں زندہ نہیں۔

اس کے جواب میں حافظ صاحب نے فرمایا کہ قرآن شریف موجود ہے۔ اس میں کہیں یہ نہیں کہ عزیز نے کشفی طور پر اپنے آپ کو مردہ خیال کیا، بلکہ آئت مذکورہ میں فعل امات کا فاعل اللہ ہے۔اور موت کے کئی معنی جو بیان کئے ہیں اس کو سلانے کے معنی پر کون سا قرینہ ہے؟ کیونکہ لفظ مشترک کے لئے قرینہ ہونا ضروری ہے۔ بغیر تعین قرینہ آیت میں سلانے کا معنی کرنا بالکل غلط ہے اور یہ کہنا کہ کسی کو مار کر خدا کا زندہ کرنا خلاف قانون قدرت ہے، یہ بھی غلط ہے۔ کیونکہ جب قرآن شریف سے ثابت ہو گیا کہ خدا تعالیٰ بعض اوقات اپنی قدرت کا اظہار کرنے کے لئے اس ہستی میں مردہ، زندہ کر دیئے، تو پھر اس کو خلاف قانون قدرت کہنا بالکل باطل اور مغالطہ دہی ہے۔ اور مناظر صاحب نے جو آئت پڑھی ہے اس میں عام قانون قدرت کا ذکر ہے اور قصہ عزیر اور اصحاب کہف کا ایک خاص واقعہ ہے جو اس کے خلاف نہیں، کیونکہ عام اور خاص میں کوئی تضاد اور تعارض نہیں۔ مرزائی صاحبان قرآنی تعلیم سے محض بے خبر ہیں۔ اور یہ کہنا کہ بخاری شریف سے نزول من السماء کا لفظ دکھا دیں تو مجھ سے سو روپیہ لے لیں۔ سو روپیہ آپ میدان میں رکھ دیں۔ یہ لفظ بخاری شریف سے میں ثابت کر دیتا ہوں۔

اس کہنے پر مرزائی قاسم علی نے چند نوٹ ایک اپنے ہم خیال کو دیئے۔ فوراً حافظ صاحب نے حدیث بیہقی پڑھ کر سنائی جس کے الفاظ کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم من السماء و اما مکم۔ اور فرمایا کہ امام بیہقی نے حدیث کو روائت کر کے بخاری شریف کا بھی حوالہ دیا ہے پس امام بیہقی نے ضرور کوئی نسخہ بخاری شریف کا پایا ہے جس میں من السماء کا لفظ موجود ہے گو مطبوعہ بخاری میں یہ لفظ نہیں ہے۔ مگر نسخہ ابن عساکر میں یہ روایت موجود ہے۔ اس کی مثال میں آپ کو قرآن شریف سے پیش کرتا ہوں۔ سنئے! قرآن کو اللہ عزوجل نے سات قرأت پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتارا ہے جیسا کہ کتب احادیث میں موجود ہے اور وہ سات قرأتیں بعض مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں مگر مطبوعہ قرآن میں ایک ہی قرأت موجود ہے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ دیگر قرأتیں قرآن شریف کی نہیں ہیں۔ ایسے ہی مطبوعہ بخاری میں گو یہ لفظ نہیں ہیں مگر نسخہ ابن عساکر میں لفظ من السماء کا موجود ہے۔

بس یہ سنتے ہی مرزائی مناظر اور منشی قاسم علی کے ہوش باختہ ہو گئے اور کہنے لگے کہ ہم نے بخاری کے متعلق نہیں کہا تھا، بلکہ قرآن کے متعلق کہا تھا۔

اس پر سامعین نے ان کی تکذیب کی، اور کہا کہ تم نے بخاری ہی کے متعلق ایسا کہا تھا مگر مرزائی صریحاً انکار کر گئے۔

پھر حافظ صاحب نے تقریر شروع کی اور کہا جو آیت مرزائی مناظر نے ممات عیسی پر پیش کی ہے اس میں کسی جگہ عیسی کا ذکر نہیں ہے۔ اور جو نتیجہ نکالا گیا ہے کہ عیسی پوجے گئے اس لئے وہ زندہ نہیں، یہ بالکل غلط ہے کیونکہ فرشتے بھی پوجے گئے ہیں۔ چاہیے کہ ان کو بھی زندہ نہ کہا جائے۔ دوسرے اموات جمع میت کی ہے۔ میت کا اطلاق قرآن شریف میں زندوں پر بھی کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ نے فرمایا انك ميت و انهم ميتون۔ اور جس وقت یہ آیت اتری اس وقت آپ ﷺ اور کفار حیات تھے۔ باعتبار آئندہ کے انہیں میت کہا گیا۔ پس لفظ اموات سے زمانہ ماضی میں سب کو مردہ خیال کرنا غلط ہے۔ اسی لئے قرآن پاک میں عیسی کو علیحدہ کہا گیا ہے کما قال اللہ تعالی و ما قتلوه و ما صلبوه و لكن شبّه لهم و ان الذين ا ختلفوا فيه لفى شك منه ما لهم به من علم ا لا اتباع الظن و ما قتلو ه يقينا ۔ بل رفعه الله اليه و كا ن الله عز يز ا حكيما (النساء: ۱۵۷-۱۵۸) ان آیات میں قطعی فیصلہ کر دیا گیا کہ عیسی نہ قتل ہوئے، نہ سولی دیئے گئے، بلکہ خدا نے ان کو اپنی طرف اٹھا لیا، اور جو مرزائی بل رفعه الله کا معنی عزت کی موت یا طبعی موت کے کرتے ہیں وہ صریح تحریف قرآنی ہے۔ کیونکہ لغت عرب میں رفع کے معنی طبعی موت یا عزت کی موت کے نہیں ہیں، بلکہ حیات عیسی پر مشکوۃ شریف میں ایک صریح روایت بھی پائی جاتی ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ عیسی قرب قیامت کو آئیں گے، اور نکاح کریں گے، اور میرے مقبرے میں دفن ہوں گے، پس مرزا صاحب مسیح موعود کبھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو سکتے ۔ کیونکہ آپ مطابق اس حدیث کے مدینہ منورہ میں دفن نہ ہوئے بلکہ لاہور میں مرے اور قادیان میں دفن ہوئے ۔ آپ کو تمام عمر میں حج اور زیارت مدینہ منورہ نصیب نہ ہوئی ۔

دوسرے روز بحث صداقت مرزا پر تھی ۔ لیکن مرزائی مناظر میدان میں نہیں آئے ۔ اس مناظرہ کا بہت اچھا اثر ہوا اور دس بارہ آدمی جو مرزائی ہونے والے تھے بچ گئے ۔ اور ایک مرزائی مسمی خان محمد نے توبہ بھی کی ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ جلد ۱۹ نمبر ۹ مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء ص ۴۔۶)

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد
و علی آله و صحبه اجمعین۔
و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریکِ ختمِ نبوت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

مکتبہ قدوسیہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انہ من سلیما ن و انہ بسم اللہ الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہل و پنجم (۴۵)

قادیانی مشن (۸)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہل وپنجم (۴۵)
	قادیانی مشن (۸)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۹
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۱۰
جھوٹوں کا ہرگز اعتبار نہ کرو	۱۲
مرزائیوں سے ایک معقول فیصلہ	۱۵
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ نمبر ۸	۲۴
روپیہ جمع کرادیا	۲۹
مرزا محمود احمد قادیانی کی خدمت میں	۳۲
بابیوں اور مرزائیوں کے دھوکہ سے بچو	۳۵
مرزائی وفد امرتسر میں آیا	۳۸
قادیانی وفد امرتسر میں۔ دلچسپ مراسلات	۳۹
دور جدید	۵۵
مرزائیوں سے مباہلہ	۵۹
مرزا کی خودغرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی	۶۲
قادیانی اور لاہوری چیلنج بازی	۶۹
افتراء اور بہتان کس کا کام ہے؟	۷۰
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ نمبر ۹	۷۴
چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند	۸۴
حدیث دجال اور قادیانی ہتھکنڈے	۸۵
قادیانی سچائی کا اصل اصول	۸۸
احمدی وفد پرنس کے حضور میں	۹۳
محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ نمبر ۱۰	۹۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی جلسہ	۱۰۳
جلسہ قادیان کا اثر	۱۰۹
مباحثہ سرگودھا مسئلہ ختم نبوت پر	۱۱۰
بقیہ: مباحثہ سرگودھا	۱۱۷
اشعار فارسی در ذکر قادیانی	۱۱۸
روپیہ دینے سے انکار	۱۲۲
بقیہ: مباحثہ سرگودھا	۱۲۴
تنکے کا سہارا	۱۲۶
جلسہ قادیان کا اثر۔ گردونواح پر	۱۲۸
نزول عیسی من السماء	۱۲۹
مباحثہ موضع بھینی کھاڈر	۱۳۱
قادیانی انعام کی حقیقت	۱۳۴
انعامی مضمون یک صد روپیہ	۱۳۵
بقیہ: مباحثہ سرگودھا	۱۳۸
مباحثہ سیالکوٹ	۱۴۱
خواص نبوت حقہ	۱۴۴
فیروز پوری مباحثہ	۱۴۸
مباحثہ سٹھیالی	۱۴۹
مولوی جمال احمد مرزائی جواب دیں	۱۵۱
ایسی بھی کیا ضد ہے	۱۵۳
فاروق کی نرم کلامی	۱۵۶
فاروق میں ایک فتوی	۱۵۸
مرزائیوں سے مباحثہ	۱۶۰
قادیانی قرآن دانی	۱۶۲
خلیفہ محمود کو دعوت مباہلہ	۱۶۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام نہ لیں نہ دیں	۱۶۵
ایک افتراء اور اس کا جواب	۱۶۸
مرزائی جماعت کا مرزا صاحب سے اختلاف	۱۶۹
باپ کا مخالف بیٹا	۱۷۱
حضرت عیسیٰ مسیح کی آمد ثانی	۱۷۲
فیروز پوری مباحثہ پر تنقید	۱۷۵
قادیانی کذب بیانی	۱۷۹
خواجہ حسن نظامی دہلوی، قادیان میں	۱۸۱
نازل ہونا مسیح کا آسمان سے	۱۸۴
پارا چنار علاقہ کورم میں مرزائیوں کو شکست فاش	۱۸۵
مرزائی مذہب کی بنیاد	۱۹۱
مقدمہ مدراس میں لفظی مغالطہ	۱۹۷
دوسری کھلی چٹھی بخدمت مولوی محمد علی	۱۹۹
مرزا بحیثیت مجدد اور بحیثیت مسیح موعود	۲۰۰
اسمہ احمد	۲۰۶
مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود	۲۱۰
مباحثہ منظور	۲۱۷
چور کوتوال کو ڈانٹے	۲۱۸
اسمہ احمد	۲۲۰
غازی کمال پاشا اور قادیانی مرزا	۲۲۴
مرزا قادیانی اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی	۲۲۵
کھلی چٹھی بنام مرزا محمود قادیانی	۲۲۷
کسوف وخسوف	۲۳۰
اسمہ احمد	۲۳۵
ساری کبڑی ہو جائیں	۲۳۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ کا آسان طریق	۲۳۸
قادیانی مہدی سے پہلے مہدی	۲۴۲
اسمہ احمد	۲۴۶
مرزا بحیثیت فن روائیت خائن تھے	۲۴۸
قادیانی منطق کی پانچویں شکل	۲۵۰
شق القمر معجزہ حضرت سید البشر	۲۵۳
قادیان میں قبر پرستی	۲۵۷
قادیانی مشاعرہ	۲۵۹
حدیث پر قادیانی حملہ	۲۶۱
پیغام لاہور کا غلط پیغام	۲۶۳
مرزا صاحب قبر مسیح میں	۲۶۴
میری سرگذشت	۲۶۷
احمدیت کیا چیز ہے	۲۶۹
فیصلہ الٰہی سے قادیانی کیمپ میں بے چینی	۲۷۴
حدیث پر حملہ۔قادیانیوں سے	۲۷۸
حق الیقین فی معنی خاتم النبیین	۲۸۰
مرزا قادیانی کی تصدیق	۲۸۴
قادیانی مشاعرہ پر دو آتشہ غزل	۲۸۵
قادیانی مجدد! سبحان اللہ	۲۸۶
حجۃ اللہ البالغۃ فی تفسیر آیۃ انہ لعلم للساعۃ	۲۸۸
احمد اور محمد	۲۹۲
کھلا نوٹس بنام مولوی عصمت اللہ نو احمدی	۲۹۶
دو نئے نبی	۲۹۷
میں حیدر آباد میں کیا کر رہا ہوں	۲۹۸
رسول قدنی	۳۰۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کے طلسمی نبوت خانہ میں آگ	۳۰۴
مرزائیت سے توبہ	۳۰۷
میں حیدرآباد میں	۳۰۸
رسول قدنی	۳۱۶
جماعت اسلامیہ برلن	۳۱۷
میں حیدرآباد میں: نمبر۲	۳۲۱
ابلیس کون ہے	۳۲۴
مرزا صاحب کی زیارت	۳۲۷
میں حیدرآباد میں: نمبر۳	۳۲۹
حاجی یونس شروانی رئیس دتاؤلی	۳۳۱
حضرت مسیح کی آمد ثانی	۳۳۳
میں حیدرآباد میں: نمبر۴	۳۳۷
میں حیدرآباد میں: نمبر۵	۳۴۴
حیدرآباد کے واقعات بالاختصار	۳۵۰
فتنہ ارتداد میں تکذیب مرزا	۳۵۹
حضرۃ مسیح کی آمد ثانی	۳۶۲
حیدرآباد کے تعلق پر مبارک بادیں	۳۶۶
پنجاب کے دونبیوں کا مقابلہ	۳۶۷
عینو والی میں مرزائیوں اور سنیوں کا مناظرہ	۳۷۳
ملکانہ راجپوت مسلم ہیں یا مرتد	۳۷۵
غزل قادیانی	۳۷۷
ایک ہزار انعام داخل کرو	۳۷۹
مرزا قادیانی کی باتیں بے غور کئے نہ مانو	۳۸۲
حیدرآبادی خدمت پر خلعت فاخرہ	۳۸۷
مرزا صاحب مسیح موعود ہرگز نہ تھے	۳۸۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں میں مرزا پرستی	۳۹۱
تردید مرزا غلام احمد قادیانی	۳۹۳
آریہ سماج اور قادیانی نبی	۳۹۶
علماء اسلام اور قادیانیوں میں چپقلش	۴۰۰
امیر جماعت لاہوری کی غلط بیانی	۴۰۲
فرقہ مہدویہ اور امت قادیانیہ	۴۰۶
سکندر آباد میں قادیانی مذہب کا خاتمہ	۴۱۲
مذہب مہدویہ اور مسیح موعود	۴۱۷
کھلی چٹھی بنام مرزا محمود قادیانی	۴۱۹
قادیانی مغالطے سے بچو	۴۲۰
راست پسندی سے فرار	۴۲۳
سچ مرچاں جھوٹ گڑ	۴۲۷
علم الیقین فی معنی خا تم النبیین	۴۳۲
نکات قادیانی	۴۳۵
مولانا ثناءاللہ حیاۃ مسیح کے قائل ہیں	۴۳۷
قادیانی کا فرار	۴۴۰
سید محمد جون پوری اور مرزا قادیانی	۴۴۲
مردم شماری کی رپورٹ پر فخر	۴۴۸
پنڈت دیانند اور منشی غلام احمد	۴۵۱
احمدی تثلیث کا تیسرا اقنوم	۴۵۳
کیا احمدی گورنمنٹ برطانیہ کے ایجنٹ ہیں؟	۴۵۸
قادیانی نبی کی برکت جاپان میں	۴۵۹
قتل دجال باب لد پر	۴۶۴
قادیانی نبی کی برکت جاپان میں۔ نمبر ۲	۴۶۶
کھلی چٹھی بنام عزیز محمد خان احمدی وکیل	۴۷۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب مرزا قادیانی	۴۷۲
اعلان	۴۷۴
دجال معہود ایک انسان ہے نہ کہ جماعت	۴۷۵
عقاید قادیانی سے توبہ	۴۷۸
دجال معہود ایک انسان ہے نہ کہ جماعت	۴۷۸
آسمان پر جانا اور رسولوں کا آنا	۴۸۲
الکلام المبین فی بیان مذہب الشیخ محی الدین	۴۸۳
قابل توجہ ڈپٹی کمشنر امرتسر	۴۸۷
وفات وحیات مسیح	۴۸۸
امت مرزائیہ اور مولانا ابوالکلام آزاد کا فتوی	۴۹۱
مناظرہ دہلی ضلع لاہور ۱۹۲۳ء	۴۹۶
قادیانی امت اور مولانا آزاد	۴۹۷
مجدد الف ثانی اور مرزا قادیانی	۴۹۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحۃ الکتاب

الحمد لله و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی پینتالیسویں (اور قادیانی مشن کی آٹھویں) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۶ جنوری ۱۹۲۲ء تا ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی عبدالحی کوہاٹی، ماسٹر شیخ غلام حیدر چکوالی مقیم سرگودھا، جناب عزیز الرحمان خان امرتسری بمبئی، بابو حبیب اللہ کلرک، مولانا عبد العزیز خلف مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ، بابو محمد حنیف خادم دہرہ دون، مولوی محمد امین واعظ آل انڈیا اہلحدیث کانفرنس، حکیم محمد ابراہیم ٹھیکہ دار بھٹیاں ضلع گورداسپور، مولانا عبدالمجید خادم سوہدروی، میر محمد واعظ بھانبڑی، مولوی محمد عبدالکریم میرٹھی، مولانا ابوسعید محمد شریف بھٹیاں ضلع گورداسپور، مولوی ابوعبدالجبار بلارمی، جناب نور محمد نقش بندی سجادہ نشین قلعہ لال سنگھ شرق پور ضلع شیخوپورہ، خواجہ حسن نظامی دہلوی، جناب فیروز الدین جالندھری، مولانا ابونعیم محمد عبدالعظیم حیدر آبادی، مولوی نور محمد میانوی جہلمی، جناب محمد شریف قریشی، ڈاکٹر غلام محمد دہرم کوٹ ضلع گورداسپور، مولوی دوست محمد پنجابی مدراس، مولانا ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی، مفتی محمد فاضل حکیم چک ۱۷ جنوبی بھاگٹانوالہ سرگودھا، حافظ نور محمد امام جامع مسجد جہلم، مولانا محمد عبدالغفار الخیری پھاٹک حبش خان دہلی، جناب محمد حسن کوٹ امین لائل پور، ماسٹر سراج الدین اثناعشری سنکھترہ ضلع سیالکوٹ، جناب عبدالولی فاروقی حیدرآبادی متخلص فروغ، مرزا محمود علی بیگ سکندر آباد، مولوی عبدالعزیز واعظ اہل حدیث کانفرنس ڈیرہ غازی خان، مفتی منظور احسن سنگرور ریاست جنید، وغیرھم کی گراں قدر نگارشات شامل ہیں۔

سیالکوٹ میں جو مباحثہ مولوی غلام رسول راجیکی اور پیر جماعت علی کے مریدوں کے مابین ہوناطے پایا تھا، اوس میں مولانا محمد ابراہیم میر نے پیش ہوکر قادیانیوں کو شکست فاش سے دوچار کیا تھا۔ اس مناظرے کی تفصیلات کے علاوہ، مولانا ثناءاللہ امرتسری اور منشی فرزند علی قادیانی کے مابین ہونے والے فیروز پوری مباحثے کی روداد بھی جلد ہذا میں نقل ہو رہی ہے۔۔ نیز بھینی کھاڑ، پاراچنار، دبلی ضلع لاہور، اور سٹھیالی وغیرہ مقامات پر مباحثوں کی تفصیلات بھی درج ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۷۳ پر ایک حدیث لکھی ہے جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ یہ ہیں: یخر ج فی آ خر الز ما ن ر جا ل یختلو ن الد نیا با لدین ..الحدیث۔
اس میں ر جا ل ۔را کے ساتھ ہے جس کو مرزا قادیانی نے دجال (دال سے) لکھا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری یہ معاملہ منظر عام پر لائے تو قادیانیوں نے بہت پیچ و تاب کھائے۔ادھر شیخ الاسلام نے مرزا قادیانی کی بریت ثابت کرنے کی صورت میں انعام کا چیلنج بھی دے دیا۔ بنابریں قادیانیوں کے ایک وفد نے امرتسر آکر شیخ الاسلام امرتسری سے خط وکتابت کی، جو بےنتیجہ رہی ۔اس کے بعد انہوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دفاع میں مضامین لکھے جو بے فائدہ ثابت ہوئے۔ یہ داستان زیرنظر جلد میں بشرح وبسط بیان ہوئی۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری وسط جنوری ۱۹۲۳ میں حیدرآباد دکن تشریف لے گئے تھے جہاں وسط مارچ ۱۹۲۳ء تک ان کا قیام رہا۔آپ نے حیدرآباد اور سکندرآباد میں کئی جلسوں سے خطاب فرمایا جن میں قادیانی عقائد ونظریات کا بھرپور رد کیا گیا۔ اس موقع پر قادیانیوں سے اشتہار بازی کے علاوہ ایک مباحثہ بھی منعقد ہوا۔ یہ داستان شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری نے ایک سلسلہ مضامین میں بیان کی ہے جسے زیرنظر جلد میں نذر قارئین کیا جارہا ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری کے ترجمہ قرآن پر ماسٹر غلام حیدر صاحب کی جاندار تنقید پر مشتمل قسط ۸ تا ۱۰ شائع ہوئی ہیں۔ ان مضامین میں محمد علی کے ترجمہ قرآن سے بعض انگریزی عبارات، اور بائبل کے انگریزی نسخہ سے بعض آیات خود شامل کر دی ہیں نیز بعض احادیث جو مختصرا نقل کی گئی تھیں یا جن کی طرف محض اشارہ کیا گیا تھا، انہیں بھی کتب صحاح سے نقل کر دیا گیا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری اور قادیانیوں کے مابین ایک مباحثہ دسمبر ۱۹۱۶ء میں سرگودھا میں ہوا تھا جسکی روداد کسی سابق جلد میں درج ہو چکی ہے۔ بعد میں قادیانیوں نے اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان میں اس مباحثے کی روداد اپنے انداز میں شائع کی جس سے غلط فہمیاں جنم لیتی تھیں، اسلئے بابو حبیب اللہ امرتسری نے تشحیذ الاذہان کو سامنے رکھ کر مفصل مضامین لکھے جو جلد ہذا میں شامل ہو رہے ہیں۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۲۰ء۔۱۹۲۱ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام　　　فقیر بارگاہ صمدی　　　**محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

جھوٹوں کا ہرگز اعتبار نہ کرو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں ایسے مذہب بھی ہیں جو شرک وکفر کو جائز رکھتے ہیں، مگر ایسا مذہب کوئی نہیں جو جھوٹ کو جائز جانتا ہو۔ اسلام میں جھوٹ کے تین درجے ہیں۔ مخلوق پر جھوٹ۔ رسول پر جھوٹ۔ اللہ پر جھوٹ۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من کذ ب علیّ متعمداً فلیتبوّأ مقعده فی النّار

جو کوئی مجھ پر جھوٹ بولے اس کا ٹھکانہ جہنم میں ہوگا

اسکے معنی ہیں جھوٹی حدیث بنا کر حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی طرف منسوب کرے۔

محدثین کا عام قانون ہے کہ جو شخص ایک حدیث بھی جھوٹی بنائے اس کی کوئی حدیث صحیح نہیں ہوتی۔ مرزا صاحب قادیانی حقیقت الوحی میں لکھتے ہیں کہ ایک جھوٹ کے مقابلہ میں ہزار انسان بھی کارآمد نہیں ہو سکتے۔

اس مقبولہ قاعدہ کے مطابق ہم دیکھتے اور دکھاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کا کیا حال ہے۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ صحاح ستہ کے مصنفین میں سے کوئی زندہ ہوتا یا امام الجرح و التعدیل یحیٰ بن معین یا محك رجال امام دارقطنی زندہ ہوتے تو مرزا قادیانی اور ان کے اتباع کو واضعین احادیث لکھ کر ان کی کل روایات کو موضوع (جھوٹی حدیثیں) بتاتے۔ ہم اس دعوی کو بلا دلیل چھوڑنا نہیں چاہتے، ورنہ ہم میں اور ان میں بحیثیت علم کے فرق کیا ہوگا۔

مرزا خدا بخش قادیانی مصنف کتاب عسل مصفی صفحہ ۲۷۲ پر لکھتا ہے:

دجال ایک تنہا نہیں بلکہ ایک جماعت کا نام ہے۔

ہم لفظ دجال کے معنے لغت عرب سے دکھا چکے ہیں کہ ایک طائفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیمہ یعنی ایک بھاری گروہ کو کہتے ہیں مگر ہم اسی پر اکتفا نہیں کرتے بلکہ خود رسول اللہ ﷺ کی زبان سے دکھاتے ہیں کہ وہ بھی دجال کو ایک جماعت ہی تصور کرتے تھے۔ دیکھو حدیث ذیل

یخر ج فی آ خر الز ما ن ر جا ل یختلو ن الدنیا با لدین یلبسو ن للنا س جلود الضا ن من الدین السنتهم احلی من العسل و قلو بهم قلو ب الذ یا ب یقول الله عز و جل ابی یفترو ن ام یحتبرو ن حتی حلفت لا بعثن علی اولئك منهم فتنة تد ع الحلیم منهم حیرا ن ۔ رواه النسائی عن ابی هریره ۔

یعنی نسائی نے ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ آخری زمانے میں دجال نکلے گا وہ جماعت ہوگی جس کے لوگ دنیا کو دین کے ساتھ ملائیں گے اور لوگوں کے دین کے بارہ میں بکریوں کی کھال میں دکھائی دیں گے یعنی بظاہر مسکین اور غریب طبع ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے بھی میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ کہے گا کیا میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں یا میری ذات پر جرأت کرتے ہیں۔ مجھے اب پر اس قدر غصہ ہے کہ میں قسم کھالوں گا کہ انہی میں سے ایک فتنہ برپا کروں گا جس سے ان کے دانا بھی حیران رہ جائیں گے۔ (دیکھو کنز العمال۔ جلد ۷ ص ۱۴۷)

اب اس حدیث سے صاف واضح ہوگیا کہ دجال سے مراد ایک جماعت ہے جو مکر وفریب سے کاروائی کرے گا بظاہر بڑے رحیم وکریم اور بڑے ہی میٹھے ہوں گے مگر باطن میں درندوں سے کم نہ ہوں گے۔ سو کون نہیں کہ یہ صفات پادریان وفلاسفران رنگ میں کل الوجوہ پائی جاتی ہیں۔

اس روایت میں سارا مدار اور استدلال لفظ دجال پر ہے جو مصنف مذکور نے بڑی دلیری سے اصل حدیث میں لکھا ہے اور ترجمہ میں بھی۔ اور اسی پر سارے استدلال کی بنا ہے حالانکہ اصل حدیث میں نہیں۔ مگر اصل حدیث دکھانے سے پہلے بڑے میاں (مرزا غلام احمد قادیانی) کا حال بھی ذرا دکھا دیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ مرزا خدا بخش جیسے بیسیوں بلکہ سینکڑوں ہزاروں غریب الٹی اور کند چھری سے ذبح ہوئے ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود بدولت اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۴۳ ۷ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

نسائی نے ابی ہریرہؓ سے دجال کی صفت میں آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث لکھی ہے۔ یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضان السنتهم احلی من العسل و قلوبهم قلوب الذیاب ۔ الحدیث ۔یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔ وغیرہ۔

ان دونوں حوالوں سے خوب سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ دونوں (نبی اور امتی) ابو ہریرہؓ سے حدیث نقل کرتے ہیں حالانکہ اصل حدیث کے الفاظ یہ ہیں

یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین ۔
(مشکوۃ ۔باب الریاء)

یعنی بجائے دجال کے رجال ہے اور دجال اور رجال جمع ہے رجل کی جس کے معنے ہیں بہت سے لوگ ۔مطلب حدیث کا یہ ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں آخری زمانے میں کئی لوگ ایسے پیدا ہوں گے جو دین کے ساتھ دنیا کمائیں گے۔

چونکہ یہ حدیث دراصل مرزا صاحب قادیانی جیسے دنیاداروں کے حق میں تھی اس لئے مرزا صاحب نے اسے بگاڑ کر پادریوں کے حق میں لگا کر ان کو دجال بنا دیا

قادیان اور لاہور کے احمدیو! قادیانی روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۳ ۷، کسی کتاب سے دکھادو، تو لدھیانہ کا تین سو روپیہ تم سے لیا ہوا واپس کرنے کا وعدہ لکھا لو۔مرزا خدا بخش کے حال پر افسوس ہے کہ بے چارہ پیر و مرشد (مرزا قادیانی) پر بھروسہ کر کے مفت میں مارا گیا ۔ سچ تو یہ ہے کہ اندھی تقلید اور بے بصیرت اعتقاد ایسے ہی کام کرایا کرتے ہیں۔سچ ہے:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۶ جنوری ۱۹۲۲ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ نمبر ۱۰ جلد ۱۹ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں سے ایک معقول فیصلہ

و یوم القیامة تری الذین کذ بوا علی الله و جوھھم مسوده

جناب منشی عبدالحی صاحب کوہاٹی لکھتے ہیں:

قرآن کریم میں اللہ تعالی نے صاف فرمادیا کہ

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل الله و خا تم النبیین (پ۲۲)

یعنی آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں۔کسی نقلی نبی کے آنے کی گنجائش نہیں چھوڑی۔

پھر آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کی نسبت فرمایا کہ میرے بعد اگر کوئی نبی ہونا ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے۔

اسی طرح حضرت علیؓ کو فرمایا کہ آپ میرے لئے ایسے ہیں جیسے حضرت موسیٰؑ کیلئے ان کے بھائی حضرت ہارونؑ تھے مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

پھر موٹی عقل والوں کے لئے واضح کرکے بار بار بڑی تاکید سے فرمایا کہ میری امت میں جھوٹے نبی پیدا ہوں گے ان سے بچنا۔

وحی کی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہے کہ وحی کا جھوٹا دعوی کرنے والا بہت بڑا ظالم ہے۔ظاہر ہے کہ معمولی ظالموں کے واسطے قرآن میں جگہ جگہ لعنت آئی ہے۔ پس بہت بڑا ظالم تو الف الف لعنت کا مستحق ٹھہرا۔

چودھویں صدی میں ایک طبیب کا بیٹا جائداد کے مقدمات ہار کر محرری ضلع سے مستعفی ہوکر دولت کمانے کی حرص میں مختارکاری جیسے پیشہ کو اختیار کرنے کے لئے قانون کا امتحان دیتا ہے۔امتحان میں فیل ہوکر حیران ہے کہ دولت کیونکر کمائی جاوے۔عربی فارسی خاصی پڑھی ہوئی تھی (دیکھو براہین احمدیہ)

جوانی همه اندریں باختم
دل از غیر ایں کار پرداختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے بڑھ کر کوئی صورت نظر نہ آئی کہ اسلامی لباس پہن کر اور اپنے آپ کو اسلام اور بانی اسلام کا عاشق زار ظاہر کر کے اسلامی مناظر اور مصنف کی شکل میں مسلمانوں پر جادو ڈال کر مختلف ناموں سے ان سے چندے وصول کئے جائیں۔ اور اسی روپیہ سے بیچم صاحب یا امرت دھارا والے کی طرح اپنی شہرت اور آمدنی کے لئے اطراف عالم میں اشتہار روانہ کئے جاویں:

آؤ لوگو کہ یہیں نور خدا پاؤ گے

جب اس میں خاصی کامیابی ہوگئی تو آپ نے اپنے معتقدین کی نبضیں دیکھ دیکھ کر قدم آگے بڑھانا شروع کیا مناظر اور مصنف سے مجدد اور امام الزمان بنے مہدی بنے عیسے بنے آنخضرت ﷺ اور کرشن مہاراج بنے۔ کل نبیوں کا نچوڑ بنے اور دعوی کر دیا کہ مجھے بھی وحی ہوتی ہے۔ میری وحی قرآن کریم کی طرح خطا سے پاک ہے۔ قرآن میرے منہ کی باتیں ہیں۔ میں خدا کی طرف سے مامور ہوا ہوں۔ میرے نہ ماننے والا کافر ہے۔ وغیرہ۔

ان دعووں کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اسلام میں ایک فساد عظیم پیدا ہو جاتا ہے۔ قرآن اور حدیث کو محکم پکڑے رکھنے والے مسلمان اس کو مفتری علی اللہ خیال کر کے بدترین انسان خیال کرتے ہیں۔ برعکس اس کے اس کو اپنے دعووں میں سچا کہنے والے اس کی شان یہاں تک بڑھاتے ہیں کہ جو الفاظ اسلام میں صرف آنخضرت ﷺ کے لئے مخصوص ہیں وہ اس کے لئے استعمال کرتے ہیں، بلکہ مسلمانوں کی دل آزاری کی پرواہ نہ کر کے الف الف یعنی ہزار ہزار کا لفظ بھی اس پر لگا دیتے ہیں۔

یہ فتنہ اسلام سے رفع ہونا ضروری ہے اور چونکہ بنیاد ان تمام دعووں کی وحی پر رکھی گئی ہے، اس لئے صورت فیصلہ یہی ہے کہ اس شخص غلام احمد قادیانی (۱۳۰۰) کی وحیوں کی پڑتال کی جائے۔

اس امتحان کے لئے میں آج ایک ایسی وحی پیش کرتا ہوں جو آسمانی نکاح والی وحی کی طرح جوانی دیوانی کی نہیں، بلکہ مقدس اور متواتر اور ریش سفید پر نازل ہوئی ہے۔ اس کا امتحان کر لیا جائے۔ اگر یہ سچی ثابت ہو تو اس کا مدعی سچا۔ اگر جھوٹی ثابت ہو تو مدعی جھوٹا اور مفتری علی اللہ۔ اور اس لئے بڑا ظالم اور لعنتوں کا مستحق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شخص اپنے رسالہ الوصیت مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۵ء کو یوں شروع کرتا ہے:

اما بعد چونکہ خدائے عز وجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا... پہلے میں اس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہوں ...اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی ...

(ترجمہ) تیری اجل قریب آ گئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوری رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور رفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔ الخ

پھر صفحہ ۳ پر اس کی تشریح یوں کرتا ہے:

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالی کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں، اس فقرہ کے دو معنے ہیں۔

اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں ہم دور کر دیں گے اور ان اعتراضات کا نام ونشان نہ رہے گا۔

۲۔ دوسرے یہ کہ ایسی شکایت کرنے والوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدذکر سے باز نہیں آتے، دنیا سے اٹھالیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے۔ تب ان کے معدوم ہونے کی وجہ سے ان کے بے ہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔

پھر بعد اس کے خدا تعالی نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب فرمایا۔

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائے گی۔ یہ ہو گا، یہ ہوگا، یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وحی مقدس اور متواتر پر جرح کے سوالات اور ان کے جوابات

سوال ۔ کیا وحی مقدس کے نزول کی کچھ ضرورت تھی ۔

جواب ۔ ہر گز نہیں ۔ انہتر سال کے بوڑھے کو بتانا کہ تیری موت قریب ہے ایک فعل عبث ہے ۔ خاص کر جب کہ نہ دن بیان کیا گیا ہو، نہ مہینہ، نہ سال، نہ مرنے کی جگہ ۔

سوال ۔ کیا اس وحی سے اسلام کو کچھ فائدہ پہونچتا تھا ۔

جواب ۔ ہر گز کچھ نہیں ۔ ہاں مرزا صاحب کو روضہ رسول کی زیارت کا شوق حد سے بڑھا ہوا تھا ۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

مے پریدم سوئے کوئے او مدام
من اگر میداشتم بال و پرے

اور آنحضرت ﷺ کی محبت و عظمت دل میں اس قدر جاگزین تھی کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے نام کے بعد کبھی اختصاراً صلعم نہیں لکھا بلکہ بڑی پابندی سے ہمیشہ پورا ﷺ لکھتے رہے ۔ یہ حال خدا کو معلوم تھا اور یہ بھی معلوم تھا کہ ان آئی موت مرنے کا خوف ہی مرزا صاحب کی اس آرزو کے پورا ہونے میں سد راہ ہے ۔ پس ممکن ہے اللہ میاں نے اس خیال سے اطلاع دے دی ہو کہ اب موت بہر حال آنے والی ہے اس سے نہ ڈریں اور اپنا دلی شوق پورا کر لیں کیونکہ اللہ میاں قبل اس کے وعدہ کر چکا تھا کہ میں تیری سب مرادیں پوری کروں گا ۔ اربعین نمبر اول (اور جہاں خرچ کی ضرورت تھی ۔ تو محمد حسین بٹالوی صاحب کہہ چکے تھے کہ میرے ساتھ چلو، حج کا خرچہ میں دے دوں گا ۔ بہا)

سوال ۔ اس وحی مقدس کے نزول کے قت مرزا صاحب قادیانی کے اشد مخالف کون تھے جو ان پر اعتراض کیا کرتے تھے ۔

جواب ۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی ۔ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب پٹیالوی ۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ۔ مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ۔

سوال ۔ کیا اس وحی مقدس و متواتر کے مطابق سب یا ان میں سے کوئی مرزا صاحب قادیانی کی موت سے پہلے فوت ہوا؟

جواب ۔ ہر گز نہیں ۔ پہلے دو (محمد حسین، عبد الحکیم) مرزا صاحب سے بارہ برس بعد فوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اور پچھلے دو (ثناء اللہ، ابراہیم) بفضلہٖ تعالیٰ اب تک (یعنی ۱۹۲۲ء) زندہ سلامت و ہشاش بشاش ہیں۔ ایک جماعت اہل حدیث کے سردار ہیں دوسرے ان کے مشیر۔

سوال۔کیا وہ اعتراضات جو مرزا جی کو رسوا کرنے کی نیت سے کئے جاتے تھے خدا نے دور کر دیئے۔

جواب۔ ہمارے خدا نے تو دور نہیں کئے۔ لاہور میں مجلس شوریٰ کا انعقاد کہہ رہا ہے کہ ان اعتراضوں نے مرزا جی کی امت کی کمر توڑ دی ہے۔ اس احقر کی طرف قادیان سے دھمکی آمیز خط آرہے ہیں۔

سوال۔ وہ کون سے اعتراض تھے جو اس وحی کے مطابق مرزا جی کی وفات سے پہلے نہیں، تو بعد میں ہی ان کا نام ونشان باقی نہیں رہا اور نابود ہو گئے۔

جواب۔ جی یہاں تو معاملہ ہی دگرگوں ہو گیا۔یعنی وہ اعتراض جو ان کی زندگی میں ہوا کرتے تھے وہ اسی طرح قائم ہیں، اور ان کے مرنے سے ان کی وہ تمام الہامی پیش گوئیاں جو ان کی زندگی میں پوری ہونا تھیں، سب لا جواب اعتراض بن گئیں۔

چنانچہ اسی سلسلہ میں میرا ایک اعتراض ہے کہ مرزا جی کی زندگی میں جب ان پر اعتراض ہوا کہ آپ فریضہ حج کیوں ادا نہیں کرتے، تو آپ نے فرمایا کہ

ایک تو راستہ مخدوش ہے

دوسرے صحیح مسلم کی حدیث ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود اور دجال کو آن واحد میں کعبہ کا طواف کرتے دیکھا۔ اسلئے بموجب اس حدیث کے میرا حج کرنے کا وقت وہ ہوگا جب دجال یعنی پادری کفر اور دجال سے باز آ کر ایمان اور اخلاص سے کعبہ کا طواف کریں گے (دیکھو صفحہ ۱۳۷، ایام الصلح)۔

اب چونکہ مرزا جی (مسیح موعود) حج کرنے گئے نہ ان کا قرار دادہ دجال (پادریوں کا گروہ) مسلمان ہو کر طواف کعبہ کے لئے ان کے ساتھ گیا، تو ثابت ہوا کہ

۱۔ اگر یہ صحیح مسلم والی حدیث صحیح تھی تو نہ مرزا جی مسیح موعود تھے اور نہ پادری دجال۔

۲۔ یہ حدیث اگر صحیح نہ تھی تو حکم اور امام الزمان ہونے کا دعویٰ کر کے جھوٹی حدیث سے ان کا تمسک کرنا سراسر بے انصافی تھی۔

سوال۔کیا مرزا جی کی وفات سے سب پر اداسی چھا گئی تھی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب ۔ لا حول ولا قوۃ ۔ مرزا جی کے جنازے پر وہ پھکڑ پنا ہوا کہ دیکھنے سے تعلق رکھتا تھا۔ پنجاب بھر میں ان کے مرثیے تمسخرانہ گائے گئے۔ان میں سے ایک کا ایک بند یہ ہے

مرض ہیضہ تھیں ہو لا چار ۔ مرزا مویا منگلوار

ہاں ان کے معتقدین کو جو ان کی ہدایت کے مطابق اشتہار تبصرہ اپنے مکانوں میں لگائے ہوئے مرزا جی کی زندگی میں ان کے اشد دشمنوں کی موت کا انتظار کر رہے تھے، اس دن کہیں منہ دکھانے کو جگہ نہ تھی۔ اسی کو اداسی کہہ دو۔

سوال ۔ اردو کی وحی میں مرزا جی نے یہ ہوگا، یہ ہوگا، یہ ہوگا، کیوں استعمال کیا۔کسی ایک واحد واقعہ کا نام کیوں نہ لیا؟

جواب ۔ اس موقع پر مرزا جی کی نلیاں تو سوکھ نہیں رہی تھیں کہ ان کو جلدی تھی، ایسے نبیوں کے یہ راز ہوا کرتے ہیں۔

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

سوال ۔ وہ کون سے عجائبات قدرت تھے جو اس وحی مقدس کی رو سے مرزا جی کی وفات سے پہلے واقع ہو گئے اور ان کے بعد مرزا جی کا حادثہ ہوا؟

جواب ۔ خدا جھوٹ نہ بلاوے، کہتے ہیں کہ ضلع پشاور میں ایک نئی چھاؤنی رسالپور قائم ہوئی جس میں اکثر لوگ دن کو جاگتے اور رات کو سوتے ہیں۔

سوال: کیا مرزا جی کی صحت اچھی تھی جو اس متواتر اور مقدس وحی نے مرزا جی کی ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا؟

جواب ۔ پہلے مرزا جی کی زبانی مرزا جی کی صحت کا حال سن لیجئے۔

اس عاجز کی عمر اس وقت پچاس برس سے کچھ زیادہ ہے اور ضعیف اور دائم المرض اور طرح طرح کی عوارض میں مبتلاء ہے۔(برکاۃ الدعا۔ص ۳۵)

شادی طے ہونے کے وقت میرا دل و دماغ نہایت کمزور تھا اور علاوہ ذیابیطس اور دوران سر اور تشنج قلب کے دق کی بیماری کا اثر ابھی بکلی رفع نہیں ہوا تھا۔(نزول المسیح۔ص ۲۰۹)۔

ایک دفعہ مجھے مرض ذیابیطس کے سبب بہت تکلیف تھی۔کئی دفعہ سو سو مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن میں پیشاب آتا تھا۔(نزول المسیح۔ص ۲۳۵)

ایک مرتبہ میں قولنج زحیری میں سخت بیمار ہوا،اور سولہ دن پاخانہ کی راہ سے خون آتا رہا۔(حقیقت الوحی۔ص۲۳۴)

اس سے پہلے مجھے ایک دفعہ دس دن برابر دردگردہ رہی تھی اور میں اس سے قریب موت ہوگیا تھا۔(حقیقت الوحی۔ ص ۳۴۵)

اور میں تو اکثر عوارض لاحقہ سے بیمار رہتا ہوں اور دردسر کی بیماری مجھے مدت تیس سال سے ہے۔(انجام آتھم۔ص ۷)

آج ۲۹ ستمبر ۱۹۰۶ء(بعد از نزول وحی) کو اس قدر غلبہ مرض اور ضعف اور نقاہت ہے کہ میں لکھنے سے مجبور ہوگیا ہوں۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۸۶)

جس شخص کو اتنی اور ایسی ایسی سخت بیماریوں نے گھیر رکھا ہو، اور عمر بھی کافی ہو اور خدا کی طرف سے موت قریب ہونے کی بار بار اطلاع پا کر اڑھائی سال تک نہ مرے، اس کا بھی منہ ہے کہ یہ کہے کہ اس اطلاع نے میری ہستی کی بنیاد ہلا دی۔

ہاں حضرت نشتر کی طرح اگر آپ کے زائچہ میں بھی عمر ۷۵ برس لکھی ہوئی تھی (دیکھو اخبار اودھ پنچ مطبوعہ ۲۵۔۲۸ نومبر ۱۹۲۱ء) تو آپ کے اس بیان پر ہم غور کرنے کو تیار ہیں۔مگر ایسی صورت کے بغیر اگر ایک ۶۹ برس کے دائم المرض اور مجمع الامراض کی ہستی کی بنیاد ہل کر عمر ۸۳ سال ہو جاتی ہے، تو ایسی بنیاد خدا ہر ایک ۶۹ سالہ اور دائم المرض کی ہلا دے۔

سوال۔ یہ جوابات اگر سچے ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ یہ وحی بالکل جھوٹی اور خود تراشیدہ تھی۔مگر اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیوں گھڑی گئی تھی اور غرض اس افتراء علی اللہ سے کیا تھی؟

جواب۔اس وحی مقدس کا شان نزول یہ ہے کہ جب مرزا جی انہی من گھڑت وحیوں کی بدولت اپنے زعم میں زندگی کے عروج کے تمام مدارج طے کر چکے، تو خیال پیدا ہوا کہ مرنے کے بعد عوام الناس کی طرح کسی معمولی قبرستان میں مدفون ہونا شایان شان نہیں۔کوئی ایسی وحی اتاری جائے جس سے قبر عالی شان اور کسی پرتکلف باغ میں بن جائے، اور سینکڑوں فریب خوردہ مرید قدموں میں سر دیئے پڑے ہوں، جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظارہ آپ کی عظمت کو بڑھا دے۔ اس لئے یہ وحی اتار کر مریدوں کو رغبت دلائی کہ ایک ہزار روپیہ مالیت کی قیمتی زمین جو اس کام کے لئے مختص کرتا ہوں اس کی توسیع اور اس میں درخت وغیرہ لگا کر اس کو خوش نما بنانے کے لئے تین ہزار روپیہ چندہ دیں۔ جو چندہ دے گا وہ اس میں دفن ہو سکے گا اور وہ بہشتی ہوگا۔ اور اشارۃً یہ بھی فرما دیا کہ قبر چاندی کی ہو۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

> پھر (یعنی اس وحی کے بعد) ایک جگہ مجھے ایک قبر دکھا دی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے اور ایک جگہ بھی مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔
>
> (الوصیت۔ ص ۱۵)۔

ایک سوال اور باقی ہے کہ مرزا جی نے اس وحی میں اور اس کے بیان میں جو الفاظ استعمال کئے، ان کا فلسفہ کیا ہے۔ پس وہ بھی سن لیں۔

(الف) ۔وحی کو مقدس اور متواتر کہنے اور اس سے اپنی ہستی کی بنیاد کا ہل جانا بیان کرنے میں یہ حکمت ہے کہ کوئی اس کی صحت میں شک نہ کرے۔ چنانچہ صفحہ ۱۶ کے حاشیہ پر آپ نے بدگمانی کرنے والوں پر بڑی لے دے کی ہے اور ان کو خدا کے غضب سے ڈرایا ہے۔

(ب) ۔ باقی الفاظ کہ تمام اعتراض دور اور دفع ہو جائیں گے اور تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آوے گا، وغیرہ۔

ان میں یہ حکمت ہے کہ کوئی یہ نہ کہہ اٹھے کہ حضرت آپ تو چل دیئے اور بہت سی پیش گوئیاں آپ کی جن کی نسبت بذریعہ وحی والہام آپ کا دعوی تھا کہ میری زندگی میں پوری ہوں گی اسی طرح پڑی ہیں اور پوری نہیں ہوئیں۔

صورت فیصلہ ۔مرزائی نہیں، کسی مذہب وملت کے دو معزز اور سمجھ دار شخص مرزا جی کی الوصیت اور خاکسار کی اس تحریر کو پڑھ کر اگر یہ کہدیں کہ یہ وحی سچی اور سچے خدا کی طرف سے تھی، تو میں عہد کرتا ہوں کہ میں اس خیال ویقین کو اپنے دل سے دور اور دفع کر دوں گا کہ مرزا جی دہریئے تھے اور اسلام کی کھال اوڑھ کر سادہ لوح مسلمانوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھیتی چر گئے۔

(نوٹ)۔ صفحہ ۸ ضمیمہ تحفہ گولڑویہ پر قادیانی مرزاجی لکھتے ہیں کہ

ان لوگوں کے منصوبوں کے برخلاف خدا نے مجھے وعدہ دیا کہ میں اسّی برس یا دو تین برس کم یا زیادہ تیری عمر کروں گا تاکہ لوگ کمی عمر سے کاذب ہونے کا نتیجہ نہ نکال لیں۔

اور صفحہ ۶۵ کشتی نوح میں مریدوں کو ارشاد ہے ہے

پرہیزگار انسان بن جاؤ تاتمہاری عمریں زیادہ ہوں۔

پس قادیانی مرزاجی کی عمر اگر خدا کے وعدہ کئے ہوئے ۸۳ سال سے زیادہ نہ کی جاوے تو گھٹانے کی کوئی وجہ نہیں حالانکہ پورے ستّر برس کو بھی نہیں پہونچ سکے۔

چیلنج

مرزائیو! تم میں کوئی مرا جیتا ہے کہ اپنے پیرومرشد کی اس وحی مقدس کو سچی ثابت کرے۔ اور یا مرزاجی کو دجال اور مفتری علی اللہ مانے۔

میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ تمہارے لئے یہ دونوں کام مشکل ثابت ہوں گے مگر اللہ جسے چاہے ہدایت دے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۶ جنوری ۱۹۲۲ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ نمبر ۱۰ جلد ۱۹ ص ۲۔۶)

❁ خلیفہ قادیان نے اپنے سالانہ جلسہ میں اپنے لوگوں کو عار دلاتے ہوئے کہا کہ غیر احمدی تم سے کس بات میں کم ہیں۔ تم نماز پڑھتے ہو، وہ بھی پڑھتے ہیں۔ تم زکوۃ دیتے ہو، وہ بھی دیتے ہیں۔ بلکہ انہوں نے جیلوں میں جانا بھی منظور کرلیا ہے وغیرہ۔

افسوس کسی نے یہ جواب نہ دیا کہ ہم میں یہ فضیلت ہے کہ ہم بھیڑیوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں۔ یقین نہ ہو تو حضرت مرزا صاحب کا اشتہار ملحقہ شھادۃ القرآن ملاحظہ فرمائیں

خلیفہ قادیان سے سوال:

جب آپ حج کو گئے تھے تو آپ نے غیر احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھی تھی یا نہیں؟

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۶ جنوری ۱۹۲۲ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ نمبر ۱۰ جلد ۱۹ ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ قرآن ۔ نمبر ۸

جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں:

سابقہ نمبر ۷ مطبوعہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۹ دسمبر ۱۹۲۱ء میں ہر دو باقتضاء النص قرآن وحوالہ صحیح حدیث یہ ثابت کیا گیا تھا کہ حضرت ایوبؑ پورے اٹھارہ سال تک ایک سخت بیماری میں مبتلا رہے، جس میں سوائے ان کی پاک دامن بیوی کے ان کی خدمت سے سب قریبی اور بعیدی رشتہ دار بھاگ گئے تھے۔ حتی کہ حضرت ایوب علیہ السلام کی دعا پر اللہ تعالی نے انہیں کے پاؤں کی ٹھوکر سے ایک ایسا چشمہ بطور خرق عادت کے جاری فرما دیا جس کے بابرکت پانی کے استعمال سے آپ بالکل صحیح و تندرست ہو گئے۔

جس غیر معمولی صبر سے حضرت ایوبؑ نے اس ابتلاء کو اٹھارہ سال تک برداشت کیا، اس کے صلہ میں اللہ تعالی نے ان کو قرآن میں

انّا وجدناه صابراً

کی سند عطا فرمائی، جو ہمارے مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے سفر کی ایک آدھ دن کی معمولی تکلیف کے واسطے ان کو دلوا دی تھی۔ باقی بیان کے اعادہ کی ضرورت نہیں، تمہید نمبر موجودہ کے واسطے اسی مقدار کی ضرورت تھی۔

نمبر ۷ میں خذ بيدك ضغثاً فاضرب به و لاتحنث کے معنی آئندہ لکھنے کا وعدہ تھا جسکو اب بفضل اللہ تعالی پورا کیا جاتا ہے۔ ہمارے مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن میں اس آیت کا ترجمہ اس طرح کیا ہے:

> اپنے ہاتھ میں کسی قدر دنیاوی مال لے لو پھر اسی پر قناعت کرو۔ اور باطل کی طرف مت جھکو۔

لغت کی بعض کتب سے اپنے معنی ثابت کرنے کی بہت کوشش بھی کی گئی ہے مگر افسوس ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے فاضرب به کے معنی کسی عربی لغت کی کتاب یا محاورہ عرب سے (قناعت کرنے کے) ثابت کرنے کی زحمت کو عمداً گوارا نہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جو اعتراض اس آیت کے بالکل غلط ترجمہ کرنے کا وہ کل مفسرین پر کرتے ہیں، اس کے صحیح ترجمہ کا خود بھی ثبوت نہ دے سکے۔

لغت متعدد معنوں کی بیشک متحمل ہوتی ہے، مگر بموجودگی صحیح حدیث یا معتبر قول صحابی، جس سے دوسرے صحابہ نے انکار نہ کیا ہو، لغت کے متعدد معنوں سے صرف وہی قبول کیا جانے کا حق رکھتے ہیں جو مطابق حدیث یا قول صحابی ہو جس کی تشریح ابھی ہو چکی ہے۔

صحابہ زیر تعلیم جناب رسول اللہ ﷺ رہ چکے ہیں جس پر دلیل یہ آیت ہے

یعلّمهم الکتاب و الحکمة (جمعه)

بعض میں خصوصیت بطور معجزہ بطفیل دعا حضرت سرور کائنات ﷺ ثابت ہے مثلاً حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔

امام جلال الدین سیوطیؒ اپنی تفسیر درمنثور میں بزیر آیت مذکورہ بروایت امام احمدؒ، حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت ایوبؑ نے اپنی بیماری میں (کسی قصور کے واسطے) اپنی بیوی کو سو کوڑے مارنے کی حلف اٹھالی تھی۔

اب حال پوشیدہ نہیں کہ بعد صحت یاب ہونے کے اپنی قسم کو پورا کرنے کی فکر پڑی۔ اس کی خدمت یاد آتی تھی تو کوڑے لگانا خلاف انصاف دیکھتے، قسم یاد آجاتی تو اسکا پورا کرنا بھی ضروری معلوم ہوتا۔

اللہ تعالی نے ایک آسان تدبیر بتلا دی کہ حضرت ایوبؑ اپنے ہاتھ میں سو سینکوں کا ایک مٹھا باندھ کر یک دفعہ ہی بیوی کو ماردے، اور قسم میں جھوٹا مت بنے۔

سب سے اول جناب رسول اللہ ﷺ نے اسی آیت کی نص سے ایک ضعیف الخلقت شخص پر، جو زنا کے سو کوڑے کی حد برداشت نہ کر سکتا تھا، اس قسم کی حد لگانے کا حکم دیا۔ دیکھو مشکوۃ جلد ۳ کتاب الحدود فصل ثانی حدیث سعید بن سعید بن عبادہ۔

مسند احمد میں بھی ایسا ہی ایک ذکر مذکور ہے۔ طبرانی نے بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ مذہب حنفی میں اس قسم کا حکم موجود ہے۔

اب اس قدر قرائن کو نظر انداز کر دینا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہوری کا ہی کام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت علیؓ جنہوں نے کوفہ کو اپنی خلافت میں صدر مقام بنایا، وہاں کی مسجد میں اگا ہوا (ضغث) دیکھا تھا جس سے حضرت ایوبؑ کو اللہ تعالیٰ نے ان کی بیوی کو مارنے کا حکم فرمایا تھا (دیکھو مجمع البحار اور وحید اللغات)

ضغث کے ساتھ قرینہ فاضرب به کا صاف مانع ہے کہ اس کو مال دنیا کے مفہوم میں خواہ مخواہ تبدیل کیا جائے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب لاہوری لغت یا محاورہ عرب سے (ضرب) کے معنی قناعت کرنے کے ثابت کر دیتے، جو انہوں نے بالکل نہیں کئے، اور نہ وہ آئندہ کر سکتے ہیں، تو البتہ اس صورت میں ہم اس نرالی تاویل کی ایجاد میں ان کی قابلیت کی داد دیتے۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا کل مفسرین کو اس آیت کے غلط مفہوم بیان کرنے کے واسطے الزام دینا درست نہیں۔ جس مفہوم کے بیان میں کل مفسرین یا اکثر متفق ہوں، وہ بالضرور تحقیق کی بنا پر ہوتا ہے، اس کو ایک دوسرے کی تقلید سے منسوب کرنا عدم تدبر کا نتیجہ ہے۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے خود مولوی عبداللہ چکڑالوی کی اس آیت میں اور اکثر مواقع میں تقلید کی ہے۔ تورات میں تو اس قدر ثابت ہے کہ حضرت ایوبؑ کی بیوی نے ان کی بیماری میں ان سے اس طرح کہا تھا (کیا تو اب تک اپنی دیانت پر قائم رہتا ہے؟ خدا کو ملامت کر اور مرجا)، اس کے جواب میں انہوں نے کہا (تو نادان عورتوں کی بات بولتی ہے کیا ہم خدا سے اچھی چیزیں لے لیویں اور بری چیزیں نہ لیویں)۔ (دیکھو توریت: ایوب باب ۲ آیت ۹-۱۰)

Then said his wife unto him, Dost thou still retain thine integrity? Curse God, and die.

But he said unto her, Thou speakest as one of the foolish women speaketh. What? shall we receive good at the hand of God, and shall we not receive evil? In all this did not Job sin with his lips. (Job 2: 9.10)

مفسرین نے چند دیگر وجوہات بھی بیان کی ہیں جو حضرت ایوبؑ کے اپنی بیوی سے ناراض ہونے کا باعث ہوئیں۔ مگر ہم ان کو نظر انداز کر کے اقتضاء النص پر صرف قناعت کرتے ہیں کہ ضرور آپ اپنی بیوی سے ناراض ہو کر سزا دینے کی قسم کھا بیٹھے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو پورا کرنے کی اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک نہایت آسان تدبیر بتلائی اور حیلہ شرعی کا جواز بھی اسی نص کی بنا پر ہے بشرطیکہ اس میں کسی کی حق تلفی نہ ہو۔جس طرح خود جناب سرورکونین ﷺ سے ایک زانی کی سزا میں ثابت ہے جس کا ابھی ذکر ہو چکا ہے۔

اس نمبر میں ہم ایک قرضہ سے بھی سبک دوش ہونا چاہتے ہیں جو بصورت چیلنج پیش کیا تھا (پیغام صلح لاہور ے ستمبر ۱۹۲۱ء) کہ ماسٹر غلام حیدر قرآن کریم سے مچھلی کا بھنا ہوا ہونا اور پھر زندہ ہوجا ثابت کریں۔

اڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہوراپنے مضمون میں یہ بھی لکھتے ہیں کہ بخاری کی احادیث کتاب العلم و کتاب الانبیاء میں مچھلی کے مردہ ہوکر زندہ ہونے کی طرف کنایہ اور اشارہ تک موجود نہیں۔

شکر ہے کہ اڈیٹر صاحب پیغام صلح نے بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ تسلیم کرلیا ہے۔مگر معلوم نہیں آپ کے امیر صاحب (مولوی محمد علی) کا اس کے متعلق کیا عقیدہ ہے۔ہم نے گذشتہ نمبروں میں بعض آیات کی تفسیر بموجب احادیث بخاری کے ثابت کیا تھا کہ مولوی محمد علی لاہوری نے ان سب احادیث کو پس پشت ڈال کر تفسیر بالرائے کو ترجیح دی ہے۔

آئندہ بھی چند احادیث بخاری سے پیش کر کے ہم ہر دو جماعتوں پر ثابت کر دیں گے کہ بخاری شریف کے متعلق اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا دعوی ان حضرات کا محض زبانی ہے، نہ عملی۔گاہ گاہ بطور تبرک یا رفع بدظنی کوئی کوئی حدیث عملی طور پر بھی مان لیتے ہیں۔

احادیث صحیحہ خواہ وہ کسی محدث کی ہوں، اہل سنت کے نزدیک قابل قبول ہیں۔ بہت سے مسائل شریعت اسلام کے ایسے بھی ہیں کہ بخاری یا مسلم ان کا کوئی فیصلہ ہرگز نہیں کر سکتے۔غرض احادیث صحیحہ کے بارہ میں ہر دو جماعت کا عقیدہ مولوی عبداللہ چکڑالوی منکر احادیث اور اہل سنت کے بین بین ہے۔نہ تو بالکل اہل القرآن ہیں نہ بالکل اہل سنت۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (ہر دو جماعت کے امام) کا بھی یہی مسلک تھا۔پس بموجب آیت

فلا ور بّك لا يؤ منو ن حتّى يحكّمو ك فيما شجر بينهم ثمّ لا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یجدوا فی انفسھم حرجاً مّما قضیت و یسلّموا تسلیماً۔
ان سے توقع رکھنا بالکل فضول ہے۔ یہ آیت مومن اور غیر مومن کے امتیاز کے بارہ میں ایک قطعی نص ہے۔

اب ہم حوت موسیٰ کے متعلق چیلنج اڈیٹر پیغام صلح لاہور کا بخوشی منظور کر کے عرض کرتے ہیں کہ بموجب احادیث بخاری، اڈیٹر صاحب پیغام صلح نے اس قدر تو تسلیم کر لیا ہے کہ مچھلی تڑپ کر برتن سے نکل کر دریا کے کنارے پر گری، مگر اللہ تعالیٰ نے پانی کی رو کو مچھلی سے روک لیا، اور وہ اس کے اوپر طاق کی طرح بن کر رہ گئی۔ یعنی اس مچھلی کو بہا کر نہیں لے گئی۔

اڈیٹر صاحب پیغام صلح اگر صرف دلالت النص پر غور کرتے تو مچھلی کا موجودہ حالت سے زندہ ہو جانا سمجھ جاتے۔ ایک خاص مقام پر پہنچ کر مچھلی کا زنبیل سے تڑپ کر باہر کود پڑنا اور اس سے پہلے غیر متحرک رہنا، صاف دلیل ہے اس امر کی۔

اس مقام کی تاثیر کا اللہ تعالیٰ کو علم تھا جس کو روایات صحیحہ میں چشمہ حیات یا آب حیات بتلایا گیا ہے اور اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے خضرؑ کے پتہ کا نشان بھی یہی خاص مقام حضرت موسیٰؑ کو بتایا تھا۔

اڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور فرماتے ہیں کہ مچھلی کے مردہ سے زندہ ہو جانے کا احادیث بخاری و مسلم میں کنایہ و اشارہ تک موجود نہیں۔ پانی کی رو کا رک جانا اور مچھلی کے اوپر طاق کی طرح بن جانا، بھی خارق عادت امور ہیں۔ جب ان کو ماننے سے چارہ نہیں تو خاص مچھلی کا اسی مقام خاص پر متحرک ہو کر اور اچھل کر خود بخود پانی میں جا پڑنا مردہ سے زندہ ہونے کی کافی دلیل ہے جس کو اہل علم دلالت النص بولتے ہیں۔

اچھا اگر اڈیٹر صاحب بخاری شریف کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ صرف زبان سے کہتے ہیں، مگر اس کو غور سے مطالعہ کرنے یا اس کی مدد سے اپنے عقاید کی اصلاح اور قرآن شریف کا مطلب سمجھنے کی ذرا پرواہ نہیں کرتے۔ اگر بخاری شریف کو آپ نے کسی اہل علم اہل سنت سے باقاعدہ پڑھا ہوتا، یا صرف مطالعہ کے ذریعہ سے اس پر عبور ہوتا، تو اس کے ۱۹ ویں پارہ میں سورہ کہف کے متعلق تین احادیث مجمع البحرین کی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی نظر سے گذرتیں اور آپ کو بے فائدہ چیلنج دینے کی زحمت اور شرم ساری برداشت نہ کرنی پڑتی۔

براہ مہربانی ان ہرسہ احادیث کی شرح وترجمہ بھی ساتھ رکھ لینا کیونکہ یہ معمولی کتاب نہیں کہ بدون ان ذرائع کے اسکے باریک نکات حل ہوسکیں۔آپ ان احادیث میں مچھلی کا مردہ ہونا ضرور پائیں گے (خذ نوناً میتاً حیث ینفخ فیه الروح) بروایت ابن عباس (و کان الحوت قد اکل من فلما قطر علیها الماء عاش) (فی اصل الصخرة عین یقال له الحیوة لا یصیب من ماءها شئی الا حیّ) مسلم باب فضائل الخضر (فقیل له تزود حوتاً مالحاً)

باقی احادیث اس حوت کے متعلق ترمذی ودیگر محدیث کی بوجہ طوالت نظر انداز کر کے مجبوراً عرض کرتا ہوں کہ ہردو احمدی جماعت دنیا میں باذن اللہ مردہ کے زندہ ہونے کو تسلیم نہیں کرتیں جس کا کسی آئندہ نمبر میں انشاء اللہ مذکور ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جنوری ۱۹۲۲ء مطابق ۱۴ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۱ ص ۳۔۴)

(صحیح بخاری حدیث نمبر ٤٧٢٦ : خذ حوتا میتاً حیث ینفخ فیه الروح۔ فأخذ حوتاً فجعله فی مکتل فقال لفتاه: لا أکلفك الّا ان تخبرنی بحیث یفارقك الحوت...)

روپیہ جمع کرادیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں ذکر تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۳۷ پر ایک حدیث لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین الحدیث۔

اس میں رجال۔را کے ساتھ ہے جس کو مرزا صاحب نے اپنی فاسد غرض کی وجہ سے دجال (دال سے) لکھا ہے۔محدثین کا زمانہ ہوتا تو ان کو واضعان حدیث راویوں میں لکھتے۔

www.KitaboSunnat.com

ان کے مریدوں سے یہ مطالبہ کیا تھا کہ یہ الفاظ حدیث کی کسی کتاب سے دکھا دو، تو لدہانہ کا تین سو روپیہ واپس لے لو۔

اس کے جواب میں قاضی اکمل صاحب قادیانی نے اخبار الفضل مورخہ ۹ جنوری میں چیلنج منظور کیا ہے۔ جس کے جواب میں میں نے الفضل کو مندرجہ ذیل خط مع اصل رسید رقم بھیج کر خواہش کی ہے کہ آپ الفضل کے ناظرین کی اطلاع کے لئے اسے بھی شائع کر دیں۔ وہ خط یہ ہے:

چیلنج کا تین سو روپیہ جمع کرا دیا

جناب اڈیٹر صاحب۔

الفضل ۹ جنوری ۱۹۲۲ء میں میرے چیلنج کی منظوری از جانب قاضی اکمل صاحب شائع ہوئی ہے۔ جس میں موصوف نے مجھ سے تقاضا کیا ہے کہ میں مبلغ تین سو روپیہ انعامی رقم جمع کرادوں، تو وہ مجھے حدیث مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ دکھا دیں گے جس کے الفاظ یہ ہیں

یخرج دجال یختلون الدنیا بالدین۔ الخ۔

اس لئے میں آپ کے ذریعہ سے آپ کے ناظرین کو عموماً اور قاضی صاحب کو موصوف کو خصوصاً اطلاع دیتا ہوں کہ میں نے حسب تحریر ان کی مبلغ تین سو روپیہ بدکان حاجی نور احمد صاحب سوداگر چرم امرتسر جمع کرا دیا ہے جس کی اصل رسید بھی ارسال ہے۔

یہ تو احمدی علماء کو بھی معلوم ہوگا کہ اہل علم کے نزدیک مسلّم اور مروج ہے کہ جس مخرج کتاب کے الفاظ میں شک ہو اس کی تصحیح مسند سے کی جاتی ہے۔ چنانچہ اسی اصول کے مطابق الفضل مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۲ء میں ایک مضمون منشی خادم حسین صاحب کا متعلق حدیث الاسماء والصفات نکل چکا ہے۔ اس لئے ہم دونوں فریق اس مقبولہ اصول کے پابند رہیں گے۔ ہاں اس امر کے اظہار یا شرط لگانے کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ بعد عدم ثبوت کے یہ بات خود بخود ثابت ہو جائے گی کہ مرزا صاحب روایت حدیث کے بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے میں معتبر یا محتاط نہ تھے

مجلس دفتر اہل حدیث میں ہوگی جس میں میری طرف سے میرے علاوہ چار اہل علم ہوں گے اتنے ہی حسب وعدہ آپ لوگ۔ دن کسی اتوار کا ہوگا اور وقت صبح ۹ بجے کا۔ جب آپ آنا چاہیں مجھے ایک دو روز پہلے اطلاع کردیں ۔احمدیوں کا بہی خواہ۔ابوالوفا ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر

(نقل رسید۔ باعث تحریر آنکہ

مبلغ تین سو نصف جس کے مبلغ ایک سو پچاس روپیہ ہوتے ہیں مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری نے برائے فیصلہ مرزائیاں ہمارے پاس امانت جمع کرادیا ہے لہذا رسید لکھ دی ہے کہ سند رہے۔مورخہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۲ء۔حاجی نور محمد میونسپل کمشنر مالک دکان موسومہ حاجی غلام حسین نور احمد سوداگران چرم امرتسر بقلم خود)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

میرے خیال میں یہ مقابلہ سب سابقہ مقابلوں سے بڑھ چڑھ کر ہے کیونکہ اس مقابلہ سے انشاء اللہ ثابت ہو جائے گا کہ مرزا صاحب قطع نظر مجدد مہدی یا مسیح وغیرہ القاب کے بحیثیت روایت کس پائے کے تھے۔ ثقہ تھے یا ضعیف۔

اطلاع

ہمارے سابقہ مطالبات بابت مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحومین (کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم اور مرزا میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا) اور بابت تفسیر ثنائی مصنفہ خاکسار یا مصنفہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (حضرت ابو ہریرہ کی نسبت کہ وہ غبی تھے۔وغیرہ) دکھا دینے والے کو بھی صد صد نقد انعام دیں گے۔ وہ بھی جمع کرا دیا ہے

احمدی دوستو! آپس کے جھگڑے چھوڑ کر اس مشترکہ قومی کام میں جمع ہو جاؤ اور اپنے گرو اور مرشد کی لاج رکھ لو۔ ورنہ دنیا کیا کہے گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۲۲ء نمبر ۱۲ مطابق ۲۱ جمادی الاول ۱۳۴۰ھ ص ۴۔۵)

مرزائی نہیں آئے

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۰۔جنوری میں مرزائیوں کے لئے جس انعامی رقم تین سو کے جمع کرادینے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیا گیا ہے اسکے لینے کو مرزائی لوگ نہیں آئے۔ دونوں پارٹیاں اپنی اپنی جگہ کو گھورتی ہیں سامنے کوئی نہیں آتا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جنوری ۱۹۲۲ء ص ۱۳)

احمدی انعام کیوں نہیں لیتے

ہم نے مرزائیوں کو ایک ایسے کام کے لئے انعام دینا تجویز کیا تھا جو کام ان کے اہم فرائض میں داخل ہے مگر وہ باوجود اظہار جرأت کے اور باوجود ہمارے رسید بھیج دینے کے نہیں آئے۔ جس کے لئے ہم نے گزشتہ پرچے میں ۵ فروری تک تاریخ مقرر کردی تھی اس پر بھی وہ نہیں آئے۔ آج پھر دوسری تاریخ ۱۲ فروری تک مقرر کرتے ہیں۔ اس تاریخ تک بھی وہ نہ آئے تو آئندہ ہم اپنا مفصل مضمون شائع کردیں گے جس کا عنوان ہوگا مرزا کی خودغرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی۔ اس مضمون کا شائع ہونا اگر احمدی لوگ پسند نہیں کرتے تو ہماری دعوت اور اپنی قبولیت کے مطابق امرتسر میں آکر حدیث مطلوبہ یخرج دجال یختلون ... الخ۔ کے صحیح الفاظ دکھا دیں تو روپیہ امین صاحب سے وصول کرلیں ورنہ ہم سمجھیں گے کہ ہمارے مضمون کی اشاعت کو ناپسند نہیں کرتے۔ اڈیٹر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ ص ۷)

مرزا محمود احمد قادیانی کی خدمت میں

(از نامہ نگار فیروز پوری)

عرصہ سے میرے دل میں یہ بات ڈالی جاتی ہے کہ قادیانی احباب کی اصلاح کے لئے کوشش کرو مگر میں نے اپنی بعض کزوریوں کی وجہ سے سستی دکھائی روشن کتاب اور ہدایت اور میرا علم یہ کہتا ہے کہ میرزا صاحب نہ تو مسیح موعود تھے اور نہ نبی تھے، بائدکہ آپ میرے دلائل سنیں اور غلط عقاید سے رجوع کریں

ا۔ موعود مسیح کو بخاری کی حدیث میں حکم وعدل کہا گیا ہے اور حکم وعدل کے الفاظ ابن مریم کے اوصاف کو جلالی ظاہر کرتے ہیں اور زمینی سلطنت کو چاہتے ہیں اور خدا کا کلام ایسے شخص کو اولی الامر کہتا ہے اور اولی الامر بادشاہ اسلام ہے چنانچہ مرزا صاحب کو ابن مریم محمدی کے جلالی اوصاف کا خیال گذرا ہے آپ لکھتے ہیں؛

ہاں اس بات سے اس وقت انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شاید پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویئوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو۔(ازالہ اوہام۔ ص ۱۶۱)

نیز آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۲۶ پر لکھتے ہیں:

دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہو جائے گی ...تب پھر مسیح کی روحانیت سخت جوش میں آکر جلالی طور پر اپنا نزول چاہے گی۔تب ایک قہری شبیہ میں اس کا نزول ہو کر اس زمانہ کا خاتمہ ہو جائے گا تب آخر ہو گا اور دنیا کی صف لپیٹ دی جائے گی۔

ان ہر دو حوالوں کی تصدیق براہین احمدیہ حصہ پنجم سے جو سال ۱۹۰۸ء کی تصنیف ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

جب قیامت کے دن نزدیک آجائیں گے تو پھر دوبارہ فتنہ برپا ہو جائے گا

(براہین احمدیہ پنجم۔ص ۹۶)

پس ثابت ہوا کہ حدیث کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے جو موعود مسیح ہے اس کی آمد کو مرزا صاحب قادیانی نے تسلیم کر کے آئندہ پر چھوڑا ہے اور مسلمانوں کے نزدیک صحیح معنوں میں وہی شخص مسیح موعود ہے جو کہ حدیث کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے آئے گا۔ نیز یہ بھی ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حدیث کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے موعود مسیح نہ تھے بلکہ جناب بھی منتظر تھے حدیث کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے موعود مسیح کی آمد کے۔

۲۔ حدیث میں ابن مریم موعود کا کام بتایا ہے کہ وہ صلیب کو توڑ ڈالیں گے اور خنزیر کو قتل اور نیست و نابود کریں گے مگر آج ہم ایشیا اور افریقہ میں دیکھتے ہیں کہ صلیبی مذہب پھیل رہا ہے اور ہزاروں نئی صلیبیں قائم ہو رہی ہیں نیز ایشیا کے مشرکین میں نئے مذہب قائم ہو رہے ہیں اور کسر صلیب سے مراد اگر دلائل سے عیسویت کو باطل کرنا مان لیا جائے جیسا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں تو کیا قرآن مجید نے اس کے ابطال میں کوئی کمی چھوڑی ہے؟ خود فطرت انسان اور علوم جدیدہ کیا کم باطل کنندہ ہیں جنہوں نے یورپ و امریکہ میں کثرت سے مخالفین تثلیث و کفارہ کھڑے کر دیئے ہیں۔

۳۔ نبوت کے تین خاصے ہیں۔ ایک قوت تخیل سے متعلق ہے، دوسرا قوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظری تیسرا قوت عملی سے ۔یعنی نوع بشری میں سب سے افضل وہ ہے جس کی قوت نظری اس قدر قوی ہو کہ اس کو تعلم و تعلیم کی بالکل حاجت نہ ہو مگر میں دیکھتا ہوں کہ مرزا صاحب کی قوت نظری مقدمات کی ترتیب اور استنباط پر تھی اور وہ بھی ناقص تھی مثلاً جناب مسیح اسرائیلی کے حالات پر تسلی بخش روشنی نہیں ڈالی ۔مرزا صاحب کا یہ قول کہ جناب مسیح اسرائیلی کشمیر میں آئے اور کشمیر میں دفن ہوئے (پہلے گلیل میں دفن کر چکے تھے هل هذا الّا تهافت قبيح و تناقص صريح ۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) قرآن شریف کی تعلیم کے خلاف ہے مرزا صاحب کا الہام شاتان تذبحان ، و كلّ من عليها فان ،مرزا صاحب قبل واقع ہونے اس پیش گوئی کے صحیح نتیجہ نہ نکال سکے بلکہ مختلف اوقات میں ایک سے زیادہ تاویلیں کیں ۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی نے ان تمام تاویلوں کا اقرار بھی کیا ہے۔ ملاحظہ ہو براہین احمدیہ حصہ پنجم حاشیہ صفحہ ۶۷۔

پس مرزا صاحب اس قوت نظری سے محروم تھے جو نبوت کا خاصہ ہے۔

اللہ رب العالمین کی ربوبیت ہر دو صفات رحمانیت ورحیمیت پر جاری ہے۔

ربوبیت صفت رحمانیت کے ہی ماتحت انسان کی پیدائش ہے اور پیدائش کے بعد حواس خمسہ ظاہری بتدریج سات برس تک کامل ہوتے اور پھر تمیز اور عقل ایک عرصہ تک مکمل ہوتی ہے۔سو صفت رحمانیت کے ماتحت رؤیا صالحہ دیکھنے کی استعداد ہر ایک انسان میں موجود ہے ۔لہذا آپ اس خوبی کو بیان کریں جو مرزا صاحب قادیانی میں ہو، اور دوسرے انسانوں میں نہ ہو۔ نیز رؤیا صالحہ کثرت سے دیکھنے والے آج بھی بہت ہیں، مگر رؤیا صالحہ کی تعبیر دینے والے لاپتہ ہیں ۔کیا آپ ثابت کر سکیں گے کہ مرزا صاحب قادیانی ہر ایک رؤیا صالحہ کی تعبیر صحیح دیتے تھے؟ ہرگز نہیں۔ میں دیکھتا ہوں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کو اپنی رؤیا کی خود تعبیر کرنی نہ آئی، اٹکلوں سے ایک عرصہ تک کام نکالتے ۔باقی آئندہ

راقم خادم اسلام یکے از فیروز پور شہر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قابل مضمون نگار کی توجہ خواص نبوت پر ہی رہی، مگر مرزا صاحب قادیانی میں اور بھی خواص تھے۔ مرزا صاحب خدائی گورنمنٹ کے چیف سکرٹری بھی تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے ایک دفعہ واقعات آئندہ کی ایک مسل مرتب کر کے شہنشاہ الٰہی سے دستخط کرائے (تریاق القلوب) مگر غلطی سے اس میں اپنی موت کی تاریخ اپنے اشتہاری مخالفوں سے پہلے لکھ دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ آپ تو دار جزاء کو تشریف لے گئے، اور مخالف آج تک ان کے بوئے ہوئے کانٹے دنیا سے اکھاڑ رہے ہیں

سیعلم الّذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبو ن۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۱۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ ص ۷۔۸)

بابیوں اور مرزائیوں کے دھوکہ سے بچو

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر امرتسر لکھتے ہیں:

سید مصطفائی بہائی اپنی کتاب المعیار المسیح لمعرفة ظهور المهدی و المسیح مطبوعہ ۱۳۳۸ھ مطبع انوار محمدی کلکتہ کے صفحہ ۹۱ پر لکھتا ہے:

حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں

لو کان عیسی حیاً لما وسعه خلا فی

(ترجمہ۔ اگر عیسیٰ مسیح جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) میں موجود ہوتے تو ان کو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی)۔

مرزا صاحب قادیانی تحفہ گولڑویہ طبع ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۱۹۵ پر لکھتے ہیں:

جب ہم حدیثوں پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافی حصہ اس قسم کی حدیثوں کا موجود ہے جن میں حضرت عیسیٰ کی عمر ایک سو بیس برس لکھی ہے اور جن میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر عیسیٰ اور موسیٰ زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔

علماء احمدیہ میں سے قاضی اکمل نے ظہور المہدی کے صفحہ ۱۲۳، اور ظہور المسیح کے صفحہ ۷۰، مولوی محمد علی نے مسیح موعود نامی کتاب کے صفحہ ۲۰۹، مرزا بشیر احمد نے ریویو آف ریلی جنز بابت جولائی ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۲۷۳۔۲۷۴، مولوی جلال الدین نے مباحثہ سارچور کے صفحہ ۸، حکیم خدابخش نے عسل مصفی حصہ اول کے صفحہ ۲۶۹ پر ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت الیوا قیت و الجوا ھر مصنفہ امام عبدالوہاب شعرانی کے حوالہ سے بایں الفاظ لکھی ہے:

لو کا ن موسی و عیسی حیین ما وسعھما الّا اتباعی۔

یعنی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بغیر میری پیروی کے کوئی چارہ نہ ہوتا

اقول: ۱ مشکوۃ کتاب الایمان صفحہ ۳، مرقاۃ جلد ۱ صفحہ ۲۰۶، ۲۰۷، اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۱۵۵ مظاہر حق جلد ۱ صفحہ ۸۹ پر لکھا ہے:

عن جا بر عن النبی ﷺ حین اتاہ عمر فقا ل انا نسمع احادیث من یھود تعجبنا افتری ان نکتب بعضھا۔ فقال ام تھوّکو ن انتم کما ھوّکت الیھود و النصاری لقد جئتکم بھا بیضاء نقیّۃ و لو کا ن موسی حیاً ما وسعہ ا لا اتباعی۔ رواہ احمد و البیھقی فی شعب ا لا یما ن

(ترجمہ: حضرت جابرؓ سے روایت ہے انہوں نے نقل کی رسول خدا ﷺ سے اس وقت کہ آئے حضرت عمرؓ ان کے پاس۔ پس کہا تحقیق ہم سنتے ہیں حدیثیں یہود کی اچھی لگتی ہیں ہم کو۔ پس کیا دیکھتے ہو کہ لکھیں بعض ان میں سے۔ پس فرمایا رسول خدا ﷺ نے کیا حیران ہو تم جیسے حیران ہیں یہود اور نصاری تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر ہوتے موسی زندہ نہیں لائق تھی ان کو مگر پیروی میری۔ روائے کی یہ احمد اور بیہقی نے شعب الایمان میں)

نوٹ: اس روایت میں صرف حضرت موسیٰؑ کا ذکر ہے

۲۔ سنن دارمی، مشکوۃ کے صفحہ ۳۲۔ دلائل النبوۃ (مصنفہ امام ابونعیم اصفہانی) جلد ۱ صفحہ ۸، اور خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ پر ایک روایت یوں آئی ہے:

عن عمر بن الخطا ب قا ل اتیت النبی ﷺ و معی کتاب اصبتہ من بعض اھل الکتاب۔ فقا ل و الذی نفس محمد بیدہ لو ان موسی کا ن حیاً ما وسعہ ا لا ان یتبعنی۔

(ترجمہ: حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ آیا میں آنحضرت ﷺ کے پاس اور میرے پاس ایک کتاب تھی جس کو میں نے یہود سے پایا تھا۔ پس کہا آپ ﷺ نے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو بجز میری تابعداری کرنے ان کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ چارہ نہ ہوتا)۔،

۳۔ الیوا قیت و الجواھر (مطبع میمنیہ مصر) جلد۲ صفحہ ۱۹۔۲۰ میں ہے:

وقا ل فی البا ب العا شر من الفتو حا ت فی قو له ﷺ انا سید و لد آ د م و لا فخر

اما کان ﷺ سید و لد آ د م لا ن جمیع الا نبیاء نواب ﷺ من لد ن آ د م الی آخر الرسل هو عیسی کما با ن عن ذا لك حد یث لوکان موسی و عیسی حیین ما وسعهما الا اتباعی وصدق رسو ل الله ﷺ فی ذ لك فا نه لو كان مو جو داً بجسمه من لد ن آ د م الی زما ن و جو ده لکا ن جمیع بنی آدم تحت شریعته حسا ؟ ولهذا لم یبعث نبی الی الناس عا مة الا هو خا صة فجمیع شرا ئع الا نبیاء هی بالحقیقة شرعه ﷺ

نوٹ: اس جگہ امام صاحب نے حضرت ابن عربی کی کتاب فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ کا حوالہ دیا ہے مگر فتوحات مکیہ جلد اول باب ۱۰ کے صفحہ ۱۳۵ پر اصل عبارت یوں ہے

و قد ابا ن ﷺ عن هذا المقام با مور منها قو له ﷺ و الله لو کا ن موسی حیاً ما وسعه الا ان یتبعنی و قو له فی نز ول عیسی بن مر یم فی آ خر الز ما ن انی یؤمنا ای یحکم فینا بسنة نبینا ﷺ و یکسر الصلیب و یقتل الخنز یر و لو کا ن محمد ﷺ قد بعث فی زما ن آد م لکا نت ا لا نبیاء و جمیع الناس تحت حکم شر یعته الی یو م القیا مه

دیکھئے اس جگہ صرف حضرت موسیٰ کا ذکر ہے عیسیٰ کا نہیں۔

یعنی پس ثابت ہوا کہ الیواقیت والجوا ھر جلد۲ صفحہ ۲۱۹۔۲۰۰ پر لفظ عیسی کا غلطی سے لکھا گیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لفظ فرقہ بابیہ بہائیہ نے زیادہ کر دیا ہے کیونکہ مصطفیٰ بابی حلبی نے مصر کے مشہور و معروف مطبع میمنیہ نامی میں اس کو چھاپا ہے ۔میں دعوی سے کہتا ہوں کہ حدیث کی کسی کتاب میں یہ روایت (موسی وعیسی والی) نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائی جاتی اور نہ ہی اہل بہاء اور مرزائی صاحبان حدیث کی کسی کتاب سے یہ روایت دکھا سکتے ہیں اور نہ اس روایت کی سند اور صحابی کا نام بتلا سکتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر جلد ۱۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ ص ۸۔۹)

خلاصہ کارگذاری مولوی عبدالرحیم صاحب واعظ

آپ لکھو کے ضلع فیروز پور کے رہنے والے ہیں آپ نے ماہ صفر میں دس مقام کا دورہ کیا۔

۹ تا ۱۷ صفر بھاگو وال میں مرزائی مولوی سے نبوت مرزا، پیش گوئی مرزا پر مناظرہ ہوا مرزائی مناظر کے لاجواب ہونے پر امت مرزا، قادیان سے مولوی ابراہیم بقاپوری کو لائی حیات مسیح وصداقت مرزا پر بحث ہوئی۔ قرآن وحدیث اور براہین احمدیہ مصنفہ مرزا سے حیات مسیح کا ثبوت دیا گیا اور منکوحہ آسمانی عبداللہ آتھم والی پیش گوئی سے مرزا کی تردید کی گئی مولوی ابراہیم بقاپوری سے سواء تاویلات کے اور کچھ جواب نہ بن آیا۔ عوام پر اچھا اثر ہوا۔ دو شخص مرزائی تائب ہو کر اہل حدیث ہو گئے خدا استقامت بخشے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ ص ۹)

مرزائی وفد امرتسر میں آیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۳ فروری ۱۹۲۲ء میں تین سو روپیہ کے متعلق جو نوٹس دیا تھا، اسکو دیکھ کر قادیانی وفد ۵ فروری ۱۹۲۲ء کو امرتسر میں پہنچا۔ وفد کے ممبر چوہدری نصر اللہ خان وکیل سیالکوٹ، مولوی فضل الدین وکیل بٹالہ اور مولوی اسحاق قادیانی تھے۔ پہلا رقعہ ان کا مغرب کے وقت ملا جس کا جواب دیا گیا۔ پھر رقعہ آیا، پھر جواب دیا گیا۔ پھر آیا پھر جواب دیا گیا۔

ان کے سارے خطوط کا خلاصہ یہ تھا کہ خط مورخہ ۲۲ جنوری مندرجہ اہل حدیث ۳ فروری ۱۹۲۲ء کے مطابق جدید امین کے پاس روپیہ رکھ کر لکھ دو کہ وہ ہم سے مطلوبہ حوالہ دیکھ کر روپیہ ہمارے حوالے کر دے۔

جوابات کا خلاصہ یہ تھا کہ میرے خط مندرجہ ۳ فروری کے مطابق لکھ دو کہ چھاپہ کی غلطی کا فیصلہ کرایا جائے گا اس کی منظوری تحریر ہذا تک نہیں آئی۔ مفصل خطوط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اصل مضمون آئندہ درج ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر جلد ۱۹ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ ص ۱۲)

قادیانی وفد امرتسر میں

دلچسپ مراسلات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچے میں ہم نے اعلان کیا تھا کہ آئندہ ہم وہ تنقیدی مضمون شائع کریں گے جس کا عنوان ہوگا:

مرزا کی خودغرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی،

یہ اعلان درج اخبار ہونے کے بعد قادیانی وفد امرتسر میں آیا جس کے ممبر یہ لوگ تھے:

چوہدری نصر اللہ خان وکیل سیالکوٹ، مولوی فضل الدین وکیل بٹالہ، مولوی اسحاق صاحب (ماموں مرزا محمود خلیفہ قادیان)

اس وفد کی خط وکتابت بذات خود ایک دل چسپ مضمون ہے جس کے دیکھنے سے ہمارے دعوی کے دونوں حصے اگر نہیں تو ایک حصہ (مرزائیوں کی باطل پرستی) تو ضرور ثابت ہوسکتا ہے اس خط وکتابت میں اہل حدیث کے ایک مضمون کا ذکر آتا ہے مناسب کہ اس کے الفاظ پہلے درج کئے جائیں وہ الفاظ یہ ہیں:

حدیث مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۳ یخرج الدجال یختلون ..الخ کسی کتاب حدیث سے دکھا دیں تو تین سو روپئہ لے لیں درصورتیکہ چھاپے کی غلطی نہ ہو چھاپے کی غلطی کا ثبوت میرے ذمہ ہوگا۔

غالبًا اس پابندی کو تو کوئی شخص بھی شرط مزید نہ کہے گا آخر دنیا میں دانا اور صاحبان انصاف بھی تو ہیں۔

ہاں اس پابندی کو بھی غلط سمجھوں گا اگر اکمل صاحب صاف لفظوں میں لکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں کہ ہم جو حدیث پیش کریں گے وہ ضرور چھاپے کی غلطی سے غلط چھپی ہوگی۔ ایسا لکھ دیں گے تو میں بھی قائل ہو جاؤنگا۔ روپیہ جس معتبر کے پاس آپ کہیں گے جن لفظوں سے کہیں گے جمع کرا دیا جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ فروری ۱۹۲۲ء)

یہ مضمون بذریعہ خط ۲۲ جنوری کو قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۳۰ جنوری میں بھی چھپا تھا اس خط کا حوالہ قادیانی وفد کی خط و کتابت میں آئے گا۔

ناظرین! اس اقتباس کو سامنے رکھ کر خطوط قادیانی پڑھیں

خط نمبر ا: جناب مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہل حدیث

آپ نے اہل حدیث مورخہ ۶ جنوری ۱۹۲۲ء میں

یخرج فی آخر الزمان دجال .. الخ

کے متعلق ایک چیلنج دیا تھا جس کی منظوری الفضل مورخہ ۹ جنوری ۱۹۲۲ء کے ذریعہ ہماری طرف سے شائع کی گئی تھی۔

اس کے جواب میں آپ نے ۱۴ جنوری کے خط میں اطلاع دی کہ تین سو روپیہ حاجی نور احمد صاحب امرتسری کے پاس جمع کروا دیا ہے۔

جس پر ہماری طرف سے الفضل مورخہ ۱۹ جنوری ۱۹۲۲ء میں لکھا گیا کہ حاجی نور احمد صاحب چونکہ مسلّمہ فریقین نہیں اور امین ایسا شخص ہونا چاہیے جو مسلّمہ فریقین ہو۔ اور اس کے لئے ہماری طرف سے شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر لاہور بالقابہ، خاں صاحب شیخ عبدالعزیز صاحب اور پنڈت شونرائن صاحب وکیل ہائی کورٹ پنجاب کے نام پیش کئے تھے۔ نیز لکھا گیا تھا کہ روپیہ کے امین کو حق دینا چاہیے کہ جب روایت مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۳ کسی کتاب سے امین کو دکھلائی جائے، تو وہ روپیہ ہمارے حوالے کر دے۔

اس کے جواب میں آپ نے ۲۲ جنوری کو لکھا کہ روپیہ جس معتبر کے پاس آپ کہیں گے اور جن لفظوں میں کہیں گے جمع کرا دیا جائے۔

اس کے بعد آپ نے بلا ہمیں یہ اطلاع دینے کے کہ ان اصحاب میں سے کسی کے پاس آپ نے روپیہ جمع کرا دیا ہے، اپنے اخبار ۳ فروری ۱۹۲۲ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نوٹس دے دیا کہ ۵ فروری ۱۹۲۲ء تک تین سو روپیہ دینے کی تاریخ مقرر کرتا ہوں ۔

ہم قائم مقامان الفضل آپ کے نوٹس کی وجہ سے امرتسر آ گئے ہیں۔

امید ہے کہ آپ نے تین سو روپیہ اصحاب مذکورہ بالا میں سے کسی کے جمع کرا دیا ہوگا۔

اور نیز یہ بھی لکھ کر دے دیا ہوگا کہ اگر قائم مقامان الفضل روایت مندرجہ تحفہ گولڑ و یہ صفحہ۳۷ کسی کتاب سے دکھادیں تو تین سو روپیہ قائم مقامان الفضل کے حوالہ کر دیں ۔ مہربانی کر کے وہ رسید جو آپ نے کسی امین مندرجہ بالا سے حاصل کی ہو مع اس تحریر کی نقل کے جو آپ نے ہمیں روپیہ دینے کے متعلق اس امین کو لکھ کر دی ہو حامل رقعہ ہذا منشی فخر الدین صاحب ملتانی کے ہاتھ بھیج کر مشکور فرماویں تا کہ ہم روایت مندرجہ تحفہ گولڑ و یہ صفحہ۳۷ مطابق آپ کے چیلنج مورخہ ٦ جنوری ۱۹۲۲ء کے امین کو دکھا کر وصول کر لیں ۔

مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۲ء۔

الراقمان قائم مقامان الفضل قادیان حال نزیل مکان ڈاکٹر امیر الدین نصر اللہ خان وکیل ہائی کورٹ ،فضل الدین وکیل، سید محمد اسحاق مولوی فاضل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین ! اس تقاضا کو بغور ملاحظہ کریں کہ میرے خط مورخہ ۲۲ جنوری پر ہے جس کا مضمون اہل حدیث ۳ فروری سے اوپر درج ہو چکا ہے۔اس کے بعد میرا جواب ملاحظہ ہو۔

جواب نمبر ۱: بخدمت مولوی فضل الدین صاحب و میر اسحاق صاحب و چودھری نصر اللہ صاحب!

آپ لوگوں کا خط مورخہ ۵ فروری دستی ملا۔خوشی ہوئی کہ آپ لوگ فیصلہ کرنے کو آئے ہیں۔آپ نے میرے خطوط مندرجہ الفضل قادیان کا ذکر کیا۔ ان خطوط میں سے خصوصاً خط مورخہ ۲۲ جنوری مندرجہ الفضل ۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوری کے حوالہ سے تقاضا کیا ہے کہ میں جدید امین صاحب کی رسید آپ کو بھیجوں۔

میرے خیال میں آپ صاحبان نے میرا مذکورہ خط بغور نہیں پڑھا۔ آپ اس خط کو غور سے پڑھیں اور جس طریق سے میں نے لکھا ہے کہ روپیہ جس معتبر کے پاس آپ کہیں گے اور جن لفظوں میں کہیں گے جمع کرا دیا جائے گا ، اس کا سیاق وسباق پڑھ کر مجھے اطلاع دیں کہ آپ اس کی پابندی کریں گے؟ اتنی اطلاع آنے پر کل لاہور روپیہ بھیج دیا جائے گا۔

آپ لوگ چونکہ تکلیف کر کے آئے ہیں اس لئے امید ہے کہ بغیر فیصلہ واپس نہ جائیں گے کیونکہ یہ معاملہ حدیث رسول اللہ ﷺ کا ہے کسی معمولی مسئلے کا نہیں۔ ثناء اللہ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بالکل صاف بات ہے جس سے کوئی باانصاف آدمی انکار نہیں کرسکتا کہ میرے جس خط کی بنا پر مجھ سے تقاضا کیا گیا ہے اس میں میں نے دوسرے امین کے پاس روپیہ رکھ دینے کا وعدہ اس شرط پر کیا ہے کہ پہلے اس سے یہ مان لیں کہ غلط چھاپہ کی کتاب نہ دکھائیں گے۔ مگر قادیانی وفد کا کمال ملاحظہ ہو کہ اس صاف اور سیدھے مضمون سے بھی انکار کیا۔ لکھتے ہیں:

خط نمبر۲: بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر

آپ کا خط مورخہ ۵ فروری ۱۹۲۲ء ملا ہم لوگ قادیان سے محض اسلئے ۵ فروری کو پہنچ گئے تھے کہ کسی طرح اس امر کا جلد تصفیہ ہو جائے اور یہی نیت کر کے ہم یہ خط لکھتے ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی ایسا ہی طریق عمل اختیار کریں گے کہ جلد تصفیہ ہو سکے۔

اصل بات یہ ہے کہ آپ نے ۶ جنوری ۱۹۲۲ء میں ایک چیلنج دیا ہم نے منظور کر لیا مگر بعد کی خط وکتابت نے ثابت کر دیا کہ جب تک کوئی عملی قدم آپ نہ اٹھاویں گے فیصلہ نہیں ہو سکے اسلئے آسان اور منصفانہ یہی طریق ہے کہ آپ کسی مسلّمہ فریقین امین کے پاس تین سو روپیہ جمع کرا دے اور اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تحریر لکھ دیں کہ اگر قائم مقامان الفضل قادیان، اخبار اہل حدیث مورخہ ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے چیلنج کے مطابق روایت تحفہ گولڑویہ ص ۳۷، اسکو دکھا دیں تو ان کو وہ روپیہ ان کو دے دیا جائے۔ دیکھئے بات صاف ہے آپ نے چیلنج دیا ہم نے منظور کرلیا آپ نامزد شدہ تین صاحبوں میں سے کسی کے پاس روپیہ جمع کرا دیں اور ہم امین کو مطابق چیلنج ۶ جنوری ۱۹۲۲ء حوالہ دکھانے کو تیار ہیں۔ خط وکتابت میں وقت ضائع نہ کیا جائے۔ ضروری ہے کہ جلد تصفیہ کیلئے آپ کوئی عملی قدم اٹھائیں والسلام علی من اتبع الہدی۔
نصر اللہ خان وکیل۔ سید محمد اسحاق مولوی فاضل۔ فضل الدین وکیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! ملاحظہ فرمائیں ہمارے خط مورخہ ۲۲ جنوری کو کیسے چھوڑ دیا۔ اب چلے ۶ جنوری والے مضمون پر۔ اس کا جواب ملاحظہ ہو

جواب نمبر ۲: بخدمت چودھری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

آپ قانون پیشہ اور مذہبی خیال کے بزرگ ہیں پھر ایسی غلط راہ پر چلتے اور مجھے چلانا چاہتے ہیں جو کسی عالم سے کیا معمولی آدمی سے بھی نہ ہو سکے۔ میں مختصر جواب دیتا ہوں کہ آپ میری تحریرات خصوصاً خط مورخہ ۲۲ جنوری مندرجہ الفضل ۳۰ جنوری کے مطابق مجھ سے میرے وعدہ کے ایفاء کا تقاضا کریں گے تو میں سمجھونگا کہ آپ ایک کام کے لئے آئے ہیں، ورنہ معاف فرمائیے گا میری رائے میں آپ اخباری دنیا کے لئے کچھ مواد جمع کرنے آئے ہوں گے۔ بس سیدھی بات ہے کہ جس خط مورخہ ۲۲ جنوری کے حوالہ سے آپ نے جدید امین کے پاس روپیہ رکھنے کا تقاضا کیا ہے، اس خط کی پابندی کا اقرار کیجئے تو میں بھی آپ کا جواب دونگا ورنہ اخلاقی فقرہ لیس کل خطاب یستحق الجواب پر عمل کرونگا۔ ثناء اللہ

اس کے بعد مرزائیوں کی طرف سے مندرجہ ذیل خط آیا

خط نمبر ۳: بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اہل حدیث امرتسر

آپ نے ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کو ایک چیلنج دیا ہم نے منظور کیا۔ مگر آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق ہمارے مطالبہ کے روپیہ امین کے پاس جمع نہ کرایا کیونکہ امین سے مراد ہر عقل مند کے نزدیک مسلّمہ فریقین شخص ہوا کرتا ہے (اسی طرح مطالبہ حوالہ سے مراد صحیح حوالہ ہوتا ہے، غلط نہیں۔اڈیٹر اہل حدیث) پس ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ جدید امین کے پاس روپیہ جمع کرائیں کیونکہ ہمارے مطالبہ (کیسا سفید جھوٹ ہے آپ نے منظوری میں صرف یہ لکھا تھا کہ روپئی جمع کرادو چنانچہ ہم نے کرادیا۔اور مطالبہ کیا ؟اڈیٹر اہل حدیث) کے مطابق تو ابھی روپیہ جمع ہی نہیں ہوا۔پس آپ ہمارے پیش کردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کے پاس روپیہ جمع کرائیں کیونکہ ان اصحاب کے امین ہونے کے متعلق آپ نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔اور روپیہ جمع کرا کراسی امین کوایک تحریر بھی دے دیں کہ اگر ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے چیلنج کو قائم مقامان الفضل پورا کردیں تو روپیہ ان کو دے دیا جائے۔اور رسید اوراس تحریر کی نقل ہم کو بھیج دیں۔

پھر ہم اور آپ امین مسلمہ کے پاس حاضر ہوں گے۔آپ اپنی تائید میں دلائل پیش کر سکتے ہیں اور ہم اپنی تائید میں۔

پھر اگر امین کی رائے میں ہم نے چیلنج پورا کردیا تو وہ ہم کو روپیہ دے دے گا ورنہ آپ کو دے دے گا۔

امید ہے کہ آپ خط وکتابت میں زیادہ وقت صرف نہ کریں گے اور مسلمہ فریقین امین کے پاس روپیہ جمع کرا کر رسید بھیج دیں گے، تاکہ جلدی ہم لاہور پہنچ جاویں اور جلد فیصلہ ہو جائے۔

اگر اس صریح اور مناسب صورت فیصلہ کے بعد بھی آپ گریز کریں گے، تو دنیا سمجھ لے گی کہ آپ نے ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے اہل حدیث میں جو چیلنج دیا تھا اس کی کیا حقیقت تھی اور آپ اس پر کہاں تک قائم رہے۔

نصر اللہ وکیل سید محمد اسحاق مولوی فاضل فضل الدین پلیڈر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: چونکہ اس خط میں فریقین کے دلائل پیش کرنے کا ذکر تھا اس لئے مندرجہ ذیل خط لکھا گیا

جواب نمبر۳: کیا آپ کتابت کی غلطی کے فیصلہ کے لئے امین صاحب کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار دیں۔ ثناء اللہ۔ ۶ فروری ۱۹۲۲

ایسے مختصر اور سیدھے سوال کا کیا ہی ٹیڑھا جواب ملا۔ جو یہ ہے

خط نمبر۴: مولوی ثناء اللہ صاحب اڈیٹر اخبار اہل حدیث

بجواب آپ کے خط نمبر۳ کے ہم مسلمہ امین کو اختیار دیں گے کہ وہ آپ کے چیلنج مورخہ ۶ جنوری مندرجہ اخبار اہل حدیث اور ہماری منظوری مندرجہ الفضل ۹ جنوری ۱۹۲۲ء کو مدنظر رکھ کر ہماری پیش کردہ کتاب سے الفاظ روایت مندرجہ تحفہ گولڑ ویہ صفحہ ۴۳ دیکھ کر فیصلہ کرے کہ ہم نے آپ کے چیلنج مورخہ ۶ جوری ۱۹۲۲ء کو پورا کر دیا ہے یا نہیں؟

نصر اللہ وکیل سید محمد اسحاق مولوی فاضل فضل دین پلیڈر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! کیا یہ ہمارا جواب ہے۔ نہ نفی میں نہ اثبات میں۔

خیر اس کا جواب دیا گیا:

جواب نمبر۴: چودھری صاحب!

آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ جب تک اسکا جواب نہ دیں گے گفتگو آگے نہ چلے گی

اتقو ا الله اتقواالله اتقوا یوماً لا یجزی والد عن ولدہ۔

ثناء اللہ۔ ۶ فروری

اس کا جواب آیا جو بہت ہی لطیف ہے۔

خط نمبر ۵۔ مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ لکھتے ہیں کہ آپ نے میرے سوال کا صاف اور صحیح جواب نہیں دیا لیکن یہ بات بالکل غلط ہے ہم اپنی خط وکتابت میں آپ کے ہر سوال کا تفصیلی جواب دیتے رہے ہیں۔ امید ہے آپ ایک دفعہ اور تمام خط وکتابت کو بغور پڑھیں گے۔ اب پھر تفصیلاً لکھا جاتا ہے کہ آپ نے ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے اخبار اہل حدیث میں ایک چیلنج دیا تھا ہم نے اسکو منظور کر لیا۔ آپ کے چیلنج کی عبارت اور ہماری منظوری کے الفاظ شائع شدہ ہیں اب نہ آپ کو اختیار ہے کہ اپنے چیلنج کے الفاظ تبدیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں اور نہ ہم کو اجازت ہے کہ ہم منظوری کو واپس لیں ۔لیکن آپ اپنے چیلنج سے پچھتا کر اسے بدلنا چاہتے ہیں مگر ہم آپ کو کب بدلنے کی اجازت دے سکتے ہیں ۔ الفاظ موجود ہیں لاہور چلئے مسلمہ فریقین شخص کے سامنے چیلنج اور منظوری چیلنج کی عبارت رکھ دیجئے ۔ اور آپ بھی اپنی تائید میں دلائل اس کو سنائیں اور ہم بھی اپنی تائید میں دلائل پیش کریں گے اگر اس شخص نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم نے آپ کے چیلنج کے مطابق حوالہ دکھادیا تو وہ ہم کو روپیہ دے دے گا ورنہ آپ کو واپس کر دے گا۔اس سے زیادہ صاف اور صریح کیا جواب ہوسکتا ہے امید ہے کہ آپ ہٹ دھرمی کو چھوڑ کر منصفانہ روش اختیار کر کے ہمارے اوقات کو ضائع ہونے سے بچائیں گے اللہ تعالی کا خوف کرو اور واعظ بن کر جو وعظ ہم کو کرتے ہو اپنے نفس کو بھی کرو اتأمرون النّاس بالبرّ و تنسون انفسکم۔

نصر اللہ وکیل ۔فضل الدین پلیڈر،سید محمد اسحاق مولوی فاضل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! کیا یہ جواب ہے یا جواب سے جواب ۔

بہرحال اسکا جواب یہ دیا گیا:

جواب نمبر۵: چودھری نصر اللہ صاحب وغیرہ

میں آپ کو ایک معقول آدمی سمجھ کر ایک علمی اور دیانتی اصول پیش کرتا ہوں غور سے سنئے

جب کوئی عالم اپنے کسی مخالف سے کسی حدیث کا مطالبہ کرتا ہے تو اس کی نیت یہی ہوتی ہے کہ بلحاظ تحریر اور بلحاظ طباعت وہ حدیث صحیح ہو۔ یہ ایک ایسا عالمانہ اور متدیانہ طریق ہے کہ سوائے الد الخصام کے کوئی اس سے انکار نہ کرے گا۔ میں اپنے مطالبہ کو حلفی بتاتا ہوں کہ میری نیت بھی اس علمی طریق سے وہ حدیث مطلوب تھی جس پر حلف ہو سکے کہ واقعی یہی لفظ حضرت رسول اللہ ﷺ کے منہ مبارک سے نکلے ہوئے ہیں پس آپ علاوہ میرے سابقہ سوال کے جس کا جواب آپ نے ابھی تک نہیں دیا صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظوں میں بتا دیں کہ آپ جو میرے مطالبہ میں حدیث کے الفاظ یخرج د جال یختلو ن . الخ پیش کریں گے آپ تینوں صاحب اس پر حلف اٹھا سکتے ہیں کہ واقعی وہی لفظ جناب رسول اللہ ﷺ کے دہان مبارک سے نکلے ہوئے ہیں۔ یا آپ خود بھی اس کو بلحاظ نقل غلط مطبوع سمجھتے ہیں؟

مہربانی کر کے علاوہ سابقہ سوال کے اس کے دو حرفہ جواب سے خرسند فرماویں۔ پس اس سوال اور اس سے پہلے سوال کے جواب کا انتظار ہے۔

ثناء اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین منتظر ہوں گے کہ ایسے صاف اور روشن سوال کا جواب بالکل اس سے بھی روشن تر آیا ہوگا۔ ہاں چاہیے تو یہی تھا مگر قادیانی جماعت اور صحیح جواب؟ بہرحال جو جواب آیا، وہ یہ ہے:

خط نمبر ۶: بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب!

بجواب آپ کے خط نمبر ۵ کے لکھا جاتا ہے کہ آپ نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم اس امر پر حلف اٹھائیں کہ تحفہ گولڑ ویہ کی پیش کردہ روایت کے الفاظ آنحضرت ﷺ کے دہان مبارک سے نکلے ہیں۔ مگر یہ مطالبہ آپ کا کسی طرح بھی جائز و درست نہیں۔ کیونکہ آپ کا چیلنج یہ نہ تھا کہ احمدی اصحاب اس امر پر حلف اٹھائیں کہ تحفہ گولڑ ویہ کی پیش کردہ روایت کے الفاظ آنحضرت ﷺ کے مباک منہ سے نکلے ہیں۔

اگر یہ چیلنج ہوتا اور ہماری طرف سے منظوری شائع کی جاتی تب بے شک ہم ہر قت حلف اٹھانے کے لئے تیار تھے مگر یہ تو چیلنج ہی نہ تھا۔

آپ ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے اخبار اہل حدیث کو پھر پڑھیں اس میں صاف درج ہے کہ چیلنج اس امر کا دیا گیا ہے کہ تحفہ گولڑ ویہ کی روایت کے الفاظ کسی کتاب سے دکھائے جائیں۔

ہم نے یہ چیلنج منظور کرلیا اور امرتسر آگئے۔ مگر آپ نئے نئے مطالبات کر رہے ہیں۔ لیکن ہم آپ کو اصل مبحث سے ذرا ادھر او دھر نہ ہونے دیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے۔

بات صاف ہے کہ آپ نے ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کو ایک چیلنج دیا اس میں حلف کا ذکر نہ تھا۔ پھر ہم نے منظوری دی اس میں بھی حلف کا ذکر نہ تھا۔ اس لئے آپ کا کوئی حق نہیں کہ آپ نئے نئے مطالبات کریں۔

رہا آپ کا یہ کہنا کہ میرے پہلے سوال کا جواب دیا جاوے، سو یہ تو العا دۃ طبیعۃ الثا نیہ (ھکذا کان مکتو باً۔اڈیٹر اہل حدیث) کے ماتحت ہر خط میں آپ دہراتے رہے ہیں اور گو ہر دفعہ تفصیلاً صاف اور صریح الفاظ میں جواب دیا گیا جو ایک موٹی عقل کے شخص کے لئے بھی تسلی بخش تھا مگر آپ نے یہ الفاظ نہ چھوڑے۔ اب پھر لکھا جاتا ہے کہ معاملہ بالکل صاف ہے آپ نے ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کو ایک چیلنج دیا ہم نے اسکو منظور کیا بلکہ امرتسر آ گئے اور اب بھی امرتسر میں موجود ہیں اور اب آپ سے آپ کے اقرار کے مطابق مطالبہ کر رہے ہیں کہ لاہور چلیں اور مسلّمہ فریقین شخص کے سامنے چیلنج اور اس کی منظوری رکھ دیں پھر اپنی اپنی تائید میں دلائل پیش کریں اس کے بعد وہ شخص اگر یہ سمجھے گا کہ قائم مقامان الفضل نے آپ کے چیلنج مورخہ ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کو پورا کر دیا جس میں آپ نے یہ جھوٹا الزام حضرت مسیح موعود (یعنی مرزا پر۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) پر لگایا ہے کہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷ کی روایت میں رجال راء کے ساتھ تھا جسکو حضرت مرزا صاحب نے اپنی فاسد غرض سے دجال (دال) سے لکھا ہے تو وہ روپیہ ہم کو دے دے گا ورنہ آپ کو واپس مل جائے گا۔

آپ ہی غور کریں کہ اس سے بڑھ کر کون سی صاف اور بین بات ہوگی۔ آپ نے چیلنج دیا ہم نے منظور کیا اور یہاں آ گئے۔ آگے لاہور جانے کو تیار بیٹھے ہیں۔ آپ بھی تیار ہوجاویں اور نیک نیتی سے مسلّمہ فریقین شخص کے ساتھ تمام ریکارڈ رکھ کر فیصلہ سن لیں۔

مولوی صاحب! دیکھئے یہ مطالبہ کس طرح دیانت و امانت پر مبنی ہے اس سے بڑھ کر کیا منصفانہ مطالبہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب! وہ دن یاد کیجئے جب زبان وقلم کی چالاکیاں کچھ کام نہ دیں گی اور خدا کے حضور ذرہ ذرہ سی بات کا حساب دینا ہوگا

سچ سچ کہو اگر نہ بنا تم سے کچھ جواب
پھر بھی یہ منہ جہاں کو دکھاؤ گے یا نہیں

نصر اللہ خان وکیل ۔ سید محمد اسحاق مولوی فاضل فضل الدین پلیڈر
۷ فروری ۱۹۲۲ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آخر ہم نے یہ سمجھ کر کہ سابق کی نسبت سے بھی کوئی واضح تر مثال ان کے سامنے پیش کریں شائد راہ راست پر آجاویں تلك ا لا مثال نضر بها للنا س لعلّهم يتفكّرو ن

جواب نمبر ٦: چودھری نصر اللہ خاں صاحب وغیرہ

ہر چند آپ کو سیدھی راہ پر لانے کے لئے میں نے کوشش کی، مگر آپ اپنی ہی ضد پر اڑے رہے۔ لیجئے ایک مثال آپ ہی کے گھر کی آپ کو سنا کر صرف ہست یا نیست میں جواب پوچھتا ہوں۔

خلیفہ قادیان نے کتاب تحفہ پرنس کے لئے فی احمدی ایک آنہ چندہ مانگا ہے کوئی من چلا احمدی کھوٹا آنہ، جس کو وہ خود بھی کھوٹا جانتا ہو، اس چندے میں دے کر اس فرض سے سبکدوش ہوسکتا ہے؟ اور خلیفہ صاحب کو کہہ سکتا ہے کہ آپ نے آنہ مانگا تھا، یہ نہیں کہا تھا کہ کھرا بھی ہو۔

پس آپ کا جواب ہاں یا نہ میں ملے۔ زیادہ نہیں۔

ابوالوفا ثناء اللہ، ۷ فروری ۱۹۲۲ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیسا صاف سوال ہے جس کا جواب ہر ایک شخص یہی دیگا کہ کھوٹا آنہ بجوئے نار زد، کوڑی کے کام کا نہیں۔ مگر مرزائی معززین نے اسکا بھی جو جواب دیا ہے بس وہی ان کے اندرون کی خبر دیتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط نمبر ۷: بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب
آپ کے خط کا جواب یہ ہے کہ آپ نے ایک غلط مثال دے کر معاملہ کو طول دینا چاہا ہے (ناظرین دیکھئے میری تحریر لمبی ہوتی ہے یا ان کی۔اڈیٹر) تین دن سے ہم بیٹھے ہیں اور آپ اصل معاملہ کو جس طریقہ سے فیصلہ ہونا چاہیے افراط اور تفریط سے ٹالنا چاہتے ہیں آپ کی مثال کا معاملہ متنازعہ فیہ سے بروئے واقعات اور بروئے آپ کے چیلنج کے الفاظ کے کوئی بھی تعلق نہیں ہے اور نہ ہم نے اور آپ نے فیصلہ کرنا ہے فیصلہ ایک شخص مسلّمہ فریقین نے کرنا ہے خط و کتابت بہت ہو چکی جس میں فیصلہ کنندگان کے لئے کوئی بات مہمل نہیں رہی جس کو مثالوں سے واضح کیا جائے آپ ہاں یا نا میں جواب دیں کہ آپ ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کے چیلنج مندرجہ اہل حدیث کو مع ہمارے منظوری کے فیصلہ کیلئے شخص مسلّمہ فریقین کے سپرد کرتے ہیں یا نہیں؟
نصر اللہ خان وکیل، سید محمد اسحاق مولوی فاضل، فضل الدین پلیڈر
شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
بہت خوب! لیجئے جواب ملاحظہ ہو جو ہم نے لکھا
جواب نمبر ۷: بخدمت چودھری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ۔ میں آپ کے سوال کا جواب ہاں میں دیتا ہوں یعنی میں اپنے چیلنج مندرجہ اہل حدیث ۶ جنوری کا مع اسکی تشریح کے جو کما حقہ کی گئی ہے فیصلہ کرانے کو تیار ہوں چنانچہ اس کے فیصلہ کے لئے مبلغ تین سو انعامی روپیہ حسب طلب آپ صاحبوں کے رکھوا بھی دیا ہوا ہے۔ دیکھئے میری صفائی کہ آپ کے سوال کا جواب کیسا ہاں میں دیا ہے پس آپ میرے سابق سوال کا جواب ہاں یا نا میں عنایت کریں۔
آپ کا ضمیر خوب جانتا ہے کہ میری مثال کو تعلق ضرور ہے اچھا بے تعلق جان کر بھی نظر عنایت ہی سے ہاں یا نا میں جواب عنایت فرمائیں۔
ثناء اللہ۔ ۷ فروری ۱۹۲۲ء
اس کا جواب از جانب قادیانی وفد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط نمبر ۸: بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔

آپ کا رقعہ نمبر ۷ ملا۔ آپ نے ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کو ایک چیلنج احمدی جماعت کو دیا۔ ہم نے الفضل مورخہ ۹ جنوری ۱۹۲۲ء کو منظوری کا اعلان کیا۔ اور مسلمہ فریقین شخص ہمیشہ چیلنج اور منظوری میں فیصلہ کرتا ہے۔ اسی طرح آپ ہمارے پیش کردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کو تعین کر دیں، تو وہ مسلمہ فریقین ہو کر اس امر کا استحقاق رکھے گا کہ وہ چیلنج اور اس کی منظوری میں فیصلہ کرے۔

امید ہے کہ آپ بواپسی پیش کردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کی تعیین کر کے اطلاع دیں گے۔

رہا معاملہ مثال کا، سو یہ آپ اپنی تائید میں مسلمہ فریقین شخص کے سامنے بیشک پیش کر دیں وہاں ہی ہماری طرف سے جواب دیا جائے گا۔

نصر اللہ وکیل سید محمد اسحاق مولوی فاضل فضل دین پلیڈر۔ ۷ فروری ۱۹۲۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! اللہ غور کریں کہ یہ جواب کسی با انصاف روحانی جماعت کی طرف سے ہوسکتا ہے؟ اس کا جواب دیا گیا

جواب ۸۔ چودھری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

آپ شاید قادیان سے وکیل مطلق بن کر آئے ہیں اسی لئے میرے کسی سوال کا جواب نہیں دیتے میں تو آپ کے ہر سوال کا جواب دے چکا۔ اچھا آپ اتنا جواب دیجئے کہ آپ صحیح چھاپہ کی کتاب پیش کریں گے یا غلط کی؟ پس اتنے سوال کے حل ہونیکے بعد روپیہ فوراً کسی مسلّمہ امین کے پاس رکھا جائے گا۔ ثناء اللہ۔ ۷ فروری ۱۹۲۲ء

ناظرین! خود انصاف فرمائیں کہ بار بار وہی سوال پیش ہوتا ہے مگر قادیانی مقدس جماعت ہے کہ راستی سے قسورۃ کی طرح بدک جاتے ہیں۔ ایسے صاف اور سیدھے سوال کا معقول جواب درج ذیل ہے

خط نمبر ۹۔ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا رقعہ نمبر ۸ ملا۔ آپ پوچھتے ہیں کہ آپ صحیح چھاپہ کی کتاب پیش کریں گے یا غلط کی۔ اس کے جواب میں لکھا جاتا ہے کہ متناعہ فیہ حوالہ اس کتاب سے دکھائیں گے جس کا ذکر آپ کے چیلنج ٦ جنوری ١٩٢٢ء کے مندرجہ ذیل الفاظ میں ہے جو یہ ہے:

اگر تم مرزا صاحب قادیانی کی روایت مندرجہ تحفہ گولڑ ویہ صفحہ ٣٧ کسی کتاب سے دکھادو تو لدھیانہ کا تین سو روپیہ تم سے لیا ہوا واپس کر دیا جائے گا وعدہ لکھالو۔

پس آپ کے چیلنج میں جس کتاب کا ذکر ہے اس کتاب سے ہم حوالہ دکھا دیں گے۔ اب تو امید ہے کہ آپ کو تسلی ہو جائے گی اور آپ ہمارے پیش کردہ اصحاب میں سے کسی صاحب کی تعیین کر کے مطلع کریں گے اگر آپ اس کے بعد بھی تعیین نہ کریں گے تو سمجھا جائے گا کہ اس معاملہ کے تصفیہ سے گریز کرنا چاہتے ہیں۔ اور جو چیلنج ٦ جنوری ١٩٢٢ء کے اہل حدیث میں آپ نے دیا تھا آپ اس سے پھر گئے ہیں۔

نصر اللہ خان وکیل۔ سید محمد اسحاق مولوی فاضل۔ فضل الدین پلیڈر ۷ فروری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ماشاء اللہ سوال از آسمان جواب از ریسمان اسے ہی کہتے ہیں اچھا اس کا جواب سنئے

جواب نمبر ۹: بخدمت چودھری نصر اللہ خان صاحب وغیرہ

گفتہ گفتہ من شدم بسیار گو
از ما یک تن نشد اسرار جو

میں بہت خوش کہ آپ میرے مطالبہ کے مطابق جواب دینے کو تیار ہیں سنئے! میں آپ کو نہایت راستی کی بات بتاؤں جس کا انکار کرنے سے آپ زمین و آسمان کی مخلوق بلکہ خود خالق کے سامنے بھی جواب دہ ہونگے وہ یہ ہے کہ کسی کتاب میں اگر کوئی سطر یا فقرہ یا کوئی لفظ غلط ہو تو وہ لفظ در حقیقت اس کتاب کا نہیں مثلاً قرآن شریف میں بجائے خر موسی کے خر عیسی لکھا ہو تو ساری دنیا یہی کہے گی کہ یہ لفظ خر عیسی قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے گو اس دعوی کی تائید میں کوئی سند پیش کرنے کی حاجت نہیں تاہم میں آپ کو حدیث من غشّنا فلیس منّا کے فلسفہ پر توجہ دلاتا ہوں ۔

کیا آپ اس اصول کو مانتے ہیں ۔ مہربانی کر کے یوم الجزاء کو یاد کر کے صحیح جواب دیں ۔ یو م ینفع الصادقین صد قھم ۔ ثناء اللہ ۷ فروری ۱۹۲۲ء

ناظرین غور فرمایئے کیا ہی سیدھا سوال ہے اور کیا ہی صاف جواب ہے جو کسی استاد نے کہا ہے :

جواب صاف می زیبد لب لعل شکر خارا

بغور ملاحظہ فرمائیں

خط ۱۰: مولوی ثناء اللہ صاحب ۔

آپ کا رقعہ نمبر ۹ ملا ۔ آپ خر موسی اور خر عیسی کی مثالوں میں پھنسے ہوئے ہیں ۔ حالانکہ یہ مثال بھی آنہ کی مثال کی طرح معاملہ متنازعہ فیہ کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی ۔ اور ہماری طرف سے اس کا بھی پہلے کی طرح سے صاف لفظوں میں جواب لیجئے کہ آپ نے ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کو ایک چیلنج دیا (ایک رٹ ہے جو قادیان سے فیصلہ کر کے آئے تھے وہی رٹے جاتے ہیں ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) وہ اب تک موجود ہے اور دنیا دیکھ سکتی ہے ۔ پھر اس چیلنج کی منظوری ہماری طرف سے دی گئی اور وہ بھی شائع شدہ ہے اور ہر شخص پڑھ سکتا ہے ۔ اب منصفانہ طریق تو یہ تھا کہ آپ ایک شخص کو فیصلہ کرنے کے لئے معین کرتے تا کہ وہ مسلمہ فریقین کی حیثیت کے ساتھ آپ کے چیلنج اور ہماری منظوری کو پڑھ کر فیصلہ کرتا کہ قائم مقام الفضل نے آپ کے مطالبہ کو پورا کیا یا نہیں ۔ اور اسی طرح پر اس معاملہ کا بھی خاتمہ ہو جاتا مگر آپ چونکہ میدان مقابلہ میں آنا نہیں چاہتے کبھی کہتے ہیں کہ تم قسم کھاؤ کہ یہی الفاظ آنحضرت ﷺ کے دہان مبارک سے نکلے تھے کبھی یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ کھوٹہ آنہ کی مثال حل کرو کبھی یہ اصرار ہے کہ خرّ موسی اور خر عیسی کی مثالوں کو واضح کرو حالانکہ یہ باتیں غیر متعلق ہیں اور وقت کو ضائع کرنیوالی باتیں ہیں ۔ اور کبھی واعظ بن کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتّقوا الله اتقوا الله کے الفاظ لکھے جاتے ہیں

(کیا سچ ہے: اذا قیل له اتق الله ا خذ ته العزة۔اڈیٹر اہلحدیث امرتسر)

حالانکہ آپ اس معاملہ میں صریحاً تقوی اور دیانت کے خلاف کاروائی کر رہے ہیں اگر آپ کو تصفیہ منظور نہ تھا تو چیلنج ہی کیوں دیا تھا اور اگر اب بھی چیلنج واپس لینے کا منشا ہو تو صاف لفظوں میں تحریر کر دیں ہم بھی آپ کو مجبور نہ کریں گے بلکہ آپ کو ایک نوشتہ لکھ دیں گے کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے چیلنج کو واپس لیتے ہیں اس لئے ہم بھی ان سے روپیہ کا مطالبہ نہیں کرتے۔آج ہم کو چوتھا روز ہے مگر آپ کسی طریق سے بھی فیصلہ کی طرف نہیں آتے اس لئے آپ کی تمام باتوں اور استفساروں کا فیصلہ کن جواب یہ ہے اس کو پہلے نوٹ نہیں کیا تو اب کرلیں اور وہ یہ ہے کہ ایک آپ کا چیلنج ہے جو ۶ جنوری ۱۹۲۲ء کو شائع ہوا اور ایک ہماری منظوری ہے جو ۹ جنوری کو شائع ہوئی اب آپ کا فرض ہے کہ کسی مسلمہ فریقین کے پاس چلیں اور اپنا چیلنج اسکو دکھا دیں ہم اس کی منظوری کی عبارت دکھائیں گے پھر آپ اور ہم اپنی اپنی تائید میں تقریر کر سکتے ہیں جس کے بعد وہ شخص فیصلہ کر دے گا کہ چیلنج کا مطالبہ پورا کیا گیا ہے یا نہیں اور یہ جو آپ خط وکتابت میں مثالیں وغیرہ پیش کرتے ہیں یہ سب وہاں پیش کر دیں وہاں سب کا فیصلہ ہو جائے گا عجیب بات ہے کہ جو دلائل یا وجوہات مسلمہ فریقین شخص کے سامنے بیان کرنے چاہییں وہ آپ بغیر اس کی تعیین کے ہمیں لکھتے ہیں جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ آپ اس کا تصفیہ نہیں چاہتے اور ہمارا وقت ضائع کرنا چاہتے ہیں اس لئے آج ہم واپس قادیان جاتے ہیں اور خط وکتابت کا سلسلہ یا کوئی اور کاروائی جو مناسب سمجھی گئی وہ خود الفضل کے مہتمان آپ سے کرلیں گے مگر ہم کو ہمیشہ یاد رہے گا کہ آپ چیلنج دے کر اس کو واپس بھی لے لیا کرتے ہیں۔اس خط کے ہمراہ.....(آخری سطر جو حاشیہ پر اخبار کی جلد کے اندر پھنسی ہوئی ہے پڑھی نہیں جاتی۔بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ فروری ۱۹۲۲ء مطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۶ ص ۴۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور جدید

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین منتظر ہوں گے کہ آج ان کی نگاہ سے وہ مضمون گزرے گا جس کا اعلان کئی ہفتوں سے ہو رہا ہے یعنی

مرزا کی خودغرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی

مگر ابھی اس کی اشاعت میں چند روز کا وقفہ پڑ گیا ہے کیونکہ مرزائیوں سے دور جدید شروع ہو گیا جس کی صورت یہ ہے۔

قاضی محمد اکمل صاحب قادیانی (جنہوں نے ہمارے چیلنج مندرجہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۶ جنوری کی قبولیت سے اطلاع دی تھی اور جن کی طرف سے قادیانی وفد امرتسر آ کر ناکام واپس گیا تھا جن کی ساری خط و کتابت گذشتہ پرچے میں درج ہو چکی ہے انہوں) نے دوسری طرح سے سلسلہ جنبانی کی ہے۔ جس کے کے دوسرے لفظوں میں یہ معنی ہیں کہ اب انہوں نے ہم کو چیلنج (دعوت) دیا ہے کہ ہم ان کی پیش کردہ صورتوں میں سے جو صورت چاہیں اختیار کریں ۔ قادیانی مقابلہ میں جب کہ بتائیدہ و بنصرہ تعالی ہمارا دعوی ہے:

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(میں جنگل کا پتھر ہوں جو اپنی جگہ سے ہلے نہیں اور جب میں بولوں تو آسمان کا ستارا جوزاء ہوں جو بڑا بولنے والا ہے)

اس لئے ہمارا فرض تھا کہ ہم اس چیلنج کو بخوشی منظور کرتے۔ بہر حال اب جو دور جدید چلا ہے تو ناظرین اسے بھی بغور پڑھیں۔

قاضی اکمل کا خط نمبر ۱:

بخدمت جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث۔

مہربانی فرما کر مندرجہ ذیل مضمون اپنے اخبار کی قریبی اشاعت میں درج فرمائیں (محمد ظہیر الدین اکمل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث کو اپنے چیلنج پر قائم رہنا چاہیے:

اگر چہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے نہایت تنگ وقت میں اطلاع دی کہ ۵ فروری کو آ جاؤ تو آ جاؤ۔ ورنہ پھر روپیہ دینا میری مرضی پر موقوف ہوگا۔ مگر پھر بھی الفضل کے قائم مقام وقت پر امرتسر میں پہنچ گئے۔ فی مابین جو تبادلہ خیالات ہوا وہ سب خط و کتابت چھپ گئی ہے اب میں اتمام حجت کئے لئے چار تجویزیں پیش کرتا ہوں۔

اول: اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے چیلنج کے الفاظ بدلنا چاہتے ہیں جیسا کہ ان کے خطوں سے ظاہر ہے تو وہ پہلے اس غلطی کا اقرار کریں کہ ۶ جنوری کے اہل حدیث میں جو میں نے حضرت مرزا صاحب کو واضع حدیث اور من کذب علیّ متعمداً کا مصداق لکھا ہے یہ میری غلطی تھی، اور اس کے بعد وہ چھاپے کی غلطی، اور مسند و مخرج سے صحت روایت کا اعتراض پیش کریں۔ کیونکہ ۶ جنوری کے اہل حدیث کی بنا پر ان کو اس قسم کی بحث کا حق حاصل نہیں۔ اس چیلنج کی نا پر تو ہمارے ذمہ صرف یہ بات عائد ہوتی تھی کہ ہم کسی کتاب (حدیث) سے رجال کی بجائے دجال یختلون الدنیا بالدین دکھادیں

جس کے دکھانے کے لئے پہلے بھی تیار تھے اور اب بھی تیار ہیں۔

دوم: ہم تین سو روپیہ انعام رکھتے ہیں اگر مسلمہ فریقین شخص یہ حلفیہ بیان دے دے کہ ۶ جنوری کے اہل حدیث کے چیلنج کے یہی معنی ہیں جو اب مولوی ثناء اللہ صاحب بیان کر رہے ہیں تو یہ روپیہ ان کو دے دیا جائے گا۔

سوم: حاجی نور احمد صاحب امرتسری (امین ثنائی) مؤکد بعذاب قسم کھا کر کہدیں کہ اس چیلنج کا یہی منشاء ہے جو اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتا رہے ہیں اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹ بولتا ہوں تو مجھ پر اور میری بیوی بچوں پر خدا عذاب نازل کرے، تو رفع نزاع کے لئے ہم مان لیں گے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب چیلنج سے پھرتے نہیں اور نتیجہ کا انتظار کریں گے۔

چہارم: مولوی ثناء اللہ صاحب حلفیہ (مؤکد بعذاب) اعلان کریں کہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص کسی کتاب سے کوئی حدیث نقل کرے اور منقول عنہ میں کوئی غلطی ہو تو نقل کرنے والا اصطلاح محدثین میں واضع حدیث اور دجال کہلاتا ہے۔
الفضل۔ قادیان۔ ۱۱ فروری ۱۹۲۲ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
ناظرین ان حواریان مسیح کی تحریر کو بغور ملاحظہ کریں۔

نمبر ۱ کا جواب تو گذشتہ پرچے میں خط و کتابت سے مفصل مل سکتا ہے کہ میرا چیلنج بھی صحیح تھا اور تمہارا بھی صحیح۔

نمبر ۳، خاص قابل غور بات یہ ہے کہ حاجی نور احمد صاحب امین کا فرض صرف یہ ہے کہ وہ ایک معتبر کی حیثیت سے روپیہ میں خیانت نہ کریں۔ حاجی صاحب کی بابت یہ کہنے کی حاجت نہیں، امرتسر کیا تمام ملک جانتا ہے کہ لاکھوں کی تجارت بڑی ساکھ سے کرنے والے بڑے امین ہیں۔ ان کے منصب امانت میں غالباً ایک شخص کو بھی شک کی گنجائش نہیں ہوگی۔ بس ان کا منصب صرف امانت داری ہے اور بس۔ اکمل صاحب خود ہی ان کو امین کے لقب سے ملقب کرتے ہیں پھر فیصلہ ان سے کیوں طلب کرتے ہیں اور وہ حلف کیوں اٹھائیں۔ کیا لدھیانہ کے مباحثہ سہ صدی میں مولوی محمد حسن صاحب (امین) نے بھی حلف اٹھائی تھی؟ اللہ سے ڈرو۔

نمبر ۴: چہارم صورت تمہاری بھی میں جانتا ہوں (مؤکد بعذاب) سبحان اللہ! یہ وہی (مؤکد بعذاب گیدڑ بھبکی) ہے جو ہمیشہ پیش ہوا کرتی ہے جس کا جواب بڑے میاں کے زمانہ سے آج تک یہی دیا گیا ہے کہ عذاب کی نوعیت بتاؤ تاکہ معلوم ہو کہ دردسر بخار کھانسی نزلہ زکام، اپنا یا متعلقین میں سے کسی کا تو اس میں داخل نہیں؟
ہاں ہاں! یہ بھی بتانا ہوگا کہ مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کی طرح چار مربعے اراضی کا ملنا بھی تو اس عذاب میں داخل ہے، تاکہ ہم بھی ایسے عذاب کی خواہش کریں۔

ناظرین! یہ ہے اس الہامی جماعت کے ہتھکنڈے:

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں

رہی دوسری صورت اس کی بابت ہمارا جواب ملاحظہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب نمبر ا۔
قاضی اکمل صاحب ۔
آپ کا خط پہنچا۔ ۱۷ فروری کا اہل حدیث تیار ہو چکا ہے اس میں درج نہیں ہو سکے گا، اس لئے قلمی ارسال ہے ۔ بعد تصفیہ سب خط و کتابت شائع کی جاوے گی۔ انشاء اللہ
آپ کی پیش کردہ چار صورتوں میں سے بعض تو میرے اختیار کی نہیں اور بعض فیصلہ کن نہیں اس لئے میں آپ کی پیش کردہ صورتوں میں سے دوسری صورت اختیار کرتا ہوں ۔ آپ تین سو روپیہ شیخ عبدالقادر بیرسٹر کے پاس جمع کرا کر رسید بھجوا دیں (شیخ صاحب کا نام قادیانی وفد نے پہلی خط و کتابت میں لیا ہوا ہے ۔ اڈیٹر) جس کا مضمون مفصل ہو۔ اگر وہ منظور کریں تو منصف بھی وہی ہوں نا منظور کریں تو ڈاکٹر اقبال صاحب یا میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر منصف ہوں ۔
منصف اور قاضی یا جج پر حلف دینا شرع اور قانون میں ثابت نہیں اس لئے میں تو اس کو ضروری نہیں جانتا۔ آپ کے نزدیک اس دعوی پر کوئی آیت یا حدیث دلیل ہو تو مجھے بھی تسلیم سے انکار نہ ہوگا اور اگر منصف صاحب بطور خود بھی اس شرط کو مان لیں تو بھی مجھے انکار نہیں ۔ بہر حال یہ ان کا فعل ہے میرا نہیں ۔ امید ہے آپ میرے جواب کو صحیح جانیں گے ۔

ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسر۔ ۱۳ فروری ۱۹۲۲ء

(قاضی اکمل صاحب نے اپنی چٹھی الفضل ۱۶ فروری میں درج کرادی ہے ہمارا جواب درج نہیں کرایا۔ امید ہے آئندہ کرائیں گے ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
ناظرین! دونوں خطوں کو بغور ملاحظہ فرمائیں کہ میں نے کوئی بات پیچیدہ نہیں رکھی ۔ نہ کوئی نئی شرط تجویز کی ہے ۔ اب دیکھئے اس کا جواب کیا آتا ہے ۔ آج (۱۸ فروری) تک اس کا جواب نہیں آیا۔ انتظار ہے ۔ خدا کرے ہاں میں جواب آئے تا کہ فیصلہ جلدی ہو اور مجھے یہ کہنے کا موقع نہ ملے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۷ ص ۷۔۸)

مرزائیوں سے مباہلہ

جناب مولوی غلام یسین ونڈالوی از ونڈالہ ورکاں ضلع گجرانوالہ لکھتے ہیں:

حضرات ناظرین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔

معروض آنکہ تحصیل گوجرانوالہ میں ایک گاؤں موضع ماڑی بھنڈراں ہے اور اس جگہ کچھ مرزائی بھی ہیں اور موضع مذکور کا نمبر دار چوہدری کرم الٰہی ہمارا شاگرد ہے۔ نمبر دار مذکور نے چار الہام مرزا قادیانی کے مرزائیوں کو سنا کر جواب طلب کیا۔ مرزائی لاجواب ہوکر بولے کہ یہ مکذب امرتسری کا حضرت مسیح قادیانی پر افتراء ہے ہرگز الہام نہیں۔ اگر ان الہامات کا ثبوت کوئی تصنیف قادیانی سے دے تو ہم فی الہام مبلغ ۲۵ روپیہ انعام دیں گے۔ الغرض طلب ثبوت حوالہ جات الہامات پر خاکسار کو بلایا گیا تو خاکسار نے کتاب براہین احمدیہ سے الہامات بالفاظہا دکھا دیئے

الہام ۱: انت من ماء نا و هم من فشل (ص ۸۱)

(تو اے مرزا! ہمارے (خدا کے) پانی سے ہے اور وہ کیچڑ سے)

۲: اعمل ما شئت فانی قد غفرت لك (ص ۵۶۰)

(تو جو چاہے کر ہم نے تجھے بخش دیا ہے)

۳: يحمدك الله من عرشه ويمشي اليك (ص ۸۱)

(اللہ عرش سے تیری تعریف کرتا ہے اور تیری طرف آتا ہے)

۴: انت معی و انا معك خلقت لك ليلاً و نهاراً (ص ۵۶۰)

(تو میرے ساتھ ہے اور میں تیرے ساتھ۔ میں نے تیرے لئے رات دن پیدا کئے)

حاضرین جلسہ نے باآواز بلند کہہ دیا

احمدی دوستو! اب یک صد روپیہ حسب شرائط مقررہ رکھ دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل ہنود نے اس بات کو بزور پکڑا۔

مگر مرزائیوں کی حالت دگرگوں ہوگئی۔ مرزائیوں کا لیڈر کرم الٰہی پٹواری مذبوحی حالت میں حلفاً بولا کہ ہم نے صرف مبلغ ۲۵ روپیہ رکھے تھے، فی الہام نہیں کہا تھا، اور مولوی صاحب ترجمہ بھی درست نہیں کرتے۔ خیر تاہم حسب شرائط مقررہ مبلغ ۲۵ روپیہ رکھ دیئے ہیں۔

خاکسار نے کہا کہ فی الہام ۲۵ روپیہ یا صرف ۲۵ روپیہ کو تو تم یا تمہارا خدا جانے یا یہ حاضر لوگ جانیں۔ مجھے علم نہیں۔ ہاں ترجمہ کی صحت و غلطی کا میں ذمہ دار ہوں۔ خاکسار نے فوراً ترجمہ براہین احمدیہ سے بالفاظہ دکھا دیا۔ یک نہ شد دوشد

خاکسار نے کہا مرزائیو! توبہ کرو، تمہیں حق معلوم ہوگیا اور ہم ۲۵ روپیہ بھی واپس دیں گے۔ مرزائی بولے ہم تو یہ نہیں کریں گے سچ ہے:

بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

مرزائی بولے نعوذ باللہ اگر مسیح قادیانی بقول علماء جھوٹا ہوتا تو اس کے مقابل کوئی مباہل کھڑا ہوتا جس کی زندگی میں مرزا قادیانی ہلاک ہوتا۔ مرزا صاحب مباہلہ کے لئے للکارتے رہے مگر علماء کی طرف سے نفی میں جواب ملا۔ مکذب امرتسری کو کئی ایک دفعہ للکارا، دیکھو رسالہ، ثنائی فرار مباہلہ سے انکار،

اب بھی مولوی صاحب کو خلیفہ (مرزا محمود) صاحب نے مباہلہ کرنے پر ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار شائع کیا ہوا ہے، مگر مکذب امرتسری سنتا نہیں۔ اور کئی ایک نامعقول وجوہات پیش کرتا ہے۔

خاکسار نے کہا سچ ہے مرزائیوں کی اصطلاح میں شکست کا معنی فتح ہے۔ کیوں جی مرزا کے بلانے پر علماء امت لاہور میں نہ آئے؟

کیا مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ نہ ہوا تھا؟ پھر کون پہلے مرا؟ مولوی عبدالحق غزنوی کتنے سال پیچھے زندہ رہے؟

اگر مولوی ثناء اللہ کو مقابلہ کے لئے للکارا، تو اسی مقابلہ میں مرزا صاحب بقول خود مرے نہیں؟ دیکھو آخری فیصلہ والا اشتہار۔

اب رہا خلیفہ قادیان، سو وہ بھی باپ کا بیٹا ہے۔ جیسا کہ تم فی الہام ۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روپیہ کہہ کر جھوٹی قسم کھا رہے ہو، ایسا ہی جلسہ قادیان میں ایک مرزائی محمد افضل ٹھیکیدار نے مولانا شیر اسلام کو پانچ سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا۔مگر پھر تو خرگوش کے سینگوں کی طرح بالکل چھپ گیا۔ ایسا ہی خلیفہ قادیان کا انعام ہوگا آہ: کہ

درآفرینش زیک جوہرند

جب مولانا ثناء اللہ امرتسری، جلسہ قادیان میں قسم کھا چکے ہیں تو پھر میاں محمود کا اشتہار جاری کرنا رفع ندامت نہیں تو اور کیا ہے؟

مرزائی بولا کہ خلیفہ کے ایجاد کردہ الفاظ میں کوئی اور مولوی ثناء اللہ مباہلہ کرے تو ٦ ماہ کے اندر ہلاک ہوگا۔

مولوی صاحب امرتسری اسی خوف سے پس وپیش ہو رہے ہیں۔

خاکسار نے کہا کہ عذاب مقرر کرو اور وہ الفاظ میرے پیش اسی محفل میں کرو میں خود مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔

تعیین عذاب میں مدت تک بحث کر کے مرزائی نے تین عذاب مانے۔

۱۔قتل تلوار۔۲۔غرق آب۔۳۔خسف۔

بعدہ منشی قاسم علی والا اشتہار مورخہ ۳ مئی ۱۹۲۱ء کا میرے پیش کیا۔

خاکسار نے، میں ثناء اللہ کی بجائے، منکہ غلام یسین ولد مولوی سلطان احمد سکنہ ونڈالہ، لکھ کر شروع سے اخیر تک بالفاظہ مکرر سہ کرر روبرو چار سو آدمیوں مسجد میں کھڑے ہو کر زیر آیت مباہلہ، مباہلہ کیا اور جملہ حاضرین آمین کہتے رہے۔

اب جملہ مرزائیوں کو عموماً اور خلیفہ صاحب کو خصوصاً واضح ہو کہ خاکسار آپ کے حسب منشاء الفاظ من گھڑت اضافہ مباہلہ کو بحکم دروغ گورا بخانہ باید رسانید کو مدنظر رکھ کر مباہلہ کر چکا ہے۔

اب آپ کو میرے محفوظ رہنے پر سال تک عذاب معینہ، قتل تلوار، غرق آب، خسف، سے کوئی عذر نہ ہوگا کیونکہ ایک سال کے اندر تباہ ہونے سے اگر میں باطل پرست ثابت ہونگا تو سال تک عدم ہلاکت یعنی محفوظ رہنے پر حق پرست صحیح الاعتقاد ضرور ثابت ہونگا۔تو پھر بحکم کونوا مع الصادقین مرزائیت سے توبہ کر کے محمدی ہونے میں آپ کو کیا عذر ہوگا۔ ہاں بل نتبع ما الفينا عليه آباء نا کا عذر شائد تم کو پسند ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ناظرین کو یاد رکھنا چاہیے کہ گفتگوئے مرزائیہ میں انعام کا نام جب سنیں تو پہلے رکھا لیا کریں، ورنہ بعد میں ہرگز نہیں دیتے۔ چنانچہ ایک سو روپیہ مقرر کر کے ۲۵ روپیہ وصول کئے ہیں۔ قادیانی پارٹی پر ہمارا ۷۵ روپیہ بقایا ہے اور اگر مولوی غلام رسول راجیکی موضع ماڑی بھنڈراں میں مباحثہ کے لئے آئے تو کوئی ایک ۷۵ روپئے وصول ہوں گے اس لئے کہ وہ ان الہاموں کے معنی جانتے ہیں

ماڑی کے مرزائیو! مولوی صاحب کو ضرور منگاؤ، اور ہمارے ہاتھ دیکھو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۷ ص ۸۔۹)

مرزا کی خود غرضی اور مرزائیوں کی باطل پرستی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ وہ مضمون ہے جسکا ہم کئی ہفتوں سے ناظرین کو انتظار کرا رہے ہیں۔ اب تو انتظار کرتے کرتے اکتا ہو گئے ہیں اور کہنے لگ گئے ہونگے

تیغ ہندی و خنجر رومی
نکند آنچہ انتظار کند

گذشتہ پرچے میں ہم ظاہر کر چکے ہیں کہ مرزائیوں سے اس امر میں دور جدید شروع ہو گیا ہے۔ یعنی اب وہ انعام دینے کے مدعی بنے ہیں۔ مگر آج (۲۵ فروری ۱۹۲۲ء تک) ان کی طرف سے انعامی رقم کی رسید نہیں آئی۔ امید ہے کہ وہ بات کے پکے ہوں گے لہذا ہم اس انعامی مبحث کو الگ رکھ کر آج موجود مضمون شائع کرتے ہیں (یہ ۳ مارچ کا اخبار ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ تقریباً ایک ہفتہ پیشگی ہوتی تھی۔ بہا)

مرزا صاحب قادیانی نے جب مسیحیت کا دعوی کیا تو اعتراض ہوا کہ حدیثوں کی خبر کے مطابق مسیح کے زمانہ میں دجال کا ہونا اور حضرت مسیح کے ہاتھ سے اس کا قتل ہونا ضروری ہے۔ تو اس کے جواب میں بات بنانے کو مرزا صاحب نے یہ دعوی کیا کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے، جس سے مراد پادری لوگ ہیں۔ اور ان کے قتل سے مراد ہے میرے دلائل سے ان کا مغلوب ہونا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے جواب میں کہا گیا کہ دجال مفرد کا صیغہ ہے اور گروہ افراد کا مجموعہ ہوتا ہے۔مگر مرزا صاحب قادیانی اسی خیال پر اڑے رہے۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس مطلب کے لئے ایک حدیث بھی لکھی جس کے الفاظ مع مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ درج ذیل ہیں:

امام نسائی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے دجال کی صفت میں آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث لکھی ہے

یخر ج فی آ خر الز ما ن د جا ل یختلو ن الدنیا با لدین یلبسو ن جلود الضا ن السنتهم احلی من العسل و قلو بهم قلو ب الذ یا ب یقول الله عز و جل ابی یفترو ن ام علی یحتبرو ن ...

یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال کا نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔ خدا کہے گا کہ تم میرے حلم کے ساتھ مغرور ہو گئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے لگے۔

جلد ۷ ص ۱۷۴ کنز العمال (تحفہ گولڑویہ۔حاشیہ۔ص ۷۳)۔

کچھ شک نہیں کہ مقام مذکور میں مرزا صاحب قادیانی نے بحیثیت استدلال کے دجال لکھا ہے، بلکہ سارے استدلال کا مدار اسی لفظ پر ہے۔ اس لئے سہو کا تب خیال کرنا کوسوں دور ہی نہیں بلکہ معدوم ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کے مقلدوں کو چونکہ مرزا صاحب قادیانی پر کمال بھروسہ تھا، اس لئے انہوں نے بھی وہی کہا جو مرزا صاحب نے کہا تھا۔ یعنی مرزا خدا بخش نے عسل مصفی میں اور مولوی شیر علی نے ریو یو میں یہی گیت گایا، جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گا گئے تھے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

میں سچ کہتا ہوں کہ مجھے مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت مہدویت کرشنیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ سے اتنا تعجب نہیں ہوتا جتنا ان لوگوں کے دعوی علم و دیانت سے تعجب ہوتا ہے۔ میں حیران ہوتا ہوں کہ یہ لوگ کس بل بوتے پر میدان مناظرہ اور میدان علم میں خصوصاً مذہبی علوم میں مدعی ہوتے ہیں۔ حالانکہ محض مقلد سے بھی ایک درجہ کم ہیں۔ خیر ان کے اس حال پر ہمارے ناظرین کو رحم کرنا چاہیے اور دعا کرنی چاہیے کہ خدا ان کو ہدایت اور توفیق دے۔

اب ہم اصل قصہ سناتے ہیں:

جس کتاب کا مرزا صاحب قادیانی نے حوالہ دیا ہے پہلے ہم اس کے الفاظ نقل کرتے ہیں جو یہ ہیں:

یخر ج فی آ خر الز مان د جا ل یختلو ن الدنیا بالدین یلبسون للنا س جلود الضا ن من الدین السنتهم احلی من العسل و قلو بهم قلو ب الذ یا ب یقو ل الله عز و جل ابی یفترو ن ام علی یجترو ن حتی حلفت لا بعثن علی او لئك منهم فتنة تد ع الحلیم منهم حیرا ن ۔ (ن عن ابی هریره)

کچھ شک نہیں کہ اس کتاب میں لفظ دجال (بالدال) ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کو نقل کیا ہے مگر دراصل یہ لفظ ایسا صریح غلط ہے کہ ایک ادنی طالب علم بھی اس کو استدلال میں پیش نہیں کرسکتا۔ اس دعوی پر پہلے اسی کتاب کی اندرونی شہادت سنیئے

یہ کتاب دائرۃ المعارف حیدرآباد دکن کی چھپی ہوئی ہے مالک مطبع اسی جلد بلکہ ہر جلد کے اخیر میں لکھتا ہے

حیث ان النسخ المنقو لة عنها کثر ت فیها التصا حیف و الاغلا ط و لم نجد نسخته جمع الجوا مع و لاز یادا ت فلم نقدر علی التصحیح التا م و املاء البیا ضا ت التی تر کت فی ا لا صل فا لما مو ل فمن قدر علی ذا لك ان یکملها و یصحها و لا یجعلنا هد فا لسها م الطعن هذا ۔ص ٣٣٧

یعنی اس کتاب کے منقول عنھا (اصل) نسخوں میں بہت سی تبدیلیاں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلطیاں واقع ہوئی ہیں اور ہمیں جمع الجوامع کا اور زیادات کا نسخہ بھی نہیں ملا۔ اس لئے ہم اس کتاب کی پوری تصحیح نہیں کر سکے اور نہ بیاضات متروکہ کو پر کر سکے اس لئے امید ہے کہ جو شخص اس پر قدرت رکھے وہ اس کو پورا کر لے اور صحیح کر لے اور ہم کو ملامت کا نشانہ نہ بنائے۔

مالک مطبع کا یہ عذر ملحوظ رکھ کر ہم خود اس حدیث کی اندرونی شہادت دیکھتے ہیں تو اس عبارت حدیث میں بھی بہت سی غلطیاں پاتے ہیں۔

ا۔ ن عن ابی هریره لکھا ہے۔ ن سے مراد مصنف کی اصطلاح میں سنن نسائی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی نے بھی اسی بنا پر نسائی کی روایت لکھی ہے۔ حالانکہ سنن نسائی میں یہ حدیث کہیں بھی نہیں بلکہ ترمذی میں ہے۔

نوٹ انعامی۔ مرزائی صاحبان سنن نسائی میں یہ حدیث دکھا دیں تو علاوہ تین سو سابقہ کے مبلغ ایک سو روپیہ انعام اور لیں۔

۲۔ دوسری شہادت یہ ہے کہ اس کتاب کی روایت مذکورہ میں من الدین ہے حالانکہ اصل حدیث میں من اللین ہے۔

۳۔ تیسری شہادت اندرونی اس میں یہ ہے کہ کنز العمال کے الفاظ میں حتّی حلفت ہے اس کے معنی کچھ نہیں بنتے۔ حالانکہ اصل روایت میں فبی حلفت جو بالکل صحیح ہے۔

۴۔ چوتھی شہادت یہ ہے کہ اس کتاب میں یوں منقول ہے احلی من العسل حالانکہ ترمذی میں ہے احلی من السکر

یہ چار شہادتیں اندرونی ہیں اس مطبوعہ روایت کے غیر معتبر ہونے پر۔ اب ہم بیرونی شہادت بھی پیش کرتے ہیں۔

اسی کنز العمال کا خلاصہ مسند امام احمد کے حاشیہ پر مصر میں چھپا ہے۔ اس میں یہی حدیث ان لفظوں میں ہے

یخرج فی آخر الزمان رجال یختلون الدنیا بالدین ..الخ

۔ (ت عن ابی هریره) ۔(مسند احمد مصری جلد ٦ ص ٨١)

ت سے مراد ترمذی ہے۔ ترمذی میں تلاش کریں تو یہ حدیث دوسری جلد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب ذھاب البصرۃ میں انہی لفظوں سے ملتی ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تردید کرتے ہیں۔

نتیجہ صاف ہے حیدرآبادی مطبوعہ کنز العمال میں ت، ن سے مبدل ہے اسی طرح رجال کی ر، د سے بدل کر مرزا صاحب قادیانی کی خودغرضی کا باعث ہوئی۔ مصری مطبوعہ کتاب ترغیب ترہیب میں بھی یہ حدیث اسی طرح رجال بالراء کے سے ملتی ہے۔حضرات ناظرین یہ واقعات سامنے رکھ کر ہمارے نتائج سنئے۔

بحیثیت عربی دان عالم ہونے کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فرض تھا کہ غور کرتے کہ دجال کا لفظ مفرد ہے اور یختلون میں ضمیر جمع اس کی طرف پھرتی ہے جو جائز نہیں۔اس لئے یہ لفظ غلط ہے۔

بحیثیت ایک عالم حدیث ہونے کے ان کا فرض تھا کہ مصنف کنز العمال نے جس کتاب کا پتہ دیا تھا شبہ پڑنے پر اس مسند کتاب کو بھی دیکھتے اور رجال یا دجال کی پوری تحقیق کر کے حدیث نقل کرتے تا کہ کذب علی الرسول لازم نہ آتا۔

بحیثیت مجدد اور ملہم ہونے کے ان کا فرض تھا کہ خدا سے دعا کر کے بذریعہ الہام معلوم کرتے مگر مرزا صاحب قادیانی نے ان فرائض میں سے کوئی فرض ادا نہ کیا

پس اگر مرزا صاحب قادیانی کو بلحاظ عربیت کے یہ حدیث غلط معلوم نہ ہوئی، تو علوم عربیہ سے جاہل تھے۔اور اگر فن روایت سے اس کو جانچ نہ سکے تو علم حدیث سے کورے تھے۔اور اگر اس کی غلطی معلوم کر کے بھی اس غلط روائت کو نقل کیا، نہ صرف نقل کیا بلکہ دلیل بنایا، تو کاذب تھے۔

میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خود جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

من حدث عنی بحدیث یری انّہ کذب فھو احد الکاذبین۔

(صحیح مسلم)۔(کہ جو کوئی ایسی حدیث بیان کرے جس کو وہ جانتا ہے کہ جھوٹی ہے وہ خود بھی کاذبین میں سے ایک کاذب ہے)

چونکہ یہ کذب انہوں نے محض اپنے دعوی کی تائید کے لئے اختیار کیا تھا، اس لئے خودغرض بھی ثابت ہوئے۔پس اس کا فیصلہ ہم احمدی دوستوں پر چھوڑتے ہیں جو صورت وہ چاہیں اختیار کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا یقین ہے کہ اس روایت کو بلحاظ عربیت کے اور بلحاظ روائت کے مرزا صاحب قادیانی نے ضرور غلط سمجھا ہوگا، مگر خود غرضی ان کی ایسا کرنے کا باعث ہوئی۔ پس دانستہ غلط حدیث کو رواج دینے کی حیثیت سے وہ واضع حدیث ہوئے جس کو حدیث مذکورہ میں احد الکاذبین فرمایا۔

نوٹ۔ واضع حدیث یعنی جھوٹی حدیث بنانے والے دوقسم کے ہوتے ہیں ایک تو وہ جو اپنے پاس سے حدیث گھڑ لیتے ہیں، دوسرے وہ جو کسی مروی حدیث کو غلط جان کر بھی نقل کر دیں۔ نہ صرف نقل کریں بلکہ استدلال کریں جن کو زبان الہام ترجمان میں احد الکاذبین فرمایا گیا ہے۔

مرزائی باطل پرست ہیں، کی تفصیل یوں ہے کہ ہمارے تقاضا پر تقاضا کرنے سے ان کو حدیث مذکور کی اصلیت تو معلوم ہوگئی کہ دجال کا لفظ صحیح نہیں۔ باوجود اس کے ان سے اتنا بھی نہ ہوسکا کہ کہہ دیتے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کنز العمال کے غلط نسخہ سے دھوکہ لگا، واقع میں یہ روایت یوں نہیں ہے۔

ایسا کرتے تو الزام سے بری ہو جاتے مگر انہوں نے یہ کیا کہ دور بیٹھے گھورتے رہے کہ آؤ ہم کتاب میں دجال لکھا ہوا دکھا دیتے ہیں۔ روپیہ بھیج دو۔

جب ہم نے یہ کہا کہ مخرج کتاب میں شک ہو، تو مسند دیکھی جائے گی، چنانچہ تم نے بھی ۱۲ جنوری ۱۹۲۲ء کے الفضل میں ایسا ہی کیا ہے، تو میرے ایسا کہنے کو میرے تبدیل دعوی سے تعبیر کیا۔ جب میں نے کہا اچھا یہ نہ سہی، چھاپہ خانہ کی غلطی کا اظہار کیا جائے گا، تو اس کے جواب میں کہا ہم ایسی باتیں نہیں سنیں گے۔ بہت خوب۔

لو صاحب! ہم آپ سے ایک ہی بات پوچھتے ہیں اگر آپ اس کا جواب بصورت مثبت حلفیہ دیں گے تو ہم آپ کو اس پر بھی کچھ انعام دیں گے۔

دونوں پارٹیوں کے ممبرو! اور مرزا صاحب کی اس غلطی میں پردہ پوشی کرنے والو! ہمارے اس مضمون کو پڑھ کر حلفیہ بتاؤ تمہارا دل مانتا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ حدیث انہی لفظوں میں فرمائی تھی جن لفظوں میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۳۷ پر نقل کی ہے۔

اگر اس کے جواب میں تم ہاں نہیں کہہ سکتے، تو تم ہی بتاؤ کہ تم اس لفظ دجال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو غلط جان کر بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الزام سے بری کرو تو تم باطل پرست کیوں نہ ہوئے؟

کہتے ہیں ہمیں اس سے کیا مطلب؟ جو لفظ مرزا صاحب قادیانی نے لکھے ہیں ہم تو کتاب میں دکھا دیں گے کیونکہ تم نے ہی لکھا ہے کہ کسی کتاب میں دکھا دو۔

کوئی ان بھلے لوگوں سے پوچھے کہ قرآن مجید کی آیت کسی کتاب میں غلط چھپی ہو تو کیا اس کی صحت قرآن سے نہ کرو گے؟

آؤ ہم تم سے پوچھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے قرآن مجید کی ایک آیت یوں لکھی ہے

آیہ شریفہ انزل ذکرا رسولا آشکار میکنند۔ (ایام الصلح۔ ص ۸۲)

تم سے کوئی پوچھے کہ کس قرآن شریف میں یہ آیت ہے؟ اس کے جواب میں تم نولکشوری چھاپہ کا غلط مطبوعہ قرآن دکھا کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بریت ثابت کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔

اگر کوئی احمدی مصنف مقلد مرزا مثل مصنف عسل مصفی وغیرہ اس آیت کو اسی طرح لکھے اور کوئی معترض اس سے اس آیت کی صحت پوچھے، تو کیا وہ یہ کہہ کر حق پرست کہلا سکتا ہے کہ حضرت مسیح زمان مجدد دوراں مثیل موسی، سری کرشن قادیان نے اسی طرح لکھی ہے۔ یا فلاں غلط نویس مطبع کے قرآن میں ایسی ہے۔ اس سے زیادہ جوابکے ہم ذمہ دار نہیں۔ واللہ اگر تم اس جواب کو صحیح سمجھو گے تو ہم تم کو خاص بریلی کا ٹکٹ لے دیں گے۔

احمدی دوستو! دیکھو تم ایک غیر ضروری کام (بیعت مرزا غلام احمد قادیانی) کی وجہ سے کس بلا میں پھنسے ہو۔ ابھی تو وہ وقت آنے والا ہے جس میں بہت سے لوگوں کی زبان پر جاری ہوگا: انّا اطعنا سادتنا وکبراءنا فاضلّونا السّبیلا۔

آہ:

اس کشمکش دام سے کیا کام تھا تمہیں
اے الفت چمن ترا خانہ خراب ہو

(اہلحدیث امرتسر جلد ۱۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۲۲ء۔ ۳ رجب ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۸ ص ۷۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اورلاہوری چیلنج بازی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

چند ہی روز ہوئے ہیں کہ لاہوری پارٹی کے رئیس امیر (مولوی محمد علی لاہوری) نے اعلان کیا تھا کہ ہم مناظرات مباحثات بند کرتے ہیں ہم نے اسی وقت سمجھا تھا کہ یہ توبہ وہی توبہ ہے جس کی بابت کہا گیا ہے:

ترا توبہ زیں توبہ اولی ترست

آخر وہی ہوا۔ دونوں پارٹیوں کے اخباروں میں خوب لے دے ہورہی ہے ۔ بہت خوب۔ ہمیں جس مضمون کا ذکر کرنا ہے وہ مولوی محمد علی صاحب رئیس جماعت لاہوری کے ایک چیلنج کی منظوری ہے جو انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیفات سے ایک حوالہ دکھانے کے لئے قادیانی پارٹی کو چیلنج دیا تھا۔ جواب میں الفضل قادیان کا ایک نامہ نگار لکھتا ہے

اگر میں ان (مولوی محمد علی) کا مطالبہ پورا کردوں تو کیا آپ حسب اقرار خود اس بات کا اعلان کرنے لئے تیار ہیں کہ ایسا فقرہ دیکھنے کے بعد آپ کو آئندہ کے لئے جھوٹا سمجھا جاوے۔(الفضل قادیان۔۲۰ فروری ۱۹۲۲ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں واقعی جواب معقول ہے ایسا ہی ہونا چاہیے۔ مگر ہم بھی اس طریق پر قادیانی پارٹی سے فیصلہ کرنے کو تیار ہیں جس کی صورت یہ ہے۔

مرزا صاحب قادیانی آنجہانی نے کتاب حماۃ البشری میں لکھا ہے کہ حضرت عیسی کے نزول کے لئے کسی حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں آیا۔ اگر ہم دکھا دیں تو کیا قادیانی پارٹی مرزا صاحب قادیانی کو جھوٹا جانے گی؟

ایک ہفتہ انتظار کر کے ہم ایک مضمون لکھیں گے جس کا عنوان ہوگا:

مرزا صاحب نقل حدیث میں خائن تھے۔

اگر یہ مضمون سننا نہ چاہیں، تو ہمارے ساتھ اس کا فیصلہ کرلیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اہلحدیث امرتسر جلد ۱۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۲۲ء۔۳ رجب ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۸ ص ۹)

❊ جلسہ قادیان:

میاں مہرالدین سکرٹری انجمن اسلامیہ قادیان اطلاع دیتے ہیں کہ جلسہ اسلامیہ قادیان ۲۵ یا ۲۷ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے علماء پنجاب کے علاوہ حضرات دیوبند کو بھی شرکت کی تکلیف دی ہے۔

(اہلحدیث امرتسر جلد ۱۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۲۲ء۔۳ رجب ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۸ ص ۱۳)

یادرفتگان: مولانا غلام محمد فاضل ہشیار پوری ایک مسن بزرگ حنفی المذہب تھے ابتداء جوانی میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی سے ان کے مناظرات بھی رہے۔ اب تو دیوبندی خیال پر آ گئے تھے۔مرحوم ابھی حج سے فارغ ہوکر آئے تھے کہ ناگاہ آپ کے انتقال کی خبر آئی۔غفر اللہ لہ ورحمہ۔ مرحوم کی اولاد نرینہ کوئی نہیں (اہلحدیث امرتسر جلد ۱۹ نمبر ۱۸ مورخہ ۳ مارچ ۱۹۲۲ء۔۳ رجب ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۸ ص ۱۳)

افتراء اور بہتان کس کا کام ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

افتراء اور بہتان لگانا ہر مذہب میں منع ہے۔جھوٹ بولنا ہر دین میں برا ہے مگر قادیانی نبی نے اپنی امت کے لئے یہ رسم صفت کے درجہ پر پہونچائی ہوئی ہے۔ آنجہانی کی عادت تھی کہ وہ مخالف کے حق میں کسی قسم کے افتراء کرنے یا بلا وجہ اس کو بدنام کرنے سے ذرہ نہیں رکتے تھے۔

میری بابت مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب اعجاز احمدی میں لکھا کہ مولوی ثناء اللہ کا گذارہ کفن فروشی پر ہے۔

مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل مرحوم علی گڈھی کی بابت لکھا کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا تھا کہ ہم (دونوں علماء اور مرزا قادیانی) میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مرے گا۔

چونکہ وہ مرزا قادیانی کی زندگی میں مرے تھے، لہذا وہ جھوٹے (اشتہار انعامی پانچ سو وغیرہ)۔حالانکہ یہ فقرہ ان کی کسی تحریر میں نہیں ملتا۔ بارہا اسکے متعلق ہم انعامی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار دے چکے ہیں۔

اس قسم کے واقعات بکثرت ملتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی آنجہانی کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھے۔مخلوق پر، رسول پر، بلکہ خدا پر بھی افتراء کر دیتے تھے۔

آج کل جو دجال والی حدیث کے متعلق ان سے بحث چل رہی ہے، اس بحث میں تنگ آ کر بقول، کھسیانی بلی کھمبہ نوچے، اڈیٹر پیغام صلح لاہور نے اپنے پرچہ مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۲۲ء میں مجھے اتنی بے نقط گالیاں سنائی ہیں کہ بڑے میاں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے بھی نہیں سنائی تھیں۔

چونکہ ان لوگوں کے دل و دماغ میں ایک غلط خیال بیٹھ رہا ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی بہت بڑے عالم مصنف مجدد وغیرہ تھے اسلئے جو کوئی بھی اس وقت کسی فن میں لکھتا یا بولتا ہے ان کے خیال میں یہ مرزا صاحب سے فیض یاب ہے حالانکہ ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نہ نبی نہ ولی نہ الہامی نہ محدث نہ مجدد بلکہ نہ کوئی بڑے پایہ کا عالم اصولی نہ متکلم نہ مجتہد کا نتے ہیں ہمارا یہ بھی دعوی ہے کہ ان کی تصنیف سے اہل علم کو کوئی فائدہ ہوسکتا ہے سوائے لفاظی اور دعوی پر دعوی کے ساری تصنیف میں کچھ بھی نہیں۔ نہ وہ سابقہ علم کلام جانتے تھے نہ نئے کسی اصول کے موجد تھے البتہ بے کار طویل نویس اور ملمع ساز بے شک تھے۔

ہم تیار ہیں کہ اس مضمون پر جو صاحب چاہیں ہم سے مستقل بحث کر لیں۔

سر دست اتنا ہی کافی ہے۔

پیغام صلح لاہور کے اڈیٹر نے میرے علم ناقص اور مرزا صاحب قادیانی کے علم کامل کا مقابلہ کرتے ہوئے یہ لکھا کہ ایک دفعہ امرتسر چوک پاسیاں میں آپ کا اور ماسٹر آتما رام جی امرتسری کا مباحثہ تھا تو آپ (ثناء اللہ) چپکے سے، سرمہ چشم آریہ، مصنفہ مرزا صاحب قادیانی دیکھ دیکھ کر اعتراض کر رہے تھے۔ جب آپ سے پوچھا گیا تو آپ شرمندہ ہو گئے۔ اس کے جواب میں میں نے ایک مراسلہ اڈیٹر پیغام صلح لاہور کو بھیجا جو درج ذیل ہے

دفع الزام:

مسائل کی تردید و تائید کا تو ہر ایک کو اختیار ہے۔ افتراء اور غلط الزام لگانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کسی مذہب میں اختیار نہیں۔ اڈیٹر صاحب پیغام نے ۱۵ فروری کے صفحہ ۷ کالم اول پر جو یہ لکھا ہے کہ امرتسر چوک پاسیاں میں ماسٹر آتمارام جی کے مناظرہ کے وقت میں، سرمہ چشم آریہ، دیکھ کر سوال کرتا تھا اور ماسٹر صاحب کے دریافت کرنے پر میں شرمندہ ہوگیا یہ بالکل غلط الزام ہے (اور محض افتراء ہے) اس روز مباحثہ مسئلہ نیوگ پر تھا اور سرمہ چشم آریہ میں نیوگ کا ذکر بھی نہیں۔ میں اسکے فیصلہ کے لئے ماسٹر آتمارام جی کی شہادت معتبر جانتا ہوں۔ اڈیٹر پیغام اگر پسند کریں تو پیغام کا یہ ٹکڑا ان کے پاس (بذریعہ اڈیٹر صاحب پرکاش آریہ) بھیج کر دریافت کیا جاوے۔ جو کچھ وہ بیان دیں وہ پیغام میں درج ہو جائے۔ باقی اصل مضمون کا جواب اہل حدیث میں دیا جائے گا اتنے حصے کا جواب اڈیٹر صاحب سے اخروی مواخذہ کم کرانے کو ان کی معرفت پیغام میں درج کرانے کو بھیجا ہے۔ اب ان کا اختیار ہے اس کو درج کریں یا نہ کریں۔ (ابوالوفاء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اڈیٹر پیغام صلح لاہور کو یہ تو جرأت نہ ہوئی کہ ہمارا خط سارا نقل کر کے جواب دیتا کیونکہ وہ ڈرتا ہوگا کہ سارا خط پڑھنے سے میرے ناظرین میں سے کوئی سعید الفطرت متاثر ہو جائے، اس لئے بغیر درج کرنے خط کے یوں لکھا ہے:

ثناء اللہ (ناظرین اس لب ولہجہ پر تعجب نہ کریں یہ بھی سنت مرزا ہے۔ خود لکھتے ہیں: اوبدذات فرقہ مولویاں۔ انجام آتھم ص ۲۱)

لکھتا ہے کہ آپ کے اخبار میں جو چوک پاسیاں امرتسر کے مناظرہ کی بنا پر الزام لگایا گیا ہے کہ میں وہاں سرمہ چشم آریہ کا خفیہ خفیہ مطالعہ کر کے آریہ مناظر کو جواب دیتا تھا، غلط ہے کیونکہ اس جگہ مناظرہ نیوگ پر تھا اور نیوگ کا سرمہ چشم آریہ میں ذکر نہیں۔

مولوی صاحب کا مقصد یہ ظاہر کرنا معلوم ہوتا ہے کہ میں ہمیشہ اصل مضمون پر ہی بحث کیا کرتا ہوں اور اصل بحث چھوڑ کر ادھر ادھر نہیں جایا کرتا، حالانکہ جن لوگوں نے مولوی صاحب کے مناظرے سنے ہیں وہ یہ خوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں کہ مولوی صاحب اصل مبحث پر بہت کم بحث کیا کرتے ہیں (میرے مباحثات کو دیکھنے والے آپ کے اس دعویٰ کی کافی تردید کر سکتے ہیں، مرزا صاحب کی کل تصانیف چونکہ اسی طرح کی ہیں اس لئے آپ پر ان کا عکس پڑتا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

۲۔ اس واقعہ کے چوک پاسیاں امرتسر میں ہونے سے انکار کر دینے سے واقعہ غلط ثابت نہیں ہو سکتا اگر یہ چوک پاسیاں کا واقعہ نہیں تو خود ہی بتلا یئے کہ کہاں کا واقعہ ہے۔

۳۔ اس کے متعلق شہادتیں آپ کا جواب آنے پر شائع کی جائیں گی (پیغام صلح لاہور ۲۲ فروری ۱۹۲۲ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بھلے آدمی! اس برتے پر تتا پانی

ذرہ سوچو تو سہی کہتے کیا ہو کہ چوک پاسیاں کا واقعہ نہیں تو خود ہی بتایئے کہاں کا واقعہ ہے؟

سبحان تیری قدرت! یہ ہیں فاضل اڈیٹر اور مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے راست باز حواری۔ میں تو سرے سے اس کو افتراء لکھتا ہوں اور صاف لفظوں میں دعا کرتا ہوں کہ خدا تعالیٰ اس کے بنانے والے پر دنیا اور آخرت میں لعنت کرے اور روسیاہ کرے (سچے ہو کہو آمین)

آپ پوچھتے ہیں، پھر کہاں کا واقعہ ہے۔،

شہادت اس بارے میں صرف ماسٹر آتما رام جی کی مقبول ہو سکتی ہے جو باتفاق حاضر جلسہ تھے۔ دوسرے کسی کی بابت ہم نہیں کہہ سکتے، تھا یا نہیں۔ پس اگر سچے ہو تو اپنے اخبار کا ٹکڑا کاٹ کر اڈیٹر پرکاش کی معرفت ماسٹر آتما رام جی کو بھیج کر جواب لے کر شائع کر دو۔ ورنہ ہماری دعا پر آمین ہی شائع کر دو۔ اخیر میں ہم حالی مرحوم کا شعر سنائے دیتے ہیں

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر وہاں
خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء مطابق ۱۰ رجب ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۹ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ قرآن۔نمبر ۹

جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں :

ا۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے قرآن شریف کے صفحہ ۴۶۶ نوٹ ۱۱۸۸ میں متعلق آیت و لقد جاء ت رسلنا ابراهيم بالبشري قالوا سلا ما فرماتے ہیں کہ قرآن مجید سے صاف طور پر ثابت نہیں کہ وہ رسول واقعی فرشتے تھے۔

توریت پیدائش باب ۱۸ سے مولوی محمد علی صاحب نے اپنے اس بیان کو صحیح تسلیم کرلیا ہے کیونکہ وہاں فرشتوں کی بجائے حضرت ابراہیم کے پاس مردوں کا آنا اور طعام میں شریک ہونا لکھا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب اگر تورات سے پیدائش کے باب ۱۹ کو بھی دیکھتے تو ان مردوں کو فرشتہ لکھا ہوا پاتے۔پس ہر ایک محرف کتاب کا حوالہ جس میں دو مختلف بیان ایک وجود کی شخصیت کے مذکور ہوں۔مولوی صاحب بطور حجت اس کو نہیں پیش کر سکتے عقل باور نہیں کر سکتی کہ جب مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے باب ۱۸ دیکھا تھا تو باب ۱۹ نہ دیکھا ہو، کیونکہ وہ باب نہایت قریب اور متصل ہے۔اپنا مطلب پورا کرنے کو چشم پوشی سے کام لیا مولوی محمد علی صاحب لاہوری فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیم کے مرسلین کو قرآن شریف وضاحت سے فرشتے بیان نہیں کرتا،

جناب من! توریت ایسے بیان سے قاصر، نہ قرآن شریف جس نے اس بارہ میں وضاحت کا ایسا حق ادا کر دیا ہے کہ اس سے بڑھ کر ممکن نہیں قرآن مجید میں لفظ رسول، رسل، مرسلین، بعوض ملائک قریباً تیرہ دفعہ مذکور ہے مثلاً

الله يصطفى من الملا ئكة رسلاً و من الناس (پ۱۷ ع۱۷)

جا عل الملا ئكة رسلاً (پ۲۲ یا ۲۴ ع۱۳)،

تو فته رسلنا (پ۷ ع۱۴)

بلى و رسلنا لد يهم يكتبون (پ۲۵ ع۱۳) وغیرہ

قرآن شریف نے مقام زیر بحث کے لفظ رسلنا کی بعض دیگر مواقعہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی تفسیر خود کر دی ہے کہ شک کی ہرگز گنجائش نہیں۔سورہ عنکبوت میں ہے

قا لوا انا مہلکوا اہل ھذہ القریۃ، ان اھلھا کا نوا ظا لمین

انا منز لو ن علی اھل ھذہ القریۃ ر جزاً من السماء بما کا نوا یفسقون ۔

پھر پارہ ۲۶ رکوع ۱۹ میں اس طرح ہے

قا لوا انا ار سلنا الی قو م مجر مین لنرسل علیھم حجارۃ من طین ۔

اب ان تین مذکورہ مقا مات سے بو ضا حت ثا بت ہو رہا ہے کہ وہ فر شتے انسان کی صورت میں متمثل تھے کیونکہ جو مشن انہوں نے اپنا ظا ہر کیا یعنی ما مور بہ ہلاکت قر یہء لو ط علیہ السلام ،وہ انسا نی طاقت سے محال ہے۔اور بمو جب مد بّرا ت امراً ملا ئک مختلف امور پر ما مور ہو تے ہیں اور اس عالم اسباب میں اللہ تعا لی کی سنت اسی طرح جا ری ہے۔اگر چہ وہ لاشر یک لہ کن فیکو ن پر اکیلا قا در ہے،عمل لکھنے وا لے ، جان قبض کر نے وا لے ،مومنین کے وا سطے استغفار کر نے وا لے ، غرض بہت سے امور پر ملا ئک موکل ہیں جس سے مومن بالقر آن ہر گز انکار نہیں کر سکتا ،مگر صرف وہی جس کی قسمت میں قر آن شر یف کے متعلق شر ح صدر کا حصہ نہیں رکھا گیا۔

محرف تو ریت نے ان کے وجودوں کو مرد بھی لکھ دیا ہے، اور آ ٹے کے پھلکے اور دودھ اور گوشت بھی کھلا دیا ہے (پیدائش باب ۱۸) جس سے ان مولوی صا حب کو اپنی تفسیر بالرا ئے کو صحیح ثا بت کر نے کا عمدہ موقعہ قسمت سے مل گیا ہے۔مگر مولوی محمد علی صا حب نے اگلے باب کو نہ دیکھا، جہاں ان اشخاص کو فر شتہ لکھا گیا ہے۔

And he (Abraham) lift up his eyes and looked, and, lo, three men stood by him: and when he saw them, he ran to meet them from the tent door, and bowed himself toward the ground.

And Abraham hastened into the tent unto Sarah, and said, Make ready quickly three measures of fine meal, knead it, and make cakes upon the earth.

And Abraham ran unto the herd, and fetcht a calf tender and good, and

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

gave it unto young men, and he hastened to dress it.
And he took butter, and milk, and the calf which he had dressed, and set it before them, and he stood by them, under the tree, and they did eat.
And they said unto him, Where is Sarah thy wife? And he said, Behold, in the tent. And he said, I will certainly return unto thee according to the time of life, and lo, Sarah thy wife shall have a son. And Sarah heard it in the tent door, which was behind him.
And the men turned their faces from thence, and went toward Sodom: but Abraham stood yet before the Lord. (Genesis 18)
And there came two angels to Sodom at even; and Lot sat in the gate of Sodom: and Lot seeing them rose up to meet them; and he bowed himself with his face towards the ground. (Genesis: 19)

محرف توریت کو کیا خبر ہے کہ فرشتے کھانا نہیں کھایا کرتے۔ یہ فیصلہ قرآن کریم کے ذمہ تھا جو کامل کتاب ناممکن التحریف تا قیامت ایک زندہ معجزہ صداقت نبوت جناب محمد رسول اللہ ﷺ و دین اسلام پر شاہد ہے۔ قرآن شریف نے جہاں ضیف ابرا ھیم المکر مین کو ایک بڑے معرکہ کی مہم پر مقرر کر کے ملائکہ کا ثبوت وضاحت سے بہم پہنچایا ہے وہاں ساتھ ہی گوشت روٹی میں ان کی عدم شراکت بھی ظاہر کر دی ہے تاکہ آئندہ کوئی توریت کے محرف حوالہ سے غلط فہمی سے ٹھوکر نہ کھائے

فما لبث ان جاء بعجل حنيذ .فلمّا رء آ ا يد يهم لا تصل اليه نكر م هم و او جس منهم خيفة ، قا لوا لاتخف انّا ار سلنا الى قو م لوط (ھود : ۷۰)(یعنی جب حضرت ابراہیم نے فوراً ان کی تواضع کے واسطے تلا تلا بچھڑے کا گوشت ان کے سامنے لا رکھا۔ اور جب دیکھا کہ وہ اسکھانے کی طرف اپنے ہاتھ نہیں بڑھاتے تو ان سے متوحش ہوئے اور ان سے دل میں ڈرے انہوں نے کہا ڈر مت ہم قوم لوط کی جانب بھیجے گئے ہیں)۔

پھر اسی واقعہ کا ذکر پارہ ۲۶ رکوع ۱۸ میں اس طرح ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هل اتا ك حد يث ضيف ابراهيم المكر مين ۔ اذ دخلوا عليه فقا لوا سلا ما۔ قا ل سلا م قو م منكرو ن ۔فرا غ الى اهله فجاء بعجل سمين ۔فقر به اليهم قا ل الا تا كلون۔ فا و جس منهم خيفة قا لوا لا تخف و بشرو ه بغلام حليم ۔ فأقبلت امر أ ته فى صرة فصكّت و جهها و قا لت عجوز عقيم ۔ قا لوا كذ لك قال ر بك انه هو الحكيم العليم ۔ قا ل فما خطبكم ايها المرسلون قا لوا انا ار سلنا الى قو م مجر مين۔ لنر سل عليهم حجا رة من طين (الذا ريا ت :٢٤۔ ٣٣) ...

اب اس سے زیادہ صراحت اور وضاحت ان کے ملائک متمثل با انسان ہونے کے بارہ میں اور کیا ہوگی۔ ہاں احادیث صحیحہ سے بھی ثبوت ملائکہ کے متمثل باانسان ہونے اور صحابہ کونظر آنے کا خاکسار پیش کرسکتا ہے۔ بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کا مقولہ اس جماعت کا قسم بخدا محض زبانی ہے، درحقیقت یہ جماعت احادیث بخاری سے منکر اور قرآن مجید سے بے خبر ہے۔قرآن مجید کواپنی ہوا کے تابع کرتی ہے مگر ان کو یہ توفیق نہیں کہ اپنی ہوا کو قرآن شریف کے تابع کریں۔ ملائک کے بارے میں مولوی محمد علی صاحب اپنے قرآن مجید کے صفحہ۶۲اا نوٹ ۱۵۳۶ متعلق آیت فتمثل لها بشراً سو یاً (مریم) فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ خواب کا تھا کیونکہ فانی آنکھ انسان کی ملائک کے وجود کو دیکھنے سے قاصر ہے۔

مولوی صاحب بخوبی جانتے ہیں کہ ایمان بالملائکہ ایمان کی ایک لازمی جزو ہے۔ پس ملائک کوقرآن شریف اور حدیث شریف نے جس حیثیت میں پیش کردیا ہو اس پر ایمان نہ لانا واقعی ایمان کا صریح نقص ہے اور جب یہ صورت ہے تو ان کی تفسیر بجائے عقاید صحیحہ کا مظہر ہونے کے خودتراشیدہ تاویلات کا آئینہ ہے۔

مریم صاحبہ کے روبرو فرشتہ جب حسب فرمودہ قرآن انسان کی صورت میں متشکل ہوکر ظاہر ہوا، تو مولوی محمد علی صاحب کا خواب کی تاویل کرنا دخل درمعقولات ہے۔قرآن شریف نے کل خواب کے واقعات کو صاف کھول کر بیان کردیا ہے (دیکھو ریویونمبر۴) بلاقرینہ یقینی اپنی رائے سے قرینہ گھڑلینا تفسیر بالرائے ہے جس پر شارع ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے وعید فرمایا ہے۔ جب حضرت ابراہیمؑ کے پاس فرشتے متمثل با انسان ہو کر آئے تھے تو ان کی بیوی نے بھی ان کو فانی آنکھوں سے دیکھ لیا تھا بلکہ ان سے کلام بھی کیا تھا دیکھو پارہ۱۲ع ۷۔اور پارہ ۲۷ع ۱۹۔

جب یہ واقعہ خواب کا نہیں تو مریم صاحبہ کا فرشتہ کو دیکھنا بدون قرینہ کیوں کر خواب کا ہوسکتا ہے۔

خاکسار نے بتائیدایزدی اسی واسطے ضیف ابراہیم کو قرآن شریف سے ملائک ثابت کرنے کی پہلے کوشش کی ہے، تاکہ یہ امر ثابت ہونا آسان ہو جاوے کہ جس طرح ان کی بیوی نے فرشتوں کو جاگتی حالت میں دیکھ کر ان سے کلام کیا تھا،اسی طرح مریم صاحبہ کا یہ واقعہ بھی تھا۔

اب بطور تکمیل حجت من جملہ احادیث کثیرہ جو ملائک کے متمثل بہ بشر ہونے پر وارد ہیں خاکسار صرف تین احادیث پیش کر کے مولوی محمد علی لاہوری صاحب سے دریافت کرتا ہوں کہ کیا یہ واقعات بھی خواب کے ہیں؟

ا۔مشکوۃ کتاب الایمان میں صحیحین کی حدیث جس میں جبریل نے نہایت سفید لباس میں متمثل ہو کر جناب ﷺ سے ایمان اسلام احسان علامات قیامت وغیرہ کے متعلق سوال کئے اور حضرت عمرؓ راوی اس حدیث کے بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے جناب ﷺ نے پوچھا کیا تم سائل کو جانتے ہو میں نے عرض کیا،نہیں ۔فرمایا جبریل تھے کہ تم کو مسائل دین سکھلائیں۔

ب۔مشکوۃ باب البعث و بدء الوحی حضرت عائشہؓ نے جناب رسول اللہ ﷺ سے کیفیت نزول وحی دریافت کی۔جس پر آپ ﷺ نے منجملہ دیگر جوابات کے اس طرح فرمایا:

وا حیا ناً یتمثل بی الملك ر جلاً فیکلمنی فا عی۔

یعنی گاہ گاہ فرشتہ بصورت آدمی میرے پاس آ کر مجھ سے کلام کرتا ہے ۔پس اس کلام کو یادرکھتا ہوں

(مفصل حدیث یوں ہے۔

عن عا ئشة : انّ الحار ث بن هشا م سأل رسو ل الله ﷺ فقا ل :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا رسول اللہ ! کیف یأتیک الوحی :

فقال رسول اللہ ﷺ : احیانا یأتینی مثل صلصلة الجرس و ھو اشدہ علیّ فیفصم عنّی ، و قد وعیت عنہ ما قال ،

و احیانا یتمثّل لی الملک رجلا فیکلّمنی فأعی ما یقول ۔

قالت عائشة ؛ و لقد رأیتہ ینزل علیہ الوحی فی الیوم الشدید البرد فیفصم عنہ و انّ جبینہ لیتفصد عرقاً۔ صحیح بخاری حدیث نمبر ۲)

ج ۔ مشکوۃ باب المعجزات حدیث حضرت سعدؓ بن ابی وقاص میں بیان مذکور ہے کہ جنگ احد کے دن میں نے جناب رسول اللہ ﷺ کے دائیں بائیں سفید لباس والے دو شخص دیکھے جو سخت قتال کر رہے تھے۔ جن کو میں نے نہ پہلے دیکھا تھا نہ بعد میں دیکھا، یعنی جبریل و میکائیل ۔ بخاری و مسلم ہر دو اس کے راوی ہیں ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے ۔ کیا اب بھی آپ یہی کہیں گے کہ مریم صاحبہ کو فرشتہ خواب میں نظر آیا تھا؟ قسم بخدا خاکسار آپکو آیت ذیل کا مصداق پاتا ہے

و یقولون آمنا باللہ و بالرسول و اطعنا ثم یتولی فریق منھم من بعدذلک و ما اولئک بمومنین ۔

جب اس آیت کے مطابق آپ لوگوں کا ایمان ہی صحیح نہیں، تو ایسے مردود اسلام و ایمان کی اشاعت قابل فخر ہرگز نہیں، بلکہ آخرت میں قابل اخذ ہے۔

رسول اللہ ﷺ پر قرآن شریف نازل ہوا۔ آپ نے بموجب حکم

و انزلنا الیک الذّکر لتبیّن للنّاس مانزّل الیھم (پ ۱۴۔ع ۱۲)

جہاں مناسب جانا صحابہ کو بتلا دیا۔ اب اس معلم حقانی کی تفسیر کو رد کر کے تم لوگ دین الٰہی کو صریحاً بگاڑ رہے ہو۔

دنیا روزے چنداست عافیت کار با خداونداست

آخر میں قرآن فہمی کا ایک باریک نکتہ بھی سامنے رکھ دیتا ہوں جس سے ممکن ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری یا ان کی جماعت سے کوئی فرد غور کر کے حضرت ابراہیمؑ کے رسل کو فرشتے یقین کر سکے گا۔

قرآن مجید میں جہاں جہاں الفاظ (رسول رسل اور حرف س کی نصب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تین الفاظ ذیل ہیں، مرسل، مرسلو ن ، مر سلین ، باستثناء آیہ سورہ نمل پ ۱۹ ع ۱۸) وہاں نبی اللہ یا فرشتہ سے مراد ہے۔یعنی سوا ایک موقعہ کے کل مقامات میں غیر نبی اللہ یا غیر ملائک ہرگز مراد نہیں ۔

۲۔مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے ترجمہ قرآن کے صفحہ ۵۳۰ نوٹ ۱۱۹۸، ۱۱۹۶ میں متعلق آیت فجعلنا عا لیھا سا فلھا و امطر نا علیھم حجارۃ من سجیل (سورہ حجر) فرماتے ہیں کہ بستیوں کا تہ و بالا ہونا زلزلہ کا نتیجہ تھا اور زلزلہ کے ساتھ کوہ آتش فشاں سے نکل کر پتھر بھی گرے تھے۔ جبریل کا بستیوں کو آسمان تک اٹھا کر پھر زمین پر اوندھا کر کے پھینک دینا بالکل بے بنیاد قصے ہیں۔

یہی مطلب علی گڈھی تفسیر میں مذکور ہے جس کی تقلید ہمارے مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے کی ہے۔

اب کون پوچھے کہ آپ نے ایم اے پاس کیا۔کس پرانے اور نئے جغرافیہ میں تمام عرب وشام میں کوہ آتش فشاں کا محل وقوع لکھا ہے۔ یہ خطہ کوہ آتش خیز سے بالکل خالی ہے۔

جزاء سیّئۃ سیئۃ مثلھا (شوری) اصول الٰہی کے مطابق حضرت لوط کی بستیوں کو بسبب خلاف فطری لواطت کے گناہ کے اللہ تعالی نے زمین سے اٹھا کر پھر اوندھا کر دیا ہو، تو اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ ان بستیوں کو قرآن شریف میں مؤ تفکات یعنی الٹائی گئی بستیاں بھی اسی وجہ سے لکھا گیا ہے۔ان بستیوں کے محل وقوع پر بحر مردار ہے جس میں کوئی جاندار چیز زندہ نہیں رہ سکتی ۔ یہاں زلزلہ سے اوندھا کرنا ایجاد بندہ ہے۔

جبریل کو اللہ تعالی کا اس کام پر موکل کرنا خلاف سنت نہیں جیسا کہ اس پہلے خاکسار ثابت کر چکا ہے کہ حضرت ابراہیم کو فرشتوں نے کہا تھا کہ ہم لوط کی بستیوں کو تباہ اور ہلاک کرنے کے واسطے جا رہے ہیں ۔ کیا انہوں نے جھوٹ بولا تھا۔ اور کیا ملائک کو انسان کی طرح ایسا کام کرنا دشوار ہے۔ کیا آسمان سے ہلاکت کا ذریعہ نازل کرنا ایک غیر ممکن امر ہے؟ چونکہ جعلناعا لیھا سا فلھا میں فاعل اللہ تعالی ہے، اور انا مھلکوا ،انا منزلو ن رسل مذکورہ آیات کے افعال میں فاعل فرشتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اس واسطے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو بجائے تطبیق دینے کے تفسیر بالرائے سے کام لینا پڑا۔ قرآن کریم کے طرز بیان کا علم ہر کسی کو حاصل نہیں۔ محض دعوی سے کام نہیں چل سکتا بلکہ بقول

ہزار نکتہ باریک تر ز مو ایں جا ست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

کچھ عملی طور پر کام کر کے عہدہ برآ ہونا پڑتا ہے۔ اللہ تعالی بسبب علۃ العلل ہونے کے بعض دفعہ بعض افعال کو اپنی طرف منسوب کرتا ہے جس سے ملائک کے ذریعہ افعال کا سرانجام دینا باطل خیال کرنا قرآن شریف سے بے علمی کی دلیل ہے۔ سورہ یس میں

و نکتب ما قدّموا و آثارھم

میں اللہ تعالی فاعل ہے۔ اب کیا اس سے یہ آیات منسوخ ہو جائیں گی

انّ رسلنا یکتبون ما تمکرون (یونس۔ ۲۱)

بلی و رسلنا لدیھم یکتبون (زخرف: ۸۰)

جن میں ملائک فاعل ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب نے بستیوں کا اٹھایا جا کر اوندھا کیا جانا بیہودہ قصے سمجھ کر گویا ان مفسرین پر چوٹ کی ہے جنہوں نے واقعات صحیحہ کی بنا پر ایسا لکھا ہے۔ اگرچہ روایات کو بعض نے بیان نہیں کیا اب چند معتبر روایات بیان کر کے خاکسار مولوی محمد علی صاحب پر حجت پوری کرتا ہے۔

الف: ابن جریر محمد بن کعب قرظی جو اجلہ آئمہ تابعین سے ہیں، بیان کرتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جبریل کو قوم لوط کے الٹ جانے والے (مؤتفکات) کی طرف بھیجا۔ وہ ان شہروں کو اپنے پروں پر لے کر اونچے ہوئے یہاں تک کہ آسمان دنیا کے ملائک نے ان کے کتوں کے بھونکنے اور مرغیوں کی آواز سنی پھر وہاں سے اوندھا الٹ دیا پھر پڑھی یہ آیت

فجعلنا عالیھا سافلھا و امطرنا علیھم حجارۃ من سجیل

ب۔ عبد الرزاق اپنی تصنیف اور ابی منذر اور ابی حاتم اپنی تفسیر میں حضرت حذیفہ بن الیمان سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

www.KitaboSunnat.com

ج ۔ سعید بن منصور اپنی سنن میں اور حاکم اپنی مستدرک میں اور امام ابوبکر بن ابی الدنیا بھی کتاب العقوبات میں حضرت ابن عباسؓ سے اسی طرح روایت کرتے ہیں۔

د ۔ ابن جریر، مجاہد شاگرد ابن عباسؓ سے اور قتادہ شاگرد انس بن مالک سے بھی ایسا ہی بیان کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری جب بخاری اور مسلم کی احادیث کو بھی اپنی تفسیر بالرائے کے مقابلہ میں رد اور ترک کر دینے کے پختہ عادی ہو چکے ہیں، تو بھلا مذکورہ روایات کس شمار میں ہیں۔

۳۔ مولوی محمد علی صاحب اپنے قرآن کے صفحہ ۵۲۵ نوٹ ۱۳۳۳ میں متعلق آیت

الّا من استرق السّمع فاتبعه شها ب مبین (الحجر: ۱۸)

فرماتے ہیں کہ کاہن آسمانی اخبار کے حصول کا دعوی کرتے تھے مگر وہ اللہ کے حضور سے دفع کئے جاتے ہیں اور (شها ب مبین) سے ان کا ناکام ہونا مراد ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب نے اس سے ماقبل آیت وحفظنا ها من کل شیطا ن ر جیم کو نہیں دیکھا۔ یعنی ہم نے ہر شیطان مردود سے آسمان کو محفوظ کیا ہے۔

پس استرق السمع کا تعلق شیطان سے ہے، نہ کاہن سے۔ صریح طور پر شیاطین پر آسمان سے انگارے پڑنے کی تاویل ناکامی سے کر کے مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے علم طبعی کی حمایت میں جناب رسول اللہ ﷺ کی تفسیر کو پس پشت ڈال دیا ہے۔

امام بخاریؒ نے بخاری شریف کی کتاب التفسیر میں آیت الّا من استرق السمع فاتبعه شهاب مبین کا ایک علیحدہ باب باندھ کر مرفوع حدیث سے تفسیر کر دی ہے جس میں حکم الٰہی کے نزول پر ملائک کا مرعوب اور ہیبت زدہ ہو جانا اور کسی ایک آدھ خبر کا وہاں ملائک سے سن کر ساحر یا کاہن کا سو جھوٹ ملا کر کہہ دینا اور کبھی اوپر والے شیطان کو نیچے والے شیطان کو اس کی خبر کے بتلانے کی مہلت نہ ملنا اور اس کا آگ کی چنگاری سے جل جانا، سب کچھ بصراحت مذکور ہے۔

(مفصل حدیث یوں ہے:

حدثنا علیّ بن عبد الله: حد ثنا سفیا ن بن عمرو، عن عکر مه عن ابی هر یرة یبلغ به النبی ﷺ قا ل: اذا قضی الله ا لا مر فی السماء ضر بت الملا ئکة بأجنحتها خضعاناً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقو له كا لسّلسلة على صفوا ن.

قا ل علىّ. و قا ل غيره ، صفوا ن ينفذ هم ، ذلك . فا ذا فزّع عن قلو بهم قا لوا : ما ذا قال ر بكم . قا لوا للذى قا ل : الحق و هو العلىّ الكبير .

فيسمعها مستر قو السمع و مستر قو السمع هكذا ، وا حد فوق آ خر . و وصف سفيا ن بيده وفرّج بين ا صا بع يده اليمنى ، نصبها بعضها فوق بعض فر بما ادرك الشها ب المستمِع قبل ان ير مى بها الى صا حبه فيحر قه ، و ربما لم يد ر كه حتى ير مى بها الى الذى يليه ، الى الذى هو اسفل منه حتى يلقو ها الى ا لا ر ض. و ربما قا ل سفيا ن : حتى تنتهى الى ا لا ر ض، فتلقى على فم السا حر فيكذ ب معها مأة كذ بة، فيصدّق فيقولو ن : الم يخبر نا يو م كذا و كذا يكو ن كذا و كذا ؟ فو جد نا ه حقا . للكلمة التى سمِعت من السماء.

حد ثنا على بن عبد الله حد ثنا سفيا ن حد ثنا عمرو عن عكر مة عن ابى هر يرة : اذا قضى الله ا لا مر ، و زا د . و الكا هن .

و حد ثنا سفيا ن فقا ل ؛ قا ل عمرو، سمعت عكر مة، حد ثنا ابو هر يرة قا ل : اذا قضى الله ا لا مر ، و قا ل، : على فم السا حر ، قلت لسفيا ن : أأنت سمعت عمراً قا ل : سمعت عكر مة، قا ل سمعت ابا هر يرة؟ قا ل : نعم . قلت لسفيا ن : انّ انسا ناً رو ى عنك : عن عمرو، عن عكر مة، عن ابى هر يرة و ير فعه : انه قر أ : فرّ غ . قا ل سفيا ن : هكذا قرأ عمرو فلا ادرى سمعه هكذا ام لا .

قا ل سفيا ن : و هى قِراء تنا . صحيح بخارى حد يث نمبر ٤٧٠١)

دیبا چہ میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے ترتیب قرآن شریف کے متعلق احادیث سے بخوبی فائدہ اٹھایا ہے۔ پس یہ خیال صحیح نہیں کہ آپ نے بخاری کی احادیث متعلقہ تفسیر کو نہ دیکھا ہو۔ خاکسار کو خدا لگتی کہنے میں شرم مانع نہیں ہوسکتی، لہذا یہ امر تحقیق شدہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب کو بخاری کی تفسیر اور اعجاز بیان کرنے والی احادیث پر مطلقاً یقین نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء مطابق ۱۰ رجب ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۹ ص ۵۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

﴾ قادیانی مرزائی جنہوں نے چیلنج دیا تھا کہ ہمارے سامنے ثابت کردو کہ کتاب صحیح مراد ہے ہم تین سو روپیہ دیں گے۔اس چیلنج کو منظور کیا گیا باوجود تقاضا کے انہوں نے ابھی تک روپیہ رکھ کر رسید نہیں بھیجی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۲۲ء مطابق ۱۰ رجب ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۱۹ ص ۱۳)

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جب سے ہم نے یہ آواز اٹھائی ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی اوران کے اتباع فن حدیث میں واضعان حدیث ہیں اوراس کی مثال میں ان کی پیش کردہ حدیث: یخرج دجال یختلون الدنیا بالدین ،کوپیش کیا ہے اورللکارا ہے کہ کسی کتاب حدیث سے یہ حدیث دکھا دو،تو لودہانہ والا تین سو روپیہ ہم سے واپس لے لو،تب سے قادیانی امت کے دونوں کیمپوں میں کھلبلی پڑ رہی ہے ۔ اس کے متعلق مفصل خط وکتابت اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷ فروری (۱۹۲۲ء) میں درج ہوچکی ہے ۔

اس سلسلہ کے بعد قادیانی پیٹ میں پھر قراقر ہوا،تو قاضی اکمل صاحب نے ایک خط لکھا جو اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ فروری میں درج ہو چکا ہے جس کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ اگرتم (ثناء اللہ امرتسری) یہ دعوی ثابت کردو کہ میں نے جو کتاب سے حوالہ طلب کیا ہے،اس سے میری مراد صحیح الطبع کتاب ہے تو ہم تم کو تین سو روپیہ انعام دیں گے۔

ادھر سے اس کے قبول کر لینے میں دیر کیوں ہوتی ۔ چنانچہ فوراً قبولیت کا خط ۱۳ فروری کو لکھا گیا جو اہل حدیث مورخہ ۲۴ فروری میں درج ہو چکا ہے ۔ اکمل صاحب کے کمال کی ہم داد دیتے ہیں کہ آپ نے نہ تو ہمارے خط کو الفضل میں درج کرایا، نہ قلمی جواب دیا۔ حالانکہ اپنا خط ۱۶ فروری کے الفضل میں درج کر کے اپنے ناظرین کو اپنی آمادگی بتادی اور ہماری خاموشی دکھا کران کو اس دھوکہ میں رکھا کہ ایسے کھلے اورصاف صاف چیلنج کو بھی اہل حدیث امرتسر نے منظور نہیں کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکمل صاحب کی اس خاموشی پر ہم کیوں خاموش ہوتے۔ ہم نے یکم مارچ کو ایک دستی خط ان کو لکھا جو انہوں نے دیکھ کر رسید نہ دینے کے بہانہ سے واپس کر دیا۔ پھر ہم نے وہی خط ۷ مارچ کو بصیغہ رجسٹری ان کو بھیجا جو درج ذیل ہے:

قاضی محمد اکمل صاحب!

آپ کے چیلنج (دعوت مناظرہ) کی منظوری میں نے اسی روز ۱۳ فروری کو بذریعہ ڈاک بھیج دی تھی اس کے بعد اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۴ فروری میں بھی درج کر دی تھی مگر آپ نے آج تک رسید رقم کی امین سے نہیں بھجوائی۔

کیا رائے بدل گئی ہے یا کوئی امر مانع ہے؟ جواب سے خورسند فرمائیں۔

احمدیوں کا بہی خواہ۔ ابوالوفاء ثناء اللہ۔ ۷ مارچ ۱۹۲۲ء

اگر اب بھی جواب ہاں میں بارسال رسید نہ آیا تو ثابت ہو جائے گا کہ

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

نوٹ: یہ مضمون کاپی ہو چکا تھا کہ اخبار الفضل مورخہ ۹ مارچ ۱۰ کو پہنچا جس میں اکمل صاحب نے جواب دیا ہے کہ تم بھی تین سو جمع کراؤ تا کہ بعد فیصلہ ہم فوراً غلط مطبوعہ حدیث دکھا کر تین سو تمہارا وصول کر لیں۔

مختصر جواب اس کا یہ ہے کہ تین سو جمع کرانا مجھ پر فرض نہیں رہا۔ آؤ پہلے کسی منصف سے اسی کا فیصلہ کرالیں۔ یاد رکھو! اب تو تم بہشتی مقبرہ تک بھی نہیں چھوٹ سکتے، جو کمیٹی تم کو ایسے مشورے دیتی ہے وہ گمراہ کرتی ہے اور خود بھی دنیا میں شرمندہ ہوتی ہے (مفصل آئندہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء۔ ۱۷ رجب ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۰ ص ۷)

حدیث دجال اور قادیانی ہتھکنڈے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی امت کے ہتھکنڈوں سے ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے، کہہ کر پھر جانا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ ہم سے جب کبھی انہوں نے کوئی وعدہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پورا نہیں کیا۔ کیوں؟ اس لئے کہ اعلی حضرت آنجہانی نے یہ رسم جاری کر کے اپنی سنت مؤکدہ میں داخل کر دیا۔ ۱۹۰۲ء میں مجھے قادیان میں گفتگو کے لئے بلایا۔ انعام کا اعلان کیا۔ بڑے طمطراق سے دعاوی کئے مگر جنوری ۱۹۰۳ء میں جب میں پہونچا تو بہانہ بنالیا کہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ علماء کے ساتھ مناظرہ نہ کرونگا، حالانکہ کوئی وعدہ نہیں (اگر کوئی مرزائی دکھادے تو انعام لے) بلکہ دراصل بات یہ تھی کہ :

خودسوئے ما ندید حیارا بہانہ ساخت

ہاں میں اپنے سہ صدی دوست منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق کو اس سے مستثنی کرتا ہوں جنہوں نے وعدہ کیا اور پورا کیا۔ یعنی وعدہ کیا کہ مباحثہ لدھیانہ میں فیصلہ سرپنچ مخالف ہونے کی صورت میں تین سو روپیہ دونگا، سو انہوں نے پورا کیا۔ ایک پائی کم نہ دی۔ جس کے لئے میں ان کو قادیانی امت کی وعدہ شکنی سے مستثنی کرتا ہوں۔

اب جو حدیث دجال کے متعلق قادیانی امت سے بحث چلی اور ہم نے لکھا کہ اگر یہ حدیث منقولہ مرزا صاحب قادیانی مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۷

یخرج دجال یختلون ... الخ

کسی کتاب حدیث سے دکھا دو، تو لدھیانہ کا تین سو روپیہ واپس لے لو۔

اس پر قادیان سے ایک وفد حوصلہ کر کے امرت سر آیا۔ مگر آخر کار وہ بھی صحیح الفاظ میں دکھانے کی جرأت نہ کر سکا اور واپس چلا گیا

ہمہ شوق آمدہ بودند ہمہ حرماں رفتند

جن کی خط و کتابت اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۲۲ء میں شائع ہو چکی ہے۔

اس سے بعد قادیان سے پھر آواز اٹھی کہ اچھا اس فیصلہ کے لئے ہم چار صورتیں پیش کرتے ہیں:

۱۔ تم اہل حدیث صاف لفظوں میں اپنا دعوی بدل دو۔
۲۔ ۳۔ تمہارا امرتسری امین حلف مؤکد بعذاب اٹھائے
۴۔ تم خود قسم مؤکد بعذاب کھاؤ

دوسری صورت یہ کہ تم اپنا دعوی ثابت کردو تو ہم قادیانیوں سے تین سو روپیہ انعام لو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ یہ دوسری صورت ہم نے اختیار کر کے اہل حدیث مورخہ ۲۴ فروری ۱۹۲۲ء میں اطلاع کر دی کہ موعودہ روپیہ امین کے پاس جمع کرا دو۔

اس کے جواب میں ہم رسید کے منتظر تھے کہ ناگاہ ۹۔ مارچ کا الفضل پہنچا جس میں لکھا تھا تم بھی تین سو روپیہ رکھو۔ کیوں؟ کیونکر درصورت فیصلہ تمہارے خلاف ہونے کے ہم قادیانی غلط مطبوعہ لفظ دکھا کر روپیہ وصول کر لیں۔

اس کا مختصر جواب ہم نے ۱۷ مارچ ۱۹۲۲ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں دے کر مفصل کا وعدہ کیا تھا۔ اصل بات یہ ہے کہ میں نے لکھا تھا کہ حدیث مذکور کسی کتاب حدیث سے دکھاؤ۔ اس اپنے چیلنج کا مطلب ہم نے یہ بتایا تھا کہ صحیح الطبع کتاب مطلب ہے، غلط نہیں۔ قادیانی کہتے تھے کہ تم نے صحیح کی قید نہیں لگائی۔ میں اس پر مصر تھا اور ہوں کہ لفظوں میں گو قید نہیں مگر مطلب یہی ہے۔ پس ناظرین میرے اس دعوی کو یاد رکھ کر ان کی سنیے۔ لکھتے ہیں

میں (قاضی اکمل) نے فیصلہ کے لئے چار صورتیں پیش کی تھیں (جو اوپر مذکور ہیں۔ثناءاللہ) ان میں سے آپ (ثناءاللہ) نے دوسری صورت اختیار کی ہے اور لکھا ہے کہ روپے جمع کرا کے رسید مجھے بھیج دو۔ آپ اور آپ ہم نواؤں کا قسم سے گریز کرنا بتا رہا ہے کہ آپ خدا کے لئے کوئی کام نہیں کر سکتے اور جو کچھ کرتے ہیں روپے کے لالچ میں اندھے ہو کر کرتے ہیں۔

(الفضل قادیان ۹ مارچ ۱۹۲۲ء ص ۱۱)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہاں جناب! اللہ کے لئے کام کون کرتا ہے۔ اس کی پہچان بالکل آسان ہے۔ میں ایسی پہچان بتاتا ہوں کہ کل ایمان داروں کے نزدیک مسلم ہے بلکہ آپ کو بھی مسلم ہوگی۔ سنیے اللہ کے لئے کام وہ کرتا ہے جو اللہ و رسول کی تعلیم کے مطابق عمل کرتا ہے۔

کہو صحیح ہے یا نہیں؟

اگر صحیح جانتے ہو تو سنو، میں اپنے چیلنج کی تشریح کو صحیح ثابت کرنے کا مدعی ہوں جس کے ثبوت پر مجھے الہام ملنا ہے۔ اور حدیث شریف میں قانون ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البینة علی المد عی و الیمین علی من انکر
مدعی پر ثبوت پیش کرنا ہے اور قسم منکر پر ہے۔
بتاؤ جب کہ میں مدعی ہوں تو تمہارا مجھ کو قسم دینا اور میرا قسم اٹھانا اس حدیث کے مطابق ہے؟

اب سنئیے اصل بات کا جواب جو آپ لکھتے ہیں کہ میں بھی تین سو اسی منصف کے پاس جمع کرادوں۔ اس کا جواب پہلے بھی دیا گیا ہے اور اب بھی دیا جاتا ہے کہ حالات پیش کر کے اسی منصف سے فیصلہ کرایا جائے گا کہ تین سو روپیہ جمع کرانا مجھ پر بھی فرض ہے۔

ہاں آپ کے اعتبار کے لئے تین سو کے نوٹ میرے پاس ہوں گے جونہی منصف صاحب فیصلہ کردیں گے کہ مجھ کو بھی جمع کرانا چاہیے میں فوراً ان کو دے دونگا۔
کیا قادیان میں کوئی بہادر ہے جو سامنے آئے۔ آنے سے پہلے سن رکھے میری طرف سے کسی نے کہا ہوا ہے

الا اننی فی کل حرب غالب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء مطابق ۲۴ رجب ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۲۱ ص ۳)

قادیانی سچائی کا اصل اصول

جناب عزیز الرحمان خان امرتسری، بمبئی سے لکھتے ہیں:
ان دنوں ایک اشتہار گجراتی زبان میں بمبئی کے مرزائیوں کا میں نے دیکھا جس میں وہی پرانا خیال تھا جسے مرزا صاحب کہتے کہتے اس جہان سے چل بسے۔ سخت تعجب ہوا۔ اللہ تعالی اپنا رحم کرے اور ان لوگوں کو سمجھ عطا فرمائے جنہوں نے بے سمجھے بوجھے مرزا صاحب قادیانی کی باتوں کو نقل کرتے ہوئے یوں لکھ دیا کہ زمانہ کا امام وہی ہوسکتا ہے جو اصل اصول سے اپنی سچائی ظاہر کردے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ اس زمانہ کا امام بڑی سچائی سے ظاہر ہوگیا اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔ وغیرہ۔
ہم نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے کیا سمجھ کر یہ لکھ دیا، اور اس کے متعلق کہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ مرزا صاحب قادیانی کو سچائی کا جامہ پہنا کر دنیا کو دکھائیں گے۔

سب جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے وقت میں نرالے دماغ اور باوسعت خیال کے آدمی ہوگذرے ہیں۔ ایک عالم پر ان کی کاروائیاں ظاہر ہو رہی ہیں۔ اور ظاہر بھی کیوں نہ ہوں جب کہ حضرت سرور دو جہان ﷺ کے فرمان کی گنتی پوری کرنے والے ان تیسوں میں سے ایک یہ بھی ہیں جن کی نسبت صحیح بخاری، صحیح مسلم، سنن ابوداؤد وسنن ترمذی نے روایات کی ہیں۔

میرے دوستو! معاف رکھنا میں نے مرزا صاحب قادیانی کے اصل اصول کی فلاسفی ایک ہی لفظ میں حل کر دی ہے اور اس میں شک بھی کچھ نہیں اہل بصیرت پر سب ہی ظاہر ہے۔ باقی رہے آپ لوگ سو ذرا مرزا صاحب قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام سامنے رکھ لو اور میرزا صاحب قادیانی کے رنگ بدلنے کا تماشہ دیکھتے جاؤ۔

پہلی رنگت

میں امام حسین کے ساتھ مشابہت رکھتا ہوں اور حسینی الفطرت ہوں (ازالہ اوہام۔ص ۶۸)

انصاف شرط ہے، کہیے کس بات میں مشابہت ہے؟ شکل میں، شباہت میں، منصب وجاہ میں، یا شہادت میں؟

اس کا جواب تو تو میں میں کے سوا کچھ نہیں۔

لیجئے اس کی رنگینی ہم ظاہر کر دیتے ہیں۔ حسینی الفطرت دراصل وہ پردہ ہے جس کی آڑ میں یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ درحقیقت آنحضرت ﷺ خود ہی ہیں جو بروزی طور پر قادیان میں جلوہ نما ہیں۔ ذرا اخبار الحکم مورخہ ۱۳ ربیع الاول ۱۳۲۳ھ اپنے سامنے رکھ لو اور دیکھو جو مرزا صاحب قادیانی نے قصیدہ شائع کیا ہے اس کا عنوان جو بخط جلی ہے کیا کہہ رہا ہے فرماتے ہیں

دعوئے ہمتائے جاناں ہو بھلا کس کی مجال
کس کو تاب ہمسری ہے سید لولاک سے
تو نے دکھلایا بروزی طور سے اپنا نشان
قادیان ہے جلوہ گر اب تیرے روئے پاک سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔اشتہار دافع البلاء میں تحریر فرماتے ہیں کہ:

میں امام حسین سے افضل ہوں

دونوں دعووں کی جانچ پڑتال ناظرین خود ہی کر لیں۔ ہم اپنی طرف سے اسی پر اکتفاء کرتے ہیں کہ حافظہ کی کمزوری ہوگی۔

اک موج تبسم ہے لب ناز کسی کا
ڈرتا ہوں نہ کھل جائے کہیں راز کسی کا

۳۔توضیح المرام میں مرزا صاحب قادیانی ارقام فرماتے ہیں:

کہ میں اللہ کا نبی اور رسول ہوں۔

ناظرین ذرا نزاکت ملاحظہ فرمائیں۔ کہاں مشابہت، کہاں افضلیت، کہاں نبی اور رسول۔ خیر یہ قابلیت ہے ہم بھی داد دیتے ہیں واقعی نام روشن کرنا اسی کو کہتے ہیں۔

۴۔ازالہ اوہام صفحہ ۴۱۳ میں مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

مسیح موعود جسکا احادیث صحیحہ سے ضروری طور پر آنا قرار پا چکا ہے وہ تو اپنے وقت پر اپنی نشانیوں کے ساتھ آ گیا، اور آج وعدہ پورا ہو گیا۔

یہ وہی حضرت ہیں جنھوں نے مسیح علیہ السلام کو آسمان پر چڑھنے نہ دیا اور عیسائیوں کے ہاتھوں صلیب دلوائی۔ پھر تیسرے دن قبر میں سے زندہ نکال کر کچھ سکھا پڑھا کر کشمیر کو چلتا کر دیا۔ آخر کار مار کر سرینگر میں قبر بھی بنوا دی۔ اور اب احادیث صحیحہ سے ان کے آنے کے بھی مقر ہیں۔ اللہ اللہ! کیا حسن اتفاق ہے۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اجی حضرت! احادیث میں تو یہ بھی آ چکا ہے کہ مسیح موعود حج کے لئے جائیں گے۔

احادیث سے تو یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح موعود کی قبر رسول اللہ ﷺ کے پاس ہوگی جس کی جگہ اب تک موجود ہے۔

اور احادیث صحیحہ میں تو وہ حدیث بھی آ چکی ہے جس کا ذکر شروع میں کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

پھرا حادیث میں تو یہ بھی مذکور ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم جب دنیا میں تشریف لاویں گے تو دنیا کے کل مذاہب ایک ہو جائیں گے۔ چنانچہ قرآن کریم میں بھی ارشاد ہے

هو الذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

مرزا صاحب قادیانی دعویٰ کرنے کو تو کر گئے مگر اس کا جواب ان کے پاس کیا ہے۔ بتاؤ دنیا سے مذاہب باطلہ اٹھ گئے اور اب صرف پنجابی نبی کے ہی سب پیرو کار ہیں؟ دور کیوں جاؤ اپنے گھر قادیان میں ہی دیکھو۔ قادیان میں ہندو آریہ سکھ اور دیگر محمدی مسلمان نہیں ہیں؟ اگر ہیں تو مرزا صاحب نے کس مذہب کو ہٹا کر اس پر فوق حاصل کیا۔ حالانکہ انہیں بھی الہام ازالہ اوہام ۱۹۲ پر ہوا تھا۔

هو الذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

کیا غلبہ اسی کا نام ہے؟

یہ ہم نہیں کہہ سکتے شائد اپنے بھائی امام الدین کے دین پر غلبہ پا لیا ہو جو بھنگیوں کا گرو اور ہیجڑوں کا پیر تھا۔

اچھا اور دیکھئے۔ اوپر تو احادیث کی رو سے مسیح کے آنے کے مقر ہیں، اس سے آگے ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۱ پر الہام اتار لیا کہ خدا نے مجھے پیغام بھیجا ہے اور میرے پر خاص الہام سے ظاہر کیا ہے کہ مسیح ابن مریم فوت ہو چکا ہے۔

اب ذرا پیچھے کی ورق گردانی کیجئے۔ لکھتے ہیں:

> اس مسیح کو بھی یاد رکھو جو اس عاجز کی ذریت میں سے ہوگا جسکا نام ابن مریم بھی رکھا گیا ہے کیونکہ اس عاجز کو براہین احمدیہ میں ابن مریم کے نام سے بھی پکارا گیا ہے (ازالہ اوہام۔ ص ۴۱۸)

۵۔ لکھتے ہیں کہ

> حدیث میں جو وارد ہے کہ حارث جو ایک شخص ماوراء النہر کا ہوگا جو آل محمد کو تقویت دے گا جس کی امداد اور نصرت ہر مومن پر واجب ہوگی، الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیش گوئی اور مسیح کے آنے کی پیش گوئی جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کا امام ہوگا دراصل یہ دونوں پیش گوئیاں متحد المضمون ہیں اوران کا مصداق یہی عاجز ہے۔(ازالہ اوہام۔ص ۷۹)

اس سادگی کے صدقے۔خود مانیں یا نہ مانیں مگر لوگوں کو یقین دلانے کے لئے احادیث کا ذکر ضرور کر دیا کرتے ہیں۔

پارسائی کا یقیں غیر کو دلواتے ہیں
کہیں بھولے سے نہ آ جائے تبسم ہم کو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء مطابق ۲۴ رجب ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۲۱ ص ۳۔۴)

قادیانی کرامت

قادیان سے اطلاع آئی ہے کہ مرزائی امت ایک زمین کو ہموار کر رہی تھی جس میں مسلمانوں کے مردے دفن تھے۔مسلمانوں نے روکا قدرتی طور پر ایک بڑا سا مٹی کا ٹیلہ گرا جس کے نیچے دب کر کھودنے والا مردود مر گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء۔۲۴ رجب ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۲۱ ص ۱۳)

قادیانی امت کو مبارک

مرزا صاحب کی آسمانی منکوحہ کو مقام پٹی ضلع لاہور میں ساتواں فرزند خدا نے دیا۔خدا نیک کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء۔۲۴ رجب ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۲۱ ص ۱۳)

قادیانیوں پر فتح

زیرہ ضلع فیروز پور پنجاب میں مرزائیوں سے مناظرہ تھا کہ حدیث میں حضرت عیسیٰ بن مریم کا نزول من السماء دکھا دو اور بصورت مل جانے کے ہم مرزائیت سے توبہ کریں گے۔

مولوی محمد امین صاحب واعظ اہل حدیث کانفرنس کو ہم لوگوں نے بلایا آپ نے کتاب الاسماء وغیرہ سے حدیث دکھا دی۔سب مسلمان خوش ہوئے اور مرزائی شرمندہ ہوئے۔مولوی محمد یوسف از زیرہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء۔۲۴ رجب ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۲۱ ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی وفد پرنس کے حضور میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

برطانوی پرنس ہندوستان آیا تو قادیانی وفد نے ۲۷ فروری ۱۹۲۲ء کو لاہور میں ان کی خدمت میں حاضر ہو کر اڈریس دیا۔ جس میں شہزادہ صاحب کو اپنی ہستی اور نوعیت کا علم کرایا کہ ہم کون ہیں اور سرکار کے ساتھ ہمارا کیا تعلق ہے سرکاری تعلق کا اظہار ان لفظوں میں کیا:

ہم جناب (شہزادہ) کو یقین دلاتے ہیں کہ اگر ہمارے ملک معظم کو ہماری خدمات کی ضرورت پڑے تو بلا کسی عوض اور بدل کے خیال کے ہم لوگ اپنا مال اور جانیں ان کے احکام کی بجا آوری کے لئے دینے کو تیار ہے۔

اظہار عقیدہ گر دلی عقیدت سے ہو، تو اعتراض نہیں۔ مگر حیرانی یہ ہے کہ احمدی وفد نے اپنے عقیدہ کے خلاف اظہار عقیدت کیا ہے کیونکہ احمدی وفد کا عقیدہ وہی ہے جو ان کو مرزا غلام احمد قادیانی سکھایا ہے۔ احمدی ہونے کی حیثیت میں وہ اس عقیدہ کو کبھی نہیں بھول سکتے۔

مرزا صاحب قادیانی نے انگریزوں کی نسبت کیا عقیدہ ظاہر کیا ہوا ہے۔ اس عقیدہ سے پہلے یہ بتا دینا مناسب ہے کہ اسلامی اصطلاح میں یاجوج ماجوج بڑی بداخلاق، ظالم سفاک قومیں ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی ان تینوں القاب کا مستحق کس قوم کو بتاتے ہیں۔ ان کے اصلی الفاظ سے ثبوت ملے گا۔ ناظرین بغور سنیں۔ مرزا صاحب کہتے تھے

انّ یا جو ج و ما جو ج هم النصاری من الروس و ا لاقوام البرطا نیه ۔(حمامۃ البشریٰ ۔ص ۱۸)۔

کہ یاجوج ماجوج بے شک عیسائی ہیں روسی اور انگریزی قومیں۔

یہ تو ہوا یاجوج ماجوج کا لقب برطانیہ وغیرہ کے حق میں۔

اب سنیئے دجال کی بابت مرزا صاحب قادیانی کا اور مرزا صاحب کی تعلیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خود مرزائیوں کا عقیدہ کیا ہے۔ حضرت مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

بڑی بھاری علامت دجال کی اس کا گدھا ہے جس کے بین الاذنین کا اندازہ ستر باع کیا گیا ہے اور ریل گاڑیوں کا اکثر اسی کے موافق سلسلہ طولانی ہوتا ہے اور اس میں بھی کچھ شک نہیں کہ وہ دخان کے زور سے چلتی ہیں جیسے بادل ہوا کے زور سے تیز حرکت کرتا ہے۔ اس جگہ ہمارے نبی ﷺ کھلے کھلے طور پر ریل گاڑیوں کی طرف اشارہ فرمایا ہے چونکہ یہ عیسائی اقوام کا ایجاد ہے جن کا امام اور مقتدا بھی یہی دجالی گروہ ہے۔ اسلئے ان گاڑیوں کو دجال کا گدھا قرار دیا گیا ہے۔ اب اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوگا کہ علامات خاصہ دجال کے انہیں لوگوں میں پائے جاتے ہیں۔ انہیں لوگوں نے مکروں اور فریبوں کا اپنے وجود پر خاتمہ کر دیا ہے اور دین اسلام کو وہ ضرر پہنچایا ہے جس کی نظیر دنیا کے ابتداء سے نہیں پائی جاتی اور انہیں لوگوں کے متبعین کے پاس وہ گدھا بھی ہے جو دخان کے زور سے چلتا ہے جیسے بادل ہوا کے زور سے اور انہیں لوگوں کے متبعین زمین کو آباد کرتے جاتے ہیں اور جس ملک پر قبضہ کرتے ہیں اس کو کہتے ہیں کہ تو اپنی خزانے باہر نکال۔ تب ہزار ہا وجوہ تحصیل مال کی اسی ملک سے نکال لیتے ہیں۔ زمین کو آباد کر دیتے ہیں۔ امن کو قائم کر دیتے ہیں لیکن وہ تمام خزائن انہیں کے پیچھے چلتے ہیں اور انہیں کے ملک کی طرف وہ تمام روپیہ کھینچا ہوا چلا جاتا ہے۔ اس بات کو کون نہیں جانتا کہ مثلاً ملک ہند کے خزانے یورپ کی طرف حرکت کر رہے ہیں۔ یورپ کے لوگ آپ ہی ان خزائن کو نکالتے ہیں اور پھر اپنے ملک کی طرف روانہ کر دیتے ہیں۔ غرض ان تمام احادیث پر عمیق غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے اس زمانے کے لئے یہ پیش گوئی فرمائی ہے اور انہیں کا نام دجال رکھا ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۷۳۰)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ان دونوں حوالوں کو سامنے رکھ کر اس عقیدت مندی کا اندازہ جو احمدی وفد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بحضور شہزادہ صاحب کی ہے ناظرین کی رائے پر چھوڑتے ہیں اور ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ تمہارا ایسی قوم سے مل کر اظہار عقیدت مندی کرنا جو تمہارے فتوی کے تحت ایسی ہے جس کا ثبوت تمہارے نبی اور مہدی اور مسیح کے الفاظ میں صاف ملتا ہے یعنی یاجوج ماجوج اور دجال اور مسلمانوں کو کافر کہہ کر علیحدگی کرنا (جیسا کہ تمہارے فقرے سے ظاہر ہے) کیا اس شعر کا مصداق نہیں:

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

وفد مذکور نے اپنے اڈریس میں اپنی نوعیت کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے:

ہم لوگ مسلمان ہیں اور ہمیں اس نام پر فخر ہے لیکن باوجود اس کے ہم میں اور دوسرے مسلمانوں ایک عظیم الشان خندق حائل ہے کیونکہ ہم ان لوگوں کی طرح جو آج سے انیس سو سال پہلے خدا کے ایک برگزیدہ کی آواز پر لبیک کہنے والے تھے اس وقت کے مامور حضرت مرزا غلام احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور کے ماننے والے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے اور ہمارے دوسرے بھائی ان لوگوں کی طرح ہیں جنہوں نے حضرت مسیح کا انکار کر دیا تھا اس کے منکر ہیں۔ (الفضل ۱۶ مارچ ۱۹۲۲ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اقتباس کا مفہوم صاف ہے کہ مرزائی جماعت کو جس قدر مشابہت ہے وہ پہلے طبقے کے عیسائیوں سے ہے مسلمانوں سے نہیں۔ شکر ہے مرزا صاحب کا دعوی غلط ہوا کہ میرے مرید صحابہ کرام کی طرح ہیں چنانچہ ان کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

من دخل جماعتی دخل فی صحابۃ خیر المرسلین۔

خطبہ الہامیہ۔ ص ۱۷۱)

(جو کوئی میری جماعت میں داخل ہوا وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں داخل ہو گیا)

اس اقتباس کی بنا پر مرزائی امت کو نئے مسیحی کہنا کس طرح بے جا نہ ہو گا رہا ان کا یہ کہنا کہ ہمارے مسیح کے منکر ویسے کافر ہیں جیسے حضرت عیسی کے منکر یہودی کافر تھے۔ اس کا جواب اسی پرچہ الفضل میں ایک نامہ نگار کی تحریر سے ملتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس مضمون کا عنوان ہے :
کیا حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اسلام میں کوئی نیا فرقہ بنایا ؟

اس سوال کا جواب قابل مضمون نگار نے یہ دیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا بلکہ اوسی اسلام کو اصلاح کر کے دنیا کے سامنے پیش کیا ہے چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں :

ہم خود مانتے ہیں کہ بے شک اسلام نے فرقہ بندی سے منع کیا ہے اور ہمارے مہدی مسعود نے بھی کوئی نیا فرقہ نہیں بنایا بلکہ آپ نے اس کاری گر کی طرح جو برباد شدہ جہاز کو دوبارہ تیار کرنے کے لئے اس کے تختے اکٹھے کر رہا ہو، اسلام کے ان متفرق تختوں کو جمع کیا تاکہ پاک صاف کر کے پھر ان سے وہ عالی شان جہاز مرتب کیا جا سکے جو آج سے تیرہ سو سال قبل دنیا کے سب سے بڑے انسان کے ہاتھوں تیار ہوا تھا۔ (الفضل مذکور ص ۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

بہت خوب! الحمد للہ ہمارا تمہارا اصولاً اتفاق ہوا کہ جو اجزاء اسلام کے شروع میں تھے وہی آج ہیں۔ ان میں کوئی جزو بڑھا نہیں اگر بڑھ گیا تو فرقہ جدیدہ ہو جائے گا۔ آؤ اب ہم دیکھیں کہ اس اسلام قدیم کے اجزاء خود پیغمبر ﷺ نے کیا فرمائے ہیں غور سے سنو، ارشاد ہے :

بنی ا لاسلا م علی خمس شهادة ان لا اله الا الله و ان محمد عبده و رسو له و اقام الصلوة و ایتاء الز كوة و الحج و صو م ر مضا ن ۔ متفق علیه ۔ (اسلام پانچ چیزوں پر مبنی ہے لا اله الا الله محمد رسو ل الله کی شہادت دینی، نماز پڑھنی، زکوۃ دینی، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا)۔

بتایئے! جن مسلمانوں کو احمدی وفد نے منکر مسیح کی طرح کافر قرار دیا ہے وہ ان اجزاء میں سے کس جزو کے منکر ہیں۔ اگر ہیں تو کس جزو کے؟ ہم سے پوچھو تو سنو! ہمارا عقیدہ ہے کہ جو کوئی ان اصول خمسہ میں سے کسی جزو کا منکر ہو وہ کافر ہے اور جو ان میں کوئی جزء زیادہ کرے تم بتاؤ وہ کون ہے؟ پس اگر کوئی جزء جدید داخل نہیں تو ہم (منکرین مرزا) پکے مسلمان ہیں تمہارا ہم کو یہودیوں کی طرح کافر کہنا غلط بلکہ کذب صریح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اگر اصول خمسہ کے علاوہ کوئی چھٹا اصول بھی داخل کیا گیا ہے تو تمہارے فرقہ کے جدید ہونے میں کیا شبہ رہا کیونکہ مرکب بحیثیت جزو سادس کے شئے دیگر ہے۔

حاصل کلام یہ کہ مرزائی وفد کا ہم کو منکرین مسیح کی طرح کا فرقرار دینا اسی صورت میں ہوسکتا تھا کہ اپنے اسلام میں کوئی جز وزائد داخل کریں ورنہ نہیں۔ اگر داخل کریں گے تو اسلام قدیم کی نسبت فرقہ جدیدہ ہوں گے۔ سچ ہے:

دو گونہ رنج و عذاب ست جان مجنون را
بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء۔ یکم شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۲۔ ص ۳۔۴)

محمد علی لاہوری کا انگریزی ترجمہ قرآن۔ نمبر ۱۰

جناب ماسٹر غلام حیدر صاحب سرگودھا سے لکھتے ہیں:

ا۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے صفحہ ۸۴۱ پر

حتی اذا فزّع عن قلو بھم قا لوا ما ذا قا ل ر بکم قا لوا الحق و هو العلی الکبیر (سورہ سبا)

کا ترجمہ اس طرح کرتے ہیں۔

حتی کہ جب ان کے دلوں سے خوف دور ہو جاوے گا وہ کہیں گے کہ تمہارے رب نے کیا فرمایا۔ وہ جواب دیں گے حق فرمایا اور وہ عالی سب سے بڑا ہے۔

اس آیت کی تفسیر میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے دو صریح غلطیاں کی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس آیت کا تعلق قیامت سے سمجھ کر ترجمہ زمانہ مستقبل میں کیا ہے دوسری غلطی یہ کی ہے کہ اس آیت سے بھی شفاعت کا وہی مسئلہ نکالا ہے جسکا ذکر وہ ایک دو ماقبلی مقامات پر کر چکے ہیں۔ مگر اس آیت کا خاص اشارہ ملاء اعلیٰ (ملائک) کی طرف ہے جن کی شفاعت کی توقع سے مشرک اون کو پوجتے ہیں (دیکھو ماقبل والی دو آیات) اللہ ان کے زعم باطل کی تردید میں فرماتا ہے کہ وہ بے چارے از خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شفاعت میں کیوں کر دخیل ہو سکتے ہیں جب خود ان کی یہ حالت ہے کہ کسی حکم الٰہی کے نزول پر ان پر ایسی ہیبت طاری ہو جاتی ہے کہ گویا ان میں جان ہی نہیں۔ جب ان کو اس شدت خوف سے افاقہ ملتا ہے تو ایک دوسرے سے پوچھتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کیا حکم فرمایا۔ دوسرا (جو غالباً زیادہ قریب ہوتا ہے) جواب دیتا ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے فرمایا سوحق ہے۔

اس آئت پر امام بخاریؒ انیسویں پارہ میں تحت سورہ سبا میں ایک خاص باب باندھ کر مرفوع حدیث سے تفسیر کر دی ہے اور یہ خاص واقعہ ہمیشہ جاری رہتا ہے اس واسطے قیامت والے عام مسئلہ شفاعت سے اس کا کوئی تعلق نہیں۔ یہ آیت حال استمراری کو بیان کرتی ہے جس طرح سورہ فرقان کی آیت

و اذاخا طبهم الجا هلو ن قا لوا سلا ما

ہے۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے امام بخاریؒ کی کتاب التفسیر سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا اور عمداً جناب رسول اللہ ﷺ کی تفسیر کو پس پشت ڈال کر ایک بھاری ذمہ داری کو بڑی جرأت کے ساتھ قبول کر لیا ہے

و سیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبو ن ۔(سورہ شعراء)۔

۲۔ و لقد فتنّا سلیما ن و القینا علی کر سیه جسداً ثم ا نا ب (سورہ ص) کے متعلق مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے ترجمہ قرآن شریف کے صفحہ ۸۸۵ نوٹ ۲۱۴۱ میں فرماتے ہیں کہ

سلیمان کو معلوم تھا کہ اوس کا بیٹا رجعام تخت کا وارث حکومت کے نا قابل ہے۔ اس واسطے اپنی سلطنت کو تباہی کے آثار دیکھ کر یا الہام کے ذریعہ سے مطلع ہو کر اللہ تعالیٰ طرف رجوع کیا۔ اون کے تخت پر محض جسد کے رکھا جانے کا مفہوم اوسی بیٹے کی نالائقی اور نا قابلیت ہے۔ جیسا تورات اول سلاطین باب ۱۲ آیت ۱۷ میں مذکور ہے رجعام سے بنی اسرائیل کے کل قبائل سوائے ایک کے منحرف ہو گئے۔ یا یربعام مراد ہے جس نے داؤد کے خاندان کے برخلاف علم بغاوت کھڑا کیا، اور بنی اسرائیل کے دس قبائل پر حاکم ہو کر بت پرستی کو قائم کیا (توریت اول سلاطین باب ۱۲: ۲۸ تورات اول سلاطین باب ۱۴: ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس سلیمان کے تخت پر ایک جسم بے جان کے ڈالا جانے سے مراد رجعام یا یربعام ہے۔

صحیح تفسیر کا یہ ایک مسلّمہ اصول ہے کہ اہل کتاب کی روایت بصورت قرآن شریف و حدیث کے خلاف ہونے کے ہرگز قابل حجت نہیں۔ اس واسطے مولوی محمد علی صاحب کی یہ تفسیر آیت مذکور کے متعلق باطل ہے کیونکہ بخاری باب ۱۳ کتاب بدء الخلق میں ایک حدیث حضرت ابو ہریرہؓ سے اس طرح مذکور ہے کہ

> جناب رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ سلیمان بن داؤد نے کہا کہ آج شب کو میں ستر (۷۰) عورتوں کے پاس جاؤنگا۔ ہر عورت کے پیٹ میں شہسوار آجائے گا جو خدا کی راہ میں جہاد کرے گا، ،تو اون سے اون کے ہم نشین نے کہا انشاء اللہ کہیے مگر سلیمان نے نہ کہا۔ پس کوئی عورت حاملہ نہ ہوئی۔ سوائے ایک کے۔ اور اوس کے بھی ایک ایسا بچہ پیدا ہوا جسکا ایک جانب گھرا ہوا تھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا اگر وہ انشاء اللہ کہہ لیتے تو سب عورتیں حاملہ ہو جاتیں اور وہ سب بچے راہ خدا میں جہاد کرتے۔

اس حدیث کو مسلم نے بھی لیا ہے۔ عورتوں کی تعداد میں قدرے فرق ہے باقی اوسی طرح ہے۔

نوٹ: بخاری شریف کی شرح سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ناقص الخلقت بچہ اتا نے حضرت سلیمان کے تخت پر اون کے سامنے لا رکھا تھا جس پر آپ انشاء اللہ کہنے کی فروگذاشت پر بہت نادم ہوئے۔

اب اس حدیث سے حقیقت جسد اور کرسی اور وجہ انابت حضرت سلیمان صاف ظاہر ہے۔ اس آیت کے بعد

> قال رب ا غفر لی و ھب لی ملکا لاینبغی لا حدٍ من بعدی انک انت الو ھاب

کی آیت میں حضرت سلیمان کا مغفرت طلب کرنا محض ترک انشاء اللہ کی وجہ سے تھا کیونکہ طلب مغفرت ذاتی فروگذاشت کے واسطے تھی جس کا تعلق غیر کی ذات سے نہیں تھا۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری حضرت سلیمان کی مذکورہ دعا کے متعلق نوٹ ۲۱۴۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فرماتے ہیں کہ

اس دعا والی آیت کے ماقبل نالائق جانشین کا چونکہ تذکرہ ہے اس واسطے حضرت سلیمان نے روحانی سلطنت مانگی کیونکہ ایسی ہی سلطنت کو نالائق وارث خراب نہیں کر سکتا اور سلیمان کی دنیوی سلطنت اون کی وفات کے بعد نابود ہوگئی تھی۔

جب ماقبلی آیت میں جانشین کا اشارہ ہی حدیث مذکورہ کی بنا پر غلط ہے تو پھر دعا کا مقصود روحانی سلطنت بیان کرنا خود باطل ہے قرآن شریف نے اس دعا کا صحیح مفہوم جب حرف ف سے بعد میں خود اسطرح فرما دیا ہے

فسخّرنا له الريح تجري بامره رخاءً حيث اصاب و الشياطين كل بنّاء و غوّاص و آخرين مقرنين في الاصفاد

تو اب اس کے سامنے حضرت سلیمان کی دعا کو روحانی سلطنت پر محمول کرنا قرآن شریف پر تحکم ہے۔ اب مولوی محمد علی صاحب سے کون پوچھے کہ کیا ایک پیغمبر بعد نبوت کے روحانی سلطنت سے محروم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمان کو ایک تحصیل حاصل کے واسطے دعا کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اور اگر مولوی محمد علی صاحب کا مفہوم صحیح تسلیم کیا جاوے تو مطلب یہ حاصل ہوا کہ حضرت سلیمان نے لا ينبغي لاحد من بعدي سے قیامت تک بعد کے پیغمبروں اور صالحین کے واسطے روحانی سلطنت سے محرومی کا سوال کیا تھا۔ جو شان نبوت سے نہایت بعید ہے۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نوٹ ۸۴۳ میں فرماتے ہیں کہ

شیاطین کی تسخیر سے مراد غیر ملک کے قبائل ہیں جن کو آپ نے مطیع کر کے مختلف کاموں پر لگا رکھا تھا

اور مزید ثبوت میں یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ زنجیروں میں جنات یا شیاطین کو بسبب اون غیر مادی اجسام کے قید کرنا غیر ممکن ہے۔ پھر تورات ۲ تواریخ باب ۲ آیت ۸۔۱۲ کے حوالہ سے شیاطین کو انسانی وجود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے پھر لغت کا حوالہ بھی دیا ہے کہ عرب میں ہوشیار آدمی کو بھی جن بولتے ہیں۔

بارہا اس سے پہلے خاکسار غلام حیدر عرض کر چکا ہے اور اب پھر خاص توجہ دلاتا ہے کہ اہل کتاب کی روایت اور لغت کے لغوی معانی کا حوالہ صرف اسی صورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جائز ہے جب وہ قرآن شریف کے خلاف نہ ہو۔ جب خاکسار گذشتہ نمبر ۹ میں ابھی ثابت کر چکا ہے کہ ضیف ابراہیم کی شخصیت کے متعلق تورات کوئی صحیح فیصلہ نہیں کر سکتی کہ آیا وہ انسان تھے یا فرشتہ (کیونکہ اون کو کھانے میں شریک کر کے انسان بھی لکھ دیا ہے اور پھر مابعدی باب میں اون کو فرشتے بھی لکھا ہے) تو شیاطین کی شخصیت کے فیصلہ کی توقع توریت سے رکھنا فضول ہے۔ لہذا ذیل میں بخاری کے ۱۳ پارہ کتاب بدء الخلق سے ایک مرفوع حدیث لکھی جاتی ہے جس سے یہ امر بوضاحت ثابت ہو جاتا ہے کہ تسخیر شیاطین کی کیا حقیقت تھی جو حضرت سلیمان کی دعا کی اجابت کا نتیجہ تھا۔

حضرت ابو ہریرہؓ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ ایک سرکش جن (عفریت من الجن) یکا یک رات کو میرے پاس آیا تا کہ میری نماز خراب کر دے پس اللہ تعالی نے مجھے اوس پر قابو دے دیا۔ میں نے اوس کو پکڑ لیا اور چاہا کہ اوس کو مسجد کے کسی ستون سے باندھ دوں تا کہ تم سب اوس کو دیکھ لو۔ مگر مجھ کو اپنے بھائی سلیمان کی دعا

رب ھب لی ملکا لاینبغی لا حد من بعدی

یاد آ گئی۔ پس میں نے اوس کو نامراد واپس کر دیا۔

امام بخاریؒ نے حضرت سلیمانؑ کی اس دعا پر سورہ ص کے متعلق ۱۹ پارہ میں بطور تفسیر ایک خاص باب بھی باندھا اور پھر وہی مذکورہ حدیث بیان کی ہے۔ اب مولوی محمد علی صاحب سے کون پوچھے کہ فخر کونین سید المرسلین ﷺ تو ایک پیغمبر کے قول کا اس قدر پاس اور لحاظ کریں کہ تسخیر جنات کی مشابہت سے بھی پرہیز کریں، مگر آپ اون کے امتی ہو کر اون کی تفسیر کی پرواہ نہ کریں، اور محرف توریت و دیگر ذرائع کا سہارا لے کر اپنی تفسیر بالرائے کو ترجیح دیں۔

مولوی محمد علی صاحب کو واضح ہو کہ ایک غیر نبی جنات کو زنجیر وغیرہ سے بیشک باندھ نہیں سکتا، مگر ایک پیغمبر کے واسطے اون کو باندھ رکھنا اور لوگوں کو دکھلا دینا آسان ہے۔ حضرت سلیمانؑ بھی بعض جنات کو زنجیر میں قید کرتے نہ سب کو جیسا کہ و آخر ین مقر نین فی الاصفاد سے ثابت ہے۔

جو شخص و خلق الجانّ من مارج من نار (سورہ رحمن)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے واقف ہے وہ تو جنات کو غیر مادی وجود نہیں جانتا۔ البتہ آگ کے لطیف مادہ سے ان کی خلقت ہے جو اخفاء واظہار ہر دو کی متحمل ہے۔ مولوی محمد علی صاحب کو واضح ہو کہ جنات کی خوراک لید ہڈی اور کوئلہ اور آدمی کے دسترخوان پر سے گرے ہوئے ریزے ہیں (دیکھو مشکوۃ ج اول باب آداب الخلاء۔ دو احادیث بروایت ابن مسعود اور مشکوۃ جلد ثالث کتاب الاطعمۃ حدیث جابر)

امام بخاریؒ نے بھی اسی طرح کی روایت کی ہے جس سے ثابت ہوا کہ جنات غیر مادی نہیں کیونکہ جب ان کی خوراک مادی ہے تو اون کا مادی وجود ہونا خود ثابت ہے۔ اسرار الٰہی سے جس قدر پردہ شارع ﷺ نے اٹھا کر ہم کو بتلا دیا اس سے زیادہ کرید کرنا موجب گمراہی ہے۔

تسخیر ریح کے متعلق بھی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی تفسیر خود باطل ہوگئی جوانہوں نے نوٹ ۲۰۲۵ میں متعلق غدوها شهر و رواحها شهر بیان کی ہے کیونکہ تسخیر ریح اسی صورت میں ہوسکتی ہے کہ حضرت سلیمانؑ کو جس وقت اور جس طرف کی اور جس وقت کی ریح مطلوب ہو، وہ باذن اللہ ان کی مسخر اور مطیع ہو۔ ورنہ بادبانی جہازوں کو چلانے والی قدرتی ہوا نہ وقت کی پابند ہے، نہ سمت کی، نہ نرمی و درشتی میں کسی کے زیر حکم ہوسکتی ہے۔ اگر مولوی محمد علی صاحب والی بادبانی جہازوں کی قدرتی ریح سے یہاں مراد مراد لی جائے، تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ حضرت سلیمانؑ خود اوس ریح کے تابع تھے۔ جب وہ ٹھیر گئی یا حد سے تیز ہوگئی یا سمت مطلوبہ کی طرف متحرک نہ ہوئی تو سلیمانی جہاز بھی مدتوں کنارہ پر لنگر ڈالے پڑے رہے۔ سبحان اللہ! تسخیر ریح کی تفسیر مولوی محمد علی صاحب کے مریدوں کو مبارک ہو۔ لاہوری اور قادیانی ہر دو جماعت پیغمبروں کے واسطے جو معجزات بطور خرق عادت اللہ تعالی نے عطا فرمائے ہیں ان سے درحقیقت منکر ہیں اگرچہ مسلمانوں کو قابو کرنے کے واسطے یہ شعران کے ورد زبان ہے

معجزات انبیاء سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمانِ ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیا ست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب مولوی محمد علی صاحب سے کون پوچھے کہ کیا حضرت سلیمانؑ کو اپنے ملک میں خشکی کے سفر کی حاجت کبھی درپیش نہ ہوتی تھی کہ تسخیر ریح کو محض بادبانی جہازوں تک محدود سمجھا جاوے۔

فسخر نا ہ الر یح تجری با مرہ ر خاء حیث ا صا ب (سورہ ص)

یعنی ہم نے ہوا کو سلیمان کے تابع کر دیا جو اوس کے حکم کے مطابق جہاں وہ پہنچنا چاہتے نرم نرم چلتی تھی۔

اس آیت میں ہر طرف ملک میں سفر کرنے کا اشارہ ہے جس کو ہمارے مولوی صاحب محدود بہ بحری سفر کرتے ہیں۔ اس اعجازی عطیہ کو بگاڑنے کے واسطے مولوی صاحب کو قرآن شریف کی تحریف کرنے میں ذرا بھی اون کے ضمیر نے ملامت نہیں کی۔ چنانچہ آیت مذکورہ کا ترجمہ اس طرح لکھتے ہیں:

ہم نے ہوا کو سلیمانؑ کے تابع کر دیا وہ اس کے حکم کو جہاں وہ پہنچانا چاہتا آہستگی سے پہنچا دیتی یعنی حضرت سلیمانؑ کے صرف حکم کو جہاں وہ چاہتے پہنچا دیتی۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے ریح کو ذریعہ انتقال حکم سلیمانی کا قرار دیکر اپنی عربی دانی پر سخت دھبہ لگایا ہے۔ درحالیکہ صحیح ترجمہ اوس طرح ہے جس طرح اوپر پہلے مذکور ہوا کہ ریح حضرت سلیمان کو جس جگہ وہ پہنچنا چاہتے لے چلتی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۲۲ء۔ یکم شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۲۔ ص ۴۔ ۶)

قادیانی جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جیسا کہ اعلان کیا گیا تھا ۲۵ سے ۲۷ مارچ ۱۹۲۲ء انجمن اسلامیہ قادیان کا جلسہ ہوا اور بہت خوب رہا۔ اس جلسہ کی روئداد مفصل لکھی جائے تو کتاب بن جائے گی انجمن اسلامیہ قادیان شائد شائع کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ ہے کہ دیو بند سے چار عالم مولوی مرتضیٰ حسن وغیرہ شریک ہوئے۔ امرتسر، لدھیانہ، فیروز پور گورداسپور سے بھی علماء تشریف لائے۔ جلسہ میں ہر طرح کی تقریریں ہوئیں۔ مثل سابق حسب الحکم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور، ایک مجسٹریٹ، ڈپٹی کلکٹر، سب انسپکٹر اور مسلح پولیس کی گارد موجود تھی۔

مرزائیوں نے گذشتہ سال جس طرح جلسہ کو ترک کر رکھا تھا، اس سال یہ پالیسی ترک کر دی تھی۔ یعنی جلسہ میں آتے اور و الغوا فیه لعلکم تغلبو ن پر عمل کرتے۔ یہاں تک کہ بہت شور ہو جاتا۔ ایک دفعہ تو افسران نے مولوی میر اسحاق کو کہا کہ آپ ان سب کے افسر ہیں ان کو ہدایت کریں کہ خاموشی سے بیٹھیں۔ چنانچہ انھوں نے حسب الحکم اعلان کیا مگر جو شیلے مرزائی پھر بھی خاموش نہ رہے تو آخر کہا گیا کہ تمہارے ایک مذہبی افسر نے تم کو منع کیا تاہم تم خاموش نہیں ہوتے۔ جب زیادہ شور ہوا تو کہا گیا کہ فساد کی نیت ہے تو مقام ننکانہ کا واقعہ یاد کرلو۔ جو آج ان کے مہنت پر گزر رہی ہے اس کا نقشہ ذہن میں جما لو۔ اس آواز پر کچھ ایسا اثر ہوا کہ غیر معمولی خموشی ہوگئی۔ تاہم درمیان سے کوئی نہ کوئی حوالہ طلبی کے بہانہ بول اٹھتا۔ جوں ہی بولتا میں ڈپٹی صاحب سے پوچھتا کیا آپ نے ان کو اجازت دی ہے۔ اس پر مرزائی قدرے خاموش رہتے۔

خاص بات اس دفعہ خلیفہ قادیان خود بھی میدان میں آئے اور کئی ایک اشتہار دیئے جن کے جوابات جلسہ میں دیئے جاتے رہے۔ قابل ذکر بات یہ ہے آپ نے علماء کو مباہلہ اور مباحثہ (بالفاظ خود تبادلہ خیالات) کی دعوت دی۔

سب سے پہلے شیر بیشہ مولوی میر محمد ساکن موضع بھانبڑی متصل قادیان اٹھے کہ میں مع اپنے نو بیٹوں اور دو بیویوں کے مباہلہ کرنے کو حاضر ہوں۔

پھر مولوی محمد نعیم لدھیانوی، مولوی محمد یوسف، سید محبوب شاہ فیروز پوری، مولوی محمد امین رحمت آبادی امرتسر، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسر، احمد دین طالب علم امرتسر، مولوی عمر دین ساکن قادیان، مولوی عبدالغنی خان پور ضلع ہوشیار پور، ڈاکٹر غلام محمد وٹرنری پنشنر دہرم کوٹ ضلع گورداسپور، مولوی ظفر الحق بٹالہ، حافظ گوہر دین موضع ورک گورداسپور، میاں علی محمد ترنتارن، میاں علی محمد درزی سوہل گورداسپور،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاضی فضل اکبر بٹالہ، میاں فتح محمد پشاور، مولوی عبدالکریم گھدووالہ فیروز پور، مولوی محمد شریف یوسف پور جالندھر، مستری کرم دین بٹالہ، مولوی عبداللہ امام مسجد لوہاروں بٹالہ، مولوی عبداللہ مدرس بٹالہ، مولوی فقیر اللہ کرولیاں تحصیل بٹالہ۔ پورے ۲۲۔ اصحاب نے اعلان کیا کہ ہم مباہلہ کرنے کو حاضر ہیں۔

کسی مرزائی نے آواز دی شیر پنجاب کیوں نہیں پیش ہوتا؟

میں نے جواب دیا کہ میرا فیصلہ باپ سے ہو چکا ہے جو اصل مدعی تھا۔ بعد ڈگری پانے کے اب نئے سرے سے بیٹے سے میں کیوں کروں؟ اس سے باپ کی ہتک لازم آتی ہے۔

ادھر سے بذریعہ اشتہار خلیفہ قادیان نے جواب دیا کہ ہم ان بائیس کے مقابلہ میں سو کو پیش کریں گے۔

ادھر سے جواب دیا گیا خود پیش ہو کر پیچھے ہٹنا نامردی ہے۔ آپ نے اپنے نام سے اشتہار دیا ہے لہذا آپ پیچھے نہیں ہٹ سکتے۔

مباحثہ کے لئے منظوری دی گئی۔ مگر اس شرط سے کہ کوئی مسلّم آدمی منصف ہو جس کے فیصلہ سے آئندہ کو بحث ختم کی جائے۔

خلیفہ جی نے جواب دیا کہ مذہبی بحثوں میں منصف نہیں ہو سکتا۔

جواب دیا کہ خود مرزا صاحب قادیانی نے غیر مسلموں کو منصف مانا ہوا ہے تم کس طرح انکار کر سکتے ہو۔

بٹالہ کے معززین نے اعلان کیا کہ ان دونوں کاموں کے لئے میدان عمل چونکہ بٹالہ موزوں ہے، لہذا ہم دعوت دیتے ہیں اور پانچ سو اصحاب کے قیام و طعام کا ذمہ لیتے ہیں۔

میں نے اعلان کر دیا کہ چھ ماہ کے اندر جب کبھی خلیفہ جی چاہیں دو ہفتہ پیشتر ہم کو اطلاع دیں تا کہ ہم سب مباہلہ کنندوں اور دیگر علماء کو بلا سکیں۔

آج تک تو اطلاع نہیں آئی۔

میرے پرانے سہ صدی دوست منشی قاسم علی بڑے جوش سے اٹھے۔ بولے میں ثناء اللہ کا پرانا دوست ہوں۔ میں پانچ سو روپیہ انعام دیتا ہوں اگر وہ میرے پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردہ الفاظ سے قسم کھائیں کہ مرزا صاحب کی کوئی ایک پیش گوئی جھوٹی ہوئی۔

میں نے کہا یہاں ایک نہیں کئی ایک ہیں۔ بہت اچھا۔

منشی قاسم روپئہ لینے کو بھاگے پھر خاتمہ تک پھر نہیں آئے۔

آخر ڈپٹی صاحب نے مجھ سے کہا کہ میں تو یہ روپئہ رکھ نہیں سکتا، آپ بھی اس قضیئے کو جانے دیں۔

میں نے کہا آپ نہیں رکھتے تو قادیان کے کسی معزز مہاجن کے پاس رکھوا دیں۔ میں کس طرح چھوڑ دوں۔ مگر ڈپٹی صاحب چھوڑنے پر ہی مصر رہے۔

اس وقت تو میں نے ڈپٹی صاحب کی ذاتی رائے سمجھی تھی مگر بعد میں سنا گیا کہ وعدے کے سچے احمدی دوستوں ہی نے کہا تھا کہ اس قضئے کو ٹلا دیجئے۔

افسوس منشی قاسم علی کی زیارت پھر نہ ہوئی۔

اخبار الفضل قادیان کو شکایت ہے کہ اس دفعہ ثناء اللہ نے کوئی نئی بات پیش نہیں کی۔ اس لئے ہم اس کو نئی بات یاد دلاتے ہیں جو پہلے جلسوں میں نہیں کی تھی۔

ا۔ الفضل یاد کرے جب ہم نے اخبار الفضل ١٣۔ اکتوبر ١٩١٧ء سے وہ عبارت پڑھی تھی جس میں خلیفہ قادیان کی واپسی از شملہ کی کیفیت درج تھی۔ خاص کر وہ مقام جہاں انبالہ سے گاڑی بدل کر ہردوار پسینجر پر خلیفہ جی بیٹھے ہیں، تو ان کو کیا مضائقہ بنایا گیا (مضائقہ شملہ کی اصطلاح ہے)۔ اڈیٹر الفضل نے دربار اکبری کے ملا دو پیازہ کی طرح خلیفہ جی کی روانگی کا نقشہ بتایا لکھا ہے:

چونکہ آج ہردوار پسنجر پر مملکت روحانیت کا سلطان (مرزا محمود) سوار ہونے والا تھا اس لئے گاڑی کو ضرورت محسوس ہوئی کہ گنگا میں اشنان کر کے آئے۔ اس لئے وہ چند منٹ دیر کا عذر کرتی ہوئی پہونچی۔ (ص٢)

اس غسل جنابت کا جو سین (نقشہ) بتایا تھا اڈیٹر الفضل کو یاد ہوگا۔ پھر اس پر جلسہ میں جو اثر ہوا وہ بھی یاد ہوگا۔ کیوں الفضل اس حوالہ کو ایسا کھا گیا کہ رد کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔

ناظرین! یہ سارے پیرانہ شکل کے لوگ اسی طرح کے دنیا ساز ہیں۔ ایک مرید، پیر جی کے حق میں ایسے مبالغے کرتا ہے دوسرا اس کی لفظوں میں یا خاموش رہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تائید کرتا ہے ۔ چند روز ہوئے پنجاب کے ایک مشہور پیر کے حق میں مرید نے یہ شعر پڑھا اور پیر نے بڑی خوشی سے سنا اور سکوت سے اس کو صحیح بتایا۔ وہ شعر یوں ہے :

تو وہ مسیح زمان ہے کہ قم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے عذر بے جانی

یعنی اے پیر جی آپ اگر قبرستان میں مردوں کو اٹھنے کا حکم دیں تو کوئی مردہ قبر میں نہیں رہ سکتا۔ اس قسم کے محاورات دراصل شاعرانہ تخیلات ہوتے ہیں چنانچہ ایک شاعر اپنے فرضی معشوق کو کہتا ہے

جی اٹھے کشتۂ انداز تغافل سارے
آپ نے کیوں طرفِ گور غریباں دیکھا

اور یہ سب ایسے کہنے والے ملا دو پیازے اور سننے والے اکبر بادشاہ سے کم نہیں ۔

۲۔ دوسری بات بھی الفضل کو یاد ہوگی جو ہم نے بتائی تھی کہ مرزا صاحب قادیانی نے شیخ ابن عربی کا کشف اپنے حق میں بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ میں آخری آدم ہوں۔ جس طرح آدم جوڑا پیدا ہوا تھا میں بھی جوڑا پیدا ہوا تھا۔ میرے ساتھ میری ہمشیرہ تھی اس کی دونوں ٹانگوں میں میرا سر تھا۔

آپ کو یاد ہوگا کہ اس پر کیا سوال کیا تھا؟ اب سن لو۔

پوچھا تھا حضرت آدم کے ساتھ جو عورت پیدا ہوئی تھی وہ تو آدم کی بیوی تھی ۔مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ جو عورت پیدا ہوئی تھی وہ مرزا صاحب کی کیا لگی؟ کہیے ! نئی بات اور نیا سوال تھا یا نہیں؟

الفضل کی حق پوشی

اس میں شک نہیں کہ اڈیٹر الفضل پورا متبع مرزا قادیانی ہے۔ اس لئے اس کی حق پوشی کا کوئی گلہ نہیں ہونا چاہیے، مگر مثال کے طور پر بتاتے ہیں ۔

بعد تقریر مجھ سے کہا گیا کہ ذرہ چندے کی بابت بھی لوگوں کو کہہ دیجئے ۔ میرے دل میں آیا کہ چندہ کے لئے کہوں گا تو مرزائی رپورٹر اخباروں میں لکھیں گے کہ اپنے سفر خرچ کے بہانے سے لوگوں سے بہت کچھ لے گئے ۔ چنانچہ ایک دفعہ پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی لکھا تھا۔ اس لئے میں نے یوں تحریک کی کہ :

خرچ کے لئے کچھ دینا چاہیے یہ خرچ کسی غیر پر صرف نہیں ہوتا تم لوگ ہی دیتے ہو تم ہی کھاتے ہو ہم تو تمہارے اس چندہ سے سفر خرچ بھی نہیں لیتے۔

اس مضمون کو قادیان کے سرکاری اخبار الفضل نے یوں لکھا:

آخری روز (ثناء اللہ نے) کہا کہ بھائیو! تم ماش لائے اور آپ ہی کھا گئے ہمیں تو ابھی سفر خرچ بھی نہیں دیا گیا۔

ناظرین! اردو دان اصحاب ان دونوں فقروں کو بغور دیکھیں کہ پچھلا فقرہ پہلے کا بیان ہوسکتا ہے؟ ہاں ان لوگوں کے نزدیک ہوسکتا ہے جو رجال کو دجال بتا کر ناواقفوں کو دھوکہ دیں اور انعام کا وعدہ دے کر چپ ہو جائیں۔

مباحثہ میں سکوت

اس دفعہ مرزائیوں نے اعلان کیا کہ ہماری مسجد میں جلسہ ہوگا جس میں سوال کرنے کی اجازت ہوگی۔

مولوی عبدالرحیم اور مولوی محمد امین واعظان اہل حدیث کانفرنس شریک جلسہ ہوئے۔ مرزائی مقرر نے مرزا جی کی کرامت بیان کہ مولوی محمد حسن بھین والہ مر گیا اور پیر مہر علی کی چوری پکڑی گئی۔

اس پر مولوی عبدالرحیم نے اتنا ہی کہا کہ حوالہ دیجئے۔ پس اتنا کہنا تھا کہ:

گوئی مردہ اند۔

قریب نصف گھنٹہ تک ورق الٹ پلٹ کرتے رہے مگر حوالہ نہ ملا۔ اس پر محمدی لوگ فتح کا نقارہ بجاتے ہوئے سب چلے آئے۔

قادیان کے گردونواح میں اس سکوتی فتح کی بہت شہرت ہوئی۔ یہاں تک کہ محمدی قافلہ میں مٹھائی تقسیم ہوئی۔

مختصر یہ کہ جلسہ قادیان ہزار ہا آدمیوں کی شرکت سے بڑی شان وشوکت کے ساتھ اس شعر کا مصداق بن کر ختم ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادہ خواری کا کیا قہر مغاں پر جلسہ
ہم نے اس سال بڑی دھوم سے توڑی توبہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اپریل ۱۹۲۲ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۴۰ھ ص ۴۔۶)

جلسہ قادیان کا اثر

قادیان کے قرب وجوار پر

جناب مولوی صاحب آج کل قادیان کے قرب وجوار میں جو گاؤں ہیں ان کی عجیب ہی حالت ہے جو کہ ذیل میں درج کرتا ہوں:

میں جلسہ کے بعد موضع دیال گڑھ میں گیا۔وہاں ذوالفقار علی امام مسجد و چودھری غلام نبی و چودھری غلام رسول وعنایت اللہ سے ملاقات ہوئی۔

ملاقات کے بعد سب نے بیان کیا کہ مرزائی جو وسوسے سال بھر میں لوگوں کے دلوں میں ڈالتے رہتے ہیں، وہ اس جلسہ سے یوں دور ہو جاتے ہیں جیسے لاحول سے شیطان دور ہو جاتا ہے۔ہم بہت ہی صدق دل سے دعا کرتے ہیں کہ خدا اس جلسہ کو ہمیشہ قائم رکھے آمین۔

پھر اس کے بعد موضع ملک پور میں گیا۔وہاں چودھری فضل میراں و بڈھے خان و چراغ دین ونمبر دار الٰہی بخش ومیاں محمد شریف امام مسجد سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے بھی اسی طرح بیان کیا اور کہنے لگے کہ مرزائی سال بھر میں جو تبلیغ کرتے ہیں اس جلسہ سے اس کا اثر بالکل زائل ہو جاتا ہے اور ہم ہمیشہ دعا کرتے ہیں کہ خدا اس جلسے کے پودے کو ہمیشہ سرسبز رکھے۔

اس کے بعد موضع گودر پور میں گیا۔وہاں میاں فقیر محمد وغیرھم نے بھی اسی طرح بیان کیا کہ اگر کچھ مدت جلسہ قادیان ہوتا رہا تو قادیان میں بجائے مرزائیت کے محمدیت کی آواز آنے لگے گی۔

باقی دیہات کی بھی عنقریب رپورٹ بھیجونگا انشاءاللہ

عبدالرحیم واعظ کانفرنس اہل حدیث از موضع گھمن کلاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔اپریل ۱۹۲۲ء مطابق ۶ شعبان ۔۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۳ ص ۶)

مباحثہ سرگودھا مسئلہ ختم نبوت پر

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ ماہ دسمبر ۱۹۱۶ء میں بمقام سرگودھا مولانا ثناء اللہ امرتسری اور میر محمد اسحاق احمدی کے درمیان ختم نبوت کے مسئلہ پر مباحثہ ہوا تھا۔ احمدیوں کے رسالہ تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۲۱ء میں یہ مباحثہ درج کیا گیا تھا۔ محمدی مناظر کی دلیل کا جو جواب احمدی مناظر نے دیا ہے۔اس کی تردید ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

محمدی مناظر کی دلیل

جناب شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کہا تھا کہ

قرآن کریم کی آیت مشہور ہے و لکن رسول الله و خاتم النبیین۔ اس آیت کی صحیح تفسیر خود آنحضرت ﷺ نے فرمائی ہے چنانچہ ارشاد ہے

قال رسول الله لعلیّ انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی متفق علیه ۔مشکوۃ باب مناقب علی

یعنی رسول خدا ﷺ نے حضرت علی کو فرمایا تو میرے ساتھ وہی نسبت رکھتا ہے جو ہارون کو حضرت موسیٰ کے ساتھ تھی ۔ اتنا کہنے سے شک پیدا ہوتا تھا کہ ہارون چونکہ نبی تھے شاید حضرت علی بھی نبی ہوں تو یہ شک رفع کرنے کو فرمایا الا انه لا نبی بعدی فرق صرف اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔اس مضمون کی احادیث بکثرت ہیں۔

(تشحیذ الاذہان۔اگست ۱۹۲۱ء ص ۲)

جواب از احمدی مناظر

میر محمد اسحاق احمدی نے جواب دیا

جواب نمبر ۱۔ یہاں پر ایک لفظ خاتم ہے دوسرا النبیین ۔ خاتم کے متعلق یہ عرض ہے کہ خاتم کے معنی روکنے والے یا بند کرنے والے کے نہیں ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ خاتم کے معنی مہر کے ہیں ۔ اور مہر کی غرض یہ ہوتی ہے کہ مضمون خط یا کتاب کی تصدیق ہو جائے کہ یہ خط یا مضمون یا کتاب غیر مستند نہیں بلکہ صاحب مہر اس کی تصدیق کرتا ہے ۔ پس ان معنوں کی رو سے آنحضرت ﷺ نبیوں کے خاتم ہین ۔ اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ تمام انبیاء کی تصدیق فرمائی ہے.

جواب الجواب نمبر ا

سورۃ الاحزاب میں ہے

ما کا ن محمد ابا احد من ر جا لکم و لکن رسو ل الله و خا تم النبیین ۔ و کا ن الله بکل شیء علیما ۔

(کہ نہیں محمد ﷺ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے اور لیکن خدا کا پیغمبر ہے اور ختم کرنے والہ تمام نبیوں کا اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والہ)

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے مراد آپ کا آخر النبیین ہونا ہے۔ یعنی یہ کہ آپ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا ۔ نہ تشریعی نہ غیر تشریعی ۔ گویا نبوت کا ملنا اب بند ہو گیا۔ ہمارے اس دعوی پر مندرجہ ذیل دلائل ہیں

دلیل نمبر ا

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۴۹۱ ،اور خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۱۳، فتح الباری جلد ۱۳ صفحہ ۲۸۳ ،قسطلانی جلد ۵ صفحہ ۴۲۱ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۵۶

حد ثنی محمد بن بشا ر حد ثنا جعفر بن محمد حد ثنا شعبة عن فرا ت القناز قا ل سمعت ا با حاز م قا ل قا عدت ا با هريره خمس سنين فسمعت يحد ث عن النبی ﷺ قا ل کانت بنو اسرا ئيل تسو سهم ا لا نبياء کلما هلك نبی خلف نبی و انه لا نبی بعدی و سيکو ن خلفاء فيکثرو ن قا لوا فما تؤ مرنا قا ل فوا بيعة ا لا ول فا لاول اعطو هم حقهم فا ن الله سائلهم

www.KitaboSunnat.com

عما استر عا هم

دیکھئے اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک نبی مرتا تھا تو اس کے بعد دوسرا نبی مبعوث کیا جاتا تھا۔مگر امت محمدیہ میں ایسا نہیں ہوگا کہ آپ کے بعد کسی کو نبوت ملے ۔البتہ خلفاء ہوں گے ۔حضرت موسیٰ کے بعد بنی اسرائیل میں جو نبی ہوئے ہیں وہ تورات پر ہی عمل کرتے تھے یعنی غیر تشریعی نبی تھے پس الفاظ و انه لا نبي بعدی نے صاف بتا دیا کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی کو غیر تشریعی نبوت بھی نہ ملے گی

دلیل نمبر۲

سنن ترمذی مطبوعہ ۱۳۱۰ھ مطبع اودھ اخبار لکھنو صفحہ ۲۷۶، اور جائزۃ الشعوذی جلد۲ صفحہ ۱۳۴

عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی بعدی قال فشق ذالك على الناس فقال المشرات فقالوا يا رسول الله و ما لمشرات قال رؤيا المسلم و هي جزء من اجزاء النبوة ـ

کہ انس بن مالک روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت تمام ہوگئی پس اب کوئی رسول نہیں میرے بعد اور نہ کوئی نبی ۔کہا راوی نے پس گراں ہوئی لوگوں پر یہ بات ۔تب آپ ﷺ نے فرمایا اور لیکن مبشرات باقی ہیں ۔ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ مبشرات کیا چیز ہے؟ فرمایا خواب مسلمانوں کا اور یہ ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکروں میں سے

اس روایت سے تین باتیں معلوم ہوئیں ۔

اول کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو رسالت و نبوت نہ ملے گی ۔

۲ ۔ صرف مبشرات باقی ہیں ۔

۳ ۔مبشرات خواب مسلمانوں کا ہے ۔

۴ ۔ خواب مسلم کا یعنی مبشرات ایک ٹکڑا ہے نبوت کے ٹکروں میں سے ۔

اس کے علاوہ سنن ترمذی کے صفحہ ۲۷۷ اور جائزۃ الشھوذی جلد۲ صفحہ ۱۲۳ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو روایتیں حضرت ابی رزین العقیلی اور حضرت عبادہ بن صامت سے آئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ مومن کا خواب یعنی مبشرات نبوت کے چھیالیس ٹکروں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔

دلیل نمبر۳

سنن ترمذی صفحہ ۲۶۹، سنن ابی داؤد جلد۲ صفحہ ۲۳۳۔۲۳۴، جائزۃ الشہوذی جلد ۱ صفحہ ۱۰۳، دلائل النبوۃ جلد۲ صفحہ ۱۹۶، ترجمہ مشکوۃ جلد۴ صفحہ ۸۹، مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۵۱، لمعات جلد۴ صفحہ ۳۱۴ مظاہر حق جلد۴ صفحہ ۳۲۹ ترجمہ ابوداؤد پارہ ۲۶ صفحہ ۱۰۷۱۔۱۰۷۲ ۔ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۳

عن ثوبان قال قال رسول الله ﷺ اذا وضع السيف فی امتی لم ترفع عنها الی یوم القیامة ولا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من امتی بالمشرکین و حتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی الله و انا خاتم النبیین لا نبی بعدی

ثوبان سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس وقت رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں۔نہیں اٹھائے جائے گی تلوار وقتل اس سے قیامت تک۔اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں کئی ایک قبیلے میری امت سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں ہوں گے میری امت میں سے جھوٹے وہ تیس ہوں گے سب یہی کہیں گے کہ ہم خدا کے رسول ہیں، حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور نہیں کوئی نبی میرے بعد۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ خاتم النبین سے مراد لا نبی بعدی ہے۔ پس قادیانی مناظر کی تاویل باطل ٹھہری۔

نیز امت محمدیہ میں کتنے اشخاص نبوت و رسالت کے مدعی ہوں گے۔ نیز آنحضرت ﷺ ان سب مدعیان کو جھوٹا کہتے ہیں۔ چونکہ ان مدعیان نبوت میں سے بعض نے نبوت تشریعی اور بعض نے نبوت غیر تشریعی کا دعوی کیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے مدعیان نبوت کو جھوٹا کہا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ الفاظ لا نبی بعدی میں ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوطرح نبوت کے اجراء کی نفی کی ہے۔

نیز اگر ہم الفاظ لا نبی بعدی سے نبوت تشریعی کی نفی اور نبوت غیر تشریعی کا اجراء مراد لیں تو الفاظ کلھم یز عم انه نبی الله کے کیا معنی ہوں گے؟

کیا اس کے یہ معنی ہوں کہ وہ تیس کذاب نبوت تشریعی کے مدعی ہوں گے حالانکہ یہ سراسر غلط ہے۔

دلیل نمبر۴

سنن ابن ماجہ صفحہ ۳۰۷، رفع العجاجۃ جلد ۳ صفحہ ۳۳۳، ۳۳۴۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۸ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۳

عن ابی اما مة البا هلی قا ل خطبنا رسو ل الله ﷺ و کا ن اکثر خطبته حد یثا حد ثنا ه عن الد جا ل و حذ ر ناه فکا ن من قو له ان قا ل انه لم تکن فتنة فی ا لا ر ض منذ ذر الله ذریة آ دم اعظم من فتنة الد جا ل و ان الله لم یبعث نبیاً ا لا حذر امته الد جا ل و انا آ خر ا لا نبیاء و انتم آ خر ا لا مم ۔

کہ ابوامامہ باہلی سے روایت ہے آپ ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال کے متعلق تھا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو ڈرایا اس سے تو فرمایا کوئی فتنہ جب اللہ سے اللہ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین کے فتنے سے بڑھ کر نہیں ہوا اور اللہ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو۔ اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو

اس روایت سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ آخر الانبیاء ہیں اور امت محمدیہ آخر الامم ہے۔ پس منشی قاسم علی مرزائی مبلغ کی تحریر مندرجہ حاشیہ سراسر غلط ثابت ہوئی اس لئے کہ رسول خدا ﷺ نے خود خاتم النبیین کے معنی لا نبی بعدی اور ا نا آخر الا نبیاء کہہ کر یہ بتا دیئے کہ آپ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی کو منصب نبوت نہیں ملے (منشی قاسم علی لکھتا ہے ۔ جو اکثر مسلمان اپنی کج فہمی سے خاتم النبیین کے معنی یہ بتا کر کہ آپ تمام نبیوں کے آخری نبی ہیں کہد یا کرتے ہیں کہ آپ کے بعد خدا کوئی نبی مبعوث نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرے، ان کا یہ قول کفار بنی اسرائیل کے قول لن یبعث اللہ من بعدہ رسو لا کا مترادف ہے اور اس سے حضور پر نور اعلی وارفع شان کو بے حد گھٹا کر منقصت شان نبوی قولاً کرتے ہیں کیونکہ آخری نبی ہونا اور انعام و رحمت الٰہی کا خاتمہ کر کے خیر الامۃ کو ہمیشہ کے لئے اس انعام سے محروم کر دینا فی نفسہ موجب فضیلت و باعث شرف و بزرگی نہیں۔ النبوۃ فی خیر الامۃ ٹائٹل پیج۔ب)

دلیل نمبر ۵

ترجمہ مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۲۲۸۔۲۲۹، مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۱۔ لمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۵، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۰۳، خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۹۳

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فضیلت دیا گیا میں نبیوں پر ساتھ چھ خصلتوں کے دیا گیا۔ میں کلمے جامع اور فتح دیا گیا دشمنوں کے دلوں میں رعب ڈالنے کیساتھ، اور حلال کی گئیں میرے لئے غنیمت، اور کی گئی میرے لئے زمین مسجد اور پاک کرنیوالی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کی گئی میرے ساتھ نبوت (روایت کی یہ مسلم نے)

دلیل نمبر ۶

ترجمہ مشکوۃ جلد ۴ باب فضائل سید المرسلین وفصل اول صفحہ ۲۲۷۔۲۲۸۔ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۵۸، لمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۲، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۰۱

روایت ہے ابی ہریرہؓ سے، کہا۔ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مثل میری اور مثل انبیاء کی جیسے ایک محل کی ہے کہ اچھی بنائی گئی اس کی دیوار اس کے مگر چھوڑی گئی اس محل سے ایک اینٹ کی جگہ پھر کہا پھرنے لگے اس کے دیکھنے والے تعجب کرتے تھے اس دیوار کی خوبی سے مگر ایک اینٹ کی جگہ سو میں ہوا کہ بند کی میں نے اینٹ کی جگہ جو خالی تھی ختم کی گئی ساتھ میرے دیوار اور ختم کئے رسول میرے ساتھ۔

ایک اور روایت میں ہے: پس میں ہوں مثال اس اینٹ کی اور میں ہوں ختم کرنے والہ نبیوں کا۔ (روایت کی یہ بخاری اور مسلم نے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر ۷

ابن جریر طبری کی تفسیر ابن جریر کی جلد ۲۲ کے صفحہ ۱۱ میں ہے

خا تم النبیین الذی ختم النبوۃ فطبع علیھا فلا تفتح لا حد بعدہ ۔

عن قتادہ و خا تم النبیین ای آ خر ھم ۔

و قرأ ذا لك فیما یذ کر الحسن و العا صم خا تم النبیین بفتح التاء بمعنی انه آ خر النبیین ۔

سیوطی تفسیر درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ میں لکھتے ہیں:

ا خر ج عبد بن حمید عن الحسن قا ل ختم النبیین بمحمد ﷺ و کا ن آ خر من بعث۔

اخر ج عبد الرزاق و عبد حمید و ابن المنذر و ابن ابی حاتم عن قتادہ فی قو له و لکن رسو ل الله و خا تم النبیین قا ل آخر نبی

لسان العرب جلد ۱۵ صفحہ ۵۵ پر لکھا ہے:

و خا تم النبین ای آ خر ھم

زمخشری کشاف جلد ۲ صفحہ ۲۱۵، مدارک التنزیل جلد ۳ صفحہ ۴۷۰، جامع البیان صفحہ ۳۶۴، ابی السعو د جلد ۷ صفحہ ۴۴۹ ۔ مرقا ۃ جلد ۵ صفحہ ۱۸۴، ۵۶۴، شرح شفا جلد ۱ صفحہ ۴۹۴، زر قا نی شرح موا ہب لد نیہ جلد ۵ صفحہ ۲۶۷، ارشاد الساری شرح صحیح بخاری جلد ۶ صفحہ ۲۱ لمعات جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ پر:

خاتم النبیین کے معنی آخر النبیین ہی لئے گئے ہیں۔

ان سات دلائل سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خاتم النبیین سے مراد یہ ہے کہ آپ ﷺ تمام انبیاء سے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد کسی شخص کو نبوت نہ ملے گی نہ تشریعی نہ غیر تشریعی ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۲۲ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۴ ص ۷۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیہ: مباحثہ سرگودھا

(یہ مضمون گذشتہ پرچے میں شروع ہوکر مخالف کی ایک دلیل کا ذکر مع جواب درج ہوا مباحثہ سرگودھا میں مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان نے ختم نبوت پر آیت خاتم النبیین اور حدیث لا نبی بعدی پیش کی تھی جس کے جواب میں فریق قادیانی کی پہلی دلیل کا جواب سابقہ پرچہ میں آچکا ہے آج دوسری دلیل کا مع جواب ذکر ہے۔ حبیب اللہ)

جواب نمبر۲۔ از جانب قادیانی:

جس طرح لا نبی بعدی رسول کریم کا قول ہے اسی طرح رسول کریم ﷺ کا یہ قول بھی بخاری شریف میں ہے

ا ذا هلك كسرى فلا كسرى بعده و اذا هلك قيصر فلا قيصر بعده ۔

اب اگر یہاں ذات کی نفی ہو تو یہ واقعات کے خلاف ہے۔ کیوں کہ موجودہ قیصر کے بعد بھی اس قیصر کا بیٹا قیصر ہوا۔ اس لئے لا قیصر کے یہ معنی ہوئے کہ قیصر کا بیٹا پہلے جیسا قیصر نہ ہوگا۔ اسی طرح لا نبی بعدی کے یہ معنی ہوئے کہ میرے جیسا یعنی صاحب شریعت نبی نہیں ہوگا۔

(تشحیذ الاذہان۔ ص ۱۴۔۱۵)

جواب نمبر۲ کی تردید از جانب محمدی

بخاری جلد ا صفحہ ۵۱۱، مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۶ پر ہے

عن ابی هريره قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده و اذا هلك قيصر فلا قيصر بعده ه و الذى نفس محمد بيده لتنفقن كنو ز هما فى سبيل الله ۔

کہ ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اب جو کسری ہے جب وہ مرے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہ ہوگا اور اب جو قیصر ہے جب وہ مرے گا تو اس کے بعد کوئی قیصر نہ ہوگا۔ قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم ان کے خزانے اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے

فتح الباری جز ۱۴ صفحہ ۳۴۷، عمدۃ القاری جلد ۵ صفحہ ۵۶۳، نووی شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۹۶، خاتمہ مجمع البحار صفحہ ۴۸۷ اور الجوا ب الصحیح لمن بد ل دین المسیح جلد ۴ صفحہ ۱۳۷۔۱۳۸ پر مندرجہ حدیث کے الفاظ ا ذا هلك كسرى فلا كسرى بعده و اذا هلك قيصر فلا قيصر بعده کی شرح میں لکھا ہے:

و ان المرا دلا يبقى كسرى با لعراق و لا قيصر با لشا م و هذا منقو ل عن الشا فعی قا ل و سبب الحد يث ان قر يشا كا نوا يأ تو ن الشا م و العراق تجاراً فلما اسلموا خا فوا انقطاع سفرهم اليها لد خو لهم فی ا لاسلا م فقا ل النبی ﷺ ذا لك تطيباًلقلو بهم و تبشيرا لهم با ن ملكهما سينزل عن الا قليمين المذ كورين

کہ مراد اس سے یہ ہے کہ نہ ہوگا کوئی کسری عراق میں نہ کوئی قیصر شام میں اور یہ منقول ہے شافعی سے کہ سبب اس روایت کا یہ ہے کہ قریش شام وعراق کی طرف تجارت کے سفر کرتے تھے پس جب وہ مسلمان ہوئے تو ان کو خوف ہوا کہ ان کے اسلام لانے سے ان کے سفر شام و عراق کی طرف ٹوٹ نہ جائیں۔ پس آپ ﷺ نے یہ بات ان کی تشفی قلوب کے لئے کہی اور ان کو خوش خبری دی ک کسری اور قیصر کی حکومتیں عراق اور شام سے اٹھ جائیں گی۔

اب اس تشریح کے ہوتے ہوئے مرزائی صاحبان مندرجہ روایت سے کیا فائدہ اٹھا سکتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اپریل ۱۹۲۲ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۵ ص ۵)

اشعار فارسی در ذکر قادیانی

مولوی عبدالعزیز قلعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپس از ثنائے خدائے ودود
سزد بر حبیبش سلام و درود
بر اصحاب و اتباع و اتباع شاں
پیا پے بود رحمتِ حق رواں
ازاں پس رسانم بخدمت سلام
پس از وے ازیں بندہ بشنو پیام
کہ دیدم باخبارت اے فخر دیں
سہ صد جمع کر دی پئے قادئین
(یعنی برائے تصحیح حدیث یخرج دجال..الخ)،
کنم آفرین بر دلیری تو
مسلّم بملک است شیری تو
ترا شیر پنجاب گفتن سزا ست
کہ چوں تو نہ مر دے بہ پنجاب خا ست
تو ہر بار دادی باپشاں شکست
ندارند جز باو چیزے بدست
چو روباہ بگیرند راہِ گریز
کہ کردند با شیر نر پنجہ تیز
ز انصار دین خدا دانمت
نہ بیہودہ گفتم بجا دانمت
ترا حشر باشد بانصار دیں
چو تو بہرِ حق مے کنی کارِ دیں
توئی فاتح قادیان بو الوفاء
ترا نصرت حق رسید از سماء
بہر کار ایزد ترا یار باد
ز دور حواد ث نگہدار باد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شب و روز خواہم ز خلاق جاں
کہ از رنج دارد خدا در اماں
نیا بی ز آفاتِ دوراں گزند
کنی کار کائد خدا را پسند
رہِ راست رو تا شوی نیک نام
کہ از راستی خوش شود خاص و عام
ز نا راستی مرد گردد خوار
کہ کاذب شود خوار و بے اعتبار
ندیدی سوئے قادیانی مسیح
کہ از کذب و نا راستی شد فضیح
بعالم در انام کذاب شد
ز نا راستی خوار و بے آب شد
بالہام از کذب شد مدعی
سزد گر بگویم درا مفتری
ہر آنچہ او الہام با خلق گفت
گلِ دیگر از گفتنِ او شگفت
بگفتا کہ بر آسماں کرد گار
بہ بست عقدِ من با زنِ ہوشیار
اگر پرسی از من ز ما وائے او
بہ ہشیار پور خاص تر جائے او
خدائم دریں گفتنش کرد خوار
نیامد بہ عقد آں زنِ نامدار
بمایوسی و نا مرادی بمرد
بدر گورِ خود حسرت عقد برد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و گر گفتہ کا آتھم بمیرد شتاب
و لیکن بمیعاد آں ہم نمرد
ز الہام ملہم خجالت ببرد
غرض زین چنیں چند الہام راند
کہ ملہم دراں سخت حیراں بماند
گہے نامدہ وحی حق سوئے او
نہ جبریل دیدہ گہے روئے او
نہ حکمے رسیدہ برو از سماء
نہ دیدہ گہے روئے صدق و صفا
چو صاحب یما مہ ہے دانمش
سرِ ژا ژ خایاں ہے خوانمش
نہ این ابن مر یم مسیح را مثیل
کہ او بود از مرسلان جلیل
کجا ابن مریم کجا میرزا
چہ نسبت بود خاک را با سماء
چہ نسبت شب تار را با نہار
چہ نسبت خزاں را بود با بہار
کجا کفر و اسلام اے نیک رائے
مسیح بود از بندگان خدائے
چہ دارند مرزائیاں اعتقاد
کہ دور اند از راہِ صدق و سداد
چرا باز نائندہ زیں کجروی
چہ انجام باشد ازیں پیروی
چہ ایشاں گرفتند نا راست راہ
فتادند زیں راہ چو کوراں بچاہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا اے کہ بر نقش مرزا روی
کہ نا گہ گرفتار دوزخ شوی
مدہ زندگانی خود را بباد
مگر روز محشر تو آری بیاد
عزیزا ازیں گفتنِ خود خموش
تو بر راہِ حق باش و حق را نیوش

(عبدالعزیز خلف مولوی غلام رسول ساکن قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اپریل ۱۹۲۲ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۵ ص ۹)

روپیہ دینے سے انکار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش کردہ حدیث

یخرج دجال یختلون ..الخ

کا قضیہ پھرتے پھراتے چکر کاٹتے یہاں تک پہنچا تھا کہ قاضی اکمل صاحب قادیانی نے بڑے زور سے بذریعہ خط اور بذریعہ اخبار الفضل ہم کو نوٹس دیا تھا کہ اچھا ہم (قاضی مذکور) تین سو روپیہ امانت رکھوا دیتے ہیں آپ (ثناء اللہ) مسلّمہ منصف کے سامنے اپنا دعوی (کہ کتاب مطلوبہ سے صحیح الطبع کتاب مراد ہے) ثابت کردو تو تین سو روپیہ ہم آپ کو دے دیں گے اس کی منظوری بذریعہ خط فوراً بھیج دی اور اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۴ فروری میں بھی قاضی صاحب کی چٹھی اور اپنی منظوری درج کرا دی۔ اس کے بعد عرصہ تک انتظار رہا کہ قاضی صاحب روپیہ امانت رکھ کر ہم کو بلاویں گے۔

آخر بولے تو یہ بولے کہ ہمارے ساتھ آپ بھی تین سو روپیہ رکھو تا کہ بوقت عدم ثبوت آپ کے دعوی کے ہم اپنا (غلط) حوالہ دکھا کر روپیہ لے سکیں۔

اس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷، ۲۴ مارچ میں دیا گیا کہ آپ کے چیلنج کے مطابق روپیہ امانت رکھنا مجھ پر نہیں آتا، کیونکہ آپ نے اپنے چیلنج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ شرط نہیں لگائی تھی۔ تاہم میں بغرض فیصلہ کہتا ہوں کہ روپیہ میں اپنے پاس رکھوں گا۔ اس امر کا فیصلہ بھی منصف سے کرایا جائے گا کہ اس چیلنج کی پابندی میں روپیہ امانت رکھنا مجھ پر بھی واجب ہے؟ اگر فیصلہ رکھنے کا ہوا تو اوسی وقت رکھ دونگا ملاحظہ ہو

(اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء)

ایسی صاف اور سیدھی بات کو سن کر کون صاف دل ہے جو قبول نہ کرے گا مگر جن لوگوں کی عادت ہی یہ ہو کہ

ان یّروا سبیل الرّشد لا یتّخذوہ سبیلا

وہ کیوں کر قبول کر سکتے ہیں۔ اس لئے قادیانی امت نے جو جواب دیا وہ غیر متوقع نہیں بلکہ ایسے لوگوں سے اس کی توقع ہے۔

قاضی اکمل صاحب خیریت سے لکھتے ہیں اور کیا صاف لکھتے ہیں ناظرین بغور پڑھیں:

ناظرین الفضل کو معلوم ہے کہ ۲۰ مارچ کے الفضل میں لکھ دیا گیا تھا کہ اگر مولوی ثناء اللہ تین سو روپیہ انعام لینا چاہتے ہیں تو وہ ۲۴ مارچ تک ہمیں اطلاع دیں کہ میں ثناء اللہ اپنا تین سو روپیہ جمع کرانے کو تیار ہوں چونکہ ۲۴ مارچ کی بجائے ۱۰۔ اپریل تک اپنا تین سو روپیہ جمع نہیں کرایا جو اصل بناء مباحثہ ہے اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اب ہم اپنا پیش کردہ انعام جمع کرانے کے ذمہ دار نہیں (الفضل ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۲ء ص ۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس الہامی جماعت کے کرشمے دیکھئے۔ ۱۷۔ اور ۲۴ مارچ کے اہل حدیث امرتسر کا ذکر ہی نہیں کیا۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی ذرا سا سمجھدار احمدی، جس کے دماغ میں کوئی معقول بات آ سکتی ہو، اہل حدیث کے جواب کو صحیح جان لے۔

معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی نے اپنا ضعف محسوس کر کے خائف ہو کر یہ طرح نکالی ہے لیکن کیا وہ جانتی ہے کہ ہم اس کو چھوڑ دیں گے

ستعلم لیلی ای دین تداینت
و ای غریم فی التقاضی غریمها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل تعریف:

ہم مانتے ہیں کہ قادیانی جماعت میں سے ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی صاحب بڑے دل گردے کے آدمی ہیں۔ انہوں نے مباحثہ لدھیانہ میں جب تین سو کا وعدہ کیا تھا، تو فوراً امین کے پاس رکھ دیا تھا۔ جس کے وصول کرنے میں ہم کو ذرہ بھر تکلیف نہ ہوئی جس کے لئے ہم اون کے مداح ہیں، اور قاضی اکمل صاحب کے گلہ گذار۔

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اپریل ۱۹۲۲ء۔ ۲۹ شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ ص ۶۔۷)

بقیہ: مباحثہ سرگودھا

جواب نمبر ۳ من جانب قادیانی

خاتم النبیین کے معنی اور لا نبی بعدی کے معنی اگر یہ کئے جائیں کہ رسول اکرم ﷺ کے بعد مطلقاً کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو یہ قرآن مجید اور احادیث کے اور مقامات کے بالکل خلاف اور معارض ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ آیت اور حدیث کے یہ معنی نہیں بلکہ وہ معنی ہیں جو قرآن مجید اور نصوص کے مطابق ہو اور وہ نصوص یہ ہیں

قرآن فرماتا ہے

یا بنی آدم اما یأتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی۔

یہ آیت نبی ﷺ پر اتری۔ اس زمانہ اور مابعد کے لوگ مخاطب ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی رسول کا آنا ناممکن نہیں ورنہ یہ فقرہ معاذ اللہ فضول تھا۔

اور اسی طرح دوسرے مقام میں فرمایا

اللہ یصطفی من الملائکۃ رسلاً و من الناس۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یصطفی مضارع کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال پر حاوی ہے یعنی اللہ چنتا ہے اور چنے گا لوگوں میں سے رسول ۔یعنی یہ سنت مستمرہ ہے ۔

اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ رسول کریم ﷺ کے بعد رسول آ سکتا ہے ورنہ یہ کیوں فرمایا کہ اللہ چنتا ہے اور چنے گا لوگوں میں سے رسول ۔

جواب نمبر۳ کی تردید از جانب محمدی

قرآن کی سورت الاعراف، رکوع ۱۱ میں ہے

یا بنی آ دم اما یأ تینّکم رسل منکم یقصّو ن علیکم آ یا تی فمن اتّقی و اصلح فلا خو ف علیھم و لا ھم یحز نو ن

اے آدم کے بیٹو اگر آئیں تمہارے پاس پیغمبر تم میں سے بیان کریں او پر تمہارے نشانیاں میری ۔ پس جو کوئی پر ہیزگاری کرے اور نیکی کرے ۔ پس نہیں ڈر او پر ان کے اور نہ وہ غم گین ہوں گے ۔

میں کہتا ہوں احمدی مناظر کا مذہب تو یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی صاحب شریعت نبی نہیں ہوسکتا (ص ۱۴) یعنی آنخضرت ﷺ کے بعد غیر تشریعی نبی آ سکتا ہے ۔ یاد رہے کہ احمدیوں کے اس عقیدے کے چار جزو ہیں ۔

اول یہ کہ انخضرت ﷺ کے بعد نبی کا آنا ۔

۲۔اس نبی کا امت محمدیہ میں سے ہونا ۔

۳۔ اس نبی کا غیر تشریعی ہونا ۔

۴۔ امت محمدیہ میں سے کسی شخص کا فنافی الرسول ہوکر اس نبوت غیر تشریعی کو پانا ۔

اب میں پوچھتا ہوں کہ اس آیت کے کن الفاظ سے یہ ثابت ہے کہ آنخضرت ﷺ کے بعد امت محمدیہ میں سے فنافی الرسول مسلمان کو غیر تشریعی نبوت ملے گی

یاد رہے کہ اگر اس آیت سے آنخضرت ﷺ کے بعد اجراء نبوت پر استدلال کیا جائے تو صرف غیر تشریعی نبوت کے اجراء پر کیوں دلیل پیش کی جاتی ہے ۔ اہل سنت کا مخالف اسی آیت کو تشریعی نبوت کے اجراء پر بھی پیش کرسکتا ہے کیونکہ اس آیت میں جو لفظ رسل آیا ہے

یہ لفظ قرآن میں تشریعی اور غیر تشریعی نبیوں کے لئے استعمال ہوا ہے ۔ چنانچہ اہل بہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی مرزا حسین علی بہاء اللہ ایرانی مدعی مسیحیت و رسالت کے پیروؤں کی مشہور کتاب الفرائد کے صفحہ ۳۱۴ پر ابوالفضل محمد بن محمد رضا الجرقانی (بہائی عالم) لکھتا ہے

وکذالک درسورۃ اعراف فرمودہ است یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم ایں آیت مبارکہ درغایت صراحت است کہ اخبار از مستقل است زیرا کہ لفظ یا تینکم بابون تاکید مؤکد داشتہ و یا تینکم فرمودہ است یعنی البتہ خواہند آمد برشما رسولانی از جنس شما و آیات غرا برشما تلاوت وقرئت خواہند نمود پس ہر کہ پرہیز گار شود ونکوکار باشد خوفے وحزنے براو وارد نیاید

فرقہ مرزائیہ سے پہلے اہل بہاء نے اس آیت سے آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کے اجراء پر استدلال کیا تھا اب احمدیوں نے بھی اس استدلال کو اہل بہاء سے لیا ہے جب کہ آیت خاتم النبیین سے آنحضرت ﷺ کا آخر الانبیاء ہونا اور آپ کے بعد کسی نبوت تشریعی یا غیر تشریعی کا نہ ملنا بخوبی طور پر ثابت کیا گیا ہے تو اس آیت سے آنحضرت ﷺ کے بعد امت محمدیہ سے غیر تشریعی نبی کے آنے پر استدلال کرنا سراسر غلط ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اپریل ۱۹۲۲ء۔ ۲۹ شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ ص ۷۔۸)

تنکے کا سہارا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی نبی اور ان کی امت کو ہمارے مقابلہ جو شکستیں ہوتی رہی ہیں ان سے ان کے دل زخمی ہیں اس لئے وہ اپنے اور اپنے مریدوں کے دل بہلانے کو کوئی نہ کوئی واقعہ میرے متعلق لکھ کر فرحت حاصل کر لیا کرتے ہیں۔

حال میں امرتسر کی میونسپل ممبری کے قصے کو بھی انہوں نے اپنے لئے دل خوش کن سمجھا ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنے زخمی دوستوں کو ذرہ سسکنے کا موقع دیں۔ لیکن اس خیال سے کہ کوئی ناواقف ان کے دھوکہ میں نہ آجائے اصل حال لکھتے ہیں۔

میونسپل ممبری کی امیدواری اور استعفی کی وجہ مفصل اہل حدیث ۲۱۔ اپریل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں درج ہو چکی ہے کہ خلافت کمیٹی امرتسر نے میرا نام بھی پاس کیا، مگر مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور دیگر احباب کے مشورے سے میں الگ ہو گیا۔ آج اس کے متعلق ایک دو واقعات اور سناتے ہیں۔ پہلے قادیانی اخبار الفضل کی خوشی کے چند فقرات سنا لیں۔ اڈیٹر صاحب الفضل لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کو ایک معمولی مقابلے میں جو ناکامی ہوئی ہے اس نے ان کی حیثیت کو بالکل نمایاں کر دیا امرت سر کی میونسپل کمیٹی کی ممبری کے لئے اس سال مولوی صاحب بڑے طمطراق سے کھڑے ہوئے اور اس کے لئے سرتوڑ کوشش کی (بالکل جھوٹ) لیکن چونکہ ان کے مدمقابل ایک ذی اثر بیرسٹر تھے اس لئے بڑی حیل و حجت کے بعد اور کامیابی کی کوئی صورت نہ دیکھتے ہوئے مولوی صاحب کو امیدواری سے دست بردار ہونا پڑا۔

(اس کے ثبوت میں اخبار وکیل امرتسر سے ایک دو فقرے نقل کئے ہیں جن کا جواب اہلحدیث مورخہ ۲۱ جنوری میں دیا گیا ہے)

جواب: مفصل جواب مع دست خطی درخواست ممبران وفد جو میرے پاس آئے تھے جن میں آپ کے ذی اثر بیرسٹر بھی تھے پہلے درج ہو چکا ہے۔

آج وہ فقرات خاص ہم نقل کرتے ہیں جو وفد کے سرگروہ حاجی نور احمد سوداگر چرم میونسپل کمشنر امرتسر نے فرمائے تھے۔ حاجی صاحب جب سوداگران چرم کے ساتھ دفتر اہل حدیث میں آئے تو مجھے مخاطب کر کے آپ نے فرمایا:

مولوی صاحب! آپ دینی کام میں ایسے مصروف ہیں کہ شب و روز آپ کو فرست نہیں کہیں غیر مسلموں آریوں وغیرہ سے مقابلہ ہے کہیں مرزائیوں وغیرہ سے مباحثہ۔ آپ جواب ممبری میں شریک ہونے لگے ہیں تو بسم اللہ شریک ہو جیئے مگر اپنی خدمت کے لئے ہم کو کوئی اور اپنے جیسا آدمی دیجئے تا کہ ہم مسلمانوں کی دینی ضرورت نہ رک جائے۔

مولوی صاحب! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ میونسپل کمیٹی کی ممبری میں آپ کا بہت وقت لگے گا جس سے آپ کے مشاغل دینیہ کو سخت نقصان پہنچے گا جو ہم مسلمانوں کو کسی طرح گوارا نہیں۔ (میں ان فقرات کی تصدیق کرتا ہوں نور احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجی نور احمد صاحب کی تصدیق درج ہے۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اور دیگر ممبران وفد نے بھی حاجی صاحب موصوف کی تائید کی۔ اور ایک درخواست تحریری میرے سامنے پیش کی جو اہل حدیث مورخہ ۲۱۔ اپریل میں درج ہو چکی ہے۔ ان فقرات کے معانی پر جب میں نے خود بھی غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میونسپل کمیٹی کے فرائض میرے دینی اور علمی مشاغل سے بیشک متصادم ہوں گے۔ نیز مجھ کو مولوی عبدالقادر صاحب قصوری کا وہ مخلصانہ مشورہ بھی یاد آیا جو انہوں نے بوقت میرے انتخاب کے خلافت کمیٹی میں مجھے کہا تھا کہ آپ کے مشاغل علمیہ سے ان مشاغل کو تصادم ہوگا جس سے مشاغل علمیہ اور خدمات دینیہ کو نقصان پہنچے گا۔

سب واقعات ذہن نشین کر کے میں نے معزز وفد کی عزت رکھنے کو درخواست واپس لے لی۔ تو بتائیے کہ یہ میری حیثیت علمی اور خدمت دینی کا ثبوت ہوا یا نفی ہوئی۔ سچ ہے:

گل ست سعدی و در چشم دشمناں خارست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ مئی ۱۹۲۲ء۔ ۷ رمضان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۷۔ ص ۴)

جلسہ قادیان کا اثر گردونواح پر

جناب مولوی محمد امین واعظ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس، لکھتے ہیں:

میں قادیان کے اسلامی جلسہ (جو مرزائی خیالات کی تردید کے لئے تھا) سے فارغ ہو کر مقام، بہادر حسین، پہونچا۔ میں محمد دین نے بیان کیا کہ یہاں کے مرزائی بھی اسلامی جلسہ کے اثر کی وجہ سے خاموش ہو گئے ہیں، آپ بھی ذرا مرزائی عقاید کی تردید کریں میں وعظ بیان کیا مرزا صاحب یہودی صفت انسان تھے (بحوالہ کشتی نوح ص ۱۶، ایام صلح ص ۶۵) بعد وعظ مرزائیوں نے اسی مضمون کے ثبوت کے لئے تحریر کردہ کہ کاذب سچے کا عقیدہ اختیار کرے۔ موضع مسانیاں کے لوگ یہاں آئے تھے انہوں نے کہا اب ان کو بعد اسلامیہ جلسہ کے دوبارہ ذلت ہوئی ہے ایسا ہی میاں حسن علی امام مسجد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈلہ نے بیان کیا کہ ہمارے گاؤں کے مرزائی اب جنگ وجدل کی تیاری کرتے رہتے ہیں بعد شرمندگی کی۔ ایسا ہی قصبہ فتح گڈھ چوڑیاں ..اور دھرم کوٹ وغیرہ کے لوگوں نے بیان کیا اور دعا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ اس اسلامی جلسہ کو قائم رکھے۔ جس قدر مرزائیوں نے سال بھر کوشش کی تھی اس ایک ہی جلسہ نے اس کا خاتمہ کر دیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ مئی ۱۹۲۲ء۔ ۷ رمضان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۷۔ ص ۵)

نزول عیسیٰ من السماء

مرزا صاحب قادیانی نے کئی ایک جگہ دعویٰ سے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ کے نزول میں آسمان سے آنے کا لفظ نہیں ان کی تردید کرنے کو سب سے پہلے میں نے مباحثہ مالیر کوٹلہ میں امام بیہقی کی کتاب الاسماء سے حدیث سنائی تھی جس کے جواب میں مناظر فریق ثانی (حافظ روشن علی) نے کہا کہ کتاب الاسماء میں اس روایت کے ساتھ لکھا ہے۔ رواہ البخاری۔ حالانکہ بخاری میں یہ روایت (من السماء والی) نہیں ہے اس کا جواب اس وقت اور اس کے بعد اہل حدیث میں بھی دیا گیا کہ رواہ البخاری سے مراد اصل مضمون کی تائید ہے نہ کہ کل لفظوں کی۔ مگر احمدی جماعت کی خاص خصوصیت یہ ہے کہ کسی غلط سے غلط عذر کو بھی نہیں چھوڑا کرتے بلکہ اس کو ساری کوشش سے تازہ کرتے رہتے ہیں چنانچہ یہی سوال مولوی جلال الدین نے قادیان کے رسالہ (ریویو) میں لکھا جس کا جواب مولوی محمد امین کی طرف سے درج ذیل ہے (ثناءاللہ)

آج ایک سوال کا جواب عرض کرتا ہوں جو کہ حال ہی میں مولوی جلال الدین سیکھوانی نے ریویو میں کتاب الاسماء للبیھقی میں رواہ البخاری کی نسبت شائع کیا ہے۔

امام بیہقی کے رواہ البخاری لکھنے سے یہ سمجھنا کہ یہ روایت عین بخاری میں ہونی چاہیے ایسا سمجھ کر تلاش کرنا غلط ہے کیونکہ یہ کتاب خود مسند ہے نہ مخرج رواہ البخاری کا محض تائید مضمون ہے نہ وجود الفاظ بعینہ و بتمامہ۔ ثبوت سنئیے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستخرجات الفیہ مطبوعہ فاروقی دہلی:

و الاصل یعنی البیهقی و من عزا
و لیت اذا زاد الحمیدی میزا

اس شعر پر حاشیہ یہ ہے:

ا لا ما م ابو بکر ا حمد بن الحسین البیهقی با لاسکان للوزن او نیة الوقف نسبت البیهقی قری مجمتمة بنوا حی نیسا بور فی السنن الکبری و المعرفة و غیر هما ۔ و من عزا ، ای نسب الی الشیخین او ا حد هما کا لا مام ابی محمدالحسین بن مسعود البغوی فی شر ح السنه کا نه قیل فا لبیهقی و البغوی و غیر هما یر وون الحد یث باسا نید هم ثم بعز و هم اصل الحد یث لا عز و الفا ظ ۔ فتح الباقی (خلاصہ ترجمہ: امام بیہقی وغیرہ حدیث کو اپنی سند سے روایت کرتے ہیں پھر انکی دوسری طرف نسبت کرنے سے مراد مضمون حدیث ہوتا ہے نہ الفاظ)۔

یعنی ان کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دوسری کتابوں میں ہمارے مضمون کی تائید ملتی ہے نہ یہ کہ جو الفاظ ہم نے اپنی کتاب میں بیان کئے ہیں وہ سب کے سب دوسری کتاب میں موجود ہیں۔ اس قاعدہ کے ہوتے ہوئے دوسری کتابوں سے بعینہ انہی الفاظ کو تلاش کرنا اصول ناواقفی ہے۔

مزید سنئے: تدریب الراوی صفحہ ۳۳۔ الثالثہ۔

الکتب المخر جه علی الصحیحین لم یلتز م فیما موا فقهما ای الصحیحین فی ا لا لفا ظ لا نهم یر وو ن با لا لفا ظ التی وقعت لهم عن شیو خهم فحصل فیها تفاوت قلیل فی ا للفظ و فی المعنی اقل و کذا ماروه البیهقی فی السنن و المعرفة و غیر هما و البغوی فی شر ح السنه و شبههما قا ئلین رواه البخاری او مسلم وقع فی بعضه ایضاً تفاوت فی المعنی و فی ا لا لفا ظ فمراد هم بقو لهم ذلك ا نهما انما رو تا ا صله ای

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل الحد یث دو ن ا للفظ الذی اورده و حینئذ فلا یجوز
لك ان تنقل منهما ای من الکتب المذ کوره من المستخر جا ت
و ما ذکر حد یثاً و تقو ل فیه هو کذا فیهما ای الصحیحین ا لا
ان تقا بله بهما او یقو ل المصنف ا خر جا ه بلفظه بخلا ف
المختصرات عن الصحیحین فا نهم نقلوا فیهما الفا ظهما عن
غیر زیادة و لا تغییر ۔

یعنی امام بیہقی و بغوی اور جوان کی ما نند ہیں جب یہ کہیں کہ رواہ البخاری و مسلم، اس کو بخاری اور مسلم نے روایت کیا، اس کا مطلب یہ ہوتا کہ بخاری و مسلم میں اس کا (ہماری بیان کردہ حدیث کا) مضمون ملتا ہے، نہ یہ کہ بخاری و مسلم میں یہی الفاظ موجود ہیں (ایسا سمجھنا جہالت)۔ اس قاعدہ کو مدنظر رکھتے ہوئے بخاری وغیرہ میں الفاظ بعینھا تلاش کرنا اصولی بے خبری ہے یا عناد، یا لوگوں کو دھوکہ دینا مقصود ہے۔

اور سنئے:

ما تقد م عن البیهقی و نحوه من عز و الحد یث الی الصحیح
فا لمراد اصله ۔(تدریب الراوی۔ص۳۴)

محمد امین واعظ اہل حدیث کانفرنس

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔مئی ۱۹۲۲ء مطابق ۷ رمضان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۷۔ص ۵۔۶)

مباحثہ موضع بھینی کھاڈر

ضلع گورداسپور میں ایک موضع بھینی کھاڈر ہے۔اس میں مرزائیوں سے ایک مباحثہ ہے جس کا کچھ ذکر ۱۶ دسمبر کے اہل حدیث میں ہو چکا ہے۔آج اسی گذشتہ مضمون کا بقیہ درج ہوتا ہے۔مولوی عبداللہ مرزائیوں کی طرف سے اور خاکسار ابراہیم (ٹھیکہ دار بھٹیاں ضلع گورداسپور) مسلمانوں کی طرف سے۔

مولوی عبداللہ مرزائی:

آپ لوگ ہم پر افتراء باندھتے ہیں کہ مرزا جی، حضرت عیسیٰ کی توہین کرتے ہیں اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ثابت کر دیں تو میں مرزائیت سے توبہ کرنے کا وعدہ کرتا ہوں۔

ابراہیم ٹھیکہ دار:

حضرات! مولوی عبداللہ چونکہ توبہ کرنے کا اقرار کر چکے ہیں لہذا یہ کتاب مرزا جی کی پیش کرتا ہوں۔ سنئے کشتی نوح کے صفحہ ۱۶ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرایا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو؟ پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم ہیں نہ قابل اعتراض۔

اس عبارت میں عیسیٰؑ کی شخصیت پر یہ حملہ کیا گیا ہے کہ آنجناب کی پیدائش زنا کے حمل سے تھی۔ اور پبلک کو آپ سے بداعتقادی پیدا کرنے کے لئے کیسی چال چلی گئی

مولوی عبداللہ مرزائی:

یہ وہ حمل ہے جو خدا کے کن سے ہوا تھا نہ کہ زنا کا، لہذا یہ آپ کی ہتک نہیں

ابراہیم ٹھیکہ دار:

لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

لیجئے جناب اسی کشتی نوح کے اسی صفحہ میں مرزا صاحب قادیانی یوں گویا ہوتے ہیں:

یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یعنی سب یوسف اور مریم کی اولاد تھی

کیوں صاحب اب بھی کہو گے کہ وہ حمل ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے۔ اب تو آپ کے کرشن جی نے کھول کر بتا دیا کہ حضرت عیسی کے اور حقیقی بھائی اور بہنیں بھی تھیں۔ اور وہی ہوتا ہے جو ماں باپ ایک سے ہوں۔ ذرا کشتی نوح کو اچھی طرح دیکھو۔ حمل کے بعد اور نکاح کے بھی قائل ہیں۔ عبارت مذکورہ بالا وغیرہ سے مرزا جی نے حضرت عیسی کی خاندانی حیثیت بری بتلا کر یہودیوں کے بھی کان کتر ڈالے۔ دیکھئے یہود کے قول کو کہ اللہ تعالی نے اپنے کلام میں نقل کیا ہے۔ وہ کہتے تھے یعنی حضرت مریم کو ما کان ابوك امرء سوء و ما کانت امك بغیاً یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے مریم تیرا باپ برا نہ تھا اور تیری ماں زانیہ تھی۔ مگر مرزا جی مریم صدیقہ کی ماں زانیہ بتلا کر آپ کی کسر شان چاہتے ہیں فرماتے ہیں:

حضرت عیسی کی تین دادیاں اور نانیاں زنا کار تھیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم)۔

دیکھئے! یہود تو حضرت موصوف کی نانی کو پاک دامنہ بتائیں اور مرزا جی زانیہ بلکہ نانی کی نانی اور دادی کی دادی تک پہنچے۔

کبرت کلمۃ تخرج من افواھھم کیا ٹھیک ہے۔

ہمارے پنجاب میں مثل مشہور ہے اونٹ بیس کوس اور بوتی تیس کوس۔

پھر آپ ایک جگہ فرماتے ہیں:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

مولوی عبد اللہ مرزائی:

مرزا نے جو کشتی نوح میں حمل کے متعلق لکھا ہے انجیل سے لکھا ہے۔

ابراہیم ٹھیکہ دار:

لیجئے انجیل موجود ہے دکھایئے ہم ماننے کو تیار ہیں۔

بس اتنا کہنا تھا کہ آپ زبان لبوں پر پھیرنے لگے اور کہا کوئی اور تاریخ دو۔

میں نے کہا آپ وعدہ کے مطابق توبہ کریں۔ مرزائی صاحب نے توبہ سے انکار کر دیا مجلس نے ڈگری کامیابی کی خاکسار کو دی جو یہ ہے:

علی محمد نمبر دار گھوکلہ۔ چوہدری نواب دین بھینی کھاڈر، چوہدری محمد بخش احمد بخش سکنہ مذکور، عمر الدین باگڑیاں، میاں امام الدین باگڑیا۔ ہم سب مل کر فیصلہ دیتے ہیں کہ مولوی ابراہیم صاحب نے اپنے دعوی کو ثابت کیا اور مولوی عبد اللہ مرزائی مولوی نے توبہ سے انکار کیا اور ناکام رہا۔

مرسلہ: محمد ابراہیم ٹھیکہ دار بھٹیاں ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ مئی ۱۹۲۲ء: ۱۴ رمضان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹۔ نمبر ۲۸ ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی انعام کی حقیقت

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں انعامی اشتہار دیا ہے مرزائی امت کے حق میں فرض یا کم سے کم سنت موکدہ ہو گیا کہ وہ بھی انعامی اشتہار دیا کریں باقی رہا لینا دینا سو کچھ بات نہیں

لینے دینے کے سر خاک ڈالو پاک محبت اچھی ہے

چنانچہ اسی سنت موکدہ کی پیروی میں اخبار الفضل مورخہ ۸ مئی ۱۹۲۲ء میں اہل حدیث کے دو نامہ نگاروں کے لئے پچاس پچاس کے انعام شائع ہوئے ہیں۔ ایک مولوی میر محمد صاحب بھانبڑی کے لئے دوسرا ابو حبیب اللہ امرتسری کے لئے۔ ان دونوں انعاموں کی بابت تو دونوں صاحب جواب دیں گے (انعام داخل کرو:

میں تو اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی جانتا ہوں کہ کتاب الیواقیت والجواہر مطبوعہ مصر کے ٹائٹل پیج پر لکھا ہے

طبع بالمطبعۃ المیمنیۃ علی نفقۃ مسطفی البابی الحلبی واخویہ

سید علی باب ایرانی کے دعاوی کے ماننے والے لوگوں کو بابی کہتے ہیں پس آپ پر لازم ہے کہ مبلغ پچاس کی انعامی رقم انجمن اسلامیہ قادیان میں دے کر منشی مہر الدین صاحب سکرٹری انجمن اسلامیہ کی دستخطی رسید میرے نام ارسال کر دیجئے، حبیب اللہ کلرک امرتسر) ہم اپنے انعام کی بابت پوچھتے ہیں کہ وہ کیوں آج تک نہیں ملا، یا کیوں جمع نہیں کرایا۔ یاد نہ ہو تو سنو

قاضی ظہور احمد اکمل قادیانی نے جو اعلان کیا تھا کہ اہل حدیث اگر اپنا دعوی بابت حدیث دجال ثابت کر دے، تو ہم مبلغ تین سو روپیہ اس کو انعام دیں گے۔ اس کی منظوری ۲۴ فروری کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں دی گئی جس کے جواب میں بجائے روپیہ جمع کرانے کے ۹ مارچ کے الفضل میں لکھ مارا کہ تم بھی تین سو انعامی جمع کراؤ۔ جس کے جواب میں اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء میں لکھا گیا کہ تین سو جمع کرانا مجھ پر فرض نہیں، تاہم میں یہ معاملہ بھی منصف کے سپرد کر دوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا اگر منصف فیصلہ کر دے گا کہ مجھے بھی جمع کرانے آتے ہیں، تو اسی مجلس میں جمع کرا کر اصل امر کا فیصلہ کرایا جائے گا۔ اس کے بعد ۲۸۔ اپریل کے اہل حدیث میں پھر تقاضا کیا گیا لیکن آج تک:

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

قادیانی ممبرو! وعدہ کر کے پھر جانا تمہارے ہاں احکام شرعیہ میں کون سا درجہ رکھتا ہے۔

سنو! ہم آئندہ ایک انعامی مضمون لکھیں گے جس کے واقعات کی تردید کے لئے ایک سو روپیہ انعام رکھیں گے۔ اور تمہارے کہنے پر مسلمہ فریقین امین کے پاس جمع کرا دیں گے۔ اور تمہارے پیش کردہ ثالثوں میں سے ایک کو ثالث بھی مان لیں گے۔ سنو اس مضمون کا عنوان ہوگا:

مرزا صاحب فن روائت میں خائن تھے۔

یہ ہمارا نوٹس ہے تاکہ تم ابھی سے کمر کس لو۔ دیکھو ہماری بہادری کہ پہلی رقم بھی فوراً جمع کرا کر رسید تم کو بھیج دی تھی جو آج تک تم نے نہ رقم لی، نہ رسید ہم کو واپس دی۔ نہ ہم نے رسید طلب کی کیونکہ ابھی تک اس نزاع کو زیر بحث جانتے ہیں۔

اس لئے ہم نے جس مضمون کے لئے تین سو انعام جمع کر دیا تھا وہ ہنوز بحال ہے۔ مگر تعجب ہے کہ امت مرزائیہ نہ ہم سے انعامی روپیہ وصول کرتی ہے، نہ اپنے نبی کو ہمارے الزام سے منصف کے سامنے بری کرتی ہے۔ سچ ہے

و لن یصلح العطار ما افسد الدھر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۲۲ء۔ ۲۱ رمضان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۹ ص ۳)

انعامی مضمون یک صد روپیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ میں جس انعامی مضمون کا ہم نے اعلان کیا تھا وہ بحولہ وقوتہ آج شائع کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل علم جانتے ہیں کہ علماء اسلام میں باوجود اختلاف مسائل کے ایک دوسرے کی دیانت پر بھروسہ کیا جاتا تھا۔ آئمہ اربعہ کے مقلدین گو جدا جدا مذہب رکھتے ہیں مگر دیانت اور صداقت کے لحاظ سے ایک دوسرے کی روایات کو قبول کرتے چلے آئے ہیں کیونکہ فن روایت میں راست گو صداقت شعار تھے کسی مخالف مذہب کی مخالفت اور بات ہے اس کی دیانت اور راست گوئی اور چیز ہے یہاں تک کہ محدثین کا اصول ہے کہ کوئی شیعہ بھی اگر دیانتدار راست گو ہے تو اس کی روایت بھی اگر اسکی مذہبی بدعات کی تائید میں نہ ہو تو قبول کی جائے کیونکہ روایت کی قبولیت اس کی صداقت پر مبنی ہے ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی روایت بیان کرنے میں ایک شیعہ جتنے بھی معتبر راوی نہ تھے جس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب اگر کسی حدیث کو بیان کریں تو صرف ان کے الفاظ پر بھروسہ نہ کیا جائے تاوقتیکہ اصل کتاب کو نہ دیکھا جائے۔ یہی معنی ان کے خائن اور بے اعتبار ہونے کے ہیں۔

محدثین متاخرین میں حافظ ابن حجر اور علامہ عینی حنفی اپنے اپنے مذہب کے بڑے حامی ہیں مگر فن روایت میں ان کا اعتبار ہے ان کی مخرج حدیث پر مدار کار رکھا جاتا ہے لیکن ہمارا پنجابی نبی باوجود ادعاء نبوت و رسالت کے اس قابل نہیں کہ ان کی روایت پر مدار رکھا جائے تاوقتیکہ اصل کتاب نہ دیکھی جائے

یہ ہے ہمارا دعوی جس کا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔ پس سنئے:

مرزا صاحب آنجہانی نے دعوی کیا ہے کہ حضرت عیسی کے نزول کے متعلق آسمان کا لفظ کسی حدیث میں نہیں آیا چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

و العجب من القو م انهم يفهمو ن من نزو ل عيسى نزو له من السماء و يز يدو ن لفظ السماء من عند هم و لا تجد ا ثراً منه في حد يث۔ (حمامۃ البشری۔ص ۱۸)

یعنی تعجب ہے علماء اسلام حضرت عیسی کے نزول سے سمجھتے ہیں کہ وہ آسمان سے اتریں گے اور سماء کا لفظ اپنے پاس سے زیادہ کرتے ہیں اور تم کسی حدیث میں اسکا نشان نہ پاؤ گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے مرزا صاحب کا دعوی۔ بہت خوب! اس دعوی کو ہم چنداں موردعتاب نہ بناتے بلکہ معمولی عدم علم پر مبنی قرار دے دیتے اگر مرزا صاحب کی دوسری عبارات اسی کتاب میں نہ ہوتیں آپ اسی کتاب حمامۃ البشری کے صفحہ ۸۸۔۸۹ پر جو لکھتے ہیں وہ قابل غور ہے۔فرماتے ہیں:

فی حدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول
ینزل اخی عیسی ابن مریم علی جبل افیق اماما ھادیاً حکماً
عادلاً بیدہ حربۃ تقتل الدجال تضع الحرب او زارھا

یعنی ابن عباس نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا فرماتے تھے حضرت عیسی امام عادل ہو کر اتریں گے۔ وغیرہ

کتاب کنز العمال کی ساتویں جلد صفحہ ۲۶۸، اور مختصر کنز بر حاشیہ مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۵۶ پر یہ حدیث موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء علی جبل افیق اماماً
عادلاً

اس حدیث میں آسمان سے اترنے کا لفظ صاف ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اسی حدیث کو نقل کرتے ہیں مگر سماء کا لفظ ہضم کر جاتے ہیں کیونکہ ان کے دعوی مندرجہ اسی کتاب حمامۃ البشری صفحہ ۱۸ کے خلاف ہے۔ کیا ایسا شخص جو حدیث کے کسی لفظ کو اپنے دعوی کے برخلاف پاکر چھوڑ جائے پھر اس طرفہ پر یہ طرہ کہ غرائے اور دعوے سے کہے کہ کسی حدیث میں لفظ سماء کا نہیں ملتا۔ انصاف سے کہنا ایسا شخص فن روایت میں صادق ہے یا خائن؟

احمدی دوستو!

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۲۲ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۰ ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیہ: مباحثہ سرگودھا

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

جواب نمبر ۴، از احمدی

میر محمد اسحاق نے عدم ختم نبوت پر دلیل دیتے ہوئے کہا کہ

علاوہ ازیں نبوت خاتم النبیین اور لا نبی بعدی کی آیت اور حدیث سے بند نہیں کیونکہ یہ آیت ۵ ہجری میں نازل ہوئی اور ادھر ۹ ھ میں رسول کریم ﷺ کے گھر ابراہیم صاحبزادہ پیدا ہوا اور وہ ستر روز کے بعد فوت ہوا تو رسول کریم ﷺ نے فرمایا

لو عاش ابراهيم لكان صديقاً نبياً۔ (ابن ماجہ ج ا)

یعنی میرے بیٹے ابراہیم کے نبی ہونے میں صرف اس کی موت روک بنی ورنہ اگر رہتا تو ضرور نبی ہو جاتا۔

صاحبان اگر آیت خاتم النبیین نبوت کی روک ہو تو رسول کریم ﷺ یہ کیوں فرماتے کہ اگر زندہ رہتا تو نبی ہوتا۔ بلکہ جب آیت خاتم النبیین اتر چکی تھی تو پھر اگر ابراہیم زندہ رہتے تب بھی نبی نہ بن سکتے تھے کیونکہ رسول کریم ﷺ اگر خاتم النبیین سے نبوت بند سمجھتے تو یوں فرماتے

لو عاش ابراهيم لما كان نبياً

کیونکہ نبوت بند ہے اور آیت ختم النبیین اتر چکی ہے اس لئے یہ لڑکا زندہ بھی رہتا تب بھی نبی نہ ہوتا۔

لیکن رسول کریم ﷺ نے برخلاف اس کے یہ فرمایا کہ اس کی موت ہی اس کے نبی ہونے میں روک ہوئی۔ ورنہ خاتم النبیین اور لا نبی بعدی روک نہیں۔ غرض یہ حدیث آپ کے بعد نبی آسکنے کی بڑی زبردست دلیل ہے۔ (تشحیذ الاذہان۔ اگست)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب الجواب از محمدی

حد ثنا عبد القدوس بن محمد ثنا دا ئود بن شبیب البا هلی ثنا ابرا هیم بن عثما ن ثنا الحکم بن عتیبه عن مقسم عن ابن عباس قا ل لما ما ت ابرا هیم بن رسو ل الله ﷺ صلی علیه رسو ل الله و و قا ل ان له مر ضعاً فی الجنة و لو عا ش لکا ن صدیقاً نبیاً و لو عا ش لعتقت اخوا له القبط و ما استرقّ قبطی۔

(ترجمہ ۔ جب ابراہیم فوت ہوگئے تو آپ نے اس پر نماز پڑھی اور فرمایا جنت میں ان کو دودھ پلایا جاتا ہے اور اگر یہ زندہ رہتا تو صدیق اور نبی ہوتے اور اگر یہ زندہ رہتا تو ان کے ننہال کے لوگ قبطی آزاد کئے جاتے اور کوئی قبطی غلامی میں نہ لیا جاتا۔ (رفع العجاجۃ ج ا ص ۵۱۰)

میں کہتا ہوں کہ یہ روایت غیر معتبر ہے کیونکہ اس روایت کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ ہے جو ثقہ نہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل کتابوں میں لکھا ہے

رفع العجاجۃ جلد ا صفحہ ۵۱۰ پر لکھا ہے

اس حدیث کی صحت میں محدثین کو کلام ہے اس کی اسناد میں جو ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان قاضی واسط کا وہ منکر الحدیث ہے

میزان الاعتدال میں ذہبی نے لکھا ہے کا ذب کہا ہے اس کو شعبہ نے ۔ روایت کیا ہے عثمان دارمی نے ابن معین سے کہ نہیں ہے ابراہیم ثقہ اور کہا احمد نے کہ ضعیف ہے اور بخاری نے کہ سکوت کیا ہے نقادین رجال نے اس سے اور کہا نسائی نے کہ متروک الحدیث ہے۔ دیکھو کتاب امداد السنۃ۔ طبع مطلع نور۔ کان پور صفحہ ۳۷

عمدہ القاری شرح صحیح بخاری میں عینی لکھتے ہیں

اور ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان الکوفی قاضی واسط جد ابی بکر بن ابی شیبہ کا ہے کا ذب کہا ہے اس کو شعبہ نے اور ضعیف کہا اس کو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی وغیرہ نے ۔ دیکھو امداد السنۃ صفحہ ۳۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تہذیب الکمال مصنفہ ابی حجاج المزی میں لکھا ہے

ابو شیبہ ابراہیم بن عثمان اس سے مناکیر ہیں کہ انہیں مناکیر میں سے یہ حدیث ہے کہ تحقیق حضرت ﷺ پڑھتے رمضان مین بیس رکعت اور وتر اور تحقیق ضعیف کہا ہے اس کو احمد اور ابن معین اور بخاری اور نسائی اور ابو حاتم رازی اور ابن عدی اور ابو داؤد اور ترمذی اور احوص بن الفضل الملائی نے اور کہا ترمذی نے کہ اس حدیث میں منکر الحدیث ہے اور کہا جرجانی نے حافظ الحدیث ہے اور کہا ابوعلی نیشا پوری نے کہ قوی نہیں ہے اور کہا صالح بن محمد بغدادی نے کہ ضعیف ہے نہیں لکھی جاتی حدیث اس کی اور کہا معاذ عنبری نے کہ لکھا میں نے طرف شعبہ کے کہ پوچھتا تھا میں شعبہ سے آیا روایت کروں میں ابراہیم ابن شیبہ سے پس کہا شعبہ نے کہ نہ روایت کر تو اس سے پس تحقیق وہ مرد برا ہے۔ (امدادالسنۃ۔ص ۳۶)

مسک الختام شرح بلوغ المرام چھاپہ نظامی جلد اصفحہ ۲۸۷ میں ہے

ابی شیبہ ضعیف کیا اس کو احمد اور ابن معین اور بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور نسائی وغیرھم نے اور کاذب کہا اس کو شعبہ نے اور کہا ابراہیم نے نہیں ہے ثقہ۔

ان تحریروں سے معلوم ہوا کہ ابراہیم بن عثمان ابوشیبہ قاضی واسط کا ضعیف راوی ہے جھوٹا ہے، منکر الحدیث ہے، متروک الحدیث ہے۔ امام یحی بن معین، بخاری نسائی ابوحاتم رازی ابن عدی ابوداؤد ترمذی الاحوص بن الفضل العلائی جیسے اماموں نے اس کو ضعیف کہا ہے۔ پس احمدی مناظر کی پیش کردہ روایت غیر معتبر ثابت ہوئی اور اس سے استدلال کرنا بے جا ہے۔

احمدی مناظر کی تحریروں کا ردّ کرنے کے بعد یہ نتیجہ نکلا کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے یہ مراد ہے کہ آپ آخر النبیین ہیں۔ یعنی یہ کہ سب نبیوں کے پیچھے مبعوث کئے گئے ہیں اور آپکے بعد کسی کو منصب نبوت (تشریعی وغیر تشریعی) نہ ملے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ شوال ۱۳۴۰ھ ۲ جون ۱۹۲۲ء۔ جلد ۱۹ نمبر ۳۱ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ سیالکوٹ

مولانا محمد عبدالمجید خادم سوہدروی لکھتے ہیں:

کل قادیانی پارٹی کے اخبار فاروق مطبوعہ ۱۵ شعبان ۱۳۴۰ھ میری نظر سے گذرا اور سب سے پہلا مضمون جسے میں نے بغور مطالعہ کیا وہ مباحثہ سیالکوٹ تھا جس پر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے پورے سترہ کالم سیاہ کئے ہوئے تھے جس سے صرف ۶ مارچ والے مباحثہ کو (جو حضرت مولانا واستاذ نا محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی سے ہوا تھا) زیر نظر رکھ کر حسب عادت مستمرہ حکایات گذشتہ و داستان پارینہ کا اعادہ مقصود تھا مضمون کو طولانی بنانے کے لئے فاتح قادیان اور سحبان ہند کے چند سابقہ مناظروں کا تذکرہ کرنے کے بعد سب سے زیادہ جس بات پر زور دیا گیا وہ حنفی بھائیوں خصوصاً پیر حیات محمد کی ذات اور پیر جماعت علی شاہ علی پوری کے مریدوں کو کوسنا تھا احمدی مولوی اس بات پر بڑا ناراض تھا کہ حنفیوں نے سیالکوٹ میں مجھے بلایا اور اپنے ساتھ مناظرے کو کہا اس لئے میں دوڑتا ہوا آیا مگر مجھے دھوکا دے کر مولوی ابراہیم صاحب اہل حدیث کے پیش کر دیا نیز احمدی مولوی اس بات سے ناراض ہے کہ حنفیوں نے اپنے اخبار الفقیہ میں اس مباحثہ کو ذکر کر کے مولوی ابراہیم صاحب کی توصیف کیوں کی ہے چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

> قبل از شروع مباحثہ محمد سلطان نمبر دار ہموسان نے کھڑے ہو کر پیر حیات بابا کے متعلق سابقہ گفتگو کو جو بطور قرار داد تھی دہرایا جس کی بنا پر مکرمی حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے اٹھ کر فرمایا کہ اس قرار داد کی بنا پر اب چاہیے کہ پیر حیات بابا ہمارے مقابلہ میں مباحثہ کے لئے اٹھے۔ نہ یہ کہ مباحثہ کے لئے بجائے اتنے حنفی علماء کے ہوتے ہوئے مولوی ابراہیم سیالکوٹی کو جو حنفی نہیں بلکہ فرقہ اہل حدیث سے ہیں پیش کیا جائے پھر پیر حیات بابا کے متعلق کہا گیا کہ کہاں ہیں؟ ذرا اٹھ کر اپنی شکل تو دکھا دیں لیکن انہوں نے پردہ خفت و ذلت کا نقاب منہ پر ڈالے ہوئے انکار ہی رکھا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی دیگر حنفی علماء کے انکار از مباحثہ کے سبب ہم نے مولوی ابراہیم صاحب کے ساتھ ہی مباحثہ کرنا منظور کرلیا (مگر بڑی مشکل سے)...لیکن اب مجھے حیرت ہے کہ حنفی نامہ نگار کو (الفقیہ میں) رپورٹ لکھنے سے شرم نہ آئی؛ ہاں مباحثہ کی رپورٹ کوئی اہل حدیث لکھتا تو بات بھی تھی لیکن رپورٹر کا حنفی ہوکر اور جماعت علی شاہ کا مرید ہوکر پھر رپورٹ لکھنے کے لئے قلم ہاتھ میں لینا اپنے ہاتھ سے اپنا گلا کاٹنا اور اپنے ہاتھ سے اپنی ذلت کے سوداکے ساتھ اپنا منہ کالا کرنا ہے اس لئے کہ مباحثہ تو پیر حیات بابا سے قرار پایا ہوا تھا جو حنفی بھی تھا اور جماعت علی شاہ کا مرید بھی۔ اب بجائے اس کے کہ پیر حیات بابا یا کوئی اور حنفی مولوی مباحثہ کے لئے میدان میں نکلتا مولوی ابراہیم صاحب اہل حدیث کو اپنی جگہ پیش کرنا کیا اس سے حنفیوں کی ناک کا کچھ باقی رہتا ہے اور کیا یہ ان کے لئے کچھ کم ذلت ہے؟ کیا مولوی ابراہیم صاحب کے پیش کرنے سے اور اپنا قائم مقام بنانے سے جماعت علی شاہ کے مریدوں نے خصوصاً اور دوسرے حنفی مولویوں نے عموماً عملاً اس بات کا اعلان نہیں کیا کہ احمدیوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کا جماعت علی شاہ کے مریدوں اور دوسرے حنفیوں سے کسی کو بھی حوصلہ نہیں۔ اور یہ کہ وہ سب کے سب مردے اور صرف نام کے مولوی اور گھروں میں لاف وگزاف مارنے والے ہیں اور احمدیوں کے ساتھ مباحثہ اور مقابلہ کرنے کی ان میں سے کسی کو بھی تاب نہیں ورنہ کیا سبب تھا کہ اتنے حنفی علماء کے ہوتے ہوئے کہ جن میں بعض جماعت علی شاہ کے مرید بھی تھے کسی ایک کو بھی حوصلہ نہ ہا کہ وہ احمدیوں کے ساتھ مباحثہ کرتا۔ آخر پیش کیا گیا تو ایسا مولوی جو نہ جماعت علی شاہ کا مرید ہے اور نہ حنفی بلکہ فرقہ اہل حدیث سے کہ جسکو اپنی جگہ پیش کرنا انکے لئے کم ذلت نہیں اور ان کے پیر کا دشمن جانی اور ذلت کی وہ چھری یا آری ہے کہ جس نے ہر ایک حنفی مولوی اور جماعت علی شاہ کے ہر ایک مرید کی ناک کو جڑ سے کاٹ کر رکھ دیا اب ان حالات کے ہوتے ہوئے کسی حنفی اور جماعت علی شاہ کے مرید کے مباحثہ کی روئداد لکھ کر شائع کرانے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرنا اپنے سب ہم مشربوں اور ہم مذہبوں کی ذلت اور ذلت کے ساتھ بینی بریدہ حالت میں دکھانے کے لیے اعلان کرنے کی کوشش ہے جو محض نامہ نگار کی سادگی ہے۔،

حضرات! یہ تھوڑا سا نمونہ ہے فاروق کی اس عبارت کا جو اس نے اپنے صفحہ ۳۔۴ میں لکھی ہے۔ اب آپ خود انصاف فرماویں کہ کیا اس سے احمدیوں کا مابین اہل حدیث و احناف بغض و عناد اور پھوٹ و فساد ڈلوانا مقصود نہیں تو اور کیا ہے؟

میرے حنفی بھائیو! کیا تم میں سے کوئی فاروق کی اس عبارت اور طنز و تشنیع کا جواب دے گا؟ کہاں ہیں ملا ملتانی وزیر آبادی جو اہل حدیث کی مخالفت اور معاندت پر تلے بیٹھے ہیں وہ کیوں ایسے موقعہ پر معہ دو تین صندوق کتابوں اور سرکاری گارد و تھانیدار صاحب کے نہیں جا پہنچتے؟ کیا انہوں نے صرف اہل حدیث ہی کی دشمنی کا ٹھیکہ لے رکھا ہے؟

آہ! برادران ملت! تمہاری اس آپس کی مخالفت نے آج غیروں کو بھی تم پر ہنسنے کا موقعہ دے دیا کیا اچھا ہوتا کہ تم ایک ہوتے اور اس حدیث کی فلاسفی سمجھ جاتے جس میں فرمایا گیا ہے کہ تم ایک ہاتھ کی مثل ہو جس کی پانچوں انگلیاں مختلف ہیں مگر ضرورت پڑنے پر سب مل جاتی ہیں اور کام نکال لیتی ہیں۔

ارے تم اصول میں تو ایک تھے صرف فروعات میں اختلاف تھا کیوں صرف آمین رفع یدین پر مرے جاتے ہو آؤ اب بھی وقت ہے کہ ان اختلافات کو میٹ دو اور تمام نزاعات کو سمیٹ لو اور آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو تاکہ آئندہ تمہارے مخالفوں کو تم پر ہنسنے کا موقعہ نہ ملے۔

اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

منطق کا اصول ہے کہ ماہیۃ مشترکہ میں غیرت نہیں ہوتی انواع اور اجناس سافلہ میں جو تمیز ہے وہ عالیہ میں منفی ہے۔ اس اصول سے مرزائیوں کے مقابلہ میں حنفی اور اہل حدیث کی تمیز نہیں وہاں سب ایک ہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی زمانہ انتقال میں جب لاہور آئے تھے تو لاہور میں جتنے جلسے اون کی مخالفت کے ہوئے تھے اون میں حافظ جماعت علی شاہ صدر اور مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی مقرر ہوتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسر میں جب مولوی غلام رسول راجیکی سے مباحثہ ہوا، تو علماء احناف کے ہوتے ہوئے قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند۔

ان سب سے بڑھ کر جلسہ قادیان ایک بڑی مثال ہے جہاں مختلف خیال کے علماء ایک فوج کی شکل میں قادیانی قلعہ پر گولہ باری کرتے ہیں، اور بیک زبان کہا کرتے ہیں

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ شوال ۱۳۴۰ھ ۲ جون ۱۹۲۲ء۔ جلد ۱۹ نمبر ۳۱ ص ۵)

خواص نبوت حقہ

(۱۰ فروری کے اہل حدیث میں صفحہ ۷ پر فیروز پوری نامہ نگار کا ایک مضمون خواص نبوت پر نکلا تھا، جس میں موصوف نے ثابت کیا تھا کہ مرزا صاحب نبوت کے مدعی تو بنے مگر نبیوں کی سی خو خصلت آپ میں پائی نہیں جاتی۔ اسی مضمون کا تتمہ آج عرصہ بعد درج ہوتا ہے۔ اس دیر کے ذمہ مضمون نگار صاحب نہیں ہیں بلکہ دفتر اہل حدیث ہے جو دوسرے مضامین ضروریہ کی وجہ سے اس مضمون کو درج نہ کر سکا۔ امید ہے ناظرین گہری نظر سے اس مضمون کو پڑھیں گے۔ اڈیٹر اخبار اہل حدیث)

۱۔ جناب مرزا صاحب براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں:

چونکہ اصل کلام الٰہی موجود ہے اسکے پڑھنے والے کو چاہیے کہ ایسی تاویل کی پرواہ نہ کرے جو پیش گوئی کے ظہور سے پہلے کی گئی ہو اور اسکو اجتہادی غلطی سمجھ لیں۔ (حاشیہ ص ۷۳)

اس تحریر میں جناب مرزا صاحب قادیانی اپنی قوت حسیہ یعنی قوت ذہن کو بڑی دانائی سے ناقص تسلیم کرتے ہیں۔

۲۔ پھر نوع بشری میں سب سے افضل وہ ہے جس کی قوت متخیلہ اس قدر صحیح اور مضبوط ہو کہ محسوسات اسکو اپنی طرف متوجہ نہ کرنے پائیں بلکہ نفس سے جو ادراکات پیدا ہوتے ہیں وہ مجسم ہو کر سامنے آئیں مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۹۰۷ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیقۃ الوحی میں لکھا:

مجھے خدا نے خبر دی ہے ... پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی کو جس کا نام محمدی بیگم ہے لڑکا پیدا ہوگا اور لڑکا اس بڑے زلزلے کے لئے نشان ہوگا جو قیامت کا نمونہ ہے۔ (ص۱۰۶ حاشیہ)

نیز آپ کو الہام ہوا:

رِبّ اخّر وقت ھذا اخّرہ اللّٰہ الی وقت مسمی

(حقیقۃ الوحی ص۱۰۰) یعنی اے خدا اس کا وقت پیچھے کر دے۔

اس پر میں پوچھتا ہوں کہ اگر دعا قبول ہو چکی تھی تو پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی محمدی بیگم لڑکا جنتی مگر پیر محمد کی بیوی محمدی بیگم عرصہ سے فوت ہو چکی ہے اور وہ موعود لڑکا نہ جنی۔

اور سنئے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوتا ہے:

اذا جاء نصر اللہ الست بربکم قالوا بلی (براہین احمدیہ جلد پنجم)

کیا یہ نصرت ہے کہ جو لوگ ساتھ ہوئے تھے وہ بھی دعوی نبوت سن کر علیحدہ ہو رہے ہیں۔

پس یہ حالات ہیں جو مرزا صاحب کی قوت متخیلہ کو نبی کی قوت متخیلہ کے مقابلہ میں ناقص ثابت کرتے ہیں۔ اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ مرزا صاحب کی قوت متخیلہ کو محسوسات نے اپنی طرف متوجہ کر لیا تھا اور جسکی قوت متخیلہ کو محسوسات اپنی طرف متوجہ کر لیں وہ نبی نہیں ہوتا: قال اللہ تعالی

فلا یظھر علی غیبہ احداً الّا من ارتضی من رسول۔

یعنی انبیاء پر غیب نہایت نہایت مصفی کھولا جاتا ہے جس میں غلطی کا امکان نہ ہو۔ چنانچہ ان معنی کو مرزا صاحب نے بھی تسلیم کیا ہے لکھتے ہیں:

جب کہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہنچ جاوے اور اس میں کوئی کمی اور کثافت باقی نہ رہے اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے (الوصیت۔ ص۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ پھر نوع بشری میں سب سے افضل وہ ہے جس کی قوت نفسانی یعنی عملی اسقدر قوی ہو کہ جمادات پر بھی بحکم الٰہی اثر ڈال سکے۔ جناب موسیٰ اپنے عصا سے پتھر کو مارتے ہیں فانفجرت منه اثنتا عشرة عينا (پس بہہ نکلے اس سے بارہ چشمے) یہ اجرام علوی پر دسترس کا ثبوت ہے مگر مرزا صاحب جو ان کی اپنی جماعت کے متعلق ان کے اپنے الفاظ سے پایا جاتا ہے وہ اشتہار ملحقہ بہ شہادت القرآن صفحہ ۲ سے واضح ہے جو ناظرین پر اخبار اہل حدیث ۱۰ فروری ۱۹۲۲ء کے مطالعہ سے روشن ہو چکا ہے۔ اور جس کی تائید خلیفہ قادیان نے بھی الفاظ ذیل میں کی ہے الفضل ۱۴ جولائی ۱۹۲۱ ص ۸:

میں (محمود) نے تم (موجودین قادیان) کو پہلے بھی سمجھایا تھا اور اب بھی سمجھاتا ہوں کہ اپنے اخلاق درست کرو۔

الفضل ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۵ تا ۷:

۱۔ میں (محمود) نے تمہاری (ساکنان قادیان کی) حالت پر اس وقت بھی غور کیا جب کہ مجھ پر تمہاری کسی قسم کی ذمہ داری نہ تھی اور اس وقت بھی غور کیا جب کہ تمہاری تمام تر ذمہ داری مجھ ہی پر پڑ گئی لیکن میں نے تمہیں دونوں زمانوں میں کچا پایا اور اس بات کو مشاہدہ کیا کہ جو مسیح موعود کے منہ سے تمہارے متعلق نکلی تھی کہ میں جدھر تمہیں لے جانا چاہتا ہوں ابھی تو تم نے ادھر منہ بھی نہیں کیا تو کون سا وقت آئے گا جب تم منہ ادھر کرو گے۔

۲۔ مسیح موعود کا زمانہ گذر گیا اور اس کے خلیفہ اول کا زمانہ بھی گذر گیا۔ اب تم دوسرے خلیفہ کے زمانہ میں گذر رہے ہو تم نے اب بھی ادھر منہ نہیں کیا۔

۳۔ تم میں ثبات دکھانیوالے ایک دو ہیں اور وہ بھی ہندوستان سے باہر ہیں

۴۔ تمہاری حالت بہت خطرناک ہے۔

پس خدارا خود ہی فیصلہ کریں مجھے تو قادیانی احباب کے اعمال سے جس کا نقشہ جناب خلیفہ صاحب نے خود کھینچا ہے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب اس قوت عملی سے بھی محروم تھے جو نبی کے لئے مخصوص ہے۔

۴۔ مسئلہ رجعت: (کسی فوت شدہ بزرگ کا دوسری دفعہ دوسری شکل میں دنیا میں آنا مسئلہ رجعت ہے)۔ شریعت اسلام میں مسئلہ رجعت کی نسبت کوئی ذکر نہیں ہے البتہ تاریخ سے ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ مذہب رجعت کا پلا بانی مذہب شیعہ غلاۃ کے فرقہ سبائیہ کا پیشرو تھا۔ ابن سبا نے یہ بدعت ۳۳ھ میں پھیلانی شروع کی اور ۳۵ھ میں بصرہ کوفہ اور مصر تک پھیل گئی اور آج چودھویں صدی ہجری میں مرزا صاحب قادیانی نے بھی ابن سبا کی تقلید کی اور فرمایا:

میں بار ہا بتلا چکا ہوں کہ میں ... بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں ... میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ)

مرزا صاحب قادیانی نے دعوی تو بروزی طور پر نبی بلکہ خاتم الانبیاء کا کر دیا مگر قوت ذہن کا یہ حال ہے فرماتے ہیں:

مجددوں پر ایمان لانا فرض ہے اور منکران کا فاسق ہے (ازالہ اوہام۔ ص ۱۵۴)

حالانکہ مجددین کی تعیین میں کوئی نص قطعی کتاب اللہ وسنت رسول اللہ سے ثابت نہیں پس دعوی مجددیت جس کی تعیین میں کوئی نص قطعی کتاب اللہ وسنت سے ثابت نہیں اسکے مدعی کو قبول کرنا کیونکر فرض ہوسکتا ہے۔ ہاں وہ لوگ جو مذہب اہل سنت و الجماعت کے رو سے منصب امامت یعنی بادشاہت پر مقرر ہوں ان کی اطاعت سے انکار کرنا گنہگار بناتا ہے جیسا کہ قرآن اور سنت سے ثابت ہوتا ہے

یاایھا الذین آ منوا اطیعوا اللہ و الرسو ل و ا لی ا لا مر منکم

مگر دوسرے آئمہ جو علوم دین اور ہدایت باطنی اور ارشاد طریقت کرتے ہیں اور امام کہلاتے ہیں ان کی امامت ان معنوں میں نہیں۔ پس ثابت ہوا کہ اس بارے میں بھی جناب مرزا صاحب کی قوت ذہن کمزور تھی مگر بروزی نبی ضرور کہلائے۔

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

راقم:

خادم اسلام یکے از فیروز پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۲۲ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۲ ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیروز پوری مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

فیروز پور میں ایک صاحب سرکاری ملازم ہیں جن کا پتہ ہے منشی فرزند علی ہیڈ کلرک قلعہ میگزین۔ آپ اپنے ماتحت کلرکوں بلکہ دیگر حلقوں میں بھی مرزائیت کی تبلیغ وسیع کیا کرتے ہیں آپ نے اپنی تبلیغ کا سلسلہ مسلمان افسران تک پہونچایا تو ہمدردان اسلام کو خیال ہوا کہ اس سلسلہ کو روکنا چاہیے اور مناظرہ مقرر ہوا۔

۳۔ جون کو ایک صاحب افسر انہار کی کوٹھی پر میرا ان سے مباحثہ ہوا گو مجلس خاص تھی لیکن سو سے کچھ زیادہ لوگ موجود تھے۔ منشی فرزند علی نے حسب قرارداد معیار ہائے صداقت انبیاء بیان کئے۔ جن پر معمولی سے سوالات کے ساتھ سب کو تسلیم کیا گیا۔ مگر جب دوسرے مضمون صداقت مرزا میں ان معیاروں کو مرزا صاحب پر چسپاں کرنے کا وقت آیا تو آپ نے بجائے چسپاں کرنے کے گھنٹے میں سے ۵۰ منٹ ختم نبوت کے مسئلہ کو توڑنے پر صرف کر دیئے۔

صدر کے کہنے پر دس منٹ میں صداقت مرزا بتائی جس میں صرف یہ بتایا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم نے مرزا غلام احمد قادیانی کے حق میں قبل دعویٰ نبوت بڑی اچھی رائے دی تھی۔ لکھا تھا کہ ان جیسا خادم اسلام آج تک پیدا نہیں ہوا۔

میں نے کہا کہ اسی شہادت پر مدار ہے تو پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ اس شہادت کا اثر خود شاہد مرحوم (مولانا بٹالوی) پر کیا تھا۔ وہ کہتے تھے مجھے اس بارے میں دھوکہ لگا ہے۔ اسی لئے وہ مرزا صاحب قادیانی کے سخت مخالف تھے۔

اس کے بعد میں نے مرزا صاحب قادیانی کی ایک دو پیش گوئیاں پیش کیں جن کی صداقت پر مرزا صاحب نے خود سارا مدار رکھا تھا۔

منجملہ ان کے آسمانی منکوحہ کے خاوند مرزا سلطان محمد کی موت کی پیش گوئی تھی جس کی بابت رسالہ انجام آتھم میں صاف لکھا ہے کہ اس کی موت اٹل تقدیر ہے میری زندگی میں اگر نہ مرے، تو میں جھوٹا۔ مگر تا حال پٹی میں وہ زندہ ہے حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرانس کی جنگ میں اسے گردن میں گولی لگی اور سر میں سے نکل گئی تاہم وہ آج تک (۱۹۲۲ء) زندہ ہے۔

میری پیش کردہ پیش گوئیوں کے جواب سے قریباً خاموشی رہی جس کا حاضرین پر بہت اچھا اثر ہوا

قادیانی امت پر تعجب ہے کہ ساری دنیا کے مقابلہ میں تو خم ٹھونک کر آتے ہیں مگر اہل حدیث کے سامنے جھینپتے ہیں۔ یہاں تک کہ نہ انعام مقررہ دینے پر آمادہ ہوتے ہیں، نہ ادھر سے پیش کردہ انعام لینے کو سر اٹھاتے ہیں۔

ناظرین کو یاد ہوگا حدیث دجال کے متعلق قادیان سے تین سو روپیہ دینے کا اعلان ہوا تھا ہم نے ان کے حسب منشاء لینے پر آمادگی ظاہر کی تو خاموشی۔

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۲۲ میں ایک مضمون لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فن روایت میں خائن تھے۔

ہم نے اس کا مکمل ثبوت دیا اور اس کی تردید پر ایک سو روپیہ انعام رکھا۔ مگر قادیانی امت نے اس طرف مطلق رخ نہ کیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۲۲ء مطابق ۱۹ شوال ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۳ ص ۴)

مباحثہ سٹھیالی

مولوی میر محمد واعظ بھامبڑی متصل قادیان سے لکھتے ہیں:

موضع سٹھیالی ضلع گورداسپور میں مسلمان زمین داروں کا ایک بارونق گاؤں ہے۔ اس جگہ چوہدری غلام محمد نمبر دار ایک تھانے دار کے کہنے پر مرزائی ہوگیا۔ رفتہ رفتہ سات آٹھ آدمی اس نے اپنے ساتھ ملا لئے۔ ان کو دیکھ کر گاؤں کے اکثر آدمی مذبذب ہوگئے۔ اس حالت کو دیکھ کر چوہدری منصب دار سکنہ موضع مذکور خاکسار میر محمد کے پاس آیا۔ ذکر کیا کہ ہم لوگ احمدیوں کے ساتھ مناظرہ مقرر کر چکے ہیں ہمارے ساتھ چلو۔ چوہدری محمد حسین و محمد یعقوب و حافظ فضل دین اور خاکسار سٹھیالی میں حاضر ہوئے۔ نمبر دار مذکور فوراً قادیان سے چار مناظر لایا جن میں ایک مولوی غلام رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راجیکی اور ایک جلال الدین سکھوانی تھے۔ یہ واقعہ ۲۰ فروری ۱۹۲۲ء کا ہے۔شرائط مناظرہ مقرر ہوئے کہ
تصدیق دعوی مرزا صاحب پر بحث ہوگی۔
تین یا چار غیر مذاہب کے منصف ہوں گے۔
مغلوب گروہ اپنے خیال سے اسی مجلس میں توبہ کریگا یا ایک سو روپیہ تاوان بھرے گا۔

منصفان کے لئے قصبہ کاہنووان میں چوکیدار بھیجا گیا وہاں سے حکیم غلام محمد صاحب آئے ان کے ساتھ ہندو مسلمانوں کی ایک بڑی جماعت آئی۔
نانک سنگھ وغیرہ چار ہندو خواندہ منصف بنائے گئے۔

خاکسار نے ایک سو روپیہ سامنے رکھ دیا اور عرض کیا کہ خاکسار دعوی تصدیق مرزا پر چار سوال کرے گا۔
۱۔ مرزا کی پیش گوئیاں صحیح ہیں؟
۲۔ جو علامات حدیثوں میں درج ہیں وہ تمام مرزا صاحب پر وارد ہیں۔
۳۔ مرزا صاحب از روئے قرآن اور بقول خود مسلمان ہیں؟
۴۔ مرزا صاحب مرد تھے یا عورت یا دونوں؟

یہ اعتراضات سنتے ہی قادیانی مناظروں کے حواس الٹ گئے۔ منصف ماننے سے فرار ہوئے۔ روپیہ رکھنے سے انکار کیا۔ خاکسار کو روپیہ تاوان کا واپس کیا۔ سات آدمیوں نے مرزائیت سے توبہ کی۔ باقی تمام گاؤں مسلمان ہو گیا۔ وہاں ایک دکان دار مرزائی تھا تمام گاؤں نے اس کا بائیکاٹ کر دیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۲۲ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۲۴ ص ۹)

مرزائیوں نے اس مناظرے کے نتیجے سے اختلاف کیا۔ جیسا کہ میر محمد صاحب کی درج ذیل تحریر سے ظاہر ہے۔

آج کل یہ احقر موضع کھرانوالی ریاست کپورتھلہ میں منشی جمال الدین مدرس کی خدمت میں حاضر ہے ان کے ہاں پرچہ الفضل دیکھا جس میں پچاس روپیہ انعام کا اشتہار ہے کہ اگر واعظ میر محمد بھانبڑی موضع سٹھیالی یا اس کے علاقہ میں ایسے چار شخص ثابت کرے جو حلفیہ کہہ دیں کہ ہم نے میر محمد کے وعظ کے باعث مذہب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی سے توبہ کی ہے تو میر محمد کو پچاس روپیہ انعام دیا جائے گا۔

خاکسار میر محمد، چوہدری غلام محمد نمبردار کی خدمت میں ملتمس ہے کہ فوراً روپیہ چوہدری منصب دار سکنہ سٹھیالی کے ہاں امانت رکھا کر مجھے اطلاع بخشیں اور اس کے ہاتھ کی رسید بھانبڑی روانہ فرمائیں۔ بایں مضمون کہ مبلغ ۵۰ روپیہ انعامی غلام محمد نے تمہارے ہاں ہاں امانت رکھ دیا ہے جو چار آدمی کے قسم کھانے پر تم کو بلا عذر دیا جائے گا۔ اگر منصب دار منظور نہ ہو تو کا نہو وان سے جو منصف بوقت مناظرہ حاضر تھے ان میں سے جس صاحب کو پسند کروان کے ہاں روپیہ رکھ دو۔

راقم میر محمد واعظ بھانبڑی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۲۲ء مطابق ۱۹ شوال ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۳ ص ۱۲)

مولوی جمال احمد مرزائی جواب دیں

جناب مولانا ابوسعید محمد شریف، بھٹیاں ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں:

۲۵۔ اپریل ۱۹۲۲ء کو ایک وفد مرزائیوں کا ہمارے موضع میں تبلیغ کے لئے آیا بعد نماز عشاء مولوی محمد جمال احمد نے وفات مسیح پر تقریر کی جس میں آپ نے آیت انا للہ و انا الیہ راجعون، اور حدیث جس کا مضمون تھا کہ حضرت عیسی ایک سو بیس سال کی عمر طبعی پا کر فوت ہو گئے۔

ہم حیران تھے کہ ہمارے اور ان کے درمیان یہ بحث مرزا جی کی نبوت منوانے کے لئے فیصلہ کن نہیں ہے تو بھی مرزائی مبلغین اس مسئلہ وفات مسیح کو لے کر تضیع اوقات کرتے ہیں۔ کیوں نہیں مرزا جی کی صداقت کی جانچ کو تیار ہوتے تا کہ فیصلہ آسانی سے ہو جائے۔

میں نے کہا مولوی صاحب حدیث مذکور سے عمر مسیحؑ کی ایک سو بیس سال آپ نے ثابت کی۔ مگر مرزا غلام احمد قادیانی ۱۲۵ سال بتاتے ہیں۔ (دیکھو مرزا جی کی کتاب، مسیح ہندوستان میں، ص ۵۳)۔

آپ نے کہا وہ تاریخی حال کسی دوسرے مذہب کی کتاب کا آپ نے بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے، اگر حدیث ہے تو آپ پیش کریں۔ میں نے کتاب مذکور سے مجمع عام میں سنا دیا سنئے مرزا جی فرماتے ہیں :

اور احادیث میں معتبر روایتوں سے ثابت ہے کہ ہمارے حضرت ﷺ نے فرمایا کہ مسیح کی عمر ۱۲۵ برس کی ہوئی ہے۔

پھر اس پر اور طرہ سنئے۔ مرزا جی اپنی مایہ ناز کتاب راز حقیقت کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں کہ حضرت مسیح کو صلیب کا واقعہ ۳۳ سال کی عمر میں پیش آیا تھا۔ اور تذکرۃ الشہادتین میں لکھا ہے :

احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ (صلیب) کے بعد عیسی بن مریم نے ایک سوبیس سال عمر پائی۔ پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جا ملا۔ ص ۲۶

ان ہر دو عبارتوں سے آپ کی عمر ۱۵۳ سال ہوتی ہے۔ اب ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں کیا اس قدر جھوٹ بولنے والا باوجود دعوی محدثیت مجددیت کے نبی ہوسکتا ہے۔ مہربانی فرما کر ان احادیث کو بقاعدہ محدثین صحیح ثابت کیجئے، مولوی صاحب نے کہا کہ ایسا اختلاف تو قرآن شریف میں بھی ہے جیسا کہ ایک جگہ ہے زمین پہلے بنائی دوسری جگہ ہے و الارض بعد ذلك ... زمین آسمان کے پیچھے بنائی

ادھر سے جواب دیا گیا کہ مولوی صاحب آپ احادیث مذکورہ کی صحت پیش کریں مولوی صاحب سے جب اچھی طرح مواخذہ ہوا تو فرمایا قادیان چل کر بتائیں گے۔ میں نے کہا جناب قادیان میں بھی آپ سے حدیث متنازع تحفہ گولڑویہ دجال کے متعلق سوال کیا تھا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس حدیث کے بہت طرق ہیں اگرچہ تم کنز العمال کو غلط کہتے ہو۔ میں نے کہا تھا دکھایئے مگر آپ نے نہ دکھائی۔ اب اگر یہ موعود حدیث (متعلق بہ دجال مندرجہ تحفہ گولڑویہ) ہی ثابت کر دیں تو کیا اچھا ہو۔ مگر مولوی صاحب کوئی بھی ثابت نہ کر سکے۔ ہاں فرمایا تو یہ فرمایا کہ مسیح کی عمر کی روایت ایک سو پچیس لو یا ۱۲۰ لو یا ۱۵۳ لو، نتیجہ بہر حال سب کا موت ہے۔ میں نے عرض کیا اگر ثابت کر دیں تو نتیجہ نکالیں۔ ورنہ موت بعد نزول کے تو ہم بھی قائل ہیں ہم کب کہتے ہیں کہ مریں گے نہیں

الغرض اپنی احادیث صحیح ثابت کرنے کا وعدہ کیا۔ میں نے کہا لکھ دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جانبین سے تحریر ہوگئی کہ اگر حدیث صحیح ثابت مطابق اصول محدثین کر دیں تو ہم قائل ممات ہو جائیں گے اگر نہ کر سکیں تو وہ حیات کے قائل ہو جائیں گے۔ اس تحریر پر بھی مرزائی بہت سی چہ میگوئیاں کرتے رہے چنانچہ ہمارے گاؤں کا ایک مرزائی جو اب قادیان میں رہتا ہے جس کا نام اللہ دین ہے اور اس کو فلاسفر کا لقب ملا ہوا ہے اس نے مولوی جمال احمد مرزائی کو مشورہ دیا کہ تحریر میں صحت کا ذمہ نہ لو، بلکہ عربی عبارت دکھانے کا ذمہ لو۔ افسوس اسی کو کہتے ہیں ہٹ دھرمی۔

پس میں مولوی صاحب سے گذارش کرتا ہوں کہ احادیث معہودہ مطابق تحریر بذریعہ کسی اخبار یا قلمی تحریر جواب دیں جس اخبار یا رسالہ میں لکھاویں ایک مجھ کو بھی ارسال کریں اگر مجلس علماء مقرر کرنی ہو تو اس سے اطلاع دیں

نوٹ۔ یاد رہے ہمارا سوال ان کتابوں سے نہیں جن میں یہ روایات درج ہیں بلکہ ہمارا سوال ان کی سند الرجال سے ہے جو اس طرح ہوتی

حد ثنا فلا ن قا ل حد ثنا فلا ن عن فلا ن عن النبی ﷺ

تا کہ رجال کی صحت پر حدیث صحیح غیر صحیح کا فیصلہ ہو جائے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۲۲ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۴ ص ۴)

ایسی بھی کیا ضد ہے

(دونوں پارٹیوں کی چپقلش)

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ امت مرزائیہ کے بڑے حصے دو ہیں۔ مشہور قادیانی اور لاہوری ہیں۔ ان دونوں کا بہت کچھ اختلاف ہے جو ہونا لازمی ہے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اختلاف کو یہاں تک بڑھایا گیا ہے کہ ایک گروہ کوئی سچی بات بھی کہتا ہے تو دوسرا اس کی تردید کرتا ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے گویا انہی کے حق میں لکھا ہوا ہے:

جو نکلے جہاز ان کا بچ کر بھنور سے
تو تم ڈال دو ناؤ اندر بھنور کے

اس کی تازہ مثال آج ہم پیش کرتے ہیں قادیان کے رسالہ ریویو بابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جون ۱۹۲۲ء میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں مضمون نگار نے بڑی خوش اسلوبی سے مرزا صاحب کو صاحب کتاب نبی ثابت کیا ہے چنانچہ اس کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

اگر نئی کتاب کے لئے ایک اور طرز پر غور کیا جائے تو حضرت مرزا صاحب نے واقعی ایک نئی کتاب موجودہ دنیا کے سامنے پیش کی ہے اگرچہ کتاب تو قرآن کریم ہی ہے مگر اس کے معانی اس کے نکات (مثلاً خر دجال سے مراد ریل ہے۔اڈیٹر اہل حدیث) واسرار اس کی تفسیر اور معارف جو اس وقت حضرت مرزا صاحب نے دنیا کے سامنے پیش کئے ہیں اسکی وجہ سے دنیا کہتی ہے کہ مرزا صاحب کا نیا قرآن ہے، ان کی نئی کتاب ہے جو جدید کلام، جو جدید تفسیر اور جو پر معارف حقائق حضرت مرزا صاحب نے پیش کئے ہیں ان کی وجہ سے واقعی ان موجودہ مسلمانوں سے گویا ایک نیا قرآن دنیا کے سامنے پیش کیا ہے اور نئے علم کلام کی بنیاد ڈالی ہے اسوجہ سے یہ بھی کہنے کی گنجائش نہ رہی کہ نئی کتاب ہی ضروری ہے پھر جو حضور پر وحی نازل ہوئی وہ بھی نئی ہے۔

اس عبارت کا آخری فقرہ بالخصوص غور کے قابل ہے۔ آج تک جماعت احمدیہ کا یہ دعوی تھا اور بارہا خود حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اس الزام کی کہ آپ کوئی نئی کتاب لے کر آئے ہیں یا کوئی نیا قرآن آپ نے بنایا ہے بہانگ دہل تردید کی۔ لیکن آج ہمیں بتایا جاتا ہے کہ یہ الزام دراصل صحیح تھا اور فی الحقیقت آپ نے نیا قرآن بنایا تھا۔ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ جو وحی آپ پر نازل ہوئی وہ بھی نئی ہے۔

اڈیٹر اہل حدیث لکھتے ہیں: کیسا صاف مضمون ہے مگر لاہوری پارٹی کا آرگن پیغام صلح سخت چین بجبیں ہو کر اعتراض کرتا ہوا لکھتا ہے:

ہم جناب میاں محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) سے دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ یہ دعوی جو ان کے ایک مرید کی طرف سے ریویو آف ریلیجنز جیسے رسالہ میں (جو صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت اور گویا قوم کی آواز ہے) کیا گیا ہے، ان کے معتقدات کے آیا موافق ہے یا مخالف؟ اگر موافق ہے تو اس کا اعلان خود ان کی طرف سے بھی ہونا ضروری ہے (بھلے آدمی! ریویو کو خود ہی قوم کی آواز صدر احمدیہ کی ملکیت لکھتے ہو پھر خلیفہ سے الگ اعلان چاہتے ہو۔اڈیٹر اہل حدیث) اور اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تو براہ کرم اس کی علانیہ تردید فرمائیں

ایسا ہی ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ آیا قرآن کریم کی تفسیر اوراس کے حقائق ومعارف کو بیان کرنا ایسا ہی ہے جیسے ایک نئی کتاب کا لانا ؟ ایسی صورت میں جو نئے حقائق و معارف سابقہ مجددین ومفسرین نے اپنے اپنے وقت میں بیان کئے ان کو کیا کہا جائے گا اور پھر کون سی وہ نئی وحی ہے جو حضرت مسیح موعود پر نازل ہوئی۔ (پیغام صلح لاہور۔ص ۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں :

جیسے اور مسائل اختلافیہ ہیں ہمارا خیال بلکہ دعوی ہے کہ بحیثیت تعلیم مرزا قادیانی پارٹی اصلیت پر ہے اور لاہوری پارٹی کھسکی ہوئی ہے۔اسی طرح اس مسئلہ میں بھی ہمارا دعوی ہے کہ قادیانی جماعت اس اصل تعلیم پر ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے ان کو دی ہے ہم اس کو مدلل بیان کرتے ہیں۔

اسلام میں جتنے احکام ہیں سب ابدی ہیں۔ مثلاً نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ۔ یہ سب احکام باوجودیکہ ہمارا متفقہ عقیدہ ہے کہ ابدی ہیں، تاہم کوئی لفظ ان کی ابدیت کے لئے نہیں آیا۔لیکن ان کے سوا ایک ایسا حکم بھی ہے جس کی ابدیت کے لئے صاف لفظ آیا ہے چنانچہ ارشاد ہے

الجهاد ماضٍ الى يوم القيامة مع امير براً كان او فاجراً

یعنی جہاد قیامت تک جاری رہے گا امیر کے ساتھ مل کر وہ امیر نیک ہو یا بد

مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جہاد ایک اسلامی حکم ہے اس کی منسوخی قیامت تک نہ ہوگی۔ بس یہ تو صریح حکم ہے۔اب اس کے متعلق پنجابی نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کا ارشاد سنیئے ۔کس دلیری اور جرأت سے فرماتے ہیں :

دینی جہاد کی ممانعت کا فتوی مسیح موعود کی طرف سے

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دیں کے لئے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ص ۲۶)

احمدی ممبرو! ایمان اور انصاف سے کہنا یہ حکم شریعت محمدیہ کے ایک ابدی اور ضروری حکم جس کی بابت ارشاد ہے ذروة سنا مه الجهاد (الحدیث) کا نسخ ہے یا نہیں؟

پھر مرزا صاحب قادیانی کی نسبت جو تمہاری تیسری پارٹی ظہریہ (اتباع منشی ظہیر الدین) کا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، صاحب شریعت نبی تھے تم ان کی تکذیب کیوں کرتے ہو۔ چنانچہ اڈیٹر پیغام صلح لاہور نے پرچہ مذکور ہی میں لکھا ہے:

ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ میاں صاحب (محمود) اور ان کے مریدین کا قدم دراصل مولوی ظہیر الدین صاحب (ساکن ضلع گوجرانوالہ پنجاب) کے قدم پر ہے۔ میاں صاحب نے جو نبوت حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کی اس کا نتیجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہ وہ آہستہ آہستہ آپ کو صاحب کتاب نبی بنائیں اور یہی وہ بات ہے جو مولوی ظہیر الدین صاحب ایک مدت سے کہہ رہے ہیں۔ (پیغام صلح لاہور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ گو مرزا قادیانی نے باشریعت نبی ہونے سے انکار کیا ہے لیکن یہ انکار ان کا مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کرنے کیلئے ہے۔ ورنہ وہ بعض احکام ایسے بھی دیئے گئے ہیں جو شریعت محمدیہ کے لئے ناسخ ہیں۔ سچ پوچھو تو بات بھی یہی ہے کہ جب نبی بنیں تو پھر ناقص اور ادھورے کیا بنیں جن پر یہ مثل صادق آئے:

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جون ۱۹۲۲ء مطابق ۴ ذی قعد ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۵ ص ۳-۴)

فاروق کی نرم کلامی

جناب ابوعبدالجبار صاحب بلارم سے لکھتے ہیں:

اخبار فاروق بابت ۲۱۔ اپریل ۱۹۲۲ء جو قادیان دارالامان سے شائع ہوتا ہے میرے ایک احمدی دوست کے منبر پر رکھا ہوا تھا۔ میں نے مطالعہ کیا اور خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون کو جو عبداللہ آتھم والی پیش گوئی کے بعنوان ، کلمۃ اللہ العلیا بجواب رسالہ الہامات مرزا، تھا نہایت غور سے دیکھا۔لیکن افسوس کہ باوجود سال ہا سال کی لگاتار کوشش کے بھی احمدی جماعت اس کے سچا ثابت کرنے میں عاجز رہی ہے اور انشاء اللہ تعالی کوئی پیش گوئی بھی سچی ثابت نہ ہوگی ۔ بلکہ جہاں کسی نے الہامات مرزا، کی تردید میں قلم اٹھایا تو انشاء اللہ بجائے تردید کے تائید ہی ہوگی اور ہورہی ہے کیونکہ جہاں تک مجھ کو تجربہ ہے یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ احمدی مناظر اصل جواب سے محض خالی رہتا ہے اور تبرے بازی سے پر۔ چنانچہ اخبار مذکور کی تقریر اور طریق مناظرہ کو دیکھ کر کچھ تعجب نہیں ہوا کیونکہ مرزا صاحب تو ماشاء اللہ تقریر اور تحریر میں فاروق سے کہیں بڑھ چڑھ کر تھے، جو محتاج بیان نہیں، جس سے مسلمان عیسائی اور آریہ بخوبی واقف ہیں ۔ البتہ میں فاروق کو اس امر پر توجہ دلاتا ہوں کہ مرزا صاحب تقریر و تحریر جو آنجناب اپنے مخالفین کے مقابلہ میں کیا کرتے تھے، افسوس اس کو بہت جلد بھلا دیا۔ خدا بھلا کرے مرزا صاحب کا کہ وہ تو اپنی زندگی ہی میں جنت کو تمہارے لئے ریزرو کرا ہی چکے تھے اب معلوم نہیں کہ تمہیں خوف کس بات کا لگا ہے جو بخیلی کرتے ہو۔ کیوں نہیں دریا دلی سے کام لیتے ۔اور ہم بھی تو تمہارے قلمی تیر و تبرا اپنے سینے وجگر پر لینے کے لئے ہر وقت موجود ہیں تو پھر کیا ہے۔

اب ذرا اڈیٹر فاروق کی تحریر ملاحظہ فرمائیں کیسا رقم طراز ہے۔لکھتا ہے :

تف ہے اس مختل دماغ پر جس سے ایسی بیہودگی سرزد ہوتی ہے۔ اور حیف ایسے ڈبل مفسر (ثناءاللہ) پر جو یہ لچر دعوی کرتا کرتا ہے۔ اس یاوہ گو، ہرزہ درا کو باوجود دعوی ہمہ دانی حق کی مخالفت میں اتنی بھی ہوش نہ رہی کہ اپنی کتاب حق پرکاش اور ترک اسلام میں لکھی ہوئی بات کو ہی باور رکھتا۔

قرآن مجید سے تو بوجہ پلید الطبع اور غلمی ہونے کے ناواقف محض تھا ہی ، اپنی کتابوں سے بھی بے خبر ہے ۔سن او امرتسری جاہل جب کہ تو نے صریح الفاظ میں یہ امر تسلیم کرلیا...وغیرہ

دیکھئے یہ ہے فاروق کی نرم کلامی اسی کو کہتے ہیں حق کی تائید ۔ واہ رے وا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم سمجھتے تھے فاروق گمنام ہو گا
مگر وہ تو عالم میں مشہور نکلا

خاکسار تقریباً چھ سال سے اخبار اہل حدیث دیکھ رہا ہے لیکن جہاں تک میرا خیال ہے کبھی میں نے مولانا ثناء اللہ کو کسی مخالف سے مخالف پر بھی ایسے رکیک الفاظ استعمال کرتے نہیں دیکھا۔

اب میں اس کے فیصلہ کے لئے اپنے ناظرین کو عموماً اور فاروق کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں کہ جواب دینے کا یہی طریق ہوا کرتا ہے ؟ کیا ایسے جوابات سے ہماری تائید اور احمدیوں کی کمزوری ظاہر نہیں ہوتی ۔ کہ جواب تو بن پڑتا نہیں ، لگے گالیاں دینے ۔ پس میں فاروق کو براہ ہمدردی یہی کہونگا کہ یار اب یہ ڈھول پرانا ہوگیا بار بار اسی کو بجاتے رہنا عقل سے بعید ہے ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نوٹ لکھتے ہیں:

جناب آپ کی خفگی ہم رفع کئے دیتے ہیں سنئے ! باپ کا جسمانی طور سے اولاد پر اور نبی کا روحانی طور سے امت پر کم وبیش اثر ہوتا ہے ۔ اہل حدیث اپنے نبی ﷺ کے مکارم اخلاق کا پابند ہے تو فاروق اپنے پنجابی نبی سے متاثر ہے جن کی شیریں کلامی کی مثال یہ ہے جو علماء اسلام کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں :

او بدذات فرقہ مولویاں ۔ (انجام آتھم ص ۲۱)

بس آپ اپنی خفگی واپس لیں ۔ کسی قادیانی کی تحریر سے رنجیدہ نہ ہوا کریں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۲۲ء مطابق ۱۱۔ ذی قعد ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۶ ص ۵)

فاروق میں ایک فتوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی جماعت کے اکابر میں ایک صاحب حافظ روشن علی بھی ہیں جن کے علم وفضل پر قادیانی جماعت کو ناز ہے ۔ ان کا ایک فتوی اخبار فاروق مورخہ ۹ جون میں نکلا ہے جو قابل دید وشنید ہے اس کی تمہید بتانے کے لئے اتنا بتا دینا مناسب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ قادیانی امت کی دوسری جماعت (لاہوری پارٹی) کہا کرتی ہے کہ ہم مرزا صاحب کو نبی یا رسول نہیں مانتے بلکہ مجدد کہتے ہیں۔ اس لئے ان کے منکروں کو کافر بھی نہیں کہتے۔ ہاں جو کوئی مرزا صاحب کو کافر کہے اس کو بماتحتی حدیث کافر کہتے ہیں۔ اس پر ایک سوال فاروق میں درج ہوا جو مع شیریں جواب کے درج ذیل ہے۔

سوال نمبر ۳۴۔ جو کہ حضرت (مرزا) کا مکفر مکذب نہیں ہے اس کا جنازہ پڑھنا جائز ہے یا نہیں، بلکہ حضرت صاحب کو مسلمان سمجھے اور ان کو اور ان کے کافر کہنے والوں کو کافر کہے اور ان کو مجدد سمجھے مگر انکے اکثر دعاوی پر ایمان نہ رکھے۔

جواب نمبر ۳۴۔ احمدیوں کو دھوکہ دینے کے لئے اور اپنے ساتھ ملانے کے لئے اور ہمدردی حاصل کرنے کے لئے اور ان کو ان کی جماعت سے اکھیڑنے کے لئے اور جو خدا نے وحدت کا انعام احمدیوں پر کیا ہے، اس سے محروم کرنے کے لئے اور اپنی عظمت احمدیوں کو منوانے کے لئے ایسا کیا کرتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کو نہایت نیک اور بزرگ عالم سمجھتے ہیں اور وقت کے مجدد بھی۔ لیکن یہ سارا قول ان کا دھوکہ دہی ہے یا خود دھوکہ کھاتے ہیں کیونکہ جب ان سے پوچھا جائے کہ کوئی بزرگ اور مجدد یا پکا مومن خدا پر افتراء بھی کرتا ہے۔ مرزا صاحب تو مسیح موعود ہونے کا دعوی کرتے ہیں، تو ایسے لوگ جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ ہم اس دعوی کو نہیں مانتے، تو ایمان نام ہے تصدیق کا۔ جب وہ تصدیق نہیں کرتے تو تکذیب کرتے ہیں، نہ اپنے لفظوں میں کہ وہ یہ کہیں کہ مرزا صاحب جھوٹے اور کافر ہیں لیکن درحقیقت وہ مکفر اور مکذب ہیں کیونکہ اس لئے نہیں مانتے کہ وہ ان کو مفتری سمجھتے ہیں اور ان کا یہ کہنا کہ جو مرزا صاحب کو کافر کہے وہ خود کافر ہے، یہ اس وقت قابل توجہ ہوسکتا ہے کہ وہ ہندوستان اور پنجاب کے قریباً دوسو مولویوں کے نام لکھ کر شائع کریں کہ وہ کافر ہیں تو پھر ان کے جنازے کا فتوی دیا جائے۔ حافظ روشن علی۔ (فاروق۔ ۹ جون ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس زلف پہ پھبتی شب دیجور کی سوجھی
اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

لاہوری پارٹی کے ممبرو! کیا کہتے ہو؟ ہم سے پوچھو تو ہم اس مفتی صاحب کو بریلی تشریف لے جانے کا مشورہ دیں گے کہ وہاں دماغی بیماریوں کے لئے ایک مشہور شفاخانہ ہے،۔

بھلے آدمی! یہ تو بتاؤ سوال کا کیا جواب دیا۔ سوائے اس کے کہ لاہوری پارٹی پر غصہ کا اظہار کر دیا۔ ورنہ اصل سوال کو تو تم نے چھوا بھی نہیں۔

سوال تو صرف یہ ہے کہ:

ایک شخص مرزا صاحب قادیانی کو مسلمان مانتا ہے مگر نبی نہیں مانتا۔ اسکا جنازہ پڑھا جائے یا نہ؟

تم نے اس کا جواب دیا؟ اسی کو کہتے ہیں:

سوال از آسمان جواب از ریسمان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ے جولائی ۱۹۲۲ء مطابق ۱۱۔ ذی قعد ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳٦ ص ۵۔٦)

مرزائیوں سے مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۹ جون ۱۹۲۲ء کو موضع کھیاڑے متصل ننکانہ ضلع شیخوپورہ کے قریب موضع بیری میں مناظرہ تھا اور قادیانیوں کی طرف سے حافظ روشن علی قادیانی مناظر تھے۔ دو مضامین تھے صداقت مرزا۔ اور حیات و وفاۃ مسیح۔

گفتگو شروع ہوئی۔ بحث ہوئی اور مرزائیوں نے کہا کہ ہم مدعی ہیں اس لئے ہمیں بحث شروع کریں گے ہمیں ختم کریں گے۔ انہیں بتایا کہ مرزا صاحب مسئلہ تناسخ میں بالمشافہ بحث کے لئے تیار تھے کہ پہلے تقریر ہم کریں گے کیونکہ ہم معترض ہیں۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ۱ ص ۷) پس قادیانی علم مناظرہ کا اصول یہ ہوا کہ دعوی اور دلیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سننے سے پہلے ہی معترض تقریر کرے ۔اس لئے آپ کا فرض ہے سکوت سے ہمارے اعتراض سنیں ۔حافظ روشن علی تھوڑی ردوکد کے بعد مان گئے

اعتراض کا خلاصہ یہ تھا کہ قرآن میں آپ ﷺ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ میرے بعد تیس دجال کذاب آئیں گے ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ نبوت کے مدعی ہوں گے ۔مرزا صاحب چونکہ نبوت کے مدعی ہیں لہذا وہ جو کچھ ہوئے آپ سوچ لیں ۔

حافظ روشن علی نے ساری کوشش اس بات پر ختم کی کہ ختم نبوت ان معنوں میں نہیں جو عام لوگ سمجھ بیٹھے ہیں بلکہ آپ کے بعد نبی آ سکتے ہیں ۔اس میں حافظ روشن علی کامیاب نہ ہوئے

دوسری بات خاص یہ ہوئی کہ میں نے مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی میں یہ دکھایا کہ آپ نے لکھا ہے کہ منکوحہ آسمانی کا خاوند مرزا سلطان محمد ساکن پٹی کا میری زندگی میں مرنا تقدیر مبرم ہے (انجام آتھم ۔ص ۳۱) حالانکہ مرزا صاحب مر گئے اور سلطان محمد زندہ ہے ۔ اور تقدیر مبرم نہ ٹلنے والی تقدیر کو کہتے ہیں ۔

اس کے جواب میں مجھے کہا گیا کہ مجدد سرہندی نے لکھا ہے کہ حضرت شیخ جیلانی نے کسی رسالہ میں لکھا ہے کہ تقدیر مبرم پر مجھ کو تصرف دیا گیا ہے اس لئے وہ بھی بدل جاتی ہے۔

حیرانی ہوئی کہ تقدیر مبرم بھی بدل جائے؟ مجدد صاحب کی کتاب لے کر میں نے خود دیکھا تو یہ لکھا تھا کہ اس قول کے معنی یہ ہیں کہ تقدیر معلق دراصل دو قسم ہوتی ہے ایک میں صورۃ ولفظاً شرط سے تعلیق ہوتی ہے دوسری میں بغیر لفظ کے ذہنی تعلیق ہوتی ہے،اس قسم ثانی کو بعض دفعہ کوئی ولی اللہ مبرم سمجھ جاتا ہے حقیقت میں وہ مبرم نہیں ہوتی ،چنانچہ یہ مضمون میں نے جلسہ عام میں سنا دیا۔

ناظرین !اگر کسی کے قسم یہ عبارت کبھی پیش ہو تو صاف کہہ دیں کہ ہم شیخ جیلانی کے کلام کے جوابدہ اس وقت ہوں گے جب صحیح سند سے ان کا یہ کلام ہم کو مل جائے ۔سردست تو ان کی کسی کتاب میں ہم کو نہیں ملتا ۔اس لئے ہم فرمان خداوندی جو تقدیر مبرم کے متعلق ہے یعنی ما یبدل القول لدیّ کو نہیں چھوڑ سکتے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ کا اثر بہت اچھا ہوا اور جس ملا نے موضع بیری میں یہ تخم ریزی کی تھی اس کو لوگوں نے اپنے گاؤں سے نکال دیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۳۷ ص ۔۳۔۴)

قادیانی قرآن دانی

جناب مولوی محمد عبدالکریم میرٹھی پاراچنار علاقہ قورم سے لکھتے ہیں:

مکرم معظم جناب مولانا صاحب مدظلہ العالی السلام علیکم

خادم یہاں ماہ اپریل میں پہنچا۔اسی وقت سے مرزائیوں سے گفتگو کا سلسلہ جاری ہے جناب کی آگاہی اور ناظرین کی دلچسپی کے لئے مختصراً عرض کرتا ہوں۔

یہاں دونوں قسم کے مرزائی ہیں یعنی لاہوری اور قادیانی۔مگر غالباً تین یا چار اور وہ بھی پنجابی۔

سب سے پہلے لاہوری حضرت سے گفتگو کا موقع ہوا غنیمت سمجھ کر خادم نے مرزا جی کو اسلام سے کورے ہونے کے ثبوت میں ان کے ہی اقوال پیش کئے۔

پہلا وہ قول جس میں مرزا جی فرماتے ہیں کہ،

نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں۔،

دوسرا وہ جس میں فرماتے ہیں کہ،

یہ کیونکر ہوسکتا ہے کہ میں نبوت کا دعوی کر کے اسلام سے نکل جاؤں۔،

لاہوری حضرت نے فرمایا کہ جس میں نبوت کا اقرار ہے اس سے مراد نبی بغیر شریعت ہے۔اور جہاں انکار ہےاوس سے مراد نبی معہ شریعت ہے۔

خادم نے عرض کیا کہ مرزا جی کے دونوں اقوال میں شریعت کے ہونے نہ ہونے کا کوئی ذکر نہیں، آپ یہ تاویل کیوں کرتے ہیں۔ اس موقع پر مثال: پیراں نمی پرند مریدان ہمے پرانند، بالکل چسپاں ہوگئی۔خادم نے ہر چند اصرار کیا مگر وہ اپنی ہی ضد قائم رہے۔بالآخر خادم نے مرزا جی کا وہ قول پیش کیا جس میں وہ فرماتے ہیں کہ میں ہو بہو اللہ ہو گیا۔، زمین آسمان اور ستارے وغیرہ بنائے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری حضرت فرمانے لگے کہ یہ خاص حالت ہوتی ہے جیسے منصور کا انا الحق کہنا۔

خادم نے عرض کیا کہ منصور کا انا الحق کہنا شریعت محمدیہ میں جس نگاہ سے دیکھا گیا اور اس کا جو انجام ہوا کیا مرزا جی اس کے مستحق نہیں تھے۔

جب یہاں تک بات پہنچی تو فوراً اپنا پورا نا اور بوسیدہ ہتھیار (جو انہیں مرزا جی سے سینہ بسینہ ملا ہے) لے کر تیار ہو بیٹھے، یعنی حیات وممات مسیح کے پیچھے پڑ گئے۔

خادم نے ہر چند کہا کہ اگر وہ مر بھی گئے تو مرزا جی کس طرح ان کے جانشین ہو گئے۔اس صاف بات کو مثالیں دے کر بڑی وضاحت سے ثابت کیا مگر وہ کب ماننے والے تھے۔مجبور ہو کر خادم نے بھی وہ حدیث پیش کی جس میں رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ

حضرت مسیح ابن مریم آسمان سے نازل ہوں گے

اور یہ بھی کہا کہ اگر وہ مر گئے ہوتے تو مخبر صادق ﷺ ایسے صاف الفاظ میں ان کی واپس تشریف آوری کی خبر کیوں دیتے۔

مگر افسوس ہمارے مخاطب نے حدیث رسول کو تسلیم نہ کیا اور ایک ضعیف حدیث لا مھدی الا عیسی پیش کی۔

اس کا جواب ملنے پر ایک آیت جس کو وہ حضرت عیسی بن مریم کی موت کے لئے زبردست اور نہایت ہی واضح دلیل خیال کرتے تھے پیش کی۔

فرمانے لگے کہ قرآن شریف میں خدا ارشاد فرماتا ہے

کل نفس ذائقة الموت

اس لئے عیسی بھی مر گئے۔

سبحان اللہ کیسی اٹل دلیل ہے۔خادم نے عرض کیا کہ میں اس کو بالکل صحیح اور درست خیال کرتا ہوں چنانچہ حسب ارشاد مخبر صادق ﷺ حضرت عیسی بن مریم بھی آسمان سے نازل ہوں گے اور پھر اس آیت کی عملاً تصدیق فرمائیں گے۔کہیے اب کیا اعتراض ہے۔

فرمانے لگے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوبیس سال کی عمر میں مر گئے۔
خادم نے حدیث طلب کی۔
فرمانے لگے مکان سے بھیج دوں گا۔
دو مہینے کے قریب ہو گئے باوجود تقاضا کے اب تک نہ بھیجی۔
یہ ہے مرزائیوں کا مبلغ علم اوران کی قرآن دانی کا نمونہ۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۳۷ ص ۴)

خلیفہ محمود کو دعوت مباہلہ

جناب نور محمد نقش بندی سجادہ نشین بن مولانا غلام مرتضی سکنہ قلعہ لال سنگھ ڈاکخانہ شرق پور ضلع شیخو پورہ لکھتے ہیں:

آپ کی پارٹی کے مولوی عبدالعزیز سکرٹری انجمن احمدیہ سکنہ بھینی شرقپور کی عرصہ سے میرے ساتھ خط و کتابت ہو رہی ہے۔ پچھلے دنوں ان کا وفد ہمارے پاس آیا اور شرائط مناظرہ طے ہوئے۔ مگر اب مناظرہ سے گریز کرتے ہوئے خاکسار کو مباہلہ کا چیلنج دیا ہے۔ جو ہم نے قبول کر لیا ہے۔

انہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے خلیفہ قادیان سے اجازت مباہلہ بھی حاصل کر لی ہے۔ کیا یہ سچ ہے؟ آپ اس کا جواب دیں۔

چونکہ اس معرکہ روحانی میں نامور علماء تشریف لائیں گے اس لئے ضروری ہے کہ آپ بھی بذات خود میدان مباہلہ میں آویں۔ تاکہ حق و باطل کا فیصلہ ہو جائے۔

اگر آپ نہ آسکیں تو قادیان سے کوئی رکن قاضی اکمل یا اڈیٹر الفضل یا منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق وغیرہ کو بھیج دیں۔

یہ خاکسار ہر طرح مباہلہ کرنے کو ہر وقت تیار ہے۔

آپ کے جواب آنے پر تاریخ مباہلہ و شرائط وغیرہ مقرر کئے جائیں گے جس پرچہ میں آپ جواب دیں وہ پرچہ خاکسار کو روانہ کر دیں۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جولائی ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۳۷ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام نہ لیں نہ دیں

صاف چھپتے بھی نہیں سامنے آتے بھی نہیں
کیسا پردہ ہے کہ چلمن سے لگے بیٹھے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۶ جنوری کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ہم نے قادیانی امت ایک انعامی نوٹس دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کی روایت یخرج الدجال یختلون الدنیا حدیث کی کسی کتاب میں دکھاؤ تو مبلغ تین سو انعام لو۔ اس پر جو خط وکتابت ہوئی وہ ۱۷ فروری کے اہل حدیث میں درج ہو چکی ہے۔اس کے بعد انہوں نے از خود انعام دینے کی تجویز نکالی جس کے لئے ہم تیار ہوئے تو وہ پھر گئے۔

اس کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۴ فروری، ۳، ۱۷، اور ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء میں درج ہے۔

اس کے بعد ہم نے انعامی یک صد والا مضمون ۲۶ مئی کے اہل حدیث میں لکھا جس میں مرزا صاحب قادیانی کی کتاب حمامۃ البشری اور کنز العمال کے حوالہ سے بتایا کہ مرزا صاحب قادیانی فن روایت میں معتبر نہ تھے۔اس کے جواب دینے پر یک صد روپیہ انعام تھا۔

انعام چاہے کم تھا مگر عزت اور ناموس بہت زیادہ تھی۔ اگر مرزائی اس مضمون پر چپ رہتے تو ان کے مذہب کو بڑا صدمہ پہنچتا اس لئے وہ کچھ بولے مگر ایسا بولے کہ نہ بولنے سے بدتر۔ان کا جواب سننے سے پہلے ہمارا دعوی سن لیں جو جدید الفاظ میں نہیں بلکہ انہی الفاظ میں ہے جو ۲۶ مئی کے پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ہم لکھ آئے ہیں۔ وہ یہ ہے:

محدثین متاخرین میں حافظ ابن حجر اور علامہ عینی حنفی اپنے اپنے مذہب کے بڑے حامی ہیں مگر فن روایت میں ان کا اعتبار ...روایت پر مدار رکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے...مرزا صاحب باوجود ادعا.....قابل نہیں کہ اس کی روایت پر مدار رکھا جائے...تاوقتیکہ اصل کتاب نہ دیکھی جائے (ص۳ کالم۱)

اس دعوی کا ثبوت اسی پرچہ میں مفصل دیا گیا ہے۔ اس کے جواب میں قادیان کے الفضل کا اڈیٹر ۶ جولائی کے پرچہ میں یوں گویا ہوا:

اول مولوی ثناء اللہ اپنے دعوی کو متعین کریں تاکہ جو شخص مسلمہ فریقین فیصلہ کرنے کے لئے مقرر ہو وہ فیصلہ کر سکے یعنی یہ کہ حضرت مرزا صاحب نے حدیث ابن عباس مندرجہ حمامۃ البشری صفحہ ۸۸۔۸۹ میں بددیانتی کی ہے اور جان بوجھ کر لفظ من السماء کو اپنے دعوی کے خلاف پا کر ہضم کر گئے ہیں ۔مولوی صاحب اپنے اس دعوی کا ثبوت دیں گے اور ہم اس کی تردید کریں گے۔ (الفضل قادیان ۶ جولائی ص۳)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا دعوی وہی ہے جو ۲۶ مئی میں ہے کہ (محدثین متاخرین میں حافظ ابن حجر اور علامہ عینی حنفی اپنے اپنے مذہب کے بڑے حامی ہیں مگر فن روایت میں ان کا اعتبار ...روایت پر مدار رکھا جائے...مرزا صاحب باوجود ادعا.....قابل نہیں کہ اس کی روایت پر مدار رکھا جائے...تاوقتیکہ اصل کتاب نہ دیکھی جائے (ص۳ کالم۱) اب کوئی جدید دعوی نہ کر سکتے ہیں نہ کرنا چاہتے ہیں پس وہی دعوی یاد رکھئے۔ آپ کا دوسرا فقرہ یہ ہے

چونکہ معاملہ اہم ہے اور ہر شخص پر اعتماد نہیں ہو سکتا کہ وہ فیصلہ ایمان داری سے کرے گا اس لئے فیصلہ کنندہ کا فیصلہ بحلف مؤکد بعذاب ہوگا۔ اور اس کو اپنی قسم میں ظاہر کرنا ہوگا کہ فتنہ فرو کرنے کے لئے جھوٹ بولنا میرے نزدیک جائز نہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میں سابقہ پرچوں میں لکھ چکا ہوں کہ منصف پر کسی قسم کا دباؤ ڈالنا شرع اور قانون میں ثابت نہیں۔ اس لئے میں تو اس تجویز کی تائید نہیں کر سکتا۔ لیکن کوئی ایسا منصف آپ کو ملے جو میرے نزدیک بھی معتبر ہو اور وہ حلف مؤکد بعذاب لے کر فیصلہ لکھنا پسند کرے تو مجھ بھی ان کار نہ ہوگا، بہرحال ایسے منصف کو تلاش کرنا آپ کا کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔تیسرا فقرہ آپ کا یہ ہے

سوم۔شخص مسلمہ فریقین جو حلف مؤکد بعذاب سے فیصلہ کرے اس طرح منتخب کرلیا جائے کہ یا تو ہم فرقہ اہل حدیث سے تین آدمی نامزد کرتے ہیں اور انہیں میں سے جس شخص کے انتخاب پر مولوی ثناء اللہ اتفاق کریں وہ فیصلہ کرے گا۔اور یا مولوی ثناء اللہ جماعت مبایعین سے تین آدمی نامزد کریں ان میں سے فریقین جس پر اتفاق کریں وہ فیصلہ کرے۔مولوی ثناء اللہ کا فرض ہوگا کہ جس شخص پر فرقہ اہل حدیث میں سے فریقین کا اتفاق ہو اس سے شرائط کی تعمیل کرائیں اور اگر ایسا شخص ہم سے یا لاتفاق فریقین منتخب ہوتو اس سے شرائط کی تعمیل کرانا ہمارے ذمہ ہوگا۔جو شخص منتخب ہو وہ پنجاب میں سے ہو اور فیصلہ کرنے کی قابلیت واہلیت رکھتا ہو۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ بھی منظور ہے آپ جماعت اہل حدیث میں تین اہل علم غیر مخاصم منتخب کر کے ان سے دریافت کریں کہ وہ مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں گے اور ان کے تحریری اقرار کے پہونچنے پر ان کی بابت میں اپنی رائے کا اظہار کرونگا۔

میرے نزدیک یہ شرط آپ کی ایسی ہے کہ کوئی شریف آدمی اس کام میں دخل نہ دے۔اس کا ثبوت لدھیانہ کے مباحثہ میں ملتا ہے کہ آپ کے مقبولہ منصف منشی فرزند علی صاحب فیروز پوری نے باوجود شرط حلف کے حلف نہ اٹھائی تھی۔خیر میں اس پر زور نہیں دیتا۔آپ اپنی کوشش خرچ کریں اگر کوئی منصف آپ کو مل جائے جو مؤکد بعذاب حلف اٹھانے کو تیار ہوتو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں ایسے منصف کو بہکاؤں نہیں

آپ کا چوتھا فقرہ

چہارم۔یہ مجلس گورداسپور میں منعقد ہوگی

مولانا امرتسری کہتے ہیں امرتسر ایک ایسی جگہ ہے جہاں آپ کے نبی مرزا صاحب نے مباحثہ بلکہ مباہلہ بھی کیا۔آپ لوگ خود بھی اسی شہر میں انعام لینے آئے تھے لہذا امرتسر کو سب مقامات پر ترجیح ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۳۸ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک افتراء اور اس کا جواب

مولوی محمد علی امیر احمدی جماعت ڈلہوزی میں رونق افروز ہیں اور اپنے مذہب کی تبلیغ میں کوشاں ہیں ۔ ۷ جولائی ۱۹۲۲ء کو خطبہ میں آپ نے حلفاً فرمایا کہ مولانا ابو الوفاء ثناء اللہ مولانا ابوالکلام مولانا سید سلیمان ندوی وفات مسیح کے قائل ہیں جس کی وجہ سے بہت سے مسلمانوں کے دل پراگندہ ہورہے ہیں اس لئے ہر سہ مولانا کی خدمات میں التماس ہے کہ وہ اپنا عقیدہ وفات مسیح بذریعہ اخبار اہل حدیث مسلمانوں پر واضح کریں تاکہ لوگوں کو علم ہو جائے کہ مولوی محمد علی نے واقعی ٹھیک فرمایا ہے یا غلط ۔
فقط : عبدالمجید خریدار اہل حدیث از ڈلہوزی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

دونوں مولانا صاحبان کی بابت تو میں نہیں کہہ سکتا اپنی بابت کہتا ہوں کہ میری نسبت ایسا خیال محض افتراء ہے ۔

میری تفسیر ثنائی جلد دوم میں مرزا صاحب کے اس دعوی کی مکمل تردید ہے پھر اسی مسئلہ پر رام پور میں مباحثہ ہوا۔ احمدی جماعت کے چوٹی کے لوگ تھے جن میں خود مولوی محمد علی ایم اے ممتاز حیثیت سے تھے ۔ وہاں بھی حیات و وفات مسیح پر بحث ہوئی ۔ علماء اسلام نے خاکسار کو اپنا وکیل بنایا اس بحث کا فیصلہ کیا ہوا ؟ حضور نواب صاحب کے سرٹیفکیٹ سے معلوم ہوسکتا ہے جو یہ ہے :

> رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا ہم ان سے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے ۔ محمد حامد علی خان

اس سے بعد امرتسر میں حیات وفاۃ مسیح پر بحث ہوئی اس سے بعد بھی کئی جگہ ہوئی پھر نہیں معلوم مولوی محمد علی صاحب نے کس بنا پر یہ جرأت کی ۔ مولوی محمد علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب چاہیں تو وہ بھی اسی مسئلہ پر بحث کرلیں۔ حاضر ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۲۲ء جلد ۱۹ نمبر ۳۸ ص ۵)

مرزائی جماعت کا مرزا صاحب سے اختلاف

بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر لکھتے ہیں:

سورہ البقرہ میں ہے اذ قتلتم نفساً فادارئتم فیھا... الآیہ

بنی اسرائیل ایک شخص مارا گیا تھا۔ اس کا قاتل معلوم نہ تھا۔ اس کے وارث ہر کسی پر دعوی کرتے تھے۔ اللہ تعالی نے اس مردہ کو زندہ کیا۔ اس نے بتایا کہ ان وارثوں نے ہی مارا تھا۔ عبداللہ بن عباس، مجاہد، عکرمہ، قتادہ، عبیدہ اور ابی العالیہ سے اس بارے میں ایسی ہی روایتیں آئی ہیں۔ دیکھو ابن جریر جلد اول صفحہ ۲۵۶۔۲۵۷۔ ۲۵۸۔۲۷۲، ۲۷۳، ابن کثیر جلد اول صفحہ ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۹۱، درمنثور جلد اول صفحہ ۷۶۔۷۷، ۷۸، ۷۹

مرزا قادیانی ازالہ اوہام طبع ۱۳۰۸ھ صفحہ ۷۴۹۔۷۵۰ پر لکھتے ہیں:

ایسے قصوں میں قرآن شریف کی کسی عبارت سے نہیں نکلتا کہ فی الحقیقت کوئی مردہ زندہ ہوگیا تھا اور واقعی طور پر کسی قالب میں جان پڑگئی تھی۔ بلکہ اس آیت پر غور کرنے سے صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ یہودیوں کی ایک جماعت نے ایک خون کرکے چھپا دیا تھا اور بعض بعض پر خون کی تہمت لگاتے تھے۔ سو خدا تعالی نے اصل مجرم کے پکڑنے کے لئے یہ تدبیر سمجھائی تھی کہ تم ایک گائے کو ذبح کرکے اس کی بوٹیاں اس لاش پر مارو۔ اور وہ تمام اشخاص جن پر شبہ ہے ان بوٹیوں کو نوبت بہ نوبت اس لاش پر ماریں۔ تب اصل خونی کے ہاتھ سے جب لاش پر بوٹی لگے گی تو لاش سے ایسی حرکات صادر ہوں گی جس سے خونی پکڑا جائے گا۔

اب اس قصہ سے واقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بعض کا خیال ہے کہ یہ صرف ایک دھمکی تھی کہتا چور بیدل ہوکر اپنے تئیں ظاہر کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔لیکن ایسی تاویل سے عالم الغیب کا عجز ظاہر ہوتا ہے اور ایسی تاویلیں وہی لوگ کرتے ہیں کہ جن کو عالم ملکوت کے اسرار سے حصہ نہیں ۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق علم عمل الترب یعنی مسمر یزم کا ایک شعبہ تھا جس کے بعض خواص میں سے یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات میں ایک حرکت مشابہ بحرکت حیوانات پیدا ہو کر اس سے بعض مشتبہ اور مجہول امور کا پتہ لگ سکتا ہے ۔ (روحانی خزائن جلد۳ ص۵۰۴)

قاضی ظہور الدین اکمل اپنی کتاب ظھور المھدی طبع ۱۳۳۳ھ ضیاء الاسلام پریس قادیان کے صفحہ ۶۲ پر لکھتے ہیں:

حضرت خلیفۃ المسیح فرماتے ہیں کہ ایک مسلمان عورت ایک یہودی کی دکان پر گئی اس نے اس کے ساتھ تمسخر کیا جس پر اس نے مسلمانوں سے فریادرسی کی جھگڑا ہوا۔ مسلمان مارا گیا۔ یہ اس نفس کا ذکر ہے۔ فرمایا مارو اس قاتل کو ،اس نفس مقتول کے بعض کے بدلے میں ۔

اور مولوی سرور شاہ صاحب فرماتے ہیں کہ نفس سے مراد مسیح بن مریم ہے قتلتم یعنی تم نے قتل کا ارادہ کیا (ابتداء فعل) پھر مسیح کے بارے میں اختلاف ہوا تو فرمایا اس واقعہ کے بعض حصہ کو بعض پر پیش کرو اصل حالت معلوم ہو جائے گی کہ وہ مقتول علی الصلیب نہیں ہوا۔

میر محمد سعید حیدر آبادی اپنی تفسیر احمدی، مرتضائی آگرہ کے صفحہ۷ پر لکھتے ہیں:

ایک یہودی نے ایک مسلم عورت کو مار دیا وہ قریب الموت حالت میں بتا گئی کہ اس کا قاتل کون تھا پس حکم ہوا اس کو مار دو

ہمارے معظم دوست فرماتے ہیں کہ اس سے مراد قتل عیسی ہے جس کی برأت اللہ نے ظاہر فرما دی ہے۔

ہمارے مرشد حضرت محمود احمد صاحب فرماتے ہیں کہ اس سے مراد کعب بن اشرف ہے جو شریر فسادی یہودی تھا۔

نوٹ: آیات مندرجہ بالا کی تفسیر میں مرزا صاحب کچھ کہتے ہیں اس کے برخلاف حکیم نورالدین صاحب مولوی سرور شاہ صاحب اور میاں محمود احمد صاحب اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے سے کچھ اور ہی تفسیر کرتے ہیں ۔غرضیکہ مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی مسعود کرشن اوتار اور نبی مان کر بھی علماء احمدیہ ان کے ساتھ اختلاف رکھتے ہیں اور ان کی تحریر کے خلاف محض اپنی رائے سے تفسیر کرتے ہیں حالانکہ مرزا صاحب لکھتے ہیں

مومن کا یہ کام نہیں کہ تفسیر بالرائے کرے بلکہ قرآن شریف کے بعض مقامات بعض دوسرے مقامات کے لئے خود مفسر اور شارح ہیں ۔

(ازالہ اوہام ۔ص ۳۲۸)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۲۲ء ۲ ذی الحجہ ۱۳۴۰ نمبر ۳۹ جلد ۱۹ ص ۷)

باپ کا مخالف بیٹا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب سرمہ چشم آریہ خاص اسی مسئلہ میں لکھی تھی کہ شق القمر کا معجزہ جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے واقع میں ہو چکا ہے مگر بیٹے (محمود خلیفہ قادیان) کا قول دربارہ شق القمر سننے کے قابل ہے ۔

شق القمر ایک کشف اور پیش گوئی تھا:

سوال : کیا شق القمر کا معجزہ کفار کی خواہش پر دکھایا گیا ؟

فرمایا اس میں ایک پیش گوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹا دی جائے گی ۔ چاند واقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا اور کشف ایسے ہو سکتے ہیں کہ دوسرے بھی ان میں شامل ہوں ۔

چنانچہ اس مجلس والوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک راجہ نے بھی اس کو دیکھا تاکہ آئندہ کے لئے گواہی ہو ۔ یہ خیال کہ فی الواقعہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا صحیح نہیں ۔ (الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء ص ۷ کالم ۳)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کیا ہی نکات بلکہ نقات ہیں جن پر ناز کیا جاتا ہے ۔ حیرانی اس بات کی ہے کہ ان لوگوں کا دعوی ہے کہ زمانہ رواں میں مسلمانوں کے اختلافات اس حد تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچ گئے تھے کہ کوئی شخص خدا کی طرف سے حکم عدل ہو کر آئے تو انہیں فیصلہ کرے۔ چنانچہ حضرت اقدس مرزا صاحب مسیح موعود ہو کر آئے انہوں نے مسلمانوں کے اختلافات کو حکم عدل کی صورت میں مٹا دیا۔ بہت خوب! مگر آپ خود اپنے مسیح موعود سے اختلاف کرتے ہیں۔ یہی حال مولوی محمد علی کا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی تو حضرت عیسی کو بے باپ مانتے ہیں مگر مولوی محمد علی حسب دستور باپ سے پیدا شدہ کہتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود حکم عدل مان کر بھی اس سے اختلاف کرنا اس مثل کی گویا تصدیق ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ ۔ اگست ۱۹۲۲ء، مطابق ۹ ذی الحج ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۹ ص ۴)

حضرت عیسی مسیح کی آمد ثانی

امام عبدالوہاب شعرانی کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:
حکیم خدابخش احمدی عسل مصفی طبع ۱۹۱۳ء حصہ اول صفحہ ۵۲۳ پر لکھتے ہیں:
شہادت امام شعرانی۔

وہ اپنی کتاب طبقات ج لد ثانی بصفحہ ۴۴ لکھتے ہیں

و کان یقول ان علی ابن ابی طالب رفع کما رفع عیسی علیه السلام و سینزل عیسی ۔ وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب بھی اسی طرح اٹھائے گئے جس طرح عیسی اٹھائے گئے اسی طرح حضرت عیسی بھی لعنت کی موت سے بچ کر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔

(مطلب یہ کہ بقول مصنف عسل مصفی امام شعرانی، حضرت عیسی کی وفات کے قائل ہیں)

واضح ہو کہ امام شعرانی ایک شخص سید علی الخواص نامی کا ذکر کرتے ہوئے ان کی بابت اپنی کتاب طبقات الکبری (طبع ۱۳۱۵ مصر) جلد ۲ صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں:

و کان یقول ان علی بن ابی طالب رفع کما رفع عیسی و سینزل کما ینزل عیسی ۔ سید علی الخواص کہتے تھے کہ کہ تحقیق حضرت علی اٹھائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

گئے جیسے اٹھائے گئے عیسی، اور حضرت علی نازل ہونگے جس طرح عیسی نازل ہوں گے۔

یہ عبارت تو بتا رہی ہے کہ سید علی الخواص حضرت عیسی اور حضرت علی کے رفع اور نزول کے قائل تھے۔ ذرا حکیم صاحب کی چالاکی ملاحظہ کیجئے عبارت و سینزل کما ینزل کو پوری طرح نقل نہیں کیا اور نہ ہی اسکا ترجمہ کیا۔

میں کہتا ہوں کہ امام شعرانی، حضرت عیسی کے آسمان پر بجسد عنصری اٹھائے جانے اور آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہونے کے قائل تھے جیسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

امام شعرانی اپنی کتاب الیوا قیت و الجوا ھر فی بیان عقا ید الاکابر جلد۲ کی بحث ۶۵ کے صفحہ۲۹۱۔۲۹۲ پر لکھتے ہیں:

اگر تو سوال کرے کہ حضرت عیسی کے نزول پر کیا دلیل ہے تو جواب یہ ہے کہ حضرت عیسی کے نزول پر دلیل اللہ کا قول

و ان من اھل الکتاب ا لا لیو منن بہ قبل مو تہ

ہے۔ یعنی جب حضرت عیسی نازل ہوں گے تو اہل کتاب ان پر جمع ہوں گے اور انکار کیا معتزلہ اور فلاسفہ اور یہود اور نصاری نے عیسی کے جسد کے ساتھ آسمان پر جانے سے، اور کہا اللہ اللہ تعالی نے حضرت عیسی کے بارے میں و انہ لعلم للسا عۃ اور لفظ علم کو عین اور لام زبر کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اور ضمیر بیچ انہ کے راجع ہے طرف حضرت عیسی کے اور حق بات یہ ہے کہ حضرت عیسی اپنے جسم سمیت آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور اسکے ساتھ ایمان لانا واجب ہے۔ کہا اللہ نے بل رفعہ اللہ الیہ بلکہ اٹھالیا اللہ نے طرف اپنی۔ ابو طاہر قزوینی نے کہا ہے کہ جان تو کہ عیسی کے آسمان مین جانے کی کیفیت اور اس کے اترنے اور آسمان میں ٹھہرنے کی کیفیت اور کھانے پینے کے سوا اس قدر ٹھہرنا اس قبیل سے ہے کہ عقل اس کے جاننے سے قاصر ہے اور ہمارے لئے اس میں بجز اس کے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اس کے ساتھ ایمان لاویں اور اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کر لیویں (اور فلاسفہ وغیرہ جو اس مسئلہ کے منکر ہیں)، اس کا بہت طویل ذکر کیا ہے۔ پس اگر کوئی سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے کہ اس قدر عرصہ تک کھانے پینے سے بے پرواہ رہنا
یہ کس طرح ہوسکتا ہے حالانکہ خدا تعالی نے فرمایا
وما جعلنا هم جسداً لا يأ كلو ن الطعا م
تو اس سوال کا جواب یہ ہے کہ طعام کھانا اس شخص کے لئے ضروری ہے جو زمین میں ہے کیونکہ اس پر ہوا گرم و سرد غالب ہے اس لئے اس کا کھانا پینا تحلیل ہو جاتا ہے جب پہلی غذا ہضم ہو جاتی ہے تو اللہ اس کو اور غذا اس کے بدلے میں عنایت کرتا ہے کیونکہ اس دنیا غبار آلودہ میں اللہ کی یہی عادت ہے لیکن جس شخص کو اللہ آسمان کی طرف اٹھا لے اللہ اسکے جسم کو اپنی قدرت سے لطیف اور نازک کر دیتا ہے اور اس کو کھانے پینے سے ایسا بے پرواہ کر دیتا ہے جیسا اس نے فرشتوں کو ان سے بے پرواہ کر دیا ہے۔ پس اس وقت اس کا کھانا تسبیح ہوگا اور پینا تہلیل ہوگا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں میرا رب مجھے کھانا کھلاتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔ اور مرفوع حدیث میں آیا ہے کہ دجال ملعون کے پہلے تین سال قحط کے ہوں گے پہلے سال میں آسمان تیسرا حصہ بارش کم کر دے گا اور زمین تیسرا حصہ زراعت کا کم کر لے گی اور دوسرے سال میں دو حصے بارش کے کم ہو جائیں اور دو حصے زراعت کے کم ہو جائیں گے اور تیسرے میں بارش بالکل بند ہو جائے گی۔ پس اسماء بنت زید نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اب تو ہم آٹا گوندھنے سے پکنے تک بھوک سے صبر نہیں کر سکتے۔ اس دن مومنوں کا کیا حال ہوگا۔ فرمایا جو چیز اہل آسمان کو کفایت کرتی ہے تسبیح اور تقدیس سے، وہی اس دن مومنوں کو کفایت کرے گی۔ شیخ ابوطاہر نے فرمایا ہم نے ایک شخص خلیفہ خراط نامی کو دیکھا کہ وہ شہرابہر میں (جوشرقی بلاد سے ہے) مقیم تھا اس نے ۲۳ سال کچھ نہیں کھایا اور دن رات اللہ کی عبادت میں مشغول تھا اور اس سے اس میں کچھ ضعف نہیں آیا تھا۔
پس جب تو نے جان لی یہ بات تو کچھ بعید نہیں یہ بات کہ تحقیق ہو قوت حضرت عیسی کی تسبیح وتہلیل۔ اور اللہ جانتا ہے ان سب باتوں کو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اس جگہ امام شعرانی کا یہ لکھنا (حق بات یہ ہے کہ عیسی اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے ہیں اور اس کے ساتھ ایمان واجب ہے) صاف ثابت کر رہا ہے کہ امام صاحب حضرت عیسی کے بجسد عنصری آسمان پر اٹھائے جانے کے قائل تھے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اگست ۱۹۲۲ء مطابق ۹ ذی الحج ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۹ ص ۴۔۵)

امرتسر میں مرزائی مباحثہ:

مسئلہ نبوۃ مرزا پر ۳۰ جولائی کو مباحثہ ہوا محمدیوں کی طرف سے بابو حبیب اللہ کلرک مناظر تھے اور احمدیوں کی طرف سے شیخ محمد حسین مرہم عیسی لاہوری پارٹی کے مبلغ مجیب تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اگست ۱۹۲۲ء، ۹ ذی الحج ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۳۹ ص ۱۳)

فیروز پوری مباحثہ پر تنقید

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

۳ جون ۱۹۲۲ء فیروز پور میں قادیانیوں سے مباحثہ ہوا تھا منشی فرزند ہیڈ کلرک مناظر تھے جو اپنی جماعت کے ایک قابل فرد ہیں۔

وہاں جو کچھ ہوا وہ سامعین کو خوب معلوم ہے۔ وہاں منشی فرزند علی نے مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی اشاعۃ السنہ سے مرزا صاحب قادیانی کی تعریف نقل کی تھی۔ جس کا جواب دیا گیا تھا کہ یہ تعریف اس وقت تک محدود تھی جب تک مرزا صاحب نے خلاف شریعت امور کا ارتکاب نہ کیا تھا۔ مسئلہ نبوت میں دعوی سے قبل کے حالات کا صحیح ہونا بہت ضروری ہے لیکن اسی قدر کافی نہیں بلکہ دوران دعوی میں بدعملی بھی موجب اعتراض ہے۔ اسی لئے اس شہادت کا اثر خود شاہد مرحوم پر کچھ نہ رہا اور وہ اول المخالفین بن گئے تھے۔

اس جواب کو فریق مخالف نہ کافی نہ سمجھا اور بعد مباحثہ فریق محمدی کو چند سوالات دیئے جن میں ایک مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کی شہادت کو دہرایا۔

ہم حیران ہیں کہ ایک ایسی بات پر یہ لوگ ضد کرتے ہیں جو روز مرہ پیش آتی ہے اس لئے ہم اس کو مثال کے ذریعہ سمجھاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواہ کی حیثیت قبل اداء شہادت اچھی ہونی ضروری ہے۔ بدمعاش نہ ہو۔ سزایاب نہ ہو۔ وغیرہ۔ اس حیثیت سے تو اس کی شہادت قابل سماعت ہوسکتی ہے لیکن عین دوران شہادت میں اس سے کوئی فعل ایسا سرزد ہو جو اس کی گواہی میں شک ڈالتا ہو، مثلاً وکیل کے کسی صاف اور صحیح سوال کا جواب نہ دے، یا کوئی ایسی حرکت کرے جس سے کسی فریق کی جانب داری پائی جاتی ہو، تو ایسے گواہ کی گواہی غلط ہو جاتی ہے۔ اس پر یہ نہ کہا جائے گا کہ اس کی پہلی حیثیت اچھی ہے۔ پہلی حیثیت اسی صورت میں مفید ہوسکتی ہے جب وہ انتہاء تک اچھی رہے۔ ہاں دوران دعوی میں غلط کاری بتانا مخالف کا کام ہے اور اس کا جواب دینا مدعی کا فرض۔

دوسرا اعتراض آسمانی منکوحہ کے متعلق تھا۔ اس کی بابت فریق ثانی نے مندرجہ ذیل الفاظ میں اعتراض بھیجا ہے۔

> مولوی ثناء اللہ نے کثیر حصہ اپنے وقت کا محمدی بیگم اور سلطان محمد والی پیشگوئی پر صرف کیا جس سے بجز اپنے ہم خیالوں کے وقتی طور پر خوش کرنے کے اور کوئی فائدہ متصور نہ تھا۔ ہم کلام اللہ کی رو سے ثابت کر چکے ہیں کہ بعض پیش گوئیاں خصوصاً وہ جن میں عذاب کا وعدہ ہو تو بہ واستغفار اور رجوع کرنے سے ٹل جایا کرتی ہیں اور ہم نے سلطان محمد کا رجوع اس کے دستی خط کا عکس دکھا کر روز روشن کی طرح ثابت کر دیا تھا تو ان حالات ہوتے ہوئے مرزا سلطان محمد سے موت کا ٹل جانا اور کا زندہ رکھے جانا کسی قرآن دان اور قرآن پر ایمان رکھنے والے کے نزدیک موجب تعجب نہیں بلکہ حیرت اور اعتراض کا مقام تب ہوتا اگر باوجود اس قدر اصلاح اور رجوع کے بھی موت کا عذاب ان کو آ پکڑتا۔ اور ظاہر ہے کہ جب تک مرزا سلطان محمد زندہ ہے تو محمدی بیگم کا دوسری جگہ نکاح ہونا ممتنع ہے اور اگر سلطان محمد پر بھی عذاب کے لانے سے تمہاری خوشی ہوسکتی ہے تو اس کا علاج حضرت مرزا صاحب نے اسی انجام آتھم میں جس میں سے مولوی صاحب نے متعدد حوالے پڑھ کر سنائے صفحہ ۳۲ پر لکھا ہوا تھا کہ احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس پیش گوئی کے دو حصے تھے:

۱۔ سلطان احمد کا مرنا۔۲۔ منکوحہ کا نکاح میں آنا۔

کتاب شہادۃ القرآن کے صفحہ ۸۰ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سلطان محمد کی زندگی ستمبر ۱۸۹۳ء میں ۱۱ ماہ باقی بتائی ہے جو اگست ۱۸۹۴ء میں ختم ہو جانی چاہیے تھی۔ اس مدت کے گزرنے پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہوئی، تو مرزا صاحب قادیانی نے اس کے متعلق ۱۸۹۶ء کو رسالہ انجام آتھم میں وہ مضمون لکھا جس کا حوالہ صفحہ ۳۲ سے معترض نے دیا ہے ہم اس مضمون کو اول سے آخر تک نقل کر دیتے ہیں ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

> میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آ جائے گی ۔ اور اگر میں سچا ہوں تو خدا تعالی ضرور اس کو بھی ایسا ہی پورا کر دے گا جیسا کہ احمد بیگ اور آتھم کی پیش گوئی پوری ہوگئی ۔ اصل مدعا تو نفس مفہوم ہے اور وقتوں میں تو کبھی استعارات کا دخل ہو جاتا ہے ۔ یہاں تک کہ بائیبل کی بعض پیش گوئیوں میں دنوں کے سال بتائے گئے ہیں ۔ جو بات خدا کی طرف سے ٹھہر چکی ہے کوئی اس کو روک نہیں سکتا۔ ذرہ شرم کرنی چاہیے کہ جس حالت میں خود احمد بیگ اسی پیش گوئی کے مطابق میعاد کے اندر فوت ہوگیا اور وہ پیش گوئی کے اول نمبر پر تھا۔ تو پھر اگر خدا کا خوف ہوتو اس پیش گوئی کے نفس مفہوم میں شک نہ کیا جاوے کیونکہ ایک وقوع یافتہ امر کی یہ دوسری جزء ہے ۔
>
> جس حالت میں خدا اور رسول اور پہلی کتابوں کی شہادتوں کی نظیریں موجود ہیں کہ وعید کی پیش گوئی میں گو بظاہر کوئی شرط نہ ہوتب بھی بوجہ خوف تاخیر ڈال دی جاتی ہے ۔تو پھر اس اجماعی عقیدہ سے محض میری عداوت کے لئے منہ پھیرنا اگر بدذاتی اور بے ایمانی نہیں تو اور کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالی مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں (انجام آتھم)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس عبارت کے دو حصے ہیں۔ ایک حصے میں معترضین کے اعتراضوں کا جواب دیا ہے۔ اعتراض یہی تھا کہ مرزا سلطان محمد خاوند منکوحہ آسمانی اگست ۱۸۹۴ء کے بعد کیوں زندہ رہا۔ اس کا جواب تو یہ دیا کہ میعاد تو بہ و استغفار سے ٹل جاتی ہے (سردست اس پر ہمیں بحث نہیں)۔ دوسرا حصہ جو ذکر میں پہلے ہے، وہ بالکل صاف ہے کہ سلطان محمد کی موت مرزا صاحب قادیانی مدعی کی موت سے پہلے واقع ہونی تقدیر مبرم ہے۔ اگر سلطان محمد، مرزا صاحب قادیانی سے پہلے نہ مرے، تو مرزا صاحب آنجہانی اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کرتے ہیں۔

ہم نے پہلے حصے پر اعتراض نہیں کیا تھا کیونکہ اس کی ضرورت نہ تھی۔ دوسرے حصے کو پیش کیا تھا جس کے جواب میں قادیانی مناظر نے پہلا حصہ پیش کیا۔ چنانچہ اب بھی وہ اسی پر مصر ہیں جس کو دیکھ کر ہمیں حیرانی ہوتی ہے کہ یہ لوگ کس فہم و ذکا سے کام لیتے ہیں

ما لھو لاء لا یکادو ن یفقھو ن حد یثاً

کیا مرزا صاحب قادیانی کی عبارت مذکورہ اردو زبان میں نہیں ہے؟

کیا اس کے سمجھنے میں کسی قسم کی دقت ہے۔

ہمارے مخاطب کا فرض ہے کہ اس عبارت کی تشریح واضح طور پر کر دیں اور یہ بتا دیں کہ ہم نے جو اس کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے یہ صحیح ہے یا غلط؟ رہا مسئلہ منکوحہ کے نکاح کا سو اس کی بابت مرزا قادیانی کا صاف اقرار ہے جو انہی کے لفظوں میں نقل ہے:

خدا تعالی نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز کو فرمایا کہ میرزا احمد بیگ ولد گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت موانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۳۹۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اس خدائی وعدے کے مطابق نکاح ہوا؟
کیا اس عبارت میں کسی قسم کی گنجائش ہے؟
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اگست ۱۹۲۲ء نمبر ۴۱ جلد ۱۹ مطابق ۱۶ ذی الحج ۱۳۴۰ھ ص ۳۔۴)

قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جھوٹ بولنا ہر مذہب اور ملت میں برا ہے خصوصاً مذہبی معاملات اور مباحثات میں تو اس کی مثال بعینہ وہی ہے جو کہی گئی ہے گونہہ کا گونہہ مرغی کا گونہہ۔ مرغی چونکہ انسانی پاخانہ کھاتی ہے اس لئے اس کی بیٹھ انسانی پاخانہ سے زیادہ بدتر ہے ہماری رائے میں یہی مثال مزہبی مباحثوں میں اور مذہبی مناظروں کی رپورٹوں میں جھوٹ بولنے کی ہے مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ قادیانی بلکہ دوسرے بدعتی بھی اس عیب کو ہنر جان کر اپنی شکستوں کو فتح سے مبدل کر کے دکھاتے اور سناتے ہیں۔ آج ہم ان دونوں گروہوں کی کذب بیانی پر بحث نہیں کریں گے بلکہ ان کے تحریری بیانات سامنے رکھ دیں گے۔

گذشتہ ایام میں موضع کھیارے متصل ننکانہ مرزائی دوستوں سے مباحثہ ہوا جس کا ذکر اہل حدیث ۱۴ جولائی میں درج ہے۔ وہاں جو کچھ ہوا سب نے دیکھا خدا نے محمدی فوج کی مدد کی۔ مگر قادیانی رپورٹروں (عبدالعزیز اور جلال دین) الفضل اور فاروق میں جو رپورٹیں دی ان سے بطور نمونہ چند فقرے نقل کرتے ہیں:

> پہلا مسئلہ ختم نبوت تھا جس پر آیت ختم النبیین اور چند احادیث پڑھیں جو اس مضمون کی کتب احادیث میں آئی ہیں اس گفتگو کو الفضل ۲۰ جولائی میں صفحہ ۸ پر یوں لکھا ہے
>
> چونکہ مولوی ثناء اللہ کی تقریر کا اکثر حصہ تمسخرات میں گذرتا تھا لہذا میں اس حصہ کو چھوڑ کر اصل فریقین کے بیان کرتا ہوں جو بطور استدلال بیان کئے گئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا حدیث میں لا نبی بعدی آیا ہے اور یہ لکھا ہے کہ اس امت میں تیس دجال ہوں گے جو دعوی نبوت کریں گے پس مرزا صاحب انہی میں سے ایک ہیں

اس بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ میں نے اپنے بیان میں صرف حدیث نبوی پڑھی تھی آیت قرآنی نہیں پڑھی۔ چنانچہ احمدی مناظر نے اس فعل قبیح کا الزام بھی مجھ پر لگایا جس کے الفاظ یہ ہیں۔ احمدی مناظر کی تقریر مخبر نے یوں لکھی ہے

حافظ روشن علی نے کہا افسوس کہ آپ (ثناء اللہ) نے حدیث کو قرآن شریف پر مقدم کر دیا اور آپ قرآن سے کوئی ثبوت نفی نبوت کا پیش نہ کر سکے

اب تو یقیناً ثابت ہو گیا کہ محمدی مناظر ثناء اللہ نے اپنے دعوی ختم نبوت پر کوئی آیت نہ پڑھی۔ بہت عجب۔

اب دوسرے مخبر کی بھی سنیئے جس کا نام ہے مولوی جلال الدین (جو خود جلسہ میں شریک بلکہ مرزائیوں کی طرف سے صدر تھا) وہ اخبار فاروق مورخہ ۲۸ جولائی میں اسی مباحثہ کی رپورٹ لکھتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

ثنائی اعتراض اور اس کا جواب۔

مولوی ثناء اللہ نے اعتراض کیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ قرآن شریف میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین کہا گیا۔ حدیث میں آیا ہے کہ میرے بعد تیس دجال ہوں گے ان کی علامت یہ ہوگی کہ وہ نبوت کے مدعی ہوں گے اور اسی طرح حدیث لا نبی بعدی پیش کی۔

اس بیان میں صاف اقرار ہے کہ محمدی مناظر نے قرآن شریف سے آیت خاتم النبیین پیش کی اور پہلے بیان میں اس کی نفی کی۔ لہذا ہم اس بارے میں کچھ نہیں کہتے۔ بجز اس کے کہ حدیث نبوی کے الفاظ سنا دیں جو ایک وقت دو شخصوں کے مختلف بیانوں پر حضور ﷺ نے فرمایا تھا احد کما کاذب۔

نیز الفضل میں لکھا ہے (جو نقل ہو چکا) کہ حافظ روشن علی مناظر نے مجھ پر الزام لگایا کہ میں نے قرآن پر حدیث کو مقدم کر دیا یعنی قرآن پیش نہیں کیا اور حدیث پیش کر دی۔ مگر مولوی جلال دین نے حافظ روشن علی کا بیان یوں نقل کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظ صاحب نے مدلل طور پر بیان فرمایا کہ ختم نبوت سے جو معنی آپ سمجھ بیٹھے ہیں وہ صحیح نہیں

اس سے معلوم ہوا کہ آیت خاتم النبیین میں نے پیش کی تھی۔

ان دونوں بیانوں میں بھی اختلاف ہے۔ پہلے بیان کے مطابق حافظ روشن علی نے مجھ پر الزام لگایا تھا کہ میں نے قرآن پیش نہیں کیا۔

پس اب دونوں مناظر اور مخبر دربار خلافت قادیان میں فیصلہ کرائیں کہ سچا کون ہے۔ ہماری رائے تو صرف یہی ہے

احدکما کاذب۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔اگست ۱۹۲۲ء مطابق ۲۳ ذی الحجہ جلد ۱۹ نمبر ۴۲ ص ۲۔۳)

☆ مرزائیوں سے دو مباحثے مختصر سے امرتسر میں ہوئے ہیں۔ ایک مولوی عبدالرحیم شاہ واعظ اور نے دوسرا بابو حبیب اللہ کلرک نے کیا۔ اور کامیاب رہے۔ (اہل حدیث امرتسر ص ۱۴۔ ۲۸ جولائی ۱۹۲۲ء)۔ یہ مباحثے مرزائی پارٹی کے مبلغ شیخ محمد حسین مرہم عیسے سے ہوئے تھے جو امرتسر آئے تھے اور مجلسی طور پر ہوئے تھے۔ عبدالرحیم شاہ اور بابو حبیب اللہ پیش ہوتے رہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۲۲ء مطابق ۲۳ ذی الحجہ جلد ۱۹ نمبر ۴۲ ص ۴)

خواجہ حسن نظامی دہلوی، قادیان میں

اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں کہ خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی ایک صوفی مذاق آدمی ہیں۔ بہت سے لوگ آپ کے مرید بھی ہیں۔ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے پیر کو تعظیمی سجدہ کے جواز کا رسالہ لکھا ہے، جس کا جواب اہل حدیث امرتسر میں نکلتا رہا۔ آپ کا ایک مضمون اخبار مدینہ بجنور ۱۳۔ اگست میں شائع ہوا ہے جس میں آپ اپنے فرضی طویل سفر کا حال لکھتے ہیں۔ اس فرضی سفر کی تاریخ شروع جنوری ۲۰۵۰ء ہے۔ یعنی آج سے ایک سو اٹھائیس سال آئندہ کو۔

آپ نے اپنے سفر کی ابتداء دہلی سے بتائی ہے۔ پھر ادھر اودھر گھومتے ہوئے قادیان پہنچے ہیں۔ وہاں کا حال دور اندیشانہ نظر یا بقول صوفیا کشفی نگاہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا حال لکھتے ہیں۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل ہے۔

قادیان:

سہارن پور سے انبالہ اور لدھیانہ امرتسر ٹھہرتا ہوا کہ اب اسکا نام بت الہ ہو گیا ہے کیونکہ قادیان کے مقابلہ میں ایک شخص یہاں پیدا ہوا تھا جو کہتا تھا کہ میں صورت بشری میں پیکر الہ ہوں، اور قادیان کے مرزا کو جھوٹا کہنے کے لئے میرا ظہور ہوا ہے۔ اہل بٹالہ اس کو بتِ الہ کہتے تھے۔ اور اسی وجہ سے اس قصبہ کا نام بت الہ ہو گیا ہے۔

میرا خیال تھا کہ قادیان میں میرزا قادیان کی اولاد میں سے کوئی ملے گا مگر وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ سب لندن میں چلے گئے ہیں کیونکہ ان کے پاس چندہ کا روپئہ بہت جمع ہو گیا تھا۔ اور دوسری خلافت کے دور میں قادیان کو ایک ایسا ناظر بیت المال مل گیا تھا جس نے چندروز میں خزانہ بھر پور کر دیا اور روپئہ کی زیادتی کے سبب مرزا صاحب کے جانشینوں کو سیر لندن کا شوق پیدا ہوا۔ مگر قادیان کے ایک اصلی باشندے نے لندن جانے کی یہ وجہ بیان کی کہ میرزا یہود اسود نامی کوئی صاحب تختِ خلافت پر بیٹھے تھے انہوں نے مہا تما گاندھی کی غیر فانی شہرت و ہر دلعزیزی سے عاجز ہو کر ہجرت کا ارادہ کیا اور جماعت کے مشورہ عام کے بموجب لندن کی طرف ہجرت قرار پائی۔ قادیان میں آج کل کوئی مرزائی نہیں ہے مرزا صاحب کی قبر کے پاس بہت بڑا گئو شالہ بنایا گیا ہے

عجیب جگہ:

قادیان میں جس جگہ میرزا قادیانی رہتے تھے، وہاں آج کل ایک سرائے بن گئی ہے جس میں اونٹ بیل گھوڑے گاڑیاں وغیرہ بھی ٹھیرتی ہیں۔ اور مسافر بھی قیام کیا کرتے ہیں۔

لوگوں نے بیان کیا کہ اس سرائے میں کوئی آسیب رہتا ہے اس واسطے کہ جو مسافر یہاں قیام کرے اس کو پچھلی رات خواب دکھائی دیتا ہے کہ ایک سو منہ کا ایک خوفناک آدمی سامنے کھڑا ہے اور اس کے ہر منہ سے آواز آتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چندہ لاؤ چندہ لاؤ۔ خواب دیکھنے والا ڈر جاتا ہے اور صبح بیدار ہوتے ہی یہاں سے بھاگنے کا انتظام کرتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ کا مزار

قادیان کے مغربی رخ ایک باغ بنایا گیا ہے اس میں امرتسر کے مولوی ثناء اللہ کا مزار ہے۔ جہاں ہر جمعرات کو قوالی ہوتی ہے۔ کہتے ہیں جو شخص مولوی ثناء اللہ کی قبر کو وار کر پانی پی لے، اس کو قادیان کی سرائے میں وہ چندہ مانگنے والا بت دکھائی نہیں دیتا۔

میرزا صاحب کی قبر سنسان پڑی ہے اور ان کے حریف اعظم مولوی ثناء اللہ کے مزار پر بڑی رونق ہے۔ میں یہاں کئی دن رہا۔ اہل حدیث کی قوالیاں میں نے بھی سنیں۔ غرض اس طرح میں سفر کرتا ہوا کابل پہنچ گیا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خواجہ حسن نظامی صاحب کی عبارت میں جو یہ فقرہ ہے:

اہل حدیث کی قوالیاں میں نے سنیں،

اس سے مراد آپ کی جلسہ ہائے وعظ ہیں گانا بجانا مراد نہیں۔

قبر کو وار کر پانی سے مراد آپ کی یہ ہے کہ چونکہ ثناء اللہ کو لوگ فاتح قادیان کہتے ہیں اس لئے اس آئندہ زمانہ میں ثناء اللہ کا صرف نام لے لینے سے مرزائی اثر زائل ہو جائے گا۔

ایسی باتوں کے سمجھنے کے لئے صوفیانہ اصطلاح کی پابندی چاہیے بقول

سر مستان منطق الطیر ست جامی لب بند
جز سلیمانے نیائد فہم ایں گفتار را

دیکھئے قادیانی پریس خواجہ صاحب کے اس کشف کا کیا جواب دیتا ہے

امید: اس کشفی سیر سے توقع ہوگئی ہے کہ آئندہ اسلامی جلسہ قادیان میں خواجہ صاحب بھی شریک ہوں گے کیونکہ راستہ تو دیکھ ہی چکے ہیں اب خطرہ کیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اگست ۱۹۲۲ء مطابق ۳۰ ذی الحج ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۴۳ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل ہونا مسیح کا آسمان سے

مرزا آنجہانی کی الہامی زبان سے

جناب محمد حنیف خادم ، دہرہ دون سے لکھتے ہیں:

معزز ناظرین :مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ حضرت عیسی کے نزول کے متعلق جتنی حدیثیں آئی ہیں ان میں آسمان کا لفظ کہیں نہیں آیا۔کسی ضعیف سے ضعیف حدیث میں بھی نہیں ملتا۔

معتقدین مرزا کا بھی یہی دعوی ہے۔ بلکہ بعض جوشیلے مرزائی اپنے مخالفوں سے نہایت شدومد کے ساتھ یہ مطالبہ کیا کرتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو حدیث کی کسی کتاب میں آسمان کا لفظ دکھاؤ کہ مسیح آسمان سے اترے گا۔اپنے مولوی ثناء اللہ سے کہو کہ بذریعہ اخبار اہل حدیث امرتسر اس روایت کو شائع کردیں۔

ناظرین !اگرچہ امیر الموحدین جناب مولانا ثناء اللہ کئی مرتبہ اخبار اہل حدیث میں امام بیہقی کی کتاب الاسماء سے روایت نقل کر کے دکھا چکے ہیں جس میں صاف مرقوم ہے کہ حضرت عیسی آسمان سے نزول فرمائیں گے،مگر افسوس مرزائیوں کی ہٹ دھرم پارٹی جو اپنی جبلی عادت سے مجبور اور اپنے نبی (مرزا قادیانی) کی سنت پر پوری طور سے عامل ہے ۔تاویل بے دلیل کر کے صاف انکار کرتی ہے۔

بزرگ ناظرین!اب میں وہ حدیث جس کا ترجمہ خود ان کے امام زمان مسیح قادیان کی زبان الہام ترجمان سے نکلا ہوا ہے جو انہوں نے اپنے دعوی مسیحیت کے ثبوت کے ضمن میں پیش کیا ہے مع حوالہ نقل کرتا ہوں ملاحظہ فرمائیں :

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا :

> میری بیماری کی نسبت بھی آنخضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی ۔آپ (ﷺ) نے فرمایا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا تو دو چادریں اس نے پہنی ہوئی ہوں گی ۔ اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوپر کے دھڑ کی ، ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔

(رسالہ احمدی خاتون جلد۲ نمبر۴۔۵صفحہ۳۳)

قارئین کرام ! اسے غور سے پڑھیں اس میں صاف اور کھلے حرفوں میں آسمان کا لفظ موجود ہے جو مرزا صاحب کے دعوی کی تکذیب کے لئے کافی ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اگر یہ لفظ ،آسمان ، حدیث کا ترجمہ نہیں ہے، ایزاد مرزا ہے تو جناب مولانا امرتسری کا یہ فرمانا کہ مرزا صاحب واضعان حدیث میں سے تھے بالکل صحیح اور درست ہوگا اور ایسے شخص کے حق میں حضور ﷺ کا صاف ارشاد ہے

من کذب علیّ متعمداً فیتبوأ مقعده فی النار..الخ..

جوکوئی میری نسبت جھوٹ تراشے جو میں نہ کہا ہو وہ اپنا گھر جہنم میں بنائے

اور اگر یہ لفظ ،آسمان ،حدیث کا ترجمہ ہے تو مرزا صاحب قادیانی کا یہ فرمانا کہ لفظ آسمان ،حدیث کی کسی کتاب میں نہیں ،صریح کذب بیانی ہے۔لہذا دعوی غلط ۔اور نیز مرزا صاحب کے تمام دعوے مسیحیت ومہدویت اور نبوت سب باطل ہوئے اور ان کے مفتری علی اللہ ہونے میں کچھ شک وشبہ باقی نہیں رہا۔

جناب محمد حنیف از دہرہ دون مزید لکھتے ہیں کہ: مرزا کہتے ہیں

میری بیماری کی نسبت بھی آنخضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی ۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ مسیح جب آسمان سے اترے گا دو چادریں اس نے پہنی ہوں گی ۔اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ۔ ایک اوپر کے دھڑ کی ایک نیچے کے دھڑ کی ۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔

(رسالہ احمدی خاتون ۔ ج ۲ نمبر۴۔۵ص۳۳)۔

اس میں مرزا غلام احمد نے خود حضرت مسیح کا آسمان سے اترنا بتایا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ۔اگست ۱۹۲۲ء ۔۳۰ ذی الحج ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر۴۳ص ۷)

پاراچنار علاقہ کورم میں مرزائیوں کو شکست فاش

اٹھے نہ شور گرگ نے بکرا چبالیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(توضیح مرام مصنفہ غلام احمد قادیانی۔ص۲)

جناب فیروز الدین جالندھری، پاراچنار علاقہ کورم سے لکھتے ہیں۔

جناب مولانا صاحب مدظلہ العالی۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

چند روز سے یہاں کے مرزائیوں کی حالت نہایت عجیب ہورہی ہے میں چاہتا ہوں کہ مختصراً بیان کرکے ناظرین اہل حدیث کو بھی محظوظ ہونے کا موقع دیا جائے براہ کرم درج اخبار فرما کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں

کچھ روز سے جناب مولوی عبدالجبار سکنہ رئسان ضلع کوہاٹ یہاں تشریف لائے ہوئے ہے۔آپ نے متعدد وعظ فرما کر اہالیان پاراچنار کو نہایت محظوظ فرمایا۔ قادیانی فتنہ کی طرف سے جناب نے اس طرف بھی توجہ فرمائی۔بحمدہ پہلی ہی مجلس میں کامیابی ہوئی۔ ایک شخص ملاکوچان ساکن علاقہ افغانسان جوکہ بیس پچیس برس سے مرزا قادیانی کے مذہب میں گرفتار ہوگیا تھا اور جس کی حالت بعینہ مرزا قادیانی کے اس مصرعہ کے مطابق ہوچکی تھی:

دیو لعین نے ہتھے پہ اس کو لگا لیا (توضیح مرام)

جناب مولوی صاحب کے مقابلہ پر آیا۔ادھر کیا تھا فوراً بصدارت جناب آصف خان صاحب ہیڈ کلرک کورم ملیشیا ۲۳ جولائی کو جامع مسجد میں مجلس مناظرہ گرم ہوئی۔ جناب مولوی صاحب نے عیسیٰ کے معجزات کے ثبوت میں یہ دو آیات پیش کیں

و رسو لًا الی بنی اسرا ئیل ۔ انی قد جئتکم بآیة من ر بکم انی ا خلق لکم من الطین کهیئة الطیر فا نفخ فیه فیکو ن طیراً با ذن الله و ابریء ا لا کمه والا بر ص و ا حی المو تی با ذن الله .. الخ۔ (سورہ آل عمران آیت۴۴)

یعنی اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ کو بنی اسرائیل کی طرف پیغمبر کرے گا اور یہ کہ تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس ایک نشانی پروردگار تمہارے سے یہ کہ بناتا ہوں میں واسطے تمہارے مٹی سے مانند صورت جانور کے پس پھونکتا ہوں میں بیچ اس کے پس ہوجاتا ہے جانور ساتھ حکم اللہ کے اور چنگا کرتا ہوں میں پیٹ کے اندھے کو اور کوڑھی کو اور جلاتا ہوں مردے کو ساتھ حکم اللہ کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ ۔اذ قا ل الله یاعیسی ابن مر یم اذکر نعمتی علیك و علی والد تك اذ اید تك برو ح القدس تکلم الناس فی المهد وکهلا و اذ علمتك الکتا ب و الحکمة و التوراة و الانجیل و اذ تخلق من الطین کهیئة الطئر با ذنی فتنفخ فیها فیکو ن طیراً با ذنی و تبریء ا لا کمه و الا بر ص با ذنی و اذ تخر ج المو تی با ذنی و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك اذ جئتهم بالبینات فقا ل الذین کفروا ان هذا الّاسحر مبین ۔(سورہ المائدۃ آیت ۱۱۱)

(یعنی جسوقت کہ اللہ تعالی ارشاد فرمائے گا کہ اے عیسی مریم کے بیٹے یاد کر تو نعمت میری اوپر اپنے اوراوپر ماں اپنی کے جس وقت کہ قوت دی میں نے تجھ کو ساتھ جان پاک کے، باتیں کرتا تھا لوگوں سے بیچ جھولے کے اورادھیڑ میں اور جسوقت کہ سکھایا میں نے تجھ کو کتاب اور حکمت اور توریت اورانجیل اور جس وقے بناتا تھا تو مٹی سے جیسے صورت جانور کی ساتھ حکم میرے کے پس پھونکتا تھا بیچ اس کے پس ہو جاتا تھا پرندہ ساتھ حکم میرے کے اور چنگا کرتا تھا مادر زاد اندھوں کو اور سفیدی والوں کو ساتھ حکم میرے کے اور جس وقت نکالتا تو مردوں کو ساتھ میرے حکم کے اور جس وقت بند کیا بنی اسرائیل کو میں نے تجھ سے جب لایا تھا تو ان کے پاس دلیلیں پس کہا اون لوگوں نے جو کافر ہوئے ان میں سے نہیں یہ مگر جادو ظاہر۔

ان ہر دو آیات کے بعد جناب مولوی صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کی یہ عبارت ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۲ سے پیش کی:

یہ حضرت مسیح کا معجزہ حضرت سلیمان کے معجزہ کی طرح صرف عقلی تھا...سو کچھ تعجب نہیں کہ خدا تعالی نے حضرت مسیح کو عقلی طور سے ایسے طریق پر اطلاع دے دی ہو جو ایک مٹی کا کھلونا کسی کل کے دبانے یا کسی پھونک کے مارنے سے ایسا پرواز کرتا ہو جیسے پرندہ پرواز کرتا ہے۔ یا اگر پرواز نہیں تو پیروں سے چلتا ہو...اور ایسا معجزہ دکھانا عقل سے بعید بھی نہیں کیونکہ حال کے زمانہ میں بھی دیکھا جاتا ہے کہ اکثر صناع ایسی ایسی چڑیاں بنالیتے ہیں کہ وہ بولتی بھی ہیں اور ہلتی بھی ہیں اور دم بھی ہلاتی ہیں ...بمبئی اور کلکتہ میں ایسے کھلونے بہت بنتے ہیں ... ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمر یزری طریق سے بطور لہو ولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آسکیں ...مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں۔ اگر یہ عاجز اس عمل (معجزات عیسی) کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

نتیجہ صاف ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے علی الاعلان حضرت عیسی کی توہین کی اور ان کے معجزات کو صاف صاف مسمر یزم اور لہو ولعب لکھا ہے۔ کون معجزات، وہ جو اللہ پاک نے اپنے برگزیدہ اور مقرب نبی کی تائید میں عطا فرمائے۔ چونکہ آیات قرآنی سے صاف عیاں ہے کہ ان معجزات کو جادو کہنے والے کافر ہیں اس لئے مرزا صاحب قادیانی بھی ان کو مسمر یزم اور شعبدہ لکھنے کی وجہ سے کافر ہیں۔

یہ مضمون نہایت صاف تھا ملا کو چان نے فوراً تسلیم کر لیا اور علی الاعلان اس عقیدہ سے توبہ کی۔ نیز مرزا قادیانی کو اسلام سے خارج ہونے کا اعلان کیا۔ اللہ پاک استقامت بخشے آمین۔ جناب مولوی صاحب موصوف کے تشریف لانے سے اللہ پاک نے ملا صاحب کو ایک گمراہ کن کے منہ سے نکالا

للہ الحمد ہر آن چیز کہ خاطر میخواست
آخر آمد ز پس پردہء تقدیر پدید

مرزائیوں کی دونوں پارٹیاں اس نقصان عظیم کو کیسے برداشت کرتیں فوراً جدید مباحثہ کے لئے آمادہ ہوگئیں۔ دونوں کو دعوت دی گئی۔ دوسرے ہی مباحثہ کی ٹھہری۔ جامع مسجد میں اہل اسلام مباحثہ کے شائق ایک کثیر تعداد میں جمع ہو گئے مگر مرزائیوں نے وہاں جانے سے انکار کیا۔ اور اپنے ہی مکان پر مباحثہ کرنے کو ترجیح دی اسی فکر میں ہوئے کہ اس بلائے ناگہانی کو کیسے دور کیا جائے مگر خود کردہ را علاجے نیست۔ کچھ مبہوت سے ہو کر ششدر ہو گئے۔ یہ رنگ اور جمود دیکھ کر منشی عبدالکریم صاحب ہیڈ کلرک سپلائی ڈپو نے سلسلہ جنبانی کی اور مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں کو اون کے مکان (سول ہسپتال) میں ہی مخاطب کر کے فرمایا کہ یہاں جگہ بہت تنگ ہے عوام الناس شائقین کی گنجائش یہاں ناممکن ہے اور یہاں بحیثیت ایک سرکاری عمارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کے بلا اجازت گورنمنٹ مباحثہ کرنا مناسب نہیں اس لئے بہتر ہے کہ آپ حضرات جامع مسجد میں تشریف لے چلیں۔ دونوں نے بیک زبان فرمایا کہ ہمیں وہاں فساد کا خطرہ ہے لیکن اگر وہ یہاں تشریف لانا نہیں چاہےءتو ہم وہاں جانے کو بھی تیار ہیں بشرطیکہ حفظ امن کا ذمہ لیا جائے۔ یہ سنتے ہی منشی صاحب موصوف بہمراہی بابو فدا حسین اکاونٹنٹ بورڈس رجمنٹ جامع مسجد میں تشریف لے گئے عام مجمع نے بیک زبان یہی درخواست کی کہ مباحثہ جامع مسجد میں ہو۔ حفظ امن جناب وکیل تجار دولت افغانستان شربت علی خان نے وعدہ فرمایا۔ دونوں حضرات نے واپس آکر تمام ماجرا سنایا سنتے ہی مرزائی بہت گھبرائے اور طرح طرح کے حیلے حوالے تراشنے لگےمنشی صاحب مذکور اور چند دیگر اصحاب کے نہایت ہی اصرار پر بہت ہی مشکل سے آمادہ ہوئے شکر ہے

لائے اوس بت کو التجا کر کے ۔ کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

مسجد میں پہنچے۔ نہائت اہتمام کے ساتھ اصحاب مندرجہ ذیل کی موجودگی میں مباحثہ شروع ہوا۔ جناب خان صاحب شربت علی خان وکیل تجار دولت افغانستان جناب مولوی سید ابوالقاسم قزلباش (شیعہ) جناب مولوی عبدالجلیل (مولوی فاضل) وغیرہ

مرزائی مناظر مولوی غلام حسین نے کہا کہ حیات وممات مسیح پر بحث کرنا سب سے مقدم ہے کیونکہ جب موت ثابت ہو جائے گی تو مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا بھی ثابت ہو جائے گا۔ جناب مولوی عبدالجبار صاحب نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد کے دعاوی مسیحیت ومہدویت کو حضرت عیسی کی حیات وممات سے کچھ تعلق نہیں لیکن چونکہ مسیح موعود یا مہدی مسعود کا مسلمان ہونا لازم ہے اس لئے سب سے مقدم یہ ہے کہ مرزا غلام احمد کے مسلمان ہونے یا نہ ہونےپر مباحثہ کیا جائے۔ سخت بحث کے بعد مرزائی اس مبحث کے لئے آمادہ ہوا۔

جناب مولوی عبدالجبار صاحب نے ایک اصول مسلّمہ فریقین تحریر فرمایا کہ جو شخص کسی نبی کی اہانت کرے یا اون کے معجزات کا انکار کرے

وہ شخص یقیناً کافر ہے مرزائی مناظر نے اس اصول کی تحریراً تصدیق کی

جناب مولوی عبدالجبار نے وہی دونوں آیات مذکورہ بالا پیش کیں اور مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی وہی عبارت ازالہ اوہام سے پڑھ کر سنائی (جو کل ملاکو چان صاحب کے مقابلہ پر پیش کی تھی) اور مکرر سہ کرر پڑھ کر نہایت وضاحت سے ثابت کیا کہ مرزا قادیانی نے حضرت عیسی کے معجزات کو مسمریزم شعبدہ اور لہو ولعب لکھ کر اون کی توہین اور تذلیل کی جس طرح کفار نے آپ کے معجزات کو سحر کہا تھا اسی طرح مرزا ساحب بھی اون کو مسمریزم اور شعبدہ وغیرہ کہنے کی وجہ سے حسب فرمان خداوندی کافر ہے۔

مرزائی مناظر نے کہا کہ آپ مرزا صاحب کی عبارت کا مطلب نہیں سمجھتے۔ انہوں نے تو ان معجزات کو تسلیم کیا ہے۔ عبدالجبار نے فرمایا کہ بے شک لکھا ہے مگر اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے:

یہ عاجز اگر ان کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا۔،

کیا یہ حضرت عیسی کے معجزات کی توہین نہیں۔

منشی عبدالکریم صاحب ازالہ اوہام کی عبارت اور صاف کر کے نتیجہ نکالا مگر مرزائی مناظر اپنی جگہ سے کب ہٹنے والا تھا یہی کہتا رہا کہ تم مرزا صاحب کی عبارت (اردو) نہیں سمجھتے۔ عجب نظارہ تھا۔

ناظرین! اگر ہم لوگ مرزا صاحب قادیانی کی عبارت مذکور نہیں سمجھتے تو آپ ہی انصافاً بتائیں کیا اس میں حضرت عیسی کے معجزات سے انکار اور اون کی توہین نہیں؟

اس وقت مرزائی مناظر کی حالت نہایت ہی عجیب تھی ہاتھوں میں رعشہ پڑ گیا منہ خشک اور چہرہ زرد ہو گیا گویا ہوش وحواس باختہ اور بالکل رفو چکر ہو گئے

یہ کسمپرسی کی حالت دیکھ کر لاہوری پارٹی کے ایک معزز رکن مخاطب ہوس ئے مگر بولنے سے بدتر بقول:

اگر ماند شبے ماند شبِ دیگر نمی ماند

چند منٹ میں خاموش ہو گئے گویا دونوں پارٹیوں کے حال زار نے فبهت الذی کفر کی عملاً تصدیق کر دی۔ اودھر بار بار قادیان سے کوئی شخص اپنا یہ شعر نہایت رنج والم کی حالت میں پڑھتا ہوا سنائی دیا

دین دار پیر دیتا ہے مومن جسے خطاب
نا اہل پیروں نے وہ کافر بنا لیا

www.KitaboSunnat.com

(توضیح مرام)

ہاں یہ بے چارے نہایت حسرت و یاس کے ساتھ زبان حال سے یہ شعر پڑھتے ہوئے جامع مسجد سے رخصت ہوئے نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن۔

بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

مختصر یہ کہ مباحثہ نہایت کامیابی اور خیر وخوبی کے ساتھ ختم ہوا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔اگست ۱۹۲۲ء مطابق ۳۰ ذی الحج ۱۳۴۰ھ جلد ۱۹ نمبر ۴۳ ص ۷۔۹)

قادیانی انعام لینے کو تیار ہوں:

میں نے جو ۱۵۔اپریل کے اہل حدیث میں سٹھیالی کے مباحثہ میں چار مرزائیوں کا تائب ہونا لکھا تھا جس پر قادیانی اخبار الفضل نے ۵۰ روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا، میں اس کا ثبوت دینے کو تیار ہوں انعامی رقم کسی مسلمہ امین کے پاس رکھ دیں اور ثبوت کے لئے منصف مقرر کریں پھر دیکھیں کہ ثبوت کیسا گذرتا ہے۔ میر محمد واعظ بھانبڑی متصل قادیان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم ستمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۸ محرم ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۴۴ ص ۱۳)

مرزائی مذہب کی بنیاد

مولانا ابونعیم محمد عبدالعظیم حیدر آبادی لکھتے ہیں:

مرزائیوں کی تقاریر اور ان کی تالیفات سے نتیجہ یہی نکلتا ہے کہ ان کے مذہب کی بنیاد صرف حسب ذیل تین امور پر ہے:

۱۔ وفات مسیح ۲۔ مجددیت فی الاسلام ۳۔ انکار ختم نبوت بمعنی متعارف

یہی وہ تین امور ہیں جن پر مرزائیوں کو فخر ہے اور جن کے مالہ و ماعلیہ سے ہر فرد مرزائی کو لازماً واقف کرایا جاتا ہے۔ اور ہر ایک جلسہ میں بحث کے وقت اولاً یہی مسائل پیش کئے جاتے ہیں۔ مگر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ مسائل ہر بحث و مباحثہ میں کیوں پیش کئے جاتے ہیں کیونکہ اگر کوئی شخص ان امور کو فرض محال تسلیم بھی کر لے، تب بھی ان سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کا اثبات نہیں ہوسکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں ان تینوں دعاوی کی نسبت تفصیلاً عرض کرونگا جن کے ملاحظہ کے بعد ہر منصف مزاج کو مرزا صاحب کی نبوت میں ضرور تامل ہوگا۔

الف: وفات مسیح کے متعلق مرزائی آیت قرآنی

یاعیسی انی متو فیك ورافعك الیّ

کے لفظ متو فیك سے حضرت عیسی کی وفات کو ثابت کرتے ہیں۔لیکن نہایت تدبر کے ساتھ اس جگہ یہ امر قابل غور رہتا ہے کہ عربی زبان میں، تو فی ، کے معنی مرنے اور ،بھر لینے ، کے آتے ہیں۔

اس لحاظ سے قرآن مجید میں جہاں جہاں لفظ تو فی استعمال ہوا ہے اس کے معنی کہیں بھر لینے کے اور کہیں مرنے کے قرائن سے لئے گئے ہیں۔

پس اس لحاظ سے اس آیت خاص میں لفظ متو فی کے معنی محض مرنے کے لینے کی نسبت خاص قرینہ کی ضرورت واقع ہو جاتی ہے اور قرینہ خود قرآنی آیات سے اس وجہ سے نہیں لیا جا سکتا کہ خود قرآن مجید میں یہ لفظ دونوں معنوں میں مستعمل ہوا ہے۔

اب اسکے بعد حدیث کا درجہ باقی رہ جاتا ہے۔پس مرزائیوں کو کلام نبوی سے یہ بتلانا ہوگا کہ حضرت عیسی فوت ہو چکے ہیں، ورنہ بغیر اس قرینہ کے اس آیت میں خصوصیت کے ساتھ متو فیك کے معنی مرنے کے نہیں لئے جا سکتے۔

اور جو حضرات ،بھر لینے، کے معنی لیتے ہیں ان پر کوئی اعتراض قائم نہیں کیا جا سکتا۔

اور یہ ظاہر ہے کہ انشاء اللہ ﷺ مرزائی طبقہ حدیث نبوی سے کوئی دلیل حضرت عیسی کی وفات پر پیش نہیں کر سکتا۔

اس کے قطع نظر آیت زیر بحث میں متو فیك کے بعد را فعك الیّ کے الفاظ حضرت عیسی کو زندہ آسمان پر اٹھا لینے کے معنی دیتے ہیں کیونکہ اگر اس جگہ خدا کا مقصود عیسی کی وفات سے ہوتا تو آیت میں صرف لفظ متو فیك بالکل کافی ہوتا۔اور را فعك الیّ کی ضرورت نہ ہوتی۔اور یہ ایک بدیہی بات ہے کہ بھر لینے کے ساتھ آسمان پر اٹھا لینے کے الفاظ کا تناسب برابر قائم ہو جاتا ہے۔اس وجہ سے متو فیك کے ساتھ جس کے معنی بھر لینے کے ہیں رافعك الیّ استعمال فرمایا گیا ہے۔

اور اگر ہم بفرض محال یہ تسلیم کر لیں کہ عیسی فوت ہو چکے ہیں،تب بھی حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی کی وفات سے جناب مرزا صاحب کی نبوت ثابت نہیں ہوسکتی کیونکہ یہ کہنا کہ چونکہ حضرت عیسی وفات پا چکے ہیں اس لئے مرزا صاحب نبی ہیں، ایسا ہے جیسا کہ زید کہے کہ چونکہ دنیا کے تمام قطب مر چکے ہیں اس لئے میں قطب ہوں۔

پس جس طرح کہ اقطاب کا مرنا زید کے قطب ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتا ،اسی طرح حضرت عیسی کا وفات پانا مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل نہیں بن سکتا۔ پس اس لحاظ سے مرزائیوں کا اس بحث کو لئے لئے پھرنا اور اس کی تبلیغ کرنا اور اس کا ذہن نشین کرانا اور حضرت حضرت عیسی کی ذات مقدس کے اس طرح پیچھے پڑ جانا بالکل لغو اور بے سود ہوگا۔ امید کہ مرزائی پارٹی اس مسئلہ پر نظر ثانی کرے گی اور آئندہ سے اسکو نبوت مرزا کی دلیل میں پیش نہ کرے گی۔

ب: مجددیت فی الاسلام، مرزائی اپنی چالاکی سے کہا کرتے ہیں کہ، ہر صدی پر ایک مجدد کے آنے کی جو حدیث ہے، اسی حدیث کے لحاظ سے مرزا صاحب بھی مجدد وقت تھے۔

اول تو یہ حدیث اصول محدثین کی رو سے ساقط الاعتبار مانی گئی ہے۔ مگر تاہم اگر اس حدیث کو صحیح مان بھی لیا جائے تو بہت ہی فکر وغور کے ساتھ سوچنے پر یہ معلوم ہو سکتا ہے کہ مرزائی پارٹی کس درجہ دھوکا دیا کرتی ہے کیونکہ مجدد اور نبی کے مراتب میں بے حد فرق ہے۔

چونکہ اس حدیث میں مجدد کے ہر صدی میں ہونے کا ذکر کیا گیا نہ کہ ہر صدی پر نبی کے آنے کا، اس لئے اس حدیث سے بھی مرزا صاحب کی نبوت کے اثبات کی کوشش محض لغو ہو جاتی ہے۔

اگر یہ کہا جاتا ہے کہ مجدد ترقی کر کے نبی بن جاتا ہے تو اس کے لئے اول تو کوئی دلیل پیش ہونی چاہیے وہذا الحال، اس کے علاوہ جس قدر مجددین یعنی اولیاء کبار وآئمہ عظام حضرت رسالت مآب ﷺ کے بعد اس وقت تک گذرے ہیں وہ باوجود اعلی درجہ کے کاملین سے ہونے کے کسی نبوت کے مدعی نہیں ہوئے۔ جس لحاظ سے یہ اصول بالکل غلط ٹھہر جاتا ہے کہ مجدد ترقی کر کے نبی ہو جاتا ہے۔ پس ایسی حالت میں مجددیت کی حدیث بحق مرزا صاحب پیش کرنا اور اس کے بعد مرزا صاحب کو نبوت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلعت سے سرفراز کرنا محض دھوکہ دہی نہیں تو اور کیا ہوسکتی ہے۔ بہر حال یہ حدیث بھی مرزا صاحب کی نبوت کی دلیل نہیں ہوسکتی۔

ج: انکار ختم نبوت، اس مسئلہ پر بھی مرزائی اپنی ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور آیت و لکن رسول الله و خا تم النبیین سے لفظ خاتم کو بفتح تاء پڑھتے ہیں، اور بیان کرتے ہیں کہ یہاں خاتم کے معنی نبوت کے خاتمہ کے نہیں ہیں بلکہ مہر کے ہیں۔ اور مہر کی غایت ہوتی ہے کہ خط و کتابت کی تصدیق ہوجائے۔ پس اس لحاظ سے حضرت رسول اکرم ﷺ پچھلے نبیوں کے مصدق ہیں نہ کہ آخر نبی۔

لیکن افسوس کہ مرزائی پارٹی کو مرزا صاحب کے فرط محبت میں کسی بات کا خیال نہیں رہتا۔ نہ کسی دلیل وسند کی فکر ہوتی ہے اور نہ کسی سمجھ وادراک سے کام لیا جاتا ہے۔ اول تو اس آیت میں لفظ خاتم کو بعضوں نے بفتح تاء اور بعضوں نے بکسر تاء پڑھا ہے، لیکن اس کے ساتھ ہی مرزائیوں کے پاس سوائے اس لفظی بحث کے اور کوئی شرعی دلیل نہیں ہے۔ اگر مرزائی لفظی بحث کے علاوہ کوئی اور دلیل پیش کریں گے تو ٹھیک ہم بھی مان لیں گے کہ نبوت کا خاتمہ نہیں ہوا۔ لیکن انشاء اللہ یہ ہرگز کوئی دلیل ختم نبوت کی نفی میں پیش نہ کرسکیں گے۔

اس آیت میں خاتم النبیین سے مقصود آخر النبیین ہے، چنانچہ تمام تفاسیر میں اس کے معنی آخر النبیین ہی کے بیان کئے گئے ہیں۔ اسکے علاوہ خود حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ لا نبی بعدی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اور دوسری حدیث ترمذی کے صاف الفاظ یہ ہیں کہ

عن انس قال قال رسول الله ان الرسا لة و النبوة قد انقطعت فلا رسو ل الله بعدی و لا نبی بعدی ، یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا کہ رسالت اور نبوت کا خاتمہ ہو چکا ہے اب میرے بعد کوئی رسول یا نبی نہ ہوگا۔

اس حدیث میں انقطعت کا لفظ نبوت کے خاتمہ کو اچھی طرح ثابت کرتا ہے۔ پس ان دلائل شرعیہ سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس آیت زیر بحث میں لفظ خاتم النبیین سے آخر النبیین مراد ہے جیسا کہ اکثر مفسروں نے اپنی تفسیروں میں بیان کیا ہے۔ لہذا ان وجوہ سے مرزائیوں کا اس آیت کو بھی دلیل نبوت مرزا صاحب قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینا ہرگز صحیح نہیں ہوسکتا۔ فتفکروا و تد بروا

ناظرین اس تشریح سے مرزائی مذہب کی حقیقت کا حال معلوم ہو گیا ہو گا کہ کس قدر لغو و بے بنیاد دلائل پر اس مذہب کی بنیاد قائم ہوئی ہے۔ مگر اس کے ساتھ ہی مجھے اس وقت یہ بھی بتلا دینا ہے کہ اگر چہ حضرت رسالت مآب ﷺ کے بعد بہت سے اشخاص نے نبوت کے جھوٹے دعوے کئے لیکن کسی نے اس قدر چالاکی اور ہوشیاری کو کام میں نہیں لیا جس قدر کہ جناب مرزا صاحب آنجہانی نے اس معاملہ میں اپنی فراست سے کام لیا ہے۔ یعنی مرزا صاحب کو نبوت کے ادعا کے ساتھ خاص رسول کریم ﷺ کی ذات اقدس سے ہمسری بلکہ برتری مقصود تھی۔

غور سے سنئے مرزا صاحب نے تقریباً ان آیات قرآنی کو جو حضرت رسول اکرم ﷺ کی شان مبارک میں نازل ہوئے تھے وحیاً اپنی ذات کی طرف منسوب کیا جیسا کہ آیت مبشراً بر سول یا تی من بعدی اسمه ا حمد۔ میں حضرت عیسی کی بشارت حضرت محمد ﷺ کے متعلق تھی اور اس آیت کے لفظ احمد سے مقصود حضرت رسالت مآب ﷺ کی ذات انور تھی لیکن مرزا صاحب نے باوجود، غلام احمد، ہونے کے اس لفظ کو اپنی جانب منسوب کر کے اس امر کے مدعی ہو گئے کہ اس آیت میں جس احمد کے آنے کا ذکر کیا گیا ہے وہ میں ہی ہوں اور مرزا صاحب نے اس مقام پر اپنی غلامی کا بھی کوئی خیال نہیں فرمایا۔ غور سے دیکھئے کہ یہ ادعاء حضرت محمد ﷺ کے ساتھ ہمسری کو ثابت کرتا ہے یا نہیں؟

دوسرا، حضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا کہ میرے منبر اور روضہ کے درمیان ایک جنت کی کیاری ہے اسکے مقابل مرزا غلام احمد صاحب نے فرمایا کہ قادیان کے اطراف کی زمین بہشتی زمین ہے۔

تیسرا، حضرت ﷺ کے ساتھ بی بی زینب کا نکاح آسمان پر ہوا تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب نے بھی اسکے مقابل محمدی بیگم کے ساتھ آسمان پر نکاح ہونے کا دعوی کیا۔ اگر چہ مرزا صاحب نے اس میں جی بھر کر رسوائی اٹھائی لیکن مثل ذات رسالت ﷺ کے آسمان پر نکاح ہونے کے مدعی تو ہو گئے تھے۔

چوتھا، حضرت ﷺ نے عبید اللہ بن جراح صحابی کو امین الامۃ کے خطاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سرفراز فرمایا تھا اس کے مقابل مرزا صاحب نے حکیم نور الدین وغیرہ کو حکیم الامۃ وغیرہ کے خطاب عطا کئے تھے۔ ان حالات پر غور کرنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت کوئی معمولی درجہ کی نہ تھی یہ دراصل مدعی حضرت رسول کریم ﷺ کی ہم سری کے تھے۔

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی برتری کا خیال یہ تھا کہ حضرت رسالت مآب ﷺ نے تو انبیاء سابق کی توہین وتذلیل سے سخت ممانعت فرمائی تھی لیکن مرزا صاحب قادیانی، کشتی نوح میں فرماتے ہیں:

مریم کی وہ شان ہے کہ جس نے ایک مدت اپنے تئیں نکاح سے روکا پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔

اس سے صاف صاف ظاہر ہے کہ نعوذ باللہ جناب مرزا صاحب نے حضرت عیسی پر ولد الزنا ہونے کا الزام لگایا۔

اور اس سے بڑھ کر ضمیمہ انجام آتھم میں آپ رقم طراز ہیں کہ،

حضرت عیسی کی تین دادیاں نانیاں زنا کار تھیں،

اس طرح حضرت عیسی کی ذات مقدس پر خلاف احکام مذہب اسلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو حملہ کیا ہے وہ اس بات کو بتلاتا ہے کہ یہ اپنے کو تمام انبیاء سے برتر سمجھتے تھے۔

مرزا صاحب نے حضرت امام حسین کی شان میں بھی یہ لکھا ہے کہ:

صد حسین است درگریبانم

لیکن ذات رحمۃ للعالمین ﷺ نے کبھی کسی چھوٹے بڑے اور اگلے پچھلے لوگوں کی شان میں معمولی سے معمولی کوئی ایک برا لفظ کسی وقت استعمال نہیں فرمایا اور مرزا صاحب کی یہ برتری تھی کہ انبیاء واولیاء پر بھی حملہ کردینے سے باز نہ آتے تھے۔

پس تمام مسلمانوں کو ایسے مذہب سے جس نے انبیاء ورسل کے مدارج کا کوئی خیال نہ رکھا ہو اور جو حضرت محمد ﷺ کے آخر النبیین ہونے کا قائل نہ ہو اور جس مذہب کے بانی نے حضرت رسول کریم ﷺ کے ہمسر ہونے کا ادعا کیا ہو اور جس کے اصول مذہب محض لغو اور بے بنیاد ہوں، ہمیشہ محترز رہنا چاہیے اور ان کو فوراً ایسے مذہب سے توبہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سیدھے اور سچے مذہب اسلام پر عمل پیرا ہونا چاہیے

اللھم اھد نا الصراط المستقیم صرا ط الذین انعمت علیھم غیر المغضو ب علیھم و لا الضالین آ مین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امر تسر ۲۲ ستمبر ۱۹۲۲ء ج ۱۹ نمبر ۴۷۔ ۲۹ محرم ۱۳۴۱ھ ص ۳۔۵)

مقدمہ مدراس میں لفظی مغالطہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ایک لفظ جب دو اصطلاحوں میں استعمال ہوتا ہے تو ناواقف آدمی اس سے دھوکا کھا سکتا ہے لیکن دانا ہر اصطلاح کو الگ الگ سمجھ کر غلطی میں مبتلا نہیں ہوتا۔

مثلاً نحویوں کے نزدیک کلمہ مقسم ہے، اسم فعل حرف اسکے قسم ہیں۔ اور معقولیوں کے نزدیک کلمہ فعل ہے جو پہلی بالکل تعریف کے خلاف ہے۔

اسی طرح مسلمان اور ہندو کا لفظ اہل مذاہب کے نزدیک اپنی اصطلاحات میں ایک معنی رکھتے ہیں تو قانونی اصطلاح میں کچھ اور۔ ہندو ایک چوہڑے سے اتنی نسبت تبائن رکھتا ہے کہ اس کے ہاتھ لگنے سے اس کا کھانا اور کپڑا سب نجس ہو جاتا ہے مگر مردم شماری کی اصطلاح میں چوہڑے ہندوؤں کی ذیل میں شمار کئے جاتے ہیں۔ مسلمان کی تعریف اہل اسلام کے نزدیک یہ ہے کہ وہ اللہ تعالی کو واحد لاشریک اور پیغمبر اسلام ﷺ کو نبی برحق بوصف خاتم الانبیاء تسلیم کرے مگر قانونی طور پر اس میں اختصار کیا گیا کہ جو اللہ کو واحد لاشریک مانے اور آنحضرت ﷺ کو نبی برحق تسلیم کرے وہ مسلمان ہے۔ اس تعریف پر ان دونوں تعریفوں کا نتیجہ یہ برآمد ہوتا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کسی فرقہ یا شخص کا کسی شخص کو نبی ماننا (بہاء اللہ ہو یا مرزا) وہ اہل اسلام کی تعریف سے خارج ہے اور قانونی تعریف میں داخل ہوسکتا ہے۔

مدراس میں ایک مقدمہ اس مضمون کا ہوا ہے کہ قادیانی امت مسلمان ہے یا نہیں؟ اہل اسلام کی طرف سے پہلی تعریف کے مطابق زور دیا گیا ہے کہ مسلمان نہیں، مگر ہائی کورٹ نے اپنی قانونی تعریف کے مطابق قادیانی امت کو مسلمانوں کا فرقہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شمار کیا اسپر عیسائی اخبار نور افشاں لاہور نے کیا خوب لکھا ہے کہ مرزا نے تو انگریزوں کو دجال بنایا مگر اس دجال نے ان کو مسلمان بنایا۔ ہمارے خیال میں اس مقدمہ میں ہائی کورٹ کے ججوں سے بڑی غلطی ہوئی کہ انہوں نے اپنی قانونی تعریف کو ملحوظ رکھتے ہوئے فریقین (قادیانی اور محمدی) کے مذہبی عقاید کا لحاظ نہیں کیونکہ انہوں نے صرف اقرار رسالت محمدیہ کو مسلمان ہونے کے لئے کافی سمجھا حالانکہ یہ دونوں فریقوں کے مذہب میں نہیں ہے۔ فریق محمدی کے تو اسلئے خلاف ہے کہ وہ رسالت محمدیہ کے ساتھ خاتم النبوت انہی معنی میں جن میں وہ سمجھے ہوئے ہیں جزواً داخل مانتے ہیں اسلئے وہ مرزا کے نبی ماننے والوں کو اس تعریف سے خارج سمجھتے ہیں قادیانی جماعت کے اس لئے خلاف ہے کہ وہ بھی محض رسالت محمدیہ کا اقرار کرنا کافی نہیں سمجھتے بلکہ نبوت مرزا کو بھی جزو ایمان جانتے ہیں چنانچہ موجودہ خلیفہ قادیان اپنی کتاب انوار خلافت میں صاف لکھتا ہے جو شخص مرزا صاحب کی نبوت کا منکر ہے ہم اس کو کافر سمجھتے ہیں۔ اور اخبار الفضل ۱۴ ستمبر ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۷ پر فیصلہ مدراس کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

ہم نے یہ کب کہا ہے کے ہائی کورٹ کے فیصلہ یا قانون انگریزی میں جو مسلمان کی تعریف کی گئی ہے وہ ایسی صحیح ہے کہ اس سے ہم کو پوری طرح اتفاق ہو۔

جس کا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہے کہ قانونی تعریف قادیانی جماعت کو بھی منظور نہیں ۔ اس لئے فیصلہ مدراس فریقین کے مذہبی عقیدہ کے خلاف ہے ہائی کورٹ مدراس کے ججوں نے فریقین کے مذہبی عقائد کا لحاظ نہیں کیا۔ اس لئے اس فیصلہ کی نسبت افسوس سے کہا جاتا ہے کہ یہ فیصلہ مسلمانانِ دنیا کے بالکل برخلاف ہے مسلمانان مدراس کو خدا توفیق دے کہ وہ اس فیصلہ کا مرافعہ پریوی کونسل لندن میں کریں قادیانیوں کو بھی اپنے عقاید کی بنا پر محمدی جماعت سے اتفاق کرنا چاہیے۔ آج تک جو انہوں نے عدالت ابتدائی اور اپیل میں خلاف کی کوشش کی ہے وہ ان کے مسلّمہ عقاید کے خلاف ہے۔ باقی رہا ان دونوں پارٹیوں کا آپس میں جھگڑا:

محتسب را درون خانہ چہ کار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ ستمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۷ صفر ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۴۸ ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری کھلی چٹھی بخدمت مولوی محمد علی

مندرجہ کشف الاسرار

یعنی اردو ریویو انگریزی ترجمہ قرآن مترجمہ ومفسرہ مکتوب الیہ

ماسٹر غلام حیدر سابق ہیڈ ماسٹر مقیم سرگودھا پنجاب لکھتے ہیں:

مولوی صاحب! گذشتہ سال خاکسار نے اپنے انگریزی ٹریکٹ میں آپ کو بذریعہ کھلی چٹھی کے اطلاع دی تھی کہ آپ نے اپنے انگریزی قرآن کے اکثر مقامات مقامات میں اس تفسیر کو جو بروئے احادیث صحیحہ جناب سرور کونین محمد رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہے بالکل نظر انداز کر کے اپنی تفسیر بالرائے کو ترجیح دی ہے اور یہ بھی عرض کیا تھا کہ آپ نے اس ذمہ داری کو بڑی جرأت کے ساتھ قبول کر کے پبلک کی گمراہی کا وبال اپنے سر پر اٹھایا ہے اندریں صورت خاکسار نے محض لوجہ اللہ برادرانہ لہجہ میں مودبانہ طور پر صادق توبہ کی طرف آپ کو دعوت دی تھی جس کو آپ نے حقارت سے اب تک ٹال رکھا ہے۔

ترتیب وجمع قرآن کا حال لکھنے میں آپ محض احادیث کا ہی سہارہ لیں، خلافت کے مضمون میں بھی احادیث سے مدد لیں۔ اسلام کے ارکان خمسہ میں بھی احادیث ہی کو آپ مدنظر رکھیں۔ تاریخی بیانات میں بھی احادیث ہی آپ کی معاون ہوں (جزاک اللہ) مگر قرآن شریف کے صحیح معنی یا معجزات (خارق عادت افعال) بیان کرنے کے متعلق وہی احادیث آپ کے عقیدہ میں ایسی زہر آلو ہو جاتی ہیں کہ گویا کسی جعلی یا موضوع ماخذ سے نکلی ہیں۔

برادرم!

فلا و ربّك لا يؤمنو ن حتى يحكمو ك فى ما شجر بينهم ثم لا يجدوا فى انفسهم حر جاً مما قضيت ويسلّموا تسليماً (پ٥ع٦)

قادیانی جماعت کا اسلام، مرزا جی کو پیغمبر منوانا ہے آپ کا اسلام مرزا جی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود اور مجدد منوانا ہے۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا فیصلہ منوانا ہر دو کی مشن سے خارج ہے۔ جب تک آپ مرزا جی کے مقلد ہیں آپ میں فیصلہ محمدی کے قبول کرنے کی صلاحیت اور قابلیت کی توقع رکھنا بالکل عبث ہے (اتخذوا احبار هم ور هبا نهم ار بابا من دو ن الله ۔پ ۱۰ ع ۱۱) کے ماتحت جو الزام آپ نے بعض پیر پرستوں پر اپنے قرآن میں لگایا ہے وہ بخدائے لایزال آپ پر عائد ہو رہا ہے کسی پیر پرست مسلمان نے یا کسی سلف کے مسلّم مجدد نے حضرت مسیح پیغمبر خدا کے معجزات یعنی بینات و آیت اللہ کو جو وہ باذن اللہ کرتے تھے یہود کی طرح سحر مبين (سورہ صف) مسمر یزم اور مکروہ وقابل نفرت عمل نہیں کہا اور نہ اپنے معتقدوں سے (ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے) کا ورد کرایا ہے۔ نہ ان میں سے کسی نے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو حقیقت ابن مریم و دجال و دابة الارض وغیرہ سے بے علم بتلایا ہے، نہ غلامی ترک کر کے خود کو احمد منوانے کی تعلیم دی ہے پھر باوجود ان واقعات صحیحہ کے آپ مرزا صاحب قادیانی کو مسیح اور مجدد اور سری کرشن اوتار مان رہے ہیں لہذا ایک دفعہ پھر خاکسار آپ کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ آپ کے مرزا صاحب کا معاملہ تو اللہ تعالیٰ کے ...ہو چکا ہے .....اور امارت کی باطل خوشی اور ضد کو صداقت پر قربان کر کے سابقون اولون میں داخل ہو جانے کو ترجیح دیتا ہے امید ہے کہ

و اذا دعوا الى الله و رسو له ليحكم بينهم اذا فر يق منهم معرضو ن (پ ۱۷۔ ع ۱۴)

کی آیت کا مصداق بن کر آپ اپنی جماعت کے واسطے برا نمونہ قائم نہ کریں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ ستمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۷ صفر ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۴۸ ص ۲ و ۶)

مرزا بحیثیت مجدد اور بحیثیت مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ایک مضمون اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷ محرم، ۲۰ ستمبر ۱۹۲۲ء میں مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کا نکلا ہے۔ اس مضمون میں امیر موصوف نے مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب قادیانی کے متعلق سارا زور لگا کر ان کے دعاوی کا ثبوت دیا ہے، جس کے دیکھنے سے کسی ناواقف کو غلطی لگے تو ممکن ہے، مگر واقف کے نزدیک یہ مضمون محض شاعرانہ تخیلات کی مثال ہے۔

ہم حیران ہیں کہ یہ جماعت متکلمین کہلاتی ہے ان کا دعوی ہے کہ تبلیغ اسلام اور مناظرہ کا کام ہمارے لئے مخصوص ہے۔ مگر مرزا صاحب قادیانی کے متعلق جب کبھی ان کا کوئی مضمون نکلتا ہے، سارے کا سارا کلام شاعری سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا

ہم نے جوان لوگوں کا طرز استدلال آج تک سمجھا ہے اس کو علم منطق میں مغالطات کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ ان کے سارے علم کلام کا نمونہ منطقی طریق پر یہ ہے کہ ایک شخص کسی مصنوعی جانور کو دیکھ کر منطقی صغری کبری بنا کر یوں کہے

هذا طائر و كل طائر يطير فهذا يطير

(یعنی یہ جانور ہے اور ہر جانور اڑا کرتا ہے پس یہ بھی اڑے گا)۔

بظاہر تو صغری کبری کی شکل بنا دی مگر دراصل یہ ایک مغالطہ ہے۔ ہم اگر اپنے اس دعوے کو محض دعوی کی صورت میں چھوڑ دیں تو ہمارا ان کا کیا فرق؟ اس لئے ہم اس مضمون کی جو لاہوری پارٹی کے امیر (مولوی محمد علی) نے بڑی محنت سے لکھا ہے تنقید کرتے ہیں:

قابل مضمون نگار نے مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کے دو حصے کئے ہیں جیسے ہم نے بھی کتاب تاریخ مرزا میں دو حصے کئے ہیں۔

۱۔ قبل براہین احمدیہ۔ ۲۔ بعد براہین احمدیہ۔

براہین احمدیہ سے پہلے زمانہ کا کام مرزا صاحب قادیانی کا یہ لکھا ہے کہ انہوں نے براہین ایسی کتاب لکھی کہ اس پر زبردست ریویو لکھے گئے۔ پھر لکھا ہے کہ براہین کے زمانہ میں مرزا صاحب قادیانی کی قبولیت عام تھی۔

ہم حیران ہیں کہ واقعات کو کس طرح چھپایا جاتا ہے۔ یہاں تک اس صنعت سے کام لیا گیا ہے کہ ریویو نگار کا نام بھی نہیں لکھا کہ کون تھا۔ اس لئے ہم بتائے دیتے ہیں کہ ریویو نگار مولانا محمد حسین بٹالوی تھے جو دوسرے دور میں مرزا صاحب قادیانی کے اول المخالفین ہوئے۔ کیوں ہوئے؟ اس کا سبب مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب قادیانی کے خیالات کا تغیر تھا۔

ہماری حیرانی کی کوئی حد نہیں رہتی جب ہم کسی مرزائی سے مرزا غلام احمد صاحب کے کارناموں میں براہین احمدیہ کا ذکر سنتے ہیں۔ براہین احمدیہ کیا ہے؟ ہم سے پوچھو تو مرزا صاحب قادیانی کے آئندہ کام کے لئے ایک فہرست کار ہے۔ یعنی قرآن مجید اور رسالت کے دلائل دینے کا ایک وعدہ ہے ۔...اس میں چند دعاوی اور الہام بھی ہیں۔ اسی لئے براہین احمدیہ کے زمانہ ہی میں دور اندیش علماء مرزا صاحب قادیانی سے بدظن تھے۔ چنانچہ مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری نے صرف براہین احمدیہ کے خیالات پر فتوی مرتب کر کے بغداد اور عرب کے کئی ایک علماء سے دستخط کرائے تھے۔ مولانا غلام العلی مرحوم امرتسری بھی اس زمانہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مخالف تھے آپ نے کئی دفعہ فرمایا کہ یہ شخص نبوت کا دعوی کریگا۔

اس کے علاوہ ہم پوچھتے ہیں کہ براہین احمدیہ کو کس نے چھوڑا؟ اس کا جواب واقعات صحیحہ سے یہ ملتا ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع نے اس کو چھوڑا۔ دلیل اس کی یہ ہے کہ آج جب کبھی مرزائیوں سے گفتگو ہوتی ہے تو یہ لوگ بتعلیم مرزا صاحب قادیانی کہا کرتے ہیں کہ بس جی ہمارا تمہارا جھگڑا صرف اس میں ہے کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے ۔ اتنا اختصار کرتے ہیں کہ سننے والا حیران رہ جائے، کہ ہیں اتنا چھوٹا سا اختلاف۔ حالانکہ مرزا صاحب قادیانی، براہین احمدیہ میں حضرت عیسی کو زندہ مانے ہوئے ہیں۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹۹ براہین احمدیہ۔

اس زمانہ کو تو مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے بھی زمانہ اتفاق قرار دیا ہے۔ اصل اختلاف کا زمانہ براہین احمدیہ کے بعد ہے، اس کی وجہ لکھتے ہیں کہ عیسائیت کا رڈّ۔ عیسائیت بڑے زور سے اسلام پر حملہ آور تھی۔ خدا نے مرزا غلام احمد صاحب کو عیسائیت کے مقابلہ کے لئے بھیجا۔ آگے لکھتے ہیں:

> چونکہ اس مقابلہ میں مسلمانوں (میں ایک) کمزوری تھی یعنی حضرت عیسی کو جسد عنصری کے ساتھ چوتھے آسمان پر زندہ ماننا اور انہیں کھانے پینے تک کا محتاج نہ سمجھنا اور الآن کما کان کا جو خدائے تعالی کی صفت ہے، مصداق ماننا۔ یعنی یہ کہ ان کے جسم عنصری میں کوئی تغیر نہیں آتا۔ اسلئے اس غلطی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور کرنا عیسائیت کے مقابلہ میں سب سے پہلا کام تھا۔

ایک طرف یہاں سے عیسائیت کے حملہ کا اسلام پر زور پڑتا تھا اور دوسری طرف طرف عیسائیت کی بنیاد حضرت مسیح کا زندہ آسمان پر چڑھنا تھا، اس لئے جب اس مذہب کے مقابلہ کے لئے آپ کو تیار کیا گیا تو آپ کو مسلمانوں کی اس غلطی پر متنبہ بھی کیا گیا اور بتایا گیا کہ حضرت عیسی دوسرے انبیاء کی طرح فوت ہو چکے ہیں۔ اگر آپ کے ہاتھ میں یہ ہتھیار نہ دیا جاتا تو نہ اسلام کو عیسائیت کی زد سے بچایا جا سکتا تھا اور نہ ہی عیسائیت پر اسلام کے حملے کا زور پڑ سکتا تھا۔

ایک ہی بات تھی جس میں نہ صرف اسلام کا بچاؤ تھا بلکہ اسی میں عیسائیت کی شکست کا راز مضمر تھا۔ اس پر اللہ تعالی نے آپ کو اطلاع دی اور حکم دیا کہ عیسائیت اور اسلام کے مقابلہ میں اس ہتھیار کو برتو۔ یہیں سے مسلمانوں میں آپ کی مخالفت شروع ہوئی (پیغام صلح لاہور ۲۷ محرم ۱۳۴۱ھ ص ۳-۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس بیان میں وہی مغالطہ ہے جس کی مثال ہم منطقی اصطلاح میں دے آئے ہیں۔ مسلمانوں کا عقیدہ صاف لفظوں میں غلط لکھا ہے کہ خدا کی طرح الآن کما کان لایزال صفت سے موصوف حضرت عیسی کو مانتے ہیں۔

ہم حیران ہیں کہ اتنے بڑے بڑے مدعیان علم جو دنیا کے مذاہب کو للکارتے ہیں، وہ بھی مناظرہ میں فریق ثانی پر محض افتراء سے کام لیتے ہیں۔ مگر ان کا بھی کیا قصور جب کہ خود بڑے مرزا صاحب بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ وہ ایسے ایسے افتراء کرتے کہ کسی کے خواب وخیال میں بھی نہ ہوتا۔

مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم کی بابت کئی جگہ لکھا ہے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہم اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرجائے۔ چنانچہ وہ مر گئے لہذا وہ جھوٹے تھے (دیکھو قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو وغیرہ)

میرے حق میں لکھا کہ ثناء اللہ کا گذارہ کفن فروشی پر ہے (اعجاز احمدی۔ ص ۲۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیسا بازاری افتراء ہے جس کے بیان شان کے لئے ہمارے پاس لفظ نہیں:

تف اے چرخ گرداں تف

ہاں جناب سنئے! ہم مسلمان ایسے عقیدے کو جو آپ نے ہماری نسبت کہا ہے کفر جانتے ہیں۔ ہم تو یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ اللہ تعالی ازلی اور ابدی ذاتی طور پر ہے حضرت عیسی ابن مریم نہ ازلی نہ ابدی نہ ذاتی نہ ظلی۔ بلکہ ایک ممتد عمر کے بعد مثل دوسرے لوگوں کے فوت ہوں گے اور ممتد عمر والے پہلے بھی ہو چکے ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح کا ساڑھے نو سو سال تک قبل طوفان وعظ فرماتے رہنا قرآن مجید سے ثابت ہے۔ مختصر یہ کہ ہمارا عقیدہ بعینہ وہی ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے اپنی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ میں لکھا ہے جس کو اب ترک کیا جاتا ہے۔

یہ تو ہے آپ کے افتراء یا نافہمی کا جواب۔ اب سنئیے اصل حقیقت:

عیسائی مذہب جس کے نیست و نابود کرنے کو مرزا صاحب قادیانی مجدد اور مسیح موعود بن کر آئے اس کی بنیاد موت مسیح پر قائم ہے۔ عیسائی مذہب کا اصول صرف ایک ہے جس پر اس کو ناز ہے اور جس پر ایمان لانا انکے نزدیک باعث نجات ہے، وہ یہ ہے کہ مسیح ہمارے لئے مرا اور کفارہ ہوا۔

اگر کوئی شخص عیسائی مذہب کو نیست و نابود کرنا چاہے تو اس کا فرض ہونا چاہیے کہ وہ وفات نہیں بلکہ حیات مسیح کو ثابت کرے۔ تاکہ نہ بانس رہے نہ بانسری بجے۔ نہ مسیح فوت ہوں نہ کفارہ ثابت ہو۔

برخلاف اس کے مرزا صاحب قادیانی نے جو طریق اختیار کیا کہ وفات مسیح ثابت کرنے سے عیسائی مذہب پر حملہ کیا تو یہ نہ سوچا۔ نہ ان کو مامور یا الہام کرنے والے سمجھایا کہ مسیح کی بابت تو انجیل میں کے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ:

مسیح نے چلّا کر جان دی۔ (انجیل متی باب ۲۷)

پھر یہ عقیدہ (وفات مسیح کا) ان کی تردید ہوا یا تائید؟ اس بارے میں ہم اپنی طرف سے مزید کچھ لکھنا نہیں چاہتے بلکہ عیسائیوں کے الفاظ نقل کئے دیتے ہیں جن سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عیسائی مذہب پر وفات مسیح کے مسئلے سے کتنا احسان کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پادری مصنف منارۃ البیضاء، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے لکھتا ہے :

(مرزا صاحب) ذرا سوچو عیسائی دین کے ساتھ دشمنی کر کے تم کیا کر سکے؟ کچھ نہیں۔ مطلق کچھ نہیں۔ تم تو اتنا بھی نہ کر سکے جو والٹیر کر سکا جو بریڈلا کر چکا۔ اتنا بھی نہ کر سکے جو والٹیر کر سکا کیونکہ وہ ایک فلاسفر تھا جادو زبان تھا، قومی لیڈر تھا۔ اس کی تصانیف اب تک زبان فرنچ کے ادب میں داخل ہیں۔ تم سے بڑے بڑے دشمن ہو گذرے ہیں اور اس وقت موجود ہیں۔ انہیں کی رکابیاں تم چاٹ رہے ہو۔ اور جب ان کے اعتراضات مسیحیت کے خلاف سناتے ہو تو دراصل اپنے گلے پر چھری چلاتے ہو۔ اور اس احمق کی سی روش اختیار کرتے ہو جو اسی ڈال کو کاٹتا تھا جس پر کھڑا تھا۔ پس آپ کی دشمنی نے عیسائیت کو بال بھر نقصان نہیں پہونچایا، بلکہ اس سے عیسائیت نے فائدہ اٹھایا۔ ہم اعتراف کرتے ہیں کہ عیسائیوں کو مسلمانوں کے مقابلہ بہت مدد دی۔ پس اگر تمہارا وجود بلا ہے تو اسلام کے لئے اور مسلمانوں کے لئے۔ تم نے خداوند مسیح کی موت اور اس کا صلیب پر چڑھنا ثابت کیا، یہی ایک خدمت ایسی ہے جس کے صلہ میں عیسائی آپ کی جان بخشی کرتے ہیں

(منارۃ البیضاء۔ص ۳۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں :

یہ کتاب ۱۹۰۷ء میں پنجاب ریلیجیئس سوسائٹی لاہور نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں چھپوائی تھی جس کے متعلق یقین ہوسکتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نظر سے ضرور گذری ہوگی۔ پھر اس کا جواب مرزا صاحب قادیانی نے کیا دیا؟ احمدی مجیب پیش کریں۔

ناظرین! یہ ہے مرزا صاحب عیسائیت کشی جس کو پادری لوگ بڑے امتنان سے قبول کرتے ہیں اور واقعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں۔

لطیفہ : ہم خود حیران ہیں کہ مرزا صاحب نے مسئلہ وفات مسیح اختیار کیا تو کیا عیسائیت کو فنا کرنے کو مگر سب سے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں جو دلائل اس مسئلے پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے وہ سارے کے سارے قرآن شریف سے دیئے۔ کیا عیسائی اس کے جواب میں یہ نہیں کہہ سکتے تھے کہ یہ دلائل ان لوگوں کو سناؤ جو قرآن مجید کو مانتے ہوں۔ جب ہم قرآن مجید کو مانتے ہی نہیں، تو یہ دلائل ہمارے سامنے بجوئے نار زد۔

بقول مولوی محمد علی لاہوری، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے وفات مسیح کا مسئلہ عیسائیت کشی کے لئے اختیار کیا تھا اور ثبوت قرآن سے دیا تو مرزا صاحب کا علم کلام معلوم:

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا

الا یا ایها الساقی ادر کأساً و ناولها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔اکتوبر ۱۹۲۲ء مطابق ۱۴صفر ۱۳۴۱ھ۔ جلد ۱۹ نمبر ۴۹ ص ۵۔۶)

اسمه احمد

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

سورہ صف میں ہے:

و اذ قال عیسی بن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقاً لما بین یدیّ من التوراة و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمه احمد۔ فلما جاء هم بالبینات قالوا هذا سحر مبین۔ (ترجمہ: اور جس وقت کہا عیسی بیٹے مریم کے نے اے بنی اسرائیل تحقیق میں رسول ہوں خدا کی طرف سے طرف تمہارے ماننے والا واسطے اس چیز کے کہ آگے میرے ہے تو ریت سے خوش خبری دینے والا اس پیغمبر کی کہ آئے گا پیچھے میرے سے نام اس کا احمد ہے پس جب آیا ان کے پاس وہ پیغمبر ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہا انہوں نے یہ جادو ہے ظاہر)۔

آج تک تمام مسلمان سنی اور شیعہ اور مفسرین اہل سنت و جماعت اور اہل تشیع کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مندرجہ بالا بشارت آنحضرت ﷺ کے لئے ہی ہے اور احمد آپ ہی تھے مسلمانوں کے اس اجماعی عقیدہ کے برخلاف مرزا غلام احمد قادیانی کے فرزند میاں بشیر الدین محمود قادیانی نے ایک عجیب وغریب عقیدہ گھڑ لیا ہے جس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حسب ذیل درج کرتا ہو۔

میاں محمود احمد قادیانی اپنی کتاب انوار خلافت طبع اکتوبر ۱۹۱۶ء امرتسر، کے صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں:

پہلا مسئلہ یہ ہے کہ آیا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نام احمد تھا یا آنحضرت ﷺ کا اور کیا سورہ صف کی آیت جس میں ایک رسول کی جس کا نام احمد ہوگا بشارت دی گئی ہے، آنحضرت ﷺ کے متعلق ہے یا حضرت مسیح کے متعلق؟

میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کے متلق ہی ہے۔

میاں محمود احمد قادیانی نے جو دلائل اپنی کتابوں انوار خلافۃ اور القول الفصل میں دیئے ہیں اب میں ان کا رڈ کرتا ہوں۔ ذرا غور سے سنو۔

دلیل نمبر ۱۔ الف، آپ کا (یعنی آنحضرت ﷺ) کا نام درحقیقت احمد نہ تھا۔
(القول الفصل۔ص ۲۹)

ب۔ اور آنحضرت ﷺ کی صفت احمد تھی نام احمد نہ تھا۔(القول الفصل۔ص ۲۹)

ج۔ آپ احمد تھے اور ضرور تھے لیکن احمد آپ کی صفت تھی نہ کہ آپ کا نام۔
(القول الفصل۔ص ۱۹)

میں کہتا ہوں کہ اس دلیل کا جواب دو طرح پر ہے، ایک احادیث مرفوعہ سے، دوسرا خود مرزا صاحب قادیانی کی کتابوں سے۔ ذرا غور سے سنوَ

روایت نمبر ۱:

خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۹۳؛ معجزات نبی الوری جلد ۲ صفحہ ۵۰۶؛ مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۴۸۴، ۳۹۶؛ زرقانی شرح مواہب اللدنیہ جلد ۵ صفحہ ۲۰۵، شرح الشفا جلد ۱ صفحہ ۳۶۶ پر لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخرج احمد و ابن ابی شیبہ و البیقی عن علی قال قال رسول اللہ ﷺ اعطیت ما لم یعط احد من الانبیاء نصرت بالرعب و اعطیت مفاتیح الارض و سمیت احمد و جعل لی التراب طھوراً و جعلت امتی خیر الامم۔

(حضرت علیؓ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے وہ شئے دی گئی جو انبیاء میں سے کسی نہیں دی گئی مجھ کو رعب کے ساتھ نصرت دی گئی مجھ کو روئے زمین کی کنجیاں دی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور میرے لئے زمین پاک کی گئی اور میری امت خیر الامم کی گئی)۔

روایت نمبر۲:

تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۱۴ پر ہے:

ابن مردویہ نے ابی بن کعب سے روایت کی تحقیق نبی ﷺ نے فرمایا میں دیا گیا ہوں وہ شئے جو نبیوں میں کسی کو نہ دی گئی۔ ہم نے عرض کیا یا رسول وہ کیا، فرمایا مجھ کو روئے زمین کی کنجیاں دی گئیں اور میرا نام احمد رکھا گیا اور میرے لئے زمین پاک کی گئی اور میری امت خیر الامم کی گئی۔

تیسری روایت:

خصائص الکبری جلد ۱ صفحہ ۷۸، شرح الشفاء جلد ۱ صفحہ ۴۹۸، مواہب اللدنیہ جلد ۱ صفحہ ۱۹۴ پر لکھا ہے:

اخرج ابن عدی و ابن عساکر عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ﷺ اسمی فی القرآن محمد و فی الانجیل احمد و فی التوراۃ احید و انما سمیت احید لانی احید امتی عن نار جھنم۔ (ابن عدی اور ابن عساکر نے ابن عباس سے روایت کہ، کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرا نام قرآن میں محمد ہے اور انجیل میں احمد اور توریت میں احید۔ اور مرا نام احید اس لئے رکھا گیا ہے کہ میں اپنی امت کو جہنم کی آگ سے بچاؤں گا)

نوٹ: یہ تین روایتیں اس بات کی صریح دلیل ہیں کہ آپ ﷺ کا نام احمد ہے

روایت نمبر۴:

بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۱؛ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۱۲، عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۹ ؛ ارشاد الساری جلد ۵ صفحہ ..مشکوۃ ترجمہ اردو جلد ۴ صفحہ ۲۳۱؛ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۷۶؛ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۵۰۶ ؛ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۵۰۰ ، خصائص الکبری جلد ۱ صفحہ ۷۷ ، درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۱۴ پر ہے :

روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ کہا سنا میں نے نبی ﷺ سے فرماتے تھے کہ تحقیقت میرے لئے نام ہیں ، میں محمد ہوں۔ میں احمد ہوں۔ میں ماحی ہوں، مٹاوے گا اللہ میرے ذریعے کفر کو۔ اور میں حاشر ہوں کہ اٹھائے جاویں لوگ میرے قدم پر۔ اور میں عاقب ہوں اور عاقب وہ ہے کہ نہ ہووے بعد اسکے نبی۔

نوٹ : یہ روایت صحیح بخاری، مسلم، موطا، سنن دارمی، ترمذی اور نسائی میں آئی ہے (در منثور جلد ۴ صفحہ ۲۱۳) اس روایت سے حاصل ہوا کہ آپ کا نام محمد اور احمد ہے۔

ب : اب میں مرزا صاحب کی کتابوں سے اس بات کا ثبوت دیتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کا نام احمد تھا

تحریر نمبر ۱ : سراج منیر کے صفحہ ۸۰ پر لکھتے ہیں :

ہم جب انصاف کی نظر سے دیکھتے ہیں تو تمام سلسلہ نبوت میں سے اعلیٰ درجہ کا جوانمرد اور زندہ اور خدا کا اعلیٰ درجہ کا پیارا نبی صرف ایک مرد کو جانتے ہیں یعنی وہی نبیوں کا سردار رسولوں کا فخر تمام مرسلوں کا سرتاج جس کا نام محمد مصطفیٰ واحمد مجتبیٰ ﷺ ہے۔

تحریر نمبر ۲ : دافع البلاء کے صفحہ ۲۰ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں :

اب خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس (مسیح) کا ثانی پیدا کرونگا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا پیارا یہ نام احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

نوٹ: ان ہر دو تحریروں میں مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کا نام احمد تحریر کیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔اکتوبر ۱۹۲۲ء مطابق ۱۴صفر ۱۳۴۱ھ۔ جلد ۱۹ نمبر ۴۹ ص ۷۔۸)

مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس مضمون کا ایک حصہ گزشتہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے اور بتایا گیا ہے کہ یہ مضمون مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہوری کے جواب میں ہے۔ انہوں نے اخبار پیغام صلح میں مرزا صاحب قادیانی کو بحیثیت مجدد اور مسیح موعود پیش کر کے ان کا کام یہ بتایا ہے کہ حضرت عیسی کی موت کو ثابت کرنے آئے تھے جس کا جواب دیا گیا۔

اور عیسائی اہل علم کی شہادت سے ثابت کیا گیا کہ وفات مسیح سے عیسائی مذہب کی تردید نہیں ہوتی بلکہ تائید ہوتی ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی سچائی اگر یہی ہے تو اس شعر کی مصداق ہے

دوست ہی دشمن جان ہو گیا اپنا حافظ
نوش دارو نے کیا اثر سم پیدا

آج ہم اس مضمون کا دوسرا حصہ ناظرین کے سامنے مع جواب پیش کرتے ہیں جو لاہوری امیر مولوی محمد علی صاحب نے لکھا ہے۔ مدعی کسی غرض سے واقعات کو چھپانا چاہے تو بھی کامیاب نہیں ہوسکتا بعض واقعات ایسے بھی ہوتے ہیں کہ ان کا چھپانا اس کی طاقت سے باہر ہوتا ہے اس لئے وہ بجائے چھپانے کے ان کی تاویل یا تحریف کرتا ہے۔ مثلاً یہ واقعہ کہ وفات مسیح کا مسئلہ مرزا صاحب قادیانی کا ایجاد نہیں بلکہ مرزا صاحب قادیانی اس مسئلہ میں سر سید احمد خان مرحوم کے پس رو ہیں، ایک ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ ہے کہ سب کے نزدیک مسلّم ہے۔

سر سید احمد خان کی تفسیر مرزا صاحب قادیانی کے دعوی سے پہلے کی چھپی ہوئی ہے اس لئے خیال گذرتا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ ہی اگر مسیح موعود کا کام تھا، تو سر سید احمد خان، مسیح موعود ہوتے۔

مولوی محمد علی لاہوری اس واقعہ سے انکار نہیں کر سکے بلکہ اس کی تاویل کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

مسیح موعود کا دعوی:

> وفات مسیح کا سوال نزول مسیح کے سوال سے وابستہ تھا اعلی درجہ کی حدیثوں میں بکثرت ایسی پیش گوئیاں پائی جاتی تھیں جن سے یہ معلوم ہوتا تھا کہ عیسائیت کے ساتھ آخری مقابلہ کے لئے ابن مریم کا نزول ہوگا۔ وفات مسیح کے قائل پہلے بھی ہو گئے تھے ابتدائی زمانہ میں تو صحابہ کا اس پر اتفاق نظر آتا ہے حدیثوں میں
>
> لو کان موسی و عیسی حیین کے قطعی لفظ موجود ہیں۔
>
> یعنی اگر موسی اور عیسی زندہ ہوتے، جس سے قطعی طور پر معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ اور صحابہ کے نزدیک وہ زندہ نہ تھے حضرت عیسی کی عمر احادیث میں لکھی ہوئی موجود ہے حضرت عیسی ۱۲۰ برس زندہ رہے پھر امام مالک کا مذہب اب تک کتابوں میں موجود ہے
>
> قال مالك مات۔ امام مالک کہتے ہیں حضرت عیسی فوت ہو گئے۔
>
> ہمارے اس زمانہ میں سر سید احمد خان وفات مسیح کے قائل تھے۔
>
> (پیغام صلح لاہور ۲۷ محرم ۱۳۴۱ھ ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

صاف اقرار ہے کہ یہ مسئلہ کوئی مرزا صاحب قادیانی کی ایجاد یا استنباط نہیں بلکہ بقول ان کے جملہ صحابہ اسے مانتے آئے ہیں۔ آیتوں اور حدیثوں میں اس مسئلہ (وفات مسیح) کی بکثرت تصریح ملتی ہے (تاہم زمانہ تصنیف براہین احمدیہ تک مرزا صاحب پر یہ آیات اور احادیث سب مخفی رہیں اور آپ حیات مسیح کے قائل رہے اور لطف یہ کہ اس قلت علم اور نقصان فہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھی آپ مجدد تھے۔ حیرت!۔ ثناء اللہ)

ہاں جناب سنئے! آپ نے جو یہ حدیث لو کان موسی و عیسی بتقلید مرزا صاحب قادیانی نقل کی ہے اس کو حدیث کی کسی مستند کتاب سے صحیح ثابت کر دیں تو لدھانہ کے سہ صد میں ایک صد آپ کی نذر ہوگا۔

اور سنیئے! امام مالک کا قول بھی صحیح سند کے ساتھ ثابت کر دیں تو یک صد اور آپ کی نذر ہوگا۔ اور سنئے! سر سید احمد خان مرحوم وفات مسیح کے ایسے قائل تھے کہ مرزا صاحب قادیانی کے گویا استاد تھے۔ مرزا صاحب قادیانی کے امام مولوی عبد الکریم قادیانی اپنی کتاب سیرۃ مسیح موعود (سوانح مرزا) صفحہ ۹۴ میں بڑی سچائی سے اعتراف کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

> اس سے پیشتر سر سید نے بھی وفات مسیح کے متعلق اپنی رائے ظاہر کی اور مضمون لکھا مگر واضح ہو کہ سر سید سے پہلے بہت سے حکمائے یورپ بھی یہی رائے ظاہر کر چکے ہیں۔ فضلائے یورپ کی کتابیں اس بارہ میں موجود ہیں اور ہر ایک آزاد خیال اور نیچر پر غور کرنے والا بلا لحاظ کسی کتاب کے گواہی کے بالبداہت اس کی تجہیل وتحمیق پر آمادہ ہو جاتا ہے جو کسی شخص کی ایسی انوکھی زندگی کا قائل ہو۔ جناب سید بھی طبعاً اس بات سے گھبرا جاتے ہیں جس سے یورپ کے فلسفی گھبراتے اور بیزار ہوتے ہیں ضرور تھا کہ عادتاً سید صاحب بھی اس پر سرسری کچھ کچھ کہتے۔ اس میں آپ منفرد نہیں ہیں اور نہ مجھے یہ ثابت کرنا ہے اور نہ ضروری ہے کہ حضرت (مرزا قادیانی) نفس بحث موت مسیح میں منفرد ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

صاف اعتراف ہے کہ مسئلہ وفات مسیح میں سر سید متقدم ہیں۔ پس بحکم الفضل للمتقدم وفات مسیح سے جو تمغہ (مسیح موعود بننے کا) ملنا تھا وہ ہندوستان میں سر سید احمد کو ملنا چاہیے۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی کا مقصد اگر یہی تھا تو کہنا پڑے گا:

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجاں و بادنجان بورانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی نے اس بحث سے آگے بھی قدم اٹھایا ہے جناب لکھتے ہیں:

لیکن نزول کی پیش گوئیوں کی طرف توجہ نہ ہوئی تھی احادیث میں تو ابن مریم کی اسی امت میں سے ہونے کے صاف الفاظ موجود ہیں

اما مکم منکم ۔ امکم منکم

حضرت مسیح اسرائیلی اور اس امت میں آنے والے مسیح کے دو الگ الگ حلئے موجود ہیں لیکن جو لوگ پچھلے زمانہ میں وفات مسیح کے قائل ہوئے انہوں نے ان پیش گوئیوں کی طرف توجہ نہ کی اور اس زمانہ میں بعض لوگوں نے احادیث کو پایہ اعتبار سے ساقط قرار دے کر نزول مسیح کا انکار ہی کر دیا۔ اگر یہ حدیثیں صرف ایک نزول مسیح کے متعلق ہی ہوتیں تو بھی ان کا انکار نہ ہوسکتا تھا۔ بخاری اور مسلم میں یہ احادیث موجود ہیں ایک دو نہیں ۱۴ مختلف صحابیوں سے اس قسم کی احادیث مروی ہیں ۔ ان کا انکار گویا حدیث کی صحت پر سخت حملہ ہے لیکن اس کے ساتھ جب اس بات پر غور کیا جاتا ہے کہ ان احادیث کا لازم وملزوم کا تعلق بعض اور احادیث سے ہے جیسے یاجوج ماجوج کا خروج ، دجال کا نکلنا ، عیسائیت کا غلبہ وغیرہ تو پھر ان تمام احادیث کو رد کر کے حدیث کی صحت کا کچھ بھی باقی نہیں رہتا۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ مجدد صدی چہاردہم کو عیسائیت کے مقابلہ کے لئے کھڑا کر کے یہ اطلاع دی کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں تو ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا کہ نزول مسیح سے جو پیش گوئیاں تعلق رکھتی ہیں ان کے مصداق بھی آپ ہی ہیں اسی مضمون کو آپ نے یوں ادا کیا ہے:

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند\
ابن مریم مصلحت را نام من بنہادہ اند

(پیغام صلح لاہور۔ مذکور۔ ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

میں چاہتا ہوں کہ مسئلہ نزول مسیح کے متعلق عالمانہ رنگ میں احمدی جماعت کو ایک دفعہ پھر تبلیغ کر دوں۔ پھر ماننا نہ ماننا ان کے اختیار میں ہے۔ کچھ شک نہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر زبان خصوصاً عربی زبان بالخصوص شرعی زبان میں یہ قاعدہ ہے کہ ہر لفظ کے اصلی معنی لئے جائیں گے جب تک کوئی قرینہ ان معنی کے لینے سے مانع نہ ہو۔ علم عقائد میں اس کی تصریح ہے:

النّصوص تحمل علی ظواھرھا مالم تصرف عنھا قرینۃ۔

مرزائی جماعت کے رکن اعظم خلیفہ اول مولوی نور الدین اس اصول پر ان لفظوں میں دستخط کرتے ہیں:

ہر جگہ تاویلات اور تمثیلات سے استعارات وکنایات سے اگر کام لیا جائے تو ہر ایک ملحد منافق بدعتی اپنی آراء ناقصہ اور خیالات باطلہ کے موافق الٰہی کلمات طیبات کو لاسکتا ہے اس لئے ظاہر معانی کے علاوہ اور معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ضروری ہے۔ خط مولوی نور الدین ملحقہ ازالہ اوہام۔

نعم الوفاق: بس اب ہم ان احادیث کی حقیقت دیکھتے ہیں جن میں ابن مریم کا نزول آیا ہے کہ وہ کس کیفیت کا ہے ان میں سے ایک یہاں نقل کی جاتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ والذی نفسی بیدی لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عدلاً .. الحدیث۔ (بخاری مسلم)

یعنی آنحضرت ﷺ نے قسمیہ فرمایا ہے کہ قسم ہے اللہ کی ضرور ابن مریم تم میں اتریں گے جو عادل حاکم ہوں گے۔ اس حدیث پر مزید بحث کی ضرورت نہیں کیونکہ مرزا صاحب مسیح موعود کی آمد ثانی کو خود شاہانہ تسلیم کرتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

ھو الّذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ.. یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)۔

پس نزول مسیح کی حقیقت یہ ہوئی کہ آنے والا ایک شاہانہ صورت میں آئے گا۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ شاہانہ جلال کے ساتھ آنا ممکن ہے یا محال؟ اس کی بابت ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی ایرے غیرے کی شہادت نہیں لیتے، خود مرزا صاحب کی شہادت موجود ہے۔ وہ شہادت بھی اس زمانہ کی ہے جب کہ مرزا صاحب قادیانی مسیحیت موعودہ کے خود مدعی تھے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۲۰۰)

یہ عبارت تین مفہوموں پر شامل ہے:

ایک تو حضرت مسیح موعود کی شان شاہانہ کا اظہار کرتی ہے۔

دوم اس کے امکان کا اعتراف ہے۔

سوم یہ کہ مرزا صاحب جس صورت میں آئے وہ نزول مسیح کی حقیقت نہیں ہے۔ پس

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

حدیث امامکم، اور امکم والی کا مطلب مرزا صاحب قادیانی نے صحیح نہ سمجھا تو ان کی امت سے کیا توقع ہوسکتی ہے۔ تاہم بغرض اظہار حق ہم اپنا فرض ادا کئے دیتے ہیں۔ حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں:

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم۔

یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں تم مسلمانو! کیسے ہوگے جب مسیح ابن مریم تم میں اتریں گے اس حال میں کہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

اس حدیث کا مطلب لفظی ترجمہ ہی سے سمجھ میں آتا ہے کہ ابن مریم اور ہیں اور امام اور۔ یہ نہیں کہ ابن مریم ہی امام ہوں گے۔ ہمارے دعوی کی دلیل خود اس حدیث کے الفاظ کے علاوہ صحیح مسلم کی حدیث قوی دلیل ہے جس میں ابن مریم اور امام وقت کی گفتگو بھی درج ہے۔ فرمایا:

ینزل عیسی ابن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمۃ اللہ ھذہ الامۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی عیسی بن مریم اتریں گے تو مسلمانوں کا امام وقت ان کو کہے گا آیئے نماز پڑھایئے۔ابن مریم کہیں گے نہیں تم ہی ایک دوسرے پر امیر ہو، اللہ نے اس امت کو عزت دی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے جو معنی آپ کو سکھائے ہیں، جو آپ بلاتحقیق مانے ہوئے ہیں وہ اگر مراد ہوتے تو عبارت حدیث کی یوں ہوتی

هو اما مكم منكم

حالانکہ ایسی نہیں، بلکہ یوں ہے و اما مكم منكم۔فافہم فانہ دقیق

دوسری روایت کا مطلب بھی صاف ہے جس کے الفاظ ہیں

امكم بكتا ب الله یعنی حضرت مسیح تم کو کتاب اللہ کے ساتھ رہنمائی کریں گے۔

کون منکر ہے، لیکن اس سے آپ کا مدعا کہاں ثابت ہوا کہ مسیح اسرائیلی مراد نہیں۔حلیہ والی حدیث کا جواب تو اس وقت دیا جائے جب آپ دونوں حلیے نقل کریں گے۔سردست تو آپ نے بتقلید مرزا صاحب یونہی چلتے چلتے کچھ کہہ دیا جس کا جواب بھی اتنا ہی کافی ہے کہ حلیوں کا اختلاف حقیقی نہیں۔

اس مضمون پر آپ نے کسی صاحب کی شہادت نقل کی ہے کہ مرزا صاحب کے مجدد اور مہدی ہونے میں ہم کو بحث نہیں۔ممکن ہے ان صاحب کو نہ ہو۔اپنا اپنا خیال ہے، ہم سے پوچھئے تو ہمیں مرزا صاحب قادیانی کے نبی رسول مجدد ملہم بلکہ بھلے آدمی ہونے سے بھی انکار ہے:

کسے نوشتہ خواند کسے شکستہ خواند
ہر کس بخیال خویش حدیثے دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اکتوبر ۱۹۲۲ء مطابق ۲۱ صفر ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۵۰۔ص ۱۔۳)

مباحثہ منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قصبہ بٹالہ متصل قادیان میں ۲۳۔۲۴ ستمبر ۱۹۲۲ء کو اہل اسلام کا جلسہ ہوا۔ جلسہ کا کل کام یہاں تک کہ تقرر تواریخ بھی خاکسار (ثناء اللہ) کے مشورہ بلکہ اجازت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہوا۔مگر علالت طبع کی وجہ سے میں شریک نہ ہو سکا۔علماء دیو بند وغیرہ شریک جلسہ ہوئے۔جلسہ اچھا رہا۔مرزا صاحب قادیانی کا حق ہمسائیگی خوب ادا کیا گیا۔

اشتہاروں میں دعوت مناظرہ دی گئی مگر قادیانی جماعت نہ آئی۔وقت گذر گیا تو اب الفضل قادیان نے ۲۵۔۲۸ستمبر ۱۹۲۲ء کے شمارے میں انجمن بٹالہ کا فرار بیان کر کے اپنی مستعدی کا لکھا ہے۔اور کہا:

مناظرہ کریں یا مباہلہ۔ہم دونوں کے لئے تیار ہیں۔

پس ہم بھی اب خدا کے فضل سے صحت یاب ہیں۔آپ بٹالہ ہی میں آئیں۔ہم آپ کی خدمت کو تیار ہیں۔سنئے موضوع بحث بالکل مختصر ہوگا:

مرزا صاحب نبی تھے یا دجال

اگر اس موضوع پر آپ کو بحث کرنا منظور نہ ہو،تو اس موضوع پر ہوگی

مرزا صاحب بھلے آدمی تھے؟

شروط مباحثہ اور کیفیت مناظرہ وہی ہوں گے جو مرزا صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے مباحثہ میں تھے۔ہاں اس سے ایک زائد شرط یہ ہوگی کہ کوئی اہل علم دیانت دار منصف ضرور ہوگا،خواہ کسی مذہب کا ہو۔چنانچہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک زمانہ میں پادری رجب علی اور منشی اندرمن مرادآبادی کو اپنا منصف مانا تھا۔اس لئے اس کے جواز میں شبہ نہیں۔کیا قادیانی میدان میں آئیں گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اکتوبر ۱۹۲۲ء۔۲۱صفر ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۵۰۔ص ۳۔۴)

مباہلہ با مرزائیاں

عبداللہ ولد غلام دین احمدی چک نمبر ۲۷۶ رکھ برانچ گوکھووال ضلع لائل پور اور علم الدین ولد بھلا قوم ارائیں چک نمبر ۲۷۲ رکھ برانچ محمدی نے مباہلہ کیا ہے۔فریق اول کا بیان ہے کہ میں مرزا قادیانی کو مسیح موعود مانتا ہوں اگر وہ جھوٹے ہیں تو ایک سال میں خدا مجھے اور میرے عیال کو ہلاک کرے۔دوسرے کا بیان ہے کہ میں مرزا کو جھوٹا جانتا ہوں اگر وہ سچے ہیں تو خدا مجھ کو مع اہل وعیال کے ہلاک کردے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اکتوبر ۱۹۲۲ء۔۲۱صفر ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۵۰۔ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چور کوتوال کو ڈانٹے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ ایک مثل ہے اس مقام کے لئے جہاں پر کوئی شخص خود ملزم ہو کر دوسرے پر الزام دھرے یہی کیفیت ہماری قادیانی امت کی ہے مرزا صاحب آئے اور چلے گئے۔ دنیا جیسی کچھ اندھیرے میں تھی ایسی رہی بلکہ مسلمان بعض وجوہ سے پہلے سے بھی بدتر حالت میں ہو گئے حالانکہ مرزا صاحب کا دعوی تھا کہ میں دنیا کی عموماً اور مسلمانوں کی خصوصاً اصلاح کرنے کے لئے آیا ہوں۔ کہا جائے گا کہ جب مسلمانوں نے اپنا علاج قبول نہ کیا تو اس کا کیا علاج؟ جواب اس کا آئندہ آتا ہے۔ پہلے ایک مضمون الفضل سے نقل کیا جاتا ہے وہ سننے کے قابل ہے۔ الفضل اور کسی اخبار سے نقل کرتا ہے اور اس کی تصدیق کرتا ہوا لکھتا ہے:

بیان کیا جاتا ہے کہ پونا کے قرب و جوار میں بعض ایسے مسلمان ہیں جو اپنے جیبوں میں بت رکھتے ہیں اور نماز کے وقت انہیں سامنے رکھ لیتے ہیں۔ گورکھپور کی ترائی میں بعض مسلمان تناسخ کے قائل ہیں اور مردے کو کسی نہ کسی جانور سے نسبت دیتے ہیں۔

ایک مقام کے مسلمان اس درجہ جہالت میں مبتلاء ہیں کہاں کے مولوی خطبہ نکاح معلوم نہ ہونے سے جنازہ کی دعا سے کام نکالا کرتے ہیں۔ کانگڑہ کی پہاڑیوں میں مسلمان انتہا درجہ کے شرک میں مبتلا ہیں مدراس میں ایسے مسلمان پائے جاتے ہیں جو نیم ہندو اور نیم مسلمان ہیں بعض مقامات کے مولوی مسلمانوں کو چھری دم کر کے دے دیتے ہیں جس سے وہ مولوی صاحب دوبارہ نزول اجلاس فرمانے تک جانور ذبح کرتے رہتے ہیں۔

بعض مسلمان ایسے ہیں جو ان باتوں کا احساس تو رکھتے ہیں مگر خود خدا و رسول کے احکام پر انسانی احکام کو ترجیح دیتے ہیں۔ بہت سے نام کے صوفی جھاڑ پھونک سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں اور بہت سے ٹکڑ گدا خدا و رسول و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اولیاء اللہ کے ذکر کو وجہ معاش بنا لیتے ہیں ....لیکن حیرت کا مقام ہے کہ جہاں ایک طرف اس بات کا اعتراف کیا جا رہا ہے کہ مسلمانوں میں اسلام نہیں رہا اور ساری دنیا کے عیب ان میں پائے جاتے ہیں وہاں پیغمبر اسلام کے پیرو ہو کر پیغمبر بن جانا بھی ان لوگوں کے نزدیک برائی ہے۔

(الفضل قادیان ۵۔اکتوبر ۱۹۲۲ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

الفضل کو تو یہ حیرانی ہے کہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی کیوں نہیں مانتے، ہمیں حیرانی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے آنے پر بھی یہ خرابی کیوں رہی جس کی بابت الفضل بھی شاکی ہے۔ہم اس کے متعلق اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ حسب عادت خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریر پیش کئے دیتے ہیں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

جب کہ مجھے تمام دنیا کی اصلاح کے لئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے اس وجہ سے کہ ہمارا آقا اور مخدوم تمام دنیا کے لئے آیا، تو اس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے ضروری تھیں۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

احمدی دوستو! اللہ تعالی کو حاضر و ناظر جان کر بتاؤ کہ مرزا صاحب جب تمام دنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے ساری دنیا کی اصلاح کا کیا سوال مسلمانوں کا خاص کر یہ حال ہے جو الفضل سے منقول ہے تو انصاف سے کہو کہ مرزا صاحب اپنے فرض میں پاس ہو کر دنیا سے گئے ہیں یا فیل؟ پھر تم کس منہ سے مسلمانوں کی شکایت کرتے ہو کہ یہ لوگ مصلح کی ضرورت نہیں مانتے۔مانتے تو ہیں مگر بقول سانپوں کے ڈسے رسیوں سے ڈریں، پہلے تجربہ سے خوفزدہ ہو رہے ہیں کہ مبادا پھر کوئی ایسا مصلح آجائے جس کا دعوی تو یہ ہو کہ:

میں ساری دنیا کی قوموں کی قومیتیں مٹا کر ایک اسلامی قومیت بناؤں گا میں خاص اسی غرض کے لئے آیا ہوں۔(چشمہ معرفت)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر دیکھا تو یہ کہ آپ کے آنے سے بجائے وحدت قومی کے یہ نتیجہ ہوا کہ مسلمانوں میں ایک فرقہ جدید ایسا پیدا ہو گیا جو سب مسلمانوں کو کافر کہتا ہے پھر اس فرقہ جدیدہ کے دو فرقے ہوئے۔ بجائے واحد کے جمع پھر جمع الجمع کی صورت پیدا ہو گئی باوجود اس کے قادیان کا آرگن الفضل مسلمانوں کی ناشکری کا شاکی ہے حالانکہ چاہیے یہ تھا کہ وہ اس مدعی کا شاکی ہوتا جو شیر نیستان کہلا کر شیر قالین بن گیا۔

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو! ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی

غنیمت ہے کہ الفضل ایک اصولی بات میں ہم سے متفق ہے۔ لکھتا ہے کہ:

> اگر کوئی افتراء کر کے اپنے آپ کو نبی قرار دیتا اور خدا تعالیٰ کی نصرت اور تائید سے محروم رہتا ہے تو بے شک اس کو مفتری سمجھو اور جو جی میں آئے کہے۔ (الفضل قادیان ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء ص ۵)

بہت خوب! ہم بھی اسی اصول سے جس کو اپنے نزدیک اس کے شائع کردہ پروگرام میں فیل جانتے ہیں اس کو کذاب مفتری اور دجال وغیرہ کہتے ہیں اور اس کہنے کا بقول الفضل ہم حق رکھتے ہیں کسی کے برا ماننے کی بات نہیں:

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۵۱ ص ۵)

اسمہ احمد

(اس مضمون کا ایک حصہ سابقہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے۔ اس کا اصل مفہوم یہ ہے کہ احمد نام جو قرآن مجید میں آیا ہے یہ نام دراصل آنحضرت ﷺ کا ہے، مرزا صاحب قادیانی کا نہیں۔ خلیفہ قادیان میاں محمود نے جو دلائل اپنی کتاب القول الفصل میں اس دعویٰ پر دیئے ہیں کہ یہ نام مرزا غلام احمد کا ہے، یعنی مرزا صاحب بجائے غلام احمد کے دراصل احمد تھے، راقم مضمون یہ ان کا جواب دیتا ہے۔ ایک دلیل پہلے پرچہ میں ذکر کر کے جواب دیا ہے آج دوسری دلیل شروع ہے جو یہ ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

دلیل نمبر۲۔

اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سا رسول ہے جو حضرت عیسیٰ کے بعد آیا اور اس کا نام احمد ہے۔ میرا اپنا دعویٰ ہے اور میں نے یوں نہیں کر دیا بلکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی کتابوں میں اسی طرح لکھا ہوا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح نے بھی یہی فرمایا ہے کہ مرزا صاحب احمد ہیں۔ (انور خلافت۔ ص ۳۵)۔ آپ کا نام احمد تھا (۳۳)، حضرت مرزا صاحب کے الہامات میں کثرت سے احمد ہی آتا ہے (ص ۳۵)، اور آپ کا نام احمد تھا اور آپ احمد کے نام پر ہی بیعت لیا کرتے تھے اور خدا نے بھی آپ کا نام احمد رکھا (القول الفصل۔ص ۲۹)

اقول: خلاصہ مطلب اس دلیل کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا نام احمد تھا۔ اور زبردست دلیل اس پر یہ پیش کی گئی ہے کہ، مرزا صاحب قادیانی کے الہامات میں کثرت سے احمد ہی آتا ہے۔،

اس کا جواب میں خود مرزا صاحب کی تحریروں سے دو طرح پر دیتا ہوں

الف: تحریر نمبر ۱

تذکرۃ الشہادتین فارسی صفحہ ۴۶، اور رسالہ ریویو آف ریلیجنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۴۶ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں:

ایک وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا

یا احمد جعلت مرسلاً

اے احمد تو مرسل بنایا گیا یعنی جیسے کہ تو بروزی رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہوا حالانکہ تیرا نام غلام احمد تھا اسی طرح بروز کے رنگ میں نبی کے نام کا مستحق ہے۔

اس جگہ الفاظ:

تو بروزی رنگ میں احمد کے نام کا مستحق ہوگا،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور:

تیرا نام غلام احمد تھا،

قابل غور ہیں۔

تحریر نمبر۲

تتمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۲ کے حاشیہ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اور آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظل طور پر محمد اور احمد ہوں

پھر اس جگہ الفاظ:

ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں،

پر غور کریں۔ یعنی حقیقی طور پر احمد ہونے سے انکار کیا ہے۔

تحریر نمبر۳:

تحفہ گولڑویہ طبع ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۱۵۶ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس آیت و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد کے یہی معنی ہیں کہ مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور سے احمد ہے جب مبعوث ہوگا تو اس وقت نبی کریم جو حقیقی طور پر اس نام کا مصداق ہیں اس مجازی احمد کے پیرایہ ہو کر اپنی تجلی ظاہر فرمائے گا۔

اس جگہ الفاظ:

مہدی معہود جس کا نام آسمان پر مجازی طور پر احمدی ہے۔،

اور

نبی کریم جو حقیقی طور پر اس کا مصداق ہے،

قابل غور ہیں۔ جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی بھی آنحضرت ﷺ کو ہی حقیقی طور پر نامِ احمد کا مصداق جانتے تھے۔

ب۔ اب میں مرزا صاحب قادیانی کی تحریروں سے ثابت کرتا ہوں کہ آپ کا نام غلام احمد تھا، نہ کہ احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر نمبر ۱:

ریویو آف ریلیجنز بابت جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱۵ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

میرا نام غلام احمد اور میرے والد صاحب کا نام غلام مرتضی۔

تحریر نمبر ۲:

ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۲۱۸ پر لکھتے ہیں:

ہمارا شجرہ نسب اس طرح پر ہے۔ مرزا نام غلام احمد ابن غلام مرتضی ..الخ

تحریر نمبر ۳:

حقیقت الوحی (الاستفتاء خاتمہ) کے صفحہ ۷۷ پر لکھا ہے:

فاعلموا رحمکم اللہ انی انا المسمی بغلام احمد بن میرزا غلام مرتضی

ان تینوں تحریروں میں مرزا صاحب قادیانی نے اپنا نام غلام احمد لکھا ہے اور مجازی طور پر محمد اور احمد ہونے کے مدعی ہیں نہ کہ حقیقی طور پر:

شیر قالین دگرست شیر نیستان دگرست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۵۱ ص ۶)

مباحثہ مرزائیاں:

موضع ڈلہ ضلع گورداسپور میں مرزائیوں سے مباحثہ ہوا۔ مولوی محمد امین نے مرزا کی کتابوں سے مدعی نبوت کا کافر ہونا ثابت کیا۔ مرزائی بہت شرمندہ ہوئے۔ اہل اسلام کو فتح ہوئی۔

غلام احمد سکرٹری انجمن اسلامیہ ڈلہ ضلع گورداسپور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء مطابق ۲۸ صفر ۱۳۴۱ھ جلد ۱۹ نمبر ۵۱ ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غازی کمال پاشا اور قادیانی مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس عنوان سے مضمون لکھنے کی وجہ یہ ہوئی کہ قادیانی اخبارات اپنے مرزا مسیح پر ناز کرتے ہیں کہ اس کی برکت صحبت سے ہم لوگ اس قابل ہوئے کہ ممالک یورپ میں اسلام کی تبلیغ کریں حالانکہ اسلام کی تبلیغ کرنے کا مسئلہ بہت پہلے حل ہو چکا ہے۔ یورپ اور امریکہ میں خود انگریزوں نے اسلام قبول کر کے تبلیغ اسلام کا سلسلہ شروع کیا تھا حالانکہ مرزا صاحب کا دعوی یہ تھا کہ میں ساری دنیا کی قوموں کی قومیتیں مٹا کر ایک اسلامی متحدہ قوم بناؤنگا، اسی لئے میں آیا ہوں۔ اس کا نتیجہ جو کچھ ہوا وہ ظاہر ہے کہ جب سے جناب والا پیدا ہوئے خاص کر جب سے مدعی مسیحیت بنے اہل اسلام تنزل کے گڑھے میں گرنے شروع ہوئے یہاں تک کہ قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۵۔ اکتوبر کو ایک عنوان خاص ان لفظوں میں لکھنا پڑا:

مسلمانوں کی زارو زبوں حالت

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کے آنے بلکہ تکمیل خدمت کرنے اور تشریف لے جانے کے بعد بھی مسلمان ترقی پر نہ پہونچے بلکہ زارو زبوں حالت ہی میں رہے۔ اس کے برخلاف غازی مصطفیٰ کمال پاشا و صله الله علی ما یتمنی کی خدمات حسنہ کو دیکھئے کہ دنیا میں سب سے بڑی اسلامی سلطنت قریب عدم کے پہونچ چکی تھی کہ اس اللہ کے بندے نے کمر ہمت باندھی۔ آج جو کچھ ہو رہا ہے اس کی ہمت کا نتیجہ ہے کہ سلطنت عثمانیہ اسلامیہ نئے سرے سے زندہ ہوگئی جو صوبہ انہوں نے واپس لیا وہاں حدود شرعیہ کے اجراء کا اعلان کر دیا۔ شراب خوری قطعاً بند کر دی۔ زنا کاری کو یک قلم روک دیا۔ وغیرہ

اب سوال یہ ہے کہ خدمات قومی اور اسلامی کو ملحوظ رکھ کر احمدی دوست بتائیں کہ مصطفیٰ کمال کو مرد موعود سمجھیں یا مرزا صاحب قادیانی کو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ نومبر ۱۹۲۲ء۔ مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ۔ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کسی دن یہ دونوں الہامی میدان مقابلہ میں نبرد آزما تھے۔ ایک دوسرے کے مقابلہ میں الہامی گولے چھوڑتے تھے۔ آج ہم ان کا نام ہی سنتے ہیں کام نہیں دیکھتے۔ باوجود اس کے اس سرخی سے مضمون لکھنے کی ضرورت کیا پیش آئی؟

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۹۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں ایک مضمون ڈاکٹر عبد الحکیم خان کے عنوان سے لکھ کر یہ بات ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس کی پیش گوئی بحق مرزا صاحب قادیانی غلط ہوئی۔

اس کا جواب دینا کہ ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی غلط ہوئی غالباً ہمارا فرض نہیں بلکہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے مریدوں کا کام ہے اور ہم ان کے مرید نہیں کہ خواہ مخواہ ان کی حمایت کریں۔ ہاں ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی ڈاکٹر عبدالحکیم خان کے حق میں ضرور غلط ہوئی۔ اسی ضمن میں ڈاکٹر صاحب کی پیش گوئی پر بھی روشنی پڑ جائے گی، مگر ضمنی نہ اصلی۔

بات یہ تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی عرصہ بیس سال تک مرزا صاحب کے مرید رہے۔ آخر ان کی خوش قسمتی غالب آئی تو وہ اس پھندے سے نکلے۔ آدمی نیک تھے لیکن الہام کے مدعی بھی تھے۔ آپ کے الہامات کی صداقت یا بطالت جانچنے کا ہمیں کبھی موقع نہیں ملا کیونکہ آپ کے الہامات کبھی زیر بحث آئے ہی نہیں۔ صرف ایک الہام زیر بحث آیا جس کی نسبت دو مختلف لفظ شائع ہوئے۔ الہام یہ تھا:

مرزا ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء کو مر جائے گا۔

ان الفاظ کی بابت ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کا بیان ہے کہ میرا الہام نقل کرنیوالے محرر سے غلطی ہوئی، بلکہ الہام کے اصل الفاظ یہ تھے: مرزا ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک مر جائیگا

خیر یہ تو ہے ڈاکٹر صاحب کے الہام پر بحث کہ، کو، ہے یا، تک، ۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی ۴۔ اگست کو نہیں مرے بلکہ وہ ۲۶ مئی کو مرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے الفاظ کیا پہنچے۔ یعنی، کو، پہنچا، یا، تک، پہونچا۔ اور مرزا صاحب قادیانی نے ان کے جواب میں کیا کہا۔ اور ان دونوں میں سچا کون ہوا؟

یہ ہے اصل مبحث اور یہ ہے اصل کارآمد بات۔ باقی جو کچھ الفضل مذکور میں لکھا گیا ہے سب فضول اور تضیع اوقات ہے۔ پس آئیے ہم اس بارے میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی ہی کی تحریرات سے فیصلہ کرائیں۔ جناب ممدوح فرماتے ہیں:

> اس (ڈاکٹر عبدالحکیم خان) نے یہ پیش گوئی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤنگا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی ہے کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جائے گا اور خدا اس کو ہلاک کرے گا اور میں اس کے شر سے محفوظ رہونگا۔ سو یہ مقدر ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے بلاشبہ یہ سچ بات ہے جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔ (چشمہ معرفت ص ۳۲۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ فرماتے ہیں:

ہم لکھ آئے ہیں کہ ہم ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب کے مرید یا حمایتی نہیں کہ خواہ مخواہ ان کی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے پر کمربستہ ہوں۔ البتہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کے راسخ العقیدہ مخالف ہیں کہ ان کی کوئی متحدیانہ پیش گوئی سچی نہیں ہوئی آج جس پیش گوئی پر بحث ہے یہ بھی اس قسم کی ہے ناظرین منقولہ الفاظ مرزا صاحب قادیانی کو ملاحظہ کر کے رائے لگائیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کے الہام کا مضمون جو بنایا وہ مرزا صاحب قادیانی پر چسپاں ہوا یا نہیں۔ یعنی ۲۶۔ مئی کو فوت ہو کر ۴۔ اگست تک موت میں آئے یا نہیں۔ اور یہ کہ ڈاکٹر عبدالحکیم اس وقت زندہ تھے یا نہیں (بے شک زندہ تھے)

بڑی بات مرزا صاحب قادیانی کے خدا نے بتائی ہوئی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کے مقابل کی پیش گوئی بھی سچی ہوئی؟ اس کا فیصلہ ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ عبارت سامنے ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ نومبر ۱۹۲۲ء۔ مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ۔ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی بنام مرزا محمود قادیانی

کیا حضرت محمد ﷺ آخری نبی نہیں

(قادیانی امت کی دو جماعتیں ہیں جن میں اصل الاصول اختلاف یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی آسکتا ہے یا نہیں؟

قادیانی جماعت بتعلیم مرزا اس کی قائل ہے اسی لئے وہ مرزا صاحب قادیانی کو نبی مانتی ہے اور منکرین مرزا کو کافر جانتی ہے۔

لاہوری پارٹی اس سے منکر ہے وہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا جائز نہیں جانتی۔ الاّ مرزا صاحب کو مسیح موعود مہدی مسعود اور مجدد وقت کہتی ہے۔

اس اختلافی مسئلہ پر دونوں جماعتوں کی تحریرات بہت کچھ شائع ہو چکی ہیں۔

حال میں بمقدمہ مولوی نواب الدین واعظ شبکوہی خلیفہ قادیان نے شہادت دی۔

اس میں خاتم النبیین کی بابت سوال کا جواب خلیفہ قادیان نے جو دیا، اس پر لاہوری جماعت کے صدر مولوی محمد علی صاحب نے ایک کھلی چٹھی لکھی ہے جس کی ایک کاپی بغرض اشاعت دفتر اہل حدیث میں بھیجی ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

مکرم معظم جناب میاں صاحب...

بمقدمہ فتح محمد بنام نواب بی بی

بعدالت لالہ رام کنور صاحب بی اے ایل ایل بی سب جج گرداسپور

تاریخ ۱۶ جون ۱۹۲۲ء کو آپ نے حلفی شہادت حسب ذیل ادا کی ہے:

قرآن شریف میں محمد صاحب کے لئے کسی جگہ آخری نبی نہیں لکھا ہے۔ محمد صاحب کو خاتم النبیین ضرور لکھا ہے لیکن ان الفاظ کی تعبیر علیحدہ علیحدہ کی جاتی رہی ہے۔ لغت میں ان الفاظ کے معنی آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے۔ بعض غیر احمدی علماء اس کے یہ معنی ضرور نکالتے ہوں گے۔ ایک دو علماء کی رائے میں نے دیکھی بھی ہے۔

چونکہ آپ جماعت احمدیہ کے ایک حصہ کے پیشوا ہیں اور آپ کا اور ہمارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف اسی بات پر ہے۔یعنی ہم خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کرتے ہیں اور آپ خاتم النبیین کے معنی کرتے ہیں وہ جس کی مہر سے آئندہ نبی بنا کریں گے۔اور آپ کا استدلال اس سے یہ ہے کہ پہلے خدا براہ راست نبی بنایا کرتا تھا اب محمد ﷺ کی مہر سے نبی بنا کریں گے۔اور ہماری طرف سے کئی بار آپ سے یہ سوال کیا گیا ہے کہ کسی حدیث میں یا کسی لغت میں یا کسی تفسیر میں آپ لفظ خاتم النبیین کے وہ معنی دکھاویں جو آپ کرتے ہیں، جس کا جواب آپ نے کبھی نہیں دیا ،مگر اب عدالت میں جا کر حلفی شہادت یوں ادا کی ہے کہ لغت کی کسی کتاب میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں ہیں۔ بلکہ اس کے مختلف معنی کئے جاتے رہے ہیں چونکہ آپ اس مسئلہ میں ایک کتاب حقیقۃ النبوۃ لکھ چکے ہیں اور اس میں بھی لفظ خاتم النبیین کے وہ معنی جو آپ کرتے ہیں کسی لغت کی کتاب سے یا کسی حدیث سے یا کسی مفسر کے قول سے ثابت نہیں کئے۔اب ذیل میں لغت کی چند سب سے بڑی کتابوں سے خاتم النبیین کے معنی نقل کرتا ہوں جن سے معلوم ہوگا کہ آپ کا بیان جو حلف کے ماتحت دیا گیا خلاف واقعات ہے۔آپ ایسے اہم سوال پر ناواقفی کا عذر پیش نہیں کر سکتے اس لئے کہ یہ مسئلہ مدت سے زیر بحث ہے

۱۔ لسان العرب:

ختام القوم و خاتِمهم و خاتمهم آخرهم

یعنی کسی قوم کا ختام یا خاتم یا خاتم ان کا آخری ہے۔

اور اس کے ساتھ ہی ہے

و الخاتم و الخاتم من اسماء النبی ﷺ و فی التنزیل العزیز ما كان محمدا ابا احدٍ من رجالكم و لكن رسول الله و خاتِم النبیین ای آخرهم قال و قد قرئ و خاتم یعنی خاتِم

اور خاتم ہمارے نبی ﷺ کے اسماء میں سے ہے اور قرآن کریم میں خاتم النبیین ہے جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی ہیں آخری نبی ۔ اور اس کی دوسری قرأت خاتم ہے ۔ اور اس کے آگے آپ کا اسم عاقب دے کر ان سب کے معنی آخر الانبیاء لکھے ہیں یعنی آخری نبی ۔

۲ ۔ قاموس :

و الخاتم ما یوضع .... و من کل شیء عاقبته و آخرته کخاتمته ۔ آخر القوم کالخاتم ۔

یعنی خاتم ہر چیز کا اس کا انجام اور اس کا آخر بھی ہے جیسے اس کا خاتمہ اور خاتم کی طرح آخر القوم یعنی سب سے پیچھے آنے والے کو بھی کہتے ہیں ۔

۳ ۔ تاج العروس ۔

و الخاتم (آخر القوم کالخاتم) و منه قوله تعالی و خاتم النبیین ای آخرهم اور خاتم خاتم کی طرح آخر القوم کو کہتے ہیں ۔ یعنی سب سے پیچھے آنے والے کو ، اور اسی سے اللہ تعالی کا قول ہے خاتم النبین جسکے معنی ہیں آخری نبی ۔

۴ ۔ مجمع البحار ۔

و الخاتم و الخاتِم من اسمائه ﷺ بالفتح اسم اے آخرهم و بالکسر اسم فاعل یعنی خاتم اور خاتم دونوں آنحضرت ﷺ کے اسماء ہیں جن کے معنی ان کا آخری ہیں

۵ ۔ منتہی العرب ۔

خاتم کے معنی ہیں : آخر ہر چیزے و پایان وآں وآخر قوم ، خاتم بالفتح مثلہ ، و محمد ﷺ خاتم الانبیاء ،

یعنی خاتم اور خاتم کے ایک ہی معنی ہیں یعنی ہر چیز کا آخر اور اس کا انجام اور لوگوں میں جو سب سے پیچھے آئے اور محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں ۔

اب یہ پانچ لغت کی کتابیں ہیں جن میں سے لسان العرب ، تاج العروس اور قاموس سے بڑھ کر لغت عربی اور کوئی سند نہیں اور ان سب میں خاتم النبیین کے معنی آخری نبی لکھے ہیں حالانکہ آپ حلفی بیان دیتے ہیں کہ لغت میں ان الفاظ (خاتم النبیین) کے معنی آخری نبی کسی جگہ نہیں لکھے اور یہ بھی میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ان کتابوں میں سوائے آخری نبی کے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی معنی خاتم النبیین کے نہیں لکھے۔

دوم: جو آپ نے فرمایا ہے کہ الفاظ خاتم النبیین کے معنی آخری نبی تو کسی کتاب میں نہیں کئے گئے لیکن کچھ اور مختلف معنی کئے گئے ہیں۔ کیا آپ مہربانی کر کے یہ روشنی ڈالیں گے کہ کس کس لغت کی کتاب میں خاتم النبیین کے وہ مختلف معنی کیا ہیں۔ مہربانی کر کے پورے حوالہ جات دیں۔ کیونکہ مجھے کسی لغت کی کتاب میں خاتم النبیین کے معنی سوائے آخری نبی کے کچھ نہیں ملے

سوم: یہ جو آپ نے فرمایا کہ بعض غیر احمدی علماء اس کے یہ معنی ضرور کرتے ہوں تو غیر احمدی سے آپ کی کیا مراد ہے؟ کیا وہ علماء مراد ہیں جنہوں نے حضرت مرزا صاحب کے دعویٰ کے بعد آپ کی بیعت نہیں کی؟ یا تیرہ سو سال کے کل علماء آپ کے نزدیک غیر احمدی ہیں؟ اگر صورت ثانی نہیں تو کیا آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ تیرہ سو سال تک علمائے امت آخری نبی معنی کرتے رہے ہیں یا نہیں۔ اور کیا یہ اجماع امت تیرہ سو سال تک غلطی پر رہا۔ سوال صرف خاتم النبیین کے معنی پر ہے اور مجھے صرف وہ حوالہ جات مطلوب ہیں جہاں لغت میں، اور وہ آپ پیش نہ کر سکیں تو حدیث میں، اور وہ بھی پیش نہ کر سکیں تو مفسرین یا شارحین حدیث کے اقوال میں کہیں خاتم النبیین کے معنی سوائے آخری نبی کے کچھ اور بھی لکھے ہوں۔

خاکسار محمد علی پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام۔ احمدیہ بلڈنگس لاہور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ نومبر ۱۹۲۲ء۔ مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ۔ ص ۶-۷)

کسوف وخسوف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی گو مسیح موعود مہدی مسعود یا مجدد نہ تھے لیکن اس میں شک نہیں کہ آپ کے تحریری جال میں بہت سی انسانی مچھلیاں ایسی پھنس جاتی تھیں جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا نکلنا محال نہیں تو مشکل ضرور ہوتا ہے۔

گذشتہ ہفتہ بمبئی سے ایک تاجر دفتر اہل حدیث میں آئے۔ آکر کہنے لگے ہمارا ایک میمن بھائی قادیانی ہوگیا ہے اس نے مرزا صاحب کی سچائی کی ایک حدیث لکھ کر ہم کو دی ہے اس کا جواب مانگتا ہے۔ اس حدیث کا مطلب (بقول مرزا) یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ امام مہدی کی دو نشانی رمضان میں چاند سورج کو گرہن ہوگا چونکہ ۱۳۱۱ھ میں ایسا ہوا ہے لہذا میں (مرزا) امام مہدی ہوں۔

ہم نے کہا اس کا جواب اہل حدیث میں کئی دفعہ دیا گیا ہے اب بھی اس کا جواب اخبار ہی میں دیا جائے گا۔ اس حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

ان لمهد ینا آ یتیں لم تکو نا منذ خلق السما وا ت و ا لا ر ض ینکسف القمر فی اول لیلة من ر مضا ن و تنکسف الشمس فی النصف منه ۔ (دارقطنی)۔ (ہمارے مہدی کے دو نشان ہیں جب سے آسمان اور زمین بنے ہوئے ہیں وہ نشان وقوع پذیر نہیں ہوئے چاند کو رمضان کی پہلی رات میں گرہن ہوگا اور سورج کو وسط رمضان میں)۔

یہ روایت دارقطنی میں کسی محمد بن علی کا قول ہے، حضور ﷺ کا فرمان نہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جرأت حیرت انگیز ہے باوجود کہ اس حدیث ہر جگہ دارقطنی ہی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں تاہم اتنی دلیری کہ تحریرات میں اس کو پیغمبر ﷺ کی مرفوع حدیث بتا کر مخلوق خدا کو راہ سنت سے ہٹا کر اپنی طرف لانا چاہتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

فا خبر رسول الله ﷺ خیر ا لا نا م ان الشمس تنکسف عند ظهور المهدی فی النصف من هذه ا لا یا م یعنی الثا من و العشرین ۔ ترجمہ بالفاظ مرزا: پس رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی اٹھائیویں تاریخ میں

محدثین سے سوال:

علماء محدثین سے سوال ہے کہ جو شخص کسی غیر مرفوع روایت کو اپنی غرض کے لئے دانستہ مرفوع بیان کرے وہ محدثین کے نزدیک کیسا راوی ہے؟ ثقہ یا غیر ثقہ؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معتبر یا غیر معتبر؟
یہ ہے مرزا صاحب قادیانی کی حیرت انگیز چالاکی جوان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔
مرزا صاحب قادیانی کا کوئی راسخ الاعتقاد مرید علم کا مدعی عالم حدیث کسی صحیح سند سے یہ روایت مرفوع الفاظ میں (پیغمبر خدا کی حدیث) دکھاوے تو لدھیانوی تین سو میں سے ایک سو نقد انعام لے سکتا ہے۔
اس تحقیق کے بعد اب ہم اس حدیث کی سند پر نظر ڈالتے ہیں۔ اس روایت میں ایک راوی عمرو بن شمر ہے جس کی نسبت محدثین نے لکھا ہے کہ کذاب بڑا جھوٹا غیر معتبر ہے (میزان الاعتدال)۔ دوسرا جابر جعفی ہے جس کے حق میں امام ابوحنیفہ کا قول ہے کہ اس سے بڑا جھوٹا میں نے کوئی نہیں پایا (تہذیب التہذیب)
درمیانی دو راویوں کا حال یہ ہے۔ پس اس روایت کا اندازہ کر لیجئے کہ یہ کیسی ہے۔
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے بائیں ہاتھ کے کھیل سے کام لیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ روایت اگر غیر معتبر ہوتی تو امام دارقطنی اس کو اپنی کتاب میں کیوں لاتے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۴۸)۔
اس کا جواب یہ ہے کہ محدثین کرام کی کتابیں دو قسم کی ہیں۔ ایک ملتزم الصحت دوم غیر ملتزم الصحت۔ ملتزم الصحت کے معنی ہیں کہ محدث اس امر کا اپنے پر ذمہ لیتا ہے کہ کوئی روایت غیر صحیح نہ لاؤنگا۔ جیسے صحیح بخاری اور صحیح مسلم ملتزم الصحت ہیں۔ دارقطنی ملتزم الصحت نہیں ہے کہ اس پر یہ اعتراض ہو۔ دارقطنی مثل سنن ابن ماجہ کے ہے جس میں ہر قسم کی (صحیح ضعیف بلکہ موضوع) روایات ملتی ہیں۔
اصل بحث ابھی باقی ہے وہ یہ کہ بغرض تسہیل بحث ہم فرض کر لیتے ہیں کہ یہ روایت صحیح ہے اور یہ بھی فرض محال کئے لیتے ہیں کہ یہ الفاظ آنحضرت ﷺ کی زبان الہام ترجمان سے نکلے ہوئے ہیں اس کے بعد ابھی یہ مرحلہ باقی ہے کہ اس روایت کے الفاظ کے مطابق واقع ہوا؟ اور جو ہوا اس واقعہ کو مرزا صاحب کی مہدویت سے کچھ تعلق ہے؟ یہ دو تنقیحات فیصلہ ہونے پر بحث کا خاتمہ ہوگا۔
امر اول۔ روایت کے الفاظ کا ترجمہ بتانے سے پہلے لفظ قمر کی تحقیق مقدم ہے۔ عربی زبان میں پہلی اور دوسری رات کے چاند کو ہلال کہتے ہیں تیسری رات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس کا نام قمر ہوتا ہے۔ قاموس وغیرہ۔

پس روایت کے معنی یہ ہوئے کہ قمر کو رمضان مین اپنی اول شب میں گرہن ہوگا اور سورج کو وسط میں ہوگا۔

یہ دونشان ایسے ہیں کہ جب سے آسمان وزمین بنے ہیں یہ دونوں نشان نہیں پائے گئے۔

آیئے اب ہم دیکھیں کہ جو کچھ رمضان ۱۳۱۱ھ میں ہوا، یہ کوئی ایسا واقعہ ہے ؟ کہ اس سے پہلے اس کا وجود نہ ملتا ہو۔

دور سے تلاش کرنے کی ہمیں حاجت نہیں، خود مرزا صاحب قادیانی بھی تسلیم کرتے ہیں کہ ایسے گرہن مجھ سے پہلے بھی ہوئے چنانچہ ان کے اپنے الفاظ ہیں :

> ہم نے اسبات سے کبھی انکار نہیں کیا کہ پہلے بھی رمضان میں کبھی کسوف خسوف ہوا ہو بلکہ ہم تو نظام شمسی کے قائل ہیں اور ایمان رکھتے ہیں کہ ممکن ہے کہ کبھی پہلے بھی ایسا واقعہ ہوگیا ہو (الحکم قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۳)

یہ کلمات مرزائیہ صاف مظہر ہیں کہ مرزا صاحب رمضان ۱۳۱۱ھ والا واقعہ گرہن کو اس روایت کے مطابق نہیں جانتے تھے ورنہ یہ نہ فرماتے کہ ایسا واقعہ نظام شمسی کے ماتحت ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے کیونکہ روایت میں صاف الفاظ ہیں کہ :

> جب سے آسمان وزمین بنے ہیں اس قسم کے گرہن نہیں ہوئے ہوں گے۔

جب روایت میں ایسے گرہنوں کی نظیر ومثال کی نفی ہے اور ۱۳۱۱ھ کے گرہن بے نظیر اور بے مثال نہیں تو پھر ان کو پیش کر کے اپنی مہدویت کا ثبوت دینا اپنا تحکم اور بے انصافی نہیں تو کیا ہے۔

مرزا صاحب کی چالاکی:

یہ تو ہم مانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی ، امام مہدی یا مجدد گو نہ تھے، مگر ہشیار اور چالاک ایسے تھے کہ صدیوں میں ایسے آدمی پیدا ہوئے ہیں۔ غور سے سنیئے ! آپ نے مجبوراً اس بات کا اعتراف کیا کہ پہلے بھی ایسے واقعات ہوئے ہیں مگر ساتھ ہی اس کے پیچ لگا دی کہ اس وقت کوئی مدعی نہ تھا۔ نہ اس طرح مقررہ تاریخوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تھے۔ چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

ہمارا دعویٰ تو صرف یہ ہے کہ جن شرائط اور لوازم کا ذکر حدیث دارقطنی میں درج ہے ایسا آج سے پہلے کبھی واقع نہیں ہوا۔ مثلاً اس حدیث میں صاف تاریخ مقرر کی گئی ہے کہ چاند گرہن اپنے گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے اول تاریخ میں اور سورج گرہن اپنے گرہن کی مقررہ تاریخوں میں سے ان کے نصف میں یعنی تیرھویں کو چاند اور اٹھائیسویں کو سورج گرہن ہوگا اور اس وقت پہلے سے ایک مدعی مہدویت کا دعویٰ موجود ہوگا، نہ کہ سورج گرہن اور چاند گرہن کو دیکھ کر دعویٰ کرے گا بلکہ وہ پیشتر ہی دعویٰ سے موجود ہوگا اور اس کی تائید اور نصرت کے واسطے آسمان پر اس طرح سے چاند اور سورج گرہن ہوگا اور علاوہ ازیں اور اور نشانات زمینی اور آسمانی اور دلائل اور براہین سے اپنے دعویٰ کو مبرہن کرتا ہوگا اور اس کا دعویٰ خوب اچھی طرح شہرت پاکر دور دور اطراف میں مشہور ہوگیا ہوگا۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۰۸ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

روایت کے اصل الفاظ اوپر نقل ہو چکے ہیں ناظرین ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ جو شرطیں مرزا صاحب قادیانی نے بڑھائی ہیں وہ اس روایت میں ملتی ہیں۔ کیا اس روایت میں ہے کہ مدعی پہلے ہوگا یا پیچھے ہوگا۔ یا یہ کہ مدعی اگر کوئی نہ ہوگا تو ایسا واقعہ ہو سکے گا؟ کسی میں ہمت ہے تو ثبوت دکھاویں ورنہ خاموش کہ

ایں شور وفغاں چیزے نیست۔

مختصر یہ کہ روایت مذکورہ بحیثیت روایت غلط اور بحیثیت معنی مرزا صاحب کے مخالف اور بحیثیت اقرار مرزا، واقعہ رمضان ۱۳۱۱ھ خلاف موعود۔ للہ الحمد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۲۲ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲ ص ۱-۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمه ا حمد

(یہ مضمون میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کے جواب میں از قلم بابو حبیب اللہ امرتسری ہے۔
۲۰۔اکتوبر کے اہل حدیث میں میاں محمود کی دو دلیلوں کا جواب دیا گیا آج تیسری کا شروع ہوتا ہے میاں محمود کا دعوی ہے کہ قرآن مجید میں جو اسمہ ا حمد ہے اس کے مصداق مرزا قادیانی ہیں بابو حبیب اللہ اون کے دلائل کی تردید کرتے ہیں۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

دلیل نمبر۳

قادیانی خلیفہ محمود احمد اپنے دعوی کی تیسری دلیل یوں بیان کرتے ہیں:

باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیش گوئی چسپاں ہونے کی وجہ یہ ہوسکتی تھی کہ آپ نے خود فرمادیا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔نہ سچی نہ جھوٹی نہ قوی نہ ضعیف نہ مرفوع نہ مرسل کسی حدیث مین یہ ذکر نہیں کہ آنحضرتﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہوا ہے اور اس کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔(انوار خلافت۔ص۲۳)

اقول: اب میں احادیث مرفوعہ سے ثابت کرتا ہوں کہ آنحضرتﷺ نے اس بشارت کا اپنے آپ کو مصداق قرار دیا ہے۔ذرا غور سے سنو

روایت نمبر ا

مشکوۃ مترجم جلد۴ صفحہ۲۳۲۔۲۳۳ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۷۔اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ ۴۹۹ مظاہر حق جلد۴ صفحہ۴۹۳۔۴۹۴ پر لکھا ہے:

روایت ہے عرباض بن ساریہ سے اس نے نقل کی نبیﷺ کہ فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا اس حال میں کہ تحقیق آدم البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی مٹی گوندھی ہوئی میں اور اب میں خبر دوں تم کو ساتھ امر اپنے کے کہ دعا ابراہیم کی ہے اور خوش خبری دینا عیسی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور خواب دیکھنا میری ماں کا کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجھ کو اور تحقیق
ظاہر ہوا میری ماں کے لئے ایک نور روشن ہوئے انکے لئے اس نور سے محل
شام سے۔ (روایت کی یہ بغوی نے شرح السنہ میں)

روایت نمبر ۲:

خصائص الکبری جلد اول صفحہ ۴۵۔۴۶ پر لکھا ہے:

اخرج احمد والبزاز و الطبرانی و الحاکم و البیهقی و ابو نعیم عن العرباض بن ساریة ان رسول الله ﷺ قال انی عبد الله و خاتم النبیین و ان آدم لمنجدل فی طینة و ساخبرکم عن ذلك دعوة ابی ابراهیم و بشارة عیسی و رؤیا امی التی رأت وکذلك امهات النبیین یرین و ان ام رسول الله ﷺ رأت حین وضعته نورا اضاءت له قصور الشام

نیز دیکھو خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۴۔۹۔۴۶ اور تفسیر درمنثور جلد ا صفحہ ۱۳۹
و جلد ؟ صفحہ ۲۱۳۔۲۱۴ اور تفسیر ابن جریر جلد ا صفحہ ۴۱۴۔

روایت نمبر ۳

تفسیر ابن جریر پارہ اول صفحہ ۳۳۱ اور تفسیر درمنثور جلد ا صفحہ ۹۱

سأل النبی ﷺ الیهود فقال اسألکم بالکتاب الذی تقرؤنه هل تجدونه قد بشر بی عیسی ان یاتیکم رسول اسمه احمد فقالوا اللهم وجدناك فی کتابنا۔ یعنی آنحضرت ﷺ نے یہودیوں سے پوچھا تم جس کتاب کو پڑھتے ہو اس میں یہ پاتے ہو کہ میری بابت حضرت عیسیٰ نے خوش خبری دی تھی کہ ایک رسول آئے گا اس کا نام احمد ہوگا۔ انہوں نے کہا ہاں ہم نے پایا

ان تینوں روایتوں سے روز روشن کی طرح عیاں ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے خود اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا اور ارشاد فرمایا میں ہوں خوش خبری دینا عیسیٰ کا اور دعا ابراہیم کی۔ یہ دعائے خلیل سورہ بقرہ کے رکوع ۱۵ میں موجود ہے اور اسی طرح قرآن میں مسیح کی زبان مبارک سے نکلی ہوئی بشارت سوائے مندرجہ بالا بشارت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور کسی جگہ نہیں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۲۲ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲ ص ۳)

ساری کبڑی ہو جائیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

پنجاب میں ایک پرانی روایت مشہور ہے کسی کبڑی عورت سے کسی نے دریافت کیا کہ تم یہ چاہتی ہو کہ تم سالم ہو جاؤ یا ساری تمہارے جیسے ہو جائیں اوس نے کہا میں چاہتی ہوں کہ یہ سب میرے جیسی کبڑی ہو جائیں تاکہ میں بھی ان پر ہنسوں جس طرح یہ مجھ پر ہنستی ہیں۔

یہ روایت صحیح ہو یا غلط قادیانی امت پر خوب چسپاں ہے جس کی تفصیل یہ ہے آج کل اخباروں میں خبر آئی ہے کہ رفعت پاشا والی تھریس نے اپنی تقریر میں کہا کہ ترکی خلیفہ سے دنیوی حکومت الگ کر کے صرف روحانی حکومت اون کے ہاتھ رکھی جائے گی۔ اسپر ہندوستانی مسلم پریس نے بقاعدہ شریعت مخالف آواز اٹھائی کہ یہ خلافت کیا ہوئی مسجد کی امامت ہوئی ایسا ہونا ہرگز جائز نہیں کیونکہ خلیفہ کے لئے سیاست ضروری ہے بلکہ عین سیاست ہی عین خلافت ہے قادیان کا اخبار الفضل اس خبر پر بہت خوش ہے اور معترضین پر ہنسی اڑاتا ہے کہ ترک تمہارے مشورے سے کام نہیں کریں گے بلکہ جس طرح وہ قدیم الایام سے مستقل بالذات کام کرتے رہے ہیں اسی طرح اب بھی کریں گے انہوں نے دیکھ لیا کہ خلافت کے ساتھ سیاست (حکومت) رکھنے سے نقصان ہے۔

اللہ اللہ! ایک زمانہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی خلافت کے ساتھ سیاست کا اتنا لزوم مانتے تھے کہ آیت قرآنی

هو الذى ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله کو اپنے معنے میں مخصوص جانتے تھے (دیکھو براہین احمدیہ ص ۴۹۸) مگر جب آپ خلافت کے مدعی ہوئے اور سیاست کا یہ حال تھا کہ قادیان میں اپنی حفاظت کے لئے سرکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ۶۔ ۷ سپاہی مانگتے تھے وہ بھی نہ ملے ..(تو قادیانیوں نے کہنا شروع کر دیا کہ) خلافت کے لئے سیاست (حکومت) کی ضرورت نہیں ۔

آج جو ایک خبر آئی کہ ترکی خلیفہ کو سیاست سے سبک دوش کر دیا جائے ،تو قادیان میں گھی کے چراغ جلے کہ ہمارے خلیفہ کی طرح سب کبڑی ہو گئیں ۔ (فوٹو کاپی مسودہ درست طور سے پڑھا نہیں جا سکا اس لئے یہ مضمون نامکمل اور ناقص ہے ۔ بہاء)...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۲۲ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۳ ۔ ص ۵)

مرزا قادیانی کے متعلق فیصلہ کا آسان طریق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں :

جو لوگ سچے راسخ الاعتقاد ہوتے ہیں وہ اپنے نبی یا مرشد کے فیصلہ کو ناقابل اپیل (آخری فیصلہ) مانا کرتے ہیں مگر جو لوگ خود غرض ہوتے ہیں وہ نہ اپنی نبی کی سنتے ہیں نہ مرشد کی پرواہ کرتے ہیں بلکہ وہ جس بات میں فائدہ دیکھتے ہیں ، اپنی ہنڈیا الگ پکانے لگ جاتے ہیں اس کی مثال میں آج ہم دکن کا ایک اشتہار پیش کرتے ہیں جو عبداللہ الہ ین سکندر آبادی کا شائع کردہ ہے ۔ اس اشتہار میں چند مطالبات کئے ہیں ۔

۱ ۔ ایک یہ کہ حضرت عیسیٰ مسیح کے نزول کے متعلق صحیح بخاری میں لفظ (من السماء) آسمان سے اترنے کا دکھاؤ تو ہزار روپیہ انعام پاؤ ۔

۲ ۔ دوم بحکم حدیث ہر صدی میں مجدد کا ہونا روری ہے اس صدی کا مجدد کون ہے بتاؤ ۔

۳ ۔ فیصلہ کا آسان طریق یہ ہے کہ فریقین (محمدی واحمدی) میں سے پانچ پانچ عالم دعا کریں ۔ محمدی کہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے تمام دعووں میں جھوٹا تھا اگر ہم اس بیان میں جھوٹے ہیں تو خدا ہم پر لعنت کرے ۔ احمدی ممبر کہیں کہ مرزا صاحب سچے تھے اگر ہم جھوٹے ہیں تو خدا ہم پر لعنت کرے ۔ یہ دونوں یہ بھی کہیں کہ ایک سال تک ہم پر موت وارد ہو ۔ وغیرہ ۔

جواب نمبر ۱ ۔ صحیح بخاری میں ایک حدیث یوں آئی ہے

کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ الفاظ صحیح بخاری کے ہیں ۔اسی حدیث کو امام بیہقی نے کتاب الاسماء و الصفات میں اپنی سند سے روایت کیا ہے جو یوں کیا ہے :

كيف انتم اذا نزل فيكم ابن مريم من السماء و اما مكم منكم ۔

یعنی جب مسیح موعود آسمان سے اتریں گے اور تمہارے امام (امیر المومنین) تم میں سے ہوں اس وقت تم کیسے ہو گے ۔

اس روایت میں من السماء کا لفظ آیا ہے ۔جس کسی نے روایت مذکور لکھ کر صحیح بخاری کا حوالہ دیا ہو گا اس کی مراد وہی ہو گی جو محدثین کی ہوتی ہے ۔ جہاں وہ کسی روایت کو دو مختلف کتابوں سے نقل کرتے ہیں تو کہا کرتے ہیں اصله فی البخاری ۔یعنی اس روایت کی اصل بخاری میں ہے ۔ یہ مطلب نہیں ہوتا کہ حرف بحرف صحیح بخاری میں ہے ۔

فیصلہ آسان :

ہم اس نزاع کی صورت آسان بتاتے ہیں ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نزول مسیح کی روایت اپنی کتاب حمامة البشری میں دو جگہ لکھی ہے اور اس میں لفظ من السماء نہیں لکھا لیکن اصل روایت اصل کتاب میں دیکھیں تو مطلع صاف ہو سکتا ہے ۔ وہ روایت یوں ہے

قال سمعت رسول الله ﷺ يقول ينزل اخی عيسى ابن مريم على جبل افيق .. الخ ۔(ص ۸۸۔۸۹)۔

یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بھائی حضرت عیسی پہاڑ پر اتریں گے ۔

یہ روایت مختصر کنز العمال سے مرزا صاحب نے لی ہے ۔مختصر کنز العمال مسند امام احمد کے حاشیہ پر مصر میں چھپی ہے اس کی چھٹی جلد کے صفحہ ۵۶ پر یہ حدیث موجود ہے جس میں لفظ السماء موجود ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کی دیانت اور امانت نے ان کو اجازت نہ دی کہ حدیث کے سارے الفاظ نقل کرتے ۔ یہ کون نہیں جانتا کہ کسی بات کے دریافت کرنے یا کسی عقیدہ کو دل میں جگہ دینے کیلئے صحیح بخاری کی روایت پر حصر نہیں ہوتا بلکہ جہاں کہیں سے بھی کوئی صحیح روایت ملے تو وہ روایت قابل قبول ہے ۔احمدیوں کے حق میں اس روایت کی صحت اور قبولیت کا ثبوت یہی کافی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مرزا صاحب نے اس کو معرض استدلال میں خود لیا ہے۔ بس پھر کیا ہے۔ مسئلہ نزول مسیح من السماء تو صاف ہو گیا ہمارے خیال میں جس نے بخاری کا نام لکھا ہو گا وہ اسی نیت سے لکھا ہو گا جو ہم نے بیان کیا ہے۔

جواب نمبر۲

بے شک ایک غیر حدیث میں ہر صدی میں مجدد دین پیدا ہونے کا ذکر ہے۔ مگر مجدد کے معنی کیا ہیں۔ اصل سنت نبویہ کو رواج دینے والا، اور بدعات جدیدہ کا مقابلہ کرنے والا۔ مجدد میں کوئی فوق العادت وصف نہیں ہوتا۔ صرف اصول اسلام اور سنت نبی ﷺ کی تائید اور ترویج اس کا کام ہوتا ہے یعنی وہ خادم سنت نبویہ صحیحہ ہوتا ہے اور بس۔

ان معنی سے کیا عجب کہ صوبہ بنگال میں مولانا ابوالکلام آزاد، صوبہ بہار میں مولانا محمد علی منگیری، صوبہ متحدہ میں علماء دیوبند بھی مجدد (خادم سنت) ہوں۔

صوبہ پنجاب کا میں خاص طور پر نہ کرتا مگر آپ نے چونکہ اسی جواب پر موقوف رکھا ہے اس لئے بتانا پڑا ہے کہ بہت سے لوگ حسن ظن سے خاکسار کو خادم سنت جانتے ہیں چنانچہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ نے بہت دفعہ جلسوں میں اس امر کا اظہار بھی کیا ہے۔ کہیے آپ کی کیا رائے ہے؟

ہاں یہ تو ہم نے مشاہیر کا ذکر کیا ہے جن کا تعلق ملک سے ہے۔ ابھی وہ مجدد دین (خادمان سنت) باقی ہیں جن کا تعلق خاص خاص مقامات سے (شہر ہوں یا قصبے یا دیہات) ہے کیونکہ بعض مجدد (خادم سنت نبویہ) ایسے بھی ہوں گے جن کا اثر ایک ہی گاؤں میں ہو گا۔ مجدد کے لفظ میں وحدت شخصی نہیں بلکہ وحدت نوعی ہے۔ اس میں تعدد ہو سکتا ہے غور سے پڑھو من یجدد لھا دینھا اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ ہندوستان جیسے وسیع ملک میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مجدد اس وقت بھی ہوں گے جو اپنی اپنی قدرت خداداد کے مطابق توحید و سنت کی خدمت اور اشاعت کرتے ہوں گے (کسے باشد)

ہاں آپ کا یہ خیال ہو گا کہ ان لوگوں نے دعوی مجددیت نہیں کیا۔ یہ ایک بڑی غلطی ہے جماعت احمدیہ کی کہ وہ احادیث کے الفاظ پر نظر نہیں کرتے بلکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ کو حدیث کا جزو بنا لیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے صاحب! حدیث شریف میں دعویٰ کرنے کا ذکر نہیں آیا بلکہ خدمت اسلام کرنے کا ذکر آیا ہے۔ دعویٰ اگر شرط ہے تو سب سے پہلے جس بزرگ کو مجدد کہا گیا یعنی خلیفہ عمر بن عبد العزیز کو، ان کا دعویٰ دکھاؤ۔ بعد ازاں دوسری صدی میں امام شافعی کو کہا گیا ان کا دعویٰ سناؤ۔ اسی طرح اوروں کا دعویٰ دکھاؤ۔ پھر ہم سے دعویٰ کا سوال کرو۔ سنو! مجدد کے لئے یہ اصول ہے جو شیخ سعدی نے لکھا ہے:

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار ست و براہیم از آذر

جواب نمبر ۳

اے جناب غور کیجئے، ایک طرف تو فیصلہ کی صورت وہ جو احمد یہ جماعت کے سردار بلکہ نبی نے پیش کی تھی دوسری طرف وہ جو آپ جیسے غیر ذمہ دار عالم پیش کرتے ہیں آپ ہی انصاف سے کہیے کہ نبی کی صورت منظور کی جائے یا آپ کی؟ سنئے جناب! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں فیصلہ کی صورت یوں لکھی تھی:

اے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے!
میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھالے۔
اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔
ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔
عبداللہ الصمد مرزا غلام احمد مسیح موعود ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

بتایئے! یہ اس نبی کے الفاظ ہیں یا نہیں جس کے آپ پیرو ہونے پر فخر کرتے ہیں اور جس کی نبوت کے اثبات کرنے کے آپ درپے ہیں جس کی نبوت تسلیم کرنے کی لوگوں کو دعوت دیتے ہیں پھر جس بات کو وہ نبی فیصلہ قرار دے یعنی اپنے مدمقابل (خاکسار راقم آثم) سے پہلے اپنی موت کو فیصلہ الہیہ قرار دے، آپ کون کہ اس نبی کے فیصلہ کے علاوہ فیصلہ کی جدید صورت پیدا کر کے پبلک کو پہلے فیصلہ سے منحرف کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں پہلا فیصلہ آپ کو معلوم نہ ہو تو سنو! مرزا صاحب نے جس کی زندگی میں اپنی موت کو صورت فیصلہ قرار دیا تھا وہی آج یہ مضمون لکھ رہا ہے اور مرزا صاحب آج ۱۴ سال ہوئے اس جہان سے اس جہان میں چل بسے:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

نوٹ نمبر ا۔ مارچ ۱۹۲۲ء کے جلسہ قادیان میں جب خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے علماء اسلام کو مباہلہ کی دعوت دی تھی تو اسی وقت جلسہ کے حاضرین میں سے ۲۲۔اصحاب علماء اور غیر علماء نے دعوت مباہلہ قبول کر کے اعلان کیا تھا کہ ہم اس کام (مباہلہ) کے لئے تیار ہیں لیکن خلیفہ جی اور ان کے اتباع بالکل خاموش رہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ آپ نے دس ہزاری اشتہار پہلے بھی جب دیا تھا تو اہل حدیث میں ہم نے لکھا تھا کہ رقم انعامی مہاراجہ کشن پرشاد کے پاس جمع کرا دو اور ہم سے ثبوت لو۔ مگر آپ جو اپنے نبی کی طرح کاغذی انعام ہی دیا کرتے ہیں انعامی رقم جمع کرا کر سامنے نہ آئے تھے۔ اس لئے اب پھر لکھا جاتا ہے کہ مزید تسلی چاہیں تو انعامی رقم دس ہزار کلدار مہاراجہ ممدوح کے پاس جمع کرا کے ہمیں اطلاع دیں چونکہ اتنے بڑے دعوی کا فیصلہ ایسا نہیں جو فریقین میں سے کسی کی تسلیم سے ہو سکے اس لئے اس کے فیصلہ کے لئے کسی منصف کی ضرورت ہو گی وہ بھی مقرر کریں، تو ہم آپ کو مزید ثبوت دینے کو بھی تیار ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۲۲ء۔ مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ ص ۳۔۴)

قادیانی مہدی سے پہلے مہدی

جناب مولوی نور محمد میانوی جہلمی لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر کو معلوم ہے کہ ہمارے پنجابی نبی کی امت ہمیشہ کہا کرتی ہے کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوی میں جھوٹے تھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ان کو اس قدر مہلت دی گئی اور دل کھول کر اپنے مذہب کی اشاعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے رہے۔اگر وہ اپنے دعویٰ میں کذاب ہوتے تو جلدی ہلاک ہو جاتے ۔

سو میرے معزز دوستو ! خاکسار چند سطور آج اس سوال کے متعلق پیش کرتا ہوا ان کے اس دھوکہ کا بخیہ ادھیڑتا ہے۔امید ہے ہمارے مرزائی دوست غور سے سنیں گے اور برا نہ منائیں گے۔

ا ۔عبید اللہ مہدی افریقہ نے ۲۹۶ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کیا اور اپنے دعویٰ مہدویت کا بڑے زور شور سے اعلان کیا اور لاکھوں آدمیوں نے اس کو مہدی تسلیم کیا اور ملک در ملک اس نے فتح کر کے اپنی سلطنت قائم کر لی اور اس قدر اس کی جماعت کی ترقی ہوئی جو ماہران علم سے پوشیدہ نہیں اور ۳۲۲ میں وہ اپنی موت سے مرا اور اس کے بعد اس کا بیٹا ابوالقاسم جانشین مہدی ہوا اور اپنے باپ کے مذہب کو اس قدر ترقی دی کہ دور دراز ملکوں میں اس کے مہدی ہونے کو سب نے بسر و چشم قبول کیا اور ۱۳۔ اشخاص اس کی نسل سے اس کے مذہب کی بنیاد کو قائم کرنے والے یکے بعد دیگرے بادشاہ ہوئے اور ۵۶۷ھ تک اس کی اولاد میں بادشاہی رہی اور عبید اللہ مہدی ۲۴ برس ایک ماہ اور ۲۰ دن تک مہدویت کی اشاعت کرتا رہا۔کامل ابن اثیر۔

پس مرزائی دوست خیال کریں کہ ان کے مہدی و کرشن کو عبید اللہ مہدی پر کیا فضیلت ہے؟ اور سنیئے

۲۔محمد بن تومرت علوی سوس کا رہنے والا تھا جو بڑا فقیہہ اہل علم اور متقی تھا اس نے بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرح پہلے امر بالعروف اور نہی عن المنکر پر کار بند ہوا جب لوگوں کا اس پر کامل اعتقاد ہو گیا،تو جھٹ اس نے بھی ۵۰۵ھ میں مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا اور بعض احکام شرعیہ کو منسوخ کرنے کا اعلان کر دیا۔جیسا مرزا صاحب قادیانی نے جہاد وغیرہ کو منسوخ کیا۔

اس کے ہاتھ پر سب سے پہلے عبد المومن نے بیعت کی اور بعد اس کے روزانہ صدہا اشخاص نے بیعت کرنا شروع کر دیا اور کئی پیش گوئیاں بھی اس نے کیں جو اس کے کہنے کے بموجب صحیح نکلیں جس وجہ سے عوام الناس پر اس کا جال خوب پھیل گیا اور اپنے مخالفین کو ہزار در ہزار کی تعداد میں قتل کر دیا۔پھر کیا تھا،اس کی مہدویت نے اس قدر زور پکڑا کہ اس زمانہ کے بادشاہ بھی اس سے کانپتے تھے اور ۵۲۴ھ میں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیمار ہو گیا اور عبدالمومن کو اپنا جانشین کر کے مر گیا۔

عبدالمومن نے اس کے مذہب کو اس قدر پھیلایا کہ اس کے مرنے کے بعد کئی حصہ زیادہ مذہب مہدویت کو ترقی ہوئی۔

عبدالمومن ۳۳ برس مہدی کا خلیفہ رہا اور ۵۵۸ھ میں اس نے انتقال کیا اور اپنے بیٹے محمد بن عبدالمومن کو اپنا جانشین چھوڑا جو وہ بھی دادا اور باپ کی طرح عرصہ دراز تک مذہب مہدویت کی اشاعت میں مشغول رہا۔

جائے غور ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو تو اس ترقی ہرگز نہیں ہوئی اور نہ اس کو ملکی حکومت نصیب ہوئی ہے۔ پھر کس گھمنڈ پر مرزائی دوست کہا کرتے ہیں کہ ہمارے مہدی قادیانی کو مہلت زیادہ ملی ہے۔

ناظرین خود ہی وزن کر سکتے ہیں۔ اب دور دراز ملکوں کو چھوڑ کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایک پڑوسی کا ذکر کرتے ہیں جس سے کوئی مرزائی انکار نہیں کر سکتا۔

۳۔ اسی ملک ہندوستان میں سید محمد جون پوری نے دعویٰ مہدویت کیا جو عرصہ دراز تک اپنے مذہب کی اشاعت کرتا رہا جسکے آج بھی ہزارہا معتقد موجود ہیں۔ صرف حیدر آباد دکن ہی میں تشریف لے جا کر ملاحظہ فرماویں کہ اس کے مریدوں کی کس قدر تعداد ہے۔ اب ذرا اس سے اوپر ایک قدم چلئے اور مہدی و کرشن کو سامنے تصور کیجئے۔

۴۔ قوم بربر کا ایک قبیلہ برغواطہ کے نام سے مشہور ہے اس میں سے یکے بعد دیگرے تین آدمیوں نے مہدویت کجا نبوت کا دعویٰ کیا اور بادشاہت بھی حاصل کی اور سینکڑوں برس اس خاندان میں بادشاہت رہی اور ان کو نبی ماننے والے بکثرت موجود رہے۔

دوسری صدی میں طریف ابوصبیح نے نبوت کا دعویٰ کیا اور اپنے مذہب جدید کو فروغ دیا اور چار صد سال تک اس کی اولاد میں بادشاہی رہی اور ساتھ ہی اس کی نبوت کے قائم موجود رہے۔

۵۔ بعد اس کے صالح بن طریف ۱۲۷ھ میں اپنے باپ کا ولی عہد ہوا اور اپنے باپ کے ورثہ نبوت میں سے بھی اس نے حصہ لیا، اور مہدی اکبر ہونے کا دعویٰ کیا۔ اور اپنے اوپر نیا قرآن نازل ہونے کا اعلان کر دیا۔ اور اپنی نمازوں میں نئے قرآن شریف کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نازل شدہ سورتیں پڑھتے تھے۔

اور اپنی نبوت کا بڑے زور سے ثبوت دے کر مخلوقات کو اپنا قائل کیا۔ لاکھ در لاکھ اس کی نبوت کے تسلیم کرنے والے ہو گئے۔ اور ۴۷ سال تک اپنے دعوی نبوت کو قائم کر کے فوت ہوا۔ اور اپنے بیٹے الیاس کو اپنا جانشین مقرر کیا۔

اس نے ۵۰ برس حکومت کر کے اپنے آبائی مذہب کی خوب اشاعت کی۔ اس کے بعد اس کا بیٹا ۲۲۲ھ میں یونس جانشین ہوا۔ اس نے بھی اپنے دادا اور باپ کی طرح اپنے آبائی مذہب کی ترقی کی اور ۴۴ برس کی حکومت کے بعد مرا۔

بعد اس ابو غفر محمد صالح کا پڑوتا ۲۶۸ھ میں تخت نشین ہوا اس نے بھی ۲۹ برس سلطنت کی اور آبائی مذہب کو فروغ دیا۔

اس کے بعد اس کا بیٹا عبداللہ ۲۹۷ھ میں جانشین ہوا اور صاحب شوکت و جلال ہوا۔ اس نے بھی اپنے باپ دادا پڑدادا کے مذہب کی اشاعت کی۔

اور ۲۴ برس حکومت کی دوصد چودہ برس صالح کی نبوت کا زور شور رہا۔ اب اس کے ساتھ مرزا قادیانی کے زمانہ مہدویت کو ملایئے جو جمعہ جمعہ ابھی آٹھ یوم نہیں ہوئے۔ جائے تعجب ہے، قادیانی جماعت پر افسوس نہ کریں تو کیا کریں۔

۶۔ ابومنصور عیسی نے اپنے باپ ابوالانصار کے بعد تخت حکومت سنبھالی اور اس نے بھی خود نبوت کا دعوی کیا اور ۲۷ برس تک اپنے دعوی نبوت کی تبلیغ کی اور تمام مغربی قبائل کو اپنا مطیع کرلیا اور ۲۳ برس اس نے نبوت کے دعوی میں گزارے۔ ۳۶۸ھ میں فوت ہوا۔ اور پانچویں صدی کے آخر تک اس کی اولاد میں حکومت رہی۔ اور نبوت کا ذبہ کو فروغ دیتے رہے اور یہ سب اپنے اپنے وقت میں اپنے کروفر میں مرے ہیں۔

کیا اب کوئی مرزائی دوست ان تاریخی حوالہ جات سے انکار کرسکتا ہے۔ کس منہ سے مرزائی دوست کہتے ہیں کہ ہمارے مہدی کو بڑی مہلت ملی ہے جس سے اس کی صداقت ثابت ہوتی ہے۔ کیا مذکورہ بالا واقعات مرزا صاحب قادیانی کے حالات سے اعلیٰ و ارفع نہیں ہیں۔ کیونکہ انہوں نے تو اپنے دعوی نبوت و مہدویت میں بادشاہت بھی کی ہے اور مرزا صاحب کو قادیان کی حکومت بھی نصیب نہیں ہوئی۔ پھر مہلت ملنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا اس قدر اہم سوال سمجھتے ہیں جو ہر موقع پر پیش کر دیا کرتے ہیں ۔ کیا اب بھی شرم کریں یا نہ؟

مذکورہ بالا نبی کذاب مہدی کذاب کسی ایسی مہلک بیماری سے نہیں مرے جیسا قادیانی کذاب ہیضہ واسہال سے لاہور میں مرا۔ جائے عبرت ہے،

پھر لطف یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی میت سواری گاڑی میں نہ روانہ کی گئی ۔ بجائے سواری گاڑی کے گدھا مال گاڑی میں میت کو لادا گیا۔

کیا یہ نبی ومہدی ہونے والی شکل تھی ۔ پنجابی مثل مشہور ہے کہ

یہ منہ اور مسور کی دال ۔

خداوند کریم قادیانی دجل ومذہب سے ہر ایک مومن کو بچائے ۔ آمین ۔

نوٹ: قادیانی دوست مہربانی کر کے اب یہ سوال مسلمانوں پر نہ کیا کریں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۶ ص ۵۔۶)

اسمه احمد

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

اس سلسلہ میں اس امر پر بحث ہوتی رہی ہے کہ قرآنی لفظ اسمه احمد کس کے حق میں ہے۔ اہل اسلام اس کو آنحضرت ﷺ کے حق میں کہتے آئے ہیں۔ قادیانی امت اس کو مرزا غلام احمد کے حق میں کہتی ہے۔ اس بحث پر تین دلیلیں نقل کر کے تردید کی گئی ہے۔ آج چوتھی دلیل نقل ہے جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد قادیانی) نے اس بارے میں دی ہوئی ہے۔ خلیفہ قادیان کہتے ہیں:

دلیل نمبر ۴۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔ (القول الفصل ص ۲۷)

اقول: اس جگہ میاں صاحب کا یہ لکھنا، اور (حضرت مسیح موعود نے) لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہی ہوں، سراسر مغالطہ اور دھوکہ دہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ مرزا صاحب نے یہ بشارت آنحضرتﷺ پر چسپاں کی ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل تحریروں سے ثابت ہے۔

تحریر نمبرا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آئینہ کمالات اسلام مطبوعہ ۱۸۹۳ء مطبع ریاض ہند کے صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں:

مسیح کی گواہی قرآن کریم میں اس طرح پر لکھی ہے کہ مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد یعنی میں ایک رسول کی بشارت دیتا ہوں جو میرے بعد یعنی میرے مرنے کے بعد آئے گا اور نام اس کا احمد ہوگا۔ پس اگر مسیح اب تک اس عالم جسمانی سے گذر نہیں گیا تو اس سے لازم آتا ہے کہ ہمارے نبیﷺ اب تک اس عالم میں تشریف فرما نہیں ہوئے کیونکہ نص اپنے کھلے الفاظ سے بتلا رہی ہے کہ جب مسیح اس عالم جسمانی سے رخصت ہو جائے گا تب آنحضرتﷺ اس عالم جسمانی میں تشریف لائیں گے۔

تحریر نمبر۲

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے رسالہ اربعین مطبوعہ دسمبر ۱۹۲۰ وزیر ہند پریس امرتسر نمبر۴ کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں:

تم سن چکے ہو کہ ہمارے نبیﷺ کے دو نام ہیں۔ محمدﷺ اور یہ نام توریت میں لکھا گیا ہے جو ایک آتشی شریعت ہے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے محمد رسول الله و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم ذلك مثلهم فی التوراة۔

دوسرا نام احمد ہےﷺ اور یہ نام انجیل میں ہے جو ایک جمالی رنگ میں تعلیم الٰہی ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے

و مبشرا برسول یاتی من بعدی اسمه احمد

اور ہمارے نبیﷺ جلال اور جمال دونوں کے جامع تھے مکہ کی زندگی جمالی رنگ میں تھی اور مدینہ کی زندگی جلالی رنگ میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ان ہر دو تحریروں میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اس بشارت کو آنحضرتﷺ پر چسپاں کیا ہے۔

نتیجہ ان تمام تحریروں کا یہ نکلا کہ اس بشارت عیسوی کے مصداق آنحضرتﷺ ہیں نہ اور کوئی اور آپ کا نام احمد تھا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۲۲ء۔ ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۶ ص ۶)

مرزا صاحب بحیثیت فن روائیت خائن تھے

جناب محمد شریف قریشی لکھتے ہیں:

بعض تاجروں کا معمول ہے کہ محض کھوٹی چیزیں کھری دکھا کر فروخت کی جائیں۔ جس طرح بعض سنار گرگلٹ پر چاندی کا ملمع کر کے بیچتے وقت ظاہر کرتے ہیں کہ یہ زیور کھری چاندی کا ہے تا کہ خریدار کو یقین ہو جائے سادہ لوح ان چکنی چپڑی باتوں اور حلفیہ بیان پر اعتماد کر کے ان کے دام تزویر میں پھنس جاتے ہیں۔

بار ہا ایسے گندم نما جوفروشوں کی حلفوں کا امتحان لیا گیا اور بعد پڑتال وہی زیور خریداروں کے لئے باعث شدید نقصان ہوئے۔ ٹھیک اسی طرح اور یہی حال مرزا صاحب قادیانی بانی مذہب مرزائیہ کا تھا۔

بلا مبالغہ اور دعوی سے ہم یہ کہتے ہیں کہ دروغ گوئی میں آپ کو وہ کمال حاصل تھا کہ بفرض محال اگر کوئی من چلا آدمی مرزا جی کے اس فعل کو قابل رشک قرار دے کر دروغ گوئی شروع کر دے تو انشاء اللہ لگا نہ کھا سکے۔

الہامات تحقیقات اور دعاوی مرزا صاحب کی پڑتال میں جماعت مرزائیہ کے نہایت مخلص اور خیر خواہ مولانا ثناء اللہ نے مقدور بھر کوشش کی اور وقتاً فوقتاً آپ بذریعہ عام اعلان مطلع کرتے رہے کہ مرزا جی کی تحقیقات اور دعاوی پر اعتماد اور مدار نہ رکھا جائے، بلکہ خود بھی بغرض احتیاط پڑتال کر لی جایا کرے، تو خالی از فائدہ نہیں۔ کیونکہ میں از روئے تجربہ اس نتیجہ پر پہونچا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی دعوی تو کچھ اور کرتے ہیں لیکن بعد تحقیق ہمیشہ بلا ثبوت دعوی ہی دعوی ہوتا ہے دگر ہیچ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مولانا ممدوح نے مرزا صاحب قادیانی کا الہامی پول کھولا تو اثبات دعوی میں بحکم مشتے نمونہ ازخروارے، ایک وضعی حدیث مندرجہ تحفہ گولڑ ویہ پیش کی اور لکھا کہ کوئی مرزائی بطریق محدثین اس حدیث کو مرزا جی کی منقولہ عبارت میں حدیث کی کسی مسند کتاب سے دکھا وے، تو لدھیانہ کا تین سو اس کی نذر ہوگا۔ بصورت خاموشی تسلیم کر لیا جائے گا کہ مرزائیہ نے اس امر میں ہم سے اتفاق کیا ہے کہ مرزا صاحب فن روایت میں ثقہ راوی نہ تھے۔ خاص مدت انتظار کرتے ہوئے اعلان کیا کہ ہم آئندہ یک صد روپیہ کا انعامی مضمون لکھیں گے۔ لکھا اور ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب فن روایت میں خائن تھے۔

مبلغ تین سو روپیہ کا انعامی اعلان دیکھ کر ایک من چلے کی رال ٹپکی۔ سمجھا کہ مفت کا تین سو ہاتھ سے جاتا ہے۔ وصول کرنے کا خیال گزرا اور لکھا کہ روپیہ جمع کرا کے رسید بھیج دیں۔ میں حدیث دکھاتا ہوں۔ لیکن افسوس وہ یہ معلوم کر کے کہ مولوی صاحب امرتسری صحیح حدیث قبول کریں گے دبک کر رہ گیا۔

ناظرین! یہ ہے امر واقعہ جس کو مد نظر رکھتے ہوئے ہمیں کہنا پڑتا ہے کہ مرزائی خزانہ کھوٹے سکوں سے بھرا پڑا ہے۔ اور حاجت منداصحاب (مبلغین مرزائیت) کو کاروبار اشاعت میں بطور ثبوت جب وہ کھوٹے سکے مخالفین کے سامنے پیش کرتے ہیں اور وہ بغرض شناخت اصل ونقل امرت سر بھیجتے ہیں تو وہاں کھرا اور کھوٹا ہی نہیں نکھر جاتا بلکہ آئندہ ان کا رواج وچلن بھی معیوب قرار پاتا ہے۔ پھر کتنا ہی کہا جائے انعام کا لالچ دیا جائے، صداقت مرزا میں اگر انہی پر انحصار رکھ کر کہا جائے کہ اگر تم ان کا جواب دو یا ان کو صحیح ثابت کرو تو ہم مرزا جی کی صداقت کے قائل ہو جائیں گے لیکن وہ سامنے آنے کا حوصلہ نہیں کرتے۔

کون نہیں جانتا کہ قاضی اکمل نے صحیح حدیث کا مطالبہ سنتے ہی دامن چھڑایا اور اس بات کا اقرار کر لیا کہ جماعت احمدیہ کے پاس گرفت ثنائی کا جواب ہی نہیں، بلکہ ہے سچ بھی اسی طرح کہ اگر ان سے مطالبات ثنائی کا جواب بن پڑتا یا مولانا کو بہکا ہوا پاتے تو ضرور آج سینکڑوں کیا ہزاروں روپیہ صرف اڈیٹر اہل حدیث ہی سے وصول کر کے اپنی دھاک بٹھا لیتے۔ لیکن یہ کام آسان نہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب اشد ترین مخالفین سلسلہ مرزائیہ سے ہیں۔وہ یونہی انعام نہیں رکھتے۔دال میں کچھ کالا کالا ضرور ہے، ورنہ دشمن کو زک پہنچانے میں کون کسر اٹھا رکھتا ہے۔

آہ قادیانی امت میں کوئی بھی گوش و ہوش والا موجود نہیں جو ہماری اس مخلصانہ تنبیہ سے مستفید ہو کر چونکے اور اپنے زعم غلط سے باز آکر توبہ کرے۔

بر رسولاں بلاغ شد و بس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۷ ص ۵)

قادیانی منطق کی پانچویں شکل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

علم منطق میں استدلال کے لئے چار شکلیں مجوز ہیں۔اہل منطق کا دعوی ہے کہ ان چار شکلوں سے باہر کوئی شکل ممکن نہیں۔مگر قادیان میں پانچویں شکل بھی ممکن ہی نہیں بلکہ موجود ہے جس کا نتیجہ معلوم۔

دراصل یہ پانچویں شکل وہی ہے جس کو اہل منطق سفسطہ کہتے ہیں آج ہم اس اجمال کی تفصیل اس مضمون میں کریں گے انشاء اللہ۔

۶، اور ۱۳، اکتوبر ۱۹۲۲ء کے اہل حدیث میں ایک مضمون درج ہوا تھا جس کی سرخی تھی:

مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود

یہ مضمون دراصل جواب تھا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا۔مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ:

مرزا صاحب کی فضیلت میں کہا جاتا ہے کہ ان کو خدا نے عیسائی مذہب کے ابطال کے لئے وفات مسیح کا مسئلہ سمجھایا حالانکہ یہ مسئلہ سرسید احمد خان مرحوم نے ان سے بہت عرصہ پہلے شائع کر دیا تھا اور عیسائی، مرزا صاحب قادیانی کی اس اشاعت پر خوش ہیں چنانچہ اس کی تحریری شہادت بھی پیش کی تھی۔

۲۔مرزا صاحب قادیانی بحیثیت مسیح موعود بالکل ناکام اور نامراد گئے ہیں جسکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت ان کی تحریروں سے دیا گیا۔

اس کے جواب میں ایک مضمون الفضل قادیان ۲۳ نومبر میں نکلا ہے جس کا آج جواب الجواب دیتے ہیں۔

مجیب نے جو کچھ ہماری ذات خاص کی نسبت بدگوئی سے کام لیا ہے، اس کا کوئی ہمارے پاس جواب نہیں اور دیں بھی کیوں جب کہ مجیب اپنے نبی کے اتباع سنت میں ہم کو برا کہے تو ہم اس کو معذور کیوں نہ سمجھیں کیونکہ ان کے نبی صاحب جب علماء سے تنگ آتے تھے تو کہہ اٹھتے تھے

او بدذات فرقہ مولویاں۔ (انجام آتھم۔ص ۲۱)

اس لئے مجیب کو ہم ایک حد تک معذور جانتے ہیں اور اپنے ناظرین کو نصیحت کرتے ہوئے کہتے ہیں:

دشنام بمذہبے کہ طاعت باشد
مذہب معلوم و اہل مذہب معلوم

بہر حال مجیب نے پہلے حصہ کا جواب دیا ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے بھی بعض لوگ (زید بن عمرو وغیرہ) توحید کے قائل تھے، تو مولوی ثناء اللہ بتلائیں کہ کیا توحید کے اظہار میں معاذ اللہ زید بن عمرو اور امیہ کو رسول کریم پر فضیلت ہے؟

مطلب یہ ہے کہ جس طرح بعض لوگ آنحضرت ﷺ سے پہلے بھی توحید کے قائل تھے مگر آنحضرت ﷺ کو خدا نے توحید کی تعلیم فرما کر مامور کیا اسی طرح مرزا صاحب سے پہلے بھی لوگ وفات مسیح کے قائل تھے مگر خدا نے مرزا صاحب کو یہ مسئلہ سمجھا کر مامور کیا ہو، تو کیا اعتراض؟ حالانکہ اس تشبیہہ میں بہت فرق ہے۔ زید بن عمرو وغیرہ کو بت پرستی سے نفرت تھی، مگر وہ لوگوں میں اس کی تبلیغ نہ کرتا تھا۔ مرزا صاحب سے پہلے سر سید نے مسئلہ وفات مسیح قرآن مجید سے سمجھا تھا اور بذریعہ تفسیر القرآن اس کی تشہیر بھی کی تھی چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سر سید احمد خان کی تفسیر کئی، دفعہ، دیکھی اور پڑھی، اور اس سے فائدہ بھی اٹھایا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ کے حق میں تو صاف ارشاد ہے

ما کنت تدری ما الکتاب و لا الایمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ: اے نبی تو نہ کتاب جانتا تھا نہ ایمان لیکن ہم نے اس کو تیرے دل میں نور پیدا کیا)۔

یہ آیت صاف بتا رہی ہے کہ آنحضرت ﷺ زید بن عمرو وغیرہ سے مستفیض نہیں تھے بلکہ بالقاء الٰہی تھے، اور مرزا صاحب سے پہلے سر سید احمد اپنی تصنیفات کو شائع کر چکے تھے اور مرزا صاحب ان سے مستفیض ہو چکے تھے فانی هذا من ذالك

ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ اصول کا مسئلہ ہے کہ جب حقیقت ممکن ہو تو مجاز مراد لینا جائز نہیں مسیح موعود کی آمد جس شان وشوکت سے حدیثوں میں آئی ہے اس کی بابت مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

ایسی شان حکومت والا مسیح بھی ممکن ہے کبھی آئندہ آجائے۔(ازالہ اوہام)

اس اعتراف سے ہم نے یہ نتیجہ نکالا تھا کہ مرزا صاحب کی مسیحیت کا ماننا ہم پر ضروری نہیں بلکہ وہ خدا رسول کی مراد بھی نہیں ہو سکتی کیونکہ مجاز ہے حقیقت نہیں۔ اس علمی اصول کی تردید فاضل مجیب ایسی طرح کرتا ہے کہ ناظرین کو ہمارا دعوی تسلیم کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا کہ ،قادیان میں پانچویں شکل استعمال کی جاتی ہے، آپ لکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب کی اس عبارت کے نقل کرنے میں مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے نہایت ہی بد دیانتی سے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے۔عبارت مذکورہ کے سیاق وسباق کو جو ان کے اخذ کردہ نتیجہ کو صاف طور پر رد کرتا تھا بالکل چھوڑ دیا یہی حوالہ جس کو پیش کر کے مولوی صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ حضرت مرزا صاحب حضرت عیسی کے آنے کا اعتراف کرتے ہیں، اسی کے آگے حضرت مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ جس مسیح کے تم منتظر ہو یاد رکھو وہ ہرگز نہیں آئے گا۔

(الفضل قادیان ۲۳۔۲۷ نومبر ۱۹۲۲ء ص ۱۱۔۱۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیا مقام حیرت نہیں کہ مرزا صاحب ایک علمی اصول کی بابت اعتراف کرتے ہیں اور ان کے امتی اس کی تصدیق کرتے ہیں۔ پھر ہم حقیقت کے امکان کی صورت میں مجاز کیوں کر مان سکتے ہیں۔مرزا صاحب اپنی نسبت مسیحیت کا دعوی کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں تو کرتے رہیں اصول حقیقت کے ماتحت کون دانا ان کی سن سکتا ہے۔

فاضل مجیب ہم سے ایک بڑا لاینحل سوال کرتا ہے۔ حدیث میں آیا ہے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و اما مکم منکم۔تم کیسے ہوگے جب تم لوگوں میں ابن مریم اتریں گے اس حال میں کہ تمہارا امام تم میں سے ہوگا۔

حدیث موصوف کی اس ترکیب پر سوال کرتا ہے کہ تم نے جو واؤ حال کے لئے بتایا ہے تو بتاؤ اس کا ذوالحال کون ہے؟ حال تو فاعل یا مفعول بہ کا ہوتا ہے

واقعی بڑا سخت سوال ہے جو لا حول ولا قوۃ الا باللہ پڑھے بغیر شائد حل نہ ہوسکے۔اب چونکہ ہم نے پڑھ لیا ہے اس لئے ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ جناب اس کا ذوالحال فیکم کی ضمیر مجرور ہے۔دلیل پوچھیں تو کافیہ کی بحث حال میں یہ مثال پڑھ لیں مررت بہ و حدہ اور بتاویں کہ وحدہ کس سے حال ہے

لطیفہ: قادیان کے دوسرے جلسہ میں، میں نے خلیفہ قادیان کو اطلاع دی تھی کہ ہم آپ کی جماعت کے علماء کو ایک جا ملنا چاہتے ہیں۔انہوں نے سب کو حکم دیا کہ ملیں ۔عند الملاقات ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق تعارف کراتے تھے اور کہتے تھے کہ مولوی فاضل ان کے سامنے بیٹھیں۔جب سامنے بیٹھ گئے تو مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔جناب آپ کی طرح یہ بھی سب مولوی فاضل ہیں۔میں نے مسکرا کر کہا: شیر قالین دیگرست شیر نیستان دیگرست

اسی طرح ان مجیب صاحب نے بھی اپنے نام کے ساتھ خیریت سے مولوی فاضل لکھا ہے اس پر مجھے ہنسی آتی ہے اور دل میں گذرتا اور قلم سے نکلتا ہے کہ:

نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۸ ص ۱-۲)

شق القمر معجزہ حضرت سید البشر

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

الحمد للہ رب العالمین و الصلوۃ و السلام علی خاتم النبیین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

عقیدہ خلیفہ قادیان ۔ احمدیہ اخبار الفضل کی جلد ۱۰ نمبر ۱۱ میں لکھا ہے

سوال: کیا شق القمر کا معجزہ کفار کی خواہش پر دکھایا گیا؟

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے فرمایا:

اس میں ایک پیش گوئی تھی کہ عرب کی حکومت مٹا دی جائے گی چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا بلکہ کشف میں ایسی دکھایا گیا تھا اور کشف ایسے ہو سکتے ہیں کہ دوسرے بھی ان میں شامل ہوں چنانچہ اس مجلس والوں نے چاند کو دو ٹکڑے ہوتے دیکھا اور ہندوستان کے ایک راجہ نے بھی اس کو دیکھا تھا تاکہ آئندہ کے لئے گواہی ہو۔ یہ خیال کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا صحیح نہیں اگر ایسا ہوتا تو علم نجوم والے جو رصدگاہوں میں بیٹھے تھے وہ ضرور دیکھتے لیکن انہوں نے اس کو ریکارڈ نہیں کیا۔ (الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۲۲ء)

اقول: میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب قادیانی کا یہ فرمانا کہ، چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا بلکہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا، اور یہ کہ، یہ خیال کہ فی الواقع چاند دو ٹکڑے ہو گیا تھا صحیح نہیں، سراسر غلط ہے اور قرآن مجید احادیث صحیحہ عقیدہ اہل سنت و جماعت اور خود مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب کے خلاف ہے جیسا کہ ذیل میں ثابت کیا جاتا ہے۔ سورہ قمر میں ہے

اقتربت السّاعة و انشقّ القمر و ان یروا آیة یّعرضوا و یقولوا سحر مستمر ۔ (ترجمہ: نزدیک آئی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھیں کوئی نشانی منہ پھیر لیویں اور کہتے ہیں جادو ہے ہمیشہ کا قوی)۔

نوٹ: اس جگہ و انشق القمر (اور پھٹ گیا چاند) روز روشن کی طرح ثابت کرتے ہیں کہ چاند واقع میں پھٹ گیا تھا میں دعوی سے کہتا ہوں کہ قرآن شریف میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا

احادیث صحیحہ:

بخاری جلد ۲ صفحہ ۷۲۱ ۔ ۷۲۲ فتح الباری جلد ۲ صفحہ ۵۲ ۔ ۳۵۱ ارشاد الساری جلد ۷ صفحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶۴۔۳۶۵ عمدۃ القاری جلد ۹ صفحہ ۱۸۴ اور فیض الباری پارہ ۲۰ صفحہ ۷۶ پر لکھا ہے

۱: حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ حضرت ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹ کے دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا پہاڑ کے اوپر اور ایک ٹکڑا نیچے۔ پس رسول خدا ﷺ نے فرمایا گواہی دو

۲۔ حضرت عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ پھٹ گیا چاند اور ہم نبی ﷺ کے ساتھ تھے پس ہو گیا چاند دو ٹکڑے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گواہی دو

۳۔ عبد اللہ بن عباس سے روایت کہ پھٹ گیا چاند حضرت ﷺ کے زمانہ میں

۴۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ مکے والوں نے سوال کیا کہ ان کو کوئی نشان دکھلائیں سو حضرت ﷺ نے ان کو چاند کا پھٹنا دکھلایا

۵۔ حضرت انس سے روایت ہے کہ چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا

نوٹ: بخاری شریف کی ان مندرجہ بالا پانچ روایات صحیحہ سے یہ بات صاف ظاہر ہے کہ حضرت ﷺ کے زمانہ میں چاند پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا میں دعوی سے کہتا ہوں کہ کسی صحیح روایت میں یہ نہیں لکھا ہے کہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا۔

مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ اسلامیہ سٹیم پریس لاہور کے صفحہ ۴۸۔۴۹ پر لکھتے ہیں:

اس جگہ یہ بھی واضح رہے کہ مسئلہ شق القمر ایک تاریخی واقعہ ہے جو قرآن شریف میں درج ہے اور ظاہر ہے کہ قرآن شریف ایک ایسی کتاب ہے جو آیت آیت اسکی بر وقت نزول ہزاروں مسلمانوں اور منکروں کو سنائی جاتی تھی اور اسی طرح تبلیغ ہوتی تھی اور صدہا اس کے حافظ تھے مسلمان لوگ نماز اور خارج نماز میں اس کو پڑھتے تھے۔ پس جس حالت میں صریح قرآن شریف میں وارد ہوا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور جب کافروں نے یہ نشان دیکھا تو کہا کہ جادو ہے جیسے اللہ تعالی فرماتا ہے

اقتربت السا عة و انشق القمر و ان یروا آ یة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر

تو اس صورت میں اس وقت کے منکرین پر لازم تھا کہ آنحضرت ﷺ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکان پر جاتے اور کہتے کہ آپ نے کب اور کس وقت چاند کو دوٹکڑے کیا اور کب اس کو ہم نے دیکھا۔ لیکن جس حالت میں بعد مشہور اور شائع ہونے اس آیت کے سب مخالفین چپ رہے اور کسی نے بھی دم نہ مارا، تو صاف ظاہر ہے کہ انہوں نے چاند کو دوٹکڑے ہوتے ضرور دیکھا۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۶۲ روحانی خزائن جلد ۲ ص ۱۱۱)

۲۔ سرمہ چشم آریہ کے صفحہ ۶۱ پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کی شہرت ہندوؤں میں مولف تاریخ فرشتہ کے وقت میں بھی بہت کچھ پھیلی ہوئی تھی کیونکہ اس نے اپنی کتاب کے مقالہ یازدہم میں ہندوؤں سے یہ شہرت یافتہ نقل لیکر بیان کی ہے کہ شہر دہارکہ جو کہ متصل دریائے پھنبل صوبہ مالوہ میں واقعہ ہے اب اس کو شائند دہارا نگری کہتے ہیں وہاں کا راجہ اپنے محل کی چھت پر بیٹھا تھا۔ ایک بارگی اس نے دیکھا کہ چاند دوٹکڑے ہوگیا اور پھر ملگیا۔ بعد تفتش اس راجہ پر کھل گیا کہ یہ نبی عربی ﷺ کا معجزہ ہے۔ تب وہ مسلمان ہوگیا۔ اس ملک کے لوگ اس کے اسلام کی یہی وجہ بیان کرتے تھے اور اس کے گردنواح کے ہندوؤں میں یہ ایک واقعہ مشہور تھا جس کی بنا پر ایک محقق مولف نے اپنی کتاب میں لکھا۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۷۹۔ روحانی خزائن جلد ۲ ص ۱۲۷)

۳۔ کتاب چشمہ معرفت طبع ۱۹۰۸ء مطبع انوار احمد یہ قادیان، کے ضمیمہ کے صفحہ ۴۱۔۴۲ پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہوگیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے اقتربة الساعة و انشق القمر و ان یروا آیة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر یعنی قیامت قریب آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا تو کہا کہ جادو جسکا اثر آسمان تک چلا گیا۔

اب ظاہر ہے کہ یہ نرا دعوی نہیں بلکہ قرآن شریف تو مسلمانوں کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافروں کو گواہ قرار دیتا ہے جو سخت دشمن تھے اور کفر پر ہی مرے اب ظاہر ہے کہ اگر شق القمر وقوع میں نہ آیا ہوتا تو مکہ کے مخالف لوگ اور جانی دشمن کیونکر خاموش بیٹھ سکتے تھے وہ بلا شبہ شور مچاتے کہ ہم پر یہ تہمت لگائی ہے ہم نے تو چاند کو دو ٹکڑے ہوتا نہیں دیکھا اور عقل تجویز نہیں کرسکتی کہ وہ لوگ اس معجزہ کو سراسر جھوٹ اور افتراء خیال کر کے پھر بھی چپ رہتے بالخصوص جب کہ ان کو آنحضرت ﷺ نے اس واقعہ کا گواہ قرار دیا تھا تو اس حالت میں ان کا فرض تھا کہ اگر یہ واقعہ صحیح نہیں تھا تو اسکا رد کرتے نہ یہ کہ خاموش رہ کر اس واقعہ کی صحت پر مہر لگا دیتے۔ پس یقینی طور پر معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ ضرور ظہور میں آیا تھا اور اس کے مقابل پر یہ کہنا کہ یہ قواعد ہیئت کے مطابق نہیں یہ عذرات بالکل فضول ہیں معجزات ہمیشہ خارق عادت ہی ہوا کرتے ہیں ورنہ وہ معجزے کیوں کہلائیں اگر وہ صرف ایک معمولی بات ہو۔

نتیجہ ان تمام تحریروں کا یہ نکل کہ میاں محمود احمد خلیفہ جی کا یہ خیال کہ چاند فی الواقع دو ٹکڑے نہیں ہوا تھا بلکہ کشف میں ایسا دکھایا گیا تھا، سراسر غلط ہے قرآن مجید احادیث صحیحہ اور خود مرزا صاحب کے اقوال کے خلاف ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۸ ص ۱-۲)

قادیان میں قبر پرستی

یوں تو کون کام ہے جو اسلامی تعلیم میں ناجائز ہو اور قادیان میں جائز نہ ہو مگر آج جس امر کا ہم ذکر کرنے کو ہیں یہ ذرہ مستبعد تھا، مگر یہ بھی واقع ہونے کو ہے۔ قادیان کے اخبار الفضل ۱۸ دسمبر میں ایک صاحب فنا فی المرزا (قاضی اکمل) کا مضمون نکلا ہے جو حرف بحرف پڑھنے کے قابل ہے اکمل صاحب لکھتے ہیں:

مزار پر انوار حضرت احمد مختار

جلسہ پر آنے والے بعض دوست یکوں کے اڈے ہی سے باہر دار العلوم میں چلے جاتے ہیں جہاں ان کے قیام کا انتظام ہوتا ہے بے شک ایسا ہی ہونا چاہیے لیکن ایام جلسہ میں یا اس کے بعد وطن واپس جانے سے پیشتر کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کچھ وقت مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعود کے مزار پر انوار پر حاضر ہونے کا ضرور نکالنا چاہیے ۔ کیا میرے احباب کو یہ معلوم نہیں کہ لوگ مکہ معظّمہ جاتے ہیں تو روضہ رسول پر حاضر ہونے کے لئے کئی منزلوں کے سفر کی صعوبت بہ طیب خاطر اٹھاتے ہیں بلکہ اگر بغور دیکھا جاے تو اصلی صعوبت سفر ہی ہے مکہ معظّمہ و مدینہ منورہ کے درمیان ۔ یہ سب کیوں؟ محض اس لئے کہ اپنے ہادی و رہنما کے مرقد مطہر کی برکات سے بہرہ اندوز ہوں اور گنبد خضری میں سونے والے کو اپنی زبان سے سلام پہونچا ئیں ، تو پھر کیا حال ہے اس شخص کا جو قادیان دارالامان میں آئے اور دو قدم چل کر مقبرہ بہشتی میں حاضر نہ ہو جس کے لئے الوصیت میں مرقوم ہے کہ یہ ان لوگوں کی آرام گاہ ہے جو اپنے کارناموں کی وجہ سے ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں پھر اس میں وہ روضہ مطہرہ ہے جس میں اس خدا کے برگزیدہ کا جسم مبارک مدفون ہے جسے افضل الرسل نے اپنا سلام بھیجا اور جس کی نسبت حضرت خاتم النبیین نے فرمایا یدفن معی فی قبری ۔ اس اعتبار سے مدینہ منورہ کے گنبد خضری کے انوار کا پورا پورا پرتو اس گنبد بیضا پر پڑ رہا ہے اور آپ گویا ان برکات سے حصہ لے سکتے ہیں جو رسول کریم ﷺ کے مرقد منور سے مخصوص ہیں ۔ کیا ہی بدقسمت ہے وہ شخص جو احمدیت کے حج اکبر میں اس تمتع سے محروم رہے چونکہ مجھے ذاتی طور سے معلوم ہے کہ بعض دوست اس کا خیال نہیں کرتے اسلئے میں نے لکھ دیا ۔ اکمل ۔ خادم صیغہ تربیت قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

اس سارے مضمون میں جو کچھ کہا گیا ہے ظاہر ہے کہ کسی مزید تشریح کی حاجت نہیں مطلب صرف یہ ہے کہ مزار مرزا کی زیارت کرنی ضروری ہے ۔ چند ایام ہوئے اخبار الفضل میں ایک غزل چھپی تھی جس میں ایک شعر یوں تھا

مظہر حق دیدہ ام گویا فرود آمد خدا
در شمار مکہ چوں نا ید شمارِ قادیان

یعنی شاعر کہتا ہے میں نے قادیان میں دیکھا ، گویا خدا اتر آیا ہے ۔ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان مکہ معظّمہ کے شمار میں کیوں نہ ہو۔

اس منقولہ مضمون میں قادیان کو مدینہ منورہ کے برابر کہا ہے تو قصبہ قادیان گویا مجمع البحرین ہوا جیسے مرزا صاحب خود بھی مجمع انبیاء تھے چنانچہ ان کا شعر ہے

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

حیرانی ہے کہ زیارت مرزا مرزا پر دلیل لائے ہیں زیارت روضہ انور حالانکہ حدیث شریف میں صاف حکم ہے کہ مسجد نبوی کی نیت سے مدینہ شریف آؤ چنانچہ صاف ارشاد ہے :لا تشدوا الرحال الا الی ثلاثۃ مساجد۔ مکان کی عظمت سے سوائے تین مسجدوں کے کہیں سفر کر کے نہ جاؤ۔

روضہ نبوی کی نیت سے جانا ثابت نہیں۔ نہیں معلوم یہ فقرہ کس طرح ایک اہل علم کے قلم سے نکل سکتا ہے :

لوگ مکہ معظّمہ جاتے ہیں تو روضہ رسول پر حاضر ہونے کے لئے کئی منزلوں کے سفر کی صعوبت اٹھاتے ہیں۔

ہمارے خیال میں یہ تمہید آئندہ کو قبر پرستی کرانے کی ہے جیسی اور پیروں کے مزار پر ہو رہی ہے۔ واقعی بات یہ ہے کہ آمدنی کا ذریعہ خاصہ ہے اگر یہ مقصد نہ ہوتا تو قبر مرزا پر گنبد کی شکل کا سرپوش کیوں بنایا جاتا۔ مقابلۃً امرتسر میں حضرت عبداللہ صاحب غزنوی اور مولوی غلام العلی صاحب نوراللہ مرقدھما کی قبریں ایسی غیر امتیازی صورت میں ہیں کہ کوئی آدمی پہچان نہیں سکتا۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب کی قبر ایسی امتیازی صورت میں ہے کہ ہر کوئی دیکھ کر کہہ سکتا ہے : خوابش بردہ بہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۹ ص ۳)

قادیانی مشاعرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان میں جو کام ہو اس میں کسی نہ کسی طرح ہماری شرکت ضروری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں مشاعرہ ہو اور اس میں ہم شریک نہ ہوں تو کسی طرح موزوں نہیں۔ گذشتہ سالوں میں بھی ایک دفعہ مشاعرہ ہوا تھا جس میں ہمنے امرتسر ہی سے شرکت کی تھی اس دفعہ بھی کرتے ہیں۔

۱۶۔ اکتوبر ۱۹۲۲ء کے الفضل میں مرزا غلام احمد صاحب کو بجائے رسول قادیانی کے رسول مدنی کے وزن پر رسول قدنی کے لفظ سے مخاطب کر کے ایک نظم لکھی ہے جس کے دو بیت بطور نمونہ یہ ہیں:

دستخط قادر مطلق تیری مسلوں پر کرے
اللہ اللہ یہ تری شان رسول قدنی
سرمہ چشم تری خاک قدم بنواتے
غوث اعظم شہ جیلان رسول قدنی

۱۳ نومبر کے الفضل قادیان میں اسی وزن پر ایک اور غزل چھپی ہے جس کا نمونہ دو بیت یہ ہیں:

سارے نبیوں کا ہے سرتاج محمد عربی
اولیاؤں کا ہے سردار مسیح قدنی
سارے نبیوں کا ہے منکر وہ خدا کا منکر
تیرا جس نے کیا انکار مسیح قدنی

ہماری شرکت بطور نمونہ دو شعر یہ ہیں:

کوئی بھی بات مسیحا! تیری پوری نہ ہوئی
یہی کامل ہے تری شان رسول قدنی
تو وہ ہے جس کی ہے کی شمس و قمر نے تکذیب
یہی بس ہے تیری پہچان رسول قدنی

قادیانی شاعروں کو چاہیے مشاعرہ کی طرح چند روز پہلے شائع کر دیا کریں تاکہ ہم بھی بروقت کچھ لکھ سکیں۔ قادیانی محفل میں لیٹ ہو کر پہنچنا ہم کو ناگوار ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۲۲ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۹ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث پر قادیانی حملہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان ہے کہ منکرین حدیث کی طرف سے تو حدیث پر حملے ہوتے ہی تھے قائلین سے بھی ہونے لگے قادیانی امت اگرچہ مطلب کے لئے نہ تو قرآن کی سنت نہ حدیث کی بلکہ نہ مرزا صاحب کی (مرزا صاحب کی سنتے تو اون کے انتقال کے بعد میرے ہاتھ پر بیعت کرتے کیونکہ مرزا صاحب کی ہدایت تھی کہ اون کے بعد سچائی پر میں ہونگا۔ اڈیٹر اہل حدیث) نہ خلیفہ صاحب کی، مگر کہنے کو تو حدیث کی قائل ہے لیکن جونہی اہل حدیث کے کسی بیان متعلقہ حدیث پر ان کو اپنے خیال میں گنجائش ملتی ہے اہل حدیث کو نہیں بلکہ حدیث پر معترض ہونے کو تیار ہو جاتے ہیں اور فوراً سر اٹھاتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی صاحب نے ایک سلسلہ اعتراضات شروع کر دیا ہے جس میں حدیثوں میں تعارض ثابت کر کے اہل حدیث سے جواب مانگا ہے اہل حدیث سے مخصوص کیوں؟ اس لئے کہ اہل حدیث مورخہ یکم ستمبر ۱۹۲۲ء میں یہ لکھا گیا تھا کہ:

> کوئی ہے؟ جو ایسی دو صحیح اور محکم حدیثیں پیش کرے جن میں تعارض حقیقی ہو اور جمع ناممکن ہو۔

اس دعوی کے ابطال کے لئے اڈیٹر فارق نے اپنا جو ہر علمی دکھایا ہے کہ کئی ایک حدیثیں متعارض ار متضاد پیش کر کے ہم سے سوال کیا ہے کہ ان میں تطبیق دیجئے۔ لیجئے جناب ہم حاضر ہیں

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے

نمبر اول میں دو حدیثیں پیش کی ہیں جو دونوں بخاری کی روایت سے ہیں جن میں مذکور ہے کہ بعض ازواج مطہرات کے کہنے سے آنحضرت ﷺ نے شہد پینا چھوڑ دیا تھا اون میں سے ایک میں ذکر ہے کہ حضرت عائشہ کہتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ زینب کے گھر میں شہد پیا کرتے تھے میں نے اور حفصہ نے مشورہ کیا۔ دوسری میں مذکور ہے کہ حضرت حفصہ کے گھر میں پیتے تھے تو میں نے اور حضرت سودہ نے مشورہ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اختلاف کا جواب احمدی معترض چاہتا ہے اور کس شان منکرانہ سے متکبرانہ وضع سے بانکی چال چلتا ہوا کہتا ہے کہ

بخاری کی احادیث تو آپ کے گروہ کے خیال میں ایسی صحیح نہیں کہ جن کے خلاف زبان کھولنا گویا ارتداد کے قائم مقام ہے۔ فاروق ۷ا نومبر ۱۹۲۲ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ اوس شخص کا قول ہے جس کا نبی کہا کرتا تھا کہ، فلاں حدیث چونکہ صحیح بخاری میں نہیں ہے اس لئے وہ صحیح نہیں

بتاؤ! یہ اصول اہل حدیث کے اعتقاد سے بھی بڑھا ہوا ہے یا نہیں۔

ہاں صاحب! سنئے ان حدیثوں میں تعارض نہیں ہے بلکہ یہ دو واقعہ الگ الگ ہیں بلکہ میں آپ کو بتاؤں ابن عساکر کی ایک روایت میں یوں بھی آیا ہے کہ بیوی سودہ کے گھر میں آنحضرت ﷺ شہد پیتے تھے بلکہ ایک روایت میں لونڈی کو حرام کرنے پر اوس آیت کا نزول آیا ہے جو شہد کی حرمت پر نازل ہوئی ان روایات کو جمع کرنا مشکل یا محال نہیں بلکہ بات اصل یہ ہے کہ تینوں چاروں واقعات بجائے خود صحیح ہیں ہر واقعہ اپنے اپنے وقت میں ہوا ہوا ہے اور آیت کا نزول ان سب کے اخیر میں ہوا۔ اس سے بعد اس قسم کے واقعات ختم ہو گئے۔ ہاں اتنا معلوم ہوتا ہے کہ حضرت زینب کے گھر کا واقعہ آخری ہے کیونکہ آیت نازلہ میں تتوبا مونث کا صیغہ آیا ہے اس کی بابت حضرت عمر سے سوال ہوا تو آپ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں بیویاں عائشہ اور حفصہ ہیں اس سے ثابت ہوا کہ جس واقعہ میں بیوی حفصہ حضرت عائشہ کے ساتھ شریک تھیں یعنی جس میں زینب کے گھر میں شہد پینے کا ذکر ہے وہ آخری واقعہ ہے کذافی الفتح باقی

نصیحت بزرگانہ: میں معترض کو اس کے ایک مسلمہ بزرگ کی نصیحت سناتا ہوں۔ اگر وہ سنے گا تو سعادت پائے گا ورنہ اس کی مرضی۔ خلیفہ اول مولوی حکیم نور الدین صاحب بھیروی لکھتے ہیں:

عزیز من انصاف اور انصاف کا مقتضی ہے کہ اگر ہم دو احکام شرعی کو متعارض دیکھیں تو یقین کریں کہ یہ تعارض ہمارے فہم کی غلطی ہے اگر تطبیق دو آیتوں یا حدیثوں میں ہمیں نہیں آتی تو اللہ کے ہزاروں ایسے بندے ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو تطبیق دے سکتے ہوں گے ہم بڑے نادان ہیں اگر اپنے عجز کو نہیں سمجھتے
(فصل الخطاب فی فاتحۃ الکتاب)..

نصیحت گوش کن جاناں کہ از جاں داشت تر دارند
جوانانان سعادت مند پیر دانا را

اطلاع: ہمارے اصل مخاطب اصل منکر حدیث مولوی حشمت العلی اہل قرآن عرصہ سے متروک الذکر ہورہے ہیں۔ فرصت پاتے ہی اون کی خدمت کو بھی ہم حاضر ہیں۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۲۳ء۔ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ۔ جلد ۲۰ نمبر ۱۰ ص ۳)

پیغام لاہور کا غلط پیغام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہوری پارٹی کا پیغام آجکل کسی ایسے ذی علم قابل اڈیٹر کے ہاتھ میں ہے جس کی عبارتیں باوجود طوالت کے شرمندہ معنی نہیں ہوتیں۔ ایک بات کے جواب میں کئی باتیں کرتا ہے مگر مطلب کی ایک بھی نہیں۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ پیغام کے امیر مولوی محمد علی صاحب کے جواب میں لکھا گیا تھا کہ مسئلہ وفات مسیح کی اشاعت کرنا مرزا صاحب کی مسیحیت کا اصل مقصد تھا تو چاہیے تھا کہ سرسید احمد صاحب مرحوم مسیح موعود ہوتے جنہوں نے اس، مسئلہ کو مرزا صاحب سے پہلے لکھا اور شائع کیا۔ بلکہ مرزا صاحب نے انہی سے لیا اس کے جواب میں اڈیٹر پیغام صلح لاہور لکھتا ہے:

سرسید بے شک وفات مسیح کے قائل تھے لیکن حضرت (مرزا) صاحب تو اس مسئلہ کیلئے خصوصیت سے مبعوث ہوئے پھر مولوی ثناء اللہ ایسے علماء نے اسی مسئلہ کی بنا پر جو سلوک حضرت ممدوح سے کیا جو کانٹے ان کی راہ میں بچھائے جو تکالیف دیں وہ بھی دنیا جانتی ہے (پیغام صلح ۲۴ دسمبر ۱۹۲۲ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس بیان کو غلط کہیں یا کھوٹ کہیں، یا دھوکہ اور فریب نام رکھیں یہ ایسا بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنیاد بیان ہے کہ جو کچھ بھی اس کی نسبت کہیں بجا ہے۔ چونکہ ہمارا نام لیکر کہا گیا ہے اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اس بیان کو محض افتراء اور بہتان بھی کہیں ہم تو ہمیشہ ڈنکے کی چوٹ سے کہتے رہے ہمارا دندان شکن مقبول رسالہ الہامات مرزا ثبوت کے لئے کافی ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو ہمیشہ یہی کہتے رہے کہ مرزا صاحب اور اون کے اتباع سے مرزا صاحب کے الہامات پر بحث کیا کرو وفات مسیح کا مسئلہ فیصلہ کن نہیں گو ہم نے اس مسئلہ میں بھی اتباع مرزا کو بارہا شکست ہائے فاش دی ہیں (مباحثہ رام پور وغیرہ یاد کرو) تاہم ہم نے اس مسئلہ کو نہ کبھی مدار کار بنایا ہے نہ کبھی اس کی وجہ سے لوگوں کو بھڑ کایا ہم تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس لئے مخالف ہیں کہ وہ اوران کی زبان اور قلم صدق سے آشنا نہ تھے بلکہ: ما موا عید ھا الا الا با طیل

قابل اڈیٹر پیغام اپنے دعوی میں سچے ہیں تو ثبوت پیش کریں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۲۳ء۔ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ۔ جلد ۲۰ نمبر ۱۰ ص ۳)

مرزا صاحب قبر مسیح میں

جناب نجیب اللہ صاحب دولت پوری قصبہ جز ضلع پونہ سے لکھتے ہیں

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو حضرت عیسی کے (جن کی حدیث میں نزول کی خبر ہے) مصداق ٹھہرانا قابل تسلیم نہیں ہے کیونکہ جس مسیح کے آنے کا وعدہ ہے وہ مسیح ابن مریم ہیں جو مدفون ہوں گے مقبرہ میں جناب محمد رسول اللہ ﷺ کے۔ نہ کہ وہ فرضی مسیح موعود جو غلام احمد ابن غلام مرتضی قادیان میں مدفون ہوں گے جیسا کہ باب نزول عیسی میں ہے

عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسی ابن مریم الی الارض یتزوج و یولدله و یمکث خمس و اربعین سنة ثم یموت فیدفن معی فی قبری فاقوم انا و عیسی بن مریم بین ابی بکر و عمر۔

جناب مرزا صاحب قادیانی کسی خاص قوم کے کیلئے مبعوث ہوئے تھے مثل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء سابقین کے، یا تمام دنیا (عالم) کے مثل رسول مقبول ﷺ۔

اگر خاص قوم کے لئے مبعوث ہوئے تھے تو یہ مصداق آیت کریمہ

و ما ارسلنا من رسول الا بلسان قومه

نزول احکامات والہامات اسی قوم کی لسان (زبان) میں ہونا چاہیے۔حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب کے الہامات مختلف زبانوں میں (خلاف اصول قرآنی) موجود ہیں پھر بھی وہ تخیلات الہام تصور کئے جاویں تعجب ہے۔

اگر مرزا صاحب تمام عالم کی اصلاح کے لئے مثل رسول مقبول خاتم نبوت ﷺ مبعوث ہوئے تھے تو الہامات بھی مثل آنحضرت ﷺ ایک زبان میں ہونا چاہیے اور دیگر اہل زبان اس زبان سے ترجمہ کر کے مثل قرآن مکرم تعمیل کریں۔اگر باعتبار مختلف زبان قوم مختلف زبانوں میں (خلاف دستور انبیاء صادقین) الہام مرزا کا ہونا ضروری ہے تو عربی، فارسی، اردو، مرہٹی، گجراتی، بنگلہ، مدراسی، سندھی، کچھی، ترکی، انگریزی، جرمنی، غرضیکہ تمام دنیا کی زبانوں میں ہونا ضروری ہے۔حالانکہ الہام مرزا صاحب قادیانی خلاف اصول ہذا ہیں۔

ان ہر دو اصول کے علاوہ کوئی صورت الہام کی بغرض اصلاح امت ہوسکتی ہے؟ جس اصول کی بنا پر الہامات مرزا صاحب منجانب الٰہی منسوب کئے جاتے ہیں اگر کوئی معقول قاعدہ ہے تو معلوم ہونا چاہیے کہ وہ کیا ہے۔

احکام خداوندی کے مکلّف جن وانس ہیں اور یہ دو گروہ کا پیغمبر ایک (جو انسانوں میں سے ہوتا ہے) بغرض تبلیغ احکام مبعوث ہوتا تھا جیسا کہ حضور ﷺ کے واقعات جن کا تعلق جنّوں سے ہے ارشاد باری ہے

و اذ صرفنا الیك نفرا من الجنّ یستمعون القرآن فلمّا حضروه قالوا انصتوا فلمّا قضی ولّوا الی قومهم منذرین۔ قالوا یا قومنا انّا سمعنا کتاباً انزل من بعد موسی مصدقا لما بین یدیه یهدی الی الحقّ و الی طریق مستقیم۔(الاحقاف:۲۹۔۳۰)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ جنوں کے پاس تعلیم حضرت موسی کی پہنچی تھی۔

اسی اصول وقاعدہ کی بنا پر جو پیغمبر منجانب الٰہی مبعوث ہوگا وہ ہر دو قوم وگروہ کا پیغمبر ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ ہوتا چلا آیا ہے کیا جناب مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تعلیم کو حسب اصول ہر دو گروہ جن وانس تک پہنچایا ہے یا نہیں؟

اگر تبلیغ احکام کیا ہے تو کس طریقہ سے اور کہاں اور کیا تعلیم کیا۔ مفصل معلوم ہونا چاہیے اور اگر نہیں پہنچایا ہے تو کیوں؟

اور پھر بھی باوجود عدم تبلیغ احکام نبی تسلیم کئے جاویں خارج از عقل وانصاف ہے۔ پس ایسی صورت میں جب کہ مذکورہ بالا خرابیوں کے علاوہ مندرجہ ذیل احادیث صحیحہ کی تکذیب ہوتی ہے مرزا صاحب کو پیغمبر تسلیم کرنا گویا اپنے کو قعر ضلالت میں ڈالنا ہے

عن ابی هریرہ قال قال رسول الله ﷺ لقد کان فیماقبلکم من الامم محدثون فان یك احد فی امتی فانه عمر متفق علیه

عن عقبة بن عامر قال قال النبی ﷺ لو کان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب رواه الترمذی۔

عن سعد بن وقاص قال قال رسول الله ﷺ لعلی انت منی بمنزلة هارون من موسی الا انه لا نبی بعدی متفق علیه مشکوة کتاب المناقب

ان احادیث سے صاف ظاہر و روشن ہے کہ اگر کوئی بعد نبی ﷺ نبی ہوتا تو حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بموجب فرمان رسول کریم ہوتے۔ نہ کہ مرزا غلام احمد بن غلام مرتضی قادیانی ہوتے۔ جو کسی طرح موزوں ومناسب نہیں جملہ جماعت مرزائیہ سے عموماً اور میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح سے خصوصاً التماس ہے اس مسئلہ پر محققانہ توجہ فوراً مبذول فرما کر مشکور فرماویں ما علینا الا البلاغ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۲۳ء۔ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ۔ جلد ۲۰ نمبر ۱۰ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری سرگذشت

میں اور مرزا صاحب قادیانی

جناب مفتی محمد فاضل حکیم چک ۷۱ جنوبی، لائل پور سے لکھتے ہیں:

ہمارے چک میں نصف مرزائی اور نصف مسلمان ہیں جن کے ساتھ وقتاً فوقتاً مباحثہ ومقابلہ ہوتا رہتا ہے۔ خدا کے فضل وکرم سے میں نے علمی مباحثہ میں مرزائیوں کا قافیہ تنگ کیا ہوا تھا۔ مارچ ۱۹۲۲ء میں طاعون نمودار ہوگئی۔ چوہوں کا مرنا تھا کہ مرزائی امت فرار ہوگئی۔ جن کی دیکھا دیکھی اہل سنت والجماعۃ میں سے بھی آدمی اپنے اپنے مربعوں میں چلے گئے۔ خدا کی قدرت سے ہمارا اہل وعیال بعارضہ طاعون مبتلا ہوگیا۔ جن میں سے میری بیوی اور میرا جوان بھائی اور لڑکی تو قریب المرگ اور باقی دو لڑکے اور تین لڑکیاں بھی سخت بیمار تھیں۔ اس وقت میرے واسطے دنیا سیاہ اور جہان تاریک تھا۔ میں اپنے مستقبل کو دیکھتا ہوا خون کے آنسو بہا رہا تھا اور ان کی زندگی سے مایوس ہوکر ان کی تجہیز وتکفین کی فکر میں لگا ہوا تھا۔ کیونکہ اس وقت طاعون کا شروع میں اس قدر زہر تھا کہ آدمی بیمار ہوتے ہی راہی ملک عدم ہو جاتا تھا۔ میں اسی آلام و مصائب میں گرفتار تھا کہ ایک آدمی نے آکر کہا کہ آج مرزائی بڑے خوش ہیں اور کہتے ہیں کہ چونکہ یہ شخص مرزا صاحب قادیانی کا دشمن تھا اس لئے اس پر مرزا صاحب کے انکار اور بے ادبی کی وجہ سے غضب الٰہی نازل ہوا ہے۔

یہ کلمات سنتے ہی مجھ پر ایک سناٹا چھا گیا مگر میری قوت ایمانی جو مرزا صاحب کے کاذب ہونے پر حق الیقین کے درجے کو پہنچی ہوئی تھی، جوش زن ہوئی۔

خوش قسمتی سے اوس وقت ایک جنازہ کے واسطے لوگ مسجد میں وضو کر رہے تھے۔ اون سب کو میں نے مسجد میں بٹھا کر کہا کہ آج میں نے ایک خاص کام کے واسطے آپ لوگوں کو یہاں بیٹھنے کی تکلیف دی ہے، وہ یہ کہ میں پروردگار کی درگاہ میں دعا کرتا ہوں اور آپ آمین کہتے جاویں اور ساتھ ہی حق وباطل کا اندازہ لگائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری تقریر: اے برادران اسلام! میری حالت کا اندازہ سوائے میرے اور خدا علام الغیوب کے آپ کے قیاس سے باہر ہے۔ تاہم آپ کو اس قدر تو محسوس ہوتا ہوگا کہ اس وقت میری خانہ بربادی ہورہی ہے۔ مگر اس وقت مرزائیوں کی طرف سے آج مجھے خبر مندرجہ بالا پہنچی ہے اس لئے میں آپ کو گواہ رکھ کر یہ دعا کرتا ہوں

اے میرے پروردگار! تو علام الغیوب ہے تو میرے دل کی حالت جانتا ہے میں نہایت عاجزی اور التماس سے تیری درگاہ میں دست بدعا ہوں کہ اگر مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم مبنی بر صداقت اور مرزا صاحب فی الواقع نبی اور مجدد اور کرشن وغیرہ ہیں، تو اے میرے مالک حقیقی میرے گھر کے بیماروں کو جن میں سے تین قریب المرگ ہیں، ان سب کو فوراً جام اجل پلا کر ان سے دنیا کو خالی اور میرے دل پر صداقت مرزا کی تصدیق کر دے۔ اور اگر اس کے برعکس مرزا صاحب کذاب مفتری مشرک فی النبوت، جیسا کہ خود اون کے اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء سے ظاہر ہے، تو اے مردوں کو زندہ کرنے والے، اے دجال کو ہلاک کرنے والے، اے محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی ارسال کرنے والے۔ تو آج ہی میرے تمام بیماروں کو شفا عاجل عطا فرما۔ آمین ثم آمین

میری اس دعا پر پہلے تو مجلس میں سکتہ ہوگیا مگر بعد میں چہ میگوئیاں کرنے لگے۔ کوئی کہتا کہ حکیم صاحب نے غلطی کی۔ کوئی کہتا تھا کہ ایسی خطرناک حالت میں ایسی دعا مانگنا ناجائز ہے۔ کوئی کہتا تھا کہ ایمان کامل کا یہ تقاضا تھا۔ الغرض انہی باتوں میں تھے کہ جنازہ نکلا اور قبرستان جا کر بعد جنازہ عام اجلاس کے سامنے بندہ نے مذکورہ بالا دعا کا تکرار کیا اور خداوند عزوجل کی بارگاہ میں دوبارہ التجا کی۔

دعا کو منہ سے نکلے ہوئے ابھی ایک گھنٹہ بھی نہیں ہوا تھا کہ مریضوں کی حالت روبصحت شروع ہوگئی۔ چنانچہ ایک ہی ہفتہ میں میرے تمام مریض سوائے میری بیوی کے صحت یاب ہوگئے اور میری بیوی ۳ ماہ کے بعد صحت یاب ہوئی۔ چنانچہ وہی تمام بیمار خدا کے فضل وکرم سے صحیح وسالم موجود ہیں۔

میں جناب مرزا صاحب آنجہانی کے کذب وافتراء کا مشکور ہوں کیونکہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کذب اورافتراء کے طفیل میرا اہل وعیال بیماری طاعون سے بال بال بچ گیا

کوئی مرزائی سنت طریق پر میرے ساتھ مع بال و بچہ اور اہل وعیال مرزا صاحب کے کذب اورصدق پر مباہلہ کرلے میں ہر وقت تیار ہوں۔

کوئی ہے جو مباہلہ کرے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۲۳ء۔ ۱۶ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ۔ جلد ۲۰ نمبر ۱۰ ص ۵)

احمدیت کیا چیز ہے

(مولوی محمد علی لاہوری کی تقریر)

کسی نبی کی امت یا کسی پیر کے مرید کا فرض اولین یہ ہے کہ اس کی تعلیم کو ہو بہو انہی لفظوں میں مانے۔ اور دوسروں کے سامنے بھی وہی پیش کرے جو اس مقتداء اور پیشوا کے لفظوں سے مفہوم ہوتا ہو۔

کسی امتی یا مرید کا یہ حق نہیں کہ اس تعلیم کو اپنے پیشوا کے منشاء کے برخلاف پیش کرے۔ انصاف یہ ہے کہ قادیانی امت کی دو پارٹیوں (قادیانی اور لاہوری) میں سے قادیانی پارٹی میں ہم پاتے ہیں کہ وہ اپنے مرشد یا بالفاظ دیگر نبی کی تعلیم کو اسی رنگ میں پیش کرتی ہے جو اس کا اصل مفہوم ہے مثلاً جب کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنے حق میں نبی اور رسول کا لفظ بولا ہے تو قادیانی امت تسلیم کرتے ہے کہ بے شک وہ نبی تھے۔ جب کہا جاتا ہے کہ نبی کے منکر تو کافر ہوتے ہیں تو قادیان سے آواز آتی ہے کہ بے شک مرزا صاحب کے منکر بھی کافر ہیں

برخلاف اس کے لاہوری پارٹی کہنے کو تو مرزا صاحب قادیانی کو مجدد بلکہ مسیح موعود کہتی ہے مگر اظہار خیالات کرنے میں مرزا صاحب کی تعلیم کی پرواہ نہیں کرتی آج ہم اس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ گذشتہ دسمبر میں قادیان اور لاہور دونوں جگہوں میں دونوں جماعتوں کے جلسے تھے لاہور کے جلسہ میں امیر جماعت احمدیہ لاہوریہ (محمد علی) کی تقریر تھی جس کا عنوان تھا: احمدیت کیا ہے؟ جب ہم نے یہ عنوان اشتہار میں دیکھا تھا ہم اس کے معنوں (اصل تقریر) کو دیکھنا اور سننا چاہتے تھے جو اخبار پیغام لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱ دسمبر ۱۹۲۲ء میں مختصر درج ہو کر آیا۔ گویا یہ تقریر مختصر ہے مگر اصول تقریر اس میں سب آ گئے ہیں جو قابل غور اور محل تنقید ہیں۔ اڈیٹر صاحب پیغام صلح لکھتے ہیں:

حضرت امیر کا دوسرا لیکچر، احمدیت کیا ہے، کے عنوان سے ہوا۔ آپ نے اس معرکتہ الآراء تقریر میں آنحضرت ﷺ کے اسمائے احمد و محمد کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آپ پہلے احمد بنے یعنی سب سے زیادہ حمد کرنے والا یعنی عاشق زار، تو آپ محمد یعنی معشوق بن گئے۔ آپ نے بتایا کہ مسلمان بھی جب احمدیت کے مرتبہ پر تھے اس وقت محمدیت ان کے ہم رکاب تھی۔ اور اس عاشقی کے ساتھ ساتھ معشوقیت ان کیلئے کامیابیوں کا باعث تھی لیکن جس وقت انہوں نے احمدیت کو چھوڑا وہ عاشق الٰہی نہ رہے اللہ تعالیٰ نے بھی انہیں چھوڑ دیا اب حضرت مرزا صاحب نے پھر اسی احمدیت پر انہیں قائم کرنا چاہا ہے تا پھر محمدیت کا جلوہ وہ دیکھ سکیں اور

پائے محمدیاں برمنار بلند تر محکم افتاد،

پیش گوئی پوری ہو۔،

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ تقریر کسی پہلو پر بھی صحیح نہیں ہے، مدنی طریق پر، نہ قادیانی نہج پر۔

مدنی طریق تو اس طرح کہ پیغمبر ﷺ کا نام والدین نے پہلے محمد ہی رکھا۔ آپ چالیس سال تک محض اسی نام سے موسوم رہے حتی کہ آپ کی عمر کا دوسرا حصہ بوصف رسالت شروع ہوا تو آپ نے بوصف رسالت بھی اپنا نام محمد رکھا چنانچہ کلمہ طیبہ ثبوت کافی ہے: لا الہ الااللہ محمد رسول اللہ غرض آپ اس نام کے ساتھ ایسے مشہور تھے بلکہ اب بھی ہیں کہ مسلمانوں کا نام مسلم قوم کے علاوہ محمدی یا محمدن کہا جاتا ہے حضور ﷺ کی محمدیت تو مکہ ہی میں متحقق اور مشہور ہو چکی تھی مگر احمدیت کا مکہ معظّمہ میں ثبوت نہیں ملتا۔ سورہ صف جس میں احمد کا لفظ آیا ہے اور جن حدیثوں میں احمد نام آیا ہے وہ بھی مدنی ہیں۔ پھر نہیں معلوم کس ثبوت سے یہ کہا گیا ہے کہ احمد مقدم ہے اور محمد مؤخر

قادیانی تعلیم کے خلاف کیوں ہے؟ اس کا ثبوت دینے سے پہلے ہم یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتانا چاہتے ہیں کہ مولوی محمد علی کو یہ کہنے کی ضرورت کیا پڑی کہ احمد سے مراد آنحضرت ﷺ ہیں، وہ یہ کہ قادیانی جماعت عام طور پر حسب تعلیم مرزا صاحب م، احمد سے مراد جناب مرزا غلام احمد قادیانی لیتی ہے۔ یعنی احمدی سے مراد ان کے نزدیک یہ ہے کہ مرزا صاحب کا مرید یا بالفاظ دیگر مرزائی۔ چنانچہ زمانہ اتحاد میں ایک جلسہ قادیان میں ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم نے انہی (مولوی محمد علی) کے حق میں یہ شعر لکھا تھا:

کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی وہ ہیں، یہی وہ ہیں، یہی ہیں پکے مرزائی

مگر لاہوری پارٹی اپنی نسبت کو مرزا صاحب کی طرف کرنا پسند نہیں کرتی اس لئے ان کی کوشش ہے کہ ہماری نسبت قادیان سے ہٹ کر مدینہ شریف کی طرف ہو جائے ہم اس کوشش میں ان کو مؤید ہیں مگر کیا کریں کہ جب تک وہ (قادیانی؟) کے پنجے سے پنجہ نکال کر سیدھی مدینہ شریف کی راہ نہیں لیں اس کوشش میں کامیاب نہ ہوں کیونکہ مرزا صاحب احمد کا نام خصوصاً اپنے لئے لکھتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسی اپنے معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے

و مبشراً برسو ل یا تی من بعدی اسمه ا حمد

مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں بڑی پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام۔ ص۶۷۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ مرزا صاحب اس آیت کا مصداق محض اپنے آپ کو قرار دیتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ اصل معنی سے احمد یعنی جمالی صفت والا (غیر مسلح) میں ہی ہوں، آنحضرت ﷺ نہ تھے جس کو منطقی اصطلاح میں یوں سمجھئے کہ مرزا صاحب کے نزدیک اسم محمد ﷺ بمنزلہ تصدیق کے ہے جو جامع ہے تصور اور حکم کو۔ اور احمد بمنزلہ تصور ساذج بشرط لاشیء کے ہے جس میں تصور بشرط نفی ہوتا ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے آنحضرت ﷺ (بقول مرزا) احمد ہرگز جس طرح تصدیق تصور سا ذج ہرگز نہیں بلکہ اس کی قسم ہے چنانچہ اہل منطق اسی اصول سے کہا کرتے ہیں

العلم اما تصور او تصدیق ۔

پس مولوی محمد علی کا دعویٰ نہ تعلیم مدنی کے موافق ہے نہ قادیانی کے مطابق ۔

آگے چلئے مولوی محمد علی کہتے ہیں :

کون سی وہ بات ہے جو اس سلسلہ میں بری معلوم ہوتی ہے اور جس کی وجہ سے مسلمان ہم سے بھاگتے ہیں اس سلسلہ نے جو کام اختیار کر رکھا ہے وہ محض تبلیغ اسلام ہے ۔ کیا یہ کام ایسا نہیں کہ تمام مسلمان اس کا ساتھ دیں کیا یہ ایسا کام ہے کہ اس کی وجہ سے اس سلسلہ کی مخالفت کرنی (ضروری ہو) ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

اشاعت اسلام کو تو ہم کیا کوئی بھی برا نہ مانے گا ۔ اہل حدیث تو خصوصیت سے آپ کے اس کام میں مددگار رہا ہے آپ کو یاد ہوگا ۔ نہ ہو تو سن لیجئے ۔

رنگون میں جتنا چندہ خواجہ کمال الدین صاحب کو ہوا اس میں خاکسار اڈیٹر سے وہاں کے مسلمانوں نے پہلے فتویٰ مانگا تھا جو بذریعہ تار دیا گیا اور اخبار اہل حدیث میں عام اعلان کیا گیا کہ اشاعت اسلام کے کام میں مدد دینا جائز ہے ۔ ہاں آپ بھی تو فرمایئے کہ قادیانی پارٹی آپ کو تبلیغ اسلام میں مدد دیتی ہے یا بدنام کرتی ہے ۔ ذرہ وہ مضمون خاص کر دیکھنا جو میاں محمد علی خان کے لڑکے نے انگلستان سے آپ کے مشن کے برخلاف لکھا تھا جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ اشاعت اسلام کا مشن نہیں بلکہ ایک تھیٹر ہے ، جس کی ہم نے کبھی تصدیق تا تائید نہیں کہ ہاں آپ یہ بھی بتائیں کہ قادیانی جماعت بھی اشاعت اسلام کی مدعی ہے چنانچہ ان کے مبلغ بھی آپ کے ساتھ ساتھ جاتے ہیں پھر آپ لوگ کیوں ان کو برا بھلا کہتے ہیں ۔

اے جناب ! سنیئے اور انصاف سے سنیئے ! دل کے کانوں سے سنئے ۔ ہم کوئی مذاق نہیں کرتے بلکہ امر واقعی کہتے ہیں ۔ پس سنیئے :

آپ لوگ (لاہوری) قادیانی پارٹی سے اس لئے خفا ہیں کہ وہ کہتی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا تھا۔ خود نہ خلیفہ قادیان نبوت کا مدعی ہے نہ کوئی اور ممبر قادیان بلکہ محض مرزا صاحب کے حق میں ان کا اعتقاد ہے کہ وہ نبی تھے۔ اتنے جرم پر آپ کی جماعت ان کو اتنا برا جانتی ہے کہ کبھی ان کی خلافت کو خلافت یزید کہتی ہے کبھی فاسق کبھی فاجر غالی تو اکثر کہاں تک ان الفاظ کا ذکر کریں جو ان کو کہتے ہیں، جرم کیا ہے؟ صرف یہ کہ ان کے اعتقاد میں مرزا صاحب نے نبوۃ کا دعویٰ کیا ہے اور انہوں نے اس دعویٰ کو تسلیم کیا۔ اس پر آپ لوگ نہ ان کی کسی کام میں مدد کرتے ہیں نہ مدد کرنے کی کسی کو ترغیب دیتے ہیں بلکہ یہاں تک کہ ان کی اشاعت اسلام کی تحریک کا.... پھوٹے قلم سے بھی ذکر تک نہیں کرتے تاکہ کسی کو یہ بھی معلوم نہ ہو کہ قادیانی جماعت بھی اشاعت اسلام کرتی ہے۔ اس کے مقابلہ میں یہ بھی سن لو کہ جن لوگوں کا یہ اعتقاد ہو کہ مرزا صاحب نے واقعی دعویٰ نبوت کیا ہے اور وہ اس دعویٰ میں مرزا صاحب کے مصدق نہ ہوں تو ان کے نزدیک مرزا صاحب خود کتنے غضب وغصہ کے محل ہوں گے ایمان سے کہنا جتنا آپکو قادیانی جماعت سے رنج ہے مرزا صاحب کے حق میں کم سے کم اس سے ڈبل رنج کرنا ان لوگوں کا حق ہے یا نہیں ہے جو ختم نبوۃ کے قائل ہیں۔ ہمارا خیال بلکہ یقین ہے کہ آپ لوگوں نے جس دلیری سے یہ اعلان کیا ہوا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے دعویٰ نبوت کرنے والا دجال ہے، آپ کو اگر یہ یقین ہو جائے (جیسا کہ کل محمدیوں کو یقین ہے) کہ مرزا صاحب نے واقعی دعویٰ نبوۃ کیا ہے تو کیا آپ مرزا صاحب کو اس لقب (دجال) سے یاد نہ کریں گے؟ بے شک

پس اصل وجہ سلسلہ مرزائیت کی مخالفت کی یہ ہے کہ سلسلہ ہذا کا بانی مخالفین کی نگاہ میں اس قابل نہیں کہ اس کی کسی بات پر یقین کیا جائے بلکہ صاف کہہ دیا جائے کہ:

کوئی بات مسیحا تیری پوری نہ ہوئی
یہی بس ہے تیری پہچان رسول قدنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۲۳ء۔ ۲۳ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ۔ جلد ۲۰ نمبر ۱۱ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ الٰہی سے قادیانی کیمپ میں بے چینی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اشتہار دیا ہے جس میں لکھا تھا کہ ہم (مرزا غلام احمد قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے، اور ان کے حسب درخواست فیصلہ الٰہی ہو گیا، یعنی مطابق دعاء مرزا قادیانی، سچے کی زندگی میں جھوٹا مر گیا، اس سے مرزائی کیمپ میں سخت بے چینی کے آثار نمایاں ہوئے۔

پہلے تو انہوں نے سر اٹھایا تو لدھیانہ کے مباحثہ میں شکست کھائی۔ مبلغ تین سو روپیہ تاوان یا انعام ہم کو دیا۔

اس کے بعد بھی بھلے آدمیوں کی طرح چپ نہ ہوئے۔ مولوی محمد علی لاہوری نے ایک رسالہ آیۃ اللہ لکھا ہے جس کے سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کا اشتہار آخری فیصلہ والا صرف دعا نہ تھا بلکہ مباہلہ تھا۔

چونکہ اس اشتہار میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے مباہلہ کا ثبوت ہو، اس لئے مولوی محمد علی صاحب نے اس میں جدت طرازی کرنے کو لکھا ہے کہ:

> مرزا صاحب نے کہا تھا کہ میں دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ دعا سے جو فیصلہ خدا سے چاہا جاتا ہے وہ صرف مباہلہ کے رنگ میں ہی ہوتا ہے۔ یوں تو کسی بزرگ یا ولی یا نبی کی بددعا سے کسی کی مخالف کی ہلاکت ضروری ہو جانا، یہ سنت اللہ میں داخل نہیں جب تک کہ اس دعا میں مباہلہ کا رنگ پیدا نہ ہو (آیت اللہ۔ ص ۱۹)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس رسالہ کا جواب ہمنے انہی دنوں آفۃ اللہ بجواب آیۃ اللہ دے دیا تھا۔ یہ رسالہ فاتح قادیان کے ساتھ منسلک ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں بہت سے انبیاء کی یک طرفہ دعائیں بغرض فیصلہ آئی ہیں۔ چنانچہ حضرت نوح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعا ہے

ربّ انّی مغلو ب فا نتصر ۔ اے اللہ میں مغلوب ہوں میری مدد کر۔

حضرت موسیٰ کی دعا ہے :

ر بنا اطمس علی اموا لھم و اشدد علی قلو بھم فلا یؤمنوا حتّی یروا العذا ب ا لا لیم ۔(اے خدا ان فرعونیوں کے مال بر باد کر اور ان کے دلوں کو سخت کر۔ پس یہ ایمان نہ لاویں یہاں تک کہ سخت عذاب دیکھیں)۔

کہیے! یہ یک طرفہ دعا تھی یا مباہلہ ؟

خیر اس جواب کی تفصیل ہم یہاں ہی چھوڑتے ہیں اور رسالہ آفتہ کا حوالہ دیتے ہیں ۔

دوسرے صاحب منشی قاسم سہ صدی دوست ہیں۔ انہوں نے بھی ایک اشتہار ۲۰ مارچ ۱۹۲۱ء کو دیا جس میں بہت پرانے جوڑ جاڑ لگا کر ثابت کرنا چاہا کہ یہ دعا مرزا دراصل مباہلہ ہے جو مولوی ثناء اللہ کی نامنظوری کی وجہ سے وجود پذیر نہیں ہوا۔

اس کا جواب بھی دفتر اہل حدیث سے بصورت اشتہار دیا گیا ہے کہ تمہارا خیال غلط ہے ۔ مباہلہ نہیں بلکہ دعا ہے۔ اور جو تم نے ہماری اور مرزا صاحب کی پرانی تحریریں متعلق مباہلہ نقل کی ہیں وہ سب بے تعلق ہیں کیونکہ بحوالہ اخبار بدر قادیان ۳۰ جون ۱۹۰۷ مباہلہ کا سلسلہ قطع کر کے مرزا صاحب نے یہ دعا شائع کی تھی۔ اس کی تفصیل بھی اسی اشتہار کے حوالہ کر کے ایک تیسرے بھلے آدمی کا ذکر کرتے ہیں ۔

یہ صاحب بابو عمر دین جالندھری ملازم شملہ دہلی ہیں۔ ان سے تعارف کرانے کے لئے اتنا لکھنا شائد کافی ہو کہ آپ بھی اس پارٹی کے ایک ممبر ہیں جس سے لدھیانہ میں اس مسئلہ پر نعامی مباحثہ کیا تھا بلکہ اس تین سو میں ۵۰ روپے آپ کی جیب خاص سے بھی داخل ہوئے تھے۔ آپکی بابت ہم کمال صداقت سے کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی اردو تحریرات پر ان کو کافی عبور ہے۔ آپ بڑے پکے راسخ مرزائی ہیں سردست اتنی ہی تعریف آپ کی کافی ہے۔

گذشتہ دسمبر ۱۹۲۲ء میں جو جلسہ قادیان میں ہوا اس میں آپ نے بھی لکچر دیا۔ چونکہ آپ لدھیانہ میں شکست خوردہ اور غنیمت میں پچاس روپے دیئے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے،اس لئے آپ نے اپنے لیکچر کا مضمون یہی اختیار کیا:

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔

جوں ہی ہم نے پروگرام میں یہ عنوان دیکھا ہمارا دل اسی مضمون کی طرف لگا رہا۔مگر چونکہ ہم جانتے ہیں کہ بابو عمر الدین کو تحریرات مرزا پر عبور ہے اس لئے ہمارا خیال تھا کہ آپ اپنے لیکچر میں تحریرات مرزا سے باہر نہ جائیں گے چنانچہ بحمد اللہ ایسا ہی ہو۔

خدا بابو عمر الدین کا بھلا کرے کہ اس نے سچی سچی بات کہہ کر مولوی محمد علی اور منشی قاسم علی دونوں کا جواب دے دیا ایسا کہ ہم کو ان کے جواب سے سبک دوش کر دیا جزاه الله و هداه۔

آپ کا لیکچر قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۴ جنوری ۱۹۲۳ء میں چھپا ہے۔ ماشاء اللہ بہت صاف ہے۔ہم حیران ہیں کہ قادیانی نے ایسا صاف لیکچر کیسے سنا اور لیکچرار کو بہشتی مقبرے میں کیوں دفن نہ کر دیا۔آپ کا اصل مضمون سنانے سے پہلے آپ کی تمہیدی تقریر زیادہ قابل دید وشنید ہے جس سے آپ کا پورا متبع مرزا ہونا ثابت ہوتا ہے۔بابو عمر دین کہتے ہیں

مولوی ثناء اللہ کی پوزیشن:

> مولوی ثناء اللہ کو ہماری جماعت کے تمام افراد جانتے ہیں کیونکہ یہ شخص بوجہ اپنی شرارت کے وہی درجہ مسیح موعود کے مقابلہ میں رکھتا ہے جو آدم کے مقابلہ میں ابلیس کو حاصل تھا۔آدم ثانی کا یہ ناکام دشمن زندہ ہے اور مسیح موعود کی ترقی کو دیکھتا ہے اور جل جل کر مرتا ہے وہ ایسی جگہ رہتا ہے جہاں سے اس کو قادیان آنے والے نظر آ سکتے ہیں (بلکہ ہر سال قادیان جاتا ہے،اسی کے خوف سے مزار مرزا پر چھے دار قالب بنایا گیا، واقعی بڑا خوفناک دشمن ہے۔ثناء اللہ)۔ پھر اخبارات کی کثرت نے اس بعد کو نزدیکی سے بدل دیا ہے جماعت احمد یہ یعنی مسیح موعود ے خدام کے کارنامے اور ان کی روز افزوں ترقی کی خبریں پڑھتا ہے اور حسد سے جل جاتا ہے۔ یہ سلسلہ کا ناکام دشمن کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے کہا تھا کہ کاذب صادق کی زندگی یں مرے گا سو وہ مر گئے اور میں زندہ ہوں لہذا مرزا صاحب نعوذ باللہ جھوٹے ثابت ہوئے۔مگر اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہنا جیسا کہ آپ کو معلوم ہوگا ایک دھوکا ہے۔(الفضل ۴ جنوری ۱۹۲۳ء ص ۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اچھا صاحب! یہ تو ہوا اتباع سنت مرزا جو دل کھول کر آپ نے گالیاں دیں اور ہم نے سنیں۔اس کے جواب میں ہم نے یہ بھی کہا کہ:

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شائد
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

اچھا مطلب کی بات کیا کہی، وہ بھی سننے کے قابل بلکہ قابل ترین ہے۔ بابو صاحب فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء میں ایک اشتہار دیا اس میں بے شک خدا سے دعا کی کی صادق کی زندگی میں کاذب کو ہلاک کر مگر یہ دعا کس قسم کی تھی، صرف یک طرفہ دعا تھی .....اس کو محض نامنظور شدہ دعا سمجھیں تو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوسکتا۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: جزاک اللہ! مطلب کی بات اتنی ہوئی کہ دعا تھی جو نامنظور ہوئی۔ مالیر کوٹلہ کے مباحثہ میں منشی قاسم نے کہا تھا:

یہ دعا قبول ہوئی اور ضرور ہوئی۔

گوجرانوالہ میں مولوی غلام رسول راجیکی سے ہر چند سوال کیا گیا کہ یہ دعا قبول ہوئی یا نہیں؟ انہوں نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔

الحمد للہ کہ بابو عمر الدین نے صاف صاف کہہ دیا کہ دعا یک طرفہ تھی مگر نامنظور۔

غرض اس فیصلہ سے احمدی کیمپ میں ایسی بے چینی ہے کہ جتنے منہ ہیں اتنی باتیں۔ جو اٹھتا ہے گھبراہٹ میں کچھ اور ہی کہہ جاتا ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ نامنظور دعا کہہ کر آپ بھی نہیں چھوٹ سکتے کیونکہ مرزا صاحب اسی دعا کی بابت فرما چکے ہوئے ہیں کہ اس کے قبول کرنے کی بابت خدا نے مجھے الہام کیا تھا

اجیب دعوۃ الداع یعنی میں تیری دعا قبول کرونگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء مطابق ۳۰ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۲ ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث پر حملہ۔قادیانیوں سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی گذشتہ پرچہ میں ہم لکھ چکے ہیں کہ جو لوگ حدیث کے منکر ہیں وہ حدیث پر اعتراض کریں تو اون کا حق ہوسکتا ہے لیکن جو قائل ہیں وہ بھی اعتراض کرنے لگیں تو مقام افسوس ہے قادیانی امت حدیث کی قائل ہے ان کا نبی رسالہ شہادۃ القرآن میں منکر حدیث کو سخت توہین اور حقارت سے دیکھتا اور یاد کرتا ہے باوجود اس کے یہ لوگ کسی خاص وجہ سے حدیث پر اعتراض کرنے کو منہ کھول دیتے ہیں چنانچہ ایک نمونہ اون کے اعتراضوں کا ۵ جنوری ۱۹۲۳ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں دکھایا گیا ہے آج دوسرا نمبر دکھاتے ہیں۔

ہمارے مکرم دوست شیخ شاہ محمد صاحب جموں سے ایک احمدی (قادیانی) کا مراسلہ بھیج کر جواب کے طالب ہیں۔مراسلہ یہ ہے:

شیخ صاحب مکرم چونکہ آپ کو اہل حدیث ہونے کا دعوی ہے اس لئے میں جناب کی خدمت میں ایک حدیث پیش کرتا ہوں جس پر شریعت کے رو سے ایسا سخت اعتراض وارد ہوتا ہے جس سے وہ قابل تسلیم نہیں ٹھہرتی اور اگر وہ حدیث فی الواقع صحیح ہے تو اس صحیح معنی بتاؤ تاکہ اس پر کوئی اعتراض وارد نہ ہوسکے ورنہ کہو کہ وہ ردی ہے قابل اعتبار نہیں وہ حدیث ہے

من قال لا اله الا الله فقد دخل الجنة

یعنی جو شخص بھی صرف لا الہ الا اللہ کہدے وہ سیدھا جنت میں داخل ہوجائے گا۔

اب سوال یہ ہے کہ ہر ایک یہودی اور عیسائی اور محمدی سنی یا شیعہ تفضیلی یا لعنتی (تبرائی) اور وہ... مذہب والے جو کلھم فی النار بزبان پاک حضرت خاتم النبیین سن چکے ہیں، کیا ہمدانی ہوں یا نقش بندی کیا..ہوں یا سنت و جماعتی سب کے سب لا الہ الا اللہ کے کلمہ گو ہیں اب اگر یہ سب بموجب حدیث کلمہ گو ہیں تو جنتی ہیں ان کو جنتی کہو اور سچے مانو اور ان کو ہرگز بدعتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا مشرک کا خطاب مت دو کیونکہ مشرک دوزخی ہوتے ہیں اور اگر یہ جنتی اور مسلمان نہیں بلکہ کافر یا مشرک ہیں تو اس حدیث کا علاج کراؤ خلاف شرع شریف ہوئی جاتی ہے بینوا تو جروا۔ راقم: خلیفہ نورالدین احمدی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

احمدی صاحب اگر غور کرتے تو اس حدیث کی تائید میں قرآن مجید میں بھی ان کو بہت سی آیات مل جاتیں جو اون آیات کا مطلب ہے وہی اس حدیث کا ہے منجملہ ایک سنئے:

انّ الذین قالوا ربّنا الله ثم استقاموا تتنزل علیهم الملائکة الا تخافوا و لاتحزنوا و ابشروا بالجنة التی کنتم توعدون

یعنی جن لوگوں نے زبان سے کہا کہ ہمارا پروردگار اللہ ہے پھر اوس پر جم گئے اون پر فرشتے اترتے ہیں یہ کہتے ہیں کہ تم خوف مت کرو غم گین نہ ہو بلکہ جس جنت کی تم کو خوش خبری دی جاتی ہے اوس کے حصول پر خوشی مناؤ

غور کیجئے جتنے الفاظ اس آیت میں ہیں اتنے ہی الفاظ حدیث مرقومہ میں ہیں آپ نہ دیکھیں تو ہم آپ کو دکھاتے ہیں

۱۔ حدیث میں قال ہے، آیت میں قالوا ہے جو دراصل ایک ہے

۲، حدیث میں لا اله الا الله ہے۔ آیت میں ربنا الله

۳۔ آیت میں ثم استقاموا ہے حدیث کی پوری روایت میں مستیقناً بها قلبه ہے جس کے وہی معنی ہیں جو آیت میں ثم استقاموا کے ہیں

۴۔ حدیث میں دخل الجنة ہے آیت میں ابشروا بالجنة ہے جو دخول جنت ہی کا نتیجہ ہے بلکہ آیت میں کچھ زیادہ الفاظ بھی ہیں لاتخافوا و لا تحزنوا وغیرہ پھر جو شخص حدیث مذکور کی تردید کرنے پر زور لگاتا ہے وہ آیت پر بھی ہاتھ صاف کر کے فارغ ہولے تو پھر ہم اس کے اصل معنی اور حدیث کے بتا دیں گے۔ دیکھئے اب سائل کی غیرت ہے کہ وہ قادیان سے بذریعہ خط آیت موصوفہ کے معنی پوچھتا ہے یا خود جاکر دریافت کرتا ہے اس کے جواب آنے تک ہم بھی خاموش ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۲۳ء ۷ جمادی الثانی ۱۳۴۱۔ جلد ۲۰ نمبر ۱۳ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق الیقین فی معنی خاتم النبیین

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

الحمد لله رب العالمین و الصلوة و السلام علی خاتم النبیین و علی آله و اصحابه اجمعین

آیت قرآنی: ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین و کان الله بکل شیء علیما ۔(الاحزاب)

ترجمہ: نہیں ہے محمدﷺ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے اور لیکن پیغمبر خدا کا ہے اور خاتم النبیین ہے اور اللہ ہر چیز کو جاننے والا ہے

قادیانی عقیدہ:

۱۔مرزا بشیر الدین محمود احمد انوار خلافت کے صفحہ ۶۶۔۶۷ پر یوں لکھتے ہیں:
بھلا بتاؤ ایک بادشاہ کا درجہ بڑا ہوتا ہے یا شہنشاہ کا۔ ہر ایک جانتا ہے کہ شہنشاہ کا درجہ بڑا ہوتا ہے تو رسول اللہﷺ کی نسبت خیال کرو کہ ہم آپ کی یہ شان بیان کرتے ہیں کہ آپ کی غلامی میں نبی آئیں گے، تو اس کے معنی یہ ہوئے کہ دوسرے تمام نبی بادشاہ کی مانند ہیں اور آنحضرتﷺ شہنشاہ کیونکہ آپ کے فیض سے نبی بن سکتے ہیں یہی تو آپ کی عزت ہے جو خاتم النبیین کے الفاظ میں خدا تعالی نے بیان فرمائی ہے۔آپ انبیاء کی مہر ہیں جس پر آپ کی مہر ہوگی وہی نبی ہوگا۔

۲۔منشی قاسم علی اپنے رسالہ النبوۃ فی خیر الامۃ میں لکھتے ہیں:
یہ خوب یاد رہے کہ نبیوں کی مہر کے معنی اگر یہی جو ہم نے بتائے ہیں نہیں ہیں اور خاتم النبیین کے معنی نبیوں کو ختم کرنے والا ہیں تو یہ نہ کوئی فضیلت کی بات ہے اور نہ کوئی کسی قسم کی خصوصیت ہی اس سے آنحضرتﷺ کی ثابت ہوتی ہے (ص ۹۵)
آپ کی کامل پیروی سے آپ کا ایک امتی اللہ تعالی کے شرف مکالمہ ومخاطبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مشرف ہو کر درجہ نبوت غیر تشریعی تک مثل انبیاء بنی اسرائیل کے پہنچ جاتا ہے۔(ٹائٹل پیج ص ۱)

۳۔ قاضی ظہور الدین اکمل ریویو آف ریلی جنز قادیان اپریل ۱۹۱۷ء کے صفحہ ۱۳۹ پر لکھتے ہیں:

پس خاتم کے معنی وہ کرو جو آیت کے سیاق وسباق کے مطابق ہوں۔ وہ کیا؟ دیکھو مجمع بحار الانوار لغت حدیث کی کتاب علا مۃ یعرفو ن بھا پر لکھا ہے حجة علی سا ئر ھا و مصدقا لھا یعنی جس قدر انبیاء و رسل آنحضرت ﷺ سے پہلے گذر چکے ہیں اور جس قدر آئندہ آئیں گے ان سب کی صداقت کا معیار آنحضرت ﷺ ہیں اور خاتم کے معنی ہیں مہر کے پس یہ صحیح معنی ہوں گے کہ آپ نبیوں کی مہر ہیں۔ آپ کے روحانی فرزند نہ صرف مومن ہوں گے جیسے دوسرے انبیاء کے بلکہ جس پر آپ کی تصدیق کی مہر ہو گی اور اور جو آپ کا نقش اپنی روح پر پورے طور سے کر لے گا وہ کامل بروز ہو کر نبی کہلائے گا۔

۴۔ قاضی محمد یوسف پشاوری اپنے رسالہ النبوۃ فی القرآن کے صفحہ ۶۷ پر لکھتے ہیں خاتم النبیین کے صحیح معنی صرف اسی قدر ہیں کہ نبیوں کی مہر اور اس کے معنی ہرگز یہ نہیں کہ آپ کے بعد کوئی شخص ہرگز نبی یا رسول نہیں ہوسکتا۔

اقول: ان تحریروں کا خلاصہ مطلب یہ ہوا کہ میاں بشیر الدین محمد احمد اور ان کے مریدوں کے عقیدے کی رو سے آیت خاتم النبیین کے معنی یہ ہوئے کہ آنحضرت ﷺ نبیوں کی مہر ہیں اور آپ کے نبیوں کی مہر ہونے سے مراد یہ ہے آپ کی کامل پیروی سے آپ کا ایک امتی درجہ نبوت غیر تشریعی تک پہنچ سکتا ہے۔

اس جدید مذہب قادیانی کے برخلاف ہمارا مذہب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے سے مراد یہ ہے کہ لا نبی بعدہ یعنی آپ کے بعد کسی کو درجہ نبوت سے سرفراز نہ کیا جائے گا اور ہمارے اس دعوی پر مندرجہ ذیل مرفوع حدیثیں دلیل ہیں۔

روایت نمبر ۱: ہے حضرت ثوبان کہتے ہیں کہ کہا فرمایا رسول خدا ﷺ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ جس وقت رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جاوے گی تلوار وقتل اس سے قیامت تک اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ ملیں گے کتنے ایک قبیلے میری امت میں سے ساتھ مشرکوں کے اور نہیں قائم ہوگی قیامت یہاں تک کہ پوجیں گے کتنے ایک قبیلے میری امت میں سے بتوں کو اور تحقیق ہوں گے بیچ میری امت کے جھوٹے تیس وہ سب کے سب گمان کریں گے کہ وہ نبی اللہ ہیں (و انا خاتم النبيين لا نبی بعدی) اور میں خاتم النبیین ہوں اور نہیں نبی بعد میرے اور ہمیشہ ایک جماعت میری امت سے ثابت رہے گی حق پر اور غالب نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص کہ مخالفت کرے ان کی یہاں تک کہ آوے حکم اللہ کا

(ترمذی جلد۲ صفحہ ۴۹، جائزۃ الشعوذی جلد۲ صفحہ ۱۰۳، ابو داؤد جلد۲ صفحہ ۲۳۴، دلائل النبوۃ جلد۲ صفحہ ۱۹۶، مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۸۱، مرقاۃ جلد۵ صفحہ ۱۵۱، اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ ۳۱۴، مظاہر حق جلد۴ صفحہ ۳۲۰، مسند احمد جلد۵ صفحہ ۲۷۸ کنز العمال جلد۷ صفحہ ۱۷۳ منتخب کنز العمال ج؟؟)

روایت نمبر۲ ۔ عن حذ یفة انّ النبی ﷺ قا ل فی امتی کذابون د جالو ن سبعة و عشرو ن منهم ار بع نسوة و انی خا تم النبيين (منتخب کنز العمال جلد۶ صفحہ ۲۔ خصائص الکبری ج لد۲ ص ۱۳۲ تفسیر در منثور جلد۵ صفحہ ۲۰۴)

روایت نمبر۳ ۔ تفسیر در منثور جلد۵ صفحہ ۲۰۴ پر لکھا ہے:

ا خر ج ابن مر دو یه عن ثو با ن قا ل قال رسول الله ﷺ انه سیکو ن فی امتی کذا بو ن ثلا ثو نکلهم یز عم انه نبی و اناخا تم النبيين

روایت نمبر۴ ۔ حضرت ابو ہریرہ سے روائے ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا تھے بنی اسرائیل کہ ان میں پیغمبر سیاست کرتے تھے جب ایک پیغمبر وفات پاتا دوسرا پیغمبر اس کے قائم مقام ہو جاتا اور تحقیق میرے بعد نبی نہ ہوگا اور عنقریب خلیفے ہوں گے پس یہ بہت ہوں گے اصحاب نے کہا پس آپ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کیا حکم کرتے ہیں حضرت ﷺ نے فرمایا کہ قول پورا کرو اول حاکم سے پھر دوسرے سے ان کا حق ادا کرو یعنی ان کی فرمان برداری کرو اور سنو اور کہا مانو سو مقرر خدا تعالیٰ ان سے پوچھنے والا ہے ان کی رعیت سے

(بخاری جلد ا صفحہ ۴۹۱، فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۳۸۳ م عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۵۶، ارشاد الساری جلد ۵ صفحہ ۴۲۱ فیض الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۱۸۳)

روایت نمبر ۵۔ حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق میری مثال اور پہلے پیغمبروں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک شخص نے ایک گھر بنایا پس اس کو خوب بنایا اور خوب سجایا مگر ایک اینٹ کی جگہ ایک کنارے پر رہنے دی پس لوگ اس کے گرد گھومنے لگے اور تعجب کرتے تھے ساتھ اس کے اور کہنے لگے کہ یہ اینٹ کیوں نہ رکھی گئی۔ پس فرمایا رسول خدا ﷺ نے پس وہ اینٹ میں ہوں اور میں ختم کرنے والا ہوں پیغمبروں کو۔

(بخاری جلد ا صفحہ ۵۰۱، فتح الباری جز ۱۴ صفحہ ۳۱۴، ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۲۲، عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۵۱۲، مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۲۷۔۲۲۸، مرقاۃ جلد..ص ۳۵۸، اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۲، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۸۸، در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴، ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۹۰۔۸۹، ترجمان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۵)

روایت نمبر ۶۔ روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے تحقیق رسول خدا نے فرمایا فضیلت دیا گیا ہوں میں نبیوں پر ساتھ چھ باتوں کے دیا گیا میں کلمے جامع، اور فتح دیا گیا ساتھ رعب کے اور حلال کی گئیں واسطے میرے غنیمت اور کی گئی واسطے میرے زمین مسجد اور پاک کرنے والی اور بھیجا گیا میں ساری خلقت کی طرف اور ختم کئے گئے ساتھ میرے نبی۔

(مسلم جلد ا صفحہ ۱۹۹، خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۹۳، مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۲۸۔۲۲۹، مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۱، اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۴۹۵، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۹۰، ابن کثیر جلد ۸ صفحہ ۹۰ ترجمان القرآن جلد ۱۱ صفحہ ۳۴۵)

نتیجہ : پہلی تین مرفوع روایتوں میں رسول خدا ﷺ نے اپنے آپ کو خاتم النبیین کہہ کر الفاظ لا نبی بعدی سے اس کی تفسیر کر دی اور سمجھا دیا کہ آپ کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کو درجہ نبوت سے سرفراز نہ کیا جائے گا۔

اور ان پچھلی تین مرفوع روایتوں میں آپ نے اس بات کو ظاہر کر دیا کہ آپ پر نبوت ختم ہوگئی اب آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۲۳ء ۷ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ۔ جلد ۲۰ نمبر ۱۳ ص ۲-۳)

مرزا قادیانی کی تصدیق

جناب غلام محمد پنشنر (ڈاکٹر حیوانات) از موضع دہرم کوٹ ضلع گورداسپور پنجاب سے لکھتے ہیں:

جناب من! میں مرزا صاحب کے عقائد اور خیالات سے منکر ہوں مگر حق چھپانا گناہ جانتا ہوں اس لئے میں اہل حدیث کی معرفت ناظرین اہل حدیث تک ایک واقعہ پہنچا کر اہل انساف سے دریافت کرتا ہوں کہ اس سے مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق ہوتی ہے۔

ہمارے گاؤں میں ایک فقیر ہے جو نماز روزہ سے تو بالکل بے نصیب ہے عادت اس کی یہ ہے کہ کوئی اوس کو پیسہ دے کر کہے کہ لے رب کے نام کا۔ تو کہتا ہے میں نہیں لیتا۔ تو اپنے نام کا دے، تو لوں گا۔ بھنگ چرس وغیرہ تو اس کے نزدیک کوئی چیز نہیں۔ اس نے اپنی دکان سست ہوتے دیکھ کر اظہار کیا کہ میں نے خواب میں آنحضرت ﷺ کو دیکھا ہے فرماتے تھے کہ کیسا زمانہ آ گیا نہ کوئی سید کو جانے، نہ فقیر کو۔ مرزا صاحب نبی ہو کر گئے لوگ ان کو بھی نہیں مانتے۔

میرے گاؤں کی آبادی میں مرزائی بہت ہیں اس فقیر کے اس خواب پر بہت خوش ہیں شائد کوئی مضمون بھی نکلے کیا ایسے خلاف شرع شخص کا خواب مرزا صاحب کی تصدیق کر سکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۲۳ء ۷ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ۔ جلد ۲۰ نمبر ۱۳ ص ۳-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشاعرہ پر دو آتشہ غزل

(رسول قدنی)

مولانا اڈیٹر صاحب دام ظلکم۔ السلام علیکم

اہل حدیث میں آپ کا قادیانی مشاعرہ دیکھ کر میری رال ٹپکی کہ میں بھی اس پاک مجلس میں شریک ہوں۔

قادیان میں جو ڈھلی تازہ مشین قدنی
لے اڑی چرخ چہارم پہ زمین قدنی
مہدوی عیسوی دعوے ترے مٹی میں ملے
گھڑ کے لا اور کوئی لعبتِ چین قدنی
دفن تو ہوں گے مدینہ میں مسیح موعود
تجھ کو پھر کیسے پسند آئی زمین قدنی
کو رے دعوے سے مسیحائی تو ثابت نہ ہوئی
معجزے بھی تو دکھانا تھا مکین قدنی
اف رے تیری یہ تعلیٰ یہ خدائی دعوے
قبر مرزا کی الٹ نہ زمین قدنی
مبتلائے مرضِ جہلِ مرکب ہو کر
اپنا سر پیٹتے ہیں پیرو دینِ قدنی
شور و غل کیا ہے یہ بے کار مسیح قدنی
خبط میں تو ہے گرفتار مسیح قدنی
دستخط قادرِ مطلق کے ہیں جن مسلوں پر
ہم بھی دیکھیں تو وہ طومار مسیح قدنی
لے گیا حسرت دل عقد ثریا بیگم
ساری کوشش گئی بے کار مسیح قدنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی مومن وہی مسلم وہی اللہ کا دوست
کرتا ہے دل سے جو انکار مسیح قدنی
حوضِ کوثر کی تو گھر بیٹھے ملی تھی ڈگری
کیوں مرا ہیضہ میں ناچار مسیح قدنی
ہو چکا فیصلہ سو بار حق و باطل کا
اب یہ ناحق کی ہے تکرار مسیح قدنی
کبھی کہتا ہے مسیحا ہوں کبھی ہوں میں کرشن
طرفہ معجون ہے گفتارِ مسیح قدنی
کوئی بھی بات مسیحا تری پوری نہ ہوئی
یہی بس ہے تری پہچان مسیح قدنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۴)

قادیانی مجدد! سبحان اللہ

جناب مولوی دوست محمد پنجابی، مدراس سے لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا مجھے لاہور میں ایک دن ٹھہرنے کا اتفاق ہوا انہی دنوں قادیان کے خلیفہ میاں محمود صاحب بھی وہیں تھے میرے ایک احمدی دوست نے مجھے مجبور کیا کہ میں خلیفہ صاحب سے ملوں۔ ان کے اصرار پر جانا پڑا جب ان کے (خلیفہ کے) جائے قیام پر پہنچے تو وہ نماز مغرب پڑھ رہے تھے مجھے خیال آیا کہ یہاں تو احمدیوں کے بڑے بڑے علماء کا مجمع ہے اس کے سوا ایک اور بات بھی تھی جو میرے احمدی دوست نے مجھ سے کہی تھی کہ کالجوں کے بڑے بڑے پروفیسر آتے ہیں اور لاجواب ہو جاتے ہیں اس سے بڑا رعب ڈالنا اس کا مقصد تھا میں نے بارگاہ رب العالمین میں دعا کی کہ خدایا اگر مرزا صاحب سچے ہیں تو میری اس طرف رہنمائی کر اور اگر مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعاوی میں جھوٹے ہیں تو پھر تو ہی ہماری مدد فرما۔ چونکہ یہ دلی دعا تھی اور تھی بھی مخلصانہ خداوند کریم نے اس وقت ایسے مجمع میں ہماری ایسی مدد کی کہ میں خود حیران تھا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھی بھی ہمیشہ فخر یہ اس واقعہ کا ذکر کیا کرتے ہیں جو یہ ہے۔

خلیفہ صاحب کے سامنے بیٹھنے تک میں یہ فیصلہ تو کر سکا کہ کس مضمون پر ان سے گفتگو کروں پہلے ایک خواب جس میں احمدیوں کی مسجد کا رخ قبلہ کی طرف ہونے کی بجائے جنوب کی طرف دیکھا تھا اس کی تعبیر پوچھی انہوں نے کہا کہ خواب برعکس ہوتے ہیں میں نے کہا تب شمال ہوا۔ تھوڑی سی اور گفتگو کے بعد مجھے اب اصل موضوع کی طرف رجوع کرنا تھا اچانک خیال آیا کہ ان سے مجدد کی حقیقت پوچھوں۔ گفتگو تو بہت طویل ہے مگر جس غرض سے میں نے ذکر لکھا ہے مختصراً وہ لکھے دیتا ہوں میں نے پوچھا کہ مجدد کیوں آتے ہیں اور ان کا کام کیا ہوتا ہے۔ خلیفہ صاحب نے کہا کہ مردہ شریعت کو زندہ کرنا۔ پھر میں نے پوچھا مرزا صاحب نے کون سی مردہ شریعت زندہ کی؟ انہوں نے کہا کہ وفات مسیح کا مسئلہ مسلمانوں میں مردہ شریعت ہے سارے مسلمانوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ زندہ آسمان پر ہیں۔ میں نے کہا اگر یہی مسئلہ ہے تو سرسید نے پہلے اس مسئلہ کو چھیڑا وہ مجدد ہوئے انہوں نے کہا کہ مرزا صاحب نے اس کے سوا غیر مذاہب کی تردید کی (سرسید نے بھی کی ہے خطبات احمدیہ دیکھو۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور ان سے مناظرے کئے۔ ان کے جواب میں کئی کتابیں لکھیں تب میں نے کہا کہ مرزا صاحب سے بھی کسی نے زیادہ مناظرے کئے ہوں اور غیر مذاہب کے جواب میں کتابیں لکھی ہوں تو پھر وہ مجدد ہوئے، مثلاً مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمات دین کے مقابلہ میں مرزا صاحب کی کوشش کی جس میں ان کے ساتھ چند لاکھ مریدوں کی مالی مدد بھی ہے کچھ حقیقت نہیں رکھتی تو آپ کے اس اصول سے مرزا صاحب تو مجدد نہ ہوئے بلکہ مولانا ثناء اللہ صاحب اس زمانے کے مجدد ہوئے۔ اس کے بعد میں نے پوچھا کوئی بات ایسی بتاؤ کہ جو اسلام میں مردہ شریعت ہو اور مرزا صاحب نے اسے زندہ کیا ہو (نماز میں رفع یدین عند الرکوع سنت متروکہ ہے مرزا صاحب اس سنت کو مانتے تھے مگر اس پر عمل کر کے اس معمولی سنت کو زندہ نہ کر سکے تو کسی بڑی مشکل سنت کو کیا کرتے۔ اڈیٹر) مگر خلیفہ صاحب مجبور تھے کہ کیا پیش کریں یہی کہتے رہے کہ لاکھوں ہیں اس کے بعد اور بھی گفتگو رہی مگر چونکہ اس کو میرے اس مدعا سے تعلق نہیں چھوڑ دیا ہے غرض میری یہ ہے کہ آپ کے مجدد زمانہ ہونے کا ثبوت مخالف کے پیش کردہ اصول سے ان کے سامنے میں نے کیا تھا، اب اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اپنے ذاتی فائدہ کو مدنظر رکھ کر آپ کا مجدد وقت ہونا نہ تسلیم کریں تو ان کی قسمت۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۴)

حجة الله البالغة في تفسير آية انه لعلم للساعة

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

سورہ زخرف میں ہے:

و لمّا ضرب ابن مريم مثلاً اذا قومك منه يصدّون ۔

و قالوا ء آلهتنا خير ام هو، ما ضربوه لك الا جدلا ، بل هم قوم خصمون ۔

ان هو الّا عبد انعمنا عليه و جعلناه مثلاً لبني اسرائيل ۔

و لو نشاء لجعلنا منكم ملائكة في الارض يخلفون ۔

و انه لعلم للساعة فلا تمترن بها و اتبعون۔

هذا صراط مستقيم (الزخرف : ٥٧-٦١)

ترجمہ: جب بیان کیا جاتا ہے

ابن مریم مثال کے طور پر تو قوم تیری اس سے تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں معبود ہمارے بہتر یا وہ۔ نہیں بیان کرتے اس کو واسطے تیرے یہ بات مگر جھگڑنے کو بلکہ وہ قوم ہیں جھگڑالو۔ نہیں وہ مگر بندہ کہ انعام کیا ہم نے اوپر اس کے اور کیا ہم نے اس کو نمونہ واسطے بنی اسرائیل کے اور اگر چاہتے ہم البتہ کرتے تم سے فرشتے کہ بیچ زمین کے جانشین ہوتے (و انه لعلم للسّاعة) اور تحقیق علامت قیامت کی ہے پس مت شک لاؤ ساتھ اس کے اور پیروی کرو میری یہ ہے راہ سیدھی)

مرزا صاحب قادیانی۔ ازالہ اوہام طبع ۱۳۰۸ صفحہ ۴۲۴ پر لکھتے ہیں:

حق کی بات یہ ہے کہ انہ کا ضمیر قرآن شریف کی طرف پھرتا ہے اور آیت کے یہ معنی ہیں کہ قرآن شریف مردوں کے جی اٹھنے کے لئے نشان ہے کیونکہ اس سے مردہ دل زندہ ہو رہے ہیں قبروں میں گلے سڑے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باہر نکلتے آتے ہیں اور خشک ہڈیوں میں جان پڑتی جاتی ہے۔

۲۔ حمامۃ البشری طبع ۱۳۱۱ھ کے صفحہ ۹۰ پر لکھتے ہیں:

پس جان لو کہ اللہ تعالی نے یوں کہا ہے و انه لعلم للسا عۃ یعنی وہ البتہ ساعت ہے قیامت کی اور نہیں کہا انه سیکو ن علما للسا عۃ یعنی تحقیق وہ ہوگا علم واسطے قیامت کے پس آیت دلالت کرتی ہے اس بات پر کہ تحقیق وہ علامت ہے قیامت کی۔ اس وجہ سے جو اس کو بالفعل حاصل ہے اور وہ بے پدر تولد ہونا ہے عیسی کا بغیر باپ (لاہوری پارٹی کے احمدی مرزا صاحب کے اس فیصلے کو یاد رکھیں کہ حضرت عیسی بے باپ تولد ہوئے تھے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) کے اور تفصیل اس کی یہ ہے کہ تحقیق ایک فرقہ یہود میں سے یعنی صدوقین منکر تھے قیامت کے وجود سے پس خبر دی اللہ نے ان کو اوپر زبان بعض انبیاء کی کے کہ تحقیق ان کی قوم میں سے ایک لڑکا پیدا ہوگا بغیر باپ کے۔ اور یہ ہوگا نشان واسطے ان کے اوپر وجود قیامت کے۔ پس اس کی طرف اشارہ ہے اس آیت میں کہ و انه لعلم للسا عۃ اور اسی طرح بیچ آیت و لنجعله آیۃ للنّاس کے یعنی واسطے فرقہ صدوقین کے۔

نوٹ: یہ معنی پہلے معنی کے خلاف ہیں کیونکہ پہلے معنی میں قرآن مجید کو علامت قرار دیا ہے اور دوسرے قول میں تولد مسیح کو بتایا ہے

۳۔ اعجاز احمدی طبع نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں:

ساعۃ سے مراد اس جگہ وہ عذاب ہے جو حضرت عیسی کے بعد طیطوس رومی کے ہاتھ سے یہودیوں پر نازل ہوا تھا اور خود خدا تعالی نے قرآن شریف میں سورہ بنی اسرائیل میں اس ساعت کی خبر دی ہے اسی آیت کی تشریح اس آیت میں ہے کہ مثلا لبنی اسرائیل یعنی عیسی کے وقت سخت عذاب سے قیامت کا نمونہ یہودیوں کو دیا گیا اور ان کے لئے وہ ساعت ہوگئی قرآنی محاورہ کی رو سے ساعۃ عذاب ہی کو کہتے ہیں سو خبر دی گئی تھی کہ یہ ساعۃ حضرت عیسی کے انکار سے یہودیوں پر نازل ہوگی پس وہ نشان ظہور میں آگیا اور وہ ساعۃ یہودیوں پر نازل ہوگئی اور نیز اس زمانہ میں طاعون بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان پر سخت پڑی اور درحقیقت ان کے لئے وہ واقعہ قیامت تھا جس کے وقت
لاکھوں یہودی نیست و نابود ہو گئے اور ہزار ہا طاعون سے مر گئے اور باقی
ماندہ بہت ذلت کے ساتھ متفرق ہو گئے قیامت کبری تو تمام لوگوں کے لئے
قیامت ہوگی مگر یہ خاص یہودیوں کے لئے قیامت تھی اس پر ایک اور قرینہ
قرآن شریف میں یہ ہے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے کہ

انّہ لعلم للسّاعۃ فلا تمترنّ بھا یعنی اے یہودیوں عیسے کے ساتھ تمہیں پتہ لگ
جائے گا کہ قیامت کیا چیز ہے اس کی مثل تمہیں دی جائے گی
یعنی مثلاً لبنی اسرائیل وہ قیامت تمہارے سر پر آئے گی اس میں شک نہ کرو۔

نوٹ: اس حوالہ میں کچھ اور ہی راگ الاپا ہے

یہ تو ہوئے نبی صاحب کے اقوال اب سنیئے امتیوں کے مولوی سید محمد احسن امروہی۔
اپنے رسالہ اعلام الناس حصہ دوم صفحہ ۶۰۵ پر لکھتے ہیں

اور آیت دوم میں تسلیم کیا کہ ضمیر انہ طرف قرآن مجید یا آنحضرت ﷺ کے
راجع نہیں حضرت عیسی ہی کی طرف راجع ہے تو اس کے ظاہری معنی یہی ہیں
کہ حضرت عیسی کا بغیر باپ (اب مولوی صاحب موصوف مولوی محمد علی لاہوری کے ہم
خیال اور مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح کے بغیر باپ پیدا ہونے سے منکر ہیں۔ اڈیٹر)
کے پیدا ہونا مفید ہے علم ساعۃ کو یا حضرت عیسی کا مردوں کو زندہ کرنا جو
دلالت کرتا ہے اللہ تعالی کے احیاء موتی پر قیامت میں دلیل و موجب علم ہے
بعث و نشر قیامت کے وغیرہ وغیرہ کے

نوٹ: مولوی صاحب باوجود مرید ہونے مرزا صاحب کے قول کو صاف لفظوں میں
رد کرتے ہیں اور اپنے معانی میں ایک معنی نئے پیدا کرتے ہیں

اقول: مرزا صاحب قادیانی نے ۱۳۰۸ھ مطابق ۱۸۹۱ء میں قرآن شریف کی طرف یہ
ضمیر پھیری ہے اور ۱۳۱۱ھ میں مطابق ۱۸۹۴ء اس آیت سے مراد وہ تباہی اور طاعون
اور عذاب لیا ہے جو طیطس رومی حاکم کے ہاتھوں ۷۰ عیسوی میں یہودیوں پر آیا اور
مولوی سید محمد احسن امروہی اس آیت سے مراد حضرت عیسی کا بغیر باپ کے پیدا ہونا اور
حضرت مسیح کا مردوں کو زندہ کرنا لیتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں آیت و انہ لعلم للسا عۃ کی صحیح تفسیر حضرت عبداللہ بن عباس کی روایتوں سے ذیل میں درج کرتا ہوں اور حضرت عبداللہ بن عباس کی نسبت مرزا صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ آپ قرآن کریم کے سمجھنے میں اول نمبر والوں میں تھے (ازالہ اوہام۔ص ۲۴۷)

روایت نمبر ا: مسند احمد جلد ا صفحہ ۳۱۷۔۳۱۸۔ ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۱۴۴ در منثور جلد ۶ صفحہ ۲۰ اور تفسیر ترجمان القرآن جلد ۱۴ میں لکھا ہے:

حضرت عبداللہ بن عباس نے فرمایا (انہ لعلم للسا عۃ) یہ تشریف لانا ہے عیسی بن مریم کا قبل روز قیامت کے۔

روایت نمبر ۲۔ در منثور جلد ۶ صفحہ ۲۰ پر لکھا ہے:

فرمایا سعید بن منصور و مسدد وعبد بن حمید و ابن ابی حاتم اور طبرانی نے حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا یہ نکلنا حضرت عیسی کا ہے روز قیامت سے پہلے۔

روایت نمبر ۳۔ تفسیر ابن جریر جلد ۲۵ صفحہ ۴۸ پر لکھا ہے:

کہا ابن عباسؓ نے بیچ تفسیر آیت انہ لعلم للسا عۃ کے کہ یہ نازل ہونا حضرت عیسی ابن مریم کا ہے

روایت نمبر ۴۔ عن ابن عباس انہ لعلم للسا عۃ قال خروج عیسی قبل یوم القیامۃ رواہ احمدو حاکم۔

(ترجمہ۔ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ اس آیت وانہ لعلم للساعۃ کے یہ ہیں کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسی خروج کریں گے۔

(رسالہ المسیح الموعود الامام المہدی المسعو د حصہ اول مولفہ مولوی نظام الدین احمدی ص ۴۰)

نوٹ: ان چار روایتوں سے معلوم ہوا کہ آیت انہ لعلم للسا عۃ کی تفسیر میں ابن عباس نے یہی فرمایا ہے کہ حضرت مسیح ناصری نازل ہوں گے

تفسیر ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۱۴۶ اور ترجمان القرآن جلد ۱۴ صفحہ ۶۲ پر لکھا ہے:

قول صحیح یہ ہے کہ حضرت عیسی کی طرف پھرتی ہے اس لئے کہ سیاق کلام انہیں کے ذکر میں ہے پھر مراد اس سے اون کا نزول ہے قبل قیامت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کہ کہا اللہ تعالی نے اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر البتہ ایمان لاوے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے یعنی موت اس کی کے اور دن قیامت کے ہوگا عیسی اون پر گواہی دینے والا اس معنی کی موید دوسری قرأت و انه لعلم للساعة ہے یعنی وہ علامت ونشانی و دلیل ہیں قیامت کے وقوع پر مجاہد نے کہا یعنی نشانی ہے واسطے قیامت کے خروج حضرت عیسی کا قبل روز قیامت کے اور اسی طرح حضرت ابو ہریرہ وحضرت ابن عباس وابو العالیہ وابو مالک وعکرمہ وحضرت حسن وقتادہ وضحاک وغیرھم سے بھی مروی ہے۔ رسول اللہ ﷺ سے حدیثوں سے تواتر ہوا ہے اس بات پر کہ آپ نے حضرت عیسی کے نزول کی خبر دی ہے قبل روز قیامت کے کہ وہ امام عادل و حکم مقسط ہوکر اتریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۴ ص ۱۱-۱۲)

احمد اور محمد

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی نیرنگیوں کے تو ہم عرصہ سے قائل ہیں مگر قادیانی امت کی لاہوری پارٹی کی نیرنگیاں عجیب تر ظہور پذیر ہو رہی ہیں جسکا نمونہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جنوری میں دکھایا گیا ہے

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور یہ کی تقریر تھی کہ آنحضرت ﷺ پہلے احمد تھے۔ بعد میں محمد ہوئے۔ اس پر لکھا گیا کہ آنحضرت ﷺ کا نام والدہ نے محمد ﷺ رکھا تھا۔ آنحضور ﷺ نے تعلیم اسلام شروع کرتے ہی کلمہ اسلام یوں بتایا لا اله الا الله محمد رسول الله

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا نام محمد پہلے ہے، احمد پیچھے۔ اس پر لاہوری پارٹی کا اخبار پیغام صلح پہلے تو اہل حدیث کی سخت ہتک اور توہین کرتا ہوا یوں گویا ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث حضرت امیر کی تقریر پر تنقید کرتے ہوئے میاں محمود احمد صاحب کے سامنے زانوئے ادب تہ کرتا ہے (۱۷ جنوری ۱۹۲۳ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

زانوئے ادب تہ کرنا اون لوگوں کا فرض ہے میاں محمود قادیانی جن لوگوں کے پیشوا کا بیٹا ہے جب وہ ہی اس کو غالی احمق، فاسق، فاجر اور اس کی خلافت کو خلافت یزید یہ وغیرہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں تو کسی دوسرے سے کیا امید کہ وہ اس کے آگے زانوئے ادب تہ کرے۔ یہ تو پیغام کی محض غلط گوئی ہے

ہاں اگر اس کا نام زانوئے ادب تہ کرنا ہے جو اہل حدیث کے نزدیک سراسر تحقیق حق پر مبنی ہے کہ میاں محمود اصل تعلیم مرزا پر ہے تو معاف فرمایئے ایسا کہنے سے اہل حدیث کبھی نہیں رک سکتا جب کہ حدیث شریف میں آچکا ہے رحم الله عمر يقول حقا ولو كان مرا خدا عمر پر رحم کرے یہ سچ کہہ دیتا ہے چاہے کڑوا ہو۔

خیر اصل مضمون کا جواب دیتا ہوا پیغام صلح لاہور لکھتا ہے:

> ہم اس مولوی فاضل کو یہ بتانا چاہتے ہیں کہ، احمد، اور محمد کے معنوں کی رو سے آنخضرت ﷺ کی مکی زندگی زندگی گویا اسم احمد کی مظہر تھی کہ مکہ میں آپ شان جمالی سے زندگی بسر کرتے تھے اور مدنی زندگی اسم محمد کی مظہر کہ مدینہ پہنچ کر آپ کے اندر شان جلالی بھی پیدا ہوگئی تھی
>
> اس سے کب لازم آیا کہ آپ کا اسم مبارک محمد نہ تھا یا والدین نے یہ نام نہ رکھا تھا بات تو حضور ﷺ کی زندگی کے دو حصوں کے متعلق ہے پہلا حصہ احمدیت کا مظہر ہے دوسرا محمدیت کا اور ان کا تقدم تاخر ظاہر ہے عیاں را چہ بیان مگر معلوم نہیں مولوی فاضل صاحب اس معمولی بات کو کیوں نہیں سمجھتے
>
> (پیغام صلح لاہور ۱۷ جنوری ۱۹۲۳ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ کے اس جواب کا خلاصہ یہ ہوا نہ کہ آنخضرت ﷺ کا اسم گرامی محمد تھا تو زندگی کے پہلے حصے میں مگر اسکا اثر اور کام ظاہر ہوا زندگی کے دوسرے حصے میں۔ اور احمد تھا تو پیچھے مگر اثر اس کا ظاہر ہوا پہلے۔ تو کیا ہم اس کی مثال میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڈیٹر پیغام جو بی اے ہیں ان کی کالج کی تعلیم پہلی زندگی میں تھی جب وہ پرائمری میں پڑھتے تھے اور پرائمری کی تعلیم زندگی کے اوس حصے میں تھی جب وہ کالج میں داخل تھے اس مثال کو جو شخص سچا جانے اوس کو چاہیے کہ سید حابر یلی کا ٹکٹ ریل خرید لے یا بالفاظ دیگر اپنے دماغ کا علاج کرائے۔

اے جناب بی اے صاحب! آپ اتنا تو سوچیں کہ بقول آپ کے اور آپ کے مجدد مرزا صاحب کے آنخضرتﷺ کی سیاست ملکی جنگ و جہاد اور فتوحات وغیرہ اسم گرامی محمد کے اثر تھے تو کیا امر مانع تھا کہ خدا کی طرف سے یہی امر ظاہر ہوتا کہ آنخضور کا نام والدہ احمد رکھیں۔ اور مدینہ شریف میں پہنچ کر آپ کا نام محمد مشہور ہو جاتا جب یہ نہیں ہوا تو آپ کو اس ماننے میں کون امر مانع ہے کہ آپ حسب ترتیب زمانہ اسم گرامی محمد کا اثر مکی زندگی میں تسلیم کریں اور احمد کا اثر مدنی زندگی کو مانیں

ناظرین! حیران ہوں گے کہ اس میں کون سی فلاسفی رکھی ہے کہ لاہوری پارٹی کے حضرت امیر صاحب اور اون کا اخبار اور اخبار کا ایک بی اے اڈیٹر اسی پر زور دیتا ہے کہ یونہی ہے کہ اسم احمد کا اثر پہلے ہوا ہے اور محمد کا پیچھے ہم کچھ تو ۱۲ جنوری کے اہل حدیث امرتسر میں اس کی تہ کی طرف اشارہ کر چکے ہیں آج اسکو ذرا واضح کر کے بتاتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام میں لکھاہے جس کی عبارت اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۲۳ء میں نقل ہو چکی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آنخضرت میں جمال اور جلال دونوں تھے جمال سے انکی مراد مخالفوں کی تکالیف کو برداشت کرنا ہے اور جلال سے مراد ان کا جواب دینا یعنی حکومت وسیاست جہاد وغیرہ چونکہ برداشت کی زندگی مقدم تھی جو مکہ معظّمہ میں تھی اسلیئے وہ اسم احمد کا ظہور تھا اور جو مدینہ طیبہ میں جلالی زندگی تھی وہ محمد کا اثر تھا اس مرزائی دعوی کو نباہنے کی ساری کوشش ہو رہی ہے۔

اچھا اب یہ سوال باقی ہے کہ مرزا صاحب کو اس عکس القضیہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر وہ بترتیب واقعہ ہی مان لیتے کہ اسم محمد جمالی ہے اور اسم احمد جلالی، تو نہ تو ترتیب بدلتی نہ اعتراض ہوتا۔ پھر مرزا صاحب قادیانی کو کیا بھڑکانا تھا کہ انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے خواہ مخواہ اپنے آپ کو مورد اعتراض بنایا۔

اس کا جواب دینا اور سمجھنا بہت ضروری ہے پس بغور سنئے :

مرزا صاحب کا نام تھا غلام احمد، مگر آپ کو شوق غالب ہوا کہ میں غلامی سے نکل کر کسی طرح احمد بن جاؤں اس لئے سوچتے سوچتے یہاں پہنچے کہ حضرت عیسی نے جو بطور پیش گوئی فرمایا تھا یأتی من بعدی اسمه ا حمد (یعنی میرے بعد جو رسول آئے گا اس کا نام احمد ہوگا) یہ احمد میں ہوں چنانچہ آپ نے اپنے ازالہ اوہام میں اپنے آپ کو اس آیت کا مصداق بتایا جس کی عبارت اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۲۳ء میں نقل ہوئی ہے۔

اس پر سوال ہونے لگے کہ آپ جب احمد رسول ہیں تو جو کام پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے (جن کا نام ہم احمد جانتے ہیں) کئے ہیں مثلاً ملکی فتوحات حکومت سیاست وغیرہ وہ آپ بھی کیجئے تو آپ نے اس سوال کو اٹھانے کیلئے یہ بات بنائی کہ یہ کام اسم احمد کے اثر سے نہیں ہوئے احمد کو جمالی (برداشت کا) نام تھا بلکہ یہ کام اسم محمد کے اثر سے ہوئے ہیں میں احمد ہوں اس لئے دشمنوں کے مصائب برداشت کرتا ہوں محمد نہیں ہوں جو سیاست اور حکومت کروں۔

بس یہ ہے دراصل ساری بحث کا مدار کار اور مرزائی لکیر جس کو قادیانی امت کی دونوں بلکہ ساری پارٹاں پیٹ رہی ہیں لیکن کیا ان کے پیٹنے سے یہ ٹیڑھی لکیر سیدھی ہو جائے گی اس کا جواب وہی ہے جو ایک عربی شاعر نے کہا جب اس نے ایک بڑھیا عورت کو دیکھا کہ بازار جا رہی ہے پوچھا بڑی بی! کہاں جاتی ہو۔ اس نے کہا میں عطار کے ہاں وسمہ لینے جاتی ہوں پوچھا کیا کروگی بتایا سر سے سفید بالوں کو لگاؤں گی۔ اس پر شاعر نے کہا

تروح الی العطار تبغی شبابها

و لن یصلح العطار ما افسد الدهر

یعنی جو چیز اپنی عمر کے لحاظ سے خراب ہو چکی ہے اس کو عطار کبھی درست نہ کر سکے گا

یہی حال ہے ہمارے پنجابی نبی کی احمدیت کا ہے جس پر مولوی سعد اللہ لدھانوی مرحوم نے کیا اچھا شعر کہا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو۔ رسولِ حق باستحکام مرزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۵ ص ۱-۲)

کھلا نوٹس بنام مولوی عصمت اللہ نو احمدی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اگر آپ وہی عصمت اللہ ہیں جن کا وطن موضع اڑمڑ ضلع ہوشیار پور ہے اور ایک زمانہ مدرسہ اسلامیہ ہوشیار پور میں معلم تھے اوس سے بعد دیہاتی بنکوں میں نوکر ہوئے پھر وہاں سے بھی کسی خاص .. سے الگ ہوئے۔ اگر آپ وہی عصمت اللہ ہیں جو دفتر اہل حدیث سے مبلغ ۵۶ روپے کی کتابیں بوعدہ ادائیگی لے گئے تھے۔ اور اگر آپ وہی عصمت اللہ ہیں جو ریل گاڑی میں ایک دفعہ ملے تھے اور تقاضا کرنے پر رقم ادا کرنے کا وعدہ کیا تھا جسے آج سال ہا سال ہو گئے ہیں۔ اتنے عرصہ میں آپ کا کہیں پتہ نہ چلا صرف محمد حسن خان صاحب سوداگر لونگی ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور سے آپ کا پتہ چلا تھا تو اون کی معرفت آپ کو تقاضا بھیجا گیا تھا۔

اب چونکہ آپ لاہور کی جماعت احمدیہ میں داخل ہو کر اخباری حیثیت میں نمایاں ہوئے ہیں مگر مقام کا پتہ پھر بھی نہیں بتایا، اس لئے بذریعہ کھلے نوٹس کے آپ کو یاد دلا کر مذکورہ رقم کا تقاضا کیا جاتا ہے آپ کے تبدیل مذہب سے خیال ہوتا ہے کہ دل میں خوف خدا رکھتے ہیں جس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ حقوق بندگان ادا کرنے کا بھی آپ کو خیال ہوگا پس آپ نوٹس دیکھتے یا سنتے ہی دفتر اہل حدیث کا حق ادا کریں زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ ابوالوفاء ثناء اللہ مالک دفتر اہل حدیث امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۵ ص ۲-۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو نئے نبی

مرزا محمود جواب دیں

جناب مولانا ابوالمحمود ہدایت اللہ سوہدروی سکرٹری انجمن اہلحدیث وزیر آباد لکھتے ہیں:

جب کوئی بنجر یا شور علاقہ قابل زراعت ہوتا ہے تو یہ ناممکن ہے کہ صرف ایک ہی گاؤں میں پیداوار ہو اور باقی تمام علاقہ باوجود قابلیت زراعت کے بھی ویران پڑا رہے۔

پنجاب میں نبوت کی آب پاشی ہوتے ہی قصبہ قادیان کی اول نمبر زمین بہت جلد بار آور ہوئی اور ختم نبوت کے دیرینہ قفل پر ایسے ایسی کاری ضرب پڑی کہ قفل پاش پاش ہوگیا دروازہ کھلتے ہی (یا اندر سے تخم رسالت بوتے ہی اندر سے) ان اوصاف ومدارج کا پیغمبر نمودار ہوا کہ جو کہ تمام نبیوں کا چاند تھا (انجام آتھم ص ۵۸) پیغمبری کیا چیز ہے وہ خدا کا مسل نویس ہوگیا خدا کا بیٹا ہوگیا (البشری۔ج اص ۴۹) خدا کی توحید ہوگیا (اربعین نمبر ۳) بلکہ یقیناً خدا ہوگیا پھر اس نے زمین آسمان پیدا کئے اور فرمایا انا زینا السماء الدنیا بمصابیح (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۶۴۔۵۶۵)

دستخط قادر مطلق تری مسلوں پہ کرے
اللہ یہ تری شان رسول قدنی

(الفضل قادیان ۱۶۔اکتوبر ۱۹۲۲ء)

پنجاب میں نبوت کی آبپاشی تو ہو ہی چکی تھی آخر ہلکی اراضی سے تخم رسالت نے اپنی شاخیں نکالیں بے قفل دروازہ پھر کھلا تو ایک کی بجائے دو مرسل ہم گنہ گاروں کے سامنے ہیں۔

پہلے حضرت معراج کی ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے نام کے نبی بخش لقب یوسف الصدیق آپ کے پاس ۲۷ سال سے جبریل حاضر ہو رہے تھے اب متواتر وحی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آپ کی مصلحت کی بنیادوں کو متزلزل کر دیا تو چند ایک اشتہارات کے ذریعہ تبلیغ رسالت میں کود پڑے۔

دوسرے حضرت گنا چور ضلع جالندھر پنجاب کے باشندے نام کے عبد اللطیف لقب خدا کا نبی اور رسول اور مہدی۔ آپ کی نبوت کی بشارت آنحضرت ﷺ دانیال نبی و ولی نعمت اللہ ابن عربی اور مسیح قادیانی نے دی ہے آپ بہت بڑے پایہ کے پیغمبر ہیں۔

اب میاں محمود صاحب اور جماعت قادیان سے صرف ایک سوال ہے کہ جب نبوت کا دروازہ کھل گیا اور اس دروازہ سے آنے والے ایک شخص مرزا صاحب کو آپ نے پیغمبر برحق تسلیم کر لیا تو یہ جو دو حضرات اسی دروازہ سے نکل کر مدعیان نبوت ہوئے ہیں ان کو مرسل ربانی تسلیم کرنے میں آپ کو کیا عذر ہے؟ ہر دو مدعیان کے اشتہارات دیکھ کر جواب دیں یہ نہ ہو کہ

جو دیکھا عکس آئینہ میں گھبرا کر وہ یوں بولے
ارے تو کون ہے ہٹ سامنے سے کیوں مقابل ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۵ ص ۳)

میں حیدر آباد میں کیا کر رہا ہوں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

حیدر آباد دکن اور اسکے مضافات میں چپکے چپکے قادیانی تحریک پھیل رہی ہے جس کی وجہ سے اچھی ایک بھاری تعداد جماعت قادیانی (مرزائی) ہو چکی ہے اس لئے احباب دکن کی خواہش تھی کہ میں اس طرف پہنچوں حالانکہ تصنیفات پہنچ سکتی ہیں مگر احباب کا خیال تھا کہ بہت سے لوگ تصنیفات سے مستفید نہیں ہو سکتے چنانچہ وہ وقت آ گیا جو علم الہی میں میرے سفر دکن کے لئے مقرر تھا کہ میں ۱۳ جنوری کو گھر سے نکل کر بذریعہ ڈاک ۱۶ جنوری کو سکندر آباد (حیدر آباد) پہنچا دہلی سے مولوی محمد صاحب اور امرتسر سے مولوی محمد امین صاحب میرے ساتھ پہنچے جلسہ ہائے وعظ کئی ایک ہوئے جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر یہاں (حیدرآباد) کے مقامی اخبارات میں ہوتا رہا وہ جلسے کس غیر معمولی رونق کے تھے؟ اور ان میں کیا بیان ہوتا ہے بطور نمونہ ایک جلسہ کا بالاختصار ذکر رہبر دکن سے نقل کیا جاتا ہے۔

پرسوں شب حسن اعلان نواب فیاض علی خان صاحب کی ڈیوڑھی کے صحن میں بصدارت مولوی محمد صاحب دہلوی ایک جلسہ عام منعقد ہوا جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مرزا صاحب کی نبوت پر ایک مبسوط تقریر کی ۷۔۸ ہزار آدمیوں کا مجمع تھا مولوی صاحب موصوف نے اپنی تقریر اقسام توحید کی تشریح فرمائی بتایا کہ توحید دو قسم کی ہے ایک توحید ذات دوسری توحید عبادت ہندوستان میں بہت سے ایسے فرقے ہیں جن میں سے کسی میں توحید ایسی مکمل شکل میں نہیں پائی جاتی جیسی کہ اسلام میں ہے ہندوؤں میں شرک عبادت وشرک توحید ذات دونوں پایا جاتا ہے نصرانیوں میں بھی شرک عبادت وشرک ذات ہے کہ خدا، خدا کے بیٹے، اور روح القدس کو ایک سمجھنے اور ان سب کی عبادت کرنے کی تلقین کی گئی ہے آریہ سماج کی تعلیم شرک عبادت سے بری ہے لیکن شرک ذات یہاں بھی موجود ہے کہ وہ خدا، اور ارواح کو برابر قدیم مانتے ہیں گویا مادہ اور روح پہلے سے موجود تھے اور خدا بھی جو پہلے سے موجود تھا اس نے ان دونوں کو ترکیب دے کے اس کائنات کو پیدا کرلیا لیکن اسلام ایک ایسی ذات واحد کا قائل ہے جو خود مادہ اور ارواح کا بھی خالق ہے اور اس طرح مسلمانوں کا خدا آریہ عقیدہ کے خدا پر ترجیح رکھتا ہے کہ کامل الاختیار ہے اور مادہ اور ارواح کا محتاج نہیں

اس کے بعد آپ موضوع بحث پر اس طرح آئے کہ پنجاب کو بھی ایک ایسے نبی کے پیدا کرنے کا فخر ہے جو اپنے آپ کو خدا میں شامل بلکہ خود خدا دیکھتے ہیں اور پھر ثبوت کے لئے یہ کہتے ہیں کہ میں نے آسمان بھی بنائے اور ستارے بھی بنائے وغیرہ، مولانا نے اثناء تقریر میں مرزا صاحب کے ہر دعوی کی عبارت خود مرزا صاحب کی کتابوں سے پڑھ کر سنائی اور مزید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق کے لئے خود بھی نہ پڑھی بلکہ کتاب کو اوروں کے حوالہ کیا کہ وہ خود حاضرین کو بلند آواز سے سنا دیں

اس کے بعد آپ نے مرزا صاحب کے ان الہامات پر بحث فرمائی جو آپ کی وفات اور پیدائش سے متعلق ہیں اور مولانا کا بیان اس موقع پر نہایت ظریفانہ اور دل نشین تھا آپ نے مرزا صاحب کی کتابوں سے الہام کی عبارت پڑھی اور پڑھوائی تین جگہ اپنی عمر کی نسبت مرزا صاحب نے پیش گوئی فرمائی ہے ایک جگہ تو خدا نے آپ سے بذریعہ الہام فرمایا کہ آپ کی عمر ۸۰ یا اس سے کچھ کم یا کچھ زیادہ ہوگی اور دوسرے دو معاونی الہاموں سے مرزا صاحب کی عمر کا تعین ۷۶ سے ۸۶ تک کیا گیا ہے مولوی صاحب نے اول تو حاضرین کی توجہ نفس الہام کی جانب مبذول کرائی کہ اس سے خود خدا کے علم پر حرف آتا ہے گویا اس نے خود اپنے ذہن میں ابھی تک یہ قرار نہیں دیا ہے کہ مرزا صاحب کی عمر ٹھیک کیا ہوگی حالانکہ آنحضرت ﷺ نے جنگ بدر کے وقت پیش گوئی فرمائی تھی کہ ابوجہل فلاں جگہ مر کر گرے گا وہ وہیں مرا سر موفرق نہ ہوا۔ خدا اپنے نبی کی سچائی کے ثابت کرنے کے لئے جن چیزوں کو حجت قرار دیتا ہے وہ کبھی غلط نہیں ہوسکتیں اور نہ ان میں اس قدر تذبذب ہوتا لیکن اگر اس الہام کو دستور اللہ کے مطابق بھی مان لیا جائے کہ خدا نے ایسا ہی فرمایا تھا تو آپ کی عمر ۷۶ سے ۸۶ کے درمیان کسی ایک سال پر پہنچ کر ختم ہونی چاہیے تھی لیکن یہ بھی پورا نہ ہوا آپ کو گیارہ سال قبل ہی موت آگئی گویا ۶۶ برس میں عمر کا حساب مولوی صاحب موصوف نے احمدی کتابوں میں اور خود مرزا صاحب کے بتائے ہوئے سنہ سے لگایا اور یہ ایک معمہ ہے کہ مرزا صاحب کی عمر کی گاڑی یہاں وقت سے اس پہلے کیسے چھوٹ گئی اسی طرح آپ نے بتایا کہ حضرت شیخ محی الدین ابن عربی کے ایک کشف کو مرزا صاحب نے اپنے پر عجیب وغریب طرح سے منطبق کرنے کی کوشش کی ہے ابن عربی نے فصوص الحکم میں فرمایا ہے کہ قیامت سے قریب ایک لڑکا توام پیدا ہوگا اوس کے بعد عورتیں بانجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائیں گی کوئی لڑکا پیدا نہ ہوگا یہ چین میں ہوگا اس کی زبان چینی ہوگی یہ نیک لوگوں کو خدا کی طرف بلائے گا لیکن کوئی اس کی نہ سنے گا۔ مرزا صاحب نے اس بات کی کوشش فرمائی ہے کہ اس کو اپنے ہی حق میں ایک پیش گوئی ثابت فرما دیں چنانچہ آپ نے اپنی پیدائش کا قصہ اس طرح بتایا ہے کہ میں توام (جوڑا) پیدا ہوا تھا میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جو مجھ سے پہلے نکلی میں اس کے بعد پیدا ہوا یہ لڑکی چھ یا سات مہینوں کے بعد مرگئی اس کا نام جنت تھا مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ یہ لڑکا جس کی ابن عربی نے پیش گوئی کی تھی میں ہی ہوں میں ہی لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں لیکن وہ میری نہیں سنتے لیکن چونکہ دنیا میں عورتیں بانجھ نہیں ہوئی ہیں اور سلسلہ توالد و تناسل برابر قائم ہے بلکہ خود آپ کی بھی اولاد ہے تو آپ نے فرمایا اس سے ابن عربی کی مراد یہ ہے کہ نیک اولاد نہیں ہوگی مولوی صاحب نے کہا کہ اس کے لئے مرزا صاحب نے خود اپنی اولاد کے لئے کوئی استثنا نہیں قائم کیا ہے رہا زبان اور پیدائش کہ چینی ہو اس کے متعلق مرزا صاحب نے جن کی زبان پنجابی تھی یہ فرما دیا کہ چین کے قدیم مغل مراد ہیں اور میں انہیں سے ہوں۔

الغرض ان دونوں باتوں کو تشریح سے بیان کرتے ہوئے آپ نے بعض اور احمدی بھائیوں کے عقائد بھی بیان کئے جو عام مسلمانوں کے لئے دل خراش ہیں۔ مثلاً مرزا صاحب نے عام مسلمانوں کو اپنے متبعین کے سوا کافر کہنا یا ان کا: صد حسین است در گریبانم، بتانا ان کے متبعین کا قادیان میں مشاعروں کے دوران میں جو مرزا صاحب کے مدحیہ اشعار کے لئے منعقد ہوئے تھے ایسی طرحوں میں جسکی ردیف رسول قدنی بروزن رسول مدنی ہے ایسے اشعار لکھنا جس میں حضرت قطب ربانی غوث صمدانی حضرت شیخ محی الدین جیلانی کو مرزا صاحب کی خاک قدم کا سرمہ چشم بنانا، یہ ایسی چیزیں ہیں جن سے عام مسلمانوں کی دلآزاری ہوتی ہے اور یہ گویا ایسا ہے کہ ان بزرگان دین پر جو جنت الماویٰ میں چین سے بسر فرما رہے ہیں پسّو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کاٹ رہے ہوں۔

اس کے بعد آپ نے اپنی تقریر کو ختم کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا صاحب کے متعلق آج جو آپ نے کہا ہے وہ تو ابھی بالکل ابتدائی باتیں ہیں اصلی مقصد تو آگے آئے گا اور کہا کہ آپ سے اکثر یہ سوالات ہو رہے ہیں کہ کیا مناظرہ ہو گا؟ آپ اس کے جواب میں اس اعلان کو پسند کرتے ہیں کہ مناظرہ کے لئے میں تیار ہوں لیکن یہ مناظرہ ایسا قطعی ہو جائے کہ یہ سارے ہندوستان کے لئے نظیر ہو سکے سلطنت حیدر آباد ایک اسلامی ریاست ہے مسلمانوں کو چاہیے کہ اعلیٰ حضرت کے حضور میں درخواست دیں اور محکمہ امور مذہبی کی نگرانی میں ایک قطعی مناظرہ ہو جائے۔ اس میں کوئی کلام نہیں کہ کوئی شریعت یا سلطنتی قانون کسی کو مذہب کے اختیار کرنے یا ترک کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا۔ اور اس قطعی مناظرہ کے بعد کسی قادیانی بھائی کو ترک مذہب پر مجبور نہیں کیا جائے گا لیکن یہ ایک ایسا ممتاز فیصلہ ضرور ہو گا جو سارے عالم اسلامی میں پیش کیا جا سکے۔

اس کے بعد ترکوں کی فتح و نصرت کی دعا کے ساتھ کوئی تین گھنٹہ کے تسلسل کے بعد یہ جلسہ برخاست ہوا۔ (رہبر دکن ۔۲۳ جنوری ۱۹۲۳ء)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۵ ص ۷۔۲۸)

رسول قدنی

قادیانی اخبار الفضل میں مرزا صاحب قادیانی کو غزل میں رسول قدنی سے مخاطب کیا گیا تھا جس میں مسلمانوں کے مسلّمہ پیشوا حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے حق میں ایک شعر یوں لکھا ہے:

سرمۂ چشم بناتے تری خاک پا کو
غوث اعظم شہِ جیلان رسول قدنی

اس کے جواب میں اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲ فروری میں ایک نظم نکلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جون ہی حیدر آباد دکن میں وہ اخبار پہنچا وہاں کی انجمن نے اسی نظم کو اشتہار کی صورت میں شائع کیا اسی روز جلسہ وعظ تھا حیدر آباد کے قابل شاعر حامد سلمہ نے جلسہ میں اسی وزن پر ایک نظم پڑھی جو مع رباعی کے درج ذیل ہے:

تیری تقریر سن کر حق و باطل سے ہوا آگاہ
ثناء اللہ ثناء اللہ ثناء اللہ ثناء اللہ
تیرا احساں ادا کیا ہو مگر اتنا تو کہتا ہوں
جزاک اللہ جزاک اللہ جزاک اللہ جزاک اللہ

اس کے بعد آپ نے مندرجہ ذیل نظم رسول قدنی پڑھی، جلسہ میں ہزار ہا آدمی نے پسندیدگی سے داد دی

دیوانے ہیں ہم گیسوئے مکی مدنی کے
پھندے میں نہ آئیں گے رسول قدنی کے
باتوں میں نہ آ جاؤ رسول قدنی کے
ایام جسے آئے ہیں حائض(۱) جو ہے مشہور
ہم پاؤں پڑیں ایسے رسول قدنی کے
میرا تو یہ ایمان ہے کہ وہ دوزخی ہو گا
رتبے جو نہ پہچانے حسین و حسنی(۲) کے
منہ کی بھی بہت کھاتے ہیں اور آتے ہیں منہ بھی
یہ حوصلے دیکھو تو رسول قدنی کے
پوچھا جو فرشتوں نے کہ کیوں مر گئے جلدی
بولے کہ ہوئی دیر سنورنے میں بنی(۳) کے
یاں وصل کی خواہش ہے واں وصل سے انکار
کیا خوب ہی جھگڑے ہیں بنے اور بنی کے
لاشہ پس مردن خر دجال(۴) پہ آیا
کیا رتبے ہیں واللہ رسول قدنی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حامد کہیں سمجھو نہ انہیں خاتم اولاد
محمود ہیں فرزند رسول قدنی کے

(۱۔مرزا قادیانی کے الہام کی طرف اشارہ ہے کہ تیرا حیض دیکھنا چاہتے ہیں

۲۔مرزا صاحب قادیانی نے کہا ہے :صد حسین است درگریبانم ،اس کی طرف اشارہ

۳۔ بنا دلہا اور بنی دلہن کو کہتے ہیں۔

۴۔مرزا صاحب قادیانی نے ریل کو خر دجال لکھا ہے بعد مرنے کے لاہور سے بٹالہ تک مال گاڑی پر لائے گئے تھے۔اس طرف اشارہ ہے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۶ ص ۳)

مرزائیوں کے طلسمی نبوت خانہ میں آگ

مفتی محمد فاضل حکیم از چک ۱ے جنوبی بھاگٹانوالہ، سرگودھا لکھتے ہیں:

یا ایھا النّا ظرین ! میرا ایک مضمون مباہلہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۲۳ء میں بعنوان ،

میں اور مرزا صاحب قادیانی ،

نکلا تھا۔ وہ مضمون کیا تھا، گویا ایک بجلی تھی جو مرزائی خرمن کشت زار کو جلا کر سیاہ کر گئی۔ جس سے متاثر ہو کر سکرٹری انجمن احمدیہ میرٹھ نے میری طرف ایک بنڈل اشتہارات (جن کا مضمون شاید مجذوب کی بڑ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا) میرے نام بھیجا۔ جن میں سے ہر ایک کا مضمون اور عنوان ایک دوسرے کی تردید کے واسطے اہل بصیرت کے لئے کافی و وافی تھا۔مگر ایک اشتہار بعنوان ،

حق اور باطل کی شکست کا آسان طریق ،

پر میری طرف مندرجہ ذیل چند سطور قلمی لکھی ہوئی تھیں:

اگر آپ کسی بھاری پوزیشن اور حیثیت کے حامل ہیں تو چار شخص اور جیسا کہ اس اشتہار میں درج ہے شامل کر کے مباہلہ کرلیں مگر اپنے استاد صاحبان اور مولوی ثناء اللہ (جو مباہلہ سے جی چراتا ہے) کر درمیان میں لاویں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر مندرجہ بالا کو دیکھ کر میرا تعجب مبدل بافسوس ہوا کہ فرقہ مرزائیہ کس دلیری اور کس بہادری پر اپنی دریدہ دہنی سے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو درمیان میں لانے کی شرط پیش کرتے ہیں:

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد

احمدی دوستو! خدا کے واسطے کم از کم قرآن مجید کی اس آیت کے مصداق تو نہ بنو لعنة الله على الكاذبين

کیا تم کو اپنے پیر و مرشد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کی دعا یاد نہیں جو انہوں نے ۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اشتہار میں بدیں الفاظ بارگاہ رب العزت مانگی تھی؛

اے خدا ہم دونوں (یعنی مرزا صاحب اور مولوی ثناء اللہ صاحب) میں سے کاذب کو سچے کی زندگی میں ہلاک کر۔

اب میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اس دعا کا کیا نتیجہ ہوا؟

یہی کہ مولوی ابو الوفا ثناء اللہ صاحب جی چراتے چراتے ملقب بفاتح قادیان بقید حیات ہو گئے اور مرزا صاحب آنجہانی داخل فی الاموات ہو گئے:

کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

جاء الحق وزهق الباطل انّ الباطل كان زهوقاً

لدھیانوی مباحثہ میں فاتح قادیان نے اس قدر جی چرایا کہ جی چراتے چراتے آپ کے فرقہ باطل کو شکست دے کر مبلغ تین صد کی انعامی رقم اپنی جیب میں ڈال کر یہ آیت پڑھتے ہوئے رخصت ہوئے۔

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً

مرزا صاحب قادیانی نے اسلام کو اس قدر فروغ دیا کہ کل روئے زمین کے اہل قبلہ اور اہل اسلام کی تکفیر کرتے کرتے ملک الموت کو بھی پس پشت ڈال دیا۔ مگر برخلاف اس کے مولوی ثناء اللہ صاحب نے جی چراتے چراتے یہ کام کیا کہ،

۱۔ قرآن مجید کی تحریف کرنے والے

۲۔ خدا کا ولد بننے والے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ خدا کا باپ بننے والے۔
۴۔ حضرت مسیح کی دادیوں اور نانیوں کو فاحشہ عورتیں لکھنے والے۔
۵۔ حضرت عیسیٰ کو گالی گلوچ نکالنے والے۔
۶۔ دعویٰ نبوت کرنے والے
کو دندان شکن جواب ہی نہیں دیئے بلکہ ہمیشہ کیلئے صم بکم کر دیا۔

اور انہی خدمات کے صلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو ہاتف غیب نے فاتح قادیان، اور شیر پنجاب اور مجدد کا قابل فخر لقب عطا فرمایا۔

اے امت مرزائیہ! میں آپ کو بطور نصیحت یہ مشورہ دیتا ہوں کہ شیروں کو انگشت نمائی کرنی اچھی نہیں ہوتی۔ اور اس شیر امرتسری کے پنجہ سے قبل ازیں تم کئی دفعہ زک اٹھا چکے ہو، اس لئے اس مقولہ کے مصداق نہ بنو:

آزمودہ را آزمودن جہل است

اب میں بذریعہ کھلی چٹھی انجمن احمدیہ میرٹھ کے سکرٹری صاحب کو یاد دہانی کراتا ہوں کہ میں نے لکھا تھا کہ سنت طریق پر میرے ساتھ کوئی مرزائی مباہلہ کر لے۔ مگر آپ نے لکھا تھا کہ پانچ شخص اور ملا کر مباہلہ کرو۔

اس میں تو شک نہیں کہ آپ کے پیغمبر قادیانی کی اسی طرح سنت تھی کہ اپنی جان چھڑانے کیلئے کئی ایک حیلے تلاش کر لیتا تھا، جس کی اتباع میں آپ نے بھی یہ حیلہ پیش کیا کہ مولوی ثناء اللہ جیسے پانچ شخص مل کر مباہلہ کریں۔ مگر ہمارے آقائے نامدار پیغمبر برحق ﷺ نے یا کسی اور نے یہ پانچ والی شرط نہیں لگائی۔ نہ ہمارے واسطے یہ سنت ہے (معاف فرمائیے آپ کی غلطی ہے کہ قادیانیوں کے مقابلہ میں آپ اپنے نبی کی سنت پیش کرتے ہیں۔ لازم ہے کہ خود انہی کے نبی مرزا صاحب کی سنت پیش کیا کریں۔ امرتسر میں مرزا صاحب کا مباہلہ مولوی عبد الحق غزنوی سے ہوا تھا۔ کیا اس میں پانچ پانچ اشخاص تھے؟

صرف مرزا صاحب اور عبدالحق تھے، حقیقۃ الوحی ملاحظہ ہو۔

پھر یہ پانچ کی شرط کیسی؟ فرار نہیں تو کیا ہے؟ ہم اس پر آئندہ مزید لکھیں گے جس میں حیدر آبادی واقعات بھی ہوں گے انشاء اللہ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) ہم سو کی ایک بات جانتے ہیں۔ اگر مرد میدان ہو تو اپنے بال بچہ سمیت میرے مقابلہ پر نکلو۔ اور جہاں طلب کروائیں اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بال بچہ (جنکو قبل ازیں یک طرفی مباہلہ میں خدا تعالی نے نئی زندگی بخشی ہوئی ہے) ہمیت حاضر ہونے کو اور جن لفظوں میں کہو مباہلہ کے واسطے تیار ہوں۔ کیا مباہلہ کرو گے؟

کیا اس پانچ والی شرط سے ہر ایک کو حق حاصل نہیں ہوتا کہ وہ کہے کہ جب تک پانچ دعویداران نبوت مل کر دعوی نہ کریں، ہم اکیلے مرزا قادیانی کی نبوت کو ہرگز ہرگز تسلیم نہیں کریں۔

دوسرے اشتہاروں کے واسطے یار زندہ صحبت باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۶ ص ۳۔۴)

مرزائیت سے توبہ

جناب حافظ نور محمد امام جامع مسجد جہلم لکھتے ہیں:

ان دنوں مرزائی جماعت لاہوری و قادیانی کے مبلغین مرزائیت کو ترقی دینے کے لئے جہلم تشریف لائے جن کے مقابلہ میں حنفی اور اہل حدیث مسلمانان جہلم نے اپنے فضلاء کو بلایا۔

چنانچہ اہل حدیث کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم سیالکوٹی اور احناف کی جانب سے مولوی کرم الدین نے اپنے وعظ و بیان سے مرزائیت کی زبردست تردید کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک درجن سے زائد اشخاص جو مذبذب الاعتقاد تھے، مذہب اہل سنت والجماعت پر راسخ الاعتقاد ہوئے اور بعض اشخاس جو مرزائیت میں پھنسے ہوئے تھے مرزائی مذہب سے تائب ہوئے۔

چنانچہ ایک شخص مسمی فقیر محمد ساکن رہتاس ضلع جہلم نے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا خاص مرید تھا اور قادیان میں بھی ایک عرصہ مقیم رہ چکا تھا، اپنا توبہ نامہ حسب ذیل لکھ دیا ہے:

> میں مرزا صاحب کا مرید اور احمدی جماعت کا آدمی ہوں اب مجھے سمجھ آ گئی ہے کہ بعد نبی کریم آخر الزمان محمد ﷺ کوئی نبی نہیں ہوسکتا اب میرا ایمان مطابق مذہب اہل سنت و جماعت ہے احمدیت سے تائب ہو گیا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقیر محمد ساکن رہتاس ضلع جہلم بقلم خود۔
العبد فضل کریم خیاط جہلم،
العبد احمد الدین جہلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۲۳ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۶ ص ۴)

میں حیدر آباد میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ریاست حید آباد دکن باوجود ایک اسلامی ریاست ہونے کے عام طور پر مذہبی مسائل سے لوگ بے خبر ہیں۔ بے خبری کا نتیجہ ظاہر ہے۔قادیانی تصنیفات کا اثر ریاست کے بعض عہدہ داروں پر پڑا توان کی تحریک سے ماتحتوں میں بھی آیا۔ یہاں تک کہ اچھی خاصی تعداد حیدر آباد دکن میں قادیانی امت کی بن گئی۔گذشتہ ایام میں خبر نکلی کہ ایک ضلع کے قاضی بھی قادیانی ہو گئے تھے۔ جب اس کی شکایت شہریار دکن تک پہنچی تو اسے معزول کیا گیا۔مگر تحریک مذہبی اندر اندر اپنا کام کرتی رہی۔ یہاں تک کہ سکندر آباد متصل حیدر آباد کے ایک سوداگر عبداللہ الہ دین صاحب بھی قادیانی نبی کے امتی ہو گئے۔یہ صاحب اپنے خیال کے بڑے پکے راسخ ہیں۔قادیانی ہوتے ہی انہوں نے ان کو ہر قسم کی قوت پہنچانی شروع کی۔کبھی کوئی رسالہ ہے، کبھی کوئی اشتہار ہے، کبھی دعوت مناظرہ ہے، تو کبھی دعوت مباہلہ۔

اس لئے حیدر آباد اور سکندر آباد وغیرہ کے مسلمان بہت تنگ ہوئے کہ آئے دن کی چھیڑ چھاڑ سے نجات کیونکر ملے۔آخر انہوں نے نجات اسی میں سمجھی کہ امرتسر سے اسی کو بلائیں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ٹکر کھائے ہوئے ہے اور مرزا صاحب اس کی ٹکر سے دار الفنا چھوڑے ہوئے ہیں۔

چنانچہ ان کا ایک معتمد جلسہ اہل حدیث کانفرنس دہلی منعقدہ دسمبر ۱۹۲۲ء میں پہنچا کہ مجھے لے چلے۔ان دنوں تو میں نے علالت طبع کا عذر کیا۔آخر تقاضا پر تقاضا سے بمجبوری ۱۴ جنوری کو چل پڑا۔۱۶ جنوری ۱۹۲۳ء کو پہنچ کر قیام سکندر آباد میں کیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسہ ہائے وعظ دونوں شہروں (سکندرآباد اور حیدرآباد) میں ہونے لگے۔ میرے ساتھ امرتسر سے مولوی محمد امین اور دہلی سے مولوی محمد صاحب جونا گڈھی بھی پہنچے۔

آکر دیکھا کہ قادیانی مضامین سننے کا لوگوں میں بے حد شوق ہے۔ جلسوں میں ہزار ہا آدمیوں کا مجمع ہوتا تھا۔ ایسا کہ معمولی آواز کا اتنی دور تک پہنچنا مشکل تھا۔ پھر لطف یہ کہ اس ہجوم میں ہر مذہب وملت کے لوگ ہوتے تھے۔ مسلم، غیر مسلم، مقلد، غیر مقلد، شیعہ، سنی، حتی کہ مہدوی (دکن میں ایک بہت بڑی جماعت ہے جو سید محمد جون پوری کو مہدی موعود مانتی ہے ان کو مہدوی کہتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) بھی بکثرت شریک ہوتے۔

میرے ساتھی علماء تو مسائل شرعیہ توحید وسنت پر وعظ فرماتے۔ میرے حصہ کا مضمون تھا، اسلام اور قادیانی مشن۔ میں نے اپنی تقریروں میں بار ہا یہ تحریک بھی کی جسکو پبلک نے بہت پسند بھی کیا کہ چونکہ یہ ملک ایک اسلامی حکومت کے ماتحت ہے اور یہ ریاست بفضلہ تعالی ایسی فیاض ہے کہ سارے ہندوستان بلکہ بیرون ہندوستان بھی اسکا فیض پہنچتا ہے، اس لئے اس نئے جھگڑے کا فیصلہ بھی اس ریاست میں ہونا اہل اسلام بلکہ تمام اہل ملک کو مفید ہوگا۔ جس کی صورت یہ ہے کہ حضور نظام کے حکم سے تین صاحب ماہر علوم جج مقرر کئے جائیں وہ فریقین کے بیانات سنیں میں نہیں کہتا کہ کتنی دفعہ سنیں ہاں یہ کہتا ہوں کہ کہ صحیح معلومات کا کافی ذخیرہ فراہم کرنے کے لئے جتنی دفعہ چاہیں ہر فریق سے تحریری بیان لیں اور مسل مکمل کر کے فیصلہ لکھیں پریوی کونسل کی طرح ان تین ججوں کے فیصلہ پر حضور نظام کی شاہی مہر ثبت ہو۔

ہاں اس فیصلے کا نتیجہ صرف اظہار حق ہوگا فریق مغلوب پر جبر نہ ہوگا کہ وہ اپنا مذہب چھوڑ کر غالب کا مذہب اختیار کرے۔ یہ دونوں امور آیت کریمہ سے ثابت ہوتے ہیں جو یہ ہیں

لااکراہ فی الدّین قد تبیّن الرّشد من الغیّ

یعنی دین کی ہدایت کھل چکی ہے قبول کرانے میں جبر کرنا جائز نہیں

پس اس آیت کے ماتحت اسلامی دنیا کو حقیقت حال بتانے کیلئے فیصلہ شاہی ہو جانا چاہیے جو کتاب کی صورت میں چھپ کر شائع ہو۔ جس سے تمام مسلمانوں کو فائدہ ہو۔ اس کے نظائر بھی بتائیں کہ خلیفہ مامون رشید کے زمانہ میں اس قسم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثات ہوتے تھے۔اسی زمانہ میں نواب صاحب رام پور نے بھی یہ مباحثہ کرایا تھا۔

حیدر آبا دی پبلک چونکہ فیصلہ کی متمنی تھی، اس لئے ایک محضر نامہ بد ستخطی سینکڑوں مردمان حیدر آباد سرکار عالی میں انہوں نے پیش کر دیا۔جس کا مضمون یہی تھا کہ قادیانی مذہب سے اہل اسلام میں بڑی بے چینی ہے۔آج کل اتفاق سے مولوی ثناء اللہ صاحب آئے ہوئے ہیں لہذا درخواست ہے کہ اس نزاع کا فیصلہ بذریعہ مباحثہ کرایا جائے۔

آج ۱۲ فروری ۱۹۲۳ء تک تو اس کے متعلق کوئی حکم سرکاری صادر نہیں ہوا۔ آئندہ دیکھئے کیا ہوتا ہے۔

یہ کاروائی تو یہاں ختم ہوئی، ادھر دوسری کاروائی یہ ہوئی کہ قادیانی امت نے بھی جلسہ وعظ کیا۔نیت میں اخلاص کی بجائے شر دیکھئے کہ جس بنگلہ میں ہم کو ٹھہرایا گیا تھا اسی کے مالک سے اجازت لے کر اسی کے میدان میں بالکل ہماری قیامگاہ کے سامنے کیا۔کیوں: اس لئے کہ:

خطا ثابت کریں گے ہم کسی کی اور چھیڑیں گے

اسی روز اہل اسلام کا جلسہ بھی حیدر آباد میں تھا۔ہم تو ادھر چلے گئے ۔یہاں لوگ آئے اور قادیانی لیکچراروں پر ہنسی کھلی اڑاتے ہوئے چلتے بنے۔غالباً یہ اس شر کا بدلا ملا جو ہمارے قیام گاہ میں جلسہ کرنے سے ان کے دل میں مخفی تھی۔ہاں جلسہ سے پیشتر مجسٹریٹ نے بھی ان کو ہمارے قیام گاہ میں جلسہ کرنے سے روکا مگر انہوں نے فساد کی ذمہ داری اپنے سر لے کے بصد منت اجازت لی۔

دوسرا شہر جلسہ میں کیا۔وہاں بھی جب اس مضمون پر پہنچے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک دو پیش گوئیاں اسی طرح ہوئیں جس طرح آنحضرت ﷺ کی حدیبیہ والی پیش گوئی ہوئی۔،

یہ سنتے ہی لوگوں نے شی شی کے آوازے کسے۔بلکہ کسی من چلے نے ایک دو تو ڑے بھی ادھر ادھر چلائے ،جن کی وجہ سے جلسہ میں انتشار پیدا ہو کر لیکچرار صحن سے اٹھ کر اندر چلے گئے ۔وہاں جتنے آدمی سما سکے ان کو تھوڑا بہت سنایا۔اس کے بعد ان کو جلسہ کرنے کا حوصلہ نہ ہوا کیونکہ حیدر آبادی پبلک کہتی تھی کہ ہم تو اب ان کے حالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے خوب واقف ہوئے ہیں۔

تیسرا واقعہ یہ ہوا کہ سیٹھ عبد اللہ الہ دین کے قادیانی ہونے سے ان کے بھائیوں سے جو اختلاف ہوا، تو انہوں نے ان کو مجبور کیا کہ قادیانی علماء سے مباحثہ کرائیں۔ چنانچہ ۳۱ جنوری کو ان کے مکان پر ایک مختصر سا خانگی مباحثہ ہوا۔

مباحثہ تحریری تھا۔ اسکی مفصل روداد کتاب کی صورت میں شائع ہوگی جسکا نام ہوگا، قادیانی مباحثہ دکن۔

میں سچ کہتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں بفضلہٖ تعالیٰ جتنی دفعہ احمدی دوست آئے ہیں اور (بقول خود) فتحیاب ہوئے ہیں، ان سب کے مجموعہ کے برابر یہاں سکندر آباد میں ان کو فتح یابی یا بالفاظ دیگر ذلت نصیب ہوئی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوجود قرارداد اس امر کے کہ مباحثہ دو روز ہوگا، صرف ایک ہی روز کر کے ایسے خاموش ہوئے کہ، کاٹو تو لہو نہیں۔

ہر چند انجمن اہل حدیث سکندر آباد نے اپنے سلسلہ خط و کتابت سے ان کو بلایا، مگر وہ ایسے سوئے کہ دیکھنے والا کہے،

چناں خفتہ اند کی گوئی مردہ اند۔

سوال صرف یہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی آسمانی منکوحہ کے خاوند مسمی سلطان محمد کی بابت کتاب انجام آتھم کے صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے کہ میری زندگی میں اسکا مرنا تقدیر مبرم (ان ٹل) ہے۔

پھر مرزا صاحب تو مر گئے وہ ابھی تک زندہ ہے۔

لہذا ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جھوٹے تھے۔

جواب ملا، کہ پیش گوئیوں میں ہمیشہ پردہ اخفا رہتا ہے، اس لئے کہ وہ ایمان بالغیب میں ہوتی ہیں۔ چونکہ مرزا سلطان محمد بیگ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں اخلاص مند ہو گیا تھا اس لئے نہیں مرا۔

جواب دیا گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں کہ پیش گوئی کھلی دلیل ہوتی ہے اور یہ کھلی دلیل نہیں ہوئی، لہذا یہ پیش گوئی غلط ہوئی۔

جواب ملا کہ تقدیر مبرم کی بابت حضرت مجدد الف ثانی لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی ٹل جایا کرتی ہے۔

جواب دیا گیا کہ وہ کتاب پیش کرو۔ علماء کرام (عثمانیہ یونیورسٹی کے اساتذہ) بیٹھے ہیں، ان کے سامنے اگر اس عبارت کا مطلب یہ ثابت ہو، جو تم کہتے ہو، تو میں اپنا دعوی واپس لے لوں گا۔

نہ کتاب پیش کی، نہ عبارت دکھائی، نہ سنائی۔

بس ایک ہی روز کی قوت آزمائی سے ایسے ڈرے کہ پھر سامنے نہ آئے۔

اس بحث کا مفصل رسالہ شائع ہوگا۔ بہت لطیف بحث ہے۔

نوٹ: اس مباحثہ میں علاوہ حیدرآبادی احمدیوں کے قادیان سے بھی دو عالم (مولوی فضل دین وکیل اور شیخ عبدالرحمٰن) آئے تھے۔ مؤخر الذکر مناظرہ کرتے تھے باقی انکی امداد۔

الحمد للہ حیدرآبادی اور اسکے اردگرد کے جتنے لوگ جلسوں میں آتے رہے حقیقت مرزا کو خوب سمجھ گئے۔ اسی اثنا میں مسائل توحید و سنت بھی پبلک کے کانوں میں پڑتے رہے جن سے وہ پہلے غیر مانوس تھے اب مانوس ہوگئے۔ الحمد للہ

چوتھا پہلو۔ قادیانی امت نے ایک اشتہار دیا کہ مولوی ثناء اللہ اگر تردید مرزا میں سچا ہے تو قسم کھائے۔ جس میں سال تک اپنے لئے عذاب مانگے۔ ہم اس کو مبلغ پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔

اس کا جواب بذریعہ اشتہار دیا گیا جو درج ذیل ہے

میں قادیانی کذب پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں

برادران دکن! آپ حضرات نے میری کئی تقریریں قادیانی مشن پر سنیں جن میں ہزاروں کی تعداد میں شرکت کا ہونا ان تقریروں کی پسندیدگی کی دلیل ہے۔ اس لئے آپ جان چکے ہوں گے کہ میں اپنی تقریر میں نہ کوئی بات اپنی طرف سے بناوٹ کی کہتا ہوں، نہ کوئی کلمہ ہتک آمیز دل آزار بولتا ہوں۔ بفضلہ تعالی ان تقریروں کا اثر سامعین پر بہت اچھا ہوا۔

اس اثر سے رنجیدہ ہو کر جماعت احمدیہ حیدرآباد اور سکندرآباد وغیرہ نے بتوسط سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ایک اشتہار دیا ہے جو آپ صاحبوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر سے گذرا ہوگا۔ اس اشتہار کا مختصر مضمون یہ ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ، مرزا صاحب قادیانی کے کذب اور حضرت عیسی کی حیات پر قسم کھائے۔ مدت ایک سال میں اپنے لئے عذاب مانگے وغیرہ۔ تو پانچ سو روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو دیں گے۔

بر دران! اس سے پہلے سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا تھا۔ مجھے وہ اشتہار جب امرتسر میں ملا تو میں نے فوراً اپنے اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھا کہ مبلغ دس ہزار انعامی رقم پہلے مہاراجہ کشن پرشاد صاحب کے پاس جمع کرا دو اور جواب کے فیصلہ کے لئے منصف مقرر کرو۔

اس کے جواب میں سیٹھ صاحب کی طرف سے ہم کو کوئی جواب نہ ملا بلکہ ایک اور اشتہار پہلے رنگ کا ملا جس میں بجائے ہماری پیش کردہ تجویز منظور کرنے کے نئے سرے سے پھر دس ہزار کا انعام لکھا گیا۔

اس کا جواب بھی اہل حدیث میں دیا گیا جس کو انجمن اہل حدیث سکندر آباد نے بطور اشتہار حیدر آباد اور سکندر آباد وغیرہ میں شائع کر دیا۔

یہ تو ہے ان کی انعامی رقموں کی حقیقت کہ لودھیانہ کے واقعہ سے ڈر کر دس ہزار سے ایک دم پانچ سو پر آ گئے۔ خدا معلوم دیتے ہوئے کہاں تک پہنچیں گے۔ چونکہ روپیہ لے کر حلف اٹھانے میں ان لوگوں سے ایک خطرہ بھی ہے وہ یہ کہ یہ لوگ کہہ دیں کہ مولوی صاحب نے روپیہ کے لالچ میں جھوٹی قسم کھالی ہے، اسلئے میں بغیر روپیہ کے قسم کھانے کو تیار ہوں جس کی تفصیل سنئے

برادران دکن! جن صاحبوں نے ۱۹ جنوری مطابق ۲ جمادی الثانی کو میری پہلی تقریر سکندر آباد میں سنی ہوگی، ان کو یاد ہوگا کہ میں نے اس تقریر میں مرزا صاحب قادیانی کے کذب پر صاف لفظوں میں حلف اٹھائی تھی جو ایک بھلے آدمی ایماندار کی تسلیم کے لئے کافی ہوسکتی ہے۔

مگر قادیانی جماعت نے اپنے اشتہار میں ایک اور قسم کھانے کی تحریک کی جب کہ سزا کی مدت ایک سال تک رکھی ہے، لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ اگر ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال تک میں زندہ سلامت رہوں، توان پر کیا اثر ہوگا۔
اس لئے میں واضح الفاظ میں لکھتا ہوں کہ چونکہ حلف پر انہوں نے سال تک میری زندگی کی حد لگائی ہے، جو قرآن وحدیث میں تو ثابت نہیں مگر ان کی مسلّمہ ہے، اسلئے میں سال کے بعد تک اگر زندہ رہا تو مکرر قطعی طور پر ثابت ہو جائے گا کہ میں تکذیب مرزا میں ان کے نزدیک بھی سچا ہوں۔ پس اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ یہ لوگ اسی وقت قادیانی مذہب چھوڑ کر میری طرح تکذیب مرزا میں کمربستہ ہو جائیں۔
چونکہ میرا مقابلہ دراصل مرزا صاحب آنجہانی سے تھا، ان کے بعد بحیثیت قائم مقام ان کے خلیفہ سے ہے۔ اس لئے میں حق رکھتا ہوں کہ یہ شرط لگاؤں کہ خلیفہ قادیان مع اپنی صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کے اس مضمون کی دستخطی تحریر مجھے دیں کہ:
مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری، مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب اور حضرت عیسی کی حیات پر قسم کھائیں۔ سال تک قدرتی موت سے جس میں انسانی ہاتھوں کا دخل نہ ہو بچ رہیں، تو میں (میاں محمود خلیفہ ثانی مع ممبران صدر انجمن احمدیہ) مرزا صاحب قادیانی کا مذہب چھوڑ کر جمہور مسلمانوں میں بلکہ مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کیا کریں گے اور اپنے کل مبلغوں کو بھی یہی حکم دیں گے۔،
اس دستخطی تحریر پر میں اپنی پہلی قسموں جو میں قادیان اور سکندر آباد وغیرہ میں کھا چکا ہوں (ان کے علاوہ) نئے سرے سے کذب مرزا۔ حیات عیسی علیہ السلام پر بحولہ و قوتہ قسم کھاؤنگا انشاء اللہ
مسلمانان حیدر آباد .. بمقام شیر آباد ۲۵ جنوری کو جو جلسہ وعظ ہوا تھا اس میں ہزارہا مسلمانوں کے مشورہ سے یہ مضمون پاس ہو کر شائع کیا جاتا ہے، ورنہ میں تو احمدیوں کی حرکات اور حرکات کے مقصودات کو بھی جانتا ہوں۔
جناب مرزا صاحب قادیانی نے دعا کی تھی کہ ثناء اللہ اور مجھ میں سے جو جھوٹا ہے، خداوند اس کو سچے کی زندگی میں موت دے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ وہ بڑے میاں تھے ان کی یہ دعا قبول ہوگئی۔ جس کا اثر دور دور تک پہنچا۔ باوجود اس الٰہی فیصلہ کے ان لوگوں کا نئے سرے سے مجھے حلف دینا اس غرض سے ہے کہ سابق کے فیصلہ الٰہی سے اسلامی پبلک کی غفلت ہو جائے جس سے ان کی شرمندگی اور ندامت میں کمی واقع ہو:

من انداز قدت راخوب می شناسم

اسلئے اشتہار میں مجھ سے جدید حلف چاہتے ہیں اور ایک سال تک عتاب کی دھمکی دیتے ہیں، تو میں بھی حق رکھتا ہوں کہ ان کی رقم پانچ سو تو ان کو واپس کروں، مگر یہ شرط لکھالوں کہ سال کے بعد ان کا خلیفہ وہ خود اور ساری جماعت قادیانی مذہب کو غلط جان کر بحکم کو نوا مع ا لصادقین میرے ساتھ اشاعت اسلام کریں گے۔

ناظرین کرام! بس اب حلف کا دلوانا جو قادیانیوں نے تجویز کیا ہے خود ان کی منظوری پر موقوف ہے۔ ہم اپنے اقرار کو پورا کرنے کا اعلان کر چکے ہیں فلیشهد الثقلان انی صادق

نوٹ: میری طرف سے یہی جواب ہوگا چاہے فریق ثانی ہزار بار بولیں میرے طرف سے یہ معقول شرط ہمیشہ پیش رہے گی انشاء اللہ تعالی جس کے انکار سے فریق ثانی کی حق پسندی اہل دکن پر بار بار روشن ہو جائے گی جیسی اہل پنجاب پر روشن ہے

اطلاع: گو میرے ذریعہ سے خدا نے اسلامی عقاید کو قادیانی نبوت پر ہمیشہ غالب رکھا، تاہم دکن کے مسلمانوں میں قادیانی مذہب کی وجہ سے جو تفرقہ عظیم ہو رہا ہے میں اس کے رفع دفع کرنے کو ہر وقت تیار ہوں۔ جس کی صورت یہ ہے کہ بتقرر منصف ایک باقاعدہ تحریری مباحثہ ہو جو مع فیصلہ مسلمہ منصف شائع کیا جائے تاکہ ہم مسلمانوں سے یہ تفرقہ دور ہو۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

ر بنا افتح بيننا با لحق و انت خير الفا تحين ۔

خادم دین اللہ ابوالوفا ثناء اللہ امرت سری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرقومہ ۸ جمادی الثانی ۱۳۴۱ھ مطابق ۲۹ جنوری ۱۹۲۳ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اس اشتہار کا جواب نہیں ملا۔

پیغام لاہور سے تعجب:

میرے حیدرآبادی قیام پر قادیانی امت کی لاہور پارٹی کا اخبار پیغام لکھتا ہے کہ امرتسری تفریق بین المسلمین میں مشغول ہے۔ حالانکہ یہ صریح غلط ہے، بلکہ جھوٹے نبی کے بوئے ہوئے کانٹوں کو اکھاڑنے میں مشغول ہے۔ اعتبار نہ ہو تو حیدر آباد میں پہنچ کر مسلمانوں سے دریافت کرلے کہ میری تقریروں سے مسلمان کیسے متفق ہوئے۔ الحمدللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۲۳ء جلد ۲۰ نمبر ۱۷ ص ۱۔۴)۔

رسول قدنی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الفضل نے رسول قدنی کی طرح پر جو غزل لکھی وہ ایسی قبول ہوئی کہ ہر طرف سے اس پر غزلیں آنی شروع ہوگئیں حیدرآباد میں تو یہ کیفیت ہے کہ اس وزن پر روزانہ غزلیں لکھی جاتی ہیں اور جلسوں میں پڑھی جاتی ہیں۔ منجملہ سب سے نرم ترین غزل درج ذیل ہے

تجھ کو جو کہتے ہے انسان رسول قدنی
ہم انہیں کہتے ہیں بلہان رسول قدنی
لکھ دیا مصلح اعظم تیری امت نے تجھے
اور بھی گھٹ گئی اب شان رسول قدنی
حشر میں حشر نہ برپا کرے امت تیری
پرزے پرزے نہ ہو دامان رسول قدنی
ایک دو چار ہوں تو یاد رہے کوئی حساب
کتب کا امڈا ہے طوفان رسول قدنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابرِ پنجاب سے نکلی جو چمکتی بجلی
بجھ شمع شمستان رسول قدنی
کاسہ لیسی سے چلا کام نہ دینداروں میں
کھل گئی قلعی ایمان رسول قدنی
مجتہد اور مجدد نے کئے کب دعوے
زعم باطل میں ہے حیران رسول قدنی
بات کی پچ ہے فقط اور جلانا ہے زبان
چلنے والی نہیں دوکان رسول قدنی

محمد احسن از حیدر آباد دکن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۲۳ء جلد ۲۰ نمبر ۱۷ ص ۴)

جماعت اسلامیہ برلن

جناب مولوی محمد عبدالغفار الخیری پھاٹک حبش خان دہلی سے لکھتے ہیں:

قارئین کرام کو یاد ہوگا کہ اخبار اہل حدیث یکم دسمبر ۱۹۲۲ء میں ہم نے، برلن میں اسلام، کی طرف توجہ دلاتے ہوئے لکھا تھا، کہ اگر احمدی جماعت کو جس نے مسجد کے لئے اپیل کی ہے مدد دی گئی تو لازمی نتیجہ فساد ہوگا۔

اس پر دوست محمد احمدی نے بہت خفگی اور ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔ آج جو برلن سے ہمارے پاس خط آیا ہے ہم اس کا اقتباس پیش کر کے اہل اسلام کی خدمت میں عرض کریں گے کہ ان چالبازوں کو سمجھئے اور آنکھیں کھول کر دیکھئے۔ کس خوبی سے مولوی عبدالجبار صاحب الخیری کے کام بند کرنے کوشش کی گئی ہے اگر آپ نے جماعت اسلامیہ برلن کو بے یارو مددگار چھوڑ دیا تو وہ دن قریب ہے کہ آپ کو جواب دہی کرنی پڑے گی:

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو۔ اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

مختصر نقل حسب ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے تو جیسا کہ آپ کو معلوم ہے جو کچھ کیا اللہ پر توکل رکھ کر کیا۔ اور خود کبھی ایک نوٹ بھی کسی اخبار میں اپنے کاموں کے بارے میں شائع نہ کیا۔ مگر لوگ اس دنیا میں ایسے ہوتے ہیں کہ کرتے کراتے خاک نہیں، اخباروں میں بڑی دور کی ہانکتے ہیں۔

اس دنیا میں اور خاص کر اس زمانہ میں ایسے ہی چلتے ہوئے حضرات کامیاب ہوتے ہیں جیسے فیروالدین واخوانہ۔

ان فیروزالدین کے ہمراہ ان کا لڑکا بھی ہے۔ یہ اس کے سامنے ایسی فحش باتیں کرتے ہیں اور باتیں ہی نہیں بلکہ اور ایسی حرکات، جس سے نہ صرف ان کے لڑکے پر برا اثر پڑتا ہے بلکہ بہت سے نوجوان ہندی لوگ جو یہاں پڑھنے آئے ہوئے ہیں وہ درحقیقت برباد ہو رہے ہیں۔

پہلے تو بہت عرصہ تک ان کا جادو زورشور سے چلا۔ مگر آخر کار اب یہ جاسوس مشہور ہیں۔ اور ان کا ارادہ ہے کہ ہندوستانیوں کو اپنی نگرانی میں لے کر انگریزوں پر خیر خواہی ثابت کریں۔ اس لئے اور بھی انہوں نے اس قسم کی تحریکات کی ہیں جو بظاہر تو خلافت اسلامی کی غرض سے معلوم ہوتی ہیں، مگر دراصل ان کے مقاصد کچھ اور ہی ہیں۔

لوگوں کا خیال ہے کہ ان کے پاس ایک تو خود بہت روپیہ ہے اور پھر کسی پوشیدہ منبع سے روپیہ کی نہریں جاری ہیں۔

بہرحال اس میں تو ذرہ بھی شک نہیں کہ یہ شخص ہر قسم کی اسلامی تحریک کے خلاف ہے۔ چنانچہ جب اس کو معلوم ہوا کہ میں جو یہاں برلن میں مدتوں سے اسلامی خدمت کر رہا ہوں، اب ایک رسالہ شائع کرنے والا ہوں اور نیز ہندوستان کے طلبہ کے لئے ہر قسم کی معاونت وغیرہ کا سامان بہم پہنچانا چاہتا ہوں، تو غالباً یہ شخص یہ سمجھ کر کہ کہیں اس کے قابو سے یہ باتیں نہ نکل جائیں، میرے پاس ملنے آیا اور بڑے تپاک سے ملاقات کی۔

ملاقات میں پہلے تو یہ کہا کہ وہ عرصہ چوبیس سال سے پولیس انگریزی میں نوکر تھا، مگر اب عدم تعاون کا طرف دار ہو گیا، اور اسلئے نوکری سے استعفاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ اپنی پرانی خدمات کے قصے بیان کر کے پھر اس نے قادیانیوں کی برائیاں کرنی شروع کیں اور مسٹر کمال الدین کی قلعی کھولی۔

غرض اس نے ان لوگوں کی ایسی برائیاں کیں کہ میں نے آج تک نہ سنی تھیں۔ مگر جب کمال الدین آئے تو دن رات ان کے ہم پیالہ وہم نوالہ اور کیونکہ وہ خود قادیانی ہیں۔

اس کے بعد کہا کہ میں نے سنا ہے کہ آپ اخبار نکالنے والے ہیں۔ میں نے کہا کہ اخبار اب مطبع میں ہے چند روز میں شائع ہوگا۔

اس پر اس نے کہا کہ ابھی اس کو شائع نہ کیجئے۔ ذرا صبر کیجئے۔ میں آپ کے لیے ہزار ہا اشرفیاں منگا دونگا۔ آپ ایک قسم کی تشکیلات بنالیں۔ یعنی نظام وغیرہ تاکہ جو بدنامی مسٹر کمال الدین کی ہو رہی ہے، آپ اس سے محفوظ رہیں، اور سارا کام مجھ پر چھوڑ دیں۔

پھر کہا میں خود یہاں مسجد تعمیرا کروا دونگا اور بہت سے وعدے وغیرہ کئے۔ ہم لوگوں کو کچھ کچھ یقین آ چلا۔

بہرحال میں نے خیال کیا کہ اخبار کو ذرا دیر میں شائع کر دیا جائے گا دیکھیں اس عرصہ میں یہ کیا کرتا ہے۔

چند روز کے بعد عبدالحمید شہیدی نے آ کر مجھ سے کہا کہ فیروز الدین نے مجھ سے یعنی شہیدی سے ذکر کیا ہے کہ مولانا کے لئے کم از کم دس اشرفیاں ماہوار کا وظیفہ مقرر کر دیا جائے تاکہ وہ بآسانی خاطر جمعی سے کام کریں۔

غرض کچھ عرصہ تک اس قسم کی باتیں سنتا رہا مگر ساتھ ہی اس کے یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اخبار مذکور میں جو چھاپا جائے پہلے فیروز الدین کو دکھلا لیا جائے۔ چنانچہ ایک مرتبہ خود فیروز الدین نے کہا کہ اس اخبار میں ہندی اور جرمن لوگوں میں باہمی شادی بیاہ کے متعلق مضامیں اور اعلانات چھاپے جائیں۔ یہاں کے... اخبار ایسی باتیں نہیں کرتے کیونکہ یہ عموماً چلتے پرزوں کے ہتھ کنڈے ہیں۔

غرض اس دن سے میں نے صاف کہہ دیا کہ ہمارا رسالہ دینی رسالہ ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں یہ باتیں جو خاص کر خود جرمنوں میں معیوب ہیں ہم کسی طرح نہیں چھاپ سکتے اور ہم کو اللہ پر توکل ہے اور اسی پر بھروسہ کر کے کام کرنا ہے۔
اس کے بعد انہوں نے کھلم کھلا مخالفت کرنا شروع کی۔ چنانچہ جب میں نے ایک جماعت اسلامیہ کا اساس ڈالنا چاہا، اور تمام ہندی جمع کئے گئے تو یہ فیروز دین بھی موجود تھا۔ میں نے کوئی گھنٹہ بھر تقریر کی۔ سب مسلمانوں نے دل و جان سے پسند کیا۔ اور امن جماعت اسلامیہ یعنی امامت کے اصولوں پر جس کا نظام اساسی تم کو بھیجا گیا ہے سب نے متفقہ قبول کیا۔ صرف فیروز دین نے مخالفت کی اور پون گھنٹہ اس کی مخالفت کرتے رہے۔ مگر نتیجہ یہ ہوا کہ کہ لوگ میری رائے کے موافق رہے۔
الغرض سارے ہندی متفق ہوئے اور جماعت اسلامیہ میں شامل ہوئے، سوائے فیروز دین کے۔
اس کے بعد سے اس نے اور بھی مخالفت کی اور مضامین شائع کرائے اور روپے منگائے۔ مگر اس وقت تک اس شخص نے اسلام کے متعلق کچھ بھی تو نہیں کیا۔ تجارت کرتا ہے اور لوگوں کو دھوکہ دیتا ہے کہ تجارت کے نفع سے اتنا حصہ اسلامی کاموں میں صرف کیا جائے گا۔
عام طور پر لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ یہ انگریزوں کا بھیجا ہوا ہے اور جس طرح انگلستان اور لندن وغیرہ کے ہندوستان کے طلبہ زیر حمایت لئے جاتے ہیں اسی طرح کا کچھ جال یہ یہاں برلن میں پھیلانا چاہتا ہے اور یہاں ہی نہیں بلکہ سارے یورپ اور دیگر ممالک میں بھی۔ اللہ کی پناہ۔
اب چند روز سے جب اس شخص کو معلوم ہو گیا کہ بغیر میری معاونت کے یہ کامیاب نہیں ہوسکتا تو پھر چند روز ہوئے میرے پاس آیا اور یہ سمجھ کر کہ میں اسلام کے لئے ہر کچھ کرنے کو تیار ہوں مجھ سے کہا کہ دیکھئے تمام مسلمان طلبا ہندؤوں کے اثر میں آ کر دین چھوڑ رہے ہیں آپ کچھ کریئے اور ان کو ہندؤوں کے اثر سے بچایئے۔ وغیرہ۔
ناظرین! ہمارے چند احباب نے فیروز الدین صاحب کا حال ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرفت دریافت کیا تھا اس پر مولانا خیری نے یہ لکھا ہے آپ دیکھئے کہ کیا کیا تدبیریں اور کوششیں مولانا کے کام میں رکاوٹ ڈالنے کی جاری ہیں تاکہ اپنے مشن کے لئے رستہ صاف ہو جائے اس اقتباس کو بنظر تعمق مطالعہ کرنے والے حضرات سمجھ لیں گے کہ اس تمام کاروائی کا منشاء مطلب اور مقصد کیا ہے ہم کو زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ۔ دردمند دل کے لئے اتنا بہت ہے۔

مولانا خیری نے جو بڑے بڑے مقتدر فلاسفر مسلمان کئے ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں

۱۔ امریکن ڈاکٹر فلسفہ ہوبرٹ یانگ (خالد)

۲۔ پروفیسر ڈاکٹر فیرنسی بوڈاپسٹ کی یونیورسٹی میں حقوق بین المللل کا مدرس

۳۔ ڈائرکٹر تعلیمات شورب

۴۔ پروفیسر ڈاکٹر کنیف مائر، جرمنی کی ایک بہت بڑی جماعت کا صدر اور اخبار کا اڈیٹر

ان کے علاوہ اور بہت سے مرد و زن مشرف باسلام ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۲۳ء جلد ۲۰ نمبر ۱۷ ص ۹۔۱۰)

میں حیدر آباد میں: نمبر ۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ کے تقاضا پر اصحاب دکن کی دعوت کو قبول کر کے ۱۳ جنوری ۱۹۲۳ء کو چلا۔ ۱۶ جنوری کو سکندر (حیدر آباد) پہنچا۔ اس ملک میں قادیانی مذہب کا چرچا بہت ہے بہت لوگ اچھے عہدوں پر اور بہت لوگ آسودہ بھی اس فرقہ میں شامل ہیں۔ سننے میں آیا ہے کہ ساری ریاست میں تقریباً ۱۵ ہزار مرزائی (قادیانی) ہو چکے ہیں۔ میں جب پہنچا اور تقریروں کا سلسلہ جاری ہوا، تو جلسہ وعظ میں ہزاروں کی تعداد میں مسلم غیر مسلم ہوتے۔ قادیانی تعلیم سن کر بہت خوش ہوتے اور خوشی کے بعد ان کو حیرانی ہوتی کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسم کے اقوال مرزا ہم سے چھپائے رکھے تھے۔

ان تقریروں میں میں نے مسلمانان حیدر آباد دکن کو توجہ دلائی کہ یہاں ایسی بڑی ذی شان اسلامی ریاست میں اس جھگڑے کا فیصلہ نہ ہوا تو کہاں ہوگا۔ حضرت نظام اس کام کو دینی خدمت جان کر متوجہ ہوکر مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی پر فریقین کی تقریریں سنیں، جو تحریر کی جائیں۔ جہاں پہنچ کر ذخیرہ معلومات کافی فراہم ہوجائے تقریریں ختم کرا کر فیصلہ لکھ دیں۔ وہ فیصلہ مع تقریروں کے جو اصل الفاظ میں ہوں کتاب میں صورت میں چھاپ کر شائع کر دی جائے۔ جس کی صورت یہ ہو کہ ہندوستان کے ہر عالم کے پاس اور ہر کتب خانہ عام میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا جائے۔ لیکن فیصلہ کا اثر یہ نہ ہوگا کہ فریق مغلوب کو غالب کا مذہب اختیار کرنے پر مجبور کیا جائے کیونکہ ایسا کرنا آیت قرآنی لا اکراہ فی الدین (دین کے بارے میں جبر کرنا جائز نہیں)، کے خلاف ہے۔

اس تحریک کا نتیجہ یہ ہوا کہ میری بے خبری ہی میں حیدر آبادی مسلمانوں نے حضور نظام کی خدمت میں درخواست دی کہ قادیانی مذہب کے متعلق گفتگو کرا کر فیصلہ کیا جائے تاکہ مسلمانوں میں آئے دن کے جھگڑے ختم ہوں۔ اس درخواست کا فیصلہ آج (۱۱ فروری ۱۹۲۳ء) تک نہیں ہوا آئندہ جو ہوگا ظاہر کیا جائے گا۔ (اس مضمون کے درج ہونے کے بعد اطلاع ملی ہے کہ دکن کے وزیر مذہبی امور نے اس معاملہ میں سرکاری دخل سے انکار کر دیا ہے منیجر اہل حدیث امرتسر)

دوسری طرف قادیانی جماعت نے بسر کردگی حاجی عبداللہ الہ دین صاحب سوداگر سکندر آباد جو ایک پرجوش اور مخیّر احمدی ہیں ایک اشتہار دیا جس میں مجھ کو حلف اٹھانے پر پانچ سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا اور شہر حیدر آباد وغیرہ میں بڑی اشاعت کی کہ میں حلف اٹھاؤں۔ حلف کے الفاظ بھی خود ہی قلم بند کئے جو یہ ہیں:

> میں ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث خدا تعالی کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد صاحب کے تمام دعاوی اور دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبد اللہ الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار روپیہ کا بھی بغور پڑھا مگر میں نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وثوق اور کامل اتمان اور یقین سے یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے یہ دعاوی والہامات جو چودھویں صدی کے مجدد و امام وقت و مسیح موعود مہدی معہود وامتی نبی ہونے ہونے کے متعلق ہیں وہ سراسر جھوٹ اور افتراء اور دھوکہ اور فریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں ۔ برخلاف اس کے عیسیٰ وفات نہیں پائے بلکہ وہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور ہنوز اسی خاکی جسم کے ساتھ موجود ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور وہی مسیح موعود ہیں اور مہدی علیہ السلام کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا جب ہوگا تو وہ اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کر کے (کیا افتراء ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اسلام کو دنیا میں پھیلاویں گے مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں نہ مہدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں نہ امتی نبی ہیں بلکہ ان غلط دعاوی کے سبب میں ان کو مفتری اور کافر اور خارج از اسلام سمجھتا ہوں۔ اگر یہ میرے یہ عقاید خداتعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف وصحیح احادیث کے خلاف ہیں اور غلام احمد صاحب قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعووں میں خداتعالیٰ کے نزدیک سچے ہیں، تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے ذوالجلال خدا! جو تمام زمین وآسمان کا واحد مالک ہے، اور ہر چیز کے ظاہر وباطن کا تجھے علم ہے، پس تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں، تو ہی قہار اور غالب اور منتقم حقیقی ہے اور تو ہی علیم وخبیر سمیع وبصیر ہے۔ اگر میں اپنے اس حلف میں محض ضد وتعصب یا ہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں، تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر یا کسی ایسی غضب ناک وعبرتناک عذاب میں مبتلا کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو، تاکہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا جس کی پاداش میں خداتعالیٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی ہے۔ آمین آمین آمین ۔ پس یہ حلف ہزار وعظ کا ایک وعظ ہوگا عالم فاضل عوام تمام پر یہ بات جسقدر موثر ہوگی کوئی تقریر یا کوئی دلیل نہیں ہوسکتی۔ براہ کرم مولوی ثناء اللہ صاحب توجہ فرمائیں۔ ہم پانچ سو روپیہ نقد لے کر تیار ہیں۔ انصاف پسند پبلک سے ہمیں قوی امید ہے کہ وہ بھی مولوی ثناء اللہ صاحب سے خصوصاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کے لئے ورنہ اس پیش کردہ فیصلہ کے لئے بزور استدعا کرے گی۔
یہ تو ایک حلفیہ شہادت ہے۔ پس ہمیں امید ہے کہ و لا تکتموا الشهادة کے ماتحت مولوی ثناء اللہ صاحب ضرور ہمارے پیش کردہ آسان فیصلہ کو لاطائل عذرات سے نہ ٹال دیں گے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میں نے اپنے وعظ کے جلسوں میں جس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمان ہوتے تھے اس اشتہار کے متعلق ذکر کیا کہ چونکہ یہ معاملہ سب مسلمانوں سے تعلق رکھتا ہے اسلئے آپ لوگ میرے جواب کو پسند کریں تو میں بھی جرأت سے شائع کردوں سب نے اس جواب کو پسند کیا جو یہ ہے:

چونکہ سال تک زندہ اور سلامت رہنے میں میں سچا ثابت ہونگا اس لئے بعد سال خلیفہ قادیان (میاں محمود احمد قادیانی) اور مشتہر عبداللہ الہ دین صاحب بحکم کونوا مع الصادقین قادیانی مذہب چھوڑ کر میرا ساتھ دیں اگر اس حال میں بھی قادیانی مذہب نہ چھوڑیں تو دس ہزار روپئہ تاوان دیں۔

اسکا جواب آج (۱۱ فروری) تک نہیں پہنچا آئندہ باید

مسلمانان حیدرآباد اقوال قادیانی سننے کے بڑے مشتاق ہیں کہتے ہیں کہ ہم تو آج تک بے خبری میں رہے، الحمد للہ کہ اب ہم خبردار ہوئے یہاں کے مقامی اخبار، رہبر دکن، میں تائبین کی فہرست چھپنی شروع ہوگئی ہے سب سے پہلا تائب کوئی صاحب مولوی مزمل اللہ ہیں آج (۱۱ فروری) کے پرچے میں جن کی توبہ درج ہے۔ امید ہے اور بھی بہت سے سعید الفطرت ظاہر ہوں گے۔ انشاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۸ ص ۱-۲)

ابلیس کون ہے

جناب محمد حسن صاحب کوٹ امین، لائل پور پنجاب سے لکھتے ہیں

(اہل حدیث کے جلد رواں کے کسی نمبر میں عمر دین قادیانی کے اپنے لیکچر میں جو قادیانی جلسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیا تھا مرزا صاحب کے مقابلہ میں ابلیس کا درجہ ہے اس کے متعلق میرا مضمون مضمون ملاحظہ ہو)۔

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں

یا ایھا القادیان: کہتے ہیں کہ غازی اکبر بادشاہ نے ایک دفعہ اپنے حکام اور خادمین کے نام ایک حکم نامہ جاری کیا تھا کہ کسی مذہب کی تصدیق وتکذیب کے معاملہ میں دخل نہ دیا کریں اور نہ کسی کے مذہب کو برا بھلا کہا کریں کیونکہ مذاہب اور الہام کا معاملہ منجانب اللہ ہوا کرتا ہے۔ ہر ایک مدعی مذہب اور مدعی الہام من عند اللہ ہونے کا دعویٰ کیا کرتا ہے اگر دراصل جھوٹا ہو اور ہم نے اسے سچا کہا، تو گویا ہم نے ایک کاذب کو صادق کہا جو سراسر غلطی ہے۔ اس طرح اگر وہ فی الحقیقت سچا ہو، اور ہم نے اس کو جھوٹا کہا تو یہ بھی غلطی ہوگی کہ ایک سچے کو جھوٹا کہا۔ اسلئے کسی مذہبی معاملہ میں دست اندازی نہ کیا کریں مگر اقتدار حکومت اور تحکم سلطنت کے قوانین کو ہر حالت میں ملحوظ رکھا کریں (او کما قال) روینا عن ابی الفضل

خداوند جن کو اقبال عطا فرمایا کرتا ہے ان کو اہلیت اقبال بھی عطا فرمایا کرتا ہے۔ یہ اکبری خیال جس کو کسی قدر تشریح سے بیان کیا گیا ہے..

ان یك صادقاً یصبكم بعض الذی یعدكم

کے مطابق معلوم ہوتا ہے۔ اور

لاتصدقوا و لا تکذبوا ولکن قولوا آمنا بالله (او کما قال) ...

اس حدیث پاک کے بھی مطابق معلوم ہوتا ہے۔

ان احکام کے ماتحت ہم کسی مذہب کی تصدیق تکذیب نہیں کر سکتے اور نہ کسی مدعی الہام کو صادق کاذب کہہ سکتے ہیں۔ مگر بعض الہاموں اور پیش گوئیوں کا ظہور پذیر ہو جانا ایک نہ ایک جانب کو ترجیح دیتا ہے۔ چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والاکلمہ طیبہ اور جملہ مقدسہ جو جناب مسیح موعود مہدی مسعود آیۃ من آیات اللہ حجۃ من حجج اللہ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے ارشاد فرمایا اس کے وقوع ہونے میں تو کسی دلیل کی ضرورت ہے نہ کسی برہان کی حاجت۔ اس جملہ مقدسہ کی صداقت کے لئے صرف سید القوم ثناء اللہ کا وجود ہی کافی ہے اس لئے یہ الفاظ تو ٹھیک واجب الاذعان معلوم ہوتے ہیں اور یہ تو سید القوم جانیں اور رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدنبین کے اصحاب کبار، اورحوراء جانین ۔ مارا چہ کار

اس وقت جو بات غور طلب ہے جسکے بارے میں استفتاء کیا جا تا ہے وہ یہ ہے کہ بحر رسالت کے شناور، دریائے نبوت کے تیراک اور ہر نبی کے جام نبوت کے هنیئاً مریئاً ہضم فرمانے والے، مہدی موعود مرزا صاحب غلام احمد کے اقوال میں سے ایک قول شریف یہ بھی ہے کہ:

عیسی کجاست تابنہد پا بمنبرم

اور دوسری وحی شریف یہ نازل ہوئی کہ:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

سبحا ن الله و بحمده ، تعا لی شا نه وعز بر ها نه۔ کیا ہی شان دار عظیم الشان کلام پاک ہے۔ کیوں نہ ہو کلام ایسی سید ا لکلا م کلا م الملو ك ملو ك الكلا م کوئی جھوٹ تھوڑا ہی ہے۔

آخر آپ حضور پرنور محبط جبریل تاجدار روحانیت اور علمبر دار صداقت اور شہسوار رسالت (مرزا صاحب قادیانی) جو دنیا جہان کی راہ نمائی کے لئے تشریف لائے تھے جنہوں نے بادیہ ضلالت کے گم گشتگان کو اپنے جام نبوت کے فضلہ مقدسہ کی چند بوندوں سے سیراب کر کے منتہائے مقصود تک پہنچانا تھا کیوں نہ ایسے کلمات طیبہ اور الفاظ مزکی ارشاد فرماتے۔

خیر مطلب یہ کہ آپ کا مذکورہ الہام ہدایۃ التیام بہت ہی قابل توجہ ہے کیونکہ خداتعالی کے ملہم کو محض باتوں باتوں میں ٹال دینا نامناسب معلوم ہوتا ہے۔ خصوصاً مذکورہ بالا الہام ہدایت انجام میں جس کو قادیان شریف کے حفاظ وقراء قرآن مجید کی بجائے بطور ورد، وظیفہ، اور روز پنجگانہ کے علاوہ رمضان کی تاویح میں بطور منزل تلاوت فرما کر محظوظ ہوتے ہونگے ان کی وجوہات کی بنا پر بہت توجہ کے مناسب ہے۔

خداتعالی فرماتا ہے:

انّ مثل عیسی عند الله کمثل آ دم عیسی آدم کے مثیل ہیں

اور آدم کے مدمقابل جس نے یہ کہا تھا کہ میں اس سے بہتر ہوں (انا خیر منه) وہ کون تھا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب جناب ممدوح منبع محامد واخلاق حمیدہ ولسان ستودہ کے فرمان ذی شان:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

کو دیکھنا چاہیے۔ آدم کا مقابل تو ہوا وہ، اور مثیل آدم (عیسی) کے مقابل انا خیر منه (میں بہتر ہوں) کہنے والا کون ہوگا۔ ذرا تھم کر جواب دینا۔

اب کیا کریں۔ چہ فرمائند علمائے دین مبین وفضلائے وقراء وحفاظ کہ بحق الہاماتِ قدسیہ اخلاص ...کاراں وگنہگاراں بچہ وجہ ممکن باشد عنداللہ ماجور وعندالناس مشکور باشند

سید القوم ثناء اللہ کے آخری فیصلہ کی بابت کہا جا سکتا ہے کہ یہ قضیہ اتفاقیہ ہے جو اذا جاء الحق و زهق الباطل کی طرح اذا مات المرزا فالثناء الله صادق بھی وقوع میں اتفاقیہ طور پر آ چکا ہے۔ لیکن اس کا کیا علاج کیا جائے کہ وہ کلمات سراپا ہدایات تو مستجاب الدعوات کی جناب والا سے رجسٹری شدہ محمدی خط کا حکم رکھتے ہیں ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ اور ذرا سے انکار سے واصل جہنم کئے دیتے ہیں۔

عرض بخدمت قادیان

میں خلوص سے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جس طرح آپ یعنی مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں کو غصہ ہوتا ہے ویسے ہی سید القوم ثناء اللہ کے محبوں کو بھی سخت صدمہ ہوتا ہے۔ امید ہے کہ اب قادیانی زہریلے الفاظ سے اجتناب فرماتے رہیں گے اور شیطان ابلیس وغیرہ کے القابات اپنے واپس قادیان شریف میں جمع کر لیں گے۔ وہ تقریر جو بابو عمر الدین صاحب نے قادیان کے جلسہ پر بیان کی ہے جس کو اہل حدیث امرتسر ۹ جنوری ۱۹۲۳ء میں نقل کیا گیا ہے بہت ہی بزدلانہ حملوں سے مملو ہے۔ اس قسم کے الفاظ شان علم کے بہت ہی خلاف ہوا کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۸ ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی زیارت

جناب منشی مولا بخش صاحب کشتہ امرتسری لکھتے ہیں:

پچھلے دنوں جب مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں پر امرتسر میں مقدمات ہوئے تھے، تو مرزا صاحب، مولانا ثناء اللہ صاحب کے پاس امرتسر میں تشریف لائے تھے جن کو میں واپس بخیریت تمام ان کے قیام گاہ کے قریب پہنچا آیا تھا۔

آج جمعہ ۲۳ فروری ۱۹۲۳ء پھر مرزا صاحب کی زیارت مجھے ہوئی۔ مرزا صاحب اور قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل غالباً قادیان کے کسی گلی کوچے کے مقام پر کھڑے تھے کہ علیک سلیک ہوئی۔ قاضی اکمل صاحب نے مجھے مخاطب کر کے کہا کہ مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت مسلمانوں میں کیوں ہے؟

میں نے کہا یہ ایک کھلی حقیقت ہے کہ مسلمان ایک سادہ قوم ہے اگر کوئی اس کی موانست کا دم بھرے تو یہ اسپر جان قربان کرنے کو تیار ہے چنانچہ مرزا صاحب جب تک اسلام کی اشاعت کا دم بھرتے رہے مسلمان ان کے دست و بازو بنے رہے لیکن جب آپ نے اپنے دعاوی بیان کرنے شروع کر دیئے اور ان کو اس قدر اہمیت اور طوالت دی کہ آپ کو یہ بھی یاد نہ رہا کہ ہم ایک جگہ کیا لکھ آئے ہیں اور دوسری جگہ کیا کہہ رہے ہیں، تو مسلمانوں میں بدگمانی پیدا ہوئی اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہ ہماری سادگی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر ایک نئے رنگ میں پیری مریدی کا سلسلہ قائم کرنا چاہتے ہیں اور بس۔ کیونکہ اسلام تو بذاتہ ایک مکمل مذہب ہے اس کو نہ نیا جامہ پہننے کی ضرورت ہے نہ اس میں کوئی کمی ہے جس کی درستی کے لئے کسی نئے صنعت کار کی حاجت ہو۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے میری گفتگو کو خاموشی سے سنا۔ قاضی اکمل صاحب کچھ جواب دینا چاہتے تھے کہ کسی نامعلوم طریقہ سے ہم سب میں جائی ہوگئی اور یہ نظارہ یہیں ختم ہوگیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۸ ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تائبین

حیدرآباد دکن کا روزانہ اخبار رہبر دکن لکھتا ہے کہ ۱۹ فروری تک مولانا ثناء اللہ صاحب کے مواعظ کے اثر سے ۱۳ قادیانی تائب ہو چکے ہیں۔ اللھم زد فزد (منیجر)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۸ ص ۱۳)

میں حیدرآباد میں: نمبر ۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حیدرآباد دکن ایک بڑی اسلامی ریاست ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ آج جو یہاں کی حالت ہے پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے۔ پہلے زمانہ میں حضور نظام کے سامنے سجدہ ہوتا تھا۔ پیروں فقیروں کے سامنے قبروں وغیرہ پر تو عام دستور ہے۔ موجودہ حضور نظام کے سامنے جب سجدہ ہوا، تو آپ نے فوراً حکم جاری فرمایا کہ کوئی انسان کسی انسان کو سجدہ مت کرے۔ عرسوں کی بدعات بھی بہت کم ہو گئیں۔ محرم کی رسوم تو ایسی ہوئیں کہ قریب عدم کے آ گئیں۔ لیکن علوم اسلامیہ سے بے خبری عام طور پر جو دوسرے بلاد میں پائی جاتی ہے، یہاں بھی ہے۔ ہمارے خیال میں قرآن مجید کے ترجموں کے حلقہ درس سے عوام کو جو فائدہ ہوتا ہے اس کے برابر کسی سے نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے علوم اور درسگاہیں تو خاص طلباء کو مفید ہوتی ہیں لیکن عوام جو ان درس گاہوں میں نہیں جاتے، ان کے لئے درس قرآن مجید جیسی کوئی چیز نہیں۔ حضور نظام کے حکم سے ایک مدرسہ دینیات ایسا بھی جاری ہے جس میں مزدور پیشہ تعلیم پا سکتے ہیں بیشک یہ طریق بھی عمدہ ہے میں نے معلوم کیا کہ تعلیم پر حضور کو بڑی توجہ ہے اس توجہ پر بھروسہ کر کے یہ امید کرنا بالکل صحیح ہے کہ اگر گوش گذار کیا جائے تو جبریہ تعلیم کا حکم ہو جانا کچھ بعید نہیں ورنہ موجودہ رفتار سے اہل ریاست علم سے بہت دور ہیں۔

حیدرآباد میں ایک سوشل سوسائٹی ہے۔ اس نے ایک جلسہ میں میری تقریر قومی تعلیم پر کرائی جس میں میں نے قومی تعلیم کا مسئلہ مفصل بیان کیا۔ جبریہ تعلیم بقدر پرائمری میں مذہبی اور اخلاقی تعلیم کا حصہ کافی رکھنا مفید ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روز میں مکہ مسجد گیا تو دیکھا وہاں بچے قرآن مجید حفظ کر رہے ہیں۔ استاد اکبر نے چند بچوں سے قرآن مجید سنوایا۔طبیعت خوش ہوئی۔ کتاب الرائے پیش ہونے پر میں نے لکھا کہ ریاست کے نابینا بچے سب اس مدرسہ میں داخل ہو کر حفظ کریں تو بہت مفید ہوگا ذمہ دار افسر حضور نظام کے گوش گذار کر دیں تو ایسا شاہی فرمان جاری ہونا کوئی بعید نہیں۔

ریاست حیدر آباد میں محرم وغیرہ کے موقع پر جتنی خرابیاں ہوتی تھیں، دنیا بھر میں شائد کہیں نہ ہوتی ہوں گی۔موجودہ فرمانروا نے ان میں اتنی بندش کر دی ہے کہ کہنے والے کہتے ہیں اب تو یہاں محرم گویا ہوتا ہی نہیں۔ میں نے اندازہ لگایا ہے کہ ابھی شاہی توجہ کی ضرورت ہے۔

ریاست میں عرب قوم ایک اچھی تعداد میں بستی ہے اور وہ شافعی ہیں۔نماز میں سب آمین بلند کہتے ہیں۔ان کے ایسا کرنے سے یہاں کے لوگ آمین بالجہر سے مانوس ہیں۔پنجابیوں کی طرح ان کو آمین بالجہر اور رفع یدین سے وحشت نہیں۔اس لئے اہل حدیثوں کو کسی مسجد میں آمین رفعیدین کر کے نماز پڑھنے میں دقت یا رکاوٹ نہیں۔

ایک دفعہ میں نے شہر حیدر آباد کی مسجد چوک میں جمعہ پڑھا۔جمعہ کا خطبہ تو اسی طرح تھا جس کے الفاظ کانوں میں پڑیں مگر معنی نہ پڑیں۔خیر یہ تو ایک عام اسلامی حالت ہے۔خاص بات جو دیکھی وہ یہ تھی کہ بعد نماز جمعہ خاص شافعیہ نے ظہر احتیاطی کی نماز با جماعت پڑھی۔میں نے ایک پڑھے لکھے عرب شافعی سے پوچھا کہ یہاں تو بادشاہ بھی مسلمان ہے، پھر کون سی شرط مفقود ہونے سے ظہر احتیاطی پڑھتے ہیں؟ اس نے کہا صحت جمعہ کیلئے ایک ہی جگہ ہونا ضروری ہے۔چونکہ جمعہ متعدد جگہ ہوتا ہے اس لئے ظہر با جماعت لازم ہے۔میں نے کہا یہ حکم امام شافعی کا ہے۔ہنس کر بولا نہیں رسم ہے۔

یہ بات عجیب دیکھی ہے کہ قادیانی مضامین سننے کے لوگ بڑے شائق ہیں گویا مجھ سے پہلے کانوں میں قادیانی آواز پہنچ چکی ہے جس کی وجہ سے بعض لوگ قادیانی نبی کے پیرو ہو چکے ہیں اور اکثر اس کی آواز سے واقف ہو چکے ہیں۔قادیانی تحریک بھی خفیہ جاری ہے۔بعض ذی اثر لوگ حاکم وکیل سوداگر قادیانی مذہب قبول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر چکے ہیں۔ میری تقریروں سے مسلمانوں کو ایسی دل چسپی ہوئی کہ ہزاروں کی تعداد میں جلسہ میں آتے اور تقریر کے علاوہ سینکڑوں کتابیں میری تصنیف تردید قادیانی کی خریدتے اور بزبان قال کھلا کہتے ہیں کہ ہم پر خدا نے بڑا فضل کیا ورنہ ہم تو بے خبری میں پھنس جاتے۔

یہ تو اخبار کے ناظرین کو اور میری تقریروں کے حاضرین کو خوب معلوم ہے کہ قادیانی مذہب کے متعلق میرا یہی طریق ہے کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے اصلی الفاظ سنایا کرتا ہوں، اپنی طرف سے کچھ نہیں کیا کرتا۔ اگر ان میں تعارض ہو تو لوگ خود بخود سمجھ جاتے ہیں، غلطی ہو معلوم کر لیتے ہیں۔

حیدرآباد میں میرا یہی طریقہ رہا۔ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۸ فروری میں یہاں کی رپورٹ چھپی ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے شہر میں گند پھیلا دیا۔ ۱۵ فروری کے جلسہ عام میں میں نے اخبار الفضل کی اس شکایت کا ذکر کر کے حاضرین سے پوچھا کہ میں نے کبھی کوئی بات اپنی طرف سے کہی؟ سب نے کہا نہیں۔ پھر میں نے کہا یہ جو لکھتے ہیں گند پھیلا دیا، اسکی مثال یہ ہے کہ کسی بیمار کے پیٹ میں بندش ہو ڈاکٹر اس کو دستور کر کے اسکے پیٹ سے گند نکالے۔ اس گند کی بدبو سے تنگ آ کر کوئی شخص یوں کہے کہ ڈاکٹر نے گند پھیلا دیا تو کیا یہ ڈاکٹر کا گند ہے؟ یا اس بیمار کا؟

سب نے بالاتفاق کہا بیمار کا۔

پس میں نے یہ کہا میں ان معنی سے الفضل کے رپورٹر کی تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ لوگوں تک پہنچا دیئے جو درحقیقت بقول الفضل گند ہے۔ الفضل نے ۱۸ جنوری کے پرائیویٹ مباحثہ کا ذکر کر کے جو دروغگوئی کی ہے اس کی بابت آئندہ اظہار ہوگا۔ انشاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۹ ص ۱-۲)

حاجی یونس شروانی رئیس دتاؤلی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا حاجی یونس خان شروانی رئیس دتاؤلی ضلع علی گڈھ، ایک رئیس اور ذی علم ہیں۔ حیدرآباد میں اپنے عزیزوں سے ملنے آئے تھے۔ قادیانی مذہب سے بھی آپ کو دلچسپی ہے۔ آپ نے بھی قادیانی جماعت کے سرگروہ عبداللہ الہ دین صاحب کو خط لکھا کہ مجھ سے مباحثہ کرلو یا کرالو۔

جواب آیا کہ (قادیانی) مباحثہ کو تیار ہیں۔ آپ حفظ امن کا انتظام کر کے اطلاع دیں، تو ہمارے علماء آنے کو تیار ہیں۔

حاجی صاحب نے جواب میں لکھا کہ میں تو یہاں مسافر ہوں۔ میں حفظ امن کا ذمہ دار کیسے ہوسکتا ہوں، اور انتظام کیسے کرسکتا ہوں۔ یہاں تو آپ کا فرض ہے۔ اگر آپ علی گڈھ آئیں تو سب کام میرے ذمہ ہے۔ اس کا جواب ابھی نہیں گیا تھا کہ حاجی صاحب اپنے قیام کے دن پورے کر کے علی گڈھ تشریف لے گئے۔

ہمارے خیال میں قادیانیوں کا مذکورہ جواب بالکل غلط ہے۔ ان کو چاہیے تھا کہ حاجی صاحب کو لکھتے کہ بسم اللہ آپ اکیلے یا چند احباب کو ساتھ لے کر ہمارے مکان پر تشریف لے آویں۔

مگر واقعہ یہ ہے کہ مباحثہ سے تو ان کی روح قبض ہوتی ہے۔ ایک ہی روز تھوڑا سا وقت سامنے آکر مباحثہ کے نام سے گھبرا رہے ہیں۔ ۱۴ فروری کی شب کو ان کا جلسہ تھا جس میں احمدی اور محمدی سب ملا کر کوئی ڈیڑھ سو آدمی ہوں۔ جلسہ کے کارڈ جو شائع کئے ان میں تو یہ لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے اعتراضوں کے جواب دیئے جائیں گے۔ مگر تقریر میں شیخ عبدالرحمان (مصنوعی) مصری نے کسی اعتراض کا نام تک نہ لیا، بلکہ صرف نزول مسیح پر گفتگو کرتے رہے۔ اخیر میں مولوی محمد امین نے کہا میں کچھ پوچھنا چاہتا ہوں، تو مصری صاحب نے کہا آپ کو ہم جانتے ہیں اور ہم کو آپ جانتے ہیں، اس لئے آپ کو اجازت نہیں۔

کیا خوب دلیل ہے حالانکہ اس جاننے کا مقتضا یہ ہونا چاہیے تھا کہ وقت دیتے نہ کہ روکتے۔ مگر اصل بات یہ ہے کہ واقعی ان کے جانتے یہی نتیجہ ہے کیوں؟

وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۹ ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی آمد ثانی

حضرت احمد مجتبیٰ کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسری لکھتے ہیں:

الحمد لله رب العالمين الصلوة و السلام على خاتم النبيين و على آله و اصحابه اجمعين

محمدی: جناب مرزا صاحب قادیانی کا کیا دعویٰ تھا؟

احمدی: جناب مرزا صاحب نے اپنے دعویٰ کو تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۹۵ پر یوں لکھا ہے:

میرا دعویٰ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں آئے گا۔

محمدی: مرزا صاحب کیسے مسیح موعود ہو سکتے ہیں؟ حضرت مسیح ابن مریم تو آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے اور آج تک آسمان پر ہیں اور کسی زمانہ میں آسمان سے نازل ہوں گے۔

احمدی: حضرت مسیح مصلوب نہیں ہوئے اور نہ آسمان پر گئے اور نہ امید رکھنی چاہیے کہ وہ پھر زمین پر نازل ہوں گے بلکہ وہ ایک سو بیس سال برس کی عمر پا کر سری نگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور وہاں محلّہ خان یار میں ان کی قبر ہے (مسیح ہندوستان میں۔ص ۱۲)

محمدی: ہم نے یہ بات آج نئی سنی ہے کہ حضرت ابن مریم کی قبر ملک کشمیر کے شہر سری نگر کے محلّہ خان یار میں ہے۔ صحیح بخاری شریف جلد اول کے صفحہ ۴۹۰ پر تو ایک مرفوع صحیح روایت میں تو یہ بات لکھی ہے کہ مسیح ابن مریم نازل ہوں گے پس اگر مسیح ابن مریم فوت ہو گئے ہیں تو ان کے نازل ہونے کی خبر کس طرح دی گئی ہے۔

احمدی: جناب مرزا صاحب حمامۃ البشریٰ مطبوعہ ۱۳۱۱ھ کے حاشیہ صفحہ ۱۸ پر لکھتے ہیں:

و العجب من القوم انّهم يفهمو ن من نزو ل عيسى نزو له من السّماء و يز يدو ن لفظ السّماء من عند هم و لا تجد اثراً منه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی حدیث (ترجمہ: اور تعجب آتا ہے قوم سے کہ وہ سمجھتی ہے نزول عیسیٰ سے ان کا نازل ہونا آسمان سے اور زیادہ کرتے ہیں سماء کا لفظ اپنی طرف سے اور نہ پاوے تو کوئی اثر اس سے بیچ حدیث کے)۔

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی، انجام آتھم کے صفحہ ۱۲۹ پر لکھتے ہیں کہ نہیں آیا بیچ کسی حدیث کے آسمان سے اترنے کا لفظ۔

محمدی: مرزا صاحب نے حمامۃ البشری کے صفحہ ۱۸ کے حاشیئے اور انجام آتھم کے صفحہ ۱۲۹ و ۱۴۸، تحفہ بغداد کے صفحہ ۴۷؟ پر لکھا ہے کہ:

حدیث میں آسمان کا لفظ نہیں آیا ہے۔

اب میں ذیل میں دو حدیثیں نبی کریم ﷺ کی لکھتا ہوں جس میں لفظ سماء کا آیا ہے۔

روایت نمبر ۱۔ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸، منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۶، اور حجج الکرامہ صفحہ ۴۲۳ پر لکھا ہے:

قال ابن عباس قال رسول الله فعند ذلك ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء علی جبل افیق اماماً هادیاً و حکماً عادلاً ... مربوع الخلق اصلت سبط الشعر بیده حربة یقتل الدجال فاذا قتل الدجال تجع الحرب اوزارها الحدیث

اخرجه اسحاق بن بشیر و ابن عساکر

روایت نمبر ۲۔ امام بیہقی کتاب الاسماء والصفات طبع ۱۳۱۳ھ انوار احمدی الہ آباد کے صفحہ ۳۰۱ پر لکھتے ہیں:

انّ ابا هریره قال قال رسول الله ﷺ کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم و امامکم منکم

نوٹ۔ ۱: ان دونوں حدیثوں میں سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان سے نازل ہوں گے۔ پس ان کا آسمان پر اٹھایا جانا اور اب تک آسمان پر رہنا ثابت ہو گیا۔

نوٹ ۲: روایت نمبر ایک میں الفاظ ینزل اخی عیسی بن مریم من السماء کے الفاظ ہیں مگر مرزا صاحب قادیانی حمامۃ البشری کے صفحہ ۸۸ پر اس روایت کو یوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں:

و فی حد یث ابن عباس قا ل سمعت رسو ل الله ﷺ یقول ینزل ا خی عیسی ابن مریم علی جبل ا فیق اماماً ھا دیاً حکماً عا د لاً بیده حربة تقتل الد جال و تضع الحر ب اوزار ھا

رو ی عن ابن عباس قا ل قا ل رسو ل الله ینز ل ا خی عیسی بن مر یم علی جبل افیق اما ماً ھا دیاً حکماً عا د لاً بیده حربة یقتل به الد جا ل۔ (ص ۸۹)

ناظرین مرزا غلام احمد صاحب قا دیانی کی لیاقت دیکھئے کہ دونوں صفحوں پر اس روایت کو لکھتے ہیں مگر الفاظ من السماء کو اپنے مطلب کے مخالف پا کر چھوڑ دیتے ہیں میں احمدیوں سے پوچھتا ہوں کہ کرشن اوتار صاحب نے اس جگہ امانت سے کیوں کام نہ لیا۔

احمدی: روایت نمبر ا تو حدیث کی ان کتابوں میں سے ہے جو طبقہ رابعہ میں سے ہیں اور طبقہ رابعہ کی کتب حدیث کو ہم کس طرح صحیح مان لیں۔

محمدی: شیشے کے محل میں بیٹھ کر دوسروں پر پتھر پھینکنا اچھا کام نہیں ہے۔ خود آپ کے پیرومرشد کرشن قادیانی نے تحفہ گولڑ ویہ صفحہ ۱۲۵ کے حاشئے پر تفسیر درمنثور کے حوالے سے حدیث کی ایسی کتابوں سے روایتیں نقل کی ہیں جو کتابیں طبقہ رابعہ سے ہیں پہلے اپنے گھر کی خبر لیجئے پھر دوسروں پر اعتراض کیجئے۔

احمدی: روایت نمبر ۲ کی بابت گذارش ہے کہ اس روایت کے آگے امام بیہقیؒ نے لکھا ہے: رواه البخاری فی الصحیح عن یحی بن بکیر و ا خر جه مسلم من و جه آ خر عن یو نس۔ حالانکہ یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ نہ تو بخاری میں ہے نہ مسلم میں۔

محمدی: عرض یہ ہے کہ کتاب الاسماء والصفات، بخاری اور مسلم کی طرح مسند کتاب ہے مشکوۃ کی طرح مخرج کتاب نہیں۔ یعنی اس میں جو روایتیں امام بیہقیؒ لائے ہیں وہ اپنی سند کے ساتھ لائے ہیں، حدیث کی کسی کتاب سے نقل نہیں کی تاکہ ہمیں اس کے الفاظ کو حدیث کی کسی دوسری کتاب میں تلاش کرنا پڑے اس کے بارے میں دیکھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۳ ستمبر ۱۹۲۲ء
امام بیہقی اسی کتاب کے صفحہ ۲۸۲ پر ایک روایت ابوداؤد.. سے لائے مرفوعاً لائے ہیں اور بخاری کا نام لیتے ہیں حالانکہ یہ روایت ان الفاظ کے ساتھ بخاری میں نہیں ہے۔
احمدی: چونکہ کتاب الاسماء و الصفات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کے بعد غیر احمدیوں کے ہاتھوں ۱۳۱۳ھ میں انوار احمدی الہ آباد میں چھپی ہے اسلئے قرین قیاس ہے کہ یہ لفظ مولویوں نے اپنی طرف سے بڑھا دیا ہو (ریویو آف ریلی جنز مارچ ۱۹۲۲ء ص ۸۵)
محمدی: واضح ہو کہ کتاب الجوائز والصلاۃ طبع ۱۲۹۷ مطبع نظامی کانپور کے صفحہ ۲۵۹ پر بھی یہ روایت اسی حوالے سے لکھی ہوئی ہے اور اس میں الفاظ من السماء موجود ہیں اور یہ کتاب مرزا صاحب کے دعوی مسیحیت سے گیارہ سال پہلے کی شائع ہو چکی ہے ۱۲۹۷ھ مطابق ۱۸۸۰ء میں جو مسلمان موجود تھے کیا انہوں نے مرزا صاحب کی عداوت سے یہ الفاظ زیادہ کر دیئے تھے؟
احمدی: یہ الفاظ حدیث میں کہاں کہ مسیح ابن مریم جسد عنصری کے ساتھ نازل ہوگا۔، مجھے جسد عنصری کے الفاظ حدیث سے دکھاؤ۔
محمدی: تم عجب ضدی آدمی ہو۔ جب احادیث نبویہ سے مسیح ابن مریم کا آسمان سے نازل ہونا ثابت ہو گیا تو مسیح کا رفع اور حیات کا مسئلہ ثابت ہے اگر کہا جائے کہ میاں صاحب قادیانی کشمیر سے آنے والے ہیں تو اس سے میاں صاحب کا کشمیر میں تشریف لے جانا اور وہاں رہنا ثابت ہوتا ہے۔ اس کے لئے یہ کہنا ضروری نہیں کہ میاں صاحب قادیانی جسم عنصری کے ساتھ کشمیر سے تشریف لانے والے ہیں۔ مرزا صاحب نے مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا تھا (عسل مصفی ص ۵۲۸) اور احمدی بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مثیل مسیح مانتے ہیں۔ اس لئے میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ حدیث کی کسی کتاب سے مرفوع یا موقوف روایت نکال کر دکھائیں جس میں یہ لکھا ہو کہ ایک مثیل مسیح امت محمدیہ میں سے پیدا ہوگا۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۱۹ ص ۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حیدر آباد میں: نمبر۴

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچوں میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہیں کہ میں حسب تقاضا احباب دکن ۱۶ جنوری کو سکندر آباد (چھاؤنی حیدر آباد) میں پہنچا اس روز سے آج (۳ مارچ ۱۹۲۳ء) تک کے واقعات بالاختصار درج ذیل ہیں۔

۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء کو پہلا جلسہ وعظ ہوا جس میں ہزاروں کی تعداد میں مسلمانان حیدر آباد شریک تھے۔ بس اس ایک تقریر کا غلغلہ اٹھا کہ اس کے بعد سکندر آباد کی باری نہ آئی (آج ۳ مارچ کو سکندر آباد میں وعظ ہے)۔

بلدہ حیدر آباد و بیرون بلدہ میں جلسے ہوتے رہے۔ آج (۳ مارچ) تک مختلف مقامات پر ۲۴ جلسہ ہائے وعظ ہوئے جن میں میں اعلان کرتا رہا کہ میں قادیانی نبی کی تردید نہیں کرتا بلکہ ان کے ملفوظات آپ تک پہنچاتا ہوں۔

بس کتب مرزا سے حوالجات پڑھ پڑھ کر سنائے جاتے۔ حیدر آبادی پبلک قادیانی نبی کا کلام سن کر حیرانی میں بزبان حال کہتی ہے:

آنچہ من شنوم بہ بیداری ست یا رب یا بخواب

کیا کوئی شخص کلمہ اسلام منہ پر لا کر ایسے ایسے الفاظ منہ سے نکال سکتا ہے مثلاً قول مرزا:

انبیاء گرچہ بودہ اند کسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے
آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

نوٹ: مرزا صاحب کے یہ ملفوظات ہو بہو پہنچاتے ہوئے کہیں میرے منہ سے یہ بھی نکل گیا کہ میں حضرت صاحب کے الفاظ ہو بہو پہنچانے کا ذمہ دار ہوں اس کا ذمہ دار نہیں ہوں کہ کوئی فقرہ یا لفظ خلاف محاورہ اہل زبان کے کیوں ہے مثلاً اس شعر میں ۔ داد، کے دونوں مفعولوں پر علامت فعولیت (لفظ را) لائے ہیں تو یہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک قسم کی تجدید ہوگی۔

قادیانی مبلغوں اور حیدر آبادی جماعت مرزائیہ نے یہ طریق اختیار کر رکھا تھا کہ میری تقریر کا بذریعہ اشتہار جواب دیتے کیونکہ ان کی تقریر سننے کو تو لوگ جاتے نہ تھے۔ چنانچہ اس اعتراض کا جواب بھی انہوں نے خاص طور پر دیا جو اس قابل ہے کہ انہی کے الفاظ میں پہنچایا جائے۔ پہلے تو اعتراض میں تحریف کی جسے دیکھ کر اور سن کر غیر حاضرین کہتے ہوں گے کہ معترض کو کیا ہو گیا کہ ایسا اعتراض کرتا ہے۔

سوال کا مضمون یوں لکھا:

> اعتراض (ثانی) یہ ہے کہ داد کے بعد رائے مفعولیت کا لانا خاص قادیانی بندش ہے (تحفہ احمدیہ ص ۴)

حالانکہ اعتراض یہ نہ تھا بلکہ یہ تھا:

داد کے دونوں مفعولوں پر علامت مفعولیت (را) کا لانا قادیانی تجدید ہے

سوال کو دوسرے لفظوں میں بیان کرنا جتلا رہا ہے کہ اصل لفظوں میں سوال ناقابل حل ہے۔ خیر۔ سوال یہی سہی مگر قادیانی مبلغین، مولوی عبدالرحمٰن (دیسی مصری) اور مولوی فضل الدین وکیل اور دیگر احمدی علماء نامدار حیدر آباد نے جو جواب دیا وہ بھی قابل دید و شنید ہے لکھتے ہیں:

> ماشاء اللہ عربی کی طرح آپ کی فارسی قابلیت بھی کچھ کم نہیں مولوی معنوی کا ایک شعر ہے

آرزو میخواہ لیک اندازہ خواہ
بر نتابد کوہ را یک برگ کاہ

فعل کے بعد مفعول پر (را) موجود ہے

معترض کی فارسی قابلیت تو خود اسی سے معلوم ہے کہ مجیب بلکہ مجیبین (جو پردہ مخفی میں رہ کر مجیبات بن رہے ہیں ان) کی سمجھ میں اعتراض بھی نہ پہنچ سکا تو جواب کی حقیقت معلوم۔ اے جناب محض مفعول پر علامت مفعولیت (را) کا دکھانا منظور تھا، تو آپ کو مولوی روم مرحوم کی روح کو صدمہ پہنچانے کی کیا ضرورت تھی؟ یہی کہہ دیتے کہ دیکھو عام مثال مشہور ہے: زید و عمرو را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ اس شعر میں فعل (داد) ہے نہ داد کے دوسرے مفعول پر (حرف) داخل، پھر نہیں معلوم یہ جواب ہے یا عجز از جواب۔

نوٹ: مولوی ابوالفدا انور محمد صاحب ملتانی حال مدرس حیدرآباد ایک جلسہ میں اس مرزائی شعر اور اس کے جواب کے پرخچے اڑا رہے تھے تو ضرورت شعری کا ذکر ان کی تقریر میں آ گیا میں نے فوراً اٹھ کر کہا کہ ضرورت شعری یوں پوری ہوسکتی تھی کہ مصرعہ یوں بنایا جاتا: داد آں جام خودمرا بتمام۔ حاضرین اہل علم نے اس اصلاح کی تحسین فرمائی۔ قادیانی جماعت کو یہاں حیدرآباد میں کئی طرح کی مشکلات پیش آئیں سب سے بڑی مشکل یہ پیش آئی کہ ایک روز انہوں نے جلسہ وعظ کیا تو چند لوگ سننے گئے۔ راویان کا بیان ہے کہ اثناء تقریر میں مولوی عبدالرحمٰن (دیسی مصری) نے کہہ دیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی کوئی پیش گوئی غلط ہوئی تو کیا ہوا، آنحضرت ﷺ کی بھی بعض پیش گوئیاں غلط ہوئی تھیں۔ مثال کے طور پر واقعہ حدیبیہ کا ذکر کیا۔ واللہ اعلم انہوں نے خود ایسا کہا یا حاضرین نے ایسا سمجھا اس پر حیدرآبادی مسلمانوں میں جو ایسی دل آزار باتیں سننے کے عادی نہیں ہیں پریشانی پیدا ہوئی تو ایک شور سا اٹھا۔ اسی شور میں خدا جانے کسی محمدی نے یا احمدی نے خود ہی ایک دو ڈلے پھینک دیئے جن کی وجہ سے منتظمین جلسہ نے باہر سے اٹھا کر چھت کے نیچے جلسہ جا جمایا۔ پولیس نے سرکار میں اس کی رپورٹ کی چونکہ احمدی جماعت سے عام پبلک میں ناراضگی ہوگئی تھی اس لئے پولیس نے قادیانی جماعت کی حفاظت جان کے لئے ان کو جلسہ وعظ کی بندش کر دی اس کے بعد حیدرآباد یا سکندرآباد میں ان کی تقریر نہ ہوتی تھی جس کا ہمیں بھی افسوس ہے مگر انہوں نے یہ طریق اختیار کیا کہ سکندرآباد کے ایک احمدی کے بنگلہ میں جلسہ وعظ کرتے رہے جس کے لئے بجائے اشتہار کے رقعہ جات بھیج کر خاص خاص لوگوں کو بلاتے چنانچہ ایک روز قریباً ۷۰۔۸۰ آدمی شریک تھے جس وقت مولوی عبدالرحمٰن نے یہ آیت پڑھی ما نرسل با لآ یات الاّ تخو یفاً، تو ایک شخص نے سوال کیا، کیا مرزا صاحب کو رسول مانتے ہیں؟ جواب ملا اسکا جواب تفصیل چاہتا ہے پھر بتادیں گے۔ یہ کہنا تھا کہ تخمیناً پچاس آدمی بڑبڑاتے ہوئے اٹھ کر چلے گئے۔ اس کے بعد چند ہی منٹ میں جلسہ ختم ہوگیا۔ پھر تو جب کبھی جلسہ کرتے، اس میں خود قادیانی یا اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیر اثر معمولی لوگ ہوتے جن کی تعداد دس پندرہ سے زیادہ نہ ہوتی میرے ساتھی مولوی محمد امین امرتسری ہر جلسہ میں جاتے مگر ان کو پوچھنے پاچھنے کی اجازت نہ ملتی ۔

ادھر بڑے زور کی تبلیغ دیکھ کر قادیانی جماعت نے سوچا کہ آ ؤ ان مسلمانوں میں تفرقہ ڈالیں تا کہ یہ لوگ ثناء اللہ کی نہ سنیں۔ چنانچہ میرے نام کے ساتھ اہل حدیث اور وہابی لکھنا شروع کیا اور اخبار اہل حدیث امرتسر سے سچے جھوٹے حوالے نقل کر کے حیدر آبادی پبلک میں نفرت اور تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کی ۔ اس کوشش کی مثال میں مندرجہ ذیل اشتہار درج ہے جو قادیانی امت کے اندرونہ کی خبر دیتا ہے ۔ وہ یہ اشتہار یہ ہے:

<u>مولوی ثناء اللہ صاحب کا مذہب کیا ہے؟</u>

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

ہمارے ناظرین کو اس بات کا بخوبی علم ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اپنا اصلی مذہب چھپا کر حیدر آباد کی پبلک کے سامنے اپنے لیکچروں میں یہ بیان کیا ہے کہ میں وہابی نہیں ہوں، چونکہ مولوی ثناء اللہ کی اصل غرض لوگوں کو مغالطہ دے کر روپیہ کمانا ہے جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے دادا استاد مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی وہابی کے اس فتوی سے ظاہر ہے جو کتاب اربعین غزنویہ امرتسر میں جسے علماء امرتسر نے شائع کیا تھا، درج ہے ۔

اس لئے مولوی صاحب موصوف کو جس رنگ میں احمدیوں کی مخالفت کرنے سے زیادہ دائدہ پہنچ سکتا ہے اس رنگ میں آپ پبلک کے سامنے ظاہر ہوتے ہیں ۔ اس وجہ سے ہم چاہتے ہیں کہ مختصر طور پر پبلک پر بھی یہ ظاہر کر دیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب وہابی ہیں یا نہیں اور اپنے اصلی عقاید کو چھپانے سے ان کی یہاں بھی وہی مالی غرض ہے یا نہیں ۔ ان کے اخبار اہل حدیث کی مندرجہ ذیل تحریرات سے جو بطور نمونہ پیش کی جاتی ہیں واضح ہو جائے گا کہ ان حضرت کا اصلی مذہب جو حیدر آباد میں آ کر مصلحتاً چھپائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹھے ہیں۔ کیا ہے:

ا۔ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنے اخبار اہل حدیث ۲۷۔ اگست ۱۹۱۵ء صفحہ ۲ کالم ا، میں تحریر کرتے ہیں کہ وہابی دراصل ایک بڑے فرقہ کا نام ہے جو دنیا میں کم وبیش پایا جاتا ہے جس کا عنوان یہ ہے:

وہابی کے معنی ہیں رحمان والا۔ سمجھتا ہے کچھ اور شیطان والا

جس سے مولوی ثناء اللہ کا مقصود ہے کہ وہابی تو خدا کے پرستار ہیں مگر شیطانی لوگ وہابی کے معنی اور ہی سمجھتے ہیں

۲۔ اور پھر اسی ۲۷۔ اگست ۱۹۱۵ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر صفحہ ۲ کالم ۳ میں حنفیوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

یہ (حنفی) لوگ اہلحدیث یا بالفاظ دیگر وہابیوں کے مذہب سے واقف نہیں،

۳۔ پھر اسی پرچہ اہل حدیث مورخہ ۲۷۔ اگست ۱۹۱۵ء میں مکہ معظّمہ میں چار مصلوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

ان مصلوں سے امت محمدیہ میں تفرق اتصال پیدا ہو گیا ہے خدا رحم کرے اس شخص پر جو اس تفریق کے مٹانے میں سعی کرے تاکہ کعبہ شریف کی شکل اس اصلی حالت پر آ جائے جو زمانہ نبوت وخلافت میں تھی۔

نمبر ۴۔ پھر ۱۲ فروری ۱۹۱۵ء کے اخبار اہلحدیث صفحہ ۳ کالم ۳ میں لکھا ہے کہ تقلید شخصی آنحضرت ﷺ کی نبوت ورسالت میں دوسروں کو شریک کرنا ہے جو شرک فی النبوت والرسالت ہے۔ قرآن مجید کی آیتیں (کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے اپنے پادریوں اور درویشوں کو خدا بنا رکھا ہے) کے ماتحت داخل ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ تقلید کرنے والوں نے اپنے اماموں کو اپنا رب بنا ہوا ہے۔

۵۔ پھر یہی مولوی ثناء اللہ اپنے اخبار اہل حدیث ۱۰ ستمبر ۱۹۱۵ء کالم ۲ میں آئمہ اربعہ کی تقلید کرنے والوں پر یہ فتوی دیتے ہیں کہ یہ لوگ اہل سنت و الجماعت سے خارج ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ جب آئمہ اربعہ کا وجود دوسری صدی میں ہوا تو ان سے پہلے لوگ جو افضل الامت تھے ان قیودات مذہبی سے پاک وصاف ہوں گے۔ اس کے بعد جو تعینات مذہبی پیدا ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے سابق اجماع کا خلاف کیا لہذا یہ سب مفارق اجماع ہونے کی وجہ سے اہل سنت سے خارج ہونے چاہییں

۶۔ پھر ۱۰ فروری ۱۹۱۱ء کے اخبار اہل حدیث صفحہ ۶ کالم ۲ میں لکھا ہے:

دل ہوا تقلید کی آفت سے غم میں مبتلا
بہر فرحت باغ سنت میں ٹہلنا چاہیے

یہ حملے تو تھے ہی لیکن بالآخر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار اہل حدیث میں آئمہ اربعہ کے چار مذہبوں کو آنحضرت ﷺ کے دین میں رخنہ ڈالنے والے بھی قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ چنانچہ اخبار اہل حدیث ۱۷ جنوری ۱۹۱۱ء ص ۳ کالم ۴ میں یوں لکھا ہے کہ۔ واقعہ سیدھا سادھا اور منظور خدا اسلام تو یہی ہے کہ قرآن وحدیث پر عمل کیا جائے اور جس طرح خدا کے رسول فداہ ابی وامی نے اسوہ حسنہ بن کر ہمیں جو راہ بتلائی ہے اس پر چلیں اور کسی غیر کی نہ سنیں اور نہ نئے نئے فرقوں اور متعدد مذہبوں میں اسلام کو تقسیم کریں .... کہا جا سکتا ہے جنہوں نے ایک کو چار حصوں میں منقسم کر دیا ہے:

دین حق را چار مذہب ساختند
رخنہ در دین نبی انداختند

جس کے یہ معنی ہیں کہ ان چار مذہبوں حنفی شافعی مالکی اور حنبلی نے آنحضرت ﷺ کے سچے دین میں رخنہ ڈال ہے

اب ان تمام حوالہ جات سے جو مولوی ثناء اللہ کے اخبار اہل حدیث سے پیش کئے گئے ہیں حیدر آباد کی پبلک کو صاف صاف معلوم ہوسکتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اصل مذہب کیا ہے۔ آیا وہ وہابی ہیں یا نہیں۔ اور اپنے اصلی مذہب کو چھپا کر احمدیوں کے خلاف جھوٹی اور بے بنیاد باتیں تقریریں کرنے سے ان کا مقصد سوائے روپیہ کمانے کے اور کیا ہوسکتا ہے۔

کیا مولوی ثناء اللہ صاحب یا کوئی ان کا ثنائی مقلد ایسا ہے جو اس سے انکار کے لئے میدان میں آئے۔ فقط۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من جانب جماعت احمدیہ حیدر آباد و سکندر آباد مورخہ ۵ رجب ۱۳۴۱ھ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! یہ تھی قادیانی امت کی انتہائی کوشش! مگر واہ حیدر آبادی مسلمانوں تمہاری غیرت ایمانی کیسی سچی ہے دیواروں پر یہ اشتہار لگے ہیں تو ان پر قلمی لکھا ہوا ہے: خاوند مارتا ہے تو جورو روتی ہے۔

سب کی زبان پر جاری ہے کہ مولوی ثناء اللہ اگر وہابی ہے تو ہم بھی وہابی ہیں۔

جس روز یہ اشتہار تمام شہر اور بیرون شہر میں کافی شائع ہو چکا تھا اس روز وعظ کا مجمع اتنا تھا کہ اس سے پہلے کبھی نہ تھا۔ اس مجمع میں میں نے پکار کر کہہ دیا کہ اس اشتہار کا جواب حیدر آبادی دے سکتے ہیں، کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ روپیہ کمانے کو میں تقریریں اور وعظ کر رہا ہوں۔ حیدر آباد میں جن جن صاحبوں نے وعظ کرائے ہیں وہ بتا دیں کہ انہوں نے مجھے کیا کیا نذرانہ دیا ہے؟ حاضرین سے جواب آیا: جھوٹے ہیں۔

میں نے یہ بھی کہا، روپیہ لینے والا وہ تھا جو کہتا ہے:

> مجھے تو دس روپیہ ماہوار کی بھی امید نہ تھی بجائے دس کے تین لاکھ روپیہ مجھے پہنچ چکا ہے (حقیقۃ الوحی)

یہ ہیں دنیا کمانے والے۔

پھر میں نے یہ بھی صاف لفظوں میں کہا کہ نہ میں نے اپنا مذہب چھپایا، نہ مجھے ضرورت چھپانے کی ہے۔ پس سنئے میں اخبار اہل حدیث کا اڈیٹر ہوں میری دعا ہے اصلی معنوں میں خدا ہم کو وہابی (اللہ والا) بنا دے۔ جواب ملا۔ آمین

مباحثہ: گذشتہ پرچہ میں ملاحظہ کیا ہوگا کہ میں نے تقریروں میں تحریک کی کہ سرکاری طور پر حضور نظام فریقین کے تحریری بیان سن کر فیصلہ فرمائیں اس کے بعد اس مضمون کا ایک محضر (میموریل) حضور ممدوح کی خدمت میں رعایا کی طرف سے پیش ہوا جس پر حضور ممدوح نے وزیر مذہبی اور باب حکومت (ارباب کونسل) کی رائے طلب فرمائی۔ سنا ہے وزیر مذہبی امور (مولانا حبیب الرحمٰن شروانی علی گڈھی) نے انکاری رائے دی ہے لیکن باب حکومت میں ابھی (آج ۱۱ مارچ ۱۹۲۳ء) تک فیصلہ نہیں ہوا۔ اس لئے یہ مباحثہ تو ہنوز نامعلوم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکندر آباد کے ایک سوداگر خاندان میں سے ایک بھائی ۱۹۱۵ء سے قادیانی ہو چکا ہے باقی تین بھائی محمدی ہیں ان بھائیوں نے چاہا کہ ہم اپنا اختلاف مٹانے کو اپنے مکان پر گفتگو کرائیں چنانچہ ۳۱ جنوری کو ان کے مکان پر ایک مختصر سی مجلس ہوئی تحریری مباحثہ ہوا جس میں کوئی طرف سے صرف ایک پیش گوئی پر بحث اٹھائی گئی جس میں ذکر ہے کہ مرزا سلطان محمد ساکن پٹی ضلع لاہور (ناکح منکوحہ مرزا) (بقول قادیانی) مرزا صاحب کی زندگی میں ضرور مرے گا اگر نہ مرے تو مرزا صاحب جھوٹے حالانکہ وہ آج (۳۱ جنوری ۱۹۲۳ء) تک بھی نہیں مرا اور مرزا صاحب کو مرے ہوئے آج قریباً ۱۵ سال گذرے ہیں۔ اس پیش گوئی پر فریقین کے پانچ پرچے ہوئے جو رسالہ کی صورت میں چھپ کر تقسیم ہو گئے ہیں۔

عدیم الفرصتی پر تعجب: قادیانی مبلغین جو کچھ کر رہے ہیں وہ تو صرف اتنا ہے جو اوپر ذکر ہوا مگر اخبار الفضل نے ۲۲ فروری میں اپنے مبلغوں کی مصروفیت کا رجس مبالغہ سے لکھی ہے وہ اسی کے الفاظ میں سننے کے قابل ہے لکھا ہے:

> حیدر آباد دکن میں بھی ہمارے دو مبلغ یعنی شیخ عبد الرحمٰن (دیسی) مصری و مولوی فضل الدین صاحب اشتہاروں اور پرائیویٹ جلسوں کے ذریعہ سے تبلیغ کر رہے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

واقعی بڑے مصروف ہیں۔ سارا دن کھانے پینے، سیر کرنے اور سر کھجلانے میں فرصت کہاں۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۲۷ رجب ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۰ ص ۱۔۴)

میں حیدر آباد میں: نمبر ۵

قادیان میں دروغ بافی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کی ایک گشتی (سرکلر) ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تعالیٰ کی زبانی جاری ہے کہ

انّی مهین من اراد اها نتك (جو کوئی اے مرزا تیری اہانت کا ارادہ کرے گا، یعنی وقوع بھی نہیں محض ارادہ پر، میں اس کو ذلیل کرونگا)

یہ الہام اپنے مضمون میں بالکل صاف ہے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کی اہانت کرنا تو کجا، اہانت کا ارادہ کرنا بھی موجب ذلت وخواری ہے۔

اس الہام کے مقابلہ میں بتعلیم قرآن مجید عرصہ سے مجھے القاء ہے کہ:

انی معین من اراد اها نته

یعنی میں، خدا، اس کی مدد کرونگا جو مرزا، مدعی مسیحیت، کی تردید کرے گا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی ہی میں، میں اپنے القاء کو ان کے الہام کے مقابلہ میں ہمیشہ سچا پاتا رہا۔ یہاں تک کہ ان کے بلانے پر میں نے ان کے دار الحکومت (قادیان) میں جنوری ۱۹۰۳ء کو جا کر ان کو گفتگو کرنے کی دعوت دی، تو جواب آیا کہ ہم نے خدا سے وعدہ کر رکھا ہے کہ علماء سے مناظرہ نہیں کریں گے حالانکہ کوئی وعدہ نہیں۔

کوئی احمدی جوانمرد اس وعدہ کا ثبوت دے تو لدہانہ کے تین سو میں سے ایک سو انعام واپس لے سکتا ہے۔

خیر یہ تو پرانا قصہ تھا۔ تازہ واقعہ یہ ہے کہ حیدر آبادی احباب کے تقاضا پر ۱۶ جنوری کو ریاست حیدر آباد دکن پہنچا۔ چونکہ اصل بات یہی ہے کہ میں تردید مرزا کے لئے گیا تھا، اس لئے اسٹیشن پر مذکورہ دو فقروں کا میں مقابلہ دیکھتا تھا۔ ایک مرزا صاحب کا مذکورہ الہام انی مهین، دوسرا اپنا القاء انی معین۔ پھر آخر کیا ہوا؟

اس کا گواہ خود ایک مرزائی مبلغ غلام احمد (ہیرالال) ہے جو سٹیشن پر نظارہ دیکھ رہا تھا۔ جو غالبًا اپنے رسول کے الہام کی صداقت ہی دیکھنے آیا ہوگا۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ مخلوق خدا مصافحہ کرنے کو ٹوٹ رہی ہے جس کا نظارہ دیکھ کر در و دیوار سے آواز آ ہی تھیں انی معین من اراد اها نتك بالکل سچا القا ہے صدق الله العظيم

اس کے بعد حیدر آباد میں جو جو کاروائی ہوئی وہ احمدی جماعت کے رکن رکین سیٹھ عبد اللہ دین صاحب سوداگر سکندر آباد کے اس تار سے معلوم ہو سکتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوانہوں نے سات روپیہ کے خرچ سے قادیان دیا تھا۔ جس میں اپنی جماعت کی حالت زار کا نقشہ کافی لفظوں میں دکھایا تھا جس کا مختصر ذکر اہل حدیث امرتسر کے گذشتہ پرچوں میں ہو چکا ہے۔

مگر واہ ری! قادیان مشین کی دروغ بافی! دنیا بھر کی مشینوں میں کبھی نہ کبھی تعطیل ہو جاتی ہے، لیکن تجھ میں کبھی ناغہ نہیں ہوتا۔

حیدرآبادی ذلت وخواری کو اپنے ناظرین سے دور رکھنے کے لئے قادیان کے اخبار الفضل نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جس کا پول کھولنے کو آج ہم نے یہ مضمون لکھا ہے۔

یہ تو ناظرین کو معلوم ہوگا کہ چھاؤنی سکندرآباد (متصل حیدرآباد) میں ایک خاندان ہے جس کا نام علاء الدین خاندان ہے۔ اس خاندان کے چار بھائیوں میں سے سب سے بڑا سیٹھ عبداللہ ہے۔ جو مرزا صاحب قادیانی کا مصدق (احمدی) ہے۔ باقی تینوں بھائی خان صاحب احمد، غلام حسین، قاسم علی صاحبان، یہ محمدی سنی ہیں۔ ان بھائیوں میں قادیانی مذہب کے متعلق تکرار رہتی تھی۔ ابھی ہمارے عام جلسہ ہائے وعظ شروع نہیں ہوئے تھے کہ ایک روز قبل (۱۸ جنوری کو) ان بھائیوں نے چاہا کہ اپنے مکان پر خاص مجلس میں گفتگو سنیں۔ چنانچہ چاوں برادران کے علاوہ ان کے ماموں حاجی پیر محمد وغیرہ اور دو تین ممبران انجمن سکندرآباد بھی شریک تھے۔ وہاں پر پہلے گفتگو، آخری فیصلہ، والے اشتہار پر چلی۔ ان تین بھائیوں میں سے اول الذکر گویا اس خانگی مجلس کے صدر تھے۔ ایک ایک سوال کا جواب لیتے جاتے تھے۔ جب قادیانیوں کے جواب میں ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کا اخبار بدر میں نے پیش کیا کہ اس میں مرزا صاحب اپنی دعا کو بحال رکھ کر میری موت کے منتظر ہیں اس کا جواب خان صاحب نے قادیانی پارٹی سے اس کی تردید کا بارہا مانگا، مگر وہ نہ دے سکے۔ جب بار بار مانگنے کے بھی نہ دے سکے، تو آخر خان صاحب نے مجھ سے کہا کہ اچھا اسے چھوڑیئے، یہ لوگ مباہلہ کرنا چاہتے ہیں۔ آپ مباہلہ کی بابت کیا فرماتے ہیں۔ میں نے کہا میں تیار ہوں۔ مگر مباہلہ کا اثر مجھ پر فوراً ہونا چاہیے۔ اس دعویٰ کی دلیل میں نے تفسیر معالم التنزیل سے ایک مرفوع روایت پیش کی جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو لا عنوا لمسخوا قردة ۔

یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا اگر وہ لوگ مجھ سے مباہلہ کرتے تو فوراً مسخ کئے جاتے

ان معنی پر قادیانی پارٹی نے، جن میں بعض عربی دان بھی تھے، مجھ سے کہا کہ،فوراً، کس لفظ کا ترجمہ ہے۔

میں نے تحریری جواب دیا کہ لو حرف شرط ہے۔اس کے مدخول اور اس کی جزاء میں فصل جائز نہیں ہے۔اس کی کئی مثالیں لکھیں جن میں سے ایک یہ تھی

لو کا ن من عند غیر الله لو جدوا فیه اختلا فاً کثیراً

اس پر خان صاحب علاء الدین صاحب نے کہا ہم اور علماء سے بھی پوچھیں گے۔ چنانچہ دوسرے روز جامعہ عثمانیہ کے علماء کے سامنے یہ سوال بدیں الفاظ پیش ہوا:

سوال: علماء کرام مندرجہ ذیل عبارت کا کیا مطلب بیان فرماتے ہیں:

قا ل و الذی نفسی بیده ان الهلا ك قد تد لی علی اهل نجرا ن و لو لا عنوا لمسخوا قردة و خنا زیر ....الخ

(اس حدیث کے دو حصے ہیں حصہ اول ان لوگوں کے متعلق ہے جو مباہلہ میں پیش ہوتے ان کے لئے تو یہ ارشاد ہے کہ فوراً ہلاک ہو جاتے۔ حصہ دوم ان لوگوں کے متعلق ہے جو مباہلہ کرنے والوں کے ہم مذہب نصاری تھے ان کے لئے ارشاد ہے کہ سال تک وہ بھی سارے تباہ ہو جاتے مرزائیوں کی بے علمی یا خودغرضی ہے کہ وہ دوحصوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔)

الجواب: اس عبارت سے واضح طور سے معلوم ہوتا ہے کہ لاعنین پر اثر مباہلہ فوراً بلا مہلت ہوتا۔

مفتی عبدا للطیف پروفیسر عربی ، محمد عبد القدیر پروفیسر عربی ، عبد الواسع پروفیسر عربی، مناظر احسن گیلانی پروفیسر دینیات ۔

اطلاع ہمارے ناظرین کو بھی ایسا موقع ملتا ہوگا کہ مرزائی لوگ گفتگو میں تنگ آ کر فوراً مباہلہ پر اتر آیا کرتے ہیں۔ان کو مباہلہ سے انکار نہ کرنا چاہیے مگر روایت مذکورہ کے مطابق مباہلہ کا اثر فوراً ہونے کا مطالبہ کرنا چاہیے۔اگر فوری اثر نہ ہو یعنی مباہلہ کرتے ہی محمدی مباہلین پر عذاب نازل نہ ہو، تو احمدی مباہلین جھوٹے سمجھنے چاہییں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر اس ساری تمہید لکھنے سے غرض یہ ہے کہ قادیانی دروغ بافی کا ثبوت دیا جائے۔ چنانچہ اسی مباحثہ کا (جو برادران اربعہ کے مکان پر ہوا) قادیانی اخبار الفضل میں یوں ذکر کیا گیا:

۱۶ جنوری کو مولوی ثناء اللہ صاحب وارد حیدر آباددکن ہوکر ..کو سیٹھ احمد بھائی کے پاس مدعو ہوئے جہاں جماعت احمدیہ سے کوئی چار پانچ گھنٹے تک مباہلہ کی نسبت بقرار حکم احمد بھائی باقاعدہ گفتگو ہوئی مولوی ثناء اللہ، حضرت اقدس (مرزا) کے مقابلہ میں اپنی کامیابی کے دلائل پیش کرتے تھے اور سید بشارت احمد صاحب تردید دلائل کرتے جاتے حتیٰ کہ اہل مجلس نے بالعموم یہ فیصلہ کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور مولوی ثناء اللہ میں کوئی مباہلہ کا ہونا ثابت نہیں۔ اس پر مولوی ثناء اللہ کھسیانے ہوکر چل دیئے۔

(الفضل قادیان ۸ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس رپورٹ میں اتنا جھوٹ ہے کہ کچہریوں میں جھوٹی شہادت دینے والے بھی اتنا جھوٹ نہ بولتے ہونگے۔ ہم اس کے ثبوت میں خود ان کے برادر غلام حسین اور قاسم علی صاحبان اور انکے ماموں صاحب کی تحریری شہادت پیش کرتے ہیں

شہادت:

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۸ فروری ۱۹۲۳ء کے ص ۲ کالم اول میں جو اس مباحثہ کا ذکر ہے جو ہمارے مکان واقع سکندر آباد دکن میں ہوا تھا اس میں لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کھسیانے سے ہوکر چل دیئے۔ یہ جھوٹ ہے مولوی صاحب نے بڑی خوبی سے تقریر کی اور قادیانیوں کے چلے جانے کے بعد تشریف لے گئے اس کے علاوہ امباحثہ میں مباہلہ کرنے کا ذکر بھی آیا تھا مولوی صاحب موصوف نے تفسیر معالم التنزیل سے ایک حدیث بھی پیش کی تھی اس حدیث پر بڑی دیر تک بحث ہوتی رہی اسکے بعد علماء حیدر آباد سے اس حدیث کا معنی دریافت کیا گیا تو ان سب نے بالاتفاق وہی معنی بتایا جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے بتایا تھا۔ ہمیں افسوس ہے کہ الفضل میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے سامنے کا واقعہ غلط لکھا گیا ہے۔

غلام حسین اللہ دین، قاسم علی اللہ دین۔ پیر محمد حاجی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل کی غلط گوئی کا سکندر آباد حیدر آباد میں چرچا ہوا تو قادیانی جماعت کو بڑی ندامت ہوئی یہاں تک کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین وغیرہ نے میرے قیام گاہ پر اعتراف کیا کہ مختصر ہونے کی وجہ سے غلطی ہوئی۔ تو مرزائی پارٹی نے اس غلطی کی تصحیح کی۔ تصحیح جو بے نظیر اور بے مثال ہے لکھتے ہیں:

اخبار الفضل میں مرقوم ہے:

سید بشارت علی کا ایک مراسلہ آج پہنچا کہ الفضل میں جو میری تحریرات کے خلاصہ میں یہ فقرہ چھپا ہے کہ، مولوی ثناء اللہ کھسیانے ہو کر چل دیئے، یہ معنیً تو صحیح ہے کیونکہ اپنے خلاف فیصلہ سن کر کھسیانے ہوئے اور بحث سے چل دیئے البتہ صورۃً وہیں رہے مکان سے باہر نہیں گئے (۲۶۔فروری)

۲۷ فروری کو میری قیام گاہ پر علماء حیدر آباد کی مجلس تھی جب انہوں نے یہ تصحیح دیکھی تو بے اختیار سب ہنسے بولے کہ یہ تصحیح ہے یا عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔

ناظرین ان حواریان مسیح کی باطنی صفائی اور راست گوئی و راست پسندی دیکھئے کہ عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال کو کیسے صحیح کر دکھایا۔ کیا ہی صورۃً اور معنیً میں فرق بتایا ہے۔ حالانکہ نہ مباہلہ مرزا پر بحث تھی نہ فیصلہ خلاف ہوا۔ نہ کوئی کھسیانے ہوا نہ مکان چھوڑا نہ کچھ ہوا نہ کچھ ہوا بلکہ محض بیرونی دنیا سے اپنی ذلت وخواری چھپانے کے لئے ایسی تحریر کی گئی۔

اطلاع: چونکہ کئی مرتبہ ہم ان حضرات کی کذب بیانی کا اندازہ کر چکے ہیں اس لئے بحکم اصول حدیث ان کی وہ روایات جو ممالک غیر میں اپنی اشاعت کی خبریں اڑایا کرتے ہیں وہ بھی اسی طرح کی بے اصل اور بے ثبوت جاننے کے قابل ہیں

دوسرا دروغ۔

الفضل قادیان مورخہ ۲۶ جنوری میں لکھا ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب کو حیدر آباد دکن میں ہمارے مکرم سیٹھ عبداللہ الہ دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے دس ہزار روپیہ انعام دینا چاہا صرف یہ حلف لے لینے پر کہ حضرت مرزا صاحب کے تمام دعاوی سراسر جھوٹ اور دھوکہ فریب اور غلط تاویلات پرمبنی ہیں اور عیسیٰ کی جسم کے ساتھ آسمان پر گئے اور اس جسم خاکی کے ساتھ اب تک زندہ موجود ہیں۔ الخ

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ صرف حلف اٹھانے پر دس ہزار روپیہ دیتے ہیں حالانکہ یہ محض جھوٹ افترا اور دھوکہ اور دجل ہے۔ اہل حدیث مورخہ ۲ مارچ میں عبداللہ الہ دین کا اشتہار اور میرا جواب درج ہو چکا ہے۔ تاہم اگر اڈیٹر الفضل اس بیان میں سچا ہے تو وہ اپنے مکرم سیٹھ عبداللہ کو کہیں کہ دس ہزار روپیہ لے کر امرتسر شیخ خیرالدین مرحوم کی جامع مسجد میں یا اسی عیدگاہ میں آ جائیں جہاں مرزا صاحب آنجہانی نے مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کیا تھا۔ میں وہاں حلف اٹھا کر روپیہ ان سے وصول کرلونگا۔ اگر اڈیٹر صاحب اس عبارت کے معنی کچھ اور کریں تو اس عبارت کی صحیح تفسیر کے لئے ان کی مسلمہ منصف خان بہادر شیخ عبدالقادر صاحب بیرسٹر لاہوری ہم کو منصف منظور ہیں۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۴ شعبان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۱ ص ۱-۳)

حیدر آباد کے واقعات بالاختصار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یہ تو یاد ہوگا کہ میں ۱۶ جنوری کو سکندر آباد (حیدر آباد دکن) پہنچا۔ دو مہینے وہاں رہ کر ۱۶ مارچ ۱۹۲۳ء کو واپس امرتسر آیا۔ آتے ہی ۱۷ مارچ جو قادیان کے جلسہ اسلامیہ میں چلا گیا اس عرصہ میں حیدر آباد میں جو کچھ ہوا وہ ناظرین کی آگاہی کے لئے ہر ہفتہ کچھ نہ کچھ نکلتا رہا، جو آج بالاختصار درج ہے۔

۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء سے ہماری تقریریں عام جلسوں میں شروع ہوئیں۔ چند روز تک مولوی محمد صاحب دہلوی میرے ساتھ رہے۔ آپ تو حید و سنت پر مضامین بیان کرتے تھے اور میں قادیانی مذہب پر۔ جب آپ مجھ سے جدا ہو کر (مدراس) وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامات کی کی طرف چلے گئے تو میں اکیلا ہی رہ گیا، تو دوسروں مضامین بیان کرتا۔ چونکہ عام رائے قادیانی مضامین سننے کی زیادہ خواہشمند تھی اسلئے زیادہ وقت اس کام پر خرچ ہوتا رہا۔ دو مہینے پے در پے وعظ ہوتے رہے۔ وعظ میں حاضرین ہزار ہا کی تعداد میں آتے اور بڑی دلچسپی سے سنتے تھے میرے خیال میں واقعات حیدر آباد میں صرف دو تین واقعہ ایسے ہیں جو بطور نتیجہ کے بیان ہو سکتے ہیں۔

حیدر آباد کی تقریروں میں مجھے مرزائی مبلغ کہا جائے تو جائز ہے کیونکہ عام طور پر میرا طریق وعظ یہی تھا کہ جناب مرزا صاحب آنجہانی کی کتابوں سے مضامین سنادیا کرتا تھا۔ بلکہ بعض اوقات کسی اور شخص کے ہاتھ میں کتاب دے کر پڑھوا دیتا۔ اس لحاظ سے مجھے قادیانی مبلغ کہنا بے جا نہ ہوگا چنانچہ میں اس کا اعلان بھی کرتا رہا۔

میری تبلیغ کے دو طریقے تھے۔ تقریر اور تحریر۔ تقریر تو وعظ گوئی تھی اور تحریر کی دو قسمیں تھیں۔ اشاعت کتب متعلقہ مرزا جو سینکڑوں سے متجاوز شائع ہوئیں اور دوسری قسم کی تحریر اشتہارات تھے جو حسب ضرورت وہاں پر لکھے جاتے تھے۔

میرے ورود کی وجہ: سکندر آباد میں ایک خاندان سیٹھ اللہ دین کا مشہور ہے جن کے چار بیٹے ہیں جن کے نام حسب مراتب یہ ہیں: عبداللہ اللہ دین۔ احمد اللہ دین۔ غلام حسین اللہ دین۔ قاسم علی اللہ دین۔

ان میں سے اول الذکر ۱۹۱۹ء میں حیدر آبادی تحریک سے احمدی (مرزائی) ہوگیا احمدی ہوکر انہوں نے ہر قسم کی اشاعت شروع کر دی اور گجراتی اور انگریزی زبانوں میں کئی ایک کتابیں اور اشتہارات انہوں نے شائع کئے۔ ہزار ہا روپیہ اس کام میں خرچ کیا۔ برادران کو بھی بڑے زور سے تبلیغ کرتے رہے۔ یہاں تک کہ ان برادران کو خیال ہوا کہ ہم اگر قبول کریں تو تحقیق کر کے قبول کریں، تا کہ تبلیغ بھی کرسکیں۔ چنانچہ انہوں نے بمشورہ دیگر احباب اہل حدیث و احناف مجھے دعوت دی میرے انکار پر جلسہ اہل حدیث کانفرنس کے موقعہ پر بمقام دہلی اپنا وکیل بھیجا کہ مجھے لے جائیں مجھے اپنے روزانہ مشاغل کی وجہ سے حیدر آباد میں جانا پہاڑ معلوم ہوتا تھا مگر آخر کار معلوم ہوا عسی ان تکر ھوا شیئاً و ھو خیر لکم

جب تقریروں کی بھرمار اور غلغلہ ہوا تو سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار دیا کہ مولوی ثناء اللہ اگر موکد بعذاب حلف اٹھائیں تو ہم ان کو پانچ سو روپیہ انعام دیں گے۔ مضمون حلف مع جواب اہل حدیث ۲ مارچ میں درج ہو چکا ہے۔ خلاصہ اس کا یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ اپنے حلف میں سال تک عذاب مانگے۔ حیرانی یہ ہے کہ یہ لوگ کتنا بھول بھلیوں میں پھنسے ہوئے ہیں مخالفوں کو کہتے ہیں عذاب مانگو۔ کیا یہی طریق انبیاء کا تھا؟ حضرات انبیاء تو حسب ضرورت خود دعا کیا کرتے تھے

ربّ لاتذر علی الارض من الکافرین دیاراً

یہ نہیں کہ مخالفوں کو کہیں کہ تم عذاب مانگو تو تم پر عذاب آئے گا۔ قادیانی جماعت کے ایسا کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو اپنی دعاؤں کے قبول ہونے کا یقین نہیں بلکہ وہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں کہ ما دعاء الکافرین الّا فی ضلال

خیر اس کے جواب میں میں نے اشتہار دیا کہ میں ایسی حلف کے لئے تیار ہوں مگر میرا ایک سوال ہے کہ سال تک میں موت یا عذاب شدید سے محفوظ رہا تو مجھ کو لکھ دیجئے کہ اس وقت مین سچا سمجھا جاؤنگا جس کا نتیجہ یہ ہونا چاہے کہ عبداللہ الہ دین صاحب اور خلیفہ صاحب قادیان (جنہوں نے ایسے اشتہار کی اجازت دی ہے) مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہب کو چھوڑ کر توحید وسنت کی اشاعت میں لگ جاویں گے۔ یہ ایک ایسا مطالبہ تھا جسے ہر ایک منصف مزاج تسلیم کرے گا کہ واقعی نزول عذاب کی مدت جب سال تک ہے تو بعد سال سچا جاننے میں کیا عذر ہے۔ اس کے جواب میں عرصہ تک تو خاموشی رہی آخر جب چاروں طرف سے تقاضا ہوا تو عبداللہ الہ دین صاحب نے اشتہار دیا کہ میں بذات خود اس شرط کو ماننے کے لئے تیار ہوں مگر خلیفہ قادیان کو کیوں شریک کیا جاتا ہے اس کا جواب دیا گیا کہ ایک وجہ تو یہ کہ خلیفہ قادیان تمہارے مجیز (اجازت دہندہ) ہیں دوم یہ کہ عبداللہ الہ دین صاحب کی ملک میں تنی وقعت نہیں کہ ان کے کسی فیصلہ کا اثر کسی دوسرے احمدی پر بھی ہو سکے۔ خلیفہ قادیان خود ذمہ دار اور مجیز ہیں بڑی بات یہ ہے کہ باپ کے قائم مقام ہیں ان کو میدان عمل میں آنا چاہیے۔

ایک معقول سوال: سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سے ایک سوال ہے صاف صاف لفظوں میں بتاویں کہ اس اشتہار کی بابت انہوں نے خلیفہ قادیان سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت حاصل کی تھی یا نہیں؟ اس کا جواب حلفیہ مطلوب ہے۔ اگر کی تھی تو پھر ان کو اس میں شریک ہونے میں کیا عذر ہے اگر نہیں کی تھی تو آپ نے اپنے اصول (اطاعت) کے خلاف کیوں کیا۔

دوسرا پہلو: یہ تو تھا عبداللہ الہ دین صاحب کا پبلک پہلو، اس کے سوا دوسرا پہلوان کا یہ ہے کہ بھائیوں کے اصرار سے وہ ایک روز کچھ سمجھنے کو میرے پاس مع برادران کے آئے۔ اپنی تقریر کا رخ انہوں نے یوں رکھا کہ حدیث شریف میں آیا ہے جو شخص امام وقت کو نہ پہچانے وہ جاہلیت کی موت مرے گا۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی امامت کے مدعی ہیں ان کو نہ ماننے سے اس وعید کا خطرہ ہے۔ میں نے کہا امام کے کئی معنی ہیں امام صلوۃ اور امام دین اور سلطان وقت۔ اس حدیث میں نہ امام صلوۃ مراد ہے نہ امام دین (جیسے آئمہ اربعہ وغیرھم) بلکہ سلطان وقت مراد ہے دلیل اس کی یہ ہے کہ دوسری حدیث میں یوں آیا ہے الا م جنة یقا تل من ورا ئہ یعنی امام مثل ڈھال کے ہیں اس کی اوٹ میں جہاد کیا جاتا ہے۔

یہ اور اس قسم کی اور روایات سننے کے بعد عبداللہ صاحب نے کہا کہ ان احادیث سے ت بے شک یہی ثابت ہوتا ہے جو آپ کہتے ہیں مگر میں کل ایسی حدیثیں لاؤنگا جن سے ثابت ہوگا کہ امام سے مراد امام روحانی ہے۔ میں نے کہا بہت اچھا۔ اسی اثنا میں ذکر آیا کہ علماء احمد یہ بھی ساتھ ہوں؟ میں نے کہا ہوں تو خاموش بیٹھے رہیں اور اگر وہ گفتگو کریں تو تحریری ہوگی کیونکہ قادیان کے اخباروں میں واقعات کو بدل پر شائع کیا جاتا ہے نمونہ کے طور پر وہ حوالہ دکھایا جو اہل حدیث ۲۳ مارچ میں صفحہ ۳ پر کھسیانے ہونے کا درج ہے چنانچہ عبداللہ صاحب نے خود اس امر کی تصدیق کی کہ یہ فقرہ ہمارے مراسلہ میں نہ تھا۔ مگر انہوں نے ہماری مفصل تحریر سے مختصر کر لیا۔ میں نے کہا مختصر نہیں کیا بلکہ جھوٹ لکھا ہے۔ میرے اس قول کی سب حاضرین مجلس نے تردید کی۔ دوسرے روز جب نہ آئے تیسرے چوتھے بھی نہ آئے تو میں نے ان کو ایک خط لکھا جسکا جواب دیا کہ عندالملاقات آپ نے ہماری جماعت کی سخت ہتک کی تھی اس لئے میں نہ آؤنگا۔

ناظرین! کیا ایسے لوگ بھی دعوے کر سکتے ہیں کہ ہم محقق ہیں (افسوس) مانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ کی جماعت کی ہتک ہوئی یا کی گئی لیکن آپ کو تو صاف صاف سمجھایا گیا تھا۔ اگر سمجھنے کی خواہش ہوتی تو اصل مضمون سمجھنے پر متوجہ رہتے زاید باتیں خود ہی حل ہو جاتیں لیکن اس کا خیال تو وہ کرے جس کو تحقیق حق سے غرض ہو۔

انعامی مضمون ۔ دوران قیام حیدرآباد میں ایک ٹریکٹ ملا جس کا نام تھا، حضرت عیسی کی وفات ۔، اس کا مصنف کوئی عبدالرحمٰن ماسٹر (قادیانی) ہے اس میں لکھا ہے کہ، حضرت عیسی کی وفات مولوی ثناء اللہ کے قلم سے ۔، اس کے ثبوت میں تفسیر ثنائی جلد ۳ کا حوالہ دیا ہے اس پر میں نے اعلان کیا کہ میری تفسیر سے یہ مضمون دکھا دیں کہ حضرت عیسی فوت ہو چکے ہیں تو میں ایک سو روپیہ ابھی انعام دیتا ہوں ۔ وہاں تو انعام لینے کو کوئی کھڑا نہ ہوا شاید اب کوئی مرد میدان بن کر نکل آئے۔

قادیانی پارٹی کے ممبرو! راست گوئی اور راست پسندی کا بھی کوئی حکم ہے یا نہیں تمہاری جماعت جو راست پسندی اور راست گوئی کی اتنی مدعی ہے کہ بغیر اپنے کسی دوسرے کو راست گو جانتی ہی نہیں اس کا یہی کام ہونا چاہیے کہ وہ جھوٹے حوالوں سے اپنا مذہب پھیلائے (تف اے چرخ گردوں تف)

حیدرآباد سے روانگی

دو مہینے کے قیام میں قادیانی خدمات انجام کو پہنچیں تو جلسہ قادیان کے لئے جو ۱۷ تا ۱۹ مارچ ۱۹۲۳ء کو ہونے والا تھا۔ عجلت سے روانگی کا ارادہ ہو رہا تھا۔ حضور نظام کی جانب سے حکم پہنچا کہ کل صبح شرف ملاقات ہوگا۔ اس باریابی اور اس کے نتیجہ کا اظہار حیدرآبادی اخبار شیر دکن مورخہ ۱۵ مارچ میں یوں کیا گیا ہے:

پرسوں جب کہ مولانا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بارگاہ خسروی میں باریاب ہوئے تھے اس وقت آپ نے اپنی تفسیر اور بعض دیگر تصانیف بطور ہدیہ ملاحظہ خسروی میں گزارنے کا شرف حاصل کیا

مولوی ثناء اللہ صاحب کی روانگی وطن کے وقت آپ کی مشایعت کے لئے ریلوے سٹیشن پر بہت سے لوگوں کا مجمع تھا ٹرین کے حرکت میں آنے سے کچھ ہی قبل ان کو اطلاع موصول ہوئی کہ بارگاہ خسروی سے از راہ ترحم خسروانہ وعطوفات شاہانہ سو روپیہ کلدار ماہوار کا وظیفہ تا حیات جاری فرمایا گیا ہے۔ اس نوید و تمام حاضرین نے نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسرت وانبساط کے ساتھ سنا اور سب نے بارگاہ باری تعالی میں اعلی حضرت خسرو دکن کے لئے ترقی واقبال اور دینی و دنیوی مقاصد کے برآنے کی قلبی جوش کے ساتھ دعا مانگی اور مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب منصور ومسرور اپنے وطن کو تشریف لے گئے۔

اس واقعہ حیدرآبادی احباب نے مجھے بذریعہ خطوط اور تار مبارک باد دی جس کے جواب میں میں ان احباب کو مبارک باد کہتا ہوں کہ ان کے خادم کی بارگاہ سلطانی میں قدرافزائی ہونا خود ان احباب کی قدرافزائی ہے جو دل سے اس قدرافزائی کے لئے غالباً دعائیں کرتے ہوں گے کیسے دل میں اس قدرافزائی کی عزت بحیثیت متاع دنیا کے ہوگی مگر میرے دل میں سب سے بڑی عزت اس کی یہ ہے کہ حیدرآباد اور حیدرآبادی مخلص احباب سے میرا دوسرے ممالک کی نسبت تعلق گہرا ہو گیا گویا ایک معنی سے میں خود بھی حیدرآبادی ہو گیا۔ الحمدللہ

اس واقعہ پر قادیانی جماعت نے قادیان کے جلسہ میں جس قسم کی حرکات مذبوحی کی ہیں الامان کبھی کوئی اشتہار سے کبھی کوئی اپنے دل سے ایک منصوبہ گھڑ کر مجھ سے اس کی تصدیق کراتے تھے کہ تم (ثناء اللہ) یہ لکھ دو کہ:

یہ وظیفہ مجھ کو قادیانی مذہب کی تردید کے صلے میں ملا ہے۔

اس کا جواب میں جلسہ ہی میں دے دیا کہ میں نے یہ بات نہیں کہی نہ کہتا ہوں کہ قادیانی تردید کے صلے میں ملا ہے جو سمجھے اسے پوچھو۔ میں تو واقعہ کا فقط اظہار کرتا ہوں کہ وظیفہ ملا۔ رہا یہ امر کہ کس کے صلہ میں اس کی بابت میں نے کچھ نہیں کہا۔ اللہ اعلم

قادیانی الفضل خدا جانے قادیانی اخبار الفضل نے حلف موکد بعذاب اٹھا رکھی ہے کہ سچ کبھی نہ بولوں گا۔ اللہ اللہ مسیح کے حواری جماعت صحابہ کرام کے مثیل اور راستی سے عداوت انا للہ چنانچہ ۲ مارچ کی اشاعت میں اڈیٹر الفضل ہاں خلیفہ صاحب کے خاص مصاحب لکھتے ہیں:

> ۱۸ تاریخ کو بعد دوپہر (قادیان میں) مولوی ثناء اللہ صاحب کا ذکر ہوا جس میں اس نے حیدرآباد کے متعلق بیان کیا کہ وہاں یہ کامیابی یہ انعام وغیرہ اور یہ سب مرزا صاحب کی خدمت کرنے کا صلہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن دوسرے روز جب کہا گیا کہ یہ لکھ دو تو اس نے انکار کر دیا کہ میں تو یہ نہیں کہا۔ ہاں لوگوں میں مشہور تھا کہ سو روپیہ کا جو منصب ملا ہے وہ احمدیوں کے متعلق لیکچر دینے کی وجہ سے ہے۔ مگر یہ کہتے ہوئے ثناء اللہ دروغ گورا حافظہ نباشد، کا مصداق ہو گیا کیونکہ اس نے بیان کیا تھا کہ جب میں ریل میں سوار ہو گیا اور گاڑی چلنے لگی تو سرکاری ہرکارہ لفافہ لے کر آیا جس میں سو روپیہ دینے کا ذکر تھا جب اس بات کا علم مولوی ثناء اللہ کو آخری وقت میں ہوا تو لوگوں کے لیے یہ کہنے کا کہاں موقع ملا کہ یہ منصب احمدیوں کے خلاف لیکچر دینے کی وجہ سے ملا ہے اور مولوی صاحب نے کب ان سے یہ بات سنی۔ (الفضل قادیان ۲۲ مارچ ۱۹۲۳ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی استاد کا قول ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

جب بنیاد ہی غلط ہو تو بنا کیا ہوگی۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کی بھی عادت شریفہ تھی کہ مخالف کی بات کو اپنے مطلب کے موافق ڈھالتے، پھر اس پر اپنے مفید مطلب نتائج پیدا کر کے مریدوں کے اذہان میں ایسے جماتے ہیں کہ فرمان خداوندی فھم لا یر جعون ان پر پورا صادق ہو جاتا ہے۔

میں مرزا صاحب کی صورت کو دیکھ کر اور ان کے ایسے افترایات اور کذبات (مثال کے طور پر غلام دستگیر اور مولوی اسماعیل کا واقعہ کافی ہے ان دونوں مرحوموں کے حق میں لکھا ہے کہ انہوں نے مجھ سے بدیں طریق مباہلہ کیا تھا کہ ہم، مولوی صاحبان اور مرزا، میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے چونکہ وہ دونوں مر گئے لہذا میں، مرزا، سچا ہوں، حالانکہ یہ مقابلہ ان کا کہیں بھی نہیں۔ انعام لدھیانہ کا تین سو واپس دینے کا وعدہ ہے اگر خلیفہ قادیان اپنے باپ کی عزت رکھنے کو یہ حوالہ دکھا دے۔ اڈیٹر) کو ذہن میں لا کر بے ساختہ وہی کہا کرتا تھا جو عرب کا ایک شاعر اپنے دوست کو کہتا ہے:

تفرد بالاحكام فی اهله الهوی
فانت جمیل الوجه مستحسن الکذب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی محبت کا اثر عجیب ہے کہ حسین محبوب کا جھوٹ بھی اچھا معلوم ہوتا ہے)

بندہء خدا! غالباً تم بھی میری تقریر سنتے ہو گے میں نے یہ کہا تھا کہ:

میں نے تو یہ نہیں کہا کہ قادیانی تردید کے سلے میں یہ وظیفہ جاری ہوا ہاں جن لوگوں نے کہا انہوں نے سمجھا ہو گا لہذا یہ سوال ان سے ہونا چاہیے

بات اصل یہ ہے کہ قادیانی مبلغ مولوی فضل دین وکیل اور شیخ عبدالرحمٰن (دیسی مصری، یہ صاحب اپنے نام کے ساتھ مصری لکھتے ہیں حالانکہ پنجابی ہیں ہم نے ان کی تصدیق کے لئے دیسی کا لفظ بڑھایا ہے کہ ان پر غلط گوئی کا الزام عائد نہ ہو یعنی اپنے دیس ہی میں بنے ہوئے مصری۔ اڈیٹر) چونکہ مجھ سے پیچھے (حیدر آباد میں) رہے تھے انہوں نے عام افواہ سنی ہو گی۔ ان حضرت نے قادیان کی آب و ہوا کے اثر سے وہی افواہ میری نسبت کر دی۔ دگر ہیچ

بہر حال یہ واقعہ ایسا وقوع پذیر ہوا ہے کہ قادیانی جماعت کو بھی اس سے انکار نہیں۔ الحمد للہ

قادیانی جلسہ: میں بعجلت (حیدر آباد دکن سے) سیدھا وطن امرتسر میں ۱۶ مارچ کو پہنچا اور ۱۷ کو قادیان روانہ ہو گیا جہاں تھوڑی دیر ہونے کے باعث آدمی لے جانے کے لئے آیا تھا۔ میرے جانے سے پہلے علماء دیوبند بسر کردگی مولانا مرتضیٰ حسن صاحب، مولانا ابراہیم سیالکوٹی مولوی فضل حق ایبٹ آبادی مقیم حال چنیوٹ و دیگر موجود تھے۔ ہر قسم کی تقریریں ہوئیں اس دفعہ چونکہ منشی یعقوب علی اڈیٹر اخبار الحکم بھی موجود تھے اس لئے مرزائیوں کی طرف سے درمیان میں خلل اندازی سابق کی نسبت زیادہ ہوتی رہی مگر سرکاری افسر ڈپٹی کلکٹر اور افسران پولیس کے حسن انتظام سے امن قائم رہا۔

نیا مباحثہ: جلسہ قادیان میں اس دفعہ بھی حاضرین کی تعداد ہزاروں تک تھی مضامین متعلقہ مرزا صاحب قادیانی بیان ہوتے رہے مگر سب سے اہم مضمون یہ ہوا کہ قادیانی (مرزائی) گروہ نے اشتہار دیا کہ گذشتہ سال محمدیوں نے ہم کو مباحثہ کا چیلنج دیا تھا، پھر اس پر پختہ نہ رہے، اس دفعہ بھی وہ اس چیلنج پر مستقل ہیں تو مباحثہ کر لیں۔

جسکا جواب میں نے دیا کہ یہ دعوی غلط ہے کہ گذشتہ سال کے چیلنج پر محمدی گروہ قائم نہیں رہا بلکہ مرزائی (قادیانی) گروہ فرار کر گیا تھا کیونکہ ہم نے اسی وقت اعلان کر دیا تھا کہ یہاں قادیان میں تو مباحثہ کی اجازت نہیں مباحثہ بٹالہ میں ہو سکتا ہے۔ چنانچہ حاجی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن حاجی عبدالغنی صاحبان نے انتظام کا ذمہ بھی لیا تھا مگر مرزائی جماعت مستعد نہ ہوئی۔ اب ہم اس چیلنج پر مستقل ہیں قادیانی جماعت اگر چاہتی ہے تو بٹالہ میں چلے اور بحث کرلے مگر بایں طریق:

۱۔ مباحثہ آخری فیصلہ پر ہوگا۔

۲۔ مباحثہ میں اصل فریق ثانی خلیفہ قادیان ہوگا وہ خود کریں یا ان کی نیابت میں کوئی کرے۔

۳۔ مباحثہ میں منصف ضرور ہوگا

اس اعلان پر ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی (شکست یاب لدھیانہ) نے آواز دی کہ میں مباحثہ کرونگا۔ ادھر حاجی عبدالغنی صاحب بٹالوی نے کھڑے ہوکر اعلان کردیا کہ میں اس مباحثہ کے لئے پانچ ہزار روپیہ پہلے رکھے دیتا ہوں سارا انتظام ہمارے ذمہ ہوگا۔

دیکھئے ہمارے سہ صدی دوست یا اور کوئی صاحب ہمت، ہمت کرتے ہیں اور کب کرتے ہیں۔ ہم اپنے دوست کو پہلے ہی سے اطلاع کئے دیتے ہیں

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

عجیب قدرتی واقعہ:

میرے قادیان جانے سے پہلے ایک واقعہ عجیب رقت انگیز ہوا۔ ایک احمدی لڑکا عبدالرحمٰن لوہار عمر شاید ۱۴۔۱۵ سال ہوگا ایک ڈنڈا ہاتھ میں لئے ہوئے گھر سے کہتا ہوا بازار میں نکلا کہ، یہ ڈنڈا میں ثناء اللہ کے سر پر مارونگا۔ قادیان کی آبادی سے باہر آٹا پیسنے کی ایک مشین ہے عبدالرحمٰن مذکور اس مشین پر کسی کام کو گیا جاتے ہی مشین میں پھنس کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگا انا اللہ

وہ ایک بیوہ عورت کا لڑکا تھا ہمیں اس بیوہ کے حال پر رحم آتا ہے خدا اس کو تسلی دے اور اس کا کفیل ہو۔ قادیانی دوستو! ان فی ذلك لعبرة لمن یخشی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۲۳ء مطابق ۱۱ شعبان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۲ ص ۱۔۳ و ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتنہ ارتداد میں تکذیب مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل ہندوستان کے ہر شہر قصبہ بلکہ غالباً دیہات میں کسی قسم کا سیاسی یا ملکی چرچہ نہیں ہے، ہے تو فتنہ ارتداد راجپوتاں ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ آگرہ و متھرا وغیرہ کے علاقہ میں مسلمان اور ہندو، دونوں مذہبوں کے راجپوت بستے ہیں آریوں نے ان مسلم راجپوتوں کو شدّھ کر کے آریہ بنانے کی کوشش شروع کی ہے۔اس پر اسلامی حلقہ میں مذہبی اتحاد کی وجہ سے ہلچل مچ گئی۔تبلیغی انجمنوں سے واعظ گئے یہاں تک کہ قادیانی امت کے واعظ بھی گئے بلکہ سب سے زیادہ گئے۔کسی صوفی صافی کا قول ہے

و فی کل شیء له آیة
تدل علی انه واحد

عارفانہ مذاق میں شاعر کہتا ہے کہ ہر چیز میں خدا کی ہستی کی دلیل ملتی ہے جو ثابت کرتی ہے کہ وہ وحدہ لاشریک ہے۔

جس طرح عارفانہ رنگ میں ایک عارف خدا کو در و دیوار سے خدا کی قدرت کے مظاہر نظر آتے ہیں، اسی طرح مجھ کو در و دیوار سے قادیان کے بزدل مہدی کی تردید کے دلائل چاروں طرف نظر آتے ہیں (قادیانی اخبار بتقلید مرزا صاحب ہمارے پیشوا امام برحق حضرت مہدی کو خونی مہدی لکھتے ہیں۔تنگ آکر ان کے جواب میں ہم ان کے مہدی کو بزدل مہدی لکھا کریں گے۔اگر وہ اس لقب کو ناپسند کریں اور وعدہ کریں کہ وہ خونی مہدی نہ لکھیں گے تو ہم بھی بزدل مہدی لکھنا چھوڑ دیں گے۔ثناء اللہ امرتسری) اس لئے میں مندرجہ بالا شعر کو تھوڑی سی ترمیم کر کے یوں لکھتا اور پڑھتا ہوں:

و فی کل شیء له آیة
تدلّ علی انّه کاذب

فتنہ ارتداد اہل اسلام کے حق میں کیسا ہی رنجدہ ہے مگر بحکم:

عسی ان تکر هوا شیئاً و هو خیر لکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم عارفانہ نگاہ میں اسے بھی اسلام کے حق میں مفید ہی جانتے ہیں کیونکہ اس سے بزدل مہدی کی تکذیب ہوتی ہے، جس کی تفصیل یہ ہے :

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں حضرت مسیح موعود کے حق میں مندرجہ ذیل عقیدہ لکھا تھا :

> هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا ۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا (حاشیہ براہین احمدیہ ۔ ص ۴۹۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام کی اشاعت چاردانگ عالم میں ہوگی ۔ نہ صرف اشاعت ہوگی بلکہ باسیاست غلبہ بھی ہوگا ۔ اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ عہدہ جب اپنے لئے پسند کیا اور اس عہدہ کا چارج لینے کے بعد بھی آپ کی رائے میں کسی قسم کی تبدیلی نہ ہوئی بلکہ مسیح موعود کا کام وہی بتایا جو براہین احمدیہ میں بتا چکے تھے، فرق صرف فاعل کا ہوا ۔ یعنی پہلے مسیح موعود حضرت عیسیٰؑ تھے جب خود چارج لیا تو خود بدولت مسیح موعود ہو گئے ورنہ کام وہی رہا جو پہلے تھا ۔ ہمارے اس دعوی کا ثبوت ملاحظہ ہو ۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں :

> چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں، اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال کو پہنچ جائے ۔ کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی ۔ یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا ۔ اس لئے خدا نے تکمیل کی فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی مذہب پر ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے

هو الذى ارسل رسو ل با لهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله ۔ (چشمہ معرفت ۔ص ۸۲۔۸۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ عبارت بآواز بلند اعلان کرتی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں وحدت قومی اسلامی ہو جائیگی ۔ غیر اسلامی کوئی فرقہ یا کسی فرقہ کا کوئی فرد باقی نہ ہوگا، جو اسلامی حدود سے باہر رہ گیا ہو ۔ بلکہ سب کے سب ایک ہی مذہب اسلام پر ہو کر وحدت قومی پیدا کر دینگے

اب سوال یہ ہے کہ اب راجپوتوں کو بہکانے والے کون اور راجپوتوں کا انقلاب کیوں؟ کہاں اسلامی وحدت اور کہاں یہ ناپسندیدہ نظارے ۔ کیا یہ خواب پریشان ہے جو خلیفہ قادیان دیکھ کر لکھتا ہے کہ ہم راضی ہیں کہ مسلمان بھی ہمارے ساتھ مل کر حلقہ ارتداد میں تبلیغ اسلام کریں ۔ کیا ابھی تبلیغ اسلام کی ضرورت ہے؟ کیا مسیح موعود نہیں آیا؟ آیا تو اس کے آنے پر تمام اقوام دنیا متحد کیوں نہیں ہوئیں؟ اس موقع پر ہم اہل منطق کا ایک قاعدہ بتاتے ہیں:

الشّيء اذا ثبت ثبت بلوازمه

یعنی جب کوئی ثابت ہوتی ہے تو اپنے لوازم کو ساتھ لئے ہوئے ہوتی ہے۔

جس کو ہم دوسرے لفظوں میں یوں کہنا چاہتے ہیں کہ:

ممکن نہیں کہ آگ لگنے پر دھواں نہ ہو۔

تائید کے لئے ملاحظہ ہو ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۸ طبع اول۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۲۳ء مطابق ۱۸ شعبان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۳ ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرۃ مسیح کی آمد ثانی

احمد مجتبیٰ کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر اپر باری دواب امرتسر لکھتے ہیں:

احمدی دعویٰ: آنحضرت ﷺ کے نزدیک عیسیٰ بن مریم نبی اسرائیلی اور تھا اور آنے والا جو اسی امت میں سے ہوگا، اور ہے۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۲-۳۳)

احمدی دلیل: صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ کا حلیہ سرخ رنگ لکھا ہوا ہے جیسا کہ عام طور پر شاہی لوگوں کا ہوتا ہے۔ ایسا ہی ان کے بال بھی خم دار لکھے ہیں۔ مگر آنیوالے مسیح کا رنگ ہر ایک حدیث میں گندم گوں لکھا ہے اور بال سیدھے لکھے ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۳۲، توضیح مرام، ازالہ اوہام ص ۹۰۰-۹۰۱)

محمدی جواب۔ یہی دلیل حکیم خدابخش نے عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۰۷-۵۰۸، مرزا بشیر احمد نے تبلیغ ہدایت صفحہ ۳۹، مولوی محمد علی نے رسالہ مسیح موعود کے صفحہ ۱۱۴-۱۱۵ پر، اور رسالہ عیسویت کا آخری سہارا کے صفحہ ۶۷ پر اور قاضی ظہور الدین اکمل نے ظہور المہدی کے صفحہ ۲۲۸ پر اور سید محمد احسن امروہی نے سلک العارف کے صفحہ ۳-۴ پر پیش کی ہے اس لئے میں مختصر طور پر مرزا قادیانی اور ان کے مریدوں کے پیش کردہ دلیل کا جواب ذیل میں درج کرتا ہوں

حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کے نزدیک آنے والا مسیح ابن مریم قاتل دجال حضرت عیسیٰ بن مریم مسیح ناصری ہی ہے اور ہمارے مذہب کی تائید دلائل ذیل سے ہوتی ہے

دلیل نمبر ۱:

صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۵۹ فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۱۹۹، عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۲۴۹ ارشاد الساری جلد ۵ صفحہ ۲۷۸ صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۹۴ المعلم جلد ۱ صفحہ ۳۱۶ اور فیض الباری پارہ ۱۳ کے صفحہ ۳۰۱ پر لکھا ہے:

روایت ہے ابی العالیہ سے کہ حدیث بیان کی ہم سے تمہارے نبی ﷺ کے چچا کے بیٹے یعنی ابن عباس نے اس نے روایت کی نبی ﷺ سے کہ آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارشاد فرمایا دیکھا میں نے اس رات کو کہ سیر کرایا گیا میں نے حضرت موسیٰ کو ایک مرد دراز قد بدن کا مضبوط اور سخت گویا کہ وہ قبیلہ شنوہ کے مردوں میں سے ہیں اور دیکھا میں نے حضرت عیسیٰ کو کہ ایک مرد درمیانہ قد میانہ بدن مائل بسرخی وسفیدی سیدھے بالوں والا۔

نوٹ: اس حدیث شریف سے ہمیں معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ مسیح ناصری کا حلیہ اس طرح ہے میانہ قد میانہ بدن رنگ مائل بہ سرخی وسفیدی اور الی الحمرہ و البیاض جو فرمایا گیا ہے اس کے معنی صاف ظاہر ہیں اسمر اللون یعنی گندم گوں ہیں کیونکہ جب کوئی رنگ مائل بسرخی وسفیدی ہوتا ہے اس کو آدم یا اسمر اللون کہتے ہیں۔ سر کے بال سیدھے لمبے۔

ب۔ بخاری جلد ا صفحہ ۴۸۹، فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۲۷۸۔ ۲۷۹، عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۴۷۔ ارشاد الساری ج ... فیض الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۱۷۳ صحیح مسلم جلد ا صفحہ ۹۶ اور المعلم جلد ا صفحہ ۲۲۳ پر لکھا ہے:

روایت ہے سالم بن عبد اللہ بن عمر سے اس نے روایت کی اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا اللہ کی قسم نہیں کہا نبی ﷺ نے واسطے عیسیٰ کے کہ وہ سرخ ہیں لیکن کہا کہ جس حالت میں میں خواب میں کعبے کا طواف کرتا تھا سو اچانک میں نے ایک مرد دیکھا گندم گوں سیدھے بال والا دو مردوں کے مونڈھوں پر تکیہ دے کر چلتا ہے۔ اس کے سے سے پانی ٹپکتا ہے۔ یا یوں فرمایا کہ اس کے سر سے پانی گرتا ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہے لوگوں نے کہا وہ ابن مریم ہے۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو غالبًا ایک مرد ہے سرخ رنگ جسیم گھنگھریالے بال والا داہنی انکھ کا کانا، اس کی کانی آنکھ جیسے پھولا انگور کا، سو میں نے کہا یہ کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ دجال ہے اور میرے دیکھے لوگوں میں دجال سے زیادہ تر مشابہ ابن قطن ہے۔

تفسیر ابن جریر جلد ۳ صفحہ ۱۸۳۔۱۸۴، اور جلد ۶ صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے:

روایت ہے ابو ہریرۃؓ سے کہ تحقیق نبی ﷺ نے فرمایا سب انبیاء علاتی بھائی ہیں مائیں ان کی الگ الگ ہیں۔ اور دین ان کا ایک ہی ہے اور میں قریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تر ہوں ساتھ عیسیٰ بن مریم کے تحقیق نہیں ہوا کوئی نبی درمیان میرے اور اس کے اور تحقیق وہ عیسیٰ بن مریم نازل ہونے والے ہیں پس جب دیکھو اس کو پہچان لو اس کو۔ وہ ایک مرد ہے متوسط پیدائش مائل بسرخی وسفیدی اس کے سر کے بال سیدھے لمبے گویا اس کے سر سے پانی کے قطرے ٹپکتے ہیں اور نہیں ان کو تری، درمیان دو کپڑوں زرد رنگ کے ہوگا۔ پس توڑے گا صلیب کو اور قتل کرے گا خنزیر کو اور رکھ دے گا جزیئے کو اور کثرت سے ہوگا مال اور لڑے گا لوگوں سے اوپر اسلام کے یہاں تک کہ اللہ ہلاک کرے گا بیچ زمانے اس کے سب مذاہب کو سوائے اسلام کے۔ اور ہلاک کرے گا اللہ اس کے زمانہ میں مسیح ضلالت جھوٹے دجال کو اور دنیا میں امن پھیل جائے گا اس کے عہد میں یہاں تک کہ کھیلیں گے شیر اونٹوں کے ساتھ اور چیتے بیل کے ساتھ، اور بھیڑیئے بکریوں کے ساتھ اور کھیلیں گے لڑکے اور بچے ساتھ سانپوں کے اور نہ نقصان پہنچائیں گے وہ ان کو۔ پھر رہیں گے بیچ زمین کے جتنا اللہ چاہے اور نماز پڑھیں گے اس پر مسلمان اور اس کو دفن کریں گے۔

نوٹ: ان مندرجہ بالا دو روایتوں کے ملانے سے معلوم ہوا کہ آنے والے مسیح، قاتل دجال کا رنگ، مائل بسرخی وسفید یعنی گندم گون ہے، متوسط پیدائش مرد ہے، ان کے سر کے بال سیدھے لمبے۔

نتیجہ ان تینوں روایتوں کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آنے والا مسیح قاتل دجال حضرت عیسیٰ بن مریم مسیح ناصری ہے جن کا رنگ مائل بسرخی وسفیدی یعنی گندمی ہوگا اور سر کے بال سیدھے لمبے ہوں گے۔

دلیل نمبر۲: مسلم جلد۱ صفحہ۹۵ المعلم جلد۱ صفحہ۳۱۹ مشکوۃ مترجم جلد۴ صفحہ۲۱۶، مرقاۃ جلد۵ صفحہ۳۴۰، اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ۴۷۹، مظاہر حق جلد۴ صفحہ۴۷۵ پر لکھا ہے:

روایت ہے حضرت جابر سے کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روبرو لائے گئے میرے انبیاء پس ناگہاں حضرت موسیٰ دبلے پتلے ہیں گویا کہ وہ قبیلہ شنوۃ کے مردوں میں سے ہیں اور دیکھا میں نے حضرت عیسیٰ بن مریم کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس نا گہاں وہ قریب ترین ان شخصوں کے ہیں کہ دیکھے میں نے ساتھ عروہ بن مسعود ہے۔

نوٹ: آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح ناصری کی مشابہت حضرت عروہ بن مسعود ثقفی سے دی ہے۔

مسلم جلد۲ صفحہ ۴۰۱، مشکوۃ مترجم جلد۴ صفحہ ۱۳۲ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۲۲۷، اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ ۳۸۰، اور مظاہر حق جلد۴ صفحہ ۳۹۰ پر لکھا ہے:

روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نکلے گا دجال پس رہے گا چالیس۔(کہا عبداللہ بن عمر) نہیں جانتا چالیس دن یا مہینے یا سال، پس بھیجے گا۔اللہ عیسی بن مریم کو گویا کہ وہ عروہ بن مسعود ہیں پس وہ دجال کو طلب کریں گے پس مار ڈالیں گے اس کو۔

نوٹ: اس جگہ آنیوالے مسیح قاتل دجال کو عروہ بن مسعود کے ساتھ مشابہت دی ہے۔

ان دونوں روایتوں کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ آنے والے مسیح قاتل دجال، حضرت عیسی بن مریم مسیح ناصری ہی ہیں۔

دلیل نمبر۳: ابن ماجہ صفحہ ۳۰۹، رفع العجاجہ جلد۳ صفحہ ۳۴۳۔۳۴۴۔ پر لکھا ہے:

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جس شب نبی ﷺ کو معراج ہوا آپ نے ملاقات کی ابراہیم اور موسی اور عیسی سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا۔ ابراہیم سے سب نے پوچھا لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا، پھر سب نے موسی سے پوچھا۔ان کو بھی علم نہ تھا۔ پھر عیسی سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ کے، پھر بیان کیا عیسی نے دجال کے نکلنے کا حال اور فرمایا میں اترونگا پس قتل کرونگا دجال کو پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں گے۔

نوٹ: یہ روایت بطریق عبداللہ بن مسعود مرفوعاً بھی آئی ہے (مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۳۷۵، ابن کثیر جلد۳ صفحہ ۳۳۶، ابن جریر جلد ۱۶ صفحہ ۲۰، درمنثور جلد۴ صفحہ ۱۵۲، ۳۳۶، کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۶۹۔۱۷۰) حضرت مسیح ابن مریم کا شب معراج میں یہ فرمانا کہ، میں ماروں گا دجال کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مارونگا، ثابت کرتا ہے کہ آنے والے مسیح حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں اور وہ اب تک زندہ ہیں

احمدی: اس ابن مریم کا حلیہ جسے آپ نے اسراء کی رات میں دیکھا سرخ رنگ اور گھنگھر یالے بال اور چوڑا سینہ فرمایا ہے اور جس کو دجال کے پیچھے طواف کرتے دیکھا اس کا حلیہ آپ نے گندمی رنگ اور سیدھے بال بتلایا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ابن مریم کے دو حلیے بتائے ہیں اس لئے وہ دو شخص ہیں (رسالہ تشحیذ الاذہان بابت ماہ اگست ۱۹۲۰ء ص ۳۴۔۳۵)

محمدی: حضرت مسیح ناصری کا رنگ دراصل مائل بسرخی وسفید یعنی گندمی ہے، اور ان کے سر کے بال سیدھے لمبے ہیں (صحیح بخاری ج ا ص ۴۵۹ صحیح مسلم ج ا ص ۹۴) اور صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۴۸۹ پر جو لفظ جعد ان کے لئے آیا ہے اس سے مراد سر کے بال گھنگھر یالے ہونا نہیں بلکہ بدن کا مضبوط اور سخت ہونا ہے جیسا کہ علامہ نووی اور ابن حجر نے لکھا ہے

(نووی شرح مسلم جلد ا صفحہ ۹۴، ۹۵، ۹۶، اور فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۲۷۷۔۲۷۸)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اپریل ۱۹۲۳ء مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۴۱ھ ۔ جلد ۲۰ نمبر ۲۴ ص ۲۔۴)

حیدر آباد کے تعلق پر مبارک بادیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے اہل حدیث اور دیگر اخباروں میں یہ خبر نکلی ہے کہ حضور نظام نے خاکسار کو یک صد روپیہ ماہوار کا منصب عطا فرمایا ہے، مخلص احباب کرام نے اس تقرر منصب کو فال نیک جان کر بخلوص قلب مبارک بادیں لکھی ہیں۔

میں ان اصحاب کو متفرق طور پر ان کے خلوص قلبی کا جواب نہیں دے سکا، اخبار کے ذریعہ ان کی محبت کا شکریہ ہے۔

میرے خیال میں یک صد کا منصب اصل مقصود نہیں بلکہ یہ ایک علامت ہے کہ جس دینی خدمت کے لئے میں حیدر آباد گیا تھا اور ٹھہرا تھا، وہ خدا کے ہاں قبول ہے۔ اوسی قبولیت کی یہ علامت ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۳ء جلد ۲۰ نمبر ۲۵ ص ۱۳)

قادیانی مباحثہ میں محمدیوں کی فتح

مقام ٹنڈا جان محمد ضلع تھرپارکر (سندھ) میں مرزائیوں اور محمدیوں میں مباحثہ ہوا الحمد للہ نتیجہ بہت اچھا رہا چار اشخاص نے مرزائی مذہب سے توبہ کی گوجر خان۔ امیر خان راجپوت چک نمبر ۳۰۵، مولا بخش ولد عمر بخش حجام چک نمبر ۳۰۴، منشی عبدالکریم زمین دار چک ۱۶۰، (مرسلہ علی محمد نمبردار وغیرہ چک ۳۰ ڈاکخانہ یعقوب پور ضلع میرپور سندھ) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۳ء ص ۱۳)

پنجاب کے دو نبیوں کا مقابلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ پنجابی نبی مرزا قادیانی نے اپنے دعوی نبوت سے باب نبوت کو، جو باعتقاد اہل اسلام مسدود ہو چکا، تھا مفتوح کر دیا۔ اس لئے ان کے مریدوں میں سے ایک شخص عبداللطیف ضلع جالندھر میں پیدا ہوئے جو نبوت اور مہدویت کے قائل ہیں۔ ان کی بابت اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں قادیانی امت سے چند سوال کئے گئے تھے۔ ان کے جواب اخبار الفضل میں نکلے ہیں۔ ان جوابوں کے جواب الجواب عبداللطیف کے اتباع میں سے ایک صاحب نے بھیجے ہیں۔

یہ تو کھلی صداقت ہے کہ ہمارے نزدیک (پنجابی نبی) دونوں ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔ نہ ہم پیر کو سچا جانیں، نہ مرید کو سچا نیں۔ تاہم یہ دکھلانے کو کہ جن دلائل سے قادیانی امت کام لیتی ہے، انہی سے جب ان کا مرید کام لینے لگے، تو پیر جی کے گھر میں کہرام مچ گیا۔ سچ ہے:

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

اس غرض سے یہ مضمون درج ہوتا ہے، ورنہ ہمارا قول ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزمودہ را آزمودن خطاست۔

جواب الجواب کا عنوان ہے:

جماعت قادیان کے عذرات انکار نبوت پر ایک نظر

اہل حدیث ۹ فروری ۱۹۲۳ء کے ذریعہ ایک صاحب ہدایت اللہ سوہدروی نے جماعت قادیان اور ان کے امیر سے استفسار کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا ہے، تو نبی بخش سیالکوٹی اور عبداللطیف گناچوری کو مرسل ربانی تسلیم کرنے میں آپ کو کیا عذر ہے۔

اس کا جواب جماعت قادیان اور ان کے امیر (مرزا محمود احمد قادیانی) کی طرف سے ایک صاحب اللہ دتہ جالندھری نے ۱۵ فروری ۱۹۲۳ء کے الفضل کے ذریعہ دینے کی کوشش کی ہے اور کچھ عذرات اپنے انکار کے بیان کئے ہیں۔

ہم جناب عبداللطیف گناچوری کے خادم ہونیکی حیثیت سے جماعت قادیان کے عذرات پر سرسری نظر ڈالتے ہیں:

پہلا عذر:

جماعت قادیان کی طرف سے یہ پیش کیا گیا ہے کہ جناب مرزا صاحب کے ذریعے ضرورت نبوت ایسے احسن طریق سے پوری ہو چکی ہے کہ اب آئندہ ایک خاص زمانہ تک (کیا سینکڑوں اور ہزاروں برس تک؟) کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

اس کے لئے ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ کیا مرزا صاحب قادیانی جس غرض کے لئے مبعوث کئے گئے تھے وہ غرض آپ کی زندگی میں پوری ہوگئی؟

اگر پوری ہوگئی ہے تو آپ کے بعد نبی کی ضرورت نہیں۔ اگر پوری نہیں ہوئی تو نبی کی ضرورت باقی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کی غرض تھی، کسر صلیب، قتل دجال، غلبہ اسلام تمام ادیان پر۔

اب اگر صلیبی طاقت پاش پاش ہو کر نابود ہوگئی ہے اور دجال قتل ہو گیا ہے اور اسلام کو دیگر ادیان پر ایسا غلبہ حاصل ہو گیا ہے کہ تمام ادیان کے پیرو اسلام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جذب ہو گئے ہیں، اور اگر شاذ و نادر کے طور پر دیگر مذاہب کے کچھ لوگ باقی رہ گئے ہیں تو بالکل کس مپرسی اور مردہ حالت میں ہیں۔

پس اگر یہ حالت پیدا ہوگئی ہے تو مرزا صاحب قادیانی کے بعد فی الواقع کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

لیکن اگر جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کا یہ نتیجہ ہوا ہے کہ آپ کی دعاؤں سے صلیبی طاقت پہلے سے سینکڑوں گنا زیادہ ہو گئی ہے، اور وہ دجال جس کے قتل کرنے کے لئے آپ مسیح آخرالزمان ہو کر آئے تھے، آپ کی دعاؤں سے ان کی شان وشوکت کو چار چاند لگ گئے ہیں، اور وہ اسلام جسے غالب کرنے کے لئے آپ آئے تھے، آپ کی بعثت کے بعد سے اس کی رہی سہی طاقت وشوکت بھی جاتی رہی۔ وہ دنیا کی طاقتوں میں طاقت نہ رہا۔ وہ لوگوں کی نظروں میں ایسا ذلیل ہو گیا کہ یکدم پانچ پانچ لاکھ مسلمان اسے چھوڑنے کی تیاریاں کر رہے ہیں، تو ایسی حالت میں بھی اگر مرزا صاحب قادیانی کے بعد نبی کی ضرورت نہیں، تو معلوم ہوتا ہے جماعت قادیان نبوت کے ساتھ مخول کر رہی ہے، اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت کو بھی مخول میں اڑانا چاہتی ہے۔

دجال کو قتل کرنے کے لئے جناب مرزا صاحب قادیانی جیسے سینکڑوں مسیح بھی اگر آویں تو دجال کو ان سے نہ کوئی خوف اور نہ کوئی شکوہ۔ بلکہ دجال ایسے مسیحوں کو ہر وقت خوش آمد کہنے کیلئے تیار ہے جن کی دعاؤں سے اس کے اقبال اور فتوحات اور اس کی شان وشوکت میں حیرت انگیز ترقی ہو۔

محض دلائل کا غلبہ کچھ چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ فی الواقع عملی غلبہ نہ ہو۔ محض دلائل کے غلبہ کا دعویٰ تو ہر مذہب وملت کے لوگوں کو ہے۔

الغرض واقعات عالم اس بات کی تکذیب کر رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت کی ضرورت کو پورا کر دیا اور اب آپ کے بعد اسلام کو کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کے الہام نے براہین احمدیہ کے وقت سے ہی مرزا صاحب کو بتا دیا تھا کہ تم اپنے مشن میں ناکام رہو گے اور ناکامی کی حالت میں ہی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہان سے کوچ کرو گے۔ چنانچہ وہ الہام یہ ہے:

میں اپنی قدرت نمائی سے تجھے اٹھاؤنگا دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا (گویا موت کے بعد مرزا صاحب کی حالت کا نقشہ ان الفاظ میں کھینچا گیا ہے کہ دنیا میں ایک نذیر آیا تھا، پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اور وہ ناکام اس دنیا سے واپس گیا) لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا،

یعنی مرزا صاحب قادیانی کے بعد اللہ تعالیٰ جلد ایک اولوالعزم نبی بھیجے گا جس کے وقت میں بڑے زور آور حملے ہوں گے و ما کنّا معذّ بین حتّی نبعث رسو لا۔ اور لوگ اس نبی کو قبول کریں گے۔

چونکہ وہ نبی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو راست باز سمجھتا ہوگا اس لئے ضمناً مرزا صاحب قادیانی کی سچائی بھی ظاہر ہو جائے گی۔ جیسے آنحضرت ﷺ کی سچائی ظاہر ہونے کے ساتھ ہی حضرت مسیح ابن مریم کی سچائی لوگوں پر کھل گئی۔

مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام کی تصدیق مرزا صاحب کے قول سے بھی ہوتی ہے۔ آپ نے ۵ دسمبر ۱۹۰۵ء کے سالانہ جلسہ کی تقریر میں فرمایا:

افسوس ہمیں پیغام اجل آپہنچا اور ہماری جماعت کی حالت ایسی ہے جیسے چھ ماہ کا بچہ ہو اور اس کی ماں مر جائے۔

اب ظاہر ہے کہ چھ ماہ کے بچے کے لئے اگر بہت جلد دودھ کا انتظام نہ ہو، تو اس کی ہلاکت یقینی ہے۔

پس اگر احمدی جماعت کے لئے خدا تعالیٰ بہت جلدی نہ بھیجتا تو یہ جماعت پہلے مسیح کی قوم کی طرح ہلاک ہو کر اسلام کے لئے ایک دوسرا خطرناک اندرونی دجال ثابت ہوتی۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے حفاظت اسلام کے لئے بہت جلد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کے تیرہ برس بعد ہی ایک اولوالعزم نبی یعنی جناب عبد اللطیف گنا چوری کو مبعوث کر دیا۔

اگر احمدی جماعت نے آپ کے انکار پر اصرار کیا تو ان کی مشابہت مسیحی قوم سے ہوگی جنہوں نے آنحضرت ﷺ کا انکار کر دیا تھا۔ فتدبر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا عذر:

بیان کیا گیا ہے کہ اگر کوئی شخص بغیر سپاہ اور املاک کے بادشاہ بن بیٹھنے سے پاگل ہے، تو اس سے بڑھ کر وہ شخص بے عقل ہے جس میں اوصاف تو ولیوں کے بھی نہیں، مگر بنتا نبی ہے۔

ایسے شخص کا الہام شیطانی ہے کیونکہ خدا کسی سے ٹھٹھا نہیں کیا کرتا۔

جناب عبداللطیف گناچوری کا دعوی تو ابھی بالکل ابتدائی حالت میں ہے، اس لئے ان پر اعتراض نہیں ہوسکتا لیکن آپ کے اس اعتراض کی زد جناب مرزا صاحب پر ضرور پڑتی ہے کیونکہ ان کا دعوی ابتدائی زمانہ سے سلطان مشرق یا خلیفۃ اللہ السلطان ہونے کا تھا، مگر املاک وافواج کا تا حال کہیں پتہ نہیں ملتا۔

پس جب آپ خود اپنے مرشد کو پاگل قرار دینے سے پرہیز نہیں کرتے تو دوسرے کسی کو کیا افسوس۔

اگر آپ نبی کی تعریف لکھتے تو ہم آپ کو بتا دیتے کہ یہ تعریف جناب عبد اللطیف گناچوری میں پائی جاتی ہے۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو علم ہی نہیں کہ نبی کی کیا تعریف ہے اور ولی کی کیا۔

تیسرا عذر

اللہ دتہ صاحب قادیانی نے یہ لکھا ہے کہ ان کی بات اس وقت کسی حد تک قابل پذیرائی ہوسکتی تھی جب کہ وہ ایسا کام کرتے جو جناب مرزا صاحب قادیانی اور آپ کیا تباع نہ کرے ہوتے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور آپ کی جماعت ایسے کام کرتی ہے جو آنحضرت ﷺ اور آپ کے اتباع نہیں کرتے تھے۔ سو یہ صفت آپ کو ہی مبارک رہے۔

چوتھا عذر:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں ذاتی علامات اور خارجی علامات کو پورا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ان کے صدق پر مہر کر دی۔

سو اس کا جواب یہ ہے کہ آپ کا یہ زبانی دعوی ہے ۔آپ ذاتی اور خارجی علامات جو مرزا صاحب قادیانی میں پوری ہوئیں بیان کریں۔ہم بھی اسی قسم کی ذاتی اور خارجی علامات جناب عبداللطیف گناچوری میں ثابت کر دکھائیں گے۔

پانچواں عذر:

جماعت قادیان کا یہ معیار ہے کہ جو جھوٹا ہوتا ہے وہ یذ ھب جفاء کا مصداق بن کر جلد نیست و نابود کیا جاتا ہے اور سچا انسان دنیا میں فروغ پاتا اور مظفر و منصور ہوتا ہے۔

آپ کا یہ معیار بالکل صحیح ہے اور اس کے مطابق جناب عبداللطیف گناچوری اپنے دعوی کے وقت سے فروغ پا رہے ہیں۔

اگر آپ ان کو جھوٹا اور مسیلمہ وغیرہ سمجھتے ہیں ،تو اپنے ملہموں کو ان کے مقابل لایئے اور وہ ان کے دلائل اور دعوی کو سن کر پھر بھی اگر انہیں جھوٹا سمجھیں تو ان کے لئے بد دعائیں کر لے، ایک سال کے اندر ان کی ہلاکت کی پیش گوئی کر دیں۔

اگر اس پیش گوئی کے مطابق آپ ایک سال کے اندر ہلاک نہ ہوئے تو یہ جماعت قادیان آپ کی بیعت میں داخل ہو جائے۔

آنخضرت ﷺ کی جماعت کے ہاتھ سے مسیلمہ تو سال دو سال کے اندر ہی ہلاک ہو گیا تھا۔پس اگر آپ جناب عبداللطیف گناچوری کے جھوٹا ہونے پر یقین کامل رکھتے ہیں تو پھر ان کے مقابل میدان میں آنے سے کیوں گریز کرتے ہیں۔

زبانی باتیں بنانے سے میدان مقابلہ میں تشریف لایئے تاکہ خدا حق و باطل میں فیصلہ کر دے لیکن ہماری اس نصیحت کو یاد رکھئے:

ہر بیشہ گماں مبر کہ خالی است
شائد کہ پلنگ خفتہ باشد

خادم: سعادت علی خان بقلم خود کنہ بیرم پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔اپریل ۱۹۲۳ء۔ ۱۰رمضان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۶ ص ۲۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عینو والی میں مرزائیوں اور سنیوں کا مناظرہ

جناب سراج الدین اثنا عشری مدرس ورنیکلر مڈل سکول سنکھترہ ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں:

موضع عینو والی میں ایک شخص چودھری غلام رسول باشندہ دیہہ ہیں جو علاقہ بار میں پٹواری تھے۔ ملازمت سے مستعفی ہو کر قادیانی مشن کی طرف سے تنخواہی مبلغ مقرر ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی مفوضہ ڈیوٹی کی ادائیگی میں موضع مذکور کے چند آدمیوں کو گمراہ کر دیا۔

اس پر اہل دیہہ نے حافظ مولوی محمد شفیع (جامع مسجد قصبہ سنکھترہ میں درس دیتے ہیں) کو بلایا اور چار روز کی قیل وقال کے بعد بصد مشکل چودھری غلام رسول صاحب سے مناظرہ قرار پایا۔ مبحث:

۱۔ دعاوی صداقت وکذب مرزا۔

۲۔ حیات وممات مسیح۔

مقرر ہوئے اور لالہ جولدامل منصف قرار پائے۔

دو یوم مبحث نمبر ایک پر، اور تیسرے دن حیات وممات مسیح پر بحث جاری رہی ۔ آخر اس بات پر فیصلہ قرار پایا کہ اگر حافظ محمد شفیع صاحب کسی حدیث میں سے من السماء کا لفظ دکھا دیویں جس میں یہ تشریح ہو کہ حضرت عیسی آسمان سے نزول فرمائیں گے تو چودھری صاحب عقیدہ قادیانی سے تائب ہو جائیں گے۔ بصورت خلاف حافظ صاحب دعاوی مرزا قادیانی کو قبول کر لیں گے۔

طرفین میں اقرار نامہ دستخطی ہر دو صاحبان تحریر ہو کر ایک دوسرے کو دیا گیا۔

۴ مارچ ۱۹۲۳ء تاریخ فیصلہ قرار پائی۔

حافظ محمد شفیع صاحب نے کنز العمال جلد ہفتم صفحہ ۲۶۸ مطبوعہ دائرۃ المعارف نظامیہ حیدر آباد دکن سے حدیث مذکور نکال کر پیش کر دی اور منصف نے فیصلہ بحق مولوی محمد شفیع صاحب سنا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن چودھری غلام رسول صاحب نے اپنی ہٹ دھرمی کو نہ چھوڑا اور شرط وفا نہ کی، اور کھسیانی بلی ہو کر بھاگے بھاگے ضلع گجرات میں مولوی غلام رسول واعظ موضع راجیکی کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور اپنے تازہ زخموں کی مرہم پٹی کے واسطے علاج معالجے کی درخواست کی اور ان کو مناظرہ کے لئے لا کھڑا کیا۔

اس علاقہ میں مناظرہ ہذا کی شہرت عام تھی۔ اس لئے سامعین دور دور سے موقع پر جمع تھے۔ مبحث دعاوی والہامات مرزا مقرر ہوا۔ ہمیں یقین تھا کہ اتنے تجربہ کار قادیانی مناظر مقابل کم عمر حافظ صاحب کو چند سوالات میں ساکت کر دیں گے لیکن

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

مولوی غلام رسول صاحب راجے کی، اپنے مقابل حافظ محمد شفیع صاحب کے اعتراضات کا دفعیہ نہ کر سکے۔ اور حافظ محمد شفیع صاحب نے قادیانی پیغمبر کے دعاوی والہامات کی یہاں تک مٹی پلید کی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کافر ثابت کر کے ہی چھوڑا۔

افسوس ہے کہ مولوی غلام رسول صاحب راجے کی شرائط وآداب مناظرہ کے برخلاف حافظ محمد شفیع کے دوران تقریر میں خاموش نہ بیٹھتے تھے۔ منشی سراج الدین کے روکنے پر کسی قدر ساکت ہوئے۔

موضع عینو والی کے جو آدمی مرزا صاحب قادیانی کے معتقد ہوئے تھے انہوں نے توبہ کی اور قادیان میں خط لکھ دیئے کہ ہم آپ کی بیعت سے کنارہ کشی کرتے ہیں اور اس عقیدہ کاذبہ سے استغفار کرتے ہیں ہمارا نام رجسٹر کفر سے خارج کر دیا جائے۔ ان میں سے چند آدمیوں کے نام حسب ذیل ہیں:

چودھری غلام محمد ولد حیات محمد۔ غلام دین ولد محمد یار۔ رحیم بخش ولد بڈھے خان۔ مظفر خان ولد عنایت اللہ خان۔ قوم جٹ ساکنان موضع عینو والی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔ اپریل ۱۹۲۳ء مطابق ۱۰ رمضان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۶ ص ۴)

دونا بیناؤں کا مباحثہ

سیالکوٹ میں حافظ روشن علی مرزائی قادیانی، اور حافظ احمد شیخ دہلوی (عیسائی) میں نبوۃ مرزا پر بحث ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہلوی حافظ کے مقابلہ میں قادیانی حافظ کو سخت ناکامی ہوئی۔ نامہ نگار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔ اپریل ۱۹۲۳ء مطابق ۱۰ رمضان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۶ ص ۹)

ملکانہ راجپوت مسلم ہیں یا مرتد

قادیانی اخبار جواب دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار آج کل جامہ میں نہیں سما سکتے کہ ہم نے حلقہ ارتداد میں مبلغ بہت بھیجے ہیں اور دوسروں نے نہیں یا کم بھیجے ہیں۔ ہم اسلام کے خادم ہیں ہم اسلام کی تبلیغ کرتے ہیں دوسرے غافل ہیں۔

ہم ان کی اس قسم کی گفتگو سن کر حیران ہوتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے کام میں کیسے ہوشیار ہیں کہ تمام اسلامی پبلک کو کم عقل جانتے ہیں حالانکہ:

الا انّهم هم السّفهاء و لكن لا يعلمو ن

ہم ان سے صرف ایک سوال پوچھتے ہیں وہ غور سے سنیں اور صحیح جواب دیں ۔تم لوگ جو حلقہ ارتداد میں تبلیغ اسلام کرتے ہو، کس اسلام کی تبلیغ کرتے ہو۔

اس اسلام کی جس کو مان کر دنیا کے سب مسلمان ابھی تک کافر ہیں، جیسا کہ تمہارا نبی اور تمہارا خلیفہ، انوار خلافت میں لکھتا ہے کہ دنیا بھر کے مسلمان بغیر تسلیم کئے نبوت مرزا کے قطعاً کافر ہیں۔

اس اسلام کی تو تم کاہے کو تبلیغ کرنے لگے، دوسرے اسلام کی کرتے ہوگے جو تم خود رکھتے ہو جس میں نبوت مرزا کو بڑا دخل ہے تمہارے اس اسلام کا یہ اثر ہوگا کہ وہاں کے وہ لوگ جو تمہاری تعلیم سے مسلمان رہیں گے یا نئے بنیں گے تم ایمان سے سچ بتاؤ وہ اسلامی پبلک کو تمہاری طرح کافر جانیں گے یا نہیں۔ اگر نہیں جانیں گے تو سمجھو کہ وہ تمہارے اسلام میں نہ آئے اور اگر سب دنیائے اسلام کو کافر جانیں گے تو ایمان سے بتاؤ وہ مسلمانان دنیا کے حق میں دوست پیدا ہوں گے یا بغلی سانپ۔ پھر کیا اسی اشاعت اسلام کا ہم پر احسان جتاتے ہو۔ سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یمنّو ن علیك ان اسلموا قل لا تمنوا علیّ اسلا مکم ۔
اسی خدمت پر کہتے ہو کہ دیکھو جی ہم تو اسلام کی حفاظت کرنے کو سینہ سپر ہیں مگر علماء اسلام ہماری مخالفت کرتے ہیں ۔انصاف سے دیکھو تمہاری مثال بالکل اس جرنیل کی ہے جو شاہی فوج لے کر باغیوں کا قلع قمع کرنے کو نکلے اور جتنا حصہ ملک کا باغیوں سے چھوڑائے اس پر اپنا تسلط جماتا جائے تو انصاف سے کہو کہ بادشاہ کے حق میں وہ خود باغی ہے یا نہیں ۔کیا تم اسلامی پبلک کی نگاہ میں خاک ڈالنا چاہتے ہو کہ تمہاری اس خدمت کی وجہ سے تمہاری ذاتی زیادتیاں تم کو معاف کردیں۔
سنو! اگر تم کو معاف کریں تو بہائی فرقہ تم سے زیادہ لطف وکرم کا مستحق ہے۔
وہ تو اطراف دنیا بدل اسلام پھیلاتا ہے اس کی حدود اشاعت تم سے بہت وسیع ہیں ،تو کیا ہم بلکہ تم بھی خود ان کی اس خدمت کی وجہ سے ان کی نبوۃ کا ذبہ سے درگذر رو گے ۔ہرگز نہیں۔

۱۳۔اپریل ۱۹۲۳ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ہم نے لکھا تھا کہ قادیانی مبلغ مبالغہ سے کام لیتے ہیں۔اس پر مولوی عبد اللہ صاحب قصوری کی شہادت لکھی تھی ۔اس پر قادیانی نبی کا صاحبزادہ نمبر۲ ، الفضل میں بہت خفا ہوا ہے ،مگر کیا مجال کہ ٹکانے کی بات کرے۔

ہم نے جس گواہ کا نام اور پتہ لکھا اس سے تو پوچھا نہیں اس کے دفتر کے ایک آدمی کا بیان ہماری تردید میں لکھ مارا۔اور مولوی عبداللہ صاحب قصوری کی گفتگو ثابت ہونے پر ایک ہزار روپئہ کا انعام مشتہر کیا ۔قادیانی انعام تو ہم خوب جانتے ہیں ان کے مورث اعلیٰ آنجہانی نے ایک دفعہ ایک لاکھ پندرہ ہزار کا انعام ہمارے لئے تجویز کیا جب ہم لینے کو قادیان پہنچے تو ینظرو ن الیك نظر المغشیّ علیه ۔پھر ان کے خلیفہ نے ۳ مئی ۱۹۲۱ء کو ایک ہزار کا اشتہار دیا جب ہم لینے کو تیار ہوئے اور نتیجہ حلف کے اظہار کی تصدیق چاہی تو دم بخود۔

سکندر آباد دکن سے انعامی اشتہار نکلا جب اس کا مطالبہ کیا تو

ا خلد الی ا لار ض۔

اب اس انعام کی حقیقت ان انعاموں سے کیونکر زیادہ سمجھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں استاد غالب کا شعر تھوڑے سے تصرف کے ساتھ اس پر صادق جانیں تو موزوں ہے

ہم کو معلوم ہے انعام کی اصلیت لیکن
دل بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ہم اس شعر کا ثبوت دینے کو تیار ہیں جو ہم نے بروایت مولوی عبد اللہ صاحب قصوری لکھا ہے۔ وہ انہوں نے ۳۔ اپریل کو امرتسر سے لاہور تک بمبئی میل میں سفر کرتے ہوئے بتایا تھا۔ اگر سچے ہو تو مولوی صاحب موصوف سے اس کی تکذیب کراؤ اور ایک ہزار روپیہ انہی کو ان کی انجمن دعوۃ میں دے دو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مئی ۱۹۲۳ء مطابق ۲۴ رمضان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۸ ص ۲۔۳)

غزل قادیانی

جو عبدالولی فاروقی حیدر آبادی متخلص فروغ
قلمبند حضرت داغ دہلوی مرحوم نے اثناء قیام حیدر آباد میں لکھی

جب سے آیا ہے کوئی پنجاب سے شیر ژیاں
مذہب باطل کی کیا کیا اڑ چکی ہیں دھجیاں
آج تیرہ سو برس کے بعد ہے مبحث نبی
اور نبوت ہو گئی ہے خیر سے کچھ چیستاں
منکر ختم نبوت آج تک کوئی نہ تھا
میرزا صاحب نے لی ہیں اس میں کچھ دل چسپیاں
نص قرآن احادیث صحیحہ ہیں گواہ
جھوٹ ہو سکتا ہے کب ختم نبوت کا بیان
اٹھ نہیں سکتے اٹھائے سے ثنائی اعتراض
بن نہیں سکتا بنائے سے رسول قادیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو چکا ہم کو احادیث نبی سے سب یقیں
سن چکے ختم نبوت داستاں در داستاں
نقص جب ان کی کتابوں سے دیکھایا ہے انہیں
رہ گئے اپنا سا منہ لے کر مرید قادیاں
ہم نے کب اپنی طرف سے کی کوئی ایجاد بات
ان کے لفظ ان کی کتابیں ان کا منہ ان کی زباں
دس ہزار انعام ان کا خالی از حکمت نہیں
اس طرح کر تے ہیں ظاہر عام پر تیاریاں
کامیابی کا رہا سہرا صداقت ہی کے سر
جھوٹ کو حاصل ہوئیں محرومیاں ناکامیاں
سونگھ لے اس بوئے خوش کو تو بھی ہنگامی رسول
کیا ثنائی گل کھلے ہیں بوستاں در بوستاں
انبیاء سے اولیاء تک کو نہ چھوڑا آپ نے
واہ کیا کہنا مسیح و مہدی صاحب قران
عورتوں کی طرح کیوں سیکھا ہے تم نے کوسنا
بد دعائیں دیکھنا ہوں گی نصیب دشمناں
ٹالئے اے احمدی احباب یوں ہی ٹالئے
ہو نہ جائے آپ کی برسوں کی محنت رائے گاں
تا کجا ہم قول فیصل کے رہیں یوں منتظر
تا بہ کے ہوتی رہیں گی روز یاوہ گوئیاں
سایہ پر عاطفت میں شاہ آصف جاہ کے
ایک دن سلجھیں گی آخر قادیانی گتھیاں
مولوی حضرت ثناء اللہ صاحب نے فروغ
مذہب حق کی بیان کیں ہم سے کیا کیا خوبیاں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مئی ۱۹۲۳ء مطابق ۲۴ رمضان ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۲۸ ص ۲-۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہزار انعام داخل کرو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی ہتھکنڈے مختلف اقسام کے ہیں۔ کبھی بشکل دین داری آتے ہیں، کبھی بصورت ہمدردی اسلام ظہور کرتے ہیں، کبھی بہیئت اسلام جلوہ نمائی فرماتے ہیں، کبھی وغیرہ وغیرہ صورتوں میں متشکل ہوتے ہیں۔ یہ سب صورتیں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کی اختیار کردہ ہیں۔

آج ہم ان کی انعامی صورت پر خاص کیوں لکھنے لگے۔ اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ان دنوں ایک رسالہ ہمارے پاس آیا جو کسی نظام الدین صاحب مبلغ احمدی ملک کشمیر نے شائع کیا ہے جس کا نام المسیح الموعود و الامام المھدی المسعود حصہ اول ہے۔

اس رسالے میں مرزا صاحب قادیانی اور مرزائی مصنفوں کی تصنیفات سے کچھ کچھ اخذ کر کے چند دلائل وفات عیسی پر اور چند دلائل مسیحیت مرزا پر لکھے ہیں۔

خیر یہ تو کوئی قابل ذکر بات نہیں، قابل ذکر بات یہ ہے کہ اس رسالہ کے مصنف نے یہ جرأت بھی کی ہے کہ اس کے جواب لکھنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دینے کا اشتہار دیا ہے۔ اس لئے ہم مصنف موصوف کو کہتے ہیں کہ روپیہ کسی بنک میں جمع کراؤ اور مندرجہ ذیل سوال کا جواب دو۔

کیا یہ روپیہ ہمارے کہنے سے کہ ہمارا جواب صحیح ہے، ہم کو مل جائے گا؟ (غالباً نہیں)

کیا یہ روپیہ آپ کا قائل ہونے پر مل جائے گا؟ اور آپ کا قائل ہونا عادۃً ممکن ہے؟ (غالباً نہیں)

پھر کیا اس امر کے تصفیہ کے لئے کسی تیسرے شخص مسلمہ منصف کی ضرورت ہے جو ثالث بن کر فیصلہ کرے۔ غالباً یہی صورت معقول ہے۔

پس اگر آپ بھی اس صورت کو معقول جانتے ہوں، تو کسی منصف مزاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثالث کا تقرر پہلے ہونا چاہیے۔

ہماری رائے میں ریاست کشمیر میں ایک صاحب اس منصب کے لائق ہیں جن کو غالباً مصنف رسالہ بھی قابل جانیں گے۔ یعنی چوہدری خوشی محمد (ناظر) سابق گورنر کشمیر۔ اگر موصوف کے سوا کسی اور پر آپ کی نظر ہے تو مطلع کریں۔ دو ہفتہ تک جواب کا انتظار ہے۔

میری طرف سے یک صد انعام

قادیانی امت کی جو مختلف صورتیں اور شکلیں ہم نے لکھی ہیں۔ ان کے علاوہ ایک خاص شکل ان کی یہ ہے کہ مخالف پر بہتان اور افتراء کرنے میں بڑے چست و چالاک ہیں۔ یہ وصف بھی جناب مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی سے انہوں نے حاصل کیا ہے۔ وہ بھی مخالف پر جیتے جاگتے دن دیہاڑے افتراء کر دیتے تھے جس کی ایک ہی مثال کافی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے لکھا تھا کہ مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی مرحوم نے میرے مقابلہ میں لکھا تھا کہ ہم دونوں (مرزا صاحب قادیانی اور مولوی صاحب مذکور) میں سے جو جھوٹا ہے خدا اس کو سچے کی زندگی میں موت دے (ضمیمہ تحفہ گولڑویہ اشتہار انعامی پانچ سو ص ۷) چنانچہ وہ مر گئے۔

حالانکہ یہ ان مولوی اسماعیل صاحب نے کہیں نہ کہا تھا، اور نہ لکھا تھا۔

اس کے ثبوت کے لئے ہم کئی دفعہ انعامی اشتہار دے چکے ہیں۔

اس فن (افتراء پردازی) میں اس جماعت کو کہاں تک مشق ہے مندرجہ ذیل واقعہ اس کی نظیر ہے۔

ایک چھوٹا سا رسالہ مصنفہ سردار عبدالرحمٰن بی اے (مہر سنگھ) مدرس ہائی سکول قادیان موسومہ، وفات مسیح، دیکھا گیا۔ اس کے صفحہ ۳۷ پر یوں لکھا ہے:

حضرت عیسیٰ کی وفات مولوی ثناء اللہ کے قلم سے

مولوی ثناء اللہ اپنی تفسیر ثنائی جلد ۳ صفحہ ۵۳ زیر آیت فلما تو فیتنی لکھتے ہیں۔ پس جب تو نے مجھے (عیسیٰ کو) مار دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمال افسوس ہے کہ چودھویں صدی کا مولوی ہو کر عیسی کو مردہ لکھنا، پھر دوسرے منہ سے لوگوں میں عیسی کو زندہ ظاہر کرنا کمال درجہ کی بے ایمانی ہے۔ (وفات مسیح۔ص ۳۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری طرف سے اس ایمان دار (عبدالرحمٰن بی اے) کو چیلنج ہے کہ اپنے ایمان کا ثبوت یوں دے کہ:

جلسہ قائم کیا جائے جس کے صدر مسلّمہ فریقین ہوں۔

میاں محمود خلیفہ قادیان منصف ہوں۔

میاں مذکور تفسیر ثنائی جلد ۳ میں سے حوالہ مذکور ابتداء مضموم پڑھ کر اگر حلفیہ فیصلہ دیں گے کہ اس حوالہ سے حضرت عیسی آج کل مردہ ثابت ہوتے ہیں تو میں اسی مجلس میں یک صد چہرہ دار مصنف کو انعام دے دوں گا۔

انعام کے علاوہ میں مصنف کو ایمان دار اور اس خاص امر میں راست گو بھی مان لوں گا۔

ہاں ہاں! یہ بھی یاد رہے کہ اس فیصلے کے بعد میں، وفات مسیح، کا بھی قائل ہو جاؤنگا۔

ہاں! یہ بھی یاد رہے کہ آپ لوگ اگر اس فیصلے کو نہ آئے تو میرا حق ہوگا کہ میں تم سب کو باتباع مرزا صاحب آنجہانی بہتان نویس اور مفتری سمجھوں

پیش گوئی:

میں وجدانی پیش گوئی کرتا ہوں کہ تم لوگ کبھی اس فیصلے کو نہیں آ ؤ گے۔اور دعا کرتا ہوں کہ خدا میری یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت کرے اور تم ضرور آکر اپنی ایمان داری کا ثبوت دو۔

مقام فیصلہ: بٹالہ امرت سر لاہور میں سے تم لوگ پسند کرو۔

ناظرین! اس سے زیادہ بھی کوئی آسان صورت ہوگی؟

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۲۳ء۔ یکم شوال ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۲۹ ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی باتیں بے غور کئے نہ مانو

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے رسالہ نورالحق حصہ دوم طبع ۱۳۱۱ھ لاہور، صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں:

پس رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دو پہر سے پہلے اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں پس دیکھو کہ ہمارے نبی ﷺ کی بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی۔

ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب احمدی، اپنے رسالہ اسلام کی پہلی کتاب کے صفحہ ۲۴ اور رسالہ: حضرت مسیح موعود اور علماء زمانہ، کے حصہ اول کے صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں:

حضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب امام مہدی کا ظہور ہوگا تو اس زمانہ میں ایک ہی رمضان مین نشان کے طور پر چاند گرہن اور سورج گرہن ہوگا اور ایسا گرہن جب سے زمین وآسمان پیدا کئے گئے ہیں کبھی کسی مدعی کے وقت میں ظہور میں نہیں آئے گا چنانچہ فرمایا:

ان لمهد ینا آ یتین لم یکو نا منذ خلق السما وا ت و ا لا ر ض ینکسف القمر لاوّل لیلة من رمضا ن و تنکسف الشمس فی النصف

فرمایا رسول ﷺ نے کہ ہمارے مہدی کی سچائی اور ثبوت کے لئے دو نشانیاں مقرر ہیں کہ اس کے زمانہ میں گرہن کی راتوں میں سے چاند کو پہلی رات میں گرہن ہوگا اور سورج کو دوسری تاریخ میں گرہن لگے گا۔

مولوی حاجی محمد دلپذیر صاحب احمدی۔ اپنے رسالہ ...احمدی مطبوعہ ۱۳۴۰ھ روز پریس امرتسر کے صفحہ ۱۲ اور ۱۳ کے حاشئے پر لکھتے ہیں

یہ حدیث دار قطنی میں موجود ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن محمد ن البا قر بن زين العابدين قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ ان لمهد ينا آيتين لم تكونا منذ خلق السما وات والار ض ينكسف القمر لاوّل ليلة من ر مضا ن و تنكسف الشمس فى النصف منه و ا خر ج مثله البيهقى و غيره المحد ثين ۔

ترجمہ: روایت ہے محمد باقر بیٹے زین العابدین سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا ﷺ نے ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہیں جو کبھی نہیں ہوئے جب سے زمین و آسمان پیدا ہوئے ہیں ۔ (یعنی وہ کبھی دوسرے نبی یا امام کے لئے نہیں ہوئے اور نہ ہوں گے اور وہ یہ ہیں) چاند گرہن ہوگا اول رات میں (یعنی جن راتوں میں چاند گرہن ہوتا ہے ان کی اول رات میں رمضان سے اور سورج گرہن ہوگا نصف میں (یعنی اس مدت کے نصف میں جس میں سورج گرہن ہوتا ہے) اسی ماہ رمضان میں اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب میں ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی۔

اقول:

ا۔سنن دارقطنی ج امطبع انصاری دہلی باب حقیقت الخسو ف و الکسوف و ھیئتھما صفحہ ۱۸۸ پر لکھا ہے:

حد ثنا ابو سعيد ا لا صطخرى ثنا محمد بن عبد الله بن نوفل ثنا عبيد بن بعيش ثنا يو نس بن بكير عن عمرو بن شمرعن جابر عن محمد بن على قا ل ان لمهد ينا آ يتين لم تكو نا منذ خلق السما وات و الا ر ض تنكسف القمر لا و ل ليلة من ر مضا ن و تنكسف الشمس فى النصف منه و لم تكونا منذ خلق الله السما وا ت و الارض ۔

ترجمہ: کہا امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین نے کہ تحقیق واسطے مہدی ہمارے کے دو نشان ہیں نہیں ہوئے یہ دونوں جب سے آسمان اور زمین پیدا ہوئے گرہن لگے گا چاند کو واسطے پہلی رات کے رمضان سے اور گرہن لگے گا سورج کو رمضان کے نصف میں اور نہیں ہوئے یہ جب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اللہ تعالیٰ نے آسمان اور زمین پیدا کئے۔

۲۔مندرجہ بالا الفاظ امام محمد باقر ابن امام علی زین العابدین ابن امام حسین شہید کربلا ابن علی کے ہیں، نہ کہ رسول خدا ﷺ کے ہیں۔

دراصل یہ روایت موضوع ہے کسی صورت میں صحیح نہیں۔ اس میں

ایک راوی عمرو بن شمر ہے جس کی نسبت یحیٰ نے کہا ہے کہ وہ کچھ شئے نہیں ہے۔

جوزجانی نے کہا وہ بہت جھوٹا ہے۔

ابن حبان نے کہا رافضی تھا، صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔موضوع روایتیں بیان کرتا ہے ثقات سے۔

امام بخاری نے فرمایا منکر الحدیث ہے۔

یحیٰ نے کہا نہ لکھ اس کی حدیث کو۔

نسائی و دار قطنی نے اس کو متروک الحدیث کہا ہے

(دیکھو میزان الاعتدال۔ج ۲ص۲۶۲)

اس روایت کی سند میں دوسرا راوی جابر بن ... جعفی ہے۔

کہا حضرت امام ابوحنیفہ نے کہ نہیں دیکھا میں نے جابر جعفی سے بڑھ کر کسی کو جھوٹا۔

کہا یحیٰ بن یعلی نے کہ کہا گیا واسطے زائدہ کے کہ کیوں نہیں تم روایت کرتے ان تین آدمیوں سے کہ ابن ابی لیلیٰ و جابر جعفی و کلبی ہیں، کہا اس نے اللہ کی قسم جابر جھوٹا تھا، رجعت کے ساتھ ایمان رکھتا تھا۔

کہا احمد نے چھوڑ دیا جابر کو عبدالرحمٰن بن مہدی نے۔

امام نسائی نے کہا متروک الحدیث ہے اور کہا کہ وہ ثقہ نہیں ہے (ورنہ لکھی جاوے حدیث اس کی)۔

امام حاکم نے کہا کہ وہ بھول جانے والا ہے حدیث کا۔

کہا جریر بن عبدالحمید بن ثعلبہ نے میں نے اس کا ارادہ کیا پس کہا واسطے میرے لیث بن ابی سلیم نے نہ آ پاس اس کے۔پس وہ کذاب ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جریر نے نہیں جائز ہے یہ کہ اس سے روایت کی جاوے، تھا ایمان رکھتا ساتھ رجعت کے

کہا امام ابوداؤد نے نہیں ہے نزدیک میرے وہ قوی بیچ حدیث کے۔

کہا یحیٰ بن یعلی نے سنا میں نے زائدہ سے کہ کہتا تھا کہ جابر جعفی رافضی تھا اور صحابہ کو گالیاں دیا کرتا تھا۔

کہا ابن سعد نے کہ وہ مدلس تھا اور ضعیف تھا اپنی رائے اور روایت میں، جھوٹا کہا اس کو سعید بن جبیر نے۔

کہا عجلی نے کہ غالی شیعہ تھا اور مدلس تھا، جھوٹا کہا اس کو ابن عیینہ نے۔

امام ابن حبان نے کہا کہ وہ سبائی تھا عبداللہ بن سبا کے یاروں میں سے تھا

(تہذیب التہذیب جلد ۲ صفحہ ۴۶ تا ۵۰)

پس حق بات یہ ہے کہ یہ روایت موضوع ہے اس سے استدلال کرنا سراسر غلط ہے۔

۳۔ اس مندرجہ بالا روایت کے الفاظ سے یہ تین باتیں معلوم ہوتی ہیں

ا۔ رمضان کے مہینہ کی پہلی تاریخ جو چاند کو گرہن لگے گا۔

۲۔ رمضان کے نصف میں سورج کو گرہن لگے گا۔

۳۔ جب سے زمین و آسمان پیدا کئے گئے ہیں ایسے دونشان کبھی نہیں ہوئے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وقت میں ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوئے تھے۔ اس لئے مرزا جی نے ان ہر دو واقعات کو مدنظر رکھ کر لوگوں کو دھوکہ دیتے ہوئے نور الحق حصہ دوم صفحہ ۸۔۹، تحفہ گولڑویہ صفحہ ۴۴ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۴ چشمہ معرفت صفحہ ۳۱۴ کے حاشیہ اور نزول المسیح صفحہ ۱۲۸ پر مندرجہ بالا روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے (جو اس کے خسوف کیلئے خدا نے راتیں مقرر کر رکھی ہیں یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں) پہلی رات میں گرہن پذیر ہوگا۔ اور سورج اپنے مقررہ دنوں میں سے (جو اس کے کسوف کے لئے خدا نے دن مقرر کر رکھے ہیں یعنی ۲۷، ۲۸۔۲۹) درمیانی دن میں کسوف پذیر ہوگا اور یہ دونوں خسوف کسوف رمضان میں ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے اب میں ذیل میں دو مسلمہ بزرگوں کا ترجمہ درج کرتا ہوں ذرا غور سے سنئے:

۱۔حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات کے دفتر دوم کے مکتوب ۶۷ مطبع روز بازار امرتسر صفحہ ۵۰۔۵۱ پر لکھتے ہیں:

ودر ظہور سلطنتِ او در چہار دہم شہر رمضان کسوف شمس خواہد شد و در اول آن ماہ خسوفِ قمر برخلاف عادت زمازن و برخلاف حساب منجمان۔

۲۔نواب سید صدیق حسن مرحوم حجج الکرامۃ کے صفحہ ۳۴۴ پر لکھتے ہیں:

ومحمد بن علی گفتہ مہدی را دو آیت است کہ نبودہ از روز یکہ خدا آسمانہا و زمین آفرید کسوف گیر و ماہتاب در شب اول از ماہ رمضان و آفتاب در نصف رمضان واجتماع ایں ہر دو کسوف در ماہے گاہے نبودہ۔

۴۔مرزا جی کے وقت میں ۱۳۱۱ھ میں ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن ہوا اور بعد اس کے ۱۳۱۲ھ ۱۳ رمضان کو چاند گرہن اور ۲۸ رمضان گرہن پھر دوبارہ ہے اس پر مرزا صاحب قادیانی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۹۶ اور چشمہ معرفت کے صفحہ ۳۱۴ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں

اور ایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ دو مرتبہ واقع ہوں گے چنانچہ یہ دونوں دو مرتبہ میرے زمانہ میں رمضان میں واقع ہو گئے ایک مرتبہ ہمارے اس ملک میں دوسری مرتبہ امریکہ میں۔

عرضِ حبیب:

۱۔علماء احمدیہ حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب سے صحیح مرفوع روایت نکال کر دکھائیں جسمیں لکھا ہو کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت اٹھائیسویں تاریخ ماہ رمضان میں ہوگا جیسا کہ مرزا جی نے نور الحق کے حصہ دوم ص ۱۹ پر لکھا ہے۔

۲۔حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب سے صحیح سند کے ساتھ مرفوع یا موقوف روایت نکال کر دکھائیں جس میں لکھا ہو کہ مہدی کے وقت میں ۱۳ رمضان کو سورج گرہن اور ۲۸ رمضان کو سورج گرہن دو مرتبہ ہوں گے ورنہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان دونوں دعووں کو واپس لیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۲۳ء۔ ۸ شوال ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۳۰ ص ۳۔۵)

حیدر آبادی خدمت پر خلعت فاخرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین حضرت مولانا سید محمد علی صاحب مونگیری کو جانتے ہوں گے۔ جو نہ جانتے ہوں وہ جانیں کہ آپ ابتداء زمانہ میں عیسائیوں کے مقابلہ میں بڑے مناظر مصنف تھے۔ بعد ازاں ذکر وفکر میں بہت مشغول ہوئے۔ حضرت مولانا فضل الرحمان مرحوم گنج مرادآبادی کے خلیفہ ہیں۔ اس پیرانہ سالی میں جو دنیا کی آخری منزل ہے، ممدوح کو قادیانی فتنہ کا خیال بہت رہتا ہے۔

اس کے متعلق بھی آپ نے بہت سی کتابیں لکھیں اور لکھائی ہیں۔ حضرت ممدوح نے، جب حیدرآباد میں خاکسار کی ناچیز خدمات سنیں تو، اپنے سر کی خاص پگڑی (شملہ) اور کرتہ کا کپڑا بذریعہ ڈاک پارسل اس خادم کو بھیجا، جو بلحاظ مذہبی تقدس کے حیدرآبادی منصب سے زیادہ قابل فخر ہے۔

(دونوں مادی اور روحانی) طرح سے معلوم ہوتا ہے کہ حیدرآباد میں میری خدمات خدا کے ہاں قبول ہوئی ہیں لہ الحمد۔ ثناء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۲۳ء۔ ۸ شوال ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۳۰ ص ۱۳)

مرزا صاحب مسیح موعود ہرگز نہ تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح لاہور ۱۴ فروری بوجہ سفر دکن دیکھنے میں نہ آیا تھا۔ اس ہفتہ ایک مصاحب کے دکھانے سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ قادیانی امت نے علوم آلیہ عقلیہ میں بھی تجدید کی ہے۔

نیز اسی پرچہ سے مرزائی مباحث کے متعلق ایک ایسا سوال پیدا ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بحمد اللہ تمام مباحث مرزائیہ کے لئے بیخ کن ہے۔

ہمارے ناظرین بس اسی سوال کو مضبوط دانتوں سے پکڑ کر ہر جگہ پیش کر دیا کریں زیادہ بحث مباحثہ کی ضرورت نہیں۔

اخبار مذکور میں ایک نامعلوم شخص کا ایک سوال ہے کہ مرزائی امت میں ایک جماعت مرزا صاحب کو مجدد کہتی ہے، دوسری نبی۔ ان دونوں کے صدق کی صورت میں اجتماع نقیضین لازم آتا ہے۔

غالباً اس سے مراد سائل کی اجتماع قسمین ہے جو بمنزلہ نقیضین کے ہوتے ہیں۔ جس کی تفصیل یوں ہے کہ اہل منطق کے نزدیک تصور تین قسم پر ہے:

تصور لا بشرط شیء۔ تصور بشرط لا شئی ،۔

یعنی ساذج اور تصور بشرط شیء یعنی تصدیق۔

اول قسم مقسم ہے۔ دوسری اور تیسری قسمیں باہمی قسیمیں ہیں، یہ جمع نہیں ہو سکتیں کیونکہ تیسری قسم میں ایک چیز وجوداً ماخوذ ہے تو دوسری میں وہی عدماً۔

ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کی دونوں پارٹیوں کے دعوی باہمی متضاد بلکہ متناقض ہیں۔ کیونکہ مجدد کہنے والوں کے نزدیک مجدد میں عدم نبوۃ ماخوذ ہے اور نبی کہنے والوں کے نزدیک مجدد مع النبوۃ ہے۔ لہذا سائل کا اعتراض ایک حد تک صحیح معلوم ہوتا ہے۔

اس کا جواب فاضل احمدی مجیب نے جو دیا ہے وہ ماشاء اللہ قواعد منطقیہ کی اصلاح بلکہ تجدید ہے، لکھا ہے:

نبی اور مجدد نقیضین نہیں شائد آپ کو معلوم ہوگا کہ اہل منطق لکھتے ہیں:

کل امرین احدھما رفع الآخر فھما نقیضان

پس اہل منطق کی اصطلاح کی رو سے نقیضین وہ امر ہیں جن میں سے ایک دوسری کا رفع ہو اور ظاہر ہے کہ نبی کا رفع لیس بنبی ہے، نہ مجدد ایسا ہی مجدد کا رفع لیس بمجدد ہے نہ نبی۔

پس نبی اور مجدد کے اجتماع سے اجتماع نقیضین لازم نہیں آتا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا خوب ! سوال کی توجیہ تو ہم بتلا آئے ہیں کہ سائل کے سوال کی بنا قسمین کی اصل پر ہے۔مگر فاضل مجیب نے جو کچھ کہا اسے ہم نہیں سمجھے۔

نقیضین کی یہ اصطلاح جواحمدی مجیب نے لکھی ہے علم منطق میں اعلی درجہ کی تجدید ہے،...اس الہامی جماعت کے سامنے ہم اپنے قصور علم کا اعتراف کرتے ہوئے اتنا پوچھنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ آپ نے جو نقیضین کی تعریف کی ہے، کیا یہ تعریف سیاہ اور سبز پر صادق نہیں آتی۔اور کیا ان میں سے ہر ایک دوسرے کا رفع نہیں کرتا، تو کیا یہ نقیضین ہیں اور کیا یہ ممکن بلکہ واقع نہیں ہے کہ کسی جگہ یہ دونوں (سیاہ وسبز) نہ ہوں بلکہ (ابیض) سفید وغیرہ کا وجود ہو۔اگر یہ ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے تو کیا یہ آپ تسلیم کریں گے کہ جہاں سفید ہوگا وہاں سیاہ اور سبز نہ ہونے کی وجہ سے ارتفاع نقیضین کا ہونا ضروری ہے تو کیا آپ کے نزدیک ارتفاع نقیضین جائز ہے؟

لم یقل به الا من سفه نفسه

خیر یہ تو ایک تمہید تھی اس غرض سے کہ ہمارا مدت سے خیال ہے کہ قادیانی امت کے مناظرین میں کوئی بھی نہیں جو علوم آلیہ کے استعمال پر قادر الکلام ہو۔

یہ کہاں تک صحیح ہے،بعض تو ان میں ایسے فاضل ہیں جنہوں نے علوم عقلیہ پڑھے ہی نہیں۔بعض نے کچھ پڑھے ہیں تو ان کی حالت وہی ہے جو استاد نیاز نے کہا ہے

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نکتہ عشق کا\
کہ کتاب عقل کی طاق پر جاں دھری تھی واں ہی دھری رہی

انہوں نے بھی جس روز سے مرزا صاحب قادیانی کی اطاعت اختیار کی تو مرزا صاحب کے رنگ میں ایسے رنگے گئے کہ خود انہی کی طرح یہ بھی علوم عقلیہ سے بے نصیب ہو گئے حافظ شیرازی نے انہی کے حق میں حکایت کی ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں\
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

اب ہم دوسرا سوال مع جواب لکھتے ہیں جو عام فہم اور فیصلہ کن ہے۔خدا بھلا کرے سائل کا جس نے یہ سوال اٹھایا، اور نیک ہدایت دے مجیب کو کہ جس نے ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توجہ کو اپنی طرف پھیرا۔

ہمارے دوست اب آئندہ کیلئے مرزائی مباحث میں کسی قسم کی تکلیف گوارا نہ کیا کریں صرف یہی سوال اور جواب مع جواب الجواب کے یاد کرلیں اور ہر موقع پر پیش کر دیا کریں۔ انشاءاللہ ہر میدان میں فتح یاب ہوں گے۔ سوال یہ ہے

۲۔ مرزا صاحب خواہ رسول ہوں خواہ مجدد باوجود غنی اور مالدار ہونے کے حجت الاسلام حج مبرو سے کیوں محروم رہے کیا مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا اگر نہیں تو کیوں اور اگر حج فرض تھا تو کیوں ترک کیا؟

احمدی مجیب صاحب اس سوال کا جواب دیتے ہیں جو قابل غور ہے

سوال نمبر۲ کے متعلق واضح رہے کہ حج کے لئے امن شرط ہے۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ نبی کریم ﷺ عمرہ کے لئے حدیبیہ پہنچ گئے مگر بدامنی کے خوف کی وجہ سے وہیں حلاّل ہوئے اور عمرہ نہ کر کے مشرکین کے ساتھ صلح کر کے واپس مدینہ تشریف لائے اور آئندہ سال عمرہ کیا۔

حضرت (مرزا) کو یہاں پنجاب میں بھی امن میسر نہ تھا یہاں تک کہ لاہور میں بھی (آپ کے) ساتھ سرکاری پہرہ لگا رہتا تھا چہ جائیکہ آپ کو..(مکہ) میں امن ملے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمیں ضرورت نہیں کہ اس عذر کو ردّ کریں، بلکہ ہم تائید کرتے ہیں۔ مگر تائید سے پہلے ایک حدیث پیش کر کے اس جواب کی تنقید کرتے ہیں حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی ایک حدیث صحیحہ مسلم میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

و الّذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مر یم بفج الرو حاء حا جا او معتمراً ... صحیح مسلم جلد اصفحہ ۴۰۸۔ یعنی آنخضرت ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے حضرت عیسی بن مریم فج الروحا (مکہ مدینہ کے درمیان) سے حج کا احرام باندھیں گے۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسی مسیح موعود ضرور حج کریں گے یہاں تک کہ آنخضرت ﷺ نے ان کے احرام باندھنے کی جگہ بھی بتادی جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دیکھنے سے یقین ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں یہ وقوعہ ضرور ہوگا یعنی حضرت مسیح موعود حج کریں گے مرزا صاحب نے حج نہیں کیا وجہ اس کی یہ بتائی گئی ہے کہ ان کے حق میں امن نہ تھا۔

لیکن حدیث شریف بتا رہی ہے کہ مرزا صاحب اگر مسیح موعود ہوتے تو ان کے لئے ہر طرح خدا کے حکم اور پیغمبر خداﷺ کی خبر سے راستہ صاف اور ہر طرح امن ہوتا کیا خدا قادر قیوم اس پر قادر نہیں کہ وہ اپنے مسیح موعود کیلئے ہر قسم کی رکاوٹیں اٹھا دے بلی و هو علی کل شیء قدیر

نتیجہ: پس مرزا صاحب کا حج نہ کرنا نہ فج الروحاء (موضع بین مكة و المدينة ـ نووی) سے احرام باندھنا مرزا صاحب کی مسیحیت کا ایسا ابطال کرتا ہے کہ کسی مومن کو اس میں انکار کیا تامل کی بھی جگہ نہیں فاضل احمدی مجیب جواب دے کر خود گرفتار بلا ہو گیا کیا سچ ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۲۳ء۔ ۱۵ شوال ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۳۱ ص ۱۔۲)

مرزائیوں میں مرزا پرستی

تجربہ اور تتبع سے ثابت ہوا کہ جس فرقہ نے کسی اپنے بزرگ کے حق میں غلو کیا آخر وہ شرک تک پہنچ گئے گو وہ اس کو شرک نہ کہیں ۔ پیروں کے حق میں غالی ہمارے سامنے ہیں جو شیخ عبدالقادر سے وہ عقیدت رکھتے ہیں جو قادر ذوالجلال سے رکھنی چاہیے۔ یہی حال اب قادیانیوں کا ہو رہا ہے اور ہونے والا ہے۔

کسی گذشتہ پرچہ اہل حدیث میں لکھا گیا تھا:

قادیان میں قبر پرستی۔

جس کے ثبوت میں حوالہ جات پیش کئے تھے۔ لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح نے ہماری تائید کی تھی کہ واقعی قادیانی جماعت میں قبر پرستی آگئی ہے۔ جس کے جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں الفضل کے نامہ نگار نے ڈاکٹر بشارت احمد کو بہت سی بے نقط سنائی تھیں۔

آج ہم ایک واقعہ حیدر آبادی سنا کر ثابت کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت میں مرزا پرستی آ گئی ہے۔

ایک روز میرے ڈیرے پر مہا راجہ سرکشن پرشاد جی تشریف فرما تھے۔ علمی دلچسپی کی وجہ سے انہوں نے علماء قادیانی کو بھی بلایا۔ چنانچہ مولوی فضل الدین اور مولوی عبدالرحمٰن (دیسی مصری) وغیرہ آئے۔ گفتگو چلی کہ مباحثہ کس طرح ہو؟ میں نے کہا مباحثات روز روز ہوتے ہیں، حیدر آباد کا مباحثہ کچھ بڑا نتیجہ خیز ہونا چاہیے جس کی صورت یہ ہے کہ فیصلہ کے لئے کوئی غیر جانبدار ثالث مقرر ہو۔

فریق ثانی نے اس سے انکار کیا۔

میں نے کہا ان کا انکار بے جا ہے جب کہ خود ان کی نبی رسول مرزا صاحب قادیانی نے ایک ایسے مسئلے میں منصف مانے ہیں جو کفر و اسلام کے مابین حد فاصل ہے یعنی مسئلہ تناسخ۔ اس میں انہوں نے پادری رجب علی وغیرہ مخالفان اسلام کو منصف منظور کیا ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب تبلیغ رسالت جلد اول۔

اس کے جواب میں مولوی فضل الدین وکیل نے فوراً بلا تردد کہا کہ:

مرزا صاحب کو روحانی تصرف حاصل تھا۔

یعنی مرزا صاحب قادیانی روحانی تصرف کے ساتھ اپنے مخالفوں سے بھی اپنے موافق فیصلہ کرا سکتے تھے۔

جس کے جواب میں، میں نے فوراً کہا: پیر پرست بھی یہی کہتے ہیں۔ مولوی فضل دین انکار کریں تو حلف شائع کریں۔ اگر ہاں کریں تو علماء قادیان ایمان داری سے اس عقیدے پر اظہار رائے کریں۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مرزا جی کا دعویٰ نبوت:

بعض اصحاب ابھی تک بے خبری میں ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ نبوت کا ثبوت کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے اصحاب کو چاہیے کہ تاریخ مرزا ملاحظہ کریں یا خلیفہ قادیان میاں محمود احمد ولد مرزا صاحب آنجہانی کی کتاب قول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ مطالعہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۲۳ء مطابق ۲۲ شوال ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۲ ص ۴)

تردید مرزا غلام احمد قادیانی

مرزا خدا بخش کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر اپر باری دواب، امرتسر لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ مرزا قادیانی کے مریدوں میں سے حکیم ابو العطا مرزا خدا بخش نے ایک ضخیم کتاب عسل مصفی نامی لکھی ہے۔ اس کتاب میں حکیم خدا بخش صاحب نے حضرت عیسی کی وفات اور مرزا غلام احمد قادیانی کے دعاوی پر بحث کی ہے۔

حکیم خدا بخش صاحب لکھتے ہیں کہ کتاب عسل مصفی کی نسبت مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا تھا کہ

مرزا خدا بخش نے ایسی عمدہ کتاب لکھی ہے کہ میرے مریدوں میں سے کسی نے آج تک ایسی عمدہ کتاب نہیں لکھی (عسل مصفی حصہ اول۔ص ۷)۔

یہ کتاب پہلے ۱۹۰۱ء مطابق ۱۳۱۹ھ میں اسلامیہ سٹیم پریس لاہور سے شائع ہوئی تھی۔ پھر حکیم نورالدین بھیروی کے عہد خلافت میں ۱۹۱۳ء مطابق ۱۳۳۱،۱۳۳۲ھ میں دوسری بار شائع ہوئی۔ اس کتاب کے جواب میں علماء سرحد میں سے کسی عالم نے ایک کتاب موازنۃ الحقائق نامی فارسی زبان میں لکھی ہے۔

کتاب عسل مصفی کے دوسرے حصہ میں حکیم خدا بخش نے مرزا غلام احمد کے دعوی مسیحیت و مہدویت پر بحث کی ہے۔ میں نے اس دوسرے حصے کو بھی پڑھا اور مرزا صاحب قادیانی کے ان ہر دو دعووں کی تردید کے لئے کافی مصالحہ اس کتاب کے دوسرے حصے میں پایا، جس کو میں مختصراً ذیل میں درج کرتا ہوں:

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں مسیح موعود ہوں اور یورپ کے پادری لوگ دجال ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عسل مصفی دوم صفحہ ۳۰۵ پر بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۰ لکھا ہے:

حاکم اور ابن عسا کر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کانا دجال اصفہان کے یہودیوں میں سے نکلے گا اور اس کی آنکھ پیدا ہی نہ ہوئی ہوگی اور اس کی دوسری آنکھ ستارہ کی سی ہوگی جس میں خون ملا ہو۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ دجال یہودیوں میں سے خروج کرے گا اور ایران کے شہر اصفہان سے نکلے گا جس سے معلوم ہوا کہ پادری اور فلاسفران فرنگ دجال معہود نہیں نہیں۔

عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۲۹۹ میں بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ لکھا ہے:

طبرانی نے ابن عمرؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کا حال تم پر مشتبہ نہیں رکھا گیا کیونکہ اللہ تعالیٰ کانا نہیں ہے۔ وہ نکلے اور زمین میں چالیس روز ٹھہرے گا بجز کعبہ شریف بیت المقدس اور مدینہ کے زمین کی ہر گھاٹ پر وارد ہوگا۔

دجال ملعون شہر مکہ و مدینہ و بیت المقدس پر قبضہ نہ پا سکے گا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ کے عیسائیوں نے جنگ عظیم کے دوران ملک شام و فلسطین ترکوں سے لے لیا اور بیت المقدس پر قابض ہو گئے جس سے ثابت ہوا کہ یورپ کے عیسائی دجال نہیں ہیں۔

بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۶، ۲۶۷ لکھا ہے:

دجال کے تابعدار یہودی اور ولد الزنا ہونگے۔ اللہ تعالیٰ دجال کو ملک شام میں ایک ٹیلے پر جس کو افیق کہتے ہیں تین ساعت میں عیسیٰ بن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔

اس روایت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت میں سراسر جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔

عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۱۶۳ پر ہے:

ظہور کے وقت چالیس برس کا ہونا۔ یہ بات کس کی طاقت میں ہے کہ صدی کے سر پر ہو اور بوقت دعویٰ بموجب احادیث نبویہ چالیس سال کا بھی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جمادی الثانی ۱۹۰۸ھ میں مسیح موعود و مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تھا (عسل مصفی دوم ص ۱۳۸) اور مرزا قادیانی کی پیدائش ۱۲۶۱ھ میں ہوئی (تحفہ گولڑویہ)۔ پس ۱۳۰۸ھ میں آپکی عمر ۴۸ سال ہوئی نہ کہ چالیس سال۔

عسل مصفی دوم صفحہ ۱۵۲ پر بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۶ لکھا ہے:

نعیم بن حماد نے حضرت قتادہ سے روایت کی ہے کہ مہدی مدینہ سے نکل کر مکہ کو جائے گا اور لوگ اسکے آگے نکلیں گے اور رکن اور مقام کے درمیان اس کے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

اس روایت سے معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعویٰ مہدویت میں سچے نہ تھے کیونکہ مرزا قادیانی کو ان مقامات مقدسہ کی زیارت ہی نصیب نہ ہوئی۔

عسل مصفی دوم صفحہ ۱۵۲ پر بحوالہ تفسیر روح المعانی لکھا ہے:

احمد بن حنبل نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ بن مریم نازل ہوگا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور صلیب کو مٹا دے گا۔ اور نماز اس کیلئے جمع کی جاوے گی اور مال دے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا اور خراج کو اٹھا دے گا اور روحاء میں نازل ہوگا وہاں سے حج یا عمرہ یا دونوں کرے گا۔

آنے والے مسیح موعود قاتل دجال کی ایک علامت اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوئی کہ وہ حج کرے گا۔ مرزا نے اپنی عمر میں کبھی حج نہ کیا لہذا ان کا دعویٰ اس روایت کے مطابق جھوٹا تھا۔

عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۱۵۳ پر بحوالہ حاشیہ قنوی علی البیضاوی جلد ۵ صفحہ ۱۳۵ لکھا ہے:

عیسیٰؑ ارض مقدس کے ایک ٹیلہ پر جس کو افیق کہتے ہیں، اترے گا اور اسکے ہاتھ میں ایک ہتھیار ہوگا جس سے وہ دجال کو قتل کرے گا۔ پھر عیسیٰ بیت المقدس میں آئے گا اور لوگ اس وقت صبح کی نماز پڑھتے ہوں گے اور ان کا امام آگے ہوگا۔ امام پیچھے ہٹ آئے گا لیکن عیسیٰ ان کو آگے کر دے گا اور اس کے پیچھے شریعت محمدیہ کے طریق پر نماز پڑھے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ علامتیں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر چسپاں نہیں ہوسکتیں کیونکہ نہ تو آپ ملک شام تشریف لے گئے، نہ آپ نے وہاں دجال کو قتل کیا، اور نہ بیت المقدس میں نماز پڑھی۔

عسل مصفی دوم صفحہ ۲۷ ۳ میں بحوالہ حجج الکرامہ صفحہ ۳۴۴ لکھا ہے:

نعیم نے شریک سے روایت کی ہے کہ فرمایا مجھے خبر پہنچی ہے کہ مہدی کے خروج سے پہلے ماہ رمضان میں دو دفعہ چاندگرہن کرے گا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خروج سے پہلے ماہ رمضان میں دو دفعہ چاندگرہن نہیں ہوا۔

نتیجہ: حکیم خدابخش قادیانی کی عسل مصفی حصہ دوم سے آٹھ دلیلیں درج کر کے یہ بات ثابت کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوی مسیحیت و مہدویت میں سچے نہ تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۲۳ء۔۲۲ شوال ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۲ ص ۴۔۵)

آریہ سماج اور قادیانی نبی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

آج کل مرزائی امت کے اخباروں میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک پیش گوئی کا بہت ذکراذکار ہو رہا ہے جو انہوں نے آریہ سماج کی موت کے متعلق کی ہوئی ہے۔ چنانچہ اخبار الفضل قادیان ۲۸ مئی ۱۹۲۳ء کے الفاظ یہ ہیں:

آریہ دھرم کے نابود ہونے کی پیش گوئی:

اگرچہ ملکانوں کی شدھی آریہ سماج کی، ہاں اس آریہ سماج کی جسے پنڈت دیانند صاحب نے سناتن دھرم عقاید کو مٹانے اور نابود کرنے کے لئے بنایا روحانی اور مذہبی موت ہے کیونکہ ملکانوں کو آریہ عقاید نہیں بتائے جاتے بلکہ سناتنی عقائد سکھائے جاتے ہیں اور شدھ کر کے آریہ نہیں کیا جاتا بلکہ سناتنی ہندو بنایا جاتا ہے۔ بت پرستی سے منع نہیں کیا جاتا بلکہ بت پرستی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھائی جاتی ہے لیکن پھر بھی آریوں کے شور وشر کی وجہ سے اور کثیر تعداد سے ایسے لوگوں کے جو بظاہر مسلمان کہلاتے تھے آریوں کے ذریعہ مرتد ہو جانے سے ہر ایک مسلمان کو سخت صدمہ پہنچ رہا ہے اور پہنچنا چاہیے۔ ایسے حالات میں ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور جو جس طرح مدد دے سکتا ہے دے لیکن کمزور طبائع کے لوگ مشکلات کے ہجوم اور دشمن کی عارضی اور ظاہری کامیابی کو دیکھ کر مایوسی کی طرف مائل ہو جاتے ہیں جس کا نتیجہ خطرناک نکلتا ہے اس لئے ذیل میں حضرت مرزا صاحب کی آریہ سماج کے متعلق ایک پیش گوئی درج کی جاتی ہے جو مسلمانوں کے لئے بہت بڑی خوش خبری ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

اور یہ مت خیال کرو کہ آریہ یعنی ہندو دیانندی مذہب والے کچھ چیز ہیں وہ صرف اس زنبور کی طرح ہیں جس میں بجز نیش زنی کے اور کچھ نہیں۔ وہ نہیں جانتے کہ توحید کیا چیز ہے۔ اور روحانیت سے سراسر بے نصیب ہیں۔ عیب چینی کرنا اور خدا کے پاک رسولوں کو گالیاں دینا ان کا کام ہے اور بڑا کمال ان کا یہی ہے کہ شیطانی وساوس سے اعتراضات کے ذخیرے جمع کر رہے ہیں اور تقوی اور طہارت کی روح ان میں نہیں۔ یاد رکھو کہ بغیر روحانیت کے کوئی مذہب نہیں چل سکتا اور مذہب بغیر روحانیت کے کچھ بھی چیز نہیں۔ جس مذہب میں خدا کے ساتھ مکالمہ کا تعلق نہیں اور صدق وصفا کی روح نہیں اور آسمانی کشش اس کے ساتھ نہیں اور فوق العادت تبدیلی کا نمونہ اس کے پاس نہیں وہ مذہب مردہ ہے۔ اس سے مت ڈرو۔ ابھی تم میں لاکھوں اور کروڑوں انسان زندہ ہوں گے کہ اس مذہب کو نابود ہوتے دیکھ لو گے کیونکہ یہ مذہب آریہ کا زمین سے ہے نہ آسمان سے (تذکرۃ الشہادتین ص ۶۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

آریہ سماج ہی سے مخصوص نہیں بلکہ تمام غیر مسلم اقوام کے فنا ہو جانے کی پیش گوئی کی ہوئی ہے آؤ ہم اس پیش گوئی کے ابتداء انتہاء کی پڑتال کریں۔

سب سے پہلے مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں ایک خوش کن پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:

ھو الّذی ارسل رسو له بالھدی و دین الحقّ لیظھرہ علی الدّین کلّه۔

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کا ملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس مقولہ زرین میں جناب موصوف نے حضرت مسیح کا کام یہ بتایا تھا کہ ان کے زمانہ میں جمیع اقطاع میں اسلام پھیل جائے گا۔

چونکہ اس کے بعد حضرت ممدوح نے مسیح موعود کا چارج خود لے لیا یعنی مدعی بنے کہ میں مسیح موعود ہوں اور ان کے مریدوں نے ان کو مسیح موعود مان لیا اس لئے لازمی تھا کہ جو کام مسیح موعود کے کرنے کا بطور علامت تھا وہ مرزا صاحب کے ذمہ ہوتا۔ اور مرزا صاحب اپنے فرض منصبی کے لحاظ سے اسے قبول کرتے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بکمال فراخ دلی اس خدمت کو قبول کیا نہ صرف قبول کیا بلکہ کھلے الفاظ میں اس کا اعلان کر دیا چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

آپ اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال کو پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخر میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس تکمیل کے لئے اس امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے هو الذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

یعنی وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا کہ اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔

(چشمہ معرفت۔ص۸۲۔۸۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس اقتباس میں بھی مرزا غلام احمد نے وہی آیت لکھی ہے جو براہین احمدیہ میں لکھی تھی۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ دراصل وہی چارج اور ذمہ داری کا کام ہے جو براہین کے زمانہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک مسیح موعود کا تھا۔

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں کفر کی تمام قومیں (کیا ہندو، کیا آریہ، کیا عیسائی، کیا موسائی، کیا بدھ، کیا سکھ کیا جینی وغیرہ) سب کی سب مٹ مٹا کر اسلام میں داخل ہو کر دنیا میں وحدت قومی پیدا کرلیں گی۔ جس کا دوسرے لفظوں میں مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت موعودہ کا ثبوت یہ ہے کہ ان کے زمانہ میں غیر اسلام تمام اقوام کفر یہ فنا ہو جائیں گی اور صرف وحدت اسلامی دنیا میں رہے گی۔ اگر یہ نہیں تو نہ تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود ہیں اور نہ راست باز اور راست گو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو مبعوث ہو کر دنیا میں آئے اور چلے بھی گئے لیکن اقوام کفریہ ہنوز اسی طرح بلکہ سابق سے زیادہ ترقی پذیر ہیں۔ کیا بلحاظ ترقی ملکی کیا بلحاظ اشاعت مذہب چنانچہ ملکانہ راجپوتوں کا ارتداد ہی خود ہمارے دعوی کی تصدیق کرتا ہے۔

معلوم نہیں قادیانی اس پیش گوئی کو کیوں پیش کرتی ہے بحالیکہ خود قادیان میں بھی غیر مسلم اقوام موجود ہیں کوئی ہندو ہے تو کوئی سکھ کوئی آریہ ہے تو کوئی اور۔ اور مرزا صاحب قادیانی کو انتقال کئے ہوئے بھی ۱۵ سال ہوئے حالانکہ ان کی زندگی میں وحدت قومی اسلامی کا پیدا ہو جانا ضروری تھا، جو نہ ہوا تو اب بعد ان کے ہم آریہ سماج کی ہلاکت کا انتظار کب تک کریں گے

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

اس قسم کی پیش گوئیاں جناب موصوف کر کے مسلمانوں کا منہ بند کرنا چاہتے تھے، آخر کار اس شعر کا مصداق بنیں

کوئی بھی بات مسیحا تیری پوری نہ ہوئی
ہاں غلط ہو گئے ہیں آپ کے اقرار کئی

میں جانتا ہوں کہ مرزائی امت اس مضمون پر بہت کچھ خفگی کا اظہار کرے گی اس لئے میں ان کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ اپنے سوار پیادہ جمع کر کے میرا جواب (جس کو جواب کہا جائے) دیں تو میں لودہانہ کے مال غنیمت میں سے ان کو یک صد چہرہ دار دونگا

دل بے تاب ہے چاہو تو قبالہ لے لو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۲۳ء مطابق ۲۹ شوال ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۳۳ ص ۱۔۳)

علماء اسلام اور قادیانیوں میں چپقلش

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی جماعت کے کارناموں سے کون ناواقف ہے کہ یہ لوگ دنیا کے تمام مسلمانوں کو جو منکر مرزا ہیں کافر کہتے ہیں۔ آج جو حلقہ ارتداد میں قادیانی امت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرتی ہے اس سے ان کی دو غرضیں ہیں

۱۔ ایک تو یہ کہ حلقہ ارتداد کے راجپوتوں میں قادیانی جماعت تیار کی جائے۔

۲۔ دوسری غرض یہ ہے کہ اشاعت اسلام کے نام سے عام اسلامی حلقوں میں اپنی ہم دردی پیدا کر کے عام مسلمانوں کی وحشت دور کی جائے۔

ان کی ان اغراض سے علماء اسلام بھی واقف ہیں انہوں نے بہت کہا کہ تم لوگ اپنے عقائد مخصوصہ (متعلقہ مرزا) نہ بیان کیا کرو مگر وہ ایسا کیوں کرنے لگے تھے۔

احمدی جماعت چونکہ اپنے عقیدے میں سب مسلمانوں کو کافر جانتے ہیں اس لئے علماء دیو بند وغیرہ کا چونکنا اس سے لازمی تھا۔ چنانچہ جس طرح قادیانی جماعت اپنے عقیدے کی تبلیغ میں کوشاں رہی علماء اسلام بھی اپنے عقیدے کے اظہار میں معذور تھے۔ چنانچہ بحکم

محتسب خم شکست ومن سر او

ان دونوں گروہوں کی قوت اس نزاع میں تقسیم ہونے لگی تو احمدیوں نے اپنی مغلوبیت کا رونا شروع کیا چنانچہ الفضل لکھتا ہے:

> علماء صاحبان ہمارے زیر عمل گاؤں میں آتے ہیں اور بجائے اس کے کہ جاہل ملکانوں کو اسلام سکھائیں یا آریوں کے خلاف کاروائی کریں ہمارے خلاف لوگوں کو اکساتے اور بھڑکاتے ہیں کہ ہمیں اس گاؤں سے نکال دیا جائے۔ (الفضل قادیان۔۳۱ مئی)۔

اسی طرح کئی ایک مقامات اور کئی ایک اخبارات میں قادیانیوں نے واویلا مچایا ہے جو اخبار والے ان کے طریق کار سے بے خبر ہیں وہ اپنی سادگی سے علماء اسلام کو کوسنا شروع کر دیتے ہیں مگر ہم تو ان کی حرکات اور طریق کار سے واقف ہیں ان کی مثال بالکل یہ ہے جو قصہ مشہور ہے کہ دو شخص سفر کو جا رہے تھے ایک ذرہ زمانہ شناس تھا وہ دوسرے کے کان چپکا سا گالی دے دے وہ بے چارہ بے خبر بھڑک اٹھے اور منہ سے کچھ نہ کچھ کہہ دے ۔ یہ حضرت فوراً دوسرے لوگوں کو اپنی مظلومیت پر متوجہ کر کے ہمدردی حاصل کریں ٹھیک اسی طرح قادیانیوں کی حالت ہے وہاں تبلیغ کرتے ہیں اور اپنے عقاید میں لازمی طور پر مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا ذکر کرتے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں اس لئے دوسرے علماء اسلام سوچتے ہیں کہ ہم تو یہاں چند نام کے مسلمانوں کو کفر سے بچانے آئے ہیں یہ کیا عجب ہے جب کہ ساری دنیا کے مسلمانوں کو کافر کہا جاتا ہے ۔ واقعی جب ایسا ہو تو ہمدردان اسلام کیوں کیونکر خاموش رہیں چنانچہ قادیانی پارٹی کی اس روش کی مرزائی امت کی دوسری پارٹی یعنی لاہوری جماعت بھی شاکی ہے ۔ وہ بھی قادیانیوں کی تکفیر بازی سے ناراض ہو کر ان کو ایسا کرنے سے مانع ہے جس پر قادیانی پارٹی کا پارہ غضب بلند ہو رہا ہے چنانچہ الفضل اپنے سگے بھائیوں کی بھی شکایت لکھتا ہے ۔ :

> جہاں ہمارے خلاف غیر احمدی (محمدی) علماء اپنے دیرینہ تعصب سے اندھے ہو کر نقصان رسان کاروائیاں کر رہے ہیں وہاں پیغام بلڈنگس کے مکینوں (لاہوری پارٹی کے احمدیوں) نے بھی کچھ کمی نہیں رکھی اور ہمارے مبلغوں کی طرف سے مرکز میں اس کے متعلق برابر اطلاعیں آتی رہی ہیں مگر ہم نے مناسب نہ سمجھا کہ اس کو پبلک کریں اب پیغام لاہور نے نہایت زہریلا نوٹ چھاپا ہے ۔ (الفضل قادیان ۲۸ مئی ۱۹۲۳ء) ۔

اب سوال یہ ہے کہ جس صورت میں تمہارے سگے بھائیوں سے بھی تمہاری نہیں بنتی ،تو دیگر علماء اسلام کی شکایت کیا ۔

ہاں جس امر کی شکایت ہے (کہ تم لوگ مسلمانوں کو کافر کہتے ہو) اس کی اصلاح کرو سب شکائت رفع ہو جائے گی ....

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۲۳ء مطابق ۲۹ شوال ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۳۳ ص ۳)

امیر جماعت لاہوری کی غلط بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں :

مذاہب دنیا میں گو آسمان و زمین جتنا اختلاف ہو تا ہم سب اس پر متفق ہیں کہ دروغ بیان کرنا سخت گناہ ہے خصوصاً مذہبی امور اور خاص کر اشاعت دین میں ۔ یہ ایک اصول ایسا سنہرہ ہے کہ مسلمانوں کے کل فرقوں کے علاوہ سب ادیان میں مسلّم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔احمدی امت کی لاہوری جماعت نے مرزا کی تاریخ انتقال ۲۶ مئی کو اپنے اخبار پیغام صلح کا ایک خاص نمبر نکالا جس کا نام رکھا ہے: مسیح موعود نمبر۔ اس میں سارے مضامین مرزا صاحب کے متعلق لکھے ہیں سب سے اول نمبر مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور یہ کا مضمون ہے جس کی نسبت ہماری رائے گو افسوسناک ہے لیکن ساتھ ہی اس کے ہم یہ کہنے کی بھی جرأت کرتے ہیں کہ امیر موصوف نے سنت مرزا کے اتباع سے ثابت کر دیا کہ وہ پکے احمدی ہیں۔مرزا کی بابت ہمارا پختہ یقین ہے جسے ہم میدان مناظرہ میں ثابت کرنے کو تیار ہیں کہ مرزا صاحب میں قوت استدلالیہ نہیں تھی آپ کا اپنا استدلالی ہاتھ ہمیشہ اوچھا پڑتا تھا۔ اسی طرح مولوی محمد علی کی حالت ہے۔علماء منطق نے جو طریق استدلال لکھے ہیں ان سے بہت کم آپ نے کام لیا۔ جو کچھ لیا ہے وہ اس طریق سے لیا ہے جس کو اہل منطق، صناعت شعری، کہا کرتے ہیں جس سے ان کی مراد ہوتی ہے ظاہری خوش نمائی اور در باطن ہیچ۔

موصوف کے مضمون میں اس کی مثالیں بہت ہیں مگر آج ہم صرف ایک دو بیان کرتے ہیں۔آپ مرزائی امت کا کمال (جس سے دراصل مرزا قادیانی کا کمال ثابت کرنا منظور ہے) لکھتے ہیں:

> عیسائی پادریوں کی یہ حالت ہے کہ اگر معلوم ہو جائے کہ ان کا حریف احمدی مسلمان ہے تو اسکا مقابلہ کرنے سے انکار کر دیتے ہیں (ص۲ کالم ایک)

یہ فقرہ نہ صرف شعری ہے بلکہ محض غلط مگر دراصل مرزا صاحب کے کلام شعری کے مشابہ۔مرزا صاحب اپنے مردہ مخالفوں کے حق میں لکھ دیا کرتے تھے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھا ہے کہ ہم (مرزا اور مخالف مرزا) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔پس وہ مر گئے لہذا وہ جھوٹے اور میں سچا۔حالانکہ کسی ایک نے بھی ایسا کسی جگہ نہیں لکھا۔باوجود ہمارے انعامی مطالبہ کے قادیانی جماعت نہیں بتا سکی

مولوی محمد علی لاہوری کے اس فقرہ کا جواب ہم دیتے ہیں مگر عیسائیوں نے احمدیوں کے اس دعوی کا جواب خود دیا ہے۔عیسائیوں کے اخبار نور افشاں لاہور نے پہلے تو عام حالت بتائی ہے کہ:

> بفضل خدا اس وقت مسیحیوں میں ایسے مناظر موجود ہیں جو مرزائی مبلغین کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منہ بند کر سکتے ہیں۔

اس کے بعد گوجرانوالہ اور سیالکوٹ کے مباحثات کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے:

احمدیت کے علماء سے مسیحیوں کا مباحثہ ہوا، اور مسیحیت کے اہم و بنیادی مسائل پر ہوا جن کی بطالت کے وہم میں احمدی آج تک بغلیں بجاتے آئے تھے مگر جب ہمارے احمدی مباحثہ کی رپورٹ شائع کرتے ہیں تو مباحثہ کے نتیجہ پر زبان و قلم نہیں ہلاتے۔ وہ احمدیت کی فتح عظیم کے نعرے نہیں لگاتے پیغام صلح تو بالکل ہی دم بخود ہو جاتا ہے۔ ناظرین کیا یہ تعجب خیز معاملہ نہیں ہے۔ (۱۱ مئی)۔

اس کے علاوہ کافی وافی جواب تو یہ ہے کہ جو لوگ احمدی مناظروں سے مقابلہ نہیں کر سکتے وہ خود مرزا غلام احمد قادیانی سے امرتسر میں جون ۱۸۹۳ء میں مباحثہ کرنے کو کیوں سامنے آئے تھے۔ کیا پادری آتھم اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مباحثہ آپ بھول گئے ہیں۔

پھر یہ کیا لاف ہے عیسائی سن پاویں کہ مناظرہ میں احمدی ہے تو وہ سامنے نہیں آتے بحالیکہ آج کل بھی حافظ احمد مسیح عیسائی مرزائی مبلغوں کو تلاش کر کر کے اپنے لئے حلوے کا لقمہ سمجھا کرتے ہیں۔

ہمیں اس میں شک نہیں کہ الوہیت اور کفارہ مسیح پر گفتگو کرنے میں عیسائی عاجز ہیں تو مرزائی صداقت مرزا کا ثبوت دینے میں عاجز ہیں مگر عیسائیوں کی عاجزی کو مرزائیوں کے مقابلہ میں کوئی خاص خصوصیت نہیں بلکہ وہ اس امر میں سب کے سامنے عاجز ہیں۔

دوسری مثال: مولوی محمد علی نے مرزا کے کمالات بتاتے ہوئے لکھا ہے:

آریہ سماج کیخلاف اگر آج مسلمانوں کے ہاتھ میں کوئی ہتھیار ہے تو وہ حضرت مرزا صاحب کی تصانیف ہیں۔ ان تصانیف سے پیروؤں نے بھی فائدہ اٹھایا اور برا کہنے والوں نے بھی۔

اللہ اللہ! کس قدر غلو اور خلاف واقعہ مقدس کذب بیانی ہے۔ اس فقرہ کا قائل اپنے قول کی صداقت اگر رکھتا ہے کہ ہم اس کی تحقیق کے لئے حاضر ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنیئے ! آریوں کی طرف سے یوں تو بہت سی کتابیں اسلام کے برخلاف نکلی ہیں مگران میں نسبتی فرق اگر کیا جائے تو سب سے بالا چوٹی کی تین کتابیں ہیں۔

۱۔ سب سے بالاتر خود ان کے گرو کی تصنیف ستیارتھ پرکاش۔

۲ دوسرے مرزا صاحب قادیانی کی تردید میں تکذیب براہین۔

۳ تیسری عام تردید قرآن میں مہاشہ دھرم پال کی ترک اسلام

فرمایئے ! مرزا صاحب نے ان تینوں کا یا ان میں سے کسی کا جواب دیا؟ مرزا صاحب اور ان کی اتباع پر فرض تھا کیونکہ وہ مدعی تھے کہ ہم آریوں اور عیسائیوں کی بالخصوص سب سے بڑھ کر تردید کرتے ہیں۔ سب سے پہلے وہ سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش کا جواب دیتے کیونکہ آج آریوں کے پاس صرف وہی ایک کتاب ہے جس کو بنظر تقدس دیکھتے پڑھتے اور پھیلاتے ہیں اور واقعہ بھی یہ ہے تحریراً آریہ یا کم سے کم ہر آریہ سماج میں ستیارتھ پرکاش موجود ہے جس کو ہر ایک آریہ اپنے معمولی مسائل کے لئے دیکھتا ہے کیونکہ پرکاش کی مثال آریوں میں یہ ہے جیسی کوئی کتاب عربی میں بنے جس میں عقائد کے مثال اور فقہ کے احکام درج ہوں۔ اور ساتھ ہی اس کے مخالفین پر حملے بھی ہوں۔ ستیارتھ پرکاش میں آریوں کے عقائد اور مسائل علمیہ درج ہیں اور ہندو بت پرستوں، جینیوں، سکھوں، عیسائیوں اور مسلمانوں وغیرہ پر حملے بھی ہیں۔ اس لئے ہر ایک آریہ اس کو دیکھتا ہے اور اس کا دیکھنا فرض ہے۔ کیا اس کا جواب مرزا صاحب یا مرزا صاحب کی جماعت نے کچھ دیا؟ ہاں دیا تو صرف خاکسار راقم السطور نے دیا۔ پھر کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں کہ جن آلات کے ساتھ دیانند جی کے حملے کو روکا گیا ان میں کوئی ایک آلہ بھی مرزا صاحب کا تجویز کردہ ہے؟ مرزا صاحب کے علم کلام کا خلاصہ صرف یہ ہے :

اور مذہب اسلام ایسا باکمال مذہب ہے کہ اس کے اتباع سے میرے جیسے باکمال آدمی پیدا ہوتے ہیں

پس سارا زور اور دارومدار آپ کے باکمال نمونہ پر ہے سو جیسا کچھ ہے معلوم ہے

ہم پہلے ہی بارہا لکھ چکے ہیں اور اب بھی لکھتے ہیں اور تاوقتیکہ ہم کو جواب نہ ملے، لکھتے رہیں گے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کمالات دو قسم کے بتائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں۔ایک روحانی۔دوم کلامی۔

روحانی سے مراد وہ صفات حسنہ جو انبیاء اور اولیاء اللہ میں صفائی قلب اور تعلق باللہ کے ہوتی ہیں ان میں تو ہم سچ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چند نمبروں میں نہیں پورے نمبروں میں فیل پاتے ہیں۔ثبوت کے لئے ہمارا رسالہ الہامات مرزا ملاحظہ ہو۔

دوسرا کلامی یعنی فن مناظرہ میں کمال۔

سواس کے متعلق مولوی محمد علی لاہوری اور دوسرے لوگوں سے ہم پوچھتے ہیں کہ خدارا کوئی ایک اصول ہی ایسا دکھاؤ جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایجاد کردہ ہو جس پر آپ لوگ ناز کرسکیں۔

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خارست ابراہیم از آذر

اس مقابلہ میں کوئی تردید تائید کا مباحثہ نہیں ہوگا صرف یہ دکھانا ہوگا کہ فلاں اصول مرزا صاحب قادیانی نے علم کلام میں ایزاد فرمایا ہے۔ہم اگر وہ اصول پہلے علماء کی کتابوں سے نہ دکھاسکیں تو ہم اس ایجاد کو تسلیم کرلیں گے۔ایسے صاف اور صحیح چیلنج پر بھی آپ لوگ متوجہ نہ ہوں اور مرزا صاحب قادیانی کی مدح سرائی کرتے رہیں تو ہمارا حق ہوگا کہ ہم یہ کہیں:

پیراں نمے پرند، مریدان ہمے پرانند

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۲ جون ۱۹۲۳ء۔ ۷ ذی قعد ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۴ ص ۲۔۳)

فرقہ مہدویہ اور امت قادیانیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہمارے ناظرین قادیانی امت سے خوب واقف ہیں مگر فرقہ مہدویہ سے کم واقف ہوں گے۔حیدرآباد دکن میں فرقہ مہدویہ کے افراد علماء صلحاء امراء وغیرھم ہر صنف کے ملتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے ایام قیام حیدر آباد میں فرقہ مہدویہ سے ملاقات کی ۔ انہوں نے بڑے اخلاص سے میری ملاقات کو قدم بڑھایا۔ باہمی تبادلہ خیالات ہوا کتابیں دیکھیں معلومات حاصل ہوئے ۔ میں نے بغور دیکھا تو معلوم ہوا کہ قادیانی امت نے جو جو اصول مقرر کئے ہیں یہ سب فرقہ مہدویہ سے لئے ہیں ۔ میرا خیال تھا کہ فرقہ مہدویہ کی بابت لکھوں .. خدانے قادیانیوں ہی کو اس کا سبب بنایا

قادیان کے رسالہ ریویو جون میں فرقہ مہدویہ کے عقاید شائع ہوئے تو مجھے بھی خیال ہوا کہ میں بھی اپنے معلومات سے ناظرین کو مستفید کروں ۔

جون پور میں ایک بزرگ نویں صدی ہجری میں پیدا ہوئے جن کا نام سید محمد تھا ۔ آپ نے ۹۰۵ھ میں امام مہدی ہونے کا دعوی کیا ۔ علماء وقت نے آپ کی موافقت کی اور مخالفت بھی فرمائی ۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی صحبت میں کچھ اثر تھا کہ آپ کے صحبت یاب ترک دنیا کر کے آپ کے ساتھ ہو لیتے تھے ۔ آپ نے خراسان وغیرہ ممالک کا سفر کر کے دور دراز ملکوں میں تبلیغ کی ۔ آپ نے اپنے قلم سے کوئی کتاب نہیں لکھی جو کچھ لکھا آپ کے مریدین نے لکھا ۔ آپ کا دعوی تھا کہ میں امام مہدی ہوں ۔ میں نے ایک کتاب میں دیکھا کہ جب حضرت موصوف سفر حج سے واپس آئے تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ کے مریدین آپ کی نسبت مہدی ہونے کا اعلان کرتے ہیں ۔ فرمایا استغفر اللہ ! میں نے یہ کب کہا کہ میں مہدی موعود ہوں ؟ فرمایا واپسی پر میں ان لوگوں کو روکوں گا ۔ فرقہ مہدویہ کے ارکان لکھتے ہیں کہ روایت افتراء ہے ۔

فرقہ مہدویہ کا دعوی ہے کہ حدیث شریف میں جو آیا ہے یوا طأ اسمه اسمي و اسم ابیه اسم ابی ۔ یعنی مہدی موعود کا نام محمد ہوگا اور اس کے باپ کا نام عبداللہ ۔ یہ حدیث حضرت جونپوری پر صادق آتی ہے کیونکہ آپ کا نام سید محمد تھا اور والد کا نام سید عبداللہ ۔ مخالفین نے تاریخی واقعات کی بنا پر آپ کے والد کا نام عبداللہ ہونے سے انکار کیا ۔ بلکہ لکھا ہے کہ آپ کا سید خان تھا ۔ (ہدیہ مہدویہ)

فرقہ مہدویہ کے مخصوصہ مسائل جو ہم نے ان حضرات سے عندالملاقات معلوم کئے یہ ہیں کہ حضرت سید محمد امام فرقہ امام مہدی موعود تھے ان کا منکر کافر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ حدیث شریف میں ہے من انکر المھدی فقد کفر ۔ جو مہدی کا منکر ہو وہ کافر ہے ۔ چنانچہ ان کے عقاید مہدویہ میں (جو قلمی رسالہ مجھے ان حضرات نے دیا) بھی یہی عقیدہ اور یہی روایت لکھی ہے ۔ میں نے ان حضرات سے اس حدیث کا پتہ پوچھا تو کسی صاحب نے متداول کتابوں میں نشان نہ بتایا ۔ اب بھی دریافت ہے کیونکہ دونوں مذہبوں میں جو امر حد فاصل ہو وہ بڑی مضبوط اور ہر عالم کو معلوم ہونی چاہیے ۔

اصل واقعہ بھی قابل غور ہے کہ ایک فرد یا فرقہ کلمہ اصل کلمہ لا اله ا لا الله محمد رسو ل الله کا قائل ہے اس سے اس کا اسلام تو قطعی معلوم ہے اب اس کو ایسے مسلّمہ اسلام سے باہر سمجھنے کے لئے اس سے مضبوط تر ثبوت ہونا چاہیے اسی لئے حدیث شریف میں آیا ہے کہ کسی مسلمان کو اس وقت اسلام سے خارج سمجھو کہ لکم عند الله بر ھا ن تمہارے پاس اس دعوی پر ایسی دلیل ہو جو خدا کے پاس پیش کر سکو

علاوہ اس کے میں نے کہا کیا یہ ممکن نہیں کہ اس حدیث کے (بعد صحت وثبوت) یہ معنی ہوں کہ جو شخص مطلق مہدی کے عہدہ سے منکر ہے وہ کافر ہے ۔ ایک شخص مہدی موعود کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ بو عدہ رسالت پناہی ایک موعود آئے گا مگر کسی خاص مدعی سے وہ منکر ہو کیونکہ اس کے علامات مذکورہ فی الاحادیث اس میں نہ پائے جائیں تو یہ شخص کیوں کافر ہوا؟ اس کا جواب مجھ کو ملا کہ چونکہ دلائل قویہ سے حضرت جون پوری کا مہدی موعود ہونا ثابت ہو چکا ہے اس لئے ہم عہدہ اور شخص کو ایک ہی حکم میں جانتے ہیں (حالانکہ اس میں بہت فرق ہے)

قادیانی مہدی اس اصول میں مہدویہ کا متبع اور شاگرد ہے چنانچہ قادیانی پارٹی اسی اصول سے تمام دنیا کے مسلمانان منکرین مرزا کو کافر کہتے ہیں اور خود مرزا صاحب نے بھی ان کو یہی سکھایا ہے ۔ ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی

سید محمد جون پوری کے دعوی پر احادیث کے بعض بلکہ بہت سے الفاظ مطابق نہیں ہیں مثلاً مہدی موعود کا مدینہ شریف سے ظہور ہونا اور کعبہ شریف میں ان کی بیعت ہونا وغیرہ ۔

اور ایک حدیث میں آیا ہے یملأ ا لار ض قسطاً و عد لاً یعنی مہدی موعود زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی جتنی روایات ہیں جو جونپوری کے دعوی مہدویت کے مخالف ہیں ان سب کا جواب اصولی طور پر فرقہ مہدویہ کی طرف سے ایک ہی دیا جاتا ہے کہ :

پیش گوئیاں اپنے حقیقی معانی پر محمول نہیں ہوتیں بلکہ ان میں اقسام کے مجاز وکنایات ہوتے ہیں (تنویرالہدایہ۔ص ۳۹)

قادیانی نبی اس اصول میں بھی مہدویہ کے شاگرد ہیں کیونکہ مطلب براری کے لئے یہی اصول انہوں نے اپنی تصنیفات میں بکثرت لکھا ہے۔ازالہ وہام وغیرہ

اڈیٹر ریویو قادیان نے فرقہ مہدویہ کے جو عقاید لکھے ہیں ان میں نمبر ۴ میں یہ عقیدہ لکھا ہے:

شیخ جون پوری داخل امت محمدی ہیں افضل ہیں امراء مومنین ابوبکر عمر عثمان علی سے۔

میں کہتا ہوں قادیانی نبی نے بھی اپنی نسبت یہی تعلیم دی ہے چنانچہ رسالہ معیار الاخیار میں لکھتے ہیں:

ابوبکر کیا میں تو بعض انبیاء سے بھی افضل ہوں

اس لئے قادیانی اخبار الفضل میں ایک نظم چھپی تھی جس میں ایک شعر یہ تھا

مظہر حق دیدہ ام گویا فرود آمد خدا
در شمارِ مکہ چوں نآئد شمارِ قادیاں

قادیانی ریویو کے اڈیٹر نے مہدویہ کا ایک عقیدہ یہ بھی لکھا ہے:

شیخ جون پوری سوائے محمد ﷺ افضل ہیں تمام انبیاء ومرسلین سے۔نمبر ۵

میں کہتا ہوں یہی عقیدہ قادیانی نبی نے اپنی نسبت تعلیم کیا ہے۔چنانچہ کتاب درثمین میں ان کا شعر ہے:

آنچہ دادہ ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام

یعنی جو کچھ ہر نبی کو ملا ہے وہ مجموعہ مجھ کو ملا ہے۔

ہر نبی کا مجموعہ جس کو ملا ہوگا وہ ہر نبی سے افضل ہوگا۔قادیانی ریویو نے ایک عقیدہ مہدویہ کا یوں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سید محمد جون پوری تابع تام ہیں محمد ﷺ لیکن رتبے میں آنحضرت ﷺ کے برابر ہیں کہ دونوں میں ایک سر مو کمی بیشی نہیں۔ نمبر ۶

میں کہتا ہوں اس کا نام مہدویہ کی اصطلاح میں تسویہ ہے۔ واقعی یہ ان کا اعتقاد ہے مگر قادیانی نبی صاحب اس میں مہدویہ سے مستفیض ہیں۔

حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری نبوت کی مثال یہ ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک بڑا محل بنایا جو بڑا خوبصورت تھا اسکے ایک کونہ میں ایک اینٹ کے برابر جگہ چھوڑ دی لوگ اس محل کو دیکھتے تو کہتے کہ یہ کونہ بھی پر کیا جاتا تو مکان مکمل ہو جاتا۔ فرمایا انا تلك اللبنة۔ نبوۃ کے مکان کی وہ آخری اینٹ میں ہوں۔ مشکوۃ۔

قادیانی نبی کہنے کو تو آنحضرت ﷺ کی بہت تعریف کرتے ہیں لیکن اس آخری اینٹ کی بابت لکھتے ہیں۔

انا تلك اللبنة۔ (خطبہ الہامیہ) (وہ آخری اینٹ میں ہوں)۔

غرض اس قسم کے جتنے عقاید ہیں وہ اصولاً سب کے سب قادیانی نبی نے فرقہ مہدویہ سے حاصل کئے ہیں۔ فرقہ مہدویہ کو سید محمد جون پوری کی نسبت صرف اس بات پر ناز ہے کہ آپ اولاد فاطمہ سے ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

امام مہدی (سید محمد) کے علامات سے قطعی علامت یہی ہے کہ حضرت امام علیہ السلام حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہیں۔ (تنویر الہدایہ ص ۲۴)

گو مخالفین مہدویہ نے حضرت جون پوری کے سید ہونے سے انکار کیا ہے لیکن درصورت ثبوت ہو جانے سیادت کے مرزا صاحب قادیانی اس مقابلہ میں فیل ہیں کیونکہ وہ اولاد فاطمہ سے سید نہیں ہیں۔

کمال تعجب ہے کہ باوجود امتحان مقابلہ میں فیل ہونے کے مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوی پر ڈٹے ہوئے نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں:

ہمارے ددیال میں ایک عورت سیدانی تھی۔ ہم اس کی اولاد ہیں۔

(تریاق القلوب)۔

مرد کا کام ہے کہ جان جائے پر آن نہ جائے۔ اس اصول کو قادیانی نبی اور ان کی امت نے خوب نبھایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ کہ ان دونوں فرقوں کے حالات دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب قادیانی نے بہت کچھ مہدویہ کتب سے سیکھا ہے چونکہ پنجاب بلکہ ہندوستان میں (باستثنائے حیدرآباد اور میسور) فرقہ مہدویہ کو کوئی جانتا نہیں اس لئے اب تک اس بات کا کسی کو علم نہ ہو سکا کہ مرزا صاحب قادیانی کا ماخذ علم مہدویہ تصنیفات ہیں ۔ ایک زمانہ میں فرقہ مہدویہ کا بڑا زور اور بڑی ترقی تھی جو آج سے چار سو سال سے زائد عرصہ گزرنے پر بھی ان کا وجود باقی ہے ۔ فرقہ قادیانی پر اتنا عرصہ گزرنے کے بعد دیکھنا چاہیے کہ اس فرقہ کا نام ونشان اس قدر رہتا ہے؟ جتنا کہ مہدویہ کا ہے ۔

ما بہ الامتیاز ۔ ان دونوں فرقوں سے گو ہم کو برابر کا اختلاف ہے مگر ہم خدا لگتی کہنے سے باز نہیں رہ سکتے کہ فرقہ مہدویہ کا رجحان زہد و ترک لذات کی طرف پہلے تو بہت تھا اب بھی اس کے آثار پائے جاتے ہیں برخلاف اس کے قادیانی امت میں مناظرانہ بلکہ مجادلانہ جوش زیادہ ہے ۔ زہد و تقوی نصیب اعداء ۔ ہر ایک فرد اس کا بمنزلہ ایک جنگی سپاہی کے ہے جو خونخوار شکل میں نظر آتا ہے جہاں کوئی مل جائے چھوٹا ہو یا بڑا مخالف سے ڈٹ جائے گا مجال نہیں کہ خاموش ہو جائے ۔ ہمارے خیال میں یہ وصف ان کا ان کے حق میں قابل تعریف ہے کیونکہ اسی طریق سے ان کی اشاعت اور ترقی ہوتی ہے ۔ بہر حال ان دونوں فرقوں کا باہمی ایک تعلق ہے جس کو شاگردی استادی کا تعلق کہیں یا مستفید و مفید کا یا اصل و فرع کا ۔

فرقہ مہدویہ کے افعال نماز میں ہم نے تقسیم پائی ۔ معلوم ہوا کہ خلف الامام فاتحہ پڑھنے کے قائل ہیں اور آمین بالجہر اور رفع یدین نہیں کرتے ۔

میں نے کہا کہ احادیث میں ان دونوں فعلوں کا ثبوت بھی آیا ہے ۔ کہا ہمارے امام مہدی سے روایت نہیں آئی ۔

جس سے معلوم ہوا کہ ان کے ہاں طریق استدلال یہ ہے کہ حدیث رسول کے ہوتے قول امام مہدی کی بھی ضرورت ہے ۔

یہی اصول قادیانیوں کا ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے

امام وقت (یعنی میں خود) ہزار حدیث کو غلط کہہ دوں تو وہ غلط سمجھی جائیں گی کیونکہ میں حکم عدل ہوں (اعجاز احمدی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مزیت

جہاں تک ہم نے دیکھا ہے مرزا قادیانی کی تعلیم کے دو ماخذ ہیں شیخ بہاء اللہ ایرانی بانی فرقہ بہائیہ (بابیہ) اور فرقہ مہدویہ کی تصنیفات ۔ ہاں ایک امر کو مرزا صاحب قادیانی کو خاص امتیاز تھا جو ان دونوں میں نہ تھا وہ یہ کہ قادیانی نبی نے اپنے کمالات کا اظہار پیش گوئیوں کی صورت میں کیا یعنی اپنے دعاوی کے ثبوت میں آئندہ واقعات کو پیش کر کے صاف لفظوں میں اقرار کیا کہ ان کا وقوع پذیر ہونا میری علامت صدق ہے ۔ پس وہ امور درحقیقت قادیانی دعوی کی تنقیحات ہیں اگر وہ ثابت ہیں تو دعوی ثابت ہے غلط ہیں تو دعوی غلط ۔

مثال کے طور پر ایک ہی واقعہ کا ہم ذکر کرتے ہیں ۔ وہ یہ کہ مدینہ میں ریل کا جاری ہونا میری (مرزا کی) سچائی کی دلیل ہے کیونکہ آیت حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے (اعجاز احمدی)

آج تک کے حج تک تو یہی ثبوت ملتا ہے کہ مکہ مدینہ میں ریل جاری نہیں آئندہ کا علم خدا کو ہے ۔ پس مرزا صاحب کی مسیحیت اور مہدویت کے دو گواہ ہیں ۔

۱ ۔ ان کے دعوی کا احادیث صحیحہ کے برخلاف ہونا ۔

۲ ۔ دوسرا ان کی پیشگوئیوں کا غلط ہونا ۔

کیا سچ ہے ۔

مرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جون ۱۹۲۳ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۵ ص ۱ تا ۴)

سکندر آباد میں قادیانی مذہب کا خاتمہ

جناب مرزا محمود علی بیگ سکرٹری انجمن اہل حدیث سکندر آباد لکھتے ہیں:

حضرات! سکندر آباد دکن میں ایک خاندان علاء الدین ہے جو چار بھائی ہیں جن کے نام یہ ہیں ۔ عبداللہ، احمد، غلام حسین، قاسم علی ۔ ان میں سے عبداللہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چندسال سے قادیانی امت میں شامل ہوگئے تو اپنے دیگر تین بھائیوں کو بھی تبلیغ کرنے لگے۔ اتنے میں مولانا ثناء اللہ جنوری میں ریاست حیدرآباد میں تشریف لائے تو ان بھائیوں میں اس مذہبی نزاع کے فیصلہ کی ایک صورت پیدا ہوگئی جس کی تفصیل یہ ہے۔

عبداللہ بھائی اپنے بھائیوں کو ہمیشہ کہتے تھے کہ تم لوگ اگر سچے ہو تو اپنے علماء کو کہو کہ وہ اپنے صدق اور مرزا صاحب کے کذب پر قسم کھائیں۔ پھر دیکھئے سال کے اندر مر جائیں گے چنانچہ عبداللہ بھائی خفیہ خفیہ ایک معاہدہ تینوں بھائیوں سے بموجودگی دیگر اقرباء لکھوالیا جس کی نقل درج ذیل ہے:

معاہدہ اخوان:

۱۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب چودھویں صدی کے مجدد ہیں نہ مسیح موعود ہیں اور نہ نبی ہیں۔

۲۔ یہ عقیدہ غیر احمدیوں کا ہے اور اس بارے میں غیر احمدیوں کے بڑے جناب مولوی ثناء اللہ کو جناب مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے بارے میں اس اردو حلف نامہ کے موافق دعا کرنا چاہیے۔

۳۔ اگر یہ اس موافق قسم کے ساتھ دعا کرنے کو راضی نہ ہوئے تو مرزا صاحب کے دعوی سچے سمجھے جائیں گے اور غیر احمدیوں کی طرف سے خاں صاحب احمد علاء الدین، غلام حسین علاء الدین، اور قاسم علی علاء الدین غیر احمدیت سے توبہ کر کے احمدی ہوجانے کا قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

۴۔ اگر یہ اس طرح کی قسم ساتھ دعا کے کرنے کو راضی ہوجائیں اور ان کے مخالف مرزا محمود احمد بھی راضی ہوجائیں تو ایک سال تک کیا نتیجہ ہوتا ہے وہ دیکھیں اگر مولوی ثناء اللہ صاحب وفات ہوجائیں اور مرزا محمود احمد صاحب حیات رہے تو مرزا صاحب سچے مان کر ہم تینوں غیر احمدی بھائی غیر احمدیت سے توبہ کر کے احمدی ہوجانے کا قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

۵۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسی قسم نہ کھائیں تو ہم تینوں بھائی ایک سال میں جتنے چاہیں اتنے عالموں کو بمقابل مرزا محمود احمد کے کھڑے کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور ان کو قسم کھلائیں گے اور اگر ہم ایسا نہ کر سکیں تو قسم کے ساتھ احمدی ہو جانے کا اقرار کرتے ہیں۔

یہی مضمون عبداللہ اللہ دین احمدی بھائی کی طرف سے تھا۔ فرق یہ تھا کہ اس میں بجائے علمائے کرام کے مرزا محمود احمد لکھا تھا یعنی اگر مرزا محمود خلیفہ قادیان حسب معاہدہ حلف نہ اٹھائیں تو عبداللہ الہ دین بھائی احمدیت کو چھوڑ دیں گے۔

یہ معاہدہ جب مولانا فاتح قادیان کے سامنے پیش ہوا تو انہوں نے فرمایا کہ میں اس عہد نامہ کے مطابق حلف اٹھانے کو تیار ہوں مگر ایک فقرہ میری طرف سے زائد ہوگا۔ وہ یہ کہ:

سال تک میں زندہ رہوں تو میاں محمود خلیفہ قادیان مجھ کو صادق سمجھ کر آبائی مذہب چھوڑ دیں اور بحکم کونوا مع الصادقین میرا ساتھ اختیار کریں۔

(اس مضمون کی تفصیل اہل حدیث ۲۳ فروری اور ۲ مارچ میں ہو چکی ہے)

اس شرط کو حیدر آباد کی اسلامی پبلک نے بہت معقول سمجھا اور عام جلسوں میں بالاتفاق اظہار رائے کیا کہ واقعی یہ شرط ضرور ہونی چاہیے کیونکہ جب امتیاز ہی کے لئے ہے پھر بعد سال میری صداقت ظاہر ہو جانے کی صورت میں اتفاق ظاہر کرنے میں قادیانیوں کو کیا تامل ہوگا۔ اس مزید شرط کے تسلیم کرنے پر قادیانی جماعت تیار نہ ہوئی۔ تو عہد نامہ کی آخری دفعہ کے مطابق بھائی غلام حسین وغیرہ کی درخواست علماء حیدر آباد نے ایک مختصر سی ضروری تمہید لکھ کر حلف نامہ پر دستخط کر دیئے۔ وہ تمہید مع حلف نامہ درج ذیل ہے۔

تمہید: عبداللہ الہ دین صاحب اور تینوں بھائی صاحبان کے پاس یہ معاہدہ ہوا ہے کہ اگر علماء غیر احمدی میں سے چند علماء مندرجہ بالا حلف نامہ پر دستخط کر دیں گے تو مرزا محمود خلیفہ قادیانی اس کے مقابل دوسرے حلف نامہ پر جسکا مسودہ علیحدہ ہے دستخط کر دیں گے اس حلف نامہ کا نتیجہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر غیر احمدی دستخط کنندہ کل علماء میعاد کے اندر فوت ہو جائیں تو عبداللہ الہ دین صاحب کے تینوں بھائی احمدی ہو جائیں گے اور اگر کل فوت نہ ہوں یا مرزا محمود صاحب میعاد کے اندر فوت ہو جائیں تو عبداللہ الہ دین اور ان کے دونوں ماموں احمدیت سے توبہ کریں گے۔ اور اگر دونوں فریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے کوئی ایک بھی فوت نہ ہو یا فریق غیر احمدی میں سے کل فوت نہ ہوں ، اگر ایک بھی بچ رہے، تب بھی عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے دونوں احمدیت سے تائب ہو جائیں گے۔

اس معاہدہ کی بنا پر ہم تمام اس معاہدہ کی شرائط کے تحت اس حلف نامہ پر بخوشی دستخط کرتے ہیں لیکن اس حلف نامہ اور دستخط کا نفاذ اس تاریخ سے سمجھا جائے گا جس روز مرزا محمود صاحب کا دستخط شدہ حلف نامہ غلام حسین الہ دین کے قبضہ میں آجائے گا اور جس کی میعاد تاریخ ہذا سے زائد ایک ماہ ہوگی۔

حلف نامہ: بسم الله الر حمن الر حيم ۔ نحمده و نصلى على رسو له الكر يم ۔ ہم مقران خدا تعالی کو حاضر و ناظر جان کر اس بات کا بالاتفاق اظہار کرتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں عیسی بن مریم اور حضرت مہدی موعود کے آنے کا تذکرہ ہے اس کے لحاظ سے ہم حلفیہ کہتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی نہیں ہے۔اس بارہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جتنے دعوے ہیں وہ تمام سراسر جھوٹ اور افتراء دھوکہ اور فریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں۔اور وہ مسیح موعود اور مہدی موعود اور چودھویں صدی کے مجدد اور امام وقت امتی نبی ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسی وفات نہیں پائے بلکہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور ہنوز زندہ موجود ہیں اور وہی قبل قیامت آسمان سے اتریں گے۔اگر مرزا غلام احمد قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعووں میں خدا تعالی کے نزدیک سچے ہیں تو اے قادر ذوالجلال خدا! جو رام آسمان و زمین کا واحد مالک ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے، تو ہی قہار و جبار اور غالب و منتقم حقیقی ہے اور تو ہی علیم وخبیر وسمیع وبصیر ہے۔

پس ہم سب تجھ ہی سے دعا کرتے ہیں کہ ہم سب پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر ہی ایسی موت وارد کر جس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔اور یہ کہ ہم سے کوئی ایک بھی باقی ومحفوظ نہ رہے تاکہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ ہم ناحق پر تھے اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہے تھے جس کی پاداش میں خدا تعالی کی طرف سے ہم سب کو یہ سزا ملی ہے۔اگر ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی رہا تو ہم سب تیرے پاس سچے اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ ثانی مرزا محمود جو ہماری قسم کے مدمقابل ہیں جیسا کہ ہمارا دعوی ہے جھوٹے مفتری کافر و دجال و خارج از اسلام ہیں۔ آمین آمین آمین۔

دستخط۔ سید محمد عبدالرؤف دہلوی بقلم خود، و(مولانا) عبدالحی عفا عنہ حیدر آبادی، مقصود علی خان حیدر آبادی، سید حسن رائے بریلوی بقلم خود، محمد عبدالغفور عفی عنی حیدر آبادی، خداداد خان حیدر آبادی تاج الدین حیدر آبادی۔ مناظر احسن گیلانی (پروفیسر نظام کالج۔ حیدر آبادی)۔ محمد عمر حیدر آبادی، نور محمد (مدرس مدرسہ دینیات) عبدالقدیر صدیقی پروفیسر حیدر آبادی۔ سید محمد بادشاہ حیدر آبادی

فریق ثانی کا رویہ

حسب معاہدہ حلف نامہ مکمل کر کے محمدی بھائیوں نے احمدی بھائی عبداللہ کو دے کر تقاضا کیا کہ حسب وعدہ مرزا محمود خلیفہ قادیان سے حلف نامہ پر دستخط کرا کر منگا دیں۔ انہوں بصد مشکل قادیان سے ایک تحریر حاصل کی جو درج ذیل ہے

> میں مرزا بشیر الدین محمود احمد یہ امام جماعت احمدیہ اللہ کو حاضر ناظر جان کر اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ تمام مخلوق کا نیک اور بد اس کے اختیار میں ہے وہ جس کو چاہے ترقی دے اور جسے چاہے ذلیل کر دے اور جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے مار دے، مؤکد بعذاب قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور مہدی مسعود کہتا ہوں اور اس پر مجھے کامل یقین ہے میرے نزدیک آپ کے بعد اب کوئی ایسا مسیح نہیں آنے والا جس کی اناجیل اور احادیث میں خبر دی گئی ہے اور میرے نزدیک وہ اپنے دعوی میں سچے اور راست باز تھے اور خدا تعالی کی وحی کے مہبط تھے اور اس کے ماموراور مرسل تھے۔ اگر میں اپنے اس بیان میں جھوٹا ہوں یا اخفاء سے کام لیتا ہوں تو اللہ تعالی کا غضب مجھ پر نازل ہو اور وہ کوئی عبرت ناسزا مجھے دے۔ اے خدا تو اپنے بندوں پر رحم فرما اور ان پر حق کھول دے اور سچائی کو قبول کرنے کے لئے ان کے دلوں کو فراخ کر دے۔ خاکسار مرزا محمود احد امام جماعت احمدیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! ذرہ انصاف فرمائیں محمدی بھائیوں نے معاہدہ اخوان کی پابندی کیسی پوری پوری کی مگر احمدی بھائی کو اس میں کامیابی نہ ہوئی۔

ایک تو حلف نامہ کی تبدیلی کردی۔، دوم اس میں سال کی مدت کا ذکر چھوڑ دیا۔سوم، موت کا نام تک نہیں لیا۔

موت دوسروں کے حق میں کیسی آسان چیز ہے مگر اپنے لئے کیسی خوفناک ہے۔ قادیانی امت کی عادت ہے کہ ذرہ کوئی مخالف بولا تو اسے مباہلہ کا نوٹس دے دیا کہ آؤ مباہلہ کرلو۔ اور یہ بھی دھمکی ساتھ ہی سنادی کہ مباہلہ کے بعد سال تک ضرور مرو گے۔ مگر جب اپنے پر وارد ہوئی تو موت کا نام تک نہیں لیا۔ کیوں: سچ فرمایا اللہ نے

و لن یّتمنّوہ ابداً بما قدّمت اید یھم (یہ لوگ موت کبھی نہیں مانگیں گے)

مگر یاد رکھیں ایسا کرنے سے یہ نہ ہوگا کہ موت کے پنجہ سے بچ سکیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے و اللّٰہ علیم با لظّا لمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جولائی ۱۹۲۳ء۔ ۲۱ ذی قعد ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۶ ص ۱۔۳)

مذہب مہدویہ اور مسیح موعود

جناب محمود مہدوی اہل دائرہ نو، ساکن چینچل گوڑہ حیدرآباد دکن لکھتے ہیں:

چونکہ فی زماننا نزول مسیح کا مسئلہ ایسا مختلف فیہ کہ بیان کی حاجت نہیں لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح کے متعلق مہدویہ اعتقاد بیان کر دیا جائے تا کہ عوام کو معلوم ہو جائے:

مہدویوں کا اعتقاد یہ ہے کہ مہدی موعود آخر الزمان تو آخر زمانہ میں نو سو پانچ ہجری پر دعوت فرما کر نو سو دس ہجری میں وفات پائے۔ اب عیسی ابن مریم کو خدا تعالیٰ نصرت دین کے لئے جب چاہے اور جہاں چاہے نازل فرمائے گا۔

غرض ان تمام فرقوں کے پاس وہی عیسی ابن مریم (جن کی نسبت یہود و نصاری کا اعتقاد صلیب دیئے جانے کا ہے) آسمان سے تشریف لائیں گے۔

اب حال میں اہل اسلام سے مرزا غلام احمد بن غلام مرتضی نے اس بات کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی کیا کہ خود ہی مسیح موعود ہیں اور خود ہی مہدی معہود ہیں اور خود ہی کرشن اوتار ہیں، اگر چہ دوسرے مذہب کے لوگ مرزا صاحب کے اس دعوی کے بعد بعض نے اقبال اور بعض نے بحث وتر دید شروع کر دی جیسا کہ عام عادت ہے مگر فرقہ مہدویہ ان کی بحث وتر دید سے بالکل الگ رہا۔ اس لئے کہ جب اس فریق نے حضرت سید محمد جون پوری کومہدی موعود مان لیا تو اس فریق کے لئے صرف آنحضرت ﷺ کا فرمان واجب الاذعان قطعی حجت ہے، آپ کے فرمان کے خلاف سارے جہان کی حجتیں بے کار اور باطل ہیں، اس لئے کہ آپ کی شان مخبر صادق اور معصوم عن الخطا ہے۔

حضرت عیسیٰ کی نسبت آپ سے جو روایات منقول ہوئی ہیں ان سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جو رسول اللہ ﷺ سے پیشتر دنیا میں تشریف لائے تھے پھر وہی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔

چنانچہ منقول ہے کہ آپ کے ایک صحابی جن کا نام میاں بھیک تھا انتہائی سکر ومستی میں دعوی کیا کہ میں عیسی ہوں۔

حضرت مہدی (سید محمد) نے فرمایا کہ تجھے عیسی کس نے بنایا؟

انہوں نے جواب دیا کہ تم کومہدی کس نے بنایا؟

حضرت مہدی (سید محمد) نے فرمایا تیری ماں تو فلاں عورت تھی اور عیسی تو ابن مریم ہیں۔ اگر تو عیسی کا دعوی کرے گا تو کافر ہو جائے گا۔

مگر انہوں نے اس بات کی کوئی پرواہ نہ کی اور اپنی کہنی کہتے رہے۔

بعد چند روز کے میاں بھیک نے دعوی سے رجوع کیا۔

پس حضرت مہدی (سید محمد) نے فرمایا کہ آسمان سے کب اتر آئے۔

میاں بھیک نے عرض کیا کہ بندہ کو اس وقت مقام عیسی تھا۔

اس نقل سے ثابت ہے کہ وہی عیسی ابن مریم جن کو خدا نے آسمان پر اٹھا لیا دوبارہ اس وقت کہ خدا تعالی کے علم میں مقرر ہے آسمان سے تشریف لائیں گے اور یہی روایات ہیں جن سے ثابت ہے کہ عیسی بن مریم ہی دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے۔ لہذا ہمارے پاس مرزا صاحب کا دعوی صحیح نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٦ جولائی ۱۹۲۳ء۔ ۲۱ ذی قعد ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۶ ص ٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی بنام مرزا محمود قادیانی

مفتی محمد فاضل حکیم چک اے جنوبی ڈاک خانہ بھاگٹا نوالا، سرگودھا سے لکھتے ہیں:

یا ابن الپیغمبر القادیانی ثم الپنجابی۔

عرصہ مدید سے آپ کے والد مرزا صاحب کے حواریوں سے مندرجہ ذیل دو سوال کرتا رہا ہوں۔مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ناچار آپ کی طرف بذریعہ ڈاک وہی سوال برائے حصول جواب ارسال کئے تھے مگر جواب نہ ملا۔یا تو میرے خطوط کو ڈاک خانے نے ہضم کر کے آپ کو جواب سے سبک دوش کر دیا۔یا آپ کے مبلغ علم سے میرے سوال حل نہ ہوئے جس کی وجہ سے خاموشی اختیار کی گئی۔

چونکہ آپ امت مرزائیہ کے خلیفہ ہیں لہذا میرا فرض ہے میں اتمام حجت کے طور پر آپکے نام کھلی چٹھی لکھ کر (کیونکہ آپ کے مشن کے ذمہ میرا قرضہ ہے اور آپ کا مشن میرے سوالوں کی ادائیگی سے پہلو تہی کر رہا ہے) دریافت کروں اور بواپسی جواب کا منتظر رہوں۔

ہاں صرف اس قدر عرض باقی ہے کہ جواب یا تو قلمی مرحمت ہو۔

اگر بذریعہ اخبار جواب ہو تو وہ پرچہ اخبار میرے نام ارسال فرمایا جائے۔

اگر آپ نے میری اس چٹھی کا جواب بھی نہ دیا تو پھر مجھے مجبوراً تصور کرنا پڑے گا:

چناں خفتہ اند کہ گوئم مردہ اند

سوال نمبر ۱۔ ابتدائے دور عالم سے تا زمانہ مصطفوی کوئی ایسا نبی آیا ہے جس کو کسی غیر زبان میں الہام ہوا ہو جس پر آیت قرآنی

الّا بلسان قومه شاہد ہے۔

پھر قادیانی نبی کو غیر زبان مثلاً انگریزی وغیرہ میں کیوں الہام ہوئے؟

سوال نمبر ۲۔ آپ کی معتبر کتاب عسل مصفی میں ۴۵۲ میں کنز العمال کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار احادیث درج کر کے ثابت کیا گیا ہے کہ نبی کا خاصہ ہے کہ جس جگہ پر نبی کا روح قبض ہوتا ہے وہیں پر دفن کیا جاتا ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ کا پیغمبر پس مردن لاہور سے قادیان میں لا کر زیر خاک کیا گیا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جولائی ۱۹۲۳ء۔ ۲۱ ذی قعد ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۶ ص ۶)

قادیانی مغالطے سے بچو

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر اپر باری دواب امرتسر لکھتے ہیں:

ا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ضمیمہ انجام آتھم طبع ۱۹۲۲ء مطبع کریمی لاہور کے صفحہ ۴۰۔۴۱ پر لکھتے ہیں:

شیخ علی حمزہ بن ملک الطوسی اپنی کتاب جواہر الاسرار میں جو ۸۴۰ھ میں تالیف ہوئی تھی مہدی موعود کے بارے میں مندرجہ ذیل عبارت لکھتے ہیں:

در اربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدعہ باشد۔

قا ل النبی ﷺ یخر ج المهدی من قر یة یقا ل لها کدعة و یصدقه الله تعا لی و یجمع ا صحا به من اقصی البلاد علی عدة اهل بدر بثلا ث مأة و ثلا ثة عشر ر جلا و معه صحیفة مختو مة (ای مطبوعة) فیها عدد ا صحا به باسمائهم و بلادهم و خلا لهم

یعنی مہدی اس گاؤں سے نکلے گا جس کا نام کدعہ ہے اور پھر فرمایا کہ خدا اس مہدی کی تصدیق کرے گا اور دور دور سے اس کے دوست جمع کرے گا جن کا شمار اہل بدر کے شمار سے برابر ہوگا یعنی تین سو تیرہ ہوں اور ان کے نام بمعہ مسکن و خصلت چھپی ہوئی کتاب میں درج ہوں گے۔

ب۔ کتاب البریہ صفحہ ۲۲۵، ۲۲۶ کے حاشیہ پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

ایسا ہی احادیث میں یہ بھی بیان فرمایا گیا کہ وہ مہدی موعود ایسے قصبہ کا رہنے والا ہوگا جس کا نام کدعہ یا کدیہ ہوگا۔ اب ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ لفظ کدعہ دراصل قادیان کے لفظ کا مخفف ہے۔

ج: ریویو آف ریلی جنز قادیان جلد۲ نمبر۱۱۔۱۲ بابت نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۴۳۷ پر لکھتے ہیں:

اور حدیثوں میں کدعہ کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔

د: تذکرۃ الشہادتین مطبوعہ جولائی ۱۹۰۴ء قادیان کے صفحہ ۳۸ پر لکھتے ہیں:

دراحادیث از ایراد لفظ (کدہ) نام قریہ مندرج فرمودہ

۲۔ مولوی جلال الدین سیکھوانی:

ا۔ اپنے مضمون التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح (تشحیذ الاذہان اگست ۱۹۲۰ء ص ۶۴) میں لکھتے ہیں:

اور جواہرالاسرار میں ایک حدیث ہے کہ یخرج المهدی من قریة یقال لهاقده۔ مہدی قادین گاؤں میں خروج کرے گا

ب۔ رسالہ ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۱۵۱ پر لکھتے ہیں:

شیخ علی بن حمزہ بن علی ملک الطّوسی نے اپنی کتاب جواہرالاسرار میں لکھا ہے:

دراربعین آمدہ است کہ خروج مہدی از قریہ کدہ باشد قال النبی ﷺ یخرج المهدی من قریة یقال لها کدہ۔ آنخضرت ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ایک ایسی بستی میں ظاہر ہوگا جس کو لوگ کدہ کہیں گے لفظ کدہ بتا رہا ہے کہ اس کا نزول قادین میں ہوگا۔

اقول: واضح ہو کہ مرزا صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم کے ص ۴۱ اور ریویو آف ریلی جنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۴۳۷ پر لفظ کدعہ لکھا ہے۔

کتاب البریہ صفحہ ۲۲۵۔۲۲۶ کے حاشیہ پر لفظ کدیہ لکھا ہے۔ اور تذکرۃ الشہادتین فارسی کے صفحہ ۳۸ پر لفظ کدہ لکھا ہے۔ مجھے سیکھوانی صاحب کی حالت پر تعجب آتا ہے کہ اس نے لفظ قدہ اپنے رسالہ التشریح الصحیح لحدیث نزول المسیح کے صفحہ ۶۴ پر، اور لفظ کدہ، رسالہ ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۲ء کے صفحہ ۱۵۱ پر لکھا ہے حالانکہ حوالہ ایک ہی کتاب جواہرالاسرار کا دیتے ہیں۔

اب میں بتلاتا ہوں کہ حدیث میں لفظ کرعہ ہے نہ کہ کدعہ یا قدہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت یہ روایت موضوع ہے

میزان الاعتدال جلد۲ میں بحوالہ کتاب کامل ابن عدی یوں لکھا ہے

یخرج المهدی من قریة بالیمن یقال لها کرع ۔

یعنی مہدی یمن کے ایک گاؤں سے نکلے گا جسکا نام کرع ہوگا

نوٹ: اس روایت کے ایک راوی عبدالوہاب بن الضحاک کی نسبت میزان الاعتدال جلد۲ صفحہ ۱۶۰ پر لکھا ہے:

کذبه ابو حاتم و قال النسائی وغیره متروك و قال الدارقطنی منکر الحدیث۔

یعنی اسکے ایک راوی عبدالوہاب کو امام ابوحاتم وغیرہ نے جھوٹا کہا ہے

۲۔ فتاوی حدیثیہ لابن حجر مکی کے صفحہ ۲۹ پر لکھا ہے:

واخرج ابو نعیم و غیره ان قال یخرج المهدی من قریة یقال لها کرعة

۳۔ حجج الکرامة فی آثار القیامه کے صفحہ ۳۵۸ پر لکھا ہے:

در ارشاد المسلمین گفتہ مولد وے در دہی باشد کہ آنرا کرعہ گویند۔ امام مستغفری در دلائل النبوۃ باسناد خود مثل آن از ابن عمر آوردہ وابوبکر مقری گفتہ برآید از قریہ کہ آنرا کرعہ خوانند

۴۔ ینابیع المودة صفحہ ۳۹۴ پر لکھا ہے:

عن ابن عمر قال یخرج المهدی من قریة بالیمن یقال لها کرعة

۵۔ فرائد المسلمین کے حوالہ سے ینابیع المودہ کے صفحہ ۳۷۵ پر لکھا ہے:

ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی ﷺ نے خروج کرے گا مہدی ایک قصبہ سے کہ کہا جاتا ہے کرعہ

۶۔ گنجی شافعی نے مطالب السؤول میں ابوہریرہ سے روایت کی ہے:

قال النبی ﷺ یخرج المهدی من قریة یقال لها کرعه

۷۔ نجم ثاقب کے صفحہ ۲۸۴ اور ۳۴۵ پر لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خروج آنحضرت از قریہ است کہ آن را کرعہ مے گویند

۸۔ احوال الآخرت طبع ۱۹۲۰ء لاہور کے صفحہ ۲۳ پر حافظ محمد مرحوم ساکن لکھوکے لکھتے ہیں:

کرعہ یمن میں ایک بستی ہے وہاں امام مہدی پیدا ہوں گے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ روایت میں لفظ کرعہ ہے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی بتلایا گیا ہے کہ کرعہ ملک یمن کا ایک گاؤں ہے

مگر دراصل یہ روایت صحیح نہیں جیسا کہ اوپر ثابت کیا گیا ہے۔ حدیث میں تو لفظ کرعہ ہے نہ قدہ اور نہ لفظ کدہ، ہے نہ کریہ۔ یہ سب الفاظ قادیانی امت کی ایجاد ہیں جو خودغرضی پر مبنی ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۲۳ء مطابق ۲۸ ذی قعد ۱۳۴۱ء جلد ۲۰ نمبر ۳۷ ص ۷۔۸)

راست پسندی سے فرار

و ان یّروا سبیل الرّشد لا یتّخذوہ سبیلا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قرآن مجید میں حضرت آدم اور شیطان کا قصہ بار بار مذکور ہے۔ مسائل فقہیہ جو اس سے مستنبط ہوتے ہیں وہ تو بجائے خود ہیں، عارفانہ نکتہ جو اس سے مستخرج ہوتا ہے، وہ یہ ہے کہ مومن یا بالفاظ دیگر سچے ابن آدم کی پہچان یہ ہے کہ غلطی ہو جائے تو بعد معلوم ہو جانے کے توبہ کر کے اس کی اصلاح کرے۔ اور غیر مومن یا بالفاظ دیگر دیگر ابن ابلیس کی پہچان یہ ہے کہ غلطی معلوم کر کے بھی یہی کہے جائے

انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین

میں نہ مانوں میں اچھا ہوں۔

یہ مضمون قرآن شریف کے اس قصہ سے مستنبط ہونے کے علاوہ بہت سی آیات کے صریح لفظوں میں بھی مذکور ہے۔

حقیقت میں غور کیا جائے تو جو شخص غلطی معلوم کر کے بھی اس پر اصرار کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، وہ درحقیقت معترض کا کچھ نہیں بگاڑتا، بلکہ اپنا بگاڑتا ہے

و ما یخد عو ن الّا انفسھم

قادیانی گروہ میں سے ایک صاحب ماسٹر عبدالرحمٰن نومسلم ہیں۔ ان کی نومسلمی کی حیثیت سے بہت زیادہ امید ہونی چاہیے کہ وہ اپنے کسبی اسلام کی لاج رکھنے کو اس نیک خصلت کا ثبوت اپنے اندر دکھائیں گے، مگر افسوس قادیان کی آب و ہوا ایسا کرنے سے انہیں مانع ہوئی۔

میں سچ کہتا ہوں میرے نزدیک روحانیت کا ثبوت بس یہی ہے کہ غلطی واضح ہو جانے پر اپنی عزت و آبرو اس کے چھوڑنے میں سمجھے۔ اس پر اڑے رہنے کو اپنے لئے موجب ہتک جانے۔ چنانچہ حضرت عمرؓ کی شان میں آتا ہے:

ر حمہ اللہ کان وقا فا علی القر آ ن

جس شخص یا جماعت میں یہ وصف نہ ہو، میں ایسی جماعت یا شخص کو روحانیت سے بےنصیب جانتا ہوں۔ کسے باشد۔

ماسٹر عبدالرحمٰن قادیانی نے ایک چھوٹا سا رسالہ لکھا جس کا نام ہے:

وفات عیسی ،۔

ایسے رسالے ایک نہیں ہزار لکھیں ہمیں کیا؟ مگر غضب تو یہ کیا کہ وفات عیسی کے مضمون پر خاکسار (ثناءاللہ امرتسری) کی تصدیق لکھ ماری۔ یعنی یوں لکھا:

حضرت عیسی کی وفات مولوی ثناءاللہ کے قلم سے۔

اس دعوی میں ثبوت میں انہوں نے تفسیر ثنائی جلد۳ صفحہ ۵۳ کا حوالہ لکھا ہے۔ اس رسالہ کی بابت اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۸ مئی میں لکھا گیا تھا کہ مصنف نے ہم پر افتراء کیا ہے۔ اگر وہ اس کو صحیح جانتا ہے، تو آسان صورت یہ ہے کہ بٹالہ، امرت سر یا لاہور میں جلسہ عام میں تفسیر ثنائی سے حوالہ دکھایا جائے۔ فیصلہ کے لئے منصف میاں محمود احمد خلیفہ قادیان مجھے منظور ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم نے پیشگوئی جڑ دی تھی کہ تم لوگ اس فیصلہ کے لئے نہ آؤ گے۔ اخیر وہی ہوا۔ چنانچہ ماسٹر عبدالرحمٰن نومسلم لکھتے ہیں:

اہل حدیث مورخہ ۱۸ مئی میں مولوی ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ گو یا راقم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ان پر افتراء کر کے یونہی رسالہ وفات عیسی از روئے قرآن احادیث و تفاسیر قرآن میں لکھ دیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے زیر آیت

فلما تو فّیتنی ، جب تو نے مجھے مار دیا ،

لکھ دیا ہے کہ وہ حضرت عیسی کو زندہ بجسدہ العنصری نہیں مانتے ہیں بلکہ فوت شدہ انبیاء میں شمار کرتے ہیں۔

پس اس کے جواب سے پیشتر عرض کرتا ہوں کہ قرآن وحدیث واقوال آئمہ سے جو وفات عیسی ثابت کی گئی اسے مولوی تسلیم کر چکے ورنہ ان کا جواب دیتے لیکن جواباً چیلنج عرض ہے کہ مولوی صاحب کی تفسیر ثنائی جلد سوم صفحہ ۵۳ میں زیر آیت مذکور دومرتبہ یہ لکھا ہوا اب تک موجود ہے :

پھر جب تو نے مجھے (عیسی) فوت کرلیا تو تو ہی ان کا نگہبان تھا۔

پس صفحہ مذکور پر دومرتبہ عیسی کو فوت شدہ لکھا ہوا موجود ہے۔ ہاں اگر مولوی صاحب کو شک ہو تو مولوی صاحب زندہ خدا کی قسم کھا کر لکھ دیں کہ میں خدا تعالی کو حاضر ناظر جان کر اس کی ذات واحد کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا دلی ایمان اور دلی یقین ہے کہ عیسی بن مریم اسرائیلی رسول کو اسی خاکی جسم کے ساتھ جو ہر آن میں معرض تغیر و تحلیل ہے، خدا تعالی نے آسمان پر اٹھا لیا تھا جہاں وہ اب تک ہماری طرح زندہ موجود ہیں اور وہی آخری زمانہ میں دنیا میں نازل ہوں گے ۔ اور یہ سب امور قرآن اور احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں ۔ اگر میرا یہ عقیدہ خلاف قرآن مجید ہے اور حضرت عیسی آسمان پر زندہ موجود نہیں، بلکہ فوت شدہ ہیں تو خدائے قہار کا غضب اور لعنت مجھ پر اور میرے بیوی بچوں پر نازل ہو ، تا میری ہلاکت دوسروں کے لئے عبرت ہو ۔ اے خدا تو اپنے بندوں کو آگاہ کرنے کے لئے ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین

اب اگر مولوی صاحب ایسی قسم کھا لیں اور سال تک وہ اور ان کے بیوی بچے غضب الہی سے بچ رہیں، تو میں تاوان مذکور بھرنے کو طیار ہوں ورنہ میرا حق ہوگا کہ میں مولوی صاحب کو دورخی بات کرنے اور پبلک کو دھوکہ دینے کا عادی گردانوں ۔ (فاروق ۱۸۔۲۵ مئی و ۱۔۸ جون ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! ہم لکھتے ہیں کہ جلسہ عام میں ہماری تفسیر ہاتھ میں لے کر خلیفہ قادیان جو فیصلہ کر دے ہمیں منظور ہوگا۔ مگر حواری مسیح کہتے ہیں تم قسم کھاؤ۔ کہ حضرت عیسی زندہ ہیں اور سال تک مع بیوی بچوں کے عذاب کا انتظار کرو۔

بھلے آدمی تم نے دعوی کیا کہ تفسیر ثنائی جلد سوم میں مصنف نے حضرت عیسی کی وفات لکھی ہے ہم کہتے ہیں جلسہ عام میں خلیفہ قادیان تفسیر پڑھ کر فیصلہ کر دے کہ واقعی اس سے موت ثابت ہے تو ہم ایک سو روپیہ تم کو انعام دیں گے۔ ہمارے اس نوٹس کے بعد یقیناً تم نے تفسیر ثنائی دیکھی ہوگی تم اکیلے نے کیا تمہاری ساری حواری کمیٹی نے مع خلیفہ صاحب کے دیکھی ہوگی۔ کیونکہ تم اس روز کو عید سعید سے کم نہ جانو جس روز تم بمقابلہ لدھیانہ کے مجھ سے ایک پائی بھی انعام حاصل کرو۔ مگر شیر کے منہ سے شکار نکالنا مشکل کام ہے۔

اچھا سنو! قسم کی بابت میں تم کو یاد دلاتا ہوں کہ خدا کے فضل سے میں تمہارے سال کے عذاب کی پرواہ نہیں کرتا۔ تمہاری کیا کروں جب کہ بڑے میاں (آنجہانی مرزا قادیانی) کی گیدڑ بھبکیوں سے میں نہ ڈرا تھا کیونکہ میرا ایمان ہے

لا یحیق المکر السّی ا لا با ھله

پس سنو مارچ ۱۹۲۱ء کو خاص قادیان میں تمہارے مکانات کے قریب جلسہ اسلامیہ جس میں ہزاروں آدمی مع افسران سرکاری کے موجود تھے تمہاری طلب پر میں حیاۃ مسیح اور کذب مرزا پر قسم کھا چکا ہوں ثبوت چاہو تو اپنا اخبار الفضل مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء صفحہ ۹ دیکھو۔

اس کے بعد تم لوگوں نے حسب حکم اپنے خلیفہ کے حلف کا اشتہار ۲ مئی ۱۹۲۱ء کو دیا جس کے جواب میں اور جواب الجواب میں، میں نے ایک اشتہار ۱۶ شوال ۱۳۳۹ھ مطابق ۲۳ جون ۱۹۲۱ء کو دیا جس میں میری حلف کے الفاظ یہ ہیں:

واللہ باللہ میرا اعتقاد ہے کہ حضرت عیسی زندہ ہیں اور مرزا جھوٹا۔

اللھم اشھد اللھم اشھد اللھم اشھد

بتاؤ اب دونوں حلفوں پر ایک سال پورا ہوا یا نہیں؟ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ اتنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدت میں زندہ رہا یا معنوی طور پر مر گیا۔ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ میرا حیدر آباد کا سفر باظفر ان حلفوں کے بعد ہوا یا پہلے؟ ہاں یہ بھی بتاؤ کہ اب حلفوں کے بعد میری ذریت میں ترقی ہوئی یا تنزل؟

اس کے بعد سکندر آباد میں ۱۹ جنوری ۱۹۲۳ء کے عام جلسہ میں اور اس کے بعد کئی ایک جلسوں میں اسی مضمون پر میں نے قسم کھائی۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

احمدی دوستو! ایسی دھمکیوں میں پھانسنے کے لئے کسی اور کو تلاش کرو..

اور ہماری تفسیر ثنائی جلد سوم سے جلسہ عام میں وفات مسیح کا مسئلہ دکھاؤ اور فیصلہ خلیفہ قادیان سے کراؤ۔ یا صاف لفظوں میں اپنی غلط بیانی کا اعتراف کرو۔ ورنہ یاد رکھو کہ مدت تک اس تقاضا سے نہ چھوٹو گے

ستعلم لیلی ایّ دین تداینت
و ایّ غریم فی التقاضی غریمها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۲۳ء مطابق ۵ ذی الحجہ ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۸ ص ۱۔۳)

سچ مرچاں جھوٹ گڑ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ ایک بہت پرانی فلسفی مثل ہے جس کے معنی آج ہم قادیانی اخباروں میں صحیح پاتے ہیں۔ قبل اس سے کہ ہم اس مثل کا ذکر کریں بطور تمہید کے اصل حالات کا اظہار کر دینا ضروری ہے۔

عربی اسلام اور قادیانی اسلام میں بہت فرق ہے۔ عربی اسلام کے دو ہی جزو ہیں: ۱۔ لا الہ الّا اللہ ۔۲۔ محمد رسول اللہ

مگر قادیانی اسلام میں یہ کافی نہیں بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی رسالت کا اقرار بھی داخل ہے اس لئے قادیانی اسلام کے تین اجزاء ہیں ۔ دو مذکورہ بالا اور تیسرا اس امر کا اعتقاد کہ مرزا رسول اللہ ۔...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی قادیانی اسلام میں عربی اسلام سے ایک حصہ میں علیحدہ ہے۔ جب یہ حالت ہے تو کون نہیں جانتا کہ جہاں تک دونوں اسلاموں کی شرکت ہے، وہاں تک تو ہم دونوں کا فرض ہے کہ اس میں متفق رہ کر ایک دوسرے کی مدد کریں لیکن جہاں سے قادیانی اسلام، عربی اسلام سے الگ ہو وہاں وہ ہم سے الگ اور ہم ان سے جدا۔

اس تمہید کے بعد ہم اصل واقعہ سناتے ہیں۔ مرزائی پارٹی جو ملکانہ راجپوتوں میں تبلیغ کر رہی ہے، اس نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے آریوں کے فنا ہو جانے کی بابت ایک پیش گوئی کی ہوئی ہے۔ اس مضمون کو اونہوں نے اردو کے علاوہ ہندی اور ناگری میں بھی بطور اشتہار کے شائع کیا۔ قادیانیوں نے اس پیش گوئی کا اعلان کیا تو کون ایمان دار با انصاف آدمی ہے جو یہ نہ مانے کہ یہ پیش گوئی قادیانی اسلام کی تائید میں تھی جو ہمارے نزدیک عربی اسلام کے برخلاف ہے۔ اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اتنے حصے میں اس کی تردید کریں چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔

چونکہ ہمارا دعوی ہے کہ قادیانی نبی کو علم الٰہی سے کوئی حصہ نہ تھا، نہ ان کو صحیح الہام ہوتا تھا، نہ کشف حاصل تھا، اس دعوی کا ثبوت ہم بارہا تقریرات اور تحریرات میں دے چکے ہیں اور دینے کو بفضلہ طیار ہیں۔ لہذا ہم نے اس پیش گوئی کو ۱۵ جون کے اہل حدیث امرتسر میں ذکر کر کے قادیانی نبی ہی کی تحریروں سے اس کی تردید کی اور دکھا دیا کہ یہ پیش گوئی ہاتھی کے بیرونی دانت ہیں۔ دگر ہیچ

چونکہ قادیانیوں نے اصل پیش گوئی آریوں کے مقابلہ شائع کی تھی تو قدرتی طور پر یہ ہونا تھا کہ آریہ اخبار ہمارے اس مضمون کو اپنی تائید سمجھتے چنانچہ اونہوں نے اپنے کالموں میں ہمارے جواب کو نقل کیا۔ پس قادیان میں آگ لگ گئی۔

چاہیے تو یہ تھا کہ ہمارے پیش کردہ دلائل کو دلیل سے رد کرتے جس سے ہمارا جواب بھی ہو جاتا اور آریوں کی خوشی بھی غم سے مبدل ہو جاتی مگر ایسا وہ کیونکر کرتے یا کر سکتے جب کہ وہ جانتے ہیں کہ شیر کے منہ سے شکار نکالنا آسان ہے، مگر اہل حدیث کے مواخذات سے چھوٹنا مشکل ہے۔ اس لئے انہوں نے اپنے ناظرین کو اہل حدیث کے برخلاف جوش پیدا کرنے کو ایک نوٹ لکھا جو من وعن نقل ہے۔ جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ناظرین، قادیانیوں کی بے بسی کا اندازہ کر سکتے ہیں۔ اڈیٹر الفضل لکھتا ہے:

مولوی ثناء اللہ آریوں کی تائید میں:

دشمنی اور عداوت کی اس سے بدترین مثال اور کیا ہوسکتی ہے کہ آریہ سماج کے متعلق ہمارے وہ مضامین جو دیگر مسلمان اخبارات نہایت فراخ دلی سے اپنے قیمتی صفحات میں شائع کر رہے ہیں ان کے خلاف مولوی ثناء اللہ صاحب ایسے طریق سے خامہ فرسائی کرتے ہیں کہ آریہ اخبارات اس کو اپنی خاص تائید سمجھ کر اپنے اخبارات میں شائع کر رہے ہیں۔

چنانچہ آریہ دھرم کے نابود ہونے کے متعلق جو مضمون اخبارات میں شائع ہو چکا ہے، اس کے خلاف مولوی ثناء اللہ کا لکھا ہوا مضمون آریہ اخبارات پرکاش اور آریہ گزٹ بڑے طمطراق سے شائع کر رہے ہیں۔

کیا یہ شرم کا مقام نہیں کہ مولوی ثناء اللہ جو شیر اسلام کا دعوی رکھنے کے باوجود نہ صرف فتنہ ارتداد کی روک تھام میں ایک لحہ کے لئے بھی آریوں کے سامنے کھڑا نہیں ہوسکا، بلکہ ان کی تائید میں یہ فتوی شائع کر چکا ہے کہ، ہر ایک موحد کے دل میں آریہ سماج کی عزت ہونی چاہیے، وہ ہماری مخالفت میں ایسے وقت میں اندھا ہو رہا ہے جب کہ ہماری ساری قوت آریہ سماجی فتنہ کو دور کرنے اور ارتداد کا مقابلہ کرنے میں صرف ہو رہی ہے۔

اگر مولوی ثناء اللہ کے نزدیک اس آریہ سماج کی ہر ایک موحد کے دل میں عزت ہونی چاہیے جس کے بانی نے اسلام کے خلاف بدترین فحش کلامی سے کام لیا ہے اور جو ابتداء ہی سے اسلام کے متعلق اپنی شرمناک دشمنی کا ثبوت دیتی چلی آ رہی ہے تو کیا مولوی صاحب سے اتنا بھی نہیں ہوسکتا کہ اس وقت جب کہ جماعت احمدیہ ہمہ تن آریوں کی اسلام کے خلاف تباہ کن کوششوں کے مقابلہ پر کھڑی ہے اس کے متعلق اپنی معاندانہ روش کو ایسے رنگ میں تو نہ ظاہر کریں جس سے آریوں کو مدد ملے

کاش مولوی صاحب کو اپنی نفسانیت کے مقابلہ میں اسلام کا ذرا بھی درد ہوتا، تا ان کی یہ حالت نہ ہوتی۔ (الفضل قادیان ۶ جولائی ۱۹۲۳ء ص ۵)

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس فرق کو ہم یوں سمجھاتے ہیں:

جناب! جوش نفسانی کو الگ کر کے ہماری پوزیشن (حیثیت) پر خیال فرماتے تو بجائے خفا ہونے کے ہم کو شاباش دیتے کہ ہم نے برمحل عربی اسلام کی جو ہمارا اسلام ہے قادیانی کانٹوں سے حفاظت کر لی۔ اب ذرہ اور بھی سنئے:

ہم خدا کی ذات مقدسہ کے مشکور ہیں کہ وہ ہم کو قادیانی تردید میں خود قادیانیوں کے ہاتھوں ثبوت بہم پہنچاتا رہتا ہے۔ چنانچہ ہماری تحریرات دیکھنے والوں سے مخفی نہیں کہ جرمنی کی جنگ میں جرمنی ہی کے گولے اس پر پھینکتے رہے ہیں۔ یعنی مرزا صاحب کی تردید میں ہم کو کسی اور دلیل کے پیش کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، بلکہ مرزا صاحب قادیانی کی تحریرات ہی ہمارے کام آیا کرتی ہیں۔

اسی طرح آج اڈیٹر الفضل قادیان کے اس الزام کا جواب خود اونہی کی تحریر سے دیتے ہیں۔ اگر وہ کان کھول کر سنے گا تو پبلک کے عطیہ لقب فاتح قادیان کی تصدیق کرے گا مگر اس کی تحریر پیش کرنے سے پہلے بطور مثال ایک تمہید بتانی ضروری ہے وہ یہ ہے:

کچھ شک نہیں کہ قادیانیوں کا ہم اہل اسلام کے ساتھ وہی تعلق ہے جو (بلاشبہ) آریوں کا عام ہندوؤں سے یعنی جس طرح آریہ سماجی آج کل شدھی کے متعلق کوشش کر کے دراصل ندو دھرم کو نقصان پہنچا رہے ہیں یا اون کی اشاعت سے ہندو دھرم کو پہنچنا لازمی امر ہے اسی طرح قادیانی تحریک سے عربی اسلام کو نقصان پہنچنا لازمی ہے لہذا اڈیٹر صاحب الفضل ہاں قادیان کا سرکاری آرگن اسی پرچہ میں اسی صفحہ پر اسی مضمون کے ساتھ ہندوؤں کو جنھوں نے آریوں سے ہمدردی کا اظہار کیا تھا متنبہ کرتا ہے

> ان کو جلدی ہی معلوم ہو جائے گا کہ آریوں سے ہمدردی کرنا اپنی جڑیں کاٹنا ہے کیونکہ آریہ اپنے ساتھ ہندوؤں کی ہمدردی سے یہ نتیجہ اخذ کر رہے ہیں کہ سناتن دھرم چلا۔،

اے جناب! یہی اصول ہے جو ہم سے قادیانی اسلام کی تردید اور قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نبوت کی مخالفت کرار ہاہے کہ ہماری خاموشی سے قادیانی امت یہ نتیجہ نہ نکال سکے کہ، عربی اسلام، چلا۔

رہا یہ امر کہ ہم نے آریہ سماج کے حق میں لکھا ہے کہ بحیثیت مذہب موحد کے دل میں سماج کی عزت ہونی چاہیے، اس پر کیا اعتراض ہے؟ قرآن مجید کا انصاف دیکھو کہ اپنے زمانہ کے یہودیوں پر کتنا خفا ہے تاہم ارشاد ہے:

من اھل الکتاب امة قائمة یتلون آیات الله آناء اللیل و ھم یسجدون۔ (پارہ۴ ع ۳)

یہ آیت شریفہ ہم کو ہدایت کرتی ہے کہ مخالف سے مخالف میں بھی کوئی نیک وصف ہو تو اس کا اعتراف کیا جائے اور اس کی ہر ایک نیک بات کو بد کی صورت میں ظاہر کرنے سے بصد تاکید منع فرمایا ہے غور سے سنو:

لا یجر منّکم شنآن قوم علی ان لا تعدلوا

(کسی قوم کے رنج میں بے انصافی نہ کرنا)

ہم نے ان آیات کے ماتحت آریہ سماج کی بحیثیت مذہب تعریف کی تو کوئی جرم نہیں کیا سماج اور ہے، سماجی اور ہیں۔ آپ سوامی دیانند کو سماج سمجھیں تو آپ کی خوش فہمی ہے۔ وہ سماج نہ تھے سماجی تھے۔

ایک معقول سوال: قادیانی پارٹی سے ہم ایک سوال کرتے ہیں اور ان سے جواب کی امید رکھتے ہیں۔ پس سنو:

تمہارے سگے بھائی لاہوری پارٹی والے یعنی خواجہ کمال الدین وغیرہ جو ولایت میں تبلیغ اسلام کررہے ہیں تم لوگوں نے ان کی بابت کبھی کوئی کلمہء خیر لکھا؟ ہاں یاد آیا ضرور لکھا اور خوب لکھا تھا

میاں محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ (داماد قادیانی نبی) کے بیٹے عبدالرحیم خان کا ایک مراسلہ آکسفورڈ سے بھیجا ہوا الفضل میں چھپا تھا جس میں لکھا تھا کہ ووکنگ مشن یعنی خواجہ کمال الدین وغیرہ کا مرکز اشاعت بداخلاقی کا مرکز ہے۔ اس میں مار آستین رہتے ہیں وغیرہ۔ (دیکھو الفضل قادیان یکم نومبر ۱۹۲۰ء)

اس طریق کار کے مطابق قادیانی نبوۃ کا مخالف قادیان کو ان لفظوں سے یاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے تو قادیانی امت کے برا منانے کی بات نہیں مگر اہل حدیث یاوہ گو نہیں کیوں:

مجھ میں ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خود کام بھی ہیں

مختصر یہ ہے کہ قادیانی امت صرف عربی اسلام کی اشاعت کرے جس میں قادیانی نبوت یا مجددیت وغیرہ کا کوئی ذکر نہ ہو تو ہم اہل اسلام ہمہ تن ان کے ساتھ ہوں گے اس وقت یہ کہنا بالکل بجا ہوگا

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تاکس نہ گوئد بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

اور اگر وہ عربی اسلام کے دودھ میں قادیانی نبوۃ یا مجددیت کا زہر ملا ویں گے تو ہم اپنوں بے گانوں کو روکتے ہوئے اعلان کریں گے

حسینوں سے نہ مل اے دل ہمارے دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے سے رکنے کے ستمگر ناگ کالے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۲۳ء، ۱۲۔ ذی الحج ۱۳۴۱ھ ج ۲۰ نمبر ۳۹ ص ۱۔۳)

علم الیقین فی معنی خاتم النبیین

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

نمبر۔۱۔آیت قرآنی۔سورہ الاحزاب

ما کان محمّد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللّٰہ و خاتم النّبیین و کان اللہ بکل شیء علیماً (ترجمہ: نہیں ہے حضرت محمد ﷺ باپ کسی کا تمہارے مردوں میں سے اور لیکن رسول اللہ کا ہے اور خاتم النبیین ہے اور ہے اللہ ہر چیز کو جاننے والا)

منصف خادم کرشن قدنی۔

بھلا بتلاؤ ایک بادشاہ کا درجہ بڑا ہوتا ہے یا شہنشاہ کا۔ ہر ایک جانتا ہے کہ شہنشاہ کا درجہ بڑا ہوتا ہے تو رسول اللہ ﷺ کی نسبت خیال کرو کہ ہم آپ کی یہ شان بیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ آپ کی غلامی میں نبی آویں گے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ دوسرے تمام نبی بادشاہ کی مانند ہیں اور آنحضرت ﷺ شہنشاہ کیونکہ آپ کے فیض سے نبی بن سکتے ہیں یہی تو آپ کی عزت ہے جو خدا تعالی نے خاتم النبیین کے الفاظ میں بیان فرمائی ہے آپ انبیاء کی مہر ہیں جس پر آپ کی مہر لگی وہی ہوگا (انوار خلافت ص ۶۶۔۶۷)

آپ کی کامل پیروی سے آپ کا ایک امتی اللہ تعالی کے شرف مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف ہوکر درجہ نبوت غیر تشریعی تک مثل انبیاء بنی اسرائیل کے پہنچ جاتا ہے (النبوۃ فی خیر الامۃ ٹائٹل پیج)

عقیدہ عاشق محمد مدنی۔

مذکورہ بالا معنی نہ آنحضرت سے منقول ہیں نہ کسی صحابی سے اسلئے ہمارا مذہب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے بعد کسی شخص کو نبوت کے درجے سے سرفراز نہ کیا جاوے گا یعنی آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی۔

دلیل: ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۹ ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ عون المعبود جلد ۴ صفحہ ۱۵۸ دلائل النبوۃ جلد ۲ صفحہ ۱۹۶ مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۷۸ مشکوۃ جلد ۴ صفحہ ۸۱ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۵۱ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۳۱۴ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۳۲ درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۳ منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے:

> روایت ہے حضرت ثوبان سے کہ کہا فرمایا رسول خدا ﷺ نے کہ جس وقت رکھی جاوے گی تلوار میری امت میں نہیں اٹھائی جاوے گی تلوار اس سے قیامت تک یہاں تک کہ پوجیں گے کتنے قبیلے میری امت میں سے بتوں کو اور تحقیق شان یہ ہے کہ ہوں گے میری امت میں جھوٹے اور وہ تیس ہوں گے وہ کہیں گے کہ ہم نبی خدا کے ہیں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں نہیں نبی بعد میرے اور ہمیشہ ایک جماعت امت میری سے ثابت رہے گی اور غالب، نہیں ضرر پہنچا سکے گا ان کو وہ شخص جو مخالفت کرے گا ان کی یہاں تک کہ آوے حکم خدا کا۔

نوٹ: آنحضرت ﷺ نے انا خاتم النبیین فرما کر الفاظ لا نبی بعدی سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تفسیریوں کی کہ آپ کے بعد کوئی شخص نبی نہ بنایا جاوے گا۔

خادم کرشن قدنی:

اکثر مسلمان اپنی کج فہمی سے خاتم النبیین کے یہ معنی بتا کر کہ آپ تمام نبیوں سے آخری ہیں کہہ یا کرتے ہیں کہ آپ کے بعد خدا کوئی نبی مبعوث نہیں کرے گا ان کا یہ قول کفار بنی اسرائیل کے قول لن یبعث الله من بعده رسو لا کا مترادف ہے۔ (رسالہ النبوۃ فی خیر الامۃ کے ٹائٹل پیج کا صفحہ ب)

عاشق محمد مدنی:

واضح ہو کہ احادیث نبویہ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ آنحضرت ﷺ تمام نبیوں سے آخری نبی ہیں جیسا کہ مندرجہ ذیل روایتوں سے ظاہر ہوتا ہے

روایت نمبر ا۔ مسلم جلد ا صفحہ ۴۴۶ تحفۃ الاخیار ترجمہ مشارق الانوار صفحہ ۹۱ پر لکھا ہے

یقول ابوھر یرہ قال رسول الله فانی آخر الانبیاء و ان مسجدی آخر المساجد (ترجمہ: فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تحقیق میں سب پیغمبروں سے پچھلا پیغمبر ہوں اور تحقیق میری مسجد سب (پیغمبروں) کی مسجد سے پچھلی مسجد ہے)

روایت نمبر ۲۔ ابن ماجہ صفحہ ۱۴۷، اور رفع الحاجہ جلد ۳ صفحہ ۳۳۶ پر لکھا ہے

حضرت ابوامامہ ؓ باہلی سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم کو خطبہ سنایا تو بڑا خطبہ آپ کا دجال کے متعلق تھا آپ نے دجال کا حال ہم سے بیان کیا اور ہم کو ڈرایا اس سے اور فرمایا کہ کوئی فتنہ جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم کی اولاد کو پیدا کیا زمین میں دجال کے فتنہ سے بڑھ کر نہیں ہوا اور اللہ تعالیٰ نے کوئی نبی ایسا نہیں بھیجا جس نے اپنی امت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو اور میں تمام انبیاء کے آخر میں ہوں اور تم سب امتوں کے آخر میں ہو۔

روایت نمبر ۳۔ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۵۶ پر بحوالہ دیلمی اور ابن نجار، حضرت عائشہ سے ایک روایت آنحضرت ﷺ سے یوں آئی ہے

انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء

(ترجمہ: میں سب پیغمبروں سے پیچھے آنے والا نبی ہوں اور میری مسجد سب انبیاء کی مسجدوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آخری ہے)۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۲۳ء۔ ۱۹ ذی الحج ۱۳۴۱ھ ج ۲۰۔ نمبر ۴۰ص ۶)

نکات قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی امت اپنے مرشد کی تعلیم سے یہ دعوی کیا کرتی ہے کہ ہم کو قرآن مجید کے نکات بہت آتے ہیں۔ یہی وجہ ہمارے مذہب کی سچائی کی ہے کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے لا یمسّه ا لا المطهّرو ن

(بقول ان کے) مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید کے معانی پاک لوگ ہی جانتے ہیں۔

ہم تو ان کے نکات کے حل کے قائل ہیں، ہمارے ناظرین شائد قائل نہ ہوں۔ اسلئے ناظرین کی آگاہی کے لئے آج ہم نکات قادیانیہ کی مثال پیش کرتے ہیں تاکہ ہمارے ناظرین بھی ہماری طرح ان نکات پر علی وجہ البصیرت ایمان لاویں۔

مرزا صاحب کے اقدم مخلصین بلکہ فرشتہ دوم مولوی محمد احسن امروہی لکھتے ہیں:

پیش گوئی سوم: قا ل الله تعالى و اذا وقع القو ل عليهم اخر جنا لهم دا بة من ا لا ر ض تكلّمهم انّ النّاس بآ يا تنا لا يو قنو ن یعنی جب اللہ تعالی بات (یعنی پیش گوئی) ان پر واقع ہو گی، ہم زمین پر ایک رینگتی ہوئی چیز نکالیں گے (کہ کبھی پہلے اس سے نہ ہوئی تھی) کہ اسے کوئی بھاگنے والا اور کوئی بھاگنے والی سواری نہ پا سکے گی اور نہ کوئی دوڑنے والا اسے پکڑ سکے گا۔ اس کے ساتھ حضرت موسی کا عصا بھی ہو گا اور حضرت سلیمان کی انگشتری بھی ہو گی وہ ان سے بولے گی اس لئے کہ آدمی ہماری آیات پر یقین نہیں لاتے.. تفسير تبصير الر حما ن فيه عن ا لا حا ديث..

یہ ظاہر کہ حضرت موسی کی وفات کو مدتیں ہو گئیں پھر حضرت موسی کا عصا اس کے پاس ہونا عجب بات ہے۔ مراد یہ ہے کہ جس طرح حضرت موسی فرعونیوں پر غالب رہے وہ رینگتی ہوئی سواری سب سواریوں پر غالب رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گی، وہ ریل ہے کہ تمام سواریوں پر غالب آئی ہوئی ہے۔ رفتار اور حمل بارو نفوس ہر لحاظ سے اس کے مقابل میں اور سواریاں بے کار ہوگئی ہیں۔ اور حضرت سلیمان کی انگشتری سے یہ مراد ہوسکتی ہے کہ اس کی سیر و رفتار اس قدر سریع و تیز ہوگی جیسی حضرت سلیمانؑ کی سواری تھی کہ

غدوّھا شھر و رواحھا شھر

کہ صبح وشام میں مہینوں کی راہ طے کرتی تھی

اس کے بعد بولنے کے متعلق بعض تفاسیر میں لکھا ہے کہ

نزد بعضے کلامش بطلان ہمہ ادیان بود سوائے دین اسلام۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کا ظہور وجود اسلام کی صداقت پر دلیل ہو جائے گا کہ اس کی پیش گوئی اسلام کے سوا اور کہیں نہ ملے گی اور یوں وہ خود مذاہب ماسوائے اسلام کے بطلان کے لئے ایک زبان گویا ہو جائے گی ایک قرأۃ میں بجائے تکلّمھم کے تکلمھم بھی آیا ہے جس کے معنی ہیں ان کو زخمی کرے گی اور یہ بسبب تصادم وغیرہ کے بہت واقع ہوتا ہے اور سال گذشتہ میں بہت ہوا ہے۔

زمین کی طرف اسے اس لئے منسوب کیا کہ حضرت سلیمانؑ کی سواری سے ملتبس نہ ہو جائے کیونکہ زمینی لوگوں نے ہی اس کو ایجاد کیا ہے، زمین پر چلنے ہی کے لحاظ سے ریل کا نام دابۃ الارض رکھ دیا گیا ہے کہ اور کوئی اس طرح رینگ کر چلنے والی جو تمام کرہ زمین کو طے نہیں ہے اور اسکے دوسرے اوصاف جو احادیث میں بتفصیل موجود ہیں وہ بعینہ اس میں پائے جاتے ہیں، (پیغام صلح لاہور ...شعبان ۱۳۴۱ھ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ان باریک نکات پر ہم کوئی حاشیہ آرائی نہیں کرنا چاہتے، بجز اس کے کہ ناظرین کو اطلاع کریں کہ یہ وہ نکات ہیں جو کسی زمانہ فرقہ باطنیہ مصر میں بتلایا کرتے تھے۔ صرف اتنا عرض کرنا ہے کہ آپ کے پیرو مرشد جناب مرزا صاحب آنجہانی تو ریل کو دجال کا گدھا بتائیں اور آپ اس کو دابۃ الارض بتائیں جو مومنوں اور کافروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تمیز کرنے کو آئے گا۔ یہ شبہ اٹھ جائے تو ہم بھی ایمان لاویں گے کہ واقعی یہ نکتہ بہت ہی معقول ہے:

پیرے کہ دم زعشق زند بس غنیمت است

(گل دستہ ثنائی ۴محرم ۱۳۴۲ھ۔اگست ۱۹۲۳ء۔مطابق ۱۷۔اگست ۱۹۲۳ء ص ۳)

مولانا ثناءاللہ حیاۃ مسیح کے قائل ہیں

بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر لکھتے ہیں۔

واضح ہو کہ حکیم خدا بخش احمدی نے عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۳۷۶ پر اور ماسٹر عبدالرحمٰن احمدی نے اپنے رسالہ، وفات عیسی، کے صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے کہ مولانا ثناءاللہ ،حضرت عیسیٰؑ بن مریم کی وفات کے قائل ہیں۔

مولانا موصوف نے اپنے اخبار اہل حدیث ۱۸ مئی ۱۹۲۳ء صفحہ ۳، اور ۲۰ جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۔۲۔۳ پر اس کے متعلق بہت کچھ لکھا ہے۔

اب میں ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر کی دل چسپی کے لئے دلائل کے ساتھ اس بات کو ثابت کرتا ہوں کہ جناب مولانا ثناءاللہ حیات مسیح کے قائل ہیں۔

ماسٹر غلام حیدر مولف، کشف الاسرار، کے الفاظ اخبار اہل حدیث ۲ ستمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۵ پر اس طرح شائع ہوئے تھے:

> مولوی محمد علی اپنے قرآن کے صفحہ ۲۴۱ پر بذیل آیت و ما قتلوہ و ماصلبوہ (الی) وماقتلوہ یقینا، یہ بیان تحریر فرماتے ہیں کہ لفظ صلبوہ سے مسیح کے صلبی عذاب کی نفی ثابت نہیں ہوتی۔نفی صرف صلیبی عذاب سے موت کی ہے۔اس کے متعلق کچھ اور بیان بھی درج ہے جس کا مفہوم یہ ہے کہ مسیح (مولوی محمد علی کا یہ مذہب تھا کہ مسیح صلیب پر چڑھائے تو گئے مگر صلیب پر انہوں نے جان نہیں دی بلکہ اس واقعہ کے بعد اپنی طبعی موت سے مرگئے رسالہ مسیح موعود صفحہ ۱۴۱ تا ۱۴۸۔، اور عیسویت کا آخری سہارا، ص ۱۷ تا ۴۴۔یہی مذہب مرزا صاحب قادیانی کا تھا دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۸، مسیح ہندوستان میں صفحہ ۴۹، سرسید احمد کا بھی یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذہب تھا۔ تفسیر القرآن جلد۲ صفحہ ۴۰ تا ۴۵) صلیب پر عذاب ضرور دیئے گئے مگر وہاں فوت نہیں ہوئے بلکہ بعدازیں قدرتی موت سے مر چکے ہیں ۔ مولوی صاحب مسیح کے صلیبی عذاب میں نصاری کے مقلد ہیں اور ان کی قدرتی موت کے وقوعہ میں اپنے خیالات کے پابند ہیں ۔،

اخبار پیغام صلح لاہور میں ماسٹر غلام حیدر کی مذکورہ بالا تحریر کا جواب ان الفاظ میں دیا گیا:

اگر ماسٹر غلام حیدر اس روایت کو ہی پڑھ لیتے جو کتاب استیعاب سے مدارج النبوۃ میں نقل ہوئی ہے کہ بعد نزول سورہ نساء جس میں آیت وماصلبوہ وارد ہوئی ہے حضرت حاطب بن ابی بلتعہ (جو بدری صحابہ میں سے تھے) آنحضرت ﷺ کے قاصد ہو کر مقوقس والی اسکندریہ کے پاس جو عیسائی تھا نامہ مبارک آنحضرت ﷺ کو لے کر گئے تو مقوقس نے ان سے یہ اعتراض کیا کہ اگر تمہارا صاحب نبی ہے، تو اس نے کیوں خدا سے دعا نہ کی کہ اس کو مکہ سے ہجرت نہ کرنی پڑے۔

اس پر حاطب ؓ نے فرمایا کہ حضرت عیسی بھی تو نبی تھے ،انہوں نے کیوں دعا نہ کی کہ دار پر کھینچے نہ جاتے۔

تو یہ کبھی نہ کہتے کہ حضرت علامہ سیدنا محمد علی صاحب ایدہ بنصر العزیز مسیح کے صلیب پر کھینچے جانے میں نصاری کے مقلد ہیں اگر حضرت عیسی دار پر کھینچے ہی نہ گئے تھے بلکہ آپ نے صلیب کی شکل ہی نہ دیکھی تھی تو حضرت حاطب ؓ جو ایک بدری صحابی ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے قاصد ہیں ایک عیسائی بادشاہ کے سامنے یہ کیوں فرماتے کہ حضرت عیسی نے کیوں دعا نہ کی کہ دار پر کھینچے نہ جاتے۔

معلوم ہوا کہ یہی صحیح معنی اس آیت کے ہیں کہ صلیب پر چڑھانے کی یہاں تردید نہیں ہوئی بلکہ صلیب پر مرنے کی تردید ہے۔ (پیغام صلح ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء)

اخبار اہل حدیث امرتسر میں مولانا ثناء اللہ نے اخبار پیغام صلح لاہور کے اڈیٹر کے مندرجہ بالا الفاظ کی تردید یوں کی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیئے ہم استیعاب میں اس مضمون کو تلاش کریں مگر پیش کرنے سے پہلے ہم قادیانی امت کو چیلنج دیتے ہیں کہ اگر وہ اپنے اندر صداقت پاتے ہیں تو آئیں استیعاب کو بیچ میں رکھ کر ہمارے ساتھ فیصلہ کریں

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد،

پس سنیئے ۔ استیعاب فی معرفۃ الاصحاب کی جلد اول صفحہ ۱۳۴ اور ۱۳۵ میں یوں مذکور ہے:

حضرت حاطبؓ نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اسکندریہ کے حاکم مقوقس کے پاس بھیجا میں نے آنحضرت ﷺ کا خط اس کو پہنچایا اس نے مجھے اپنے مکان میں اتارا میں اس کے پاس کئی روز ٹھہرا رہا ایک روز مقوقس نے اپنے مذہبی علماء کو بلا کر مجھے بھی مجلس میں بلایا اور کہا میں تم سے ایک بات پوچھتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ تم وہ میری بات اچھی طرح سمجھ لیجئو ۔ میں نے کہا فرمائیے ۔ کہا تم نے اپنے صاحب (حضرت ﷺ) کی طرف سے بتایا کہ وہ نبی ہے ۔ میں نے کہا ہاں وہ رسول اللہ ہیں ۔ یہ سن کر مقوقس نے کہا پھر کیا وجہ کہ جب اس کی قوم نے اس کو اس کے شہر سے نکال دیا تو اس نے ان پر بددعا کیوں نہ کی؟ میں (حاطبؓ) نے کہا حضرت عیسی کی بابت آپ شہادت دیتے ہوں گے کہ وہ رسول اللہ تھے پھر کیا وجہ ہے کہ جب ان کو ان کی قوم نے پکڑ کر سولی پر چڑھانا چاہا تو انہوں نے ان پر اس مضمون کی بددعا کیوں نہ کی کہ خدا ان کو تباہ کر دیتا ۔..

یہاں تک کہ اللہ نے حضرت عیسی کو اپنی طرف پہلے آسمان میں اٹھالیا ۔ یہ جواب سن کر مقوقس نے کہا تو نے بہت اچھا جواب دیا۔ تو بڑا دانا ہے ..اور بڑے دانا کے پاس سے آیا ہے ۔

یہی روایت خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۲ اور کتاب معجزات نبی الوری جلد ۲ صفحہ ۳۱ پر بعینہا انہی لفظوں میں موجود ہے ۔

احمدی دوستو! کیا ہم امید رکھیں کہ تم لوگ اپنے ہی پیش کردہ حوالہ کو سامنے رکھ کر ہمارے ساتھ فیصلہ کرلو گے؟ واقعات گذشتہ سے تو یہی ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتا ہے کہ تم لوگ مدینہ کی ایک قوم (یعنی یہود) کی طرح

خیر نا و ابن خیر نا

کہہ کر فوراً اپنے قول کے برخلاف

شر نا و ابن شر نا

کہنے لگ جایا کرتے ہو۔

پس اگر تم نے اپنے حوالہ، استیعاب، کے مطابق حضرت عیسی کی زندگی اور آسمان پر جانے کے مسئلہ کا فیصلہ استیعاب سے ہمارے ساتھ نہ کیا تو ہمارا دعوی ثابت ہوگا۔ اگر کرلیا تو ہمارا دعوی غلط۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا۔ (اہل حدیث امرتسر ۳۰ دسمبر ۱۹۲۱ء)۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مولانا ثناء اللہ ڈیٹر اہل حدیث کا مذہب یہی ہے کہ حضرت مسیح عیسی بن مریم آسمان پر اٹھائے گئے اور آج تک زندہ ہیں۔

نوٹ: قرآن کے الفاظ رفعه الله اليه کی صحیح تفسیر روایت حضرت حاطبؓ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیحؑ یہود کے ہاتھوں سے نہ مقتول ہوئے، نہ صلیب پر چڑھائے گئے۔ بلکہ خدا نے ان کو آسمان کی طرف اٹھا لیا۔ یہی مذہب عبداللہ بن عباس کا تھا۔ دیکھو ابن جریر جلد ۲۸ صفحہ ۵۶، ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۴۲۲ جلد ۹ صفحہ ۴۵۴، درمنثور جلد ۲ صفحہ ۴۳۸، ترجمان القرآن جلد ا صفحہ ۷۸۱، فتح البیان جلد ۲ صفحہ ۳۴۶ اکسیر اعظم جلد ۶ صفحہ ۳۸۔۳۹۔

(گل دستہ ثنائی ۴ محرم ۱۳۴۲ھ۔ ۱۷۔ اگست ۱۹۲۳ء ص ۱۶۔۱۷)

قادیانی کا فرار

ملک گلزار کیانی، خیبر منزل پشاور شہر سے لکھتے ہیں:

مشفق و مہربان بندہ جناب مولانا صاحب السلام علیکم۔

آپ کا مضمون قادیانی مشن مورخہ ۵۔۱۲۔ ذی الحج نظر سے گذرا۔ جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا، قادیانیوں کا کام بس مباہلہ کے سوائے اور کچھ نہیں۔ اور حال یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ان مباہلوں میں یہ حضرات ایک دفعہ نہیں بلکہ کئی دفعہ مغلوب ہو گئے ہیں ۔

جناب مرزا صاحب کے الہامات اور پیشین گوئیاں پڑھ کر اور پھر ان کا پورا نہ ہونا اس بات کا کافی ثبوت تھا کہ یہ حضرت مرزا صاحب کے ساتھ بائی کاٹ کرتے مگر افسوس کی بات ہے کہ ان قادیانی لوگوں کو کچھ بھی اپنی فکر نہیں ہے ۔ آپ کے مقابلہ میں مرزا صاحب اور ان کی امت کو جو ہزیمتیں ہوئی ہیں وہ کون نہیں جانتا میں اہل حدیث نہیں ہوں کہ کوئی قادیانی خیال کرے کہ آپ کی طرف داری کرتا ہوں بلکہ مذہب اثنا عشریہ کا ہوں۔

قادیانیوں کا ایک گروہ پشاور میں بھی ہے چنانچہ ان کے لیڈر قاضی محمد یوسف کے ساتھ حافظ کفایت حسین ممتاز الافاضل نے چند عرصہ پیشتر بذریعہ خط وکتابت چاہا کہ مناظرہ ان سے کریں۔ چنانچہ بذریعہ اشتہار، اعلان حق، مناظرہ تحریری وتقریری کے شرائط لکھ دیئے جس کے جواب میں قاضی محمد یوسف نے اظہار حق نکال کر ہمارے پیشواؤں کو برا بھلا کہا اور اسی طرح مباہلہ کا چیلنج دیا۔

پھر حافظ صاحب نے ، داغم الانف ، کے ذریعہ دوبارہ درخواست مناظرہ کی مگر قاضی صاحب نے تو مناظرہ کرنا نہ تھا ۔ بجواب پھر ہفوات سے بھرا ہوا اشتہار ، قاطع الانف ، نکالا ۔ آخر تنگ آ کر مولانا صاحب نے بذریعہ ،شہاب ثاقب ، امام باڑہ آغا غلام علی شاہ مقام مقرر کیا اور یکم جولائی کی تاریخ بھی مقرر کی ۔ حفاظت کا ذمہ بھی لیا۔ اور ذیل کے تین حضرات علماء اہل سنت کو حکم مقرر کیا

ا: مولانا قطب شاہ عباسی پروفیسر دینیات اسلامیہ کالج پشاور

۲۔ مولانا سعید الرحمٰن صدر انجمن تبلیغ الاسلام حنفیہ پشاور

۳ مولانا عبدالحکیم صدر خلافت کمیٹی پشاور

ساتھ ہی اشتہار میں یہ بھی لکھ دیا کہ اگر مقام مناظرہ یا منصف صاحبان نامنظور ہوں، تو جو آپ مقرر کریں منظور ہیں، مگر شیعہ یا احمدی نہ ہوں ۔

ایک اشتہار بذریعہ رجسٹری قاضی یوسف کے پاس نتھیا گلی روانہ کیا گیا اور ایک خلیفہ محمود کے پاس بذریعہ رجسٹری قادیان روانہ کیا گیا۔

مگر صاحب من! یکم جولائی کو نہ تو کوئی قادیانی نظر آیا، نہ قاضی صاحب نظر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ ئے ۔مولانا عبدالحکیم توبوجہ بیماری حاضر نہ تھے،مگر مولانا قطب شاہ اور سعید الرحمٰن زحمت اٹھا کرتاریخ مقررہ پرتشریف لائے تھے۔

مسئلہ واضح رہے کہ ختم نبوت حافظ صاحب نے ثابت کرنا تھا اور نیز یہ کہ حضرت عیسیٰ زندہ ہیں وغیرہ وغیرہ۔

ساڑھے دس بجے صبح تک انتظار کیا گیا اور اسکے بعد حکم صاحبان چلے گئے اگرچہ حافظ صاحب تو ۱۲ بجے تک انتظار میں بیٹھے تھے۔

حکم صاحبان کے جانے سے پہلے حافظ صاحب نے مختصر تقریر کے ذریعہ سے کہا کہ اس کے بعد اشتہار بازی جو کہ پیسے اور وقت کا مفت نقصان ہے بند، کیونکہ کچھ مفید نتیجہ نہیں نکلتا۔ چونکہ قادیانی صاحبان نہیں آئے تھے لہذا مولانا قطب شاہ صاحب نے ایک فصیح و بلیغ تقریر ختم رسالت پر کی اور لوگ رخصت ہوئے۔

(گل دستہ ثنائی ۴محرم ۱۳۴۲ھ ۔۱۷۔ اگست ۱۹۲۳ء ص ۱۷۔۱۸)

سید محمد جون پوری اور مرزا قادیانی

(ایک مہدوی کے قلم سے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ۱۴ ذیقعد مطابق ۲۹ جون ۱۹۲۳ء کے اہل حدیث میں ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں فرقہ مہدویہ اور فرقہ قادیانیہ کا مقابلہ دکھایا گیا تھا۔ نئے خریداروں کے لئے بالاجمال ذکر کیا جاتا ہے:

فرقہ قادیانیہ (مرزائیہ) کی طرح دکن میں ایک فرقہ مہدویہ ہے جو باعتقاد خود سید محمد صاحب جون پوری کو امام مہدی مانتے ہیں۔ سید صاحب دسویں صدی ہجری میں گذرے ہیں جسے آج چارسو سے زائد سال ہوتے ہیں۔ یہ فرقہ حیدرآباد اور ریاست میسور وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔ نماز روزہ کرتے ہیں۔ مگر جو لوگ سید محمد جو نپوری کو امام نہ مانیں ان کا فر جانتے ہیں اور سید محمد صاحب کو آنحضرت ﷺ کے مساوی رتبہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ مضمون مندرجہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۴ ذی قعد کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدویہ کے ایک عالم مولوی سید محمد صاحب کا ایک مضمون آیا ہے جو ان کی خواہش پر درج ذیل ہے۔

مولوی فاضل ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب۔

اسلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ خیریت حاصل مطلوب۔ یادفرمائی کا شکریہ۔

۱۴ ذی قعد کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں فرقہ مہدویہ اور امت قادیانیہ کے عنوان سے جو مضمون لکھا گیا ہے اوس کے بعض حجاب کا کشف کرتے ہوئے قادیانی بھائیوں کے اوہام کا ازالہ کیا جاتا ہے۔ امید ہے جناب مضمون ہذا کو اخبار اہل حدیث امرتسر میں جگہ دیں گے۔

۱۔ اہل حدیث صفحہ ۲ کالم ۱۔ فرقہ مہدویہ کے مخصوصہ مسائل میں حدیث انکار مہدی کفر کا ثبوت مانگا ہے۔

جواب: روایت من انکر المهدی فقد کفر۔

نورالدین احمد بن محمود نجاری نے ہدایت الکلام میں بیان کی ہے اور حدیث

من کذب بالمهدی فقدکفر عقد الله

کتب خانہ آصفیہ نمبر ۱۸۱ فن کلام میں لکھا ہے کہ ابوالقاسم سہیلی نے شرح السیر میں اور ابواسکاف نے فوائد الاخبار میں جابر بن عبداللہ سے روایت کی ہے اور حدیث

من انکر خروج المهدی فقد کفر بها انزل علی محمد

خواجہ محمد پارسا نے فصل الخطاب میں روایت کی ہے۔

علاوہ ازیں مہدی خلیفۃ اللہ ہے۔ خلیفۃ اللہ کا انکار کفر ہے۔

اور نیز اس کی ذات موعود خدا و رسول ہے، موعود کی تکذیب کفر ہے۔

اور نیز اس کی ذات دافع ہلاکت ہے۔ لہذا اس کا انکار ہلاکت ہے

(جتنی کتابوں کے نام لکھے ہیں ان کے مخرج میں حدیث کا ثبوت اصل کتاب میں ملنا چاہیے جہاں سے ان مصنفوں نے لی ہیں محض ان کے نام لکھنے سے حدیث کا ثبوت نہیں ہوسکتا۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

۲۔ اخبار اہل حدیث امرتسر صفحہ ۲ کالم ۲ میں حضرت سید محمد جون پوری کے احادیث کے بعض بلکہ بہت الفاظ مطابق نہیں ہوتے۔

جواب: جو روایات محدثین نے مہدی کے ذکر میں بیان کی ہیں ہمارے امام میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر صادق آتی ہیں کہ ان سب کا شخص واحد میں اتفاقی طور پر جمع ہونے کو عقل تسلیم نہیں کرتی ان کا مختصراً بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔مہدی کا بنی فاطمہ سے ہونا: ہمارے امام (سید محمد جون پوری) اولاد امام موسیٰ کاظم سے بنی فاطمہ ہیں۔مرزا صاحب قادیانی، بنی فاطمہ سے نہیں ہیں۔

۲۔دوسری علامت مہدی کا رسول اللہﷺ کے ہم نام اسمہ اسمی،

مرزا صاحب غلام احمد ہیں، محمد نہیں۔

ہمارے امام (سید محمد جون پوری) کا نام محمد آفتاب سے زیادہ مشہور ہے۔

۳۔تیسری علامت مہدی کے باپ کا نام عبداللہ ہونا اسم ابیہ اسم ابی

ہمارے امام (سید محمد جون پوری) کے باپ کا نام سید عبداللہ ہے اور خطاب سید خان تھا۔

۴۔چوتھی علامت یہ ہے کہ مہدی کی ماں کا نام رسول اللہﷺ کی ماں کے نام کے مانند آمنہ ہوگا۔اسم امہ اسم امی۔

مرزا صاحب قادیانی کے والد کا نام مرزا غلام مرتضیٰ صاحب ہے اور انکی ماں کا نام چراغ بی بی۔

ہمارے امام (سید محمد جون پوری) کی والدہ کا نام بھی آمنہ اور عرف آغا ملک تھا۔

۵۔پانچویں علامت مہدی کا زمین کو عدل و انصاف سے بھر دینا (یملأ الا رض قسطاً و عدلاً) خصوصاً ایسے وقت میں کہ شرک و عادت ورسم وبدعت سے جو اصل ظلم ہے تمام دنیائے اسلام بھر گئی تھی۔

ہمارے امام (سید محمد جون پوری) نے توحید باری اور اتباع قرآن ورسول کی طرف عام دعوت فرمائی جو عدل حقیقی بھی ہے۔اور یہ آوازہ چار دانگ عالم میں پھیل گیا تھا اور ہزاروں لاکھوں آدمی جوروظلم سے تائب ہو کر عدل حقیقی کے صراط مستقیم پر چلنے لگے۔ بعض لوگ آپ کی عدالت کو قبول نہ کریں تو قصور قبول نہ کرنے والوں کا ہے آپ نے تو عدل میں کوئی کسر باقی نہیں رکھی۔کسی بادشاہ عادل کی رعایا بغاوت کرنے سے بادشاہ کی عدالت پر اثر نہیں پڑتا۔

(ایک لفظ ہے یملأ دوسرا ہے یظھر۔ثانی کے معنی میں اظہار کرنا، پہلے کے معنی میں بھر دینا، پر کرنا۔ان دونوں معنوں میں بہت فرق ہے۔آپ جو معنی کرتے ہیں وہ یظھر کے مطابق ہیں مگر یملأ کے خلاف ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فعل یملأ کا اصل مادہ قرآن مجید میں یملأ الارض کی صورت میں آیا ہے جسکے معنی میں اختلاف نہیں کہ بھر کر دینے کے ہیں پس مہربانی کر کے آپ لفظ حدیث کے معنی اصلی شکل میں ظاہر کریں۔ ہاں جو لوگ اس کے معنی مسلمان ہونا کرتے ہیں آپ کا جواب ان کے حق میں مسکت ہوسکتا ہے لیکن ہمارے معنی کی تردید آپ نہیں کر سکتے کیونکہ حاکم وقت کا اپنے ملک میں عدل انصاف اس حالت میں بھی کر سکتا ہے جس حالت میں اس کی رعایا کافر ہو مختصر یہ کہ عدل بغیر قبول اسلام کے بھی ہوسکتا ہے۔ اخبار اہل حدیث امرتسر)

بعض لوگ یملأ الارض کے یہ معنی کرتے ہیں کہ تمام روئے زمین کے لوگ مہدی کے زمانہ میں مسلمان ہو جائیں گے حالانکہ یہ معنی آیات صریحہ قرآنی اور احادیث کے مخالف ہوتے ہیں چنانچہ آیت

ولو شاء ربك لجعل الناس امة واحدة و لايزالون مختلفين الا من رحمه ربك و لذلك خلقهم ولو شاء الله لآمن من فى الارض جميعاً و القينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة

وغیرہ ذلک من الآیات اور مسلم میں جابرؓ بن عبداللہ سے مروی ہے کہ

لايزال طائفة من امتى يقاتلون على الحق ظاهرين الى يوم القيامة

اور حضرت ثوبانؓ سے مروی ہے

قال رسول الله و اذا وضع السيف فى امتى لم يرفع عنها الى يوم القيامة و غيره ذلك من الاحاديث۔

پس مہدی کے زمانہ میں تمام روئے زمین کے لوگ مسلمان ہو جانا بالکل غلط ہے اور بعض لوگ قسطاً و عدلاً کے لفظ سے دھوکہ میں پڑ کے مہدی ظاہری یعنی ملک گیر بادشاہ سمجھے ہوتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے اس لئے کہ اس جملہ کی تفسیر دوسری حدیث سے ہوگئی ہے کہ

يفتح حصون الضلالة و قلوباً غلفاً

یعنی مہدی گمراہی کے قلعے اور سخت گھرے ہوئے دلوں کو فتح کرے گا۔ یعنی اس کی بادشاہت معنوی ہے جیسا کہ پیغمبروں کی بادشاہت تھی ظاہری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہت نہیں۔

۶۔مہدی کا مدینہ سے نکلنا یا پیدا ہونا (یخرج المهدی من المدینة)۔

ہمارے امام (سید محمد جون پوری) مدینہ (شہر) جون پور میں پیدا ہوئے اور یہیں سے خدا کی راہ میں دعوت فرماتے ہوئے نکلے۔

اور یہ معنی تاویل نہیں ہیں۔اس لئے کہ مدینہ عربی زبان میں بڑے شہر کو کہتے ہیں جو عام لفظ ہے۔ جب اس لفظ کو کسی خاص شہر سے مخصوص کرتے ہیں تو اس لفظ کے ساتھ اس شہر کا نام لگا دیتے ہیں۔ جیسے مدینۃ البصرہ مدینۃ البغداد مدینۃ الروم وغیرہ بعض لوگ اس روایت سے مدینہ طیبہ مراد لیتے ہیں۔ یہ ان کی غلط فہمی ہے اس لئے کہ اس کو مدینہ طیبہ یا مدینہ منورہ یا مدینۃ الرسول کہتے ہیں اور خود رسول اللہ ﷺ نے اس کو مدینتی فرمایا ہے۔ بلکہ روایت کا منشاء یہ ہے کہ مہدی بڑے شہر میں پیدا ہوگا، نہ چھوٹے قریہ میں۔ لہذا ہمارے امام مدینہ جون پور میں پیدا ہوئے (المدینہ میں الف لام عہد خارجی ہے یا بدل مضاف الیہ ہے۔ مدینۃ الرسول چنانچہ قرآن مجید میں ہے لئن ر جعنا المدینة جیسے یہاں المدینہ سے مراد مدینۃ الرسول ہے۔ لا غیر، اسی طرح حدیث مذکور میں مدینہ شریف مراد ہے نہ جون پور۔ ورنہ مرزائی بھی قادیانی کو مدینہ کہتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اور وہیں سے نکلے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قریہ قادیان میں پیدا ہوئے۔

۷۔ساتویں علامت مہدی کا مکہ کو جانا (یقصد مکة) یا (الی مکة)

ہمارے امام (سید محمد جون پوری) مکہ کو تشریف لے گئے اور حج بیت کئے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حج کو نہیں گئے۔

۸۔آٹھویں علامت مہدی کا رکن مقام کے پاس بیعت لینا (یبایع المهدی من الرکن و المقام)

بے شک ہمارے امام مہدی (سید محمد جون پوری) نے رکن و مقام کے پاس سلسلہ دعوت مہدویت آغاز فرما کے ۹۰۱ھ میں من اتبعنی فهو مومن کا دعوی فرمایا۔ جس پر بعضے عرب اور آپ کے دو اصحابی آپ سے بیعت کئے۔ اور باقی سب اصحاب نے جو تین سو کئی تھے آمنا و صدقنا کہا جو یہ بھی بیعت میں داخل ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو یہ بیعت نصیب نہ ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔نویں علامت یہ ہے کہ مہدی دعوت محض تبلیغ سے ہوگی بزور شمشیر نہ ہوگی لا یوقظ نائم و لایھر یق دماً۔

ہمارے امام کی دعوت بلا جبر و اکراہ تھی کہ محض بیان قرآن فرما کے تبلیغ فرماتے تھے اورلوگ بغیر کسی دنیاوی لالچ کے بلا جبر و اکراہ ہزاروں لاکھوں آپ کی تصدیق کر کے آپ کے حلقہ ارادت میں آجاتے۔ بلکہ خدا کی راہ میں گھر بار خویش و اقارب دہن مال وطن مالوف ترک کر کے خالص خدا ہی کیلئے آپ کے ساتھ ہو جاتے تھے۔،

حدیث شریف کا یہ جملہ ہماری مہدی پر بلا تاویل پورا صادق آگیا ان لوگوں کا جواب بھی ہو گیا جو بزور شمشیر اور مال دے کر اسلام پھیلانے والے مہدی کے منتظر ہیں۔ اس لئے کہ لا یو قظ نا ئماً ولا یھر یق دماًاس کی شان ہے۔ ہمارے مہدی مال کی محبت چھڑا کے اپنے مذہب میں لیتے تھے مرزا صاحب اپنے مذہب شریک ہونے والے کو چندہ سے مالی امداد کرتے ہیں۔

۱۰۔دسویں علامت یہ ہے کہ مہدی رسول اللہ اور عیسی کے بعد آئے کیف تھلك امة اناواو لھا ۔الخ

ہمارے امام (سید محمد جون پوری) کے بعد اب عیسی تشریف لائیں گے تو آپ ہی والمھدی و سطھا کا مصداق ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود ہی مسیح موعود اور خود ہی مہدی موعود ہونے کے مدعی ہیں وسط نہیں ہو سکتے۔

فقیر محمود اہل دائرہ نومہدوی چنچل گوڑہ حیدر آباد دکن

اڈیٹر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

روایات متعلقہ امام مہدی کو یک جا کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مہدی موعود کا زمانہ زمانہ رسالت اور خلافت راشدہ کے مشابہ ہوگا جس میں مسلمان اپنی حکومت آپ کریں گے اس لئے ایسی تاویلوں سے مسلمانوں کا پیٹ نہیں بھرتا بلکہ وہ ان دونوں بلکہ اور بھی مدعیان کو... یہ جواب دیتے ہیں

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۲۳ء مطابق ۱۱ محرم ۱۳۴۱ھ جلد ۲۰ نمبر ۴۳ ص ۲۔۴)

میں مرزائی نہیں ہوں

۳ جولائی ۱۹۲۳ء کے الفضل میں کسی نے میرا ایک خواب بنا کر شائع کر کے میرا مرزائی ہونا لکھا ہے۔ میں اطلاع دیتا ہوں نہ میں نے کوئی خواب دیکھا نہ میں مرزائی ہوں۔ میں اس تحریر کی تردید بذریعہ اشتہار کرنے والا ہوں۔ خاکسار ابوالخیر حکیم طلاقی دروازہ حصار

☆ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱۔ اگست ۱۹۲۳ء۔ ۱۸ محرم ۱۳۴۲ھ ج ۲۰ نمبر ۴۴ ص ۱۳)

مردم شماری کی رپورٹ پر فخر

آج کل قادیانی اخباروں میں ایک خوش خبری نکل رہی ہے جو در حقیقت اسی قسم کی ہے جو جنگ احد میں مخالفوں کو حاصل ہوئی جن کے سننے میں آیا

الا انّ محمداً قد قتل۔ (کہ حضرت محمد ﷺ شہید ہو گئے)۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

باعث مسرت یہ ہے کہ بقول مرزائی اخبارات (پیغام اور الفضل) صوبہ سرحد میں دس سال پہلے مرزائی تعداد ۱۴۸ تھی۔ مگر دس سال بعد ۳۹۹۰ ہوگئی۔ اس پر قادیانی اخبار قریش عرب کی طرح خوشی کے مارے اچھلتے ہوئے کہتے ہیں:

> فرقہ احمدی کی عمر بمشکل تیس سال ہے۔ اور وہابی یا اہل حدیث چار سو سال سے زائد عرصہ سے رائج ہے مگر اس کے پیرو مٹ رہے ہیں۔ اور اس وقت صوبہ (سرحد۔ حال خیبر پختون خواہ) بھر ایک وہابی کے مقابلہ میں چار احمدی موجود ہیں۔

اس خبر مسرت اثر میں پھولے ہوئے قریش مکہ کی طرح اعلی ھبل اعلی ھبل کہتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ہم اہل حدیثوں کے متعلق ان کے سردار مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کر کے کہنا چاہتے ہیں کہ آپ سال ہا سال سے سر سے لے کر ناخنوں تک کس قدر زور احمدیت کے خلاف لگا رہے ہیں۔ کیسے کیسے فریب اور دھو کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینے کی کوشش کر رہے ہیں اور کیا کیا چالبازیاں کرتے رہتے ہیں ۔مگر خدا را نتائج پر غور کیجئے نا تی ا لار ض ننقصها من اطرا فها کا الٰہی معیارا حمدیت کے حق میں ثابت ہو رہا ہے یا اہل حدیثوں کے متعلق ۔

(الفضل قادیان ۲۴۔اگست)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں : بہت خوب ۔اس کا فیصلہ آسان ہے ۔آیئے سب سے پہلے پشاور سے شمار شروع کریں ۔ اس کے بعد باقی مقامات میں کریں گے ۔تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

اور شمار کا آسان طریق ہے کہ اہل حدیثو ں اور مرزائیوں کی مسجدوں میں نماز جمعہ کے وقت شمار کیا جائے گا۔

گو اس میں ہمیں نقصان کا خطرہ ہے کیونکہ مرزائی تو برہمنوں کی طرح سب سے الگ رہتے ہیں اور کسی غیر کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے اس لئے وہ تو سب یکجا ہونگے مگر اہل حدیث تو حنفیوں کے ساتھ پڑھ لیتے ہیں ممکن ہے نماز جمعہ میں بہت سے اہل حدیث اپنی مسجد میں نہ ہوں بلکہ کسی دوسری مسجد میں ہوں تاہم اس نقصان کو برداشت کرنے کے لئے ہم تیار ہیں ۔ پشاور کے بعد سارے صوبہ کی پڑتال کر کے تمہارے ضلع گورداسپور میں اہل حدیث اور مرزائیوں کا شمار کریں گے جس شمار میں تمہارا خاص دار الحکومت (قادیان) بھی شامل ہوگا ۔ پھر تم کو معلوم ہوگا کہ اہل حدیث کی شان ہے ما يعلم جنود ر بك ا لا هو

سنو! تم دونوں پارٹیوں کو مردم شماری رپورٹ سے دھوکہ لگا ہے ۔حقیقت حال یہ ہے کہ مردم شماری کی رپورٹ میں فرقوں کا شمار صحیح نہیں ہوتا ۔ خاص کر اہل حدیث فرقہ کے شمار کی صورت اگر وہی رہی جو گزشتہ واقعات میں ہمارے مشاہدہ میں آئی ہے تو ہم صدق دل سے کہتے ہیں کہ مردم شماری کے کاغذات میں سوائے چند افراد کے جن کا شمار بمشکل سو دو سو تک ہوگا سارے ہندوستان میں کوئی اہل حدیث نظر نہ آئے گا ۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ محرران مردم شماری کا عام طور پر مسلمانوں میں صرف شیعہ سنی کی تمیز کرتے ہیں چونکہ اہل حدیث بھی سنی فرقہ ہے اس لئے محرران از خود اپنے علم کی بنا پر اہل حدیثوں کو سنی لکھ دیتے ہیں ۔ یا اہل حدیث خود بھی اپنا مذہب سنی لکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں۔ ہمارے محلّہ کا خاص واقعہ ہے جہاں قریباً سارے ہی اہل حدیث ہیں لیکن محرران ازخود ایک سرے سے دوسرے سرے تک سنی لکھ کر لے گئے۔

اب دیکھنا چاہیے کہ واقعہ تو یہ ہے کہ اہل حدیث بھی سنی ہیں مگر عرف عام میں سنی سے مراد خاص حنفی گروہ سمجھا جاتا ہے اس لئے کوتاہ بینوں کو موقع ملتا ہے کہ وہ اہل حدیث کی تعداد کم سمجھیں حالانکہ واقعہ اس کے برعکس ہے

مثل ہے: جادو وہ جو سر پر بولے،

ہم اپنے اس بیان کی تائید خود دشمن (الفضل) سے کرائے دیتے ہیں جو شروع مضمون میں لکھتا ہے:

مردم شماری کی رپورٹ میں درج شدہ شمار و اعداد سے کسی فرقہ کی ترقی یا تنزلی کا صحیح صحیح اندازہ نہیں لگایا جا سکتا کیونکہ شمار کنندگان اس بارے میں ضروری حزم و احتیاط سے کام نہیں لیتے اور اس بات کا اعتراف افسران مردم شماری بھی کھلے طور پر کرتے ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۴۔ اگست ص ۸)

کیا سچ ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعان کا

رہا میری کوششوں کا نتیجہ مرزائیت کے برخلاف، سو اسکی شہادت مالیرکوٹلہ اور حیدرآباد سے لے سکتے ہیں یا خود قادیان کے گردونواح سے پوچھ سکتے ہیں کہ قادیانی جلسوں کی وجہ سے قادیانی گھاس کیسی سوکھ کر مرجھا جاتی ہے

قادیانی دوستو سنو!

اما الزبد فیذ هب جفاء۔ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

دونوں کا نیوتہ

مرزائی مذہب کی دونوں پارٹیاں ہمارے حق میں تو برابر کی حصہ دار ہیں سب سے پہلے مردم شماری کی رپورٹ پر لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام نے اظہار مسرت کیا تھا اس سے علم حاصل کر کے قادیانی اخبار الفضل نے توجہ کی مگر اپنے سابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادر معظم کے حق میں الفضل لکھتا ہے :

یہ رپورٹ (سرحدی مردم شماری) بتاتی ہے کہ دس سال کے عرصہ میں صوبہ سرحد میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو خدا کا نبی ماننے والی جماعت نے ایسی نمایاں ترقی کی ہے کہ اس کے مقابلہ میں غیر مبایعین (لاہوری پارٹی) قابل ذکر ہی نہیں۔(الفضل قادیان ۲۴۔اگست ۱۹۲۳ء ص ۸)

پیغامی پارٹی کے ممبرو! تمہارے اس ہتک آمیز رنج میں ہمیں ہم دردی ہے مگر کیا کریں یہ ہتک تمہارے برادران بہشتیوں (یعنی قادیان کے بہشتی مقبرہ والے بہشتی) کی طرف سے ہے۔ ہمارا اس میں کچھ دخل نہیں۔

محتسب را درون خانہ چہ کار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۲۳ء مطابق ۲۵ محرم ۱۳۴۲ھ جلد ۲۰ نمبر ۴۵ ص ۳۔۴)

پنڈت دیانند اور منشی غلام احمد

آج کل قادیانی اور آریہ اخباروں کی تو تو، میں میں یہاں تک پہنچی ہے کہ آریہ اخباروں نے بہ نیت ہتک جناب مرزا غلام احمد قادیانی کو منشی غلام احمد لکھنا شروع کیا ہے۔ وجہ اس کی کیا پیش آئی۔

ہندوؤں کی اصطلاح میں مذہبی علوم کے ماہر کو پنڈت کہتے ہیں اور داڑھی مونچھ منڈا سادھو ہو، تو اسے سوامی بولتے ہیں۔

گویا پنڈت مولوی یا عالم کے مقابلہ میں ہے اور سوامی صوفی کے مقابلہ میں آریہ اخبارات دیانند جی کو سوامی لکھا کرتے ہیں کیونکہ داڑھی مونچھ منڈا کر سادھو تھے۔ چنانچہ اہل حدیث میں بھی ان کو اسی لقب سے لکھا جاتا ہے۔ مگر قادیانی اخبارات مرزا صاحب قادیانی کی تقلید میں ان کو پنڈت دیانند لکھا کرتے ہیں۔

آریہ اخباروں نے اس کو ہتک سمجھ کر قادیانیوں کو نوٹس دیا کہ تم اس ہتک سے باز آجاؤ ورنہ ہم بھی تمہارے پیشوا کو بجائے مرزا کے منشی لکھا کریں گے۔ چنانچہ لکھتے ہیں۔ ہم نے اس جنگ میں غور کیا تو آریوں کی غلطی پائی جس کا اعلان کرنا ہمارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرض ہے۔

پنڈت کا لفظ ہتک کا نہیں بلکہ عالمانہ لقب ہے۔ چنانچہ قادیانی تحریرات میں ایک جگہ مولوی نور الدین خلیفہ اول قادیان کو پنڈت لکھا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو ہندی شعر

پہلے پریم پنتھ جو سانچے
نور دین پنڈت وہو سانچے

(رسالہ کرشن اوتار۔ص ۵)

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانیوں کی نیت پنڈت لکھنے میں ہتک کی نہیں۔ مگر آریہ اخباروں کی نیت مرزا صاحب قادیانی کو منشی لکھنے سے ایک معمولی عرضی نویس یا سیالکوٹ کی کچہری کے محرر کی حیثیت میں دکھانی ہے، جو ایک طرح کی ہتک ہے۔

قادیانی دوستو! مرزا صاحب قادیانی کو منشی کا لقب لکھنے کی بابت عارفانہ نکتہ تم کو بتائیں، تو تم لوگ مانو گے نہیں۔ مگر ہمارا فرض ہے کہ تم کو بتا دیں۔

عرصہ ہوا تمہارے اخبار الحکم میں اس کے اڈیٹر ابو الحکم نے منشی ثناء اللہ لکھا تھا قدرت نے تم کو اس کا جواب دلوا دیا۔ نہ مانو تو سنو:

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ستمبر ۱۹۲۳ء مطابق ۲۵ محرم ۱۳۴۲ھ جلد ۲۰ نمبر ۴۵ ص ۴)

__جاپان میں قیامت خیز زلزلہ:__

جاپان ملک میں زلزلے عام طور آیا کرتے ہیں اس لئے وہاں کے مکانات بھی بانس گھاس پھونس کے ہوتے ہیں۔ مگر اس دفعہ جو زلزلہ آیا ہے پچھلی تاریخ میں اس کی نظیر نہیں۔ ہزاروں آدمی فوت اور لاکھوں زخمی ہو چکے ہیں۔ ابھی سلسلہ ختم نہیں ہوا۔ اللہ تعالی اپنے بندوں پر رحم فرمائے

قادیانی الہامی تھیلے میں اس قسم کے واقعات بہت کچھ جمع رہتے ہیں۔ دیکھئے زلزلہ جاپان کی بابت کیا کچھ نکلتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ستمبر ۱۹۲۳ء۔ ۲ صفر ۱۳۴۲ھ ج ۲۰ نمبر ۴۶۔ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی تثلیث کا تیسرا اقنوم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ قادیانی امت کے دو فرقے مشہور ہیں۔ ایک محمودی دوسرا لاہوری۔ تیسرا فرقہ چندروز ہوئے تیماپور میں عبداللہ تیماپوری کی وجہ سے پیدا ہوا تھا، لیکن وہ تو قدرے خاموش ہوا ہے، اس لئے پنجاب ہی میں ایک جدید فرقہ مرزائیہ پیدا ہوا ہے جس کے سرگروہ عبداللطیف نامی کوئی صاحب ضلع جالندھر کے ہیں۔

ان کے کسی مرید کو قادیانی جماعت کے کسی فرد نے چندہ وغیرہ بھیجنے کے متعلق خط لکھا، جس کا جواب جو اس نے دیا، وہ دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر میں بھی بغرض اشاعت آیا ہے۔ ناظرین اسے بطور ضیافت طبع مطالعہ کریں:

احمدی تثلیث کا تیسرا اقنوم

جناب! آپ کا خط مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۲۳ء چندہ کی بابت پہنچا۔ اور نیز چودھری غلام جیلانی خان کے خط میں آپ نے دریافت کیا ہے کہ ہمارا تعلق حضرت مولوی عبداللطیف صاحب سے کیسا ہے۔

سو جواباً عرض ہے کہ چندہ بھیجنے میں تو ہمیں کوئی عذر و انکار نہیں۔ لیکن چندہ بھیجنے سے پہلے اس امر کا فیصلہ ہونا نہایت ضروری ہے کہ جناب مولوی عبد اللطیف صاحب کو ان کے دعاوی میں راست باز سمجھنے کی وجہ سے ہمیں خارج از جماعت اور خارج از دائرہ اسلام کیوں سمجھا جاتا ہے، جب کہ ہم حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کو بھی ان کے تمام دعاوی میں راست باز سمجھتے ہیں۔

ہم حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کو مسیح موعود آخر الزمان اور مسیح ہونے کی حیثیت سے اپنے وقت کے مہدی موعود اور امام الزمان اور مجدد اور کرشن اور نبی اور رسول سمجھتے ہیں۔ اور ہم حضرت مولوی نورالدین صاحب کو بھی مہدی موعود سمجھتے ہیں کیونکہ آپ کے مہدی ہونے کے متعلق آنحضرت ﷺ کے سات وعدے آپ میں پورے ہوئے (ملاحظہ ہو خلافت احمدیہ) اور ہم صدق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل سے یقین اور ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مولوی عبد الطیف صاحب اس وقت خدا کے نبی اور رسول اور امام مہدی آخر الزمان اور مجدد ہیں۔

آپ کے دعاوی بے دلیل نہیں۔ ہم آپ کے دعاوی کو صداقت کے ان تمام معیاروں کی رو سے صحیح پاتے ہیں جن کے ذریعہ حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے اپنی سچائی ثابت کی ہے۔ حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کے دعاوی کی صداقت کیلئے حقیقۃ الوحی کی طرز کے دو تین سو نشان اس وقت تک خدا تعالی کی طرف سے ظاہر ہو چکے ہیں جن کا معتبر ثبوت زندہ گواہ دوست دشمن موجود ہیں۔

احادیث نبویہ سے اس آخری زمانہ میں تین مہدیوں کے آنے کا ثبوت ملتا ہے۔ ایک ذو شجہ مہدی، دوسرے مسیح مہدی، تیسرے امام مہدی،

ذو شجہ مہدی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ اول حضرت عمرؓ کی اولاد سے ہو گا۔ دوسرے اس کے ماتھے پر ایک زخم ہو گا جس کا اثر ہڈی تک پہنچا ہو گا۔، تیسرے وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا۔ چوتھے وہ مسیح کے ظہور سے پہلے دنیا میں کام کر رہا ہوگا۔ پانچویں وہ مسیح کی نمازوں کا امام ہو گا۔ چھٹے وہ مسیح کا جنازہ پڑھائے گا۔ ساتویں مسیح کی وفات کے بعد اس کا خلیفہ ہو گا۔

یہ ساتوں وعدے حضرت مولوی نور الدین صاحب کی ذات میں پورے ہوئے، اس لئے آپ مہدی موعود تھے۔

آپ صرف خلیفہ ہونے کی حیثیت سے مہدی نہ تھے بلکہ خلافت کے علاوہ آنحضرت ﷺ کے چھ اور وعدے مہدی ہونے کے متعلق آپ کی ذات میں پورے ہوئے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے جو آپ کو دوسرے علماء سے ممتاز کر کے آپ کو مہدی موعود بناتا ہے۔

صحیح مسلم کی وہ حدیث حضرت مولوی نور الدین صاحب پر خوب چسپاں ہوتی ہے جس میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کا امیر مسیح سے کہے گا کہ آپ نماز پڑھائیں۔ اس کے جواب میں مسیح کہے گا کہ یہ امت بہترین ہے، اس لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ہی نماز پڑھائیں۔ چونکہ حضرت مولوی نورالدین صاحب نبی نہ تھے، اس لئے وہ مسیح سے کم تر شان کے اور غیر نبی مہدی تھے۔ پس لا مهدی الا عيسى کے یہ معنی ہوئے کہ بجز عیسی کے اس وقت کوئی مہدی عیسی کی شان کا نہ ہوگا۔ جیسے لا فتی الا علی۔ یعنی علی کے زمانہ میں اس کی شان کا کوئی دوسرا جوان سوائے علی کے نہ تھا۔

دوسرا مسیح مہدی۔ حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے جہاں اپنے دعوی مسیح ومہدی کی وضاحت کی ہے وہاں خوب کھول کر لکھ دیا ہے کہ میں مسیح موعود ہوں اور مسیح ہونے کی حیثیت سے اپنے وقت کا مہدی موعود ہوں۔ اور میرے علاوہ بعض اور قسم کے مہدیوں کا وعدہ بھی احادیث سے ثابت ہے لیکن میں صرف مسیح مہدی ہوں، یعنی وہ مہدی ہوں جسکے متعلق لکھا ہے کہ وہ مسیح موعود بھی ہوگا (ملاحظہ ہو چشمہ معرفت حاشیہ ٹائٹل پیج)

حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے مسلمانوں کو مخاطب کر کے لکھا ہے کہ مسیح موعود تو میں ہوں اور مسیح کے علاوہ جس امام مہدی کا انتظار تم کو احادیث نبویہ سے ہے وہ میری زندگی میں نہیں آ سکتا کیونکہ ایک ہی وقت میں دو بڑی شان کے آدمیوں کے آنے کی ضرورت نہیں۔ ہاں میرے بعد اس کا آنا ممکن ہے (ملاحظہ ہو ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۵، ۲۳۳، ۲۳۷)

تیسرا امام مہدی۔ حضرت مولوی عبد الطیف صاحب کا دعوی ہے کہ وہ امام مہدی آخر الزمان جسکا انتظار علاوہ مسیح موعود کے احادیث نبویہ سے پایا جاتا ہے اور جس کے متعلق حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے لکھا ہے کہ وہ میری زندگی میں تو نہیں لیکن میرے بعد آ سکتا ہے، وہ مہدی آخر الزمان میں ہی ہوں۔ جس طرح حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کا دعوی مسیح موعود ہونے کا الہام کی بنا پر تھا اسی طرح حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب کا دعوی امام مہدی وحی الہی کی بنا پر ہے۔

چونکہ حضرت مرزا صاحب وہ امام مہدی نہ تھے جس کا انتظار علاوہ مسیح موعود کے احادیث نبویہ میں پایا جاتا ہے، اس لئے آپ (مرزا غلام احمد) کو امام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی ہونے کا الہام بھی نہیں ہوا۔

اگر کوئی احمدی دوست حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کا کوئی ایسا الہام پیش کر دے جس میں خدا تعالی نے انہیں مہدی کہا ہو، تو اسے یک صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔ لیکن یہ یاد رہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کا کلام نہ ہو، بلکہ خدا تعالی کا کلام یا الہام ہو، جسے حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے اپنی زندگی میں اپنی تصنیفات میں، اپنے مجموعہ الہامات میں درج کر دیا ہو۔

چونکہ مرزا صاحب کو الہام ہوا جعلناك المسيح ابن مريم، اس لئے آپ کا اصل دعوی تو مسیح موعود ہونے کا تھا اور چونکہ مسیح کا کام بھی ہدایت دینا تھا اس لئے مسیح ہونے کی حیثیت سے وہ اپنے وقت کے مہدی موعود بھی تھے اور لا مهدی الا عیسی کے بھی یہی معنی ہیں کہ بجز عیسی کے اس وقت کو دوسرا مہدی عیسی کی شان کا نہ ہوگا۔ پس مرزا (غلام احمد) صاحب کا اصلی دعوی امام مہدی آخر الزمان ہونے کا نہ تھا اسی وجہ سے آپ کو ایسا الہام نہ ہوا۔ آپ کا اصلی دعوی مسیح موعود ہونے کا تھا جس کے متعلق آپ کو الہام ہوا

تیسرے حضرت مولوی عبد اللطیف صاحب اپنے دعوی امام مہدی آخر الزمان کا ثبوت اس طرح پیش کرتے ہیں کہ قرآن شریف احادیث نبویہ نعمت اللہ ولی، محی الدین ابن عربی، دانیال نبی کی پیش گوئیوں سے اس آخری زمانہ میں دو بڑی شان کے نبیوں کے آنے کا وعدہ پایا جاتا ہے اور ان پیش گوئیوں میں ان دونوں کے لئے دو مختلف مگر قریب قریب کے زمانے مقرر کئے گئے ہیں پس ان پیش گوئیوں کے مطابق ایک موعود تو حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب تھے اور دوسرے موعود مولوی عبد اللطیف ہیں جو اپنے وقت پر یعنی ۱۳۳۹ھ، ۱۳۴۰ھ میں ظاہر ہوئے۔ جو احمدی دوست آپ کے دلائل کو توڑ کر آپ کے دعوی کو جھوٹا ثابت کر دے انہیں ایک ہزار انعام دیا جائے گا جس کے حصول کی وہی شرائط ہیں جو براہین احمدیہ کے دس ہزار روپے کے انعام کے حصول کے لئے ہیں۔

۴۔ ہمارے بعض احمدی دوست ان معقول دلائل کے مقابلہ میں عاجز آ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گالیوں پر اتر آتے ہیں اور حضرت مولوی عبداللطیف (گنا چوری) کو مجنون کہنے لگ جاتے ہیں لیکن ہم کہتے ہیں جنون ایسا مرض نہیں جو چھپائے چھپ سکے۔ جنون کا کوئی ثبوت تو پیش کرنا چاہیے اگر بغیر ثبوت کے کسی مخالف کو مجنون کہنا جائز ہے تو پھر ہر شخص اپنے مخالف کو مجنون کہہ سکتا ہے۔

اگر آپ کے دعاوی کی وجہ سے جو نہایت زبردست دلائل اپنے ساتھ رکھتے ہیں، آپ کو مجنون کہنا جائز ہے، تو پھر حضرت مرزا صاحب کے مخالفوں کے لئے بھی آپ کو مجنون کہنا جائز ہوا۔ حضرت مولوی عبداللطیف کو مجنون کہنے والے ہمارے بعض دوست ہیں جو پنجابی ہیں، اور ظاہری علوم وفنون میں ترقی کی وجہ سے انگریزوں کی فراست پنجابیوں کی نسبت نہایت اعلیٰ درجہ کی تیز ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے حضرت مرزا صاحب (قادیانی) نے اپنی تصویر یورپین ممالک میں بھجوا دی تاکہ وہ لوگ اپنی اعلیٰ درجہ کی تیز اور خداداد فراست سے مرزا صاحب کی شکل وصورت کو دیکھ کر پہچان لیں کہ یہ شخص اپنے دعویٰ مسیح موعود میں راست باز ہے یا مجنون۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ ایک انگریز پادری جے ڈانیل مرزا صاحب (قادیانی) کی تصویر کو کافی نہ سمجھ کر خود آپ کی زندگی میں قادیان جاتا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچتا ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب مجنون ہیں اور وہ آپ سے تحریری سوالوں کے ذریعہ دریافت کرتا ہے کہ یہ دماغی عارضہ آپ کو کب سے ہوا۔ دعویٰ سے پہلے یا بعد میں۔ اور کیا علاج کرایا۔

ان سوالات کا جواب مولوی محمد علی صاحب ایم اے کو اپنے ریویو آف ریلیجنز میں دیتے ہوئے بڑی مشکلات کا سامنا ہوا، اور انہوں نے بڑے پیچ و تاب کھائے کیونکہ مرزا (غلام احمد) صاحب کو دوران سر کا عارضہ تھا جس کی وجہ سے ان کا مخالف انہیں مجنون سمجھنے میں اپنے تئیں حق پر سمجھتا تھا۔

پس اگر پنجابی احمدیوں کے بلا وجہ اور بلا ثبوت اقوال کے مطابق حضرت عبداللطیف صاحب مجنون ہیں تو ڈانیال صاحب بہادر کے قول کے مطابق مخالفوں کے نزدیک مرزا (غلام احمد) صاحب بطریق اولیٰ مجنون ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں۔
ہمارے احمدی دوستوں کا مجنون کہنا حضرت مولوی عبداللطیف صاحب کا ایک بین ثبوت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
كذلك ما اتى الذين من قبلهم من رسول ا لا قا لوا ساحر او مجنو ن۔
اورفرماتاہے
ما يقا ل لك ا لا ما قد قيل للرسل من قبل ۔ والسلام
پس مہربانی کر کے آپ جلد اس بات کا فیصلہ کر کے ہمیں لکھیں کہ ہم کن دلائل کی رو سے خارج از جماعت اور خارج ازاسلام ہیں۔اس کے بعد چندہ کا سوال کریں
المرسل: حضرت میاں صاحب کا خادم:
سعادت علی خان احمدی ساکن موضع بیرم پور تحصیل گڈھ شنکر ضلع ہشیار پور۔ پنجاب
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۲۳ء۔ ۹ صفر ۱۳۴۲ھ ج ۲۰ نمبر ۴۷ ص ۷۔۹)

کیا احمدی گورنمنٹ برطانیہ کے ایجنٹ ہیں؟

سکھ اخبار لائل گزٹ، لاہور لکھتا ہے:
احمدیوں نے جرمنی کے پایہ تخت میں ایک عالی شان مسجد بنوائی ہے اس مسجد کی تعمیر کی خبر سن کر مصری قوم پرستوں کے ڈیپوٹیشن (حزب الوطنی) نے جو آج کل یورپ میں مصریوں کا دکھڑا سنانے کے لئے پھر رہا ہے، اعلان کر کے اہل جرمنی کو متنبہ کیا ہے کہ ہندوستان کے احمدی مسلمان (مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرو) برطانوی گورنمنٹ کے ایجنٹ ہیں اور مسجد برلن برطانیہ کی امداد سے برطانوی کالونیزیشن سسٹم کی وسعت کی غرض سے قائم کی گئی ہے ۔جرمنوں کو اس جماعت کے ہتھ کنڈوں سے آگاہ رہنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دو ترک قوم پرستوں نے بھی جرمن اخبارات میں اہل جرمنی کو احمدیوں کی طرف سے محتاط رہنے کا مشورہ دیا ہے تاکہ مسجد ان کے ملک میں برطانیہ کی جاسوسی کا مرکز نہ بن جائے۔

یہ امر کہ احمدی گورنمنٹ برطانیہ کے ایجنٹ ہیں مبالغہ آمیز معلوم ہوتا ہے لیکن اس میں کچھ شک نہیں کہ اگر کبھی برطانیہ نے احمدی مشنریوں سے یہ کام لینا چاہا تو وہ ہرگز انکار نہ کریں گے۔ ہندوستان کی تمام جماعتوں سے آج کل وہ برطانیہ کی وفاداری میں گوئے سبقت لے جانے کی کوشش میں ہیں۔ مذہبی جھگڑوں میں احمدی نہایت گہری دل چسپی لیتی ہے ہندو مسلم اتحاد کی ان دنوں اس جماعت نے نہایت سختی کے ساتھ مخالفت کی ہے اور ہندوؤں سے مسلمانوں کو چھوت چھات روا رکھنے یا ہندوؤں کا بائی کاٹ کرنے کی تجاویز اس جماعت نے نہایت شدومد کے ساتھ پیش کی ہیں۔ سوراجیہ نام پر جس قدر تمسخر یہ جماعت اڑاتی ہے اتنا انگریز بھی نہیں اڑاتے۔ اور اگر ان کے پولیٹکل خیالات کا صحیح اندازہ لگانا ہو تو وہ اڈریس پڑھا جائے جو مسٹر مانٹیگو کو اس جماعت نے ۱۹۱۷ء میں دیا تھا۔ ان حالات میں اس جماعت کو جہاں تک پالیٹکس کا تعلق ہے برطانیہ کا ایجنٹ کہنے میں مصریوں یا ترکوں نے کسی بہت بڑے مبالغے سے کام نہیں لیا دوسری طرف یہ لوگ بہت پکے اور پرجوش احمدی مسلمان ہیں لیکن ان کے مذہب سے جرمنوں مصریوں یا ترکوں کو کوئی واسطہ نہیں۔ (لائل گزٹ ۲۳ ستمبر ۱۹۲۳ء۔)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ ستمبر ۱۹۲۳ء۔ ۱۶ صفر ۱۳۴۲ھ ج ۲۰ نمبر ۴۸ ص ۴۔ و ۹)

قادیانی نبی کی برکت جاپان میں۔ نمبر ا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ قادیانی نبی (مرزا غلام احمد) کا طریقہ تھا کہ دنیا میں جو کچھ بھی حوادث پیدا ہوں، لوگوں پر کوئی مصیبت آئے، وہ خوش ہوتے اور کہتے کہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس لئے خوش ہوں کہ یہ میری سچائی کی نشانی ہے۔،

قرآن مجید میں ایک قوم کا طریق عمل یوں مذکور ہے:

ان تصبکم سیئۃ یفر حوا بھا ،

وہی طریق قادیانی نبی اور قادیانی امت کا ہے۔ جب کبھی دنیا میں کوئی تکلیف آئے، وہ اس سے خوش ہوتے ہیں۔ چونکہ ہم کو ان کے خیالات اور اصول کا علم ہے، اس لئے ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۴ ستمبر گذشتہ میں تنبیہ کے طور پر لکھا تھا کہ دیکھیں جاپانی زلزلہ پر قادیان سے کیا نکلتا ہے۔

آخر کار ہمارا قیاس صحیح ثابت ہوا، چنانچہ قادیانی امت کے اخبارات الحکم، الفضل نے یکے بعد دیگرے آواز اٹھائی جس کا ملخص یہ ہے کہ جاپانی زلزلہ ہمارے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی سچائی کی دلیل ہے۔ اس پر قادیانی نبی کی عبارتوں سے اقتباس نقل کیا ہے۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

قیامت خیز زلزلہ سے تباہی

حضرت مسیح موعود کی انذاری پیش گوئی

اس ہفتہ کے وحشت ناک واقعات میں سے جاپان کے زلزلہ کی خبر ہے جس نے جاپان کی سرزمین میں قیامت برپا کر دی ہے۔ لاکھوں انسان ہلاک ہو گئے اور بقول اخبارات آج یہ حالت ہے کہ مردوں کے بجائے زندوں کا شمار آسان ہے۔

اس زلزلہ کا اثر ہر طبقہ اور حیثیت کے لوگوں پر ہوا ہے۔ ایک مفلس گداگر سے لے کر شاہی خاندان تک یکساں متاثر ہوا ہے۔ کوئی گھر ایسا نہیں جہاں تباہی اور موت نے اپنا دام وسیع نہ کیا ہو۔ حالات اس قدر بھیانک اور خوف افزاء ہیں کہ ان کے تصور سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ میں اس زلزلہ کے متعلق صرف اسی پہلو کو دکھانا چاہتا ہوں جو انسان کو خدا پر ایک ایمان اور گناہ سوز فطرت پیدا کرنے میں مؤید ہوتا ہے اور میں اس آواز کو پہنچانا چاہتا ہوں جو جاپان کی تباہ زدہ بستیوں سے اٹھ رہی ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الملك یو مئذ للہ الوا حد القھا ر

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ۱۹۰۵ء میں الوصیت شائع کرتے ہوئے فرمایا تھا:

حوادث کے بارے میں جو علم مجھے دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی، اور زلزلے آئیں گے، اور شدت سے آئیں گے، اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔

سنت اللہ سے ناواقف اور خدائے تعالیٰ کی قہری تجلیات سے بے پرواہ انسان ان باتوں کو سن کر ہنس دیتا ہے اور منہ پھیر کر ان انذاری آیات پر سے گزر جاتا ہے۔ مگر دانش مند اور خدا ترس دل ڈر جاتا ہے اور خدا کے غضب کے آثار کو دیکھ کر توبہ کرتا اور اس سے صلح کا عہد باندھتا ہے۔

جاپان کا یہ زلزلہ کچھ شک نہیں مادی اسباب کے ماتحت آیا ہے اور خدائے تعالیٰ کے قانون قدرت کا ایک کرشمہ ہے۔ مگر اس میں بھی شک نہیں کہ اس میں عبرت اور بصیرت کے لئے ایک زبردست اور مؤثر سبق ہے۔

زلازل کے نشانات کی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح کو متعدد مرتبہ خبر دی اور کبھی وہ اپنے ان معنوں میں اور کبھی اپنی کیفیت کے لحاظ سے پوری ہوئی۔ مگر حضرت مسیح موعود کی تصنیفات اور الہامات سے یہی پتہ لگتا ہے کہ زلزلہ عظیمہ کی پیش گوئی پانچ مختلف وقتوں میں زلازل ہی کے رنگ میں پوری ہو گی اس لئے یہ زلزلہ عظیمہ بھی اسی کے موافق ایک زبردست قہری نشان ہے۔

(الحکم قادیان ۱۴۔ستمبر ۱۹۲۳ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

راستی کی بات ہے کہ اپریل ۱۹۰۵ء میں جب زلزلہ عظیمہ پنجاب میں آیا تو اس کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی نبوت کی دلیل بنا کر ایک دوسرے زلزلہ کی بابت ۲۱۔اپریل ۱۹۰۵ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کی سرخی تھی:

النّداء من و حی السّماء ۔یعنی زلزلہ عظیمہ کی بابت پیش گوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد اسی کی تائید میں ۲۹۔ اپریل ۱۹۰۵ء کو مرزا صاحب نے اشتہار دیا جس کا مضمون یہی تھا جو الحکم نے نقل کیا ہے۔ اس لئے ہمیں اس سے انکار نہیں ہونا چاہیے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے زلزلہ عظیمہ کی بابت پیش گوئی کی تھی۔

مگر ایک بات قابل اظہار ہے جس سے یہ سارا مسئلہ حل ہو جائے گا۔ وہ یہ ہے کہ اس زلزلہ کا وقت اور مقام کیا ہے۔

ہم کو ضرورت نہیں کہ اس کے متعلق ہم خود کچھ کہیں جب کہ صاحب الہام (مرزا قادیانی) کے الفاظ موجود ہیں۔ سنئے جناب مرزا صاحب، ہاں مسیح موعود، ہاں مہدی مسعود، ہاں کرشن جی مہاراج، فرماتے ہیں:

> اب ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی، یہ خیال سراسر غلط ہے کہ جو محض قلت تدبر اور کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے۔ کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ یہ پیش گوئی میری زندگی میں، اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آوے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ پنجم۔ص ۹۷)

احمدی دوستو! یہ عبارت اگر ترکی یا سنسکرت میں نہیں بلکہ صاف اور فصیح ملکی زبان اردو کے الفاظ ہیں، تو کوئی وجہ نہیں کہ تم لوگ زلزلہ جاپان کو اس پیش گوئی کا مصداق بناؤ۔

ہاں ایک صورت ہوسکتی ہے کہ جس طرح حضرت ممدوح (مرزا قادیانی) نے لکھا ہے دمشق سے مراد قادیان اس لئے ہے کہ دمشق کے خط میں قادیان واقع ہے، اس طرح جاپان بھی مرزا صاحب قادیانی کا ملک ہے کیونکہ جاپان سے قادیان تک سیدھا ایک خط کھینچا جا سکتا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کے مخالف اگر یہ نہ مانیں تو انہیں چاہیے کہ اقلیدس کے اصول موضوعہ پڑھیں جن میں ثابت کیا گیا ہے کہ ہم ہر دو نقطوں میں خط ملا سکتے ہیں۔ ٹھیک اسی قاعدے کے ماتحت ہم جاپان اور قادیان میں خط ملا سکتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ کوئی مخالف کہدے کہ اس طرح تو قادیان اور جہنم میں بھی خط ملا سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔تو ایسے ضدی لوگوں کا جواب ہمارے پاس نہیں۔

بہر حال جناب مرزا صاحب قادیانی نے جس زلزلہ عظیمہ کی خبر دی تھی اس کا محل وقوع اپنا ملک اور اس کا زمان وقوع اپنی زندگی بتایا تھا۔ ملک کا جواب تو ہم نے خود ہی دے دیا کہ جاپان اور قادیان میں اتصال ہوسکتا ہے، زندگی کا جواب یہ ہے جو شیخ سعدی کے لفظوں ہے

نوشروان نمرد کہ نام نکو گذاشت
گرچہ بسا گذشت کہ نوشیرواں نماند

حضرت مرزا صاحب قادیانی اپنے روشن نام کی وجہ سے مرے نہیں، گو بہشتی مقبرے میں دفن ہو چکے ہیں تاہم زندہ ہیں:

ہر کہ شک آرد کافر گردد

قادیانی دوستو! ہم تم سے کہا کرتے ہیں کہ ہم تمہارے نبی کی تصنیفات کے تم سے زیادہ واقف ہیں۔ اس لئے کوئی مضمون خاص کر از قسم پیش گوئی لکھتے ہوئے ذرا سوچ لیا کرو کہ محکمہ تفتیش اہل حدیث میں اس پر تنقید ہوگی، تو ہمارے ایسا کہنے پر تم ناراض ہوتے ہو۔ اب بتاؤ کہ تم نے جو یہ زلزلہ والا مضمون لکھا ہے اس کے متعلق اگر ہمارا پیش کردہ حوالہ تمہیں معلوم تھا، تو تم نے کس دیانت سے زلزلہ جاپان کو مرزا جی کی پیش گوئی کا مصداق بنایا۔ اور اگر یہ حوالہ معلوم نہ تھا تو پھر تمہیں ہمارا دعوی (اعلمیت) ماننے میں کیا عذر ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء مطابق ۳۲ صفر ۱۳۴۲ھ جلد ۲۰ نمبر ۴۹ ص ۱۔۳)

مرزائیت سے توبہ

میں آپ کو خوش خبری سناتا ہوں کہ میں نے مرزائی مذہب کو بالکل چھوڑ دیا ہے آپ دعا کریں اللہ تعالی مجھے صراط مستقیم پر قائم رکھے۔ محمد حسن نائب مدرس مدرسہ گلیانہ پنجاب

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء۔ یکم ربیع الاول ۱۳۴۲ھ جلد ۲۰ نمبر ۵۰ ص ۱۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل دجال باب لد پر

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

حدیث نبوی:

صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۰۔۴۰۱۔سنن ترمذی جلد ۲ صفحہ ۴۷۔جائزۃ الشعوذی جلد ۲ صفحہ ۱۱۰ ۔مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۸۱۔۱۸۲۔مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۱۰۸۔مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۹۷ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۳۵۰،مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۳۵۶،کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۱، مختصر کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۳۷۔۳۸ پر حضرت نواسؓ بن سمعان سے ایک مرفوع روایت آئی ہے جس کے ایک حصہ کے الفاظ (کا ترجمہ) یوں ہے:

پس دجال ملعون ایسے کاموں میں ہوگا کہ ناگہاں بھیجے گا اللہ تعالیٰ مسیح بن مریم کو۔ پس وہ اتریں گے نزدیک منارہ سفید دمشق کے درحالیکہ ہوں عیسیٰ درمیان دو کپڑوں زرد کے رنگ کے رکھنے والے ہوں گے دونوں ہتھیلیاں اپنی اوپر بازو دو فرشتوں کے۔ جس وقت جھکاویں گے سر اپنا، ٹپکے گا پسینہ ان کا۔ اور جب اٹھاویں گے سر اتریں گے ان کے بالوں سے قطرے مانند دانوں چاندی کے کہ مانند موتیوں کے ہوں گے۔ پس نہ ہوگا کوئی کافر کہ پاوے دم حضرت عیسیٰ سے مگر کہ مر جاوے گا، اور دم ان کا پہنچے گا جہاں تک پہنچے نگاہ ان کی۔ پس ڈھونڈیں گے عیسیٰ دجال کو یہاں تک کہ مسیح پاویں گے دجال ملعون کو دروازہ لد پر پس قتل کریں گے اس کو۔

نوٹ: واضح ہو کہ لد ایک گاؤں ہے صوبہ فلسطین میں جو کہ ملک شام کا ایک حصہ ہے موضع لد شہر بیت المقدس سے شمال و مغرب کی طرف بحیرہ روم کے پاس موجود ہے۔ علامہ نووی نے بھی ایسا ہی لکھا (دیکھو نووی شرح مسلم جلد ۲ صفحہ ۴۰۱)۔

حضرت عائشہ نے رسول خدا ﷺ سے ایک روایت کی ہے جس سے یہی بات ظاہر ہوتی ہے (دیکھو مسند احمد جلد ۶ صفحہ ۷۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی تحریریں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔

(ازالہ اوہام حصہ اول۔ص ۲۲۰)

وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکا کھایا۔ (ازالہ اوہام۔حصہ اول۔ص ۲۳۷)

پھر آخر (دجال) باب لد پر قتل کیا جائے گا۔

لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ دجال کے بے جا جھگڑے کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۷۳۰ حصہ دوم)

پھر اس قول کی گویا خود ہی تردید فرماتے ہیں:

حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں نکلیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے، اس کو جا پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے (ازالہ اوہام۔حصہ اول۔ص ۲۲۰)

او ل بلدة با يعنى الناس فيها اسمها لو د ها نه و هى او ل ارض قا مت شر فيها لا ها نة فلما كا نت بيعت المخلصين حربة لقتل الد جا ل ا للعين باشاعت الحق المبين اشير فى الحد يث ان المسيح يقتل الد جا ل على با ب ا للد با لضر بة الوا حدة فا للد ملخص من لو د هيا نه كما لا يخفى على ذوى الفطا نة ۔ (الهدى و التبصرة لمن ير ى۔ حا شيه۔ ص ۹۲)

یعنی سب سے پہلے میرے ساتھ لودہانہ میں بیعت ہوئی تھی جو دجال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل کے لئے ایک حربہ تھی اس لئے حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود دجال کو باب لد میں قتل کرے گا۔ پس لد دراصل مختصر ہے لدھانہ سے۔

نوٹ: مرزا صاحب قادیانی کو دو جگہ اس حدیث کے صحیح ہونے سے انکار ہے، تیسری جگہ اس کی تاویل پر اصرار ہے، چوتھی جگہ لد کے ایک موضع ہونے پر اقرار ہے، پانچویں جگہ شہر لدھیانہ کے لد ہونے پر اصرار ہے۔ مرزا جی کو

نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن۔

قاضی اکمل صاحب اپنی کتاب ظہور المہدی طبع ۱۹۱۴ء قادیان، کے صفحہ ۲۵۳ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

لد، لداخ کا مخفف سمجھئے جو کشمیر سے پرے ہے جہاں حضرت عیسی کی قبر دریافت ہوئی عقیدہ ولدیت کا قلع قمع ہو گیا۔

ماسٹر عبدالرحمٰن بی اے اپنی کتاب، حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ، حصہ دوم طبع روز بازار ۱۹۲۱ء امرتسر صفحہ ۸، اور اسلام کی پہلی کتاب، طبع روز بازار سٹیم پریس امرتسر کے صفحہ ۶۳ پر لکھتے ہیں:

لنڈن میں ایک محلّہ کا دروازہ باب الد ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ دجال باب الد پر قتل ہوگا سو ممکن ہے کہ پادریوں کے گروہ کو کامل شکست باب الد واقع لندن پر نصیب ہو۔ واللہ اعلم

نوٹ: پنجابی میں ایک ضرب المثل ہے گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے نا نڑشڑپ۔ یہی حالت مرزا غلام احمد مسیح قادیان اور ان کے مریدوں کی ہے قاضی اکمل کو تو مقام لداخ کی سوجھی تھی، مگر ماسٹر صاحب نے شہر لندن کی طرف نظر دوڑائی۔ سچ ہے:

اندھے کو اندھیرے میں بہت دور کی سوجھی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ جلد ۲۰ نمبر ۵۱ ص ۶۔۷)

قادیانی نبی کی برکت جاپان میں۔ نمبر۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عنوان سے ایک مضمون اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں نکلا تھا جسکا جواب قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں نکلا ہے جس کا یہ جواب الجواب ہے۔

یہ تو ناظرین کو معلوم ہے کہ دنیا میں کوئی بھی تکلیف کسی جگہ آئے، مرزائی امت اسکو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کی دلیل بنایا کرتی ہے۔

۱۹۰۸ء میں حیدرآباد دکن میں طوفان آیا، تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں نے اسکو مرزا صاحب کی صداقت پر دلیل بنایا۔

ملک میں طاعون آیا، قحط آیا، تو ان سب کو مرزا صاحب قادیانی کی صداقت پر دلیل بنایا گیا۔

یہ تو بھلا اپنے ملک ہندوستان کے واقعات تھے، ان پر قبضہ کیا تو خیر کوئی حق شفع بھی تھا، لطف یہ ہے کہ گذشتہ ماہ میں جاپان میں زلزلہ عظیمہ آیا، اس کو بھی ان حضرات نے بڑے حضرت (مرزا قادیانی) کی صداقت پر دلیل بنایا۔

اخبار اہل حدیث امرتسر بھی چونکہ ان کا نبض شناس ہے، اس لئے ۱۴ستمبر ۱۹۲۳ء کے شمارہ میں لکھا گیا تھا کہ دیکھئے جاپانی زلزلہ کی نسبت قادیان سے کیا آواز آتی ہے۔

بس یہ کہنا تھا، اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ، قادیانی امت کے تمام اخبارات میں دھڑا دھڑ مضامین نکلنا شروع ہو گئے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی زندگی میں پیش گوئی کی تھی کہ ایک زلزلہ عظیمہ قیامت کا نمونہ آئے گا۔ چنانچہ جاپان میں زلزلہ آیا لہذا مرزا صاحب قادیانی سچے۔

اس کے جواب میں ہم نے حسب عادت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے الفاظ میں بتایا تھا کہ جس زلزلہ عظیمہ کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے کہا تھا، اس کی بابت خود ہی فرمایا ہوا ہے کہ

وہ میری زندگی میں اور میرے ملک میں آئے گا۔

جاپان، مرزا صاحب کا ملک نہیں نہ مرزا صاحب قادیانی زندہ ہیں۔ دیکھو اخبار اہل حدیث امرتسر ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۔۲

اس جواب سے قادیان میں زلزلہ عظیمہ آیا، تو ایک مضمون الفضل میں نکلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسکے الفاظ اورلب ولہجہ ہی بتا رہا ہے کہ راقم مضمون اوراس کی پارٹی اخبار اہل حدیث امرتسر کے مواخذہ سے بہت تنگ ہے۔ چنانچہ اس کے تمہیدی الفاظ یہ ہیں۔لکھتا ہے:

اخبار اہلحدیث مورخہ ۵۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں اڈیٹر صاحب اپنی بوم صفت آنکھوں سے کام لیتے ہوئے جو جاہلانہ تعصب کے باعث ہمیشہ پہلوئے تاریکی ڈھونڈتی ہیں خدا تعالی پیش گوئی پر جو کہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۹۷ پر حضرت مسیح موعود نے زلزلہ عظیمہ کے متعلق بایں الفاظ کی تھی کہ یہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی، ایک نہایت بیہودہ اور پاگلانہ اعتراض کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ زلزلہ آپ کی زندگی میں ظہور پذیر ہونا چاہیے تھا۔ تعجب ہے کہ اڈیٹر صاحب نے اس مضمون میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کتب سے اچھی طرح واقفیت رکھنے کی ڈھینگ بہت ماری ہے لیکن باوجود اتنا بڑا دعوی کرنے کے ان کو یہ بھی معلوم نہیں کہ، الحکم، میں جو الفاظ زلزلہ کے متعلق لکھے گئے ہیں وہ، الوصیت، کے ہیں۔ پھر معلوم نہیں کہ اس پیش گوئی کو زلزلہ عظیمہ والی پیش گوئی جو براہین احمدیہ میں کی گئی ہے، کے ساتھ کیوں چسپاں کیا ہے۔، (الفضل قادیان ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء ص ۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت میں راقم مضمون نے خفگی تو بہت ظاہر کی، مگر بغور دیکھنے والوں کی نگاہ میں اخبار اہل حدیث امرتسر کے مضمون کی صحت پر دستخط کر چکا کیونکہ آخر میں اس نے صاف اعتراف کیا کہ اخبار الحکم قادیان میں جس پیش گوئی کا حوالہ دیا گیا ہے وہ رسالہ الوصیت سے منقول ہے، مگر زلزلہ عظیمہ والی پیشگوئی براہین احمدیہ میں ہے۔

مجیب کے ان لفظوں سے صاف پایا جاتا ہے کہ وہ اڈیٹر الحکم پر حرف گیری کرتا ہے کہ اس نے الوصیت کا نام کیوں لیا، کیونکہ الوصیت والی پیش گوئی واقعی جاپان کے متعلق نہیں۔ بہت خوب۔ اہل حدیث کو اس وقت الحکم ہی کو جواب دینا منظور تھا جس کا جواب آپ نے بھی تسلیم کرلیا۔

رہا آپ کا کہنا کہ براہین احمدیہ میں زلزلہ عظیمہ والی پیش گوئی الگ ہے، سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی بابت ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ ایسا کہنے والا دھوکہ خوردہ ہے، یا دھوکہ دے رہا ہے۔ براہین احمدیہ میں زلزلہ عظیمہ کی بابت کوئی پیش گوئی نہیں۔ سچے ہو تو بحوالہ صفحہ اس کو نقل کرو۔

یادرہے براہین احمدیہ میں جو کچھ ہے وہ اہل حدیث (ثناءاللہ) سے مخفی نہیں مگر ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ مجیب اپنے دعوے کے مطابق براہین احمدیہ سے وہ الفاظ نقل کرے۔

براہین احمدیہ سے زلزلہ جاپان کی بابت ثبوت دینے والے کو یک صد چہرہ دار انعام دیں گے جو منظوری آنے پر امپیریل بنک میں جمع کرا دیا جائے گا۔

ہاں مجیب مذکور نے ہمارے مضمون کا ایک دوسرا جواب بھی دیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔لکھتا ہے:

دوسرے یہ کہ حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۰۰ پر زلزلہ عظیمہ کے متعلق لکھا ہے

ربّ اخّر وقت ھذا اخّرہ اللہ الی وقت مسمّی

یہ ایک دعا ہے جو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے اس زلزلہ کی تاخیر کے متعلق خدا تعالی سے کی اور پھر خدا تعالی نے اس دعا کو قبول فرما کر حضرت اقدس کو خبر دی کہ یہ زلزلہ کسی اور وقت پر ٹال دیا گیا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی)اس کی تشریح حقیقت الوحی کے صفحہ ۱۰۰ کے حاشیہ پر اس طرح فرماتے ہیں:

پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا، بہت جلد آنے والا ہے ..مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالی نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے۔جیسا کہ وہ فرماتا ہے

ربّ اخّر وقت ھذا۔ اخّرہ اللّٰہ الی وقت مسمّی

یعنی خدا تعالی نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ٹال دیا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) نے موجودہ زلزلہ عظیمہ کے متعلق لکھ دیا ہوا ہے کہ اس میں خدا تعالی کی طرف سے تاخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈال دی گئی ہے۔ پس یہ کہنا کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کی زندگی میں آنا
چاہیے تھا محض دھوکہ دہی ہے جس پر مولوی صاحب کو شرم آنی چاہیے۔
(الفضل قادیان ۲۳۔اکتوبر ۱۹۲۳ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان دعوی تو ہمارا ہے کہ اقوال مرزا کے مرزائیوں سے زیادہ حافظ بلکہ محافظ ہیں مگر ہمارے دعوی کی دلیل مرزائی خود دیتے ہیں۔

سنیئے! اس میں شک نہیں کہ جو عبارت تم نے بتائی ہے حوالہ مذکور صحیح ہے، مگر اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ زلزلہ عظیمہ موعودہ الہامیہ مرزا صاحب قادیانی کی موت کے بعد ہوگا۔ بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ تھوڑی تاخیر ہو کر بھی مرزا صاحب کی زندگی میں ہوگا۔ ہمارے اس دعوی کی دلیل خود مرزا صاحب قادیانی کا الہام اسی حقیقۃ الوحی میں بصفحہ ۲۷ موجود ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

اریك زلزلة السّاعة۔

(خدا فرماتا ہے) میں تجھے (مرزا قادیانی کو) زلزلہ مشابہ قیامت دکھاؤنگا

جب دکھانے کا وعدہ ہے، تو جتنی اس میں تاخیر ہوگی، وہ اسی قدر ہوگی کہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں آجائے اور مرزا صاحب قادیانی اسے دیکھ لیں۔ ورنہ یہ الہام جو بصیغہ خبر ہے، جھوٹ ہو جائے گا۔

قادیانی دوستو! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بعض الہامات کو لیتے اور بعض کو چھوڑتے ہو؟

افتومنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض۔

ہاں اخیر میں مجیب نے یہ خوب کہا:

ہم کو جاپان کے ساتھ ہمدردی ہے، لیکن یہ بتا دینا ضروری ہے کہ خدا تعالی کے عذاب اس وقت تک نہیں ٹل سکتے جب تک لوگ خدا کے فرستادہ کی مخالفت کو چھوڑ کر اس کے آگے سر تسلیم خم نہیں کرتے۔ اس لئے ہم نے اس وقت لوگوں کو خدا کے اس برگزیدہ کی طرف متوجہ کرنے کو قلم اٹھایا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت خوب! مگر یہ بتاؤ کہ جاپان کو تمہارے برگزیدہ کی تبلیغ پہنچی ہے جس کو سن کر ان بے چاروں نے مخالفت کی ہو، جس کے نتیجہ میں ان پر یہ زلزلہ عظیمہ آیا۔ بندہ خدا! مخالفت کرنے والے تو خود قادیان میں موجود ہوں، جو سالانہ جلسے کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نہ صرف مخالفت کریں، بلکہ گردونواح کے لوگوں کو بھی مخالف کرنا سکھاویں۔ ان پر تو زلزلہ نہ آئے۔

آئے تو بے چارے جاپانیوں پر آئے، جو ہزاروں میل دور دراز جزائر میں رہتے ہیں۔ جن کو اس پنجابی نبی کی خبر بھی نہ ہو۔ اور نہ وہ مخالفت کرتے ہوں۔

قادیانی دوستو! وہ (مرزا قادیانی) تو برگذیدہ سہی، مگر تمہیں کیا ہو گیا تم اچھے بھلے ہو کر مار گزیدوں کی سی باتیں کرتے ہو۔ افسوس اس برتے پر تتا پانی، اسی برگزیدہ کو لے کر تم انگلستان اور امریکہ جاتے ہو

ابھی دل ربائی کے انداز سیکھو
کہ آسان نہیں دل لبھانا کسی کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۲۳ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱ ص ۳-۴)

کھلی چٹھی بنام عزیز محمد خان احمدی وکیل

و منشی عبدالخالق احمدی ڈیرہ غازی خان

جناب مولوی عبدالعزیز واعظ اہل حدیث کانفرنس، ڈیرہ غازی خان سے لکھتے ہیں:

مکرمی عزیز محمد خان صاحب وکیل۔...

آپ نے اتوار کے روز مسجد احمدیہ میں دوران تقریر کہا تھا:

ہندوستان کے علماء نے بھی گاندھی کی پیروی میں لگ کر یہ فتوی دیا ہے کہ گائے حرام ہے۔

آپ سے چند دفعہ حوالہ علماء طلب کیا گیا کہ کس اشتہار میں یہ فتوی چھپا ہے۔ آپ نے ابھی تک جواب نہیں دیا۔ براہ نوازش جواب دے کر مشکور فرماویں ورنہ سمجھا جائیگا کہ جناب نے حضرت مرزا صاحب کی سنت قدیمہ پر عمل کیا ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکرمی حکیم منشی عبدالخالق احمدی: آپ نے روبرو گواہان معتبرین فرمایا ہے:

ا۔ سلطان محمد نے مرزا صاحب کی خدمت میں خط لکھا کہ میں آپکی پیشگوئی موت سے ڈر گیا ہوں۔ وہ خط عکسی موجود ہے جس کی تصدیق بھی سلطان محمد سے ہوسکتی ہے۔،

براہ نوازش وہ خط دکھا دیں جو تصدیق شدہ ہو۔

۲۔ آپ نے فرمایا تھا کہ

مولوی عبدالباری صاحب نے لکھا ہے کہ مہدی نے اسی زمانہ میں آنا تھا۔ وہ نہیں آیا۔ وہ گاندھی ہے۔،

براہ نوازش حوالہ دکھا دیں

۳۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مولوی محمد علی اور شوکت علی نے لکھا ہے کہ

ہم نے فضول طور پر ساری عمر حدیث اور قرآن پڑھنے میں ضائع کی ہے۔ اب ہم اپنی عمر کا باقی حصہ گاندھی کے سپرد کرتے ہیں۔ اس کے اختیار میں ہے جو چاہے کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۲۳ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ا ص ۸)

مذہب مرزا قادیانی

حکیم نورالدین کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر لکھتے ہیں

مرزا قادیانی کے دعاوی:

ا: کتاب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۹۵ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

میں وہ مسیح ہوں جس کے بارے میں خدا تعالیٰ کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔

۲۔ رسالہ ریویو آف ریلی جنز جلد ۲ نمبر ۱۱-۱۲ نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰۷ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت میں اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں

۳۔ اشتہار ایک غلطی کا ازالہ صفحہ ۴ اور حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۲۱۲ و ۲۶۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فرمان ہے:

میں باوجود نبی اور رسول کے لفظ کے ساتھ پکارے جانے کے خدا کی طرف سے اطلاع دیا گیا ہوں کہ یہ تمام فیوض بلا واسطہ میرے پر نہیں ہیں بلکہ آسمان پر ایک پاک وجود ہے جس کا روحانی افاضہ میرے شامل حال ہے یعنی محمد مصطفیٰ ﷺ اس واسطہ کو ملحوظ ہو کر اور اس میں ہو کر اور اس کے نام محمد اور احمد سے مسمّی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں یعنی بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔

۴۔ لیکچر موسومہ ، اسلام ، (جو نومبر ۱۹۰۳ء میں بمقام سیالکوٹ دیا گیا) کے صفحہ ۳۳ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فرمان ہے:

میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہو گئی ہے جیسا کہ میں مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں ایسا ہی راجہ کشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں۔

۵۔ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۰ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گزر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کئے جائیں، سو وہ میں ہوں..

اسی طرح خدا نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جری الله فی حلل ا لا نبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے معنی ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں یہ چاہتی ہے
کہ مجھ میں ذوالقرنین کے بھی صفات ہوں۔

مرزا قادیانی کا مذہب:

مندرجہ بالاتحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود، مہدی مسعود، نبی و رسول، کرشن اوتار، ذوالقرنین اور سب نیک اور راست باز مقدس نبیوں کا نمونہ ہونے کا دعوی کیا تھا۔ان دعاوی کے علاوہ مرزا غلام احمد صاحب نے مجدد، امام، محدث، رجل فارسی، حارث، خاتم الاولیاء، خاتم الاولاد ہونے کا دعوی کیا تھا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے زمانہ میں اسلامی فرقے اہل سنت واہل تشیع مقلد و غیر مقلد اہل حدیث حنفی شافعی ومالکی وحنبلی و بہائی نیچری مہدوی اہل خارجی وغیرہ موجود تھے۔اب سوال یہ ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان اسلامی فرقوں میں سے کس فرقہ پر تھے؟

اس سوال کا جواب حکیم نورالدین صاحب بھیروی نے ۲۹۔ اگست ۱۹۱۲ء کو جو دیا وہ اخبار بدر مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۳ پر ان الفاظ میں شائع ہوا تھا کہ:

حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین علی الحق میں سے تھے الحمدلله رب العالمین

چودھویں صدی کے حنفیوں کو مبارک ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت ومہدویت ونبوت ورسالت وکرشنیت وامامت ومجددیت وغیرہ بقول حکیم نورالدین حنفی المذہب تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۲۳ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۲ ص ۲۔۳)

اعلان

جناب فضل الٰہی قاضی کوٹ آغا تحصیل پسرور لکھتے ہیں:

خاکسار نے مباحثہ درمیان اہل سنت وفرقہ مرزائیہ قادیانی کے درباره صداقت مسیح قادیانی سنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقہ مرزائیہ سے مولوی غلام رسول ساکن راجیکی اور فرقہ اہل حدیث سے جناب حافظ حبیب اللہ ساکن گرز بردار ضلع سیالکوٹ تھے۔

اس مباحثہ میں چونکہ مولوی غلام رسول صداقت مسیح قادیانی کے بارے میں بالکل لاجواب رہے ہیں، لہذا میں اعلان کرتا ہوں کہ میں مرزا قادیانی کو دعوی مسیحیت ومہدویت ونبوت میں کاذب جانتا ہوں۔ اور خدا تعالی سے معافی کا طلب گار ہوں۔ خاکسار کے لئے دعا فرمائیں کہ خدا تعالی مجھ کو صراط مستقیم پر قائم رکھے۔

آج میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ میں فرقہ قادیانی سے بالکل تائب ہو گیا ہوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۲۳ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۲ ص ۹)

دجال معہود ایک انسان ہے نہ کہ جماعت

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

حدیث نبوی

مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۱۰۵ پر ہے:

روایت ہے حضرت عمران بن حصین سے کہ کہا، سنا میں نے رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے نہیں درمیان پیدائش آدم کے اور روز قیامت کے کوئی امر بڑا دجال سے۔

مرزا قادیانی کا مذہب: دعوی مرزا

نصاری کے علماء کی بے شک دجال معہود ہیں۔ (حمامۃ البشری مترجم حصہ اول۔ ص ۶۶ کا حاشیہ)

دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۴۱)

دلیل مرزا

وہ احادیث واضحہ جو قرآن کے منشاء کے موافق دجال کی حقیقت ظاہر کرتی ہیں، وہ اگرچہ بہت ہیں مگر ہم اس جگہ بطور نمونہ ایک ان میں سے درج کرتے ہیں وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث یہ ہے:

یخر ج الد جا ل یختلو ن الدنیا با لدین یلبسو ن للناس جلود الضا ن من الدین السنتھم ا حلی من العسل و قلو بھم قلو ب الذ ئا ب یقو ل اللہ عز و جل ابی یفترو ن ام علی یجترو ن حتی حلفت لا بعثن علی او لئك منھم فتنة .. الخ

یعنی آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جا بجا خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کرنے کے لئے بہت سا مال پیش کریں گے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کی طمع دیں گے اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے مذہب میں داخل ہو جائے بھیڑوں کی پوستین پہن کر آئیں گے۔ ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ اور ان کے دل بھیڑیوں کے دل ہوں اور خدا عز وجل فرمائے گا کہ کیا یہ لوگ میرے حکم پر مغرور ہو رہے ہیں کہ میں ان کو جلد تر نہیں پکڑتا اور کیا یہ لوگ میرے پر افتراء کرنے میں دلیری کر رہے ہیں یعنی میری کتابوں کی تحریف کرنے میں کیوں اسقدر مشغول ہیں میں نے قسم کھائی ہے کہ میں انہی میں سے اور انہی کی قوم میں سے ان پر ایک فتنہ برپا کرونگا۔ (دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴)۔

اب بتلاؤ کہ کیا اس حدیث سے دجال ایک شخص معلوم ہوتا ہے اور کیا یہ تمام اوصاف جو دجال کے لکھے گئے ہیں یہ آج کل کسی قوم پر صادق آ رہے ہیں یا نہیں۔

اور ہم پہلے اس سے قرآن شریف سے بھی ثابت کر چکے ہیں کہ دجال ایک گروہ کا نام ہے نہ یہ کہ کوئی ایک شخص۔ اور اس حدیث مذکورہ بالا میں جو دجال کیلئے جمع کے صیغے استعمال کئے گئے ہیں جیسے یختلو ن و یلبسو ن اور یفترو ن اور یجترؤن اور او لئك اور منھم یہ بھی بہ آواز بلند پکار رہے ہیں کہ دجال ایک جماعت ہے نہ ایک انسان۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۱۴۰۔۱۴۱)

نوٹ: یہی روایت عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۲۷۲ اور خزینۃ المعارف جلد اول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحہ۲۰۱۔۲۰۲ پر درج ہے۔

اقول:

واضح ہو کہ سنن ترمذی طبع ۱۳۱۷ھ اصح المطابع لکھنؤ کے ابوا ب الز ھد باب ماجاء فی ذھاب البصر صفحہ۳۴۶ پر لکھا ہے:

حد یثا سوید نا ابن المبا ر ك نا یحی بن عبید الله قا ل سمعت ابی یقو ل سمعت اباھر یرۃ یقول قا ل رسول الله ﷺ یخر ج فی آ خر الز ما ن ر جا ل یختلون الد نیابا لدین یلبسو ن للناس جلودالضا ن من اللین السنتهم ا حلی من السکر و قلو بهم الذ یا ت یقول الله ابی تفترو ن ام علی تجئرو ن فبی حلفت لا بعثن علی هؤلئك منجم فتنة تدع الحلیم منهم حیرانا۔

(ترجمہ: کہتے تھے حضرت ابو ہریرہ کہ فرمایا رسول خدا نے فرمایا نکلیں گے آخری زمانہ میں کتنے ایسے اشخاص طلب کریں گے دنیا کو ساتھ دین کے پہنیں گے واسطے لوگوں کے چمڑے دنبے کے واسطے اظہار نرمی کے زبانیں ان کی شیریں زیادہ شکر سے ہوں گی اور دل ان کے بھیڑیوں کے سے ہوں گے۔ فرماتا ہے اللہ کیا بسبب مہلت دینے میرے کے ان کو مغرور ہوتے ہیں یا اوپر میرے جرأت کرتے ہیں۔ پس اپنی قسم کھاتا ہوں کہ البتہ مسلط کرونگا ان لوگوں پر ان میں سے ایک فتنہ کہ چھوڑے گا مرد عاقل کو ان میں سے حیران)۔

نوٹ:

یہی روایت الفاظ کے ساتھ جائزۃ الشعوذی جلد صفحہ ۱۵۶، مشکوۃ مترجم جلد۴ صفحہ ۵۰، مرقاۃ جلد۵ صفحہ ۱۰۰۔۱۰۱، اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹، مظاہر حق جلد۴ صفحہ ۲۷۴، منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱، ترغیب والترہیب جلد ۱ صفحہ ۱۸۔ تیسر الوصول الی جامع الاصول جلد۲ صفحہ ۵۵۔۵۶ پر موجود ہے۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء۔ ۶ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۳ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقاید قادیانی سے توبہ

جناب محمد یوسف فیتھ فل گنج کان پور لکھتے ہیں:

عرصہ ایک ماہ منقضی ہوتا ہے کہ بابو کبیر الدین گارڈ مرید خاص مرزا غلام احمد کے دام تزویر میں پھنس کر میں نے بیعت نامہ لکھ دیا تھا اور بخوشی جماعت احمدیہ میں داخل ہو گیا تھا۔ لیکن حسن اتفاق سے ایک روز مکان میں اپنے جماعت قادیانی نے مجھے اپنا پیش امام منتخب کیا، اور بصد اصرار میں امامت پر تیار ہو گیا۔

ہنوز میں نے نیت نہ باندھی تھی کہ دفعتاً میرا من کسی نے زور سے پکڑ کر پچھم سے اتر کی طرف پھیر دیا، اور میں نے مقتدیوں سے اس واقعہ کو بیان کیا۔ ان لوگوں نے تاکیداً کہا کہ کسی سے ذکر مت کرنا۔

میں نے جواب دیا کہ معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ باطل عقیدے کے معتقد ہو اور مجھے بھی اس کا پابند کرنا چاہتے ہو، حالانکہ مقلب القلوب کے اس فعل سے اس کی ناراضی کا اظہار ہوتا ہے اور در پردہ مجھے عقاید باطلہ سے بچنے کی ہدایت کر رہا ہے۔ میں زنہار اس عقیدہ کو پسند نہ کرونگا۔

بعد ازاں میں نے خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر توبہ نصوح کیا اور دعا مانگی کہ یارب العالمین تو اپنے رحم و کرم سے مجھ کو محروم نہ کرنا اور جادہ مستقیم پر چلنے کے لئے قوت عطا کرنا۔ عنقریب ایک جلسہ میں اس واقعہ کا اظہار کرونگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۲۳ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۳ ص ۱۳)

دجال معہود ایک انسان ہے نہ کہ جماعت

(اس مضمون کا پہلا حصہ گذشتہ پرچہ میں درج ہو چکا ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی کا دعوی دکھایا گیا ہے کہ وہ دجال ایک گروہ کو کہتے ہیں اور اسپر دلیل ایک روایت لاتے ہیں جس میں رجال (بالراء) کو دجال (بالدال) بنایا گیا ہے اس کے متعلق مختلف کتب حدیث سے روایات دکھائی گئی ہیں آج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حصہ میں مرزا صاحب قادیانی کی دلیل نقل کر کے تردید کی جاتی ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

کنز العمال جلد ۷ طبع دکن ۱۳۱۴ھ کے صفحہ ۱۷۴ پر ایک روایت ان الفاظ میں لکھی ہے:

یخر ج الد جال یختلو ن الدنیا با لدین یلبسو ن للناس جلود الضا ن من الدین السنتھم ا حلی من العسل و قلو بھم قلو ب الذ ئا ب یقو ل اللہ عز و جل ابی یفترو ن ام علی یجترو ن حتی حلفت لا بعثن علی او لئك منھم فتنة تد ع الحلیم منھم حیرا ن ۔ ن عن ابی ھر یرہ

عرض یہ کہ، کنز العمال جلد ۷ کے صفحہ ۱۷۴ پر مندرجہ بالا عبارت لکھنے میں چھ غلطیاں ہوئی ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا، بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کی غرض سے یہی غلط چھپی ہوئی عبارت اپنی اپنی کتابوں میں نقل کر دی ہے۔

غلطی نمبر ۱:

سنن ترمذی صفحہ ۳۴۶ پر لفظ ر جل ہے مگر کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ پر غلطی سے د جال چھپ گیا ہے۔ دیکھئے جائزۃ الشھوذی جلد ۲ صفحہ ۱۵۶، منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱۔ مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۵۰۔ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۱۰۔ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۲۶۸ مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۲۷۴، الترغیب والترھیب جلد ۱ صفحہ ۱۸۔ تیسیر الوصول جلد ۲ صفحہ ۵۵ پر لفظ ر جال بالراء ہی موجود ہے۔

غلطی نمبر ۲:

سنن ترمذی صفحہ ۳۴۶ پر لفظ اللین ہے مگر کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ پر الدین چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر ۳:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنن ترمذی صفحہ ۳۴۶ پر لفظ السکر ہے مگر کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ پر العسل چھپ گیا ہے

غلطی نمبر۴:

سنن ترمذی صفحہ ۳۴۶ پر لفظ فی ہے مگر کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ پر حتی چھپ گیا ہے۔

غلطی نمبر۵:

سنن ترمذی صفحہ ۳۴۶ پر الفاظ، یقول الله، ہیں مگر کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ پر الفاظ یقول الله عز و جل، ہیں۔

غلطی نمبر۶:

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ پر لکھا ہے: ن عن ابی هریره ، یعنی نسائی نے روایت کیا ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے حالانکہ یہ روایت نسائی میں نہیں ہے۔ بلکہ سنن ترمذی میں ہے۔ دیکھئے منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۱ پر صحیح کر کے لکھا گیا ہے کہ ت عن ابی هریره

افسوس صد افسوس! مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں پر ہے کہ انہوں نے تحقیق سے کام نہیں لیا ہے بلکہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کے لئے کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ پر غلط عبارت نقل کی ہے اور کسی نے عقل و فکر سے کام نہیں لیا۔

اب میں تین دلائل اس بارے میں پیش کرتا ہوں کہ یورپ کے عیسائی لوگ دجال نہیں ہیں۔

دلیل ۱: عسل مصفی حصہ دوم پر بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۰ لکھا ہے:

حاکم اور ابن عسا کر نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ کانا دجال اصفہان کے یہودیوں میں سے نکلے گا اور اس کی آنکھ پیدا ہی نہ ہوئی ہوگی۔

دلیل ۲: عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۲۷۶ پر بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۷ لکھا ہے:

اللہ تعالی دجال کو شام میں ایک ٹیلے پر جسکو افیق کہتے ہیں دن کے تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساعت میں عیسی بن مریم کے ہاتھ سے قتل کرائے گا۔

دلیل ۳: عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۲۹۸ پر بحوالہ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ لکھا ہے:

طبرانی نے اسماء بنت عمیس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب تم ایک آدمی کے سبب سے ابتلاء میں پڑو گے کیونکہ اسکے واسطے زمین کی نہریں اور پھل مسخر کر دیئے گئے جس کو وہ غلہ دے گا اس کو کافر بنا دے گا اور جو اس کی نافرمانی کرے گا تو روٹی اس پر حرام کرے گا اور روک رکھے گا اللہ تعالی مومنوں کو اس دن محفوظ رکھے گا جس طرح ملائکہ کو تسبیح کے ذریعہ محفوظ رکھتا ہے۔ اور اس کی پیشانی پر کافر لکھا ہو گا جس کو لکھا پڑھا اور ان پڑھ بھی پڑھ لے گا۔

حبیب اللہ کلرک نہر اپر باری دو اب امرتسر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اس مضمون کے متعلق اخبار اہل حدیث امرتسر میں بڑی بحث ہو چکی ہے جس میں مبلغ تین سو انعام رکھا گیا بلکہ امین کے پاس رکھ کر قادیان رسید بھجوا دی تھی جسکا مطلب یہ تھا مرزائی صاحبان مرزا صاحب کی پیش کردہ حدیث یخرج دجال یختلون ...حدیث کی کسی کتاب صحیح الطبع میں دکھا دیں تو لودہانہ کا دیا ہوا تین سو انعام ہم سے وصول کر لیں، جو آج تک نہ کر سکے اور نہ آئندہ کر سکیں گے۔

ہم اس انعام کے لئے کوئی مدت نہیں لگاتے مگر قسط وار اوقات تقسیم کرتے ہیں۔ چھ ماہ تک دکھاویں تو پانچ سو، چھ ماہ سے بعد سال تک تین سو، سال بعد دو سال تک دو سو، دو سال بعد تین سال تک ایک سو۔ تین سال کے بعد پانچ روپے تاحیات انشاءاللہ۔

احمدی دوستو! تمہیں کیا ہوا کہ تم لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیم تو دنیا کے دور دراز حصوں میں پہنچاتے ہو، مگر ان کی صداقت اور بحیثیت فن روایت ان کی ثقاہت ثابت کرنے پر توجہ نہیں دیتے۔ کیا ہمیں اجازت دیں گے کہ ہم تمہاری خاموشی سے یہ نتیجہ نکالیں کہ:

مرزا صاحب وضاع حدیث تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۳ء۔۱۳ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۴ ص ۲۔۳)

آسمان پر جانا اور رسولوں کا آنا

: جناب من! مولانا السلام علیکم۔

سوال نمبر ۱ : قادیانی مذہب کے چند آدمیوں سے کچھ باتیں ہوئیں وہ جسم خاکی کا آسمان پر جانا ناممکن سمجھتے ہیں وہ یہ نص پیش کرتے ہیں کہ جب غیر مسلموں نے نبی کریم ﷺ سے کہا کہ ہمارے سامنے آسمان پر جا اور قرآن لا ،تب ہم ایمان لا ئیں گے۔

جس پر یہ آیت اتری هل كنت الا بشراً رسو لاً۔

اس سے وہ یہ استدلال کرتے ہیں کہ جسم خاکی آسمان پر نہیں جا سکتا

سوال نمبر ۲۔ دوسری بات یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ نبیوں کے ہمیشہ آنے کے لئے یہ آیت پیش کرتے ہیں

و من يطع الله و الرسو ل فا ولئك مع الذين انعم الله عليهم من النبيين.... الآيه

اگر دونوں سوالوں کا جواب آپ نے کسی تصنیف میں دیا ہے،تو بواپسی ڈاک مطلع فرمائیں۔یا اپنے اخبار کے ذریعہ قادیانی مذہب کے خیال باطل کی تردید فرمائیں۔یا بندہ کو ان کا جواب بذریعہ ڈاک دے کر مشکور فرمائیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری جواباً فرماتے ہیں:

جواب نمبر ۱: جب کفار نے چند درخواستیں کیں جن میں آسمان پر جا کر کتاب کا لانا بھی مذکور تھا تو ارشاد باری پہنچا

قل سبحا ن ربّى هل كنت الّا بشرا رسو لاً

یعنی میرا خدا پاک ہے اور میں ایک بشر ہوں رسول

اس جواب میں دو لفظ ہیں:

۱۔خدا پاک ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکا مطلب یہ ہے کہ تمہارے سوالات پورے کرنے کی خدا میں تو قدرت ہے۔ ان کے نہ کرنے کی عدم قدرت سے پاک ہے۔

۲۔ دوسرا فقرہ اپنے حق میں ہے کہ میں ایک بشر ہوں مجھ میں اس کام کی طاقت نہیں کہ میں خود بخود ایسے کام کردوں۔

ان دونوں فقروں کے ملانے سے صاف پایا جاتا ہے کہ آسمان پر چڑھ جانا انسان کا کام تو نہیں مگر خدا کی قدرت کے ماتحت ہے جسے وہ لے جائے وہ جا سکتا ہے

هو علی کل شیء قدیر

جواب نمبر ۲: اس آیت کا مطلب تو یہ ہے کہ جو کوئی نبیوں کا تابع ہوگا وہ قیامت کے روز نبیوں کے ساتھ ہوگا۔ جیسے آنحضرت ﷺ نے اپنی دو انگلیاں ملا کر فرمایا

انا و کافل الیتیم کھا تین

یعنی میں اور یتیم کا پالنے والا ان دو انگلیوں کی طرح ملا ہوا ہوگا۔ یعنی وہ میرے ساتھ ہوگا۔

ساتھ ہونے سے ہم مرتبہ نہیں ہو جاتا۔ بادشاہ یا اعلیٰ افسر کے ساتھ اس کا اردلی ہوتا ہے، تو کیا دونوں کا درجہ برابر ہوتا ہے۔

ایسا کہنے والا قرآن مجید کے محاورات سے ناواقف ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۲۳ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۵ ص ۳)

الکلام المبین فی بیان مذہب الشیخ محی الدین

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر لکھتے ہیں:

حکیم خدا بخش احمدی اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول طبع ۱۹۱۳ء وزیر ہند پریس امرتسر کے صفحہ ۵۲۱۔۵۲۲ پر لکھتے ہیں

شہادت محی الدین ابن عربی کہ وہ کہتے ہیں کہ مسیح فوت ہو گئے اور ان کا نزول بروزی طور سے ہوگا۔ چنانچہ وہ فرماتے ہیں:

عیسی کا رفع ہوا جب کہ عالم سفلی سے مفارقت کر کے عالم علوی کی طرف چلا گیا اور ان کا چوتھے آسمان پر ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح کے فیضان کا جائے صدور فلک الشمس کی روحانیت ہے جو جہان کے قلب کے مشابہ ہے اور اس کا مرجع بھی اسی کی طرف ہے اور وہ روحانیت ایک نور ہے جو اس فلک کو اپنے عشق سے منور کرتا ہے اور اس کے نفس پر شعاعوں کا چمکنا اسی کی تحریک سے ہے اور جب اس کا مرجع اس کی اصل جائے قرار کی طرف ہے اور اپنے کمال حقیقی کو نہیں پہنچ سکتا تو اس کے لئے وہ آخری زمانہ میں دوسرے بدن کے ساتھ تعلق پیدا کر کے نزول کرے گا۔

دیکھو تفسیر مذکور جلد اص ۲۶۳

صوفی ابوعنایت الرحمٰن خان احمدی ساکن ریاست مالیر کوٹلہ کے الفاظ اخبار پیغام صلح کی جلد ۹ نمبر ۱۶ مورخہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۹ کالم ا میں یوں شائع ہوئے تھے:

شیخ المتصوفین محی الدین ابن عربی۔ دیکھو فتوحات مکیہ و تفسیر عرائس البیان مطبع نولکشور جلد ا صفحہ ۲۶۳

و جب نزو له بتعلقه ببدن آخر۔(ترجمہ: مسیح ابن مریم کا نزول آخری زمانہ میں کسی دوسرے بدن کے ساتھ تعلق پیدا کر کے ہوگا۔ یعنی بروزی رنگ میں)۔

شرح خصوص الحکم صفحہ ۸۳ میں لکھتے ہیں:

وہ آخری مولود (مسیح موعود) جو اس قسم کے بنی نوع انسان میں پیدا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے اسرار کا حامل ہوگا اور اس کے بعد ایسا کوئی لڑکا اس قسم میں پیدا نہ ہوگا اور وہ خاتم الاولاد ہوگا

اور اسی کتاب کے صفحہ ۸۴ اور کتاب عنقائے مغرب میں لکھتے ہیں

هو الخاتم من العجم لا من العرب۔(ترجمہ: وہ خاتم ولایت عیسی عجمی النسل ہوگا عربی نہیں ہوگا)۔

کتاب عنقائے مغرب اور شرح خصوص الحکم دونوں ملاحظہ ہوں۔

اقول: ان دونوں حضرات کی ان تحریروں کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ حضرت محی الدین ابن عربی کا مذہب یہ تھا کہ مسیح فوت ہو گئے اور ان کا نزول بروزی طور پر ہوگا۔

میں سب سے پہلے حضرت شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا مذہب ان کی مشہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ومعروف کتاب فتوحات مکیہ سے ذیل میں درج کرتا ہوں اور دکھاتا ہوں کہ ان کا یہی مذہب تھا کہ حضرت عیسیٰ بجسد عنصری آسمان پر زندہ اٹھائے گئے تھے، اور آپؑ آج تک آسمان پر زندہ ہیں، اور حضرت امام مہدی کے مبارک وقت میں آپ آسمان سے تشریف لائیں گے۔

تحریر نمبرا: فتوحات مکیہ طبع دار الکتب العربیہ الکبری مصر کی تیسری جلد باب ۳۲۷ صفحہ ۳۴۱ پر لکھا ہے:

فا ستفتح جبر یل السماء الثا نیة کما فعل فی ا لا و لی و قا ل و قیل له فلما د خل اذا بعیسی علیه السلا م بجسد عینه فا نه لم یمت الی ا لآ ن بل رفعه الله الی هذه السماء ۔

(یعنی آنحضرت ﷺ جب دوسرے آسمان پر پہنچے تو وہاں حضرت عیسیٰ سے ملے وہ آج تک زندہ ہیں فوت نہیں ہوئے)

نوٹ: اس عبارت میں لفظ لم یمت الی ا لآن غور کے قابل ہیں

تحریر نمبر۲: فتوحات مکیہ جلد۳ باب ۳۶۶ صفحہ ۳۲۷۔۳۲۶ پر لکھتے ہیں:

تحقیق اللہ کا ایک خلیفہ ہے جو ظاہر ہوگا اس وقت میں جب زمین جور وظلم سے بھری ہوئی تھی اور وہ زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔ اگر قیامت کے آنے میں ایک دن بھی باقی رہے گا تو خدا اس دن کو اس قدر دراز کرے گا کہ یہ خلیفہ ظاہر ہو۔ یہ خلیفہ رسول خدا کی عترت سے حضرت فاطمہ کی اولاد سے ہوں گے۔ آپ کا نام رسول اللہ ﷺ کے نام کی طرح ہوگا۔

حضرت حسن بن علی آپ کے اجداد میں سے ہوں گے آپ سے مقام اور رکن کے درمیان لوگ بیعت کریں گے۔

صورت میں رسول خدا ﷺ سے مشابہ ہوں گے اور سیرت میں آپ سے کم ہوں گے کیونکہ رسول خدا ﷺ کے اخلاق میں مثل ہونا ناممکن ہے۔

نوٹ: ان ہر دو تحریروں سے روز روشن کی طرح یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت شیخ اکبر کا یہ مذہب تھا کہ حضرت عیسی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے اور آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی کے وقت میں نازل ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم خدا بخش احمدی نے جو تفسیر ابن عربی کا حوالہ دیا ہے اس کی نسبت حکیم صاحب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۱۰۱ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں کہ

اصل میں یہ تفسیر عبدالرزاق کاشی کی ہے۔

چلو چھٹی ہوئی اب کس منہ سے احمدی صاحبان تفسیر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کا نام لے رہے ہیں۔

خاتم الاولاد کے بارے میں مولانا عبدالعلی بحرالعلوم اپنی کتاب فتح الرحمٰن میں بذیل اشراط الساعۃ لکھتے ہیں:

اور یہ بھی جاننا چاہیے کہ فصوص الحکم میں ابن عربی فرماتے ہیں کہ آخری زمانہ میں ایک لڑکا شیث کے قدم پر ہوگا اور اس کی پیدائش کے بعد ان صفات کا کوئی اور لڑکا بنی نوع انسان میں پھر پیدا نہ ہوگا یہی لڑکا خاتم ولایت ہے اور اس لڑکے کی پیدائش ایک بطن سے اس طرح ہوگی کہ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے پہلے اس کی ایک بہن پیدا ہوگی اور یہ لڑکا اپنی بہن کے بعد پیدا ہوگا اور اس لڑکے کا سر اپنی بہن کے پاؤں کے متصل ہوگا اور یہ لڑکا چین میں پیدا ہوگا اور اس کی زبان اس کے ملک کی زبان ولغت ہوگی۔الخ

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیدائش ملک پنجاب میں ہوئی تھی، نہ ملک چین میں۔اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زبان چینی زبان نہ تھی۔

پس یہ پیش گوئی ان پر نہیں لگ سکتی۔

حکیم خدا بخش احمدی کی چالاکی دیکھئے کہ عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۴۵۱ کی آخری سطر میں عبارت فارسی،

خواہد شد این مولود در چین،

کا ترجمہ یوں کیا ہے،

یہ لڑکا حدود چین میں سے ہوگا۔،

دیکھئے کس طرح دھوکہ اور مغالطہ دیا گیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۲۳ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۵ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل توجہ ڈپٹی کمشنر امرتسر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اسمبلی کے امیدوار ہمارے ضلع امرتسر کے متعلق چار تھے، شیخ صادق حسن، چودھری ظفر اللہ احمدی، مرزا اکرم بیگ، ملک برکت علی۔

ان میں سے میں نے کسی صاحب کے برخلاف کوئی تحریر یا تقریر نہیں کی، حالانکہ اشتہاروں اور اخباروں میں چودھری ظفر اللہ کے احمدی ہونے پر تردید و تائید ہوتی رہی۔ مگر میں نے اس میں مذہبی پہلو کو دخل نہیں دیا حتی کہ میرے اس اشتہار پر بھی دستخط نہیں جس میں علماء اسلام نے چودھری ظفر اللہ مذکور کو بلحاظ ان کے مرزائی مذہب کے مسلمانوں کے مفاد میں غیر مفید قرار دیا ہے۔

باوجود اس منصفانہ اور معتدلانہ روش کے ایک لفافہ بتاریخ ۲۶ نومبر مجھے ملا جس کے اندر کا خط درج ذیل ہے:

مکرمی مولوی ثناء اللہ

آپ چودھری ظفر اللہ کے خلاف تقریر کرتے ہیں معلوم ہو کہ اگر آپ نے زبان بند نہ کی تو آپ کو جان سے مار دیا جائے گا۔

میں نہیں بتاسکتا یہ کسی ایک شخص کا کام ہے یا کئی ایک کا اور ہے تو کس کا۔ ہاں یہ امر قابل اظہار ضرور ہے کہ قادیانی پارٹی میں ایسا حسن انتظام ضرور ہے کہ کوئی کام بغیر اجازت خلیفہ قادیان نہیں کیا کرتے۔ اللہ اعلم

یہ امر صرف حکام کی اطلاع کے لئے ظاہر کیا گیا ہے میرے دل پر اسکا کوئی اثر نہیں کیونکہ فرمان خداوندی ہے

ما كان لنفس ان تموت الا باذن الله۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۲۳ء۔ ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۵ ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات وحیات مسیح

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ:

درحقیقت حضرت عیسیٰ اب زندہ موجود نہیں ہیں بلکہ وہ فوت ہو چکے ہیں اور اپنے فوت شدہ بزرگوں سے جا ملے (ازالہ اوہام۔طبع ۱۹۰۸ء)

دلیل مرزا صاحب نمبر ۱:

آیت جو عام استدلال کے طریق سے مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے، یہ ہے

و ما جعلناھم جسداً لایأکلو ن الطّعا م و ما کا نوا خا لدین

یعنی کسی نبی کا ہم نے ایسا جسم نہیں بنایا جو کھانے کا محتاج نہ ہو، اور وہ سب مر گئے ان میں سے کوئی باقی نہیں (ازالہ اوہام۔ ص ۳۲۵)

جواب:

سورۃ الانبیاء میں ہے:

و ما جعلنا ھم جسداً لا یأکلو ن الطعام و ما کا نوا خا لدین،

اور نہیں کیا تھا ہم نے انبیاء کو ایسا جسم کہ نہ کھانا کھاتے تھے اور نہ ہمیشہ رہنے والا۔

معلوم نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے الفاظ،

اور وہ سب مر گئے ،کوئی ان میں سے باقی نہیں،

آیت مقدسہ کے کس حصہ کا ترجمہ کیا ہے۔

آیت کے الفاظ و ما کا نوا خا لدین کا صحیح مطلب یہ ہے کہ انبیاء اس دنیا میں ہمیشہ رہنے کے لئے نہیں بنائے گئے ہیں۔

۱۔خود مرزا صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۵۳ پر الفاظ خالدین فیھا کا ترجمہ: ہمیشہ اس میں رہیں گے، کیا ہے۔

۲۔جز ۱۷ رکوع ۳ میں ہے و ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افأن مت فھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الخا لدین ۔ اور نہیں کیا ہم نے واسطے کسی آدمی کے پہلے تجھ سے ہمیش رہنا پس اگر تو مر جاوے گا تو کیا یہ ہمیش رہیں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس آیت کو ازالہ اوہام صفحہ ۶۰۶ پر درج کر کے یوں لکھتے ہیں:

اس آیت کا مدعا یہ ہے کہ تمام لوگ ایک ہی سنت اللہ کے نیچے داخل ہیں اور کوئی موت سے بچا نہیں اور نہ آئندہ بچے گا۔ اور لغت کی رو سے خلود کے مفہوم میں یہ بات داخل ہے کہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہے کیونکہ تغیر موت اور زوال کی تمہید ہے پس نفی خلود سے ثابت ہوا کہ زمانہ کی تاثیر سے ہر ایک شخص کی موت کی طرف حرکت ہے اور پیرانہ سالی کی طرف رجوع اور اس سے مسیح ابن مریم کا بوجہ امتداد زمانہ اور شیخ فانی ہونے باعث فوت ہو جانا ثابت ہوتا ہے۔

گذارش یہ ہے کہ مسیح ناصری کی بابت مسلمانوں کا یہی عقیدہ ہے کہ آپ حضرت مریم کے ہاں پیدا ہوئے۔ بچپن کے بعد جوان ہوئے۔ ۳۳ سال کی عمر میں آسمان پر اٹھائے گئے۔ آسمان سے اترنے کے بعد بوڑھے ہو کر تہتر سال کی عمر میں فوت ہو جائیں گے۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں ہے کہ، ہمیشہ ایک ہی حالت میں، رہنے والے ہیں۔

۳۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، اپنی شہادۃ القرآن کے صفحہ ۴۳ پر الفاظ هم فیها خالدو ن کا ترجمہ یوں کرتے ہیں:

اور اس (آگ) میں ہمیشہ رہیں گے۔

۴۔ تفسیر النهر ا لمار من البحر جلد ۶ صفحہ ۲۹۹ پر لکھا ہے:

اور جب ثابت ہے کہ وہ جسم تھے جو کھانا کھاتے تھے، جس سے ان کا انجام فنا اور زوال ہے، اور اس زندگی کی نفی ہے جس سے مراد بقائے سرمدی ہے، نہ بقائے مدت دراز،

۵۔ تفسیر سواطع الالہام کے صفحہ ۴۰۰ پر لکھا ہے:

و ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد دوا م العمر دار ا لاعما ل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو ا و سر مدا ۔(ترجمہ: ہم نے تجھ سے پہلے اے محمد اس دارالاعمال میں کسی کو ہمیشہ زندہ نہیں رکھا اور نہ ہمیشہ کی عمر دی)

۶۔تفسیر روح البیان جلد۲صفحہ۶۳۴ پر لکھا ہے:

ہم نے اے محمد تجھ سے پہلے کسی فرد بشر کو دنیا میں ہمیشہ نہیں رکھا۔یعنی یہ ہماری سنت میں داخل نہیں ہے کہ اس دنیا میں کسی کو ہمیشہ کے لئے رکھیں۔

پس یہ آیت حضرت عیسی کی وفات پر دلیل نہیں ہوسکتی

دلیل مرزا صاحب نمبر۲:

سورہ آل عمران میں ہے

و ما محمد الا رسو ل۔ قد خلت من قبله الر سل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقا بکم ۔

یعنی محمدﷺ صرف ایک نبی ہیں ان سے پہلے نبی سب فوت ہو گئے ہیں۔اب کیا اگر وہ بھی فوت ہو جائیں یا مارے جائیں تو ان کی نبوت میں کوئی نقص لازم آئے گا۔جس کی وجہ سے تم دین سے پھر جاؤ۔

اس آیت کا ماحصل یہ ہے کہ اگر نبی کے لئے ہمیشہ زندہ رہنا ضروری ہے تو کوئی ایسا نبی پہلے نبیوں میں سے پیش کرو جو اب تک زندہ موجود ہے اور ظاہر ہے کہ اگر مسیح ابن مریم زندہ ہے تو پھر یہ دلیل جو خدا تعالی نے پیش کی صحیح نہیں ہوگی۔ (ازالہ اوہام۔ ص۳۰۶)

جواب:

و ما محمد ال ارسو ل قد خلت من قبله الر سل افان مات او قتل انقلبتم علی اعقا بکم و من ینقلب علی عقبیه فلن یضر الله شیئاً و سیجز ی الله الشا کر ین۔

(ترجمہ: اور نہیں حضرت محمدﷺ مگر نبی تحقیق گذرے پہلے اس سے نبی۔آیا پس اگر مر جاوے یا مارا جاوے تو کیا تم پھر جاؤ گے اور اپنی ایڑیوں کے۔اور جو کوئی پھر جاوے اپنی دونوں ایڑیوں اپنی کے پس ہرگز نہ ضرر کریگا اللہ کو کچھ۔اور البتہ جزا دے گا اللہ شکر کرنے والوں کو)

۲۔سورہ مائدہ میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل۔

(نہیں مسیح بیٹا مریم کا مگر پیغمبر تحقیق گذرے ہیں پہلے اس سے پیغمبر)۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے جنگ مقدس کے صفحہ ۷ پر اس آیت کے معنی یوں منقول ہیں:

حضرت مسیح ابن مریم میں اس سے زیادہ کوئی بات نہیں کہ وہ صرف ایک رسول ہے اور اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں۔

اس جگہ مرزا صاحب قادیانی نے الفاظ قد خلت من قبله الرسل، کا ترجمہ (اس سے پہلے بھی رسول ہی آتے رہے ہیں) کیا۔ پس اس صورت میں بھی یہ دونوں آیتیں وفات مسیح کی دلیل نہیں ہوسکتی ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ لکھنا کہ،

اس آیت کا ماحصل یہ کہ اگر نبی کے لئے ہمیشہ زندہ رہنا ضروری ہے..الخ،

سراسر مغالطہ دینا ہے کیونکہ مسلمان لوگ حضرت عیسی کو دنیا میں ہمیشہ زندہ رہنے والا نہیں مانتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۳ء۔ ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۶ ص ۵۔۶)

امت مرزائیہ اور مولانا ابوالکلام آزاد کا فتوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولانا ابوالکلام آزاد نے مرزا صاحب قادیانی اور امت مرزائیہ کی نسبت ایک فتوی دیا ہے کہ یہ لوگ گمراہ تو ہیں مگر خارج از اسلام نہیں۔ اس فتوی پر بہت سی چہ مہ گوئیاں اسلامی اخباروں میں ہورہی ہیں اہل حدیث پر بعض اصحاب خفا ہیں کہ اس نے آج تک اس میں دخل کیوں نہ دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے جب اس فتوی کا ذکر سنا تو خیال پیدا ہوا کہ جب تک مولانا آزاد سے دریافت نہ کولوں رائے زنی ٹھیک نہیں چنانچہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۳ء کو میں نے ایک خط معہ رسالہ عقاید مرزا بذریعہ رجسٹری مولانا آزاد کے پاس بھیج کر لکھا کہ آپ کے فتوے کی بابت چہ مہ گوئیاں ہورہی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان عقاید کو دیکھ کر اصل قائل اور اس کے مصدق کی نسبت اظہار رائے کریں۔

جواب آج تک نہ آیا (جس کا مجھے افسوس ہے) اس کے بعد نامہ نگاروں کے مضامین آنے شروع ہوئے میں پھر بھی جواب کا منتظر رہا یہاں تک کہ ۹ دسمبر کے اخبار زمین دار میں مولانا حبیب الرحمٰن دیوبندی کے چند سوال آزاد صاحب پر دیکھنے میں آئے جو سب کے سب عالمانہ ہیں۔ مگر میرے نزدیک سارا دار و مدار ایک ہی سوال پر ہے اور وہی سب مشکلات کا حل ہے۔ میں بھی بامید جواب دیوبندی سوالوں کے ساتھ اسے لگائے دیتا ہوں وہ سوال یہ ہے:

ا۔ تاویل اور تحریف میں کیا فرق ہے اور ان دونوں کا حکم ایک ہی ہے یا فرق ہے۔

اس کے بعد اس امر کا سمجھنا بالکل آسان ہے کہ مرزا صاحب کے جن اقوال پر علماء ناراض ہیں وہ تاویل ہیں یا تحریف ہیں۔ پھر جس قسم میں وہ داخل ہوں اسی قسم کا حکم لگایا جائے۔ دگر ہیچ۔ اس لئے جواب پہنچنے تک ہم اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں اور نامہ نگاروں کے مضامین درج کر دیتے ہیں۔

مولانا ابوالکلام آزاد کے فتوی عدم تکفیر مرزائیہ پر بعض خیالات کا اظہار

جریدہ زمین دار کی اشاعت ۱۸ نومبر ۱۹۲۳ء میں مولانا ابوالکلام آزاد کا فتوی عدم تکفیر فرقہ مرزائیہ میں نے کمال غور سے پڑھا۔

تاہم مزید اطمینان قلب کی ضرورت محسوس کرتا ہوں اس لئے طالب علمانہ حیثیت میں فتوی مذکور کے متعلق بعض توضیحات کا متلاشی ہوں۔ کیا مولانا مدوح بایں نوع احسان فرمائیں گے۔

مولانا کے نزدیک فرقہ مرزائیہ کا شمار اسلام کے گمراہ ترین فرقوں میں ہے۔ گو آپ انہیں مبتدع اور ان کے بعض افعال کو اشد شدید ضلالت خیال فرماتے ہیں مگر منکر یا ملت سے خارج نہیں سمجھتے۔

مولانا آزاد نے اپنا جواب جن اصول پر قائم فرمایا ہے وہ چار ہیں اور میں بالخصوص انہیں کی توضیحات چاہتا ہوں۔

پہلا اصول: مدعی اسلام کی نسبت اصلاً ثبات ہے نہ کہ نفی۔ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال میں اس کی بنیاد حسن ظن پر ہے لیکن کنز العمال کی حدیث

من تعرض التهمة فلا یلو من من اساء به الظّنّ

قابل اعتراض افعال کے مرتکب کے ساتھ سوء ظن کو گناہ نہیں ٹھیراتے۔
اور حضرت بصری کا قول ہے

قال کنّا فی زمانٍ الظّن بالنّاس حرام و انت الیوم فی زمان اعمل و اسکت و ظن بالناس ما شئت

ایسے برے زمانہ میں سوء ظن کو جائز قرار دیتی ہے۔

کیا مناسب نہیں کہ فرقہ مذکورہ کے افعال جب خلاف شریعت اور قابل الزام ہیں، اس خطرناک زمانے میں ان کے ادعائے اسلام کے متعلق حسن ظن سے کام نہ لیا جائے۔ بالخصوص جب کہ اس قسم کے حسن ظن سے بے شمار تلخ تجارب کا کافی ریکارڈ کتب سیر وسوانح میں موجود ہو۔

دوسرا اصل: مؤول کا حکم منکر کا نہیں۔

الحق۔ لیکن کیا تاویل کے لئے کوئی محل متعین نہیں۔ اگر نہیں، تو آیت بسم اللہ میں لفظ رحمٰن کی تاویل جو مسیلمہ کذاب نے کی تھی کہ اس سے مراد میں ہوں (کیونکہ اس کا نام بھی رحمٰن تھا) کیا اس کو منکر قرار نہیں دیتی۔ مسیلمہ کذاب کے لئے فرمان بارگاہ نبوت اور اس کا حشر دنیائے اسلام کے پیش نظر ہے۔

بانی فرقہ مغیریہ ابن سعید مدعی نبوت آیت

انا عرضنا الامانة

کی تاویل کر کے اس کی تفسیر بیان کرتا تھا کہ حضرت علی کو امانت دیئے جانے سے شموت دجبال نے انکار کیا۔ حضرت ابوبکر وعمر کو ایک عجیب وغریب تقریر میں ظلوم وجہول کا مصداق ٹھیراتا ہے (ملل ونحل)۔

کیا یہ انکار نہیں؟

بانی فرقہ منصوریہ ابومنصور آیت

لیس علی الّذین آمنوا و عملوا الصّالحات جناح فیما طعموا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذا ماا تّقوا

کی تاویل کرتا اور یہ مطلب کرتا کہ جن چیزوں سے نفس کی تقویت ہو وہ حرام نہیں۔ چنانچہ میتہ اور لحم خنزیر کو حلال سمجھتا۔

اور جن آیات میں ان کا ذکر ہے ان کی تفسیر میں کہتا تھا کہ میتہ و لحم خنزیر وغیرہ چند اشخاص کے نام ہیں جن کی محبت حرام ہے۔

علی ہذا القیاس صوم و صلوۃ و زکوۃ وغیرہ چند اشخاص کے نام بتلاتا تھا کہ ان کی محبت واجب ہے۔

کیا یہ محل تاویل، عین انکار نہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی، جن کا فرقہ مرزائیہ مصدق ہے، آیت اسمہ احمد میں اپنے تئیں احمد کا مصداق ٹھیراتے اور یاجوج ماجوج ودابۃ الارض و جبریل و شب قدر وغیرھا کی عجیب وغریب تاویلات کرتے تھے۔ حدیث کے الفاظ عیسی مہدی حارث دمشق وغیرہ کی حقیقت ان کے نزدیک اور ہی کچھ ہے، اور خرابی میں دوسرے مدعیان نبوت سے بھی بڑھ چڑھ کر ہے۔

علاوہ اس کے اگر کوئی مسلمان اللہ احد کی یہ تفسیر کرے کہ احد نامی شخص اللہ ہے، یا آیت لا تقربوا الصّلوۃ کا یہ مطلب بیان کرے کہ نشہ پی تو نماز کی ضرورت ہی نہیں۔

کیا ان تمام صورتوں میں وہ محض گمراہ مسلمان ہی رہے گا اور کیا وہ لوگ بھی منکر نہیں جو باوجود ادعائے اسلام آیات کلام الٰہی سے تناسخ کا ثبوت دینا چاہتے ہیں

تیسرا اصل: لزوم والتزام میں فرق ہے۔

مانا، مگر کیا یہ صحیح نہیں کہ لزوم بعد التحقیق التزام کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ دریں صورت فرقہ مذکورہ کے لئے تفریق کا فائدہ کیا ہوا؟

چوتھا اصل: کفر کا اطلاق مختلف مراتب ضلالت پر ہو سکتا ہے۔

سوال یہ ہے کہ آیا فرقہ مرزائیہ اس مرتبہ ضلالت پر نہیں جس پر کفر کا اطلاق ہو سکے۔ میں اس معاملہ میں مولانا آزاد سے توضیح و تحقیق چاہتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا نے ختم نبوت کے انکار اور انبیاء کی توہین کو قطعاً کفر قرار دیا ہے۔ گو بانی فرقہ مرزائیہ اور فرقہ مذکور کو آیت ختم نبوت یا اس کے مسلّمہ (خود) منطوق سے انکار نہیں، مگر یہ ایک (محتاج تفصیل) حقیقت ہے کہ آیت ممدوحہ کی تاویل فرقہ مرزائیہ قادیانیہ یقیناً مسیلمہ وابومنصور واسود عنسی وغیرہ مدعیان نبوت کی تاویلات رکیکہ سے کہیں بڑھ کر ہے، جسے میں اب تک عین انکار خیال کرنا بے وجہ نہیں سمجھتا۔

اس آیت ختم نبوت کی مدعی نبوت اسحاق اخرس نے یہ تاویل کی تھی کہ آنحضرت ﷺ انبیاء ملل سابقہ کے خاتم تھے، اور خود ملت حاضرہ کا خاتم اور آنحضرت ﷺ کا ظلی نبی بنتا تھا۔ اس خصوص میں فرقہ مرزائیہ کی تاویل نسبتاً طرفہ تر ہے۔

مولانا آزاد ممدوح نے تسلیم فرمایا ہے کہ مرزا غلام احمد کی توہین بجناب عیسیٰؑ کے متعلق فرقہ مرزائیہ کا بیان صفائی اہل حق وعلم کے نزدیک ناقابل قبول ہے۔ اس لئے مرزا صاحب قادیانی پر توہین انبیاء کا الزام درست ٹھہرا۔

اور جب یہ حال ہے تو وہ قطعاً کافر ہوئے۔

اور جب وہ کافر ٹھہرے تو ان کی لفظ بلفظ تصدیق کرنے والی جماعت کا کافر نہ ہونا میں نہیں سمجھا۔

میں یہ بھی نہیں سمجھا کہ فرقہ مرزائیہ کی دونوں جماعتوں کا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اقوال وعقاید کے تعین میں باہمدگر معارض ہونا انہیں کفر سے کس طرح نجات دے سکتا ہے۔

بالآخر میں حضرت مولانا (ابوالکلام آزاد) کی خدمت میں صرف ایک ہی سوال پیش کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنے ان عقاید کی رو سے جو ان کی کتابوں سے واضح ہیں، منکر تھے یا نہ تھے؟ اور پیروان مدعیان نبوت کا ذبہ کو آپ کیسا خیال فرماتے ہیں۔ والسلام مع الاکرام۔

منظور احسن۔ از سنگرور۔ ریاست جنید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۲۳ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۸ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ دہلی ضلع لاہور ۱۹۲۳ء

چند ماہ ہوئے ہمارے موضع دہلی میں مولوی احمد صاحب مرزائی ہو گئے انہوں نے ہمارے گاؤں میں آ کر تبلیغ شروع کی اور اپنے باپ کو بھی مرزائی بنا لیا اور سب گاؤں میں تفرقہ قائم کر دیا تو ہم لوگوں نے مشورہ کر کے مولانا ثناء اللہ کو خط لکھا انہوں نے سید عبدالرحیم شاہ کھوی کو بھیج دیا۔

سید عبدالرحیم شاہ نے مولوی احمد صاحب قادیانی سے مناظرہ کیا۔ پہلے روز ۹۔نومبر ۱۹۲۳ء کو مسیح کی وفات پر بحث ہوئی عبدالرحیم شاہ نے قرآن وحدیث واقوال مرزا قادیانی سے حضرت عیسیٰؑ کا زندہ ہونا ثابت کر دیا۔

دوسرے دن مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت پر بحث تھی۔ عبدالرحیم شاہ صاحب نے مرزا قادیانی کی کتابوں سے مرزا قادیانی کے الہاموں سے خصوصاً محمدی بیگم کا الہام اور ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ اور مرزا کی عمر کا الہام بیان کر کے لوگوں پر ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نبی نہیں۔

الحمدللہ ہمارے لوگوں کی خوب تسلی ہوگئی۔

راقمان: عبدالعزیز۔ میاں بڈھا۔ میاں نعمت اللہ۔ میاں عبدالرحیم میاں شہاب الدین امام مسجد دہلی۔ چراغ الدین۔

فیصلہ سردار نرائن سنگھ، صدر مجلس مناظرہ

ہم نے مرزائیوں اور اہل حدیثوں کا مناظرہ سنا ہم نہایت ہی خوشی سے سنتے رہے اہل حدیثوں کی طرف سے شاہ صاحب عبدالرحیم مناظر تھے انہوں نے اپنے مضمون کا نہایت دلائل سے ثبوت دیا جس تمہید کو اٹھایا اس کو با دلائل ثابت کیا۔ غرض ہماری رائے میں اہل حدیثوں کو کامل فتح ہوئی اور مرزائیوں کو پوری طرح شکست حاصل ہوئی۔

نرائن سنگھ حکیم بقلم خود۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۲۳ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۸ ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ابوالکلام آزاد نے اخبار زمین دار مورخہ ۱۳ دسمبر ۱۹۲۳ء میں اعلان کیا ہے کہ میں نے جو کچھ مرزائیوں کی بابت لکھا ہے میری تحقیق یہی ہے میں کسی کو اس پر متفق ہونے کے لئے نہیں کہا جو صاحب اس پر اعتماد نہ کریں وہ دوسرے علماء سے پوچھ لیں

(نگفتہ ندارد کسے با تو کار
و لیکن چو گفتی دلیلش بیار)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۲۳ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۸ ص ۱۳)

قادیانی امت اور مولانا آزاد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مولوی ابوالکلام آزاد نے قادیانی امت کو گمراہ مگر غیر خارج از اسلام کا حکم لگایا تو دو حریفوں میں پھنس گئے۔

ایک طرف علمائے کرام متقاضی ہیں کہ آپ نے یہ کیا کیا کہ ایک ایسے گروہ کو جو اپنا نبی الگ مانتے اور تمام دنیا کے چھوٹے بڑے مسلمانوں کو خارج از اسلام کہتے ہیں، غیر خارج از اسلام بتایا۔

دوسری طرف خود امت مرزائیہ بھی سخت خفا ہے کہ ہم کو گمراہ کیوں کہا۔ چنانچہ لاہوری جماعت کی طرف سے ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں ایسا کہنے والوں کو تنگ دل علماء کے نام سے موسوم کر کے بہت کچھ خفگی کا اظہار کیا ہے۔ پھر اپنے عقاید لکھے ہیں کہ ہم یہ مانتے ہیں، وہ مانتے ہیں، ہم اسلام کی اشاعت کرتے ہیں ہم اسلام کے خادم ہیں وغیرہ۔

ایک بات فیصلہ خدا لگتی (بالفاظ مرزا قادیانی) یہ بھی کہہ گئے ہیں کہ:

حضرت محمد ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب اور کافر جانتے ہیں اور نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں۔

ہم سمجھتے ہیں کہ یہ فقرہ فیصلہ کن ہے دونوں فریق اصولاً متفق ہیں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا یا نہیں۔ سو اس کی بابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو مرزا صاحب کی کتابوں میں ان کے اقوال دیکھے جائیں جو بکثرت ہیں خاص کر ایک اشتہار، غلطی کا ازالہ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ شعر ہی اس نزاع میں فیصلہ کن ہے۔ درثمین میں فرماتے ہیں:

آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

یا ان کے مرکزی اصحاب سے شہادت پوچھی جائے۔ اللہ اللہ خیر سلا

ہاں مرکزی اصحاب کی شہادت خود اسی سے ظاہر ہے کہ قادیانی اخباروں نے لاہوری جماعت کا یہ مضمون شائع کرنا پسند نہیں کیا کیونکہ اس میں نبوت مرزا غلام احمد قادیانی سے انکار ہے۔

پس مرزا غلام احمد صاحب نے اگر دعوی نبوت کیا ہے جیسا کہ ثبوت موجود ہے تو لاہوری پارٹی اپنے قول کے مطابق مرزا صاحب قادیانی کو کاذب وغیرہ کہنے سے کسی طرح پس و پیش نہیں کرے گی۔ اور اگر نہیں کیا تو مکفرین مرزا قادیانی اس وجہ کو تکفیر میں پیش نہیں کریں۔ بس نعم الوفاق و حبذا الاتفاق

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۹ ص ۵۔۶)

مجدد الف ثانی اور مرزا قادیانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں؛

ایک اور نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے بلکہ جس نبوت کا دعوی کرنا قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعوی نہیں کیا گیا۔ صرف یہ دعوی ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت ﷺ کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں۔ اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالی سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھاہے کہ اگر چہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ سے مشرف کیا جاوے اور بکثرت امورغیبیہ اس پر ظاہر کئے جاویں وہ نبی کہلاتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۰)

اقول: واضح ہو کہ اصلی عبارت مکتوبات امام ربانی مجدد الف ثانی حصہ ہفتم دفتر دوم مطبوعہ روز بازار پریس امرتسر مکتوب ۵۱ صفحہ ۲ پر یوں ہے

بداں اے برادر محبّ کہ بہ تحقیق کلام حق سبحانہ وتعالی با بشر گاہے روبرو بود و ایں نوع از کلام مرآ جاد وانبیاء است علیھم الصلوۃ و التسلیما ت و گاہے ایں نعمت عظمی بعضے را از کمل متابعان ایشاں نیز بہ تبعیت و وراثت میسرمے گردد۔ وایں قسم از کلام با یکے از یشاں ہرگاہ بکثرت واقع گردد آنکس محدّث نامیدہ میشود۔ چنانچہ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ

نوٹ: حضرت مجدد سرہندی کے الفاظ م آنکس محدث نامیدہ میشود، ہیں مگر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

وہ نبی کہلاتا ہے۔،

پھر مرزا صاحب قادیانی نے الفاظ کماکان امیر المومنین عمرؓ (چنانچہ امیر المومنین عمرؓ) نقل نہیں کئے۔

یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایمان داری کا ایک نمونہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۳ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۹ ص ۶)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

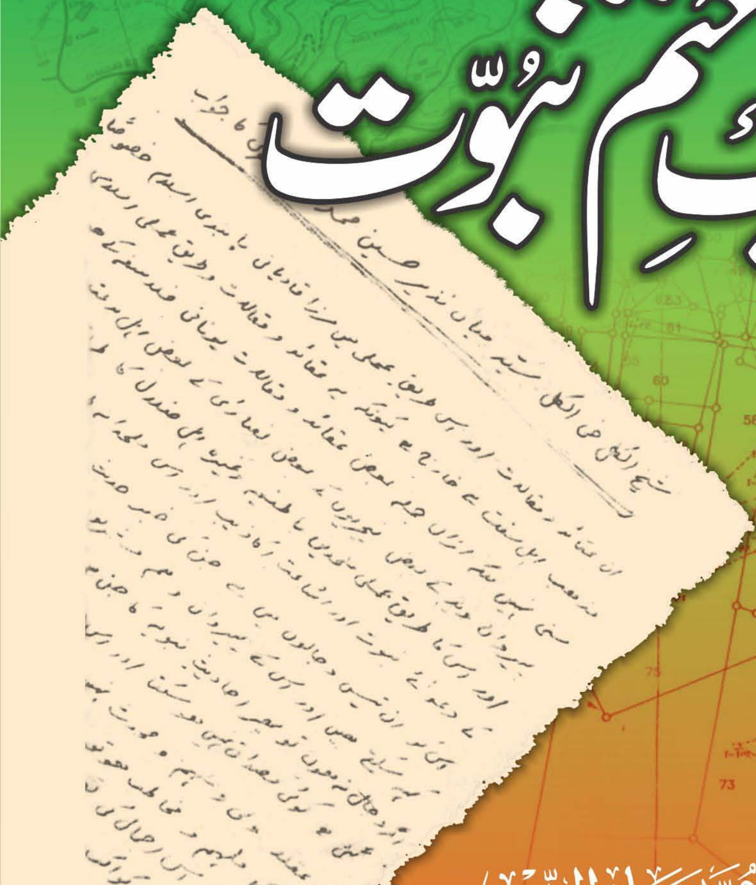

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہل و ششم (۴۶)

قادیانی مشن (۹)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہل وششم (۴۶) قادیانی مشن (۹)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاءالدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۵
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۱۰
دجال اور قادیانی مسیح	۱۱
تردید مرزا قادیانی: مرزا کی اپنی زبانی	۱۴
اثبات حیات المسیح بنص صریح صحیح	۱۷
بس معترضین کا منہ بند کر دیا	۲۰
عروۃ الوثقی در بیان بشارات احمد مجتبی	۲۳
قادیانی قلعہ پر دو طرف سے بمب	۲۸
متنبّیء قادیان	۳۱
قادیان میں بمب کا گولہ پھٹا	۳۲
کیا مرزائی بھی ہندو ہیں	۳۶
اسلام اور قادیان	۳۸
مرزا کا دعوی نبوت اور محمد علی گواہ	۴۷
مرزا قادیانی اور مولانا اسماعیل علی گڈھی	۴۹
مرزا قادیانی کی ایک مردہ سنت	۵۰
خلیفہ قادیان کی بے خبری	۵۲
دو ہزار سکھوں کا اسلام قادیان میں	۵۶
مرزا قادیانی اور مرزا سلطان محمد پٹی	۵۷
لاہور میں کوئی احمدی نہیں رہا	۶۰
قادیانی قلعہ پر بولشویک حملہ	۶۲
مولانا محمد قاسم نانوتوی اور احمدیت	۷۰
مسلمانوں میں باہمی نفاق	۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا صاحب اہل حدیث تھے؟	۷۴
خونی مہدی	۷۶
کیا مرزا صاحب حنفی تھے؟	۸۱
کیا مسیح ابن مریم سلسلہ موسیٰ کے خلیفہ ہیں	۹۲
خلیفہ قادیان کا غضب فرقہ بہائیہ پر	۹۴
قادیان کی تاریخ میں نیا باب	۹۷
دال شوربے پر لڑائی	۹۸
ماموروں کی چار یاری	۹۹
ثناء اللہ سے چند مطالبات بزبان الفضل	۱۰۴
میاں محمود اوران کی جماعت پر اتمام حجت	۱۰۶
ایک اور مہدی اور مسیح کا ظہور	۱۱۱
احمدی صاحبان اپنے ایمان کا جائزہ لیں	۱۱۴
خلیفہ قادیان بحیثیت پولیٹکل لیڈر	۱۱۷
مسیح موعود	۱۲۱
حضرت مسیح کی آمد ثانی: امام عبدالوہاب شعرانی کی زبانی	۱۲۶
مرزا صاحب دلہا اور عیسائی قوم دلہن	۱۳۰
اس زمانہ کے نبی ہم کو پہچان لیا	۱۳۷
خلیفہ قادیان باپ کی تکذیب کرنے یورپ گئے	۱۳۹
عرض حبیب اللہ درترد ید مغالطہ مولوی عبیداللہ	۱۴۰
ہر واقعہ مرزا قادیانی کی تکذیب کرتا ہے	۱۴۳
تردید مرزا قادیانی میاں محمود کی زبانی	۱۵۲
کابل میں سنگساری	۱۵۴
مناظرہ مرزائیاں فیروز پور	۱۵۷
خلیفہ قادیان کے سفر یورپ پر تبصرہ	۱۶۰
اہل قادیان اور اہل فارس۔ نمبر۲	۱۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسمه احمد کس کے حق میں ہے	۱۷۰
نعمت اللہ خان باقرار پیغام صلح منافق بھی تھا	۱۷۳
قادیانیوں کی طرف سے علماء کابل کو دعوت مناظرہ	۱۷۶
مرزا قادیانی کی خلافت پر ایک نظر	۱۷۷
قتل دجال باب لد پر	۱۷۸
خلیفہ قادیانی کی مدارات مادھو پور میں	۱۸۰
تردید قادیانی بزبان قادیانی	۱۸۱
تردید قادیانی بزبان قادیانی	۱۸۵
انگریزی حکومت کے محافظ	۱۸۸
تردید قادیانی بزبان قادیانی	۱۹۰
تردید قادیانی بزبان قادیانی	۱۹۳
آج کل نبی کیوں نہیں آیا؟	۱۹۷
مراقی نبی اور اس کی امت	۱۹۹
مسیح کی آمد ثانی: احمد مجتبیٰ کی زبانی	۲۰۵
کافر گروہوں کے دو زبردست سرگروہ	۲۰۸
مرزا قادیانی اور ایک لڑکی لاہوری	۲۱۰
مجدد الف ثانی اور مرزا غلام احمد قادیانی	۲۱۱
برادرانہ مکاتبت	۲۱۲
انعام المنعم فی تفسیر آیت وآخرین منهم لمّا یلحقوا بهم	۲۱۵
قادیانی تبلیغی رپورٹوں کی حقیقت	۲۲۰
قادیان میں دروغ بافی	۲۲۴
کون ہے نادان؟ اڈیٹر اہل حدیث یا مرزا قادیان	۲۲۶
معارف نمائی کے متعلق علماء دیوبند کا چیلنج منظور	۲۲۹
فاروق کو جواب	۲۳۴
مرزا جی کا الہامی نظارہ	۲۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں پر عالم گیر انحطاط	۲۳۷
پشاور میں مرزائیوں کا ورود	۲۳۹
متفرقات مرزائیہ	۲۴۲
شذرات قادیان	۲۴۳
مسیح موعود کی آمد ثانی کے متعلق اقوال مرزا	۲۴۹
مباہلہ در بارہ صداقت مرزا	۲۵۰
قادیانی مذہب سے بچو	۲۵۱
وہابی اور احمدی	۲۵۳
منٹگمری میں مرزائی تحریک	۲۵٦
اختلاف بیانی مرزا قادیانی	۲۵۷
امت مرزائیہ کے سرداروں کے نام کھلی چٹھی	۲۵۹
پیر جماعت علی ،علیپوری اور مرزا قادیانی	۲٦۱
مرزا کی تردید خود قادیانی اخباروں میں	۲٦۴
شیخ احمد سرہندی اور مرزا قادیانی	۲٦۵
قادیان میں تارگھر اور مرزا آنجہانی کی تکذیب	۲٦۷
امرت سر میں مرزائیت کا جال	۲۷۲
مرزا کا آخری فیصلہ اور امت مرزائیہ میں زلزلہ	۲۷۷
قادیانیوں کو آنریری خدمت کی پیش کش	۲۸۰
عون المعبود در تردید اوہام مرزا محمود۔	۲۸۱
بالشویک احمدی ہیں؟	۲۹۰
قادیانی منطق : تقدیر نوشتہ مرزا	۲۹۱
امرتسر کا مناظرہ آریہ و مرزائیہ	۲۹۴
خلیفہ قادیان کی صداقت کا امتحان	۲۹۷
تصویر مرزا	۳۰۱
تردید کرشن قادیانی خود قادیانی کاہن کی زبانی ۔ ۷	۳۰۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائی اور مرزائی مناظرہ	۳۰۶
تردید کرشن قادیانی خود قادیانی کاہن کی زبانی	۳۰۷
میں کس کو سچا کہوں؟	۳۱۰
الہامات مرزائیہ کی نوعیت	۳۱۳
مرزائیوں کی شکست	۳۱۸
مرزائی بہائی اور کسر صلیب	۳۱۹
بنوڑ ریاست پٹیالہ میں مرزائیوں کی شکست	۳۲۴
العروۃ الوثقی دربیان بشارت احمد مجتبی	۳۲۵
ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری سے چند استفسارات	۳۲۹
قادیانی امت کی عجیب وغریب چالیں	۳۳۰
مرزا قادیانی اور جہاد اسلامی	۳۳۴
مرزا قادیانی کا پاؤں دو کشتیوں میں۔ا	۳۳۵
پیدائش مرزا	۳۴۱
ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔ا	۳۴۳
عمر مرزا	۳۴۵
خاتون محترم محمدی بیگم اور مسیح قادیان	۳۴۷
ختم نبوت اور مرزائی گریجوایٹ	۳۴۹
ایک محمدی اور مرزائی کا مکالمہ	۳۵۵
مرزا صاحب کی ناکامی	۳۵۷
مرزائے قادیان و تقسیم بنگالہ	۳۶۰
مرزائیوں سے مناظرہ بمقام جھنگ شورکوٹ	۳۶۲
تقدیس رسول	۳۶۳
ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔۲	۳۶۷
خلافت	۳۶۹
ان شانئك هوا لا بتر	۳۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔۳ ۳۸۰
نامہ نگار پیغام صلح پکا احمدی ہے ۳۸۳
مرزا قادیانی اور دعوی نبوت۔۱ ۳۸۸
فیصلہ کی صورت ہمیں بھی منظور ۳۹۲
کیا قوم عیسی خیل، حضرت عیسی کی اولاد ہے؟ ۳۹۳
مرزا قادیانی اور دعوی نبوت۔۲ ۳۹۶
حاجیوں پر خفگی ۳۹۷
ابتر کون مرا؟ قادیانی نبی ۴۰۰
مسیح ناصری، صاحب شریعت نبی تھے ۴۰۰
ابتر کون مرا ۴۰۳
ہفوات مرزا ۴۰۳

فتح ربانی **۴۰۷**

شرائط مباحثہ ۴۰۹
دلائل حیات مسیح: پرچہ اول، از ثناءاللہ ۴۱۳
دلائل وفات مسیح: پرچہ اول از غلام رسول ۴۱۶
تردید دلائل وفات مسیح: پرچہ نمبر۲۔از ثناءاللہ ۴۲۰
تردید دلائل حیات مسیح: پرچہ نمبر۲۔ از غلام رسول ۴۲۴
دلائل حیات وتردید وفات مسیح: پرچہ نمبر۳۔ از ثناءاللہ ۴۲۷
دلائل وفات وتردید حیات مسیح پرچہ نمبر۳ از غلام رسول ۴۳۱
ضمیمہ ۴۳۴
صداقت دعوی مرزا قادیانی۔ پہلا پرچہ از غلام رسول ۴۳۶
تکذیب دعوی مرزا قادیانی۔ پہلا پرچہ از ثناءاللہ ۴۴۱
صداقت دعوی مرزا قادیانی۔ دوسرا پرچہ از غلام رسول ۴۴۵
تکذیب دعوی مرزا قادیانی۔ دوسرا پرچہ از ثناءاللہ ۴۵۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت دعوی مرزا قادیانی۔ پرچہ نمبر۳۔ از غلام رسول	۴۵۴
تکذیب دعوی مرزا قادیانی۔ پرچہ نمبر۳۔ از ثناء اللہ	۴۵۹
مباحثہ امرتسر ۱۹۱۶ء پر ریویو	۴۶۴
دلائل حیات مسیح	۴۷۶
میاں محمود کو اہل اسلام کی طرف سے دعوت مناظرہ	۴۸۷
مختصر دلائل حیات مسیح مشتمل بر تکذیب دعاوی قادیانی	۴۸۸
آفت اللہ بجواب آیت اللہ	۴۹۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحۃ الکتاب

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی سید الا نبیاء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی چھبیسویں (اور قادیانی مشن کی نویں) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۴ جنوری ۱۹۲۴ء تا ۲۲ ۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ مولانا عبدالغفار خیری دہلوی، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، مولانا ابوسعید محمد شریف قریشی ٹاہلیا نوالوی جہلمی، حافظ کامل الدین منشی فاضل ضلع شاہ پور، نجم الحسن بی اے فتح پوری، آغا حسن اکبرآبادی، منشی محمد حسین صابری بریلوی، سید محمد لطف اللہ رحمانی مونگیر، معونت حسین زیدی بھاگلپور، محمد حنیف خادم، ڈیرہ دون، حکیم محمد ابراہیم الہ آباد، منشی قائم الدین صدیقی منٹگمری، مولوی دوست محمد پنجابی، مدراس، مرزا زوار احمد، میرٹھ، منشی محمد اسماعیل امرتسری، منشی عبدالکریم میرٹھی، شملہ، دوست محمد چنیوٹی، جناب چراغ دین تاج، کلکتہ، جناب احمد حسن شورکوٹی، مولوی عبدالحق آف راجہ جنگ کی نگارشات شامل ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری کا وہ مباحثہ بھی نقل کر دیا گیا ہے جو ۱۹۱۶ء میں امرتسر میں مولوی غلام رسول راجیکی قادیانی سے ہوا تھا اور جسے بعدازاں فتح ربانی، کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ اس مباحثے کے آخر میں مولانا ثناءاللہ کی ایک اور تحریر بھی نقل ہوئی ہے جو مولوی محمد علی لاہوری کے رسالے آیت اللہ کے جواب میں آفت اللہ کے عنوان سے شائع ہوئی تھی۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۲۴ء۔ ۱۹۲۶ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام　　　فقیر بارگاہ صمدی　　　محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

دجال اور قادیانی مسیح

(حضرت مرزا صاحب قادیانی نے ساری کوشش اس میں خرچ کی تھی کہ حدیث شریف میں جو دجال کا لفظ آتا ہے، اس سے مراد عیسائیوں کے مذہبی پیشوا پادری لوگ ہیں۔ نامہ نگار نے اس کے برعکس بتایا ہے کہ دجال کون ہیں۔ ہم اپنی رائے سردست محفوظ رکھتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

مولانا محمد عبدالغفار الخیریؒ، پھاٹک حبش خان دہلی سے لکھتے ہیں:

دہلی میں قادیانی پارٹی نے کوچہ پنڈت کے سرے پر ایک نائٹ سکول بغرض تعلیم مناظرہ قائم کیا ہے۔ جاننے والے جانتے ہیں کہ اصل غرض تو یہ ہے ہی نہیں، مطلب تو یہ ہے کہ بوجہ فتوی تکفیر عام مسلمان ان کے جلسوں وغیرہ سے الگ رہتے ہیں، ان بیچاروں کو اس طرح جال میں پھانسا جائے تاکہ نفرت اور علیحدگی کی خو جاتی رہے، اور یہ بھولے بھالے مسلمانوں پر اپنا اثر جمائیں۔

اب کچھ دنوں سے نائٹ سکول والوں نے حاضرین کے لئے طعام کا بھی انتظام کیا ہے۔ اس خبر کو سن کر ہم کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کی ایک تحریر یاد آ گئی جس پر بے ساختہ زبان پر شعر ذیل جاری ہو گیا

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ میں یوں فرماتے ہیں:

آخری زمانہ میں دجال ظاہر ہوگا، وہ ایک مذہبی گروہ ہوگا جو زمین پر جائے گا (دیکھو گروہ احمدی کو) خروج کرے گا اور وہ لوگ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔ یعنی ان کو اپنے دین میں داخل کریں گے۔ بہت سا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال پیش کریں گے اور ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کی طمع دیں گے۔
اور اس غرض سے کہ کوئی ان کے مذہب میں داخل ہو جائے بھیڑوں کی
پوستیں پہن کر آئیں گے ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔

مندرجہ بالا تحریر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک حدیث کے ترجمہ میں لکھی ہے۔ یہاں نفس حدیث سے بحث نہیں کہ اس میں لفظ د جا ل ہے یا ر جال یہاں دیکھنا یہ ہے کہ اگر ر جال ہے، تو آج کل اس حدیث کے مصداق کون لوگ ہیں اور اگر دجال ہے، تو وہ کون ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ترجمہ کے بموجب کہ دجال ایک شخص نہیں بلکہ ایک گروہ ہے، وغیرہ۔ دیکھنا یہ ہے کہ بموجب اخبارات جماعت ہائے احمدی یہ گروہ زمین پر جا بجا خروج کر رہا ہے۔ ہندوستان میں تو قریب قریب ہر شہر وغیرہ میں باضابطہ خروج ہے، بیرون ہند کی بھی ان کے اخبار خبریں دے رہے ہیں۔

مگر صرف اتنا ہی کافی نہیں ہے اور بھی صفات ہونی چاہییں، تو ہم دوسری صفت کی طرف توجہ کرتے ہیں:

یعنی وہ لوگ ہر قسم کے آرام اور لذات دنیوی کی طمع دیں گے۔

تو نائٹ سکول مذکورہ بالا میں عام حاضرین کے لئے انتظام طعام کا ہونا اس کے لئے کافی ہے کہ دوسری صفت بھی اسی گروہ میں موجود ہے۔

دو ہوئیں، البتہ تیسری شرط کہ،

ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی،

اخبار بین حضرات نہ مانیں گے۔ کیونکہ ناظرین اخبارات قادیانی میں مخالفان مرزا غلام احمد صاحب کیلئے نہایت سخت اور درشت الفاظ پائیں گے۔ مگر ان کو یہ خیال رکھنا چاہیے کہ حدیث میں اس گروہ کی زبان فرمائی گئی ہے، نہ زبان قلم۔

ہمارے پاس ایک صاحب زین العابدین الملقب بہ شامی تشریف لائے۔ یہ صاحب عرصہ تک ملک شام میں رہے تھے اور وہیں برادر معظم مولوی عبدالجبار صاحب الخیری امام (سردار) جماعت اسلامیہ برلن سے ملے تھے۔

غرض یہ کہ ہم سے بڑے تپاک سے ملے۔ ہم نے دیکھا تو واقعی شہد سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ میٹھی زبان پائی۔ فرمایا کہ مولانا خیری نے میرے ساتھ بہت سلوک کیا ہے اور وہ ہمارے ہی سلسلہ کے ہیں۔ جب مولوی نورالدین صاحب کا انتقال ہوا تو مجھ کو گلے لگا کر ایسا روئے کہ ہچکی بندھ گئی۔ آپ نے ہمارے سلسلہ کی کتب کا مطالعہ نہیں کیا ہے جب آپ دیکھیں گے تو حق روز روشن کی طرح ظاہر ہو جائے گا۔ میں واپس جا کر آپ کو کتابیں بھیجوں گا، (میں اب تک انتظار میں ہوں)۔

گفتگو نہایت درد بھرے الفاظ میں تھی مگر چونکہ مجھ کو کما حقہ حقیقت معلوم تھی اور جرمنی میں ہر دو جماعت لاہوری وقادیانی کی حقیقت محررہ برادر مکرم مولانا خیری اس وقت میرے ہاتھ میں تھی، کہ اسی وقت خط آیا تھا، میں دل میں ہنستا رہا اور سوچتا رہا کہ نہ معلوم ہم دونوں میں کون بیوقوف ہے۔

مختصر یہ کہ تینوں صفات مندرجہ حدیث ان لوگوں میں پائے جاتے ہیں اور ان سے کہتے ہیں کہ چند روزہ زندگی اور دنیا کے فانی آرام و آسائش کے لئے اللہ تعالی کو ناراض نہ کریں۔ کیا دیکھتے نہیں کہ اللہ تعالی نے اپنی قسم کو تمہارے ہی فرقے میں سے ایک فتنہ پیدا کر کے کس طرح پورا کیا۔ کیا لاہوری پارٹی کا وجود حدیث کے آخری حصہ کی بیّن تفسیر نہیں ہے۔ حدیث کے پورے الفاظ شروع سے آخر تک غور طلب ہیں۔ ہم کو آپ دونوں صاحب گالیاں دیں، یا کوسیں مگر خدارا ٹھنڈے دل سے ان پر غور کر کے اپنی حالت پر رحم کیجئے لعلکم ترحمون

ابھی وقت ہے کہ رجوع توبہ اور استغفار کر لیا جائے، ورنہ اللہ کا وعدہ تو پورا ہو کر رہے گا۔ خدارا اس پر مغرور نہ ہو کہ اللہ تعالی جلد تو نہیں پکڑتا، نہ اللہ پر افتراء کرنے میں دلیری کرو۔ نہ اللہ کی کتابوں کی تحریف میں اس قدر مشغول ہو۔ خدا کے سچے فرمان بردار بن جاؤ۔ دنیا بھی لو اور دین بھی۔ ورنہ تم کو اختیار ہے

و ما علینا الا البلاغ المبین و باللہ التوفیق۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جنوری ۱۹۲۴ء۔ ۲۶ جمادی الاول ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱۰ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تردید مرزا قادیانی

مرزا کی اپنی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرکؒ دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

مرزا قادیانی کا دعویٰ:

اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا، اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے سے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی میں مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی، وہ میں ہی ہوں۔ (رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۰۷)

دلیل نمبر ۱:

صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی کہ ھذا خلیفة الله المھدی

اب سوچو کہ یہ حدیث کس پایہ یا مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ (شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا قادیانی۔ ص ۴۰)

دلیل نمبر ۲:

اور حدیثوں میں کدعه کے لفظ سے میرے گاؤں کا نام موجود ہے۔

(رسالہ ریویو آف ریلی جنز۔ نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۳۷)

دلیل نمبر ۳:

رسول اللہ ﷺ نے خبر دی کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسوف کے نصف میں ہوگا۔یعنی اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے۔ اوراسی طرح پرظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں۔پس دیکھ کہ ہمارے نبیﷺ کی بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی (نورالحق حصہ دوم ص ۱۹)

دلیل نمبر۴:

یہ دارقطنی کی حدیث ہے کہ مہدی موعود کی یہ بھی نشانی ہے کہ خدا اس کے لئے اس زمانہ میں یہ نشان ظاہر کرے گا کہ چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے (جو اس کے خسوف کے لئے خدا نے مقرر کر رکھی ہیں یعنی تیرھویں چودھویں پندرھویں) پہلی رات میں گرہن پذیر ہوگا۔اورسورج اپنے مقررہ دنوں میں (جو اس کے کسوف کے لئے خدا نے دن مقرر کر رکھے ہیں،یعنی ۲۷، ۲۸، ۲۹) درمیانی دن میں کسوف پذیر ہوگا۔اور یہ دونوں خسوف وکسوف رمضان میں ہوں گے۔اورایک حدیث میں ہے کہ مہدی کے وقت میں یہ دونوں دومرتبہ واقع ہوں گے۔ چنانچہ یہ دونوں دومرتبہ میرے زمانہ میں واقع ہو گئے ۔ایک مرتبہ اس ملک میں دوسری مرتبہ امریکہ میں ۔(چشمہ معرفت۔صفحہ ۳۱۴ حاشیہ)

بابو حبیب اللہ صاحب لکھتے ہیں:

میں ذیل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابوں سے ان کے پیش کردہ دلائل کی تردید کرتا ہوں۔

۱۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۸ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

ایسا ہی مہدی کے بارہ میں جو بیان کیا جاتا ہے کہ ضرور ہے کہ پہلے امام محمد مہدی آویں اور بعد اس کے ظہور مسیح ابن مریم کا ہو، یہ خیال قلت تدبر کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔اگر مہدی کا آنا مسیح ابن مریم کے زمانہ کے لیے ایک لازم غیر منفک ہوتا، اور مسیح کے سلسلہ ظہور میں داخل ہوتا،تو دو بزرگوار شیخ اور امام حدیث کے یعنی حضرت محمد اسماعیل صاحب صحیح بخاری اور حضرت امام مسلم صاحب صحیح مسلم اپنی صحیحوں سے اس واقعہ کو خارج نہ رکھتے۔لیکن جس حالت میں انہوں نے اس زمانہ کا تمام نقشہ کھینچ کر آگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھ دیا اور حصر کے طور پر دعوی کر کے بتلا دیا کہ فلاں فلاں امر کا اس وقت ظہور ہو گا لیکن امام محمد مہدی کا نام تک بھی نہ لیا، پس اس سے سمجھا جاتا ہے کہ انہوں نے اپنی صحیح اور کامل تحقیقات کی رو سے ان حدیثوں کو صحیح نہیں سمجھا جو مسیح کے آنے کیساتھ مہدی کا آنا لازم اور غیر منفک ٹھہرا رہے ہیں۔

۲۔ حقیقت المہدی کے صفحہ ۹ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔

۳۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۸۵ پر مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:

میرا یہ دعوی نہیں ہے کہ میں وہ مہدی ہوں جو مصداق من ولد فاطمه و من عترتی وغیرہ ہے۔ بلکہ میرا دعوی تو مسیح موعود ہونے کا ہے اور مسیح موعود کیلئے کسی محدث کا قول نہیں کہ وہ بنی فاطمہ وغیرہ میں سے ہو گا۔

ہاں ساتھ اس کے جیسا کہ تمام محدثین کہتے ہیں (سراسر غلط ہے اور مسلمانوں کو دھوکا دینا ہے۔ حبیب اللہ) میں بھی کہتا ہوں کہ مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں تمام مجروح اور مخدوش ہیں اور ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔ اور جس قدر افتراء ان حدیثوں میں ہوا ہے کسی اور حدیث میں ایسا افتراء نہیں ہوا۔

۴۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۱۸۶ پر مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:

اکابر محدثین کا یہی مذہب ہے کہ مہدی کی حدیثیں سب مجروح ہیں اور مخدوش، بلکہ اکثر موضوع ہیں اور ایک ذرہ ان کا اعتبار نہیں۔

نوٹ: مرزا غلام احمد صاحب کی ان مندرجہ بالا تحریروں سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ مذہب تھا کہ

الف۔ حضرت مہدی موعود کے بارے میں جس قدر حدیثیں ہیں، تمام مجروح اور مخدوش ہیں۔

ب۔ ایک بھی ان میں سے صحیح نہیں۔

ج۔ مہدی کی حدیثیں سب مجروح اور مخدوش بلکہ اکثر موضوع ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

د۔ ایک ذرہ ان کا اعتبار نہیں۔

پس مرزا صاحب قادیانی کا مہدی موعود ہونے کا دعوی کرنا اور اس پر حدیثیں پیش کرنا سراسر غلط ہے۔

واضح ہو کہ جو روایت مرزا غلام احمد صاحب نے شہادۃ القرآن کے صفحہ ۴۰ پر بحوالہ صحیح بخاری درج کی ہے وہ روایت صحیح بخاری میں نہیں ہے۔ مرزا صاحب قادیانی صحیح بخاری کا نام لے کر مسلمانوں کو مغالطہ دے رہے ہیں۔

مطالبہ حبیب:

اول: حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب سے ایسی مرفوع متصل صحیح روایت نکال کر دکھائیں جس میں لکھا ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سورج گرہن مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا۔

دوم: حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب سے ایسی مرفوع یا موقوف صحیح روایت نکال کر دکھلائیں جس میں لکھا ہو کہ مہدی کے وقت میں تیرہ رمضان کو چاند گرہن اور اٹھائیس رمضان کو سورج گرہن دو مرتبہ واقع ہوں گے۔

سوم: حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب سے ایسی مرفوع متصل صحیح روایت نکال کر دکھلائے جس میں لکھا ہو کہ مہدی کدعہ نامی گاؤں سے ظاہر ہوگا۔

تینوں سوالوں کے جوابات پر انعام کا وعدہ کرتا ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۲۴ء مطابق ۳ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۱۱ ص ۴۔۵)

اثبات حیات المسیح بنص صریح صحیح

مولوی ابوسعید محمد شریف قریشیؒ ٹاہلیانوالوی لکھتے ہیں:

بلا شبہ تمام مسلمانوں کے نزدیک اصول دین دو ہی چیزوں پر موقوف ہے جو من جانب اللہ ہونے میں یکساں اور مسلمانوں کی تمام ضروریات مذہبی کا مخزن ہیں اور وہ کتاب اللہ و سنت نبویہ ﷺ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح ماسوائے رب العالمین کے اورکوئی ہستی خالق مخلوقات نہیں اور یقیناً ہوبھی نہیں سکتی، بالکل اسی طرح بعد خاتم النبیین آنحضرت ﷺ کے کوئی بشر نہیں ہوا اور نہ ہوگا جسکی زبان ترجمان شریعت ہو۔

اس کے واسطہ سے امت محمدیہ کی رشد و ہدایت کے لئے علیم الکل کی طرف سے احکام نازل ہوں۔ اوران احکام کی پیروی بلا تقویت نص صریح (آیت یا حدیث) بغیر چون و چرا مسلمانوں پر واجب ہوسکے۔

از منہ گذشتہ (جس میں قرون اولی ثلاثہ) کیا، کیا زمانہ موجودہ و مابعد میں کوئی بشر یقینی طور پر اپنی زبان دماغ اورفہم پر بعثت محمدیہ سے لے کر قیامت تک ایسی شہادت پیش نہیں کرسکتا جس کے کلام پر نطق وحی تشریعی کا اطلاق ہوکر اسکے فرمودہ ومعمولہ کو مرتبہ اتباع مل سکے۔

تو پھر اگر کوئی شخص ان دو چیزوں (کتاب وسنت) کے علاوہ اپنی درایت محض (جس پر خطا وصواب ہر دو کا اطلاق یقینی ہے، اور صحت بھی قطعی نہیں) کو مرتبہ وجوب دے کر مسلمانوں کو اس کی دعوت دے اور کہے کہ:

اے مسلمانو! اگر تم میرے اس حکم کی مخالفت کروگے تو تم مسلمان نہیں، اور تمہارا یہ انکار خدا ورسول کا انکار ہے۔

ناظرین خود اندازہ لگالیں کہ ایسا کہنے میں وہ شخص کہاں تک سچا ہے۔

مذکورہ بالا بیان اس امر کا شاہد ہے کہ مذہب اسلام کے اصل الاصول صرف قرآن وحدیث ہی ہیں اور ہوسکتے ہیں۔ اور جو مسئلہ نص قرآنی سے ثابت ہو، اس کا منکر کافر ہے۔ پھر جو مسئلہ بنص حدیثیہ واضح ہو، اس کا انکار بھی مثل انکارِ قرآن ہے۔ کیونکہ کلام خدا ہونے میں ہر دو مساوی ہیں۔

علمائے اصول اس پر بھی متفق ہیں کہ عبارۃ النص سے اشارۃ النص مقدم ہوتا ہے۔ پس انہیں اصول کو لے کر اب ہم مسئلہ حیات و وفات مسیح (جو مابین گروہ مرزائیہ اورامت محمدیہ عظیم الشان اختلاف کا باعث بن رہا ہے) پر تنقید کرتے ہیں و هو هذا

چونکہ بنص قرآنی صریحاً نہ تو مرزائی حضرت مسیح کو مردہ ثابت کرسکے ہیں، نہ خود جناب مرزا صاحب قادیانی سے ایسا ہوسکا۔ اسی طرح علماء محمدی بھی بنص قرآنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(جس میں یہ مذکور ہو کہ حضرت مسیح زندہ ہیں) نہیں منوا سکے۔ باقی رہی احادیث صحیحہ ان سے مرزائی لوگ، حضرت عیسی بن مریم کا مرنا قبل از قرب قیامت ثابت کرنے سے عاجز ہیں۔ برخلاف ان کے بنص احادیث صحیح بعبارت صریح مسلمان ساڑھے تیرہ سو سال سے حیات مسیح ونزول من السماء وغیرہ ثابت کر رہے ہیں۔ منجملہ ان احادیث مثبت حیات کے صرف دو تین ہدیہ ناظرین ہیں۔

اول مشکوۃ المصابیح باب نزول المسیح میں ہے:

ینزل عیسی ابن مریم الی الارض فیتزوج و یولد له یمکث خمساً و اربعین سنة ثم یموت فید فن معی فی قبری فاقوم انا وعیسی بن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر

(یعنی بقول نبی ﷺ حضرت عیسی ابن مریم زمین کی طرف اتریں گے اور بیاہ کریں گے۔ ان کی اولاد بھی ہوگی ۴۵ سال گذار کر مریں گے اور وہ میرے مقبرے میں دفن ہو کر قیامت کے دن عمر اور ابو بکر کے درمیان میں اٹھیں گے)

۲۔ینزل اخی عیسی ابن مریم من السماء۔ (کنز العمال)۔

(یعنی فرمایا رسول خدا ﷺ نے، میرا بھائی عیسی بن مریم (قرب قیامت) آسمان سے اتریگا)

۳۔کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء فیکم

(تمہاری اس وقت کیا اچھی حالت ہوگی جب عیسی ابن مریم تم میں آسمان سے اترے گا)

ان ہر سہ شہادات مشہورہ کے علاوہ بعض روایتوں میں تو جائے نزول مقام احرام وغیرہ بالتصریح مذکور ہے۔

پس ہم نے اپنا دعوی حیات مسیح قبل از قیامت نزول السماء نص صریح سے ثابت کر دیا۔ منجملہ ان وجوہات کے جن کی بنا پر علمائے اسلام مرزائیہ کو ملت اسلامیہ سے خارج کرتے ہیں ایک یہ وجہ ہے جو مبنی بر استدلال، اجتہاد و اشارات نہیں بلکہ بعبارت صریح صحیح ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۲۴ء مطابق ۳ جمادی الآخر ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۱۱ ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی امت کوالارم: رسالہ شہادات مرزا

اکتوبر (۱۹۲۳ء) میں شائع ہوا تھا جس میں دس شہادتوں سے مرزا صاحب کی تکذیب کی گئی ہے۔ اور جواب پر بفیصلہ منصف ایک ہزار روپئہ انعامی رقم امپیریئل بنک امرتسر میں جمع کرا دینے کا اعلان ہو چکا ہے۔ مدت جواب چھ ماہ رکھی گئی ہے۔ تین مہینے ہو چکے ہیں۔ لہذا قادیانی امت کو (قادیانی پارٹی ہو یا لاہوری) الارم (اعلان) کیا جاتا ہے کہ نصف میعاد گذر چکی ہے جواب دینے سے غفلت نہ آ جائے۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۲۴ء، مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱۲ ص ۱۳)

مرزائیت سے توبہ

حاجی عبدالغنی بٹالوی نے ایک تحریر بھیجی ہے جس میں بدست خطی مرید احمد صاحب بی اے ولد میاں نبی بخش مرحوم ساکن بٹالہ متصل قادیان اعلان ہے کہ میں نے جو ۲۷ کو قادیان میں بیعت کی تھی۔ میں اس سے توبہ کرتا ہوں۔ الحمد للہ (اہل حدیث ۱۸۔ جنوری ۱۹۲۴ء، مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱۲ ص ۱۳)

بس معترضین کا منہ بند کر دیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مخالف آج تک کئی قسم کے اعتراضات ان پر کرتے رہے۔ منجملہ ان کے ایک اعتراض یہ بھی ہوتا تھا کہ فلاں حدیث جو مرزا صاحب نے اپنی دلیل میں لکھی ہے وہ کہاں ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے لکھا ہے:

صحیح بخاری میں حدیث آئی ہے کہ جب حضرت مہدی ظہور کریں گے تو آواز آئے گی ھذا خلیفۃ اللہ المھدی۔

حالانکہ یہ صحیح بخاری میں نہیں ہے۔

اسی قسم کی اور کئی ایک حدیثوں کے نام مرزا غلام احمد قادیانی لیا کرتے تھے جن پر علماء اسلام کی طرف سے استفسارات ہوتے تھے کہ یہ حدیث کہاں ہے؟

اس کا ایک جواب تو مرزا صاحب نے خود ہی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر دیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

میں چونکہ مسیح موعود ہوں جس کی بابت حدیث شریف میں حکم کا لفظ آیا ہے۔ حکم جو حکم دے وہ ناطق ہوگا۔ چاہے ہزار حدیث کو جھوٹی قرار دے کیونکہ وہ خدا کی طرف سے آئے گا۔

یہ جواب بھی اپنے اندر ایک لطافت رکھتا تھا، مگر آج جو قادیان سے دوسرا جواب شائع ہوا ہے وہ لطیف تر اور ایسا ہے کہ ہمیشہ کیلئے اس نے مخالفوں کا منہ بند کر دیا امرتسر سے ایک اشتہار شائع ہوا تھا جس میں سائل نے لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اگست ۱۹۰۷ء میں ایک اشتہار میں دیا تھا کہ:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔

مرزائی صاحبان مہربانی کر کے اس حدیث کا پتہ نشان بتا دیں کہ کہاں اور کس کتاب میں ہے۔

اس صاف اور سیدھے سوال کا جواب ناظرین کی رائے میں تو یہی ہونا چاہیے کہ فلاں کتاب کے فلاں باب میں یہ حدیث ہے۔ اگر یہ جواب نہیں تو جواب ہی نہیں۔ مگر قادیانی امت ایسا جواب دے، تو پھر اور لوگوں سے ان کو برتری کیا ہو۔ مجدد کی تجدید کا ان میں اثر ہی کیا ہو۔ چنانچہ انہوں نے اس کا اصولی اور معقولی جواب دیا کہ مخالف سے مخالف بھی ہمیشہ کیلئے چپ ہو جائیں۔ چنانچہ مجیب کے الفاظ یہ ہیں:

یاد رہے کہ اولیاء اللہ کی شان ہے کہ ان کو بہت سی احادیث براہ راست آنحضرت ﷺ سے معلوم ہوا کرتی ہیں اور وہ بعض احادیث کو صحیح ٹھہراتے ہیں جن کو لوگ موضوع قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح وہ بعض احادیث کو موضوع ٹھہراتے ہیں جن کو لوگ صحیح سمجھتے ہیں پس حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کا فرمانا:

اور مجھے معلوم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے ..الخ،

اس بات کو مستلزم نہیں کہ ہم یہ روایت کتب احادیث سے نکال کر دکھائیں

(ریویو آف ریلی جنز۔ جنوری ۱۹۲۴ء۔ ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: مرزا جی کے امرتسری سیالکوٹی حیدر آبادی وغیرہ مخالفو! دیکھانہ یہ ہے اعجاز مسیح، بس جاؤ اور ہمیشہ کیلئے خاموش ہو جاؤ۔

مرزائی مجیب کے اس دعوی کی دلیل پوچھو گے اور کچھ اور سنو گے پس بہتر ہے کہ

لب ببند و چشم بند و گوش بند
گر نہ بینی سرّ حق بر من بخند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۲۴ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱۳ ص ۱-۲)

(لاہوریوں کے پیغام صلح میں بھی اس موضوع پر ایک مضمون شائع ہوا جو درج ذیل ہے: بہاء

وبا کے متعلق حدیث

مولوی ثناء اللہ نام کو تو اہل حدیث ہیں اور اہل حدیث اخبار کے اڈیٹر لیکن ان کی حدیث دانی کا یہ حال ہے کہ آئے دن ہم سے بعض ایسی احادیث کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو صاف طور پر کتب احادیث میں موجود ہیں اور حضرت مسیح موعود نے کسی کتاب یا اشتہار میں ان کا مطلب ومفہوم لکھا ہے۔

گذشتہ سے پیوستہ سال مولوی فاضل نے ایک حدیث میں دجال کی بجائے رجال کا لفظ پڑھا اور خود اپنے ہاتھ سے اپنی علمی پردہ دری کی۔ اب ہم سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اگست ۱۹۰۷ء میں ایک اشتہار دیا تھا کہ:

> آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کسی شہر میں وبا نازل ہو تو اس شہر کے لوگوں کو چاہیے کہ بلا توقف اس شہر کو چھوڑ دیں۔

اہل حدیث کے مولوی فاضل اڈیٹر کی خواہش ہے کہ ہم وہ حدیث دکھائیں جہاں آنحضرت ﷺ نے ایسا فرمایا ہو۔ تعجب ہے اہل حدیث وہ کہلائیں اور حدیث کا سبق ہم سے پڑھیں۔ بہر حال ان کی اس خواہش کو پورا کرنے سے ہمیں دریغ نہیں۔ بشرطیکہ انہیں کم از کم اس قدر علم ہو کہ احادیث میں جو روایات مذکور ہیں وہ بالمعنی ہیں باللفظ نہیں۔ اور انہی راویوں کی تقلید میں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بھی بعض مقامات پر احادیث کے اصل الفاظ کا ترجمہ نہیں دیا بلکہ ان کے مطلب ومفہوم کو روایت کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے مندرجہ بالا الفاظ ذیل کی حدیث کے منشاء کو صاف طور پر بیان کر رہے ہیں

عن یحی بن عبد الله بن بجیر قال اخبرنی من سمع قروة ابن مسیك یقول رسول الله ﷺ عند نا ارض یقال لما ابین و هی ارض ریغنا و میر تنا و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان و باء ها شد ید فقال دعهاعنك فان من القسوف التلف ، (مشكوة كتاب الفال و الطيرة)

(یحیٰ بن عبداللہ بن بحیر سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ ایک شخص نے جو فروہ بن مسیک سے سن چکا تھا مجھے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ سے کہتا تھا یا رسول اللہ ہمارے قریب ایک زمین ہے جس کا نام مابین ہے اور وہ زراعت اور غلہ کی زمین ہے اور اس کی وبا بہت سخت ہے۔ آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دو کیونکہ وبا زدہ زمین کی قربت میں ہلاکت ہے)۔

کیا یہ الفاظ صاف طور پر اسی مطلب کو بیان نہیں کرتے جس کا ذکر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا ہے کیا ان دونوں روایات کے مفہوم میں کوئی فرق ہے۔

حیرت ہے مامور من اللہ کی مخالفت نے ان لوگوں کو کہاں تک پہنچا دیا ہے کہ جس بات پر مخالفانہ قلم اٹھاتے ہیں، وہیں ان کی علمیت انہیں جواب دے دیتی ہے، اور صاف اور کھلی باتیں بھی ان کو نظر نہیں آتیں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۰ فروری ۱۹۲۴ء ص ۳)

عروۃ الوثقی در بیان بشارات احمد مجتبی

بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک نہر اپر باری دوآب امرتسر لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں ہے:

و اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول الله الیکم مصدقا لما بین یدی من التوراة و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد فلمّا جاء هم بالبیّنات قالوا هذا سحر مبین ۔ (سورہ الصّف)۔ (ترجمہ: اور جس وقت کہا حضرت عیسیٰ نے اے بنی اسرائیل تحقیق میں نبی خدا کا ہوں تمہاری طرف ماننے والا واسطے اس چیز کے کہ آگے میرے ہے توراۃ سے اور خوش خبری دینے والا ساتھ ایک پیغمبر کے کہ آوے گا پیچھے میرے نام اس کا احمد ہے۔ پس جب آیا ان کے پاس وہ پیغمبر ساتھ دلیلوں ظاہر کے، انہوں نے کہا یہ جادو ہے ظاہر)۔

عقیدہ میاں محمود خلیفہ قادیانی

مرزا محمود اپنی کتاب انوار خلافت طبع دسمبر ۱۹۱۴ء میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے متعلق ہے اور احمد یہی ہیں۔ لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا لفظ جو قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے متعلق ہی ہے۔ (انوار خلافت: ص ۱۸)

ان آیات میں احمد کا اصل مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) ہی ہیں۔ (انوار خلافت۔ص ۲۰)

اس آیت کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) ہی ہیں۔

(انوار خلافت۔ص۔۲۱)

اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے۔ (مرزا غلام احمد قادیانی)۔ (انوار خلافت۔ص ۲۳)

اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔ (انوار خلافت۔ص ۳۳)

اس کے اصل مصداق حضرت مسیح موعود (غلام احمد قادیانی) ہی ہیں۔

(انوار خلافت۔ص ۳۷)

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) ہی احمد تھے اور آپ ہی کی نسبت اس آیت میں خبر دی گئی تھی۔ (انوار خلافت۔ص ۳۹)

دلیل قادیانی

باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے، آپ پر یہ پیش گوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہو سکتی تھی کہ آپ نے خود فرما دیا ہوتا کہ اس آیت میں جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں، لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ نہ سچی، نہ جھوٹی، نہ وضعی، نہ قوی، نہ ضعیف، نہ مرفوع، نہ مرسل، کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مصداق اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔ (انوار خلافت۔ص ۲۳)

بابو حبیب اللہ صاحب فرماتے ہیں:

میرا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم کی زبانی جس احمد نام والے پیغمبر کی نسبت خوش خبری دی گئی تھی وہ نبی حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔

دلیل نمبر ۱

مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷۔۱۲۸، مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۲۳۲، ۲۳۳، مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۷، اشعۃ اللمعات ج.. صفحہ ۴۹۹، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۴۹۳، تفسیر ابن جریر جلد ا صفحہ ۴۱۴، مسند احمد جلد ۵ صفحہ ۲۶۲، ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۴۴۹، درمنثور جلد ا صفحہ ۱۳۹، در منثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۳۔۲۱۴، ترجمان القرآن جلد ا صفحہ ۱۶۱، ۱۶۸، ۱۶۹، ترجمان القرآن جلد ۱۵ صفحہ ۳۹۶، خصائص الکبری جلد ا صفحہ ۴، ۹، ۴۵، ۴۶، کتاب الشفاء جلد ا صفحہ ۱۰۲۔۱۰۳، شرح الشفاء جلد ا صفحہ ۳۷۱۔۳۷۳، مواھب اللدنیہ جلد اول کے صفحہ ۲۰ و ۲۲ پر لکھا ہے:

روایت ہے حضرت ابی امامہؓ اور حضرت عرباضؓ بن ساریہ سے کہ انہوں نے نقل کی حضرت پیغمبر خدا ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا:

تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا درحالیکہ حضرت آدمؑ البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں۔

اور اب خبر دوں میں تم کو ساتھ اول امر اپنے کہ کہ وہ دعا حضرت ابراہیمؑ کی ہوں

اور خوش خبری حضرت عیسیٰؑ کی ہوں

اور خواب اپنی ماں کا ہوں کہ دیکھا انہوں نے کہ تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے لئے ایک نور کہ روشن ہوئے ان کے لئے انوار سے محل ملک شام کے۔

دلیل نمبر ۲

تفسیر ابن جریر جلد اول صفحہ ۳۳۱، تفسیر درمنثور جلد ا صفحہ ۹۱ پر لکھا ہے:

سأل النبی ﷺ الیھود فقال اسألکم بکتابکم الذی تقرؤن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هل تجدو نه قد بشر بی عیسی ان یأ تیکم رسول ا سمه احمد۔ فقا لوا اللهم و جد ناك فی کتا بنا ،و لکنا کر هناك، لانك تستحل ا لاموا ل و تهر یق الد ماء فا نزل الله من کا ن عدو ا لله و ملا ئکته و رسله.. ا لآ یه۔

(یعنی یہودیوں نے آنحضرتﷺ کے سامنے اقرار کیا کہ آپﷺ کا نام پہلی کتابوں میں احمد لکھا ہے)

مغالطہ خلیفہ قادیانی

مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان اپنے رسالہ القول الفصل طبع ۱۹۱۵ء کے صفحہ ۳۰ پر لکھتے ہیں:

اگر آنحضرتﷺ اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرماتے تو بھی کوئی بات تھی لیکن آپ نے نہیں فرمایا کہ یہ آیت مجھ پر چسپاں ہوتی ہے۔ بلکہ یہ فرمایا کہ انا بشارة عیسی میں عیسیٰؑ کی بشارت ہوں۔ اور اس میں کیا شک ہے کہ حضرت مسیح نے دو خبریں دی تھیں۔ ایک اپنی دوبارہ بعثت کی اور ایک عظیم الشان نبی کی جسے، وہ نبی، کر کے پکارا ہے۔ اور ہمارے آنحضرتﷺ ،وہ نبی، تھے۔

بابو حبیب اللہؒ صاحب فرماتے ہیں کہ:

جواباً عرض ہے کہ اس جگہ خلیفہ (مرزا محمود احمد قادیانی) صاحب کا فرمانا (کہ حضرت مسیح نے دو خبریں دی تھیں۔ ایک اپنی دوبارہ بعثت کی اور ایک عظیم الشان نبی کی جسے، وہ نبی، کر کے پکارا ہے) سراسر دھوکہ اور مغالطہ دینا ہے کیونکہ عظیم الشان پیغمبر (وہ نبی) کے آنے کی خوش خبری حضرت مسیح نے نہیں دی تھی بلکہ حضرت موسیٰؑ نے دی تھی۔ انجیل یوحنا باب اول ورس ۱۹ تا ۲۳ میں ہے:

اور یوحنا کی گواہی یہ تھی جب کہ یہودیوں نے یروشلم سے کاہنوں اور لاویوں کو بھیجا کہ اس سے پوچھیں کہ تو کون ہے اور اس نے اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ میں مسیح نہیں ہوں۔ تب انہوں نے اس سے پوچھا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورکون ہے، کیا تو الیاس ہے۔اس نے کہا میں نہیں ہوں۔پس آیا تو، وہ نبی ، ہے۔اس نے جواب دیا نہیں۔تب انہوں نے اس سے کہا کہ تو کون ہے تا کہ ہم انہیں جنہوں نے ہم کو بھیجا ہے کوئی جواب دیں۔تو اپنے حق میں کیا کہتا ہے۔اس نے کہا کہ میں جیسا یسعیاہ نبی نے کہا بیابان میں ایک پکار نے والے کی آواز ہوں کہ تم خداوند کی راہ درست کرو۔

ان آیات میں جس عظیم الشان پیغمبر، وہ نبی، کا ذکر آیا ہے وہ مثیل موسیٰ کلیم اللہ ہے اوراس کے آنے کی بشارت حضرت موسیٰؑ نے دی تھی۔دیکھو توریت کا پانچواں حصہ۔باب ۱۸۔ورس ۱۵ تا ۲۲۔

پس میاں محمود احمد صاحب قادیانی کے الفاظ مندرجہ القول الفصل صفحہ ۳۰ صحیح نہیں ہیں بلکہ آپ نے مطلب نکالنے کے لئے مسلمانوں کو مغالطہ دیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۲۴ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱۳ ص ۲۔۳)

(توریت کی مشارالیہ آیات انگریزی عبارت میں درج ذیل ہیں۔بہاء

The Lord thy God will raise up unto thee a, Prophet from the midst of thee of thy brethren like unto me; unto him ye shall hearken;

According to all that thou desiredst of the lord thy God in Hor-eb in the day of assembly, saying, Let me not hear again the voice of Lord my God, neither let me see this great fire any more, that I die not.

And the Lord said unto me, They have well spoken that which they have spoken

I will raise them up a Prophet from among their brethren, like unto thee, and will put my words in his mouth; and he shall speak unto them all that I shall command him.

And it shall come to pass, that whosoever will not hearken unto my words which he shall speak in my name, I will require it of him.

But the Prophet, which shall presume to speak a word in my name,

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

which I have not commanded him to speak, or that shall speak in the name of other gods, even that prophet shall die.

And if thou say in thine heart, How shall we know the word which the Lord hath not spoken?

When, a prophet speaketh in the name of the Lord, if the thing follow not, nor come to pass, that is the thing which the Lord hath not spoken, but the prophet hath spoken it presumptuously: thou shall not be afraid of him. (Deuteronomy , 18: 15-22)

قادیانی قلعہ پر دوطرف سے بمب

نبوت قادیان سے ضلع سیالکوٹ میں چلی گئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں آیا ہے کہ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام دمشق میں اتریں گے (سنن ترمذی)

جناب مرزا صاحب قادیانی نے جب دعویٰ مسیحیت کیا تو اس حدیث پر نظر ہوئی۔ مخالفوں کی طرف سے پیہم سوال پر سوال ہوتے تھے کہ آپ اگر مسیح موعود ہیں تو دمشق میں کیوں پیدا یا نازل نہیں ہوئے؟

اس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا:

دمشق یزیدیوں کا دارالخلافہ ہے۔ اس لئے دمشق سے مراد وہ بستی ہے جہاں یزیدی لوگ یعنی سخت دل رہتے ہوں۔ چنانچہ قادیان کے لوگ ایسے ہی یزیدی ہیں۔ لہذا میں قادیان میں پیدا ہوا جو یزیدی الطبع لوگوں کی بستی ہونے کی وجہ سے گویا دمشق ہے۔ (ازالہ اوہام)

ہمارا ماتھا اسی روز ٹھنکا تھا کہ اب قادیان کی چھل پہل چند روزہ ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ اسلام بتا رہی ہے کہ دمشق والوں نے جب خلافت کی قدر نہ کی تو خلافت وہاں سے منتقل ہو کر بغداد میں چلی گئی۔ان قادیانی یزیدیوں کی بے قدری سے خدا جانے مرزائی نبوت کہاں منتقل ہوگی۔

آخر وہ منحوس وقت بھی ہم نے دیکھا اور سنا کہ نبوت قادیان سے منتقل ہو کر ضلع سیالکوٹ میں چلی گئی جو دراصل قادیانیوں کی ناشکری کی غالباً سزا ہے۔ضلع سیالکوٹ کے موضع معراجکے تحصیل پسرور میں ایک شخص نبی بخش ملقب یوسف موعود نبی اللہ موسیٰ عیسیٰ روح اللہ پیدا ہوا ہے جس نے چند اشتہارات دیئے ہیں جن میں وہ بار بار لکھتا ہے کہ:

> خدا نے مجھے بار بار مخاطب کر کے فرمایا ہے کہ نبوت کا تاج تیرے سر پر رکھا گیا ہے تو ہوشیار ہو جا خبردار تبلیغ اور اصلاح کا کام تیرے ذمہ لگایا گیا۔

اس تبلیغ کا خاص خطاب جماعت احمدیہ کی طرف کیا ہے، چنانچہ اسکے طولانی اشتہار میں یہ الفاظ خاص قابل توجہ ہیں:

> احمدی جماعت کو ان کے نفس سرکش نے حق کی طرف سے ان کو روک لیا ہے اور احمدی جماعت دنیا کو کہہ رہی ہے کہ جو زمانہ کے مامور پر ایمان نہیں لاتا وہ جہالت کی موت مرتا ہے اب اس وقت آپ بھی اس زمانہ کے رسول کا (یعنی میرا یوسف موعود کا) انکار کر رہے ہیں سو آپ بھی اس پر غور کریں موت کے بعد آپ کا انکار رسالت سے کیا حال ہوگا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ دیکھئے قادیانی امت (محمودی اور پیغامی) اس کا کیا جواب دیتی ہے۔

دوسرا حملہ:

قادیانیوں پر دوسرا حملہ اٹاوہ سے ہوا ہے جسکے حملہ آور کوئی صاحب پرشوتم دیوست دھاری ہیں جو اپنے نام کے ساتھ مامور من اللہ لکھتے ہیں۔ان کو بھی الہام کا دعوی ہے۔انہوں نے ایک رسالہ حیات وممات مسیح احمدیوں کی خاص اصلاح میں لکھا۔ان کا روئے سخن بھی قادیانی امت کی طرف ہے۔بات بھی یہی ہے کہ ہاتھی کی ٹکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاتھی ہی پر سجتی ہے۔ الہامی کا مقابلہ الہامیوں ہی سے ہونا چاہیے۔

صاحب موصوف جناب مرزا صاحب قادیانی کی نسبت اس رسالہ میں جو رائے دیتے ہیں، وہ درج ذیل ہے:

مرزا صاحب نے دین اسلام میں ایک رخنہ پیدا کر دیا جو اسلامی تعلیم کے خلاف ہے ہمیشہ سے سنت الٰہی ہے کہ ہادی اور مامور کے آنے کے بعد زمانہ میں امن وامان علم وفضل کو ترقی ہوتی ہے چنانچہ پیغمبر آخرالزمان محمد ﷺ کے بعد جہل کی تاریکی غائب ہوگئی اور دنیا میں علم وفضل کی ابتداء ہوئی اور زمانہ ترقی کرنے لگا مگر جناب مرزا صاحب کی آمد کے چند سال ہی کے بعد امن وامان مفقود ہو جاتا ہے اور بیت اللہ تک تثلیث کے سایہ میں آجاتے ہیں اے کاش کہ جناب مرزا صاحب حیات ہوتے تو ان کو معلوم ہوتا کہ ان کی آمد سے کسر صلیب ہوئی یا غلبہ صلیب۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰؑ کا قول کیسا صحیح ہے درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔ اس سنہرے اصول سے ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آنے اور جانے پر غور کریں تو بیساختہ ہمارے منہ سے یہ شعر نکلتا ہے

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نامرادی کے موضوع پر ہم بارہا مضامین لکھ چکے ہیں اس لئے یہاں صرف پرشوتم جی کی رائے نقل کرنے پر کفایت کرتے ہیں دیکھئے مرزائی امت ان کو کیا جواب دیتی ہے۔

احمدی جماعت کی دونوں پارٹیاں اگر ہماری سنیں تو فوراً ان دونوں کو مباہلہ کی دعوت دے کر امرتسر بلائیں کیونکہ امرتسر ہی وہ مقام ہے جہاں جناب مرزا صاحب قادیانی کا مباہلہ ہوا تھا۔

امرتسر بلا کر دونوں مدعیوں سے میاں محمود احمد اور مولوی محمد علی لاہوری مباہلہ کریں۔ دونوں میں جو فتح پائے گا ہم اس کو غالب سمجھیں گے۔ بس اس کے سوا فیصلہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی صورت نہیں

احمدی ممبرو! جلدی کرو

سرِ چشمہ شاید گرفتن بمیل

چو پر شگ نشاید گذشتن بہ پیل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۲۴ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱۴ ص ۱۔۲)

متنبّیء قادیان

اس میں کچھ شک نہیں کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے دعوی نبوت کیا اور اسی دعوی کی بناپر قادیانی پارٹی کو مسلمان تعلیم مرزا کی حقیقی مبلغ خیال کرتی ہے۔ چنانچہ جس کو شک ہو وہ رپورٹ سالانہ جلسہ قادیان الفضل مجریہ ۴ جنوری ۱۹۲۴ء میں ملاحظہ کرے۔ جناب مولوی سرور شاہ صاحب مرزائی نے اپنی تقریر میں مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کو مسیح موعود اور نبی ثابت کرتے ہوئے محمدی مسلمانوں کو بھی مغالطہ میں ڈالنے کی کوشش کی ہے جس کا انکشاف ہدیہ ناظرین کرنے کے لئے یہ چند سطور تحریر ہیں۔ فرماتے ہیں:

> ملا علی قاری شرح فقہ اکبر میں لکھتے ہیں کہ جو شخص کہے کہ مسیح موعود نبی نہ ہوں گے وہ کافر ہے اور شرح عقاید نسفی کے صفحہ ۴۴۶ میں لکھا ہے لا نبی بعدی کا مطلب یہ ہے کہ وہ تابع شریعت محمدیہ ہوگا، نہ ناسخ شریعت محمدیہ۔
>
> (الفضل قادیان ۴ جنوری ۱۹۲۴ء)

ناظرین! حضرت مسیح موعود کے متعلق ہمارا ایمان بالکل وہی ہے جو رسول خدا نے ہمیں سکھایا ہے اور وہ احادیث نبویہ صحیحہ میں بعبارۃ النص یوں مرقوم ہے کہ

> حضرت عیسی ابن مریم (جو قبل بعثت محمدیہ نبی بنائے گئے ہیں ان کو بعد محمد ﷺ کوئی جدید نبوت نہ بخشی جائے گی لہذا خاتم النبیین بمعنی آخری نبی میں بھی کسی قسم کا فرق وارد نہ ہوا) قبل قیامت زمانہ مہدی میں آسمان سے اتریں گے۔ بعد نکاح ان کے اولاد ہوگی۔ حج کریں گے پھر ۴۵ سال گذار کر مریں گے اور روضہ نبوی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدفون ہوں گے۔

بایں طریق جناب مرزا صاحب قادیانی، مسیح موعود تو نہ ہوئے۔

اب رہا یہ کہ مرزا صاحب نبی ہیں، سو یہ بھی غلط ہے کیونکہ شریعت بہر نوع مکمل ہو چکی ہے اور بعد آنحضرت ﷺ کسی جدید نبی کے آنے کی ضرورت ہی نہیں۔

امر سوم یہ کہ مرزا صاحب اپنی حیات میں تابع شریعت محمدیہ رہے اور انہوں نے احکام محمدیہ میں کوئی جدید امر نہیں نکالا جس کے سبب شریعت منسوخ ہوتی قابل غور ہے۔ لیکن مندرجہ ذیل امور سے پایا جاتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے شرع محمدی میں تنسیخ کا سلسلہ جاری کیا مگر عمر نے وفا نہ کی (جس سے آخری فیصلہ کا بمشیت ایزدی تحریر ہونا ثابت ہوتا ہے)

۱۔ جہاد بالسیف حرام ہے۔

۲۔ طاعونی مردے کا جنازہ بفاصلہ سو گز دور کھڑے ہو کر پڑھا جائے۔

۳۔ طاعونی مردے کو بلا غسل دفن کر دیا کرو۔

۴۔ انبیاء بھی جھوٹ بولتے رہے۔ مثلاً تین سو نبی نے جھوٹ بولا اور آپ (حضرت عیسیٰ) کو بھی قدرے جھوٹ کی عادت تھی۔ (ازالہ اوہام، ضمیمہ انجام آتھم)

ہم نہیں سمجھتے کہ مرزائی علماء کس طرح مرزا جی کو شریعت محمدیہ کا محرف اور ناسخ نہیں سمجھتے؟ اور نہ ہی مندرجہ بالا ارشادات مرزا کا ماخذ (آیت و حدیث) بتاتے ہیں۔ مرزائیو! مرزا صاحب کو اگر سچا کہتے ہو تو مرزا جی کے اس فرمان کا ثبوت دو:

ہمارے نبی ﷺ کے گیارہ بیٹے فوت ہوئے۔

خیر خواہ مرزائیہ: ابو سعید عفی عنہ خریدار اہل حدیث نمبر ۳۴۳۰۷

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۲۴ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱۴ ص ۲-۳)

قادیان میں بمب کا گولہ پھٹا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرتسر سے ایک اشتہار نکلا جس کا عنوان تھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمب کا گولہ

اس میں بڑے مرزا صاحب قادیانی پر چند اعتراض تھے۔اسی مناسبت سے اس اشتہار کا نام تھا: بمب کا گولہ۔

اس اشتہار کا جواب قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت جنوری ۱۹۲۴ء میں نکلا ہے۔اس اشتہار کے چند اعتراضات میں ایک اعتراض مرزا سلطان محمد (ناکح آسمانی منکوحہ مرزا صاحب) پر تھا، جس کے الفاظ یہ ہیں:

شہادۃ القرآن صفحہ ۸۱ پر (مرزا صاحب) لکھتے ہیں کہ مرزا احمد بیگ کا داماد میاں سلطان محمد ۱۸۹۴ء تک مر جائے گا اور اس کی بیوی میرے نکاح میں آئے گی۔

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ میں (مرزا صاحب) لکھتے ہیں کہ اگر پیش گوئی کی دوسری جز پوری نہ ہوئی تو میں ہر بد سے بدتر ٹھہروں گا۔

کیا احمد بیگ کا داماد مرزا کی زندگی میں مر گیا؟ کیا محمدی بیگم نکاح میں آئی

(ص ۱۰۔ ریویو آف ریلیجنز مذکور)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ

اعتراض کی اس عبارت پر پہلے تو مجیب نے یہ اعتراض کیا کہ:

افسوس کہ تمام صفحہ پر ۱۸۹۴ء کا لفظ تک نہیں (ص ۱۰۔ ریویو آف ریلیجنز مذکور)

ہم حیران ہیں کہ مجیب کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابوں سے ناواقف کہیں یا بددیانت سمجھیں۔پس مجیب اور اس کے حمایتی مرزا صاحب قادیانی کے فرمودہ کلمات سنیں، فرماتے ہیں:

مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد (مرزا سلطان محمد) کی موت کے متعلق پیش گوئی ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء میں قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ (صفحہ ۸۰ شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب)

ناظرین! ستمبر ۱۸۹۳ء میں جس واقعہ کو گیارہ مہینے رہ گئے ہوں اسکا زمان وقوع اگست ۱۸۹۴ء ہوگا، یا اس کے بعد۔معلوم نہیں قادیانی ہائی سکول کے ریاضی دان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استاد اورشاگرد اس بڑے سخت سوال کا کیا جواب دیں گے؟ عام طور پر تو یہی جواب ملے گا کہ ایسے واقعہ کا زمانہ قطعاً ۱۸۹۴ء ہے، پھر نہیں معلوم فاضل مجیب نے یہ کیا لکھ دیا کہ صفحہ مذکور پر نہیں۔

پس فاضل مجیب خود فیصلہ کریں کہ ہم ان کو مرزائی ہوکر مرزا صاحب کی تصنیفات سے بیخبر جانیں یا اخفاء حق کے جرم میں بددیانت۔ یہ فیصلہ انہی کے ہاتھ میں ۔اب سنئیے قادیانی مجیب کا جواب۔ لکھتے ہیں اور کیا خوب لکھتے ہیں:

احمد بیگ اور اس کے داماد دونوں کے متعلق پیش گوئی تھی اور تھی بھی وعیدی۔

چنانچہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں:

یہ پیش گوئی (احمد بیگ اور اس کے دماد کی پیش گوئی) بھی مشروط بشرائط تھی اور ضرور ہے کہ اس وقت تک اس کا دوسرا حصہ معرض توقف میں رہے جب تک کہ خداتعالی کی نظر میں اسباب نقض شرائط کے جمع ہوں (ایام الصلح اردوص ۹۰ حاشیہ)

اور پھر انجام آتھم صفحہ ۳۲ حاشیہ پر ہے کہ یہ پیش گوئی مشروط ہے

چنانچہ فرماتے ہیں:

اور ضرور ہے کہ یہ وعید کی موت اس (داماد احمد بیگ) سے تھمی رہی جب تک کہ وہ گھڑی آ جائے کہ اس کو بیباک کر دیوے اگر جلدی کرنا ہے تو اٹھو اور اسکو بے باک اور مکذب بناؤ اور اس سے اشتہار دلاؤ اور خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھو،

اور یوں بھی ہر وعیدی پیش گوئی مشروط بالتوبہ ہوتی ہے یعنی اگر کوئی شخص شرارت چھوڑ دے اور خداتعالی کی طرف جھک جائے تو وہ عذاب ٹل جاتا ہے جیسا کہ قوم یونس کے ساتھ ہوا کہ ان کی تضرع وتوبہ سے چالیس دن کا قطعی عذاب ٹل گیا۔ (ص ۱۰۔ ریویو آف ریلی جنز مذکور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس جواب کا خلاصہ یہ ہوا کہ سلطان محمد (ناکح آسمانی منکوحہ قادیانی) کی موت ۱۸۹۴ء سے اس لئے ملتوی ہوئی کہ وہ دل میں خوف زدہ ہوا تھا، اس لئے وعیدی پیش گوئی ملتوی ہوگئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں کسی لمبی چوڑی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔ ہم تو جناب مرزا صاحب قادیانی کے حرف حرف پر اعتقاد رکھتے ہیں۔ کسی ایرے غیرے کی باتوں پر کان نہیں لگاتے۔ کیونکہ یہ سب پیچھے ہیں اور مرزا صاحب قادیانی سب سے مقدم ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے ان آئے دن کے جھگڑوں کو دو جملوں میں چکا دیا ہے چنانچہ اسی کتاب انجام آتھم میں فرماتے ہیں:

> میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ (مرزا سلطان محمد) کی تقدیر مبرم ہے، اس کا انتظار کرو۔ اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوگی اور میری موت آجائے گی۔

یہ عبارت اگر چینی یا جاپانی زبان میں نہیں بلکہ ہندوستان کی عام زبان میں ہے، تو ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ اسکا مطلب یہی ہے اور بالکل یہی ہے کہ مرزا سلطان محمد کا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں مرجانا خدا کی تقدیر میں تقدیر مبرم (ان ٹل) بات ہے۔

تو کیا ہم پوچھ سکتے ہیں کہ مرزا سلطان محمد، مرزا غلام احمد صاحب نبی قادیان کی زندگی میں مر گیا؟ ذرہ قصبہ پٹی ضلع لاہور میں جا کر بچشم خود خود دیکھ لو کہ زندہ ہے، اور مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب مجسم دکھانے کو خدا جانے جب تک زندہ رہے گا اور احمدیوں کو بآواز بلند کہتا رہے گا

ثبت ست بر جریدہ ء عالم دوام ما

نوٹ: اس مسئلہ پر حیدر آباد میں ہمارا باقاعدہ تحریری مباحثہ ہوا تھا جو رسالہ کی صورت میں شائع ہے۔

قابل احمدی نامہ نگار کچھ کھسیانا سا ہو کر بقول: کھسیانی بلی کھمبے نوچے، بالفاظ مرزا صاحب قادیانی علماء معترضین کو کوستا ہوا لکھتا ہے:

> اے بطلان پرست علماء! کیا سلطان محمد کا آج تک زندہ رہنا اور تمہارا اس سے تکذیب مسیح موعود کا اشتہار نہ دلوا سکتا، حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی صداقت پر زبر دست دلیل نہیں؟ جب کہ حضرت مرزا صاحب (قادیانی) نے لکھ دیا تھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ تو آسان ہے احمد بیگ کے داماد سلطان محمد کو کہو کہ تکذیب کا اشتہار دے پھر اس کے بعد جو میعاد خدا تعالی مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کرے تو میں جھوٹا ہوں۔ (ص ۱۱۔ ریویو آف ریلی جنز مذکور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

علماء کا عقیدہ ہے کہ خدائی اشتہار انسانی اشتہار سے زیادہ مفید ہوتا ہے۔ اسی لئے قرآن مجید میں خدائی شہادت کو کافی کہا گیا ہے و کفی با للہ شہیداً

جب پیش گوئی کا مطلب بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہی آن ٹھہرا کہ مرزا سلطان محمد مذکور جناب مرزا صاحب قادیانی کی زندگی ہی میں مرے گا، نہ مرے تو مرزا صاحب قادیانی جھوٹے، پھر واقعہ کیا ہوا؟

جاؤ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بہشتی مقبرہ میں مزار مرزا پر کان لگا کر سنو، تو مزار سے تم کو یہ آواز آئے گی

کبھی تو شہیدوں کی قبروں پہ آؤ
یہ سب گھر تمہارے بسائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۲۴ء مطابق ۲ رجب ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱۵ ص ۱۔۲)

کیا مرزائی بھی ہندو ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے ہمارے برادران وطن کو ہندو کی تعریف پریشان کر رہی ہے۔ یہ پریشانی ان کی آج سنگھٹن کی تحریک کے زمانہ میں بہت زیادہ ہو گئی ہے کیونکہ ہندو سنگھٹن دو لفظوں سے مرکب ہے: ایک ہندو، دوسرا سنگھٹن۔

دوسرے لفظ کے معنی تو سب کو معلوم ہیں کہ اجتماع کے ہیں، مگر ہندو کے معنی آج تک حل نہیں ہوئے تھے۔ گذشتہ ایام میں سماج متر یہاں تک ترقی کر گئے تھے کہ ہندو کہلانا اپنے لئے ہتک جانتے تھے کیونکہ بقول ان کے لیڈر (لیکھ رام) کے ہندو کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی چور تھے ۔مگر آج جب انہی کو ہندو سنگھٹن کی ضرورت محسوس ہوئی تو ہندومہا سبھا بنارس نے بڑی محنت کے بعد ہندو کی تعریف یوں کی کہ ہنو وہ ہے جو ہندو کہلائے اور ہندوستان کے کسی گرو کا تابع ہو۔

منطقی اصول سے اس تعریف کو دیکھا جائے تو اصل تعریف اتنی ہے کہ ہندو وہ ہے جو ہند میں پیدا شدہ کسی گرو کا تابع ہو۔

بس اصل تعریف یہی ہے باقی رہا ہندو کہلانا، یہ اس تعریف کے اجزاء میں داخل کریں تو دور لازم آئے گا اسلئے یہ لفظ ہندو کی تعریف میں داخل نہیں۔

اب ہم دیکھتے ہیں کہ ہندو کی یہ تعریف کہ، ہندوستان کے کسی گرو کا تابع ہندو ہے، کہاں تک وسیع ہوسکتی ہے۔ہمیں اورتو کسی کی پرواہ نہیں،کوئی ہندو بنے یا سکھ، پرواہ ہے تو قادیانی امت کی ہے کہ یہ تعریف ان پر صادق آتی ہے،کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندوستان کے فرزند ہیں اس لئے ان کے اتباع اس تعریف کے مطابق ہندو ہوئے۔

دیکھئے احمدیہ امت اس تعریف پر کیا کہتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔فروری ۱۹۲۴ء مطابق ۲ رجب ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۱۵ ص ۱۱۔۱۲)

(لاہوری احمدیوں کی طرف سے جواباً ذیل کا مضمون شائع ہوا جو دراصلِ جواب سے جواب ہے۔ بہاء

کیا اہل حدیث ہندو ہیں

۸۔فروری ۱۹۲۴ء کے اخبار اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے ،کیا مرزائی بھی ہندو ہیں، کے عنوان سے لکھا ہے

ہندومہا سبھا بنارس نے بڑی محنت کے بعد ہندو کی تعریف یوں کی کہ ہندو وہ ہے جو ہندو کہلائے اور ہندوستان کے کسی گرو کا تابع ہو۔

اس پر مولوی فاضل صاحب لکھتے ہیں :

منطقی اصول سے اس تعریف کو دیکھا جائے تو اصل تعریف اتنی ہے کہ ہندو وہ ہے جو ہند میں پیدا شدہ کسی گرو کا تابع ہو۔بس اصل تعریف یہی ہے۔باقی رہا ہندو کہلانا یہ اس تعریف کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجزاء میں داخل کریں، تو دور لازم آئے گا اس لئے یہ لفظ ہندو کی تعریف میں داخل نہیں۔

اور اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ:

ہمیں اور تو کسی کی پرواہ نہیں کوئی ہندو بنے یا سکھ پرواہ ہے تو قادیانی امت کی ہے کہ یہ تعریف ان پر صادق آتی ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی ہندوستان کے فرزند ہیں اس لئے ان کے اتباع اس تعریف کے مطابق ہندو ہوئے۔

کیا عجیب استدلال ہے۔ تعریف، ہندو مہا سبھا بنارس، اس تعریف میں ایک شخص کا ہندو کہلانا ضروری ٹھہرائے اور اہل حدیث کے مولوی فاضل اڈیٹر اس شرط کو اپنی بات کے درست بنانے کے لئے حذف کر کے جماعت احمدیہ پر چسپاں کر دے۔ تیلی رے تیلی ترے سر پر کولہو۔ والی مثال ہوئی کہ بات بنے نہ بنے اس کو کسی نہ بنانا ہے اور صادقوں کا تمسخر اڑانا ہے۔

بہت اچھا ہم جناب مولانا کے خیال کو تسلیم کر کے مان لیتے ہیں کہ ہندو وہ ہے جو ہندوستان کے کسی پیدا شدہ گرو کا تابع ہو۔ لیکن کیا فرمائیں گے جناب مولانا ان اشخاص اور اس گروہ کے متعلق جو ہندوستان کے ایک شدہ گرو سید احمد بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا تابع ہو اور اس کا اپنا رہبر ومقتداء سمجھتا ہو۔

امید ہے کہ اہل حدیث مولوی فاضل اڈیٹر ذرا سوچ سمجھ کر اس کا جواب دے گا

(پیغام صلح لاہور ۱۳ فروری ۱۹۲۴ء ص ۳)

(یاد رہے کہ برصغیر کا کوئی اہل حدیث، حضرت سید احمد شہید بریلوی کو اپنے مسلک کا بانی نہیں سمجھتا۔ سید احمد شہید تو خود حنفی المسلک تھے۔ بہاء)

اسلام اور قادیان

مولانا محمد عبدالغفار الخیریؒ پھاٹک حبش خان دہلی سے لکھتے ہیں:

جناب رسول اللہ ﷺ نے ایک جماعت کی بنیاد ڈالی اور رفتہ رفتہ لوگوں کی عادت نافرمانی اور سرکشی کی ایسی اصلاح کی کہ پکے اور سچے فرمان برداروں کی ایک ایسی جماعت تیار ہوگئی کہ، جسکی مثالیں ہیں دنیا میں عنقا۔

اللہ تعالی نے جو اپنی مخلوق کی کل کیفیات سے پورا پورا واقف ہے، اور جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حکم سے یہ جماعت فرمان برداران قائم کی گئی تھی، بھلا کیونکر گوارا کر سکتا تھا کہ اس جماعت کو ادھورا چھوڑ دے۔اس نے کمال شفقت اور رحمت سے اپنے برگزیدہ بندے محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ رسول اللہ ﷺ پر نظام ترتیبی یعنی جماعت کے قوانین قواعد و ضوابط بتدریج نازل فرمائے جو قرآن مجید کی صورت میں ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہیں۔ چونکہ وہ احکام عمل کے لئے تھے، لہذا اپنے نبی ﷺ کو اعلیٰ نمونہ بنا کر پیش کیا ہر حکم الٰہی کی تشریح تفصیل اور طرز و طریق عمل کا پتہ کتب احادیث سے لگ سکتا ہے۔ جب ہر طرح نظام عمل کو مکمل کر دیا گیا اور ہر خوبی سے واقف اور ہر برائی سے آگاہ کر دیا گیا، جماعت کے شیرازہ کو بکھیرنے والی کمزور کرنے والی ہوا، اکھیڑنے والے مصائب کے سرچشمہ، تکالیف کے پیش خیمہ، سب بتا دیئے گئے اور صفات اعلیٰ کی ایک اولوالعزم جماعت المسلمین آئندہ نسلوں کے لئے نمونہ تیار ہو گئی، تو ارشاد ہوا کہ:

> آج ہم نے تمہارا دین مکمل کر کے اپنی نعمتوں کو (جو دنیا میں دی جا سکتی ہیں) ختم کر دیا اور وہ دین جو ہم نے تمہارے لئے پسند کیا وہ یہی اسلام ہے اللہ کے قوانین کو مضبوط پکڑ لو اور آپس میں فرقہ بندی نہ کرو۔

ادھر جناب رسول اللہ ﷺ نے (جن کو اللہ تعالیٰ نے خلق عظیم کے ساتھ بصیرت عظیم بھی دی تھی) ارشاد فرمایا کہ

> دیکھو جماعت سے منسلک رہنا کیونکہ جو جماعت سے علیحدہ ہوا، وہ دوزخ میں جا پڑے گا اور اس کو اسلام سے کوئی واسطہ یا تعلق نہ رہے گا۔

خلفاء راشدین تک تو پوری طرح اس پر عمل رہا۔اسکے بعد رفتہ رفتہ شیرازہ بکھرنے لگا۔اللہ جل و علاء نے جو قواعد اجتماع کے تلقین فرمائے تھے، محو ہونے لگے اور نفسانیت بڑھنے لگی۔آئندہ خلفاء، جو دراصل سلاطین تھے، آرام طلبی عیش پسندی کے شکار ہوئے۔ارکان مذہب کی حفاظت اور نگہداشت سے پہلو تہی کرنے لگے، تو علماء وقت نے اس کام کو اپنے اپنے ہاتھ میں لیا۔ چنانچہ حجاز میں امام مالکؒ، عراق میں امام ابو حنیفہؒ اور شام میں امام اوزاعیؒ وغیرھم اسی وجہ سے امام وقت و حصہ ملک کہلائے۔ یہاں سے اسلام کے دو ٹکڑے ہونے کی ابتداء پڑی۔ تنظیم جماعت اور سیاست خلفاء کے ہاتھ میں رہی، اور ارکان اسلام و فتاوی آئمہ کے پاس رہے۔علماء اور آئمہ مجتہدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ پاک نفس تھے خواہشات کے تابع نہ تھے ،نفسانیت سے کوسوں دور تھے، نیک نیتی سے اپنے اپنے طریق کے موافق خدمت اسلامی کرتے رہے، اور ہمیشہ فرقہ بندی سے اجتناب اور گریز کیا۔ خلفاء نے غضب یہ کیا کہ قوانین الٰہی کا بہت سا حصہ چھوڑ کر اپنے قوانین وضع کئے جس سے مسلمانوں میں حرص و آز کے شعلے بھڑکنے لگے۔

الناس علی دین ملو کھم لوگ بھی آرام طلب اور نفس پرست ہونے لگے جو ادبار اور تنزل اور نفاق کی اصلی جڑ ہے۔

چوتھی صدی ہجری تک سب مسلمان، مسلمان ہی تھے کوئی فرقہ نہ تھا (تقلیدی فرقے نہ تھے۔ رافضی ،خارجی، معتزلی وغیرہ تھے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) مگر آئمہ مجتہدین کے طریق کے لوگوں میں باہم تصادم ہونے لگا اور ایک گروہ دوسرے کے القاب رکھنے لگا جس سے نیت تو ہین تھی ۔جس طرح بعض متعصب لوگ اہل حدیثوں اور دیوبندیوں کو وہابی کہتے ہیں، اسی طرح شدہ شدہ ہر گروہ اپنے امام طریقت کے نام سے مشہور ہو گیا۔ اور اب ایک ، جماعت مسلمین ، کی چار جماعتیں مشہور و معروف ہو گئیں ۔اگر اس وقت ذرہ بھی نیک نیتی اور خوف خدا کا لحاظ کر کے یہ دیکھا جاتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے کہ

> جو شخص جماعت سے ایک بالشت بھی الگ ہوا، تو اس کی گردن سے اسلام کا پٹہ نکل گیا۔ (مسند احمد و سنن ترمذی)

ہم جو رسول اللہ ﷺ کی جماعت کو چھوڑ کر علیحدہ علیحدہ جماعتیں بنا رہے ہیں تو ہم کو اسلام سے تعلق رہے گا یا نہیں۔ تو آج مسلمانوں کی یہ تباہ حالت نہ ہوتی، نہ اس قدر اختلافات ہوتے کیونکہ مقصد تو اصل سے وابستہ رہنا ہوتا۔

اب جماعت المسلمین تو رہی نہیں گروہ بندی رہ گئی، باہمی تصادم ناگزیر ہے ۔ دیکھنا تو یہ تھا کہ وہ کون سے لوگ ہیں جو ما انا علیه و اصحابی پر ہیں مگر اس سے چشم پوشی کی گئی اور اپنے اپنے طریق پر سب اڑ بیٹھے۔

اب اس چودھویں صدی میں ایک نیا فرقہ بڑھا اور قادیان سے آواز اٹھی کہ ، میں امام ہوں، مسیح موعود ہوں، مہدی ہوں، اور نبی ہوں۔

یہ تباہی بھی مسلمانوں ہی پر آئی اور ایک فرقہ احمدیہ کا اضافہ ہوا۔ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دیگر فرقوں میں یہ فرق ہے کہ دیگر فرقوں کے پیشوا یعنی آئمہ مجتہدین فرقہ بندی سے پاک اور صاف ہیں، انہوں نے کوئی دعویٰ کسی قسم کا نہیں کیا، نہ کسی فرقہ کی بنیاد رکھی، اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کوئی دعویٰ نہ چھوڑا۔ باب وحی کو کھول ڈالا، باب نبوت کو توڑ ڈالا، حضرت مسیح ابن مریم کو دفن کر دیا، اور تخت مسیحیت پر جلوہ فرمایا۔

آئمہ مجتہدین پاک باز تھے۔ ہر قسم کی فریب دہی جھوٹ اور الزامات سے بری تھے۔ مگر نبی قادیانی نے اپنی نبوت منوانے کیلئے جو کچھ نہ کرنا تھا، کیا۔ حضرت عیسیٰ کو آسمان سے اتار لائے، محمدی بیگم سے آسمان پر نکاح پڑھوایا، مولوی ثناء اللہ کی موت کی وحی اتار لائے۔ غرض

کون سی کی نہ دوا کون سی مانگی نہ دعا
تو نے کیا کیا نہ کیا دنیا سنبھلنے کے لئے

اس بزرگ کی حالت دیکھ کر علماء اسلام نے فتویٰ کفر شائع کیا جس سے مسلمان ان لوگوں کے پھندے سے بچنے کے لئے ان سے الگ رہنے لگے، تو ان کو اپنے میں سے ایک دوسری پارٹی کی ضرورت محسوس ہوئی جو مرزا صاحب آنجہانی کی شخصیت کو پس پشت ڈال کر عام مسلمانوں میں مل کر مرزا صاحب کے عقاید کی اشاعت کر سکے۔ یہ فرقہ اگرچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کسی معنی میں نبی ماننے سے انکار کرتا ہے پھر بھی ان کو مسیح موعود مانتا ہے اور مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم کی اشاعت پر اسی طرح کمر بستہ ہے جس طرح پارٹی اولی ہے۔

ہر دو فریق یکساں مدعیان اسلام ہیں لیکن اللہ تعالی کی کتاب اور رسول اللہ ﷺ کی احادیث کے معنی اور مطلب میں اپنے پیر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کے پوری طرح متبع ہیں۔

فرقہ ثانیہ جس کا صدر مقام لاہور ہے آج کل اس کوشش میں ہے کہ مسلمان اس کو بھی اسلام کا ایک فرقہ تسلیم کر لیں۔ اگرچہ اس فرقہ کے ایک مبلغ صدر الدین صاحب نے جرمنی میں جماعت اسلامیہ سے اشتراک عمل کو ٹھکرا دیا، لیکن ہندوستان میں اس کیلئے زبردست کوشش کر رہا ہے۔ جس کی وجہ یہ سمجھ میں آتی ہے کہ جرمنی میں چونکہ جماعت اسلامیہ باضابطہ رجسٹری شدہ تسلیم کردہ گورنمنٹ جرمنی ہے اور اس کا اثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائم ہو چکا ہے اور وہ کام کر رہی ہے اس سے اشتراک عمل کرنے میں مقصد اصلی فوت ہوتا ہے۔ علاوہ اس کے وہاں کام بھی جرمنوں میں کرنا ہے جماعت اسلامیہ کوئی مالی مدد نہیں دے سکتی ہندوستان میں مسلمان خواب خرگوش میں ہیں نہ انکا با قاعدہ کام ہے، نہ کوئی نظام ہے۔ اور اپنے عقاید کی اشاعت بھی مسلمانوں میں ہی زیادہ تر کرتی ہے انہی سے چندہ بھی وصول کرنا ہے ان سب باتوں میں کامیابی کیلئے اشتراک عمل کی ضرورت ہے تا کہ رہی سہی جو کچھ منافرت ہے وہ بھی رفع ہو جائے اور مسلمانوں میں کام کرنے میں آسانی ہو بجز اس کے اور کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مصلح ہونے کے مدعی تھے اور یہی انکے متبعین بھی دعوی کرتے ہیں۔ مگر ہم جو دیکھتے ہیں تو مرض میں اور اضافہ ہو گیا اور دو نئے مرض اور پیدا ہو گئے۔ سچ فرمایا حضرت اکبر الہ آبادی مرحوم نے:

بہت ہی کم پائے اپنے عارف کلام باری نے ہم میں آکر
سرے سے بگڑا ہے سچ پوچھو عرب کا مذہب عجم میں آکر

آئمہ مجتہدین نے اسلام کی نیک نیتی سے خدمت کی اور اسلام کو سمجھ لیا مرزا صاحب نے فرمایا کہ جو مجھ کو نہ مانے وہ خدا و رسول ﷺ کا منکر ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو، جنازے میں شریک نہ ہو، اس سے اپنی بیٹی کی شادی نہ کرو، اس طرح ایک نئے فرقہ نہیں بلکہ مذہب کی بنیاد ڈالی۔ آئمہ مجتہدین نے ہمیشہ فرقہ بندی سے روکا اور منع کیا مرزا صاحب قادیانی نے شد و مد سے فرقہ احمدی کی بنا ڈالی اور اس پر بہت زور ڈالا۔

آج مولانا ابوالکلام آزاد کی اس نرم کلامی پر دونوں پارٹیاں چراغ پا ہیں کہ انہوں نے یہ کہہ دیا کہ یہ لوگ سخت گمراہ ہیں۔ دیکھیں آج مفتیان مصری کے فتوے ذیل کو دیکھ کر کیا درفشانی ہوتی ہے

ا: و تفید انه جاء فی کتا ب من ید عی غلا م ا حمد الهندی انه بعد ان ذ کر بان سید نا محمداً ﷺ خا تم ا لا نبیاء ۔ قال مانصه ونعنی بختم النبوة کمالاتها علی نبینا الذی هو افضل رسل الله وانبیاء ه ونعتقد با نه لانبی بعده الاالذی هو فی امته و من اکمل اتباعه و لیست نبوة ا خری ولامحل اللحیرة

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بل هو ا حد تجلی فی سجنجل اخر و لا یغار ر جل علی سورته التی اراه الله فی مرأة و ا ظهر فمن کان من النبی و فی النبی فا نی و هو انتهی ۔ و هذاکلا م صر یح فی ان غلا م احمد یعتقد بجواز نبی بعد النبی محمدو و ان ذ لك النبی یکون من اتبا عه و انه سو رة النبی ﷺ و انی هو هو ۔ و هذا کفر صریح مخالف لقو له تعالی ما کان محمد ابا ا حد من رجالکم و لکن رسول الله و خا تم النبیین ۔ الآ یه۔ فهذا کله قلیل من کثیر ید ل علی کذ ب غلا م ا حمد الهندی المذکور فی دعوة التی دو نها فی کتا به المسمی مواهب الر حمان الذی الفه فی الر د علی المغفور له مصطفی کا مل پا شا رئیس الحزب الو طنی وصا حب جر یدة ا للواء حین ما ا طلع علی النشرة التی وردت الیه باللغة الانگلیزیة متضمنه آ راء غلا م ا حمد و انه المسیح المنتظر و اد عی فیها النبوة و کتب رداً علیها و علی انه ضال مضل ۔ یجب ان یضر ب باقواله عر ض الحائط و ان تنبذ نبذ ایقاذ ورات علی المزا بل ۔ کا تبه مفتی الدیا ر المصریه سابقاً

(امضا) محمد نجیت المصطفی الحنفی غفر له ۔

مهر۔ محمد نجیت

۲۔فلیس غلا م ا حمد او ل المهد یین و لا آ خر هم .. و اکثر المهد یین فی الاسلا طلا ب ملك لا طلا ب ا صلاح ۔

امضاء طنطاوی جو هری

(ا۔ غلام احمد ہندی کی کتاب سے پتہ چلتا ہے کہ سید نا محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور (مرزا صاحب نے) کہا کہ میرا مطلب ختم نبوت سے وہ کمالات نبوت ہیں جو ہمارے نبی افضل رسل و انبیاء پر ختم ہوئے اور میرا عقیدہ ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی نہیں ہوسکتا بجز اس شخص کے جو آپ کی امت میں ہو اور پوری طرح آپ کا پیرو ہو جس نے سا را فیض آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحانیت سے پایا ہو اور آپ کی روشنی سے ضیا یاب ہو تو یہ مقام مغائرت اور غیریت کا نہیں ہے اور نہ کوئی دوسری نبوت ہے اور نہ یہ حیرت کا مقام ہے کیونکہ وہ احمد ہی ہیں جو دوسرے آئینہ میں ظاہر ہوئے ہیں کوئی شخص اپنی صورت پر جس کو اللہ تعالیٰ آئینہ میں دکھاتا ہے اور ظاہر کرتا ہے غیرت نہیں کرتا پس جو شخص نبی سے اور نبی کے اندر ہو وہ تو ہو بہو وہی ہے نبی ہے) انتہی۔

یہ کلام اس بارہ میں صاف ہے کہ غلام احمد نبی محمد ﷺ کے بعد جواز نبوت کا عقیدہ رکھتا ہے یعنی وہ نبی آپ کے اتباع سے ہو سکے گا اور وہ نبی ﷺ کی صورت سے ہے اور ہو بہو آنحضرت ﷺ ہے۔ یہ صریح کفر ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین الآیہ کے مخالف ہے یہ ان بہت سے دعاوی میں سے ایک قلیل ہے جو کذب غلام احمد ہندی پر دلالت کرتے ہیں اور جن کو اس نے اپنی کتاب مواہب الرحمٰن میں تحریر کیا ہے اس کتاب کو (مرزا صاحب) نے مصطفیٰ کامل پاشا مرحوم رئیس حزب الوطنی اور مالک اخبار اللواء کے رد میں تالیف کیا تھا کیونکہ پاشائے موصوف نے غلام احمد کے خیالات اور دعویٰ مسیحیت اور نبوت کا حال انگریزی اعلانات سے معلوم کر کے رد لکھا تھا اور اس کو (مرزا صاحب کو) گمراہ اور گمراہ کن لکھا تھا اور اسکے اقوال کو دیوار پر مارنے اور مثل نجاست ڈناہ پر ڈالنے کے قابل کہا تھا۔

۲۔ غلام احمد نہ اول کے مہدیوں میں ہے نہ آخر کے... اور اکثر مدعیان مہدیت اسلام میں طالب دنیا ہوئے ہیں نہ کہ طالب اصلاح۔ دستخط طنطاوی جوہری)۔

اسلام نے فرقہ بندی کی ممانعت کی ہے اور جو شخص فرقہ بندی کرنی چاہے اس کو گردن زدنی قرار دیا ہے اسی وجہ سے سالکان راہ شریعت نے کبھی گروہ بندی نہیں کی امام شعبی نے فرمایا کہ علماء جو حدیث رسول اللہ کی بیان کریں اس پر عمل کرو اور جو اپنی رائے سے کہیں اس کو پائخانہ میں پھینک دو۔ امام ابوحنیفہ نے فرمایا جو صحیح حدیث سے ثابت ہو وہی میرا مذہب ہے۔ امام شافعی نے امام احمد بن حنبل سے کہا کہ حدیث کا علم تم کو زیادہ ہے تو جو صحیح حدیث ہو ہم کو بتا دیا کرو کہ اسی کو اپنا مذہب بناؤں۔

(حجۃ اللہ البالغہ۔ شاہ ولی اللہ صاحب)

اے برادران اسلام! ہم یہ نہیں کہتے کہ آپ بلا تحقیق اپنے طریقہ کو ترک کر دیجئے۔ بہت سے امور میں باہم صحابہ کرام آئمہ مجتہدین اور علماء متقدمین میں بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف تھا۔عرض یہ ہے کہ یہ فرقہ بند نام ترک ضرور فرمایئے اور سب مل کر مسلمان ہو جائیں ۔اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو بھی نام پسند ہے اگر آج ہم نے یہ گھڑنتی نام چھوڑ دیئے تو یقین مانیئے کہ مسلمانوں کا آدھا تفرقہ مٹ گیا۔

آخر میں ہم قادیانی امت کی لاہوری پارٹی سے بھی عرض کریں گے کہ قدم آگے بڑھایئے۔آیات قرآنی کے مطالب جو صحابہ اور بزرگان دین متقدمین نے بتائے ہیں ان کو مانیئے رکیک تاویلات سے جو تحریف تک پہنچ جاتی ہیں پرہیز کیجئے۔ مرزا صاحب قادیانی کے گمراہ کن خیالات سے رجوع فرمایئے تو ہم اور آپ ایک ہی ہیں ورنہ آپ (غلام) احمدی ہیں اور ہم مسلمان نہیں اور ہم میں کوئی فرقہ نہیں

و السلا م خیرالختا م و ما علینا الاالبلا غ و با للہ التوفیق ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء مطابق ۹ رجب ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۱۶ ص ۳۔۵)

(مولانا ابوالکلام آزاد کی رائے سامنے آنے پر مسلمانوں اور مرزائیوں کی طرف سے ردعمل سامنے آیا تھا۔ مسلمان علماء مثل شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے تنقید فرمائی ۔ مرزائیوں نے ملا جلا ردعمل ظاہر کیا تھا۔ان کا ایک مضمون ذیل میں نقل کیا جاتا ہے، بہاء:

مولانا ابوالکلام صاحب آزاد اور ہم

مخالف مولویوں سے ایک استدعا

قریباً چار پانچ ماہ کا عرصہ ہوا ہے مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کا ایک فتوی اخبارات میں شائع ہوا تھا جس میں اس سوال کے جواب میں کہ، مرزا غلام احمد قادیانی کے پیرووں کے کی نسبت شرعی حکم کیا ہے ؟ مولانا موصوف نے لکھا تھا:

میرے نزدیک ان کا شمار اسلام کے گمراہ فرقوں میں ہے۔،

مولانا نے اس قدر مہربانی ضرور کی کہ باوجود احمدیوں کو گمراہ قرار دینے کے انہیں دائرہ اسلام کے اندر رکھا اگرچہ ان کی یہ مہربانی دوسرے مولویان بالخصوص دیوبندی حضرات کو شاق گذری اور انہوں نے مولانا کی تردید اور احمدیوں کو گمراہی سے بڑھ کر کافر اور خارج از اسلام ثابت کرنے میں اخبارات کے صفحوں کے صفحے سیاہ کئے لیکن مولانا موصوف اپنی اسی رائے پر قائم رہے۔

اس فتوی کے شائع ہونے پر حضرت امیر ایدہ اللہ نے ایک چٹھی مولانا ابوالکلام صاحب آزاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں لکھی جس میں انکے اس فتوی کا ذکر کرتے ہوئے جماعت احمدیہ لاہور کے عقائد تحریر فرمائے اور مولانا موصوف سے استدعا کی کہ ان میں سے جس عقیدہ کو وہ گمراہی کا موجب خیال کرتے ہوں اس کے سامنے نوٹ کر دیں۔ چنانچہ وہ عقاید حسب ذیل ہیں:

اول۔ہم مانتے ہیں کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کا مبعوث ہونا ضروری ہے۔

دوم۔ہم مانتے ہیں کہ اس چودھویں صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔

سوم۔ہم مانتے ہیں کہ حضرت عیسی وفات پا گئے جس طرح دیگر انبیاء وفات پا گئے۔

چہارم۔ہم مانتے ہیں کہ نزول ابن مریم کی پیش گوئی حق ہے اور مراد اس سے یہ تھی کہ اس امت کا کوئی مجدد حضرت عیسی کی صفات اپنے اندر لئے ہوئے ظاہر ہوگا اور وہ مجدد حضرت مرزا صاحب ہیں۔

پنجم۔ہم مانتے ہیں کہ ایسا کوئی مہدی نہیں آ سکتا جو بزور شمشیر اسلام پھیلائے اور حدیث لا مھدی الا عیسی کے ماتحت ہم حضرت مرزا صاحب کو مہدی بھی مانتے ہیں۔

ششم۔ہم مانتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ دنیا کے آخری نبی ہیں اور آپ کے بعد نہ کوئی نیا نبی آ سکتا ہے اور نہ پرانا اور آپ کے بعد دعوی نبوت کرنے والے کو کافر اور کاذب سمجھتے ہیں۔

ہفتم۔ہم مانتے ہیں کہ اس امت کے برگزیدہ لوگ اللہ تعالی کے ساتھ ہم کلام ہوتے ہیں جیسا کہ حدیث میں ہے رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء

ہشتم۔ہم مانتے ہیں کہ اس امت میں نبوت میں سے کچھ باقی نہیں مگر مبشرات جیسا کہ حدیث میں ہے لم یبق من النبوۃ الا المبشرات۔

نہم۔ہم مانتے ہیں کہ مبشرات جزو نبوت ہیں جیسا کہ حدیث صحیح میں ہے اور صاحب مبشرات صاحب نبوت جزوی ہے۔

دہم۔ ہم مانتے ہیں کہ نبوت بروئے اصطلاح شرعی اب باقی نہیں لیکن لغوی نبوت جس کے معنی صرف اللہ تعالی سے ہم کلامی ہیں اور جسے صوفیوں کی اصطلاح میں نبوت عامہ یا نبوت غیر تشریعی کہتے ہیں اور جو اصطلاح شریعت میں ولایت یا محدثیت کے نام سے موسوم ہے وہ اس امت میں جاری وساری ہے جیسا کہ حضرت شیخ اکبر و دیگر بزرگان کا مذہب ہے۔

یازدہم۔ ہم جملہ انبیاء کی صدق دل سے عزت کرتے ہیں اور ان کی توہین کرنے والے کو مردود سمجھتے ہیں۔

ان عقائد کو تحریر کرنے کے بعد حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے آخر میں یہ بھی لکھا کہ،

میں یہ بھی کہنا چاہتا ہوں کہ ان گیارہ معتقدات میں سے ہر ایک امر حضرت مرزا (غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی) صاحب کی محکم تحریروں پر مبنی ہے اور یہ مذہب ہم نے حضرت مجدد (مرزا غلام احمد قادیانی) سے ہی لیا ہے۔

یہ چٹھی ۱۲ دسمبر ۱۹۲۳ء کو مولانا ابوالکلام صاحب آزاد کی خدمت میں بصیغہ رجسٹری بھیجی گئی اور پھر ۲۵ جنوری ۱۹۲۴ء کو اس کی یاددہانی کرائی گئی۔ لیکن آج چار پانچ ماہ کا عرصہ ہوتا ہے کہ اس کا کوئی جواب مولانا موصوف کی طرف سے موصول نہیں ہوا۔ نہ معلوم اس کا کیا باعث ہے۔

یہ تو ناممکن ہے کہ ان کو چٹھی موصول نہ ہوئی ہو کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو وہ واپس آ جاتی۔ پھر حیرت ہے کہ انہوں نے جواب سے ہمیں کیوں محروم رکھا۔ مولانا ابوالکلام صاحب کی شان اس سے بلند ہے کہ وہ لوگوں کے ڈر سے حق بات کہنے سے گریز کریں۔ اس لئے اب ہم اخبار کے ذریعے سے انہیں اس طرف متوجہ کرنے اور یاددہانی کرانے پر مجبور ہوئے ہیں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۳۔ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲)

مرزا کا دعوی نبوت اور محمد علی گواہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حال میں قادیان سے ایک کتاب سیرۃ المہدی شائع ہوئی ہے جس میں جناب مرزا صاحب قادیانی کے متعلق کچھ خانگی اور اصحابی روایات جمع کی گئی ہیں۔ اس میں ایک روایت متصف دعوی نبوت بھی لکھی ہے جس میں مولوی محمد علی ایم اے امیر جماعت مرزائیہ لاہوریہ کا ذکر ہے۔ اس لئے ہم وہ روایت نقل کر کے مولوی صاحب سے شہادت طلب کرتے ہیں۔ روایت یوں ہے:

مصنف کتاب پسر ثانی، مرزا صاحب قادیانی کہتا ہے:

بیان کیا مجھ سے شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نماز ظہر کے بعد مسجد میں بیٹھ گئے۔ ان دنوں میں آپ نے شیخ (یہاں نام لکھا ہے ہم نے حذف کر دیا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) کے متعلق لکھا تھا کہ یہ ابتر رہے گا اور اس کا بیٹا جواب موجود ہے وہ نامرد ہے گویا اس کی اولاد آگے نہیں چلے گی۔ مگر ابھی آپ کی یہ تحریر شائع نہ ہوئی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اس وقت مولوی محمد علی صاحب نے آپ سے عرض کیا کہ ایسا لکھنا قانون کے خلاف ہے۔اس کا لڑکا اگر مقدمہ کر دے تو پھر اس بات کا کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ وہ قطعی نامرد ہے۔حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب پہلے نرمی کے ساتھ مناسب طریق پر جواب دیتے رہے مگر جب مولوی محمد علی صاحب نے بار بار پیش کیا اور اپنی رائے پر اصرار کیا تو حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے غصہ کے لہجہ میں فرمایا: جب نبی ہتھیار لگا کر باہر آجاتا ہے تو پھر ہتھیار نہیں اتارتا (سیرۃ المہدی۔ص ۲۷)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب لاہوری بطور گواہ ہیں۔آپ کو معلوم ہوگا کہ اخفاء شہادۃ کتنا بڑا جرم ہے۔اور یہ بھی معلوم ہوگا کہ نہ صرف اخفاء بلکہ زبان مروڑ کر بیان دینا بھی منع ہے۔غور سے سنئے

وان تلووا او تعرضوا فانّ اللّٰہ کان بما تعملون خبیراً۔

اسکے علاوہ ادائے شہادۃ کے متعلق یہ بھی حکم ہے

کونوا قوّامین للّٰہ شہداء بالقسط

امید ہے ان سب احکام کو ملحوظ رکھ کر اس روایت کے متعلق شہادت دیں گے کہ کیا یہ الفاظ (جب نبی ہتھیار لگا کر باہر آجاتا ہے..الخ) واقعی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہے تھے۔اگر کہے تھے تو اس نبی سے ان کی مراد ذات شریف تھی یا کوئی اور، اور اس نبی کے معنی اس وقت آپ نے کیا سمجھے تھے؟

براہ مہربانی جواب مفصل دیجئے۔مسئلہ شرعی ہے جس پر ایمان اور کفر کی تفریع ہو سکتی ہے۔اس لئے آپ نے اگر خاموشی سے اس سوال کو ٹال دیا، تو ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر اور ناظرین کتاب مذکورہ (سیرۃ المہدی) یہ نتیجہ نکالنے میں حق بجانب ہوں گے

خموشی معنیٰ دارد کہ در گفتن نمی آید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۴ء مطابق ۹ رجب ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۱۶ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور مولانا اسماعیل علی گڈھی

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ دعوی شائع کیا تھا کہ مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی نے اپنی کتابوں میں لکھا تھا کہ ہم (دونوں علماء اور مرزا قادیانی) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا۔ چنانچہ وہ مجھ (مرزا قادیانی) سے پہلے مر گئے۔

اس دعوی کا ثبوت بارہا طلب کیا گیا۔ یہاں تک کہ پانچ سو روپیہ انعامی کا اشتہار بھی دیا گیا کہ یہ تحریر ان دونوں مرحوموں کی کتابوں سے دکھاؤ تو انعام پاؤ۔ مگر صدائے برنخواست

اب قادیانی پارٹی نے ایک نئی چال نکالی ہے۔ چنانچہ رسالہ ریویو آف ریلی جنز، قادیان بابت جنوری ۱۹۲۴ء میں عجیب ہی طرز اختیار کی ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یہ ہیں:

> مولوی اسماعیل علی گڈھی کے متعلق یاد رہے کہ اس نے یہ بددعا کی جو اس کی کتاب میں درج تھی مگر جب وہ اثناء طبع میں ہی مر گیا تو تم لوگوں نے اس ورق کو نکال دیا، تا اس نشان پر تو پردہ پڑ جائے۔ (ص ۱۲۔ رسالہ مذکور)

اس سے معلوم ہوا کہ کتاب مذکور مولوی اسماعیل صاحب مرحوم کے انتقال کے بعد چھپی تھی اور اسکا قلمی نسخہ اڑ کر یا کسی خاص وجہ سے قادیان میں جا پہنچا۔

امت مرزائیہ کا یہ دعوی سن کر ناظرین کو حیرت ہو تو ہو، مگر مجھے کوئی حیرت نہیں کیونکہ اس قسم کے دعاوی کرنے میں بڑے حضرت مرزا صاحب کو بہت کمال تھا۔ ایسے فرضی اور ذہنی امور کو قطعی مقدمات بنا کر نتائج نکالا کرتے تھے۔ مثلاً

> مرزا احمد بیگ چونکہ مر گیا اسلئے لازمی ہے کہ اس کے اقارب کو خوف ہوا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر لازمی ہے کہ انہوں نے خدا کی طرف رجوع کیا ہو۔
پس جب رجوع کیا تو نکاح والی پیش گوئی ٹل گئی، کیونکہ وہ انذاری تھی۔

ہاں مجھے ان (قادیانیوں) کے مناظرین پر حیرانی ہے کہ یہ لوگ میدان مناظرہ میں کس بل بوتے پر جاتے ہیں، اور کیا اصول دل میں لے کر مناظرہ کرتے ہیں جن کو مقدمات قطعیہ اور شعریہ میں بھی تمیز نہیں۔ خیر ہم اس قصہ کو یہاں ہی چھوڑتے ہیں اور اصل بات پر توجہ کرتے ہیں۔

حضرت مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوم کی کتاب متعلق تردید مرزا ۱۳۰۹ھ میں چھپی ہے۔ ۱۳۰۹ھ اس کے سرورق پر مرقوم ہے اور مرحوم کا انتقال ۲۷ شوال ۱۳۱۱ھ کو ہوا۔ یعنی پونے دوسال بعد۔ بتاؤ اس واقعہ کو مدنظر رکھ کر تمہارے دعوی کی کچھ صداقت ہوسکتی ہے؟

بخدا میں سچ کہتا ہوں ان لوگوں کی اس قسم کی باتوں سے میرے اس نور ایمان میں جو میں حضرت مرزا صاحب قادیانی کی نسبت رکھتا ہوں، مزید ترقی ہوتی ہے۔ ان کی اس قسم کی چالبازیاں دیکھ کر اور سن کر میرا یقین بڑھ جاتا ہے کہ قادیانی تحریک خدا کی طرف سے نہیں۔ کیونکہ قرآن مجید میں ایک عام اصول ہے کہ جھوٹ اور افتراء وہی لوگ بناتے ہیں جو اللہ تعالی کے احکام پر ایمان نہیں رکھتے۔ غور سے سنئے:

انّما یفتری الکذب الّذین لایؤمنون بآیات اللّٰہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۱۷ ص ۲)

مرزا قادیانی کی ایک مردہ سنت

احمدیوں کے زندہ کرنے کے قابل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا اعتقاد ہے کہ نبی اپنی امت کے لئے اسوہ حسنہ (نیک نمونہ) ہوتا ہے۔
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ امت مرزائیہ کے نزدیک نبی تھے (اصلی یا ظلی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال تھے) اس لئے آپ کی سنت بھی امت مرزائیہ کے حق میں قابل عمل ہونی چاہیے۔ اس اصول کے ماتحت آج ہم مرزا صاحب قادیانی کی ایک مردہ سنت زندہ کرنے کی احمدی دوستوں سے درخواست کرتے ہیں۔

سیرۃ المہدی کا مصنف ایک روایت لکھتا ہے جو پہلے ہم نقل کرتے ہیں:

بیان کیا حضرت مولوی نورالدین صاحب خلیفہ اول نے کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کسی سفر میں تھے۔ سٹیشن پر پہنچے تو ابھی گاڑی آنے میں دیر تھی۔ آپ بیوی صاحبہ کے ساتھ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر ٹہلنے لگ گئے۔ یہ دیکھ کر مولوی عبدالکریم صاحب، جن کی طبیعت غیور اور جوشیلی تھی، میرے پاس آئے اور کہنے لگے کہ بہت لوگ اور پھر غیر لوگ ادھر اودھر پھرتے ہیں، آپ حضرت (مرزا قادیانی) صاحب سے عرض کریں کہ بیوی صاحبہ کو کہیں الگ بٹھا دیا جائے۔ مولوی صاحب فرماتے تھے کہ میں نے کہا میں تو نہیں کہتا آپ کہہ کر دیکھ لیں،۔

ناچار مولوی عبدالکریم صاحب خود حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کے پا گئے اور کہا کہ حضور لوگ بہت ہیں، بیوی صاحبہ کو الگ ایک جگہ بٹھا دیں۔

حضرت صاحب نے فرمایا: جاؤ جی میں ایسے پردہ کا قائل نہیں ہوں۔

مولوی صاحب فرماتے تھے کہ اس کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب سر نیچے ڈالے میری طرف آئے۔ میں نے کہا مولوی صاحب! جواب لے آئے۔

(سیرۃ المہدی۔ص ۴۹ روایت نمبر ۷۵)

کیا یہ فعل نبوی قابل تقلید نہیں؟

پھر کیا امت مرزائیہ خصوصاً خلیفہ قادیان (مرزا محمد احمد) اور امیر لاہور (مولوی محمد علی) اس پر عمل اور دیگر ارکان دولت مرزائیہ بالخصوص اراکین صدر انجمن احمدیہ کمیٹی اس سنت مرزائیہ پر عمل کر کے اسٹیشن پر مخلوق خدا کو یہ نظارہ دکھائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۲۴ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۱۷ ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کی بے خبری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا دعویٰ عرصہ سے ہے کہ ہم اقوال مرزا قادیانی کے امت مرزائیہ سے زیادہ احفظ واعلم ہیں۔ بارہا ہم نے یہ اعلان کیا جس کی صداقت بھی بارہا ظاہر ہو چکی ہے۔اس لئے ہم للکار کر مرزا جی کو عالم ارواح سے مخاطب کر کے کہتے ہیں

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

آج بھی ایک واقعہ ایسا ہی ہم پیش کرتے ہیں جس سے ہمارے دعویٰ کا ثبوت قطعی ہوگا۔

پنجابی پیر جماعت علی شاہ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں میں باہمی معاہدہ مباہلہ ہوا، جسے ہم قادیانی اخبار الفضل سے نقل کرتے ہیں۔ معاہدہ بصورت مباہلہ ہے:

> ہم دعا کرتے ہیں کہ اگر مرزا صاحب موصوف اپنے ان تمام دعاوی میں صادق نہیں تو ہم تینوں (مریدان پیر صاحب) کو عرصہ ایک سال کے اندر فنا کر دے اور ہماری موت سے مرزا صاحب کی صداقت ثابت کر دے اور یہ احمدی صاحبان اس عرصہ معین میں زندہ رہیں اور اگر مرزا صاحب موصوف کاذب ہیں تو ان تینوں مریدوں مرزا صاحب کو عرصہ معین کے اندر فنا کر دے اگر فریقین سے عرصہ معین کے اندر کوئی فنا نہ ہووے یا مریدان پیر صاحب سے ایک بھی زندہ رہے تو مرزا صاحب اپنے دعاوی میں کاذب۔
>
> (الفضل قادیان۔۱۲ فروری ۱۹۲۴ء)

اس معاہدہ کا مطلب صاف ہے کہ مرزائی مباہلین اسی صورت میں سچے ہو سکتے ہیں کہ فریق ثانی کے ہر فرد پر آفت آئے اور وہ خود محفوظ رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صاف اور سنت مرزائیہ کے مطابق معاہدہ پر اڈیٹر ابوالفضل نے بہت خفگی کا اظہار کیا ہے۔ چونکہ دراصل وہ خفگی خلیفہ قادیان کی خفگی پر مبنی ہے اس لئے ہم اس خفگی کو تبعی جان کر اصل خفگی خلیفہ جی کی نقل کرتے ہیں جو اڈیٹر الفضل نے بصورت خط شائع کی ہے۔ الفضل لکھتا ہے:

نقل مکتوب حضرت امام:

آپ کا خط مباہلہ کے متعلق حضور کی خدمت میں پہنچا۔ حضور فرماتے ہیں بالکل غلط اور قرآن شریف کے اصول کے بالکل خلاف مباہلہ کیا گیا ہے۔

اول تو مرنے کی شرط باطل ہے۔ قرآن شریف میں لعنت کا لفظ ہے۔ لعنت پڑ جائے گی جس طرح خدا چاہے لعنت پڑے گی۔

دوسرے مباہلہ کے معنی ہیں یکساں عذاب آنا۔

اس مباہلہ میں ایک طرف کے عذاب کی شرط رکھی گئی ہے یعنی دونوں فریق نہ مریں تب بھی مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوں۔

اس مباہلہ کی مثال تو اس عورت کی ہے جو کسی ہمسایہ کے گھر آٹا پیسنے آئی جب وہ دانے پیسنے لگی تو گھر کی مالکہ نے کہا:

لاؤ بہن میں پیس دیتی ہوں۔

اس نے جب دیکھا کہ وہ خود پیسنے لگ گئی ہے تو کہا کہ تو میرا کام کر رہی ہے لاؤ میں تیرا کام کروں۔

یہ کہہ کر اس کی روٹی سے ڈھکنا اٹھا کر کہا تو میرے دانے پیس، میں تیری روٹی کھاتی ہوں۔

یہی حال آپ کے مباہلہ کا ہے اگر احمدی مر جائیں تب بھی مرزا صاحب جھوٹے اگر زندہ رہیں تب بھی۔ اس سے زیادہ حماقت والا مباہلہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اگر احمدیوں کے زندہ رہنے سے مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوتے ہیں تو دوسرے فریق کے زندہ رہنے سے اسلام کیوں جھوٹا ثابت نہیں ہوگا جو ان کے نزدیک اسلام ہے۔

مباہلہ کا لفظ ایسے باب سے ہے جس کا اثر دونوں پر یکساں پڑتا ہے۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو شرط احمدیوں کے لئے کی گئی ہے وہی دوسرے فریق کے لئے کرنی پڑے گی تب جا کر مباہلہ ہوگا۔

بحکم خلیفہ ۔قادیان دارالامان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس خط کے مضمون کے دو حصے ہیں:

ایک تو یہ کہ موت کی شرط بیجا ہے۔، دوم یہ کہ عذاب یکساں نہیں ہے۔

مگر دراصل یہ خفگی ساری تعلیم مرزا قادیانی سے بے خبری پر مبنی ہے

چوں ندانند حقیقت رہ افسانہ زدند

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی فراخ حوصلگی سے اپنے مخالفوں کو مباہلہ کے لئے بلاتے ہیں، اس مباہلہ میں دعا کے الفاظ خود تعلیم کرتے ہیں کہ میرے مخالف یوں دعا کریں:

اگر یہ شخص (مرزا قادیانی) درحقیقت کذاب بے دین وغیرہ وغیرہ ہے تو (اے خدا) اس مفتری کو ایک سال کے اندر ہلاک کر۔ (رسالہ انجام آتھم۔ص ۶۶)

کیا یہ تعلیم مرزا صاحب کی اپنے مخالفوں کو اپنی موت کے متعلق قرآن و حدیث کے برخلاف ہے؟ کیا مرزا صاحب ایسے ہی مجدد نبی اور رسول تھے کہ قرآن کی تعلیم بھی ان کے زیر نظر نہ رہتی تھی اور خلیفہ جی قادیانی نبی کے کیسے خلف ہیں کہ ان کی بتائی ہوئی تعلیم کو بڑی خفگی کے لہجہ میں قرآن وحدیث کے خلاف بتاتے ہیں کوئی سنے تو کیا کہے گا۔

اب سنئے دوسری خفگی کی غلطی:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس مباہلہ کے متعلق لکھتے ہیں:

میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھوں گا، اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار۔ اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کروں گا اور اگر میں مر گیا تو ایک خبیث کے مرنے سے دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ٹھنڈ اور آرام ہو جائے گا۔ (انجام آتھم۔ص ۶۷)

بلکہ دلیری دیکھئے، یہ بھی لکھتے ہیں:

میرے مباہلہ میں یہ شرط ہے کہ اشخاص مندرجہ ذیل میں سے کم سے کم دس آدمی حاضر ہوں۔ اس سے کم نہ ہوں اور جس قدر زیادہ ہوں میری خوشی اور مراد ہے۔ کیونکہ بہتوں پر عذاب الٰہی کا محیط ہو جانا ایک ایسا کھلا کھلا نشان ہے جو کسی پر مشتبہ نہیں رہ سکتا۔ (حوالہ مذکور)

اللہ رے! کیسی دلیری ہے۔ کہ آپ اکیلے ہیں اور مخالفین بکثرت، مگر یہ شرط ہے کہ مخالفین میں باوجود کثرت کے ایک بھی بچ رہا تو میں جھوٹا۔

اس عبارت کے مطابق چار صورتیں ہوں گی۔

۱۔ فریقین پر اثر ہو۔ ۲۔ فریقین پر اثر نہ ہو۔ ۳۔ صرف مرزا صاحب پر اثر ہو۔ ۴۔ مرزا صاحب بچ رہیں مگر فریق ثانی سب پر اثر ہو۔

ان چاروں میں سے صرف آخری صورت میں مرزا صاحب سچے ثابت ہوں گے باقی میں نہیں۔ کیونکہ اول و دوم میں اشتباہ رہے گا، تیسری صورت میں مرزا صاحب کا کذب یقینی ہوگا۔ صرف چوتھی صورت مرزا صاحب کی صداقت کی ہے۔

کیا ہی دلیری ہے۔ ہاں یہ اور بات ہے کہ جب امرتسر سے چالیس علماء کا متفقہ اجابت نامہ مباہلہ کے لئے پیش کیا گیا تو ایسے خاموش ہوئے کہ مخالفوں کو شک ہونے لگا

چناں خفتہ اند کہ گوئی رفتہ (مردہ) اند

خلیفہ قادیان کی دونوں خفگیوں کا ازالہ ہو گیا۔ اب قادیانی امت کے سامنے دوراہیں ہیں۔ یا تو وہ ہم کو مرزا صاحب کی تعلیم کا اعلم اور احفظ ہونا تسلیم کریں۔ یہ نہیں کر سکتے تو دوسری راہ ان کے سامنے یہ ہے کہ اپنی حق پوشی یا جہالت (مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم سے ناواقفی) کا اقرار کریں۔

من نگویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آسان کن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ فروری ۱۹۲۴ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۱۸ ص ۱-۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو ہزار سکھوں کا اسلام قادیان میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیث کے راویوں میں بعض راوی ایسے ہیں جن کے نام ہی سے حدیث کی پہچان ہوجاتی ہے، زیادہ کتب بینی کی ضرورت نہیں ہوتی۔ جیسے جابر جعفی۔۔۔ان کے حالات علماء اور طلباء کو ایسے ازبر ہیں کہ حدیث میں ان کا نام آتے ہی حدیث کی کیفیت معلوم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح حدیث قادیان کی بابت ہمیں بلکہ کل واقفان حال کو خوب معلوم ہے کہ جس روایت کی راوی قادیانی امت ہو، سنتے ہی علم ہوسکتا ہے کہ یہ روایت صحیح نہیں۔ خاص کر ان کی اشاعت اسلام کی کیفیت تو کچھ نہ پوچھئے جوں مار کر شیر بناتے ہیں، جسکی مثال آج پیش ہے۔

آج کل اخباروں میں تار پر تار چھپ رہے ہیں کہ قادیان میں دو ہزار مذہبی سکھ (جو لوگ بھنگیوں سے سکھ بنے ہوئے ہیں ان کو مذہبی سکھ کہتے ہیں وہ دوسرے سکھوں کی نگاہ میں اچھوت ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) مسلمان کئے گئے جسکی تفصیل یہ بتائی گئی ہے کہ ایک شخص خزان سنگھ نامی کو مذہبی سکھوں کا گرو بنایا گیا ہے۔ اس کے زیر اثر دو ہزار سکھوں کا مسلمان ہونا ظاہر کیا ہے۔

پہلے ہم اپنی ذاتی رائے کا اظہار کر دیں کہ کسی غیر مسلم قوم کا مرزائیوں کے ہاتھ سے مسلمان ہونا بلکہ مسلمان ہوکر پکا مرزائی ہو جانا بھی ہمارے نزدیک غیر مسلم رہنے سے اچھا ہے۔ جب وہ اندر آئیں گے تو ہم ان کو بآسانی سمجھا سکیں گے۔ اس لئے سکھوں کا قادیانیوں کے ہاتھ پر مسلمان ہونا، بالفاظ دیگر احمدی ہونا، ہم کو ایسا ناگوار نہیں کہ ہم ان کا ذکر بھی نہ کریں جیسا قادیانی اخباروں میں ہمارا لودیانوی انعامی مباحثہ ذکر بھی نہیں کیا تھا۔ چنانچہ اہل حدیث مورخہ ۲۲ فروری کے صفحہ ۱۴ میں اس واقعہ کو بطور خبر درج کیا گیا (جو یوں ہے: قادیان سے خبر نکلی ہے کہ ہم نے دو ہزار مذہبی سکھوں کو احمدی بنالیا ہے اہل حدیث امرتسر ۱۹۱۴ء ۲۲ فروری۔ص ۱۴ کالم اول) مگر حقیقت کو مخفی رکھ کر واقعات کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدل کر پبلک کو خلاف واقعہ سنانا بھی خدا و رسول بلکہ پبلک کے نزدیک بھی پسندیدہ نہیں۔ اس لئے ان دو ہزار سکھوں کے مسلمان ہونے پر ہم احمدیوں سے چند سوال کرتے ہیں جن کے جوابات کی توقع ہے۔

ا: کیا خزان سنگھ (سکھوں کے گرو) نے سکھی نشان کیس (سر کے لمبے بال) کٹا کر اسلامی شکل بنائی ہے؟ ۲۔ قادیان کی مسجد نور میں جو جلسہ ہوا، اس میں سکھوں نے اپنی مذہبی کتاب گرنتھ صاحب کو ساتھ رکھا تھا، یا قرآن کو؟ ۳۔ مسجد نور میں انہوں نے ست سری اکال (سکھوں کا مذہبی نعرہ) پکارا تھا، یا تکبیر اللہ اکبر؟ ۴۔ سکھوں کا جلوس جب قادیان کے بازار میں نکلا تھا تو اس وقت ان کا نعرہ کیا تھا۔ ست سری اکال، یا اللہ اکبر؟

۵۔ سکھوں کے نعرہ ست سری اکال کے ساتھ ساتھ احمدی بھی وہی نعرہ لگاتے تھے یا نہیں؟ ۔۶۔ خزان سنگھ اور اس کے ساتھی کھانا خود پکا کر کھاتے تھے یا تمہارا پکا ہوا؟

۷۔ خزان سنگھ اور اس کے کسی ساتھی نے کوئی ایک نماز بھی تمہارے ساتھ مل کر پڑھی؟

۸۔ آخری سوال یہ ہے کہ جتنے سکھ تم نے مسلمان کئے ہیں ان کے سکھی نام کیا تھے، اور اسلامی نام کیا تجویز ہوئے؟

ان سوالوں کے جوابات سے اشاعت اسلام (جو یورپ امریکہ اور دیگر ممالک میں بذریعہ اخبارات سناتے پھرتے ہیں، اس) کی حقیقت بھی کھل جائے گی۔

نوٹ: ہم قادیانی جوابوں کو ناظرین تک پہنچا دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۲۴ء مطابق ۳۰ رجب ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۱۹ ص ۹)

مرزا قادیانی اور مرزا سلطان محمد بیگ

مدت کا تقاضا پورا کیا گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ہر پیش گوئی ان کے معاملہ کی بابت فیصلہ کن ہے کیونکہ وہ ہر فیصلہ کیلئے ہی پیش گوئی کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ کی وہ پیشگوئی جو منکوحہ آسمانی کے لئے شائع کی تھی، اپنے معنی میں بالکل صاف ہے۔ مگر جن صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ وہ خاتون بیاہی گئی ان کا نام ہے مرزا سلطان محمد۔ یہ صاحب مقام پٹی ضلع لاہور میں رہتے ہیں ان پر مرزا صاحب کی خاص نگاہ ہونی ضروری تھی کیونکہ حصول مقصود میں وہی مانع تھے۔ اسلئے ان کی موت کی بابت بڑی سخت پیش گوئی کی تھی جس کی میعاد اگست ۱۸۹۴ء تک تھی جب اس میعاد میں وہ نہ مرے، تو جناب مرزا صاحب موصوف نے یہ کہنا شروع کیا کہ ان کے دل پر میری پیش گوئی کا اثر ہوا جسکی وجہ سے ان کو مہلت دی گئی آخر کار یہ لکھا کہ:

سلطان محمد کی بابت پیش گوئی ان ٹل ہے۔ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔

لیکن واقعہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو ۱۹۰۸ء میں مر گئے اور سلطان محمد آج تک زندہ ہے۔

سکندر آباد دکن میں جب اس پیش گوئی پر مباحثہ ہوا، تو مرزائی مناظر شیخ عبد الرحمٰن (دیسی) مصری نے کہا تھا کہ،

مرزا سلطان محمد خود ایک خط میں لکھتا ہے کہ میں مرزا صاحب کو ایک بزرگ جانتا ہوں۔

گو اس تحریر سے اصل پیش گوئی پر کوئی اثر نہ پہنچتا تھا، تاہم مرزا سلطان محمد صاحب سے سوال کیا گیا، تو انہوں نے زبانی جواب دیا کہ میں،

کبھی مرزا صاحب کا مصدق نہیں ہوا۔

جب اصل حال تحریر کرنے کو کہا تو مرزا سلطان محمد صاحب نے مندرجہ ذیل عبارت لکھدی:

جناب مرزا غلام احمد صاحب نے جو میری موت کی پیش گوئی کی تھی، میں نے اس میں ان کی تصدیق کبھی نہیں کی۔ نہ میں اس پیش گوئی سے کبھی ڈرا۔ میں ہمیشہ سے اور اب بھی اپنے بزرگان اسلام کا پیرو رہا ہوں۔

سلطان محمد ساکن پٹی۔ ۳ مارچ ۱۹۲۴ء

گواہ شد: مولوی عبد اللہ امام مسجد مبارک مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم امرتسری بقلم خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی مولا بخش خطیب جامع مسجد پٹی ضلع لاہور بقلم خود
مولوی عبدالمجید (رشید؟) ساکن پٹی بقلم خود
مستری محمد حسین نقشہ نویس پٹی بقلم خود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہمارے احمدی دوستو! یہ مدت سے تقاضا تھا جو دراصل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیم کا اثر ہے کہ مرزا سلطان محمد سے تکذیب کرا دو۔ سو یہ تقاضا بھی ان کا پورا ہو گیا۔ الحمد لله

ہم مرزائی امت کی دونوں بلکہ تینوں چاروں پارٹیوں، بلکہ کل افراد امت مذکورہ کو چیلنج دیتے ہیں کہ اس تحریر کے متعلق وہ ایک مہینہ تک تحقیق کر لیں کہ یہ تحریر لفظ بلفظ مرزا سلطان محمد صاحب کی ہے یا نہیں۔

اگر ان کی نہ ثابت ہو، تو ہم لدھیانہ کی انعامی رقم مبلغ تین سو، لی ہوئی، واپس دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔

احمدی دوستو! مرد میدان بنو۔ ہمت ہے تو آگے آؤ

امت مرزائیہ کو الارم دفعہ دوم:

کتاب: شہادات مرزا، جب تصنیف ہوئی تھی تو قادیان اور لاہور میں ایک ایک نسخہ بھیج دیا تھا۔ حالانکہ ان دونوں مقاموں کے افسروں نے یہ رسم جاری نہیں کی ہے کہ ہمارے متعلق کوئی کتاب لکھیں تو وہ مفت بھیج دیں۔ بلکہ ان کے بڑے میاں (مرزا آنجہانی) کا تو یہ حال تھا کہ کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھا کہ جن علماء کو ہم نے اس کتاب میں مخاطب کیا ہے ان کو کتاب مفت بھیج دی ہے۔ نہ پہنچنے کی اطلاع دیں۔ مکرر بذریعہ رجسٹری بھیج دی جائے گی۔ لیکن جب میں نے عدم رسی کی اطلاع دی تو کتاب دینے سے صاف انکار کر دیا۔ چنانچہ وہ انکاری خط آپ کا ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں چھپا ہوا ہے آخرکار ہم نے قیمت پر منگوائی۔

ایسا ہی لاہوری پارٹی نے جب کبھی ہمارے متعلق کوئی کتاب لکھی نہیں بھیجی لیکن ہم نے دونوں مرکزوں میں بھیجی اس پر بھی ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے بذریعہ اخبار الفضل ہم سے تقاضا کیا کہ میں جواب دوں گا مجھ کو کتاب مفت بھیجو۔ تھوڑے دنوں بعد بذریعہ وی پی طلب کی، تو ٦ مارچ کو بذریعہ ویلو بھیج دی۔ آپ جواب دیں گے؟ میں تصدیق کرتا ہوں مگر آپ کا جواب کیا ہوگا قادیانی امت کیلئے باعث فخر نہیں بلکہ باعث ندامت ہوگا کیونکہ آپ جو کچھ لکھیں گے وہ اچھا خاصہ گالیوں کا مجموعہ ہوگا بہرحال فیصلہ منصف کے ہاتھ میں ہوگا دیدہ باید

جہاں تک ہم کو علم اور تجربہ ہے ہم یہی کہیں

و لن تفعلوا فاتّقوا النّار الّتی وقودھا النّاس والحجارۃ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ١٤۔ مارچ ١٩٢٤ء مطابق ٧ شعبان ١٣٤٢ھ ج ٢١ نمبر ٢٠ ص ١۔٢)

لاہور میں کوئی احمدی نہیں رہا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے وحشت ناک خبریں آتی تھیں کہ لاہور میں طاعون ہے، اور دن بدن ترقی کر رہا ہے۔ ہم حیران تھے کہ جہاں قادیانیوں کی دونوں جماعتیں بڑے زور شور سے اپنا کام اور تبلیغ کر رہی ہوں ان کی موجودگی میں لاہور میں طاعون کیونکر آ سکتا ہے۔ اس لئے ہم منتظر تھے کہ مرزائی امت کے اخباروں میں اس طاعون کا ذکر ہو، تو ہم مانیں گے ۔ مگر مرزائی اخباروں نے بھی کسی مصلحت سے عرصہ تک خاموشی رکھی، لیکن آخر بقول:

نہاں کے ماند آں رازے کزو سازند محفلہا

کہاں تک یہ بات چھپ سکتی تھی۔ قادیانی اخبار الفضل نے لاہور میں طاعون کا ذکر بڑے طمطراق سے کیا جس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کا ثبوت نکلا چنانچہ اسکے اصل الفاظ یہ ہیں:

اللہ تعالی اپنا رحم فرمائے لاہور اور پنجاب کے دیگر حصص میں طاعون کے خوف ناک سیاہ پودے پھر بارو برلا رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود (مرزا) کی وہ بات جو آپ نے بہت عرصہ قبل خدا سے علم پا کر بیان فرمائی تھی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری ہوئی۔مگر لوگ نہیں دیکھتے۔ (الفضل قادیان۔۱۱ مارچ ۱۹۲۴ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم بار ہا کہا کرتے ہیں کہ ہم بفضلہٖ تعالی روایات قادیانیہ کے قادیانی امت سے زیادہ واقف ہیں جس کا ثبوت ہم بار ہا دے چکے ہیں آج بھی ہم اپنے اس دعوی (زیادتی علم) کا ثبوت دیتے ہیں۔

ہمارا وہی دعوی ہے جو ہم نے عنوان میں لکھا ہے یعنی لاہور میں طاعون ہونے سے ثبوت ملتا ہے کہ لاہور میں کوئی احمدی نہیں۔تفصیل اس اجمال کی یہ ہے:

۱۰۔اپریل ۱۹۰۲ء کے قادیانی اخبار الحکم میں ایک مضمون مرقومہ مولوی عبد الکریم سیالکوٹی (امام مرزا قادیانی) کا نکلا تھا جس میں موصوف نے بڑے زور سے دعوی کیا تھا کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گا۔اسی ضمن میں مولوی عبدالکریم مذکور نے حضرت مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے بطور روایت یہ فقرہ بھی لکھا تھا:

> حضرت ممدوح (مرزا غلام احمد قادیانی) نے لکھا ہے اور بار بار فرماتے ہیں کہ جہاں ایک بھی راست باز ہوگا اس جگہ کو خدا تعالی اس مشتعل غضب (طاعون) سے بچالیگا۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۰۔اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ب کالم اول)

اس بیان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا صاف اقرار ہے کہ جہاں ایک بھی نیک آدمی ہوگا، وہاں طاعون نہ ہوگا۔اب ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اپنے مریدوں کی بابت کیا خیال ہے۔اس کا فیصلہ ان کے اس قول سے ہوتا ہے جو انہوں نے کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھا ہے:

> من دخل في جماعتي دخل في صحابة خير الورى۔
>
> (یعنی جو میری بیعت میں داخل ہوا، وہ آنحضرتﷺ کے اصحاب میں داخل ہوا)

پھر ایسے مرید کے نیک اور راست باز ہونے میں کیا شک ہے۔اس پر بھی جب لاہور میں طاعون آتا ہے، تو نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ لاہور میں کوئی بھی راست باز آدمی نہیں۔

جب راست باز نہیں تو مرزائی بھی کوئی نہیں۔پھر کیا یہ جتنے لوگ مرزائی مشن کا کام کر رہے ہیں، یوں ہی ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب دینا خود ان کا اور ان کے اخباروں کا فرض ہے۔ ہم تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اقوال کے قائل ہیں

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء مطابق ۲۱ شعبان ۱۳۴۲ھ ص ۷۔۸)

قادیانی قلعہ پر بولشویک حملہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

روس میں جو بولشویک قوم ہے اس نے روس میں وہ انقلاب کیا جو دنیا میں بے نظیر ہے۔ تمام خاندان شاہی کو ایک دم تہ تیغ کر کے قومی حکومت، قومی اصول، قومی سیاست جاری کی۔ اس واقعہ کو یہاں ہی چھوڑ یئے اور ایران چلئے۔

ایران میں ایک شخص شیخ بہاء اللہ پیدا ہوئے تھے، جن کا دعوی تھا کہ میں نبی ہوں۔ نبی بھی معمولی نہیں بلکہ نبوت محمدیہ ﷺ کو منسوخ کرنے آیا ہوں۔

اس دعوی سے ان کو حکومت ایران نے بہت روکا۔ مگر وہ باز نہ آئے۔ یہاں تک کہ ان کے اتباع کثرت سے ہو کر فرقہ بہائیہ کے نام سے موسوم ہوئے۔

اس فرقہ کے مرکز بمبئی، کراچی، رنگون بلکہ امریکہ میں بھی ہیں جہاں سے اس فرقہ کے مبلغ نکلتے ہیں اور اس مذہب کی تبلیغ کرتے ہیں۔

اس فرقہ کا اثر کہیں قادیانی قلعہ میں بھی جا پہنچا۔ کیوں نہ پہنچتا جب کہ بہاء اللہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بہت کچھ سیکھا ہے۔ اس اثر کا نتیجہ یہ ہوا کہ چند آدمی اندر ہی اندر شیخ بہاء اللہ کے معتقد ہو کر قادیان میں بہائی تعلیم پھیلانے لگے۔

ہمارے راوی کا بیان ہے کہ اچھی کافی تعداد قادیان میں بہائیوں کی ہو گئی ہے۔ شدہ شدہ اس تحریک کی خبر خلیفہ قادیان کو بھی ہوئی تو انہوں نے ایک عام جلسہ میں تقریر کر کے تین سرگروہوں کو خارج از جماعت کرنے کا اعلان کیا

منشی مہر محمد خان مالیر کوٹلہ۔ ۲۔ مولوی محفوظ الحق۔ ۳۔ ماسٹر اللہ دتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(از اخبار الحکم قادیان ۲۱ مارچ ۱۹۲۴ء)

ابھی دیکھیں آئندہ کون کون خارج ہوتا ہے۔ ہمارے خیال میں بہائیوں کو اتنی سزا دے کر ان کی واپسی کی امید رکھنا خیال خام ہے۔ وہ تو اپنی ابتدائی تاریخ سے آج تک سخت سے سخت ترین سزائیں بھگت چکے ہیں، پھر اتنی سزا سے وہ اپنے عقیدہ سے کیوں ہٹنے لگے۔

اس انقلاب پر ہم کو کوئی تعجب نہیں کیونکہ ہمارا خیال ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ اگر کسی نبی کا آنا ممکن ہے اور اس کا ماننا داخل ایمان ہے، تو شیخ بہاء اللہ زیادہ حق دار ہے کہ اس پر ایمان لایا جائے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ نبوت کے مدعی ہیں اس لئے شیخ بہاء اللہ بوجہ تقدم کے مستحق ترین ہیں کہ قادیانی امت ان پر ایمان لائے اور مرزا صاحب قادیانی ہی تک نبوت کو محدود نہ رکھے۔

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء مطابق ۲۱ شعبان ۱۳۴۲ھ ص ۹)

(قادیانی صفوں میں بابی اثر ونفوذ پر اس دور میں کئی مضامین لکھے گئے تھے۔ بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیے:

قادیان کے بابی: محمودی مذہب کی انتہاء

قادیانی گروہ میں کئی دوسرے لوگ بھی اسی رنگ میں رنگے جا چکے ہیں

مولوی محفوظ الحق کا خط حضرت امیر (محمدی) کے نام

قادیان سے تین آدمیوں کے اخراج کی کیفیت ناظرین کرام کسی گذشتہ اشاعت میں پڑھ چکے ہیں۔ اس سے یہ پتہ لگ جاتا ہے کہ محمودی مذہب کی انتہاء اور اس کا نتیجہ کیا ہے۔ فی الحقیقت میاں (محمود احمد) صاحب کا عقیدہ نبوت بابی مذہب کی طرف لے جانے والا ہے۔ جن دلائل سے میاں صاحب آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کو جاری قرار دیتے ہیں، انہی دلائل کی بنا پر بابی مذہب کے پیرو شریعت اور ہدایت کو بھی جاری سمجھتے .... میاں صاحب برکات وانعامات کا دروازہ بند ہوتا ہے تو شریعت بند ہونے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں وہی نتیجہ پیدا نہیں ہوتا خود میاں صاحب نے اپنی تقریر میں جو ان لوگوں کے اخراج کے وقت کی ۔ بابی مذہب کی ایک ہی خصوصیت بیان کی کہ، بہاء اللہ شریعت اسلام کو منسوخ قرار دیتا ہے ۔۔ فی الحقیقت محمودی اور بہائی مذہب کے درمیان صرف ایک ما بہ الا متیاز ہے اور اگر غور کر کے دیکھا جائے تو جو دلائل میاں صاحب نے اجرائے نبوت کے ثبوت میں دیئے ہیں وہ اس ما بہ الا متیاز کو مٹانے والے اور بہائی عقیدہ شریعت کو ثابت کرنے والے ہیں۔

یہ وہ بات ہے جو شروع سے ہم کہتے چلے آئے ہیں اور یہ بھی بار ہا ہم بتا چکے ہیں کہ جو دلائل میاں صاحب کی طرف سے اجرائے نبوت کے متعلق دیئے جاتے ہیں وہ وہی ہیں جو بابی مذہب کی طرف سے اجرائے نبوت کے ثبوت میں پیش کئے جاتے ہیں مثلاً اما يأتينكم رسل منكم کی آیت کریمہ حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے بیان القرآن میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے کیا ہی سچ لکھا ہے کہ اس آیت سے نبوت کا دروازہ کھولنے کا سہرا بہاء اللہ کے سر پر ہے، یا میاں محمود احمد کے،

قادیانی کیمپ میں اس اظہار واقعہ سے پچھلے دنوں ایک کھلبلی سی مچ گئی تھی اور ہم سے مطالبہ ہوا تھا کہ بہاء اللہ کی کتاب سے اس کا ثبوت دیا جائے ۔اس مطالبہ کو ابھی بہت دن نہیں گذرے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کا عملی ثبوت پیش کر دیا اور میاں صاحب کو معلوم ہو گیا کہ خود قادیان کے اندران کی تعلیم سے بابی مذہب کی جڑیں پرورش پا رہی ہیں ۔ انہوں نے دیکھ لیا کہ وہ لوگ جو ان کے خاص الخاص مقربین میں سے ہیں اور ان کے نمائندے ہو کر ان کے خیالات کی وجہ سے بابی مذہب کی پیروی کا دم بھرتے اور دوسروں کو اس کی تلقین کرتے ہیں ۔ یہ امر کہ ان لوگوں کو بابی مذہب کی طرف لے جانے والے خود میاں صاحب کی تعلیم تھی اس خط سے ثابت ہوتا ہے جو مولوی محفوظ الحق صاحب علمی نے قادیان سے اخراج کے بعد حضرت امیر (محمد علی) کی خدمت میں لکھا ہے۔جس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ صرف یہ تین اشخاص ہی نہیں جو قادیان میں رہ کر بابی مذہب کے پیرو بنے ہیں بلکہ کئی دوسرے لوگ بھی اسی رنگ میں رنگے جا چکے ہیں ۔......

کس قدر حسرت وافسوس کا مقام ہے کہ وہ لوگ جن کو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اسلام کا والا و شیدا بنایا تھا...حقہ کی اشاعت کریں اور لوگوں کو اس کا پیرو بنائیں ،جن کو ليظهره على الدين كله کی پیش گوئی کا مکلّف ٹھہرایا تھا، انم مین سے لوگ نکل نکل کر ایسے مذہب میں جائیں جو نہ صرف آنحضرت ﷺ پر نبوت کے دروازہ کو بند نہیں سمجھتا اور آپ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا قرار دے کر آپ ﷺ کی نبوت کو مختص الوقت قرار دیتا ہے بلکہ آپ ﷺ کی شریعت کو بھی منسوخ سمجھتا اور ایک نئی شریعت پیش کرتا ہے ۔ یہ میاں محمود صاحب کے بوئے ہوئے کانٹے ہیں جن کی چبھن سے اب وہ خود بھی پریشانی کا اظہار کر رہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کرے یہ پریشانی اور یہ بدنتائج ان کو حق کی طرف لے آئیں اور ایک ایسے مذہب اور ان عقائد سے جو اسلام اور قرآن کریم سے روگردانی کا موجب ہیں، رجوع کر کے عقائد صحیحہ کو اختیار کریں، تا ایسا نہ ہو کہ ان کی وجہ سے حضرت مسیح موعود کی جماعت کا ایک بڑا حصہ تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیا جائے۔ اب بھی وقت ہے کہ میاں صاحب سنبھلیں اور عقائد حقہ کا اعلان کر کے اس نئے فتنہ کو روک دیں۔ مولوی محفوظ الحق صاحب کے خط کا اقتباس حسب ذیل ہے جس میں انہوں نے قادیان سے اپنے نکالے جانے کا حال لکھتے ہوئے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا ہے کہ قادیان میں ان کے ہم خیال ابھی تک موجود ہیں جن کی طرف ہم میاں صاحب کی توجہ خاص طور پر منعطف کرانا ضروری سمجھتے ہیں:

> خیال تھا کہ جب جناب والا کا اختلاف جماعت قادیان سے ظاہر ہوا تھا تو کیوں جناب کو قادیان چھوڑنا پڑا مگر اب ہمیں اس کی وجوہ بچشم خود نظر آ گئے ہم نے دیکھ لیا کہ جماعت قادیان اس روح کو فنا کر چکی ہے جو حضرت صاحب نے پیدا کی تھی ہم حضرت صاحب کو نبی نہیں مانتے آپ کے انکار کے باعث مسلمانوں کو کافر نہیں کہتے غیر احمدی کے پیچھے نماز جائز سمجھتے ہیں غیر احمدی سے رشتہ جائز سمجھتے ہیں غیر احمدی کا جنازہ پڑھنا جائز سمجھتے ہیں قادیان میں جو غلو حضرت صاحب کی ذات کے متعلق ہو رہا ہے اس کو دنیائے اسلام کے لئے مضر خیال کرتے ہیں ہماری جماعت نے کوئی فتنہ پردازی اور بددیانتی نہیں کی خدا شاہد ہے کہ ہم نے ہر طرح امن وعافیت کی راہ اختیار کی تھی مگر اسکو کیا کیجئے کہ ارباب قادیان نے ہمارے ساتھ وہ ناجائز برتاؤ کیا جسکو وہ خود بھی شرمندگی کے ساتھ ناجائز قرار دینے پر مجبور ہوں گے ہمیں بطور مجرم کے بلایا گیا ہم سے تمسخر کیا گیا غیظ وغضب کی نظریں ہم پر ڈالی گئیں ہم پر آوازے کسے گئے ہمیں اپنی گلیوں میں چلنے پھرنے سے روکا گیا۔ ڈنڈے والے بھیجے گئے جو ہمیں ادھر سے اودھر لے گئے۔ ہر طرح ہمیں بائیکاٹ کیا گیا۔ چلتے وقت ہمیں اپنے گھر والوں سے بھی نہ ملنے دیا گیا۔ تعجب ہے کہ وہ اخلاقی حالت جسکا فخر اخباروں میں کیا جاتا ہے کہاں چلی گئی اس سے زیادہ اور کیا ہوسکتا ہے کہ ہم ارباب قادیان کی نظر میں کافر (یا مرتد) ٹھہرے تھے اور ہم نے ان کی بعض اداؤں سے اختلاف کیا تھا تو کیا ہم اسی سلوک کے مستحق تھے جو کیا گیا کیونکہ کسی غیر احمدی کے احمدی ہو جانے پر لوگ جب ایسے ہی معاملات عمل میں لاتے ہیں تو ارباب قادیان چیخ پڑتے ہیں اور اخباروں میں واویلا مچاتے ہیں ... عجیب تر یہ ہے کہ جناب میاں صاحب نے اپنے مریدوں میں کہا کہ تین روز تک یہ لوگ مجھ سے جو چاہیں دریافت کر سکتے ہیں لیکن ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی باقاعدہ اطلاع نہیں دی گئی ... جناب نے، آخری نبی، میں خوب فرمایا کہ میاں صاحب اپنے جدید عقائد نبوت کے باعث بابیوں سے جاملے ہیں سواس میں شک نہیں کہ جناب میاں صاحب کے بیانات نے اسباب میں ایک بڑا کام کیا ہے اور اس ...ہم لوگ بھی آج اس رنگ میں رونما ہوئے ہیں اور قادیانی گروہ میں کئی دوسرے لوگ بھی اسی رنگ میں رنگے جاچکے ہیں ... چونکہ پیغام صلح میں بطور خبر کے ہمارے متعلق اعلان ہوا ہے اسلئے یہ مراسلہ بھی اس میں درج فرماکر ممنون فرماویں۔ محفوظ الحق علمی از آگرہ

ہم پھر میاں صاحب اور ان کے تمام اصحاب کی خدمت میں جو ان کے ہم خیال ہیں یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ وہ خدارا اب بھی سنبھلیں اور دیکھیں کہ ان کے خیالات قوم کو کس طرف لے جارہے ہیں خدارا وہ غور کریں کہ جن باتوں کا ایسا برا نتیجہ اس قدر جلد سامنے آگیا ہے اور خدا نے ان کو ان کے سامنے دکھا دیا ہے کہ ان کے خیالات کہاں سے کہاں لے جانے والے ہیں وہ کہاں تک عقائد حقہ کہلا سکتے ہیں۔ یہ ایک الارم ہے جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دیا ہے کاش وہ اس کو ہوش کے کانوں سے سنیں اور عقائد حقہ کو اختیار کر کے اس کا ابھی سے سد باب کریں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۔اپریل ۱۹۲۴ء ص ۲)

محمودیت اور بہائیت

الفضل ۱۵۔اپریل میں میاں صاحب کا ایک خطبہ جمعہ چھپا ہے جس کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ میاں صاحب کو کس طرح حق وحقیت سے دشمنی ہے بجائے معقولیت کے ساتھ جواب دینے کے جھٹ دوسروں پر حملے شروع کر دیتے ہیں اب مولوی صاحب کا طرز استدلال ملاحظہ فرمائیے، ہم نے لکھا تھا کہ محمودی جماعت میں بہائیت کا پھیلنا میاں صاحب کی غلط تعلیم کا نتیجہ ہے اس پر میاں صاحب فرماتے ہیں:

کہ فلاں آگرہ والا، کراچی والا ایرانی مصری جو بہائی ہیں، کیا وہ محمودیت سے نکل کر بہائی ہوئے ہیں۔

سبحان اللہ! کیا عجیب استدلال ہے اس عقل کے قربان جس سے ایسے بے عقلی کے الفاظ نکلیں۔ جناب والا زیر بحث امر یہ تھا کہ اگر حضرت مسیح موعود کی نام لیوا غالی جماعت میں بہائیت کیسے آئی نہ یہ کہ دنیا میں بہائیت کیسے پیدا ہوئی اور کب پیدا ہوئی۔ ظاہر ہے کہ آپ نے بہائی تعلیم کے استدلالات کی بنا پر حضرت نبی کریم کے بعد نبوت بلا شریعت کو لعنت سمجھ کر اسے بند سمجھا، آپ کے مریدوں نے جب آپ کے ان دلائل کو بہائی تعلیم کا سرقہ سمجھ کر غور کیا تو انہوں نے نبوت کے ساتھ شریعت کا اجراء بھی رحمت سمجھ کر اسے قبول کر لیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں صاحب کا دوسرا استدلال اس سے بھی عجیب ہے، ہیڈنگ ہے، بہائیت غیر مبائعین کے گھر میں،، اور دلیل کیا ہے کہ مولوی محمد احسن صاحب کا بیٹا بابی ہے۔ اور بقول میاں صاحب، ہوا بھی اس اختلاف سے پہلے، اس لئے بہائیت پیغامیوں کے گھر سے نکلی۔ کیا عجیب دلیل ہے گویا ایک شخص کا (جو ہم سے اب تعلق رکھتا ہے) بیٹا چونکہ اختلاف سے پہلے کا بابی ہے، اس لئے بابیت پیغامیوں کے گھر سے نکلی۔

پھر فرماتے ہیں چونکہ دیگر انبیاء و ماموریں کے وقتوں میں مرتد ہوتے رہے کیا وہ بھی آپ کی تعلیم کا نتیجہ تھے۔

سبحان اللہ! قربان جایئے اس استدلال کے، یہ کس نے کہا اور کہاں سے آپ نے نکالا، انبیاء و ماموریں کے منکرین کو تو حق حاصل ہے کہ وہ کسی کو مرتد نہیں، لیکن ایک غیر مامور کو نہ معلوم یہ حق کہاں سے حاصل ہو گیا کہ وہ اپنے منکروں کو مرتد کہے۔ اس طرح تو ہر ایک پیر اپنے ان مریدوں کو جو دوسرے کی بیعت کر لیں مرتد کہہ کر خوش ہو سکتا ہے اور میاں صاحب کا یہ قدم ملانوں کے نقش قدم پر ہے جو ہر ایک مخالف کو کافر و فاسق اور مرتد کہہ کر خوش ہو لیتے ہیں۔

پھر فرماتے ہیں: ان پیغامیوں میں سے دہریہ ہوئے۔

یہ تو میاں صاحب کو ہی خواب آیا ہو گا کہ ہمارا کوئی آدمی دہریہ ہو گیا ہے ورنہ جہاں تک ہمیں علم ہے ہمارا کوئی ممبر نہ دہریہ ہوا نہ بفضل الٰہی ہے۔ اور نہ دہریت ہماری تعلیم کا نتیجہ ہو سکتی ہے۔ جس طرح بابیت میاں صاحب کی تعلیم کا نتیجہ ہے۔ یہ ممکن ہے کہ میاں صاحب کے ہم عمروں میں سے جس نے ان کی صحبت سابقہ سے فیض حاصل کیا ہو وہ ان کی موجودہ روش دیکھ کر دہریہ ہو گیا ہو، لیکن وہ ہماری تعلیم یا صحبت کا نتیجہ نہیں میاں صاحب ہمارے کسی ایک ممبر کا نام لیں جو دہریہ ہو۔ ممکن ہے انہیں خیال ہو کہ چونکہ ان کے ایک معزز مرید نے ایک دہریہ کے ساتھ اپنی لڑکی کا ناطہ کیا ہے وہ دہریہ شائد ہماری جماعت لاہور سے تعلق رکھتا ہو لیکن یہ بھی غلط ہے وہ میاں صاحب کے بنائے ہوئے گروہ کفار سے تعلق رکھتا ہو، یہ تو ہے حقیقت میاں صاحب کے الزامی جوابات کی جسے سن کر مریدین سبحان اللہ سبحان اللہ پکار اٹھے ہوں گے کہ میاں صاحب نے لاہوریوں کو خوب آڑے ہاتھوں لیا۔

اب نویسندہ خط پر جو جرح ہے وہ قابل دید نہیں بلکہ قابل داد ہے۔ اس خط کا اقتباس دیا ہے:

ہم حضرت صاحب کو نبی نہیں مانتے۔،

لیکن بیان اس کا یہ ظاہر کیا ہے، حضرت صاحب ایک رنگ میں دعوی نبوت میں صادق تھے، حالانکہ میاں صاحب خود جانتے ہیں کہ ہماری جماعت بھی حضرت صاحب کو ایک قسم کے دعوی نبوت میں صادق مانتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن باوجود اس کے نبی نہیں مانتی۔اس کے آگے میاں صاحب نے گواہوں کے تواتر کی شہادت پیش کی ہے اور ہم مانتے ہیں کہ میاں صاحب کے معتبر گواہ کیسے ہوتے ہیں ہم ان لوگوں کی چٹھی کا اقتباس ہرگز اپنے اخبار میں نہ دیتے،اگر میاں صاحب خدا ترسی سے کام لے کر اپنی خودساختہ کمشن کی مفصل رپورٹ معہ ملزمان کے بیانات کے اخبار میں شائع کر دیتے،لیکن چونکہ انہوں نے اپنے گدی خانہ میں بیٹھ کر یک طرفہ فیصلہ شائع کر دیا اس لئے ان کو بھی حقیقت کے اظہار کا موقع ملنا چاہیے تھا حضرت امیر نے ان کے لمبے چوڑے خط کا اقتباس درج کرنے کا حکم دیا تھا کیونکہ ہم احمدیت کو بہر حال بابیت سے بہت افضل سمجھتے ہیں گو میاں صاحب کے غلو نے اسے گدلا کر دیا ہے اس لئے جب ان بابیوں کا دوسرا خط آیا تو حضرت امیر نے انہیں جواب لکھوا دیا کہ ہم اپنے اخبار کو بابیت کی اشاعت کا ذریعہ نہیں بنانا چاہتے۔

میاں صاحب بابیوں کے خط کا جواب دیتے ہوئے،جس کی صحت یا غیر صحت کے بارے میں ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہم پر پھر نظر عنایت فرماتے ہوئے لکھتے ہیں،پیغامی ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ قادیان کے بڑے بڑے لوگ ہمارے ساتھ ہیں،خاندان نبوت کے ایک شخص نے ہمارے پاس اصلیت کی ہے؟،نہ معلوم یہ خبر میاں صاحب کے کن معتبر گواہوں نے ان کو پہنچائی ہے اور کس طرح انہوں نے اسے باور کر لیا ہم انتے ہیں کہ قادیان کے لوگوں میں سے غور وفکر اور سچ جھوٹ کی شناخت کا مادہ اسی دن سے مفقود ہو چکا ہے جس دن سے انہوں نے ایک غیر مامور کے کہنے سے حضرت مسیح موعود کی کتب سے بعض حصص کو منسوخ مان کر حقیقی نبوت آپ کی طرف منسوب کر لی اور امت محمدیہ کو یک قلم دائرہ اسلام سے باہر کر دیا اس لئے اگر ایسے لوگ اپنے پیشوا؟ کو خوش کرنے کے لئے ہم پر بہتان باندھتے رہیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں ہم میاں صاحب کو یقین دلاتے ہیں کہ ہم ان کے قادیانی مریدوں کو ایسا منصف مزاج اور دلیر نہیں سمجھتے کہ وہ حق کے لئے کسی مخالفت کی پرواہ نہ کریں وہ بے چارے طرح طرح کی دنیاوی زنجیروں میں جکڑے ہوئے ہیں اس لئے ان کی مخلصی محال ہے۔راقم ایک احمدی لاہوری (پیغام صلح ۲۳۔اپریل ۱۹۲۴ء ص ۳)

اخبار احمدیہ

میر مدثر شاہ صاحب پشاور سے تحریر فرماتے ہیں کہ راولپنڈی میں محمودیوں سے ان کی بحث ہوئی تو انہوں نے پیش کیا کہ جب بقول محمودی صاحبان باب نبوت کھلا ہے،تو پھر صاحب شریعت نبی کیوں نہیں آسکتا جب کہ بہاء اللہ کی ایک قوم موجود ہے جو اس کو صاحب شریعت قبول کرتی ہے اور بہائیت اور محمودیت میں کوئی فرق نہیں محمودی اگر چہ زبانی احکام قرآنی کی منسوخی کے قائل نہیں لیکن عملاً وہ بعض احکام قرآنی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منسوخ قرار دیتے ہیں۔ مثلاً حضرت (مرزا) صاحب کی بعثت سے قبل غیر احمدیوں کے پیچھے نماز جائز تھی لیکن اب ناجائز ہے ان سے رشتہ ناطہ حلال تھا۔ لیکن اب حرام ہے پہلے محمد رسول اللہ کی شہادت ادا کر کے غیر مسلم مسلمان ہو جایا کرتے تھے۔ لیکن اب لاکھ دفعہ محمد رسول اللہ کی شہادت غیر مسلم ادا کرے وہ دائرہ اسلام میں نہیں آ سکتا جب تک کہ مرزا صاحب کی نبوت کا اقرار نہ کرے اسی طرح جہاد کا حکم منسوخ ہے غیر احمدی پہلے مسلمان تھے اب قطعی کافر دائرہ اسلام سے خارج ہیں اگر یہ شریعت میں تغیر وتبدل نہیں تو اور کیا ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو بہائیت اور محمودیت میں اصولاً کوئی فرق نہیں جو طرز استدلال نبوت کے بارے میں ان کا ہے وہی ان کا ہے اسی لئے قادیان کے بہائی جب قادیان کے اخبارات میں کئی سال تک ایسے مضامین لکھتے رہے تو سارے محمودی انہیں اپنی تائید میں سمجھتے رہے اور کسی نے کوئی فرق محسوس نہ کیا لیکن جب انہوں نے اپنا بہائی ہونا علانیہ ظاہر کیا تب محمودیوں کو فکر پڑی اور اخبارات کی پڑتال شروع ہوئی اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ فی الواقعہ محمودیت اور بہائیت کے عقائد میں کوئی فرق نہیں صرف نام کا فرق ہے (پیغام صلح لاہور ۲۳۔ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۵)

نیز ایک جگہ لکھا ہے:

خدا جانے مسٹر اکمل صاحب کو مفتی محمد صادق صاحب سے کیا ضد ہے کہ اب کے پھر اپنی ہولی کھیلنے میں انہیں بھی شامل کر لیا وہ بے چارے سدا سے عشق ومحبت کے حبك الشيىء يعمي و يصم کے مصداق، وہ نہ لاہور والوں ہر، عداوت محمود، کا افتراء کریں تو اور کون کرے جو دو خلاصے پہلے مفتی صاحب قائم کرتے ہیں وہی ان کے ابطال کے لئے کافی ہیں فرماتے ہیں:

اسلام کا خلاصہ لا اله ا لا الله محمد رسو ل الله اور احمدیت کا خلاصہ دین کو دنیا پر مقدم کرنا۔ سنئے یہی مذہب ہمارا ہے، مفتی صاحب کو چاہیے کہ اب اپنے محبوب محمود سے پوچھیں کہ جب اسلام کا خلاصہ لا اله الا الله محمد رسو ل الله ہے تو اس کا پڑھنے واا اسلام سے خارج کس طرح ہو جاتا ہے۔ اور احمدیت کا خلاصہ جب دین کو دنیا پر مقدم کرنا ہے تو نبوت مسیح موعود کا جھگڑا درمیان میں کیوں لایا جاتا ہے۔ کیا یہی وہ اصول نہیں جن کی وجہ سے لاہوری احمدی میاں محمود سے الگ ہوئے پھر عداوت محمود کا بے بنیاد الزام لگاتے ہوئے شرم کرنی چاہیے ....

سنیے جناب اکمل صاحب! ہمیں بہائیوں کے لئے جواب کی توقع کبھی بھی آپ لوگوں سے نہیں بہائی اور آپ لوگ قریب قریب اصولاً ہم مشرب اور ہم مسلک ہیں آپ لوگوں نے کیا جواب نکالنا ہے شیخی بازی امر دیگر ہے جو آپ لوگوں کی طبیعت ثانیہ بن چکی ہے سنئے اب سے بہت پہلے جب قادیان بہائیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بابیت کی نجاست سے پاک تھا حضرت مولانا محمد علی صاحب ریویو آف ریلی جنز میں بہائیت اور بابیت کی مفصل تردید کر چکے ہیں وہی آج آپ لوگوں کے کام آ رہا ہے اور آئے گا آپ کی جماعت کے ایک ممبر نے جو ایک بڑے عہدہ دار ہیں اپنے خط میں اس مضمون کے متعلق حال میں ہی یہ لکھا ہے کہ، وہ دراصل بابیت اور بہائیت کے خلاف ایک ماسٹرپیس ہے اگر میرے احمدی بھائی اسی کو ایک رسالہ میں شائع کر دیں تو علی محمد باب بہاء اللہ اور عباس تینوں اگر قبر سے نکل آئیں تو اس کا جواب نہیں ہوسکتا۔مگر چونکہ محسن کشی آپ لوگوں کے خمیر میں داخل ہے اس لئے نہایت بے حیائی سے الٹا ہمیں الزام دینے لگے اور اپنی خفت مٹانے کے لئے کہنے لگے کہ بہائیت سے تم متاثر ہو۔ ارے صاحب! متاثر وہ ہیں جو نبوت کا دروازہ چوپٹ کھولے بیٹھے ہیں اور جن کے خلیفہ نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ ان کا طرز استدلال اور بہائیوں کا ایک ہے ۔ ذرا جماعت کو ٹٹولو کہ بہائیت کے اثر سے ماتم کس قوم میں پڑا ہوا ہے

سن تو سہی جہاں میں ہے تیرا فسانہ کیا۔ کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

(پیغام صلح لاہور ۹ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۲)

مولانا محمد قاسم نانوتوی اور احمدیت

حافظ کامل الدین منشی فاضل از رنوکالا ،ڈاک خانہ پھلرون تحصیل بھیرہ ضلع شاہ پور لکھتے ہیں:

مولوی محمد اسحاق صاحب احمدی اپنے رسالہ ختم نبوت میں ارشاد فرماتے ہیں کہ، مولوی محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ عربیہ دیوبند بھی بعد آنحضرت ﷺ عدم انقطاع سلسلہ نبوت کے قائل ہیں ۔

چنانچہ مولانا قاسم کی کتاب تحذیر الناس فی اثر ابن عباس سے کچھ عبارت بطور شہادت پیش کی گئی ہے۔

ناظرین! تحذیر الناس اس وقت میرے پاس ہے۔ میں نے اسکو خوب غور سے پڑھا ہے۔ مصنف کا مطلب کچھ اور ہے اور مشہور کچھ اور کیا گیا ہے۔ ہر انصاف پسند شخص جانتا ہے کہ افتراء بہت بری چیز ہے خصوصاً ایک نیک نہاد مرد پر۔

میرے پیارے احمدی دوستو! کیا تم اس بات کیلئے تیار ہو کہ مولانا محمد قاسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا وہ مذہب ثابت کرو جسکے تم مدعی ہو۔ کیونکہ دلیل مدعی کے ذمہ ہوتی ہے جس دعوی کی دلیل آپ لوگوں کے پاس نہیں ہوتی وہ تم پیش کر کے ایک بروزی اور غیر حقیقی نبوت کے اثبات کے درپے کیوں ہوتے ہو۔ مندرجہ ذیل عبارت مولانا صاحب کی سنو اوران حدیثوں پر غور کرو جن میں افتراء کی بابت وعید ہے۔ وھو ہذا:

بناء خاتمیت اور بات ہے جس سے تاخیر زمانی اور سد باب مذکور خود بخود لازم آ جاتا ہے اور فضیلت نبوی دو بالا ہو جاتی ہے تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے جیسے موصوف بالعرض کا وصف موصوف بالذات سے مکتسب ہوتا ہے موصوف بالذات کا وصف جس کا ذاتی ہونا اور غیر مکتسب من الغیر ہونا لفظ بالذات ہی سے مفہوم ہے کسی غیر سے مکتسب اور مستعار نہیں ہوتا۔

(تحذیر الناس مطبوعہ خیر خواہ سرکار پریس سہارنپور۔ ص ۳)

دوسری جگہ فرماتے ہیں:

باقی یہ احتمال کہ یہ دین آخری دین تھا اسلئے سد باب اتباع مدعیان نبوت کیا ہے جو کل جھوٹے دعوے کر کے خلائق کو گمراہ کریں گے البتہ فی حد ذاتہ قابل لحاظ ہے۔ (ایضاً کتاب مذکور۔ ص ۳)

اور جگہ فرماتے ہیں:

ایسے ہی ختم نبوت بمعنی معروض کو تأخر زمانی لازم ہے۔ چنانچہ اضافت الی النبیین بایں اعتبار کہ نبوت منجملہ اقسام مراتب ہے یہی ہے کہ اس مفہوم کا مضاف الیہ وصف نبوت ہے زمانہ نبوت نہیں۔ (ایضاً۔ ص ۸)

خلاصہ تقریر مولانا قاسم نانوتوی صاحب یہ ہے کہ:

پیغمبر آخر الزمان کی فضیلت تمام انبیاء پر صرف اسی وجہ سے نہیں کہ آپ کا زمانہ سب سے آخر ہے بلکہ آپ کی نبوت ذاتی ہے اوروں کی عروضی اور اس نبوت ذاتی والی فضیلت کو تأخر زمانی خود بخود لازم ہے۔ انتہی

احمدی مہربانو! معلوم ہوتا ہے کہ آپ حق سے عمداً چشم پوشی کرتے ہیں۔
ایسا ہی احمدی صاحبان کا خیال ہے کہ مولوی عبدالحی لکھنوی بھی احمدی تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ان کی عبارت بھی ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ انصاف شرط ہے۔ وھو ہذا

اب یہاں تین احتمال ہیں ایک یہ کہ خاتم طبقات تحتانیہ بعد عصر آنحضرت ﷺ کے ہوئے ہوں دوسرے یہ کہ مقدم ہوئے ہوں تیسرے یہ کہ ہم عصر ہوں۔ احتمال اول بحدیث لا نبی بعدی وغیرہ باطل ہے اور برتقدیر احتمال ثانی آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہر طبقات ہوں گے اور برتقدیر ثالث دو احتمال ہیں ایک یہ کہ نبوت آنحضرت ﷺ کی مخصوص ساتھ اسی طبقہ کے ہو اور ہر طبقہ تحتانیہ میں وہاں کے خاتم کی رسالت ہو اور ہر ایک ان میں کا صاحب شرع جدید وخاتم انبیاء اپنے طبقات کا ہو۔ دوسرے یہ کہ خاتم طبقات تحتانیہ متبع شریعت محمدیہ ہوں اور کوئی ان میں کا صاحب شرع جدید نہ ہو اور دعوت ہمارے حضرت کی عام اور ختم آپ کا بہ نسبت جملہ انبیاء طبقات کے حقیقی ہو اور ختم ہر ایک خاتم باقیہ کا بہ نسبت اپنے اپنے سلسلہ کے اضافی ہو احتمال اول بہ نسبت عموم نصوص بعثت نبویہ کے جس سے صاف آنحضرت ﷺ کا مبعوث ہونا تمام عالم پر معلوم ہوتا ہے باطل ہے اور علماء اہل سنت بھی اس امر کی تصریح کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے عصر میں کوئی نبی صاحب شرع جدید نہیں ہوسکتا اور نبوت آپ کی عام ہے اور جو نبی آپ کے ہم عصر ہوگا متبع شریعت محمدیہ کا ہوگا۔ (فتاوی مولوی عبدالحی صاحب۔ جلد ا۔ ص ۱۷)۔

احمدی صاحبان نے یا تو دونوں بزرگوں کے ذمہ دیدہ دانستہ جھوٹ لگایا ہے یا ان کی کتابوں کو نہیں دیکھا ہے خصوصاً تحذیر الناس کہ کس غرض کے لئے تصنیف کی گئی ہے غالباً احتمال اول ہی مفہوم ہوتا ہے کیونکہ تحذیر الناس حضرت عبداللہ بن عباس کے اس اثر کی تحقیق کے لئے تصنیف کی گئی ہے جو درمنثور وغیرہ میں مروی ہے

ان اللہ خلق سبع ارضین فی کل ارض آدم کآدمکم و نوح کنوحکم و ابراھیم کابراھیمکم و عیسی کعیساکم ونبی کنبیکم

جس شخص کو حق کی طلب ہو، وہ کتاب مذکور دیکھ سکتا ہے۔

احمدی دوستو! تم کب تک ریت کے مکانات تیار کرتے رہو گے۔ خدا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے جھوٹ سے کنارہ کشی کرو۔ مجھے تمہاری دلیری اور اللہ تبارک کے حکم اور حوصلہ پر تعجب آرہا ہے (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء مطابق ۲۱ شعبان ۱۳۴۲ھ ص ۱۰ و ۱۴)

مسلمانوں میں باہمی نفاق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ایک مضمون نکلا ہے جس کا عنوان یہی ہے۔ یعنی: مسلمانوں میں باہمی نفاق۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں میں اتفاق یوں ہوسکتا ہے کہ

مسلمانوں کے فرقے ایک دوسرے کے بزرگوں کو برا نہ کہا کریں۔ مثلاً شیعہ، اہل سنت کے بزرگوں (صحابہ کرام) کو برا نہ کہیں۔ اوراہل حدیث، امام ابوحنیفہ کو برا نہ کہیں۔ اس کے علاوہ ایک فرقہ، دوسرے کسی اسلامی فرقہ کو کافر نہ کہے۔

ہم اس تجویز کی تائید کرتے ہیں اوراہل حدیث کی طرف سے اعلان کرتے ہیں کہ: امام ابوحنیفہ تو ایک بڑے پایہ کے بزرگ اور مجتہد تھے کسی امام کو بھی برا کہنے والا اس درجہ کا برا ہے کہ اس کی شہادت مقبول نہیں۔

لا تقبل شهادة من يظهر سبّ السلف لظهور فسقه

(فتویٰ حضرت میاں صاحب مولانا سید محمد نذیر حسین دہلوی مرحوم)

مگر ہم آپ اور آپ کی جماعت سے سوال کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اپنے منکروں کو کافر کہا ہے (حقیقۃ الوحی از مرزا قادیانی ملاحظہ ہو) کیا کوئی احمدی اس قول مرزا صاحب قادیانی کے ماتحت اگر تمام امت محمدیہ (منکرین مرزا) کو کافر کہے تو اس کا فر کہنے میں آپ اس احمدی کو اتفاق شکن کہیں گے یا سرے سے مرزا صاحب قادیانی کو؟

ہمارے خیال میں اس بے چارے احمدی کا کیا قصور جس نے اپنے مسیح موعود اور مہدی مسعود کی ہدایت پر عمل کیا۔ اس کو برا کہنے سے تو شیخ سعدی مرحوم بھی مانع ہوں گے، جو فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ سگ دامنِ کاروانے درید
کہ دہقان نادان کہ سگ پرورید

اس لئے انصاف کی بات یہ ہے کہ آپ کے مجوزہ اتفاق کی خلاف ورزی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے ہے، نہ کہ اور کسی سے۔

دوسرا سوال: آپ ذرہ یہ بھی فرمائیے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے جو علماء اسلام کو مخاطب کر کے فرمایا ہے: او بدذات فرقہ مولویاں۔ (انجام آتھم۔ص ۲۱)

آپ یا کوئی اور احمدی اس قول مرزا غلام احمد قادیانی کے ماتحت علماء اسلام کو بدذات کہے، تو کس کا قصور ہوگا؟۔

اس احمدی کا یا خود مرزا صاحب قادیانی کا؟

احمدی بے چارے کو اگر ملزم بناؤ گے، تو وہ جواب دے گا

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہء خمّار دارد پیر ما

مختصر یہ کہ ہم اہل حدیث جماعت کی طرف سے آپ کے مجوزہ اتفاق کی تائید کرتے ہیں کیونکہ ہمارے مذہب میں کسی فرقہ کے بزرگ کو برا کہنا داخل مذہب نہیں بلکہ منع ہے صاف ارشاد ہے

لاتسبّوا الّذین یدعون من دون اللّٰہ فیسبّوا اللّٰہ عدواً بغیر علم

آئین ماست سینہ چو آئینہ داشتن
کفرست در طریقت ما کینہ داشتن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔اپریل ۱۹۲۴ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۲۳ ص ۲۔۳)

کیا مرزا صاحب اہل حدیث تھے؟

(مرزائیوں کا اتباع سنت)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے یہ بحث جاری ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قبل از دعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت اسلامی فرقوں میں سے کس فرقہ میں تھے۔ چونکہ بعد دعویٰ نبوت وہ سب کی نگاہ میں معتوب ہوئے تھے، اس لئے ہر فرقہ ان کو دوسرے کی طرف منسوب کرتا ہے۔

ہمارے حنفی دوست ان کو اہل حدیث کہتے ہیں۔ اتنا کہنے سے تو کوئی حرج نہیں تھا، جب وہ سب فرقوں سے نکل کر الگ مدعی ہو گئے، تو سابق میں کسی فرقہ میں ہوں کیا اعتراض ۔۔مگر برادران احناف اس پر یہ ستم ظریفی کرتے ہیں جو کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی چونکہ پہلے اہل حدیث تھے اس لئے جتنی خرابی ان سے پیدا ہوئی وہ اہل حدیثوں کے ذمہ ہے۔ اس لئے ہم عرصہ سے اس جستجو میں تھے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مذہب کیا تھا؟

گذشتہ سال لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح کے کئی نمبروں میں ثابت کیا گیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب حنفی المذہب تھے۔ اس کے بعد ہم کو ایک جدید حوالہ ملا ہے، جس سے ان کا مذہب صاف صاف معلوم ہوتا ہے۔

قادیان سے ایک جدید کتاب سیرۃ المہدی مصنفہ پسر دوم مرزا غلام احمد صاحب حال میں شائع ہوئی ہے۔ اس میں لکھا ہے:

> بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ سنوری نے کہ اوائل میں، میں سخت غیر مقلد تھا اور رفع یدین اور آمین بالجہر کا بہت پابند تھا۔ اور حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کی ملاقات کے بعد بھی میں نے یہ طریق مدت تک جاری رکھا۔ عرصہ کے بعد ایک دفعہ جب میں نے آپ (مرزا قادیانی) کے پیچھے نماز پڑھی، تو نماز کے بعد آپ نے مجھ سے مسکرا کر فرمایا:
>
> میاں عبداللہ! اب تو سنت پر بہت عمل ہو چکا ہے۔
>
> اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا۔
>
> میاں عبداللہ صاحب کہتے ہیں کہ اس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک کر دیا، بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا۔
>
> اور میاں عبداللہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے، یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا۔ اور نہ بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا ہے۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۱۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حوالہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا غیر اہل حدیث ہونا جیسا قطعی ثابت ہوتا ہے، میاں عبداللہ وغیرہ مریدین مرزا صاحب کا اتباع سنت بھی خوب معلوم ہوتا ہے کہ پیرومرشد کی ذرہ سی چشم نمائی کرنے پر افعال مسنونہ کو جواب دے بیٹھے۔ حافظ شیرازی نے شاید ایسے ہی مریدوں کے حق میں کہا ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمّار دارد پیر ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اپریل ۱۹۲۴ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۲۴ ص ۵)

خونی مہدی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بارہا لکھا ہے کہ،

مسلمان خونی مہدی کے منتظر ہیں جو آ کر لوگوں کے خون بہائے گا۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو کوئی کسی کو جھوٹے الزام سے ملزم کرے، خدا اس کو اسی الزام سے آلودہ کرے گا۔ چونکہ ایسے خونی مہدی کا عقیدہ مسلمانوں کی نسبت غلط ہے اس لئے لازمی تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی خود اور ان کے جانشین اور اتباع اس الزام کے ملزم ہوں۔ چنانچہ اس سال کے قادیانی اسلامی جلسہ میں خونی مہدی کا ظہور ہو گیا جس کی تفصیل یہ ہے:

ناظرین کو معلوم ہے کہ قادیان کے باغیرت مسلمان مگر غریب لیکن دل کے مضبوط سال ہا سال سے قادیان میں اسلامی جلسہ کیا کرتے ہیں۔ جس میں دور دراز مقامات، خصوصاً دیوبند امرتسر لاہور وغیرہ، سے علماء کو مدعو کیا کرتے ہیں۔ اور علماء کرام اپنے مواعظ سے اہل اسلام کو مستفید اور محظوظ کرتے ہیں۔ ان مواعظ میں مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی پر بھی روشنی ڈالی جاتی ہے۔

چونکہ قادیان میں مرزائی امت کی کثرت ہے اور کثرت سے ان کے پاس اسلحہ بھی ہیں، اس لئے حکومت کی طرف سے انتظام خاطر خواہ ہوتا رہا۔ ایک ڈپٹی (ای

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اے۔سی)، انسپکٹر، سب انسپکٹر پولیس معہ جوانان پولیس موجود رہتے ہیں۔ چنانچہ اس دفعہ بھی جو یکم دوم سوم اپریل ۱۹۲۴ء کو جلسہ ہوا، اس میں بھی سب تھے۔ بجائے انسپکٹر پولیس کے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس جو بڑی قابلیت کے دیسی منتظم ہیں شریک جلسہ تھے۔ جلسہ حسب معمول بڑی متانت سے ہوا۔ علماء دیو بند بھی شریک تھے ۔ ہر ایک نے حسب استعداد تقریریں کیں ۔سہ روزہ جلسہ میں خاکسار (ثناءاللہ) کی تین تقریریں ہوئیں، یعنی روزانہ ایک ۔

جلسہ ایسی متانت اور قانون کے ماتحت ہوا کہ افسران کو کہیں بھی موقع اعتراض کا موقع نہ ملا۔ لیکن قادیان کی آب و ہوا میں یہ تاثیر ہے کہ جتنی متانت ہو اتنا ہی وہاں برا اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ قرائن سے معلوم ہوا کہ خلیفہ قادیان نے ایگزیکٹو کونسل (منتظمہ مجلس) کو بلا کر یہ بات پیش کی کہ اس بلاء (جلسہ اسلامی) کے ردّ کی کیا صورت کی جائے ۔آخر کار جو عمل ہوا وہ بتا رہا ہے کہ یہی فیصلہ ہوا کہ ہاتھ کی برکت سے مٹایا جائے ۔ چنانچہ اس پاک جماعت نے وہی کیا جو ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے کمال دور اندیشی سے کئی سال پہلے ان کی بابت کہا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی آنجہانی ایسا بتا گئے ہوتے، جس کا ظہور من وعن ہوتا جیسا کہ ڈپٹی کمشنر کے کہنے کا ہوا ،تو مرزائی امت اس کو معجزہ بنا لیتی ۔

عرصہ چند سال کا ہوتا ہے مرزا غلام احمد صاحب کا اپنے چچازاد بھائیوں سے کسی دیوار کے متعلق جھگڑا تھا۔ انہی دنوں ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور دورہ کرتے ہوئے قادیان کی طرف آئے ،تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی جماعت کا ایک وفد ان کی خدمت میں بغرض اظہار تکلیف بھیجا۔ صاحب موصوف نے ان کو دیکھ کر جو کہا وہ قادیان کی جدید تصنیف سیرۃ المہدی سے ہم نقل کرتے ہیں۔ لکھا ہے:

> ڈپٹی کمشنر نے نہایت غصہ کے لہجہ میں کہا کہ تم بہت سے آدمی جمع ہو کر مجھ پر رعب ڈالنا چاہتے ہو۔ میں تم لوگوں کو خوب جانتا ہوں اور خوب سمجھتا ہوں کہ یہ جماعت (مرزائیہ) کیوں بن رہی ہے۔ اور میں تمہاری باتوں سے ناواقف نہیں۔ اور میں اب جلد تمہاری خبر لینے والا ہوں۔ اور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح ایسی جماعت بنایا کرتے ہیں۔ وغیرہ۔ (ص ۱۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا جانے ڈپٹی کمشنر صاحب گورداسپور نے کس قیافہ سے یہ رائے دی جو ۲ ۔۳۔اپریل ۱۹۲۴ء کی درمیانی شب کو بالکل سچی ثابت ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے۔

(مختلف زبانوں سے جو سنا وہ لکھا جاتا ہے۔العلم عنداللہ) حسب معمول ساڑھے گیارہ بجے شب کے جلسہ برخاست ہوا۔ واعظین وسامعین اپنے اپنے ڈیروں میں چلے گئے ۔چند مسافر لوگ ایسے تھے جو بے پناہی کی حالت میں جلسہ گاہ میں پڑے رہے۔ روشنی کے گیس لیمپ جل رہے تھے۔ یہ بے پناہ گہری نیند سو رہے تھے۔ ایک جماعت لٹھ بند بسرکردگی ممبران کونسل آف قادیان آئی اور آتے ہی پوچھا ثناء اللہ کہاں ہے؟

ان خوابیدہ مسافروں نے بیدار ہوکر کہا یہاں نہیں۔

بولے: بتاؤ کہاں ہے؟

انہوں نے کہا اپنے ڈیرے میں ہوں گے۔ مسافروں نے یہ بھی کہا آخر تم لوگوں کو اس وقت ان سے کیا کام ہے؟

بولے ایک اشتہار دینا ہے۔

مسافر بولے: صبح دیدیجئے گا ہمیں کیوں اس وقت تنگ کر رہے ہو۔

اتنا کہنا تھا کہ ٹھاس ٹھاس لکڑی چلنے لگی۔ چنانچہ ان نہتے مسافروں میں سے کئی ایک کو سخت چوٹیں آئیں۔ ایک مسافر ابراہیم بٹالوی بے چارے کو بے شمار زخم لگے۔ سر میں جو زخم ہیں ان کی گہرائی تین انچ ہے۔ پولیس تفتیش کر رہی ہے۔ مجروحوں اور گواہوں کے بیانوں میں چند سرکردہ ارکان کے نام بھی لئے گئے ہیں جو ماتحتوں کو حکم دیتے تھے۔ سرکردوں میں ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی اور موجودہ خلیفہ کے ماموں میر اسحاق وغیرہ بھی ہیں۔

صبح کے جلسہ میں مجسٹریٹ نے حکم دیا کہ جلسہ میں کوئی شخص لاٹھی نہ رکھے۔ چنانچہ سب کی لاٹھیاں لے لی گئیں۔ ہم کو بلکہ ہر ایک خدا ترس، بلکہ ہر ایک باانصاف رحم دل انسان کو اس مظلومیت میں ان مظلوموں سے ہمدردی ہے۔ اس لئے ہم ان بے پناہ مظلوموں کو اپنی ہمدردی کا اظہار خدائی الفاظ میں کرتے ہیں۔ ارشاد ہے

فلا تحسبنّ اللہ غافلاً عمّا یعمل الظّالمون

(ظالموں کے کاموں سے خدا کو بے خبر مت سمجھو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے روز یعنی تین اپریل کو علمائے احناف تو امرتسر کو آ گئے، اور علماء اہل حدیث کو موضع بھانبڑی میں دعوت تھی جو قادیان سے قریباً ۴ میل کے فاصلہ پر بجانب مشرق ہے۔ یہ گاؤں سالم اہل حدیث کا ہے۔ اس لئے وہاں ایک انجمن اہل حدیث قائم ہوئی تھی جس کا ارادہ ایک مکتب جاری کرنے کا تھا۔

۴۔ اپریل ۱۹۲۴ء صبح کے وقت جلسہ ہو رہا تھا کہ معلوم ہوا ایک بڑی جماعت قادیانی لٹھ بند سپاہیوں کی بسر کردگی منشی قاسم علی مارچ کرتی ہوئی اس گاؤں میں آئی۔ بدلے ہوئے تیور سے ادھر اودھر دیکھنے لگی۔

وہاں پہلے ہی سے تھانہ دار بھی آئے ہوئے تھے۔ نیز اس گاؤں کے ہندو مسلمانوں میں برادرانہ سلوک ہے۔ جب قرائن ایسے دیکھے کہ یہاں ہمارے لٹھ بند کام نہ دیں گے، تو اپنا سا منہ لے کر واپس چلے گئے۔

مختلف لوگوں کی زبانی سنا گیا کہ قادیانی امت کہتی تھی کہ اب ہم میں کمزوری نہیں ہے، اس لئے اب خاموش نہ رہیں گے بلکہ ہاتھ اٹھائیں گے۔ اس آواز کا اثر کہیں ایک، کہیں دو، کہیں چند ہیں تو نقص امن کا سخت خطرہ ہے۔ اس بارہ میں ہمارا جو عقیدہ ہے وہ بھی قرآن مجید ہی کے الفاظ میں سنائے دیتے ہیں

سیعلم الّذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون (ظالموں کو انجام معلوم ہو جائیگا)

واقعات مذکورہ کو سامنے رکھ کر کوئی شخص امت مرزائیہ سے پوچھے کہ، خونی مہدی آ گیا، یا ابھی دیر ہے۔

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے ظلم گر پہلے

وہی ڈھاک کے تین پات:

قادیانی امت کو خدا جانے یہ کس نے سکھا رکھا ہے کہ ایک ہی سوال کئے جاؤ چاہے اسکا جواب کئی دفعہ ہو چکا ہو۔ چنانچہ اس دفعہ بھی ایسا ہی ہوا۔

کسی شخص نے میرے ہاتھ میں ایک جنتری احمدی دی جس کے اخیر میں ایک اشتہار تھا جو سیٹھ عبد اللہ الہ دین سوداگر سکندر آباد دکن نے ان دنوں دیا تھا جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنوں میں خود سکندر آباد میں تھا اور اس کا جواب وہیں دے چکا تھا۔

اس اشتہار کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذب پر یوں قسم کھائے کہ:

میں مرزا صاحب کو جھوٹا جانتا ہوں اگر میں اس حلف میں جھوٹا ہوں تو سال کے اندر مر جاؤں۔

مولوی ثناء اللہ اگر ایسا حلف کرے تو ہم دس ہزار روپیہ ان کو انعام دینگے۔

اس کا جواب سکندر آباد اور حیدر آباد ہی میں، میں بارہا دے چکا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

میں ایسا حلف کرنے کو تیار ہوں۔ چونکہ یہ حلف تمہارا ہی تجویز کردہ ہے، اس لئے میں سال تک اگر زندہ رہا تو خلیفہ قادیان وعدہ کرے کہ میں اپنے باپ کو جھوٹا اور ثناء اللہ کو سچا جانوں گا۔

اور بجکم کو نوامع الصّا دقین ثناء اللہ کا ساتھ دوں گا۔

اس کا جواب آج تک قادیانی امت نے کوئی معقول نہ دیا۔ مردود اشتہار کو برابر شائع کرتے ہیں۔

چنانچہ قادیان میں بھی وہی اشتہار بغرض جواب میرے ہاتھ میں دیا جس کا جواب فوری میں نے وہی دیا جو حیدر آباد میں دے آیا تھا۔ اس کے بعد میں کہا:

قادیانی امت مجھے کھانا تو کھلاتی نہیں، ہر سال قسم ضرور کھلاتی ہے جس سے نہ پیٹ بھرے نہ منہ بھرے۔ اچھا لیجئے میں اب بھی حلفیہ کہتا ہوں کہ میں مرزا صاحب کے دعاوی کو غلط جانتا ہوں۔

یہ وہ اشتہار تھا جسکو تقسیم کرنے کے بہانہ سے مرزائی لٹھ بندوں نے غریب مسافروں پر حملہ کیا جو قادیانی تحریک میں تاریخی واقعہ یادر ہے گا اور آئندہ کے لئے اس امت کے حق میں انقلابی بنیاد ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اپریل ۱۹۲۴ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۲۴ ص ۱۱۔۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا صاحب حنفی تھے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ میں ہم نے بتایا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نسبت جو یہ مشہور کیا جاتا ہے کہ وہ اہل حدیث تھے، پھر اس پر ترقی کر کے کہا جاتا ہے کہ سب خرابیوں کی جڑ ترک تقلید ہے، اس دعوی کی بنیاد سرے سے غلط ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا اپنا قول پرچہ مذکور میں نقل ہو چکا ہے کہ آمین بالجہر اور رفع یدین جیسے مخصوص مسائل میں وہ اہل حدیث کے برخلاف تھے۔ نہ صرف خود نہ کرتے تھے، بلکہ مخلص مریدین کو باز رکھتے تھے۔ آج ہم ایک روایت دکھاتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب صحیح معنی میں حنفی بھی نہ تھے، بلکہ رسمی حنفی تھے جنہوں نے حنفی مذہب میں رسوم کلیہ کو بھی شامل کر رکھا ہے۔

کسی شخص کا حنفی ہونا ہی اہل حدیث سے علیحدگی پیدا کرنے کو کافی ہے، رسمی حنفی تو اہل حدیث سے بہت دور ہیں۔ غرض مرزا غلام احمد صاحب کی نسبت آج تک کسی قدر پردہ خفا میں تھا کہ کس مذہب کے پیرو تھے گو کبھی کبھار وہ غصہ میں کہہ دیا کرتے تھے کہ:

میں ان وہابیوں سے ہمیشہ متنفر رہا ہوں۔ (اخبار البدر قادیان)

لیکن قادیان کی جونئی کتاب سیرۃ المہدی نکلی ہے اس نے سارا پردہ اٹھا دیا ہے۔ اس کتاب کے مصنف کو خدا صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق دے، اس نے اپنے باپ (مرزا غلام احمد صاحب) کی بابت روایات جمع کر دی ہیں۔ اس میں ایک واقعہ یوں لکھا ہے۔ مصنف (پسر دوم مرزا غلام احمد قادیانی) لکھتا ہے:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ ایک دفعہ یہ ذکر تھا کہ یہ جو چہلم کی رسم ہے، یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا کھلا کر تقسیم کرتے ہیں، غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں اور کہتے ہیں کہ اگر کھانا کھلانا ہو تو کسی اور دن کھلا دیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر حضرت (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ چالیسویں دن غرباء میں کھانا تقسیم کرنے میں یہ حکمت ہے کہ یہ مردے کی روح کے رخصت ہونے کا دن ہے۔پس جس طرح لڑکی کو رخصت کرتے ہوئے کچھ دیا جاتا ہے، اسی طرح مردے کی روح کی رخصت پر بھی غرباء میں کھانا دیا جاتا ہے، تا اسے اس کا ثواب پہنچے۔گویا روح کا تعلق اس دنیا سے پورے چالیس دن میں قطع ہوتا ہے۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۱۶۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ یہ عبارت بآواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نہ اہل حدیث تھے، نہ خالص حنفی، بلکہ رسمی حنفی تھے صورت نوعیہ آج ملک میں بکثرت نظر آرہی ہے۔

یہ دو روائتیں مرزا غلام احمد صاحب کے مذہب کے بتانے کو کافی ہیں۔امید ہے کہ آئندہ کسی صاحب کو ان کے مذہب شک وشبہ نہ ہوگا کہ وہ رسمی حنفی تھے۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ اہلحدیث کہلانے والے بعض لوگ ان کے مرید ہوئے جیسے مولوی نور الدین صاحب، مولوی محمد احسن صاحب۔مگر یہ مریدی کوئی اہل حدیث کے ساتھ مخصوص نہ تھی، اہل حدیث کی طرح حنفی بھی شکار ہوئے۔مولوی قاضی امیر حسین بھیروی، خلیفہ رشید الدین لاہوری، منشی ذو الفقار علی خان رام پوری وغیرہ بکثرت حنفی گروہ کے آج قادیان میں ملتے ہیں۔

علاوہ اس کے اتباع کے مذہب کا ذکر نہیں، متبوع کے مذہب کی تلاش تھی جو بحمد اللہ مل گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۸۔اپریل ۱۹۲۴ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۲۵ ص ۱۔۲)

(اس موضوع پر مرزائیوں کے اخبارات میں بھی تحریریں نکلتی رہیں بطور نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔بہا)

کیا حضرت مسیح موعود حنفی المذہب نہ تھے

۲۸ جنوری ۱۹۲۲ء کے پیغام صلح میں الفضل کے اس مطالبہ پر کہ حضرت امیر نے جلسہ سالانہ میں جو حضرت مسیح موعود کی طرف یہ منسوب کیا ہے کہ آپ اپنے آپ کو حنفی المذہب لکھتے ہیں اس کا حوالہ دیا جائے۔ہم نے الفضل سے یہ سوال کیا تھا کہ اسے ۱۹۰۱ء سے پہلے کا حوالہ مطلوب ہے یا بعد کا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سوال جس شرافت اور تہذیب کے پیرایہ میں کیا گیا تھا ناظرین پیغام صلح سے پوشیدہ نہیں۔ اس امر کے اظہار کے لئے کہ اس تمام نوٹ میں کہیں بھی کوئی ایسا فقرہ ہم نے نہیں لکھا جس میں اشارۃ یا کنایۃ اصحاب قادیان یا الفضل کے نامہ نگار خصوصی قاضی اکمل پر کوئی چوٹ کرنی مقصود ہو یا انہیں کوئی گالی دی گئی ہو ہم ایک دفعہ پھر اسے یہاں نقل کئے دیتے ہیں:

حضرت امیر (مولوی محمد علی) کے محولہ بالا فقرہ کو نقل کرنے کے بعد ہم نے لکھا ہے کہ قبل اس کے کہ مطلوبہ حوالہ دیا جائے یہ دریافت کرنا ضروری ہے کہ آیا یہ حوالہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کا ہونا چاہیے یا بعد کا؟ جب تک اس کی صراحت نہ ہو جائے حوالہ دینا مناسب معلوم نہیں ہوتا...

یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سے پہلے جو حضرت مسیح موعود کے بہت سے ارشادات کو نقل کیا جا چکا ہے جن میں آپ نے صراحت کے ساتھ غیراز جماعت لوگوں کا جو مکفر اور مکذب نہیں جنازہ پڑھنے کی اجازت دی ہے اور ایسا ہی مسئلہ نبوت کے متعلق حضرت مسیح موعود کی کئی ایک کھلی کھلی اور فیصلہ کن تحریرات نقل کی جا چکی ہیں تو ان سے قاضی اکمل صاحب یا دوسرے اصحاب قادیان نے کیا فائدہ حاصل کیا ہے کہ اب حنفی المذہب کے حوالہ سے انہیں فائدہ پہنچے گا تاہم چونکہ حوالہ طلب کیا گیا ہے اس کے بتانے سے دریغ نہیں لیکن پہلے ہمیں معلوم ہونا چاہیے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے کا حوالہ دیا جائے یا بعد کا۔۔

بہتر ہو گا اگر اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا جائے کہ جو شخص فقہ حنفی پر عامل ہو اور اپنے پیرووں کو اس پر عمل کرنے کی تاکید کرے آیا اسے حنفی المذہب کہا جا سکتا ہے یا نہیں۔ پیغام صلح لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۲۲ء

اس تمام عبارت میں سے ایک بھی لفظ ایسا نہیں دکھا جا سکتا جو خلاف تہذیب یا قاضی اکمل صاحب کے لئے باعث استخفاف ہو، بلکہ اشارۃ اور کنایۃ بھی کوئی ناواجب بات نہیں لکھی گئی۔ چاہیے تھا کہ قادیان سے بھی اسی تہذیب کیساتھ جواب لکھا جاتا اور شرافت کا وہی نمونہ دکھایا جاتا جو حضرت مسیح موعود کی جماعت کے شایان شان ہے۔

لیکن افسوس یہ ہے کہ شرافت تو ایک طرف پرلے درجہ کی دنائت کا نمونہ ہمارے اس سوال کے جواب میں دکھایا گیا ہے اور ایک کالم سے زائد کے نوٹ میں نصف کے قریب مضمون گالیوں سے بھرا ہوا ہے۔ ذیل میں ہم ایسے الفاظ کو محض اس لئے نقل کرنا چاہتے ہیں کہ تا معلوم ہو کہ اصحاب قادیان میں شرافت اب کہاں تک باقی ہے اور کس طرح سے ہزیمت خوردہ دشمنوں کی طرح وہ بات بات پر گالیوں پر اتر آتے ہیں۔

۱۔ آہ! پیغام بلڈنگز میں جنس صداقت کہاں۔ ۲۔ لگے ایچاپیچی سے کام لینے۔ ۳۔ الیوم یئس الذین کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصداق ۔۴۔ چناں خفتہ اند کہ گوئی ۔۵۔ آپ یہ سر پر پاؤں رکھ کر کیوں بھاگنا چاہتے ہیں ۔۶۔ سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد ۔۷۔ دماغ چھ سات سال ہی میں کیوں اس قدر بوسیدہ ہو گئے ہیں ۔۸۔ ان میں کبر وانانیت کے کیڑوں نے حماقت وسفاہت کے انڈے دینے شروع کر دیئے ہیں ۔

یہ اس شخص کی شرافت کا نمونہ ہے جسکو قادیان میں اکمل کے نام سے پکارا جاتا ہے ۔ فی الواقعہ اس شخص کو گالیاں دینے میں بہت بڑا کمال حاصل ہے اور کسی شریف ونجیب انسان کا اس کے ساتھ مخاطب ہونا اپنے دامن شرافت کو آلودہ کرنا ہے اس لئے ایسے شخص کو منہ لگانا میں قطعاً پسند نہیں کرتا نہ اس کی گالیوں کے جواب میں گالی دینا ضروری سمجھتا ہوں لیکن چونکہ منقولہ بالا نوٹ میں یہ وعدہ کر چکا ہوں کہ اس کے مطالبہ کا جواب دوں گا اس لئے ایفائے عہد کے طور پر ذیل کی چند باتیں لکھتا اور حضرت مسیح موعود کی بعض عبارات نقل کرتا ہوں جن سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آپ حنفی المذہب تھے ۔

سب سے پہلے میں افسوس کیساتھ اس امر کا اظہار کرنا چاہتا ہوں کہ اصحاب قادیان کی روش اور مسلک اب وہی ہو گیا ہے جو مخالفین مسیح موعود کا شروع سے چلا آتا ہے بعینہ اسی قسم کے اعتراضات حضرت امیر پر کئے جاتے ہیں اور ویسے ہی مطالبات ہم سے ہوتے ہیں جس قسم کے ثناء اللہ یا دیگر مخالفین حضرت مسیح موعود سے کرتے تھے ۔ اور اب تک کر رہے ہیں مثال کے طور پر میں بتانا چاہتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے حقیقۃ الوحی تتمہ صفحہ ۱۳۴ پر لکھا ہے کہ: سید عبدالقادر جیلانی فرماتے ہیں قد یوعد و لا یوفی

اس پر مولوی ثناء اللہ نے اعتراض کیا کہ حضرت سید عبدالقادر جیلانی نے یہ الفاظ کہیں نہیں لکھے اسکا جواب آپ کو معلوم ہے کہ قادیان سے کیا دیا گیا ؟ یہ کہ ان کی بعض عبارات سے یہی مطلب نکلتا ہے حالانکہ مولوی ثناء اللہ کا اعتراض یہ تھا کہ وہ لفظ سید عبدالقادر جیلانی کی عبارت میں پائے نہیں جاتے جو حضرت صاحب نے ان کی طرف منسوب کئے ہیں آج وہی اعتراض ہم پر ہوتا ہے کہ ،حنفی المذہب ، کے الفاظ چونکہ زبان سے نکلے ہیں اس لئے بعینہ وہی لفظ حضرت صاحب کے قلم سے دکھائے جائیں ۔

میں نے سوال کیا تھا کہ جو شخص حنفی فقہ پر عامل ہو اور اپنے پیرووں کو اس پر عمل کرنے کی تاکید کرے آیا اسے حنفی المذہب کہا جا سکتا ہے یا نہیں ۔ اس کا یہ جواب ملا ہے کہ

کیا خدانخواستہ حضرت مسیح موعود کی طرف جو فقرہ منسوب کیا تھا وہ نہیں ۔ اور آپ مختلف عبارتوں سے استدلال کرنا چاہتے ہیں ۔

میں کہتا ہوں کیا آپ خدانخواستہ مولوی ثناء اللہ کے ہاتھ میں یہ حربہ دینا چاہتے ہیں کہ وہ آپ کے ان الفاظ کو پکڑ کر حضرت مسیح موعود پر حملہ آور جنہوں نے مختلف عبارات سے استدلال کر کے قد یوعد و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لایو فی کے الفاظ حضرت سید عبد القادر جیلانی کی طرف منسوب کئے جنہوں نے حضرت مجدد الف ثانی کی طرف یہ فقرہ منسوب کیا کہ

اگر چہ اس امت کے بعض افراد کثرت مکالمہ مخاطبہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ مخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبی اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

حالانکہ مجدد صاحب کے الفاظ میں ، نبی ، کا لفظ نہیں ۔ بلکہ انہوں نے محدث لکھا ہے ۔ اور اسی کا اعتراف حضرت صاحب نے ازالہ اوہام میں اصل الفاظ نقل کرتے ہوئے کیا ہے لیکن محدث بھی چونکہ لغوی معنوں میں نبی ہوتا ہے اس لئے آپ نے حقیقۃ الوحی میں محدث کے بجائے نبی کا لفظ لکھ دیا ۔ مگر آخر یہ استدلال تھا

پھر ہم اگر حضرت مسیح موعود کے نقش قدم پر چل کر آپ کی عبارات سے استدلال کرنا چاہیں تو ہمارے لئے کیوں حرام ہے اگر حضرت امیر نے آپ کے کسی ایسے فرمان کی بنا پر جس میں آپ نے جماعت کو فقہ حنفی پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے اور خود بھی اسی پر عمل درآمد کرنے کا اعلان کیا ہے آپ کے اس طریق عمل کو ان الفاظ میں ظاہر کر دیا کہ، میں حنفی المذہب ہوں ،تو کون سا غضب ہو گیا۔

حضرۃ امیر (مولوی محمد علی لاہوری) کا ہی نہیں بلکہ میں آپ کو ایک ایسے بزرگ کا استدلال بتاتا ہوں جو آپ کے بھی مسلمہ بزرگ اور امام اور پیشوا ہیں حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب اپنے ایک مکتوب میں تحریر فرماتے ہیں

حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین علی الحق میں سے تھے والحمد للہ رب العالمین

یہ مکتوب ۱۴ نومبر ۱۹۱۲ء کے اخبار بدر میں کلام امیر کے ذیل میں چھپا ہوا ہے اور اس پر عنوان ہے :

مرزا صاحب کس فرقہ میں سے تھے ۔

مجھے حیرت ہے کہ قاضی اکمل نے کیوں اس وقت حضرت مولانا نور الدین صاحب مرحوم سے یہی مطالبہ نہ کیا جو آج ہم سے کیا جاتا ہے کیوں اس مکتوب کے شائع کنندہ مفتی محمد صادق صاحب سے یہ دریافت نہ کیا کہ حضرت مسیح موعود نے کہاں اپنے آپ کو حنفی المذہب لکھا ہے کہ یہ مذہب ان کی طرف منسوب کیا گیا ؟ کیوں اسوقت یہی اعتراض پیش نہ کیا گیا کہ :

آپ ایک بزرگ کو مجدد و مامور مان کر ابو حنیفہ کا مقلد بنا رہے ہیں ۔

تعجب ہے اسوقت قادیان کے اندر رہ کر حضرت مولانا نور الدین صاحب کے اس شائع شدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکتوب کو دیکھ کر اور اخبار بدر کی ہمسائیگی میں ہو کر اس شخص کے لب پر مہر خاموشی لگی رہی اور وہ ذرا بھی ٹس سے مس نہ ہوا۔ اور آج حضرت امیر کے اسی فقرہ کو دوہرانے پر ان سے حوالہ طلب کیا جاتا ہے قاضی صاحب کو اگر حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کے قدوم میمنت لزوم میں جا کر بیٹھنا دشوار تھا تو کم از.. دفتر... جو نصف منٹ کے فاصلہ پر تھا، دن رات وہاں سے گذرتے اور مفتی صاحب سے ملتے جلتے تھے کیوں انہی سے انہوں نے دریافت نہ کر لیا؟ کم از کم جو عنوان انہوں نے دیا کہ، مرزا صاحب کس فرقہ میں سے تھے، وہ اسی کی اصلاح کرا دیتے نبی اور کسی خاص فرقہ میں سے ہو؟ ایں چہ بوالعجبی است۔ اب بھی میں کہتا ہوں جاؤ اور مولوی نور الدین کی قبر پر جا کر سروں کو پیٹو کہ وہ کیا لکھ گئے جس سے تمہاری مزعومہ نبوت کا کچھ بھی باقی نہیں رہ جاتا یا جس طرح سے شیعہ حضرت ابو بکر پر اعتراض کرتے ہیں تم بھی کھلے طور پر یہ اعلان کر دو کہ حضرت مولانا نے جو کچھ لکھا وہ غلط تھا اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خلاف۔ تا کہ تمہاری منافقت کا پردہ چاک ہو

لیکن ایسا کرنے سے پیشتر حضرت مسیح موعود کی ذیل کی تحریرات کو بھی ایک نظر دیکھ لینا ضروری ہے تا کہ اگر ممکن ہو تو ان پر بھی خط تنسیخ کھینچ دیا جائے

سب سے پہلے میں ۱۹۰۱ء سے پہلے کے حوالے پیش کرتا ہوں کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ:

معلوم ہوتا ہے آپ کے پاس دونوں حوالے ہیں دونوں طرف سے دیجئے۔

سنئے ازالہ اوہام میں جو ۱۸۹۱ء کی تصنیف ہے امام ابو حنیفہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں؛

امام اعظمؒ اپنی قوت اجتہادی اور اپنے علم اور درایت اور فہم و فراست میں آئمہ ثلاثہ باقیہ (امام مالک شافعی احمد) سے افضل و اعلیٰ تھے اور ان کی خدا داد قوت فیصلہ ایسی بڑھی ہوئی تھی کہ وہ ثبوت اور عدم ثبوت میں بخوبی فرق جانتے تھے اور ان کی قوت مدرکہ کو قرآن کے سمجھنے میں ایک خاص دستگاہ تھی اور ان کی فطرت کو کلام الٰہی سے ایک خاص مناسبت تھی اور عرفان کے درجے تک پہنچ چکے تھے اسی وجہ سے اجتہاد اور استنباط میں ان کیلئے درجہ علیا مسلم تھا جن تک پہنچنے سے دوسرے سب لوگ قاصر تھے سبحان اللہ اس زیرک اور ربانی امام نے کیسی ایک آیت کے اشارہ کی عزت اعلیٰ وارفع سمجھ کر بہت سی حدیثوں کو جو اس کے مخالف تھیں ردی کی طرح سمجھ کو چھوڑ دیا اور جہلاء کے طعن کا کچھ اندیشہ نہ کیا (ازالہ اوہام۔ ص ۵۳۰)

اس سے بھی بڑھ کر الفاظ الحق مباحثہ لدھیانہ مطبوعہ ۱۸۹۱ء میں فرمائے جہاں لکھا ہے

امام اعظم ابو حنیفہ نے بعض تابعین کو بھی دیکھا ہے اور وہ فنا فی سبیل اللہ تھا۔ اے حضرت مولوی (محمد حسین بٹالوی اہل حدیث) صاحب آپ ناراض نہ ہوں آپ صاحبوں (یعنی اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثوں) کو امام اعظم سے اگر ایک ذرہ بھی حسن ظن ہوتا تو آپ اس قدر سبکی اور استخفاف کے الفاظ استعمال نہ کرتے آپ کو (یعنی اہل حدیثوں کو) امام صاحب کی شان معلوم نہیں وہ ایک بحر اعظم تھا اور دوسرے سب اس کی شاخیں ہیں اس کا نام اہل الرائے رکھنا ایک بھاری خیانت ہے امام اعظم حضرت ابوحنیفہؒ کو علاوہ کمالات علم آثار نبویہ کے استخراج مسائل قرآنی میں یدطولی تھا خدا تعالی حضرت مجدد الف ثانی پر رحمت کرکے انہوں نے مکتوب صفحہ ۳۰۷ میں فرمایا ہے کہ امام اعظم صاحب کے آنے والے مسیح کیساتھ استخراج مسائل قرآن میں ایک روحانی مناسبت ہے۔ (الحق جلداول۔ص۴)

ان الفاظ میں حضرت صاحب نے نہ صرف امام ابوحنیفہ کے کمال علم ہی کی تعریف کی ہے بلکہ کھلے طور پر فرمایا ہے کہ استخراج مسائل قرآن میں امام موصوف کے ساتھ آپ کو روحانی مناسبت ہے کیا اب بھی آپ کے حنفی المذہب ہونے میں کوئی شک رہ جاتا ہے۔

آیئے اس سے بھی بڑھ کر آپ کو ایک حوالہ دیں اسی الحق لدھیانہ۳ صفحہ ۸۰ پر آپ فرماتے ہیں:

میں تمام مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے کسی ایک حکم میں بھی دوسرے مسلمانوں سے علیحدگی نہیں جس طرح سارے اہل اسلام احکام بینہ قرآن کریم و احادیث صحیحہ و قیاسات مسلمہ مجتہدین کو واجب العمل جانتے ہیں اسی طرح میں بھی جانتا ہوں۔

ان الفاظ میں حضرت مسیح موعود (مرزا) نے کھلے طور پر قیاسات مسلمہ مجتہدین، کوبھی اپنے لئے واجب العمل بتایا ہے... قاضی اکمل کو تو ایک امام ابوحنیفہ کی پیروی پر....حضرت (مرزا) صاحب تمام مسلمہ مجتہدین کے قیاسات کو واجب العمل جانتے ہیں۔فرمایئے قیاسات کی پیروی کرنے والا اور وہ بھی مجتہدین کے قیاسات کی پیروی کرنے والا کون ہوتا ہے نبی یا امتی؟ کاش کچھ غیرت اور حیا ہوتا تو ان کھلی تحریروں کے ہوتے ہوئے نبوت کا دعوی آپ کی طرف منسوب کرنے سے پرہیز کیا جاتا....

اب آپ کو ۱۹۰۱ء سے بعد کا ایک حوالہ سناتا ہوں جب آپ کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنا عقیدہ تبدیل کرلیا تھا اور مجددیت سے بڑھ کر نبوت کا دعوی آنے کر دیا تھا اسی زمانہ میں آپ نے ایک کتاب لکھی، ریویو بر مباحثہ بٹالوی وچکڑالوی۔ یہ کتاب ۱۹۰۲ء میں شائع ہوئی اس میں آپ تحریر فرماتے ہیں؛

ہماری جماعت کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض اور مخالف قرآن وسنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنی درجہ کی حدیث ہواس پر عمل کریں اور انسان کی بنائی ہوئی فقہ پر اس پر ترجیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں ۔ اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں کیونکہ اس فرقہ کی کثرت خدا کے ارادہ پر دلالت کرتی ہے اور اگر بعض موجودہ تغیرات کی وجہ سے فقہ حنفی کوئی صحیح فتویٰ نہ دے سکے تو اس صورت میں علماء اس سلسلہ کے اپنے خداداد اجتہادات سے کام لیں لیکن ہوشیار رہیں کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی کی طرح بے وجہ احادیث سے انکار نہ کریں ۔ ہاں جہاں قرآن وسنت سے کسی حدیث کو معارض پاویں تو اس حدیث کو چھوڑ دیں ۔ (از ریویو مباحثہ بٹالوی و چکڑالوی)

اس عبارت میں حضرت مسیح موعود نے کھلے طور پر جماعت کو فقہ حنفی پر عمل کرنے کی تاکید کی ہے اور جماعت کا یہ فرض قرار دیا ہے۔ کیا اس سے یہ سمجھا جائے کہ حضرت مسیح موعود خود تو فقہ حنفی پر عامل نہ تھے لیکن جماعت کو اس پر عمل کرنے کا حکم دیا سوال یہ ہے کیوں جماعت کو یہ نہ کہا کہ تم میری وحی کی پیروی کرو جس طرح نبیوں کا قاعدہ ہے کہ اپنی وحی پر لوگوں کو چلنے کا حکم دیتے ہیں نہ کہ قیاسات مجتہدین، یا انسان کی بنائی ہوئی فقہ، پر ۔ مگر اپنی وحی پر چلنے کا حکم آپ کس طرح دے سکتے تھے جب تمام الہامات میں سوائے ... تبشیر کے جو لم یبق من النبوت ا لاا لمبشرات کے مطابق اولیائے امت کے الہامات میں ہوتی ہے اور کچھ بھی پایا نہیں جاتا ۔ نہ کوئی شریعت کا مسئلہ ہے اور نہ کچھ اور ۔ غرض منقولہ بالا عبارات صاف طور پر اس امر پر دال ہیں کہ حضرت مسیح موعود حنفی المذہب تھے ورنہ آپ کبھی جماعت کو فقہ حنفی پر عمل کرنے کی نصیحت نہ فرماتے اور امام ابوحنیفہ سے اپنی روحانی مناسبت نہ جتاتے ۔ حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب بھی یہی فرما گئے ہیں ۔ اصحاب قادیان کو اگر اس پر اعتراض ہے، اگر اس سے ان کی مزعومہ نبوت میں خلل واقعہ ہوتا ہے تو یہ ہمارا قصور نہیں حضرت مسیح موعود سے جا کر سوال کریں جنہوں نے ایسے لفظ لکھے یہاں تک کہ قیاسات مجتہدین کو اپنے لئے واجب العمل ٹھہرایا اور حضرت مولانا نورالدین صاحب سے دریافت کریں جنہوں نے آپ کو حنفی المذہب قرار دیا ۔ خاکسار دوست محمد ۔

(پیغام صلح ۲۴ فروری ۱۹۲۳ء ص ۳،۴)

نیز یہ تحریر بھی ملاحظہ فرمائیں:

حضرت مسیح موعود حنفی المذہب تھے: قاضی اکمل صاحب کے ایک سوال کا جواب

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۷ جنوری صفحہ ۵ کالم اول میں حضرت امیر جماعت احمدیہ لاہور کی تقریر میں لکھا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ میں حنفی المذہب ہوں۔ قادیان والوں نے کبھی غور کیا ہوتا کہ نبی اور حنفی یہ کس قسم کی نبوت ہے کہ امام ابوحنیفہ کی پیروی کرتے ہیں۔

اس پر جناب قاضی اکمل صاحب ۱۸۔جنوری کے الفضل میں لکھتے ہیں کہ حضرت صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ میں حنفی المذہب ہوں۔

الجواب: افسوس ہے کہ قاضی اور وہ بھی معمولی نہیں بلکہ) اکمل ہوکر ایسا لغو اور بے ہودہ سوال! ضد اور بغض انسان کو اندھا کر دیتا ہے۔

ناظرین! بارہا آپ نے دیکھا اور سنا ہوگا کہ ہر ایک مصنف محرر مقرر جب اپنی تقریر یا تحریر میں کسی دوسرے کی تقریر یا تحریر کا حوالہ دیتا ہے، تو کبھی لفظاً نقل کرتا اور کبھی معناً۔ یعنی کبھی دوسرے کی تقریر یا تحریر کا مفہوم اپنے الفاظ میں لے آتا ہے جیسا کہ بعض احادیث کی روایت بالمعنی کی گئی ہے ان کے اصل مفہوم کو مدنظر قال قال رسول اللہ ﷺ ہی کہہ کر روایتاً کی ہے دیکھو کتب احادیث کو اور خود حضرت صاحب کی بھی یہی عادت تھی ہے۔ چنانچہ وہ خود فرماتے ہیں،

عاجز کی ..ترجمہ کی نیت سے نہیں بلکہ تفسیر کی نیت سے معنی کیا کرتا ہے۔

(الحق مباحثہ لدھیانہ۔ص ۱۱۹ طبع ثانی)

اور آپ کی پسندیدہ تحریف القرآن تفسیر حیدر آبادی اور خود آپ کی کئی تحریرات میں ایسی مثالیں کثرت سے ملتی ہیں۔ پس اگر حضرت امیر (مولوی محمد علی لاہوری) نے اسی اصول قدیم اور قاعدہ عام کے مطابق حضرت صاحب کی مفصل تحریرات کا مفہوم اپنے الفاظ میں کہہ دیا تو یہ کوئی اعتراض کی بات نہ تھی۔ علی الخصوص ستر سالہ واقعات چشم دید بھی اس کے مصدق ہیں یعنی حضرت صاحب کا عمل درآمد حنفی مذہب کے مطابق رہا ہے۔

اب میں حضرت صاحب کی وہ تحریرات درج کرتا ہوں جس کا خلاصہ مطلب حضرت امیر نے اپنے الفاظ میں لکھ دیا ہے لیکن اس سے پہلے قرآن و حدیث سے بھی اس مسئلہ پر روشنی ڈالنا ضروری ہے

<u>از روئے قرآن مجید حضرت مسیح موعود کے حنفی المذہب ہونے کا ثبوت</u>

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

هو الذی بعث فی ا لا میین رسو لا منهم یتلوا علیهم آ یا ته و یز کیهم و یعلمهم ا لکتا ب و الحکمة و ان کا نوا من قبل لفی ضلال مبین ۔ وآ خر ین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منهم لمّا یلحقوا بهم و هو العزیز الحکیم (الجمعه : ۲۔۳)۔

خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ محمد رسول اللہ جس طرح اہل مکہ کے لئے مطہر مزکی رسول ہیں ویسے ہی ان لوگوں کے لئے بھی رسول ہیں جو مسلمان ہو کر امور دین میں امیین کی تقلید کریں گے۔ آخرین سے اول مراد مسیح موعود اور پھر آپ کی خاص جماعت ہے جو قلیل من الآخرین کے مصداق ہے۔ کتب فقہ میں لاحق اسی کو کہتے ہیں جو بعد کو آکر شامل ہو اور اپنے سے پہلے کا مقلد ہو لفظ یلحقوا اس آخرین کے لئے پہلوں کی تقلید کا حکم یا اشارہ ہے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ مسیح موعود جو آخرین اور لاحقین میں سے ہے اس لئے ان پر اولین کی تقلید لازم ہے اگر حضرت صاحب کو غیر مقلد یقین کیا جائے تو پھر یہ بھی تسلیم کرنا پڑے گا کہ حضرت صاحب اس پیش گوئی کے مصداق نہیں۔

احادیث سے مسیح موعود کے حنفی المذہب ہونے کا ثبوت

نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم۔

اور اسی حدیث کے متصل دوسری روایت بطور تفسیر کے اس کے ساتھ یوں لکھی ہے

فینزل عیسی بن مریم فیقول امیرھم تعال صل لنا فیقول لا ان بعضکم علی بعض امراء تکرمة اللہ ھذا الامت۔ رواہ مسلم۔ دیکھو مشکوۃ باب نزول عیسی

ان ہر دو روایات سے صریحاً ثابت ہوتا ہے کہ مسیح موعود کو نماز میں حنفیوں کی تقلید کرنی پڑے گی ان آیات اور احادیث کے مطابق حضرت مرزا صاحب باوجود مجدد وقت ہونے کے ہمیشہ مقتدی ہی رہے شاذو نادر ہی کبھی امام بنے ہوں وہ بھی مجبوری سے کہ اس وقت کوئی دوسرا آدمی لائق امامت نماز نہ ملا۔ اور جماعت نماز کے فوت ہو جانے کے خوف سے امام بن گئے۔

الغرض اللہ نے خود ہی مسیح موعود کو اولین سے ملحق ہونے والا اور سب سے آخر کھڑا ہونے والا قرار دیا ہے۔ اور پھر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی مسیح موعود کو دوسروں کا مقلد قرار دے دیا ہے تو اس کے بعد قاضی اکمل صاحب کا یہ سوال کہ مسیح موعود کے مقلد ہونے کا ثبوت دو اگر محض بے ہودہ نہیں ہے تو اور کیا ہے کیونکہ جس امر کی نسبت ہم سے سوال کرتے ہیں خود اس کو آنکھوں سے دیکھتے رہے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کا اپنے حنفی ہونے کا اعلان

میں تمام مسلمانوں کو یقین دلاتا ہوں کہ مجھے کسی ایک حکم میں بھی دوسرے مسلمانوں سے علیحدگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ۔جس طرح سارے اہل اسلام احکام بینہ قرآن کریم واحادیث صحیحہ وقیاسات مسلمہ مجتہدین کوواجب العمل سمجھتے ہیں اسی طرح میں بھی جانتا ہوں (الحق مباحثہ لدھیانہ ص ۸۰)

آپ قاضی ہیں اور یہ آپ کو بخوبی معلوم ہوگا کہ یہاں آئمہ مجتہدین سے مراد آئمہ حنفیہ ہی ہیں کیونکہ دوسرے آئمہ شافعی مالکی وحنبلی تو یہ کہتے ہیں

النّصوص علی ظواھر العدول عنھا الی معان باطن الحاد

..قاضی صاحب آپ کوئی نظیر ایسی پیش کر سکتے ہیں کہ کوئی نبی ایسے امتیوں کا مقلد ہوا ہو جن کی نسبت نبی کریم ﷺ کا یہ فتوی ہو المجتھد یخطی و یصیب۔ پھر ذرا یہ بتادیں کہ احکام بینہ قرآن وکتب احادیث وفتاوی عالمگیری اور قاضی وغیرہ تو پہلے ہی سے موجود تھے اور تمام مسلمان ان پر عمل درآمد کرتے رہے ہیں جن کے ساتھ خود احمد نبی اللہ بھی اپنا ہم عقیدہ ہونے پر لدھیانہ کے حنفی مسلمانوں کو یقین دلاتے ہیں پھر ایسے نبی کے آنے کی کیا ضرورت تھی۔ اگر آپ صدق دل سے حضرت مرزا صاحب کو مطابق دلائل مندرجہ انوار خلافت اسمہ احمد کا حقیقی مصداق اور اصلی نبی مانتے ہیں تو اس سوال کا جواب دیں۔ اگر محض کسی ذاتی غرض کے لئے احمدیت کو خیر باد کہہ چکے ہیں، تو خیر۔

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ حضرت مسیح موعود امام ابوحنیفہ کو امام ربانی اور فہم قرآن میں لاثانی یقین کرتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ ربانی امام ہے اور فہم قرآن میں لاثانی ہے امام شافعی امام مالک احمد بن حنبل حضرت امام ابوحنیفہ کے درجہ کو نہیں پہنچ سکتے امام ابوحنیفہ امام اعظم ہے۔ مختصراً دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۵۳۰۔ رسالہ الحق وغیرہ۔ کیا جسے امام ربانی مانا جاوے اس کی تقلید فرض نہیں ہوتی۔

حضرت مسیح موعود کے لئے امام ابوحنیفہ کی تقلید فرض ہے۔ چنانچہ حضرت صاحب نے خود فرمایا ہے جہاں ایسا اختلاف ہو اور صریحی احادیث صحیحہ سے ترجیح نہ ہو سکے تو فقہ حنفی پر عمل کرنا چاہیے۔ یہ جناب الہی کو پسند بات ہے۔

اس پر مولانا مولوی نورالدین صاحب یوں شہادت دیتے ہیں۔

یہ بات میں نے اپنے کان سے سنی اور حضرت اقدس کو دیکھا ہے۔ نورالدین۔

دیکھو کتاب حقیقت نماز مولفہ شیخ یعقوب علی صاحب۔

پھر فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کا فرض ہونا چاہیے کہ اگر کوئی حدیث معارض قرآن وسنت نہ ہو تو خواہ کیسی ہی ادنی درجہ کی حدیث ہو اس پر وہ عمل کریں اور اگر حدیث میں کوئی مسئلہ نہ ملے اور نہ سنت میں اور نہ قرآن میں مل سکے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس صورت میں فقہ حنفی پر عمل کریں۔ مسیح موعود دیکھو رسالہ عقاید احمدیہ مولفہ قاضی اکمل مطبوعہ دسمبر ۱۹۱۰ء

قاضی صاحب مسیح موعود نے جو فرمایا کہ امام ابو حنیفہ کی تقلید جناب الٰہی کو پسند ہے کیا یہ اوروں کے لئے فرمایا وہ خود امام اعظم کے مقلد نہ تھے۔ اور یہ جو فرمایا کہ ہماری جماعت پر امام ابو حنیفہ کی تقلید فرض ہے، کیا وہ خود اپنے آپ پر امام ابو حنیفہ کی تقلید فرض نہ سمجھتے تھے۔ اور لدھیانہ کے جلسہ عام میں جو فرمایا کہ میں قیا سات آئمہ مجتہدین حنفیہ کو دیگر حنفیوں کی طرح واجب العمل جانتا ہوں کیا وہ غلط تھا کہدو کہ وہ قول ۱۹۰۲ء سے پہلے کا ہے مگر مشکل یہ ہے کہ آپ کا رسالہ عقائد احمدیہ وغیرہ تحریرات اور عمل در آمد ۱۹۰۲ء سے بعد کا بھی یہی ہے آپ نے بتوصرف امام ابو حنیفہ کی تقلید کا مطالبہ کیا ہے اور حضرت صاحب نے تمام آئمہ حنفیہ کی فرداً فرداً تقلید کو فرض قرار دیا ہے۔

کیا لدھیانہ والے اعلان کا خلاصہ مطلب یہی ہے کہ میں حنفی المذہب ہوں یا کہ کچھ اور ہے۔ اگر کچھ ہے تو بیان فرمائیے۔

محمد یمین احمدی از مقام داتہ ڈاکخانہ مانسہرہ ضلع ہزارہ۔ (پیغام صلح لاہور ۴ مارچ ۱۹۲۳ء ص ۳،۴)

کیا مسیح ابن مریم سلسلہ موسیٰ کے خلیفہ ہیں

مولانا ابو سعید محمد شریف قریشیؒ ٹاہلیانوالوای جہلمی لکھتے ہیں:

قادیانی ہوں یا لاہوری مرزائی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور مثیل مسیح تسلیم کرتے ہیں، اور آیت استخلاف سے استدلال کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ، حضرت موسیٰؑ کے سلسلہ کے خلیفہ ہیں، آنے والا مسیح بھی بوجہ کمال مشابہت بعیسی ابن مریم محمدی سلسلہ کا خلیفہ ہوگا۔ نزول ابن مریم کا بھی یہی مطلب ہے۔

اب ہمیں دیکھنا یہ ہے کہ آیا مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی واقعی مثیل مسیح ناصری ہیں اور مسیح ناصری (یہ اصطلاح مرزائیہ ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) واقعی حضرت موسیٰؑ کے امتیوں سے ہیں جیسا کہ مرزا غلام احمد کا خیال ہے۔ پھر جو اوصاف مسیح ابن مریم میں تھے وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں بعینہ موجود ہیں جن سے مماثلت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح کا دعویٰ صحیح ہو سکے۔

اہل علم سے پوشیدہ نہیں کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم کو سلسلہ موسوی کا خلیفہ کہنا علم شریعت (قرآن و حدیث) سے بے خبری ہی نہیں بلکہ مبنی بر تعصب اور انکار صریح ہے کیونکہ حضرت موسیٰؑ، حضرت داؤدؑ کی طرح صاحب کتاب و شریعت ہیں اور حضرت عیسیٰؑ بھی مثل صاحب زبور حضرت داؤدؑ، صاحب کتاب (انجیل مقدس) وشرع اور مستقل رسول ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ۔

مماثلت مسیح کے لئے بھی ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں اصل مسیح (ابن مریم) کے نشانات کا نقشہ اور مدعی مماثلت مسیح کا نقشہ بھی سامنے ہے۔ ناظرین اندازہ لگالیں کہ اصیل کے نشان مثیل میں موجود ہیں؟ اگر نہیں تو مماثلت کیسی؟

اصلی مسیح: عیسی ابن مریم کے اوصاف

❀ آپ بلا باپ پیدا ہوئے۔ ❀ گھوارہ میں کلام کیا۔ ❀ مخالفین کے فریب سے قطعی طور پر بچا لئے گئے۔ ❀ چونکہ آپ حضرت موسیٰؑ کے امتی نہیں اسلئے موسوی خلیفہ بھی نہیں ہو سکتے بلکہ توریت کی طرح انجیل اور مستقل شریعت کے مالک تھے۔ ❀ نہ ہی آپ نے کوئی جھوٹ بولا اور افتراء کیا

اور آپ کا آسمان پر جانا،

اور آسمان سے نازل ہوکر اس دنیا میں باقی عمر گذارنا،

اور حسب بشارت نبی ﷺ بیت الروحاء سے احرام باندھ کر امام مہدی کے ساتھ حج کرنا وغیرہ یقینی امور ہیں،

جو ضرور حسب اطلاع مخبر صادق پورے ہوکر رہیں گے

مثیل مسیح (غلام احمد ابن غلام مرتضی) کے نشانات

❀ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے اشد ترین مخالفین کی زندگی میں حسب دعا و اطلاع خود کاذب ہوکر مرے۔

❀ نہ مرزا جی کو تشریعی الہام اور ملکہ عصمت سے سرفراز کیا گیا (مرزا قادیانی، کرامات الصادقین۔ صفحہ ۵ پر تسلیم کرتے ہیں کہ میں تو کجا کوئی انسان بھی نبیوں کی طرح معصوم ہونے کا دعوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتا۔ اور ست بچن صفحہ ۱۶ پر بھی یہی لکھتے ہیں۔ محمد شریف)،

- نہ آپ کو کوئی آسمانی کتاب اور مستقل شریعت بخشی گئی۔
- آپ افتراء کرنے جھوٹ بولنے اور دھوکہ دینے میں یکتائے روزگار تھے۔
- تحریف میں بھی کوئی بشر آپ کا ہم پلہ نہ تھا۔
- اور مرزا صاحب قادیانی باوجود استطاعت حج سے محروم رہے۔

ہم علی وجہ البصیرت ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ کوئی مرزائی حضرت عیسی ابن مریم کو سلسلہ موسوی کا خلیفہ ثابت نہیں کر سکتا نہ مرزا صاحب قادیانی کو مثیل مسیح اور راست باز انسان ثابت کر سکتا ہے۔

مرزائیو! جب تک تم مرزائے قادیانی کی عصمت نہ ثابت کرلو اس پر اتری ہوئی کتاب نہ دکھالو، اس پر تشریعی الہام کا نزول نہ ثابت کرلو، یاد رکھو کوئی سچا اور باخبر مسلمان آپ کا دعوی ماننے کو تیار نہیں ۔ چہ جائے کہ مرزائے آنجہانی کو مسیح موعود اور مثیل مسیح سمجھ لے۔

سوچ لو اور خوب غور کرو۔ کوئی آدمی دعوی کرنے سے مثیل مسیح اور سچا قرار نہیں دیا جا سکتا جب تک کہ اس میں سچائی اور مماثلت کی شروط نہ پائی جائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۸۔ اپریل ۱۹۲۴ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۲۵ ص ۲)

<u>مباحثہ مرزائیاں میں اہل حدیث کی فتح</u>

موضع راجوال ضلع گورداسپور پنجاب میں مرزائیوں کا مباحثہ ہوا اہل حدیث کی طرف سے حافظ گوہر دین صاحب مناظر تھے۔ بعد مباحثہ سردار شیر سنگھ ذیلدار نے حافظ صاحب کے حق میں فیصلہ سنایا۔ الحمدللہ۔ راقم: حکیم ابراہیم امام مسجد سراوالی ضلع گورداسپور (اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اپریل ۱۹۲۴ء ص ۹)

خلیفہ قادیان کا غضب فرقہ بہائیہ پر

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

جس طرح پنجاب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی نبوت ہیں، ایران

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شیخ بہاء اللہ ہوئے ہیں۔ ان کا فرقہ بہائیہ کے نام سے موسوم ہے۔ جب سے امت مرزائیہ کے چند افراد بہائی ہو گئے ہیں، قادیانی خلیفہ کو سخت پریشانی دامن گیر ہے، اسی پریشانی میں جو کچھ دل میں آتا ہے کہہ جاتا ہے۔

اخبار الفضل، راوی ہے کہ خلیفہ قادیان (میاں محمود احمد پسر مرزا آنجہانی) نے اپنے خطبہ میں، فتنہ بہائیہ، ذکر کرتے ہوئے کہا:

> میں سمجھتا ہوں اس فتنہ (بہائیہ) کے پیدا ہونے کی غرض یہ ہے کہ خدا تعالی ہمیں اس مذہب کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہے۔ آج تک جو قوم ہمارے مقابلہ میں آئی اس کو خدا نے تباہ کیا اب اس کو خدا نے لا کھڑا کیا ہے۔
>
> (الفضل قادیان ۱۱ مارچ ۱۹۲۴ء ص ۵)

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ بہائیوں کے فنا کرنے میں تو ہم بھی آپ کے ساتھ ہیں، اور سچ تو یہ ہے جو خدا کو پسند ہے کہ چونکہ آپ بھی ان سے کم نہیں اسلئے آپ کے فنا کرنے میں ہم ان کے بھی ساتھ ہونے کو تیار ہیں۔ اور دعا کرتے ہیں کہ اسلام میں سے کل فتنے مٹ جائیں۔ آپ سچے ہیں تو آمین کہیں۔

مگر آپ سے اور آپ کی جماعت سے عموماً ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ کون سی قوم آپ کے سامنے آئی جو مٹ گئی۔

غیر مسلموں میں سب سے اول آپ کے مخاطب عیسائی ہیں جن کو آپ نے خنازیر نام رکھا اور ان کا قتل کرنا اپنا فرض منصبی قرار دیا۔ کیا وہ مٹ گئے؟

ضرور مٹ گئے۔ اس کا ثبوت ہندوستان کی مردم شماری اور دنیا کی مردم شماری دے رہی ہے۔ مزید ثبوت عیسائیوں کا اخبار نور افشاں دے گا۔

دوسری قوم آپ کی خطاب یافتہ ہندو بالخصوص آریہ ہیں۔ یہ تو یقیناً سارے مٹ گئے۔ اس کا ثبوت خود فتنہ ارتداد کے حلقہ سے ملے گا۔ مزید آریہ گزٹ اور پرکاش وغیرہ دیں گے۔

مسلمانوں میں سب سے اول مخاطب آپ کا فرقہ اہل حدیث ہے۔

سب سے پہلے شیخ الکل سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلویؒ نے آپ کا دہلی میں مقابلہ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد ازاں ان کے شاگرد رشید مولانا محمد بشیر صاحب مرحوم نے آپ کے بڑے میاں کو دہلی سے بھگایا۔ بعد ازاں مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے آپ کا تعاقب کیا۔ مولانا محمد اسماعیل علی گڈھیؒ نے کتاب لکھی۔ مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹیؒ نے بھی اپنا فرض پورا ادا کیا۔ سب سے زیادہ آپ کے ناوک کا زخمی یہ خاکسار اڈیٹر اہل حدیث ہے جس نے بانی فرقہ احمدیہ کا مرقد مبارک تک نہ چھوڑا۔ جس کے ساتھ آخر کار وہ بیوفائی کر کے چل بسے۔

کیا فرقہ اہل حدیث اس جرم میں مٹ گیا، یقیناً: ہر کہ شک آرد کافر گردد

اسی طرح علماء حنفیہ نے بھی آپ کا تعاقب کیا۔ حیدرآباد، مونگیر، گولڑہ وغیرہ مقامات سے بکثرت تردیدات نکلیں۔

سالانہ جلسہ میں بھی دیوبند سے ایک جماعت زیارت مرقد کو قادیان پہنچتی ہے۔ کیا یہ سب مٹ گئے؟

ان سب کے بعد شیعہ کا نمبر ہے جن کو مرزا صاحب آنجہانی نے اعجاز احمدی میں پانی پی پی کے کوسا ہے۔ کیا وہ مٹ گئے؟

ہاں صاحب! سب مٹ گئے۔ درحقیقت یہ لوگ خواب میں بول رہے ہیں ورنہ دراصل سب مٹے پڑے ہیں۔

حقیقت میں بیٹے (مرزا محمود احمد) کی یہ بڑھ بھی باپ (غلام احمد) کی طرح کی ہے جو (مرزا آنجہانی) اپنی زندگی میں مارا کرتے تھے۔ بڑے میاں کا قول تھا:

جتنے مباہلہ کرنے والے ہمارے مقابلہ میں آئے خدا نے سب کو ہلاک کر دیا

(قول مرزا غلام احمد در اخبار بدر قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۰۶ء)

حالانکہ ساری عمر میں صرف ایک مولوی عبدالحق غزنویؒ سے بمقام امرتسر جون ۱۸۹۳ء کو آپ کا مباہلہ ہوا تھا جو قادیانی کی وفات سے کئی سال بعد فوت ہوا۔

ارکان مرزائیہ! الیس منکم رجل رشید۔ کیا تم میں کوئی صاحب بھی اتنی عقل کا مالک نہیں جو ان دیوانوں کی بڑوں کو سمجھ سکے؟ بحالیکہ تم میں عالم ہیں، حکیم ہیں، ڈاکٹر ہیں، بڑے تجربہ کار ہیں، پھر بھی یہ بات تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ کون سی قوم مرزا صاحب کے مقابلہ میں آ کر تباہ ہوگئی۔ سچ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پر یہ بد ادا نہ دے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مئی ۱۹۲۴ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۲۷ ص ۱۔۲)

قادیان کی تاریخ میں نیا باب

جناب نجم الحسن صاحب بی اے فتح پوری لکھتے ہیں:

معلوم ہوا کہ قادیان میں کچھ حضرات پیدا ہوئے ہیں جو کہتے ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دلائل سے شیخ بہاء اللہ کی مہدویت اور نبوت خوب ثابت ہوتی ہے اور یہ کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کا لٹریچر بہائی لٹریچر کا چربہ ہے۔

مدت ہوئی جب کہ مجھے حکیم مرزا محمود ایرانی بہائی سے ملنے کا موقع ملا تھا۔ برسبیل تذکرہ انہوں نے فرمایا تھا کہ میں نے ۱۹۰۴ء میں بمقام لاہور جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو حضرت بہاء اللہ کے دعاوی پیش کرتے ہوئے مذاکرہ مذہبی کے لئے مدعو کیا، لیکن جناب مرزا صاحب قادیانی نے جرأت نہ فرمائی۔ بہت سے احمدی میرے پاس آتے تھے اور میری باتیں سن کر متعجب ہو کر واپس جاتے تھے۔

میں یہ نہیں کہہ سکتا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی کی اصلیت کہاں تک ہے، لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ اس سال قادیان کی تاریخ میں ایک نئے باب کا اضافہ ہوا۔ جناب مرزا سلطان محمد صاحب ساکن پٹی کا وہ خط جو نکاح والی پیش گوئی سے متعلق ہے جو آپ کے معزز اخبار (مورخہ ۱۴ مارچ ۱۹۲۴ء) میں شائع ہو چکا ہے۔ قادیانی لٹریچر کو متزلزل کرنے والا ہے۔

دوسرا اہم واقعہ قادیان میں ایک جماعت کا پیدا ہونا ہے جو تمام احمدی علم کلام میں ایک عجیب انقلابی تحریک کا موجب ہو کر رہے گی۔ واقعی اہل حدیث امرتسر میں آپ نے خوب لکھا کہ اگر دروازہ نبوت کھلا ہے تو شیخ بہاء اللہ زیادہ حق دار ہیں کہ ان کو قبول کیا جائے۔ اب تو قادیانی مبلغین کو پہلے اپنے ایمان کا جائزہ لینا چاہیے آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا وجہ کہ احمدی حضرات جناب بہاء اللہ کے دعاوی پر ایمان نہ لائیں جس حالت میں یہ ثابت ہو جائے کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کے دلائل واقعی ایسے ہیں جن سے جناب بہاء اللہ کے دعاوی ثابت ہوتے ہیں۔

مولوی محی الدین بی اے قصوری ناظم جمعیت دعوت وتبلیغ پونہ نے بھی اپنی کتاب روداد عمل میں یہی رائے ظاہر کی ہے کہ احمدی تحریک دراصل بابی تحریک کے تاثر کا نتیجہ ہے۔ اب اگر خود احمدی جماعت کے افراد نے اس پر مہر تصدیق کر دی ہے تو اس میں شک نہیں کہ دنیا کے لئے ایک بڑا کام ہو جائے گا۔ ان احمدی صاحبان کو چاہیے کہ وہ اپنے خیالات تفصیل سے شائع کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مئی ۱۹۲۴ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۲۷ ص ۲)

طاعون اور مرزائی

موضع خانیوالہ ومیاں والہ ضلع سیالکوٹ میں میں تبلیغ کو گیا۔ میں نے دیکھا کہ اس چھوٹے سے گاؤں میں ۱۲۔۱۳ مرزائی شکار طاعون ہوئے حتی کہ ان کا مولوی (افسر علی) بھی ساتھ رخصت ہوا۔

عبدالقادر مبلغ مظفر گڑھی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مئی ۱۹۲۴ء ص ۹)

دال شوربے پر لڑائی

ہنگامہ رات دن ہے بپا کوئے یار میں
ایسی بھی فتنہ خیز کوئی سر زمین نہیں

الفضل قادیان انجمن اسلامیہ قادیان کے جلسہ کی کیفیت بتاتا ہوا لکھتا ہے

معلوم ہوا کہ مولوی صاحبان اور ان کے ساتھیوں کی اس بات پر اچھی جھڑپ ہوئی تھی کہ ایک فریق کہتا تھا کہ فلاں کو شوربا وغیرہ دیا جاتا ہے اور ہمیں پتلی دال۔ (الفضل ۲۵۔۲۹۔اپریل ۱۹۲۴ء ص ۱۶)

مدیر اہل حدیث امرتسر بتاتے ہیں کہ انجمن اسلامیہ کے جلسہ میں تو یہ نزاع سنی نہیں، البتہ احمدیہ لنگر میں اس قسم کی نزاعات ہوتی ہیں اور ہوتی تھیں جن سے تنگ آکر جناب مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی اپنے مریدوں کے حق میں سخت ریمارک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا تھا۔ چنانچہ ارشاد مرزا قادیانی ہے:

میں انہیں (مریدین کو) سفلہ اور خود غرض اسقدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی خودغرضی کی بنا پرلڑ تے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پرنفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔ (اشتہار ملحقہ رسالہ شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی)

احمدی دوستو! جوتیوں میں دال بٹنے کا نظارہ دیکھا نا؟ جس تمہاری بدکرداری سے اعلی حضرت آنجہانی (مرزا قادیانی) کے دل پر بھی صدمہ ہوتا تھا اور اب بھی ہوتا ہوگا، اسی کا عکس تم نے جلسہ اسلامیہ میں سمجھ لیا۔ آہ!

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مئی ۱۹۲۴ء مطابق ۴ شوال ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۲۸ ص ۹)

ماموروں کی چار یاری

(سید محمد جونپوری، سید علی محمد باب، شیخ بہاء اللہ اور مرزا قادیانی)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے قادیان میں تاریخ کا نیا باب مفتوح ہوا ہے، یعنی بابی بہائی مذہب کا وہاں ظہور ہوا ہے، قادیانی اخباروں میں خواہ مخواہ بہائی مذہب کا ذکر آتا ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ، اخبار اہل حدیث امرتسر، بھی ان کے تعاقب میں اس مذہب کے متعلق کچھ لکھے۔

اسی ضمن میں خیال آیا کہ شیخ بہاء اللہ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر سبقت کا اگر فضل ہے، تو ان سے پہلے سید محمد جون پوری کو بھی فضل حاصل ہے۔ الفضل للمتقدم۔ اس لئے ضروری ہے کہ سید محمد جون پوری کا ذکر بھی ان اصحاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کیا جائے۔ چنانچہ آج کا مضمون اسی عنوان سے لکھا گیا ہے۔

سید محمد جون پوری

ہندوستان کے شہر جون پور میں ۸۴۷ھ میں سید محمد جونپوری پیدا ہوئے۔ آپ کے مریدین کہتے ہیں کہ آپ کے والد کا نام سید عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ تھا جو حدیث میں آیا ہے کہ مہدی کے باپ کا نام عبداللہ اور والدہ کا نام آمنہ ہوگا، مگر مخالفین اس کی تردید کرتے ہیں اور تاریخی دلائل زبردست دیتے ہیں جن کے بیان کا یہ محل نہیں۔

سید محمد صاحب جون پوری نے بعد بلوغت اپنی روش صوفیانہ زاہدانہ اختیار کی۔ سفر حج کو گئے۔ خراسان وغیرہ کا سفر کیا۔ اسی سفر میں مہدی ہونے کا دعوی کیا۔ اس دعوی کی کافی تبلیغ فرمائی۔

جہاں تک ہم نے انکے سوانح زندگی پڑھے ہیں، ان میں مریدانہ جو مبالغے ہیں ان کو چھوڑ کر اتنا معلوم ہوتا ہے کہ یہ صاحب ایک زاہد خدا پرست بزرگ تھے۔ دعوی مہدویت موعودہ کی بابت ہمارا عقیدہ ہے کہ صحیح نہیں، لیکن ان کی زندگی بے شک زاہدانہ تھی۔ صحیح معنی میں عبداللہ تھے۔ رحمہ اللہ۔

خیر جون پوری بزرگ نے، بقول ان کے مریدین کے، دعوی مہدویت موعودہ کیا۔ چنانچہ ان کے مریدوں کا حلقہ دور دراز تک وسیع ہوا۔ باوجود چار سو برس گذرنے کے آج بھی دکن اور میسور میں اس فرقہ کی تعداد بہت کافی ہے جس کا نام ہے فرقہ مہدویہ۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ میرے ایام اقامت حیدرآباد دکن میں اس فرقہ کے علماء سے میری ملاقاتیں ہوتی رہیں۔ بہت سلجھی ہوئی طبیعت، تیز کلامی سے مجتنب پائے گئے۔ میں نے ان سے کئی ایک کتابیں لیں اور زبانی عقاید بھی دریافت کئے۔ سب سے بڑا مسئلہ تکفیر منکر تھا جس نے مجھے اس فرقہ کی نسبت محو حیرت کیا۔ میں نے پوچھا کہ جو لوگ سید محمد صاحب جون پوری کو مہدی موعود نہیں جانتے، آپ ان کی نسبت کیا خیال رکھتے ہیں؟ ان علماء نے بڑی صفائی سے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا خیال وہی ہے جو ایک حدیث میں آیا ہے

من انکر المھدی فقد کفر۔ (جو کوئی مہدی کا انکار کرے گا، وہ کافر ہوگا)

انہوں نے کہا چونکہ سید محمد صاحب ہمارے نزدیک یقیناً مہدی تھے اس لئے ان کے منکرین پر یہ فتوی ہے۔

میں نے اس حدیث کا ثبوت طلب کیا تو مجھے کسی ایسی کتاب کا حوالہ دیا گیا جو خود ان کے پاس بھی موجود نہ تھی۔

بعد تسلیم میں نے کہا، کیا یہ ممکن نہیں کہ اس حدیث کے معنی یہ ہوں کہ جو کوئی سرے سے عہدہ ءمہدی موعود کا منکر ہو وہ ایسا ہے۔ نہ کسی مدعی کی شخصیت کا منکر؟

مثلاً ہم اہل حدیث بلکہ دیگر فرقہ ہائے بھی جو عہدہ مہدی کے قائل ہیں مگر سید محمد صاحب کی شخصی مہدویت کے منکر ہیں وہ بھی اس لئے کہ حدیث میں جو علامات آئی ہیں وہ ہمارے نزدیک ان میں پائی نہیں جاتیں، تو کیا ہم بھی کافر ہوں گے؟ اسکا جواب مجھے نہیں ملا۔

اس کے علاوہ فرقہ مہدویہ کی کتابوں میں، میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ سید محمد صاحب جون پوری کو مثل محمد (ﷺ) جانتے ہیں۔

میرا مقصود چونکہ اس مضمون میں محض تاریخی واقعات سنانا ہے، اس لئے میں اس میں کسی کے خیال کی تائید یا تردید نہیں کروں گا۔

محمد علی باب

دوسرے مہدی صاحب جناب سید علی محمد صاحب الملقب بہ باب ہوئے ہیں جو ملک ایران کے شہر شیراز میں ۱۸۱۸ء میں پیدا ہوئے۔ آج (۱۹۲۴ء میں) آپ کی ولادت کو پوری صدی گذر چکی ہے۔ آپ کا دعوی تھا کہ میں باب (دروازہ) ہوں اس موعود کے لئے جسکا نام من یظھرہ اللہ ہے۔ یعنی خدا کا ظاہر کردہ۔

ایران میں چونکہ شیعہ حکومت ہے، اس لئے وہاں مہدی کا دعوی کرنا غالباً دعوی نبوت سے بڑھ کر قبیح ہوگا۔ لہذا حکومت کی طرف سے باب اور بابیوں پر بہت سختی کی گئی۔ لیکن وہ اپنی ہٹ سے نہ ہٹے۔ بابیوں کی تکالیف اور استقلال کی تاریخ انسانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت کا ایک نمونہ ہے۔

باب کہتا تھا کہ میں نے جو شریعت لکھی ہے اس پر عمل کرنے کا وقت تم کو اس وقت ملے گا جب وہ (من یظہرہ اللہ) موعود شخص ظاہر ہوگا۔ چنانچہ باب فوت ہو گئے اور شیخ بہاء اللہ نے ۱۲۶۰ھ میں موعود ہونے کا دعوی کیا۔ شیخ بہاء اللہ کا دعوی باب کے دعوی سے بہت زوردار تھا۔

پنجابی مدعی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دونوں عہدوں کا چارج قبول کیا۔ یعنی مہدی مسعود اور مسیح موعود۔ بلکہ ساتھ ہی ان کے ہندوؤں کے بزرگ کرشن کا چارج بھی لے لیا۔ اس مضمون میں ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ شیخ بہاء اللہ کے ادعاء اور مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی کی شکل باہمی مشابہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی ہے کہ میری بابت کل انبیاء نے خبر دی ہے، تورات میں، زبور میں، انجیل میں۔

بعینہ یہی دعوی شیخ بہاء اللہ نے کیا تھا بلکہ کہا کہ آیت قرآنی

اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ .. الخ

جس میں ذکر ہے کہ ہر نبی سے اللہ نے وعدہ لیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا، اس آیت میں میری طرف اشارہ ہے۔ (بہاء اللہ کی تعلیمات۔ص ۴۳)

مرزا غلام احمد نے دعوی کیا کہ میرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا۔

شیخ بہاء اللہ نے لکھا ہے:

ھذا یوم لو ادرکہ محمد رسول اللہ لقال قد عرفناک یا مقصود المرسلین۔ (الواح مبارکہ۔ص ۹۴)

یعنی یہ میرا زمانہ اگر حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پاتے، تو مجھے مخاطب کرکے فرماتے:

اے مقصود المرسلین ہم نے آپ کو پہچان لیا۔

مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی تھا کہ میرا نام محمد ہے، میرا نام احمد ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ایک شعر میں (تریاق القلوب۔ص۳) آپ نے کئی ایک نام اپنے جمع کئے ہیں جو یہ ہیں

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

یہ دعویٰ بھی شیخ بہاء اللہ سے لیا ہے۔ وہ بھی اپنے الہاموں میں خدا کی طرف سے محمد اور احمد کے ساتھ خطاب بتاتے ہیں۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

یا محمد بشر نی نفسك بمانزل عليك كتاب قدس كريم (الواح مبارکہ۔ص ۳۰۱) (یعنی اے محمد (بہاء اللہ) تو اس کتاب کے ساتھ جو تیرے پر (بصورت کتاب اقدس) اتری ہے اپنے دل میں خوشی حاصل کر)

پھر لکھا ہے:

اے احمد از ابحر منموجہ ملتطمہ مستورہ خود را منع مکن۔ (الواح مبارکہ۔ص ۳۱۶)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو سیاسی اصول اختیار کیا وہ بھی شیخ بہاء اللہ سے سیکھا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب نے بارہا مریدوں کو حکم دیا ہے کہ انگریزی حکومت کی دل سے اطاعت اور وفاداری کرو (یہ الگ بات ہے کہ خود یہ تعلیم دل سے دیتے تھے یا نہیں) چنانچہ ضرورۃ الامام میں لکھتے ہیں:

میری نصیحت اپنی جماعت کو یہی ہے کہ وہ انگریزوں کی بادشاہت کو اپنے اولی الامر میں داخل کریں اور دل کی سچائی سے ان کے مطیع رہیں۔ (ص۲۳)

مرزا صاحب قادیانی کا مطلب یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو حکم ہے

اطيعوا الله و اطيعوا الرسول و اولى الامر منكم (اے مسلمانو! تم اللہ کی اور رسول کی تابعداری کرو اور اپنے میں سے حکومت والوں کی اطاعت کرو)۔

جناب مرزا صاحب قادیانی اپنے مریدوں کو کہتے ہیں کہ انگریزوں کی حکومت کو (اولی الامر منکم) جان کر اطاعت کرو۔

شیخ بہاء اللہ نے قرانی آیت میں تصرف نہیں کیا بلکہ صوفیانہ فلسفہ سے مدلل یہی حکم دیا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

نفوسے کہ لوجہ اللہ بر خدمت امر قیام نمائند ایشاں ملہمند بالہامات غیبی الٰہی۔ برکل اطاعت لازم۔ (الواح مبارکہ۔ص ۱۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی حاکمان وقت جو انتظام رعیت کرتے ہیں وہ الہام الٰہی سے کرتے ہیں سب لوگوں کو ان کی اطاعت کرنی لازم ہے۔

اس کے علاوہ اسلوب عربیت میں بھی مرزا صاحب قادیانی، شیخ بہاء اللہ کے متبع ہیں۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حمامۃ البشریٰ اور شیخ بہاء اللہ کی الواح مبارکہ وغیرہ مقابلہ میں رکھ کر دیکھیں تو یقین کر لیں گے کہ مرزا صاحب قادیانی کا اسلوب عربیت بعینہ شیخ بہاء اللہ کا ہے۔

مولانا لکھتے ہیں کہ قادیانی اخبار الفضل نے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ بہاء اللہ کے الفاظ میں دعویٰ نبوت دکھاؤ۔ حوالجات مذکورہ دیکھ کر امید ہے انکی تسلی ہو جائیگی۔

ان کے علاوہ شیخ نے بعینہ وہی طرز مخاطبت الٰہی کا اختیار کیا ہے جو قرآن مجید میں ہے یعنی بصیغہ امر مخاطب (قل) الواح وغیرہ میں بکثرت شیخ کو خدائی لفظوں میں قل قل کے ساتھ خطاب ہے جیسے آنحضرت ﷺ کو قرآن مجید میں قل کے ساتھ مخاطب کیا ہے۔

ہم نے جو لکھا ہے دراصل نمونہ ہے ورنہ دونوں صاحبوں کی تصنیفات دیکھنے سے ہم پنجابیوں کو ایک قسم کا غصہ اور رنج پیدا ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ (بقول مرزا قادیانی) آنحضرت ﷺ کے بعد صرف مرزا ہی پنجاب میں نبی ہوئے لیکن وہ بھی ایرانی نبی سے مستفیض، تو بتایئے ہمیں رنج نہ ہو تو کیا ہو جب کہ ہماری غیرت تقاضہ کرتی ہے کہ ہم مرزا قادیانی کو بحیثیت ہندی بلکہ پنجابی ہونے کے فرد یگانہ بے نظیر دیکھیں

غیرت از چشم برم روئے تو دیدن ندہم
گوش را نیز حدیث نوشنیدن ندہم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مئی ۱۹۲۴ء مطابق ۱۱ شوال ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۲۹ ص ۱۔۳)

ثناء اللہ سے چند مطالبات بزبان الفضل

جناب آغا حسن صاحب اکبر آباد سے لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۱۸۔ اپریل ۱۹۲۴ء میں بعنوان مولوی ثناء اللہ سے چند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالبات ، ایک مضمون نکلا ہے۔ مولانا موصوف جو کچھ اس کا جواب دیں گے وہ بہتر جانتے ہیں، لیکن ایک جواب یہ خادم بھی ذیل میں درج کر کے اہل قادیان کیلئے غور اور عام ناظرین کے لئے واقفیت کا موقع پیش کرتا ہے۔

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کر کے الفضل لکھتا ہے:

اس ضمن میں آپ نے لکھا ہے:

ایران میں ایک شخص شیخ بہاء اللہ پیدا ہوئے جن کا دعوی تھا کہ میں نبی ہوں، نبی بھی معمولی نہیں بلکہ نبوت محمد یہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کو منسوخ کرنے آیا ہوں...

پھر یہ مطالبہ جناب مولوی (ثناء اللہ) صاحب موصوف سے کیا ہے:

کیا آپ مدعی کے اپنے الفاظ میں یہ دعوی دکھا سکتے ہیں کہ میں نبی ہوں۔

قادیانی اخبارات اور قادیانی مضامین نویس معلوم نہیں کیوں چالا کیوں سے کام لے کر دنیا کو فریب دے کر اور اپنی جماعت کو طفل تسلیوں سے خوش کرنا چاہتے ہیں۔ کس قدر شرم اور غیرت کی بات ہے کہ جس امر کا مطالبہ جناب مولوی ثناء اللہ سے آج کیا جا رہا ہے، یہی بات خود اس اخبار الفضل میں بڑی تصریح کے ساتھ شائع کی ہے۔ اور اس کے لکھنے والے جماعت قادیان کے ایک مسلّم فاضل اور النبوۃ فی القرآن کے مؤلف جناب محمد یوسف پشاوری ہیں جو ابھی تک جماعت قادیان میں شامل ہیں۔ وہ لکھتے ہیں:

بابی لوگ کہتے ہیں کہ سیدنا حضرت محمد ﷺ کے بعد جو نبی آتا ہے وہ سیدنا محمد ﷺ کی اتباع سے کوئی تعلق نہیں رکھتا بلکہ اس کے مذہب کا ناسخ ہے اور اسلام کا منسوخ کرنے والا ہے اور قرآن کے احکام میں تغیر وتبدل کر کے ان کی بجائے کتاب اقدس کو پیش کرتے ہیں۔ (الفضل قادیان۔ ۸ فروری ۱۹۲۳ء)

اس عبارت کے الفضل میں ہوتے ہوئے اب جناب مولوی ثناء اللہ سے مطالبہ کرنا انصاف اور شرم کا خون کرنا ہے۔

تائید۔ پھر امام جماعت احمدیہ قادیان تو آج کل بار بار الفضل میں اعلان کر رہے ہیں کہ بہاء اللہ شریعت قرآن کو منسوخ ٹھہراتا ہے۔ الفضل وغیرہ ایسا فضول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطالبہ مولوی ثناء اللہ سے کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں۔ اب ایک ایسا شخص جو کسی شریعت سابقہ کا منسوخ کرنے والا ہو، وہ تمہارے ہی بیان اور اصطلاح کے مطابق نبی ہونے کا مدعی ہوا یا نہیں۔ یہاں احمدیت کا سارا کورس بھول کر فیل کیوں ہو گئے۔

یہ کیا کرتے ہو باز آؤ۔ اگر کچھ بوئے ایمان ہے

اور اب میں وہی کہتا ہوں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے چشمہ معرفت صفحہ ۵۹ میں کہا ہے:

صاحبو! جو کچھ میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں اسکے سمجھنے کیلئے کچھ زیادہ عقل کی ضرورت نہیں بلکہ میں آپ ہی کی بات سے آپ کو ملزم کرتا ہوں۔

پھر جس طرح الفضل کا مطالبہ کرنا کہ

کیا آپ (ثناءاللہ) مدعی کے اپنے الفاظ میں دکھا سکتے ہیں کہ میں نبی ہوں،

اسی طرح الفضل سے مطالبہ کرنا بجا ہے کہ کیا آپ مدعی (بہاءاللہ) کے اپنے الفاظ میں دکھا سکتے ہیں کہ میں ناسخ شریعت محمدیہ ہوں۔ اگر نہیں تو وہی الفاظ آپ کے لئے موزوں ہوں گے جو آپ نے مولانا ثناءاللہ کے لئے استعمال کئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۲۴ء مطابق ۸ شوال ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۳۰ ص ۲-۳)

میاں محمود اور ان کی جماعت پر اتمام حجت

(از مولوی عبداللہ احمدی تیماپور)

(مولوی عبداللہ صاحب مضمون نگار مرزا غلام احمد صاحب کے اخص مریدین میں سے ہیں۔ بلکہ یوں کہیے کہ آپ احمدیوں میں تیسرے فرقے کے پیشوا ہیں۔ آپ خود بھی دعویدار الہام ہیں، آپ نے چند کتابیں بھی لکھی ہیں۔ قادیانی امت کی دونوں پارٹیوں سے آپ کو اختلاف ہے کیونکہ آپ خود ملہم ہیں۔ بہرحال آپ کے خیالات ناظرین ذرہ ٹھنڈے دل سے ان کا مضمون ذیل پڑھیں۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

مولوی عبداللہ تیماپوری احمدی لکھتے ہیں:

مکرمی حضرت میاں محمود صاحب خلیفۃ المسیح قادیان

اخبار اہل حدیث (امرتسر) و اخبار پیغام صلح (لاہور) کے دیکھنے سے معلوم ہوا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی جماعت کے چند احباب نے اپنے مخالفین پر لاٹھیاں چلا کے اپنے اخلاق کا برا نمونہ دکھلایا ہے جس کی ذمہ داری کا اثر جناب کے اخلاق پر آپڑتا ہے۔ لہذا اس کی صفائی آپ کے کسی اخبار سے ہوئی ہے تو اطلاعاً ایک پرچہ روانہ کریں، تاکہ اصل حقیقت معلوم ہو۔ ایسا دنگا کرنے والے وہی ہوں گے جن لوگوں کے دلوں میں یہ بات بٹھائی گئی ہے کہ حضرت صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) کی نبوت کے منکر کافر ہیں، حالانکہ ان کا ظلی ومجازی نبوت کا دعوی تھا جس کو آپ نے کھینچ تان کے نبوت حقیقی کا رنگ چڑھا دیا ہے۔

یہ غلطی اس لئے واقع ہوئی ہے کہ آپ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے کلام عروج ونزول میں تطبیق نہ دے کے ناسخ اور منسوخ کے قائل ہو گئے۔ یوں حضرت صاحب کو حقیقی نبی قرار دے کر غیر مبائعین مسیح موعود پر کفر کا فتوی لگایا۔

قرآن پاک میں خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی ایک نبی کے آنے کا ذکر نہیں ہے۔ ہاں البتہ خلیفوں کے آنیکا وعدہ ہے اور خلیفوں پر ایمان لانا تفصیل ایمان آمنت باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ.. الخ میں کہیں خلیفتہ کا ذکر نہیں ہے۔

ام الاحادیث حدیث جبریل میں ما الاسلام کی حقیقت بیان کرتے ہوئے فقط اقرار توحید ورسالت محمدی کے اقرار پر ہر ایک شخص کے داخل اسلام ہونے کی تصدیق کی ہے۔

نیز اسلام کے پانچ بنیادی اصولوں میں فقط اقرار توحید و محمد رسول اللہ کی گواہی کو اسلام کی پہلی بنیاد قرار دی ہے۔ لہذا اسلام میں داخل ہونے کیلئے کسی اور نبی کی رسالت کا اقرار شرط نہیں ہے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کی رسالت کے ضمن میں ازروئے اسلام تمام انبیاء کی رسالت وصداقت آجاتی ہے۔

رسالہ تشحیذ الاذہان میں خود جناب کی یہ تحریر ہے:

> ہمارا ایمان ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب خدا کے مرسل تھے اور مامور من اللہ تھے اور ہمارا یقین ہے کہ اللہ تعالی اپنے انبیاء ہمیشہ بھیجتا رہتا ہے اور نہ معلوم اور کتنے انبیاء بھیجے گا۔ (تشحیذ الاذہان نمبر ۴ ص ۱۴)

آئندہ آنے والے کی نسبت حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کا الہام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا نبشرک بغلام ن اسمه یحیی و جاءک النور و ھو افضل منك كأن الله نزل من السماء مظهر الحق و العلاء۔

ان الہامات کی تصدیق اس عاجز کے صحیفہ آسمانی سے بخوبی ہوتی ہے۔

چنانچہ اللہ پاک کا الہام ہے: یا یحی خذ الکتاب بقوۃ (یعنی اے عبداللہ تیماپوری قوۃ کے ساتھ کتاب پکڑ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

پھر ایسے افضل نور و مامور و مرسل کا انکار کرنے پر آپ کے اعتقاد و یقین کے مطابق کیا فتویٰ دیا جائے گا؟

نیز آپ کی تحریر رسالہ تشحیذ الاذہان صفحہ ۱۳۹ میں یہ ہے

بلکہ (مامور کے منکر ہونے کیلئے) اتنا ہی کافی ہوگا کہ وہ نبی لوگوں کو طلاع دے دے اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ نشانات ہوں اور بس۔ اتمام حجت ہوگئی اور دعوت پہنچ گئی اور بات بھی درست ہے (میاں محمود احمد)

اگر آپ کی یہ بات درست ہے تو لیجئے یہ خادم اسلام ان تمام امور کا ثبوت دے کے آپ پر اور آپ کی جماعت پر اتمام حجت کرتا ہے۔

اس عاجز کے دعویٰ ماموریت پر اٹھارہ سال کا عرصہ ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ میں نے بذات خود حاضر خدمت ہو کر تبلیغ کا حق ادا کیا ہے۔

اس عرصہ میں جو کچھ نشانات پورے ہوئے ہیں ان کیلئے ایک کتاب درکار ہے۔ آپ کی تحریر کے مطابق کچھ نشانات دیکھنا چاہتے ہیں تو صحیفہ آسمانی و کتاب انجیل قدسی دونوں کو ملاحظہ کرو۔ سردست ایک زندہ اور زبردست نشان خدا کی طرف سے پورا ہو رہا ہے اس کو دیکھ لو وہ یہ ہے۔ انجیل قدسی کے صفحہ ۱۶ پر یہ الہام درج ہے

پنجاب میں طاعون کی بھرمار ہوگئی۔

اس الہام کی نسبت یہ تفہیم ہوئی کہ:

یہ ایک صیغہء راز ہے سات سال کے عرصہ میں یہ راز کھلے گا۔ زور آور حملوں کے ساتھ اہالیان قادیان پر حق ظاہر ہو کر رہے گا۔

(مورخہ ۱۴ صفر ۱۳۳۶ھ دیکھو انجیل قدسی)

۱۳۴۲ھ سال رواں کو چھ سال آٹھ ماہ کا عرصہ گذرتا ہے۔ اس ہفتہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار پیغام صلح لاہور سے اس الہام کے پورے ہونے کی تصدیق کامل طور سے ہوتی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

پنجاب میں طاعون کی حالت سرکاری رپورٹ سے:

۱۹۰۸ء سے لیکر اب تک کہیں طاعون کی اس قدر شدت نہیں ہوئی۔

مارچ ۱۹۲۴ء میں اس مرض سے کل ۲۵ ہزار آدمی ہلاک ہوئے۔

معلوم ہوتا ہے اپریل میں مارچ سے زیادہ اموات ہوں گی۔

(پیغام صلح لاہور۔ ج ۱۲۔ نمبر ۵۷ ص ٦)

نظر ایمان و انصاف سے غور کرو، خدا کا الہام اور خدا کا کام، دونوں سے اس عاجز کی صداقت کا کیسا بین ثبوت ہیں۔ سالوں کی تعداد، اور طاعون کی بھرمار، یہ دونوں کیسے زبردست صیغہ راز کے گواہ ہیں۔

کیا ہم بھی اپنے بھائی میاں محمود کے فتوی کے لحاظ سے آپ کو خارج اسلام کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ واللہ ہرگز نہیں۔

اگر یہ کہیں کہ میں نے اپنی طرف سے فتوی نہیں دیا بلکہ حضرت صاحب کے اقوال والہامات سے لکھا ہے جو کچھ لکھا ہے تو میں کہتا ہوں یہ سچ ہے مگر آپ نے حضرت صاحب کے کلام والہامات کے عروج ونزول میں تطبیق دے کر صحیح فیصلہ کرنے کے بجائے فقط عروج کے کلام پر ایک طرفہ زردے کر کفر کا فتوی لگایا ہے یہ سخت غلطی ہے۔

چنانچہ خاکسار (عبداللہ تیما پوری) کے الہامات

یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ السلام علیک ایھاالنبی

یہ وہی انسان ہے جس کیلئے ساری دنیا انتظار کرتی تھی

چمکا جہاں میں نور محمد،

وغیرہ، الہامات کثیرہ، از صحیفہ آسمانی

اور کتاب انجیل قدسی کے الہامات

آج سے حکم دیا جاتا ہے محمد کے نام پر بیعت لی جائے (صفحہ ۲۴)۔

اور یہ الہام: نبوت حقیقی حقیقت محمدی کا اعلان کیا جائے (ص ۵۷)۔

اور یہ الہام: مسلمانوں کی بستی میں محمد کے .. ہیں (ص ۴۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور الہام:

دنیا میں محمد کے بجا دین کا ڈنکا
ہے علم لدنی سے یہ یاسین کا ڈنکا
طہ کی دعا ہو گئی مقبول عرش پر
گونجا ہے فرشتوں میں جب آمین کا ڈنکا

کیا ہم ان تمام عروجی الہامات کی بنا پر اپنے ورثۂ نبوت کے سرمایہ کو حقیقی نبوت قرار دیکر اپنے دعوی کے نہ ماننے والوں پر ایسے کفر کا اطلاق کر سکتے ہیں جن سے ایک اہل قبلہ مسلمان کا دل عرش ہل جائے۔ ہرگز نہیں۔ ہمارے روبرو اس عروجی الہامات کے مقابلہ میں نزولی الہامات میں تو ہیں چنانچہ یہ الہام

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

غور کرو اوپر کے الہامات میں صحیفہ آسمانی کے نزول پر یایحی خذ الکتاب بقوۃ ارشاد ہوتا ہے، اس الہام میں کتاب کے ملنے کی نفی کی گئی ہے۔ دونوں میں تطبیق کرنا ہمارا فرض ہے۔ یعنی ہم کوئی نئ شریعت کی کتاب نہیں لائے اور نہ ہم ایسے رسول ہیں کہ ہم سے بیعت نہ کرنے والے اسلام کے دائرے سے نکل جاتے ہیں۔

یہ الہام کہ: نبوت، حقیقی حقیقت محمدی کا اعلان کیا جائے،

اس سے ظاہر ہے ہمارے اندر جو کچھ نور نبوت کر رہا ہے وہ نبوت حقیقی حقیقت محمدی کا ہی ظلی نور ہے جس کی نسبت ارشاد ہوا ہے:

چمکا جہاں میں نور محمد۔

ہم کو چاہیے کہ اسی نور کی صداقت پر گواہی دے کے ظلمت میں رہنے والوں کو اس کے نور کی طرف بلائیں۔

اور اہل قبلہ مسلمان جو اپنے دلوں کی قندیلوں میں پہلے سے نور محمدی کی روشنی رکھتے ہیں ان کے دلوں کی چمنیاں امتداد زمانہ کی وجہ سے سیاہ ہو گئی ہیں وہ ہماری بیعت میں داخل ہوں تو اپنی دھیمی روشنی سے نکل کر آسمانی برقی روشنی میں آجاتے ہیں۔ بس ہمارے آنے اور تبلیغ کرنے کا یہی مقصود الہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والسلام: خادم الاسلام محمد عبداللہ تیما پور تعلقہ شولا پور دکن حیدر آباد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۲۴ء مطابق ۸ شوال ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۳۰ ص ۳۔۴)

ایک اور مہدی اور مسیح کا ظہور

جب دروازہ کھل گیا تو اب کیا

آج کل ریاست جاورہ میں ایک کتاب، پرم گیان، کے نام سے شائع ہوئی ہے جس کی ضخامت ڈیڑھ سو صفحہ سے کچھ زیادہ ہے۔

یہ کتاب سید محمد یحی خان صاحب فرمانروا کی کتاب فرمان کے سلسلہ میں ایک شعبہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

صاحب موصوف موضع یحی پرگنہ اردل ضلع گیا صوبہ بہار کے باشندہ ہیں۔ قریباً چھبیس سال سے سیر وسیاحت میں مشغول ہیں۔

دوران سیاحت میں جس قدر آپ کو مکاشفات روحانی ہوئے ان کو آپ نے بصورت کتاب قلم بند فرما کر ،فرمان، نام رکھا ہے، جو عرصہ ہوا شائع ہو چکی ہے۔

اسی مناسبت سے آپ اپنے کو فرمانروا کے لقب سے مخاطب کرتے ہیں بلکہ آپ اپنی نسبت، جناب اعلی حضرت احدت مآب فرمانروا سید محمد یحی خانصاحب یحی دوران نائب اللہ علی العالمین ،تحریر فرماتے ہیں (منشی الہی بخش مرحوم مصنف کتاب عصائے موسی نے اپنے بعض الہام مرزا قادیانی کو پہنچائے تو مرزا صاحب نے لکھا تھا اس کا الہام یاب ہونا بھی امام الزمان (مرزا) کی برکت سے ہے ٹھیک اسی طرح ہمارا بھی یقین ہے کہ گیانی بزرگ کا ایسے ویسے القاب اختیار کرنا بھی امام زمان مرزا قادیانی کے فیض سے ہے۔اڈیٹر اہل حدیث) بقول آپ کے کتاب فرمان ایک آسمانی کتاب ہے اور جملہ ادیان سابقہ اور کتب ہائے سماویہ کی ناسخ ہے۔

دوسری کتاب آپ کی ، پرم گیان، ہے جو اس وقت ہمارے سامنے ہے اور ہم اس کی نسبت کسی قدر تفصیل کے ساتھ کیفیت پیش کرنا چاہتے ہیں آئندہ بشرط فرصت پوست کندہ بحث کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرم گیان، بہ حیثیت مجموعی ایک عجیب کتاب ہے جس میں یہ التزام کیا گیا ہے کہ ہر نثر کے بعد ایک خاص نظم ہے مگر اکثر مقامات پر دونوں میں معقول مناسبتیں نہیں پائی جاتی ہیں اور جہاں تک کتاب کو دیکھا گیا ہے باوجودیکہ کتاب بزبان اردو لکھی گئی ہے لیکن ہندی اور پورب کے غیر معروف الفاظ بھی بکثرت استعمال میں لائے گئے ہیں جن کے باعث اردو دان شخص سمجھنے سے قاصر رہتا ہے۔

کہیں کہیں مختلف اللسان الفاظ میں جو مجانست و مشارکت بتائی گئی ہے وہ اپنی نوعیت میں عجیب معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً صفحہ ۵ پر ایک نظم کے سلسلہ میں یہ مصرعہ ہے

یہی محمد یحی ہے میٹریا اے حضرات،

میٹریا کو حاشیہ پر محمد یحی قرار دے کر یہ مطلب اخذ کیا ہے کہ محمد یحی بگڑ کر انگریزی میں میٹریا ہو گیا ہے۔

اس کتاب میں کچھ نظمیں بھی ہیں جن میں من حیث الفن کوئی حسن نہیں پایا جاتا، بلکہ اکثر مصرعے نظر سے گذرے ہیں کہ جو وزن سے گرتے ہیں اور بحر میں پورے نہیں آتے۔ مثلاً

گھسوا نکل جائے مہندی نہ نکلے
کیسے یہ سب کا اوپائے کروں ررے دیّا

مصرعہ ثانی میں اگر، کروں، کا لفظ علیحدہ کر دیا جائے تو مصرعہ موزوں ہوتا ہے۔

صفحہ ۱۳۳ ایک یہ مصرعہ بھی ساقط الوزن ہے

یہ سب ہیں شاخ شجاعت کی ٹہنی جو کارامد ہیں حاجت کے وقت

اس کتاب میں کچھ پیش گوئیاں بھی لکھی گئی ہیں جن کا ماحصل یہ بتایا گیا ہے کہ مہدی موعود یا مثیل مسیح یا اکلنکی اوتار کا ظہور ہونے والا ہے چنانچہ مصنف موصوف، پرم گیان، کے صفحہ ۷۳ پر یہ شعر لکھتے ہیں

اٹھ جا من انیسو چوبیس (۱۹۲۴ء) میں چل من
آتے ہیں سردار زمن شاہ ہمہ من

محمد یحی خان صاحب کے نزدیک مہدی موعود اور مثیل مسیح اور اکلنکی اوتار ایک ہی شخص ہے اور وہ شخص خود آپ ہی ہیں چنانچہ صفحہ ۹۳ پر لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحی ہیں اکلنکی کنور عیسی مہدی الموعود
دیکھو ان کا علم لدنی کر لو سب تقابل جی

آپ کا یہ دعوی ہے کہ زمانہ قریب میں ایک حکومت، ایک بولی، اور ایک جدید مذہب ساری دنیا میں قائم ہو جائے گا اور پایہ تخت قسطنطنیہ قرار پائیگا۔ ہم اس مقام پر ایک نظم سے جو صفحہ ۱۰۶ پر تحریر ہے دو شعر نقل کرتے ہیں جن سے یہ ادعا ظاہر ہوتا ہے

قسطنطنیہ دنیا بھر کا ہوگا پایہ تخت
آئے مہدی حکم ہوا شد استنبولی رے

رب هب لی من لد نك ذريات طيبات
اک دھرم ایک راج ایک بولی رے

ہم باوجودیکہ کتاب شروع سے اخیر تک پڑھ گئے لیکن محمد یحی خان کے دعوی مہدویت کی کوئی دلیل قاطع ہماری نظر سے نہیں گذری۔ نہ اس کتاب کے دیکھنے سے کسی اور شخص کو اس دعوی کے تسلیم کرنے میں کوئی معقول وجہ معلوم ہوسکتی ہے۔

محمد یحی خان صاحب نے جستہ جستہ قرآنی آیات بھی اس کتاب میں لکھی ہیں اور ان میں تصرف کیا ہے مثلاً قرآن مجید کے تیسرے پارے میں تو الله لااله الا هو الحی القیوم ہے اور مصنف صاحب نے اپنی نظم میں صفحہ ۱۲۶ پر الله لا اله الا الحی القیو م لکھا ہے اور اس کو مصرعہ اولی قرار دے کر دوسرا مصرعہ یوں تحریر فرمایا ہے

لاتأخذه سنة اور سیتا رام سے چڑنے والو

یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے کہ اس شعر میں سیتا رام سے چڑنے والو، کے جملہ سے کوئی مناسبت پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اسی نظم میں ایک اور جگہ فرماتے ہیں

و الفجر و لیال عشر و الشفع والوتر
کچھ معنی بھی سمجھا او خوش احکام سے چڑنے والو

شعر ہذا کے مصرعہ اولی میں جو الفاظ جمع کئے گئے ہیں وہ قرآن مجید کے تیسویں پارہ سے نقل کئے گئے اور و الفجر نمبر (۱) دے کر ذیل کی عبارت بطور تفسیر کے علیحدہ درج کی گئی ہے:

دس رات کی قیل وقال کے بعد ایک اپنے جوڑے کے ساتھ اور دوسرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے جوڑ جس فجر کو جلاوطن ہوئے اس فجر اور سارے واقعات کی قسم، اس کی عربی ومفہوم اسی طرح ہوں گے جس طرح مصرعہ میں ہے۔

مذکورہ دونوں شعروں کے ملانے سے اور مرقومہ تفسیر بالرائے پر نظر کرنے سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ محمد یحی صاحب کے نزدیک قرآن مجید میں سیتا رام اور لچھمن کے مشہور واقعہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اگرچہ ہم مذہب سے علیحدہ ہو کر رام چندر جی کو ایک برگزیدہ شخص تسلیم کرتے ہیں لیکن جس آسمانی کتاب سے یہ استشہاد کیا گیا ہے اس نے رام چندر جی کی پیغمبری کی کبھی تصدیق نہیں کی بلکہ کوئی ذکر ہی نہیں کیا ہے ایسی صورت میں یہ تاویل کسی طرح قابل قبول نہیں ہوسکتی

کیں راہ تو میروی بہ ترکستان ست

ہماری رائے میں محمد یحی خان صاحب کو اپنے دعاوی اور موضوعہ اصولوں پر غور کرنا لازم ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے مضامین پر کامل احتیاط کے ساتھ نظر ثانی فرما کر اپنی غیر معتدل روش سے آئندہ کے لئے محترز رہیں گے۔

راقم: ایک خریدار اہل حدیث نمبر ۷۵۵۳

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: جس طرح صبح صادق سے پہلے صبح کاذب کا طلوع ہوتا ہے اسی طرح کسی صادق سے پہلے مدعیان کا خروج ہونا ضروری ہے اسی اصول کے مطابق کبھی ایران میں کبھی قادیان میں کبھی گیا میں ظہور ہو رہا ہے جو درحقیقت اے بڑے ظہور کی خبر دے رہے ہیں خوف اور اضطراب کی بات نہیں

لعلّ الله یحدّث بعد ذلك امراً

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۲۴ء مطابق ۸ شوال ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۳۰ ص ۵۔۶)

احمدی صاحبان اپنے ایمان کا جائزہ لیں

جناب آغا حسن قریشی صاحب لکھتے ہیں:

جناب مولانا ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث زادمجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء میں جناب نے:

قادیانی قلعہ پر بالشویک حملہ

ایک مضمون شائع فرمایا ہے، جسے پڑھ کر مجھے بھی تحریک ہوئی کہ اس سلسلہ میں میں بھی کچھ حوالہ قلم کروں۔ ذیل میں چند خیالات کا اظہار کرتا ہوں۔ امید ہے کہ اپنے موقر پرچہ اہل حدیث امرتسر میں شائع فرما کر مرہون منت فرماویں گے۔

آپ نے خوب فرمایا کہ اگر درواہ نبوت مفتوح مانا جائے تو جناب مرزا صاحب کی نسبت شیخ بہاء اللہ زیادہ قبول کرنے کے لائق ہیں۔

واقعہ بھی یہی نظر آتا ہے کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب ان دلائل کی بنا پر مہدی یا مسیح موعود ہیں تو جناب باب یا جناب بہاء اللہ مرزا صاحب کی مسلمات کی طرز پر نمبر اول میں مہدی یا مسیح موعود ثابت ہوں گے۔ اس امر کے لئے چند مثالیں مزید وضاحت کا سبب ہوں گی۔ مثلاً مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تسلیم کرتے ہیں کہ

مہدی، مشرق، میں ہی پیدا ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ صفحہ ۷۶)۔

اور یہ بھی مان چکے ہیں کہ

ممالک مشرقیہ سے مراد ملک فارس اور نجد اور ملک ہندوستان ہے۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۲۴۰)۔

اب ظاہر ہے کہ سید علی محمد باب نے شہر شیراز ملک فارس میں دعویٰ مہدویت کیا، اور فارس کو مرزا غلام احمد صاحب ممالک مشرقیہ میں اول نمبر پر ذکر کرتے ہیں۔

پس بر تسلیم مرزا غلام احمد صاحب مشرق میں مہدی ہونے کا صدق سید علی محمد باب پر صفائی کے ساتھ درجہ اول میں ظاہر ہوگا۔

دوسری مثال: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ

مہدی اصل فارسی ہوگا۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۷۶)۔

اب عیاں ہے کہ سید علی محمد باب فارسی تھے، لیکن مرزا غلام احمد صاحب کا فارسی ہونا ثابت نہیں۔ وہ خود کہتے ہیں کہ:

کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ (قادیانی اربعین نمبر ۳۔ ص ۱۷)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں پہنچے ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۴۰)

اب ظاہر ہے کہ اپنی تحریر سے مرزا غلام احمد صاحب کا فارسی نہ ہونا عیاں ہے اور علی محمد باب کا فارسی ہونا بھی دنیا پر روشن ہے۔

اب میں بعض مثالیں ایسی پیش کرتا ہوں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ شیخ بہاء اللہ بہ نسبت مرزا غلام احمد صاحب کے زیادہ قبول کرنے کے لائق ہیں۔ اور یہ مثالیں مرزا صاحب قادیانی کی مسلّمہ باتوں میں سے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی اشتہار چندہ مینارۃ المسیح میں لکھتے ہیں:

آیت سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارکنا حولہ میں مسیح موعود کے ظہور کی خبر دی گئی ہے اور کہتے ہیں کہ اس جگہ مسجد اقصی سے مراد مسیح موعود کی مسجد ہے جو قادیان میں ہے۔

اول تو یہ تاویل کس قدر بعید ہے۔ کیونکہ دنیا جانتی ہے کہ مسجد اقصی، بیت المقدس میں ہے نہ کہ قادیان میں۔ اور خود ہی دعوی کرنا اور اپنی ایک مسجد کا نام مسجد اقصی رکھ لینا کہاں تک درست ہوسکتا ہے۔

اور یہ تو ظاہر ہے کہ شیخ بہاء اللہ جو کہ مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے وہ بیت المقدس اور مسجد اقصی کی حدود میں پہنچے، اور وہاں دعوی کرتے رہے۔ پس وہاں کوئی تاویل نہیں اور مرزا صاحب کے یہاں تاویل ہے۔

دوسری مثال: کتاب نزول المسیح میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بائیبل کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ: یروشلم سے جیتا پانی بہے گا۔ اور اس کی تفسیر یہ کرتے ہیں کہ وہاں مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ پھر فرماتے ہیں کہ یروشلم سے مراد قادیان ہے۔

ایک عالم جانتا ہے کہ یروشلم کہاں واقع ہے جو دنیا کی بڑی بڑی قوموں کا (روحانی) مرکز ہے اور یقیناً مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس بیان سے پہلے کوئی بچارا احمدی بھی نہ جانتا ہوگا کہ یروشلم سے مراد قادیان ہے۔

اب ادھر تو یہ تاویل ہے، دوسری طرف شیخ بہاء اللہ کا ظہور براہ راست یروشلم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوا، اور وہاں انہوں نے اپنے کو مسیح موعود بھی ظاہر کیا۔

پس بر تسلیم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ بات بھی شیخ بہاء اللہ پر صاف چسپاں ہوتی ہے نہ کہ مرزا صاحب قادیانی پر۔

یہ چند مثالیں ہیں جن سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے دلائل کی بنا پر ان سے پہلے دو مدعی مرزا صاحب سے زیادہ قبول کرنے کے حق دار ثابت ہوتے ہیں۔ پس کیا وجہ ہے کہ احمدی صاحبان اپنے ایمان کا جائزہ نہ لیں اور عام مسلمانوں کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مہدویت و مسیحیت منوانے سے پہلے خود اپنے ایمان کا فیصلہ نہ کریں ورنہ یہ کہنا بالکل درست ہوگا

او خویشتن گم است کرا رہبری کند

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

اہل اسلام کی رائے میں چونکہ باب نبوت مسدود ہے، مفتوح نہیں، اس لئے دونوں مدعی یکساں ہیں۔ فرق اتنا ہے کہ ان میں ایرانی اصل ہے اور قادیانی نقل۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۲۴ء مطابق ۸ شوال ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۳۰ ص ۷)

<u>قادیانی جال سے نکل آئے</u>

بخدمت جناب مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب سردار اہل حدیث السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ میں قادیانی پھندے میں پھنس چکا تھا۔ الحمدللہ آج ۱۶ مئی کو موضع بھٹوٹہ ضلع گورداسپور متصل دینانگر میں مولوی عبدالحمید کے پیچھے جمعہ پڑھا۔ انہوں نے مرزا صاحب کے دعوی نبوت کے کذب پر مدلل بیان کیا۔ جس سے الحمدللہ مجھے خدا نے اس پھندے سے بچالیا۔ آپ بذریعہ اہل حدیث مشتہر کردیں۔

اسماعیل ولد علی بخش جٹ بقلم خود موضع بھابڑا ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۲۴ء مطابق ۲۵ شوال ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۳۱ ص ۱۳)

خلیفہ قادیان بحیثیت پولیٹکل لیڈر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ دنیا کے مصلح اعظم بن کر آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، اس لئے وہ کبھی کبھی مذہبی اصلاح سے گذر کر کے سیاسیات میں بھی دخل دیا کرتے تھے۔ ان کے بیٹے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کیوں کم رہتے، اس لئے انہوں نے بھی اپنی سیاست دانی کا ثبوت دینے کو ایام جلسہ مسلم لیگ لاہور میں ایک رسالہ (اساس الاتحاد) شائع کیا، جس میں مسلم لیگ کی آئندہ پالیسی کے متعلق رہنمائی فرمائی ہے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ جو کچھ مشورہ کیا گیا وہ ایسا ہے کہ نہ اس میں کسی تدبر کی ضرورت نہ کسی مشورہ کی حاجت مثلاً آپ نے بڑے زوردار لفظوں میں لیگ کو مشورہ دیا ہے کہ

لیگ کی ممبری کیلئے سوائے دعوی اسلام کے اور ہندوستانی ہونے اور ایک رقم مقررہ چندہ کے طور پر دینے کے اور کوئی شرط نہیں ہونی چاہیے۔

(اساس الاتحاد۔ص ۵)

یہ مشورہ ایسا ہے کہ لیگ کے یوم بنا سے اس پر عمل درآمد ہے۔

بڑی فکر خلیفہ جی کو یہ ہے کہ جس طرح ہو سکے مرزائی جماعت کا لیگ میں داخلہ ممکن ہو۔ باوجود داخلہ کے ان کو فکر ہے کہ ہماری جماعت شر ذمة قليلة (تھوڑی) ہے ممکن ہے مجلس میں ان کی کوئی نہ سنے تو ہتک ہوگی۔ اس لئے انہوں نے بڑی اہمیت سے (اساس الاتحاد کے ص ۵۷ پر) یہ بھی لکھا:

ایک امر اور لیگ کی کارروائیوں میں مدنظر رہنا چاہیے اور وہ یہ کہ کثرت رائے کے فرائض میں یہ امر شامل ہونا چاہیے کہ وہ قلیل التعداد جماعتوں کے نمائندوں کے جائز ادب اور احترام کی حفاظت کرے اور وہ غیر شریفانہ رویہ جو بعض اوقات پبلک جلسوں میں قلیل التعداد لوگوں کے خلاف برتا جاتا ہے اور اس کی باتیں سننے سے انکار کیا جاتا ہے اس کو روکے۔

ہم بھی اس کی تائید کرتے ہیں مگر آپ کو اس کی فکر کیا ہے۔ کیا آپ کو یہ خیال دامن گیر ہوا کہ لیگ کے ممبر مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کی طرح ہوں گے جنہوں نے امرتسر میں آپ کی تقریر میں ایک حوالہ پوچھنے اور آپ کے نہ بتانے پر تقریر بند کرا دی تھی۔ لیگ میں ایسا نہیں ہوگا آپ تسلی رکھیں۔ مگر آپ کو بھی چاہیے کہ اپنے مریدوں کو ہدایت کریں کہ بات معقول کریں اور دجالوں کی تعریف کے گیت گانے نہ شروع کر دیا کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود ان پیش بندیوں کے خلیفہ جی کو فکر دامن گیر ہے کہ مبادا کوئی دن ایسا بھی آجائے کہ گزشتہ ایام کی طرح لیگ بھی کوئی ایسا ریزولیوشن پاس کر دے جو کانگریس نے کئے تھے۔ مثلاً انگریزی حکومت سے عدم تعاون۔ وغیرہ۔

ایسے ریزولیوشنوں پر عمل کرنا مرزائی امت کے لئے محالات سے ہے کیونکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب لکھ چکے ہیں کہ انگریزی حکومت ہمارے حق میں آیت کریمہ و اولی الامر منکم کے ماتحت ہے۔ اس لئے ان کا قول ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

لہذا انہوں نے باوجود شوق داخلہ لیگ کے اس کی پیش بندی بھی کی ہے۔

لکھتے ہیں:

> لیگ کے قواعد اس طریق پر بنانے چاہییں کہ لیگ کے ممبروں کی کثرت رائے کا فیصلہ اس کے ممبروں کے لئے واجب الاطاعت نہ ہو وہ صرف لیگ کے نظام کے لئے واجب الاطاعت ہو قلیل التعداد والی جماعت اپنی علیحدہ آرگنائزیشن قائم کر کے اور اپنا سرمایہ جمع کر کے اپنے خیال کی اشاعت کرے۔ (اساس الاتحاد ص۶)

کیا خوب! مطلب یہ کہ لیگ میں مرزائیوں کا داخلہ بغلی گھونسہ ہو۔ تجویز پاس شدہ ان کے حق میں مفید ہو تو پابند رہیں، غیر مفید ہو تو باوجود ممبر ہونے کے عمل برخلاف کریں، تاہم ان پر اعتراض نہ ہو یہی معنی ہیں

و ان یکن لھم الحق یأتوا الیه مذ عنین (النور:۴۹)

ہندو مسلم اتحاد کے اصول بھی خیریت سے بہت اچھے بتائے ہیں جو ماشاء اللہ شائد ہی کسی سیاست دان کو سوجھے ہوں چنانچہ لکھتے ہیں:

۱۔ کوئی فریق کسی دوسرے کے مذہبی امور میں دخل نہ دے

۲۔ کوئی فرقہ کسی دوسرے کے بزرگوں کو گالیاں نہ دے۔

۳۔ مباحثات میں بحث چھوڑ کر لڑائی جھگڑے کی طرح نہ ڈالی جائے۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب نے تو بڑی دماغ سوزی سے یہ باتیں لکھی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر لوگوں کی بے قدری دیکھئے وہ کہتے ہیں کہ یہ باتیں تو مدرسہ سیاست کی پہلی جماعت میں پڑھادی جاتی ہیں خلیفہ کے دماغ سے ان باتوں کا نکلنا اس شعر کا مصداق ہے

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی

ہاں خلیفہ صاحب کو شکایت ہے کہ ہمارے بڑے حضرت (مرزا غلام احمد صاحب) نے اس طریق پر گورنمنٹ کو بھی توجہ دلائی مگر اس نے بھی اس کو قبول نہ کیا۔

ہمارے خیال میں گورنمنٹ نے اس لئے قبول نہیں کی ہوگی کہ خود بڑے حضرت اس الزام کے نیچے آتے ہیں جنہوں نے عیسائیوں کے جواب میں ان کے بزرگ بلکہ معبود (یسوع کو جن کا نام عیسی مسیح تھا) بے نقط گالیوں کا تحفہ پیش کیا ہوا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ:

اس کی تین نانیاں اور تین دادیاں حرامکار تھیں، خود بھی بدکار تھا، شراب پیا کرتا تھا۔ (رسالہ انجام آتھم اور دافع البلاء)۔ (معاذ اللہ استغفر اللہ)

اس لئے گورنمنٹ کو فکر ہوئی کہ ہماری رعیت میں سے ایک چوٹی کا بزرگ (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) غیر شریف نہ بن جائے۔

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے ہندو مسلم اتحاد کے لئے ایک دلچسپ مگر ناممکن العمل بات لکھی ہے۔ فرماتے ہیں:

تمام مذاہب کے لوگ اپنی اپنی تقریر تحریر میں صرف اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ دوسرے پر حملہ نہ کریں (اساس الاتحاد۔ ص ۱۵)

کیا خوب! کیا احمدی مناظر آریوں کے مقابلہ میں مسئلہ نیوگ کا ذکر نہیں کریں گے؟ عیسائیوں کے مقابلہ میں تثلیث کا ابطال نہیں کریں گے؟ کیا قرآن مجید نے الوہیت مسیح اور دیگر قسم کی شرک پرستی کے ابطال پر دلائل نہیں دیئے۔ کیا یہ قاعدہ صحیح نہیں تعرف الاشیاء باضداد (چیزیں مقابلہ میں پرکھی جاتی ہیں)

ہمارے خیال میں یہ شرط بھی اپنے بچاؤ کے لئے ہے کہ مناظرہ احمدیہ میں کوئی مناظر میاں صاحب کے اقوال وافعال پر تنقید نہ کرے تاکہ اس نتیجہ پر لوگ نہ پہنچ سکیں

کوئی بھی کام مسیحا ترا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ کہ خلیفہ (مرزا محمود) صاحب کی یہ تحریر آپ کی شاعری کی طرح ابتدائی ہے مگر آپ کو سیاسی لیڈر بننے کا بھی شوق ہے۔

خلیفہ صاحب کو تو گورنمنٹ کی شکایت ہے کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کی تجویزات پر عمل نہیں کیا۔ ہمیں لیگ کی شکایت ہے کہ خلیفہ صاحب کے رسالہ میں سے ایک تجویز بلکہ ایک حرف پر اس نے نظر نہیں رکھی بلکہ مسکرا کہ کہہ دیا:

ابھی دل ربائی کے انداز سیکھو
کہ آسان نہیں دل لبھانا کسی کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جون ۱۹۲۴ء مطابق ۲ ذی قعد ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۳۲ ص ۳-۴)

مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۶ مئی مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات کا دن ہے، اسلئے امت مرزائیہ کی دونوں جماعتوں نے عرسیوں کی طرح اس تاریخ کو یادگار بنانے کیلئے اپنے اخباروں میں مسیح موعود نمبر نکالے جن میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے متعلق مضامین درج ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی اسلام تھے۔ اسلام کی ریفارمری کا ان کو دعوی تھا۔ علماء اسلام ان کو غیر مسلم جانتے تھے۔ یہ نزاع بہت پرانی چلی آئی ہے جس کا فیصلہ کسی باقاعدہ حاکم کے سامنے نہ ہوا، مگر آج ہم دیکھتے ہیں کہ احکم الحاکمین کی قدرت نے یہ فیصلہ کر دیا۔ وہ یوں کہ مسلمانوں میں قومی اور مذہبی حیثیت سے تواریخ قمری رائج ہیں۔ ہر واقعہ زمانہ رسالت اور عہد خلافت کا اسلامی تاریخ میں قمری تواریخ سے بتایا جاتا ہے مگر مرزا صاحب کا یوم وفات یا بالفاظ دیگر یادگاری یوم انگریزی تاریخ سے لکھا جاتا ہے، بظاہر تو یہ معمولی اور رسمی بات ہے لیکن عارفانہ نگاہ میں اسکا نتیجہ یہی ہے

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر یہ تو ایک عارفانہ نکتہ ہے ممکن ہے کہ جو لوگ باوجود عرفانی کہلانے کے اس عرفان سے واقف نہ ہوں، وہ نہ مانیں۔ ہمارا بھی ان پر زور نہیں۔

اصل مطلب یہ ہے کہ ہر فریق جو کسی بات کو مانتا ہے اس کے اثبات میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے۔ اسی اصول سے قادیانی امت جو مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتی ہے اس کے اثبات میں مقدور بھر زور لگاتی ہے۔ ہمارے خیال میں جو ہم حرم بیت اللہ میں بلکہ خدا کے سامنے میدان حشر میں بھی اظہار کر سکتے ہیں، یہ ہے کہ عیسائیوں کی تثلیث کا ثبوت آسان ہے، مرزا صاحب کا مسیح موعود ثابت ہونا ممکن نہیں۔

ان لوگوں کی محنت کی ہم داد دیتے ہیں کہ باوجود ایسے بدیہی البطلان دعوی کے یہ لوگ نئے نئے دلائل سے کام لیتے ہیں آج ہم انہی دلائل کا جائزہ لیتے ہیں۔

لاہوری جماعت کی نسبت جو لوگ خوش خیال ہو رہے ہیں کہ وہ مرزائیت سے علیحدہ ہو رہی ہے، ان کو چاہیے کہ ۲۵۔۲۸ مئی کا واحد پرچہ پیغام صلح غور سے دیکھیں کہ کن کن دلائل اور کن کن غلط بیانیوں سے مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود ثابت کیا گیا۔ پیغام صلح لاہور کے مذکورہ پرچہ میں سب سے پہلے مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور یہ کا مضمون ہے۔ ہم بھی پہلے اسی کا جائزہ لیتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف کے سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ:

> مرزا صاحب قادیانی اسلام کے ایسے عاشق تھے کہ اپنے اتباع میں اشاعت اسلام کی روح پھونک دی اس کی نظیر ہم کو تاریخ اسلام میں نہیں ملتی کہ گمراہ فرقہ نے ایسی اشاعت کی ہو یہی ثبوت ہے آپ کی مسیحیت موعودہ کا۔

یہ دلیل اسلوب الفاظ میں نئی ہو، ورنہ مواد کی حیثیت سے پرانی ہے جو مرزائی امت وقتاً فوقتاً پیش کیا کرتی ہے اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ اس کے متعلق ذرہ تفصیل سے بتا دیں۔

مصلح یا ریفارمر کی دو حیثیتیں ہوتی ہیں:

۱۔ ایک یہ کہ وہ اصل تعلیم پیش کرتے ہیں اور اپنی شخصیت کو ذرہ دخل نہیں دیتے۔ چنانچہ گروہ مرزائیہ کے مسلمہ دو ریفارمروں کی ہم مثال پیش کرتے ہیں۔ حضرت سید احمد صاحب رائے بریلوی اور مولانا اسماعیل دہلوی ان دونوں کی اصلاحی سکیم دیکھئے کہ ہندوستان میں ایسے وقت میں یہ دونوں مصلح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے کہ مسلمان عام طور پر قبر پرستی تعزیہ پرستی ہر قسم کی شرکی اور بدعی رسومات میں مبتلا تھے ان دونوں بزرگوں کی اصلاح نے کیا کیا اثر دکھایا۔ یہ کسی واقف حال سے مخفی نہیں۔ ان کی اصلاحی سکیم کیا تھی؟ محض تعلیم قرآن و حدیث کی اشاعت جس میں احمدی اور اسماعیلی شخصیت کو ذرہ دخل نہیں۔ یعنی یہ نہیں تھا کہ ہم دونوں کو بھی کچھ رتبہ دو بلکہ محض خدا و رسول کی تعلیم سناتے تھے۔

دوسری قسم کے ریفارمر وہ ہوتے ہیں جو اپنی شخصیت کو بھی داخل کرتے ہیں۔ یعنی اصلاحی سکیم میں وہ اپنی شخصیت بھی منواتے ہیں۔ بغیر اپنی شخصیت کے ان کی اصلاحی سکیم مکمل نہیں ہوتی۔ یہ درجہ حضرات انبیاء کا ہے جو لوگوں کو سابقہ تعلیم بتا کر اپنی نبوت یا رسالت بھی تسلیم کراتے ہیں۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب نے جو اشاعت اسلام کی تو یہ کس قسم سے تھی۔ کیا محض اسلام کی اشاعت کی یا اپنی شخصیت کو بھی داخل کیا۔ مولوی محمد علی صاحب کو ہم واقعات یاد لا کر پوچھیں گے تو غالباً وہ خود ہی اس سوال کا جواب دے دیں گے جن دنوں اخبار وطن میں تحریک ہوئی تھی کہ رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان کی مکمل اشاعت کی جائے۔ ان دنوں اس کے اڈیٹر مولوی محمد علی صاحب تھے۔ وطن نے یہ شرط لگائی تھی کہ رسالہ ریویو میں مرزا صاحب کی شخصیت کا ذکر نہ ہو۔ مولوی محمد علی صاحب نے بتعلیم مرزا صاحب کس حقارت سے اس شرط کو مسترد کر دیا تھا۔ یاد ہو گا لکھا تھا:

> کہ ہمارے کام میں مرزا صاحب کی شخصیت بمنزلہ روح کے ہے۔ ہم جو کچھ کرتے ہیں اس میں مرزا صاحب کی شخصیت کا دخل ضروری ہے۔ لہذا ہم رسالہ کی مکمل اشاعت شخصیت مرزا کے بغیر قطعاً ناپسند کرتے ہیں۔

اس واقعہ سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب کی اشاعت محض اشاعت اسلام نہیں بلکہ اشاعت مرزائیت سے مرکب اشاعت ہے۔

اس کے برخلاف ایک اور مثال سنئے:

سر سید احمد خان مرحوم بانی علی گڈھ کالج نے بھی اسلام کی حقیقت جو سمجھی تھی (صحیح تھی یا غلط) اس کی اشاعت میں مقدور بھر کوشش کی۔ ان کی بے نظیر کتاب خطبات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیہ سے خود مرزا صاحب نے بھی غالباً اور مولوی نورالدین خلیفہ اول نے یقیناً فائدہ اٹھایا۔ باوجود اسکے مرحوم نے اپنی اشاعت اسلام کو اپنی شخصیت سے آلودہ نہیں کیا۔ یعنی اپنی ہستی کو اسلام میں داخل نہیں کیا۔ ہاں کیا تو مرزا صاحب نے کیا، جو لکھتے ہیں کہ:

میرا انکار کرنا گویا اسلام کا انکار کرنا ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

آیئے ذرا آپ کو اسلامی تاریخ کا نقشہ دکھائیں۔

اسلام کی تاریخ فرقہ معتزلہ کے کارناموں سے لبریز ہے جن کو بلحاظ عقاید کے مرزا غلام احمد قادیانی اور خود مولوی محمد علی لاہوری بھی گمراہ جانتے ہوں گے مگر ان کی اشاعت کا حال ان کو بھی معلوم ہوگا کہ کس جرأت سے انہوں نے اشاعت کا کام کیا اور کہاں تک بڑے بڑے وزرا بلکہ سلاطین پر بھی اپنا اثر ڈالا، بلکہ اپنا مطیع بنا کر بڑے بڑے محدثوں اور مجتہدوں کو پا بجولاں کرایا۔ غیر مسلموں سے بڑے بڑے مباحثے کئے۔ کیا ان کی اشاعت ان کو حق بجانب خیال کرے گے؟ جواب کا انتظار ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری سے ایک خانگی سوال

یہ تو آپ کو معلوم ہے کہ قادیانی پارٹی بھی اپنے (مزعومہ) اسلام کی اشاعت کرتی ہے۔ یورپ امریکہ اور افریقہ کے دور دراز ممالک میں ان کے مبلغ کام کر رہے ہیں تو کیا آپ ان کی اس سعی اور اشاعت اسلام کی وجہ سے انکے خیالات اور معتقدات میں ان کو سچا جانتے ہیں؟

ذرہ کھول کر آپ کو سنائیں۔

قادیانی پارٹی کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب بانی فرقہ احمدیہ نبی تھے۔ یعنی خلیفہ قادیان اسلام کے ساتھ ساتھ نبوت مرزا کی بھی تبلیغ کراتا ہے۔ بہت خوب۔ مگر خود تو دعوی نبوت نہیں کرتا۔ صرف اس بیان پر کہ وہ اپنے باپ کا دعوی نبوت ظاہر کرتا ہے، خود مدعی نبوت نہیں، آپ لوگ (لاہوری جماعت) ان کی کوشش کو بنظر تحسین جان کر کبھی ان کی تائید میں ایک لفظ نہیں لکھا ہے؟

یا کیا ان کی مساعی جمیلہ کے لحاظ سے ان ان عقائد کی تصحیح کرتے ہیں؟

اس کا جواب آپ لوگوں کے اخبار سے ملتا ہے کہ کبھی چھوٹے منہ اور ٹوٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلم سے ایک فقرہ کیا ایک لفظ بھی ان کے حق میں تحسین کا نہیں لکھا جاتا ہے۔

ہاں لکھا جاتا ہے تو یہ کہ خلیفہ قادیان یزید ہے، گمراہ کن ہے، فاسق ہے کافر گر ہے، دنیادار ہے، طماع ہے۔ وغیرہ وغیرہ

ایسا واقعہ کیوں ہے؟ ان کی اشاعت اسلام کی قدر یہی ہے؟

جواب ہو گا کہ یہ لوگ جو اشاعت اسلام کرتے ہیں چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت بھی اس میں داخل کرتے ہیں اس لئے ان کی مثال بالکل یہی ہے کہ کوئی شخص ہم کو سیر بھر دودھ دے مگر پاؤ بھر سرکہ ملا کر جو پیٹ میں جا کر بجائے مفید ہونے کے مضر ثابت ہو۔

یہ برتاؤ تو آپ کا ہے اس شخص سے جو کسی تیسرے کے حق میں دعویٰ نبوت کا مصدق ہے، پھر علماء اسلام کیا برتاؤ کریں اس شخص کے ساتھ جس کی نسبت ان کو کامل یقین ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ ضرور کیا ہے جس کے اظہار کرنے پر خلیفہ قادیان پر آپ اتنے خفا ہیں جس کا اعادہ ضروری نہیں کیونکہ علماء اسلام کے نزدیک مرزا صاحب آنجہانی کی نسبت یہ کہنا کہ انہوں نے دعویٰ نبوت کیا ہے بالکل بجا ہے

ایمان سے بتایئے اس صورت میں جتنی خفگی آپ کو میاں محمود احمد خلیفہ قادیان پر ہے، علماء کرام کو مرزا صاحب پر آپ کی خفگی سے کئی حصے زیادہ خفا ہونے کا حق ہے یا نہیں

لمقت الله اکبر من مقتکم انفسکم (غافر:۱۰)

ہمارے نزدیک مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے جو اشاعت اسلام سے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کا ثبوت دیا ہے اس سے زیادہ واضح تر وہ ثبوت ہے جو کسی سکول ماسٹر نے چاولوں کی سفیدی سے زمین کی گولائی کا ثبوت دیا تھا یعنی یوں کہا تھا کہ:

چونکہ چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا

الا یا ایها الساقی ادر کأسا و ناولها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جون ۱۹۲۴ء مطابق ۹ ذی قعد ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۳۳ ص ۲۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی آمد ثانی

امام عبدالوہاب شعرانی کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:
حکیم خدا بخش احمدی اپنی کتاب عسل مصفی کے حصہ اول میں عنوان:
مسیح کی وفات پر دیگر اشخاص کی شہادت،
باندھ کر آٹھویں باب کی سترھویں فصل کے صفحہ ۵۲۳ پر لکھتے ہیں:

شہادت امام شعرانی:

وہ اپنی کتاب طبقات جلد ثانی صفحہ ۴۴ پر لکھتے ہیں

و کا ن یقو ل ان علی بن ابی طالب رفع کما رفع عیسی و سینزل عیسی علیه السلام

(وہ کہتے تھے کہ علی بن ابی طالب بھی اسی طرح اٹھائے گئے جس طرح عیسی اٹھائے گئے)

اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علیؓ اس دنیا سے وفات پا کر اٹھائے گئے ہیں اسی طرح حضرت عیسیٰؑ بھی لعنت کی موت سے بچ کر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔

نوٹ: نیز دیکھو اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۹ و مورخہ ۲۴ دسمبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۴ رسالہ تشحیذ الاذہان نومبر ۱۹۲۱ء صفحہ ۲۳۔ احمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۳۱

بابو حبیب اللہ صاحب فرماتے ہیں:

حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ اپنے شیخ سید علی الخواصؒ کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب طبقات الکبری (طبع ۱۳۱۵ مطبع عامرہ مصر) کی جلد ۲ صفحہ ۳۹ پر لکھتے ہیں:

و کا ن یقو ل انّ علی بن ابی طا لب رفع کما رفع عیسی و سینز ل کما ینزل عیسی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ترجمہ): (سید علی الخواص کہا کرتے تھے کہ حضرت علیؓ اٹھائے گئے جیسے کہ حضرت عیسیٰؑ اٹھائے گئے تھے اور حضرت علی نازل ہوں گے جیسے کہ حضرت عیسی نازل ہوں گے)۔

اس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ امام عبدالوہاب شعرانی کے شیخ علی الخواص اس بات کے قائل تھے کہ حضرت مسیحؑ اور حضرت علیؓ دونوں اٹھائے گئے تھے اور دونوں نازل ہوں گے اس عبارت سے یہ بات ہرگز ثابت نہیں ہوتی کہ حضرت امام شعرانی حضرت مسیح کی وفات کے قائل تھے۔

حکیم خدا بخش مرزائی کی چالا کی ملاحظہ کیجئے کہ الفاظ

وکا ن یقول انّ علی ابن ابی طالب رفع کما رفع عیسی

لکھ کر اپنا مطلب یوں سیدھا کرتے ہیں کہ:

اس سے ظاہر ہے کہ جیسے حضرت علیؓ اس دنیا سے وفات پا کر اٹھائے گئے ہیں اسی طرح حضرت عیسیٰؑ بھی لعنت کی موت سے بچ کر طبعی موت کے بعد آسمان پر گئے۔

اور کتاب طبقات الکبری جلد۲ صفحہ ۳۹ کے الفاظ و سینزل کما ینز ل عیسی کو پوری طرح نقل نہیں کیا اور نہ ہی اس کا ترجمہ لکھا ہے:

بریں عقل و دانش بباید گریست

امام عبدالوہاب شعرانیؒ کی کتاب الیوا قیت و الجوا ھر فی بیا ن عقاید ا لا کا بر کی جلد دوسری بحث ۶۵ ویں صفحہ ۲۹۱۔۲۹۲ پر لکھتے ہیں:

اگر تو سوال کرے کہ جب عیسی آوے گا تو پھر کب مرے گا اور کسطرح مرے گا۔ تو جواب یہ ہے کہ جیسا کہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے فتوحات مکیہ کے باب ۳۶۹ میں فرمایا ہے کہ وہ جب دجال کو قتل کرے گا اس وقت فوت ہو جائے گا۔

اگر تو سوال کرے کہ عیسیٰؑ کے نزول پر قرآن سے کیا دلیل ہے، تو جواب یہ ہے اس کے نزول پر دلیل یہ آیت ہے

و ان من اھل الکتا ب ا لا لیومننّ بہ قبل مو تہ

یعنی جب عیسی نازل ہوگا اور اہل کتاب ان پر اکٹھے ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور معتزلہ وفلاسفہ ویہود ونصاری نے حضرت عیسی کے آسمان کی طرف جسم کے ساتھ اٹھائے جانے کا انکار کیا ہے اور اللہ تعالی نے حضرت عیسی کے بارے میں فرمایا ہے

و انّه لعلم للسّاعة۔ یعنی حضرت عیسی نشانی ہے قیامت کی۔

اور قرآن میں لفظ علم کو عین اور لام کی زبر کے ساتھ پڑھا ہے اور ضمیر انه کی حضرت عیسی کی طرف پھرتی ہے۔

حق بات یہ کہ حضرت عیسی اپنے جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے۔ اور ایمان لانا ساتھ اس کے واجب ہے۔

فرمایا اللہ تعالی نے بل رفعه اللّه اليه

(بلکہ اٹھالیا اللہ تعالی نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طرف)

ابو طاہر قزوینی نے کہا ہے کہ جان لو عیسیٰؑ آسمان میں جانے کی کیفیت اور اسکے اترنے اور آسمان میں ٹھہرنے کی کیفیت اور کھانے پینے کے سوا اس قدر ٹھہرنا یہ اس قبیل سے ہے کہ عقل اس کے جاننے سے قاصر ہے اور ہمارے لئے اس میں بجز اس کے کوئی راستہ نہیں کہ ہم اس کے ساتھ ایمان لاویں اور اللہ کی اس قدرت کو تسلیم کر لیویں۔

اگر کوئی سوال کرے کہ اس قدر عرصہ تک کھانے پینے سے بے پرواہ رہنا یہ کس طرح ہوسکتا ہے حالانکہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے

و ما جعلنا هم جسداً لا يأكلو ن الطّعام

(یعنی اور نہیں کیا ہم نے نبیوں کو ایسا جسم کہ نہ کھانا کھاویں)۔

تو جواب یہ ہے کہ طعام کھانا اس شخص کیلئے ضروری ہے جو زمین میں ہے کیونکہ اس پر گرم وسرد ہوا غالب ہے اس لئے اس کا کھانا پینا تحلیل ہو جاتا ہے جب پہلی غذا ہضم ہو جاتی ہے تو اللہ تعالی اس کو اور غذا اس کے بدلے میں عنایت کرتا ہے کیوں؟ اس دنیا میں اللہ تعالی کی یہی عادت ہے۔ لیکن جس شخص کو آسمان کی طرف اٹھالیوے اللہ اس کے جسم کو اپنی قدرت سے لطیف اور نازک کر دیتا ہے اور اس کو کھانے پینے سے ایسا بے پرواہ کر دیتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جیسے اس نے فرشتوں کو اس سے بے پرواہ کر دیا ہے پس اس وقت اس کا کھانا تسبیح ہو گا اور اس کا پانی تہلیل ہو گا جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اس سوال کے جواب میں کہ یا رسول اللہ ﷺ آپ بے کھائے پیئے روزے رکھتے ہیں اور ہم لوگوں کو اجازت نہیں دیتے (یعنی روزے وصال کے) فرمایا کہ میں اپنے رب کے پاس رات گذارتا ہوں میرا رب مجھ کو کھانا دیتا ہے اور پانی پلاتا ہے۔

اور مرفوع حدیث میں ہے کہ دجال کے پہلے تین سال قحط کے ہوں گے۔ پہلے سال میں آسمان تیسرا حصہ بارش کم کر دگا اور زمین تیسرا حصہ زراعت کا کم کر دے گی۔ اور دوسرے سال میں دو حصے بارش کے کم ہو جائیں گے اور دو حصے زراعت کے کم ہو جائیں گے۔ اور تیسرے سال میں بارش بالکل بند ہو جائے۔ پس اسماء بنت زید نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اب تو ہم آٹا گوندھنے سے پکنے تک بھوک سے صبر نہیں کر سکتے اس دن مومن لوگ کیا کریں گے؟ فرمایا جو چیز اہل آسمان کو کفایت کرتی ہے یعنی تسبیح اور تہلیل وہی چیز اہل ایمان کو کافی ہوگی۔

شیخ ابو طاہر قزوینی نے فرمایا ہے کہ ہم نے ایک شخص خلیفہ خراط نامی کو دیکھا ہے کہ شہر ابہر (جو بلاد مشرق میں ہے) میں رہتا تھا اس نے ۲۳ سال کچھ نہیں کھایا اور دن رات اللہ کی عبادت میں مشغول تھا اور اس سے اس میں کوئی ضعف نہیں آیا تھا۔ پس جب یہ بات ممکن ہے تو حضرت عیسیٰؑ کے لئے آسمانوں میں تسبیح و تہلیل کی غذا ہو تو کیا بعید ہے اور ان باتوں کا اللہ جاننے والا ہے۔"

نتیجہ: امام شعرانیؒ کے الفاظ (حق بات یہ ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جسم کے ساتھ آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور اس کے ساتھ ایمان لانا واجب ہے) روز روشن کی طرح ان کے عقیدے کو ظاہر کر رہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جون ۱۹۲۴ء مطابق ۲۳ ذی قعد ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۳۵ ص ۵-۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب دلہا اور عیسائی قوم دلہن

عیسائیوں کو نکاح مرزا مبارک!

ولیمہ کی دعوت کس کے ذمہ؟

محمدی بیگم کے نکاح کی حقیقت

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانی ست بادنجان و بادنجان بورانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں

ہم اور ہمارے ناظرین تو عرصہ سے اس یقین پر ہیں کہ قادیانی امت اسلام اور قرآن سے بلکہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بھی دل لگی کرتی ہے۔ ایک وقت آئے گا کہ ان کو کہا جائے گا

ابالله و آياته كنتم تستهزؤن

(کیا تم اللہ تعالی اور اس کی آیات سے مخول کرتے تھے)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے رشتہ کی ایک لڑکی محمدی بیگم سے نکاح ہو جانے کا الہام شائع کیا۔ جس کے متعلق عربی الفاظ یہ ہیں:

دعوت ربى بالتضرع والا بتهال ومددت اليه ايدى السوال فالهمنى ربى وقال سار يهم آية من انفسهم واخبرنى وقال اننى ساجعل بنتا من بناتهم .... ستجعل ثيبة ويموت بعلها وابوها الى ثلاث سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتها ولا يكون احدهما من العاصمين۔

(یعنی میں (مرزا قادیانی) نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤنگا۔ خدا تعالی نے ایک لڑکی (محمدی بیگم) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ ہو جائے گی۔ اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائیں گے پھر ہم اس لڑکی تیری طرف لاویں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا)۔

یہ عبارت کیسی صاف ہے۔ یہاں تک کہ اس لڑکی کا نام بھی خدا نے بتا دیا۔ مگر چونکہ واقعہ اس کے خلاف ہوا یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا (اس لڑکی سے) نکاح نہ ہو سکا، تو قادیانی امت نے اس کے متعلق جو جو تاویلات کیں ہیں، حقیقت یہ ہے کہ تاویلات نہیں بلکہ ان کو بدحواسیات کہنا چاہیے۔

آج سے پہلے جتنی کچھ انہوں نے تاویلات کی ہیں، وہ تو ہم نے رسالہ نکاح مرزا میں لکھ دی ہیں، آج ایک نئی تاویل یا خواب کی پریشانی ان کو سوجھی ہے جو قادیانی امت کی معقول جماعت لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں ڈاکٹر بشارت احمد کے قلم سے شائع ہوئی ہے۔ اس کو راقم ہی کے لفظوں میں نقل کرتے ہیں۔

راقم (ڈاکٹر بشارت احمد) نے حضرت موسی کا مدین کو سفر کرنا اور وہاں حضرت شعیب کی دولڑکیوں کے مویشی کو پانی پلانا۔ پھر حضرت ممدوح کا ایک لڑکی سے نکاح ہو جانا، کا ذکر کر کے جو لکھا ہے ناظرین غور سے پڑھیں:

یہ وہی دو عورتیں ہیں جو نبی کی بیٹیاں تھیں اور جن میں سے ایک کے ساتھ حضرت موسی کا نکاح ہوتا ہے اور شرط آٹھ سال اور دس سال مدین میں ٹھہرنے کی ہوتی ہے۔

اس واقعہ کو قرآن نے کیوں ذکر کیا۔ پنگھٹ پر دو عورتوں کے جانوروں کو حضرت موسی کا پانی پلانا اور پھر ان میں سے نکاح ہو جانا، معاذ اللہ ناول کے طور پر بیان کیا گیا کہ نعوذ باللہ کورٹ شپ یا عشق مجازی کی جھلک دکھانی مقصود تھی۔ ہرگز نہیں حاشا وکلا نہیں۔

قرآن کریم کی شان اس سے بہت بلند ہے۔

بات یہ ہے کہ یہی واقعات دوسرے رنگ میں نہایت اعلی پیمانہ پر نبی کریم ﷺ کی زندگی میں پیش آنے والے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت سے مراد تمام علم تعبیر کی کتابوں میں قوم یا امت ہوتی ہے کیونکہ نبی کی امت نبی سے ویسے ہی روحانیت کا بیج لیتی اور اس کے اثر سے متاثر ہوتی ہے جیسے عورت مرد سے۔

حضرت موسی کی زندگی میں اگر دو عورتوں سے ان کو مدین میں واسطہ پڑا جو بوجہ اپنی کمزوری اور اپنے باپ کے بڑھاپے کی کمزوری کے سبب جانوروں کو پانی نہ پلاسکتی تھیں، تو نبی کریم ﷺ کو دو قوموں سے واسطہ پڑا جو نبی کی روحانی اولاد تھیں۔ یعنی بنی اسرائیل اور عیسائی۔ (مرزا صاحب تو ہندوؤں کے کرشن بھی تھے۔ بہاء) ان دونوں قوموں نے عرب کے لوگوں کو جو کالانعام بل ھم اضل یعنی چوپایہ کے لقب کے مصداق تھے، روحانی زندگی کا پانی پلانا چاہا۔ مگر بوجہ اپنی کمزوریوں اور اپنے نبی کے فیضان کی کمزوری کے جو بوجہ امتداد زمانہ کمزور پڑ گیا تھا، اس قوم کو روحانی زندگی سے سیراب نہ کر سکیں لیکن نبی ﷺ نے مدینہ جا کر عرب کے جنگلیوں کو جنہیں یہود و نصاری کی دونوں قومیں روحانی پانی سے زندہ نہ کر سکی تھیں، روحانی زندگی کے پانی سے سیراب کر دیا۔

کیا مزہ آتا ہے اس رکوع میں، موسی کے اس فعل سے نتیجہ نکالا ہے قوی امین۔ اور قرآن کریم میں قوی اور امین نبیوں کے متعلق بھی استعمال ہوا ہے جہاں ان کے تبلیغ و فیضان کا قوی ذکر ہوتا ہے۔

الغرض جہاں عرب کے وحشی لوگوں کو زندگی کے پانی سے سیراب کیا وہاں آپ کا ان دونوں میں سے ایک قوم کے ساتھ آسمانی نکاح بھی ہو گیا اور وہ یہود کی قوم تھی۔

جس طرح بیوی شوہر سے مستفیض اور متاثر اور مغلوب ہوتی ہے اسی طرح یہ قوم آٹھ اور دس سال کے اندر یا تو ایمان لا کر مستفیض ہو گئی اور یا ہمیشہ کیلئے مغلوب ہو گئی، اور اسی طرح حضرت موسی کی نکاح کی مماثلت پوری ہوئی (پیغام صلح لاہور ۲۵ ذی قعد۔ ص ۲۔۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین اس چیستان مرزا کے سمجھانے کے لئے چند الفاظ عرض کرنے کی ضرورت ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کہتے ہیں عرب کے یہود جو مسلمان ہوئے تھے وہ گویا آنحضرت ﷺ کی بیوی یعنی محمدی بیگم تھی، کیونکہ امت نبی کی گویا بیوی ہوتی ہے (باریک فلسفہ ہے)۔ یہ ایک تمہید ہے اصل مضمون آگے ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد فرماتے ہیں:

> جس طرح وہ نبی کی بیٹی موسوی بیگم بنی تھی، اسی طرح یہ قوم جو ایک نبی کی روحانی بیٹی تھی محمدی بیگم بنی۔ البتہ دوسری قوم جو نبی کی دوسری روحانی بیٹی تھی اس کے محمدی بیگم بننے کا زمانہ یعنی عیسوی قوم کے فیض محمدی سے متاثر و مستفیض اور مغلوب ہونے کا زمانہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے مقدر تھا۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے یکسر الصلیب کا ارشاد مسیح موعود کے متعلق فرمایا کہ اس کے ہاتھ سے صلیبی مذہب بکلی مغلوب ہو جائے گا اور مسیح موعود کے متعلق اسی قوم کے ساتھ آسمانی نکاح کی طرف اشارہ تھا جو فرمایا کہ یتزوج و یولد لہ کہ وہ نکاح کرے گا اور اس سے اس کی اولاد ہو گی۔ اپنے اندر کوئی خصوصیت نہیں رکھتا۔ تو ایسا آپ نے کیوں فرمایا، جب تک کہ اس تزوج میں کوئی خصوصیت نہ تھی۔ اور وہ یہی تھی کہ نبی کی دوسری روحانی بیٹی یعنی مسیحی قوم اس سے تعلق پکڑ کے فیض محمدی سے بہرہ ور ہوگی۔ اور اس سے اس کے روحانی بیٹے پیدا ہوں گے۔

اس اقتباس کا مطلب بھی بہت باریک فلسفہ پر مبنی ہے۔ مضمون اس کا یہ ہے کہ یہودی قوم سے تو آنحضرت ﷺ کا نکاح ہوا، عیسائی قوم مسیح موعود کے حصہ میں آئی۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی سے عیسائی قوم کا نکاح ہو گیا۔ جو لوگ انگلستان میں اسلام قبول کرتے ہیں وہ مرزا صاحب قادیانی کی اس بیوی سے اولاد ہیں۔ چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود شادی کرے گا اولاد پیدا ہوگی۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب یہاں تک پہنچے تھے کہ ناحق آپ کو ایک وہم پیدا ہوا کہ آسمانی نکاح کی اگر یہ حقیقت تھی تو مرزا صاحب قادیانی نے خود کیوں اس کو ایک خاص لڑکی کی طرف لگایا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس کا جواب دیتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ مانتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود نے اپنے اس آسمانی نکاح کو دنیا کی ایک ظاہری محمدی بیگم پر لگا یا لیکن کسی رؤیا یا کشف یا الہام کی تعبیر اور تعیین میں اجتہادی غلطی ہو جانا کسی مامور من اللہ کی شان کے منافی نہیں۔ بڑے بڑے نبیوں سے پیش گوئی کے معاملہ میں اجتہادی غلطی ہو جانا ممکن ہے۔آخر مرزا صاحب تو نبی کریم ﷺ کے ایک غلام تھے اور نبی نہ تھے۔ مجدد تھے۔لیکن خود ہم سب کے سید وآقا محمد مصطفیٰ ﷺ نے جب ایک سرسبز مقام کو دیکھا جس کی طرف ہجرت ہونی تھی تو آپ نے اسے یمامہ سمجھا اور درحقیقت وہ بعد میں مدینہ ثابت ہوا۔ اسی طرح جب آپ نے ازواج مطہرات سے فرمایا کہ سب سے پہلے وہ بی بی فوت ہوں گی جنکے سب سے لمبے ہاتھ ہیں تو سب بیبیوں نے آپ کے سامنے ہاتھوں کو ناپا اور آپ نے منع نہ کیا حضرت سودہؓ کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے مگر جب سب سے پہلے حضرت زینبؓ فوت ہوئیں تو واقعات نے بتادیا کہ سب سے زیادہ لمبے ہاتھوں والی بی بی سے سب سے زیادہ فیاض اور سخی بی بی مراد تھیں۔ اسی طرح بعض دفعہ حضرت مسیح موعود سے بھی پیش گوئی کی تعیین وتعبیر میں اجتہادی غلطیاں ہوتی رہیں۔خود پیر منظور محمد والی محمدی بیگم کے تعیین میں بھی اجتہادی غلطی لگی۔ عالم کباب کا پیدا ہونا آپ نے اسی سے سمجھ لیا مگر واقعات نے بتلا دیا کہ یہ غلطی تھی وہ فوت ہوگئی۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ماشاء اللہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی تقریر پر کسی کو کیا اعتراض ہوسکتا ہے اور حقیقت میں ہو بھی کیا، ایک ناول ہے جو ڈاکٹر صاحب لکھ رہے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ کسی انجان کو شبہ ہو کہ یہ ڈاکٹر صاحب بریلی کے شفا خانہ میں شائد انچارج رہے ہیں اس لئے ان کو دماغی تکلیف ہے۔سو ایسے انجانوں کی تو ہم کہتے نہیں، البتہ یہ کہتے ہیں کہ جناب والا مرزا صاحب کی منقولہ عبارت کو دیکھئے اس میں صاف لکھا ہے:

خدا نے اس لڑکی کا نام بتایا اور کہا کہ وہ تین سال میں بیوہ ہو کر تیرے پاس آئے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کس ہمت اور کس جرأت سے صداقت مرزا کے مدعی ہوتے ہیں۔ کیا یہ ساری دنیا کو بے وقوف جانتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو خواب میں دکھایا گیا کہ آپ کی ہجرت گاہ وہ زمین ہوگی جس میں کھجوروں کے باغ ہوں گے۔ مکہ معظّمہ میں رہ کر ایسی زمین کی بابت آپ کا خیال یمامہ کی طرف گیا کیونکہ وہاں بھی کھجوروں کے باغ بکثرت ہیں۔ چنانچہ حضور ﷺ نے فرمایا

فذھب وھلی الی الیمامة۔ (میرا خیال یمامہ کی طرف گیا)

مگر بعد میں مدینہ ثابت ہوا۔ اس کو محمدی بیگم کے نکاح سے کیا تعلق؟ سنئے کھجوروں کے باغ ایک نوع ہے، یمامہ اور مدینہ دونوں اس کے فرد ہیں۔ یمامہ ہوتا تو بھی صحیح ہوتا مدینہ ہوا تو بھی صحیح ہوا۔ برخلاف اس کے محمدی بیگم ایک عورت کا نام ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں: خدا نے اس عورت کا نام لیا۔

نام لینے سے اس کی کلیت نہ رہی۔ بلکہ شخصیت مخصوصہ آ گئی۔ پھر عیسائی قوم محمدی بیگم کی فرد کیسے ہوگئی؟ ایسا ہی اطول الیدین (لمبے ہاتھوں والی) عرب کے مجازی معنی میں سخی عورت کو کہتے ہیں۔ ازواج مطہرات نے لفظی معنی کے ماتحت اس کی حقیقت سمجھی اور ہاتھ ناپے۔ مگر آنحضرت ﷺ کے سامنے نہیں بلکہ بطور خود۔ لیکن واقعہ یہ ہوا کہ مراد اس سے مجازی معنی تھے۔ یعنی سخی جو لفظ طول الیدین کے فرد ہیں۔

اس سے آگے کا حصہ سابقہ حصہ سے بھی لطیف تر ہے۔ چنانچہ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں:

> پس کسی الہام یا رؤیا کی تعبیر میں اجتہادی غلطی کا لگ جانا کوئی مستبعد امر نہیں۔ (جب خدا نے نام بتا دیا، تو یہ اجتہادی غلطی نہ ہوئی، اگر غلطی ہے تو نعوذ باللہ خدا کی ہے جس نے نام بتایا۔ اور اگر مرزا کی اجتہادی غلطی ہی قرار دیا جائے تو اللہ نے مرزا کو اس اجتہادی پر ۲۲ سال تک کیوں قائم رکھا۔ وہ تو ۱۸۸۶ء سے ۱۹۰۸ء تادم مرگ محمدی بیگم ہی سمجھتے رہے۔ خدا نے اس اجتہادی غلطی کی اصلاح کیوں نہ کروائی۔ بہاء) محمدی بیگم کے معاملہ میں غلطی لگنے کی اصل کو پہلے سمجھ لینا چاہیے۔ وہ یہ کہ کشف یا رؤیا میں بعض دفعہ ایک شخصیت نظر آتی ہے۔ کبھی تو اس سے مراد وہ شخص خود ہوتا ہے اور کبھی مراد اس سے صرف اس کا نام ہوتا ہے یعنی وہ حقیقت جو اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام سے ظاہر ہوتی ہے مثلاً اگر کوئی شخص رؤیا میں یہ دیکھے کہ دین محمد نامی کوئی شخص بڑے اعلیٰ اور ارفع مقام پر پہنچ گیا، تو اس سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ شخص مذکور کسی اعلیٰ مقام پر پہنچ جائے۔ اور یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ دین محمد سے مراد وہ حقیقت ہے جو اس کے نام میں مضمر ہے یعنی محمد ﷺ کا دین۔ اس صورت میں تعبیر یہ ہوگی کہ اسلام کو اللہ تعالیٰ شوکت عطا کرے گا۔ اب اس رؤیا کی دونوں تعبیروں کا فیصلہ واقعات ہی کر سکتے ہیں۔ اگر وہ شخص دین محمد ذلیل ہو گیا تو ظاہر ہے کہ رؤیا میں مراد اس کی شخصیت نہ تھی۔ بلکہ وہ حقیقت تھی جو اس کے نام میں مضمر تھی۔ اسی طرح محمدی بیگم کے آسمانی نکاح کے متعلق جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ پر ظاہر ہوا چونکہ اس زمانہ میں خود ایک عورت محمدی بیگم کا جھگڑا بھی درپیش تھا، اس لئے آپ کا ذہن اسی بی بی کی طرف گیا۔ اس کے دوسرے پہلو کی طرف سے ذہول رہا۔ جس طرح اگر دین محمد نامی کسی شخص کا جھگڑا تعبیر میں درپیش ہو اور رؤیا میں دین محمد کی علو مرتبت دکھائی جائے تو ظاہر ہے کہ ذہن دین محمد کی شخصیت کی طرف منتقل ہو گا۔ اس کے نام کی حقیقت کی طرف سے ذہول رہے گا لیکن صحیح تعبیر واقعات کریں گے۔ اگر واقعات میں دین محمد کی عزت نہ بڑھی بلکہ پہلے سے بھی گھٹ گئی اور اسلام کی شوکت بڑھی تو ظاہر ہے کہ دین محمد سے مراد اسلام تھا دین محمد کی خصوصیت نہ تھی۔ کوئی ہرج نہیں اگر ابتداء میں اس طرف ذھول رہا۔

اسی طرح محمدی بیگم کا جھگڑا چونکہ ان دنوں درپیش تھا اور اس کے متعلق بھی ایک مشروط سی پیش گوئی ہو چکی تھی اس لئے محمدی بیگم کے آسمانی نکاح پر آپ کا ذہن انسانی فطرت کے مطابق اس کی شخصیت کی طرف ہی منتقل ہوا (

صاف کیوں نہیں کہتے کہ محبت کا تقاضا ہے۔ جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے۔ ثناء اللہ)

حالانکہ واقعات نے بتا دیا کہ درحقیقت محمدی بیگم سے مراد وہ حقیقت تھی جو اس نام میں مضمر تھی۔ نہ کہ کوئی شخصیت۔ جو کچھ بھی فیضان محمدی مسیحی اقوام کو یورپ وامریکہ میں آج پہنچ رہا ہے وہ سب آپ کے ہی تعلق اور توجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آپ ہی کے مرید اس فیضان کو پہنچا رہے ہیں۔ دوسرے فرقے اسلام کے اس سے بے نصیب ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

آپ کی قوت استدلالیہ کا اور کوئی قائل نہ ہو مگر ہم تو قائل ہو چکے اس سے زیادہ جس نے کہا تھا: چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے۔

اے جناب پھر وہی علمی اور اصولی غلطی۔ سنئے! دین محمد ایک لفظ ہے جس کے دو معنی ہیں۔ اول۔ مرکب اضافی یعنی لفظی ترجمہ۔ دوم۔ علم شخصی یعنی نام۔

مانا کہ اس صورت میں شخصیت سے گذر کر لفظی معنی مراد ہوئے لیکن محمدی بیگم کے لفظ سے گذر کر عیسائی قوم کیونکر مراد ہو سکتی ہے۔ کیا عیسائی قوم محمدی بیگم کا لفظی ترجمہ ہے۔ مرزائی دوستو!

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جولائی ۱۹۲۴ء مطابق ۸ ذی الحج ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۳۷ ص ۴۔۶)

اس زمانہ کے نبی ہم کو پہچان لیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

۱۶ مئی ۱۹۲۴ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک نوٹ نکلا تھا جس میں ضلع ہردوئی میں بلاء ہوا نازل ہونے کا ذکر تھا، جس ہوا سے کئی گاؤں انسان اور مویشی ہلاک ہوئے تھے۔ اس نوٹ کو قادیانی اخبار الفضل (مورخہ ۸ جولائی) نے نقل کر کے اپنے بڑے بھائی رسالہ ریویو آف ریلی جنز کی تقلید میں یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چونکہ عذاب بغیر نبی کے آنے کے نہیں ہوتا، اس لئے آج کل بھی کوئی نبی آیا ہوگا۔

دماغ میں یہ رکھ کر عنوان قائم کیا ہے کہ: اس زمانہ کے نبی کو پہچانو۔

یعنی حضرت مرزا صاحب آنجہانی پر ایمان لاؤ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا جواب یہ ہے کہ ہم نے اس زمانہ کے نبی کو پہچان لیا۔ کیسے؟

ایسے کہ خود مرزا صاحب قادیانی باوجود مدعی نبوت ہونے کے اعتراف کرتے ہیں کہ میری نبوت اصلی نہیں بلکہ تبعی ہے۔ یعنی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے اتباع سے میں رسول بنا ہوں۔

بہت خوب! تو جس رسول کے اتباع سے مرزا صاحب رسول بنے ہیں، اصل رسول اس زمانہ کا وہی ہوا۔

مرزا صاحب قادیانی کی مثال اگر کچھ ہے تو یہ ہے کہ لاٹ صاحب کا اردلی لاٹ صاحب کی وجہ سے عزت پاتا ہے۔ جہاں لاٹ صاحب کی عزت ہوتی ہے، لاٹ صاحب کے طفیل اردلی کی بھی ہو جاتی ہے۔ لیکن دنیا جانتی ہے کہ اصل عزت کا مستحق لاٹ صاحب ہے، نہ کہ اردلی۔

ٹھیک اسی اصول کے ماتحت ہم نے اصل رسول کو پہچان لیا ہے جس کی شان میں ہے:

بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

پس لاٹ صاحب کے ہوتے ہوئے اردلی کی جانب متوجہ نہیں ہو سکتے بلکہ ایسا کرنا موجب ہتک جانتے ہو، پس سنو:

کسی کا ہو رہے کوئی نبی کے ہو رہے ہیں ہم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جولائی ۱۹۲۴ء مطابق ۱۵ ذی الحج ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۳۸ ص ۷)

کھلی چٹھی بخدمت ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور

جناب من! آپ کے ضلع میں ایک قصبہ قادیان ہے جہاں مرزا غلام احمد صاحب کے مریدوں کی کثرت ہے۔ لیکن آپ کی انصاف پسندی اور مہربانی سے وہاں دوسرے لوگ بھی اپنے اپنے مذہبی جلسے کرتے رہتے ہیں۔ مگر اس دفعہ جو اپریل گذشتہ میں اسلامی جلسہ ہوا اس میں رات کے وقت کچھ فساد ہو گیا۔ مسافروں کو پیٹا گیا۔ سخت چوٹیں آئیں۔ پولیس میں رپورٹ ہوئی بیان ہوئے، مگر آج تک جو عرصہ تین ماہ کا ختم ہونے کو ہے پولیس کی اس کارروائی کا نتیجہ معلوم نہ ہوا کیونکہ یہ جلسہ پرائیویٹ نہیں ہوتا بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سارے ملک سے تعلق رکھتا ہے اس لئے دور دور کے مسلمانوں کو خیال ہے اور وہ سوال کرتے ہیں کہ اس تفتیش کا نتیجہ کیا ہوا۔ مہربانی کر کے جو کچھ آپ فرمائیں گے شائع کیا جائے گا۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جولائی ۱۹۲۴ء مطابق ۱۵ ذی الحج ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۳۸ ص ۱۳)

خلیفہ قادیان باپ کی تکذیب کرنے یورپ گئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

خدا کی شان ہے دنیا میں کوئی بھی واقعہ ہو وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تکذیب کرتا ہے گویا یہ شعر انہیں پر صادق آتا ہے

و فی کل شیء له آیة ۔ تدلّ علی انّه کاذب

آج کل احمدی اخباروں میں دھوم ہے کہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان انگلستان کو گئے ہیں تاکہ وہاں کے حالات کا مطالعہ کریں کہ ان لوگوں میں اسلام کس طرح پھیلایا جائے، حالانکہ مرزا صاحب آنجہانی کتاب چشمہ معرفت وغیرہ میں بالتصریح لکھ چکے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام دنیا میں اسلام پھیل جائے گا۔ یہاں تک کہ کوئی دوسری قوم بجز اسلامی قوم کے نہیں رہے گی۔ بلکہ محض وحدۃ اسلامی پیدا ہو جائے گی۔

جس کا نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ آج دنیا کے چاروں براعظم مسلمان ہوتے۔ واقعہ جو ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ اسی واقعہ کی تائید کے لئے خلیفہ قادیان یورپ کو گئے ہیں کہ وہاں انگریزوں کے حالات کا مطالعہ کریں کہ ان میں اسلام کی اشاعت کس طرح کی جائے۔

احمدی دوستو! الیس منکم رجل رشید ۔ کیا تم میں کوئی بھی سمجھ دار نہیں جو سوچے کہ جن لوگوں کو مسیح موعود کے زمانہ میں مسلمان ہو جانا چاہیے تھا ان کی بابت تمہارا خلیفہ ابھی حالات کا مطالعہ کرنے گئے ہیں۔ صاف کیوں نہیں کہتے کہ باپ کی تکذیب کرانے کو خدا تعالی نے ان ولایت بھیجا ہے۔ سچ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شهد شاهد من اهلها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جولائی ۱۹۲۴ء مطابق ۲۲ ذی الحج ۱۳۴۲ھ ج ۲۱ نمبر ۳۹ ص ۳۔۴)

عرض حبیب اللہ در تر دید مغالطہ مولوی عبید اللہ

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک نہر امرتسر لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ مولوی عبید اللہ صاحب احمدی نے (جو کہ مرزا محمود خلیفہ قادیان کے مریدوں میں سے ہیں) ایک کتاب حق الیقین فی معنی خاتم النبیین نامی لکھی ہے۔ آپ اس کتاب کے صفحہ ۴ پر اپنا مذہب یوں بیان کرتے ہیں

قولہ: ہمارے آنحضرتﷺ خاتم النبیین یعنی خاتم کمالات نبوت اور آخری تشریعی نبی تھے اور بلا شبہ حضور کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو حضور کی شریعت کا تابع نہ ہو کیونکہ شریعت آنحضرتﷺ کی ذات سے کامل ہو چکی ہے الیوم اکملت لکم دینکم (آج دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین کامل کر دیا ہے) اور جس طرح آپ خاتم النبیین تھے اسی طرح آپ رحمۃ للعالمین بھی تھے حضور نے بوجہ خاتم النبیین یعنی آخری تشریعی نبی ہونے کے بے شک تشریعی انبیاء کی آمد کا دروازہ بند کر دیا ہے اور بوجہ رحمۃ للعالمین ہونے کے نبوت غیر تشریعی کا دروازہ اپنی امت کے لئے کھول دیا ہے۔

جس طرح حضرت موسیٰ کی شریعت کے تابع انبیاء غیر تشریعی ہوتے رہے اسی طرح حضرت مسیح موعود بھی آنحضرتﷺ کی شریعت کے تابع ہیں۔ فرق صرف اتنا ہے کہ پہلے انبیاء جو حضرت موسیٰ کے بعد آتے رہے ہیں وہ سب بلا واسطہ جناب الٰہی سے فیض یاب ہوتے رہے ہیں اور حضرت مسیح موعود نے آنحضرت کے واسطہ سے فیض نبوت درگاہ رب العزت سے حاصل کیا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود آنحضرتﷺ کے امتی بھی ہیں اور آپ کی شریعت کے تابع غیر تشریعی نبی بھی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ لکھتے ہیں

۱۔قرآن مجید میں اللہ تعالی نے رسول خداﷺ کو خاتم النبیین کہا ہے اور آنحضرتﷺ نے انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کہہ کر ہمیں سمجھا دیا کہ آپ کے بعد کسی شخص کو درجہ نبوت تک سرفراز نہ کیا جائے گا یعنی آپ کے بعد کسی کو نبوت نہ ملے گی۔

۲۔ حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب میں صحیح سند کے ساتھ کوئی ایسی مرفوع روایت موجود نہیں ہے جس میں لکھا ہو کہ آنحضرتﷺ نے فرمایا کہ میرے خاتم النبیین ہونے یہ مراد ہے کہ میری امت میں سے جو شخص میری کامل طور پر پیروی کرے گا اس کو نبوت غیر تشریعی ملے گی۔

۳۔صحابہ میں سے کسی نے رسول خدا کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب نہیں بیان فرمایا کہ امت میں سے جو شخص آپ کی کامل پیروی کرے گا اس کو غیر تشریعی نبوت ملے گی

۴۔کسی مفسر نے آپ کے خاتم النبیین ہونے کا یہ مطلب نہیں بیان کیا کہ آپ کی کامل پیروی کرنے سے غیر تشریعی نبوت ملتی ہے۔

یہی مولوی عبید اللہ احمدی اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۱۱ پر اپنے مخالفوں کا رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

تشریعی نبی کے غیر تشریعی نبی بن جانے کی انبیاء گذشتہ میں کوئی نظیر نہیں پائی جاتی

میں کہتا ہوں کہ آپ پر بھی ہمارا یہی اعتراض وارد ہوتا ہے کہ آدم سے لیکر مرزا صاحب قادیانی تک ایک بھی ایسی نظیر نہیں پائی جاتی کہ کسی تشریعی نبی کی کامل پیروی کرنے کے سبب سے اس نبی کا ایک امتی غیر تشریعی نبی بنایا گیا ہو۔

مولوی عبید اللہ احمدی لکھتے ہیں:

امام جلال الدین سیوطی تفسیر الدر المنثور میں لکھتے ہیں

عن شعبی قال قال رجل عند المغیرة ابن شعبة صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدی فقال المغیرة حسبك اذا قلت خاتم النبیین فانا کنا نحدث ان ابن مریم خارج فان خرج فقد کان بعده

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی شعبی جو کبار تابعین میں سے ہیں روایت کرتے ہیں کہ مغیرہؓ کے پاس ایک شخص کہنے لگا جناب محمد رسول اللہ پر درود ہو آپ خاتم النبیین ہیں اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں حضرت مغیرہ فرمانے لگے تجھے خاتم النبیین کہنا کافی ہے اور لا نبی بعدہ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم آنحضرت ﷺ کے عہد مبارک میں کہا کرتے تھے کہ حضرت ابن مریم مبعوث ہونے والے ہیں جب وہ مبعوث ہوں گے تو آنحضرت ﷺ کے بعد نبی ہوں گے ۔(ص ۸۴۔۸۵)

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب فرماتے ہیں:
تفسیر درمنثور کی جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ پر روایت کے صحیح الفاظ یوں ہیں:

اخرج ابن ابی شیبة عن الشعبی قال رجل عند المغیرة بن شعبة صلی الله علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعده فقال المغیرة حسبك اذا قلت خاتم الانبیاء فانا کنا نحدث ان عیسی علیه السلام خارج فان هو خرج فقد کان قبله و بعده۔ (ابن ابی شیبہ شعبی تابعی سے روایت کیا ہے کہ حضرت مغیرہ بن شعبۃ کے سامنے کہا صلی اللہ علی محمد خاتم الانبیاء لا نبی بعدہ اس پر حضرت مغیرہ نے فرمایا تجھے اتنا کہنا کافی تھا کہ کہہ دیتا خاتم الانبیاء کیونکہ ہم لوگ یعنی صحابہ باتیں کیا کرتے تھے کہ عیسی ظاہر ہونے والے ہیں پس جب ظاہر ہوئے تو عیسی ہی آپ سے پہلے ہوئے اور عیسی ہی آپکے بعد ہوں گے)

نوٹ: یہی روایت ان الفاظ کے ساتھ مرزا محمود احمد قادیانی نے اخبار الفضل ۲۰ نومبر ۱۹۲۲ء صفحہ ۹ پر پیش کی ہے۔

اب میں بتلاتا ہوں کہ درمنثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ پر اصلی صحیح فقد کان قبله و بعده تھی مگر مولوی عبید اللہ بسمل احمدی نے ان الفاظ کو لکھنے کی بجائے فقد کان بعده لکھ کر ان اترجمہ یوں کر دیا: حضرت ابن مریم مبعوث ہونے والے ہیں جب وہ مبعوث ہوں گے تو آنحضرت کے بعد وہ نبی ہوں۔

حالانکہ اصل عبارت کا صحیح مطلب یہ ہے کہ تحقیق حضرت عیسی ظاہر ہونے والے ہیں پس جب وہ ظاہر ہوئے تو وہی آپ سے پہلے ہوئے اور وہی آپ کے بعد ہوں گے ۔ یعنی حضرت عیسی کا آنا خاتم النبیین کے خلاف نہیں کیونکہ حضرت ممدوح کی نبوت وہی ہے جو پہلے تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی عبیداللہ صاحب احمدی نے

۱۔ابن مریم لکھا ہے حالانکہ درمنثور میں لفظ عیسیٰ علیہ السلام ہے،

۲۔حکیم صاحب نے فقد کا ن بعدہ لکھا ہے حالانکہ اصل عبارت فقد کا ن قبلہ و بعدہ ہے۔

عبارت ان عیسی علیہ السلا م خا ر ج فا ن ھو خر ج فقد کا ن قبلہ و بعدہ سے یہ بات صاف ظاہر ہوتی ہے کہ آنے والے مسیح موعود قاتل دجال وہی مسیح ناصری عیسیٰ بن مریم صاحب انجیل ہیں جو کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے نبی تھے اور وہی آپ کے بعد دوبارہ آنے والے ہیں مگر مولوی عبیداللہ احمدی اپنی خیانت کا ثبوت دیتے ہوئے قبلہ کا لفظ ہی ہڑپ کر گئے تا کہ کہیں احمدیت کا بنیادی پتھر وفات مسیح ناصری ہی چکنا چور نہ ہو جائے۔ یہ ہے میاں محمود احمد صاحب کے ایک مرید کی ایمان داری کا نمونہ جسکو اس عاجز نے طشت از بام کر دیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اگست ۱۹۲۴ء مطابق ۲۹ ذی الحج ۱۳۴۲ھ جلد ۲۱ نمبر ۴۰ ص ۳۔۵)

ہر واقعہ مرزا قادیانی کی تکذیب کرتا ہے

ہر گیاہے کہ از زمین روئد
کاذب آنست او ہمیں گوئد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۵ جولائی میں ایک نوٹ نکلا تھا جس میں لکھا گیا تھا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا بغرض دریافت حالات یورپ کو جانا تا کہ وہاں اشاعت اسلام کا کام با قاعدہ شروع کیا جائے، سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کی تکذیب ہوتی ہے کیونکہ وہ کتاب چشمہ معرفت میں لکھ چکے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام پھیل جائے گا یہاں تک کہ کوئی دوسری قوم بجز اسلامی قوم کے نہیں رہے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی نوٹ میں یہ بھی لکھا تھا کہ ہر واقعہ جو دنیا میں ہوتا ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تکذیب کرتا ہے۔

اس پر قادیانی امت کی لاہوری پارٹی کا اخبار پیغام صلح بہت خفا ہوا۔ اس خفگی میں اس نے ہم کو بہت سخت سست الفاظ میں یاد کیا جس میں ہم بجائے ناراضگی کے خوش ہیں کیونکہ اس کے ایسا کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ پکا متبع سنت مرزا ہے جو مخالف علماء کے مواخذات سے تنگ آ کر فرمایا کرتے تھے:

او بدذات فرقہ مولویاں۔ (رسالہ انجام آتھم۔ص ۲۱)

مگر اصل بات کا جواب جو دیا ہے وہ البتہ قابل غور ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

مولوی صاحب! پھر آپ کو اگر اپنے تقوے پر نہیں تو کم از کم اپنے فہم پر تو ضرور ناز ہے۔ مگر یہاں تو معلوم ہوتا ہے اس پر بھی پتھر پڑ گئے۔ پتھر نہیں تو تعصب کا پردہ تو ضرور پڑ گیا ہے۔ تعجب ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ کا مفہوم آپ نہ سمجھ سکیں۔

مولوی صاحب! حضرت موسیٰ کا واقعہ آپ کے سامنے ہے۔ فتح ارض مقدس کا الٰہی وعدہ اپنی قوم کو دیتے ہیں مگر اس کا ایفاء ان کی زندگی میں نہیں ہوتا چالیس سال بعد ہوتا ہے۔

پھر نبی کریم ﷺ کو دکھایا جاتا ہے کہ قیصر و کسریٰ کی چابیاں حضور کو دی گئیں۔ آپ کو علم ہے کہ یہ پیش گوئی کب اور کس کے عہد میں پوری ہوئی۔

مرزا صاحب نے یہ ہرگز نہیں کہا کہ اسلام کے سوا اور کوئی مذہب نہیں رہے گا۔ آپ کے اس قول پر ذرا سخت لفظ کا اطلاق ہوتا ہے جسے ہم استعمال کرنا پسند نہیں کرتے۔ ہاں یہ بشارت ضروری ہے کہ اسلام ان کے زمانہ میں غالب ہوگا، اور اسکے یہی معنی ہیں کہ ان کے خدام کے ہاتھوں ہوگا۔

اور اگر آپ ان کے خدام کی اشاعت اسلام میں سرگرم اور خدا کے فضل سے کامیابی کو منصفانہ نگاہ سے دیکھیں تو آپ کو خود بھی معلوم ہوگا کہ انشاء اللہ اسلام غالب ہو کر رہے گا اور صرف احمدیوں کے ہاتھ سے ہوگا۔

(پیغام صلح لاہور ۲۹ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: بس مطلب کی بات یہ ہے کہ (بقول پیغام صلح لاہور) مرزا صاحب کی اشاعت اسلام کے متعلق پیش گوئی حضرت موسیٰ اور آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں کی طرح ہے اس لئے ہم بغرض تحقیق ان ساری پیش گوئیوں کے الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں تاکہ مقابلہ میں پوری تحقیق ہو سکے۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے

هو الّذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کلّه

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔
چونکہ بلا شبہ سچائی کا جھوٹ کے ساتھ یہ آخری جنگ ہے اسلئے یہ زمانہ بھی اس بات کا حق رکھتا تھا کہ اس کی اصلاح کیلئے کوئی خدا کا مامور آوے پس وہ مسیح موعود ہے جو موجود ہے اور زمانہ حق رکھتا تھا کہ اس نازک وقت میں آسمانی نشانوں کے ساتھ خدا تعالی کی دنیا پر حجت پوری ہو سو آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں اور آسمان جوش میں ہے کہ اس قدر آسمانی نشان ظاہر کرے کہ اسلام کی فتح کا نقارہ دنیا میں بج جائے۔ (چشمہ معرفت۔ص۸۲۔۸۷)

یہ عبارت اردو ہے۔ کسی تشریح یا تفسیر کی محتاج نہیں اپنے معنی صاف بتا رہی ہے تاہم چند الفاظ ناظرین کے سامنے رکھتا ہوں۔

خدا نے تکمیل اس فعل (یعنی اتحاد قومی) کی زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی اور اس تکمیل کے لئے مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) آئے اور اس زمانہ میں آسمانی نشان ظاہر ہو رہے ہیں تاکہ فتح کا نقارہ ہر ملک میں بج جائے۔ وغیرہ

ان الفاظ سے صاف سمجھا جاتا ہے کہ یہ کام یعنی دنیا میں سب کفری قوموں کو مٹانے اور اسلامی قوم بنانے کے کام کو تکمیل تک پہنچانے کے لئے مسیح موعود (مرزا صاحب) آئے تھے چونکہ وہ کام نہیں ہوا بلکہ سابق سے بھی زیادہ کفر کا زور ہے۔ آج تک کبھی نہیں سنا تھا کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کو اپنے مذہب کی دعوت دی بلکہ ہندو بنائے جو آج فتنہ ارتداد میں سننے میں آیا۔

اور عیسائی مذہب کی ترقی کا یہ حال ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی سے پہلے پنجاب ہی میں چندکس عیسائی تھے ان کے دعوے اور تبلیغ کے بعد آج لاکھوں تک شمار پہنچ چکا ہے یہاں تک کہ ملک کی قوموں میں عیسائی قوم کا بھی نام اور شمار کیا جاتا ہے ایسے واقعات دیکھ کر اور سن کر کہنا پڑتا ہے کہ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

اب سنئے حضرت موسی کا ارض مقدس کی بابت ارشاد۔

کچھ شک نہیں کہ حضرت موسی نے بنی اسرائیل کو کہا تھا کہ چلو خدا تم کو ارض مقدس پر قبضہ دے گا مگر جب میدان تیہہ میں جا کر بنی اسرائیل نے آگے بڑھنے سے انکار کر دیا تو خدا تعالی نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فا نّها محرّ مة عليهم ار بعين سنة يتيهو ن فى ا لا ر ض فلا تأس على القو م الفاسقين ۔ (المائدہ:۲۶)

(یعنی خدا نے اعلان فرمایا کہ ارض مقدس کا داخلہ اب ان پر چالیس سال تک حرام کیا گیا ہے پس اب (موسیٰ) ان فاسقوں پر ترس نہ کیجئے)

ناظرین! للہ غور کیجئے خداوند تعالیٰ اس قوم کی بدعملی پر اعلان کرتا ہے کہ جو انعام میں ان کو دینے والا تھا وہ ان کی بدعملی کی وجہ سے چالیس برس تک ملتوی کر دیا گیا اور وہ چالیس سال جب ختم ہوں گے وعدہ بھی پورا ہو جائے گا اختتام چالیس سال سے پہلے اس کا پورا ہونا خلاف پیش گوئی ہے بعد میں پورا ہونا تو عین مطابق ہے۔

اب سنئے! حضورﷺ کو قیصر وکسریٰ کی چابیاں ملنا اور زمانہ صحابہ میں ان کا فتح ہونا۔ اس کی بابت بھی اپنے لفظوں میں ہم کچھ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے حضورﷺ نے خود اس کی تفسیر فرما دی ہے

لتفتحن عصا بة من المسلمين كنزا مال كسرى الذى فى الابيض و الذى نفسى بيده لتنفقن كنو ز هما فى سبيل الله

(صحیح مسلم ج ۲ ص ۳۹۶)۔ (یعنی حضورﷺ فرماتے ہیں کسریٰ کے خزانے مسلمانوں کی ایک جماعت فتح کرے گی اور تم مسلمان اس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرو گے)۔

اس روایت نے عقدہ حل کر دیا کہ فتح کرنا اور تقسیم کرنا مسلمانوں کا کام ہو گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ الحمد لله

ناظرین! للہ فی اللہ ان تینوں پیش گوئیوں پر غائر نظر ڈالئے اور فیصلہ کیجئے کہ ان میں سے کون اصلی معنی میں سچی ہے اور کون جھوٹی۔

خدا جانے ان لوگوں کو ایسی غلط بیانی کرنے پر کس طرح حوصلہ ہوتا ہے کیا اس شعر کی تصدیق منظور ہے

نہ مذہب سے ہوئے واقف نہ دین حق کو پہچانا
پہن کر جبہ و شملہ لگے کہلانے مولانا

آگے چلئے اڈیٹر صاحب پیغام صلح لاہور لکھتے ہیں:

مولوی صاحب! کیا ایک واقعہ مرزا صاحب کی تکذیب کرتا ہے؟ گستاخی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاف کم از کم ایک واقعہ تو ایسا ہے جو انکی صداقت نا قابل تردید مہر تصدیق ہے احادیث نبوی میں مسیح موعود کے زمانہ کے مولویوں کا ایک خاکہ دیا ہوا ہے اسے پڑھئے اور پھر اپنے خط وخال سے مقابلہ کیجئے تو آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ کم از کم ایک واقعہ ایسا بھی ہے جو مرزا صاحب کا مصدق ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۲۹ جولائی ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: ہاں جناب ہر واقعہ مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کرتا ہے۔ پس سنئے قرآن مجید میں ارشاد ہے

سنریھم آیاتنا فی الآفاق و فی انفسھم حتی یتبین لھم انه الحق ۔ (یعنی خدا فرماتا ہے ہم ان کو نشان قدرت دنیا کے کناروں میں اور خود ان کے نفسوں میں دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ وعدہ الہی سچا ہے)

اس آیت کے مطابق ہم آپ کو آپ کے اندر کا واقعہ بتاتے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تکذیب کرتا ہے

حدیث شریف میں مسیح موعود کے زمانہ کے آثار یوں آئے ہیں

لتذھبن الشحناء و التباغض و التحاسد (روایت مسلم مندرجہ مشکوۃ)۔

(یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں کینہ اور بغض اور حسد سب دور ہو جائیں گے)

اس حدیث کے مطابق جب کبھی علماء کی طرف سے سوال ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی اگر مسیح موعود ہیں تو مسلمانوں سے یہ عیب کیوں دور نہیں ہوئے؟

اس کا جواب ملتا رہا کہ جو لوگ مسیح موعود کو مانتے ہیں ان کے حق میں یہ حدیث صادق ہے، باقی منکرین کے لئے نہیں۔

سو خدا کا شکر ہے آج کل تمہارے گھر کا واقعہ ہے کہ پیغام صلح نے خلیفہ قادیان کے سفر یورپ پر جو نکتہ چینی کی ہے، تو الفضل اس کے سلسلہ جواب کے ہر نمبر میں پیغام کی نکتہ چینی حسد بغض پر مبنی قرار دیتا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ حدیث مذکور خود قائلین مرزا قادیانی کے حق میں بھی صادق نہیں کیونکہ مصدقین مرزا سے بھی حسد بغض دور نہیں ہو سکا۔

پس اس واقعہ سے بھی جناب موصوف کا دعوی ثابت ہوا ہاں یہ جو آپ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے کہ:

مولوی صاحب! گستاخی معاف کم از کم ایک واقعہ تو ایسا ہے جو ان کی صداقت پر نا قابل تردید مہر تصدیق ہے احادیث نبوی میں مسیح موعود کے زمانہ کے مولویوں کا ایک خاکہ دیا ہوا ہے اسے پڑھئے اور پھر اپنے خط و خال سے مقابلہ کیجئے تو آپ کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ کم از کم ایک واقعہ ایسا بھی ہے جو مرزا صاحب کا مصدق ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جن احادیث میں مولویوں کا خاکہ جو دیا ہے ان میں مسیح موعود کے زمانہ کا ذکر نہیں بلکہ قرب قیامت کا ہے ان احادیث میں یہ لفظ آئے ہیں:

تخرج منهم الفتنة و عليهم تعود

(ان علماء سوء کی علامت یہ ہوگی کہ انہی سے فتنہ اٹھے گا اور انہی پر پڑے گا)

اس کی مثال بھی ہم کو ایک واضح ملتی ہے جو ہر ایک مومن کی تازگی ایمان کا سبب ہے پیغام اگر ایمان داری سے غور کرے گا تو ہماری مثال کی تصدیق کرے گا۔ پس سنئے

جن علماء نے میاں محمود احمد پسر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو خلیفہ بنایا اور پھر کسی وجہ سے ان کی معزولی کا اشتہار دیا یہی وہ فتنہ ہے جو ان سے نکلا اور انہی پر پڑا۔ کہیے کیا رائے ہے،

انّ فی ذلك لذکری لمن کان له قلب او القی السمع و هو شهید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اگست ۱۹۲۴ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۴۳ھ ج ۲۱ نمبر ۴۲، ص ۳۔۵)

(کینہ بغض حسد وغیرہ کی قادیانیوں میں موجودگی کی وضاحت درج ذیل مضامین سے بھی ہوتی ہے:

قاضی اکمل صاحب کی گل افشانی

قادیان کی جماعت احمدیہ میں قاضی اکمل صاحب کا نام نامی مزید تعارف کا محتاج نہیں آپ کے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے مضمون، الفضل میں قبرستی کی تعلیم، کا جواب دیتے ہوئے ڈاکٹر صاحب کو سخت گالیاں دی ہیں جس کی ہمیں اکمل صاحب سے ہرگز توقع نہ تھی۔ اور خود ڈاکٹر صاحب ممدوح کو بھی امید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تھی کہ اکمل صاحب اس قدر رکیک باتوں پر اتر آئیں گے مثلاً ڈاکٹر بشارت صاحب کے قلم کو بطالت رقم، لکھنا اور آپ کو امیر القوم کے خسر معظم کا طعنہ دینا کس قدر معیوب ہے اور قرآن مجید کی تعلیم لا تنا بزوا بالالقاب کے صریح خلاف ہے۔

پھر سب سے زیادہ ہے کہ جناب اکمل صاحب نے ڈاکٹر صاحب کو اور ضمناً ہم کو مولوی ثناء اللہ صاحب سے مشابہت دی ہے اور لکھا ہے تنشا بہت قلو بھم کی بنا پر یہ ضروری ہے کہ کہ جو کچھ اہل حدیث میں شائع ہو اس کا چربہ پیغام صلح میں بھی اترے۔ گویا اہل حدیث اور پیغام صلح یکساں حضرت مسیح موعود کے دشمن ہیں۔ اب یہ بات کس قدر حقیقت سے دور اور راست بازی سے بعید ہے۔ اکمل صاحب ہمیشہ تحقیق حق کے مدعی رہے ہیں ہر ایک مسلمان کو فی الحقیقت محقق بھی ہونا چاہیے لیکن کیا وہ انصاف سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ پیغام صلح فی الواقعہ اہل حدیث کی طرح حضرت مسیح موعود کا دشمن مکفر و مکذب ہے...

تم میں ہائے سوچنے والے کدھر گئے

(پیغام صلح لاہور ۴ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲)

نیز ذیل کا مضمون بھی ملاحظہ کیجئے۔ بہا:

نشانات سماویہ اور میاں صاحب

مسٹر اکمل آف گولیکی ثم آف قادیان کو مخاطب کرنا نجاست میں ڈھیلا پھینکنے کے مترادف ہے کہ غلاظت کے چھینٹے اپنے اوپر پڑیں یا کھٹل کے مسلنے کے قائم مقام ہے کہ بدبو سے دماغ پراگندہ ہو جائے جناب خلافت مآب میاں محمود احمد صاحب تقریر کر رہے تھے کہ ایک شہاب ٹوٹا حضرت اپنے مریدوں کی عقل وفہم کو خوب جانتے تھے فوراً فرمانے لگے کہ دیکھو یہ آسمان سے نشان ظاہر ہوا سب نے زبان حال سے کہا صل اعلی۔ مسٹر اکمل گوئے سبقت سب پر یوں لے گئے کہ الفضل میں اس نشان کی ڈگڈگی خوب پیٹی اور اس طرح حق نمک خواری ادا کیا آخر دنیا ساری تو اندھی نہیں لوگوں نے اعتراض کیا چونکہ اس میں معجزات اور نشانات سماویہ پر زد پڑتی تھی ہم نے اس کی تردید کی پھر کیا تھا اکمل صاحب نے دسترخوان خلافت کی فضلہ خوری کے نتیجہ میں الفضل میں وہ غلاظت کی قئے کی کہ الامان والحفیظ دماغ پراگندہ ہو گیا گالیوں کی بدبو سے جی متلانے لگا آکر جو اندر تھا وہی باہر نکلنا تھا یہ ...اسی لئے وقف ہے کہ جب کسی معاملہ میں جواب بن بن پڑے تو کاٹنے کے لئے اسے چھوڑ دیا جائے گالیوں کو الگ کر کے جو خلاصہ آپ کے جواب کا ہے وہ صرف یہ ہے کہ کائنات میں ہر چیز ایک نشان ہے اور حضرت مسیح موعود کی تائید میں بھی بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشانات سماوی ظاہر ہووے مثلاً کسوف خسوف رمضان وغیرہ اب اسے دانستہ دھوکا دہی کہا جائے یا انتہائے جہالت کہ جب ہر چیز کائنات میں کسی تقریر پر ایک نشان الٰہی کی حیثیت رکھتی ہے تو پھر شہاب کے گرنے پر خود خلافت مآب اور خود مابدولت اکمل صاحب کا اس قدر غوغا مچانا کیا ضرور تھا یا اور اگر اس کی مثال مسیح موعود کے نشانات سے دیتے ہو کہ کسوف خسوف رمضان میں آپ کے لئے ظاہر ہوئے اور ایک شہاب عظیم آپ کے وقت میں گرا تو واضح ہو کہ ان نشانات کی قبل از وقت پیش گوئیاں موجود تھیں یہ نشانات تو پیش گوئی کے پورا ہونے کی وجہ سے نشان ٹھہرے اگر یہ پیش گوئیاں نہ ہوتیں تو کسوف خسوف یا شہاب ثاقب کوئی نشان نہ ہوسکتا تھا کیا میاں محمود نے خدا سے خبر پا کر کوئی پیش گوئی کی تھی کہ میری تقریر میں شہاب ثاقب گرے گا اور وہ خدا کی طرف سے نشان ہوگا اگر یہ نہیں تو پھر محض شہاب کا گرنا کوئی نشان نہیں کسی کی صداقت پر ایسی نشان تو خدا کے علم اور قدرت نمائی پر مبنی ہوتا ہے نہ کہ محض کسی حادثہ کائنات کا ظاہر ہونا۔ اگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے قبل از وقت علم حاصل ہونے کے بغیر محض کسی حادثہ کائنات کو میاں محمود اپنی تائید میں پیش کر سکتے ہیں تو پھر ایک عیسائی ایک ہندو ایک بہائی ایک کافر بھی پیش کر سکتا ہے اگر کسی پادری کی تقریر میں ایک پتھر کوٹھے سے گرے تو وہ فوراً چلا پڑے کہ دیکھو مسیح نے میری تائید میں نشان ظاہر کیا میں اسلام کو اس پتھر کی طرح کچل دوں گا، تو کیا یہ اس پادری کی حماقت پر نشان نہ ہوگا، یا کم سے کم یہ ثابت کر دے گا کہ وہ پادری اپنے سامعین کو احمق سمجھتا ہے پس میاں صاحب کا اس شہاب کو نشان قرار دینا کم سے کم یہ ضرور ثابت کرتا ہے کہ وہ اپنے سامعین و مریدین کو احمق ضرور سمجھتے ہیں جن کے سرتاج میاں اکمل ثابت ہوئے جو کاتا اور لے دوڑی کا مصداق بن کر فوراً ڈھول بجانے کھڑے ہو گئے یا پھر وہ خود ساری محمودی جماعت کو احمق سمجھتے ہیں جو سب کو سنانے بیٹھ گئے اور اب اس نشان پر ایمان لانے کو شیوہ مومن قرار دیتے ہیں کیا خوب! جناب یہ وہ نشان اور ایمان ہے جس کی لغویت پر کفر خندہ زن ہے اس نشان کو تو آپ دفتر بے معنی کی مد میں داخل کر کے اپنے، ساقی کے خم خانہ، میں غرق مئے ناب اولی، کر دیتے تو کم سے کم معجزات الٰہیہ اور نشانات سماویہ کی ہتک اور ذلت تو نہ ہوتی اور غیروں کو ہنسنے کا موقعہ تو نہ ملتا۔)

(پیغام صلح لاہور ۹ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۲)

آئینہ مرزا:

ہمارے ناظرین اہل حدیث کے پرانے نامہ نگار بابو عبدالحی (یکے از کوہاٹ) کو جانتے ہیں۔ آپ کو قادیانی لٹریچر میں بہت کافی واقفی ہے۔ آپ نے بڑی محنت سے یہ کتاب بطرز ناول لکھی ہے مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات صحیحہ سے لبریز۔ اصل کتاب ۲۴۰ صفحات پر ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی کے حالات از زمانہ ملازمت تا وفات لکھے گئے ہیں۔ لکھائی چھپائی اچھی۔ پتہ۔ بابو عبدالحی پنشنر کوہاٹ صوبہ سرحد
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اگست ۱۹۲۴ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۴۳ھ ج ۲۱ نمبر ۴۲، ص ۱۳)

تردید مرزا قادیانی میاں محمود کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

آیات قرآنی:

و لمّا ضرِب ابن مر یم مثلاً اذا قو مك منه یصدّو ن۔ و قالوا ء آ لهتنا خیر ام هو۔ ما ضر بو ه لك ا لّا جد لا۔ بل هم قو م خصمو ن۔ ان هو الّا عبد انعمنا علیه و جعلنا ه مثلا لبنی اسرا ئیل۔ و لو نشا ء لجعلنا منكم ملا ئكة فی ا لا ر ض یخلفو ن۔ و انه لعلم للسا عة فلا تمتر ن بها و اتبعو ن هذا صرا ط مستقیم۔ (الز خر ف: ۵۷۔۶۱)

جب ابن مریم مثال بیان کیا گیا تو ناگہاں تیری قوم کے لوگ اس سے تالیاں بجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے معبود بہتر یا ابن مریم، وہ لوگ صرف جھگڑا کرنے کے لئے اس کو بیان کرتے ہیں بلکہ وہ لوگ جھگڑا لوا ہیں حضرت ابن مریم ہمارا ایسا بندہ ہے کہ جس کو ہم نے (نبوت کا) انعام عطا کیا تھا اور ہم نے ابن مریم کو بنی اسرائیل کے واسطے ایک نمونہ بنایا تھا اور اگر ہم چاہتے تو تم میں سے فرشتے کرتے جو زمین میں جائے نشین ہوتے (و انه لعلم للساعة) اور تحقیق ابن مریم قیامت کی نشانی ہے پس اسکے ساتھ شک مت لاؤ اور میری پیروی کرو یہ راہ سیدھی ہے۔ (الزخرف: ۵۷۔۶۱)

نوٹ۔ مسند احمد جلد ۱ صفحہ ۳۱۷، ۳۱۸ درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲، ابن کثیر جلد ۹ صفحہ ۱۴، ابن جریر جلد ۲۵ صفحہ ۴۸۔۴۸، ترجمان القرآن جلد ۱۴ صفحہ ۶۰، ۶۲، ۶۶ اور فتح البیان کی جلد ۸ کے صفحہ ۳۱۱ پر لکھا ہے:

حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا و انه لعلم للسا عة سے مراد حضرت عیسیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن مریم کا قیامت سے پہلے نازل ہونا ہے۔

حدیث رسول ربانی

بخاری جلد ا صفحہ ۴۹۰ ، فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۲۸۱، عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۵۱ ، ارشاد الساری جلد ۵ صفحہ ۴۱۹ ،فیض الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۱۷۸ ، مشکوۃ مترجم جلد ۴ صفحہ ۱۲۷، ۱۲۸، مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۲۳۰ ـ ۲۳۱ اشعۃ اللمعات جلد ۴ صفحہ ۳۷۳ ، ۳۷۴، مظاہر حق جلد ۴ صفحہ ۳۷۶ پر ہے:

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ البتہ عنقریب تم میں نازل ہوگا ابن مریم حاکم عادل ہوکر پس توڑے گا صلیب کو اور قتل کرے گا خنزیر کو اور جنگ کو بند کر دے گا اور مال کثرت سے پھیل پرے گا یہاں تک کہ کوئی اس کو قبول نہ کرے گا یہاں تک کہ ہوگا ایک سجدہ بہتر تمام دنیا سے اور جو چیز کہ دنیا میں ہے۔ پھر حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ پڑھو تم یہ آیت:

اگر ہو کہ کوئی اہل کتاب میں سے نہیں مگر یہ کہ ایمان لاویگا ساتھ حضرت عیسی کے پہلے مرنے عیسےؑ کے اور قیامت کے دن حضرت مسیح ان پر گواہ ہوگا

نوٹ : یہ جو رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ ابن مریم حاکم ہوکر اترے گا تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اترے گا حاکم ہوکر ساتھ اس شریعت محمدیہ کے۔ پس تحقیق یہ شریعت باقی ہے اور منسوخ نہ ہوگی بلکہ عیسی ہوں گے حاکم اس امت کے حاکموں سے (دیکھو فتح الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۲۸۱ فیض الباری پارہ ۱۳ صفحہ ۱۷۸ اور مجمع البحار جلد ا صفحہ ۲۸۶)

الفاظ حکماً عادلا کا مطلب یہ بھی ہے کہ مسیح موعود حکم عدل ہوکر آئے گا لوگوں کے درمیان فیصلہ کرے گا یعنی ابن مریم مذہبی جھگڑوں کا فیصلہ کرنے والا ہوگا۔

میاں محمود احمد صاحب قادیانی

اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۱۵۵ پر لکھتے ہیں:

بعض نادان کہد یا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و ماارسلنا من رسو ل ا لا لیطاع با ذ ن اللہ

اوراس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے جب اللہ خود دوسری جگہ فرماتا ہے کہ

انّا انزلنا التو راۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیو ن .. الخ

(یعنی ہم نے توریت اتاری ہے جس میں ہدایت ونور ہے اس کے

(اہل حدیث کا یہ شمارہ میرے پاس نامکمل ہے اس لئے یہ مضمون بھی نامکمل ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ ستمبر ۱۹۲۴ء مطابق ۵ صفر ۱۳۴۳ھ جلد ۲۱ نمبر ۴۵ ص ۶ ..)

کابل میں سنگساری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

آج کل اخباروں میں اس خبر کی بازگشت بڑے زور سے ہو رہی ہے کہ افغانستان میں بحکم عدالت شرعیہ ایک شخص نعمت اللہ خان کو بجرم احمدیت کیوں سنگسار کیا گیا۔

ہماری ذاتی رائے اس واقعہ کی نسبت جو ہے وہ گزشتہ پرچہ میں ظاہر کر چکے ہیں آج بتصدیق صحت خبر ہم اپنا عندیہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ نعمت اللہ کی سنگ ساری احکام شرعیہ کے موافق ہوئی یا مخالف۔

ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ صورت موجودہ میں سنگسار کرنے کا حکم نہ قرآن میں ہے نہ حدیث میں نہ کتب فقہ حنفیہ میں نہ شافعیہ وغیرہ میں۔ اگر اس کا نام سیاسی حکم رکھا جائے تو ہمیں اس پر بحث نہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔

قرآن شریف کی آیت مندرجہ ذیل پہلے ملاحظہ ہو:

انّ الذین ء امنوا ثم کفروا ثم ء ا منوا ثمّ کفروا ثمّ ازدادوا کفراً لم یکن اللّٰہ لیغفر لھم و لا لیھد یھم سبیلا ۔ (النساء۔۱۳۷)

اس آیت میں ان لوگوں کا ذکر ہے جو دو دفعہ ایمان لائے اور دو دفعہ کافر ہوئے۔ یا بالفاظ دیگر مرتد ہوئے۔ مگر ان مرتدین کی سزا سنگساری مذکور نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک حدیث اس مضمون کی آئی ہے

من بدّل دینه فا قتلو ہ (جوکوئی دین بدلے اس کوقتل کردو)

اس کی صحیح تشریح جوفہم ناقص میں ہے وہ تو آگے عرض کریں گے، سردست بطورِ تسلیم کہتے ہیں کہ اس حدیث سے بھی مرتد کی سزا سنگسار (پتھراؤ) ثابت نہیں ہوتی۔

مرزائی ہونا سخت گمراہ ہونا ہے۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا کا مصدق ہونا گویا خدا و رسول کا مکذب بننا ہے مگر یہاں تنقیح یہ ہے کہ مرتدعن الاسلام ہونے سے شرعی اصطلاح میں کیا مراد ہے؟

کچھ شک نہیں کہ مرتدعن الاسلام ہونے سے مراد یہ ہے کہ وہ اسلام کو جھوٹا مذہب سمجھ کر چھوڑ دے۔

ان معنی سے مرزائی جوکچھ بھی ہیں بفتوی شریعت مکفر ہیں مگر باقرار خود کافریا باصطلاح اسلام مرتد نہیں کیونکہ وہ باقرار خود مصدق اسلام ہیں۔اس لئے بھی مرتد کی سزا اگر ثابت بھی ہوجائے کہ سنگسار ہے تو بھی مرزائی کی سزا یہ نہیں ہوسکتی۔

اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ مرتد کی سزا جن حدیثوں میں قتل آئی ہے ان کا صحیح مفہوم کیا ہے۔

ہمارے ناقص خیال میں جس کی بابت ہمارا عقیدہ ہے کہ :

ان یکن صادقاً فمن الله و ان یکن غیرصا دق فمن نفسی ان النفس لا مار ۃ با لسوء ، کے جو معنی ہیں ان کے سمجھنے کے لئے اس زمانہ کے قومی تعلقات کو زیرغور رکھنا ضرور ہے۔ وہ یہ ہے کہ مسلمانوں کا ہرفرد اسلامی حکومت اور اسلامی قوم کا ہم درد ہوتا تھا اور کافر کا ہرفرد خیرخواہ ملت کفریہ اور بدخواہ اسلام اور اہل اسلام ہوتا چنانچہ ارشاد ہے

الموٴ منو ن و الموٴمنات بعضهم او لیاء بعض ،

یعنی مسلمان مرد ہوں یا عورتیں ایک دوسرے کے ہم درد ہیں

مخالفین کے حق میں فرمایا:

و الذ ین کفروا بعضهم او لیاء بعض ۔ (پ۲ع۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی منکرین کی جماعت اسلام کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی ہمدرد ہیں۔

ان آیات اور دیگر احوال عامہ کو ملحوظ رکھ کر اس حدیث کا مطلب سمجھنا بالکل آسان ہے جو خود اس حدیث کے الفاظ بتا دیں گے جو یہ ہیں؛

لا یحلّ دم امرء مسلم یشهد لا اله الا الله و انی رسول الله الا باحدی ثلا ث. الشیب الزا نی، و النفس با لنفس، و لتا ر ك لدینه المفارق للجماعة (صحیحین)۔ (یعنی کسی مسلمان کا خون بہانا جائز نہیں مگر تین میں سے ایک وجہ سے ا۔شادی شدہ زانی ہو جسے سنگسار کیا جائے ،کسی بے گناہ انسان کا قاتل، دین اسلام اور جماعت اسلامیہ چھوڑنے والا)۔

یہ اخیر کا حصہ آج کل زیر بحث اور سارا مدار کار ہے اس میں میں حضور ﷺ نے دو لفظ فرمائے ہیں: دین اسلام چھوڑنے والا اور جماعت سے مراد اسلامی قوم ہے یعنی مسلم قوم کو چھوڑ کر کفار کی حمایت کرنے والا، جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ان دو جزوں کے مجموعہ پر سزا مرتب ہے نہ کہ صرف ایک پر۔

اور ان دو کا مجموعہ یہی ہے کہ مسلمانوں سے نکل کر کفار کی جماعت میں مل جائے یعنی جیسے اس زمانہ میں کفار حربی مسلمانوں سے برسر جنگ رہتے تھے چنانچہ ایسے لوگوں کے حق میں فرمایا

لا یر قبو ن فی مو من ا لا و لا ذمه

یعنی یہ دشمنان اسلام ایک مسلمان کے حق میں کسی قسم کے تعلق اور ذمہ داری کا لحاظ نہیں کرتے

بلکہ لا یالو نکم خبا لا تمہیں نقصان پہنچانے میں ذرہ کمی نہیں کرتے۔

اس لئے ایسے اشخاص جو اسلام چھوڑ کر کفار میں جائیں گے وہ ضرور حربی ہوں گے، لہذا ان کا حکم ان حربیوں کے برابر قرار دیا۔ ورنہ محض ترک اسلام سے ان پر موت یا قتل کا حکم نہیں لگایا جیسا کہ آیت مرقومہ سے صاف ظاہر ہے جس کے الفاظ مکرر بغرض تدبر نقل ہیں

ان الذین آ منوا ثم کفروا ثم آمنوا ثم کفروا ثم ازدادوا کفراً لم یکن الله لیغفرلهم (جو لوگ ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر ایمان لائے پھر کافر ہوئے پھر وہ مرتے دم تک کفر ہی میں بڑھتے گئے خدا ان کو نہیں بخشے گا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یہی عدم بخشش ان کی سزا اخروی ہے قتل یا سنگسار وغیرہ کا ذکر منفی ہے لہذا سزا بھی منفی۔

نتیجہ یہ ہے کہ افغانستان میں جو کسی مرزائی کو محض مرزائی ہونے کی وجہ سے (اگر یہ صحیح ہے) سنگسار کیا گیا ہے قرآن حدیث اور کتب فقہ میں اس کا ثبوت نہیں اس لئے یہ سزا نہ حد ہے نہ تعزیر۔ ہاں اگر کچھ ہو سکتا ہے تو باصطلاح افاغنہ سیاسی حکم ہے۔ دگر ہیچ

قادیانی امت اپنے صبر وسکون پر فخر کیا کرتی ہے اور اپنے مقابلہ میں کسی امت جدیدہ کو نظر میں نہیں لاتی حالانکہ ان کے مدمقابل بابی فرقہ یا بہائی جماعت نے ایران میں جس بے جگری سے ایران کے سرکاری احکام کا مقابلہ کیا وہ ان کی تاریخ میں نمایاں حصہ ہے۔ قریب تیس ہزار بابیوں کے تہ تیغ بے دریغ کئے گئے مگر انہوں نے اف تک نہ کی۔ نہ اپنے خیالات کو چھوڑا۔ قادیانی امت تیس ہزار تک کیا پہنچے گی ابھی تین ہی تک پہنچی ہے کہ دنیا بھر میں شور مچا دیا

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیا موز
کاں سوختہ را جان شد و آواز نہ آید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۳۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء۔ ۳ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ جلد ۲۱ نمبر ۴۹ ص ۳۔۴)

مناظرہ مرزائیاں فیروز پور

کچھ دنوں سے تھانہ ملوٹ ضلع فیروز پور میں تھانہ دار صاحب مرزائی مذہب کے آئے ہوئے ہیں جن کی تحریک سے شوال ۱۳۴۲ھ میں مولوی عصمت اللہ (ہوشیار پوری) مرزائی ملوٹ میں آئے اور تھانہ دار صاحب کی معرفت علاقہ کے علماء و رؤساء کو چیلنج مناظرہ دیا۔ چنانچہ مولوی نور محمد صاحب ساکن ملوٹ سے گفتگو ہوئی اور اس کے بعد مولوی عبد الفتاح صاحب کو ملوٹ میں مناظرہ کے لئے بلایا گیا، تھانہ دار صاحب نے ان مناظروں میں خوب حصہ لیا اور اپنی تھانہ داری کا رعب داب بھی خود دکھایا۔ چنانچہ مولوی نور محمد صاحب کو دوران گفتگو میں بہت سخت الفاظ اور حقارت آمیز کلمات سے پیش آئے وہ بے چارے خاموش رہے (جہاں افسروں کی طرف سے بے جا مداخلت ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ بند کر کے سپرنٹنڈنٹ پولیس ضلع کو فوراً شکایتی تار دے دینا چاہیے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

اس کے بعد پھر مسلمانوں کو چیلنج پر چیلنج دیئے اور کہا کہ اپنے مولویوں کو بلا کر فیصلہ کرو ورنہ احمدی (مرزائی) ہو جاؤ۔ آخر تنگ آ کر قیر والہ کے لوگوں نے مولوی غوث محمد صاحب ساکن موضع منہاری ضلع حصار کو ساتھ لے جا کر پھر مناظرہ کرایا جس میں بحمد اللہ بہت اچھی طرح حق واضح ہو گیا اور مسلمانوں کو نمایاں فتح ہوئی اور مرزائی فرقہ کو شکست فاش ہوئی لوگوں پر نہایت اچھا اثر ہوا۔

پھر ۲۰ ستمبر کو تھانہ دار صاحب موصوف اور پیر اکبر علی وکیل فیروز پور اور ڈپٹی سب ڈویژن افسر مال تحصیل نگلہ ضلع فیروز پور اپنے ایک مرزائی مولوی سمیت موضع قیروالہ میں جمع ہوئے اور مناظرہ کے لئے چیلنج دیا۔ چنانچہ مولوی عبد الفتاح صاحب سے گفتگو ہوئی۔

اس کے بعد پیر اکبر علی صاحب اور ان کے مولوی صاحب کے بار بار مطالبہ اور خواہش پر قیروالہ کے لوگوں نے ایک آدمی سرسہ میں جناب مولوی حافظ خیر الدین صاحب کی خدمت میں بھیجا۔ چنانچہ ۲۱ صفر کو جناب مولانا موصوف و مولوی غوث محمد صاحب موضع قیروالہ میں پہنچے۔ اتوار کی صبح کو مولوی خیر الدین صاحب سے ۱۲ بجے تک معمولی سوال و جواب ہوتے رہے شام کو مسئلہ حیات مسیح پر بحث ہوئی جناب مولانا صاحب مدعی حیات ہوئے جس کو عمدہ طریق سے ثابت کر دیا مرزائی جماعت کی طرف سے مولوی غلام رسول راجیکی مقابل ہوئے۔ مغرب تک بحث ختم ہوئی۔

۲۲ ستمبر کو محمدی جماعت کی طرف سے یہ مطالبہ ہوا کہ حیات مسیح کا اقرار کر و یا اس کے خلاف پر کوئی دلیل پیش کرو مگر ۱۲ بجے تک کو یہ جواب نہ دیا اسی ہیر پھیر میں وقت ختم ہو گیا۔

شام کو پھر مناظرہ اس پر ہوا کہ قادیانی مرزا جی نبی تھے یا نہ۔ اس پر مولوی غلام رسول مرزائی مدعی نبوت ہوئے محمدیوں کی طرف سے مولوی غوث محمد مقابل ہوئے۔ مدعی نے اپنے دعوی کی تائید میں ایسے کچھ دلائل بیان کئے جن سے حاضرین مجلس بھی سمجھ گئے کہ مرزا صاحب قادیانی دعوی نبوت میں بالکل جھوٹے تھے کیونکہ دلائل سے کوئی تعلق ہی نہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً مرزائی مناظر نے لقد لبثت فیکم عمراً سے ثابت کرنا چاہا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی تھے کیونکہ ان کے حالات زندگی اس پر شاہد ہیں۔

اس پر مولوی غوث محمد جو محمدیوں کی طرف سے مناظر تھے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ بس مرزا صاحب کے حالات ہی کو ہم دیکھتے ہیں اور بتلاتے ہیں کہ آیت مذکورہ مرزا صاحب کے نبی ہونے پر دال ہے یا ان کے دجال ہونے کی دلیل ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے نبی ہونے کے بعد مسٹر عبداللہ آتھم کے متعلق اپنے خدا کے حکم سے پیش گوئی کی اور وہ پوری نہ ہوئی محمدی بیگم کا نکاح آسمان پر پڑھا گیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر الہام کیا ہے کہ ضرور مجھے ملے گی اگر نہ ملی تو مجھ کو جھوٹا سمجھا جائے چنانچہ محمدی بیگم کا نہ ملنا سب پر ظاہر ہے، اور اسی آرزو میں کوچ فرما گئے:

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

اسی طرح جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری فاتح قادیان کے متعلق کہا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مرے گا سو چونکہ وہ جھوٹے تھے پہلے مر گئے اور جناب مولانا موصوف اب تک بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہیں اور مرزائیوں کی چھاتیوں پر مونگ دل رہے ہیں۔

اس لئے ان واقعات کی بنا پر ہم کہتے ہیں کہ کاذب اور کافر تھے لہذا لقد لبثت سے مرزا صاحب قادیانی کا کافر ہونا ثابت ہوا۔

مولوی غوث محمد صاحب نے مرزا صاحب کے اور بھی بہت سے الہامات پڑھ کر سنائے جن سے ثابت کیا کہ وہ قرآن شریف اور حدیث نبوی اور خود اپنے اقوال سے بھی کافر و دجال ثابت ہوتا ہے مولوی غلام رسول مرزائی مناظر کا رنگ اڑ گیا زبان خشک ہوگئی اور کوئی جواب نہ دے سکا۔ جس حدیث یا آیت کو معیار نبوت پر پیش کریں مولوی غوث محمد صاحب اسی سے مرزا صاحب کا دجال کا فر و کاذب ہونا ثابت کر دیں چنانچہ مرزائی مناظر نے ایک آیت یہ بھی پڑھی کہ و قد خاب من افتری اور مرزا صاحب خاب یعنی ذلیل نہیں ہوئے اس لئے وہ نبی تھے۔

مولوی غوث محمد صاحب نے فرمایا جس کی عورت اور عورت بھی وہ جس کا نکاح آسمان پر پڑھا گیا ہو اور ہو بھی نبوت کے سچا جھوٹا ہونے کی دلیل وہ تمام زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھر نہ ملی، دوسرا شریک لے جائے اس سے زیادہ کیا ذلت ہوگی۔ پس و قد خاب من افتری سے معلوم ہوا کہ وہ ذلیل ہوئے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب نبی نہ تھے بلکہ جھوٹے اور کاذب تھے۔

غرض اس طرح مناظرہ میں مرزائی مناظر تنگ ہوگیا اور کوئی جواب نہ دے سکا اور نہ ہی کوئی دعوی ثابت کر سکا مغرب کی نماز کا وقت ہوگیا نماز پڑھی گئی۔

۲۳ ستمبر کو پھر دونوں فریق میدان مناظرہ میں اکٹھے ہوئے اور کہا گیا کہ اب کس مسئلہ پر بحث ہوگی۔ مولوی غوث محمد صاحب نے محمدیوں کی طرف سے کہا کہ حیات پر بحث ہو چکی اور نبوت مرزا پر بھی بحث ختم ہوئی، آؤ ہم اب اس پر بحث کریں کہ مرزا صاحب کافر تھے یا مسلمان۔ یہ بحث بفضلہٖ ایسی مسکت ہوئی کہ مرزائی جماعت کی تمام حقیقت کھل گئی اور بالکل خاموش ہوگئی اور بحث سے انکار کر دیا۔

جناب مولوی خیر الدین صاحب اور مولوی خیر محمد مدرس مدرسہ صادق گنج نے حیات مسیح پر تقریر کی جسکا لوگوں پر بہت عمدہ اثر پڑا۔ آخر بفضلہٖ تعالیٰ مرزائی جماعت جس حوصلہ سے آئی تھی وہ سب نامراد ہوکر اور شکست فاش کھا کر واپس چلی گئی۔

نوٹ: حکام بالا کی خدمت میں التماس ہے کہ مہربانی فرما کر تھانہ دار صاحب اور ڈپٹی صاحب کو فہمائش کی جائے کہ دونوں صاحب حکومت کے رعب سے لوگوں کو اپنے (مرزائی) مذہب کی تلقین کرنے میں تنگ نہ کیا کریں۔ اس میں ہم مسلمان نہایت تنگ ہوتے ہیں اور ہم کو سخت تکلیف پہنچتی ہے۔

روشن الدین طالب علم ساکن موضع سنگھیاں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ ج ۲۱ نمبر ۵۰ ص ۳۔۴)

خلیفہ قادیان کے سفر یورپ پر تبصرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا پختہ یقین ہے کہ دنیا جو اہم واقعہ ہوگا اس میں کبھی تو اوپر کی سطح پر، کبھی نیچے کی تہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تردید مضمر ہوگی۔ اسی اصول سے ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۲۴ء میں لکھا تھا کہ خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کا سفر یورپ بھی مرزا صاحب آنجہانی کی تردید کرتا ہے جسکا ثبوت وہاں ہی دیا تھا۔

آج بھی اسی سلسلہ کا نمبر ہے جس میں ثابت ہوگا کہ (مرزا محمود احمد) خلیفہ قادیان کا سفر یورپ مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی کی تردید کے لئے خدا نے کرایا ہے۔ ہمارے مرزائی دوست ہمارا دعوی سن کر کان اور آنکھوں کو بند نہ کرلیں بلکہ بغور سنیں اور باخلاص پڑھیں۔ پس سنئیے :....

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود دمشق کی مشرقی جانب سفید منارہ کے پاس اتریں گے۔

جناب مرزا صاحب اس روایت کو تسلیم کر کے اسکی تشریح کرتے ہیں

دمشق چونکہ یزیدیوں کا دار الحکومت تھا اس لئے دمشق سے مراد یہاں وہ مقام ہے جس میں یزیدی الطبع لوگ رہتے ہوں چنانچہ قادیان میں اکثر لوگ یزیدی الطبع ہیں

گویا یہ فقرہ جو اللہ جل شانہ نے الہام کے طور پر اس عاجز کے دل پر القاء کیا ہے انا انزلناہ قریباً من القادیان

اس کی تفسیر یہ ہے کہ انا انزلناہ قریباً من دمشق بطرف مشرقی عند المنارۃ البیضاء۔ کیونکہ اس عاجز (مرزا قادیانی) کی سکونتی جگہ قادیان کے مشرقی کنارہ پر ہے منارہ کے پاس (ازالہ اوہام۔ طبع اول۔ ص ۶۳، ۷۵)

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ دمشق سے مراد قادیان ہے جس میں یزیدی لوگ رہتے ہیں اور منارہ بیضاء بھی وہاں ہے۔

علماء اسلام نے ہر چند کہا جناب مرزا صاحب کسی لغت میں یہ نہیں آیا، کسی محاورہ میں یہ نہیں ملتا کہ دمشق سے مراد قادیان ہوا کرتا ہے۔ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ کیا بے دین اور دنیا پرست لوگ جو بقول آپ کے قادیان میں رہتے ہیں ایسے لوگ کسی اور جگہ نہیں رہتے آخر دمشق کے لفظ سے قادیان مراد لینے کی وجہ سوائے آپ کی زبان الہام ترجمان کے کچھ اور بھی ہے؟ جواب یہی ملتا رہا کہ یہی مراد ہے۔ دگر ہیچ

اب جو خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) یورپ کو جاتے ہوئے دمشق پہنچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو تصرف الٰہی کا اثر ان پر ہوا جس سے متاثر ہو کر انہوں نے حدیث مذکورہ کی تائید اور اپنے ابا جان کی تردیدیوں کی جسکا ذکر ان کے سفر نامہ میں درج ہے

منارۃ البیضاء کے پاس نزول:

منارہ بیضا صرف وہی منارہ ہے جہاں اللہ تعالی نے مصلحت تامہ کے تحت حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی کو ان دنوں ٹھہرایا ہے۔ اور یقیناً یہی بات ہے کہ اس ہوٹل سنٹرال میں اللہ تعالی نے ہی قیام کیلئے سامان کر دیئے جس کے بالکل ملحق (درمیان میں صرف ایک بازار ہے) جانب غرب ایک مسجد کا منارہ ہے اور وہ بیضا ہے۔

۶۔ اگست کی صبح کو حضور (خلیفہ قادیان) نے نماز صبح اسی ہوٹل میں خدام ہمرکاب کے ساتھ پڑھی۔ سلام پھیرا تو مینارہ مسجد کی طرف نظر پڑی جو بیضا تھا۔ اور حضور اس کے مشرقی جانب سنترال ہوٹل میں ٹھیرے ہوئے تھے۔ معاً اللہ تعالی نے دل میں ڈالا کہ یہی وہ منارۃ البیضاء ہے جسکے متعلق وارد ہے کہ مسیح عندمنارۃ البیضاء نازل ہوگا۔ سو حضرت مسیح موعود کے خلیفہ حضور کے لخت جگر اور حسن و احسان میں حضرت مسیح موعود کے نظیر کا اس مقام پر نازل ہونا خود حضرت مسیح موعود کا ہی نزول تھا اور یہی (یہی کا لفظ حصر کے لئے۔ یادرہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اس حدیث کے معنی ہیں جو واقعات کے مطابق ثابت ہوئے اور حدیث نبوی پوری ہوئی جامع مسجد امویہ کے صحن سے منارہ شرقی کے اوپر کا حصہ نظر آتا تھا حضرت میاں شریف احمد صاحب نے اس مناظرہ کا فوٹو مسجد کے شمالی جانب کے برآمدے میں کھڑے ہو کر لیا اور بعد میں ایک فوٹو حضرت صاحب کا مع خدام اسی مسجد امویہ کے صحن میں ایک قطار میں لیا گیا جس کے بعد حضور وہاں سے معہ خدام واپس مکان میں تشریف لے آئے (الفضل قادیان ۶ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ناظرین بغور دیکھیں اور احمدی دوست للہ فی اللہ بتدبر پڑھیں کہ جو مضمون حدیث ترمذی وغیرہ میں آیا ہے کہ مسیح موعود دمشق میں سفید منارہ کے پاس نازل ہوگا قادیانی خلیفہ نے اس کی تصدیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اپنے ابا جان کی تکذیب کی ہے یا نہیں کیا صاف اقرار ہے کہ:

یہی وہ منارۃ البیضاء ہے جس کے متعلق وارد ہے کہ مسیح عند منارۃ البیضاء نازل ہوگا۔

ہاں صاحب! یہی منارۃ بیضاء ہے نتیجہ صاف ہے کہ آپ کے ابا جان (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) مسیح موعود نہ تھے۔

احمدی دوستو! کیا رائے ہے۔

ہاں یہ عجیب چال ہے کہ مسیح موعود کی بجائے اسکے بیٹے کا نزول مجرا کیا گیا۔ کیا خوب! اے جناب وہ امور اور علامات خاصہ جو کسی موعود کے لئے آیا کرتے ہیں وہ خاص اس کی ذات سے وابستہ ہوتے ہیں ان میں کسی کی نیابت نہیں ہوتی۔ مثلاً جو آثار اور نشانات حضرت پیغمبر آخر الزمان ﷺ کے حق میں پہلی کتابوں میں آئے ہیں ان کا آپ کی ذات خاص میں پایا جانا ضروری ہے۔ ان میں کسی دوسرے کی نیابت جائز نہیں نہ آئندہ کسی موعود کے حق میں نیابت ہوسکتی ہے۔ مثلاً حدیث شریف میں امام مہدی موعود کا نام محمد اور باپ کا نام عبداللہ آیا ہے۔ یہ علامت خاصہ ہے۔ اس میں یہ نہیں کہا جائے گا کہ کسی مدعی کا نام اپنا تو غلام احمد ہو مگر اس کی اولاد میں سے کسی کا نام محمد بن عبداللہ رکھا جائے تو کافی ہوگا۔

علاوہ اس کے مرزا صاحب کے بیان سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حدیث شریف میں جو لفظ دمشق آیا ہے اس سے استعارہ کے طور پر قادیان مراد ہے اور یہ کہنے والا (بقول خود) مسیح موعود ہے جس نے دمشق میں منارہ بیضاء کے پاس اترنا تھا۔ پس جب وہ مسیح موعود اپنے مجازی مقام دمشق میں اتر چکا اور دمشق کے معنی یقینی اور قطعی قادیان متعین ہو گئے تو اب یہ خلیفہ جی کون جو مسیح موعود کے خلاف منشاء اس لفظ کو حقیقت میں لے جا رہے ہیں اور ان کے ممبران سٹاف کون ہیں جو مسیح موعود کی تصریحات کے خلاف معنی کی تائید کر رہے ہیں۔

ہائے افسوس ان قادیانیوں کی عقل پر پتھر پڑے ہیں اتنا نہیں سوچتے کہ بیٹا ہو کر مسیح موعود کی تردید کرے؟ مالھؤلاء القوم لایکادون یفقھون حدیثاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی قافلہ کا ورود دمشق میں

یہ امر تو مسلّم ہے چاہے کتنا ہی کوئی قادیانی امت کا مخالف ہو، اسے بھی تسلیم ہوگا کہ اشاعت کے کام میں قادیانی امت بڑی ہوشیار ہے۔ یورپ کے جتنے طریق اشاعت ہیں انکے سب سیکھے ہوئے ہیں۔ دمشق میں گئے ہیں کسی کو کانوں خبر نہیں۔ حسب قاعدہ اخباروں کے دفتروں میں گئے، کچھ تحفہ نذرانہ پیش کیا۔ اپنے حسب منشاء قادیانی پارٹی کی آمد کی خبر اور پتہ نشان لکھوایا۔ یہ سن کر خطباء نے خطبوں میں اس فرقہ جدیدہ کی تردید کی اور بخیال خود لوگوں کو ان سے ملنے سے روکا، مگر انسان بالطبع ایک ہی سرشت کے ہیں الانسان حریص لما منع

بہت سے لوگ ان کو قابل دید جان کر ہوٹل میں پہنچے، تو اتنا ہجوم ہوا کہ ہوٹل والے نے تنگ آکر ان کو ہوٹل چھوڑنے کا نوٹس دیا۔ اس بیان کے متعلق قادیانی اخبار کے الفاظ سنئے:

> حضرت (خلیفہ محمود احمد) صاحب جب دمشق میں پہنچے اور دوسرے دن تک لوگوں کی آمد و رفت شروع نہ ہوئی، تو حضور (خلیفہ محمود احمد) نے دعا کی کہ اے اللہ ان لوگوں کے دلوں میں تحقیق حق کا جوش پیدا کردے۔
>
> بعض اڈیٹران اور بعض علماء کو حضور گھروں پر جا کر سلسلہ کی تبلیغ کر آئے (تبلیغ کیا کر آئے ہوں گے اپنے پہنچنے کی خبر دے آئے ہوں گے) مولوی صاحبان نے خطبہ میں ہمارے متعلق اعلان کیا۔ گو مخالفت کی اور سخت سست کہا مگر بہر حال اشتہار دے دیا۔ جسکا نتیجہ یہ ہوا جبہ بہت سے لوگ اور کئی مولوی خطبہ جمعہ میں ہمارا ذکر سن کر آئے۔
>
> آج ہوٹل میں لوگوں کی اس قدر بھیڑ رہی کہ ہوٹل والا چلّا اٹھا۔ آخر تنگ آکر اس نے ہوٹل کا دروازہ بند کر دیا۔ لوگ دروازہ پر اس کثرت سے جمع ہیں کہ دروازہ ٹوٹنے کا اندیشہ ہو گیا۔ علماء کثرت سے جمع ہیں اور کہتے ہیں کہ عوام کو چھوڑ کر ہم سے گفتگو کریں۔ وغیرہ۔ (الفضل قادیان ۶ ستمبر ۱۹۲۴ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بیان میں گو حقیقت حال پر بہت کچھ پردہ ڈالا گیا ہے، تاہم اس سے حقیقت حال کی جھلک معلوم ہوتی ہے کہ دمشق میں اسی قدر آپ کی خاطر ہوئی ہوگی جتنی کہ دیوبند میں آپ کے وفد کی ہوئی تھی جس کا نقشہ اس شعر میں ہے

سودا نہ نکل گھر سے کہ ہیں ڈھونڈتے تجھے
لڑکے پھرے ہیں پتھروں سے دامن بھرے ہوئے

مرزائی دوستو! دمشق میں نزول مسیح تم کو مبارک ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ ج ۲۱ نمبر ۵۱ ص ۱۔۲)

اہل قادیان اور اہل فارس۔ نمبر ۲

مرزائی اور بہائی

و عن ابی ھریرہ ان رسول اللہ ﷺ تلا ھذہ الآیۃ
و ان تتولّوا یستبدل قوماً غیرکم ثمّ لا یکونوا امثالکم
قالوا یا رسول اللہ من ھؤلاء الّذین ذکر اللہ ان تولینا
استبدلوا بنا ثم لایکونوا امثالنا
فضرب علی فخذ سلمان الفارسی ثم قال:
ھذہ و قومہ و لو کان الدین عندالثریا لتناولہ رجال من
الفرس۔ (رواہ الترمذی مشکوۃ باب جامع المناقب۔ ج ۸ ص ۱۵۸)

اس حدیث کا مصداق بہائی محمد علی باب کو اور مرزائی مرزا غلام احمد صاحب کو ٹھہراتے ہیں۔ لہذا ان دونوں مدعیوں میں دیکھیں اپنے دعوی میں کون سچا نکلتا ہے۔ (اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۲۔ اگست ۱۹۱۹ء)

جناب منشی محمد حسین صابریؒ عقب کوتوالی بریلی سے لکھتے ہیں:

یہ سوال ایک اہل حدیث برادر کی طرف سے حنفیہ کرام پر تھا۔ اس وقت تو اس کا جواب کچھ بے نتیجہ اور غیر موزوں ہوتا، لیکن آج تینوں مدعی ہندوستان کی اخباری پبلک میں زور شور سے موجود ہیں، لہذا ان کے بیانات ان کی کتابوں سے درج ذیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔مگر آسانی کے لئے حدیث مذکور کا مطلب بھی بیان کرنا ضروری ہے جو یہ ہے:
روایت ہے حضرت ابو ہریرہؓ سے کہ تحقیق رسول خداﷺ نے پڑھی یہ آیت: اگر منہ پھیرو تم، لا وے گا خدا تعالی تمہارے بدلہ میں ایک گروہ کو سوائے تمہارے۔پھر وہ نہیں ہوں گے مانند تمہارے یعنی بلکہ بہتر ہوں گے تم سے۔ عرض کیا بعض صحابہ نے یارسول اللہﷺ کون ہیں وہ لوگ کہ ذکر کیا خدا نے کہ اگر روگردانی کریں ہم ہمارے بدلے میں اور بجائے ہمارے لائے جاویں پھر وہ نہیں ہوں گے مانند ہمارے۔
پس مارا آنحضرتﷺ نے ہاتھ اپنا اوپر ران سلمان فارسیؓ کے۔پھر فرمایا کہ وہ لوگ یہ ہے اور قوم اس کی، یعنی فارسی اور عجمی اور اگر ہوتا دین نزدیک ثریا کے، یعنی آسمان میں، تو البتہ لیتے اس کو کتنے اشخاص فارس میں سے۔
نقل کی یہ ترمذی نے (مظاہر حق باب جامع المناقب تتمہ جلد چہارم ص۲۰۳)

مرزائی بیان

برلاس ایک مشہور قوم مغل ہے جس میں تیمور جیسے نامور فاتح اور عالی انسان گذرے ہیں۔چھٹی صدی ہجری کے قریب قراچار نامی اس قوم کا اعلی مورث تھا۔قراچار نے اپنی قوم برلاس کو سمرقند کے جنوب کی طرف تخمیناً تیس میل کے فاصلہ پر شہر کش کے گرد نواح میں آباد کیا۔تمام علاقہ جو والگا سے بحیرہ فارس تک اور افغانستان و بلوچستان سے بخارا تک پھیلا ہوا ہے فارس کہلاتا تھا۔چنانچہ دو بڑے مشہور مصنف بھی اسی طرف گواہی دیتے ہیں بلکہ بقولے بعض اکثر حصہ افغانستان اور بلوچستان موجودہ اور دریائے گنگا کے منبع سے شمالی علاقہ جو کاشغر کی طرف پھیلا ہوا ہے، اسی میں داخل ہے اور کش بھی انہی حدود کے اندر ہے۔

(رسالہ محقق از ابوالبرکات احمدی دہلوی۔ص۳۷۰۔۳۷۲)

مرزا صاحب اہل فارس اور خصوصا سلمان فارسی کی اولاد ہیں کیونکہ دنیا جانتی ہے اور تاریخیں بھری پڑی ہیں کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان برلاس سے ہیں اور وہ سلمان فارسی کی اولاد ہیں۔ (ایضاً ص ۱۹۲)
خراسان فارس کا صوبہ ہے اور سمرقند خراسان میں ہوا، تو سمرقند فارس میں ہی ہوا۔ لہذا قادیانی صاحب سمرقندی الاصل اور فارسی الاصل ہوئے۔ آپ کسی ایک مسئلہ میں حضرت اقدس کو بتاویں کہ وہ کتاب وسنت سے کیا مخالفت رکھتا ہے۔ ہمارا مسیح موعود اپنے دعویٰ پر کتاب اللہ وسنت صحیحہ رؤیا اور مکاشفات صالحین بہت بیان کرتا ہے آسمان وزمین اس کے دعویٰ کی تصدیق کر رہے ہیں (ص ۲۳۴ کا حاصل از شمس البازغہ مولوی محمد احسن امروہی) (سیف چشتیائی ص ۳۰۱)

بہائی بیان

حضرت (باب) ایک تجارت پیشہ شخص تھے ان کا سلسلہ نسب سادات عظام سے ملتا ہے وہ یکم محرم ۱۲۳۵ھ مطابق ۲۰ اکتوبر ۱۸۱۹ء کو شیراز میں پیدا ہوئے

(باب الحیات۔ ص ۲)

فارس فقط شیراز کا نام ہے اور احادیث میں مشرق زمین بھی اسی کا نام ہے یعنی شیراز کا اور اس کا نام دار العلم شیراز اہل فرس ہے۔ (عمدۃ التنقیح ص ۵۱)

مرزا قادیانی کا بیان

بھلا اگر مجھے قبول نہیں کرتے تو یوں سمجھ لو کہ تمہاری حدیثوں میں لکھا ہے کہ مہدی موعود خلق اور خلق میں ہم رنگ آنحضرت ﷺ ہوگا اور اس کا اسم آنجناب کے اسم سے مطابق ہوگا۔ یعنی اس کا نام بھی محمد اور احمد ہوگا، اور اس کے اہل بیت میں سے ہوگا۔

(حاشیہ) یہ بات میرے اجداد کی تاریخ سے ثابت ہے کہ ایک دادی ہماری شریف خاندان سادات سے اور بنی فاطمہ میں سے تھی اس کی تصدیق آنحضرت ﷺ نے بھی کی اور خواب میں مجھے فرمایا

سلمان من اهل البيت على مشرب الحسن

میرا نام سلمان رکھا یعنی دو سلم۔ اور سلم عربی میں صلح کو کہتے ہیں۔ یعنی مقدر ہے کہ دو صلح میرے ہاتھ پر ہوں گی۔ ایک اندرونی جو اندرونی بغض اور شحناء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو دور کرے گی ۔اور دوسری بیرونی جو بیرونی عداوت کے وجوہ کو پامال کر کے اور اسلام کی عظمت دکھا کر غیر مذاہب والوں کو اسلام کی طرف جھکا دے گی ۔معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں جو سلمان آیا ہے اس سے بھی میں مراد ہوں، ورنہ اس سلمان پر دو صلح کی پیش گوئی صادق نہیں آتی ۔اور میں خدا سے وحی پا کر کہتا ہوں کہ میں بنی فارس میں سے ہوں، اور بموجب اس حدیث کے جو کنزالعمال میں درج ہے بنی فارس بھی بنی اسرائیل اور اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر میرا سر رکھا اور مجھے دکھایا کہ میں اس میں سے ہوں ۔چنانچہ یہ کشف براہین احمدیہ میں موجود ہے ۔ (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ۔حقیقۃ النبوۃ ۔ص ۲۶۶)

اس معقول بیان کو جو تاریخی ثبوت کے علاوہ الہامات اور مبشرات اور کشوفات پر مبنی ہے بہائی بالکل نہیں مانتے اور کہتے ہیں کہ ہمارا مہدی تو فارس ہی میں پیدا ہوا، اور خاص سادات میں سے تھا، پھر کسی کے الہام اور وحی کو کیوں مانیں ۔چنانچہ بہائی یوں جواب دیتے ہیں:

صحیح بخاری، صحیح مسلم، ترمذی شریف، بیہقی شریف میں رجال من الفرس کے الفاظ ہیں ۔رجال من الفرس سے یہ بھی ہویدا ہے کہ جس زمانہ میں یہ لوگ ہوں گے ایران میں ہوں اور ایرانی کہلائیں گے ۔اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ، فارس، یہاں ظرف مکان ہے اور ،من، اس جگہ مرادف ،فی، ہے اور بجائے حرف ظرف ہے کتب نحو ولغت ملاحظہ فرمالیجئے

لہذا حدیث یہی بتلاتی ہے کہ یہ ایرانی فرقہ ہوگا اور ایران میں ہوگا اب فرمایئے کہ اس حدیث کو جناب مرزا صاحب سے کیا لگاؤ تھا ۔نہ تو ان پر رجال کا اطلاق ہوسکتا ہے نہ وہ ایرانی ہوسکتے ہیں ۔

یہ تو اللہ میاں کی بڑی زبردستی ہے کہ کہلوایا رجال من الفرس اور آپ کے زعم میں مراد رکھی رجال من الھند ۔

لوگ شجرے دیکھیں، نسب نامے پڑھیں، تاریخ کی ورق گردانیاں کریں تو کہیں نتیجہ پر پہنچیں ۔صاحب حدیث کے سیدھے سادھے لفظوں کو الٹی کھیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ بنائیے۔ آخر خدا کا خوف بھی کوئی چیز ہے یا نہیں۔ یوں تو کل کو سندھ کا، پرسوں کو کابل کا، اترسوں کو روس کا بھی کوئی نہ کوئی کہدے گا کہ میں بھی فارسی الاصل ہوں اور اس حدیث کا مصداق ہوں کہ کسی زمانہ میں یہ ملک بھی فارس کی حدود میں داخل تھے۔ امریکہ کے ڈوئی کو نہ سوجھی، نہیں تو وہ بھی کہدیتا کہ میں بھی فارسی الاصل ہوں۔ ثبوت میں الہام پیش کر دیتا۔

فارسی الاصل بنتے کیا دیر لگتی ہے۔ آپ کے ہاں تو سید چٹکیوں میں بنتا ہے۔ چنانچہ جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میری دادیوں پردادیوں میں سے کوئی سیدانی بھی تھی، اس لئے میں بھی عترت میں داخل ہوں۔ اور دنیا کے سیدوں کی سیادت میں تو ہمیں شبہ رہے گا، مگر آپ کو تو اپنی آنکھوں سے سید بنتے دیکھ لیا۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد (عمدۃ التنقیح ص ۱۷، ۱۹، ۲۰)

اے قادیانی صاحبان! علماء کرام اور صوفیا عظام کو یہودی اور بدترین مخلوق وغیرہ لکھتے لکھتے تو آپ کی قلمیں گھس گئیں، مگر اب ان مسائل میں اپنے اتنے بڑے دشمن کے سامنے کیوں خاموش ہیں؟ معلوم ہوتا ہے کہ آپ لوگوں کی تمام طاقت خرچ ہو چکی۔ مگر افسوس کہ بے جا خرچ ہوئی۔ اگر آپ اسلام کے سچے خیر خواہ ہیں تو اب یہی مناسب ہے کہ جو رکیک تاویلات کا سلسلہ اسلامی دنیا میں پھیلا رہے ہیں، اس سے باز آجائیے اور اسلام کے سیدھے سادے مسائل کو سلف صالحین کی آنکھوں سے دیکھئے جس سے مرزا صاحب قادیانی تو بے شک آپ سے چھوٹ جائیں گے مگر اسلام بڑی پختگی سے آپ کے ہاتھ میں آجائے گا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ حدیث اپنا مطلب بتانے میں صاف ہے مگر جہاں فرقہ وارانہ خودغرضی آجائے وہاں کھینچ تان مستفید نہیں ہوتے۔ کوئی بہاء اللہ کو اسکا مصداق کہے، یا قادیانی کو۔ امام ابوحنیفہ کو کہے، یا امام بخاری کو۔ یہ تو ہر ایک کو اختیار ہے مگر حدیث کا مفہوم ان سب خصوصیات سے بالاتر ہے حضور ﷺ سے سوال ہوا کہ

قرآن مجید میں جو ارشاد ہے کہ: اگر تم (اہل عرب) روگردانی کرو گے تو ہم (خدا) ایک اور قوم دین کی متولی بنادیں گے پھر وہ تمہارے جیسے نہ ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کون لوگ ہیں؟

حضور ﷺ نے سلمان فارسی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا ھذا و اصحابہ یعنی عرب کے بعد فارسی لوگ اسلام کے خدمت گار رہوں گے پھر اس فقرہ کی دلیل میں حلفیہ بیان فرمایا:

قسم ہے اللہ کی ایمان اگر آسمان پر پہنچا ہوتا تو فارسی لوگ اسے لے آتے۔

تحقیق طلب بات یہ ہے کہ کسی ملک کی طرف جب ابناء کا لفظ مضاف ہو تو وہاں اس ملک کے اصلی رہنے والے مراد ہوتے ہیں یا دور دراز پشت ہاپشت سے تعلق رکھنے والے۔ مثلاً کہا جائے ابناء عرب، ابناء عجم، ابناء پنجاب، وغیرہ تو اس سے کیا مراد ہے؟ یہی کہ ان ممالک کے باشندے۔

پس حدیث مذکور کا مطلب یہ ہوا کہ ایرانی لوگ بوجہ خدا داد ذہانت کے ایمان قبول کرنے میں دوسری قوموں سے اقدم ہیں،،

چنانچہ ایسا ہی ہوا عرب سے اسلام نے خروج کر کے جونہی ایران میں قدم رکھا، سب نے قبول کر لیا۔ الحمدللہ۔ اس میں کسی خاص شخص کی طرف اشارہ نہیں، نہ کسی زمانہ کی طرف کنایہ ہے۔ بلکہ عام حالت فارس کا بیان ہے جیسے یمن کے حق میں آیا ہے

الایمان یمان و الحکمة یمانیة

یعنی اہل یمن کا ایمان بہت اچھا ہے اور ان کی عقل بھی بڑی تیز ہے۔

اسی طرح اور ملکوں کے حق میں بھی نیک یا بد لفظ آئے ہیں۔ ایسے الفاظ سے ان ممالک کی ایک عام حالت پر مجمل تبصرہ ہوتا ہے، یہ نہیں کہ کوئی خاص شخص مراد ہے۔ اللہ اعلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ ج ۲۱ نمبر ۵۱ ص ۳۔۴)

اسمہ احمد کس کے حق میں ہے

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک نہر امرتسر لکھتے ہیں:

سورہ صف میں آیت قرآنی ہے

و اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیکم مصدقاً لما بین یدیّ من التوراۃ و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد فلما جاء ھم بالبینات قالوا ھذا سحر مبین (ترجمہ: اور جس وقت حضرت مریم کے بیٹے حضرت عیسیٰ نے فرمایا اے بنی اسرائیل تحقیق میں خدا کی طرف سے ایک رسول ہوں تمہاری طرف، اس چیز کو ماننے والا جو تورات سے میرے آگے ہے، اور میں خوش خبری دینے والا ہوں ساتھ ایک نبی کے جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہوگا۔ جب احمد پیغمبر کھلی کھلی دلیلوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو کھلا جادو ہے)

حدیث رسول ربانی ہے

مشکوۃ مترجم جلد۴ صفحہ۲۲۳ مرقاۃ جلد ۵ صفحہ ۳۶۷ پر لکھا ہے

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا:

میں اللہ کے نزدیک نبیوں کا ختم کرنے والا لکھا ہوا ہوں اس حال میں کہ حضرت آدم اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں پڑے ہوئے تھے۔ اور اب میں تم کو اپنے امر کے اول کی خبر دوں کہ وہ دعا حضرت ابراہیمؑ کی ہے، اور حضرت عیسیٰؑ کا خوش خبری دینا ہے اور میری ماں کا خواب دیکھنا ہے کہ انہوں نے دیکھا جب کہ مجھ کو جنا۔ اور میری ماں کے لئے ایک نور ظاہر ہوا کہ جس سے ان کے لئے ملک شام کے محل ظاہر ہوئے۔

اعتراض

میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی انوار خلافت کے صفحہ ۲۳ پر لکھتے ہیں:

باوجود آپ کا نام احمد نہ ہونے کے آپ پر یہ پیش گوئی چسپاں کرنے کی یہ وجہ ہوسکتی تھی کہ آپ نے خود فرما دیا ہوتا کہ جس احمد کا ذکر ہے وہ میں ہی ہوں۔ لیکن احادیث سے ایسا ثابت نہیں ہوتا۔ نہ سچی، نہ جھوٹی، نہ وضعی، نہ قوی، نہ ضعیف، نہ مرفوع، نہ مرسل، کسی حدیث میں بھی یہ ذکر نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں فرمایا ہو، اور اس کا مصداق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ذات کو قرار دیا ہو۔

اس کی تائید میں مرزا غلام احمد کا قول

آپ ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳ پر لکھتے ہیں:

اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اس کی طرف یہ اشارہ ہے

و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد

مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا، (یعنی پیش گوئی کے مطابق میں (قادیانی) مسیح موعوہوں)۔

نوٹ: ان حوالوں سے معلوم ہو گیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس پیش گوئی کا مصداق اپنے آپ کو قرار دیا ہے۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۴۲ اور اربعین نمبر ۴ کے صفحہ ۱۵ پر اس کو آنحضرت ﷺ پر چسپاں کیا ہے

مذہب حکیم نورالدین بھیروی

رسالہ القول الفصل کے صفحہ ۳۱ پر لکھا ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح الاول (حکیم نوردین) کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی احمد ہیں۔ اور ہم نے بارہا یہ ان سے سنا ہے، بلکہ سینکڑوں نے سنا ہے۔ چنانچہ اخبار بدر میں آپ کا یہ مذہب بھی شائع ہو چکا ہے وہو ہذا؛

اس سورت (صف) کی تفسیر میں آپ نے ثابت کیا کہ جس احمد کی بشارت اس سورت شریف میں ہے وہ مثیل مسیح ہے۔ حضرت موسیؑ نے اپنے مثیل کے متعلق پیش گوئی کی تھی اور حضرت مسیحؑ نے اپنے متعلق پیش گوئی کی ہے فرمایا میں اپنی ذوقی باتیں کم بیان کیا کرتا ہوں سائل تو صرف احمد کے متعلق کھول کر بیان چاہتا ہے یہاں تو خدا نے احمد کے بعد نور کی طرف بھی قرآن شریف میں اشارہ کر دیا ہے آگے دین کا لفظ بھی موجود ہے اور اسی کو نور نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماننے کے متعلق بھی کہا و لو کرہ الکا فرو ن۔

(کلام امیر ضمیمہ اخبار بدر قادیان بابت ۱۹ دسمبر ۱۹۱۲ء)

اسکے علاوہ حضرت خلیفۃ المسیح (نوردین) کی ایک تحریر اس آیت کے متعلق ڈاکٹر نور محمد لاہوری نے بھی شائع کی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

میں مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود کے متعلق مانتا ہوں کہ یہ صرف حضرت مسیح علیہ السلام کے ہی متعلق ہے اور وہی احمد رسول ہیں (یعنی مرزا صاحب)

نوٹ: حکیم نور الدین بھیروی نے ۱۳۰۵ھ میں اپنی کتاب فصل الخطاب میں اس بشارت کا مصداق آنحضرت ﷺ کو ٹھہرایا تھا اور یہ کتاب عیسائیوں کے ردّ میں لکھی گئی تھی مگر بقول (مرزا محمود احمد) مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی کو قبول کرنے کے بعد حکیم صاحب نے اپنا عقیدہ یہ ظاہر کیا کہ یہ بشارت صرف مرزا صاحب کے ہی متعلق ہے۔

یہ ہے حکیم نور الدین کا مذہب اور ملت عیسائیوں کے مقابلہ پر کچھ لکھتے ہیں اور معتقدوں کے سامنے کچھ اور ہی خیال ظاہر کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۴ اکتوبر ۱۹۲۴ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ جلد ۲۱ نمبر ۵۲ ص ۵-۶)

نعمت اللہ خان باقرار پیغام صلح منافق بھی تھا

(آج کل مسئلہ سنگسار نعمت اللہ کابلی مرزائی کا بہت چرچا ہے۔ میرے خیال میں اس پر بحث کافی ہوچکی ہے۔ زیادہ طول دینا قادیانی امت کا مقصود ہے۔ اس لئے اب علماء کو چاہیے کہ بس کردیں۔ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۔ اکتوبر میں ہم نے اپنی رائے کا اظہار کردیا ہے۔ آج مولوی میرک شاہ صاحب دیوبندی کا مراسلہ درج ہے۔ اہل حدیث امرتسر کے صفحات ہر موافق ومخالف مضامین کے لئے ہمیشہ سے کھلے ہیں یہ بھی اسی قسم کا ہے جس میں مضمون نگار اپنی رائے کے ذمہ دار ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث)

جناب مولانا میرک شاہ صاحب لکھتے ہیں:

نعمت اللہ خان کے سنگ سار کئے جانے پر مرزائیوں کی ہر دو جماعت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالخصوص پیغام صلح نے اول تو اس کی بے گناہی پر زور دیتے ہوئے ارتداد سے انکار کیا۔ اس کے عقاید صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی۔ اور پھر اس پر زور دیا کہ وہ مرتد بھی تھا تب بھی شریعت میں ارتداد کی سزا قتل نہیں۔ غرض ہر طرح اس کی بے گناہی، اور اس کے قتل کو ناجائز وحشیانہ و ظالمانہ ثابت کرنے کی کوشش کی۔ لیکن خدا کی قدرت ہے کہ اپنے ہی قلم سے اور اپنی ہی تسلیم و اقرار سے نعمت اللہ کو منافق بنا کر سزائے قتل کا مستحق ٹھہرا دیا۔ یہ ایک غیبی طمانچہ ہے جو اس حق پوش اور ناحق کوش جماعت کے منہ پر بڑے زور سے لگا ہے۔

پیغام صلح لاہور اپنی اشاعت ۱۰ صفر ۱۳۴۳ھ میں لکھتا ہے:

نعمت اللہ اگرچہ میاں محمود احمد کے مریدین میں داخل تھے..الخ

اور اشاعت ۱۴ صفر ۱۳۴۳ھ میں لکھتا ہے:

ان بیانات سے شہید مرحوم نے جن عقائد کا اظہار کیا ہے وہ میاں محمود احمد صاحب کے نہیں، بلکہ وہ عقائد حقہ ہیں جس کا اعلان ہماری طرف سے بارہا ہو چکا ہے۔،

ان ہر دو عبارتوں سے صاف ظاہر ہو گیا کہ نعمت اللہ دل میں عقائد محمودیہ کا معتقد تھا اور اس نے ظاہر میں ان عقائد کا اظہار کیا جو لاہوری پارٹی کے تھے اور یہ بھی ظاہر ہو گیا کہ عقاید محمودی پیغام صلح کے نزدیک باطل ہیں اور اگر لاہوری پارٹی کے سابقہ بیانات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ عقاید کفریہ ہیں اور خواجہ کمال الدین تو قادیانی جماعت کو خارج از دائرہ اسلام سمجھتے ہیں۔ دیکھو رسالہ، اسلام میں کوئی فرقہ نہیں۔ صفحہ ۱۶۵۔

پس پیغام صلح کے نقطہ نظر سے یہ نتیجہ نکلا کہ نعمت اللہ نے اپنے اصلی عقاید کو جو باطل تھے، پوشیدہ رکھ کر عقاید حقہ کا اعلان کیا، اور یہی معنی نفاق کے ہیں کہ دل میں باطل یا کفر مضمر ہو اور ظاہر میں اسلام یا اعتقادیات حقہ کا اظہار کرے۔ اور ہمارے نزدیک یہ نتیجہ نکلا کہ اس نے صریح ارتدادی عقائد کو چھپا کر اپنے آپ کو حنفی ظاہر کیا۔ اور مرزائی عقائد کو، جن کا وہ معتقد تھا، صاف ظاہر نہ کیا اور یہ صریح نفاق تھا جو اس نے اختیار کیا تھا۔

غرض پیغام صلح کے نزدیک بھی اور ہمارے نزدیک بھی اس نے نفاق کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرق صرف اتنا ہے کہ پیغام صلح نے از روئے نفاق یا عناد اس کے ان عقائد کو جن کو وہ چھپاتا تھا بجائے کفریہ کہنے کے باطل کہتا ہے اور ہم کفر صریح اور ارتداد سے تعبیر کرتے ہیں غرض نفاق اقراری ہے خواہ اخفاء عقائد باطلہ کی وجہ سے ہوا خفاء کفر وارتداد کی وجہ سے اور منافق کی سزا قرآن کریم کی آیت ذیل سے واضح ہے

لئن لم ينته المنافقون و الذين فى قلو بهم مر ض و المرجفو ن فى المدينة لنغر ينك بهم ثم لا يجا ورو نك فيها الا قليلا۔ ملعو نين اينما ثقِفوا ا خِذوا و قتّلوا تقتيلا

(الا حزاب:٦٠۔٦١)

ياايّها النّبى جاهدالكفار و المنا فقين واغلظ عليهم و مأوا هم جهنم و بئس المصير۔ يحلفو ن بالله ماقا لوا و لقد قا لوا كلمة الكفر و كفروا بعد اسلا مهم و همّوا بما لم ينا لوا و ما نقموا ا لا ان اغنا هم الله ورسو له من فضله فا ن يتو بوايك خيرا لهم و ان يتولوا يعذ بهم الله عذا باً اليما فى الد نيا و ا لآ خر ة وما لهم فى الا ر ض من ولى و لا نصير (التو بة:٧٣۔٧٤)

قاضی بیضاوی فى الد نيا و الآ خرة کی تفسیر میں لکھتے ہیں بالقتل والنار یعنی دنیا میں قتل اور آخرت میں نار کی سزا دی جائے گی۔

قرآن کریم کی دونوں آیتیں باعلی نداء منافق کے واسطے قتل کا فتوی صادر کرتی ہیں اور آیت اولی میں قتل کو باب تفعیل میں لے جا کر اس سزا کی اہمیت کو اور بڑھا دیا گیا ہے اور یہی حکم جو منطوق کلام الہی سے ثابت ہے فقہ حنفی میں بھی ہے چنانچہ درمختار میں ہے

والمنافق الذى يبطن الكفر و يظهر ا لاسلا م كالز نديق و كذا من علم انه ينكر فى البا طن بفعل الضرو ر يا ت

اور نہ صرف فقہ حنفی میں یہ حکم ہے بلکہ دوسرے آئمہ کا بھی یہی مذہب ہے۔

پس مسلمان خدا کی قدرت کا تماشہ دیکھیں، وہی پیغام صلح جو اس لئے کھڑا ہوا تھا کہ شریعت اسلامیہ کے قطعی فیصلہ یعنی حکم سزا ارتداد کا انکار کرکے اور اس کو اسلام کے چہرہ پر بدنما داغ بتلا کر نعمت اللہ کی سزا کو اسلام کے خلاف اور ناجائز ثابت کرے، وہ خود ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے نفاق کا اقرار کر کے مستحق قتل ثابت کرتا ہے۔ اور اہل اسلام کے ہاتھ میں ایک اور دلیل اس کے مستحق قتل ہونے کی دیتا ہے، کیونکہ وہ انہی عقائد کی وجہ سے اسے مرتد کہتے تھے جن کی نسبت پیغام صلح کو اقرار ہے کہ ان کو چھپا کر دوسرے عقائد ظاہر کرتا تھا اس کو کہتے ہیں غیبی مار اور خدائی پکڑ ان بطش ربك لشديد

پیغام صلح نے یہی نہیں کیا، بلکہ تمام قادیانیوں کو منافق ٹھہرا کر سزائے قتل کا مستحق ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ پیغام صلح لاہور مطبوعہ ۲۴ صفر ۱۳۴۳ھ میں لکھتا ہے:

قادیانی جماعت نے بھی جو حضرت مسیح موعود کی طرف دعوی نبوت منسوب کرتی ہے غیر ممالک میں اسلام اور صرف اسلام کی اشاعت میں اپنے آپ کو لگا کر...الخ

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ اعتقاد نبوت مرزا کو اس جماعت نے غیر ممالک میں ظاہر نہیں کیا، بلکہ اسلام کے وہی عقائد حقہ ظاہر کئے جن پر دنیائے اسلام متفق ہے۔ پس کیا یہ صریح نفاق نہیں؟ اور کیا وہ اس حالت میں سزائے نفاق کے مستحق نہیں؟ محمودی جماعت کو اختیار ہے کہ اس کو نادان کی دوستی پر محمول کرے یا دانا کی دشمنی پر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ نومبر ۱۹۲۴ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ ص ۸۔۹)

قادیانیوں کی طرف سے علماء کابل کو دعوت مناظرہ

سید محمد لطف اللہ رحمانی خانقاہ رحمانی مونگیر سے لکھتے ہیں:

۱۷ نومبر ۱۹۲۴ء کے زمین دار میں علمائے کابل کو ناظر امور عامہ جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے بواسطہ وزیر خارجیہ دولت افغانستان ان لفظوں میں مباحثہ کی دعوت دی گئی ہے کہ:

نعمت اللہ کی سنگساری شریعت اسلام کے قطعاً خلاف ہے۔

اگر اعلیٰ حضرت امیر غازی رضا مند ہوں تو احمدی علماء، کابل کے علماء سے اس بارے میں بحث کرنے کو تیار ہیں، تاکہ اعلیٰ حضرت کو ذاتی طور پر معلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے کہ کابل کے علماء احمدیوں کے خلاف کفر و ارتداد کے فتوے دینے میں کہاں تک حق بجانب ہیں۔

اس کے متعلق میں قادیانی جماعت سے مختصر لفظوں میں چند باتیں کہنا چاہتا ہوں۔

۱۔ مرتد نعمت اللہ قادیانی کی سنگساری شریعت اسلامیہ کے اصول پر صحیح ہے۔ اس مسئلہ پر علماء ہند عموماً اور وابستگان خانقاہ رحمانی مونگیر خصوصاً ایک فیصلہ کن مناظرہ کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ لہذا ان کو کابل تکلیف کرنے کی ضرورت نہیں۔

تو کارے زمین کے نکو ساختی
کہ بر آسمان نیز پرداختی

۲۔ قادیانی کے کفر و ارتداد پر جو علماء کابل نے فتاوی دیئے ہیں اس کے حق بجانب ہونے پر بحث کرنے کے لئے بیرون ہند، افغانستان پہنچنے کی ضرورت نہیں ہے۔ علماء ہند ان سے پہلے قادیانی جماعت کے کفر و ارتداد پر فتاوی دے چکے ہیں لہذا پہلے اس مسئلہ کے متعلق بھی قادیانی جماعت ہمت کر کے مقامی علماء سے یہیں نپٹ لے جو ہمیشہ اس تمنا میں رہتی ہے کہ:

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

۳۔ قادیانی جماعت کا یہ کہنا کہ،

اعلی حضرت (امیر کابل) کو ذاتی طور پر معلوم ہو جائے،

انتہائے جہالت اور کور باطنی پر مبنی ہے کہ وہ منافقانہ جذبات سے نا ملائم انداز میں اپنی طرح اعلی حضرت امیر غازی کو اس شرعی مسئلہ سے ناواقف سمجھتی ہے، جو ہر طرح قابل نفرت اور سزاوار صد ہزار ملامت ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ دسمبر ۱۹۲۴ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۸ ص ۴)

مرزا قادیانی کی خلافت پر ایک نظر

جناب معونت حسین زیدی، خلیفہ باغ بھاگلپور سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی تو مسیح موعود بھی بنا، مہدی آخر الزمان بھی ہوا، اور لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کے کرشن اوتار بھی ہو گیا۔ یہ سب کر کرا کے ایک فساد عظیم پیدا کر کے دنیا سے چلتا بھی ہوا۔ نور الدین خلیفہ اول بنے اور وہی راستہ آخر انہوں نے بھی لیا جو مرزا قادیانی کے قدم بقدم تھا۔

بعد کو مرزا غلام احمد قادیانی کے صاحبزادے خلف سعید ہوئے۔ اور تقدیر جاگی تو خلیفہ ثانی بھی مانے گئے، انگلینڈ سے بھی ہو آئے۔

لیکن حقیقت پر نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان خلفاء اور تمام مرزائیوں میں سے کوئی بھی ان کی صداقت کا قائل نہیں ہے۔ اس لئے کہ ان میں سے کوئی یہ نہیں ثابت کر سکتا ہے کہ مسیح موعود یا مہدی آخر الزمان کے خلیفہ ہونے کی پیشین گوئی بھی کسی کتاب میں کہیں پر درج ہے۔

ان موعود بزرگوں کو تو شریعت محمدیہ ﷺ کے اندر اندر اپنا کام تمام کر کے خاتم دور زمان ہونا ہے، نہ کہ سلسلہ خلافت کو چھوڑ جانا ہے جو مرزا چھوڑ گیا ہے۔ شائد یہ خلفاء بحیثیت مرزا کے کرشن اوتار ہونے کے جانشین ہوئے ہوں تو ممکن ہے جس کی اسلامیوں کو کوئی خبر نہیں ہے، ورنہ اسلامی کتابوں سے تو مسیح موعود و مہدی آخر الزمان کی خلافت کی خبر نہیں ملتی ہے، اور نہ وہ سلسلہ علیحدہ کوئی نبوت غیر مشروع کا قائم ہوتا ہے اور نہ وہ بزرگان کبھی غیر مشروع سمجھے گئے ہیں۔ اب ان مریدین نے اور نیز ان کے خلفاء نے ان کی خلافت کو قائم کر کے بہترین تکذیب بے چارے مرزا کی کی ہے جو دوسروں سے نہیں ہو سکتی تھی۔ اور شکر ہے کہ یہ بیخ کنی اسکی دنیا میں اسی کے مریدوں وخلفاء کے ہاتھوں ہوئی والسلام علی من اتبع الهدی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ دسمبر ۱۹۲۴ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۸ ص ۵)

قتل دجال باب لد پر

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ، بریلی سے لکھتے ہیں:

اس عنوان کے نیچے اہل حدیث کے نامہ نگار جناب منشی حبیب اللہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسری نے ایک مضمون اہل حدیث ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء میں لکھا تھا جس میں باب لد کی تحقیق اور اس کا اختلاف قادیانی تحریروں سے دکھایا تھا۔ اس میں ایک حوالہ مرزائی کتابوں میں سے یہ بھی تھا:

لندن میں ایک محلّہ کا دروازہ باب الدّ ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ دجال باب الدّ پر قتل ہوگا سو ممکن ہے پادریوں کے گروہ کو کامل شکست باب الدّ واقع لندن پر نصیب ہو۔ واللہ اعلم

خوشی کی بات ہے کہ اس تحریر کے مطابق اہل قادیان کا مسیح یا مسیح موعود کا جانشین اسی باب الد پر پہنچ گیا۔ چنانچہ ولایت کا اخبار لندن السٹریٹڈ قادیانی خلیفہ کی تصویر کے ساتھ جو خبر شائع کرتا ہے، اس کا لفظ بلفظ ترجمہ یہ ہے:

اسلام کی احمدیہ تحریک کے بزرگ خلیفۃ المسیح بشیر الدین محمود احمد زندہ مذاہب کی کانفرنس بمقام امپیریل انسٹی ٹیوٹ میں شامل ہونے کی غرض سے حال ہی میں لندن پہنچے ہیں۔ اپنے پہنچنے کے دن انہوں نے لڈ گیٹ سرکس میں ایک اسلامی روایت کے مطابق جو کہ باب الد میں دعا کے متعلق ہے، دعا کی۔ باب الد عربی کا لفظ ہے جو کہ ہمارے گیٹ آف لڈ کا مترادف ہے۔

(دی السٹریٹڈ لندن بابت ۳۰۔ اگست ۱۹۲۴ء)

اخبار الفضل ۲۳ ستمبر ۱۹۲۴ء میں بھی لڈ گیٹ پر دعا مانگنے کے متعلق لکھا گیا ہے، مگر وہاں یہ نہیں بتایا کہ یہ دعا مانگنا کس حدیث پر مبنی ہے۔ اس میں کچھ مصلحت ہوگی جس سے ہمیں کچھ غرض نہیں، کیونکہ ولایتی اخباروں کو اسلامی روایتوں کا پتہ دینے والا بجز ان لوگوں کے کون ہوسکتا ہے جو وہاں گئے ہوئے تھے، اور اپنی اغراض کو ادھر ادھر کی باتیں کرکے پورا کرا رہے تھے۔ چاہے خود خلیفہ صاحب نے یہ مطلب بتایا ہو یا ان کے کسی حواری نے، اس سے بھی ہمیں بحث نہیں ہمارا مطالبہ تو یہ ہے:

کہ دجال کے لغوی معنی ہیں بسیار دروغ گوئندہ۔ دیکھو منتخب اللغات۔

یا تو یہ روایت دکھائیں کہ مسیح موعود یا اس کا جانشین باب اللد پر دعا مانگے گا یا دجال کا لقب قبول کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ دسمبر ۱۹۲۴ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۸ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی کی مدارات مادھو پور میں

ریاست جے پور میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے امتی ڈاکٹر محبوب عالم صاحب ڈاکٹری عہدہ پر عرصہ سے ممتاز ہیں۔ خلیفہ صاحب قادیانی (مرزا محمود احمد) جب ولایت جانے لگے، تو ڈاکٹر صاحب موصوف نے اسٹیشن سوائی مادھو پور پر خلیفہ صاحب کو تناول طعام کی دعوت دی۔ لیکن خلیفہ صاحب دوسرے راستہ سے بمبئی پہنچ گئے۔ ڈاکٹر صاحب کف افسوس ملتے ہوئے بے نیل ومرام واپس آئے۔

خدا خدا کر کے بعد انتظار بسیار وہ دن نصیب ہوا کہ خلیفہ صاحب سفر ولایت سے بمبئی واپس آئے، تو ڈاکٹر صاحب نے اپنے لڑکے ڈاکٹر عبداللطیف کو خلیفہ کے استقبال کے لئے اور دعوت ماحضر دینے کے لئے بمبئی بھیجا، اور خود دعوت طعام کا نہایت شدومد سے انتظام کیا۔ قیمتی چاول اور نہایت تیار بکرے مع دیگر سامان کے حوارین کے ہمراہ سوائی مادھو پور پہنچے۔ شومئی قسمت سے ایک تار امیر المجاہدین کی طرف سے آیا کہ خلیفہ صاحب مادھو پور کی طرف سے نہیں جائیں گے۔ اس خبر وحشت اثر نے ایسا کچھ اثر کیا کہ ڈاکٹر صاحب کا چہرہ کا رنگ فق، حواس باختہ مع عابد حسین صاحب تحصیل دار کے متھرا جی پدھارے اور ایک صاحب کو سامان خوردنی پر چھوڑا اور چلتے ہوئے فرما گئے کہ کھانا تیار نہ کرنا۔

ادھر خلیفہ صاحب ناگدہ لائن سے روانہ ہو کر مادھو پور کی طرف چل پڑے ڈاکٹر عبداللطیف صاحب اثناء راہ میں اقسام اقسام کے طعام کی بشارت دے دے کر خلیفہ صاحب اور ان کے مصاحبین کو انتظار مجسم بنا رکھا تھا وہ اپنے ظروف طعام دھو دھلا کر تیار بیٹھے تھے کہ ریل اسٹیشن سوائی مادھو پور پہنچی

دیکھا تو کھانا ندارد۔ ہائے کیا سماں تھا

ہم دم سے گئے ہم دم کے لئے ہم دم کی قسم ہم دم نہ ملا

بے چارے خلیفہ صاحب مع حوارین کے چشم پرنم حسرت بھری نگاہوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکتے ہوئے زبان حال سے الجوع الجوع کہتے ہوئے بھوکے سدھارے۔ ڈاکٹر عبداللطیف خجالت کے دریا میں مستغرق پشیمانی سے عرق عرق ہو کر ندامت کا طوق پہنے ہوئے اور ڈاکٹر محبوب عالم مع عابد حسین تحصیل دار کے الانتظار اشد من الموت کا ذائقہ چکھ کر افتاں وخیزاں جے پور پہنچے۔ دیکھنے والوں کیلئے یہ ایک عجیب منظر تھا

واللہ غالب علی امرہ و لکن اکثر الناس لا یعلمو ن

راقم۔ یکے از حاضرین سوائی مادھو پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ دسمبر ۱۹۲۴ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۸ ص ۵۔ ۶)

تردید قادیانی بزبان قادیانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۶

مرزا غلام احمد قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۷۳۰ پر لکھتے ہیں:

پھر آخر (دجال) باب لد پر قتل کیا جائے گا۔ لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بے جا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔

تردید: ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۲۰ پر ہے:

پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا کر پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔

(ثنائی نوٹ۔ رسالہ الھدی میں لکھتے ہیں۔ لد مخفف ہے لدھیانہ کا جو پنجاب میں امرتسر سے مشرق کی جانب ۶۰ میل پر ایک شہر ہے۔ وہاں عیسائیوں سے مباحثہ کر کے دجال عیسائیوں کو شکست دی ہے۔ پس یہی قتل دجال ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۷

ا۔ ملائکہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے سپید منارہ دمشق کے شرقی جانب میں مسیح کے اترنے سے یہ مراد ہے کہ اس کی بات محض سماوی اسباب سے ملک شام میں پھیل جاوے گی، (حمامۃ البشری مترجم۔ص ۵۵ کا حاشیہ)۔

ب۔ اور البتہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود اور دجال ظاہر ہوگا بعض مشرقی بلاد میں یعنی ملک ہند میں پھر مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔ پس یہ ہیں معنی اس قول کے جو مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ عیسی اترے گا نزدیک منارہ دمشق کے کیونکہ نزیل وہ مسافر ہوتا ہے جو دوسرے ملک سے وارد ہو۔(حمامۃ البشری مترجم۔ص ۳۷)۔

ج۔ اور اگر بروزی معنوں کی رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ

اھدنا الصّراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم ۔

سو یاد رکھنا چاہیے کہ ان معنوں کی رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا (ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ حقیقۃ النبوۃ۔حصہ اول۔ص ۲۶۳۔۲۶۴)

تردید۔ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۲۰ پر ہے:

یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔

وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے۔(ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۷)۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۸

ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۳۰۷ پر ہے:

دجال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا تعالی کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تردید۔ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۱۸ پر ہے:

پھر دجال ایک اور قوم کی طرف جائے گا اور اپنی الوہیت کی طرف ان کو دعوت کرے گا۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۹

آیت مقدسہ : و ان من اهل الكتا ب ا لا ليو منن به ....کا مطلب ازالہ اوہام حصہ اول کے صفحہ ۳۷۲ پر یوں لکھتے ہیں:

کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں ہے جو ہمارے اس بیان مذکورہ بالا پر جو ہم نے اہل کتاب کے خیالات کی نسبت ظاہر کیا ہے ایمان نہ رکھتا ہو۔ قبل اس کے جو وہ اس حقیقت پر ایمان لاوے جو مسیح اپنی موت سے مر گیا۔..

یعنی قرآن شریف کے الفاظ ہیں ان من اهل الكتا ب جس کے معنی ہیں؛

تمام کے تمام اہل کتاب بغیر استثنا کے....

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان من اهل الكتا ب الا ليؤمنن به قبل موته ۔ یعنی تمام کے تمام اہل کتاب اپنی موت سے پہلے اسی بات پر ایمان رکھیں گے (کہ مسیح واقعی مصلوب ہو گیا) لیکن ان کا یہ ایمان صرف ان کی موت تک رہے گا۔ (ریویو آف ریلی جنز جولائی ۱۹۱۷ء ص ۲۶۹۔۲۷۰)

تردید۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۳۴، اسرار شریعت جلد ۳ صفحہ ۲۸۵، رسالہ جواب شبہات۔ صفحہ ۴۲، تفسیر خزینۃ العرفان جلد ۳ صفحہ ۵۵۱ پر ہے:

آیت ممدوحہ بالا کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اہل کتاب میں سے ہے وہ اپنی موت سے پہلے آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰ پر ایمان لے آویں گے۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۰

۱۔ ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۶۹ پر لکھتے ہیں:

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع ہو جانا نصوص قرآنیہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔اللہ جل شانہ فرماتا ہے

و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

یعنی ہر یک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔

ب۔اخبار الحکم ۱۷۔اگست ۱۸۹۹ء ، اور کتاب ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۹۶ پر لکھا ہے:

اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں، یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالی سے تعلق رکھتے ہیں۔

تردید: ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ پر ہے:

نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو۔شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۱

عسل مصفی مؤلفہ حکیم خدا بخش ، حصہ دوم صفحہ ۵۲۷۔۵۲۸ ، اور کتاب مسیح موعود مؤلفہ مولوی محمد علی لاہوری کے صفحہ ۲۹۸۔۲۹۹ پر مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ (اشتہار مورخہ ۲۔اکتوبر ۱۸۹۱ء کے حوالے سے) یوں درج ہیں:

میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقاید میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہیان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلّم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ محمد ﷺ پر ختم ہو گئی،

تردید۔ا۔ دافع البلاء کے صفحہ ۸، ۱۰، ۱۱ اور حقیقت النبوۃ کے صفحہ ۲۱۲ پر ہے:

خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے (دافع البلاء ص ۸)

خدا تعالی قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء۔ص ۱۰)

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱)۔

ب۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ صفحہ ۱، اور حقیقۃ النبوۃ حصہ اول میں ہے:

چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے حق یہ ہے کہ خدا تعالی کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔

نیز رسالہ البلاغ مولفہ حکیم محمد حسین مریم عیسی احمدی کے صفحہ ۳ پر ہے:

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں، دوسری جائز ہے۔ مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جنوری ۱۹۲۵ء۔ ۶ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ ص ۷۔۸)

تردید قادیانی بزبان قادیانی

(یہ سلسلہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۴ء سے شروع ہے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ قرآن مجید نے جو کلام اللہ اور غیر کلام اللہ کا امتیازی اصول بتایا ہے لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کہ جس کلام میں اختلاف تناقض ہو وہ کلام اللہ نہیں مرزا صاحب کے کلام اس اصول سے جانچے جائیں۔ چنانچہ اس سلسلہ کا نمبر ۳ آج درج ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر اپر باری دواب امرتسر لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر۱۲

کتاب ست بچن میں حاشیہ در حاشیہ صفحہ۵ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے:

ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ (یوز آسف)...یسوع آسف ہے یعنی یسوع غم گین۔ آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح نہایت غم گین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔...

یوسف جو حضرت یعقوب کا بیٹا تھا، اسکی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ اس کی جدائی پر اندوہ اور غم کیا گیا جیسا کہ اللہ جلشانہ نے اس بات کی طرف اشارہ فرما کر کہا ہے، یا اسفی علی یوسف۔ پس اس سے صاف نکلتا ہے کہ یوسف پر اسف یعنی اندوہ کیا گیا اس لئے اس کا نام یوسف ہوا۔

تردید۔ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ۱۱۴، اور ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ کے صفحہ ۲۲۸ پر ہے:

ماسوا اس کے وہ (کشمیری) لوگ شاہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔

آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو، چونکہ حضرت عیسیٰ اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے، کشمیر میں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔ آسف کے معنی پر غور کریں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۱۳

رازِ حقیقت کے صفحہ ۱۹ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

حضرت عیسیٰ جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام بھی مشہور ہیں، یہ ان کا مزار ہے۔ اور بموجب شہادت کشمیر کے معمر لوگوں کے عرصہ انیس سو برس کے قریب سے یہ مزار سری نگر محلّہ خانیار میں ہے۔

تردید نمبر۱۳۔ رسالہ ریویو آف ریلیجنز اکتوبر ۱۹۰۲ کے صفحہ ۴۱۹ پر لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطہ کشمیر ہے یعنی سری نگر۔ محلّہ خان یار میں ہے۔ اس بارے پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پورانے گنبد کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے۔ علاوہ ازیں سری نگر اور اسکے نواح میں کئی لاکھ آدمی ہر ایک فرقے کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں کہ صاحب قبر عرصہ انیس سو سال کا ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۱۴

تحفہ گولڑویہ صفحہ۳۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ کا حلیہ سرخ رنگ کا لکھا ہے جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔

تردید نمبر۱۴: کتاب، مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ۸۱ پر قادیانی نے لکھا ہے:

بدھ نے اپنی پیش گوئی اس آنے والے بدھ کا نام بگوا متیا اس لئے رکھا کہ بگوا سنسکرت زبان میں سفید کو کہتے ہیں اور حضرت مسیح چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے اس لئے وہ بگوا یعنی سفید فام تھے۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۱۵

مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ۲۸ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے:

اور چونکہ وہ ملک (کشمیر) بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہوگی اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کر لی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔

تردید نمبر۱۵: تریاق القلوب کے صفحہ۹۹ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:

اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہیں تھی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۶ جنوری ۱۹۲۵ء۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ جلد۲۲ نمبر۱۱ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انگریزی حکومت کے محافظ

مرزا قادیانی اور حافظ جماعت علی شاہ علی پوری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انگریزی گورنمنٹ کو جو ترقی اور استقلال حاصل ہے باوجودیکہ اس پر کئی طرح کے زلزلے آئے، ہندوستان میں ایجی ٹیشن ہوئے، یورپ میں جنگ عظیم ہوئی تاہم سب حکومتوں سے زیادہ انگریزی حکومت فائدہ میں رہی۔ اس کے سپاہی بھی بہ نسبت دوسری حکومتوں کے شائد کم مرے۔ اس کا سبب دریافت کرنے پر عرصہ سے اہل سیاست متوجہ تھے۔ آخر کار اس کا سبب ہمیں جو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ اس حکومت کے ماتحت دو بزرگ بطور رعیت کے رہتے ہیں ان کی برکت سے یہ سب کچھ ہوا جس کی تفصیل یہ ہے۔

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تھا کہ حکومت انگریزی کو اس لئے ترقی ہے کہ میں اس کی رعیت میں ہوں۔ خدا نے مجھے کہہ رکھا ہے:

جدھر تیرا منہ، اودھر میرا منہ۔

بلکہ اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ انگریزی حکومت کو اپنے اولی الامر میں سے سمجھو اور دل سے مطیع رہو۔

موجودہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے حال ہی میں لندن میں اعلان کیا ہے کہ میں انگریزی حکومت کی تائید کرتا رہوں گا۔ ایک سبب تو یہ ہے۔

دوسرا سبب انگریزی حکومت کی فتح کا حضرت جماعت علی شاہ صاحب علی پوری ہیں جنہوں نے خود اس امر کا اظہار فرمایا جس کی تفصیل یہ ہے۔

۲ جنوری ۱۹۲۵ء کو شاہ صاحب کا وعظ مسجد میاں محمد جان مرحوم امرتسر میں ہوا اس وعظ میں کیا فرمایا؟ بروایت اڈیٹر صاحب اخبار اتحاد الاسلام امرتسر اپنی کرامات کا کافی اظہار فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ صوفیا کرام فرمایا کرتے تھے الکرامات حیض الرجال یعنی اولیاء اللہ کی کرامات مثل حیض کے ہیں۔

جس طرح کنواری لڑکی حیض کو چھپاتی ہے اسی طرح اولیاء اللہ اپنی کرامات چھپاتے ہیں تاکہ نفس میں غرور پیدا نہ ہو۔ ممکن ہے شاہ صاحب کا یہ اصول نہ ہو بلکہ یہ اصول ہو

تا نہ گرید کودکِ حلوے فروش
ابر رحمت کے ہمے آید بجوش

آپ نے فرمایا قرآن مجید کی برکت ہے کہ گذشتہ جنگ یورپ میں ہم نے جن لوگوں کو دم کر کے بھیجا وہ سب زندہ رہے اس کی مثال میں سردار محمد جمعدار رہتک کا نام لیا جو کہتے ہیں کہ

کوت الامارۃ (عراق) میں ترکوں کی گولیاں بارش کی طرح آئیں مگر کسی کو نہ لگیں سب زندہ محفوظ رہے۔

اسی طرح مختلف امراض کا ذکر کر کے فرمایا کہ

ایسے مریض میرے پاس لاؤ میں دم کروں گا

تعجب ہے ترکوں کی گولیاں تو شاہ صاحب کے مریدوں کو نہ لگیں مگر ان مریدوں کی گولیوں سے بیچارے ترکوں کی کیا حفاظت؟ شاہ صاحب کی اس کرامت کا فائدہ انگریزی حکومت ہوا یا اسلامی حکومت کو۔ اس کا جواب معقول پیرائے میں ہم سننا چاہتے ہیں۔ سردست تو ترک یہ شعر پڑھتے ہوں گے

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

شاہ صاحب کے مرید کہا کرتے ہیں کہ ہمارے پیر و مرشد خلافت کے حامی رہے ہیں، مگر شاہ صاحب نے جو راز افشا فرمایا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ خلافت کے حامی نہیں، بلکہ ان کے مقابلہ میں انگریزی حکومت کے حامی رہے۔

مگر افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے آپ کی خدمات کی قدر نہ کی، نہ آپ کی قدر کی نہ آپ کے سابق مرزا قادیانی کی کی۔ قدر کرتی تو اور کچھ نہیں تو سالانہ خطاب تو دیتی۔ مرزا صاحب بے چارے تو اسی تمنا میں چل بسے حالانکہ ان کو الہام بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا لك خطاب العزت لك خطاب العزة تجھے عزت کا خطاب ملے گا۔ہم کو اس افسوس میں ان دونوں صاحبوں سے دلی ہمدردی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔۱۶ جنوری ۱۹۲۵ء۔۲۰ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۱۱ ص ۱۱)

تردید قادیانی بزبان قادیانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۶

کتاب: مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۱۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

حضرت مسیح ایک سو بیس برس کی عمر پاکر سری نگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سری نگر محلّہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔

تردید۔ تذکرۃ الشہادتین اردو کے صفحہ ۲۷، اور ریویو آف ریلی جنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۴۲۹ پر مرزا صاحب قادیانی لکھا ہے:

(مسیح) خدا کے حکم سے دوسرے ملک کی طرف چلا گیا اور ساتھ ہی اس کی ماں گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

آوینا هما الی ربوة ذات قرار و معین

یعنی اس مصیبت کے بعد جو صلیب کی مصیبت تھی ہم نے مسیح اور اس کی ماں کو ایسے ملک میں پہنچا دیا جس کی زمین بہت اونچی تھی اور صاف پانی تھا اور بڑے آرام کی جگہ تھی اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عیسی بن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جا ملا۔

نوٹ ۔مرزا (غلام احمد) صاحب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں مصلوب ہوئے تھے (راز حقیقت صفحہ ۳ کا حاشیہ۔تحفۃ الندوہ صفحہ ۱۰۔تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۰۔کتاب البریہ صفحہ ۲۴۳ کا حاشیہ۔ایام الصلح صفحہ ۱۴۵) اس عبارت کے الفاظ (اس واقعہ کے بعد عیسی بن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی) سے یہ بات نکلتی ہے کہ اس جگہ مرزا (غلام احمد) صاحب،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی کل عمر ۱۵۳ برس مانتے ہیں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۷

ازالہ اوہام میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعویٰ نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ بلکہ اس تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعویٰ نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔

تردید۔ لیکچر لاہور کے ٹائٹل پیج کے صفحہ ۲ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

آج پیسہ اخبار ۲۷۔ اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود نامی ایرانی لاہور میں فروکش ہیں وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں دعویٰ کرتے ہیں اور مجھ سے مقابلہ کے خواہش مند ہیں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۸

ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۴۷ کے حاشئے پر مرزا صاحب نے لکھا ہے:

سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیے۔

تردید: ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۹۳، ۲۹۴ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے:

برخلاف اجماع صحابہ حضرت عائشہ صدیقہؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے معراج کے دونوں ٹکڑوں کی نسبت یہی رائے ظاہر کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جسم کے ساتھ نہ بیت المقدس گئے، نہ آسمان پر، بلکہ وہ ایک رؤیائے صالحہ تھی۔ اب ظاہر ہے کہ عائشہ صدیقہ کا یہ قول بخاری اور مسلم کا کچھ خلل انداز نہیں ہوا اور نہ صحاح ستہ کو اس نے نکما اور بیکار کر دیا، تو پھر اس عاجز کے اس الہام سے صحاح ستہ کیونکر نکمی اور بے کار ہو جائیں گی۔ مسیح کا جسم کے ساتھ آسمان پر جانا کہاں ایسا ثابت ہے، جیسا ہمارے نبی ﷺ کا۔

نوٹ۔ پہلے قول میں معراج جسمانی کا انکار دوسرے میں اقرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۹

ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۰۷ کا حاشیہ :

...اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں (اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف انی اخلق لکم من الطین کھیئة الطیر فیکو ن طیراً با ذن الله ۔ثناء اللہ) کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہونچتا اور نہ درحقیقت انکا زندہ ہو جانا ثابت ہوتا ہے

تردید ۔آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۸ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھیں اور کہیں خدا تعالی نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہوگئیں ۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۲۰

اعجاز احمدی کے صفحہ ۷۱ میں سطر اول میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

له خسف القمر المنير و انّ لی خسفان القمران المشر قا ن اتنکر؟

آنحضرت ﷺ کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا ۔اب کیا تو انکار کرے گا۔

ب ۔نزول المسیح کے صفحہ ۱۲۸۔۱۲۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

یہ آیت یعنی و ان یروا آ یة یعر ضوا و یقو لوا سحر مستمر ۔

یہ سورت القمر کی آیت ہے شق القمر کے معجزہ کے بیان میں اس وقت کا فروں نے شق القمر کے نشان کو ملاحظہ کر کے جو ایک قسم کا خسوف تھا یہی کہا کہ اس میں کیا انوکھی بات ہے ۔

تردید: چشمہ معرفت ضمیمہ کے صفحہ ۴۱۔۴۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا ۔اس کے جواب میں یہ کہنا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے، یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے:

اقتربت السّاعة و انشق القمر و ان یروا آیة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر۔

یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادوگر ہے جس کا آسمان تک اثر جا پہنچا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۲۵ء مطابق ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ ص ۵۔۶)

تردید قادیانی بزبان قادیانی

جناب بابو حبیب اللہ کلرکؒ دفتر نہر اپر باری دواب امرتسر لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۲۱

ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۸ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اناجیل اربعہ قرآن شریف کے اس قول پر کہ ما قتلوہ و ما صلبوہ صاف شہادت دے رہی ہیں کیونکہ قرآن کریم کا منشاء ما صلبوہ سے یہ ہرگز نہیں ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھایا نہیں گیا بلکہ منشا یہ ہے کہ جو صلیب پر چڑھانے کا اصل مدعا تھا یعنی قتل کرنا، اس سے خدا تعالیٰ نے مسیح کو محفوظ رکھا، اور یہودیوں کی طرف سے اس فعل یعنی قتل عمد کا اقدام تو ہوا مگر قدرت اور حکمت الٰہی سے تکمیل نہ پاسکا۔

تردید: ازالہ اوہام صفحہ ۶۹ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

دمشق کا لفظ بطور استعارہ لیا گیا ہے تا کہ پڑھنے والوں کی آنکھوں کے سامنے وہ زمانہ آجائے جس میں لخت جگر رسول اللہ ﷺ، حضرت مسیح کی طرح کمال درجہ کے ظلم اور جور و جفا کی راہ دمشقی اشقیاء کے محاصرہ میں آکر قتل کئے گئے۔

نوٹ۔ اس جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

(لخت جگر رسول ﷺ ، حضرت مسیح کی طرح قتل کئے گئے)

سے یہ بات نہیں نکلتی کہ ان کے خیال میں حضرت مسیح بھی قتل کئے گئے ہیں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۲۲

ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۰۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

آیت فلما توفیتنی سے پہلے یہ آیت ہے و اذ قال الله یا عیسی أأنت قلت للناس ... الخ۔

اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی ہے اور اس کے اول و اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے ...اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا، نہ زمانہ استقبال کا۔

تردید۔ براہین حصہ پنجم (نصرۃ الحق) کے صفحہ ۴۰ پر ہے:

اس تمام آیت کے اول آخر آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا،

تو وہ جواب دیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں تھا تو میں ان کے حالات سے واقف تھا، یعنی بعد وفات مجھے ان کے حالات کی کچھ خبر نہیں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۲۳

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۴۰ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اس آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ عیسائیوں کے بگڑنے کی نسبت اپنی لاعلمی ظاہر کریں گے اور کہیں گے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا جب کہ میں ان میں تھا اور پھر جب مجھے وفات دی گئی تب سے میں ان کے حالات سے محض بے خبر ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔

تردید۔ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۵۴ پر مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:

اور میرے پر کشفاً یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پھیل گئی حضرت عیسیٰ کو اس کی خبر دی گئی تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آ کر اور اپنی امت کو ہلاکت کا مفسدہ پرداز پا کر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا جو اس کا ہم طبع ہو کر گویا وہی ہو۔ سو اس کو خدا تعالیٰ نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کیا۔

نیز: آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۶۸ کے حاشئے پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

اور حضرت عیسیٰ کے نام پر اس عاجز کے آنے کا سرّ یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی کہ تیری قوم اور تیری امت نے اس طوفان کو بپا کیا ہے۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۲۴

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۲۶ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

اور جب تک عیسیٰ ان میں رہے جیسا کہ آیت ما دمت فیھم کا منشاء ہے، وہ سب لوگ توحید پر قائم رہے۔ بعد وفات حضرت عیسیٰؑ کے ان لوگوں کی اولاد بگڑ گئی۔ یہ معلوم نہیں کہ کس پشت میں خرابی پیدا ہوئی۔ مورخ لکھتے ہیں کہ تیسری صدی تک دین عیسائی اپنی اصلیت پر تھا۔

تردید: کشتی نوح کے صفحہ ۶۰ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

پولس وہی ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک کہ وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ کھڑا کیا... اور انجیلی عقیدہ میں تثلیث کو داخل کیا تا کہ ان تمام بدعتوں سے یونانی بت پرست خوش ہو جائیں۔

نیز: کتاب چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۵۴ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گذرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی حضرت عیسی خدا بنائے گئے

نوٹ: حضرت مسیح کو جب نبوت اور رسالت ملی اس وقت ان کی عمر ۳۰ سال تھی (طبقات الکبری۔ ابن سعد ج اص ۲۶) مرزا صاحب قادیانی کی ان تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ مسیح کی زندگی ہی میں بگڑ گئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مسیح کی عمر ۱۲۰ برس لکھی ہے۔ (راز حقیقت۔ ص۲ کا حاشیہ)

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۲۵

مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۲۰، ۲۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

حضرت مسیح نہ تین دن تک صلیب پر رہے اور نہ تین دن کی بھوک پیاس اٹھائی اور نہ ان کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بلکہ قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہے۔

(مسیح ہندوستان میں۔ ص۲۰)

اور یہ قریب قیاس نہیں کہ دونوں چور جو مسیح کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے وہ زندہ رہے اور مسیح صرف دو گھنٹہ تک مر گیا۔ (مسیح ہندوستان میں۔ ص۲۶)۔

تردید: ایام الصلح اردو کے صفحہ ۱۱۴ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ تین دن تک صلیب رکھ کر پھر بھی بعض آدمی زندہ رہ جاتے تھے پھر کیوں ایسا شخص جو صرف چند منٹ صلیب پر رہا اور ہڈیاں نہ توڑی گئیں وہ مر گیا؟

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۲۶

ایام الصلح اردو کے صفحہ ۱۳۷ کے حاشیئے پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جس قدر حضرت عیسی کی طرف اعجوبے منسوب کئے گئے ہیں ان کی نظیر ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ ایک قوم نے ان کو خدا کر کے مان لیا ہے پھر اگر حضرت عیسی کے کاموں اور ذات کی نظیر نہ ہو تو یہ خصوصیت جاہلوں کی نظر میں ان کی خدائی پر ایک دلیل ٹھہرتی ہے۔

تردید۔ مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۵۳ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیح ؑ میں وہ دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتیں ایسی جمع ہوئیں تھیں کہ کسی نبی میں دونوں جمع نہیں ہوئیں (بالکل جھوٹ بات ہے۔ثناء)۔ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سوپچیس برس زندہ رہے (قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت نوحؑ کی عمر ۹۰۰ برس سے زائد ہوئی۔ثناء)۔ اور دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی، اس لئے نبی سیاح کہلائے۔

نتیجہ وہی جو خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے۔اور اپنی نسبت شکایت کی ہے کہ حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا۔

(دیکھو رسالہ ریویو آف ریلی جنز۔اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔۳۰ جنوری ۱۹۲۵ء مطابق ۴ رجب ۱۳۴۳ھ ص ۵۔۶)

ایک مرزائی تائب ہوا

ایک (محرم علی) شخص کا بیان ہے کہ وہ حنفی تھا۔پھر قادیانی ہوگیا۔چندہ دیتا رہا۔اس کے زیر اثر کئی قادیانی ہوئے، پھر اسے خواب آئی، ایک نعش دیکھی۔وغیرہ۔سمجھ نہ آئی۔پھر ایک دفعہ وہ دیوریا ضلع گورکھپور گیا جہاں اسے فاتح قادیان، الہامات مرزا، نکاح مرزا، عقائد مرزا، فیصلہ آسمانی وغیرہ کتابیں دیکھنے کا موقع ملا۔غور سے پڑھا۔تو اپنی غلطی کو محسوس کیا اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قادیانیت چھوڑ کر اہل حدیث ہوگیا۔

راقم محرم علی شاہ۔ساکن شاہ پور ڈاکخانہ کسیا۔ضلع گورکھپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ فروری ۱۹۲۵ء ص ۶ و ۹)

آج کل نبی کیوں نہیں آیا؟

الفضل میں ایک سوال بڑی اہمیت سے پیش کیا گیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:

خدا تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے

يا اهل الكتاب قد جاءكم رسولنا يبين لكم على فترة من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشير و لا نذير فقد جاءكم بشير و نذير

کہ اے اہل کتاب ہم نے تمہاری طرف ایک وقفہ کے بعد رسول بھیجا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ تمہاری طرف کوئی نبی نہیں آیا۔ چونکہ ہم نے رسول بھیج دیا ہے اس لئے اب تم یہ عذر پیش نہیں کر سکتے

سوال یہ ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ سے چھ سو سال بعد آنحضرت ﷺ مبعوث کئے گئے۔ اگر اتنے عرصہ میں رسول نہ آنے کی وجہ سے قوم کا یہ عذر صحیح ہو سکتا ہے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری طرف کوئی رسول نہیں آیا، تو کیا آنحضرت ﷺ کے بعد اب جب کہ تیرہ سو سال گذر گئے ہیں، قوم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کہہ سکے کہ ہماری طرف کوئی رسول نہیں آیا۔ اور کیا وجہ ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں کا عذر توڑنے کے لئے آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی رسول نہ آئے۔ (الفضل قادیان ۲۴ جنوری ۱۹۲۵ء۔ ص ۲)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں:

آؤ اس کا جواب ہم خود مرزا غلام احمد سے پوچھیں۔ وہ لکھتے ہیں:

نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ ان میں نہیں پائی جاتی۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۱۱)۔

قادیانی دوستو! بتاؤ مرزا صاحب کے قول کے مطابق مرزا صاحب کے دعوی سے پیشتر جب کوئی نبی نہ ہوا، تو اتنی مدت کے لوگوں کا خدا کے ہاں کوئی عذر ہوگا یا نہیں؟ اور اگر گمراہی کے زمانہ میں کسی نبی کا آنا ضرور ہے تو مرزا صاحب سے پہلے تیرھویں صدی کے خاتمہ تک کوئی نبی کیوں نہ آیا؟ سوچ سمجھ کر اپنی کونسل میں پیش کر کے جواب دیں اور جواب شائع کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ مقابل اہل حدیث ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء مطابق ۲۵ رجب ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۱۶ ص ۶ و ۱۲)

مباحثہ قادیان:

موضع اپل ضلع گوجرانوالہ میں خاتم النبیین اور پیش گوئی محمدی بیگم پر احمدیوں اور محمدیوں کے درمیان بحث ہوئی۔ محمدیوں کی طرف سے محمد الدین، اور احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم مناظر تھے۔ محمدیوں کو فتح ہوئی۔ مرسلہ: خیرات اللہ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء۔ ۲۵ رجب ۱۳۴۳ھ ص ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراقی نبی اوراس کی امت

مراقی کیڑوں کو مارنے کی دوا

جناب محمد حنیف خادم، ڈیرہ دون سے لکھتے ہیں:

معزز ناظرین! ڈاکٹروں کی تحقیق ہے کہ طاعون ہیضہ وغیرہ امراض کے کیڑے ہیں جوانسان کی موت کے سبب ہیں۔ میری تحقیق ہے کہ مذاہب باطلہ کے بھی کیڑے ہیں

میں سچ عرض کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اسم مبارک ثناء اللہ (جو جمالی رنگ میں ہے) ہم محمدی مسلمانوں کے لئے تو اسم با مسمّٰی ہے مگر مرزائیوں کے حق میں آپ س سے سناء اللہ ہیں (یہ جلالی رنگ میں ہے)۔ حکیم مطلق خداتعالیٰ کی یہ عطا کی ہوئی عجیب وغریب لاثانی دوا، مرزائی کیڑوں کے زہریلے اثر کو دور کرنے اور مارنے کے لئے ایسی مفید اور اکسیر ثابت ہوئی ہے کہ فی الفور اپنا اثر دکھلاتی ہے۔ صرف نام کی ہیبت سے ان کی حالت میں تغیر عظیم پیدا ہو جاتا ہے چہروں پر ہوائیاں ارنے لگتی ہیں بدن کپکپانے لگتا ہے، گھبراہٹ ومردنی کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں، منہ خشک ہو جاتا ہے، زبان سے بہکی بہکی باتیں نکلنے لگتی ہیں۔ بالآخر فحش کلامی اور بدزبانی پر اتر آتے ہیں۔

اگر ان کا آخری فیصلہ چاہو تو سفوف ثنائی (آخری فیصلہ والی دعا، دوا) تھوڑی سی مقدار میں دے دو کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہوگیا۔

پھر دیکھو کتنے کھل کر دست ہوتے ہیں چند سانس جن سے ان کی زندگی کا شبہ ہوتا ہے وہ محض برائے نام ہوتی ہے۔ اس دوا کے اکسیر اور سریع الاثر ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہوسکتا ہے کہ اس جماعت قادیانی کا پیر ومرشد مرزا غلام احمد قادیانی خود اسی دوا کے اثر سے ہلاک ہوا۔

خاکسار کو ایک مرزائی دوست نے اخبار الفضل کے چند پرانے پرچے دیکھنے کیلئے دیئے۔ اتفاق سے میری نظر اخبار الفضل ۴ جنوری ۱۹۲۳ء کے صفحہ ۹ پر پڑی جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مولوی عمر الدین شملوی کی تقریر (جو آپ نے جلسہ سالانہ احمدیہ میں کی تھی) درج تھی۔

مقرر بدزبان نے عالی جناب علامہ زمان فاتح قادیان مفسر کلام اللہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی شان والا میں بہت کچھ گستاخی آمیز کلمات کا استعمال کیا اور خوب دل کھول کر اپنی لیاقت علمی کا ثبوت دیا۔ (مرزائیوں کے مولوی عمر الدین شملوی نے ہمارے سردار کو ابلیس ثانی کے لقب سے پکارا ہے دیکھو الفضل ۴ جنوری ۱۹۲۳ء، مگر ہم اس کا بدلہ نہیں لیتے۔ درعفولذتیست کہ در انتقام نیست۔ اہل حدیث: نامہ نگار کو ان منشی عمر الدین صاحب کی حقیقت حال معلوم ہوتی تو آپ ان کو اس تیز کلامی اور دشنام دہی میں معذور جانتے سنئے لودیانہ کے مباحثہ میں جو مبلغ سہ صد کی رقم بطور غنیمت فاتح کے ہاتھ آئی تھی اس میں پوری پچاس کی رقم ان عمر الدین صاحب کی تھی پھر یہ خفا کیوں نہ ہوں آپ کو اسل وجہ خفگی کا جاننا ضروری تھا؛

کہہ دیا بس کہ تری آہ میں تاثیر نہیں۔ یہ نہ دیکھا کہ کلیجہ میں ہے روزن کیسا)

آئینہ ثنائی مظہر اسرار الٰہی میں اسے اپنی شکل نظر آئی فاتح قادیان کی پوزیشن بیان کرنے کھڑا ہوا تھا کہ نام کی دہشت اس درجہ غالب ہوئی کہ بھول کر اپنی پوزیشن بیان کرنے لگا وہی حالت ہوئی جو عموما سفوف ثنائی استعمال کرانے سے ان کی ہوا کرتی ہے۔ مبلغ مرزا اچھی طرح جانتا تھا کہ فاتح قادیان (مولانا ثناء اللہ) اپنی مہذبانہ روش کب چھوڑنے لگے۔ میری ان گالیوں کا جواب دینا تو درکنار توجہ بھی نہ کریں گے زیادہ سے زیادہ اگر کچھ بولیں گے تو امرتسر سے بیٹھے بیٹھے یہ جواب دے دیں گے بقول خادم: چلو ہم ہوں نہ ہوں لیکن پریشان ان کے کرنے کو۔ ہمارا ذکر تو اغیار کی محفل میں رہتا ہے۔

اب میں اس ذات شریف (منشی عمر الدین شملوی) کی علمی پوزیشن کا اظہار کرتا ہوں جس سے آپ کی ذاتی قابلیت وعلمیت کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔

تھوڑا عرصہ ہوا آپ کی شادی ہمارے شہر ڈیرہ دون میں ایک مرزائی خاتون سے ہوئی قیام ایام شادی میں انجمن احمدیہ کی طرف سے آپ کی تقریر کرائی گئی بصورت اشتہار اعلان کیا گیا کہ فلاں تاریخ شب کے آٹھ بجے مولانا عمر الدین شملوی دلائل صداقت رسالت محمدیہ پر لیکچر دیں گے سب کو شریک ہونا چاہیے۔ چنانچہ وقت مقررہ پہر جلسہ ہوا۔ محمدی مسلمانوں میں سے سوائے پانچ چھ اصحاب کے جو مرزائی احباب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دوستوں میں سے تھے اور کوئی شامل نہ ہوا کیونکہ سب جانتے تھے

ہے صدق اور رسالت نبوی سے کیا تعلق
آ کر پھسیں اڑنگے میں پس مدعا یہی ہے

حاضرین کی تعداد ہاتھ پیروں کی انگلیوں کی مجموعی تعداد سے نصف یا کچھ زیادہ ہوگی سب کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ مولوی صاحب نے تقریر شروع کی مگر افسوس تقریر کا کل حصہ جو مسلسل دو گھنٹہ تک جاری رہا دلائل صداقت رسالت مرزائیہ پر صرف ہوا۔ دلائل صداقت نبوت محمد یہ کا اگر کہیں کہیں ذکر آتا تو ضمناً نبوت مرزا کا اظہار بڑے زوردار الفاظ میں ضرور ہوتا لیکچر سن کر رنج وافسوس کے ساتھ کہنا پڑا

سمجھے تھے جسکو پھول وہ نکلے شرار سنگ

بعد اختتام تقریر بابو غلام نبی سکرٹری انجمن احمدیہ نے بیٹھے بیٹھے بغرض تبلیغ ناواقفوں کے پھانسنے کے لئے مختصر تقریر کی۔ مرزا صاحب کی قبل از دعوی زندگی کے متعلق بہت کچھ مدح سرائی کی۔ فرمایا ایسا عالی دماغ صاحب علم وفضل جسکی تعریف میں بڑے بڑے مشاہیر علماء اسلام رطب اللسان تھے اس سے ایسی غلطی نہیں ہوسکتی کہ جھوٹا دعوی نبوت کر دے۔

خاکسار محمد حنیف نے بابو صاحب سے سوال کیا کہ نبی کا صحیح الدماغ ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

فرمایا ہاں صحیح الدماغ ہونا ضروری ہے۔

پھر سوال کیا کہ جو شخص جنون مراق جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو اس کے قول وفعل کا اعتبار ہے یا نہیں؟

فرمایا یہ اعتراض پہلے بھی کسی نے کیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے۔

یہ کہہ کر کچھ دیر سکوت کیا تو مولوی عمر الدین جب کو اعتراض کی معقولیت اور سوال کی نزاکت محسوس ہوگئی تھی کرسی سے سنبھلے اور جھٹ سے بول اٹھے کہ مرزا صاحب نے ایسا کہیں نہیں فرمایا۔

خاکسار نے فوراً اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۱۹ء جیب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکال کر حوالہ پڑھ کر سنایا۔

فرمایا یہ قول دعوی سے پہلے کا ہے۔

خادم نے عرض کیا کہ مولوی صاحب! یہ قول دعوی سے بعد کا ہے جس کو مرزا صاحب قادیانی علامت مسیح قرار دیتے ہیں مہربانی فرما کر پوری عبارت پڑھ جایئے (مولوی صاحب نے اخبار میرے ہاتھ سے لے کر کل مضمون بلند آواز سے پڑھا) پڑھنے کے بعد حاضرین کو مخاطب کر کے دریافت کیا کہ یہ شخص محمد حنیف ڈرافٹسمین کون ہے؟

حاضرین نے جواب دیا کہ آپ کو اس سے کیا غرض۔ کسے باشد۔ آپ ان کے اعتراض کا جواب دیں۔

فرمایا اس کے سینکڑوں اقسام ہیں (بتایا ایک نہیں کیونکہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ سب ناواقف ہیں یہ کہہ کر ٹال دو، ڈاکٹری وطبی بحث کون کرے گا) اور کمال ہوشیاری سے پہلو بچا کر شان تکلمانہ سے یوں گویا ہوئے:

ایسا بڑا فلاسفر جس کے علم وفضل کے علماء تک قائل ہوں اس سے ایسی غلطی کا ہونا ناممکن ہے کہ جھوٹا دعوی کر دے،

خاکسار نے عرض کیا مرزا صاحب فلاسفر سے غلطی کا ہونا ممکن مانتے ہیں اور آپ ناممکن بتلاتے ہیں۔ مرزا صاحب اسلامی اصول کی فلاسفی میں لکھتے ہیں:

افلاطون جیسے فلاسفر نے ایسی فاش غلطی کھائی کہ مرغ کی قربانی چڑھائی۔

میں کہتا ہوں کہ جیسی غلطی افلاطون جیسے فلاسفر سے ظاہر ہوئی، ایسی ہی غلطی مرزا صاحب قادیانی سے بھی سرزد ہوگئی کہ جھوٹا دعوی نبوت کر بیٹھے۔

میرے اس جواب پر مولانا شملوی کو شملہ سنبھالتے ہوئے (اور خاکسار کے چہرہ پر متعجبانہ نظر ڈالتے ہوئے) یوں گویا ہوئے: یہ تمہارا قیاس ہے۔

بہت اچھا جناب یہ تو ہمارا قیاس ہے۔ اب جناب کا عالمانہ قیاس سنئے کیسا معقول جواب دیتے ہیں کہ اعتراض کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دیتے ہیں اور صحابی رسول اللہ پر بھی ہاتھ صاف کرتے ہوئے ذرہ نہیں جھجکتے۔ فرماتے ہیں کہ:

ابوہریرہؓ مدینہ کی گلیوں میں پچھاڑیں کھا کر گرتے تھے (کیوں گرتے تھے؟ بھوک کی وجہ سے! اس کو ہضم کر گئے) تو لوگ آپ کو دیوانہ اور مجنون کہا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال از آسمان جواب از ریسمان

مطلب صاف ہے (بزعم مولوی صاحب) کہ مرزا غلام احمد اگر مراقی ہے، تو یہ صحابی رسول اللہ بھی تو دیوانہ اور مجنون تھے،

برین عقل و دانش بباید گریست

مرزائیو! اگر تمہارے مایہ ناز قابل فخر علماء کے استدلال وقوت استنباط کا یہی حال ہے تو کیفیت بالا معلوم شد۔

اب دوسرے صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کا حال سنئے۔ برافروختہ ہو کر کرسی سے اٹھے۔ پیشانی پر تین بل (بشکل حرف ک ف ر) ڈالتے ہوئے اور اپنے خارج از اسلام ہونے کا ثبوت اس طرح دیتے ہوئے کرختی ہوئی آواز سے چلائے:

رسول اللہ کی نسبت بھی قرآن میں ساحر و مجنون آیا ہے (العیاذ باللہ)

کوئی ان عقل مندوں سے پوچھے کہ ان جوابات سے ہمارے سوال کو کیا تعلق؟ کہاں خود کو مراقی بتلانا اور کہاں لوگوں کا دیوانہ اور مجنون کہنا؟

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

اس موقع پر مجھے اپنے آقا و مرشد علامہ ثناء اللہ امرتسری کا وہ بزرگانہ قول یاد آیا جو آپ نے الہامات مرزا میں لکھا ہے کہ:

> مرزائی چاہتے ہیں کہ سلسلہ رسالت اور خاندان نبوت پر بھی وہی الزام لگایا جاوے جو ہم پر لگایا جاتا ہے تا کہ یہ کہہ سکیں کہ ہم بھی تو آخر اسی سلسلہ کے ایک فرد ہیں۔ رسول اللہ ﷺ پر الزام ہے تو ہم پر بھی ہے۔،

ناظرین! میں سچ سچ خدا تعالیٰ کو حاضر و ناظر جان کر عرض کرتا ہوں کہ یہی جوابات جو اوپر مرقوم ہوئے ان کی طرف سے دیئے گئے۔ شب کے بارہ بجے چکے تھے اور ہم مصر تھے مجبور ہو کر مولوی صاحب کو مراق کی یہ تعریف کرنی پڑی:

غیر مستقل مزاجی کا ہونا۔

اس تعریف کو سن کر ہم کھڑے ہو گئے کیونکہ اب کوئی جھگڑا نہیں رہا جب طبیعت میں استقلال نہیں تو اس کے قول و فعل کا بھی اعتبار نہیں۔

محترم ناظرین! یہ ہیں وہ لائق و فائق قابل مبلغ جماعت احمدیہ جو شیر اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری جیسے ماہر علم وفن مناظرہ کو... مقابلہ ومباہلہ کا چیلنج دیتے ہیں اور گیدڑ بھبکی دکھاتے ہیں۔ اور باوجود بار ہا پئے در پئے شکست اٹھانے کے اسی ایک ہٹ پر اڑے ہوئے ہیں کہ اب کے مار کے دیکھ

آنکھ جس کی نہ زمانہ میں کسی سے جھپکی
آج اس شیر کو دکھلاتے ہیں گیدڑ بھبکی

لطیفہ: اگلے روز ایک مرزائی دوست مجھے بازار میں ملا۔ میں نے دوستانہ طریق سے دریافت کیا کہ بھائی سچ سچ ایماناً کہنا رات تمہارے مولوی صاحب نے میرے اعترض کا کوئی تسلی بخش جواب دیا؟ پست آواز سے بولے۔ یہ کوئی بات نہیں ایک بات کا جواب نہیں آیا تو کیا ہے۔ تمہارے ثناء اللہ سے بھی اکثر باتوں کا جواب نہیں آتا۔ دریافت کیا کہ ان اکثر باتوں میں سے ایک تو بتلایئے فرمایا سینکڑوں ہیں (سینکڑوں کا لفظ رات مولوی صاحب سے سن لیا تھا) پھر بولے:

ممکن ہے کاتب کی غلطی ہوگئی ہو۔ ایسی غلطیاں اکثر ہو جایا کرتی ہیں

خادم نے عرض کیا کہ ہاں بیشک یہ قرین قیاس ہے اس پر ہمارا بھی صاد ہے۔ اگر رات مولوی صاحب اس لفظ مراق میں کاتب کی غلطی مان لیتے تو گفتگو جلد ختم ہو جاتی۔

وہ غلطی کیا ہے؟ شائد تم بتلاتے ہوئے شرماؤ۔ مرزا صاحب کی شان مسیحیت ونبوت مانع آئے۔ اس لئے سنئے میں ہی بتلائے دیتا ہوں

کاتب مراق کی م کے اوپر نقطہ لگانا بھول گیا مراق نہ تھا، بلکہ فراق تھا۔

ہاں اب یہ سوال ہے کہ فراق کس کا اور فراق کی بیماری کیسی؟ اسکا جواب صاف معلوم اور ثابت ہے کہ فراق اسی منکوحہ آسمانی کا جس کے حسرت دیدار اور تمنائے شادی میں مرزا صاحب قادیانی اس دار فانی سے عالم جاودانی کو یے کہتے ہوئے رخصت ہوئے

کبھی مرنے سے پہلے کاش تم کو دیکھ ہی لیتے
یہی حسرت لئے دنیا سے اب ہم ہائے جاتے ہیں

اور آج مزار مرزا سے بھی یہ آواز آرہی ہے کہ سننے والوں کو بھی رحم آتا ہے

لگا کر دل کسی سے ہائے مرزا
مصیبت مول لے لی حشر تک کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے اس جواب پر مرزائی دوست بہت بگڑا۔ برہم ہو کر کہنے لگا تم لوگوں نے (مولوی) ثناء اللہ سے مزاح اور استہزاء کرنا سیکھا ہے، اور خاک نہیں جانتے۔

میں نے کہا بھائی جان! اگر ہم نے مذاح اور دل لگی کرنا سیکھا ہے، تو تم نے اپنے سردار مرزا غلام احمد قادیانی سے جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا اور گالیاں دینا سیکھا ہے۔ چلو دونوں برابر ہو گئے۔

ناظرین! یہ ہے مراقی کیڑوں کی اکسیر دوا۔ جس کی بابت دعا ہے کہ خدا اس کو محفوظ رکھے اور دنیا کو اس سے فائدہ پہنچائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۲۵ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۷ ص ۴۔ ۶)

مسیح کی آمد ثانی: احمد مجتبی کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری ذیل کا مکالمہ لکھتے ہیں:

عاشق احمد مدنی:

(ایک احمدی سے مخاطب ہو کر): جناب مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی کیا تھا؟

خادم کرشن قادیانی:

مرزا غلام احمد صاحب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۹۵ پر لکھتے ہیں:

میرا دعوی یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالی کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔

عاشق احمد مدنی:

ہم لوگوں کا تو یہ مذہب ہے کہ وہی مسیح عیسی بن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی تھی آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہوگا۔

خادم کرشن قادیانی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ہندوستان کا سفر کیا اور نیپال ہوتے ہوئے آخر تبت پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقہ کے وقت میں سکونت پذیر ہوئے تھے ان کو ہدایت کی اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلّہ خان یار میں مدفون ہوئے اور عوام کی غلط بیانی سے یوزآسف نبی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ (راز حقیقت۔ص ۹ کا حاشیہ)

عاشق احمد مدنی:

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۴۰ پر لکھا ہے کہ

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ عنقریب ہے کہ اترے گا تم میں اے مسلمانو! عیسی بیٹا مریم کا۔

خادم کرشن قادیانی:

بعض احادیث میں عیسی بن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اسکا نزول آسمان سے ہوگا (حمامۃ البشری مترجم ص ۷۷)

درحدیث لفظ ازآسمان نیست (انجام آتھم۔ص ۱۲۹)

عاشق احمد مدنی:

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸، منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۶ اور حجج الکرامۃ کے صفحہ ۴۲۳ پر لکھا ہے:

قال ابن عباس قال رسو ل الله ﷺ فعند ذلك ينزل ا خى عيسى بن مر يم من السماء على جبل افيق اما ما ها د يا حكما عادلا عليه برفس له مر بوع الخلق اسلت سبطا الشعر بيده حر بة يقتل الد جال فا ذا قتل الدجا ل تضع الحر ب او زارها

خادم کرشن قادیانی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنز العمال نے یہ حدیث ابن عساکر سے لی ہے اور خود صاحب کنز العمال نے دیباچہ میں ابن عساکر کی حدیث کے متعلق لکھدیا ہے کہ جو حدیث بھی ان چاروں (عقیلی، ابن عدی، خطیب اور ابن عساکر) کی طرف منسوب ہوگی وہ ضعیف ہوگی۔ پس یہ حدیث بقول صاحب کنز العمال ضعیف ہے اور قابل حجت نہیں اور نیز اس کی سند بھی نہیں۔ (ریویو اکتوبر ۱۹۲۳ء ص ۱۳، ۱۴)

عجالہ نافعہ صفحہ ۷ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عساکر طبقہ رابعہ سے ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ اکتوبر ۱۹۲۳ء ص ۱۵، ۱۶)

عاشق احمد مدنی:

۱۔ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ گولڑ ویہ صفحہ ۱۳۵ کے حاشیہ پر حدیث کی ایسی کتابوں کے نام درج کئے ہیں اور ان کی روایتوں سے استدلال کیا ہے جن کو عجالہ نافعہ کے صفحہ ۷ اور اسی رسالہ ریویو کے صفحہ ۱۶ پر طبقہ رابعہ میں شمار کیا گیا مثلاً ابن جریر ابوالشیخ، بغوی، ابن...عبد بن حمید، اور عبدالرزاق۔

۲۔ حدیث کی کتاب، تاریخ ابن عساکر، کے حوالے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تحفہ گولڑ ویہ صفحہ ۱۴۹ کے حاشیہ اور مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۵۴ پر دیئے ہیں اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ سند کسی روایت کی نہیں دی۔

۳۔ مرزا غلام احمد قادیانی، حمامۃ البشری، صفحہ ۸۸۔۸۹ پر لکھتے ہیں:

و فی حد یث ابن عباس قال سمعت رسو ل الله ﷺ یقول ینزل اخی عیسی بن مر یم علی جبل افیق اما ما هادیا حکماعادلا بیده حر بة لقتل الد جال وتضع الحر ب او زا ر ها

(حمامۃ البشری۔ ص ۸۸)۔

روی ابن عباس قا ل قا ل رسو ل الله ینزل ا خی عیسی ابن مر یم علی جبل افیق اماما هادیا حکما عا دلا بیده حر بة یقتل به الد جال۔ (حمامۃ البشری۔ ص ۸۹)

نوٹ: اب دیکھئے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب حمامۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البشری کے صفحہ ۸۸۔۸۹ پر الفاظ من السماء نہیں ہیں۔

یہ ہے مرزا صاحب قادیانی کی ایمان داری۔

خود مرزا صاحب قادیانی اس روایت کو (جو کنز العمال میں ابن عساکر سے نقل کی گئی ہے) درج کرتے ہیں اور لفظ مخالف، من السماء، نقل نہیں کرتے تاکہ کتاب حمامۃ البشری میں جو دعوی کیا ہے کہ کسی حدیث میں سماء کا لفظ نہیں آیا اس کی تکذیب نہ ہو جائے۔ یہ ہے ہمارے مسیحا کی سچائی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۲۵ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۷ ص ۶ و ۱۲)

کافر گروہوں کے دو زبردست سرگروہ

سوامی دیانند اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں

لاہوری احمدی اخبار پیغام صلح ۲۲۔۲۵ فروری ۱۹۲۵ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے

کافر سازوں کے دو زبردست گروہ: علماء اسلام اور علماء نصرانیت

اس مضمون میں بزور قلم ثابت کیا ہے کہ علماء اسلام لوگوں کو کافر بناتے ہیں چنانچہ پیغام صلح کے الفاظ یہ ہیں:

باوجود ان تمام خونی مناظر کے مسلمانوں میں ایک خاص طبقہ ہے جس کو علماء اسلام کے نام سے دنیایاد کرتی ہے یہ فرقہ جس کا مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل سے کم نہیں اور جس کی سیاہی کا ایک ایک قطرہ شہیدوں کے خون سے زیادہ قیمت رکھتا ہے اور جن کی صحبت میں ایک لمحہ گذارنا ایک سال کی عبادت سے زیادہ مفید اور بابرکت ہے جو قرآن حکیم کی ایک ایک زبر اور زیر اور ضمہ اور جزم میں اپنا گھر بنائے ہوئے ہے اور جن کے حلقوم عین اور قاف کے تلفظ میں خشک ہو جاتے ہیں اور جن کو معارف و دقائق قرآن کے حل کرنے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ید طولی حاصل ہے اور جن کو خدا معلوم کیا کیا کچھ نہیں آتا اور جاتا اس دنیا میں خدا کی رحمت وہدایت کے شمع بردار مقرر کیئے گئے تھے اور ان کو حکم تھا کہ مسلمانوں کو حبل اللہ کے ذریعہ نہایت مضبوطی سے باندھے رکھنا اور کسی ایک کو بھی علیحدہ نہ ہونے دینا، مروت ومحبت مودت واخوت اور تمام ان الفاظ سے جو ت کے ساتھ ختم ہوتے ہیں (مگر جن کے معنی بھی ان چار الفاظ سے ملتے ہوں) ان اسلامی موتیوں کو ایک ہی رشتہ میں پروئے رکھنا کیونکہ ایک مسلمان کا کم ہو جانا اس عظیم الشان عمارت میں جس کی بنیاد خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین کے تقدس مآب ہاتھوں سے رکھی گئی اور کی دیواریں بلند کرنے میں خود اس عظیم الشان انسان اور اس کے جاں نثار احباب کے خون نے سیمنٹ اور چونے کا کام دیا نقص واقعہ کا خطرہ ہے اور جب نقب زن چوری کے لئے آئے گا تو اسکو سیندھ لگانے میں آسانی ہوگی کیونکہ ایک اینٹ کے نکل جانے سے اس کا کام آسان ہو جائے گا اور وہ دوسری اینٹوں کو اپنے اوزار سے جلد علیحدہ کر سکے گا مگر واہ رے طبقہ علماء عمارت کی بنیادوں میں خود ڈائنا میٹ بھر دیا اور نقب زن کو ہاتھ بھی ہلانے کی تکلیف نہ دی۔

(پیغام صلح لاہور۔مورخہ ۲۲۔۲۵ فروری ۱۹۲۵ء ص ۲)

شیخ الاسلام امرتسری لکھتے ہیں: ہم سے پوچھو تو ہم بھی ایسے کافر گر لوگوں کو اور ان کی کافر گری صنعت کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور نہایت کراہت سے سنتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کرے۔مگر پیغام صلح کو دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آیا لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہ آیا۔ ہماری تحقیق میں کافر گروں کے سرگروہ جیسے ہمارے دوہیرو (سوامی جی اور مرزا جی) ہیں ایسا کوئی نہیں ہم اپنی عادت کے موافق بے دلیل دعوی کرنا بھی کفر نہیں تو قریب کفر جانتے ہیں۔ پس ناظرین سنیں آریوں کے گرو سوامی دیانند لکھتے ہیں۔

جو ویدوں کو نہیں مانتا وہ دہریہ (سخت ترین کافر) ہے (ستیارتھ پرکاش باب ۱۰)

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں جو مجھے مسیح موعود نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ شریفہ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا، دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے اگر غور کیا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۷۹)

اسی کتاب کے دوسرے مقام پر قادیانی کافر گر نے صاف لفظوں میں فیصلہ کر دکھایا ہے کوئی نہ مانے تو اس کا اختیار ہے مگر حضرت قادیانی نے تو اس کے صاف کرنے میں کسر نہیں رکھی۔ صاف صاف بلکہ صاف ترین الفاظ میں ارشاد ہے:

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۶۲)

مطلب صاف ہے کہ وہ پکا کافر ہے۔

احمدی دوستو! بتاؤ ساری دنیا کے مسلمان جوان بڑے حضرت کو نہیں مانتے (باستثناء افغانستان، اسلئے کہ وہ ڈنڈا چلاتا ہے) سب کافر ہیں یا نہیں؟ تاویل بلکہ تحریف کا دروازہ تو خود حضرت صاحب نے کھول رکھا ہے جن کی اصطلاح میں شہر دمشق سے مراد قصبہ قادیان ہے وہ تاویل کیوں نہ کریں گے مگر دنیا میں اردو زبان سمجھنے والے بہت ہیں جو ان حوالہ جات کے صحیح معنی سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی کے منکر کو کافر کہتے ہیں

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
ہندوستان میں دھوم ہماری زباں کی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ۱۳ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۹ ص ۲-۳)

مرزا قادیانی اور ایک لڑکی لاہوری

خدا کی شان ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق دلائل نقلیہ عقلیہ کے علاوہ واقعات یومیہ بھی ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کی تردید اور تغلیط کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کافی ہوں۔ چنانچہ آج کل لاہور میں ایک ایسا واقعہ پیدا ہوا ہے کہ مرزا صاحب کے غلط ادعا کی کافی تردید کرتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کہا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ مسیح اگر زندہ ہیں تو آسمان پر زندہ ہیں، تو پائخانہ کہاں پھرتے ہوں گے۔

یہ ایک ایسا مغالطہ انہوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ عموماً ان کے مریدوں کے منہ پر چڑھا ہوا ہے۔ علماء نے اسکے کئی جوابات دیئے مگر آج کل لاہور میں ایک واقعہ ایسا وقوع پذیر ہے کہ مرزا صاحب کے اس دعویٰ کی کافی تردید کرتا ہے وہ یہ ہے کہ

ایک لڑکی جسکے والد کا نام نانک بخش (مسلمان) محلّہ چابک سواراں میں رہتا ہے۔ وہ لڑکی جوان بالغہ ہے۔ روزانہ غذا کھاتی ہے مگر پائخانہ اسے گیارہ مہینوں سے نہیں آیا۔ بہت سے علاج بھی کرا چکے ہیں حتیٰ کہ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کا علاج بھی کرایا گیا ہے، مگر پائخانہ نہیں آیا۔

اب سوال یہ ہے کہ اس لڑکی کا پائخانہ کہاں جاتا ہے؟ جب تک مرزائی امت اس واقعہ کا جواب نہ دے اسکا حق نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے پائخانہ کی تلاش میں وقت ضائع کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۹ ص ۳)

مجدد الف ثانی اور مرزا غلام احمد قادیانی

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰، کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۹۹۔۱۰۰ کتاب ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۵۶ پر یوں درج ہیں:

> ایک اور نادانی (ان مخالفوں کی) یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے بلکہ جس نبوت کا دعویٰ کرنا قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعویٰ نہیں کیا گیا۔ صرف یہ دعویٰ ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ایک پہلو سے میں آنحضرت ﷺ کے فیوض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالی سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد کو مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

اقول: مکتوبات امام ربانی دفتر دوم حصہ ہفتم مطبوعہ ۱۳۳۲ھ مطبع روز بازار امرتسر مکتوب ۵۱ صفحہ ۲ پر لکھا ہے۔

بداں اے برادر محبّ کہ بہ تحقیق کلام حق سبحانہ وتعالی با بشر گاہے رو برو بود و ایں نوع از کلام مر آحاد انبیاء است و گاہے ایں نعمت عظمی بعضے را از کمّل متابعان ایشاں نیز بہ تبعیت و وراثت میسر گردد و ایں قسم از کلام با یکے از ایشان ہرگاہ بکثرت واقع گردد آنکس محدث نامیدہ مے شود چنانچہ امیر المومنین عمرؓ

نوٹ: مرزا غلام احمد صاحب کی نسبت ایک دفعہ اہل حدیث امرتسر میں لکھا گیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی، فن روایت میں معتبر نہیں۔ اس پر مرزائی پریس بہت خفا ہوا تھا۔ اب وہ خفا ہونے والے لوگ مرزا غلام احمد صاحب کی راست گوئی ملاحظہ کریں۔ آپ بحوالہ مجدد صاحب لکھتے ہیں: وہ نبی کہلاتا ہے،

حالانکہ اصل عبارت میں ہے: آنکس محدث نامیدہ مے شود،

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے (چنانچہ امیر المومنین عمرؓ) نقل نہیں کئے کیونکہ مجدد صاحب کی یہ تمثیل بتا رہی ہے کہ ان کی مراد نبوت نہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مراد نبوت ہے: ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۹ ص ۳)

برادرانہ مکاتبت

میرے ایک پھوپھی زاد بھائی کلکتہ میں چمڑہ کی تجارت کرتے ہیں۔ کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدت سے مرزائی مذہب قادیانی میں شامل ہو گئے ہیں۔ میں نے اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے ان سے قادیانی مشن کے متعلق خط وکتابت جاری رکھی ہوئی ہے۔ مگر تاحال وہ اپنی ضد سے باز نہیں آئے، حتی کہ اب کی دفعہ انھوں نے قادیان کے سالانہ جلسہ پر آنے کیلئے مجھ کو ایک خط میں مرزائیت کی دعوت دیتے ہوئے لکھا تھا جس کا اقتباس ناظرین اہل حدیث کی دل چسپی کے لئے درج ذیل ہے۔

میں ۲۱ دسمبر کو کلکتہ سے روانہ ہو کر ۲۷ دسمبر کو قادیان دارالامان پہنچ جاؤں گا۔ آپ بھی تاریخ مقررہ پر قادیان آویں یہاں کی فضا کا مطالعہ کریں اور اپنے شبہات کو دور کریں۔ لوگ دور دراز سے حضرت مسیح کے خلیفہ کے سلسلہ کا نظارہ دیکھنے کو آتے ہیں، آپ قریب رہ کر کیوں محروم ہو۔ جواب ملاقات کی صورت میں ہو تو خوب ہے۔ دوست محمد احمدی

جواب میں مندرجہ ذیل خط لکھا گیا:

میں چونکہ خلیفہ قادیان کے والد بزرگوار مرزا صاحب کی تالیفات سے بہت سے نظارے دیکھ لئے اس لئے مجھ کو آپ کے دارالامان میں آنے کی ضرورت باقی نہیں ہے۔ اعتبار نہ ہو تو سن لو

۱۔ میرے وقت کی فتح آنخضرتﷺ کی فتح سے اعظم اور کبرا اور اظہر ہے۔
(سیرۃ الابدال۔ص ۱۹۳)

۲۔ آنخضرتﷺ کے لئے صرف چاند کو کسوف ہوا (شق القمر) میرے لئے چاند اور سورج دونوں کو (قصیدہ اعجازیہ۔ص ۷۱)

۳۔ کربلا ایست سیر ہر آنم۔ صد حسین است درگریبانم (نزول المسیح۔ص ۹۹)

۴۔ آنچہ داد ند ہر نبی را جام۔ داد آن جام را مرا بہ تمام۔ (ص ۹۹ نزول المسیح)

۵۔ لوگ آنخضرتﷺ کی حدیثیں زید اور عمرو سے ڈھونڈتے ہیں میں بلا انتظار آپ کے منہ سے سنتا ہوں۔ (دافع الوساوس۔ص ۲۵)

۶۔ میں نے کئی دفعہ آنخضرتﷺ کو اس عالم بیداری میں دیکھا، باتیں کیں، سوال پوچھے۔ (جنگ مقدس۔ص ۱۲۹)

۷۔ ایک دن میں رات کی نماز کے فرض اور سنتیں ادا کر چکا تھا۔ جاگ رہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔نہ نیند میں تھا، نہ غنودگی میں، بیدار تھا۔اس حالت میں میں دروازہ پر دستک کی آواز سنی۔ جب میں نے اس کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ دستک دینے والے جلدی جلدی میری طرف آرہے ہیں۔ جب وہ قریب آگئے تو میں نے پہچان لیا کہ پنج تن پاک ہیں۔یعنی حضرت علی مع دونوں بیٹوں کے اور رسول اللہ ﷺ کے ۔ (دافع الوساوس۔ص ۵۴۹)

۸۔حضرت عیسیٰ کی والدہ اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگایا کرتی تھی۔ (ایام الصلح۔ص ۶۵)

۹۔یوسف (نجار) کی ایک بیوی موجود تھی اور شریعت موسوی میں ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی جائز نہ تھی لیکن قوم کے بزرگ مجبور ہوئے کہ عین حمل میں مریم کا نکاح یوسف سے کر دیں اور بعد اس نکاح کے جتنی اولاد مریم کی یوسف سے ہوئی وہ حضرت عیسیٰ کے سگے بھائی اور بہن تھے۔

(خلاصہ مضمون کشتی نوح۔ص ۱۶)

نوٹ: حوالہ ۸ و ۹ کو پڑھتے ہوئے سورہ مریم پارہ ۱۶ نکال لیویں

اور بھی اس قسم کی بلکہ ان سے بھی بڑھ چڑھ کر مرزا جی کی لن ترانیاں ہیں جو بخوف طوالت نظر انداز کر دی گئی ہیں۔اس قسم کے نظارے آپ کو اور مسیح کے حواریوں کو مبارک ہوں، میں ان سے باز آیا

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

اس خط میں مذکور سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا تھا کہ خلیفہ جی حوالہ جات مذکورہ بالا کو جلسہ عام میں پڑھ کر سنا دیں، مگر چند روز بعد جواب ملا کہ:

تمہارے اعتراضات تعصب پر مبنی ہیں، کلکتہ جا کر جواب لکھوں گا۔

امید ہے قادیانی الفضل اور لاہوری پیغام صلح ان حوالجات پر کماحقہ روشنی ڈالیں گے۔

مرزا جی کے مریدو! تم ایسے شخص کو مسیح موعود تسلیم کر رہے ہو جو معاذ اللہ، رسول اکرم ﷺ پر اپنی فضیلت ظاہر کر رہا ہے جو حضرت مریم جیسی پاک عورت کو جسکی پاک دامنی کی قرآن کریم گواہی دے رہا ہے نعوذ باللہ زانیہ ثابت کر رہا ہے جسکو سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسین کو اپنے گریبان میں ڈالنے کا دعویٰ ہے مگر و الله یعصمیك من الناس کا خداوندی وعدہ ہوتے ہوئے حج کو نہیں جاسکا۔

مرزا جی کو مجدد ماننے والے پیغامیو! تم نے اپنے سالانہ جلسہ پر (ازالہ کفر) کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں مرزا جی کو بایزید بسطامی جیسے بزرگوں کے زمرہ میں شامل کرنیکی کوشش کی ہے۔ مگر یاد رکھو

بت کریں آرزو خدائی کی شان ہے تیری کبریائی کی

ان لوگوں نے تو شریعت کے نام پر اپنی جانیں قربان کردیں مگر آپ کے مسیح نے گورداسپور کے حاکم سے ڈر کر اپنا الہام شائع کرنا بند کر دیا تھا۔

از چنیوٹ: مرسلہ: الٰہی بخش خریدار اخبار اہل حدیث ۶۰۵۵۔
بقلم خود محمد اسماعیل تاجر کتب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۲۰ ص ۹)

انعام المنعم فی تفسیر آیت وآخرین منهم لمّا یلحقوا بهم

بہائی، مہدوی اور مرزائی کی گفتگو

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

بہائی

آنحضرت ﷺ اہل ایران کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ:

جس طرح سلمان فارسی نے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے میں پیش قدمی اور سبقت کی ہے اسی طرح حضرت موعود کے ظہور فرمانے کے وقت بھی ایران کے باشندے ان پر ایمان لانے میں دوسری سب اقوام اور امتوں سے پہلے پیش قدمی کے ساتھ سبقت کریں گے (المعیار الصحیح ص ۱۳۷)

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ خاتم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاولیاء حضرت عیسیٰ ہیں اور وہ عجم (ایران) کے ملک سے ظاہر ہوگا اور حضرت مہدی، نبی اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ظہور فرمائیں گے اور اس بنا پر (کہ وہ آنحضرت ﷺ کی اولاد میں سے ہیں) وہ عرب (اور بنی ہاشم کی نسل میں سے) ہیں۔(المعیار الصحیح۔ص ۱۳۸)

مہدوی

سید محمد جونپوری نے سورہ جمعہ کی آیت و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کو خاص اپنے فرقہ مہدویہ پر حمل کیا ہے (ہدیہ مہدویہ۔ص ۱۱۲)

مرزائی

جب ہم قرآن مجید کی طرف توجہ کرتے ہیں و آخرین منھم کے نیچے یہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ یہ مسیح موعود کی جماعت سے مراد ہے۔
پس اگر ان احادیث قرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر کے ساتھ ملایا جائے تو یہ بات بہ بداہت ثابت ہوتی ہے کہ آنے والا مسیح موعود فارسی الاصل ہوگا۔

(حیات النبی۔ص ۵ حصہ اول)

احادیث میں ایک فارسی الاصل مصلح کے مبعوث ہونے کی خبر تھی اور وہ مسیح موعود ہونے والا تھا۔ (حیات النبی حصہ اول ص ٦)۔

اقول:

آیت قرآنی: سورہ جمعہ میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے:

اللہ وہ ہے جس نے مبعوث کیا ان پڑھوں میں سے ایک نبی ان میں سے جو ان پر اللہ کی آیتوں کو پڑھتا ہے اور ان کو (اثر صحبت سے) پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ اور تحقیق وہ لوگ اس سے پہلے ظاہر گمراہی میں تھے (و آخرین منھم لما یلحقوا بھم) اور دوسرے لوگوں کو بھی جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے اللہ فضل دیتا ہے اس کو جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث نبویہ

صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۷۲۷۔ تفسیر ابن جریر جلد ۲۸ صفحہ ۵۸ پر لکھا ہے:

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ پر سورہ جمعہ کی یہ آیت اتاری گئی و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم۔ میں نے کہا یا حضرت وہ لوگ کون ہیں جو ابھی ہم کو نہیں ملے۔ حضرت ﷺ نے اس کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ میں نے تین بار پوچھا اور ہم میں سلمان فارسی تھے۔ حضرت ﷺ نے سلمان پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا

لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال (او رجل) من ھؤلاء۔ اگر ایمان ثریا کے نزدیک ہوتا تو اس کو بہت سے مرد یا ایک مرد فارسیوں میں سے پالیتے۔

صحیح مسلم جلد۲ صفحہ ۳۱۲ پر لکھا ہے:

عن ابی ھریرة قال کنا جلوساً عند النبی ﷺ اذا نزلت علیه سورة الجمعة فلما قرأ (و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم) قال من ھؤلاء یا رسول الله ﷺ فلم یراجعه النبی ﷺ حتی سالہ مرة او مرتین او ثلاثاً قال و فینا سلمان الفارسی قال فوضع النبی ﷺ یده علی سلمان ثم قال لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال من ھؤلاء۔

یعنی آنحضرت ﷺ سلمان فارسی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ لوگ اس آیت سے مراد ہیں۔

سنن ترمذی جلد ثانی کتاب التفسیر صفحہ ۲۰۷ پر لکھا ہے:

عن ابی ھریرة قال کنا عند رسول الله ﷺ حین انزلت سورة الجمعة فتلاھا فلما بلغ و آخرین منھم لما یلحقوا بھم قال له رجل یا رسول الله من ھو لاء الذین لم یلحقوا منا فلم یکلمه قال و سلمان فینا قال فوضع یده علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمان و قال و الذی نفسی بیده لو کان الا یمان با لثر یا لتنا و له رجال من ھؤلاء ۔ یعنی سلمان اور اس کے ملک ایران والے ایسے ذہین ہیں کہ دین اگر آسمان پر بھی جا پہنچا ہوتا تو یہ اسے لے آتے۔

تفسیر درمنثور جلد ۶ صفحہ ۲۱۵ پر لکھا ہے:

سعید بن منصور و بخاری و مسلم و ترمذی و نسائی و ابن جریر و ابن المنذر و ابونعیم و بیہقی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ پس آپ نے اسے پڑھا۔ جب آپ آیت وآخرین منھم لمایلحقوا بھم پر پہنچے تو ایک آدمی نے آپ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں جو ہمارے ساتھ نہیں ملے ہیں۔، پس آپ نے اپنا دست مبارک سلمان فارسیؓ کے سر پر رکھا اور فرمایا: مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو اس کو فارس میں سے کتنے لوگ پا لیتے۔

آیت و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم، اور حدیث

لو کان الا یمان عند الثر یا لنا له رجال من ھؤلاء

میں اہل فارس کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی ہے۔ اس آیت اور اس حدیث سے یہ مطلب ہرگز نہیں نکلتا کہ مسیح موعود فارسی الاصل ہوگا اور اہل عجم میں سے پیدا ہوگا۔ حضرت ﷺ اور صحابہ نے کہیں نہیں فرمایا کہ مسیح، قاتل دجال اہل فارس میں سے ہوگا۔

مرزا حسین علی بہاء اللہ کی نسبت ہم نہایت وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اپنے دعویٰ مسیحیت میں سچے نہ تھے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے لکھ دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان کی طرف جسم عنصری کے ساتھ اٹھائے گئے تھے اور آپ آسمان میں زندہ ہیں۔ (فتوحات مکیہ ج ۳)

حضرت امام مہدی کے زمانہ میں حضرت مسیح نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ (فتوحات مکیہ۔ ج ۳)۔

مرزا غلام احمد کی نسبت شیخ یعقوب علی تراب اڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ فارسی الاصل ہیں اور یہ کہ آپ حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے ہیں

(حیات النبی۔ ج ا ص ۹)۔

میں کہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد، فارسی الاصل ہرگز نہ تھے اور نہ ہی حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے تھے بلکہ آپ مغلوں میں سے تھے اور خاندان مغلیہ سے تعلق رکھتے تھے

حیات النبی جلد ا صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے:

آپ مغلوں کی مشہور قوم برلاس کی یادگار ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی متعدد کتب میں اس کا متعدد مرتبہ ذکر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں (اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم برلاس ہے۔ کتاب البریہ۔ ص ۱۳۴) اور یہ برلاس ایک مشہور اور معزز قوم مغل کی ہے جس میں تیمور جیسے نامور فاتح اور صاحب ہمت و استقلال کشور کشا گذرے ہیں۔ اس قوم کا مورث اعلیٰ قراچار نامی تھا۔

سر لیپل گریفن نے تاریخ رؤساء پنجاب میں لکھا ہے:

شہنشاہ بابر کے عہد حکومت کے آخری سال یعنی ۱۵۳۰ء میں ایک مغل مسمی ہادی بیگ باشندہ سمرقند اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا تھا۔

(حیات النبی۔ ج ا ص ۱۷)

برلاس ایک مشہور قوم مغل ہے جس میں تیمور جیسے نامور فاتح اور عالی انسان گذرے ہیں چھٹی صدی ہجری کے قریب قراچار نامی اس قوم کا مورث اعلیٰ تھا (براہین احمدیہ طبع ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور۔ ص ۵۴)

مرزا قادیانی مرزا ہادی بیگ مغل کی اولاد میں سے تھے۔ اور مرزا ہادی حاجی برلاس کے لڑکے تھے حاس جی برلاس کے باپ کا نام برقال بن قراچار تھا۔ اس حساب سے بھی مرزا صاحب کا خاندان مغلیہ معلوم ہوتا ہے (لہذا دعوی ترابی مثل تراب)

ابن عساکر میں ابو ہریرہؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نوح کے تین بیٹے تھے سام حام یافث۔ سام کی اولاد عرب فارس روم ہیں یافث کی اولاد یاجوج ماجوج ترک اور صقالی لوگ ہیں اور حام کی اولاد بربری قبطی اور سوڈانی ہیں۔ (کنز العمال۔ ج ۶ ص ۱۲۹)۔

حاکم نے اپنی تاریخ میں ابن عمرؓ کی روایت سے کہا ہے کہ اہل فارس حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں سے ہیں (یعنی بنی اسرائیل ہیں)۔ (کنز العمال۔ ج ۶ ص ۲۱۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے دو بیٹے تھے حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل۔ حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے اور حضرت اسماعیل کی اولاد بنی اسماعیل کہلاتی ہے بنی اسرائیل ہوں یا بنی اسماعیل، ان ہر دو قوموں کے جد حضرت ابراہیم ہیں اور حضرت ابراہیم حضرت نوح کے بیٹے سام کی اولاد ہیں۔

(تاریخ الاسلام باب اول فصل دوم ص ۱۰)

احمدیہ جنتری ۱۳۳۹ھ صفحہ ۲ پر (براہین احمدیہ کتاب البریہ تاریخ فرشتہ اور تاریخ ہند کے عمیق مطالعہ کے بعد) لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا شجرہ نسب یوں تھا:

مرزا غلام احمد بن غلام مرتضیٰ بن عطا محمد بن گل محمد بن ہادی بیگ بن حاجی برلاس بن برقال بن قراچار بن بورنجیر قان بن النقوا بن جوثیہ بہادا بن یلہ دوز خان بن تیمور تاش بن قیان بن ایلخان بن تنگیز خان بن آغوز خان بن قرا خان بن مغل خان بن البخا خان بن کیوک خان بن مالاپ باثولی بن البخا خان بن ترک بن یافث بن حضرت نوح۔ (اڈیٹر: اس جنتری کے ص ۳ پر لکھا ہے کہ مرزا ساھب سمرقندی الاصل ہیں برلاس مشہور قوم مغل کے مورث اعلی مرزا ھادی بیگ نے دسویں صدی ہجری کے قریب خراسان سے نکل کر پنجاب کی راہ لی) (اور اوپر نسب نامہ میں درمیان میں کئی نام رہ گئے ہیں۔)

اگر مرزا نبی اسماعیل یا بنی اسرائیل (یعنی فارسی الاصل ہونے کے سبب اولاد اسحاق) میں سے ہوتے تو ابراہیم کے ذریعہ ان کا نسب سام بن نوح تک پہنچتا مگر آپ کا نسب قراچار اور مغل خان کے ذریعہ ترک بن یافث بن نوح تک پہنچتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب فارسی الاصل نہ تھے اور نہ حضرت ابراہیم کی اولاد سے تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔اپریل ۱۹۲۵ء جلد ۲۲ نمبر ۲۲۔ص ۲۔۴)

قادیانی تبلیغی رپورٹوں کی حقیقت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج تک تو ہم قیاسی اور استدلالی طور پر جانتے تھے کہ بحکم قرآن شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتبینوا قادیانی رپورٹیں قابل اعتبار نہیں ہیں، مگر آج کل جو ہم کو علم ہوا ہے وہ رویت سے ہے اس لئے اس علم کو پہلے استدلال علم پر فوقیت ہے۔

چند روز کا عرصہ ہوا جب ہم (میں، مولانا سیالکوٹی اور دو تین قادیانی مبلغ مولوی اللہ دتا جالندھری اور عبدالرحیم نیر وغیرہ) قصور سے سوار ہوئے تو سٹیشن ہی پر مولانا سیالکوٹی اور مولوی غلام رسول مرزائی مبلغ سے بطور تفریح کچھ باتیں ہوئیں جن میں مدار گفتگو یہ فقرہ تھا۔ المرء یقیس علی نفسه،

مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے کہا کہ قیاس کا صلہ علی صحیح نہیں۔

اتنے میں مولوی اللہ دتہ نے لغت کی ایک کتاب سے دکھایا کہ قیاس کا صلہ ب بھی ہے اور علی بھی۔

مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے کہا، یہ کتاب مستند نہیں۔

اسی اثنا میں کسی گفتگو میں اللہ دتا نے ابوجہل (بکسر الجیم) کہہ دیا تو فاضل سیالکوٹی نے اس پر بھی ٹوکا۔ چنانچہ مذکور نے ابوجہل (بفتح الجیم) تسلیم کیا۔ مگر میں نے اس ساری گفتگو میں حصہ نہ لیا جس کی دو وجہیں تھیں:

ایک تو اسٹیشن پر اپنے بیگانوں کا ہجوم تھا جس سے مجھے شماتت ہمسایہ کا خیال تھا۔

دوم میں نہیں چاہتا تھا کہ ناشکرے لوگوں کی لفظی اغلاط پر ان کو اطلاع دی جائے۔ مگر قادیانی مبلغوں نے اپنی کارگزاری دکھانے کو یوں لکھا:

مولوی ثناء اللہ صاحب تو دم بخود ہو گئے۔ (الفضل ۴ جون ۱۹۲۵ء ص ۶)

یہ حال ہے حواریان مسیح قادیانی کا کہ معمولی بات بھی سچ لکھنا نہیں جانتے۔ ہاں یہ بھی نہ کہہ سکے کہ ابوجہل کہہ کر میں نے جہالت کا ثبوت دیا تھا اور مولانا سیالکوٹی کے ٹوکنے پر میں نے تصحیح کی تھی۔ اس لئے میں اپنے احباب کو عموماً اور مولانا سیالکوٹی کو خصوصاً بزور التماس کرتا ہوں کہ کسی ناشکرے گروہ یا شخص کی غلطی نہ بتایا کریں تا کہ ہمیشہ اس کیلئے موجب ذلت بنی رہے۔

ڈیرہ بابا نانک میں قادیانیوں سے مولانا ابراہیم سیالکوٹی کا مباحثہ ہوا۔ سب مسلمان خوش ہوئے۔ اس کے متعلق بھی قادیانی مبلغ مذکور اپنے افسروں کو خوش کرنے کیلئے لکھتا ہے کہ، ہم نے یہ کیا، وہ کیا۔ سیالکوٹی نے دعوی کیا تھا کہ مصدر اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب مشتقات کے معنی میں آتا ہے۔ یہ نہ دکھا سکے۔

ہم حیران ہیں کہ فاضل سیالکوٹی کو اس دعوی کی حاجت کیا تھی کیونکہ مباحثہ اس وقت حدیث یدفن معی فی قبری (یعنی حضرت عیسی میرے (آنحضرت ﷺ کے) ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے) پر تھا جس میں یہ دکھانا تھا کہ قبری سے مراد یہاں مقبرہ ہے، بمعنی مصدر بمعنی ظرف مکان ہے یہی بیان مولانا موصوف نے ہم کو زبانی بتایا تھا چنانچہ انہوں نے دکھا بھی دیا۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اس بحث کو طول دینے کی حاجت ہی کیا۔ قبر بمعنی مقبرہ تو سارے ہی مراد لیتے ہیں ورنہ یہ مثال کیا معنی رکھتی ہے کہ ، زید کی قبر گر گئی، عمر کی قبر پر گنبد بنا، وغیرہ۔ کیا قبر جو مصدر ہے ان مثالوں میں قبر کے معنی مصدری ہیں؟ نہیں بلکہ عرف عام میں قبر سے مراد ہی ظرف مکان ہے یعنی جائے دفن، نہ دفن کرنا۔ لیکن مرزائی مبلغ اپنی صداقت کا ثبوت دینے کو لکھتا ہے کہ:

> قبر بمعنی مقبرہ کے لئے لغت کا حوالہ طلب کیا گیا تو مولوی ابراہیم نے کوئی جواب نہ دیا۔ (الفضل قادیان ۔۴ جون ۱۹۲۵ء)

ناظرین! قادیانی امت کی کارگزاری کی رپورٹیں اسی قسم کی ہوتی ہیں۔

مولوی ظفر علی خان کو سنگسار:

لاہوری مرزائی اخبار پیغام صلح پوچھتا ہے کہ:

> چونکہ حزب الاحناف نے مولوی ظفر علی خان مالک اخبار زمین دار پر فتوی کفر لگایا ہے جس کی وجہ سے وہ مرتد ہوئے ہیں۔ الہذا ان کی سزا سنگسار ہے۔ پس وہ کب سنگسار ہوں گے۔

جواب: یہ ہے کہ جب وہ کابل میں جائیں اور وہاں کی شرعی عدالت فتوی ہذا کو صحیح قرار دے تو سنگسار ہو سکتے ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ لاہوری جماعت کے امیر مولوی ظفر علی خان کابل پہنچا آئیں مگر:

پہنچ کر کے وہیں کے نہ ہو رہنا
کوئی جا کر کے کہدو نامہ بر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح کی غلط بیانی

لاہور کے مباحثہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بدزبانی کا ذکر آنے پر میں نے کہا کہ انہوں نے صاف لکھا ہے:

او بدذات فرقہ مولویاں ۔(انجام آتھم ۔ص ۲۱)

اس پر لاہوری پیغام مرزا صاحب کی اس شیریں کلامی کا ثبوت دیتا ہے:

لاہور میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ناظم مدرسۃ العلوم دیوبند نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

یہ مولوی اور پیر کلی طور پر یہود ہیں ۔ انسان کی شکل میں شیطان ہیں ۔

یہ لکھ کر پیغام صلح کہتا ہے:

اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں کہ ان شیطان سیرت مولویوں کو بدذات فرقہ نہ کہا جائے تو کیا کہا جاوے ۔ (پیغام صلح ۳ جون ۱۹۲۵ء)

اس کا جواب تو ہم اس وقت دیں گے جب ہم معلوم کرلیں گے کہ واقعہ بھی ایسا ہی ہوا ہے جیسا پیغام نے لکھا ہے ۔ ہاں اس سے پہلے ہم بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ:

جسکا ایک جھوٹ ثابت ہو جائے اسکا کسی بات میں اعتبار نہیں (چشمہ معرفت)

چونکہ مولوی حبیب الرحمان صاحب ناظم مدرسہ دیوبند لاہور تشریف نہیں لائے تھے نہ کسی جلسہ میں شریک ہوئے تو حسب فتویٰ مرزا صاحب:

اڈیٹر پیغام کے اس جھوٹ کی وجہ سے ہم آئندہ کو اسے غیر معتبر سمجھیں یا کیا ۔

چودھویں صدی کے مولوی

قادیانی اخبار الفضل نے یہ عنوان (چودھویں صدی کے مولوی) مقرر کر کے اس کے ماتحت مولویوں کی سچی جھوٹی کیفیت لکھتا ہے ۔ اسلئے ہم اس سے دریافت کرتے ہیں کہ اس عنوان کے تحت مولوی محمد احسن امروہی ، اور مولوی محمد علی لاہوری وغیرہ کا ذکر بھی ہوگا یا نہیں جنہوں نے خاندان نبوت قادیانیہ کو یہ اور وہ کیا ۔ امید ہے اس کا جواب ہاں میں ہوگا ۔ اور اس کی مرضی سے حسب ضرورت اہل حدیث میں اس کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۲۶ ذی قعد ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۳۳ س ۲۔۳)

مباحثہ مرزائیاں

ہمارے گاؤں چک ۹۱ شمالی ضلع سرگودھا میں مرزائیوں نے ہمیں دق کیا ہم نے سنا کہ مولانا ثناء اللہ سرگودھا تشریف لائے ہیں ہم بغرض استمداد حاضر ہوئے۔ آپ نے از راہ مہربانی مولوی محمد امین صاحب کو ہمارے ساتھ بھیجا۔ مولوی صاحب موصوف نے وعظ اور مرزائی مولوی غلام احمد سے خوب مباحثہ کیا۔ ہم لوگوں کو اس مباحثہ سے بہت فائدہ ہوا۔

چوہدری روشن دین نمبر دار۔ اللہ دیا قریشی چودھری اللہ دین وغیرہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۲۶ ذی قعد ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۳۳ ص ۱۳)

قادیان میں دروغ بافی

کون ہے نادان؟

اڈیٹر اہل حدیث یا مرزا قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری تحقیق یہ ہے کہ ولایت میں کوئی مشن کتنی ہی تیز چلنے والی ہو، اتنا کپڑا نہیں بن سکتی جتنا قادیانی مشین میں دروغ بنا جاتا ہے۔ پرانی مثالیں اس بارہ میں ہم ذکر نہیں کرتے ،تازہ مثال دیتے ہیں۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ عرصہ کئی سال سے قادیان میں ایک جلسہ اسلامیہ ہوا کرتا ہے جس کا مضمون قادیانی عقاید کی اصلاح ہوتا ہے حسب معمول امسال بھی ۶ تا ۸ جون کو ہوا۔ جلسہ مذکورہ کی روداد ہمیشہ قادیانی مرزائی اخباروں میں دروغ بافی کی صنعت میں نکلا کرتی ہے۔ مگر اس دفعہ جو اس روداد میں دروغ بافی کا کمال دکھایا ہے وہ پہلے کبھی نظر نہ آیا تھا۔ مختلف علماء کرام کی تقریروں پر ریویو کرنے کے بعد مجمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رائے کا اظہار یوں کیا ہے :

حاضرین جلسہ کی تعداد بہت کم تھی دوسرے مولوی ثناء اللہ صاحب بھی نہ آئے ۔ان دونوں کمیوں کی وجہ سے ہمیں بھی نقصان ہوا ہے ۔جلسہ کی اس حالت کو دیکھ کر غالباً دیو بندیوں نے کہہ دیا اب ہمارے آنے کی بھی ضرورت نہیں رہی کیونکہ جب کوئی پوچھتا نہیں آمد ورفت کا کرایہ تک وصول نہیں ہوتا تو آنے کا کیا فائدہ ۔

معلوم ہوا ہے اب کے جو تھوڑے بہت لوگ آئے انہیں نہ تو رات کاٹنے کے لئے مناسب جگہ ملی ،نہ پیٹ بھر کے کھانا نصیب ہوا ۔ایک وقت تو یہ نظارہ دیکھا گیا کہ سٹیج کے میز پر کتابوں کی بجائے روٹیاں چنی گئیں ۔پھر چھین جھپٹ کر جو کسی کی قسمت میں تھی ،اس نے حاصل کر لی ۔

(الفضل قادیان ۱۳جون ۱۹۲۵ءص ۷)۔

اس میں شک نہیں کہ ابتداء تاریخ جلسہ اسلامیہ قادیان سے میں کسی جلسہ میں غیر حاضر نہ ہوا ۔اس دفعہ کچھ خانگی ضرورت کی وجہ سے شریک نہ ہو سکا گو اپنی طرف سے میں نے واعظ بھیجے، تاہم مجھے اس عدم شرکت کا بہت افسوس ہے ۔لیکن اس اقتباس میں علماء دیو بند کی طرف جو منسوب کیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے ۔انہوں نے یہ کہا تھا کہ قادیان کو ہم فتح کر چکے ہیں اس لئے اب قادیان میں ہمارے آنے کی ضرورت نہ ہو گی ۔یہ نہیں کہ ہمیں پوچھتا کوئی نہیں ۔وغیرہ

ہاں یوں تو ہر دروغ بے فروغ یعنی بے اصل ہوتا ہے مگر اس دروغ کے لئے ایک فروغ ہوسکتا ہے بلکہ ضرور ہے کہ وہی ہو ۔وہ یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ میرے مرید کتوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹتے اور کھانے پینے کی چیزوں پر لڑتے ہیں (اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن) ممکن ہے اس مسیحی شہادت کی بنا پر مرزائی رپورٹ نویس کو اپنا عکس نظر آیا ہو اور اس نے پنا چہرہ اس آئینہ میں دیکھا ہو ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۴۳ھ ۔جلد ۲۲ نمبر ۳۴ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون ہے نادان؟

اڈیٹر اہل حدیث یا مرزا قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
قرآن مجید میں ایک جگہ فطری علم کا ذکر یوں آیا ہے

بل الا نسا ن علی نفسه بصیرة و لو القی معا ذیره

(انسان اپنے حال کو خوب جانتا ہے چاہے اوپر سے کتنی حجتیں کرے)

مرزائی مذہب کی حقیقت صرف یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی باکمال بزرگ تھے، وحی الٰہی کے مخاطب تھے، مامور من اللہ تھے، نبی یا مجدد تھے، مسیح موعود تھے اور مہدی مسعود۔ دیگر علماء کی طرح قال اقول یعنی محض لفظی علم نہ رکھتے تھے بلکہ تعلیم الٰہی کے متعلم تھے۔ چنانچہ اپنے حق میں ان کا یہ مصرعہ ہے

امّیاں را امید ہی فہم وذکا

یہ سب دعاوی مرزا غلام احمد صاحب کے اپنے الفاظ میں ہیں۔ چنانچہ حضرت موصوف کا ایک ہی شعر اس مضمون بتانے کو کافی ہے:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمتر ز کسے

بلکہ آپ نے اس پر بھی ترقی کی ہے، چنانچہ فرمایا ہے:

آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام

اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دیگر علماء کی طرح لفظی بحثوں میں لاکر کبھی صیغہ شناسی کرانا اور کبھی نحوی ترکیب میں پھنسانا مخالفوں کی طرف سے غیر موزوں اور موافقوں کی جانب سے موجب ہتک ہے

اسی بنا پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے کہ:
ہمارا صدق وکذب جانچنے کیلئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتحان نہیں ہوسکتا۔ (دافع الوساوس۔ص ۲۸۸)

کیسا صاف اور صریح محک (معیار صداقت ہے)۔معلوم ہوتا ہے کہ جناب مرزا صاحب موصوف اپنی حیثیت کو خوب جانتے تھے کہ واقعی لفظی تحقیقات اور مباحثات سے میری حقیقت نہیں کھل سکتی تا وقتیکہ کوئی خاص امتیاز قرب الٰہی کا مجھ میں نہ ہو، وہ یہی ہے کہ میں علم غیب پاکر پیش گوئی کروں اور بالکل مثل فلق الصبح سچی ثابت ہو۔

ناظرین اس بیان مرزا غلام احمد قادیانی کو خوب ذہن نشین کریں اور اصل قصہ سنیں جس پر یہ نوٹ لکھا گیا۔

علم مناظرہ میں ایک قاعدہ لکھا ہے کہ مدعی جب دلیل پیش کر چکے تو مخالف (منکر) کو تین اختیار حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔نقض کرے۔۲۔منع کرے۔۳۔یا معارضہ کرے۔

نقض اور منع تو پیش کردہ دلیل ہی پر اعتراض ہوتے ہیں مگر معارضہ میں اس دلیل کو چھوا نہیں جاتا بلکہ اس کے بالمقابل مدعی کے دعوی کو غلط ثابت کرنے کے لئے دلیل قائم کی جاتی ہے۔ چنانچہ معارضہ کی تعریف یہ ہے:

اقامة الدليل على خلاف ما اقام عليه الخصم

مدعی نے جس دعوی پر دلیل قائم کی ہے اسکے برخلاف دلیل قائم کردینا اور مدعی کی دلیل کو بالکل کچھ نہ کہنا۔

ایسی صورت میں مدعی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی دلیل کو زد سے محفوظ رکھنے کے لئے اس معارضہ والی دلیل کا جواب دے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مخالف نے میری دلیل کا جواب نہیں دیا بلکہ وہ یہ سمجھے کہ معارضہ میں جو دلیل قائم ہوئی ہے درحقیقت میری دلیل ہی کو نقصان پہنچانے کیلئے قائم ہوئی ہے۔

مرزائیوں سے جب کبھی صداقت مرزا پر مباحثہ ہوا، اور انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں صداقت مرزا میں پیش کیں، تو ہم نے بطور معارضہ کے مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئیاں ان کے ابطال دعوی کے لئے پیش کیں۔ کیونکہ ایسا کرنے کا از روئے علم مناظرہ ہمیں اختیار ہے۔ چنانچہ لاہور کے مباحثہ ۳ جون ۱۹۲۵ء کو بھی ہماری طرف سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئی (متعلقہ نکاح) پیش ہوئی۔ جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں مرزائیوں کی وہی حالت ہوئی، جو ہونی چاہیے تھی۔ جس پر ہمیں ہی نہیں ہزاروں کی تعداد میں حاضرین کو بھی رحم آرہا تھا۔

خیر یہ ایک وقتی نظارہ تھا دیکھا اور ختم ہوا۔ لیکن اخبار پیغام صلح لاہور، اس مباحثہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے اور ماشاء اللہ کیا اچھا لکھتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

امرت سری مکذب کی بحث:

بریلوی مولویوں کی اکھاڑہ بندی کے سلسلہ میں لاہور کے اہل حدیثوں نے بھی جماعت احمدیہ کے بالمقابل اکھاڑہ جمایا اور امرتسر کے مولوی ثناء اللہ کو اپنی فضیلت کا ذبہ کی نمائش کے لئے بلایا۔ گذشتہ اتوار اور بدھ کو باغ بیرون موچی دروازہ میں لاہوری جماعت محمودیہ سے اس کی بحث ہوئی اور یہ دیکھنا موجب تعجب نہیں کہ امرتسری معاند نے فریق مقابل کے دلائل کا جواب دینے کی بجائے اپنی عادت مستمرہ کے مطابق ایسی راہ اختیار کی جس سے پبلک کو آسانی کے ساتھ مغالطہ میں ڈالا جا سکتا ہے۔ پیش گوئیوں کو کسی کے صدق وکذب کا معیار قرار دینا ان نادانوں ہی کا کام ہے جو امرتسری مکذب کی طرح علم وفضل کو بغض وتعصب کی قربان گاہ پر نثار کر چکے ہیں۔

(پیغام صلح لاہور ے جون ۱۹۲۵ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت میں ہم کو صرف وہی فقرہ زیر نظر ہے، یعنی پیش گوئیوں کو صدق وکذب کا معیار قرار دینا نادانوں کا کام ہے۔ اس فقرہ کے ساتھ حضرت مرزا صاحب قادیانی کا منصفانہ اعتراف معروض ہے جو اوپر مذکور ہوا کہ:

ہمارا صدق وکذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی ہی معیار ہیں۔ وغیرہ

پس ان دونوں عبارتوں کو سامنے رکھ کر ہم اپنا سوال مندرجہ عنوان ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں کہ: کون نادان ہے؟

اڈیٹر اہل حدیث یا اڈیٹر پیغام، یا مرزا صاحب قادیان۔

اصل یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی میں اور تو کوئی کمال نہ تھا یہی ایک کمال تھا کہ وہ امور غیبیہ کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن امور غیبیہ کی صداقت کا ثبوت دینا سوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ناکے میں سے اونٹ کے گزرنے سے مشکل تر ہے۔ جس کا امت مرزائیہ خصوصاً پیغامی پارٹی کو بھی احساس ہے اس لئے جب کبھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے امور غیبیہ (پیش گوئیوں) کا ذکر آتا ہے تو امت مرزائیہ ایسے بھاگتی ہے کہ کانھم حمر مستنفرہ فرت من قسورۃ ۔ جس پر یہ شعر پڑھنا موزوں ہے:

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

بے انصافانہ روش

لاہوری مباحثہ مذکور میں قادیانی مناظر منشی عمر الدین پر سوال ہوا تھا کہ تم جو کہتے ہو کہ مرزا صاحب قادیانی نے باتباع آنحضرت ﷺ جملہ کمالات محمدیہ حاصل کر لئے تھے، کمالات محمدیہ میں ایک کمال خاتم النبیین بھی ہے۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب کو خاتم النبیین کا وصف بھی حاصل تھا۔

اسکا جواب انہوں نے یہ دیا کہ ہاں مرزا غلام احمد کو خاتم النبیین کا وصف بھی حاصل تھا یہ تقریر ان کی پیغامی پارٹی کے ممبر سن رہے تھے۔ جو پیغامی پارٹی کے نزدیک کفر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس کفر پر تو پیغام صلح نے اظہار نفرت نہ کیا لیکن مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئیوں پر بحث کرنا نادانی قرار دیا۔ پیغامیو!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۱۸ ذی الحج ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۳۶ ص ۱-۲)

معارف نمائی کے متعلق علماء دیوبند کا چیلنج منظور

(خلیفہ قادیان کی طرف سے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ جلسہ اسلامیہ قادیان میں کسی دیوبندی عالم نے جناب مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد قادیانی کے ذکر میں کہا تھا کہ

ہم کو معلوم نہیں کہ وہ معارف قرآنیہ کیا ہیں جو مرزا صاحب قادیانی نے قرآن مجید سے استنباط کئے ہیں۔

انہوں نے لکھا:

مرزا صاحب کے معارف علم کلام جدید لاثانی دلائل نئے انوکھے اچھوتے مسائل کی دھوم تھی غل تھا مگر جب پوچھا گیا کہ وہ معارف کیا ہیں تو جواب ندارد۔ کم سے کم کس قدر معارف قرآنیہ ہونے چاہییں کتنے دلائل اور علوم مختصہ ہوں جن سے انسان مسیح موعود مہدی مسعود ہو سکے (تم احمدی) ان کی صرف فہرست بنا دو تو پھر خدا چاہے ہم (دیو بندی) بتا دیں گے کہ یہ معارف بالکل مسروقہ ہیں۔(الفضل قادیان ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)۔

اس کے جواب میں خلیفہ قادیان (محمود احمد) کا ایک مضمون الفضل قادیان ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں دیو بندیوں کو مخاطب کر کے خلیفہ قادیان نے بہت سی باتیں لکھی ہیں۔ پھر ان کا روئے سخن پھیرنے کو لکھا ہے:

مگر مولوی صاحبان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن کریم میں وہ معارف ہیں جو پہلی کتب میں نہیں ہیں۔ پس حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے پرکھنے کے لئے پہلے ہمیں جدت و کثرت کا معیار قائم کر لینا چاہیے اور اس کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ غیر احمدی علماء مل کر قرآن کریم کے وہ معارف بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی۔

پھر میں ان کے مقابلہ میں کم از کم دوگنے معارف بیان کرونگا جو مسیح موعود نے لکھے ہیں اور ان مولویوں کو تو کیا سوجھنے تھے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے۔

اگر میں کم از کم دوگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بے شک مولوی صاحبان اعتراض کریں۔

طریق فیصلہ یہ ہوگا مولوی صاحبان معارف قرآنیہ کی ایک کتاب ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال تک لکھ کر شائع کریں اور اس کے بعد میں اس پر جرح کروں گا، جس کے لئے مجھے چھ ماہ کی مدت ملے گی۔

اس مدت میں جس قدر باتیں ان کی میرے نزدیک پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں ان کو میں پیش کروں گا۔

اگر ثالث فیصلہ دیں کہ وہ باتیں واقع میں پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں تو اس حصہ کو کاٹ کر صرف وہ حصہ کتاب کا تسلیم کیا جائے گا جس میں ایسے معارف قرآنیہ ہوں جو پہلی کتب میں نہیں پائے جاتے۔

اس کے بعد میں چھ ماہ کے عرصہ میں ایسے معارف قرآنیہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کتب سے یا آپ کے مقرر کردہ اصول کی بنا پر لکھونگا جو پہلے کسی مصنف اسلامی نے نہیں لکھے۔

اور مولوی صاحب کو چھ ماہ کی مدت دی جائے گی کہ وہ اس پر جرح کرلیں اور جس قدر حصہ ان کی جرح کا منصف تسلیم کرلیں اس کو کاٹ کر باقی کتاب کا مقابلہ ان کی کتاب سے کیا جائے گا۔

اور دیکھا جائے گا کہ آیا میرے بیان کردہ معارف قرآنیہ جو حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے نقل کئے گئے ہوں گے اور جو پہلی کسی کتاب میں موجود نہ ہوں گے ان علماء کے ان معارف قرآنیہ سے کم از کم دوگنے ہیں یا نہیں جو انہوں نے قرآن کریم سے ماخوذ کئے ہوں اور وہ پہلی کسی کتاب میں موجود نہ ہوں۔

اگر میں ایسے دوگنے معارف دکھانے قادر نہ ہوں تو مولوی صاحبان جو چاہیں کہیں۔

لیکن اگر مولوی صاحبان اس مقابلہ سے گریز کریں یا شکست کھائیں تو دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مسیح موعود کا دعوی من جانب اللہ تھا۔

(الفضل قادیان ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قبل از فیصلہ متعلقہ چیلنج اول جدید چیلنج دینے کا خلیفہ قادیان کو حق تھا یا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا فیصلہ تو ہم اہل الرائے پر چھوڑتے ہیں، ہاں ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ چیلنج منظور کر کے کم از کم کاغذی میعاد اڑھائی سال اور فیصلہ منصف کو شامل کر لیں تو تین سال لکھیں گے جس پر یہ کہنا بے جا نہ ہو گا

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

مگر چونکہ چیلنج علماء دیو بند کو ہے اس لئے اصل جواب کا حق انہی کو حاصل ہے۔ ہاں اہل حدیث بطور مشورہ عرض کرتا ہے کہ طویل مدت پر کہیں یہ قول صادق نہ آئے کہ

تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود

خلیفہ قادیان کی نکتہ سنجی

خلیفہ کا کمال علم جانچنے کو ان کا یہ فقرہ ملاحظہ فرمائیں:

پہلے ہمیں جدت و کثرت کا معیار قائم کر لینا چاہیے۔

کثرت کا معیار تو بتایا کہ جتنے معارف غیر احمدی علماء بتائینگے، اس سے دو گنے میں خلیفہ بتاؤں گا مگر جدت کا معیار نہ بتایا۔ وہ غالباً ہمارے لئے چھوڑ دیا۔ پس ناظرین سنیں۔

علماء دیو بند مانیں یا نہ مانیں ہم بلا خوف تردید کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایسے نکتے اور معارف قرآن سے نکالے ہیں جو ان سے پہلے واقعی کسی نے نہیں نکالے تھے۔ شوق ہو تو کان لگا کر سنیئے

و اذا العشار عطلت

یہ پیش گوئی ہے۔ اس امر کی کہ جس وقت ریل جاری ہو گی تو اونٹ بے کار ہو جائیں گے اس وقت مسیح موعود آئیں گے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی تشریف لائے۔

انا انزلناہ فی لیلۃ القدر

لیلۃ القدر سے مراد گمراہی کا زمانہ ہے۔ یہ پیش گوئی ہے اس امر کی کہ جب سخت گمراہی ہو گی تو مسیح موعود آئیں گے۔ چنانچہ یہ زمانہ سخت گمراہی کا ہے لہذا مرزا غلام احمد صاحب بمنصب مسیح موعود آ گئے چنانچہ الہام الٰہی ہے انا انزلناہ قریباً من القادیان ۔ اگر میں (مرزا قادیانی) مسیح موعود نہیں تو پھر دکھاؤ کون ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سخت بے انصافی ہے جو یہ کہا جائے کہ قادیانی نے نکتہ آفرینی نہیں کی۔ کیا مولانا مرتضی حسن دیوبندی ان معارف کا کوئی ثبوت کسی سابق مفسر کے کلام سے دکھا سکتے ہیں (فرقہ باطنیہ کی ہم نہ سنیں گے) اس لئے ایسے معارف پر مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی امت بطور فخر کہہ سکتے ہیں

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

دوسرا طریق فیصلہ

خلیفہ قادیان نے علماء دیوبند کے سامنے دو طریق فیصلہ لکھے ہیں۔ ایک کا ذکر ہوا جس میں کم سے کم تین سال لگیں گے۔ نیز اس میں مرزا غلام احمد آنجہانی کی نکتہ سنجی کا مقابلہ تھا۔ دوسرا طریق فیصلہ وہ ہے جس میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) خود پیش ہوتے ہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں

اگر مولوی صاحب (دیوبندی) اس طریق فیصلہ کو ناپسند کریں، تو دوسرا طریق یہ ہے کہ میں جو حضرت مسیح موعود کا ادنی خادم ہوں میرے مقابلہ پر مولوی صاحبان آئیں اور قرآن کریم کے تین رکوع کسی جگہ سے قرعہ ڈال کر انتخاب کر لیں اور وہ تین دن تک اس ٹکڑے کی ایسی تفسیر لکھیں جس میں چند ایسے نکات ضرور ہوں جو پہلی کتب میں موجود نہ ہوں۔ اور میں بھی اسی ٹکڑے کی اسی عرصہ میں تفسیر لکھونگا اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی روشنی میں اس کی تشریح بیان کرونگا۔ اور کم سے کم چند ایسے معارف بیان کروں گا جو اس سے پہلے کسی مفسر یا مصنف نے نہ لکھے ہوں گے اور پھر دنیا خود دیکھ لے گی۔ (خاکسار محمود احمد)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ دراز ہوا مرزا صاحب آنجہانی نے پیر مہر علی صاحب گولڑہ کے ذیل میں خاکسار کو بھی بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی تھی۔ جو اس زمانہ میں منظور کر کے پیر صاحب موصوف مع جماعت علماء تاریخ مقررہ پر لاہور پہنچ گئے، مگر مرزا غلام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی تشریف نہ لائے۔

اس زمانہ میں بھی خاکسار (ثناء اللہ) نے مرزا صاحب قادیانی کی دعوت قبول کی تھی۔اب تو مطلع بالکل ہی صاف ہے۔گو ہماری اس میں ہتک ہے کہ ہم ایک ایسے شخص کے سامنے بیٹھیں جو نہ علوم ظاہری کے عالم ہیں، نہ کسی باطنی درجہ کے مدعی ہیں۔ تاہم چونکہ مثل سابقہ فیصلوں کے اس مرتبہ بھی ہم کو فیصلہ کرنا منظور ہے۔ لہذا ہم اس چیلنج کی منظوری دیتے ہیں کہ بلا تکلف ہم کو یہ صورت منظور ہے۔

پس آپ اسی میدان میں تشریف لائیے جس میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے امرتسر میں (صوفی عبدالحق غزنوی سے) مباہلہ کیا تھا۔میں آپ کی طرف سے تقرر تاریخ اور جواب باصواب کا منتظر ہوں۔

میں ہوں مرزا صاحب قادیانی نبی کا پرانا باوفا۔ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۳۰ محرم ۱۳۴۴ھ جلد ۲۲ نمبر ۴۲ ص ۱۔۳)

فاروق کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میرے عنایت فرما منشی قاسم علی لودھیانوی سہ صدی دوست نے اپنے اخبار فاروق قادیان میں مجھ سے چند سوال کئے ہیں جن کو مرزائی مبحث کے لئے آسان فیصلہ کن سمجھا ہے اور مجھے بڑی دل سوزی سے مشورہ دیا ہے کہ میں یہ راہ اختیار کروں کیونکہ اس راہ کی منزل نزدیک ہے گویا ایک گولی سے دو شکار مرتے ہیں۔ یہ بھی کہا ہے کہ میں چونکہ تمہارا (خاکسار ابوالوفاء کا) دیرینہ خدمت گذار ہوں اس لئے میں جانتا ہوں کہ تم جواب نہ دو گے۔ وغیرہ

میں (ابوالوفاء) آپ کی دیرینہ خدمت گذاری کا معترف ہوں بلکہ اسی خدمت گزاری کی وجہ سے میں ایک مشورہ دینے کی جرأت کرسکتا ہوں کہ آپ خدمت گزاری کی بجائے باج گذار لکھا کریں تو واقعہ بھی صحیح ہوجائے اور ایک تاریخی مضمون بھی یاد آجائے جو اپریل ۱۹۱۲ء کو لودھیانہ میں ہوا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں صاحب آپ کے سوالات کے طرز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ محض میری آسانی کے لئے یہ سوال کرتے ہیں۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں (ابوالوفا) حضرت عیسیٰ کی حیات ثابت کردوں تو مباحث مرزائیہ کا فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اس کے جواب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں چونکہ آپ نے اس مضمون میں گولی کا ذکر کیا ہے اس لئے میں جواب دینے سے پہلے آپ سے سوال کرتا ہوں کہ

آپ اگر فرنچ جرنیل کی جگہ ہوں اور غازی عبدالکریم کو یہ مشورہ دیں کہ تم میرے قلعہ پر مشرق کی جانب سے حملہ کرو تو جلدی کامیاب ہو سکتے ہو تو کیا وہ اس مشورہ کو مانے گا یا ماننے پر مجبور ہوگا؟ اور اگر وہ اپنی مصلحت اور فوجی بصیرت سے آپ کا مشورہ نہ مانے تو آپ اس کو کسی طرح کی ملامت کر سکتے ہیں۔

ہر ایک دانا یہی کہے گا کہ جنگ میں ہر فریق اپنی مصلحت خود جانتا ہے جو مخالف کی بتائی ہوئی سمت سے آئے گا وہ دھوکہ کھائے گا اس کو سمجھنا چاہیے

دشمنان کہن دوستان نو کردن
بدست دیو بود عقل را گرو کردن

تفصیل سے سنو۔

اگر مسئلہ حیاۃ مسیح کو بطور عقیدے کے دیکھنا اور جانچنا ہو تو ہم اس سے فارغ ہو چکے ہیں۔ تفسیر ثنائی میں مفصل لکھا گیا۔ کتاب شہادۃ القرآن کی دو جلدوں میں کافی بحث ہو چکی ہے، ایسی کہ مزید کی گنجائش نہیں۔

ہمیں مباحثہ مرزائیہ میں حیاۃ مسیح ثابت کردینے سے وہ لطف حاصل نہیں ہوتا جو مرزا غلام احمد قادیانی کی تنقید شخصیت میں ہوتا ہے کیونکہ حیات مسیح کے ثابت کرنے سے ہم درحقیقت سر سید احمد خان مرحوم پر فتح پاتے ہیں جو اس مسئلہ حیاۃ مسیح کے موجد تھے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دم خم ابھی باقی رہتا ہے کیونکہ ان کا دعوی مولویانہ قال اقول کے رنگ میں نہ تھا بلکہ وہ اپنا رتبہ ان لفظوں میں بتاتے تھے

انبیا گرچہ بودہ اند بسے من بعرفاں نہ کمترم کسے

اس دعوی مرزا کی تنقیح ان کی حیثیت کے مطابق ہونی چاہیے۔ اس کا طریق یہی ہے کہ ان کے اخبار غیبیہ کی تحقیق کی جائے۔ کس قدر بے انصافی ہے کہ ایسے مہاتما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بزرگ ایسے مدعی کے دعوی کی تحقیق ملانہ طریقہ سے کی جائے جس کا دعوی ہے کہ میں

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۷صفر۱۳۴۴ھ جلد۲۲ نمبر۴۳۔ص۴)

مرزا جی کا الہامی نظارہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے ایک مضمون اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۲۵ء میں نکلا تھا جس میں نامہ نگار نے مرزا جی کی نسبت کئی ایک الزام لگائے تھے جن میں سے صرف ایک بار پیغام صلح لاہور نے آنکھ کھولی ہے۔ جو یہ ہے کہ مرزا جی کہتے ہیں:

جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں احمدیوں پر قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھیں۔

اس مضمون کا حوالہ نامہ نگار (محمد شریف قریشی) نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸ سے دیا ہے۔فاضل اڈیٹر پیغام صلح اس پر بہت بگڑتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۸ پر یہ حوالہ موجود نہیں یہاں تک لکھا ہے:

مسیح موعود (مرزا) کی کسی کتاب سے اس کا ثبوت دے۔ (۱۸ محرم ۱۳۴۴ھ)

ہم حیران ہیں کہ اڈیٹر پیغام صلح نامہ نگار کے سارے الزاموں میں سے کس الزام پر اتنے بگڑے ہیں۔ یہ حوالہ تو کوئی ایسا نہیں تھا کہ کسی ادنی سے ادنی مرزائی کو بھی اس کے پوچھنے کی ضرورت ہوتی۔ سنیئے یہ حوالہ دو جزوں سے مرکب ہے:

اول۔ جو شخص مجھے (مرزا قادیانی) نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں اس کا ثبوت حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ پر یہ عبارت ہے:

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا ورسول کو بھی نہیں مانتا۔

کہیے یہ کون ہوا۔مومن یا کافر؟

سنیئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کو کھلے لفظوں میں کافر کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹۔ مزید کے لئے کتاب الفصل مصنفہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود) ملاحظہ ہو۔

رہا دوسرا جزو یعنی مکفر مکذب متردد کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ آپ کو حوالوں کی تلاش ہوا کرے تو اخبار میں شائع کر کے شرمندہ ہونے کی بجائے ہم آپ کو مشورہ دیتے ہیں کہ منشی عمر دین احمدی قادیانی ملازم شملہ سے دریافت کر لیا کریں۔ سنیئے یہ عبارت پورے لفظوں میں یوں ہے۔

احمد یو! یاد رکھو خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (اربعین نمبر۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ ہمارے نامہ نگار پر جو تقاضا تھا ہم نے پورا کر دیا۔ اب ایک آسان سا تقاضا پیغام صلح سے کرتے ہیں امید ہے وہ بھی اس کو آسانی سے پورا کر دیں گے۔

پیغام صلح نے کسی پرچہ میں لکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی خدمات اور تصنیفات کے مداح سر سید احمد خان بھی تھے۔ مہربانی کر کے اڈیٹر پیغام صلح بتا دیں کہ سر سید احمد نے یہ رائے کہاں ظاہر کی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۷ صفر ۱۳۴۴ھ جلد ۲۲ نمبر ۴۳۔ ص ۴۔ ۵)

مسلمانوں پر عالم گیر انحطاط

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان مرزا صاحب قادیانی کا کذب دعوی ایسا عالمگیر مسلم ہے کہ خود ان کے مرید اور امتی بھی کسی نہ کسی لفظ میں ان کے دعوے کی تردید ہی کر جاتے ہیں حقیقت میں یہ بھی خدا کی طرف سے ایک معنی سے تائید اسلام ہے۔ قادیانی اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ایک وقت وہ تھا جب کہ مسلمان صفحہ دنیا پر اپنی وہ شان و شوکت اور ایسا رعب رکھتے تھے کہ کوئی قوم چاہے کتنی بڑی کیوں نہ ہو، وہ بھی ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔ ہر رنگ اور ہر طریق میں چاہے وہ ملک سے تعلق رکھتا ہو، چاہے سیاست سے، چاہے دین سے وابستہ ہو، چاہے اخلاق سے، اس میں ان کی برتری اور فوقیت پائی جاتی تھی۔ ہر بات میں ان کا قدم روز تصعد اور ترقی میں تھا۔ وہ علم و ہنر میں ایسے بڑھے ہوئے تھے کہ اس زمانہ میں وہ قومیں جو بام ترقی پر پہنچی ہوئی ہیں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھارہی ہیں ان کا جاہ جلال ایسا تھا کہ ان سے قیصر وکسری جیسی بڑی بڑی سلطنتیں لرزاں وترساں تھیں۔ ان کے تقوی وطہارت کی یہ حالت تھی کہ دشمن بھی ان کی پاک بازی کے معترف تھے اور مسلم کا لفظ اس بات کے لئے کافی ہوتا تھا کہ جو مسلم کہلائے اس پر ہر طرح اعتماد اور اعتبار بھی کیا جائے۔ لیکن بخلاف اس کے آج یہ زمانہ اور یہ وقت ہے کہ کوئی جگہ اور کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں مسلمان بستے ہوں اور وہ ذلت وادبار کا نشانہ نہ بنے ہوئے ہوں کوئی خطہ ارض ایسا نہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہو اور وہ رسوائی اور فضیحت کے گڑھے میں سکون پذیر نہ ہوں ہوں زندگی کے ہر پہلو میں ان کا قدم پیچھے کی طرف پڑ رہا ہے وہ ہر لمحہ اور ہر سیکنڈ تنزل اور انحطاط کی طرف جارہے ہیں اور یہ ایک صاف اور واضح حقیقت ہے جس سے کوئی صاحب عقل و دانش انکار نہیں کرسکتا بلکہ خود مسلمان کہلانے والے بھی اس کا نہایت صفائی سے اعتراف اور اقرار کررہے ہیں (الفضل قادیان ٦۔ اگست ص ٦)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اس صحیح کیفیت کو جو اڈیٹر الفضل نے دل سوزی سے لکھی ہے یاد رکھیں اور حضرت مرزا صاحب کا کلام سنیں۔ حضرت موصوف فرماتے ہیں:

ھوالذی ارسل رسوله بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸۔۴۹۹)

اس عبارت سے دو باتیں صاف ثابت ہوتی ہیں:

۱۔ایک تو حضرت عیسیٰ مسیح دو بارہی خود تشریف لائیں گے جیسا کہ اہل اسلام کا عام طور پر عقیدہ ہے۔۲۔دوم یہ کہ ان کے آنے سے ہر سو اسلام ہی کا طوطی بولے گا کیا دینی حیثیت سے کیا دنیاوی حیثیت سے۔

امر اول کو تو اس وقت ہم چھوڑتے ہیں۔امر ثانی کو پیش کر کے ناظرین سے عموماً اور قادیانی امت سے خصوصاً پوچھتے ہیں کہ مسیح موعود بشکل مرزا صاحب آ گئے مگر نتیجہ برعکس ایسا کیوں پیدا ہوا جو آپ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر حصہ میں مسلمان ہر طرح تنزل پذیر ہیں حالانکہ مسیح موعود کے زمانہ میں ان کو بام عروج اور معراج کمال پر ہونا چاہیے تھا۔

افسوس! تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۴۴ھ ص ۴۔۵)

پشاور میں مرزائیوں کا ورود

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

یہاں پشاور میں قادیانی گروہ باہر سے آیا اور اپنے پروگرام میں اصحاب ذیل کے نام سے اشتہار جاری کرایا۔تاریخ ۳۰ ستمبر و یکم و ۲۔اکتوبر ۱۹۲۵ء۔اول روز مولوی عمرالدین منشی قاسم علی وغیرہ جس پر خصوصیت سے خاص خاص لوگ حافظ جمال احمد وغیرہ صداقت مسیح سننے گئے اور خیال کیا کہ شائد کوئی دلیل ہو۔

اشتہار میں درج تھا سوال جواب کا موقع دیا جائے گا۔چنانچہ اسی بنا پر مولوی شاہ محمد پشاوری جو ماشاء اللہ لائق اور قابل عالم ہیں، اول روز بعد اختتام جلسہ بلکہ بعد مغرب مسجد احمدیہ میں تن تنہا پہنچ گئے اور جا کر کہا کہ آپ کے اشتہار کے مطابق میں اپنا اطمینان کرنے آیا ہوں۔بس یہ کہنا تھا کہ فوراً یہ جواب ملا: ابھی ہم کو فرصت نہیں۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ: آپ نے نوٹ میں کیوں لکھا۔تو جواب ندارد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد یکے بعد دیگرے اس جگہ سے اٹھ کر اٹھ کر سب چل دیئے اور مولوی صاحب اکیلے رہ گئے اور دریافت کیا: صاحب مجھے کیا جواب ہے۔، تو چلتے ہوئے یہی کہا کہ، جی ہاں اس وقت تو موقع نہیں۔

مولوی صاحب مجبور ہوکر چلے آئے اور بوجہ پٹھان ہونے کے بہت پیچ و تاب کھاتے رہے اور یہ سوچ لیا کہ کل انشاء اللہ عین جلسہ میں پوچھوں گا۔ چنانچہ اگلے روز حافظ جمال احمد کی تقریر میں مولوی صاحب مذکور پہنچے اور کمترین بھی موجود تھا۔

حافظ جمال احمد تمہیدی طور پر یہ کہہ رہے تھے کہ کسی ایک نبی یا رسول کا انکار سارے رسولوں کا انکار بلکہ اللہ کا انکار لازم آتا ہے اور دلیل میں کہہ رہے تھے کذبت ثمود المرسلین، کذّبت عاد المرسلین وغیرہ سے ثابت ہے ثمود نے صالح کی تکذیب کی اور عاد نے ہود کی تکذیب کی ہے اور اللہ نے فرمایا ہے کہ مرسلین کی تکذیب کی۔

اور قریب تھا کہ اصل مقصد پر آجاتے کہ مرزا نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے مگر مولوی صاحب کچھ تو کل شام سے بھرے ہوئے تھے اور کچھ اسوقت مضمون کے نتیجہ پر نظر ڈال کر ایک دم مشتعل ہو گئے اور بے اختیارانہ بھری مجلس میں کسی کی کچھ پرواہ نہ کی اور باآواز بلند پکار دیا کہ

مولانا آپ سب کو کافر بنا رہے ہیں اور مرزا کے نبی ہونے کا ثبوت نہیں آپ کو لازم ہے کہ قرآن سے صاف طور پر یہ دکھلا دو کہ مرزا غلام احمد پنجابی نبی ہے۔،

بس یہ کہنا تھا کہ ایک دم چاروں طرف سے شور ہو گیا۔ کچھ تو مولوی صاحب کو روکتے تھے کہ ابھی خاموش رہو اور کچھ لوگ ان روکنے والوں کو کہتے تھے کہ مولوی صاحب کیوں رکیں مولوی صاحب ٹھیک کہتے ہیں۔ اور اسی شور میں مولوی صاحب بڑھتے بڑھتے خاص واعظ حافظ جمال احمد صاحب کے پاس تک پہنچ گئے۔ اب مولوی صاحب کو (مولوی عطاء اللہ شاہ کی طرح) بلائے ناگہانی دیکھ کر قادیانیوں کے حواس جاتے رہے اور ہزار نرمی برتتے ہیں مگر مووی صاحب ہیں کہ بس بگڑے ہوئے ہیں۔

بالآخر لوگوں نے ایک فلاٹ لاکر رکھ دی اور اس پر مولوی صاحب کو کھڑا کر دیا اور مولوی صاحب نے اپنا کل کا واقعہ کہہ سنایا اور وجہ دریافت کی کی مرزا کے نبی ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ثبوت قرآن سے کیوں نہیں دیتے اور بغیر ثبوت عام مسلمانوں کو کافر بنا دیا کیا معنی؟

اس پر جلسہ کی رونق تو جاتی ہی رہی تھی بالآخر قادیانی لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ اچھا صاحب ہم جاتے ہیں نہ ہم بیان کریں نہ بحث کریں، اور ادھر لوگوں نے وہ فرش وغیرہ اٹھانا شروع کر دیا آخرکار قادیانی لوگ چل دیئے اور پکار گئے کہ آج شام کو مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوگا۔

خیر یہاں سے سب لوگ باتیں کرتے ہوئے اپنے ٹھکانے پر واپس ہوئے۔ اس کے بعد مولوی صاحب موصوف پشاوری کا میرے ساتھ یہ مشورہ ہوا کہ ان کو ایک چیلنج دینا چاہیے۔ چنانچہ میں نے ایک پرچہ اپنی طرف سے اور مولوی صاحب کی طرف سے اس مضمون کا لکھا کہ اگر آپ کے پاس کوئی دلیل صاف طور پر قرآن حدیث سے ایسی ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی نبی تھے تو پیش کیجئے اور شرط یہ ہے کہ تاویل کچھ نہ ہو۔ اگر آپ نے یہ ثابت کر دیا تو آپ کے سارے معیار اور نبوت کی ساری ضروریات جو آپ نے تجویز کر رکھی ہیں سب تسلیم کر لی جائیں گی بس آپ متن سے ثابت کر دیں۔

یہ ہماری تحریر ان کے دوران بیان میں پہنچائی گئی انہوں نے اختتام پر دیکھا تو لوگوں کو دکھلائی اور کہنے لگے دیکھئے ان کی شرارت اور بدنیتی ثابت ہے۔ وہ کیا، وہ یہ کہ میں نے القاب اور آداب نہیں لکھا معمولی مولوی صاحبان نو واردان پشاور لکھ دیا تھا۔ بس، اسکے بعد کہنے لگے کہ اخیر میں دستخط کیوں نہیں۔ حامل پرچہ نے کہا کہ شروع میں دونوں مولویوں کے نام موجود ہیں۔ کہا نہیں اخیر میں دستخط کرا کر لاؤ۔ ہم نے اخیر میں بھی دستخط کر دیئے اور دل میں سوچ لیا کہ خاتمہ پر جو یہ لوگ بحث کیا کرتے ہیں کہ دیکھ لو عام قاعدہ ہے کہ سرکار بھی کارڈ لفافوں پر شروع میں مہر لگایا کرتی ہے اور اسٹامپ پر بھی شروع میں مہر ہوا کرتی ہے۔ یہ پہلے ہم سوچے ہوئے تھے کہ موقع پر دیکھا جائے گا بالآخر وہ دستخط شدہ تحریر پھر ان ے پاس پہنچائی گئی تو جواب ملا کہ اچھا سوچ کر جواب دیں گے اور نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے روز مردان کو کوچ ہو گیا۔

ہاں ان سب باتوں کے بعد یہ خوشی ہوئی کہ مولوی شاہ محمد کی کوشش سے ایک قادیانی انہی تاریخوں میں قادیانیت سے تائب ہوا۔ اور ایک اور تازہ قادیانی کل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۴۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو) ایک خلافت کے مولوی عطاء اللہ امرتسری صاحب کے جلسہ میں تائب ہوا الحمدللہ تعالی۔ فقط والسلام۔ کبیر...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۲ نمبر ۵۱ ص ۳)

متفرقات مرزائیہ

ملتان میں مرزائیوں سے مباحثہ

مرزائی حسب عادت ملتان میں اشاعت کذب کرنے آئے تو اہل حدیث کی طرف سے مولوی عبدالعزیز صاحب ملتانی نے ان سے مناظرہ کر کے مرزائی عمارت کی اینٹ سے بجادی۔ الحمدللہ

مرزائیت سے توبہ

میں اکیسویں پشت میں حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہوں۔ بحسن ظن کچھ مدت تک مرزائی مذہب میں رہا۔ اب حقیقت مجھ پر کھل گئی تو میں تائب ہوتا ہوں۔ آئندہ مجھے جوئی شخص مرزائی نہ سمجھے۔

صاحبزادہ چراغ الدین ولد سید بہاء الدین شہر پشاور محلّہ موچی پورہ

قادیان سے خارج البلد

خبر آئی ہے کہ قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے ۲۸۔ اشخاص کو بوجہ مخالفت سلسلہ کے خارج کر دیا۔ تفصیل کا انتظار ہے۔ اللہ اعلم

مدراس میں مرزائی مبلغ

یاجوج ماجوج کی طرح مرزائی مبلغ ہر جگہ پھرتے ہیں۔ گذشتہ ایام میں مدراس میں بھی آئے۔ جلسہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مدح سرائی خوب کی۔ اثناء تقریر میں یہ بھی کہا کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنی تفسیر ثنائی میں وفات مسیح کا مسئلہ لکھا ہے۔ بہت لمبی چوری تقریر کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاق حسنہ سے ان دنوں مولانا سید سلیمان صاحب ندوی مدراس میں تھے انہوں نے خوب ان کا رد کیا جزاہ اللہ۔ خاکسار والا جاہ ابوالصمصام از مدراس

اڈیٹر اخبار اہل حدیث لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کے مذہب کے بطلان پر میرے نزدیک یہی بڑی دلیل ہے کہ مرزا صاحب خود اور مرزائی واقعات بتانے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں۔ وفات مسیح پر مرزا صاحب قادیانی نے جتنی آیات کتاب ازالہ اوہام میں پیش کی ہیں، تفسیر ثنائی جلد دوم میں ان سب کا جواب دے کر میں نے حیات مسیح کا ثبوت دیا ہے تاہم کہتے ہیں کہ تفسیر ثنائی میں وفات مسیح کا ثبوت ہے۔ کس قدر سفید جھوٹ ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ا ص ۱۴)

شذرات قادیان

بریلی میں قادیانی جلسہ

مولوی ظفر علی خان صاحب پر فتوی کفر ہونے کے بعد سے بریلی کا مطلع مکدر ہو رہا ہے۔ کسی صاحب نے ایک نظم بعنوان: خواب عبرت، چھپوا کر شائع کی جس میں صراحتاً تو کسی کا نام نہیں مگر اشارۃً جناب مولوی احمد رضا خان صاحب مرحوم کے متعلق ایک خواب جو کہ پیلی بھیت کے مشہور درویش حضرت شاہ محمد شیر میاں صاحب مرحوم کے کسی مرید کا بتایا جاتا ہے منظوم کیا گیا ہے۔ مولوی صاحب مرحوم کو خواب بین نے دوزخ میں بہت بری حالت میں دیکھا۔ اس حالت کو بیان کرتے ہوئے شاعر نے مولوی صاحب اور ان کے خاندان پر خوب سبّ وشتم کی ہے۔

اس کے جواب میں مرحوم مولوی صاحب کے مریدوں کی طرف سے کئی ایک نظمیں نکلی ہیں جن میں شاعر کو اور اس کے ساتھ اکابر دیوبند کو خوب بازاری گالیاں دی ہیں۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کیلئے اہل قادیان کا ایک جلسہ منشی غلام جبار صاحب مرزائی کے مکان پر ہوا جس میں قریباً پچاس آدمی تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاید چھ سات مرزائیوں کے سوا باقی سب مسلمان تھے۔ جلسہ مذکور میں تقریر کرنے والے ایک صاحب پچاس ساٹھ برس کی درمیانی عمر کے مسمی غلام احمد سابق مہاشہ ہیرالال تھے۔ مقرر نے اپنی تقریر میں بریلی کے مذکورہ بالا اختلاف کا ذکر کر کے اس سے بہت فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں کو اس کی طرف توجہ دلا کر اپنے مذہب کی شان دکھائی۔ کاش ہم مسلمان اغیار کی ان چالوں کو سمجھیں اور آپس میں فضول بحثوں سے دوسروں کو فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیں۔

مقرر کی تقریر

مقرر نے بیان کیا کہ وہ پہلے ہندو تھا اس کا باپ سورج پرستی کیا کرتا تھا، ایک دفعہ جب کہ اس کی عمر چھ برس کی تھی باپ اپنے ساتھ لے گیا اور سورج کی پوجا کرنی اسے بتائی۔ مگر اس نے اپنے باپ سے کہا کہ میں اس کی پوجا نہیں کرتا کیونکہ یہ صبح کو نکلتا ہے اور شام کو ڈوب جاتا ہے میں تو اس کے بنانے والے کی پوجا کروں گا،۔ پھر جبکہ اس کی عمر چھ اور سات برس کے درمیان تھی تو اسے خیال ہوا کہ دیکھنا چاہیے کہ مسلمان کس کو پوجتے ہیں۔ چنانچہ وہ ایک مسجد کے پاس شام کو جا کر کھڑا ہو گیا۔ دیکھا کہ بہت سے لوگ قطار باندھ کر ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور ایک ان کے آگے کھڑا ہے آگے والے نے جب پڑھا الحمد للہ رب العالمین تو یہ فقرہ سن کر فوراً اس کے دل میں خیال آیا کہ اس رب العالمین کی عبادت کرنی چاہیے۔

اسی طریقے سے مقرر نے اپنی سوانح عمری دس برس کی بتا کر آخر کار ایک حنفی مولوی کے ہاتھ پر اپنا مسلمان ہونا بیان کیا پھر مسلمانوں کے اختلاف سے بیزار ہو کر قادیان میں پناہ لینے کا ذکر کیا۔

ناظرین! مقرر کی عمر (چھ سات برس) کو مدنظر رکھ کر اسکے اس وقت کے خیالات پر غور فرمائیں گے تو تعصب سے نہیں بلکہ انصاف سے کہنا پڑے گا کہ یہ قادیان کا اثر ہے اور اسی سے مقرر کی باقی تقریر کا اندازہ بھی ہو سکے گا اس نے اپنے بیان میں صداقت سے کتنا کام لیا۔

فرقہ ملعونہ قادیانیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقرر نے بریلی میں ایک اشتہار جماعت رضائے مصطفٰی کا شائع کردہ پڑھا تھا جس میں الفاظ فرقہ ملعونہ قادیانیہ، بھی کہیں لکھے ہوئے تھے۔ اثناءتقریر میں ان الفاظ پر بہت غصہ کا اظہار کیا، حالانکہ مقرر صاحب اگر اپنی جماعت کی تحریروں کی سختی ملاحظہ فرماویں تو جماعت رضائے مصطفٰی اور جماعت قادیانیہ کی تحریروں کو ایک ہی حالت میں پاویں گے۔ تاہم مقرر نے بڑے جوش میں آ کر کہا:

کیا خدا پر، رسول پر، فرشتوں پر ایمان رکھنے والا بھی کوئی ملعون ہوا ہے؟

اس کے جواب میں مقرر صاحب اور انکی پارٹی کو یاد دلانے کے لئے اتنا ہی بتا دینا کافی ہے کہ وہ جناب بہاء اللہ صاحب ایرانی مدعی مسیحیت کی الواحات پڑھیں اور دیکھیں کہ ان کا ایمان خدا پر، رسولوں پر، اور فرشتوں پر کیسا ہے۔ اور پھر ۱۹۲۴ء اور ۱۹۲۵ء کے قادیانی اخبارات میں سے اہل بہاء کے متعلق الفاظ دیکھیں تو بریلی کے مذکورہ بالا الفاظ سے بہت وزنی الفاظ ان کو مل جاویں اور ان کی حیرانی مرزائیوں کی ملعونیت کے متعلق رفع ہو جائے گی۔

نعمت اللہ کی سنگ ساری: مقرر مذکور نے اپنے مذہب کی صداقت پر کابل کے مرزائی کشتوں کا بھی ذکر بڑے جوش وخروش سے کیا آخر یہ بات ہے کہ احمدی لوگ پتھروں سے کچلے جانے سے بھی نہیں ڈرتے؟

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تو سنگسار ہونیوالوں کی اپنی غلطی ہے کیونکہ مرزا صاحب کی سنت تو ایسے موقع پر معافی مانگ لینے کی ہے چنانچہ انہوں نے گورداسپور کی عدالت میں اس کا نمونہ اپنی امت کیلئے قائم کر دیا تھا کہ حکومت کے احکام کے سامنے گردن جھکا کر اپنی جان کو ہلاکت اور مصیبت سے بچالینا چاہیے (خلیفہ قادیان کا فتوی ہے کہ جب حکومت مذہب کے لئے گھروں سے نکالے یا تکلیفیں پہنچائے تو اس ملک سے ہجرت کر جانا فرض ہے (ترک موالات اور احکام اسلام۔ ص ۴۸) اس سے بھی کابل میں مرزائی مرنے والوں کی سخت غلطی معلوم ہوتی ہے کہ انہیں قادیانی حکم کا بھی پتہ نہیں اور خواہ مخواہ مرتے ہیں حالانکہ قادیان کو واپس آ جانا چاہیے۔ منہ)۔

علاوہ اس کے انہوں نے حج بیت اللہ کو اسی جان کے خوف سے ترک کیا تھا۔ تو اب مرزائی کابل میں جو مارے جاتے ہیں وہ خود اپنے پیشوا کی سنت کے خلاف ہو کر ظاہر ہے کہ حرام موت مرتے ہیں۔ ہاں اگر مرزا صاحب اپنی زندگی میں ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثالیں قائم نہ کرتے تو مرزائیوں کا شور وغل معقول ہوسکتا تھا لیکن جب ان کا جری اللہ ہلاکت اور سے ڈرتا رہا تو مریدوں کا سنگسار ہونا یا قید ہونا پیشوا کی صداقت کی دلیل نہیں ہوسکتا۔

ایک لاکھ دس ہزار روپئہ

قادیانی خلیفہ صاحب کی دعاؤں کے بدلے میں قوم نے ایک لاکھ دس ہزار روپئہ جمع کر دیا۔ (الفضل قادیان ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس روپئہ کی تعداد مجھے خواب میں پہلے ہی معلوم ہوگئی تھی اور میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کر دیا تھا اسی کے مطابق ایک لاکھ دس ہزار روپئہ آ گیا۔ خوب ہوا روپئے کا روپئہ آ گیا نبوت کی نبوت پوری ہوگئی ۔ مرزا صاحب آنجہانی بھی جب نبوت یا پیش گوئی کیا کرتے تھے تو لوگوں کو بتا دیا کرتے تھے بعض وقت تو لالہ شرم پت اور بشن داس بھی گواہ بنائے جاتے تھے (مگران کی شہادت مسموع نہیں ہوئی۔ اڈیٹر اہل حدیث) اگر کسی کو تحقیق کرنے کی ضرورت ہو تو گواہوں کو مرگھٹ میں تلاش کرتا پھرے نہیں تو قادیانی مسیح کو مان لے۔

گنا چوری نبی

اسی قسم کے ایک نئے نبی مدعی مہدویت مرزائی جماعت میں سے مولوی عبد اللطیف نامی گنا چور ضلع جالندھر سے بھی ظاہر ہوئے ہیں تین سال سے دعوی کر رہے ہیں آپ نے ایک کتاب پانچ سو صفحہ کی بنام چشمہ نبوت شائع کی ہے اس میں اپنی صداقت اور معجزات کا ذکر مرزا صاحب کی پیش گوئیوں اور دلائل صداقت کی طرز پر کیا ہے اور جگہ جگہ اس بات کا التزام رکھا ہے کہ اپنی پیش گوئیوں کو مرزا صاحب کی پیش گوئیوں سے مقابلہ کر کے ان پر اپنی فوقیت ثابت کی ہے اور جماعت مرزائیہ پر ظاہر کیا ہے کہ جب مرزا صاحب کو تم نبی مانتے ہو تو ان سے بڑھیا پیش گوئیوں کی وجہ سے جب میری نبوت ثابت ہے تو مجھ کو بھی مانو۔ نہیں مانتے تو مرزا صاحب کو بھی چھوڑو۔ بات بہت معقول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح کے ساتھ مہدی

ساری خدائی ایک طرف اور میرزائی ایک طرف۔ مسلمان اعتقاد رکھتے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں مسیح ابن مریم نزول فرمائیں گے اور انکے ساتھ مہدی بھی ہوں گے یعنی مسیح اور مہدی دو ہیں رقیب اعظم قادیان یعنی بہائی کہتے ہیں کہ بے شک مہدی اور مسیح دو شخص ہیں خود مرزائی جماعت کا گنا چوری فرقہ اعتقاد رکھتا ہے آنجہانی مرزا صاحب مسیح موعود تھے اور گنا چوری امام مہدی آخرالزمان ہے مگر قادیان اور لاہور کے چند پیرو ساری دنیا سے الگ ہو کر اب تک یہی کہے جاتے ہیں کہ مہدی مسیح جو کچھ تھے وہ جناب مرزا صاحب ہی تھے اور بس۔ ظاہر ہے کہ ان چند نفوس کا خیال دنیا بھر کے علماء کے بالمقابل کیا حقیقت رکھتا ہے۔

اہل بہاء سے حساب بے باق

اگر قادیان اور لاہور کے پیشوا کتاب چشمہ نبوت کو بنظر انصاف پڑھیں اور تعصب سے کام نہ لیں تو مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں مندرجہ نزول المسیح اور حقیقۃ الوحی سے گنا چوری پیش گوئیوں کو کسی طرح کم نہ پائیں گے اور جب اسی قسم کے سچے الہام مرزائیوں کے نزدیک مدعی ماموریت کی صداقت کی دلیل ہیں تو گنا چوری صاحب کی صداقت ثابت ہے پس ان کو امام مہدی مان لینے سے نہ صرف جماعت کا شیرازہ (جو لاہوری اور قادیانی وغیرہ پارٹیوں میں بکھرا ہوا ہے) بندھ جائے گا بلکہ جماعت کے پرانے دشمنوں یعنی اہل بہاء سے بھی حساب صاف ہو جائے گا کیونکہ وہ لوگ جب احادیث سے مہدی اور مسیح کو دو ثابت کر دیتے ہیں تو جماعت مرزائیہ کو بجز منہ چڑانے اور کوئی جواب نہیں آتا لیکن گنا چوری مہدی کو مان لینے سے اہل بہاء کو کم از کم اس مسئلہ میں مرزائیوں کو مقابلہ کرنیکی جرأت نہ ہوگی۔

قرآن آسمان پر

مرزائیوں کا اعتقاد ہے کہ احادیث کی پیش گوئیوں کے مطابق قرآن مجید آسمان پر چلا گیا اہل بہاء بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں مگر مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اس قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیش گوئیاں قرب قیامت یعنی دنیا کے فنا ہونے کے قریب پوری ہوں گی چنانچہ لکھا ہے کہ

قائم نمیشود قیامت تا آنکہ مرفوع شود قرآن ازاں جا کہ آمدہ است ۔

(حجج الكرامة۔ ص ٤٦٠)

بہائی اور مرزائی عقائد میں فرق اور مساوات

بہائی اور مرزائی عقائد میں فرق تو صرف اسی قدر ہے کہ بہائی قرآن کو آسمان پر پہنچا کر اس کی جگہ دوسری کتابیں آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن مرزائی قرآن مجید ہی کے واپس آجانے کے معتقد ہیں صرف چند احکام (جہاد وغیرہ کے متعلق) کو منسوخ سمجھتے ہیں بہرحال اس پر دونوں کا اتفاق ہے کہ وہ قرآن جو آنحضرت ﷺ پر آیا تھا آسمان پر چلا گیا ظاہر ہے کہ اس کی جگہ دوسری کتابیں آنے کا عقیدہ رکھنے والے یا اسی میں کمی بیشی کر کے اتارنے والے مسلمانوں کے نزدیک برابر ہیں ۔

بہائی مطالبہ کر سکتے ہیں

اہل بہاء کا یہ مطالبہ مرزائیوں سے نہایت معقول سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ کون سی حدیث ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن آسمان پر جانے کے بعد واپس آئے گا ۔مرزا صاحب قادیانی کی تحریروں سے تو صرف اسی قدر پتہ چلتا ہے کہ رفع قرآن والی حدیثوں کے ساتھ لو كان الايمان معلقا عند الثريا لناله رجل من فارس والی حدیثوں کو ملا کر اپنا مطلب پورا کیا گیا ہے (ازالہ اوہام، وحقیقۃ الوحی)

اگر ایمان اور قرآن مجید دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا کے مصداق صرف قادیان کا کنبہ جوڑنے کی فکر کی ہے اور بس ۔

دشمنان اسلام

مرزائی کہتے ہیں کہ اہل بہاء اسلام کے دشمن ہیں ۔ اگر یہ سچ ہے تو اس میں بھی ذرہ شبہ نہیں کہ مرزائی بھی اسلام کے دشمن ہیں ۔جس طرح بہائی نئی شریعت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئے نبیوں کے (جن کو وہ اپنی اصطلاح میں مظاہر اللہ کہتے ہیں) آنے کے قائل ہیں اسی طرح مرزائی بھی نئے نبیوں اور قرآن مجید کے نئے نئے معنی کرنے میں ان کے ساتھ ہیں بلکہ مرزائیوں نے تو قرآن مجید کو بازیچہء اطفال بنا رکھا ہے اور اس پر فخر یہ ہے کہ ہم جو معارف بیان کر سکتے ہیں دنیا کا کوئی عالم نہیں کر سکتا۔

لیکن اگر قادیانی معارف کی حقیقت پر نظر کی جاوے تو وہ بالکل ایسے ہیں جیسا کہ ایک شخص کا دعویٰ تھا کہ صفت ایمان کے اصل معنی مجھ جو معلوم ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا یعنی آمنت باللہ کے معنی ہیں اللہ میاں کے ہاں ایک بلّا تھا، وغیرہ اسی قسم کے قادیانی معارف ہیں جن کا یہ نمونہ ہے کہ اخبار الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۲۳ء میں خلیفہ صاحب قادیان نے فرمایا تھا کہ فتنہ ارتداد (قوم ملکانہ) کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ سورہ کہف کے گیارھویں رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ذوالقرنین ایک بادشاہ تھا اور اس ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے۔ قرآن مجید کے سارے رکوع کا مطلب بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عين حمئة سے مراد عیسائی لوگ و وجد عند ها قو ماً سے مراد ہندو لوگ مطلع الشمس وجد ها تطلع .... (مضمون نگار کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۶ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱ ص ۳-۴)

مسیح موعود کی آمد ثانی کے متعلق اقوال مرزا

حکیم محمد ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا، الہ آباد لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

> هوالذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۴۹۸)
>
> ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں بلکہ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۰۰)

خدا تعالی نے میرے پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوا بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔ (ازالہ اوہام)

اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعوی نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آوے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ظاہر جلال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول دمشق میں بھی نازل ہو۔

نوٹ: یہ عالم گیر غلبہ اسلام مرزا صاحب کے زمانہ میں نہیں ہوا اور مرزا صاحب مانتے ہیں کہ باسیاست مسیح آویں گے تو مرزا صاحب جیسے بے سیاست کو کوئی کیوں مانے جو دو دو پیسے مریدوں سے چندہ مانگے۔ لہذا مرزا صاحب کاذب مسیح تھے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۳ جمادی الاول ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳ ص ۶۔۷)

مباہلہ در بارہ صداقت مرزا

(نامہ نگار معاہدہ کے خود ذمہ دار ہیں۔ اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر)

احوال یہ ہے کہ ایک عہدنامہ مندرجہ ذیل فریقین کے درمیان ہوا ہے۔ برائے مہربانی اس کو اپنے اخبار میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں۔ نقل عہدنامہ حسب ذیل ہے

۱۔ میں عبدالحمید اہل سنت بقائمی ہوش وحواس روبرو گواہوں کے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب کی کتابوں کا اچھی طرح مطالعہ کیا ہے اور مجھ کو وہ جھوٹا اور کافر ثابت ہوا ہے اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو خدا تعالی مجھ پر عرصہ ایک سال میں ایسا عذاب نازل کرے جو کہ واقع میں ہی عذاب ہو معمولی بیماری یا تکلیف شرط مباہلہ میں داخل نہ ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گواہ شد: عنایت حسین بقلم خود۔ گواہ شد: محمد عبدالمجید منشی۔
گواہ شد: محمد بشیر بقلم خود۔ گواہ شد: حسین بخش بقلم خود

۲۔ میں غلام حسین احمد بقائمی ہوش وحواس رو برو گواہوں کے اقرار کرتا ہوں کہ اگر عبدالحمید پر جو کہ مباہلہ کرتا ہے عرصہ ایک سال میں کوئی عذاب نہ آیا تو میں مرزا صاحب کی بیعت کو ترک کر دوں گا اور مرزا صاحب کو جھوٹا اور کافر سمجھوں گا۔

بقلم خود غلام حسین احمدی مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۲۵ء

گواہ شد: عنایت حسین بقلم خود۔ گواہ شد محمد عبدالمجید منشی۔ گواہ شد محمد بشیر بقلم خود۔ گواہ شد حسین بخش بقلم خود، انڈین ٹیکنیکل سیکشن رائل ایرفورس ڈرگ روڈ شہر کراچی۔

راقم محمد علی کراچی

مدیر اہل حدیث کا نوٹ: سال کے اندر کوئی فریق مبتلائے مصیبت ہو، باقی احباب اطلاع دیں اور سال بخیریت گزرنے پر بھی مطلع فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۰ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۳ جمادی الاول ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳ ص ۷)

قادیانی مذہب سے بچو

(منقول از پیغام صلح لاہور)

مرزائی امت کی لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ کریں (مدیر اہل حدیث امرتسر)۔

جناب دلاور حسین صاحب فاروقی لکھتے ہیں:

میاں محمود احمد صاحب قادیانی کا خیال ہے کہ ان کے باپ مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھے خداوند عظیم اپنے کلام واجب التکریم میں ارشاد فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (ترجمہ: اب ہم (اے محمد ﷺ) آپ کے دین کو کامل کر چکے اور ہم نے آپ پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور ہم نے آپ ہی کے لئے دین اسلام کو پسند فرمایا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت رسول اکرم ﷺ نے ہم کو اس دین اسلام کی حقیقت سے یہ اطلاع دی

ا لاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسو ل الله و تقيم الصلوة وتؤتیء الز کو ة وتصو م ر مضا ن و تحج البيت ان استطعت اليه سبيلا (بخاری مسلم)(ترجمہ: اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو اس پر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں اور پڑھا کر نماز اور دیتا رہ زکوۃ اور رمضان کے روزے رکھا کر اور تجھ کو راہ داری کا مقدور ہو تو اللہ کے گھر کا حج کر)

اللہ تعالی اس شخص کے حق میں جو دین اسلام کے سوا اور کسی دین کی تلاش میں بھٹکتا پھرتا ہے۔فرماتا ہے:

من يبتغ غير ا لاسلا م دينا فلن يقبل منه و هو فی ا لآ خر ة من الخا سرين ۔(جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہو تو خدا کے پاس اس کا وہ دین مقبول نہیں اور وہ آخرت میں گھاٹے میں ہوگا)۔

اوپر کی دونوں آیتوں اور حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول مقبول کا دین مکمل ہو گیا اس میں کوئی نقص بھی باقی نہیں رہا۔اس کے پانچ رکن ہیں ان میں افراط وتفریط درست نہیں ۔افراط وتفریط کی گنجائش ہوتی تو اسلام ناقص رہتا اور اللہ اکملت لکم د ینکم نہ فرماتا خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے چند اعتقادات شائع کئے ہیں ہم ان کو یہاں درج کرتے ہیں تاکہ لوگ گمراہ نہ ہوں۔

ا۔قرآن کریم نے شریعت کی تمام حاجتوں کو مکمل کر دیا ہے جو شخص قرآن شریف میں سے کچھ کم وبیش کرے وہ شیطان اور بدکرداروں میں ہے۔

(مواہب الرحمان۔۱۹۰۳ء)

۲۔لہذا میں اظہار الحق عام وخاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور سیدنا ومولانا حضرت محمد مصطفیٰ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی۔

(قادیانی اشتہار۔ ۲۔اکتوبر ۱۸۹۱ء)

۳۔اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا۔

(نشان آسمانی ۱۸۹۳ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ سب کچھ کہا ہے مگر یہ بھی کہا ہے

قل يا ايها لناس انی رسول الله اليكم جميعا (معیار الاخیار)۔

یہ آیت قرآنی ہے اس میں خداوند تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہو کر آیا ہوں۔

یہی آیت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے الہام میں لکھ کر اپنی رسالت کا اعلان کیا ہے اس صریح آیت کے الہامی لفظوں میں اگر دعوی رسالت نہیں ہے تو ہم نہیں جان سکتے کہ دعوی رسالت کن لفظوں میں کیا جا سکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲۴ جمادی الاول ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۶ ص ۱۲)

وہابی اور احمدی

نجد کے اہل توحید (وہابیوں) کا ذکر آج کل زبان زد عام خلائق ہے۔گو ان کے مخالف بھی آواز اٹھتی ہے مگر دونوں (موافق ومخالف) اس پر متفق ہیں کہ وہ نشہ توحید میں بڑے سرشار ہیں۔اس لئے خلیفہ قادیان کو بھی خیال آیا کہ نجدی تو ایک معمولی عالم شیخ محمد عبدالوہاب کے پیرو ہو کر اتنے موحد بن گئے اور ہم مسیح موعود اور مہدی مسعود کے اتباع بن کر ان سے کم؟

اس لئے خلیفہ قادیان اپنے معمولی لڑکپن کی سی بڑی لمبی تقریر نجدیوں کے متعلق کی، جو الفضل کے کئی صفحوں میں درج ہوئی جس میں ہمارے مطلب کی بات جو ہے وہ نقل ہے۔آپ کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہابیوں نے بے شک شرک کو مٹایا مگر ہم یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ اس شرک کو مٹاتے مٹاتے انہوں نے شعائر اللہ کی بے حرمتی بھی کی اور حضرت عیسی کے ایک بت کو بھی قائم رکھا، جسے آخر ہم نے توڑا۔

پس وہابیوں سے بڑھ کو ہم شرک کے دشمن ہیں۔ ہم نے نہ صرف حضرت عیسی کے بت کو، جسے وہابیوں نے بھی چھوڑ دیا تھا، توڑا بلکہ اس کے سوا اور بھی بت توڑے۔ اور اور بھی کئی قسموں کے شرکوں کو مٹایا۔ مگر ان بتوں کو توڑتے اور ان شرکوں کو مٹاتے ہوئے ہم نے شعائر اللہ کی بے حرمتی نہیں کی اور کسی رنگ میں جبر بھی نہیں کیا، اور نہ ہی جبر کرنا ہم جائز سمجھتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کی طرح یہ بھی نہیں کیا کہ شعائر اللہ کے اندر جو عظمت ہے اس کا انکار کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ یہ شرک ہے کیونکہ شعائر اللہ کو ہی اگر شرک کہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خدا نے (نعوذ باللہ) شرک کو پھیلایا اور ایسا شائد وہابی بھی نہ کہیں گو عملاً ان کے فعل کا یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ پس ہم تو وہابیوں سے بڑھ کر شرک کے دشمن ہیں۔ (الفضل قادیان ۵ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۱۰)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مطلب یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کو زندہ ماننا شرک ہے، جو وہابی بلکہ سارے مسلمان مانتے ہیں۔ اس لئے آج ہم اس شرک کی تحقیق کر کے بتاتے ہیں کہ اس شرک کے قائل وہابی یا بالفاظ دیگر کل مسلمان ہی نہیں، بڑے بڑے مدعیان نبوت اور مسیح اور مہدی بھی اس شرک کے قائل تھے۔ پس غور سے سنئے:

آپ کے باپ جناب مرزا غلام احمد براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:

هو الذى ارسل رسو له با لهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکسار اور توکل اور ایثار اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔
اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت متشابہ واقع ہوئی ہے۔
گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکرے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور
بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے۔

(براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! اس عبارت پر غور کریں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کیسے صاف لفظوں میں حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد کا اعلان کرتے ہیں اور کمالات روحانیہ اور مراتب باطنیہ میں یہاں تک ترقی یاب ہیں کہ حضرت مسیح کے ساتھ آپکو کمال مشابہت حاصل ہے، یہاں تک کہ عالم کشف میں دونوں میں تمیز مشکل ہے۔ حالانکہ آپ کا عقیدہ اس وقت حیات مسیح کا ہے جس کو خلیفہ صاحب از قسم بت پرستی شرک قرار دیتے ہیں۔ اور یہ تو سب کو معلوم ہے کہ شرک کی قباحت قرآن مجید میں اس درجہ آئی ہے کہ مشرک کو مرتبہ روحانی اور قرب خداوندی میں حصہ کیا، اس کے سارے کئے کرائے اعمال سب ضائع ہو جاتے ہیں۔ غور سے پڑھو:

لو اشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون

انبیاء بھی اگر شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی ضائع ہو جاتے

لاہوری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی صاحب بھی اس عقیدہ کو شرک کہا کرتے ہیں۔ اس لئے ساری مرزائی امت اس امر کا فیصلہ کرے:

۱۔ مرزا صاحب قادیانی زمانہ تالیف براہین احمدیہ میں مشرک مطرود خدا تھے۔

۲۔ یا ہمارا خیال کہ حیاۃ عیسیٰ کا عقیدہ شرک ہے، غلط ہے۔

من نگویم کہ ایں مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

رہا مسئلہ شعائر اللہ کا، جو خلیفہ صاحب نے قبہ پسندوں سے سن کر یقین کیا ہے، اس کی کوئی مثال نہیں دی کہ شعائر اللہ میں سے کون سا نشان وہابیوں نے مٹایا ہے۔، اس لئے اس کا جواب سر دست اتنا ہی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندہ معنی نہ ہوا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۷ ص ۳۔۴)

منٹگمری میں مرزائی تحریک

جناب منشی قائم الدین صدیقی نقشہ نویس، منٹگمری لکھتے ہیں:

گذشتہ مارچ کو مرزائیوں کا جلسہ منٹگمری میں ہوا تھا۔ چونکہ اس موقع پر ان کی طرف سے کوئی باقاعدہ اشتہار نہ نکلا، بلکہ عین وقت پر جلسہ کا اعلان کیا گیا جس میں عیسائیوں اور آریوں کو دعوت دی، جس کا انتظام آریوں کی طرف سے یہ ہوا کہ انہوں نے اپنا مناظر دھرم بھکشو بلالیا۔ جب میدان مناظرہ گرم ہونے لگا تو حکام ضلع کی طرف سے ممانعت کا حکم پہنچنے کے باعث مناظرہ بند کردیا گیا۔

اس لئے مرزائیوں نے اس پہلو کو چھوڑ کر مسلمانوں پر بہت حملے کر کے بعض ناواقفوں کو مذبذب کردیا۔ جوں ہی مرزائیوں کے وفد کی آمد کی اطلاع شہر میں گشت لگانے لگی، تو بہت سے احباب کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس موقع پر ان کے دجل کی تردید کا انتظام کرنا چاہیے۔

چنانچہ بعد از مشورہ جناب سردار اہل حدیث (مولانا ثناء اللہ) کی خدمت میں عرض کی گئی۔ آپ نے کمال مہربانی سے جناب مولوی عبدالرحیم شاہ صاحب کو منٹگمری تشریف لے جانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ شاہ صاحب ۱۱ ستمبر کی دوپہر کو تشریف لائے۔

۱۲۔۱۳ ستمبر کے لئے مرزائیوں کی طرف سے جلسہ کا اشتہار نکلا ہوا تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر سب کو حوصلہ ہوگیا۔ اب تجویز ہوئی کہ مرزائیوں سے مناظرہ کے لئے وقت دریافت کیا جائے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مناظرہ کے لئے حکام ضلع نے اجازت نہیں دی۔ بلکہ مشتہرہ تواریخ پر یعنی ۱۲۔۱۳ کو جلسہ بھی نہ ہوگا۔ چونکہ شاہ صاحب تشریف لاچکے تھے اس لئے منٹگمری کا ہر فرد بشر شاہ صاحب کی زبان سے ان کے دجل کی تردید کا خواہاں تھا، اس لئے ۱۱۔۱۲ ستمبر کی درمیانی رات کو جلسہ منعقد کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مولانا صاحب کی تقریر کرائی گئی جو مختصر طور پر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

جناب نے سٹیج پر کھڑے ہوکر بعد از تلاوت قرآن مجید پہلے ختم نبوت پر قرآن وحدیث سے روشنی ڈالی بعد ازاں نکاح مرزا یعنی محمدی بیگم کا قصہ مع خطوط وغیرہ کے پورے طور پر تشریح کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔

بعد ازاں قادیان میں طاعون اور ان کے رسول کے تخت گاہ کے خوب بخیئے ادھیڑے اور قضاوقدر کے مسئلہ کی خوب پڑتال کی۔ حاضرین کی تعداد بے اندازہ تھی مرزائی بھی شامل تھے۔ بار بار جزاک اللہ جزاک اللہ کی صدائیں گونج رہی تھیں۔

الغرض حاضرین جلسہ شاہ صاحب کی تقریر سے نہایت محظوظ ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے آکر مولانا صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ ہمارا کوئی مولوی ان کے مقابلہ کا نہیں، لیکن اب ہم کو یقین ہوگیا اور ان کے ڈھول کا پول بخوبی ظاہر ہوگیا۔ الحمد للہ

دوسرے دن صبح کو چند مرزائی آئے اور کہا کہ مناظرہ کی اجازت ہم کو نہیں ملی ہاں فریقین کے چند احباب بیٹھ کر تبادلہ خیالات کر لیں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ چونکہ فریقین کا مقصود عوام الناس کی تبلیغ ہے اس لئے جلسہ عام میں اگر گفتگو کے لئے آپ تیار ہوں تو مجھے عذر نہیں۔ لیکن افسوس یہ بات انہوں نے نہیں مانی۔ آخر ۱۳ ستمبر کی دوپہر تک شاہ صاحب انتظار کر کے واپس تشریف لے گئے کیونکہ اس وقت تک ان کے جلسہ کا کوئی اشتہار نہ نکلا تھا۔

لیکن شاہ صاحب کے جانے کے بعد ۱۴، ۱۵ کی شام کو مرزائیوں کا جلسہ ہوا جس میں مناظرہ کی بدستور ممانعت تھی حاضرین کی تعداد بہت کم تھی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۷ ص ۴)

اختلاف بیانی مرزا قادیانی

جناب حکیم محمد ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا، الہ آباد سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم۔ص ۱۹۷)

اس کے خلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

جو شخص سری نگر محلّہ خان یار میں مدفون ہے اس کو ناحق آسمان پر اٹھایا گیا، کس قدر ظلم ہے۔ (دافع البلاء۔ص ۱۵)

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح۔ص ۵)

اس کے مخالف، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں نے اس کی فتح کے بارہ میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹی نکلی۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم۔ص ۲۵۸)

بعض لوگ انگد کی جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ گرو نانک کا آسمان سے نازل ہوا ہے اور خدا نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے مگر خدا تعالی کی بے انتہا قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرتیں صرف اتنی ہی ہیں اس سے آگے نہیں۔ ایسے کمزور اور تاریک ایمان تو ان لوگوں کے ہیں جو آج کل نیچری ہیں یا برہمو سماج کے نام سے موسوم ہیں (ست بچن۔ص ۳۷)

اس کے مخالف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

مسیح کے اترنے کے بارے میں اب تک بڑے جوش سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عمدہ اور شاہانہ پوشاک قیمتی پارچہ جات کی پہنے ہوئے فرشتوں کے ساتھ آسمان سے اترینگے۔ یہ پارچہ جات ازقسم پشمینہ یا ابریشم ہونگے جیسے چوڑیا، گلبدن، اطلس، کم خواب، زربفت، زری، لاہی، یا معمولی سوتی کپڑے جیسے نین سکھ، تن زیب، چکن، گلشن، ململ، جالی، خاصہ، ڈوریا، چارخانہ، اور کس نے آسمان میں بنے اور کس نے سیئے ہونگے اور ابتک کسی نے مسلمانوں یا عیسائیوں میں سے اسکا کچھ پتہ نہیں بتایا۔(توضیح مرام ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ : مرزا غلام احمد قادیانی عمر بھر تاریکی کے گڑھے میں پڑے رہے اسی وجہ سے ہمیشہ متخالف بولتے اور لوگوں کو بہکاتے رہے۔ امت میں اس کا اثر ہونا لازمی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

امت مرزائیہ کے سرداروں کے نام کھلی چٹھی

جناب مولوی دوست محمد پنجابی، مدراس سے لکھتے ہیں:

بخدمت جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہوری،

و جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ جماعت قادیانی

مندرجہ ذیل سوالات چار پانچ برسوں سے کئی ایک احمدیوں سے دریافت کئے گئے ہیں مگر آج تک کسی کو بھی ان کے جواب کا حوصلہ نہ ہوا۔

چنانچہ حافظ روشن علی قادیانی کی تشریف آوری مدراس میں ان سے بھی بذریعہ اخبار روزانہ، آزاد ہند، دریافت کئے گئے تھے مگر اب تک جواب سے محروم رہا ہوں امید ہے کہ آپ صاحبان حوصلہ سے کام لے کر جواب دے کر مشکور فرمائیں گے۔

صاحبان! اگر آپ ہمارے سوالات کے جوابات اصول مندرجہ ذیل کے ماتحت عنایت فرمائیں گے، تو بہت سے ایسے احمدی بھی آپ کے ممنون ہوں گے جن کو اب تک مجددیت مسیحیت ومہدویت کی حقیقت معلوم نہیں۔

(خلیفہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا: بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے (مرزا کی) مہدویت اور مسیحیت کو دعوی کو سمجھ کر مانا ہو۔ الفضل قادیان ۱۱۔ اگست ۱۹۲۱ء)

چونکہ آنے والے بزرگوں کی خبر قرآن وحدیث میں ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہر سوال کے جواب میں صرف آیت، اور اگر آیت نہ ہو تو صحیح حدیث مع لفظی ترجمہ کے تحریر فرمائیں۔

صحیح حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو اصول محدثین کے مطابق صحیح ہو، نہ کہ اپنے خیال کے مطابق۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیز اپنی طرف سے ترجمہ میں اضافہ اور تاویل نہ فرمائیں تاکہ ایک طالب حق کو خود غور کرنے اور حقیقت تک پہنچنے میں روکاوٹ نہ ہو۔

سوال نمبر ۱

ہر صدی کے سرے پر مجدد کے آنے کی کیا وجہ ہے۔ اور بحیثیت ایک خاص عہدہ حاصل کرنے کے اس کے فرائض کیا ہیں۔ اور اگر نص صریح اور شریعت اسلام کیخلاف لوگ چل رہے ہوں، تو اس وقت کا مجدد ان کو حکم خدا ورسول کی تبلیغ کرے گا یا نہیں۔ اور خود اس کے لئے نمونہ بنے گا یا نہیں۔
اور مجدد صدی کے کس سرے پر دعوی کرتا ہے اور اس دعوی کا اظہار مجددیت قرآن وحدیث کے رو سے ضروری ہے یا نہیں۔

سوال نمبر ۲

مسیح موعود کیوں آئیں گے اور ان کے فرائض کیا ہیں اور کون کون سا مخصوص کام وہ سرانجام دیں گے اور کیا مندرجہ ذیل نشان بھی مسیح کے ہیں:

۱۔ کیا مسیح حاکم ہوں گے۔
۲۔ ان کے پاس مال دولت کثرت سے ہوگا جسے لوگ قبول نہ کریں گے۔
۳۔ ان کے زمانہ میں کینہ وبغض جاتا رہے گا۔
۴۔ اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی اور ان پر سواری نہ کی جائے گی۔
۵۔ اور کیا مسیح جب نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر انہی میں سے ہوگا،
۶۔ مسیح نماز میں اس امیر کی اقتداء فرمائیں گے۔
۷۔ مسیح نکاح بھی کریں گے۔
۸۔ مسیح بیت اللہ بھی جائیں گے یا نہیں۔
۹۔ کیا مسیح بعد نزول ۴۵ برس دنیا میں زندہ رہیں گے۔
۱۰۔ کیا کسی صحیح حدیث میں ہے کہ مسیح سے مراد مثیل مسیح ہے۔

سوال نمبر ۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہدی سے مراد کوئی ایک شخص ہے یا جو بھی ہدایت یافتہ ہو وہ مہدی کہلا سکتا ہے اوران کے فرائض کیا ہیں ؟

ا۔مہدی، محمد رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں گے۔

۲۔اوران کا نام محمد ہوگا۔

۳۔اوران کے باپ، نبی ﷺ کے باپ کے ہم نام ہوں گے۔

۴۔اور کیا درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے لوگ ان سے بیعت کرینگے

۵۔اور کیا مہدی مدینہ طیبہ کی طرف بھی سفر کریں گے۔

۶۔اور کیا وہی زمین کو داد اور عدل سے بھر دیں گے۔

سوال نمبر۴

دجال کیوں آئے گا اور کیا کیا کام کرے گا اور کیا دجال کو عیسی باب لد پر پاویں گے اور وہیں قتل کریں گے۔

باب لد کس ملک میں ہے۔اور کیا دجال اپنے سفید گدھے پر سوار ہوگا۔

خر دجال پر مسلمان بھی سوار ہوں گے یا نہیں۔ہاں مسیح مہدی بھی سوار ہوں گے یا نہیں؟

سوال نمبر۵

رسول اللہ ﷺ کو جو بات اللہ تعالی کی طرف سے ارشاد فرمائی گئی ہو، اس کے برعکس کوئی بات کوئی شخص کہے کہ مجھے خداوند کریم نے کہی ہے تو ایسا شخص سچا ہے یا جھوٹا۔اور ایسا مفتری اور جھوٹا شخص قوم کا رہبر ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۷ ص ۸)

پیر جماعت علی، علیپوری اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید کتنا ہی کچھ زور ماریں، اور مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کو جملہ خلائق موجودہ سے افضل کہیں، لیکن ہم بھی اپنے اعتقاد کے پابند ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں (علی پوری اور قادیانی) اس درجہ مشابہت تامہ رکھتے ہیں کہ ان میں تمیز کرنا ایک محال کام ہے۔اس کی پوری تفصیل تو تطویل چاہتی ہے جو کسی اور وقت پر ہم رکھتے ہیں، سردست ایک دو امور میں مشابہت بتاتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں نے ایک نظم پڑھی جس میں ایک شعر تھا

کل اولیاء سے افضل بعض انبیاء سے بہتر
یہ مصطفیٰ (مرزا) ہمارا یہ دل ربا ہمارا

اسی طرح پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں نے ایک نظم پڑھی جو پیر صاحب نے بڑی خوشی سے سنی۔جس میں ایک شعر یہ ہے

اولیاء ہونے کو دنیا میں بہت ہیں اولیاء
ان کی صورت ان کی سیرت ان کی عادت کا کہاں

عرصہ ہوا پیر صاحب کے مریدوں نے ایک کتاب شائع کی تھی جس کا نام ہے برکات علی پور۔اس میں آنحضرتﷺ کے درود میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کو شریک کر کے یوں لکھا گیا تھا

اللھم صل علی محمد و علی جماعت علی صاحب

ہم حیران تھے کہ درود میں پیر صاحب جماعت علی سے مرزا قادیانی پیچھے رہ گئے جب کہ ہمارا دعوی دونوں بزرگوں میں مساوات کا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے شبہ کا ازالہ ہوگیا کیونکہ قادیانی اخبار الفضل نے صاف صاف لفظوں میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ:

درود میں حضرت مرزا صاحب کو شامل کرو۔

چنانچہ اخبار الفضل قادیان کے اصل الفاظ یہ ہیں:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی درود میں شامل کرو۔ میں نے بتایا ہے کہ درود رسول کریم ﷺ کے احسانوں کو یاد کرنا اور اپنی احسان مندی جتانا اور خدا سے اس کا عوض دینے کی درخواست کرنا ہے۔

آنحضرتﷺ کے بعد ہم پر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے بھی بے شمار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احسانات ہیں، اس لئے درود میں ان کو بھی شامل کرنا چاہیے...

ہم مختلف اوقات میں آنحضرت ﷺ پر درود پڑھیں اور اس درود میں آپ کے خلیفہ مسیح اور مہدی کو بھی شامل کریں اور ان پر بھی درود پڑھیں تا ان کے احسانوں کا بھی اقرار ہو اور شکریہ ادا ہو سکے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الحمد للہ! ہمارے دعوی پر جو غبار آنے کا خطرہ تھا، یعنی یہ کہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور مرزا صاحب قادیانی میں مشابہت تامہ ہے، وہ دور ہو گیا۔ ہاں اس بات کا جواب ہمارے پاس نہیں جو ہمارے دعوی کے برخلاف ہے۔ وہ یہ کہ پیر صاحب میں ایک بات ایسی مزیت ہے کہ مرزا صاحب قادیانی میں اس کی مثال ہمیں نہیں ملی۔ کوئی صاحب مرزا صاحب قادیانی کی کسی تحریر میں ہم کو وہ مثال بتا دیں گے تو ہم شکر گزار ہوں گے۔ وہ یہ ہے کہ پیر صاحب کے مریدوں نے ایک نظم میں یہ شعر بھی لکھا جو پیر صاحب کے جلسہ میں پڑھا گیا اور ان کے سننے میں آیا۔ وہ شعر یوں ہے

تو وہ مسیح زمان ہے کہ قم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

یعنی پیر جماعت علی صاحب، اگر قبرستان میں مردوں کو اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیں تو وہ اپنی بے جانی کا عذر نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ حضرت پیر صاحب کے حکم دینے سے ان میں جان پڑ جائے گی۔

اسی مضمون کی تائید میں ایک اور شعر بھی ہے جو یہ ہے۔ مرید، پیر جماعت علی صاحب کو مخاطب کر کے کہتے ہیں

دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا
عرض مطلب یاں مرا محتاج گویائی نہیں

خدا کی صفات میں دو صفات ہیں جن پر سارا مدار کار رہے ایک قدرت دوسرے علم۔ پہلے شعر میں قدرت کا ثبوت پیر صاحب میں بتایا ہے کہ مردوں کو حکم دیں تو وہ کھڑے ہو جائیں۔ دوسرے شعر میں علم غیب کا ثبوت دیا گیا بس اب کیا ہے متصوفانہ اصول یہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خودی جب گئی خود خدا ہو گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۸ ص ۶۔۷)

مرزا کی تردید خود قادیانی اخباروں میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انسان کیسا ہی جھوٹ کا عادی ہو پھر بھی جب وہ خالی الذہن ہوتا ہے تو سچ ہی اس کے منہ سے نکل جاتا ہے۔ یہی حال قادیانی اخبار فاروق کا ہے جو ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم صاحب کا قادیان سے جاری ہے، جو لدھیانہ کے مناظرہ میں پیش ہو کر حق سے مغلوب ہوئے تھے۔ آپ نے زمانہ حال کے مسلمانوں کے حسب حال ایک نظم شائع کی ہے جو درج ذیل ہے:

یا الٰہی رحم کر اب حال پر اسلام کے
رہ گئے مومن زمانہ میں فقط اک نام کے
تارک صوم و صلوٰۃ و پردہ و قرآن ہیں
نا خلف کیسے ہوئے اس دور میں اسلام کے
حامیان دین نے مسلم کو کافر کر دیا
کافرستاں بن گئے جو ملک تھے اسلام کے
ہیں مسلماں نام کے لیکن یہودی کام کے
آشنائے کفر ہیں، نا آشنا اسلام کے
مصطفیٰ کامل سا لیڈر جب ملے احرار کو
مل کے باہم کیوں نہ ناچیں مرد و زن اسلام کے
تو ہوا ہم سے خفا جب ہم ہوئے تجھ سے جدا
ہے یہی اس کی جزا دن آ گئے آلام کے
یا الٰہی پھر وہی باد بہاری چل پڑے
جس سے ہوں پھر سے ہرے سوکھے شجر اسلام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اخبار فاروق۔قادیان ۲۰ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بے شک یہ حالت بلکہ اس سے بھی بدتر کیفیت مسلمانوں کی آج کل ہے اس کو ملحوظ رکھئے اور مرزا صاحب مسیح قادیان کا فرمان سنئے۔آپ اپنی مستند اور مشہور کتاب براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:

> هو الذی ارسل رسو له با لهدی و دین الحق لیظره علی الدین کله ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)۔

یہ عبارت بہ آواز بلند پکار رہی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام چمکتا ہوگا لیکن مرزا صاحب باوجود مسیح موعود بلکہ مہدی معہود بھی ہو کر آئے اور تشریف بھی لے گئے مگر مسلمانوں کی حالت وہی رہی جو اس نظم سے عیاں ہے تو کیا ہم یہ سمجھنے اور کہنے میں حق بجانب نہیں کہ

شیر قالین دگر ست و شیر نیستاں دگر ست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جنوری ۱۹۲۶ء۔۲۲ جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۰ ص ۳۔۴)

شیخ احمد سرہندی اور مرزا قادیانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرکؒ امرتسری لکھتے ہیں:

حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۰ ، پر، کتاب حقیقۃ النبوۃ اول صفحہ ۹۹۔۱۰۰۔ اور کتاب ضمیمۃ النبوت فی الاسلام صفحہ ۱٦۵ پر درج ہے:

> پھر ایک نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے بلکہ جس نبوت کا دعوی کرنا قرآن شریف کی رو سے منع ہوتا ہے ایسا کوئی دعوی نہیں کیا صرف یہ دعوی ہے کہ ایک پہلو سے امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالی سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں ۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ :اگر چہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہینگے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

اقول: مکتوبات امام ربانی طبع ۱۳۴۳ھ روز بازار امرتسر دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۵۱ پر اصلی عبارت یوں ہے:

الحمد لله سلا م على عباده الذين اصطفى اعلم ايها ا لا خ الصديق ان كلا مه سبحا نه مع البشر قد يكو ن شفا ها و ذلك لا فراد من ا لا نبياء و قديكو ن ذلك لبعض الكمل من متابيعهم با لتبعية و الورا ثة ايضاً و اذا كثر هذاالقسم من الكلا م مع وا حد منهم سمى محد ثا كما كا ن امير المؤمنين عمرؓ

ترجمہ: بداں اے برادر محبّ کہ بہ تحقیق کلام حق سبحانہ وتعالی با بشر گاہے رو با رو بود وایں نوع از کلام مرآحاد انبیاء است وگاہے ایں نعمت عظمی بعضے را از کمل متابعان ایشاں نیز بہ تبعیت و وراثت میسر مے گردد وایں قسم از کلام با یکے ازیشان ہر گاہ بکثرت واقع گردد آں کس محدّث نامیدہ مے شود چنانچہ امیر المومنین عمرؓ (محدث ایں امت بودہ)

نوٹ: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ۔ حالانکہ شیخ احمد مجدد نے محدث لکھا ہے ۔مرزا کی خیانت ملاحظہ ہو کہ الفاظ كماكان امير المو منين عمرؓ بھی آپ نے نقل نہیں کئے اور محدث کی بجائے نبی لکھ دیا۔ بات یہ ہے کہ حضرت عمر نبی یا رسول نہ تھے البتہ محدث ضرور تھے ۔ بخاری میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناقب حضرت عمر میں یہ حدیث ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گزرے ہیں کہ خدا ان سے ہم کلام ہوتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں، سو اگر ایسے لوگ اس امت میں ہے تو وہ عمرؓ ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۹۱۴۔ حمامۃ البشری۔ص ۸۱)

یہ بھی حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۲۳۵۔حمامۃ البشری۔ص ۸۱،۸۲)

جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۹۱۴۔ براہین احمدیہ۔ص ۵۴۶ حاشیہ)

حضرت عمرؓ محدث تھے۔ (حمامۃ البشری۔ص ۸۱)

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ لکھنا کہ نبی محدث ہے اور محدث نبی ہے (توضیح مرام۔ص ۹۔۱۰)۔ اور میاں محمود احمد قادیانی کا یہ لکھنا کہ محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے (القول الفصل۔ص ۲۵) سراسر غلط ہے کیونکہ مندرجہ بالا تحریروں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

(الف)۔محدث وہ شخص ہوتا ہے جس سے خدا تعالی کثرت سے ہم کلام ہوتا ہے۔
(ب)۔محدث نبی نہیں ہوتا۔ (ج)۔ بنی اسرائیل میں محدث ہوئے ہیں۔
(د)۔امت محمدیہ میں بھی محدث لوگ ہونے والے ہیں۔(ھ)۔حضرت عمرؓ محدث تھے۔(و)۔حضرت عمرؓ نبی نہ تھے۔

ناظرین مرزا صاحب قادیانی کی خیانت اور بطالت ملاحظہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جنوری ۱۹۲۶ء۔۲۲ جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۰ص ۴)

قادیان میں تار گھر اور مرزا آنجہانی کی تکذیب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان جو کوئی قابل ذکر واقعہ دنیا میں ہوتا ہے، وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تکذیب کرتا ہے۔ یہ دعوی ہمارا آج ہی کا نہیں بلکہ بہت دفعہ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع کر چکے ہیں اور ثبوت بھی دے چکے ہیں۔ آج ایک جدید واقعہ قابل ذکر ہے جس کو قادیان میں موجب خوشی اور قادیانی امت میں باعث مسرت سمجھا گیا ہے۔ مگر یہ سب ظاہر بینی ہے۔ باریک بینی سے دیکھیں گے تو افسوس کریں گے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ قادیان میں ڈاکخانہ تو تھا، مگر تار گھر نہ تھا۔ اس لئے جماعت مرکزیہ قادیانیہ کو اس کی بڑی تکلیف تھی تار دینا ہوتا تو ۱۱ میل کے فاصلہ پر بٹالہ آ کر تار دیتے، جوابی تار بھی بٹالہ میں آتا جو دیر بعد پہنچتا۔

ان موجودہ لوگوں کی تکلیف کا اندازہ کرنے سے مرزا صاحب آنجہانی کے زمانہ کی تکلیف کا اندازہ بھی ہوسکتا ہے کیونکہ انہیں بھی وہی ضرورتیں تھیں جو ان کو ہیں۔ اسی ماہ جنوری میں قادیان میں تار گھر بنا تو خلیفہ قادیان نے بڑی مسرت کا تار اپنے مریدوں کو دیا جس کے الفاظ یہ ہے:

> خدا تعالی کا شکر اور احسان ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان میں تار برقی آ جانے کے سبب قادیان کا تعلق بیرونی دنیا کے ساتھ قائم ہو گیا ہے تار کا یہاں آنا بھی حضرت مسیح موعود کی ان پیش گوئیوں کا پورا ہونا ہے جو آپ نے قادیان کی ترقی اور معموری کے لئے فرمائیں۔
>
> میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتا ہوا تمام ان شخصوں کو جو احمدی کہلاتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور اس مقصد وحید کو بہت جلدی پورا کرنے کیلئے اپنی تمام تر کوششوں اور ہمتوں کو صرف کرنے میں مشغول ہو جائیں کہ جس کے لئے خدا تعالی نے حضرت احمد کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ خلیفۃ المسیح۔ (الفضل قادیان ۱۲ جنوری ۱۹۲۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ہے اس تار کا مضمون جو خلیفہ قادیان نے بطور یادگار مسرت اطراف و اکناف میں بھیجا جس میں اپنے مسیح موعود کی پیش گوئی کی صداقت بتائی۔ خلیفہ صاحب نے تو زبانی صداقت مرزا کا دعوی کیا، مگر ہم حسب عادت خود مرزا صاحب کے الفاظ پیش کر کے ناظرین عموماً اور مرزائی احباب کے سامنے خصوصاً پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ریل اور تار وغیرہ نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ زمانہ اشاعت اسلام کیلئے بہت موزوں ہے حضور دنیا میں تشریف لاویں تو ہم (ریل اور تار وغیرہ) حضور کی اشاعت اسلام میں خدمت کریں۔ حضورؐ نے جواب دیا کہ میں خود تو نہیں آتا، البتہ اپنا بروز (عکس) بنا کر مرزا صاحب کو بھیجتا ہوں۔ پس مرزا صاحب ان کی درخواست پر بروز محمد ہو کر دنیا میں آئے، چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے اس بارے میں اپنے الفاظ یہ ہیں:

حسب منطوق آیت و آخرین لما یلحقوا بھم

اور نیز حسب منطوق آیت

قل یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعاً

آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لایئے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعوی ہے کہ میں کافہ ناس کے لئے آیا ہوں۔ اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔

تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں، مگر میں ملک ہند میں آؤنگا کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل و نحل اور امن و آزادی اسی جگہ ہے۔ اور نیز آدم اسی جگہ نازل ہوا تھا۔ پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں آتا ہے اسی ملک میں اس کو آنا چاہیے، تا آخر اور اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا ہو جائے۔

اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا حسب آیت و آخرین منھم دوبارہ تشریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا، اس لئے آنخضرت ﷺ کی روحانیت نے ایک ایسے شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا، اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اسکو عطا کیا، تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنخضرت ﷺ کا ظہور تھا۔

لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بعث کس زمانہ میں چاہیے تھا، اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ خدائے تعالی کے کاموں میں تناسب واقع ہے اور وضع شئی فی محله اس کی عادت ہے جیسا کہ اسم حکیم کے مفہوم کا مقتضا ہونا چاہیے اور نیز وہ بوجہ واحد ہونے کے وحدت کو پسند کرتا ہے، اس لئے اس نے یہی چاہا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآن خلقت آدم کی طرح چھٹے دن کی گئی یعنی بروز جمعہ، ایسا ہی تکمیل اشاعت کا زمانہ بھی وہی ہو جو چھٹے دن سے مشابہ ہو۔

لہذا اس نے اس بعث دوم کے لئے ہزار ششم کو پسند فرمایا اور وسائل اشاعت بھی اسی ہزار ششم میں وسیع کئے گئے اور ہر ایک اشاعت کی راہ کھولی گئی ۔ ہر ایک ملک کی طرف سفر آسان کئے گئے ۔ جا بجا مطبع ہو گئے۔ ڈاکخانہ کا احسن انتظام ہو گیا۔ اکثر لوگ ایک دوسرے کی زبان سے واقف ہو گئے۔ اور یہ امور ہزار پنجم میں نہ تھے بلکہ اس ساٹھ سال سے پہلے جو اس عاجز کی گذشتہ عمر کے دن ہیں، ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا ہوا تھا اور جو کچھ ان میں سے موجود تھا وہ نا تمام اور کم قدر اور شاذ و نادر کے حکم میں تھا۔

یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو جس وقت ان تمام دلائل میں غور کرے گا تو اس پر روز روشن کی طرح کھل جائے گا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں ۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۰۱۔۱۰۲)

قادیانی ممبرو! بقول مرزا غلام احمد صاحب تقوی الہی کو دل میں لا کر سوچو کہ درخواست کنندوں میں ریل تار بھی جب شامل تھے، تو کیا وجہ ہے کہ کم بخت مرزا صاحب قادیانی کی ساری زندگی میں خدمت کرنے کو قادیان میں حضور ممدوح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں نہ پہنچے۔ کس منہ سے سرور کائنات کے حضور درخواست کرنے گئے تھے جس کے جواب میں حضور ﷺ نے ہندوستان میں تشریف لانا منظور فرمایا تھا۔

واللہ! ایسا واقعہ اگر حضرت سلیمانؑ کی زندگی میں ہوتا تو ہدہد کی طرح اس کے کھمبے و نبے توڑ کر فنا کر دیتے۔

ناظرین! قادیانی مرزا جی کی بھول بھلیاں دیکھئے اور ماننے والوں کی سادگی پر شاباش کہیے کہ ریل اور تار گھر جس کا مرزا صاحب کی زندگی میں قادیان میں بکمال عروج ہونا ضرور تھا تاکہ حسب درخواست خود یہ بد بخت وعدہ شکن مرزا صاحب قادیانی کے ماتحت خدمت اسلام کرتے لیکن اس زمانہ میں قادیان نہ پہنچے۔ اس پر ہمیں ایک واقعہ یاد آ گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے چچا زاد بھائی مرزا نظام الدین قادیانی تھے۔ وہ ایک دفعہ مجھے امرتسر میں ملے، جس زمانہ قادیان میں طاعون بشدت حملہ آور تھا۔

میں نے پوچھا کہیے مرزا جی! قادیان میں طاعون کا کیا حال ہے؟

بولے مولوی صاحب! کیا عرض کروں، جس روز ہمارے بھائی مرزا غلام احمد نے پیش گوئی کی تھی کہ قادیان میں طاعون نہ ہوگا، ہم تو اسی روز بس ڈر گئے تھے کہ اب مرے ۔ کیونکہ خدا کو اس سے ضد ہے۔ یہ جو کہا کرتا ہے خدا اس کا الٹ کیا کرتا ہے۔ چنانچہ طاعون ایسا ہوا کہ ہمارے چھوٹے سے قصبہ قادیان میں چار سو آدمی مر گئے۔

یہ بیان مرزا نظام الدین کا سن کر مجھے حیرت ہوئی کہ ان لوگوں کا عقیدہ بجق برادر خود کیسا برعکس ہے۔ مگر واقعات مابعد سے میرے دل پر ان کے اس قول نے گہرا اثر کیا۔ دیکھئے معمولی معمولی قصبوں بلکہ دیہاتوں میں بھی ریلوے سٹیشن اور تار گھر بنے ہوئے ہیں، مگر قادیان میں باوجود اچھا قصبہ ہونے کے مرزا صاحب کی زندگی میں بلکہ آج تک بھی ریل آئی، نہ تار پہنچا۔

کیوں؟ اس لئے کہ خدا کو منظور تھا کہ مرزا جی کی تکذیب کرے۔

کس قدر غضب بلکہ غیظ و تاسف کا مقام ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی آمد تو ہو ریل اور تار کی درخواست پر مگر یہ دونوں کم بخت ان کی زندگی کے خاتمہ تک بھی قادیان میں قدم نہ رکھیں۔ یہاں تک کہ ان کے لاہور میں انتقال ہونے کے وقت بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بد بخت (تار) بٹالہ میں بیٹھا رہے اور قادیان تک جناب متوفی کی خبر جلدی نہ پہنچائے۔ اور یہ بدنصیب ریل ان کی نعش مبارک کو قادیان لے جاتے ہوئے بٹالہ میں اتار دے۔ ہت ترے بدنصیب انجن میں آگ جلے۔

اس طرفہ پرطرہ یہ کہ ریل کی چالاکی دیکھئے کہ ادھر تو حضور سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں درخواست کنندوں میں شریک ہو کر مرزا صاحب قادیانی کو بروز محمدی میں آنے کی تکلیف دیتی ہے۔ ادھر مرزا صاحب قادیانی کے دشمن دجال کا گدھا بن کر اس کی خدمت کرتی ہے (ازالہ اوہام۔ص ۷۳۹)۔ ایسی بے وفا، ایسی بدعہد (ریل) کو خدا کیا سزا دے۔

غالباً اسی شرمندگی میں یہ مرزا صاحب قادیانی کی زیارت کو قادیان میں نہیں جاسکی۔ بلکہ خود مرزا صاحب قادیانی کو بوقت ضرورت اس خر دجال پر سوار ہونا پڑا جس پر کسی ظریف کو یہ کہنا پڑا

یہ کیسا ہے خر دجال کہ عیسی بعز و شان
بصد منت بصد خواہش کرا یہ دے کے چڑھتا ہے

ناظرین! مرزا غلام احمد میں جو کمال تھا وہ تو تھا ہی، مگر ہم تو انکے مریدوں کے باکمال ہونے کے قائل ہیں جنہوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ مرزا جی کی بات کیسی بھی عقل و نقل کے خلاف ہو ہم لوگ اسے مانتے ہی جائیں گے بلکہ اس بات کا اعلان کر رکھا ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء مطابق ۱۴ رجب ۱۳۴۴ھ ص ۱۔۳)

امرتسر میں مرزائیت کا جال

اور علماء امرتسر کی بروقت بیداری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرتسر شہر میں ایک ایسا وقوعہ ہو چکا ہے جو مرزائی مذہب کی تاریخ میں ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہم واقعہ ہے۔ یعنی ۱۸۹۳ء میں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مباحثہ پادری آتھم سے ہوا تھا جس میں مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مباحثہ کو معمولی مباحثہ قرار دے کر ایک روحانی پیش گوئی کی تھی کہ آتھم پندرہ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ لیکن اس پیش گوئی کے خاتمہ پر امرتسر کی پبلک نے دیکھا کہ پادری آتھم میعاد گزرنے کے بعد امرتسر میں بڑے جلوس سے پھرے اور اس جلوس میں عیسائی یہ کہتے جاتے تھے؛

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

یہ اور اس قسم کے کئی واقعات اہالی شہر امرتسر نے دیکھے ہیں مگر پھر بھی جب کبھی وقت آتا ہے تو سب کچھ بھول جاتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

امرتسر میں مرزائیوں نے آج کل ایک نئی سکیم بنائی ہے۔ شہر کے بعض نوجوانوں کو اسلام کی ہمدردی پر ابھارا کہ ایک انجمن اشاعت اسلام کی بنائی جائے جس میں مناظرہ کرنا سیکھیں اور مخالفوں سے مناظرہ کیا کریں۔ پہلے تو اس کا مقصد اتنا ہی بتایا۔ چنانچہ ایک دفعہ مجھ سے بھی تقریر کرائی۔ مگر آخر جب ہشیار مرزائیوں نے اپنا رنگ جما لیا تو ایک اشتہار جلسہ کا شائع ہوا جس کی سرخی اور عبارت یہ تھی:

عظیم الشان مذہبی اجلاس۔

زیر صدارت مولوی محمد اسماعیل غزنوی (بن مولوی عبدالواحد غزنوی)

اسلام کے وہ بہادر جرنیل جنہوں نے آریہ مذہب کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہے امرتسر تشریف لانے والے ہیں اور اسلامیہ سکول کے احاطہ میں مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۲۶ء بروز ہفتہ ساڑھے چھ بجے شب کو اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔

متلاشیان حق سے درخواست ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور شامل جلسہ ہوں۔ حسب ذیل غازی خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا عصمت اللہ صاحب لاہور۔ مولانا عبدالحق صاحب برہم چاری۔
مولانا اللہ دتا صاحب جالندھری۔ مولانا روشن علی صاحب۔
المشتہر، حکیم احمد حسن جنرل سکرٹری انجمن اشاعت اسلام امرتسر

یہ جلسہ حسب اعلان مولوی اسماعیل غزنوی کی صدارت میں کئی روز تک ہوا اور مرزائی مبلغوں نے تقریریں کیں۔ تقریروں کے بعد مولوی اسماعیل غزنوی نے اپنی صدارت کی حیثیت سے آریوں سے مناظرہ کا اعلان بھی کر دیا۔ چنانچہ اس کا اثر اہل اسلام امرتسر پر یہ ہوا کہ بعض ناواقف مسلمان مرزائیوں کو آریوں کی تردید کرنے کی وجہ سے اسلام کے بہترین خدمت گار سمجھنے لگے۔ اس پر علماء کو فکر ہوئی تو مجلس علماء میں غور وفکر کے تجویز ہوئی کہ جدید انجمن اشاعت اسلام کے ان ممبران کو جو مرزائی عقائد کے نہیں ہیں سمجھایا جائے۔ چنانچہ بعض ارکان نے خلافت کمیٹی کے دفتر میں ان کو سمجھایا کہ مناظرہ آریہ میں مرزائیوں کے پیش کرنے میں نقصان ہوگا۔ یعنی سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی طرف رغبت ہوگی اور انکے زہریلے اثر سے متاثر ہوں گے۔

نوٹ۔ واضح رہے کہ یہ سب کاروائی اس جلسہ کی تقریروں کے بعد ہوئی چونکہ ان ارکان پر مرزائیوں کا اثر ہو چکا تھا انہوں نے اس تجویز کو نہ مانا۔

یہ ہے اصل حقیقت۔ اب سنئے مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور کا بیان:

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ مسلمانان امرتسر نے سمجھ لیا ہے کہ تبلیغ و حفاظت اسلام کے مقابلہ میں ہر کلمہ گو کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے اور فروعی اختلافات میں الجھ کر تضیع اوقات کرنا اور حریفوں کو ہنسنے کا موقع دینا ٹھیک نہیں۔ احمدی ہوں یا غیر احمدی، شیعہ ہوں یا سنی، دیوبندی ہوں یا بریلوی، سب کو اپنا بھائی سمجھ کر شریک کار بنا لینا چاہیے۔ چنانچہ اسی غرض کیلئے امرتسر میں ایک انجمن بنام انجمن اشاعت الاسلام امرتسر قائم ہوئی ہے جس میں ہر طبقے اور ہر خیال کا مسلمان شامل ہے۔ اس انجمن کے قیام کا سہرا مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب غزنوی کے سر پر ہے، انجمن مذکور نے مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ جنوری ۱۹۲۶ء کو مدرسۃ المسلمین امرتسر کے وسیع میدان میں ایک جلسہ کیا جس میں مولانا مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا مولوی عصمت اللہ صاحب اور میر قاسم علی صاحب کی تقریریں ہوئیں ۔ ہر جلسہ میں پان پان چھ چھ ہزار آدمیوں کا مجمع ہوتا رہا۔

جملہ تقریروں کا حاضرین پر نہایت اچھا اثر ہوا مگر متعصب مولویوں کے سینے جلے اور انہوں نے ایک خفیہ جلسہ کر کے اراکین جلسہ کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ جلسہ میں احمدیوں کی تقریریں نہ ہونے دیں۔ ان کی تقریروں سے مسلمان متاثر ہو رہے ہیں۔ اراکین جلسہ اور تمام مسلمانوں نے مولویوں کی اس زہریلی تجویز کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔

کاش یہ مولوی لوگ بے راہ روی کو چھوڑ کر حقیقۃ الحال پر نگاہ ڈالتے، تو ایسا وطیرہ اختیار نہ کرتے۔ مسلمانوں کا موجودہ تشتت اور موجود افتراق انہی ناخدا ترس مولویوں کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۲۰، ۲۴ جنوری۔ ص ۸)۔

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: جلسہ کی کیفیت اور کمیت کے متعلق ایک مراسلہ انجمن مذکور کے ایک ممبر کا درج ذیل ہے:

پیغام صلح کی غلط رپورٹ

مولانا فاضل اڈیٹر اہل حدیث السلام علیکم۔

آپ جو اپنے اخبار کو ہر بار اہل حدیث میں لکھا کرتے ہیں کہ مرزائی اخبار جھوٹ لکھیں تو تعجب نہیں بلکہ انکا سچ لکھنا تعجب ہے۔ ہم نے اس کا کئی دفعہ تجربہ کر کے بالکل صحیح پایا۔ تازہ واقعہ وہ رپورٹ ہے جو گزشتہ ہفتہ امرتسر کے ایک جلسہ متعلق پیغام صلح مورخہ ۲۴ جنوری میں چھپی ہے۔

اس کو نقل کرنے سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ یہ جلسہ انجمن اشاعت الاسلام کا تھا (جس کا میں بھی ممبر ہوں)۔ اس میں مرزائیوں کو آریوں کی تردید کیلئے بلایا گیا تھا۔ چنانچہ تقریریں ہوئیں ان تقریروں کی بابت میں عرض کروں مجھے سن کر خوشی بھی ہوئی اور افسوس بھی ہوا۔

خوشی یہ ہوئی کہ آریوں کی طرز تقریر کا (جو محض غلط روایات اور سبّ وشتم سے بھری ہوتی ہے) ترکی بہ ترکی جواب تھا۔ رنج اس کا ہوا کہ آریوں کے جواب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سناتن دھرم ہندوؤں کے مسلمات سے پبلک کو خوش کیا گیا جو ایک باریک بین ناقد کی نگاہ میں مفید نہیں۔

خیر یہ تو ہوا جو ہوا مگر پیغام صلح کی کذب بیانی ملاحظہ ہو کہ پانچ پانچ ہزار کا مجمع بتاتا ہے حالانکہ جس جگہ جلسہ ہوا وہ بمشکل اتنی ہے کہ آٹھ نو سو بمشکل ایک ہزار بیٹھ سکے ، میں معمار مستری ہوں زمین کی پیمائش کرنا میرا کام ہے۔ اڈیٹر پیغام آ کر اس میدان میں ڈیڑھ ہزار آدمی کی ہی گنجائش بتا دے تو حسب حیثیت انعام لے۔ یہ بھی جھوٹ لکھا کہ احمدیوں کے بیانوں سے متعصب علماء کے سینے جل گئے اور انہوں نے اراکین جلسہ پر زور ڈالا کہ احمدیوں کی تقریریں نہ ہونے دیں وغیرہ۔ جہاں تک مجھے علم ہے اس وقت نہ علماء شہر نے کسی کو روکا نہ کسی نے اس تجویز کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ یہ بالکل جھوٹ ہے، باقی اندرونی کوئی مشورہ علماء کا ہو تو آپ (مولانا اڈیٹر اہل حدیث) اصلی حقیقت پر روشنی ڈالیں۔ خاکسار محمد عبداللہ مستری امرتسری۔

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: اصل حقیقت ہم بیان کر چکے ہیں کہ بعض سادہ لوح مسلمانوں کی گمراہی کے خطرہ سے مجلس علماء نے ان نوجوانوں جو جن میں مولوی اسماعیل غزنوی بھی ہیں، ضرور سمجھایا (اور سمجھانے والوں میں مولوی داؤد صاحب غزنوی بن مولانا عبدالجبار صاحب مرحوم غزنوی بھی تھے) کہ آریوں کے مباحثہ کے بعد مرزائیت کا اثر شہر میں پھیلنے کا خطرہ ہے اس لئے تم لوگ یہ کام نہ کرو۔ جو انہوں نے نہ مانا لیکن تقریریں کرانے میں کسی نے مخالفت کی نہ شہر کے تمام مسلمانوں نے علماء کی تجویز کو نفرت کی نگاہ سے رد کیا۔ یہ پیغام صلح کا حسب اتباع سنت مرزا معمولی جھوٹ ناقابل التفات اور قابل معافی ہے۔ ہاں اس کے بعد مجلس علماء (انجمن تبلیغ الاسلام) نے بھی متعدد جلسے کر کے آریوں کے متعلق تقریریں کیں۔ اسی اثنا میں مولانا ابراہیم سیالکوٹی ۲۹ جنوری کو امرتسر میں رونق افروز ہوئے تو انجمن تبلیغ نے آپ کی بھی دو تقریریں کرائیں جن میں مولانا موصوف نے آریوں کا ذکر بھی کیا اور مرزائیوں کے حالات سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا۔ ان تقریروں کو سن کر اکثر ناواقف مسلمان حقیقت مرزائیہ کو سمجھ گئے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ فروری ۱۹۲۶ء۔ ۲۱ رجب ۱۳۴۴ھ ص ۶ و ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کا آخری فیصلہ اور امت مرزائیہ میں زلزلہ

و ان یروا کلّ آیۃٍ لا یؤمنوا بھا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انسان جب ضد پر آ جاتا ہے تو اس کے سامنے کیسا ہی حق اور سچ آ جائے وہ نہیں مانتا۔ اس کی مثال امت مرزائیہ میں خوب ملتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے پادری عبداللہ آتھم کے حق میں پیش گوئی کی کہ وہ پندرہ ماہ میں مر جائے گا۔ وہ نہ مرا تو بھی امت مرزائیہ کو ہدایت نہ ہوئی۔ مرزا سلطان محمد ساکن پٹی نہ مرے، نہ حسب الہام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان کی بیوی مرزا صاحب کے نکاح میں آئی۔ اس وقت بھی امت مرزائیہ کو سمجھ نہ آئی۔ اخیر میں میری بابت آخری فیصلہ کا اشتہار دیا جس کی سرخی یوں تھی:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

اس اشتہار میں مرزا صاحب قادیانی نے دعا شائع کی:

خداوندا! ہم دونوں (مرزا غلام احمد اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو پہلے موت دے۔

آخر وہ مجھ سے پہلے چل بسے، جسے سترہ سال ہوتے ہیں۔ اس سے امت مرزائیہ کو ہدایت نہ ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے از خود مباحثہ کی بنیاد رکھی تو مباحثہ بمقام لودھیانہ اپریل ۱۹۱۲ء میں ہوا جس میں سرپنچ مسلمہ ثالث نے مجھے ڈگری دلائی اور میں نے ڈگری میں تین سو روپیہ مرزائیوں سے بطور مال غنیمت وصول کیا۔ اس پر امت مرزائیہ کو ہدایت نہ ہوئی۔

اس کے بعد مولوی محمد علی ایم اے لاہوری نے ایک رسالہ آیت اللہ لکھا جس میں مرزا صاحب کی مذکورہ دعا کو مباہلہ بنانے کی کوشش کی تھی جس کا جواب میری طرف سے آفت اللہ کے نام سے دیا گیا تھا جو کتاب فاتح قادیان کے ساتھ ملحق ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اس میں کافی تردید کی گئی۔اس تردید سے بھی مرزائی امت خاموش نہ ہوئی تو اب قادیان سے ایک اشتہار نکلا جس پر اللہ دتا جالندھری نے لکھا ہے۔اس اشتہار میں بھی مولوی محمد علی صاحب کی طرح مغالطات سے کام لیا گیا۔یعنی بعض تحریرات فریقین (میری اور مرزا غلام احمد صاحب) کی نقل کی ہیں جو باہمی مباہلہ کے متعلق ہیں ۔ یہ تحریر نقل کر کے مولوی محمد علی کی طرح ناظرین کو دھوکہ دینا چاہا ہے کہ مرزا صاحب کی آخری فیصلہ کی تحریر دراصل ان سابقہ تحریروں سے تعلق رکھتی ہے اس لئے یہ دعا مباہلہ تھا۔

مقصد اس سے یہ ہے کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے مقابلہ میں دعا نہیں کی نہ مقابلہ میں دعا کرنا منظور کیا تھا اس لئے یہ مباہلہ وقوع پذیر نہ ہوالہذا یہ حجت نہیں ۔ یہ ہے ان دونوں پارٹیوں کی اس بلا کو ٹالنے کے متعلق کوشش ۔

ناظرین سنئے ان کی اس ساری کوششوں کو میں ساحرین فرعون کی رسیوں کی طرح جانتا ہوں اور انکے لئے ایک ہی عصائے موسیٰ پیش کرتا ہوں جو انشاء اللہ ان سب کو نگل جائے گا۔

میرے عصا (جواب) کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ دعا ان تحریروں سے بالکل جدا اور مستقل ہے۔ نہ ان مباہلہ والی تحریروں سے اس کو تعلق ہے نہ یہ مباہلہ سے نہ دعوۃ مباہلہ ۔ بلکہ مستقل فیصلہ کن دعا ہے جیسی حضرت نوحؑ نے دعا کی

ربّ انی مغلوب فانتصر (اے خدا میں مغلوب ہوں میری مدد کر)

ثبوت اس کا سنئیے : مرزا صاحب قادیانی کی دعوت مباہلہ پر میں نے لکھا تھا کہ میں مباہلہ کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ آپ مباہلہ پر عذاب کی تعین کر دیں۔ایسا نہ ہو کہ مجھے نزلہ زکام ہو جائے تو آپ حسب عادت اسی کو مباہلہ کا عذاب بنالیں۔اس کے جواب میں بحیثیت پیشکار مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے مفتی صادق نے مجھے ایک خط لکھا جو اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۲ کالم اول پر چھپا جس میں سے ضروری فقرہ یہ ہے:

چونکہ آپ (ثناء اللہ امرتسری) نے اپنے واسطے تعیین عذاب کی خواہش ظاہر کی اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو ایک دوسری راہ سے پکڑا اور حضرت حجۃ اللہ (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک پیدا کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہو گئے۔ محمد صادق ۔ (اخبار بدر۔قادیان۔۱۳ جون ۱۹۰۷ء)

ناظرین کرام! کیسا صاف اظہار ہے کہ مباہلہ کا قضیہ ختم کر کے خدا نے مرزا غلام احمد صاحب کے دل میں فیصلہ کی نئی تحریک پیدا کی ۔ یعنی دعا جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ کی صورت میں شائع کی تھی اب وہی فیصلہ کی صورت ہے۔اس صاف اور صریح اقرار مرزا کے بعد کسی مرزائی کا اس دعا کو مباہلہ سے تعلق پیدا کرنا یا اسکو دعا مباہلہ کہہ کر بلا ٹالنا خود کو ایک بڑی بلا میں پھنسانا ہے یا نہیں؟

مرزائیو! الیس منکم رجل رشید (کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں)

کیا دیانت امانت صداقت تم کو یہی حکم دیتی ہیں کہ تم ایک ایسی کھلی صداقت کو بھی نہ مانو جو تمہارے نبی اور ملہم مجدد بالقابہ نے کھول بتا دی ہے اور جسکو آخری فیصلہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ایمان سے سچ کہنا اگر واقع برعکس ہوتا یعنی ثناء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے مرتا تو تم زمین پر سے کتنا اونچا چلتے۔اب جو واقع وہی ہوا جو مرزا صاحب قادیانی نے دعا کی تھی کہ جھوٹا پہلے مرے گا تو تم انکار کر گئے

فلمّا جاء هم ما عرفوا كفروا به

عذر لنگ ۔ یہ تو فیصلہ ہو گیا کہ یہ دعا نہ مباہلہ تھی نہ مباہلہ کی دعوت بلکہ مستقل فیصلہ کن دعا تھی ۔اب مرزائیوں کا یہ دھوکہ باقی رہا کہ مولوی ثناء اللہ نے اس کو منظور نہ کیا تھا بلکہ لکھا تھا کہ جھوٹوں کی عمر دراز ہوتی ہے۔ وغیرہ

کوئی ان عقل مندوں اور دینداروں سے پوچھے کہ تمہارے نزدیک مرزا صاحب ملہم اور مامور الٰہی بلکہ ایسے نبی تھے کہ ان کے انکار سے مسلمان آدمی کافر ہو جاتا انہی مرزا صاحب نے خدا کے منشاء کے مطابق خدا سے فیصلہ کرنے کی دعا مانگی جس کی قبولیت کا خدا نے وعدہ فرمایا تھا چنانچہ اخبار بدر قادیان ۲۵، اپریل ۱۹۰۷ء میں صاف لکھا ہے۔مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے ثناء اللہ کے فیصلہ کے لئے دعا کی تو مجھے الہام ہوا۔

اجیب دعوۃ الداع یعنی میں (خدا) نے تیری دعا قبول کرلی۔

بھلا بتایئے ایک ایسے شخص ماموراِلہی رسالت پناہی کی دعا اور خدا کی جانب سے اس کی قبولیت کا وعدہ ہو، اس کے برخلاف میرا عذر کیا اثر رکھ سکتا ہے

علاوہ اس کے قابل غور بات یہ ہے کہ میں نے جو کچھ لکھا وہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث امرتسر میں لکھا تھا مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۳ جون کے اخبار بدر کی منقولہ بالا عبارت میں پھر اسی دعا کو کیوں بحال رکھا۔ یعنی لکھا کہ خدا نے یہ تحریک دعا فیصلہ کے لئے کی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ میرے لکھنے یا انکار کرنے کا اس میں کوئی اثر نہ تھا۔

مرزائی دوستو! اللہ سے ڈر کر سوچو کہ خدا تعالی کے سامنے اس فیصلہ الہی کا کیا جواب دو گے

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۲۸ رجب ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۵ ص ۳۔۴)

قادیانیوں کو آنریری خدمت کی پیش کش

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء اہل حدیث امرتسر میں امرتسری مناظرہ مرزائیہ آریہ کی بابت لکھا گیا تھا کہ دو روز صداقت قرآن پر اور دو روز صداقت وید پر اور دو روز صدات مرزا پر بحث ہونی چاہیے۔ قادیانی اخبار فاروق اس پر بہت سٹ پٹایا۔ کیونکہ ان کی پالیسی تو یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت لوگوں سے منوا تے جائیں مگر مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت پر کھنے کا موقع نہ دیں۔ اس پر ہمارا سہ صدی دوست اڈیٹر فاروق بہت کچھ گھبرایا اور اسی گھبراہٹ میں بہت سی ادھر ادھر کی کہنے کے بعد لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب۔ آپ کا مشورہ منظور بشرطیکہ صداقت قرآن پر آپ مناظرہ کریں۔ اورکریں بھی ہماری موجودگی میں۔ (فاروق ۶ فروری ۱۹۲۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: بہت خوب۔ منظور۔ بلکہ اس کے علاوہ دوصورتیں اور بھی آپ کی خاطر ہمیں منظور ہیں۔ چونکہ ہم اعلان کر چکے ہیں کہ آریوں مرزائیوں کے مباحثہ میں ہم فریقین کی خدمت کریں گے اس لئے صداقت مرزا کی بحث میں آریوں کے سامنے تم میں سے کوئی کھڑا نہ ہو سکے تو وہ خدمت (صداقت مرزا پر بحث) بھی ہم ہی کریں گے۔

آریہ سماج امرتسر میں اگر صداقت مرزا پر بحث نہ ہو تو اس خدمت کے لئے بھی ہم حاضر ہیں کہ آپ صداقت سے مرزا کی چھان بین کریں گے اور لطف یہ ہے کہ لودھیانہ کی رقم کی طرح انعامی رقم سہ صد نہیں لیں گے بلکہ محض آنریری خدمت کریں گے۔ احمدی دوستو کیا تم ہماری یہ دو تجویزیں یا ان میں سے کوئی مانو گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۴۴ھ ص ۷)

عون المعبود در تردید اوہام مرزا محمود

(بابو حبیب اللہ صاحب کا عنوان بالا پر مضمون پہلی بار ۱۳ فروری ۱۹۲۵ء کے اخبار اہل حدیث میں عون المعبود در تردید اوھام مرزا محمود۔ شائع ہوا۔ پھر ۲۹ مئی ۱۹۲۵ء کے شمارے میں، عون المعبود در تردید خیالات میاں محمود۔ شائع ہوا۔ اور بعد ازاں ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء کے شمارہ ہذا میں شائع ہوا۔ ان میں سے تیسرا مضمون مکمل صورت میں معلوم ہوتا ہے اس لئے اسے معمول کے فونٹ میں نقل کیا جارہا ہے تاہم دیگر مضامین باریک فونٹ میں اس سے پہلے درج کئے جاتے ہیں:

عون المعبود در تردید اوھام مرزا محمود

جناب بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:: مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان اپنی کتاب القول الفصل صفحہ ۲۵ میں لکھتے ہیں:

ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیا محدث اور مجدد؟ ہاں بے شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے لیکن محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے لیکن جب کوئی آنحضرت ﷺ کا دعوی پوچھے تو ہم کبھی نہیں کہہ سکتے کہ بس آپ کا دعوی تو صرف مجدد اور محدث ہونے کا تھا۔ نہیں ایسے موقعہ پر ہم کہیں گے کہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا دعوی نبی ہونے کا تھا بلکہ خاتم النبیین ہونے کا تھا۔ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کے درجہ کے متعلق سوال ہو تو ہم مجبور ہوں گے کہ بتائیں کہ آپ کا آخری درجہ نبی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آنحضرت ﷺ کا ظلی نبی ہونا تھا۔

۲۔ کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۲۸ پر مرزا محمود احمد لکھتے ہیں:

> ۱۹۰۱ء سے پہلے (مرزا) تو کہتے ہیں کہ نبی سے مراد صرف محدث ہے۔ اور ۱۹۰۱ء کو اعلان کرتے ہیں کہ وہ تو نبی ہی کہلا سکتا ہے محدث تو وہ ہو نہیں ہو سکتا کیونکہ محدث کے معنی اظہار غیب کر کے کے نہیں ہیں اور یہ اختلاف اسی وجہ سے ہوا کہ آپ پہلے تو نبی کی اور تعریف کرتے تھے اور چونکہ اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتے تھے اس لئے آپ کا خیال تھا کہ نبی سے نیچے اتر کر جو درجہ ہے وہ محدث کا ہے مین وہی ہوں گا اور اس درجہ کا نام محدث ہی ہوگا۔ لیکن آپ کو جب معلوم ہوا کہ وہ درجہ نبوت کا درجہ ہے اور جس تعریف کو آپ محدثیت کی تعریف خیال کرتے تھے وہ درحقیقت نبوت کی تعریف تھی تو آپ نے اپنے محدث ہونے سے انکار کر دیا اور نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔
>
> حاشیہ صفحہ ۱۲۸ پر ہے:
>
> محدث ہونے سے انکار کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اس سے بڑے درجہ کے پانے کا دعوی کیا ہے۔ ورنہ ہر نبی محدث بھی ہے۔ حتی کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے۔

اقول: جناب مرزا محمود کا یہ لکھنا کہ: ہر نبی محدث بھی ہے، اور یہ کہ: ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے، صحیح نہیں ہے، بلکہ سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ سے لفظاً یا اشارتاً، احادیث صحیحہ نبویہ اور اقوال صحابہ سے یہ ہر دو امور ثابت نہیں اور اس پر لطف کی بات یہ ہے کہ خود جناب مرزا غلام احمد نے بھی اپنی کسی کتاب یا رسالہ یا اخبار میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ: ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے۔

محدث کی تعریف: صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۵۲۱، فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۷۵، عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۶۱۴ ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۱۰۳ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۱۷۳ پر ہے:

> عن ابی هر یره قا ل قا ل النبی ﷺ قد كا ن فيمن قبلكم من بنی اسرا ئيل ر جا ل يكلمو ن من غير ان يكو نوا انبياء فا ن يك فی امتی منهم ا حد فعمر، (ابو ہریرہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا تم سے اگلی امتوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے مرد ہوتے تھے جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ ہوتے تھے پس ضرور ہوں گے ایسے (محدث) لوگ میری امت میں اور عمران میں سے ایک ہے (نیز دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۔ حمامۃ البشری صفحہ ۸۱)

۲: صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۴۹۳ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۲۹۲ وغیرہ میں لکھا ہے:

> عن ابی هر يرة عن النبی ﷺ قا ل انه قد كا ن فيما مضی قبلكم من ا لا مم محد ثو ن و انه

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کان فی امتی ھذہ منھم فا نہ عمر بن الخطا ب ۔(ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ تم سے اگلی امتوں میں محدث لوگ ہوتے تھے پس میری امت میں بھی ضرور ایسے لوگ ہوں گے اور ان میں سے ایک عمر بن خطاب ہے۔

(نیز دیکھو فتح اسلام صفحہ ۹ کا حاشیہ۔ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۶ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۸۱)۔

نوٹ نمبرا۔محدث اس کو کہتے ہیں جس کو خدا کی طرف سے الہام ہو اور تحقیق اللہ کی حمد کے ساتھ وہ چیز واقع ہوتی ہے جس کی امید آنحضرت ﷺ حضرت عمر کے حق میں رکھی اور واقع مقرر ہوئی ہے یہ بات بے شمار لوگوں کے واسطے حضرت عمر کے سوا۔

نوٹ نمبر۲۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶ ،ازالہ اوہام صفحہ۹۱۴ تحفہ بغداد صفحہ ۲۰۔۲۱، برکات الدعا صفحہ ۱۳،۱۴ اور مجدد الف ثانی نے مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۵۱ حصہ ۷ صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ :

ا۔جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں۔ب۔بنی اسرائیل میں بہت سے محدث ہو چکے ہیں۔ج۔ اس امت محمدیہ میں بھی محدث ہوں گے۔۔د۔حضرت عمر محدث تھے (دیکھو حمامۃ البشریٰ۔ص ۸۱)

ہ۔محدث لوگ نبی نہیں ہوتے۔

و۔حضرت عمر نبی نہ تھے جیسا کہ ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۰۹ ، وغیرہ میں ہے:

روایت ہے حضرت عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی نبی تو البتہ ہوتا عمر بن خطاب۔(نیز دیکھو ازالہ اوہام۔ص ۲۳۵۔۲۳۶)

نتیجہ۔ان مندرجہ بالا تحریروں کی رو سے میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ میاں محمود احمد کا یہ کہنا کہ ہر نبی محدث بھی ہے، اور یہ کہنا کہ ، ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے،سراسر غلط ہے۔

اسی طرح منشی عمر الدین احمدی شملوی کا لکھنا:

ان ہر دو اقتباسات (یعنی القول الممتحسن فی فخر الحسن ص ۲۲۴ کے حاشئے اور مکتوبات امام ربانی ج اول مکتوب نمبر ۲۵۱) سے یہ نتیجہ بدیہی طور پر نکل آیا کہ حضرت عمر بھی نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور لا نبی بعدی، حضرت عمر کی نبوت کے اثبات کیلئے آیا ہے نہ کہ اس کی نفی کے لئے۔یہی وجہ ہے کہ صوفیا کرام نے لو کا ن بعدی نبی کی بنا پر حضرت عمر کو انبیاء میں شمار کیا ہے اور صدیق اکبر چونکہ عمر سے افضل ہیں اس لئے وہ بھی انبیاء میں شامل کئے گئے (رسالہ ختم نبوت کی حقیقت ص ۲۰۳۔۲۰۴)

صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ہر دو امور: ا۔یہ کہ حضرت عمر بھی نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔۲۔کہ صدیق اکبر بھی انبیاء میں شامل کئے گئے ہیں،، دلائل شرعیہ یعنی کتاب اللہ احادیث نبویہ اقوال صحابہ اور قیاس مجتہد سے ثابت نہیں ہیں۔صرف اتنا لکھ دینا کہ خاندان نقش بندیہ خصوصاً اور تمام صوفیا کرام عموماً حضرت عمر کو نبوت محمدی کے کمالات کے جامع مانتے ہیں (کتاب ختم نبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حقیقت ص ۲۰۳) کافی نہیں ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔فروری ۱۹۲۵ء ص ۷۔۸)

عون المعبود در تردید خیالات میاں محمود

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اپنی کتاب القول الفصل کے صفحہ ۲۵ پر لکھتے ہیں: ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیا محدث اور مجدد؟ ہاں بے شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے لیکن محدث اور مجدد تو آنخضرت ﷺ بھی تھے۔ لیکن جب کوئی آنخضرت ﷺ کا دعویٰ پوچھے تو ہم کبھی نہیں کہہ سکتے کہ بس آپ کا دعویٰ تو صرف مجدد اور محدث ہونے کا تھا نہیں ایسے موقع پر ہم کہیں گے کہ آپ کا دعووی نبی ہونے کا تھا بلکہ خاتم النبیین ہونے کا تھا اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کے درجہ کے متعلق سوال ہو تو ہم مجبور ہوں گے کہ بتائیں کہ آپ کا آخری درجہ نبی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آنخضرت ﷺ کا ظلی نبی ہونا تھا۔

ب۔ کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۲۸ پر مرزا محمود احمد لکھتے ہیں:

۱۹۰۱ء سے پہلے تو (مرزا قادیانی) کہتے ہیں کہ نبی سے مراد صرف محدث ہے اور ۱۹۰۱ء کو اعلان کرتے ہیں کہ وہ تو نبی ہی کہلا سکتا ہے محدث تو وہ ہو نہیں سکتا کیونکہ محدث کے معنی اظہار غیب کرنے کے نہیں ہیں۔ اور یہ اختلاف اسی وجہ سے ہوا کہ آپ پہلے تو نبی کی اور تعریف کرتے تھے اور چونکہ اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتے تھے اس لئے آپ کا خیال تھا کہ نبی سے نیچے اتر کر جو درجہ ہے وہ محدث کا ہے میں وہی ہوں گا اور اس درجہ کا نام محدث ہی ہوگا لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ درجہ نبوت کا درجہ ہے اور تعریف کو آپ محدثیت کی تعریف خیال کرتے تھے وہ درحقیقت نبوت کی تعریف تھی تو آپ نے اپنے محدث ہونے سے انکار کر دیا اور نبی ہونے کا اعلان کیا۔

اسی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے حصہ اول کے صفحہ ۱۲۸ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں

محدث ہونے سے انکار کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اس سے بڑا درجہ پانے کا دعویٰ کیا ورنہ ہر نبی محدث بھی ہے حتی کہ ہمارے آنخضرت ﷺ بھی محدث تھے

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ توضیح مرام صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں:

سو جان لے اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے کہ نبی محدث ہے اور محدث نبی ہے اس اعتبار سے کہ انواع نبوت میں سے ایک نوع اسے حاصل ہے

اقول: میاں محمود احمد قادیانی کا یہ فرمانا کہ: محدث اور مجدد تو آنخضرت ﷺ بھی تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور: ہر نبی محدث بھی ہے حتی کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے۔

سراسر غلط ہے اوران کا ایسا کہنا صحیح نہیں کیونکہ :ا۔ قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ کہ آنحضرت محدث اور مجدد تھے۔ ب۔کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہو کہ میں محدث اور مجدد ہوں۔(ج)۔ قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہر نبی محدث بھی ہے۔(د)۔کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی محدث بھی ہے

محدث کی تعریف:

کتاب فیض الباری شرح صحیح بخاری پارہ۱۴صفحہ۸ پرلکھا ہے

عن ابی هر يرة عن النبی ﷺ قا ل انه قد كا ن فيما مضى قبلكم من ا لا مم محد ثو ن و انه ان كا ن فی امتی هذه منهم فانه عمر بن الخطا ب ۔حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا البتہ تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہیں ان میں محدث ہوتے تھے اور میری جماعت میں سے ضرور ایسے لوگ ہوں گے اوران سے ایک عمر بن خطاب ہیں۔

یعنی محدث اس کو کہتے جس کو خدا کی طرف سے الہام ہو

فیض الباری پارہ۱۴صفحہ۱۷۳ پرلکھا ہے:

عن ابی هر يرة قا ل قا ل النبی ﷺ قد كا ن فيمن قبلكم من بنی اسرا ئيل رجال يكلمو ن من غير ان يكو نوا انبياء فا ن يك فی امتی منهم ا حد فعمر۔

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ تم سے پہلے نبی اسرائیل میں ایسے مرد ہوتے تھے جن سے کلام ہوتا تھا حالانکہ وہ پیغمبر نہ ہوتے تھے سو ایسا مرد میری امت میں سے عمر ہے

(اس روایت کو مرزا غلام احمد قادیانی نے حمامۃ البشری کے صفحہ۸۱ پر نقل کیا ہے)

نوٹ: ان دونوں روایتوں کے ملانے سے یہ باتیں معلوم ہوئیں

ا۔محدث اس کو کہتے ہیں جس کو خدا کی طرف سے الہام ہو۔۲۔ محدث پیغمبر نہیں ہوتا۔۳۔بنی اسرائیل میں بہت سے محدث ہو چکے ہیں۔۴۔اس امت میں حضرت عمر محدث ہیں۔

مشکوۃ مترجم جلد۴ باب مناقب عمر فصل۲ صفحہ۳۷۵ پر ہے

عن عقبة بن عا مر قا ل قال النبی لوكا ن بعدی نبی لكان عمر بن الخطا ب (عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی ﷺ نے کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی نبی تو البتہ عمر ہوتا۔روایت کی یہ ترمذی نے)

نوٹ۔ اس حدیث سے اتنا معلوم ہوا کہ حضرت عمر نبی رسول پیغمبر نہ تھے اس حدیث کو مرزا غلام احمد قادیانی نے حمامۃ البشری صفحہ۸۲ پر نقل کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول کی تعریف:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ اخبار الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء اور کتاب ضمیمۃ النبوت فی الاسلام صفحہ ۱۹۶ پر یوں درج ہیں:

اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہراست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالیٰ سے تعلق رکھتے ہیں۔

نوٹ: حضرت محمد ﷺ خدا کے نبی رسول اور پیغمبر تھے اور آپ: ۱۔ آپ کامل شریعت لائے ۔۲۔ آپ نے بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کیا۔۳۔ آپ کسی نبی سابق کی امت نہیں کہلائے ۔۴۔ آپ براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت عمر میں یہ باتیں موجود نہ تھیں۔ آپ نبی رسول پیغمبر نہ تھے۔ ہاں محدث ضرور تھے۔ محدث کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے مگر وہ نبی نہیں ہوتا۔

اب ان باتوں کو یاد رکھو کہ :۱۔ حضرت عمر محدث تھے۔ ۲۔ حضرت نبی و رسول و پیغمبر نہ تھے۔ ۳۔ محدث کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔ ۴۔ محدث نبی و رسول ہرگز نہیں ہوتا۔

میاں محمود احمد کا آنحضرت ﷺ کی نسبت یہ لکھنا کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے، سراسر غلط ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۲۵ء مطابق ۵ ذی قعد ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۳۰)

(اب تیسرا مضمون ملاحظہ فرمائیں جس کا عنوان شروع میں دیا گیا تھا۔ بہاء)

۱۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنی کتاب القول الفصل کے صفحہ ۲۵ پر لکھتے ہیں:

ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیان) کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیا محدث اور مجدد؟ ہاں ہم بے شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے۔ لیکن محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے لیکن جب کوئی آنحضرت ﷺ کا دعویٰ پوچھے تو ہم کبھی نہیں کہہ سکتے کہ بس آپ کا دعویٰ صرف مجدد اور محدث ہونے کا تھا۔ نہیں ایسے موقع پر ہمیں کہیں گے کہ آپ کا دعویٰ نبی ہونے کا تھا۔ بلکہ خاتم النبیین ہونے کا تھا۔ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کے درجہ کے متعلق سوال ہو تو ہم مجبور ہوں گے کہ بتائیں کہ آپ کا آخری درجہ نبی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آنحضرت ﷺ کا ظلی نبی ہونا تھا۔۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۲۸ پر مرزا محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں:

۱۹۰۱ء سے پہلے (مرزا غلام احمد) تو کہتے ہیں کہ نبی سے مراد صرف محدث ہے اور ۱۹۰۱ء کو اعلان کرتے ہیں کہ وہ تو نبی ہی کہلا سکتا ہے محدث تو وہ ہو نہیں سکتا۔

کیونکہ محدث کے معنی اظہار غیب کرنے کے نہیں ہیں۔ اور یہ اختلاف اسی وجہ سے ہوا کہ آپ پہلے تو نبی کی تعریف اور کرتے تھے اور چونکہ خود کو نبی نہیں سمجھتے تھے اس لئے آپ کا خیال تھا کہ نبی سے نیچے اتر کر جو درجہ ہے وہ محدث کا ہے میں وہی ہوں گا اور اس درجہ کا نام محدث ہی ہوگا۔ لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ درجہ نبوت کا درجہ ہے

اور جس تعریف کو آپ محدثیت کی تعریف خیال کرتے تھے وہ درحقیقت نبوت کی تعریف تھی تو آپ نے اپنے محدث ہونے سے انکار کر دیا اور نبی ہونے کا اعلان کیا۔

اور حاشیہ صفحہ ۱۲۸ پر مرزا محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے:

محدث ہونے سے انکار کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اس سے بڑے درجہ کے پانے کا دعویٰ کیا ہے۔ ورنہ ہر نبی محدث بھی ہے۔ حتیٰ کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے۔

اقول: جناب مرزا محمود احمد کا یہ لکھنا کہ: ہر نبی محدث بھی ہے، اور یہ کہ، ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے، صحیح نہیں ہے بلکہ سراسر غلط ہے اس لئے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ سے لفظاً یا اشارتاً احادیث صحیحہ نبویہ اور اقوال صحابہ سے یہ ہر دو امور ثابت نہیں ہیں اور اس پر لطف کی بات یہ ہے کہ خود جناب مرزا غلام احمد نے بھی اپنی کتاب یا رسالہ یا اخبار میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ، ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے

محدث کی تعریف:

۱۔ صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۱ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۷۵ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۶۱۴ ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۱۰۳ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۱۷۳ پر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل النبی ﷺ قد کا ن فی من قبلکم من بنی اسرا ئیل ر جا ل یکلمو ن من غیر ان یکو نوا انبیا ء فا ن یك فی امتی منھم ا حد فعمر (ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلی امتوں میں ایسے مرد ہوتے تھے جن کو خدا تعالی طرف سے الہام ہوتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ ہوتے تھے پس ضرور ہوں گے ایسے (محدث) لوگ میری امت میں اور عمرؓ ان میں سے ایک ہے۔ (نیز دیکھو ازالہ اوہام ص۹۱۴ حمامۃ البشری ص۸۱)

۲۔ صحیح بخاری جلد اول صفحہ۴۹۳ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۲۹۲ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۶۷۔ ارشاد الساری ج ۵ صفحہ ۴۳۰ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

عن ابی ھر یرۃ عن النبی ﷺ قا ل انه قد کان فی ما مضی قبلکم من ا لا مم محد ثو ن وانه ان کا ن فی امتی منھم فا نه عمر بن الخطا ب ۔(ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کہ البتہ تم سے اگلی امتوں میں محدث لوگ ہوتے تھے پس میری امت میں بھی ضرور ایسے لوگ ہوں گے اوران میں سے ایک عمرؓ بن خطاب ہے)۔

(نیز دیکھو فتح اسلام ص ۹ حاشیہ، ازالہ اوہام۔ص ۲۳۶ حمامۃ البشری۔ص ۸۱)

نوٹ نمبر ا:

محدث اس کو کہتے ہیں جس کو خدا کی طرف سے الہام ہو اور تحقیق واللہ کی حمد کے ساتھ وہ چیز واقع ہوتی ہے جس کی امید آنخضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کے حق میں رکھی۔ اور واقع مقرر ہوئی ہے۔ یہ بات بے شمار لوگوں کے واسطے حضرت عمر کے سوا۔

(فیض الباری پارہ ۱۴ ص ۸)

نوٹ نمبر ۲:

جناب مرزا صاحب نے براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶، ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۴ تحفہ بغداد صفحہ ۲۰۔۲۱ برکات الدعاء صفحہ ۱۳۔۱۴

اور حضرت مجدد الف ثانی نے مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۵۱ حصہ ۷ صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ:

جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں

ب۔ بنی اسرائیل میں بہت سے محدث ہو چکے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ج۔اس امت میں بھی محدث لوگ ہوں گے۔

د: حضرت عمرؓ محدث تھے (حمامۃ البشری۔ص ۸۱)

ھ۔محدث لوگ نبی نہیں ہوتے۔

و۔حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے جیسا کہ ترمذی جلد۲ صفحہ ۲۰۹ مشکوۃ مترجم جلد۴ صفحہ ۳۷۵ مرقاۃ جلد۵ صفحہ ۵۳۹ اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ ۶۵۸ مظاہر حق جلد۴ صفحہ ۶۷۳ جائزۃ الشعوذی جلد۲ صفحہ ۴۹۶ کنز العمال جلد۶ صفحہ ۱۴۶۔۱۴۷ پر لکھا ہے:

روایت ہے حضرت عقبہؓ بن عامر سے کہ کہا فرمایا نبی ﷺ نے کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی نبی تو البتہ ہوتا عمرؓ۔

نیز دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۵۔۲۳۶

نتیجہ: ان مندرجہ بالا تحریروں کی رو سے میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ میاں محمود احمد صاحب قادیانی کا یہ کہنا کہ، ہر نبی محدث بھی ہے، اور یہ کہنا، ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے، سراسر غلط ہے۔

اسی طرح منشی عمر الدین احمدی شملوی کا یہ لکھنا کہ:

ان ہر دو اقتباسات سے یہ نتیجہ بدیہی طور پر نکل آیا کہ حضرت عمر بھی نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور لا نبی بعدی، حضرت عمر کی نبوت کے اثبات کے لئے آیا ہے نہ اس کی نفی کے لئے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیا کرام نے لو کان بعدی نبی کی بنا پر حضرت عمر کو انبیاء میں شمار کیا ہے اور صدیق اکبرؓ چونکہ عمرؓ سے افضل ہیں اس لئے وہ بھی انبیاء میں شامل کئے گئے ہیں (رسالہ ختم نبوت کی حقیقت۔ص ۲۰۳، ۲۰۴)

صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ہر دو امور

۱۔ اول یہ کہ حضرت عمرؓ بھی نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

۲۔دوم یہ کہ صدیق اکبرؓ بھی انبیاء میں شامل کئے گئے ہیں،

دلائل شرعیہ یعنی کتاب اللہ احادیث صحیحہ نبویہ اقوال صحابہ اور قیاس مجتہد سے ثابت نہیں ہیں صرف اتنا لکھ دینا

خاندان نقش بند خصوصاً اور تمام تمام صوفیاء عموماً حضرت عمرؓ کو نبوت محمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کمالات کے جامع مانتے ہیں۔ (کتاب ختم نبوت کی حقیقت۔ص ۲۰۳)
کافی نہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۴۴ھ ص ۷۔۸)

بالشویک احمدی ہیں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
دنیا کو معلوم ہے کہ روس کے ملک میں ایک جماعت پیدا ہوگئی تھی جس کا نام بالشویک ہے انہوں نے زار روس کا تختہ الٹ دیا بلکہ خاندان زار کا ایک ایک بچہ بھی مروا دیا اور ملک میں طرز حکومت بالکل نرالا جاری کیا جس کی بابت مختلف روایات ہیں اسی طرز حکومت کیوجہ سے آج دنیا بھر کی حکومتیں بالشویکوں کی ریشہ دوانیوں سے خائف ہیں۔ بالشویک لڑتے نہیں مگر خفیہ خفیہ ریشہ دوانیاں کرتے اور اپنی تبلیغ کرتے رہتے ہیں اسی تبلیغ سے اپنا کام کر جاتے ہیں۔
روسی بالشویک تو سیاسی اغراض کو تبلیغ و اشاعت کے ذریعہ سے پورا کرتے ہیں مگر ہماری پنجابی احمدی جماعت اپنے مذہبی خیالات بعینہ بالشویکوں کی طرح پھیلاتی ہے یعنی مرزا صاحب آنجہانی کی شخصیت پر بحث کرنے کرنے سے جی چراتے ہیں لیکن خفیہ خفیہ اپنے منصوبے لوگوں تک پہنچاتے ہیں اس مشابہت کی وجہ ہم نے تلاش کی تو ہمیں پتہ چلا کہ بالشویک دراصل احمدی ہیں اس لئے ان دونوں کا طرز عمل ملتا ہے۔
اس کا ثبوت کہ بالشویک احمدی ہیں یہ ہے کہ قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ۱۹۱۷ء میں مرزا آنجہانی کی پیش گوئیوں میں ایک پیش گوئی یوں لکھی ہے:

> زار روس کا عصا آپ (مرزا قادیانی) کے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کے ملک میں احمدیت کثرت سے پھیلے گی حتی کہ حکومت بھی احمدی ہو جائے گی۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۳۴۴)

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: ناظرین! اس اقتباس میں دو لفظ قابل غور ہیں
۱۔ زار روس کا عصا مرزا صاحب کے ہاتھ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ روس میں احمدیوں کی حکومت۔

کیا اس سے صاف ثابت نہیں کہ بالشویک جنہوں نے زار کا عصا چھینا ہے اور جن کی آج روس میں حکومت ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کی بات اس پیش گوئی میں کہا گیا ہے کہ احمدیوں کی وہاں حکومت ہوگی۔

ہم پولیٹکل مدبر نہیں بلکہ ہماری نگاہ سب سے اول مذہبی امور پر پڑتی ہے تاہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ انگریزی گورنمنٹ جو بالشویکی تحریک کو ہر ممکن ذریعہ سے سے روکنے کی تدابیر کرتی ہے جو اس کا فرض ہے کیا وہ اس امر سے بھی آگاہ ہے کہ اس کے ملک کے اندر جو بالشویک یا بالشویکیوں کے ہم درد اور ہم مذہب ہیں ان کی کیا روک ہے۔ اس سے زیادہ ہمیں بحث نہیں

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۷ ص ۱۔۲)

قادیانی منطق: تقدیر نوشتہ مرزا

کہتے ہیں کہ اورنگ زیب نے حافظوں اور قاریوں کے لئے کچھ وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ حافظوں کی شامت کہ ناعاقبت اندیش اہل کار نے ایک جائز وقف کو اسراف سمجھ کر بیت المال میں ملحق کر کے وقف خوروں کو محروم کروا دیا۔ حافظ جن کے روزینے بند کر دیئے گئے تھے ہمہ تن کوشش کرنے لگے۔ اور آخر کار ایک جماعت وفد کی صورت میں حضرت اورنگ زیب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب پہنچے تو پہلے پہل اسی مسجد میں جا ٹھہرے جہاں حضور خود نماز ادا کیا کرتے تھے اور نماز بھی خود ہی پڑھایا کرتے تھے۔

اتفاق ایسا ہوا کہ وہی نماز کا موقع تھا۔ اورنگ زیب نے جب قرأت شروع کی تو پیچھے سے ایک حافظ صاحب نے فوراً ٹوک دیا۔ مگر دراصل حافظ صاحب محض تعلیٰ فرمارہے تھے ورنہ بادشاہ قرأت صحیح پڑھ رہے تھے۔

قصہ کوتاہ نماز ختم ہونے کے بعد مباحثہ چل پڑا کلام مجید کے جتنے نسخے دیکھے گئے، لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح نکلا جس طرح اورنگ زیب نے پڑھا تھا۔ مگر حافظ جی کب ماننے والے تھے۔ فرمانے لگے اگرچہ کلام مجید کے تمام نسخوں میں (مثلاً) زبر موجود ہے مگر فی الحقیقت یہاں زیر ہی ہے۔ شک ہو تو اوپر کو نظر اٹھا کر دیکھو عرش معلیٰ پر زیر ہی ہے۔

یہ ایک روایت ہے صحیح ہو یا غیر صحیح، مگر مطلب یہ ہے کہ اگر ہم بھی مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ ساتھ عرش معلیٰ تک کی سیر کر آتے یا کم از کم مسل (تریاق القلوب والی) پر دستخط کرانے کے وقت موجود ہوتے تو آپ کی عرشی نبوت کے بہت سے سربستہ راز کھول دیتے اور خواجہ حسن نظامی صاحب جس طرح گائے پسندی یا گائے پروری کے متعلق حساب لگایا ہے کہ ہمیشہ گائے مادہ ہی جنتی رہے گی سب کی سب گائیں ددھال ہی ہوا کریں گی۔ چارہ اتنا ہی کھایا کریں گی ، دودھ گھی کا نرخ یوں ہی گراں رہے گا، گھاس چارہ کا نرخ ارزاں ہی رہے گا بے دودھ گائے کوئی نہ ہوگی اور مرشد جی کو سجدہ کے وقت اتنے اتنے روحانی مناصب اور اسرار کھل جایا کرتے ہیں مسجود مرشد کا درجہ خداوند تعالی کے عرش پر خداوند تعالی کے مساوی یا نہ ہوتا ہے اور فرضی حیثیت کے تغیر تبدل اور فرضی تکیف سے حقیقت الشیء بھی مغیر متکیف ہو جایا کرتی ہے تو آئندہ مرزا صاحب کی نبوت کے تسلیم کرنے میں بہت کچھ امداد مل جاتی اور ہم مرزا صاحب کی نبوت کے حساب گن سکتے۔ مگر افسوس کہ ہم لوگ نہ تو عرشی نبوت دیکھ سکے اور نہ ہماری ظاہری آنکھوں میں روحانی بصیرت جلوہ گر ہو سکی۔ جس کے باعث مرزا غلام احمد صاحب جیسے اولو العزم پیغمبر کی شان میں وہی بطالت اندوز غبار محسوس کرتے ہیں جو اکاذیب و اباطیل کے مجسموں میں محسوس کرتے رہے ہیں۔ خیر یہ تو چند ایک تمہیدی فقرے ہیں۔ اصل مطلب یہ ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اپنے منصب درجہ اور شان والا میں جسے وہ خود اچھی طرح سمجھتے ہوں گے فرماتے ہیں اور کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

اسی طرح آپ کے خلفاء بھی اپنے آپ کو خلیفۃ المسیح کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ منارۃ المسیح ، علی ہذا القیاس مرزا صاحب غلام احمد حب، مسیح موعود ہونے کے دعویدار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ان کے خوشہ چین عقیدت مندوں کے خیالات بھی جناب کی نسبت یہی ہیں۔
اس وقت تازہ ترین اضطراب یہ ہے کہ شاہزادہ مبشر فضل عمر یعنی اپنی جماعت کے واجب الاطاعت پیشوا خلیفۃ المسیح ثانی بشیر الدین محمود صاحب اطال اللہ عمرہ نے جو تحفہ شریف بنام تحفہ ویلز، شاہزادہ ویلز کی خدمت میں بطور ہدیہ، تحفہ، تبلیغ پیش کیا ہے اس کے پندرھویں صفحہ پر انجیل متی کے حوالہ سے یہ آیات بینات درج فرماتے ہیں:

مسیح ناصری فرماتے ہیں:

کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے کیونکہ بہتیرے میرے بعد آویں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔

اس میں شک نہیں کہ ہمارے پیغمبر ختم الانبیاء ﷺ نے بھی ایک دو نہیں بلکہ پورے اڑھائی درجن مسیحوں کی پیش گوئی کی ہے کلھم یز عمو ن انه نبی اللہ مگر اس کو جانے دیجئے تیرہ سو سال سے پیشتر کا مقولہ ہے جو بہت کچھ تجریح وتنقید کا محتاج ہے تضعیف وتاویل تنسیخ اور مجاز کا امکان ہوسکتا ہے مگر اس تازہ تازہ الہام واستدلال کو کسی طرح بھی مسترد نہیں کیا جاسکتا ہے اور جناب کے مسیحی دعوے کی بنا پر آپ کو مسیح موعود کہنا ہی پڑتا ہے۔

لطیفہ: مجھ سے ایک دفعہ ایک احمدی المشرب دوست مزے مزے لے لے کر بار بار فرمارہے تھے کہ ہمارے امام خلیفہ مسیح ثانی نے جب تحفہ پیش کیا اور .. بعد جب شاہزادہ ویلز صاحب اس کا مطالعہ ... تھے تو بار بار اسکا مطالعہ فرماتے...صاحب کے چہرہ سے ایسا.... بیش قیمت غنیمت اسے..

میں نے کہا غالباً صفحہ ۱۵ تحفہ ویلز پر جو انجیل متی کے فقرے درج ہیں انہیں ضرور بار بار پڑھتے ہوں گے اور ہندوستان کے مجسم عقل نبی کے جانشین کے استدلالات کو جانچ رہے ہوں اور دل میں کہتے ہوں گے کہ ہندوستان کی یہی قومیں حکومت طلبی حقوق طلبی کررہی ہیں جن کے بڑے بڑے پیشوا بلکہ روحانی پیشوا بھی اپنے مالہ ماعلیہ سے بالکل ناآشنا ہی ہیں

ہمیں تو اس انجیلی استدلال سے یہ سمجھ آتا ہے:

۱۔ یسوع مسیح ناصری کے بعد اس کے نام پر یعنی مسیح کہلا کر بہتیرے آویں گے (اڑھائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجن ۔صدق الرسول ﷺ)۔۲۔سب اپنے آپ کو مسیح کہلائیں گے۔ ۳۔ وہ سب کے سب گمراہ ہوں گے۔۴۔ وہ سب کے سب لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ ۵۔ مرزا غلام احمد بھی مسیح موعود (جس کا وعدہ مسیح ناصری کر گئے اور محمد ﷺ نے بھی فرمایا کلھم یز عم انه نبی الله)

دلیل اور نتیجہ صاف ہے کہ مسیح کے بعد گمراہ کرنے والے آئیں گے اور وہ سب کے سب مسیحیت کے دعویدار ہوں گے غلام احمد صاحب بھی مسیحیت کے دعویدار ہیں لہذا (نتیجہ) مرزا صاحب قادیانی بھی مضل مبین اور گمراہ کرنے والے ہیں۔

میں نے اسی دلیل سے یعنی انجیل متی والے حوالہ سے یہ فیصلہ اور نتیجہ لکھا ہے اور یہ مضمون لکھتے وقت میں نے اپنے ذاتی خیالات کو دخل نہیں دیا ہے دیکھئے احمد یہ جماعت اس نتیجہ اور فیصلہ کو صحیح سمجھتی ہے یا واجب التردید

میرے خیال میں تو :

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں۔

راقم : نامہ نگار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۷ ص ۲۔۳)

امرتسر کا مناظرہ آریہ و مرزائیہ

جس مناظرہ کی بڑی دھوم تھی جس کے نیچے مرزائیت کا جال بچھا ہوا تھا، وہ تو صاحب ضلع کے حکم سے ممنوع قرار دیا گیا کیونکہ اس کا مضمون ایسا تھا جس سے ہندو مسلم قوموں میں فساد کا اندیشہ تھا۔یعنی ایک طرف سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی ذات ستودہ صفات کو دوسری جانب ہندوؤں کے بزرگوں کو مورد طعن و تشنیع بنایا جاتا۔

اس مناظرہ کی نوعیت پر معزز معاصر زمین دار سخت خفگی کے لہجہ میں لکھتا ہے :

هم متعجب ہیں کہ کون غیرت مند رسول پاک ﷺ کی مقدس شخصیت کو اس طرح زیر بحث لانے اور اسے کفار کے رشیوں منیوں کے مقابلے میں مساوی حیثیت سے پیش کرنے پر رضا مند ہوسکتا ہے ۔۲۳ فروری ۱۹۲۶ء۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعی آپ جتنا تعجب کریں بجا ہے مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا کرنے والے وہ مسلمان ہیں جو اپنی کارکردگی کے مقابلہ میں کسی کی ہستی نہیں جانتے یعنی یہ شرائط طے کرنے میں دو صاحب مکھیا تھے ایک مولوی اسماعیل بن مولوی عبد الواحد صاحب غزنوی دوم مولوی عصمت اللہ مرزائی۔ ہم نے بلکہ امرتسر کے کل علماء اور اعیان نے اس مبحث کو نہایت ناپسندیدگی سے سنا۔ اسی انجمن کی ایک مجلس میں مولوی عبد اللہ صاحب قصوری سکرٹری جمیعۃ دعوۃ وتبلیغ لاہور بھی اتفاقیہ شریک تھے انہوں نے بھی اس پر اظہار رنج کیا فرمایا کہ یاد رکھو مقدمہ رنگیلا رسول میں آریوں کی طرف سے جتنا کچھ بھی غلط سلط مواد جمع ہو چکا ہے وہ تم لوگوں کو سننا پڑے گا جس کے سننے کے لئے کوئی مسلمان تیار نہ ہوگا۔

اسی طرح جب جواب میں ہندوؤں کے رشیوں کے عیب نکالے جاتے آریہ تو دل میں خوش ہوتے مگر ہندوؤں کے دل کو سخت چوٹ لگتی جس سے فساد کا اندیشہ نہیں بلکہ یقین کامل تھا۔ اسی راز کو صاحب ڈپٹی کمشنر نے سمجھ کر مباحثہ بند کر دیا۔

ہمیں حیرت ہے کہ مرزائی جماعت کو جب مرزا جی کی شخصیت پر بحث کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ اس سے جی چراتے ہیں اور اسلامی اشاعت کے پردے میں مرزا کی شخصیت منواتے ہیں اس لئے کہ مرزا صاحب پر اعتراض سننے کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ لیکن مسلمانوں کو ایسا ضعیف العقیدہ جانتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر ناجائز حملے سن لیں گے۔

مرزائی اور عیسائی

مرزائی اخبار بڑی ڈینگیں مارا کرتے ہیں کہ ہمارے مقابلہ میں کوئی آریہ یا عیسائی نہیں ٹھہر سکتا۔ ہم اس دعوی کو باور کر سکتے اگر وہ اس سے صرف اسلام کی حقانیت پر استدلال کرتے۔ لیکن انکی بے ڈھنگی یہاں تک ترقی کر گئی ہے کہ وہ ان مباحث اسلامیہ سے صداقت مرزا منوانے لگ گئے اس لئے خدائی غیرت نے مخالفوں میں ایک حرکت پیدا کی ہے۔ چنانچہ امرتسر کے آریوں نے مناظرہ مذکورہ کی شروط میں یہ بھی پیش کیا کہ دو روز صداقت مرزا پر بحث ہوگی۔ مرزائی مناظر نے یہ کہہ کر ٹال دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم انجمن اشاعت الاسلام کی طرف سے آئے ہیں انجمن احمدیہ کی جانب سے نہیں آئے۔ مگر اب عیسائیوں کو کیا جواب دیں گے جنہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ :

مسیحیوں سے ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ صرف نبوت مرزا ہی پر بحث ہونی چاہیے۔ ہم حیران ہیں کہ اب جو پادری سلطان محمد خان اور پادری عبدالحق کی شکل دیکھ کر احمدی بھاگتے ہیں تو اسکا پادری صاحبان کا معجزہ کہیں یا مرزا صاحب کا۔ (نورافشاں ۱۲ فروری ۱۹۲۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سابقاً ہم اعلان کر چکے ہیں کہ مرزائیوں اور آریوں کی بحث میں ہم سب مقدور بھر فریقین کی خدمت کرنے کو حاضر ہیں۔ اس لئے اس خدمت کی پہلی قسط یہ پیش کرتے ہیں کہ پادری صاحب کا یہ کہنا کہ احمدیوں سے صرف نبوت مرزا پر بحث ہونی چاہیے عام طور پر صحیح نہیں۔ ایک فریق احمدی ایسا بھی ہے جو اعلان کر چکا ہے کہ آج کل مدعی نبوت دجال ہے اور مرزا صاحب قادیانی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔ اس لئے آپ اس عنوان مبحث کی ترمیم یوں کیجئے کہ:

احمدیوں سے صرف ادعاء مرزا پر بحث ہوگی۔

تاکہ جو فریق ان کو مسیح موعود نبی مانتا ہے ان سے نبوت پر اور جو انکو مسیح موعود غیر نبی مانتا ہے ان سے اسی پر ہو۔

ہاں ایک صورت سے آپ کا مبحث بھی صحیح ہوسکتا ہے کہ جو فریق مرزا کو نبی کہتا ہے اس سے تو نبوت کا ثبوت مانگا جائے اور جو منکر نبوت ہے اس کے سامنے مرزا جی کا دعویٰ نبوت پیش کیا جائے کہ دیکھو انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ کا مبحث صحیح ہو جائے گا کہ احمدیوں سے نبوت مرزا پر بحث ہو۔

بہر حال ہم نے اپنے وعدہ کے موافق اپنی خدمت کی پہلی قسط پیش کر دی آئندہ آپ مختار۔ ہم اپنے وعدے کے موافق تازیست دونوں فریقوں کو منصفانہ مشورہ دینے اور خدمت کرنے کو حاضر ہیں۔ لطف یہ ہے کہ مشورہ دے کر ہم یہ بھی کہہ دیا کریں گے کہ

من نگویم کہ ایں مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مارچ ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۸ ص ۳۔۴)

خلیفہ قادیان کی صداقت کا امتحان

جناب مرزا زوار احمد، میرٹھ خیر نگر دروازہ سے لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۲۵ء میں عنوان بالا سے مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان کی صداقت کی بابت میرا اعلان شائع ہوا ہے جس سے ناظرین اہل حدیث بخوبی واقف ہوں گے۔ اس میں، میں نے خلیفہ صاحب کے دعوی:

خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔،

کی نسبت کچھ استفسار کیا ہے۔ جس میں منجملہ دیگر امور کے یہ بھی تحریر تھا کہ اگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب اپنے مقابلہ صداقت پر میرے دعوی کو غلط ثابت کر دیں تو میں خلیفہ صاحب کی صداقت کو مانتے ہوئے مبلغ دوسو روپیہ بطور انعام صاحب ممدوح کی خدمت میں پیش کرونگا۔

لیکن سال ۱۹۲۶ء شروع ہو جانے پر (بعد ختم میعاد) بھی خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب میرے اعلان کے خلاف اور اپنے دعی کی صداقت پر بجز خاموشی کے کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے۔ اگر خلیفہ صاحب ممدوح کے دعوی میں بجز دروغ بیانی کے ذرہ بھی صداقت ہوتی تو خلیفہ جی پبلک کو اپنی سچائی دکھلانے میں پس وپیش نہ کرتے۔

خلیفہ صاحب کی خاموشی نے نہ صرف عام پبلک پر احمدیت کے خلاف اثر کیا بلکہ قادیانی جماعت کے بعض انصاف پسند افراد کو بھی شک وشبہ میں مبتلا کر دیا جیسا کہ میرے ایک دوست نے جو بوجہ ناواقفیت احمدیت کے جال میں پھنس کر قادیان کے دروازہ تک پہنچ چکے تھے مجھ سے بیان کیا:

> اس امر میں خلیفہ صاحب نے بحیثیت مدعی ہونے کے خاموشی اختیار کر کے جہاں تمہارے دعوی کی صداقت کا اقرار کیا ہے وہاں یہ بھی ظاہر کر دیا کہ مرزائی نبوت صرف ایک دھوکہ کی ٹٹی ہے۔

بیشک عقل مند حضرات دیگ کا ایک چاول دیکھ کر تمام دیگ کا حال معلوم کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتے ہیں اب میں خلیفہ صاحب کی نسبت حسب ذیل اظہار خیال کرتا ہوں۔

الف۔ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی خاموشی ظاہر کرتی ہے کہ حضرت ممدوح صدق گوئی کے ماہر ہونے کے علاوہ غالباً دروغ بیانی سے بھی کافی دلچسپی رکھتے ہیں لیکن تعجب ہے کہ جس خدا سے ہم کلام ہونے کا خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب دعوی کرتے ہیں وہ میرے سال آئندہ کے حالات بھی خلیفہ صاحب کو نہ بتلا سکا۔ خیر ممکن ہے کہ نئے نبی صاحب کا خدا بھی نیا ہو۔

ب۔ اگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب اپنے دعوی میں ذرہ بھی سچے ہیں تو مہربانی فرما کر کم از کم مرزا غلام احمد نبی قادیان کے لاکھوں الہامات میں سے صرف چند الہامات کا مطلب اور معنی ہی اپنے خدا سے دریافت کر کے شائع کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے کیونکہ ان الہامات کا مطلب خود بے چارے نبی صاحب جو سابقہ نبیوں سے افضل ہونے کے مدعی تھے سخت کوشش کے بعد بھی تا زندگی نہ سمجھ سکے۔ الہامات بحث طلب درج ذیل ہیں۔

۱۔ ربّنا عاج۔ ہمارا رب عاجی ہے۔ عاجی کے معنی ابھی معلوم نہیں ہوئے۔

(بشری جلد ا ص ۴۳)

۲۔ هو شعنا ... الخ ، یہ الہام شائد عبرانی ہے جس کے معنی نہیں کھلے۔

(بشری۔ جلد ا۔ ص ۴۳)۔

۳۔ وہ تین کو چار کرنے والہ ہوگا۔ (اس کے معنی بھی مرزا صاحب نہیں سمجھے)

(بشری۔ جلد ۲ ص ۵)

۴۔ تین ستمبر ۱۸۹۸ء۔ غثم غثم غثم (اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ گیارہ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا ہے (بشری۔ ج ۲ ص ۹۶)

۵۔ پیٹ پھٹ گیا (دن کے وقت الہام ہے معلوم نہیں اس کا کیا مطلب ہے اور کس کے متعلق ہے۔

(بشری۔ جلد ۲۔ ص ۱۱۹)

۶۔ کمترین کا بیڑہ غرق ہو گیا۔ (بشری۔ جلد ۲۔ ص ۱۲۱)

۷۔ بہتر ہوگا اور شادی کر لیں۔ (بشری۔ جلد ۲۔ ص ۱۲۴) (شاید یہ الہام مرزا صاحب کو محمدی بیگم جیسی ضدی خاتون کی طرف سے ناامید ہونے کے بعد ہوا ہوگا۔ راقم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ دو چار ماہ۔ (بشریٰ۔ج ۲۔ص ۱۱۵) (راقم بھی اس الہام میں مرزا صاحب کے ساتھ اظہار افسوس کرتا ہے کہ بے چارے نبی صاحب، دو چار ماہ، ہی کرتے کرتے دنیا سے چل بسے۔ دل کی حسرت دل ہی میں رہی۔اور بالآخر آسمان کا بندھا ہوا نکاح ٹوٹ ہی گیا) وغیرہ وغیرہ۔

منقول از کوکب ہند

خلیفہ صاحب ممدوح کا فرض ہے کہ جہاں وہ قوم کا ہزاروں روپیہ برباد کرکے یورپ تشریف لے گئے اور مرزا غلام احمد صاحب کی ایک فرضی پیش گوئی کو پورا کرنے کا اظہار کیا (حالانکہ یہ صرف ممالک یورپ کی مفت سیر کرنے کے لئے بہانہ تھا) وہاں اپنے خدا سے (یعنی جس خدا سے ہم کلام ہونے کا آپ کو دعویٰ ہے) حضرت مرزا غلام احمد کے مذکورہ بالا جملہ الہامات کا صحیح مطلب دریافت کرکے شائع کرا دیں۔اور صحیح الفاظ میں حق پدری کے ساتھ فرض جانشینی بھی ادا کریں۔

اگر خلیفہ صاحب نے اپنے پدر بزرگوار (جو بقول آپ کے نبی برحق ہیں) کی نبوت و مسیحیت و کرشنیت کو دروغ گوئی اور کذب کے ان غلیظ اور بدنما داغوں سے پاک صاف کر دیا تو علاوہ ترقی عزت و جماعت کے مرزا صاحب کی روح بھی آپ کو لاکھوں دعائیں دے گی۔اگر آپ باوجود خدا سے ہم کلام ہونے کے اب بھی اس کار خیر وفرض خاص کو انجام نہ دے سکیں ،تو مجھے اجازت دیں کہ میں الہامات کا صحیح مطلب بیان کرکے بغیر کسی معاوضہ کے مرزا صاحب کی ایک ضروری خدمت بجا لاؤں ۔امید ہے کہ قادیانی احباب اس معاملہ میں میری رائے سے اتفاق کریں گے۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب ایک اور دعویٰ بڑے زور شور سے کرتے ہیں:

آؤ ہم اور تم سخت سے سخت مریضوں اور اہم کاموں کے واسطے دعا کریں۔
خدا فریق مخالف کے مقابلہ پر نسبتاً میری دعا قبول کرے گا۔

ہم نے جہاں تک خلیفہ صاحب کے اس دعویٰ پر غور کیا ایک ناقابل تردید کھینچ تان معمہ پایا۔خلیفہ صاحب نے سنت مرزائی پر عمل کرتے ہوئے اس دعویٰ میں بھی شوق تاویل کو مدنظر رکھ کر اپنے بچاؤ کیلئے مختلف پہلو محفوظ کر رہے ہیں تاکہ بصورت مقابلہ خلیفہ صاحب تاویل کی آڑ میں پناہ لے سکیں ۔ یہ دعویٰ بھی مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کے اس دعوی کے برابر ہے کہ :

میری امت (یعنی قادیانی کے چیلے) وباء طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

حالانکہ ہر مرتبہ مرزا صاحب کے کچھ نہ کچھ مرید طاعون کی بھینٹ چڑھ ہی جاتے ہیں۔ کاش کہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب، تاویل، کا برقع اتار کر میدان میں آئیں اور اپنی صداقت دکھلائیں۔

اگر خلیفہ صاحب کے خیال مبارک میں جھوٹے دعوے کر کے پلاؤ قورمے اڑانا ہی دلیل صداقت ہے تو ذرہ مہربانی فرما کر اپنے ہمسایہ، عبداللطیف گنا چوری، سے ہی فیصلہ کر لیجئے کیونکہ وہ بھی آپ کے پدر بزرگوار کی طرح نبی ومہدی ہونے کے مدعی ہیں۔ اور آپ سے ہزار درجہ بڑھے ہوئے دعوی کر رہے ہیں (ملاحظہ ہو چشمہ نبوت نبی گنا چوری)

قادیانی نبی کے دو معجزے واقعی سچے ہیں جن کی صداقت کا ہم بھی دل سے اقرار کرتے ہیں۔

پہلا معجزہ

جو شخص قادیانی کرشن کے جال میں پھنس جاتا ہے پھر وہ دروغ گوئی اور طوفان گری میں کامل ہو جاتا ہے مثلاً ملاحظہ ہو خادم حسین احمدی کی تصنیف موسومہ بہ تحقیق واقعات کربلا۔ جس میں فاضل مصنف نے شروع سے آخر تک جھوٹ وفریب سے کام لے کر مرزا صاحب کی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کی دو قدیم جماعتوں کو آپس میں لڑانے کی زبردست کوشش کی ہے وغیرہ۔ تاکہ قادیان کی نئی امت دور سے تماشہ دیکھے اور ان کی کمزوری ونفاق سے فائدہ اٹھائے۔ کاش مسلمان قادیانی احباب کی ان فریب آمیز چالوں سے ہوشیار رہیں۔

دوسرا معجزہ

کرشن قادیانی کے پجاری فن کفر گری میں اس قدر ماہر ہوتے ہیں کہ دنیا کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی جس کا ثبوت یہ ہے کہ ابتداء امت قادیان سے آج تک کروڑوں مسلمانوں کو دارالکفر سے تمغے دیئے جا چکے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے ہی باا ثر معجزات کو دیکھتے ہوئے خلیفہ صاحب فرماتے ہیں:

مرزا صاحب کو بھی درود میں شامل کیا جائے۔ (ملاحظہ ہو الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء)

لیکن ہماری رائے میں تو نہ صرف مرزا صاحب کو درود میں شامل کیا جائے بلکہ کلمہ اور نماز میں بھی شامل کر لیا جائے تو بہت مناسب ہو۔ نیز بشرط گنجائش خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کو بھی مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ اس عزت سے محروم نہ رکھنا چاہے تاکہ صاحب ممدوح کے بعد جلد ہی خاکسار کا نمبر آئے۔ والسلام

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مارچ ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۸۔ ص ۴۔۵)

تصویر مرزا

دیکھنا صاحب سنبھلنا ہوش سے تدبیر سے
مستمند و گر نہ پڑنا قعر میں تزویر کے

مولانا ابوسعید محمد شریف قریشی ٹاہلیاں والہ جہلم سے لکھتے ہیں:

ارباب بصیرت اس امر پر متفق نظر آتے ہیں کہ نبوت وہبی ہے کسبی نہیں جس کی بابت اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے اللہ اعلم حیث یجعل رسالتہ۔

مراتب کسبیہ میں منصب انتہائی ولایت ہے جو کمال اتباع شریعت کے طفیل حاصل ہوتا ہے۔ یعنی امتی اگر احکام شریعت کا کمال تتبع کرے، تو جس بالا سے بالاترین مرتبہ پر وہ فائز المرام ہوسکتا ہے اصطلاح عامہ میں اس کا نام ولی اللہ ہے۔ گو یہ مرتبہ بھی خدا کے خاص فضل وکرم کے بغیر حاصل نہیں ہوتا لیکن نبوت الٰہی کے واسطے منتخب ہونے کے لئے کسی قسم کے عمل وکسب کی ضرورت نہیں۔

الحاصل یہ کہ جو نبی ہوتا ہے وہ شکم مادر ہی سے اس منصب پر ممتاز کرنے کے لئے منتخب کر لیا جاتا ہے۔ طفولیت سے تا عمر طبعی بالکل ہی گناہ (منہیات شرعیہ) سے باز رکھا جاتا ہے اور ملکہ عصمت اس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔ اگر بوجہ ضعف بشریت سہو ونسیان ہو بھی جائے تو اس کی اصلاح کر دی جاتی ہے جس سے نبی الٰہی غلطی پر مستمر نہیں رہ سکتا۔ یہ وہی شئے ہے جو نبی اور غیر نبی میں مابہ الامتیاز ہے۔ بدیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ نبی کو معصوم ماننا یقیناً لازمی ہے۔

ہاں اگر ولی اللہ سے گناہ سرزد نہ ہو تو یہ اس کی کمال احتیاط اور کوشش کا نتیجہ ہے نبی کوشش کر کے معصوم نہیں بن سکتا۔

جب سے مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعوی کیا ہے نبی اور امتی میں فرق کرنا کارے دارد کا مصداق ہو گیا ہے کیونکہ آپ نے ہر اصطلاح کو بگاڑ کر مبہم اور متشابہ بنا دیا ہے قادیانی لٹریچر کے واقف، مرزائی تحریرات سے آشنا اس تقریر میں میرے ہم صفیر ہیں۔ مثلاً مرزا غلام احمد فرماتے ہیں کہ میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں،

آنچہ دادہ است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

لیکن جب آپ کی زندگی پر نظر ڈالی جاتی ہے تو نبوت سے پہلی زندگی میں مشرکانہ عقائد کے معتقد نظر آتے ہیں۔ آج بھی مرزائیوں کے نزدیک حیات مسیح کا قائل و معتقد مشرک ہے لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مرزا صاحب باوجود چالیس سال تک اس شرک میں مبتلا رہنے کے پھر نبی اور رسول کیسے بن گئے جب کہ آپ سے پیشتر کوئی رسول قبل از بعثت اعتقادی مشرک نہیں گزرا۔ جتنے رسول گزرے ہیں خلاف شریعت عمل و اعتقاد کے قائل و فاعل نہیں تھے۔ کیا مرزائی کوئی بروزی و ظلی نبی پیش کر سکتے ہیں جو قبل نبوت (بعثت) مرزا جی کی طرح مشرک اور شرک کا حامی رہا ہو۔

مرزائیو! خدا لگتی کہنا۔ جناب مرزا صاحب قادیانی سے پیشتر خدا نے کسی مشرک کو خلعت نبوت بخشا؟ اگر نہیں بخشا اور واقعی نہیں بخشا تو آج کیا ضرورت پیش آ گئی کہ رئیس قادیان جیسے شخص کے نام قرعہ نکلا جو اس قدر بھی نہیں سوچ سکتا کہ جب نبوت من کل الوجوہ مسدود ہے تو محض بکثرت خوابوں کی بنا پر کوئی شخص ادعائے نبوت میں برحق کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

پھر اگر نبوت کا چالیسواں جزو (مبشرات) باقی ہے تو بتاؤ سید الانبیاء آنحضرت ﷺ کمل طور پر خاتم النبیین ہیں یا مرزا جی کی طرح بروزی رنگ میں خاتم النبیین ہیں؟ اگر بروزی خاتم النبیین ہیں تو نبوت من کل الاجزاء کس پر ختم ہو گی۔

آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی سے مرزا صاحب کے بعد بھی کوئی نبی ہو سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں؟ مرزا صاحب قادیانی کے بعد نبی نہ بننے کے لئے کون سا عذر مانع ہے؟

امر دوم۔ جب مرزا صاحب قادیانی بہ پیرایہ دیگر انبیاء حقانی ایک نبی ہیں تو ملکہ عصمت خدا نے آپ کو کیوں نہ بخشا۔ جس کے حامل نہ ہونے کی یہ روشن دلیل ہے کہ مرزا صاحب تا دم آخر بعض عظیم الشان اغلاط پر مستمر رہے جن پر قائم رہنا ایک نبی کی شان سے بہت دور ہے۔ مرزائیو! سچ بتانا جو شخص خود عظیم الشان اغلاط میں مبتلا ہو، اس کی خدا اصلاح بھی نہ کرے تم اس کو نبی کیوں مانتے ہو۔ غلطیاں نکلنی تو درکنار جس کے بیسیوں جھوٹ (کذبات صریحہ) آفتاب نصف النہار کی طرح چمک رہے ہوں اسے تم مجدد اعظم مسیح الزمان بروزی طور پر آنحضرت (سیدنا ومولانا محمد ﷺ) کیوں مانتے ہو؟ اور کیوں خدا سے ڈر کر پیغمبر عربی کا دامن نہیں تھام لیتے۔

میرے دوستو! ظلی اور بروزی کا لفظ محض ایک دھوکہ اور فریب ہے۔ خبردار یہ زہر ہے اس سے بچو۔ یہ کلوروفارم ہے جس کو سونگھ لینے کے بعد متاع ایمان کو لٹا پاؤ گے۔ بروزی نبی کے حواریوں کے چنگل میں نہ آنا دولت اسلام کھو بیٹھو گے جس طرح تثلیث کا اقرار کر لینے کے بعد توحید پر سے ایمان چلا جاتا ہے اسی طرح مرزائی نبوت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت و نبوت کو قلب مسلم سے نکال دیتی ہے۔ یقین جانو کہ بعد آنحضرت ﷺ کوئی شخص از سر نو خلعت نبوت سے مشرف وممتاز نہ کیا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۴ رمضان ۱۳۴۴ھ۔ ۱۹۲۶ء (۱۹۔ مارچ ۱۹۲۶ء ص ۵۔۶)

تردید کرشن قادیانی خود قادیانی کاہن کی زبانی۔ ۷

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۳۰

ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۴۲۴ پر آیت و انہ لعلم للساعة کی تفسیر یوں کرتے ہیں:

حق بات یہ ہے کہ انہ کا ضمیر قرآن شریف کی طرف پھرتا ہے اور آیت کے معنی یہ ہیں کہ قرآن شریف مردوں کے جی اٹھنے کے لئے نشان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تردید ۳۰۔

حضرت مسیح کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے کہ **انه لعلم للساعة** اس پر فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح حضرت رسول کریم ﷺ کے آنے کی خوش خبری دینے والا ایک پیش خیمہ تھا۔ ساعت سے مراد ہے ایک عظیم الشان امر آئندہ آنے والا یعنی مسیح کا ظہور اس بات کا نشان تھا کہ یہ اسرائیلیوں کا آخری نبی ہے اور اب خاتم النبیین اس کے بعد آئے گا۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء ص ۱۱)

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۳۱

ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۴۸ پر ہے:

تمام فرقے نصاری کے اس قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ تین دن تک حضرت عیسی مرے رہے اور پھر قبر میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور چاروں انجیلوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اور خود حضرت عیسی انجیلوں میں اپنی تین دن کی موت کا اقرار بھی کرتے ہیں اور ماسوا ان دلائل متذکرہ بالا کے یہود اور نصاری کا بالاتفاق ان کی موت پر اجماع ہے اور تاریخی ثبوت بتواتر ان کے مرنے پر شاہد ہے اور پہلی کتابوں میں بھی بطور پیش گوئی ان کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔

تردید ۳۱۔

اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ قریب چھ گھنٹے صلیب پر رہنے کے بعد یسوع جب اتارا گیا تو وہ مرا ہوا تھا، تب بھی نہایت اغلب بات یہ ہے کہ وہ صرف ایک موت کی سی بیہوشی تھی اور جب شفا دینے والی مرہمیں اور نہایت ہی خوش بودار دوائیاں مل کر اسے غار کی ٹھنڈی جگہ میں رکھا گیا تو یسوع کی بے ہوشی دور ہوئی (تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۱۔۲۱۲ بحوالہ نیو لائف آف جیسس ج ۱ ص ۴۱۰)۔

یعنی مرا نہیں تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر مرزا قادیانی نمبر۳۲

ازالہ اوہام حصہ ۲ صفحہ ۶۲۴۔۶۲۵ میں ہے:

روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا ﷺ سے جو وہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ کوئی ایسی مخلوق نہیں کہ اس سے سو برس گذرے اور وہ زندہ رہے۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات میں سے ہو وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ما علی الارض میں داخل ہیں۔ حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی جسم خاکی زمین پر رہے تو فوت ہو جائے گا اور اگر آسمان پر چلا جائے گا تو فوت نہیں ہوگا کیونکہ جسم خاکی کا آسمان پر جانا تو خود بموجب نص قرآن کریم ممتنع ہے بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

تردید۳۲۔

لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے آنحضرت ﷺ کا زمانہ پایا بلکہ ترقیات اسلام کا زمانہ خوب دیکھا اور ۴۱ھ میں ایک سو ستاون برس کی عمر پا کر فوت ہوا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ ۵ ص ۹)

تحریر مرزا قادیانی نمبر۳۳

ازالہ اوہام حصہ ۲ صفحہ ۶۲۳ پر ہے:

مشکوۃ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

و عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین ا اقلھم من یجوز ذلک۔ رواہ الترمذی و ابن ماجہ۔

یعنی اکثر عمریں میری امت کی ساٹھ سے ستر برس تک ہوں گی اور ایسے لوگ کم تر ہوں گے جو ان سے تجاوز کریں یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں پھر اتنا فرق کیونکر ممکن ہے۔

تردید۴۳

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ صفحہ۱۹۲ پر ہے:

جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا وہ بہ بداہت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسی کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں جو بغیر اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰؑ کی نسبت کرنا کفر ہے۔ حضرت عیسی امتی ہرگز نہیں ہیں۔

مزید تردید۴۴

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ صفحہ۱۳۳ پر ہے:

قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے لتو منن به و لتنصر نه پس اس طرح تمام انبیاء آنحضرت ﷺ کی امت ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۴ رمضان ۱۳۴۴ھ۔ ۱۹۲۶ء (۱۹ مارچ ۱۹۲۶ء ص ۶۔۷)

عیسائی اور مرزائی مناظرہ

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے یارانے دو

ہمارے پنجابی نبی کی امت مرزائیہ نے بہت دیر تک جال پھیلا رکھا کہ اسلام کا نام لے کر احمدیت اور مرزا صاحب کی مسیحیت منواتے رہے آخر کار یہ راز کھل گیا۔ عیسائی اور آریہ ہوشیار ہو گئے چنانچہ حال ہی میں عیسائیوں نے ایک نیا اعلان کیا ہے جو درج ذیل ہے:

ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور اب پھر کہتے ہیں کہ احمدی حضرات سے ہماری بحث صرف مرزا صاحب کی مسیحیت پر ہوگی باقی کوئی مضمون نہیں ہوگا جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر ہم آپ سے بحث کریں گے۔ ہاں اگر احمدیت مسیحیت مرزا کے سوا کچھ اور چیز ہے تو صاف اعلان کر دیں پھر ہم اس مضمون کا پیچھا چھوڑ دیں گے ورنہ قادیان شریف کے درو دیوار پر ہر جگہ جلی قلم سے لکھ رکھئے کہ مسیحی اور احمدی اور مسیحیت مرزا۔ اور بس۔

یا د رکھئے کہ آپ کے بالمقابل ہم مسیحی ہیں اور آپ ہمارے مقابلہ میں مسیح موعود کے پیرو۔ پھر یہ غلطی کبھی نہ کریں کہ آپ ہمیں مرزا جی کی مجددیت یا نری نبوت منوائیں۔ اگر ہمارے سامنے آنا ہو تو مرزا جی کی مسیحیت ثابت کرنے کو آؤ ورنہ ہمارا دور ہی سے سلام ہے۔ کس قدر کھلی اور موٹی بات ہے کہ اگر مرزا جی وہی مسیح موعود ثابت ہو جائیں جو آنے والا ہے تو پھر باقی باتوں کا تمام جھگڑا چک جائے گا۔ اگر یہ نہیں تو پھر آپ کو رخصت ہے ہم اپنے مسلم برادران سے باقی مضامین پر خود برادرانہ تبادلہ خیالات کر لیں گے۔ نہ ہم آپ کو مسلمانوں کا نمائندہ جانتے ہیں اور نہ ہی مسلمان آپ کو اپنا وکیل تسلیم کرتے ہیں آپ تو ان تمام کلمہ گویوں کو جو مرزا جی کی نبوت کا انکار کرتے ہیں کافر بنا چکے ہیں پھر آپ کو عام کلمہ گو مسلمانوں کی نمائندگی یا وکالت کا کیا حق۔ (نور افشان لاہور۔ ۲۔ اپریل ۱۹۲۶ء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اپریل ۱۹۲۶ء مطابق ۲ شوال ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۲۴ ص ۴)

تردید کرشن قادیانی خود قادیانی کاہن کی زبانی

(گزشتہ چالیس نمبروں میں بتایا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات باہمی اسقدر مخالف ہوتی ہیں کہ درجہ الہام تو درجہ تحقیق سے بھی گری ہوئی۔ آج نمبر ۴۱ ملاحظہ ہو۔ مدیر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۴۱

ازالہ اوہام صفحہ ۶۶۵۔ ۶۶۶ پر ہے:

اس بات کے ثابت ہونے کے بعد کہ درحقیقت حضرت مسیح ابن مریم نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت ہو گیا ہے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا کہ فوت شدہ ہرگز دنیا میں دوبارہ نہیں آ سکتا کیونکہ قرآن اور حدیث دونوں بالاتفاق اس بات پر شاہد ہیں کہ جو شخص مرگیا پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا اور قرآن کریم

انهم لا یر جعو ن

کہہ کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے ان کو رخصت کرتا ہے اور قصہ عزیر وغیرہ جو قرآن کریم میں ہے اس بات کے مخالف نہیں کیونکہ لغت میں موت بمعنی نوم اور غشی بھی آتا ہے۔ دیکھو قاموس۔

نوٹ۔ قرآن کریم سورہ بقرہ پارہ ۳ میں اللہ تعالی حضرت عزیر کے متعلق فرماتا ہے

فا ما ته الله مأة عا مٍ ثم بعثه

یعنی اللہ نے ان کو سو برس تک وفات دے دی، پھر ان کو زندہ کیا۔

مگر مرزا صاحب قادیانی کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ بقول مرزا صاحب، حضرت عزیر واقعی نہ مرے تھے بلکہ اس جگہ موت سے مراد نوم یا غشی ہے۔

تردید ۴۱

اخبار بدر کے ضمیمہ مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۶ء پر مولوی حکیم نور الدین کے الفاظ یوں درج ہیں:

حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب سے میں ایک دفعہ اس آیت کے معنی دریافت کئے تو آپ نے فرمایا میں نے جناب الٰہی میں توجہ کی تو مجھ پر یہی کھلا کہ وہ شخص (جو آیت میں مذکور ہے) واقعی مرگیا تھا ..الخ

جب کہ اس جگہ آیت فا ما ته الله مأة عام میں یہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ وہ شخص واقعی مرگیا تھا تو آیت ثم بعثه میں واقعی طور پر زندہ جی اٹھنے کا ذکر ہوسکتا ہے نہ کہ روحانی طور پر۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۴۲

اخبار بدر قادیان ۳۔ اپریل ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۸۲ کالم ۲ میں لکھا ہے:

جناب مرزا صاحب نے آیت فلا تقر بوا هذه الشجر ۃ میں لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شجر کے متعلق فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ (یہ شجر) انگور کا ہوگا۔

تردید۴۲

تفسیر القرآن جلد ۱ صفحہ ۷۲ پر لکھا ہے:

ہمارے حضرت اقدس (مرزا غلام احمد) نے ایک روز سیر کو جاتے وقت سرسری طور پر فرمایا تھا کہ اس سے مراد شرک کا درخت ہے کیونکہ یہاں فتکو نا من الظالمین قرینہ ہے اور ظالم مشرک کو بھی کہتے ہیں۔ مگر ان معنوں پر حضرت اقدس نے کوئی رسوخ اور پختگی نہیں فرمائی بلکہ سرسری طور پر یہ بات فرمائی تھی۔

نوٹ۔ مولوی نورالدین فرماتے ہیں ہمارے خیال میں الشجرۃ سے مراد جھگڑے بھی ہوسکتے ہیں۔ (تفسیر القرآن۔ ج ۱۔ ص ۷۲)

مولوی نورالدین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں ایکبار قرآن مجید پڑھتا تھا جب اس آیت پر پہنچا تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ شجرۃ سے مرد تمبا کو بھی ہوسکتا ہے۔

(دیکھو الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۱۲ء ص ۴ کالم ۳)

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۴۳

کتاب اتمام الحجۃ صفحہ ۲۰ کے حاشیہ پر ہے: عیسی بیت اللحم میں پیدا ہوئے

تردید۴۳

کتاب منظور الہی کے صفحہ ۲۴۹ پر مرزا صاحب کے الفاظ یوں نقل ہیں:

میرا یہ دعوی ہے کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی جو آج سے قریباً سو سال پیشتر ناصرہ کی بستی میں پیدا ہوا تھا وہ اپنی طبعی موت سے مر گیا اور مسیح موعود جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا، وہ میں ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اپریل ۱۹۲۶ء مطابق ۲ شوال ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۲۴ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کس کو سچا کہوں؟

جناب مولوی محمد شریف قریشیؒ، ٹاہلیانوالہ جہلم سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد رئیس قادیان سے ہر مذہبی آدمی عموماً اور ناظرین اخبار اہل حدیث خصوصاً ناآشنا نہیں۔ اور اس سے بھی انکار نہیں ہوسکتا کہ مرزائیوں کی دو بڑی پارٹیوں (قادیانی اور لاہوری) کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک پارٹی مرزا جی کو خدا کا برگزیدہ رسول اور نبی مانتی ہے اور جو مرزا جی کا ہم صفیر نہ ہوا سے اتنا برا جانتی ہے جتنا عیسائی منکرین تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کو۔ دوسری پارٹی مرزا صاحب کو غیر معصوم اور معمولی مجدد کا لقب دیتی ہے گویا کہ ان میں مرزا جی کے نفس دعوی ہی میں اختلاف ہے باوجودیکہ مرزا جی کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز ہوئی اور ایک بسیط عرصہ تک اپنے حواروں میں رہے لیکن تا حال متحقق نہیں ہوسکا کہ مرزا جی کیا تھے اور ان کا دعوی مختصر لفظوں میں کیا تھا۔ نبی اللہ بہ پیرایہ دیگر انبیاء تھے یا نہیں؟ ہمارے خیال میں جب تک صحیح طور پر قادیانی مرزا جی کا عہدہ (دعوی) نہ معلوم کرلیا جائے مرزائیوں کے شایان نہیں کہ وہ اپنے اپنے وہم کے مطابق بذات خود مرزا جی کا کوئی منصب قرار دے لیں اور قبل تحقیق دعوی مرزا تبلیغ مرزائیت کو نکلیں بلکہ مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسانے سے پہلے ان کا یہی فرض اولین ہے کہ وہ مرزا جی کی نسبت یہ پتہ لگائیں کہ آپ نے دعوی کیا کیا۔ موجودہ افتراق و انشقاق کی موجودگی میں تبلیغ سعی لاحاصل ہے۔

برادران اسلام! چونکہ آج تک یہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے مزعومہ عقائد چھوڑ کر مرزا جی کے حقیقی دعوی کی تحقیق کرنے پر تیار نہیں ہوئیں اس لئے امر متنازعہ کے متعلق تصریحات مرزا غلام احمد پیش کر کے بتا دینا چاہتا ہوں کہ قادیانی پارٹی حقیقی طور پر مرزا جی کی فرمانبردار اور مبلغ مرزائیت ہے لاہوری پارٹی کے دور اندیش ممبروں نے مرزا جی کا مرتبہ بہت گھٹا دیا ہے اور یہ بات اچھی بھی نہیں جب کہ مرزا جی کا عام اعلان بھی ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہو جاتی ہیں میرے ساتھ کسی کو قیاس نہ کرو۔ (خطبہ الہامیہ)۔

مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک نبی کون ہوتا ہے اور خود کون سے نبیوں میں سے تھے؟ مرزا صاحب قادیانی نے بعد آنخضرت ﷺ جدید شریعت کی بنیاد ڈالی یا نہیں؟ یہ سب مصنفات مرزا میں مذکور ہے ان امور کی نسبت تصریحات مرزا مشتے نمونہ از خروارے، ملاحظہ ہوں۔:

خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی بکثرت ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ)

یہ تو ہوا دعویٰ نبوت۔ اب باقی یہ امر دریافت طلب ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے کہیں صاحب شریعت نبی ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے یا نہیں؟ جس کا مدعی بعد ہجرت آنخضرت ﷺ تیرہ سو سال تک باتفاق جملہ مسلمانان عالم کافر و خارج از اسلام گنا جاتا رہا ہے۔ سنئے مرزا غلام احمد صاحب، نبی صاحب شریعت کی تعریف میں فرماتے ہیں:

جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ (اربعین نمبر۴ ص ۶)

یہ مرحلہ ہو جانے کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے کوئی امر بھی ایسا بیان کیا ہے جس سے پایا جاوے کہ آنخضرت ﷺ کی شریعت کے علاوہ اپنی طرف سے بھی کوئی حکم دیا ہے تاکہ انہیں صاحب شریعت نبی کہا جا سکے۔ لیجئے مرزا جی فرماتے ہیں:

طاعونی مردے کو غسل دینے کی ضرورت نہیں اور طاعونی مردے سے ایک سو گز کے فاصلہ پر دور کھڑے ہو جنازہ پڑھو۔ (الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

بنا بریں جب بقول مرزا صاحب وہ شخص نبی کہلانے کا حق دار ہے جس کی وحی میں امر و نہی مذکور ہوں تو نہ معلوم مولوی محمد علی لاہوری کو مرزا جی سے کیا عناد ہے کہ باوجود ان دو احکام صریحہ کے ہوتے ہوئے بھی مرزا جی کو صاحب شریعت نبی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرٹیفکیٹ دینے میں متامل ہیں حالانکہ بچارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ :

میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی ہے اور ایسا ہی میری وحی میں اب تک امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔

(اربعین نمبر۴۔ص ۶)

مرزا صاحب قادیانی کی ان تصریحات نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا صاحب کا دعوی من کل الوجوہ کامل طور پر نبی اللہ ہونے کا تھا اور اس منصب پر وہ اربعین نمبر ۴ کے لکھنے سے ۲۳ سال پیشتر فائز المرام ہو چکے تھے ساتھ ہی یہ بھی متحقق ہو گیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری شان مرزا میں تحریف ہی نہیں کرتا بلکہ مرزا جی کے مسلّمات کو بھی نہیں مانتا۔

مثال کے طور پر دیکھو مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ :

بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی۔

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ بحوالہ مرقع قادیانی اپریل ۱۹۰۸ء ص ۱۸)۔

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور ہر نبی کے لئے حامل کتاب ہونے کی شرط بیان کرتے ہیں۔تقریر ۷ فروری جہلم۔

مرزائیو! بتاؤ ہم مولوی محمد علی کو برحق جانیں یا مرزا صاحب قادیانی کو سچا سمجھیں؟ جب تک جواب نہ دو گے عقیدہ مندرجہ بالا کے رد سے احدھما کاذب کا فتوی دیں گے۔

میرے مسلمان بھائیو! لاہوری اور قادیانی کی بظاہر تو تفریق ہے مگر درحقیقت یہ سارا ڈھانچہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت گھٹانے کیلئے بنایا جا رہا ہے ۔مرزائیوں کو تم نے کبھی دیکھا نہیں وہ مرزا کی بگڑی بنانے کے لئے جھٹ آنحضرت ﷺ پر اعتراض کر دیتے ہیں۔آریوں کو حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کا موقع دینے میں بڑی حد تک مرزا جی کا ہاتھ ہے جسے آپ نہیں سمجھتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔اپریل ۱۹۲۶ء۔ ۱۶ شوال ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۲۶ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہامات مرزائیہ کی نوعیت

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۔ الحکم ۱۳ جولائی ۱۹۰۶ صفحہ ۱، ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۰۶ ٹائٹل پیج صفحہ ب پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فرمان بایں الفاظ درج ہے:

۳ جولائی ۱۹۰۶ء۔ فرمایا آج مجھے ایک الہام ہوا، اس کے الفاظ یاد نہیں رہے۔ اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے۔ لیکن خطرناک ہے اور وہ یہ ہے:

ایک دم میں رخصت ہوا۔

یہ عبارت ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔

۲۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸۔۱۹۹، اور ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۶ ٹائٹل پیج صفحہ ج پر مرزا غلام احمد قادیانی کا فرمان درج ہے:

امین الملک جے سنگھ بہادر

دن کے وقت کا الہام۔ پیٹ پھٹ گیا (معلوم نہیں یہ کس کے متعلق الہام ہے)

۳۔ الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۱، ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۰۶ء ٹائٹل پیج صفحہ ب پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ خواب میں دیکھا کہ کچھ لکھ رہا ہوں۔ اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے۔ علم الدرمان ۲۲۳۔

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔ اس سے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے ... رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے۔

۴۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۴۔ ریویو آف ریلی جنز مارچ ۱۹۰۷ ٹائٹل پیج کے صفحہ ب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر لکھا ہے:

بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔

فرمایا (مرزا صاحب قادیانی نے): معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔

۵۔ ریویو آف ریلی جنز مارچ ۱۹۰۷ ٹائٹل پیج صفحہ ج پر ہے:

انکی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے۔

۶۔ بشریٰ جلد۲ صفحہ ۱۲۹، ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۷ء ٹائٹل پیج صفحہ د پر ہے:

الذین اعتدوا منکم فی السبت۔ یہ تو مخالف کی طرف اشارہ ہے۔

ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے۔

۷۔ بشریٰ جلد۲ صفحہ۸۲، اور بدر قادیان ۵ جون ۱۹۰۳ء صفحہ۱۵۴ پر ہے:

۲۷ مئی ۱۹۰۳۔ بلا نازل یا حادثہ یا...

(تشریح: فرمایا (مرزا صاحب نے) کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔

۸۔ بدر ۱۲ جون ۱۹۰۳ صفحہ ۱۶۲ اور بشریٰ جلد۲ صفحہ ۸۲ پر ہے:

۴ جون ۱۹۰۳۔ رات کے ۲ یا ۳ بجے۔ سلیم حامدا متبسرا (ترجمہ: سلامتی والا حمد کرنے والا۔ بشارت دیا گیا)۔

(تشریح) کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔

۹۔ بشریٰ جلد۲ صفحہ۸۴ پر ہے: فیئر مین (Fair Man) (ترجمہ: معقول آدمی)

۱۰۔ بشریٰ جلد۲ صفحہ۹۱ پر ہے: دخت کرام.... شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔

۱۱۔ بشریٰ جلد۲ صفحہ۹۴ پر ہے:

ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵۔ خاکسار پیپر منٹ (کشف نمبر ۵۰)

۱۲۔ بشریٰ جلد۲ صفحہ۱۰۱ پر ہے:

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ رہا گوسفندان عالی جناب

۱۳۔ ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۰۷ء ٹائٹل پیج صفحہ ب پر ہے:

احمد غزنوی (نہ معلوم کیا اشارہ ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ بشریٰ جلد ا۔ صفحہ ۴۳ پر ہے۔

ایلی ایلی لما سبقتنی ۔ کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

(ترجمہ) اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

۱۵۔ بشریٰ جلد ا صفحہ ۴۳ پر ہے:

ھو شعنا نعساً (یہ الہام شائد عبرانی میں ہے جس کے معنی نہیں کھلے) اس کے معنی نجات کے ہیں۔

۱۶ بشریٰ جلد اول صفحہ ۵۱ پر ہے:

پر یشن ۔ عمر براطوس ۔ یا پلاطوس

نوٹ ۔ آخری لفظ برّ طوس ہے یا پلاطوس ہے۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ۔ اور نمبر دو میں عمر عربی لفظ ہے ۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں ۔ (از مکتوبات احمدیہ ج اول ص ۶۸ ۔ تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء)

۱۷۔ بشریٰ جلد اول صفحہ ۵۶ پر ہے:

آریوں کا بادشاہ آیا۔ (پرانا الہام ہے الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ ص ۷)

ہے کرشن جی رودر گوپال۔ (پرانا الہام ہے بدر ۲۹ اکتوبر و ۸ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۳۲۲)

۱۸۔ بدر ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱، بشریٰ جلد اول صفحہ ۵۶ پر ہے:

خدا قادیان میں نازل ہوگا۔

۱۹۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۰ پر ہے:

غثم غثم غثم ۔ له دفع الیه ما له دفعه (ترجمہ) (دیا گیا اس کو مال اس کا اچانک)

۲۰۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹ ۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۶ پر ہے:

آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔

۲۱۔ بشریٰ جلد دوم دوم صفحہ ۶۵۔۶۶ پر ہے:

بعد ۔ ۱۱ ۔ انشاء اللہ

اس کی تعلیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیارہ کا دکھایا گیا۔

۲۲۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۶۷ پر ہے:

ینادی مناد من السماء (ترجمہ) آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا (بدر۔ج ۱ نمبر ۸ کالم ۲)

۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء جمعہ قبل عصر (نوٹ: حضرت اقدس نے فرمایا اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا)

۲۳۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۶۷ پر ہے:

انّی انا الصا عقه۔ میں ہی صاعقہ ہوں۔ (نوٹ)۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے۔

۲۴۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۳ پر ہے۔:

۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء۔ زندگیوں کا خاتمہ۔ (بدر قادیان۔ جلد ۱ نمبر ۳۶ ص ۲)۔

۱۹ نومبر ۱۹۰۵ء کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ ص ۱ کالم ۳)

۲۵۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۹۔۱۲۰۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۴ھ۔ بروز پیر۔ موت تیرہ ماہ حال کو۔

(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے (بدر ج ۲ ص ۳ نمبر ۳۹)

۲۶۔ ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۰، بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۳۸ پر ہے:

واللہ واللہ سدھا ہو یا اولاً

(نوٹ از مسیح موعود) یہ پنجابی فقرہ ہے جسکا مطلب ہے کہ کج رو آدمی درست ہو گیا ہے

۲۷۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۸ پر ہے:

لائف آف پین (Life of Pain)۔ ترجمہ تکلیف کی زندگی

۲۵۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے:

۷ مئی ۱۹۰۶ء کلیسا کی طاقت کا نسخہ۔ (بدر ج ۲ نمبر ۱۹ ص ۲)

۲۹۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۷ پر ہے:

ایک دانہ کس کس نے کھایا۔

۳۰۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۰ پر ہے:

دو شہتیر ٹوٹ گئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۷ پر ہے:

لنگر اٹھا دو

۳۲۔ الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ صفحہ ۱۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۳۶ پر ہے:

لاہور میں ایک بے شرم رہتا ہے۔

۳۳۔ الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۱ پر ہے

انت منی بمنزلة هارون ۔ انت منی بمنزلة عرشی

۳۴۔ الحکم ج ۹ نمبر ۳۲ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ پر ہے:

ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا: آتش فشان

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا: مصالح العرب ، میسیر العرب

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا: با مراد

پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اسپر لکھا ہوا تھا: ردّ بلا

۷ ستمبر ۱۹۰۵ قبل ظہر: و اما بنعمت ربك فحدث

۸ ستمبر ۱۹۰۵ء اذا جاء افواج وسمع من سما۔ کفن میں لپیٹا ہوا

۹ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ ان المنايا لا تطيش سهامها۔ فرمایا معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں۔

۳۵۔ بدر ۶ مارچ ۱۹۰۳ صفحہ ۵۰ پر ہے:

فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں پھر حافظہ پر بھروسہ کر کے نہ لکھا۔ آخر وہ ایسا بھولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا۔،

۳۶۔ الحکم ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱ پر لکھا ہے:

جناب مرزا صاحب کو جو وحی ۹ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی اس میں ایک یہ بھی تھی۔ سرنگ۔

۳۷۔ بدر ۷ نومبر ۱۹۰۲ء۔ صفحہ ۱۶ پر ہے:

مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا۔ آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے؟

۳۸۔ بشریٰ جلد اول صفحہ ۵۵ پر ہے:

یہوداہ اسکریوطی (یہ تیس سال پرانا الہام ہے بدر ج ۶ نمبر ۴ ص ۳۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۹۔ ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۸ء ٹائٹل پیج ص ب، اور بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۴۰ پر ہے:

کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے۔ (بدر جلد ۷ نمبر ۱۳ ص ۲)

۴۰۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۴ پر ہے:

انما امرک اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون (ترجمہ) تحقیق تیرا ہی حکم ہے کہ جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مئی ۱۹۲۶ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۴۴ھ ص ۹۔۱۰)

مرزائیوں کی شکست

موضع گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ مسمی فضل دین کمہار ساکن مگو لے اور خدا بخش ساکن مگو لے جو لاہوری احمدی ہیں نے جماعت اہل حدیث سے اقرار کیا کہ ہم ۲۵ جنوری ۱۹۲۶ء کو اپنے مولوی منگوا کر صداقت مرزا پر بحث کرائیں گے اگر نہ کرائیں، یا ہمارے علماء نہ آئیں یا ہم صداقت مرزا ثابت نہ کر سکیں تو ہم اہل حدیث ہو جائینگے۔

اہل حدیث کی طرف سے مولوی شاہ محمد ساکن قلعہ میہاں سنگھ تاریخ مقررہ سے پہلے موضع مذکور آ گئے۔ اور ۲۵ کی صبح کو مرزائیوں کو بلا بھیجا تو جماعت لاہوری میں مرہم عیسے ایک دو دفعہ کے عذر کے بعد آ گئے لیکن خلاف اقرار شرائط پیش کرنے لگے مولوی شاہ محمد ان کو بالکل لاجواب کر دیا۔

مرہم عیسے نے جوش میں کہہ دیا اگر آپ صحیح یا ضعیف حدیث سے بھی عیسیٰ کا آسمان پر جانا ثابت کر دیں تو ہم (مرزائی) ایک روپیہ دیں گے۔ شاہ محمد نے کہا رقم جمع کراؤ۔ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کوئی ہاں نہ کرتا تھا۔ دن گذر گیا رقم جمع اور جمع نہ کرا سکے۔ دوسرے دن خط و کتابت میں طے ہوا کہ مرزائی جماعت ۵۰ روپیہ دے گی خواہ غالب ہوں خواہ مغلوب۔ شاہ محمد نے کہا رقم کسی امین کے پاس جمع کراؤ۔ اس پر بھی سٹ پٹائے۔ آخر ناچار معافی مانگنے لگے۔

شاہ محمد نے کہا جب تک تمہارا مرہم عیسیٰ معافی نہ مانگے روپیہ نہیں چھوڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گا۔آخر تمام لاہوری جماعت نے مع ان کے مولوی کے معافی مانگی اور بحث شروع ہوئی۔شاہ محمد نے بخاری اور مسلم اور کتاب الاسماء والصفات کی احادیث صحیحہ سے نزول عیسے ثابت کر دکھایا جس کے جواب میں مرزائی سے سوائے بے سند روایت لو کان موسی و عیسی حیین کے کچھ بن نہ پڑا۔مولوی شاہ محمد نے اس کی سند پوچھی تو مرہم عیسے نے کہا یہ حدیث فقہ اکبر میں ہے۔شاہ محمد نے کہا فقہ اکبر تو حدیث کی کتاب ہی نہیں اس میں سے کیا دکھاؤ گے ۔اس پر مولوی مرہم عیسی بہت پریشان ہوئے۔اور قطعاً کوئی جواب نہ دے سکے۔

اس کے بعد جب صداقت مرزا کی بحث کا وقت آیا تو مرزائیوں پر بہت مصیبت پڑی ادھر ادھر کی باتوں میں ٹالتے رہے لیکن پنجے میں آئے ہوئے تھے خوب پھنسے۔آخر حافظ حبیب اللہ اہل حدیث قرآن شریف پڑھ کر لوگوں کو چپ کرایا اور خدا کے ایفائے وعدہ کی آیت پڑھ کر محمدی بیگم کے نکاح کا وعدہ یاد کرایا جس سے مرزائی کیمپ میں ہل چل مچ گئی اور اہل حدیث کو نمایاں فتح ہوئی۔

ذیل میں بعض معززین کی تصدیق لکھی جاتی ہے کہ مولوی مرہم عیسی جواب دینے سے قاصر رہے اور اہل حدیث غالب رہے۔

لعل دین مدرس گلہ مہاراں ۔صدر دین ساکن گلہ مہاران ۔اندر سنگھ ساکن کھوکھر والی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۲۶ء مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۱ ص ۴)

مرزائی بہائی اور کسر صلیب

جناب منشی محمد حسین صابری،عقب کوتوالی بریلی سے لکھتے ہیں:

ایران کے بہائی مذہب نے قادیان میں ظاہر ہوکر قادیانی مباحث میں ایک جدت پیدا کر دی ہے اور اہل قادیان کو ان کے مقابلے پر کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی۔

کبھی یہ کہتے ہیں کہ جناب بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعوی ہی نہیں کیا حالانکہ یہی دعوی بحق بہاء اللہ،مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کے دستخطوں سے رجسٹری ہو چکا ہے۔کبھی کہتے ہیں کہ بہاء اللہ نے مدعی الوہیت ہونے کا دعوی کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے حالانکہ یہی اعتراض آنجہانی قادیانی پر بھی ہو چکا ہے۔

پھر جب کچھ بن نہیں پڑتا تو کہتے ہیں کہ ہماری مہدی نے کسر صلیب کی ہے ۔بہائیوں کے مہدی نے کیا کیا ہے۔یعنی انہوں نے نہ تو کسر صلیب کیا اور نہ اسلام کی کوئی خدمت کی اور یہ سب کام ہم (اہل قادیان) نے کئے ہیں۔

اہل قادیان کا ایسا کہنا واقعات کے خلاف ہے۔خود یہ حضرات کسر صلیب کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ دلائل سے صلیبی مذہب کی تردید کر دینا۔اگر یہ صحیح ہے تو قادیان سے زیادہ احسن طریق پر ایرانیوں نے صلیبی مذہب کی تردید کر دی ہے جو ان کی مطبوعہ کتب میں موجود ہے۔اگر اہل قادیان اس حقیقت کو چھپا کر اپنے رقیبوں کو ناحق بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو آئندہ واقعات کی روشنی میں آنے کے بعد منصف مزاج لوگ قادیان پر اظہار نفرت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ذیل میں چند عبارات قادیانی اور بہائی اصل کتب سے مقابلتاً پیش کرتا ہوں ۔امید ہے کہ قارئین کرام بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں گے اور دیکھیں گے کہ غیر مسلم عقاید کی تردید کرنے میں ان دونوں فرقوں کے پیشواؤں نے جو طرز اختیار کیا ہے اس میں سے کس کا طریق تبلیغ بہتر اور قرآن مجید کے حکم کے موافق ہے۔

تثلیث : قادیانی تحریر

یہ تینوں مجسم خدا عیسائیوں کے زعم میں ہمیشہ کے لئے مجسم اور ہمیشہ کے لئے علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں اور پھر بھی یہ تینوں مل کر ایک خدا ہے لیکن اگر کوئی بتلا سکتا ہے تو ہمیں بتلا دے کہ باوجود اس دائمی تجسم اور تغیر کے یہ تینوں ایک کیونکر ہیں بھلا ہمیں کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور پادری ٹھاکر داس کو باوجود ان کے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کر کے تو دکھلا دے۔ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ اگر تینوں کو کوٹ کر بھی بعض کا بعض کا گوشت بعض کے ساتھ ملا دیا جاوے پھر بھی جن کو خدا نے تین بنایا تھا ہر گز ایک نہیں ہو سکتے ۔ پھر ایسے تین مجسم جن میں بموجب عقیدہ عیسائیاں تحلیل اور تفریق جائز نہیں کیونکر ایک ہو سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ عیسائیوں کے یہ تین خدا بطور تین ممبر کمیٹی کے ہیں اور بزعم ان کے تینوں کی اتفاق رائے سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے یا کثرت رائے پر فیصلہ ہو جاتا ہے گویا خدا کا کارخانہ بھی جمہوری سلطنت ہے اور گویا ان کے گاڈ صاحب کو بھی شخصی سلطنت کی لیاقت نہیں تمام مدار کو نسل پر ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۳۶)

تثلیث: بہائی تحریر

لیکن انسان کامل بطور صاف آئینہ کے ہے حقیقت کا آفتاب اس میں تمام صفتوں اور کمالات کے ساتھ ظاہر اور آشکارا ہوتا ہے۔ لہذا مسیح کی حقیقت ایک صاف اور شفاف آئینہ کی طرح ہو کر نہایت لطیف اور پاکیزہ تھی۔ اس لئے ذات خداوندی کی حقیقت کے آفتاب نے اس آئینہ میں تجلی فرمائی۔ اس کی نورانیت اور حرارت اس میں پیدا ہوگئی لیکن آفتاب اپنی اعلی بزرگی اور آسمان سے نیچے اتر کر اس آئینہ میں داخل نہیں ہو گیا بلکہ اپنی بلندی پر برقرار ہے لیکن آئینہ میں اپنی صورت اور کمال کے ساتھ جلوہ گر اور آشکارا ہوا ہے۔

اب اگر کہا جائے کہ آفتاب دو آئینوں مسیح اور روح القدس میں نظر آتے ہیں یعنی تین آفتاب نظر آتے ہیں ایک آسمان میں اور دو زمین پر تو یہ ٹھیک ہے اور اگر کہیں کہ آفتاب تو صرف ایک ہے جس کا کوئی شریک اور مثیل نہیں جب بھی درست ہے۔ خلاصہ یہ کہ مسیح کی حقیقت صاف آئینہ ہے اور حقیقت کا آفتاب یعنی ذات احدیت کمالات اور صفات نامتناہیہ کے ساتھ اس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہوا۔ نہ یہ کہ آفتاب ذات ربانیہ اجزا اور تعدد رکھتی ہے بلکہ آفتاب تو ایک ہی ہے جو آئینہ میں ظاہر ہے جیسا کہ مسیح فرماتے ہیں ا لا ب فی ا لا بن باپ بیٹے میں ہے یعنی وہ آفتاب اس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہے روح القدس فیض الہی کا نام ہے کہ جو حقیقت میں مسیح سے ظاہر اور آشکارا ہوا۔ نبوت مسیح کے دل کا مقام ہے اور روح القدس مسیح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

روح کا مقام۔ پس پوری طرح ثابت ہو گیا کہ ذات الوہیت محض ایک ہے اور شبیہ ومثیل اور نظیر نہیں رکھتی اور یہی تثلیث کا مطلب ہے ورنہ دین خدا کی بنیاد غیر معقول مسائل پر ہو گی کہ جن کو کبھی عقل قبول نہیں کر سکتی اس پر اعتقاد کے لئے کیونکر مجبور ہو سکتے ہیں۔

(ترجمہ مفاوضات عبدالبہاء فارسی۔ص ۸۳۔)

کفارہ: قادیانی تحریر

اور پھر ایک اور بات بھی غور کرو کہ خدا کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار سے گناہ معاف کرتا ہے، اور نیک لوگوں کی شفاعت کے طور پر دعا بھی قبول کرتا ہے۔مگر یہ ہم نے خدا کے قانون قدرت میں کبھی نہیں دیکھا کہ زید اپنے سر پر پتھر مارے اور اس سے بکر کی دردِ سر جاتی رہے ۔پھر ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح کی خودکشی سے دوسروں کی اندرونی بیماری کا دور ہونا کس قانون پر مبنی ہے۔اور وہ کون سا فلسفہ ہے جس سے ہم معلوم کر سکیں کہ مسیح کا خون کسی دوسرے کی اندرونی ناپاکی کو دور کر سکتا ہے۔ بلکہ مشاہدہ اس کے برخلاف گواہی دیتا ہے۔کیونکہ جب تک مسیح نے خودکشی کا ارادہ نہیں کیا تھا تب تک عیسائیوں میں نیک چلنی اور خدا پرستی کا مادہ تھا مگر صلیب کے بعد تو جیسے ایک بند ٹوٹ کر ہر طرف دریا کا پانی پھیل جاتا ہے یہی عیسائیوں کے نفسانی جوش کا حال ہوا۔

(چشمہ مسیحی۔ص ۱۳۔۱۴۔قادیانی خزائن جلد ۲۰ص ۳۳۷)

کفارہ: بہائی تحریر

عام مسیحی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آدم نے ممنوعہ درخت کھا کر جرم وگناہ کیا۔اس گناہ کی شامت اور بدبختی مسلسل آدم کی نسل میں باقی رہ گئی۔ پس حضرت آدم مخلوق کی موت کا باعث ہوئے۔ یہ بیان صاف طور پر باطل ہے۔اس لئے کہ مطلب اس بیان کا یہ ہوا کہ ساری مخلوق حتی کہ انبیا و رسول بغیر قصور اور گناہ کے محض اس لئے کہ آدم کی نسل تھے بے قصور و بے گناہ مسیح کی قربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دن تک دوزخ کے اندر سخت عذاب میں گرفتار رہے۔ اور یہ خدا تعالی کے انصاف سے بہت دور ہے۔ اگر آدم گنہ گار تھا تو حضرت ابراہیم کا کیا گناہ۔ اسحاق اور یوسف کا کیا قصور۔ موسی کی کیا خطا۔،

(ترجمہ مفاوضات عبدالبہاء فارسی۔ ص ۸۵)

عصمت انبیاء: قادیانی تحریر

اب اس اشتہار کی تحریر سے یہ غرض ہے کہ ہم نے بڑے لمبے تجربہ سے آزما لیا ہے کہ یہ لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہو کر پھر بھی نیش زنی سے باز نہیں آتے۔ اور اس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں۔ اور جس نے شراب خوری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر، بلکہ آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو موقع دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگا وے، اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں۔ سو ایسے شخص کو تو انہوں نے خدا بنا لیا۔ مگر خدا کے مقدس نبیوں کو جن کی زندگی محض خدا کیلئے تھی اور جو تقوی کی باریک راہوں کو سکھا گئے برا کہنا اور گالیاں دینا شروع کر دینا۔ (انجام آتھم۔ ص ۳۸)

عصمت انبیاء: بہائی تحریر

انجیل میں فرمایا ہے کہ ایک شخص نے حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کی اے استاد نیکوکار۔ حضرت نے فرمایا کہ تو مجھ کو کیوں نیک کہتا ہے، نیکوکار تو ایک ہی ہے اور وہ خدا ہے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت عیسی معاذ اللہ گناہ گار تھے۔ بلکہ اس سے مراد اس شخص مخاطب کو خضوع وخشوع خجلت وشرمساری کی تعلیم دینا تھی۔ یہ مبارک نفوس روشنی ہیں۔ روشنی اندھیرے کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ زندگی ہیں، زندگی موت کے ساتھ اکٹھی نہیں ہوسکتی۔ ہدایت ہیں، اور ہدایت گمراہی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ فرمان برداری کی اصل ہیں، فرمان برداری گناہ کے ساتھ اکٹھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی۔ (ترجمہ مفاوضات عبدالبہا، فارسی۔ص ۱۱۹)

قادیانی صاحبان بے جا فخر میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ہمارے مسیح موعود کسر صلیب میں یگانہ روزگار تھے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آنجناب نے جو طرز کلام غیر مسلموں سے اختیار کیا، وہ قرآن مجید کے مبارک حکم

ادع الی سبیل ربك بالحکمة و الموعظة الحسنة و جادلهم بالتی هی احسن یعنی اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحتوں کے ساتھ دعوت کرو اور ان کے ساتھ احسن طریق سے بحث کرو،

کے بالکل خلاف ہے۔ غیر مسلم پر مرزا صاحب قادیانی کی تحریر پڑھ کر اچھا اثر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ انتقامی جوش میں آکر اسلام کے برخلاف جو کچھ کہہ سکتا ہے کہہ دیتا ہے چنانچہ حضرت مرزا صاحب کی برکت سے تکذیب براہین احمدیہ جیسی کئی کتب اسلام کے خلاف ہندوستان میں موجود ہوگئیں۔

برخلاف اس کے بہائی تحریر میں یہ عیب نہیں۔ ایک عیسائی اس کو پڑھ کر رنجیدہ نہیں ہوگا اور نہ انتقامی جوش اس میں پیدا ہوگا۔ بلکہ منصف مزاج اسے قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ والسلام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۲۶ء مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۱ ص ۵۔۶)

بنوڑ ریاست پٹیالہ میں مرزائیوں کی شکست

جناب علی احمد سکرٹری انجمن اصلاح مرزائیہ راجپورہ، پٹیالہ لکھتے ہیں:

حسب خواہش محمد حسین مرزائی بنوڑی مناظرہ مابین اہل سنت وفرقہ مرزائیہ ۲۴ شوال ۱۳۴۴ھ بروز جمعہ مقرر ہوا۔ جناب مولوی حافظ نور محمد خان مدرس مدرسہ محمدیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ قصبہ بنوڑ میں تشریف فرما ہوئے اور بمشکل تمام مرزائیوں سے شرائط مناظرہ ومسئلہ مبحوث عنہا (صداقت مرزا) طے کیا۔

احمدی مناظر حافظ جلال (جمال؟) احمد تھے اور ہم لوگوں کی طرف سے مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نور محمد مناظر منتخب ہوئے۔

۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک مناظرہ رہا لیکن احمدی مناظر نے اصل مسئلہ سے گریز کرتے ہوئے حیات مسیح و امکان نبوت کی بحث شروع کر کے اپنی شکست کا بین ثبوت پیش کیا۔ اور مرزا صاحب قادیانی کے فیصلہ حیات مسیح (جو براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸۔۴۹۹ میں درج ہے) سے لاجواب رہا۔

بالآخر بعد نماز جمعہ ۳ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک دوبارہ گفتگو ہوئی۔ اس میں بھی الہامات مرزا و توہین انبیاء کی بے ہودہ تاویل کر کے سخت عاجز ہوا۔ الحمدللہ

اسی وقت ایک بیوہ عورت جو ایک عرصہ سے قادیانی جال میں محبوس تھی مع اپنے پانچ (بالغ و نابالغ) لڑکوں کے مرزائیت سے توبہ کر کے مشرف باسلام ہوئی اس کا مجمع میں خاص اثر ہوا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۲۶ء مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۱ ص ۶)

العروۃ الوثقی در بیان بشارت احمد مجتبی

نمبر ۱۔ آیت قرآنی: سورۃ صافات میں ہے:

و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد فلمّا جاء ھم بالبیینات قالوا ھذا سحر مبین۔

اور میں بشارت دینے والا ہوں ساتھ ایک رسول کے کہ وہ میرے بعد تشریف لائے گا کہ اس کا اسم (صفاتی) احمد ہے۔ پس جب وہ احمد کھلی دلیلوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو جادو ہے ظاہر۔

عقیدہ میاں محمود قادیانی

۱۔ القول الفصل کے صفحہ ۲۷ پر مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔ چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے

و مبشراً برسول یأتي من بعدی اسمه احمد

مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔ یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔ لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔ (ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۷۳)

۲۔ کتاب انوار خلافت کے صفحہ ۱۸، اور الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۴ پر مرزا محمود احمد نے لکھا ہے:

میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔ لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔ لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی ہے۔

۳۔ الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۵ میں مرزا محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے:

میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں اور یہی ثابت کرنا میرے ذمہ ہے .... جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔

اقول: جناب مرزا محمود احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ کا نام درحقیقت احمد نہ تھا۔ (القول الفصل۔ ص ۲۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہ کہ،

ماں باپ نے آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔ (الفضل ۱۸۔اپریل ۱۹۱۴ء۔ص ۶۔)

مگر مرزا صاحب قادیانی کی نسبت لکھتے ہیں کہ:

آپ کا نام احمد تھا۔ (القول الفصل۔ص ۲۹)۔

یعنی۔

حضرت مسیح موعود ہی کا اسم ذات احمد ہے۔ (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)۔

یعنی یہ کہ:

آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا۔ (انوار خلافت۔ص ۳۳)

مگر حق بات یہی ہے کہ جناب مرزا قادیانی کا نام ان کے والدین نے غلام احمد رکھا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔

دلیل نمبر ۱۔ براہین احمدیہ طبع ۱۹۰۶ بدر پریس لاہور صفحہ ۶۲ پر لکھا ہے:

مرزا غلام مرتضی نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

دلیل نمبر ۲۔ یعقوب علی تراب نے حیاۃ النبی جلد ا صفحہ ۵۰۔۵۱ میں لکھا ہے:

مرزا صاحب جمعہ کے دن بوقت صبح پیدا ہوئے تھے ...مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا۔

دلیل نمبر ۳۔ تحفہ شاہزادہ ویلز صفحہ ۲۹ پر ہے:

اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد رکھا۔

دلیل نمبر ۴۔ اخبار پیغام صلح ۲۹ شوال و ۳ ذی قعد ۱۳۴۳ صفحہ ۹ کالم ۳ میں ہے:

۱۸۳۹ء، ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش ہوئی۔ حضرت محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ مسیح موعود توام پیدا ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔ آپ کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جو تھوڑے روز زندہ رہ کر فوت ہوگئی آپ کے والد نے ایک نہایت مبارک فال مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

دلیل نمبر ۵۔ الفضل ۶ ستمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۶ پر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا۔

دلیل نمبر۶ ۔ الفضل ۱۵۔ ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۷ پر ہے:

مسیح موعود کا نام تھا غلام احمد یہی نام ان کا ان کے والدین نے رکھا۔

دلیل نمبر۷ ۔ الفضل ۲۷ نومبر یکم دسمبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۹ پر ہے:

مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا ہے۔

جواب: واضح ہو کہ میاں محمود احمد کا یہ خیال کہ اس آیت میں ایک رسول جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۵)، سراسر غلط ہے کیونکہ حق بات یہ ہے کہ اس آیت میں ایک ایسے رسول کا ذکر خیر ہے جس کا اسم صفاتی احمد ہو۔ حضرت مسیح نے الفاظ و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد کہہ کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا کہ آنے والے رسول کا اسم صفاتی احمد۔

الفاظ اسمه احمد کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اس کا اسم صفاتی احمد ہے، کیونکہ قرآن مجید میں اسم کے معنی اسم صفاتی کے بھی آئے ہیں۔ دیکھو الفضل ۱۵۔۱۹ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۸۔ چنانچہ سورہ حشر میں فرمایا:

له الاسماء الحسنى واسطے اللہ کے نام ہیں اچھے۔

اس جگہ جو اسماء باری مثلاً عالم الغیب والشهادة، رحمٰن، رحیم، ملک، قدوس، سلام، مومن، مہیمن، عزیز، جبار، متکبر، خالق، باری، ومصور آئے ہیں یہ سب اسماء صفاتی ہیں۔

اب حدیث سے ثابت کرتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کا اسم صفاتی احمد ہے۔

حدیث نمبر ۱ ۔ بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۰۱ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ ...وغیرہ میں ہے:

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر دور کرتا ہے۔ اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع ہوئے اور میں عاقب ہوں۔ (یعنی خاتم النبیین یعنی آخری نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ پیدا ہووے اور کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز نہ کیا جائے)۔

نوٹ ۔ جناب عبدالمطلب نے آپ کا اسم مبارک محمد رکھا۔ (دیکھو تاریخ الخمیس ج ۱ ص ۲۳۱ ۔ روض الانف ۔ ج ۱ ص ۱۰۵)۔ پس حضور پرنور کا اسم صفاتی احمد تھا جیسے کہ اسماء ماحی حاشر و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاقب آپکے صفاتی نام تھے۔

حدیث نمبر۲۔ مسند احمد جلد۴ صفحہ ۱۲۷۔۱۲۸۔ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۲۵ وغیرہ میں ہے:

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا اس حال میں کہ حضرت آدم البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں۔ اور اب میں خبر دوں تم کو ساتھ اول امر اپنے کہ کہ وہ دعا حضرت ابراہیم کی ہے (و بشارۃ عیسی) اور خوشخبری دینا حضرت عیسی کا۔ اور خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجھ کو۔ اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے واسطے ایک نور کہ روشن ہوئے اس کے لئے اس نور سے محل ملک شام کے۔ باقی آئندہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جون ۱۹۲۶ء جلد ۳۲ نمبر ۳۳ ص ۳۔۵)

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری سے چند استفسارات

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو مخاطب کرکے لکھتے ہیں:

آپ کا مضمون، امتی نبی نہیں ہوسکتا، ۱۶ جون سے اخبار پیغام صلح لاہور میں چھپ رہا ہے۔ اس میں آپ نے سارا زور اس پر لگایا ہے ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے اپنی ذات پر نبوت کا لفظ مجازاً استعمال کیا ہے۔ پس اس کے متعلق چند باتیں دریافت طلب ہیں۔ امید ہے آپ جواب سے ممنون فرمائیں گے۔

۱۔ کیا قرآن شریف اور حدیث صحیح میں اس کا ثبوت ملتا ہے کہ ایک شخص منصب نبوت پر تو متعہد نہیں لیکن خدا تعالی اور اس کے رسول نے اسے نبی کرکے پکارا ہو؟

۲۔ جس قسم کی نبوت آپ مرزا صاحب قادیانی کے لئے تجویز کرتے ہیں، اس کی اطاعت واتباع کا کیا حکم ہے۔ آیا اس کی اتباع واجب یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ایسے نبی کے انکار سے کوئی شخص کافر ہوتا ہے یا نہیں؟
۴۔اگراس کی اتباع واجب ہے، اوراس کا انکار کفر ہے، تو جن لوگوں نے مرزا صاحب قادیانی کو نہیں مانا، وہ کافر ہیں یا نہیں؟
۵۔اگراس کی اطاعت و اتباع واجب نہیں، نہ اس کا انکار کفر ہے، تو جو لوگ مرزا صاحب کو واجب الاطاعت اوران کے انکار کو کفر جانتے ہیں، وہ کون ہوئے؟
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۲۸ ذی الحج ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۶ ص ۳)

قادیانی امت کی عجیب وغریب چالیں

پنجابی نبی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

جناب محمد اسماعیل صاحب امرتسری لکھتے ہیں:
جن صاحبان نے تھوڑا بہت بھی قادیانی لٹریچر کو پڑھا ہے ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مجدد، مہدی، نبی آخرالزمان، موسی، عیسی، محمد، احمد، کرشن اوتار، بدھ مہاراج، نانک اوتار، بلکہ جہاں تک میرا علم ہے اوران کی تحریر میرے مدنظر ہے، آپ خدائے ذوالجلال کے پاس بیٹھے ہوئے آپ میں اور ذات باری تعالی میں تمیز نہ کرسکے۔اور کہہ مارا کہ:

میں حقیقت میں خدا تھا۔

چنانچہ انکے ایک دیرینہ شعر سے انکے چند دعاوی کا حال کھلتا ہے

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

مرزائی دوستو! ذرہ غور کرو اور خدا کا خوف کرو جسکے روبرو تم نے بعد الموت حاضر ہونا ہے۔مندرجہ بالا مرزا قادیانی کے دعاوی اور شعر میرے خودساختہ نہیں ہیں بلکہ مستند کتابوں کے حوالہ جات ہیں، بلکہ ہر مرزائی کے زبان زد ہیں۔ یہاں تک کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھ مارتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام انبیاء کی قوتیں مجھ کو عطا کی گئیں۔

اے حق کے متلاشیو! ذرہ غور کرو۔ ریویو آف ریلی جنز انگریزی ماہ مئی ۱۹۲۶ء قادیانی امت کا رسالہ میرے سامنے پڑا ہے۔ صفحہ ۱۱ کے دوسرے پیرے میں لکھا ہے:

چونکہ کرشن اوتار کا وعید آریہ ورت میں ہے پس مرزا صاحب بھی وہی ہیں۔

اے ناظرین اہل حدیث! کیا مرزا صاحب قادیانی تناسخ کے قائل نہ تھے۔ جب تک تناسخ کے قائل نہ بنیں اوتار کے کیا معنی؟

حضرت آدم سے لے کر حضرت رسول کریم ﷺ تک تمام انبیاء کی روحیں مرزا صاحب قادیانی کے جسم خاکی میں حلول کر آئیں۔ ماشاء اللہ مرزا صاحب قادیانی کا جسم کیا ہے، روحوں کو کوٹھری، علیین کہیں یا سجین۔

تناسخ دیوتا کہیں تو بجا ہے۔ کہیں تو رسول پاک کے غلام اور ادنی امتی ہونے کے دعویدار اور ان کی رحمت سے فیض یافتہ کہیں برابری کا دعوی بلکہ اس سے بھی تجاوز۔ سبحان اللہ سچائی کا نمونہ یہی ہے۔

کرشن مہاراج گرونانک کے اوصاف حمیدہ سے پر۔ مگر کرشن کی طرح مرزا صاحب قادیانی نے درخت پر چڑھ کر مرلی نہیں بجائی۔ شاید محمدی بیگم کے عاشقانہ نشہ میں آکر مرلی بجانا بھول گئے ہوں۔

اے پٹی کے گوالو! اگر تم مرزا صاحب کو اپنی گائے وغیرہ کا چارج دے دیتے تو شائد کرشن مہاراج کا دعوی کرنے کی رہی سہی کسر پوری ہو جاتی۔ اور مجنون کی طرح وہ بھی پٹی کے جنگل میں ہراسان و پریشان پھرتے۔

آہ! مرزا صاحب ہندو بھی بنے۔ گرو کے سکھ بھی بنے۔ مگر افسوس جال میں شکار ایک بھی نہ پھنسا۔ تناسخ کے قائل ہو کر مسلمانوں سے بھی الگ ہوئے۔ اگر اہل ہنود اس دام تزویر میں پھنس جاتے تو شائد محمدی بیگم جیسے کئی شکار مل جاتے۔

ہائے بڑھاپے تیرا ستیاناس۔ اسلام سے روگردان ہو کر کرشن بنے، نانک بنے، گوتم بنے، لیکن واہ رہی آسمانی منکوحہ تو نے بھی داغ مفارقت سے پنجابی نبی کے دل کو پریشان کر دیا۔ جب ہندوؤں میں دال نہ گلی تو مثیل مسیح بن کر عیسائیوں کو للکارا (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واللہ اعلم۔ کوئی ادھر بھی ہو) عیسی بنے۔ دعوی بایں الفاظ کیا:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

صاحبو! ان کی تصانیف سے انکا ظلی نبی ہونے کا دعوی بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیا سایہ بھی اصل مجسم کی مانند قوی یا محرک ہوسکتا ہے۔ یہ قادیانی فلاسفی تو شاید ہو کہ سایہ اور نمونہ اصل چیز سے زیادہ قوی الحس ہو۔ سائینس تو اس کے برعکس ہی کہے گا۔

کسی جگہ غیر تشریعی نبی کی صورت میں آ گئے ہیں لیکن بموجب محولہ بالا شعر با شرع نبی سے بہتر بیان کرتے ہیں بلکہ ذکر سے بھی منع کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو جب تک عیسی کو نعوذ باللہ زانی اس کی نانی دادیوں کو زانیہ اور بازاری عورتیں قرار دیتے ہیں (دیکھو انجام آتھم) تب تک لوگ کیسے اولو العزم اور برگزیدہ نبی سے منکر ہوں اور مرزا صاحب کو بجائے عیسی سمجھ لیں۔ کیا عیسی کی ہتک اور ان کی شان میں گستاخی جو مرزا نے کی ہے، نار جہنم کے مستحق نہ بنیں گے ھذا بھتان عظیم۔ آپ مثیل مسیح بھی بن بیٹھے ہیں۔ دروغ گو را حافظہ نہ باشد۔

اے مرزا! جب آپ مثیل مسیح ہیں تو بقول آنجناب مسیح کی نانیاں دادیاں کسبی و بازاری عورتیں تھیں اور مریم صدیقہ معاذ اللہ ..... چکر لگایا کرتی تھی۔ تو کیا مسلمانوں کو آپ سے یہ پوچھنے کا حق نہیں کہ آپ کی حیثیت بسبب مثیل ہونے کے کس طرح کی ہے؟ اور چکر لگانے میں مماثلت کیسی ہے؟ اور نانیوں اور دادیوں میں مماثلت کس طرح ہوگی؟ اگر ان وصفوں سے انکار کرتے ہیں تو مثیل مسیح کیسے؟

جس طرح سے آریہ سماج غیر مذاہب میں تبلیغ کرنے کے لئے اس کے از خود تراشیدہ نقائص اور ان کے بزرگوں کو گالیاں دے کر اپنا دھرم پرچار خیال کرتی ہے، اسی طرح مرزائی بتقلید مرزا، نبیوں کو گالیاں دے کر اپنے نبی کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوستو! چاند پر تھوکنے سے اپنے منہ پر پڑتا ہے۔ کیا ہی یہ کھلا جھوٹ ہے۔ مرزا غلام مرتضی تو بیٹے کا نام غلام احمد رکھیں، اور مرزا صاحب خود بھی شعر منقولہ بالا میں غلام احمد تحریر فرمائیں، لیکن بقول پنجابی مثل

گرو جناں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت مرزا، مرزا کو احمد نبی کے نام سے یاد کریں لعنة الله على الكاذبين ۔

مدعی اور اس کے والدین غلام احمد نام بتاویں، لیکن ان کی اولاد اور امت محض جھوٹ اور تاویل سے جھوٹ کو سچ کر دکھانے کے لئے سعی بلیغ سے کام لیتی ہے ۔مرزائی امت کیوں بہتان بنا بنا کر مرزا جی کی روح کو دربار الٰہی میں مورد عتاب بنا رہی ہے۔

کئی دن آتھم بھی جیتا رہا۔ شیر پنجاب بھی بفضل خدا اب تک (۱۹۲۶ء میں) زندہ ہے۔ محمدی بیگم بھی بچے جن رہی ہے اور عمدہ زندگی بسر کر رہی ہے۔ خدا ہی کو منظور تھا کہ مرزا قادیانی کے اقوال کا کذب ثابت کیا جائے۔

مرزا نظام الدین راوی ہے کہ جو بات مرزا غلام احمد سے پوچھنی مطلوب ہوتی تھی اس کا الٹ پوچھا کرتے تھے، کیونکہ وہ جو بات کہتے تھے خدا کی طرف سے اس کا الٹ ہوتا تھا کیونکہ مشیت ایزدی نے مرزا کو کاذب کرنا تھا۔

اے قادیانی امت! ایک بزرگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے کئی سال پہلے یوں پیش گوئی کرتے ہیں

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرانہ

گمراہی کے گڑھوں سے باہر نکلو اور عقل سلیم سے کام لو۔

مرزائی دوستو! قادیانی ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۳ پر دوسرے پیرے کی آٹھویں اور نویں اور دسویں سطر میں مرزا صاحب کے ثبوت میں یوں رقم طراز ہیں (ترجمہ انگریزی) سری کرشن بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں:

جب کبھی بدی کا غلبہ ہو جاتا ہے اور نیکی کا زوال ہو جاتا ہے میں پیدا ہوتا ہوں۔ پھر پیدا ہوتا ہوں، پھر پیدا ہوتا ہوں، پھر پیدا ہوتا ہوں۔

اے دنیا کے انصاف پسندو! قادیانی چالوں کو ملاحظہ کرو۔ تناسخ آواگون کو یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں لیکن اسلام کی آڑ میں شکار کھیلتے ہوئے اسلام کو کھوکھلا کر رہے ہیں تناسخی ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

آرین دوستو! ملکانوں کی نسبت یہ آپ کے نزدیک بالکل آ رہے ہیں کیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں، ان کو اپنی آغوش میں قبول کر لیتے۔ آپ سے یہ ہر لحاظ میں ملتے جلتے ہیں۔

سوامی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں اسلام کے اولوالعزم انبیاء اور اسکے بزرگوں اور صدیقوں کو مغلظ گالیوں سے یاد کرتے ہوئے آواگون کے سپرد ہوئے ہیں۔ اسی طرح مرزا صاحب قادیانی بھی براہین احمدیہ وغیرہ کتب میں علماء وقت بزرگان دین با شرع نبیوں کو ہتک آمیز اور مغلظ کلام سے یاد کرتے ہوئے تناسخ کے چکر میں پھر رہے ہیں۔

بقول خود مرزا صاحب مناسب وقتوں میں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوں گے، پیدا ہوں گے، پھر پیدا ہوں گے، پھر پیدا ہوں گے کیوں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، کرشن اوتار ہیں۔ لیکن ہم تو اس وقت کرشن مانیں گے جب کہ مرلی بجاتے ہوئے برہنہ عورتوں کے کپڑے لے کر درخت پر روپوش ہو جائیں گے، جیسا کہ اہل ہنود کی تصاویر اور عقاید سے ظاہر ہے۔

کیا خلیفہ کرشن آنجہانی بھی اپنے پیر و مرشد کے اس فعل پر عامل ہو کر دنیا میں حقیقی پیر و مرشد کے فرمان بردار ثابت ہوں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۲۸ ذی الحج ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۶ ص ۳۔۵)

مرزا قادیانی اور جہاد اسلامی

مولانا محمد عبدالغفار خیری دہلویؒ لکھتے ہیں:

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جہاد اسلامی کو بزعم خود منسوخ کر دیا۔ چنانچہ آپ کی امت کی دونوں قادیانی اور لاہوری پارٹیاں اس عقیدہ پر قائم اور عامل ہیں۔ مجھ کو اس وقت اس کے متعلق بحث یا تردید کرنی نہیں ہے، صرف یہ دکھانا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایسا کیوں کیا؟

مرزا صاحب کی کتاب نور الحق صفحہ ۳۱ سے خود ان کی تحریر پیش کرتا ہوں جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس تحریر کی رو سے وہ گورنمنٹ انگریزی کو شبہ اور شک سے نکال رہے ہیں کہ حکومت ان کو مخالف نہ سمجھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلو كنت عدوا لهذه الدولة لفعلت افعا لًا خلاف ذلك و ما ار سلت هذه الكتب و هذه ا لا شتها رات الى ديار العر ب و بلاد اسلا ميه و ما قد متـ قد مي ـ لهذه النصا ئح فا نظروا يا اولى ا لا بصار لم فعلت هذه الا فعا ل و لم ارسلت هذه الكتب التى فيها منع شد يد من الجها د لهذه الدو لة في ديار العرب و في غير ها من البلا د ا كنت ا ر جو انعا ماً (مرزا صاحب کا دعوی اعجازی عربی لکھنے کا تھا جس کا مقابلہ علماء نہیں کر سکتے۔ سو اس کی صورت یہ ہے کہ آپ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو عربی زبان میں ان معانی میں مستعمل نہیں ہوتے۔ ان میں سے ایک لفظ انعام ہے کہ ہندی زبان میں اس کا ترجمہ جس معنی میں ہے عربی میں نہیں۔ عربی میں اس معنی کے لئے لفظ صلہ اور جائزہ ہے۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)من سكا ن تلك البلا د او كنت اعلم انهم ير ضو ن عنى بسما ع تلك الكلما ت و يز يدو ن في ا لا خوة و ا لا تحاد ۔ فا ن لم يكن لى غرض من هذه الا غرا ض بل كا نت النتيجة البد يهة سخط القو م و غضبهم علىّ و طعنهم با لا لسنة الحداد ، فبعده اى شيء حملنى على ذلك ا كا نت لنفسى فا ئدة ا خر ى في ارسا ل تلك الكتب الى ديا ر ليست دا خلة تحت الحكو مة البر يطا نيه بل هي مما لك ا لا سلا م و لهم خيا لا ت دو ن ذلك كما لا يخفى على الخوا ص و العوا م ۔

یعنی پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کاروائی کے مخالف ہوتے اور یہ کتابیں اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتوں کے لئے آگے قدم نہ اٹھاتا۔

پس اے آنکھ والو تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں کئے اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں۔

کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں سے انعام کی توقع کی رکھتا تھا۔ یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی اور برادری میں ترقی کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوا گران غرضوں میں سے کوئی غرض نہ تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی تیز زبانی کے ساتھ طعن تھے۔ سو اسکے بعد کس غرض سے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا۔ کیا میرے لئے ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے بلکہ وہ اسلامی ممالک تھے اور ان کے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا۔

(نور الحق۔ طبع مصطفائی پریس لاہور ۱۳۱۱ھ)

اب یہ تحریر صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ منسوخی جہاد کا خیال کیوں پیدا ہوا۔ اگرچہ آگے چل کر اس کو اظہار حق سے تعبیر کیا ہے۔

بعض مسلمان سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں ان کو چاہیے کہ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے حواریوں کی کتب مثلاً خواجہ کمال الدین کی انڈیا ان دی بیلنس غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی تحریک احمدیت کی اصلی غرض اور غایت کیا ہے۔

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۵ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۷ ص ۵)

مرزا قادیانی کا پاؤں دو کشتیوں میں۔ا

(انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا۔ منظور الٰہی۔ صفحہ ۳۲۹)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسریؒ لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ اس قادیانی جماعت کے دو گروہ ہیں۔ ایک وہ جو مرزا محمود احمد صاحب کے ہم خیال اور پیرو ہیں اور جن کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی حقیقی نبی ہیں اور ان کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ دوسرا فریق مولوی محمد علی لاہوری کا ہم خیال ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب حقیقی نبی نہیں، محدث اور غیر نبی ہیں اور ان کا منکر دائرہ اسلام سے خارج نہیں (رسالہ قول فیصل۔ ص ا)۔

جہاں تک میں نے لاہوری احمدیوں اور قادیانی احمدیوں کی تحریریں پڑھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، میں کہہ سکتا ہوں کہ خود جناب مرزا صاحب ہی اس اختلاف (نبوت مرزا) کے بانی ہیں ۔مرزا صاحب کی کتابوں میں دعوی نبوت سے انکار، محدثیت کا اقرار، دعوی رسالت پر اصرار بلکہ نبوت غیر تشریعی وتشریعی ہر دو کا اقرار بھی موجود ہے۔غرض کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے خود ہی دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہے۔

ذیل میں لاہوری احمدیوں اور قادیانی احمدیوں کے عقاید مرزا غلام احمد کی تحریروں کے ساتھ درج کئے ہیں:

لاہوری احمدی:

۱۔الف۔ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۲۳ پر ہے:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔

یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم۔ص ۶۱۴)

ب۔خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنخضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۵۸۶)

۲۔رسالہ البلاغ کے صفحہ ۳، بدر ۱۷۔اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۲، اخبار پیغام صلح ۲۴ ستمبر ۱۸۲۴ء صفحہ ۵۔ پیغام صلح ۲۲ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ ص ۱۴، پیغام صلح ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۵، پیغام صلح ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۳ پر ہے:

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے۔مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ (اخبار الحکم مورخہ ۱۰۔اپریل ۱۹۰۳ء)۔

۳۔ ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۳۱ پر ہے:

اور امام مجدد سرہندی شیخ احمد نے اپنے ایک مکتوب میں جس میں بعض نصیحتیں اپنے مرید محمد صدیق کی طرف لکھی ہیں، فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جان لے اے صدیق کہ اللہ تعالی کا کلام بشر کیساتھ کبھی بہت قرب سے ہوتا ہے اور یہ افراد انبیاء میں سے ہوتے ہیں اور بعض وقت ان کے پیروؤں میں سے مکملوں کے ساتھ ہوتا ہے اور جب اس قسم کا کلام ان میں سے ایک کے ساتھ کثرت سے ہوتو اس کا نام محدث رکھا جاتا ہے۔

(تحفہ بغداد۔حاشیہ ص ۲۱)

۴۔ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۴۷ پر ہے:

پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالی نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت ﷺ کا وجود منعکس ہو گیا۔ اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمد یہ سے الگ نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمد یہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔

(الوصیت ص ۱۱۔ اخبار الحکم مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۹، ریویو آف ریلی جنز جنوری ۱۹۰۶ء ص ۲۸)۔

۵۔الف۔ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۸ پر ہے:

سوال۔رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعوی کیا ہے۔

اما الجواب: نبوت کا دعوی نہیں بلکہ محدثیت کا دعوی ہے جو خدائے تعالی کے حکم پر کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۲۱)

ب۔ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۴۹ پر ہے:

میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں اور خدا نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۸۳)۔

ج۔ ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۵۹ پر ہے:

اے بھائی معلوم رہے میں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں۔لیکن ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کے سمجھنے میں غلطی کی ....اور یہ مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں ادعاء نبوت کروں اور اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے کر مل جاؤں۔

(حمامۃ البشریٰ۔ص ۷۹)

قادیانی احمدی

۱۔ رسالہ قول فیصل کے صفحہ ۴۰ اور کتاب حق الیقین کے صفحہ ۱۰۲ کے حاشیہ پر ہے:

علماء کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے ۔قرآن کریم میں خاتم النبیین جو آیا ہے اور جس پر الف لام بھی پڑے ہیں۔اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوت سب ختم ہو چکی ہے پس اب اگر نئی شریعت کا مدعی ہو وہ کافر ہے۔(اخبار الحکم قادیان ۷فروری ۱۹۰۳ء ص ۱۴)۔

۲۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ تجلیات الٰہیہ کے صفحہ ۲۵ پر یوں لکھتے ہیں:

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔

۳۔ کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول طبع ۱۹۱۵ء قادیان کے صفحہ ۹۹۔۱۰۰ پر ہے:

مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جاوے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۰)

۴۔ حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۲۳۳۔۲۳۴ پر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض اس حصہ کثیرہ وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۹۱)۔

۵۔ رسالہ القول الفصل کے صفحہ ۲۷ پر ہے:

حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں ہیں چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجلال ہیں۔ لیکن اس آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم۔ ص ۶۷۳)

نوٹ: ازالہ اوہام ۱۳۰۸ھ یا ۱۸۹۱ء میں لکھی گئی تھی اس مقام پر جناب مرزا صاحب نے بشارت اسمہ احمد کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے جس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی ۱۳۰۸ھ میں یعنی ازالہ اوہام میں مدعی رسالت ونبوت تھے کیونکہ مسیح نے فرمایا تھا

و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جماعت احمدیہ کی دونوں جماعتوں میں نبوت مرزا کے متعلق جو اختلاف ہے اس کے بانی خود جناب مرزا صاحب قادیانی ہی ہیں اور مرزا صاحب نے خود ہی دو کشتیوں میں پاؤں میں رکھا ہے۔ دراصل وہی بات ہے جو جناب مرزا صاحب نے اپنی نسبت لکھی ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔

(دیکھو رسالہ ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔۲۳ جولائی ۔۱۹۲۶ء مطابق ۱۲ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۸ ۔ ص ۱۰۔۱۲)

پیدائش مرزا

(یہی مضمون مختصراً احتساب قادیانیت کی جلد ۳ صفحہ ۱۶۱ پر، پیدائش مرزا قادیانی اور مرزائی مولویوں کی پریشانی، کے عنوان سے درج ہے۔ بہاء)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

۱۔اخبار الحق ج ۵ نمبر ۵۔۶ مورخہ ۲۰۔۲۷ فروری ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۴ کالم ۲ میں ہے:

صحیح امر یہی ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۸۳۸ء یا ۱۸۳۹ء میں ہوئی آپ توام پیدا ہوئے تھے۔

۲۔ ریویو آف ریلی جنز جلد ۱۵ نومبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۴۳۹ پر ہے:

قاضی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ یوز آسف (یسوع مسیح) دوبارہ دنیا میں آئے اور ۷۸ سال ہندوستان میں رہ کر پھر خداوند کے پاس چلے گئے وہ (مرزا قادیانی) کے وجود میں ظاہر ہوئے اور مئی ۱۹۰۸ء تک زندہ رہے یہاں تک کہ خدا نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔

نوٹ: اس تحریر سے مرزا غلام احمد قادیانی کا سن پیدائش ۱۸۳۰ء معلوم ہوتا ہے اور یہ تحریر قاضی عبداللہ احمدی کی ہے۔

۳۔ ریویو آف ریلی جنز جلد ۲۴ نمبر ۵ مئی ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۸۵ پر ہے:

حضرت مرزا غلام احمد صوبہ پنجاب کے ایک قصبہ قادیان نامی میں ۱۸۳۲ء کو پیدا ہوئے۔

۴۔اخبار بدر قادیان ۲۷۔اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۶ کالم ۳ میں ہے:

میرے خیال میں خاتم المصلحین کا سر الصلیب ۱۸۳۴ء میں پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے۔

۵۔بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ صفحہ ۴ ، ریویو آف ریلیجنز جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۷۱ ، بدر ۲۰۔ اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۹ ۔ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۳۲۲، ۳۲۶۔ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۳۳۳ ، سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷، ۲۴۰، ۲۵۶۔ تشحیذ الاذہان دسمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۶ ۔ ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۲۴ء صفحہ ۷۔۸ پر لکھا ہے:

آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ضلع گورداسپور پنجاب کے ایک گاؤں میں ہوئی۔

۶ ۔ جناب مرزا صاحب کے الفاظ کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶ حاشیہ، ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱۹ ، بدر جلد ۳ ۔ ۸۔ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۵ ۔ الحکم ج ۱۵ نمبر ۱۹۔۲۰ مورخہ ۲۱۔ ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۴ اور حیات النبی جلد ۱ صفحہ ۴۹ پر یوں ہیں:

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔

۷۔ جناب مرزا کے الفاظ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۵۴ کے حاشیہ، رسالہ حقیقت نماز کے صفحہ ۱۷۳ کے حاشیہ اور ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۲۴ء صفحہ ۳۳، ۳۶ پر یوں ہیں:

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب ۶ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔

(نوٹ چھٹا ہزار ۱۲۷۰ ہجری میں پورا ہوا دیکھو تشحیذ الاذہان مارچ ۱۹۰۸ء ص ۵۶۔ ۸۷۔ ۹۱۔ الحکم ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶)۔

مرزا صاحب قادیانی کی اس تحریر کی رو سے آپ کا سن پیدائش ۱۲۵۹ھ یعنی ۱۸۴۳ء بنتا ہے۔ اور اس پر مزے کی بات یہ ہے کہ ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۵۴ پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی ۱۲۶۰ھ یعنی ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئے تھے۔

۸۔ حکیم خدا بخش احمدی، عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۵۲۲ پر لکھتے ہیں:

ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسی وقت یعنی ۱۲۸۸ھ میں حضرت مرزا کی عمر عین شباب کی تھی یعنی ۲۱ برس۔

نوٹ: اس تحریر کی رو سے مرزا صاحب قادیانی کا سن پیدائش ۱۲۶۷ھ یعنی ۱۸۵۰ء بنتا ہے (مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی حاشیہ میں لکھتے ہیں: یہ اختلاف بیانیاں دروغ گورا حافظہ نباشد کی بنا پر نہ سمجھنی چاہییں کیونکہ شائد ان کی وجہ عالم بروز، تناسخ، جس کے مرزا صاحب قائل ہیں، کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت سے انتقالات کے بعد آنا ہو اور ہر سنہ ایک جدا انتقال کے ہو)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۹)

ایک احمدی کی دکھ بھری داستان ۔۱

ہمارے ہاں ایک پوسٹ ماسٹر صاحب رہتے ہیں ان کی اور خاکسار کی گفتگو اتفاق سے چند باتوں میں ہوئی جو درج ذیل ہے

پوسٹ ماسٹر: منشی صاحب ! کیا آپ پاک پٹن کے میلہ پر جائیں گے جو عنقریب آنے والا ہے۔

میں ۔نہیں جناب میں کبھی میلوں تماشوں میں نہیں گیا کیا آپ جائیں گے؟ کیا اس روز ڈاک خانہ میں رخصت ہو جائے گی۔

پوسٹ ماسٹر: نہیں رخصت تو نہیں ہو گی لیکن میں ضرور رخصت لے کر اس جگہ جاؤں گا اور باوا صاحب کی قبر کی زیارت کرونگا اس جگہ جانا ضروری ہے کیونکہ مقدس جگہ ہے۔

میں ۔احمدی تو سوائے قادیان کی زیارت کے اور کسی جگہ نہیں جایا کرتے آپ کس طرح باوا فرید صاحب کی زیارت کو جائیں گے؟

پوسٹ ماسٹر ۔احمدی جماعت نے تو جہالت اختیار کر لی ہے مرزا صاحب نے تو بزرگان دین کو زندہ کہا ہے ان کی قبروں کی زیارت کرنا کار ثواب ہے۔

میں ۔ بابو صاحب ! آپ کی ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ میں اور قادیانی جماعت میں زمین آسمان کا فرق ہے وہ تو کہتے ہیں کہ نبی و ولی سب فوت ہو گئے ہیں جو کوئی بھی زمین میں پیدا ہوا کوئی سو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

پوسٹ ماسٹر : میں سچ کہتا ہوں ...سیرت لوگ رہتے ہیں جن کا بیان کرنا میں نہیں چاہتا (آپ کسی کو نہ کہیں کہ بابو یہ بات کہتا ہے) ان لوگوں سے خلیفہ وقت بھی بے زار ہے لیکن کیا کرے ڈرتا چوں نہیں کرتا۔اگر ذرہ بھی ان کا مخالف ہو تو فوراً ہی اس گھسیٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر تخت خلافت سے نیچے پھینک دیں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ خلیفہ اور جماعت قادیان میں روحانیت کا نام ونشان تک نہیں پایا جاتا صرف روپیہ بٹورنے کے لئے جال پھیلا رکھا ہے۔

میں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں الفضل کے تمام اڈیٹر و پبلشر فرقہ بہائیہ میں جا کر داخل ہو گئے ہیں۔

پوسٹ ماسٹر : میں سچ کہتا ہوں کہ میں اس قدر بیزار ہوں کہ میں قادیان کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ خلیفہ صاحب جو ہیں وہ... کی فوج کے ماتحت کام کر رہے ہیں ان کو اسلام کی کوئی ضرورت نہیں ہے بس جس طرح ان کو... کا جرنیل حکم دیتا ہے اس طرح کام شروع کر دیتے ہیں اور جو خلیفہ صاحب کے مرید ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ کام اسلام اسلام کے خلاف ہے۔ بس جس طرح خلیفہ نے حکم دے دیا اسی طرح کرنا شروع کر دیا۔ بھائی! یہ آدمی کہاں ہیں یہ تو کاٹھ کے الو ہیں اور خلیفہ صاحب بیچارے اپنے عہدہ کے ڈر سے چوں نہیں کرتے میں ، پھر آپ کو معلوم ہو گا کہ اس ... کی جماعت کا سردار کون ہے جو یہ کام خلیفہ سے کرا رہا ہے اور خلیفہ صاحب چوں نہیں کرتے۔

پوسٹ ماسٹر : سچ پوچھو تو میں تم کو بتا دیتا ہوں لیکن میرا نام نہ لینا وہ مفتی محمد صادق ہے جس کا اثر خلیفہ صاحب پر اس قدر ہے کہ خلیفہ تو ایسے ہیں جیسے کوئی بت ہو اور اس کے اندر ایک شخص بیٹھا ہو اور کل کے ذریعے سے اس تصویر کو جلا کر کام لیوے خلیفہ صاحب تو بت ہیں اور مفتی صادق اندر بیٹھ کر کل کے ذریعہ کام کر رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ شیطان تو شیطان تھا لیکن یہ ... ہے۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ خلیفہ صاحب خود تنگ ہیں لیکن کیا کریں اگر ذرہ چوں چرا کریں تو کھیل کے بگڑ جانے کا خطرہ ہے اور خلافت سے بھی دست بردار ہونا پڑے گا۔

میں : جب آپ کو معلوم ہے کہ یہ ... جماعت ہے تو پھر آپ نے کیوں بیعت کر رکھی ہے۔

پوسٹ ماسٹر: میں نے پہلے جو بیعت کی ہے غلطی پر تھا لاہوری پارٹی نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا (یعنی قادیانی پارٹی کی) بیعت سے انکار کر دیا اور اس ... کی فوج کو خیر باد کہا۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اب ان کو خیر باد کہنے کو تیار ہوں کیونکہ ایسی خلافت کی بیعت ضروری نہیں خلافت کے ساتھ سیاست کا ہونا ضروری ہے کہ خلیفہ وقت امن بھی پھیلا سکے لیکن قادیانی جماعت میں امن نام کو نہیں مرزا صاحب نے جو کام کیا تھا ان کی جماعت نے اسکے اوپر بھی پانی پھیر دیا اسی واسطے تو کامیابی نہیں ہوتی۔

جب یہاں تک گفتگو پہنچی تو کام والے آ گئے اور بابو صاحب کام میں لگ گئے اور میں اپنے گھر کو چلا آیا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ لفظ بابو صاحب کے بالکل درست ہیں۔ اس میں میں نے ہرگز ایک لفظ بھی اپنی طرف سے شامل نہیں کیا۔

راقم: اخبار اہل حدیث کا خریدار نمبر ۳۸۴۷

(ان دنوں مولانا ثناء اللہ حج کے لئے حجاز گئے تھے اور ان کی غیر حاضری میں مولانا ابراہیم میر اخبار اہل حدیث کی ادارت فرما رہے تھے۔ انہوں نے نوٹ لکھا ہے: جس جس جگہ....نشان دیا گیا ہے اس جگہ اصل عبارت کے لفظ ثقیل تھے میں نے کاٹ ڈالے ہیں)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۴۵ جلد ۲۳ نمبر ۳۹ ص ۷۔۸)

عمر مرزا

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

۱۔ مولوی عمر الدین صاحب احمدی شملوی کے الفاظ رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ستمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۳۴۴ پر یوں درج ہیں:

الف: دسمبر ۱۹۰۰ میں آپ کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی لہذا وفات کے وقت مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۸۲، ۸۳ سال ہوئی۔

ب۔ اب جبکہ شروع ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود کی عمر ۶۳ برس ہو چکی تھی تو ۱۹۰۸ء میں ۷۹ برس ہوئی اور اگر ۷۹ برس شمسی کو قمری سالوں میں تبدیل کریں تو ۸۱، ۸۲ برس حیات طیبہ ہوتی ہے اور درحقیقت یہی ٹھیک بھی ہے (ص ۳۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۳۴۱ پر ہے
حکمت الٰہی نے حضرت مسیح موعود کو ۸۰ سال کی عمر عنایت فرمائی

۳۔ ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۳۴۲ پر ہے:
مولوی ثناء اللہ نے اپنے مرقع نمبر ۹ ص ۱۲ پر حساب لگا کر حضرت مسیح موعود کی عمر ۷۵ برس شمسی لکھی ہے اور ۷۵ برس شمسی ۷۷، ۷۸ برس قمری کے برابر ہوتے ہیں۔

ب: ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۴۳۹ پر ہے:
قاضی (عبداللہ) صاحب فرماتے ہیں کہ یوز آسف (یسوع مسیح) دوبارہ دنیا میں آئے اور ۷۸ سال ہندوستان میں رہ کر پھر خداوند تعالیٰ کے پاس چلے گئے وہ مرزا غلام احمد کے وجود میں ظاہر ہوئے اور مئی ۱۹۰۸ تک زندہ رہے یہاں تک کہ خدا نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔

۴۔ ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۲۴ء صفحہ ۲۳ پر ہے:
۱۲۹۰ میں آپ کی عمر چالیس سال تھی اور ۱۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی تو اس لحاظ سے آپ کی عمر ۷۶ سال ہوئی۔

۵۔ تشحیذ الاذہان جون جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۴ پر لکھا ہے:
جب حضرت اقدس نے وفات پائی تو آپ اس وقت ۷۴ سال کے تھے۔

۶۔ مولوی نور الدین صاحب بھیروی اپنی کتاب نور الدین کے صفحہ ۱۷۰ کی سطر ۱۹ میں جناب مرزا قادیانی کا ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال کی عمر پانا لکھتے ہیں۔

۷۔ ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۵۴ پر ہے:
مکاشفات یوحنا ۱۲۔۱ میں ہے ایک عورت سورج اوڑھے ہوئے چاند اس کے پاؤں تلے اور سر پر بارہ ستاروں کا تاج اور وہ ایک ہزار دوسو ساٹھ دن تک چھوڑی گئی۔ یہ اسلام کی حالت ہے سورج نبی کریم بارہ ستارے بارہ مجدد اور چاند مسیح موعود اور ۱۲۶۰ ہجری پیدائش مسیح موعود کا سال
اس حساب سے مرزا صاحب قادیانی کی کل عمر ۶۶ سال قمری بنتی ہے۔

۸۔ کتاب عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۵۲۲ پر ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت یعنی ۱۲۸۸ھ میں حضرت مرزا صاحب کی عمر عین شباب کی تھی یعنی ۲۱ برس۔

نوٹ: اس تحریر کی رو سے مرزا صاحب قادیانی کی کل عمر ۶۹ سال بنتی ہے۔

(یہ اختلاف بیانیاں شاید اس وجہ سے ہوں کہ مرزا صاحب کی پیدائش مسئلہ بروز (تناسخ) کے ماتحت مختلف انتقالات کے بعد ہوئی۔ پس ہر پیدائش سے نئی گنتی شروع کر کے ہر وفات کا سنہ جدا ہونا چاہیے۔ میر۔) ان دنوں مولانا امرتسری حج پر گئے ہوئے تھے۔ اور اخبار کے معاملات ابراہیم میر چلا رہے تھے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۰ ص ۹-۱۰)

خاتون محترم محمدی بیگم اور مسیح قادیان

جناب مرزا زوار احمد، میرٹھ سے لکھتے ہیں:

میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی اکثر تصانیف اور حضرت ممدوح کی جماعت کے اخبار و رسالے سینکڑوں کی تعداد میں نہایت شوق و دلچسپی کے ساتھ محض اس غرض سے دیکھے کہ اگر واقعی مرزا صاحب قادیانی سچے مہدی و مسیح ہیں تو میں حضرت ممدوح کی غلامی کو اپنے لئے باعث عزت و افتخار سمجھوں۔

لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ باوجود اس قدر سعی و جستجو کے بھی میں مرزا صاحب قادیانی میں رتی بھر صداقت اور جوہر ایمانی نہ پا سکا۔ اور میرا آخیر فیصلہ یہ ہے کہ یہ کل کھیل حضرت ممدوح نے محض اغراض دنیاوی و نفسانی کے لئے کھیلا تھا۔ چنانچہ آج بھی حضرت ممدوح کے جانشین خلیفۃ المسیح یہی کھیل کھیل رہے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ میں نے خلیفہ صاحب کی بابت اہل حدیث مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۲۵ء اور ۵ مارچ ۱۹۲۶ء میں دو مضامین، خلیفہ صاحب اور قادیان کی صداقت کا امتحان، کے عنوان سے شائع کرائے تاکہ میرے دل میں جو شبہات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے جانشین کے متعلق پیدا ہو گئے ہیں وہ دور ہو جائیں۔ لیکن آج تک نہ تو خلیفہ صاحب ہی میرے سوالات کا کوئی جواب دے سکے اور نہ غازیان قادیان ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ لب کشائی کرسکے۔ اس سے زیادہ میرے دعوی کی دلیل اور کیا ہوسکتی ہے، نیز ہر وہ شخص جو دل میں انصاف اور دماغ میں عقل رکھتا ہوگا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حالات زندگی پڑھنے کے بعد اسی فیصلہ پر پہنچے گا لیکن تعجب ہے کہ باوجود اس قدر صاف اور کھلے ہوئے واقعات کے ہوتے ہوئے بھی ہزاروں حضرات ایک شخص کی اغراض دنیاوی کے شکار ہو جاتے ہیں اور اپنی دولت ایمانی ایک ایسے شخص پر جو اپنی زندگی میں نہایت صاف الفاظ میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مرتبہ جھوٹ بول چکا ہو قربان کر دیتے ہیں ان حضرات کے متعلق کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اللہ تعالی خود اپنے کلام پاک میں ایسے لوگوں کے متعلق فرماتا ہے

او لئك الذين طبع الله على قلو بهم و سمعهم وابصارهم و اولئك هم الغافلو ن (النحل: ۱۰۸) یعنی یہی وہ لوگ ہیں کہ مہر کر دی اللہ نے ان کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اور یہی غافل ہیں)

کاش کہ قادیانی جماعت کے انصاف پسند حضرات تعصب کی عینک اتار کر حضرت مرزا صاحب قادیانی کی لائف پر غور کریں اور اسلام کو تباہ وکمزور کرنے کی بجائے اسلام کی سچی خدمت انجام دے سکیں۔

میں وہ کل حالات جو مجھ کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی لائف پر غور کرنے کے بعد معلوم ہوئے ہیں سلسلہ وار قلم بند کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں اپنے مضمون کا عنوان اس خاتون محترم کے نام نامی سے شروع کرتا ہوں جس کی وجہ سے بہت سے خدا کے نیک بندے قعر گمراہی اور عذاب دوزخ سے بچ گئے۔ میرے نزدیک تو خاتون معظّمہ نے اپنی قوت ایمانی سے حضرت مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو میدان صداقت میں ایسی شکست فاش دی کہ کہ حضرت ممدوح کی روح آج بھی اس نیک خاتون کے نام سے کانپ رہی ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ جب آنحضرت ﷺ کی ایک ادنی کنیز نے جناب مرزا صاحب مدعی نبوت مہدویت کی نبوت ومسیحیت کی ایک ٹانگ توڑ دی ہو وہ کس قدر قابل یقین اور مبنی بر صداقت ہوسکتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۰ ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت اور مرزائی گریجوایٹ

منشی عبدالکریم میرٹھیؒ، کوہ ڈگشائی شملہ سے لکھتے ہیں:

ہمارا بہت عرصہ سے خیال ہے کہ تعلیم یافتہ اصحاب نہایت آزاد خیال ہوتے ہیں جب تک کسی بات کی خوبی اور دلیل معلوم نہ ہو وہ ہرگز تسلیم نہیں کرتے۔ مگر افسوس کہ قادیانی مشن کی کارگزاریوں پر نظر کر کے ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ آج دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اچھی خاصی تعلیم حتی کہ گریجوایٹ (بی۔اے) ہونے کے باوجود بلا سوچے سمجھے کسی بات کو مان لیتے ہیں اور بغیر آزمائے کسی ریاکار کے جال میں پھنس جاتے ہیں نہ صرف خود پھنسے بلکہ عوام کو بھی پھنسانا چاہتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے

مسئلہ ختم نبوت پر ایک مباحثہ کی روداد

موجود ہے جس میں ایک (بی۔اے) مرزائی نے عوام کو بہت کچھ مغالطے دیئے ہیں یا وہ خود مذہبی تعلیم میں بالکل کورے ہیں۔

بہر صورت مسئلہ ختم نبوت پر مسلمانوں کی طرف سے یہ آیات پیش کی جاتی ہیں جو اپنا مطلب آپ بتانے میں کسی تفسیر یا حاشیہ کی محتاج نہیں

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم ولکن رسو ل الله وخاتم النبیین یعنی آنحضرت کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔

مطلب بالکل صاف ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا یا یہ کہ آپ ﷺ نبیوں کے سلسلہ پر مثل مہر کے ہیں جس طرح خط لکھ کر بند کر دیا جاتا ہے اور اس پر مہر لگا دی جاتی ہے پھر اس میں ایک حرف تک نہیں بڑھا سکتے اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا اور بس۔

اگر کوئی شیطان وسوسہ ڈالے کہ حضرت عیسیٰؑ کے تشریف لانے سے یہ مہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹ جائے گی یا نبوت کا سلسلہ پھر جاری ہو جائے گا، سو اس کا جواب بھی نہایت صاف اور آسان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم تشریف لائیں گے جو پہلے ہی نبی ہیں کسی اور شخص کو نبوت کا خلعت نہیں ملے گا۔

ہاں اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی مانیں تو آیت مذکور کی صریح تکذیب لازم آتی ہے۔

دوسری آیت جو اسلامی مناظر نے پیش کی یہ ہے

قل یا ایھا الناس انی رسو ل اللہ الیکم جمیعا۔ یعنی ارشاد خداوندی ہے کہ اے رسول ﷺ لوگوں کو کہہ دو کہ میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں

مطلب صاف ہے کہ آنخضرت ﷺ کے بعد جس قدر انسان ہوں گے، آپ ان سب کی طرف رسول ہیں۔ سب کو آپ کے فرمان مبارک کے سامنے بحیثیت ایک امتی سر جھکانے کا حکم ہے۔ نہ یہ کہ وہ خود ہی رسول بن بیٹھیں جس طرح مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے ارشادات خداوندی کی تکذیب کی۔

ناظرین! ہر دو آیات سے یہ بات بخوبی روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ آنخضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا اور حضور ﷺ سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ کے بعد جو شخص بھی آئے گا وہ ایک امتی کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس کہ ہمارا گریجوایٹ دوست ان آیات سے دیدہ دانستہ اعراض کرنا چاہتا ہے کہ آنخضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں پہلی آیت جو مرزائی گریجوایٹ نے پیش کی یہ ہے

ومن یطع اللہ و الرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصا لحین (یعنی جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جن پر اللہ تعالیٰ (آخرت میں بڑے بڑے) انعامات فرمائے گا یعنی نبی صدیق شہید اور صالحین کی جماعت کے ساتھ ہو)

آیت کا مطلب نہایت واضح اور صاف ہے مگر قبل اس کے کہ ہم اس کا مطلب اور واضح کریں، مناسب ہے کہ اس کے شان نزول پر نگاہ ڈالیں۔

ایک شخص ثوبان نامی آنخضرت ﷺ سے نہایت محبت رکھتا تھا۔ ایک دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہایت بے قراری میں بھاگا ہوا آیا۔آپ نے دریافت کیا ثوبان کیا حال ہے؟ اچھے ہو۔عرض کیا حضور اچھا ہوں کوئی بیماری نہیں، فقط میں نے آج حضور کی زیارت نہیں کی تھی اسلئے گھبراہٹ ہوئی اور مجھے قیامت یاد آئی تو اور بھی زیادہ رنج ہوا اس لئے کہ حضور جنت میں بلند مرتبہ انبیاء کے ساتھ ہوں گے وہاں ہماری رسائی کیسے ہوگی کہ ہم دیدار پرانوار سے مشرف ہوں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ناظرین انصاف! کس قدر واضح اور صاف مطلب ہے کہ جو لوگ آنحضرت ﷺ سے محبت کریں یعنی حضور ﷺ کی سنت کو ملحوظ رکھ کر اس پر عمل کریں اللہ پاک ان کو اپنی منعم علیہ جماعت کی طرح منزل مقصود پر پہنچائے گا جہاں ان لوگوں کا گذر نہیں ہو سکتا جنھوں نے آپ ﷺ کی سنت سے لا پرواہی کی، کیونکہ حضور ﷺ کی محبت کی علامت ہی یہ ہے کہ آپ کی سنت پر نظر رہے، ایک قدم ادھر اودھر نہ ہو۔ پھر ضرور انشاء اللہ اسی عالم قدس میں پہنچ جائیں گے جہاں اللہ پاک کی منعم علیہ جماعت ہے اور یقیناً ان کی محبت کا فخر ہوگا۔کفار ومشرکین سے دوری ہوگی کیونکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سب کے درجے برابر ہونگے سب کے سب نبی ہی ہو جائیں گے یا صدیق یا صالحین یا شہید۔خدا کے واسطے ایک لمحہ کے لئے توجہ فرمائیں آیت کا مطلب روز روشن کی طرح صاف ہے مگر پنجابی نبی کی امت خواہ مخواہ اس سے یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ حضور نبی کریم کی تابعداری سے ایک امتی نبی ہوسکتا ہے

دوسری آیت جو ہمارے مرزائی گریجوایٹ نے پیش کی یہ ہے

اھدنا الصرا ط المستقیم صرا ط الذین انعمت علیھم

یعنی اے اللہ ہمیں سیدھی راہ پر پہنچا (وہ راہ نہیں جس کو ہم ناقص العقل سیدھی سمجھیں یا ہمارے بھائی اچھی جانیں بلکہ) ان بزرگوں کی راہ پر (پہنچا) جن پر تو نے (بوجہ ان کی دین داری کے بڑے بڑے) انعام کئے۔

مطلب صاف ہے کہ اے خدا ہمیں ان خدمتوں کی توفیق رفیق عنایت فرما جن سے تو راضی ہوجائے اور ہم اسی عالم قدس میں پہنچ جائیں جہاں تو نے اپنے پیارے بندوں (نبی، صدیق، شہید، صالحین) پر انعامات فرما کر ان کے درجات کے موافق اعلی اعلی مقامات مرحمت فرمائے اور ہمیں ان بے ایمانوں کی راہ سے بچا جن پر ان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے ایمانی کے سبب سے غضب کیا گیا یا جو گمراہ ہیں کیونکہ ان کی راہ سید ھے غم کدہ جہنم میں جاتی ہے۔آمین

آیت کا مطلب نہایت ہی واضح اور صاف ہے کہ جنت میں پہنچنے کی درخواست ہے۔مگرافسوس کہ ہمارا مرزائی بی اے دوست اس سے یہی نتیجہ نکالنا چاہتاہے کہ نبوت جاری ہے ختم نہیں۔منعم علیہ جماعت میں نبی بھی شامل ہیں اگر خداوندکریم نے ہم کو نبوت کی نعمت عطا نہ کرنی ہوتی تو یہ دعا کس واسطے سکھائی۔ سکھائی ہے تو قبول بھی ہوگی۔قبول ہوئی تو نبوت حاصل۔

سبحان اللہ! کیا زبردست اور معقول دلیل ہے

بریں عقل و دانش بباید گریست

اے جناب! سنئے۔مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے نگاہ ہٹا کر چند لمحوں کے لئے دل کے کانوں سے متوجہ کر خوب غور سے سنئے۔خداوند کریم نے ہم کو یہ دعا اس واسطے سکھائی ہے کہ اس کو اخلاص کے ساتھ پڑھ کر اسی عالم قدس میں پہنچ جائیں جہاں اس کے برگزیدہ (منعم علیہ) بندے موجود ہیں۔ یہ نہیں کہ دنیا میں ہی آپ کے مرزا قادیانی کی طرح نبی بن بیٹھیں کیونکہ اس طرح بہت سی دقتوں کا سامنا ہوگا۔

مثال کے طور پر سنیں کہ اگر آپ کا اور آپ کے مرزا جی کا فرمودہ صحیح تسلیم کر لیں تو اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ جو مسلمان اس دعا کو تلاوت کرتے ہیں اگر ان کی یہ دعا مقبول ہو جائے،تو مرزا جی کی طرح وہ بھی نبی ہو سکتے ہیں۔پھر عام مسلمانوں اور مرزا جی کے درمیان کیا فرق رہا۔ بلکہ اس دعا کے ذریعہ ایک مسلمان بڑے سے بڑے جلیل القدر اور اولوالعزم نبی کا ہم پلہ ہوسکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی آنجہانی بقول خود نبی رسول کرشن وغیرہ سب کچھ بن چکے تھے،تو اس دعا کو بار بار کیوں پڑھا کرتے تھے، یا اس کو چھوڑ بیٹھے تھے؟

دوسری بات یہ کہ آپ لوگ (مردعورت) جو اس آیت کو پڑھتے ہیں کیا مرد عورتیں سب نبی ہو سکتے ہیں؟

اگر ہو سکتے ہیں تو ان عورتوں میں (جن کو نبوت کی ڈگری مل جائے) اور مرزا جی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کیا فرق رہا۔ اگر فرمائیں کہ عورتیں نبی نہیں ہوسکتیں تو حضرت مرزا جی ملہم کے الہام یا مریم اسکن انت و زو جل الجنة (اربعین) ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا جی بھی ایک وقت مریم بھی تھے۔ نہ صرف مریم ہی بنے بلکہ عورت ہونے کی حالت میں انہیں حیض بھی آتا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ کم از کم مرزائی عورتیں مرزائی لٹریچر کی اصطلاح میں نبی ہوسکتی ہیں۔ اگر نہیں ہوسکتیں اور یقیناً نہیں ہوسکتیں، تو انہیں یہ دعا پڑھنے کی تکلیف نہ دیں آپ لوگ تو پڑھتے رہیں بقول خود امید وار ہیں ایک روز مرزا جی کے برابر مسند نبوت جما کر نبوت کا اعلان کر دینا۔ سبحان اللہ

تیسری بات بات یہ کہ آنحضرت ﷺ جو سید الانبیاء ہیں وہ اس آیت کو کیوں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ بعد از خدا بزرگ تو ئی قصہ مختصر کے ہوتے ہوئے کیا خدائی کے لئے؟ نعوذ باللہ۔

قادیانی مرزا جی جو بقول خود نبی بن چکے تھے وہ بھی اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔ شائد اس کی وجہ سے مرزا غلام احمد صاحب ایک دفعہ خواب میں ہو بہو اللہ بن گئے تھے (آئینہ کمالات اسلام)

چوتھی بات یہ کہ صحابہ کرام جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہے جنہوں نے حضور انور پر جانیں قربان کیں، جنہوں نے مرزا جی سے بدر جہا زیادہ اس دعا کو پڑھا، مگر ان میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ شائد مرزائی کہہ اٹھیں کہ ہی ان کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ افسوس:

بریں عقل و دانش صد ہزار افسوس

فاروق اعظم حضرت عمرؓ بن خطاب اور اسد اللہ الغالب حضرت علیؓ بن ابی طالب جیسے جاں نثاروں کو دربار نبوی سے لا نبی بعدی کی پیاری آواز آتی ہے اور مرزا جی قادیانی کو فوراً سے پیشتر نبوت کا ڈپلو مامل جائے۔ جل جلالہ۔

بابو صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ عام لوگ سرکاری دفاتر میں بلا اجازت داخل نہیں ہو سکتے، مگر وہاں جو ملازم ہیں حتی کہ دفتری چپڑاسی اور دیگر اردلی بلا روک ٹوک اسی طرح چلے جاتے ہیں جس طرح ایک بڑا جرنیل۔ نہ صرف یہ بلکہ اسی دفتر میں اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ پس کیا آپ سب کو جرنیل ہی سمجھ لیں گے یا سب کے سب آپ کو چپڑاسی دفتری ہی نظر آئیں گے؟ ایسا ہوا تو شائد آپ کو بریلی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ... میں جانے کی تکلیف دی جائے گی۔
جب سب کے سب ایک ہی دفتر میں کام کرنے کی وجہ سے ایک درجہ کے نہیں ہو سکتے ،اور یقیناً نہیں ہو سکتے تو بہشت میں جتنے مسلمان داخل ہوں گے جہاں کہ اللہ تعالی عزوجل کی منعم علیہ جماعت بھی ہوگی تو وہ سب کے سب نبی کیسے ہو جائیں گے؟

دوسری مثال سنئے ۔ ایک بڑے ہال میں گورنر صاحب ان کے سکرٹری اور کونسل کے ممبران تشریف رکھتے ہیں۔کیا آپ سب کو گورنر ہی سمجھیں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو انبیاء کرام کی معیت سے سب کو نبوت کی ڈگری کیسے مل جائے گی ؟

تیسری مثال سنئے : ایک باغ میں باغ کا مالک مع احباب موجود ہے ۔اسی باغ میں اسکے مزدور اور باغبان کام کرتے ہیں ۔کیاوہ سب کے سب ایک ہی باغ میں موجود ہونے کیوجہ سے مالک باغ یاباغبان ہو جائینگے ؟ اگر نہیں تو جنت میں منعم علیہ جماعت کی معیت کی وجہ سے سب نبی کیسے ہو سکتے ہیں؟ اگر سب نبی ہوتے تو صدیق شہید اور صالحین کی تفریق کا کیا مطلب ہے معیت کی وجہ سے سب نبی ہی کیوں نہ ہوں؟

بابو صاحب !اگر آپ ذرہ بھی سمجھ سے کام لیں تو آپ کو ان آیات مقدسہ سے ہی روز روشن کی طرح معلوم ہو جائے گا کہ صراط مستقیم پر چلنے اللہ اور رسول یعنی قرآن کریم اور حدیث پر عمل کرنے سے ایک مسلمان صدیق شہید اور صالح کے درجے حاصل کرسکتا ہے مگر نبوت کا درجہ ایسا نہیں جو انسان کو اس کے اعمال کے عوض مل سکے اگر یہ ہوتا تو صحابہ کرام ضرور اس درجہ تک پہنچ جاتے ۔

دل چاہتا ہے کہ آپ کو بہت سی مثالیں سنا کر اس مسئلہ کو اور واضح کیا جائے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا مگر چونکہ یقین کامل ہے کہ بہت صاف اور سیدھے طریقے سے یہ بات ثابت کر چکا ہوں اس لئے زیادہ لکھنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے اے سلیم الطبع اور حق کے متلاشی کیلئے بہت کچھ ہے۔

خدا تعالی سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے اور آخرت میں ان لوگوں کی محبت کا فخر نصیب ہو جن پر اس نے بڑے بڑے انعامات فرمائے۔آمین ثم آمین ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۳ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۱ ص ۹۔۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک محمدی اور مرزائی کا مکالمہ

جناب منشی عبدالکریم میرٹھیؒ ،کوہ ڈگشائی شملہ سے ایک مکالمہ لکھتے ہیں:

محمدی: (مرزائی سے مخاطب ہوکر) قرآن کریم میں لفظ حمد کا اطلاق خداوند تعالی کے سوا کسی اور پر بھی ہوا ہے۔

مرزائی: خود آیت الحمد لله رب العالمين بتا رہی ہے کہ سب قسم کی حمد صرف اللہ سبحانہ کی پاک ذات کے لئے ہے۔

محمدی: میں نے کل قرآن مجید الحمد سے لے کر والناس تک بغور پڑھا کہیں بھی یہ لفظ اللہ تعالی کے سوا کسی دوسرے کی جانب منسوب نہیں کیا گیا تو اب آپ بتاویں کہ مرزا قادیانی کے ان فقروں کے کیا معنی ہوئے جن کو وہ الہام کے نام سے مشہور کرتا ہے۔

۱۔يحمدك الله و يمشى اليك یعنی اللہ تعالی تیری (مرزا قادیانی) حمد کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے (براہین احمدیہ ص ۵۰۴۔اربعین ۳ ص ۸۔۱۰، ۲۴۔اورالبشری۔ج اول۔ص ۲۷)

۲۔يحمدك الله من عرشه یعنی اللہ عرش پر تیری (مرزا) حمد کرتا ہے (اربعین ۲ ص ۶)

مرزائی: (حیران ہوکر اور کچھ سوچ کر) خدا تعالی نے یہ بھی تو قرآن میں فرمایا ہے عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا۔یعنی اللہ پاک اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ میں تم کو مقام محمود پر کھڑا کروں گا۔

محمدی: سبحان اللہ! سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ابھی تو آپ نے اقرار کیا تھا کہ اس لفظ حمد کا اطلاق ماسوا اللہ پر نہیں ہے اور جب اس سے قادیانی پر زد پڑتی دیکھی تو ممن ينقلب على عقبيه کے مصداق بن گئے۔مقاما محمودا جو مرکب وصفی ہے اس کو اصل سوال سے کیا تعلق۔مقاما محمودا سے یہ تو نہیں پایا جاتا کہ خداوند تعالی اس کی حمد کرتا ہے بلکہ یہ تو ایک جگہ کا نام ہے۔

اگر آپ اس کا یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ جب تک کوئی اس مقام حمد (تعریف) کی تعریف نہ کرے وہ محمود نہیں ہوسکتا تو کم از کم مشہور تفسیر جامع البیان صفحہ ۲۴۹ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ فرمائیں مسطور ہے یحمده فیه الاولون والآخرون یعنی اولین اور آخرین اس مقام یعنی مقام شفاعت کی حمد (تعریف) کریں گے (علم معانی کا قاعدہ ہے کہ اسناد مجازی کبھی ظرف کی طرف ہوتی ہے۔ پس اسی قاعدہ کی رو سے اس مقام کو محمود کہا گیا ہے کہ اس میں خدا کی حمد کی جائے گی۔ ابراہیم میر) نہ کہ اللہ عز و جل اس کی حمد کرے گا۔

پس جب آپ نے اس کلیہ قاعدہ کو مان لیا اور ہم نے بھی قرآن شریف کی آیات کو دیکھ لیا جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ اللہ عز و جل اپنے بندوں کی حمد نہیں کرتا تو مذکورہ بالا نا شدنی فقروں کو کیوں کر الہام ربانی کہا جائے۔ بلکہ یہ تو مہمل لغو اور ناقص فقرے پاگلوں کی بڑ اور تعلیم شیطانی معلوم ہوتے ہیں۔کل دنیا کو خدا تعالیٰ سکھاوے الحمد لله رب العالمين اور خود معاذ اللہ اس قاعدہ کلیہ کو توڑ کر مرزا قادیانی کی حمد کرنے لگے تعالی الله عمایشرکون ۔اس لحاظ سے تو معاذ اللہ مرزا قادیانی خدا تعالیٰ سے بھی برتر بلکہ اس کا بھی معبود ہوا۔

آنحضرت ﷺ جو رحمۃ للعالمین اور سید المرسلین اور مراتب اور مناقب میں کل بنی نوع انسان سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی تو اللہ تعالیٰ نے کہیں قرآن شریف میں یحمدك الله على العرش نہیں فرمایا بلکہ یوں فرمایا ان الله و ملائکته یصلون علی النبی پھر قادیانی کس کھیت کا بتھوا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی حمد کرنے لگے۔

مرزائی (لاجواب ہوجاتا ہے اور نرم آواز سے کہتا ہے) اس وقت کو سمجھ میں نہیں آتا کسی اور وقت قرآن شریف سے دیکھ کر جواب دوں گا۔

راوی: کیا تم اور کیا تمہارا پنجابی نبی ۔افسوس ہے بے سمجھ فدائیوں پر جو ایسے مفتری کے پیچھے لگے ہیں جس نے خداوند تعالیٰ پر بہتان لگایا سچ ہے

خیالات نادان خلوت نشین
بہم بر کند عاقبت کفر و دین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۲ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی ناکامی

اور الفضل کی عینک میاں محمود کی آنکھ پر

جناب دوست محمد صاحب چنیوٹ سے لکھتے ہیں:
تعصب بھی انسان کو اندھا کر دیتا ہے قادیانی جماعت کا آرگن الفضل قرآن شریف پر حملہ کرتا ہوا اپنی ۵ مارچ ۱۹۲۶ء کی اشاعت میں زیر عنوان:

کیا کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

تحریر کرتا ہے:

اب ہم ان لوگوں سے دریافت کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی موجودگی کی وجہ سے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں، وہ بتائیں کہ حجاز میں قرآن کریم کا کوئی نسخہ موجود ہے یا نہیں اور اہل حجاز قرآن کریم کو جانتے ہیں یا نہیں؟ اگر وہاں قرآن کریم بھی موجود ہے اور ان لوگوں کی مادری زبان بھی عربی ہے جس کے ذریعہ قرآن کریم کا سمجھنا ان لوگوں کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ آسان ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ اس قدر فسق اور معاصی میں گرفتار ہیں۔

اہل حجاز کی یہ حالت ثبوت ہے اس امر کا کہ ایسے تاریک زمانہ میں قرآن کریم سے اسوقت تک کوئی فائدہ نہیں اٹھاسکتا جب تک کہ قرآن کا سکھلانے والا خدا تعالی کی طرف سے مبعوث ہوکر اپنے قول اور فعل سے اس کی تفسیر نہ بیان کرے پس وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں سخت غلطی اور دھوکہ میں ہیں اور حالات زمانہ ان کے اس خیال کی پرزور تردید کررہے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ بقول الفضل، اس زمانہ میں نبی ہی آکر فسق و فجور کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص الفضل کے سامنے اس کی عبارت کو بہ ادنی تصرف عطائے تو بلقائے تو یوں پیش کر دے:

اب ہم ان لوگوں سے دریافت کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی موجودگی میں مسیح ابن مریم کے آنے کی ضرورت نہیں، وہ بتائیں کہ قادیان میں مرزا صاحب رہے یا نہیں؟ اور قادیانی جماعت مرزا صاحب سے استفادہ حاصل کرتی رہی یا نہیں؟ اگر قادیان میں مرزا صاحب نے اپنی عمر کاٹ دی اور اپنے مریدوں کی اصلاح میں کوشاں بھی رہے نیز مرزا صاحب کی زبان بھی پنجابی ہی تھی جس کے ذریعہ مرزا صاحب کا کلام سمجھنے میں آسانی بھی تھی تو پھر قادیانی اصحاب کب اپنے اخلاق کو درست کریں گے۔ اصحاب قادیان کی یہ اخلاقی حالت ثبوت ہے اس امر کا کہ مرزائیوں کے ایسے تاویلات کے زمانہ میں بھی مرزا صاحب کچھ مفید نہیں ثابت ہوئے اور مرزائیوں کی اصلاح اسوقت تک نہیں ہوسکتی کہ جب تک حضرت مسیح ابن مریم دوبارہ نزول فرما کر اپنی موجودگی اور قول وفعل سے قرآن کریم و احادیث نبویہ علی صاحبھا الصلوۃ والتحیۃ کی بلاتاویل سچائی پیش نہ کردیں۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے کھلے کھلے الفاظ بھی تاویل کے محتاج ہیں سخت غلطی اور دھوکہ سے نہیں نکل سکتے حالانکہ حالات زمانہ ان کے اس وہم وگمان کی پرزور تردید کر رہے ہیں اور تاویل کے باوجود بھی مرزا صاحب ناکام واپس گئے ہیں۔،،

اس حقیقت کے کھل جانے کے بعد بھی اگر احمدیوں کو سمجھ نہ آئی ہو، تو الفضل کے استدلال کی روشنی میں میاں محمود صاحب خلیفہ ثانی قادیانی کی شہادت سن لیں کہ جس عینک سے دیکھ کر الفضل قرآن کریم پر حملہ کرتا ہے اگر وہی چشمہ میاں محمود صاحب کی آنکھ پر چڑھا دیا جائے تو مرزا صاحب قادیانی آئے اور گئے مگر جماعت احمدیہ کی اصلاح نہ ہوسکی لوسنو! و شھد شاھد من اھلھا خلیفہ جی فرماتے ہیں:

میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا اور اب بھی سمجھاتا ہوں کہ اپنے اخلاق کو درست کرو بات بات میں جھگڑے نہ پیدا کرو ابھی معلوم ہوتا ہے کہ نفس غالب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور خدا کا خانہ کم ہے۔

پھر اب وہ وقت کب آئے گا جب اپنے اخلاق کو درست کریں گے اپنے اخلاق کو درست کرنا ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ہے، دوسرے قدم اس کے بعد ہیں۔ اخلاق کی درستی سے ایمان کا کوئی کم درجہ نہیں۔ بیشک ایمان کے مدارج ہیں اور ایمان گھٹتے گھٹتے اتنا تھوڑا ہو جاتا ہے کہ اس کو کفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ کفر میں بھی ایمان کا ایک جزو ہوتا ہے خالی کفر دنیا میں نہیں ہے۔ اگر ایسے کافر ہوتے کہ جن میں ایمان کا کوئی حصہ بھی نہ ہوتا تو دنیا پر آسمان سے یک لخت بجلی گرتی اور اس کو تباہ کر دیتی بدترین کافر بھی ایمان کا ایک حصہ رکھتا ہے ابوجہل، نمرود، شداد، فرعون بڑے کافر تھے مگر ان میں بھی ایمان کا ایک حصہ تھا۔ لیکن صرف ایمان کا ایک حصہ نجات نہیں دلاسکتا بلکہ نجات کیلئے ایک خاص مقدار ایمان کی ضرورت ہے۔ پس جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اخلاق میں ترقی کرے کہ اس سے اقل مقدار نجات کیلئے ایمان کی ہو ہی نہیں سکتی۔ (الفضل قادیان ۱۴ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۸)

جب ابوجہل فرعون وغیرہ میں بھی بقول خلیفہ جی ایمان تھا اور بوجہ اخلاق نادرست ہونیکے احمدیوں نے ایمان کی ترقی میں پہلا قدم نہیں اٹھایا تو سچ سچ بتلاوے اڈیٹر الفضل بشرطیکہ وہ بھی (اصحاب قادیان میں سے نہ ہو) کہ جس نبی کے آنے اور چلے جانے کے بعد بلکہ خلیفہ اول کے بھی بعد خلیفہ ثانی بھی ایسی شہادت دے کہ ایمان کا پہلا قدم بھی اس کی قوم نہیں اٹھایا اس قوم کو اگر قرآن حکیم کی خوبیاں نظر نہ آویں تو شپرہ چشم کا قصور ہے یا چشمہ آفتاب کا۔

غیروں پہ معترض تھے لیکن جب آنکھ کھولی
اپنے ہی دل کو ہم نے گنج عیوب پایا

امید ہے کہ احمدی حضرات اس مختصر گذارشات پر فرمائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔ اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائے قادیان و تقسیم بنگالہ

جناب چراغ دین صاحب تاج، کلکتہ سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۹۶ نشان ۱۲۸ پر یہ الہام لکھتے ہیں:

۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو بنگالہ کی نسبت ایک پیش گوئی کی گئی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں: پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی۔

یہ پیش گوئی خود مرزا صاحب قادیانی نے ۲۲۔ اگست ۱۹۰۶ء میں ہی پوری کردی جس کے الفاظ یہ ہیں:

۱۔ گورنمنٹ نے تقسیم بنگالہ کی نسبت حکم نافذ کیا تھا یہ بنگالیوں کی دل شکنی کا باعث ہوا گویا ان کے گھروں میں ماتم پڑ گیا تھا۔

(۲) خاص کر لفٹننٹ گورنر کو انھوں نے اپنے لئے ملک الموت سمجھا اور سر فلر کے انتظام سے جاں بلب تھے۔

۳۔ مجھے مذکورہ بالا الہام ہوا۔ یعنی یہ کہ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دل جوئی ہوگی۔

۴۔ سو یہ پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ بنگالہ کا لفٹننٹ گورنر فلر جس کے ہاتھ سے بنگالی لوگ تنگ آگئے تھے ایک دفعہ مستعفی ہوگیا وہ کاغذات شائع نہیں کیئے گئے تھے جسکی وجہ سے استعفا دیا گیا۔

۵۔ مگر فلر صاحب کے استعفا پر جس قدر خوشی کا اظہار بنگالیوں نے کیا ہے وہ ان کی اخباروں سے ظاہر ہے۔

۶۔ بنگالیوں نے فلر کی علیحدگی پر اپنی دل جوئی محسوس کی دوسرا ثبوت دل جوئی کا امرت بازار پتریکا جو کہ مشہور بنگالیوں کا انگریزی اخبار ہے اس نے دیا ہے۔

۷۔ یعنی لیفٹننٹ گورنر فلر کا جانشین خاص دل جوئی کی پالیسی اختیار کریگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔اب دیکھو کس صفائی سے یہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔

اب احمدی صاحبان غور کریں کہ یہ پیش گوئی مرزا صاحب نے چھ ماہ میں پوری کر دی یعنی ۱۱ فروری کی پیش گوئی کی اور ۲۲۔اگست کو پوری کر دی۔

اب سنئے خواجہ کمال الدین (خواجہ نے جس وقت یہ کتاب بنگال کی دل جوئی لکھی تھے اس وقت وہ مرزا صاحب کو مرسل ربانی و مرسل یزدانی مانتے تھے مگر اب نہیں) بی اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ پنجاب نے اپنی کتاب، بنگال کی دل جوئی، میں یہ پیش گوئی ۱۹۱۲ء میں جب کہ دہلی دربار ہوا، پوری کی۔جس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

بنگال کی دل جوئی جس میں اس زبردست پیش گوئی کا ذکر ہے جو اس زمانہ کے مامور عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے حکم تقسیم پر فروری ۱۹۰۶ء میں شائع کی تھی اور جس پیش گوئی کو ہز میجسٹی ملک معظم نے اپنی زبان مبارک سے ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء کے اعلان میں پورا کیا (ص ۱) کہ ایک سرکاری دستاویز پر مختلف پیرایوں میں اس دلجوئی کا ذکر بار بار کیا جاتا ہے اس سے ثابت ہو گیا کہ یہ پیش گوئی پوری ہو گئی۔

اب اصل بات غور طلب یہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب بقول خواجہ صاحب مرسل ربانی و مرسل یزدانی تو اس پیش گوئی کو چھ ماہ بعد ہی پوری کر جاویں اور ان کے مرید یعنی خواجہ صاحب چھ برس بعد پوری کر کے دکھاویں۔

کیا خواجہ صاحب نے حقیقۃ الوحی نہ دیکھی تھی جو برخلاف مرزا صاحب کے ۱۹۱۲ء میں پوری کر دکھائی۔خواجہ کمال الدین کی کتاب، بنگال کی دل جوئی، میں تو لارڈ کرزن صاحب نے بنگالہ کے متعلق وہ حکم نافذ فرمایا کہ جس سے بنگال کے دو ٹکڑے ہو گئے۔خود مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی میں فلر لفٹننٹ گورنر کو انہوں نے اپنے لئے ملک الموت سمجھا (یعنی بنگالیوں نے) اس میں بھی اختلاف ہو گیا کہ مرزا صاحب فلر صاحب پر تقسیم بنگالہ تھوپ دیں اور خواجہ کمال الدین صاحب لارڈ کرزن پر تھوپیں عجیب معاملہ ہے۔

اس پیشگوئی کی نسبت میں نے کلکتہ کے ایک احمدی بنام محمد صدیق ووھاون عرف ڈنڈ کا سے دریافت کیا کہ مرزا صاحب حقیقۃ الوحی میں چھ ماہ بعد تقسیم بنگالہ والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی پوری کرتے ہیں اور خواجہ کمال الدین صاحب اسی پیش گوئی کو ۱۹۱۲ء میں یعنی چھ برس بعد پورا کر دکھاتے ہیں، حالانکہ پوری ہوئی ہی نہیں۔

تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب جو یہ پیش گوئی چھ ماہ میں پوری کرتے ہیں یہ انہوں نے ایسی ہی منڈھ (منڈھ دینا پنجابی لفظ ہے جسکے معنی جھوٹ تھوپ دینا ہے) دی ہے اصل پیش گوئی ۱۹۱۲ء میں ہوری ہوئی جیسا کہ خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔

میں نے کہا کہ مرزا صاحب ایسے منڈھ دیتے، تو اس نے کہا: ہاں۔

اس کا گواہ مولا بخش مگوں باوا کا چھوٹا بھائی۔ دوسرے میں نے لکھوا کر رکھ لیا ہوا ہے جو صاحب دیکھنا چاہیں دکھا سکتا ہوں۔

اب مرزائی صاحبان کو چاہیے کہ اس پیش گوئی کو جو کہ ہر دو طرح پوری کی گئی ہے ذرہ غور کر کے ملاحظہ کریں اور خدا سے ڈریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۴ ص ۱۱)

مرزائیوں سے مناظرہ بمقام جھنگ شورکوٹ

جناب احمد حسن صاحب شورکوٹی لکھتے ہیں:

مدت ہوئی کہ جماعت مرزائیہ شورکوٹ قادیان سے مبلغ بلا کر لوگوں کو مرتد بنانے کی کوشش میں کامیاب ہو رہی تھی اور آئندہ اپنی رو کو تیزی سے چلانے کا خیال باطل باندھے ہوئی تھی۔ نوبت بایں جا رسید کہ بتاریخ ہائے ۹ تا ۱۱ جولائی ۱۹۲۶ء موضوعات ذیل پر مناظرہ مقرر ہوا۔ اول: حیات مسیح، دوم صداقت مرزا، سوم ختم نبوت، چہارم الہامات و پیش گوئیاں مرزا کی۔

مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام احمد مولوی فاضل اور حافظ جمال مناظر تھے۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی ابوالحریز عبدالعزیز ملتانی مقرر ہوئے۔ موضوع ایک اور تین کے مدعی ملک عبدالعزیز اور دو اور چار کے مدعی مناظر مرزائی تھے۔

الحمد للہ کہ جس فصاحت و بلاغت سے مولانا مولوی عبدالعزیز نے دعوی کو ثابت کیا اور مخالفین کے اعتراضات کے ایسے دنداں شکن جواب دیئے کہ جس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب حاضرین بشمول شیعہ ہنود ملک صاحب کی قابلیت کے مقر بن رہے ہیں ۔اور خود مرزائی مناظر بھی دل میں مولانا صاحب کی قابلیت کا ایسا قائل اور زیر رعب ہوا کہ بوقت مناظرہ نمبر۳ مولوی جمال احمد مرزائی کی زبان لڑکھڑا گئی اور سوائے اوقات گزاری کے اس نے کوئی قابل قدر خدمت مرزائیت کی نہ کی۔اس مناظرہ کی تاریخ صفحہ شورکوٹ پر بے نظیر رہے گی اور آئندہ کے مخالف دین کے مفسدانہ ارادوں سے مسلمان محفوظ رہیں گے۔انشاءاللہ

اس مناظرہ میں مولوی عبدالعزیز صاحب کی قابلیت کا بفضل خدا یہ بھی بین ثبوت ہے کہ مندرجہ ذیل اشخاص مناظرہ سے مستفیض ہوکر مذہب مرزائیت سے تائب ہوئے۔

اللہ بخش درزی شورکوٹ محمد عنایت کھوکھر چاہ ٹبی والہ اور اللہ بخش کھوکھر چاہ لٹیانوالہ۔پہلوان اور شرف الدین مرزائیت سے تائب ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۴ ص ۱۲)

تقدیس رسول

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۰۔۴۰۱ پر فرماتے ہیں:

الف: اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آ جاویں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کرسکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپ (ﷺ) کی فراست کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیش گوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔

میں پہلے اس سے چند دفعہ لکھ چکا ہوں کہ آنحضرت ﷺ نے صاف طور پر فرما دیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آنحضرت ﷺ کے رو برو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ چونکہ آنحضرت ﷺ کو بھی اس پیش گوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے آخر اس غلطی کو پیش گوئی کے ظہور کے وقت نے نکالا۔؛

ب۔ جب آنحضرت ﷺ کی بیبیوں نے آپ کے روبرو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے تو آپ نے اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یہی رائے تھی کہ درحقیقت جس بیوی کے لمبے ہاتھ ہیں وہی سب سے پہلے فوت ہوگی اس وجہ سے باوجودیکہ آپ کے روبرو ہاتھ ناپے گئے مگر آپ نے منع نہ فرمایا کہ یہ حکمت تو خلاف منشاء پیش گوئی ہے۔ (ص ۶۸۹۔ازالہ اوہام)

ج: ابن مریم بایک چشم کا لفظ بھی اسی پاک منہ سے نکلا ہے جس لمبے ہاتھ کا لفظ نکلا تھا بلکہ لمبے ہاتھ کے حقیقی اور ظاہری معنی مراد ہونے پر تو تصدیق نبوی بھی ہو چکی تھی کیونکہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ہی سرکنڈے سے ناپے گئے تھے اور سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے تھے اور یہی قرار پایا تھا کہ سب سے پہلے سودہ فوت ہوگی کیونکہ آنحضرت ﷺ نے ہاتھوں کو ناپنے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا تھا جس سے اجماعی طور پر سودہ کی وفات تمام بیبیوں سے پہلے یقین کی گئی لیکن آخرکار ظاہری معنی صحیح نہ نکلے جس سے ثابت ہوا کہ اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی۔

(ازالہ اوہام۔ص ۷۳۵)

اقول: جناب مرزا صاحب قادیانی کی ان تحریروں کا خلاصہ یہ نکلا کہ نعوذ باللہ (بقول مرزا قادیانی)، اس پیش گوئی کی حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہیں تھی۔ (ص ۷۳۵)

حالانکہ مرزا صاحب کا ایسا لکھنا سراسر جھوٹ اور غلط ہے اور حدیث میں یہ الفاظ کہیں نہیں ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے لفظ روبرو تین جگہ پر مرزا صاحب نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے حالانکہ حدیث میں یہ نہیں اصل میں بات یہ ہے کہ اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو معلوم تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر بیبیوں نے رسول اللہ ﷺ یہ بات سن کر اس کے معنی یہ سمجھے کہ گویا اس سے مراد جسمانی طور پر لمبے ہاتھ ہیں اور اس غلط فہمی سے ایک دوسرے کے ہاتھوں کو ناپنا شروع کر دیا۔ پس دراصل یہ غلطی ازواج مطہرات کی تھی، نہ کہ آنحضرت ﷺ کی۔ اور قادیانی دجال نے گستاخی اور بے باکی سے یہ کہنے کی جرأت کی کہ:

آنحضرت ﷺ کو بھی اس پیش گوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی۔

(ص ۴۰۰۔ ازالہ اوہام)

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ ریویو آف ریلی جنز مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱۱۔۱۱۲ اور کتاب جمع قرآن صفحہ ۴۔۵ پر ارشاد فرماتے ہیں:

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا اسرعکن لحو قا بی اطو لکن یدا (اطو لکن یداً کے معنی لمبے ہاتھ بصیغہ جمع کرنے غلط ہیں ید واحد کا صیغہ ہے اگر ظاہری ہاتھ مراد ہوتے تو دونوں ہاتھوں کی لمبائی کا ذکر ہوتا نہ کہ ایک ہاتھ کا۔ ید (ہاتھ) سے کبھی سخاوت مراد لی جاتی ہے لہذا ظاہری ہاتھ کی لمبائی مراد نہیں بلکہ دست سخاوت کی لمبائی مراد ہے کیونکہ یہاں ید بصیغہ جمع نہیں ہے پس قادیانیوں کا ترجمہ بصیغہ جمع غلط ہے۔

ھذاما افاد نا بہ شیخنا و بر کتنا مولا ناعبید اللہ غلام حسن السیالکوٹیؒ۔ ابراہیم میر سیالکوٹی) جس کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ تم میں سے مجھ سے وفات پاکر وہی پہلے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہیں چنانچہ وہ حدیث جو صحیح مسلم میں بروایت حضرت عائشہ ام المومنین درج ہے ذیل میں نقل کی جاتی ہے

عن عائشة ام المومنين قالت قال رسول الله ﷺ اسرعكن لحوقا بى اطولكن يدا فكن يتطاولن ايتهن اطول يدا قالت فكانت اطولنا يدا زينب لانها كانت تعمل بيدها وتصدق (

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تم میں سے مجھ کو جلدی وہ ملے گی جسکے ہاتھ لمبے ہیں۔ عائشہ نے فرمایا یہ بات سن کر تمام ازواج مطہرات اپنے اپنے ہاتھ اس بات کے دریافت کرنے کے لئے ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ پھر آخر کار زینب کے ہاتھ اس کی سخاوت کی وجہ سے اس حدیث کی منشاء کے مطابق سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے لمبے ثابت ہوئے)

ان مقدس بیبیوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سن کر اس کے یہ معنی سمجھے کہ گویا اس سے مراد جسمانی طور پر لمبے ہاتھ ہیں اور اس غلط فہمی سے ایک دوسرے سے ہاتھوں کو ناپنا شروع کر دیا۔

اور اس کے صحیح معنی بھی کھلے طور پر لکھے ہوئے موجود ہیں چنانچہ امام نووی نے اس حدیث کے یہ معنی لکھے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی بیویوں نے یہی سمجھا تھا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد فی الحقیقۃ لفظی طور پر لمبے ہاتھ ہی ہیں اور اس لئے انہوں نے اپنے ہاتھوں کی لمبائی کو ناپنا شروع کر دیا۔ ناپنے سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی بیوی حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے اور حضرت زینب صدقہ وخیرات میں سب سے کھلا ہاتھ رکھتی تھیں اور وہی سب سے پہلے فوت ہوئیں اس وقت ان کو معلوم ہو گیا کہ اس حدیث کے اصل معنی یہ تھے کہ لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت اور خیرات اور صدقہ میں سب سے سبقت اور فوقیت تھی اہل لغت ایسے فقرات کے یہی معنی کرتے ہیں چنانچہ جب کہتے ہیں کہ فلاں طویل الباع ، یا فلاں طویل الید ، تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ فلاں شخص بہت بڑا سخی اور فیاض ہے۔

(دیکھو نووی حاشیہ صحیح مسلم)

ایسا ہی حضرت امام بخاری اور مشہور و معروف صاحب فتح الباری بھی اس امر پر متفق ہیں کہ اس حدیث کے معنی ازواج مطہرات نے پہلے یہی سمجھے تھے لیکن بعد میں ان پر منکشف ہو گیا کہ اس کے معنی وہ نہیں جو انہوں نے سمجھے ہوئے تھے بلکہ سخاوت اور فیاضی میں سبقت مراد ہے۔

(دیکھو صحیح بخاری باب صدقات)

نتیجہ یہ نکلا کہ دراصل یہ اجتہادی غلطی آنحضرت ﷺ کی نہ تھی بلکہ آپکی ازواج مطہرات کی تھی جنہوں نے یہی معنی سمجھے کہ گویا اس سے مراد جسمانی طور پر لمبے ہاتھ ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا یہ لکھنا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۴۵)

سراسر جھوٹ اور غلط ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھ ناپے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء۔مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ص ۷۔۸)

ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔۲

اس سلسلہ کا مضمون ۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء کو پرچہ اہل حدیث امرتسر میں چھپ چکا ہے جس میں ایک احمدی کی سرگزشت شائع کی گئی ہے جسکو حلفیہ قسم کھا کر شائع کیا گیا تھا۔جس میں اپنی طرف سے ایک حرف بھی نہیں ملایا گیا۔ لیکن جماعت احمدیہ کہاں جن کو خدا کی قسم پر یقین آئے کیونکہ ان کو تو لالہ شرم پت کی شہادت درکار ہے لیکن خدا کی قسم ان کے نزدیک معمولی بات ہے لالہ شرم پت کی شہادتوں کے عوض اس کے بیٹے کو دو کنال زمین خلیفہ صاحب نے عطا کر دی ہے کہ یہ جھوٹی سچی شہادتیں دینے کو تیار ہو جائے یہ بھی ایک قادیانی پارٹی کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

ہمارے ۳۰ جولائی کے مضمون کا جواب دیتے ہوئے الفضل لکھتا ہے:

حال میں سلسلہ کے کمینہ دشمن اخبار اہل حدیث (۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء) نے ایک احمدی کی دکھ بھری داستان، کے عنوان سے کسی گم نام شخص کی طرف سے کسی بے نام ونشان پوسٹ ماسٹر کے ساتھ مکالمہ درج کیا ہے۔مکالمہ کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے اگر یہ مصنوعی اور خود ساختہ نہیں تو ایسے شخص کا ضرور ہے جسے احمدیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔(الفضل ۱۳ قادیان۔اگست ۱۹۲۶ء)

ناظرین ذرا جماعت مرزائیہ کی تہذیب دیکھئے، لکھتے ہیں کہ سلسلہ کا کمینہ دشمن اخبار اہل حدیث۔

میں پوچھتا ہوں کہ اخبار اہل حدیث کون سی بات میں کمینہ ہے۔اگر اس بات سے کمینہ ہے کہ قادیانی کمپنی کی تجارت کو فروغ حاصل نہیں ہونے دیتا؟ بدیں وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمینہ ہے کہ اس کے اڈیٹر جناب مولوی ثناء اللہ امرتسری ہیں جو جماعت مرزائیہ کے خوب بخئیے ادھیڑتے ہیں اور سہ صدی دوست ہیں اور آپ کے نبی کی موت کے باعث ہوئے ہیں۔

میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کے اختیار میں بات نہیں دل جلوں کی ایسی حالت ہوتی ہے جب اور کچھ نہیں تو گالیوں پر اتر آتا ہے

آگے تحریر ہے کہ: مضمون کسی گم نام شخص کی طرف سے ہے۔

عرض ہے کہ جو مضمون اخبار اہل حدیث میں نکل رہا ہے کسی گم نام شخص کی طرف سے نہیں ہے۔ میرا نمبر خریداری اخبار اہل حدیث ۷۸۴۳ ہے۔

اگر آپ نے میرا نام دریافت کرنا ہو تو دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر سے دریافت کر لیں۔ نیز جو مضمون درج اخبار ہو رہا ہے آپ کے مرید کی زبان سے حرف بحرف ہے اس میں، میں ایک حرف کی بھی ملاوٹ نہیں کرتا آپ ہرگز نہ سٹ پٹائیں۔

آگے تحریر ہے:

اگر یہ مضمون مصنوعی اور خود ساختہ نہیں ہے تو ایسے شخص کا ضرور ہے جسے احمدیت کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔

چنانچہ اس کا جواب خود پوسٹ ماسٹر مذکور دے گا جو سلسلہ وار درج کیا جائیگا

آگے اخبار الفضل لکھتا ہے:

گویا نامہ نگار اہل حدیث کے نزدیک بھی پاک پٹن کا میلہ تماشہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور جو شخص اہل حدیث کے نامہ نگار جتنا بھی میلوں تماشوں سے اجتناب نہیں کر سکتا وہ کس منہ سے احمدی کہلا سکتا ہے (الفضل مذکور۔ ص ۳)

اب اس مضمون سے عیاں ہے کہ الفضل کی ضمیر میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ احمدی ہر فرد لاثانی ہے اور اور اہل حدیث کے اچھے اچھے کارکنوں سے بھی افضل ہے شرک وبدعت سے اجتناب کرتا ہے۔ ناظرین یہ منہ اور مسور کی دال۔ کیوں جناب جن کا گرو بدعت اور شرک میں مبتلا ہو ان کے مریدوں کی کیا حالت ہو۔ آپ کے گرو نبی بنے اوتار بنے بلکہ یہاں تک کہ خدائی کا دعوی بھی کر مارا بدعت وشرک کا دیکھنا ہو تو سیرۃ المہدی تصنیف بشیر احمد ابن کرشن قادیانی دیکھو صاف عیاں ہے کہ مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چالیسویں ساتویں کے قائل تھے، منگل کے دن کو ہندؤوں کی طرح برا جانتے تھے، بلکہ لڑکی کو منگل کے دن پیدا ہونے سے روک رکھا۔

اہل حدیث جماعت کے شرک و بدعت مٹانے کا ثبوت دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمام دنیا ہی جانتی ہے ہماری بدنامی کا باعث ہی یہ بن رہا ہے کہ ہم لوگ پبلک کو شرک و بدعت سے روکتے ہیں۔ اے تعصب والو ذرہ آنکھیں کھول کر دیکھو کہ اہل حدیث جماعت تم کو ایک دھاگے میں پرونا چاہتی ہے اور اس راستہ پر چلانا چاہتی ہے جس پر سلف صالحین کا دار و مدار تھا۔

باقی دارد۔ اخبار اہل حدیث کا خریدار نمبر ۸۴۳۷

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء۔ مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ص ۸۔۹)

خلافت

مولانا محمد عبدالغفار الخیریؒ دہلی سے لکھتے ہیں:

گذشتہ ایام میں آل انڈیا خلافت کمیٹی کا ایک خاص جلسہ دہلی میں ہوا تھا مولانا محمد علی صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا کہ، ایک ایسی خلافت قائم کی جائے جسے مسلمانوں کے کسی فرقہ کو حتی کہ قادیانی پارٹی کو بھی ماننے میں عذر نہ ہو۔

یہ حصہ تقریر میری ناقص سمجھ سے بالا تر تھا قادیانی پارٹی کا خلیفہ قادیان میں اور لاہوری پارٹی کا امیر لاہور میں موجود ہے حیرانی ہے کہ دو دو کو کس طرح مانا جائے گا افسوس آج مسلمانوں کو اسلام سے اتنا بعد ہو گیا ہے کہ وہ خلافت کے مفہوم کو سمجھنے سے بھی عاری ہیں ہم یہاں حضرت مولانا عبدالجبار صاحب خیری ایم اے امام جماعت اسلامیہ برلن (جرمنی) کے خط سے ایک اقتباس اس موضوع پر ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جو بالکل صحیح ہے۔ وھو ہذا

اسلام کا منشاء اصلی یہ ہے کہ بموجب کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ احکام اور امور کی تنفیذ کی جائے اور یہ بات جب تک نہیں ہوسکتی جب تک جماعت نہ ہو اور جماعت بھی زبردست تاکہ دین اللہ کو لیظھرہ علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین کلہ کردے (یہ جماعت ایک خلیفہ کے تابع ہو) موجودہ مسلمان ملوک اور امراء وغیرہ مثلاً ملک مصر و ملک افغانستان و ملک فارس و ملک (بظاہر رئیس) ترک وغیرہ کا حال معلوم ہی ہے اب مسلمانوں میں سلطان ابن سعود کے سوا کون ایسا امیر ہے کہ دین اللہ کے قیام کی تدبیر کرتا ہے اور اسی دین اللہ یعنی شریعت ربانی کے قیام کے لئے خلافت لازمی ہے۔

جب خلافت کی یہ شان ہے تو خود بخود سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم ہندوستان کے غلام خلافت کا سرانجام کس طرح کر سکتے ہیں اور خلیفہ ہمارے اوپر احکام امور اور حدود کتاب وسنت کا نفاذ کس طرح کر سکے گا؟ یہ ظاہر ہے کہ جب تک ہم ہجرت کر کے خلیفہ کی حدود میں نہ چلے جائیں ہمارے لئے خلیفہ (نعوذ باللہ) شاہ شطرنج سے زیادہ نہیں قادیانی اور لاہوریوں کی روحانیت ان کے خلیفہ اور امیر کے ماتحت، اور دیگر فرقوں کی ان کے علماء کے تحت میں، اس شعبہ میں تو ہندی مسلمان خلیفہ کو مانتے سے رہے۔ اب رہی سیاست وہ سب کی حکومت انگریزی کے قانون کے ماتحت۔ اور قادیانی و لاہوری پارٹیوں میں قوانین انگریزی کی پابندی یعنی حکومت کی ء وفاداری اور استحکام پر عہد لیا جاتا ہے (جب احمدیوں کا ماٹو لائلٹی، اور مولانا محمد علی کا اصول نان کواپریشن ہے تو مولانا محمد علی صاحب کی مجوزہ خلافت کی شکل وصورت کیا ہوگی۔ میر سیالکوٹی) خلافت کے ماتحت یہی دونوں امور ہیں انہی ء دونوں پر کتاب وسنت کے موافق عمل کرنے اور کرانے کا نام خلافت ہے۔

اس تقریر کے بعد ایک قادیانی مقرر نے فرمایا کہ امت کا اختلاف رحمت ہے (اختلاف امتی رحمۃ کی روایت بے اصل بے سند ہے۔ ابراہیم میر سیالکوٹی) اور اس پر ایک لمبی تقریر فرمائی۔ ہم حیران تھے کہ یا اللہ یہ تقریر مولانا محمد علی صاحب کی تائید میں ہے یا تردید میں ہے یا کسی نئی تجویز کی تحریک میں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی یہ کیفیت کہ قبائل کے تمام اختلاف مٹا کر صراط مستقیم پر جادہ پیما کر دیا اور سنا دیا کہ،

اب جب کہ تمہارے پاس کھلے کھلے احکام اور ہدایت آ گئی ہے جس میں نہ اینچ پینچ ہے، نہ ضرورت کھینچ تان، تو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اس پر بھی تفرقہ بازی اور اختلاف رکھا (آل عمران)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی امت کو اس اختلاف کی بھڑکتی آگ سے بچانے کے لئے جسکا لازمی نتیجہ فرقہ بندی اور انتشار ہے صاف الفاظ میں ارشاد ہوا کہ،

اگر ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرا مدعی خلافت ہو تو دوسرے کو قتل کر دو۔

فارق جماعت کی سزا بھی قتل رکھی گئی۔ (دیکھو مشکوٰۃ کتاب الامارۃ)

وہ مذہب جس میں اختلاف رکھنا رحمت سمجھا جائے اور پیر کو خلیفہ مانا جائے کتاب وسنت کو حکم قرار نہ دیا جائے کوئی معیار صداقت صراط مستقیم نہ ہو، کیا اس قابل ہے کہ اس کو قبول کیا جائے یا اس کو اسلام سے تعبیر کیا جائے جس کے معنی گردن نہادن کے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تو اپنے ایمان والے عمل صالح کرنے والے بندوں کو وراثت ارضی کی خوش خبری اور خلافت کا وعدہ دے، اور یہاں خلافت سازی کا کارخانہ جاری کیا جائے جذبات کا شرع اسلامی کو نعوذ باللہ تابع کرنے کی کوشش کی جائے ایک شخص جو کتاب اور احادیث صحیحہ کے ماتحت ہر کام کرنے کو تیار ہو اور ہر دو کو فیصلہ کے لئے پیش کرے اس کی مخالفت کی جائے جس کے انتظام حجاز میں کوئی نقص نہ نکال سکے جو بدو جیسی خون خوار قوم کو جوتر کوں کی حکومت کو ناک چنے چبوا دے نظام میں رکھنے پر اللہ تعالیٰ طرف سے قدرت دیا گیا ہو، اس کو بیک بنی و دوگوش حجاز مقدس سے نکالنے کی کوشش کی جائے۔این چه بوالعجبی است

اگر خلافت کے معنی احکام خدا و رسول ﷺ کا نظام کا نفاذ نہیں ہے ....سلطان ابن سعود ... نفاذ کیا ہے یا خلاف ورزی ؟ اگر نفاذ کیا ہے تو تعاونوا علی البر و التقوی پر ہم عمل کیوں نہیں کرتے۔

کتاب اللہ اور سنت مطہرہ پر عمل کرنے اور کرانے والا نعوذ باللہ اثم اور عدوان کے تحت میں آتا ہے اور جو شخص اللہ اور رسول اللہ ﷺ کی رضا مندی اور خوشنودی کو چھوڑ کر جذبات متفرق ومختلف کا خیال کرے وہی آج کل اس قابل ہے کہ اس کی اعانت اور مدد کی جائے۔مگر ہمارے عقیدے میں ایسے شخص کا گدھا دریا میں گر جایا کرتا ہے اور کامیاب وہی ہوتے ہیں جو صراط مستقیم پر بلا خوف لومۃ لائم پوری تیزی اور انہماک سے رہ نورد ہوتے ہیں اور ادھر اودھر نظر ڈال کر اپنے خیالات کو منتشر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے پڑھو اور غور سے پڑھو فا ذا عز مت فتو کل علی الله ان الله یحب المتو کلین

عزیزو! کیا اسلام جذبات کی پیروی کا نام ہے یا اسلام کا مقصد یہ تھا کہ جذبات کو ایک نظام کے ماتحت کر دے حقیقت میں اگر ہم مسلمان ہیں تو ہمارے وہ عقائد ہونے چاہییں جن کی تعلیم و تلقین اللہ عز وجل اور جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی آج کل عجیب ہنگامہ بپا ہے ادھر آواز نکلتی ہے کہ سرزمین حجاز میں شریعت مطہرہ کے بموجب نفاذ امور ہونا چاہیے اور جب احکام شریعت کا نفاذ ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ جذبات کا خیال رکھنا چاہیے یہ ذہنیت اور اس کی منطق سمجھنے کی ہم لاکھ کوشش کرتے ہیں مگر سمجھ میں نہیں آتی۔

ایک طرف ہم دیکھتے ہیں کہ ترکوں نے کسی جگہ بھی احکام شریعت کا نفاذ نہ کیا تھا مگر وہ خلیفہ سمجھے جاتے تھے دوسری طرف سلطان ابن سعود ہیں کہ ہر کام میں قرآن و حدیث پیش نظر ہے ہر جگہ احکام خدا ورسول پر عمل ہے اور ان سے مطالبہ ہے کہ خلافت راشدہ کا نمونہ پر ہم حکومت چاہتے ہیں۔

تار شائع ہورہے ہیں اخبارات میں مضامین نکل رہے ہیں مگر کسی نے آج تک یہ نہ بتایا کہ سلطان ابن سعود کی حکومت کا نظام کیا ہے اور خلافت راشدہ کا نظام کیا ہے کیا صرف خلیفہ کا لقب اختیار کر لینے سے مثل ...خلافت قائم ہو جاتی ہے اور لوگوں کے ... یا بادشاہ یا ملک کہنے سے اس کی پابندی ... احکام شرعی سب ملیا میٹ ہو جاتے ہین اس سے ...کہ صاف الفاظ میں کہہ دیا جائے کہ حجاز بلکہ تمام جہان پر حنفی حکومت قائم ہوسکتی اور مانی جاسکتی ہے اور کوئی نہیں، تو سب کو صبر آ جائے کسی کو بدنام کرنا یا اس پر الزام اور بہتان لگانا شرافت نہیں ہے ...ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جب تک مسلمانان ہند غیر مسلم حکومت سے ہجرت کر کے نہ چلے جائیں ان کو خلافت کے معاملہ میں زبان ہلانے کا کوئی حق نہیں ہے اپنی آزادی حاصل نہیں دوسروں کی آزادی میں دخل دینا ہمارا ہی کام ہے کیا ہم ہند میں غیر مسلم کی رعایا رہ کر خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب وہ دیں جو خلافت کو سمجھتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء۔ مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ص ۹-۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شا نئك هوا لا بتر

سعد اللہ لدھیانوی ابتر مرے، یا مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! آپ لوگ خوب جانتے ہوں گے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کے الہام کی مثال کیا ہے۔ مولانا محمود حسن دیوبندیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ہاں ایک بنیا شربت بیچا کرتا تھا۔ ایام بیماری میں وہ ہر قسم کا شربت (نیلوفر، بنفشہ، شفا وغیرہ) ایک ہی بوتل سے دے دیا کرتا تھا کسی شخص نے پوچھا لالہ! یہ کیا بات ہے؟ بولا:

میاں! شفا پرمیشور کے ہاتھ میں ہے، شربت تو بہانہ ہے۔

یہی کیفیت ہمارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مرزا صاحب کے الہاموں کی ہے۔ آپ ماشاء اللہ کمال بلاغت سے ایک ایسا گول مول الہام شائع کر دیتے تھے جس سے ہر قسم کے مطالب نکل آتے۔

نمبر اول: سنئے آپ کا الہام ہے تخرج الصدور الی القبور (حقیقۃ الوحی) (یعنی بڑے بڑے آدمی سب قبروں میں چلے جائیں گے)

اس الہام کی وسعت اور پنہائی دیکھئے، اسی لئے جب کبھی کوئی مخالف مرتا مرزا صاحب اس الہام کی سند پیش کر کے اسکا الہام کا مورد بنا لیتے۔

اسی قسم کا دوسرا نمبر یہ الہام ہے جو مضمون ہذا کی سرخی میں درج ہے

لودھیانہ میں ایک صاحب بڑے قابل ذی علم نو مسلم مولوی سعد اللہ صاحب تھے جو بڑے موحد، دین دار، ذی لیاقت، فارسی اردو کے شاعر تھے۔ مرزا جی کے حق میں ان کے بہت سے قصائد ہیں۔ منجملہ ان کے ایک نظم مرحوم کی اس وقت کی ہے جب مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی متعلقہ موت آتھم ختم ہوئی اور پادری آتھم نہ مرے۔ اس روز تاریخ چھٹی ستمبر تھی جسکے تین شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے قادیانی جھوٹا مرا نہیں آتھم
یہ گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی
یہ لودھیانہ میں مرزائیوں کی حالت تھی
کہ جینا ہو گیا دو بھر چھٹی ستمبر کی

دوسرا نمونہ۔اسی تقریب پر مرحوم نے ایک اور نظم لکھی تھی جس کا نمونہ یہ ہے

ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے منحوس نا فرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا
مسیح و مہدی معہود بن کر
بچھائے تو نے کیا کیا دام مرزا
ہوا بحث نصاری میں بآخر
مسیحائی کا یہ انجام مرزا
مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گذرے
ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا

اس لئے مرزا صاحب قادیانی کی شکایت بجا ہے جو آپ فرماتے ہیں:

منشی سعد اللہ لودھیانوی نے نظم ونثر میں اس قدر مجھے گالیاں دی کہ میں خیال کرتا ہوں کہ پنجاب کے تمام بدگو دشمنوں میں سے اول درجہ کا وہ گندہ زبان مخالف تھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی)

گو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی ان کے حق میں کمی نہ کرتے تھے چونکہ وہ ایک شریف خاندان کے نومسلم تھے جس کے باعث وہ صد عزت کے مستحق تھے مگر مرزا صاحب قادیانی ان کو بطور حقارت ہندوزادہ لکھا کرتے تھے خیر اس کے متعلق تو آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ

حریفاں بادہا خوردند و رفتند

مختصر یہ کہ مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم، مرزا غلام احمد صاحب کے خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق دار لوگوں میں سے تھے، اسلئے مرزا صاحب قادیانی کی بھی نظر عنایت ان پر خاص تھی۔ چنانچہ جب وہ فوت ہوئے تو ان کی نسبت مرزا صاحب قادیانی نے مندرجہ ذیل الہام شائع کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ

اے مرزا تیرا (سعد اللہ) دشمن پیچھا کٹا ہے۔

اس پر کہا گیا کہ مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم کا تو بیٹا محمود زندہ ہے، پھر وہ ابتر کیوں ہوئے؟

مرزا غلام احمد صاحب نے جواب دیا کہ، موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلے گی (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۷)

اب جو قضاء الٰہی سے محمود بھی مرحوم ہو گیا تو قادیان میں گھی کے چراغ جلے اور قادیانی اخبارات میں بڑے بڑے مضمون موٹی موٹی سرخیوں سے شائع ہوئے (اخبار الفضل ۷ ستمبر وغیرہ ملاحظہ ہو) اور ہو رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم اس الہام کی پوری تحقیق کریں تاکہ ناظرین کو اصل حقیقت کا علم ہو۔

اصل الفاظ اس پیش گوئی کے اصل میں مولوی عبدالرحمٰن محی الدین مرحوم ساکن لکھوکی ضلع فیروز پور پنجاب کے لئے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی نے اس کا ذکر یوں کیا ہے:

دوسرا الہام محی الدین صاحب کا یہ بھی تھا کہ

ان شانئك هوا لا بتر

یعنی تیرا بدگو تباہ کیا جائے گا اور لاولد مرنے کی طرف اشارہ تھا۔

سو الحمد للہ کہ میں (مرزا قادیانی) اب تک زندہ ہوں میاں محی الدین صاحب صاحب قریباً دس برس ہوئے ہیں کہ فوت ہو گئے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۵۷)

اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب نے اس پیش گوئی پر ایسا قبضہ کیا کہ جب کوئی مخالف مرتا، اس کو اس پیش گوئی کی ذیل میں لے آتے۔ چنانچہ حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کے حق میں لکھا کہ:

نذیر حسین دہلوی جو ان سب (مخالفوں) کا سرغنہ تھا دعوت مباہلہ (مندرجہ رسالہ انجام آتھم) میں اول المدعوین ہے اپنے لائق بیٹے (مولوی شریف حسین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرحوم) کی موت دیکھ کر ابتر ہونے کی حالت میں دنیا سے گذر گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۲)

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی ان شانئك هوا لا بتر کا نشانہ بنے ہیں۔

ابھی بس نہیں، بلکہ اور بھی چند اصحاب نشانہ ہیں۔ چنانچہ اس اقتباس کے ساتھ ہی مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یوں ہیں:

رشید احمد جس کا نام دعوت مباہلہ کے صفحہ ۶۹ میں درج ہے مباہلہ کی دعوت اور بد دعا کے بعد اندھا ہو گیا اور پھر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا۔ اور مولوی عبدالعزیز لودھیانوی اور مولوی محمد لودھیانوی، مولوی رسل بابا امرتسری مولوی غلام دستگیر فوت ہو گئے۔

مولوی اصغر علی بھی اس وقت تک باز نہ آیا جب تک خدا تعالیٰ کے قہر سے ایک آنکھ ان کی نکل گئی۔

چونکہ سعداللہ اپنی بدزبانی میں سب سے زیادہ بڑھ گیا تھا اس لئے نہ صرف اسکو نامرادی کی موت پیش آئی بلکہ ہر ایک ذلت سے اس کو حصہ ملا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۳)

یہ تو ہوئی فہرست مقتولان جو مرزا صاحب قادیانی کی ایک نگاہ ناز سے شہید ہو کر مرزا صاحب قادیانی کو مخاطب کر رہے ہیں

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

لیکن ابھی امر تنقیح طلب باقی ہے، وہ یہ کہ ابتر کون ہوتا ہے۔ خاص کر مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک ابتر کے مسلمہ معنی کیا ہیں۔ اسکے متعلق مرزا صاحب کے الفاظ قابل دید وشنید ہیں۔ فرماتے ہیں

ابتر کا لفظ بے فرزند ہونے کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر ایک بدنصیب اور نامراد جو ناکام اور زیاں کار ہے اس کو بھی ابتر کہتے ہیں۔

علاوہ اسکے یہ ضروری نہیں کہ انسان ایسی حالت میں مرے جب کہ کوئی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اولاد نہ ہو بلکہ اگر بعد میں اس کی اولاد کا سلسلہ منقطع ہوجائے اور پوتے سے آگے نہ چلے تب بھی وہ ابتر کہلاتا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۱)

اہل حدیث: ابتر کے معنی بتانے میں مرزا صاحب قادیانی کے تین قول ہوئے

۱۔ جو شخص اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو وہ ابتر ہے۔

۲۔ جس شخص کی اولاد پوتے سے آگے نہ چلے، وہ ابتر ہے۔

۳۔ خاص مولوی سعد اللہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلے گی (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۷)

نتیجہ صاف ہے کہ سب سے اول حضرت میاں صاحب دہلوی مرحوم ہر حال میں ابتر نہ ہوئے کیونکہ آپ کا مقصد تعلیم حدیث وتفسیر تھا جو خوب حاصل ہوا، اولاد آپ کی اتنی رہی کہ آج پوتوں کی اولاد در اولاد ہے۔ اعتبار نہ ہو تو دہلی پھاٹک حبش خان میں پہنچ کر مولوی عبدالغفار صاحب خیری سے ملئے وہ دونوں طرح (دلیل اور مشاہدہ) سے آپ کی تسلی کر دیں گے۔

اسی طرح مولوی عبدالرحمٰن محی الدین مرحوم نے بھی بفضلہ تعالیٰ کامیاب انتقال کیا۔ تمام عمر ارشاد وتلقین میں گزار کر سفر حج میں مدینہ شریف کے راستہ میں فوت ہوئے جس پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا

سب نکل جائیں گی اے قاتل ہماری حسرتیں
جب کہ سر اپنا ترے زیر قدم رکھ دیں گے ہم

ایسے مرنے والے کو نامراد کہنا، نامرادوں کے سوا کس کا کام ہے۔

اولاد کے لحاظ سے بھی مرحوم ابتر نہیں۔ آپ کی نرینہ اولاد بھی لائق و فائق عالم اور اولاد کی اولاد بھی موجود ہے۔

علیٰ ہذا القیاس مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم بھی کامیاب اور بامراد صاحب اولاد دنیا سے رخصت ہوئے۔

اسی طرح مولوی سعد اللہ لدھیانوی تمام عمر روزی حلال کما کر گذارہ کرتے اور توحید وسنت کی اشاعت فرماتے رہے۔ مرتے وقت صاحب اولاد دنیا سے رخصت ہوئے۔ رحمھم اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح اور علماء مخالفین مرزا بھی ہر طرح با مراد صاحب اولاد ہونے کی حالت میں دنیا سے گئے۔ ان میں سے خاص قابل ذکر مولانا ابوسعید محمد حسین مرحوم بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا غلام رسول (رسل بابا) امرتسری ہیں جنہوں نے اپنے مقصد تعلیم وتدریس واشاعت دین میں با مراد اور صاحب اولاد در اولاد ہونے کی حالت میں دنیا سے انتقال کیا رحمهم الله۔ پھر نہیں معلوم ان بزرگوں کو مرزا صاحب ابتر کیوں کہتے ہیں کیا یہ سچ ہے:

گل است سعدی در چشم دشمناں خارست

ناکامی ونامرادی:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ابتر کے معنی میں ایک شق ناکامی بھی لکھی ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی جس قدر نامراد اور ناکام دنیا سے گئے ہیں کوئی شخص بھی نہ گیا ہوگا۔

احمدی دوستو! خفا نہ ہونا ٹھنڈے دل سے ہمارا ثبوت سننا۔ سنئے

کامیاب وہ ہوتا ہے جو اپنا مقصد حاصل کر لے۔ ایک چپڑاسی کا مقصد دو چار آنہ روزانہ کمانا ہے، مگر ایک فوجی افسر کا مقصد بوقت جنگ دشمن پر فتح پانا اور اپنا سکہ جمانا ہے۔ اگر یہ افسر اس کام میں کامیاب نہ ہوا، تو کہا جائے گا کہ وہ ناکام یعنی ابتر رہا گو وہ شکست خوردہ بھی نہ ہو۔ یہی مطلب مرزا صاحب کا ہے۔

مولوی سعد اللہ مرحوم کوئی اہم مقصد زندگی اپنے ذہن میں نہ رکھتے تھے، بلکہ معمولی ایک مسلمان کی طرح توحید وسنت پر مرجانا ان کا اصل مقصد تھا۔ چنانچہ ان کا خاتمہ بھی ایسا ہی ہوا۔ برخلاف اس کے جناب مرزا صاحب قادیانی کون تھے اور آپ کی زندگی کا مقصد کیا تھا، وہ درج ذیل ہے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

> یاد رکھنا چاہیے کہ جب مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کیلئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے اسوجہ سے کہ ہمارا مخدوم اور آقا تمام دنیا کے لئے آیا تھا تو اس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے ضروری تھیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۱)

ناظرین! اب یہ امر آپ صاحبوں کی رائے پر متروک ہے کہ مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام دنیا کی اصلاح کر کے رخصت ہوئے یا قبل از وقت ہی تشریف لے گئے۔

اصلاح کا لفظ بھی کئی معنی رکھتا تھا اسلئے مرزا صاحب کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ انہوں نے اس کے معنی خود ہی بتا کر ہمیں رہین منت بنایا۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں کہ

مسیح موعود (میرے) کے زمانے میں تمام مذاہب اور ادیان مٹ کر صرف ایک اسلامی وحدت اور اسلامی قومیت رہ جائے گی۔

اس دعویٰ پر بطور دلیل ایک آیت بھی لکھی جو یہ ہے

هوالذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و لو کره الکا فرون

احمدی دوستو! اللہ سے ڈر کر مرزا صاحب قادیانی کے اس مقصد کے لحاظ سے ہمارے سوالات کے جواب دو۔

۱۔ کیا تمام دنیا کے مفہوم میں یورپ افریقہ ایشیاء اور امریکہ شامل ہیں یا نہیں

۲۔ اگر شامل ہیں (اور یقیناً شامل ہیں) تو کیا مرزا صاحب کی اصلاحی تبلیغ ان ممالک میں پہنچی ہے؟

۳۔ پہنچی ہے تو اس کا نتیجہ کیا ہوا؟

۴۔ کیا ان سب ممالک سے عموماً اور ہندوستان سے خصوصاً کفر و شرک سب اٹھ گئے

۵۔ سارے ہندوستان سے قطع نظر خاص قادیان میں بھی کوئی قوم غیر مسلم آباد ہے جن کو ہندو یا سکھ کہا جاتا ہے۔

۶۔ تمام ممالک کی عموماً اور ہندوستان پنجاب کی خصوصاً اصلاح ہو کر وحدت اسلامی قائم ہوگئی۔

۷۔ ممالک اسلامیہ میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً مسلمانوں کی سیاسی اقتصادی مذہبی اور اخلاقی حالت مرزا صاحب کے دعویٰ کے قبل سے بعد کی حالت کچھ اچھی ہے۔

۸۔ کیا یہ غلط ہے کہ مرزا صاحب کے دعویٰ سے پہلے تمام دنیا میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً جتنی آبادی عیسائیوں کی تھی اس سے بدرجہا اب زیادہ ہے۔

ان سوالات کے جوابات سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کامیاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرے ہیں یا ناکام اور ابتر۔

احمدی دوستو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فاتح قادیان سفر حج سے آ گیا ہے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۶ ص ۱۔۴)

ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔۳

اب ہم وہ مضمون درج کرتے ہیں جو ۱۳۔ اگست ۱۹۲۶ء کا اخبار الفضل آنے پر پوسٹ ماسٹر صاحب کے ساتھ گفتگو ہوئی۔

صبح کے نو بجے کا وقت تھا میں اور پوسٹ ماسٹر صاحب کھڑے باتیں کر رہے تھے کہ پوسٹ مین آیا۔ اس نے ایک پرچہ اخبار اہل حدیث کا میرے ہاتھ میں دیا، اور ایک پرچہ الفضل کا پوسٹ ماسٹر صاحب کے ہاتھ میں دیا۔ پوسٹ ماسٹر صاحب پرچہ الفضل کا لے کر دفتر میں تشریف لے گئے کوئی نصف گھنٹہ کے بعد میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح گویا ہوئے۔

پوسٹ ماسٹر: کیوں منشی صاحب آپ نے مضمون اخبار میں شائع کر دیا ہے؟

میں۔ ہاں میں نے شائع کیا ہے۔

پوسٹ ماسٹر: اگر آپ نے مضمون شائع کرنا شروع کر دیا تو ذرہ مہربانی کر کے خیال رکھنا کہ نیکی کا بدلہ بدی سے نہ دینا پڑے کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ اگر قادیانی پارٹی کو میرا پتہ چل جاوے کہ فلاں آدمی ہے تو فوراً میرے ملازمت سے علیحدہ کرانے کی کوشش کریں گے کیونکہ ان کے ممبر جو محکموں میں ملازم ہیں اگر ذرہ بھی کوئی احمدی ان کے خلاف منہ کھولے فوراً اسکو ملازمت سے علیحدہ کرا دیتے ہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کا اسقدر انتظام ہے کہ اگر ان کو پتہ چل جاوے تو قتل تک کرنے سے دریغ نہیں کرتے انتظام اس قدر اعلیٰ ہے کہ قاتل کا پتہ تک نہیں چلتا۔

میں۔ الفضل تو لکھتا ہے کہ ایسے شخص احمدی نہیں ہو سکتے جو قبروں میلوں میں جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے؟

پوسٹ ماسٹر: مرزا صاحب تو اولیاء کی قبروں کو بہشت سے مشابہت دیتے تھے لیکن مرزائی جماعت اس قدر گمراہ ہوئی ہے کہ باوا صاحب کے برخلاف مضمون لکھ مارا اور اولیاء کی ہتک کرنی شروع کر دی اتنی بات کہہ کر بابو صاحب دفتر میں گئے اور ایک کتاب ست بچن اٹھا کر لائے اور کہا کہ اس کا یہ حوالہ ضرور شائع کریں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ

> اولیاء کی وقبروں پر رحمت نازل ہوتی ہے اور وہ زمین مبارک ہوتی ہے جس میں اولیاء دفن ہوں اس واسطے نانک باوا صاحب کی قبر پر جا کر چھلہ کرتے رہے کیونکہ اولیاء کی قبروں سے فیض حاصل ہوتا ہے ست بچن ص ۵۹

پھر اگر اتنی بات ہے کہ اولیاء کی قبروں پر جانا گناہ ہے تو مرزائی جماعت کیوں قادیان جا کر مرزا صاحب صاحب وخلیفہ نور الدین صاحب کی قبروں کی زیارت کرتی ہے اور حجاز کی قبروں کو شعائر اللہ کہتی ہے اور سال کے بعد کیوں قادیان میں میلہ کرتی ہے ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت کرتی کچھ ہے اور کہتی کچھ ہے بدیں وجہ میں ان سے نفرت کرنے لگ گیا ہوں۔

میں: آپ کو معلوم ہے کہ گذشتہ پرچہ میں مفتی محمد صادق نے تمہارے مضمون کی تردید کی تھی اور لکھا تھا کہ میں خلیفہ صاحب کو اپنا حاکم جانتا ہوں اس پرچہ میں بھی مفتی محمد صادق کی بابت تحریر ہے کہ ان کو خلیفہ صاحب کے ساتھ بڑا اخلاص اور محبت ہے۔

پوسٹ ماسٹر: میں حلفیہ سچ کہتا ہوں کہ مفتی محمد صادق نے اپنا اثر جماعت پر کافی جمالیا ہے کسی کو کہتا ہے کہ تم کو فلاں خوبصورت عورت دلا دوں گا۔ کسی کو کہتا ہے کہ تمہارے لڑکے کو امریکہ میں بھیج کر ڈاکٹر کرا دوں گا۔ اس طرح نصف جماعت سے زیادہ افراد میں اپنا اثر جمایا ہوا ہے۔ خلیفہ صاحب بچارے بولتے نہیں ہیں۔ اگر کوئی چوں چرا کی تو جس طرح محمد احسن امروہی جماعت سے علیحدہ ہو گئے تھے اور ان کا اثر جماعت پر پورا پڑا تھا اسی طرح ان کے جانے سے جماعت منتشر ہو جائے گی پہلے یہ عیسائی بھی رہ چکا ہے اسی طرح وہاں عیسائی مشن میں بھی اس نے جال بچھائے رکھا ہے بڑا اچھٹا ہوا ... ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں : الفضل لکھتا ہے کہ جو پوسٹ ماسٹر ہے وہ کبھی بھی احمدی نہیں ہے نہ کبھی قادیان آیا ہے۔

پوسٹ ماسٹر: میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ قادیان میں جتنی شرارتیں گھڑی جاتی ہیں کوئی انگریزی مشین بھی اتنا کام نہیں کرسکتی مرزا صاحب نے بھی جو کام کیا تھا اس پر بھی انہوں نے (مرزائیہ) پانی پھیر دیا ہے شریعت کو مقدم نہیں رکھا جاتا بلکہ اپنے ضمیر کو مقدم رکھا جاتا ہے جو بات منہ سے نکل گئی خواہ وہ جھوٹی ہو اس کو سچا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہاں غریبوں کی وقعت نہیں ہے چاہے ان میں کتنا اخلاص کیوں نہ ہو وہاں تو اس شخص کو منہ لگایا جاتا ہے جسکے پاس ٹکے ہوں مجھ کو کہا جاتا ہے کہ احمدی نہیں میں نے مرزا صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی ہے اور میں پکا احمدی ہوں میرے نام اخبار الفضل بھی جاری ہے لیکن سوائے بدر اخبار کے میں دوسرے اخباروں کی وقعت نہیں کرتا یوں ہی بکواس کرتے رہتے ہیں۔

میں : جب آپ کے نزدیک الفضل اچھا اخبار نہیں تو آپ نے الفضل کیوں جاری کرایا ہوا ہے؟

پوسٹ ماسٹر: میں نے جو الفضل جاری کرایا ہے مجبوری امر ہے کیونکہ اگر میں اس کو جاری نہ کراؤں تو احمدی افراد مجھ کو تنگ کرتے ہیں۔

میں : کیا آپ خلیفہ صاحب کو خلافت کا حقدار جانتے ہیں؟ کیونکہ خلافت کے ساتھ سیاست کا ہونا ضروری ہے۔ گذشتہ پرچوں میں آپ کے خلیفہ صاحب نے لکھا ہے کہ ہماری سیاست انگریزوں کی سیاست سے بھی زبردست ہے کیا آپ اس بات کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔

پوسٹ ماسٹر : بے شک حدیث شریف میں حکم ہے جس نے وقت کے امام کی اطاعت نہ کی اور اس کا حکم نہ مانا جاہلیت کی موت مرا۔

مگر خلیفہ صاحب وہ امام کہاں جن کے ہاتھ میں ایک مجسٹریٹ کی بھی طاقت نہیں ہے اگر ایک ٹٹی بھی گرانی پڑے تو ڈپٹی کمشنر بہادر کے چرن چومنے پڑتے ہیں۔ بے شک ان کے مرید کہتے ہیں کہ ہمارا خلیفہ مثیل حضرت عمر بن خطاب و ابوبکر ہیں لیکن میں ان مریدوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کام سلف صالحین نے کرکے دکھائے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان میں کہاں؟ ہاں خلیفہ صاحب یہ ضرور کرتے کہ قوم کا پیسہ ولایت میں ڈلہوزی کی سیروں میں برباد کیا جاتا ہے۔ بتائیں کہ خلیفہ صاحب نے دوسری قوموں کے کتنے افراد اپنے ساتھ ملائے ہاں یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں کو ضرور گمراہ کیا ان پر کفر کا فتوہی لگایا حالانکہ حضرت مرزا صاحب تریاق القلوب میں فرماتے ہیں کہ کوئی میرے انکار سے کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔

جب یہاں تک گفتگو کا سلسلہ پہنچا تو بابو صاحب نے بندہ کو ہدایت کی کہ یہ سب باتیں بے شک اخبار میں شائع کر دیں لیکن احتیاط رکھیں کہ میرا نام نہ معلوم ہووے کیونکہ میں نے آپ کو پہلے کہا ہے کہ وہاں قتل تک سے دریغ نہیں کرتے۔

باقی آئندہ۔ خریدار اہل حدیث نمبر۳۳۸۴۷

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد۲۳ نمبر ۴۶ ص ۴۔۵)

مرزائی مناظرہ

مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اگست کو موضع کہتر والی چک ۳۱۲ میں مناظرین مولوی عبدالغفور مولوی فاضل و مولوی عبدالکریم ٹیچر قادیانی کے ساتھ مباحثہ ہوا۔ اور اسلامی مناظر مولوی محمد حسین صاحب فاضل منشی دیوبندی موضع ٹھٹھہ چک ۳۱۰ جھگ مرزعہ تھے۔ مناظرہ تین مسائل پر مبنی تھا

۱، وفات مسیح۔ مدعی مولوی عبدالغفور فاضل۔۲۔ امکان نبوت مدعی عبدالکریم ٹیچر قادیانی

۳۔ صداقت مسیح موعود مرزا صاحب مدعی مولوی عبدالغفور فاضل

تینوں مسائل کے دندان شکن جواب دیئے گئے اور اسلام کی فتح ہوئی اور مرزائیوں کو کافی شکست نصیب ہوئی اخیر میں مرزائیوں نے کہا کہ مولوی صاحب اگر سچے ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں تو قسم کھا کر تمام جلسہ میں اقرار کریں۔ مولوی صاحب نے قسم کھا کر کہا کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ سید نثار علی چک ۳۱۳

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد۲۳ نمبر ۴۶ ص ۱۵)

نامہ نگار پیغام صلح پکا احمدی ہے

(مضمون ہذا زیر نظر شمارے کے صفحہ ۸ سے شروع ہوتا ہے جو موجود نہیں۔ اس لئے مضمون نامکمل ہے۔ اخبار کے صفحہ ۹ سے عبارت یوں چلتی ہے۔ بہا):

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جناب مرزا صاحب نے خود ہی دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہے اور میں نے اپنے اس دعویٰ پر پانچ دلائل پیش کئے تھے۔ ان دلیلوں میں سے ایک دلیل میں نے یہ بھی پیش کی تھی کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے رسالہ تجلیات الٰہیہ کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے کہ

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔

اور ساتھ (رسالہ البلاغ صفحہ۳، اخبار پیغام صلح ۲۴ ستمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵ ۔ پیغام صلح ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۵ پیغام صلح ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۳ کے حوالہ سے) مرزا غلام احمد صاحب کا یہ کلام بھی درج کیا گیا تھا کہ:

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

اس پر مولوی اللہ دتا صاحب احمدی جالندھری نے اخبار الفضل ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۹ پر ایک مضمون شائع کیا اور اس پر یہ عنوان قائم کیا

پیغام صلح اور نامہ نگار اہل حدیث ایک ہی کشتی میں

احمدی صاحب لکھتے ہیں کہ:

میں نے الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء کا پرچہ ابتداء سے آخر تک دیکھا، مگر عبارت بالا ندارد۔

اور بدر ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء میں یہ عبارت مل گئی لیکن اس کے نقل کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کاٹے گئے،

پڑھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ اس قدر دیدہ دلیری۔

اصل عبارت حسب ذیل ہے:

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے ۔ صرف آنحضرت ﷺ کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے

(بدر قادیان ۱۷۔اپریل ۱۹۰۳ء)

کیا اس عبارت کو پڑھ کر ہر سلیم الفطرت انسان اڈیٹر پیغام صلح اور نامہ نگار اہل حدیث کی اس غیر شریفانہ حرکت پر اظہار افسوس کئے بغیر رہ سکتا ہے؟ مخلوق خدا کو مغالطہ دینا اور وہ بھی خیانت کے ذریعہ نہایت ہی گھناؤنا فعل ہے ۔ کیا ڈائری میں سے (صرف آنحضرت ﷺ کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے)فقرہ استثنائیہ کو حذف کر کے استدلال کرنا لا تقربوا الصلوۃ والے استدلال سے کم ہے ۔ (الفضل قادیان ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۹)

بابو حبیب اللہ صاحب ؒ جواباً لکھتے ہیں :

ا ۔ میں نے خود پرچہ الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء کو نہ دیکھا تھا ، بلکہ اخبار پیغام صلح کے بعض پرچوں سے یہ عبارت نقل کی تھی ۔ مگر اب مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے یہ بتلایا ہے اخبار الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء میں یہ عبارت نہیں ہاں البتہ اخبار بدر ۱۷۔ اپریل میں یہ عبارت ہے ، وغیرہ ، تو اس میں میرا کیا قصور ہے ۔ قصور ہے تو نامہ نگار پیغام صلح کا جس سے میں نے نقل کی ہے ۔

۲ ۔ میں خیال کرتا ہوں کہ نامہ پیغام صلح پکا احمدی ہے کیونکہ اس نے اپنے پیرومرشد مرزا غلام احمد قادیانی کی سنت پر قدم مارا ہے ۔ مرزا صاحب قادیانی نے بھی مخلوق خدا کو مغالطہ دیا ہے ۔ اور اس نے بھی خیانت کے ذریعہ مغالطہ دیا ہے جو نہایت ہی گھناؤنا فعل ہے اور قرآن مجید میں آیا ہے کہ

وما کان لنبی ان یغلّ یعنی کسی نبی کے واسطے خیانت کرنا جائز نہیں ہے

مرزا غلام احمد صاحب نے مدعی نبوت ہو کر خیانت کے ذریعہ سے مخلوق خدا کو مغالطہ دیا ہے ۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب سچے نبی نہ تھے ۔ میرے دعوی کا ثبوت ملاحظہ ہو ۔

الف : حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۰ پر ہے :

مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا ئے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

نوٹ: مکتوبات امام ربانی جلد دوم حصہ ۷ مکتوب ۵۱ صفحہ ۲ پر ہے:

بدان اے برادر محبّ کہ بہ تحقیق کلام حق سبحانہ وتعالی با بشر بگا ہے رو بارو بود وایں نوع از کلام مرآحاد انبیاء است علیھم الصلوات والتسلیمات وگاہے ایں نعمت عظمی بعضے را از کمل متابعان ایشان نیز بہ تبعیت و وراثت میسر مے گردد وایں قسم از کلام با یکے از ایشان ہرگاہی بکثرت واقع گردد آن کس محدث نامیدہ میشود چنانچہ امیر المومنین عمرؓ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین طور پر خیانت کی ہے:

۱۔ مکتوبات میں لفظ محدث ہے مگر حقیقۃ الوحی کے اس مقام میں مرزا صاحب قادیانی نے لفظ محدث کی بجائے نبی لکھا ہے۔ اور محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس سے خدا کلام کرے مگر وہ نبی نہ ہو۔ اس امت میں حضرت عمر محدث تو تھے مگر نبی نہ تھے (ازالہ اوہام ص ۹۱۴ بحوالہ صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۱)

۲۔ مکتوبات میں لکھا ہے:

جیسا کہ امیر المومنین عمرؓ تھے۔

یہ الفاظ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نقل نہیں کئے

۳۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ الفاظ لکھے ہیں:

بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔

حالانکہ مکتوبات امام ربانی کے مکتوب ۵۱ میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

ب۔ حمامۃ البشری صفحہ ۸۸۔۸۹ پر جناب مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

و فی حدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ینزل اخی ریسی ابن مریم علی جبل افیق اماما ھادیا حکما عادلا بیدہ حربۃ یقتل الدجال وتضع الحرب اوزارھا عن ابن عباس قال قال رسول اللہ ینزل اخی عیسی بن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم علی جبل افیق اما ما ھاد یا حکما عا د لا بیدہ حر بة
یقتل بہ الد جا ل

نوٹ: کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸، اور منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۶ پر ہے

قا ل ابن عباس قا ل رسو ل اللہ فعند ذلك ینزل ا خی عیسی بن مر یم من السما ء علی جبل افیق اما ما ھا د یا حکما عا د لا علیه بر نس له مر بوع الخلق ا صلت سبط الشعر بیدہ حر بة یقتل الد جا ل فا ذا قتل الد جا ل تضع الحر ب او زا ر ھا۔

(نیز دیکھو حجج الکرا مة ص۴۲۳)

مرزا غلام احمد صا حب قا د یا نی نے الفا ظ من السما ء نقل نہیں کئے اور علیه بر نس له مر بوع الخلق ا سلت سبط الشعر کے الفا ظ بھی نقل نہیں کئے۔ اگر کوئی احمدی کہے کہ مرزا صا حب قا د یا نی نے حمامة البشری میں کتا ب کنز العمال و غیرہ کا حوالہ نہیں د یا ہے، اس احمدی پر لازم ہے کہ پھر حد یث کی کسی ایسی کتاب کا نا م (مع جلد و صفحہ کے) پیش کر ے جس سے مرزا غلام احمد صا حب قا د یا نی نے یہ روا یت نقل کی ہے۔

ج: تحفہ گولڑ و یہ صفحہ ۱۴ پر مرزا غلام احمد صا حب قا د یا نی لکھتے ہیں:

فی الواقع صا حب قبر حضرت عیسی ہی ہیں جو یوز آ سف کے نا م سے مشہور ہوئے یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آ سف حضرت مسیح کا نا م تھا جیسا کہ انجیل سے ظا ہر ہو تا ہے جس کے معنی ہیں یہو دیو ں کے متفرق فرقوں کو تلاش کر نے وا لا یا اکٹھے کر نے وا لا (یہ معنی لفظ آ سف کے لغت کی کس کتا ب میں ہیں حبیب اللہ) اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کشمیر کے بعض با شند ے اس قبر کا نا م عیسی صا حب کی قبر بھی کہتے ہیں اور ان کی پرا نی تا ریخو ں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزا دہ ہے جو بلا د شا م کی طرف سے آ یا تھا جس کو قر یباً انیس سو برس آ ئے ہو ئے گذر گئے اور سا تھ اس کے بعض شا گر د تھے اور وہ کو ہ سلیما ن پر عبا دت کر تا ر ہا اور اس کی عبا دت گا ہ پر ایک کتبہ تھا جس کے یہ لفظ تھے کہ یہ ایک شا ہزادہ نبی ہے جو بلا د شا م کی طرف سے آ یا تھا نا م اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا یوز ہے۔

نوٹ : واضح ہو کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف ملک شام کی طرف سے آیا تھا یہ مرزا صاحب قادیانی کا جھوٹ ہے۔ میں علماء احمدیہ کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں سے یہ الفاظ نکال کر دکھلائیں کہ شہزادہ یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ اگر کسی احمدی عالم میں ہمت ہے تو میرے اس مطالبہ کو پورا کرے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مخلوق خدا کو مغالطہ دیا اور وہ بھی خیانت اور کذب بیانی کے ذریعہ جو نہایت ہی گھناؤنا فعل ہے۔ پس مرزا صاحب قادیانی نبی نہ تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۷ ص ۸۔۱۰)

مرزا قادیانی اور دعوی نبوت۔ ا

جناب مولوی عبدالحق ؒ آف راجہ جنگ، لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی جن کو نبیوں کی صف میں کھڑا کرنے کی کوشش دن رات قادیان میں شروع ہے، فی الحقیقت اس اعلی اور مقدس صف میں کبھی بھی کھڑے نہیں ہو سکتے۔ واقعات کی روشنی میں جب دیکھا جاتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی منہاج نبوت پر پورا اترتے ہیں یا نہیں تو خود جناب کی تحریر و تقریر سے گواہیاں ملتی ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی مرسل من اللہ نہ تھے بلکہ جناب مرزا صاحب نے دغا فریب اور زمینی ذرائع سے کام لے کر نبوت کا دعوی کیا جس کا ثبوت ناظرین کی دل چسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

ایک وقت وہ بھی تھا کہ قادیانی خاندان کے ۸۵ گاؤں ملکیت کے تھے اور پان صد سے کم بیش مہمان ہمیشہ شب و روز دسترخوان پر روٹی کھاتے تھے۔ سو کے قریب علماء صلحائے حافظ قرآن کے پاس رہتے تھے جن کے کافی وظیفے مقرر تھے۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر وہ زمانہ آیا کہ سکھوں کے آنے سے قادیانی خاندان کے پاس ۸۵ گاؤں کے بجائے صرف ایک قادیان ہی رہ گیا بلکہ یہاں تک حالت خراب ہوئی کہ قادیان پر بھی سکھ قابض ہو گئے اور قادیانی خاندان مذکور پر بنی اسرائیل کی سی تباہی آئی علماء نہ صلحا، روٹی سے بھی بیزار مارا مارا پھرا کئے۔ خاندان مذکور کی قسمت جاگی مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سلطنت ہوئی تو ۵ گاؤں سمیت قادیان پھر دست یاب ہوئے رنجیت سنگھ بچارا تو چلتا بنا گورنمنٹ برطانیہ کا راج ہوا تو قادیانی خاندان کے ممبران کو گورنر جنرل کے دربار میں کرسی ملنے لگی اور نواح میں رئیس تسلیم کئے گئے۔

خاندان مذکور نے سرکار انگریزی کو پچاس گھوڑے اور پچاس سوار امداد کے طریقہ پر دیئے اور آئندہ گورنمنٹ کے ساتھ امداد کا وعدہ بھی کیا لیکن یاجوج ماجوج یعنی گورنمنٹ برطانیہ کا پہلا نزلہ خاندان مذکور پر یہ گرا کہ اس کی تمام جاگیر ضبط ہو گئی۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۱۱۰۔۱۱۱)

جب جاگیر ضبط ہو گئی، کنبہ کا گذارہ ہونا مشکل ہو گیا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے والد صاحب نے مرزا غلام احمد صاحب کو ملازم کرا دیا جس کا پتہ مندرجہ ذیل حوالہ سے چلتا ہے:

ہمارے دادا کا منشاء تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اسلئے آپ شہر سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہو گئے۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۳۰)

بعض کا خیال ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب محرر تھے۔ اس سے ہم کو بحث نہیں۔ لیکن آپ کسی قلیل سی ملازمت پر نوکر ہوئے جہاں تنخواہ بالکل کم تھی اور کنبہ کا گذارہ ہونا مشکل تھا۔ بدیں وجہ مرزا غلام احمد صاحب نے ملازمت ترک کر دی اور کوئی وسیلہ آمدنی کا تلاش کرنے کے درپئے ہوئے۔ آپ عالم تو تھے ہی آپ نے بہت سی کتابیں مذہبی جمع کیں (بعض مرزائی دوستوں سے سنا گیا ہے کہ مرزا صاحب عالم نہ تھے بلکہ امی تھے خدا جانے یہ مرزائی بھی کس بلا کے ہیں۔ بیٹا تو شہادت دیتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم بڑے غور و پرداخت سے کی گئی لیکن امت اس سے انکار کرتی ہے یہ معاملہ مدعی سست گواہ چست والا بنتا ہے مرزا بشیر احمد سیرۃ المہدی کے صفحہ ۱۰۱ پر لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرزا غلام احمد صاحب فرماتے تھے) بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے تھے اور میں صرف کی بعض کتابیں پڑھیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھائی کے لئے مقرر کیا تھا، اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا..... اور ان دنوں مجھ کو کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی گویا میں دنیا ہی میں نہ تھا) اور نبوت کا سانچہ گھڑنا شروع کر دیا جسکا پتہ مفصلہ ذیل تحریر سے چلتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کاہلوان نے کہ میں بڑے مرزا صاحب کے پاس بہت آیا جایا کرتا تھا ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے اس کی منشا ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرا دوں۔
جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا چاروں طرف کتابوں کے ڈھیر لگا کر اسکے اندر (مرزا غلام احمد) بیٹھے ہوئے ہیں (اب کوئی قادیانی بتا سکتا ہے کہ مرزا صاحب کتابوں کے ڈھیر میں کیا کر رہے تھے؟ اس میں ظلی نبوت کا سانچہ گھڑ رہے تھے۔) اور کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچایا۔ مرزا (غلام احمد) صاحب نے جواب دیا کہ میں نوکر ہو گیا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب نے جواب دیا: واقعی اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر۔
مرزا (غلام احمد) صاحب نے کہا: ہاں نوکر ہو گیا ہوں۔
خاکسار عرض کرتا ہے کہ کاہلوان قادیان سے جنوب کی طرف دو میل ہے اور نوکر ہونے سے مراد خدائی نوکری ہے (سیرۃ المہدی۔ ص ۴۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مندرجہ بالا مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ایک عرصہ تک ظلی نبوت کا مواد جمع کرتے رہے۔ اس وقت موقع ایسا تھا ایک طرف آریہ سماج کی تحریک سوامی دیانند کے ذریعہ پھیل رہی تھی اور دوسری طرف مسیحی مشنریاں پورے زور شور سے کام کر رہی تھیں اور ہزاروں مسلمان عیسائی ہو چکے تھے، مرزا غلام احمد صاحب نے اس موقع کو غنیمت جانا۔ لگے آریہ سماج اور مسیحی مشنریوں کے برخلاف کام کرنے۔ مسلمانوں نے سمجھا کہ یہ اسلام کے خیر خواہ ہیں ادھر مرزا صاحب قادیانی نے وقت سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں میں اپنا رسوخ پیدا کرلیا اور اپنی ظلی نبوت کو مخفی رکھا۔ مسلمانوں اور دیگر اقوام کی لڑائیوں سے فائدہ اٹھانا چاہا۔

چونکہ مرزا صاحب قادیانی خود کو مسلمانوں کا طرف دار بتاتے تھے، اس لئے فطرۃً مسلمانوں کو ان کی طرف رغبت ہوئی۔ مرزا صاحب قادیانی نے بنام تائید اسلام چندہ کی اپیلیں کیں اور مسلمان چندہ دینے لگ گئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ کی تیسری جلد تک تو اپنا رویہ درست رکھا۔ لیکن جب چوتھی جلد شائع کی تو کچھ ارشادات اپنی نبوت کے بھی شائع کئے جس سے علماء دین کے طبقہ میں جوش محسوس ہوا۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب عقل مند تھے، آپ ظلی نبوت کے میدان میں پاؤں پھونک پھونک کر رکھتے تھے۔ آپ کو معلوم تھا کہ ابھی بھانڈا پھوٹ گیا تو دکان داری نہیں چلے گی۔ آپ نے جھٹ اعلان کر دیا:

اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر دہلی کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے ملائکہ کا منکر بہشت دوزخ سے کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبریل اور لیلۃ القدر اور معجزات اور معراج نبوی سے بالکل منکر ہے لہذا میں اظہاراللحق عام وخاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سرا سر افتراء ہے میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر ہوں بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن وحدیث کے رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا ومولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی ہے۔ (قادیانی اشتہار ۲۔اکتوبر ۱۸۹۱ء)

اس اعلان کے ذریعہ عام پبلک اور علماء دین کو مرزا صاحب قادیانی نے تسکین دے دی لیکن اپنا کام بدستور کرتے رہے۔ جب کبھی ذرہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے شبہ پیدا ہوا، فوراً علماء دین نے تنبیہ کی۔ فورا مرزا صاحب مسلمان ہونے پر قسمیں کھاتے تھے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو الہامات بھی شائع کئے تائید اسلام کے نام سے شائع کئے۔ علماء دین ان سے متعرض نہ ہوئے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اس تدبیر سے کام بن گیا کیونکہ اس طرح علماء دین بھی پیچ میں پھانس لئے گئے تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی خود تسلیم کرتے ہیں:

اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی بھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کر لیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔ (اربعین نمبر۲ ص ۲۱) باقی ..

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۷ ص ۱۰۔۱۱)

فیصلہ کی صورت ہمیں بھی منظور

(خاص کر اہل حدیث پر عتاب)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ کی دو پارٹیوں میں عرصہ سے اختلاف چلا آیا ہے۔ باطنی وجہ کا علم خدا کو ہے، ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ نبوت مرزا قادیانی میں اختلاف ہے۔ اس اختلاف کے فیصلہ کی جو صورت خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے پیش کی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ:

مولوی محمد علی صاحب کے اختلاف ہونے سے پہلے کی جتنی تحریریں نبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہیں وہ سب شائع کر دی جائیں میں (خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد) ان کے متعلق اعلان کر دوں گا کہ میرا بھی عقیدہ یہی ہے جو ان تحریروں میں ہے۔ (اخبار فاروق ۱۳ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۲)

اہل حدیث: مطلب اس کا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مولوی نور الدین صاحب بھیروی، خود مولوی محمد علی لاہوری وغیرہ ارکان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سب تحریریں اصلی الفاظ میں بغیر شرح یا تاویل کے شائع کی جائیں۔ پھر جو ان کا مفہوم ذہن میں آئے وہی عقیدہ صحیح ہو۔

بہت ٹھیک! ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ اسی لئے ہم بھی یہی طریق صلح مرزائی جماعت خصوصاً قادیانی پارٹی کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کی دو شقیں ہیں:

اول: وہ احادیث جو حضرت مسیح موعود کے متعلق آئی ہیں اصل الفاظ میں مع صحیح ترجمہ کے شائع کر دیں جو ان کا مفہوم ہوگا اسی پر دونوں فریق ہم اور وہ متفق ہوں گے۔

دوم۔ اگر یہ منظور نہ ہو تو مرزا صاحب قادیانی کی دو تین متحدیانہ پیش گوئیوں کے اصلی الفاظ شائع کر دیئے جائیں جن کی کوئی شرح یا تفسیر نہ کی جائے جو ان کا مفہوم عام فہم ہو بس اس پر ہم دونوں فریق (احمدی اور محمدی) متفق ہو جائیں۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح ہم نے بڑی فراخ دلی سے قادیانی تحریک صلح کی تائید کی ہے، قادیانی جماعت ہماری تحریک کی تائید کرے گی۔

احمدی دوستو! آگے بڑھو اور سنو!

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۸ ص ۳)

کیا قوم عیسی خیل، حضرت عیسی کی اولاد ہے؟

(اقوال مرزا کی دو رنگی)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی کتاب تحفہ گولڑ ویہ طبع ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۲۱۳،۲۱۴ پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت عیسی کے صلیب کی موت سے بچنے کے متعلق ایک پیش گوئی یسعیاہ باب ۵۳ میں اس طرح پر ہے

اوراس کے بقائے عمر کی جو بات ہے سو کون سفر کر کے جائے گا کیونکہ علیحدہ کیا گیا ہے قبائل کی زمین سے اور کی گئی شریروں کے درمیان اس کی قبر پر وہ دولت مندوں کے ساتھ ہوا اپنے مرنے میں جب کہ تو گناہ کے بدلے میں ان کی جان کو دے گا (تو وہ بچ جائے گا) اور صاحب اولاد ہو گا اس کی عمر لمبی کی جائے گی وہ اپنی جان کی نہایت سخت تکلیف دے گا (یعنی صلیب پر بے ہوشی) پر وہ پوری عمر پائے گا۔

ب۔ کتاب، مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۶۸ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

سوجیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کی سیر کی ہوگی اور پھر جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے چونکہ مسیح ایک سرد ملک کے آدمی تھے اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہو گا اور چونکہ وہ بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے۔ اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل کر لی ہو گی۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو افغانوں میں ایک قوم عیسی خیل کہلاتی ہے، کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسی کی ہی اولاد ہوں۔

۲۔ اخبار الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۵ میں ہے:

بموجب یونس والی پیش گوئی کے (متی) مسیح زندہ صلیب سے اترا۔ زندہ قبر میں رہا زندہ قبر سے نکل کر کھوئی بھیڑوں کی کابل وکشمیر میں ہدایت کرتا ہوا کشمیر میں فوت ہوا اور بسبب اس بڑے لمبے سفر کے مسیح یعنی بڑا سیاح بھی کہلایا چنانچہ سرحد پشاور پر عیسی خیل وعیسی اقوام اسی کی اولاد سے معلوم ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔

۳۔حکیم خدا بخش احمدی اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۴۵۱۔۴۵۲ پر یوں لکھتے ہیں

تو ریت میں پیش گوئی کی گئی تھی کہ یسوع صلیب پر نہیں مرے گا جس کی تصدیق یسیعاہ باب ۵۳، آیت ۷۔۸ سے یوں ہوتی ہے
مسیح صاحب اولاد ہو گا جسکی تصدیق توریت سے یوں ہوتی ہے:
جب کہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا (تو وہ بچ جائے گا) اور صاحب اولاد ہو گا۔
مسیح اس واقعہ صلیب کے بعد ۸۷ برس اور زندہ رہا اور صاحب اولاد بھی ہوا چنانچہ افغانستان میں اب تک عیسی خیل قوم موجود ہے۔،

اس کی تردید:

۱۔مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ مندرجہ الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۔۵ اور کتاب منظور الٰہی صفحہ ۱۲۶ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے شادی نہ کی تھی۔

۲۔تریاق القلوب صفحہ ۹۹ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:

اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسی کی کوئی آل نہیں تھی

۳۔آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۸۳ کے حاشیئے اور تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۴ کے حاشیہ پر ہے:

انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر پا کر اٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقش قدم پر چلتے۔

۴۔مولوی محمد احسن احمدی امروہی، اعلام الناس حصہ اول کے صفحہ ۵۹ پر لکھتے ہیں:

مسیح نے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ اس کی اولاد ہوئی۔

۵۔تشحیذ الاذہان نومبر ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۴ پر مولوی جلال الدین احمدی یوں لکھتے ہیں:

مسیح کا شادی نہ کرنا دلالت کرتا ہے کہ آپ کی تعلیم ناقص تھی۔

۶۔اخبار الحق جلد ۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۱۱ کے کالم نمبر ۲ میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح نے ایک بھی بیوی نہیں کی۔

۷۔ الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۱۷ء ص ۵ کالم ۳ میں ہے:

حضرت عیسی بلا باپ تھے صاحب اولاد ہونا معلوم نہیں، غالباً نہ تھے

۸۔ اخبار بدر ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۴ کے کالم ۲ میں ہے:

یسوع فرقہ صوفیا بنام اسیر میں داخل تھا جو شادی نہ کرتے تھے۔

(انجیل فتح بر صلیب، ص ۳۱)

۹۔ اخبار الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء صفحہ ۶ کالم اول میں ہے:

سید نا مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی تحقیق یہی ہے کہ حضرت عیسی کی کوئی ظاہری اولاد نہ تھی۔

نتیجہ یہ نکلا حضرت عیسی نے نہ شادی کی اور نہ آپ کی اولاد ہوئی اس پر بھی (بقول مرزا قادیانی) قوم عیسی خیل حضرت موصوف کی اولاد ہے۔ چہ خوش

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۸ ص ۳۔۴)

مرزا قادیانی اور دعوی نبوت۔ ۲

جناب مولوی عبدالحق رح آف راجہ جنگ لکھتے ہیں:

جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بہت سے مسلمانوں کو طمع اور لالچ میں پھانس لیا۔ جن کا ذکر مرزا صاحب قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد نے سیرۃ المہدی میں اس طرح کیا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ ہماری جماعت میں تین قسم کے آدمی ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جن کو دنیوی شان وشوکت کا خیال ہے کہ محکمے ہوں دفاتر ہوں بڑی بڑی عمارتیں ہوں وغیرہ۔ دوسرے وہ ہیں جو کسی بڑے آدمی مثلاً نوردین صاحب کے اثر کے نیچے آ کر جماعت میں داخل ہو گئے ہیں اور انہی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ وابستہ ہیں۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جن کو خاص میری ذات سے تعلق ہے (سیرۃ المہدی۔ص ۱۱)

جب مرزا صاحب مذکور نے اس طرح لوگوں کو پھانس لیا جس طرح اوپر ذکر ہو چکا ہے تو فوراً فتح اسلام میں دعوی نبوت کر دیا۔

بعض مرزائی افراد کے ساتھ جن صداقت مرزا پر گفتگو ہوتی ہے تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے ہمراہ تائید آسمانی تھی۔

احقر عرض کرتا ہے کہ ان واقعات سے تو صاف اخذ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے دغا جعل سے کام لیا۔ اور اپنی دکانداری چلانے کا اسباب پیشتر جمع کر رکھا تھا جس کا ثبوت نزول المسیح میں بھی ملتا ہے:

جو کام یا دعوی ابھی بارہ برس کے بعد ظہور میں آنا ہے پہلے ہی اس کی بنیاد قائم کی جائے۔ پھر تعجب پر تعجب یہ کہ خدا تعالی ایسے ظالم مفتری کو اتنی لمبی مہلت بھی دے دے جس سے آج تک بارہ برس بھی گذر چکے ہوں اور مفتری ایسا اپنے افتراء میں بے باک ہو جس نے پہلے ہی سے ارادہ کیا ہو جو بارہ برس کے بعد ایسا دعوی کروں گا اور اس دعوی کی بنا د بارہ برس پہلے ہی یہ رکھی ہو کہ میں ضرور مثیل مسیح ہوں۔ (نزول المسیح۔ص ۷۶)

اب بھی میرا کوئی دوست یہ کہہ سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت وہ نبوت ہے جو سلف انبیاء کو خدا تعالی کی طرف سے دستیاب ہوئی تھی بلکہ یہ تو نبوت اپنے کسب سے حاصل کی گئی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۸ ص ۴)

حاجیوں پر خفگی

(خاص کر اہل حدیث پر عتاب)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اخبارات ساری دنیا پر اظہار رائے کرتے ہیں۔ ان کے خلیفہ اور مبلغ جہاں جاتے ہیں ان کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کے نشان ملتے ہیں۔ مثلاً خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) دمشق میں گئے تو منارہ دمشق دیکھ کر اپنے مسیح (مرزا غلام احمد) کی صداقت پائی۔ لیکن جب کوئی مخالف مرزا صاحب کی تکذیب کے آثار پائے اور اظہار کرے تو اس پر خفا ہوتے ہیں حالانکہ یہ اصول مقررہ ہے

وفی کل شیء له آیة ۔ تدل علی انه کاذب

اخبار اہل حدیث امرتسر میں سفر حجاز کا ایک مراسلہ درج ہوا تھا جس میں ذکر تھا کہ حجاز میں اونٹ بکثرت ہیں، اور یہ بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوی مسیحیت میں جھوٹے تھے کیونکہ انہوں نے لکھا تھا کہ مکہ مدینہ میں ریل کا جاری ہونا میری نشانی ہے حالانکہ یہاں ریل کا نشان بھی نہیں ۔

اس پر قادیانی اخبار بہت خفا ہوا ہے لکھتا ہے کہ یہ لوگ حج کرنے گئے تھے یا عیب جوئی کرنے۔ کوئی لکھتا ہے یہاں سڑکیں ٹھیک نہیں۔ کوئی لکھتا ہے صفائی نہیں۔ غرض کوئی کچھ کہتا ہے، کوئی کچھ۔

> مولوی ثناء اللہ صاحب مکہ معظّمہ میں گئے تو قادیان کی یاد آئی اور کہا کہ یہاں ریل نہیں بنی یہ مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے کا ثبوت ہے مگر چند ہی دنوں کے بعد حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ اسی مولوی ثناء اللہ نے اسی زبان سے حجاز ریلوے بنانے کی تائید کی۔ گویا خود اپنے کاذب ہونے پر مہر صداقت ثبت کی۔ دیکھا یہ ہے حق کا نفوذ کہ بدترین دشمن وہ کام کر رہا ہے جو سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا نشان ہے خدا نے چاہا کہ انہی ہاتھوں سے اذا العشار عطلت کی پیش گوئی کو جدہ سے مکہ اور مکہ سے مدینہ تک پورا کراؤں جو اس کے خلاف کوشش کرتے رہے۔ (الفضل قادیان۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۴ کالم ۲)

اس الہامی جماعت، ہاں مسیح موعود کے حواریوں، ہاں ہاں مہدی مسعود کے مریدوں، واللہ قادیانی کرشن جی کے چیلوں کے ہاتھ کی صفائی دیکھو کہ بغیر داد دیئے ہم نہیں رہ سکتے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو لکھتے ہیں کہ مکہ مدینہ کے درمیان ریل کا بن جانا میری نشانی ہے، جس کا مطلب صاف ہے کہ میری (مرزا قادیانی کی) زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حجاز ریلوے کا بن جانا ضروری ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن وحدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ (اعجاز احمدی۔ص ۲)

ناظرین! یہ کتاب ۱۹۰۲ء کی طبع ہے۔ آپ اس الہامی کذب بیانی کو دیکھئے کہ ۱۹۰۲ء میں لکھتے ہیں کہ۔

مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے۔

حالانکہ مکہ مدینہ کے درمیان آج تک سروے (پیمائش) بھی شائد نہ ہوئی ہو۔

لطف یہ ہے کہ فاضل اڈیٹر یہ بھی نہیں سمجھے کہ میں نے جو ریلوے بننے کی تائید کی (میں کیا ساری اسلامی دنیا کرتی ہے) یہ تو اسی لئے ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی روشن تردید ہو سکے کیونکہ ۱۹۲۶ء میں جو ریل بنے گی یہ ان مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت کی صداقت پر نشانی نہ ہوگی جو ۱۹۰۸ء میں دنیا چھوڑ گئے۔

ہاں اس وقت بنتی تو وہ کہہ سکتے کہ یہ میرا نشان ہے۔

یوں تو آج ۱۹۲۶ء میں نہیں تو اس کے بعد بھی کبھی نہ کبھی بنے گی چاہے سو برس تک بنے، تو کیا اتنی مدت دراز کے بعد کی بنی ہوئی ریل بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو، جو عرصہ دراز سے مر چکے ہیں، نشان صداقت ہوگی؟ حالانکہ وہ خود ریل کا بننا اپنے زمانہ کے ساتھ بصیغہ حال مخصوص کرتے ہیں۔

احمدی دوستو! اب بھی تمہیں یقین آیا کہ نہیں کہ سفر حجاز میں مجھے مرزا صاحب قادیانی کی یاد کیوں آتی تھی۔ محض اس لئے کہ ہمارے ملک پنجاب میں حضرت آدم سے لے کر آج تک ایک ہی شخص صاحب وحی ونبوت ہوا۔ افسوس وہ بھی جھوٹا۔ آہ:

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز ہوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۹ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتر کون مرا؟ قادیانی نبی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷ستمبر ۱۹۲۶ء میں ہم نے بجواب الفضل قادیان ایک مضمون مفصل لکھا تھا جس میں ثابت کیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوی اور مقصد بعثت کے لحاظ سے نامراد مرے، جس کو دوسرے لفظوں میں ابتر کہتے ہیں۔

اس امر کے فیصلہ کے لئے ہم نے الفضل پر آٹھ سوال کئے تھے جن کے جوابات سے یہ عقدہ حل ہوجاتا کہ مرزا صاحب قادیانی بامراد گئے یا نامراد۔

بہتر ہے کہ قادیانی اخبار بجائے اور باتیں بنانے کے ہمارے سوالات کے جوابات دیں۔ ورنہ ہماراحق ہوگا کہ ہم یہ شعر پڑھیں

کوئی بھی کام مسیحا (مرزا) ترا پورا نہ ہوا
نا مرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۹ ص ۶)

مسیح ناصری، صاحب شریعت نبی تھے

(تہافت وتخالف)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۔ اخبار الحکم: کی جلد ۸ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۳ کالم ۴ میں لکھا ہے:

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام صاحب شریعت نہ تھے۔

اقول: واضح ہو کہ قرآن کریم میں الفاظ، تشریعی نبی، یا، غیر تشریعی نبی، نہیں آئے ہیں اور نہ کسی حدیث صحیح نبوی میں الفاظ، تشریعی نبی، یا، غیر تشریعی، نبی آئے ہیں اور نہ کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابی کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

ہاں قرآن مجید میں الحمد کی الف لے کر والناس کے سین تک الفاظ رسول، و نبی آئے ہیں بغیر کسی قید کے۔

اس طرح ظلی بروزی مجازی حقیقی غیر حقیقی مستقل امتی نبی جزوی ناقص وغیرہ الفاظ نہ تو قرآن کریم میں آئے ہیں اور نہ کسی حدیث صحیح نبوی میں۔ البتہ جناب مرزا صاحب نے یہ اصطلاحات ایجاد کی ہیں (دیکھو محمود احمد کی کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول۔ ص ۱۵۸)

۲۔ مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور اپنے رسالہ نعمت اللہ خان کی سنگساری، اور اسلامی رائے عامہ سے اپیل، یعنی ضمیمہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں:

> اصل بات یہ ہے کہ نبوت غیر تشریعی کی اصطلاح صوفیوں کی اصطلاح ہے، اصطلاح شریعت نہیں قرآن کریم یا حدیث میں کہیں نبوت کی دو قسمیں نہیں بتائی گئیں جن میں سے ایک نبوت تشریعی ہو اور ایک نبوت غیر تشریعی۔ اور صوفیوں نے صرف ولایت یا محدثیت کو ہی نبوت غیر تشریعی کہا ہے۔

۳۔ مسیح حقیقی نبی: رسالہ سراج منیر کے صفحہ ۳۔۴ پر ہے:

> ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے واپس آنے کے لئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے پس جب قرآن کے بعد ایک حقیقی نبی آ گیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوت کیوں کر اور کیا ہوا۔

نوٹ: مرزا صاحب کی اصطلاح میں حقیقی نبوت و رسالت سے مراد صاحب شریعت نبی ہے (دیکھو سراج منیر ص ۲۔۳) اخبار الحکم ۱۷۔ اگست ۱۸۹۹ء ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۹۶، حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۵۹، سراج منیر کے صفحہ ۴ پر جناب مرزا صاحب نے حضرت عیسی مسیح اسرائیلی نبی کو حقیقی نبی لکھا ہے پس نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانی اصطلاح میں حضرت مسیح ناصری صاحب شریعت رسول تھے۔

۴۔ جناب مرزا قادیانی کے الفاظ اخبار الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۱۳ پر یوں ہیں:

> اب فرمائیے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جب ایک اسرائیلی نبی آ گیا تو پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کس طرح خاتم النبیین رہے؟ اس اعتقاد سے تو خاتم النبیین حضرت عیسی ہوئے نہ آنحضرت ﷺ ۔ حاشا وکلا۔ عیسی تو خود براہ راست خدا کے نبی تھے۔ کیا ان کی پہلی شریعت اور نبوت منسوخ ہو جائے گی۔

۵۔ منشی عمر الدین صاحب احمدی جالندھری شملوی کے الفاظ اخبار بدر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء کے صفحہ ۴ پر یوں ہیں:

ایک حدیث جس کے حضرت سلمان فارسی راوی ہیں اس طرح پر ہے کہ فترة بين عيسى و محمد ﷺ و ست مأة سنة (بخاری کتاب المناقب) حضرت عیسی اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان فترۃ کا زمانہ (جس میں کوئی نبی نہیں ہوتا) چھ سو برس ہے

اس حدیث پر حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس امت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسی ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو۔ (ص ۴ کالم ۲)

۶۔ کتاب ختم نبوت کی حقیقت صفحہ ۱۱۵ پر مولوی عمر الدین صاحب احمدی لکھتے ہیں:

جس طرح حضرت عیسی (جن کی نبوت تشریعی ہے) کے امتی ہو کر آ جانے سے ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اسی طرح آنحضرت ﷺ کے امتی یا غلام احمد کا بجائے عیسی کے مسیح موعود ہو کر نبی کا خطاب پا جانا ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔

۷۔ درحقیقت تو حضرت عیسی تشریعی نبی ہیں۔ (ختم نبوت کی حقیقت۔ ص ۱۱۷)

اخبار پیغام صلح مورخہ یکم دسمبر ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۵ کے کالم نمبر ۳ میں ہے

(حضرت) الیاس و الیسع رسول اند و کتاب شان نیست و جملہ بر شریعت موسی بودند (حضرت) مسیح علیہ السلام صاحب کتاب و شریعت است

(التاویل المحکم۔ ص ۷۵)

نتیجہ یہ نکلا کہ خود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں کی تحریروں سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح صاحب شریعت رسول تھے۔

اس کی تردید:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء، اور کتاب منظور الٰہی صفحہ ۲۹۲ پر مرقوم ہے

حضرت مسیح اپنی کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ تورات کو پورا کرنے آئے تھے۔ (قول مرزا)

مرزائی مریدو! لوجدوا فیه اختلافاً کثیراً کے ماتحت بتاؤ کہ مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کیا تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء مطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۹ ص ۶۔ ۷)

ابتر کون مرا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم تو یقیناً جانتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے ہر دعوی میں غیر صادق تھے لیکن مرزائی صاحبان ان کے الہامات پیش کر کے ان کی سچائی کا ثبوت دیا کرتے ہیں، اس لئے ہمیں ان کا جواب لکھنا پڑتا ہے چنانچہ گذشتہ پرچوں میں ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ مولوی سعد اللہ مرحوم لودیانہ میں فوت ہوئے تو مرزا صاحب نے ان کو ابتر لکھا حالانکہ ان کا لڑکا موجود تھا اب جو لڑکا مذکور اچھی عمر پا کر فوت ہوا تو پھر انہوں نے اس کو ابتر کہا جس کا جواب اہل حدیث کے گذشتہ پرچوں میں لکھا گیا۔

اب ایک جدید انکشاف ہوا کہ مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم کا نواسہ زندہ ہے اور اس کا نام عبدالکبیر ہے یہ صاحب موضع کوم کلاں ضلع لودھیانہ (پنجاب) میں ہیں انہوں نے اس موضع (ابتر) پر ایک مفصل مضمون لکھا ہے جو آئندہ کبھی درج ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۵۰ ص ۲)

ہفوات مرزا

مولوی عبدالعزیزؒ صاحب ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں مطالعہ کرتا ہوں تو مجھے سخت حیرت ہوتی ہے کہ خدایا یہ کتابیں اس شخص کی تصنیف ہیں جو اپنے آپ کو مرسل، مجدد، مہدی مسیح موعود جانتا ہے۔ اور کتابیں یہ جن میں تاویلات باطلہ سے کام لیا گیا ہے۔ اور اپنے ہوا کے مطابق قرآن واحادیث کے معانی گھڑے گئے ہیں۔ پھر ایسے معانی کو نکات اور حقائق سے تعبیر کیا جاتا ہے حالانکہ قرآن واحادیث کے الفاظ کو آپ کے معانی مخترعہ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر کچھ عرض کیا جاتا ہے

اعجاز المسیح میں جو تفسیر سورہ فاتحہ ہے آپ مالك یو م الدین کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں

وسمّی یو م الدین یو م ھذا المسکین لا نّہ زمان یحی فیہ الدین ۔(یعنی یوم الدین اس مسکین کے دن کا نام رکھا گیا ہے کیونکہ یہ وقت ہے کہ اس میں دین زندہ کیا جارہا ہے)

کیا یہ تحریف ہے کہ تفسیر خدائے پاک تو یو م الدین قیامت کے دن کو کہے اور یہ اپنے ظہور کا وقت بیان کریں دیکھو اللہ تعالی فرماتا ہے

وان الفجار لفی جحیم یصلو نھا یو م الدین ھذا نز لھم یو م الدین ثم ما ادرك ما یو م الدین یوم لا تملك نفس لنفس شیئا وا لا مر یو مئذ للہ

اور لیلۃ القدر جو قرآن میں وارد ہے اس کو آپ ایام جاہلیت قرار دیتے ہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم لیلۃ القدر کو عشرہ اخیرہ رمضان میں تلاش کرو۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب کی تحریف معتبر ہے یا آنحضرت ﷺ کی تفسیر۔

اور سورہ زلزال کی تحریف ازالہ اوہام میں دیکھو اس میں بھی آپ نے کمال کر دکھایا ہے ایسا سورہ کورت کی تفسیر کی گئی ہے جس میں ڈاک خانے چھاپہ خانے اور تار اور ریل کے ظہور کو بیان کیا گیا ہے۔

الغرض جس جس آیت کی تفسیر آپ نے اپنی کتابوں میں کی وہاں ہی سخت تحریف سے کام لیا گیا ہے۔

اگر آپ کی تمام تحریفات لکھوں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے میرا ارادہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ آپ کی تمام کتب مصنفہ سے تحریفات آیات قرآنیہ چھانٹ کر ایک کتاب تیار کروں بشرطیکہ کوئی مسلمان صاحب ثروت اس کے چھپوانے کا ذمہ اٹھائے اور مجھے اطلاع کہ میں کام شروع کروں (آپ کو اطلاع ہو کہ اس مضمون کا رسالہ نکات مرزا دفتر اہل حدیث سے شائع ہو چکا ہے جس میں مرزا قادیانی اور مولوی عبداللہ چکڑالوی دونوں کے معارف قرآنیہ جمع کئے گئے ہیں۔ مینیجر اخبار اہل حدیث امرتسر)

اور حدیث لینزلن عیسی بن مریم حکما عدلاً جو متفق علیہ ہے اس سے مراد اپنے آپ کو لیا ہے اور فرمایا کہ عیسی بن مریم نہیں آئے گا، اس حدیث میں میں مراد ہوں۔

بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ پیغمبر ﷺ نے جب یہ حدیث صحابہ میں بیان کی ہوگی کیا اس وقت ان کا فہم آپ کے ظہور کی طرف گیا تھا یا عیسی بن مریم کی طرف۔ ایسے الفاظ جو اپنے معانی کو واضح نہیں کرتے بلکہ ایک سخت غلطی میں سامعین کو ڈالتے ہیں آنحضرت ﷺ نے کیوں فرمائے صاف صاف کیوں نہ فرمایا کہ مرزا غلام احمد سکنہ قادیان ضلع گورداسپور میں ظاہر ہوگا اور اس میں عیسی بن مریم جیسے خصائل ہوں گے

کیا حدیث نواسؓ بن سمعان کی جو صحیح مسلم میں ہے اس تحریف کو باطل کرنے کے لئے کافی نہیں جس میں آنحضرت ﷺ کا فرمان بسند صحیح وارد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم کو وحی ہوگی کہ میرے بندوں کو کوہ طور میں لے جاؤ کیونکہ میں ایک پیدائش ایسی ظاہر کرنے والا ہوں جس کا تم سے مقابلہ نہ ہو سکے گا۔ چنانچہ اپنے یاروں سمیت کوہ طور میں جا چھپیں گے۔ پھر یاجوج ماجوج کو اللہ تعالیٰ ظاہر کرے گا۔ اس کے کچھ مدت بعد عیسی بن مریم نبی اللہ اپنے یاروں سمیت دعا کریں گے کہ خدایا ان کو دور کر ہم سخت تنگ آ گئے ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ ان کو ہلاک کرے گا پھر حضرت عیسیٰؑ بن مریم یاروں سمیت باہر نکلیں گے۔

اس حدیث یہ بھی ثابت ہوا کہ عیسیٰؑ بن مریم کے نزول کے بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا اور مرزا صاحب کی وہ تحریف بھی باطل ہوئی جو آپ نے یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس مراد لئے ہیں اس لئے کہ اگر مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) عیسی بن مریم مان لیں تو یہ لازم آتا ہے کہ یاجوج ماجوج کا خروج پہلے اور آپ کا نزول بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہو۔ کیونکہ روسا اور انگریز آپ کے دعوی سے پہلے دنیا میں موجود تھے اور اب بھی موجود ہیں لیکن آپ مسیح قادیانی ان کو چھوڑ کر عالم عقبی کو چلے گئے۔ اس حدیث سے تو مرزا کا دعوی خاک میں مل گیا صرف یہی حدیث مرزا کے دعوی کی تردید میں کافی ہے اس حدیث سے تو مرزا قادیانی کے دعوی پر پانی پھر گیا۔

باقی رہا یہ امر کہ مرزائی مرزا کی تقلید سے باز نہیں آتے سو یہ ان کی قسمت

بآب زمزم و کوثر سفید نتواں کرد
گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

الغرض مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن وحدیث کے معانی من گھڑت کئے ہیں الفاظ کو کوئی تعلق ان معانی سے نہیں اللہ پاک مرزائیوں کو مرزائیت سے توبہ نصیب کرے اور ان کو کتاب وسنت کے صحیح معنی کی توفیق دے اور ان کی آخرت کو درست بنائے ایسا نہ ہو کہ اسی اعتقاد باطل پر ان کو موت آئے مجھے ان کی حالت زار پر نہایت رحم آتا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ تمام مرزائی مرزائیت سے توبہ کر کے سیدھی راہ پر آجائیں اور کتاب وسنت پر عمل کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۵۰ ص ۲۔۳)

شہاب ثاقب بر مسیح کاذب

(فہرست مضامین کے مطابق عنوان بالا پر یہ مضمون اہل حدیث امرتسر ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۷۔۸ پر ہے لیکن وہ صفحات موجود نہیں ہیں۔ بہاء

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۵۱ ص ۷۔۸)

....

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتح ربانی

روداد مباحثہ امرتسر ۱۹۱۶ء
مابین شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ
مولوی غلام رسول راجیکی قادیانی

مرزا صاحب قادیانی نے سب سے پہلے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے اسی وقت سے علماء اسلام نے ان کا تعاقب کیا۔ بہت سے علماء نے ان کی تردید میں قلم اٹھایا۔مولوی محمد حسین بٹالوی، حضرت پیر صاحب گولڑوی، حضرت سید محمد علی صاحب مونگیری، مولوی غلام رسول عرف رسل بابا امرتسری، مولوی محمد انوار اللہ حیدرآبادی ،مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی ،مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری، ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی، قاضی فضل احمد لدھیانوی، مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی، منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری، مولوی ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری خاص قابل ذکر ہیں جزا هم الله

مولوی ابوالوفا ثناءاللہ کے واقعات تاریخ مرزائیہ میں بالخصوص یادگار رہیں۔

۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد صاحب نے کتاب اعجاز احمدی کے ذریعہ مولوی ثناءاللہ صاحب کو قادیان مباحثہ کے لئے بلایا اور ساتھ ہی پیش گوئی بھی جڑ دی کہ نہیں آئیں گے۔مگر مولوی ثناءاللہ صاحب نے جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ کر مرزا غلام احمد صاحب کو میدان مباحثہ میں بلایا لیکن مرزا صاحب قادیانی باہر نہ نکلے۔

۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا غلام احمد صاحب نے مولوی ثناءاللہ صاحب کے مقابلہ میں آخری فیصلہ کے نام سے اشتہار دیا۔اس اشتہار کا اثر یہ ہوا کہ مولوی ثناءاللہ صاحب نے بجائے خوف زدہ ہونے کے ایک رسالہ ماہوار مرقع قادیانی جاری کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو مرزا غلام احمد صاحب کی حیات کے بعد بھی جاری رہا۔ اس میں خاص مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق مضامین لکھے جاتے تھے۔ آخر نتیجہ یہ ہوا کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد صاحب اس دار فانی سے انتقال فرما گئے جس پر کسی اہل دل نے کہا

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں سچا تھا پہلے مر گیا

اس کے بعد ریاست رام پور میں بحکم نواب صاحب رام پور ۱۵ جون ۱۹۰۹ء کو مباحثہ ہوا جس میں مرزائی جماعت کے بڑے بڑے لوگ شریک تھے۔ گو مباحثہ تو حیات وفات مسیح اور صداقت مرزا پر تھا، مگر تین روز تک صرف حیات و فات پر رہا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزائی جماعت بلا اجازت نواب صاحب چلی آئی۔ اور نواب صاحب نے مولوی ثناء اللہ کو فتح یابی کا سرٹی فیکیٹ دیا جو درج ذیل ہے:

رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید کی اسے بدلائل ثابت کیا ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے ۔ دستخط نواب رام پور

اس کے بعد مرزائیوں نے پھر سر اٹھایا اور مرزا غلام احمد صاحب کے اپریل ۱۹۰۷ء والے اشتہار کی بابت چون و چرا کی کہ ہم اس پر بحث کرنے کو تیار ہیں۔ اگر جیت جاؤ تو ہم سے تین سو روپیہ انعام پاؤ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور کیا۔ اور مقام مباحثہ لدھیانہ تجویز ہوا۔ فریقین کی طرف سے ایک ایک منصف اور ایک غیر مسلمان سردار بچن سنگھ جی گورنمنٹ پلیڈر لدھیانہ بمنظوری فریقین سرپنچ مقرر ہوئے۔

مباحثہ با قاعدہ ہوا۔ فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے حق میں ہوا۔ اور انعام مبلغ تین سو روپیہ بھی ان کو وصول ہوا۔ اس مباحثہ کی ساری روداد مع فیصلہ منصفان مولوی ثناء اللہ صاحب نے رسالہ کی صورت میں فاتح قادیان کے نام سے شائع کی۔

ان واقعات اور فتوحات الٰہیہ کے باوجود مرزائیوں سے کسی بحث و مباحثہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہ تھی کیونکہ حق کے متلاشی کے لئے دو ہی راہیں ہیں۔علم دار یا علم شناس کے لئے کتابی دلائل کافی ہوتے ہیں ،اورالٰہی فیصلہ تو سب کے لئے کافی ہونا چاہیے جس کی بابت اللہ تعالی قرآن مجید میں بار بار ارشاد فرماتا ہے

فا نتظروا انی معکم من المنتظرین

اس قسم کی آیات فیصلہ الٰہیہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ان سب کا مطلب یہی ہے کہ حکم الٰہیہ سے جو فیصلہ ہوتا ہے وہ سب سے بالاتر ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب اپنے اشتہارات کے مطابق خدائی فیصلہ کے نیچے آئے ۔اوران کے مریدان خاص اپنی مسلمہ شرائط کے ساتھ مقدمہ ہار گئے۔پھر بحث مباحثہ کی کیا حاجت ۔

مگر چند دنوں کا واقعہ ہے کہ مرزائیوں نے امرتسر میں ایک مرزائی واعظ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو بلا کر ادھراودھر کچھ کہنا سننا شروع کیا،تو عوام میں اس کا چرچا ہوا۔مختلف مقامات پر فریقین کی تقریریں ہوئیں۔مولوی ثناءاللہ صاحب کے بھی دو لیکچر ہوئے جن میں مولوی صاحب نے مرزائی الہامات کی خوب قلعی کھولی۔ اسی اثنا میں جناب مولوی محمدابراہیم صاحب میر سیالکوٹی کسی تقریب سے امرتسر تشریف لائے تو اہالی امرتسر کے اصرار سے صاحب موصوف نے بھی متعدد تقریریں فرمائیں جن کا اہل شہر پر خاص اثر ہوا۔جزا هم الله خير الجزاء

لیکن لوگوں کا خیال رہا کہ فریقین ایک جگہ بیٹھ کر گفتگو کریں تو نتیجہ اور بھی بہتر ہو۔ چنانچہ انہی حضرات کی کوشش سے ایک جگہ بیٹھ کر مندرجہ ذیل شرائط کا تصفیہ ہوا

شرائط مباحثہ

بسم الله الر حمن الر حیم نحمده و نصلی علی رسو له لکر یم

مابین انجمن احمدیہ وانجمن حفظ المسلمین امرتسر بتواریخ ۲۹۔۳۰ اپریل ۱۹۱۶ء بشرائط ذیل مباحثہ ہونا قرار پایا ہے:

ا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی غلام رسول مناظر ہوں گے اور انجمن حفظ المسلمین کی طرف سے مولوی ثناءاللہ مباحث ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ پہلے دن پہلا پرچہ مولوی غلام رسول وفات مسیح پر لکھیں گے اور مولوی ثناءاللہ حیات مسیح پر۔

۳۔ ہر دو مباحث مضمون مذکورہ بالا پر تین تین پرچے لکھیں گے اور ہر ایک پرچہ کے واسطے ایک ایک گھنٹہ وقت ہوگا۔ یعنی صبح ۸ بجے بحث شروع ہوکر ۱۱ بجے ختم ہوگی۔

۴۔ دوسرے دن مولوی غلام رسول صداقت دعاوی و پیش گوئیاں مرزا صاحب پر بروئے منہاج نبوت یعنی قرآن وحدیث مضمون لکھیں گے۔ اور مولوی ثناء اللہ ابطال دعاوی مرزا صاحب پر پرچہ لکھیں گے۔ اور اس مضمون پر بھی تین تین پرچے لکھے جاویں گے اور ہر ایک پرچہ کے لئے بطریق مذکورہ بالا ایک ایک گھنٹہ وقت مقرر ہوگا۔

۵۔ ہر ایک پرچہ بعد لکھنے کے سنایا جاوے گا اور خوش خط لکھ کر ہر فریق کی طرف سے فریق مقابل کو دیا جاوے گا۔ اور تحریر وتقریر ہر ایک پرچہ وقت مقررہ ایک گھنٹہ کے اندر اندر ہوگی۔ ایزادی وقت نہیں ہوگی یعنی ۴۰ منٹ پرچہ لکھنے کیلئے اور دس دس منٹ پرچہ سنانے کے لئے۔

۶۔ ہر ایک فریق پچھتر پچھتر آدمی اپنے ہمراہ لانے کا مجاز ہوگا۔ اور پچاس آدمی معزز اور شامل ہوسکیں گے جن میں پولیس اور غیر مذاہب والے ہوں گے۔

۷۔ ہر ایک فریق اپنی اپنی جماعت کے حفظ امن کا ذمہ وار ہوگا۔

۸۔ سوائے مباحثین کے کسی دوسرے شخص کو بولنے کا اختیار نہ ہوگا۔ بصورت خلاف ورزی پریذیڈنٹ کو اختیار ہوگا کہ اسے جلسہ سے باہر نکال دے۔ اور ان شرائط مذکورہ کی پابندی ہر ایک فریق پر لازمی ہوگی۔

۹۔ ہر فریق کی طرف سے ایک ایک پریذیڈنٹ اور ایک ان پر سرپنچ مقرر کیا جاوے گا۔

۱۰۔ تحریرات روز اول سرپنچ کے پاس رہیں گی تاوقتیکہ دوسرے دن کارروائی ختم نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المرقوم ۲۴۔اپریل ۱۹۱۶ء
دستخط: ابوالوفاء ثناء اللہ۔مناظر من جانب حفظ المسلمین
دستخط: غلام رسول راجیکی امرتسر۔مناظر من جانب انجمن احمدیہ امرتسر

الحمد للہ شرائط مذکورہ کے مطابق ۲۹۔۳۰۔اپریل ۱۹۱۶ء کو مباحثہ بالکل امن وامان سے ہوا۔کسی قسم کی بے لطفی نہیں ہوئی۔

مباحثہ کا نتیجہ کیا ہوا؟ اس کے متعلق ایک ہی واقعہ بتلانا کافی ہے۔تحریری مباحثہ تو محدود اشخاص میں تھا اس لئے عام رائے تھی کہ ایک مباحثہ عام جلسہ میں تقریری بھی کیا جائے جس میں فریقین زبانی تقریریں کریں ہر چند ادھر سے کہا گیا مگر فریق مرزائی نے نہ مانا۔

اظہار تعجب:

انجمن ہذا نے کیوں جلدی مباحثہ ہذا کو طبع نہ کرایا؟ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہم نے سنا تھا کہ مرزائی لوگ مباحثہ طبع کرائیں گے۔چونکہ ہمیں گمان تھا کہ مرزائی لوگ مناظرہ میں اپنی کمزوری محسوس کر کے صرف مناظرہ کے کاغذات پر قناعت نہیں کریں گے بلکہ موقع بموقع اپنی کمزوریوں کو دور یا مخفی کرنے کے لئے نوٹ بھی لکھیں گے، اسلئے انتظار رہا کہ ان کے نوٹ دیکھے جائیں۔چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ انہوں نے جا بجا نوٹ لکھے بلکہ ہر مضمون کے بعد کبھی ضمیمہ کبھی تتمہ کے نام سے مضامین بڑھائے پھر لطف یہ ہے کہ اخیر صفحہ پر لکھتے ہیں

ہم نے مناسب سمجھا کہ دونوں فاضلوں کی تحریروں پر کسی قسم کا ریمارک نہ کیا جائے۔

اللہ اکبر! اس قدر جرأت اور اس قدر حوصلہ، کہ جگہ جگہ نوٹ اور ضمیمے لگا کر بھی کہتے ہیں کہ کسی قسم کی رائے کے بغیر چھاپتے ہیں۔

اظہار افسوس! مرزائیوں نے یہی نہیں کیا کہ موقع بموقع نوٹ لکھے ہیں بلکہ ہمارے مضامین کو بعض جگہ بالکل مسخ کر دیا جس کا ذکر موقع بموقع آئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور نتیجہ:

ایک مرزائی مرزائیت سے تائب ہو گیا اور اس نے ایک اشتہار شائع کیا جو یہاں لفظ بلفظ درج کیا جاتا ہے۔ و هو هذا

مسلمانوں اور مرزائیوں کے مباحثہ کا اثر

عام اطلاع

صاحبان! مرزائی دوستوں کی حیلہ سازی سے میں مرزا صاحب کا قبل جلسہ ۱۹۱۵ء مرید ہو گیا تھا۔

میں نے اس عرصہ میں مرزا صاحب کی چند کتابیں دیکھیں اور ان کے الہام اور دعووں پر غور کیا۔ مگر جہاں تک میری عقل نے سوچا، سراسر غلط پایا۔

میں اب اس عقیدہ باطلہ سے توبہ کرتا ہوں۔ اور جناب منشی محمد اسماعیل صاحب مشتاق تاجر ٹرنک امرتسر کا مشکور ہوں کہ جنھوں نے مسلمانوں اور مرزائیوں کا مباحثہ کرا کر حق و باطل میں فرق کر دیا اور میرے جیسے کو بھی یہ سمجھ آئی کہ یہ (مرزائی عقیدہ) بالکل غلط ہے، لہذا میں دل سے توبہ کرتا ہوں۔

آپ لوگ بھی میرے حق میں دعاء خیر فرماویں کہ خداوند تعالی مجھے دین محمدی پر تا زندگی قائم رکھے اور اسی پر میرا خاتمہ بالخیر ہو۔ آمین۔

۲۱ مئی ۱۹۱۶ء بقلم خود فضل الدین کٹرہ مہان سنگھ کوچہ ارائیاں امرتسر

اطلاعی نوٹ:

جو شخص ہمارے شائع کردہ پرچوں کا مقابلہ کرنا چاہیں وہ دفتر انجمن ہذا میں تشریف لا کر کر سکتے ہیں۔

مسجد حاجی شیخ بڈھا صاحب مرحوم چوک فرید امرتسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلائل حیات مسیح

پرچہ اول از مولوی ثناء اللہ۔ ۲۹۔ اپریل ۱۹۱۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبحانک لا علم لنا الا ما علمتنا انک انت العلیم الحکیم

حضرات! دنیا میں جو مقتداء اور پیشوا ہوئے ہیں ان کے حالات کو محفوظ رکھنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک موافق دوسرے مخالف۔ ان دونوں کی نگاہیں اس مقتداء (ہیرو) کے افعال و اقوال پر متفقہ پڑتی ہیں گو ان کی نیتیں الگ الگ ہوتی ہیں معتقدین تو بغرض اتباع ان کو دیکھتے ہیں اور مخالفین بغرض نکتہ چینی۔

خدا کی شان ہے حضرت عیسیٰ اس خصوصیت میں خاص ممتاز ہیں کسی نبی کے حالات اس طرح مخالفین اور موافقین نے قلم بند نہیں کئے جس طرح حضرت موصوف کے معتقدین نصاریٰ نے انجیلوں میں اور یہودیوں نے اپنی تاریخ میں ان کے حالات قلم بند کر رکھے ہیں۔

ان سب کا متفقہ بیان ہے کہ حضرت عیسیٰ کو پھانسی دی گئی ہے جس سے بطور بیّن لازم کے یہ نتیجہ ثابت ہوتا ہے کہ ان دونوں کے نزدیک حضرت ممدوح اپنی طبعی موت سے نہیں مرے۔ اب ہمارے سامنے تواتر سے دو باتیں ثابت ہیں:

ایک حضرت عیسیٰ کا سولی پر مرنا،

دوسرا موت کا طبعی سے نہ ہونا۔

قرآن مجید کا دعویٰ ہے کہ میں کتب اور حالات سابقہ پر بطور مہیمن کے آیا ہوں۔ یعنی ان کے غلط خیالات کی اصلاح اور صحیح عقائد کے القاء کے لئے قرآن کا آنا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں عقائد میں سے عقیدہ سولی کو تو قرآن شریف نے کھلے لفظوں میں رد کر دیا فرمایا و ما قتلوہ و ما صلبوہ (کہ قتل کا وقعہ ہوا نہ سولی کا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ کی بات ہے کہ تواتر غلط نہیں ہوتا۔ مگر تواتر کے منشاء میں غلطی لگ جاتی ہے۔ جیسے کسی شخص کو مردہ سمجھ کر بے شمار لوگ اس کی مردہ کی روایت کر دیں اور وہ تواتر تک پہنچ جائے۔ لیکن اس کی ابتداء اگر غلط ہو، تو جو شخص اس تواتر کا انکار کرے اس کا فرض ہے کہ اس منشاء غلطی کی غلطی کو کھول دے۔ چنانچہ قرآن مجید نے اس اصول کے مطابق فرمایا و لکن شبّہ لھم

قتل اور مصلوب نہیں ہوئے ہاں ان دونوں گروہوں کے حق میں وہ مسیح مشبہ ہو گئے۔

پس بحکم قرآن کوئی مسلمان عیسائیوں اور یہودیوں کے متفقہ عقیدوں میں سے پہلے عقیدے (سولی) کو تو مان نہیں سکتا۔ البتہ ان کا دوسرا عقیدہ کہ وہ موت طبعی سے نہیں مرے، چونکہ قرآن مجید نے اس کی تردید نہیں کی، بلکہ ایک طرح تائید کی ہے اس لئے ہم اس عقیدہ کو غلط نہیں کہیں گے۔

قرآن مجید نے کیسے تائید کی، اس کا ذکر میں آگے کروں گا۔ پہلے میں یہ بتلاتا ہوں کہ میرا طرز استدلال کوئی جدید نہیں، بلکہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے خود اس طریق سے استدلال کیا ہے۔

جناب موصوف نے اپنے ازالہ اوہام صفحہ ۲۱۶ (خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۳) میں جہاں حضرت مسیح کی وفات پر بحث کی ہے بائیسویں آیت یہ لکھی ہے

فا سئلوا اھل الذّکر ان کنتم لا تعلمو ن

یعنی جس بات کو تم نہیں جانتے ہو، وہ اہل کتاب سے پوچھ لیا کرو۔

اب ہمارے سامنے یہ مسئلہ ہے کہ کیا حضرت عیسیٰؑ موت طبعی سے مرے؟

ہم یہ سوال اہل کتاب کے سامنے پیش کرتے ہیں تو وہ بالاتفاق ہم کو جواب دیتے ہیں کہ موت طبعی سے نہیں مرے۔ قرآن مجید اس کی تائید کرتا ہے جہاں فرمایا:

ان من اھل الکتاب ا لا لیو منن به قبل مو ته و یوم القیا مة یکو ن علیھم شھیدا ۔(نساء: ۱۵۹)۔

اس آیت کا ترجمہ میں اپنا کروں تو میرے مخاطب کو جائے کلام ہوگا، اس لئے میں ان کے مسلمہ پیشوا خلیفہ اول قادیان مولوی حکیم نورالدین کا کیا ہوا ترجمہ لکھتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کوئی اہل کتاب سے مگر البتہ ایمان لائے گا ساتھ اس کے پہلے موت اس کی کے، اور دن قیامت کے ہوگا اوپر ان کے گواہ۔

(فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب۔ص ۳۱۴)

اس ترجمہ کو دیکھ کر ادنی اردو دان بھی سمجھ سکتا ہے کہ جناب مصنف نے قبل موتہ کی ضمیر حضرت عیسی کی طرف پھیری ہے۔

جناب مرزا (غلام احمد) صاحب خود بھی ایک زمانہ میں حضرت عیسی کی حیات کے قائل تھے۔ براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۴۹۸ ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:

جب حضرت عیسیٰؑ دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے ..الخ

میری مراد کوئی الزامی جواب دینا نہیں ہے، بلکہ یہ بتلانا ہے کہ جن دنوں مرزا (غلام احمد) صاحب کو الہام اور مجددیت کا دعوی تھا، ان دنوں ان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰؑ زندہ ہیں حالانکہ قرآن دانی میں ان دنوں بھی اس کمال کا دعوی تھا کہ تین سو دلائل قرآن کی حقانیت کے قرآن ہی سے دینے کے ثبوت میں براہین احمدیہ لکھی تھی۔(دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ح۔ قادیانی خزائن ج ا ص ۶۷)

اگر مسئلہ حیات مسیح اس قسم کا غلط ہوتا کہ اس کی تردید قرآن مجید میں ہوگی تو ایسا قرآن دان اور قرآن کا حامی (یعنی مرزا غلام احمد) اس عقیدہ کو دل و دماغ میں رکھ کر میدان مناظرہ میں نہ آتا۔

اب میں ایک اور طریق سے بھی مختصر عرض کرتا ہوں کہ حیات مسیح کا مسئلہ اسلام کے مناسب ہے اور وفات مسیح کا مسئلہ نامناسب۔

کچھ شک نہیں قرآن مجید کو شرک سے خاص چڑ ہے۔ جہاں کہیں شرک کی بو آوے، قرآن مجید کا فرض اولین ہوتا ہے کہ اس کی صفائی کرے۔ عیسائیوں کا اعتقاد ہے کہ مسیح ہمارے لئے مرکر کفارہ ہوئے، قرآن مجید نے جہاں فرمایا ولاتزر وازرۃ وزر اخری (فاطر:۱۸) (کوئی کسی کا گناہ نہیں اٹھائے گا) مسئلہ کفارہ کو جڑ سے کاٹنے کو یا مسیح کی موت سے انکار کرنے کو فرمایا بل رفعہ اللہ الیہ (نساء:۱۵۸)۔(مسیح تو مرا نہیں۔ اس کو خدا نے اٹھالیا) جب وہ مرے ہی نہیں تو کفارہ کہاں؟

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے مقابلہ میں اگر کوئی حربہ اہل اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پاس ہے، تو مسیح کی حیات ہے جس سے کفارہ کی بنیاد کھوکھلی نہیں جڑ سے اکھڑ جاتی ہے۔

پس جو شخص یہ دعوی کرے کہ میں فتنہ صلیبی کو پاش پاش کرنے آیا ہوں اس کا فرض ہونا چاہیے تھا کہ وہ وفات مسیح کا انکار کرے۔

وقت کی پابندی سے اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستان پھر بھی

دستخط: ثناء اللہ۔ مناظر من جانب مسلمانان۔

دستخط: ڈاکٹر عباد اللہ۔ پریذیڈنٹ منجانب مرزائیان۔

دلائل وفات مسیح

پرچہ اول از مولوی غلام رسول مرزائی

وفات مسیح کا ثبوت قرآنی آیات سے

پہلی آیت

اذ قا ل اللہ یاعیسی انی متو فیک و را فعک الیّ و مطھرک من الذین کفروا و جاعل الذین اتبعو ک فو ق الذین کفروا الی یوم القیا مۃ۔ (آل عمران)

اس آیت سے بھی حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا ثبوت ملتا ہے اس طرح پر کہ اس آیت میں اللہ تعالی نے حضرت مسیحؑ سے چار وعدے فرمائے ہیں:

پہلا وعدہ توفی کا۔ دوسرا رفع کا۔ تیسرا تطہیر کا۔ چوتھا غلبہ متبعین کا۔

اب ظاہر ہے کہ توفّی کے بعد تین وعدے ظہور میں آچکے ہیں تو اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی ماننا پڑا کہ بلحاظ ترتیب آیت توفّی کا وعدہ بھی پورا ہو چکا۔ بلکہ سب سے پہلے پورا ہوا۔

اس آیت کے متعلق تقدیم وتاخیر کا تجویز کرنا اس لئے غلط ہے کہ متو فّیك کو بعد میں کہیں بھی رکھو، بات نہیں بنتی۔

اگر رفع کے بعد رکھو تو ماننا پڑے گا کہ ابھی تک تطہیر نہیں ہوئی حالانکہ تطہیر ہو چکی ہے۔

اگر مطهر ك کے بعد رکھو تو ماننا پڑے گا کہ غلبہ متبعین ابھی تک نہیں ہوا، حالانکہ وہ بھی ظہور میں آچکا ہے۔

اگر جا عل الّذین اتّبعو ك فوق الّذین کفروا الی یوم القیا مة کے فقرے کے بعد رکھو، تو ماننا پڑے گا کہ قیامت تک حضرت مسیح فوت نہیں ہوں گے ہاں جس دن خلق کا حشر ونشر ہوگا اور مردے جی اٹھیں گے اس دن حضرت مسیح وفات پائیں گے۔

پس اس لئے تقدیم وتاخیر غلط ہے۔ دراصل بات یہی ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے ہیں۔

دوسری آیت

و اذ قال الله یا عیسی ابن مر یم أأنت قلت للناس اتخذونی و امّی الهین من دو ن الله۔ قال سبحا نك مایکو ن لی ان اقو ل ما لیس لی بحق۔ ان کنت قلته فقد علمته ، تعلم ما فی نفسی و لا اعلم ما فی نفسك، انك انت علا م الغیو ب۔ ما قلت لهم الا ما امر تنی به ان اعبدوا الله ر بی ور بکم و کنت علیهم شهیدا ما دمت فیهم فلما تو فیتنی کنت انت الر قیب علیهم و انت علی کل شیء شهید (سورہ مائدہ۔آخری رکوع)۔

اس آیت سے بھی وفات مسیح کا زبردست ثبوت ملتا ہے۔اس طرح پر کہ اس آیت میں اس بات کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ آیا عیسائیوں کا تثلیث کا غلط عقیدہ اور ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بگڑ نا حضرت مسیح کی تعلیم سے اور آپ کی زندگی میں ہوا ہے، یا آپ کی وفات کے بعد۔

سو حضرت مسیح کے جواب دعوی سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ عیسائیوں کا بگڑ نا ابھی ہوا ہے اور حضرت مسیح کی وفات پہلے ہوئی ہے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں میں تثلیث کا غلط عقیدہ پایا جاتا ہے۔

پس اس عقیدہ کے پائے جانے سے یہ ثابت ہوگیا کہ حضرت مسیح کی وفات بھی پہلے ہو چکی۔

اور اگر یہ تسلیم کیا جائے کہ حضرت مسیح ابھی تک بجسدہ العنصری زندہ آسمان پر بیٹھے ہیں اور کسی وقت وہی آئیں گے اور زمین پر چالیس سال تک رہیں گے اور صلیبوں کو توڑیں گے، اور خنزیروں کو قتل کریں گے، اور عیسائیوں کی تثلیث کا غلط عقیدہ اور ان کا بگڑنا بھی مشاہدہ کریں گے، تو اس سے یہ لازم آتا ہے کہ پھر وہ قیامت کے دن خدا کے حضور اس بات کے بیان کرنے میں جھوٹ بولیں گے کہ عیسائیوں کا بگڑنا میری وفات کے بعد ہوا۔

اور پھر حدیث بخاری میں آنحضرت ﷺ کا اس آیت کی تفسیر میں

اقول کما قال عبدالصالح

فرما کر اس آیت کو اپنے واقعہ سے واضح فرمانا اس بات کی اور بھی تائید کرتا ہے کہ واقعی حضرت مسیح پہلے فوت ہوئے اور عیسائیوں کا تثلیث کا عقیدہ پیچھے بنایا گیا۔

تیسری آیت

و ما محمد الا رسو ل۔ قد خلت من قبله الر سل۔ افا ن ما ت او قتل انقلبتم علی اعقا بکم (سورہ آل عمران)

کیا مطلب، یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں آپ سے پہلے بھی ایسے رسول ہو گزرے۔ کیا اگر وہ مرجائیں یا مارے جاویں تو کیا تم لوگ مرتد ہو جاؤ گے۔

اس آیت سے بھی وفات مسیح کا زبردست ثبوت ملتا ہے، اس طرح پر کہ اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ آنحضرت سے پہلے جس قدر رسول ہوئے وہ گزر گئے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افان ما ت اوقتل کے قرینہ سے خلت بالموت او القتل کے معنوں کے ساتھ ہیں گزر گئے اور چونکہ حضرت مسیح بھی آنحضرت ﷺ سے پہلے رسولوں میں داخل ہیں اس لئے ثابت ہوا کہ وہ بھی فوت ہو گئے۔

پھر آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد حضرت ابوبکرؓ کا اس آیت کو خطبہ میں پڑھ کر سنانا، اور بھی اس بات کی تائید کرتا ہے۔ کیونکہ اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت ابوبکرؓ کا آپ کی وفات کے موقعہ پر اس آیت کو ذکر کرنا صریح اس بات کی دلیل ہے کہ آنحضرت ﷺ کا فوت ہونا کوئی جائے اعتراض نہیں، کیونکہ آپ سے پہلے بھی جس قدر رسول تھے وہ بھی تو فوت ہو گئے۔ گویا پہلا اجماع صحابہ کا جو آنحضرت ﷺ کی وفات پر ہوا وہ اسی پر ہوا کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے جس قدر رسول تھے خواہ عیسیٰ خواہ موسیٰؑ سب فوت ہو گئے۔

چوتھی آیت

ما المسیح ابن مریم الا رسول قد خلت من قبله الرسل و امه صدیقه کانا یاکلان الطعام (مائدہ)

کیا مطلب! یعنی مسیح بن مریم صرف رسول ہیں۔ آپ سے پہلے بھی ایسے رسول ہو گزرے ہیں اور اس کی ماں صدیقہ ہے۔ وہ دونوں ماں بیٹا جب تک بجسدہ العنصری زندہ تھے، کھانا کھایا کرتے تھے۔

اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے کیونکہ اس آیت میں بتایا ہے کہ وہ کھانا کھایا کرتے تھے، جس سے ماضی کا قرینہ صاف اس بات کا مظہر ہے کہ آپ فوت ہو گئے۔ اور اگر اب تک بجسدہ العنصری زندہ ہوتے تو یہ فرمایا جاتا کہ وہ اب تک کھانا کھایا کرتے ہیں۔ مگر ایسا نہیں فرمایا جس سے صاف ظاہر ہے کہ آپ فوت ہو گئے۔

پانچویں آیت

و ما جعلنا لبشر من قبلك الخلد افا ن مت فهم الخالدون

(الانبیاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ آنحضرتﷺ سے پہلے کسی بشر کے لئے خلد نہیں بنایا گیا اور آیت و ما جعلنا هم جسدا لا يأكلو ن الطعام و ما كا نوا خا لدين سے ظاہر ہے کہ جسد عنصری کے ساتھ اس زمینی طعام کی سخت ضرورت ہے کیونکہ استحالات غذائیہ کا ہونا اور بھوک کا بار بار پیدا ہونا طعام کی حاجت کا مقتضی ہے جس سے خلد کے مفہوم کے خلاف حالت یعنی تغیر و تبدل کی حالت پیدا ہوتی رہتی ہے جس سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح اگر آنحضرتﷺ سے پہلے تھے اور بشر تھے اور جسد عنصری رکھتے تھے تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ آپ کو طعام کی حاجت تھی۔ اور اگر آپ جسد عنصری کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں تو ضرور ہے کہ ان کے جسم میں تغیر بھی آتا ہو جو خلد کے مفہوم کے خلاف ہے۔ پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح بوجہ تغیر و عدم خلد فوت ہو گئے۔

دستخط: مولوی غلام رسول۔ مناظر من جانب مرزائیاں

دستخط: ڈاکٹر عباد اللہ۔ پریذیڈنٹ منجانب مرزائیان

تردید دلائل وفات مسیح

پرچہ نمبر ۲۔ از مولوی ثناء اللہ

بسم الله الر حمن الر حيم ۔ اليه يصعد الكلم الطيب

حضرات! مسئلہ وفات مسیح پر جو دلائل دیئے گئے ہیں ان میں سے بعض میں حضرت مسیح کا نام لے کر تو ذکر نہیں بلکہ ایک عام قانون کا ذکر ہے، بعض میں نام کا ذکر ہے۔ آیئے پہلے انہی کا ذکر کرتا ہوں جن میں نام سے ذکر آیا ہے۔

پہلی آیت انّی متو فّيك میں چار واقعات مسیحیہ کا ذکر ہے۔ ان سب کے آخر میں الی یو م القیا مۃ فرمایا ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ یہ چاروں واقعات قیامت سے پہلے پہلے ہو جاویں گے۔ کیونکہ جتنے صیغے اس آیت میں ہیں وہ اسم فاعل کے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسم فاعل کے صیغے زمانہ استقبال کے لئے کثرت سے آتے ہیں۔

چنانچہ فرمایا: و انا لجا علو ن ما علیھا صعیدا جر زا (کہف)۔

ان صیغوں میں یہ نہیں ہوسکتا کہ وقت تکلم میں فوراً ان کا وقوعہ ہوجاوے چنانچہ جناب مرزا (غلام احمد) صاحب کو خود بھی اس آیت کا الہام ہوا تھا حالانکہ اس الہام کے بعد مرزا (غلام احمد) صاحب عرصہ تک زندہ رہے اس جگہ مرزا صاحب کا الہام مع ترجمہ کے سناتا ہوں جس سے اس آیت کا عقدہ بھی حل ہوجائے گا

بعداس کے الہام ہوا یا عیسی انی متو فیك

اے عیسی (یہاں پر عیسی سے مراد مرزا صاحب خود ہیں) میں تجھے کامل اجر بخشوں گا

(براہین احمدیہ حاشیہ ص ۵۷۷)

نیز: فرمایا اے عیسی میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا اور اپنی طرف اٹھاؤں گا

(براہین احمدیہ ص ۵۲۰)

پس آیت کے یہ معنی ہوئے کہ اے عیسی میں تجھے پوری نعمت دوں گا، وغیرہ، قیامت تک یہ سب کام تیرے ساتھ کروں گا۔

چونکہ یہ سب صیغے استقبال کے لئے استعمال میں آئے ہیں، اسلئے ان سے وفات مسیح کا ثبوت نہیں ہوا۔ہاں اگر کچھ ثبوت ہوا تو یہ کہ قیامت سے پہلے ان کی وفات ہوگئی ہوگی۔ یہ ہمارے مذہب کے خلاف نہیں۔

فلمّا تو فّیتنی کی آیت خاص قابل ذکر ہے یہ واقعہ قیامت کا ہے۔ یعنی قیامت کے روز خداتعالی حضرت عیسیؑ کو فرمائے گا، تو اس کے جواب میں عرض کریں گے کہ، جب تو نے مجھے فوت کرلیا۔

اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیؑ فوت ہو چکے ہوں گے، آج موت کا ثبوت نہیں۔

ہاں حضرت ممدوح کی غلط گوئی کا الزام قرآن کی آیات پر غور نہ کرنے سے پیدا ہوا ہے۔ حضرت عیسیؑ نہ کوئی غلط بات کہیں گے، نہ جھوٹ بولیں گے۔ بلکہ اصل بات یہ ہے کہ چونکہ حضرت ممدوح کے دل میں امت کی محبت ہوگی جس سے وہ ان کی مخفی سفارش کرنا چاہیں گے۔ چنانچہ اسی مخفی سفارش کے الفاظ بھی قرآن میں مذکور ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تعذّ بھم فا نّھم عبا دك و ان تغفر لھم فا نّك انت العزیز الحكیم (مائدہ: ۱۱۸)۔

اے خدا! اگر تو ان کو بخشے تو، تو سب کچھ کر سکتا ہے۔

اگر حضرت مسیح اپنی امت کے کفر و شرک کا اقرار کرتے تو یہ مخفی سفارش نہ کر سکتے کیونکہ فرمایا ہے

ما كا ن للنبی و الذین آ منوا ان یستغفروا للمشر كین (توبہ:۱۱۳)

(نبی اور ایمان داروں کو جائز نہیں کہ مشرکوں کے لئے سفارش کریں)۔

اس لئے حضرت ممدوح امت کے افعال قبیحہ سے خاموشی اختیار کریں گے (

مطلب اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالی کی طرف سے صرف یہ سوال ہوگا کہ

اے مسیح تو نے لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو۔

پس دراصل اس سوال کا جواب دینا حضرت ممدوح کے ذمہ ہوگا، اس سے زائد نہیں۔ چنانچہ وہ بھی صرف اسی سوال کا جواب دے دیں گے کہ میں نے نہیں کہا تھا۔

اس سے آگے وہ اپنی گنہ گار امت کے حال پر ضمناً رحم کی درخواست کرنے کو بارگاہ الٰہی میں عرض کریں گے کہ ان نالائقوں کو اگر تو بخش دے تو کون تجھ کو روک سکتا ہے۔

چونکہ مشرکوں کی سفارش کرنے سے منع آیا ہے اس لئے صاف لفظوں میں عرض نہیں کریں گے بلکہ جملہ شرطیہ کے ساتھ عرض کریں گے کہ اگر تو بخش دے تو کون روک سکتا ہے۔

مولوی غلام رسول صاحب نے جو آئندہ پرچہ میں اس سفارش کو مخالف سمجھ کر اعتراض کیا ہے یہ ان کی غلط فہمی ہے۔مولوی ثناء اللہ صاحب نے مخفی سفارش، کا لفظ لکھا ہے، خالی سفارش کا لفظ نہیں لکھا۔ بھلا اگر مخفی سفارش نہیں تو پھر اس آیت کا کیا مطلب ہے

ان تعذّ بھم فا نّھم عبا دك و ان تغفر لھم فا نّك انت العزیزالحكیم (مائدہ:۱۱۸)۔

(اے خدا! اگر تو ان کو عذاب دے تو تیرے بندے ہیں اور اگر تو بخش دے تو سب پر غالب اور حکمت والا ہے)۔

اس آیت کا صاف مفہوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی امت کو قابل رحم جان کر ان کی بخشش کے متمنی ہیں، مگر بوجہ ان کے مشرک ہونے کے کھلے لفظوں میں سفارش نہیں کرتے جو کمال درجہ کی بلاغت ہے۔ مرتب) ہاں اگر یہ سوال ہو کہ خاموشی کیوں اختیار کی، تو جواب یہ ہے کہ ان کو امت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افعال کے وقوعہ سے سوال نہ ہوگا بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تو نے ان کو شرک کی تعلیم دی تھی؟ اس سوال کا جواب وہ کافی دے دیں گے کہ میں نے نہیں دی تھی۔

رہی زائد بات، اس کا بتلانا نہ ان پر واجب، نہ مفید۔ اس لئے خاموشی کر کے مخفی سفارش کی طرف توجہ فرمائیں گے۔ آیت مرقومہ کو اصلی الفاظ میں دیکھا جائے تو قرآن کی بلاغت اور حضرت مسیح کی فصاحت کا کافی ثبوت ملتا ہے۔

ہاں! آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا اقول کما قال العبد الصالح، اس سے بھی اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہی کہ قیامت سے پہلے وفات ہوئی ہوگی۔ قال جو ماضی کا صیغہ ہے وہ اقول کی نسبت ہے۔ یعنی آنحضرت ﷺ سے پہلے حضرت مسیح کا قول چونکہ ہو چکا ہوگا، اس لئے حضور نے اپنے لئے مضارع اور حضرت مسیح کے لئے ماضی کا صیغہ استعمال فرمایا۔ اس آیت کا ترجمہ بھی اپنا نہیں پیش کرتا بلکہ حکیم نورالدین صاحب کا کرتا ہوں

اور جب کہے گا اللہ اے عیسیٰ مریم کے بیٹے! کیا تو نے لوگوں کو کہا کہ مجھ کو اور میری ماں کو اللہ کے سوا دو معبود ٹھہرالو۔ (فصل الخطاب۔ ص ۱۶۴)

غرض یہ آیت بھی میرے مخاطب کے لئے مثبت مدعا نہیں۔

تیسری آیت و ما محمد الا رسول (آل عمران: ۱۴۴) کے دو جواب ہیں۔ ایک یہ کہ خلا کے معنی موت کے نہیں بلکہ ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کے ہیں۔ غور سے پڑھیئے و اذا خلوا الی شیا طینھم (بقرہ ۱۴)۔

اس سے بھی اگر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ کہ جناب مسیح اس دنیا سے انتقال فرما گئے، نہ کہ مر گئے۔

دوسرا جواب یہ کہ اس میں حضرت مسیح کا نام نہیں۔

چوتھی آیت کا نایا کلان الطعام (مائدہ: ۷۵) سے مدعا ثابت نہیں ہو سکتا۔ کانا جو ماضی کا صیغہ ہے یہ ان کی والدہ کی وجہ سے تغلیب ہے جیسے کانت من القانتین میں مریم صدیقہ کو مذکر میں بحکم تغلیب داخل کیا گیا ہے۔ ہاں سوال ہو کہ اب وہ کیا کھاتے ہیں؟ تو جواب میں وہ حدیث سناؤں گا جس میں حضور ﷺ نے فرمایا

ابیت عند ربی یطعمنی و یسقینی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(میں پے در پے روزے رکھتا ہوں کیونکہ رات کو خدا مجھے کھلاتا ہے)

پانچویں آیت افان مات (آل عمران) میں بھی آنحضرت ﷺ کی وفات کی طرف اشارہ ہے حضرت عیسیٰؑ کی طرف نہیں۔

مختصر یہ کہ جس طرح حضرت مسیح کا نام لے کر ان کے رفع اور زندگی کا ذکر ہے ان کے نام سے زمانہ گذشتہ میں ان کی موت کا ذکر کسی آیت میں نہیں۔

وقت کی تنگی ہے

جرس فریاد میدارد کہ بر بندید محملہا

دستخط: مولوی ثناء اللہ۔ مناظر منجانب مسلمانان۔

دستخط: میاں نظام الدین۔ آنریری مجسٹریٹ پریذیڈنٹ من جانب مسلمانان

دستخط: ڈاکٹر عباداللہ۔ پریذیڈنٹ من جانب مرزائیان

تردید دلائل حیات مسیح

پرچہ نمبر۲۔ از مولوی غلام رسول مرزائی

مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ ان کا دوسرا عقیدہ کہ وہ طبعی موت سے نہیں مرے چونکہ قرآن مجید نے اس کی تردید نہیں بلکہ تائید کی ہے اس لئے ہم اس عقیدہ کو غلط نہیں کہیں گے، اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ کیا یہ درست ہے کہ جو شخص نہ مقتول ہو اور نہ مصلوب اس لئے اور کوئی موت کی راہ نہیں؟ کیا موت کی یہ دونوں ہی راہیں ہیں؟

ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح اگر مقتول نہ ہوئے اور نہ مصلوب، تو ضرور ہے کہ آپ خدا تعالی کے وعدے کے مطابق جوانی متو فیك کے فقرے سے ظاہر ہے طبعی موت سے فوت ہو گئے ہوں۔ جیسا کہ پہلے پرچہ میں عرض کیا گیا کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے اور طبعی موت سے ہی فوت ہو گئے۔ پس ہم کہاں یہ مانتے ہیں کہ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح مصلوب ہوئے یا مقتول۔

ہم بھی تو خدا کے وعدے کے مطابق جسکا فلما تو فیتنی کے اقرار سے پورا ہونا ظاہر ہے طبعی موت سے ہی فوت شدہ مانتے ہیں۔ ہاں وہ مصلوب یعنی صلیب پر مرے نہیں، لیکن و لکن شبّہ لھم سے ظاہر ہے جیسا کہ مولوی صاحب نے اس کو خود تسلیم کیا کہ ان کے لئے وہ مشبہ ضرور ہوئے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ وہ عین مصلوب نہیں ہوئے ،ہاں صلیب پر چڑھائے جانے سے مشبہ بالمصلوب ضرور ہوئے۔

اور حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کا فا سئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون کے متعلق فرمانا ہر امر کے متعلق نہیں۔ مثلا جو امر کہ قرآن سے واضح ولائح ہے اس کے متعلق حضرت مرزا صاحب کہاں فاسئلوا کی ہدایت کی ضرورت سمجھتے ہیں ۔ارشاد تو ایسے امور کے متعلق ہے جس کے متعلق قرآن کریم کچھ نہیں کہتا جیسا کہ ان کنتم لا تعلمون کے فقرہ سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔ یعنی قرآن نے فا سئلوا کا ارشاد ان کنتم لا تعلمون کی صورت میں فرمایا ہے۔ لیکن حضرت مسیح کی وفات کے متعلق تو قرآن میں اس قدر آیات ہیں کہ اھل الذکر سے پوچھنے کی ضرورت ہی نہیں۔

پھر ان کنتم لا تعلمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اگر تمہیں علم نہ ہو۔ اور اگر علم ہو تو پھر کیا ضرورت ہے (افسوس انسان جلد بازی میں کیا کچھ کہہ جاتا ہے جس کا بعد میں اس کو پچھتاوا ہوتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب ازالہ اوہام کا حوالہ دے کر بتلایا کہ انہوں نے خود اسی آیت سے حضرت مسیح کی وفات پر استدلال کیا ہے، مگر مولوی غلام رسول صاحب نہ مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب دیکھتے ہیں، نہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا بیان غور سے پڑھتے ہیں، جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ مسیح کی وفات کا مسئلہ تو قرآن مجید میں بہت سی آیات سے ثابت ہے پھر اہل کتاب سے پوچھنے کی کیا حاجت ہے۔ مولوی غلام رسول صاحب، مرزا غلام احمد صاحب کا ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۶ خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۳ دیکھئے کہ جناب موصوف بائیسویں آیت کون سی پیش کرتے ہیں ۔اس پر جو اعتراض ہو وہ مرزا غلام احمد صاحب ہی پر کیجئے اور ان کے صاحبزادے میاں محمود احمد سے جواب لیجئے۔ مرتب)

اور آیت ان من اھل الکتاب... قبل موته سے یہ معنی لینا کہ حضرت مسیح پر سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل کتاب آپ کی موت سے پہلے ایمان لائیں گے جس سے آپ زندہ ثابت ہوتے ہیں، یہ غلط ہے۔ کیونکہ آیت جا عل الذین اتبعو ك فوق .. الخ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کے متبعین قیامت تک رہیں گے اور آپ کے منکر بھی قیامت تک رہیں گے۔ جس سے ثابت ہوا کہ قبل مو ته کے وہ معنی غلط ہیں۔

پھر قبل مو ته کی دوسری قرأت قبل مو تهم ہے جس سے ظاہر ہے کہ موته کا مرجع اہل کتاب ہیں نہ کہ مسیح۔

پھر آیت اغر ینا بینهم العداوة والبغضاء الی یو م القیا مة (الما ئدة :١٤) سے بھی ظاہر ہے کہ یہود اور نصاری کے درمیان قیامت تک عداوت رہے گی۔ جس سے ظاہر ہے کہ سب کے سب اہل کتاب کے ایمان لانے کا معنی بالکل غلط ہے۔

اور حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کے متعلق یہ کہنا کہ جب ان کو الہام اور مجددیت کا دعوی تھا ان دنوں ان کا یہ عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں، اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے یہ کہیں نہیں فرمایا کہ میرا یہ عقیدہ کسی وحی یا الہام کی بنا پر تھا بلکہ آپ کا یہ عقیدہ ایسا ہی تھا جیسا کہ سب موعود نبیوں کا اپنے دعوی سے پہلے موعود نبی کے متعلق ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر حضرت مسیح اور آنحضرت ﷺ کو لو۔ کیا آپ کو دعوی سے پہلے یہ علم تھا کہ وہ آنے والا موعود میں ہی ہوں یا الہام الٰہی اور وحی کے بعد آپ نے پہلے عقیدہ کو تبدیل فرمایا۔

مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ مولوی نورالدین کا یہ ترجمہ ہے۔

اس کے کے متعلق عرض ہے کہ مولوی نورالدین صاحب نے اپنے پہلے ترجمہ کے خلاف اس کے بعد پچیس سال تک قرآن پڑھایا اور اس معنی کی ہمیشہ تردید کرتے رہے، اس لئے یہ حجت نہیں ہوسکتی۔

پھر مرزا غلام احمد صاحب نے جو ترجمہ الہام الٰہی سے کیا ہے وہ مقدم ہے اور وہ یہی ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے اور اب وہ نازل نہیں ہوں گے اور وہ آنے والا مسیح میں ہوں اور مسیح ناصری فوت ہو چکے۔

اور تعجب ہے کہ حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کا سارا دعوی تو وفات مسیح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا پر ہو اور آپ اس کے خلاف بیان کریں۔

اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ حیات مسیح سے کفارہ کی جڑ کٹتی ہے، صحیح نہیں۔ کیونکہ حیات سے نہیں بلکہ وفات مسیح سے تمام عیسائیوں کا مذہب باطل ہو جاتا ہے۔ اور عیسائیوں کا خدا مر جاتا ہے۔ جو تائید توحید کو وفات مسیح سے ہوتی ہے وہ حیات سے نہیں ہوتی۔ بلکہ حیات مسیح کا مسئلہ تو عیسائیوں کی امداد ہے، اور حضرت مسیح کو آسمان پر ماننا ان لوازم کے ساتھ جو اسے انسان سے برتر ثابت کرتے ہیں عیسائیوں کے عقیدہ الوہیت مسیح کی تائید کرتا ہے

مسیح ناصری را تا قیامت زندہ میگوئند
مگر مدفون یثرب را ندارند ایں فضیلت را
ہمہ عیسائیاں را از مقال خود مدد دادند
دلیریہا پدید آمد پرستاران میت را

دستخط: مولوی غلام رسول مرزائی مناظر

دستخط: میاں نظام الدین آنریری مجسٹریٹ اسلامی صدر

دستخط: ڈاکٹر عباد اللہ مرزائی صدر

دلائل حیات وتردید وفات مسیح

آخری پرچہ نمبر ۳۔ از مولوی ثناء اللہ ۲۹۔ اپریل ۱۹۱۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

حضرات! مولوی غلام رسول صاحب نے میرے مضمون پر جو توجہ کی ہے پڑھنے والوں سے مخفی نہ رہے گی (مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا تھا کہ اہل کتاب جو حضرت عیسی کے حالات سیکھنے اور لکھنے والے ہیں ان دونوں کا متفقہ بیان ہے کہ حضرت عیسی طبعی موت سے نہیں مرے۔ اسکے جواب میں مولوی غلام رسول نے کیا کہا، یہ کہ ہم کہتے ہیں کہ حضرت مسیح طبعی موت سے فوت ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اس کہنے سے اہل کتاب کے دونوں گروہوں کا بالاتفاق تواتر سے وہ بیان جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے بیان کیا تھا غلط ہو گیا۔ بلکہ یوں کہیے کہ آپ جو تواتر کے خلاف کہتے ہیں آپ کا قول غلط ہے نہ کہ تواتر غلط ہو جائے گا۔ جواب یہ ہوتا کہ تواتر نہیں؟ یا تواتر میں یہ غلطی تو ایک معقول بات ہوتی مگر مرزائی اور معقول۔ مرتب) اس کا میں ذکر نہیں کرتا البتہ یہ کہنا چاہتا ہوں کہ علم منطق اور علم مناظرہ اور آج کل کے قانون سلطنت میں یہ مقررہ اصول ہے کہ متنازعہ واقعہ ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتا۔

مولوی (غلام رسول) صاحب کا یہ پہلا پرچہ ہنوز متنازعہ تھا۔ اس کو جواب میں پیش کرنا تینوں طریق سے غلط ہے۔

آپ نے کہا کہ وفات مسیح کی آیات بکثرت ہیں اس لئے فاسئلوا اھل الذکر کے مطابق ہم کو ضرورت نہیں کہ اہل کتاب سے پوچھیں۔

جناب یہ غلطی مجھ سے نہیں بلکہ مرزا (غلام احمد) صاحب سے ہوئی جنہوں نے بقول آپ کے وفات مسیح کی آیات کثیرہ کے ہوتے ہوئے بھی اس آیت کو اس مدعا کے لئے پیش کیا ہے۔ دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۶ خزائن جلد ۳ صفحہ ۴۳۳

سب اہل کتاب کے ایمان لانے پر آپ نے اعتراض کیا ہے کہ مسیح کے متبعین کو منکرین پر قیامت تک غالب رکھنے کا وعدہ ہے۔

جناب میں کہہ چکا ہوں کہ یہ معنی صحیح نہیں بلکہ الی یوم القیامۃ مجموعہ چہار واقعات سے متعلق ہے، نہ ہر ایک سے۔ جس کا مطلب نحوی اصطلاح میں یہ ہے کہ عطف سے ربط مقدم ہے فافهم

قیامت سے پہلے ضرور ایک وقت آئے گا کہ تمام دنیا میں سوائے اسلام کے دوسرا مذہب نہیں ہوگا، چنانچہ مرزا صاحب قادیانی بھی براہین احمدیہ میں اس کو خود شائع فرماتے ہیں (ملاحظہ ہو براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۴۹۹ خزائن جلد ۱ حاشیہ صفحہ ۵۹۳)

جن قرأتوں میں موتھم کا لفظ آیا ہے وہ حجت نہیں۔ قرأت شاذہ موجودہ الفاظ قرآن کے مقابلہ میں بجوئے نارزد

مرزا صاحب نے براہین احمدیہ میں صاف لکھا ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ یہ کتاب کہاں اور کب ختم ہوگی۔ اس کتاب کا ظاہر باطن متولی خدا ہے۔ جو باتیں مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھاوے گا لکھوں گا جہاں ختم کر دے گا بند ہو جاوے گی ۔ (دیکھو براہین احمدیہ ص آخر)۔ جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ براہین احمدیہ کے مضامین مصدقہ خداوندی ہیں۔

حیات مسیح سے الوہیت کو اس صورت میں تقویت ہوتی جب ہم حضرت مسیح کو بذاتہ زندہ مانتے ۔ اگر ہم ایسا مانتے تو قبل قیامت ان کی موت کے کیسے قائل ہوتے۔ ہاں حیات مسیح سے کفارہ بالکل جڑ سے کٹ جاتا ہے کیونکہ جب وہ مرے ہی نہیں تو کفارہ کیسا؟ نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجے گی۔

موت کے قائل ہونے سے عیسائیوں کے کفارہ کی ایک گونہ تائید ضرور ہوتی ہے۔

اب میں ایک قاعدہ مسلمہ اسلامیہ سے اس مسئلہ کو حل کرتا ہوں وہ یہ ہے جو قرآن مجید نے صاف الفاظ میں فرمایا:

انز لنا اليك الذكر لتبين للناس ما نز ل اليهم و لعلهم يتفكرون

۔(نحل:۴۴) (خدا فرماتا ہے ہم نے قرآن مجید تم پر اسلئے اتارا ہے کہ تو اے نبی اسکا مطلب واضح کر کے لوگوں کو سناوے)

اس آیت سے ایک عام اصول ملتا ہے کہ قرآن کے کسی مجمل مسئلہ میں اختلاف ہو تو اس کی تشریح وتوضیح حدیث سے ہونی چاہیے ہمارے مخاطب بھی اس اصول کو مانتے ہیں اسلئے میں آخری فیصلے کے طور پر ایک حدیث سناتا ہوں جس سے آفتاب نیم روز کی طرح مسئلہ حیات و وفاۃ مسیح کا فیصلہ ہو جائے گا آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں

ينز ل عيسى بن امر يم الى ا لا ر ض فيتزوج ويولد له و
يمكث خمسا وار بعين سنة ثم يمو ت فيد فن معى فى قبرى
فاقو م انا وعيسى بن مر يم فى قبر وا حد بين ابى بكر و عمر

(مشکوۃ شریف ۔ باب نزول المسیح ص ۴۸۰)

(یعنی حضرت عیسی دنیا پر اتریں گے ۔ یہاں پر نکاح کریں گے ۔ان کی اولاد ہو گی ۔ اور ۴۵ سال زندہ رہیں گے ۔ پھر فوت ہوں گے اور میرے مقبرے میں میرے پاس دفن ہوں گے ۔ پھر قیامت کے روز میں اور مسیح ایک مقبرے سے اٹھیں گے اس طرح کہ حضرت ابوبکر اور عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان ہم دونوں ہوں گے)۔

ایک حدیث جو بیہقی ، کتاب الاسماء والصفات باب قولہ اللہ وعزوجل یا عیسی انی متو فیك ورا فعك الی و بل رفعه الله الیه صفحہ ۴۲۴ طبع بیروت کی روایت میں ہے جو اس وقت میرے پاس ہے یہ الفاظ ہیں

کیف انتم اذا نزل ابن مریم من السماء واما مکم منکم

لیجئے حضور ﷺ نے فرمایا تم مسلمان اس وقت کیسے مزے میں ہوں گے جب حضرت مسیح آسمان سے تم پر اتریں گے اور ان سے پہلے تمہارا امام (جسکو دوسری روایات میں مہدی کے لقب سے ملقب کیا گیا ہے) تم میں ہوگا صدق الله و رسوله ربنا آمنا وصدقنا واکتبنا مع الشاهدین

مختصر یہ کہ قرآن کی آیات آنحضرت ﷺ کی احادیث ،مرزا صاحب کے کلمات، سب حضرت مسیح کی زندگی کی تائید کرتے ہیں ۔اور قرآن مجید جو سابقہ اہل کتاب کی اصلاح کے لئے آیا ہے، وہ اصلاح بھی اسی میں ہے کہ حضرت مسیح کی حیات کو مانا جاوے تا کہ اہل کتاب کا وہ غلط اور گمراہ کن عقیدہ جسکو کفار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے دنیا سے رخصت ہو جاوے۔

واللہ ! مجھے سخت حیرت ہوتی ہے جب میں یہ سنتا ہوں کہ حضرت عیسی کی موت سے عیسائیوں کا خدا مر جاتا ہے اور عیسائی مذہب ہمیشہ کے لئے مغلوب ہو جاتا ہے کیا عیسائیوں کا عقیدہ مسیح کی موت کا نہیں ہے؟ کیا انجیل میں نہیں لکھا کہ مسیح نے چلاّ کر جان دی۔

پھر جو بات خود عیسائیوں کی کتاب میں صاف لفظوں میں لکھی ہو، اس سے ان کے مذہب کی موت اور مغلوبیت؟ کیا یہ ایک جی خوش کرنے والی بات ہے

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

ہاں اگر عیسی کی موت کا بالکل انکار کر دیا جائے جیسا کہ قرآن شریف کا منشاء ہے تو نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجے گی۔

وقت کی پابندی ہے یہ کہہ کر ختم کرتا ہوں

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستخط: مولوی ثناء اللہ مناظر منجانب مسلمانان

دستخط: میاں نظام الدین آنریری مجسٹریٹ اسلامی صدر

دستخط: ڈاکٹر عباد اللہ مرزائی صدر

دلائل وفات وتردید حیات مسیح

آخری پرچہ نمبر ۳۔ از مولوی غلام رسول مرزائی

مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ آیت متو فیك میں چار وعدے ہیں، یہ تو صحیح ہے مگر مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ ہم مسیح کی وفات کے متعلق تسلیم کرتے ہیں کہ وہ قبل از قیامت ہو جائے گی، اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے اس بات کا جواب نہیں دیا کہ متو فیك کو بعد میں کہنے سے کون سی ترتیب صحیح باقی رہتی ہے کیونکہ متو فیك کو رافعك کے بعد رکھ کر دیکھ لو۔ کیا اس سے ظاہر نہیں ہوتا کہ ابھی تطہیر نہیں ہوئی۔ حالانکہ ظاہر ہے کہ تطہیر ہو چکی۔

پھر تطہیر کے بعد رکھ کر دیکھو۔ پھر تسلیم کرنا پڑے گا کہ غلبہ متبعین ابھی تک ظہور میں نہیں آیا۔ حالانکہ حضرت مسیح کے متبعین کا غلبہ ظاہر ہے۔

پھر اب متو فّیك کو ضرور ہے کہ آپ فو ق الذین کفروا الی یو م القیا مة کے بعد رکھیں۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مسیح الی یوم القیامۃ یعنی قیامت کے دن تک تو وفات نہیں پائیں گے، ہاں جس دن اسرافیل کی قرنا پھونکی جائے گی اور سب مردے زندہ ہوں گے اس دن حضرت مسیح وفات پائیں گے۔

واہ رے تقدیم وتاخیر! اور واہ رے تیرا خارق عادت نتیجہ۔

پس اصل بات یہی ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو چکے۔

پھر رافعك کے متعلق یہ عرض ہے کہ تو فی کے بعد رفع کا لفظ صاف اس بات کو ثابت کرتا ہے کہ یہ رفع جسمانی رفع نہیں بلکہ روحانی رفع ہے کیونکہ تو فی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد آنے کا قرینہ صاف اس بات کو ظاہر کرتا ہے کہ یہ رفع روحانی ہے۔

پھر را فعك الیّ یعنی رفع الی اللہ ہے نہ رفع الی السماء اور نہ ہی اس کے ساتھ بجسدہ العنصری کا فقرہ ہے کہ اس سے مسیح کا زندہ بجسدہ العنصری تسلیم کر لیا جائے پھر آیت و لو شئنا لر فعنا ہ یہاں سے باوجود ا خلد الی ا لا ر ض کے قرینہ ہے بالاتفاق روحانی رفع مراد ہے نہ جسمانی۔ جو اس بات کی اور بھی تائید کرتا ہے کہ رفع الی اللہ سے رفع روحانی مراد ہے نہ جسمانی پھر حدیث

اذا تواضع العبد رفعه الله الى السماء السابعة

میں باوجودیکہ یہ بتایا گیا ہے کہ تواضع سے اللہ تعالی انسان کو ساتویں آسمان پر اٹھا لیتا ہے پھر اس رفع سے روحانی رفع ہی مراد ہے۔

ایسا ہی دعا بین السجدتین کے فقرہ وارفعنی اس کی اور بھی تائید کرتا ہے نمازی جو فقرہ بولتا ہے اس کا کیا مطلب ہے۔

اور مولوی صاحب کا آیت فلما تو فیتنی کے متعلق صرف سفارش کا مسئلہ لینا یہ بالکل غلط ہے کیونکہ سوال یہ ہوا کہ اے عیسی کیا تو نے لوگوں کو تعلیم دی کہ تم لوگ خدا کے سوا مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لو۔ اب اس کے جواب میں مسیح کہتے ہیں کہ میں نے ایسا نہیں کہا اور نہ ہی میری زندگی میں ایسا عقیدہ پیدا ہوا۔ بلکہ یہ غلط عقیدہ میری وفات کے بعد ہوا۔ جس پر مجھ پر الزام نہیں آ سکتا۔ ((ا، ،: مولوی غلام رسول صاحب! مسیح موعود کے حواری اور مہدی مسعود کے مرید ہو کر ایسا صریح جھوٹ ہرگز زیبا نہیں اور کس نے یہ ترجمہ کیا یا مطلب بتایا کہ حضرت عیسیٰ یہ جواب دیں گے کہ میری زندگی میں ایسا عقیدہ پیدا نہیں ہوا بلکہ یہ غلط عقیدہ میری وفات کے بعد پیدا ہوا۔ افسوس مذہبی مناظرات میں بھی لوگ راستی اور راست گوئی کے پابند نہیں رہتے اس افتراء کا جواب نوٹ نمبر ۲ میں ملاحظہ فرمائیں) اب خدا تعالی کا سوال کیا ہے اور مسیح کے جواب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اس کے سبب اپنی بریت کرانا چاہتے ہیں یا سفارش۔ ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

پھر جب مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے آیت ما کا ن للنبی الخ سے یہ ثابت کیا کہ نبی کو مشرکین کی سفارش کرنے کی اجازت نہیں تو پھر تعجب ہے کہ خود ہی اس کے برخلاف حضرت مسیح کو اس کے نیچے لاتے ہیں (مولوی ثناء اللہ نے مخفی سفارش کا بولا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے سفارش نہیں کہا۔مرتب) پھر مولوی صاحب نے جو یہ فرمایا ہے کہ متوفی چونکہ صیغہ اسم فاعل ہے جو متکلم کے وقت تکلم کے بعد پیدا ہوتا ہے ہمیں کب اس سے انکار ہے ہم بھی تو یہی کہتے ہیں کہ مسیح اس وعدے کے بعد ہی فوت ہو گئے پھر مولوی صاحب نے خلت کے متعلق اذا خلوا کی مثال دے کر یہ کہا ہے کہ خلت کے معنی ہیں گزرنے کے نہ کہ مرنے کے اس کے جواب میں عرض ہے اذا خلوا کے بعد الی صلہ ہے اور قد خلت من قبلہ میں من صلہ۔ پھر افان مات او قتل کا قرینہ ساتھ پڑا ہے جس سے خلت کے معنی اس جگہ بلحاظ اس قرینہ کے موت ہی ہو سکتے ہیں پھر لسان العرب میں لکھا ہے خلا فلا ن ای ما ت فلان یعنی فلاں شخص گذر گیا یعنی مر گیا

پھر مولوی صاحب نے کا نا یأکلا ن الطعا م کے متعلق کہا کہ یہاں تغلیب ہے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی صاحب کے نزدیک تغلیب کے یہ معنی ہیں کہ ایک بات ایک شخص میں نہ پائی جاتی ہے اور غلط طور پر اس کی طرف منسوب کر دی جائے کیونکہ وہ کہتے ہیں کا نا میں صرف والدہ مسیح کے کھانا کھانے کا ذکر ہے اور حضرت مسیح کھانا نہ کھاتے تھے یہ غلط ہے کیونکہ تغلیب کا تو یہ مطلب ہے کہ مثلاً دو چیزوں میں جو مذکر اور مونث ہوں تو ان دوں کے لئے لفظ مذکر کا بولا جائے جیسے قمران اور ابوان

پس اصل بات یہی ہے کہ دونوں کھانا کھایا کرتے ہیں جب تک کہ جسد عنصری کے ساتھ زندہ تھے لیکن جب وہ اب نہیں کھاتے تو وہ فوت ہو گئے اور آنحضرت ﷺ نے صوم وصال کے متعلق جو مولوی صاحب نے کہا ہے اس طرح اگر حضرت مسیح صوم وصال میں ابیت عندر بی کے ارشاد فرماتے تو ہوسکتا تھا مگر یہ صوم وصال عجیب ہے کہ انیس سو سال ہوئے پس کھانا کھایا ہی نہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ باوجود صوم وصال کے کھانا کھالیا کرتے تھے اور صرف سحری کے وقت نہ کھاتے تھے لیکن شام کو ضرور کھاتے تھے پس اس سے بھی مولوی صاحب کا مدعا ثابت نہیں ہو سکتا اور اصل بات یہی ہے حضرت مسیح فوت ہو گئے

وللہ در القائل

ابن مریم مر گیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ نہیں باہر رہا اموات سے
ہو گیا ثابت یہ تیس آیات سے

(مرتب روداد مباحثہ لکھتا ہے: دیکھو غلط بات کہہ کر جھوٹی قسم کھا رہے ہو۔ سنو! حضرت عیسیٰؑ تو ابھی آسمان پر زندہ سلامت ہیں اور قیامت کے قریب قریب زمین پر ضرور نازل ہونگے ان کا آسمان سے زمین پر نازل ہونا قیامت کے بڑے نشانات سے ہے۔ غور کرو قرآن مجید حضرت مسیح کی نسبت فرماتا ہے و انه لعلم للساعة فلا تمترن بها نیز آیات و کهلا ، و ان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته ، حدیث صحیح موکد بتاکیدات ثلاث و الذی نفس محمد بیده لینزلن فیکم ابن مریم وغیرہ کے واقعات آپ کے زمین پر نازل ہونے پر وقوع میں آئیں گے اور ضرور آئیں گے تمام دنیا کے لوگوں سے زیادہ سچے اور افضل رسول محمد ﷺ فداہ ابی وامی کا قسم کھا کر حضرت عیسیٰؑ کا آسمان سے نازل ہونا بتا کید بیان فرمانا ہرگز ہرگز جھوٹ نہیں ہوسکتا خود تم سوچو کہ جس بات کو ایسا سچا رسول قسم کھا کر ذکر فرمائے اور تم اسی بات کو قسم کھا کر جھٹلاؤ تو تمہاری ایک معمولی مرزائی کی قسم کے جھوٹا ہونے کی اس سے بڑھ کر کیا دلیل ہوگی کہ تم صادق مصدوق رسول کی موکد قسم کی مخالفت میں قسم کھا رہے ہو: چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک

پس تمہارے شعر غلط ہیں۔ صحیح اشعار یہ ہیں

ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم
آسمان ثانی پہ ہے وہ محترم
وہ ابھی داخل نہیں اموات میں
یہی ہے مضمون تیس آیات میں)

دستخط: مولوی غلام رسول مرزائی مناظر

دستخط: میاں نظام الدین آنریری مجسٹریٹ اسلامی صدر

دستخط: ڈاکٹر عباد اللہ مرزائی صدر

ضمیمہ

مرزائیوں نے چونکہ ہر روز کی بحث کے بعد ضمیمہ لگایا ہے حالانکہ پہلے روز کی بحث میں آخری پرچہ انہی کا تھا تاہم اس کو ناکافی جان کر ضمیمہ لگایا اسلئے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم بھی ضمیمہ لگا دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی غلام رسول مرزائی نے کہا متوفی کو پیچھے کریں اور دوسرے صیغوں کو پہلے رکھیں تو یہ خرابی آتی ہے حالانکہ کوئی خرابی نہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے صاف کہا تھا کہ یہ چاروں فعل قیامت تک ہونے کا وعدہ ہے، کوئی آگے ہو تو کیا، پیچھے ہو تو کیا۔ واؤ عطف اس لئے نہیں ہوتا کہ جو اس سے پہلے ہے وہ پہلے ہی ہے۔ دیکھو قرآن مجید میں مذکور ہے

اقیموا الصلوة و لا تکونوا من المشرکین ۔ نماز پڑھو اور مشرک نہ بنو۔

کیا نماز پڑھ کر شرک پیچھے چھوڑنا چاہیے؟ نہیں بلکہ شرک پہلے چھوڑنا چاہیے۔

کانا یأکلان الطعام کا پھر ذکر کیا حالانکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کا جواب دے دیا تھا کہ حضرت مسیح کی والدہ صدیقہ کو بھی چونکہ شریک کیا گیا اس لئے ماضی کا صیغہ لایا گیا ہے جس کو آپ نے سمجھا نہیں ہوگا اس لئے دوبارہ اس کا ذکر کیا۔

سنئے مرزا صاحب قادیانی اور مرزا صاحب کی حرم محترم کا کوئی واقعہ ایسا ذکر کرنا جو ان کی زندگی میں ہوتا تھا تو دونوں کو ایک ہی صیغے میں لاویں گے جیسے یہ فقرہ کہ

مرزا صاحب اور ان کی حرم محترم دونوں باغ میں سیر کیا کرتے تھے۔

اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ جو ان میں سے اب زندہ ہے وہ سیر نہیں کرتا۔ کوئی کہے کہ ماضی کا صیغہ دلالت کرتا ہے کہ دونوں انتقال فرما گئے تو آپ بھی یہی جواب دیں گے کہ ماضی کا صیغہ مرزا صاحب کی وجہ سے ہے نہ کہ حرم محترم کی وجہ سے۔ ممکن ہے وہ اب بھی سیر کرتی ہوں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کی مراد تغلیب سے یہی تھی کہ ماضی کا صیغہ حضرت مسیح کی ماں کی وجہ سے ہے۔

یہ خوب کہی کہ آنحضرت ﷺ باوجود صوم وصال کے کھانا کھا لیا کرتے تھے چہ خوش! پھر روزہ وصال ہی کیا ہوا۔ اور اس میں آپ کا کمال ہی کیا؟ صحابہ کرام کو حضور ﷺ نے منع فرمایا تم میرے جیسے نہیں۔ میں رات کو اپنے رب کے پاس رہتا ہوں وہ مجھے کھلاتا ہے اور پلاتا ہے۔ بقول آپ کے اگر یہی کھانا پینا تھا تو ایسا کھا پی کر تو سب رکھ سکتے ہیں پھر حضور ﷺ کا اس میں امتیاز کیا؟

مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ مسیح کی وفات سے عیسائیوں کے عقیدہ کفارہ کو قوت پہنچتی ہے یہ جواب مولوی صاحب کا بہت صحیح تھا مگر مولوی غلام رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب جواب دیتے ہیں کہ اس سے عیسائیوں کا خدا مر جاتا ہے مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ مرنے سے ان کا نقصان نہیں کیونکہ انجیل میں صاف لکھا ہے کہ مسیح نے چلاکر جان دی ۔ گو آپ لوگ مسیح کی موت صلیب پر نہیں مانتے تاہم موت کے تو قائل ہیں ۔ لا ریب بہ نسبت مطلق انکار موت کے موت سے عیسائیوں کو ایک گونہ قوت ہوتی ہے اس لئے مولوی ثناء اللہ صاحب کا یہ کہنا بہت ٹھیک ہے کہ نہ بانس ہوگا نہ بانسری بجے گی

مختصر یہ کہ مرزائیوں کا مسئلہ وفات مسیح کی نسبت جو یہ گھمنڈ تھا کہ مخالف کا منہ اور قلم بند کر دیں گے یہ ہوگا وہ ہوگا افسوس اس کا کوئی اثر ہم نے نہ پایا بلکہ مرزائی مناظر نے جو گفتگو کی مرعوبانہ حالت میں کی یہ نہ کسی آیت کا جواب دیا نہ حدیث کا نہ مرزا صاحب کے اقوال ہی کو دیکھا۔

مرزائی الزام لگاتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے قرآن مجید سے ثبوت نہیں دیا حدیثوں کی طرف چلے گئے ۔ اللہ اللہ کس قدر دلیری ہے ہم اس الزام کا جواب ناظرین پر چھوڑتے ہیں کہ وہ شرائط مناظرہ کو دیکھ کر فریقین کی تحریریں دیکھیں اور غور سے پڑھیں کہ کوئی پرچہ مولوی صاحب کا آیت حدیث سے خالی ہے؟

صداقت دعوی مرزا قادیانی

پہلا پرچہ از مولوی غلام رسول قادیانی

کیونکہ آپ (اس پرچے میں مرزائی مناظر نے بہت سا مضمون کل کے مباحثہ یعنی وفات مسیح کے متعلق لکھا تھا جس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے صدر کو توجہ دلائی کہ یہ بے تعلق ہے ۔ چنانچہ دونوں صدروں نے بالاتفاق وہ مضمون کٹوادیا۔ مرزائی مناظر نے اتنا وقت بھی لیا مگر مطبوعہ مناظرہ میں مرزائیوں نے اس مضمون کا کچھ حصہ درج کر ہی دیا۔ پھر مزید لطف یا غلط بیانی یہ کی کہ اس مقام کے حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ تمہیدی مضمون سنانے سے روک دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھلا مولوی ثناء اللہ روکنے والے کون؟ اور ان کے روکنے سے آپ رکے کیوں؟

بات دراصل وہی تھی جو ہم نے لکھی کہ مرزائی مناظر نے خلاف شروط مقررہ دوسرے روز بھی وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑا۔ جس پر مسلمان مناظر مولوی ثناء اللہ نے دونوں صدروں کو توجہ دلائی۔ چنانچہ دونوں نے بالاتفاق مرزائی مناظر کا اتنا مضمون کاٹ دیا اور اس کی درخواست پر مزید وقت بھی اس کو دیا جو کاٹنے اور نیا مضمون پیوند کرنے میں لگا تھا۔

یہ ہے ان لوگوں کی دیانت داری اور یہ ہے ان کی راست گوئی اور راست روی۔

افسوس ہے مسیح موعود کے حواری اور مہدی مسعود کے مرید ہو کر ایسی غلط کاریاں کریں تو اور کیا کچھ نہ کریں گے مرزائیوں کا دستخطی مضمون جو ہمارے ہاتھ آیا وہ اسی طرح (کیونکہ) سے شروع ہوتا ہے، مرتب) نے اپنے رؤیا میں تین چاند دیکھے تھے نہ چار۔

بس اب یہ امر قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح فوت ہو گئے۔ تو اب یہ بھی ثابت ہو گیا کہ آنے والا کوئی اور ہے جو حضرت مسیح کے نام اور منصب و مرتبہ پر آئے گا اور وہ خدا کے فضل سے آنے والا آ گیا اور وہ سیدنا حضرت مرزا صاحب ہیں جن کی صداقت دعوی کے ثبوت میں قرآنی آیات کو پیش کیا جاتا ہے۔

پہلی آیت

فمن اظلم ممن افترى على الله كذ با اوكذ ب بآ يا ته انه لا يفلح الظالمو ن کیا مطلب! یعنی اس سے بڑھ کر کون ظالم ہے جس نے خدا پر افتراء کیا جس نے خدا کی آیات کی تکذیب کی لیکن یاد رہے کہ ظالم کامیاب نہیں ہوا کرتے

یہ آیت حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت میں ایک زبردست دلیل ہے اس طرح پر کہ اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ جو شخص مفتری اور اپنے دعوی میں سچا نہ ہو، وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ پھر ایسا ہی جو لوگ سچے مدعی کے مکذبین ہیں وہ بھی ظالم ہیں)

مولوی ثناء اللہ نے صدارت کو اس لفظ پر توجہ دلائی کہ منکرین مرزا کو ظالم کہا گیا ہے کیا ہم کو بھی اجازت ہو گی کہ ہم مریدین مرزا کو ظالم کہیں۔ مولوی غلام رسول صاحب نے کہا ہم نہیں کہتے قرآن کریم کہتا ہے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا ہم بھی قرآن کی شہادت سے کہیں گے۔ میاں نظام الدین صاحب صدر نے فرمایا بے شک آپ بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس پر مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا گو صدر صاحب نے اجازت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دی ہے مگر میں اپنے اخلاق کی پابندی میں نہیں کہوں گا ۔ مرتب) ہے۔ اور وہ بھی سچے مدعی کی کامیابی میں روک ڈالنے میں کامیاب نہیں ہوتے ۔

اب دیکھو اور غور سے دیکھو کہ حضرت مرزا صاحب نے جب دعوی کیا اس وقت اکیلے تھے۔ اس کے باوجود مکذبین کی سخت سے سخت مخالف کوششوں کے لاکھوں انسانوں کا آپ کی تصدیق کرنا اور آپ کو قبول کرنا اس آیت کی رو سے اس بات کا زبردست ثبوت ہے کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعوی میں سچے ہیں، اور مکذبین لوگ جو آپ کی تکذیب کرتے ہیں وہی ظالم ہیں، جو ایک سچے کی کامیابی کی راہ میں باوجود سخت مخالف کوششوں کے کامیاب نہ ہوئے ۔

اس بات کی تائید مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر سے بھی ہوتی ہے جیسا کہ انہوں نے تفسیر ثنائی کے مقدمہ میں صفحہ ۱۶ کے پہلے کالم میں لکھا ہے ۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ

نظام عالم میں جہاں اور قوانین الٰہی ہیں جن میں یہ بھی ہے کہ کاذب مدعی نبوت کی ترقی نہیں ہوتی بلکہ وہ جان سے مارا جاتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں

واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے نبی کو سرسبزی نہیں دکھائی یہی وجہ ہے کہ دنیا میں باوجود غیر مذاہب ہونے کے جھوٹے نبی کی امت کا ثبوت مخالف بھی دیکھیں تو بتلا سکتے ہیں ۔

اب دوستو! غور کر کے اس تحریر کو ملاحظہ کرو کہ اس قاعدہ کی رو سے جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے بیان کیا ہے اس سے کس طرح ہمارے حضرت مرزا صاحب کی صداقت کھلے طور پر ثابت ہوتی ہے۔ اللہ اللہ ! مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا اسی طرح سے کھلا ثبوت ہے سچ ہے الفضل ما شهدت به الاعداء

دوسری آیت

ما كنا معذ بين حتى نبعث رسو لا ۔(بنی اسرائیل)۔کیا مطلب ! یعنی دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہم عذاب نہیں بھیجا کرتے جب تک کہ پہلے کوئی رسول مبعوث نہ کر لیں۔

اس آیت سے بھی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ملتا ہے کیونکہ اس میں بتایا ہے کہ دنیا میں عذاب آنے سے پہلے خدا تعالیٰ سنت ہے کہ وہ ضرور کوئی رسول بھیجتا ہے۔ اب دیکھو دنیا میں ہر طرف عذابوں کا ظہور ہے۔ کہیں طاعون ہے۔ کہیں زلزلہ کہیں طوفان، کہیں قحط۔ کہیں جنگوں کے مہیب نظارے کہ جن کی نظیر پہلے زمانوں میں ہرگز نہیں ملتی۔ اب جب کہ یہی عذاب جو پہلے رسولوں کے وقت آئے اور اس آیت کی رو سے ان رسولوں کی صداقت کی دلیل ہے تو کیوں یہی عذاب اس خدا کے برگزیدہ رسول کی صداقت کی دلیل نہیں جو ان عذابوں کے ظہور سے پہلے آیا اور اس نے ان عذابوں کے ظہور کی خبر بھی پہلے سے سنا دی چنانچہ آپ کے الہام ذیل کو غور سے ملاحظہ فرمایا جاوے۔

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔

اب دیکھو اس الہام میں یہ بتایا ہے کہ ایک نذیر آیا جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ نذیر آنے والے عذابوں کی خبر دیتا ہے پھر دنیا کا لفظ بتاتا ہے کہ وہ عذاب ساری دنیا کے لئے ہوں گے۔ پھر یہ کہنا کہ دنیا نے اسے قبول نہ کیا، اس سے بتلایا کہ اس کے انکار کی وجہ سے وہ عذاب آئیں گے۔

پھر فرمایا کہ اور بڑے زور آور حملے ہوں گے جن سے دنیا کی قوموں اور سلسلوں کو تو نقصان پہنچے گا لیکن خدا کے اس نذیر اور رسول کی سچائی ظاہر ہوگی اور وہ اس سے ترقی کرے گا اور بڑھے گا۔

اب دیکھو کہ اس آیت اور اس الہام کی رو سے جو قبل از وقت شائع ہوا کس طرح دنیا میں مختلف قوموں کو نقصان پہنچ رہا ہے، لیکن خدا کے فضل سے مرزا صاحب کا سلسلہ اس سے ترقی کر رہا ہے۔

کیا اس آیت کی رو سے روز روشن کی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت مرزا صاحب اپنے دعوی میں سچے اور واقعی خدا کی طرف سے ہیں۔ دوستو غور کرو۔ پھر غور کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسری آیت

فا ن لم یستجیبوا لکم فا علموا انما انز ل بعلم الله ۔سورہ ہود۔

کیا مطلب ! یعنی اگر یہ منکر لوگ اس اعجازی کلام کا مقابلہ نہ کریں تو اے طالبان حق تم اس نتیجہ کو بھی سمجھ لو کہ یہ اعجازی کلام بشری طاقتوں کا نتیجہ نہیں بلکہ علم الٰہی سے ظاہر ہوا۔

یہ آیت بھی حضرت مرزا صاحب کی سچائی کی زبردست دلیل ہے کیونکہ آپ نے جن تصانیف کو اعجازی رنگ میں پیش کیا ان میں کسی کا بھی دنیا میں جواب نہیں لکھا اس وقت ہم بطور مثال کے اعجاز احمدی کو لیتے ہیں جس کے ساتھ دس ہزار کا انعامی اشتہار بھی دیا گیا اور جسے خصوصیت کے ساتھ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ کے لئے لکھا۔اب دیکھو کہ باوجودیکہ مولوی ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل بھی ہیں اور شب وروز تحریر اور تصنیف کا کام بھی کرتے ہیں، لیکن آپ نے اعجاز احمدی کا جواب آج تک نہیں لکھا، حالانکہ مولوی صاحب کے مقابلہ میں لکھنے اور نہ لکھنے کو اعجازی قصیدہ (مولوی ثناء اللہ صاحب چونکہ شاعر نہیں ہیں اس لئے انہوں نے قصیدہ نہ لکھا۔ ہاں مرزائی قصیدہ کی غلطیاں اس کثرت سے نکالیں کہ اس کے اعجاز کے بخئیے ادھیڑ ڈالے گیا جس قصیدہ میں بے شمار غلطیاں نکلیں وہ بھی اعجاز ہے؟ البتہ مولوی صاحب کا رسالہ الہامات مرزا مرزائی مشن کے مقابلہ پر معجزہ ثابت ہوا ہے جس نے مرزا کی معرکہ آراء پیش گوئیوں کا تارو پود جدا جدا کر دیا۔ اور باوجودیکہ اس کا جواب لکھنے پر مرزا صاحب کو پہلے پانچ سو روپئہ، پھر دوسرے اڈیشن پر ایک ہزار روپئہ اور اب طبع سوم کے موقعہ پر دو ہزار روپئہ تک انعام کا وعدہ ہے، لیکن مرزا جی کو جواب لکھنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ اعجاز یہ ہے کہ قاضی ظفر الدین صاحب مرحوم پروفیسر اورئینٹل کالج لاہور نے ایک زبردست عربی قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مرزائیہ لکھا جو اہل حدیث کے کالموں میں طبع ہو چکا ہے اب انشاء اللہ کتابی صورت میں نکلے گا باوجود اس کے پھر مرزائیوں کا یہ کہنا ہمارے قصیدہ کا جواب کسی نے لکھا صریح کذب ہے۔مرتب) میں حضرت مسیح موعود نے اپنے صدق اور کذب کا معیار بھی قرار دیا ہے جیسا کہ آپ لکھتے ہیں

فان اك كذابا فانی بمثلها
و ان اك من ربی فیغشی و یشبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مطلب! یعنی اگر میں اپنے دعوی میں جھوٹا ہوں تو مولوی ثناء اللہ صاحب اس کی مثل ضرور لائیں گے لیکن اگر میں رب کی طرف سے ہوں تو مولوی صاحب پر پردہ ڈال دیا جاوے گا اورانہیں مثل لانے سے روک دیا جائے گا۔

دوستو! اب غور کرو اور خدا کے لئے غور کرو کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ ایسی پیش گوئی اور نشان کہ جس پر مرزا صاحب نے اپنے صدق دعوی کا انحصار رکھا ہو ہرگز ظہور میں نہیں آیا۔اب دیکھو کہ یہ کس قدر زبر دست نشان ہے جو ظاہر ہوا۔کیا اس سے کوئی انکار کرسکتا ہے؟ اور کیا یہ نشان آیت موصوفہ کی رو سے اس بات کا زبر دست ثبوت نہیں کہ فی الواقع حضرت مرزا صاحب اپنے دعوی میں سچے اور خدا کی طرف سے ہیں۔

چوتھی آیت

کتب الله لا غلبن انا ورسلی (سورہ مجادلہ)

کیا مطلب؟ یعنی اللہ نے یہ قانون لکھ دیا ہے کہ میں اور میرے رسول ہی غالب ہوا کرتے ہیں۔

یہ آیت بھی حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے ثبوت میں ایک زبر دست دلیل ہے کیونکہ میں بتلایا گیا ہے کہ خدا کا رسول اپنے مخالفوں پر غلبہ پاتا ہے چنانچہ اس آیت کی رو سے بھی دیکھ لو کہ حضرت مرزا صاحب نے جب دعووی کیا تو اسوقت ایک طرف آپ اکیلے تھے اور دوسری طرف سب دنیا۔

اب دیکھو مخالفین حضرت مرزا صاحب پر غالب آئے اوران کے دعوی سے انکار کرایا، یا حضرت مرزا صاحب نے اپنے مخالفین کی جماعت سے نکال کر اپنا ہم عقیدہ بنایا۔

تکذیب دعوی مرزا قادیانی

پہلا پرچہ ازمولوی ثناءاللہ

بسم الله الر حمن الر حیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمد لله و حده و الصلوة علی من لا نبی بعده

حضرات مرزا قادیانی کا دعوی میسیحیت موعود کا مستقل نہیں بلکہ نبوت محمد یہ اور اخبار احمد یہ کی فرع ہے یعنی چونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے بعد مسیح موعود آئے گا اس لئے مرزا صاحب دعوی کرتے ہیں کہ وہ میں ہوں۔

پس اس کی مثال نماز روزہ وغیرہ احکام اسلام کی ہے کوئی شخص کسی خاص حکم کی تعمیل کا دعوی کرے جو قرآن مجید میں ہو تو لازمی بات ہے کہ اس حکم کے الفاظ قرآن مجید میں دیکھے جاویں کہ وہ کیا ہیں اس لئے مرزا صاحب کے ابطال دعوی کے لئے ان احادیث کا دیکھنا ضروری ہے جن میں مسیح موعود کے آنے کا ذکر ہے میں ان میں سے ایک حدیث نقل کرتا ہوں

قال رسول الله ینزل عیسی بن مریم الی الارض فیتزوج و یولد له و یمکث خمسا وار بعین سنة ثم یموت فید فن معنی فی قبری فاقوم انا و عیسی ابن مریم فی قبر واحد بین ابی بکر و عمر (مشکوۃ باب نزول المسیح۔ص ۴۸۰)

یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں حضرت عیسی زمین کی طرف آویں گے۔ پھر نکاح کریں گے ان کی اولاد ہوگی اور ۴۵ سال دنیا میں رہیں گے۔ پھر مریں گے۔ پھر میرے مقبرے میں میرے پاس دفن ہوں گے۔ پھر میں اور عیسی ایک ہی مقبرے سے اٹھیں گے پھر دونوں عمر اور ابو بکر کے درمیان ہوں گے۔

کل میں نے یہ حدیث حضرت عیسیؑ کی زندگی کیلئے پیش کی تھی آج اس مطلب کے لئے پیش کرتا ہوں کہ مسیح موعود کی کیفیت حدیثوں میں کیا ہے خاص کر اس حدیث کو میں نے اس لئے پیش کیا ہے کہ جناب مرزا صاحب نے خود اس حدیث کو اسی غرض کے لئے پیش کیا ہوا ہے (ملاحظہ ہو ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳۔ قادیانی خزائن جلد ۱۱ ص ۳۳۷)

چونکہ یہ حدیث مسلمہ فریقین ہے اسلئے یہ قوی سند ہے اس بات کی کہ اس بحث میں لائی جائے اس حدیث میں مسیح موعود کے آنے کی صرف خبر ہی نہیں دی بلکہ ان کی زندگی کا سارا پروگرام بتلا دیا ہے دنیا میں ان کی عمر اور بعد انتقال ان کے دفن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ بھی بتلا دی صدق اللہ ورسولہ

اب سوال یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب بعد دووی مسیحیت ۴۵ سال دنیا میں رہے۔ ہرگز نہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

ابتداء چودھویں صدی ہجری میں میری عمر چالیس سال تھی اس وقت میں ماموراور ملہم ہوا۔ (تریاق القلوب۔صفحہ ۶۸۔خزائن جلد ۱۵ص ۲۸۳)

آج نو سال مرزا صاحب کو فوت ہوئے ہو گئے حالانکہ ابھی ۱۳۳۴ھ ہے جس میں سے نو سال نکال دیں تو ۲۵ رہ جاتے ہیں۔ یعنی زمانہ دعوی الہام میں مرزا صاحب نے کل ۲۵ سال گزار کر ۶۵ سال کی عمر میں انتقال کیا حالانکہ الہام ۸۰ سال سے زیادہ کی زندگی کا تھا، (تریاق القلوب صفحہ ۱۳ خزائن ج ۱۵ صفحہ ۱۵۲ حاشیہ)

دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب مدینہ منورہ میں فوت ہوئے اور مرقد مبارک میں دفن ہوئے؟

آہ! اسکا جواب میں کیا دوں۔سب نے دیکھا کہ جناب ممدوح کا انتقال (مرزا صاحب قادیانی کا لاہور جا کر بے وطنی کی حالت میں مولوی ثناءاللہ کی زندگی میں بزبان حال یہ کہتے ہوئے، مارا دیا غیر میں مجھ کو وطن سے دور۔ ہیضہ منہ مانگی موت سے مرجانا اور باوجودئی طرح دواؤں اور دعاؤں کے ساتھ زور لگانے کے زندگی کی ایک دم کے لئے بھی مہلت نہ ملنا بلکہ بارگاہ ایزدی سے ھذا الذی کنتم بہ تستعجلون کے الفاظ میں جواب پانا مرزا جی کے جھوٹا ہونے کا ایک بین اور عظیم نشان ہے۔مرتب) لاہور میں ہوا اور قادیان میں دفن ہوئے۔غرض اس حدیث نے صاف اور بین فیصلہ کر دیا کہ جناب مرزا صاحب مسیح موعود نہیں تھے۔

ہمارے صوبہ پنجاب کے دنیاوی مقدمات کے لئے اعلیٰ عدالت چیف کورٹ لاہور ہے۔اسی طرح مسلمانوں کے کے مذہبی مقدمات کے لئے ہائی کورٹ بلکہ سب سے آخری پریوی کونسل ۔، حدیث شریف میں ہے کسی مسلمان کا حق نہیں کہ خدا اور رسول کے فیصلہ سے سرتابی کر سکے یا اس کی اپیل کا دل میں خیال لاوے۔ لاوے تو اپنے ایمان کی خیر مناوے پس اس حدیث کے ہوتے ہوئے کسی دوسری دلیل کی اس دعوی کے لئے حاجت نہیں۔

تاہم میں مزید اطمینان کے لئے خود جناب مرزا صاحب کے اقرارات سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے دعوی کی تکذیب بتا تا ہوں۔

مرزا صاحب نے شہادت القرآن صفحہ ۸۰ پر مسلمانوں کے لئے قابل غور پیش گوئی یہ کی ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی میرے نکاح میں آئے گی یہ میری صداقت کی دلیل ہوگی اس مضمون کو آپ نے بہت جگہ لکھا ہے یہاں تک کہ جب اس لڑکی کی شادی ہوگئی تو مرزا صاحب کے سامنے سوال پیدا ہوا تو جناب موصوف نے فرمایا گو اس کی شادی پہلے ہوگئی ہے تاہم آخر کار وہ میرے نکاح میں آئے گی اور ضرور آئے گی (ملاحظہ ہو اخبار الحکم ۳۰ جون ۱۹۰۵ء)

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۴ خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۸ پر لکھتے ہیں کہ اگر یہ نکاح نہ ہوا تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔

اسی رسالہ کے صفحہ ۵۳ (قادیانی خزائن۔ ج ۱۱ ص ۳۳۷) پر لکھتے ہیں کہ حدیث میں اس نکاح کو مسیح موعود کی صداقت کی علامت خود حضور ﷺ نے فرمایا ہے پھر وہی حدیث لائے ہیں جو میں اوپر لکھ آیا ہوں۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ نکاح ہوا؟

آہ! اس کا جواب نفی میں ملتا ہے جس پر یہ شعر بے ساختہ زبان سے نکل جاتا ہے

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

اس کے علاوہ ایک اور بات عرض کرتا ہوں جس کا نام مرزا صاحب نے آخری فیصلہ رکھا تھا جسکو اس مباحثہ سے خاص تعلق ہے کیونکہ اس اشتہار کو انجمن احمدیہ امرتسر نے جو اسوقت مناظرہ میں فریق ثانی ہے دوبارہ چھپوا کر شائع کیا تھا چنانچہ میں اس انجمن کے شائع کردہ اشتہار سے چند جملے نقل کرتا ہوں واضح رہے اس اشتہار کا نام ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔

اس کے آخری فقرے یہ ہیں:

اے میرے آقا میرے بھیجنے والے میں تیری ہی تقدیس اور رحمت کا دامن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھالے۔

یہ دعا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ہوئی اور جناب مرزا صاحب ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔

حضرات! یہ کوئی معمولی شخص کی دعا نہیں بلکہ اس شخص کی ہے جس کا الہام ہے اجیب کل دعائك یعنی جس سے خدا کا وعدہ ہے کہ میں تیری ہر ایک دعا قبول کروں گا (تریاق القلوب۔ صفحہ ۳۸۔ قادیانی خزائن ۱۵ ص ۲۱۰) جسکا دعوی ہے کہ میں خدا کے حضور دعا کرتا ہوں اور اس کا جواب پاتا ہوں میرے من جانب اللہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ میری دعائیں قبول ہوتی ہیں۔

(ملاحظہ ہو ریویو آف ریلی جنز جلد ۶ ص ۱۹۲)

اب سوال یہ ہے کہ یہ دعا قبول ہوئی؟ میں تو اپنے ایمان سے کہتا ہوں کہ ضرور قبول ہوئی اگر میرے مخاطب اس کے متعلق کچھ کہیں گے تو عرض کروں گا وقت کی پابندی میں اسی پر کفایت ہے

گفتگو آئین درویشی نبود
ورنہ با تو ماجرا ہا داشتم

صداقت دعوی مرزا قادیانی

دوسرا پرچہ از مولوی غلام رسول قادیانی

صاحبان آپ نے دیکھ لیا کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے کسی آیت کو پیش نہیں کر سکے اور صرف حدیث کی طرف رجوع کیا۔

اب اس کے متعلق کیا عرض کیا جائے۔ کیا حدیثیں قرآن پر مقدم ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب قرآنی محکمات کی رو سے حضرت مسیح فوت شدہ ثابت ہیں جیسا کہ کل ۲۹۔ اپریل کے پرچوں میں قرآنی آیات سے اسکا ثبوت کافی طور پر دیا گیا ہے۔

اور مولوی صاحب نے حدیث نزول کو پیش کیا ہم اس کو مانتے ہیں لیکن نزول کے یہ کہاں معنی ہیں کہ واقعی یہ نزول جسمانی ہے۔ دیکھو قرآن میں لوہے اور لباس اور چارپائیوں کے متعلق لفظ نزول استعمال کیا گیا ہے جیسا کہ

انزلنا الحدید اور

انزلنا لکم من الانعام اور

انزلنا علیکم لباسا سے ظاہر ہے

اور عربی میں مسافر کو نزیل کہتے ہیں۔ کیا اس سے کوئی یہ سمجھتا ہے کہ مسافر آسمان سے اترا کرتے ہیں۔

پھر قرآن میں قد انزل اللہ الیکم ذکرا۔ رسولا یتلوا علیکم آیات اللہ مبینات ... (الطلاق: ۱۰۔۱۱) بھی آیا ہے۔

اب دیکھو اس آیت میں آنحضرت ﷺ کے متعلق فرمایا گیا کہ اس رسول کو اللہ تعالی نے اتارا ہے۔ اب کیا اس کا یہ مطلب ہوگا کہ آپ آسمان سے اترے اور جسمانی نزول کیساتھ اترے۔

ہاں! اس نزول سے مراد روحانی نزول ہے۔ جس کا یہ مطلب ہے کہ وہ خدا کی طرف سے روحانی قرب کے لحاظ سے رفعت حاصل کر کے پھر اصلاح خلق اللہ کے لئے روحانی نزول فرمائیں گے یعنی مبعوث کئے جاویں گے (آپ نے یا تو مولوی ثناء اللہ کا مطلب سمجھا نہیں، یا دانستہ تجاہل کیا مولوی ثناء اللہ صاحب نے تو صاف صاف اس حدیث کے مضمون کو کھول کھول کر بیان کیا ہے۔

۱۔ مسیح موعود کا مدینہ منورہ میں فوت ہونا۔،

۲۔ مرقد مبارک میں دفن ہونا۔

بس یہ دو نشان بموجب حدیث شریف مسیح موعود کے ہیں۔

آپ روحانی نزول کہیں یا جسمانی اس سے کیا فائدہ، جب تک آپ ان دو باتوں کا جواب نہ دیں ساری تقریر بے معنی ہے۔ آپ نے ان کا جواب دیا ہے وہ ہمارے سامنے ہے۔ مرتب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس آنے والے مسیح کے نزول سے مراد حضرت مسیح کا جسمانی نزول نہیں، بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ ایک شخص حضرت مسیح کے رنگ میں اور اس کی مشابہت میں آئے گا جیسا کہ سورہ نور میں بتایا گیا ہے دیکھو آیت

وعد الله الذین آ منوا منکم و عملوا الصا لحا ت لیستخلفنهم فی الا ر ض کما استخلف الذین من قبلهم۔

جس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کے خلفاء، موسوی سلسلہ کے خلفاء کی مانند ہوں گے اور ظاہر ہے کہ حضرت مسیح، حضرت موسیٰ کے سلسلہ کے خلیفہ ہیں جیسا کہ آیت

و لقد آتینا موسی الکتاب و قفینا من بعده بالرسل و آ تینا عیسی بن مریم البینا ت

سے ظاہر ہے۔

پس اس صورت میں حضرت عیسیٰ اس آیت استخلاف کے حرف کما سے مشبہ بہ ہیں، جن کی مماثلت میں سلسلہ محمدیہ میں ایک شخص کو آنحضرت ﷺ کی مماثلت میں بھیجا جاوے گا، جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے دعویٰ سے ظاہر ہے۔

پھر تعجب ہے کہ مولوی (ثناءاللہ) صاحب نے ید فن معی فی قبری کو آج پھر پیش کر دیا ہے (کیا آپ کو حدیث سے انکار ہے۔ خصوصا ایسی حدیث سے جس کو مرزا غلام احمد صاحب نے خود اسی مدعا کے لئے پیش کیا ہو۔ کیا شرائط مباحثہ میں حدیث کو داخل نہیں کیا گیا۔ افسوس کا مقام ہے مرزائی مناظر کیا کہہ رہے ہیں؟ مرتب) کیا مولوی (ثناءاللہ) صاحب کے پاس قرآنی آیات سے کوئی آیت اپنا مدعا ثابت کرنے کے لئے نہیں ہے؟

ہم کہتے ہیں کہ اس قبر سے مراد ظاہری قبر نہیں، بلکہ برزخی قبر ہے۔ اور ظاہری قبر کو مراد لینا حضرت عائشہ کے رؤیائے صالحہ کے برخلاف ہے کیونکہ حضرت عائشہ صدیقہ نے اپنے حجرے میں تین چاند دیکھے تھے۔ اگر مسیح نے واقعی آپ کی قبر میں دفن ہونا تھا تو چار چاند ہوتے، نہ تین۔

پھر مولوی (ثناءاللہ) صاحب نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی عمر کے متعلق کہا ہے۔ اس کے متعلق یہ عرض ہے کہ حضرت سیدنا مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہمیشہ تخمینا عمر کا اظہار کیا کرتے تھے جیسا کہ آپ کی مختلف تحریروں سے ظاہر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب دعویٰ الہام کی مدت کو دیکھا جائے تو وہ عمر ۲۵۔۳۰ سال کی عمر کا ہے جس کے بعد ۴۰ سال تک زندہ رہے۔اب کیا عمر والی حدیث پوری نہیں ہوئی (۔غنیمت ہے کہ یہاں آپ نے ظاہری عمر مراد لی ہے، روحانی عمر نہ کہہ دی جس کا حساب کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ مرتب)۔

اور مولوی (ثناءاللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ میرے ساتھ آخری فیصلہ میں (مرزا غلام احمد صاحب) اول ضرور فوت ہو گئے۔

اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ مولوی (ثناءاللہ) صاحب نے اس فیصلہ کے اشتہار کے جواب میں جو کچھ اپنے اخبار اہل حدیث کے ۲۶۔اپریل (۱۹۰۷ء) کے پرچہ میں لکھا ہے، اس کو کیوں ذکر نہیں کیا جاتا۔ دیکھو اس کو ہم پڑھ کر سناتے ہیں۔مولوی (ثناءاللہ) صاحب لکھتے ہیں:

تمہاری یہ دعا کسی صورت فیصلہ کن نہیں ہو سکتی،

اور پھر لکھتے ہیں:

اور یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کر سکتا ہے۔

اب دوستو! غور سے سنو اور دیکھو کہ یہ مباہلہ (اتنا تو ہمیں اعتقاد ہے کہ مرزائی جماعت عجیب فونوگراف ہے جو آواز اس میں قادیان سے داخل کی جاتی ہے وہی ادا کر دیتے ہیں،اس میں کسی قسم کی خیانت نہیں نہ کسی قسم کی دیانت ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے سارے اشتہار میں مباہلہ کا لفظ بھی درج نہیں مگر قادیان کی آواز میں جو مباہلہ نکلا تو بس سب مرزائی مباہلہ مباہلہ کہنے لگ گئے حالانکہ وہ صرف دعائے مرزا ہے جس کا مباہلہ کہنا نہ صرف دھوک بلکہ دھوکہ دہی ہے۔مرتب) کی دعا جو حضرت مسیح موعود کی طرف سے شائع ہوئی جب مولوی (ثناءاللہ) صاحب نے اسے منظور ہی نہیں کیا تو اس فیصلے کا مطلب کیا؟

پھر کیا آپ کی طرف سے اخبار میں یہ نہیں لکھا گیا کہ خدا تعالیٰ جھوٹے دغا باز،مفسد اور نافرمان کو لمبی عمر دیا کرتا ہے۔

اب غور سے دیکھو کہ مولوی (ثناءاللہ) صاحب کی یہ عبارت کیا فیصلہ کرتی ہے؟ ہاں مولوی (ثناءاللہ) صاحب اگر حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی فیصلہ والی تحریر کو منظور کر لیتے ،تو بے شک جو چاہتے کہتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں بے شک حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے اعجاز احمدی کے صفحہ ۳۷ پر لکھا ہے کہ

واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے میرے تین نشان ظاہر ہوں گے
۱۔ وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے۔ اور سچی پیش گوئیوں کو اپنی قلم سے پیش کرنا ان کے لئے موت ہوگی۔
۲ اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مرجائے تو وہ ضرور پہلے مریں گے۔
۳۔ اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلدی ان کی روسیاہی ثابت ہوگی۔

اب دوستو! غور کرو کیا مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کا یہ چیلنج منظور کیا؟

اگر منظور کرتے تو بے شک احمد بیگ کی طرح، اور ڈوئی امریکن اور مولوی اسماعیل علی گڈھ اور چراغ دین جمونی کی طرح ضرور پہلے مرتے۔

اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا احمد بیگ کی لڑکی کے متعلق اعتراض کرنا غلط ہے کیونکہ الہام یا ایتھاالمرأۃ تو بی تو بی سے ظاہر ہے کہ وہ نکاح کی پیش گوئی مشروط بہ وقوع وعید تھی۔ اور وعید سے پہلا حصہ احمد بیگ کی موت نے پورا کر دیا اور دوسرے حصہ سے انہوں نے توبہ سے فائدہ اٹھایا اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں دعا کے لئے خط لکھا تو وعید ٹل گیا۔ اور وعید ٹلنے سے نکاح کی پیش گوئی جو مشروط بوقوع وعید تھی بحکم اذا فات الشرط فات المشروط کے مطابق ظہور میں آئی (آدمی کچھ کہتے ہوئے کچھ تو خوف خدا دل میں لائے۔ نبی اور رسول کے ساتھ کسی عورت کا نکاح ہونا اس کے لئے عذاب یا رحمت موجب برکت؟ توبہ سے اگر ٹلتا ہے تو عذاب نہ کہ رحمت۔ مرتب)

اور یہ کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا اجیب دعوۃ الداع کو پیش کرنا بھی غلط ہے، کیونکہ اس الہام کے یہ معنی ہیں کہ میں دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں یا کروں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب بے شک اگر مولوی (ثناء اللہ) صاحب، حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی فیصلہ والی تحریر کو منظور فرماتے تو ضرور یہ دعا آپ کی قبول ہوتی۔ لیکن چونکہ یہ دعا مباہلہ کی دعا تھی جیسے کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب کے نامنظور کرنے سے ظاہر ہے اس لئے مولوی (ثناء اللہ) صاحب کی نامنظوری سے وہ فیصلہ بھی ظہور میں نہ آیا۔

اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ یہ صرف دعا تھی، اور مولوی صاحب کی منظوری اور نامنظوری کا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہ تھا، تو اس کا کیا مطلب کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے یہ لکھ دیا کہ یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں۔

کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب کو مباہلہ کے لئے بلایا گیا اور آپ نے اس سے انکار کیا۔

پھر تعجب ہے کہ آپ فیصلہ کے اشتہار کو بار بار پیش کرتے ہیں۔ میں پوچھتا ہوں کہ کس انصاف کی بنا پر اسے پیش کیا جاتا ہے۔ پس اصل یہی ہے کہ حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی وفات مولوی (ثناء اللہ) صاحب کے مقابلہ کے ظہور میں نہ تھی۔

دستخط: مرزائی مناظر۔ غلام رسول۔

دستخط: اسلامی صدر۔ نظام الدین۔

دستخط: مرزائی صدر۔ عباد اللہ

تکذیب دعوی مرزا قادیانی

دوسرا پرچہ از مولوی ثناء اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ و سلام علی رسولہ الکریم

حضرات! مرزا (غلام احمد) صاحب کی صداقت کا پرچہ آپ لوگوں نے سنا۔

جو آیات پڑھی گئیں ان میں سے کسی آیت میں مرزا (غلام احمد) صاحب کا نام یا ذکر تک نہیں، بلکہ صرف خیالات کا مجموعہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کا خلاصہ ہے کہ چونکہ دنیا میں آفات ہیں اس لئے بطور دلیل انی کے ہماری سمجھ میں آتا ہے کہ دنیا میں کوئی رسول پیدا ہوا ہے اور وہ رسول مرزا (غلام احمد) صاحب ہیں۔

عربی میں ایک مثل ہے الغریق یتثبت بالحشیش

جسکا ہندی ترجمہ ہے

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔

پہلی آیت میں ظالموں کی ناکامی کا ذکر ہے۔ بقول مخاطب (مولوی غلام رسول راجیکی) چونکہ مرزا (غلام احمد) صاحب کے مرید بہت لوگ ہو گئے ہیں لہذا کامیاب ہیں ۔حالانکہ مرزا (غلام احمد) صاحب سے سوامی دیانند کے چیلے اس وقت بہت زیادہ ہیں۔ یہ کامیابی نہیں، بلکہ کامیابی یہ ہے کہ اپنے مخالفوں پر غالب آئے ۔ایک میں ہی موجود ہوں جس کی بابت مرزا (غلام احمد) صاحب لکھتے ہیں کہ:

مولوی ثناءاللہ صاحب دوسرے علماء سے توہین میں بڑھے ہوئے ہیں

(تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۳۰ خزائن ج ۲۲ ص ۴۶۲)

مرزا (غلام احمد) صاحب کا دعوی ہے:

میرے مقابل کسی قدم کو قرار نہیں

(تریاق القلوب صفحہ ۵۴۔ قادیانی خزائن ج ۱۵ ص ۲۴۸)

حالانکہ میں اور سب سے پہلے ان کا مباہل صوفی عبدالحق غزنوی اور سب سے آخری مخالف ڈاکٹر عبدالحکیم خان سب زندہ ہیں، اور مرزا (غلام احمد) صاحب ہم کو داغ جدائی دے گئے ۔آہ! آج ہماری آنکھیں ان کو دیکھنے کو ترستی ہیں۔

ہاں واضح رہے کہ کامیابی اسکو کہتے ہیں کہ جسکام کا بیڑہ اٹھایا ہو اس کو پورا ہوا دیکھ لے ۔ایک جرنیل جو فوج لے کر دشمن پر حملہ کرنے کو جاتا ہے، جو خیالات اس کے دل و ماغ میں ہوں اگر ان کو پورا کر دے تو کامیاب سمجھا جاتا ہے ورنہ ناکام۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کے کیا کیا خیالات دل و دماغ میں لے کر آئے تھے اور اپنا پروگرام انہوں نے دنیا میں کیا شائع کیا تھا۔ میں اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ انہی کے الفاظ میں عرض کرتا ہوں۔ آپ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود (جس کے نام سے میں آیا ہوں) اس کے زمانہ میں تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جاویں گی اور ایک ہی مذہب اسلام ہوجاوے گا۔

(چشمہ معرفت۔ص ۸۳۔قادیانی خزائن ج ۲۳ ص ۹۱)

اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا (غلام احمد) صاحب کے دم قدم کی برکت سے دنیا کی سب قومیں ایک ہی مسلم قوم بن گئیں؟

کیا خاص امرتسر میں کوئی غیر مسلم نہیں؟

کیا امرتسر کا دربار، جامع مسجد کی شکل میں تبدیل ہوگیا؟

گرجا تو کوئی نہ ہوگا؟

آریہ سماج کا نام ہی نہیں۔ آج جو ان کا سالانہ جلسہ ہے یہ خواب کا واقعہ ہے، بیداری میں نہیں؟

اگر یہ سب کچھ ہے اور دنیا میں ابھی سوائے مسلم قوم کے غیر مسلم قومیں بھی موجود ہیں، تو کون دانا ہے جو مرزا (غلام احمد) صاحب کو کامیاب سمجھے۔

اس کی کامیابی پر مجھے ایک حکایت یاد آئی کہ ایک بادشاہ کا ملک دشمن نے لے لیا۔ رنجیدہ خاطر بیٹھا تھا اور مصاحبوں میں سے کسی مسخرے نے کہا، حضور دشمن نے ہم پر بے طرح ظلم کیا۔ اس لئے اس نے اگر ہمارا ملک لے لیا تو ہم نے بھی ان کا ایمان لے لیا۔ ملک تو فنا ہونے والی چیز ہے اور ایمان باقی ہے، لہذا بڑے کامیاب ہم ہیں۔

حضرات! اس کامیابی پر خوش ہونا نابالغ بچوں کا بہلاوا ہے۔ آیئے میں اپنے اصول مقررہ کے مطابق بتلاؤں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا نقشہ ہمارے حضور ﷺ نے کیا بتلایا ہے

و لتذ هبن الشحناء و التبا غض والتحاسد و ليدعو ن الى المال فلا يقبله ا حد۔ (مشکوۃ باب نزول عیسی)

(یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کے بغض وحسد سب دور ہوجاویں گے اور وہ مال کی طرف بلائے جاویں گے تو کوئی قبول نہ کرے گا)۔

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں میں عموما اور مرزا (غلام احمد) صاحب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریدوں کی خصوصاً یہ حالت ہے؟

میں اس کا جواب اپنے الفاظ میں نہیں دیتا بلکہ خود مرزا (غلام احمد) صاحب کے الفاظ سناتا ہوں۔ مرزا (غلام احمد) صاحب فرماتے ہیں:

ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للّٰہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ میں انہیں سفلہ اور خود غرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خود غرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں۔

(اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن۔ ص ۹۹۔ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۹۵)

غرض مرزا (غلام احمد) صاحب نہ تو اشاعت اسلام میں کامیاب ہوئے اور نہ تہذیب و تقدس میں بلکہ اپنے سارے پروگرام میں فیل نظر آتے ہیں۔

تفسیر ثنائی کے حوالہ سے جھوٹے نبی کی بابت جو کہا گیا ہے وہ درست ہے مرزا صاحب جو چند یوم تک بچے رہے اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ کھل کر نبوت کے مدعی نہ تھے بلکہ نبوت محمدیہ کے دامن سے لپٹے رہے اور یہ کہتے رہے

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب

یعنی جو ہوں، وہ اتباع محمدی میں ہوں۔

اسلئے خدا نے چند یوم مہلت دی۔ چونکہ نبوت محمدیہ کی آڑ میں رہے تھے اسلئے خدا نے ان کی موت بھی ایک ادنی غلام محمد کے مقابلہ میں بھیجی۔ جس کی غلامی کا ثبوت خود اسکے نام سے ظاہر ہے یعنی: ثناء اللہ بود ورد زبانم

عربی اعجازی قصیدہ کا ذکر بھی کیا گیا، حالانکہ اس قصیدہ کا سارا بخئیہ میں اپنے رسالہ الہامات مرزا میں ادھیڑ چکا ہوں۔ اس قصیدہ کی بلاغت کا نمونہ بتلانے کو دو شعر سناتا ہوں

أ أخیت ذئبا عایشا او ابو الوفا

أو افیت مداً او رأیت امرتسر

اس میں امرتسر مفعول بہ کو مرفوع لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقلت لك الويلات یا ارض جولره
لعنت بملعون فانت تدمر

یہاں گولڑے کی ارض کو باوجود مونث لکھنے کے تدمر صیغہ مذکر کا لائے ہیں۔ کیا کمال ہے۔

ایسا ہی ماکنا معذبین والی آیت کو بھی مرزا (غلام احمد) صاحب سے کوئی تعلق نہیں۔ نبوت محمد یہ چونکہ دنیا میں عام شائع ہے اس لئے اس کی مخالفت کا اثر ہے کہ دنیا میں عذاب آتا ہے۔ مرزا (غلام احمد) صاحب خود فرماتے ہیں

غلام احمدم ہر جا کہ باشم

پھر آقا کی نبوت کا اثر نہ ماننا اور غلام کے اثر کا قائل ہونا۔ چه بو العجبی است

طاعون کی بابت مفصل دوسرے پرچہ میں عرض کروں گا۔ غرض یہ ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کو اپنے پروگرام میں دیکھا جاوے تو بالکل فیل ہیں مگر باوجود اس کے مدعی مسیحیت ہوں تو بے ساختہ یہ شعر منہ سے نکل جاتا ہے

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

دستخط اسلامی مناظر: ثناء اللہ

دستخط اسلامی صدر: نظام الدین۔

دستخط مرزائی صدر: عباد اللہ

صداقت دعوی مرزا قادیانی

آخری پرچہ نمبر ۳۔ از مولوی غلام رسول مرزائی

صاحبان! مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے کہا ہے کہ جن قرآنی آیات کو مرزا (غلام احمد) صاحب کی تصدیق میں پیش کیا ہے یہ غلط ہے، اسلئے کہ ان آیتوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کا نام نہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ میں نے اس کے متعلق کہاں دعوی کیا کہ ان آیتوں سے حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کا نام پیش کرتا ہوں۔ میں نے ان آیتوں کو مسلمہ اصول اور قواعد کے طور پر پیش کیا ہے کہ ان آیات سے سچے مدعیوں اور سچے رسولوں کے دعوی پر کھنے کیلئے معیار ہے جیسا کہ میں نے کھول کر بتلا دیا کہ پہلی آیت کی رو سے مفتری کامیاب نہیں ہوتا لیکن حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کا دعوی کی حالت میں صرف اکیلے ہونا پھر اس کے بعد باوجود مکذبین کی مخالف کوششوں کے ان کا کامیاب ہونا اور ایک سے لاکھوں انسانوں کی جماعت بنا لینا، کیا یہ کامیابی نہیں؟ اور کیا اس آیت کی رو سے حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی صداقت ظاہر نہیں ہوتی۔ دوستو! غور کرو۔

اسی طرح میں نے ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا کی آیت پیش کر کے یہ بیان کیا تھا کہ اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ رسولوں کے مبعوث ہونے کے بعد ضرور ہی اگلے نذیر ہونے کی وجہ سے عذاب آیا کرتے ہیں جیسا کہ حضرت مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کے دعوی کے بعد اور آپ کی بعثت کے بعد مختلف قسم کے عذاب ظہور میں آرہے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب اپنے دعوی میں سچے اور واقعی خدا کی طرف سے ہیں۔

اسی طرح اعجازی کلام کے متعلق لکھا تھا اور اعجاز احمدی کی مثال پیش کی تھی جس کے جواب میں آج تک دوسرے غیر احمدی علماء عموما اور مولوی ثناء اللہ صاحب خصوصا اس کے جواب لکھنے سے عاجز رہے۔

اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ جیسا انہوں نے کہا کہ امرتسر کی راء کے مفعول بہ باوجودیکہ اسے زبر چاہیے، مگر پیش لایا گیا۔

اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ شائد مولوی (ثناء اللہ) صاحب الاقواء جائز کا مسئلہ بھول گئے جو اصحاب عروض نے شاعروں کے لئے بطور تخفیف کے جائز رکھا ہے۔

ایسا ہی مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے ارض جو لرہ پر اعتراض کیا ہے جو اسی قسم کا ہے سو اس کا جواب بھی پہلے آچکا کہ اقواء جائز ہے (علم عروض میں تو اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیوب لکھا ہے حوالہ مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو ان تغيير المجرى الى حركة بعيدة اذا بدلت الضمة فتحة اوبالعكس فهو عيب فى القافية (محیط الدائرۃ ص ۱۱۰) یعنی حرکت کا ردو بدل قافیہ میں عیب ہے۔ کیا عیب دار کلام بھی درجہ اعجاز پر ہو سکتا ہے۔ مرتب)

پھر مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کے مقابلہ میں سوامی دیانند کو پیش کیا ہے۔ مگر آپ کا یہ پیش کرنا قیاس مع الفارق ہے کیونکہ کہاں وہ شخص جو الہام کا دعوی کرتا ہے اور الہام کی بنا پر اپنا دعوی پیش کرتا ہے اور کہاں سوامی دیانند جو ویدوں کے بعد الہام کا قائل ہے نہیں غور کرو۔

قرآن نے لکھا ہے کہ جو شخص خدا پر افتراء کرے وہ کامیاب نہیں ہوتا، نہ یہ کہ عام کامیابی جیسے کہ گدی نشینوں کو۔

اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ مرزا (غلام احمد) صاحب نے اپنی جماعت کے متعلق شکایت لکھی ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ ابتداء دعوی یعنی ۱۸۹۳ء کی بات ہے۔ اس کے بعد حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے لکھا ہے کہ

میری جماعت میں ایک لاکھ سے بھی زائد لوگ ایسے ہیں جو صحابہ کا نمونہ رکھتے ہیں۔

ملاحظہ ہو وہ خط جو عبدالحکیم کو لکھا گیا تھا۔

پھر جس تحریر کی بنا پر مولوی صاحب نے اعتراض کیا ہے اس کی نسبت حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے اس کے نیچے خود یہ نوٹ دیا ہے کہ

یہ باتیں ہماری عزیز جماعت کے لئے بطور نصیحت کے ہیں۔

جس سے ظاہر ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کا مدعا ان الفاظ سے جن کی بنا پر مولوی (ثناء اللہ امرتسری) صاحب نے اعتراض کیا ہے، صرف یہ ہے کہ جماعت ہوشیار رہے۔

پھر اسی تحریر میں حضرت (غلام احمد) صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ

اس وقت ۱۸۹۳ء میں بھی دو سو سے زائد آدمی ہیں جن پر خدا کی خاص رحمت ہے اور خدا کے ساتھ حد درجہ کا تعلق رکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس تحریر کا یہ مطلب نہیں کہ کسی نصیحت سے واقعی کوئی غلطی پائی جاتی ہے اگر ایسا ہی ہے تو پھر الحق من ر بك فلاتکو نن من الممتر ین سے بھی سمجھا جاوے گا آنحضرت ﷺ قرآن کے حق ہونے کے متعلق شک رکھتے تھے کیونکہ اس آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ

یہ حق ہے تیرے رب سے پس تو شک کرنے والوں سے نہ ہو۔

ایسا ہی دوسری جگہ حضرت نوحؑ کی نسبت فرمایا کہ

لا تکو نن من الجاهلين ،

کیا اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ واقعی حضرت نوح اور آنحضرت ﷺ اس آیت کی رو سے اس ارشاد سے پہلے جاہل تھے اور پیچھے ان کو نصیحت کی گئی کہ آپ جاہلوں سے نہ ہوں۔

پھر مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ لکھنا کہ مسیح موعود کے وقت میں سب قومیں ایک ہو جائیں گی۔

اس کے جواب میں یہ عرض ہے کہ جنہوں نے حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کو قبول کیا ہے واقعی وہ خواہ پہلے عیسائی تھے یا ہندو یا شیعہ یا سنی آپ کو قبول کرنے سے ایک ہی ہو گئے (ہوش سے کہو، کیا کہتے ہو۔ ایک ہو گئے یا کئی ایک ہو گئے؟ کیا لاہوری اور تیماپوری پارٹی کا اختلاف بھول گئے۔ مرتب)

اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ سب کے سب لوگ مان جائیں گے (مرزا صاحب کی کتاب چشمہ معرفت میں صاف مرقوم ہے کہ تمام دنیا میں ایک قوم اسلام کی ہوگی۔ افسوس ہے کہ مرزائی مناظر مرزا صاحب کی کتاب کو بھی دیکھے بغیر جواب دے جاتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ مرزائی مناظر پر کوئی خاص حالت طاری تھی۔ مرتب) یہ غلط ہے کیونکہ مسیح موعود کے ذریعہ جیسے کہ تهلك الملل كلها ا لا ا لاسلا م سے ظاہر ہے دلائل کے ساتھ غلبہ مراد ہے نہ قہری غلبہ جو لا اکراه فی الدين کے خلاف ہے اور اگر یہی بات ہے تو آنحضرت ﷺ کے اس فرمانے کا کیا مطلب کہ میری امت کے تہتر فرقے ہو جائے گی جن میں سے ایک آخری ناجی ہوگا جو مسیح موعود کی جماعت ہوگی جو مسیح موعود پر ایمان لانے کی وجہ سے ناجی ہوگی اور باقی بہتر فرقوں کا ناری ہونا حضرت مسیح موعود کے انکار کی وجہ سے ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر حدیث لتتبعین سنن من کان قبلکم شبرا شبرا ذرا عا بذراع سے ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اے میری امت کے لوگو تم یہود کی چال چلو گے۔

جس سے ظاہر ہے کہ یہود کی شرارت کا رنگ آئے گا اور وہ رنگ یہی ہے کہ جب یہود کے پاس حضرت مسیح آئے تو انہوں نے اسے قبول نہ کیا۔ اسی طرح جب امت محمدیہ میں مسیح موعود آئیں گے یہ بھی اسے قبول نہیں کریں اور انکار کریں گے۔

اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ کہنا کہ مرزا (غلام احمد) صاحب نے کھل کر دعوی نبوت نہیں کیا، یہ عجیب آپ نے کہ اس کھل کر اور نا کھل کر دعوی کرنے کی بھی کہیں خصوصیت بتلائی ہے قرآن کریم میں تو صرف من اظلم ممن افتری علی الله کذ با فرمایا۔ یعنی خدا پر افتری کرنے والا کامیاب نہیں ہوتا۔

اور مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ لکھنا کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کی آڑ میں نبوت کا دعوی کیا ہے اس لئے بچ رہے۔

اللہ اللہ! کیا اگر اس طرح کا دعوی نبوت بچا سکتا ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت کی ہتک کرے تو ایسا مفتری جلد ہلاک ہونا چاہیے نہ کہ اسے مہلت دی جاتی۔

اے دوستو! غور کرو کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب کی تحریر کی رو سے جو انہوں نے تفسیر ثنائی میں لکھی اور ایسا ہی قرآنی آیات کی رو سے جو پہلے پرچہ میں ذکر کی گئیں کس کھلے طور پر حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی صداقت ظاہر ہے۔ پس مبارک وہ جو صداقت کو قبول کرے۔

پھر اس پر بھی غور فرماویں کہ جب مسیح کے انکار سے ۷۲ فرقوں نے ناری بننا تھا تو وہ سب قبول کس طرح کرتے کیونکہ ۷۳ سے ناجی تو صرف ایک ہی فرقہ بتلایا گیا جس فرقہ سے ہونے کا شرف خدا کے فضل سے اس خاکسار راقم کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہم نے خدا کے فضل سے حق کو دیکھا اور خدا کے فضل سے ہم اس ناجی فرقہ سے ہو گئے والحمدلله علی ذلك

پس آپ کو بشارت ہو کہ آنے والا آ گیا۔ مبارک وہ جو قبول کرے۔ دلائل اور بھی بہت ہیں جو وقت کی تنگی کے لحاظ سے ذکر نہیں ہو سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دستخط مرزائی مناظر: غلام رسول

دستخط اسلامی صدر: میاں نظام الدین آنریری مجسٹریٹ

دستخط مرزائی صدر: عباد اللہ

تکذیب دعوی مرزا قادیانی

آخری پرچہ نمبر ۳۔ از مولوی ثناء اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضرات! میرے جواب میں کہا گیا ہے کہ قرآن سے دلیل نہیں لائے ہیں میں کہہ چکا ہوں کہ یہ حدیث ایسی مسلمہ فریقین ہے کہ مرزا صاحب بھی اس سے سند لائے ہیں اور میں بھی اس کو مانتا ہوں قرآن مجید میں مسیح موعود کے آنے نہ آنے کا کوئی ذکر نہیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب رسالہ شہادت القرآن کے شروع میں اس کو مانتے ہیں (ص ۱،۲،۳،۴) یہی وجہ ہے کہ جو لوگ احادیث کو شرعی دلیل نہیں مانتے جیسے سرسید احمد خان اور مولوی عبداللہ چکڑالوی اور ان کے ہم خیال وہ مسیح موعود کا مسئلہ بھی نہیں مانتے۔ پھر جو مسئلہ حدیثی ہو، اس میں حدیث ہی کا پیش کرنا انصاف ہے (قرآن مجید میں حضرت مسیح کے آنے نہ آنے کا ذکر کی نفی کرنے سے مراد مولوی صاحب کی یہ ہے کہ تفصیل اور واضح طریق سے نہیں جس پر مخالف کو مجال دم زدن نہ ہو۔ ہاں حدیثوں میں واضح ہے۔ اسی لئے مولوی ثناء اللہ صاحب بحکم علم مناظرہ صاف اور سیدھا راستہ اختیار کیا جس میں مخالف کو دم زدن کی مجال نہ ہو سکے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مولوی صاحب نے جو حدیث نزول مسیح کے متعلق بیان کی تو مرزائی مناظر سے کچھ نہ بن پڑا سوائے اس کے کہ طعنے کے طور پر کہنے لگے کہ مولوی صاحب قرآن پیش نہیں کرتے حدیثیں لاتے ہیں حالانکہ اس میں رمز یہی تھی اسی حکمت سے خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ مبتدعین کے مقابلہ میں قرآن نہ پڑھا کرو کیونکہ قرآن میں وہ مسائل اجمالی شکل میں ہیں جن کی وہ تاویل کر لیتے ہیں حدیثوں میں تفصیل ملتی ہے اسی لئے فرمایا فارموھم بالسنۃ۔ ان کے سامنے حدیث پیش کیا کرو تا کہ فیصلہ جلدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ایک زمانہ میں مرزا غلام احمد صاحب پر سوال ہوا تھا قرآن مجید سے نزول مسیح کا ثبوت دیجئے تو آپ نے بڑا زور حدیثوں ہی کے ثبوت پر لگایا ملاحظہ ہو رسالہ شہادۃ القرآن صفحات اول۔ ہاں آگے چل کر بڑا کمال کیا تو یہ کہ اتنا لکھا کہ قرآن کریم میں قطعی اور یقینی طور پر ایک ایسے مصلح کے آنے کی خبر تو موجود ہے جس کا دوسرے لفظوں میں مسیح موعود ہی نام ہونا چاہیے (شہادۃ القرآن۔ص ۱۴ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۱۰) غور کیجئے جس قدر کھینچ تان ہے کیا مخالف اس کہنے سے خاموش ہو جائے گا۔ ہاں جو طریق مولوی صاحب نے اختیار کیا جب کہ شرائط میں حدیثیں داخل ہیں تو پھر کیوں نہ حدیث کو پیش کیا جاتا آئندہ کو مرزائی امت اس بحث سے سبق لے کر شرائط میں حدیثوں کی نفی کر دیں تو ان کیلئے بہت آسانی ہوگی۔مرتب) حدیث مذکور میں کون شخص مراد ہے مجھے اس سے بحث نہیں جو بھی ہو اس کا انتقال مدینہ منورہ میں ہونا اور مقبرے مبارک میں دفن ہونا صریح الفاظ میں مذکور ہے معنوی دفن اور معنوی جسم کا ماننا ان لوگوں کا کام ہے جو اکبر بادشاہ کے نوری کپڑوں پر ایمان رکھتے ہوں۔

حضرت عائشہ کی تین چاند والی روایت کا پتہ نہیں دیا۔ اگر صحیح ہے تو اس کے یہ معنی ہیں کہ جسوقت حضرت عائشہ ؓ نے خواب دیکھا تھا اس وقت چونکہ حضرت عیسیٰؑ دفن نہیں تھے بلکہ اب بھی نہیں، اس لئے آ کو خواب میں دکھائی نہیں دیا۔

کما کے لفظ سے مسیح کا مشبہ بہ ہونا میں سال ہا سال سے قادیانی تصانیف میں دیکھتا آتا ہوں۔میں نے آج تک دانستہ اس پر توجہ نہ کی تھی تا کہ بچوں کو ہنسنے کا موقع ملتا رہے۔مگر آج کہنے سے رک نہیں سکتا۔

اے جناب کما دراصل صفت ہے مفعول مطلق یعنی استخلاف کی اور مفعول مطلق فاعل کا فعل ہوتا ہے۔مفعول بہ کی مفعول بہ سے تشبیہ نہیں بلکہ اس فعل لاحق کو فعل سابق سے تشبیہ ہے انی هذا من ذلك فادفع ماتوهم

عمر کا تخمینہ خوب کہا۔کہیں ساٹھ، کہیں ستر، کہیں اسی، کہیں نوے۔ اس اختلاف اقوال کو اگر تخمینہ کہتے ہیں تو ہم اس کو شاعرانہ رنگ میں اس شعر کا مصداق کہہ سکتے ہیں

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

میں نے دعا مرزا کو منظور نہیں کیا، اسلیئے دعا ٹل گئی۔ بہت خوب!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنئے ! اول تو میری منظوری پر کوئی بات موقوف نہ تھی۔

دوم ، میں نے نامنظوری ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث میں لکھی اور مرزا (غلام احمد) صاحب نے ۲۳ جون ۱۹۰۷ء کے بدر اخبار میں ایک خط میرے نام پر چھپوایا جس میں پھر اسی دعا پر فیصلہ موقوف رکھا۔ بھلا اگر میری نامنظوری سے اس دعا کا اثر زائل ہو جاتا تو اس وقت مرزا (غلام احمد) صاحب کا حق تھا کہ صاف اعلان کرتے کہ بس اب وہ دعا منسوخ ہوگئی۔

بھلا ایسی دعا بھی منسوخ ہوسکتی ہے جس کی بابت خدا نے قبولیت کا وعدہ کیا ہو مرزا (غلام احمد) صاحب کے الفاظ سنئے۔ فرماتے ہیں:

ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ رات کو توجہ اس کی طرف تھی۔ رات کو الہام ہوا اجیب دعوة الداع اذا دعان صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہے باقی اس کی فرع۔ (اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

ہمارے حضور ﷺ نے جنگ بدر میں اپنے مخالفوں کی موت کی خبر دی تھی۔ کیا انہوں نے تسلیم کر لیا تھا؟ پھر کیا وہ اسی جگہ نہیں مرے۔ صدق اللہ و رسولہ

اعجاز احمدی کے صفحہ ۳۷ پر جو میرے قادیان نہ پہنچنے کی پیش گوئی کا ذکر ہے میں شکر گزار ہوں کہ آپ نے یاد دلا دی۔ میں اپنا قادیان جانا اپنے لفظوں میں نہیں بتلاتا بلکہ مرزا (غلام احمد) صاحب کے الفاظ طیبہ سناتا ہوں۔ فرماتے ہیں:

ما کتبنا الی ثناء اللہ امر تسری اذ جاء قادیان و طلب رفع الشبهات بعطش قری و کان هذا عاشر شوال اذ جاء الدجال

(مواہب الرحمٰن۔ ص ۱۰۹۔ قادیانی خزائن جلد ۱۹ ص ۳۲۹)

اس عبارت کے نیچے میرے قادیان پہنچنے کی رسید دی ہے اور اس کے صلہ میں مجھ کو ایک عجیب خطاب دیا یعنی دجال جس پر مجھے یہ شعر یاد آیا

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

میں قادیان گیا۔ میرے ساتھ جانے والے میاں حبیب اللہ صاحب، منشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد ابراہیم صاحب سلمہ اس مجلس میں موجود ہیں۔ مگر مجھے گواہوں کی حاجت نہیں جب کہ مرزا (غلام احمد) صاحب میری رسید دے چکے ہیں۔

آہ! وہ وقت بھی کیسا عجیب تھا۔ میں قادیان میں ہوں۔ خط لکھتا ہوں کہ در دولت پر حاضر ہوں۔ جواب ملتا ہے ہمیں فرصت نہیں ۔...

آسمانی منکوحہ کے نکاح کی بابت جو جواب ملا ہے کہ ان کے توبہ تائب کرنے پر نکاح نہ رہا تھا، مجھے اس سے زیادہ کہنے کی حاجت نہیں، قادیانی خلیفہ اول حکیم نورالدین خود اس جواب کی تردید کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

اس لڑکی کی کوئی لڑکی در لڑکی اور مرزا (غلام احمد) صاحب کا کوئی لڑکا در لڑکا بیاہے جاویں گے۔ پس پیش گوئی ٹھیک ہے۔

(ملاحظہ ہو ریویو آف ریلی جنز جلد ۷ ص ۴۷۹)

یعنی مولوی نورالدین صاحب اس نکاح کو فسخ نہیں کہتے اور مولوی غلام رسول صاحب فسخ کہتے ہیں۔

آہ! ان دونوں کے اختلاف پر میرے منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے

قبلہ یکے، امام دو

مرزا (غلام احمد) صاحب کی تحریرات کو دیکھئے کس زور شور سے اس نکاح کا ضروری ہونا اور اپنی صداقت کا اس پر موقوف ہونا بتلا رہے ہیں، اور ان حضرات کو دیکھئے کہ یہ نکاح کو فسخ کرتے ہیں۔

اب میں مختصر لفظوں میں بتلاتا ہوں کہ جناب مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کی زبان، پاک لوگوں کی طرح جھوٹ سے محفوظ نہ تھی۔ آپ مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل علی گڈھی مرحوموں کے حق میں لکھتے ہیں:

مولوی غلام دستگیر نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا (قادیانی اشتہار انعامی پانچ صد۔ ص ۶۔۷)

یہ میرے ہاتھ میں ان دونوں علماء کی کتابیں ہیں۔ مجھ کو اس میں دکھایا جاوے کہ کہاں ان صاحبوں نے ایسا لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ اعجاز احمدی کے صفحہ ۲۳ پر میری بابت لکھا ہے کہ ثناء اللہ کا گزارہ مردوں کے کفن پر ہے۔

یہ وقت اس تحقیق کے لئے بہت اچھا ہے کیونکہ امرتسر میں میری پیدائش ہے اوراسی میں رہتا ہوں اوراسی میں پلا،اسی میں بڑھا۔

اس مجلس میں میرے مخالف موافق میری برادری اور غیر برادری کے سب لوگ موجود ہیں۔کوئی صاحب جس کومعلوم ہو کہ میں نے کبھی کسی میت کا کفن یا کفنی لی ہے تو للہ گواہی دے دیں۔ ورنہ جانئے گا کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کا قلم اور زبان، پاک لوگوں کی طرح تکذیب سے محفوظ نہ تھے (چاہیے تو یہ تھا کہ مرزائی لوگ مرزا (غلام احمد) صاحب کی عزت وناموس رکھنے کومولوی صاحب کواس کا ثبوت دیتے مگراس وقت تو ایسے خاموش رہے کہ کاٹو تو بدن میں نہیں ۔ دیتے کہاں سے ۔ جب کہ مولوی صاحب صاحب اس کام کے ہیں نہیں ۔ یہاں تک کہ وہ کسی امام کے امام بھی نہیں مگر شاباش ہے مرزائیوں کی صداقت پسندی پر کہ اپنے مطبوعہ رسالہ میں اس کا ثبوت دیتے ہیں چونکہ وہ ثبوت بہت ہی لطیف ہے اس لئے ہم انہی کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں لکھا ہے:

> اس کے جواب میں واضح ہو کہ اول تو اس بات کی تصدیق مجمع مناظرہ میں ہی ہوگئی کیونکہ طلب شہادت پر کسی صاحب نے اٹھ کر آپ کی بریت نہیں کی جس سے صاف ظاہر ہے کہ واقعی حضرت مرزا صاحب کا قول آپ کے حق میں درست ہے۔ پھر اس طرح سے بھی تصدیق ہوتی ہے کہ آپ چونکہ حضرت عیسی کو جواز روئے قرآن وحدیث فوت شدہ ہیں لوگوں کے سامنے زندہ پیش کر کے مختلف بحثوں میں نوش پاش حاصل کرتے رہتے ہیں، اس لئے حضرت مسیح کے کفن سے آپ کا گزارہ نہیں چلتا تو اور کیا ہے۔ص ۴۴۔

ناظرین! آپ اس جواب سے حیران نہ ہوں مرزائی مذہب ایسی ہی زبردست دلیلوں پر مبنی ہے غور تو کیجئے شہادت تو طلب ہوتی ہے اس دعوی کی جو مرزا صاحب نے کیا تھا یعنی کفنی لینے پر، جو نہ گزری ،تو حسب قاعدہ شریعت اور قانون وقت وہ دعوی غلط ہوتا مگر مرزائی کہتے ہیں شہادت نہ گذرنے سے مولوی صاحب کی بریت نہ ہوئی چہ خوش یہ تو بتاؤ کہ تمہارا دعوی ثابت ہو گیا

دوسری دلیل اس سے بھی زبردست ہے جس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہاس طرح کی کفن فروشی مرزا صاحب بھی بہت زمانہ تک کرتے رہے جب تک حضرت مسیح کی حیات کے قائل رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ ہو براہین احمدیہ۔ص ۴۹۹)

مختصر یہ کہ مرزا (غلام احمد) صاحب اپنے سب کاموں میں فیل ہیں اور دعوی ان کے بڑے لمبے چوڑے ہیں اس لئے ہماری طرف سے صرف یہی جواب ہے

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

دستخط اسلامی مناظر : ثناء اللہ

دستخط اسلامی صدر: نظام الدین

دستخط مرزائی صدر: عباد اللہ

مباحثہ امرتسر ۱۹۱۶ء پر ریویو

کچھ دنوں سے مرزا محمود قادیانی نے اپنے ہم خیال پیدا کرنے کے واسطے جابجا واعظ اور لیکچرار بھیج کر مشن کفر وایمان کی کاروائی شروع کی اور خواہ مخواہ اہل اسلام کو کافر یہود اور بے ایمان کہہ کر اپنا من گھڑت اسلام پیش کر کے یہ ثابت کرنا چاہا کہ سوائے قادیانی جماعت کے دنیا میں کوئی مسلمان نہیں۔

درحقیقت مرزا (غلام احمد) صاحب کی ساری کاروائی ایک تمثیلی اور بناوٹی کاروائی ہے، جس کا مختصر طور پر ثبوت یہ ہے کہ جس قدر دنیا میں خدا کے پیارے رسول آئمہ اولیاء صوفیاء گذرے ہیں یا گزریں گے ان کی مثال اور نمونہ خود بن کر دکھلاتے ہیں اور اسی طرح ان خدا کے پیاروں کی جائے ولادت سکونت مزار اور مذہبی پیرؤوں کی مشابہت اپنے گاؤں قادیان میں پیدا کر کے ہر ایک کا نمونہ اپنے آپ کو ثابت کیا ہے۔

چنانچہ آپ کے مذہب کا خلاصہ یہ ہے کہ چونکہ قادیان دار الایمان یعنی مکہ شریف اور جنت البقیع کے سبب مدینہ شریف اور مسجد اقصی کی وجہ سے بیت المقدس ہو چکا اس لئے وہاں کا مدعی بھی یہاں کے خدا پرستوں کا مظہر ہوگا۔ مگر ہر عقل مند یہ سوچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا ہے کہ بیت المقدس مدینہ طیبہ اور مکہ معظّمہ موجود ہوتے ہوئے قادیان ان کی ذات کو نہیں مٹا سکتا اسی طرح وہاں کا مدعی ان مقدس مقامات کے نبیوں رسولوں اور اماموں کے نام کو ہرگز مٹا نہیں سکے گا۔ صاف ظاہر ہے کہ ایک جعلی کاروائی ہے اور فرضی رسول، فرضی ابوبکر عمر عثمان علی اہل بیت امام اور فرضی شیعہ کے نمونے اسلام کی پیش گوئیوں اور حضرت رسول ﷺ کے احادیث کے انکار کے واسطے کافی روڑہ اٹکا رہے ہیں۔

یوں سمجھو کہ قادیان اس وقت دنیائے گزشتہ اور آئندہ کا عجائب گھر تو گزشتہ تصاویر قائم کرنے سے ثابت ہوتا ہے، اور زندہ تصاویر نصب کرنے سے مذہبی چڑھاوا گھر کا نمونہ ہے، یا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ اسلامی دنیا کے اسلامی نمونے جمادات حیوانات اور انسان کی وہاں ایک نمائشی دکان کھولی ہوئی ہے، اور اسلام کو ایک مخول اور ہنسی سمجھ کر کوئی انبیاء کا مثیل بن کر آتا ہے، اور کوئی صحابہ و تابعین کا۔ چنانچہ مرزا محمود صاحب نے اپنے آپ کو حضرت عمر بن خطاب کا مثیل (بلا ثبوت اور ناحق) قرار دیا، اور فاروق اعظم کی طرح اپنے خیالات کی توسیع کے لئے اہلا سلام کو کافر کہہ کر خواہ مخواہ اشتعال دلایا۔ چنانچہ مولوی غلام رسول قادیانی کو مبلغ خیالات تمثیلی اور مکفر اہل اسلام بنا کر امرتسر میں بھیجا گیا اور کٹرہ جیمل سنگھ میں آپ نے تدریس قرآن میں الٹ پلٹ کر مسلمانوں کے سامنے ان کے اسلام کا نیا نمونہ قائم کرکے کی کوشش کی۔ مگر غریب مسلمانوں نے غیرت اسلامی میں آکر ان کے دفعیہ کے لئے کچھ جانفشانی شروع کی۔ اس پر وہ زیادہ جوش میں آگئے۔ چنانچہ بہت تیز طرار واعظ اور دو چار کافر کرنے کی مشینیں جھٹ پٹ منڈوہ گنیہالال صاحب میں لاکھڑی کیں، جن کے دو روز کے متواتر حملوں سے مسلمانوں کے سینوں پر دال دلنے لگی، اور مارے غیرت کے کلیجہ منہ کو آنے لگا۔ لے دے کر غربائے اہل اسلام نے اور بھی ہمت بڑھائی اور اسی اثنا میں ایک مجلس (حفظ المسلمین) امرتسر زیر نگرانی مولوی نور احمد صاحب بھی مقرر ہوگئی کہ جس نے علمائے اسلام شہر امرتسر کو ان کی جواب دہی کیلئے آمادہ کیا۔ چنانچہ اہل اسلام کی طرف سے متعدد دعوت مناظرہ کے اشتہارات تقسیم کئے گئے جن کو مرزائیوں نے شرائط مباحثہ کے طے کرنے میں یوں ہی ٹال دیا۔ اور اس کے برخلاف لگاتار ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرف سے اتمام حجت کے نام سے نمبر اول، دوم، وسوم کے اشتہارات شائع ہوئے ۔جن میں اہل اسلام کو سخت اشتعال دیا لا گیا۔آخر عربی اشتہار بھی اتمام حجت کے نام سے لکھ مارا کہ جس سے انہوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ علمائے اسلام میں کوئی عربی زبان دان نہیں۔مگر غرباء کی ہمت نے خدا کے فضل سے اور بھی مرتبہ بڑھایا۔ یہاں تک کہ ان کے اشتہاری حملے پسپا کر دیئے گئے۔ اور آخیر میں ان کے عربی اشتہار کا جواب بھی ان کے ایک صفحہ کی بجائے چار صفحوں میں نہایت متانت کے ساتھ ابطال مرزائیت اور حیات مسیح کے ثبوت کے دلائل سے بھرا ہوا اور منہاج نبوت کے ذریعہ قادیانی نبوت کی جڑ بنیاد سے گرا دینے والا جثجات نامی اشتہار عربی میں شائع ہوا ۔جس کا جواب باوجود زبانی وعدہ کے آج تک نہ دے سکے، اور نہ کوئی غلطی نکال سکے۔

اصل پوچھو تو ہمارا یہ عربی اشتہار مرزا جی کے اعجازی قصیدہ سے بڑھ کر معجزہ ثابت ہوا کیونکہ مرزا جی کے قصیدہ کا جواب فصیح عربی میں قاضی ظفر الدین مرحوم پروفیسر عربی اورئینٹل کالج نے لکھا، جو اخبار اہل حدیث امرتسر کے کالموں میں ۱۹۰۷ء میں ایک مدت تک شائع ہوتا رہا، جس کا جواب مرزا جی سے عربی میں نہ بن سکا۔اور مرزا جی کے قصیدہ کی غلطیاں تو علماء کے علاوہ نحومیر پڑھنے والے طالب علموں نے بھی سینکڑوں کی تعداد میں نکال ڈالیں۔مگر ہمارے عربی اشتہار جثجات نامی کا جواب اب تک مرزائیوں کے سردار مرزا محمود تک سے بھی نہ ہو سکا، نہ کوئی غلطی نکل سکی۔ پس سچا اعجاز جثجات ہے۔اب بھی مرزا محمود صاحب کو علمیت کا دعوی ہو تو وہ جثجات کا عربی جواب شائع کریں یا کوئی غلطی نکال کر دکھائیں۔مگر ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ مرزا موصوف یہ جرأت نہیں کر سکیں گے کیونکہ قادیانی خلیفہ محمود صاحب کی علمیت اس اشتہار کے سامنے کچھ کارگر جواب دیتی نظر نہیں آتی ورنہ کبھی کا جواب شائع کر دیتے۔

خیر امرتسری مرزائیوں نے جب دیکھا کہ جثجات اشتہار کا جواب ہمارے کسی مولوی سے نہیں بن سکتا، تو انہوں نے مسلمانوں کے دلوں سے اس اپنی عربی کمزوری کے خیال کو دور کرنے کے لئے شرائط مناظرہ کو منظور کر لیا و ما کا دوا یفعلو ن ۔ پھر سارا انتظام اور کل اخراجات مسلمانوں کے ذمہ قرار پائے۔مسلمانوں نے اخراجات کا سارا بوجھ اپنے سر اٹھا لیا اور ۲۹۔۳۰۔ اپریل ۱۹۱۶ء کو انجمن حفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسلمین کی طرف سے جناب مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب مولوی فاضل مناظر مقرر ہوئے اور مرزائیوں کی طرف سے جناب مولوی موصوف غلام رسول صاحب فاضل راجیکی منظور ہوئے۔

مباحثہ تحریری تھا۔ ہر ایک مناظر اپنے وقت کی پابندی سے بزیر نگرانی جناب صدر صاحبان نہایت تہذیب اور حسن معاشرت سے اپنا فرض منصبی ادا کرتا رہا۔

مناظرہ ختم ہوتے ہی مرزائیوں کا وہ پہلا جوش وخروش سارے کا سارا باسی کڑھی کا ابال ثابت ہوا۔ مگر انہوں نے جھٹ پٹ مناظرہ کی کاروائی چھاپنے میں کوشش کی تاکہ جس موقعہ پر وہ جواب نہیں دے سکے، اس کا نقص نکال کر اور ضمیمہ چسپاں کر کے مکمل کر دیا جائے کہ اہل اسلام کو مرزائیوں کے مقابلہ میں نعوذ باللہ شکست ہوئی ہے۔ مگر الاسلام یعلو و لا یعلی اہل اسلام میں پھر بھی کچھ نہ کچھ جوش اسلامی موجود ہے چنانچہ حفظ المسلمین نے یہ تجویز کیا کہ جلسہ کی کاروائی اور کاغذات مناظرہ اپنے خرچ سے چھپوا کر شائع کرائے جاویں اور جس جگہ مرزائیوں نے حق کو چھپایا ہے یا ہمارے جوابات کو بعد میں اضافے لگا کر کمزور دکھایا ہے اور دیدہ دانستہ مناظر اسلام کی تقریروں کو غلط الفاظ میں چھاپ کر اپنی کاروائی کو فروغ دیا ہے سب کو مدنظر رکھ کر صحیح واقعات لوگوں کے سامنے پیش کئے جاویں۔ گو ہم مانتے ہیں کہ وقت کی تنگی کی وجہ سے بہت سے دلائل یا جوابات پوری تشریح سے قلم بند نہیں ہو سکے، مگر تاہم ہر ایک عقل مند دیکھنے سے خود بخود سمجھ سکتا ہے کہ اصل معاملہ کیا ہے اور چونکہ مرزائیوں نے مباحثہ چھاپنے میں بہت سا رد و بدل کیا ہے اس لئے انجمن کو یہ ضرورت محسوس ہوئی کہ ہر ایک مناظر کی خلاصہ تقریر بھی قلم بند کر کے اسلامی مناظر کے اصلی مطالب کو ظاہر کر دیا جائے۔ پس سنئے:

وفات مسیح کے متعلق مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے حسب ذیل خیالات پر روشنی ڈالی:

۱۔ توفی اور وفات مسیح اور موت مسیح، سب کا مفہوم ایک ہے۔ قرآن مجید میں جو وعدے حضرت مسیح کو دیئے گئے وہ سب پورے ہو چکے، اس لئے وفات بھی تسلیم کرنی پڑے گی

۲۔ قرآن شریف میں مسیح کی نسبت رفع الی اللہ مذکور ہے، رفع الی السماء مذکور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں اس لئے حضرت مسیح کا رفع بھی روحانی ہے جسمانی نہیں۔

احادیث و آیات میں بھی یہ لفظ استعمال ہوا ہے وہاں بھی جسمانی مراد نہیں ہوسکتی جیسے

اذا تواضع العبد رفعه الله الى السماء السابعة۔

و لو شئنا لرفعناه۔

ارفعنی (فی الدعا بین السجدتین)

۳۔ حضرت مسیح صرف اسرائیلی نبی تھے نزول مسیح تسلیم کرنے سے خلاف قرآن لازم آتا ہے اس لئے ثابت ہوتا ہے کہ آپ مر گئے اور آنے والا مسیح محمدی مرزا (غلام احمد) صاحب ہیں۔

۴۔ عام قاعدہ یہ ہے کہ مصدق بعد میں ہوتا اور مبشر پہلے۔ پس حضرت مسیح صرف مصدق تورات تھے مصدق قرآن نہ تھے لہذا ثابت ہوتا ہے کہ آپ کی وفات ہوچکی ورنہ مصدق قرآن بھی کہیں ثابت ہوتے۔

۵۔ آپ احمد کی بشارت دیتے ہیں پھر دوبارہ آنا ہوتا تو احمد کے لئے مصدق بھی ہوتے۔

۶۔ آپ قرآن شریف کے مبشر ہوکر آئے اس لئے آپ کا زمانہ گزر گیا۔

۷۔ احادیث میں مسیح کا لفظ دو اشخاص پر استعمال کیا گیا ہے اول مسیح ناصری پر کہ جن کا حلیہ حسب ذیل ہے:

رنگ گورا بال گھنگھریالے سینہ چوڑا وغیرہ۔

دوسرا مسیح محمدی پر جن کی نسبت حسب ذیل الفاظ ذکر کئے گئے ہیں:

میانہ قد گندم گوں سیدھے بال وغیرہ۔

چونکہ دو حلئے ایک آدمی میں جمع نہیں ہوسکتے اس لئے ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے بھی مسیح ناصری کا نزول نہیں بتایا بلکہ نزول مسیح سے مراد بعثت مسیح محمدی یعنی مرزا (غلام احمد) قادیانی ہے۔

۸۔ مسیح سے جب قیامت کے دن اشاعت تثلیث کی نسبت سوال ہوگا تو آپ لاعلمی ظاہر کریں گے۔ نزول مسیح سے آپ کی لاعلمی کیسے ثابت ہوسکتی ہے ورنہ آپ کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف واقع ہوگا۔

۹۔آنحضرت ﷺ نے بھی حضرت مسیح کی نسبت زمانہ ماضی کے الفاظ استعمال فرمائے ہیں کہ میں بھی قیامت میں اپنے صحابہ کے متعلق وہی الفاظ کہوں گا جو حضرت مسیح نے کہے تھے۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ کے زمانہ میں آپ کی وفات تسلیم ہو چکی تھی۔

۱۰۔قرآن مجید میں یہ ثابت ہے کہ آنحضرت ﷺ سے پہلے کل انبیاء مر چکے اوران کے مرنے کی تشریح بھی کردی کہ بعض نبی اپنی موت سے مرے اور بعض نبی مقتول ہوئے مگر حضرت مسیح کو استثناء نہیں کیا گیا اس آیت سے اگر وفات مسیح ثابت نہ ہوتی تو حضرت ابوبکر، آنحضرت ﷺ کی وفات پر کیوں کر استدلال کرتے۔

۱۱۔قرآن مجید میں ہے کہ حضرت مسیح اور آپ کی والدہ کھانا کھایا کرتے تھے۔

معلوم ہوتا ہے کہ اب نہیں کھاتے، کیونکہ مرگئے ہوئے ہیں۔

۱۲۔آنحضرت ﷺ سے پہلے کسی شخص کو خلود (ہمیشہ کی زندگی) نصیب نہیں ہوئی۔اس لئے حضرت مسیح بھی وفات پا گئے۔

۱۳۔خداتعالی نے کوئی جسم عنصری ایسا نہیں بنایا کہ جس کو کھانے پینے کی ضرورت نہ پڑے۔ حضرت مسیح اب بھی اگر جسم عنصری کے ساتھ زندہ ہیں تو بوجہ ضرورت خوراک کے خلود کی زندگی نہیں پا سکتے۔

مناظر اسلام مولوی ثناء اللہ صاحب نے حیات مسیح ثابت کرتے ہوئے دلائل وفات مسیح پر بحث کی اور حیات مسیح کے متعلق صاف اور واضح دلائل پیش کئے جن کا خلاصہ یہ ہے:

ا: توفی کا لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے اعتبار سے موت کا مترادف (ہم معنی) نہیں مگر بعض محاورات میں موت کا لازم قرار دیا گیا ہے پھر جب سلف صالحین اور احادیث ختم المرسلین سے حضرت مسیح کے نزول کے متعلق ہی تصریحات بے شمار ہیں اس لئے یہاں اصل معنی موضوع لہ (قبض کرنا) مراد لیا جائے گا کیونکہ ایک عام اصول ہے کہ جب تک حقیقی معنی ہوسکتا ہے مجازی معنی نہیں لیا جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ہم تھوڑی دیر کے لئے توفی اور موت کو آپس میں مترادف بھی تسلیم کر لیتے ہیں اور یوں کہتے ہیں کہ بقول حضرت ابن عباسؓ (کے قول پر ہنسی مخول اڑانا ایمان کا خطرہ ہے) گو لفظوں میں توفی پہلے مذکور ہے مگر باعتبار وقوع کے بعد میں ہے تو گویا رفع جسم عنصری کے بعد موت ہوگی جیسا کہ و اسجدی و ارکعی میں رکوع لفظوں میں بعد ہے اور وقوع میں پہلے۔

اور سورہ بقرہ میں قتل نفسا لفظا بعد میں ہے اور وقوعا اول۔

اسی طرح ساتویں پارہ میں انبیاء کی تعداد میں بعض انبیاء کا ذکر پہلے ہوا اور ان کا زمانہ پیچھے ہے۔

غرضیکہ اس قسم کی مثالیں قرآن مجید میں ہزاروں ملتی ہیں۔ اب جو شخص اہل علم ہوگا وہ ضرور ان امور کا لحاظ رکھے گا۔

علاوہ ازیں واؤ حروف عطف میں گو لفظی ترتیب ہوتی ہے مگر وقوعی ترتیب سے کبھی مخالف بھی پڑتی ہے۔اس کا ثبوت گزشتہ آیات سے ملتا ہے اور وضو کی آیت بالکل اسکا فیصلہ کرتی ہے کیونکہ جو شخص ترتیب وضو کے خلاف کرتا ہے یا وہ بارش میں بھیگ کر صاف ہو جاتا ہے یا نہر میں گر کر اس کا تمام بدن صاف ہو جاتا ہے تو وہ باتفاق تصریحات سلف صالحین قرآن کا خلاف نہیں کرتا اور اس کا وضو معتبر ہے، مگر آیت وضو کی ترتیب کا نام ونشان نہیں۔ یا ہے تو الٹا۔ آئمہ اربعہ میں سے صرف امام شافعی نے فرضیت ترتیب وضو کا قول کیا ہے مگر موجودہ صورتوں میں وہ بھی دوسرے اماموں کے ساتھ ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ دلیل نمبر اول وفات مسیح کا ثبوت نہیں ہوسکتی۔

۲۔ رفع کے متعلق صرف یہ کہنا کافی ہے کہ اس کا استعمال صرف رفع روحانی میں منحصر نہیں خود الفاظ رفعه الله میں رفع روحانی مراد نہیں ورنہ یہ لازم آئے گا کہ خدا نیک مردوں کو خاکساری کے صلہ میں مار کر ساتویں آسمان پر لے جاتا ہے کیونکہ یہاں رفع الی السماء صریح مذکور ہے جو مولوی غلام رسول صاحب کے نزدیک موت کا قرینہ تسلیم کیا گیا ہے۔

علاوہ بریں حضرت مسیح کی نسبت رفع سے روحانی رفعت مراد لینا بے معنی واقع ہوتا ہے کیونکہ نیک بندوں کی رفعت ایک مسلمہ امر ہے، اس کو اتنے بڑے زور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بیان کرنے کی کیا ضرورت تھی؟

باقی رہی یہ بات کہ یہود کے نزدیک مصلوب کے لعنتی ہونے کی تردید کا انحصار صرف روحانی رفعت پر موقوف ہے یہ سراسر غلط ہے کیونکہ رفع جسمانی میں رفعت روحانی بھی چونکہ جز و ہے اس لئے رفع جسمانی مقتضی حال کے مطابق ہوگا صرف ہم ہی رفع جسمانی پر زور نہیں دیتے تیرہ سو سال سے اسلاف دین اور احادیث ختم المرسلین کے تواتر نے یہ ثابت کیا ہوا ہے کہ ایک فرد بشر بھی رفع روحانی کا قائل نہیں ہوا۔ اس لئے نمبر۲ کی تقریر محض خیالی سمجھی جاتی ہے کہ جس کی تائید کسی اسلامی اصول سے نہیں ہوتی اسی واسطے ہمارے مناظر نے اس کی طرف توجہ نہیں کی۔

۳۔ حضرت مسیح گو صرف اسرائیلی نبی تھے مگر ہمارے لئے نبی ہو کر نہیں آئیں گے بلکہ اپنی بقیہ عمر گزارنے اور تجدید اسلام کے لئے رسول ﷺ کے مصدق ہو کر تشریف لائیں گے پس ثابت ہوا کہ خلاف قرآن لازم نہیں آتا اور نہ ہی کسی بناوٹی مسیح کی ضرورت ہے یہاں پر مرزائی اعتراض کیا کرتے ہیں کہ اگر حضرت مسیح نبی ہو کر آئیں گے تو خاتم المرسلین کی ختم نبوت کے خلاف ہے ورنہ ان کی نبوت مفت میں چھین لی جائے گی اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مسیح تجدید اسلام کے لئے تشریف لاویں گے اور یہ عہدہ نبوت سے تعلق نہیں رکھتا ورنہ مرزا صاحب کی تجدید اور دعوی نبوت سے اور بھی توہین ہوگی کیونکہ ایک پنجابی آدمی کہ جس کو ابھی تک اصول اسلام کی اصلیت پر آگاہی اور ان پر عمل کرنے کی توفیق بھی نہیں مل سکی حضرت مسیح کی بجائے (کہ جن کو خدا تعالی نے روح اللہ کا خطاب دیا ہو اور جن کی عصمت پر دنیا گواہ ہو) تسلیم کرنا اور اسلام کو مسیح قادیانی کی تجدید کا محتاج ماننا حضرت مسیح کی تجدید سے بڑھ کر مستلزم توہین ہوگا (بقول مرزا)

۴۔ حضرت مسیح کی دنیاوی زندگانی کا زمانہ دو حصوں پر منقسم ہے۔ ایک زمانہ رفاقت بنی اسرائیل، دوسرا زمانہ تجدید اسلام محمدی۔ اس لئے قرآن میں آپ کے زمانہ رفاقت کی نسبت تشریح کی گئی ہے کہ آپ بنی اسرائیل کی طرف مبعوث ہوئے اور آپ نے تورات کی تصدیق کی۔ قرآن مجید کی تصدیق زمانہ تجدید میں کریں گے احادیث کا مطالعہ کرنے سے حضرت خاتم الانبیاء کی تصدیق کا ثبوت ملتا ہے یہ دفعہ بھی وفات مسیح کے اثبات میں ناکارہ ثابت ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ ۶۔ ان دونوں کا جواب نمبر ۴ میں دیکھو

۷۔ لفظ مسیح کے دو مصداق قرار دینا صرف مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب کی ساخت و پرداخت ہے۔ کسی اسلامی کتاب میں کسی امام صحابی اہل مذہب کا کوئی قول موید نہیں مرزا (غلام احمد) صاحب اس قسم کی خود ساختوں پر تجدید کے مدعی بنے تھے اور دنیا کو غلط گو ثابت کرنا چاہا تھا مگر آپ ہی اخیر بے دلیل ثابت ہوئے۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کو علم حدیث اور اصول حدیث کی واقفیت نہ تھی، ورنہ خود محدثین نے حضرت مسیح کے مختلف حلیوں کی تطبیق دی ہوئی ہے۔ وہ یہ کہ گندم گوں رنگت کو جب صاف کیا جائے تو سرخ معلوم ہونے لگتی ہے۔ اور سیدھے بال قدرے جعودت (گھنگھریالے) کے منافی نہیں ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے حضرت مسیح کا حلیہ آپ کی ترو تازگی کی حالت کا بیان فرمایا ہے چنانچہ آپ ﷺ فرماتے ہیں

کانہ خرج من دیماس گویا آپ حمام سے ابھی غسل کر کے نکل رہے ہیں

کاش مرزا (غلام احمد) صاحب کو علم حدیث کا کچھ بھی تفقہ ہوتا تو خواہ نخواہ کی ملامت اپنے اوپر نہ لیتے۔

ہم حیران ہیں کہ حدیث حلیہ میں تو اختلاف الفاظ سے دو مسیح آپ نے سمجھ لئے اور کہہ دیا کہ ایک میں دو حلیے جمع نہیں ہوسکتا مگر بحکم

منم مسیح زمان منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

حضرت موسیٰ اور حضرت محمد ﷺ کے دو مختلف حلیوں کا ایک شخص مرزا (غلام احمد) صاحب میں جمع ہونا وہ کس طرح تسلیم کیا گیا ہے؟

علاوہ بریں زن و مرد کا حلیہ بھی آپ ایک جگہ تسلیم کرتے ہیں کہ آپ کو حضرت مریم کا جنم بھی نصیب ہوا، اور آپ کرشن اوتار بھی ہوئے۔

پھر ایسے وسیع خیالات ہوتے ہوئے اختلاف الحلیتین کی تطبیق کو تسلیم کرنے سے کیا عذر ہے۔

اگر یہی عذر ہے کہ محدثین اس راز سے ناوقف تھے صرف مرزا (غلام احمد) صاحب پر ہی منکشف ہوا تو لعن آخر ھذا الامۃ اولھا کا خطاب مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے بہت مناسب ہوگا۔

بہر حال یہ جال بھی ٹوٹا اور دلیل وفات مسیح کی چاروں ٹانگیں ٹوٹ گئیں

الحمد لله على ذلك

۸۔ مناظر اسلام نے جواب تثلیث میں یہ پیش کیا ہے کہ آپ در پردہ سفارش کریں گے صرف لاعلمی کا اظہار مراد نہیں، اس پر مولوی غلام رسول صاحب نے یہ اعتراض کیا کہ اہل شرک کے لئے سفارش ناجائز ہے۔ اسلئے لاعلمی ہی مراد ہوگی۔

مگر مولوی غلام رسول نے صریح سفارش اور اظہار رأفت استظہار بالمغفرت میں فرق نہیں کیا۔ اس لئے لاعلمی مراد نہ ہوگی اور استظہار بالمغفرت ناجائز نہیں ہوتا کیونکہ اس کی بنیاد ان رحمتي وسعت كل شيء اور ان رحمتي سبقت غضبي پر ہے یہ نکتہ مولوی غلام رسول صاحب پر منکشف نہیں ہوا ورنہ ضرور ہی یہ جواب تسلیم کر لیتے۔

لو ہم آپ کو سادہ اصول سمجھاتے ہیں کہ سوال و جواب میں زمانہ رفاقت زیر تنقیح ہے علم تثلیث زیر بحث نہیں اس لئے علم کا ہونا نہ ہونا دونوں برابر ہیں۔

سوال یوں ہوگا کہ کیا آپ نے اے حضرت مسیح! دنیا میں اپنی زیر نگرانی تثلیث پھیلائی تھی؟

تو آپ جواب دیں گے کہ جب میرا رفع جسمانی ہوا تو میری ذمہ داری اور رفاقت ختم ہو چکی اور اپنی ڈیوٹی پوری کر چکا بعد کی حالت میں ذمہ دار نہیں ہوں۔

زمانہ تجدید اسلام میں بنی اسرائیل بلکہ کسی کے ذمہ دار نہیں ہوں گے صرف ترقی اسلام آپ کا فرض منصبی ہوگا اس لئے یہ زمانہ زیر بحث نہ ہوگا۔

چونکہ مرزا (غلام احمد) صاحب کی یہ بھاری دلیل ہے اس لئے زیادہ باریک بینی کی ضرورت پڑی اہل علم اس جواب کی داد دیں گے اور سمجھ لیں گے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کا استدلال کہاں تک درست ہے قطع نظر اس کے کہ مرزا غلام احمد صاحب احادیث مقدسہ اور فیصلہ نبویہ کے مقابلہ میں استدلال کرتے ہیں آپ کو نفی رفاقت نفی علم میں تمیز نہیں۔ یہ بھی: کفر ٹوٹا خدا خدا کر کے

۹۔ آنحضرت ﷺ کا فعل ماضی (قال) استعمال کرنا بلحاظ عبارت قرآنیہ کے ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی ماضی ہی مستعمل ہوئی ہے اور آپ کا اصلی مطلب یہ ہے کہ میں بھی نفی رفاقت کے لئے وہی الفاظ استعمال کروں گا جو خدا تعالی نے حضرت عیسی کی طرف سے بیان کئے ہیں کیونکہ آپ نے آیت تثلیث أأنت قلت للناس کو مدنظر رکھ کر اپنا جواب لوگوں کو سمجھایا ہے۔

مناظر اسلام نے اس سوال کے دو جواب دیئے ہیں:

اول یہ کہ ماضی مضارع کے معنی میں ہے

دوسرا یہ کہ حضرت مسیح سے سوال و جواب پہلے ہو چکے گا پھر آپ سے سوال ہوگا اس لئے کما قال العبدالصالح درست ہوا

مگر یہ دونوں جواب چونکہ مفصل نہ تھے اس لئے ان کی بجائے ایک مفصل جواب دیا گیا کہ جس سے وفات مسیح کی دلیل بالکل نیست و نابود ہو گئی۔

۱۰۔ عام قاعدہ ہے کہ ما من عام الا ولی مخصص اسی بنا پر امام شافعی نے ہر ایک عام لفظ کو ظنی قرار دیا ہے سب سے بڑھ کر یہی عام اصول ہے کہ کل شی ھالك الا و جهه مگر اس کے مستثنیات سے بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ عرش کرسی جنت دوزخ حاملین عرش وغیرہ کی ہلاکت کہیں ثابت نہیں ہوتی اور احادیث مرویہ سے انکے استثناء کو صحیح تسلیم کرنا پڑتا ہے نیز ان کی ہلاکت قرین قیاس بھی نہیں اسی طرح یہ قاعدہ ہے کہ آپ سے پہلے سارے انبیاء مر گئے اگر چہ عام ہے اس سے بھی یقینی طور پر حضرت مسیح کی موت ثابت نہیں بلکہ جب احادیث نبویہ اس سے حضرت عیسی کو مستثنی کرنے پر مجبور کرتی ہیں تو یہ قاعدہ ظنی رہ جائے گا مفید یقین نہیں رہے گا۔

ہم اس دلیل پر دوسرے پہلو سے بھی بحث کر سکتے ہیں وہ کہ کہ خلو گزرنے کا مترادف ہے چنانچہ مناظر اسلام نے یہی دعوی پیش کیا اور اس پر و اذا خلا بعضهم الی بعض بطور نقل پیش کیا۔ مگر مولوی غلام رسول صاحب نے لسان العرب کے نقول پیش کر کے خلا بمعنی مات ثابت کیا اور نقل میں حرف جار الی کے آنے سے گزرنا تسلیم کیا مگر آیت قرآنی وقد خلت سنة الاولین میں مولوی غلام رسول صاحب کا جواب جاری نہیں ہو سکتا کیونکہ اس میں خلو بغیر حرف جار الی کے استعمال ہوا ہے اور گزرنے کے سوا اور وہ معنی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے یہ دلیل بھی نکمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہوئی اصل معنی یہی ہے کہ آپ سے پہلے انبیاء کا عہد رسالت گزر چکا ہے کسی کا عہد تجدید باقی رہ گیا ہو تو کیا مضائقہ ہے؟

۱۱۔ حضرت مسیح کے کھانا نہ کھانے سے وفات مسیح کا ثبوت مشکل نظر آتا ہے کیونکہ ہمیں کئی ایک ایسی نظیریں بھی ملتی ہیں کہ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ کھانا نہ کھانے سے کئی انسان زندہ رہے ہیں۔

اول حضرت آدم بہشت میں زندہ رہے اور آپ کو بھوک پیاس نہیں لگتی تھی۔

حوا کا بھی یہی حال رہا۔

دوم حضرت عزیر بھی سو سال تک بستر استراحت پر لیٹے رہے مگر کھایا پیا کچھ نہ تھا بلکہ اتنے عرصہ تک ان کا کھانا اور پینے کا پانی بھی ان کے پاس محفوظ پڑا رہا اور مطلق نہ بگڑا۔

سوم، اصحاب کہف بھی تین سو نو سال کے بعد پہلی نیند سے جاگے اور خوراک نہ ملنے کے باعث ان کا کچھ نہ بگڑا۔

چہارم، خود حضرت انسان نو ماہ تک چاء قلیچہ نہیں کھاتا اور زندہ رہتا ہے۔

پنجم، خود حضرت اپنے صحابہ کرام کو صوم وصال سے منع کرتے ہوئے فرماتے ہیں یطعمنی ربی و یسقینی مجھے میرا خدا کھلاتا پلاتا ہے۔

یہی نظیر مناظر اسلام نے پیش کی اور مولوی غلام رسول صاحب نے جواب دیا کہ آپ کی افطاری طعام سے ہوتی تھی۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا آٹھ پہر روزے رکھنے کو صوم وصال کہتے ہیں کہ جس رات کو کھانا کھایا جاتا ہے اور سحری خالی گزرتی ہے۔ اگر یہی ہے تو آپ ﷺ کا یہ فرمانا کہ، یطعمنی ویسقینی، کیا مطلب رکھتا ہے؟ نہیں بلکہ سوم وصال میں قطعا کھانا بند تھا مگر جنھوں نے معراج جسمانی کا انکار کیا ہے ان کے نزدیک یہ واقع بھی قابل تسلیم نہ ہوگا انا للہ و انا الیہ راجعون

بہر حال جسم عنصری کی زندگی کا انحصار کھانے پینے پر قابل تسلیم نہیں رہا۔ ہاں تغذیہ ضروری ہے خواہ کسی طرح ہو یا ایسی حالت کی ضرورت ہے جس کے باعث کھانے کی حاجت ہی نہ پڑے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔خلود کے دو معنی ہیں ایک دیر تک زندہ رہنا۔آنحضرتﷺ سے پہلے لوگ سینکڑوں ہزاروں سال زندہ رہتے تھے خود حضرت نوح کی عمر ساڑھے نو سو سال تھی۔

دوسرا معنی ہمیشہ کی زندگی ۔مگر اس قسم کا خلود نہ کسی کو آنحضرتﷺ سے پہلے نصیب ہوا اور نہ بعد میں نصیب ہوگا۔خود مسیح بھی بقیہ عمر چالیس سال تک پوری کر کے فوت ہو جاویں گے اب ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ نزول مسیح کا قول بیان کرنے سے کس طرح آپ پر خلود کا الزام قائم کیا جاتا ہے؟ ہاں ہوائی ثبوتوں کے ہم ذمہ دار نہیں ہیں۔

۱۳۔جسم عنصری کا بغیر دنیاوی خوراک کے زندہ رہنا دفعہ ۱۱ میں ثابت کیا گیا ہے اب کسی قسم کا شک و شبہ نہیں رہا کہ حضرت مسیح جسم عنصری کے ساتھ عالم بالا میں خدا کی دی ہوئی خوراک یا خوراک کے محتاج ہونے سے زندہ ہیں اور موافق فیصلہ نبویہ قریب قیامت دوبارہ تجدید اسلام کے لئے دنیا میں اتریں گے۔

دلائل حیات مسیح

اسلامی مناظر مولوی ثناء اللہ صاحب نے حیات مسیح کے متعلق حسب ذیل دلائل پیش کیے:

۱۔پہلا قرآنی فیصلہ۔حضرت مسیح نہ تو مقتول ہوئے اور نہ ہی صلیب کے نزدیک تک لائے گئے،مگر آپ کی بجائے دوسرا شخص آپ کا ہم شکل بنا کر صلیب دیا گیا اور آپ حسب وعدہ بمعہ جسم عنصری مقبوض ہوئے اور آپ کو رفعت جسمانی مستلزم رفعت روحانی حاصل ہوئی۔اور قول یہود سے کہ مصلوب ملعون ہوتا ہے خدا نے آپ کو پاک رکھا اور آپ کے تابعداروں عیسائیوں اور مسلمانوں کو کافروں اور یہودیوں پر غالب رکھا اور قیامت تک رکھے گا۔

اس فیصلہ قرآنی پر چونکہ فیصلہ نبوی کے عین مطابق ہے مولوی غلام رسول صاحب نے بہت سے ادھر اودھر کے خیالات پیش کیے جن کا خلاصہ یہ تھا کہ آیت قرآنی میں حیات مسیح تسلیم کرنے سے سیاق و سباق بگڑ جاتا ہے مگر ہم ان کو تشفی دیتے ہیں کہ اہل اسلام نے جو معنی کیے ہیں اور آیات کا خلاصہ بھی لکھ دیا ہے اس کو غور سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھیں اور خوب بخود توہمات دور ہو جاویں گے۔

۲۔ دوسرا قرآنی فیصلہ۔ خدا تعالی فرماتا ہے کہ حضرت مسیح کی موت سے پہلے تمام اہل کتاب آپ پر ایمان لائیں گے۔

پھر فرمایا کہ آپ کا ظہور آثار قیامت میں سے ہے۔

مولوی غلام رسول صاحب نے ان دلائل کو حقارت کی نظر سے دیکھ کر فرمایا کہ چونکہ عداوت اور بغض اہل کتاب میں قیامت تک جاری رہے گا اس لئے حضرت مسیح پر بالاتفاق سب کا ایمان لانا مشکل ہے۔اور نیز اس سے ثابت ہوتا ہے کہ منکر کوئی بھی نہیں رہے گا حالانکہ قرآن شریف میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ آپ کے تابعدار آپ کے منکروں پر غالب رہیں گے۔

لیکن افسوس کہ مولوی غلام رسول صاحب اصلیت کو ملحوظ نہیں رکھتے یوں ہی مرزا (غلام احمد) صاحب کی تقلید میں قرآن وحدیث کا انکار کئے دیتے ہیں۔آپ ذرہ سوچیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اہل کتاب کا تسلیم کرنا اپنی موت سے یا آپ کی موت سے پہلے ذاتی عداوت اور بغض کا منافی نہیں ہے مسلمان ہو جاویں اور خانگی معاملات کی پریشانی ان میں موجود رہے تو کیا حرج ہے؟

اور غلبہ تابعین کی آیت سے وجود کافرین ضمنا مفہوم ہوتا ہے اور ایمان اہل کتاب کی آیت سے صرف آپ کے زمانہ سے اس کی صریح نفی ہے اس لئے ضمنی مفہوم کو صریح مفہوم کے مقابلہ میں ترک کیا گیا ہے نہ صرف اپنے خیال سے بلکہ احادیث متواترہ اور اقوال صلحاء اولیاء کی تائید سے بھی۔

۳۔ فیصلہ نبوی: آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم کہ حضرت عیسی دمشق کے مشرقی سفید مینار پر دو فرشتوں کے سہارے نزول فرمائیں گے اور یہاں دنیا میں آ کر نکاح کر کے صاحب اولاد ہوں گے اور چالیس سال تک زندہ رہ کر طبی موت سے مر کر روضہ نبویہ میں چوتھی قبر کی جگہ (جو ابھی خالی پڑی ہوئی ہے) دفن ہوں گے۔

مولوی غلام رسول صاحب نے روحانی قبر بتائی اور لے دے کر مرزا (غلام احمد) صاحب پر حدیث کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی۔مگر چونکہ سارا مطلب ہی آپ کا خلاف واقعہ تھا اور محض تقلیدی خیالات پر مبنی تھا اسلئے فیصلہ محمدی کو قطعا نہ توڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکا۔

۴۔ الزامی فیصلہ: خود مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب نے جب ابھی نئے نئے مجدد بنے تھے براہین احمدیہ میں حضرت مسیح کی حیات کو تسلیم کیا ہے گو بعد میں خود غرضی کے لئے منکر بن بیٹھے۔

اسکے جواب میں مولوی غلام رسول صاحب نے یہ پہلو اختیار کیا کہ اس وقت تک پورے طور پر مسئلہ منکشف نہیں ہوا تھا بعد میں جب تخیلات کا زور ہوا تو یہ مسئلہ پایہ ثبوت تک جا پہنچا۔

ہمیں یہ جواب سن کر تعجب پیدا ہوتا ہے کہ آپ کی مجددیت کا زمانہ تو سادہ پن میں گذر گیا، مسیحیت میں آپ کو کون سا کمال حاصل ہو گیا تھا کہ آپ نے اپنا ارادہ بدل دیا۔ اگر تبدیلی کی بنیاد انہی دلائل پر تھی جن کا بخیہ ادھیڑا جا چکا ہے تو اس تبدیلی رائے پر صد ہزار تعجب۔ اور اگر الہام کے سلسلے کے ساتھ اس کا تعلق ہے تو وہ ہمارے نزدیک قابل تسلیم نہیں۔

بہر کیف مختصر یہ ہے کہ حیات مسیح ثابت کرنے کے واسطے مفصلہ بالا دلائل کافی ثبوت دیتے ہیں۔

دوسرے روز مولوی غلام رسول صاحب نے مرزا (غلام احمد) صاحب کی صداقت پر حسب ذیل خیالات ظاہر کئے:

۱۔ مفتری کی رہائی نہیں اور مرزا (غلام احمد) صاحب کئی سال تک کامیابی سے اپنے ہم خیال پیدا کرتے رہے۔

۲۔ عذاب ایک نذیر کے آنے کی علامت ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب بھی طاعون ہیضہ زلازل اور دیگر مصائب لے کر آئے۔

۳۔ رسول کا کلام معجزہ ہوتا ہے اور مرزا (غلام احمد) صاحب نے اعجاز احمدی لکھی جس کا اب تک کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

۴۔ رسول ہمیشہ غالب ہوتے ہیں مرزا (غلام احمد) صاحب بھی پہلے تنہا تھے، پھر لاکھوں کو اپنا ہم عقیدہ بنا لیا۔

۵۔ نزول کا لفظ لباس، لوہا، جانور، ذکر اور رسول کی نسبت بھی مذکور ہے۔ اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا (غلام احمد) صاحب بھی روحانی نزول سے نازل من السماء ہوئے اور مرکر روحانی قبر میں حضرت ﷺ کے پاس دفن ہوئے کیونکہ حضرت عائشہ کو خواب میں صرف تین چاند (آنحضرت ﷺ ، حضرت ابوبکر ، حضرت عمر) ہی نظر آئے تھے حضرت مسیح چاند بن کر دکھائی نہیں دیئے۔

۶۔ خداتعالی امت محمدیہ میں بھی اسرائیلیوں کی طرح خلفاء بھیجنے کا وعدہ فرماتا ہے لہذا مرزا (غلام احمد) صاحب خلیفۃ اللہ ہوئے۔

۷۔ مرزا (غلام احمد) صاحب چالیس سال تک زندہ رہے اور نکاح واولاد سے بھی سرسبز ہوئے اور یہی دو نشان مسیح کے تھے۔

۸۔ مرزا (غلام احمد) صاحب کی بددعائیں دشمن کی عدم منظوری یا خشیۃ اللہ سے ٹل جاتی تھیں ، ورنہ وہ اٹل تھیں۔

مناظر اسلام مولوی ثناء اللہ نے حسب ذیل مختصر لفظوں میں کافی تردید کی

۱۔۲۔ مختصر جواب یہ ہے کہ قرآن پاک کے قواعد عامہ کا کسی کو انکار نہیں۔ کلام اس میں ہے کہ کیا ان کا مصداق موجود ہو گیا؟ ہاں اگر کسی خارجی دلیل سے یا فیصلہ جات اسلام مذکورہ بالا کی رو سے مرزا (غلام احمد) صاحب ، مسیح ہوتے تب یہ قواعد ان کے حق میں سچ تسلیم کرنے پڑتے ، مگر ہمیں تو ان کے موضوع میں کلام ہے ، محمول کو ہم یوں ہی کیسے تسلیم کرلیں۔ ہاں دماغ سوزی اور جوہر ذکاوت کا ثبوت الگ ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب نے بڑی جانفشانی سے سارا قرآن اپنے حق میں اتارلیا ہے مگر اس سے صداقت نبوت کا ثبوت نہیں ملتا ، اس قسم کی دماغ سوزی یا آیات قرآنی کا خودساختہ مصداق مقرر کرلینا حقانیت کی دلیل ہوتا تو آج سے کئی سو سال پہلے نادرشاہ اور اکبر بادشاہ دیر کے نبی ہو چکتے۔ درہ نادری اور آئین اکبری میں ان کے مولفوں نے قرآن مجید کی ہر ایک آیت کا مصداق اپنے اپنے بادشاہوں کو بنالیا ہوا ہے لیکن چونکہ خارجی دلائل سے وہ لوگ نبی نہ تھے اسلئے اس قسم کی کاروائی کچھ مفید نہ پڑی علاوہ ازیں ہم ہر ایک دلیل کے متعلق تھوڑا تھوڑا بیان کردیتے ہیں۔ وھوھذا

۱۔ مرزا (غلام احمد) صاحب بھی مفتری تھے اور جب آپ نے دعوی نبوت کا اعلان کیا تو اس سے چند سال بعد آپ کے حق میں قطع وتین کا وعدہ پورا ہوا اور ناگہانی موت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مر کر اس بات کا ثبوت دیا کہ آپ کو کچھ دن استدراج رہا اور تھوڑی سے مہلت ملی ۔ پھر دفعتاً ہی موت آپ پر ٹوٹ پڑی کیونکہ اہل استدراج کا یہی حال ہوتا ہے۔

۲۔ رسول قحط و وبا کی علت نہیں ہوتے ۔اصل علت لوگوں کی خودسری ہوا کرتی ہے۔ چنانچہ مرزا (غلام احمد) صاحب نے خلاف قرآن مجید اور خلاف اصول اسلام اپنے عقاید سے پنجاب میں ایک اندھیر مچا رکھا تھا اسلئے پنجاب میں مصائب آئے جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کی نحوست سے یہ سب کچھ ہوا۔

باقی رہا عام دنیا میں زلازل اورخسف وخرق یا ملاحم کا ہونا سوان کا تعلق مرزا (غلام احمد) صاحب کے وجود سے کچھ بھی نہیں بلکہ احادیث نبویہ میں صاف صاف پیشگوئیاں لکھی ہوئی ہیں جن کی صداقت خود بخود ہو رہی ہے خود مرزا (غلام احمد) صاحب کے حق میں بھی حدیث شریف میں پیش گوئی موجود ہے کہ:

الف: دنیا میں دجال آئیں گے اور ہر ایک کا دعوی یہی ہوگا کہ وہ نبی ہے۔

ب۔ دنیا میں تیس بڑے گمراہی کی دعوت دینے والے ہوں۔

پس ثابت ہوا کہ مرزا (غلام احمد) صاحب احادیث کی پیشگوئیوں کو اپنی طرف سے نسبت کرنے میں اور تجدید کے رنگ میں مدعی نبوت بننے میں مفتری تھے اس لئے پنجاب پر ہیضہ و طاعون کا تسلط ہوا اور خود مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب بھی ہیضہ کے شکار ہوئے۔

۳۔حضرت خاتم الانبیاء ﷺ کی زبان پر جو الفاظ کلام الٰہی کے جاری ہوتے تھے قرآن کی رو سے ان میں اعجاز ثابت ہوتا ہے۔خود حضرت رسول اللہ ﷺ نے اپنے کلام میں اعجاز کا دعوی نہیں کیا۔ احادیث میں جب آیات کا کوئی لفظ آجاتا ہے تو خود بخود معلوم ہوجاتا ہے کہ موتیوں میں لعل چمکتا ہے۔اگر مرزا (غلام احمد) صاحب کے قصائد ان کا اپنا کلام ہیں (اور ضرور اپنا ہی ہیں؟) تو آنحضرت ﷺ سے بڑھ کر اعجاز کا جھوٹا دعوی کیوں کیا ؟ اگر ان کے خدا کا کلام ہے تو ان کا خدا کسلئے غلط گوئی سے اہل علم کے سامنے اسکو رسوا کرتا ہے؟ جس قصیدہ اور کلام کا نام مرزا جی اعجاز کہتے ہیں درحقیقت وہ تو صحت سے بالکل ہی گرا ہوا ہے، بھلا فصاحت و بلاغت کہا ؟ پھر اس کا اعجاز ثابت کرنا کہاں؟ محاورات کی غلطیاں کثرت سے پائی جاتی ہیں۔عروضی اغلاط کا تو کچھ ٹھکانہ ہی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بایں ہمہ غرور اتنا کہ ہم کسی قاعدہ کے پابند نہیں۔ خود مولوی غلام رسول صاحب کے پیش کردہ شعر میں (یا تی اور فیغشی) حرف شرط کے ذیل میں مجزوم نہیں کیئے گئے اور تعقید معنوی تو اس میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے اسلئے یہ کلام مقبول نہیں۔ اس کی فصاحت و بلاغت یا اعجاز کا دعوی کون دانش مند کر سکتا ہے ؟ اور وہ شعر جو مولوی ثناء اللہ صاحب نے مرزا (غلام احمد) صاحب پر نکتہ چینی کرتے ہوئے پیش کئے ہیں ان میں بھی امرتسر کی ہمزہ قطعی کا حذف نا جائز ہے۔ تدمر ین کی جگہ تدمر (یعنی مونث (مادہ) کی بجائے مذکر (نر) استعمال کیا ہے۔ یہ مواخذہ چونکہ زبردست اور لاجواب تھا اس لئے مولوی غلام رسول صاحب سے اس کا کوئی جواب نہ بن سکا۔ ہم مانتے ہیں کہ ضرورت شعری سے جزوی طور پر قواعد مستحسنہ کا خلاف جائز ہوتا ہے مگر ضروری قواعد کا خلاف کلام کو غلط بنا دیتا ہے ۔بہر حال جس کلام میں صحت ثابت کرنے کے لئے ادھر ادھر ہاتھ پاؤں مارنے پڑیں وہ تھرڈ کلاس کا بالکل نکما کلام ہوتا ہے اس میں فصاحت و بلاغت کا دعوی خلاف واقع ہوگا پھر اعجاز کا ادعا اس سے بڑھ کر جھوٹ ہوگا۔ اگر چہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایسے کلام کا ترکی بہ ترکی جواب نہیں دیا، مگر کتاب الہامات مرزا میں یہ ثابت کر دکھایا ہے کہ یہ قصیدہ قابل التفات بھی نہیں۔ اہل علم کو اس کے مقابلہ میں قلم اٹھانا ہتک عزت کا باعث ہوگا۔

۴۔ غلبہ رسل کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کے حق میں مشکل ہے۔ دعوی یہ ہے کہ آپ دلائل سے غالب ہوئے، لیکن دلائل بھی ایسے خیالی ہیں کہ جن کا ثبوت اصول اسلام کی کسی کتاب میں نہیں ملتا۔ بحث و مناظرہ میں بھی مرزائیوں کی جیت کبھی نہیں سنی ۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب تو ان کو لاجواب کرنے میں انعام اور سرٹی فیکیٹ بھی حاصل کر چکے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائیوں نے اشاعت اور غلبہ کو مرادف سمجھ رکھا ہے، یہ بھی ان کی غلطی ہے۔ اسی نکتہ کی طرف مناظر اسلام نے توجہ دلائی تھی کہ اشاعت محض تو دیانندی اور عیسائی مذاہب وغیرہ کی بھی تو بہت ہے۔

۵۔ نزول کی بحث میں مرزائیوں کی قرآن دانی بھی معلوم ہوگئی کیونکہ انز لنا الیکم ذکرا رسولا میں رسول کو منز ل من السماء قرار دیا ہے حالانکہ مفسرین کے یہاں دو مسلک ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول یہ کہ بعث یہاں محذوف ہے۔

دوم یہ کہ رسول انزل کے تحت میں ذکر کا مرادف (ہم معنی) ہے اور یتلوا کے تحت میں رسول بمعنی نبی مراد ہے۔ مختصر یہ کہ رسول کے لفظ میں صنعت استخدام ہے۔

باقی رہا جانور لباس وغیرہ کے متعلق لفظ نزول کا استعمال، سو وہ بھی حسب تفاسیر سلف اپنی جگہ پر مستعمل ہیں وہ یہ کہ مذکورہ بالا اشیاء جنت سے اتری تھیں ثابت ہوا کہ مرزائیوں کو نکات اسلام کی کچھ خبر نہیں مگر (بقول) الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ غیر مرزائیوں کو قرآن نہیں آتا۔

۶۔ مسئلہ استخلاف میں بھی مرزائیوں نے نیا گل کھلایا اور خواہ مخواہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے جواب پر نکتہ چینی کی حالانکہ کما کے استعمال کو سمجھتے خود نہیں۔ مولوی صاحب کے جواب کا یہ مطلب تھا کہ یہ کاف حرف تشبیہ نہیں ہے حرف الحاق ہے۔ نحو کی کتابوں میں اس کا نام کاف الحاقیہ مشہور ہے اس کی نظیر ہر ایک نماز میں موجود ہے کہ

کما صلیت علی ابراھیم۔

اگر یہ تشبیہ ہے تو چونکہ کاف کی تشبیہ میں عام طور پر مشبہ بہ اعلیٰ ہوتا ہے، پھر تو حضرت خاتم النبیین ﷺ کی حضرت ابراہیم پر فضیلت ثابت نہیں ہوتی۔ اس لئے اسکو کاف الحاقیہ مانا گیا ہے اور اس میں مساوات یا عدم مساوات کا ذکر نہیں ہوتا صرف وقوع فعل میں اشتراک ہوتا ہے۔

چنانچہ آیت استخلاف میں بھی اسی طرح امت محمدی کو خلفاء کا وعدہ دیا گیا ہے اور اس کی توثیق کے لئے بنی اسرائیلی خلفاء کا ایفاء وعدہ پیش کیا گیا۔ بہر حال یہ وعدہ بنی اسرائیل میں انبیاء کی صورت میں پورا اترا اور امت محمدیہ میں علماء امت اور سلاطین وقت کی شکل میں پورا ہوا اور ہے۔ انبیاء کی شکل میں اس لئے پورا نہ ہوا کہ آپ ﷺ نے اپنے بعد بڑے زور ست نبی کا آنا منفی کیا تھا اور خدا تعالیٰ نے بھی آپ کو اپنے کلام میں آخر الزمان نبی بنا کر بھیجا اور آج تک کیا مخالف، کیا موافق سب ہی آپ کو آخر الزمان نبی تسلیم کرتے رہے اور کرتے ہیں، مگر قادیانی دنیا کے معدودے چند خیالی اسلام کے پابند آج آنحضرت ﷺ کے اس اعزاز پر ہاتھ صاف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ایک پنجابی، کہ جس کو یونیورسٹی سے بھی کوئی سند نہیں ملی، خدا کے ہاں سے نبوت کا سرٹی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیکیٹ حاصل کرتا ہے (ناظم بریں ریش وفش)

نکاح اور اولاد وغیرہ کا ذکر بعد میں ہوگا پہلے یہ بھی سوچنا چاہیے کہ جہاں آنحضرت ﷺ نے نزول مسیح کا مقام مقرر کیا ہوا ہے کیا قادیان وہی ہے؟ دمشق، منارہ، کرعہ، باب لد وغیرہ میں تصرفات کر کے ایسی چیستان بنائی ہے کہ جیسے کسی نے نتھو بہاء الدین اورلا ہور وغیرہ قسم کے نام قرآن مجید کی آیات (ان نتھوا یو صی بھا او دین ، الا ھو رب) سے نکال کرلوگوں کے سامنے اپنا کمال ظاہر کر دکھایا۔

ہم مانتے ہیں کہ مرزا صاحب بڑی دماغ سوزی کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ کرعہ قادیان لدھیانہ منارہ جائے نورظہور مسیح دمشق ، شریف خاندان مغل ہے ۔مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا ان الفاظ کے مصداق دنیا میں موجودنہیں ؟ اگر ہیں تو ہمیں کون سی ضرورت مجبور کر رہی ہے کہ ہم ایسے مصرحہ الفاظ کی چیستان بنا کر سارے اہل اسلام کوغلط قرار دیں اورکون سی حجت قطعی اورکون سی اسلامی دلیل ہمارے پاس موجود ہے کہ جس کی خاطر ہم ایسے الفاظ کوکھینچ تان کر پنجاب میں لے آتے ہیں جب سوائے الہام کے کوئی ثبوت نہیں دے سکتے تو مرزا مہدی حسین کے نادرشاہ کیلئے استنباط قرآنی سے بڑھ کر یا نتھو وغیرہ کے استنباط سے بڑھ کر ہمارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہوسکتی۔

ہر چند مرزا صاحب نے ان سارے الفاظ کوتحریف کیا مگر شرقی دمشق کی تحریف میں کچھ زور پتلا پڑ گیا۔ آپ لکھتے ہیں کہ قادیان دمشق سے مشرق پر واقعہ ہے ۔اسی لفظ سے اہل دانش وبینش اندازہ لگا کر سوچیں کہ کسی کا جائے وقوع بتاتے ہوئے ہم دور دراز کے حدود بیان کرتے ہیں یا نزدیک اور متصل کے؟ ورنہ یہ کہنا جائز ہوگا کہ زید کا گھر یورپ کے شمال مشرق میں واقع ہے۔

ہاں حسن عقیدت ایسے ردی استخراجات کوبغیر چون و چرا کے تسلیم کرسکتی ہے مگر ہمارے نزدیک ایسے الفاظ تحریف کے لئے پورا ثبوت ہیں۔

۸ ۔مرزا (غلام احمد) صاحب کا دعوی تو مسیح جمالی کا تھا مگر بددعاؤں کی مشین اور تکفیر کی نئی نئی کلوں سے معلوم ہوا کہ اگر بس چلتا تو وہ سارے دنیا کو تہ تیغ کر ڈالتے ۔مگر افسوس کہ زمانے کی رفتار نے ان کو ایسا مجبور کیا کہ سفرحج سے بھی معذور سمجھے گئے اور اسی بنا پر خود قادان ہی کو مکہ مدینہ اور بیت المقدس بنالیا تاکہ مناسک حج کی عدم ادائیگی کا سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہ پڑے۔

ایسا ہی رمالوں کی طرح بددعاؤں میں بھی ایک بچاؤ کی صورت نکالی ہوئی تھی (کہ تم ڈرتے ہو، یا تم نے بددعا منظور نہیں کی)۔ ہر ذی عقل نتیجہ نکال سکتا ہے کہ ایسی بد دعاؤں کی اصلیت سوائے اتفاقی واقعات کے کچھ نہیں ہو سکتی ورنہ کئی بددعائیں غلط نہ جاتیں۔

آپ چونکہ اصول عربیت سے واقف نہ تھے، اس واسطے بددعا اور مباہلہ میں فرق نہیں کیا۔ وہ یہ ہے کہ مباہلہ میں منظوری کی ضرورت ہوتی ہے بددعا یا کسی کی موت کی پیش گوئی میں منظوری یا عدم منظوری کو دخل نہیں ہوتا جہاں تک مرزا (غلام احمد) صاحب کی عبارتوں میں پڑھا جاتا ہے مولوی ثناء اللہ صاحب کی بابت بددعا کا ثبوت ملتا ہے اگر کہیں مباہلہ کا نام بھی ہے تو اس سے گریز کر کے بددعا پر زور دے کر دبایا ہے مگر خدا کی قدرت اس دعا میں خود ہی پھنسے اور یک طرفہ مباہلہ خود مرزا جی کی جان کا وبال بنا۔ مرزا جی کی موت کے بعد مرزائیوں نے قرآن دانی کا اور ثبوت دیا اور یہ کہا کہ مرزا (غلام احمد) صاحب چونکہ سچے تھے اس لئے موت کے خواہاں ہوئے کیونکہ قرآن میں فتمنوا الموت ان كنتم صادقين ۔(یہودیو! سچے ہو تو مرنے کی خواہش کرو) موجود ہے۔

(واہ رے مرزائی قرآن دانی!) مرزائیو! اگر تم بھی سچے ہو تو شب و روز اپنی ہلاکت کی دعائیں کیوں نہیں کرتے؟ اگر آپ نہیں کر سکتے تو ہمیں اجازت دیں کہ ہم آپ کی ساری جماعت کی تباہی اور ہلاکت کیلئے خدا کی جناب میں دست بدعا رہیں

اسلامی مناظر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے معیار رسالت اور منہاج نبوت کو ملحوظ رکھتے ہوئے مرزا صاحب کی ادعاء مسیحیت کو باطل ثابت کیا جس کے دلائل حسب ذیل ہیں:

ا۔ حضرت مسیح حدیث کی رو سے مدینہ منورہ میں آنحضرت ﷺ کے مقبرہ میں دفن ہوں گے لیکن حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب قادیان کی ڈھاب کے کنارے مدفون ہیں جہاں نہ شیخین کی قبریں ہیں نہ حضرت خاتم الانبیاء کی۔ اس کے جواب میں مولوی غلام رسول مرزائی مناظر نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر یہ ثابت کیا کہ یہ سب فرضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کارروائی ہے۔ وہی قادیانی ڈھاب کا کنارہ جنت البقیع ہے اور وہی حضرات شیخین کی روحانی قبریں ہیں۔

واہ رے مرزائی ذہانت! تو نے کس طرح مدینہ منورہ کا نام مٹانا چاہا اور کس انداز سے روضہ نبوی کے پاکباز مدفونوں کی پاکیزہ قبریں یہاں ثابت کر دکھائیں

اے روشنی طبع تو بر من بلا شدی

ایسے نکمے مرزائی استدلالات اور اس فرضی کارروائی کو کوئی مسلم تسلیم نہیں کر سکتا۔ اس لئے مرزا صاحب فیل ثابت ہوئے۔

پھر مرزائی مناظر نے اپنی اس فرضی کارروائی کی تائید میں حضرت عائشہ کے تین چاند دیکھنے کا ثبوت دیا اور کہا کہ حضرت مسیح چوتھے چاند نمودار ہوتے تو تب اس حدیث کو اپنے معنی میں لے سکتے ہیں ورنہ حدیث کی تحریف کرنی پڑے گی۔

مگر وہ یہ نہیں سمجھے کہ آنحضرت ﷺ تو سورج کی مانند تھے اور شیخین اور حضرت مسیح مجدد وقت ہونے اور حضور کے تابع ہونے اور آپ کے نور سے مستفیض ہونے کی وجہ سے آپ کے مقابلہ بحیثیت چاند کے ہیں۔ اسی لئے حضرت عائشہ کا خواب سچا ہے اور چوتھے چاند کی بھی ضرورت نہیں پڑی۔

علاوہ بریں اگر یہ جواب قابل استدلال ہوتا یا اس خواب میں حضرت رسول اللہ ﷺ بھی چاند کی صورت میں دکھائی دیتے، تو آپ کے دفن کے وقت یہ حدیث کیوں پڑھی جاتے کہ جہاں انبیاء فوت ہوتے ہیں وہیں دفن ہوتے ہیں

(مرزائیوں سے دو سوال؛

۱: جب مطابق حدیث رسول جس پر جملہ صحابہ کا آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت بالاتفاق اجماع ہوا کہ سچے نبی کا یہ نشان ہے کہ وہ جہاں مرے اسی جگہ دفن کیا جاتا ہے، تو کیا وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی (جن کا دعوی تھا کہ میں آنحضرت ﷺ کی تابعداری میں رہ کر نبی بن گیا ہوں) فوت تو لاہور میں ہوئے، اور مدفون ہوئے قادیان میں۔ کیا یہ واقعہ مرزا جی کے جھوٹا نبی ہونے کا کافی ثبوت نہیں۔

۲۔ بعد مرنے کے مرزا صاحب کی لاش کو لاہور سے لا کر قادیان لانے کے لئے سوائے ریل کے کمتر درجہ کی گدھا گاڑی کے اور کوئی سواوی نہ مل سکتی حالانکہ اپنی تصنیفات میں مرزا جی ریل کو دجال کا گدھا لکھتے ہیں۔ پھر جو شخص ساری عمر دجال کے گدھے پر سفر کرتا رہا ہو اور مرنے کے بعد بھی اس کی لاش کو دجال ہی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گدھے پر سوا ہونا نصیب ہوا ہو کیا ایسا شخص (بقول مرزا صاحب) سچا مسیح ہوسکتا ہے یا پورا پورا دجال؟ مرزائی دوستو! ہم کچھ نہیں کہتے اس بات کو آپ خود ہی سوچیں اور اپنے ضمیر سے جواب لیں۔ فتفکروا فی انفسکم افلا تعقلون۔مرتب)

کیا حضرت عائشہؓ کو چاند والا خواب یاد نہ رہا تھا یا یہ کہ صحابہ کے سامنے وہ خواب پیش ہوکر مسترد کیا گیا؟ یا حضرت عائشہ اس وقت خود موجود نہ تھیں؟ پس معلوم ہوا کہ خواب کا جائے ظہور نہ مرزائیوں کو سمجھ آتا ہے اور نہ خود مرزا صاحب کو

گر ہمیں مکتب وہمیں ملا۔ کار طفلاں تمام خواہد شد

۲۔حضرت مسیح علیہ السلام بدزبان نہ تھے اور نہ ہی نبی بدزبان ہوا کرتے ہیں۔مگر مرزا غلام احمد صاحب کی کوئی تصنیف گالیوں اور ایذا رسانیوں سے خالی نہیں۔اندازہ لگانے سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی مرزا جی کی تصانیف کا نصف حصہ الہام ہیں اور نصف حصہ گالیاں یا ایذا رسانی ۔کیا قرآن مجید کی تعلیم یہی تھی اور قرآن فہمی کا انداز بھی یہی تھا۔قرآن شریف میں تو مجاہرین کفر کو بھی گالیاں دینے سے روک دیا گیا ہے اور مرزا صاحب نے اہل اسلام کو اس قدر گالیاں دی ہیں کہ کراماً کاتبین نے بھی قلم ڈال دیئے ہوں گے۔عذر یہ کیا جاتا ہے کہ لوگوں کا ترکی بترکی جواب ہے مگر شروع تو حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب سے ہوا یا یوں کہو کہ اشاعت دشنام کا مضمون تو مرزا (غلام احمد) صاحب کی بدولت ہوا بہر حال بحکم البادی اظلم خود مرزا صاحب ہی من سن سنة سیئة کے مصداق ہیں نزول مسیح کے مصداق نہیں۔

۳۔آنحضرت ﷺ کا قطعی فیصلہ ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اگر کوئی ہوتا تو حضرت عمرؓ ہوتے۔

مگر مرزا (غلام احمد) صاحب آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھے اور نبوت کا دعوی کرڈالا۔

حضرت مسیح کے نزول کو اس حدیث کا معارض تراش کر یہ ثابت کرتے ہیں کہ عام نفی نبوت کو توڑنے کے واسطے حضرت مسیح کا اترنا اور آپ کی نبوت کافی ثبوت ہے مگر یہ اعتراض یا تو حدیث کے الفاظ پر ہے یا اپنی کج فہمی کا نتیجہ ہے اگر حدیث کے الفاظ ان کے نزدیک قابل وقعت نہیں ہیں تو ان سے خدا سمجھے اور اپنی کج رائی کچھ معنی گھڑتی ہے تو ہم اس کا بھی ازالہ کئے دیتے ہیں کہ حضرت مسیح کی نبوت کوئی نئی نبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوگی اور نہ ہی آپ بحیثیت نبی ہونے کے عہدہ تجدید کو رونق بخشیں گے بلکہ صرف مجدد ہوکر آئیں گے اس لئے حضرت مسیح کا نزول لا نبی بعدی کے مخالف نہیں .... ہاں اگر مرزا صاحب صرف حضرت مسیح کا اتار بن کر مسیح کی آڑ میں نبوت کا دعوی کرتے تو ایک بات بھی بنتی مگر آپ حضرت موسیٰؑ ، حضرت عیسیٰؑ ، حضرت شیثؑ ، حضرت ادریسؑ ، حضرت محمد ﷺ سب انبیاء کا مظہر بنتے ہیں اور ہر ایک رنگ میں نبوت کا دعوی کئے ہوئے ہیں مسیح کی آڑ میں تو نزول مسیح سے کچھ نہ کچھ تعلق تھا مگر دوسرے انبیاء کے مظہر بننے کی آڑ میں کس دلیل سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے خلاصہ یہ کہ سوائے الہام کے مرزا (غلام احمد) صاحب کا دعوی نبوت ذرہ بھر بھی ثابت نہیں ہوسکتا اور اسلامی دلائل ان کے خلاف قائم ہیں۔

۴۔ مقابلہ میں نبی فیل نہیں ہوتا مگر مولوی عبدالحق صاحب غزنوی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مقابلہ میں مرزا (غلام احمد) صاحب فیل ثابت ہوئے یہاں تک کہ ڈاکٹر صاحب موصوف کے الہاموں کی تاب بھی نہ لا سکے بلکہ اس کی پیش گوئیوں کی صداقت میں مرے۔ اب ہم اسی پر اکتفا کر کے مضمون ختم کرتے ہیں

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین والحمد للہ رب العالمین

میاں محمود قادیانی کو اہل اسلام کی طرف سے دعوت مناظرہ

ہے کہاں مرزا کا بیٹا آئے خود میدان میں
ایک پھر کر دے گی جلسہ عام حفظ المسلمین
ہو چکی تحریر اب تقریر ہونی چاہیے
دیتی ہے چیلنج صبح و شام حفظ المسلمین
اس قدر چھکے چھڑائے تو نے مرزائیوں کے اب
کانپتے ہیں سن کے تیرا نام حفظ المسلمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ تو یہ ہے تو نے ان کو جھوٹ ثابت کر دیا
جس قدر مرزا کے تھے الہام حفظ المسلمین
تیرے سب برہان قاطع، قاطع اوہام ہیں
تو ہے گویا عمر کی صمصام حفظ المسلمین

(نوٹ: بوجہ عدم گنجائش نظم کے چند شعر درج کئے گئے ہیں۔مشتاق نائب ناظم)

مختصر دلائل حیات مسیح مشتمل بر تکذیب دعاوی قادیانی

۱۔ وانه لعلم للساعة مسیح کا ظہور ملاحم کبری کے بعد قرب قیامت کا نشان ہوگا

۲۔ و ان من اهل الکتاب الا لیو منن به قبل مو ته تمام اہل کتاب یہودی وغیرہ قرب قیامت میں مسیح کی موت سے پہلے ان پر ایمان لے آئیں گے۔

۳۔ و یکلم الناس فی المهد و کهلا۔ مسیح نے پیدا ہوتے ہی لوگوں کو وعظ کیا اور کہولت کی عمر میں بھی آسمان سے اتر کر وعظ کریں گے۔

۴۔ و اذ کففت بنی اسرا ئیل عنك قیامت کے روز اللہ تعالی، مسیح کو فرمائے گا کہ تم میری نعمت کو یاد کرو جب یہود نے تجھ پر دست درازی کرنی چاہی تو میں نے ان کا ہاتھ تجھ سے ہٹائے رکھا یعنی صلیب دینا تو کجا رہا وہ تجھ پر قابو بھی نہ پا سکے۔

۵۔ وما قتلو ہ و ماصلبوہ مسیح کو یہود نے نہ ہی قتل کیا اور نہ ہی صلیب پر چڑھا سکے۔

۶۔ بل رفعه الله الیه۔ بلکہ خدا نے مسیح کو جسم عنصری کے ساتھ ملاء اعلی میں اٹھالیا۔

۷۔ انی متو فیك و را فعك الی خدا نے مسیح کو فرمایا کہ میں تجھے بمعہ جسم و روح اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

۸۔ ومن المقربین۔خدا نے مسیح کو ملائکہ مقربین کی جماعت میں آسمان پر لے جا کر شامل کیا لہذا آپ کو دنیاوی حاجات نہیں۔

[۹۔ان مثل عیسی عند الله کمثل آ دم جس طرح آدم بغیر باپ کے پیدا ہوئے اسی طرح عیسی بھی۔جس طرح آدم بغیر خوراک کے بہشت میں زندہ رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مسیح بغیر خوراک دنیاوی کے آسمان پر زندہ موجود ہیں اور جس طرح آدم پہلے جنت میں تھے پھر زمین پر اترے اسی طرح مسیح بھی آسمان سے اتریں گے

۱۰۔ و لنجعله آ یة للناس حضرت مسیح آسمان پر چڑھنے اور پھر آسمان سے اترنے سے لوگوں کے لئے خدائی قدرت کا نشان ہے۔

۱۱۔ و جعلنی مبار کا اینما کنت مسیح جہاں کہیں دنیا میں ہو یا آسمان پر اسے خدا نے ہر جگہ با برکت کیا۔

۱۲۔ فلما تو فیتنی قیامت کو مسیح عرض کریں گے اے خدا جب تو نے مجھے اپنی طرف اٹھا لیا (یہاں موت کا لفظ نہیں)۔

۱۳۔ لیظهره علی الدین کله اسلام کو خدا نے آنحضرت ﷺ کی ذات سے مکمل کیا اور مسیح کے نزول سے کل ادیان پر غالب کرے گا۔

۱۴۔ و الله لینزلن فیکم ابن مر یم ۔ خدا کی قسم تمہارے درمیان منارہ بیضاء دمشق پر حضرت مسیح ضرور ضرور اتریں گے۔

۱۵۔ ان عیسی لم یمت آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ بات بالکل صحیح ہے کہ حضرت عیسی ابھی تک نہیں مرے۔

۱۶۔ را جع الیکم قبل یوم القیا مة حضرت مسیح قیامت کے آنے سے پہلے دنیا میں ضرور تشریف لاویں گے۔

۱۷، ینزل من السماء عیسی آسمان سے اتریںگے (قادیان میں ہرگز پیدا نہیں ہوں گے)

۱۸ ید فن معی فی قبری عیسی مقبرہ نبوی میں دفن ہوں گے (قادیان کے گندے نالے میں دفن نہیں ہوں گے)۔

۱۹۔ یقتل الد جال عیسی دجال کو ملک شام میں قتل کریں گے (دجال کے گدھے پر سوار نہ ہوں گے)۔

۲۰۔ یصلی بالناس ۔عیسی ملک شام میں جا کر لوگوں کو عصر کی نماز پڑھائیں گے

تمت بالخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفت اللہ بجواب آیت اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کی امت کے دو بڑے گروہ ہیں ایک قادیانی، دوسرا لاہوری یا پیغامی مرزائی۔ آخری فیصلہ کا اثر ان دونوں پر پہنچتا ہے اس لئے خدا کی حکمت نے تقاضا کیا کہ ان دونوں کو میدان میں لائے۔

مباحثہ لدھیانہ میں تو قادیانی گروہ نکلا، پیغامی گروہ میں یہ سکت تو نہ ہوئی کہ میدان مباحثہ میں آئے۔ اس نے حق الخدمت یوں ادا کیا کہ اس گروہ کے امیر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے اس مضمون پر ایک چھوٹا سا ٹریکٹ (رسالہ) لکھا جس کا نام ہے آیت اللہ۔ مناسب ہے کہ اس رسالہ (فاتح قادیان) میں اس کا بھی مختصر سا جواب دے دیا جائے تاکہ ساری بحث یک جا جمع ہو جائے۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا رسالہ تو کئی صفحات پر ختم ہوتا ہے مگر اس کے حشو و زوائد مضامین کو چھوڑ کر دیکھا جائے تو اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ دعا مرزا (غلام احمد) صاحب کی محض یک طرفہ دعا نہ تھی بلکہ دعا کرنے اور کرانے کے لئے دعوت اور بلاوا تھا مگر چونکہ مولوی ثناء اللہ نے بالمقابل دعا کرنے سے انکار کر دیا لہذا وہ دعا نہ رہی۔

اس دعوی کو ثابت کرنے کے لئے انہوں نے بہت پرانی تحریریں نقل کی ہیں جن میں مرزا (غلام احمد) صاحب اور میرے درمیان کبھی کبھی مباہلہ کا ذکر آجایا کرتا تھا۔ ان سب تحریرات کو اس اشتہار سے ملا کر اس مطلب پر پہنچے ہیں کہ یہ دعا بھی در حقیقت محض یک طرفہ دعا نہ تھی بلکہ بالمقابل دعا کیلئے دعوت تھی چنانچہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے رسالہ کی جان صرف یہ فقرہ ہے جو انہی کے الفاظ میں ہم نقل کرتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب نے بالمقابل قسم کھانے سے انکار کیا اور یہاں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھ دیا کہ میں تمہاری قسم کا اعتبار ہی نہیں کرتا تو پھر آپ نے اس اشتہار میں جس کا عنوان ہے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، مولوی ثناء اللہ صاحب کو بجائے قسم بالمقابل دعا کے ذریعہ فیصلہ کرنے کی طرف بلایا۔

(ص ۱۶۔ آیت اللہ)

اس ایجاد سے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی غرض یہ ہے کہ ظاہر کریں کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کے اشتہار میں یہ شرط تھی کہ میرے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ بھی دعا کرے چونکہ اس نے دعا نہیں کی لہذا اقرار داد نہ ہوئی پس بات یوں ہی رہ گئی میں کہتا ہوں کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کا اشتہار سامنے رکھ کر اس لفظ پر انگلی رکھ دو یا نشان لگا دو جس سے آپ کے دعوی کا ثبوت یا تائید ہوسکتی ہے ورنہ یاد رکھو: بے ثبوت دعوی کرنا کسی اہل عقل کا کام نہیں۔

(تقریر مرزا قادیانی بر وحدۃ الوجود ص ۳۱)

ہاں! آپ نے اس دعووی کا ثبوت جن لفظوں میں دیا گیا ہے وہ بھی ناظرین کی آگاہی کے لئے نقل کئے جاتے ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب لکھتے ہیں؛

مرزا (غلام احمد) صاحب نے کہا میں نے دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے اب یہ ظاہر ہے کہ دعا سے جو فیصلہ چاہا جاتا ہے وہ صرف مباہلہ کے رنگ میں ہی ہوتا ہے یوں کسی بزرگ یا ولی یا نبی کی بد دعا سے کسی مخالف کی ہلاکت ضروری ہو جانا یہ سنت اللہ میں داخل نہیں جب تک اس دعا میں مباہلہ کا رنگ پیدا نہ ہو۔ چنانچہ فقرہ نمبر۲ کے بعد فقرہ نمبر۳ میں اپنی دعا کو درج کر کے فقرہ نمبر۴ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بدیں الفاظ مخاطب فرمایا ہے بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس تمام مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ یہ فقرہ صاف بتاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی طرف سے جو کرنا تھا کر دیا، مگر فریق ثانی سے آپ کا یہ مطالبہ ہے کہ وہ بھی اسکے مقابل کچھ کرے۔ صرف اپنی دعا پر حصر نہیں کیا اگر اپنی بد دعا پر حصر کر دیتے تو پھر کہا جاسکتا تھا کہ شاید آپ نے اس بد دعا کو یک طرفہ مباہلہ تصور کر لیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ۔مگر مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ صریح مطالبہ کہ وہ بھی مقابلہ پر کچھ کر
ے بتا تا ہے کہ آپ اس کی طرف سے ایسی ہی دعا کے منتظر ہیں ۔ جیسا کہ
:ثم نبتھل کا منشاء ہے (آیت اللہ۔ص ۱۹۔۲۰)

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اس بیان میں دو دعوے کئے ہیں ایک یہ کہ خدا سے جو فیصلہ چاہا جاتا ہے وہ صرف مباہلہ کے رنگ میں ہوتا ۔ دوم یہ کہ مرزا (غلام احمد) صاحب نے مولوی ثناء اللہ سے مطالبہ کیا ہے کہ آپ بھی میرے مقابل دعا کریں اللہ اکبر! یہ علم اور تعصب! جناب سنئے

حضرت نوح نے خدا سے فیصلہ چاہا تو وہ صرف حضرت نوح کی اپنی دعا تھی یا مخالفوں نے بھی مباہلہ کیا تھا؟

آنحضرت ﷺ کو جب کفار مکہ نے کعبہ شریف میں سخت تکلیف دی تو آپ نے نہایت اشد کفار پر بددعا کی کی تھی خداوند ابوجہل کو پکڑ ،خداوند فلاں کو پکڑ ۔ چنانچہ اس دعا کے مطابق جنگ بدر میں وہ لوگ مارے گئے ۔کیا یہ دعا تھی یا مباہلہ ؟ اس قسم کے واقعات بے شمار ملتے ہیں جن میں حضرات انبیاء نے مخالفوں پر بددعائیں کیں اور خدا نے قبول کر کے فیصلہ فرمایا۔

آیئے میں آپ کو بتاؤں کہ آپ کا یہ دعوی نہ صرف قرآن وحدیث کے برخلاف ہے بلکہ خود مرزا (غلام احمد) صاحب کے طریق عمل کے بھی مخالف ۔مرزا (غلام احمد) صاحب ہمیشہ دعاؤں سے فیصلہ چاہا کرتے تھے میں ان کی ایک دعا نقل کرتا ہوں مگر میں اس کا ذمہ وار نہ ہوں گا کہ اس دعا کی قبولیت بھی بتاؤں ۔ یہ کام آپ کا ہے میرا کام صرف یہ ہے کہ میں یہ بتاؤں کہ مرزا صاحب کا طریق عمل بھی آپ کے دعوی کے خلاف تھا سنئے ! مرزا (غلام احمد) صاحب فرماتے ہیں

اس عاجز مرزا غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کے لئے ایک دعا کا حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلے کی درخواست ....

یہ اشتہار کی سرخی (عنوان) ہے جس سے میں کچھ نقل کرنا چاہتا ہوں یہ عنوان ہی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی کافی تکذیب کرتا ہے کیونکہ اس میں صاف لکھا ہے کہ یہ فیصلہ کی درخواست ہے تاہم اصل الفاظ بھی سنائے دیتے ہیں مرزا (غلام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب دعا کرتے ہیں)

اے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ تیرا مقبول ہوں..اگر تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جاویں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلائے اور اپنے اس بندے کو ان لوگوں کی طرف رد کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن ومفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھوں گا۔

(مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۳ ص ۱۷۵۔۱۷۷)

کیا یہ فیصلہ طلبی بذریعہ دعا ہے یا خدا سے بھی مباہلہ ہے؟ (ہاں میں اس سوال کا جواب نہیں دے سکتا کہ ان تین سالوں میں کون سا ایسا نشان ظاہر ہوا جس سے مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی کا اثبات ہوتا یا قوت پہنچی ہو) میری غرض صرف یہ ہے کہ آپ کا دعوی قرآن وحدیث کی مخالفت کے علاوہ خود مرزا صاحب کے بھی مخالف ہے انبیاء بذریعہ دعا فیصلہ چاہتے رہے اور ہوتا رہا ہمارے پنجابی نبی تو ہمیشہ دعا ہی کے ذریعہ سے اپنی مشین چلایا کرتے تھے چنانچہ ان کی مشین کے ایک ڈرائیور نے لکھا تھا جو آپ کے ملاحظہ کے نقل ہے:

حضرت مسیح موعود مرزا (غلام احمد) صاحب دعا کی قبولیت کا ایسا قطعی ثبوت پیش کرتے ہیں جو آج دنیا بھر میں کسی مذہب کا کوئی ماننے والا پیش نہیں کر سکتا۔ وہ مدت سے اس بات کو شائع کر رہے ہیں کہ ان کے منجانب اللہ ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ ان کی دعائیں قبول کی جاتی ہیں۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ ۱۹۰۷ء ج ۶ شمارہ ۵ زیر اڈیٹری محمد علی لاہوری)

پس جب ان کا بڑا ثبوت دعا ہے تو پھر دعا فیصلہ کن نہ ہوئی۔ اسی لئے تو مرزا (غلام احمد قادیانی) صاحب نے اپنی دعا کے ساتھ میری آمین کا بھی انتظار نہیں کیا جو بہت معقول ہے۔

دوسری بات یہ کہ مولوی ثناء اللہ سے بھی دعا کا مطالبہ تھا افسوس ہے کہ اس کے لئے اشتہار میں کوئی لفظ نہیں ملتا۔ مرزا (غلام احمد) صاحب تو کہتے ہیں کہ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیچے جو چاہو لکھو اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے، جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ میرے اقرار یا انکار دعا یا عدم دعا پر کچھ موقوف نہیں۔

طرفہ پر طرہ:

غرض ماموریں الہی کسی دوسرے کے لئے بددعا نہیں کرتے سوائے اس خاص حال کے جو مطالبہ کے نام سے موسوم ہے۔یعنی دوسرے طریق کے بالمقابل جو عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہو۔ ہاں ایسے ہی ان کے مخالف جو جھوٹے کی موت مانگتے ہیں ان کے سامنے بطور نشان کے ہلاک کر دیئے جاتے ہیں اور یہی دو طریق فیصلے کے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے پیش کئے ہیں۔ باقی رہی بددعا سو اللہ تعالی اپنے ماموروں کے لئے یہ پسند نہیں کرتا کہ وہ دوسروں کے لئے ہلاک مانگا کریں ہمارے نبی کریم ﷺ تو منافقوں جیسے خطرناک دشمنان اسلام کے لئے بھی استغفار ہی کیا کرتے تھے ہاں ایک موقعہ پر جب آپ کو سخت دکھ پہنچایا گیا اور آپ کے ستر نہایت عزیز قاری بے رحمی سے اور دھوکہ دے کر کہ ہم مسلمان ہونا چاہتے ہیں قتل کر دیئے گئے تو آپ نے ایک قوم پر بتقاضائے بشریت بددعا کی مگر اس رحمۃ للعالمین کو یہی حکم ہوا لیس لك من الامر شیء او یتوب علیهم او یعذبهم فانهم ظالمون (ص ۴۵-۵۶) ہم حیران ہیں کہ اس انکار کو نقصان علم کہیں یا کتمان حق نام رکھیں خیر کچھ بھی ہو حضرت نوح اور خود سید الانبیاء کا واقعہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں حضرت موسیٰ کی دعا خود قرآن مجید میں یوں مذکور ہے

ربنا اطمس علی اموالهم واشدد علی قلوبهم (یونس: ۸۸)۔

کیسی صاف دعا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری پر مرزا (غلام احمد) صاحب کی محبت بہت غالب ہے کہ ان کے دعوی کے خلاف معمولی معلومات بھی آپ کو ذہول یا بھول جاتے ہیں۔

اس مضمون پر لدھیانہ کے مباحثہ میں کافی بحث ہو چکی تھی فریقین اپنے اپنے دلائل پیش کر چکے تھے جو مولوی صاحب نے بھی یقیناً دیکھے ہوں گے اس لئے آپ کا فرض ہونا چاہیے تھا کہ آپ ان سب کے علاوہ کوئی بات کہتے یا ان میں کوئی معقول جدت پیدا کرتے لیکن ہمیں افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے اپنا منہ تاکنے والوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھوکہ میں رکھا، یا خود دھوکا کھایا، اور ان دلائل کا جواب نہ دیا۔

ہماری طرف سے دو دلیلیں فیصلہ کن پیش ہوئی تھیں ایک اخبار بدر قادیان ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء سے جو اشتہار مذکور سے دس روز بعد ہے اس میں مرزا (غلام احمد) صاحب کا قول ہے کہ میں نے ثناء اللہ کے حق میں دعا کی تو الہام ہوا: اجیب دعوة الداع یعنی یہ دعا قبول ہے (قادیانی ملفوظات، ج ۹ ص ۲۶۸) الہام صاف فیصلہ کن ہے کہ دعا مذکور قبول ہوئی مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اس کا جواب نہیں دیا۔

دوئم اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء یعنی میرے انکار مندرجہ اخبار اہل حدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء سے ڈیڑھ مہینہ بعد مرزا (غلام احمد) صاحب کا ایک خط میرے نام چھپا جس میں اس فیصلہ کا خدا کے ہاتھ میں ہونا دوبارہ اظہار کیا۔ مولوی محمد علی لاہوری نے اس کا بھی جواب نہیں دیا۔

افسوس! مختصر یہ ہے کہ مرزا (غلام احمد) صاحب کی مذکورہ دعا خدا کی تحریک سے تھی اسکے قبول ہونے کا ان کو الہام ہو چکا تھا اس لئے مرزا (غلام احمد) صاحب کی یہ دعا ضرور بالضرور قبول ہوئی کیوں نہ ہوتی الہام مذکورہ کے علاوہ قرآن کریم بھی اس دعا کا موید ہے غور سے سنئے ولا یحیق المکر السیء الا باھله (فاطر:۴۳)

مرزائیو! دیکھو ہماری دریا دلی کہ ہم اپنے برخلاف خود تم کو عذر بتاتے ہیں سنو استاد مومن خان کا شعر ورد زبان کر لو جہاں کسی نے اس دعا کی بابت ذکر کیا جھٹ سے یہ شعر پڑھ دیا کرو

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

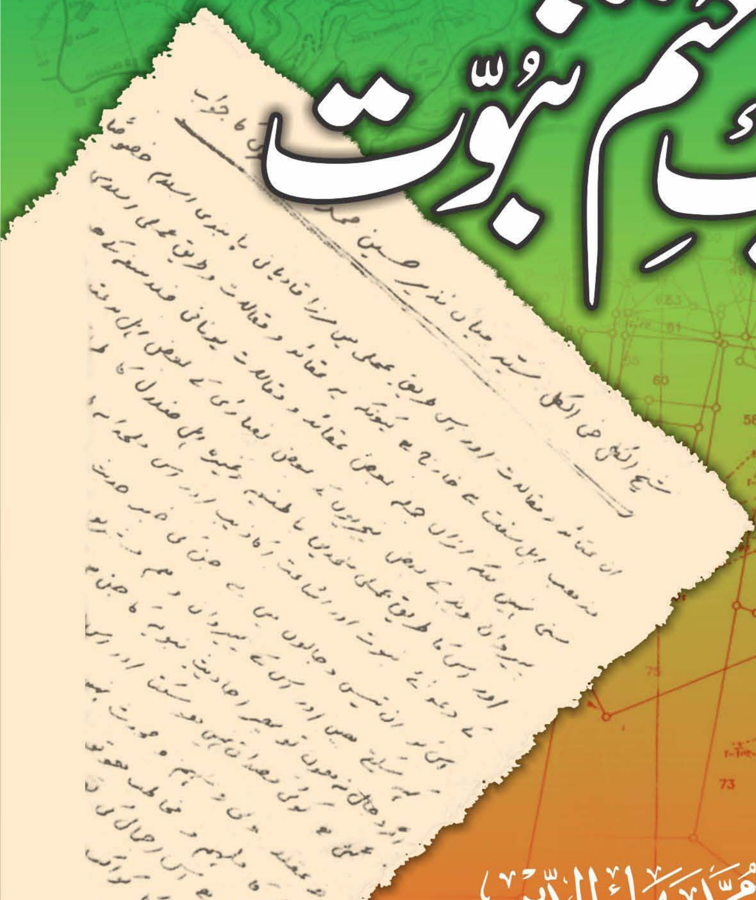

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہل وہفتم (۴۷)

قادیانی مشن (۱۰)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہل وہفتم (۴۷) قادیانی مشن (۱۰)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۲
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۱۰
کیا مرزا قادیانی مثیل آدم تھے	۱۱
مرزائیت کی شرمناک ناکامی	۱۴
تنقید شرح بخاری پارہ اول مسمی فضل الباری	۱۷
مرزا قادیانی کا پاؤں دوکشتیوں میں۔ ۲	۲۷
مراقی نبی	۳۰
مسیحیت مرزائی اور دنیا	۳۴
مولوی سعد اللہ مرحوم اور مرزا قادیانی	۳۷
مرزا قادیانی نادان تھے؟	۴۲
مرزائی افتراء پردازی	۴۴
احمدیہ جماعت کا جلسہ سالانہ میں خیر مقدم	۵۰
حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں۔ا	۵۲
قادیانی حضرات نوٹ کرلیں	۵۵
لاہوری احمدیوں کا جلسہ	۵۷
حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں۔۲	۵۸
مرزا قادیانی کا مولوی ثناء اللہ کیساتھ آخری فیصلہ	۶۲
احمد کے دوغلام اوران کا آپس میں کلام۔ ۲	۶۷
خلیفہ قادیانی کی ملکی واقفیت	۷۰
بہائیت اور مرزائیت میں بہت تھوڑا فرق ہے	۷۲
احمد کے دوغلام اوران کا آپس میں کلام۔۳	۷۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مرزائیوں سے مباہلہ کیوں کروں؟ ۷۷
اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح ۷۹
مرزا صاحب حنفی تھے؟ ۸۳
وحدت قومی کے متعلق ایک احمدی کا خط بنا بر جواب ۸۵
مرزا قادیانی با ایمان تھے؟ خود ان کی زبانی ۸۷
حلف کا تقاضا کیوں ہے؟ ۸۹
مسٹر نوٹو وچ روسی سیاح کا افسانہ ۹۰
مرزا صاحب نبی تھے جیسے کوّا ۹۴
خواجہ کمال الدین سے ایک سوال ۹۵
مرزا قادیانی ۳۵ رنگوں میں ۹۷
تردید مرزا قادیانی، مرزائی علماء کی زبانی ۹۹
قادیانی بکری ۱۰۳
راز کھل گیا ۱۰۷
مرزا قادیانی کون ہیں؟ ۱۱۲
انجمن احمدیہ لاہور۔ بلی کے بھاگوں چھنکا ٹوٹا ۱۱۵
مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں ۱۱۹
قادیان میں اسلامی جلسہ ۱۲۲
اخلاق مرزا ۱۲۳
مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں ۱۲۸
تنقید تقلید ۱۳۱
فساد کی ذمہ واری مرزا قادیانی پر ہے ۱۳۶
وحی مرزا کی نوعیت ۱۳۷
کیا مرزا جی صاحب کتاب نبی تھے ۱۴۰
مرزائی خنزیر بھاگ نکلا۔ پکڑا نہ گیا ۱۴۴
کفر مرزا: بزبان مرزا ۱۴۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی نبوت مرزا ۱۵۰
مرزا قادیانی اور اقرار معراج جسمانی ۱۵۳
وحی مرزا کی نوعیت ۔۲ ۱۵۶
کیا بہاء اللہ نے خدا ہونے کا دعوی نہیں کیا؟ ۱۵۸
مرزا صاحب کی نبوت کا پول ۱۶۲
خدا کی قدرت کے نشان اور میرزائے قادیان ۱۶۳
الدر المکنون فی تفسیر آیة بالآخرة هم یوقنون ۱۷۰
خاتم النبیین پر سوال ۱۷۵
لاہوری احمدی توجہ کریں ۱۷۶
کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا ۱۷۸
بہاء اللہ کا دعوی الوہیت ۱۸۱
کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا ۱۸۶
مرزائی کس طرح تبلیغ اسلام کرتے ہیں ۱۸۸
بہاء اللہ کے دعوی پر ایک نظر ۱۹۰
مسیح قادیان سے اسلام کو نقصان ۱۹۲
قادیانی تحریک سے فائدہ ضرور ہوا ۱۹۶
قادیانی قلعہ کی بنیادیں کھوکھلی ہوگئیں ۱۹۸
مرزائی سوال اور اس کا جواب ۱۹۹
قادیان میں فساد کا بم پھٹا ۲۰۰
قادیان میں طاعون ۲۰۱
کھلی چٹھی بنام منشی عمر الدین احمدی ۲۰۴
میاں محمود احمد قادیانی کے عقائد ۔۱ ۲۰۵
میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی کے عقائد ۔۲ ۲۰۹
محتسب را درون خانہ چہ کار ۲۱۰
کھلی چٹھی کا جواب آگیا ۲۱۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد اور میاں محمود احمد ۲۱۴
کھلی چٹھی بخدمت منشی عمرالدین جالندھری ۲۱۷
احمدیت اور اسلام ۲۱۹
حدیث کے منکر: حنفی اور مرزائی ۲۲۲
شیخ بہاءاللہ ایرانی اور مرزا قادیانی ۲۲۳
شیخ بہاءاللہ ایرانی اور مرزا قادیانی ۲۲۷
خلیفہ قادیان کی غلط بیانی ۲۳۳
مرزا قادیانی کی سیرت پر لیکچر ۲۴۰
دجال کون ہے؟ ۲۴۲
اسلام اور احمدیت ۲۴۵
خلیفہ قادیان کی غلط بیانی کا جواب الجواب ۲۵۱
خلیفہ قادیانی اور وزیر ہند ۲۵۹
احمدی مشن افترا پردازی نہیں ہے ۲۵۹
آخری فیصلہ ۲۶۳
لاہوری جماعت احمدیہ سے چند مطالبات ۲۶۶
مرزا قادیانی کی خدمت گذاری ۲۶۷
ایک غلطی کا ازالہ ۲۷۰
محمد علی کے ترجمہ قرآن کی نسبت المنار کی رائے ۲۷۵
قادیانی کو اختیار کن فیکون بلکہ احیا اور افنا ۲۷۷
خنازیر زندہ ہیں، بلکہ غراتے ہیں ۲۸۳
شکار اور شکاری ۲۸۴
خلیفہ قادیانی کی غلط بیانیاں ۲۸۹
مسیح کی آمد ثانی اور مرزا قادیانی ۲۹۰
مباحثہ مرزائیاں ۲۹۴
شیر پنجاب اور قادیان ۲۹۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ ایرانی کا دعوی نبوت	۲۹۷
دجال کا گدھا قادیان میں	۳۰۱
مسیح موعود کی علامت حج ہے	۳۰۲
قادیانی چیلنج منظور	۳۰۴
مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں	۳۰۴
برما سے ایک اطلاعی خط	۳۱۰
مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں	۳۱۲
مرزا صاحب کا علم کلام	۳۱۵
خلیفہ قادیان اور قادیانی خرِ دجال کو لینے آئے	۳۱۹
حرام زادے کی رسی دراز ہے	۳۲۰
تثلیث قادیانی	۳۲۱
قادیانی خدمت اسلام	۳۲۵
کیا مرزا قادیانی مسیح موعود تھے	۳۲۷
قادیانی خلق	۳۲۸
ڈاکٹر بشارت احمد اور سہ صدی دوست	۳۳۰
احمدیوں سے بات چیت	۳۳۶
مرزا اور بہاء	۳۳۸
مناظرہ پٹھان کوٹ	۳۴۶
تقابل ریفارمران آریہ مرزائیہ با آئمہ رافضہ۔۲	۳۴۹
قادیانی اور دیانند سوامی سب سے بڑھ کر ہیں	۳۵۵
قادیانی وفد گورنر کے حضور	۳۶۲
مرزا اور بہاء	۳۶۴
مرزا صاحب قادیانی آریہ تھے؟	۳۶۷
خلیفہ قادیانی اور اللہ دتہ جالندھری	۳۶۹
مولوی اللہ دتا مرزائی تیار ہو جائیں	۳۷۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسول قادیان اوراس کا عمل بالقرآن ۳۷۳
خلیفہ صاحب قادیان کی دورخی ۳۷۵
عیسائی اشاعت اورمرزا قادیانی ۳۷۷
امرتسر میں مرزائی جلسہ ۳۸۰
آخرانتظار کب تک؟ ۳۸۰
قادیان میں دفعہ ۱۴۴ ۳۸۵
افغانستان میں مرزائی غضب کا نزول ۳۸۷
الفضل کی ناراضگی پر ہمارا جواب ۳۸۸
کیا یہ بہائیت کی نقل نہیں ۳۹۲
قرآن اورانجیل کا رشتہ ۳۹۴
انتظار کب تک۔۲ ۳۹۷
آخر یہ اس قدر جلدی کیوں ہے؟ ۴۰۱

نکاح مرزا ۴۰۵

پہلے مجھے دیکھئے ۴۰۵
الہامی پیش گوئی بابت نکاح دختر مرزا احمد بیگ ۴۰۷
عجیب دوراندیشی ۴۲۰
نکاح کا الہام تھا اورنکاح نہیں ہوا: محمد علی لاہوری ۴۲۷

تاریخ مرزا ۴۲۸

پہلے مجھے دیکھئے ۴۲۸
تمہید ۴۲۹
باب اول: قبل دعوی مسیحیت ۴۲۹
اشتہار انعامی پانسو روپئہ ۴۳۰
اعلان ۴۳۲
اشتہار بغرض استعانت واستظہار از انصار دین محمد مختار ۴۳۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی	۴۳۶
اشتہار رواجب الاظہار	۴۳۷
اشتہار صداقت آثار	۴۴۱
خوش خبری	۴۴۲
حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر	۴۴۴
باب دوم: براہین احمدیہ کے بعد	۴۴۹
لیکھ رام پشاوری کی نسبت ایک پیشین گوئی	۴۵۳
مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ	۴۵۹
شمس العلماء سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کے مدمقابل	۴۶۴
پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مدمقابل	۴۷۰
سہ سالہ میعادی پیشین گوئی	۴۷۱
قادیانی کا دعوی نبوت	۴۷۴
ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی سے مقابلہ	۴۷۹
قادیانی کا دعوی الوہیت	۴۸۰
قادیانی کی نظر عنایت خاکسار ثناء اللہ پر	۴۸۱
خاکسار ثناء اللہ پر آخری نظر عنایت	۴۸۹
وفات مسیح	۴۹۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الكتاب

الحمد لله و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی سینتالیسویں (اور قادیانی مشن کی دسویں) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۵ نومبر ۱۹۲۶ء تا ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ مولوی عبدالرحیم حامد عمرپوری الہ آباد، جناب عبداللہ خان مانڈلے، ماسٹر شیخ غلام حیدر سرگودھا، مولانا عبدالغفار خیری دہلوی، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، مولوی عبدالحق آف راجہ جنگ، منشی محمد حسین صابری بریلوی، جناب غلام احمد خان سوداگر ہنگو، مولوی نور محمد خان سہارن پوری، ڈاکٹر محمد حسین ایم ڈی بٹالہ، حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشی نظام آبادی، بابو محمد فیض اللہ کلرک لاہور، پروفیسر ابو مسعود قمر بنارسی، جناب ایم اے لطیف برما، مولوی نور محمد میانوی جہلمی، جناب مخلص خان کابلی سرائے نورنگ بنوں، مولانا محمد عثمان فارقلیط دہلوی، مولوی محمد محی الدین صدیقی کینٹ کوبن ضلع ٹانگو برما، مولوی ابوالمسعود محمود دریاوی آزاد سورتی رنگون، جناب عبدالمجید حسین رنگون، منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری کی نگارشات بھی نقل ہوئی ہیں۔ نیز حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ کے دو رسائل: نکاح مرزا، اور تاریخ مرزا کو بھی احتساب قادیانیت کی آٹھویں جلد سے نقل کردیا گیا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۲۶ء۔۱۹۲۹ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام فقیر بارگاہ صمدی **محمد بهاء الدين**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

کیا مرزا قادیانی مثیل آدم تھے

جناب مولوی عبدالرحیم حامد صاحب عمرپوری، الہ آباد سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شعر ہے

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں میں میری بے شمار

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کلام اگر محض شاعری تک بندی تک موقوف رہے، تو کوئی حرج نہیں۔ شاعر تو زمین اور آسمان کے قلابے ملایا ہی کرتے ہیں اور شاعری میں سب کچھ جائز ہے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک الہامی انسان تھے۔ آپ میں بہت بڑا کمال یہ تھا کہ جو بات زبان سے نکل جاتی تھی اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے خواہ بیسیوں جھوٹے واقعات گڑھنے پڑیں اخیر دم تک ایڑی چوٹی کا زور لگا کر سچا ثابت کر دیتے تھے۔

مندرجہ بالا شعر میں مرزا غلام احمد صاحب نے آدم بننے کا دعوی کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کے دل میں خیال پیدا ہوا ہوگا کہ میری تحریر کو دیکھ کر مجھ کو لوگ جھوٹا کہیں گے کہ اس نے آدم، موسی، یعقوب، ابراہیم وغیرہ بننے کا دعوی کیا مگر کوئی مشابہت نہ تھی۔ اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوا۔ پس مرزا صاحب قادیانی کے الہامی جملے سنئے اور ان کے دعوی کے مطابق پا کر داد دیجئے۔ مرزا صاحب فرماتے ہیں:

> کیونکہ دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ تھا جس سے یہ آدم روحانی (مرزا غلام احمد قادیانی) تولد پاتا اس لئے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم (مرزا قادیانی) کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے رو سے بھی اسی طرح نر اور مادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا۔ یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا، جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة میں اس کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۷۶)

ناظرین حیران ہوں گے کہ آیت قرآنی یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة کے معنی تو یہ ہیں کہ خدا نے آدم سے کہا کہ تم اور تمہاری زوجہ دونوں جنت میں رہو۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی اہلیہ کو بھی خدا نے جنت میں رہنے کا حکم دیا تھا ؟ نہیں یہ بات نہیں، بلکہ جنت سے مراد کچھ اور ہے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں :

حضرت آدم کی پیدائش زوج کے طور پر تھی یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی۔ اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۷۹ مطبوعہ ۱۹۲۲ء)

وہ لطیف اشارہ جس کا ذکر اوپر ہوا ہے اس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب مزید تفصیل بیان کرتے ہیں۔

اب یہ یاد رہے کہ اس بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی یعنی میں توام پیدا ہوا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے ۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے، اس میں لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی میرے ساتھ پیدا ہوئی جس کا نام جنت ہے۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۷۸)

علماء کرام اس لطیف اشارہ میں صرفی نحوی غلطیاں نہ نکالیں کیونکہ یہ آیت تین دفعہ خدا کی طرف سے نازل ہو چکی ہے (پہلے تو حضرت آدمؑ پر نازل ہوئی پھر قرآن میں نازل ہوئی اس کے بعد مرزا صاحب کی شان میں نازل ہوئی) بلکہ اس مشابہت پر غور کریں کہ جس طرح آدم اول کو جنت ملی اسی طرح آدم آخر (مرزا صاحب قادیانی) کو بھی جنت ملی ۔ یہ دوسری بات ہے کہ آدم اول کے مسکن کا نام جنت تھا، اور آدم آخر کی عورت کا نام جنت ہوا۔ جنسی مشابہت نہ ہوئی لفظی مشابہت تو ہوگئی ۔ یہ کیا کم معجزہ ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض اصحاب شکی مزاج ہوتے ہیں ان کا شبہ رفع کرنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اور میرا توام پیدا ہونا اور اول لڑکی اور بعد میں میرا اسی حمل سے پیدا ہونا تمام گاؤں کے بزرگ سال لوگوں کو معلوم ہے اور جنانے والی دائی کی ڈاکٹری شہادت میرے پاس موجود ہے۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۸۵)

اب بھی جس کو شبہ ہو وہ قادیان جا کر دریافت کر سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی توام پیدا ہوئے تھے یا نہیں؟ اس کے بعد مرزا صاحب مخالفوں کا یک دم منہ بند کر دینے کے لئے فرماتے ہیں:

خدا نے جیسا کہ ابتداء میں جوڑا پیدا کیا مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مشابہت تام پیدا ہو جائے۔

(تریاق القلوب۔ص ۳۸۰)

اب ناظرین یہ سننے کے منتظر ہوں گے کہ جس طرح حضرت آدمؑ کے ساتھ جو عورت پیدا ہوئی وہ آدمؑ کے نکاح میں آئی اور خدا نے

یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة

کہہ کر میاں بیوی کو جنت میں رہنے کا حکم دیا، اسی طرح وہ عورت جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ پیدا ہوئی، مرزا صاحب قادیانی کے نکاح میں آئی ہوگی اور پھر اولویت کو آخریت کے ساتھ مشابہت تام ہوگئی ہوگی۔

مگر سخت افسوس کے ساتھ عرض ہے کہ خدا تعالی نے مرزا صاحب قادیانی کی یہ آرزو پوری نہ ہونے دی اور وہ لڑکی جو مرزا صاحب کے ساتھ پیدا ہوئی تھی، صرف سات ماہ زندہ رہ کر فوت ہوگئی۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۷۸)

افسوس خدا نے جس طرح حضرت آدم کو توام پیدا کیا اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کو بھی۔ جس طرح حضرت آدم کو خدا تعالی نے یاآدم اسکن کہا، ویسے ہی مرزا صاحب قادیانی کو۔ غرضیکہ ہر بات میں مشابہت ہوتی رہی۔ مگر مشابہت کی آخری کڑی ٹوٹ گئی و زوجك الجنة یعنی جنت بی بی زوجیت میں نہ آئی (زوجیت کیسی، وہ تو ہمشیرہ تھی۔ اور بحکم واخوا تکم مرزا صاحب پر حرام قطعی تھی پھر زوجك الجنة پر خوشی کیسی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدیر اہل حدیث امرتسر) اور داغ مفارقت دے گئی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ آہ!

قسمت کی دیکھو خوبی کہاں ٹوٹی جا کمند
دو تین ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

خیر پورے مثیل آدم نہ سہی، ادھورے ہی سہی
گندم اگر بہم نرسد بھس غنیمت است

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱ ص ۶۔۷)

مرزائیت کی شرمناک ناکامی

(مانڈلے اپر برہما میں مرزائیت کی شرمناک ناکامی)

جناب عبداللہ خان صاحب، مانڈلے سے لکھتے ہیں:

مرزائیوں کی بدقسمتی کہیے یا خوش قسمتی کہ ان کے ایک تبلیغی وفد مشتمل بر سہ نفر نے ۳۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء کو مانڈلے میں شرف نزول بخشا، جس میں پروفیسر عبدالرحیم صاحب قابل ذکر ہیں۔

وفد کے آنے کے بہت پیشتر سے مانڈلے کے دو تین مرزائیوں نے اپنے تبلیغی وفد کا پروگرام انگریزی اور برہمی میں مع تصویر پروفیسر عبدالرحیم چکنے اور عمدہ کاغذ پر شائع کیا۔ جس میں لیکچروں کے چند ایسے عنوانات قائم کئے جو بادی النظر میں نہایت ہی معقول اور پسندیدہ، ناقابل اعتراض معلوم ہوتے تھے۔ مثلاً

اسلام زندہ مذہب ہے،
اسلام عالمگیر مذہب ہے،
تقابل اسلام اور سائینس
حیات بعد الممات، وغیرہ

انہی چند نمائشی عنوانات کے ذریعہ چند تعلیم یافتہ اشخاص کو مرزائیوں نے اپنا ہم خیال بنا کر کسی کو صدر اور کسی کو مترجم تجویز کیا۔ چونکہ یہ نوخیز یورپی تعلیم کے دلدادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی مکروفریب سے ناواقف تھے، اس لئے بسا اوقات ان کی مدح سرائی کیا کرتے تھے اور علماء اہل حق کو تنگ خیال جھگڑالو وغیرہ الفاظ سے یاد کیا کرتے تھے۔ غرضیکہ یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء کو بعد نماز مغرب ملا محمد یوسف صاحب رئیس مانڈلے کی زیر صدارت پہلا جلسہ مرزائیوں کا قرار پایا۔

حسن اتفاق دیکھئے کہ یکم اکتوبر کو جمعہ کا دن تھا مولوی محمد بشیر خان صاحب خطیب سورتی جامع مسجد مانڈلے نے بعد نماز جمعہ مرزا کے لغو عقائد پر کافی روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کو مرزائی جلسہ کی شرکت سے منع کیا اور ساتھ ہی اس کے تکذیب نبوت مرزا کے اشتہارات اردو اور گجراتی زبانوں میں تقسیم کرائے گئے جس کا خاطر خواہ اثر مسلمانوں پر پڑا۔ اور مرزائی جلسہ نہایت ہی بے رونقی اور بے کسی کے عالم میں ہوتا رہا جس کی شہادت خود مرزائی بھی دے سکتے ہیں۔

اول روز کی بے رونقی اور کس مپرسی پر نظر کرتے ہوئے مرزائیوں نے کروٹ بدلی اور دوسرے روز کے جلسے میں تقریر کے ساتھ عوام کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے بائیسکوب بھی دکھانا شروع کر دیا۔ جس میں منجملہ دیگر اشیاء کے مرزا صاحب نئے نبی کی تصویر اور حضرت عیسیٰ کی قبر کشمیر میں خصوصیت کے ساتھ دکھائیں اور حضرت عیسیٰؑ کو مردہ بتاتے ہوئے اور بہت سے غلط اور اسلامی روایات کے یکسر خلاف باتیں بیاں کیں جن سے ان کا مکروفریب صدر پر اور ان کے چند موید ین پر عیاں ہو گیا۔

تیسرا جلسہ کسی برہمی کی صدارت میں برہما نیشنل اسکول میں ہوا جس میں چند برہمیوں کے سوائے چند تماشبین مسلمانوں نے بھی غالباً شرکت کی تھی جو محض تماشہ کی غرض سے گئے تھے۔

۴۔ اکتوبر کو چوتھا جلسہ آخری تھا۔ اس آخری جلسہ کیلئے حق پرست مسلمانوں نے ملا محمد یوسف صدر جلسہ سے درخواست کی۔ اس آخری جلسہ کے آخر میں اہل حق علماء کو بھی کچھ بیان کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ حق و باطل میں کامل امتیاز ہو سکے۔

اس پر صدر صاحب نے حزم و احتیاط کو پیش رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آج کے لیکچر کا یہ عنوان ہے، اسلام زندہ مذہب ہے، اس میں کوئی قابل اعتراض باتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان نہیں کی جائیں ۔ اور غلام احمد صاحب لیکچرار سے تاکیداً کہہ دوں گا کہ آج کی تقریر میں ایک حرف بھی قابل گرفت زبان زد نہ ہونے پائے ۔

غرضیکہ ہر چند صدر صاحب سے اس آخری جلسہ میں تردیدی تقریر کرنے کی اجازت طلب کی گئی، مگر آپ نے نقص امن کا عذر پیش کر کے انکار فرما دیا۔ جس پر مجبوراً بغرض تکذیب نبوت مرزا بالمقابل مستقل جلسہ کا انتظام کیا گیا اور فوراً بذریعہ نوٹس مسلمانوں کو اطلاع دی گئی کہ فلاں فلاں مقام پر فلاں فلاں اوقات میں ۴ ۔ اور ۵ ۔ اکتوبر کو تردیدی جلسہ ہوگا ۔ چنانچہ بحمدہ ۴ ۔ اکتوبر کا تردیدی جلسہ نہایت شاندار کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

اس روز مرزائی جلسہ کی حالت قابل دید تھی کہ مرزائی جلسہ کے وسیع ہال کی تمام کرسیاں خالی پڑی تھیں۔ مشکل سے حاضرین کی تعداد آٹھ دس تک پہنچ سکتی تھی ۔ ادھر مسلمانوں کے جلسہ کی یہ کیفیت تھی کہ جلسہ گاہ کے علاوہ سڑک پر اس کثرت سے مسلمانوں کا ہجوم تھا کہ افسر حلقہ اس ہجوم کو دیکھ کر اور سڑک رک جانے پر بار بار خطیب صاحب سورتی مسجد سے جلسہ ختم کر دینے کی فہمائش کرتا تھا۔ چنانچہ ۴ ۔ اکتوبر کا جلسہ نہایت ہی شاندار کامیابی کے ساتھ ختم ہوا اور ۵ ۔ اکتوبر کے جلسہ کا اعلان کیا گیا۔

۵ ۔ اکتوبر کے جلسہ کے لئے پہلے سے کہیں زائد اہتمام وانتظام کیا گیا تھا پھر بھی آغاز جلسہ کے قبل ہی ہال کھچا کھچ بھر گیا تھا ۔ جلسہ کی ابتداء تلاوت کلام پاک سے ہوئی ۔ بعدہ مولوی محمد بشیر خان صاحب خطیب سورتی مسجد نے صدارت کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرات ! چونکہ آج سے قبل اس ہال کے تینوں مرزائی جلسے زیر صدارت ملا محمد یوسف صاحب ہوئے ہیں، لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آج کا تردیدی جلسہ بھی ملا صاحب موصوف ہی کی صدارت میں انجام پائے تاکہ صاحب موصوف باطل پرست مرزائیوں اور حق پرست مسلمانوں میں بیّن فرق معلوم کر سکیں ۔

غرضیکہ مولوی محمد بشیر خاں صاحب خطیب سورتی مسجد کی تحریک اور مولوی فتح محمد صاحب کی تائید سے ملا صاحب موصوف نے مسند صدارت کو زینت بخشی ۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران ارشاد فرمایا کہ

حضرات ! مجھے ہرگز معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ اس قسم کی غلط بیانی سے کام لیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے ورنہ میں ہرگز مرزائی جلسہ کی صدارت کو قبول نہ کرتا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ ان کے لیکچروں کے یہ عنوان ہیں جن سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں اور واقعی لیکچروں کی سرخیاں تھیں بھی ایسی ہی۔ اسی بنا پر میں نے مرزائی جلسہ کی صدارت کا وعدہ کرلیا۔ مگر جب کہ پروفیسر عبدالرحیم کی تقریر شروع ہوئے اور اثنائے تقریر میں اکثر غلط اور بے بنیاد واقعات بیان کرنے لگے، تب مجھے سخت افسوس ہوا۔ اور میں نے ہر چند چاہا کہ پروفیسر عبدالرحیم صاحب کو ان کی اس غلط بیانی سے باز رکھوں۔ مگر دوران تقریر میں ان کو روک نہ سکا۔ اب جب کہ مجھے ان کی حقیقت معلوم ہوگئی ہے آئندہ انشاء اللہ احتیاط سے کام کرونگا۔

اسکے بعد مولوی محمد بشیر خان صاحب نے انعقاد جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر مرزائی حضرات اپنی غلط بیانی سے احتراز کرتے تو ہرگز ہم اس مخالفانہ روش کو اختیار نہ کرتے۔ پھر آپ نے مرزا صاحب کے لغو اور ان گنت دعاوی کو بیان کرکے مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو غلط ثابت کیا۔

بعدہ مقامی وغیر مقامی علماء نے تکذیب نبوت مرزا پر خوب تقریریں کیں۔ مثلاً مولوی غلام علی شاہ صاحب، مولوی فتح محمد صاحب، مولوی ابراہیم صاحب۔

ان حضرات کی تقریروں سے روز روشن کی طرح مرزا غلام احمد صاحب کا کذب عیاں ہوگیا اور بحمدہ حق کی فتح دو مرزائیوں کے تائب ہونے کی شکل میں رونما ہوئی۔ خدا تعالی تمام گم شدگان راہ مستقیم کو ہدایت فرمائے۔ آمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ نومبر ۱۹۲۶ مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱ ص ۷۔۸)

تنقید شرح بخاری پارہ اول مسمی فضل الباری

مولفہ مولوی محمد علی ایم اے لاہوری

جناب ماسٹر شیخ غلام حیدرؒ مقیم سرگودھا لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب ایم اے لاہوری خاص اپنے مشرب کے عقائد کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتحت اسلام کی جو خدمت کر رہے، وہ علماء اہل سنت کے واسطے ایک زندہ سبق ہے۔ بالفعل صرف پہلا پارہ طبع ہوا ہے اور ہر دو ماہ کے بعد ایک پارہ شائع ہونے کی توقع دلائی گئی ہے۔

اس سے پہلے وہ قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ مع تفسیر نیز اردو ترجمہ مع تفسیر شائع کرا چکے ہیں۔ انگریزی ترجمہ کے متعلق کسی اہل سنت انگریزی خوان نے چونکہ اتنی مدت تک کچھ نہ لکھا، اس واسطے مجبوراً بوڑھی عمر میں خاکسار (غلام حیدر) نے اس فرض کفایہ کو کتابی صورت (کشف الاسرار) میں ادا کیا۔ اور الحمد للہ کہ خاص اس ملک میں اور غیر مما لک میں بھی جہاں اردو خوان اصحاب موجود ہیں، اس کتاب سے اہل سنت کے عقاید کو صحیح روشنی میں دیکھ کر اکثر نے بلا طلب شکریہ ادا کیا۔

عرصہ چھ سال سے مولوی محمد علی صاحب یا ان کی جماعت کے کسی فرد کو کشف الاسرار کے دلائل توڑنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اب چونکہ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن مع اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکے، بخاری شریف کے ترجمہ وشرح کی طرف علماء دیوبند و اہل حدیث کی توجہ منعطف کرا کر تھوڑا سا نمونہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ وشرح بخاری شریف پارہ اول کا ہدیہ ناظرین کرتا ہوں، تا کہ ثابت ہو کہ جس طرح قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ وتفسیر میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اکثر مقامات پر اہل سنت کے عقاید کے صریح خلاف لکھا ہے، اسی طرح بخاری شریف سے بھی سلوک کریں گے۔ اور اگر علماء اہل سنت نے مولوی محمد علی صاحب کے اردو ترجمہ قرآن و بخاری کی تنقید سے بھی پہلو تہی کی، تو وہ جانیں اور ان کا خدا و رسول۔ خاکسار (ماسٹر غلام حیدر) اب ۷۴ سال کی عمر میں اس محنت کے قابل نہیں۔

الف: صفحہ ۱۴ ابذیل حدیث

عن نبی ﷺ قال ید خل اهل الجنة الجنة و اهل النار النار ثم یقو ل الله ا خر جوا من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایما ن فیخرجو ن منها قد اسود وا فیلقون فی نهر الحیا او الحیاة شك مالك فینبتون کما تنبت الحبة فی جا نب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السیل الم تر انها تخرج صفراء ملتویّۃ ۔

یعنی فرمایا نبی ﷺ نے بہشت والے بہشت میں داخل ہوں گے اور دوزخ والے دوزخ میں پھر اللہ تعالی کہے گا اسے نکال دو جسکے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو۔ سو وہ اس سے نکالے جائیں گے۔ یہ مالک کو شک ہے اور وہ اگیں گے جس طرح دانہ ندی کے کنارے اگتا ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے۔

قال: (یعنی مولوی محمد علی لاہوری کہتے ہیں) مشرک کو نہ بخشنے سے مراد یہی ہے کہ وہ سزا پالے گا مگر سزا کے بعد پھر اسے نہ صرف اس سزا سے نکال دیا جائے گا بلکہ وہ ایک نئی زندگی حاصل کرے گا۔ یہی مراد نہر حیات میں ڈالے جانے سے ہے۔ یہ امید سوائے اسلام کے کسی دوسرے مذہب نے نہیں دی کہ آخر کار سب ہی ایک نئی زندگی پا لیں گے۔ اور یوں سزا کا فلسفہ بھی بتا دیا کہ وہ دکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ بیماریوں سے پاک کرنے کے لئے ہے اس کی تائید قرآن شریف اور بہت احادیث سے ہوتی ہے چنانچہ ابن تیمیہ نے بہت سے صحابہ کے اقوال اس بارے میں نقل کئے ہیں کہ نار پر آخر فنا آئے گی اور حضرت عمرؓ کا قول بھی یہی ہے اور حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سیاتی علی جھنم زمان لا یبقی فیھا احد یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں کوئی شخص باقی نہ رہے گا۔

اقول: (یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں) مولوی محمد علی صاحب لاہوری شرح حدیث میں تحریف لفظی کر رہے ہیں۔ حدیث میں مشرک کا کوئی لفظ وارد نہیں، نہ دوزخ سے اس کے نکالے جانے کا ذکر ہے۔ بلکہ جن کے دل میں رائی جتنا بھی ایمان ہوگا ان کا ذکر ہے۔ اور یہ عین انصاف ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں۔

سزا کا فلسفہ دوزخ میں پاک کرنے کا بالکل غلط ہے، بلکہ وہ بموجب قرآن مجید جزاء و فاقا گناہوں کی مستوجب سزا ہے جس کے واسطے

و ما ظلمنا ھم و لکن کا نوا ھم الظا لمین

(ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر، بلکہ وہ خود ظالم ہیں)

و لا یخفف عنھم العذا ب (یعنی ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا)

و ز دنا ھم سعیرا ۔ (اور زیادہ کریں گے ہم ان کو عذاب)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و العذا ب ا لآ خرة ا خزی (اور عذاب آخرت کا زیادہ ذلیل کرنے والا ہے)

وغیرہا نصوص موجود ہیں۔

۲۔مشرک کی عدم مغفرت پر بشرطیکہ وہ شرک سے بے توبہ فوت ہو، علاوہ کثیر الآیات یہ دو آیات نصوص مبین موجود ہیں

ان الله لایغفر ان یشر ك به۔(بے شک اللہ نہیں بخشتا کہ اس سے شرک کیا جائے)

انه من یشرك با لله فقد حر م الله علیه الجنة (جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا پس اللہ ضرور اس پر جنت کو حرام کردے گا)

اسی طرح کافر کے عدم خروج من النار پر بھی نصوص موجود ہیں

و ما هم بخا ر جین من النار (وہ آگ سے نکل نہیں سکیں گے)

فالیو م لا یخر جو ن منها و لا هم یستعتبو ن

(یعنی قیامت میں وہ دوزخ سے نکالے نہیں جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی)

ان کے علاوہ بھی نصوص قرآنی موجود ہیں۔مگر مولوی محمد علی صاحب جیسے دماغ والوں کو ذہن نشین کرنے کے واسطے قرآن کریم نے کافر و مشرک کے عدم دخول جنت کے واسطے ابلغ طور پر اس طرح بھی فرمادیا

لا تفتح لهم ابواب السماء و لاید خلو ن الجنة حتی یلج الجمل فی سم الخیاط (یعنی ان کے واسطے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گذر نہ جائے)

۳۔نہر حیات کوئی استعارہ نہیں بلکہ حقیقت ثابتہ ہے۔اور اس میں صرف انہی کا تزکیہ ہوگا جن کا بخاری کی محولہ حدیث میں ذکر ہے نہ مشرک کا۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا دیباچہ میں تو دعوی ہے کہ احادیث کو قرآن سے حتی الوسع تطبیق دینے کی سعی کی جائے گی، مگر عقیدہ بھی قید سے سخت تر چیز ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے غیر ثقہ روایات و اقوال الرجال کی پناہ لی اور آیات محکمات و احادیث صحیحہ مرفوعہ کو بالکل نظر انداز کردیا۔

۴۔مولوی محمد علی صاحب نے ایک اور عجیب نکتہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ مشرک و کافر تک آخر میں جنت میں داخل ہونے کی امید کسی مذہب نے پیش نہیں کی۔بہت خوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اس عقیدہ سے مولوی محمد علی صاحب نے پولوسی کفارہ کی جگہ باحسن طور پر کر دی مگر اس عقیدہ سے مصلحت نزول کتب سماوی و تبلیغ رسالت و تخلیق ہر دو عالم باطل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالی پر کذب کا الزام عائد ہوتا ہے۔

۵۔مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو واضح ہو کہ ایسے عقیدہ سے اسلام نے ہرگز جھوٹی امید نجات کی نہیں دلائی بلکہ سخت سے سخت مشرک و کافر تک کو بھی توبہ سے لا تقنطوا کا مژدہ بوساطت رحمۃ للعالمین ﷺ سنا دیا ہے۔مگر مذکورہ اقسام کے واسطے بصورت عدم توبہ نبی ﷺ اور مومنین کو طلب مغفرت و شمول جنازہ سے تاکیداً منع کر دیا ہے۔اور منکر اقوام کو ہلاک کر کے ایک منصفانہ اصول کا پتہ بتلا دیا ہے کہ آئندہ آخرت میں اللہ تعالی کی کیا سنت ہوگی حدود کے اجراء کے واسطے قرآن شریف ولا تاخذکم بهما رأفة في دين الله یعنی اللہ کی حدود جاری کرنے کے وقت تمہارے دلوں میں رحم نہ آوے ۔اور کفار کے مقابلہ میں اغلظ عليهم (یعنی اے نبی ان پر سختی کر) اور صحابہ کی شان اشداء على الكفار (یعنی اصحاب نبی ﷺ کافروں سے سخت برتاؤ کرتے ہیں) فرماتا ہے۔جس طرح اللہ کی دنیاوی سنت کے واسطے فقطع دابر القوم الذين ظلموا والحمدلله رب العالمين یعنی ظالموں کی جڑ کاٹی گئی اور سب حمد اللہ رب العالمین کو سزاوار ہے) قرآن میں موجود ہے۔ اسی طرح آخرت میں بھی اسی سنت پر نص و قضي بينهم و قيل الحمد لله رب العالمين گواہ ہے۔یعنی قیامت کے دن انصاف سے فیصلہ ہو چکنے کے بعد ملائک کہیں گے سب حمد رب العالمین کو سزاوار ہے جس نے پورا انصاف کیا۔

یہود کے واسطے شرک مادون جرم یعنی کتمان حق باخذ رشوت پر قرآن تو لا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم (یعنی اللہ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا)،فرماتا ہے۔مگر مولوی محمد علی صاحب کی قرآن فہمی اور حدیث فہمی دیکھئے کہ مشرک کو بھی تزکیہ کے واسطے نہر حیات میں غوطہ دلا رہے ہیں۔

۶۔مولوی محمد علی صاحب نے اس بارہ میں جو اقوال رجال و ضعیف روایات پیش کئے ہیں وہ نصوص قرآنی پر حکم نہیں ہو سکتے۔ اور صحیح مسلک یہی ہے کہ اس قسم کی احادیث ضعیفہ و اقوال الرجال کو اصل محکمات کے ماتحت تطبیق دینا چاہیے تا کہ اختلاف کا دروازہ نہ کھل جائے اور اسلام میں بے ہودہ عقائد داخل نہ ہو جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک ابن تیمیہ، وخواجہ محی الدین عربی اور ایک آدھ اور نے بھی فنافی النار کے مسئلہ کی طرف میلان ظاہر کیا ہے، مگر علماء اہل سنت نے ان سے اتفاق نہیں کیا۔ بلکہ امام شوکانی، ابن جوزی، مجدد الف ثانی وغیرھم نے اس کی تردید میں کتب تالیف کی ہیں۔ تفاسیر فتح البیان، مواہب الرحمٰن، درمنثور میں بھی خالدین فیھا ما دامت السماوات والارض الا ما شاء ربك کے ذیل میں کسی قدر تردید موجود ہے۔ غایت سے غایت لا یبقی فیھا احد سے مراد خاص اسی طبقہ کا خالی ہونا ہے جس کی احادیث مرفوعہ میں تشریح موجود ہے۔

ب: قال: صفحہ ۳۸ زیر حدیث نمبر ۷۷ نوٹ نمبر میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری ثم قال ما من شیء لما کن ار یتہ الا ر أیتہ فی مقامی ھذا حتی الجنة والنار کے ذیل میں اس طرح فرماتے ہیں:

یعنی فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو دکھلائی گئی تھی مجھ کو مگر میں نے دیکھ لیا اس کو بیچ اپنی اس جگہ کے حتی کہ بہشت اور دوزخ بھی۔

پس اگر سب چیزوں کو اس مقام پر کھڑے ہوئے دیکھ سکتے تھے تو یہ کیوں زور دیا جاتا ہے کہ معراج جب تک اس جسم کے ساتھ نہ ہوا ہو آپ آسمان پر کیوں کر جاسکتے اور بہشت و دوزخ دیکھ سکتے تھے۔

اقول: (یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں) یہ مدنی واقع اصل معراج جسمانی کے بعد کا ہے جو مکی زندگی میں ہوا جس میں پانچ نمازوں کا حکم ہوا احادیث سے جناب ﷺ کا چند بار نماز میں بلا سواری براق و بے معیت جبریل کشفی معراج بھی ثابت ہے جو آپ کے کمال روحانیت کی دلیل ہے مگر مولوی صاحب کو جسمانی معراج سے صاف انکار ہے جس پر سورہ اسری سورہ نجم کی آیات واحادیث مرفوعہ شاہد ہیں اگر مولوی صاحب اس مسئلہ کو قبول کر لیں تو رفع ونزول مسیح بھی ساتھ ماننا پڑتا ہے جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہے خواجہ کمال الدین صاحب باہر جا کر آپ کو حنفی بتاتے ہیں مگر معراج جسمانی ونزول مسیح وبعض دیگر عقاید میں امام ابوحنیفہ سے بالکل الگ ہیں

ج۔ قال: صفحہ ۳۹ حدیث نمبر ۷۹ میں صحابہ کا نبی ﷺ کے پاس مدینہ شریف میں باری باری آنے کا ذکر ینزل یوما اور انزل یوما کے الفاظ سے مذکور ہے یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک دن فلاں صحابی آتا ایک دن میں آتا۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب لاہوری نوٹ نمبر ا یوں فرماتے ہیں:

فلاں فلاں صحابی کے مدینہ آنے پر لفظ نزول بولا گیا ہے حالانکہ وہ آسمان سے نہیں اترا کرتے تھے۔

اقول : (یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں) اگر یہ علمی اصول صحیح ہے کہ مختلف المعنی الفاظ کا صحیح ترجمہ اور مفہوم بموجب قرائن قرار دیا جاتا ہے تو مولوی محمد علی صاحب کا اس لفظ نزول کو حدیث میں سفر یا آنے کے معنی قرار پانے سے اپنے عقیدہ پر استدلال کرنا بالکل غور ہے مسیح کے رفع ونزول کے ساتھ قرائن کثیرہ احادیث صحیحہ میں موجود ہیں ان سے حقیقت کھل جاتی ہے مگر اہل سنت کے ہاں مسیح موعود کے آسمانی رفع ونزول کی احادیث بھی موجود ہیں اور مسیح موعود کی شخصیت کے قرائن وعلامات مخصوصہ ایسے زبردست ہیں کہ وہ کسی غیر مدعی پر ہرگز چسپاں نہیں ہو سکتے جس طرح وہ پہلے مدعیان مسیحیت پر چسپاں نہیں ہوئے (کشف الاسرار میں ہر سہ مذکورہ مسائل کو زیادہ مدلل بیان کیا گیا ہے شائقین اس کی طرف رجوع کریں)

جناب رسول اللہ ﷺ نے مسیح موعود کے متعلق مسیح ابن مریم کے الفاظ بطور استعارہ کے نہیں فرمائے بلکہ اسی طرح فرمائے جس طرح قرآن مجید نے متعدد دفعہ فرمائے۔ جب قرآنی مسیح ابن مریم غیر موجود نہیں ہوسکتا، تو احادیث والا مسیح موعود بھی غیر موجود نہیں ہوسکتا۔ زیادہ حیرت وتعجب تو اس پر ہے کہ قادیانی مسیح احادیث والے مسیح ابن مریم کی حقیقت کو تسلیم کرنے کے باوجود تاویلات کرنے سے باز نہیں رہ سکتے اور علم معانی کی رو سے حقیقت کے امکان کے بعد تاویل باطل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اسم علم کی تاویل ناجائز ہے مگر علمی ومنصوص اصول کی بنا پر اس جماعت سے قطعی فیصلہ کرنا بڑا مشکل ہے کیونکہ اس کے اپنے اصول بالکل جداگانہ ہیں مثلاً اگر متنازعہ فیہ امر میں اس جماعت کے سامنے یہ منصوص اصول پیش کیا جاتا ہے

فان تنا زعتم فی شیء فردوہ الی اللہ و الرسو ل ان کنتم تومنو ن باللہ و الیوم الآخر (پس اگر تمہارا کسی امر پر آپس میں تنازعہ ہو پڑے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم کو اللہ اور آخرت پر ایمان ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بوجہ عدم ملکہ تطبیق اپنے مزعومہ عقیدہ کے خلاف پا کر جھٹ یوں کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر حدیث صحیح سے فیصلہ غیر ممکن ہوتا تو قرآن ہم کو اس اصول منصوصہ کی ہرگز رہنمائی نہ کرتا۔ قرآن کو تو صحیح حدیث پر اعتبار ہے، مگر اس جماعت کو اعتبار نہیں، اور اس کی اطلاع ہم کو قرآن شریف پہلے ہی آیت ذیل میں دے چکا ہے

و اذا دعوا الی اللہ ورسو لہ لیحکم بینھم اذافر یق منھم معرضون (یعنی جب ان کو فیصلہ کے واسطے قرآن ورسول کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو ان میں سے ایک ایسی جماعت بھی ہے جو منہ پھیر لیتی ہے (اور نہیں مانتی)

جب اہل علم مومنین علمی ومنصوص اصول کے پابند رہے ہیں اور ہونا بھی چاہیے (کیونکہ سبیل المومنین یہی ہے) تو قادیانی مسیح کی امت کا ان اصول حقہ صریح سے صریح اعتراض دیکھ کر خاکسار کو ان کے اپنے خاص اصول وعقائد کی ان کے امام کی تحریرات سے مزید تحقیق کرنے کی طرف خاص توجہ ہوئی اور اثناء تحقیق میں ان میں حق وباطل ہر دو موجود پائے پس حق کو تو قبول کر لیا اور باطل کو رد کر دیا۔ پس بنظر افادہ مسلمین ان کے اباطیل سے قدرے نمونہ پیش کیا جاتا ہے جس میں کافی ثبوت صحیح بخاری پارہ ۱۴ والی حدیث کا ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے تیس کذابوں دجالوں کا آنا ضروری ہے جو نبوت کا جھوٹا دعوی کریں گے اور انجیل متی باب ۲۴ والی حضرت مسیح کی متفقہ پیش گوئی سے حدیث مذکورہ کی مزید تصدیق بھی حاصل ہو گئی کہ بہت سے جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح اٹھ کھڑے ہوں گے اور بعض اہل دانش بھی بوجہ ان کی عجیب چالبازیوں کے ان کے مطیع ہو جائیں گے۔

اصول اول: کذب وافترا

جب مرزا صاحب قادیانی کو قبل نزول مسیح مسئلہ ظہور مہدی کا کسی خاص وجہ سے ناگوار اور خلاف مرضی معلوم ہوا تو بطور تصدیق ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۸ پر یوں فرمایا (بطور خلاصہ) مہدی والی کسی حدیث کو صحیحین (بخاری ومسلم) نے بوجہ عدم صحت بالکل درج نہیں کیا حالانکہ ان ہر دو کتب میں اخیر زمانہ کا پورا نقشہ موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت خوب ! مگر جب خود مہدی بننے پر جم گئے تو بطور تصدیق اسی بخاری کی طرف سے اپنی جھوٹی بنائی ہوئی ایک حدیث شہادۃ القرآن صفحہ ۴۰ میں پیش کر دی (بطور خلاصہ) کہ

مہدی کے ظہور کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی

هذا خليفة الله المهدى

اور بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ فرما کر اس حدیث موضوعہ خود کی طرف خاص توجہ دلائی۔

اقول : اب اگر بخاری میں یہ حدیث موجود ہے تو خاکسار کاذب ومفتری، ورنہ وہ کاذب ومفتری، بلکہ ڈبل کاذب ومفتری۔

اصول دوم۔تحریف لفظی وخیانت :

جب آپ کو مجدد بننا مدنظر تھا، تو براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶ وازالہ اوہام صفحہ ۹۱۴ وتحفہ بغداد صفحہ ۲۰۔۲۱ میں یوں لکھ دیا (بطور خلاصہ)

مجدد سرہندی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کو کثرت مکالمہ ومخاطبہ کا شرف حاصل ہو اور بہت سے امور غیبیہ اس پر کھولے جائیں وہ مجدد ہوتا ہے،

اقول : بہت خوب ! مگر جب آپ نے نبی بننے کا دل میں فیصلہ کر لیا تو مجدد سرہندی کے اپنے محولہ رقعات میں تحریف لفظی وخیانت کر کے بجائے مجدد کے لفظ نبی پیش کر دیا اور مثال حضرت عمر (جو محولہ رقعات میں بعد لفظ مجدد کے تھی) اس حوالہ میں بالکل اڑا دی۔

ایک ہی بوتل سے دو قسم کا عرق حسب موقعہ نکال کر دے دینا ان کا ضروری اصول تھا

اصول سوم : دجل ومکر

اپنے مریدوں کو قابو رکھنے کے لئے اور دوسرے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے واسطے آپ کبھی کبھی حسب نمونہ ذیل اشعار بھی فرمایا کرتے تھے

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر او شد اختتام
معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان ودل ایمان ما ست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء ست

اقول: اپنے پیشوا مصطفیٰ خیر الرسل خیر الانام ﷺ کے ادب ومنزلت اور وقعت کا جو عملی ثبوت آپ نے پیش کیا وہ اعجاز احمدی صفحہ ۷۱ میں اسطرح ہے

اس کے واسطے ایک قمر کا خسف واقع ہوا، مگر میرے لئے دو کا یعنی چاند اور سورج کا۔

اس سے زیادہ وقعت ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۶۹۱ میں اس طرح مذکور ہے (بطور خلاصہ)

اگر آنحضرت ﷺ کو بوجہ عدم موجودگی نمونہ پوری حقیقت ابن مریم دجال یاجوج ماجوج، دابۃ الارض کی بذریعہ وحی منکشف نہ ہوئی ہوتو کچھ تعجب نہیں

نبوت کے خاتمہ کا آپ کو ایسا یقین حاصل تھا کہ کوئی قسم کی نبوت ایسی نہ رہی جس کا دعوی کرکے آپ فوت نہ ہوئے ہوں ظلی نبوت کا، بروزی نبوت کا، غیرتشریعی کا تشریعی کا۔

باقی آپ کا یقین انبیائے سابقین کے معجزات مذکورہ قرآن مجید کی نسبت بطورنمونہ معجزات قرآنی باذن اللہ حضرت مسیح کا حال ازالہ اوہام وغیرہ میں موجود ہے جہاں ان معجزات کے متعلق حقارت کا کوئی لفظ بھی آپ کے حافظہ ولغت سے باہر نہیں رہ گیا۔ یعنی قابل نفرت، مکروہ، عمل الترب، مسمریزم وغیرھا۔

خدا ناحق ضد سے محفوظ رکھے جو آگا پیچھا بالکل دیکھنے نہیں دیتی۔ آپ کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ کم ازکم میں لفظ مسمریزم کا استعمال تو نہ کروں کیونکہ وہ اٹھارویں صدی عیسوی کی ایجاد ہے۔ (دیکھو انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا زیرلفظ مسمریزم)

اب اگر مذکورہ اصول جناب مرزا غلام احمد کو حدیث سابقہ محولہ بخاری پارہ ۱۴ وپیش گوئی مذکورہ محولہ انجیل متی باب ۲۴ ہر دو سے تطبیق دی جائے تو بلا ریب ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باانصاف محقق اس نتیجہ پر پہنچنے میں تامل نہیں کرے گا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حدیث مذکورہ وپیش گوئی انجیلی کے عین وصحیح مصداق ہیں۔ مگرافسوس کہ ان کی جماعت اسلام کے نام سے مسلمانوں کے عقائد کس ڈھب سے بگاڑ رہی ہے اللہ تعالی زمانہ کے گمراہ کن فتنوں سے ہم کو عقائد اہل سنت ماانا علیہ واصحابی پر قائم رکھے اور گمراہوں کو توبہ وہدایت بخشے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲ ص ۵۔۸)

مرزا قادیانی کا پاؤں دو کشتیوں میں۔ ۲

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہل حدیث مجریہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۶ء)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فرمان ہے:

انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا (کتاب منظور الہ۔ی ص ۳۲۹)

اخبار گوہر بار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۱۰۔۱۱۔۱۲ پر ایک مضمون بہ عنوان بالا شائع کیا گیا تھا اسی کے سلسلہ میں کچھ اور دل چسپ باتیں ناظرین اخبار کے لئے لکھی جاتی ہیں۔

کشتی نمبر ا

ا۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ کے حاشیہ پر ہے:

اللہ جل شانہ نے آنخضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپکی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔

اور بنی اسرائیل میں اگر چہ بہت نبی آئے مگران کی نبوت موسی کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا، بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ دخل نہ تھا۔

۲۔تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

آخرانجام یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھا دیئے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچا لیا اوران کی وہ دعا منظور کر لی جوانہوں نے درد دل سے باغ میں کی تھی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہو گیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں، اور مجھے نہیں چھوڑتے، تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا، اور دعا کی

یاالٰہی اگر تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے

اس جگہ عربی انجیل میں یہ عبارت لکھی ہے

فبکی بدموع جا ریۃ و عبرا ت متحدرۃ فسمع لتقواہ

یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا، تب اس کے تقوی کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی۔

۳۔براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

پھر بعد اس کے (خدانے) فرمایا ھو شعنا نعسا یہ دونوں فقرے شائد عبرانی کے ہیں اوران کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں

آئی لو یو

آئی شل گو یو لارج پارٹی آف اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔

۴۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اسکا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بکلی ممتنع ہے۔

کشتی نمبر ۲

۱۔ الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ کالم ۳ میں مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ یوں ہیں:

حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

نوٹ: قرآن مجید کی کسی آیت سے یا کسی حدیث صحیح مرفوع یا موقوف سے یہ بات ثابت نہیں ہے (حبیب اللہ)

۲۔ کتاب تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۳۲۔۱۳۳ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ یوں درج ہیں:

حضرت مسیح نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان غم سے ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی وہ ساری رات رو رو کر دعا کرتے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے۔ پر باوجود اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔

۳۔ چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۰۹ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو، اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔ اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۳۸ پر مرزا صاحب قادیانی نے یوں لکھا ہے:

نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہے

دراصل بات وہی ہے جو جناب مرزا صاحب نے اپنی نسبت خود ہی لکھی ہے کہ:

حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔ (دیکھو ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲ ص ۹۔۱۰)

مراقی نبی

جناب مولوی عبدالحق صاحب منٹگمری (حال ساہیوال) سے لکھتے ہیں:

حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے ..(اور ریویو آف ریلی جنز میں لکھا ہے)

یونانی میں مراق اس پردہ کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء الطین سے جدا کرتا ہے اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوء ہضم کی وجہ سے اس پردہ میں تشنج سا ہوجاتا ہے۔ بدہضمی اوراسہال شروع ہوجاتے ہیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے۔ اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا۔ یہ تو امر واقعی ہے کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کو بدہضمی واسہال اور دوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔

(ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

عرصہ دراز گذر گیا ہے کہ مسلمانوں اور مرزائی پارٹی میں اس بات پر بحث ہوتی چلی آئی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو مراق تھا اور مرزا قادیانی کو اپنے خیالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر قابو نہ تھا جس طرح مرگی یا ہسٹیر یا والے کو اپنے خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ بدیں وجہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سچے نبی نہیں ہو سکتے کیونکہ نبی کا صحیح الدماغ ہونا ضروری ہے ۔تو جو شخص جنون مراق جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

لیکن مرزائی جماعت مراق کے متعلق تاویلیں کر کر کے اپنا وقت ٹالنے کی کوشش کرتی رہی لیکن جو سچائی ہو، وہ کبھی بھی چھپائے سے چھپ نہیں سکتی۔ آخر خدا نے مرزائی جماعت کے ہاتھ سے ریویو آف ریلی جنز بابت اگست ۱۹۲۶ء میں تصدیق کرا دی جس میں چار باتوں کی صفائی ہوگئی جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔مرزغلام احمد صاحب قادیانی کو مراق تھا۔

۲۔مراق میں سوء ہضم واسہال ہوتے ہیں۔

۳۔ایسے مریض کو اپنے خیالات پر قابو نہیں ہوتا۔

۴۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اسہال وسوء ہضم وغیرہ کی علامت تھی۔

اب مندرجہ بالا مضمون کے دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ اہل حدیث جماعت وقادیانی جماعت میں اتفاق ہو گیا ہے کہ واقعی مرزا غلام احمد صاحب کو اپنے خیالات پر قابو نہ تھا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ عملی صورت سے دیکھا جائے کہ واقعی مرزا غلام احمد صاحب کا اپنے خیالات وجذبات پر قابو تھا؟

لیکن مرزا صاحب قادیانی کی تحریر وتقریر اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی ہرگز اپنے جذبات پر قادر نہ تھے اور آپ کی تصنیف میں ہزاروں نقص پائے جاتے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کی مخبوط الحواسی پر دلالت کرتے ہیں جو نمونہ کے طور پر مندرجہ ذیل ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی اپنے نشانوں کے متعلق فرماتے ہیں

دوسرے نشان جو اللہ تعالی نے میرے ہاتھ سے ظاہر کئے صدہا نشان ہیں جس کے ایک نہ دو، بلکہ تمام دنیا گواہ ہے (تریاق القلوب۔ص ۹)

تریاق القلوب کی اشاعت یکم اگست ۱۸۹۹ء ہے۔ کچھ مدت کے بعد شمار کر کے لکھتے ہیں:

میری تصدیق کے لئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفۃ الندوۃ۔ص۴۔اکتوبر۱۹۰۲ء)

گویا دو سال ۳ ماہ میں نو ہزار نشانات کا ظہور ہوا۔ جو فی ماہ ۳۳۳ اور فی یوم ۱۱ نشان ہوئے۔

آپ آگے فرماتے ہیں:

مجھے قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے بھی زیادہ میرے ہاتھ سے نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۴۔ اکتوبر۱۹۰۳ء)

گویا کامل ایک سال میں ایک لاکھ نوے ہزار نشان ظاہر ہوئے جو بحساب فی ماہ تقریباً سولہ ہزار، اور فی یوم ۵۲۸ نشان ٹھہرتے ہیں۔

میں نے پیشتر بھی عرض کر دی ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دماغ کا خلل تھا۔ بدیں وجہ آپ اس کتاب تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۱ میں فرماتے ہیں:

جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں

لیکن ۱۹۰۳ء کے بعد آپ کے الہام کا اس طرح صفایا ہوا، چنانچہ آپ ساڑھے چار سال بعد مئی ۱۹۰۷ء میں لکھتے ہیں:

میرے نشان تین لاکھ تک پہنچے ہیں (حقیقۃ الوحی ص ۶۸۔ حاشیہ حقیقۃ الوحی۔ص ۴۹)

گویا اتنی میعاد میں سات لاکھ نشانوں کا صفایا ہوا (یعنی کمی ہوگئی۔ حیرانی ہے کہ مرزا صاحب کو بروز محمدی ہونے کی وجہ سے الہام ہوا تھا و للآ خر ۃ خیر لك من ا لاو لی یعنی تیری پچھلی حالت تیری پہلی حالت سے زیادہ اچھی ہوگی۔ اس کے بعد الہامات و فیوضات الہیہ میں کمی کیوں ہونے لگی؟ یہ تو اس کے برعکس ہوگیا۔ مدیر) قادیانی جماعت تو اس کا یہی جواب دے گی کہ اسی کو صحیح الدماغ کہا جاتا ہے۔

بات یہاں تک ہی ختم نہیں اب مراق وراثت میں میاں محمود کو بھی بخشش ہوا ہے۔ ریویو آف ریلی جنز بابت اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے:

میں یہ بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو یہ مرض ورثہ میں نہیں ملی مگر جب خاندان میں اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد) نے فرمایا تھا کہ مجھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔

پنجابیوں کی ایک مثال ہے کہ

ماں پر دھی، پتا پر گھوڑا، بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا

(یعنی بیٹی ماں پر ہوتی ہے اور گھوڑا اپنے باپ پر ہوتا ہے پوری مناسبت نہ ہوگی تو کچھ تو ضرور ہوگی۔ مدیر)

اب خلیفہ صاحب کو بھی کچھ کچھ مراق ہونا شروع ہوگیا ہے۔ جب تک مثیل کو مثیل نہ ملے بروز اور ظلیت پوری نہیں ہوسکتی۔ احقر مندرجہ ذیل سطور میں خلیفہ صاحب کا مراق بھی درج کرتا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین داد دیں گے

مرزا غلام احمد صاحب، ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۰۰ پر فرماتے ہیں:

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے محض ظاہری الفاظ بھی صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں، بلکہ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔

گویا اس مندرجہ بالا مضمون میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہا ہے کہ میں غریب نبی آیا ہوں، اور سیاست سے مجھے کوئی تعلق نہیں، شائد کوئی اور مسیح بھی آجائے جو سیاست کے رنگ میں ہو۔

اور خلیفہ محمود احمد بھی الفضل مورخہ ۶ جولائی صفحہ ۶ پر فرماتے ہیں:

یہ سچ ہے ہم سیاست سے تعلق نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم ایسی کتابیں پڑھتے ہیں جن میں سیاسی امور پر بحث کی گئی ہو۔

مگر مریض کو کبھی نہ کبھی آخر مرض دورہ کرتا ہے جب خلیفہ صاحب کو مراق کی بیماری نے دورہ کیا، تو الفضل ۳ جولائی ۱۹۲۶ء میں اس طرح تحریر فرمایا:

ہماری سیاست ۔ پھر بعض نادان ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے اندر سیاست تو ہے نہیں، تو پھر ہم کیوں کسی کی بات مانیں۔

مگر یہ بات غلط ہے ہمارے اندر سیاست ہے....

جو شخص یہ نہیں مانتا کہ خلیفہ کی سیاست ہے وہ خلیفہ کی بیعت ہی کیا کرتا ہے اس کی کوئی بیعت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اصل بات تو یہ ہے کہ ہماری سیاست گورنمنٹ کی سیاست سے بھی زیادہ ہے۔ خلیفہ کے لئے سیاست وہی عقیدہ ہے جس کے لئے میں گیارہ سال سے غیر مبایعین سے جھگڑ رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سیاست ہے نہیں، جب سیاست نہیں تو خلیفہ بھی نہیں، کیونکہ خلیفہ بغیر سیاست کے نہیں ہو سکتا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ہم میں سیاست ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲ ص ۱۰۔۱۱)

مسیحیت مرزائی اور دنیا

مولانا محمد عبدالغفار الخیری دہلویؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کا دعوی تھا کہ وہ مسیح موعود، مہدی مسعود اور خبر نہیں کیا کیا تھے۔ ان کی قادیانی اور لاہوری پارٹیاں مرزائی نبوت اور مسیحیت کے ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں لیکن زمانہ ان کے بطلان پر کمر بستہ نظر آتا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آ کر کسر صلیب کریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کی ضرورت نہ رہے گی، مال کی کسی کو احتیاج یا پرواہ نہ رہے گی، اور تمام دنیا و مافیہا سے ایک سجدہ بھی بہتر سمجھا جائے گا (کیونکہ سب خدا پرست مومن پکے دین دار ہو جائیں گے ان کے نزدیک جتنی قدر ایک سجدہ کی ہوگی تمام دنیا کی دولت عزت وجاہت شہرت وغیرہ کی اس کے عشر عشیر بھی نہ ہوگی)

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مشکوۃ باب نزول عیسی میں بھی موجود ہے۔ کیا دونوں پارٹیوں میں سے کوئی بہادر بن کر امور مندرجہ بالا میں سے کسی ایک کو ثابت کر دکھانے کی کوشش کرے گا۔ دیدہ باید

کسر صلیب کی کیفیت تو یہ ہے کہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگ عیسائی ہو رہے ہیں، جن کے مقابلہ میں نومسلموں کی تعداد کچھ بھی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قتل خنزیر کی کیفیت ملاحظہ کرنی ہو، تو کم از کم ریلوے اسٹیشنوں پر جا کر ریفرشمنٹ رومز میں ولایتی بکرے پر چھری کاٹنے کی قواعد کی بہار دیکھئے۔ عیسائیوں کو نہیں مسلمانوں کو جن کے مذہب میں خنزیر اک دم حرام ہے (شائد قادیانی اصطلاح میں قتلسے مراد یہ ہو کہ کثرت سے خنزیر کھایا جائے گا اور جائز ہو جائے گا اللهم انی اعو ذ بك من الشروع والسّیّات)

تیسری بات ہے مال کا معاملہ۔ تو آج کل اس مال کی خاطر جو کچھ دغا، فریب، دھوکا، جھوٹ، کشت وخون ہو رہا ہے اس کی کیفیت بازاروں اور عدالتوں میں ملاحظہ طلب ہے۔ طرح طرح کی تحریکوں اور پروپاگنڈوں میں دیکھئے ایک دوسرے کی مخالفت میں ڈھونڈھیئے۔

قصہ مختصر جہاں دیکھو، مارا مار پیسے کی، اور لطف یہ کہ روز افزوں ہے (دیگر لوگوں کو کیا دیکھو گے خود قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کے اندوختوں کو دیکھئے کہ اشاعت اسلام کے بہانہ سے کیا کیا جائدادیں بن رہی ہیں، سیر وسیاحت ہو رہی ہے، گل چھرے اڑ رہے ہیں، خواجہ کمال الدین صاحب اب جماعت سے الگ کیا کچھ جمع کر رہے ہیں۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

اب چوتھی نشانی پر غور کرنا ہے تو شدھی کی بلا اور قبوں کا فتنہ اہل بصیرت کے لئے کیا کم ہے کہ ہم کو وفد خلافت اور بعض اخبارات کی تصریحات اور ابن سعود کی ذات کی مخالفت مصریوں کی حرم محترم میں بلد حرام اور شہر حرام میں مسلمانوں موحدوں مسلمانوں پر نشانہ بازی رواداری اور جذبات کی پیروی کی اشاعت اور حضرت اکبرالہ آبادی مرحوم کے شعر

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا کر کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

کی تشریح کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔

دنیا آج کل فتنہ وفساد کا گہوارہ بن رہی ہے۔ کہیں جنگ ہے، تو کہیں بغاوت یا بحالت مجبوری مخالفت کی گرم بازاری ہے۔ ہند میں ہندو مسلم نفاق کچھ کم شر انگیز نہ تھا کہ اب قرائن پتہ دے رہے ہیں کہ مستقبل قریب میں خود مدعیان میں باہمی وہ چھننے والی ہے (خدا نہ کرے کہ ہو اللهم انا نعو ذ بك من الفتن ما ظهر منهاو مابطن مدیر اہل حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

) کہ زمانہ حال کے ہندو مسلم فسادات ومناقشات اس کے مقابلہ میں قابل ذکر بھی نہ ہوں گے اور شائد جذبات دنیا کے مقابلہ میں ایک سجدہ توحیدی مشکل ہو جائے اور لوگ کہنے لگیں کہ وہ وقت جس کے متعلق صادق مصدوق مخبر صادق علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ، مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کو لئے ہوئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر ان کو چرانے کے لئے چراگاہوں کی تلاش میں اس وجہ سے پھرے گا کہ اس کا ایمان فتنوں سے محفوظ رہے (بخاری) (مطلب یہی ہے)۔

یہ حالات دن بدن زیادہ ہی ہوتے جاتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی مسیحیت سے لے کر آج تک کوئی بتائے یہ حالت رو بترقی ہے یا بتنزل۔ آنکھوں دیکھے مکھی نہیں نگلی جاتی۔ ان فسادات اور فتنوں کی موجودگی میں مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود وہی تسلیم کرے گا جو احکام شرعیہ سے جاہل ہو یا من سفه نفسه کہ آنکھوں پر غلاف ہو اور قلب پر زنگ ہو۔

کاش مسلمان ٹھنڈے دل سے غور کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدمت اسلامی کا نہیں بلکہ تخریب اسلام کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ مسلمان پہلے ہی کیا کم منتشر تھے کہ مرزا صاحب کمی کو پورا کرنے آئے اور کیا خدمت انجام دی۔ ہندوستان میں تو غیر مسلموں میں کچھ دکھائی نہیں دیتا، بجز اس کے کہ جاہل دین سے ناواقف اور انگریزی دان مسلمانوں کو گھیر گھار کر اپنے مذہب میں شریک کر لیں مگر یہ ان کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ ان کو لاہوری یا قادیانی احمدی بنا لینے سے کسر صلیب نہیں ہوتی۔ مرزا صاحب کسر صلیب کرتے نہیں، بلکہ صلیب کی جڑ مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس جہان سے تشریف لے گئے جس کے لئے جہاد کے اڑانے کی پر زور کوشش کرتے رہے اور اپنے دائرہ یا سلسلہ میں شامل کرنے کی شرطوں میں یہ شرط بھی قرار دی گئی کہ صلیبی حکومت رحمت ہے (مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو کسر صلیب کا دعوی ہے اور دوسری طرف صلیب کی اشاعت کرنے والوں کے خوش آمدانہ گیت گائے جاتے ہیں۔ مدیر)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲ ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی سعد اللہ مرحوم اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد حسینؒ صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الفضل نے مولوی سعد اللہ مرحوم کے پسر کے فوت ہو جانے پر بہت خوشی منائی تھی، کیونکہ اس کے خیال میں ان کے مسیح موعود صاحب (مرزا قادیانی) کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷ستمبر ۱۹۲۶ء میں اس پیش گوئی کی عالمانہ تنقید کر کے ثابت کیا کہ یہ پیش گوئی مبہم اور مہمل ہے مگر اخبار الفضل قادیان ۲۴ستمبر ۱۹۲۶ء میں پھر اسی پیش گوئی کے لئے صاف اور صریح ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس لئے بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پبلک کے سامنے مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے اصل الفاظ اسی امر کے متعلق از ابتداء تا انتہاء رکھ دیئے جائیں، تاکہ ارباب انصاف غور کرلیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کو نبیوں کے الہامات کے برابر کیوں کر درجہ دیا جا سکتا ہے۔

واضح ہو کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کو اپنے الہامات کے سچا ثابت کرنے کے لئے خود لوگوں سے لڑنا پڑتا تھا۔ چنانچہ جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کی تحریروں سے واقف ہیں، ان پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔لیکن سلسلہ نبوت میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ صادق نبی اپنی پیش گوئیوں کے منوانے کے لئے دست بدامن ہوتے پھریں جیسا کہ جناب آنجہانی مرزا صاحب کی ساری عمر اسی کام میں گذری۔

میں یہاں انہی حوالوں کو نقل کر دینا کافی سمجھتا ہوں جو اڈیٹر صاحب الفضل نے اپنے دو پرچوں میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریروں سے نقل کئے ہیں کیونکہ میرا مدعا جس پر میں قادیانی اصحاب اور دیگر انصاف پسندوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں انہی سے بفضلہٖ ثابت ہے۔

سب سے پہلی تحریر جس میں مرزا غلام احمد صاحب نے مولوی سعد اللہ مرحوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے الہام ان شا نئك هو الا بتر شائع کیا ہے وہ اشتہار تین ہزاری کے صفحہ ۱۲ پر ان الفاظ سے ہے: (یہ اشتہار ۵۔اکتوبر ۱۸۹۴ءکو شائع ہوا)

آخراے مردار! دیکھ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدواللہ! تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑتا ہے۔ بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ءکو تیری نسبت الہام ہوا ہے

انّ شا نئك هو ا لا بتر۔

اس الہام کے شائع کرنے کے ساتھ جناب آنجہانی مرزا صاحب نے کہیں یہ ظاہر نہیں کیا کہ اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ سعد اللہ مقطوع النسل ہوگا۔ صرف ایک الہامی عبارت ہے جس کے قادیانی اصول کے مطابق کئی ایک معنی پیدا کئے جا سکتے تھے۔ اس لئے جناب مرزا صاحب آنجہانی رسالہ انجام آتھم (جو اس الہام کے قریب دو سال بعد شائع ہوا) صفحہ ۵۹ کے حاشیہ پر بھی اس سے زیادہ تحریر نہ کر سکے وہ یہ ہے

سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ پڑھنے کے وقت ہوا کہ ان شا نئك هو ا لا بتر سو اگر اس ہندوزادہ (سعد اللہ نومسلم تھے) بد فطرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور نامراد اور ذلیل اور رسوا نہ مرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں۔

اس تحریر میں بھی الہام زیر بحث کے معنی مقطوع النسل ہونا نہیں کئے گئے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو خود بھی یقین نہ تھا کہ ان معنی سے میرا یہ الہام پورا ہوگا، بلکہ محض شک و شبہ کی حالت میں تھے، کیونکہ مولوی سعد اللہ صاحب لدھیانوی مرحوم کا لڑکا موجود تھا۔ اس کے ہوتے ہوئے جیسے مرحوم مولوی سعد اللہ صاحب کو آئندہ اولاد ہونے کی امید ہوگی جناب آنجہانی مرزا صاحب کو بھی خدشہ لگا ہوا تھا کہ اگر کہیں اولاد آئندہ ہوگئی تو پھر ذرہ مشکل ہوگی۔ اور یوں مہمل چھوڑنے میں بات بنانے کے لئے بہت وسعت ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر نے اپنے پرچہ میں مرزا صاحب قادیانی کے بتائے ہوئے ابتر کے کئی ایک معنی تحریر فرمائے تھے۔ بوقت ضرورت جس سے کام نکلتا اسی کو ابتر کے معنی پیش کر کے جناب آنجہانی اپنی پیش گوئی کو صحیح ثابت کر دیتے ان معنوں کے علاوہ مرزا صاحب کے نزدیک وہ شخص بھی ابتر ہوتا ہے جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنگ دست ہو یا مال و دولت نہ رکھتا ہو۔ چنانچہ آنجہانی مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یوں ہیں:

چونکہ عربی زبان میں ابتر معدِم کو بھی کہتے ہیں یعنی ایسے مفلس کو جو سب اندوختہ کھو بیٹھے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۴)

ان معنی سے تو مرزا صاحب قادیانی کے مخالف علماء میں سے بہت کم باقی ہوں گے جنہیں ابتر نہ کہا جائے (بلکہ ان معنی سے مرزا صاحب خود بھی ابتر تھے۔ناداری کے جال میں آپ نے اپنا باغ پانچ ہزار پر بیوی کے پاس گروی رکھا تھا۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) کیونکہ بہت سے علماء تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد الفقر فقری کے مطابق دنیاوی مال و زر کو پاس ہی رکھنا اچھا نہ سمجھتے ہوں گے اور ہمیشہ مفلسی کی زندگی بسر کرنے کو بہتر خیال کرتے ہوں گے اس لئے جناب آنجہانی مرزا صاحب کے اصول کے مطابق ابتر ہوئے۔ اور چونکہ جناب آنجہانی کو اپنے والد کے مرنے کے بعد اپنی حالت پر خیال کر کے اتنی بھی امید نہ تھی کہ دس روپے آئیں گے تاہم کئی لاکھ روپیہ آ گیا اور مزے کی زندگی بسر ہونے لگی اس لئے تین چار لاکھ کی حیثیت والے کے بالمقابل ایک حجرہ نشین درویش کی کیا وقعت ہوسکتی ہے اسے ابتر کہو یا جو بھی نام رکھوا سے سننا پڑے گا چنانچہ اس طرح پر بھی مرحوم مولوی سعد اللہ صاحب لدھیانوی کو جناب آنجہانی نے ابتر کہتے ہوئے ذرہ شرم نہیں کی۔

جناب آنجہانی مرزا صاحب اپنے مال و دولت کے گھمنڈ میں صرف یہی نہیں کہ غریب اور مفلس علماء کو حقارت کی نظر سے دیکھا کرتے تھے اور انہیں ذلیل و نامراد سمجھا کرتے تھے بلکہ اپنے باپ بچارے مرحوم کو بھی نامرادی کا لقب دینے میں تامل نہیں کیا بلکہ بلا دریغ نامراد کہہ دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

ہمارے بزرگوں کے دیہات مدت سے ہمارے قبضہ سے نکل چکے تھے اور ان کا واپس آنا ایک خیال خام تھا اسی نامرادی کی وجہ سے حضرت والد صاحب مرحوم ایک نہایت عمیق گرداب غم اور حزن اور اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے۔ (سیرت مسیح موعود، محمود احمد۔ص ۵)

اس قسم کے ابتر یا نامراد لوگ تو دنیا میں کثرت سے موجود ہیں بلکہ مجموعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیثیت سے مسلمانان عالم مع مرزائی صاحبان کے اس سے باہر نہیں ۔اور دیگر اقوام آریہ اور عیسائی جن کو نیست و نابود کرنے کے لئے جناب آنجہانی آئے تھے بحیثیت مال و دولت کی فراوانی کے با مراد ہیں اور مرزائی صاحبان جو رات دن چندہ چندہ پکارتے رہتے ہیں ان قوموں (آریہ اور عیسائی) کے بالمقابل بے شک نامراد کہے جا سکتے ہیں لیکن میں نہیں کہتا کہ تنگ دست ہونا یا فاقہ کش ہونا بھی نامرادی ہے۔

الغرض مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک ابتر کے کئی ایک معنی تھے اس لئے انہوں نے اصل الہام کے وقت بلکہ اس کے بعد بھی عرصہ دراز تک اس کے معنی مقطوع النسل نہیں کئے اسی ڈر کی وجہ سے کہ سلسلہ نسل باقی رہنا ان کے نزدیک بھی محتمل تھا لیکن الہام سے تیرہ برس بعد جب مولوی سعد اللہ صاحب کا انتقال ہو گیا تو مرزا غلام احمد صاحب بھی اپنی جگہ سے ذرہ آگے سرکے، اور پھر یہ معلوم کر کے کہ مولوی سعد اللہ مرحوم کا لڑکا نا قابل اولاد ہے تو ضرور دال میں کالا (حقیقۃ الوحی ص ۳۶۴ حاشیہ) دیکھ کر آپ نے آخرکار ایک یہ معنی بھی کر دیئے کہ، ابتر کی پیش گوئی کا ثبوت ظاہر ہے اور قطع نسل کی علامات موجود (حقیقۃ الوحی ص ۳۶۴) (مرزائی صاحبان کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے عبارت مندرجہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴ مولوی سعد اللہ کی زندگی میں لکھی تھی۔ یہ بات قابل پذیرائی نہیں کیونکہ مولوی سعد اللہ کا انتقال فروری ۱۹۰۷ء میں ہوا اور حقیقۃ الوحی مئی ۱۹۰۷ء میں طبع ہوئی۔ محمد حسین صابری)

پس ایسی پیش گوئی کو اڈیٹر الفضل کا صاف اور واضح لکھنا بالکل بے جا اور بے انصافی ہے۔ مختصر یہ کہ اصل الہام کے وقت بلکہ تیرہ برس بعد تک بھی ابتر کے معنی مقطوع النسل نہیں کئے گئے تیرہ برس کے بعد یہ معلوم کر کے کہ لڑکا نامرد ہے اور قرین قیاس ہے کہ اب اس کی اولاد نہ ہوگی ابتر کے معنی مقطوع النسل کر دیئے گئے۔ ایسی پیش گوئیوں کو مولوی عبداللطیف گنا چوری مدعی مہدویت، پس گوئیاں، کہا کرتے ہیں جو بالکل درست ہے اور جس سے ہمیں بھی انکار نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی جیسے جیسے واقعات پیش آتے جاتے تھے انکے ساتھ ساتھ اپنے علم لدنی کو بھی آگے آگے بڑھایا کرتے تھے۔ یہی مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کا اصل اصول تھا جسے میں ایک مثال سے نہیں بلکہ بیسیوں مثالوں سے ثابت کر سکتا ہوں۔

ابھی ایک بات اور غور طلب ہے کہ اگر مولوی سعد اللہ مرحوم کے لڑکا در لڑکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہو جاتا تو کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مرزائی جھوٹا سمجھ لیتے؟ یا کم از کم اسی پیش گوئی کو غلط جان لیتے؟ اس کا جواب صاف ہے کہ نہیں۔ اس لئے کہ کتنی ایک عظیم الشان پیش گوئیاں مرزا صاحب قادیانی نے کی تھیں جو سراسر غلط ہوئیں کہ جن کو سلجھانے کے لئے مرزا صاحب قادیانی کا لٹریچر موجود ہے، جسے شبہ ہو دیکھ لے۔ بلکہ مرزا غلام احمد صاحب کی ساری عمر کی کمائی ہی یہ ہے کہ وہ اپنی الجھی ہوئی پیش گوئیوں کو سلجھاتے رہے۔ پس اگر مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم کے لڑکے کے بھی اولاد ہو جاتی اور پھر مرزا غلام احمد صاحب پر اعتراض ہوتا تو جناب مرزا صاحب اور مرزائی صاحبان معترضین کو بایں دم خم ڈانٹتے کہ

اول باشرم انسان بننا چاہیے۔ پھر سیدھے دل سے میرے الہام کے الفاظ میں غور کرنا چاہیے۔ اگر میں نے کسی اشتہار میں کوئی حکم اجتہادی طور پر لکھا ہو اور اپنا خیال ظاہر کیا ہو تو وہ حجت نہیں ہو سکتا۔ (تریاق القلوب۔ ص۲۷ حاشیہ)

ایسے وسیع اور گول مول اصولوں کے ہوتے ہوئے مرزائی صاحبان کب ہار مان سکتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کوئی پیش گوئی ان کے نزدیک کیوں کر جھوٹی ہو سکتی ہے۔

الغرض مرزا غلام احمد صاحب نے ناواقفوں اور کم سمجھ لوگوں کے لئے کئی ایک زمانہ ساز مختلف اصول تیار کئے تھے جیسا موقع ہوتا ویسا ہی اصول نکال کر بات بنانے کی کوشش کیا کرتے تھے لیکن انبیاء کا سلسلہ ایسی پیچیدگیوں سے پاک ہے۔

چیلنج:

مرزائی صاحبان کی ایسی ویسی بہت سی بے انصافیوں کو دیکھ کر کچھ عرصہ سے میں شیخ بہاء اللہ صاحب ایرانی مدعی مسیحیت کو ان کے مدعی مسیحیت کے بالمقابل کھڑا دیکھتا ہوں۔ پس ادنی مرزائی سے کر خلیفہ وقت تک کو عام چیلنج دیتا ہوں کہ اگر ایسی مہمل اور مبہم پیش گوئیوں ہی کی وجہ سے آپ لوگوں نے مرزا صاحب کو مسیح موعود مانا ہوا ہے تو آیئے مرزا صاحب کی سب سے بڑھیا پیش گوئی پیش کیجئے اگر میں اس کے مقابلہ پر اس سے اعلی درجہ کی پیش گوئی شیخ بہاء اللہ کی پیش نہ کر سکوں تو جھوٹا۔ ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی پیش گوئی کے گھٹیا ہونے کی صورت میں آپ کا منہ نہ ہوگا کہ آپ کہہ سکیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے نشانات عظیم الشان ہیں

بس ہو رہے گا عشق و ہوس میں بھی امتیاز
آیا ہے اب مزاج مرا امتحان پر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳ ص ۹۔۱۰)

مرزا قادیانی نادان تھے؟

(ہاں! محمود احمد خلیفہ قادیان کی زبانی)

جناب بابو حبیب صاحب اللہ کلرکؒ دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

نواب سید صدیق حسن خان صاحب مرحوم نے اپنی کتاب حجج الکرامة میں لکھا ہے:

قسطلانی در مواہب لدنیہ و زرقانی در شرح وے در بیان خصائص امت رسول خدا ﷺ نوشتہ اند کہ ہر کسے کہ در آید در زمان ایں امت از انبیاء علیھم السلام بعد رسول خدا ﷺ مثل عیسی پس وے حکم نخواہد کرد در عالم مگر بانچہ مشروع کردہ است آنرا محمد ﷺ دریں امت زیرا کہ عیسی در وقت نزول خود بالاتفاق منجملہ ایں امت باشد باوجود بقائے او بر نبوت خویش (ص ۴۲۵)۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم میں نواب صاحب موصوف کا ردّ کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

(مولوی صدیق حسن خان) صفحہ ۴۲۵ (کتاب حجج الکرامة) میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسی جب نازل ہوگا تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائے گا اور فرماتے ہیں کہ قسطلانی نے بھی مواہب لدنیہ میں یہی لکھا ہے۔ اور عجیب تر یہ کہ وہ امتی بھی ہوگا اور پھر نبی بھی لیکن افسوس کہ مولوی صاحب مرحوم کو یہ سمجھ نہ آیا کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع ہونا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔ (ص ۵۶۱)

اقول: اس جگہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔

اس کی تردید میں، میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا البتہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی ایک تحریر ذیل میں درج کرتا ہوں۔ میاں محمود احمد اپنی کتاب حقیقۃ النبوت میں لکھتے ہیں:

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع ہوسکتا ہے اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالی قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے جب اللہ تعالی خود دوسری جگہ فرماتا ہے کہ

انا انزلنا التوراۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیون

(یعنی ہم نے توریت اتاری جس میں ہدایت ونور ہے اس کے ذریعہ سے بہت سے انبیاء یہودیوں کے فیصلے کرتے رہے)۔

اب بتاؤ کہ اگر ایک نبی دوسرے نبی کے ماتحت کام نہیں کرسکتا تو بہت سے انبیاء توریت کے ذریعہ فیصلے کیوں کر کرتے رہے ان کا توریت پر عمل پیرا ہونا بتاتا ہے کہ موسی کی شریعت کے وہ پیرو تھے گو یہ ایک اور بات ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے حضرت موسیٰ کے ذریعہ نبوت حاصل نہیں کی پس یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بہت سے نبی حضرت موسیٰ کے ماتحت ان کی امت کی اصلاح پر مقرر تھے ...اس آیت کے تو یہ معنیٰ ہیں کہ ہر نبی لوگوں کا مطاع ہوتا ہے لوگوں کا فرض ہے کہ اسکی اطاعت کریں۔ یہ تو مطلب نہیں کہ وہ کسی کا مطیع نہ ہو۔،

نتیجہ یہ نکلا کہ بقول میاں محمود احمد کے وہ شخص نادان ہے جو یہ کہتا ہے کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور یہ بات مرزا غلام احمد صاحب نے کہی ہے۔ پس مرزا غلام احمد صاحب کون ہوئے؟ جواب بذمہ خلیفہ قادیان۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۴ ص ۹)

مرزائی افتراء پردازی

جناب مولوی عبدالحق ؒ آف راجہ جنگ، سے لکھتے ہیں:

شہر منٹگمری (حال ساہیوال) میں مورخہ ۵۔۶۔۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو انجمن تبلیغ الاسلام کا پہلا سالانہ جلسہ تھا جس میں چیدہ چیدہ عالم مدعو کئے گئے تھے اس جلسہ میں مرزائی جماعت کے چند اشخاص جاسوسی کے طور پر شامل جلسہ ہوئے تھے چونکہ مولانا مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کا مضمون ختم نبوت پر تھا اور مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ سردار اہل حدیث فاتح قادیان کا ایک مضمون معیار نبوت پر تھا۔

دوران تقریر مولانا صاحبان اپنی نرم روش سے مرزائیوں کے سوالوں کے جوابات بھی دیتے جاتے تھے مگر مرزائی جماعت کے افراد کا قلم ایسا افترا پرداز ثابت ہوا ہے کہ ایک سچی بات کو بھی کذب کے قالب میں ڈھال کر دکھلانا انہی کا کام ہے۔

احقر کی نظر سے جب مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء کا اخبار الفضل قادیان گذرا تو مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر حیرت کی کوئی حد نہ رہی جس میں مسمی غلام سرور نے کذب بیانی میں پوری اتباع کی ہے۔ الفضل کا مضمون یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔۵۔۶ نومبر کو غیر احمدیوں کا منٹگمری میں جلسہ تھا۔۶ نومبر کو پہلے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے خاتم النبیین پر وعظ کیا۔ وعظ میں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے ثابت ہوتا ہے سیاسی ضرورتیں پوری کرنے کا کافی سے زیادہ مصالحہ قرآن شریف میں موجود ہے اس لئے ضرورت نہیں کہ آئندہ کوئی نبی آئے اس موقعہ پر اس نے عام دعوت دی کہ اگر کوئی ضرورت باقی محسوس کرتا ہے، تو اجازت ہے کہ بیان کرے۔

خاکسار نے کھڑے ہو کر کہا کہ سیاست کے علاوہ روحانیت کی بھی ضرورت ہے۔ کوئی ایسا آدمی مسلمانوں میں ہونا چاہیے جو باعمل ہو، اس پر صحیح الہام کا سلسلہ جاری ہو۔

اس پر انہوں نے عبداللہ صاحب غزنوی کا نام لیا۔

میں نے کہا کہ وہ حضرت مسیح موعود سے پہلے تھے (بلکہ ہم زمانہ تھے۔ مرزا صاحب قادیانی کبھی امرتسر میں آتے تو مرحوم سے ملتے تھے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) اب موجودہ مسلمانوں میں سے کسی کا نام لو۔

مولوی ابراہیم کی بجائے مولوی ثناء اللہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے مولوی الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہور، عبدالحکیم پٹیالہ، مولوی عبدالرحمٰن لکھو کے والے کا نام لیا۔

ان سب کا حشر جو ہوا واضح کر دیا گیا، اور کہا گیا کہ یہ تینوں فوت شدہ ہیں، زندہ میں سے کسی کا نام لو۔ تو کوئی نام نہ لے سکا۔ گویا موجودہ مسلمانوں میں سے ایک بھی ایسا مسلمان نہیں ہے جس کو الہام الٰہی کا شرف حاصل ہو۔

وہابی فرقہ کا جلسہ تھا سب علماء نے متفق طور پر اس بات کو تسلیم کیا۔

۲۔ مولوی ثناء اللہ حضرت (مرزا) صاحب کی دعا کا اشتہار چھپا کر ساتھ لایا ہوا تھا۔ اس کو کہا گیا کہ جو تحریر آپ نے اس دعا کے نیچے لکھی تھی اس کو ظاہر کرو۔ لیکن وہ باوجود سخت اصرار کے ظاہر نہ کرتا تھا۔

۳۔ دوسری تقریر مولوی ثناء اللہ نے معیار نبوت پر کی معیار کے معنی آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ترازو بیان کیئے اور عبداللہ آتھم، محمدی بیگم کے نکاح والی پیش گوئیوں کے ایک حصہ کو چھپا کر بیان کیا۔ اخیر میں کہنے لگا کہ مرزا صاحب کی دعا کے مطابق فیصلہ ہوا۔ میں زندہ ہوں آپ گذر گئے۔

اس موقعہ پر احمدیوں کو خطاب کر کے کہنے لگا کہ قیامت کو کیا جواب دو گے۔ بولو، اگر کوئی بولنا چاہتا ہے۔

خاکسار کھڑا ہو گیا اور کہا، جواب دیں گے جو صحابہ دیں گے کہ نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے اور مسیلمہ کذاب موجود تھا۔ اب بھی حضرت مسیح موعود فوت ہو گئے، مسیلمہ کذاب موجود ہے۔ (الفضل قادیان ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء)

مندرجہ بالا الفضل کے مضمون میں جتنی کذب بیانی مسمی مذکور بالا نے کی وہ تین سوالوں میں تقسیم ہے جن کا جواب دینا ہمارا اخلاقی فرض ہے جو سلسلہ وار حسب ذیل ہے۔

اول : پہلا مضمون مولانا ابراہیم سیالکوٹی کا ختم نبوت پر تھا۔ مولانا نے بڑی لیاقت سے حدیث وقرآن سے بیان فرمایا جس میں خاتم النبیین والی آیت بھی تھی۔ مولانا نے تقریر کرتے ہوئے ہر پہلو سے باوضاحت یہ ثابت کر دیا کہ اسلام پورا مکمل ہو چکا ہے اس لئے اب کسی نبی کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ جس کے سننے سے سامعین کو بھی کافی تسلی ہوئی۔ پھر مولانا ابراہیم نے علانیہ کہا کہ اگر کسی کو کوئی بات ختم نبوت کے متعلق دریافت کرنی ہو تو دریافت کر لیوے، اجازت ہے۔ اس پر مسمی غلام سرور کھڑا ہوا اور اس طرح گویا ہوا:

مرزائی: اسلام بے شک مکمل ہو گیا ہے مگر کوئی ایسا شخص بھی اسلام میں موجود ہونا ضروری ہے جسکو خدا کی طرف سے الہام کا شرف حاصل ہو کیونکہ الہام کے سوائے اسلام کے دوسرے مذاہب میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔ مگر سوائے مرزا صاحب کے یہ شرف کسی کو نہ ملا۔ اگر تمہارے اندر کوئی ایسا شخص موجود ہے جسکو خدا کی طرف سے الہام کا شرف حاصل ہو تو دکھاؤ۔

مولوی ابراہیم صاحب: جناب مولانا مولوی عبداللہ غزنویؒ کو الہام ہوتا تھا۔

مرزائی: عبداللہ صاحب کو الہام ہو گا مگر انہوں نے دعوی نہ کیا کہ ہم کو الہام ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ابراہیم صاحب: جو الہام امتی کو ہو، اس کے واسطے ضروری نہیں ہے کہ وہ دعوی بھی کرے۔ نبی اپنے الہام کو اسلئے لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہے کہ ان کو خدا کی طرف سے حکم تھا کیونکہ انبیاء لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔

جب گفتگو یہاں تک پہنچی تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کھڑے ہوکر مندرجہ ذیل اشخاص کے نام پیش کئے:

منشی الہی بخش اکاونٹنٹ۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی۔ مولوی عبدالرحمٰن لکھوکے والے۔

مرزائی: یہ شخص تو فوت ہو چکے ہیں اس لئے یہ شخص ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی تمہارے اندر زندہ شخص موجود ہو تو دکھاؤ۔

مولوی ابراہیم صاحب۔ اگر یہی بات ہے تو مرزا غلام احمد صاحب بھی فوت ہو چکے ہیں، اس لئے ان کی بھی کوئی صداقت نہیں۔

یہاں تک گفتگو پہنچی تھی کہ خدا نے زندہ ثبوت موجود کر دیا۔ قاضی سلیمان صاحب سابق جج ریاست پٹیالہ بھی تشریف لے آئے، تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ یہ حضرت قاضی سلیمان صاحب ہیں۔ انہوں نے پیش گوئی کی تھی کہ مرزا صاحب قادیانی حج نہ کریں گے۔ سو مرزا صاحب قادیانی نے حج نہ کیا جسکی تصدیق بذات خود قاضی صاحب نے کردی۔

اس کے بعد حضرات مرزائیوں سے بارہا جواب طلب کیا گیا مگر ان پر اس قدر سکتہ طاری ہوا کہ زبان تک نہ ہلائی۔

پس میاں غلام سرور نے جو کذب بیانی کی ہے کہ وہابی فرقہ کا جلسہ تھا سب علماء نے متفق طور پر اس بات کو تسلیم کیا۔ بھلا ذرہ ان علماء کا نام تو بتائیں کہ جنہوں نے تسلیم کیا۔

میں علانیہ کہتا ہوں کہ اگر مسمی مذکور یا منٹگمری کی مرزائی جماعت یہ ثابت کر دے کہ واقعی فلاں علماء یا سامعین نے اس بات کو تسلیم کیا تو میں ان کو مبلغ ۵۰ روپیہ انعام کے طور پر دینے کو تیار ہوں۔

اگر یہاں تک گفتگو ہی نہیں پہنچی تو دل میں ذرہ نادم ہولیں۔

دوم: دعا کے اشتہار کی یہ بات ہے کہ ۶ نومبر ۱۹۲۶ء کو مولوی ثناء اللہ کی زیر صدرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اجلاس ہوا۔ جب جلسہ ختم ہوگیا تو مسمی غلام سرور اور مولانا صاحب میں چند باتیں ہوئیں جن کی کوئی حیثیت نہ تھی لیکن مرزائی ایسے استاد ہیں کہ بات کا بتنگڑ بنا کر دکھلاتے ہیں۔ گفتگو مندرجہ ذیل ہے:

مرزائی: آپ مرزا صاحب کو نبی کیوں تسلیم نہیں کرتے۔

مولوی ثناء اللہ: میں اس لئے مرزا صاحب قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتا کہ مرزا صاحب مذکور نے ایک دعا کی تھی کہ میں (مرزا قادیانی) و مولوی ثناء اللہ دونوں میں جو کاذب ہو وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو۔

سو میری زندگی میں مرزا صاحب قادیانی فوت ہو گئے میں زندہ ہوں۔

مرزائی: یہ دعا نہ تھی بلکہ مباہلہ تھا آپ نے اس کو قبول نہ کیا اس لئے فوت نہ ہوئے۔

مولوی ثناء اللہ: اس مضمون میں مباہلہ کا لفظ دکھاؤ۔ اس میں دعا کا لفظ ہے مباہلہ نہیں ہے۔

مرزائی: اگر مباہلہ نہ تھا تو آپ نے کیوں مباہلہ لکھا۔ اس لئے آپ فوت نہ ہوئے کہ آپ نے انکار کر دیا۔ اگر کچھ لکھ دیتے ضرور فوت ہو جاتے۔

مولوی ثناء اللہ: اس مضمون کو ایک معمولی تعلیم یافتہ شخص بھی پڑھ کر نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ میرے لکھنے نہ لکھنے سے اس دعا کو کوئی واسطہ نہ تھا، کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ فیصلہ اب خدا کے ہاتھ میں ہے تمہارا جو دل چاہے لکھ دو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ چاہے ثناء اللہ کچھ لکھ دے، فیصلہ ضرور ہو جائے گا۔

مرزائی: اچھا آپ ذرہ اپنے مضمون کو پڑھ دیویں۔

مولوی ثناء اللہ: اچھا وہ بھی پڑھ دیں گے۔ ذرہ بتلاؤ کہ اس مضمون کا یہ مطلب ہے یا کچھ اور ہے؟

مرزائی: نہیں جناب اس مضمون کا خواہ کچھ مطلب ہو آپ اپنا مضمون سناؤ جو دعا کے مقابلہ میں لکھا تھا۔

مولوی ثناء اللہ: بھائی جب تک تم الف بے نہ پڑھ لو، تم کو عین غین کس طرح پڑھا دیویں۔ پہلے الف بے پڑھ لو۔

جب یہاں تک گفتگو ہوئی تو مرزائی نیم مردہ سے چلتی بنے اور کوئی جواب نہ دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوم : مورخہ ۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کی تقریر معیار نبوت پر تھی۔ مولوی صاحب نے فصیح زبان سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ معیار نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کا صدق اور کذب تولنے کی تکڑی ۔ جو نبی صادق ہوتا ہے وہ برحق نبی ہوتا ہے اور جو کاذب ہو، وہ کبھی نبیوں کی صف میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ پھر آپ نے مرزا صاحب کی صداقت پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا صاحب کبھی نبیوں کی صف میں کھڑے نہیں ہوسکتے کیونکہ محمدی بیگم والی پیش گوئی وعبداللہ آتھم والی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ پھر میری ذات کے واسطے دعا کی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں جو جھوٹا ہو، وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو جائے۔ سو مرزا صاحب قادیانی اپنی دعا کے مطابق چل بسے اور خاکسار موجود ہے۔

ان واقعات سے معلوم ہو گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب صادق نبی نہ تھے بلکہ کاذب تھے۔ دوران تقریر مرزائیوں کو مخاطب کرکے فرمایا کہ قیامت کو جب خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے، تو کیا جواب دو گے ۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی مرزائی کو بولنے کی خواہش ہو تو بولے۔ تب مسمی غلام سرور کھڑا ہو کر اس طرح بولا

مرزائی : ہم بھی وہ جواب دیں گے جو رسول ﷺ کے صحابہ دیں گے۔

مولوی صاحب : صحابہ کیا جواب دیں گے۔

مرزائی : کیونکہ رسول ﷺ نے دعا کی تھی کہ اللہ میری زندگی میں مسیلمہ کو مار۔ لیکن آپ کی زندگی میں مسیلمہ کذاب فوت نہ ہوا۔ یہ جواب ہم دیں گے۔

مولوی صاحب : دوستو! کیسی غضب کی بات ہے کہ جب کبھی مرزا صاحب قادیانی کا کذب ان کو دکھلایا جاوے، تو کہتے ہیں کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ میں بھی تھا۔

اچھا بھائی اگر رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسی دعا کی تھی کہ اے خدا مسیلمہ کذاب کو میری زندگی میں مار، اور وہ آپ کی زندگی میں فوت نہ ہوا، تو یہ حدیث دکھانے پر میں تم کو مبلغ پانچ صد روپیہ انعام دوں گا۔

جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ بات فرمائی تو مرزائی خاموش ہو گیا اور زبان تک نہ ہلا سکا۔

پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ کوئی ضعیف حدیث ہی دکھلا دو۔ مگر مرزائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات ایسے پختہ نکلے کہ اپنے گرو کی سنت کو تھامے خاموش رہے۔

یہ ہیں تمام واقعات جو بندہ نے تفصیل وار درج کر دیئے ہیں مگر مرزائیوں کی شرارت دیکھو کہ جو بات اپنے مطلب کی تھی وہ توالفضل میں شائع کر دی (مگر کذب کی پڑی میں لپیٹ کر) اور جو سچے واقعات تھے ان کو پس پشت رکھا کیونکہ وہ کمر کو توڑ نے والے تھے۔ بندہ زیادہ تحریر نہیں کرتا مضمون طول پکڑ رہا ہے، اس لئے دوبارہ مرزائی جماعت کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ ان اپنی کذبات کو ثابت کر دیں تو مبلغ ۵۰ روپئہ کے حق دار ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۷ ص ۵۔۷)

احمدیہ جماعت کا جلسہ سالانہ میں خیر مقدم

(از انجمن اہل حدیث پنجاب)

آپ لوگ جس شوق سے دور دراز مقامات سے جلسہ میں تشریف لائے ہیں اور جس تن دہی سے آپ لوگ کام کرتے ہیں، اس کے لحاظ سے ہم آپ لوگوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس کے بعد مرزا صاحب قادیانی کی بابت چند باتیں آپ اصحاب کے سامنے لاتے ہیں کہ آپ لوگ نہایت ٹھنڈے دل سے ان پر غور کریں گے

۱۔ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا تھا کہ:

مسیح موعود کی بابت دانیال نبی نے کہا ہوا ہے کہ آخری زمانہ مسیح موعود کا ۱۳۳۵ھ ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۰)

کیا مرزا صاحب قادیانی کی وفات اس کے مطابق ہوئی۔

یاد رکھو کہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات ۱۳۲۶ھ میں یعنی اس مقررہ وقت سے ۹ سال پہلے ہوئی۔

۲۔ مرزا صاحب قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کی بابت لکھا تھا کہ:

مجھے خدا نے بتایا ہے کہ وہ مجھ سے پہلے مرے گا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۲۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا وہ مرزا صاحب سے پہلے مرا یا مرزا صاحب اس سے پہلے مرے۔

۳۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا تھا کہ:

بنت احمد بیگ کا مجھ سے نکاح ہونا اٹل امر ہے کیونکہ الہام میں یہ لفظ ہے

لا تبدیل لکلمات اللہ۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ۳ ص ۱۱۵)

کیا یہ الہام پورا ہوا؟ کیا اس عورت سے مرزا صاحب قادیانی کا نکاح ہوا (اور کیا اس الہامی پیشگوئی کے بعد کسی بھی عورت سے مرزا صاحب قادیانی کا نکاح ہوا؟ بہاء)

۴۔ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے انجام آتھم میں لکھا تھا کہ:

مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں جھوٹا۔

(انجام آتھم۔ ص ۳۱)

کیا مرزا سلطان محمد پہلے مرا، یا مرزا غلام احمد قادیانی پہلے وفات پا گئے۔

۵۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو دعا شائع کی تھی جس کا مضمون تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے خدا کے نزدیک جو جھوٹا ہو وہ پہلے مرے۔

کیا یہ دعا قبول ہوئی؟

۶۔ بدر مورخہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں اس دعا کی قبولیت کا الہام اجیب دعوۃ الداع بھی آپ لوگوں نے دیکھا؟ کیا پھر یہ دعا جس کی قبولیت کا وعدہ خدا کی جانب سے ہو چکا تھا قبول نہ ہوئی ہوگی؟ ضرور ہوئی۔

احمدی دوستو! موت اور موت کے بعد کے حالات کو سامنے رکھ کر ہماری پیش کردہ باتوں پر الگ الگ بیٹھ کر غور کرو، اور دل میں سوچو کہ جس شخص کے نام پر تم فدا ہو، اس کی یہ باتیں (جو بطور نمونہ ہم نے پیش کی ہیں) سچی ہوئیں؟

دوستو! یہ مت دیکھو کہ کہنے والا کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھو کہ آپ کو سمجھاتا کیا ہے۔

مرد باید بگیرد اندر گوش
در نبشت ست پند بر دیوار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۸ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں۔ا

جناب منشی حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

قادیانی عقیدہ

مرزا غلام احمد قادیانی راز حقیقت کے صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں:

جو سری نگر میں محلہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر ہے۔

دلیل نمبر ا

کشتی نوح صفحہ ۱۶ و ۶۹ کا حاشیہ۔ ریویو آف ریلیجنز نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۳۶، ۴۹۱، الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۸ الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵، اعجاز احمدی صفحہ ۱۹، تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۷، ریویو آف ریلیجنز نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۲۹، الحکم ۱۷۔۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴، حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶ حاشیہ وصفحہ ۲۳۲ ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۲۲۹ پر ہے:

خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ عیسیٰ مر گیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے و آوینا هما الی ربوة ذات قرار و معین یعنی ہم نے عیسیٰ اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ پر پہنچا دیا جو آرام اور خوش حالی کی جگہ تھی اور مصفی پانی کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔

(مرزا صاحب اس کے خلاف دوسری جگہ لکھتے ہیں: اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ ، اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرح مفقود ہے۔، حقیقۃ الوحی کا حاشیہ ص ۱۰۱۔

پھر اس کی بھی تردید کرتے ہیں۔ فرماتے ہیں: حضرت مسیح کی قبر شہر قدس (یروشلم) کے بڑے گرجے کے اندر موجود ہے۔(اتمام الحجۃ۔ صفحہ ۱۹۔۲۰،۲۱)

سچ ہے لوکان من عند غیر الله لوجدوا فیه اختلافا کثیرا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقول: و جعلنا ابن مریم و امه آیة و آوینا هما الی ربوة ذات قرار و معین (مومنون)۔ یعنی اور ہم نے حضرت مسیح بن مریم اور اس کی والدہ کو نشان قدرت بنایا اور ہم نے دونوں کو پناہ دی ایک بلند زمین اور رہنے کی جگہ اور جاری پانی کی طرف۔

نوٹ: حضرت عیسیٰؑ جب ماں (مریم) سے پیدا ہوئے تھے، اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا ہے۔ وہ دشمن ہوا، ان کی تلاش میں چل پڑا۔ ان کو بشارت ہوئی کہ اس کے ملک سے نکل جاؤ۔ نکل کر مصر کے ملک میں گئے۔ ایک گاؤں کے زمین دار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی بنا کر رکھا۔ جب حضرت عیسیٰؑ جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مر چکا تھا تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔ (تفسیر ترجمان القرآن جلد ۹ صفحہ ۸۴۵)

۲۔ اصل میں بات یہ ہے کہ بیت لحم میں حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے (مولوی غلام رسول راجیکی کا رسالہ التنقید۔ ص ۴۲۔۴۳)

> اور بیت لحم اور اس کے علاقہ میں یہودیوں کے بادشاہ ہیروڈیس نے اطفال کے قتل کا حکم دیا تھا اور حضرت مریم اپنے بیٹے کو لے کر مصر کو بھاگ گئی تھی۔
>
> (الحکم قادیان ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۶)
>
> ہیروڈیس کی وفات کے بعد حضرت مریم اور حضرت مسیح ملک مصر سے اپنے وطن کو واپس آئے اس وقت ارفلاؤس کی حکومت تھی گلیل کے علاقہ میں ایک شہر کا نام ناصرہ تھا جو دراصل ایک پہاڑی پر بسا تھا۔ (لوقا ۴:۲۹)
>
> اس جگہ کو مریم نے مصر سے واپس آکر اپنا جائے قرار بنایا تھا ناصرہ بستی ء کا نام ناصرہ اسی لئے ہوا کہ یہ لفظ تنصر سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں چھوٹا پودا چنانچہ یسیعاہ ۱:۱۱ میں بعینہ یہ لفظ عبرانی میں موجود ہے۔ چونکہ مسیح اور اس کی والدہ مقدسہ مریم ایک مدت اس بستی (ناصرہ) میں رہے تھے اس لئے مسیح بھی مسیح ناصری کہلایا۔ (یوحنا۔ ۱:۴۵)۔
>
> (ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۱۶ء ص ۲۹۲۔۲۹۳)

۳۔ ریویو آف ریلیجنز جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۲۳ پر لکھا ہے:

> جب مسیح کی پیدائش ہوئی تو ہیرودیس بادشاہ نے ایک منذر خواب دیکھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی بنا پر اس نے بنی اسرائیل کے تمام نو زائیدہ بچوں کے مار ڈالنے کا حکم دیا اور ہزاروں معصوم لڑکے ہلاک کر دیئے گئے۔ مگر مسیح اس ہلاکت سے محض فوق عادت طریق پر محفوظ رہا۔ اور خداوند کا فرشتہ یوسف نجار پر ظاہر ہوا اور کہا تو مریم اور اس کے بیٹے کو لے کر زمین مصر کی طرفف بھاگ جا۔ چنانچہ وہ اس خوفناک حکم کے اجراء کے زمانہ میں باوجو کڑے پہروں کے اور سخت نگرانیوں کے محض تائید ایزدی سے صحیح سلامت بچہ اور اس کی والدہ کو لے کر مصر جا پہنچا اور ہیرودیس کی وفات تک وہاں رہا۔

۴۔ کتاب حجج الکرامۃ کے صفحہ ۲۹ پر ہے:

مریم عیسی را اول بمصر بردو بعد دوازدہ سال بشام آوردو در قریہ ناصرہ نزول کردہ بہا سمیت النصاری چوں عیسی دریں جا سی سالہ شد او را وحی آمدن گرفت

۵۔ امام ابو جعفر محمد ابن جریر طبری کی تاریخ الامم والملوک جلد ۲ صفحہ ۲۰۔۲۱ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ا صفحہ ۱۳۵۔۱۳۶، تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۱۴۶، تاریخ ابوالفداء جلد اول صفحہ ۳۵ کتاب اخبار الدول صفحہ ۴۷ میں بھی حضرت مریم اور حضرت عیسی کا بادشاہ (ہیرودیس) کے ظلم سے نجات پانے کے لئے مصر کی طرف تشریف لے جانا اور پھر مدت کے بعد اپنے وطن کی طرف واپس آنا اور ناصرہ نامی گاؤں میں رہائش اختیار کرنا لکھا ہے۔

کسی اسلامی تاریخ میں یہ نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے، اور ان کے زخموں کا مرہم عیسی سے علاج کیا گیا، اور واقعہ صلیب کے بعد وہ ایران افغانستان پنجاب وکشمیر میں آئے۔ اور نہ ہی کسی اسلامی تاریخ میں یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر شہر سری نگر کے محلّہ خان یار میں ہے باقی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۸ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی حضرات نوٹ کرلیں

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ، بریلی سے لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء میں میرا چیلنج قادیان کے متعلق شائع ہوا۔ اسکے جواب میں اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء میں میرا مذہب دریافت کیا گیا ہے۔

پچھلے سال قادیان کے ایک مولوی فاضل صاحب مسمی عبدالغفور یہاں تشریف لائے تھے، جن کے ساتھ حافظ مختار احمد صاحب (مرزائی) شاہجہان پوری بھی تھے۔ ان اصحاب نے اپنے مذہب کی تحقیق کرنے کے لئے عام دعوت دی۔ میں نے ان کی دعوت کے مطابق ایک سوال لکھ کران کی خدمت میں بھیجا۔ جسکے جواب میں ان حضرات نے اڈیٹر الفضل کی طرح مجھ سے میرا مذہب دریافت کیا۔ اور میں نے بتا دیا، حالانکہ مجھ کو کچھ ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ میرا سوال اصولی تھا۔

نیز قادیان والے کوئی قاضی یا مفتی نہیں ہیں کہ میں ان سے ڈر کران کے حضور میں اپنے عقائد کا اظہار کروں۔ تاہم اب پھر اڈیٹر صاحب الفضل اوران کی تمام جماعت کو بتاتا ہوں کہ

میں خدا کے فضل سے مسلمان حنفی المذہب (مرزا قادیانی بھی حنفی المذہب تھے جب ہی تو آپ ان کے حالات سے خوب واقف ہیں۔ مدیر) ہوں بعد آنحضرت ﷺ کے ہر نبوت ورسالت کے مدعی کو دجال جانتا ہوں۔

اڈیٹر صاحب الفضل کو میرے مذہب کے متعلق اگر کوئی شبہ ہے، تو ان پر لازم ہے کہ وہ ثبوت پیش کریں۔ ورنہ واضح رہے میں قادیان کی ایسی بھبکیوں میں آنے والا نہیں اور میں اپنے مطالبات کا تقاضا اس وقت تک کرتا رہوں گا جب تک قادیان والے ان کا معقول جواب نہ دے دیں یا مرزا صاحب قادیانی کی اصطلاح کے مطابق اپنے آپ کو مردہ ثابت نہ کردیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کے دلائل میرے نزدیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعرانہ تخیلات سے بلند نہیں ہیں۔ چونکہ قادیانی حضرات ان کی مضبوطی پر ضد اور اصرار کرتے ہیں، اس لئے میں بآواز بلند کہتا ہوں کہ ایسے مضبوط دلائل کی بنا پر سب سے پہلے شیخ بہاء اللہ حقدار ہیں کہ انہیں مسیح موعود مانا جائے۔

اڈیٹر صاحب الفضل اس سے نہ ڈرائیں کہ ان کی کتاب اقدس کو ماننا پڑتا ہے۔ جب ایک مسلمان اپنے عقاید سے ہٹ کر وفات مسیح کا قائل ہوگا اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی اور کا آنا ممکن جان لے گا تو اس کے لئے تیسری یہ بات بھی مشکل نہ ہوگی کہ بعد قرآن مجید کسی اور کتاب کا قائل ہو جائے۔

بہائیوں (بابیوں) کے لٹریچر سے ظاہر ہے کہ وہ پیش گوئیوں کو بھی نشان صداقت سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس بہائی مبلغ نے جس نے مرزا (غلام احمد) صاحب پر اپنے مذہب کی تبلیغ کی تھی، آنجہانی کے سامنے پیش گوئیوں کا ذکر کیا۔ جسکا جواب نہ آنجہانی نے اور نہ ان کے کسی خلیفہ نے آج تک دیا۔

بفرض محال اگر بہائی پیش گوئیوں کے نہ بھی قائل ہوں، تو مجھے کچھ نقصان نہیں۔ کیونکہ میں مدعی ہوں کہ قادیانی مسیح کے مقابلہ ایرانی مسیح کو پیش کروں۔ پس اڈیٹر صاحب براہ مہربانی مغالطہ آمیزی کر کے راہ فرار نہ اختیار کریں۔

میں عرصہ سے اہل حدیث میں قادیان کے متعلق مضامین (اپنی بساط کے موافق) لکھ رہا ہوں، کوئی نیا مضمون نگار نہیں ہوں (صاف کہیے: نئے لوگوں کی کیجئے آزمائش۔ ضرورت کیا ہمارے امتحان کی۔ مدیر اہل حدیث) اس نئی طرز کے اختیار کرنے سے حضرات قادیان بالخصوص بریلوی اور شاہ جہان پوری مرزائی مجھ پر سراسر جھوٹے الزام لگا کر بدنام کرتے ہیں (جھوٹے الزاموں کی آپ کو فکر کیا: کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو۔ کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) لیکن میرے سوالات کا کوئی معقول جواب مرزا صاحب کے مسلمات سے نہیں دیتے حالانکہ انکو ایمان اور انصاف سے کام لینا چاہیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۸ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری احمدیوں کا جلسہ

(اسلام خطرے میں؟)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آہ! کیا دل خوش کن وعدے تھے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں سے کئے تھے، جن کے بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ملتے۔ اور وہی الفاظ جو موصوف کی زبان سے نکلے تھے۔ کتاب چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے

هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کله

یعنی خداوہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

(چشمہ معرفت۔ص ۸۲)

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد) آئے اور چلے بھی گئے، مگر لاہوری جلسہ کے پروگرام میں ایک عنوان مضمون دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی کہ:

اسلام خطرے میں ہے۔

یہ اس جماعت کی طرف سے ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود مان کر ان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہے۔ لیکن اسے معلوم نہیں کہ اسلام کا خطرے میں ہونا، ان کے مسیح موعود کے دعوی کی تردید ہے۔ مسیح موعود بھی آیا جسکے زمانہ میں اسلام کو وہ ترقی ہونی تھی کہ سوائے اسلام کے کوئی دوسرا دین اور دھرم نظر نہ آتا، مگر لاہوری احمدی جلسہ میں کہا جاتا ہے کہ اسلام خطرے میں ہے۔

ان دونوں آوازوں میں سے کون سی آواز سچی سمجھیں۔ واقعات پر نظر ڈالیں تو عنوان مذکور صحیح معلوم ہوتا ہے اور مرزا صاحب کا وعدہ محبوبہ سعاد کے وعدہ کی طرح ہے جس کی بابت اس کا عاشق کہہ گیا ہے

و ما مواعیدھا الا الا باطیل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۹ ص ۴۔۵)

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں۔ ۲

(اس مضمون کا نمبر اول اہل حدیث ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء میں درج ہو چکا ہے جس میں قابل مضمون نگار نے مرزائی تحریرات متخالفہ کا ذکر کیا۔ آج اسی کا نمبر دوم درج ہے۔ ناظرین بغور دیکھیں اور مرزائی ہفوات کی داد دیں۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

دلیل نمبر۲

الف: اخبار بدر قادیان ۷ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ پر مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ یوں درج ہیں:

پرانی کتابیں جو کشمیر میں دوسری جگہوں میں موجود ہیں اور ایک عربی کتاب گیارہ سو برس کی جو کسی فاضل شیعہ کی تصنیف ہے اس میں یوز آسف کو شاہزادہ نبی لکھا ہے اور اس کی قبر کشمیر میں بتلائی ہے اور اس کا وقت بھی وہی لکھا ہے جو کہ حضرت عیسیٰ کا وقت تھا۔

ب: رسالہ راز حقیقت کے صفحہ ۱۲ کے حاشیہ پر ہے:

حال میں مسلمانوں کی تالیف بھی چند پرانی کتابیں دست یاب ہوئی ہیں جن میں صریح یہ بیان موجود ہے کہ یوز آسف ایک پیغمبر تھا جو کسی ملک سے آیا تھا اور شاہزادہ تھا اور کشمیر میں اس نے انتقال کیا اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبی چھ سو برس پہلے ہمارے نبی ﷺ سے گذرا ہے۔

ج: عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۷۴ پر لکھا ہے:

ہم تو اسلامی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت پاتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ضرور ملک کشمیر میں تشریف لائے اور وہیں فوت ہو گئے اور وہیں ان کا مدفن ہوا چنانچہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمۃ میں جو شیخ بن جعفر بن علی کی تصنیف ہے اور اہل تشیع کے نزدیک ایک مستند کتاب مانی جاتی ہے یوں لکھا ہے..الخ

نوٹ: کتاب اکمال الدین کا حوالہ راز حقیقت کے صفحہ ۱۸، رسالہ التنقید کے صفحہ ۲۵، ۲۶، ۲۷، رسالہ کشف الاسرار کے صفحہ ۱۴، مباحثہ سار چور کے صفحہ ۴۲ پر بھی دیا گیا ہے

بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک فرماتے ہیں:

۱۔ واضح ہو کہ شیخ سعید ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی کی کتاب اکمال الدین و اتمام النعمۃ فی اثبات الغیب و کشف الخیرۃ (مطبوعہ طہران

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

) اور کتاب : شاہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر، مولفہ مرزا صفدر علی صاحب سرجن فوج سرکار نظام مطبوعہ ۱۸۹۶ء مطبع مفید عام آگرہ (جس کا حوالہ راز حقیقت کے صفحہ ۲۰ پر دیا گیا ہے) اور کتاب یوذ آسف و بلوہر (مترجمہ مولوی سید عبدالغنی عظیم آبادی) میں حضرت شاہزادہ یوسف آسف کے حالات درج ہیں اور جو کچھ کتاب اکمال الدین کے صفحہ ۳۱۷ تا ۳۵۹ اور ان دو موخر الذکر کتابوں میں لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

> شاہزادہ یوز آسف کا باپ ملک ہندوستان کے کسی علاقہ سولابط نامی میں حکومت کرتا تھا شاہزادہ یوز آسف کے پاس جزیرہ سراندیپ (لنکا) سے حکیم بلوہر نامی ایک عالم آیا اس کے بعد شاہزادہ یوسف نے محلات شاہی اور لباس شاہانہ ترک کر دیا اور یاد الٰہی میں مشغول ہوا اور خدا کے بندوں کو توحید الٰہی کی طرف دعوت دیتا رہا مختلف ملکوں کی سیاحت کے بعد ملک کشمیر میں آیا وہاں رہا اور آخرکار وہیں فوت ہو کر دفن ہوا۔

ان کتابوں میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے، اور نہ کہیں یہ لکھا ہے کہ یوز آسف شاہزادہ ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔اور ان کتابوں میں یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف ہمارے نبی کریم ﷺ چھ سو برس پہلے گزرا ہے۔اور نہ یہ باتیں کشمیر کی پرانی تاریخوں میں لکھی ہیں۔

۲۔ ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۴۸ پر لکھا ہے:

> عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جسکا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ ہے دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شاہزادہ بھی کہلاتا تھا اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اسی ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔

نوٹ : عیسائی اور مسلمان ہرگز ان باتوں پر اتفاق نہیں رکھتے ہیں کہ یوز آسف شاہزادہ کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا اور نہ یہ بات مانتے ہیں کہ شاہزادہ یوز آسف اسی ملک (شام) کا باشندہ تھا جس میں یسوع مسیح رہتا تھا کیونکہ میں اوپر تین معتبر کتابوں کی رو سے ثابت کر آیا ہوں کہ شاہزادہ یوز آسف ملک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کے کسی علاقہ سولابط نامی کا باشندہ تھا اس کا باپ وہاں کا حکمران تھا حضرت مسیح کا کوئی باپ نہ تھا۔ مرزا صاحب کی کتاب چشمہ مسیحی کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰ سے بھی پہلے شائع ہوچکی ہے (نیز دیکھو الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۴) سید صادق حسین صاحب احمدی مختار عدالت اٹاوہ کتاب کشف الاسرار کے صفحہ ۲ پر (بحوالہ کتاب یوز آسف اور بلوہر پر ایک مورخانہ نظر) لکھا ہے کہ پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا ہے تو اس وقت تین سو برس بدھ (ساکیامنی یا گوتم رشی بدھ سنہ عیسوی سے قریب ۵۵۰ برس پہلے پیدا ہوا تھا دیکھو لتھبرج کی مختصر تاریخ ہند مطبوعہ ۱۸۷۹ء سرکاری مطبع لاہور ص ۳۰) کو ہوچکے تھے یوز آسف کے زمانہ کے دوسو برس بعد یہ کتاب لکھی گئی ہے اور چونکہ بدھ حضرت عیسیٰ سے قریباً پانچ سو برس پہلے گذرا ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ کتاب غالباً حضرت عیسیٰ کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی (نیز دیکھو کتاب یوز آسف و بلوہر ص ۳) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف حضرت مسیح سے دوصدیاں پہلے ہوا ہے۔

۳۔ مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ یوز آسف یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے اور آسف کے معنی ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا (تحفہ گولڑویہ ص ۱۴ براہین پنجم ص ۲۲۸) صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یسوع کے معنی ہیں نجات یافتہ (دیکھو اخبار الصادق ج ۱ نمبر ۲ ص ۷۔ اخبار الحق ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۱۲ء، بدر ۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء ص ۴)

اور کتاب لسان العرب جلد ۱۰ نمبر ۳۴۶۔ قاموس جلد ۳ صفحہ ۱۲۱ مجمع البحار جلد ۱ صفحہ ۳۱۔۳۲۔ منتہی الارب جلد ۱ صفحہ ۳۶ مصباح المنیر جلد ۱ صفحہ ۹، ۱۰، مفردات القرآن صفحہ ۱۵ صراح صفحہ ۳۴۰ جلد ۲۔ منتخب اللغات صفحہ ۶۲۔ غیاث اللغات صفحہ ۲۹ پر لفظ آسف کے معنی افسوس۔ اندوہ، غم، غمگین، اندوہ گین، لکھے ہیں۔ لیکن ان لغت کی کتابوں میں آسف کے معنی، گم شدہ لوگوں کو تلاش کرنے والا، نہیں لکھے ہیں۔

اور مزے کی بات یہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب انجام آتھم صفحہ ۸۳ حمامۃ البشری مترجم صفحہ ۹۹ اور حاشیہ متعلق ست بچن صفحہ ۱۶۴ پر بھی آسف کے معنی اندوہ اور غم لکھے ہیں۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۹ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا مولوی ثناء اللہ کیساتھ آخری فیصلہ

جناب منشی محمد حسین صابریؒ عقب کوتوالی بریلی سے لکھتے ہیں:

مولوی اللہ دتا جالندھری نے ۲۱ دسمبر ۱۹۲۶ء کے الفضل میں قادیان کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا کچھ ذکر کیا اس لئے مجھے بھی خیال ہوا کہ میں اپنے ہم وطن (جالندھری) کا ہم نوا ہو کر اپنے خیالات کا اظہار اشتہار مذکور کے متعلق کروں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا قادیانی کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے تلے بیٹھے تھے جیسا کہ مرزا صاحب خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:

> مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہش مند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی ہی مر جائے۔ (اعجاز احمدی۔ص ۱۴)

لیکن قدرت کو چونکہ کچھ اور کرنا منظور تھا اس لئے مباہلہ نہ ہوا، اور مباہلہ ہوتا بھی تو اس کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ مولوی عبدالحق غزنویؒ کے مباہلہ کی طرح ہوتا جس میں مرزائی صاحبان خواہ مخواہ کہتے ہیں کہ ہمارے مسیح موعود کامیاب ہوئے۔ حالانکہ سراسر کامیابی مولوی عبدالحقؒ صاحب غزنوی کو ہوئی تھی۔

چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی ذات گرامی سے قدرت کو بہت بڑا کام لینا منظور تھا ایسا کہ تاریخ قادیان میں اس سے زیادہ اور کوئی معاملہ نہ ہوتا اس لئے وقت مقررہ پر خود مرزا صاحب قادیانی کے ہاتھوں سے قدرت کو جو کچھ لکھوانا تھا لکھوالیا۔

چنانچہ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے پردہ فرمانے سے پیشتر اپنے قلم خاص سے ایک دستاویز لکھی جو مخالفین کے لئے بطور سند اور مریدین کے لئے بطور وصیت ثابت ہوئی۔ جس کا نام بھی بہت ہی موزوں تھا، یعنی آخری فیصلہ۔

بعض مرزائی کہتے ہیں کہ اشتہار مذکور کی سرخی مرزا صاحب قادیانی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں لکھی تھی بلکہ کسی مرید نے لکھی تھی۔

کسی نے لکھی ہو، بہر حال قدرت نے جس سے چاہا لکھوا لیا اور اس پر مرزا صاحب قادیانی کے دستخط کروا کر ثابت کر دیا کہ یہ ساری مرزا غلام احمد کی تحریر ہے۔

فی الحقیقت یہ سارا کام قدرت کا تھا اور اسی کی طرف سے بخیر وخوبی انجام کو پہنچا اور خدائے تعالیٰ نے اس آخری فیصلہ کی قبولیت کا الہام بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر نازل کر دیا تاکہ اتمام حجت ہو جائے۔

تحریر مذکور بلند آواز سے کہہ رہی ہے کہ اے میرے مخالف مسلمانو! اگر اس فیصلہ کے مطابق میری موت پہلے ہوگئی تو میرے غیر صادق ہونے پر صاف اور روشن دلیل ہو کر یہ تحریر تمہارے لئے بطور سند ہوگی۔

اور اے میرے مریدو! تمہارے لئے یہ میری وصیت ہے کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہیے جو ایک لاکھ سے اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بے زار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہونگا اور ہر ایک کے لئے جائے عار وننگ۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۱۶)

ممکن تھا کہ ایسی ضروری تحریر لوگوں کی نظروں سے کبھی پوشیدہ ہو جاتی کہ خدائے قادر مطلق نے قادیان کے ایک نامور شخص منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق کے دل میں تحریک کی جس کا مخفی منشاء یہ تھا کہ یہ تحریر اب تاریخ قادیان میں جلی حروف سے لکھی جائے۔ چنانچہ وہ صاحب بمقام لودہانہ قلمی جہاد یا قدرت کی طرف سے قدرت کی منشاء کے مطابق جد و جہد کرنے آئے۔ حق تو یہ ہے کہ انہوں نے خوب ہی کوشش کی کہ اس ساری دعا کے مختلف پہلوؤں پر مکمل بحث ہو کر آئندہ چون و چرا کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔

اگرچہ انہیں اس بات کی ذرہ امید نہ تھی کہ میں اس لسانی اور قلمی جہاد میں کبھی مغلوب ہو سکوں گا، تاہم بغرض احتیاط مبلغ تین سو روپیہ جو درصورت شکست فاش مدعی کو دینا طے ہو چکا تھا وہ ساتھ ہی لیتے آئے۔ اور خوب دل کھول کر عدالتی جرح و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدح کی ۔ بالآخر اپنے شکست خوردہ ہونا قبول کر کے مبلغات مذکور مدعی کے آگے رکھ دیئے ۔ تاریخ قادیان کا اور کوئی واقعہ نظر انداز ہو جائے تو ہوسکتا ہے لیکن یہ جب تک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نام باقی ہے، باقی رہے گا۔

حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو تین سو روپئے قادیان والوں سے حاصل کئے، اگر چہ یہ ایک قلیل رقم ہے مگر ان کی وقعت ان تین لاکھ روپئوں سے بھی کہیں زیادہ ہے جو جناب مرزا صاحب قادیانی نے ساری عمر میں اپنے مریدوں سے پیدا کئے ۔ کیونکہ مریدوں سے روپئہ حاصل کرنا نہ آج کل مشکل ہے کہ بہت سے لوگ پیدا کر رہے ہیں نہ پیشتر کبھی مشکل تھا کہ اس کی مثالیں موجود ہیں، لیکن مولوی صاحب کو جو روپئہ ملا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ صادق کو غیر صادق کی طرف سے گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے نہایت اعلی درجہ کا قانونی فیصلہ کر کے دلایا تھا۔

ہمارے قادیانی دوست اگر انصاف سے ذرہ برابر بہرہ یاب ہوتے، تو اپنے پیشوا کے فیصلہ کو سچا قرار دیتے۔ مگر خدا تعالی کی شان ہے کہ وہی تکذیب کرتے ہیں اور نت نئے عذر تراشتے رہتے ہیں ۔

سب سے پیارا عذر اس فیصلہ کے متعلق مرزائی صاحبان کا مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو وہ مولوی صاحب کو مخاطب کر کے کہا کرتے ہیں کہ مرزا کے جھوٹا ہونے کی قسم کھاؤ پھر دیکھو کیا حال ہوتا ہے ۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک شخص پٹ کر مارنے والے کو کہا کرتا ہے کہ اب تو ہاتھ اٹھاؤ، دیکھو کیا حال کرتا ہوں ۔

مولوی صاحب، مرزا کے کاذب ہونے پر کئی دفعہ قسم کھا چکے ہیں مگر اہل قادیان ہمیشہ اسے بھول جاتے ہیں شاید یہ اس قسم ہی کی وجہ تھی کہ جس نعمت عظمی (زیارت حرمین) سے مرزا صاحب محروم رہے تھے وہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو حاصل ہوگئی ۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اعجاز احمدی میں علماء کرام کے لئے دس لعنتوں کا طوق تجویز کیا تھا۔ شائد وہ لعنتیں آنجہانی کے پاس ہی رہ گئیں کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے دعوی تو یہ کیا تھا کہ میں شریعت کی کامل پابندی کرنے کی وجہ سے نبی بنا ہوں مگر حال یہ تھا کہ باوجود استطاعت اور ارادہ کے حج کے فرض سے بھی سبکدوش نہ ہو سکے۔ مرزا صاحب قادیانی نے حج کرنے کا ارادہ کیا تھا جیسا کہ سیرۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المہدی صفحہ ۳۸ سے معلوم ہوتا ہے مگر اپنی ان لعنتوں میں دبے ہوئے ہونے کی وجہ سے محروم اور خائب وخاسر رہ گئے اور مرزا صاحب قادیانی کے مخالف علماء کامیاب اور بامراد حج جیسی نعمت سے مالا مال ہو گئے۔

اس وقت قادیانی اور غیر قادیانی مرزائی صاحبان کی عام طور پر اس آخری فیصلہ والے اشتہار کے متعلق یہ رائے ہے کہ مرزا صاحب آنجہانی کی یہ دعا بطور مباہلہ تھی چونکہ مولوی صاحب نے اسے قبول نہیں کیا اس لئے مباہلہ بھی نہیں ہوا، اور نہ اس کا کچھ اثر سمجھنا چاہیے۔ لیکن ایک دوسری رائے خاص مرزا محمود خلیفہ قادیان کی ہے کہ یہ دعا بطور مباہلہ تو نہ تھی البتہ اس کا فیصلہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے معیار کے مطابق ہوا اور مولوی صاحب کا زندہ رہنا مرزا صاحب کے صادق ہونیکی دلیل ہے۔

اول کے متعلق یہ دیکھنا چاہیے کہ عام مرزائی صاحبان کہاں تک حق پر ہیں اور وہ ایسا کہنے میں اپنے پیشوا کی تردید کر رہے ہیں یا اسے تائید کہا جا سکتا ہے۔ جناب مرزا صاحب قادیانی اعجاز احمدی صفحہ ۱۴ پر تحریر فرماتے ہیں کہ:

ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔

گویا ۱۹۰۲ء (تاریخ اشاعت اعجاز احمدی) سے پہلے مرزا غلام احمد قادیانی گورنمنٹ سے عہد کر چکے تھے کہ

میں آئندہ کسی کے ساتھ موت کا مباہلہ نہ کروں گا۔ پس ظاہر ہے کہ اگر یہ دعا مباہلہ تھی تو مرزا صاحب نے حکومت کا عہد توڑا اور قانونی مجرم ثابت ہوئے۔

علاوہ اس کے قرآن مجید میں مومن کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ

و الذین ھم لا ما نا تھم و عھد ھم راعو ن۔

جس کا مطلب خود مرزا صاحب قادیانی نے یوں تحریر فرمایا ہے:

جو عہد اور امانتیں مخلوق کی اس کی گردن پر ہیں ان سب کو ایسے طور سے تقوی کی رعایت سے بجا لائے کہ وہ بھی ایک سچی قربانی ہو جائے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۷۲)

مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک مومن کے بہت سے کاموں میں سے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچواں کام ہے، لیکن عام مرزائیوں نے اپنے پیشوا کو عہد شکن بنا کر اس پانچویں کام میں گویا مومن کے درجہ پرائمری میں بھی فیل کر دیا، تو اب نبوت و رسالت تو بہت بلند مقام ہے جو شخص خود اپنے معتقدین کے ہاتھوں مومن کے درجہ میں بھی فیل ہے اسے نبی اور رسول کہنا ایک عجیب بات ہے۔

دوسرا عذر خاص الخاص ہے جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے قلم سے دعوۃ الامیر کے صفحہ ۱۷۲ پر بدیں الفاظ مرقوم ہے:

> ان (مولوی ثناء اللہ) کے اس اعلان کا (کہ یہ ہرگز کوئی معیار نہیں اور میں اس طریق فیصلہ کو منظور نہیں کرتا) نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے ان کو اپنے بنائے معیار کے مطابق پکڑا اور ان کو بھی مہلت دی۔

گویا مرزا صاحب قادیانی کا معیار خدا کی نظر میں کچھ چیز نہ تھا اس لئے قادیانی خدا نے اسے پرے پھینک کر مولوی ثناء اللہ صاحب کے معیار کو پسند کر لیا۔ قادیانی خلیفہ صاحب کے اس عذر کو مرزا غلام احمد صاحب نے اشتہار زیر بحث میں بدیں الفاظ خود بخود توڑ دیا ہے:

> میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام اور ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔
>
> (قادیانی اشتہار آخری فیصلہ۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) لاکھ تاویل کریں مگر مرزا صاحب موصوف ایک نہ چلنے دیں گے کیونکہ انہوں نے اپنی نبوت کو اسی معیار پر تو چلایا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرا کرتا ہے اس کے برخلاف کیونکر کسی کی سن سکتے ہیں اگر نہیں تو ان کی نبوت کا کہیں ٹھکانا نہیں رہتا کیونکہ آنجہانی اپنے بعض مخالفوں کے مرجانے کے بعد اپنے کو دیکھ کر اپنے صادق ہونے کی دلیل بتایا کرتے تھے (مولوی غلام دستگیر قصوری مولوی اسماعیل علی گڈھی وغیرہ مرحومین کے حق میں بھی لکھا کرتے تھے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم میں سے جھوٹا پہلے مرے گا لہٰذا ان کا مرنا میرے سچا ہونے کی دلیل ہے۔ حالانکہ انہوں نے یہ کہیں نہیں کہا، مگر خود جو ایسا کہا تو انکے مرید اس کو بھی مٹا رہے ہیں۔ ثناء اللہ امرتسری)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اگر پہلے مرنا بھی نشان صداقت ہو جائے تو قادیانی نبوت ایک چیستاں بلکہ معمہ ہو جائے گی کہ جس کا سمجھنا مرزا صاحب قادیانی کے ملفوظات سے تو امر محال ہوگا۔ البتہ خلیفہ صاحب کی صحبت سے کچھ پتہ لگ جائے تو لگ جائے۔ علاوہ اس کے یہ تو آنجہانی کا مقام تھا کہ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کے بعد فوراً شائع کرتے کہ اب فیصلہ مولوی صاحب کے لکھنے کے مطابق ہوگا، میرا لکھنا کچھ چیز نہیں رہا۔ عرصہ دراز کے بعد بیت الفکر میں بیٹھ کر ایک تاویل نکال لینا ہرگز قابل قبول نہیں ہو سکتی جب کہ خود مرزا جی کا لٹریچر سارے کا سارا اس کے برخلاف گواہی دے رہا ہے۔

آخر میں خلیفہ صاحب کے مبایعین سے یہ پوچھنا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ شیخ بہاء اللہ عرب و شام میں عرصہ سے مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے ان کی زندگی ہی میں ان کے بعد مرزا صاحب نے دعوی کر دیا، پھر ۱۸۹۲ میں شیخ بہاء اللہ فوت ہو گئے اور مرزا صاحب کئی سال زندہ رہے تو اب ان کے مقابلہ پر مرزا صاحب کو مسیلمہ سمجھنے میں کون سی وجہ مانع ہے؟ ذرہ سوچ سمجھ کر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب سے پوچھ کر جواب عنایت ہو۔

میں ایسے سوالات کرنے میں مجبور ہوں کیونکہ جہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ذکر ہوتا ہے وہاں شیخ بہاء اللہ ضرور مجھے یاد آجاتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۲۔ ص ۹۔۱۰۔۱۱)

احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔ ۲

(ہمارے قابل مضمون نگار جناب غلام احمد خان صاحب سوداگر ہنگو کسی زمانہ میں قادیان گئے تھے اس زمانہ میں جو کچھ آپ نے دیکھا اس کا ذکر اس مضمون میں ہے۔ سلسلہ کے لئے گزشتہ پرچہ ملاحظہ ہو۔ مدیر اہل حدیث امرتسر۔

جس پرچے کی طرف مولانا ثناء اللہ صاحب نے اشارہ کیا ہے وہ مجھے نہیں ملا، اس لئے یہ مضمون ناقص رہا ہے۔ بہاء)

جناب غلام احمد خان سوداگر ہنگو لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کے لئے قابل توجہ ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود تھے)۔

کوٹھڑی مذکورہ میں جو چار در چار، سولہ فٹ مربع تھی، حسب ذیل اشخاص بیٹھے تھے ۔مرزا غلام احمد۔مولوی محمد احسن امروہی، حکیم نورالدین، مولوی محمد علی ایم اے، عطاء اللہ خان میرا ساتھی حال ڈپٹی بنوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی فرمانے لگے کہ مجھے جو الہام بصورت رؤیائے صادقہ ہوا تھا گویا میرے ساتھ ایک سانپ لڑ رہا ہے جس سے میں بہت تکلیف میں ہوں، میں گردن سے پکڑے ہوئے اس کے سر کو پتھر سے رگڑ رہا ہوں آخر کار اس کو قتل کر کے میری رہائی ہوئی۔اس وقت مجھے علم نہ تھا کہ درحقیقت یہ کیا واقعہ ہونے والا ہے لیکن آج وہ الہام مجھ پر منکشف ہوا وہ یہ کہ آج مجھے ایک چٹھی منجانب عبدالمجید مقام جموں سے موصول ہوئی جس میں مجھے اس بنا پر کہ میں نے اس کی ماں کو فاحشہ اور زانیہ اور اس کو ولد الزنا کہا ہے فوجداری کی دھمکی دی ہے۔پھر دریافت کیا کہ کیا میری تقریر کو چھاپا گیا ہے؟ جواب اثبات میں دیا گیا پھر پوچھا کہ کیا میری اجازت سے؟ ایک دو نامعلوم اڈیٹروں نے عرض کیا ہاں حضور کی اجازت سے۔پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ایسے چشم دید وغیرہ گواہ گذاردوں کہ وہ شہادت کے لئے کافی ہوں تو پھر۔اس پر محمد علی صاحب نے عرض کیا حضور پھر بھی جرم ہے۔اگر ایک شخص واقعی زانی اور شرابی ہو، اس کی نسبت اشتہار لگانا، یا اعلان کر کے اخباروں میں چھاپنا جرم ہے۔اسی طرح سے چند قانونی دلائل بیان کرنے کے بعد خاموش ہوگئے۔

اس پر مرزا صاحب قادیانی نے تھوڑی دیر تک متفکر رہ کر ارشاد کیا کہ بس وہ سانپ یہی ہے جس کے استغاثہ سے کچھ کلفت اٹھانے کے بعد آخر کار مجھے فتح ہوگی۔

(کسی کی ماں کو زانیہ کہنے ست دنیاوی عدالت میں تو چھوٹ گئی مگر جہاں سارے منکروں کو اولاد زانیات کہا ہے خدائی عدالت میں اس جرم سے کیسے چھوٹیں گے۔آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۸۔

احمدی دوستو! ہر ایک منکر کی پاک دامن ماں قیامت کے روز اپنے پر افک کا دعوی کر دے گی تو مرزا صاحب کو، فی مدعیہ ۸۰ درے اگر لگا دیئے گئے تو ساری دنیا کی مدعیات کے بدلے میں کتنے درے لگیں گے۔ ہمارے پاس تو اتنا عدد کوئی نہیں تم ہی حساب کر کے بتاؤ، ثناء اللہ امرتسری) اسی کو کہتے ہیں:

خود کوزہ، وخود کوزہ گر، خود گل کوزہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد خلیفہ صاحب نے عرض کیا، حضرت پٹھان کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔فرمایا: بابو کیا پوچھنا ہے۔

اب مرزا صاحب قادیانی سے حسب ذیل مکالمہ شروع ہوا:

حضرت ہمارے ملک میں ملا مولوی آپ کو ایسے برے الفاظ میں یاد کرتے ہیں جس کا دہرانا مناسب نہیں، بلکہ میں تو اس کو بہتان سمجھتا ہوں۔اس لئے آپ سے بالمشافہ پوچھنے آیا ہوں۔نہ مباحثانہ رنگ میں بلکہ شاگردانہ حیثیت سے کیونکہ میں بے علم اوران پڑھ ہوں۔

پھر تو کشادہ روئی سے (مرزا صاحب نے) فرمایا کہ:

اچھا جو پوچھنا ہے پوچھو

سوال: جناب وہ لوگ آپ پر تہمت لگاتے ہیں کہ آپ نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔کیا یہ سچ ہے؟

جواب: نہیں میں نے ازخود کوئی دعوی نہیں کیا، بلکہ خدا نے مجھے نبی سے مخاطب فرمایا ہے۔اور رسول خدا نے میری نسبت پیش گوئی کی ہے۔میرا دعوی خودساختہ نہیں۔

سوال: آپ کس قسم کے نبی ہیں؟

جواب۔جیسے موسی وعیسی۔

سوال: میں نے ملاں لوگوں سے سنا ہے: ولو کان نبی بعدی لکان عمر کیا یہ حدیث صحیح ہے یا موضوع؟

جواب۔ہاں صحیح ہے، موضوع نہیں۔

سوال: جب اس حدیث میں نبوت کی نفی ہے بشرط امکان اگر کسی کا نبی ہونا ممکن ہوتا تو اس حالت میں عمرؓ ہی ہوتے، تو پھر آپ کیسے نبی ہوئے؟

جواب: میں ایک اور حدیث سے مستثنی ہو چکا ہوں جیسا کہ آپ لوگوں میں مشہور ہے کہ عیسی آسمان سے اتریں گے۔اگر ایسا ہو بھی جائے تو پھر بھی اسے نبی ہی تو کہیں گے۔لیکن یہ غلط ہے اور درحقیقت وہ میں ہی ہوں اور اس قسم کی مستثنیات قرآن میں بھی ہیں۔(باقی آئندہ)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۲۔ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی کی ملکی واقفیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی تو بجائے خود تھا ہی کہ میں جو بات کہوں وہی صحیح سمجھی جائے، کیونکہ میں مجدد ہوں، مسیح موعود ہوں، حکم ہوں، کرشن مہاراج ہوں، وغیرہ وغیرہ ہوں۔ وہ تو جو کچھ کہتے، صحیح تھا یا کچھ تھا، مگر ان کے بیٹے کو خدا جانے کس نے یہ حق دیا کہ وہ مذہبی مسائل سے گذر کر واقعات میں بھی تجدید کرنے لگے ہیں۔ آپ ملک حجاز میں شریفی بغاوت کے متعلق واقعات بتاتے ہیں جو غور سے سننے کے قابل ہیں۔

جب حجازیوں کو معلوم ہوا کہ اٹلی کی حکومت مکہ و مدینہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اٹلی والے لوگ اس قسم کے ہیں کہ جب وہ حملہ کرنا چاہیں تو وہ کسی کے روکے رکا نہیں کرتے، اس لئے انہوں نے ترکوں کو لکھا کہ اگر آپ حجاز کی حفاظت اور اٹلی سے مقابلہ کی تاب رکھتے ہیں تو آپ طیار ہو جائیں ورنہ ہمیں اسلام کی عزت اور حفاظت کے لئے علیحدہ کر دیں تا ہم خود حفاظت کا بندوبست کر لیں۔

ترکوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس فوجیں نہیں ہیں۔

تو عرب ان سے علیحدہ ہو گئے اور انگریزوں سے مدد لی۔

میرے نزدیک انہوں نے ارض حجاز کی حفاظت کے لئے دور اندیشی سے کام لیا۔ مگر ادھر کے مسلمان اس کے مخالف ہو گئے۔ اسوجہ سے کہ وہ انگریزوں سے کیوں مل گئے۔ (الفضل قادیان۔ ۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء ص ۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! اس خبر کی کسی وزیر سلطنت یا کسی اخبار نویس کو اگر اطلاع نہیں تو بھی یہ خبر قادیانی اصول سے غلط نہیں ہو سکتی کیونکہ الہام خانہ سے نکلی ہے۔ کہاں اٹلی کہاں اس کا حملہ، اور کہاں ترکوں کا جواب۔ یہ سب باتیں خواب میں ہو رہی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجیب مشابہت:

شیخ سعدی مرحوم نے لکھا ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کو ایک دفعہ مصر پر غصہ آیا تو اس نے اس پر ایک شخص امیر مقرر کیا جس کے پاس زمین داروں نے درخواست کی کہ اس دفعہ بارش نہیں آپ ہمیں خراج معاف کریں۔

امیر خیریت سے ایسے باخبر تھے، فرمایا تم نے روئی کیوں بوئی تھی، اون کیوں نہ بوئی تاکہ تمہیں پانی کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

جناب خلیفہ قادیانی بھی اس امیر مصر سے کم واقف نہیں۔ ہاں غدار شریف کے فعل بد کی تحسین برمحل ہے۔

دوسرا فقرہ بھی ملاحظہ ہو، خلیفہ صاحب قادیان فرماتے ہیں:

> ہاں انگریزوں کا عربوں سے معاہدہ تھا کہ وہ تمام عرب آزاد کر دیں گے اس معاہدہ کی بنا پر جنگ کے ختم ہونے پر آزادی کا مطالبہ کیا مگر جنگ کے ختم ہونے کے بعد خود یورپ کی حکومتوں میں ملکوں کی تقسیم کے متعلق اختلاف تھا اس لئے انگریز آزادی کا فیصلہ نہ کر سکے۔ اور عرب کو آزادی نہ ملی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شریف حسین نے غلطی سے چیلنج دے دیا کہ اگر آزاد نہ کرو گے تو میں خلافت کا دعوی کر دوں گا اور تمام مسلمانوں کو تمہارے خلاف کھڑا کر دوں گا۔ انگریز جانتے تھے کہ مسلمان تائید تو کیا کریں گے اس کے خلافت کے دعوی کے ساتھ ہی خود اس کے مخالف ہو جائیں گے۔ ادھر شریف حسین ابھی عرب کو انگریزوں کے پنجے سے نکالنے اور آزاد کرانے ہی کی کوشش کر رہا تھا کہ ابن سعود خلاف کھڑا ہو گیا۔ (حوالہ مذکور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ خبر بھی فارن آفس (بیرونی دفتر) میں نہ ہو گی مگر الہامی ضرور ہے۔ خلیفہ صاحب کو یہ بھی خبر نہیں کہ شریف مکہ نے خلیفہ کہلانا شروع کر دیا تھا جب ہی تو مولوی عبدالباری مرحوم جیسے ذی علم نے لکھا تھا کہ میں ان کو جامع اوصاف خلیفہ جانتا ہوں۔

مگر یہ فقرہ بڑا زبردست ہے کہ:

> آزاد نہ کرو گے تو میں خلافت کا دعوی کر دوں گا اور تمام مسلمانوں کو تمہارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف کھڑا کر دوں گا۔

اس فقرہ کا محکی عنہ اور ثبوت دنیا کے کسی دفتر میں تو نہ ہوگا ہاں اس مسل مکمل میں شائد ہو جو حضرت مرزا صاحب قادیانی نے دنیا کے واقعات خود لکھ کر خدا تعالی سے دستخط کرائے تھے اور خدا نے سرخ سیاہی سے دستخط کرتے ہوئے قلم چھڑکا تھا جس کے قطرات مرزا صاحب قادیانی کے کپڑوں پر پڑے تھے (تریاق القلوب)

خدا کی شان ان مرزائی لوگوں یا احمدیہ جماعت کے ممبروں کے حال پر رحم آتا ہے کہ ان کو کیا ہو گیا یہ کیوں اچھے بھلے پڑھے لکھے ہو کر ایسی پیر پرستی میں پھنسے ہیں کہ دین و دنیا کی انہیں بوجھ نہیں رہی۔ سچ ہے

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نکتہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق پر جاں دھری تھی واں ہی دھری رہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۲۷ء مطابق یکم شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۴ ص ۴۔۵)

بہائیت اور مرزائیت میں بہت تھوڑا فرق ہے

(بلکہ نہیں ہے)

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ بریلی سے لکھتے ہیں:

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام کے نام سے جو مذہب رائج کرنا چاہا ہے وہ فی الحقیقت بہائی اصولوں پر مبنی ہے آنجناب اور ان کے بعد انب کے جانشینوں کی طرف سے اس دعوے کے ثبوت میں اس قدر دلائل کے انبار جمع ہو گئے ہیں کہ آج اہل قادیان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بہائی مذہب والوں نے قرآن مجید کی فلاں آیت کا مطلب اپنا مطلب نکالنے کے لئے غلط بتایا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا کہیں تو پھر انہیں اپنے پیشواؤں کی تحریریں دیکھ کر شرمندہ ہونا پڑے گا۔

گذشتہ ایام میں بہائی اور مرزائی مباحثہ کے لئے فریقین میں خط و کتابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھی قادیان والوں کا عذر تھا کہ ہمارے پاس بہائی مذہب کی بنیادی کتب نہیں ہیں ۔لیکن میرے نزدیک قادیان والوں کو اس بات کا بھی خوف تھا کہ ہم بہائیوں کے ساتھ اصولاً کون سا اختلاف رکھتے ہیں جس پر بحث کر سکیں گے چنانچہ آج اس مضمون میں چند عقائد جو مسلمہ فریقین ہیں ذیل میں درج کرتا ہوں جس سے میرے دعوی کا کافی ثبوت ملے گا (نوٹ: جو عقیدہ کسی ایک فریق کا یا متفقہ ہر دو فریق کا مشہور ہے، اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ محمد حسین صابری)

اول: مسیح ابن مریم فوت ہو گئے بجسد عنصری آسمان پر نہیں گئے۔

دوم۔ آنے والا مسیح کے نام پر کوئی اور شخص ہے جو اسی امت میں سے ہو گا۔

(بہائی رسالہ المعیار المسیح۔ ص ۱۷۹۔۱۸۰)

سوم: قرآن مجید آسمان پر اٹھا لیا گیا۔

چہارم: ایک ایسا وقت آئے گا جب کہ آنحضرت ﷺ کا نور دنیا کو روشن کرنے سے رک جائے گا۔

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۱۴ء ص ۸، از مرزا بشیر الدین محمود صاحب، درس قرآن کے نوٹ)

پنجم: قرآن مجید قرآن مجید میں جو آیات قیامت کے متعلق ہیں ان سے مراد مسیح موعود کا زمانہ ہے یہاں تک کہ یوم یأتی ربك فی ظلل من الغمام سے یہ مراد ہے کہ خدا انسانی مظہر (غلام احمد یا بہاء اللہ) کے ذریعہ سے اپنا چہرہ دکھائے گا۔

(ایضاً و حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۵۴)

ششم: بالآخرۃ ھم یوقنون سے مراد آخری وحی ہے جو بعد قرآن مجید مسیح موعود پر نازل ہوئی۔

(پارہ اول مع تفسیر شائع کردہ انجمن ترقی اسلام قادیان۔ زیر نگرانی مرزا محمود احمد صفحہ ۱۲۔۱۳ حاشیہ)

تھوڑا سا اختلاف

اختلاف صرف اس قدر ہے کہ ایک گروہ کہتا ہے کہ آخری وحی کا نزول ایران اور شام میں ہوا۔ لیکن دوسرا گروہ اس بات کا مدعی ہے کہ خدا نے آخری وحی قادیان ضلع گورداسپور میں نازل فرمائی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر تعصب اندھی تقلید زبان کی پچ دنیاوی لالچ درمیان میں حائل نہ ہوتو اس تھوڑے سے اختلاف کو رفع کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔اس کے بعد پھر عکہ (جہاں بہائی مرکز ہے) اور قادیان کے کارکن مل کر کام کرتے ہوئے ایک دوسرے سے کہیں گے

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ فروری ۱۹۲۷ء مطابق یکم شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۴ ص ۵)

احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔۳

(مدعی سست گواہ چست)

(ہمارے قابل نامہ نگار غلام احمد خان صاحب سوداگر ہنگو کسی زمانہ قادیان گئے تھے وہاں جو کچھ ان کی مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ اور ان کے حواریوں کے ساتھ گفتگو اس کا سلسلہ گذشتہ نمبروں میں درج ہوتا آیا ہے آج بھی اسی کا تتمہ ہے۔مدیر اہل حدیث امرتسر)

اب ایک اور چیستان جو قابل سماعت ہے،گذارش کرتا ہوں:

مرزا صاحب قادیانی کے اندر گھسنے کے بعد ناصر نواب نامی ایک شخص نے مجھ کو ہاتھ سے پکڑ کر بٹھالیا، جو بعد میں معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے خسر ہیں۔فرمایا حضرت (مرزا قادیانی) کو فرصت نہ تھی، میں آپ کو بارہ اشخاص کے نام بتاتا ہوں۔چار یار کبار چاروں نبی تھے۔چار مذاہب والے چاروں نبی تھے۔جنید بغدادی،عبدالقادر جیلانی، معین الدین اجمیری، مجدد الف ثانی سرہندی۔چار یہ ہوئے۔جملہ ہوئے بارہ۔علی ہذا القیاس ہزاروں سے متجاوز اس امت میں انبیاء گذر چکے ہیں۔

میں نے کہا کہ جب انہوں نے خود دعوی نہیں کیا پھر آپ کس بنا پر یہ بھاری بھاری جاگیریں ان کے نام لکھ رہے ہیں۔

جواب میں کہا آفتاب نبوت کے سامنے تاروں کا جو ہر نمود ناممکن ہے اور اسی طرح آئمہ اربعہ وغیرہ کے ازمنہ میں اسلام اور علم کا زور تھا۔اعلان نبوت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہ تھی۔

میں نے کہا اچھا معین الدین کے لئے تو از بس ضروری تھا کہ وہ اپنی نبوت کا اعلان کرتے کیونکہ وہ کفرستان اور بت پرستوں کے درمیان میں تھے۔

اس کے جواب میں کہا: اس کی مرضی۔

خیر یہ گفتگو بھی ختم ہوئی۔

اسکے بعد خلیفہ (حکیم نورالدین) کے پاس دوبارہ حاضر ہوئے۔ انہوں نے جھٹ مثنوی شریف کھول کر میرے سامنے رکھ دی۔ میں نے کہا کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بے علم اوران پڑھ ہوں۔

اس پر خلیفہ صاحب فرمانے لگے کہ خاصان خدا اکثر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو ظاہر بینوں کے نزدیک قابل اعتراض ہوتی ہیں لیکن درحقیقت وہ قابل گرفت نہیں ہوتیں۔ دیکھو جلال الدین رومی نے اپنی مثنوی میں کیا کیا دعوی کئے ہیں کہ

آدم میرے سامنے طفل مکتب ہے،

موسی وعیسی میرے نوکر چاکر ہیں،

جبریل میرا دربان ہے،

اور باوجود ایسے الفاظ اہانت کے آپ کے علماء اس کو مولائے رومی کے معزز خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب قادیانی باوجود غلامی احمد ﷺ خود کو اگر ظلی اور غیر تشریعی نبی کہیں، تو کافر۔

میں نے کہا مولوی صاحب مثنوی کے یہ الفاظ رسول خدا کی تعریف میں ہوں گے۔ خلیفہ صاحب نے جھٹ کتاب مثنوی کو پیش کیا۔ مگر میں نے بوجہ شرم کے جو اپنے آپ کو ان پڑھ ظاہر کیا تھا ہاتھ تک نہیں لگایا۔ گو ابھی تک مجھے اس کا افسوس ہے۔

پھر خلیفہ صاحب نے ارشاد کیا کہ کوئی نبی کذاب ۲۳ سال تک (جو ہمارے نبی کی میعاد نبوت تھی) زندہ نہیں رہ سکتا۔

اس پر میں نے عرض کیا کہ فرعون باوجود دعوی خدائی کے اس سے بھی زیادہ عرصہ تک زندہ رہا تھا۔

خلیفہ (حکیم نورالدین) نے فرمایا کہ خدائی کا دعوی اس قدر موجب خلل وفساد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جس قدر نبوت کا ذبہ، کیونکہ یہ تو اظہر من الشّمس ہے کہ ایک غلیظ ہگنے والا انسان خدا نہیں ہوسکتا، لیکن انسان نبی بن سکتا ہے۔ اس لئے ایک جھوٹے مدعی سے فساد فی الدین کا زیادہ احتمال ہے، اور خدا ایسے شخص کو مہلت نہیں دیتا کہ وہ دین اسلام میں ایسا علانیہ فتور ڈالا کرے۔

چونکہ اس خانہ ساز دلیل کا کوئی معقول اور تاریخی جواب میرے پاس نہ تھا، اس لئے خاموش ہوا۔ اور کچھ دیر بعد واپس روانہ ہو کر لاہور پہنچا۔

مجھے اس بات کے ظاہر کرنے میں ذرہ بھی تامل نہیں کہ مرزائی کارخانہ حیل کے افسر اعلیٰ درحقیقت نور الدین تھے۔ میرے ساتھ جو تلبیس خلیفہ مذکور کی بارگاہ سے عمل میں آئی اگر دستگیر حقیقی کی دست گیری نہ ہوتی تو ضرور کچھ عرصہ تک متفکر رہتا۔ اب تائیدِ غیبی کا شگوفہ بھی قابل نظارہ ہے۔

لاہور میں سیدھا بیگم شاہی مسجد میں جا کر مولوی غلام قادر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، اور واقعات مندرجہ صدر کو حرف بحرف بیان کر کے عرض کیا کہ ذکر مثنوی اور میعاد نبوت نے مجھ کو لاجواب کر دیا تھا، چنانچہ اس کا خاطر خواہ جواب میری طرف سے پیش نہ ہوسکا۔

مولوی صاحب ممدوح نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم لیجادلوکم (الانعام:۱۲۱)

اس آیت کی رو سے شیطانی وحی ثابت ہے۔ پس مرزا صاحب کو جو وحی ہوتی ہے وہ درحقیقت شیطانی وحی ہے۔ تم نے برا کیا جو اس کے پاس گئے۔

پھر وہاں سے مولوی عبداللہ چکڑالوی کے پاس گیا۔ اس نے بھی تقریباً اسی قسم کا جواب دیا، مگر کسی نے قابل اطمینان ردّ پیش کر کے میری تسکین قلب نہیں کی۔

اب حیران تھا کہ کیا کروں۔ آخر کار کشمیری بازار میں الٰہی بخش صاحب کتب فروش کی دوکان پر جا کر مثنوی شریف کو طلب کیا۔ خدا شاہد ہے کہ مجھے صفحہ کا پتہ یاد نہ تھا لیکن کھولتے ہی اسی صفحہ پر نظر پڑی جس میں یہ مذکور مندرج تھا کہ

آدم میرے سامنے طفل مکتب ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جو دراصل ویسا ہی تھا جیسا نور الدین صاحب خلیفہ قادیانی کو جواب دیا تھا۔ لیکن اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے خلاف صدق و دیانت مجھ کو ڈانٹا کہ بتاؤ کہاں لکھا ہے کیونکہ اس نے میری زبانی مجھ کوان پڑھ ہی جانا تھا۔اس ذلیلا نہ خاموشی پر مجھے آج تک افسوس ہے اورتا حیات رہے گا۔

اب دوسرا واقعہ بھی لائق یادداشت ہے۔ جب ہر طرف سے مایوسی ہوئی تو ناگاہ میرے ہاتھ میں ایک رسالہ آیا جس کا نام ہے،

سیاحت نامہ حافظ عبدالرحمٰن امرتسری ۔،

جسکو بطور تفریح طبع پڑھ رہا تھا۔ رفتہ رفتہ بہاء اللہ ایرانی مدعی نبوت کے حالات پر نظر پڑی۔لکھا تھا کہ دوران سیاحت مقام عکہ واقع شام میں پہنچا، جہاں بہاء اللہ کا مزار ہے ۔وہاں پر عباس آفندی، اس کے نواسے، سے ملاقات ہوئی ،جس نے مجھے ایک کتاب فارسی زبان کی عنایت کی جسکا نام غالبًا ، کتاب مقدس ، ہے اور کہا کہ یہ الہامی کتاب ہے جو بہاء اللہ پر نازل ہوئی تھی۔

غرض اس رسالہ میں ابتداء سے انتہاء تک مجمل حالات کے بعد تحریر ہے کہ بہاء اللہ ۲۹ سال تک دعوی نبوت پر قائم رہا اور آخر کار اپنی موت مر کر عکہ میں دفن ہوا ہے جس کے مزار پر سال بہ سال عقیدت مند آتے جاتے ہیں۔

ناظرین کرام! دیکھی خدا کی دستگیری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ فروری ۱۹۲۷ء مطابق یکم شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۴ ص ۵۔۶)

میں مرزائیوں سے مباہلہ کیوں کروں؟

ماذا بعد الحق الا الضلال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بعض اوقات مرزائی اخبارات میں مجھے مباہلہ کی دعوت دی جاتی ہے اورلکھا جاتا ہے:

جتنی بار مولوی ثناء اللہ صاحب کو سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے، اتنی دفعہ کسی اور مخالف سلسلہ کو اس طریق فیصلہ کی طرف بلانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت پیش نہیں آئی .... لیکن دنیا جانتی ہے کہ آج تک کبھی انہوں نے اس طریق کو منظور کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی جرأت نہیں کی۔

(الفضل قادیان ۷ جنوری ۱۹۲۷ء)

یہ بیان بالکل صحیح ہے کہ مجھ کو مباہلہ کی طرف بلایا گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی زندگی میں بھی بلایا اور اب بھی بلایا جاتا ہے۔ مگر میرا مباہلہ مرزا صاحب قادیانی سے نہیں ہوا، اور اب تو حاجت ہی نہیں رہی۔

اس کی وجہ کیا ہوئی؟

جناب متوفی (مرزا غلام احمد) کی عادت شریفہ تھی کہ جوں ہی مخالف کو کوئی معمولی تکلیف ہوئی، تو انہوں نے اس کو نشان قرار دیا۔

اس لئے ان کی زندگی میں ان سے پوچھتا رہا کہ مباہلہ کا اثر کیا ہوگا، مجھے پہلے بتا دیجئے۔

یہ بتانے سے وہ ہمیشہ پہلو تہی کرتے رہے۔ آخر کار انہوں نے یہ لکھا کہ یہ تمہاری کٹ حجتیں ہیں۔ اب میں خدائی تحریک سے تمہارے فیصلہ کے لئے خدا سے دعا کرتا ہوں کہ:

جو ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں پہلے مر جائے۔ (اخبار بدر قادیان ۱۳ جون ۱۹۰۷ء)

مرزا غلام احمد صاحب کے اس اقرار سے پہلی سب دعوتیں اور مباہلہ کے متعلق گفتگوئیں بند ہوگئیں۔ بجائے مباہلہ کے یک طرفہ دعا موسومہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

شائع ہوگئی۔ چنانچہ اس کی قبولیت ہو کر واقعہ بھی ہو گیا، جس پر لوگوں نے یہ شعر پڑھا

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

یہ تو تھا آسمانی فیصلہ۔ اس پر تم مرزائیوں نے منکرانہ شور کیا، تو لودھیانہ میں انعامی مباحثہ ہوا۔ جس میں فیصلہ میرے حق میں ہوا، اور میں نے مبلغ تین سو روپئہ تم سے وصول کیا، جس پر تاریخی مصرعہ یہ کہا گیا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال موذی نصیب غازی

ان سب آسمانی اور زمینی فیصلوں کے بعد بھی مباہلہ کی دعوت دینا کتنی جہالت ہے اور ان فیصلوں کو قبول نہ کرنا کتنی حماقت ہے۔

احمدیو! الیس منکم رجل رشید۔ مقدمات میں ماتحت عدالت کی اپیل ججی میں ہوسکتی ہے۔ آخر بڑھتے بڑھتے ہائی کورٹ تک یا کبھی ولایت کی پریوی کونسل تک بھی ہوتی ہے۔ لیکن پریوی کونسل کے فیصلہ کے بعد بھی کوئی شخص اپنا مقدمہ نئے سرے سے شروع کرے، تو کون اس کو عقل مند کہے گا۔

نئے لوگوں کی کیجئے آزمائش
ضرورت کیا ہمارے امتحان کی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۵ ص ۳)

اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا صاحب کے دعاوی

۱۔ ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۸۲ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے یہ عاجز ہی ہے۔

۲۔ تبلیغ رسالت دوم صفحہ ۲۱ بحوالہ اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء مرزا صاحب فرماتے ہیں:

مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔

۳۔ کشتی نوح کے صفحہ ۴۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اس امت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ میں آجائے اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مولوی سرور شاہ قادیانی کہتے ہیں:

ہم نے مسیح موعود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔آپ میں وہ تمام باتیں تھیں جو مسیح ناصری میں پائی جاتی تھیں۔

اقول: حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں وہ تمام باتیں نہ تھیں جو حضرت عیسیٰؑ میں پائی جاتی تھیں۔اور نہ جناب مرزا قادیانی کو حضرت عیسیٰؑ سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔جیسا کہ ذیل سے ظاہر ہو گا۔

ا: مسیح ناصری بغیر باپ کے پیدا ہوئے، (ازالہ اوہام۔ص ۳۷۷، ۶۶۹)۔

مرزا غلام احمد کے والد کا نام غلام مرتضی تھا۔ (کشف الغطاء۔ص ۲)

۲۔حضرت مسیح نے مہد میں کلام کیا۔(تریاق القلوب۔ ص ۴۱)۔

مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ بات نہ تھی۔

۳۔مسیح نے شادی نہیں کی آپ کی کوئی بیوی نہ تھی۔(ریویو۔مارچ ۱۹۰۲ء ص ۱۲۴)

جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے دو شادیاں کیں۔

۴۔حضرت مسیح کی کوئی اولاد نہ تھی۔(تریاق القلوب۔ص ۹۹ کا حاشیہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اولاد میں سلطان احمد، فضل احمد، محمود احمد وغیرہ تھے۔

۵۔مسیح صاحب شریعت شریعت رسول تھے۔(تحفہ گولڑویہ۔ص ۲۲ کا حاشیہ)

۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی غیر تشریعی نبی تھے۔(حقیقۃ النبوۃ۔ ص ا۔۴)

۶۔مسیح نے براہ راست فیضان پایا۔(الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸۔ضمیمہ براہین ۵ ص ۱۸۲)

حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۷ و ۵ پر لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے۔

۷۔ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۱۰۔۳۱۱ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا، کہ قریب قریب ناکام رہے۔

مرزا غلام احمد صاحب اس وقت دنیا سے تشریف لے گئے کہ چار لاکھ سے زیادہ کی خدا پرست جماعت قائم کر دی تھی۔(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸۔ کیا ہے حضرت مسیح ناصری کے شاگردوں میں سے کوئی ایسا شاگرد نہیں، جسے مسیح کے جیتے جی ایسا نصیب ہوا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔مئی ۱۹۱۵ء ص ۲۲۱ حاشیہ)

ہمارے خداوند مسیح قادیانی کے شاگرد ایسے ہیں کہ اپنی جان و مال مسیح موعود پر قربان کرتے ہیں۔ (ریویو آف ریلی جنز۔مئی ۱۹۱۵ء ص ۲۱۱ حاشیہ)

۹۔ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے مگر آپ صلیب پر مرے نہ تھے۔ بلکہ بے ہوش ہو گئے تھے اور مرہم عیسیٰ سے آپ کا علاج کیا گیا۔ (مسیح ہندوستان میں۔ص ۴۹، ۵۵، ۵۶، راز حقیقت۔ص ۳ حاشیہ، کتاب البریہ۔ص ۲۴۳ وغیرہ)۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہیں آئے۔

۱۰۔ حضرت موسیٰ کے بعد بائیسویں صدی میں آنحضرت ﷺ ہوئے اور حضرت عیسیٰ آں حضرت ﷺ سے چھ صدیاں پہلے ہوئے۔ پس اس حساب سے حضرت موسیٰؑ کے بعد سولہویں صدی میں حضرت مسیح ہوئے۔ (دیکھو ازالہ اوہام۔ص ۲۷۸، راز حقیقت ص ۱۵)۔

آنحضرت ﷺ درحقیقت مثیل موسیٰؑ ہیں۔ (ایام الصلح۔ص ۵۶، ۵۹)۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ ﷺ کے بعد چودھویں صدی میں اپنے دعاوی کا اظہار کیا۔ یعنی بقول احمدی مولوی کے ۱۳۰۸ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔

۱۱۔ ابن مریم باذن الٰہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۰۹)

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدائے تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

۱۲۔ کشتی نوح کے صفحہ ۸۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے پرانی عادت کی وجہ سے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن شراب خوری سے بری تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳۔ عیسائیوں نے بہت سے یسوع کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۶ حاشیہ)۔

یسوع مسیح عیسیٰ بن مریم ایک ہی ہے۔ (توضیح مرام۔ص ۳)

میری تائید میں خدا نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۶۷)

۱۴۔ بقول مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت مسیح نے صلیب سے نجات پانے کے بعد یروشلم سے تا گلیل اور وہاں سے نصیبین (عراق) ایران، فغانستان، پنجاب، تبت، نیپال، کشمیر کا سفر کیا اور آخر سری نگر کے محلّہ خانیار میں وفات پائی اور وہیں دفن کئے گئے (مسیح ہندوستان میں۔ص ۶۵۔۶۸۔ راز حقیقت۔ص ۹۔ تریاق القلوب۔ص ۵۲)

مرزا قادیان میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔ آپ نے بٹالہ، گورداسپور، امرتسر، جہلم، سیالکوٹ، ہوشیارپور، جالندھر، لودھیانہ، پٹیالہ، دہلی، علی گڈھ کا سفر کیا۔ یا یوں کہو کہ صوبہ پنجاب اور صوبہ یوپی سے باہر کبھی نہیں گئے۔

۱۵۔ کنز العمال جلد ۲ ص ۷۱ پر ہے کہ دیلمی اور ابن النجار نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سفر کرتے تھے۔ جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے تھے۔ چشموں کا پانی پیتے اور مٹی کا تکیہ بناتے۔ پھر کہتے کہ نہ تو میرا گھر ہے جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، اور نہ کوئی اولاد ہے جسکے مرنے کا ڈر ہو۔

(عسل مصفی اول۔ص ۱۹۱)

یہ باتیں مرزا غلام احمد قادیانی میں نہیں پائی گئیں۔

۱۶۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب حضرت مسیح یہودیوں میں پیدا ہوئے تو وہ تیس سال کی عمر میں ان قوموں کی تبلیغ کے لئے مامور ہوئے تھے۔

(عسل مصفی حصہ اول۔ص ۵۷۰)۔

پھر جب میری عمر چالیس سال تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا، تب خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے میرے اوپر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ تو ہی مسیح موعود ہے ۔(تریاق القلوب۔ ص ۶۸)۔

۱۷۔ اخبار الحکم ۳۰،اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸ پر ہے:

حضرت مسیح ناصری صرف نبی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے اور ایک محدود وقت کیلئے آئے تھے۔

اخبار الحکم قادیان ۳۰۔اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۸ پر ہے کہ:

مرزا صاحب قادیانی کل دنیا اور ہمیشہ کے لئے آئے ہیں۔

۱۸۔ حضرت عیسیٰؑ چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے اس لئے وہ بگوا یعنی سفید رنگ تھے۔ (مسیح ہندوستان میں۔ص ۸۱)۔

ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۷ پر ہے مرزا قادیانی نے لکھا ہے میرا رنگ گندمی ہے۔

مرزا اپنی نسبت شکایت کرتے ہیں کہ حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا۔

(ریویو آف ریلی جنز۔اپریل ۱۹۰۳ ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

۱۹۔سیدنا حضرت مسیح ابن مریم نے کبھی ایسے الفاظ اپنی نسبت استعمال نہیں کئے

۲۰۔ سیدنا حضرت عیسیٰؑ نے ایسا کبھی۔ نہیں فرمایا۔

جناب مرزا نے فرمایا مجھے مراق ہے ۔(ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد حضرت مسیح کے مثیل نہ تھے اور آپ کو کسی پہلو سے حضرت عیسی سے تشبیہ نہ دی گئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۵ ص ۳۔۵)

مرزا صاحب حنفی تھے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قاعدہ کی بات ہے کہ جو آدمی نیک شہرت رکھتا ہو اسے سارے اپنی طرف یا اپنے کو اس کی طرف منسوب کرنا فخر جانتے ہیں اور جو بدنام ہو اس کو سارے ہی دھتکارتے ہیں۔ جناب مرزا صاحب قادیانی چونکہ عام رائے اسلام میں بدنام ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے کوئی بھی ان کو اپنی طرف منسوب کرنا پسند نہیں کرتا۔ مگر کیا وہ واقع میں کسی طرف منسوب نہ تھے؟ ضرور تھے۔

ہم نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب حنفی المذہب تھے۔ ہمارا مدعا اس سے (معاذ اللہ) حنفی مذہب پر طعن کرنا نہ تھا، بلکہ صحیح واقعہ بتانا مقصود تھا۔

اب تازہ پرچہ الفقیہ (۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء) میں اس کے ایک نامہ نگار نے ہم سے سوال کیا ہے کہ اس کا ثبوت دو کہ مرزا قادیانی قبل نبوت حنفی تھے، حالانکہ مرزا قادیانی کی سوانح عمری مصنفہ پسر مرزا میں ملتا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ اپنے ایک مرید سے آمین بالجہر، رفع یدین چھڑا دیا۔ چنانچہ کتاب مذکور کے الفاظ یہ ہیں:

> میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں، میں نے آپ (مرزا قادیانی) کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز کے بعد آپ نے مجھ سے مسکرا کر فرمایا میاں عبداللہ صاحب اب تو سنت پر بہت عمل ہو چکا ہے۔ اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا۔ میاں عبداللہ کہتے ہیں کہ اس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک دیا بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا۔ اور میاں عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا ہے۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۱۴۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ میاں عبداللہ اس زمانہ سے مرزا صاحب قادیانی کا خادم خاص ہے، جب کہ مرزا صاحب قادیانی ابھی ابتدائی حالت میں زاویہ خمول میں تھے۔

اور سنیئے۔ مرزا صاحب قادیانی کی حنفیت کا دوسرا ثبوت ہے۔

> میاں عبداللہ سنوری نے بیان کیا کہ ایک دفعہ یہ ذکر تھا کہ یہ جو چہلم کی رسم ہے یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا تقسیم کرتے ہیں۔ غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں۔
>
> اس پر حضرت (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ چالیسویں دن غربا میں کھانا تقسم کرنے میں یہ حکمت ہے کہ یہ مردے کی روح کے رخصت ہونے کا دن ہے۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۱۶۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد یو! یہ قول مرزا غلام احمد کا گو زمانہ مسیحیت کا نہیں ہے، لیکن زمانہ مجددیت کا تو ہے۔ پھر کیا مجدد کیلئے اتنا ہی علم ہوتا ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ ایمان سے کہنا یہی اتباع سنت ہے جس کی بابت تمہارے خلیفہ اول کی شہادت درج ذیل ہے:

حکیم نورالدین صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین میں سے تھے۔ نورالدین۔ (۲۹۔ اگست ۱۹۱۲ء مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۲۶ء)

ہمارے خیال میں اس سے زیادہ ثبوت کی کیا حاجت ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے اول سے آخر تک دیکھنے والے دو راسخ الاعتقاد مرید بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب حنفی تھے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب قادیانی اگر حنفی ہوں تو حنفی مذہب پر کیا اعتراض۔ حنفیہ کرام خدا معلوم کیوں ان کے حنفی ہونے سے چڑتے ہیں میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مرزا صاحب قادیانی کے اہل حدیث ہونے کا ثبوت ہوتا اور کوئی شخص ان کی وجہ سے اہل حدیث پر اعتراض کرتا تو اہل حدیث کہہ دیتے کہ اس سے اہل حدیث مذہب پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس کی مثال میں بہت سے واقعات پیش کئے جا سکتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص اسلام سے نکلا۔ فلاں شخص ملائکہ سے نکلا۔ پھر ہمارے حنفی دوست مرزا صاحب قادیانی کی حنفیت سے کیوں اتنی نفرت کرتے ہیں۔ ہمارے خیال میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۶ ص ۵۔۶)

وحدت قومی کے متعلق ایک احمدی کا خط بنا بر جواب

مولانا مکرمی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء ص ۴ کالم سوم میں عنوان:

لاہوری احمدیوں کا جلسہ،

کے نیچے آپ نے: اسلام خطرہ میں؟ کے عنوان کے تحت میں مرزا صاحب قادیانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب چشمہ معرفت سے نوٹ ذیل نقل کیا تھا:

مسیح موعود کے آنے سے تمام دنیا میں وحدت قومی اسلامی پیدا ہو جائے گی کوئی غیر مسلم نہیں رہے گا۔،

اس کے بعد آپ کا یہ نوٹ درج ہے:

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) آئے اور چلے بھی گئے مگر لاہوری جلسہ کے پروگرام میں ایک عنوان مضمون دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی ہے کہ (اسلام خطرہ میں ہے)۔ یہ اس جماعت کی طرف سے ہے جو مرزا صاحب کو مسیح موعود مان کر ان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ اسلام کا خطرہ میں ہونا ان کے مسیح موعود کے دعوی کی تردید ہے۔ وغیرہ

آپ کے مذکورہ نوٹ کو پڑھ کر ایک احمدی نے خاکسار کو ایک مراسلہ واسطے جواب کے ارسال کیا ہے جس کو بجنسہ نقل کر کے خدمت شریف میں بنا بر جواب بھیجتا ہوں اور امیدوار ہوں کہ آپ اس کا جواب باصواب آئندہ پرچہ اہل حدیث میں درج فرما کر خاکسار کو اس کے مطالبہ سے سبکدوش فرمائیں گے

خاکسار۔ ماسٹر غلام حیدر مقیم سرگودھا

نقل خط (اصل ملفوف):

بسم الله الرحمن الرحيم نحمده و نصلی علی رسوله الکریم

جناب من ماسٹر صاحب۔ السلام علیکم

جناب کا عنایت کردہ پرچہ اہل حدیث غور سے پڑھا۔ مضمون پڑھ کر سخت افسوس ہوا کہ ہمارے علماء کس طرح اپنی آنکھیں بند کر کے اعتراض کر دیتے ہیں کچھ نہیں سوچتے کہ اس کا اثر کہاں جا کر پڑے گا (هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله) آنحضرت ﷺ تمام جہان اور تمام زمانوں کے لئے تا قیامت مبعوث ہوئے پھر کیا وجہ کہ اسلام کا غلبہ سوائے ملک عرب (حسب مفہوم آنجناب) آنحضرت ﷺ کی زندگی میں نہ ہوا بعد میں بھی تمام جہان کا دعوی ہی دعوی رہا خصوصاً یہ زمانہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے عیسائیوں اور ہندوؤں کا زور کوئی پوشیدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امر نہیں خدا جانے کس قدر نفوس اسلام سے مرتد ہو گئے ہیں کیا اس وعدہ کو بھی محبوبہ کی طرح محسوب کریں وعدہ محبوبہ تو خدا نے منسوخ کیا مسیح الزمان خود لکھ گیا یمحوا اللہ مایشاء و یثبت ۔ پر غور کرو۔

دستخط۔ محمد صدیق نقل نویس سرگودھا

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: انسان اگر حق پسند ہو تو اس کے لئے ایک ہی بات کافی ہے ناحق پسند ہو تو دفتر بلکہ دفترہا بھی کام نہیں دیتے

وما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یؤمنون (یونس:۱۰۱)

واضح رہے کہ اس آیت کی تفسیر کے متعلق گفتگو نہیں بلکہ گفتگو یہ ہے کہ مرزا ..(اخبار اہل حدیث کے شمارہ ہذا کا صفحہ ۷ میرے پاس موجود نہیں، لہذا یہ مضمون نامکمل ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۶ ص ۵۔۶)

مرزا قادیانی باایمان تھے؟ خود ان کی زبانی

جناب مولانا نور محمد خان مدرسہ محمدیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

پہلی وجہ:

جناب مرزا صاحب قادیانی اس شخص کے متعلق جو امام حسین یا آئمہ مطہرین کی تحقیر و توہین کرتا ہے، اپنے اشتہار تبلیغ الحق مورخہ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان میں فرماتے ہیں (جس کو منشی قاسم علی احمدی نے اپنی کتاب دین الحق یا ہمارا مذہب کے صفحہ ۸۹ پر نقل کیا ہے) وھو ہذا:

یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین کی تکفیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا ان کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے (دین الحق از قاسم علی۔ ص ۸۹)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا قادیانی) ہے کہ اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔

(دافع البلاء۔ص ۱۳)

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح۔ص ۹۹)

و قالوا علی الحسنین فضّل نفسہ
اقول نعم و اللہ ربی سیظھر

(یعنی انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا)

و شتان ما بینی و بین حسینکم
فانی اؤید کل آن و انصر

(یعنی اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے، مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے)

و اما حسین فاذکروا دشت کربلا
الی ھذہ الایام تبکون فانظروا

(حسین پر تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔اب تک تم روتے ہو۔پس سوچ لو)

و انی قتیل الحب لکن حسینکم
قتیل العدی فالفرق اجلی و اظھر

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارے حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔پس فرق کھلا کھلا ظاہر ہے (اعجاز احمدی)

مرزائی دوستو! کیا یہ امام حسین کی ہتک نہیں۔ پھر کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے ایمان میں تم کو شبہ ہے۔

دوسری وجہ:

اور جناب مرزا صاحب قادیانی دعوی نبوت کے متعلق فرماتے ہیں:

الف: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ (دین الحق از قاسم علی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب۔ و ما کان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام و الحق بکا فرین۔ (حمامۃ البشریٰ۔ص ۷۹۔از دین الحق۔ص ۴۷)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دوسری عبارات دیکھئے:

ا۔ ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (البدر۔۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ (اخبار عام لاہور ۱۹۰۸ء)

سچا ہے خدا جس نے قادیان میں رسول بھیجا۔ (دافع البلاء۔ص ۱۱)

نوٹ: میں مرزا صاحب کو کسی لقب سے ملقب نہیں کرتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا
تیرے قول و فعل میں ہوتا ہے بعد المشرقین
گو زبان و قلب میں کچھ فاصلہ اتنا نہیں

اور حضرات ناظرین سے پوچھتا ہوں کہ آپ ہی انصاف سے فرمائیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے قول کے رو سے کون اور کیسے تھے۔

تمہیں کرتے ہیں قائل یا خطا میری بتاتے ہیں
مجھے بھی دیکھنی ہے منصفی انصاف والوں کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۷ص ۸)

حلف کا تقاضا کیوں ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی امت میں یہ تو کمال ہے کہ اپنے ناظرین تک صرف اپنی بات پہنچاتے ہیں، مخالف کی طرف سے جواب کبھی نہیں پہنچاتے تاکہ بٹیریں تھیلے سے نکل نہ جائیں۔

قادیانی اخبارات اور امت مرزائیہ مجھ سے متقاضی رہتی ہے کہ میں ان کے لفظوں میں قسم کھاؤں جس کے ساتھ عذاب کیلئے ایک سال کی مدت بھی مقرر ہو۔

میں نے ان کے جواب میں بارہا حلف اٹھائے حتیٰ کہ قادیان کے جلسہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلامیہ میں بھی علی الاعلان حلف اٹھا چکا ہوں قادیانی اخبار ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں صفحہ ۹ پر ملتا ہے۔ اسکے بعد اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۔ اپریل ۱۹۲۶ء میں ایک مضمون لکھا جس کا عنوان یہ ہے:

خدا کی قسم

باوجود اس کے آئے دن مجھ سے تقاضا حلف کا ہوتا رہتا ہے اس پر لطف یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے پیش کردہ الفاظ میں قسم کھاؤں جن کو میں ناجائز سمجھتا ہوں اس لئے میں آج کل قادیانی اخبارات سے اور امت مرزائیہ بہر دونوع سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اس کا جواب پہنچنے پر حلف کا فیصلہ آسان ہوگا۔

سوال یہ ہے: ہماری نزاع کی صورت یہ ہے کہ مرزا صاحب مدعی مسیحیت موعودہ تھے اور میں ان کا منکر۔ اس صورت میں تم لوگ مجھ سے مطالبہ حلف کس اصول سے کرتے ہو۔ آیا منکر کی حیثیت میں مجھ پر حلف ڈالتے ہو، یا کسی امر کے قائل کی حیثیت سے؟ جونسی صورت بھی اختیار کرو اس کی دلیل قرآن یا حدیث سے پیش کرنی ہوگی۔ پھر میں دیکھونگا کہ اگر تمہاری دلیل سے مجھ پر حلف واجب ہوئی تو میں اس وجوب کو ادا کرونگا۔ انشاء اللہ۔

پس آئندہ حلف مانگنے سے پہلے تم لوگوں کا فرض ہے کہ میری حیثیت مجھ سے بیان کرو اور قرآن و حدیث سے اس پر دلیل لاؤ کیونکہ ہمارا اصول ہے:

آنچہ نہ قال ست نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱ مارچ ۱۹۲۷ء۔ مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۹ ص ۲۔۳)

مسٹر نوٹووچ روسی سیاح کا افسانہ

(کتاب: یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد کی بہت سی تصنیفات کا ملاحظہ کیا گیا اور ان سے معلوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ حضرت عیسی کے متعلق انکا عقیدہ یہ تھا کہ:

۱۔حضرت عیسی ابن مریم ۳۳ برس کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے

(راز حقیقت۔ص۳ حاشیہ۔ کتاب البریہ۔ص۲۴۳ کا حاشیہ)۔

۲۔حضرت عیسی صلیب پر فوت نہیں ہوئے مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہو گئی تھی بعد میں دو تین روز تک ہوش میں آ گئے اور مرہم عیسی کے استعمال سے ان کے زخم بھی اچھے ہو گئے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص۳۶۔۳۷)

۳۔حضرت عیسی اس واقعہ کے بعد بیت المقدس سے مشرق کی طرف شہر نصیبین میں تشریف لائے۔ وہاں سے مشرقی ممالک ایران، افغانستان، پنجاب، بنارس، نیپال، تبت، کشمیر کا آپ نے سفر کیا۔

(کتاب، مسیح ہندوستان میں۔ص۸۵تا۶۸۔ ست بچن حاشیہ متعلقہ ص۱۶۴ص ب)

۴۔جو سری نگر میں محلّہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسی کی قبر ہے (راز حقیقت۔ص۲۰)

نوٹ نمبر ۱۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے ایام الصلح صفحہ ۱۱۸ کے حاشئے، راز حقیقت، ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴ صفحہ ب، نور القرآن صفحہ ۳۷ کے حاشیہ پر جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے:

حال میں جو ایک روسی انگریز نے بدھ مذہب کی کتابوں کے حوالہ سے حضرت عیسی کا اس ملک (ہندوستان) میں آنا ثابت کیا ہے وہ کتاب میں دیکھی ہے اور میرے پاس ہے وہ کتاب بھی اس رائے کی مؤید ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ حکیم خدا بخش صاحب احمدی نے عسل مصفی اول صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳، ۵۸۵ پر اور مولوی غلام رسول راجیکی نے رسالہ التنقید کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے:

ناٹو وچ روسی سیاح اپنی کتاب میں جو مسیح کی نامعلوم زندگی کی نسبت لکھی ہے اس میں وہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ۲۶ سال کی عمر میں حضرت مسیح نیپال میں تھے اور تبت و کشمیر و ہندوستان میں آئے تھے۔

اقول:

۱۔ قرآن مجید احادیث نبویہ، اقوال صحابہ وتابعین، اسلامی تفسیروں واسلامی تاریخوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہیں بھی مرہم عیسی کا ذکر نہیں ہے، اور نہ ہی ان میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد ہند وکشمیر کا سفر کیا اور سری نگر میں فوت ہو کر دفن ہوئے۔

۲۔ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمۃ فی اثبات الغیب وکشف الخیرہ، اور کتاب۔ شہزادہ یوزآسف وحکیم بلوہر، کے حوالوں سے اخبار گوہر بار اہل حدیث امرتسر کے پچھلے پرچوں میں اس امر کو بیان کیا گیا ہے کہ کشمیر میں شہزادہ یوزآسف کی وفات ہوئی تھی اور وہی یہاں دفن ہوئے تھے۔ مگر یوزآسف ملک ہند کے علاقہ سولابط کے کسی حکمران کے لڑکے تھے اور حضرت مسیح سے بہت پہلے ہوئے ہیں۔ شہزادہ یوزآسف کی قبر کو حضرت مسیح ابن مریم کی قبر قرار دینا دیانت کے خلاف ہے۔

۳۔ واضح ہو کہ مسٹر نکوس نوٹووچ روسی سیاح نے بودھ حضرات کے مٹھ واقع مقام لیہ دارالحکومت لداخ سے دریافت کر کے فرانسیسی اور انگریزی زبان میں ایک کتاب، دی ان نون لائف آف جیسس کرائسٹ (The Unknown life of Jesus Christ) لکھی تھی اسکا ترجمہ بزبان اردو لالہ جے چند سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا چنانچہ اس کا نام، یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات، ہے، اور یہ کتاب بزبان اردو ۱۸۹۹ء میں مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر میں طبع کی گئی ہے اس کتاب کے ۶۶ صفحے ہیں پہلے ۳۵ صفحہ میں مترجم کی طرف سے دیباچہ ہے۔ اور صفحہ ۳۵ سے ۶۶ تک حضرت یسوع کے حالات درج ہیں اس کتاب میں ۱۴ فصلیں ہیں اب میں اس کتاب کی چودہ فصلوں (ص ۳۵ تا ۶۶) کا خلاصہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

> عیسی بچپن سے ہی گمراہوں کو توبہ کے ذریعہ گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی ترغیب دے کر ایک خدا کا اپدیش کرنے لگا (فصل ۴ ص ۴۰)
>
> جب عیسی تیرہ برس کی عمر کو پہنچا کہ جس عمر میں اسرائیلی لوگ شادی کیا کرتے تھے تو دولتمند اور امیر لوگ عیسی کے والدین کی جائے سکونت میں آکر جمع ہونے لگے تاکہ نوجوان کو اپنا داماد بنا ویں۔ یہ وہ وقت تھا جب کہ عیسی چپ چاپ والدین کا گھر چھوڑ کر یروشلم سے نکل گیا اور سوداگروں کے ساتھ سندھ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ تعلیم کلام الہی میں کمالیت حاصل کرے اور بدھ دیوؤں کے قوانین کا مطالعہ کرے۔ (فصل ۴ ص ۴۰۔۴۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوجوان عیسیٰ جس کو خدا نے برکت دی تھی چودہ برس کی عمر میں سندھ کے اس پار آیا اور ایشور کی پیاری زمین میں آریوں کے درمیان رہنے لگا۔

اس عجوبہ بچہ کی شہرت سارے شمالی سندھ میں پھیل گئی اور جب وہ پنجاب اور راجپوتانہ میں گذرا تو وہ جین دیو کے پیرؤوں نے اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس رہے لیکن وہ جین کے گمراہ پجاریوں کے پاس نہ رہا اور جگن ناتھ واقعہ ملک اڑیسہ کو چلا گیا جہاں ویاس کرشن کے، پھول، (سوختہ استخوان) مدفون تھے یہاں کے برہمنوں نے اس کا بہت اور شکار کیا۔

انہوں نے عیسیٰ کو وید پڑھائے اور ان کا مطلب سمجھایا اور دعا کے ذریعہ شفا بخشنا، لوگوں کو ویدوں اور شاستروں کا پڑھانا اور سمجھانا، اور آدمیوں میں سے بھوت پریت نکال کر ان کو تندرست کرنا سکھلایا۔ جگن ناتھ راج گڈھ بنارس اور دیگر متبرک شہروں میں عیسیٰ ۶ برس رہا۔ (فصل پنجم۔ ص ۴۱)

عیسیٰ ویدوں اور پرانوں کے الہامی ہونے سے انکاری تھا (فصل ۵ ص ۴۲)

عیسیٰ رات کو ہی جگن ناتھ سے نکل گیا اور گوتم کے پیرووں کے کوہستانی ملک میں جہاں کہ ساکی منی بدھ دیو پیدا ہوئے جا بسا اور ان لوگوں کے درمیان رہنے لگا۔ (فصل ۶ ص ۴۴)

پالی زبان میں کمالیت حاصل کر کے منصف مزاج سوتروں کے متبرک خرطوم کو پڑھنے لگا۔ چھ برس کے بعد عیسیٰ نے جس کو بدھ دیو اپنے شاستروں کے پھیلانے کے لئے منتخب کر رکھا تھا ان متبرک خرطوموں کی تشریح کرنے میں کامل مہارت حاصل کر لی تھی۔

اس وقت عیسیٰ نیپال اور ہمالہ کے پہاڑوں کو چھوڑ کر راجپوتانہ میں آ نکلا اور مختلف قوموں کو اس بات کا اپدیش کرتا ہوا کہ انسان کمالیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے مغرب کی طرف چلا گیا۔ (فصل ۶ ص ۴۵)

عیسیٰ کے اپدیشوں کی شہرت گردونواح کے ملکوں میں پھیل گئی اور جب وہ ملک فارس میں داخل ہوا تو پوجاریوں نے ڈر کر لوگوں کو اس اپدیش سننے سے منع کر دیا۔ (فصل ۸ ص ۴۸۔۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ کو خالق نے گمراہوں کو سچے خدا کا راستہ بتانے کے لئے پیدا کیا تھا ۲۹ برس کی عمر میں ملک اسرائیل میں واپس آیا۔ (فصل ۹ ص ۵۱)

عیسیٰ اس طرح ۳ سال تک قوم اسرائیل کو ہر قصبہ اور شہر میں سڑکوں پر اور میدانوں میں ہدایت کرتا رہا۔ (فصل ۱۳ ص ۶۱)

نوٹ۔ فصل ۱۴ صفحہ ۶۵ پر لکھا ہے کہ عیسیٰ پلاطوس حاکم کے وقت میں پھانسی دیا گیا اور صلیب پر ہی مر گیا اور پھر گاڑا گیا۔

اقول : جو کچھ مسٹر نکوس نوٹو وچ روسی سیاح کی کتاب کے حوالہ سے اوپر لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ مطلب الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۸ پر یوں ہے :

۱۔ مسیح کا ہندوستان کے ملک سندھ میں چودہ سال کی عمر میں آنا اور پھر سیاحت ہند۔

۲۔ مسیح کا ہندوستان سے ایران جانا۔

۳۔ مسیح کا ۲۹ سال کی عمر میں شام میں پہنچنا اور تین سال تک تبلیغ کرنا۔

۴۔ تینتیس سالہ عمر میں صلیب دیا جانا اور پھر خاتمہ۔

بھلا مسٹر نوٹو وچ کی کتاب سے جناب مرزا صاحب قادیانی کو کیا فائدہ ملا۔ حالانکہ مرزا صاحب کا تو یہ مذہب ہے کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر (ملک شام) میں کھینچے گئے۔ مگر آپ صلیب پر مرے نہ تھے۔ مرہم عیسیٰ سے آپ کا علاج کیا گیا تھا۔ صلیبی واقعہ کے بعد حضرت مسیح نے عراق، ایران، افغانستان، ہند، کشمیر کا سفر کیا اور آخر کار ۱۲۰ برس کی عمر میں سری نگر شہر میں فوت ہوا۔

افسوس صد افسوس مرزا غلام احمد صاحب کی حالت پر کہ انہوں نے تحقیق سے کام نہ لیا اور خدا کے بندوں کو سخت مغالطہ دیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱۔ مارچ ۱۹۲۷ء۔ مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۹ ص ۳۔۴)

مرزا صاحب نبی تھے جیسے کوّا

ہر کہ شک آرد کافر گردد

اخبار الفضل قادیان ۲۵ فروری ۱۹۲۷ء میں خلیفہ قادیان (محمود احمد) کا مکالمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے جو چند نو جوان گورداسپوری سائلوں سے ہوا۔اس کا بہت سا حصہ تو ہم شیعہ اخبارات کے لئے سر دست چھوڑتے ہیں، اس میں سے ایک سوال مع جواب اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں ۔سائلوں نے کہا :

سوال : ہم مرزا صاحب قادیانی کو ریفارمر ماننے کیلیئے تیار ہیں۔

جواب خلیفہ : حضرت مرزا صاحب قادیانی ،خدا تعالی طرف سے مبعوث ہوئے اور عربی زبان میں مبعوث ہونے والے شخص کو نبی ورسول کہتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں :

بہت خوب ! اب سنیئے ہم آپ کے بے دلیل دعوی کو قرآن مجید کی آیت سے مدلل کرتے ہیں ۔غور سے سنیئے :

فبعث الله غراباً یبحث فی الارض لیریه کیف یواری سوءة اخیه ۔(المائدۃ:۳۱)

حضرت آدمؑ کے ایک بیٹے نے دوسرے کو جب قتل کیا تو اس کے چھپانے کے لئے پریشان تھا۔خدا تعالی نے ایک کوا مبعوث کیا (بھیجا) جو زمین کھود رہا تھا تا کہ اس کو سمجھائے کہ بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے ۔

قادیانی علماء بتا دیں کہ اللہ تعالی نے جس کوّے کو مبعوث کیا وہ قادیان کی اصطلاح میں نبی اور رسول ہوا یا نہیں؟

نہیں ہوا تو خلیفہ کا قاعدہ کلیہ ٹوٹا ۔اگر کوا بھی نبی اور رسول ہوا ،تو اس میں اور مرزا صاحب قادیانی میں کیا فرق ہے ؟

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۱ ص ۴)

خواجہ کمال الدین سے ایک سوال

خواجہ صاحب ! آپ نے اپنے رسالہ اشاعت الاسلام مارچ ۱۹۲۷ء میں ایک بسیط مضمون اتحاد اسلام پر شائع کیا ہے جس کی ہم داد دیتے ہیں۔خدا آپ کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کامیاب کرے۔ مگر رسالے کے صفحہ ۱۱۷ پر آپ نے کچھ لکھا ہے اس کے متعلق ایک سوال ہے اس کے جواب کا انتظار ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

میری تبلیغ قرآن وحدیث ہے۔ اسی کا نام میں نے احمدیت سمجھا ہے۔ یہی لاہوری احمدیوں کا مسلک ہے، ہاں شرکت نماز کا سوال ضرور بیچ میں آجاتا ہے اس کی بنا صرف یہی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کے مکفر کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ ہم بعض کے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھتے کہ وہ احمدی نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ مکفر اہل قبلہ ہے۔ ہم قادیان کے احمدیوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اہل قبلہ کے مکفر ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ چونکہ قرآن کی تبلیغ کرتے ہیں اس لئے آپ پر مخفی نہ ہوگا کہ قرآن مجید میں انسانوں کی تین قسمیں آئی ہیں: مومن، فاسق اور کافر۔

مومن اور فاسق کے پیچھے تو نماز پڑھنے کے لئے صاف ارشاد ہے

صلّوا خلف کل برّ و فاجر (ہر ایک نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو)

آپ (خواجہ صاحب) باوجود مریدی مرزا صاحب قادیانی کے چونکہ اپنی تقریروں میں صاف صاف کہا کرتے ہیں کہ میں حنفی ہوں اور مرزا صاحب قادیانی بھی حنفی تھے، اس لئے آپ کے سامنے تو اس امر پر طول دینا ضروری نہیں کیونکہ امام ابو حنیفہؒ نے اہل سنت کی علامت ہی یہ قرار دی ہے کہ وہ ہر نیک و بد کے پیچھے نماز پڑھ لے۔ (شرح فقہ اکبر)

سوال یہ ہے کہ آپ جو قادیانیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع جانتے ہیں تو وہ آپکے نزدیک ان تینوں مراتب میں سے کس مرتبے میں ہوئے؟

اگر یہ مومن ہیں یا فاسق بھی ہوں تو آپ ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ہیں؟

اور اگر آپ انکو بوجہ تکفیر کے کافر جانتے ہیں تو آپ نے جس دروازہ کو بند کرنے کیلئے آواز اٹھائی تھی خود بھی اسی میں داخل ہوگئے، یعنی آپ نے بھی اہل قبلہ کو کافر کہا۔

پھر کیا دیگر مکفرین آپ کو یہ نہ کہیں گے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۱ ص ۴)

مرزا قادیانی ۳۵ رنگوں میں

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مختلف رنگ گنواتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔مؤلف ومصنف:

جو فساد دین کی بے خبری سے پھیلا ہے اس کی اصلاح اشاعت علم دین ہی پر موقوف ہے سو اسی مطلب کو کامل طور پر پورا کرنے کے لئے میں نے کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا ہے۔(براہین احمدیہ حصہ اول۔ صفحہ و)

۲۔محدث یعنی جزوی نبی:

ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدائے تعالیٰ کی طرف سے اس امت کیلئے محدث ہو کر آیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں ،مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں۔(توضیح مرام۔ص ۱۷۔۱۸)

۳۔امام الزمان:

میں اس وقت سے بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔(ضرورت الامام۔ص ۲۴)۔

۴،مجدد وقت:

اور بخدائے لایزال میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجدد بن کر آیا ہوں جب کہ شیطانوں نے لوگوں کو گمراہ کر دیا۔(حمامۃ البشریٰ۔ص ۱۱۱)

۵۔مسیح موعود:

مسیح موعود جس نے اپنے تئیں ظاہر کیا وہ یہی عاجز ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ازالہ اوہام۔ص ۶۸۶)

۶۔مثیل مسیح:

اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعوی ہے۔(تبلیغ رسالت۔ج ۲۔ص ۲۱)

۷۔ملہم:

پھر جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالی نے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔(تریاق القلوب۔ص ۶۸)

۸۔امام مہدی:

بذریعہ وحی الہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الہی پر مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں۔(تذکرۃ الشہادتین۔ص ۲۔۳)

۹۔حارث موعود:

یہ پیشگوئی جو ابو داؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث ماوراء النہر سے یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی۔الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیش گوئی اور مسیح کے آنے کی پیش گوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا، دراصل یہ دونوں پیش گوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے۔(ازالہ اوہام حصہ اول۔ص ۷۹ حاشیہ)

۱۰۔رجل فارسی:

یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے۔(ایام الصلح۔ص ۷۰۔۷۱)

ہاں میرے پاس فارسی ہونے کیلئے بجز الہام الہی اور کچھ ثبوت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفہ گولڑویہ۔ص ۲۹)

۱۱۔ کرشن:

میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں، ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں ۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ص ۳۳)

۱۲، بروزی طور پر خاتم الانبیاء:

میں بموجب آیت و آخرین منھم لما یلحقوا بھم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا۔ (ایک غلطی کا ازالہ۔ضمیمہ النبوت فی الاسلام۔ص ۱۰۸)۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۱ ص ۴۔۵)

تردید مرزا قادیانی، مرزائی علماء کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

صاحب نبوۃ تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ فرماتا ہے و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۶۹)۔

میاں محمود احمد قادیانی فرماتے ہیں؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض نادان کہہ یا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے

و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ ....

اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن بسبب قلت ہے۔ (حقیقۃ النبوت۔ص ۱۵۵)

۲۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

بات یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں... تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں شامل تھیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۴۳)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان فرماتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے اسلئے لوگ مسیح وغیرہ کے منتظر تھے اور اب بھی ہیں۔ مگر آپ کے منتظر نہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ سب انبیاء کے موعود ہیں۔ (الفضل ۱۶ جون ۱۹۱۷ء ص ۵)

۳۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

حضرت موسیٰؑ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

(الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ ص ..)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان فرماتے ہیں:

اور سوائے آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی اس شان کا نہیں گذرا کہ اس کی اتباع میں ہی انسان نبی بن جائے۔ (القول الفصل۔ص ۱۴)

۴۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۸۸)

اخبار پیغام صلح لاہور ۷ جون ۱۹۲۵ء صفحہ ۳ پر ہے:

پیشگوئیوں کو کسی کے صدق و کذب کا معیار قرار دینا ان نادانوں ہی کا کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جوامرتسری مکذب کی طرح علم وفضل کو بغض وتعصب کی قربان گاہ پر نثار کر چکے ہیں۔

۵۔مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

و الذین یؤ منو ن بما انزل الیك و ما انز ل من قبلك و بالآ خرۃ هم یو قنو ن ۔

طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخرالزمان پر جو کچھ اتارا گیا ہے اس پر ایمان لاوے اوراس پیغمبر سے پہلے جو کتابیں اور صحیفے سابقہ انبیاء اور رسولوں پر نازل ہوئے ان کو بھی مانے۔اورطالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھےاور جزاوسزا مانتا ہو۔

(الحکم قادیان ۱۰۔۱۷فروری ۱۹۰۴ء ص ۹۔تفسیر خزینۃ العرفان۔ج اول ص ۷۸)۔

مولوی غلام رسول احمدی لکھتے ہیں:

اب غورکرکے دیکھ لیں کہ آیت و الذین یو منو ن بما انز ل الیك میں زمانہ حال اور ماضی اور مستقبل کی وحی کا ذکر ہے کہ نہیں ۔ الیك میں آنحضرت ﷺ کی وحی جو زمانہ حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قبلك سے پہلے انبیاء کی وحی جو زمانہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔اور با لآخرۃ سے مسیح موعود کی وحی ہے جو زمانہ مستقبل کے ساتھ رکھتی ہے اور یہ وہم کہ بالآخرۃ سے مراد قیامت ہے بلحاظ سیاق کلام کے درست نہیں ۔

(رسالہ مباحثہ لاہور۔ص ۲۵)۔

۶۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

پس آیت ممدوحہ بالا (و ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ته) کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ ہرایک شخص جو اہل کتاب میں سے ہے وہ اپنی موت سے پہلے آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لے آویں گے ۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ج ۵۔ص ۲۳۴)۔

حکیم خدابخش احمدی عسل مصفی میں لکھتے ہیں:

جولوگ کہتے ہیں کہ ہراہل کتاب اپنی موت سے پہلے مسیح پرایمان لاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ مشاہدہ کی رو سے سراسر غلط ہے کیونکہ کوئی یہودی اپنی موت سے پہلے یا موت کے وقت مسیح پر ایمان لاتے ہوئے نہیں سنا۔ (حصہ اول۔ص ۴۱۹)۔

ایسا ہی یہ معنی کہ ہر اہل کتاب حضرت محمد ﷺ پر ایمان لاتا ہے ثبوت طلب ہیں۔ یہ معنی بھی ایسے ہی دور از قیاس ہیں جیسے پہلے نمبر میں دکھلائے گئے ہیں۔(حصہ اول۔ص ۴۲۰۔ ۴۲۱)۔

۷۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

حضرت مسیح جیسے اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ توریت کو پورا کرنے آئے تھے اسی طرح پر محمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآن شریف کے احیاء کے لئے آیا ہے۔(کتاب منظور الہی۔ ص ۲۹۲)

مولوی عمرالدین احمدی لکھتے ہیں:

درحقیقت تو حضرت عیسیٰ تشریعی نبی ہیں اور انہوں نے جو کچھ پایا ہے براہ راست جناب الٰہی سے پایا ہے۔(ختم نبوت کی حقیقت۔ص ۱۱۵۔۱۱۶)۔

۸۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

انجیل کی نسبت کہیں کتاب کا لفظ قرآن میں نہیں بولا گیا۔اس پر ایک دوست نے یہ آیت پیش کی حضرت مسیح کے بارہ میں ہے انی عبد الله آتانی الکتاب۔ تو جواب دیا کہ مراد فہم کتاب ہے۔(منظور الہی۔ص ۳۵۲)

مرزا بشیر احمد قادیانی فرماتے ہیں:

کتاب سے اس جگہ (الانعام۔ رکوع ۱۰) وہ کلام الٰہی مراد ہے جو ہر نبی کو دیا جاتا ہے خواہ وہ شریعت لاوے یا نہ لاوے ...اسی واسطے قرآن شریف میں انجیل کو باوجود اس کے کہ وہ شریعت کی کتاب نہیں، کتاب کہا گیا ہے۔

(تبلیغ ہدایت۔ص ۱۹۸)۔

۹۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

خدائے تعالیٰ نے یہودیوں کی نسبت قرآن میں بیان فرمایا

افکلما جاءکم رسول بما لا تهوى انفسكم .. الخ۔

یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہوگئی ہے کہ ہر ایک رسول جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارے پاس آئے تو تم نے بعض کی ان میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۴)

حضرت یحی وزکریا قتل کئے گئے۔ (حمامۃ البشری۔ص ۵۶ کا حاشیہ)۔

مولوی حکیم نورالدین قادیانی لکھتے ہیں:

یقتلو ن النبیین سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قتل کے ارادے اور منصوبے ہیں اس لئے اس کو مضارع کے صیغے سے بیان کیا ہے ورنہ قرآن شریف سے ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی قتل کیا گیا ہو۔ (تفسیر القرآن پارہ اول۔ص ۹۶) .. کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا (تفسیر القرآن پارہ اول۔ص ۱۱۶)،

۱۰۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی۔ اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونسؑ خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ رہا۔

(مسیح ہندوستان میں۔ص ۱۴)۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کہتے ہیں:

قرآن میں کسی بھی جگہ مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقم جو یہاں مذکور ہے بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا صرف منہ میں اخذ کرنے کا... اس بارے میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت یونسؑ کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا (یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟ حبیب اللہ) (ترجمہ قرآن بزبان انگریزی صفحہ ۸۷۶ نوٹ نمبر ۲۱۲۳)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث یکم اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۲ ص ۷۔۸)

قادیانی بکری

جناب مولوی عبدالرحیم عمر آبادی الہ آباد سے لکھتے ہیں:

میں نہ تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی مانتا ہوں اور نہ رسول، مگر اتنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور مانتا ہوں کہ وہ ایک ملہم تھے ان کے الہامات کبھی صحیح ہوتے اور کبھی غلط۔ مرزا صاحب قادیانی کا خود مقرر کردہ اصول ہے کہ بعض وقت بدکاروں اور فاحشہ عورتوں کو بھی ایسے الہامات ہوتے ہیں جو صحیح ہوتے ہیں (تحفہ گولڑویہ)،

مگر مرزا صاحب قادیانی کے الہامات ایسے پیچ در پیچ ہوتے تھے کہ بعض الہامات آج تک حل نہ ہوئے کہ کس کے متعلق تھے اور اس کا کیا مطلب تھا۔ بعض الہام انگریزی میں اور بعض ایسی زبان میں الہام ہوا جس کا مرزا صاحب قادیانی کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ نمعلوم یہ کس زبان میں ہے۔

منجملہ ان سب الہامات کے ایک الہام مرزا غلام احمد صاحب کا شاتان تذبحان (یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی) تذکرہ شہادتین صفحہ ۷۰ پر مرقوم ہے۔ آج تک اس الہام کے متعلق مختلف تاویلیں کی گئیں۔ کبھی تو مرزائیوں کی طرف سے یہ کہا گیا کہ وہ بکریاں عبداللطیف اور عبدالرحمٰن ہیں جو کابل میں مارے گئے۔ اور جب نعمت اللہ کابل میں سنگسار کیے گئے، تو یہی پیش گوئی نعمت اللہ پر بھی چسپاں کردی گئی مگر سچ پوچھئے تو کوئی تاویل اور کوئی توجیہ صحیح ثابت نہیں ہوئی۔

خاکسار ایک روز سوامی شردھانند کے قتل کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئی تلاش کررہا تھا تو یہی پیش گوئی شاتان تذبحان نظر آگئی۔ اس پر غور کیا تو قتل شردھانند کو شاتان تذبحان سے خوب موافق پایا۔

چونکہ شاتان تذبحان میں دو بکریوں کے ذبح ہونے کا ذکر ہے، پس یہاں بھی دو ہی شخص ایک ساتھ قتل ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ قاتل کے پاس اور بھی گولیاں تھیں، وہ تیسرے شخص کو بھی مارنا چاہتا تھا مگر مار نہ سکا جب کہ مشیت ایزدی یہی تھی کہ دو ہی بکریاں ذبح ہوکر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت پر مہر لگادیں تو پھر تیسرا کیسے مارا جاسکتا ہے۔

جن قادیانی دوستوں نے شاتان تذبحان کو عبداللطیف یا نعمت اللہ وغیرہ کے اوپر چسپاں کیا ہے، انہوں نے غلطی کھائی ہے۔

وجہ اول یہ کہ عبداللطیف اور نعمت اللہ کے زمانہ میں اس قدر بعد ہے کہ ان دونوں کی موت پر شاتان تذبحان صادق نہیں آسکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری وجہ یہ ہے کہ نعمت اللہ کو ذبح نہیں کیا گیا بلکہ سنگ سار کیا گیا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کو مثیل مسیح ہونے کا دعوی تھا، اس لئے جب مسیح کی اصطلاحات کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ بکری مخالفوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اور بھیڑ کا لفظ موافقوں کے لیے۔ (دیکھو انجیل متی ۲۵: ۳۳۔۴۳)

اس تشبیہی اصول پر معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کے جانبازوں کو بکری کا خطاب دینا محض لغو ہے، کیونکہ یہ لفظ کافروں اور مخالفوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

پس اس سے نتیجہ نکلا کہ سوامی شردھانند جی کا قتل مرزا غلام احمد صاحب کے شاتان تذبحان والے الہام کے تحت میں تھا، اور وہ الہام پورا ہو گیا کیونکہ سوامی شردھانند کے ساتھ ایک اور شخص مقتول ہوا، اور اخبارات کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ گولی حلق ہی میں لگی تھی، جو محل ذبح ہے۔

ہاں مریدین مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی سے استدلال کرتے ہیں جو قتل لیکھ رام کے متعلق ہے اور وہ پیش گوئی یہ ہے

> ۲۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو میں نے دیکھا کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے گویا وہ انسان نہیں بلکہ ملائکہ شداد غلاظ میں سے ہے وہ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا تھا کہ ایک خونی شخص کے رنگ میں اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھ رام اور ایک اور شخص کا نام لیا اور کہا کہ وہ کہاں ہے اب تک مجھے معلوم نہیں کہ وہ شخص کون ہے اس فرشتہ خونی نے اس کا نام تو لیا مگر مجھے یاد نہ رہا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۸۴)

مرزا غلام احمد صاحب کی اس پیش گوئی سے سوامی شردھانند کی موت ثابت کرنا دراصل لیکھ رام کی موت کے الہام کو بھی مشتبہ بنانا ہے کیونکہ اس پیش گوئی میں ذکر ہے کہ لیکھ رام اور دوسرا شخص کسی فرشتہ کے ہاتھ سے مارے جائیں گے اور فرشتہ ایک ہی شخص ہو گا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ لیکھ رام چھری سے مارا گیا اور شردھانند گولی سے۔ لیکھ رام اکیلا مارا گیا اور شردھانند کے ساتھ ایک اور آدمی مارا گیا۔

چونکہ شردھانند اور لیکھ رام ہر دو کی موت مختلف ہے اور زمانہ بھی ایک نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس لئے قادیانیوں کا مرزا غلام احمد کی ٦ سالہ پیش گوئی کو سوامی شردھانند کی موت کے مطابق بنانا دور از قیاس ہے، بلکہ شاتان تذبحان کے مطابق یہ پیش گوئی صحیح ہوئی اور بالکل صحیح ہوئی۔ امید ہے کہ مرزائی اصحاب میری اس توجیہ کو نظر قبولیت سے دیکھ کر میری ہم نوائی کریں گے۔

نوٹ : بعض قادیانی اصحاب شاید یہ کہیں گے کہ جب تم یہ بات مانتے ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوتا تھا اور ان کے الہامات سچے بھی ہوتے تھے، تو پھر ان کو نبی کیوں نہیں مان لیتے۔

اس کے متعلق گذارش ہے کہ ہم بایں وجہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتے کہ پیش گوئیاں پوری ہونا نبی ہونے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب خود لکھتے ہیں:

> یاد رہے کہ وہ کاہن جو عرب میں آنحضرت ﷺ کے ظہور سے پہلے بکثرت تھے ان لوگوں کو بکثرت شیطانی الہام ہوتے تھے۔ اور بعض وقت وہ پیش گوئیاں بھی کرتے تھے۔ اور تعجب یہ ان کی بعض پیشگوئیاں سچی بھی ہوتی تھیں چنانچہ اسلامی کتابیں ان قصوں سے بھری پڑی ہیں (ضرورۃ الامام۔ص ١٧)

پس اس بنا پر تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی تھے اور نہ وہ کاہن عرب نبی ہو سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

معاف کیجئے ہمیں آپ سے اس بارے میں قدرے اختلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جتنے واقعات بھی دنیا میں ہوں وہ سب اس پیش گوئی کے ماتحت ہیں۔

شاتان کی حقیقت تو دو بکریاں ہے۔ حقیقت جب مراد نہیں تو مجاز جملہ جہان کو شامل ہے۔ گذشتہ ایام میں انگورہ میں جن لوگوں کو پھانسی ہوئی تھی وہ بھی اس الہام کے ماتحت ہوئی تھی حتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نور الدین صاحب بھیروی جو فوت ہو گئے، وہ بھی اس کے ماتحت ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٨۔ اپریل ١٩٢٧ء مطابق ٥ شوال ١٣٤٥ھ جلد ٢٤ نمبر ٢٣ ص ٢۔٣)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت سے توبہ

منکہ مسمی محمد شریف ولد بدر دین قوم شیخ ساکن موضع دھرم کوٹ بگے ضلع گورداسپور عرصہ ۹ سال تک قادیانی جماعت میں رہا ہوں اور .. ماہوار چندہ بھی دیتا ہوں۔ آخر مرزا صاحب قادیانی کے اشتہار موسومہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ، سے مجھے ہدایت ہوئی اور میں نے سمجھ لیا کہ مرزا صاحب اپنے اس اشتہار کی روسے جھوٹے ہیں۔ لہذا میں نے آج ۳۱ مارچ کو دفتر اہل حدیث امرتسر پہنچ کر بمعیت شیخ عبد الحمید مرزائیت سے توبہ کی ہے خدا میرے پچھلے گناہ معاف کرے اور آئندہ دین پر قائم رکھے۔

گواہ: عبدالحمید مینیجر کارخانہ حاجی شیخ غلام قادر۔

نشان انگوٹھا محمد شریف

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۵ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۳ ص ۱۵)

اٹھوال مباحثہ:

اٹھوال میں مولوی غلام علی مرزائی اور حافظ گوہر دین اہل حدیث کا مباحثہ ہوا۔ مرزائی کو شکست ہوئی۔

(کرم الدین از موضع ورک ضلع گورداسپور)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۴۔ص ۱۵)۔

راز کھل گیا

مرزا قادیانی اور بہاء اللہ ایرانی

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

(ایک شخص بہاء اللہ ایران میں ہوا، جس کا دعویٰ تھا کہ میں مسیح موعود ہوں۔اس نے اپنی دعوت بڑی بلند آہنگی سے ملک میں پہنچائی۔آخر میں اس کا دعویٰ یہاں تک ترقی کر گیا کہ میں نبی ہوں، میری کتاب قرآن کی ناسخ ہے۔ایرانی حکومت نے ہر چند اس کی دعوت کو دبایا مگر وہ پھیلتی گئی۔آخر کار وہ عکہ علاقہ ترکی میں قید کی حالت میں مرگیا۔

ادھر پنجاب میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیحیت موعودہ کا دعویٰ کیا، تو بہاء اللہ کے مریدوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے مرزا غلام احمد کی رفتار کا اندازہ کر کے کہنا شروع کیا کہ ان کی تقریر وتحریر ہمارے ایرانی مسیح کی نقل ہے۔ یعنی جو کچھ ایرانی نے دعوی کیا تھا، قادیانی نے اس کی کاپی کی ہے۔ اس پر عرصہ تک ان دونوں پارٹیوں میں چلتی رہی۔ آج کے مضمون کا رخ ایک خاص طرف ہے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے چند اصول لکھے ہیں جن سے نتیجہ نکلتا ہے کہ شیخ بہاء اللہ سچا تھا اور مرزا صاحب قادیانی جھوٹے۔ یہ ایک مقابلہ کی گفتگو ہے، ورنہ ہمارے نزدیک چونکہ مرزائی پیش کردہ اصول ہی صحیح نہیں اس کا نتیجہ کہاں صحیح ہوسکتا ہے؟ مرزائی اصول ہے کہ سچا مدعی سابقہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر ظاہر ہوتا ہے اور جھوٹے اس کے بعد ہوتے رہتے ہیں لیکن سچا سب سے پہلا ہوتا ہے۔

مندرجہ ذیل مضمون میں مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں سے اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے اور اسی سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ تم دونوں (مرزا قادیانی اور بہاء اللہ ایرانی) میں سے ایرانی سچا ثابت ہوتا ہے، مگر ہمارے نزدیک دونوں ان تیس میں سے ہیں جن کی بابت حدیث میں پیش گوئی آئی۔ اللہ اعلم۔ اب مضمون پڑھیں اور نامہ نگار کی محنت کی داد دیں۔ ثناء اللہ امرتسری)۔

جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب، ایم ڈی، بٹالہ لکھتے ہیں:

محترم برادر محمد حسین صاحب صابری اہل حدیث مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۱ میں ایک لاجواب مطالبہ کا بدیں الفاظ ذکر فرماتے ہیں کہ

> آخر میں خلیفہ صاحب کے مبایعین سے یہ پوچھنا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ شیخ بہاء اللہ عرب وشام میں عرصہ سے مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے۔ ان کی زندگی ہی میں ان کے بعد مرزا صاحب نے دعوی کردیا۔ پھر ۱۸۹۲ء میں شیخ بہاء اللہ فوت ہوگئے اور مرزا صاحب کئی سال زندہ رہے۔ تو اب ان کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو مسیلمہ سمجھنے میں کون سی وجہ مانع ہے؟ ذرہ سوچ سمجھ کر اور خلیفہ صاحب سے پوچھ کر جواب عنایت ہو۔

چونکہ اس سوال کا جواب مرزائی جماعت خصوصاً میاں محمود احمد سے طلب کیا گیا ہے، لہذا ہم جواب دیتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں گے کہ جواب حتی الامکان مرزائی لٹریچر یا موجودہ خلیفہ کے الفاظ میں ہو۔

مگر قبل اس کے کہ ہم مذکورہ بالا سوال کا جواب دیں، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بالفاظ مرزا قادیانی اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچائیں کہ شیخ بہاء اللہ کے مقابلہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعی مرزا غلام احمد صاحب، مسیلمہ تھے۔ اور نہ صرف یہی بلکہ اسی مضمون کی دوسری شق میں ہم قادیانی نبوت کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالیں گے۔ وباللہ التوفیق۔

اس سوال کے جواب کے لئے کہ واقعی مدعی قادیان، بہائے ایران کے مقابلہ میں مسیلمہ تھے، اولاً ہم مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب چشمہ معرفت کا حاشیہ پیش کرتے ہیں جس میں آپ نے صادق ملہموں کی پہچان کے معیار لکھتے ہوئے فرمایا کہ سچا مدعی اپنی بعثت کے وقت جو اس کے لئے سابق انبیاء کی کتب نے مقرر فرمایا ہے سب سے پہلے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

منجملہ ان لوازم خاصہ کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس کا ظہور (یعنی سچے مدعی کا ظہور) سب مدعیوں سے پہلے ہوتا ہے (چشمہ معرفت۔ ص ۳۰۱)

اب میں دکھاتا ہوں کہ ظہور مسیح موعود کا کون سا زمانہ ہے، کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہو ہر ایک مدعی کہہ سکتا ہے کہ چونکہ میں نبیوں کے مقرر کردہ وقت میں ظاہر ہوا ہوں لہذا میں صادق ہوں۔ اور اب کسی مدعی کو قدم رکھنے کی گنجائش نہیں۔ جیسا کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں۔

میری سچائی پر ایک یہ دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں اور اگر اور کوئی دلیل نہ بھی ہوتی تو یہی ایک دلیل روشن تھی جو طالب حق کے لئے کافی تھی۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ ج ۳ نمبر ۱۱ ص ۳۶۸)

پھر تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۹۵ پر لکھتے ہیں:

کسی مدعی کو قدم رکھنے کی گنجائش نہیں کیونکہ مسیح موعود کے ظہور اور پیدائش کا وقت گذر گیا۔

لہذا ضروری معلوم ہوتا کہ زمانہ ظہور موعود کی وہ تعیین بیان کردی جائے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق تھا۔

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا اور چھٹے ہزار کے اخیر میں پیدا ہوگا۔ (ریویو آف ریلی جنز مذکور۔ ص ۳۶۸)

دوسری جگہ ساتویں ہزار کے سر کی تعیین بدیں الفاظ کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الف ششم یعنی چھٹا ہزار ۱۲۷۰ھ مطابق ۱۸۵۳ء ختم ہوا تھا۔

(اخبار الحکم قادیان ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶ کالم ۳)

ریویو آف ریلی جنز کی عبارت محولہ بالا سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کی پیدائش ۱۲۷۰ھ مطابق ۱۸۵۳ء سے پہلے ضروری ہے۔ اور ۱۸۵۳ء میں مسیح کا دعویٰ ظاہر ہونا ضروریات حقہ سے ہے۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب قادیانی ۱۸۵۳ء میں بعثت موعود کی پیش گوئی تمام نبیوں سے مرقوم ہے اور یہی وقت ظہور موعود کا ہے۔ اس کے بعد جو شخص دعویٰ کرے گا وہ سچا نہیں۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ بقول مرزا صاحب قادیانی تمام نبیوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ ۱۸۵۳ء میں مسیح موعود کا دعویٰ موجود ہو کیونکہ یہ اس کے ظہور کا وقت ہے اور ٹھیک اسی وقت شیخ بہاء اللہ ظہور فرما تھے۔ چنانچہ الحکم ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۴ میں ایک احمدی گجراتی کے الفاظ ہمارے بیان کی یوں تصدیق کرتے ہیں کہ

بہاء اللہ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ ۱۲۶۹ھ میں کیا تھا وہ ۱۳۰۹ تک زندہ رہا۔ بلفظہ بقدر الحاجۃ

پس بقول مرزا صاحب قادیانی نبیوں کے ٹھیک مقررہ وقت پر شیخ بہاء اللہ ظاہر ہو گئے اور کسی موعود کا اپنے وقت پر ظاہر ہو جانا ہی اس کے صدق کی کافی دلیل ہے۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں

چونکہ میں چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوا لہذا یہ میری صداقت کی دلیل ہے

حالانکہ یہ صریح غلط ہے کیونکہ جناب مرزا قادیانی لکھتے ہیں

چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا اور ۱۸۵۳ء یعنی ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا۔

یوں تو چھٹے ہزار میں آدھا جہان پیدا ہوا ہوگا۔ ایسی فضول پیدائش کس کام کی۔ پیدائش وہ اہم ہے جو ساتویں ہزار کے شروع سے اتنا عرصہ پہلے ہو کہ ۱۸۵۳ء میں اس انسان کی عمر پیغام الٰہی کی حامل ہو سکے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ وصف موجود نہیں جیسا کہ ان کا بیان ہے

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔

(تحفہ گولڑویہ حاشیہ۔ ص ۱۵۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ ۱۸۵۳ء میں مرزا غلام احمد صاحب ۱۱ برس کے بچے تھے اور اس وقت موصوف کا کوئی دعویٰ نہیں تھا۔ مگر ان کا اپنا قول یہ ہے کہ ۱۸۵۳ء میں مدعی مسیحیت کا ظہور ضروری ہے کیونکہ جملہ انبیاء کا اسی پر اتفاق ہے۔

اس قدر بتا دینے کے بعد ہم چشمہ معرفت کے معیار کو لیتے ہیں جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

منجملہ ان لوازم خاصہ کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس کا ظہور سب مدعیوں سے پہلے ہو۔ (چشمہ معرفت حاشیہ ص ۳۰۱)

موعود زمانہ کی تعیین بالفاظ مرزا قادیانی ہو چکی ہے کہ ۱۸۵۳ء ہے۔ ٹھیک اسی وقت میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعویٰ مسیحیت موجود تھا۔ پس بقول مرزائے غلام احمد قادیانی، بہائے ایرانی سچا موعود ہوا۔ کیونکہ اپنے وقت میں پہلا مدعی ہے اور مرزا صاحب قادیانی بعد میں مدعی بنے۔ بعد میں مدعی بننے والوں کے حق میں آپ جو لکھتے ہیں وہ بھی ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے

منجملہ ان لوازم خاصہ کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس کا ظہار سب مدعیوں سے پہلے ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے نبی و جب مبعوث نہ تھے تب جھوٹے نبیوں کا نام ونشان نہ تھا اور جب ان کا نور زمین پر خوب روشن ہو گیا تب مسیلمہ کذاب اسود عنسی اور ابن صبا وغیرہ جھوٹے نبی ظاہر ہوئے تا خدا دکھائے کہ وہ کس طرح سچے کی حمایت کرتا ہے۔

یہ ہم بتا چکے ہیں کہ ۱۸۵۳ء میں شیخ بہاء اللہ نے دعویٰ کیا۔ جب ان کا نور زمین پر خوب روشن ہو گیا یعنی ۱۸۹۱ء کا وقت آ گیا تب مثیل مسیلمہ وغیرھا جناب مرزا غلام احمد وغیرہ جھوٹے نبی ظاہر ہوئے تا خدا دکھاوے کہ وہ کس طرح سچے کی حمایت کرتا ہے۔

یہ ہے ثبوت شیخ بہاء اللہ کے مقابلے میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مسیلمہ ہونے کا جو اسی مسیلمہ کا مسلمہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک الہام ہے:

راز کھل گیا۔ (البشریٰ۔ جلد۲۔ ص ۱۲۹)۔

سو الحمد للہ کہ اس راز کے کھلنے کا وقت آ گیا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ جناب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب کا ایک الہام ہے:

اے عبد الحکیم خدا تعالیٰ تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔(البشریٰ۔ج ۲ ص ۱۲۰)

مرتب البشریٰ نے اس الہام پر نوٹ لکھا ہے کہ

عبد الحکیم حضرت مسیح موعود کا الہامی نام رکھا گیا ہے۔

جس کی تصدیق مکاشفات صفحہ ۵۵ سے یوں ہوتی ہے:

میرے دل میں ڈالا گیا کہ میرا نام عبد الحکیم رکھا گیا ہے۔

یہ ہے وہ الہامی نام جس میں ایک راز ہے اور وہ یہ ہے کہ عبد الحکیم اور مسیلمہ کے اعداد حسب ذیل ہیں

مسیلمہ : م ۴۰۔س ۶۰۔ی ۱۰۔ل ۳۰۔م ۴۰۔ہ ۵۔کل ۱۸۵

عبد الحکیم : ع ۷۰۔ب ۲۔د ۴۔ا ۱۔ل ۳۰۔ح ۸۔ک ۲۰۔ی ۱۰۔م ۴۰۔ کل ۱۸۵

یہ ہے وہ راز جو آج آکر کھلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا الہامی نام عبد الحکیم کیوں رکھا گیا۔ پھر مرزا صاحب قادیانی کا الہام کنندہ اسے بے ثبوت ہی نہیں رہنے دیتا۔ اول تو ہم واقعات کی روشنی میں احمدی تحریرات سے بہائے ایران کا تقدم زمانی دکھا کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیلمہ ثابت کر چکے ہیں۔ پھر عبد الحکیم نام نے دوٹوک فیصلہ کر دیا۔ اس سے اوپر کا الہام یوں ہے:

کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنم میں لے جائے گا۔

اس الہام میں صریح طور پر بتایا گیا ہے کہ تو کاذب ہے، کیسا کاذب ؟ عبد الحکیم کا نام راز میں بتا کر فیصلہ کر دیا کہ مسیلمہ کذاب..

(مضمون نامکمل ہے کیونکہ شمارہ زیر نظر سے اس کی آخری سطور دستیاب نہیں ہوسکیں۔ بہاء)..

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۴۔ص ۴۔۶)۔

مرزا قادیانی کون ہیں؟

یسوع کی طرف سے ایلچی یا ان سے بڑھ کر

جناب بابو حبیب اللہ رحمہ اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصویر کا ایک رخ: فضیلت کا دعوی

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

عیسائی مشنریوں نے عیسی بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سید و مولا حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بدزبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا۔ اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور خدا نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کی ادنی غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یعنی کیا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کم تر ہے۔

(دافع البلاء۔ ص ۱۳۔۱۴)

۲۔ اور سنئیے۔ دافع البلاء صفحہ ۲۰ میں مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس (یعنی مسیح) کا ثانی پیدا کرونگا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا پیارا یہ نام احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

۳۔ اور سنئیے۔ ریویو آف ریلی جنز جلد اول نمبر ۶ کے صفحہ ۲۵۷ پر ہے:

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: ان مندرجہ بالا مقامات میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو حضرت مسیح سے افضل قرار دیا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ: مسیح کا ایلچی

جناب مرزا غلام احمد قادیانی ارشاد فرماتے ہیں:

یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔

(تحفہ قیصریہ۔ص ۲۲)

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اس وقت ہم یہ عاجزانہ التماس کسی مذہبی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک کامل انسان کی حفظ عزت کے لئے پیش کرتے ہیں اور یسوع کی طرف سے رسول ہو کر کہ جس طرح کشفی عالم میں اس کی زبان سے سنا حضور قیصرہ ہند میں پہنچا دیتے ہیں۔ (تحفہ قیصریہ۔ص ۲۲ تبلیغ رسالت۔ص ۶ ص ۱۱۹)

اور جگہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اس لئے جرأت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں۔ (تحفہ قیصریہ۔ص ۲۳)

پھر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یسوع مسیح کا پیغام ہے جو میں پہنچاتا ہوں۔ (تحفہ قیصریہ۔ص ۲۴)

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اگر حضور ملکہ قیصرہ ہند و انگلستان توجہ کریں تو میرا خدا قادر ہے کہ ان کی تسلی کے لئے بھی کوئی نشان دکھاوے جو بشارت اور خوشی کا نشان ہو، بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد میرے پیغام کو قبول کرلیں اور میری سفارت جو یسوع مسیح کی طرف سے ہے اس کے موافق ملک میں عمل درآمد کرایا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفہ قیصریہ۔ص۲۴)

نیز مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں؛

اس وقت ہم یسوع مسیح کی عزت کے لئے ہر ایک خطرہ کو قبول کرتے ہیں اور محض اس کی طرف سے رسالت لے کر بحیثیت ایک سفیر کے اپنے عادل بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہیں۔ (تحفہ قیصریہ۔ص۲۵)

نوٹ ان چھ مقامات میں جناب مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو یسوع کی طرف سے ایلچی کی حیثیت میں پیش کیا ہے اور واضح ہو کہ سینٹ پال یعنی پولوس (جس کی وفات ۶۷ء میں ہوئی تھی اس) نے بھی اپنے آپ کو رسول مسیح کی حیثیت میں پیش کیا تھا۔ (کشتی نوح صفحہ ۶۰ کا حاشیہ)۔لیکن پولوس تو اپنے دعوی رسالت پر رہا، مگر مرزا غلام احمد صاحب ترقی کر کے حضرت عیسیٰؑ سے بڑھنے کے مدعی ہو گئے۔اسلئے کہا گیا ہے

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است

سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۱۹ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۶ ص ۳۔۴)

مرزائیت سے توبہ:

ہمارے گاؤں میں میاں امام دین مرزائی تھا اب اس نے مرزائیت سے توبہ کر کے حنفی مذہب اختیار کر لیا ہے عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔راقم: میاں جی محمد ثناء اللہ امام مسجد موضع ادھو والی ضلع گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۶ ص ۱۵)

انجمن احمدیہ لاہور: بلی کے بھاگوں چھنکا ٹوٹا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خیالات و مقالات سے مسلمانوں کو جو نفرت ہے وہ عیاں ہے کیونکہ وہ سارے کے سارے متعلیانہ متکبرانہ ہیں۔ مثلاً آپ کا یہ کہنا کہ:

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے

من بعرفاں نہ کمترم ز کسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی حضرات انبیاء اگرچہ بہت ہوئے ہیں مگر میں (مرزا) بھی کسی سے کم نہیں)

بلکہ اس پر ترقی کر کے آپ نے یہ فرمایا:

آنچہ دادہ است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

(یعنی خدا نے ہر نبی کو جو کچھ دیا ہے اس کا مجموعہ مجھ کو دیا ہے)

جس کا مطلب صاف ہے جو کسی شاعر نے آنحضرت ﷺ کے حق میں کہا ہے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسی طرح درثمین میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ قول بھی مسلمانوں کے لئے موجب نفرت ہے

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

اس لئے مسلمان مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں سے سخت نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ مرزائیوں کی کسی تحریک کو وہ خالص اسلامی تحریک نہیں سمجھتے نہ اس سے خوش ہیں۔

لیکن آج کل جو ہندوؤں اور آریوں کی بے معنی شورش ہو رہی ہے اس میں مرزائی جماعت دخل دے کر مسلمانوں سے اپنی نفرت دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو ان کے نقطہ نگاہ سے بہت دانشمندی کا کام ہے چنانچہ اس کوشش کی ایک مثال مندرجہ ذیل اشتہار ہے جو لاہوری جماعت مرزائیہ نے شائع کیا ہے۔ ہم اپنے ناظرین تک اس پہنچاتے ہیں اور جو کچھ وہ مخفی کر گئے ہیں وہ اضافہ کر دیتے ہیں تاکہ تصویر کے دونوں رخ سامنے آجائیں

احمدیہ جماعت لاہور کے عقائد

۱۔ ہم اللہ تعالی کی توحید اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں

۲۔ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کی بعثت کے ساتھ اللہ تعالی نے دین کو کامل کر دیا۔ اور اس لئے آنجناب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں مجدد آئیں گے جن کا کام خدمت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور تائید دین ہے۔

۳۔ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اور اس کا کوئی حکم منسوخ نہیں۔ نہ قیامت تک منسوخ ہوگا اور وہ قیامت تک واجب العمل ہے۔

۴۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں۔ نبی نہیں مانتے (اس میں ایک لفظ چھوڑ گئے، یعنی مسیح موعود مانتے ہیں۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا ہے و الله لینزلن فیکم ابن مریم رسو ل الله خدا کی قسم ابن مریم رسول اللہ تم میں اتریں گے۔ اس حدیث سے مرزا صاحب مراد ہیں چنانچہ مولوی محمد علی نے ایک کتاب خاص اس نام کی لکھی ہے جس نام ہے مسیح موعود،۔اس میں مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ پس ناظرین سمجھ لیں کہ اس خاص عہدہ کا چھپانا کس مطلب سے ہے۔ ثناء اللہ)

۵۔ ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالی اس امت کے اولیاء سے کلام کرتا ہے اور ایسے لوگ اصطلاح شریعت میں محدث کہلاتے ہیں اسی پر اولیاء کی اصطلاح میں ظلی نبوت کا لفظ استعمال ہوتا۔ ورنہ جیسے ظل اللہ، اللہ نہیں، ظلی نبی بھی نبی نہیں۔

۶ ہم ہر اس شخص کو جو لا اله الا الله محمد رسو ل الله پر ایمان لاتا ہے مسلمان سمجھتے ہیں۔

۷۔ ہم تمام صحابہ کرام اور تمام بزرگان دین کی عزت کرتے ہیں اور کسی صحابی یا امام یا محدث یا مجدد کی تحقیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۸۔ مسلمانوں کی تکفیر کو ہم سب سے بڑھ کر قابل نفرت فعل سمجھتے ہیں۔ اور جو لوگ کسی مسلمان کی یا کسی مسلمان جماعت کی تکفیر کریں ان سے اظہار نفرت کے طور پر ہم ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے خواہ ایسے مکفر احمدی ہوں یا دوسرے لوگ اور جو لوگ تکفیر کے فتووں سے متنفر ہیں ان کے پیچھے ہم نماز پڑھ لیتے ہیں خواہ وہ احمدی ہوں یا دوسرے مسلمان (مرزا صاحب کا فتوی ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا اس کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ ملاحظہ ہو فتاوی احمدیہ اور اربعین نمبر ۴۔ یعنی محض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے انکار پر یہ نتیجہ ہے کہ وہ شخص امامت کے لائق نہیں ۔ چنانچہ گزشتہ دسمبر کے جلسہ میں لاہوری جماعت میں یہ مسئلہ اقتداء بالمنکر پیش ہوا تو جواز پاس نہیں ہو سکا۔ سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کی تصریحات ایسی صاف ہیں کہ ان کے معنی اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتے کہ منکرین مرزا کے پیچھے نماز جائز نہیں چنانچہ مولوی محمد علی اوران کے اتباع کا بھی آج تک یہی عمل ہے ۔ یہ محض بناوٹ ہے کہ ہم خاص مکفرین کے پیچھے نہیں پڑھتے ۔ گو بحیثیت تعلیم اسلام یہ عذر بھی صحیح نہیں ۔ثناء اللہ امرتسری)

۹ ۔ حدیثوں میں جو نزول مسیح کا ذکر ہے اسے ہم درست مانتے ہیں مگر چونکہ قرآن کریم حضرت مسیح کی وفات کا ذکر صاف الفاظ میں فرماتا ہے اس لئے اس سے مراد ہم ایک مجدد کا مثیل مسیح ہو کر ظاہر ہونا مراد لیتے ہیں

(یہ لفظ بھی مغالطہ ہے۔ مثیل مسیح کا دعوی مرزا صاحب کی طرف سے براہین احمدیہ کے زمانہ تک تھا جب وہ مسیح موعود کے آنے کے قائل تھے اور خود کو مثیل مسیح کہتے تھے ملاحظہ ہو براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸۔۴۹۹ ۔مگر اس کے بعد جب ترقی کی تو ازالہ اوہام اور اس کے سوا باقی کتابوں میں صاف تحریر ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جس کی بابت حدیثوں میں وعدہ کیا آیا ہے کہ وہ دمشق میں نازل ہوں گے اور دمشق سے مراد قادیان ہے۔ثناء اللہ امرتسری)

۱۰ ۔ دین اسلام ہمارے نزدیک نہ پہلے جبر سے پھیلا نہ آئندہ کوئی ایسا مہدی ظاہر ہوگا جو اسلام کو بزور شمشیر پھیلائے (بزور شمشیر اسلام پھیلانے والہ تو ہم بھی نہیں مانتے ہاں حضرت مہدی صاحب سیاست اور باحکومت ضرور ہوں گے جس کو مرزا صاحب اپنی معمولی اخلاقی اصطلاح میں ،خونی مہدی، کے نام سے موسوم کرتے ہیں چونکہ خود مہدی بنے تھے اور صاحب سیاست تو تھے نہیں اس لئے اس بہانہ سے لوگوں کو حضرت مہدی سے نفرت دلاتے تھے کہ ہم کسی کسی خونی مہدی کو جو بزور شمشیر اسلام پھیلائے گا نہیں مانتے ۔ اے جناب اگر آپ کسی باسیاست مہدی کو ماننے سے انکاری ہیں تو ہم بھی کسی محض اشتہاری مہدی کے ماننے کو تیار نہیں ۔ثناء اللہ) بلکہ مہدی وہی ہے جو خدائے تعالی سے ہدایت پا کر دین اسلام کی صداقت کو قائم کرتا ہے ۔

(محمد علی پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس لاہور۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم مرزا صاحب کو دعوی مسیحیت اور ادعائے مہدویت میں جھوٹا جانتے ہیں ان کی کوئی تحدی آمیز پیش گوئی سچی ثابت نہیں ہوئی۔ انہوں نے اسلام کی خدمت کرنے کی بجائے اپنے اعمال سے دشمنوں کی نگاہ میں اسلام کو ذلیل اور مسلمانوں کو شرمندہ کیا۔ آخرکار وہ اپنی دعا مشتہرہ ۱۵، اپریل ۱۹۰۷ء کے مطابق صادق کی زندگی میں کاذب کی موت مرگئے۔ اس لئے ہم ایسے شخص کو مہدی اور مثیل مسیح ماننے کیلئے بالکل تیار نہیں اور ماننے والے ہمارے نزدیک خدا کے ہاں معذور نہیں

سیعلم الذین ظلموا ایّ منقلبٍ ینقلبو ن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۳ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۷ ص ۹۔۱۰)

مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں

(۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء کے اہلحدیث میں اس سرخی کے نیچے مرزا کے ۱۲ رنگ لکھے گئے تھے آج تیرھویں دعوی سے درج ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۳۔ خاتم الاولیاء: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔ (خطبہ الہامیہ۔ ص ۳۵)

۱۴۔ خاتم الخلفاء: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

پسر آخر جو خاتم الخلفاء اور بموجب اس پیش گوئی کے جو شیخ نے اپنی کتاب عنقاء عرب، میں لکھی ہے وہ خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء عجم میں پیدا ہونے والا ہے نہ عرب میں۔ (تریاق القلوب۔ ص ۱۵۹)

۱۵۔ چینی الاصل: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

شیخ محی الدین عربی اپنی کتاب فصوص میں مہدی خاتم الاولیاء کی ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامت لکھتے ہیں کہ اس کا خاندان چینی حدود میں سے ہوگا اور اس کی پیدائش میں یہ ندرت ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک لڑکی بطور توام پیدا ہوگی یعنی اس طرح پر خدا اناث کا مادہ اس سے الگ کر دے گا سو اسی کشف کے مطابق اس عاجز کی ولادت ہوئی اور اسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں آئے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۳۹۔۴۰ کا حاشیہ)

۱۶۔ معجون مرکب۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

الف: قریباً ۱۸ برس سے ایک یہ پیش گوئی ہے الحمد لله الذی جعل لکم الصهر و النسب۔

ترجمہ۔ وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہاری دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہارے نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔ (تریاق القلوب۔ ص ۶۴)

ب۔ مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں بروز عیسی و بروز محمد۔

غرض میرا وجود ان دونوں نبیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب ہے۔ (ریویو آف ریلیجنز ج ۵ نمبر ۵)

۱۷۔ یسوع کا ایلچی: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا، ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہوکر بادب التماس کروں

(تحفہ قیصریہ۔ ص ۲۳، تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۱۲)

۱۸۔ مسیح سے بہتر: دافع البلاء میں مرزا قادیانی نے فرمایا ہے:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

۱۹۔ رسول: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (ایضاً ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔مظہر خدا۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے۔ اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر آئے گا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے

یو م یأ تی ر بك فی ظلل من الغمام

یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھلائے گا۔(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۴)

۲۱۔ حجر اسود۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

و انی و اللہ فی ھذا ا لا مر کعبة الحتا ج کما ان مکه کعبة الحجا ج و انی انا الحجر ا لاسود الذی و ضع له القبو ل فی الا رض و النا س یمسه یتبر کون (ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔الاستفتاء۔ص ۴۱)۔

۲۲۔ذوالقرنین: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے میرا نام ذولقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالی کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جر ی اللہ فی حلل ا لا نبیاء جسکے یہ معنی ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں، یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے صفات بھی ہوں۔ (نصرۃ الحق۔ص ۹۰)

۲۳۔آدم: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے میرا نام عیسی ہی نہیں رکھا بلکہ ابتداء سے انتہا تک جس قدر انبیاء کے نام تھے وہ سب میرے نام رکھ دیئے چنانچہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام آدم رکھا۔(نصرۃ الحق۔ص ۸۵)

۲۴۔نوح: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے۔

(نصرۃ الحق۔ص ۹۶)

۲۵۔ابراہیم۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام ابراہیم بھی رکھا گیا ہے۔
(ایضاً۔ص ۸۷)۔ باقی دارد۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۳ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۷ ص ۱۰۔۱۱)

قادیان میں اسلامی جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو غالباً معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی کے دارالحکومت قادیان میں ایک انجمن اسلامیہ ہے جو سالانہ جلسہ کیا کرتی ہے جس میں علماء سنت شریک ہوا کرتے ہیں۔ اس دفعہ خلاف معمول علماء دیوبند غالباً مدرسہ کی ضرورت کی وجہ سے نہ آسکے۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی نے ان کی قائم مقامی کی۔ اور علماء پنجاب بھی بکثرت شریک تھے۔

جلسہ ۳۔۴۔۵ مئی کو ہوتا رہا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

۶ کس مرزائی تائب ہوئے۔ مرزائی کیمپ میں بڑی کھلبلی رہی۔ موقع بے موقع خلل اندازی کرتے تھے چونکہ صاحب ضلع گورداسپور کے حکم سے جلسہ ہذا میں ۲۵ جوان پولیس سب انسپکٹر اور انسپکٹر پولیس ایک ڈپٹی کلکٹر (مجسٹریٹ) شریک جلسہ رہتے تھے اس لئے امن رہتا ہے اور رہا۔ جلسہ کے اختتام پر چیلنج بازی بھی ہوئی۔

ہمارا چیلنج بخدمت میاں محمود خلیفہ قادیان

آپ کو معلوم ہوگا کہ حکیم نورالدین کے زمانہ خلافت میں منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق اور ان کے ساتھ کئی احمدیوں نے مجھ سے انعامی مباحثہ کیا تھا، مضمون بحث مرزا کا میرے ساتھ آخری فیصلہ تھا جس میں بفضلہ تعالیٰ حق کی فتح ہوئی یعنی تین سو روپیہ میں نے وصول کیا۔

اس پر بھی آپ کی جماعت خاموش نہ ہوئی۔ اس لئے میں نے قادیان کے جلسہ میں چیلنج دیا تھا کہ احمدی لوگ چاہیں تو اسی مبحث پر دوبارہ بحث کرلیں درصورت فتح پانے کے میں انعام میں صرف پانچ روپئے دونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی شروط وہی ہوں گی جو مباحثہ لدھیانہ میں تھیں فرق صرف اتنا ہو گا کہ اس میں فریق ثانی قاسم علی تھے اور اس مباحثہ میں فریق ثانی آپ ہونگے۔ جلسہ میں آپ کے فرستادوں نے یہ چیلنج منظور کیا تھا۔ امید ہے آپ بھی اپنے والد کی طرح سیدھے اور صاف طریق سے بدستخط خود جواب دیں گے، میں کسی اور کے جواب کو لیس کل خطا ب یستحق الجوا ب قابل جواب نہیں سمجھونگا۔ ابوالوفاء ثناء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۸ ص ۷)

اخلاق مرزا

جناب مولوی نور محمد خانؒ مدرس راجپورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب (بقول خود) نہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے کمالات کے مظہر و بروز تھے بلکہ تفصیلی طور پر تمام انبیاء کے کمالات کو اس طور سے جذب کئے ہوئے تھے کہ بعض اولوالعزم انبیاء سے بڑھ کر حضور ﷺ کے برابر اور پہلو بہ پہلو کھڑے تھے اور امت مرزائیہ کے نزدیک تو کوئی دین و دنیا کی ایسی صفت باقی نہیں تھی جو مرزا صاحب کی خادمہ نہ ہو گویا مرزا صاحب آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری، کے پورے پورے مصداق تھے۔ خیر یہ تو اپنا اپنا حسن ظن ہے کہ کوئی اپنے پیر بزرگ کو امام نبی رسول کہے یا خدا کے درجہ کو پہنچا دیوے مگر دیکھنا یہ ہے کہ حقیقت میں بھی ان اوصاف سے موصوف ہے یا یاروں کا محض حسن ظن ہی حسن ظن ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بقول خود چاہے کوئی ہوں لیکن اخلاقی حالت آپ کی ایسی ردی و گری ہوئی تھی کہ آپ کو ایک مہذب انسان کہنا اگر مشکل نہیں تو آسان بھی نہیں۔ ناظرین ذیل کے الفاظ سے جس سے مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حریفوں کی تواضع فرمائی ہے آپ کے اخلاق کا اندازہ کر سکتے ہیں:

(یہ الفاظ کتاب عشرہ کاملہ بحوالہ عصائے موسیٰ سے نقل کئے گئے ہیں اسی سے یہ بھی ملخص ہے۔ منہ)

(میں نے عصائے موسیٰ سے ساری متعلقہ عبارت ذیل میں نقل کر دی ہے۔ منشی الٰہی صاحب نے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کی شیریں کلامی کے نمونوں کی فہرست حروف تہجی اعتبار سے مرتب کی تھی۔ ملاحظہ فرمائیں۔ بہاء)

اس جگہ مرزا کی خوش اخلاقی و شیریں کلامی کا جو انہوں نے اپنے کتب و اشتہارات میں ظاہر فرمائی ہے اور جس کا بالاستیعاب ذکر تو مشکل وطول ہے لیکن بطور نمونہ چند الفاظ وکلمات وفقرات اظہار حقیقت کے لئے بترتیب حروف تہجی با دل نخواستہ لکھتا ہوں اور ان کے نقل کرنے سے اللہ تعالی کی پناہ وبخشش مانگتا ہوں۔

- الف: اے بدذات فرقہ مولویاں تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کا الانعام کو بھی پلایا: اندھیرے کے کیڑو: ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والا: اندھے: نیم دہریہ: ابولہب: اسلام کے دشمن: اسلام کی عار مولویو: اے جنگل کے وحشی: اے نابکار: ایمانی روشنی مسلوب ہوئے: احمق مخالف: اے پلید دجال: اسلام کے بدنام کرنے والے: اے بدبخت مفتریو: اعمی: اشرار: اول الکافرین: اوباش: اے بدذات خبیث دشمن اللہ اور رسول کے: ان بے وقوفوں کے بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔
- ب۔ بے ایمان اندھے مولوی: بلید طبع: بدذات جھوٹا: بدگوہری ظاہر نہ کرتے: بے حیائی سے بات بڑھانا: بددیانت بے حیا انسان: بدذات فتنہ انگیز: بدقسمت منکر: بدچلن: بخیل: بداندیش: بدظن: بدبخت قوم: بدگفتار: بدباطن نکتہ چیں: باطنی جذام: بخل کی سرشت والے: بیوقوف جاہل: بے ہودہ۔
- ت۔ تمام دنیا سے بدتر: تنگ ظرف: ترک حیا: تقوی ودیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا: ترک تقوی کی شامت سے ذلت پہنچ گئی: تکفیر ولعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے۔
- ث۔ ثعلب (لومڑی جیسے) ایّھا الشّیخ الضّال و الدّجال البطال۔
- ج۔ جھوٹ کی نجاست کھائی: جھوٹ کو گونہہ کھایا: جاہل وحشی: جادہ صدق و ثواب سے منحرف ودور: جعل ساز: جیتے ہی مرجاتا۔
- چ۔ چوہڑے: چمار۔
- ح۔ حمار: حمقاء: حق وراستی سے منحرف: حق پوش۔
- خ۔ خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں: خنزیر سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ پلید؛ خطا کی ذلت انہی کے منہ پر؛ خالی گدھے؛ خائن؛ خباثت پیشہ؛ خاسرین خالیۃ من نور الرحمٰن؛ خام خیال؛ خفاش؛ خوش شدہ آید کہ حق و دین را باطل کنید۔

د۔ دل کے مجذوم۔ دھوکہ دہ۔ دیانت امانت راستی سے خالی۔ دجال۔ دروغ گو۔ ڈوموں کی طرح مسخرہ۔ دشمن سچائی۔ دشمن قرآن۔ دلی تاریکی۔ دروغ شما تا کنارہائے بغداد منتشر خواہد شد

ذ۔ ذلت کی موت۔ ذلت کے ساتھ پردہ دری۔ ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کر دیں گے۔

ر۔ رئیس الدجالین۔ ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے۔ روسیاہ۔ روباہ باز۔ رئیس المتصلفین۔ راس المعتدین۔ راس الغاوین۔

ز۔ زہرناک مادے والے۔ زندیق۔

س۔ سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی۔ سفلی ملا بے بصر۔ سیاہ دل منکر۔ سخت بے حیا ہوگا جو اس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے۔ سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔ سادہ لوح، ساہنسی، سفلہ، سفہاء، سلطان المتکبّرین الّذی اضاع دینہ بالکبر والتّوہین۔ سگ بچگان۔

ش۔ شرم و حیا سے دور۔ شرارت وخباثت۔ شیطانی کاروائی والے۔ شریف از سفلہ نمی ترسد بلکہ از سفلگی او مے ترسد۔ شریر مکار۔ شیخی سے بھرا ہوا۔ شیخ نجدی۔

ص۔ صم عمی۔ صدر القناۃ نیوش صدرک ضربہ۔ و یریک رمانی بحار دماء۔

ض۔ ضال۔ ضررھم اکثر من ابلیس اللّعین

ط۔ طالع منحوس۔ طبتم نفساً بالغاء الحقّ و الدّین

ظ۔ ظالم۔ ظلمانی حالت۔

ع۔ علماء السوء۔ عداوت اسلام، عجیب دیندار، عدو العقل النھی، عقارب، عقب الکلب

غ۔ غول الاغوی۔ غدار سرشت۔ غالی۔ غافل

ف۔ فیمت یا عبد الشّیطان الموسوم بہ۔ فریبی۔ فن عربی سے بے بہرہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرعونی رنگ۔

❁ ق۔قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے۔ قست قلوبھم کما ھی عادۃ النوکی۔ قد سبق الکلّ فی الکذب و المین۔

❁ ک۔کتے۔کینہ ور۔ کمینہ۔کہماء(مادرزاد اندھے)۔کج دل قوم۔کوتاہ نظر۔کھوپڑی میں کیڑا۔کیڑوں کی طرح خود ہی مرجاویں گے۔

❁ گ۔گدھا۔گندے اور پلید فتوی والے۔گندی کاروائی والے۔گندی عادت۔گندے اخلاق۔ گندہ دہانی۔گندے خیال والے ذلت سے غرق ہو جاتا۔ گندی روحو۔

❁ ل۔لاف وگذاف والے۔لعنت کی موت۔

❁ م۔ مولویت کو بدنام کرنے والو۔ مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے۔ منافق۔مفتری۔مورد غضب۔مفسد۔مرے ہوئے کیڑے۔مخذول۔مہجور۔مجنون درندہ۔مغرور۔منکر۔محجوب مولوی۔مگس طینت مولوی کی بک بک۔مردار خور مولویو۔

❁ ن۔نجاست نہ کھاؤ۔نااہل مولوی۔ناک کٹ جائیگی۔ناپاک طبع لوگوں نے۔نابینا علماء۔نمک حرام۔مفسانی۔ناپاک نفس۔نابکار قوم ابھی تک حیا وشرم کی طرف رخ نہیں کرتی۔نفرتی وناپاک شیوہ۔ نادان متعصب۔نالائق۔نفس امارہ کے قبضہ میں۔نااہل حریف۔نجاست سے بھرے ہوئے۔نادانی میں ڈوبے ہوء۔نجاست خوری کا شوق۔

❁ و۔وحشی طبع۔وحشیانہ عقاید والے۔

❁ ھ۔ہامان۔ہالکین۔ ہندوزادہ۔

❁ ی۔یک چشم مولوی۔یہودیانہ تحریف۔یہودی سیرت۔ یا ایّھا الشّیخ الضّال والمفتری البطّال۔یہود کے علماء۔یہودی صفت۔

❁ مرزا صاحب کی کتب وغیرہ تو ان کلمات سے لبالب ہیں لیکن بہت ہی اختصار کر کے ضمیمہ رسالہ انجام آتھم اور دوسرے اوراق سے جو الفاظ سرسری دیکھنے سے نظر سے گذرے، ان میں سے بھی بہت سے چھوڑ کر یہ لئے ہیں (عصائے موسیٰ مولفہ منشی الٰہی بخش لاہوری کی عبارت ختم ہوئی۔بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور مرزا صاحب میں جس قسم کا تعلق تھا اسکا علم مرزا صاحب کو تھا یا مولانا کو۔ لیکن ناظرین ذیل کے واقعہ سے تعلق کا احساس کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ایک ان ٹل پیش گوئی مولوی صاحب کے متعلق کی تھی کہ وہ ہرگز ہرگز قادیان نہیں آوے گا مگر مولوی صاحب کو بھی مرزا جی سے کچھ ایسا عشق تھا کہ فرماتے تھے

مر کے چھوٹ جائے تو چھوٹ جائے تمہارا کوچہ
یہی گھر ہے یہی در ہے یہی مسکن میرا

بایں ہمہ ممکن ہے کہ خود مولوی صاحب واحباب نے کوشش نہ جانے کی ہو مگر معذور تھے کیونکہ

کوئے دلدار میں کچھ ایسی کشش ہے ناصح
لاکھ چاہیں نہ وہاں جائیں مگر جاتے ہیں

چنانچہ مولوی صاحب قادیان تشریف لے گئے اور بڑی شدومد سے تمنائے ملاقات کا اظہار کیا لیکن مولوی صاحب یہ کہتے ہوئے

پردہ اٹھا کے مجھ سے ملاقات بھی نہ کی
رخصت کے پان بھیج دیئے بات بھی نہ کی

مع ان ذیل کے تحائف کے جو بذریعہ حکیم محمد صدیق صاحب جالندھری و محمد ابراہیم امرتسری کے مرزا صاحب نے مولوی صاحب کو خصوصیت کے ساتھ عنایت فرمایا تھا (معاذ اللہ) خبیث سور، کتا، گوہ خوار، بدذات ۔ ہم اس کو کبھی بولنے نہ دیں گے۔ گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھائیں گے۔ اور گندگی اس کے منہ میں ڈالیں گے۔ لعنت ہی لیکر جائے گا۔ اس کو کہو کہ قادیان سے لعنت لے کر چلا جاوے وغیرہ وغیرہ (الہامات مرزا) واپس تشریف لائے اور اب تک یہ کہتے ہیں

گالی سے کون خوش ہو مگر حسن اتفاق
جو ان کی آرزو تھی مرا مدعا ہوا
لگتی ہیں تیرے منہ سے بھلی گالیاں مجھے
قربان میں تیرے پھر مجھے کہہ لے اسی طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے رسالہ ضرورۃ الامام کی اس عبارت کو بھی ملاحظہ فرمائیں

یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھرا خلاق رذیلہ میں گرفتار رہو اور درشت بات ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنی ادنی بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہو سکتا لہذا اسپر آیت انك لعلى خلق عظيم کا پورے طور صادق آجانا ضروری ہے

احمدی دوستو! ایمان سے بتلاؤ کیا مرزا صاحب پر آیت انك لعلى خلق عظيم پورے طور پر صادق آتی ہے؟ اور کیا نبی کے ایسے ہی اخلاق ہوتے ہیں؟ مانا کہ مرزا صاحب مدافعتاً اور جواباً اس اخلاق رذیلہ کے مرتکب ہوئے مگر مرزا صاحب کی اخلاقی و مسیحی شان کے یہ بھی خلاف تھا کہ ایسی بد تہذیبی سے مدافعت کرتے در آں حالیکہ وہ نہ صرف مسیح بلکہ نبی اور خلق عظیم کے کامل بروز تھے این چہ بوالعجبی است

مرزائیو!

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۸ ص ۷۔۸)

مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

نمبر ۲۶۔ یوسف۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نا یوسف بھی رکھا گیا ہے۔ (نصرۃ الحق۔ص ۸۸)

نمبر ۲۷۔ موسیٰ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام موسیٰ رکھا گیا۔ (نصرۃ الحق۔ص ۸۸)

نمبر ۲۸۔ داؤد۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا نے براہین حصص سابقہ میں میرا نام داؤد بھی رکھا۔ (نصرۃ الحق۔ص ۸۹)

نمبر۲۹۔ سلیمان۔ مرزا صاحب کا کہنا ہے:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام سلیمان بھی رکھا۔

(حوالہ مذکور)

نمبر۳۰۔ تمام انبیاء کا مظہر۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

کل دنیا میں جو نبی گذرے ہیں ان کی مثالیں اور ان کے واقعات میرے ساتھ اور میرے اندر موجود ہیں...

اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیئے جائیں۔

(حوالہ مذکور ص ۹۰۔)

نوٹ: میاں محمود احمد خلیفہ قادیان فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے۔

(الفضل ۱۶ جون ۱۹۱۷ ص ۵)۔

حضرت یحیٰ کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا مگر مسیح موعود (مرزا) کو جن کے لئے حضرت یحیٰ ایک دلیل کے طور پر ہیں تمام گزشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں۔ (الفضل ۱۶ جون ۱۹۰۷ء)

نمبر۳۱۔ مریم: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اس تمام امت میں وہ میں ہی ہوں میرا ہی نام خدا نے براہین احمدیہ میں پہلے مریم رکھا۔

اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار دیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۳۸ حاشیہ)

نمبر۳۲۔ محمد و احمد ظلی طور پر: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں

نمبر۳۳۔ بشارت اسمه احمد کا مصداق:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔

(القول الفصل ص ۲۷ بحوالہ ازالہ اوہام ص ۶۷۳)

نمبر۳۴۔تشریعی نبی: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہوگیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ (اربعین نمبر۴ ص ۷)۔

نوٹ۔ اسی اربعین نمبر۴ صفحہ ۶ کی رو سے الفضل ۲۷۔ اپریل و ۴ مئی ۱۹۱۴ء صفحہ ۵، الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء صفحہ ۴، تشحیذ الاذہان ج ۱۰ نمبر۲ صفحہ ۲۳ و ۵۵، اور النبوت فی القرآن مصنفہ قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری کے صفحہ ۴۷ کے حاشیہ پر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو صاحب شریعت نبی لکھا گیا ہے۔

نمبر۳۵۔دعوی خالقیت: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

افسوس بعض نادانوں نے عبودیت کے اس تعلق کو جو ربوبیت کے ساتھ ہے جس سے ظلی طور پر صفات الٰہیہ بندہ میں پیدا ہوتی ہیں، نہ سمجھ کر میری اس وحی من اللہ پر اعتراض کیا ہے کہ انما امرك اذا اردت شیئاً ان تقول له كن فيكون یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہوجا، تو وہ ہوجاتی ہے۔ یہ خدا تعالی کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا یہ میری طرف سے نہیں ہے۔ (نصرۃ الحق۔ص ۹۵)

نوٹ: اب میں صرف دو باتیں اور لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

اول یہ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا:

مجھے مراق ہے (ریویو آف ریلیجنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۲)۔

دوسرا یہ کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نسبت لکھا ہے:

کہ حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

ثنائی نوٹ: قصہ مختصر مرزا صاحب کے حق میں ان کے معتقدین کہتے ہیں:

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

مگر مخالفوں کا عندیہ یہ ہے:

جفا جو ، سنگ دل ، بے رحم ، ظالم
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۸ ص ۸۔۹)

تنقید تقلید

(مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مولانا مرتضیٰ حسن چاندپوری کی مختلف مسائل پر ردوقدح چلتی رہتی تھی، اور اہل حدیث امرتسر اور العدل گوجرانوالہ میں طرفین کے مضامین نکلتے رہتے تھے۔ ذیل کا مضمون براہ راست ردقادیانیت سے متعلق نہیں ہے، لیکن چونکہ مولانا چاندپوری نے مرزا غلام احمد کو دعویٰ نبوت سے قبل غیر مقلد قرار دے کر، اس کے کارناموں کو اہل حدیث کے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کی تھی، اس پر مولانا ثناء اللہ نے جواب میں ذیل کی تحریر رقم فرمائی۔ بہاء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ نمبروں میں بتایا گیا ہے کہ یہ سلسلہ مولانا مرتضیٰ حسن دیوبندی کے جواب میں جاری ہوا ہے آج ہم اس بات کا اظہار بادل نخواستہ کرتے ہیں کہ موصوف آج کل اہل حدیث پر بہت خفا ہیں اس لئے جہاں جہاں آپ تقریر کرتے ہیں یہ فقرے ضرور ارشاد فرماتے ہیں:

سب سے پہلے شیطان غیر مقلد تھا۔

چنانچہ مئو اور دربھنگہ وغیرہ مقامات سے یہی اطلاعیں آئی ہیں ہم حیران ہیں کہ مولا مرتضیٰ کو ایسے فتنہ کے زمانہ میں یہ کیا سوجھی ہے کہ غصے میں ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جو نہ اصول پر منطبق ہوں نہ معقول پر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ نمبروں میں تمہیدی نوٹ کے بعد ممدوح کی عبارت پوری مع جوابات درج کی گئی ہے آج بقیہ مضمون درج ہے ناظرین بغور ملاحظہ کریں۔ (ثناءاللہ)

مرزا صاحب (قادیانی) بھی کیا شروع میں غیر مقلد ہی نہ تھے (جو شخص شیطان کو غیر مقلد کہے اس سے کیا تعجب ہے کہ اپنے جملہ مخالفین قادیانی ہوں یا آریہ سب کو غیر مقلد کہدے لکل ان یصطلح۔ ورنہ حقیت اصلیہ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کا اپنا صریح قول ہے کہ:

میں ہمیشہ ان خشک وہابیوں سے متنفر رہا ہوں۔ البدر ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ھ

اور سنیئے: مرزا صاحب کی زندگی کے حالات ان کے بیٹے (نمبر دوم) نے لکھے ہیں۔ قبل از دعوی مسیحیت کا ذکر لکھتے ہیں:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جو چہلم کی رسم ہے یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا کھلا کر تقسیم کرتے ہیں غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا چالیسویں دن غرباء میں کھانا تقسیم کرنے میں یہ حکمت ہے الخ۔ سیرۃ المہدی ص ۱۶۵

کہیے غیر مقلد ایسے ہوتے ہیں۔ حکیم نورالدین جو مرزا صاحب کے احب مخلصین اور خاص رازداروں میں اندر باہر کے واقف تھے وہ خود کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ:

مرزا صاحب حنفی مذہب تھے۔ ملاحظہ ہو اخبار پیغام صلح ۳ جنوری ۱۹۲۵ء

معلوم نہیں ایسی عبارات صریحہ کے ہوتے ہوئے بھی مولا مرتضی جو قادیانی لٹریچر کے بڑے واقف ہیں مرزا صاحب کے مذہب سے کیوں ناواقف ہیں۔ مدیر اہل حدیث) امام مجدد محدث ظلی نبی بروزی تشریعی کا دعوی کیا لوگوں نے انکار کیا مقابلہ کیا۔ تو مسلمانوں ہی کی شکایت کرتے ہیں کہ ان مولویوں کا یہی دھندا ہے جو بے دین گمراہ کرنے والا پیدا ہوتا ہے اسے کافر کہتے ہیں۔ مشرک بنا کر مسلمانوں کو کافر ہونے سے روکتے ہیں۔ چپ چاپ سب مسلمانوں کو مرزا صاحب کی نبوت کیوں نہیں ماننے دیتے۔ مرزا صاحب کو کافر و مرتد کیوں کہتے ہیں۔ آخر وہ کلمہ گو تو ہیں (معلوم نہیں یہ سوال کس پر وارد ہے۔ اہل حدیث پر یا جملہ مکفرین مرزا پر؟) کیا کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے بجز مسلمانوں کے کافر اور مرتد بنانے کے کس قدر آریہ عیسائیوں غیر مسلموں کو کلمہ گو بنایا ہاں نامردے ہاتھی کی طرح اپنے ہی لشکر کو تباہ کیا۔ اس جملہ معترضہ کے بعد حضرات مقلدین کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ آپ نے شروع میں غیر مقلدیت کی صدا غیر مسلموں میں بلند فرمائی تھی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلدین آپ سے لڑنے کو کیسے مستعد ہو گئے ۔یا اب آپ کی ہمت غیر مسلموں کی طرف متوجہ ہے اور مقلدین کو آپ نے چھوڑ دیا نہیں نہیں بلکہ رات دن تقلید ہی کی جڑ کاٹنے میں مشغول ہیں (اور انہی کو مشرک کہا جاتا ہے ۔ پھر اگر مقلدین کی طرف سے بھی زیادتیاں ہوئیں گو ہم ان کو بھی پسند نہیں کرتے مگر ذمہ دار اول غیر مقلدین حضرات ہی ہوں گے)

یہ تو ابتدائے عشق تھی انتہاء کو سنئیے سال ہا سال کے بعد مقدمہ بازی فوجداری جھگڑے نزاع مناظرے بند ہوئے تھے مگر ابن سعود کے حرمین شریفین پر قابض ہوتے ہی نہ معلوم کیا بہار کے دن آ گئے کہ غیر مقلدین صاحبان جامہ میں نہیں سماتے حالانکہ نجدی اپنے آپ کو مقلد کہتے ہیں جو غیر مقلدین کے نزدیک دوسرے مقلدین کی طرح ایک ہی کشتی میں سوار ہیں ۔ پھر یہ نجدیوں پر کیوں عاشق ہیں ۔(جناب من ! آپ نے جلدی میں غور نہیں فرمایا کہ ہم اہل حدیث جلالۃ الملک ابن سعود پر کیوں عاشق ہیں ۔غور سے سنئے

ترکوں کے زمانہ میں حضرت میاں صاحب (مولانا سید نذیر حسین صاحب قدس سرہ) حج کو گئے تو مخالفوں کی شکایت پر عدالت میں ان کی طلبی ہوئی ۔گو چند سوالات کے جوابات دینے کے بعد بعزت واحترام رہائی ہوگئی ۔شریف (ناشریف) کے زمانہ میں حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی شیخ الحدیث نوراللہ مرقدہ کو جو تکلیف ہوئی وہ تو کسی واقف یا ناواقف سے مخفی نہیں کہ مرحوم کو قید فرنگ میں بھجوا دیا گیا ۔رحمہ اللہ ۔

آج ابن مسعود کی حکومت ہے کہ کوئی مخالف سے مخالف بھی حج کو جائے تو کسی کی مجال نہیں کہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے یہی معنی ہیں من دخله كان آمنا

مولانا بشیر احمد صاحب دیوبندی نے گذشتہ سفر حج میں مجھ سے بیان کیا کہ آج سے چھ برس پہلے میں حج کرنے آیا تھا تو مجال نہ تھی کہ کوئی شخص قافلہ سے جدا ہو سکے ۔اس دفعہ یہ حال ہے کہ اندھیری راتوں میں میں اونٹ سے اتر کر نماز عشا پڑھی قافلہ برابر چلتا رہا میں پیچھے سے پہنچ کر قافلہ سے جا ملا نہ مجھے کسی نے کچھ کہا نہ میں کسی سے ڈرا ۔ذلك فضل الله

مولانا ! اب تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اہل حدیث ابن سعود کے کیوں عاشق ہیں غالباً اس وجہ سے تو دیوبندی جماعت بھی عاشق ہوگی یہی وجہ ہے کہ مولانا خلیل احمد سہارن پوری ہندوستان چھوڑ کر مدینہ شریف میں جا رہے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں کہ اس حکومت میں اہل حدیث شر پر خیر غالب ہے ۔ثناء اللہ)

اگر وہ غیر مقلد بھی ہیں تو ہندوستان پر کیا اثر ۔ یہاں اس فتنہ خوابیدہ کو کیوں جگایا ۔ گوجرانوالہ میں مناظری کی تحریک کس طرف سے ہوئی (میرے مکرم دوست پر بڑھاپے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اثر سے ذہول ہو گیا ورنہ اگر یاد ہوتا تو یہ سوال کبھی نہ کرتے یا ان کو خیال ہو گا کہی پرانے کا غذات کس کے پاس ہوں گے۔ خیر جو کچھ بھی ہو آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں مباحثہ کی بنیاد آپ کی حنفی جماعت نے رکھی ثبوت سنئے

مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب جامعہ حنفیہ کی کوشش سے انجمن اہل سنت گوجرانوالہ قائم ہوئی جس کے پہلے سالانہ جلسہ کے خطوط جو بیرون جات بھیجے گئے ان میں ایک یہ فقرہ بھی تھا: اس جلسہ میں جناب (مکتوب الیہ) کی شمولیت اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ امسال یہاں اہل حدیث کی آل انڈیا کانفرنس کا جلسہ ۱۵۔۱۶ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے یہ فرقہ خصوصاً اور عمداً اہل سنت والجماعت کے عقاید حقہ کے خلاف زہر پھیلانا اپنا فرض سمجھتا ہے راقم خواجہ غلام رسول وغیرہ

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل حدیث کانفرنس کا ڈر محض مشہور مثال آب ندیدہ موزہ کشیدہ کی تصدیق ہے ورنہ کانفرنس مذکور کی طرف سے کوئی کاروائی خلاف نہیں ہوئی۔

اب سنئے حنفی جلسہ کی کیفیت: جس جلسہ کے خط سے ہم نے اقتباس نقل کیا ہے اس کے ایام میں یک شنبہ کے روز بعض مضامین اختلافی بھی نظر آتے ہیں مثلاً پروگرام میں درج ہے

فاتحہ خلف الامام حضرت قبلہ سید انور شاہ صاحب

اسی پروگرام کے نیچے ایک نوٹ ہے جسکے الفاظ یہ ہیں

یک شنبہ کے اجلاس کے مضامین پر اگر کوئی تبادلہ خیالات کرنا چاہیں تو ایک روز قبل اطلاع دیں

مولا مرتضی کی اصطلاح میں یہ الفاظ اگر مباحثہ مناظرہ کے مترادف (ہم معنی) نہیں تو اور بات ہے۔ عام طور پر تو ایسے الفاظ کے معنی مناظرہ کی دعوت ہی سمجھی جاتی ہے۔

ہاں اس چیلنج کا انجام کیا ہوا۔ ناظرین اس کی سننے منتظر ہوں

میں ان دنوں جلسہ وزیر آباد میں گیا تھا اہل حدیث گوجرانوالہ نے وزیر آباد پہنچ کر مجھے مجبور کیا کہ میں جلسہ حنفیہ میں شریک ہوں چنانچہ مجبوراً میں بھرا ہیان ۳ بجے سے کچھ پہلے پہنچ گیا مگر فاتحہ خلف الامام بیان کرنے والوں کو موجود نہ پایا۔ جواب ملا کہ استراحت فرما رہے ہیں آخر خاتمہ وقت پر ہم یہ کہتے ہوئے چلے آئے: تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے۔ دیکھنے آئے تھے افسوس تماشا نہ ہوا۔) **میرٹھ میں مقلدین کو کس نے کیا کیا کہا** (میرٹھ کا قصہ بھی سن لیجئے جو حرف بحرف صحیح ہو گا۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے جلسہ اہل حدیث میں بیان کیا کہ بعض مسائل فقہ حنفیہ میں امام ابو حنیفہ صاحب کی طرف منسوب کئے گئے ہیں حالانکہ وہ ان کے بتائے ہوئے نہیں نہ ان کی شان کے لائق ہیں۔ مثلاً کسی عورت کو اجرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرنوکرر کھے اوراس سے زنا بھی کرے، تو لکھا ہے کہ یہ اجرت امام صاحب کے نزدیک حلال ہے۔فرمایا میں کہتا ہوں کہ ایسے مسائلہ امام صاحب کےنہیں ہیں ۔

اس پر حنفیہ پبلک میرٹھ نے شور مچایا اور مباحثہ کا اعلان کر دیا لاچار اہل حدیث نے ایک روز بڑھا کر جلسہ کیا جس میں مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے شرح وقایہ کے حواشی مولفہ مولوی رعبدالحی صاحب مرحوم پڑھ کر سنائے کہ یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ صاحب کی طرف منسوب کرنا غلط ہے۔ مولانا عبدالحی مرحوم نے اس پر بہت ناراضگی کا اظہار کیا ہوا ہے۔ وہ حواشی پڑھ کر سنا دیئے گئے ۔اس پر حنفی علماء اور طلبا نے کچھ چوں چراں کی تو مولانا مبارک حسین صاحب (حنفی دیوبندی) نے بلند آواز سے کہا کہ اہل حدیث نے جو دعوی کیا تھا اس کا ثبوت دے دیا گیا اب جھگڑا فضول ہے۔ بتایئے اس میں کس کی زیادتی ہے؟ معلوم نہیں مولا مرتضی کو دیوبند میں کیا کیا بتایا گیا ہوگا۔ثناءاللہ) **بنگالہ میں مناظرہ کا علم کس نے بلند کیا**۔(بنگالہ میں کئی ایک مناظرے ہوئے ہیں معلوم نہیں آپ کی کیا مراد ہے اگر سب سے آخری مناظرہ مراد ہے جس میں علماء دیوبند اور خاکسار بھی مدعو تھا نہ آپ گئے نہ میں گیا۔اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ ابتداء کس کی طرف سے ہوئی ۔ ہاں فریق اہل حدیث کا بیان تھا کہ ہم کو فرقہ حنفیہ نے تنگ کر رکھا ہے۔مساجد میں نماز پڑھنے وعظ و تقریر کرنے سے مانع ہوتے ہیں اس لئے ہم نے مجبور ہوکر مباحثہ کا ارادہ کیا ہے واللہ اعلم) **حضرت شیخ الحدیث قبلہ سید انور شاہ مدظلہ اور یہ عاجز نہیں گیا تو غیر مقلدین نے کیا کیا لکھا؟** (مجھے نہیں معلوم کیا کہا۔یہی کہا ہوگا کہ وقت مقرر کر کے سامنے نہیں آئے ۔ممکن ہے یہ بھی کہا ہو: خودسوئے ما ندید وحیارا بہانہ ساخت ۔ جو بالکل معمولی بات ہے۔ثناءاللہ) **گوجرانوالہ کا مناظرہ روکنا صرف ہمارا ہی کام تھا** (میں تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی آپ نے مناظرہ روکا۔اس کی وجہ کیا ہوئی واللہ اعلم ۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ ہاں مولانا عبدالعزیز خطیب مسجد حنفیہ اور بانی جلسہ اہل سنت گوجرانوالہ کا بیان، خدام الدین، لاہور کے گذشتہ جلسہ میں اپنے خاص احباب سے یہ ہے کہ ہم نے سمجھا تھا کہ اہل حدیث مناظرہ کو نہ آئیں گے مگر جب ہم نے دیکھا کہ مولوی ثناءاللہ موجود ہے تو ہمارے حواس باختہ ہو گئے اس لئے ہم نے وہ مضمون ہی ملتوی کر دیا۔، شائد اسی لئے لوگ کہتے جارہے تھے   کنجے گرفت وترس خدارا بہانہ ساخت

بمنت گذارش: ہمارے احباب کرام حنفیہ عظام کو مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر بہت ناز ہے جہاں درس شروع کراتے ہیں تو یہی آواز آتی ہے باب ما جاء فی القرأة خلف الامام ۔کیا اچھا ہو کہ جلسہ اہل سنت گوجرانوالہ کے موقعہ پر عام یا خاص نشست میں اس مسئلہ پر تحریری تبادلہ خیالات ہو جائے ۔اس مجلس میں کیا ہوگا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطا ثابت کریں گے ہم کسی کی، اور چھیڑیں گے۔ سنا ہے ان کو غصے میں لپٹ جانے کی عادت ہے) ورنہ وہیں جنگ شروع ہو چکی تھی جس کی مولوی ثناء اللہ نے بھی تحسین کی اور قادیان میں خود مجھ سے ذکر کیا: (گو مجھے یہ واقعہ یاد نہیں تاہم میں آپ کی دوراندیشی کی تحسین کرتا ہوں۔ ثناء اللہ)) باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۹)

فساد کی ذمہ واری مرزا قادیانی پر ہے

گہہ بت شکنی گاہ بمسجد زنی آتش
از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! ہمارا یہ عنوان دیکھ کر جلدی میں تعجب نہ کریں بلکہ ہمارا پیش کردہ ثبوت ملاحظہ کر کے رائے قائم کریں۔

بہت کم لوگوں کو خبر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو نبوت مجددیت کے علاوہ خدائی حکومت کے چیف سکرٹری کا عہدہ بھی تھا چنانچہ آپ ایک جگہ تحریر کرتے ہیں:

ایک میرے مخلص دوست عبداللہ نام پٹواری غوث گڈھ علاقہ پٹیالہ کے دیکھتے ہوئے اور ان کی نظر کے سامنے یہ نشان الٰہی ظاہر ہوا کہ اول مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضا وقدر کے اہل دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے اور اپنے دوستوں کیلئے لکھے ہیں اور پھر تمثل کے طور پر میں نے خدا تعالی کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ وہ اس پر دستخط کر دیں مطلب یہ تھا کہ سب باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔ سو خدا تعالی نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں پر اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے میں نے بچشم خود ان قطروں کو بھی دیکھا۔ (تریاق القلوب۔ ص ۳۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین غور کریں کہ مرزا صاحب نے اہل دنیا کے لئے جو احکام قضاوقدر لکھے تھے کیا ممکن ہے کہ ہندوستان کے فسادات عموماً اور لاہور کے خصوصاً ان میں نہ ہوں اتنے بڑے بڑے واقعات خصوصاً اپنے ملک کے اگر چھوڑ گئے تو لکھا ہی کیا۔ یقین ہے کہ مرزا صاحب کے مجوزہ احکام قضاوقدر میں یہ سب کچھ ہوگا۔

مقام غور ہے باپ تو اس قسم کے فسادات پیدا کرتا ہے بیٹا (محمود احمد) ان فسادات پر تبصرہ کرتا ہوا افسوس۔ بعد از نقصان رسیدوں کے حق میں ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔ کیا خوب

حضرت ناصح نے مے پی کر یہ کیسی چال چلی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۹ ص ۴)

وحی مرزا کی نوعیت

آنچہ دادہ است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

جناب بابو حبیب اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

یہ شعر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اپنا ہے۔ اس میں اپنی نبوت کی نوعیت بتاتے ہیں کہ سارے نبیوں کے مجموعہ کے کمالات مجھے ملے ہیں۔ پس وہ نوعیت وحی سنئے۔

۱۔ کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۶ پر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

هو شعنا نعسا ۔ یہ الہام شائد عبرانی ہے جس کے معنی نہیں کھلے،

قارئین اب ذیل کی قادیانی عبارات ملاحظہ فرمائیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کو ہم اس کی قوم کی زبان میں اس کی طرف بھیجتے ہیں۔ (ملفوظات احمد۔ ص ۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جسکو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے کیا فائدہ جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے (چشمہ معرفت۔ص ۲۰۹)

بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ میں جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔(نزول المسیح۔ص ۵۷)

اخبار الفضل قادیان میں لکھا ہے:

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو عربی فارسی اردو انگریزی پنجابی عبرانی سنسکرت میں الہام ہوتے تھے۔(الفضل ۲۹ فروری ۱۹۲۴ء ص ۱۰)

اخبار بدر قادیان میں لکھا ہے:

عبرانی ایک مردہ زبان ہے۔(بدر ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۱۲)

اخبار فاروق قادیان میں لکھا ہے:

سنسکرت ایک مردہ زبان ہے۔(فاروق ۶ مئی ۱۹۲۶ء ص ۶)

ناظرین! ان حوالجات معارضہ کے ہوتے ہوئے کسی نوٹ کی حاجت ہے

۲۔ کتاب البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۷ پر ہے

ایک دم میں رخصت ہوا

(حضرت مسیح موعود نے) فرمایا کہ

آج کی رات ایک (مندرجہ بالا) الہام ہوا اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا۔(اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۳۱ ص ۲)

۳۔ کتاب البشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۸۔۱۱۹ پر ہے:

امین الملک جے سنگھ بہادر .... پیٹ پھٹ گیا (دن کے وقت کا الہام ہے معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ اور ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۰۶ء کے ٹائٹل صفحہ الف و ب پر ہے: مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

خواب میں دیکھا کہ کچھ لکھ رہا ہوں اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے:

علم الدر مان ۲۲۳۔

علم عربی لفظ ہے اور در مان فارسی ہے۔ اس سے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے۔

۵۔ کتاب البشریٰ جلد اول کے صفحہ ۴۳ پر ہے

ایلی ایلی لما سبقتنی کرمہائے تو مارا کرد گستاخ۔

اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

بیٹے کی ڈگری باپ پر:

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے ۵ جنوری ۱۹۱۷ء کو ارشاد فرمایا کہ:

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا

کرم ہائے تو مارا گستاخ کرد

کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمان بردار بناتے ہیں۔

(الفضل قادیان ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳)

۶۔ کتاب البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ پر ہے

الذین اعتدوا منکم فی السبت (نوٹ مسیح موعود) ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی

(جہاں مرزا صاحب بھول جانے کا، یا شبہ کا، یا معنی سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں، غور کرنے کی بات ہے کہ اس کے بعد کیا سلسلہ وحی والہام، اور خدا سے سوال جواب کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ کیا مرزا صاحب موقع دیگر پر بھول جانے والے لفظ کے بارے میں نہیں پوچھ سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے، یا معنی میں سے اشتباہ نہیں کھلوا سکتے تھے۔ بہاء)

۷۔ کتاب البشریٰ جلد دوم صفحہ ۶۵ پر ہے:

بعد۔۱۱۔ انشاء اللہ

۸۔ البشریٰ جلد اول صفحہ ۱۸ اور جلد دوم صفحہ ۱۲۸ پر ہے

لائف آف پین۔ تکلیف کی زندگی

۹۔ البشریٰ جلد اول صفحہ ۴۸ پر ہے:

شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسود منم

۱۰۔ البشریٰ جلد اول صفحہ ۵۱ پر ہے

پریشن، عمر براطوس۔ یا پلاطوس۔

نوٹ: مرزا صاحب قادیانی خود (اپنے ایک مرید کو) فرماتے ہیں:

آخری لفظ پڑطوس یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور نمبر دو میں عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔

(از مکتوبات احمدیہ جلد اول۔ ص ۶۸)

۱۱۔ البشریٰ جلد اول صفحہ ۵۶ پر ہے:

آریوں کا بادشاہ آیا (پرانا الہام ہے۔ الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۷) باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۹ ص ۴۔۵)

کیا مرزا جی صاحب کتاب نبی تھے

بابو حبیب اللہ کلرک امرتسریؒ، مرزا صاحب کی قادیانی کی حقیقۃ الوحی سے آیت ذیل مع قادیانی ترجمہ نقل کرتے ہیں:

و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ قال أأقررتم و اخذتم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاشھدوا و انا معکم من الشا ھدین

اور یاد کرو جب خدا نے رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دونگا اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی اور کہا کیا تم نے اقرار کرلیا۔ اس عہد پر استوار ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کرلیا تب خدا نے فرمایا کہ اب اپنے اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اس بات کا گواہ ہوں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۳۰،۱۳۱)

نوٹ نمبر ا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بقول مرزا صاحب قادیانی تمام رسولوں کو خدا نے کتابیں دیں۔

۲۔ کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ کے صفحہ ۱۹۲ پر لکھا ہے:

میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسی امتی ہرگز نہیں، (ازالہ اوہام میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھ چکے ہیں کہ حضرت عیسی اس امت کے شمار میں آ گئے ہیں) گو وہ بلکہ تمام انبیاء آنحضرت ﷺ کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے مگر وہ ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں۔ اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی۔ یہ ہرگز نہیں تھا کہ آنحضرت ﷺ کی روحانی تعلیم سے وہ نبی بنے تھے تا وہ امتی کہلاتے ان کو خدا تعالی نے الگ کتابیں دی تھیں اور ان کو ہدایت تھی کہ ان پر عمل کریں اور کراویں جیسا کہ قرآن اس پر گواہ ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی نے تمام انبیاء کو کتابیں دیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی۔

جناب مرزا کا دعوی:

کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۲۱۳ پر ہے:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۲)

قاضی یوسف احمدی اپنی کتاب النبوۃ فی القرآن مطبع فاروق قادیان صفحہ ۴۴،۴۵،۴۶،۴۷ پر لکھتے ہیں:

جن نبیوں کے پاس کتاب الشریعت تھی وہ شریعت والی کتاب کہلائے گی مگر جن کے پاس صرف مبشرات اور منذرات کا مجموعہ ہو تو اگرچہ وہ کتاب بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر کتاب الشریعت نہیں۔ پس جن نبیوں کے پاس کتاب الشریعت تھی وہ شارع نبی اور رسول ہوں گے وہ بھی صاحب کتاب ہیں اور جن کے پاس صرف مجموعہ الہامات و وحی ہے مگر اس میں شریعت نہیں تو صاحب کتاب وہ بھی ہیں مگر صاحب شریعت نہیں۔ اور جہاں مراد صاحب کتاب سے صاحب الشریعت نبی اور رسول ہو تو وہاں ایسی کتابوں والے صاحب کتاب نہ کہلائیں گے اگرچہ درحقیقت صاحب کتاب ہوں۔ مگر جب وہ صاحب کتاب بمعنی صاحب الشریعت نہیں تو وہاں اس کو صاحب کتاب کہنا محض مغالطہ کا باعث ہوگا مگر جہاں صاحب کتاب نبی اور رسول سے مراد صرف صاحب مجموعہ الہامات و وحی اللہ ہو تو وہاں ان کی کتاب کو کتاب نہ کہنا یا ان کو صاحب کتاب نہ کہنا امر حق پر پردہ ڈالنا ہے۔ پس جہاں جہاں کسی نبی یا رسول کی کتاب کا ہم انکار کرتے ہیں یا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب کا انکار کیا ہے وہاں صرف اسی کتاب کا انکار ہے جس میں شریعت جدیدہ ہو اور ان معنوں میں از روئے قرآن صاحب شریعت ہمارے سامنے صرف حضرت موسیٰ اور حضرت محمد ﷺ دو ہی رسول ہیں جو صاحب کتاب یعنی صاحب الشریعت کہلا سکتے ہیں۔ اور اس کے ماسوا باقی جس قدر رسول اور نبی امت موسویہ میں ہو گذرے ہیں اور یا حضرت احمد (مرزا قادیانی) امت محمدیہ میں، یہ سب کتاب الشریعت والے نبی نہ تھے مگر جہاں صرف ان کے مجموعہ الہامات و وحی سے کتاب مراد ہوگی تو وہاں ہم کسی نبی اور رسول کو بلا کتاب نبی اور رسول نہیں کہتے نہ حضرت مسیح ناصری کو اور نہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو یہ سب صاحب کتاب تھے یعنی صاحب کتاب المبشرات و المنذرات

سوال۔ اگر سوال ہو کہ کیا حضرت مسیح موعود بھی صاحب کتاب نبی ہیں:

جواب۔ تو سائل سے دریافت کر لیا جائے کہ کتاب سے اس کی کیا مراد ہے آیا شریعت جدیدہ مراد لیتا ہے۔ پس اگر اس کا مطلب یہی ہے تو صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود کا یہ مصرعہ قصیدہ الہامیہ میں سے سنا دو کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

اور حضرت مسیح موعود کی وہ تشریح جو ایک غلطی کا ازالہ میں آپ نے اس مصرع کی کی ہے ان الفاظ میں بتا دو کہ اسکے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۹۴)۔

کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں نبی اور رسول ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ (ص ۲۶۴)۔ اور بس۔

۲۔ ہاں اگر اس سوال میں کہ کیا حضرت مسیح موعود کتاب لائے ہیں، سائل کی مراد شریعت جدیدہ نہ ہو بلکہ مبشرات اور منذرات کا مجموعہ ہو تو کہہ دو کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) بے شک صاحب کتاب نبی ہیں اور کتاب البشری پیش کر دو۔ کیا حضرت سلیمانؑ کا دو سطروں کا خط کتاب کہلائے گا اور اس قدر الہامات کثیرہ کا مجموعہ کتاب نہ کہلائے گی۔ بلکہ خود خدا نے اس کو کتاب سے موسوم کیا ہے جیسا کہ الہامات ذیل سے واضح ہے:

یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ، (بشری جلد اول۔ص ۵۱)۔

کتاب سجلناہ من عندنا۔ (بشری جلد دوم۔ص ۱۷)

ان کنتم فی ریب مما اید نا عبد نا فا توا بکتاب من مثلہ۔ (بشری۔جلد دوم۔ص ۳۸)۔

یہ میری کتاب ہے اس کو ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔ (بشری۔جلد دوم۔ص ۱۱۲)

حم۔ تلک آیات الکتاب المبین۔ (بشری جلد دوم۔ص ۱۲۹)

نتیجہ یہ نکلا کہ قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری کی تحقیقات کی رو سے جناب مرزا غلام احمد بے شک صاحب کتاب ہی ہیں اور اس پر لطف یہ ہے کہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ کی عبارت نقل کرنے کے بعد بطور نتیجہ کے قاضی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے:

دیکھو حضرت مسیح موعود نے تجدید کے طور پر نزول احکام شریعت کو ممکن مانا ہے پھر اپنی وحی میں ان کو تسلیم کیا ہے اور اس طرح سے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی بھی مانا ہے۔ (النبوۃ فی القرآن۔ص ۴۷ کا حاشیہ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ ص ۳-۵)

مرزائی خنزیر بھاگ نکلا۔ پکڑا نہ گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عام طور پر لکھا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بابت جو حدیثوں میں آیا ہے کہ خنزیروں کو قتل کریں گے ان خنزیروں سے مراد پادری لوگ ہیں۔ میرے دم تحریر سے یہ لوگ قتل ہو رہے ہیں۔

ان پادریوں میں ایک جوان پادری عبدالحق ہیں جو بطور فخر کہا کرتے ہیں کہ میں اتنا بڑا خنزیر زندہ ہوں تو مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ کیسے سچا ہوسکتا ہے۔

۱۸ مئی کو قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں جو ہمارا عیسائیوں سے مباحثہ تھا ایک وقت دونوں پادری صاحبان ہمارے ڈیرہ پر آئے۔ اثناء گفتگو میں یہ ذکر بھی چل پڑا پادری عبدالحق تو چونکہ عام طور پر یہ کہا کرتے ہیں کہ میں اتنا موٹا خنزیر زندہ ہوں اور احمدیوں کو للکارتا ہوں۔ مجھے مارنے کی بجائے مجھ سے کیوں بھاگتے ہیں۔ مجلس مذکور میں ایسی باتیں خوش طبعی سے ہو رہی تھیں۔ ایک احمدی بھی چپکے بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس مباحثہ کے بعد ہم سے بھی مناظرہ کرلو۔ عبدالحق نے منظور کیا۔ بہت سی گفتگو کے بعد قرار پایا کہ ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء کو مباحثہ گوجرانوالہ میں بتفصیل ذیل ہوگا:

۲ بجے دوپہر سے ۴ بجے تک مسیحیت حضرت عیسیٰ پر۔ مدعی پادری، معترض احمدی

۵ بجے سے ۷ بجے تک مسیحیت مرزا قادیانی پر۔ مدعی احمدی، معترض پادری

ہم مباحثہ سے فارغ ہو کر ۴ بجے گوجرانوالہ پہنچے۔ خیال تھا کہ پہلی نشست میں نہیں تو دوسری نشست میں شریک ہوں گے۔ آتے ہی ایک اشتہار مرزائیوں کی طرف سے دیکھا جس میں اسلام اور عیسائی مذہب پر مباحثہ لکھا تھا۔ وقت ۵ بجے۔ ہم نے کہا یہ تو قرارداد کیخلاف ہے کیونکہ قرارداد میں مباحثہ دونوں مسیحوں (مسیح ناصری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسیح قادیانی) پر تھا اور اشتہار میں اسلام اور عیسائیت پر ہے۔

آخر ہم نے کہا چلو تو سہی جو ہوگا دیکھیں گے۔

ہم جلسہ گاہ میں پہنچے تو مرزائی جماعت کو تو موجود پایا، بلکہ انتظام انہی کا تھا مگر پادری صاحبان خصوصاً پادری عبدالحق کو نہ دیکھا۔ انتظار کر کے جب ان کے آنے سے بالکل مایوسی ہوئی تو ساڑھے ۶ بجے ہم چلے آئے۔

ہم نے سمجھا کہ پادری عبدالحق کہتے تھے کہ مجھے ۲۱ مئی کو میرٹھ ضرور پہنچنا ہے شائد وہ بمبئی میل پر میرٹھ جائیں گے۔ لیکن ہمارے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جب ہم خود بمبئی میل پر سوار ہوئے، لیکن نہ اسٹیشن پر، نہ گاڑی میں ان کو دیکھا۔

ہمارا خیال ہے کہ پادری عبدالحق نے جب اشتہار دیکھا ہوگا کہ اسلام اور عیسائیت پر مباحثہ ہے، تو انہوں نے اس کو بدعہدی سمجھ کر شرکت جلسہ سے انکار کر دیا ہوگا۔ لیکن یہ بھی ہمارا گمان ہے کہ اگر وہ آجاتے اور جلسہ میں قرارداد سناتے، تو پبلک ان کی تائید میں ہوتی اور مباحثہ ہوتا تو مقررہ مضمون ہی پر ہوتا۔ لیکن وہ ایسے گم ہوئے کہ امید نہ تھی۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مرزائی جماعت کو ہم اس پر مبارک باد کہیں یا افسوس کریں کیونکہ ان کا شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ تو افسوس کا مقام ہے۔

مبارک یہ ہے کہ وہ میدان میں پہنچ گئے مگر مخالف نہ پہنچا۔ ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ پادری عبدالحق صاحب اس عدم شرکت کی کوئی وجہ معقول بتائیں گے اور آئندہ کسی تاریخ پر اس کی تلافی بھی کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۱ ص ۳۔۴)

کفر مرزا: بزبان مرزا

جناب مولانا ابوالنور نور محمدؒ مدرس مدرسہ راج پورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں

۱۔ و ما کان لی ان ادعی النبوۃ وا خر ج من ا لاسلا م والحق بقو م کا فرین ۔ (حمامۃ البشریٰ۔ص ۷۹)

یعنی مجھ کو کیا ہوا ہے کہ میں دعوی نبوت کا کر کے خارج از اسلام اور کا فروں میں شامل ہوں۔

۲۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

(قول مرزا قادیانی از دین الحق مصنفہ منشی قاسم علی احمدی)

۳۔غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوی کرے اور آنخضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تیئں الگ اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔

(انجام آتھم۔ص ۲۷ منقولہ از دین الحق)

نوٹ: الغرض مرزا صاحب قادیانی (ومرزائی امت) کا خود اقرار ہے کہ میں نبوت تشریعیہ وشریعت جدیدہ کے مدعی کو کافر و کاذب جانتا ہوں اور اگر میں بھی نبوت تشریعیہ وشریعت جدیدہ کا مدعی ہوں گا تو بے شک کافر و کاذب ہوں گا۔اس لئے ناظرین مرزا غلام احمد صاحب کی ذیل کی تحریر غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا نہ ہر ایک مفتری، تو اول تو یہ دعوی بے دلیل ہے۔خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے۔جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا، وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔، پس اس تعریف کی رو سے ہی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔مثلاً یہ الہام قل للمو منین یغضوا من ابصا ر ھم و یحفظوا فرو جھم ذلك ازکی لھم ۔ یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی ۔(اربعین ۴۔حاشیہ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی، اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے، اس لئے خدا تعالیٰ نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوئی فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا (حاشیہ ص ٦۔ اربعین نمبر ۴)

مرزا قادیانی مرزائیوں کی نظر میں کون ہیں

ظہیر الدین اروپی مع اپنے گروہ کے مرزا صاحب کو نبی مستقل رسول حقیقی صاحب الشریعت وکتاب مانتے ہیں بلکہ کلمہ طیبہ کے ساتھ لا اله ا لا الله ا حمد جر ی الله کے قائل اور قادیانی مسجد اقصیٰ اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں اور دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں (المبارک وغیرہ)

اور مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مع اپنے گروہ کے اگرچہ دبی زبان و ظلی و بروزی کی آڑ میں مرزا صاحب قادیانی کو نبی تشریعی ہی مانتے ہیں، مگر قدرت اپنے دست تصرف سے کھلم کھلا دل کی بات ظاہر کرا دیتی ہے۔ سنو!

۱۔ اور تیسری یہی بات بھی موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا نام نبی رکھا پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ۔ ص ۱۷۴۔ از عقائد محمودیہ۔ ص ۲۵)

۲۔ تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالیٰ نے پھر محمد صلعم کو اتارا تا اپنے وعدہ کو پورا کرے۔

(کلمۃ الفصل۔ ص ۱۰۵۔ عقائد محمودیہ۔ ص ۱۴)

۳۔ پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔ (کلمۃ الفصل۔ ص ۱۵۸۔ عقائد محمودیہ۔ ص ۱٦)

۴۔ محکم کیا ہے حضرت مسیح موعود نبی ہیں بلحاظ نفس نبوت یقیناً ایسے جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفیٰ۔ (الفضل قادیان ۴۔ ٦۔ اپریل ۱۹۱۴ء ص ۸)

۵۔ خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی وظلی نبی نہ کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپکی تحریریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں انکساری اورفروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے۔ (الحکم قادیان ۲۱۔اپریل ۱۹۱۴ء ہینڈ بل ص ۳)

۶۔نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ نہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت ﷺ کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔

(الفضل ۲۹ جون ۱۹۱۵ء ص ۷، زیر عنوان احمد نبی اللہ)

۷۔ہم جیسے خدا تعالی کی دوسری وحیوں میں حضرت اسماعیل حضرت عیسی حضرت ادریس کو نبی پڑھتے ہیں، ایسے ہی خدا کی آخری وحی میں مسیح موعود کو بھی یا نبی اللہ کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں۔ اور اس نبی کے ساتھ کوئی لغوی یا ظلی یا جزوی ء کا لفظ نہیں پڑھتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک مجرم فرض کر کے اپنی بریت کرنے لگ جائیں۔ بلکہ جیسے اور نبیوں کی نبوت کا ثبوت ہم دیتے ہیں ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ ہم چشم دید گواہ ہیں مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت دے سکتے ہیں۔

(الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۱۳ء۔ص ۸۔ہینڈ بل۔ص ۲)

ناظرین! ایک اور طرح سے مرزا صاحب کے دعوی نبوت تشریعیہ کا ثبوت سنئے۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوی کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الہی میں اعلی شان رکھتے ہیں اور خلعت مکالمہ الہیہ سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔

(تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۳۰)

منکر نبوت مرزا کافر ہے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

۱۔کفر دو قسم پر ہے۔ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔
دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔
اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں
(حقیقۃ الوحی ۔ص ۱۷۹)

۲۔ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم ۔ص ۶۲)

۳۔ بہر حال جب کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔
(نہج المصلی جلد اول ۔ص ۳۰۸ منقول از تشحیذ الاذہان ۔ج ۶ ص ۱۳۵)

۴۔ اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیوں کر ہوسکتا ہے
(حقیقۃ الوحی ۔ص ۱۶۴)

خلیفہ ثانی قادیانی کا بیان

۱: جو حضرت صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔
(تشحیذ الاذہان ۔ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰)

۲۔ آپ (مرزا قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔
(تشحیذ الاذہان ۔ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۲۰ بابت اپریل ۱۹۱۱ء)

۳، ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین اللہ تعالیٰ کی درگاہ سے بعید کئے جاتے ہیں آپ کے (یعنی مرزا قادیانی) کے منکرین کا بھی یہی حال ہے۔
(تشحیذ الاہان ۔ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۱)

نوٹ : الحاصل نبی اور امت دونوں کا صاف اقرار ہے کہ مرزا صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت میں الہاماً و وحیاً ظلی و بروزی کی کوئی قید نہیں ہے اس وجہ سے آپ نبی حقیقی و تشریعی ہیں جیسے حضرت عیسی وموسی وغیرھما ہیں۔ اور نہ آپ امتی ہیں بلکہ آپ کو امتی کہنا کفر ہے۔

علی ہذاالقیاس چونکہ مرزا جی کی وحی میں اوامر ونواہی وضروری احکام کی تجدید موجود ہے،اور نیز بقول مرزا صاحب انبیاء تشریعیہ وحقیقی ہی کے منکرین کافر ہوتے ہیں اور خود مرزا صاحب قادیانی اور آپ کی امت نے تمام اہل اسلام کی جو منکر نبوت مرزا ہیں تکفیر وتفسیق کی ہے اس لئے مرزا صاحب قادیانی بقول خود نبوت تشریعیہ اور صاحب الشریعت کے مدعی ہوئے۔

مرزائیو! اب تم ہی انصاف سے بتلاؤ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے اس فرمان

وما كان لى ان ادعى النبوة وا خر ج عن الاسلا م و الحق بقوم كا فر ين

کے رو سے کون ہوئے؟ کیونکہ:

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی
مگر احمدی دوستو اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۱ ص ۴۔۵)

دعوی نبوت مرزا

جناب حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشیؒ ،نظام آباد ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

تھوڑے دن ہوئے کہ وزیر آباد میں مرزائی جماعت کی لاہوری پارٹی کے رکن مولوی صدر دین صاحب تشریف لائے۔ آپ نے رات کو لیکچر دیا اور اس میں رسول اللہ ﷺ کے واقعات وحالات زندگی بیان فرما کر مسلمانوں کی باہمی اتفاق واتحاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نصیحت فرمائی۔

آپ نے لیکچر کے اخیر میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے یوں فرمایا:

ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو آخرالزمان نبی مانتے ہیں اور یہ ایک حدیث بھی پڑھ کر اپنے دعوی کی توثیق کی

انا محمد وانا ا حمد و انا الما حی الذی یمحوا اللہ بی الکفر و انا الحا شر الذی یحشر الناس علی قد می و انا العا قب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی (متفق علیہ)

آپ چونکہ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرتا ہے تو ہم اسے کافر قرار دیتے ہیں ۔،

سامعین میں سے چند حضرات نے کھڑے ہوکر کہا کہ:

پھر مرزا صاحب قادیانی نے نبوت کا دعوی کیوں کیا؟

آپ نے پھر اپنے پہلے الفاظ کو دہرایا کہ،

اگر کوئی شخص آنحضور خاتم الانبیاء کے بعد نبوت یا رسالت کا دعوی کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔

اور مرزا صاحب کو تو ہم مجدد مانتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ہر صدی کے بعد ایک مجدد دین ہوا کرے گا جو دین کی تمام بگڑی ہوئی باتوں کو از سر نو درست کرے گا۔ وغیرہ

مولوی صدر دین صاحب لاہوری کے الفاظ کو سامنے رکھ کر ہم ان سے چند سوالات عرض کرنے کرنے کی جرأت کرتے ہیں امید ہے کہ آنجناب تسلی بخش جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

آپ کے ارشاد کے خلاف مرزا صاحب قادیانی نے دعوی نبوت کیا اور بڑے زور شور سے کیا:

۱۔ اس کے نام محمد و احمد سے مسمی ہوکر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔

(ملاحظہ فرمائیں حقیقۃ النبوۃ۔ ص ۲۶۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اوراس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کئے جائیں۔ سو وہ میں ہوں۔ اسی طرح خدا نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالی کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء جس کے معنی ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۹۰)

۳۔ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے، وہ ان میں پائی نہیں جاتی۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۱)

۴۔ خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء۔ص ۱۵)

۵۔ تذکرۃ الشہادتین فارسی صفحہ ۴۶ ورسالہ ریویو آف ریلی جنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۴۱ میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ایک وحی میں خدا تعالی نے مجھے مخاطب کر کے یوں فرمایا

یااحمد جعلت مرسلاً یعنی اے احمد تو مرسل بنایا گیا۔

یہ ایسے دعاوی ہیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو نبی، مرسل رسول وغیرہ ہونے کا علی الاعلان دعوی کیا۔ یہ ان بے شمار اعلانات نبوت اور دعاوی رسالت میں سے چند بطور مشتے نمونہ ازخروارے پیش کئے جاتے ہیں۔

یا تو مولوی صدرالدین صاحب موصوف، مرزا صاحب کے ان دعاوی سے بے خبر ہیں اور محض حسن ظنی رکھتے ہوئے آنجہانی کو مجدد اور مصلح اعظم کا خطاب دے رہے ہیں اور یا یہی آپ کا تجاہل، عارفانہ ہے۔

مولوی صاحب موصوف نے مرزا صاحب قادیانی کی مجددیت کا ایک اور ثبوت بھی پیش کیا وہ یہ کہ انہوں نے مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بے شمار کتابیں اور رسائل لکھے۔

جناب من! اگر مجددیت کیلئے یہی شرف ہے تو پھر آپ ہی انصاف فرمایئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کیا جناب سردار اہل حدیث (مولانا ثناء اللہ) کی تصنیفات مخالفین اسلام کے مقابلہ میں کچھ کم ہیں۔ بلکہ اس معاملہ میں جو حقیقی اور ٹھوس خدمت اسلام سردار اہل حدیث نے کی ہے، اس کی مثال ہندوستان بھر میں کم ہے۔ تو کیا اندریں حالات آپ نے کبھی ایسا دعوی کیا؟ یا ان کے نیاز مندوں میں سے کسی نے ان کو مجدد کہا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ ایسے خادم اسلام ہیں جیسے دوسرے علماء کرام۔

پس مرزا صاحب قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا اور بڑے زور سے کیا۔ اس کے ثبوت کے لئے ہم نے مرزا صاحب قادیانی کے چند ملفوظات لکھ دیئے۔ اب آپ ہی فرمائیے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا یا نہ؟

اور آپ ہی کے مقرر کردہ اصول کے مطابق وہ کیا ہوئے؟ ہم تو وہ لفظ کہنے کی جرأت نہیں کرتے، آپ ہی فرما دیجئے۔

آپ کی طرف سے تسلی بخش جواب آنے پر ہم آپ سے ایک ایسی بات عرض کرنا چاہتے ہیں جو ہم دونوں کے حق میں مفید ہے اور جس میں حقیقی اور سچی خدمت اسلام مرموز ہے۔ تعصب ضد اور تنگ نظری اور ہٹ دھرمی کو ایک طرف رکھ کر محض سائل کو سمجھانے کے لئے اور یہ مغالطہ دور کرنے کے لئے اس حقیقت پر سے پردہ اٹھائیے۔ جواب مجھ تک بھی پہنچنا چاہیے۔

منتظر: عبدالرحمٰن خلیل قریشی منشی فاضل و حکیم حاذق از نظام آباد ضلع گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۱ ۵۔۶)

مرزا قادیانی اور اقرار معراج جسمانی

گل و گل چین کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

مولانا ابوالنور نور محمد خانؒ مدرس مدرسہ راج پورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی و اپنی امت کی تمام عمر کی کمائیوں کو کاغذ و سیاہی کی نذر کر کے دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالے۔ لیکن کچھ عجیب بات ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقلب القلوب اپنی قدرت سے خود مرزا صاحب قادیانی سے بھی ان مسائل حقہ کی حقانیت وصداقت کا اقرار کرا دیتا ہے۔ یعنی مرزا صاحب کے خیالات کی تردید خود مرزا صاحب کی زبان وقلم سے کرا دی ہے۔ گویا تردید مرزا میں مرزا صاحب قادیانی کو آلہ بنایا۔ خوب

مثلاً آنحضرت ﷺ کے معراج جسمانی کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جہاں بڑے بڑے محالات ومشکلات کے پہاڑ کھڑے کئے، وہاں خود ہی ان تمام محالات کو آلہ قدرت سے پاش پاش کر دیا اور کہا کہ ہاں:

خدا تعالی کی قدرت سے بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے (چشمہ معرفت۔ ج ۲ ص ۲۱۹)

اور جہاں معراج جسمانی کو خلاف نص قرآنی او ترقی فی السماء و لن نؤمن لرقيك ازالہ اوہام جلد۲ میں لکھا وہاں یہ بھی تحریر کیا کہ:

۱۔ باوجودیکہ کہ آنحضرت ﷺ کے معراج جسمی کے بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔

(ثم قال بعد سطور) لیکن پھر بھی حضرت عائشہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ رؤیائے صالحہ تھی۔ (ازالہ اوہام)

۲۔ اور مولوی صاحب کو معلوم ہوگا کہ خلاف اجماع صحابہ حضرت عائشہ جناب رسول اللہ کے معراج کے دونوں ٹکڑوں کی نسبت یہی رائے ظاہر کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جسم کے ساتھ نہ بیت المقدس میں گئے نہ آسمان پر بلکہ وہ ایک رؤیائے صالحہ تھی۔ (اوہام ازالہ کلاں جلد ا ص ۱۲۱)

۳۔ بلکہ خود آنحضرت ﷺ اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اکثر اس میں عورتیں دیکھیں۔ (ازالہ اوہام۔ ج ا ص ۱۴۶)

احمدی دوستو! سچ بتلاؤ کہ اب بھی تم کو حضور ﷺ کے معراج جسمانی میں شک ہے؟ ہونا تو نہ چاہیے کیونکہ اب تو تمہارا پیر ومرشد صاف صاف معراج جسمانی کا اقرار کر رہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! میری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ایک طرف میں مرزا صاحب کے اتنے لمبے و چوڑے دعاوی کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف آپ کی تحقیقات کا یہ عالم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ کے اس قول ما فقدت جسد رسول اللہ ﷺ کو اپنے خیال کا سنگ بنیاد رکھ لیا لیکن نہ تو مرزا جی کو اور نہ آپ کی امت کو اس امر کی توفیق نصیب ہوئی کہ دیکھتے آیا یہ قول حضرت عائشہ تک متصل اور صحیح بھی ہے یا نہیں۔

مرزائی دوستو! مرزا قادیانی تو قبل از وقت تشریف لے گئے اس لئے آپ لوگوں کی خدمت میں حضرت عائشہؓ کا مذہب واس قول کی عدم صحت پیش کی جاتی ہے۔سنو

و حدیثها هذا لیس بالثابت عنها لما فی متنه من العلة النادحة و فی سنده من انقطاع و راوٍ مجهولٍ وقال ابن دحیة فی التنویر انه حدیث موضوع علیها وقال فی معراجه الصغیر قال امام الشافعیة ابوالعباس بن سریج هذا حدیث لا یصح وانها وضع رداً للحدیث الصحیح و قال التفتازانی فی الجواب علی تقدیر الصحة ای ما فقد جسد عن الروح بل کان مع روحه و کان المعراج للجسد والروح جمیعا۔ (زرقانی شرح مواہب جلد ۶ ص ۴ مقصد خامس)

(یعنی یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے ثابت نہیں کیونکہ یہ محلول المتن والسند ہے اور اس کی سند منقطع و ایک راوی مجہول ہے اور ابن وحیہ نے تنویر میں کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور معراج صغیر میں کہا ہے کہ امام الشافعیہ ابوالعباس بن سریج یہ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ معراج جسمانی کی تردید میں وضع کی گئی ہے اور علامہ تفتازانی بتقدیر صحت حدیث عائشہ یہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ آپ کا جسم مبارک روح سے الگ نہیں ہوا بلکہ جسم روح کے ساتھ رہا اور جسم اور روح دونوں کے ساتھ معراج ہوئی)

اور حضرت عائشہؓ کا مذہب سنو

بل الذی یدل علیه صحیح قولها انه لجسده الشریف لانکارها رویة ربه لرویة عین و لو کانت عندها مناماً لم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنکرہ (زرقانی شرح مواہب۔ج ۶ ص ۴)

(یعنی حضرت عائشہ کا قول صحیح و مذہب یہ ہے کہ حضور ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی کیونکہ وہ رؤیت بصری کی منکر تھیں اور اگر ان کا مذہب معراج روحانی کا ہوتا تو رؤیت بصری سے انکار نہ کرتیں)

احمدی دوستو! کہو کچھ خیال میں آیا کہ نہیں۔ سوچو اور سمجھو۔ اس لئے میں تم سے غیر متوقع انصاف کا امیدوار ہوں۔

تمہیں کرتے ہیں قائل یا خطا میری بتاتے ہیں
مجھے بھی دیکھنی ہے منصفی انصاف والوں کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۹ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۲ ص ۸۔۹)

وحی مرزا کی نوعیت ۔۲

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۳۔ بشری جلد دوم صفحہ ۴۷ پر مرزا صاحب قادیانی کا کہنا ہے:

نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا (آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں۔ اور یہ بھی پختہ یاد نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے)۔ (بدر ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء ص ۱۸۔ جلد ا نمبر ۲)

۱۴۔ بشری جلد دوم صفحہ ۶۷ پر مرزا قادیانی کا الہام ہے:

ینادی مناد من السماء۔ ترجمہ آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا

(اخبار بدر۔ قادیان ۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۲ء)

نوٹ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب مبشر فقرہ تھا یاد نہیں۔

۱۵۔ بشری جلد دوم صفحہ ۶۷ پر قادیانی الہام ہے۔

دسمبر ۱۹۰۲ء، انی انا الصاعقة ۔ ترجمہ۔ میں ہی صاعقہ ہوں۔

نوٹ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے، (بدر قادیان ۔ج ا نمبر ۱۱ ص ۸۶)

۱۶۔ بشری جلد دوم صفحہ ۷۹ پر قادیانی الہام ہے:

اصلی و اصوم و اسهر و انام و اجعل لك انوار القدوم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعطيتك ما يدو م ان الله مع الذين اتقوا۔

ترجمہ: میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا جاگتا ہوں اور سوتا ہوں اور تیرے لئے آپنے آنے کے نور عطا کرونگا اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقوی اختیار کرتے ہیں۔

۱۷۔ بشری جلد دوم صفحہ ۸۲ پر ہے:

۲۷ مئی ۱۹۰۳ء۔ بلا نازل یا حادث یا

(تشریح: فرمایا یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کس کی طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا)۔

۱۸۔ بشری جلد دوم کے صفحہ ۸۲ پر ہے:

۴ جون ۱۹۰۳ء۔ رات کے ۲ یا ۳ بجے۔ سلیم۔ حامد۔ متبشراً۔

ترجمہ۔ سلامتی والا حمد کرنے والا بشارت دیا گیا۔ تشریح۔ کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔،

۱۹۔ بشری جلد دوم دوم صفحہ ۸۴ پر ہے:

یکم ستمبر۔ فیر مین Fair Man۔ ترجمہ معقول آدمی

۲۰۔ بشری جلد دوم صفحہ ۹۱ پر ہے۔

۸ تا ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء۔ دخت کرام۔ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔

۲۱۔ بشری جلد دوم صفحہ ۹۴ پر ہے:

ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروی ۱۹۰۵ء۔ خاکسار پیپرمنٹ۔ کشف نمبر ۱۵۰۔

(الحکم قادیان ج ۹ نمبر ۷ ص ۱۲)

۲۲۔ بشری دوم جلد صفحہ ۱۰۱ پر ہے:

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ رہا گوسفندان عالی جناب

۲۳۔ بشری جلد دوم صفحہ ۱۰۷ پر ہے:

ایک دانہ کس کس نے کھایا

۲۴، بشری جلد دوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے:

۷ مئی ۱۹۰۶ء۔ کلیسا کی طاقت کا نسخہ۔ (اخبار بدر قادیان۔ ج ۲ نمبر ۱۹ ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۶ پر ہے:

۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء۔ لاہور میں ایک بے شرم ہے۔

۲۶۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵۔ اور براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۹۵ پر ہے:

انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون۔

ترجمہ۔ تحقیق تیرا ہی حکم ہے جو تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے۔ (اخبار بدر۔ قادیان۔ ج ۴ نمبر ۷ ص ۲)

۲۷۔ اخبار بدر ۶ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ پر ہے:

فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں پھر حافظہ پر بھروسہ کر کے نہ لکھا آخر وہ ایسا بھولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا۔

۲۸۔ اخبار بدر ۲۵ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ پر ہے:

ایسوسی ایشن

۲۹۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۴۰ پر ہے:

کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے۔ (بدر۔ ج ۷ نمبر ۱۳ ص ۲)

۳۰۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۶ پر ہے:

آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۳ ص ۵۔۶)

کیا بہاء اللہ نے خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا؟

حافظ سلیم احمد، احمدی اٹاوی نے لکھا ہے:

۲۹۔ اپریل کے اہل حدیث میں ایک مضمون شیخ بہاء اللہ اور مرزا نبی اللہ، کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں راقم مضمون ہذا ہ اللہ لکھتے ہیں کسی شخص کا حق نہیں کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے۔

اس کے متعلق چند اقوال خود بہاء اللہ اور اس کی جماعت کے نقل کئے جاتے ہیں ملاحظہ ہوں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ اپنی کتاب مبین صفحہ ۲۸۶ میں لکھتے ہیں:

لا اله ا لاانا المسجو ن الفريد

(کہ کوئی خدانہیں مگر میں اکیلا (بہاء اللہ) جو قید میں ہوں)

پھر بہاء اللہ کہتے ہیں:

و ما دو نی قد خلق با مری ۔(الواح مبارکہ۔ص ۲۱۷)

اس میں بہاء اللہ تمام مخلوقات کے خالق بن رہے ہیں۔شاید کوئی کہہ دے کہ یہ خدا فرمارہا ہے لیکن صفحہ ۲۱۶ پر اس سے پہلے یہ جملہ ہے:

و ردّ علينا من الذين خلقوا با مر من عند نا

(کہ ہم پر مصائب ان کی طرف سے بھی وارد ہوئے ہیں جو ہمارے حکم سے پیدا کئے گئے ہیں)

بہاء اللہ اپنی کتاب اقدس کے صفحہ ۲۲۵ پر لکھتے ہیں:

الذين ينطق فی السجن ا لاعظم انه لخا لق ا لا شياء و موجدها حمل البلا يا لا حياء العا لم و انه لهوا لاسم ا لا عظم الذی کا ن مکنوناً فی از ل ا لآ زا ل

(کہ وہ جو عکہ کے بڑے قید خانہ میں بولتا ہے وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ان کا ایجاد کرنے والا ہے اس نے مصائب کو دنیا کے زندہ کرنے کے لئے اپنے اوپر اٹھایا ہے اور وہ اسم اعظم ہے جو ہمیشہ ہمیش سے مخفی تھا)

بہاء اللہ اپنے ایک مرید کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں

يا اكبر يذ كرك مالك القدر فی حين احا طه ا لاحزان من الذين كفروا بالر حما ن

(اے اکبر تجھ کو قضا وقدر کا مالک ایسے وقت میں یاد کرتا ہے جبکہ اس کو غموں نے گھیرا ہوا ہے)

کتاب مبین کے صفحہ ۳۳۳ میں ہے:

هذا كتاب نزل بالحق من لدن عزيز حكيم ينطق با نی انا المسجو ن فی هذا السجن العظيم (یہ کتاب اتاری گئی ہے عزیز حکیم کی طرف سے جو کہتا ہے کہ میں عکہ کے قید خانے میں قید ہوں)

بہاء اللہ اپنی کتاب اقتداء کے صفحہ ۳۶ پر لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كذ لك نطق القلم اذ كا ن مالك القدم فى سجنه ا لا عظم بما اكتسبت ايدى ا لظا لمين (قلم اعلی نے اسی طرح نطق فرمایا جس وقت مخلوق کا قودیمی مالک ظالموں کی شرارت سے قیدخانہ میں پڑا ہوا تھا)

کتاب اقدس کے صفحہ ۲۴۰ پر بہاءاللہ لکھتا ہے:

والكتا ب الذى يقول قد جاء منز لى

(کتاب بیان پکار کر کہہ رہی ہے کہ میرا اتارنے والا آ گیا)

بہاءاللہ اپنے مرید کو کہتا ہے:

يا عيسى افر ح بما يذ كر ك ما لك العرش والثرى

(اے عیسی خوش ہو کہ تجھ کو قیدخانہ میں مالک العرش والثری یاد کرتا ہے)

پھر بہاءاللہ اپنی کتاب مبین کے صفحہ ۳۲۰ میں لکھتے ہیں:

كذ لك يامرك الر حمن اذ كا ن با يدى الظا لمين مسجو ناً

(یعنی بہاءاللہ (جو ظالموں کے ہاتھ میں قید ہوا ہے تم کو یوں حکم دیتا ہے)

اس عبارت میں بہاءاللہ نے اپنے رحمٰن ہونے کا ادعا کیا ہے اور بتایا ہے کہ رحمٰن قید میں ہے۔ پھر لکھتا ہے:

كذ لك امر ك ر بك اذ كان مسجو نا فى ا خر ب البلا د۔

(دیکھو مبین ص ۳۴۵)۔ (تمہارے رب نے سب سے خراب شہر (عکہ) میں قید ہونے کی حالت میں تم کو یہ حکم دیا ہے)

پھر بہاءاللہ ایک جگہ اپنے ایک مرید کو حکم دیتا ہوا لکھتا ہے

قل لك الحمد يا مبدع ا لا كوا ن بما ذكر تنى فى السجن اذ كنت بين ايدى الفجا ر (کتاب مبین ص ۳۴۷۔)

(کہ تو یہ کہو کہ اے کائنات کے پیدا کرنے والے رب رحمٰن تیری حمد ہو کہ تو نے مجھ کو ایسے حال میں یاد کیا جب کہ تو ظالموں کی قید میں تھا)

اسی کتاب مبین کے صفحہ ۱۹۰ پر بہاءاللہ لکھتا ہے:

اقتدوا بر بكم ا لا على ا لا بهى انه فى الشدة و البلا ء

(کہ تم اپنے برتر صاحب الجمال رب کی اقتداء کرو جو مصیبت اور بڑی تکلیف میں ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی کتاب مبین کے صفحہ ۲۹۷ پر ہے:

اقتدوا بر بکم الر حمن انه فی البلیة الکبری یدعو ا الناس بالحق (کہ تم اپنے رحمٰن رب کی پیروی کرو جو بڑی مصیبت کی حالت میں لوگوں کو اپنے سچے راستے کی طرف بلاتا ہے)

ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو۔ اقتداء کے صفحہ ۱۱۴ پر بہاء اللہ اپنی نسبت لکھتا ہے:

اذا یراہ ا حد فی الظاھر یجدہ علی ھیکل الا نسا ن بین ایدی اھل الطغیان و اذا یتفکر ا لا نسا ن فی البا طن یراہ مھیمنا علی من فی السما وا ت وا لا رضین

(کہ بہاء اللہ کو دیکھنے والا شخص ظاہر میں تو اس کو انسانی شکل میں دیکھتا ہے لیکن جب کوئی شخص اس کے باطن پر غور کرتا ہے تو اس کو آسمان و زمین کی کل مخلوق کا نگہبان و محافظ پاتا ہے)

ایک بہائی شاعر دیوان نوش صفحہ ۹۳ پر کہتا ہے

رخ سوئے تو آوردم اے مالک جاں ابہی
زاں روکہ در عالم معبودی و سلطانی

بہاء اللہ کی قبر پر سجدہ کیا جاتا ہے چنانچہ بهجة الصدور صفحہ ۲۵۸ پر مرزا حیدر علی اصفہانی بہائی لکھتا ہے:

زائرین زیارت و طواف و تقبیل و سجدہ عتبہ مقدسہ اش نمودہ و نمایندہ اند۔

(کہ بہاء اللہ کے مقدس آستانہ پر زیارت کرنے والے لوگ سجدہ کرتے اور بوسہ دیتے اور طواف کرتے تھے اور اب بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے)

بہائیوں کا خلیفہ عبدالبہاء جب سفر یورپ سے واپس آیا تو سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا

جبین مبین را بر تراب آستان مقدس سودند۔ (بدائع الآثار جلد ۲ ص ۳۷۳)

(کہ عبدالبہاء نے علی محمد باب کی قبر پر جا کر ماتھا رگڑا)۔ باقی پھر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲۳ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۴ ص ۷-۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی نبوت کا پول

جناب محمد فیض اللہ کلرک ار۔ بی۔ ریلوے لاہور لکھتے ہیں:

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کے دعوی نبوت سے متاثر ہو کر ہمارے بہت سے اسلامی بھائی گمراہ ہو گئے ہیں اور ایک نئے فرقہ کی شکل میں الگ ہو کر دوسرے مسلمانوں سے برسر پیکار ہیں اور اسلام میں مزید تفریق کا باعث بن رہے ہیں۔

اس نئے تفرقہ کو مٹانے کے لئے بہت سے بزرگان دین نے مرزا صاحب کی نبوت کے مختلف پہلوؤں پر اپنے اپنے انداز میں بحث کی ہے اور ان بھائیوں کو راہ راست کی طرف مدعو کیا ہے۔

راقم بھی اسی نیت سے قادیانی نبوت کی بطالت کا ایک نہایت آسان ثبوت پیش کرتا ہے اگر احمدی دوستوں کی آنکھوں پر تعصب کا غلبہ نہیں ہے تو امید ہے وہ اپنی غلطی پر متنبہ ہو جائیں گے۔ پس سنیئے:

کسی نبی کا مبعوث ہونا محض نبوت ہی تسلیم کرانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ قوم کے نقائص دور کر کے اصلاح کرنا ہوتا ہے چنانچہ مرزا صاحب کو بھی یہ تسلیم ہے اور اسی لئے انہوں نے بھی اپنا مشن اصلاح قوم ہی بتایا ہے۔

آپ اس مشن کو ذہن میں رکھ کر ہدایت یافتہ قادیانی امت اور دوسرے مسلمانوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ اول الذکر جماعت نے مرزا صاحب کے اتباع میں کون سی ہدایت پائی ہے اور دوسرے مسلمانوں پر کس قدر فوقیت اور خوبیاں حاصل حاصل کی ہیں پھر فیصلہ آسان ہے۔

کیا سوائے اقرار و انکار نبوت کے اور کوئی فرق بھی نظر آتا ہے؟ بالکل نہیں۔ دونوں جماعتیں جماعتی اور انفرادی حیثیت سے ایک ہی لیول پر ہیں جو کمزوریاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک فریق (مسلمان) میں ہیں، وہی دوسری (قادیانی) میں بھی بعینہ موجود ہیں۔ اتنے بڑے دعوی اور اس کارگذاری کو دیکھ کر تو بیساختہ منہ سے نکل جاتا ہے۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

پس اس (اصلاح قوم کے) نقطہ نگاہ سے تو ہم مرزا صاحب کو اپنے دعوی میں بالکل فیل پاتے ہیں اور جب اپنے دعوی کردہ مشن ہی میں فیل ہیں تو پھر نبی کیسے؟

احمدی دوستو! اگر مرزا صاحب واقعی سچے نبی تھے تو بتاؤ ان کے اتباع میں آپ نے کون سے مزیت حاصل کی جس سے دوسرے مسلمان محروم ہیں۔ کیا وہی معاملہ تو نہیں کہ: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جولائی ۱۹۲۷ء جلد ۲۴ نمبر ۳۵ ص ۵)

خدا کی قدرت کے نشان اور میرزائے قادیان

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

جب کبھی حضرت عیسی کی حیات (یعنی رفع جسمانی) وممات (یعنی رفع روحانی) کے مسئلہ پر علماء احمدیہ سے تحریراً یا تقریراً تبادلہ خیالات کا موقع ملتا ہے تو احمدی جماعت کی طرف سے ایک یہ بھی اعتراض پیش ہوا کرتا ہے کہ،

قانون قدرت بھی آسمان پر جانے سے قطعی مانع ہے۔، اور یہ کہ، آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے، (عسل مصفی۔ص ۵۰۵ طبع ۱۹۱۴ء وزیر ہند امرتسر)

اس پر عرض یہ ہے کہ جیسے حضرت عیسی کا بلا باپ پیدا ہونا امور نادرہ سے ہے (الحق ۶۔۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۳)، ایسے ہی حضرت مسیح کا رفع جسمانی بھی امور نادرہ میں سے ہے واقعات نادرہ کا قانون قدرت کے برخلاف ہونا ان کے وجود اور وقوع کی نفی کی دلیل نہیں واقعات نادرہ بھی کسی قانون کے نیچے ہی آتے ہیں جیسے مسیح کا بلا باپ پیدا ہونا باوجود واقعات نادرہ سے ہونے کے کسی قانون کے ماتحت ہی ہوا ہے نہ خلاف قانون قدرت (الحق۔ ۶۔۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۲)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مسیح کی پیدائش کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ

خدا کی سنت دو طرح پر ہوتی ہے ایک کثرت جیسے عموماً عورت سے دودھ نکلتا ہے مگر بعض اوقات نر سے بھی نکلا کرتا ہے ایسے واقعات دنیا میں ہوئے یہ قلیل الوقوع واقعات خارق عادت کہے جاتے ہیں (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ارشاد فرماتے ہیں:

عام قاعدے کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس میں کوئی استثنا نہیں ہم لوگ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ انسان کی پانچ انگلیاں ہوتی ہیں لیکن کئی لوگ ایسے بھی پیدا ہوتے ہیں جن کی چھ انگلیاں ہوتی ہیں یا سات۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں قرآن کریم میں انسان کے لئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ہر ایک انسان کو ہم نے دو آنکھیں دی ہیں۔ جیسا کہ بیان فرماتا ہے الم نجعل له عينين و لسانا و شفتين و هديناه النجد ين لیکن ہم دیکھتے ہیں بیسیوں آدمی اس قسم کے پیدا ہوتے ہیں جن کی ایک آنکھ ہوتی ہے کئی ایسی کمزور خلق کے بچے پیدا ہوتے ہیں جن کی زبان ہی نہیں ہوتی کئی ایسے پیدا ہوتے ہیں جن کے ہونٹ ہی الگ الگ نہیں ہوتے اور پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں

چاروں قواعد جو یہاں بیان کئے گئے ان چاروں کے استثنا ہم کو دنیا میں نظر آتے ہیں تو جب قانون بیان کیا جاتا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ استثنا نہیں جب تک کہ اللہ خود نہ بیان کر دے کہ اس میں استثناء نہیں ہے سنت کے خلاف قرار دیں انسان کو اختیار نہیں بلکہ خود خدا بتلاتا ہے کون سی بات سنت کے خلاف ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انا خلقنا ا لا نسا ن من نطفة امشا ج نبتليه فجعلناه سميعا بصيرا

حالانکہ کئی انسان ایسے پیدا ہوتے ہیں جو بہرے ہوتے ہیں اور گونگے ہوتے ہیں پس اگر خدا کی سنت سے ایک استثناء ثابت ہو جائے تو عام الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔(ریویو آف ریلی جنز۔ج ۲۲ نمبر ۷ ص ۱۲-۱۳)

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیے کہ کسی خاص حکم کے مقابل میں عام حکم سے استدلال نہیں ہو سکتا دیکھو اللہ فرماتا ہے

انا خلقنا کم من ذکر و انثی

خلقکم من نفس وا حدة و خلق منها زو جها و بث منهما رجالا کثیرا و نساء ا

اس قبیل کی اور بہت سی آیات ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ حضرت آدم اور حوا کے بعد جملہ انسان زوجین سے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ حضرت عیسی کی نسبت یہ عقیدہ چلا آتا ہے جس کو حضرت مرزا صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بے پدر ہیں اور ان کے لئے بے باپ پیدا ہونے پر جن آیات سے استدلال کیا جاتا ہے وہ خاص ہیں اوران کے مقابل میں ان عام آیات سے استدلال نہیں ہو سکتا یہ ایک عام اصول قرار دیا گیا ہے کہ ما من عام ا لا خص منه البعض ترجمہ: کوئی عام نہیں جو مخصوص البعض نہیں ہوتا ہے۔(میر مدثر شاہ احمدی کی کتاب ختم نبوت ص ۲۰)

واقعات نادرہ:

۱۔کتاب سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۹-۴۰ پر جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں:

کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڈھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا جب اس کا شہر میں چرچا پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڈھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شائد قریب ڈیڑھ سیر دودھ اس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ شعر یوں ہے

مظفر گڈھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی
یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد تین معتبر ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کالڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پاتا ہے کیوں کہ اس کی ماں مرگئی تھے۔

۲۔اخبار بدر۱۲مئی ۱۹۱۰ء صفحہ ۶ پر بحوالہ اخبار مشیر دکن حیدر آباد لکھا ہے:

صوبہ جات متحدہ امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی میں ولیم جیمس سیدین نامی نے لغت طب ہیئت فلسفہ اور ریاضی کی تکمیل کی ہے ایسی عمر میں کہ جب وہ صرف دس اور ایک گیارہ سال کا ہے اس نوعمر عالم کی مختصر سوانح عمری دل چسپی سے خالی نہ ہوگی دوسال کی عمر میں ہجے کر کے صحیح عبارت پڑھنے لگا تھا تین سال میں مضمون نگاری کرتا تھا چوتھے سال میں اس نے ایک قصیدہ لکھا پانچویں سال میں اس نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جس سے مہینہ کی تاریخ صرف ہفتہ کے دن سے معلوم ہو جاسکے۔ چھٹے برس ماہر علم تشریح ہوگیا ساتویں برس علم ریاضی کی تکمیل کی آٹھویں سال فرانسیسی جرمنی یونانی لاطینی اور انگریزی زبانوں میں اچھی طرح باتیں کرنے لگا نویں سال علم الافلاک میں ماہر ہوگیا گیارھویں سال یعنی ۱۹۰۹ء میں علم ہندسہ کے اندر بعض نئی باتیں ایجاد کیں۔

۳۔اخبار الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء صفحہ ۵ پر لکھا ہے:

اخبار سیاست مورخہ ۱۷اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے امرت سر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چند روز سے ایک عجیب الخلقت انسان (میں نے خود اس تین ٹانگوں والے ہندو بچہ کو شہر لاہور بازار انارکلی کے قریب ماہ نومبر موسم سرما ۱۹۲۵ء میں دیکھا۔حبیب اللہ) کی نمائش کی جارہی ہے جس کی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں نصف حصہ جسم میں اندری ہے اور نصف حصہ میں عورت کی شرم گاہ ہے یعنی یہ مخلوق زنانہ اور مردانہ علامات کا مجموعہ ہے باقی ماندہ اعضائے انسانی بدستور حسب معمول ہیں۔

۴۔اخبار فاروق مورخہ ۶۔۱۳ جنوری ۱۹۲۶ء صفحہ ۲ پر لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لنڈن کے مانچسٹر گارڈین میں ایک عجیب وغریب بچہ کے حالات چھپے ہیں یہ ۱۹۲۲ء میں کرسمس کی رات کو مسٹر جوزف کا ہن سکنہ ۴۸ ہائی سٹریٹ گیٹ لندن کے ہاں پیدا ہوا تھا یہ پیدائش کے وقت سے ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا اس کے چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں یہ پیدائش کے دن سے لے کر اب تک کبھی رویا ہی نہیں اب اس نے دانت بھی نہیں نکالے ایک معمر آدمی کی طرح ہر وقت بستر میں خاموش پڑا رہتا ہے اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا رہتا ہے۔

۵۔ الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۱۸ء صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے:

حضرت خبیب بن عدی کی باتوں کا عقبہ بن حارث کی بیوی پر خاص اثر ہوا کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے بہتر کسی قیدی کو نہ دیکھا میں نے ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا حالانکہ اس زمانہ میں انگور کی فصل بھی نہ تھی اس کے علاوہ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ یقیناً خدا کا دیا ہوا رزق تھا جو خزانہ غیب سے ان کو ملتا تھا۔

۶۔ بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء صفحہ ۵ پر لکھا ہے:

ذیل میں ہم ایک مضمون عجیب الخلقت اشیاء پر سراج الاخبار سے نقل کرتے ہیں جو کہ معجزات کی فلسفی پر ایک گونہ روشنی ڈالتا ہے معجزات بھی قانون قدرت میں داخل ہیں مثلاً کسی شخص کا بے باپ پیدا ہو جانا جیسا کہ حضرت عیسی کا کوئی خلاف قانون الٰہی بات نہیں ہے ہاں یہ ایک معجزہ ہے تا کہ بنی اسرائیل اور ان کی اولاد کے واسطے مقام عبرت ہو کہ ان کا آخری نبی ان میں سے کسی مرد کا نطفہ نہ ہوا کیونکہ وہ اب اس لائق نہ تھے اور نبوت کا دور بنی اسماعیل میں تبدیل ہونے والا تھا

میرے اللہ کی قدرت سے تعجب کیا ہے
مچھلیاں دشت میں پیدا ہوں ہرن دریا میں

۱۸۸۵ء کو قصبہ تلیس علاقہ راج گڑھ میں مسمی نذر قلی کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا ایک ہاتھ مثل سانپ کے تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۵ء کو امرتسر میں ایک ایسا بکرا آیا جس کے دوخصیوں کے درمیان ایک پستان تھا جس میں سے دودھ نکلتا تھا۔

۱۹۰۵ء میں مدراس میں کہیں سے ایک سفید کوا آیا جس کو مبارک سمجھ کر اس کی پرستش شروع ہوئی۔

۱۹۰۶ء کو مغربی افریقہ میں ایک لڑکا دیکھا جس کی دوفٹ لمبی دم تھی یہ آدمیوں کی طرح نہیں بلکہ جانوروں کی طرح چلتا تھا اور یہ نئی بات ہے کہ وہ گوشت نہیں کھاتا تھا۔

۲۴ اگست ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک میونسپل کمشنر جالندھر کی بھینس کے ایک بچہ پیدا ہوا جواز خود پیدا نہیں ہوا بلکہ سلوتری ڈاکٹروں کی مدد سے پیٹ چاک کر کے نکالا گیا جس کے دو سر اور ایک دھڑ دو پونچھ اور چھ لاتیں تھیں اور ہر دو سروں اور ہر دو پونچھوں میں کوئی تفاوت نہ تھا بالکل یکساں تھے۔

اوٹکمنڈ میں ایک لڑکے کے دول ہیں ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے ہیں اور اسے نہایت عجیب بات بتاتے ہیں لڑکے کو اس سے ذرہ تکلیف نہیں۔

۱۹۰۷ء کو شہر اوٹاوہ میں ایک عورت کے ہاں ایک عجیب قسم کا بچہ پیدا ہوا جس کے تمام دانت تھے اور آنکھیں ماتھے پر تھیں بچہ ایک ہفتے تک زندہ رہا کثرت سے لوگوں نے دیکھا اس کی آواز بیل کے مشابہ تھی۔

۱۹۰۸ء ہاڑپور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کمہار کے گھر دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جن کی پشت آپس میں ملی ہوئی تھی دو سر اور چار آنکھیں مگر ٹانگیں دو تھیں۔ لڑکیاں پیدا ہوتے ہی بولنے لگیں مگر ان کی زبان کچھ سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ صرف کلمہ سمجھ میں پڑتا تھا لوگ جوق در جوق انہیں دیکھنے کے لئے آئے تو لڑکیوں نے انبوہ کو دیکھ کر رونا شروع کیا اور ٹھنڈی آہیں بھر کر کچھ کہتی تھیں مگر ایک حرف بھی سمجھ میں نہ آتا تھا اور ایک دن زندہ رہ کر مرگئی جس کی لاش غائب ہوگئی۔

۱۹۰۸ء کو نواب معین الدین خان بہادر جاگیردار حیدرآباد دکن نے حضور نظام الملک کو ایک مرغ نذر گذرانا جس کی تین ٹانگیں تھیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۹ء کو حیدر آباد کے کوتوال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی جس کے دو منہ چار ہاتھ چار پاؤں اور چار آنکھیں تھیں۔

۱۹۱۰ء میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کی جائے براز ندارد تھی ڈاکٹروں نے شگاف دیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔

ضلع حصار کے موضع گنگا تھانہ ڈلوالی کے ایک چڑی مار نے ایک کوا پکڑا جس کی چار ٹانگیں تھیں اور چاروں ہی پنجے تھے۔

موضع کرم آباد تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک زمین دار کے ہاں ایک بکری نے چھ بچے دیئے۔

کالیفورنیا سے ایک شخص بریگیڈ روڈ میسور لکڑی لایا جس کا سر انسانی تھا اور حرکت کرسکتا تھا۔

نیو یارک امریکہ میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت ہیں اور اس کی بناوٹ بھی کسی قدر عجیب ہے اس کی چونچ چپٹی بلکہ بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں مرغی کی زبان بھی ہے دیگر چوپائے جانوروں کی طرح دانہ وغیرہ چبا کر کھاتی ہے اور پھر نگل جاتی ہے اس کی بدولت اس کے مالک نے نمائش سے خوب روپیہ کمایا ہے۔

۱۹۱۱ء کو الہ آباد میں ایک وکیل کی بکری نے ایسا بچہ دیا کہ جس کا سر انسان کی مانند اور دھڑ بکرے جیسا تھا۔ یہ بچہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گیا۔

(بدر قادیان ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۵۔۶)

نتیجہ ان مندرجہ بالا تحریروں کو دیکھ کر میں وہی کہتا ہوں جو جناب مرزا غلام احمد نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ قدرتوں اور قوانین کا احاطہ اور اندازہ نہیں کیا جا سکتا اچھی طرح یاد رکھو کہ کبھی قانون قدرت پر بھروسہ نہ کرلو امام فخر الدین کا یہ قول بہت معقول ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنے کا ارادہ کرے گا وہ بیوقوف ہے (کتاب منظور الٰہی۔ص ۷۶)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۷ ص ۴۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدر المکنون فی تفسیر آیۃ
بالآخرۃ ھم یوقنون

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

(قادیانیوں نے جہاں اور جدتیں کی ہیں، ایک جدت یہ بھی کی ہے کہ قادیانی مذہب کی بنیاد کا پہلا پتھر قرآن کی تحریف ہے۔ ان کی ایک ایک تحریف یہ ہے کہ قرآن مجید سے نبوت مرزا کا ثبوت دینے کو آیت بالآخرۃ کے معنی کرتے ہیں پچھلی وحی۔ یعنی مرزا قادیانی کی وحی پر ایمان لاویں۔ اسکے جواب میں مندرجہ ذیل مضمون قابل دید ہے۔ ثناء اللہ امرتسری)

سورہ بقرہ رکوع اول میں اللہ تعالی فرماتا ہے

و الذین یومنون بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و بالآخرۃ ھم یوقنون ۔ اولئك علی ھدی من ربھم و اولئك ھم المفلحون ۔ (اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تجھ پر اتارا گیا اور اس پر جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور قیامت یعنی جزا و سزا کے دن پر یقین رکھتے ہیں، یہ لوگ اس ہدایت پر ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں)

عاشق احمد مدنی : (احمدی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے) یہ آیت قطعی فیصلہ کرتی ہے کہ کوئی جدید نبی بعد خاتم النبیین کے پیدا نہ ہوگا کیونکہ صاف صاف فرمادیا ہے کہ اے محمد ﷺ جو اس وحی پر جو تم پر اتری، اس پر ایمان لانے والے سیدھے راستے پر ہیں اور وہی لوگ آخرت میں من مانی مراد پائیں گے اگر کوئی جدید نبی بعد آنحضرت ﷺ کے پیدا ہونا ہوتا تو من قبلك کی قید نہ لگائی جاتی۔ پھر یوں فرمایا جاتا :

بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و من بعدك

(یعنی جو لوگ تیری وحی پر اور تجھ سے پہلے وحی پر اور تجھ سے بعد کی وحی پر ایمان لائیں گے وہی لوگ فلاح پانے والے اور سیدھے راستے پر ہیں)

مگر ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ الحمد سے والناس تک دیکھ جاؤ من بعدك کہیں نہیں پاؤ گے سب جگہ من قبلك ہی لکھا ہے۔ (مولوی پیر بخش کے الفاظ مندرجہ رسالہ تائید الاسلام بابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۰)

جواب از خادم کرشن قدنی: (اپنے مخالف کی بات نہایت غور سے سننے کے بعد)

ظاہر ہے کہ ما انزل من قبلك کے بعد خدا نے و با لآ خرۃ کے فقرہ کو لا کر بتا دیا کہ جس طرح قبل والی وحی کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح آخری وحی کے ساتھ ایمان اور ایقان لانا ضروری ہے۔

اب غور کر کے دیکھ لیں کہ آیت والذین یومنو ن بما انزل الیك میں آنحضرت ﷺ کی وحی جو زمانہ حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قبلك سے پہلے انبیاء کی وحی جو زمانہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور با لآ خر ۃ سے مسیح موعود (مرزا) کی وحی جو زمانہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ وہم (خیال) کہ با لآ خرۃ سے مراد قیامت ہے بلحاظ سیاق کلام درست کے درست نہیں،

(مولوی غلام رسول راجے کی کا رسالہ مباحثہ لاہور۔ ص ۲۹، ۳۰۔ قرآن کریم مع ترجمہ اردو فوائد تفسیریہ پارہ اول صفحہ ۱۲۔ ۱۳۔ مولوی فضل الدین احمدی کا رسالہ جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ ص ۵۹۔ ۶۲۔ ریویو آف ریلی جنز، اپریل ۱۹۱۵ء ص ۱۶۰)۔

اقول:

الف: قرآن کی تفسیر یوں ہوتی ہے کہ پہلے قرآن کو قرآن ہی سے بیان کرے۔ اسلئے کہ جو بات ایک جگہ قرآن میں مجمل آئی ہے وہ دوسری جگہ تفسیر سے بیان کی گئی ہے

۲۔ اسی طرح جو تفسیر قرآن کی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو چکی ہے وہ ہر چیز پر مقدم ہے بلکہ وہی تفسیر ساری امت پر حجت ہے اس کے خلاف ہرگز کہنا یا کرنا نہ چاہیے اسی کی پیروی سب پر واجب ہے۔

ب۔ تفسیر صحیح:

و الذین یو منون بما انزل الیك: اور جو یقین کرتے ہیں ساتھ اس کے جو کچھ اترا ہے تجھ پر۔ مراد سارا قرآن شریعت اسلام ہے۔

مطلب قرآن کے اترنے کا یہ ہے کہ جبریل نے آسمان میں اللہ کا کلام سنا اس کو جوں کا توں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس کو اوپر سے نیچے اتار لائے۔ و ما انزل من قبلك اور جو اترا تجھ سے پہلے یعنی اور رسولوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر جیسے صحف ابراہیم، حضرت داؤد پر زبور، حضرت موسیٰ پر توریت، حضرت عیسیٰ پر انجیل وغیرھا، کہ ان سب پر ایمان لانا اجمالاً فرض عین اور قرآن پر تفصیلاً فرض کفایہ ہے و با لآخر ۃ ھم یوقنون۔ اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں یعنی جتنے کام اس دن ہوں گے جیسے بعث نشر وحشر وغیرہ کسی میں ان کو کچھ شک نہیں ہے، سب کو سچے دل سے تصدیق کرتے ہیں ابن کثیر نے کہا ہے کہ مراد آخرت سے اس جگہ بعث وقیامت وجنت ونار وحساب و میزان ہے وہ دن بعد دنیا کے آوے گا اس لئے اس کو آخرت و یوم آخر بولتے ہیں۔ (تفسیر ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۳۸۔۳۹)

آیات قرآنی:

سورہ نمل پارہ ۱۹ رکوع ۱۶ میں ہے۔

طٰس۔ تلك آیات القرآن و كتا ب مبين۔ هدى و بشرى للمومنين۔ الذين يقيمو ن الصلوة و يؤ تو ن الز كوة و هم بالآخرة هم يو قنو ن۔ ان الذين لا يؤمنون بالآخرة زيّنّا لهم اعما لهم فهم يعمهون۔ اولئك الذين لهم سو ء العذا ب و هم فى الآخرة هم ا لاخسرون۔ (النمل:۱۔۵)

(ترجمہ: یہ آیتیں ہیں قرآن مجید کی اور کتاب روشن کی۔ ہدایت ہے اور خوش خبری ایمان والوں کے واسطے۔ جو لوگ جو قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے یقین رکھتے ہیں۔ تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے، زینت دی ہم نے واسطے ان کے عملوں ان کے کو پس وہ بہکتے ہیں۔ یہ لوگ وہ ہیں کہ واسطے ان کے ہے برا عذاب اور وہ بیچ آخرت کے وہ ہیں ٹوٹا پانے والے۔)

۲۔ سورہ انفطار پارہ ۳۰ ع ۷ میں اللہ فرماتا ہے:

انّ ا لا برار لفى نعيم۔ و ان الفجّار لفى جحيم يصلو نها يوم الدّين وما هم عنها بغا ئبين و ما ادر ك ما يو م الدين ثم ما ادرك ما يو م الدين يو م لا تملك نفس لنفس شيئاً والا مر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یومئذ لله ۔

(ترجمہ۔ تحقیق نیک لوگ البتہ بیچ نعمت کے ہیں اور تحقیق بدکار لوگ البتہ دوزخ میں ہیں۔
داخل ہوں گے دوزخ میں جزا کے دن، جس دن نہیں اختیار پاوے گا کوئی بھی کسی جی کا کچھ
اور حکم اس دن کے واسطے خدا کے ہیں)۔

نوٹ: قرآن میں لفظ آخرت کا پچاس سے زیادہ دفعہ استعمال ہوا ہے اور اسی طرح دار الآخرۃ اور یوم الآخرۃ اور یوم الدین بھی کئی دفعہ فرقان حمید میں آئے ہیں اور ہر جگہ اس سے قیامت روز حشر جزا وسزا کا دن، ہی مراد ہے۔

حدیث رسول ربانی:

مسند احمد طبع مصر جلد ۵ صفحہ ۳۵۵ میں ہے:

عن بریدہ قال قال رسول اللہ ﷺ انی کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور فزوروھا فانھا تذکرۃ الآخرۃ ۔

(ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو زیارت قبور سے منع کرتا تھا مگر اب تم کو اس بات کی
اجازت ہے کی قبور کی زیارت کرو کیونکہ قبور آخرۃ کو یاد دلاتی ہیں)۔

نوٹ: اس حدیث میں آخرت سے مراد جزا وسزا کا دن یعنی قیامت کا دن ہی مراد ہے۔

تفسیر از ابن عباسؓ:

جامع البیان یعنی تفسیر ابن جریر جلد ا صفحہ ۸۱ اور تفسیر در منثور جلد ا صفحہ ۲۷ میں ہے

عن ابن عباس وبالآخرۃ ھم یوقنون ، ای بالبعث والقیامۃ والجنۃ والنار والحساب والمیزان ،

یعنی حضرت عبد اللہؓ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بعث و قیامت و جنت و دوزخ
وحساب ومیزان ہے۔

تفسیر از مرزا قادیانی:

الحکم قادیان ۱۰۔۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۴ صفحہ ۹ کالم ۲ میں مرزا قادیانی کے الفاظ یوں ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك ۔
ترجمہ طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان پر جو کچھ اتارا گیا ہے اس پر ایمان لاوے اور اس پیغمبر سے پہلے جو کتابیں اور صحیفے سابقہ انبیاء اور رسولوں پر نازل ہوئے ان کو بھی مانے و بالآخرة هم یوقنون اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا و سزا مانتا ہو۔ (نیز دیکھو تفسیر خزینۃ العرفان ۔ج ا ص ۷۸)

تفسیر از مولوی نور الدین قادیانی:

ضمیمہ اخبار بدر ۴ فروری ۱۹۰۹ء صفحہ ۳ پر لکھا ہے:
پھر ان متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو اس سے زیادہ ترقی کر کے اس وحی کو مانتے ہیں جو تیری طرف نازل ہوا اور جو تجھ سے پہلے نازل ہوتی رہی ۔ اور آخر کی گھڑی پر بھی وہ یقین کرتے ہیں۔

فرقہ بابیہ کی تفسیر:

فرقہ بابیہ کی کتاب بحر العرفان صفحہ ۱۴۱ پر لکھا ہے:
برائے منکرین ظہور اعظم ہمیں یک آیت کافی است کہ والذین یومنون بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و بالآخرة هم یوقنون یعنی کسانیکہ ایمان آوردہ اند بآنچہ فرو فرستادہ شد قبل از تو و آنچہ نازل شود بعد از تو یعنی در آخر زمان موقن شوند ۔ در حق چنیں اشخاص مے فرماید اولئك علی هدی من ربهم و اولیك هم المفلحون وایں آیت را چوں بحساب ابجد بیرون آرے میشود ہزار و بست سی و پنج یا سنہ تولد حضرت باب ۔ (از اخبار پیغام صلح ۵ مئی ۱۹۲۰ء)

نتیجہ: مرزائی مولوی کا یہ لکھنا کہ:
یہ وہم کہ بالآخرة سے مراد قیامت ہے، بلحاظ سیاق کلام کے درست نہیں (اور یہ کہ) بالآخرة سے مراد مسیح موعود (مرزا) کی وحی ہے جو زمانہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ،،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراسر غلط ہے اور مسلمانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکانا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۸ ص ۵،۶)

خاتم النبیین پر سوال

گذارش ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کی بابت ایک سوال ارسال خدمت کرتا ہوں تا کہ اخبار اہل حدیث میں جواب درج فرما کر جلدی شائع فرمادیں بندہ مشکور وممنون ہوگا۔ مزید تاکید ہے۔

اہل حدیث حضرات و دیگر مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضور ﷺ کو خاتم النبیین بنا کر عالم میں مبعوث فرمایا ہے اور اتممت علیکم نعمتی کے الفاظ سے بھی ارشاد فرمایا ہے گویا کہ حضور پرنور سلسلہ نبوت کے ختم کرنے والے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

مگر احمدی لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہاں پر خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر کے ہیں۔ یعنی آپ کے زیر نبوت تابعداری کر کے نبی بن سکتا ہے۔ دیگر صدق المرسلین یعنی نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں اور اتممت علیکم نعمتی سے کمالات کا کامل بلکہ اکمل ہونا مراد ہے مگر تکمیل شریعت کے باوجود نبی آسکتے ہیں جیسے آتینا موسی الکتاب تماما یعنی ہم نے موسی کو کتاب پوری دی لیکن پھر بھی و قفینا من بعدہ بالرسل

دیگر کانت بنو اسرائیل تسوھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفه نبی

الغرض تکمیل شریعت نبی کے آنے کے لئے مانع نہیں ہے بلکہ یہ امکان نبوت کی دلیل ہے کیونکہ پہلے انٹرنس کا کورس تھا اب ایم اے کا ہوگیا تو اب پہلے کی نسبت زیادہ آسان ہے ایم اے پاس کرنا اگر مشکل ہے تو وہ پاس شدہ زیادہ وقعت رکھے گا۔

دیگر مرزائی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبوت نعمت ہے ۔نعوذ باللہ آپ ﷺ رحمۃ للعالمین نہیں بلکہ لوگوں کے لئے منحوس ہیں کہ انعام کو بند کر دیا

لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔ (ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور سے بھی امکان نبوت ثابت ہے چنانچہ

قولوا انه خاتم الانبیاء لا تقولوا لا نبی بعده۔ (تکملہ مجمع البحار۔ص ۸۵)

مولانا اڈیٹر صاحب مدظلہ کو فرصت نہ ہو، تو منشی حبیب اللہ صاحب مہربانی فرما کر مدلل جواب از روئے قرآن کریم و احادیث رسول ﷺ تحریر فرمائیں مذکورہ بالا حدیثوں کا صحیح مفہوم و ضعف وغیرہ لکھیں تاکہ تسلی ہو۔

راقم: عبدالعزیز اہل حدیث خریدار اہل حدیث نمبر ۳۹۲۷۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۸ ص ۷)

لاہوری احمدی توجہ کریں

مولانا محمد عبدالغفار الخیریؒ، دہلوی لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مجریہ ۷ جنوری ۱۹۲۷ء سے معلوم ہوا کہ لاہوری احمدی پارٹی نے اپنے جلسہ حال میں غیر احمدیوں کے پیچھے احمدیوں کے نماز پڑھنے کے مسئلہ کو پیش کیا جس میں کثرت رائے خلاف ہونے کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی۔

کامیابی ہو یا نہ ہو، یہ تو ان کے گھر کی باتیں ہیں، محتسب را درون خانہ چہ کار۔ سوال یہ ہے کہ جو پارٹی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تو نہیں کہتی، مگر مسیح موعود ضرور مانتی ہے اور ان کو صاحب الہام سمجھتی ہے، کیا اس کو یہ حق حاصل ہے کہ مرزا صاحب کا کھلا ہوا اعلان ہونے پر بھی کہ:

> خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔

(مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں: یہ حوالہ کسی نے پیش کیا تھا۔ دوسرے نے جواب دیا کہ اس قول کو ہم قرآن وحدیث کے برابر نہیں سمجھتے)۔

مرزا صاحب قادیانی کے پیرو اس کو نظر ثانی کے لئے متبعین کی جماعت میں پیش کریں مرزا صاحب کے الفاظ مندرجہ بالا جو اربعین نمبر ۳ صفحہ ۳۴ کے حاشیہ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں قابل غور ہیں۔آپ فرماتے ہیں: خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔
یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ ان سے آگے کے الفاظ وحی کئے گئے ہیں اور اگر اینچ تان کی جاوے تو الہام میں تو شک نہیں رہتا۔

آگے چلئے تو لوگوں میں کل تین جماعتیں ہوسکتی ہیں: مکفر یا مکذب یا متردد۔ان ہرسہ کے پیچھے مرزا صاحب کے خدا کے حکم سے احمدی اصحاب کو کسی حالت میں نماز پڑھنی جائز نہیں۔نہیں معلوم مرزا صاحب قادیانی کے الہامات اور وحی کس قسم کی ہیں کہ خاطی انسان کی مجالس میں ان کی ترمیم و تنسیخ پر بحثیں ہوتی ہیں۔

احمدی لاہوری پارٹی بتائے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کو منجانب خدا سمجھتی ہے یا منجانب...

اگر منجانب خدا سمجھتی ہے تو کیا نص صریح اجماع سے قابل تنسیخ ہو جاتی یا ٹھہر سکتی ہے۔

اور اگر من جانب خدا نہیں سمجھتی ،تو جو شخص خدا کی طرف منسوب کر کے کوئی حکم دے وہ اس قابل ہوسکتا ہے کہ اسکو مسیح موعود مانا جاوے اور وہ مجتہد قرار پاوے اور اس کی تاویلات کو صحیح مانا جاوے۔

اگر مرزا صاحب کے الہام یا وحی مندرجہ بالا کو صحیح مانتے ہو تو حق نہیں کہ اس کی تنسیخ تم سب مل کر کرسکو۔اور اگر غلط مانتے ہو تو لازم آئے گا کہ مرزا صاحب اللہ پر بہتان باندھا کرتے تھے۔لہذا میں اس وقت کہونگا اور تم کو ماننا پڑے گا کہ

قیاس کن زگلستان او بہار او

سچ ہے حبك الشيء يعمي و يصم مرزا صاحب قادیانی سے عقیدت نے غافل کردیا، مجتہد قیاس میں غلطی کر جائے تو قابل معافی سمجھو یا نہ سمجھو مگر الہام اور وحی میں غلطی چہ معنی۔یہ تو دیدہ دلیری اور معمولی سے معمولی خداترس انسان کے امکان سے بھی باہر ہے۔

اصل تو یہ ہے کہ اصلی عقیدت تو لاہوری احمدیوں کو بھی مرزا صاحب سے نہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سینکڑوں الہاموں اور وحیوں کی تکذیب رات دن کررہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔اگست ۱۹۲۷ء مطابق ۶ صفر ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۰ ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا

(اس مضمون کا تھوڑا سا حصہ ۱۲۔ اگست ۱۹۲۷ء میں درج ہوامگر وہ غلطی سے غیر مرتب ہو گیا اسلئے اسے کالعدم سمجھا جائے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

(۱۲۔ اگست ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳صفر ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۱ کے صفحہ ۵ تا ۷ پر یہ مضمون ہے۔ مجھے جو شمارہ دست یاب ہوا ہے اس میں سے صفحہ ۷ غائب ہے اس لئے مضمون نامکمل ہے۔ بہاء)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں: قرآن مجید میں ہے

و اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقاً لما بین یدی من التوراۃ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد فلما جاء ھم بالبینات قالوا ھذاسحر مبین

عقیدہ قادیانی:

جناب مرزا محمود احمد اسمہ احمد کے متعلق لکھتے ہیں:

میرے نزدیک وہ رسول جس کا سم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں ... جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے، دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم خود حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔ (الفضل قادیان ۳، ۵ دسمبر ۱۹۱۶ء۔ ص ۵)۔

اس آیت میں ایک ہی شخص احمد نام کی خبر دی گئی ہے نہ دو کی۔ جب اس پیشگوئی کا ایک مستحق مل گیا تو انتظار ختم ہو گیا اور پیش گوئی پوری ہو گئی۔ اسی طرح میں اگر یہ ثابت کر دوں کہ حضرت مسیح موعود اس کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ احمد نام والے رسول آپ ہی ہیں دوسرا کوئی اس میں شامل نہیں۔ کیونکہ احمد نام کے ایک ہی رسول کی اس جگہ خبر دی گئی ہے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سے زیادہ کی ...ہم تو ظلی طور پر حضرت مسیح موعود کو اسمہ احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے بلکہ ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۶)

میرا دعوی ہے کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں اور آپ کا نام احمد تھا۔ (القول الفصل۔ص ۷)

حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہی ہوں۔ (القول الفصل۔ص ۲۷)۔

اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔

(انوار خلافت۔ص ۳۳)

حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا، آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا۔

(انوار خلافت۔ص ۳۴)

اقول: میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کے عقیدہ بالا کا خلاصہ یہ ہے:

ا۔اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے۔

ب۔اس آیت میں ایک ہی شخص احمد نام کی خبر دی گئی ہے، نہ دو کی۔

ج۔مرزا صاحب قادیانی کا نام احمد تھا۔

د۔مرزا صاحب قادیانی ہی وہ رسول ہیں جن کا اسم ذات احمد ہے۔

ھ۔ مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں۔

و۔مرزا صاحب قادیانی اس کے حقیقی مصداق ہیں۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ

ا: اس آیت میں ایک رسول جس کا صفاتی نام احمد ہو، ذکر ہے دو کا نہیں۔ اور وہ رسول جس کا صفاتی نام احمد ہے حضرت محمد ﷺ ہی ہیں، پس اس بشارت عیسوی اسمہ احمد کے اصل و حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس بشارت کے اصل و حقیقی مصداق مرزا صاحب ہیں وہ گمراہ اور کافر ہے۔

۲۔میاں محمود کا یہ لکھنا کہ آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا، سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا اسم ذاتی غلام احمد تھا جیسا کہ ذیل کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریروں سے ظاہر ہے:

۱: مرزا غلام مرتضیٰ نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔ (براہین احمدیہ طبع بدر پریس لاہور ۱۹۰۶ء ص ۶۲)

۲۔ حیاۃ النبی جلد اول صفحہ ۵۱ پر ہے:

مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا

۳۔ تحفہ شاہزادہ ویلز صفحہ ۲۹ پر ہے:

اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد رکھا۔

۴۔ پیغام صلح ۲۹ شوال۔ ۳ ذی قعد ۱۳۴۳ صفحہ ۹ پر ہے:

آپ کے والد ماجد نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

۵۔ الفضل ۶ ستمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۶ پر ہے:

والدین نے اسکا نام غلام احمد رکھا۔

۶۔ الفضل ۱۵۔ ۱۹ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۸ پر ہے:

مسیح موعود کا نام غلام احمد۔ یہی نام ان کا ان کے والدین نے رکھا۔

۷۔ الفضل ۲۷ نومبر یکم دسمبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۹ پر ہے:

حضرت مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

۸۔ الحکم ۳۰، اپریل ۱۹۰۲ صفحہ ۸، پر مرزا نے فرمایا:

ہم جو کچھ کر رہے ہیں آنحضرت ﷺ کی عزت کیلئے کر رہے ہیں ہم تو اسلام کے مزدور ہیں۔ میرا نام جو غلام احمد رکھا میرے والدین کو کیا خبر تھی کہ اس میں کیا راز ہے۔

۹۔ الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲ پر ہے:

اور خود اللہ تعالیٰ نے ماں باپ کے ذریعہ سے غلام احمد نام رکھا۔

۱۰۔ الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۳ پر ہے:

اور اللہ تعالیٰ نے نام اس کا بذریعہ والدین کے غلام احمد رکھوایا ہے۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۶۔ اگست ۱۹۲۷ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۳ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت

دفاع از بہاء اللہ

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ بریلوی لکھتے ہیں:

قادیانی حضرات کی پالیسی جو مذہبی مناظرات کے متعلق انہوں نے اختیار کر رکھی ہے اس کی مثال اگر کہیں مل سکتی ہے، تو وہ غیر مسلم (آریہ وعیسائی) میں ملتی ہے جہاں تحقیق حق کا کچھ کام نہیں۔ یعنی خالی موقع محل دیکھ کر شور وغل مچاتے ہوئے اپنا مطلب نکالنے کی سعی کرنا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ لیکن اپنی ذاتی صداقت کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اہل اسلام کے مقابلہ پر مسئلہ وفات مسیح تجویز کیا۔ جس سے مطلب یہ تھا کہ ذاتی صداقت پر تو مخالف کو بحث کرنے کا موقع ملے یا نہ ملے، عوام کالانعام قادیان کو خوش کرنے کے لئے پہلے حیات وممات کے مسئلہ پر خوب قال اقول ہو جایا کرے، اور مریدین کو کہنے کا موقع مل جائے کہ ہمارے مولوی صاحب نے خوب قرآن وحدیث پڑھا اور حقائق ومعارف بیان فرمائے۔

اسی طرح جب کبھی غیر مسلم اقوام سے مناظرہ ہونے کو ہوتا ہے، تو قادیان سے شرط پیش ہوتی ہے کہ پہلی بحث آنحضرتﷺ کی صداقت پر ہوگی۔ اگر کوئی غیر مسلم چاہے کہ پہلے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت پر بحث ہو، تو قادیانی حضرات ہرگز اس پہلو پر نہ آئیں گے۔

چنانچہ ۱۹۲۴ء میں بمقام سیالکوٹ عیسائیوں نے قادیانی حضرات کی بے جا تعلیوں کو چیلنج کیا کہ احمدی صاحبان ہمارے ساتھ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت پر بحث کر لیں۔ مگر قادیانی حضرات کی طرف سے (باوجود اصرار وتکرار کے) یہی جواب ملا کہ ہم تو پہلے آنحضرتﷺ کی صداقت پر بحث کریں گے۔ مسیحی صاحبان نے یہاں تک لکھا کہ،

اگر مرزا صاحب کی مسیحیت پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے، تو وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف مسیحیوں کو ہے، کیونکہ مسیحی صرف ہم ہی کہلاتے ہیں، اور مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔

پس ہمیں حق ہے کہ ہم اس مسیح کو آزمائیں اور دیکھیں کہ کیا یہ فی الحقیقت وہی ہے جس کے لئے ہم چشم براہ ہیں۔

(مسیحی اشتہار، احمدیوں کا مباحثہ سے انکار اور مسیحیت کی عظیم الشان فتح ص ۲ کالم ۲)

اس معقول اور مدلل مطالبہ کے جواب میں بھی قادیانیوں نے یہی جواب دیا کہ،

نبوت مسیح موعود پر بحث کرنا موجودہ حالت میں ہم آپ سے مناسب نہیں سمجھتے۔ (ایضاً)

مطلب یہ کہ بہرحال مرزا غلام احمد صاحب کی ذات کو پوشیدہ رکھا جائے گا اور چونکہ آنحضرت ﷺ کی ذات ستودہ صفات صادق و مصدق ہے اس پر بحث کرنا بلکہ انبیاء علیھم السلام سے آنحضور کو افضل ثابت کر دینا آسان ہے اور پھر بعد اس کے، احمدیوں کی فتح، اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے خالی اشتہارات اور اخبارات شائع کرنا تو قادیان کی روزمرہ کی پریکٹس ہے جو عوام مریدان قادیان کی خوش عقیدگی کو زیادہ کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

اہل اسلام اور غیر مسلم اقوام کے ساتھ تو قادیان والوں نے مذکورہ بالا طریقوں سے پیش آ کر مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کو پوشیدہ رکھا لیکن جب اپنے پرانے، بہائی مذہب والوں کے ساتھ بذریعہ تحریرات گفتگو کرنا پڑی، تو ان کو پیچھے ہٹانے کے لئے ایک نرالا طریقہ اختیار کیا کہ بہاء اللہ نے تو خدا ہونے کا دعوی کیا ہے۔اس لئے اس کی کوئی بات قبول نہیں۔

گویا جس طرح ہر قوم سے مرزا غلام احمد صاحب کو بچانے کے لئے مختلف سدیں بنائی تھیں، اسی طرح بہائیوں کے مقابلے پر بھی محض اپنے عوام مریدوں کو قابو رکھنے کے لئے بہاء اللہ کے دعوی الوہیت کی سد تیار کر لی۔اور یہ جان لیا کہ ہمارے مریدوں کو کہاں فرصت ہے کہ وہ غیروں کی تحریریں پڑھیں گے اس یہی حکمت عملی کافی ہے۔

لیکن کیا یہ حقیقت ہے کہ بہاء اللہ ایرانی نے دعوی الوہیت کیا ہے؟

میں کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالخصوص کسی ایسے شخص کا کیا حق ہے کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے جس کا ایمان مرزا صاحب قادیانی کی ۸۰-۹۰ کتب پر ہو اور جس کا یہ بھی ایمان ہو کہ یوم یاتی ربك فی ظلل من الغمام (یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا) میں خدا سے مراد، مرزا صاحب قادیانی ہیں (حقیقۃ الوحی طبع دوم۔ ص ۱۵۴)

میں نے بہائیوں اور مرزائیوں کی لگاتار تحریرات پڑھ کر گذشتہ سال پانچ سوالات بذریعہ اشتہار موسومہ: پنجہ صابری، قادیانی علماء کی خدمت میں پیش کئے تھے اور جن علماء کو میں جانتا ہوں خصوصیت کے ساتھ ان کی خدمت میں وہ اشتہار بھیج دیا تھا بلکہ سب سے اول جناب بشیر الدین محمود احمد امام قادیان کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری روانہ کیا تھا۔ جس کو صاحب موصوف نے بتاریخ ۱۸ ستمبر ۱۹۲۶ء بمقام ڈلہوزی وصول فرمایا۔ لیکن افسوس کہ آج تک اس کا جواب نہیں ملا اور نہ آئندہ ملنے کی امید ہے اسی اشتہار میں چوتھا سوال یہ کیا گیا تھا کہ

ایک شخص توحید کا قائل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں اکثر گڑگڑاتا ہے۔ اس کے بعض کلمات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعوی خدائی ہے۔ وہ اپنے ایسے کلمات کی مدلل تاویل کر کے دعوی خدائی سے صاف منکر ہے۔ بلکہ جو لوگ اس پر دعوی خدائی کا الزام لگاتے ہیں ان کی خود تردید کرتا ہے۔ کیا ایسے شخص کو حقیقت میں مدعی الوہیت کہا جائے گا۔

(اس سوال کا جواب دیتے وقت مرزا صاحب کی تحریریں اس طور پر زیر نظر رکھنی چاہییں کیونکہ یہی ٹھوکر کا مقام ہے)۔ (از اشتہار پنجہ صابری۔ ص ۲)

اس سوال سے میرا یہی مقصد تھا کہ قادیانی حضرات اصولاً اہل بہاء سے فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور ایک غیر جانبدار کے مذکورہ بالا سوال کا اصولی جواب دے کر اپنے اس اعتراض کو کہ بہاء اللہ نے خدائی کا دعوی کیا ہے بہت وزن دار ثابت کریں۔ مگر افسوس کہ ان سے یہ نہ ہو سکا بلکہ الٹا خواہ مخواہ مجھ کو بہائی مشہور کرتے رہے جو ان کی انتہائی کمزوری کی دلیل ہے۔

اس کے بعد میں نے مولوی اللہ دتا جالندھری کے ایک مضمون مندرجہ اخبار الفضل کے جواب میں ایک مضمون ۲۹۔ اپریل ۱۹۲۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیا جس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا:

جب تک مرزا صاحب کی ۸۰ کتابیں دنیا میں موجود ہیں اور ان میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ درست ہے تو ان پر اعتقاد رکھنے والے کسی شخص کا حق نہیں ہے کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے یا ان کا مدعی الوہیت ہونا ثابت کر سکے۔ (اخبار مذکور۔ص ۹)

صرف اسی فقرہ کا جواب دینے کے لئے ایک صاحب حافظ سلیم احمد صاحب احمدی اٹاوی آگے بڑھے۔ چنانچہ انہوں نے اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ جون ۱۹۲۷ء میرے مذکورہ بالا الفاظ میں سے صرف ایک جملہ،

کسی شخص کا حق نہیں کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے،

لے کر اور اسے میرا دعوی بنا کر جواب دینا شروع کر دیا۔

خیر ایسی باتیں تو حضرات قادیان کے نزدیک معمولی سمجھی جاتی ہیں جس کے لئے مجھے افسوس نہ کرنا چاہیے۔ مجھے افسوس ہے تو صرف اس بات کا کہ نامہ نگار مذکور نے اپنے قلم سے بجز نقل نویسی کے کچھ نہیں کیا۔ اور انہوں نے خود کبھی تکلیف گوارا نہ فرمائی ہوگی کہ ایک آدھ بہاء اللہ کی لوح سالم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے۔ بلکہ جو کچھ مولوی فضل الدین صاحب قادیانی نے بہاء اللہ کے دعوی الوہیت کے متعلق لکھا ہے اسی کو حرف بحرف ان کی کتاب سے لے کر اخبار اہل حدیث امرتسر میں نقل کر دیا اور نام اور حوالے بہاء اللہ کی کتابوں کے تحریر کر دیئے جو میرے نزدیک دیانت داری کا کام نہیں کیونکہ جس کتاب سے کوئی عبارت لی جاوے اسی کا حوالہ دینا ضروری ہے تاکہ سرقہ ثابت نہ ہو۔

خیر نامہ نگار مذکور سے جو کچھ ہو سکا اس کی کیفیت مختصر یہی ہے کہ انہوں نے محض ایک نقل نویسی کر کے بہائی کتب کے صفحات وغیرہ کا حوالہ دے کر ناظرین اہل حدیث امرتسر پر اپنے آپ کو یہ ثابت کرنا چاہا کہ گویا انہوں نے بہاء اللہ کی کتب خود دیکھی ہیں اور ان کو پڑھنے کے بعد بطور نتیجہ مضمون تحریر فرمایا ہے، حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ اس لئے میں باادب حافظ سلیم احمد صاحب احمدی اٹاوی کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر انہیں باوجود مرزا صاحب قادیانی کی مریدی کے بہاء اللہ کا دعوی الوہیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت کرنے کا شوق ہے، تو اصول طے کرنے کے لئے پہلے میرے سوال نمبر ۴ کا جو اوپر درج ہو چکا ہے، جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات کی روشنی میں تحریر فرماویں تاکہ یہ بحث آسانی کے ساتھ طے ہو جائے۔ ورنہ بے انصافی کے ساتھ بے اصولی باتیں کرنا کچھ مفید نہیں ہوا کرتیں۔

ہاں میں قادیانی صاحبان کی خدمت میں اتنا اور گذارش کر دیتا ہوں کہ بہاء اللہ نے بھی اسی مقام کا دعوی کیا ہے جس کا دعوی جناب مرزا صاحب قادیانی کو تھا (بلکہ یوں کہیے کہ مرزا صاحب قادیانی نے وہی دعوی کیا ہے جو بہاء اللہ نے کیا۔ اڈیٹر اہل حدیث) یعنی مسیح موعود بلکہ موعود کل ملل وادیان۔ اور مرزا صاحب قادیانی کی اصطلاح میں مسیح موعود کو جیسا ہونا چاہیے تھا بہاء اللہ صاحب ٹھیک ویسے ہی تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی، مسیح موعود کے متعلق فرماتے ہیں کہ

(آخری زمانے میں) خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۱۸)

قرآن مجید میں جو نفخ صور کا لفظ ہے، اس سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں یعنی قرنا جن کے دلوں میں وہ اپنی آواز پھونکتا ہے یہی محاورہ پہلی کتابوں میں بھی آیا ہے کہ خدا کے نبیوں کو خدا کا قرنا قرار دیا گیا ہے یعنی جس طرح قرنا بجانے والا قرنا میں اپنی آواز پھونکتا ہے اسی طرح خدا ان کے دلوں میں آواز پھونکتا ہے۔ (ایضاً ص ۷۸)

نفخ صور کے یہ معنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پہلے بہاء اللہ کی کتب میں مذکور ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب ایقان میں اس کو تشریح کے ساتھ لکھا ہے اسی لئے ان کی الواحات میں جہاں جہاں اس قسم کے الفاظ ہیں کہ،

میں مخلوق کا خالق ہوں، یا،

عکہ کے جیل کانہ میں بولنے والا تمام اشیاء کا خالق ہے، یا

، میں قضا وقدر کا مالک ہوں،

وغیرہ ان کو قرنا میں آواز پھونکنے والے کی آواز سمجھنا چاہیے، نہ کہ قرنا کی۔

اتنی سی غلطی قادیان والوں کو لگ رہی ہے کہ وہ قرنا اور قرنا میں پھونکنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے میں تمیز نہیں کرتے، یا دانستہ تعصب اور ہٹ دھرمی سے غلط الزام کے مرتکب ہو رہے کیونکہ بہاءاللہ نے خود لکھا ہے کہ

ان الرو ح ما نطق عن الهوى بل بما غرد رو ح القدس فی صدره الممر والاصفیء ۔(یعنی بے شک روح (بہاءاللہ) نے خواہش نفسانی سے کلام نہیں کیا بلکہ بدیں سبب کہ روح القدس اس کے بلوریں صاف اور شفاف سینہ میں گونجا ہے۔(بہائی اخبار کوکب ہند مورخہ ۱۷جون ۱۹۲۵ء ص ۱۴)

علاوہ اسکے بہاءاللہ نے اپنے آپ کو بندہ ہی کہا ہے خدا نہیں کہا چنانچہ لکھا ہے کہ

ایں عبد (بہاءاللہ) از اہل علم نبودہ و مدرسہ نرفتہ و برحسب ظاہر در بیت یکے از رجال دولت متولد شدہ و باو منسوب ۔ (الواحات مبارکہ۔ص ۲۸۱)۔

(یعنی یہ بندہ (بہاءاللہ) علم والوں سے نہیں تھا اور نہ مدرسہ میں گیا اور ظاہری طور پر ایک دولت مند کے گھر پیدا ہو کر اس کی طرف منسوب ہوا)۔

میری مفصل تحریر اس موضوع (بہاء کے دعوی الوہیت) پر میرے چوتھے سوال کا جواب ملنے پر قادیانی حضرات کی خدمت میں پیش ہو سکے گی جو جگہ جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسلمات اور تحریرات سے مزین ہو گی انشاءاللہ العزیز۔

پس قادیانی حضرات پنجہ صابری کا، بالخصوص میرے سوال نمبر۴ کا، جواب جلد از جلد عنایت فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۵ ص ۴۔۵)

کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا

(۲۶۔اگست ۱۹۲۷ء سے آگے)

(اس کے متعلق لکھا گیا تھا کہ اسکا ایک ٹکڑا، ۱۲۔اگست کے اہلحدیث میں غلطی سے درج ہوا۔اس ۱۲۔اگست والے ٹکڑے کی جگہ آج کا مضمون ہے۔لہذا اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

میاں محمود احمد کے الفاظ انوار خلافت کے صفحہ ۱۸ پر یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت یاتی من بعدی اسمہ احمد ۔ میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا لفظ جو قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی ہے۔

نیز مرزا صاحب قادیانی، ایام الصلح کے صفحہ ۱۵۱۔۱۵۲ پر لکھتے ہیں:

جس طرح بعض صفات کے لحاظ سے امام موعود کا نام احمد اور محمد رکھا گیا اسی طرح بعض دوسری صفات کے لحاظ سے عیسیٰ اور مسیح ابن مریم رکھا گیا۔

اقول:

میاں محمود احمد کی ان تحریروں کی تردید کرنے سے پہلے میں چند باتیں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

اول: اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے ۔(الفضل قادیان ۔۲۔۵ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۵)۔

حالانکہ مرزا غلام احمد نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے۔

دوم: یہ کہ جناب محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں:

میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں ۔(الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء)

حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ میرا اسم ذات احمد ہے۔

سوم۔ یہ کہ مرزا محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں:

آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے۔ (انوار خلافت ۔ص ۳۳)

حالانکہ خود جناب مرزا صاحب قادیانی نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ میرے والدین نے میرا نام احمد رکھا ہے۔

حق بات یہ ہے کہ میاں محمود احمد صاحب نے یہ تینوں باتیں مرزا غلام احمد کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد کہی ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یوں تو قادیانی لٹریچر کی ہر ایک بات ناقابل فہم ہے مگر مضمون ہذا یعنی مرزا کا اسم علم احمد ہونا عجیب ترین پہیلی ہے اس لئے کہ مرزا قادیانی ازالہ اوہام میں خود لکھتے ہیں کہ

قرآن میں میرا ذکر یوں ہے کہ سورۃ والعصر کے تیرہ سو عدد ہیں اور میرے نام غلام احمد قادیانی کے بھی تیرہ سو ہیں۔

یہ بیان آپ کا محل دلیل ہے جو قطعی ہوتی پھر نہیں معلوم اس تصریح کے ہوتے ہوئے بھی امت مرزائیہ منشی حبیب اللہ اور اہل حدیث کو ایسے مضامین پر قلم اٹھانے کی کیوں تکلیف دیتی ہے۔

ہاں یاد آیا کہ صرف یہی ایک مضمون محل افسوس نہیں بلکہ مرزائیوں کی ساری روش ہی محل افسوس ہے کیا مرزا صاحب نے اپنی نزاع اور اپنے منصب کے متعلق صاف اور صریح لفظوں میں نہیں لکھا تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے پہلے مرے گا۔ پھر کیا امت مرزائیہ نے مرزا صاحب کے اس ارشاد ہدایت بنیاد کو مان لیا؟ نہیں۔ کیوں؟

و ان یروا سبیل الرّشد لا یتّخذو ہ سبیلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۵ ص ۶۔۷)

مرزائی کس طرح تبلیغ اسلام کرتے ہیں

(۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء کے اہل حدیث میں لکھا تھا کہ مرزائی مبلغ بڑے دانا زمانہ شناس ہیں۔ وہ اس شور وشر کے زمانہ میں مسلمانوں کے پیش پیش ہو کر اپنے مذہب اور عقیدے کی اشاعت سے غافل نہیں ہوتے بلکہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں۔ اس کی تصدیق میں مولوی محمود ابو مسعود بنارسی کا مراسلہ درج کیا جاتا ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

بگرامی خدمت مولانا ابوالوفا صاحب دام مجدکم۔ سلام علیکم:

مرزائیوں کے متعلق ۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء کے پرچہ میں جو کچھ جناب نے تحریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ چنانچہ یہاں مولوی خلیل داس صاحب و پنڈت رام چندر جی آئے۔ دونوں کے قریب قریب ایک ماہ تک مذہبی لیکچر ہوتے رہے۔ آریوں نے اسلام کے خلاف لیکچر دیا جس سے مسلمانوں میں جوش پیدا ہوا۔ خلیل داس کے خوب لیکچر ہوئے۔ خلیل داس کے چلے جانے کے بعد لکھنو سے دھرم بھکشو صاحب آئے اور انہوں نے اسلام کے خلاف دریدہ وہنی شروع کی اسی وقت سے یہاں کی فضا خراب ہونے لگی۔ یہاں صدر میں چند پنجابی قادیانی رہتے ہیں ان کو موقع ملا اور قادیان سے مبلغ بلائے۔ چنانچہ میر قاسم علی صاحب آئے۔ عوام قادیانی کے نام سے بھڑک گئے مگر ان چند قادیانیوں نے دوڑ دھوپ کر کے مخصوص مسلمانوں کو تیار کیا کہ مطلق اسلام کی تبلیغ میں میر صاحب سے لیکچر کرائے جائیں۔ چنانچہ بمشکل چند لیکچر ہوئے۔

لیکچر کے متعلق کیا عرض کروں، بعض جلسوں کی مجھے صدارت کرنی پڑی اور میں نے کس طرح سنبھالا۔ لیکچروں میں گو کھلے لفظوں میں تو اپنے فرقہ کی تبلیغ نہ کر سکے مگر عوام کو اس سے باخبر کر دیا کرتے تھے کہ قادیانی جماعت بھی کوئی جماعت ہے، اور ان کے خلیفۃ المسیح بھی ہیں۔ پرائیویٹ وقتوں میں اپنے مذہب کی کھلم کھلا تبلیغ کرتے تھے۔ چنانچہ انکے مذہب کے مداح چند تعلیم یافتہ حضرات نظر آئے اور میں نے سمجھا کہ لوگ پھنسے۔ میں نے بھی ان لوگوں سے ملنا اور اصلاح کرنا شروع کیا۔ پڑھے لکھے حضرات کو تو قادیانی مذہب کی پوری حقیقت بتلا دیتا مگر عوام کو لدھیانہ کا واقعہ بتلا دیتا اور کہہ دیتا کہ اتنا ہی جا کر پوچھو کہ مولانا امرتسری کو تین سو روپئے انعام میں کیوں دیئے۔ بحمد اللہ اس کا اثر اچھا رہا اور کوئی ان کے جال میں نہ پھنس سکا۔ اگر ۲۴ ستمبر سے یہاں فساد نہ شروع ہو جاتا تو یہ لوگ عرصہ رہتے اور ممکن تھا کہ کچھ لوگ بعد کو پھنس جاتے مگر اس فساد نے ان مبلغین کو یہاں سے روانہ ہو جانے پر مجبور کر دیا جس سے یہ وبا یہاں سے دور ہوئی اور مسلمان گمراہی سے بچ گئے۔ چنانچہ ان لوگوں کے جانے کے بعد ایک روز مسلم لائبریری میں چند مرزائیوں سے میری بحث ہوگئی اور حیات مسیح معجزہ مسیح و مرزا صاحب کے متعلق کافی بحث ہوئی اور خاص اس مضمون پر غیر مرزائی کو یہ لوگ کافر سمجھتے ہیں۔

بحمد اللہ اس بحث سے بقیہ مسلمانوں کو اطمینان ہو گیا اور سب کا ایمان محفوظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا۔ یہ حضرات ایسے ہیں اور آج کل بڑی پالیسی سے کام لے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے بہت ہوشیار رہنا چاہیے اور ہرگز ان سے کام نہ لینا چاہیے۔

ابو مسعود قمر بنارسی از ناگپور۔ صدر بازار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۵۰ ص ۸۔۹)

بہاء اللہ کے دعوی پر ایک نظر

(اس میں شک نہیں کہ ہمارے عقیدے کے مطابق شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی ایک ہی رتبہ کے بزرگ ہیں۔ لا نفرق بینهما۔ تاہم ان میں سے کسی کی تائید یا تردید میں مضامین اہل حدیث میں اس غرض سے درج ہوتے ہیں کہ ناظرین کو ان دونوں مذاہب کے بارے میں معلومات پہنچ جائیں۔ قادیانی امت بہت زور دیتی ہے کہ شیخ بہاء اللہ نے خدائی کا دعوی کیا ہے۔ امت بہائیہ اس سے منکر ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مضمون شیخ بہاء اللہ سے دفاع الوہیت کے متعلق ہے۔ آئندہ ہفتہ ایک ایسا مضمون درج ہوگا جس کی سرخی ہوگی: بہاء اللہ ایرانی از روئے لٹریچر قادیانی۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب ایم اے لطیف صاحب برما سے لکھتے ہیں:

حضرت مولانا المکرّم السلام علیکم

آپ کا موقر پرچہ اہل حدیث مجریہ ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء بندہ کی نظر سے اتفاقاً گذرا۔ احمدیوں کی طرف سے حضرت بہاء اللہ پر دعوی الوہیت کا اتہام بہت دنوں سے لگایا جا رہا ہے، اس بارے میں بہائیوں نے مستقل رسالجات مثلاً البلاغ المبین وغیرہ لکھ کر اطراف ہند میں شائع کر دیئے ہیں۔ اور ان کے الاشراق و اخبار کوکب ہند میں متعدد مرتبہ تردید بھی ہو چکی ہے۔

مگر افسوس ہے کہ احمدی دوستوں نے بہائیوں کے جوابات کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔ اگرچہ یہ بھی معلوم ہے کہ بہت سے سمجھ دار احمدیوں نے ان جوابات کو پڑھ کر اپنے اعتراضات واپس بھی لے لئے ہیں لیکن ان کی حیثیت انفرادی ہے۔

صابری صاحب بریلوی کا جواب اس بارے میں بہت معقول و مدلل ہے اور امید ہے کہ احمدی صاحبان کے لئے وہ شمع ہدایت ہوگا۔ لیکن یہ اس وقت تک ممکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جب تک کہ احمدی حضرات میزان عدل کا استعمال کرنا نہ سیکھ لیویں۔ میں خاص کر حافظ سلیم احمد صاحب احمدی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بہائیوں پر اعتراض کرنے سے پہلے احمدی لٹریچر کو اچھی طرح پڑھیں۔ اس وقت مرزا قادیانی کے ایک اشتہار کا خلاصہ درج کرتا ہوں جو انہوں نے ڈاکٹر ڈوئی کے مقابل شائع فرمایا تھا۔ اور ریویو جلد ۶ نمبر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں درج ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

انسان خدا تو نہیں ہو سکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کر لیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہو جاتا ہے اور اپنے تئیں صاف کرتا کرتا ایک مصفا آئینہ بن جاتا ہے تو اس آئینہ میں عکسی طور پر خدا کا چہرہ نمودار ہوتا ہے اس صورت میں وہ بشری اور خدائی صفات میں ایک مشترک چیز بن جاتا ہے اور کبھی اس سے صفات الہیہ صادر ہوتی ہیں کیونکہ اسکے آئینہ وجود میں خدا کا چہرہ منعکس ہے اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہیں کیونکہ وہ بشر ہے۔

پھر آگے چل کر اپنا اور مسیح ابن مریم کا مقابلہ کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

میرے آئینہ میں اس کا چہرہ اس سے زیادہ وسیع طور پر منعکس ہوا ہے جو اس (حضرت عیسی) کے آئینہ میں ہوا تھا۔

حضرت (مرزا) صاحب کی یہ عبارت کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ اس کی روشنی میں حافظ سلیم احمد صاحب اپنے اعتراضات پر غور فرمائیں اور ذوق سلیم کا استعمال کریں۔ بہائیوں کا عقیدہ اس بارے میں یہ ہے

حضرت حسین علی نوری پر تجلی بہاء الہی فرمان ربانی

و ما کان لبشر ان یکلمه الله الّا و حیا او من وراء حجاب (الشوری) کے طریق پر تھی۔ یعنی آئینہ ہیکل انسانی میں تجلی الہی کا ظہور تھا۔

اسی لئے کلام الہی سے کہیں ربوبیت کا اظہار ہوتا ہے کہیں رسالت کا مقام کا پتہ چلتا ہے اور کسی جگہ عبودیت کبری کی تشریح ہوتی ہے چنانچہ بہائی الواح و مکتوب میں دیگر احبا کو بھی علیکم بہاء اللہ فرمایا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس سے جسم ظاہری مراد نہیں ہو سکتی بلکہ وہی تجلی الٰہی مراد ہے جو کوہ طور پر جلوہ فگن ہوئی تھی جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اننی انا اللہ کا دعویٰ کیا تھا

روا باشد انا الحق از درختے
چرا نبود روا از نیک بختے

کتاب ایقان میں مشرح طور پر یہ بیانات درج ہیں۔ مثلاً صفحہ ۸۰ پر یوں فرمایا ہے:

جواہر قدس نورانی را از عوالم روح روحانی بہیا کل غیر انسانی درمیان خلق ظاہر فرمود تا حکایت نمایند ازاں ذات ازلیہ وساذج قدمیہ وایں مرایائے قدسیہ ومطالع ہویّہ بتامہم ازاں شمس وجود و جوہر مقصود حکایت مے نمایند مثلاً علم ایشاں از علم او۔ الخ۔ (یعنی پیغمبران الٰہی اسکی خلق کے اندروہ آئینے ہیں جو کامل ومکمل طور پر ذات الٰہی کی تجلی کی جلوہ گاہ ہیں یعنی ان کا علم خدائی علم ہے ان کی سلطنت وقدرت و جمال خدائی سلطنت وقدرت و جمال ہوتا ہے)۔

پس چاہیے کہ احمدی صاحبان اس بیان مبارک کو پڑھ کر حافظ سلیم احمد صاحب کو یوں مخاطب کریں

شادم کہ از رقیباں دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد گشتہ باشد

اپنے مضمون کے اخیر میں بازاری طریق پر چند ناگفتنی باتیں صاحب مضمون نے درج فرمائی ہیں۔ ہم اس بارہ میں جنابہ نصرت جہاں بیگم یا امۃ الحفیظ پر کوئی حملہ نہیں کریں گے کیونکہ یہ ہمارے مسلک کے خلاف ہے ایسی حالت میں ہمارا وظیفہ صبر ہے اور صبر ہی رہے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۵۱)

مسیح قادیان سے اسلام کو نقصان

مولوی نور محمد خانؒ صاحب مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور سے لکھتے ہیں:

دنیا میں انبیاء علماء صلحاء کی بعثت صرف اس غرض سے ہوتی ہے کہ جو لوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے سرگشتہ وگمراہ ہوگئے ہیں ان کو ہدایت یاب اور منزل فلاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک پہنچاویں اور جو دنیاوی تنعمّات میں ایسے مشغول ہیں کہ اپنے منعم حقیقی سے بالکل غافل ہو گئے ہیں ان کو بیدار و متنبہ کریں اور اشاعت حق میں اپنی جان و مال قربان کر دیویں تاکہ اسلام کا بول بالا ہو کفر نیست و نابود توحید کی اشاعت شرک کا قلع قمع اور دنیاوی افتراقات اٹھ جاویں اور لوگ حلقہ بگوش اسلام ہو جاویں۔

مگر موجودہ زمانہ میں ایک ایسے رسول (قادیانی مرزاجی) تشریف لائے جن کا زبانی دعوی حقیقتاً بہت ہی پر زور تھا کہ میں دنیا میں اشاعت اسلام و کسر صلیب واستیصال کفر کے لئے تشریف لایا ہوں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

> هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸۔۴۹۹)

یہ علامتیں حضرت مسیح علیہ السلام کی ہیں لیکن جب مرزا صاحب قادیانی خود اس عہدہ کے انچارج ہو کر تشریف لائے تو بلاکم و کاست اس کی یہ تشریح فرمائی:

> چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے

هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

یعنی خداوہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرتﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا (چشمہ معرفت۔ص۸۲)

مگر آہ! افسوس! مسیح موعود اور رسول (مرزاجی) دنیا میں آیا اور چلا گیا پھر بھی اسلام خطرے میں ہے اور صدہا مصائب میں مبتلا ہے اور اسلام میں بہت سے گمراہ فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔ اور تمام عالم میں تثلیث و تکفیر وفسق و فجور کا بازار گرم ہے۔ غرض ہر حیثیت سے بجائے ترقی اسلام تنزل وانحطاط ہے۔

ورنہ مرزائیو! ایمان سے بتلاؤ کیا تمام آفاق میں اسلام پھیل گیا اور عالمگیر غلبہ کاملہ ہو گیا؟ تمام قومی افتراقات مٹ گئے اور مختلف الخیال قومیں متحد باسلام ہوگئیں؟ کیا یورپ مسلمان ہو گیا؟ امریکہ و تمام بلاد مغربی میں اشاعت اسلام موجود ہے؟ اور ہندوستان کی تمام قومیں اسلام کی قائل ہوگئیں۔ اور تمہارے اس دارالامان قادیان تخت گاہ رسول میں ہندو سکھ آریہ وغیرہ مسلمان ہو گئے۔ نہیں نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مرزاجی کیسے مسیح موعود۔، دوستو!

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ہاں یہ ضرور ہوا کہ قادیانی مرزاجی نے تمام دنیا کے مسلمانوں اور کلمہ گویان اور خادمان شریعت محمدیﷺ کو کافر و خارج از اسلام قرار دیا کیونکہ مرزاجی کا نہ ماننے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والا کافر ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

۱۔ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہت اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۶۲)

۲۔کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جسکے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور رسول کے فرمان ہیں، وہ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۷۹)

۳۔بہرحال جب کہ خدا تعالی نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔ (منقول از تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۵)

۴۔پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۸)

میاں محمود خلیفہ قادیان کے نزدیک بھی منکر نبوت مرزا کافر ہے

۱۔جو حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔ (تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰)

۲۔ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین اللہ تعالی کی درگاہ سے بعید کئے جاتے ہیں آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکرین کا بھی یہی حال ہے۔

(تشحیذ الاذہان۔ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۱)

۳۔آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔

(تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰ بابت اپریل ۱۹۱۱ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب قادیانی مرزا جی نے اپنے مٹھی بھر سرگروہ کے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کی تکفیر وتفسیق کی اور اسلام کے اندر تین فرقے اور زائد کر گئے کہ کوئی لاہوری ہے، کوئی اروپی، کوئی قادیانی۔ تو کیا اسی کا نام اشاعت ونفع اسلام ہے اور نفع مسلمین۔ اور اسی کو وحدت قومی وملی کہتے ہیں۔ خوب

وہ اور شور عشق مرے جی میں بھر گئے
کیسے مسیح تھے کہ جو بیمار کر گئے

الغرض نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے وجود بے جود سے جس قدر اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا اس سے دنیا لاجواب ہے، ورنہ مرزا کے مسیح اور نبی ماننے والے بتائیں کہ ان کے ذریعہ سے اسلام کہاں پھیلا اور کیا نفع ہوا۔ مرزائیو!

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲ ص ۹۔۱۰)

قادیانی تحریک سے فائدہ ضرور ہوا

ہمارے نامہ نگار مولوی نور محمد خان مذکور نے تو مرزا صاحب کے وجود کو بالکل بے جود اور بے فائدہ قرار دیا ہے مگر بحکم: عیب مے جملہ گفتی ہنرش نیز بگو تصویر کا دوسرا رخ دکھاتے ہیں جس سے مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی تشریف آوری کا فائدہ معلوم ہو سکے۔

بڑا فائدہ مرزا صاحب قادیانی کے آنے سے یہ ہوا ہے کہ جو رتبہ کسی انسان کو بعد پیغمبر علیہ السلام کسی طرح نہیں مل سکتا تھا، وہ مرزا جی کے مرید بننے سے بآسانی مل جاتا ہے یعنی منصب نبوت ورسالت۔

آج تک مسلمان بھی یہی کہتے تھے کہ نبوۃ ختم ہو چکی ہے۔ اب کوئی شخص نبی نہیں ہوگا۔ بلکہ نہ ہو سکے گا۔ لیکن مرزا صاحب قادیانی نے اس سد سکندری کو ایسا توڑا ہے کہ اب ان کے خاص ملنے والے کھلے لفظوں میں اعلان نبوت کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرہ مندرجہ ذیل اشتہار پڑھیں

اعلان: اے اللہ تعالی کے ماننے والو! اور رسولوں کے ماننے والو۔ اے تمام آدم علیہ السلام کی اولاد میں اللہ تعالی کے حکم کے ماتحت خبر دیتا ہوں کہ میں اللہ کی طرف سے مامور ہو گیا ہوں۔ دنیا کے واسطے رسول اور نبی مامور من اللہ ہوں۔ میں اللہ تعالی کا ویسا ہی رسول ہوں جیسے کہ ابراہیم جیسے موسی جیسے عیسی جیسے محمد ﷺ جیسے مسیح علیہ السلام مرزا صاحب،

میری آمد تمام انبیاء کی آمد ہے۔ میں تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ میرے ساتھ وہ خدا جو تمام انبیاء کے ساتھ کلام کیا ہے کلام کرتا ہے۔ اس نے آرڈر دیا ہے کہ میری رضا کی خاطر خبر دو کہ اگر اللہ کی محبت کرتے ہو تو میری بات مان لو۔ میری تابعداری کرو اللہ تعالی تمہارے ساتھ محبت کرے گا۔ میں نے صرف اللہ تعالی کی رضا کے واسطے خبر دیا اور جو مانے گا وہ اللہ تعالی کے فضل کا وارث بنے گا باقی اللہ تعالی انعام جس کو وہی پسند کرتا ہے۔

اعلان کرنے والے اللہ تعالی کے رسول احمد نور کابلی احمدی، اللہ تعالی کے تمام نبیوں کے ماننے والے میں ایمان کا درخت ہوں جیسا کہ تمام انبیاء اور جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام اور جیسے موسی علیہ السلام جیسے کہ محمد ﷺ اور جیسا کہ مسیح علیہ السلام الغرض تمام انبیاء ایمان کے درخت ہیں سب کے ماننے سے ایمان کا پھل ملتا ہے اور جنت ملتی ہے میں بھی اسی طرح ایمان کا درخت ہوں میرا انکار اسی طرح زہر قاتل ہے جیسا کہ تمام انبیاء کا انکار زہر قاتل ہے۔ احمد نور کابلی احمدی۔ اللہ کا رسول۔ مقام قادیان پنجاب

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: جو لوگ قادیانی تحریکات کی برکات بتایا کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ یہ بڑی برکت بھی ان برکات میں شامل کیا کریں بلکہ اس کو اول نمبر پر رکھیں کیوں

ہر گناہے کہ کنی در شب آدینہ (جمعہ) بکن
تا کہ از صدر نشینان جہنم باشی

~(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲۔ ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی قلعہ کی بنیادیں کھوکھلی ہوگئیں

قادیان میں نفاق وشقاق

حمایت حق میں اہل حدیث کی مسلسل کوششیں آخر رنگ لائے بغیر نہ رہ سکیں ضربات المومنین سے آج امت مرزائیہ جس قدر نالاں وگریاں ہے اس کا نقشہ ہم امام قادیان ہی کے الفاظ میں دکھاتے ہیں۔ چنانچہ میاں بشیرالدین خلیفہ قادیان اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء میں فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں:

کچھ تو منافق ہیں جو احمدی کہلاتے ہیں مگر ایسی باتیں پھیلانے میں لگے رہتے ہیں جن سے جماعت میں تفرقہ پیدا ہو (اور) جماعت کی قدر ووقعت دوسروں کی نظروں میں گر جائے۔ (الفضل ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء ص ۶)

ایسا کیوں ہے؟ یہ بات جس امر کا نتیجہ ہے وہ ظاہر ہے کہ حقیقتاً ان کے قلوب تاویلات قادیان سے مطمئن نہیں ہیں۔ اور بے چارے اندر ہی اندر گھلے چلے جارہے ہیں اور کسی کے اس شعر کا ورد کرتے ہیں

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے، بات الٹی، یار الٹا

اس کے بعد خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے مرزا غلام احمد آنجہانی کی صداقت کا ثبوت ران کی مہلت زندگی سے دیا کہ جھوٹے کو اتنی مہلت نہیں ملتی۔

میں کہتا ہوں مہلت کا راگ ایک ڈھکوسلا اور کذب صریح ہے۔ سنئے! آپ کے پیشوا (مرزا غلام احمد قادیانی): اولاً

۱۲ سال مہلت پانا دلیل صداقت بتاتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۔ شہادۃ القرآن صفحہ ۷۱)

پھر ۱۶ برس کی مہلت کو نشان صدق قرار دیا (ملاحظہ ہو ضیاء الحق۔ ص ۴۴)

بعد میں ۱۸ سال مدت کو معیار ٹھہرایا (ملاحظہ ہو ایام الصلح اردو۔ ص ۳۷)

ازیں بعد ۲۰ برس پر آٹھہرے۔ (دیکھو انجام آتھم ص ۴۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ۲۵ سال تک پہنچ جاتے ہیں۔ (ایام صلح اردو۔ص ۳۷)
پھر تیس برس سے زیادہ کو مدت مہلت قرار دیتے ہیں۔ (انجام آتھم۔ص ۵۰)
اور کبھی تیس برس کے قریب مدت کو معیار ٹھہرایا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۶)
کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ جوں جوں عمر بڑھتی گئی معیار مہلت بڑھتا گیا آخر کار بمقابلہ شیر پنجاب (مولانا ثناء اللہ امرتسری) جھوٹا سچے کی زندگی میں مرکر سب ختم کر گیا۔
اور یہ بھی تو سوچو کہ کیا ایک شخص ۲۳ سال تک انتظار کرے کہ مدت ختم ہو اور میں ایمان لاؤں۔
احمدی دوستو! کیا معیار مہلت کی بتدریج ترقی اور اختلاف لوجدوا فیه اختلا فا کثیرا کا مصداق نہیں۔

نامہ نگار از بٹالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۴ ص ۲۔۳)

مرزائی سوال اور اس کا جواب

فدوی کی ایک احمدی کے ساتھ گفتگو ہوئی ہے، اس بارہ میں کہ وہ تصدیق نبوت مرزا کرتا تھا اور بندہ اس کی تکذیب میں گویا تھا۔ جو کہ دراثنائے بحث اس نے کہا کہ تو مجھ کو عیسائی تصور کر میں بجائے عیسائی آپ کے ساتھ زیادت مرتبہ حضرت عیسی بر مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ کے ثبوت میں مدعی ہوں۔ کیونکہ قرآن پاک اور احادیث نبویہ میں معجزات حضرت عیسی، معجزات حضرت محمد ﷺ پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے مرتبہ عیسیٰ کا حضرت محمد ﷺ کے مرتبہ سے زیادہ ہے۔
لہذا ملتمس ہوں کہ اہل حدیث کے پرچہ میں اس کے متعلق قرآن اور حدیث سے درافشانی فرمائیں۔

از جانب: حاجی عبدالقیوم خریدار اہل حدیث۔ نمبر ۸۱۸۵
شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اس احمدی نے غلط کہا۔ معجزات مسیحیہ کا شمار کر کے بتاوے کہ قرآن وحدیث میں کس طرح آنحضرت ﷺ کے معجزات سے زیادہ ہیں وہ پہلے اپنے دعوی کا ثبوت پیش کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اس احمدی کے اس قول کے مطابق (کہ جس کے معجزات زیادہ ہوں وہ افضل ہے) مرزا صاحب قادیانی کل انبیاء سے افضل ہوں گے۔ غالبًا اسی فائدہ کے لئے اس احمدی نے آپ کو یہ دھوکہ دیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ:

میرے دس لاکھ سے بھی زیادہ نشان ہیں۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ص ۴۱)

اسی لئے مسلمانوں اور عیسائیوں کو للکارتے ہیں کہ حضرت مسیح کے معجزات میرے مقابلہ میں لاکر شمار کرو۔

واضح رہے کہ مرزا صاحب کے دس لاکھ معجزات ۱۹۰۳ء تک تھے اور آپ کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا تھا ان پانچ سالوں کے معجزات ابھی ملانے ہوں گے بتاؤ اتنے معجزات کسی نبی کے ہوئے ہیں بلکہ سارے نبیوں کو ملا کر بھی نہ ہوئے ہوں گے۔ پھر اس میں کیا شک رہا کہ مرزا صاحب قادیانی سارے نبیوں سے افضل اور اعلیٰ ہوئے اسی لئے مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۴ص ۳)

قادیان میں فساد کا بم پھٹا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

وہ فساد جس کا عرصہ سے اندیشہ تھا آخر کار ظہور پذیر ہو گیا۔ مدت سے ہم سنتے تھے کہ قادیان میں مواد پک رہا ہے جس کا ذکر ہم نے شیخ یعقوب علی تراب سے بھی اشارۃً کیا تھا جب وہ دفتر اہل حدیث امرتسر میں آئے تھے۔

افسوس کہ قادیان جیسے مقام میں جس کو دار الامن والامان کہا جاتا ہے ایسے مقدمات ہوں۔ مزید افسوس یہ ہے کہ یہ فساد کسی ہندو یا آریہ یا سکھ یا کسی محمدی مسلمان سے نہیں بلکہ خاص احمدی افراد اور احمدی خلیفہ کی باہمی جنگ ہے جس کا نتیجہ یہاں تک پہنچا ہے کہ خلیفہ قادیان پر دفعہ ۱۰۷ کے تحت مقدمہ چلایا گیا ہے جس میں آخری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سزا نیک چلنی کی ضمانت ہے۔ اس کے بالمقابل خلیفہ قادیان نے ان لوگوں کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا ہے جنہوں نے یہ کارروائی کی ہے۔

ہمارے خیال میں خارج کرنے کی کارروائی ایک طرح رسمی تو ہے مگر اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ جو لوگ اس درجہ اپنے خلیفہ سے بے زار ہیں کہ اس کی ضمانت کرانے کے در پئے ہیں وہ اس کے ماتحت رہنا کب پسند کریں گے بلکہ وہ اس جماعت سے پہلے نکل چکے ہوں گے بعد ازاں انہوں نے کارروائی کی ہوگی۔

وجہ فساد کیا ہوئی۔ اگر گویم زبان سوزد۔ اس کی پوری تفصیل منشی عمر الدین احمدی گورنمنٹ سرونٹ (شملہ۔ دہلی) کو معلوم ہے جن کے پاس اس خصوص میں کافی مواد تحریری موجود ہے اور وہ پوری دیانت داری سے اس بارہ میں غیر جانبدارانہ رائے رکھتے ہیں۔ مقدمہ بٹالہ میں ۷ دسمبر کو ہے جس کی کارروائی آئندہ پرچہ میں درج ہوگی

نوٹ۔ جو الزام خلیفہ (مرزا محمود احمد) پر لگائے گئے ہیں وہ اگر غلط ہیں، تو ہمیں خلیفہ قادیان سے ہم دردی ہے، لہذا ہم بحکم شریعت دعا کرتے ہیں کہ خدا حق و باطل میں فیصلہ فرمائے۔ آمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۶ ص ۶)

قادیان میں طاعون

جناب مولوی نور محمد مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور لکھتے ہیں:

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی صداقت کی بنیاد اپنی پیش گوئیوں پر رکھی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۸۸)

اس لئے مرزا قادیانی کی اس عظیم الشان پیش گوئی کی (جو حفاظت قادیان کیلئے کی گئی تھی اور جس پر آپ نے اپنی سچائی کا بہت کچھ مدار رکھا تھا اور دنیا کے ہر چھوٹے بڑے کو بہت ہی پرزور الفاظ میں للکارا کہ کون ہے جو ہمارے قصبہ قادیان کی طرح اپنے شہروں وقصبوں کا طاعون سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے) ہم جانچ اور پڑتال کرتے ہیں کہ کیا واقعی قادیان طاعون سے محفوظ رہا؟ مگر افسوس:

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا

قادیانی الہام دربارہ حفاظت قادیان

مرزا صاحب قادیانی پر جو حفاظت قادیان سے متعلق وحی نازل ہوئی تھی اس کے اصل الفاظ ان کے رسالہ دافع البلاء صفحہ ۵ سے نقل کئے جاتے ہیں:

۱۔ خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس کی یہ عبارت ہے

ان اللہ لا یغیر ما بقو م حتی یغیروا ما بانفسھم انه آ وی القر یة

یعنی خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں۔

یعنی جب تک وہ خدا کے ماموراور رسول کو نہ مان لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہورہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے۔ یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہورہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہوگیا کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت ہوگا۔

۲۔ تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ بہر حال جب تک طاعون دنیا میں رہے، گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ (دافع البلاء۔ص۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد سے اور اس کی تباہی سے بچا لے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا، اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا، تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ (دافع البلاء۔ ص ۷)

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مذکورہ بالا الہامات اپنے معنیٰ (حفاظت قادیان) میں ایسے صاف وصریح ہیں جو کسی شرح وحاشیہ وتاویل کے محتاج نہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی کی دور اندیش ذہنیت کب اس بات کو گوارا کر سکتی تھی کہ کوئی صاف عبارت وظاہر مطلب ان کی ملمع کاری وتاویل نگاری سے محفوظ رہ جائے۔ اس لئے آپ نے اس پر بھی اس قدر حواشی چڑھائے کہ بقول مولانا ثناء اللہ صاحب، داڑھی سے مونچھیں بڑی۔ اور یہ سب کچھ محض اس لئے کہ

بات وہ کہیے کہ جس بات کے ہوں سو پہلو
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کے لئے

لیکن جس پر بھی قدرت نے مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے مریدوں سے اس بات کو ظاہر کرا دیا کہ ہاں بے شک قادیان میں طاعون بڑے تزک واحتشام سے آیا۔ ملاحظہ کیجئے

قادیان میں طاعون اور مرزا جی کا اقرار

تکبر، غرور، نخوت، خودستائی وخودنمائی وخودنمائی وغیرہ ایسی بری چیزیں ہیں جو بڑے سے بڑے انسان کو دنیا وآخرت میں رسوا وذلیل کر دیتی ہیں۔ جس کی ظاہر مثال مرزا صاحب قادیانی کی ذات ہے جن میں مذکورہ بالا اشیاء ایک نمایاں حیثیت میں پائی جاتی ہیں۔ بالخصوص حفاظت قادیان کی بابت تو قادیانی مرزا جی نے اپنی شیخیوں اور تعلیوں کی حد کر دی۔ الامان والحفیظ۔

لیکن جب قادیان میں طاعون ان کی شیخیوں وتعلیوں کو خاک آلود کرتا ہوا آدھمکا، تو نہایت دبی زبان سے ایک اقراری اعلان شائع کرتے ہیں

اور پھر طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔ (حاشیہ حقیقۃ الوحی۔ص ۸۴)

ناظرین! مذکورہ بالا عبارت سے مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کا پہلو خوب روشن ہو جاتا ہے کہ باوجود مرزا جی کے مکفرین و منکرین کی کثرت کے پھر بھی طاعون وقت مقررہ مرزا پر نہیں آیا، اور نہ ہمیشہ رہا۔

اور کیا مرزا جی کے وجود سے پہلے دنیا میں طاعون نہیں آیا تھا؟ اور کیا مرزائی امت طاعون سے محفوظ رہتی ہے اور رہی؟ ہرگز نہیں۔

اس لئے مرزائیو! اس پیش گوئی کے کاذب ہونے پر مرزا صاحب قادیانی کی اس پیش گوئی کا نتیجہ سنیئے۔ خود مرزا صاحب لکھتے ہیں:

> میں سچ سچ کہتا ہو کہ اگر اس پیش گوئی (حفاظت قادیان) کے مطابق کہ دراصل بیس یا بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں (کشتی نوح۔ص ۴)

بے شک ہمارا بھی صاد ہے

تکبر عزازیل را خوار کرد
بزندان لعنت گرفتار کرد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۶ ص ۶۔۷)

کھلی چٹھی بنام منشی عمر الدین احمدی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ (یعنی منشی عمر الدین صاحب) اگر چہ پختہ احمدی بلکہ فنا فی المرزا ہیں مگر میرا خیال آپ کی نسبت ابھی تک یہی ہے کہ آپ دیانۃً راست گو ہیں۔ اسی بنا پر قادیانی فساد کے متعلق آپ کو صحیح بیان دینے کی فرمائش کی تھی، جو آپ نے کسی مصلحت سے نہ دیا۔ جس سے میرے حسن ظن کو کسی قدر صدمہ پہنچا۔ تاہم اس کے متعلق میں نے اپنے دل میں آپ کی طرف سے کچھ تاویل کر لی۔

آج یہ دوسرا سوال آپ سے کرتا ہوں۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بقیہ حسن ظن کو بالکل زائل کردیں، یا زائل کو بحال کردیں۔

آپ سچ سچ فرمائیں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب نے آپ کو کبھی اس مضمون کا خط لکھا تھا کہ :

گو ہماری جماعت پچاس ہزار ہے لیکن تم لوگ چھ لاکھ ہی کہا کرو۔

بہتر یہ ہے کہ جس خط سے ایسا سمجھا گیا ہے اس کے پورے الفاظ نقل کر کے پبلک کو مشکور فرمائیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۴۶ھ ص ۵)

میاں محمود احمد قادیانی کے عقائد۔ا

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

جماعت احمدیہ (قادیانی پارٹی) کے موجودہ خلیفہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔ آپ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے تھے اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو خلیفہ قرار پائے میاں محمود احمد صاحب نے اپنی ایک تقریر میں یہ دعوی کیا ہے کہ

میں خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔ آیت استخلا ف کے ماتحت میری خلافت ہے۔ میری بیعت سب احمدیوں پر واجب ہے۔ میری بیعت نہ کرنے والا فاسق بلکہ ابلیس ہے میرے بعد کا خلیفہ بھی خدا بنائیگا (الفضل ۱۴۔ اپریل ۱۹۱۴ء ص ۵)

ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء میں شملہ میں تشریف لے جاکر جناب میاں محمود احمد نے ارشاد فرمایا:

جس طرح مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے، اسی طرح میرا انکار انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔

میرا انکار رسول اللہ کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔

میرا انکار شاہ نعمت اللہ ولی کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔

میرا انکار مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا انکار ہے جنہوں نے میرا نام محمود رکھا اور مجھے موعود بیٹا ٹھہرا کر میری تعین کی۔ (الفضل قادیان ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۲)

اب ناظرین اخبار اہل حدیث کی دلچسپی کے لئے میاں محمود احمد قادیانی کے عقاید ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ نمبرا:

میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت (و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد) مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔ لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ ﷺ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق ہی ہے۔ (انوار خلافت۔ص ۱۸)

اور سنئے:

اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے۔ (ایضاً۔ص ۲۳)

اور دیکھئے:

اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا) ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔ (ایضاً۔ص ۳۳)

اور سنئے:

جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں، تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔ (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)

اور دیکھئے:

میرے نزدیک وہ رسول جسکا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود (مرزا) ہی ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)

اور سنئے:

ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمه احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۶)

اور دیکھئے:

حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں۔ (الفضل ایضاً ص ۷)

عقیدہ نمبر۲:

و الله متم نور ہ و لو کرہ الکا فرو ن ، اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا گو کفار ناپسند ہی کریں۔

یہ آیت بھی احمد رسول (مرزا) کی ایک علامت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور گو قرآن کریم سے ہمیں یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر شریعت کامل کر دی گئی مگر اتمام نور آپ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا بلکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود کے وقت میں ہو گا اور رسول کریم ﷺ کے وقت میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی ... اتمام نور، مسیح موعود (مرزا) ہی کے وقت میں ہونا مقرر تھا (انوار خلافت۔ص ۴۲)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: آریوں کی شدھی تحریک اور مسلمانوں خاص کر ملکانوں کا ارتداد اسی اتمام نور کی برکات ہیں)

عقیدہ نمبر۳:

ایک متواتر حدیث جو صحاح میں پائی جاتی ہے بلکہ بخاری کی حدیث ہمیں بتلاتی ہے کہ تین یا چھ سال تک اپنی وحی کے معنی کرنے میں آنخضرت ﷺ کو تردد رہا ہے۔ (رسالہ حقیقۃ الامر۔ص ۱۲)

عقیدہ نمبر۴:

چونکہ آنخضرت ﷺ کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے، اس لئے لوگ مسیح وغیرہ کے تو منتظر رہے اور اب بھی ہیں مگر آپ (ﷺ) کے منتظر نہیں۔ حالانکہ آنخضرت ﷺ سب انبیاء کے موعود ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سنئیے :

حضرت یحیٰ کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا مگر حضرت مسیح موعود کو جن کے لئے حضرت یحیٰ ایک دلیل کے طور پر ہیں تمام گذشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں۔ (الفضل قادیان ۱۶ جون ۱۹۱۷ء ص ۵ و ۶)

عقیدہ نمبر ۵:

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں (یعنی غیر مریدین مسلمانوں) کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ (انوار خلافت۔ص ۹۰)

اور سنئیے :

ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے۔ اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔ غیر احمدی کافر ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۶۔۲۹ جون ۱۹۲۲ء ص ۶)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں: اسی طرح جھوٹے مدعی کو سچا جاننے والا کون؟)

میں نے حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ فی الواقع نبی ہیں۔

دوم یہ کہ آپ ہی آیت اسمہ احمد کی پیش گوئی مذکورہ قرآن مجید (سورہ صف) کے مصداق ہیں۔

سوم یہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقاید ہیں (آئینہ صداقت ص ۳۵)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں: مرزا صاحب کے تکفیری عقائد کے یہ معنی ہوئے:

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں۔ تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں)

عقیدہ نمبر ۶:

ہم رسول اللہ کی یہ شان بیان کرتے ہیں کہ آپ کی غلامی میں نبی آئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ دوسرے تمام نبی بادشاہ کی مانند ہیں اور آنحضرت ﷺ شہنشاہ ۔کیونکہ آپ کے فیض سے نبی ہو سکتے ہیں یہی تو آپ کی عزت ہے جو خدا تعالی نے خاتم النبیین میں بیان فرمائی ہے آپ انبیاء کی مہر ہیں جس پر آپ کی مہر لگی وہی نبی ہوگا۔ (انوار خلافت)

(حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں:

پھر کیا وجہ ہے کہ زمانہ رسالت محمد یہ کے بعد مرزا صاحب کی بعثت تک ایک مسلمان بھی درجہ نبوت پر فائز نہیں ہوا (حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا) کیا اتنے عرصہ میں کوئی ایک شخص بھی کامل متبع نہیں ہوا؟ ہوئے تو مرزا صاحب ہی ہوئے ۔شائد اسی لئے کہا گیا ہے:

؎ کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی ۔ جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز ہوئے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۴۶ھ ص ۵۔۶)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی کے عقائد۔۲

جناب بابو حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

عقیدہ نمبر ۷:

ہم حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیا محدث اور مجدد! ہاں ہم بے شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے، لیکن محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے۔

(القول الفصل ۔ص ۲۵)

محدث ہونے سے انکار کے یہ معنی ہیں کہ آپ (مرزا قادیانی) نے اس سے بڑا درجہ پانے کا دعوی کیا، ورنہ ہر نبی محدث ہے۔حتی کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے۔ (حقیقۃ النبوت : ص ۱۲۸ کا حاشیہ)

نوٹ من جانب راقم نمبر ۱:

قرآن مجید میں یا کسی صحیح حدیث میں آنحضرت ﷺ کے لئے لفظ محدث نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیا ہے۔

نوٹ نمبر۲:

صحیح بخاری میں مناقب حضرت عمرؓ میں یہ حدیث لکھی ہے :

تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذرے ہیں کہ خدا تعالیٰ ان سے ہم کلام ہوتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں سو ایسے لوگ اس امت میں ہیں تو عمرؓ ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۹۱۴)

نوٹ نمبر۳:

اور حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۹ میں ایک مکتوب بنام محمد صدیق لکھتے ہیں: جس کی عبارت یہ ہے:

اے دوست تمہیں معلوم ہو کہ اللہ جل شانہ کا بشر کیساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہم کلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالیٰ سے ہم کلام ہوتے ہیں وہ خواص انبیاء میں سے ہیں۔ اور کبھی یہ ہم کلامی کا مرتبہ بعضے ایسے کامل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۹۱۵)۔

نوٹ نمبر۴:

محدث نبی نہیں ہوتا (حقیقۃ النبوۃ۔ص ۲۳۷)

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۲۶ رجب ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۲ ص ۸)

محتسب را درون خانہ چہ کار

(خلیفہ قادیان کے متعلق قادیان کے بعض مریدوں کو جو شکایت ہے بماتحت حکم قرآن آج تک ہم نے اس کا اظہار نہیں تھا، مگر اب وہ مطبوعہ اشتہارات میں آچکی ہے جو بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجی گئی ہیں، اس لئے ان کو شائع کیا جاتا ہے۔ تاہم ہمارا یقین ہے کہ العلم عند اللہ ۔ قادیان سے آمدہ اشتہار درج ذیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب عبدالکریم احمدی جالندھری مولوی فاضل کارخانہ مشین سیویاں، قادیان لکھتے ہیں:

دل تو نہیں چاہتا کہ موجودہ تنازعہ کے متعلق کچھ لکھا جائے۔ مگر اس وجہ سے کہ الفضل نے متعدد اشاعتوں میں خاکسار اور خاکسار کے متعلقین کی نسبت بعض امور کا ذکر کیا ہے جس سے مجھے یہ خیال ہوا کہ احمدی احباب ضرور فریق ثانی کا (ہمارا) بھی بیان سننے کے خواہش مند ہوں گے کہ وہ دونوں بیانات سے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیں کیونکہ خدا کے فضل وکرم سے ہر ایک نے احمدیت کو دلائل سے مانا ہے نہ کسی جبر اور لالچ سے۔ اس لئے ہر ایک احمدی سچے اور حقیقی دلائل کی طرف توجہ کرے گا۔ خواہ ان دلائل کو بیان کرنے والا کوئی ہو۔ پس اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اصل امر کا ذکر کرونگا جو ان سب حالات کا باعث ہے۔ اس بات کو ہر ایک دوست تسلیم کرے گا کہ پیری مریدی کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں جہاں انسان اپنے پیر و مرشد کی خاطر ہر قسم کی تکالیف میں راحت محسوس کرتا ہے اور حسن عقیدت میں دن بدن ترقی کرتا ہے وہاں بعض اوقات بعض امور حسن عقیدت میں کمی کا بھی باعث ہو جاتے ہیں۔ قریباً عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا کہ ہم کو بعض واقعات معلوم ہونے پر جناب میاں (محمود) صاحب سے عقیدت کم ہو گئی اور ہمیں ضرورت پیش آئی کہ کسی طریق سے ہم اپنی تسلی ضرور کریں تاکہ عقیدت بدستور قائم رہے اور کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو۔ کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ اگر ہم اپنی تسلی نہ کریں گے تو یقیناً تمام عقیدت جاتی رہے گی۔ آخر ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ جناب کی خدمت میں یہ درخواست کریں اگر جناب (خلیفہ صاحب قادیان) اس امر پر مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں کہ:

جو امور جناب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ غلط ہیں،

تو ہماری تسلی ہو سکتی ہے۔ مگر ہماری یہ درخواست منظور نہ ہوئی اور مدت تک ہماری یہی حالت رہی کہ ہم روزانہ سوچتے رہے کہ کس طرح تسلی کی جاوے۔ مگر سوائے حلف کے اور کوئی طریقہ نظر نہ آیا۔ بالآخر ہم سے بابو عبدالحمید احمدی کلرک آب و ہوا شملہ نے ماہ ستمبر ۱۹۲۷ء میں جب کہ جناب میاں صاحب شملہ ہی میں تشریف رکھتے تھے، جناب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اپنی تسلی چاہی اور متعدد خطوط ارسال کیئے۔ ان میں بعض سوالات یہ تھے

۱۔ کیا خلیفہ زانی یا لوطی ہوسکتا ہے اور کیا اس کی بیعت جائز ہے ؟

۲۔ اگر خلیفہ کی ذات پر ایسے اعتراضات ہوں تو ان کو کیسے دور کیا جائے۔

۳۔ کیا حضرت مرزا صاحب نے اس کے متعلق کوئی طریق فیصلہ بیان فرمایا ہے۔

جناب (خلیفہ صاحب) کسی طریق سے ضرور تسلی فرمائیں،

جب جواب میں دیری ہوئی تو انہوں نے طریق فیصلہ مباہلہ قرار دے کر پھر متعدد خطوط لکھے۔ اس مباہلہ کی تائید انکو حضرت مسیح موعود کے مندرجہ صریح حوالہ سے بھی ہوگئی جس کو میں درج کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ یہ طریق خود تراشیدہ نہ تھا، کسی غرض کے لئے یہ پیش نہ کیا گیا تھا بلکہ محض حسن نیت پر مبنی اور صفائی قلوب کیلئے تھا اور مقصود معاملہ کا صاف کرنا تھا۔ اس حوالہ کی عبارت بھی بالکل واضح ہے۔ لکھا ہے:

واضح رہے کہ دو صورتوں میں مباہلہ جائز ہے۔ اول کافر کے ساتھ، دوم اس ظالم کے ساتھ جو ایک بے جا تہمت کسی پر لگا کر اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے مثلاً ایک مستورہ کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ عورت زانیہ ہے۔ سو اس حالت میں بھی مباہلہ جائز ہے کیونکہ اس جگہ کوئی اجتہادی اختلاف نہیں ہے بلکہ ایک شخص اپنے یقین اور رؤیت پر بنا رکھ کر ایک مومن بھائی کو ذلت پہنچانی چاہتا ہے اور یقین پر بنا رکھ کر دوسرے کو مفتری اور زانی وغیرہ قرار دیتے ہیں۔ (اخبار الحکم قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

اس حوالہ کو ملاحظہ کرنے کے بعد یقیناً ہر ایک بھائی اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ بابو صاحب ہی نہیں بلکہ ہر ایک شخص ایسے حالات میں جب کہ تسلی کی ضرورت ہو اور کسی طریق فیصلہ کی تلاش بھی ہو اور حضرت مسیح موعود کی یہ عبارت بھی مل جائے تو وہ ضرور اس طریق فیصلہ کیلئے لکھے گا اور ایسا کرنا اس کا فرض ہوگا۔ مگر جناب میاں (محمود) صاحب نے اپنے مکتوب مورخہ ۲، اکتوبر ۱۹۲۷ء میں بدیں الفاظ اس طریق سے انکار فرما دیا:

جو امور کہ معاملات سے تعلق رکھتے ہوں ان میں مباہلہ ہرگز نہیں ہوسکتا اور ایسا مباہلہ شریعت کے بالکل برخلاف ہوگا۔

اب ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ نہ مؤکد بعذاب قسم سے فیصلہ ہوسکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے (خواجہ کمال الدین لاہوری احمدی نے بھی خلیفہ قادیان کو دفع الزامات پر حلف اٹھانے کا خط لکھا تھا۔ انکو بھی جواب نہ دیا گیا۔ثناء اللہ) نہ مباہلہ ہوسکتا ہے، تو اور طریق کیا اختیار کیا جائے؟ اور ادھر حضرت مسیح موعود کی تحریر کو بار بار پڑھیں تو اس کی کوئی تاویل نہ ہو سکے۔ ابھی معاملہ یہیں تک پہنچا تھا کہ صورت حالات یکدم بدل گئی۔

اس جگہ میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب کو اپنے نفس پر قیاس کر کے دوسرے پر فتوی لگانا چاہیے۔ اگر اس طریق سے ہر ایک صاحب غور فرمائیں گے تو یقیناً ہمیں اس امر میں حق بجانب خیال کریں گے اور اس امر کی تصدیق کریں گے کہ ہر ایک احمدی کا ان حالات میں تسلی چاہنا فرض ہے۔

آخر میں میں یہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ الفضل میں اب یہ شائع کیا گیا ہے کہ: خلیفہ ہونے کے متعلق مباہلہ کرلیا جائے۔،

سو اس کے متعلق ہم سب کی یہ عرض ہے کہ ہمارے لئے ما بہ النزاع خلافت کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان الزامات کے خلاف مباہلہ ہو جو جناب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ یہ تو صاف بات ہے کہ جس ہستی کو ایک قوم نے خلیفہ بنایا ہو وہ خلیفہ تو ہے، اس میں نہ کوئی شک ہے اور نہ اس پر مباہلہ کی ضرورت ہے۔ پس اگر ہماری تسلی ہوسکتی ہے تو اس طریق سے جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے بیان فرمایا ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ کیوں حضور کی تحریر کے ہوتے ہوئے اس صاف اور سادہ طریق کو اختیار نہیں کیا جاتا۔ امید ہے کہ اب بہت جلد اس طریق کو اختیار کیا جائے گا تاکہ لوگ شبہات سے نجات پائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۳ ص ۲-۳)

کھلی چٹھی کا جواب آگیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جنوری (۱۹۲۸ء) میں ایک کھلی چٹھی بنام منشی عمر دین قادیانی ملازم گورنمنٹ دہلی شملہ درج ہوئی ہے جس میں موصوف سے سوال تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ سچ بتا دیں کہ خلیفہ قادیان نے آپ کو لکھا تھا کہ :

گو ہماری جماعت پچاس ہزار ہے مگر آپ تبلیغ میں یہی کہا کریں کہ چھ لاکھ ہے۔

اس کا جواب منشی صاحب نے دیا ہے :

مجھے کبھی کوئی ایسا حکم تحریراً یا تقریراً حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے نہیں ملا۔

فتنہ قادیان کی بابت بھی آپ سے سوال ہوا تھا جس کے متعلق لکھتے ہیں :

میں نے اس فتنہ کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی تو اصل حقیقت یہ معلوم ہوئی کہ الزام لگانے والوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں بلکہ بعض بیانات سے حضرت میاں صاحب (خلیفہ قادیان) کی بریت ثابت ہوتی ہے۔

عنقریب تمام واقعات مع دلائل آپ کے سامنے آ جائیں گے اور دنیا کہہ اٹھے گی کہ میاں صاحب، یوسف ہیں۔

عمر دین احمدی کلرک ڈی۔ بی۔ آئی۔ ایم آفس دہلی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

آپ نے اس سوالوں کا جواب تو دے دیا۔ صحیح دیا یا غلط، اس کا علم خدا کو ہے۔ مگر ابھی ایک دو سوال باقی ہیں۔ اس کی بابت بھی جواب دے دیں۔

۱۔ کیا آپ کے پاس کسی لڑکی کا خط ہے یا آپ نے دیکھا ہے جس میں اس نے اپنا حال و خیال متعلقہ برتاؤ خلیفہ قادیان لکھا ہے۔

۲۔ کیا کوئی خط ایسا بھی آپ کے پاس ہے یا آپ نے دیکھا ہے کہ کسی لڑکی نے کسی سہیلی کو لکھا ہے کہ بوقت ... کہتے تھے حمل کا اندیشہ نہیں۔

حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ جواب دیں، مثبت ہو منفی، مگر حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ ہو۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء۔ ۱۷ شعبان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۵ ص ۳)

مرزا غلام احمد اور میاں محمود احمد

(اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے باپ بیٹے کے جھگڑے اور ان دونوں کے اختلافی اقوال پر روشنی ڈالی ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۵۔۵۵۶ پر لکھتے ہیں:

کرم ہائے تو ما را کرد گستاخ
تیری بخششوں نے ہمیں گستاخ کر دیا

مرزا محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں:

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ۔ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔ (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳ کالم ۳)

مرزا غلام احمد نے ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۲ پر لکھا ہے:

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ فرماتا ہے

و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع و تابعدار ہو۔

مرزا محمود احمد نے حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۵۵ پر لکھا ہے:

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے حالات پر استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے۔

مرزا غلام احمد نے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۳۹ پر لکھا ہے:

انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرا دیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام بجا لائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۞مرزا محمود احمد حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۳۳ پر لکھتے ہیں:

نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالی نے مسیح موعود (مرزا) کے ذریعہ اس غلطی کو دور کر دیا۔

۞مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

حضرت موسی کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

(الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۳)

۞مرزا محمود احمد قادیانی کا کہنا ہے:

آنخضرت ﷺ سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں آ سکتا تھا اس لئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گذرے ہیں ان میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجے تک پہنچا سکے۔ اور صرف ہمارے آنخضرت ﷺ ہی ایسے انسان کامل گذرے ہیں جو نہ صرف کامل تھے بلکہ مکمل تھے یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے (حقیقۃ النبوۃ ص ۴۰) (پس مرزا صاحب جھوٹے ٹھہرے جو امت موسی میں ہزاروں امتی نبی ہونے کے قائل ہیں)

۞مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا سے وحی پانے والا۔ لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مراد نہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے جو محدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جو مشکوٰۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۷۱)

۞مرزا محمود احمد قادیانی کہتے ہیں:

دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنخضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے۔ اور نواسؓ بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا گیا ہے۔ حقیقۃ النبوۃ ص ۱۸۹۔ (یعنی باپ محدث کہتا ہے اور بیٹا نبی کہتا ہے)۔ (اخبار محمدی یکم دسمبر ۱۹۲۸ء۔ ص ۴)۔

(تقریباً یہی مضمون اہل حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۲۸ صفحہ ۳۔۴ پر بھی ہے۔ یہ اضافات ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد: ایلی ایلی لما سبقتنی کرماہائے تو مارا گستاخ کرد۔ترجمہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔البشری ج ا ص ۴۳۔ محمود احمد: نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرم ہائے تو مارا گستاخ کرد کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمان بردار بناتے ہیں الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۵ ص ۳)

کھلی چٹھی بخدمت منشی عمر الدین جالندھری

جناب منشی محمد حسین صابریؒ، بریلی، یوپی سے لکھتے ہیں

بعد ما وجب۔ آپ نے اخبار الفضل مجریہ ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء صفحہ ۶ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

آپ سوچئے کہ آپ جیسے احمدیت کے مٹانے میں زور لگانے والوں کے ہوتے ہوئے کیوں یہ جماعت (قادیان) بڑھ رہی ہے۔کیا آپ کسی مفتری علی اللہ کی مثال اس کے مقابلہ میں دے سکتے ہیں۔

آپ کی اس عبارت کے آخری جملہ کے متعلق عرض ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جماعت کا بڑھنا ان کے صادق ہونے کی دلیل نہیں کیونکہ اس سے بہت زیادہ سوامی دیانند اپنی قوم میں کامیاب ہو گئے۔جس طرح وہ ویدوں کے پرچار کے نام پر اپنی قوم ہنود میں کامیابی حاصل کر گئے۔ جناب مرزا صاحب تو باوجود قرآن واسلام کی اشاعت کا دعوی کرنے کے اپنی قوم مسلمان میں ان کے برابر کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔مسلمانوں کے علاوہ کسی دوسری قوم نے تو جناب مرزا صاحب قادیانی کو پوچھا بھی نہیں، کامیابی کا تو کیا ذکر ہے۔حالانکہ آپ کا دعوی مسیح کی بعثت ثانی کا عیسائیوں کے لئے اور کرشن اوتار کا ہندوؤں کے لئے بھی تھا۔

چونکہ آپ لوگ عذر کیا کرتے ہیں کہ سوامی دیانند ویدوں کے بعد الہام کا منکر ہے اسلئے اس کی کامیابی کوئی چیز نہیں (دیکھو مباحثہ امرتسر ۱۹۱۶ء شائع کردہ انجمن احمدیہ۔ص ۴۴) تو آپ لوگوں کے اس عذر کو قطع کرنے کیلئے میں ایک ایسے شخص کو پیش کرتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا عقیدہ ہے کہ وحی اور الہام کا سلسلہ جیسا ازل سے ہے ویسا ہی ابد تک رہے گا۔

اسی مطلب کے لئے میں نے قریب ڈیڑھ سال ہوا ایک اشتہار بنام، پنجہ صابری، شائع کیا تھا۔ چونکہ مجھے آپ سے ہم وطنی کا تعلق ہے، اس لئے اس کی ایک کاپی آپ کی خدمت میں بمقام شملہ ٹوٹی کنڈی کے پتہ پر انہی دنوں میں مع ایک مختصر عریضہ کے بھیج دی تھی۔ لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرا لفافہ ہی ڈاک میں تلف ہو گیا ہو یا کسی اور وجہ سے آپ تک نہ پہنچا ہو۔

اب میں بذریعہ عریضہ ہذا عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کے سامنے جن کو پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مرزا صاحب سے بڑھ کر کامیاب مدعی مسیحیت بلکہ مدعی موعود کل ملل وادیان ہیں اور وہ مرزا صاحب کے ہم عصر بھی تھے اور مرزا صاحب ان کے دعوی مسیحیت کو جانتے تھے۔ ان کی جماعت اپنی کامیابی کا اظہار آپ جیسوں کو مخاطب کر کے یوں کیا کرتی ہے:

در ظل ایں لوائے الٰہی ز ہر فریق
حتی ز قادیان تو از مرد و زن رسید

میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں صرف آپکی منظوری کی ضرورت ہے ۔ پنجہ صابری کی ایک کاپی آپ کی طلب پر بھیجی جا سکتی ہے

۲۔ اسی اخبار میں آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:

مجھے اللہ تعالی سچا اور پکا احمدی بنائے اور اگر فنا فی المرزا کا درجہ عطا کرے تو میں نے اپنی زندگی کا مقصد پالیا کیونکہ مرزا صاحب فنا فی المحمد ﷺ ہیں۔

اس عبارت کے بھی آخری جملے کے متعلق مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ جناب مرزا صاحب کو فنا فی المحمد کا درجہ کیونکر ملا؟ کیا اتباع محمد ﷺ کی وجہ سے یا بغیر اتباع کے؟ اگر بغیر اتباع مل گیا ہے تو مرزا صاحب قادیانی کی گواہی پیش کیجئے۔ اگر اتباع محمد ﷺ سے ملا ہے تو بتایئے کہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن حج کا تارک بھی کامل متبع محمد ہو سکتا ہے؟ اور فنا فی المحمد کے درجہ تک پہنچ جایا کرتا ہے؟ کیا جناب مرزا صاحب کی طرف سے آپ کوئی معقول عذر ترک حج کے متعلق پیش کر سکتے ہیں؟ جو ایسا ہو کہ خود انہی (مرزا صاحب قادیانی) کے بیان سے اس کی تردید نہ ہوتی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ کے پاس ایسا کوئی معقول عذر نہیں ہے، تو آپ کے فنا فی المرزا کے ذریعہ سے فنا فی المحمد کے درجے کی خواہش پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

میں نے یہ چند سطور آپ کی خدمت میں آپ کو محقق، غیر متعصب، بے لالچ اور اپنی زبان کی پچ نہ کرنے والا گمان کر کے لکھی ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی جلد از جلد علم و انصاف، دیانت اور امانت کے ساتھ جواب دے کر مشکور فرمائیں گے۔

و السلام علی من اتبع الھدی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۲۸ء مطابق ۹ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۸ ص ۴)

احمدیت اور اسلام

مولوی عصمت اللہ کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جماعت مرزائیہ (بہر دونوع) کو پروپیگنڈہ کرنے میں بڑا کمال ہے۔ حقیقت میں جو قوم یا جو شخص دنیا میں اپنے غلط خیالات کی اشاعت کرنا چاہے، اس کیلئے پروپیگنڈے سے بہتر کوئی صورت نہیں۔ پروپیگنڈہ کیا ہے۔ اپنی بات کو شہرت دینے میں غلط یا صحیح الفاظ میں تمیز نہ کرنا بلکہ اس اصول پر کاربند رہنا کہ:

کہتے جاؤ جہان سننے والوں سے خالی نہیں

اس اصول سے احمدیہ جماعت (قادیانی ہو یا لاہوری) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی احمدیت پھیلاتی ہے۔ آج ہم اس کی ایک مثال سناتے ہیں جن میں اعلیٰ درجہ کا پروپیگنڈہ کیا گیا ہے۔

مولوی عصمت اللہ مبلغ احمدیہ لاہور نے ایک مضمون اپنی پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں دیا ہے جو اس طرح ہے:

ناعاقبت اندیش مسلم علماء احمدیت پر اعتراض کرنے کو اپنا فخر خیال کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ احمدیت درحقیقت سچے اور ٹھیٹھ اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔اس پر اعتراض کرنا اسلام پر اعتراض کرنا ہے۔ مسلم علماء تو شائد اس نتیجہ پر تعصب کی وجہ سے جلدی نہ پہنچ سکیں مگر آریوں نے اس نکتہ کو سمجھ لیا ہے۔وہ انہی مولویوں کے اعتراضات کو لیکر اسلام کے منہ آتے ہیں۔ مولوی تو پھولے نہیں سماتے کہ ہم نے احمدیت پر دل کھول کر اعتراضات کر دیئے مگر آریہ خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے اسلام پر اعتراضات کرنے سیکھ لئے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اسلام اور احمدیت دو جداگانہ چیزیں نہیں۔ اس لئے مولویوں کی جدت طبع کے نتائج سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔مگر افسوس کہ مولوی نہیں سمجھتے کہ ہمارے یہ اعتراضات احمدیت کو نقصان پہنچانے کے بجائے آریہ سماج کو تقویت دے رہے ہیں۔کاش مولوی اس حقیقت کو سمجھتے اور احمدیت کو مورد اعتراضات شنیعہ نہ بناتے۔

(پیغام صلح لاہور ۶ مارچ ص ۲)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم اس منطق کو نہیں سمجھے اور نہ سمجھ سکتے ہیں کہ احمدیت اور اسلام ایک کیسے ہوئے۔کیا ایسے ایک ہیں جس کو منطقی اصطلاح میں متساوی، یا مترادف کہتے ہیں جیسے اسد اور لیث (شیر) اگر یہ مراد ہے،تو ہر احمدی مسلم اور ہر مسلم احمدی ہوگا۔

تو کیا اس تعریف کے مطابق اڈیٹر اہل حدیث بھی بوجہ مسلم ہونے کے احمدی بھی ہے؟ سوچ کر کہنا۔اور اگر کچھ اور مراد ہے تو وہ کیا ہے؟

آیئے ہم انصاف کی بات بتائیں۔تمہارے مسلّمات پر بھی صحیح یہ ہے کہ اسلام اور احمدیت عام و خاص مطلق ہیں۔احمدیت میں اسلام کے سوا ایک اور چیز ملی ہوئی ہے یعنی مرزا غلام احمد سے عقیدت (نبوت۔اصلی کی ہو جیسے قادیانی گروہ میں، یا ظلی کی جیسے لاہوری جماعت میں) پس احمدیت مرکب ہے اسلام اور اس عقیدت سے جو مرزا غلام احمد کے ساتھ ہے۔پس اس مرکب (احمدیت) کی تحقیق کرنے کو دو چیزوں کی تحقیق کرنی لازم ہے۔یعنی اسلام کی اور مرزا قادیانی کے دعوی کی۔

غیر مسلم تو دونوں جزوں کی تحقیق کرے گا، مسلم معترض چونکہ اسلام کا قائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، وہ اسلام کی تحقیق کیوں کرنے لگا، وہ تو دوسرے حصہ کی کرے گا۔ یعنی مرزا صاحب کے دعوی کی۔ اور یہ اس کا حق ہے کیونکہ مرکب میں جو جزو اس کو مسلم ہے اس کی تحقیق وہ کیوں کرے۔ ہاں جو جزو غیر مسلّم ہے اس کی تحقیق کرنا اس کا حق ہی نہیں بلکہ فرض ہے۔

مسلم کے اسی ادائے فرض پر مولوی عصمت اللہ ناراض ہیں تو وہ خود ہی بتا دیں کہ ان کا ایسا کرنا انصاف ہے یا ظلم۔

ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ مسلم محققین کی تحقیق متعلق احمدیت سے آریوں کو اسلام کی تکذیب کرنے میں کیا قوت ملتی ہے اور کیوں کر ملتی ہے مثلاً مسلم محقق احمدیت کو اس طرح تحقیق کرتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا تھا کہ:

مرزا سلطان محمد میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔ (انجام آتھم۔ ص ۱۳)۔

مرزا سلطان محمد ساکن پٹی میری زندگی میں نہ مرے تو میں ہر ایک بد سے بد تر ہونگا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۵)

حالانکہ مرزا سلطان محمد صاحب آج تک (۱۹۲۸ء) بفضلہٖ تعالی زندہ ہیں، تو کیا اس سے احمدیت کو نقصان پہنچا، یا اسلام کو۔

ہاں چونکہ احمدیہ جماعت (مرزائیہ) کے نزدیک اسلام اور احمدیت ایک ہی ہے اس لئے وہ ایسا کہیں کہ احمدیت کے نقصان سے اسلام کو نقصان ہوتا ہے، تو ان کو چاہیے کہ یا تو احمدیت کو ایسے اعتراضوں سے پاک کریں یا اس کو چھوڑ کر ٹھیٹھ اسلام قبول کریں۔

ہم سے پوچھو تو احمدیت، اسلام سے بالکل ایک الگ مفہوم ہے جو دو امروں کا مجموعہ ہے۔ خدا پر بہتان اور مخلوق کو دشنام۔ ثبوت کے لئے ہمارا رسالہ الہامات مرزا، اور دوریفار مردیکھو۔

سچ ہے اور بالکل سچ ہے:

میرے محبوب کے دو ہی نشان ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲۱ ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی مباحثہ

ہمارے گاؤں موضع گھریٹا ضلع امرتسر والوں کو مولوی عباس وغیرہ مرزائی ساکن بھڈیار مرزائی ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔ آخر کار بحث کا دن ۳ فروری ۱۹۲۸ء بروز اتوار مقرر ہوا۔ مضمون زیر بحث صداقت مرزا تھا۔ ہماری طرف سے مولوی محمد امین امرتسری تھے۔ اور فریق مخالف کی طرف سے مولوی قمرالدین صاحب احمدی تھے۔

مولوی محمد امین نے معیار صداقت پیش کر کے مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم پیش کیا۔ دوسرے مولوی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا۔

الحمد للہ اثر بہت اچھا ہوا کامیابی ہوئی۔ متذبذب عقائد درست ہوئے۔ اللہ آپ کو اور مولوی صاحب کو سلامت رکھے۔

المشتہر مولوی فتح محمد امام مسجد، چودھری پھلا۔ روڑا۔ محمد دین۔ سراج دین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲۱ ص ۳)

حدیث کے منکر: حنفی اور مرزائی

(نامہ نگار اپنی رائے کے مختار ہیں)

جناب مولوی نور محمدؒ میانوی جہلمی لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اس عنوان بالا کو ترچھی نگاہ سے دیکھیں گے کیونکہ ان ہر دو فریق میں کون سی ایسی مطابقت ہے جس سے یہ مضمون لکھا گیا۔

میرے معزز بھائیو! آپ سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مروجہ کتب فقہ کے خلاف اگر کوئی حدیث پیش کی جائے، تو رسمی حنفی اس حدیث کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے اور جواباً کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام صاحب نے نہیں لیا، اس لئے ہم اس پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم مقلد ہیں ۔ پھر کیسے خلاف مذہب حدیث کو واجب العمل قرار دیویں خواہ وہ حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن حنفیہ کبھی اس پر عمل نہ کریں گے اور صریح طور پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے امام نے اس کو نہیں پکڑا لہذا ہم اس کے ماننے پر تیار نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مرزائی دوستوں کا شیوہ وطریقہ ہے کہ جب تک مرزا صاحب کسی حدث کو صحیح نہ کہد یں، مرزائی جماعت اس وقت تک اس حدیث کو ہرگز نہیں مانتی۔ اور مرزا کے قول کو رٹتے جائیں گے اور حدیث کا صاف انکار کر دیں گے۔ کیونکہ ان کے امام کے نزدیک وہ حدیث قابل عمل نہیں ہے خواہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کو ہزار ہا بار پیش کریں مگر وہ بالکل تسلیم نہیں کرتے۔

سو ان ہر دو جماعت میں ایک ہی طریق پر عمل ہو رہا ہے۔ صرف فرق اتنا ہے کہ حنفیہ امام ابو حنیفہؒ کو مجتہد قرار دیتے ہیں اور واقعی ہیں بھی۔ اور مرزائی مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔ اعتقاداً تو ان میں سے بہت سا فرق ہے لیکن تقلیدی صورت میں ہر دو برابر ہیں ان ہر دو جماعت کے اقوال وافعال صاف ظاہر ہیں کہ آپس میں ان کا تقلیدی برادرانہ گہرا تعلق ہے جو کس پر مخفی نہیں۔

میرے حنفی بھائیو! آپ مہربانی فرما کر اس جماعت سے اپنا تعلق برادرانہ عملاً ہٹا لیں کیونکہ آپ کا یہ طریقہ کار شریعت محمدیہ میں مذموم ہے۔ امید ہے کہ آپ سوچ کر جواب دینے کی کوشش فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۸ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۴۶ھ نمبر ۲۳ جلد ۲۵ ص ۸)

الفضل جواب دے

پیغام صلح میں لکھا ہے، میاں (محمود) صاحب یا آپ کی جماعت کے افراد حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو فی الحقیقت نبی تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی آپ کے نہ ماننے والوں کو دل سے کافر جانتے ہیں۔ مگر بعض وجوہ سے جن کا نام مصلحت وقتی ہے ایسا اعتقاد ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں (پیغام صلح ۲۲ فروری ص ۶)

اگر یہ سچ ہے، تو یہ نفاق ہے یا ایمان؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل ۱۹۲۸ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۴۶ھ نمبر ۲۳ جلد ۲۵ ص ۸)

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہماری تحقیق یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ جنہوں نے مسیح موعود وغیرہ کا دعوی کیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی کے لئے استاد نہیں، تو نقاش ضرور ہیں۔ اس کا ثبوت دونوں صاحبوں کی تصانیف سے ملتا ہے۔

مجمل بیان اس کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے جو دعاوی ان کی تصنیفات میں ملتے ہیں کہ الحمد سے لے کر والناس تک میرے (مرزا قادیانی) کے حق میں پیش گوئیاں ہیں (ثبوت کے لئے دیکھو ہمارا رسالہ نکات مرزا) اس قسم کے دعاوی دراصل مرزا صاحب قادیانی نے شیخ بہاء اللہ ایرانی سے حاصل کئے ہیں۔

شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعوی مرزا صاحب قادیانی سے بہت وسیع تھا۔ انہوں نے تو نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ، نہ سیاق دیکھا نہ سباق، جو دل میں آیا لکھ مارا۔ ہم اس جگہ ان کے دعاوی کی چند مثالیں بتا کر اصل سوال کا جواب دیں گے۔ شیخ بہاء اللہ اپنے حق میں لکھتے ہیں:

هذا يوم لو ادركه محمد رسول الله لقال قد عرفناك يا مقصود المرسلين و لو ادركه الخليل ليضع وجهه على التراب خاضعاً لله ربك و يقول قد اطمأن قلبى يا اله من فى ملكوت السماوات و الارضين و لوادركه الكليم ليقول لك الهمد بما ارتينى جمالك و جعلنى من الزائرين

(مجموعہ الواح مبارکہ ص۹۴) یعنی اگر آج کا دن (شیخ بہاء اللہ کا زمانہ) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پاتے تو (بہاء اللہ کو مخاطب کر کے) کہتے اے مرسلین کے مقصود ہم نے آپ کو پہچان لیا اور اگر اس زمانہ کو حضرت ابراہیم پاتے تو اپنا ماتھا زمین پر رکھ کر اللہ کے سامنے عاجزی سے کہتے کہ اے آسمانوں اور زمینوں کے مالک میرا دل تسلی پا گیا۔ اگر اس زمانہ کو حضرت موسی کلیم پاتے تو کہتے اے اللہ تیری تعریف ہے کیونکہ تو نے مجھے اپنا جمال دکھایا اور مجھ کو زیارت کرائی

ایک جگہ فرماتے ہیں:

قل يا اهل الفرقان قد اتى الموعود الذى وعدتم به فى الكتاب اتقوا الله و لا تتبعوا كل مشرك اثيم انه قد ظهر على شان لا ينكره الا من غشة احجاب الاوهام و كان من المدحضين (ص۴و۲۳۵) اے قرآن والو! موعود نبی تمہارے پاس آ گیا جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے کی بابت تم کو کتاب میں وعدہ دیا گیا تھا۔ تم اللہ سے ڈرو اور کسی مشرک اور بدکار کی پیروی نہ کرو۔ تحقیق وہ موعود (بہاء اللہ) اپنی شان میں ایسا ظاہر ہوا ہے کہ سوائے وہم پرستوں کے اور مغلوب العقل لوگوں کے کسی نے انکار نہیں کیا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس دعویٰ میں بھی ہمارے پنجابی نبی (مرزا قادیانی) ایرانی مدعی سے کم نہیں رہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

و یقبلنی و یصدق دعوتی الا ذریة البغایا الذین ختم الله علی قلوبهم فهم لا یقبلون (مجھ (مرزا قادیانی) کو سب لوگ مانتے ہیں مگر بدکار عورتوں کی اولاد (ولد الحرام) نہیں مانتی جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگا رکھی ہے

الواح مبارکہ صفحہ ۱۲ پر سورہ و الشمس و ضحها و القمر اذا تلاها۔ ساری اپنے حق میں لگائی ہے۔ شمس بھی آپ ہیں، قمر بھی آپ ہیں، نہار بھی آپ ہیں، لیل بھی آپ ہیں۔ غرض یہ شعر آپ کے حق میں ہے

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشین ہو
لقب جس کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

عجیب نظریہ: مرزا قادیانی نے جو نبوت ظلیہ اور بروزیہ کی اصطلاح قائم کی ہے وہ بھی دراصل شیخ بہاء اللہ ایرانی سے اخذ کی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کئی ایک جگہ لکھا ہے کہ میں ابراہیم ہوں، میں نوح ہوں، میں موسیٰ ہوں، میں عیسیٰ ہوں۔ یہاں تک کہ میں محمد (ﷺ) ہوں۔ چنانچہ آپ کا ایک اردو شعر درثمین میں یوں ہے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

یہ بھی آپ کا ایک فارسی شعر تریاق القلوب میں ہے:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

شیخ بہاء اللہ نے ایک نظریہ (اصول) از خود مقرر کیا ہے کہ خدائی امر (نبوت رسالت وغیرہ) دراصل ایک ہے۔ اور نبی جتنے آئے ہیں سب اسی ایک ہی امر کے مظہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ اول اور آخر نبوت اور نبی ایک ہی ہیں۔ بس اول میں بھی محمد، آخر میں بھی محمد۔ چنانچہ کہتے ہیں:

و ما امرنا الا واحدۃ ۔(سورہ قمر)۔ و چوں امر واحد شد البتہ مظاہر امر ہم واحد... و ہم چنیں آئمہ دین و سراجہائے یقین فرمودند اوّلنا محمد و آخرنا محمد و اوسطنا محمد بارے معلوم و محقق آنجناب بودہ کہ جمیع انبیاء ہیاکل امر اللہ ہستند کہ در قمایص مختلفہ ظاہر شدند و اگر بنظر لطیف ملاحظہ فرمائی ہمہ را در یک رضوان ساکن بینی و در یک ہوا طائر و بر یک بساط جالس و بر یک کلام ناطق و بر یک امر آمر اینست اتحاد آن جواہر وجود و شموس غیر محدود و معدود پس اگر یکے از ایں مظاہر قدسیہ بفرماید من رجوع کل انبیاء ہستم صادق است۔ (ایقان فارسی اردو۔ص ۱۵۴)

اس کی مثال یہ ہے کہ انگریزی حکومت میں عہدہ وائسرائے ایک ہی ہے جس کی ابتداء اور انتہاء مساوی ہے۔ جیسا پہلا وائسرائے تھا پچھلا بھی ویسا ہی ہے۔ بلکہ فرق یہ ہے کہ انبیاء اور دیگر باکمال لوگوں میں سے اگر کوئی یہ کہے کہ میں مجموعہ کمالات رکھتا ہوں تو شیخ بہاء اللہ کے نزدیک وہ صحیح کہتا ہے اسی اصول سے شیخ بہاء اللہ اپنا نام محمد رکھ کر یوں الہام لکھتا ہے:

يا محمد بشر نی نفسك بما نزل عليك كتاب قدس كريم ۔

(الواح مبارکہ ص ۳۰۱)۔ اے محمد (بہاء اللہ) جو پاک کتاب تیری طرف اتری ہے اس کے ساتھ دل میں خوش ہو۔

اسی اصول سے مرزا صاحب قادیانی نے اپنا نام بروزی یا ظلی محمد رکھا اور مجموعہ کمالات کا اپنے واسطے اعادہ کیا۔ چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے

آنچہ دادہ ست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

غرض شیخ بہاء اللہ نے جو لائن اختیار کی تھی مرزا صاحب نے اس پر گاڑی چلائی اور جو نیو کھودی تھی مرزا صاحب قادیانی نے اس پر عالیشان عمارت بنائی یہاں تک کہ سیاسی اصول بھی جو مرزا صاحب نے اختیار کیا تھا جس کا خلاصہ ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

یہ بھی ایرانی شیخ سے حاصل کیا ہے لیکن ہم اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے۔ مختصر یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ نے بہت سی آیات کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے ان کی دیکھا دیکھی ہمارے پنجابی نبی (مرزا) نے بھی قرآن مجید کو اپنے پر لگایا۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۸ء جلد ۲۵ نمبر ۲۴ ص ۱۔۲)

مرزائیت سے توبہ

عبدالعزیز احمدی کے دولڑکوں، عبدالحق، الطاف حسین نے مسجد اہل حدیث میں مرزائیت سے توبہ کی۔

محمد عبد الرزاق ساکن اوٹکور ضلع محبوب نگر دکن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ ذی الحج ۱۳۴۶ھ ص ۱۵)

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ بریلی سے لکھتے ہیں:

حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے اخبار اہل حدیث ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۸ء میں زیرعنوان بالا یہ ثابت کیا تھا کہ ان ہر دو بزرگوں (قادیانی اور ایرانی) کے دلائل اور دعاوی میں مطابقت ہے۔ اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ خود اہل بہاء بھی بطور فخر اس کو پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بہائی رسالہ کوکب ہند جلد ۲ نمبر ۱۷ صفحہ ۸ پر خود اڈیٹر کوکب ہند نے قادیانی خلیفہ صاحب کے ساتھ دمشقی علماء کے مناظرہ کا حال لکھتے ہوئے لکھا تھا:

دمشقیوں نے صاف کہہ دیا کہ احمدیوں کا سرمایہ علمی واستدلالی بابیوں (بابی اور بہائی ایک ہی فرقہ کا نام ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) کا سرقہ ہے...

عجیب توارد ہے کہ ہندوستان کے علماء نے بھی یہی رائے قائم فرمائی جیسا کہ ناظرین کوکب ہند کو معلوم ہے اور عرب وشام کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں اور انہوں نے پہلی ہی ملاقات میں بھانپ لیا کہ قادیان کا دعویٰ اور استدلال بابیوں سے مستعار لیا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی امر کو ثابت کرنے کے لئے مولانا ڈیٹر صاحب اہل حدیث نے مضمون مذکور تحریر فرمایا جو ابھی (۲۰۔اپریل) تک ابتدائی مراحل ہی میں تھا کہ بہائی رسالہ کوکب ہند دہلی کے اڈیٹر صاحب اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

بہائی اڈیٹر نے مضمون مذکور پر پہلا اعتراض یہ کیا ہے کہ:

اہل حدیث نے جناب بہاء اللہ کو نبی کیوں لکھا جب کہ اہل بہاء ان کو نبی نہیں مانتے۔،

حالانکہ جناب بہاء اللہ کی تحریریں اور ان کے فرزند اعظم عبدالبہاء عباس آفندی کی تشریحات پڑھنے سے یہ امر صاف روشن ہے کہ اگرچہ جناب بہاء اللہ نے نبوت کے نام سے دعوی نہیں کیا لیکن وہ جس مقام کا بھی دعوی کرتے تھے وہ مقام نبوت ہی تھا، نام چاہے کچھ ہو۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

قل اتظنو ن انه اراد شيئا لنفسه لا و رب العا لمين (کتاب مبین ص ۲۶۹) (کہدے کیا تم گمان کرتے ہو کہ بہاء اللہ نے اپنے نفس کے لئے کچھ چاہا ہے۔ نہیں رب العالمین کی قسم ایسا نہیں)۔ (کوکب ہندج ۱ نمبر ۷ ص ۴)

جناب بہاء اللہ کی مندرجہ بالا تحریر میں قل صیغہ مخاطب سے صاف ظاہر ہے کہ ان کو مقام نبوت کا دعوی تھا۔ چنانچہ عبدالبہاء عباس آفندی نبوت کی اقسام کا تذکرہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرماتے ہیں:

آں مظاہر نبوت کلیہ کہ بالاستقلال اشراق نمودہ اند مانند حضرت ابراہیم و حضرت موسی حضرت مسیح وحضرت محمد وحضرت اعلی (باب) و جمال مبارک (بہاء اللہ)۔ (مفاوضات عبدالبہاء۔ص ۱۱۴)

جب خود بہاء اللہ کے فرزند رشید عبدالبہاء جناب بہاء اللہ کو صاف طور پر نبی صاحب شریعت کہتے ہیں تو اب اگر حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے نبی لکھ دیا تو اڈیٹر کوکب ہند کا یہ کہنا کہ، اہل بہا حضرت بہاء اللہ کو نبی نہیں مانتے، نہ معلوم کہاں تک درست ہے۔ اور اڈیٹر صاحب کوکب ہند کے نزدیک مفاوضات کی عبارت مذکورہ کا کیا مطلب ہے۔

پھر اڈیٹر کوکب ہند کو اس پر بھی اعتراض ہے کہ جو اہل حدیث مذکور میں لکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا تھا کہ

والشمس و ضحا ھا والقمر اذا تلا ھا، بہاء اللہ نے ساری اپنے حق میں لگائی ہے۔

اس پر لکھتے ہیں:

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ فاضل مدیر (اہل حدیث) نے یہ خلاصہ کن آیات مبارکہ کا درج فرمایا ہے۔ (کوکب ہند مذکور۔ص ۲۷)

حالانکہ الواحات مبارکہ صفحہ ۱۲ پر یوں مرقوم ہے:

(والقمر اذا تلاھا) والقمر رتبة الولاية الذى تلا شمس النبوة اى يظهر بعده ليقو م على امر النبى بين العبا د و انا لو فذ كر مقا ما ت القمر لترى الكتا ب ذا حجم عظيم

(کہ القمر ولایت کے اس مرتبہ کا نام ہے جو نبوت کے سورج سے روشن ہوا یعنی نبی کے امر پر بندوں کے درمیان اس کے بعد ظاہر ہوتا ہے اور اگر ہم القمر کے مقامات کا ذکر کریں تو تو دیکھے کتاب کو بڑے حجم والی)

اس عبارت میں القمر کو ولایت کا مرتبہ کہا گیا ہے اور بہاء اللہ نے اپنا دعوی ولایت اللہ ہی کے نام سے پیش کیا ہے جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ القمر سے مراد جناب بہاء اللہ ہیں چنانچہ اس طرح ولایت کا دعوی کیا ہے

خبردار جو تم کو لفظ نبی کا ذکر اس بناء الاعظم سے روک دے یا ولایت کا خیال اس ولایت اللہ کے پہچاننے سے مانع ہو جو تمام عوالم پر محیط ہے۔

(بحوالہ اقدس از جواب لیکچر جناب قادیانی ص ۱)

یہی اہل بہا کا عقیدہ ہے کہ دورہء نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا اب مظہریت اور ولایت کا زمانہ ہے جسکے مدعی جناب بہاء اللہ ہیں (مناظرات الدینیہ ص ۸۸)

پھر اڈیٹر کوکب ہند فرماتے ہیں:

اسی طرح آیات ذیل کے سمجھنے میں مولانا (اڈیٹر اہل حدیث) نے غلطی کی ہے

یا محمد بشر فی نفسك بما نز ل علیك کتا ب قدس کر یم ۔

(اے محمد! جو پاک کتاب تیری طرف اتری ہے اس سے اپنے دل میں خوش ہو)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مولانا اس آیت مبارکہ کا یہ مطلب سمجھے ہیں کہ حضرت بہاء اللہ عز اسمہ الاعلی نے اس آیت مبارکہ میں اپنے آپ کو بروزی طور پر محمد قرار دیا ہے حالانکہ یہ درست نہیں (کوکب ہند مذکور)

اس جگہ مجھ کو اڈیٹر کوکب ہند پر بہت ہی افسوس ہے کہ انہوں نے جناب مولانا (اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) کی نیک نیتی اور حسن ظنی کی ذرہ قدر نہ کی، کیونکہ اس عبارت کا مطلب بقول اڈیٹر کوکب ہند مولانا نہیں سمجھے اور نہ اڈیٹر کوکب ہند سمجھ سکے۔ یہ اسی قسم کی عبارت ہے جس کو قادیانی صاحبان بہاء اللہ کے دعوی الوہیت کے ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں اور یوں نتیجہ نکالا کرتے ہیں:

بہاء اللہ نے خود اپنے مرید محمد نام ایک شخص کو اپنے گھر واقع بغداد کے حج کرنے کا حکم دیتے ہوئے یا الٰہی کے ساتھ جو دعا مانگنے کی ہدایت کی ہے اس میں یا الٰہی سے سوائے بہاء اللہ کے کوئی دوسرا خدا مراد نہیں ہوسکتا

(بہائی مذہب کی حقیقت۔ ص ۴۵)

لیکن حضرت مولانا ثناء اللہ نے ایسا کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ آنجناب کی تحقیق میں چونکہ بہاء اللہ مدعی الوہیت نہیں تھے (دیکھو اہل حدیث ۴ نومبر ۱۹۲۷ء ص ۸ کالم ۱ کا نوٹ از مدیر) اس لئے آپ نے یہی سمجھا کہ عبارت زیر بحث میں بہاء اللہ نے اپنا نام محمد رکھا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب بہاء اللہ رجعت اور بروز کے قائل تھے جب ہی تو وہ اپنے آپ کو مسیح کی آمد ثانی کہتے ہیں اسی کو مدنظر رکھ کر جناب مولانا نے عبارت زیر بحث سے مذکورہ بالا نتیجہ نکالا جو ان کی حسن نیت کا بین ثبوت ہے ورنہ اسی عبارت کا قادیانی مفہوم لکھ کر اعتراض کردینا تو بہت ہی آسان تھا

اس کے بعد جناب اڈیٹر کوکب ہند فرماتے ہیں:

حضرت بہاء اللہ کا دعوی وہ دعوی ہے جو کسی صادق یا غیر صادق نے آج تک نہیں کیا۔ کسی صادق نے تو اس لئے نہیں کیا کہ وہ سچائی اور بصیرت کے مقام پر یہ جانتے تھے کہ اس مقام یکتا کا مالک صرف وہ موعود مطلق بہاء اللہ ہے جس کے ذکر کو قرآن نے نباء عظیم اور جس کے ظہور کو ظہور رب العالمین کہا گیا ہے۔ اور کسی کاذب نے اس لئے نہیں کیا کہ اس کے ذہن کے لئے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقام تک رسائی اور تصور بھی ناممکن ہے اس لئے قادیانی دعوے کو اس دعوی کے بالمقابل رکھنا سورج کے سامنے ایک جگنو کو پیش کرنا ہے۔ (ص ۲۸)

یہ اڈیٹر کوکب ہند کا اپنا اعتقاد ہے ہر شخص اپنے پیشوا کو بڑا اور دوسروں کے پیشوا کو کمتر درجہ سمجھا کرتا ہے جس سے کسی غیر جانبدار کو بحث نہیں ہوتی نفس دعوی (موعود کل ملل وادیان) مساوی ہیں ایک غیر جانبدار کی نظر اسی پر جا سکتی ہے، ورنہ ذہن کی رسائی کی اگر پوچھو تو جناب مرزا صاحب قادیانی نے ایسے بلند بانگ دعاوی کئے ہیں کہ اس سے اونچا ہونے کی کسی میں مجال ہی نہیں فرماتے ہیں

آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا (مرزا غلام احمد کا) تخت بچھایا گیا۔ (قادیانی اربعین نمبر ۳۔ص ۴۵)

یہ میرا قدم ایک ایسے بلند منارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ۔ص ۳۵)

پس اس اونچائی اور نچائی، بلندی اور پستی سے غیروں کو کچھ سروکار نہیں۔ آپ دونوں گروہ (بہائی اور قادیانی) باہمی فیصلہ کر لیں۔

اس کے بعد اڈیٹر کوکب ہند نے لکھا ہے:

پھر آیت مبارکہ و ماامرنا الا واحدۃ کی توضیح پر اعتراض کرتے ہوئے (مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے) لکھا ہے کہ خدائی امر (نبوت ورسالت وغیرہ) دراصل ایک ہے، اور جتنے بھی آئے ہیں سب اسی ایک ہی امر کے مظہر ہیں اور بقول جناب مدیر (اہل حدیث) حضرت جمال مبارک (بہاء اللہ) نے یہ نظریہ (اصول) از خود مقرر کیا ہے غالباً مولانا یہ عبارت لکھتے وقت بخاری کی یہ مشہور حدیث بھول گئے کہ فخر الرسل سیدنا خاتم التحیۃ والثناء نے فرمایا

الانبیاء اخوۃ علاتیۃ امہاتہم شتی و دینہم واحدۃ،

کوکب ہند کے اڈیٹر صاحب نے غور نہیں کیا تمام نبیوں کا دین ایک ہونا اور بات ہے، اور یہ درست ہے۔لیکن نبی ایک نہیں ہوتے۔عیسی کو موسی اور آنحضرت ﷺ کو ابراہیم نہیں کہا جا سکتا۔لیکن ایقان کی عبارت جو اخبار اہل حدیث ۲۰۔اپریل میں درج ہوئی ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عیسی کو موسی اور ابراہیم کو نوح کہدو تو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرج نہیں۔ بلکہ ایک ہی نبی اپنے سب نام رکھ لے تو رکھ سکتا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں صاحب ایقان کے اصل الفاظ یوں ہیں:

پس اگر یکے از ایں مظاہر قدسیہ بفرماید من رجوع کل انبیاء ہستم صادق است۔ (ایقان۔ص ۱۵۴)

یعنی نبیوں میں سے ایک نبی اگر فرمائے کہ میں کل انبیاء کی رجعت ہوں تو وہ سچا ہے اس اصول کو بخاری کی حدیث سے (جو ڈیٹر کو کب نے پیش کی ہے) کچھ بھی لگاؤ نہیں۔ پس یہ ایک نیا اصول ہے جو جناب بہاء اللہ کا مقرر کردہ ہے اور جس پر اہل حدیث کا اعتراض ہے اور جسے دیکھ کر قادیان کے نقل نویسوں نے بھی یوں لکھنا شروع کر دیا ہے

آیت اذا الرسل اقتتت سے ثابت ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہوگا کیونکہ آیت میں مسیح موعود کی پیش گوئی کی گئی ہے اور اس زمانہ کی نسبت ان الفاظ میں خبر دی گئی ہے کہ جب رسول وقت مقررہ پر لائے جائیں گے یعنی ایک ہی وقت میں سب رسولوں کو جمع کر دیا جائے گا اور مسیح موعود کے وجود میں وہ ظاہر ہوں اس آیت کو بھی خود حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنے پر چسپاں کیا ہے۔ (حقیقۃ النبوۃ۔ص ۱۱۸)

حالانکہ ایسے عقائد کا اسلام میں کہیں ذکر نہیں

لطف یہ ہے کہ قیامت کے متعلق جو آیات قرآن مجید میں ہیں ان کو بہائی اپنے پیشواؤں پر، اور مرزائی ان کی دیکھا دیکھی مرزا صاحب پر چسپاں کرتے ہیں۔ چونکہ پہلے یہ کام بہاء اللہ نے کیا، ان کے بعد جناب مرزا صاحب نے بھی اسی راستہ پر قدم مارا، اس لئے علماء نے یک زبان ہو کر کہدیا کہ مرزائی مذہب بہائی مذہب کی نقل ہے اسی کو ثابت کرنے کے لئے حضرت مولانا (ثناء اللہ) مضمون زیر بحث لکھ رہے ہیں جس کی بقیہ اقساط کا ناظرین کو انتظار کرنا چاہیے۔

التماس ضروری:

حافظ سلیم احمد صاحب احمدی اوٹاوی نے میرے مقابلہ پر بہاء اللہ ایرانی کو مدعی الوہیت ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کے اہل حدیث میں بہت سے مضمون نکلے۔ لیکن میرے پرچے ان کی نسبت کم ہوئے۔ وجہ یہ تھی میں اپنے مضامین میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش کرتا رہا کہ حافظ سلیم صاحب جناب مرزا صاحب قادیانی کے مسلمہ اصولوں کے اندر اندر رہیں ۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ جب مرزائی صاحبان مرزا صاحب کے اصولوں کو لے کر بہاء اللہ کے مقابلہ پر کھڑے ہوں گے تو بجز بہائی مذہب کے راستہ کے ان کے لئے کوئی دوسری راہ نہ ہوگی ۔

اسی لوٹ پھیر میں آخر کار اڈیٹر صاحب کی طرف سے الارم ہو گیا کہ اب فریقین ایک ایک پرچہ مکمل لکھ کر اس بحث کو ختم کر دیں۔ میرا پرچہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء کو آخری نکلا ۔ اس کے بعد آج تک حافظ سلیم احمد صاحب خاموش ہیں۔ اس لئے بذریعہ سطور ہذا گذارش ہے کہ وہ خود یا ان کی طرف سے کوئی اور صاحب اپنے ایک پرچہ کا حق لے کر میرے آخری پرچہ کا حق مجھ کو دلوا دیں ۔ ورنہ یہ بات تو اچھی نہیں کہ

یکے پیش خصم آمدن مرد دار
دوم جان بدر بردن از کار زار

مولانا ثناء اللہ امرتسری ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں :

حافظ سلیم احمد صاحب کا مضمون انہی دنوں آیا تھا جسے انہوں نے جلدی واپس طلب کر لیا تھا۔ جو بھیجا گیا ۔ پھر نہیں آیا۔ اسلئے میدان آپ کے ہاتھ رہا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۲۸ء مطابق ۲۶ ذی الحج ۱۳۴۶ھ نمبر ۳۲ جلد ۲۵ ص ۵۔۷)

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی

(الفضل مورخہ ۱۹ جون ۱۹۲۸ء میں)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

ہمارا اعتقاد ہے جسے ہم بارہا ثابت کر چکے ہیں اور اب بھی ثابت کرنے پر مستعد ہیں کہ قادیانی عمارت کی بنیاد جھوٹ اور افتراء علی اللہ پر ہے۔ اس لئے اس میں جتنا بھی جھوٹ اور افتراء ثابت ہو جائے وہ بحکم

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی بنیادی کذب وافتراء کا نتیجہ ہوگا۔

ہماری یہ تحریر کوئی صاحب بدکلامی یا تیزی پر محمول نہ کریں۔ آج ہم جس کذب بیانی کے اظہار کرنے کو یہ نوٹ لکھتے ہیں ہم سچ کہتے ہیں کہ قادیانی تحریرات میں بڑے میاں (غلام احمد قادیانی) سے لے کر چھوٹے بھیوں تک جتنا کچھ جھوٹ اور افتراء ہم نے دیکھا ہے اس پر کبھی اتنا رنج نہیں ہوا جتنا اس کذب بیانی پر ہوا جس کا ذکر ہم آج کرنے کو ہیں۔

یہ بھی ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اتنا خوف پیدا ہوا کہ دل ڈرنے لگا کہ آسمان نہ گر پڑے، زمین نہ پھٹ جائے۔

جو صاحب اس خیال کو ہماری ضعیف الاعتقادی یا مبالغہ آفرینی کہیں وہ ذرہ صبر کر کے ہمارے منقولہ کذبات قادیانی پڑھ لیں۔

ناظرین کو یہ تو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب آنجہانی نے ایک پیش گوئی کی تھی کہ ایک لڑکی بنت مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا مجھ سے آسمان پر نکاح ہو چکا ہے۔ لہذا وہ میرے نکاح میں آئے گی اور ضرور آئے گی۔ گو اس کے لئے آپ نے مدت بھی مقرر کر دی تھی اور وہ مدت گذر بھی گئی۔ تاہم بحکم

جب تک سانس تب تک آس

زندگی میں دامن امید ہاتھ سے نہ دیا تھا، بلکہ ہمیشہ یہی کہتے رہے:

کبھی تو ہرجی پوچھیں گے کون کھڑے دربار

لیکن جب مرزا صاحب قادیانی (امیدوار نکاح) کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو سوال پر سوال وارد ہوا کہ اب وہ آسمانی نکاح کہاں گیا؟ اس کا جواب ایک تو حکیم نور الدین اول خلیفہ قادیان نے دیا تھا کہ

> مرزا جی کی نسل سے کسی لڑکے کا اس آسمانی منکوحہ کی نسل سے کسی لڑکی کے ساتھ آئندہ چل کر نکاح بھی ہو گیا تو پیش گوئی سچی رہے گی۔

یعنی یہ نکاح مرزا صاحب آنجہانی کی ذات خاص اور منکوحہ کی شخصیت کا نہیں تھا بلکہ نسل کا نسل سے ہے۔ بہت خوب۔

دوسرا جواب آج خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سوال کے جواب میں خلیفہ قادیان، امام جماعت قادیان، ہاں قمر الانبیاء، ہاں مصلح اعظم نے چار جھوٹ بولے ہیں۔ جھوٹ بھی کیا خدا پر، انبیاء پر، خاص کر سیدالانبیاء پر افترا کر کے منکرین اسلام کو اسلام اور نبی علیہ السلام کی تکذیب کرنے کی جرأت دلائی۔

ناظرین بغور سنیں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد پر سوال ہوا کہ

الہام در بارہ نکاح محمدی بیگم جو آسمان پر پڑھا گیا وہ پورا نہیں ہوا۔

جواب: ایسے آسمان پر نکاح پڑھے ہوئے کئی پورے نہیں ہوئے۔ حضرت نوح نے بھی آسمان سے ہی خبر پا کر کہا تھا کہ میرا بیٹا بچ رہے گا مگر وہ پوری نہ ہوئی۔ (الفضل قادیان ۱۹ جون ص ۵)۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ حکایت مشہور ہے کسی کبڑی کو کسی شخص نے پوچھا کہ بڑی بی تم چاہتی ہو کہ ساری عورتیں تمہاری طرح کبڑی ہو جائیں یا تم اچھی ہو جاؤ۔، بڑی بی نے نہایت صفائی سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کیا کہ:

سب کبڑی ہو جائیں تو میں ان کو دیکھوں۔

یہی حال قادیانی کبار کا ہے جب کبھی ان کے ہیرو (نبی) پر ان کی زندگی میں اعتراض ہوتا تھا کہ فلاں بات پوری نہیں ہوئی، تو وہ فوراً کہہ دیتے کہ

چار سو نبیوں کی پیش گوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۲۹)

آج خلیفہ قادیان بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتا ہوا کہتا ہے کہ میرے باپ کی کہی ہوئی بات اگر پوری نہیں ہوئی تو کیا ہوا۔ حضرت نوح کی بات بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ اس کی بات پوری نہ ہونے سے اس کی نبوت پر اعتراض نہ آیا، تو ہمارے نبی کی نبوت پر اعتراض کیوں؟

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

ہم کہتے ہیں قرآن میں خدا نے نوحؑ کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ اس میں تو یہ مضمون منقولہ خلیفہ قادیان ملتا نہیں۔ صرف اتنا ہے کہ حضرت نوحؑ نے پانی دیکھ کر عرض کی

ان ابنی من اھلی وان وعدك الحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے خدا میرا بیٹا میرے اہل میں ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے

اس دعا سے معلوم ہوا کہ حضرت نوحؑ کو جو بتایا گیا تھا کہ تجھے اور تیرے اہل کو ہم بچالیں گے، حضرت نوحؑ نے بیٹے کو اہل موعود لہ سمجھا۔ مگر اس سمجھ کا کسی دوسرے کے سامنے اظہار یا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ صرف خدا کے سامنے اپنے فہم کو پیش کیا۔ جس کا جواب ملا

انّه لیس من اهلك۔ انه عمل غیر صالح

اے نوح تو اہل سے مراد نسلی اہل سمجھا ہے ہماری مراد نسلی نہیں بلکہ تابعدار ہیں اس لحاظ سے وہ تیرا بیٹا تیرے اہل سے نہیں (اسکی دلیل یہ بتائی کہ) وہ اچھے کام کرنے والا نہیں بلکہ بدکار ہے

بس بات ختم ہوگئی حضرت نوحؑ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ: میرا بیٹا بچ جائے گا۔

خلیفہ قادیان یا علماء قادیان ہم کو اس مضمون کی کوئی آیت بتادیں تو لودھیانہ کی رقم تین سو میں سے ایک سو روپیہ ہم سے انعام لیں۔

اللہ اللہ! کس دلیری اور جرأت سے کہتے ہیں، پوری نہ ہوئی۔ الی اللہ المشتکی

دوسری غلط بیانی:

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے آسمانی نکاح کے ٹل جانے پر دوسری شہادت کاذبہ یہ پیش کی ہے۔

حضرت موسیٰؑ نے بھی آسمان سے ہی خبر پا کر یہ کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے مگر وہ داخل نہ ہو سکے۔ (ص ۵)

مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: یہ بھی جھوٹ بلکہ افتراء اور توہین انبیاء ہے۔ حضرت موسیٰؑ کا یہ اعلان کہیں نہیں، بلکہ یوں ہے

یا قوم ادخلوا الارض المقدسة التی کتب الله لکم

اے میرے بھائیو! اس زمین میں داخل ہو جاؤ جو خدا نے تمہارے لئے مقدر کی ہے

مگر جب بنی اسرائیل نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کیا تو ارشاد ہوا

فانها محرمة علیهم اربعین سنة یتیهون فی الارض فلا تأس علی القوم الفاسقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(کہ اس زمین کا داخلہ ان پر چالیس سال تک حرام ہے اس جنگل میں حیران پریشان گھومتے رہیں گے۔ پس اے موسیٰ تو ان بدعمل لوگوں کے حال پر افسوس نہ کر)

اس مدت کے بعد بنی اسرائیل داخل ہوئے۔ بتایئے اس سے حضرت موسیٰ کی غلط گوئی ثابت ہوئی یا قادیانی کذب بیانی۔

خلیفہ صاحب قادیان یہ حوالہ دکھائیں تو یک صد چہرہ دار انعام پائیں۔

قادیانی ممبرو!

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو! ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی

تیسری شہادت کا ذبہ:

آسمانی نکاح مرزا کی تنسیخ پر خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد نے تیسری شہادت کاذبہ یہ دی ہے

رسول کریم ﷺ کو بھی آسمان سے ہی خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ ﷺ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا۔ مگر وہ فنا نہ ہوا۔ (ص ۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ میں لکھتے ہیں: اس موقع پر تو ہم اس حدیث کے بیان کرنے پر مجبور ہیں جس میں ارشاد ہے

من کذب علیّ متعمداً فلیتبوا مقعده من النار

ارشاد ہے: جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنا لے۔

دن کی روشنی میں ڈاکہ مارنا آسان ہے، مگر ہندوستان جیسے ملک میں جہاں خدا کے فضل سے احادیث رسول کے جاننے والے، بلکہ یاد رکھنے والے بے شمار ہیں، کسی جھوٹی حدیث کو پیش کر کے دھوکہ دے جانا ڈاکہ زنی سے زیادہ مشکل ہے۔

احمدی دوستو! ہم تمہارے خلیفہ کا گلہ تو کیا کریں جن کا مبلغ علم و فضل ہمیں معلوم ہے۔ آخر وہ وہی تو ہیں، جن کو بھرے جلسہ امرتسر میں مولوی عطاء اللہ نے ایک حدیث پوچھی تھی، جو ان کے مضمون میں درج تھی۔ تو وہ علماء قادیان کی طرف دیکھنے لگ گئے تھے۔ اس لئے ان کی علمی نابالغی کو ہم کیا کہیں۔ کہنا تو آپ لوگوں سے ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنہوں نے علم پڑھنے پر کچھ وقت لگایا، اور سمجھنا چاہیں تو سمجھ بھی سکتے ہیں۔ بتایئے یہ حدیث کس کتاب میں ہے جس میں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہو کہ مسیلمہ میری زندگی میں فنا ہو جائے گا۔

بتاؤ تو لودھیانہ کی رقم تین سو میں سے یک صد چہرہ دار انعام لے سکتے ہو نہ دکھا سکو تو ایمان کا تقاضا ہونا چاہیے کہ صاف صاف لفظوں میں اعلان کرو کہ میاں محمود احمد (امام جماعت احمدیہ قادیانیہ) نے جھوٹ بولا اور پیغمبر اسلام علیہ السلام پر افتراء کیا اور دشمنان اسلام کو تکذیب اسلام پر جرأت دلائی۔

چوتھی شہادت کاذبہ:

اس شہادت میں تو جی کھول کر جھوٹ بولا گیا ہے خلیفہ صاحب کہتے ہیں:

قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی۔ مگر وہ کنجیاں آپ (ﷺ) کی زندگی میں نہ ملیں۔ (ص ٦)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس کے متعلق روایت کے مشرحہ الفاظ ہم نقل کئے دیتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ قد مات كسرى فلا كسرى بعده و اذ هلك قيصر فلا قيصر بعده والذء نفسي بيده لتمفقنّ كنوز هما في سبيل الله (یعنی حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم مسلمان ان کسری اور قیصر کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کروں گے)۔

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

سمعت رسول الله ﷺ يقول لتفتحنّ عصا بة من المسلمين كنز آل كسرى (صحیح مسلم ج ٢ ص ٣٩٦) (یعنی حضور ﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسری کے خزانے کو فتح کرے گی)

احمدی دوستو! بتاؤ اس حدیث میں کیا غلطی ہے۔ کیا خلافت ثانیہ کے زمانہ میں مسلمانوں نے دونوں کے خزانے نہیں توڑے۔ پھر تم جو مرزا صاحب آنجہانی کی ایک غلط پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے خدا کے سچے نبیوں کے واقعات ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاتے ہو جن کی وجہ سے مخالفین اسلام ان سچے پیغمبروں کو بھی تختہ مشق بنائیں، تو تم ہی کہو کہ اس ظلم عظیم کا گناہ کس کی گردن پر ہوگا۔ پس

ذرہ انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

قادیانی ممبرو! لودھیانہ کی رقم کل تین سو تھی جو پہلے تین سوالوں میں ختم ہو گئی۔ اس چوتھے جواب کے لئے ہم اپنے پاس سے یک صد چہرہ دار دیں گے۔ پس ہمت کرو میدان میں آؤ۔ اپنے خلیفہ کی لاج رکھ لو۔ دنیا کیا کہے گی کہ خلیفہ قادیانی کے مریدان کو سچا ثابت نہ کر سکے۔

ان سب شہادتوں کے بعد خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد نے ان سے بھی عجیب تر بات لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

صحیح بات یہ ہے کہ آسمان کی باتیں تو سچی ہوتی ہیں مگر بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوتیں وہ جب تعصب کے غبار کی عینک لگا کر دیکھنا چاہتے ہیں تو بجز غبار کے ان کی آنکھوں کے سامنے اور کچھ نہیں آتا۔ (ص۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ تعصب بہت برا فعل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ خلیفہ صاحب یا تو تعصب کے معنی نہیں جانتے، یا اس فعل بد کو دوسروں کیلئے برا اور قادیانی گروہ کے لئے جائز بلکہ مستحسن جانتے ہیں۔

سنئے! تعصب کے معنی ہیں اپنی ہی بات کو چاہے غلط ہو مضبوط کرتے جانا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ وصف قادیانی نبی اور ان کی امت میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اگر نہ ہوتا تو آسمانی نکاح جیسی جھوٹی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوشش کرتے کرتے قبر شریف میں نہ چلے جاتے۔

سنئیے آپ کے والد صاحب (مرزا غلام احمد) فرماتے ہیں:

میں نہیں کہتا کہ یہ کام (نکاح کا) ختم ہو گیا بلکہ یہ کام ابھی باقی ہے اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر مبرم ہے (یقینی اور قطعی) ہے۔ اس کا وقت آئے گا قسم خدا کی جس نے حضرت محمد رسول اللہ کو بھیجا ہے یہ بالکل سچ ہے تم دیکھ لو گے اور میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے (رسالہ انجام آتھم)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ بتایئے خلیفہ صاحب! اس سے بھی زیادہ کوئی کلام واضح ہوگا۔ کیسی صفائی سے فرماتے ہیں اور حلفیہ فرماتے ہیں وقوعہ نکاح کو تقدیر مبرم (قطعی) قرار دیتے ہیں باوجود اس کے وقوعہ نہیں ہوتا تاہم قادیانی خلیفہ مرزا جی کے ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے حضرات انبیاء بلکہ خود خدا پر افتراء کرنے سے باز نہیں آتے۔

احمدی دوستو! آؤ ہم اس مشکل سوال کا جواب تم کو بتائیں۔ مشہور شاعر متنبّی کا شعر پڑھ دیا کرو تمہاری طرف سے مخالفوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ پس وہ شعر سنو

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها

و من عهدها الا يدوم لها عهد

(محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو اس کو وعدہ خلافی نہ جانا کرو بلکہ وہ بھی وعدہ وفائی ہے کیونکہ اس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ میں وعدہ پورا نہ کروں گی)

جتنی پیش گوئیاں مرزا جی کی جھوٹی ہوئیں وہ سب اس شعر کے ماتحت جھوٹی نہیں بلکہ بحکم

انت جميل الو جه مستحسن الكذ ب

صحیح اور مستحسن ہیں۔ اللہ اعلم

ناظرین ہم نے جو شروع مضمون میں اظہار غیظ وغضب کیا تھا کیا مضمون ہذا دیکھ کر بھی آپ لوگ ہمارے غیظ وغضب میں شریک نہ ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۳۶ ص ۱۔۴)

مرزا قادیانی کی سیرت پر لیکچر

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ، بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے گدی نشین میاں محمود احمد ہمیشہ اس بات کی کوشش فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان اور مرزائی آپس میں اتحاد نہ کریں۔ چنانچہ ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ تو صاف آپ نے لکھ دیا کہ

میں تو اس وقت چاہتا تھا کہ...احمدی اور غیر احمدی آپس میں مل نہ سکیں۔

(الفضل قادیان ۲۷ ستمبر ۱۹۱۴ء ص ۷)۔

مگر اب پینتیس چھتیس برس کی مسلسل مخالفت اور مسلمانوں سے لڑنے کے بعد آپ اپنی پرانی اور موروثی خواہش کے برخلاف ہو کر مسلمانوں اور مرزائیوں کا اتحاد کرانا چاہتے ہیں بلکہ اس اتحاد کے پیشرو بننا چاہتے ہیں

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

آپ نے تحریک فرمائی تھی کہ ۱۷ جون گذشتہ کو آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تمام ہندوستان میں جگہ جگہ لیکچر ہونا چاہیے۔ چنانچہ قادیانی اخبارات سے معلوم ہوا کہ تاریخ مقررہ پر بہت سے مقامات پر لیکچر ہوئے اور سیرت رسول بیان کی گئی۔

مرزا صاحب نے جو مسلم قوم پر سبّ وشتم فرمائی تھی بلکہ خود خلیفہ صاحب نے جو ترک موالات با مسلماناں کی تعلیم اپنے مریدوں کو دے رکھی ہے، اس پر خیال کرتے ہوئے خلیفہ صاحب کی موجودہ پالیسی بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اور خلیفہ صاحب کو صبح کا بھولا ہوا شام کو واپس آیا سمجھ کر مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بھی مرزائیوں سے ملنے جلنے کے لئے بڑھیں۔ شائد وہ وقت بھی خدا کبھی لے آئے کہ خلیفہ صاحب مسلمانوں کو کافر کہنا اور ان کو مرزائی بیٹی دینا حرام سمجھنا، اور ان کی میت کا جنازہ پڑھنا حرام جاننا چھوڑ کر اپنے ایسے تمام فتوے منسوخ کر دیں۔

قادیان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سب سے پہلے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جس طرح ۱۷ جون گذشتہ کو آنحضرت ﷺ کی سیرت پر جگہ جگہ لیکچر ہو چکے اسی طرح اب ایک تاریخ میں، جناب مرزا صاحب کی سیرت پر بھی لیکچر ہونا چاہیے۔

اور ہر شخص مرزائی ہو یا غیر مرزائی اپنے خیال کے مطابق اس میں حصہ لے۔ اس مبارک کام کیلئے آئندہ چھٹی ستمبر کی بہت موزوں ہوگی کیونکہ اس تاریخ میں ہندوستان کی تینوں بڑی قوموں (مسلمان ہندو عیسائی) کا تعلق ہے۔ مسلمانوں کا تو یہ تعلق ہے کہ یہ تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول میں واقع ہے۔ اور ہندوؤں کے لئے اس لئے موزوں ہے کہ اس کی شب کرشنا جنم اشٹمی ہوگی اور خود مرزا صاحب کو بھی کرشن اوتار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کا دعویٰ تھا۔ باقی رہے عیسائی، سو ان کو تو یہ تاریخ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے دم قدم کی برکت سے ہمیشہ یاد ہے اور یاد رہے گی۔ اس لئے موزوں تاریخ تو یہی ہے آئندہ کوئی تاریخ بھی مقرر ہو جائے تو بہتر ہے بہرحال سیرت مرزا پر لیکچر ضرور ہونا چاہیے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں فرماتے ہیں:

فاضل مضمون نگار کی تجویز بجائے خود مدلل ہے تاہم ہمارے نزدیک آپ کی تجویز کی دلیل یہ واضح ہے کہ جناب مرزا صاحب اپنی بروزی بعثت کے لحاظ سے محمد ثانی کہلاتے تھے اس لئے بہت ضروری ہے کہ محمد اول ﷺ کی سیرت کے بعد محمد ثانی (مرزا) کی سیرت بھی بتائی جائے تاکہ ناظرین اور سامعین کو دونوں میں مطابقت کا علم ہو سکے۔ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد تو ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچنے کا ذریعہ محمد ثانی (مرزا) ہی ہیں اس وجہ سے بھی فاضل نامہ نگار کی تجویز قادیانی دربار میں قابل قبول ہی نہیں واجب التائید ہے۔ کیا دربار قادیانی سے اس تجویز کی منظوری ہوگی؟ اس کا فیصلہ آئندہ زمانہ کرے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۲ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۳۷ ص ۷)

دجال کون ہے؟

مولانا محمد عبدالغفار خیریؒ، دہلی سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ گولڑویہ کے حاشیہ پر ایک حدیث لکھی ہے جس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے:

یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے اور ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔ اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔ خدا کہے گا کہ تم میرے علم کے ساتھ مغرور ہو گئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے۔

اس حدیث میں بقول مرزا صاحب، دجال کی پہچان حسب ذیل بیان کی گئی ہے :

۱۔ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔

۲۔ اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔

۳۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔

۴۔ زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔

ہم کو اس سے بحث نہیں کہ حدیث شریف میں لفظ دجال (بالدال) ہے یا رجال (بالراء)۔ ہمارا مقصد ہر صورت میں حاصل ہے۔ ہم کو دیکھنا یہ ہے کہ آج کل یہ صفات کس گروہ میں ہیں تا کہ مسلمان معلوم کرسکیں۔ ہم حسب ذیل اقتباس اخبار زمین دار لاہور مجریہ ۲۳ مئی ۱۹۲۸ء سے پیش کئے دیتے ہیں۔ فکاہات کے کالم میں ہے کہ :

> میاں بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان ہر اس کلمہ گو کو جو حضور ختمی مرتبت ﷺ کو خاتم الانبیاء ماننے کی وجہ سے ان کے والد کی نبوت اور ان کی خلافت کا قائل نہ ہو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

اس کی دلیل میں زمین دار نے قادیانی مستند کتب سے تین حوالے بھی دیئے ہیں جن کو ہم اس وقت نظر انداز کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ قادیانی گروہ ہو یا لاہوری۔ یہ دونوں ہم مسلمانوں کے پیچھے نہ نماز پڑھتے ہیں نہ جنازے کی نماز میں شرکت کرتے ہیں۔

خیر آیئے آگے موضوع پر چلئے

۱۔ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔،

باوجود اس کے کہ ہم سب مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں پھر بھی دین کے ساتھ فریب کی صورت بالفاظ زمین دار مذکور یہ ہے کہ :

> باوجود اس عقیدے کے مرزا بشیر الدین محمود نے تمام غیر احمدیوں کو دعوت دی ہے کہ ان کی طرف سے ۱۷ جون کو جو جلسے ہونے والے ہیں ان میں وہ حضور آقائے دو جہان کی سیرت پر تقریریں کریں گے اور یہ معلوم کر کے ہماری حیرت کی کچھ انتہاء نہ رہی کہ چھ سو سے زیادہ مسلمانوں نے (جو خلیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کے عقیدہ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہیں) اس دعوت پر لبیک کہی ہے جس کی وجہ یہ ہے قادیانی نہایت زور شور سے پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ان جلسوں کے انعقاد کی اصلی غرض شارع اسلام ﷺ کی سیرت کو اصلی اور حقیقی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا اور حضور ﷺ کی ذات قدسی صفات پر اعتراض کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب دینا ہے۔ لیکن ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ان جلسوں کی اصلی وجہ اور ہی ہے اور یہ ہمرنگ زمین جال کسی اور ہی غرض سے بچھایا گیا ہے۔

حال ہی میں قادیان میں ایک جلسہ ہوا جس میں خلیفہ قادیان اور قادیانی جماعت کے تمام اکابر اور زعماء شریک ہوئے اور یہ قرار پایا کہ جو روپیہ قادیانی جماعت سے وصول ہوتا ہے وہ بصد مشکل خلیفہ صاحب کے ذاتی اخراجات کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اس لئے دوسری ضروریات کے لئے غیر احمدی مسلمانوں سے کم از کم ۲۵ لاکھ روپیہ وصول کیا جائے اور اس کے لئے ہر بات کو جائز سمجھا جائے۔ جلسہ میں ہر شخص نے ایک خاص رقم غیر احمدی مسلمانوں سے جمع کر کے خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ فراہمی زر کے لئے تبلیغ اسلام کی آڑ لی جائے اور یہ جلسے اسی کا پیش خیمہ ہیں،۔

۲۔ اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔،

قادیانی اور لاہوری دونوں گروہ یورپ میں کام کر رہے ہیں۔ چائے دعوتیں ڈنر اور مختلف اخراجات اس قدر ہیں کہ ان میں سے کوئی جماعت از خود برداشت نہیں کر سکتی۔ قادیانی گروہ ہم مسلمانوں سے ۲۵ لاکھ روپیہ بقول زمین دار وصول کرنے کی فکر میں ہے۔ اور لاہوری گروہ کبھی مسجد کے نام سے، کبھی جرمنی وغیرہ میں ترجمہ قرآن کے نام سے، کبھی تبلیغ کے نام سے غیر احمدی مسلمانوں سے وصولی چندہ کر رہی ہے جو اپنے مذہب کی اشاعت میں صرف کرتے ہیں اور ہمیشہ لاکھوں کا سوال ہے۔

۳۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دونوں گروہ عام مسلمانوں کے پیچھے نہ نماز پڑھیں، نہ جنازوں کی نماز میں شرکت کریں، مگر اتحاد اتحاد کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ علماء کو عامیوں کے سامنے برا کہتے رہتے ہیں اور بہت کچھ ہمدردی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو حنفی بھی کہہ دیتے ہیں تاکہ مسلمانوں کی منافرت دور ہو کر ان کا رسوخ ہو جائے۔ پھر ایمان اور جیب ان کے رحم پر۔

۴۔ زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔

ہر جگہ اپنے کاموں کو سراہنا۔ اپنی مظلومیت کا اظہار، خدمت اسلامی کے دعویٰ بیان کرنے، ان گروہوں کا خاص شیوہ ہے۔ ایسی نرم زبان سے باتیں کریں کہ بموجب ارشاد باری و ان یقولوا تسمع لقولھم آدمی سنا ہی کرے۔

اگر ہمارا استدلال غلط ہے تو ہم اپنی غلطی کے اعتراف کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ بہر حال ناظرین کا کام ہے کہ وہ اس کی صحت و عدم صحت کو جانچ کر فیصلہ کریں کہ دجال کون ہے؟ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۹ صفر جلد ۲۵ نمبر ۳۸ ص ۵۔۶)

اسلام اور احمدیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے امت مرزائیہ کی لاہوری جماعت کے آرگن پیغام صلح میں کئی نمبر شائع ہوئے ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ قابل مضمون نگار نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وجود اسلام کے حق میں مفید ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ آپ کے سارے نمبروں کا خلاصہ یہ ہے کہ:

مرزا صاحب قادیانی نے کوئی نیا اسلام پیش نہیں کیا بلکہ وہی اسلام پیش کیا ہے جو قرون اولیٰ میں تھا جن لوگوں نے رسومات کو داخل اسلام سمجھ رکھا ہے ان کو وہ خالص اسلام نیا معلوم ہوا۔

چونکہ یہاں پہنچ کر مضمون نگار کو جماعت اہل حدیث کا تصور آنا ضروری تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اس دعوی کے اصل مدعی تو اہل حدیث ہیں جو ثبوت بھی بین دیتے ہیں کہ کسی قول کو یا فعل کو جو بعد میں کہا یا کیا گیا ہے داخل اسلام نہیں مانتے، اس لئے بطور دفع دخل مقدر قابل اڈیٹر نے ان کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے کہ :

> گروہ اہل حدیث نے ان باتوں (رسومات بدعیہ) سے کنارہ کشی اختیار کی لیکن ان سطحی باتوں کو چھوڑنے کے علاوہ اسلام کی حقیقت کو سمجھنے اور قرآن کے مغز کو تلاش کرنے کی انہوں نے بھی کوشش نہ کی۔ وہی ناسخ ومنسوخ کے جھگڑے، عیسی کا دوبارہ نزول، اور تبلیغ دین کے لئے تلوار کی ضرورت ان کے دماغوں پر بھی مسلط رہی۔ (پیغام صلح لاہور۔۲۳ جون ۱۹۲۸ء)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخبار پیغام صلح کے نزدیک یہ تو حقیقت مسلمہ ہے کہ اہل حدیث گروہ رسمی اسلام کو چھوڑ کر اصل اسلام پر ہے ہاں ان میں (بقول پیغام) چند عیب ہیں۔

۱۔ قرآن کا مغز تلاش نہیں کرتے ۔۲۔ ناسخ ومنسوخ کے جھگڑے میں مشغول ہیں۔

۳۔ نزول عیسی کے متعلق جھگڑا کرتے ہیں۔

۴۔ اشاعت اسلام میں تلوار کی ضرورت جانتے ہیں۔

پس ان الزامات کے جواب دینا ہمارا فرض ہے۔ اس کے بعد جو ہم پوچھیں گے اس کا جواب دینا پیغام اور دیگر امت مرزائیہ کا فرض ہوگا۔

نمبر ۱

مغز قرآن توحید ہے کون نہیں جانتا کہ جماعت اہل حدیث بفضلہٖ تعالی اسلامی فرقوں میں کہاں تک توحید کی محافظ ہے جہاں تک راستی کا تعلق ہے دیگر فرقے جماعت اہل حدیث سے مخالفت اسی بنا پر کرتے ہیں۔

نمبر ۲

ناسخ ومنسوخ کا جھگڑا اگر آیت ما ننسخ من آیة او ننسها کی حد تک زیر بحث رہے تو کیا اعتراض؟ آخر یہ آیت قرآن مجید میں ہے۔ اس کی تفسیر کسی نہ کسی صورت میں کرنی ہوگی۔ رہی تعداد منسوخات، سو قدیم الایام سے اس میں اختلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلا آیا ہے۔آخری رائے شاہ ولی اللہ کی ہے کہ پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ان میں بھی کوئی صاحب تطبیق دے لے تو شاہ صاحب خوش ہیں۔ ہم نہیں سمجھتے کہ یہ علمی بحث کہاں تک قابل عتاب ہے۔

نمبر ۳

نزول عیسی کی بحث پر تو اتنا وقت خرچ نہیں ہوتا نہ کوئی طویل الذیل بحث ہے۔ ہاں مصنوعی عیسی کی تائید کرنے والوں کی تردید میں بے شک وقت لگا ہے، اور آج تک لگ رہا ہے۔سو یہ ایک عارضی کام ہے جیسے شیوع طاعون میں حکومت کو اس کے دفع کرنے کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اگر مصنوعی عیسی کی تائید کرنے والے سوال ختم کردیں تو بے چارے اہل حدیث بھی اور کام میں لگ جائیں۔

نمبر ۴

پیغام صلح لاہور کو اپنے معاصرین کا گلہ ہے کہ وہ احمدیت پر جھوٹے اعتراض کرتے ہیں۔ بے شک کسی فرد یا فرقہ پر افتراء کرنا بدترین فعل ہے۔کیا پیغام صلح، اہل حدیث کی کسی تحریر سے ثابت کرسکتا ہے کہ وہ اشاعت اسلام کے لئے تلوار کی ضرورت کہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہاں وہ چونکہ قرآن اور حدیث دونوں کو مانتے ہیں، اس لئے ان کا عقیدہ ہے

الجهاد ماضٍ الى يوم القيامة جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

ہاں اہل حدیث لوگ اس حدیث کو بھی ظاہر کرتے اور مانتے ہیں جس میں ارشاد ہے:

ذروة سنامه الجهاد۔اسلام کی بلندی جہاد میں ہے۔

ہاں اہل حدیث لوگ، قرآن مجید کی اس آیت پر بھی ایمان رکھتے ہیں جس میں ارشاد ہے:

فليقاتل فى سبيل الله الذين يشترون الحيوة الدنيا بالآخرة۔ جو لوگ دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا کریں۔

مگر وہ اس جہاد کے لئے ضروری جانتے ہیں کہ کسی امام وقت (امیر) کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتحت ہو، جیسا کہ ارشاد ہے:

الا مام جنة یقا تل من ورا ئه (امیر وقت کے حکم کے ماتحت جہاد کیا جائے)۔

چونکہ مسئلہ جہاد کے متعلق آیات اور احادیث بکثرت وارد ہیں اس لئے جو آج کل کاریفارمر اس مقدس فعل کو منسوخ قرار دیتا ہے، اہل حدیث اس کو خود غرض اور خوش آمدی جانتے ہیں۔ بس یہی ان پر خفگی کی وجہ ہے جس کے جواب میں اہل حدیث کہتے ہیں:

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

مقطع کلام:

کہتے ہیں زلیخا جو عشق یوسف میں متوالی ہو رہی تھی، وہ جب کبھی شہروں کا ذکر کرتی تو چند شہروں کا نام لے کر حضرت یوسفؑ کے کنعان کا نام لینے کو کہتی تھی، کنعان سب سے اچھا ہے۔

یہی کیفیت امت مرزائیہ کی ہے۔ دنیا کی بات ہو، یا دین کی، اس سب میں ان کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ، مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے۔

پیغام صلح نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود بھی ہیں اور مہدی مسعود بھی۔ ان دو عہدوں کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی عیسائیوں کی اصلاح کی حیثیت سے مسیح ہیں اور مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کی حیثیت میں مہدی ہیں۔ مسیح موعود ہونے کی حیثیت سے مرزا صاحب کا جو فرض تھا پیغام صلح ان لفظوں میں بیان کرتا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا) قادیانی کی بعثت کی اغراض میں سے ایک بہت بڑی غرض اس دجالیت (عیسویت) کا قلع قمع کرنا تھا جو صلیبی (عیسائی) مذہب نے اس زمانہ میں پھیلا رکھی ہے حدیث میں مسیح موعود کے جو کام بیان کئے گئے ہیں ان میں صاف طور پر جو کام بیان کئے گئے ہیں ان میں صاف طور پر یکسر الصلیب کا لفظ موجود ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود کا کام صلیبی مذہب کو توڑنا اور مسیحی قوموں کو اسلام کے نور کی طرف لانا ہے پس اس لحاظ سے کہ آپ کے مشن کا بہت بڑا تعلق مسیحی قوم سے تھا آپ کا نام مسیح ابن مریم رکھ دیا گیا۔ (پیغام صلح لاہور ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء ص ۱۔۲)۔

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں۔

بس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ بس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا، تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔

(اخبار بدر قادیان۔ ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مضمون بالکل صاف ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب جو بحیثیت مسیح موعود دنیا میں آئے اور آخر کار کام کر کے تشریف لے گئے۔ کیا (بقول ان کے) عیسویت کا دجالی فتنہ صلیب اور عیسی پرستی دنیا سے اٹھ گئی؟

اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہم پیغام صلح کے شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں اس تکلیف سے سبک دوش کر دیا۔ پس دجالی عیسوی فتنہ کے مٹنے یا ترقی پانے کے متعلق خود اسی کا قول ہم پیش کرتے ہیں فاضل اڈیٹر پیغام صلح لاہور لکھتے ہیں:

آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی آج پچاس لاکھ کے قریب ہے (پیغام صلح ۶ مارچ ۱۹۲۸ء ص ۵)

جانے دیجئے یورپ کو، جانے دیجئے افریقہ کو، جانے دیجئے ایشیا کے دوسرے ملکوں کو، خود ہندوستان ہاں وہ ملک جہاں خصوصیت سے مسیح موعود آئے تھے اس کی یہ حالت ہے کہ دہ سالہ مردم شماری میں کوئی قوم فی سینکڑہ پانچ، کوئی دس فی صدی ترقی کرتی ہے عیسائی فیصدی سو ترقی کرتے ہیں (بقول پیغام صلح) دجالی مذہب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت کا یہ حال ہے کہ :

۱۹۲۷ء میں عیسائیوں نے ۱۹ لاکھ ۸ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائبل کے شائع کئے ۔ (پیغام صلح لاہور ۱۳ مارچ ۱۹۲۸ء)

ناظرین! خدارا انصاف کریں ۔ یہ زندگی کی علامت ہے یا موت کی؟

یہ تو ہے مرزا صاحب کی مسیحیت موعودہ کا نتیجہ ۔ رہی مہدویت معہودہ، سو اس کی بابت کیا کہنا ہے کہ اسلامی دنیا خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں شہری اور دیہاتیوں کو دیکھئے کہ ان میں اسلامی احکام کی پابندی کیا کلمہ شریف تک پڑھنا نہیں آتا ۔ شرک، کفر، بدعت، قبر پرستی، پیر پرستی، درخت پرستی، تعزیہ پرستی، غرض ہر قسم کی پرستی، اور ہر قسم کی جہالت نے انہیں گھیر رکھا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تباہ کر رکھا ہے ۔ عیسائیوں کی وہ ترقی اور مسلمانوں کی یہ حالت ۔ اس پر بھی ہمیں کہا جائے کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود آئے اور چلے گئے تو ہمارے منہ سے یہی نکلے گا :

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

احمدی دوستو ! واللہ تمہارے حال پر رحم آتا ہے تم کن بھول بھلیوں میں پڑے ہو ۔ تم لوگ تو اچھے بھلے پڑھے لکھے ہو ۔ تمہیں یہ کیوں نہیں سوجھتا کہ سیدھے ہو کر اسلامی خدمت کرو ۔ ایک ایسے شخص کا توسط چھوڑو جو اتنا بڑا دعوی لے کر آیا اور بری طرح تفرقہ ڈال کر اپنے مقصد میں فیل ہو کر چلا گیا ۔

واللہ باللہ! سچ کہتا ہوں کہ یورپ کا پہلوان زبسکو پٹیالہ میں پنجابی پہلوان گاماں سے میں جیسا صاف ناکام رہا تھا، تمہارا مسیح موعود، ہاں مہدی معہود، ہاں کرشن گوپال، اس سے بھی زیادہ چاروں شانے چت پڑا ۔ مگر تم ہو کہ اس کے پیچھے ڈھول پیٹتے ہوئے اس کو فتح مند ظاہر کر رہے ہو ۔ کچھ تو خدا کا خوف اور مخلوق سے شرم کرو الیس منکم رجل رشید ۔

پیارے احمدی دوستو ! میں کن لفظوں میں اپنا اخلاص تمہیں بتاؤں ۔ واللہ سچ کہتا ہوں مرزا صاحب قادیانی اگر کم سے کم اتنا ہی کر جاتے کہ مسلمانوں کو عقائد صحیحہ سکھا کر سلف صالحین کے نمونہ پر جمع کر جاتے، تو میں ان کے اتنے کام پر ان کو مہدی مان لیتا ۔ مگر میں کن لفظوں میں بیان کروں بحیثیت عقائد صحیحہ کے وہ ہندوستان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری مصلح مولانا اسماعیل قدس سرہ کے برابر کیا، ان کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچے۔ حالانکہ شہید مرحوم نہ مسیح موعود تھے، نہ مہدی، نہ نبی نہ نبی کے بیٹے۔ برخلاف اس کے تمہارے مسیح موعود وہ شخصیت رکھتے تھے کہ آج ان کے دارالحکومت سے آواز اٹھتی ہے کہ انبیاء عظام، حضرت مسیح (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے۔ (اخبار الفضل کا خاتم النبیین نمبر ۱۲ جون۔ ص ۱۵)

اللہ اکبر! یہ تعلّی اور یہ تکبر اور یہ درجہ کہ مرزا صاحب کی پیروی کرنے سے ان کے مرید انبیاء عظام بن جائیں گے۔ بتایئے اس کو اسلام کا عقیدہ کہیں یا جنون مرزا اس کا نام رکھیں۔ مرزائی دوستو!

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

قادیانی جواب:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں جو ایک مضمون بعنوان خلیفہ قادیانی کی غلط بیانی، درج ہوا تھا جس میں خلیفہ مذکور کی چار غلطیاں دکھا کر فی غلطی کے جواب پر ایک سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا، اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل ۲۰ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں انعامی رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ ہم آئندہ بتادیں گے کہ مجیب نے ہمارے اعتراضات کو اٹھایا ہے یا پختہ کیا ہے۔ اس کے بعد انعام کا فیصلہ ہو سکے گا۔ فانتظر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۳۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۴۷ھ ص ۱۔ ۳)

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی کا جواب الجواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں خلیفہ قادیان میاں محمود کے چار غلط دعاوی کی تردید کی گئی تھی اور چاروں کے ثبوت دینے پر چار سو روپیہ انعام کا اعلان تھا۔

اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جو ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تردید نہیں بلکہ تائید ہے بایں ہمہ انعام کا تقاضا کیا گیا (حیرت انگیز جلدی یہ کی کہ کوئی کاغذ چارسوروپیہ کا ویلو کر کے بھیج دیا۔ سچ ہے خلق الا نسان من عجل)۔

کیا کسی جواب کی صحت کا فیصلہ راقم مضمون کی رائے سے ہوتا ہے؟ ہر گز نہیں بلکہ کسی مسلمہ منصف کی رائے سے۔ اس لئے حسب قاعدہ ان کو چاہیے تھا کہ انعام کا تقاضا کرنے سے پہلے تقرر ثالث کا سوال کرتے،۔

مگر وہ کیوں کرتے وہ جانتے ہیں کہ ثالث کا فیصلہ ان کے حق میں نہ ہوگا۔ بھلا کون دانا مان لے گا کہ اہل حدیث کی گرفت سے قادیانی کسی طرح نکل سکتے ہیں اب مختصر بتاتے ہیں کہ ہمارے مواخذہ سے قادیانی کیمپ میں کہاں تک بے چینی پیدا ہوئی ہے اور اس بے چینی میں وہ بجائے تردید کرنے کے کہاں تک تائید کر گئے ہیں۔

ناظرین! انصاف سے دیکھئے اور سنیے:

خلیفہ قادیانی (مرزامحموداحمد) پر اعتراض ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کہا تھا کہ ایک عورت سے میرا نکاح آسمان پر ہوا۔ وہ کیوں پورا نہ ہوا؟

اس کے جواب میں خلیفہ (مرزامحمود) نے کہا کہ:

حضرت نوحؑ نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا میرا بیٹا بچ رہے۔ مگر وہ پوری نہ ہوئی۔

اس کا ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ خلیفہ قادیانی ہم کو اس مضمون کی کوئی آیت بتا دے تو ایک سوروپیہ انعام لے۔ اس کے جواب میں مجیب نے چند آیات لکھ کر نتیجہ بتایا ہے کہ ان آیات سے ظاہر ہے کہ:

۱۔ حضرت نوح کو دشمنوں کی غرقابی کا وعدہ دے گیا تھا (بے شک)

۲۔ اپنے ساتھیوں کی نجات کی بشارت دی گئی (بے شک)

۳۔ ساتھیوں میں تمام مومن اور اہل میں سے بجز من سبق علیه القول شامل ہیں (بے شک)۔

ان تین جملوں سے خود ساختہ نتیجہ نکالا ہے کہ:

کیا حضرت نوحؑ نے ان پیشگوئیوں کو محض راز سربستہ کی طرح رکھا تھا یا ان کا اعلان بھی کیا تھا۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ ان بشارات کے بعد انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی قوم سے کہا۔تم جان لوگے کس پر عذاب آئے گا جو اسے رسوا کرے گا۔ (الفضل قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء)۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ کلام بتا رہا ہے کہ مجیب نے بڑی بے چینی میں جواب دیا ہے۔ اسے مطلق احساس نہیں کہ میں تردید کررہا ہوں یا تائید۔

کیوں صاحب! یہ فقرے جن کا حضرت نوحؑ نے اعلان کیا ہے ان میں کوئی ایسا لفظ ہے جس کے وہ معنی ہوں جو خلیفہ قادیان کا دعوی ہے کہ:

میرا بیٹا بچ رہے گا،

ہے تو، اس پر نشان لگائیے۔

سنئے! ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ حضرت نوحؑ نے بیٹے کی نجات کا اعلان نہیں کیا۔ کیونکہ اگر کیا ہوتا تو چونکہ وہ منشاء الٰہی کے خلاف تھا، فوراً اسی وقت حضرت نوحؑ کو اس غلطی پر متنبہ کرکے دوسرا اعلان کردیا جاتا، جیسا کہ حضرت نوح کو اس وقت متنبہ کیا گیا جب انہوں نے کہا تھا:

میرا بیٹا میرے اہل سے ہے،۔

فوراً الٰہی جواب ملا:

لیس من اھلك (وہ تیرے اہل سے نہیں)۔

اگر حضرت نوحؑ اس خبر کا اعلان کردیتے کہ میرا بیٹا نجات پائے گا، تو قطعاً اس کی تردید خدا کی طرف سے کرائی جاتی۔ ہمارا مطالبہ خلیفہ کے ادعائے الفاظ سے ہے جو مجیب کی خاطر مکرر سہ کرر ہم سامنے رکھتے ہیں کہ:

حضرت نوح نے آسمان سے خبر پاکر کہا تھا کہ میرا بیٹا بچ رہے گا،۔

انعام لینے کا شوق ہے تو یہ الفاظ دکھاؤ۔

دوسری غلط بیانی:

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے دوسرا غلط دعوی یہ کیا تھا کہ:

حضرت موسی نے بھی آسمان ہی سے خبر پاکر یہ کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جاؤ گے۔مگر وہ داخل نہ ہو سکے۔

اس دعوی کا ثبوت دیتے وقت تو مجیب کی بے چینی پر ہمیں بھی رحم آتا ہے مجیب کی ساری کوشش کا ملخص یہ ہے کہ :

ارض شام دینے کا وعدہ تھا اسی لئے اس کو ارض المواعید کہتے ہیں

حالانکہ سوال ارض شام کے وعدہ سے نہیں تھا بلکہ خلیفہ قادیان کے الفاظ سے تھا جو جملہ خبریہ کی صورت میں ہیں کہ :

تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے۔

اس جملہ خبریہ کا ثبوت مطلوب ہے۔اگر انعام کا شوق ہے تو دکھاؤ۔

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

تیسرا دعوی:

خلیفہ قادیان نے تیسرا دعوی سراپا افتراء یہ کیا تھا کہ :

رسول کریم ﷺ کو بھی آسمان سے خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا۔مگر وہ فنا نہیں ہوا۔

جس دل میں نبوت محمدیہ ﷺ کا کمزور سا اعتقاد بھی ہے وہ بھی یہ دعوی سن کر کانپ جائے گا اور یقین کر لے گا کہ جس شخص نے یہ دعوی کیا اور جن لوگوں نے اس سراپا بہتان کو شائع کیا اور جو اس کی تائید کرتے ہیں ان لوگوں کے دلوں میں نبوت محمدیہ کا وقار جیسا چاہیے نہیں ہے۔بلکہ في قلوبهم مرض فزاده الله مرضاً ۔

غور کیجئے یہ فقرہ مخالفین اسلام کو کتنی جرأت دلاتا ہے۔وہ تکذیب نبوت محمدیہ میں کہاں تک دلیر ہو کر کہہ سکتے ہیں کہ :

جس شخص کی کہی ہوئی بات سچی نہ ہو وہ نبی کیسے ہو سکتا ہے۔

اس لئے ہم نے اس دعوی مکذوبہ کا ثبوت پوچھا تھا جس کے جواب میں مجیب نے اپنی پریشانی کا پورا ثبوت دیا۔

صحیح بخاری باب علامات النبوت سے روایت نقل کرتا ہے جس میں یہ لفظ ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فا ولتهما كذا بين يخر جا ن بعدى فكا ن ا حد هما العنسى و
ا لآ خرة مسيلمة الكذا ب

(یعنی حضور ﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں میں جن کی ہلاکت بتائی گئی وہ دو کس ہیں جو میرے بعد ظہور کریں گے۔

ابن عباس (راوی حدیث) کہتے ہیں اپنے بعد جن دو کے ظہور اور ہلاکت کی خبر دی تھی ایک ان میں سے اسود عنسی ہوا دوسرا مسیلمہ کذاب۔

ناظرین! مجیب کی جرأت دیکھئے کہ اس روایت کو جس میں بعد کا لفظ بھی ہے اپنے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔

پھر لطف یہ ہے کہ یخر جا ن بعدی کا ترجمہ کرتا ہے:

میرے برخلاف کھڑے ہوں گے۔

باوجود ترجمہ کی غلطی کے صیغہ مستقبل ہی رہا مسیلمہ کا دعوی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھا، مگر خروج جس کے معنی ہیں مقابلہ پر آنا یہ آنحضرت ﷺ کے بعد خلافت صدیقیہ میں ہوا تھا اور اسی خلافت میں وہ مارا گیا۔ بس جیسا اس کا خروج (بمعنی مقابلہ) بعد آنحضرت ﷺ کے ہوا اس کی موت بھی بعد ہوئی۔ اور یہی فرمایا تھا۔

مقام حیرت ہے کہ امت مرزائیہ کے دلوں میں مرزا کی بے جا محبت یا بالفاظ دیگر پیغمبر اسلام سے بے پروا ہی کیوں ایسی پیدا ہوگئی ہے کہ کھلے منہ اور جلی قلم سے ایسے مضامین لکھتے ہیں جو مخالفین اسلام کو تکذیب کا موقع دیں۔ اس طرفہ پر طرہ یہ کہ اشاعت اسلام کرنے کا دعوی ہے:

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

چوتھی غلط بیانی:

قیصر و کسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی، مگر وہ کنجیاں آپ (ﷺ) کی زندگی میں نہ ملیں۔

اس دعوی کا ثبوت مانگا گیا تھا جس میں قیصر و کسری کے خزانوں کی کنجیاں ملنے کا ذکر ہو اور نہ ملی ہوں۔ ہم نے اس کی تشریح میں دو روایات لکھی تھیں جن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور ﷺ نے قیصر وکسری کے خزانوں کا فاتح مسلمانوں کی ایک جماعت کو قرار دے کر فرمایا تھا کہ تم ان کو فتح کرو گے اور تم ہی خرچ کرو گے۔ اس کے جواب میں کیا چاہیے تھا؟ تقاضاء ایمان تو یہ تھا کہ خلیفہ کو مرید مجبور کرتے کہ آپ اپنی غلطی کا اعلان کریں تاکہ مخالفین اسلام کو طعن کرنے کا موقع نہ ملے لیکن ایسا تو وہ کرے جس کو محمدی اسلام سے محبت ہو۔ جس کو قادیانی نبوے وخلافت سے دل بستگی ہو وہ ایسا کیونکر کرے۔ اس کا تو قول ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

اس لئے انہوں نے اس غلطی کو بھی صحیح کرنے کی کوشش کی۔ اور اس کوشش میں مندرجہ ذیل روایت لکھی ہے جس میں آنحضرت ﷺ اپنے ایک خواب کا ذکر سنانے کو فرماتے ہیں

بینما انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضِعت فی یدی (بخاری۔باب نصرت بالرعب)

اس حدیث میں قیصر وکسری کا نام نہیں اور خلیفہ قادیان نے خاص کر قیصر و کسری کا نام لیا تھا۔

مجیب کا مطلب اگر یہ ہے کہ قیصر وکسری کی کنجیوں کو یہ روایت شامل ہے، بیشک ہم مانتے ہیں کہ اس روایت کا سب کو شمول ہے اور قیصر وکسری کا اس میں دخول ہے لیکن ہم نے جو دو روایتیں نقل کی تھیں جن کے لفظ اور مفہوم یہ تھا کہ:

تم مسلمان قیصر وکسری کے خزانے فتح کرو گے،

یہ دو روایتیں بالتصریح فتح کی تفصیل مسلمانوں کو فاعل اور زمانہ مستقبل بتا رہی ہیں تو پھر آج کسی غیر محتاط شخص کا دلیری سے یہ کہنا کہ:

قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر آسمان سے ملی تھی مگر آنحضرت کی زندگی میں نہ ملیں۔

کیسے صحیح ہوسکتا ہے جبکہ خود متکلم (ﷺ) بتا رہے ہیں کہ یہ کنجیاں دراصل مسلمانوں کو ملیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر اس واقعہ کو تمہارے اصل واقعہ (نکاح آسمانی) کے ساتھ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق ؟ اسی لئے قادیانی ہشیار مجیب نے ہماری پیش کردہ دونوں روایتوں کو چھوا بھی نہیں ۔

سنو ! تمہارا واقعہ تو صاف ہے اس میں نہ کسی خلیفہ کی خلافت جائز ہے، نہ کسی نائب کی نیابت، نہ مرزا صاحب کی مرضی ۔ سنئے وہ واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی میں سب کے سامنے مسماۃ مذکورہ کا خود بدولت مرزا صاحب کے ساتھ نکاح ہو جائے ۔ چنانچہ آپ نے اس پیش گوئی (متعلقہ نکاح آسمانی) کے جو اجزاء بتائے ہیں وہ یہ ہیں :

۱۔ مرزا احمد بیگ تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو ۔

۲۔ پھر داماد اس (منکوحہ آسمانی کا خاوند مرزا سلطان محمد) کا اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (مرزا سلطان محمد کے نکاح کی تاریخ ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء ہے۔ اس نکاح سے اڑھائی سال تک مرزا سلطان محمد کو اکتوبر ۱۸۹۴ء تک مر جانا چاہیے تھا۔ مگر وہ آج تک، ۱۹۲۸ء، زندہ ہے۔ ثناء اللہ امرتسری)

۳۔ پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر فوت نہ ہو۔

۴۔ پھر یہ کہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ پھر یہ کہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) سے نکاح ہو جائے ۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں ۔

(شہادۃ القرآن، از مرزا قادیانی۔ ص ۸۱)

احمدی دوستو! ہمیں تمہارے حال پر رحم آتا ہے خدا جانے تم کس بلا میں پھنسے ہو اور کس گناہ کی تم کو یہ سزا ملی ہے۔ تم سوچتے نہیں کہ کوئی وکیل اپنے موکل کے بیان اور اقرار کے خلاف نہیں کہہ سکتا۔ مگر تم ہو کہ تمہیں نہ کسی قانونی عدالت کی پرواہ ہے نہ قانون شریعت تم کو خلاف کہنے سے روک سکتا ہے ۔

للہ فی اللہ تم کسی غیر کے حال پر نہیں اپنے حال پر تو رحم کرو ۔ سب مخلوق کو دھوکہ دے سکتے ہو، چرب لسانی سے مخالف کی زبان بند کر سکتے ہو، مگر خدا کو دھوکہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے سکتے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس بگڑی ہوئی بات کو بنانے کی کوشش کرتے ہو جو ایسی بگڑی ہے کہ بنانے سے نہ بن سکے

تروح الی العطار تبغی شبابها
و لن یصلح العطار ما افسد الدهر

ناظرین! غور کیجئے اس مقدس جماعت قادیانی کی یہ ساری کوشش (انبیاء پر بہتان، خدا پر افتراء وغیرہ) محض اس لئے ہے کہ مرزا صاحب کی غلط پیش گوئی کسی طرح صحیح ہو سکے الی اللہ المشتکی

حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ہر ایک پیش گوئی خصوصاً نکاح آسمانی والی پیش گوئی امت مرزائیہ کے لئے سوہان روح بن رہی ہے۔ اس لئے ناظرین سے ہم درخواست کریں گے کہ ان لوگوں کو عشق مرزا میں مجنون سمجھ کر ایسی بہتان طرازیوں اور افترا پردازیوں میں معذور سمجھا کریں

یا عاذل العاشقین دع فئة
اضلها اللہ کیف ترشدها

آخری فیصلہ۔ ہم نے ازالہ اوہام سے ایک حوالہ دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے چارسونبیوں کی پیش گوئیاں جھوٹی ہوئیں۔ اس کے جواب میں مجیب نے لکھا ہے:

اگر مولوی صاحب (یہ حوالہ) نکال دیں تو ہم انہیں راست باز تسلیم کرلیں گے

اگرچہ راست بازی کا سرٹیفیکیٹ ان لوگوں یا اس شخص سے لینا مفید ہوتا ہے جو خود بھی راست باز ہوں۔ اور جو خود ہی غلط گو ہوں ان کا سرٹیفیکیٹ کیا اور ان کی سند کیا۔ بلکہ وہ تو اس مصرعہ کے مصداق ہیں:

پہلے خود حضرت اقدس تو مسلمان ہولیں

تاہم قطع نزاع کے لئے ہم فیصلہ کرانے کو تیار ہیں۔ قادیانی صدر انجمن احمدیہ کے صدر اور ناظم اعلی اس بارے میں ہمارے ساتھ تقرر منصف منظور کریں۔ مسلمہ منصف ہماری تحریر مندرجہ اہل حدیث ۱۳ جولائی کو مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام کے خلاف پائیں تو وہ اپنی غلطی کے قائل ہو جائیں گے۔ ہماری طرف سے دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصحاب کے نام پیش ہیں جو دونوں معزز اور غیر جانبدار دیانتدار ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو امرتسر۔

۲۔ چودھری فضل الدین ڈپٹی کلکٹر پنشنر امرت سر۔

احمد یو! مرد میدان بن کر باہر آؤ۔ انعامی مضمون کا فیصلہ بھی منصفوں سے کرا لو:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۱۔۴)

خلیفہ قادیانی اور وزیر ہند

اہل حدیث میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا کہ قادیانی خلیفہ نے اپنے سفر یورپ میں ۸۰ ہزار روپیہ قومی چندہ کا خرچ کیا محض اسلئے کہ وزیر ہند کے پاس درخواست کی کہ کونسلوں اور اسمبلی میں ہماری نمائندگی جدا ہو جائے۔ اس کے جواب میں وزیر ہند نے کہا جب تک تم محمدی ذیل میں اپنا نام لکھواتے ہو، یہ نہ ہوگا۔ اس کے جواب میں الفضل قادیان مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۸ء میں نوٹ نکلا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔

ہمارے پاس اس دعوی کا ثبوت سرکاری ہے مگر ہم اسے پیش کرنا نہیں چاہتے۔ البتہ فیصلہ کی صورت آسان یہ ہے کہ:

خلیفہ قادیان مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر کہے کہ میں نے لندن کے سرکاری حلقوں میں یہ تحریک نہیں کی۔ اگر وہ حلف اٹھا کر کہدے تو ہم اپنے بیان کو غیر ثابت مان لیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۴)

احمدی مشن افترا پردازی نہیں ہے

(مولوی عبداللہ تیماپوری رئیس جماعت ثالثہ احمدیہ کے قلم سے)

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔

از طرف محمد عبداللہ تیماپور حال وارد ٹمکور علاقہ میسور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کا اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ دیکھا بعنوان: غلط بیانی خلیفہ قادیان، کے تحت میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ قادیانی عمارت کی بنیاد جھوٹ اور افتراء علی اللہ پر ہے۔ پھر آگے تحریر ہے کہ اس تحریر کو کوئی صاحب بدکلامی یا تیزی پر محمول نہ کریں

کیا آپ کے نزدیک کسی شخص کی اجتہادی غلطی کو افتراء علی اللہ اور کذب کے ساتھ مشابہت دینا بدکلامی نہیں ہے (قائل اگر اجتہاد کو الہام کہے اور غلط نکلے تو اسکو افتراء کہنا درست ہے اور اجتہاد کہنا غلط۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)۔ یوں تو اکثر امامان دین سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوا ہی کرتی ہیں میاں (محمود احمد) صاحب (قادیانی) کے جواب میں نوح کا بیٹا بچ رہے گا۔ اور حضرت موسیٰ کا ارض مقدس کا داخلہ، اور مسیلمہ کذاب کا قصہ بر بنائے ان بزرگوں کے بیان کے استنباط کیا گیا ہے جس کو آنجناب صریحاً کذب کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ یہ زیادتی ہے (ایسی سختی سے محض اس لئے جواب دیا ہے کہ دشمنان اسلام کو تکذیب کی سند نہ مل جائے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

آخر مضمون میں اطلاعاً لکھا ہے کہ اس مضمون کو دوبارہ اشتہار کی صورت میں بھی چھاپنا ہے اس کے قبل احمدی احباب کو ایک ہفتہ کی مہلت کے ساتھ نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ اسکا جواب دیں، اس لئے یہ عرض ہے۔

سوال یہ ہے کہ محمدی بیگم کی نسبت حضرت (مرزا) صاحب کا الہام در بارہ نکاح پورا ہوا یا نہیں؟

اس کے جواب میں آپ نے دو جواب نقل کئے ہیں۔ ایک مولوی نورالدین صاحب کا دوسرا میاں محمود صاحب کا۔ اب یہ تیسرا جواب بھی اس اشتہار کے ساتھ شامل کر دیں تو حق ظاہر ہو رہے گا جو یہ ہے:

محمدی بیگم کی نسبت جو پیش گوئی تھی وہ مشروط تھی (بالکل غلط ہے۔ احمدی ایک دوسرے کی تقلید میں مشروط کہے جاتے ہیں حالانکہ جس کو شرط کہتے ہیں وہ شرط ہی نہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) پہلی شرط پوری ہونے پر پیش گوئی کا پورا ہونا ظاہر ہے۔

رہا دوبارہ بیوہ بن کر نشان پورا ہونے کی خوش خبری کا الہام،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سراسر قرآن مجید کے احکام کے خلاف ہے، اس لئے وہ پورا نہ ہوا۔

چنانچہ قرآن پاک میں ہے ایک مطلقہ عورت جو عدت کے دنوں میں ہو، اس سے علانیہ نکاح کا اظہار نہ کیا جائے۔ اس کے خلاف ایک خاوند والی عورت کی نسبت یہ اعلان کرنا کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی کیوں کر جائز ہوسکتا ہے۔

رہا یہ شبہ کہ پھر خدا نے مرزا صاحب کو ایسا الہام کیوں کیا، اس کا جواب یہ ہے۔ جن الہامات کا تعلق نفس انسانی سے ہوتا ہے، وہ اس کی ذات کے لئے مبشرات ہوتے ہیں۔ مبشرات کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ظاہر کرنے کے قابل ہوتے ہیں دوسرے صیغہ راز میں رکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ ان کو صیغہ راز ہی میں رکھنا چاہیے۔ مرزا صاحب سے اس امر میں ضرور اجتہادی غلطی ہوئی۔ یہ کوئی ان کی کسر شان نہیں ہے جب کہ وہ خود ہی اس امر کے قائل ہیں کہ مجھ سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوتی ہیں اور ہوئی بھی ہیں۔ ایسی اجتہادی غلطیوں سے مجددوں کی ماموریت پر کوئی برا اثر نہیں پڑ سکتا (اچھا اجتہادی غلطی سے صیغہ راز کو انہوں نے ظاہر کر دیا مان لو غلطی ہوئی مگر اس سے حقیقت کیوں بدل گئی یعنی نکاح کیوں نہ ہوا حالانکہ اس نکاح کو اپنے لئے نشان صدق بتا چکے تھے۔ اڈیٹر اہل حدیث) ہمارا اپنا فرض ہے کہ ہر ایک مامور من اللہ کے الہاموں کو بذریعہ مرافعہ قرآن سے مطابقت کر لیں۔ اگر موافق ہے، مان لیں و گرنہ خیر سلا۔

کسی مامور کا الہام قرآن پاک کو منسوخ نہیں کر سکتا۔ ممکن ہے کہ مامور سے اجتہادی غلطی ہو (مامور اور ملہم جس کلام کو کلام خدا کہہ کر بیان کرے ہم اسے اس کا اجتہاد کہیں تو اس کا نام تصدیق یا ہے یا تکذیب۔ اذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی۔ اڈیٹر اہل حدیث) اللہ پاک کو یہ خوب معلوم تھا حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا) کو حقیقی نبی مان کر غلو کیا جائے گا اس لئے اللہ پاک کی اس میں یہی مصلحت تھی کہ ان سے اجتہادی غلطیاں صادر ہوں تا کہ ان کے مرید اپنے مرتبہ کی حد سے باہر قدم نہ رکھیں۔ ایسی اجتہادی غلطیوں پر ان کی خدمت اسلام کی بہت ساری خوبیوں پر پانی پھیرنا اور مفتری علی اللہ قرار دینا سراسر ظلم ہے (ان کی اسلامی خدمت کا لب لباب اتنا ہی تھا کہ اسلام ایسا پاک مذہب ہے جس کے اتباع سے میرے جیسے باکمال افراد پیدا ہو سکتے ہیں۔ چونکہ اپنے کمال کو اسلام کی صداقت میں پیش کرتے تھے اس لئے دشمنان اسلام کو موقع تھا کہ وہ آپ (مرزا) کے کمالات کو اسلام کی تکذیب میں پیش کریں لہذا علماء اسلام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرورت ہوئی کہ مرزا صاحب کی خدمات کی جانچ کر کے ان کو مفتری قرار دیا جائے تا کہ ان کی وجہ سے اسلام پر حملہ نہ ہو۔اڈیٹر اہل حدیث)

اللہ پاک نے حضرت اقدس کو مسیح موعود کے خطاب سے سرفراز فرما کے مبعوث کیا تو وفات عیسیٰ کا اظہار ان سے بخوبی کرایا (حضرت عیسیٰ کی وفات سے درحقیقت عیسائی مذہب کی تائید ہوتی ہے کیونکہ عیسائی مذہب کا مدار مسیح کی موت پر ہے ان کی زندگی ماننے سے عیسائی مذہب کا بنیادی اصول، کفارہ، جڑ سے اکھڑتا ہے۔آپ خیال کریں کہ مسیح کی موت کا اظہار اسلام کی خدمت ہے یا عیسائیت کی۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) ہر دو امور کا مرافعہ کرنے پر قرآن پاک سے ان کی صداقت ظاہر ہوئی۔اللہ پاک اس امت مرحومہ میں پہلے کے انبیاء کی طرح خلیفہ بنائے گا اور حدیث میں وارد ہے العلماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل (ھکذا کان مر قو ماً۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) جب کہ قرآن اور احادیث دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ آنے والے مسیح و مہدی اسی امت سے ہوں گے پھر اس کے وقت پر آ بھی گئے تو اس کا انکار کرنا صریحاً نابینائی ہے۔

اس میں شک نہیں حضرت میاں محمود احمد صاحب نے مرزا صاحب کے مرتبہ کی نسبت بہت غلو کیا ہے حالانکہ خود مرزا صاحب کا الہام ہے:

تیرے بعد ایک مامور تجھ سے افضل آنے والا ہے۔جب کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نبی قرار دیں تو جو ان سے بڑھ کر آنے والے کو (جو آ گیا ہے۔یعنی ذات عبداللہ تیماپوری۔اڈیٹر اہل حدیث) کیا مرتبہ دینا ہوگا۔اور اس کے انکار سے منکروں پر کیا فتویٰ لگایا جائے۔

یہ عاجز بذریعہ الہام (کہیں آپ کا الہام بھی اجتہادی غلطی تو نہیں سمجھ کر کہیے گا کہیں بعد میں رائے تبدیل نہ کرنی پڑے۔اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اس امر کی گواہی دیتا کہ بے شک مرزا غلام احمد مجدد تھے اور خدا کی طرف سے خدمت اسلام کے لئے مامور تھے ان کا انکار انسان کو ولایت کے مرتبہ سے گراتا ہے مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کراتا۔والسلام

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ

(مرزا قادیانی اور مولانا مرتضیٰ حسن کی طرف سے خاکسار کے ساتھ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہمارے پنجابی نبی نے اہل حدیث کے تعاقبات سے تنگ آ کر ایک اعلان شائع کیا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ

ثناء اللہ نے مجھے بہت تنگ کیا ہے۔ میرے قلعہ کو گرانا چاہتا ہے، لہذا میں اس کے ساتھ آخری فیصلہ کرنے کو دعا کرتا ہوں کہ اے میرے بھیجنے والے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جس کی صورت یہ ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں موت سے اٹھا لے۔

اس کا نتیجہ جو ہوا، دنیا نے دیکھ لیا کہ آج دنیا کا ہر باشندہ مرزا صاحب کے حق میں صاف گوئی سے کہہ رہا ہے کہ

خدا نے خاص نظر عنایت سے مرزا صاحب کی یہ دعا قبول فرما لی۔

اس کے بعد جناب علامہ ابن شیر خدا مولا مرتضیٰ نے مسئلہ تقلید اخبار العدل گوجرانوالہ پنجاب میں شروع کر کے اس کا آخری فیصلہ العدل مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء میں شائع فرمایا۔ موصوف نے اس آخری فیصلہ میں مضمون کی پچھلی اقساط پر ریویو کر کے ناظرین کو اخبار العدل کے قائم رکھنے پر توجہ دلائی ہے جس کی ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر العدل جاری نہ ہوا ہوتا تو اہل حدیث اور احناف وغیرھم تقلید کے متعلق ایسے معلومات کیسے حاصل کرتے جو آج تک ان کو حاصل نہ ہوئے۔

ہم دل سے شکر گزار ہیں مولانا مرتضیٰ حسن اور عدلی پارٹی کے جنہوں نے مسئلہ تقلید کی نسبت فریقین کی غلط فہمی دور فرما دی۔ وہ کس طرح؟ یوں کہ:

آج تک تو فریقین مسئلہ تقلید میں اس بنا پر لڑ رہے تھے کہ اس کے معنی علماء اصول کی اصطلاح کے موافق وہ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ و رسول کے سوا کسی امام کی بات کو واجب القبول جاننا تقلید ہے مگر علماء دیوبندی نے فرمایا تم دونوں غلطی پر ہو بقول:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوں ندا ند حقیقت رہ افسانہ روند

تم لوگ ادھر اودھر کو بھٹک رہے ہو۔ تقلید کے معنی ہیں:

اللہ ورسول کی اطاعت۔

اور عدم تقلید ہے ان دونوں کی یا ان میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی۔
چنانچہ اسی تعریف کی بنا پر جناب موصوف نے فرمایا کہ

شیطان غیر مقلدین میں سب سے پہلا غیر مقلد ہے۔ (العدل ۷ مارچ ۱۹۲۷ء ص ۸)

اسی نتیجہ میں آپ نے یہ بھی صاف فرمایا تھا کہ

نام کے حنفی (کسی ظاہر بین کو یہ خیال گذرے کہ مولانا دیوبندی اس قول میں نام کے حنفیوں کو غیر مقلد کہہ کر حنفیوں سے الگ کرتے ہیں اور العدل ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء میں اخبار العدل کی تائید کے لئے لکھتے ہیں:

جو واقعی حنفی ہیں یا نام کے دونوں جماعتوں کو العدل کی ترقی کی فکر کرنی چاہیے ص ۵ کالم ۲۔

سو یہ ایک معمولی لغزش ہے جو عمر کے لحاظ سے قابل معافی ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) گور پرست، تعزیہ پرست، کنکر شاہ، روڑے شاہ، بر بادشاہ وغیرہ کے ماننے والے، ہم ان کو بھی غیر مقلد ہی جانتے ہیں (العدل مذکور)

ان دونوں عبارتوں پر نظر غائر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ دیوبندی نے مسئلہ تقلید کو یوں صاف کیا کہ

جو کوئی اللہ و رسول کا تابع ہے وہ مقلد ہے اور جو برخلاف چلتا ہے وہ غیر مقلد ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ آپ کے نزدیک مطیع الرسول مقلد ہے اور غیر مطیع غیر مقلد ہے۔ مولانا مرتضی کے اتباع بھی اسی تان کے ماتحت راگ گانے لگے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب لکھتے ہیں

سب سے پہلے تقلید ملائکہ نے کی اور بلا حیلہ و حجت حق تعالی کے حکم کو تسلیم کیا
(العدل ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء ص ۸)

پس فرشتے بوجہ اطاعت حکم خدا مقلد ہوئے یعنی مطیع۔ اس کے مقابلہ میں غیر مقلد کون ہوئے؟ اس کی بابت بھی یہی صاحب فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درحقیقت غیر مقلدین کا وجود آئمہ اربعہ اور ان کے مقلدین سے کئی ہزار سال پہلے سے ہے ۔(العدل مذکور)

بہت خوب! الحمدللہ مولانا مرتضی حسن کے طفیل مسئلہ تقلید صاف ہو گیا کہ:

تقلید عدم تقلید کو آئمہ اربعہ سے تعلق نہیں بلکہ خدا کی ذات اور رسول کی رسالت سے تعلق ہے۔

نزاع لفظی:

آج تک مقلدین اور غیر مقلدین ناحق لڑتے رہے غیر مقلدین کا دماغ یہ کہتے کہتے پچی ہو گیا کہ آئمہ اربعہ تو آنحضرت ﷺ کے بعد ہوئے پھر ان کا اتباع دین اسلام میں کیوں داخل سمجھا جائے ۔اس کے جواب میں بے چارے مقلدین کو دماغ سوزی کرنی پڑی جس کا لب لباب یہ ہے کہ، ہم مقلدین بے علم یا کم علم ہیں ۔، اس لئے ہم کو مثل اندھے کے کسی مجتہد کا سہارا لینا چاہیے وغیرہ

مولانا مرتضی حسن اور اخبار العدل نے ان دونوں فرقوں کو بتایا کہ تم ناحق لڑتے ہو۔تقلید کوئی بری چیز نہیں اس کے معنی وہی ہیں جن کو تم اہل حدیث، اتباع سنت ، کہتے ہو۔اس میں نظر صرف قرآن وحدیث پر ہے کسی امام پر نہیں ۔

رہا لفظ تقلید یا مقلد غیر مقلد، صبر کرو گے تو مولانا دیوبندی کی طفیل یہ لفظ بھی اٹھ جائے گا سر دست یہی کافی سمجھو کہ :

تقلیدی مذہب میں کسی امام یا مجتہد کا تصور داخل نہیں بلکہ محض خدا ورسول کی اطاعت کا دوسرا نام تقلید ہے اور بس

پس مولانا دیوبندی کا آخری فیصلہ سنو اور باہمی نزاع ترک کرو۔

ہاں اس کا اثر یہ ہونا چاہیے کہ آئندہ کو جس مسئلہ کی تحقیق کرو، اس میں بطور دلیل اللہ و رسول ہی کے ارشادات کو پیش کیا کرو۔کسی عالم یا مجتہد کا قول سند نہ مانا کرو۔ درحقیقت یہ تحقیق مولانا ذوالفقار علی مرحوم (والد مولانا محمود حسن مرحوم دیوبندی) کے اس شعر پر مبنی ہے

العلم ما کان فیہ قال حدثنا
وما سوی ذاك وسواس الشیاطین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(علم دینی وہی ہے جس میں حدیث کی سند کا ذکر ہو اس کے سوا شیطانی وسواس ہیں)

یہ شعر درحقیقت حضرت استاذ الہند شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے شعر سے ماخوذ ہے

علمے که ماخوذ ز مشکوۃ نبی ست
و اللہ که سیرابی ازاں تشنہ لبی ست

(جو علم نبی کے مشکوۃ سے حاصل نہ ہو اسکا حاصل کرنا بے فائدہ ہے)

مولا مرتضی! میں نے آپ کا مطلب بیان کرنے میں بڑی صفائی سے کام لیا ہے۔ امید ہے آپ بھی میری صفائی کی داد دیں گے۔ یار زندہ صحبت باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۱ ص ۱۔۳)

لاہوری جماعت احمدیہ سے چند مطالبات

جناب مخلص خان کابلی مجلس اتحاد۔ سرائے نورنگ بنوں لکھتے ہیں:

میں نے تقریباً جماعت لاہور اور قادیانی کتب کا تین سال متواتر مطالعہ کیا ہے جس سے مجھے یہی معلوم ہوا کہ دونوں جماعتوں کا مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی کے متعلق ایک ہی خیال ہے۔ اگر جماعت قادیانیہ مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرتی ہے تو لاہوری جماعت بھی ویسا ہی عقیدہ مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ پیغام صلح لاہور میں مرزا صاحب کے اس شعر کو مرزا صاحب کی نبوت میں پیش کیا تھا جس کو اہل حدیث امرتسر نے پیغام صلح سے نقل کیا تھا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

ظاہر ہے کہ ابن مریم، خدا کا ایک نبی تھا اور جب مرزا صاحب ابن مریم سے اپنے کو بہتر کہتے ہیں تو ثابت ہوا کہ نہ صرف نبی ہی، بلکہ حضرت عیسی سے افضل نبی کہتے تھے۔ کیا جماعت لاہور مرزا صاحب کے اس شعر سے منکر ہے؟ اگر نہیں تو پھر مرزا کی نبوت کے باب میں کیا جواب ہے۔

۲۔ لاہوری جماعت ادھر اپنے آپ کو یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ ہم مرزا صاحب کو مجدد مانتے ہیں اور ادھر کہتی ہے کہ ہم کو مسلمانوں سے علیحدہ کہا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ لاہوری جماعت مرزا صاحب کو علاوہ مجدد کے مسیح موعود بھی مانتی ہے۔ ہمارا سوال یہ ہے کہ جو مرزا صاحب کو مسیح موعود نہیں مانتا، اسے آپ کیا خیال کرتے ہیں؟ کیا مسیح موعود کو نہ ماننے والے پر کفر کا اطلاق آسکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

راقم الحروف دونوں جماعتوں کی کتب کے پڑھنے سے اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ان کا آپس میں عقائد کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اگر ہے تو کوئی ذاتی یا انتظامی اختلاف ہے۔ ورنہ عام مسلمانوں کو جس طرح قادیانی جماعت کافر خیال کرتی ہے ویسے ہی یہ لاہوری جماعت بھی عام مسلمانوں کو مسلمان نہیں جانتی۔ اسی لئے ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتی۔

مگر فرق یہ ہے کہ قادیانی جماعت اپنے خیال کو ظاہر کرتی رہتی ہے اور یہ لوگ اپنے خیال کو سینہ میں چھپائے ہوئے ہیں صرف مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے۔

اگر میں اس خیال میں جھوٹا ہوں تو کیا پیغام صلح یا امیر صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۱ ص ۹)

مرزا قادیانی کی خدمت گذاری

اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست میں ایک مضمون اسلام اور احمدیت شائع ہوا ہے اس میں مرزا صاحب قادیانی کی ایک پرانی تحریر نقل کی ہے کہ:

میں اس غرض سے آیا ہوں کہ عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور تثلیث کی بجائے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان دنیا پر ظاہر کروں

اس کے بعد بتایا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی آئے اور چلے گئے مگر عیسی پرستی کا ستون تا حال نہیں گرا، بلکہ دن بدن مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔ اور اس کا ثبوت بھی مرزائیوں کی تحریرات سے دیا تھا۔

اس پر معاصر زمیندار لاہور ۱۴۔ اگست کے فکاہات میں ایک نوٹ دیکھنے میں آیا جس میں معاصر موصوف نے مرزا صاحب کی خدمات کا اہل حدیث کی روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بنا پر انکار کیا۔ اس لئے ہم آج معاصر موصوف کی تسلی کے لئے مرزا صاحب کی وہ خدمات بتاتے ہیں جو انہوں نے عیسائیت کی بیخ کنی کے لئے کی ہیں ان خدمات کی خاص کر معاصر زمین دار ہی قدر کر سکتا ہے دوسرا کوئی کیا کرے گا۔

حضرت مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں اور صحیح فرماتے ہیں:

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔ میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔ میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔ (تریاق القلوب۔ص ۱۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ تو ہے والد ماجد حضرت مرزا صاحب کلاں کی خدمات کا ذکر اب سنئے مرزا خرد میاں محمود خلیفہ قادیان کے اظہار عقیدہ کا ذکر۔

۱۹۲۲ء میں شہزادہ ویلز کی آمد پر میاں محمود احمد نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے، تحفہ شہزادہ ویلز۔ اس میں مرزا صاحب کلاں کی پیش گوئی متعلقہ زلزلہ عظیمہ ذکر کی ہے اور اس زلزلہ سے مراد جنگ عظیم بتائی ہے۔ اس کے بعد لکھا ہے:

یہ سب کچھ مطابق پیش گوئی (مرزا غلام احمد) سولہ سال کے اندر ہوا۔ اور پھر اے شہزادے! کس طرح اللہ تعالی نے عین مایوسی اور ناامیدی کے وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی دعا کو سن کر برطانیہ کی فتح کا سامان پیدا کر دیا۔ اور زار روس کے متعلق جو کہا گیا تھا وہ کس طرح حرف بحرف پورا ہوا (ص ۸۳)

واضح رہے کہ مرزا قادیانی کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا ہے اور جنگ عظیم ۱۹۱۴ء میں شروع ہو کر ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی۔ یعنی مرزا صاحب کی موت کے بعد دس سال۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر انگریزوں کی فتح مرزا صاحب کی دعا سے ہوئی کیونکہ مرزا صاحب مرنے کے بعد بھی انگریزوں کی فتح کے لئے دعا کرتے رہے اور اب بھی کرتے ہوں گے۔ کیوں؟ عیسائیت کا بت گرانے کو۔

غالباً معاصر زمین دار کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ انگریزی حکومت تو خود عیسائی حکومت ہے چنانچہ بادشاہ انگلستان جب تخت نشین ہوتا ہے تو عیسائی فرقہ تثلیث، پروٹسٹنٹ کی حفاظت کا عہد کرتا ہے۔ پھر اس میں کیا شک رہا کہ انگریزی حکومت کی تائید اور خدمت کرنا گویا عیسی پرستی کو مضبوط کرنا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

مرزا صاحب قادیانی نے جو انگریزی حکومت کی اتنی خدمت کی وہ اس نیت سے کی تھی کہ گورنمنٹ میرے احسان میں دب کر مسلمان ہو جائے تاکہ عیسائیت کا بت خود بخود گر جائے۔ ہاں یہ انگریزوں کی سخت دلی ہے کہ وہ مرزا صاحب کے احسان کے اتنے ممنون نہیں ہوئے کہ حسب منشاء ان کے مسلمان ہو جائیں۔ کیوں؟

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

احمدی دوستو! ایک بات تو للہ سچ بتاؤ، خدا کے لئے سچ بتاؤ کہ پچاس الماریاں تو مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی خدمت سے بھریں، خالص اسلام کی خدمت کے لئے پچاس بھریں یا زیادہ؟ جواب دیتے ہوئے سوچ لینا کہ پوچھنے والا کون ہے

ستعلم لیلی ایّ دینٍ تداینت
و ایّ غریمٍ فی التقاضی غریمها

(اور حاشیہ میں لکھا ہے: الماریوں کا شمار بتایا مگر ان کا طول عرض نہیں بتایا۔ لیکن عام طور پر عمارتی اصطلاح میں الماری ۵ فٹ لمبی اور تین فٹ چوڑی سمجھی جاتی ہے حالانکہ مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات مع اشتہارات اور ضروری اخبارات کے ہماری ایک ہی الماری میں رکھی ہوئی ہیں۔ جس کی بہت سی جگہ ابھی خالی ہے۔ معلوم نہیں گورنمنٹ کی خدمت کی تصنیفات سے ۵۰۔ الماریاں کس طرح بھر سکتی ہیں۔

ہاں مرزائی طریق پر اس کلام کی تصحیح ہوسکتی ہے کہ جس جس کتاب میں گورنمنٹ کی خدمت ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب کے سارے مطبوعہ نسخے اگر الماریوں میں رکھے جائیں، تو ۵۰۔ الماریاں بھر جائیں۔ مثلاً اسی کتاب تریاق القلوب کے سارے نسخے اگر ہزار ہوں، تو سب کو ایک جگہ رکھا جائے۔ اسی طرح کتاب ،آئینہ کمالات اسلام، اس کے بھی سارے نسخے یکجا رکھے جائیں، تو بے شک پچاس نہیں سو الماریاں بھر جائیں۔ کیا معاصر زمین دار ہماری تاویل کی تصدیق کرے گا۔ دیدہ باید۔ ثناء اللہ امرتسری)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۲ ص ۱۔۲)

ایک غلطی کا ازالہ

(اس مضمون میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ حدیث لو کان موسی حیاً، میں عیسی کا لفظ صحیح نہیں ہے ۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب منشی حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

الف: سید مصطفیٰ البہائی: اپنی کتاب المعیار الصحیح لمعرفة ظهور الهمدی و المسیح (مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء مطبع انوار محمدی کلکتہ) کے صفحہ ۹۱ پر لکھتا ہے:

حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں

لو کان عیسی حیاً لما وسعه خلا فی ۔ ترجمہ: اگر عیسی مسیح جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) میں موجود ہوتے تو ان کو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی

ب: مرزا غلام احمد قادیانی، اپنی کتاب اتمام الحجة صفحہ ۶ حمامة البشری صفحہ ۱۲۷ حاشیہ، اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۷ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۵ اور کتاب ایام الصلح کے صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں:

اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسی اور عیسی زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔

ج: حکیم خدا بخش احمدی اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول کے صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹ پر (تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر ترجمان القرآن۔ فصل الخطاب۔ الیواقیت والجواہر، مدارج السالکین، زرقانی شرح مواہب، رسالہ بشارات احمدیہ ورسالہ براہین محمدیہ کے حوالہ سے) یہ الفاظ لکھتے ہیں:

لو کان موسی و عیسی حیین لما وسعهما الا اتباعی (ترجمہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اگر حضرت موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو بجز ہماری اطاعت کے اور کچھ چارہ نہ ہوتا)۔

نیز دیکھو رسالہ ریویو بابت مارچ ۱۹۲۲ء ص ۷۸ تا ۸۳)

د: مباحثہ میانی: مطبوعہ ۱۹۲۴ء مطبع وزیر ہند امرتسر کے صفحہ ۵۳ پر مولوی جلال الدین احمدی سیکھوانی کے الفاظ یوں درج ہیں:

فقہ اکبر مطبوعہ مصر اڈیشن اول صفحہ ۱۰۰ پر حدیث لکھی ہوئی ہے

و یقتدی به لیظهر متا بعته لنبینا ﷺ کما اشار الی هذا المعنی ﷺ لو کان عیسی حیاً لما وسعه الا اتباعی۔

یعنی مسیح موعود، مہدی کی اقتداء کریں گے تا یہ ظاہر کریں کہ آپ آنحضرت ﷺ کے پیرو ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حدیث میں اس مدعا کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر عیسیٰ زندہ ہوتا تو اسے میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

اقول:

۱۔ واضح ہو کہ حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب میں کوئی ایسی صحیح مرفوع متصل روایت نہیں ہے جس میں الفاظ لو کا ن عیسی حیا لما وسعه ا لا اتباعی ہوں اور نہ کسی صحیح روایت مرفوع متصل میں الفاظ لو کا ن مو سی و عیسی حیین لما وسعهما ا لا اتباعی ہیں جن کتابوں کے نام حکیم خدا بخش صاحب احمدی نے عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۲۶۸ تا ۲۷۰ پر لکھے ہیں وہ کتابیں حدیث کی کتابیں نہیں ہیں اور نہ ان کتابوں میں ان الفاظ کے متعلق حدیث کی کسی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔

مجھے مرزا صاحب قادیانی پر تعجب ہوتا ہے کہ حیات وممات مسیح کی بحث کرتے ہوئے اپنے مخالفوں کو کہا کرتے ہیں کہ، کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسیٰ آسمان سے نازل ہوگا (حقیقۃ الوحی۔ص ۴۵ کا حاشیہ) گویا حدیث کے ساتھ، صحیح مرفوع متصل، کی قید لگاتے ہیں اور خود ایسے الفاظ پیش کرتے ہیں جو کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں۔

۲۔ مسند احمد شریف جلد ۳ صفحہ ۳۸۷، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۰، مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ ۲۰۶۔۲۰۷، اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۱۵۵ اور مظاہر حق جلد اول صفحہ ۸۹ پر ہے

عن جا بر عن النبی ﷺ حین اتا ه عمر فقا ل انا نسمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث من یہود تعجبنا افتری ان نکتب بعضھا فقا ل اتھوّکو ن انتم کما تھو کت الیھود و النصاری لقد جئتکم بھا بیضاء نقیۃ ولو کان مو سی حیا ما وسعہ ا لا اتباعی۔

یعنی روایت ہے حضرت جابرؓ سے انہوں نے نقل کی حضرت رسول خداؐ سے اس وقت کہ آئے آپ کے پاس حضرت عمرؓ پس کہا تحقیق ہم سنتے ہیں حدیثیں یہود کی اچھی لگتی ہیں ہم کو پس کیا دیکھتے ہو کہ لکھیں بعضی ان میں سے۔ پس فرمایا رسول خداؐ نے کیا حیران ہو تم جیسے ہیں یہود اور نصاری۔ تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا،

(اس کو امام بیہقی نے بھی کتاب شعب الایمان میں روایت کیا)۔

۳۔ سنن دارمی صفحہ ۶۲، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۲، مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ ۲۱۴۔۲۱۵، اشعۃ اللمعات جلد ۱ صفحہ ۱۶۱، اور مظاہر حق جلد اول صفحہ ۹۴ پر ہے:

حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب حضرت رسول اکرم ؐ کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ تورات کا نسخہ ہے پس آنحضرتؐ چپ رہے حضرت عمرؓ تو رات پڑھنے لگے اور رسول خداؐ کا چہرہ انور متغیر ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا اے عمرؓ رونے والیاں تجھے روویں۔ کیا تو آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھتا۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کی طرف دیکھا اور عرض کیا میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے غصے سے اور اللہ کے رسول کے غصے سے۔ راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے جو رب ہے اور ساتھ اسلام کے جو دین ہے اور ساتھ حضرت محمدؐ کے کہ نبی ہے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں (حضرت) محمد کی جان ہے اگر تمہارے واسطے موسی ظاہر ہو جاویں پس تم اس کی پیروی کرنے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ سیدھے راستے سے (و لو کان موسی حیا و ادرك نبوتی لا تبعنی) اور اگر حضرت موسی زندہ ہوتا اور میری نبوت کو پاتا تو ضرور میری اتباع کرتا۔

۴۔ سید بدرالدین محمود عینی کی کتاب عمدہ القاری شرح صحیح بخاری کی جلد ۱۱ کے صفحہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰۷ پر ہے

اخر ج ا حمد و ابن شیبة و البزا ز من حد یث جا بر ان عمرؓ اتی بکتا ب ا صا به من بعض اهل الکتا ب فقرأ علیه فغضب فقا ل لقد جئتکم بها بیضا ء نقیة لا تسألوهم عن شیء فیخبرو نکم بحق فتکذبوا به او بباطل فتصدقوا به و الذی نفسی بیده لو ان موسی کا ن حیا ما وسعه ا لا ان یتبعنی

۵۔ دلائل النبوت جلد اول صفحہ ۸ اور خصائص الکبری جلد ۲ صفحہ ۱۸۷ پر ہے

عن عمر بن الخطا ب قا ل اتیت النبی ﷺ و معی کتا ب اصبته من بعض اهل الکتاب فقا ل و الذی نفس محمد بیده لو ان موسی کا ن حیا ما وسعه ا لا ان یتبعنی

۶۔ تفسیر ابن کثیر جلد ۲ صفحہ ۲۴۶ اور ترجمان القرآن جلد ۲ صفحہ ۴۶۱ پر ہے

ابو یعلی موصلی حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب سے کچھ مت پوچھو۔ وہ تم کو کیا خاک ہدایت دیں گے جب کہ وہ خود گمراہ ہو گئے۔ تم یا تو باطل کی تصدیق کرو گے یا سچ کو جھٹلاؤ گے واللہ حال یہ ہے کہ اگر موسیٰ تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کرنے کے سوا کچھ چارہ نہ ہوتا

نوٹ نمبر ۱۔ حدیث کی کتابوں مثلاً مسند احمد، بیہقی، دلائل النبوۃ، ابو یعلی موصلی، ابن ابی شیبہ، بزاز، دارمی اور مشکوۃ، مرقاۃ، اشعۃ اللمعات، مظاہر حق، خصائص الکبری اور عمدۃ القاری میں حدیث شریف کے الفاظ لو کا ن موسی حیا ما وسعه ا لا اتباعي آئے ہیں۔

نوٹ نمبر ۲: حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب میں الفاظ لو کان عیسی حیا لما وسعه ا لا اتباعي نہیں آئے۔ بہائی عالم اور مرزائی مولوی نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔

نوٹ نمبر ۳۔ جن کتابوں میں الفاظ لوکا ن موسی و عیسی حیین لما وسعهما ا لا اتباعي آئے ہیں ان کتابوں میں حدیث کی مسند کتابوں کا حوالہ نہیں دیا گیا اس لئے ہم ان الفاظ کو صحیح نہیں مان سکتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ نمبر۴: الیوا قیت و الجوا هر فی بیا ن عقا ید الاکا بر طبع میمنیہ مصر جلد دوم صفحہ ۱۹۔۲۰ پر لکھا ہے:

و قا ل فی البا ب العا شر من الفتو حات فی قو له ﷺ انا سید ولد آ دم و لا فخر انما کا ن ﷺ سیدو لد آ د م لان جمیع الانبیاء نوّا ب له ﷺ من لد ن آ دم الی آ خر الر سل و هو عیسی کما ابا ن عن ذا لك حد یث لو کان موسی و عیسی حیین ما وسعهما ا لااتباعی و صدق رسو ل الله ﷺ فی ذ لك فا نه لو کان مو جو داً بجسمه من لد ن آ د م الی زمان وجوده لکا ن جمیع بنی آ دم تحت شر یعته حسّاً و لهذا لم یبعث نبی الی الناس عا مة ا لا و هو خاصةً فجمیع شرا ئع ا لا نبیا ء هی با لحقیقة شر عه ﷺ ۔

حکیم خدا بخش احمدی کی خیا نت ملا حظہ ہو آپ نے اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۲۶۹ پر یہ عبا رت درج کر تے ہوئے شروع کے الفا ظ و قا ل فی الباب العا شر من الفتو حا ت نقل نہیں کئے تا کہ پول نہ کھل جائے اب ہم دیکھتے ہیں کہ فتو حات مکیہ کے باب ۱۰ جلد اول صفحہ ۱۳۵ پر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ یوں لکھتے ہیں

اعلم ایدك الله انه قد ورد فی الخبر ان النبی ﷺ قا ل انا سید و لد آ د م و لا فخر و فی صحیح مسلم انا سید الناس یوم القیا مة فثبت له السیا دة و الشر ف علی ابنا ء جنسه ... فکا نت ا لا نبیا ء فی العا لم نوّا به ﷺ من آ دم الی آ خر الرسل و هو عیسی علیه السلا م و قد ابا ن ﷺ عن هذا المقام بامور منها قو له ﷺ و الله لو کا ن موسی حیا ما وسعه ا لا ان یتبعنی و قو له فی نزو ل عیسی ابن مر یم فی آخر الزمان انه یؤمنا ای یحکم فینا بسنة نبینا ﷺ و یکسر الصلیب و یقتل الخنز یر و لو کان محمد بعث فی زما ن آ د م

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکا نت الانبیاء و جمیع الناس تحت حکم شر یعته الی یو م القیا مة حسّاً

اب دیکھئے کہ فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ میں حدیث شریف کے الفاظ یوں آئے ہیں

لو کا ن موسی حیا ما وسعه ا لا ان یتبعنی

اور حدیث کی کتابوں میں بھی یہی الفاظ آئے ہیں کہ

لو کا ن موسی حیا ما وسعه ا لا اتباعی ۔

(اہل حدیث امرتسر ۳۱۔اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۳ ص ۵۔۷)

محمد علی کے ترجمہ قرآن کی نسبت المنار کی رائے

جناب مولانا محمد عثمان فارقلیط دہلوی دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی سے لکھتے ہیں:

کل المنار (مصر) کا تازہ پرچہ ولائتی ڈاک سے موصول ہوا جس میں مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ترجمۃ القرآن انگریزی پر مدیر المنار نے ایک سائل کے جواب میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور مختصر الفاظ میں اس کی حقیقت ایسی واضح کی ہے کہ جسے پڑھ کر لاہوری احمدی اپنے بلند بانگ مگر بے معنی شور وشر پر ضرور نادم ہوں گے اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ایک انگریزی دان ہندی کی تفسیر اہل زبان اور عربی ادب وانشاء کے اساطین کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے۔

ہمیں تفسیر کی صحت و عدم صحت سے فی الحال بحث نہیں ہے بلکہ اس وقت جماعت احمدیہ کے ذمہ دار ارا کین کی اس بانگ بے ہنگام کا انکشاف مقصود ہے جو وہ ہندوستان میں انگریزی تفسیر کے متعلق شائع فرماتے رہتے ہیں اور تحسین و آفرین کے نمائشی پھول برسا کر اپنی علالت ذوق اور علمی بے مائیگی کا ثبوت بہم پہنچاتے رہتے ہیں تفسیر مذکور کی نسبت یہ کہنا کہ اس کو دنیا میں جیسی مرجعیت اور مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ کسی دوسری تفسیر کو آج تک نصیب نہیں ہوئی ہے ، انتہاء درجہ کی نا واقفیت اور عدم احتیاط کی غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے جسے کوئی ہوش منداور بالغ نظر تسلیم کرنے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیارنہیں ۔ اس سے مطلب ہندوستان کے عام مسلمانوں میں اعتبار اور اعتماد پیدا کرنا اور اپنے تقدم وترقی کی جانب تیز پا اقدام اور اپنی نظرفریب خدمات کی تشہیر ہے ۔ بہر حال ہم المنار کے اس حصہ کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں تاکہ دیار اسلامیہ میں جو وقعت وعزت اس تفسیر کو حاصل ہے وہ معلوم ہو جائے ۔

سوال : مولوی محمد علی ہندی نے جو انگریزی تفسیر لکھ کر شائع کی ہے اس پر اعتماد وعمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس تفسیر کا ترجمہ انگریزی سے ملاوی زبان میں حاجی عثمان جوکروامینوٹو نے کیا ہے جس کی وجہ سے علماء جاوہ میں سخت نزاع پیدا ہو گیا ہے اور اکثر علماء نے اس تفسیر پر نہایت مدلل اور معقول اعتراض کئے ہیں لیکن جاوی قرآن کے مترجم حاجی عثمان کہتے ہیں کہ مجھے اس تفسیر میں کوئی غلطی معلوم نہیں ہوتی ۔ پس آپ کا فرض ہے کہ اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں

جواب : یہ بات مشہور ہے کہ مولوی محمد علی جو اس تفسیر کے مصنف ہیں قادیانی عقائد کے مبلغ ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ تفسیر مذکور میں بعض آیات میں مضحکہ خیز معنوی تحریف کی گئی ہے ۔ وہ آیات جن کا تعلق حضرت مسیح علیہ السلام سے ہے یا وہ آیات جن کو زبردستی مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیح موعود پر چسپاں کیا گیا ہے، ہمارے دعوی کا کھلا ثبوت ہیں ۔ انہی وجوہات کی بنا پر جامع ازھر کے شیوخ اور بیروت کے مفتی نے اس انگریزی ترجمہ کی مصر اور شام میں داخلہ کی ممانعت کر دی ہے تاکہ لوگ تحریف وتسویل سے گمراہ نہ ہوں اور ان کے سلفی عقاید پر زد نہ پڑے ۔ قادیانی بے شک دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ وہ مسیح الدجال کے حق میں وحی اور رسالت کے مجوز ہیں ان کو قرآن کریم کی معنوی تحریف میں وہ ملکہ حاصل ہے جن کے مقابلہ میں باطنی عقاید کے پیرو اور فارس کے زندیق کوئی حقیقت نہیں رکھتے ۔ انکے نزدیک سورہ فاتحہ میں استمرار وحی الی آخر الزمان منجملہ نکات ومعارف قرآن سے ہے ۔ قادیانی مدعی کے فاسد عقاید اور جاہلانہ غلط نویسی کی تردید ہم نے اس کی زندگی میں بھی کی ہے اور اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت کے بعد بھی ہم اس امر سے غافل نہیں ہیں اور انشاء اللہ ہم باطل کا مقابلہ حق و انصاف کے ساتھ تا مقدور کرتے رہیں گے۔

میری تحقیق میں اس ترجمہ پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے اور نہ فہم کا کا کوئی خاکہ اور عمل وسعی کا کوئی نقشہ اس کج اور ناہموار سطح پر تیار ہوسکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ یہ تفسیر غیر اقوام میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں بہت مفید ہے، سو حقیقت میں یہ وہی کہہ سکتا ہے جس کو مطالب قرآن پر عبور نہ ہو اور نہ وہ لغت عرب اور اسالیب قرآن پر کوئی ادنی سی بھی واقفیت رکھتا ہو۔ سلف کی تفسیر سے واقف انسان کبھی اس لغو گوئی کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔

(المنار۔ صفر ۱۳۴۷ھ ص ۲۸ مطبوعہ مصر)

مندرجہ بالا تحریر کسی حاشیہ کی محتاج نہیں اور نہ اپنے اظہار و بیان میں کسی اضافہ کی حاجت مند۔ امید ہے کہ مولانا محمد علی اسے پڑھ کر اپنی، لا ثانی تفسیر۔ پر نظر ثانی کی تکلیف ضرور گوارا فرمائیں گے ورنہ ان کی یہ حرکتیں مسلمانوں کی روحانی اذیت کا موجب بنی رہیں گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۲۸ء۔ مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ ج ۲۵ نمبر ۴۴ ص ۱۰۔۱۱)

قادیانی کو اختیار کن فیکون بلکہ احیا اور افنا

معزز معاصر زمین دار کی طرف سے ادائے قرضہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

معاصر زمین دار لاہور نے کسی پرچہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دو دعوی لکھے تھے:

۱۔ مجھے کن فیکون کے اختیارات ملے ہیں۔ ۲۔ میں سب انبیاء سے افضل ہوں۔

اس پر قادیانی پریس زمین دار پر ٹوٹ پڑا کہ تم ایسے ہو، ویسے ہو۔ جھوٹ کہتے ہو۔ مفتری ہو۔ چند شیریں کلمات کا نمونہ درج ذیل ہے۔ اخبار فاروق قادیان لکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رئیس الاشرار زمین دار کا سگ دیوانہ

۲۲۔اگست ۱۹۲۸ء کے زمین دار کو ایک دوست نے مجھے دکھا کر کہا کہ اس کی مزخرفات کو دیکھو جو اس نے اپنے ناظرین کے ناشتہ کے لئے تودہ سرگیں کی طرح زمیندار کے کھیت کے ایک کنارے جمع کیا ہے۔

میں نے جب اس کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک کیڑا ہے جو لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا اور زمین دار کی بدرو میں گر کر رینگنے لگا ہے۔اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اگلا ہے جو اس قسم کے حشرات الارض کی فطرت کے اندر موجود ہوتا ہے۔

تعجب ہے کہ اس سنڈا اس کے کرم کو جو گندگی سے باہر نکلتے ہی مر جاتا ہے جس کی فرحت و آسائش وہ ڈھیر ہی میں مقدر ہے کیوں اس ڈھیر سے باہر نکلنے کی تمنا ہوتی ہے۔

حیرت پر حیرت ہے کہ جس کا آقائے نامدار حرص و آز کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو جس کا حضرت مولانا (ظفر علی) خاک ذلت و ادبار میں ہزاروں حسرتوں اور نامرادیوں کو سینہ میں لے کر اپنی سفلی زندگی کے دن گزار رہا ہو، اس کے نمک خوار کو دوسروں سے دست و گریبان ہونا کیسے سوجھتا ہے۔

اور تعجب پر تعجب آتا ہے کہ ہار کھایا ہوا تباہ حال نامراد بزدل دہقان کیوں آئے دن پاکھنڈ مچاتا اور اپنی ہنسی کراتا ہے اور کیوں غصہ اور جوش میں آکر کاغذی گھوڑے کی ٹاپ سے اپنے فاتح حریف کو روندتا اور سرکنڈے کے تیروں سے ہیجڑے کی بہادری....کا ثبوت دیتا اور اس پر ناز کرتا ہے۔

ہنوز باقی۔ (اخبار فاروق ۲۷۔اگست ۱۹۲۸ء)۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: سچ تو یہ ہے کہ ان کلمات لذیدہ پر اہل حدیث کو رشک ہے۔کیوں:

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
اے کشتۂ ستم تیری غیرت کو کیا ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاصر زمین دار لاہور نے لکھا تھا

۱۔مرزا صاحب نے محض اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کے لئے بعض اولوالعزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے۔

۲۔اپنی شان رسول اللہ ﷺ کی شان سے بڑھا کر دکھانا چاہتے ہیں۔مثالے طور پر آپ (مرزا قادیانی) کا یہ ادعا پیش کر دینا کافی ہوگا کہ خدا نے مجھے کن فیکون کے اختیارات دے دئے۔

قادیان کا الفضل اس پر خفگی کے لہجہ میں دو کالم لکھ کر کہتا ہے:

اڈیٹر صاحب زمین دار نے اس عبارت میں تین خوفناک جھوٹ بولے ہیں

اول: حضرت مسیح موعود کا دعوی تھا کہ خدا نے مجھے کن فیکون کے اختیارات دے دئے۔

دوم۔ حضرت مسیح موعود اپنی شان رسول اللہ ﷺ بڑھا کر دکھانا چاہتے تھے۔

سوم۔ مرزا صاحب نے محض اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کیلئے بعض اولو العزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے۔

ہم (احمدی) زمین دار کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ان باتوں کا ثبوت دے۔ ورنہ آئندہ کے لئے اس قسم کی دروغ بافیوں ے اجتناب کرے۔ حضرت مسیح موعود نے کہیں نہیں فرمایا کہ خدا نے مجھے کن فیکون کے اختیارات دے دئے۔(الفضل قادیان ۱۷۔اگست ۱۹۲۸ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

زمین میں اس کا جواب ہماری نظر سے نہیں گذرا تو خیال آیا کہ بوجہ تعلق معاصرانہ اور بوجہ وحدت اسلامیہ اہل حدیث ہی زمین دار کی طرف سے یہ قرض ادا کردے تو دوگنا ثواب ہے۔ایک ذمہ دار برادر کی حمایت،دوم قرض خواہ ظالم کی منہ بندی۔اور اصل بات بھی یہ ہے کہ اہل حدیث اسی لائق ہے کہ یہ دونوں کام کرے

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے
بلا یہ کون لے گا جان پر لیں گے تو ہم لیں گے

پس سنئے!کن فیکون کے اختیار والا الہام مرزا صاحب کو ۲۰ فروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۵ءکو ہوا تھا جس روز پیرمنٹ کا الہام ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں

انما امرك اذا ار دت شيئاً ان تقو ل له كن فيكو ن۔

(ریویو آف ریلی جنز مارچ ۱۹۰۵ء)

(یعنی اے مرزا تیرا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو ہو جا کہے، تو ہو جا تا ہے)

اس الہام پر مخالفوں کی طرف سے جب اعتراض ہوئے کہ مرزا صاحب نے خدائی کا دعوی کر دیا تو آپ ان معترضین پر خفا ہوئے اور اس خفگی میں آپ نے اس الہام کے معنی کی ایسی عمدہ تشریح فرمائی جس سے مضمون بالکل صاف ہو گیا۔اور آئندہ کو شبہات سب دور ہو گئے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

افسوس بعض نادانوں نے عبودیت کے ساتھ اس تعلق کو جو ربوبیت کے ساتھ ہے جس سے ظلی طور پر صفات الہیہ بندہ میں پیدا ہوتی ہیں نہ سمجھ کر میری اس وحی من اللہ پر اعتراض کیا کہ

انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقو ل له كن فيكو ن۔

یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے، یہ خدا تعالی کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا یہ میری طرف سے نہیں ہے۔

(براہین احمدیہ جلد پنجم۔ص ۹۵)

اس تشریح سے دو امر ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ اس الہام کے مخاطب خاص مرزا صاحب قادیانی ہیں، نہ کہ اللہ جل شانہ۔

دوم اس الہام کے معنی میں حقیقی اختیار مراد نہیں بلکہ ظلی مراد ہے۔

یاد رہے کہ مرزا صاحب کی نبوت بھی ظلی ہے۔یعنی نبوت محمدیہ کا ظل آپ پر پڑا ہے، اس لئے آپ ظلی نبی ہیں۔اور ظلی نبی ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کا منکر بھی اصل نبیوں کے منکر کی طرح کافر ہے۔

اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک ظلی کا درجہ اصل درجہ سے کم نہیں۔ پس جس طرح مرزا صاحب ظلی نبی ہیں، اسی طرح آپ مالک مختار کن فیکون بھی ظلی ہیں جو ان کی اصطلاح میں اصل کے برابر ہے۔

علاوہ اس کے زمین دار کا دعوی صرف اتنا تھا کہ مرزا صاحب نے کن فیکون کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار اپنے لئے ظاہر کیا تھا۔ ظلی ہو یا اصلی اس کا اسنے ذکر نہیں کیا پس زمین دار کا دعوی ثابت ہوا۔

مزید تشریح مرزا صاحب کی اور عبارت سے بھی ہوتی ہے۔ آپ خطبہ الہامیہ میں ایک بہت بڑا دعوی کرتے ہیں جس کے متعلق آپ کے اصل الفاظ عربی اور اردو یہ ہیں:

و اعطیت صفة الا فناء و الا حیاء من الرب الفعّال

(مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے) (ص ۲۳)

بس یہ ہے (بقول الفضل) زمین دار کا پہلا دعوی جو مرزا صاحب قادیانی کے صاف صاف الفاظ سے ثابت ہے۔

دوسرا دعوی مرزا قادیانی کی افضلیت کا ہے۔ مرزا صاحب خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں

ان قدمی هذه علی منارة ختم علیها کل رفعة

(یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے) (ص ۳۵)۔

ظاہر ہے کہ یہ منارہ اینٹوں اور چونہ کا مراد نہیں کیونکہ مرزا صاحب قادیانی دہلی میں قطب کی لاٹ پر نہ رہتے تھے بلکہ آپ کی روحانی بلندی ہے چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے جو درثمین سے نقل کیا جاتا ہے:

آنچہ دادہ ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام

یعنی اور نبیوں کو جو معرفت الہیہ کی ایک ایک پیالی ملی ان سب کا مجموعہ بڑا پیالہ مجھ کو ملا ہے۔

مزید ثبوت یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے

لو لاك لما خلقت الا فلاك

اے مرزا تو اگر نہ ہوتا تو میں (خدا) آسمان پیدا نہ کرتا۔

اس کی مزید تشریح مرزا صاحب کے اس الہام سے ہوتی ہے

اتانی مالم یؤت احداً من العالمین (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۰۷)۔

(خدا نے مجھے وہ چیز دی ہے جو جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی)۔

گویا یہ شعر آپ کے حق میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

تیسرا دعویٰ تو بالکل مشہور ہے کہ مرزا صاحب قادیانی حضرت عیسیٰ کے حق میں ادھار کھائے بیٹھے تھے۔یسوع کا نام لے کر لکھا کہ:

آپ کی تین دادیاں اور تین نانیاں بدکار تھیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم)۔

جب اعتراض ہوا کہ یہ ایک رسول کی ہتک ہے،تو آپ نے اس کا جواب دیا کہ میں نے یسوع کو کہا ہے، یسوع قرآن مجید میں کوئی نبی نہیں۔

مگر خدا کی شان خدا نے مرزا صاحب کے اس جواب کی قلعی اتروانے کو ان کے قلم پر تصرف کیا تو مرزا صاحب قادیانی نے لکھ مارا:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیتے تھے (کشتی نوح)

اس عبارت کی کوئی تاویل نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں تین لفظ لکھے ہیں حضرت ،۔عیسیٰ ۔،علیہ السلام ۔ان تینوں کا صدق اس اولوالعزم رسول پر ہوتا ہے جس کی شان میں ارشاد ہے

وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ ومن المقربین۔

احمدی دوستو! بتاؤ اور ایمان سے سچ بتاؤ کہ مرزا صاحب کے ان حوالوں میں سے کسی حوالہ میں تم کو شک ہے۔

آہ! تم لوگ اہل حدیث کے ہوتے ہوئے اصلیت نہیں چھپا سکتے۔ سنئے اہل حدیث جناب مرزا صاحب قادیانی کا ایک آنریری (مفت کا) مبلغ ہے۔کلمات مرزا کے اصل معنی میں تبلیغ اور اشاعت کرتا ہے۔

آخر میں سنو،مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

الحمدللہ ہمارے ایک مقروض برادر (زمین دار) کا قرضہ ادا ہوا ورنہ خطرہ تھا کہ قادیانی بنیئے سال ہا سال تک سود در سود مانگتے رہتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۵ ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خنازیر زندہ ہیں، بلکہ غراتے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی کہا کرتے تھے کہ میں مسیح موعود بحکم حدیث شریف خنزیروں کو قتل کرنے آیا ہوں۔ اور خنازیر سے پادری لوگ مراد بتاتے تھے۔ اور بتاتے تھے کہ مسیح موعود کے سانس سے خنزیر مرنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میرے مضامین سے پادری لوگ مردہ ہو جائیں گے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ (بقول مرزا قادیانی) خنزیر ابھی مرے نہیں بلکہ غراتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے:

۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء کے عیسائی اخبار نور افشاں لاہور میں پادری عبدالحق نے مرزائیوں کو عجیب دلیری سے چیلنج کیا ہے کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ مباحثہ کرلو۔ لکھا ہے کہ:

> آپ جس مسیحی عقیدہ کو کمزور سمجھیں اور جس پر گفتگو کر کے بآسانی کامیابی حاصل کر لینا ممکن سمجھیں اسی کو چن لیں اس میں ہم مدعی ہوں گے اور آپ معترض۔
>
> اسی طرح ہمیں بھی یہ حق حاصل ہوگا کہ قادیانی مسلمات میں سے جس کو چاہیں بحث کے لئے منتخب کریں۔ اور ہماری پوزیشن بعینہ وہی ہوگی جو آپ کی۔
>
> ۲۔ دعوی اور اس کے دلائل فریقین اپنی مسلمہ کتب سماویہ سے پیش کریں گے اس کے علاوہ معقول دلائل تائیدی رنگ میں بیان کرسکیں گے۔
>
> (نور افشاں۔ ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء ص ۵)۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں۔ آج (۸ ستمبر) تک اس چیلنج کی منظوری یا تردید قادیانی اخباروں میں نہیں دیکھی۔ دیکھئے کیا جواب دیتے ہیں۔

ہم اپنی ناچیز خدمت پیش کرتے ہیں کہ مباحثہ اگر امرتسر میں تو ہم دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فریقوں کی خدمت کریں گے۔

پادری عبدالحق کی دلیری پر ہمیں جس قدر حیرت ہے، قادیانیوں کی خاموشی پر اس سے زیادہ حیرت ہے۔

خموشی معنیء دارد کہ درگفتن نمے آید۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۵ ص ۳۔۴)

شکار اور شکاری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی بحیثیت مسیح موعود عیسائیوں کو عموماً اور پادریوں کو خصوصاً اپنا شکار کہا کرتے تھے ان کا دعوی تھا کہ میں انہی کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ اسی بنا پر اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۲۸ء میں لکھا گیا تھا کہ مرزا قادیانی نے دعوی کیا تھا کہ میں عیسائیت کا ستون توڑنے آیا ہوں۔ اگر نہ توڑوں تو میں جھوٹا۔ حالانکہ ہندوستان اور پنجاب میں عیسائیت دگنی ترقی کر رہی ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی بقول خود اپنے دعوی میں جھوٹے ہوئے۔

اس کا جواب مرزائی امت کی لاہوری پارٹی کے آرگن اخبار پیغام صلح نے دیا تھا جس کا جواب عیسائی اخبار نور افشان نے دیا ہے۔ ہم ناظرین کی معلومات کے لئے دونوں نقل کرتے ہیں تاکہ معلوم کرسکیں کہ مرزا جن شکاروں کو مارنے آئے تھے وہ ابھی مرے نہیں بلکہ شکاری کو گھورتے ہیں۔ پیغام صلح میں لکھا ہے:

حضرت مسیح موعود کا کام

۳۔ اگست ۱۹۲۸ء کے اہل حدیث میں مولوی ثناءاللہ صاحب نے ہمارے اس مضمون کا جواب دینے کی کوشش کی ہے جو اسلام اور احمدیت کے عنوان سے پیغام صلح کی متعدد اشاعتوں میں درج ہو چکا ہے۔ سب سے بڑا اعتراض مولوی ثناءاللہ کا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے وجود سے عیسائیت کا قلع قمع اور مسلمانوں کی اصلاح ہونے کے بجائے الٹا عیسائیت ترقی کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہے اور مسلمان گر رہے ہیں۔

ہم اس کا جواب متعدد مرتبہ دے چکے ہیں کہ کسی مامور کے سپرد جو کام کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو جائے بلکہ مامور کے آنے کا منشاء صرف ایسی جماعت تیار کرنا ہوتا ہے جو اس کام کو متحد کوشش کے ساتھ سرانجام دے۔ خود آنحضرت ﷺ کو دیکھئے دنیا جہان کی طرف آپ نبی ہو کر آئے لیکن آپ کی زندگی میں عرب کے سوا باقی ممالک اسلام کے نور سے منور نہیں ہوئے۔ آپ کی وفات کے بعد صحابہ کی کوششوں سے اور مساعی جمیلہ نے اس نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔ حضرت مسیح موعود بھی اپنے پیچھے ایک جماعت تیار کر کے چھوڑ گئے جو آپ کے بتائے ہوئے اصولوں سے کام لے کر دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے اور خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کر رہی ہے۔

مولوی ثناء اللہ کو عیسائیت کی جو ترقی نظر آ رہی ہے وہ محض چند روزہ سراب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جہاں تک اصل عیسوی معتقدات کا تعلق ہے محقق عیسائی ان سے کنارہ کش ہو چکے ہیں اور کلیسائے انگلستان سے ایسی آوازیں آئے دن پیدا ہوتی ہیں جن میں کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ تردید ہوتی ہے۔ یہ لہر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اور دجالیت دنیا میں ہر جگہ نمک کی طرح پگھل رہی ہے اور اس کی جگہ اسلام دنیائے مسیحیت میں پھیلتا جا رہا ہے جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک کھلا نشان ہے یہ ایک دن کا کام نہیں ایک سال کا کام نہیں بلکہ سالہا سال کا کام ہے اور خدا نے چاہا تو وہ دن آنے والا ہے جب مسیحیت کی بجائے اسلام دنیا پر غالب ہوگا۔

(پیغام صلح لاہور۔ ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء)

اخبار نور افشاں لاہور لکھتا ہے:

کاسر الصلیب کی مبرہن ناکامی: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

احمدیوں نے کیا جواب دیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار اہل حدیث کے جواب میں اخبار پیغام صلح ۱۰۔اگست بعنوان حضرت مسیح موعود کا م لکھتا ہے :

ہم اس کا جواب متعدد مرتبہ دے چکے ہیں کہ کسی مامور کے سپرد جو کام کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو جائے بلکہ مامور کے آنے کا منشاء صرف ایسی جماعت تیار کرنا ہوتا ہے جو اس کام کو متحد کوشش کے ساتھ سرانجام دے ۔خود آنحضرت ﷺ کو دیکھئے دنیا جہان کی طرف آپ نبی ہوکر آئے لیکن آپ کی زندگی میں عرب کے سوا باقی ممالک اسلام کے نور سے منور نہیں ہوئے آپ کی وفات کے بعد صحابہ کی کوششوں سے اور مساعی جمیلہ نے اس نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔حضرت مسیح موعود بھی اپنے پیچھے ایک جماعت تیار کر کے چھوڑ گئے جو آپ کے بتائے ہوئے اصولوں سے کام لے کر دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے اور خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کر رہی ہے ۔

ہم اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ اگر چہ آپ نے لاکھ مرتبہ بھی اس کا جواب دیا ہو مگر آپ کا جواب سرے ہی سے غلط ہے ۔اگر آپ مرزا صاحب کے دعوی پر ایک سرسری نگاہ بھی ڈال لیتے تو ایسا بے معنی اور غلط جواب نہ دیتے ۔مرزا صاحب کا یہ دعوی ہرگز نہیں ہے کہ عیسی پرستی کے ستون کو میری امت توڑے گی اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلائے گی بلکہ ان کا دعوی یہ ہے کہ :

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں ۔پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں ۔اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں ۔،

اب فرمائیے کہ ان فقرات میں امت کا ذکر کہاں ہے؟ یہاں تو مرزا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوی کر رہے ہیں کہ :

یہ کام (عیسی پرستی کے ستون کو توڑنا اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلانا) میری زندگی ہی میں انجام پذیر ہوگا اگر نہ ہوا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں

چونکہ یہ کام ان کی زندگی میں ہرگز ہرگز پورا نہیں ہوا جس کے معترف آپ خود بھی ہیں اس لئے اب آپ ہی خدالگتی کہیں اور ساتھ ہی سب احمدی بھی مل کر شہادت دیں کہ آیا وہ اپنے قول کے مطابق جھوٹے ہیں یا نہیں؟ ہم نے شہادت دے دی کہ واقعی وہ اپنے دعوی میں جھوٹے نکلے اب آپ بھی شہادت دے دیں۔ یہاں آپ کی من مانی تاویلوں سے کام نہیں چلے گا ہم تو مرزا صاحب کے الفاظ ہی کو دیکھیں گے اور ان کے مطابق فیصلہ کریں گے فیصلہ یہی ہے کہ مرزا اپنے اس قسم کے تمام دعووں میں جھوٹے نکلے

پھر آپ کس عبارت سے اور سجاکھوں کو اندھا بنانے کی غرض سے لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کو عیسائیت کی جو ترقی (ترقی کا ثبوت تو آپ کے اخبار اور آپ ہی کی تحریر سے دیا گیا تھا اب اس کو آپ مولوی ثناء اللہ صاحب سے کس منطق کی رو سے منسوب کرتے ہیں؟) نظر آ رہی ہے وہ محض چند روزہ سراب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جہاں تک اصل عیسوی معتقدات کا تعلق ہے محقق عیسائی ان سے کنارہ کش ہو چکے ہیں اور کلیسائے انگلستان سے ایسی آوازیں آئے دن پیدا ہوتی ہیں جن میں کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ تردید ہوتی ہے۔ یہ لہر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اور دجالیت دنیا میں ہر جگہ نمک کی طرح پگھل رہی ہے اور اس کی جگہ اسلام دنیائے مسیحیت میں پھیلتا جا رہا ہے جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک کھلا نشان ہے یہ ایک دن کا کام نہیں ایک سال کا کام نہیں بلکہ سالہا سال کا کام ہے اور خدا نے چاہا تو وہ دن آنے والا ہے جب مسیحیت کی بجائے اسلام دنیا پر غالب ہوگا۔

ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے اس امر کا کہیں بھی دعوی نہیں کیا کہ میری موجودگی اور میرے مرنے کے بعد جو ترقی مسیحیت کی ہوگی وہ محض چند روزہ سراب کی سی ہوگی۔ جب کہ آپ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کے خود مقر ہیں کہ مسیحیت کی ترقی (آپ کے قول کے مطابق سراب ہی سہی) ہو رہی ہے تو پھر اس میں آپ تنزل کس منطقی قاعدے سے ثابت کر سکتے ہیں؟ کیا ترقی کو کبھی تنزل کہا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کا بھیجنے والا اللہ دونوں مسیحیت کی ترقی روکنے کے بارے میں شکست فاش کھا گئے اور ناکام نکلے بلکہ (بقول مولانا ثناء اللہ امرتسری) چاروں شانے چت گر گئے۔ بولو مسیح یسوع ناصری کی جے

پھر آپ کا یہ فرمانا کہ:

جہاں تک اصل عیسوی معتقدات کا تعلق ہے محقق عیسائی ان سے کنارہ کش ہو چکے ہیں اور کلیسائے انگلستان سے ایسی آوازیں آئے دن پیدا ہوتی ہیں جن میں کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ تردید ہوتی ہے۔ یہ لہر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے۔

محض ایک طفلانہ تسلی ہے یا عالم بیداری کا خواب یا محض ایک تاویل رکیکہ و بعیدہ کیونکہ تمام دنیا جانتی ہے کہ کلیسائے انگلستان آج تک کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ مقر ہے آپ یورپ کے دہریوں کے اقوال مسیحیوں کے گلے نہ منڈھا کریں اور نیز آپ ان مسلم رپورٹوں پر بھی ہرگز اعتبار نہ کر لیا کریں جو انگلستان یا برلن سے موصول ہوا کرتی ہیں۔ یہ تو صرف ہندوستان کے مسلمانوں کو سبز باغ دکھا کر چندہ بٹورنے اور خود عیش و عشرت کرنے کے حیلے ہیں۔ مسلم اور آریہ اور مسیحی اخبارات میں اس پر کافی سے زیادہ روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ انگلستانی اور برلنی مبلغان اسلام ہی نے سارا بھانڈا پھوڑ دیا ہے اور بالکل صاف طور سے بتا دیا ہے کہ انگلستان اور برلن میں احمدیوں کی طرف سے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے صرف دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ یہ تصویر انگلستان و برلن میں اسلام یا احمدیت کے پھیلنے کی ہے برعکس اس کے مسیحیت ہر ملک ہر جزیرہ میں اور ہر ایک جگہ روز بروز اپنا محکم قدم جماتی چلی جاتی ہے (عیاں راچہ بیاں) حتی کہ ایک وقت آ جائے گا کہ تمام دنیا میں صرف اسی کا جھنڈا لہرائے گا۔ (نور افشاں لاہور ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مرزا کی زبان حال سے لکھتے ہیں:

سنو جی! میں بحیثیت مسیح موعود تم دونوں (قائلوں اور منکروں) کو سچ کہتا ہوں میرے دعوی اور کلام میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں نہ میں کسی اپنے پیرو کو تاویل کی اجازت دیتا ہوں۔ میرے الفاظ صاف ہیں۔ پس تم دونوں فریق کان کول کر سنو اور کوئی فریق محض میری خاطر تاویل یا تحریف نہ کرے میں خدا کے پاس ایسی تاویلوں اور تحریفوں سے بے زار ہونگا۔ پس سنو!

میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ وہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰ کالم ۴۔)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ص ۵۔۷)

خلیفہ قادیانی کی غلط بیانیاں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں ہم نے اس عنوان کے تحت بتایا تھا کہ خلیفہ قادیان نے چار غلط بیانیاں کی ہیں وہ غلط بیانیاں کچھ معمولی نہیں بلکہ خدا پر، انبیاء پر افتراء ہیں۔ مثلاً

۱۔ حضرت نوح نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا میرا بیٹا بچ رہے گا، مگر وہ پوری نہ ہوئی۔

۲۔ حضرت موسی نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے مگر داخل نہ ہوئے۔

۳۔ رسول کریم کو بھی آسمان سے خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا، مگر وہ فنا نہ ہوا۔

۴۔ قیصر و کسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ کنجیاں آپ کی زندگی میں نہ ملیں ۔ (الفضل قادیان ۱۹ جون ۱۹۲۸ء)۔

ان الزامات کے جواب میں الفضل قادیان میں مضمون نکلا جس کا جواب اہل حدیث مورخہ ۱۰ ۔ اگست میں دیا گیا۔ اس پر الفضل پھر بولا ۔ ناظرین جانتے ہوں گے کہ جھوٹ کو سچ کر دکھانے کی کوشش کرنا تو قادیانی مشن کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے مرزا صاحب ساری عمر اپنی تردید سنتے رہے بدیہی سے بدیہی اعتراضات آپ پر ہوئے مگر وہ خاموش نہ ہوئے اس لئے ہم اپنا آخری جواب محفوظ رکھتے ہیں اور الفضل کو کہتے ہیں کہ وہ خلیفہ کو کہے کہ وہ اگر کسی منصف کا تقرر مانتا ہے تو یہ اقرار شائع کرے کہ اگر میری بیان کردہ چاروں باتیں منصف نے غلط قرار دے دیں تو میں اقرار کرونگا کہ میں نے خدا اور رسول پر افتراء کیا۔ اس کے بعد ہم تقرر منصف پر گفتگو کرینگے اور اپنا جواب الجواب لکھ کر مطبوعہ پرچے منصفوں کے پاس بھیج دیں گے انشاء اللہ ۔(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۲۸ء ۔ ۱۸ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ ص ۷)

مسیح کی آمد ثانی اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد حسین صابریؒ عقب کوتوالی بریلی سے لکھتے ہیں:

جب سے جناب مرزا صاحب قادیانی نے خروج کیا ہے اور مسئلہ ختم نبوت کے متعلق قرآن پاک میں اور حدیث شریف میں من مانی تاویل بلکہ تحریف کرنا شروع کی ہے تب سے مرزائی مولویوں کے ہاتھوں سے عجیب عجیب حرکات سرزد ہو رہی ہیں بلکہ بعض وقت تو ان کے ہاتھ سے ایسی ایسی تحریریں نکل جاتی ہیں کہ پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔ آج ناظرین کو منشی عمر الدین جالندھری مرزائی کی ایک تحریر سے (سارے مضمون کا جواب الفضل کے چھوٹے برادر پیغام صلح میں فوراً نکل گیا اس لئے اس پر توجہ کی ضرورت نہیں ۔ ثناء اللہ) جو انہوں نے اخبار الفضل میں شائع کرائی ہے ایک لطیفہ اخذ کر کے سناتا ہوں آپ مسلمانوں کی موجودہ حالت میں بارگاہ رسالت میں فریاد کرنے کا ذکر کر کے لکھتے ہیں:

اس فریاد کو سن کر حضرت نبی اکرم ﷺ کے فیض سے درجہ کمال کو پانے والا تو کوئی ایسا نہیں جو اس بیڑے کو بحیثیت وارث محمد ﷺ پار کر کے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روحانی باپ رسول اللہ ﷺ کی عزت کو قائم کر دے مگر اس وقت ایک خدا کا نبی جو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا وہ آئے گا اور وہی اپنے کمال ذاتی سے امت محمدیہ کی پریشان حال فریاد کناں بھیڑوں کو بھیڑیوں سے بچائے گا اگرچہ وہ اپنے اس احسان کو نہ جتلائے لیکن دجال زبان حال سے کہہ اٹھے گا کہ اے مسلمانو! الحق فی آل عیسی دیکھو تمہیں جس نے بچایا وہ عیسی ہی ہے۔ آج نور احمد تمہارے لئے چارہ گر نہ ہوا نہ وہ علماء تمہارے کام آئے جن کے متعلق تم اپنے نبی کی فضیلت جتانے کے لئے کہا کرتے تھے کہ امت محمدیہ کے علماء ہی بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں اور نہ تمہارے اولیاء عظام ہی تمہارے کام آئے۔ اگر کام آیا تو خدا کا خداوند یسوع مسیح ہی کام آیا۔

مگر احمدیہ جماعت جو ظاہرین علی الحق ہے صاف کہدے گی کہ الحق فی آل محمد، آل محمد ہی حق پر ہے وہ کسی ایسے شخص کے فیضان کے محتاج نہیں جو فیضان محمدی سے پرورش پانے والا نہیں۔ ایک مسیح ناصری کیا، محمد رسول اللہ ﷺ وہ کامل نبی ہے جس کے فیضان سے لاکھوں مسیح پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں گے (ان لاکھوں میں سے آپ کتنوں کو مانتے ہیں۔ ثناء اللہ) جس کا زمانہ شاہد ہے۔ (الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۲۸ء ص ۷)

کیسا مزیدار لطیفہ ہے کہ حضرت عیسی کے آجانے پر بھی منشی عمر الدین جیسے پکے مرزائی ان کو نہیں مانیں گے بلکہ مقابلہ پر سینہ ٹھوکینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ علم وعقل سے اس وقت بھی کچھ کام نہ کیا جائے گا۔ مرزا صاحب آنجہانی کا تو بنیادی مسئلہ ہی یہ ہے کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے تو پھر جب وہ آسمان سے آجائیں گے تو مقابلہ کے نکلنے والا کوئی شرم دار احمدی تو ہو نہیں سکتا۔ البتہ تنخواہ دار مرزائی مولوی صاحبان اس وقت بھی تنخواہوں کے مارے چاہے شور مچاتے پھریں کہ الحق فی آل محمد، مگر پھر ان تنخواہ داروں کی کون سنے گا۔

اصل یہ ہے کہ حضرت عیسی جب دوبارہ آئیں گے تو مرزائیوں کے آقاؤں (انگریزوں) کی قوم (عیسائی) دجال کے منہ سے بھی اگر کہیں نکل گیا کہ الحق فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آل عیسی تو خود حضرت عیسی ہی ان کو منہ توڑ دے دیں گے کہ نہیں الحق فی آل محمد ۔ چنانچہ احادیث میں اس کا قرینہ موجود ہے جہاں لکھا ہے کہ حضرت عیسی سے حضرت امام مہدی کہیں گے کہ آپ نماز کی امامت کرائیے ۔ حضرت عیسی جواب دیں گے کہ نہیں آپ ہی آپس میں ایک دوسرے کے سردار ہو اور یہ بزرگی، سرداری کی خدا نے اسی امت کو دی ہے گویا صاف اقرار کریں گے کہ الحق فی آل محمد۔

منشی عمرالدین نے مذکورہ بالا تحریر میں آگے چل کر فرمایا ہے کہ یہ مضمون میں نے ارادۃً نہیں لکھا بلکہ زندہ نبی کی صحبت میں میری قلم سے نکل گیا اور فرماتے ہیں کہ:

مجھے دنیا کا دکھ منظور ہے پر محمد رسول اللہ ﷺ پر مسیح کا احسان منظور نہیں ۔

ہاں صاحب محبت ہو تو ایسی ہی ہو ۔ مگر اس بے جا محبت کا نتیجہ آپ کے حق میں یہ ہوا ہے کہ آپ اپنے محبوب سے بھی مخالفت کرنے لگ گئے اس لئے ایسی محبت سے خدا ہر مومن کو بچائے ۔ ہماری تو دعا یہ ہے کہ دنیا میں چاہے کچھ بھی ہوتا پھرے پر محمد رسول اللہ ﷺ کی ہم سے بھول کر بھی مخالفت نہ ہو ۔ آمین ثم آمین

لیکن آپ تسلی رکھئے کیونکہ حضرت عیسی دوبارہ آکر آنحضرت ﷺ کے اتباع کا دم بھریں گے اس لئے ان کا احسان کچھ نہ ہوگا بلکہ ان کا اس حیثیت سے آنا تمام دنیا کی عیسائی قوموں کے لئے ہدایت کا باعث ہو جائے گا اور عیسائی خود بخود خیال کریں گے کہ دیکھو جس کو ہم اپنا خداوند بنائے بیٹھے تھے وہ تو محمد ﷺ کا متبع ہے ۔ برعکس اس کے موضع قادیان کا ایک غیر معلوم شخص لاکھ دفعہ آپ کی غلامی کا دوی کرے تو عیسائیوں پر اس کا کیا اثر ہوگا ۔ زیادہ سے زیادہ ان کی توجہ ہوئی تو یہ کہیں گے کہ :

ایک بے وقوف محمدی مسیح ، (حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۷۳)(فافهم و لا تعجل)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

آج کل فرقہ وارانہ ماوشما کثرت سے مروج ہے مثلاً قادیانی کوئی کام کرتے ہیں تو اپنی شیخی بھگارتے ہیں ۔ لاہوری مرزائی کچھ کرتے ہیں تو اپنی پتنگ اڑاتے ہیں ۔ ان لوگوں نے اسی طرح انبیاء کرام کو سمجھا ہے کہ محمدی کارگذاری الگ ہے تو عیسائی خدمات الگ ۔ عیسائی فخر کریں گے تو ہم یوں کہیں گے ۔ ان لوگوں کو خبر نہیں کہ حضرات انبیاء کرام کے نفس تمہاری طرح موٹے نہیں ہوتے ان کو تو حکم ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لما آتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ ۔

ارشاد خداوندی ہے:

اے رسولوں! تمہاری موجودگی میں کوئی اور رسول آ جائے تو تم اس کو مان کر اس کے ہمراہ ہو جانا۔ ،

ایسے ماوشما کے خیالات ان تنگ دلوں کے ہیں جو اپنی کاروائی دکھا کر چندے جمع کر کے پیٹ پالتے ہیں حضرات انبیاء کرام سب ایک جماعت ہیں ۔فرمان نبوی غور سے پڑھو الانبیاء اخوۃ علاتیۃ ... الحدیث

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ ص ۷۔۸)

قادیان سے قادیانی مذہب کے خلاف اخبار

قادیان سے اخبار پیغام حق نکلنا شروع ہوا ہے اس کی نسبت مرزائیوں نے مشہور کیا تھا کہ یہ اخبار احمدی ہے اس کے جواب میں اخبار کے بانیوں کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ یہ اخبار مرزا قادیانی کے دعاوی کی تردید کے لئے جاری کیا گیا ہے۔ پیغام حق ۲۴۔اکتوبر ۱۹۲۸ء

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۲ ص ۱۱)

آریوں اور مرزائیوں کا مباحثہ

اس ہفتہ امرتسر میں آریوں اور قادیانیوں کا مباحثہ ہوا مباحثہ وید اور قرآن پر تھا مگر احمدی مباحث نے بطور شہادت مرزا صاحب کے کمالات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت لیکھ رام کو مرزا صاحب کی پیش گوئی کا نشانہ بتایا۔ اس کے جواب میں آریہ مناظر نے کہا تمہارے مرزا صاحب ایسے ہی سچے الہامی تھے تو انکی دعا اور الہام کے موافق مولوی ثناء اللہ جو اسی شہر میں رہتے ہیں نہیں مرے حالانکہ مرزا صاحب بیس سال ہوئے مر گئے ۔اس کے جواب میں احمدی مناظر نے کہا مباحثہ قرآن اور وید پر ہے مرزا صاحب کا ذکر کیوں لاتے ہو۔آریہ مناظر نے کہا تم نے خود ذکر کیا

یہ ہے احمدیت کا اصلی قلعہ جو ریت کی دیوار سے بھی زیادہ کمزور ہے باقی مباحثہ میں وہی گفتگو تھی جو ہوا کرتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۲ ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ مرزائیاں

موضع ماڑی بوچیاں ضلع گورداسپور میں بحث ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ موضع مذکور میں کچھ عرصہ سے فتح محمد خان نمبردار مرزائی ہوگیا اور ذی اثر ہونے کی وجہ سے اپنا اثر اپنے ہم نشینوں پر مخفی طور پر ڈالتا تھا۔ کبھی کبھی اپنے دیوان خانہ ہی میں قادیانی علماء کو بلا کر وعظ بھی کرواتا۔ چند روز کہ میاں محمود خلیفہ قادیانی بھی ظاہری زیبائش کے ساتھ بڑے کروفر سے موٹر پر سوار ہو کر معہ چند ہمراہیوں کے شکار کھیلنے کے بہانے سے اپنا اثر لوگوں پر ڈالنے کے لئے نمبردار مذکور کے مکان پر آٹھہرے (نمبردار ان کی تعریف اور آمد کا نقارہ جا بجا پھیرتا تھا) شام کو خلیفہ واپس چلا گیا۔

خدائے تعالی نے اپنی رحمت کاملہ سے مولوی محمد امین امرتسری کو دوسرے روز ہمارے گاؤں بھیج دیا انہوں نے شام کو وعظ کیا جس میں حضرت مریم کی پاک دامنی قرآن شریف سے بیان کی، اور بتایا کہ مرزا صاحب کی کتابوں (کشتی نوح، ایام الصلح وغیرہ) میں اس کے خلاف تحریر ہے۔ اس پر نمبردار صاحب بول اٹھے کہ آپ کا حوالہ درست نہیں ہم سے مناظرہ کر لیجئے۔ مولوی صاحب نے مناظرہ منظور کیا مورخہ ۷ نومبر ۱۹۲۸ء کو ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک مناظرہ کیا جاوے جو وقت پر نہ پہنچے وہ جھوٹا ہوگا۔ آخر قادیانی علماء ۷ نومبر کو ۲ بجے پہنچے بموجب شرائط نامہ چونکہ وہ جھوٹے تھے اس لئے اسلامی مناظر نے کہا پہلے آپ اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار کیجئے۔ خاموش ہوئے لوگوں نے کہا جھوٹے ہوئے۔ پھر دو گھنٹے وقت شیخ یعقوب علی تراب اور دوسرے لوگوں کے کہنے سے دیا گیا۔

اسلامی مناظر نے اپنا دعوی کشتی نوح صفحہ ۱۶ سے ثبوت دیا کہ:

بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا.. الخ۔

اس حمل کی تشریح ایام الصلح صفحہ ۶۵ سے بیان کی گئی:

افاغنہ مثل یہود فرقے میان نسبت و نکاح نہ کردہ دختران از ملاقات و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالطت با منسوب خود مضائقت نہ گیرند کا ختلا ط مریم صدیقہ با منسوب خودش یوسف و بمعیت وے خارج بیت گردش نمودن شہادۃ حقہ بر ایں رسم است (یعنی افغان یہودیوں کی مانند نکاح اور منگنی میں فرق نہیں کرتے یکساں جانتے ہیں لڑکیوں کو جن سے ان کی منگنی ہوتی ہے ملاقات اور مخالطت (مجامعت) سے پرہیز نہیں کرتے جیسا کہ مریم صدیقہ جس (یسف) سے ان کی منگنی ہوئی تھی منگنی کی حالت میں اس (یوسف) سے گھر سے باہر جا کر چکر لگایا کرتی اور مجامعت بھی نعوذ باللہ)

اس کو مفصل بیان کیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم صدیقہ کو حمل یوسف کا بحالت منگنی ہو گیا تھا۔

اس کی تردید میں مواہب الرحمٰن کا حوالہ (خلق عیسی من غراب بالقدرة المجردة) پیش کیا جس کو دعوی سے کوئی تعلق نہیں ۔ پھر دعوی کا اعادہ کیا گیا ۔مزید توضیح کے لئے تین دادیاں ، (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷) اسلامی مناظر نے پڑھنا شروع کیا تو جھٹ مولوی ظہور حسین صدر احمدیاں بول اٹھے کہ اسلامی مناظر موضوع سے باہر جا رہا ہے اور شور ڈالنا شروع کیا۔،

اسلامی مناظر نے کہا میں موضوع کے اندر ہوں اس کی تشریح سناتا ہوں ۔ بھلا سنے کون؟ وہ تو پہلے ہی وقت گذار کر آئے تھے کہ ہم سے یہ پیالہ ٹل جائے ۔اب ان کو بھاگنے کا بہانہ مل گیا۔ اسلامی صدر نے روکا بھی آخر کار لوگوں نے کہا ہم سمجھ گئے مرزائی جھوٹے ہیں ۔لا جواب ہو گئے ہیں ۔ مسلمانوں نے اللہ اکبر کہا۔ اسلامی نمایاں فتح ہوئی مذہب عقائد درست ہوئے ہمارے لئے مولوی محمد امین نے سد سکندری کا کام دیا۔ جزاھم اللہ ۔

دستخط حاضرین جلسہ ۔ چراغ دین ولد مودے شاہ سکرٹری انجمن اسلامیہ ماڑی ۔ منصب داد خان سفید پوش ۔ نبی بخش ۔ دولو خان ۔نعمت خان ۔ سردار خان ۔ دولت خان ۔ دولے خان ۔ فتح محمد، غلام ولد فوجا۔ برکت علی ۔مہندے خان ۔ چراغ خان ۔سلطان خان ۔ غلام احمد حصہ داران جوہڑ علی بخش ، ڈیوہا قاضی ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۴ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیر پنجاب اور قادیان

شیر پنجاب کے لقب پر قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے اور کیا خوب لکھتا ہے :

پنجاب میں شیر پنجاب کا خطاب عرصہ سے متنازعہ فیہ چلا آرہا ہے جس پر کبھی ہندو قبضہ جما کر لالہ لاجپت رائے کو واحد مستحق قرار دیتے ہیں کبھی مسلمانوں میں سے مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے مدعی نظر آتے ہیں اور کبھی سکھ اس پر اپنا دیرینہ حق جتاتے ہیں۔ ان کا ایک اخبار بھی اسی نام سے شائع ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت ان میں سے کسی نے اتنی جرأت نہ دکھائی تھی کہ اپنے ، نام کے شیر ، کو ، حقیقی شیر ، کی شکل وصورت میں تبدیل کر دیں اس کی چار ٹانگیں بنالیں اور پیچھے دم بھی لگا دیں۔ (الفضل قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۲۸ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں : خاکسار کی نسبت جو مدعی نے لکھا ہے یہ تو قادیانی الہام کی طرح غلط ہے۔ البتہ جب سے قادیانی شکار کو مارا ہے لوگ شیر پنجاب کہنے لگ گئے۔ خیر زبان خلق کو نقارہ خدا لوگ کہتے ہیں۔

رہا اس لقب میں تنازعہ ہونا ، سو یہ بھی غلط۔ آج ہم دیکھتے ہیں ایک لفظ (خان بہادر ، رائے بہادر وغیرہ) سے بیسیوں اشخاص ملقب ہوتے ہیں حتی کہ مسیح اور مہدی کے ملقب بھی بہت ہیں۔ ہاں دم اور چار ٹانگیں لگانے کی بابت ہم کیا کہیں جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب میں ایسے لوگ بھی گذرے ہیں جو کہتے تھے کہ میں مہدی ہوں مسیح ہوں شیر ہوں ہوں الا اننی اسد و انك ثعلب (کرامات الصادقین۔ص ۵۴) انہوں نے چار ٹانگیں اور دم نہ لگوائیں ، حالانکہ وہ مریدوں کے چندے سے چاندی سونے کی دم اور ٹانگیں بھی لگوا سکتے تھے آج کوئی شیر پنجاب دم اور چار پیر نہ لگائے تو کیا اعتراض۔ احمدیو!

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۴ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ ایرانی کا دعوی نبوت

مرزائیوں اور بہائیوں کا مشترکہ شوروغل

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ بریلی سے لکھتے ہیں:

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مرزائی نے اخبار الفضل مورخہ ۹ نومبر ۱۹۲۸ء میں ایک مضمون بعنوان ، بانی بہائیت اور دعوے نبوت ،لکھا ہے آپ ہمیشہ تصویر کا ایک رخ جو اپنے مفید مطلب ہو دکھایا کرتے ہیں، جناب مرزا صاحب کی طرح کیا مجال کہ مخالف کی اصلی بات صحیح صحیح بتادیں۔

حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے اخبار کی گذشتہ جلد میں ایک سلسلہ مضمون شروع کیا تھا جو مشترک طور پر ایرانی اور قادیانی مدعیان میسیحت کے مذاہب کی تنقید تھی۔

اسی سلسلہ میں شیخ بہاء اللہ کی ایک تحریر کا ترجمہ کرتے ہوئے بہاء اللہ نبی لکھ دیا تھا جو اس مقام کے لئے نہایت موزوں تھا اس پر بہائی رسالہ ،کوکب ہند، دہلی کے اڈیٹر صاحب خفا ہوگئے۔ اور بلا سوچے سمجھے لکھ گئے کہ ہمارے پیشوا (بہاء اللہ) نبی نہیں تھے۔ اور نہ ہم اہل بہاء انہیں نبی مانتے ہیں۔

اس کو دیکھ کر ایک مضمون میں نے لکھا کہ جس میں مدعی (بہاء اللہ) کے فرزند اعظم عبدالبہا عباس آفندی کی خاص تحریر سے ثابت کر دیا کہ خود اہل بہاء کا سب سے بڑا بزرگ ہی بہاء اللہ کو نہ صرف نبی صاحب شریعت تسلیم کرتا ہے بلکہ لفظ نبی کو بھی ان کی طرف منسوب کرتا ہے تو پھر کسی اور بہائی کا کیا حق ہے کہ لفظ نبی سے انکار کرے چنانچہ اس تحریر کو دیکھ کر بہائی رسالہ مذکور آج تک خاموش ہے اور یقین ہے کہ اس حوالہ کی تردید کرنے کی کبھی اسے جرأت نہ ہوگی۔

یہ تو اصل واقعہ تھا مگر مرزائی مولوی مذکور نے اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرنے کے لئے بجائے اس کے کہ اڈیٹر کوکب ہند سے مطالبہ کرتے کہ وہ اہل حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی صریح دلیل کی یا تو تردید کرے یا اپنی غلطی کا اعتراف کر کے ایمان داری کا ثبوت دے الٹا اہل حدیث کے منہ آنے لگے اور بہت خوشی میں بغلیں بجانے لگے کہ:

> ہم نے بار ہا (اہل حدیث کو) سمجھایا کہ بہائی لٹریچر میں اس بات کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں کہ وہ (بہاء اللہ) نبوت کے مدعی تھے ...افسوس آپ (اہل حدیث) نے احمدی محققین کی تحقیق سے بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ (الفضل مذکور۔ص ۹)

احمدی کیسے محقق ہیں؟ اس کو سارا ملک جانتا ہے کہ تصویر کا اپنے مفید مطلب رخ دکھایا کرتے ہیں۔

اور پھر اڈیٹر صاحب اہل حدیث جس قدر ان محققین سے واقف ہیں اور کون ہوسکتا ہے۔لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی مرزائی کہے کہ، بہائی لٹریچر میں بہاء اللہ کے دعوی نبوت کا قطعاً ثبوت نہیں، تو وہ کسی طرح قابل یقین نہیں ہوسکتا،

اول اس لئے کہ مرزائی صاحبان کے دل میں چونکہ بہائیت کی طرف سے رقابت کا رنج ہے اس لئے اس کے متعلق ان کی کوئی بات قابل یقین نہیں ہوگی۔

دوم اس لئے کہ جب یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ بہاء اللہ مقام نبوت ہی کے مدعی تھے تو مرزا صاحب آنجہانی کا دعوی خود بخود پادر ہوا ہو جاتا ہے تو بھلا کوئی مرزائی بہاء اللہ کے مقام نبوت کے ادعا کا کیونکر اقرار کرسکتا ہے اور پھر

سوم اس لئے بھی کہ مرزائی صاحبان ہمیشہ سے انکار کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس، بہائی کتب، موجود نہیں تو پھر وہ کس منہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں بات کا بہائی لٹریچر میں قطعاً ثبوت نہیں۔

چنانچہ انہی وجوہات سے اہل حدیث نے مرزائیوں کے شور وغل کی پرواہ نہ کی اور اپنی تحقیق پر ثابت قدم رہا تا آنکہ جناب عبدالبہاء کی صریح تحریر پیش کر کے اہل بہاء کے ساتھ اہل قادیان پر بھی حجت پوری کر دی۔

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ جناب بہاء اللہ نے کیا دعوی کیا ان کی کتب مجموعہ الواحات، کتاب الشیخ وغیرہ دیکھ کر صاف پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ اپنے نام کے ساتھ بہاء اللہ نے لفظ نبی نہیں لکھا (جناب بہاء اللہ کی تحریرات میں گو اپنے نام کے ساتھ انہوں نے لفظ نبی نہیں لکھا تاہم اپنے لئے کہیں مقام نبوت سے کبھی انکار نہیں کیا صاحب الفرائد جو ایک بہائی عالم ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے بے شک اپنی کتاب میں بہاء اللہ کے متعلق اس لفظ سے انکار کیا ہے جسے اڈیٹر کوکب ہند نے اتنی ترقی دی کہ وہ مقام نبوت سے بھی منکر ہو گئے مگر ہمیں کیا فکر ہے ہمارے ساتھ بہائیوں کا سب سے بڑا پیشوا عبدالبہاء عباس آفندی متفق ہے۔منہ) تاہم آپ کو وہ گذشتہ نبیوں ہی کے زمرے میں شمار کرتے تھے چنانچہ ایک جگہ لکھا ہے

> اگر یہی (تجدید دین) میرا جرم ہے تو اس میں حضرت محمد رسول اللہ نے مجھ سے پہلے سبقت کی ہے اور ان سے پہلے روح اللہ نے اور ان سے پہلے کلیم اللہ نے اور اگر اعلاء کلمۃ اللہ اور اظہار امر الٰہی میرا گناہ ہے تو میں سب سے اول گنہگار ہوں اس گناہ کو آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت سے بھی نہیں بھول سکتا۔(ترجمہ از کتاب الشیخ۔ص ۳۹)

ظاہر ہے کہ یہ دعوی صریحاً صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے چنانچہ اسی وجہ سے جناب عبدالبہاء عباس آفندی نے جو اہل بہا کے نزدیک مہبط الہام الٰہی ، مفسر ومبین کتاب اقدس ہیں ایک سوال کے جواب میں کہ، انبیاء کی کتنی قسمیں ہیں ، یوں جواب دیا ہے:

> انبیاء دو قسم کے ہیں ایک بالاستقلال ومتبوع دوسرے غیر مستقل اور تابع۔ انبیاء مستقلہ صاحب شریعت اور دور جدید کے موسس ہوتے ہیں ان کے ظہور سے دنیا ایک نیا چولہ بدلتی ہے اور ایک نئے دین کی بنیاد پڑتی ہے اور ایک نئی کتاب نازل ہوتی ہے ....دوسری قسم کے نبی تابع اور مروج ہیں کیونکہ فرع ہیں مستقل نہیں۔....مظاہر نبوت کلیہ جو بالاستقلال اس دنیا میں ظاہر ہوئے ان میں سے حضرت ابراہیم، حضرت موسی ،حضرت مسیح ،حضرت محمد، حضرت اعلی (یعنی باب) اور حضرت جمال مبارک (یعنی بہاء اللہ) ہیں۔
>
> (ترجمہ مفاوضات عبدالبہاء۔ص ۱۱۴۔کوکب ہند جلد ۳ نمبر ۱۵ ص ۲)

ایسی صاف اور واضح عبارتوں کے ہوتے ہوئے کسی مرزائی کا خوشی سے بغلیں بجانا کہ بہاء اللہ کا دعوی نبوت نہ تھا یا کسی بہائی کا انکار کرنا کہ بہائی لٹریچر میں جناب بہاء اللہ کو نبی نہیں کہا گیا، کیا حقیقت رکھتا ہے۔اور اہل حدیث کو اس کی کیا پرواہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ یہ ہے کہ اہل حدیث ان دونوں مذاہب (مرزائی اور بہائی) کے درمیان ایک بحیثیت ایک جج کے کام کر رہا تھا اور نہایت انصاف کے ساتھ غیر جانبدارانہ نظر سے اصل حقیقت کو نہ صرف مذکورہ بالا دونوں مذاہب کے سامنے بلکہ تمام ملک کے آگے پیش کر رہا تھا کہ وکلاء بہائیہ نے کوتہ اندیشی سے شور مچا دیا جو خود ان کے حق میں بھی مضر ہوا، اور جس سے اہلحدیث کی تحقیق میں ذرہ فرق نہیں آیا اسی لئے اہل حدیث نے لکھ دیا کہ جاؤ اگر تم خود ہی بہاء اللہ کو نبوت ورسالت سے کوئی بلند مرتبہ دینا چاہتے ہو تو دیتے پھر کسی کو کیا ضرورت کہ تمہارے معاملہ میں پڑے۔ یہ تھی اصلیت جسے مرزائی مولوی نے اپنے مطلب کے مطابق بنا کر ظاہر کیا۔

اب میں ناظرین کو مرزائی مولوی صاحب کی صریح ایمان داری کا نمونہ دکھاتا ہوں آپ بہائیوں کی کتاب الفرائد کی عبارت کا ایک فقرہ لکھتے ہیں اول تو اس کا سیاق وسباق درج نہیں اور جو کچھ لکھا ہے اس کے ترجمہ میں بھی اپنے دین وایمان کا پورا ثبوت دیتے ہیں لکھتے ہیں:

مقام او مقام نیابت وخلافت وامامت نیست بل ظہور کل الٰہی است

(ص ۲۸۲)

ان (بہاء اللہ) کا مقام خلافت امامت یا نبوت کا مقام نہیں بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے ظہور کلی کے مقام پر ہیں یعنی پورے طور پر خدا ہیں۔ الفضل مذکور

ناظرین غور فرماویں کہ ترجمے میں الفاظ ،نبوت، اور ، پورے طور پر خدا، اصل عبارت کے کون سے لفظ کا ترجمہ ہے۔

یہ ہے مرزائیوں کی تحقیق کا ادنی نمونہ جو انہیں اپنے نبی صاحب سے ورثہ میں ملا ہے جس کے ذریعہ سے وہ تمام دنیا پر فتح حاصل کیا کرتے ہیں۔ افسوس صد افسوس

میں دعوی سے کہتا ہوں اور تمام مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ صاحب الفرائد نے بہاء اللہ کے متعلق صرف لفظ نبی سے انکار کیا ہے مقام نبوت سے ہرگز انکار نہیں کیا اگر کسی مرزائی میں طاقت ہے تو وہ میرے مقابلہ پر نکل کر مجھ سے ثبوت لے لے۔

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: اس مسئلہ کا فیصلہ ایک طرح سے بالکل آسان ہے ہمارے قابل نامہ نگار صابری صاحب تو جو معلومات پیش کریں گے وہ تو بر وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور مفید ہوں گی ہم ایک اصولی بات پیش کرتے ہیں جس سے نبوت بہاء اللہ پر کافی روشنی پڑ سکتی ہے وہ یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ کتاب اقدس وغیرہ میں بار ہا خدا کی طرف سے بصیغہ قل اپنا مخاطب ہونا ظاہر کرتا ہے اور قل صیغہ مخاطب بتا رہا ہے کہ متکلم خدا ہے اور مخاطب بہاء اللہ۔ یہ متکلم اور مخاطب کی نسبت خدا اور رسول میں ہوتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۴ ص ۴۔۶)

دجال کا گدھا قادیان میں

اور بڑی شان وشوکت سے اس کا استقبال

جناب مرزا غلام احمد قادیانی ایک عجیب دل و دماغ کے بزرگ تھے۔ آپ جو بات منہ سے نکالتے یا قلم سے لکھتے تھے اس کو منوانے کی از حد کوشش فرماتے تھے بلکہ کئی ایک سادہ لوحوں سے منوا بھی لیتے تھے۔ آپ نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو اعتراضات کی بھر مار ہوئی کہ مسیح موعود کے وقت دجال ہوگا جو بہت بڑے گدھے پر سوار ہوا کرے گا، وہ کون ہے اس کے جواب میں مرزا صاحب نے نہایت صفائی سے فرمایا، میاں یہ سوال تو کچھ مشکل نہیں۔ دجال پادری لوگ ہیں اور خر دجال ریل ہے جو بہت لمبی ہے (ازالہ اوہام)

اس پر کسی ظریف طبع شاعر کو کیا سوجھی جو ایک شعر کہہ دیا:

یہ کیسا ہے خرِ دجال کہ عیسی بعز و شاں
بصد منت بصد خواہش کرایہ دے کے چڑھتا ہے

آج ہم خوش خبری سنتے ہیں کہ یہ دجال کا گدھا جو آج تک مسیح موعود کو اٹھائے پھرتا تھا یہاں تک کہ موصوف کی نعش مبارک کو لاہور سے بٹالہ تک بھی یہی (خر دجال) لے گیا اور ظالم نے بڑی بے وفائی سے بٹالہ کے اسٹیشن پر ممدوح کو اتار پھینکا تھا۔ آج وہی گدھا قادیان میں بھی جا پہنچا جس کی خوشی میں قادیان کی انجمن نے شیرینی بانٹی اور صاحبزادگان مع حوارین اس کی زیارت کرنے کو طویلہ خر (اسٹیشن) تک گئے چنانچہ اس خر دجال کے دخول قادیان اور اس کی زیارت اور تقسیم شیرینی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیفیت الفضل قادیان بڑی خوشی سے لکھتا ہے :

ہفتہ زیر رپورٹ اس وجہ سے قادیان کی تاریخ میں یادگار رہے گا کہ ۱۴ نومبر ریل کی پٹڑی قادیان کی حد تک پہنچ گئی اس دن سکولوں اور تمام دفاتر میں تعطیل کی گئی اور لوگ جوق در جوق ریلوے لائن دیکھنے کے لئے جاتے رہے .... ۱۶ نومبر کو ریلوے لائن قادیان کے اسٹیشن تک عین اس وقت پہنچی جب کہ جمعہ کی نماز ہو رہی تھی۔ نماز کے بعد مرد عورتیں اور بچے سٹیشن پر جمع ہونے شروع ہوئے اور قریباً دو اڑھائی ہزار کا مجمع ہو گیا۔ ریلوے کے مزدوروں اور ملازمین کے کام ختم کرنے پر ان میں مٹھائی تقسیم کی گئی جس کا انتظام مقامی چندے سے کیا گیا تھا اور جب گاڑی بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہوئی تو اس کے نیچے گولے رکھ کر چلائے گئے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور حضرت میاں شریف احمد صاحب (صاحبزادگان مسیح موعود) بذات خود تشریف رکھتے اور بہت دلچسپی لیتے رہے۔ (الفضل ۱۶۔۲۰ نومبر ۱۹۲۸ء ص ۱)۔

اہل حدیث اپنے ناظرین کی طرف سے جماعت مرزائیہ قادیانیہ کو خر دجال کے دخول اور زیارت پر مبارکباد دیتا ہے

اے ذوق کسی ہم دم دیرینہ کا ملنا
اچھا ہے ملاقات مسیحا و خضر سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۔۴)

مسیح موعود کی علامت حج ہے

اخبار پیغام صلح (لاہور) میں ایک سوال چھپا ہے سوال کا ملخص یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے باوجود وسعت اور مال کے فریضہ حج ادا نہ کیا لہذا وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتے۔

مجیب نے مرزا صاحب کی کتاب ایام صلح سے اخذ کر کے جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی بیمار رہتے تھے آپ کی بیماری کی یہ حالت تھی کہ ابھی اچھے ہیں تو گھڑی میں سخت بیمار۔ نیز آپ کو دشمنوں سے قتل جان کا اندیشہ تھا۔ (پیغام صلح ۲۳۔نومبر ۱۹۲۸ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس عذر کو مانتے ہیں کہ واقعی مرزا صاحب حج کو نہیں جا سکتے تھے بلکہ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ خدا ہی نے ان کو معذور رکھا تھا کیوں؟ تا کہ وہ حسب فرمان نبوی، مسیح موعود، نہ ہوسکیں۔ سنئے ارشاد نبوی ہے

و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم من فج الروحاء (صحیح مسلم)

یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں قسم ہے اللہ کی ابن مریم فج الروحاء سے حج کا احرام باندھیں گے

فج الروحاء کی بابت شرح نووی میں لکھا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے

اس حدیث کے مطابق ہمارا یقین ہے کہ خدا نے ان کو حج سے معذور کر دیا تا کہ دین دار طبقے میں باتباع حدیث ان کی مسیحیت موعودہ کا دعوی غلط ہو۔

ایک بزرگ کی پیش گوئی

ہماری جماعت اہل حدیث کے ایک بزرگ عالم قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی نے بھی اسی حدیث سے استنباط کر کے پیش گوئی کر دی تھی کہ مرزا صاحب کو حج نصیب نہ ہوگا۔ (اصل عبارت قاضی صاحب: میں نہایت جزم کے ساتھ بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیش گوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔ تائید الاسلام۔ طبع دوم۔ ص ۱۱۶)

کیا احمدی دوست مرزا صاحب کی پیش گوئیوں میں ایسی سچی پیش گوئی دکھا سکتے ہیں جس میں ان کی صنعت و حرفت کو دخل نہ ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ نمبر ۶ جلد ۲۶ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی چیلنج منظور

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء میں چیلنج دیا گیا کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے اشتہار آخری فیصلہ کے مضمون پر امرتسر میں بحث کر لیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں..

پہلے مباحثہ میں جو شروط تھیں وہ تو بحال رہیں گی، تقرر منصف بھی بدستور ہوگا، غرض سب بحال۔ مزید شرط ہماری طرف سے دو ہوں گی۔

۱۔ خلیفہ قادیان میاں محمود کے حکم سے یہ مباحثہ ہوگا۔ وہ خود کریں یا ان کی اجازت سے کوئی وکیل کرے۔ کیونکہ آخری فیصلہ لکھنے والے باپ کے قائم مقام وہی ہیں۔

۲۔ انعامی رقم قادیانیوں کی طرف سے پہلے تین سو تھی، اب پانچ سو ہونی چاہیے۔

لدھیانہ کی طرح امرتسر کی مجلس مباحثہ میں بھی پچاس پچاس آدمی شریک ہوں۔ ایسے وسیع اور آرام دہ مکان کا انتظام اگر قادیانی نہ کرسکیں تو ہم کر دیں گے۔ انشاء اللہ

قادیانیو! تم اس کام میں لاہوری قادیانی کی تمیز اٹھا کر سب اکھٹے ہو کر مقابلے پر آجاؤ۔ سب کام چھوڑ کر جلدی کرو سر پر رمضان آتا ہے۔ دیر نہ کرو۔ ہاں اتنا یاد رکھو

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ۔ ص ۴-۵)

مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

کشتی نمبر ۱: مرزا صاحب مدعی رسالت:

جناب میاں بشیر الدین محمود احمد (جو جماعت قادیانیہ کے موجودہ خلیفہ ہیں) اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب القول الفصل کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ صل مصداق اس پیش گوئی (مسیح کی بشارت و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد) کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے

و مبشرا برسول یأ تی من بعدی اسمه احمد

مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال، لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

نوٹ: کتاب ازالہ اوہام ۱۹۰۸ء یعنی ۱۸۹۱ء میں لکھی گئی تھی اس کتاب کے صفحہ ۶۷۳ میں جناب مرزا صاحب قادیانی کا حضرت عیسی کی بشارت کو اپنے اوپر چسپاں کرنا اور اپنے آپ کو اس کا مصداق قرار دینا، ثابت کررہا ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۳۰۸ھ یعنی ۱۸۹۱ء میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۳ پر رسالت کا دعوی کیا تھا کیونکہ حضرت مسیح نے الفاظ و مبشرا بر سول یا تی من بعدی اسمه احمد کہہ کر اپنے بعد ایک نبی و رسول کے آنے کی خبر دی تھی۔

لاہوری کشتی نمبر۲

مرزا صاحب کا دعوی نبوت و رسالت سے انکار

ایک لاہوری مرزائی نے لکھا ہے کہ حضرت مرزا صاحب انقطاع نبوت اور مسدودی نبوت پر اپنے ایمان کو بنی؟ کیا ہے اور صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا بلکہ جو نبوت کا دعوی کرے وہ کافر اور بے دین ہے حضرت مرزا صاحب نے نبوت و رسالت کا دعوی ہرگز نہیں کیا (میر مدثر شاہ پشاوری کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب ختم نبوت۔ص ٦٧)

اسی لاہوری مرزائی نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ٦، ٧، ٨، ٩، ١٠، ٦٧ تا ٨٠ پر جو اقوال جناب مرزا صاحب قادیانی کے ان کی کتابوں سے لکھے ہیں ان کو مختصراً ذیل میں لکھتا ہوں:

ا۔سوال: رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

جواب: نبوت کا دعویٰ نہیں کیا بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدا تعالیٰ کے حکم سے کیا گیا ہے۔(ازالہ اوہام۔ص ۴۲۱)

۲۔مسیح کیوں کر آ سکتا تھا وہ رسول تھا اور خاتم النبیین کی دیوار...اس کو آنے سے روکتی ہے،سو اس کا ہم رنگ آ گیا وہ رسول نہیں مگر رسولوں کے مشابہ اور مثل ہے (ازالہ اوہام۔ص ۵۲۲)

۳۔حسب تصریح قرآن کریم رسول اس کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبریل کے ذریعے سے حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے (ازالہ اوہام۔ص ۵۳۴)

۴۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ صادق الوعد ہے تو جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کیلئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۵۷۸)

۵۔ لست بنبی و لکن محدث اللہ و کلیم اللہ لا جدد دین المصطفی۔

(ترجمہ: میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث ہوں اور کلیم اللہ ہوں تا کہ دین مصطفی کی تجدید دین کروں (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۴۹)

٦: مجھے دعویٰ نبوت وخروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں محدث آئیں گے جو اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں اور ان میں سے میں ایک ہوں (نشان آسمانی۔ص ۲۹)

۷۔ اور ان لوگوں نے مجھ پر افتراء کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعوی کرتا ہے (حمامۃ البشری۔ص ۸)

۸۔ میرا نبوت کا کوئی دعوی نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعوی کرے وہ نبی بھی ہو جائے میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ اور رسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامت ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں۔ (جنگ مقدس۔ص ٦٧)

۹۔ افتراء کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ ہم نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔

(کتاب البریہ۔ص ۱۸۲ کا حاشیہ)

۱۰۔ اور قرآن کی رو سے آنخضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممنوع ہے (ایام الصلح۔ص ۱٦۴)

۱۱۔ (مولوی غلام دستگیر) پر واضح رہے کہ ہم (مرزا) نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا اله الا الله محمد رسول الله کے قائل ہیں اور آنخضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجناب ﷺ اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے قائل ہیں ...غرض جب کہ نبوت کا دعوی اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعوی ہے (مجموعہ اشتہارات۔حصہ ۳۔ص ۲۲۳)

ناظرین! ان سب حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب دعوی نبوت کو غلط اور اپنے حق میں بہتان کہتے ہیں۔

قادیانی کشتی نمبر ۳۔ مرزا، نبوت و رسالت کے مدعی

مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نبی تھے۔ (حقیقۃ النبوت۔ص ۲۰۵)۔

اور اس پر دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے خود اپنے آپ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی کے لفظ سے پکارا ہے اگر آپ نبی نہ ہوتے تو کیوں اپنے آپ کو نبی اور رسول کر کے پکارتے (حقیقۃ النبوت۔ص ۲۰۹)

۱۔صریح طور نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۰)

۲۔ نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں ۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۹۱)

۳۔ میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے ۔ (نزول المسیح۔ص ۴۸)

۴۔خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے (دافع البلاء۔ص ۸)

قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (ایضا۔ص ۶۰)

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (ایضاً۔ص ۱۱)

۵۔میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔

(آخری خط حضرت اقدس مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

۶۔ ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں ،۔(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۷ اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں۔ (چشمہ معرفت۔ص ۷۷)

۸۔ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔

(ایک غلطی کا ازالہ۔ص ۱)

۹۔ و ما کنا معذبین حتی نبعث رسو لا

پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۵)

۱۰۔ یہ آیت (یعنی و آخرین منھم لما یلحقوا بھم) آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت پیش گوئی ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ ایسا ہی خدا تعالی نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول کیا ہے۔ (نزول المسیح۔ص ۴۸)

۱۲۔ میرا نام مریم اور عیسی رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵۔ص ۱۸۹)

۱۳: میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۸)

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تیسری کشتی ملاحظہ کریں کیسی تصریح سے نبوت کا دعوی کر رہے ہیں۔

کشتی نمبر۴۔ مرزا، تشریعی نبوت کے مدعی

۱۔ اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری، تو اول تو یہ دعوی بے دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔ پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام: قل للمؤمنين يغضوا من ابصار هم و يحفظوا فرو جهم ذ لك ازكى۔

یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔ (قادیانی اربعین نمبر۴۔ص ۶۔۷)

نوٹ: جناب مرزا صاحب کی وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی پس مرزا صاحب، اربعین میں (جو ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی تھی) صاحب شریعت ہونے کے مدعی تھے۔

۲۔ قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری لکھتا ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اربعین نمبر صفحہ ۶۰ پر فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کی خاتم ہے تاہم خدا تعالی نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو جھوٹی گواہی نہ دو، زنا نہ کرو خون نہ کرو اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔ پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤ کورد ہوگئی کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو تو وہ مدعی نبوت ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔

دیکھو حضرت مسیح موعود نے تجدید کے طور پر نزول احکام شریعت کو ممکن مانا ہے پھر اپنی وحی میں ان کو تسلیم کیا ہے اور اس طرح سے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی بھی مانا ہے۔ (النبوۃ فی القرآن۔ص ۷۴ کا حاشیہ)

۳۔ حضرت احمد علیہ السلام (یعنی مرزا صاحب) انہی معنوں میں صاحب شریعت نبی اور رسول ہیں جن میں جمیع انبیاء بنی اسرائیل حضرت موسی کے بعد صاحب شریعت نبی ہوئے پس وہ صاحب شریعت نبی ہیں اس کی تشریح وہی ہے جو حضرت احمد علیہ السلام نے اربعین میں کر دی ہے۔

فقط۔ ۱۴ جولائی ۱۹۲۴ء خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی۔

(از پیغام صلح لاہور ۲۶ ذی الحج ۱۳۴۲ھ ص ۳)۔

۴۔ سو غور کر کے دیکھنا چاہیے کہ اگر شریعت سے مراد اوامر و نواہی ہیں بغیر اس کے کہ وہ پہلی شریعت کے ناسخ ہوں تو ان معنوں کی رو سے ہمارے حضرت مسیح موعود بھی صاحب شریعت نبی تھے چنانچہ اربعین میں آپ فرماتے ہیں (اربعین نمبر ۴ ص ۶ والی عبارت درج ہے) الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء ص ۴۔

باقی دارد (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ۔ ص ۹-۱۰)

برما سے ایک اطلاعی خط

مولانا ابو عبدالجبار محمد محی الدین صدیقی خطیب مسجد توحید و ناظم انجمن عامل بالقرآن والحدیث کینٹ کوبن ضلع ٹانگو ملک برما سے لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برادران اسلام ناظرین اہل حدیث السلام علیکم:

ملک برما ایک زرخیز قطعہ ہے اوراس میں ہر قسم کے اقوام و مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں اور ہرایک قوم و مذہب والے اپنے اپنے قوم و مذہب کی ترقی اور تبلیغ میں مشغول ہیں۔حتی کہ قادیانی بہائی وغیرہ تبلیغ میں کوشاں نظر آتے ہیں۔مگر یہاں کے برادران اہل حدیث خاموشی کی نیند میں پڑے ہوئے ہیں۔

ناظرین چند برسوں سے رنگون اوراس کی اطراف میں قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرتے ہوئے دھوکہ بازی سے قادیانی احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ مرض ہمارے گاؤں کینٹ کوبن میں چند ماہ قبل سے وارد ہوا۔اوراس وقت خاکسار جنگل میں تھا۔عبدالرحیم احمدی قادیانی کنٹریکٹر ندی کے پل بنانے کو آیا،تو وہ حاجی عبد الجلیل زمین دارموضع مذکور کے مکان میں آتا جاتا رہا۔ایک روز اتفاقاً خاکسار جنگل سے آیا ہوا تھا،اس روز وہ بھی آیا،تو اپنی چالاکی سے باتیں کرنے لگا۔میں نے اس کی چوری چالاکی کی بات کوسمجھ کر امتحاناً اس سے پوچھا کہ

مرزاغلام احمد کے آسمانی نکاح محمدی بیگم کا حال آپ کو کچھ معلوم ہے۔

اس پر وہ غضب ناک ہوکر کہنے لگا کیا مسیح موعود کو برا کتے ہو۔

میں نے پھر کہا کہ: آپ کے نبی کوحیض آتا تھا۔وغیرہ۔

اس نے مجھ کولاحول پڑھنے کو کہا۔

اس کے بعد جولوگ وہاں تھے پوچھنے لگے مولوی صاحب یہ کیا بات ہے؟ اس وقت میں نے کھڑے ہوکر جوکچھ معلوم تھا ان لوگوں کو سنایا۔

پھراس شخص قادیانی نے مجھ کو دیوانہ وغیرہ کہنے کے بعد اپنا راستہ لیا۔اس روز سے لوگوں کومعلوم ہوا یہ قادیانی ہے۔

خیر میں نے جہاں تک ہوسکا اخبار اہل حدیث، رسالہ شہادات مرزا، اور الہامات مرزاوغیرہ پڑھ کرسنائے۔ہر جمعہ کومسجد میں توحید کا وعظ بھی سنایا کرتا ہوں

آخرکاراس سے ہم سے بذریعہ حاجی عبدالجلیل خط وکتابت ہوئی وہ لاجواب ہوکر آئینہ کمالات وغیرہ سے انکار کر بیٹھا۔

تب خاکسار نے مناظرہ کے لئے بلایا تو حیلہ بہانہ کر کے کبھی ٹانگو کبھی رنگون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا رہتا ہے۔

ایک اور شخص مسمی نور محمد مولوی بن کر آیا وہ بھی سامنے نہیں آتا، اور لوگوں کو حدیث وقرآن کے الٹے ترجمے سنا کر گمراہ کرتا ہے۔ ایک روز بذریعہ حاجی صاحب موصوف خط کے ذریعہ سے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۲۸ء کو مباحثہ کے لئے بلایا، وہ نہیں آیا۔ آخری فیصلہ ہمراہ مولانا سردار اہل حدیث لوگوں کو سنایا۔ لوگ اصل بات سمجھ گئے۔

عبدالرحیم قادیانی نے دھوکہ سے چندہ وصول کر کے اپنی انجمن کو لکھ مارا کہ ہم نے ۱۵ آدمیوں کو قادیانی بنا دیا ہے حالانکہ یہاں پر کوئی بھی قادیانی نہیں۔ یہاں لوگ جانتے ہی نہیں کہ قادیانی کیا چیز ہیں۔ یہاں اللہ کے فضل سے کوئی بھی قادیانی نہیں ہوا۔ ہاں ایک فائدہ یہ ہوا کہ مقلد لوگ اہل حدیث کو اور مولانا شیر پنجاب (ثناء اللہ امرتسری) کو سراہنے لگے اور دعائیں دینے کو تیار ہو گئے اور خاکسار کو بھی عزت سے دیکھنے لگے اور طریقہ سلف صالحین سمجھنے لگے۔ جس طرح رنگون وغیرہ میں قبرستان وغیرہ قادیانیوں کے واسطے بند کر دیا اسی طرح یہاں بھی ہوگا انشاء اللہ۔ باقی آئندہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق یکم رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۷ ص ۳۔۴)

مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں

(گذشتہ پرچہ اہل حدیث میں درج ہوا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک، دو، تین کشتیوں پر نہیں، بلکہ چار کشتیوں پر سوار تھے، یعنی چار مختلف قسم کے ان کے دعاوی تھے۔ ان میں سے چوتھی کشتی مضمون تھا، تشریعی نبوت، یعنی باشرع نبی۔ اس قسم کی نبوت کا ادعا امت مرزائیہ بھی کفر کہتی ہے۔ قابل مضمون نگار نے اس دعوی کے متعلق کئی ایک حوالے نقل کئے ہیں جن میں سے چار پرچہ اہل حدیث مورخہ ۷ دسمبر میں درج ہو چکے آج اس سے آگے پڑھیئے۔ مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب رحمہ اللہ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

۵۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آپ کوئی نئی ہدایت یا نئی شریعت نہ لائے تھے لیکن مطلق ہدایت اور شریعت کا اگر سوال ہو تو آپ یقیناً ہدایت بھی لائے اور شریعت بھی لائے شریعت کے متعلق اگر سوال ہو تو دیکھو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں (یہاں اربعین جلد ۴ صفحہ ۶ والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبارت درج ہے جو اہل حدیث ۷ دسمبر کے س ۱۱ کالم ۲ میں درج ہو چکی) (اخبار الفضل ۲۷۔ اپریل و ۴ مئی ۱۹۱۶ء ص ۵)

۶۔ مولوی سعدی احمدی لاہوری کتاب اربعین کی مندرجہ بالا عبارت درج کرنے کے بعد لکھتا ہے:

اس حوالہ میں مسیح موعود نے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی کر کے پیش کیا ہے لیکن آپ نے صاحب شریعت جدید نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور مانا ہے کہ قرآن کے بعد قیامت تک کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہوگی۔

(دیکھو چشمہ معرفت۔ ص ۷۲)۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۱۰ نمبر ۲ ص ۲۳ و ۵۵)

۷۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ (اربعین نمبر ۳۔ ص ۳۴ کا حاشیہ)

نوٹ: مرزا صاحب کی اس وحی میں نیا امر اور نہی ہے یعنی مخالفوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو بلکہ مرید مرزا کے پیچھے پڑھو۔ پس مرزا قادیانی، صاحب الشریعت نبی ہونے کے مدعی بھی تھے۔

۸۔ الف: جناب مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۳ کا حاشیہ)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مخالف و منکر کو دین اسلام سے خارج یعنی کافر سمجھتے تھے۔

ب: اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر ان کے مناسب حال کون سی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے کہ

ما دعاء الکافرین الا فی ضلال (دافع البلاء۔ ص ۱۱)

دیکھئے مرزا صاحب قادیانی اپنے منکر و مخالف کو کافر سمجھتے ہیں۔

ج: حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳، ۱۷۶ پر بھی مرزا صاحب قادیانی نے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منکر و مخالف کو کافر قرار دیا ہے۔

د۔ تریاق القلوب کے صفحہ ۱۳۰ کے حاشیہ پر ہے:

اپنے دعوی کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔

ان سب تحریروں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، صاحب شریعت نبی ہونے کے مدعی تھے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی میں سخت اختلاف ہے کہیں دعوی رسالت ہے کہیں رسالت و نبوت سے انکار ہے۔ کہیں تشریعی نبوت سے انکار ہے اور کہیں صاحبِ شریعت نبی ہونے پر اصرار ہے حالانکہ خود مرزا صاحب نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ:

کسی عقلمند اور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔

(ست بچن۔ ص ۳۰)

ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق۔ (ست بچن۔ ص ۳۱)

اسی طرح ایک احمدی عالم لکھتا ہے:

یہ تمام اہل اسلام اور قانون دان دنیا پر روشن ہے کہ مدعی جس کے دعوی میں اضطراب اور تناقض ہو وہ عدالت شرعی اور قانونی میں کبھی بھی قابل سماعت و قبولیت نہیں ہوسکتا۔ (پیغام صلح لاہور ۳۔ اکتوبر ۱۹۲۰ء ص ۴)

جناب مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا ہے کہ مجھے مراق ہے۔

(اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

اس مرض میں مریض کو اپنے جذبات و خیالات پر قابو نہیں رہتا۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب اپنے دعووں میں سچے نہ تھے۔ صدق اللہ

لو کان من عند غیر اللہ لوجدوا فیہ اختلافا کثیراً۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق یکم رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا علم کلام

(آریوں اور عیسائیوں سے مرزائی مناظر بحث نہیں کر سکتے)

مولوی ادریس خان بدایونی کے امرتسر آنے پر جو آریوں سے مباحثات کی تحریک ہوئی جس کا ذکر گزشتہ پرچہ اہل حدیث میں ہوا تھا اس پر احمدی (مرزائی) بھی اس میں حصہ لینے کو امرتسر میں آئے۔ چنانچہ ۱۵ دسمبر کو بوقت شب مولوی شب عصمت اللہ کا بمعیت مولوی عبدالحق احمدی مباحثہ پنڈت دھرم بھکشو آریہ سے ہوا۔ یہ وہ وقت تھا کہ ہم دینا نگر میں تھے۔ ۱۶ نومبر کو عام شہادتوں سے جو سنا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مضمون مباحثہ تھا وید اور قرآن۔ احمدی مناظر نے وید میں تحریف ہونے کا دعوی کیا۔ اس کے ثبوت میں سام وید کے مختلف نسخے دکھائے جن میں منتروں میں کمی بیشی تھی۔ آریہ مناظر نے اس کا جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ تم احمدی لوگ وید پر اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ تمہارے پیر و مرشد مرزا صاحب نے ویدوں کو الہامی مانا ہوا ہے۔ اس دعوی کے ثبوت میں کتاب پیغام صلح کا حوالہ دیا۔ احمدی مناظر نے کہا کہ مرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ وید میں ودیا (علم معرفت) نہیں ہے۔

آج کے اس مضمون میں ہم اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے ویدوں کے متعلق کیا رائے دی ہے اور کیا عقیدہ ظاہر فرمایا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا۔ بعد انتقال ان کے کاغذات میں کچھ مسودہ ملا جس کو کتاب پیغام صلح کی صورت میں بحکم خلیفہ نور الدین خواجہ کمال الدین نے مرتب کر کے ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو شائع کیا۔ اس کتاب پیغام صلح میں مندرجہ ذیل مرزا صاحب کے اعترافات ہمیں ملتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

۱۔ ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔ (پیغام صلح۔ص ۲۳)

۲۔ وید انسان کا افتراء نہیں۔ (پیغام صلح۔ص ۲۳)

۳۔ ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں (مترجموں اور شارحوں) کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔(پیغام صلح۔ص ۲۵)۔

یہ حوالہ جات تو تسلیم وید کے متعلق ہیں۔ان کے علاوہ کمال تو یہ کیا کہ کرشن جی کو نبی بلکہ خدا کا اوتار بھی مان لیا۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

۴۔ اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔ (پیغام صلح۔ص ۱۱)

ناظرین ان کھلے اعترافات کے ہوتے ہوئے کسی احمدی (مرزائی) کو حق پہنچتا ہے کہ وہ آریوں ہندؤوں کے ساتھ وید کی حقیقت یا حقیت پر بحث کرے؟

واضح رہے کہ یہ کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آخری تحریر ہے اس کے خلاف اگر کوئی تحریر ہوگی تو وہ اس آخری تحریر سے منسوخ یا مرجوح سمجھی جائے گی اس کے بعد کی ہو نہیں سکتی کیونکہ یہ کتاب بعد انتقال چھپی ہے۔

نتیجہ: مرزا صاحب نے کرشن جی کو نبی اور اوتار مان لیا۔اوتار اس کو کہتے ہیں جس میں خدا نے نزول جلال خاص کیا ہو۔ اس کی زبان پر خدا بولتا ہو۔یہی اعتقاد عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ بن مریم کے حق میں ہے اس لئے کرشن جی اوتار مان کر مرزا صاحب نے مسیح کی اوتاریت یا بالفاظ دیگر الوہیت کا راستہ صاف کر دیا۔

احمدی دوستو! ایمان سے سچ سچ بتاؤ یہی وہ علم کلام ہے جس کی بنیاد بڑی مضبوط چٹان پر پنجابی مسیح موعود نے رکھی تھی جس پر تم فخر کیا کرتے ہو کہ ہمارے مسیح نے تمام کافروں کے منہ بند کر دیئے قلم توڑ دیئے۔ واقعی آپ سے کسی مسلمان مناظر بلکہ امام الکلام کو یہ جرأت نہ ہوئی تھی کہ وہ کسی مخلوق خدا کو خدا کا اوتار مانے یہ خصوصیت صرف مرزا صاحب قادیانی کو حاصل ہے۔سچ ہے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

بس اب تم لوگ ناحق دردسری نہ کیا کرو۔آریوں اور عیسائیوں سے مباحثہ چھوڑ دو۔ناحق ایک ایسی کتاب پر جدال وقتال کرتے ہو جسے بحکم اپنے مسیح موعود کے تم خود بھی مانتے ہو چنانچہ خواجہ کمال الدین لاہوری مرتب کتاب پیغام صلح، دیباچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں لکھتے ہیں :

احمدی مسلمان تو ہر وقت اپنے مرشد و مولا کی اس آخری وصیت کو اپنے لئے ایک واجب التعمیل فرمان سمجھتے ہیں ۔ (دیباچہ۔ص ۲)

اللہ اکبر ! یہ ہیں وہ مسیح موعود جو دنیا میں شرک و کفر کو مٹا کر توحید اسلامی پھیلانے آئے تھے جو تلوار سے نہیں بلکہ دلیل اور حجت سے اسلام کو کفر پر غالب کرنے کے مدعی تھے۔ انہی کو ہم دیکھتے ہیں کہ عقاید غیر اسلامیہ کو کھلے لفظوں میں تسلیم کرتے ہیں اس پر بھی دعوی ہے کہ ہم اسلام پر قربان ہیں۔ آہ !

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا ناخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

اس اعتقاد پر یہ دعوی کیسا زیبا ہے کہ :

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے مسئلہ توحید ایسے رنگ میں اور اس وضاحت سے بیان کیا ہے کہ دوسری امتوں کے انبیاء نے اس طرح بیان نہیں کیا ۔ (خطبہ میاں محمود احمد۔ درالفضل قادیان ۲۵ فروری ۱۹۲۶ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں : ایک معنی سے تو ہم بھی اس دعوی کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی اس قسم کی توحید کسی نے بیان نہیں کی کہ مخلوق خدا کو خدا کا اوتار مانا ہو بلکہ ایسا ماننے والوں کو کافر کہا ہے۔ غور سے پڑھئے۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم

(جو لوگ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ ہی ہے وہ کافر ہیں)

مقطع کلام یہ ہے کہ احمدیوں کو عیسائیوں اور ہندو آریوں سے الوہیت مسیح اور صداقت وید پر بحث کرنے کا کوئی حق نہیں ۔ ہاں یہ حق ہے کہ آریوں سے یوں کہیں کہ ویدوں میں نیوگ کی تعلیم نہیں۔ یہ نہ کہیں کہ ویدوں میں چونکہ نیوگ کی تعلیم ہے اس لئے وید کلام الٰہی نہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی خود فرماتے ہیں :

ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتی لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید ہی کی تعلیم ہے (اس ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لفظ کو ہم نہیں سمجھ سکتے ۔ثناء اللہ امرتسری) بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئی ہیں ۔(کتاب پیغام صلح۔ص ۲۴)

بس اب احمدیوں کی حیثیت نیوگ کے بارے میں بالکل وہی ہوئی جو ہندوؤں کی آریوں کے سامنے ہے ۔اور بت پرستی کے متعلق احمدیوں کی حیثیت وہ ہوگی جو آریوں کی سناتن ہندوؤں کے سامنے ہے ۔یعنی ہندوؤں آریوں اور احمدیوں کا مباحثہ کسی ویدک مضمون پر فروعی ہوگا اصولی نہ ہوگا

احمدی دوستو! مصاحبت اور یگانگت تم کو مبارک ہو

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

مباحثہ آریہ میں احمدی مناظر کے سامنے آریہ نے کہا کہ تم لوگ وید میں تحریف کہتے ہو قرآن میں بھی ایسی تحریف ہوئی ہے ۔مثال کے طور اس نے یہ آیت و ما او تیتم من العلم ا لا قلیلا پیش کی ،اور کہا اس آیت کی بابت صحیح بخاری میں بجائے او تیتم کے او توا آیا ہے۔

اس کے جواب میں مولوی عصمت اللہ احمدی مناظر نے کہا اگر یہ بخاری میں دکھا دو،تو میں پانچ سو روپئہ انعام دوں گا اور اسلام چھوڑ دونگا۔

چنانچہ بخاری منگائی گئی اور آریہ مناظر نے یہ روایت دکھا دی ۔اس موقع پر غیر مسلموں نے تالی بجائی اور مجلس میں شور بپا ہو گیا اور لوگوں کے کھڑے ہو جانے سے نقض امن کا خطرہ ہوا۔اسی پر جلسہ بر خاست ہو گیا۔

حالانکہ یہ روایت صحیح بخاری میں بروایت اعمش تابعی کتاب العلم میں ہے اور اس کا جواب بھی آسان ہے کہ جن لوگوں نے ما او توا پڑھا تھا وہ اپنے فہم سے پڑھا تھا کیونکہ سیاق آیت میں یسئلو نك غائب کا صیغہ ہے اس لئے انہوں نے دوسرا صیغہ بھی غائب سمجھا ۔لیکن آنخضرت ﷺ کے دہان مبارک سے او تیتم نکلا تھا اس لئے وہی قرآن میں لکھا گیا اور وہی حافظوں کے سینوں میں محفوظ ہوا۔اس قسم کی قرأت شاذہ قرآن نہیں ہوتیں اس لئے کہ قرآن کی تعریف میں داخل ہے ما نقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بین الدفتین بالتواتر (جو متواتر روایت سے پہنچا ہو) مگر احمدی مناظر کی اس بے خبری اور جلد بازی سے شہر میں الٹا اثر ہوا جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔

مختصر یہ ہے کہ اس مباحثہ میں جو انکشاف ہوا اس سے معلوم ہوا کہ احمدی جماعت کا حق نہیں کہ وہ آریوں سے صداقت وید پر بحث کرے بلکہ وہ آریوں کو مخاطب کر کے کہے

کون کہتا ہے کہ تم ہم میں جدائی ہو گی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ مطابق ۱۵ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۹ ص ۱۔۳)

خلیفہ قادیان اور قادیانی خرِ دجال کو لینے آئے

(ایک مطبوعہ اشتہار از انجمن اہل حدیث امرتسر)

مرزا صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو ریل کو خرِ دجال اور اس کے جاری کرنے والوں کو دجال قرار دیا۔ (ازالہ اوہام)

آج تک تو یہ خر دجال یعنی (ریل) دجال کا گدھا قادیان میں نہ گیا۔ اب گورنمنٹ نے امرتسر سے بوٹاری تک جاری کرنے کا حکم دیا جس کا ایک ٹکڑا قادیان تک ۱۹ دسمبر ۱۹۲۸ء کو جاری ہوگا۔ اس لئے خلیفہ صاحب قادیان اور قادیانی اس خر دجال کا استقبال کرنے کو امرتسر اسٹیشن پر آئے ہیں۔

ہم پبلک کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ خلیفہ قادیان کا استقبال کریں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ وہ خرِ دجال پر بیٹھ کر اپنے گھر قادیان تک کس طرح جاتے ہیں۔ المشتھر: ناظم انجمن اہل حدیث امرتسر

۱۹۔ دسمبر کو ٹھیک ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر خرِ دجال قادیان کو گیا جسکو قادیانیوں نے پھولوں کے ہاروں سے خوب سجایا ہوا تھا، اور خلیفہ قادیان اور مریدان باصفا اس پر سوار تھے۔ بڑی نمائش اور شان سے جا رہے تھے اور دیکھنے والے بزبان حال کہہ رہے تھے:

مرا دجال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۵ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۹ ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام زادے کی رسی دراز ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جب خدائی تحریک سے میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اعلان شائع کیا جسکا خلاصہ مطلب بطور دعا کے یہ تھا کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے خدا جھوٹے کو سچے کی زندگی میں موت دے اور اس دعا کی قبولیت کا وعدہ بھی خدا کی طرف سے آپ نے شائع کر دیا اور جب حسب وعدہ خداوندی یہ دعا قبول بھی ہوگئی تو مرزائی جماعت نے پروپاگنڈے کے طور پر یہ مشہور کیا کہ مولوی ثناء اللہ نے لکھا تھا کہ:

حرام زادے کی رسی دراز ہوتی ہے، اسلئے اسی کے قول سے اس کو موت سے مہلت ملی۔

اس کے جواب میں میری اور میرے احباب کی طرف سے بارہا تقاضا ہوا کہ یہ تحریر دکھاؤ۔ مگر وہ نہ دکھا سکے، اس لئے کہ وہ بازاری محاورے کا فقرہ نہ کبھی ہم نے لکھا، نہ کبھی بولا۔

باوجود اس کے درنجف سیالکوٹ مورخہ یکم جنوری ۱۹۲۹ء میں اس مضمون سے متعلق سوال کیا گیا ہے کہ

مولوی ثناء اللہ یا ان کے کسی دوست نے ایسا لکھا تھا یا بہتان ہے؟

اس کے جواب میں ہماری طرف سے ہمیشہ یہی اعلان ہوا کہ یہ سراسر بہتان ہے۔ اسی اعلان کا اثر ہے کہ قادیانی پروپاگنڈہ اتنا کمزور ہوگیا کہ دسمبر ۱۹۲۰ء کے جلسہ احمدیہ قادیان میں اعلان کیا گیا کہ،

حرام زادہ کی رسی دراز، والا اشتہار مولوی ثناء اللہ کا نہ تھا۔

(دیکھو اخبار الفضل قادیان ۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۲۹ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۱۔ص ۱۔۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تثلیث قادیانی

یعنی مرزا قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری کے اقوال متخالفہ

جناب مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسری کلرک نہر امرتسر لکھتے ہیں:

عرصہ تقریباً پندرہ سال سے مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت قادیانیہ اور لاہوری مریدوں میں مسئلہ ختم نبوت پر اختلاف ہوکر دو فریق ہو گئے ہیں۔ ایک فریق نے اپنا صدر مقام قادیان میں، دوسرے نے لاہور میں قائم کرلیا ہے۔

قادیانی احمدیوں کے موجودہ خلیفہ میاں محمود احمد ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد مسیح موعود، مہدی مسعود، ملہم، نبی اللہ، رسول اللہ ہیں۔ ان کا منکر کافر ہے۔ اور آیت خاتم النبیین کے معنی آخری نبی کے نہیں، بلکہ اس کے معنی:

> آنحضرت ﷺ، نبیوں کی مہر، ہیں۔ یعنی آپ ﷺ کا جو امتی آپ کا کامل اتباع کرے گا، وہ غیر تشریعی نبی بن جاوے گا۔ آنحضرت ﷺ کے بعد تشریعی نبوت کا دروازہ بند ہے، نہ کہ غیر تشریعی کا۔

ساتھ ہی اس کے قادیانی مرزائی یہ بھی عقیدہ رکھتے ہیں کہ حضرت عیسی بن باپ پیدا ہوئے تھے۔

برخلاف اس کے لاہوری مرزائیوں کے امیر مولوی محمد علی ایم اے کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی اللہ و رسول اللہ نہیں، مسیح موعود مہدی مسعود ملہم اور مجدد ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا منکر کافر نہیں ہے۔ اور حضرت عیسی بن مریم بن باپ پیدا نہ ہوئے تھے۔

اب میں ذیل میں اس بات کو ثابت کرتا ہوں کہ مولوی محمد علی لاہوری ایم اے، مارچ ۱۹۱۴ء سے بیشتر (یعنی میاں محمود کے خلیفہ ہونے سے پہلے) کچھ اور عقیدہ رکھتے تھے۔ میں نے ذیل میں مرزا غلام احمد صاحب کا مذہب ان کی تحریروں سے لکھا ہے، پھر مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ مذہب لکھا ہے، اور پھر ان کا حال کا مذہب لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی تحریک سے مذاق رکھنے والوں، خاص کر دونوں پارٹیوں کے اختلاف سے تعلق رکھنے والوں، کے لئے یہ مضمون بڑا دلچسپ ہے۔ امید ناظرین بغور پڑھیں گے۔

ا۔ مرزا صاحب قادیانی کا مذہب:

ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۷، ۶۶۹، مواہب الرحمٰن صفحہ ۷۰، ۷۲، اور ۷۶ پر ہے کہ:

حضرت عیسیٰ بن مریم بن باپ پیدا ہوئے تھے۔

مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ عقیدہ:

ا۔ مسیح کی پیدائش ایک ایسے اعجازی رنگ میں ہوئی تھی جس میں باپ کا دخل نہ ہوا اور اس لئے مسیح کو کلمہ کہا گیا کیونکہ وہ معمولی طرز پر باپ کے نطفہ سے ماں کے شکم میں نہ آیا بلکہ خدا کے کلمہ کن سے حاملہ ہوئی اس لئے اسے کلمۃ اللہ کہا گیا۔ (ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۰۸ء ص ۱۴۔۱۵)

مولوی محمد علی لاہوری کا موجودہ عقیدہ:

ان ایام میں کرسچن بک سٹور لدھیانہ کی طرف سے ایک رسالہ بنام حقائق قرآن شائع ہوا ہے جس میں یہ دعوی کیا گیا ہے کہ اگر غیر معتبر روایات و حکایات کو چھوڑ کر فقط قرآنی بیانات کو دیکھیں تو مسیح ابن مریم حضرت محمد ﷺ سے افضل ہیں اور اس میں امور ذیل کو بیان کیا گیا ہے جن کا جواب اصل الفاظ معترض کو نقل کر کے ساتھ ساتھ دیا گیا گیا ہے۔

اول: الف: مسیح کی پیدائش کا معجزہ نہ ہونا قرآن سے ثابت ہے

جواب: قرآن کریم کی کوئی آیت پیش نہیں کی نہ یہ بتلایا کہ معجزانہ سے کیا مراد ہے۔ اس کے برخلاف حضرت مسیح کا معمولی انسانوں کی طرح پیدا ہونا قرآن کریم میں صاف مذکور ہے۔

(از رسالہ حقیقۃ المسیح از روئے قرآن و بائیبل ص ۷) (مرزا اور خود اپنے خلاف)

۲۔ مرزا صاحب قادیانی کا مذہب:

ازالہ اوہام صفحہ ۳۹۳، ایام الصلح صفحہ ۱۱۳ کا خلاصہ یہ ہے:

خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ عقیدہ:

ترجمہ قرآن: اور ہم نے ذوالنون کو بھی اشد؟ عطا فرمایا جب کہ وہ غضب کی حالت میں چلا گیا اور اس نے خیال کیا کہ ہم اس پر تنگی نہیں کریں گے یا اس پر مصیبت نہیں ڈالیں گے (لیکن وہ مصیبت میں گرفتار ہوگیا) تو پھر اس نے اس تاریکی میں (جس کے اندر وہ مچھلی کے پیٹ کے اندر پڑا ہوا تھا) ہمیں پکارا اور دعا کی کہ اے خدا تیرے سوا کوئی معبود نہیں تیری ذات ہر ایک عیب اور نقص سے پاک ہے اور میں کمزور اور مصیبتوں میں پھنسا ہوا ہوں۔ (مرزا صاحب کے مطابق ہے)

مولوی محمد علی لاہوری کا موجودہ عقیدہ:

قرآن میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقم جو یہاں مذکور ہے بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ صرف منہ میں اخذ کرنے کا۔ لین صاحب اپنی لغات میں التقم فا ھا فی التقبیل کی نظیر لکھ کر اس کے معنی کرتا ہے:

اس کا بوسہ لینے کے وقت اس نے اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لیا۔

اس بارے میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت (یونسؑ) کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا اس میں بھی قرآن بائیبل کی تردید کرتا ہے یعنی بائیبل یونس کا مچھلی سے نگلا جانا اور اس کے پیٹ میں داخل ہونا بیان کرتی ہے جو قرآن کے برخلاف ہے (ترجمہ قرآن بزبان انگریزی نوٹ نمبر ۲۱۲۳ از مولوی محمد علی)۔ (مرزا صاحب بلکہ خود اپنے بھی خلاف)

۳: مرزا صاحب قادیانی کا عقیدہ:

علماء کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے قرآن کریم میں خاتم النبیین جو آیا ہے اور جس پر الف لام بھی پڑے ہیں اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوت سب ختم ہو چکی ہے پس اب اگر نئی شریعت کا مدعی ہو وہ کافر ہے۔ (قول مرزا قادیانی، در اخبار الحکم ۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۱۴)

مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ عقیدہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ خاتم النبیین یعنی انبیاء کے لئے مہر ہیں۔ اب کوئی ایسا نبی نہیں ہوسکتا جو آنحضرت ﷺ کی غلامی کی مہر اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو... اب کوئی صاحب شریعت نبی نہیں آسکتا۔ کیونکہ شریعت قرآن مجید کے ذریعہ کامل ہو چکی ہے اور نہ اب کوئی ایسا نبی پیدا ہوسکتا ہے جو خاتم النبیین کی اتباع کا سرٹیفکیٹ اپنے ساتھ نہ رکھتا ہو۔

(ریویو۔ مئی ۱۹۰۶ء ص ۱۸۶۔ اور جولائی ۱۹۱۰ء ص ۲۷۱) (مرزا صاحب کے موافق)

مولوی محمد علی لاہوری موجودہ عقیدہ:

میرے نزدیک خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی۔ اگر رسول اللہ ﷺ نے ان الفاظ کے معنی بتائے ہوں تو ہر ایک مسلمان کی گردن ان کے سامنے جھک جانی چاہیے (رسالہ آخری نبی۔ ص ۱۰)

ان نو حدیثوں میں جو اعلیٰ پایہ کی کتابوں سے ہیں مختلف پہلوؤں سے آنحضرت ﷺ کا آخری نبی ہونا بیان کیا گیا ہے (رسالہ آخری نبی۔ ص ۱۲)

نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں (النبوت فی الاسلام ص ۱۱۵ مصنفہ محمد علی)

۴: مرزا صاحب قادیانی کا عقیدہ

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں (بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ (قول مرزا قادیانی، درحقیقۃ الوحی۔ ص ۳۹۱)

مولوی محمد علی لاہوری کا سابقہ عقیدہ:

آپ (خواجہ غلام الثقلین) ایک مدعی نبوت (مرزا) کے خلاف میدان میں نکلے تھے (ریویو آف ریلیجنز قادیان۔ نومبر ۱۹۰۶ء ص ۴۳۱) (یعنی مرزا صاحب قادیانی کو محمد علی لاہوری نے مدعی نبوت مانا ہے)

مولوی محمد علی لاہوری موجودہ عقیدہ:

جو شخص اس امت میں سے دعوی نبوت کرے وہ کذاب ہے۔

(النبوۃ فی الاسلام۔ ص ۱۱۵)

دوسری حدیث میں اپنے بعد دعوی نبوت کرنے والے کو کذاب دجال قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا ہے۔ (رسالہ آخری نبی۔ص ۱۲)

مدیر اہل حدیث امرتسر ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

ہمارا بھی صاد ہے مگر آپ کے پیر و مرشد مہدی مسعود اور مسیح موعود بلکہ آپ خود پہلے اس دجالیت کو صحیح جانتے تھے۔ خدا کا شکر ہے کہ دن کا بھولا رات کو آیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۲۹ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۱ ص ۲۔۴)

قادیانی خدمت اسلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی مشن میں خدائی غیرت کے عنوان سے مضمون شائع ہوا جس میں بتایا گیا ہے کہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے محلے کی ایک عورت عیسائی ہو گئی تو مرزائیوں نے جلسہ جہلم میں جب کہ وہ حیات مسیح پر تقریر کر رہے تھے، یہ طعنہ دیا۔ لیکن مفتی صادق قادیانی جسے وہ ڈاکٹر اور فاتح امریکہ لکھتے تھے، کا بیٹا مفتی منظور احمد بھی عیسائی ہو گیا۔ اور عیسائی اخبار کوکب ہند لکھنو نے لکھا:

> قادیانی گروہ کے ایک رکن اعظم، معمر اور مشہور و معروف شخص کا فرزند دل بند اصطباغ حاصل کر کے خدا کے فرزندوں کی جماعت میں شامل ہو گیا۔
> ہم نے اس خبر کو الشاہد میں درج کرایا اور جس روز وہ پرچہ شائع ہوا اس سے اگلے ہی دن ایوان قادیان میں تزلزل پڑ گیا۔ متعدد خطوط موصولہ سے ہمیں قادیانی جماعت کی بے چینی اور اضطراب کا علم ہوا اور لوگ متعجب ہو کر ہر طرف دریافت کرنے کو چل پڑے کہ مفتی محمد صادق صاحب قادیانی کا فرزند مفتی منظور احمد کیوں مسیحی ہو گیا؟ ...مرزا جی کے یار غار کا فرزند اس گروہ میں جا شامل ہو گا جسے آپ دجالی گروہ یا دریاں کہا کرتے تھے....جس کی آنکھیں ہیں وہ دیکھے کہ اصلی مسیح نقلی مسیح پر کس طرح غالب آ رہا ہے...اب ایک عرصہ سے قادیانی گروہ اس کوشش میں ہے کہ وہ کسی نہ کسی طرح مفتی محمد صادق کے بیٹے کو پھر قادیانی بنا لیں۔ تفصیلی باتوں کو ترک کر کے ہم خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفتی صاحب کے ایک خط کی نقل شائع کرتے ہیں تاکہ ایوان قادیان کے تزلزل کی معمولی سی حقیقت کا کچھ علم آپ کو بھی ہو جائے ....

(کوکب ہند۔ ۴ جنوری ۱۹۲۹ء ص ۴۔۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عیسائی مذہب کا بنیادی اصول بلکہ سارا مذہب صرف یہ ہے کہ مسیح نے ہمارے لئے جان دی اور مر کر کفارہ ہوا۔

اہل اسلام بتعلیم قرآن مجید سرے سے مسیح کی موت ہی کے منکر ہیں۔ جس دل میں یہ یقین ہو کہ مسیح مرے ہی نہیں وہ عیسائیوں کا کفارہ کیسے مان سکتا ہے۔

مرزا قادیانی نے اپنے سارے علم کلام کا مدار اس پر رکھا کہ مسیح فوت ہو گئے۔ اس کو نہ صرف ایک مسئلہ کی شکل میں لکھا، بلکہ سارا مدار بحث اسی کو قرار دیا۔ چونکہ مفتی صادق کا لڑکا (بحیثیت قادیانی) وفات مسیح کا قائل تھا اسلئے عیسائی مذہب نے اس کو صرف اتنی بات سمجھائی کہ جس مسیح کی موت کے تم قائل ہو اس کی موت سے غرض یہ تھی کہ وہ مر کر دنیا کا کفارہ ہو جائے۔ چونکہ وفات مسیح اس کے دل میں جم چکی تھی اسلئے وہ عیسائی ہو گیا

دوستو! غور کرو مرزا صاحب اور ان کے اتباع عیسائی مذہب کو کہاں تک قوت پہنچا رہے ہیں۔ چنانچہ مسیحی رسالہ تجلی میں ایک دفعہ مضمون نکلا تھا کہ ہم مرزا صاحب کے شکرگزار ہیں کہ انہوں نے مسیح کی وفات ثابت کر کے ہمیں قوت پہنچائی۔

قرآن مجید مسیح کی موت اسی لئے انکار کرتا ہے تاکہ مسیحی مذہب کا بنیادی پتھر (کفارہ) ٹوٹ جائے۔ کون نہیں جانتا کہ مسیح کا مرنا عیسائیوں کی زندگی ہے۔ مسیح کی موت ثابت کرنے سے ان کے کفارہ کو قوت پہنچنے کے علاوہ ان کی انجیلی روایت کی تصدیق ہوتی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

یسوع نے چلّا کر جان دی۔ (انجیل متی۔ باب ۲۷)۔

احمدی دوستو! اللہ کے لئے نہیں تو مخلوق کے لئے غور کرو کہ تم دنیا کو ایسا احمق کیوں سمجھتے ہو کہ تمہاری اس چال سے واقف نہ ہو گی کہ قوت تو پہنچاؤ مسیحی مذہب کو مسیح کی موت سے، بناء پختہ کرو کفارہ مسیح کی اور نام رکھو کہ ہم خدمت اسلام کر رہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۸ جنوری ۱۹۲۹ء۔ ۶ شعبان ۱۳۴۷ھ ص ۱۔۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا قادیانی مسیح موعود تھے

جناب ابوالمسعو د محمود دریاوی آزادسورتی ، رنگون سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تمام عمر اسی فکر میں سرگرداں رہے کہ کسی طریق پر یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے ۔ چنانچہ مرزا صاحب کی اکثر تصانیف ایسی ہیں جن میں مرزا صاحب نے حضرت عیسی کی وفات پر ایڑی سے چوٹی تک کا زور صرف کر دیا۔

بخیال مرزا صاحب قادیانی جب ثابت ہو گیا کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے تو جھٹ آپ نے فرمایا کہ قرآن وحدیث عیسی کی تشریف آوری کی خبر دیتے ہیں، لیکن چونکہ اصلی عیسی بن مریم ناصری انتقال کر گئے ہیں اس لئے خداوند کریم نے بذریعہ الہام مجھ کو بتلایا کہ آنے والا مسیح تو ہی ہے۔

جب مرزا صاحب قادیانی کا دعوی لوگوں کو معلوم ہوا تو لوگوں نے وہ نشانیاں دریافت کیں جو حضرت عیسی میں ہوں گی ۔اب مرزا صاحب نے ازالہ اوہام وغیرہ اپنی تصانیف میں تمام پیش گوئیوں اور علامتوں کو ایک ایک کر کے من گھڑت تاویلوں سے اپنے اوپر چسپاں کرنا شروع کر دیا۔

ناظرین کرام ! میں قرآن وحدیث کی تمام علامات کو چھوڑ کر صرف مرزا صاحب کی تسلیم کردہ اور مصدقہ حدیث کی بعض علامات پیش کرتا ہوں جو مرزا صاحب اپنی تمام عمر میں اپنے اوپر چسپاں نہیں کر سکے اور بعد از مرگ امت مرزائیہ بھی قاصر رہی۔ سنئے وہ حدیث مصدقہ یہ ہے

عن عبد الله بن عمر قال قال رسول الله ﷺ ينزل عيسى بن مريم الى الارض فيتزوج و يولد له و يمكث خمسا و اربعين سنة ثم يموت فيدفن معنى فى قبرى فاقوم انا و عيسى بن مريم فى قبر واحد بين ابى بكر و عمر رواه ابن الجوزى ۔(مشکوۃ ۔ص ۴۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث میں اول علامت مسیح موعود کی سرور عالم ﷺ نے یہ بتلائی کہ

حضرت عیسیٰؑ شادی کریں گے

خدا آپ کے ہاں اولاد عنایت کرے گا۔

اس حدیث کو مدنظر رکھ کر مرزا صاحب قادیانی نے یہ کہا کہ بیشک درست ہے۔ میں نے جو خدا کے الہام سے یہ اعلان کر رکھا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی صاحبزادی محمدی بیگم سے میری شادی ہوگی، یہ حدیث اس کی مزید تائید کرتی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

اس (میری) پیش گوئی (نکاح) کی تصدیق کے لئے رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

اس حدیث میں حضرت نبی اکرم ﷺ نے مسیح موعود کی علامت یہ بھی بتلائی ہے کہ وہ

بعد صاحب اولاد ہونے کے مرے گا۔

اور میرے مقبرے میں میرے ساتھ مدفون ہوگا۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فوت نہیں ہوئے۔ یہی ہمارا مدعا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۳ ص ۵۔۶)

قادیانی خلق

برادران اسلام! آج میں ایک ایسا مضمون تحریر میں لا رہا ہوں جس کو پڑھ کر آپ کو بہت تعجب اور دماغ پریشان ہوگا۔ مگر میں مجبور ہوں کہ جلسہ اہل حدیث جہلم کی تقریر حضرت مولانا ثناء اللہ سردار اہل حدیث نے میرے دل پر کیا کیفیت طاری کی۔ اس لئے میں ناظرین اہل حدیث کی خدمت میں نہایت مودبانہ گذارش کروں گا کہ ان کو جب کبھی مرزائیوں سے تبادلہ خیالات کا موقعہ ہو تو یہی معیار قائم کر لیا کریں کہ نبی کے لئے خلق کی ضرورت ہے وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں موجود نہ تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنا بر آں میں نہایت سنجیدگی کے ساتھ یہ رائے قائم کرنے کے بعد عرض گذار ہوں کہ اے خداوند تعالیٰ تو سمیع وبصیر ہے، ان مرزائیوں کو سمجھ عطا کر کہ یہ اپنے نبی کی ایسی باتوں کو پڑھیں اور اس معیار پر فیصلہ کریں کہ آیا مرزا صاحب کا خلق کس قدر وسیع تھا۔ ہائے افسوس کہ انہوں نے نہ کسی نبی کو چھوڑا نہ علماء اسلام کو چھوڑا۔

میں یہ گذارش کرنا چاہتا ہوں کہ اسوہ نبوی ہمارے سامنے ہے۔ کوئی ایک واقعہ پیش کیا جائے کہ نبی ﷺ نے اپنے کسی حریف یا مد مقابل کو زبانی یا تحریر میں برے الفاظ سے یاد کیا ہو، یا باوجود ہر ایک قسم کی تکالیف اور مصائب دینے کے آپ نے کسی دشمن سے بدلہ لیا ہو۔ اور دشمنان دین پر قابو پانے کے بعد بھی نہ زبان ہی سے برا کہا ، نہ بدلہ لیا، بلکہ معاف فرما دیا۔

یہ تو سچے نبی ﷺ کی شان تھی۔ اب ذرا مرزا صاحب آنجہانی کی تحریرات سے اس کا مقابلہ کریں اور لطف اٹھائیں۔

عیسائیوں کے لئے لکھتے ہیں:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ (نقل کفر کفر نباشد) عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے شائد کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے (کشتی نوح۔ص ۶۵)

حضرت امام حسین کی بابت درثمین فارسی کے صفحہ ۸۷ پر لکھتے ہیں:

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم

علماء کرام کے برخلاف لکھتے ہیں:

اے بدذات فرقہ مولویان۔ (انجام آتھم۔ص ۲۱)

کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۲۵)

حضرت میاں صاحب مرحوم محدث دہلوی کی تاریخ وفات پر لکھتے ہیں:

مات ضالا ھائما (مواہب الرحمٰن۔ص ۱۲۷)

غرض کہ اس قسم کے کئی حوالجات موجود ہیں جو کتاب، ہندوستان کے دو رفارمر، مصنفہ فاتح قادیان میں درج ہیں۔ ان کو پڑھ کر ایک غیرت مند کا دل کانپ اٹھتا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدایا! نبیوں کی یہی شان ہونی چاہیے؟
نہیں نہیں! نبیوں کی شان ان باتوں سے پاک اور منزہ ہوتی ہے۔ وہ اپنی امت کے لئے اسوہ حسنہ ہوتے ہیں۔

اے غیرت منداور ایمان رکھنے والے اور اسلام کے دعویدارو! سوچو! اور غور کرو کہ اس قسم کے فحش اور ہذلیات لکھنے والا انسان نبی ہوسکتا ہے، یا مسلمان رہ سکتا ہے؟

آؤ خدا سے ڈرو۔ ایک دن اس رب العزت احکم الحاکمین کے دربار میں پیش ہونا ہے۔ اس دن کی شرمندگی سے آج کی ندامت جس کو تم ندامت سمجھتے ہو، بہت اچھی ہے۔ توبہ کرو اور اپنے سچے نبی حضرت محمد ﷺ کے تابعدار بن جاؤ اور خلیق و شفیع نبی ﷺ کے قدموں میں آکر نجات حاصل کرو۔

خداوند کریم گمراہ مسلمانوں کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

راقم: ایک شریک جلسہ جہلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۳ ص ۶)

ڈاکٹر بشارت احمد اور سہ صدی دوست

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین ہمارے سہ صدی دوست کو خوب جانتے ہوں جنہوں نے مباحثہ لدھیانہ میں (نہ از راہ غنیمت، بلکہ) از راہ انعام ہم کو مبلغ سہ صد روپیہ عنایت فرمایا، جس مباحثہ میں انہوں نے نہیں، مگر پنچوں نے ان کو (غلطی سے؟) شکست خوردہ قرار دیا تھا، یعنی منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار فاروق قادیان۔

دوسرے صاحب جہلم میں ڈاکٹر ہیں۔ ایک معزز عہدہ پر مامور ہیں۔ لاہوری جماعت کے احمدی ہیں۔ ان دونوں صاحبوں کے باہمی (مثل بھیڑ اور بھیڑیئے کے) اچھے خوش گوار تعلقات ہیں۔ مگر میرے حق میں اس وقت دونوں ایک محاذ پر جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وہ اشتہار جسکا نام تھا:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ،

چونکہ بانی فرقہ کے قلم اور منہ سے نکلا ہوا تھا، اس لئے اس کی تسلیم دونوں فریقوں پر واجب تھی۔ مگر چونکہ دونوں فرقے اس کی تسلیم سے انکاری ہیں، کیوں؟ اس لئے کہ انہوں نے ٹھان رکھی ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
قدن سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(قدن مخفف ہے: قادیان۔ کا)

اشتہار آخری فیصلہ کا مضمون یہ تھا کہ:

ہم دونوں (مرزا قادیانی اور مولوی ثناء اللہ) میں سے جو اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے وہ سچے سے پہلے مرے گا۔

چونکہ مرنے والا مرگیا، اس لئے دونوں پارٹیوں کو باوجود اختلاف شدید کے اس مشترک الجھن کے سلجھانے کی فکر رہتی ہے۔ کیونکہ یہ کانٹا کوئی معمولی کانٹا نہیں بلکہ جگر دوز کانٹا ہے جو سینہ میں بند نہیں رہتا بلکہ جگر کے پار جاتا ہے۔ اس لئے دونوں پارٹیاں (قادیانی اور لاہوری) اس تیر کے نکالنے کے درپئے رہتی ہیں جو ایک قابل تعریف کام ہے گو کامیابی نہ ہو

شکست و فتح نصیبوں سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

قادیانی پارٹی نے اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ اس مضمون پر انعامی مقابلہ کیا اور (بخت خود) شکست کھائی اور اپنے دست مبارک سے سہ صد روپیہ انعام دیا۔ باوجود اس کے پھر بولتے ہیں۔ خاص کر وہی صاحب پیش آتے ہیں جو مباحثہ لودہانہ کے محرک اور مناظرہ میں خود مناظر تھے۔ باوجود شکست کھانے اور سہ صد دینے کے آج بھی میدان میں وہی سینہ سپر ہیں۔ کیوں نہ ہو، بہادروں کی یہی شان ہے۔ ایک دفعہ شکست کھا کر پھر اٹھیں گے۔ شکست کھائیں گے پھر اٹھیں گے، پھر اٹھیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب کے ہمارے سہ صدی دوست نے نیا رنگ روپ بدلا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ ہمارے پیش کردہ فقرات (کاذبہ) پر قسم کھائے تو ہم اس کو مبلغ پچیس روپیہ انعام دیں گے۔ (اخبار فاروق قادیان ۲۱ جنوری ۱۹۲۹ء)

اس کا جواب یہ ہے کہ جس شخص سے پہلے سہ صد انعام لیا ہو، اس سے ۲۵ روپئے لینے پر آمادہ ہونا، لینے والے کی ہتک ہے اور دینے والے کی بھی ذلت۔ اس لئے ۲۵ روپیہ انعام لینا ہم پسند نہیں کرتے، ہاں ایک تجویز بتاتے ہیں کہ آپ اس رقم کے ساتھ ایک اضافہ کرا دیں تو ہم اسی رقم پر کفایت کر لیں گے وہ یہ کہ

اپنے خلیفہ قادیان کو میدان گفتگو میں لائیں۔ وہ خود نہ آئیں، تو آپ کو (آپ پر اعتماد نہ ہو، تو کسی اور کو) اپنا وکیل بنا کر ہمارے سامنے پیش کریں۔ اس کا ساختہ پرداختہ منظور کرنے کا اعلان کریں۔

اتنا کریں گے، تو ہم انعام میں ترقی نہیں چاہیں گے بلکہ با دل نخواستہ مبلغ ۲۵ روپیہ ہی قبول کر لیں گے۔ پھر ہم اس فیصلہ والے مضمون پر مفصل بحث کرنا بھی منظور کر لیں گے۔ اور اگر قسم پر ہی آپ فیصلہ چاہیں گے تو پنچوں کے سامنے جائز حلف بھی اٹھائیں گے۔

سہ صدی دوست تو مشہور (شکر خار) ہیں، جن کی زبان قلم سے بجز لچھے دار گالیوں کے کچھ نکلتا ہی نہیں، جو (بقول لاہوری احمدیہ جماعت کے) سخت سے سخت دشمن کو دشنام دہی سے نرم کرنے پر ہیڈ ملازم ہیں۔ جس کی بابت ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ ہر سوسائٹی اپنے فرض کی اشاعت جس طرح چاہے کرے، مگر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اسسٹنٹ سرجن جہلم کی نسبت ہمارا گمان تھا کہ آپ دشنام دہی پر نوکر نہیں۔ آپ کو قادیانی امت بننے سے کوئی دنیاوی فائدہ نہیں محض غلط فہمی ہے جو ان کو اس طرف لے جا رہی ہے، اسی لئے ہم نے ہمیشہ ان کی پوزیشن کا وقار ملحوظ رکھا۔ مگر اب چند ہفتوں سے جو مضامین ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے ہمارے برخلاف نکلے ہیں، ان سے ہمارے گمان میں تغیر پیدا ہو گیا ہے۔ اب ہم مجبور ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو بھی اسی اخلاق کا نائب سمجھیں جس اخلاق کے مالک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے جن کے اخلاق کا ادنیٰ ثبوت یہ شعر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان العدا صاروا خنازیر الفتا
ازواجھم من دونھن الاکلب

(ہمارے مخالف جنگلوں کے سور ہیں۔ ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر ہیں)

ڈاکٹر بشارت صاحب نے بھی اپنے پیر و مرشد مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جس کی بابت ہمیں افسوس ہے کہ ہم اسے بازاری لہجے میں پاتے ہیں۔ نہایت غیر ذمہ دارانہ طرز کا مضمون ہے جس کی بابت ہم بہت کچھ کہتے، مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ یہ جواب ایک ایسے شخص کی طرف سے ایک ایسے شخص کی حمایت میں لکھا گیا ہے جس کے مذہب کی بنا جس کے دعوے کی بنیاد محض جھوٹ اور افتراء علی اللہ پر تھی تو ہمیں اس بازاری مضمون سے کوئی رنج نہیں ہوتا۔

یہ اس قسم کا غیر ذمہ دارانہ بازاری مضمون ہے کہ ہم اس کے جواب پر توجہ نہ کرتے، لیکن ہمیں یہ دکھانا مقصود ہے کہ یہ لوگ جو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے حواری اور جدید الاسلام ہیں، جن کا دعویٰ ہے کہ ساری دنیا میں ایک ہم ہی اسلام کا سچا نمونہ ہیں، ان کی حالت یہ ہے کہ اخلاقی حیثیت میں اتنے گرے ہوئے ہیں کہ افریقہ کے دور دراز جنگلات میں رہنے والے حبشی بھی ایسے نہ ہوں گے۔ تفصیل اس کی یہ ہے:

لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی نے آخری فیصلہ کے متعلق ایک ٹریکٹ لکھا جسکا نام رکھا آیت اللہ۔ اس کا خلاصہ مضمون یہ ہے:

> مرزا صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ کو مباہلہ کی دعوت دی تھی۔ یہ اشتہار آخری فیصلہ والا اسی سلسلہ کی کڑی ہے۔ مولوی صاحب نے دعوت مباہلہ منظور نہ کی، لہذا آخری فیصلہ نہ ہو سکا۔

اس رسالہ کی تردید اسی زمانہ میں ہم نے کر دی تھی جس کا نام تھا آفۃ اللہ بجواب آیۃ اللہ جو رسالہ الہامات مرزا کے ساتھ ملحق ہے۔ اس میں ثابت کیا تھا کہ دعوت مباہلہ کا سلسلہ ختم ہونے کے بعد یہ آخری فیصلہ والی دعا تھی۔

خیر یہ ایک عنوان تھا جس پر فریقین نے طبع آزمائی کی۔ اب ڈاکٹر صاحب کو کیا سوجھی کہ اپنی جماعت کو آیت اللہ پڑھنے کا شوق دلاتے ہیں (دلائیں۔ آریہ ستیارتھ پرکاش کی اور عیسائی انجیل کی ترغیب دیں، کسی کو برا منانے کا کیا حق۔ ثناء اللہ) مگر غضب تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کہ اس ترغیب میں ایک افسانہ داخل کرتے ہیں جو افک عائشہ سے کم نہیں ۔ ناظرین خصوصاً پشاوری ناظرین غور سے سنیں اور ان حواریان مسیح کے اخلاق راستی اور صداقت کی داد دیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد اسسٹنٹ سرجن جہلم فرماتے ہیں:

حضرت مجدد (مرزا قادیانی) نے اپنی وفات سے قبل مولوی ثناء اللہ صاحب کو مباہلہ کے لئے بلایا۔ مگر مولوی صاحب نے انکار کر دیا اور مباہلہ سے صاف جان بچالی۔ بلکہ اس وقت ان کے اخبار میں مسیلمہ کذاب کی مثال چھپتی رہی کہ جھوٹا لمبی عمر پاتا ہے اور سچا جھوٹے کی زندگی میں مرا کرتا ہے۔ جب خدا نے ان کے ساتھ ان کے ہی پیش کردہ معیار کے مطابق معاملہ کیا اور ان کو مہلت دی تو مولوی صاحب فوراً پلٹ گئے اور بجائے توبہ کرنے کے نہایت دیدہ دلیری سے ہر جگہ اپنے آپ کو پیش کر کے دکھانے لگے کہ دیکھو میں زندہ ہوں اور مرزا مر گیا۔ اور ایسا ظاہر کرنے لگے گویا مولوی صاحب موصوف نے واقعی مباہلہ قبول کر لیا تھا اور جو کچھ ہوا مباہلہ کا نتیجہ ہے۔ اور نہایت چالاکی سے اپنا پیش کردہ معیار مخفی رکھنے کی کوشش کرتے رہے جو انہوں نے قرآن سے پیش کیا تھا کہ انما نملی لھم لیز دا دوا اثما۔ کہ ہم ڈھیل دیتے ہیں تاکہ گناہوں میں بڑھیں۔ اور مسیلمہ کذاب کی مثال بھی پی گئے اس چالاکی کو طشت از بام کرنے کے لئے اور اصل معاملہ کے اظہار کے لئے حضرت امیر مولانا محمد علی صاحب نے ایک کتاب لکھی جس کا نام آیت اللہ ہے۔ اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کی چالاکی کو ایسا طشت از بام کیا ہے اور حضرت مجدد کی پوزیشن کو ایسا صاف کیا ہے کہ انسان کا قلب ایمان کی لذت سے بھر جاتا ہے۔

مگر افسوس ہے کہ ہماری جماعت کے اکثر افراد کو اس کا علم نہیں اور اس کی وجہ یہ ہے کہ ہماری جماعت کے دوست جو اس موجود تھے ذاتی طور پر تمام معاملات کا علم رکھتے ہیں، انہیں مولوی ثناء اللہ صاحب کی شیخی بازی اور غلط بیانی کی حقیقت معلوم ہے۔ مگر اکثر دوست جو سلسلہ میں نئے شامل ہیں انہیں اصلیت کا علم نہیں، اور غیر از جماعت لوگ بھی اصل معاملہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے، اس لئے ضرور ہے کہ آیت اللہ کتاب ہر ایک دوست کے ہاتھ میں ہو۔ اور جہاں کہیں بھی مولوی ثناء اللہ صاحب کی اپنی یا ان کے اخبار کی رسائی ہو، وہاں اس کتاب کی بھی رسائی ہوتا کہ ان کی چالاکی طشت از بام ہوتی رہے۔

گو ابھی حال میں سنا ہے کہ پشاور میں انہوں نے بہت منہ کی کھائی۔ اپنی حسب عادت مولوی ثناء اللہ صاحب لگے اپنے آپ کو پیش کرنے کہ میں زندہ ہوں اور مرزا مر گیا۔ اور پھر لگے اترانے اور پھول پھول کر چاروں طرف دیکھنے کہ اتنے میں ایک دانا پٹھان بولا:

مولوی صاحب! ہم سمجھتا ہے کہ تم مر گیا ہے اور مرزا زندہ ہے۔ مرزا کی تعلیم اور اس کا لٹریچر اس کے تجدید کردہ اصول اسلامی دنیا کے ہر گوشہ میں مقبول ہو رہے ہیں اور ان کی عظمت کے سامنے عقل مندوں کے دل جھک رہے ہیں۔ مگر تم کو تو ہمارا رن (بیوی) بھی نہیں جانتا۔ حقیقت میں تم مر چکا ہے کہ، کس نمے پرسد کہ بھیا کون ہو۔، کا مصداق بنے ہوئے ہو، اور مرزا کی زندگی پر خدائی مہر لگی ہوئی ہے وہ قیامت تک زندہ ہے۔

سنا ہے کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب دانت نکال کر رہ گئے۔

بہر حال میں نے ایسا سنا ہے۔ اس واقعہ کے متعلق پشاور کے دوست تحقیق کر کے لکھ سکتے ہیں۔

مگر پٹھان کی بات بڑی سچی ہے۔ ہر ایک عقل مند یہی سمجھتا ہے جو اس پٹھان نے سمجھا۔ لیکن ہماری جماعت کا فرض ہے کہ اس کتاب آیت اللہ کی خوب اشاعت کرے۔ ہر ایک آدمی کئی کئی جلدیں خرید کر غیر از جماعت لوگوں میں تقسیم کرے۔ بلکہ انجمن کو کہہ کر اس کی مزید کاپیاں چھپوا کر تقسیم کی جائیں، تاکہ حق کا بول بالا ہو اور باطل کو مکمل شکست ہو۔ اور اس شعر کو لوگ پڑھیں اور عبرت حاصل کریں

زبان تیز ان کی استرے سے بھی زیادہ ہے
مجھے ڈر ہے کہ جڑ سے یہ اڑا دیں نہ مسلمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر بشارت احمد۔ جہلم ۔(پیغام صلح ۱۸ جنوری ۱۹۲۹ء ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین اس مضمون کے دو حصے ہیں۔ ایک مرزا قادیانی کی دعا، دعاء مباہلہ تھی، اس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر میں بارہا دیا گیا۔ تازہ پرچہ اہل حدیث مورخہ ۴ جنوری میں لکھا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی ہی میں قادیان سے اعلان ہو گیا تھا کہ:

آخری فیصلہ محض دعا سے تھا، نہ کہ مباہلہ سے ۔(بدر قادیان ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء)

دوسرا حصہ پٹھان کا واقعہ ہے۔ جس کی بابت ہم وہی کہنا کافی جانتے ہیں جو خدا نے فرمایا ہے :انما یفتری الکذ ب الذین لا یو منو ن بآ یات اللہ او لئك هم الکاذبو ن (جو لوگ اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے وہی جھوٹ افتراء کیا کرتے ہیں وہی جھوٹے ہیں)

ڈاکٹر بشارت احمد سچے ہیں تو اس کا ثبوت دیں ورنہ آیت مرقومہ بالا کے ساتھ اس حدیث نبوی کو بھی یاد کریں جس میں جھوٹ بولنا منافق کی علامت قرار دیا گیا ہے۔

میں ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو اطلاع دوں کہ میرا سب سے پچھلا سفر پشاور غالباً مارچ ۱۹۲۶ء کو ہوا تھا تاکہ آپ کو شہادت مہیا کرنے میں آسانی ہو۔

واضح رہے کہ ہم اس پٹھانی بیان کی اس حیثیت سے تکذیب کرتے ہیں کہ اس نے جلسہ میں ایسا نہیں کہا، اور اگر اس نے علیحدگی میں اپنی رن (بیوی) کے پاس کہا ہو، تو نہ اسکا ہمیں علم ہے نہ تکذیب کی ضرورت۔

فرمائیں تو جہلم ہی میں یہ شہادت سننے کے لئے جلسہ کیا جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۴ ص ۲۔۴)

احمدیوں سے بات چیت

جناب عبدالمجید حسین صاحب رنگون سے لکھتے ہیں:

ناظرین اہل حدیث! قادیانی تحریک پر کافی سے زیادہ بحث ہو چکی ہے اور خاص کر جناب مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان اور جناب منشی حبیب اللہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلرک دفتر نہر امرتسر اور دیگر حضرات نے کافی حصہ لیا ہے، اور قادیانی جماعت کے سینہ پر ہمیشہ مونگ دلتے رہتے ہیں۔ ان حضرات کی موجودگی میں تو ضرورت نہ تھی کہ میرے جیسا بھی اس میں دخل دے، چونکہ یہ لوگ عوام کو بہکاتے رہتے ہیں اس لئے میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مجھے جہاں تک قادیانیوں کے عقاید اور خیالات معلوم ہیں بذریعہ اخبار اہل حدیث مسلمانان رنگون تک پہنچایا کروں۔ اس لئے چند سطریں مولانا صاحب مدیر اہل حدیث کی خدمت میں ارسال کرتا ہوں اگر میرا مضمون مولوی صاحب کی بارگاہ میں مقبول ہوا تو آپ تک پہنچ جائے گا، ورنہ خیر۔

بانی مذہب اور جناب مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کے عقائد اور اقوال سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ نبوت کا دروازہ تا قیامت کھلا رہے گا۔ ملاحظہ ہو قادیانی رسالہ ریویو آف ریلی جنز نمبر ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء جلد ۲۶ صفحہ ۳ مضمون بعنوان: بعض سوالات کے جوابات از ڈاکٹر محمد رمضان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رمضان صاحب یوں لکھتے ہیں:

ایک اور شخص نے سوال کیا کہ خاتم النبیین و خاتم الاولیاء سے کیا مراد ہے؟

حضرت (خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد قادیانی) نے فرمایا اس سے درجہ مراد نہیں بلکہ یہ مراد ہے

اب جس طرح کوئی شخص نبی نہیں ہوسکتا جب تک وہ رسول کریم کا کامل اتباع نہ کرے۔ اسی طرح اب کوئی ولی نہیں ہوسکتا جب تک وہ مرزا صاحب کا کامل اتباع نہ کرے۔

دوسرے لفظوں میں اب ولی ہماری جماعت سے ہی ہوں گے اس کے بعد اگر کوئی زیادہ مجاہدہ کرے تو پھر اس پر نبوت کے لئے نبی کریم کے فیض کا پرتو پڑے گا۔

خاکسار عبدالمجید حسین کہتا ہے: اچھی بات ہے۔ نبی ﷺ کے فیض کا پرتو پڑے گا تو نبیوں کی بھرمار ہو جائے گی اور گھر گھر نبی پیدا ہو جائیں گے۔ پھر اپنی اپنی ایک دوسرے پر فضیلت ظاہر کرنے کے لئے اخباری کاغذات میں جنگ جاری ہو جائے گی، جیسا کہ جناب مرزا قادیانی، حضرت مسیح پر اپنی فضیلت ظاہر کیا کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سنئے: سوال: خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں؟

جواب: خاتم النبیین دو لفظوں سے مرکب ہے ایک خاتم اور دوسرا نبیین۔ خاتم النبیین خود مرکب ہے چونکہ یہ نحوی بات ہے، اس لئے اس کا آپ کے ساتھ تعلق نہیں، اس لئے میں اس کو مفرد ہی قرار دیتا ہوں۔ خاتم کے معنی مہر اور النبیین کے معنی ہیں تمام نبی۔ پس خاتم النبیین کے معنی یہ ہوئے کہ تمام نبیوں کی مہر۔ عربی زبان کا ایک محاورہ ہے کہ جب کسی کے اندر تمام کمالات کو جمع سمجھا جائے تو اس کے متعلق یہ لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز نمبر۴۔ بابت اپریل ۱۹۲۸ء جلد ۲۷ ص ۳۳)

اوپر جو دو حوالے میں نے لکھے ہیں، ان سے یہ بات معلوم ہو چکی کہ قادیانی مذہب میں نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ جو چاہے اپنے سر پر نبوت کی پگڑی باندھ لے۔ گنا چور ضلع جالندھر میں ایک بزرگ رہتے ہیں (اب تو قادیان ہی میں رہتے ہیں۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) جن کا نام نامی مولوی عبداللطیف خان ہے۔ آپ مرزا صاحب مسیح موعود کرشن قادیانی کے پکے مرید ہیں۔ اور مرزا صاحب کے اتباع سے نبوت کے درجے تک پہنچ گئے ہیں۔ اور چند سال سے پیغمبری کا دعوی شروع کر دیا ہے۔

رنگون کے میرے احمدی دوست کبھی کبھی فرمایا کرتے ہیں کہ ایک نبی کا انکار کرنا گویا تمام نبیوں کا انکار کرنا ہے۔

پھر خلیفہ قادیان اور ان کی جماعت اور رنگون کے قادیانی حضرات ایک نبی (مولوی عبداللطیف مدعی نبوت ورسالت) کا انکار کر کے کیوں نبیوں کا انکار کر رہے ہیں۔

کیا حامیان خلیفہ قادیان اس بات کا کوئی جواب دے سکتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۴ ص ۴۔۵)

مرزا اور بہاء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہل حدیث کو جو تعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے ہے، وہی تعلق شیخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ ایرانی سے۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم دونوں کو ایک نظر سے دیکھتے ہیں۔ پھر کیا وجہ ہے کہ قادیانی مشن کا ذکر تو ہر پرچہ اہل حدیث میں ہوتا ہے مگر بہائی مذہب کا ذکر بہت کم۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قادیانی تحریک ہندوستانی تحریک ہونے کی وجہ سے بہ نسبت بہائی تحریک زیادہ اشاعت پذیر ہے، اس لئے بحکم الا ھم فا لا ھم اس کا تدارک کرنا ہم مقدم جانتے ہیں۔ ورنہ رتبے میں ہم دونوں کو برابر سمجھتے ہیں۔ بلکہ ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب پنجابی نبی نے جو خیالات ظاہر کئے ہیں یہ سب بہاء اللہ سے اخذ کئے ہیں جس کا ثبوت بھی بارہا ہم دے چکے ہیں اور اگر قادیانی امت اس مضمون پر ہم سے بحث کرنا چاہے تو بتقرر منصف ہم اس خدمت کیلئے بھی تیار ہیں۔

آج ہم جس مضمون پر قلم اٹھاتے ہیں وہ ایک اہم اور اصولی مضمون ہے۔ اہل بہاء کا عقیدہ ہے کہ حضرت بہاء اللہ موعود کل ادیان تھے۔ یعنی سب نبیوں نے ان کی بابت پیش گوئی فرمائی تھی۔ قرآن مجید میں جو الفاظ نباء عظیم، نفخ صور، یوم قیامت، وغیرہ آئے ہیں، ان سے مراد حضرت بہاء اللہ کی بعثت ہے۔ بلکہ لقاء اللہ سے مراد بھی بہاء اللہ کی ملاقات ہے۔ پس ہم آج اس اصولی اعتقاد پر قلم اٹھاتے ہیں تاکہ معلوم ہو بہائی مذہب کا بنیادی پتھر اپنے اندر کتنی قوت رکھتا ہے۔

بہائی مذہب کا آرگن کوکب ہند دہلی تازہ پرچہ میں ختم نبوت کے عنوان سے مظہر ہے:

> ای مقبلین الی اللہ، عزیزو! وہاب نام کے ذریعہ تمام پردہ ہائے ظلمت چاک کر ڈالو یقیناً شب دیجور تمہارے پروردگار مطلع انوار کی فجر رحمت سے چمک اٹھی اور یہی دن ہے جس کا تمہیں کتاب میں وعدہ دیا گیا تھا یہی وہ صبح منیر ہے۔ (کوکب ہند۔ ۱۹ جنوری ۱۹۲۹ء ص ۱۳)

مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں کہ مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی ظلمت کے زمانہ میں آئے اور آکر دنیا کو روشن کیا اس کی تشریح میں لکھا ہے:

> دور نبوت (سابقہ) جس کی بشارات کا چاند تھا چنانچہ تمام کتب مقدسہ کے مضامین اگر آپ بغور دیکھیں تو ظاہراً و باطناً شروع سے آخر تک اسی نباء عظیم کے گرد طواف کرتے نظر آئیں گے۔
>
> پس ختم نبوت عبث اور بے معنی امر نہیں اور نہ خدائی کمالات کا اختتام ہی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ او ہام نہ بنو یقیناً ختم نبوت ایک طرف دور نبوت کا انجام واختتام ہے اور دوسری طرف ایک دور جدید کے آغاز عظیم کا عنوان و پیغام ہے۔ امر بہائی اسی نبا عظیم کا ربانی اشراق ہے تقدیر الٰہی کے مطابق دورع نبوت اپنے انجام ومقام منتہی کو پہنچا۔ (حوالہ مذکور)

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ نبوت محمدیہ کو جو خاتم نبوت کہا جاتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ سابقہ دور کو ختم کر کے آئندہ دور بہائی کے لئے مخبر بنی کیونکہ ایک دور ختم ہو کر دوسرا دور شروع ہوتا ہے اس کے آگے سنیئے لکھا ہے:

آج خاتم النبیین کا مبارک کلمہ یوم یقوم الناس لرب العالمین کے مقام پر منتہی ہوا موعود اس مقام محمود سے جلوہ گر ہوا جس کے باعث غیب و شہود کے غنچہء وجود تبسم انبساط آ گئے۔ (حوالہ مذکور)

یعنی دور بہائی کے زمانہ میں جو آ جل کل ہے کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ منسوخ ہو کر بہاء اللہ، لقاء اللہ، جاری ہوا اب وہ دن آ گیا جس کی بابت کہا گیا کہ یوم یقوم الناس لرب العالمین اس سے مراد بہاء اللہ کا آنا ہے۔ اس کی مزید توضیح سنئے۔ لکھا ہے:

نفخ فی الصور لکھ کر لکھا ہے

اسی میقات کو قرآن مجید اور کتب مقدسہ میں یوم الفصل، قیامت، یوم اللہ، اجل اللہ، الیوم الموعود، یوم مشہود، یوم الجمع، یوم الدین، بتایا ہے۔ جملہ اہل ادیان اس ظہور کے قائل اور منتظر ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ہم کہتے ہیں وہ ظہور ہو چکا ہے اور منتظرین ابھی انتظار میں ہی پڑے ہوئے ہیں اس بارہ میں جو بہائی عقیدہ ہے وہ یہ ہے

تمام، خدائی کتابوں میں وہ وعدہ لقاء صریحاً موجود ہے اور اس لقاء سے مراد حق جل جلا لہ کے مشرق آیات اور مطلع بینات اور مظہر اسماء حسنیٰ اور مصدر صفات علیا کی لقاء ہے حق بذاتہ وبنفسہ غیب منیع لا یدرک ہے پس لقاء سے مراد اس ہستی کی ملاقات ہے جو بندوں کے درمیان اس کا قائم مقام ہے (یعنی بہاء اللہ) اور اس کے لئے کوئی نظیر ومثال نہیں ہو سکتی کیونکہ اگر اس کا کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانند و ہمسر مشاہد ہو سکے تو اشتباہ و امثال سے اس کی ذات کی تقدیس اور اس کی نیت کی تنزیہہ کیسے پایہ ثبوت کو پہنچے۔

ظاہر ہے کہ اہل اسلام بھی قیامت میں ظہور خداوندی کے قائل ہیں اس کا بندوں سے کلام کرنا مانتے ہیں پس وہ اگر اس صورت میں نہیں ہوسکتا کہ غیب لا یدرک اپنے کسی قائم مقام کی زبان سے اپنی مخلوق کے ساتھ متکلم ہو تو دوسرا کون سا ذریعہ ہے؟ یہی وہ حقیقت ہے جو تمام کتب آسمانی کا جوہر ہے آج خداوند قدوس کے کلام اقدس نے قیامت کے اسرار و حقائق کو صاف صاف آشکار فرما دیا ہے۔ (ص ۱۴۔۱۵)

اس عبارت کا مطلب بھی یہی ہے کہ خدائی لقاء جو قیامت میں ہونی کی خبر آئی تھی اس لقاء سے مراد بہاء اللہ کی لقاء ہے جو بہاء اللہ کے آنے سے بہائیوں کو حاصل ہوئی۔

اس کے بعد مزید وضاحت سے لکھتے ہیں:

ص و النبا العظیم قد اتی الر حمن بسلطان مبین وو ضع المیزا ن و حشر من علی ا لا ر ض اجمعین ۔ قد نفخ فی الصور اذا سکر ت ا لا بصا ر واضطر ب منن فی السما وا ت و الارضین ا لا من ا خذ ته نفحا ت ا لآ یا ت و انقطع عن العالمین هذا یو م فیه تحد ث ا لا ر ض بما فیها و المجر مو ن اثقا لها لو نکتم من العا رفین و انشق قمر الو هم و اتت السماء بد خا ن مبین تر ی الناس صر عی من خشیة ر بك المقتدر القد یر نادی ا:لمنا د و انقعرت اعجاز النفوس ذ لك قهر شدید ۔ ان ا صحا ب الشمال فی زفرة و شهیق واصحاب الیمین فی مقا م کر یم یشر بو ن خمر الحیوا ن من ایادی الر حمن ا لآ انهم من الفا ئز ین قد ر جب ا لا ر ض و مرة الجبال و نری الملا ئکة مر دفین ا خذ السکر اکثر العباد نری فیو جو ههم آثا ر القهر کذا لك حشر نا المجر مین (کتا ب مبین)

ترجمہ: ص۔ بناء عظیم کی قسم رحمٰن کھلی ہوئی سلطنت کے ساتھ آ گیا میزان رکھی گئی تمام اہل زمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حشر برپا ہوگیا صور پھونکا گیا ایکدم آنکھیں چندھیا گئیں اور بلندیوں اور پستیوں کے رہنے والے گھبرا گئے بجز اس کے جسے نفحات آیات نے آلیا اور وہ تمام جہانوں سے منقطع ہوگیا۔ یہی وہ دن ہے جس میں زمین اپنی چیزوں کی خبر دے رہی ہے اور مجرم پشت زمین کے بوجھ ہیں کاش تم عارفوں میں سے ہوتے۔ وہم کا چاند ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا اور آسمان کھلا ہوا دھواں لے آیا، ہم لوگوں کو خدائے مقتدر قدیر کے خوف سے بچھڑا ہوا دیکھ رہے ہیں پکارنے والے نے پکارا۔ نفوس کی بنیادیں ہل گئیں۔ یہ قہر شدید ہے بلا شک بائیں جانب والے جلن اور چیخنے میں مبتلا ہیں اور دائیں جانب والے بزرگی کے مقام میں ہیں رحمٰن کے ہاتھوں شراب زندگانی پی رہے ہیں۔ ہاں وہ کامیاب لوگوں میں ہیں زمین ہلائی گئی اور پہاڑ چل پڑے اور ہم فرشتوں کو پے در پے آتے دیکھ رہے ہیں نشہ وغفلت نے بندوں کو گھیرا ہوا ہے ہم ان کے چہروں میں قہر کے آثار دیکھ رہے ہیں ہم نے مجرموں کا حشر ایسا ہی کیا ہے (ص ۱۵۔۱۶)

اس ساری عبارت کا نتیجہ بتایا ہے وہ بھی قابل دید وشنید ہے لکھا ہے:

اس ظہور کلی ربانی سے تمام صداقتیں زندہ ہوئیں اور فیصلہ یوم المآب آشکار ہوا۔ اب تمام مذہبی جنگ وجدائی اور تکرار وتنازعات در گور کردو اور وحدت الٰہی کی روح سے زندہ ہو کر قبور اوہام سے اٹھ کھڑے ہوئے کسی کو بے گانگی کی نگاہ سے مت دیکھو دور وحدت کا خیمہ بلند ہوا کل دنیا ایک وطن ہے۔ کل قوموں کو ایک قوم سمجھو اور کل ملتوں کو ایک ملت۔ درحقیقت کل دنیا کا مذہب اصلی ایک ہی ہے مگر افسوس کہ لوگ دین کی اصلیت سے بے گانہ اور اشراق حقیقت سے بے بہرہ ہو کر چند فروعی رسوم جو کسی خاص زمانہ وحالات کے دائرہ کے اندر تھیں اور چند خیالات موہوم کے پرستار بنے ہوئے ہیں اور انہی کی وجہ سے مذہبی تفریق اور لڑائی اور دین ودنیا کی تباہی کے سامان بڑھا رہے ہیں باوجودیکہ خدا کی زمین بہت وسیع ہے مگر وہ طرح طرح کی تنگیاں پیدا کررہے ہیں باوجودیکہ خدائی امر کا آسمان بہت بلند ہے مگر ان کی نگاہیں پستیوں میں ٹکرا رہی ہیں۔ (ص ۱۶)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

جس وحدت قومی کا اس اقتباس میں ذکر کرکے چند فروعی رسوم کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشارہ کیا ہے یہ اشارہ اہل اسلام کی طرف ہے کیونکہ بہائیہ کی رسوم مذہبی مسلمانوں کے طریق مذہبی کے خلاف ہیں جن کا ذکر ہم کبھی کریں گے۔

ناظرین! یہ ہے بہائی بنیادی پتھر کہ نبا عظیم جو تیسویں پارہ قرآن کے شروع میں آیا ہے: عم یتساء لون عن النبا العظیم۔

اس نباء عظیم سے بہاء اللہ مراد ہیں قیامت بہاء اللہ وغیرہ وغیرہ۔ یہی مضمون بہائیوں کی مقدس کتاب ایقان میں درج ہے جس کے اردو ترجمے کے الفاظ یہ ہیں:

هو الا ول و الآ خر والظاهر والبا طن

اور اسی طرح باقی کے اعلی اسم وافضل صفات بھی۔ پس جو کوئی ان روشنی دینے والے ومقدس انوار اور روشن و چمکتے ہوئے آفتابوں سے فائز وموفق ہو جاتا ہے وہ گویا دیدار خدا حاصل کر لیتا ہے اور مدینہ حیات ابدی میں داخل ہو جاتا ہے۔ یہ دیدار قیامت کے سوا اور کسی وقت حاصل نہیں ہو سکتا۔ یعنی اس وقت جب کہ نفس اللہ اپنے مظہر کلی میں قیام کرتا ہے اور یہی اس قیامت کے معنی ہیں جس کا ذکر سب کتابوں میں آیا ہے اور جس دن کی سب نے بشارت دی ہے۔ اب ذرہ سوچیں کہ کیا اس دن سے زیادہ کوئی دن بڑا برتر یا بزرگ خیال میں آ سکتا ہے کہ انسان ایسے دن کو ہاتھ سے گنواتا ہے اور اپنے آپ کو اس کے فیوض سے جو حضوری رحمٰن سے ابر نیساں کی طرح جاری ہیں، محروم رکھتا ہے۔ اب جب کہ اس پوری پوری دلیل سے ثابت ہو گیا کہ کوئی دن اس دن سے بڑا اور کوئی امر اس امر سے برتر نہیں، اور باوجود ان تمام محکم و پکی دلیلوں کے جن سے کوئی عقل مند گریز نہیں کر سکتا اور کوئی عارف منکر نہیں ہو سکتا، انسان کیوں اہل وہم وگمان کے پیچھے لگ کر خود کو اس فضل اکبر سے مایوس کرتا ہے۔ کیا اس مشہور روایت کو نہیں سنا کہ فرمایا ہے

اذا قا م القا ئم قا مت القيا مة

(جب قائم (مہدی) قیام کرے گا تو قیامت برپا ہوگی)

اسی لئے آئمہ ہدی اور ان کے نہ مٹنے والے انوار نے اس آیت کی تفسیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هل ینظرو ن ا لا ان یا تیهم الله فی ظلل من الغما م

(کیا یہ لوگ انتظار کر رہے ہیں کہ آوے اللہ ان پر ابر کے سایہ تلے)

جسے قیامت میں واقع ہونے والے یقینی امور میں سے شمار کرتے ہیں حضرت قائم (قائم سے مراد ذات بہاء اللہ ہے۔ مدیر اہل حدیث) واس کے ظہور سے کی ہے۔ پس اے برادر قیامت کے معنوں کو سمجھ اوران مردود (مسلمانوں کو کہا ہے۔ مدیر اہل حدیث) لوگوں کی باتوں سے کانوں کو پاک کر۔ اگر ذرہ عوالم انقطاع میں قدم رکھے تو پکار اٹھے کہ اس دن سے بڑا دن اوراس قیامت سے بڑی قیامت کوئی نہیں آج کے دن ایک عمل ہزار ہا سال کے عمل کے برابر ہے بلکہ اس تحدید سے خدا کی پناہ اس دن کا عمل جزائے محدود سے مقدس ہے مگر یہ بے ہودہ (مسلمانوں کو کہا ہے۔ مدیر اہل حدیث) لوگ قیامت و دیدار خدا کے معنی نہ سمجھنے کے باعث اس کے فیض سے بالکل پس پردہ ہو رہے ہیں۔ (ص ۱۸۳۔۱۸۵)

ناظرین یہ ہے بہائی عقیدہ کہ ان سب الفاظ واردہ سے مراد بہاء اللہ ہے۔ بہت خوب ! ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ بہاء اللہ کے آنے سے قیامت ہوئی لقاء الٰہی بھی ہو گیا لیکن وہ فیصلہ کہاں ہے جس کی بابت ارشاد ہے

ان ر بك هو یفصل بینهم یو م القیا مة فیما کا نوا فیه یختلفون۔ (الم سجدہ)

(قیامت کے روز اللہ تعالیٰ لوگوں کے دینی اختلافات کا فیصلہ کرے گا)

ہاں یہ بھی فرمایئے کہ قیامت کی بات تو یہ بھی آیا ہے

و جو ہ یو مئذ مسفرة ضاحکة مستبشرة وو جو ہ یو مئذ علیها غبرة تر هقها قترة او لئك هم الکفرة الفجرة کئی منہ اس روز (قیامت کے دن) خوش وخرم ہوں گے کئی ذلیل وخوار ہوں گے یہی کفار نا ہنجار ہوں گے)

اس قسم کی بیسیوں بلکہ سینکڑوں آیات ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ روز قیامت یوم الفصل ہے نہ یوم العمل ، بہاء اللہ کے آنے سے قیامت قائم ہوگئی تو یہ نتیجہ کیوں نہیں ہوا۔ ہاں وہی جھگڑے وہی نزاعات وہی فسادات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی وہ اب بھی ہے۔

قادیانی آواز: ہم شروع میں کہہ آئے ہیں کہ قادیانی تحریک دراصل بہائی تحریک سے ماخوذ ہے اس لئے اس کی ایک مثال درج کر کے مضمون ختم کرتے ہیں

قرآن مجید کی سورہ قیامت میں ذکر ہے

بل یر ید ا لا نسا ن لیفجر اما مه یسئل ایّا ن یو م القیا مة

(انسان یہی چاہتا ہے کہ میں بدکاری کرتا رہوں۔ (منع کرنے پر) پوچھتا ہے، قیامت کب ہوگی)

خدا تعالی نے اس کا جواب دیا ہے:

فا ذا برق البصر و خسف القمر و جمع الشمس و القمر یقول الا نسا ن یو میذ این المفر کلا لا وزر الی ر بك یو مئذ المستقر (قیامت اس روز ہوگی) جب آنکھیں پتھرا جائیں گی اور چاند بے نور ہو جائے گا سورج اور چاند جمع کئے جائیں گے اس روز انسان کہیں گے اب کدھر بھاگیں اس روز کہیں پناہ نہ ہوگی صرف تیرے پروردگار کے پاس ہی ٹھکانہ ہوگا)

آیت کا مضمون صاف ہے۔ قیامت کا نام ہے۔ اسی کا ذکر ہے۔ باوجود اس تصریح اور تذکیر کے خلیفہ قادیان میاں محمود احمد فرماتے ہیں اور کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

یہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق پیش گوئی ہے کہ اس وقت چاند اور سورج کو خاص دنوں میں گرہن لگے گا۔ اس دن گھبرا کر مسلمان کہیں گے کہ اب ہماری ترقی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ ہمارے لئے مایوسی ہی مایوسی ہے۔ مگر اس وقت خدا کی طرف سے ایسے سامان پیدا کئے جائیں گے کہ جن کے ذریعہ ترقی ہو سکے گی۔ اور خدا تعالی یہ بتائے گا کہ گھبرانے کی کوئی وجہ نہیں ہے....

(فرمایا) اے وہ لوگو! جو یہ کہہ رہے ہو کہ این المفر ہمارے لئے ترقی کرنے کی کوئی صورت نہیں ہے اور وہ تدابیر اختیار کر رہے ہو جو خدا کو چھوڑ کر اور رستے اختیار کر رہے ہو، یاد رکھو کہ جو تدابیر تم اختیار کر رہے ہو یہ تمہیں تباہی سے نہیں بچا سکیں گی۔ آج تمہارے بچانے کیلئے کوئی قلعہ نہیں سوائے اس کے جو خدا نے بنایا۔ آج اگر تمہارا ٹھکانہ ہے تو خدا ہی کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔بے شک تم خدا اور اس کے رسول محمد (ﷺ) کو چھوڑ کر شریعت کو ترک کر کے زور لگالو کچھ فائدہ نہ ہوگا۔تمہارا اگر ٹھکانہ ہے تو خدا تعالی کے احکام پر چلنے قرآن اور اس کے رسول کے احکام ماننے اور اس کے بھیجے ہوئے مامور (مرزا غلام احمد قادیانی) کی طرف متوجہ ہونے میں ہے۔

(الفضل قادیان ۲۸۔اگست ۱۹۲۸ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ لکھتے ہیں: ناظرین کرام! واللہ ان مدعیان کی ایسی تحریریں دیکھ دیکھ کر ہمیں شبہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن سے مخول کرتے ہیں یا اپنے مریدوں کو.. بناتے ہیں۔

یہ ہیں وہ نکات جن کے ظاہر کرنے کے لئے باپ بیٹا مخالفوں کو چیلنج دیا کرتے تھے جن کا جواب یہی ہے

گر تو قرآن بریں نمط خوانی۔ ببری رونق مسلمانی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء۔۴ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۶ ص ۱۔۴)

مناظرہ پٹھان کوٹ

اہل اسلام کی عظیم الشان فتح اور قادیانی مرزائیوں کی شرم ناک شکست

جناب شیخ اللہ بخش سکرٹری انجمن نظام المسلمین پٹھان کوٹ لکھتے ہیں:

پٹھان کوٹ ضلع گورداسپور میں بتاریخ ۲۴۔۲۵ نومبر ۱۹۲۸ء ہم اہل اسلام اور قادیانی مرزائیوں کے درمیان مناظرہ ہوا۔موضوع بحث صدق وکذب مرزا غلام احمد قادیانی تھا۔ ہر روز دو دو اجلاس ہوتے رہے۔ پہلا اجلاس ۸ بجے صبح سے ۱۲ بجے دوپہر تک دوسرا اجلاس ۲ بجے بعد نماز ظہر سے ۶ بجے شام تک۔ دونوں روز کے مناظرہ میں علماء اسلام کو عظیم الشان فتح اور علماء مرزائیہ کو ذلت آمیز شکست ہوئی۔

پہلے روز صبح کے اجلاس میں اہل اسلام کی طرف سے مولانا محمد کرم الدین صاحب بھین ضلع جہلم اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مناظر پیش ہوئے۔قادیانی مناظر نے مرزا قادیانی کی صداقت کے دلائل پیش کئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کو مولانا جہلمی نے ایک ایک کر کے دلائل قاہرہ سے توڑا۔

اور مرزا جی کے

فرض حج کے تارک ہونے،

اور ڈاکٹر عبدالحکیم خان اور مولوی ثناء اللہ صاحب کی موت کی پیش گوئی کوصدق وکذب کا معیار قرار دے کر ان دونوں کی زندگی میں خود ہلاک ہو جانے سے ان کا کاذب ہونے پر مہر ہو جانے،

محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ایڑی چوٹی کا زور لگانے اور بقول مرزا آسمان پر نکاح پڑھا جانے کے باوجود مطلوبہ کے وصال کی تمنا دل میں لے کر خائب وخاسر گور میں چلا جانے سے

مرزا قادیانی کے کاذب ہونے کے نظائر پیش کئے۔

جن کا جواب دینے سے مرزائی مناظر بالکل ناکامیاب ہوا اور ایسا ذلیل ہوا کہ پھر کسی اجلاس میں کھڑا ہونے کی جرأت نہ ہوئی۔

دوسرے اجلاس میں اہل اسلام کی طرف سے مولانا محمد شفیع صاحب (سنکھترہ ضلع سیالکوٹ) اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا جالندھری مناظر تھے۔

قادیانی مناظر نے محمدی بیگم والی پیش گوئی کے متعلق تاویلات رکیکہ سے کام لینا چاہا مگر ہمارے فاضل مناظر کے سامنے دال نہ گل سکی۔

دوسرے روز کے پہلے اجلاس میں مسلمانوں کی طرف سے فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ امرتسری اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا جالندھری پیش ہوئے۔ فاتح قادیان نے مسیح موعود کے متعلق احادیث سے ثابت کیا کہ آپ بقول مخبر صادق فج روحا سے احرام باندھ کر تلبیہ وتہلیل کرتے ہوئے حج بیت اللہ فرمائیں۔ نیز آپ بعد وفات مقبرہ رسول پاک میں جہاں آپ کے ہر دو مصاحب حضرت ابوبکر صدیق وعمر فاروق مدفون ہیں، دفن ہوں گے۔ اور پھر قیامت میں رسول پاک اور اصحاب کرام کے ہمراہ مقبرہ مبارکہ سے اکٹھے اٹھیں گے۔ چونکہ مرزا قادیانی کو نہ حج بیت اللہ نصیب ہوا، نہ مدینہ منورہ میں مقبرہ رسول میں دفن ہوئے، اسلئے سچے مسیح موعود نہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا نے مقبرہ رسول کا ایک نقشہ بھی کتاب وفاء الوفاء سے دکھایا جس میں قبر مسیح کے لئے جگہ چھوڑی ہوئی ہے۔ مولانا کے دلائل کا کوئی جواب مرزائی مناظر سے نہ بن پڑا۔

دوسرے اجلاس میں اہل اسلام کی طرف سے پھر فاضل جہلمی پیش ہوئے اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتا جالندھری۔

مولانا جہلمی نے مرزاجی کے کذب کی فہرست دیتے ہوئے ان کے عجیب غریب الہامات کر پرخچے اڑائے۔ اور تصانیف مرزا سے ثابت کیا کہ

مرزاجی نے نہ صرف رسول پاک اور آپ کے اہل بیت ہی کی کھلے لفظوں میں توہین کی ہے۔

اور حضرت مسیح کی جن کا مثیل ہونے کے مدعی ہیں سخت تذلیل کی ہے۔

بلکہ خدائی کے مدعی ہوکر آسمان وزمین کا خدا کی طرح مالک ہونے

کن فیکون کا اختیار رکھنے

خود کامل خدا کا نام ناقص قرار دینے

نیا آسمان وزمین پیدا کرنے کے کفریہ دعاوی کئے۔

پھر دوسال مریم بن کر پردہ میں نشو ونما پانے، پھر حاملہ ہوکر دس مہینے کے بعد دردزہ ہونے پر عیسی بچہ جننے کا ہذیان کیا ہے۔

قرآن میں قادیان کا نام ہونے انا انزلناہ قریبا من القادیان کا

قرآن میں درج ہونے

پیش گوئیوں کے کاغذ پر خدا کے دستخط لینے

خدا نے مرزا کاتب نادان کی طرح قلم چھڑکنے،

مرزا اور اس کے مرید کے کپڑوں پر سرخی کے نشان پڑ جانے کے مضحکہ خیز بیانات شائع کئے۔

پھر خدا کے بے شمار ہاتھ پیر اور جسم کے طول وعرض اور تندوے کی طرح تاریں ہونے کا عقیدہ لکھا ہے۔

فاضل کرم الدین جہلمی نے اپنی تقریر میں ان واقعات کو ایسے عجیب انداز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیان کیا کہ اہل اسلام تو ایک طرف، مخالفین بھی مرزائیوں کی ذلت دیکھ کر خوشی کے جاموں میں پھولے نہ سماتے تھے۔ مرزائی جماعت کی یہ حالت تھی کہ اگر زمین جگہ دیتی تو گھس جاتے۔ قادیانی مناظر کی حالت قابل رحم تھی۔ زبان گنگ ہوگئی تھی۔ ناطقہ بند ہوگیا۔ بحالت سراسیمگی خود ہی اپنے خلاف باتیں کہہ دیتا۔ چنانچہ ایک دفعہ مرزا کے مردود خلائق ہونے کا اقبالی ہوگیا۔

غرض مناظرہ کا خاتمہ اہل اسلام کی شاندار فتح اور مرزائیوں کی شرم ناک شکست پر ہوا۔ ہر دو روز ہجوم خلق بے شمار رہا۔ دور دور سے لوگ مناظرہ سننے کے لئے آئے تھے۔ اہل اسلام کے علاوہ آریہ عیسائی صاحبان بھی کثرت سے موجود تھے۔ ایک انگریز پادری صاحب مسمی سٹورٹ تو ہر ایک اجلاس میں شریک ہوکر نقلی عیسائیوں (مرزائیوں) کی ذلت کا مشاہدہ کرتا رہا۔

مسلمانوں کو یہ عظیم الشان فتح مبارک ہو اللھم اید الاسلا م۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۴ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۶ ص ۴-۵)

تقابل ریفارمران آریہ مرزائیہ با آئمہ رافضہ۔۲

(گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں یہ مضمون درج ہوا ہے۔ اس میں قابل مضمون نگار نے ثابت کرنا چاہا ہے کہ سوامی دیانند اور مرزا صاحب نے جو جو سخت کلامیاں کی ہیں آئمہ شیعہ کے نام سے شیعہ نے ان سے بہت زیادہ کی ہیں اور اڈیٹر اہل حدیث کو چیلنج دیا ہے کہ ان کی پیش کردہ دشنامہا کے وزن کے دشنام ان دونوں ریفارمروں کے قلم سے دکھاویں۔ گذشتہ پرچہ میں نمبر ۴۲ تک درج ہو چکا آج نمبر ۴۳ شروع ہوتا ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

(مجھے اہل حدیث امرتسر کا وہ پرچہ نہیں ملا، اس لئے اس مضمون کی قسط اول درج نہیں کی جاسکی۔ بہاء)

زادالمعاد صفحہ ۵۸۰۔

البتہ بکشائم بر روئے کسے کہ غضب کند حق علی را ہزار دراز پست ترین طبقات جہنم کہ آں را فیلوق میگوئند او را و اصحاب او را در قعر جہنم جادہم کہ شیطان از مرتبہ خود و مشرف شود۔ و او را نفرین کند و آں منافق را در روز قیامت عبرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردانم برائے فرعونہا کہ درزمانہ ہائے پیغمبران دیگر بودند۔

القاب جدید: بدتر از شیطان ۴۳۔ بدتر از فراعنہ ۴۴

❁فروع کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۵

.عن ابی جعفر قال کان الناس اھل ردہ الا ثلاثۃ مقداد ابو ذر سلمان ۔یعنی جملہ صحابہ رسول۔

لقب جدید: مرتدین ۴۵

❁کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۱۵

عن ابی جعفر ان الشیخین فارق الدنیا لم یتولوا فعلیھا لعنۃ اللہ والملائکۃ و الناس اجمعین ۔

لقب جدید: ملعون ۴۶

❁حیات القلوب صفحہ ۱۹۲،۱۹۳۔

و الشجرۃ الملعونۃ فی القرآن واعدائے خبیثہ ایشاں داآں شجرہ خبیثہ وشجرہ ملعونہ تشبیہ دادہ فرمود کہ بعضے ازاں بمنزلہ ریشہ اند مثل ابوبکر وعمرو بعضے شاخ اند مثل بنی عباس وامثال ایشاں ۔

القاب جدید: شجرہ خبیثہ، ۴۷ ۔شجرہ ملعونہ ۴۸

❁حیاہ القلوب جلد سوم صفحہ ۱۰۵۔

ازحضرت رسول روایت کردہ کہ محشور مے شوند درقیامت امت من بہ پنج علم ۔اول با فرعون ایں امت کہ ابوبکر است ۔۔ دوم سامری ایں امت کہ عمر باشد۔سوم جاثلیق ایں امت کہ عثمان است (یعنی پادری)

لقب جدید: جاثلیق ۴۹

❁زادالمعاد (شیعہ) صفحہ ۱۸۰۔

بررود شکم فاطمہ زہرا زد وبرحضرت امیرالمومنین (علی) افترا سے (یعنی عمر)

لقب جدید: مفتری ۵۰

❁حیاۃ القلوب جلد دوم صفحہ ۵۳۲۔

تاآنکہ بدرخیمہء عمر رسیدم اوابوسفیان راشناخت وگفت الحمدللہ کہ بدست ما افتادی وعمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجانب خیمہ حضرت دوید وگفت یارسول اللہ ابوسفیان را آوردہ اند بے عہد و پیمانے رخصت بدہ تا من گردنش بزنم وعمر را پیوستہ عادت بود کہ اسیرے را دست بستہ میدید عرق نامردیش بحرکت مے آمد۔

لقب جدید: نامرد ۵۱

﴿حیاۃ القلوب جلد سوم صفحہ ۲۰۶۔

پس آنہا کہ درعذاب خواہند شد دشمنان آنحضرت اند کہ حق او را غصب کردند در دنیا و بناحق پادشاہی یافتند وخدا مہلت داد ایشاں را۔

القاب جدید: دشمن ۵۲۔ غاصب ۵۳

﴿حیاۃ القلوب جلد سوم صفحہ ۲۹، ۱۲۴، ۱۲۵۔

ہر کہ انکار یا اظہار عداوت امام کند مشرک است یعنی بت پرست۔ مشرکاں آنہا اند کہ با علی در خلافت قرار دادہ اند و آنہا کہ امیر المومنین را از مرتبہ اول خلافت بمرتبہ چہارم قرار دادہ اند۔

القاب جدید: مشرک ۵۴۔ بت پرست ۵۵

﴿حیاۃ القلوب جلد دوم صفحہ ۷۲۸۔

عائشہ دختر ابوبکر بود و تا خلافت معاویہ زندہ بود و عمرش شومش بہفتاد رسید۔

لقب جدید: شوم ۵۶

﴿مجالس المومنین صفحہ ۲۲۳

شاگردی ابوحنیفہ نسبت باامام جعفر ایں قدر بودہ کہ ازاں حضرت بعضے از احادیث شنیدہ و چوں و چوں آنحضرت ﷺ او را مردودان میدانستند از وتقیہ مے نمود۔

لقب جدید: مردود ۵۷

﴿حیاۃ القلوب جلد سوم صفحہ ۱۳۹۔

غیر المغضوب علیھم و لا الضالین صادق فرمودہ کہ آنہا کہ غصب کردہ شدہ بر آنہا ناصبیاں یعنی جمیع سنیاں اند۔ وگمراہان یہود و نصاری۔

لقب جدید: مغضوب ۵۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٭ حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۲۰۶

و آفاق تنگ کردن زمین است بر سنیاں در زمان قائم (مہدی) و بعضے از سنیاں درآں زمان بصورت حیوانات مسخ خواہند شد۔

لقب جدید: حیوانات ۵۹

٭ اصول کافی صفحہ ۳۴۴

یقتلہ عفریت۔،

لقب جدید: عفریت ۶۰

٭ بحر الانساب صفحہ ۲۱۵۔

پس خداوند عالم آنحضرت را از انظار فساق و فجار و ظلام و منافقین و کفار اشرار غائب و مخفی فرمود۔

القاب جدید: فساق ۶۱۔ ظلام ۶۲۔ کفار اشرار ۶۳

٭ ایضا بحر الانساب صفحہ ۲۱۶۔

واقع شدہ است درگردن (ہر امام) بیعت طاغی کثیر الطغیان۔

لقب جدید: طاغی کثیر الطغیان ۶۴

٭ ایضا بحر الانساب صفحہ ۲۴۳۔

ہادی با ضلالت فرعونی وقساوت شدادی خلیفہ شد۔

لقب جدید: شداد ۶۵

٭ حلیۃ المتقین صفحہ ۱۲۹۔

و آبے کہ در حمامہائے سنیاں جمع شوند از غسل مکن کہ دراں غسالہ یہود یہود و نصرانی و گبر دشمن اہل بیت کہ از ہمہ بدتر است جمع مے شود و خدا خلقے از سگ نجس تر پیدا نکردہ و دشمن ما اہل بیت از سگ نجس تر است۔

القاب جدید: یہود ۶۶۔ نصرانی ۶۷۔ گبر ۶۸۔ سگ نجس ۶۹

٭ حیات القلوب جلد سوم صفحہ ۱۹۵

از صادق روایت کردہ کہ ایں آیہ در شان سنیاں است کہ در رجعت خوراک ایشاں قذرہ خواہد بود،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لقب جدید: برا خوار۔ ۷۰

نوٹ: حوالجات مذکورہ تو پہلے شیعہ مصنفوں کے ہیں۔ اب ذرہ آج کل کے روافض کی بھی سنئے جو درحقیقت اپنے بزرگوں کی روش پر چل رہے ہیں۔

اخبار درنجف سیالکوٹ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء، صفحہ ۶۔

سنیوں کا ایمان موجودہ قرآن شریف پر ہے اور نہ ہوسکتا ہے اور جناب رسول اللہ کو یہ لوگ (معاذ اللہ) خاطی گنہگار غیر معصوم کا فر اور بت پرست ڈاکو شہوت پرست اور بے عقل وغیرہ مانتے ہیں۔

القاب جدید: خاطی ۷۱۔ گنہگار ۷۲۔ غیر معصوم ۷۳۔ ڈاکو ۷۴۔ شہوت پرست ۷۵۔ بے عقل ۷۶

نوٹ کیا کسی مسلمان کے دل میں ایسے ناپاک خیالات کا گذر ہوسکتا ہے جیسا کہ اس زبان دراز نے سنیوں کو آڑ بنا کر یہ جگر دوز و ایمان سوز کلمات سرور عالم ﷺ کی نسبت استعمال کئے ہیں کیا اہل سنت کچھ عبرت حاصل کریں، بنگش۔

درنجف ۲۴ جون ۱۹۲۳ء صفحہ ۷۔

بدر واحد کے فراریوں کو آپ بزرگان دین میں شمار کریں ہمارے نزدیک فاروق اعظم و صدیق اکبر (یعنی علی) کی متابعت فرض ہے نہ آثم خائن غادر کاذب کی محبت۔

القاب جدید: آثم ۷۷۔ غادر ۷۸۔ کاذب ۷۹

درنجف ۱۵۔۲۴ مارچ ۱۹۲۵ء صفحہ ۷۔

حضرت عثمان خلیفہ اجماعی کو کتاب اللہ وسنت کے خلاف روش اختیار کرنے اور بدعات جاری کرنے اور بیت المال کے غبن کے الزام پر قتل کر دیا اور بغیر غسل و جنازہ کے حش کوکب یہود کے گورستان میں دفن کیا گیا (یعنی جنت البقیع جس میں حضرت فاطمہ امام حسن وغیرہ دفن ہیں بنگش)۔

القاب جدید: بدعتی ۸۰۔ غابن ۸۱، حش کوکب ۸۲

درنجف ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۷۔

گستاخانہ بے ادبانہ گفتگو صلح حدیبیہ میں حضرت عمر نے جناب رسول اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کی اور قرآن شریف کی صریح مخالفت کی اور فیصلہ آنحضرت ﷺ سے ناراضگی اور انحراف ظاہر کیا۔

القاب جدید: گستاخ ۸۳۔ بے ادب ۸۴۔ منحرف ۸۵

☼ درنجف یکم اکتوبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۴۔

کم بخت نے شیعیت کو کسی بوڑھے جاہل کی مشیخت وخلافت سمجھا ہے۔

لقب جدید: بوڑھے جاہل (ابوبکر) ۸۶

☼ درنجف ۸ جون ۱۹۲۳ء صفحہ ۶

جب دغا دی وقت مشکل ہم نشین غار نے
آفرین صد آفرین کہتا ہے عترت بر بشر

لقب جدید: دغا باز ۸۷

☼ درنجف ۱۵۔ اپریل ۱۹۲۵ء صفحہ ۸۔

لباس فاخرہ میں مزین ہو کر رسول کو ایذا دینے والے حضرت ثانی،

لقب جدید: موذی (عمر فاروق) ۸۸

☼ درنجف ۸ جون ۱۹۲۳ء صفحہ ۵

تمہاری تیغ نے اعداء کے سرتن سے اتارے تھے۔ بزکوہی کا تمغہ مل گیا پلٹے علم لے کر، (یعنی عمر فاروق)

لقب جدید: بزکوہی ۸۹

☼ درنجف یکم جنوری ۱۹۲۵ء صفحہ ۴۔

بی بی عائشہ کی زہر خورانی، جناب بی بی عائشہ نے آنحضرت ﷺ کو دوا کے بہانے زہر دے کر کام تمام کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو تلخی وسکرات موت سب سے زیادہ ہوئی (حضرت صدیقہ کو قتل پیغمبر کا مجرمہ قرار دیا)

لقب جدید: قاتلہ رسول ۹۰

اطلاع: سابقہ کتب شیعہ کے حوالجات تو بے شک قابل ذکر ہیں مگر درنجف کے حوالے شائد ساری جماعت شیعہ پر حجت نہ ہوں اس لئے جتنے درج ہوئے بطور نمونہ کافی جان کر باقی کو حذف کیا جاتا ہے ناظرین ہمارے قابل نامہ نگار غلام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خان صاحب آف ہنگو کی محنت کی داد دینے کو اس کے پہلے پرچہ کا ورق نکال کر الگ کر کے جلد کے شروع میں لگا لیں۔ آئندہ پرچہ میں جواب نکلے گا۔ انشاء اللہ

(اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء مطابق ۔۴ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۶ ص ۷۔۸)

قادیانی اور دیانند سوامی سب سے بڑھ کر ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے ہمارا رسالہ، ہندوستان کے دو ریفارمر، شائع ہوا ہے جس میں ہم نے ان دونوں رفارمروں (مرزا صاحب قادیانی اور سوامی دیانند) کے اپنے الفاظ میں دکھایا ہے کہ یہ دونوں صاحب اپنے مخالفوں کو مکروہ الفاظ سے یاد کرنے میں سب سے بڑھ کر تھے، تب ہی سے ناظرین میں یہ امر زیر غور آ رہا ہے کہ ایسے بڑے ریفارمر کہلانے والے ایسے ایسے الفاظ استعمال کریں تو عوام کالانعام کس شمار و قطار میں ہوں گے۔

ہمارے ناظرین میں جناب خانزادہ غلام احمد خان آف ہنگو کو شیعہ لٹریچر سے خاص دلچسپی ہے۔ انہوں نے اپنے حسب مذاق ہمارے دعوی کے جواب میں یہ دعوی کیا ہے کہ آپ ان دونوں رفارمروں کی بدکلامی کے باعث ان کو اول درجے پر سمجھتے ہیں، یہ دعوی آپ کا غلط ہے میں بتاؤں کہ شیعوں کے امام یا مصنف اس خصوص میں بڑھ کر ہیں چنانچہ انہوں نے اپنے دعوی کے ثبوت میں ایک لمبا مضمون بھیجا جو اہل حدیث مورخہ ۸۔ ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء میں درج ہو چکا ہے۔

خان صاحب موصوف نے اپنے مضمون میں ۱۳۹ نمبر دشنام ہاء شیعہ لکھے تھے جن میں سے ہم نے ۹۰ درج کئے باقی کو دانستہ ترک کر دیا جس کی وجہ پرچہ اہل حدیث ۱۵ فروری میں بتائی گئی حسب اعلان ہم بھی اپنا ثبوت دینے کا حق رکھتے ہیں ابھی ہم نے اس کام کے لئے قلم نہ سنبھالا تھا کہ ہمارے ناظرین میں سے ایک صاحب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری بیچ میں آ گئے کہ میں جواب دیتا ہوں چنانچہ ان کا جواب درج ذیل ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر۔

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! جناب خان صاحب غلام احمد بنگش کا مضمون بعنوان تقابل ریفارمران اخبار اہل حدیث میں نکلنا شروع ہوا میرے دل میں یہ خیال چٹکیاں لیتا رہا کہ خان صاحب مضمون ختم کرلیں تو میں مولانا ثناء اللہ صاحب سے اجازت لے کر خان صاحب کو بتاؤنگا کہ اس فن (سب وشتم) میں ہمارا پنجابی مسیح بڑھ کر ہے۔ بڑھ کر ہونے کی وجہ یہ ہے کہ رافضہ نے حضرات صحابہ کو کچھ کہا، مگر ہمارے پنجابی مسیح نے حضرات انبیاء و ہدف بنایا ہے۔ یہ تو سب غیر مسلم جانتے ہیں کہ حضرات انبیاء حضرات صحابہ سے بہت افضل ہیں اس لئے جو شخص حضرات انبیاء کو سب وشتم کرے وہ اس سے بڑھ کر ہوگا جو صحابہ کرام کو برا کہے پس خان صاحب اس اصول سے میرے پیش کردہ حوالجات غور سے پڑھیں اور انصاف سے کہیں کہ ہمارا پنجابی مسیح آئمہ رافضہ سے اس خصوص میں بڑھ کر ہے یا نہیں؟

نام کتاب۔ دافع البلاء صفحہ ۲۶۔ الفاظ مرزا قادیانی:

مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰ نبی کو اسپر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آکر اپنی کمائی کے مال سے اس کے سر پر عطر ملا ہو یا ہاتھوں ... سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی اسی وجہ سے خدا نے قرآن میں یحیٰ کا نام حصور رکھا مگر مسیح کا یہ نام نہ رکھا۔

القاب: شرابی، حرام مال استعمال کرنے والہ، بدتعلق، غیر حصور

تشریح بقلم مرزا: شراب خوری ام الخبائث ہے (نصرۃ الحق یعنی براہین پنجم) مرزا صاحب کے اس قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح، خدا کی نظر میں بھی معتوب تھے۔

ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۴۹۔ (مرزا قادیانی کو مرض ذیابیطس میں کسی شخص نے افیون کھانے کا مشورہ دیا تو فرمایا) اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا مسیح افیونی۔ تمسخرانہ طور پر شرابی کا لقب دیا۔

۵۔ تشریح: یورپ کے لوگ جو شراب پیتے ہیں اسکا سبب بھی یہی فعل مسیح ہے (مفہوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاشیہ کشتی نوح۔ص ۶۵)

چشمہ مسیحی صفحہ ۹: حضرت عیسی علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ انجیر کے درخت کو بغیر پھل کے دیکھ کر اسپر بد دعا کی اور دوسروں کو دعا کرنا سکھایا اور دوسروں کو یہ بھی حکم دیا کہ تم کسی کو احمق مت کہو۔ مگر خود اس بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا اور ہر ایک وعظ میں یہودی علماء کو سخت گالیاں دیں... اخلاقی معلم کا فرض یہ ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمہ دکھلاوے۔

القاب: بداخلاق۔ لم تقو لو ن ما لاتفعلون کا مصداق، بدزبان، گالیاں دینے والا۔ ۶، ۷، ۸، ۹۔

تشریح:

سنو! میرے نزدیک وہ بڑا ہی خبیث ملعون اور بدذات ہے جو خدا کے برگزیدہ اور مقدس لوگوں کو گالیاں دیتا ہے (صفحہ ۱۹۔البلاغ المبین مرزاجی کا آخری لیکچر لاہور)

اعجاز احمدی صفحہ ۲۵۔

افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسی کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اسکی نظیر کسی نبی میں بھی پائی نہیں جاتی۔ شائد خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی

القاب: غبی الطبع، دعوی الوہیت کا مخفی الزام۔ ۱۰، ۱۱۔

تشریح: توہین انبیاء کفر ہے (انوارالاسلام۔ص ۳۴)

اخبار الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء۔ مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہو گیا جب استاد کے سامنے اسکے حسن و جمال کا تذکرہ کر بیٹھا تو استاد نے اسکو عاق کر دیا... یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کس طرح وہ مسیح ابن مریم نوجوان عورتوں سے ملتا تھا اور کس طرح ایک بازاری عورت سے عطر ملواتا تھا۔

القاب: عاشق طبع، نامحرم عورتوں سے ملنے والا، بازاری عورت سے عطر ملوانے والا، حسن پرست۔ ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵۔

تشریح: حضرت مسیح کا ایک عورت سے عطر ملوانا بہت عمدہ فعل تھا اور اس پر اعتراض کرنا بے ہودہ پن ہے (بدر ۴ مئی ۱۹۰۸ء)۔ یہودی کہتے ہیں کہ مسیح ایک لڑکی پر عاشق ہوگیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر یہ بات بے اعتبار ہے (اعجاز احمدی۔ص ۲۵)

ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵ تا ۸: یسوع کی تمام پیشگوئیوں سے جو

۱۔عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اگر ایک پیش گوئی بھی اس پیشگوئی (آتھم) کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت ہو جائے تو ہم ہرتاوان دینے کو تیار ہیں اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں ہی کیا تھیں۔

۲۔صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی پیشگوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے، کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے اور کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیش گوئی کیوں نام رکھا محض یہودیوں کے تنگ کرنے کو۔ اور

۳۔ جب معجزہ مانگا گیا تو یسوع صاحب فرماتے ہیں ان کو کوئی معجزہ دکھا یا نہیں جائے گا دیکھو یسوع کو کیسی سوجھی اور کیسی پیش بندی کی اب کوئی حرام کار بنے تو اس سے معجزہ مانگے۔ یہ تو وہی بات ہوئی جیسا کہ ایک شریر مکار جس میں سراسر یسوع کی روح تھی ...سو یسوع صاحب کی بندشوں پر قربان ہی جائیں اپنا پیچھا چھڑانے کو کیسا داؤ کھیلا۔؛؛؛ اسی بنا پر

۴۔ہتھیار بھی خریدے اور شہزادہ بھی کہلایا، مگر تقدیر نے یاوری نہ کی معلوم ہوتا ہے آپ کی عقل بہت موٹی تھی آپ جاہل عورتوں اور عوام الناس کی طرح مرگی کو بیماری نہیں سمجھتے تھے بلکہ جن کا آسیب ... ہاں آپ کو بدزبانی کی اکثر عادت تھی ادنی ادنی بات میں غصہ آجاتا اور اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے .... آپ تو گالیاں دیتے تھے مگر یہودی ہاتھ سے کسر نکال لیا کرتے تھے ...آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی۔

القاب: مردہ خدا، درماندہ انسان، مردہ، نادان، شریر، مکار، پیش بندی کرنے والا، داؤ باز، موٹی عقل والا، جاہل، بدزبان، مغلوب الغضب، جھوٹا ۱۷ تا ۲۸۔

تشریح: جن فقروں پر ہم نے نمبر لگائے ہیں مرزا جی کو اقرار ہے کہ ان کا فاعل قائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ تھا دیکھو: ا۔ دافع البلاء ص ۱۲۔ البلاغ المبین آخری لیکچر،، ۲، ازالہ اوہام طبع اول جلد اول صفحہ ۳، ۳: نصرۃ الحق صفحہ ۲۲، ، ۴: تصدیق النبی صفحہ ۶۸ ، ۵ چشمہ مسیحی صفحہ ۹، ۶۔ اعجاز احمدی صفحہ ۱۴۔

حاشیہ ازالہ اوہام جلد ا صفحہ ۴۔۵ طبع سوم:

حضرت مسیح کی تہذیب اور اخلاقی حالت پر ایک سخت اعتراض وارد ہوتا ہے ... فقیہوں اور فریسیوں کو مخاطب کر کے حضرت مسیح نے نہایت غیر مہذب الفاظ استعمال کئے بلکہ تعجب تو یہ ہے کہ ان یہودیوں کے بزرگوں نے نہایت نرم اور مودبانہ الفاظ سے سراسر انکساری کے طور پر حضرت مسیح کی خدمت میں یوں عرض کی ... مگر اس کے جواب میں ... یہ الفاظ استعمال کئے کہ اس زمانہ کے بد اور حرام کار لوگ نشان ڈھونڈتے ہیں الخ ۔ اور پھر اسی پر بس نہیں کی بلکہ وہ ان بزرگوں کو ہمیشہ دشنام دہی کے طور پر یاد کرتے رہے کبھی انہیں کہا: اے سانپ کے بچو (دیکھو متی باب ۲۳ آیت ۳۳) کبھی انہیں کہا: اندھے، دیکھو متی باب ۱۵ آیت ۱۴، کبھی ان کا نام سور کتے رکھا، کبھی انہیں احمق جہنمی کہا۔ حالانکہ آپ ہی حکم اور خلق کی نصیحت دیتے ہیں بلکہ فرماتے ہیں کہ جو کوئی اپنے بھائی کو احمق کہے جہنم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔

القاب: بدتہذیب، بداخلاق، غیر مہذب الفاظ استعمال کرنے والا، دشنام دہ، فحش زبان، بے علم جہنمی ۔ ۲۹ تا ۳۵۔

تشریح: یہ چاروں انجیلیں جو یونانی سے ترجمہ ہو کر اس ملک میں پھیلائی جاتی ہیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں (تریاق القلوب۔ص ۸)

....

انجام آتھم صفحہ ۳۸ (عیسائی) اس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں

۱۔ نیک نہیں ہوں اور جس نے

۲۔ شراب خوری قمار بازی اور

۳۔ کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر عطر کی کمائی کا تیل ملوا کر،
اور اس کو یہ موقع دے کر کہ اس کے بدن سے بدن لگائے اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں سے کوئی بھی حرام نہیں۔ سو ایسے شخص کو تو انہوں نے خدا بنا لیا مگر خدا کے پاک نبیوں کو... گالیاں دینا شروع کر دیا...نہایت شرم کی بات ہے کہ آپ نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا پھر ایسا ظاہر کیا کہ یہ میری تعلیم ہے ..آپ کا ایک یہودی استاد تھا۔ آپ نے توراۃ کو سبقا سبقا پڑھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ یا تو توراۃ نے آپ کو زیرکی سے کچھ بہت حصہ نہیں دیا یا استاد کی شرارت ہے کہ اس نے آپ کو محض سادہ لوح رکھا بہرحال آپ علمی اور عملی قوی میں بہت کچے تھے اسی وجہ سے آپ ایک دفعہ شیطان کے پیچھے چلے گئے ... عیسائیوں نے آپ کے بہت معجزات لکھے ہیں مگر حق یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اس دن سے کہ آ نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو ولد الحرام ٹھہرایا...شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا آپ کا یہ کہنا کہ

۹۔میرے پیرو زہر کھائیں گے تو ان پر کچھ اثر نہیں ہوگا یہ بالکل جھوٹ نکلا ...اور ایسا ہی

۱۰۔آپ یہ فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پیاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ جا اور وہ اٹھ جائے گا یہ کس قدر جھوٹ ہے ...ممکن ہے کہ آ نے معمولی تدبیر سے کسی شب کور وغیرہ کا علاج کیا ہو ...مگر بدقسمتی سے اس زمانہ میں ایک تالاب ۱۱ بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے ...اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے ...اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر وفریب کے اور کچھ نہیں تھا... آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائد یہ بھی خدائی کے لئے کوئی شرط ہو گی ... آپ وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ یہ تمام لوگ ابھی زندہ ہوں کہ میں پھر ۱۲ واپس آجاؤں گا حالانکہ نہ صرف وہ بلکہ انیس نسلیں مرچکیں مگر آپ تشریف نہ لائے۔

القاب: بد، شراب خور، قمار باز۔ بدنظر، مال حرام استعمال کرنیوالا، خارج از انبیاء طیبین، چور، قوی عملیہ وعلمیہ میں کچا، گندہ دہن، مکار، فریبی، پلید وجود والہ۔ ۳۶ تا ۴۷

ہم نے جن فقروں پر نمبر دیئے ہیں مرزا جی کو اقرار ہے کہ ان افعال کا فاعل حضرت عیسی ہے ا۔ دیکھو نور الحق صفحہ ۶۷۔ ۲، کشتی نوح کا حاشیہ صفحہ ۶۵۔ ۳، الحکم ۲۱ فروری ۱۹۰۲ء، ۴، بدر ۴ مئی ۱۹۰۸ء، ساتواں فقرہ دیکھو جنگ مقدس تقریر ۳ جون۔ نمبر ۸ چشمہ مسیحی صفحہ ۸ نمبر ۹۔ جنگ مقدس تقریر ۲۶ مئی ۱۸۹۳ء، نمبر ۱۰ جنگ مقدس تقریر مذکور بالا۔ نمبر ۱۱ ازالہ اوہام ص ۷، نمبر ۱۲ نصرۃ الحق صفحہ ۱۰۱۔۱۰۲۔ تیرھواں فقرہ چشمہ مسیحی صفحہ ۹

بدر ۹ مئی ۱۹۰۷ مرزا کی ڈائری: اخبار بدر کا اڈیٹر لکھتا ہے:

دوبارہ آمد: فرمایا ایک دفعہ حضرت مسیح دنیا میں آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک ہو گئے دوبارہ آکر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کی آمد کے خواہش مند ہوں۔

القاب: وجود مسیح بنیاد شرک۔ ۴۸

تعجب: ناظرین حیران ہوں گے کہ مرزا صاحب نے یہ جو کچھ فرمایا ہے ایک ایسے نبی اولوالعزم رسول کے حق میں فرمایا ہے جس کے حق میں خود ہی لکھتے ہیں:

خدا کا دائمی پیارا دائمی محبوب دائمی مقبول یسوع ایک بندہ خدا جس کو عبرانی میں یسوع کہتے ہیں۔ تحفہ قیصریہ چشمہ مسیحی وغیرہ

باقی ہنوز بہت۔ خادم امت مرزا محمد عبداللہ معمار کٹرہ کرم سنگھ امرت سر

اطلاع: سوامی دیانند والا حصہ ابھی باقی ہے جو آئندہ ادا کیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ مدیر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۲۹ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۸ ص ۶۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی وفد گورنر کے حضور

(ہم ہی حضور کے خدام ہیں)

۲۱ جنوری ۱۹۲۹ء کو قادیانی وفد نے حضور گورنر پنجاب کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی وفا داری کا اظہار یا بالفاظ تجدید ایمان کیا ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہر سوسائٹی اور جماعت اپنے لئے جو بہتر راستہ جانے اختیار کیا۔

ہاں ہمیں اعتراض یا تنقید ہے تو اس بات پر ہے کہ وفد مذکور نے حاضر ہو کر وہی کام کیا جو خواجہ حالی ایسے لوگوں کے حق میں کہہ گئے ہیں:

جب تک نہ ہو دشمن ایمان پکا
مومن کا نہیں ہوتا ہے ایمان پکا
ہم قوم کی خیر مانگتے ہیں حق سے
سنتے ہیں کسی کو جب مسلمان پکا

وفد مذکور نے اپنے بانی کے واقعات تاریخی بتا کر سب سے پہلے جو فقرہ گورنر کے سامنے عرض کیا وہ یہ تھا یہ کہ:

خونی مہدی کا انتظار: جب حضرت مرزا غلام احمد نے مسیح موعود اور مہدی ہونے کا دعوی کیا تو تمام دنیا کے مسلمان ایک ایسے مہدی کی آمد کے منتظر تھے جو آکر تمام گیر مسلموں سے جہاد کرے گا اور کفار کو بزور شمشیر داخل اسلام کرے گا اور وہ ہماری جماعت کے مقدس بانی کے دعوی کو سن کر جو اپنی مثال حضرت یسوع مسیح علیہ الصلوۃ والسلام کی طرح ایک حلیم الطبع اور امن پسند منادی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ بہت افروختہ ہوئے۔ اس دعوی کو سن کر ہر طبقہ کے مسلمانوں کی طرف سے مخالفت کا جو طوفان برپا ہوا اس کی نظیر ہندوستان کی مذہبی تاریخ میں نہیں ملتی۔ (الفضل ۱۲ فروری ۱۹۲۹ء ص ۳)

معلوم نہیں اس فقرہ کے لکھنے سے وفد اور وفد کے امام قادیانی خلیفہ کو کتنے ایکڑ اراضی ملنے کی امید ہے اگر نہیں تھی تو اتنے بڑے جھوٹ کو منہ سے کیوں نکالا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے فائدہ اور عبث جھوٹ بول کر حکام کو مائل کرنے میں کامیابی سمجھنا کسی مذہبی جماعت سے ممکن ہوسکتا ہے، کوئی مسلمان ایسا عقیدہ نہیں رکھتا کہ:

حضرت مہدی غیر مسلموں کو بزور شمشیر داخل اسلام کریں گے

یہ ایسا سفید نہیں سیاہ بہتان ہے کہ اس کی مثال نہیں ملتی

ہاں مسلمانوں کا عقیدہ حضرت مہدی کے حق میں وہی ہے جو حدیث میں آیا ہے کہ امام مہدی کے آنے سے پہلے تمام زمین ظلم سے بھر جائے گی ان کے آنے سے عدل و انصاف سے بھر جائے گی ملئت عدلاً کما ملئت جوراً۔ ہر قوم کے لوگ ان کے اثر صحبت سے خود بخود اسلام میں کھنچے آئیں گے چنانچہ یہی عقیدہ مرزا صاحب قادیانی نے قبل دعوی مہدویت خود بھی براہین احمدیہ میں حضرت مسیح کے حق میں لکھا ہوا ہے

کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام جمیع اطراف میں پھیل جائے گا (ص ۴۹۹)

مختصر یہ ہے کہ حضرت مہدی کو خونی مہدی کہنا اور ان کی بابت مسلمانوں کا یہ اعتقاد بتانا کہ غیر مسلموں کو جبراً اسلام میں داخل کریں گے، صریح بہتان اور کذب بیانی ہے۔

اسی وفد نے یہ بھی ظاہر کیا کہ ہم جملہ بانیان مذاہب کو خدا کی طرف سے جانتے ہیں یعنی ان کی عزت کرتے ہیں اس کے جواب میں ایک ایسی مقدس ہستی کا نام پیش کرتے ہیں جس کو نا صرف مسلمان بلکہ گورنر اور ان کی ساری قوم مقدس مانتی ہے یعنی مسیحؑ ان کی بابت قادیانی مذہب کے بانی کے شستہ الفاظ گذشتہ پرچہ اہل حدیث میں بہت سے درج ہو چکے ہیں آج بھی ایک فقرہ درج ذیل ہے جس سے قادیانی وفد کی راست گوئی اور بانی مذہب قادیانی کی اندرونی صفائی کا پتہ لگتا ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

مسیح کا چال چلن، کھاؤ پیؤ، شرابی، نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والہ.. (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۳-۲۴)

اعیان اسلام! کیا یہودی حضرت مسیح کی شان میں اس سے زیادہ کچھ کہتے یا کہہ سکتے ہیں؟

اس کے علاوہ وفد مذکور نے گورنمنٹ کے حضور اپنی خدمات اور وفاداری کا ذکر کیا ہے جس سے بحیثیت مذہبی ہمیں کوئی بحث نہیں ہاں ایک معزز عہدہ دار ڈپٹی کمشنر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورداسپور کے الفاظ ہم نقل کرتے ہیں جنہوں نے جماعت مرزائیہ کے متعلق خاص قادیان کے دورے میں رائے ظاہر کی تھی جو خود قادیانی روایت سے ثابت ہے۔

کتاب سیرۃ المہدی (مصنفہ مرزا بشیر پسر مرزا صاحب آنجہانی) میں لکھا ہے کہ

صاحب ڈپٹی کمشنر گورداسپور دورہ کرتے ہوئے قادیان میں آئے مرزائی وفد ان سے ملنے گیا تو انہوں نے کہا: میں خوب سمجھتا ہوں کہ یہ جماعت (مرزائیہ) کیوں بن رہی ہے اور میں تمہاری باتوں سے ناواقف نہیں اور میں اب جلد تمہاری خبر لینے والا ہوں اور تم کو پتہ لگ جائے گا کہ کس طرح جماعت بنایا کرتے ہیں۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۱۲۰)

ہم نہیں کہہ سکتے کہ ڈپٹی کمشنر نے کس بنا پر یہ فقرے کہے تھے۔

وفد مذکور نے اپنی تعلیمی کوشش کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا ہے کہ تعلیم یافتہ جماعت میں ہم احمدی لوگ فی صدی چالیس ہیں۔ ہم نہیں جانتے یہ دعوی کہاں تک صحیح ہے سب سے پہلے اس دعوی کی تصدیق لاہور سے ہونی چاہیے لیکن بحیثیت مذہب، اہل حدیث، کو اس سے سروکار نہیں۔

نوٹ: وفد مذکور اپنے اڈریس میں اگر ہم مسلمانوں کی دل آزاری نہ کرتا تو ہم کو اسکی نسبت لکھنے کی حاجت نہ تھی: مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد و خر رفت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۲۹ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۹ ص ۲۔۳)

مرزا اور بہاء

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

مکرم محترم مولانا مدظلہ العالی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء میں، مرزا اور بہاء، کے عنوان سے ایک لیڈنگ آرٹیکل نکلا ہے۔ وہ خوب ہے۔

فی الحقیقت آج قادیانی مشن کے ساتھ بہاہیت کا ذکر ہونا بھی ضروری ہے میرا خیال ہی نہیں بلکہ مجھے یقین ہے کہ آئندہ زمانہ میں مرزائیت پر مضمون لکھنے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ ساتھ بہائیت کا بھی ضرور ذکر کیا کریں گے کیونکہ یہ دونوں مذاہب ایک ہی اصول اور ایک ہی لائن پر گامزن ہیں۔فرق صرف آگے پیچھے یا استاد شاگرد کا سا ہے۔

مضموم مذکور بالکل درست اور صحیح لکھا گیا ہے صرف صفحہ۲ کا حاشیہ نمبرا، یعنی، قائم سے مراد ذات بہاء اللہ ہے، صحیح نہیں۔ایقان کی جس عبارت پر حاشیہ مذکور لکھا گیا ہے وہاں قائم سے مراد بہاء کی ذات نہیں بلکہ اس سے مراد جناب محمد علی باب ہیں جن کو اہل بہاء قائم آل محمد اور امام مہدی وغیرہ مانتے ہیں۔

دراصل یہ کتاب ایقان، جناب بہاء اللہ نے اس وقت تصنیف کی تھی جب کہ وہ خود ابھی مدعی نہ تھے صرف بابی فرقے میں بطور لیڈر کے کام کرتے تھے اور یہ کتاب مذہب بابیہ ہی کی حمایت میں لکھی گئی تھی خود جناب بہاء اللہ دوسرے بابیوں کی طرح علی محمد باب کے موعود من يظهره الله (وہ جس کو خدا ظاہر کرے گا) کے انتظار میں تھے۔

جناب بہاء اللہ نے یہ دعویٰ کیا کہ وہ شخص جس کی بشارت من يظهره الله کے نام سے باب نے دی تھی وہ میں ہی ہوں، تو بابیوں نے اعتراض کیا کہ باب نے تو، من يظهره الله، کے ظہور کا زمانہ سنہ مستغاث معین کیا ہے کہ جس کے دو ہزار ایک سال ہوتے ہیں اور بہاء اللہ باب کے نو سال بعد ہی مدعی ہو گئے۔یہ مسئلہ بابیوں اور بہائیوں کے درمیان آج تک زیر بحث چلا آتا ہے۔

اہل قادیان نے بھی جب دیکھا کہ ہم اور کسی دلیل سے تو بہائیت کا مقابلہ کرنے سے عاجز و قاصر ہیں بہتر یہ ہوگا کہ میدان مناظرہ میں ان بہائیوں پر وہی اعتراض کریں جو بابی ان پر کرتے ہیں چنانچہ اہل بہاء کا چیلنج مناظرہ اہل قادیان کے پاس پہنچا تو انہوں نے بہائیوں کی اصولی اور بنیادی کتب طلب کیں جن میں علی محمد باب کی کتاب، البیان، بھی تھی۔

جب بہائیوں نے اپنی اصولی اور بنیادی کتب (اقدس، مبین، اقتدار) کے دینے پر آمادگی ظاہر کی اور البیان کے لئے عذر کیا کہ وہ کتاب اب ہمارے عقیدے کی رو سے منسوخ ہے اور اس کا مہیا کرنا ہم پر ضروری نہیں تو مرزائیوں نے بار بار یہی اصرار کیا کہ پہلے ہم، البیان، ہی لینگے۔جس سے ان کا یہی مقصد تھا کہ البیان پر وہی اعتراض کریں جو بابی بہائیوں پر کرتے ہیں۔حالانکہ یہ بات اصولاً غلط ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہائیوں کے نزدیک کتاب البیان، منسوخ اور مرزائیوں کے نزدیک بالکل جھوٹی۔تو پھر ان ہر دو فریق کے مباحثہ میں وہ کیا کار آمد ہوسکتی ہے (قانون انصاف یہ ہے کہ کسی الہامی نوشتہ کو صاحب الہام ہی منسوخ کہہ سکتا ہے دوسرا نہیں۔ثناء اللہ امرتسری)

الغرض کتاب ایقان کی تصنیف کے وقت جناب بہاء اللہ نے ابھی من یظھرہ اللہ ہونے کا دعویٰ نہیں کیا اور اس کتاب کی مثال قادیانی لٹریچر میں براہین احمدیہ کی ہے جسے جناب مرزا صاحب نے اپنے تمام دعاوی سے پہلے محض ملہم من اللہ ہونے کی حیثیت سے لکھا تھا اور حضرت عیسیٰ کو آسمان پر مع جسد عنصری زندہ مانتے تھے اور قرب قیامت انہی کے نزول کے قائل تھے۔

جس طرح براہین احمدیہ کی تحریر سے مرزا صاحب کا صرف یہ مقصد تھا کہ مسلمان قرآن کی حقانیت کے ثبوت سننے کے لالچ میں آکر الہامات مندرجہ براہین پر متوجہ ہوں اسی طرح جناب بہاء اللہ نے قرآن مجید کی بعض آیات کی تفسیر اپنے خیال کے مطابق لکھی اور اہل اسلام کو بتایا کہ قرآن کے حقائق اور معارف جو آج تک سر بمہر تھے میں نے بیان کئے ہیں اس طرح لالچ دے کر مسلمانوں کو بابیت کی طرف بلایا

دراصل یہ ایک آڑھی جو مرزائیوں نے اصل مباحثہ سے بچنے کیلئے بنائی تھی

فرق صرف اتنا ہے کہ مرزائی اب براہین احمدیہ کی برہان کو جو ان کے کسی موجودہ عقیدے کے خلاف ہو، ہرگز سننے کے لئے تیار نہیں۔ بلکہ صاف کہہ دیتے ہیں کہ یہ حضرت مرزا صاحب کا پرانا عقیدہ ہے۔لیکن بہائی جناب بہاء اللہ کی کتاب ایقان کو ان کی دوسری کتب کی طرح مانتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شیخ عطار مرحوم نے انسانی نفس کا طریق عمل بھی یہی بتایا ہے:

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نے کشد بار و پرّد بر ہوا
چوں بپر گوئیش گوید اشترم
در نہی بار ش بگوئد طائرم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۲۹ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۹ ص ۲۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی آریہ تھے؟

مولانا نور محمد مبلغ ومناظر مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور لکھتے ہیں:

مرزا صاحب جیسی شخصیت کا انسان زمانہ میں نہ کبھی پیدا ہوا اور غالبًا نہ ہوگا کیونکہ نہیں معلوم آپ کے اندر کیسی مقناطیسی کشش و برق صفت قوت موجود تھی کہ جس سے دنیا کے تمام کمالات واوصاف حسنہ اس طرح مسخر ومغلوب تھے کہ آپ ہر جگہ باکمالات لباس میں تھے۔ مثلاً ایک طرف وہ مدعیان الوہیت کا ذبہ و انا ربکم الاعلیٰ کے نعرے لگانے والوں کی جماعت میں اپنے کن فیکونی و تخلیق سماوی وارضی کے سلاح سے مسلح تھے اور نبیوں کے جھرمٹ میں سید الرسل ﷺ کے دوش بدوش تھے اور مسیح موعود مہدی معہود کے مراتب جلیلہ پر فائز تھے اور صحابہ و اولیاء و آئمہ کی قطار میں ایستادہ ہو کر ان سے افضل و برتر تھے اور سلطان القلم و سلطان الشعرا کے خطاب سے معزز تھے تو دوسری طرف آپ ہی ہندوؤں کے کرشن بدھوں کے گوتم جینیوں کے رہنما آریوں کے بادشاہ بھی تھے (الغرض آپ ہر کمال سے مکمل تھے) لیکن آج میں ناظرین اہل حدیث کی معلومات میں ایک نیا اضافہ کرنا چاہتا ہوں کہ مرزا صاحب نہ صرف آریوں کے بادشاہ ہی تھے بلکہ بقول خود آریہ بھی تھے چنانچہ آپ اپنے سلسلہ تصنیف کی آخری کڑی، پیغام صلح، جیسی معتبر کتاب میں (جس کو آپ کے انتقال کے بعد خواجہ کمال الدین نے مرتب کر کے شائع کیا اور اس کے دیباچہ میں خواجہ صاحب نے مسلمانوں کو عموماً اور مرزائیوں کو خصوصاً اپنے پیرو مرشد کے پیغامات پر لبیک کہنے کی خواہش ظاہر کی ہے) اپنے آریہ ہونے کا ثبوت دیتے ہیں غور سے ملاحظہ کیجئے۔

۱۔ ماسوا اس کے صلح پسندوں کے لئے یہ ایک خوشی کا پیغام ہے کہ جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے۔ (پیغام صلح۔ ص ۵۔)

۲۔ میں وید کو اس بات سے منزہ سمجھتا ہوں کہ اس نے کبھی اپنے کسی صفحہ پر ایسی تعلیم شائع کی ہو جو نہ صرف خلاف عقل ہو بلکہ پرمیشور کی پاک ذات پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخل اور پکش بات کا داغ لگاتی ہو۔ (ایضاً ص ۷)

ناظرین کرام! مرزا صاحب نے مذکورہ بالا حوالہ جات میں کیسی صفائی سے وید کو الہامی اور اس کی تعلیم کو اسلامی تعلیم تسلیم کر کے اپنے آریہ ہونے کا ناقابل انکار ثبوت پیش کیا ہے جس سے علاوہ مرزائیوں کے ہر منصف مزاج شخص یقین کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب واقعی آریہ تھے۔

مگر ہاں مرزائیو! ذرہ تم ہی انصاف سے بتلاؤ کہ جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی وید کو الہامی اور اس کی تعلیمات کو اسلامی تسلیم کرتے ہیں تو تم لوگ جو آج کل آریوں سے اصول آرین (مثلاً الہام وید) پر مباحثہ کرتے ہو اور ویدک مت کے کھنڈن میں بڑے ہی سرگرم ہو، تو کیا یہ مرزا صاحب قادیانی کے ان خیالات کا انکار ہے یا اقرار؟

پس بصورت اول تم لوگ بھی اسی سزا کے مستحق ہو گئے جس کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنے دوسرے منکرین کے لئے تجویز کیا ہے (یعنی کافر جہنمی) تو اسوقت آپ لوگوں پر یہ مثل کہ تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا، خوب صادق ہوئی۔

اور بصورت ثانی آئندہ سے اپنے دیانندی بھائیوں سے بحث ومباحثہ بند کرو اور اعتراف قصور اور یہ شعر پڑھتے ہوئے کہ

کون کہتا ہے کہ ہم تم میں جدائی ہو گی
کسی دشمن نے یہ بے پر کی اڑائی ہو گی

ایک دوسرے سے بغل گیر ہو جاؤ کیونکہ خیریت اسی میں ہے۔

اللہ اکبر! یہ وہ مسیح موعود ہیں جو کفر وشرک مٹانے کے لئے ترقی اسلام وتوحید الٰہی کو اپنے مخصوص انداز میں پھیلانے کے لئے دنیا میں تشریف فرما ہوئے مگر افسوس مرزائیو!

حضرت مرزا نے مئے پی کر یہ کیسی چال چلی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

آریوں کی مذہبی کتاب وید ہے اس کو تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کھلے لفظوں میں تسلیم کیا جس کی تفصیل اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہو چکی ہے۔ اسکے علاوہ اصل الاصول آریہ قدامت سلسلہ دنیا ہے۔ مرزا صاحب کو یہ بھی مسلّم ہے چنانچہ اسی تعلیم کی بنا پر قادیان سے کتاب نکلی ہے جس میں سلسلہ کائنات کو قدیم ثابت کیا ہے جس کے مصنف میر اسحاق ہیں اور مؤید ساری جماعت۔

قادیانیو! آریوں سے وحدت مبارک ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۳۔۴)

خلیفہ قادیانی اور اللہ دتہ جالندھری

جناب منشی محمد عبداللہؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مولانا (ثناءاللہ) صاحب! السلام علیکم۔

آپ نے اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں بعنوان:

خلیفہ قادیانی کی غلط بیانی

میں خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کی چار غلط بیانیاں ظاہر کی تھیں۔ جن کے جواب میں مولوی اللہ دتا جالندھری نے اخبار الفضل قادیان ۲۰ جولائی میں قلم اٹھایا تھا جس میں حسب سنت مرزا قادیانی بہت کچھ ہاتھ پیر مارے تھے۔

اس کے جواب میں آپ نے اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۲۸ء میں قلم اٹھایا تھا اور فیصلہ کے لئے ثالث کا تعین چاہا تھا، مگر اس شرط پر کہ فریق مخاطب خود خلیفہ قادیان ہو جو اصل قائل ہے۔

چاہیے تو یہ تھا کہ خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) سامنے آنے کا حوصلہ کرتے، مگر ان کی جگہ پھر وہی اللہ دتا صاحب آئے۔ چنانچہ ۲۶ فروری ۱۹۲۹ء کے الفضل میں جالندھری صاحب نے پھر آپ سے تقاضا کیا ہے، اس لئے ان حضرت کے مقابلہ میں خاکسار کھڑا ہو۔

پس میں اعلان کرتا ہوں کہ خلیفہ قادیانی کی بتائی ہوئی چار باتوں کے متعلق میرے ساتھ فیصلہ کریں۔ میں قرآن حدیث اور اقوال مرزا صاحب پیش کرونگا بلکہ اس موضوع کے علاوہ میں یہ بتانے کو بھی تیار ہوں کہ بیٹا کیا باپ بھی اپنے اقوال اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیانات میں کبھی کبھار ہی سچ بولتے تھے۔

خاکسار خادم امت مرزائیہ۔ محمد عبداللہ معمار کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۲۹ص ۳)

مولوی اللہ دتا مرزائی تیار ہو جائیں

جناب منشی محمد حسین صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۲۹ء میں ایک مضمون بعنوان: مرزا اور بہاء۔، نکلا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ قیامت کے متعلق جو آیات قرآن مجید میں ہیں انہیں بہاء اللہ اپنے پر اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے پر چسپاں کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں مولوی اللہ دتا صاحب مرزائی الفضل قادیان ۵ مارچ ۱۹۲۹ء میں بہت چیں بجبیں ہوئے ہیں، اور اہل حدیث کے چیلنج کو جو اسی پرچہ کے صفحہ ا پر دیا گیا تھا منظور کرتے ہیں۔ یہ خاکسار اخبار اہل حدیث کے ادنی خادم کی حیثیت سے مولوی اللہ دتا کے مقابلہ پر اہل حدیث کا دعوی ثابت کرنے کو حاضر ہے۔

اہل حدیث کی طرف سے مناظرہ کا چیلنج ہمیشہ بتقرر منصف ہوتا ہے۔ چنانچہ یہ چیلنج بھی ایسا ہی ہے۔ لیکن یہ ایک عجیب بات ہے لیکن یہ ایک عجیب بات ہے کہ مرزائی مولوی صاحب منصف کے تقرر کے ساتھ بحث پر اس وقت بھی آمادہ ہیں اور اس سے قبل خلیفہ قادیان کی کذب بیانی، والی بحث میں بھی آمادہ تھے مگر ان کے پیشوا جن کو یہ لوگ کأن اللہ نزل من السماء خیال کرتے ہیں، مذہبی بحث میں ساری دنیا کے عقل مندوں کا بھی فیصلہ ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں (اہل قادیان کی نبض شناسی کر کے حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے خلیفہ قادیان کی کذب بیانی، والی بحث میں یہ شرط خوب لگائی کہ جو چار سو روپئے انعام کا شوقین میدان میں آوے وہ اپنے خلیفہ صاحب سے اجازت لیکر آئے۔ مگر مولوی اللہ دتا صاحب نے اس معمولی سی بات کو نہ ماننا تھا نہ مانا اور چار سو روپیہ خلیفہ صاحب سے پوشیدہ ہی حاصل کرنا چاہا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شہرداری اور ہم وطنی کے محبت کے تقاضے کہیں کارخانہ مشین سیویان کے پاس آنے جانے لگ گئے ہیں جب ہی یہ منافقت کا رنگ چڑھ گیا ہے اور خلیفہ صاحب کے حکم کے بغیر کام کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگے ہیں۔صابری) چنانچہ آنجناب ارشادفرماتے ہیں:

مذہبی مسئلہ میں تو خواہ وہ رفع یدین ہو یااس سے بھی معمولی ہوہم تمام دنیا کےعقل مندوں کوبھی ثالث مقررنہیں کرسکتے (الفاظ خلیفہ قادیان الفضل ۱۲فروری ۱۹۲۹ءص ۷) (آپ اپنی حالت پر قیاس کرکے بالکل درست فرماتے ہیں مگر یہ آپ کے مریدان رموز اورنکات سے واقف نہ ہونے کی وجہ سے آپکی مخالفت پر آمادہ ہیں۔صابری)

جب یہ بات ہے تو پھر ہم اس اہم مذہبی بحث میں ایک ثالث کا فیصلہ ان کے نزدیک کیا چیز ہوگا اور یہ لوگ اسے کیونکر منظور کریں گے۔ بہرحال مولوی اللہ دتا صاحب کواب یہ بھی بتانا پڑے گا کہ تقرر ثالث کی شرط کوآپ نے ازخود مانا ہے یا خلیفہ صاحب کی اجازت سے؟ خلیفہ کے ہوتے ہوئے ایک ادنی ملازم کی کیا حیثیت ہے کہ وہ بلا اجازت کسی سے بات بھی کرے۔

مولوی اللہ دتا صاحب فرماتے ہیں کہ پہلے زیر بحث دعوی کا تعین ہوجانا چاہیے۔سومیری طرف سے واضح رہے کہ مبحث اصولی ہوگا یعنی مرزا غلام احمد قادیانی اور بہاء اللہ کے اصولی دعاوی میں ہم تطبیق بلکہ اصل اورنقل دکھا کر مسلّمہ منصف سے فیصلہ کرائیں گے۔شروط کی بحث کوئی اہم نہیں مباحثہ لدھیانہ کی مسلّمہ شروط میں سے صرف ایک شرط کارآمد ہوگی وہ یہ کہ ہم بحیثیت مدعی اپنا بیان دوپرت منصف صاحب کے پاس بھیج دیں گے وہ ایک پرت اپنے پاس رکھیں گے ایک قادیان بھیج کر جواب طلب کریں گے۔جس کی دوپرتیں ان کے پاس جائیں گی جن میں سے ایک بغرض جواب الجواب ہمارے پاس بھیج دیں گے جس کا جواب ہم دیں گے۔ بعدازاں منصف صاحب فیصلہ دیں گے جس کی ایک ایک کاپی فریقین کے پاس جائے گی۔ منصف صاحب اس کام کے لئے محرر کا خرچ طلب کریں گےتو دونوں فریق مساوی دیں گے۔

ان امور کے ثابت ہوجانے کے بعداندھے مقلدوں دنیا کے لالچیوں اور زبان کا پاس کرنے والوں کے سوااس فیصلہ سے ہردانا یہی نکالے گا کہ مرزاصاحب کا مذہب بہائیت کی نقل ہے خاص کراس حالت میں کہ دوسری طرف سے یہ بھی کہا جاتاہے کہ جناب مرزاصاحب نے قرآن مجید کے حقائق اورمعارف جو بیان کئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ آج تک امت میں سے کسی کے خیال میں بھی نہیں آئے اس کے مقابلہ ہم دکھا دیں گے کہ مرزا صاحب نے سب کچھ بہاء اللہ سے لیا ہے۔

مولوی اللہ دتا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ، بہائی لوگ اہل اسلام کی طرح حضرت مسیح کی حیات کے قائل ہیں، حالانکہ بالکل غلط ہے۔ اہل بہاء کا عقیدہ ہے کہ مسیح کو صلیب دی گئی جیسا کہ مرزائیوں کا عقیدہ ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ بہائی کہتے ہیں وہ سولی پر ہی مر گئے اور مرزائی کہتے ہیں کہ مردہ جیسے ہوگئے اور کشمیر میں آ کر مرے لیکن مسلمانوں کا عقیدہ جو قرآن مجید واحادیث شریف بلکہ کتب سابقہ کے بھی مطابق ہے وہ یہ ہے کہ:

حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)

اس اسلامی عقیدے کا ثبوت بہائی لٹریچر سے دینا مولوی اللہ دتا صاحب کے ذمہ ہوگا۔ ہاں وہ اس بحث میں مولوی فضل الدین صاحب پلیڈر قادیانی کو بھی ساتھ ملالیں کیونکہ وہ اس بارے میں ایک دفعہ زور قلم دکھا چکے ہیں شاید وہی خیالات آپ کے دماغ میں بھی موجزن ہیں۔

باقی رہا امکان نبوت کا عقیدہ۔ سو اہل بہاء صاحب شریعت نبی اور رسول کے آنے کے قائل ہیں۔ صرف اصطلاح کو بدلتے ہیں اور بس۔ اس کے خلاف اگر کوئی بہائی یہ کہے کہ ہمارے لٹریچر میں جناب بہاء اللہ کو نبی نہیں کہا گیا تو اس کی یہاں کیا پرواہ ہے (اہل حدیث میں ایک دفعہ بحوالہ کوکب بہائی جو بہاء اللہ کی نبوت کی بجائے اوتار ہونے کا ذکر لکھا گیا۔ جس پر قادیانی اخبار میں بغلیں بجائی گئیں یہاں کا لڑکپن ہے ہم ثبوت رکھتے ہیں کہ بہاء اللہ نے کتاب اقدس میں رسول ہونے کا دعوی کیا ہے۔ ہاں کوکب میں ایک نامہ نگار نے بجائے نبی کے اوتار لکھا۔ سو اس کا ذمہ دار قائل ہے، اسی کو ہم نے الزاماً لکھا تھا۔ مدیر اہل حدیث)۔ ہاں مولوی اللہ دتا صاحب اپنی معمولی عادت سے اس بارے میں جو اصل بحث ہو چکی ہے اسے پوشیدہ رکھ کر جو منہ پر آتا ہے کہتے جاتے ہیں۔ میں نے جناب عبد البہاء عباس آفندی کی کتاب سے دکھا دیا کہ وہ جناب بہاء اللہ کو صاحب شریعت نبی تسلیم کرتے ہیں۔ سو یہی اہل حدیث نے لکھا تھا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایران میں ایک شخص شیخ بہاء اللہ پیدا ہوئے تھے جن کا دعویٰ تھا کہ میں نبی ہوں۔ نبی بھی معمولی نہیں بلکہ نبوت محمدیہ علی صاحبھا الصلوٰۃ والتحیۃ کو منسوخ کرنے آیا ہوں (اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۲۴ء۔ الفضل ۵ مارچ ۱۹۲۹ء)

سو یہ تحریر اگر سطحی نظر سے تحقیق کا نتیجہ ہے تو اب مولوی اللہ دتا صاحب اپنے بڑے بھائیوں اہل بہاء کو بھی ساتھ لے کر آ جائیں۔ ہم انشاء اللہ ان کی کثرت کے ساتھ تحریریں پیش کر دیں گے جن سے یہی نتیجہ برآمد ہوگا جو اہل حدیث نے لکھا۔ باقی کسی فضول گو کی زبان کو اور لغو نویس کے قلم کو کون روک سکتا ہے۔

بہرحال اب میں اس انتظار میں ہوں کہ مولوی اللہ دتا صاحب، خاکسار کی اس صاف اور سیدھی تحریر کو پڑھ کر کیا کہتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص۳،۴)

رسول قادیان اور اس کا عمل بالقرآن

جناب مولوی نور محمدؒ ممیانوی جہلمی لکھتے ہیں:

حضرات ناظرین! مرزا غلام احمد قادیانی کی تعریف محتاج بیان نہیں۔ مرزا غلام احمد کے متعلق یہی کہہ دینا کافی ہے کہ آپ ستائیس عہدوں کے انچارج تھے۔ یہ کس قدر عجائبات دنیا سے ہے کہ آپ نے ترقی کے ہر زینے کو طے کرتے ہوئے کس بلندی پر سرفراز ہوئے۔ ایک وقت میں ایک ہی انسان سب مقامات پر کیسے درجہ پا سکتا ہے، یہ سب کمالات مرزا صاحب میں موجود تھے۔ کون پنجابی انسان کمزور ہے جو مرزا صاحب کے کمالات پر پہنچ سکے یا دعویٰ کر سکے واہ رے رسول قادیانی۔

آج صرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پہلے اور آخری دعوے کے متعلق کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ ناظرین بغور سنیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا سب سے پہلا دعویٰ امام و مجدد ہونے کا تھا اور آخری دعویٰ نبوت و رسالت کا۔ برادران ہم ان ہر دو دعاوی مرزا کو عملی طور پر دیکھنا چاہتے ہیں کہ آنجہانی نے اسلامی دنیا میں کیا نمونہ پیش کیا یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ بروئے کتب شریعت مجدد وقت کا متروکہ سنن کو جاری کرنا فرض عین ہوا کرتا ہے جن کو عوام الناس نے بسبب جہالت ترک کر دیا ہو۔ مجدد ایسے دینی احکام کو از سر نو شرعی طریق پر جاری کرتا ہے اور خود عملاً پیش ہو کر اسوہ حسنہ قائم کرتا ہے اب ہم مرزا صاحب کو جانچتے ہیں کہ آپ نے کون سی متروکہ سنت از سر نو جاری کی اور اپنے فرائض سے سبکدوش ہوئے۔

حضرات ناظرین پر بخوبی روشن ہے کہ ہمارے ملک میں لڑکیوں کو ترکہ والدین سے محروم کیا جاتا ہے جو قرآن مجید کے پورے رکوع یو صیکم الله فی او لا دکم کا عمل مفقود ہے اب میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ مجدد قادیانی نے اس قرآنی حکم پر خود بھی عمل کیا ہے یا نہیں، تو میں بڑے دعوی سے کہوں گا کہ مرزا صاحب نے اس حکم خداوندی کا بالکل انکار کیا ہے جو مجدد کیا ایک ادنی مومن کی شان سے بھی بعید ہے۔ میں اپنے دعوی کو ایک بین شہادت سے مثبت کرتا ہوں۔

سنئیے! جب مرزا صاحب کے والد مرزا غلام مرتضی صاحب فوت ہوئے تو ان کی زمین کا داخل خارج کیسے ہوا۔

ناظرین کو معلوم ہے کہ ان دنوں میں اس حلقہ کے اراضیات کے داخل خارج کی تصدیق کرنے والے جناب چوہدری نبی بخش المعروف حاجی اللہ بخش صاحب تحصیل دار حال پنشنر موضع الگون تحصیل قصور ضلع لاہور تھے۔ ان کا بیان ہے کہ مرزا صاحب کے والد فوت ہوئے تو ہم نے بوقت تصدیق داخل خارج کے مرزا غلام احمد کو بلایا اور دریافت کیا کہ آپ کی اراضی رواج کے مطابق داخل خارج کی جائے یا شرعی طور پر ترکہ تقسیم کریں گے تو مرزا صاحب نے ہندی رواج کے موافق والد صاحب کی زمین انتقال کرائی۔

جناب چوہدری اللہ بخش صاحب پنشنر تحصیل دار ماشاء اللہ (۱۹۲۹ء میں) زندہ موجود ہیں ان سے دریافت کر لیں۔ سو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب مرزا صاحب اس صدی کے مجدد تھے تو سب سے پہلے انہوں نے ہندی رواج کی عملی طور پر تردید کرنی تھی جو انہوں نے نہ کی۔ خیر پہلے اگر نہ ہو سکا تو جب آپ کو بارش کی طرح الہامات ہر کام کے متعلق ہونے شروع ہوئے تو اس بارے میں کوئی الہام نہ ہوا کہ آپ فرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے تارک ہو رہے ہیں یو صیکم اللہ پر عمل کریں۔

مرزائی دوستو! آپ کے رسول و کرشن گوپال نے قرآن مجید کے خلاف کیوں کیا باوجود وعید شدید کے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے دادا اور والد بزرگوار کا ترکہ قرآن و حدیث کے موافق نہیں لیا حالانکہ وہ بزعم خود مجدد وقت تھے کیا ہم ایسے شخص کو مجدد تسلیم کر سکتے ہیں جو شرعی حدود کو توڑ کر ہندی رواج پر عامل ہو۔ اس کسوٹی پر پرکھنے سے مرزا غلام احمد صاحب مجدد ہونے میں فیل بلکہ ڈبل فیل نظر آتے ہیں۔

اب ہم مرزا صاحب قادیانی کا آخری دعویٰ لیتے ہیں کہ آپ نے صاحب نبوت و رسالت ہونے کا اعلان کیا۔ بہت اچھا ہم اس دعویٰ کو بھی اسی اصول و معیار پر دیکھتے ہیں تو مرزا صاحب قادیانی اس میں بھی پورے نہیں اترتے کیونکہ صحیح بخاری کی حدیث شریف ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انبیاء کسی کو اپنے مال کا وارث نہیں بناتے وہ جو چھوڑ جاویں صدقہ ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنا جدی ترکہ حاصل کیا، مرزا صاحب کا ترکہ ان کے وارثوں نے پایا۔ لطف پر لطف یہ ہے کہ ترکہ بھی ہندی رواج کے موافق تقسیم ہوا۔ واہ جی قادیانی رسالت تیرے کرشمے۔ کیا ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو رسول مان سکتے ہیں۔ ہاں ذرا غور کرنا اور سوچنا لازمی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مومن کو قادیانی جال سے محفوظ رکھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۲۹ء جلد ۲۶ نمبر ۲۲ ص ۵)

خلیفہ صاحب قادیان کی دورخی

سلسلہ احمدیہ قادیانی کے قوانین میں یہ قانون مسلمہ ہے کہ کوئی احمدی کسی غیر احمدی کو رشتہ نہ دے۔ بصورت ارتکاب اس فعل کے خارج از جماعت کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس جرم کے ارتکاب پر کئی غرباء کو خارج از جماعت کیا جا چکا ہے۔ مگر مثل مشہور ہے کہ غالب آدمی پر غصہ آتا نہیں اور مغلوب سے ٹلتا نہیں۔ ایک ہی فعل ہے جس کے وقوع سے چند غرباء کو خارج از جماعت کیا جاتا ہے اور یہی فعل کسی امیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باحیثیت سے ظہور پذیر ہو تو زبان وقلم کا ناطقہ بند ہو جاتا ہے۔

حال میں ایک رئیس کا واقعہ قابل ذکر ہے۔ خان سردار شیر بہادر خان عطیہ دار مربعہ جات و رسالدار پنشنر سکنہ کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازی خان نے جو مرزا صاحب آنجہانی کے دست مبارک پر دین کو دنیا پر مقدم کر کے بیعت کر چکے اور شیدائی سلسلہ ہیں اپنی دختر نیک اختر کا رشتہ خان فضل خان تنگوانی سکنہ ہیرا شرقی تحصیل تونسہ شریف ضلع ڈیرہ غازی خان کے بیٹے مسمی فیض محمد خان کے ساتھ کر دیا جو سلسلہ چشتیہ کے گدی نشین خواجہ حامد صاحب تونسوی کے سلسلہ ارادت مندی میں منسلک ہیں۔

اس کار خیر کی سرانجامی سے قبل خلیفہ قادیان کی خدمت میں متعدد عرائض نامجات مشروحاً تمام مقامی اہل سلسلہ نے بھیجے۔ جس سے اس قدر اثر ہوا کہ خان موصوف اول الذکر کو بذریعہ تار ممانعت اور باقی تمام اہل سلسلہ کو عدم مداخلت کی ہدایت ہوئی۔ مگر خان موصوف نے کام باوجود ممانعت خلیفہ ثانی کے تکمیل کو پہنچا دیا۔

چونکہ خان موصوف اول الذکر چندہ خاص وعام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے انسان ہیں اور کسی چندہ کی آواز پر لبیک کہے بغیر نہیں رہ سکتے اور ایک اعلیٰ پیمانہ کی گھوڑی وطن سے لے کے بذات خاص پہنچا کر بطور نذر خدمت آقائے خود منظور کرا چکے ہیں لہذا تاحال خان صاحب موصوف مرتکب فعل مذکورہ کے متعلق کوئی ارشاد مرکز سے صادر نہیں ہو سکا۔

اب اس واقعہ سے ناظرین بنظر انصاف اندازہ لگا سکتے ہیں کہ نظام سلسلہ کس عمدگی اور امراء نوازی سے قائم ہے۔

ایک موحد از ڈیرہ غازی خان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اپریل ۱۹۲۹ء مطابق ۸ ذی قعدہ ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۲۵ ص ۸)

(اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۲۹ء سے ایک اقتباس:

اس میں شک نہیں کہ قادیانی امت بڑی ہوشیاری اور دانش مندی سے کام کرتی ہے اپنے سامنے اسلام اسلام دکھاتی ہے لیکن درحقیقت اس کے منظور نظر عربی اسلام نہیں بلکہ قادیانی اسلام ہوتا ہے۔ قادیانی تحریک کا مقصد نہ اعمال شرعیہ سے بحث ہے نہ اخلاق پسندیدہ سے مطلب۔ مطلب صرف یہ کہ مرزا صاحب قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے تھے ویسے تھے سب سے اعلی تھے سب سے افضل تھے مہدی تھے مسیح تھے نبی تھے رسول تھے کرشن تھے کاہن تھے وغیرہ۔غرض یہ کہ سب سے اونچے تھے۔ بڑی بات یہ کہ اسلام کے لئے آئینہ تھے۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۲۹ء کا شمارہ مل نہیں سکا، تاہم اس میں شامل کسی مضمون سے اہل حدیث ۲۸ جون ۱۹۲۹ء میں ایک اقتباس نقل کیا گیا ہے۔ جسے یہاں درج کر دیا گیا ہے۔ بہاء)

عیسائی اشاعت اور مرزا قادیانی

ہمارے ملک پنجاب میں ایک صاحب مرزا غلام احمد قادیانی پیدا ہوئے تھے جنہوں نے ہم مسلمانوں کو ایسی خوش خبری سنائی تھی جو آج سے پہلے کسی مبشر نے مسلمانوں کو نہ سنائی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ عیسی پرستی کا ستون یعنی عیسائی مذہب کی بنیاد توڑ دوں اور دنیا میں اسلام کی عظمت پہنچا دوں۔ چنانچہ اس بارے میں ان کے مقدسہ الفاظ یہ ہیں:

> میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کردوں پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود مہدی معہود کو نا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ والسلام۔ غلام احمد۔ بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء

ناظرین! ان متبرکہ الفاظ کی تشریح یا ترجمہ کی حاجت نہیں مضمون بالکل صاف ہے کہ مرزا صاحب کی وفات سے پہلے پہلے وہ سب کام ہو جائیں گے جو مسیح موعود اور مہدی مسعود کے زمانہ سے وابستہ ہیں۔ ان میں سے بڑا کام عیسی پرستی کا ستون توڑنا ہے اسی دعوی کے محض ظاہری خوبصورتی پر بنیاد رکھ کر مریدین نے عمارت بنائی جواب تک کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ (مرزا قادیانی) کی باطل شکن صدا نے ضلالت وگمراہی کے قلعے مسمار کر دیئے۔ کفر اپنے ساز وسامان کے ساتھ زندہ درگور ہو گیا۔

(الفضل قادیان۔ ۱۷مئی ۱۹۲۹ء ص ۵)

اس کے جواب میں واقعات پیش کرنے سے پہلے خود انہی کے لاہوری احمدی برادر کی شہادت سنیئے جن کے امیر (مولوی محمد علی) صاحب کہتے ہیں:

ہم (احمدی) تو صرف یہ جانتے ہیں کہ مسلمان قوم جو مرگئی ہے اس کے اندر قوت اور طاقت پیدا ہو اب ہمیں بتایئے کہ وہ طاقت جو محمد رسول ﷺ نے پیدا کی تھی وہ دوبارہ کس طرح پیدا ہو سکتی۔ (پیغام صلح ۲۶ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۴)۔

بتایئے مسیح موعود آئیں اور مسلمان قوم کو مردہ چھوڑ کر یا مردہ کر کے چلے جاویں تو ان پر یہ نہ کہا جائے گا:

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

ہندوستان میں عیسی پرستی کا ستون جو ٹوٹا ہے وہ تو خود اس سے ظاہر ہے کہ ہر دس سال کے بعد مردم شماری میں مسلمان فی صد ۵۔۱۰ بڑھتے ہیں، تو عیسائی فی صد ۱۰۰ بڑھتے ہیں ۔ ہندوستان کے باہر جو عیسی پرستی کے ستون کو مرزا صاحب نے توڑا ہے اس کا ثبوت بھی لاہوری احمدی اخبار سے کافی ملتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

افریقہ میں اسلام اور مسیحیت کی روحانی جنگ ایک عرصہ سے جاری ہے۔ مسیحی اخبارات اور مبلغین ہمیشہ اس بات کا رونا روتے رہے ہیں کہ مسیحیت باوجود اس تمام ساز وسامان کے جو دول مغرب کے جاہ وحشم نے اس کے لئے پیدا کر رکھے ہیں۔ غریب مسلمان تاجروں کے اعلائے کلمۃ الحق اور اسلام کے سادہ اصولوں کے سامنے کوئی اثر پیدا نہیں کرسکی۔ سادہ لوح افریقی جوق در جوق مسلمان ہوتے چلے جارہے ہیں۔

یہ ایک پروپیگنڈہ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان تاجروں اور مبلغین کو بجائے اس کے کہ مسیحیت کا یہ شور پکار ان کی ہمت اور کوششوں کو بڑھانے کا موجب ہوتا وہ اپنی جگہ مطمئن ہو گئے کہ خدا اپنا کام خود کر رہا ہے ہمیں زبان ہلانے کی ضرورت نہیں۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی معلوم ہوتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان مسلمان تاجروں کو حکومت کے رعب سے اعلائے کلمۃ الحق سے روک دیا گیا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ آج ہم انہی مسیحیوں کی زبان سے یہ سنتے ہیں کہ آج سے بیس سال پیشتر جو حالت تھی آج اس سے بالکل مختلف حالات پیدا ہو چکے ہیں مسٹر ایف ڈی واکر ایک انگریز مسیحی مشنری نے مسلم ورلڈ میں اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر یہ اعلان کیا ہے کہ سیرالیون ۔ مینڈ یلنڈ ۔ گولڈ کوسٹ ۔ اوراشانٹی ۔ نائجیریا اور فرانسیسی نوآبادیوں اور ڈاہومی ۔ ٹوگو اور آئیوری کوسٹ میں مجھ پر یہ پورے طور آشکارا ہو چکا ہے کہ اسلام کی رفتار ترقی قطعاً رکتی چلی جا رہی ہے اور آج افریقی لوگوں کو نبی اسلام کا پیرو بنانے میں جس قدر کامیابی مسلمانوں کو حاصل ہوئی ہے اس سے بہت زیادہ تعداد کو ہم مسیحیت کا حلقہ بگوش بنانے میں کامیاب ہیں ۔

(پیغام صلح لاہور ۲۴ مئی ۱۹۲۹ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیا ہمارے احمدی دوست ان واقعات صحیحہ کے ہوتے ہوئے جو کفر بالخصوص عیسائیت کو جو ترقی ہے عدل وانصاف کو ملحوظ رکھ کر ہمیں بتاویں کہ مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود جس مقدس کام کے لئے تشریف لائے تھے اور جس کو اپنی زندگی میں اتمام تک پہنچانے کا وعدہ فرمایا تھا وہ پورا ہو گیا ؟ اگر نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو ہمیں کیا ضرورت داعیہ ہے کہ ہم ایک شخص کی شخصیت کو وجہ تفریق بتائیں جس کے مواعید ایک معشوقہ کے مواعید کے مشابہ ہوں ۔

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۴ جون ۱۹۲۹ء ۔ ۶ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۳ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسر میں مرزائی جلسہ

حسب اعلان قادیانی جلسہ ۲ جون کو تو نہ ہوا، جس کو انہوں نے اپنی ہتک سمجھا۔ اس لئے ۸ جون کو انہوں نے بڑی تیاری سے جلسہ کیا۔ چونکہ ان کو علم تھا کہ ہمارے جلسہ میں مسلمان نہ آئیں گے۔ اگر آئیں گے تو فساد کا اندیشہ ہوگا، اس لئے خلیفہ قادیان نے قادیان وغیرہ سے ۲۔۳ سو آدمی لٹھ بند مع چند علماء کے بھیج دیئے جو تمام روز ہاتھوں میں لٹھ لئے بازاروں میں گشت کرتے رہے اور بعد مغرب کوتوالی کے قریب جلسہ کیا جس میں پولیس کا کافی انتظام تھا۔ اس لئے افسران پولیس نے ان سے لاٹھیاں چھین لیں۔ جلسہ ہوا۔ دیکھنے والوں کا بیان ہے کہ حاضرین میں ۹۰ فی صدی مرزائی تھے باقی اور لوگ۔

ہمارا اندازہ ہے کہ اتنے چھوٹے سے جلسے پر مرزائیوں کا قریباً ایک ہزار خرچ ہوا جس میں قادیان سے آنے جانے کا کرایہ اور کھانے پینے کا خرچ وغیرہ سب شامل ۔اسی شب کو خلافت کمیٹی کا جلسہ بھی مرزائی جلسہ کے قریب تھا جس کے باعث مسلمان بہت کم آئے، ورنہ خطرہ تھا کہ قادیانیوں کے ہاتھوں میں لاٹھیاں دیکھ کر مسلمان بے چین ہو جاتے کیوں؟

گدگدی اٹھتی ہے دل میں پارسا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۲۹ء۔ ۶ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۳ ص ۱۵)

آخر انتظار کب تک؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں

مرزائی امت کی لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے۔

علماء منطق کے ہاں دلائل کی اقسام سے ایک قسم شعری بھی ہے۔ اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی مراد وہ قسم ہے جس کو محض ملمع کہتے ہیں جو شاعروں کا حصہ ہے کہ ظاہری الفاظ کی بندش سے کلام کو سجا کر موثر بناتے ہیں حقیقت میں کچھ نہیں ہوتا۔ فارسی کا بدر چاچ جس نے دیکھا ہوگا، کلام شعری کے معنی خوب سمجھ سکتا ہے کلام شعری کی مثال میں اردو کا ایک شعر درج ذیل ہے۔

علماء متکلمین اور فلاسفہ میں ایک متنازعہ مسئلہ ہے جزو لا یتجزی یعنی دنیا ایسے اجزاء سے بنی ہے جو تقسیم نہیں ہوسکتیں۔ متکلمین کے اس دعوی کی تردید میں فلاسفہ بہت سے باریک دلائل پیش کیا کرتے ہیں، مگر ایک شاعر نے اپنے فن شعر میں کلام شعری کے ذریعہ سے مسئلہ بالکل حل کر دیا۔ معشوق کی کم گوئی کی وجہ سے اس کے منہ کو جزو لا یتجزی قرار دے کر کہتا ہے

تقسیم جزء لا یتجزی کی ہو گئی
سہواً سخن جو اس کے دہن سے نکل گیا

کیا ہی خوب دلیل اور متکلمین کا معقول جواب ہے مگر حقیقت شناس اس کو کلام شعری جان کر واہ واہ تو کرے گا لیکن دل پر اس کا کوئی اثر نہ لے گا۔

ہم نے جہاں تک قادیانی مشن کا مطالعہ کیا ہے، اس وسیع مطالعہ کی بنا پر ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ بڑے میاں سے لے کر چھوٹے بھیوں تک جتنا کچھ لٹریچر ان کی مسیحیت کے متعلق ہے ہم نے سب کو کلام شعری کی قسم سے پایا ہے۔ ایک فقرہ بھی برہان کی قسم سے نہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر کچھ کہنے کو جی چاہتا ہے مگر علماء منطق کے ہاں کوئی ایسی اصطلاح نہیں ملتی جس میں ہم اپنا عقیدہ احادیث مرزا اور احمدیہ لٹریچر کے متعلق اظہار کر سکیں۔ ہاں مثال کے طور پر کہہ سکتے ہیں، کہتے ہیں ایک ماسٹر زمین کے گول ہونے کا ثبوت یوں پیش کرتا تھا:

چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے

اگر کسی تشبیہ پر ہم فی الجملہ قناعت کر سکتے ہیں تو یہ مثال ہے جو ہم مرزائیہ لٹریچر کی دے سکتے ہیں۔ اور نہ صرف دے سکتے ہیں بلکہ اس کو حرف بحرف ثابت کر سکتے ہیں۔

بعد تمہید ہذا ہم اخبار پیغام صلح کی عبارت پیش کرتے ہیں جو ہمارے نزدیک کلام شعری یا مثال چاولی میں درجہ اول ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح کا فاضل اڈیٹر اپنے مسیح موعود مہدی مسعود یعنی مرزا غلام احمد کی مسیحیت اپنے ناظرین کے دل نشین کرتے ہوئے لکھتا ہے:

چودھویں صدی کا سینتالیسواں سال ختم ہو گیا اور اس کے بعد نصف صدی میں صرف دو سال باقی رہ جائیں گے۔ گویا یوں سمجھئے کہ نصف صدی کا زمانہ اس انتظار میں مسلمانوں نے گزار دیا کہ وہ مسیح اور مہدی جو امت محمدیہ کی اصلاح اور اسلام کی تائید وحمایت کیلئے اس دنیا میں آنے والے تھے، اب آیا ہی چاہتے ہیں۔

اس طویل مدت میں بہت سے انقلابات زمانہ نے دیکھے کئی ایک ایسے واقعات ہماری نظروں کے سامنے سے گذرے جو صرف اس مقدس انسان کے ظہور سے وابستہ تھے جو اس صدی کے سر پر مجدد اور مسیح موعود ہو کر آنے والا تھا۔ دجال اپنی پوری قوت اور طاقت کے ساتھ تمام روئے زمین پر پھیل گیا اور اپنے دجالی کارناموں سے کثیر التعداد انسانوں کے ایمان کو اس نے ضائع کر دیا۔

ان حالات و واقعات کو دیکھ کر بعض لوگوں نے ایک مجدد ایک مسیح و مہدی کی ضرورت کو محسوس کیا اور صحیح طور پر اندازہ لگایا کہ جس زمانہ اور حالات میں مسیح و مہدی کے آنے کا وعدہ احادیث میں دیا گیا ہے وہ یہی زمانہ ہے اور اب اس مہدی اور مسیح کو آ جانا چاہیے۔

اس خیال کو مدنظر رکھتے ہوئے لوگوں نے مختلف پیش گوئیاں کیں۔ کبھی ۱۳۳۵ھ پر نظر رکھی گئی اور کبھی ۴۰ھ اور ۴۲ھ پر انتظار کی آنکھیں اٹھیں کسی نے جنگ عظیم کو ظہور مہدی کا پیش خیمہ قرار دیا اور کسی نے شیخ سنوسی کو مہدویت کا حقدار ٹھہرایا حالانکہ نہ شیخ سنوسی نے کبھی مہدی ہونے کا دعوی کیا اور مجدد ہونے حدیث اس کی متقاضی تھی کہ صدی کا سر گزر جانے کے بعد کوئی اس قسم کا مدعی پیدا ہو۔

جس کو آنا تھا صدی کے سر پر آنا تھا اور خود کھڑے ہو کر بابنگ دہل اپنے دعوی کا اعلان دنیا میں کرنا تھا لیکن صدی کا سر یوں ہی گزار دینے کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے بے بنیاد قیاسات دوڑائے گئے جن کا کوئی نتیجہ پیدا نہ ہوا اور نہ کبھی پیدا ہوسکتا ہے ۔ہم ان لوگوں سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا ابھی ان لوگوں کا انتظار باقی ہے۔یا مسیح ومہدی کے ظہور سے آپ مایوس ہو چکے ہیں؟ کیا آپ کے نزدیک مہدی ومسیح کی احادیث کوئی وقعت وعزت رکھتی ہیں اور کیا آپ کے اپنے اقوال سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان احادیث کا مصداق آج سے بہت پہلے آجانا چاہیے تھا لیکن حالت یہ ہے کہ صدی کا سر تو مدت ہوئی گزر چکا نصف اول بھی گزرنے کے قریب ہے مگر آپکی توجہ ابھی تک اس طرف نہیں کہ تمام علامات کے پورے ہوجانے کے باوجود مسیح اورمہدی کیوں دنیا میں نہ آئے کیوں صدی کا سر خالی گزر گیا۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کوئی ان اڈیٹر صاحب اوران کے دیگر ہم خیالوں سے پوچھے کہ :

یہ انتظار کرنے والے لوگ الہامی تھے جو اپنے الہام سے ایسا کہتے تھے یا کسی صاحب وحی کے ارشاد کے ماتحت اس زمانہ کی تعیین کرتے تھے۔

اگر ایسے تھے توالہامی کے الہام یا صاحب وحی کی وحی بتادیجئے اور اگر ان کا اپنا خیال تھا۔آہ! ان کا محض خیال کسی دوسرے شخص پر حجت کیوں؟

سنئے ہم آپ کو آپ کے مسلمہ صاحب الہام اور مہبط وحی مسیح موعود ہاں مہدی مسعود کا قول سناتے ہیں جو سنداً اپنے حق میں لائے ہیں غور سے سنئے اور آنکھیں کھول کر پڑھیے ۔ بڑے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی بعثت اور وفات کا وقت لکھتے ہیں۔فرماتے ہیں:

دانیال نبی کی کتاب میں جو ظہور مسیح موعود کے لئے بارہ سونوے برس لکھے ہیں اس کتاب براہین احمدیہ میں جس میں میری طرف سے ماموراورمن جانب اللہ ہونے کا اعلان ہے صرف سات برس اس تاریخ سے زیادہ ہیں جن کی نسبت میں ابھی بیان کرچکا ہوں کہ مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ سات برس سے پہلے کا ہے یعنی بارہ سونوے کا۔پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سوپینتیس برس لکھتا ہے جو خدا تعالی کے اس الہام کے مشابہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا۔ (حقیقۃ الوحی)

احمدی دوستو! گو تم لوگوں کا باہمی اختلاف کتنا ہی کچھ ہے مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات اور صداقت کا جہاں تک تعلق ہے تم دونوں جماعتوں کے مل کر سوچنے کا مقام ہے۔ سنئے:

کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی۔ جس کے ایک سال بعد مرزا صاحب کا انتقال ہوتا ہے۔ یعنی ۱۹۰۸ء مطابق ۱۳۲۶ھ۔

اس کتاب حقیقۃ الوحی میں مرزا صاحب قادیانی نے اپنی وفات کا زمانہ حسب پیش گوئی دانیال نبی اور بتصدیق الہام خود ۱۳۳۵ھ لکھا ہے۔

ظاہر ہے کہ ۱۳۳۵ سے سنہ ہجری مراد ہے، دوسرا کوئی سنہ ایسا نہیں جس کے ۱۲۹۰ میں مرزا قادیانی نے دعوی کیا ہو۔ پھر یہ کیا بات ہے کہ اپنے ہی بتائے ہوئے سال اور تصدیق کئے ہوئے وقت سے پہلے ۱۳۲۶ھ میں ہمیشہ کے لئے ہم سے جدا ہو گئے۔

روئے گل سیر ندیدم بہار آخر شد

کیا ہم اس واقعہ سے یہ سمجھنے کا حق رکھتے ہیں کہ ہم ان کو مسیح موعود یا مہدی مسعود نہ سمجھیں اور آئندہ کسی آنے والے کا انتظار کریں۔ ایسا کرنے پر پیغام صلح کا فاضل اڈیٹر ہم سے سوال نہ کرے گا۔ انتظار کب تک احمدی دوستو! کچھ کھلانے کا وعدہ کرو تو ہم تمہیں اس مشکل سے نکلنے کی راہ بتائیں۔ یعنی اپنے مستقل درجہ اجتہاد سے جو مرزا کے علم کلام میں ہم کو حاصل ہے تم لوگوں کو جواب سکھائیں۔ سنو! صاف کہہ دینا کہ:

مرزا صاحب اللہ والے تھے دنیائے دوں کے مکدرات سے دل برداشتہ ہو کر اس دنیائے دوں سے جو بحکم حدیث مومن کا جیل خانہ ہے قبل از وقت تشریف لے گئے تو کیا اعتراض؟

ہاں یہ بھی کہہ دینا کہ شیعہ کی ایک روایت کے مطابق امام زمان کو اپنی موت کو آگے پیچھے کر لینے کا اختیار ہے۔

پیغامی دوستو!

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تشریف بری پر ہمارے منہ سے بے ساختہ شعر نکلتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری جاؤں جاؤں نے ہمارا دم نکالا ہے
ابھی آ کر کے بیٹھے تھے ابھی دامن سنبھالا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۴ ص ۱۔۳)

قادیان میں دفعہ ۱۴۴

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے ایک اخبار مباہلہ نکلتا ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے سابقہ مریدین مخلصین کی جماعت نے جاری کر رکھا ہے جو موجودہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی زندگی اور اخلاق پر نکتہ چینی کرتا ہے۔ اس دفعہ اس نے خلیفہ قادیان کے حق میں ایک سخت اخلاقی الزام لگایا تھا جس کے ثبوت میں ایک مدعیہ کی تحریر شائع کی۔ ہم بحکم شریعت اسکی بابت کچھ نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہمارے نوٹ لکھنے کا باعث یہ ہے کہ اس الزام کے جواب میں قادیانیوں کی فریاد پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور نے اڈیٹر مباہلہ کو دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کے ماتحت خلیفہ قادیان کے برخلاف کچھ لکھنے سے منع کر دیا اس منع پر آج تبصرہ کرتے ہیں۔

دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری نقل کرنے سے پہلے ہم دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند سامنے لاتے ہیں جس پر سارا دارومدار ہے دفعہ مذکور کا مضمون یہ ہے کہ:

کسی شخص کی نسبت ہتک آمیز مضمون لکھنا اس کا ازالہ حیثیت عرفی ہے جس کی سزا دو سال تک قید یا جرمانہ یا دونوں ہے۔

مگر چند مثالیں اس دفعہ سے مستثنی ہیں چنانچہ ایک استثناء یہ ہے:

کسی شخص کی عادات اور صفات عرفی کی نسبت الزام لگانا ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہے بشرطیکہ وہ الزام نیک نیتی سے الزام لگانے والی یا کسی اور شخص کی اغراض کے حفاظت کیلئے یا عامہ خلائق کے فائدے کے لئے لگایا جائے۔

اس استثنا کا مطلب یہ ہے جو شخص مخلوق خدا کو اپنی طرف بلائے بذریعہ تقریر یا تحریر یا بذریعہ اظہار معجزہ یا کرامت ، اس کی اخلاقی حالت کی تنقید کرنے والا مجرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔ مثلاً کوئی پیر لوگوں کو اپنا تقدس بتا کر اپنی مریدی کی طرف بلاتا ہے تو ایسے شخص کی اخلاقی کمزوری کا اظہار کرنا تاکہ لوگ اس کے پھندے میں نہ پھنسیں کسی طرح جرم نہیں۔

یہ ہے دفعہ ۴۹۹ تعزیرات ہند کے ماتحت

اب ہم دفعہ ۱۴۴ ضابطہ فوجداری کو سامنے لاتے ہیں:

دفعہ ۱۴۴۔ ان مقدمات میں بدانست مجسٹریٹ ضلع یا چیف مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا کسی مجسٹریٹ سب ڈویژن یا کسی اور مجسٹریٹ کے جس کو اس دفعہ کے بموجب عمل کرنے کا اختیار خاص لوکل گورنمنٹ یا چیف مجسٹریٹ پریذیڈنسی یا مجسٹریٹ ضلع کی طرف سے ملا ہو فوراً انسداد یا جلد تدبیر کرنی مناسب ہو، تو ویسا مجسٹریٹ مجاز ہوگا کہ بذریعہ حکم تحریری جس میں مقدمہ کے حالات اہم قلم بند ہوں گے اور جو حسب احکام دفعہ ۱۴۴ جاری کیا جائے گا کسی کو شخص ہدایت کرے کہ وہ کسی فعل سے باز رہے یا کسی خاص جائداد کی نسبت جو اس کے قبضہ یا اہتمام میں ہو کسی خاص طور پر بندوبست کر لے بشرطیکہ ویسے مجسٹریٹ کے نزدیک ویسی ہدایت غالباً کسی مزاحمت یا تکلیف یا نقصان کے بمقابلہ کسی ایسے شخص کے جو کسی خدمت جائز میں مصروف ہو یا ایسے خطرہ کے جو انسان کی جان یا تندرستی یا سلامتی پر مؤثر ہو یا آسودگی عامہ خلائق کے اختلال کے یا بلوا یا ہنگامہ کے انسداد یا منجر بہ انسداد باعث ہوگی۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور نے اس دفعہ کے ماتحت اڈیٹر مباہلہ کو دفعہ ۴۹۹ مستثنیٰ سے فائدہ حاصل کرنے سے کیونکر روک دیا۔ کیا اب اڈیٹر مباہلہ کے لئے دفعہ ۴۹۹ کا مستثنیٰ جائز العمل نہ رہا۔ ہم مانتے ہیں کہ دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ فسادات کی بندش کے لئے ہے لیکن از روئے قانون جائز قائم کرنے والے کو روکنا دفعہ ۱۴۴ کا مطلب نہیں۔ ورنہ دسٹرکٹ مجسٹریٹ ہمیں بتائیں کہ ۴۹۹ کے مستثنیٰ سے کوئی شخص فائدہ کیونکر اٹھا سکتا ہے کیونکہ جس کسی ہیرو، پیر، فقیر، یا لیڈر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکتہ چینی کی جائے گی، گاندھی جی ہوں یا شوکت علی ان کے پیرو کم وبیش ناراض ہوں گے تو اس ضلع کے مجسٹریٹ کا دفعہ ۱۴۴ جاری کر دینا جائز ہوگا۔ اچھا ہم صاحب ضلع گورداسپور سے پوچھتے ہیں کہ قادیان میں جو اسلامیہ جلسہ ہوا کرتا ہے جس میں بحکم صاحب ضلع ایک ای اے سی اور گارد پولیس سب انسپکٹر اور انسپکٹر وغیرہ مسلح آیا کرتے ہیں اس جلسہ میں خلیفہ قادیان بلکہ بڑے مرزا صاحب قادیان پر بھی نکتہ چینی ہوا کرتی ہے تو کیا یہ جلسہ بھی دفعہ ۱۴۴ کے ماتحت لایا جائے گا جو سال ہا سال سے ہوتا چلا آیا ہے ہمیں اس کا ہرگز اندیشہ نہیں۔ اس لئے ہم بڑے زور سے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ گورداسپور سے عرض کرتے ہیں کہ ازراہ مہربانی اس حکم (دفعہ ۱۴۴) پر نظر ثانی کر کے اس حکم کو منسوخ فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۴ ص ۱۳)

افغانستان میں مرزائی غضب کا نزول

قادیانی اخبار جیسا کہ گمان تھا بول اٹھا کہ افغانستان پر جو تکلیف آئی ہے یہ عذاب الٰہی اس جرم کی سزا ہے جو امراء افغانستان نے ہمارے احمدیوں کو قتل کر کے ارتکاب کیا تھا۔ امیر عبدالرحمٰن نے ہمارے احمدی قتل کر دیئے۔ امیر حبیب اللہ نے کرائے جو خود بھی قتل ہوا۔ آخر امیر امان اللہ نے کرائے تو یہ عبرت ناک صورت میں وطن کو چھوڑ کر بھاگ نکلا۔

ہمیں اس دعوی کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہوتا اگر ہم یہ نہ جانتے ہوتے کہ جب امیر امان اللہ خان سفر یورپ کے لئے بمبئی پہونچے تو جہاں اور انجمنوں اور جماعتوں نے ان کو خوش آمدید کے تار دیئے تھے قادیان سے بھی خوش آمدید اور دعا خیر کا تار گیا تھا۔ اور ایسے معتوب الٰہی کو مبارک باد اور خوش آمدید کا تار دینا کہاں کی دین ساری اور راست بازی ہے۔ اگر وہ تار دلی اخلاص سے نہ تھا تو دینے والوں کے نفاق اور دنیا داری میں کیا کلام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۲۹ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۴ ص ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفضل کی ناراضگی پر ہمارا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۲۹ء میں لکھا گیا تھا کہ مرزائی تحریک کا اصل مقصود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شخصیت کا اعتقاد کرانا ہے۔ چنانچہ پرچہ مذکور کے اصل الفاظ یہ ہیں:

اس میں شک نہیں کہ قادیانی امت بڑی ہوشیاری اور دانش مندی سے کام کرتی ہے اپنے سامنے اسلام اسلام دکھاتی ہے لیکن درحقیقت اس کے منظور نظر عربی اسلام نہیں بلکہ قادیانی اسلام ہوتا ہے۔ قادیانی تحریک کا مقصد نہ اعمال شرعیہ سے بحث ہے نہ اخلاق پسندیدہ سے مطلب۔

مطلب صرف یہ کہ مرزا صاحب قادیانی ایسے تھے ویسے تھے سب سے اعلی تھے سب سے افضل تھے مہدی تھے مسیح تھے نبی تھے رسول تھے کرشن تھے کاہن تھے وغیرہ۔ غرض یہ کہ سب سے اونچے تھے۔ بڑی بات یہ کہ اسلام کے لئے آئینہ تھے۔

اس عبارت میں جو ہم نے دعوی کیا ہے اس کا ثبوت مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات سے بالکل واضح ملتا ہے۔ مرزائی تصنیفات میں کہیں بھی نماز، روزہ، حج، زکوۃ، پر زور دار مضامین نہیں ملتے، نہ اخلاق فاضلہ پر توجہ ہے جتنی کہ اپنے کو منوانے پر ہے۔

اس کے جواب میں چاہیے تھا کہ قادیانی ذمہ دار اصحاب واقعات سے ہماری تردید کرتے۔ مگر وہ کیسے کرتے؟ وہ جانتے ہیں کہ اخبار اہل حدیث امرتسر ان کے متعلق جو وعدہ کرتا ہے تو علی وجہ البصیرۃ کرتا ہے لاعلی وجہ التقلید۔ اس لئے ان سے یہ تو نہ ہو سکا ہاں ان کی کوشش یہ ہوئی کہ ہمارے بیان کو الٹا بتا کر جھوٹا الزامی جواب دیں۔ چنانچہ الفضل قادیان ۷ جون میں صفحہ ۴ پر لکھا ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ۲ جون کے ان جلسوں کی مخالفت کرتے ہوئے جن میں غیر مذاہب کے معزز اور مشہور اصحاب نے بھی رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاکیزہ زندگی کے متعلق خراج تحسین ادا کیا، لکھا،

قادیانی تحریک کا مقصد نہ اعمال شریعت سے بحث ہے نہ اخلاق پسندیدہ سے مطلب۔

لیکن ایسی مبارک تحریک میں روڑا اٹکانے والے مولانا اور ان کے کارکنوں کے اخلاق پسندیدہ کا جو نمونہ حال ہی میں اخبار زمین دار ۱۸ مئی نے پیش کیا ہے، اسے دکھا کر ہم ناظرین سے پوچھنا چاہتے ہیں کیا ایسے اخلاق کے مالک لوگوں کو بھی اس بات کا حق حاصل ہے کہ خواہ مخواہ بلا ثبوت دوسروں کے اخلاق پر حملہ آور ہوں۔ (الفضل قادیان ۷ جون۔ ۱۹۲۹ء ص ۴)

احمدی دوستو! یہ تو ہم جانتے ہیں کہ اہل حدیث کی گرفت سے تمہارے بڑے میاں (مرزا غلام احمد) بھی ساری عمر پریشان رہے، اور پریشان ہی تشریف لے گئے۔ چنانچہ ان کا آخری فیصلے والا اشتہار اس بات کا مظہر ہے۔ لیکن ایسا بھی کیا اندھیر ہے کہ تم دنیا بھر کے سب لوگوں کو عقل و فہم سے خالی جانتے ہو۔

سوال تمہارے اولو العزم رسول مسیح نبی مصلح مہدی کرشن وغیرہ القاب کے مالک سے، اور جواب ایک عاجز گنہ گار انسان کے فعل سے، وہ بھی غلط تھوپے ہوئے الزام سے۔

کیا یہ وہی بات ہے جو کسی مولوی صاحب نے ایک بے نماز کو نصیحت کی تھی کہ میاں! نماز پڑھا کرو۔ بولا صاحب! آپ نے بیٹے کی شادی پر دعوت کی تھی تو سالن میں نمک کیوں زیادہ ڈال دیا تھا۔

مولوی صاحب نے حیران ہو کر کہا: بھئی اس کو کیا تعلق۔ جواب دیا:

تعلق ہو یا نہ ہو، بات سے بات نکل آتی ہے۔

اچھا صاحب! وہ ہمارے اخلاق کیا تھے جن کی بات اخبار زمین دار میں مکتوب مفتوح چھپا تھا۔ وہ یہ کہ دہلی کے ایک کتب فروش سے میرے منیجر نے کتابیں خریدیں، جن میں چند کتابوں کے سرورق نہ تھے۔ بائع نے قیمت طلب کی۔ منیجر نے سرورق مانگے۔ یہاں تک کہ فریقین کی خط و کتابت میں کچھ تلخی پیدا ہوئی، جس کی مجھے کوئی اطلاع نہ تھی۔ زمین دار میں مکتوب مفتوح لکھنے والا خود لکھتا ہے کہ مولانا ثناء اللہ کو اطلاع کرانے میں اخبار شائع کراتا ہوں۔ مجھے جب اطلاع ہوئی تو میں نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق ایک خط برائے اشاعت زمین دار میں بھیجا اور ایک نقل راقم خط کو دہلی بھیج دی اور منیجر کو حکم دیا کہ اسکا بقایا فوراً بھیج دو۔ بتایئے کیا الزام۔

ہاں یاد رہے کہ منیجر اہل حدیث اور دہلوی صاحب کی تلخ کلامی اس حد تک نہ پہنچی تھی جس حدتک مرزا کی پہونچ چکی ہے جس کے بتانے کیلئے آپ کا عربی شعر کافی ہے

ان العدی صاروا خنازیر الفتا

ازواجھم من دونھن الاکلب

(میرے دشمن جنگلوں کے خنزیر بن گئے ہیں ان کی عورتیں کتیوں سے بڑھی ہوئی ہیں (نجم الہدی)

ماشاء اللہ اس وزن کا لطیف فقرہ مشہور ہے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اے بدذات فرقہ مولویاں۔اے یہودی خصلت مولویو! (انجام آتھم)

فخر اور مباہات

قادیانی اخبار اور قادیانی پارٹی اس بات پر بڑا فخر کرتی ہے کہ ہمارے جلسوں میں غیر مسلموں نے بھی آنحضرت ﷺ کی پاک زندگی پر تقریریں کیں۔ چنانچہ الفضل کے منقولہ اقتباس میں بھی اس کی طرف اشارہ ہے۔ ان تقریروں کو ہم سنتے تو قدر کرتے، مگر قادیانی پارٹی کے سگے بھائی اس کی بابت کچھ اور رائے رکھتے ہیں جو پیغام صلح لاہور سے درج ذیل ہے:

ان جلسوں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ بتائی جاتی ہے کہ اس میں غیر مسلم حضرات نے بھی آنحضرت ﷺ کے اخلاق ومحاسن پر شاندار تقریریں کیں اور نہایت اخلاص وعقیدت کے ساتھ تعریف وتوصیف کے پھول سرکار دو عالم پر نچھاور کئے۔

اگر یہ فی الواقعہ صحیح ہوتا تو یقیناً اس سے بڑھ کر اور کوئی خوشی ایک مسلمان کے لئے نہیں ہوسکتی۔

لیکن قارئین کرام یہ سن کر متعجب ہوں گے کہ باستثنائے معدودے چندان تقاریر میں جو غیر مسلموں سے کرائی گئیں جہاں آنحضرت ﷺ کو رسمی طور پر مہاپرش (بہت بڑا آدمی) کے نام سے یاد کیا گیا اور آپ کے بعض اخلاق فاضلہ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمدہ الفاظ میں ذکر کیا گیا وہاں بعض ایسی باتیں بھی آپ کے متعلق کہی گئیں جو کسی طرح بھی لائق ستائش نہیں۔بعض لیکچراروں نے یہاں تک کہہ دیا کہ جس تہذیب کا پرچار محمد رسول اللہ (ﷺ) نے عرب میں کیا اس سے بدرجہا بہتر تہذیب اس وقت ہندوستان میں پائی جاتی تھی۔اور آج تو اس بیسویں صدی میں دنیا بہت ترقی کر چکی ہے۔بعض ہندو لیکچراروں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ مسلمان بردباری اور رواداری سے ہمیشہ خالی رہے ہیں اور غیر مذاہب پر انہوں نے ہمیشہ ظلم وستم روا رکھا ہے۔

اسی قسم کی بیسیوں باتیں ہیں جو غیر مسلم لیکچراروں کے منہ سے نکلیں اور حیرت و افسوس کی بات یہ ہے کہ ان لوگوں نے جن کی طرف سے ایسے جلسوں کا انعقاد عمل میں آیا ان خیالات کی تردید بھی نہ کی۔ہندو لیکچراروں کو ہم معذور سمجھتے ہیں کہ انہیں آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کا پورا علم نہیں اور نہ اسلامی تہذیب کو عملی رنگ میں انہیں دیکھنے کا کبھی اتفاق ہوا ہے۔ان کے سامنے اگر کچھ ہے تو وہ موجودہ مسلمانوں کی عملی زندگی ہے جو ہرگز اسلامی زندگی کہلانے کی مستحق نہیں۔تاریخ اسلامی سے وہ قطعاً ناواقف ہیں اور صرف انہی خیالات کے اندر ان کی پرورش ہوئی ہے جو متعصب لوگوں نے اپنی خاص اغراض کے لئے اسلام کے خلاف پھیلا رکھے ہیں اس لحاظ سے وہ قطعاً معذور ہیں اور جو تعریفی کلمات ان کے منہ سے آنحضرت ﷺ کے متعلق نکلیں ان کو بسا غنیمت سمجھنا چاہیے۔لیکن ان قادیانی حضرات کو کیا ہوگیا جو نام کو تو رسول کریم ﷺ کی عزت کو دلوں میں بٹھانے کے لئے جلسے کرتے ہیں لیکن کھلے طور پر رسول کریم ﷺ کی توہین ہوتے دیکھ کر بھی ٹس سے مس نہیں ہوتے۔اتنی بھی توفیق انہیں نہ ہوئی کہ انہیں جلسوں کے اندر ایسے تمام اعتراضات کا قلع قمع کر دیتے (پیغام صلح ۱۴ جون ۱۹۲۹ء ص ۲)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: ان جلسوں کی غرض وغایت کے متعلق مفصل ذکر آئندہ ہوگا۔انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۲۹ء مطابق ۲۰ محرم ۱۳۴۸ جلد ۲۶ نمبر ۳۵ ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں ماتم

حافظ روشن علی قادیانی جماعت میں ایک قابل آدمی تھے، قطع نظر اختلاف رائے کے ہم کہتے ہیں کہ موصوف خوش قرأت خوش گو تھے۔ مناظرے میں متین اور غیر دل آزار تھے۔ مرزا صاحب کے راسخ مرید تھے۔ ہمیں ان کی وفات میں ان کے متعلقین سے ہمدردی ہے اور متوفی سے بھی اس لئے ہمدردی ہے کہ ان کو مرزا صاحب سے علیحدگی کی توفیق نہ ملی۔ افسوس (اہل حدیث ۵ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۲۷ محرم ۱۳۴۷ھ ص ۱۵)

کیا یہ بہائیت کی نقل نہیں

اڈیٹر الفضل سے سوال

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ، بریلی سے لکھتے ہیں:

جناب اڈیٹر صاحب اخبار الفضل قادیان۔ تسلیم:

جناب من! آپ نے شاہ امان اللہ خان کے کابل سے آنے کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

امان اللہ کا سا انسان جس نے ایسے انسانوں کے خون سے ہاتھ رنگے جن کا سوائے اس کے اور کوئی قصور نہ تھا کہ اس زمانہ کے موعود مرسل (مرزا قادیانی) پر ایمان لائے تھے ان بے چاروں (مرزائیوں) کو جاہل اور خون خوار ملاؤں کی وحشت اور درندگی کے حوالے محض اس ڈر اور خوف سے کر دیا کہ ملا لوگ شورش نہ برپا کر دیں یہ وہ سب سے پہلی اور سب سے بڑی بزدلی تھی جو غازی امان اللہ خان سے سرزد ہوئی اور یہی اس کے موجودہ انجام کی ذمہ دار ہے۔ ۱۴ جون ۱۹۲۹ء (اس تحریر سے یہی آپ کی اصلی غرض ہے۔ صابری)

اسی وزن کی ایک تحریر اور ملاحظہ کیجئے جس سے معلوم ہوگا کہ آپ لوگ ہر بات میں بہاء اور اہل بہاء کے متبع ہیں شیخ بہاء اللہ کے صاحبزادے عبدالبہاء کہتے ہیں:

میں عبدالبہاء چالیس سال قید میں تھا خدا نے زنجیر میری گردن سے اتار لی اور عبدالحمید (سلطان ترکی) کی گردن میں ڈال دی اور یہ ایک ہی وقت ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس وقت کہ کمیٹی اتحاد ترقی نے آزادی کا اعلان کیا تو مجھے آزاد کیا اور زنجیر میری گردن سے اتار لی اور عبدالحمید کی گردن میں ڈال دی جو کہ اس نے مجھ سے کیا تھا وہی اس سے کیا گیا اور اس وقت سے نہایت ذلت کے ساتھ قید ہے۔ (کوکب ہند۔ ۹ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۳)

تفصیل اس کی یہ ہے کہ سلطان عبدالحمید خان غازی مرحوم و مغفور کے عہد میں عبدالبہاء عکہ میں نظر بند تھے۔ اسی دوران میں وہ کوہ کرمل کے دامن میں ایک عمارت بنوا رہے تھے۔ آپ کے مخالفوں نے حکومت کو خبر کی کہ یہ قلعہ تعمیر کروا رہے ہیں اور اس سے ان کا مقصد ملک شام پر قبضہ کرنا ہے (ایسا ہی مقتول مرزا ئیان کا بل پر بھی الزام تھا کہ وہ بادشاہ کے خلاف بغاوت پھیلا رہے ہیں۔ منہ) چنانچہ اس الزام کی وجہ سے سلطان مرحوم کے حکم سے جناب عبدالبہاء سخت قید میں ڈال دیئے گئے۔

لیکن جب ۱۹۰۸ء میں نوجوان ترکوں نے ترفی کی میں انقلاب برپا کر کے سلطان عبدالحمید خان کو معزول کر دیا تو اوس وقت انہیں چھوڑ دیا گیا عبدالبہاء کی مذکورہ بالا تحریر میں اسی بات کی طرف اشارہ ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ شاہ امان اللہ کی موجودہ مصیبت میں آپ نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے جوان کی اس مصیبت کا سبب ایک دو مرزائیوں کا قتل بتایا ہے اس میں آپ نے بہائیوں کی مذکورہ بالا دلیل کی ریس تو نہیں کی؟ صاف صاف بتایئے گا۔

ناظرین! اڈیٹر الفضل اس کا کیا جواب دے سکتے ہیں وہ اس سوال کو دیکھ کر ایسے ہی خاموش رہیں گے جیسے مباہلہ سے خلیفہ قادیان۔

ہاں میں آپ کی معلومات میں اضافہ کرنے کیلئے یہ بتاتا ہوں کہ اہل بہاء بھی یہی کہتے ہیں کہ ایران وترکی پر جو مصائب آئی ہیں ان کی یہی وجہ ہے کہ وہاں ہزاروں بہائیوں کو قتل کیا گیا اور ان کے پیشواؤں پر ظلم اور سختی کی گئی سو اسی کو دیکھ کر اہل قادیان نے بھی نقل مطابق اصل کر دی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۴ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۳۷ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن اورانجیل کا رشتہ

اخبار نور افشاں نے بعنوان: اسلام اور مسیحیت کا رشتہ، ایک سلسلہ جاری کیا ہے جس کے متعلق اہل حدیث امرتسر میں یہ سلسلہ جاری ہوا ہے۔ پادری صاحب نے نمبر اول میں دونوں کتابوں (قرآن اور انجیل) کے حوالوں سے حضرت مسیح کی پیدائش کا مضمون بتا کر نمبر۲ میں نتیجہ نکالا ہے:

قرآن مجید میں حضرت مسیح اور حضرت یحیٰ (یوحنا) کی پیدائش کے متعلق جتنی آیتیں تھیں ہم نے ان سب کو قرآن مجید ہی کی ترتیب پر اوپر لکھ دیا ہے اگر آپ قرآن مجید کی مکررہ آیات سے قطع نظر کریں اور باقی آیات کا مقدس لوقا کی انجیل سے مقابلہ کریں تو نہایت واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ قرآن مجید حضرت مسیح وحضرت یحیٰ کی پیدائش کے واقعہ میں نہ صرف انجیل جلیل کے ساتھ لفظ بلفظ متفق ہے بلکہ یوں معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید مقدس لوقا کی انجیل کا لفظ بلفظ عربی زبان میں ایک کامل ترجمہ ہے۔

پس مسیح کی پیدائش کے معاملہ میں قرآن اور انجیل کا صرف ایک ہی عقیدہ ہے اور وہ یہ کہ حضرت مسیح محض خدا کی قدرت سے بغیر لمس بشر کے پیدا ہوئے ہیں۔

دنیائے اسلام میں مختلف فرقے ہیں جن کے مختلف خیالات اور مختلف مسائل ہیں لیکن ایک فرقہ بھی ایسا نہیں جو حضرت مسیح کی پیدائش بلا پدر کو نہ مانتا ہو۔ ہمارے اس زمانہ پر آشوب میں اور صرف ہندوستان میں سر سید احمد خان مرحوم ہی ایک ایسے شخص پیدا ہوئے جو نہ صرف حضرت مسیح کی پیدائش بلا پدر سے انکار کرتے ہیں بلکہ معجزات سے بھی انکار کرتے ہیں اور ان کی متابعت میں تقدس مآب مولوی محمد علی صاحب ایم اے جو فرقہ قادیانی کی لاہوری جماعت کے امیر ہیں حضرت مسیح کی پیدائش بلا پدر کو نہیں مانتے۔ حیرت تو یہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی جو تقدس مآب کے پیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورمرشد ہیں وہ بھی مسیح کی پیدائش کولمس بشری سے پاک اور محض خدا کی قدرت سے مانتے ہیں۔لیکن تقدس مآب ہیں کہ اس مسئلہ میں اپنے پیر و مرشد سے تو اختلاف رکھتے ہیں اور سرسید مرحوم کی تتبع کرتے ہیں و لعمری هذا عجیب۔ (نورافشاں ۱۴، جون ۱۹۲۹ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے خیال میں پادری صاحب نے جیسے قرآن مجید کو انجیل کا ترجمہ کہنے میں غلطی کی ہے جس کی وجہ ہم پہلے نمبر میں بتا آئے ہیں، مرزا صاحب قادیانی کو اپنا ہم خیال بتانے میں بھی غلطی کی ہے۔سرسید احمد خان مرحوم اور مولوی محمد علی صاحب احمدی پر پادری صاحب خفا ہیں کیونکہ یہ دونوں صاحب حضرت مسیح کو بے باپ نہیں مانتے بلکہ باپ سے متولد کہتے ہیں۔لیکن مرزا صاحب کا اس بارے میں خیال سنیں گے تو ان دونوں کو غنیمت جانیں گے۔ باوجودیکہ ہم جانتے ہیں کہ مقولہ مشہورہ، نقل کفر کفر نباشد، صحیح ہے تاہم ہمیں اس خیال کو نقل کرنے میں ڈر لگتا ہے کیونکہ وہ خیال وہی ہے جس پر قرآن مجید میں یہودیوں پر لعنت اور سخت دلی کی سزا ملنے کا ذکر ہے۔ممکن ہے بعض بلکہ اکثر ناظرین اتنے اشارے سے اصل مطلب نہ سمجھ سکیں اس لئے ہم مرزا صاحب کا خیال پیدائش مسیحؑ کے متعلق صاف صاف لفظوں میں سناتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا خیال تھا کہ:

مسیح کی والدہ (مریم صدیقہ) کی سگائی یوسف نجار سے ہوئی تھی۔قبل نکاح ہی یوسف نے اس سے جماع کیا جس سے مریم صدیقہ کو حمل رہ گیا۔

اب مرزا صاحب کے اپنے الفاظ سنیئے۔ فاضل اڈیٹر نورافشان چونکہ افضان ہیں اس لئے عبارات مرزائیہ میں سے ہم فارسی عبارت پہلے نقل کرتے ہیں۔ چونکہ اس عبارت میں افغانوں کا ذکر ہے اس لئے اڈیٹر صاحب، نورافشاں، سے خاص مناسبت بھی رکھتی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کتاب، ایام الصلح، میں افغان قوم کو بنی اسرائیل ثابت کرتے ہیں۔اس دعوی پر ان دونوں قوموں (اسرائیلی اور افغانوں) کے رسم ورواج بتاتے ہوئے لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجم رسوم و عادات است بایں معنی کہ افاغنہ مثل یہود فرقے میان نسبت (سگائی) ونکاح نکردہ دختران از ملاقات ومخالطت با منسوب مضایقت نگیرند۔ مثلاً اختلاط مریم صدیقہ با منسوب خودش یوسف و بمعیت وے خارج بیت گردش نمودن شہادت حقہ برایں رسم است و در بعضے از قبائل خواتین جہال مخالطت دختران با منسوبان بہ نحو یجاری وساری ست کہ غالب اوقات راد خترے قبل از اجراء مراسم نکاح؟ (حمل) شدہ و عادۃً محل عار و شنا قوم نگر دیدہ اغماض واعراض ازاں مے شود۔ (ایام الصلح۔ص ۶۵)۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس فارسی کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں جانتے۔اڈیٹر صاحب بحیثیت افغان بتاویں کہ افغانوں میں یہ رسم ہے کہ سگائی کی حالت میں (قبل از نکاح) لڑکا لڑکی ملاپ کرلیا کرتے ہیں؟ یہ بھی بتادیں کیا اس ملاپ کی اولاد از روئے شریعت حلال زادہ ہوتی ہے، یا ناجائز مولود؟

ہاں اس فارسی عبارت کی تشریح اردو عبارت میں سنیئے ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا چونکہ پختہ خیال یہی تھا کہ مریم صدیقہ کا حمل قبل نکاح تھا اس ناجائز حمل کی وجہ سے ان کا نکاح خلاف رسم ورواج یوسف نجار سے کیا گیا، چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا، پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل نکاح کرلیا۔

گولوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی، یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آگئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ قابل اعتراض۔ (کشتی نوح)

یہ ہے وہ عزت جو مرزا صاحب قادیانی ،مریم صدیقہ اور ان کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبزادے کی کرتے ہیں۔

مسیحی دوستو! کیا اس عبارت کا صاف مطلب یہ نہیں کہ مریم کو قبل از نکاح حمل ہو گیا تھا جس کی پردہ پوشی کے لئے ان کا نکاح یوسف کے ساتھ کیا گیا کبرت کلمة تخرج من افواھھم ۔ کیا اب بھی مرزا صاحب قادیانی کے حق میں آپ یہی کہیں گے کہ وہ مسیح کو بے باپ مولود مانتے تھے؟ ہاں یہ ٹھیک ہے کہ :

وہ جائز باپ کے بغیر مولود مانتے تھے۔

یعنی وہ اس بارے میں اس مقدس جماعت کے ہم خیال تھے جن کے حق میں قرآن شریف نے کہا ہے و قولھم علی مریم بھتاناً عظیماً ۔ اس لئے ہم مرزا صاحب قادیانی کی اس علیحدگی پر افسوس کرتے ہوئے یہ شعر لکھتے ہیں

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۱۔۳)

انتظار کب تک۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۱ جون کے اہل حدیث امرتسر میں اس مضمون کا نمبر اول درج ہو چکا ہے۔ اس میں یہ ذکر تھا کہ امت مرزائیہ ناواقفوں کو دھوکہ دینے کے لئے کہا کرتی ہے کہ تم لوگ کہا کرتے تھے کہ امام مہدی معہود یا مسیح موعود چودھویں صدی میں آئیں گے۔ اگر مرزا صاحب قادیانی، مہدی اور مسیح نہیں تو تمہارے مہدی اور مسیح کہاں ہیں؟

اس کے جواب میں ہم نے کہا تھا کہ چودھویں صدی میں انتظار کرنے والے محض اپنے خیال سے منتظر تھے، صاحب الہام کے حکم سے نہ تھے۔

اسی ضمن میں یہ ذکر بھی آ گیا تھا کہ تمہارے صاحب الہام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے الہام سے لکھا تھا کہ میری عمر کا خاتمہ ۱۳۳۵ھ کو ہو گا پھر وہ ۱۳۲۶ھ میں کیوں چلے گئے۔ اس دعویٰ پر ہم نے کتاب حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کا حوالہ دیا تھا۔ مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور ۲۸ جون میں ہمارا جواب دیا گیا ہے جس کے دو حصے ہیں۔ ایک تو اصل سوال کا جواب ہے جو ہم نے پوچھا تھا کہ چودھویں صدی میں انتظار کرنے والے کون تھے۔ دوسرا کتاب حقیقۃ الوحی کے متعلق لکھا ہے کہ:

حقیقۃ الوحی میں حضرت مسیح موعود نے جو یہ فقرہ لکھا ہے:

پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس لکھتا ہے۔

اس سے ہرگز یہ مراد نہیں کہ آپ ۱۳۳۵ھ میں وفات پائیں گے۔ بلکہ آخری زمانہ سے مسیح موعود کے آنے کا آخری سال مراد ہے چنانچہ خود دانیال نبی کے الفاظ سے یہی ثابت ہوتا ہے جن میں صاف طور پر لکھا ہے:

مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے،

اس میں صاف طور پر آنے کا ذکر ہے، جانے کا ذکر نہیں۔ دانیال نبی نے مسیح موعود کی انتظار کا آخری سال ۱۳۳۵ھ قرار دیا ہے اور یہی حضرت مسیح موعود کی مراد ہے۔ اپنی وفات کا آپ نے اس میں قطعاً کوئی ذکر نہیں کیا۔ پھر تعجب ہے کہ مولوی فاضل نے اس کے الٹ معنی کیوں لئے۔

(۲۸ جون ۱۹۲۹ء۔ پیغام صلح لاہور)

مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: پہلے حصہ کا جواب الجواب ہمارے قابل نامہ نگار صابری صاحب نے لکھا ہے جو اسی پرچہ میں درج ہوگا۔ ہاں کتاب حقیقۃ الوحی میں جو اڈیٹر صاحب پیغام نے تحریف کی ہے اس کی تصحیح کرنا ہمارا فرض ہے کیونکہ ہم حسب تصریح مرزا ہم ہی صادق و مصدوق ہیں۔ ہم ہی ان کے کلام کو خوب سمجھتے ہیں۔ اور اگر مذاق نہ سمجھیں تو مرزا صاحب کے بعد ان کی جماعت سے بیعت لینے کے ہم ہی حق دار ہیں۔ اس لئے ان کے کلام کو سمجھنے اور سمجھانے کا حق ہم ہی رکھتے ہیں۔ پس ناظرین اہل حدیث عموماً اور احمدی دوست خصوصاً مرزا صاحب کی منقولہ عبارت کو نظر انصاف سے دیکھیں۔ مرزا جی، ہاں مہدی، ہاں مسیح، ہاں کرشن گوپال فرماتے ہیں:

دانیال نبی کی کتاب میں مسیح موعود کے ظہور کا زمانہ وہی لکھا ہے جس میں خدا نے مجھے مبعوث فرمایا اور لکھا ہے کہ اس وقت بہت لوگ پاک کئے جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اور سفید کئے جائیں اور آزمائے جائیں گے۔ ایک ہزار دوسونوے دن (دن سے مراد دانیال کی کتاب میں سال ہے۔ مرزا) مبارک وہ؟ کو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک آتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۹)۔

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں؛ اس عبارت کے سمجھنے میں قابل اڈیٹر پیغام صلح کو دھوکہ لگا ہے یا انہوں نے خود اپنے ناظرین کو دھوکہ دیا ہے۔ اس کا مطلب وہ بیان کرتے ہیں کہ ۱۲۹۰ھ سے ۱۳۳۵ھ تک مسیح موعود کے ظہور کا وقت ہے۔ اس سے ہر گز یہ مراد نہیں کہ (مرزا قادیانی) ۱۳۳۵ھ میں وفات پائیں گے۔

بہت خوب! اب ہمارا کمال دیکھئے جس سے آپ کو یقین ہوگا کہ ہم مقالات مرزا سمجھنے میں کہاں تک درجہ اجتہاد رکھتے ہیں۔ اس لئے ہم مرزا غلام احمد صاحب ہی سے اس کی تشریح بتاتے ہیں۔ چنانچہ انہی منقولہ فقرات کے ساتھ ہی مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس پیش گوئی میں مسیح موعود کی خبر ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا تھا۔ سو دانیال نبی نے اس کا یہ نشان دیا ہے کہ اس وقت سے جو یہود اپنی رسم قربانی سوختنی کو چھوڑ دیں گے اور بد چلنیوں میں مبتلا ہو جائیں گے ایک ہزار دوسونوے سال ہوں گے جب مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ سو اس عاجز کے ظہور کا یہی وقت تھا کیونکہ میری کتاب براہین احمدیہ صرف چند سال بعد میرے مامور اور مبعوث ہونے کے چھپ کر شائع ہوئی ہے اور یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالی کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالی کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پا چکا تھا۔
پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس برس لکھتا ہے جو خدا تعالی کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۹۔۲۰۰)

مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس عبارت میں مرزا صاحب قادیانی نے دو لفظ ایسے بولے ہیں جو ہماری صریح تائید، اور پیغام صلح کی تردید کرتے ہیں۔ ایک لفظ، آخری زمانہ، ہے دوم، میری عمر کا الہام، ۔مرزا صاحب کی عمر کا الہام ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا تجھ کو اسی سال یا پانچ چھ کم یا پانچ چھ زیادہ عمر دے گا۔

جس کی تشریح آپ نے جلد پنجم براہین احمدیہ میں خود کی ہے کہ ۷۵ سے ۸۵ کے درمیان میری (مرزا قادیانی کی) عمر ہوگی۔

بہت خوب۔ ضرور ہے کہ حسب تصریح مرزا صاحب دانیال کی عبارت کا مطلب مرزا صاحب کی الہامی عمر کے بالکل موافق ہو۔ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ چودھویں صدی شروع ہونے کے وقت میری عمر چالیس سال تھی (ملاحظہ ہو کتاب تریاق القلوب)۔ ہم تو حساب جانتے نہیں ہاں دوسری جماعت کا لڑکا یہ مشکل سوال حل کر سکتا ہے کہ چالیس کو پورے ۷۵ کرنے کے لئے کتنے عدد کی ضرورت ہے۔ غالباً اس سوال کا حل وہ لڑکا یوں کرے گا کہ ۷۵ میں سے چالیس کو تفریق کر کے باقی ۳۵ رکھ کر بتائے گا کہ ۴۰ کو ۷۵ کرنے کے لئے پورے ۳۵ کی ضرورت ہے۔ پس دانیال کی پیش گوئی اور مرزا صاحب قادیانی کے الہام کے مطابق ۱۳۳۵ھ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی عمر کی انتہاء ہے، مگر وہ نو سال پہلے ہی تشریف لے گئے

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدیم بہار آخر شد

چیلنج: ابھی تو ہم نے صرف حقیقۃ الوحی کی عبارت کو خود اسی کے لفظوں سے حل کیا ہے۔ ہمارے پاس اس مضمون میں بہت سے ، مقالات مرزا، ہیں۔

احمدی دوستو! مرد میدان ہو تو اپنے سرداروں کی اجازت سے میدان مناظرہ میں آؤ اور بتقرر منصف ہمارے ساتھ اس مضمون پر بحث کر لو۔

اس بحث کے فیصلہ کے لئے ہم لاہور کے قابل قانون پیشہ اصحاب میں سے کسی ایک کو منصف ماننے کو تیار ہیں۔

کوئی ہے؟ جو سامنے آئے۔

انا سلمۃ بن الاکوع الیوم یوم الرّضّع

حصہ اول کے متعلق ہمارے قابل مضمون نگار منشی محمد حسین صاحب صابری بریلوی کا مضمون پڑھیے جو آگے درج ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۳-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر یہ اس قدر جلدی کیوں ہے؟

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ بریلوی لکھتے ہیں:

اس خاکسار ہیچ مدان نے پیغامی مرزائیوں کے متعلق کبھی خاص مضمون نہیں لکھا۔ اس کی ایک وجہ ہے میری تحقیق یہ ہے اور جسے میں ثابت کر سکتا ہوں کہ ان لوگوں کو مرزائیت یا احمدیت سے کچھ تعلق ہی نہیں ہے (مجھے اس سے اختلاف ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) صرف نام کیلئے احمدی کہلاتے ہیں اور بس۔ ان لوگوں کے اصل خیالات اور عقائد وہی ہیں جو ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب پٹیالوی کے تھے اس لئے دیکھتے ہوئے اور جانتے ہوئے بظاہر زبان کے ساتھ یا قلم سے مرزا آنجہانی کو مسیح موعود اور مہدی معہود کہہ دیتے ہیں اصل میں یہ لوگ اس پٹڑی سے کوسوں دور ہیں جو مرزا صاحب نے اپنے مریدوں کے لئے بچھائی تھی اس لئے ان کو مخاطب کرنا کچھ مناسب معلوم نہیں ہوتا۔

ان لوگوں کا اخبار پیغام صلح بعض وقت مرزا آنجہانی کو منوانے کے لئے بھی ایک آدھ مضمون تحریر کر دیتا ہے آخر پرانے تعلق کا بھی تو کچھ حق ہے۔ چنانچہ آج کل پیغام صلح لاہور میں۔ آخر یہ انتظار کب تک، کی سرخی کے ساتھ ایک سلسلہ مضمون نکل رہا ہے۔ اس کے جواب میں مضمون ہذا ناظرین کی خدمت میں پیش ہے۔ مولانا ثناء اللہ نے اسی مضمون کا تعاقب ۲۱ جون کے اہل حدیث میں کیا تھا جس کے جواب میں اڈیٹر پیغام صلح نے ایک اور مضمون ۲۸ جون ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں تحریر فرمایا ہے۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسریؒ نے لکھا تھا:

> یہ انتظار کرنے والے لوگ (جن کا ذکر پیغام نے اپنے مضمون میں لکھا تھا) الہامی تھے؟ جو اپنے الہام سے ایسا کہتے تھے یا کسی صاحب وحی کے ارشاد کے ماتحت اس زمانہ کی تعیین کرتے تھے۔ اگر ایسے تھے تو الہامی کے الہام یا صاحب وحی کی وحی بتا دیجئے اور اگر دونوں کا اپنا خیال تھا تو ان کا محض خیال کسی دوسرے شخص پر حجت نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۲۹ء ص ۲)۔

کیسی صاف اور سیدھی بات ہے کہ یہاں تو خدا تعالی کی وحی حجت ہے اور بس۔ اگر قرآن نے مسیح اور مہدی کے آنے کی کوئی تاریخ بتائی ہے یا صحیح حدیث میں کوئی وقت اور دن مقرر کیا گیا ہے تو بے شک ہر مسلمان پر واجب ہے کہ اس دن اور اس تاریخ پر دعوی کرنے والوں کی تلاش کرے اور اگر انہیں پالے تو بے شک اس پر فرض ہے کہ تحقیق کر کے انہیں قبول کر لے لیکن اگر کوئی تاریخ اور دن کا تعین خدا کے اور اس کے رسول کے کلام میں نہیں ہوا تو پھر کسی کا قیاس یا مسلمانوں کا خیال کچھ چیز نہیں، دنیا تو گرمی کی تپش میں پریشان ہو کر کہا ہی کرتی ہے کہ بارش آنے والی ہے یہ سخت گرمی اس کی علامت ہے مگر بارش کا بھیجنے والا اسی وقت پانی برساتا ہے جو اس کے علم میں مقرر ہو چکا ہے اس سے پہلے ہرگز نہیں۔ ایسی صاف گوئی کی تاب نہ لا کر اڈیٹر پیغام صلح لاہور لکھتے ہیں:

> ہم نہیں جانتے اس جواب کو کلام شعری قرار دیں یا اس سے بڑھ کر کچھ کہیں جس کے لئے مولوی فاضل کی منطق میں کوئی اصطلاح موجود نہیں یہ الفاظ لکھتے ہوئے وہ غالباً بھول گئے کہ انتظار کرنے والے تو وہ خود بھی ہیں (واہ صاحب! بات سے بات خوب نکالی جو آپ ہی کا حصہ ہے بحث تو وقت کی تعیین سے ہے اور آپ انتظار کرنے کی آڑ لے بیٹھے۔ صابری) الہامی نہ سہی لیکن آخر انہیں مسیح اور مہدی کا انتظار تو باقی ہے؟ پھر کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ آیا ان کے نزدیک اسی صدی میں ان کا آنا مقدر ہے یا جیسا کہ بعض کا خیال ہے قیامت کے دن وہ مسلمانوں کو غالب کرنے کے لئے آئیں گے؟ جب تک اس سوال کا صاف طور پر وہ جواب نہ دیں اس وقت تک ان کے منقولہ الفاظ کو کلام شعری سے بڑھ کر کوئی وقعت نہیں نہیں دی جاسکتی (پیغام صلح ۲۸ جون ۱۹۲۹ء)

اس سوال کا جواب کہ، مسیح اور مہدی کب دنیا میں آئیں گے، ایک مسلمان کیا دے سکتا ہے جس کا ایمان خدا کے کلام اور رسول اللہ کے ارشادات تک محدود ہو ہاں وہ اتنا ہی کہہ سکتا ہے کہ مہدی بھی آئیں گے اور مسیح بھی آئیں گے اس سے زیادہ کہنے کا اسے کوئی حق نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل بات یہ ہے کہ اڈیٹر صاحب پیغام کیلئے ناحق ادھر ادھر جانے کی نسبت بہتر یہ تھا کہ وہ قرآن مجید کی کسی آیت یا صحیح حدیث سے تیرھویں یا چودھویں یا پندرھویں وغیرہ صدی کا تعین ثابت کر دیتے پھر ان کا مذکورہ بالا سوال بے شک بجا ہوتا، اب جب ان سے ایسا نہیں ہوسکا تو یہ سوال ہی ان کا لغو ہے لیکن میں ان کو بتاتا ہوں کہ ان کے پیر و مرشد مرزا صاحب قادیانی نے بعض آیات قرآنی کو بحساب جمل پیش کر کے بعض تاریخیں نکالی ہیں جو صریحاً شاعرانہ تخیلات ہیں اگر وہی تاریخیں اڈیٹر پیغام کے دل و دماغ میں دائر وسائر ہیں تو وہ عقل مندوں کے نزدیک کئی ایک وجوہ سے قابل قبول نہیں ہیں۔

اول اس لئے کہ حساب جمل سے قرآنی آیات کے اعداد نکال کر کسی واقعہ کی تاریخ نکالنے کا حکم خدا اور رسول نے نہیں دیا۔

دوم: اس لئے کہ وہ تاریخیں جناب مرزا غلام احمد صاحب پر کسی طرح چسپاں بھی نہیں ہوتیں۔

سوم اس لئے کہ حساب جمل سے اس طرح کام لینے والے سب سے پہلے اہل بہاء ہیں انہی کی نقل کر کے مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتب کو اس حساب سے مزین کیا ہے، تو مسلمان اسے کیوں قبول کریں۔

بہائیوں کی ایک کتاب: شرح آیات مورخہ، میں اسی اصول سے مہدی اور مسیح موعود کے آنے کا وقت بتایا گیا ہے۔ اگر اس حساب کو صحیح مان لیا جائے تو اڈیٹر پیغام پر واجب ہے کہ وہ پہلے جناب علی محمد باب کے مہدی ہونے پر ایمان لائیں اور پھر اس کے بعد بہاء اللہ کی مسیحیت کا طوق گلے میں ڈال کر کوکب ہند دہلی کے دفتر میں تشریف لے جائیں۔ اس سے پہلے ہی انہوں نے اگر مرزا صاحب کو مہدی اور مسیح مان لیا ہے تو کچھ بڑا کام نہیں کیا کیونکہ جس صدی کو وہ مسیح کے آنے کی صدی کہتے ہیں اس میں سب سے پہلا مدعی تو بہاء اللہ ہے۔ اور اس کے بعد جناب مرزا صاحب ہیں۔ ایک بہائی نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ایک رؤیا میں المسیح الموعود اور المسیح الدجال کو طواف کعبہ کرتے دیکھا ہے جس میں حضور ﷺ نے پہلے المسیح الموعود کا ذکر کیا ہے اور پھر المسیح الدجال کا۔ اس حساب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب ۔۔۔۔صاحب المسیح الدجال ہیں اور بہاء اللہ جو پہلے ہوئے ہیں وہی سچے مسیح موعود ہیں ،تو اڈیٹر پیغام صلح کو بتانا چاہیے کہ بہائی کی اس دلیل کا ان کے پاس کیا جواب ہے۔

اڈیٹر صاحب پیغام صلح کو تو یہی زیب دیتا ہے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی پر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کو مخاطب کر کے اعتراض کرتے رہیں آج قادیان کا نام رکھ کر جو اہل پیغام اعتراض کر رہے ہیں وہ نہایت صفائی کے ساتھ جناب مرزا صاحب پر پڑتے ہیں اگر چہ بظاہر میاں محمود احمد صاحب کا نام لے دیا جاتا ہے مگر در اصل ان کی زد پوری طرح جناب مرزا صاحب پر پڑتی ہے ہم اس کا ثبوت رکھتے ہیں جس کی مرضی ہو باہر نکل کر ہم سے پوچھ لے باقی مرزا صاحب کو مہدی اور مسیح منوانے کا کام اہل قادیان کے لئے چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ انہی کو یہ زیب دیتا ہے اہل پیغام اس کے ہرگز اہل نہیں ہیں وہ محض اشاعت اسلام کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۵۔۶)

حرام زادے کی رسی دراز

مرزائی کہا کرتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ نے ایسا لکھا تھا۔مولوی محمد امین صاحب سے چودھری دین محمد اٹھوال ضلع گورداسپور نے وعدہ کیا تھا کہ میں یہ اشتہار دکھاؤنگا۔نہ دکھاؤں تو احمدیت سے توبہ کرونگا۔توبہ نہ کروں گا تو یک صد چہرہ دار تاوان دونگا۔مولوی صاحب موصوف مقررہ وقت پر اشتہار مذکور دیکھنے کو پہنچے تو چودھری صاحب نے وعدہ پورا نہ کیا۔افسوس۔راقم چودھری مراد،چودھری اللہ بخش،چودھری کمال دین، چودھری جلال دین وغیرہ ساکنان ورک ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۱۵)

مولوی نور احمد لودی کو چیلنج

آپ مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کی تبلیغ لوگوں میں کرتے ہیں۔ہم آپ کو چیلنج دیتے ہیں کہ صداقت مرزا پر ہم سے بتقرر منصف بحث کرلیں۔عبدالرحمٰن از رانیوال۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۳۸ ص ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح مرزا

پہلے مجھے دیکھئے

مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدویت مسیحیت بلکہ نبوت کے دعوے کئے جس پر علماء اسلام سے ان کی بحثیں ہوتی رہیں ان سب بحثوں کو جن میں قال اقول کی گردانیں ہوتی تھیں مرزا قادیانی نے قطع مسافت کرنے اور ختم کرنے کو یوں فرمایا کہ مجھے میری روحانیات سے جانچو۔ یعنی میں جو کسی غیبی امر کی نسبت پیش گوئی کروں اسکو دیکھو۔ اگر وہ سچی ہے تو میں سچا ہوں جھوٹی ہے تو میں جھوٹا ہوں چنانچہ لکھتے ہیں:

بعض عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ مہینہ دن تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیارپوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالیٰ اس کی خاطر کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کرسکتا خصوصاً ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔

سو پیشین گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشین گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشین گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

ا کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے کے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔

اور ظاہر ہے کہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

(شہادۃ القرآن۔ص ۷۹۔۸۰ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۷۵۔۳۷۶)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے بڑی صفائی سے دو باتوں کا اظہار کیا ہے ایک یہ کہ میری یہ تین پیش گوئیاں قابل غور ہیں دوم یہ کہ ان میں سے مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت اور اس کی لڑکی کے نکاح والی پیش گوئی مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے ہم نے ان تینوں پیش گوئیوں بلکہ عموما ان کی ساری پیش گوئیوں کی پڑتال رسالہ الہامات مرزا میں کی ہوئی ہے مگر بغرض اختصار خاص اس پیش گوئی کو جو (بقول مرزا) مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے الگ رسالہ کی صورت میں شائع کرنا مفید سمجھا اس لئے یہ چھوٹا سا رسالہ ناظرین کی خدمت میں پیش ہوتا ہے امید ہے باانصاف ناظرین اسے بغور دیکھیں گے

ابوالوفا ثناءاللہ کفاہ اللہ ملقب فاتح قادیان امرتسر ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ اگست ۱۹۲۱ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہامی پیش گوئی بابت نکاح دختر مرزا احمد بیگ

سب سے پہلے بطور اشتہار جو مرزا قادیانی نے اس نکاح کے متعلق اعلان کیا تھا وہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار ہے جس کے ضروری فقرے درج ذیل ہیں:

اس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اور ان کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جاوے گا (کیا ہی عجیب موقع تھا بیل کنویں میں خصی نہ کریں گے تو کہاں کریں گے۔ ثناء اللہ) اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اور ان تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروی ۱۸۸۶ء؟ میں درج ہے لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اور ان کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دکتر رکے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھر ان دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالی نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لاوے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے

کذ وا بآ یاتنا و کا نوا بها یستهزؤن فسیکفیکهم الله و یر د ها الیك لاتبد یل لکلما ت الله ان ر بك فعا ل لما یر ید انت معنی و انا معك عسی ان یبعثك ر بك مقا ما محمو دا (ترجمہ)

یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالی ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مددگار رہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہ ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی)

یعنی گواول میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بدگوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخرکار خدا تعالی کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف تعریف ہوگی ۔خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

(مجموعہ قادیانی اشتہارات ۔ ج ۲ ص ۱۵۷۔۱۵۸)

اس اشتہار کی عبارت اپنا مدعا بتانے میں صاف اور واضح ہے جس کی تفصیل خود مرزا قادیانی اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں کر چکے ہیں جس کی عبارت ہم دیباچہ میں نقل کر آئے ہیں۔

اس اشتہار سے دو امر ثابت ہیں ایک داماد مرزا احمد بیگ کا روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اندر مر جانا ۔ دوم مسمات (محمدی بیگم) کا مرزا قادیانی سے نکاح ہونا چنانچہ اس مضمون کو مرزا قادیانی نے ایک اور مقام پر خود ہی لکھا ہے

فدعوت ربی بالتضرع و الابتهال و مددت الیه ایدی السوال فالهمنی ربی و قال سأریهم آیاته من انفسهم و اخبرنی و قال اننی ساجعل بنتا من بناتهم آیة لهم فسماها و قال انها سیجعل ثیبة و یموت بعلها و ابوها الی ثلث سنة من یوم النکاح ثم نردها الیك بعد موتهما و لا یکون احدهما من العاصمین (کرامات الصادقین۔ص۱۰۔خزائن ج ۷ ص ۱۶۲)

ترجمہ ۔ میں (مرزا) نے بڑی عاجزی سے دا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا خدا تعالی نے ایک لڑکی (محمدی) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جائے گی اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائینگے پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔

یہ عبارت بھی اپنا مدعا بتانے میں صاف ہے کہ یوم نکاح سے تین سال کے عرصہ کیے اندر اندر مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد مر جائیں گے اور مسمات منکوحہ اس کے بعد مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادۃ القرآن کی منقولہ بالا عبارت بتارہی ہے کہ مرزا سلکطان محمد داماد احمد بیگ کی مدت حیات اگست ۱۸۹۴ء تک ختم تھی اس کے بعد اس کو دنیا مین رہنے کی اجازت نہ تھی حالانکہ وہ آج (جولائی ۱۹۲۱ء) تک بھی زندہ ہے اور اس مدت میں وہ فرانس کی جاں گداز جنگ میں بھی گیا مگر قادیانی کی دعا سے گولی کھا کر بھی زندہ بچ گیا۔ سچ ہے

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

مرزا قادیانی کا اپنی چچازاد بھائیوں سے ایک دیوار کے متعلق مقدمہ تھا جس میں انہوں نے مرزا قادیانی پر چند سوال کئے جن کے جواب میں مرزا قادیانی نے عدالت ہی میں حلفیہ بیان دیا۔ فرماتے ہیں

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے۔ جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیش گوئی میں تھا میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیش گوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیش گوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جاوے گی اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیش گوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بیاہ کے چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیش گوئی کی دوسری جزء پوری ہوگئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصا شوہر پر پڑا جو پیش گوئی کا ایک جزء تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ (مرزا قادیانی! یہ فقرہ کیسا غلط دھوکہ ہے۔ توبہ تو کی رشتہ داروں نے اور مہلت دی گئی سلطان محمد کو۔ ثناء اللہ) چنانچہ اسکے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا تعالی نے اس کو مہلت دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔عورت اب تک زندہ ہے۔میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔امید کیسی، یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہوکر رہیں گی۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰۔اگست ۱۹۰۱ء کتاب منظور الہی ص ۲۴۵)

یہ حوالہ بھی اپنا مدعا بتانے کو کافی ہے کہ نکاح ضرور ہو گا اسی کی تائید میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالی ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۹۶۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۰۵)

یہ عبارت بھی اپنا مطلب بتانے میں کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں تاہم اس کی تشریح مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں۔

جب مسماۃ مذکورہ کی شادی ہوگئی اور معترضین نے اعتراض کیے، تو آپ نے جواب دیا:

وحی الہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا ۔ الہام الہی کے یہ لفظ ہیں

سيكفيكهم الله يردها اليك

یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔

جاننا چاہیے کہ ردّ کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائے جائے۔پس چونکہ محمدی ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میری چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی یعنی احمد بیگ کی پس اس صورت میں رد کے معنی اس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی سوایسا ہی ہوگا۔

(الحکم قادیان ۳۰ جون ۱۹۰۵ء ص۲ کالم۲)

یہ عبارت سب حوالہ جات کی شرح بلکہ شرح الشرح ہے اس عبارت میں مرزا قادیانی کے عزم واستقلال کا کمال ثبوت ملتا ہے کہ باوجودیکہ منکوحہ دوسری جگہ بیاہی گئی تھی تاہم مرزا قادیانی امید لگائے بیٹھے ہیں۔ کیا سچ ہے

سنبھلنے دے ذرہ اے نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

ناظرین! کیا ان عبارات کو دیکھ کر اس نکاح کے یقینی ہونے میں کسی قسم کا شبہ رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ تاہم مرزا قادیانی نے اس نکاح کو رجسٹری بھی کرایا اور رجسٹری بھی کسی انگریزی محکمہ میں نہیں بلکہ محکمہ محمدیہ میں اس کی تصدیق کرائی تاکہ کسی مسلمان کو اس کی بابت چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہے پس رجسٹری کی عبارت سنئے:

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ہی ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔

اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان کے ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ حاشیہ۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ آسمانی نکاح مدینہ طیبہ کی عدالت عالیہ میں رجسٹری ہو چکا ہے اس لئے ممکن نہیں کہ ظہور پذیر نہ ہو۔ بہت خوب مگر کیا ہوا؟ اس کا جواب بڑا دلفگار ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ان الہامی دھمکیوں پر کفایت نہیں کی تھی بلکہ اس کیلئے بہت سی دنیاوی کوششیں بھی کی تھیں مسمات مذکورہ کے والد اس کے رشتہ داروں، تعلق داروں کو خطوط لکھے طمع اور دھمکیاں دیں۔ غرض جو کچھ بھی ایسی مشکل میں مبتلا انسان کیا کرتا ہے مرزا قادیانی نے بھی کیا۔ چنانچہ آپ کی کوشش کے چند خطوط ہم بھی نقل کرتے ہیں

پہلا خط: مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔ لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج پہنچے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کر لیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے، ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچا لینا اللہ تعالی کا کام ہے اگر میں اس کا ہونگا تو مجھے ضرور بچائے گا۔

اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا۔کیا میں چوہڑا یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے، اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور ان کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، وہی میرے خون کے پیاسے،وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے سیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پورا نہ (پرانا) رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالی سے خوف کرو،کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کرینگے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا۔مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہونچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالی کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کرو گے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دو گے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جو، اب میرے قبضہ میں ہے، ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آجائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتہ ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو ۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا، ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔

یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ واللہ اعلم۔

راقم خاکسار غلام احمد از لودہیانہ اقبال گنج۔ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

دوسرا خط ۔ مرزا صاحب بنام والدہ عزت بی بی

... والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالی کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتہ ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد، عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔ اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے۔ اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو میں امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آ جائیگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ، محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔ سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالیٰ کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔ اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دونگا۔ اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔ اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔ یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔ مجھے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔ اور خدا تعالیٰ میرے ساتھ ہے۔ جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔ راقم مرزا غلام احمد از لودیانہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

تیسرا خط مرزا قادیانی نے اپنی بہو سے لکھوا کر بھیجا جو یہ ہے

عزت بی بی بطرف والدہ

اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔ مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔ اگر تم اپنے بھائی، میرے ماموں کو، سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔ اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔ اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔ پھر میرا اس جگہ ٹھہرنا مناسب نہیں۔

(نوٹ از مرزا صاحب) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر نکاح رک نہیں سکتا پھر بلا توقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان سے آدمی بھیج دو تا کہ اس کو لے جائے۔

چوتھا خط: مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ

...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالی آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحبِ عمر عطا فرماوے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں۔

آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر ومطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالی کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالی قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالی ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔ کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہوگی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی۔

اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدا تعالی ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔ سو یہ ان کی ہم دردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالی کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالی کی برکتیں آپ پر نازل ہوں۔ خدا تعالی سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔ خدا تعالی آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔ آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالی عطا فرماوے اگر میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔

والسلام خاکسار غلام احمد۔ ۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

یہ خطوط سب سے پہلے رسالہ کلمہ فضل رحمانی میں درج ہوئے تھے جس کی بابت مرزا قادیانی نے عدالت میں حلفیہ بیان کے ذریعہ سے اقرار کیا کہ جو خط کلمہ فضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رحمانی میں درج ہے وہ میرا ہے

اس کے علاوہ ان خطوط کی تصدیق ایک اور مقام پر بھی فرمائی لوگوں نے خطوط لکھنے پر طعنہ دیا تو آپ نے فرمایا:

یہ کہنا کہ پیش گوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے لئے کوشش کی گئی اور طمع دی گئی اور خط لکھے گئے یہ عجیب اعتراض ہے سچ ہے انسان شدت تعصب کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہیں ہوگا کہ اگر وحی الٰہی کوئی بات بطور پیش گوئی ظاہر فرماوے اور ممکن ہو کہ انسان بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق سے اس کو پورا کر سکے تو اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کا پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے

(حقیقت الوحی۔ص ۱۹۱۔قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۸)

بہر حال یہ خطوط مصدقہ ہیں اور ہم سے کوئی پوچھے تو ہم بھی مرزا قادیانی کو ایسا کرنے میں معذور جانتے ہیں۔ آہ!

کیوں ہوتے ہیں مانع میرے احباب و اعزہ
کیا کوچہ دلدار میں جایا نہیں کرتے

مرزا قادیانی کا عام دستور تھا کہ جب کوئی مخالف پیش گوئی کی زد سے بچ رہتا تو اس کی بابت یہ عذر بتاتے کہ یہ دل سے ڈر گیا، خوف زدہ ہو گیا، بچ گیا۔ مگر یہاں اپنے رقیب (مرزا سلطان محمد شوہر منکوحہ آسمانی) کے حق میں یہ بھی نہیں کہہ سکے کیونکہ اس نے مقابلہ میں ایسا استقلال دکھایا کہ دشمن کو بھی اس کا لوہا ماننا پڑا۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں:

احمد بیگ کے داماد (سلطان محمد) کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی خط پر خط بھیجے گئے ان سے کچھ نہ ڈرا پیغام بھیج کر سمجھایا گیا کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی۔

(اشتہار انعامی چار ہزار۔ص ۲۰۔ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۲ ص ۹۵)

واہ رے شیر بہادر سلطان محمد تیرے کیا کہنے تو نے ایمان داروں کی صفت لم یخش الا اللہ (مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا) کو پورا کر دکھایا۔ اسی ہمت کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برکت ہے کہ تمام مسلمانوں کی دعائیں تیرے شامل حال رہیں اور تو اپنے سخت ترین دشمن پر غالب آیا جزاك الله و بارك الله عليك و على عيالك

اب ہم ایک حوالہ اس مضمون کا نقل کرتے ہیں کہ سلطان محمد ڈرتا بھی تو اس کو مفید نہ ہوتا کیونکہ اس کی تقدیر مبرم (موت قطعی) تھی کیونکہ جرم اس کا نکاح تھا لہذا معمولی ڈریا تو بہ کسی کام نہ آتی جب تک نکاح نہ چھوڑتا اس لئے مرزا قادیانی اس کی بابت بہت معقول فرماتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم (قطعی) ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی (انجام آتھم ص ۳۱۔ قادیانی خزائن۔ ج ۱۱ ص ۳۱)

ناظرین اب بھی آپ کو مرزا قادیانی کے اس کلام کی تصدیق کرنے میں کچھ تامل ہوگا۔ مناسب نہیں۔ اب ہم ایک آخری فیصلہ سناتے ہیں جو مرزا سلطان محمد (رقیب خاص) کے نہ مرنے کی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنے حق میں کیا ہوا ہے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے اس کے دو جزء قرار دیئے ہیں ایک مرزا احمد بیگ والد منکوحہ کی موت دوسرا سلطان محمد کی موت ۔ اس دوسرے جز کی بابت فرماتے ہیں:

یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزء پوری نہ ہوئی، تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔

اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۸)

بالکل ٹھیک ہے خدا کی باتیں کبھی نہیں ٹلتیں اور جو ٹل جائیں وہ خدا کی نہیں آمناو صدقنا فاكتبنا مع الشاهدين ۔

اب ہم مرزا قادیانی کا آخری نوٹس ان کے مریدوں کو سنا کر ایک سوال کریں گے۔ مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

چاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف (اس پیش گوئی کے) انجام کے منتظر رہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پہلے ہی سے اپنی بدگوئی ظاہر نہ کرتے۔ بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہوجائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہ جائیں گے۔ اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہوجائیں گے۔ ان بیوقوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کردیں گے (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

مرزائی دوستو! سنتے ہو مرزا جی کیا کہتے ہیں؟ آپ کا مطلب یہ ہے نہ کہ اس پیش گوئی کے خاتمہ پر ایسا ہوگا۔ کس کے حق میں ہوگا؟ واقعہ جس کے خلاف ہوگا پھر کیا ہوا؟ بس تم سمجھ لو۔ اگر گوئیم زبان سوزد

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

عجیب دور اندیشی

مرزا قادیانی بلا کے پرکالے اور غضب کے دور اندیش تھے دیکھا کہ ادھر بڑھاپا غالب آرہا ہے اور ادھر موانع نکاح کم نہیں ہوتے بڑا مانع سلطان محمد شوہر منکوحہ کی زندگی ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتی۔ اس لئے اپنے کمال دور اندیشی سے ارشاد فرمایا اور کیا ہی معقول فرمایا

یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کرچکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اس وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتها المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبك پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کیا تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۳۔ خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

اس عبارت میں جناب مرزا قادیانی نے بالکل اس شاعر کے مشورے پر عمل کیا ہے جس نے اپنے معشوق سے درخواست کی تھی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

مرزا قادیانی نے اس پر خوب عمل کیا۔ فسخ اور التواء دونوں کو ہاتھ میں رکھا حالانکہ فسخ تو قطع چاہتا ہے اور التوا میں تعلق ثابت رہتا ہے ۔ دونوں پہلو ہاتھ میں رکھنے میں یہ حکمت تھی کہ اگر احدالفریقین کی موت تک ملاپ نہ ہوا تو فسخ کہہ دیں گے اور اگر ملاپ ہوگیا تو کہہ دیں کہ التواء تھا۔

مرزا قادیانی!

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

ہاں اس نکاح کی کارعوائی کو شرطی کہنا بھی عجیب منطق ہے حالانکہ حوالہ جات سابقہ کے علاوہ ایک حوالہ خاص مرزا قادیانی کے صریح الفاظ میں ہم نقل کرتے ہیں جو اس نکاح کو تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی اسی نکاح کی بابت فرماتے ہیں

ثم ما قلت لکم ان القضیت علکی ھذا القدر تمت و النتیجة الآ خرة ھی التی ظھر ت وحقیقة انباء علیھا ختمت بل ا لا مر قا ئم علی حا له و لا یر ده ا حد باحتیا ط له و القدر قدر مبرم من عند الر ب العظیم و سیأتی وقته بفضل الله الله الکر یم فو الذی بعث لنا محمد المصطفی و جعله خیر الرسل و خیر الوری ان ھذا حق فسو ف تری وانی اجعل ھذا النبا معیار الصدقی و کذ بی وماقلت ا لا ببعد ما انبئت من ر بی

(انجام آتھم ص۲۲۳۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۳)

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ کام (نکاح) ختم ہوگیا بلکہ یہ کام ابھی باقی ہے اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کرسکتا اور یہ تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ہے اس کا وقت آئے گا قسم خدا کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا ہے یہ بالکل سچ ہے تم دیکھ لوگے اور میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض مرزائی اس پیش گوئی اور اس جیسی اور پیش گوئیوں کے غلط ہونے پر حضرت یونسؑ کا واقعہ پیش کیا کرتے ہیں حالانکہ نہ حضرت یونسؑ نے کوئی پیش گوئی فرمائی تھی نہ وہ غلط ہوئی بلکہ جیسا کہ حضرات انبیاء کرام کا دستور ہے کہ کفر پر عذاب کی دھمکی سنائی تھی لیکن جب وہ لوگ ایمان لے آئے تو عذاب ٹل گیا اللہ اللہ خیر سلا۔ غور سے سنئے

الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم العذاب فی الحیاة الدنیا و متعنا هم الی حین ۔(یونس: ۹۸) ۔(یعنی یونس کی قوم ایمان لے آئی تو ہم نے اس سے عذاب ہٹا دیا یعنی واقع نہ ہونے دیا)

یہ حضرت یونسؑ کا واقعہ اس کو مرزا قادیانی کی پیش گوئی خصوصا مبرم اور قطعی پیش گوئی بابت آسمانی نکاح سے کیا تعلق؟

(حضرت یونس والے واقعہ کا مرزا صاحب قادیانی تذکرۃ الشہادتین میں ذکر کیا ہے۔ جہاں لکھا ہے:

تذکرۃ الشہادتین ۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء ...ص۴۳ ۔رہا احمد بیگ کا داماد پس ہر شخص کو معلوم ہے کہ یہ پیش گوئی دو شخصوں کی نسبت تھی۔ ایک احمد بیگ کی بیگ دوسری اس کے داماد کی نسبت ۔سو ایک حصہ اس پیش گوئی کا میعاد کے اندر ہی پورا ہو گیا یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا اور اس طرح پر ایک ٹانگ پیش گوئی کی پوری ہو گئی اب دوسری ٹانگ جو باقی ہے اس کی نسبت جو اعتراض ہے۔ افسوس کہ وہ دیانت کے ساتھ پیش نہیں کیا جاتا اور آج تک کسی معترض کے منہ سے میں نے یہ نہیں سنا کہ وہ طرح پر اعتراض کرے کہ اگرچہ اس پیش گوئی کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے اور ہم بصدق دل اعتراف کرتے ہیں کہ وہ پورا ہوا مگر دوسرا حصہ اب تک پورا نہیں ہوا۔ بلکہ یہودیوں کی طرح پورا ہونے والا حصہ بالکل مخفی رکھ کر اعتراض کرتے ہیں۔ کیا ایسا شیوہ ایمان اور حیا اور راست بازی کے مطابق ہے اَب قطع نظران کی خائنانہ طرز گفتگو کے جواب یہ ہے کہ یہ پیش گوئی بھی آتھم کی پیش گوئی کی طرح مشروط بشرط ہے یعنی یہ لکھا گیا تھا کہ اس شرط سے وہ میعاد کے اندر پوری ہو گی کہ ان دونوں میں سے کوئی شخص خوف اور خشیت ظاہر نہ کرے سو احمد بیگ کو یہ خوفناک علامت پیش نہ آئی اور وہ پیش گوئی کو خلاف واقعہ سمجھتا رہا مگر احمد بیگ کے داماد اور اس کے عزیزوں کو یہ خوفناک حالت پیش آ گئی کیونکہ احمد بیگ کی موت نے ان کے دلوں پر ایک لرزہ ڈال دیا جیسا کہ انسانی فطرت میں داخل ہے کہ سخت سے سخت انسان نمونہ دیکھنے کے بعد ضرور ہراساں ہو جاتا ہے سو ضرور تھا کہ اس کو بھی مہلت دی جاتی ۔سو یہ تمام اعتراضات جہالت اور نابینائی اور تعصب کی وجہ سے ہیں نہ دیانت اور حق طلبی کی وجہ سے ۔جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں کیا اگر ایک یا دو پیش گوئیاں اس کی کسی جاہل اور بدفہم اور غبی کی سمجھ میں نہ آئیں تو اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ تمام پیش گوئیاں صحیح نہیں ۔ میں یہ بات حتمی وعدہ سے لکھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف خواہ عیسائی ہو خواہ بگفتن مسلمان، میری پیش گوئیوں کے مقابل پر اس شخص کی پیش گوئیوں کو جس کا آسمان سے اترنا خیال کرتے ہیں صفائی اور یقین اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کر سکے تو میں اس کو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں۔ مگر ثابت کرنے کا یہ طریق نہیں ہوگا کہ وہ قرآن شریف کو پیش کرے کہ قرآن کریم نے حضرت عیسیٰ کو نبی مان لیا ہے اور یا اس کو نبی قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ اس طرح پر تو بھی زور سے دعویٰ کرتا ہوں کہ قرآن شریف میری سچائی کا بھی گواہ ہے، تمام قرآن شریف میں کہیں یسوع کا لفظ نہیں ہے مگر میری نسبت منکم کا لفظ موجود ہے اور دوسری علامات موجود ہیں۔ بلکہ اس جگہ میرا صرف یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف سے قطع نظر کر کے محض میری پیش گوئیوں اور یسوع کی پیش گوئیوں پر عدالتوں کی عام تحقیق کے رنگ میں نظر ڈالی جائے اور دیکھا جائے کہ ان دونوں میں سے کون سی پیش گوئیاں یا اکثر حصہ ان کا بحکم عقل کمال صفائی سے پورا ہو گیا اور کون سا اس درجہ پر نہیں۔ یعنی یہ تحقیقات اور مقابلہ ایسے طور ست ہونا چاہیے کہ اگر کوئی شخص قرآن سے منکر ہو تو وہ بھی رائے ظاہر کر سکے کہ ثبوت کا پہلو کس طرف ہے

ماسوا اس کے مجھے افسوس آتا ہے کہ ہمارے مخالف مسلمان تو کہلاتے ہیں لیکن اسلام کے اصول سے بے خبر ہیں اسلام میں مسلّم امر ہے کہ جو پیش گوئی وعید کے متعلق ہو اس کی نسبت ضروری نہیں کہ خدا اس کو پورا کرے۔ یعنی جس پیش گوئی کا یہ مضمون ہو کہ کسی شخص یا گروہ پر کوئی بلا پڑے گی اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ اس بلا کو ٹال دے جیسا کہ یونس کی پیش گوئی کو جو چالیس دن تک محدود تھی ٹال دیا۔ لیکن جس پیش گوئی میں وعدہ ہو یعنی کسی انعام اکرام کی نسبت پیش گوئی ہو وہ کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ خدا تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد مگر کسی جگہ یہ نہیں فرمایا ان اللہ لا یخلف الوعید پس اس میں راز یہی ہے کہ وعید کی پیش گوئی خوف اور دعا اور صدقہ خیرات سے ٹل سکتی ہے تمام پیغمبروں کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقہ اور دعا اور خوف اور خشوع سے وہ بلا جو خدا کے علم میں ہے جو کسی شخص پر آئے گی وہ رد ہو سکتی ہے۔ اب سوچ لو کہ ہر ایک بلا جو خدا کے علم میں ہے اگر کسی نبی یا ولی کو اس کی اطلاع دی جائے تو اس کا نام اس وقت پیش گوئی ہوگا جب وہ نبی یا ولی دوسروں کو اس بلا سے اطلاع دے اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ بلا ٹل سکتی ہے۔ پس ضرورةً یہ نتیجہ نکلا کہ ایسی پیش گوئی کے ظہور میں تاخیر ہو سکتی ہے جو کسی بلا کی پیش خبری کرے۔ ص ۴۵۔ تذکرۃ الشہادتین)

اور مرزا صاحب حضرت یونسؑ والے واقعہ کا ذکر تتمہ حقیقۃ الوحی میں بھی کیا ہے چنانچہ فرمایا:

اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے، یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا، خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فانّ البلاء علی عقبك۔ پس جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللّٰہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیے کیا یونس کی پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈال دے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲۔۱۳۳۔قادیانی خزائن۔ج ۲۲ص ۵۷۰)

خیر یہ تھا مرزا قادیانی کی عبارت کا جواب ہماری طرف سے۔مگر مرزائی امت تو اپنا یہ حق نہیں جانتی کہ مرزا کے کسی قول کو جانچیں۔ان کا تو اصول ہی یہ ہے

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا

اسلئے مرزا قادیانی کی اس گول مول عبارت سے مرزائی امت دو گروہ ہوگئی ایک فریق کہتا ہے نکاح فسخ ہوگیا ان کے سرگروہ مفتی محمد صادق ہیں جنہوں نے ایک رسالہ آئینہ صداقت لکھا ہے اس میں وہ فسخ کی صورت کو اختیار کئے ہیں (ص ۲۴) دوسرے گروہ کے سرگروہ مولوی حکیم نورالدین صاحب اول خلیفہ قادیان ہیں جن کے علم وفضل پر مرزا قادیانی اور مرزائی صاحبان کو بہت ناز تھا اور جس کی تصدیق ہم بھی کرتے ہیں۔واقعی حکیم صاحب ان علم داروں میں تھے جو اپنے زور علم سے آدمی کو گدھا اور گدھے کو الو بنا دیا کرتے تھے۔ہمارے اس دعوی کی جو تصدیق نہ کرے وہ حکیم صاحب کا جواب سن لے۔ حکیم صاحب نے پہلے تو وہ آیات لکھی ہیں جن میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تم نے یہ کیا تم نے وہ کیا حالانکہ ان کے پرانے بزرگوں نے کیا تھا اس کے بعد حکیم صاحب لکھتے ہیں:

اب میں تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہوسکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہوسکتی۔

کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات (لڑکیوں کی لڑکیوں) کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں۔ میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہوجائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا۔ پھر یہی وجہ بیان کی و الحمد للہ رب العالمین۔ (ریویو آف ریلیجنز قادیان باب ۱۹۰۸ء ص ۴۷۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حکیم نورالدین صاحب کی مکمل عبارت یوں ہے:

ایک لڑکی کے متعلق کہ اس سے آپ کی شادی ہوگی، اور ایک عورت سے زلازل کے پہلے ایک لڑکا ہوگا، اور پانچویں اولاد کی بشارت پر جو اعتراض ہیں ان کا للہ و باللہ قرآنی جواب یہ ہے کہ کتب سماویہ کا طرز ہے کہ مخاطب سے گا ہے خود مخاطب ہی مراد ہوتا ہے اور گا ہے وہ اور اس کا جانشین (جانشین تو حکیم صاحب تھے، تو کیا حکیم صاحب بھی اس پیش گوئی میں شامل تھے۔ حکیم صاحب کی تو مرزا صاحب کے بعد محمدی بیگم یا کسی بھی دیگر خاتون سے شادی نہ ہوئی۔ بہاء) اور اس کی اولاد بلکہ اس کا مثیل مراد ہوتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ زمانہ نبوی میں فرماتا ہے اقیموا الصّلوۃ و آتوا الزّکوۃ ۔ اس حکم الٰہی میں خود مخاطب اور انکے مابعد کے لوگ شامل ہیں جو ان مخاطبین کی مثل ہیں (اس کے بعد قرآنی تمثیلات دے کر لکھتے ہیں) اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد، مخاطب کے جانشین، اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی، یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہوسکتی؟ اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں؟ میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا ۔ پھر یہی وجہ بیان کی و الحمد للّٰہ رب العالمین (ریویو آف ریلی جنز جلد ۷ نمبر ۷ ص ۲۷۶-۲۷۹)

حکیم صاحب کی اس حکیمانہ عبارت کا مطلب ہم یوں سمجھاتے ہیں یعنی مرزا قادیانی کا لڑکا در لڑکا در لڑکا اور منکوحہ آسمانی کی لڑکی در لڑکی در لڑکی کا جب کبھی کسی درجہ میں نکاح ہوگیا یہ پیش گوئی صادق ہو جائے گی۔

حکیم صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ نکاح ثابت ہے صرف طرفین نکاح بدل گئے ہیں یعنی مرزا اور منکوحہ آسمانی کی ذات خاص مراد نہیں بلکہ ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی جوڑی بھی ہو پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔

اس حکیمانہ کلام کے جواب میں کچھ لکھنے کی حاجت نہیں ماشاء اللہ ایسے حکیم ایسے عالم ایسے فلسفی کا کلام قابل تردید ہوسکتا ہے؟ لیکن نہایت ادب سے عرض ہے کہ مرزا قادیانی بذات خود اس نکاح کو مسیح موعود کی علامت بتا رہے ہیں ان کی عبارت ملاحظہ ہو

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ہی ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان کے ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۳۷)

پس چونکہ یہ نکاح مرزا قادیانی کا نہیں ہوا لہذا اس اقرار کے موافق خود بدولت تو کسی طرح مسیح موعود نہیں ہیں بقول حکیم صاحب آئندہ کسی کا ہوا تو دیکھا جائے گا سر دست مرزا قادیانی ناکام تشریف لے گئے۔ آہ! سچ ہے

ہمہ شوق آمد بودی ہمہ حرماں رفتی

اخیر میں ہم مرزا قادیانی کا ایک اور حوالہ نقل کرتے ہیں جو سارے نزاع کے لئے فیصلہ کن ہے آپ اس پیش گوئی کی بابت مکرر تفصیل سے لکھتے ہیں

میری اس پیش گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوی ہیں اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔ دوم نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔ سوم پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا، چہارم اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ میں مر جانا۔ پنجم اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا۔ ششم پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔

اب آپ ایمانا کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں۔ اور ذرہ اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیش گوئی سچی ہو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہوسکتی ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۳۲۵۔ خزائن ج ۵ ص ایضا)

آہ! یہ تفصیل اور آخر کار ناکامی قبر میں بھی حسرت دکھاتی ہوگی افسوس مرزا قادیانی کی اس ناکامی پر آج ان کے مخالفوں کو بھی رحم آتا ہے اور وہ زبان حال بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال سے کہہ رہے ہیں

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

نکاح کا الہام تھا اور نکاح نہیں ہوا

(مولوی محمد علی ایم اے لاہور کا قول)

شهد شاهد من اهلها

اور کوئی کہتا تو خدا جانے وہ منکر اور مکذب اور کیا نہیں بنتا مگر اپنے گھر کا بھیدی جو چاہے کہے۔مولوی محمد علی صاحب لاہوری مرزائی جماعت کی ایک شاخ کے امیر ہیں آپ اس پیش گوئی کی نسبت کو رائے رکھتے ہیں قابل دید وشنید ہے فرماتے ہیں:

یہ سچ ہے کہ مرزا قادیانی نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔،

باوجود اس اقرار کے آپ اس کے متعلق مخالفین کو یوں سمجھاتے ہیں:

> میں کہتا ہوں کہ ایک ہی بات کو لے کر باقی سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں۔کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہیے۔ جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے صرف ایک پیش گوئی لیکر بیٹھ جانا اور باقی پیش گوئیوں کو چھوڑ دینا جن کی صداقت پر ہزاروں گواہیاں موجود ہیں یہ طریق انصاف اور راہ ثواب نہیں صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے یہ دیکھنا چاہیے کہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ۲۱ جنوری ۱۹۱۲ء ص ۵ کالم ۳)

کوئی شخص جسکو ذرہ بھی علم شریعت یا علم منطق میں واقفی ہوگی جو اتنا بھی جانتا ہوگا کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبی جزئیہ ہوتا ہے وہ بھی جان لے گا کہ مولوی محمد علی صاحب اگر دل سے ایسا کہتے ہیں تو وہ عالم نہیں اگر عالم ہیں تو یہ لکھنا ان کا دل سے نہیں بلکہ محض زبان ہے ان هى الا كلمة هو قائلها سنئے صاحب ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جملہ متحدیانہ پیش گوئیاں مرزا قادیانی کی غلط ہوئیں جن کا ثبوت ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ الہامات مرزا میں ملتا ہے لیکن اس پیش گوئی کو ہم اس لئے لیتے ہیں کہ خود صاحب الہام مرزا قادیانی اس پیش گوئی کو مسلمانوں کے لئے مخصوص کرتے ہیں اور لکھتے ہیں

اس پیش گوئی کو میں اپنے صدق یا کذب کا معیار بناتا ہوں (انجام آتھم ص ۲۲۳)

بس بحکم یؤخذ المرء باقراره آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے

ہمارا حق ہے کہ ہم اس پیش گوئی کو خوب جانچیں اور آپ کا فرض ہے کہ اس کا جواب دیں اور درصورت جواب نہ بن سکنے کے قادیانی کو دعوی الہام وغیرہ میں کاذب کہنے میں ہمارے ہم نوا ہوں جسکی ہمیں امید ہے کیونکہ اتنا بھی جو آپ نے مانا ہے ہمارے (مخالفین ہی کے) اعتراضوں کا اثر ہے تو پھر آئندہ مزید اثر کی امید کیوں نہ ہو۔ آہ

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

....

تاریخ مرزا

پہلے مجھے دیکھئے

بسم الله الر حمن الر حیم نحمده و نصلی علی رسو له الکر یم

مرزا غلام احمد قادیانی کے مذہبی خیالات اور علمائے کرام کی طرف سے ان پر تنقیدات تو عرصہ سے شائع ہو رہی ہیں جس کا کافی بلکہ کافی سے زیادہ ذخیرہ جمع ہو چکا ہے خاکسار کے بعض دور اندیش احباب (جناب مولوی ابراہیم سیالکوٹی) نے ایک روز برسبیل تذکرہ فرمایا کہ یہ جتنا کچھ لکھا گیا ہے مسائل مرزا پر لکھا گیا جو کافی ہے اس وقت تو بہت سے لوگ مرزا قادیانی کی شخصیت کو جاننے والے خاص کر پنجاب میں موجود ہیں ممکن ہے کچھ مدت بعد ان کی شخصیت کی تلاش ہو، نہ ملنے پر ان کی تصنیفات عمل کر جائیں اس لئے کوئی کتاب بطور سوانح کے لکھی جائے تو موجودہ اور آئندہ نسلوں کو بہت مفید ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ ہوا خاکسار کے زیر اہتمام ایک کتاب چودھویں صدی کا مسیح مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات میں چھپی تھی جو ناول کے طرز پر تھی اس کو ان صاحب نے اس مطلب کے لئے کافی نہ جانا تو بوجہ حسن ظن اور بوجہ اس تعلق کے جو خاکسار کو قادیان سے ہے فرمائش کی میں اس کام کو انجام دوں۔ کچھ دنوں کے بعد میرے دل میں بھی اس کی اہمیت آئی تو میں نے اس کے لکھنے کے لئے قلم اٹھایا بحمداللہ یہ رسالہ پورا ہوکر ناظرین کے ملاحظہ سے گزر رہا ہے۔

نوٹ: اس رسالہ میں بطور تاریخ کے مضامین لکھے گئے ہیں بطور مناظرہ نہیں مناظرانہ رنگ دیکھنا ہوتو خاکسار کی دوسری تصانیف رسالہ الہامات مرزا مرقع قادیانی وغیرہ اور دیگر اصحاب کی تصنیفات ملاحظہ کریں

ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسر رمضان المبارک ۱۳۴۱ھ مئی ۱۹۲۳ء

تمہید:

مرزا غلام احمد قادیانی کی زندگی دو حصوں پر منقسم ہے۔ ایک قبل دعوی مسیحیت دوسرا بعد دعوی مسیحیت۔ ان دونوں میں بہت بڑا اختلاف ہے۔

پہلے حصے میں مرزا غلام احمد قادیانی صرف ایک باکمال مصنف کی صورت میں پیش ہوتے ہیں دوسرے حصے میں اس کمال کو کمال تک پہنچا کر مسیح موعود، مہدی مسعود، کرشن گوپال، نبی اور رسول ہونے کا بھی ادعا کرتے ہیں۔

پہلے حصے میں جمہور علماء اسلام ان کی تائید پر ہیں۔ دوسرے حصے میں جمہور بلکہ کل علمائے اسلام ان کے مخالف نظر آتے ہیں۔ چنانچہ یہ سب واقعات سے ثابت ہوگا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں نے بھی ان کی سوانح لکھی ہیں مگر وہ محض اعتقادی اصول پر ہیں، ہماری یہ کتاب واقعات صحیحہ سے لبریز ہے چنانچہ ناظرین ملاحظہ فرماویں گے۔

باب اول: قبل دعوی مسیحیت

امرتسر سے شمال مشرق کو ریلوے لائن پر ایک پرانا قصبہ بٹالہ ہے جو ضلع گورداسپور کی تحصیل ہے بٹالہ سے گیارہ میل کے فاصلہ پر ایک چھوٹا سا قصبہ قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو مرزا غلام احمد قادیانی کی جائے ولادت ہے مرزا قادیانی کی تاریخ ولادت صاف تو نہیں البتہ ان کی اپنی کتاب (تریاق القلوب۔ص ۶۸۔قادیانی خزائن ج ۱۵ص ۲۸۳) سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۶۰ھ مطابق ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے تھے آپ کے والد کا نام حکیم غلام مرتضی تھا۔قوم زمین دار، پیشہ طبابت کرتے تھے۔

ابتداء میں مشرقی علوم مولوی گل شاہ (شیعہ) سے بٹالہ میں پڑھے۔ اردو ،فارسی،عربی کے سوا انگریزی سے واقف نہ تھے۔ثابت نہیں کہ کسی مشہور درس گاہ میں آپ نے تحصیل علم کی ہو۔

جوان ہو کر تلاش معاش میں نکلے۔سیالکوٹ کی کچہری میں پندرہ روپیہ ماہوار کے محرر ہوئے۔وہاں سے بغرض ترقی آپ نے قانونی مختار کاری کا امتحان دیا، فیل ہو گئے۔ ازاں بعد تصنیف کی طرف طبیعت کا رخ ہوا۔طبیعت میں ایجاد تھی اس لئے بڑی کتاب شائع کرنے سے پہلے اشتہاری طریق کار اختیار کیا۔کبھی آریوں سے مخاطب ہوئے،کبھی عیسائیوں سے،کبھی برہموؤں سے۔ چنانچہ ایک دو اشتہار اس مضمون کے بطور نمونہ درج ہیں۔

اشتہار انعامی پانسو روپیہ

اشتہار ہذا اس غرض سے دیا جاتا ہے کہ ۷ دسمبر ۱۸۷۷ء کو وکیل ہندوستان وغیرہ اخبار میں بعض لائق فائق آریہ سماج والوں نے بابت روحوں کے اصول اپنا یہ شائع کیا کہ ارواح موجود بے انت ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ پرمیشر کو بھی ان کی تعداد معلوم نہیں اسی واسطے ہمیشہ مکتی پاتے رہتے ہیں اور پاتے رہیں گے مگر کبھی ختم نہیں ہوویں گے تردید اس کی ہم نے ۹ فروری سے ۹ مارچ تک سفیر ہند کے پرچوں میں بخوبی ثابت کر دیا ہے کہ اصول مذکور سراسر غلط ہے۔

اب بطور اتمام حجت کے یہ اشتہار تعداد پانچ سو روپیہ مع جواب الجواب باوا نرائن سنگھ صاحب سکرٹری آریہ سماج امرتسر کے تحریر کر کے اقرار صحیح قانونی اور عہد جائز شرعی کرتا ہوں کہ اگر کوئی صاحب آریہ سماج والوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے بپابندی اصول مسلمہ اپنے کے کل دلائل مندرجہ سفیر ہند و دلائل مرقومہ جواب الجواب مشمولہ اشتہار ہذا کے توڑ کر یہ ثابت کر دے کہ

ارواح موجودہ جو سوا چار ارب کی مدت میں کل دورہ اپنا پورا کرتے ہیں بے انت ہیں اور ایشور کو تعداد ان کا نا معلوم رہا ہوا ہے

تو میں اس کو مبلغ پانسو روپیہ بطور انعام دوں گا۔ اور درصورت توقف کے شخص مثبت کو اختیار ہو گا کہ بمدد عدالت وصول کرے۔

لیکن واضح رہے کہ اگر کوئی صاحب سماج مذکور میں سے اس اصول سے منکر ہو تو صرف انکار طبع کرانا کافی نہ ہو گا بلکہ اس صورت میں بتصریح لکھنا چاہیے کہ پھر اصول کیا ہوا؟

آیا یہ بات ہے کہ ارواح ضرور کسی دن ختم ہو جاویں گے اور تناسخ اور دنیا کا ہمیشہ کے واسطے خاتمہ ہو گا۔

یا یہ اصول ہے کہ خدا اور روحوں کو پیدا کر سکتا ہے۔

یا یہ کہ بعد مکتی پانے سب روحوں کے پھر ایشور انہیں مکتی یافتہ روحوں کو کیڑے مکوڑے وغیرہ مخلوقات بنا کر دنیا میں بھیج دے گا

یا یہ کہ اگرچہ ارواح بے انت نہیں اور تعداد ان کا کسی حدود معین میں ضرور محصور ہیں مگر پھر بھی بعد نکا لے جانے کے باقی ماندہ روح اتنے کے اتنے نہیں رہتے ہیں نہ مکتی والوں کی جماعت جن میں یہ تازہ مکتی یافتہ جا ملے ہیں اس بالائی آمدن سے پہلے سے کچھ زیادہ ہو جاتے ہیں اور نہ یہ جماعت جس سے کسی قدر ارواح نکل گئے بعد اس خرچ کے کچھ کم ہوتے

غرض جو اصول ہو بہ تفصیل مذکورہ لکھنا چاہیے۔

المشتہر : غلام احمد رئیس قادیان عفی عنہ

دوسرا اشتہار بجواب سوامی دیانند بانی آریہ سماج ملاحظہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان

سوامی دیانند سرسوتی صاحب نے بجواب ہماری اس بحث کے جو ہم نے روحوں کا بے انت ہونا باطل کر کے غلط ہونا مسئلہ تناسخ اور قدامت سلسلہ دنیا کا ثابت کیا تھا معرفت تین کس آریہ سماج والوں کے یہ پیغام بھیجا ہے کہ اگرچہ ارواح حقیقت میں بے انت نہیں لیکن تناسخ اس طرح پر ہمیشہ بنا رہتا ہے کہ جب سب ارواح مکتی پا جاتی ہیں تو پھر بوقت ضرورت مکتی سے باہر نکالی جاتی ہیں۔

اب سوامی صاحب فرماتے ہیں کہ اگر ہمارے اس جواب میں کچھ شک وشبہ ہوتو بالمواجہ بحث کرنی چاہیے۔ چنانچہ اسی بارے میں سوامی صاحب کا ایک خط بھی آیا اس خط میں بھی بحث کا شوق ظاہر کرتے ہیں۔

اس واسطے بذریعہ اس اعلان کے عرض کیا جاتا ہے کہ بحث بالمواجہ بسر وچشم ہم کو منظور ہے۔ کاش سوامی صاحب کسی طرح ہمارے سوالوں کا جواب دیں۔ مناسب ہے کہ سوامی صاحب کوئی مقام ثالث بالخیر کا واسطے انعقاد اس جلسہ کے تجویز کر کے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے تاریخ ومقام کو مشتہر کر دیں۔ لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے کہ یہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلیٰ کہ تین صاحب ان میں سے ممبران برہموسماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے قرار پائے گا۔

اول تقریر کرنے کا حق ہمارا ہوگا کیونکہ ہم معترض ہیں۔

پھر پنڈت صاحب برعایت شرائط تہذیب جو چاہیں گے جواب دیں گے۔ پھر اس کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا۔

اور بحث ختم ہو جائے گی۔

ہم سوامی صاحب کی اس درخواست سے بہت خوش ہوئے۔ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ کیوں سوامی صاحب اور دھندوں میں لگے ہوئے ہیں اور ایسے سخت اعتراض کا جواب نہیں دیتے جس نے سب آریہ سماج والوں کا دم بند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رکھا ہے۔

اب اگر سوامی صاحب نے اس اعلان کا کوئی جواب مشتہر نہ کیا تو بس یہ سمجھو کہ سوامی صاحب صرف باتیں کر کے اپنے توابعین کے آنسو پونچھتے تھے اور مکت یابوں کی واپسی میں جو مفاسد ہیں مضمون مشمولہ متعلقہ اس اعلان میں درج ہیں ناظرین پڑھیں اور انصاف فرمائیں۔

المعلن : مرزا غلام احمد رئیس قادیان ۱۰ جون ۱۸۷۸ء

(مجموعہ قادیانی اشتہارات جلد ا ص ۶۔۷)

اس قسم کی اشتہار بازی کچھ مدت تک کرنے سے ملک میں کافی شہرت ہو گئی مسلمانوں نے آپ کو حامی اسلام سمجھا تو آپ نے ایک اشتہار بغرض امداد کتاب براہین احمدیہ شائع کیا جو درج ذیل ہے:

اشتہار بغرض استعانت واستظہار

از انصار دین محمد مختار صلی اللہ علیہ وعلی آلہ الابرار

اخوان دیندار، ومومنین غیرت شعار، وحامیان دین اسلام، ومتبعین سنت خیرالانام پر روشن ہو کہ اس خاکسار نے ایک کتاب متضمن اثبات حقانیت قرآن وصداقت دین اسلام ایسی تالیف کی ہے جسکے مطالعہ کے بعد طالب حق سے بجز قبولیت اسلام کچھ بن نہ پڑے، اور اس کے جواب میں قلم اٹھانے کی کسی کو جرأت نہ ہو سکے۔

اس کتاب کے ساتھ اس مضمون کا ایک اشتہار دیا جاوے گا کہ جو شخص اس کتاب کے دلائل کو توڑ دے، ومع ذالک اس کے مقابلہ میں اسی قدر دلائل یا ان کے نصف یا ثلث یا ربع یا خمس سے اپنی کتاب کا (جس کو وہ الہامی سمجھتا ہو) حق ہونا، یا اپنے دین کا بہتر ہونا، ثابت کر دکھائے اور اس کے کلام یا جواب کو میری شرائط مذکورہ کے موافق تین منصف (جن کو مذہب فریق یقین سے تعلق نہ ہو) مان لیں، تو میں اپنی جائداد تعدادی دس ہزار روپیہ سے (جو میرے قبض وتصرف میں ہے) دست بردار ہو جاؤں گا۔ اور سب کچھ اس کی حوالے کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوں گا۔ اس باب میں جس طرح کوئی چاہے مجھ سے اپنا اطمینان کرلے مجھ سے تمسک لکھالے یا رجسٹری کرالے اور میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کو آکر بچشم خود دیکھ لے۔

باعث تصنیف: اس کتاب کے پنڈت یا نند صاحب اوران کے اتباع ہیں جو اپنی امت کو آریہ سماج کے نام سے مشہور کررہے ہیں اور بجز اپنے وید کے حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ مسیح اور حضرت محمد ﷺ کی تکذیب کرتے ہیں اورنعوذ باللہ توریت، انجیل، زبور، فرقان مجید کو محض افتراء سمجھتے ہیں اوران مقدس نبیوں کے حق میں ایسے توہین آمیز کلمات بولتے ہیں کہ ہم سن نہیں سکتے۔ ایک صاحب نے ان میں سے اخبار سفیر ہند میں طلب ثبوت حقانیت فرقان مجید کئی دفعہ ہمارے نام اشتہار جاری کیا ہے۔ اب ہم نے اس کتاب میں ان کا اوران کے اشتہاروں کا کام تمام کردیا ہے، اور صداقت قرآن و نبوت کو بخوبی ثابت کیا ہے۔

پہلے ہم نے اس کتاب کا ایک حصہ پندرہ جزو میں تصنیف کیا۔ بغرض تکمیل تمام ضروری امروں کے نو حصے اور زیادہ کردیئے جس کے سبب سے کتاب ڈیڑھ سو جزو ہوگئی۔ ہر ایک حصہ اس کا ایک ایک ہزار صفحہ چھپے، تو چورانوے روپئہ صرف ہوتے ہیں۔ پس کل حصص کتاب نوسو چالیس روپئے سے کم میں نہیں چھپ سکتے۔ ازانجا کہ ایسی بڑی کتاب کا چھپ کر شائع ہونا بجز معاونت مسلمان بھائیوں کے بڑا مشکل امر ہے اور ایسے اہم کام میں اعانت کرنے میں جس قدر ثواب ہے وہ ادنی اہل اسلام پر بھی مخفی نہیں۔ لہذا اخوان مومنین سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں شریک ہوں اوراس کے مصارف طبع میں معاونت کریں۔ اغنیاء لوگ اگر اپنے مطبخ کے ایک دن کا خرچ بھی عنایت فرمائیں گے، تو یہ کتاب بسہولت چھپ جائے گی ورنہ یہ مہر درخشاں چھپا رہے گا۔

یا یوں کریں کہ ہر ایک اہل وسعت بہ نیت خریداری کتاب پانچ پانچ روپئہ مع اپنی درخواستوں کے راقم کے پاس بھیج دیں۔ جیسی جیسی کتاب چھپتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے گی ان کی خدمت میں ارسال ہوتی رہے گی۔
غرض انصار اللہ بن کر اس نہایت ضروری کام کو جلد تر بسرانجام پہنا دیں اور نام اس کتاب کا البراهين الاحمديه على حقية كتاب الله القرآن والنبوة المحمديه رکھا گیا ہے۔ خدا اس کو مبارک کرے اور گمراہوں کو اس کے ذریعہ سے اپنے سیدھے راہ پر چلاوے۔ آمین

المشتہر: خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ جلد اص ۱۰۔۱۲)

جس زور شور سے اس کتاب کا اشتہار تھا آخر کار نکلی تو صورت اس کی یہ تھی کہ ایک جلد موٹے حرفوں میں صرف اس کے اشتہار کی تھی۔ باقی جلدوں میں مضامین شروع ہوئے، مگر مضامین کی بناء زیادہ تر اپنے الہامات اور مکاشفات پر تھی۔ لیکن وہ الہامات ایسے کچھ صاف اور صریح اسلام کے مخالف نہ تھے بلکہ محض معاون بعض گول، اس لئے حسن ظن علماء اس پر بھی مرزا قادیانی سے مانوس ہی رہے۔ اس زمانہ میں سب سے بڑے مانوس مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب بٹالوی ایڈیٹر اشاعۃ السنہ تھے جنہوں نے اس کتاب پر بڑا بسیط ریویو لکھا اور مخالفین کے جوابات دیئے۔ باوجود اس کے دوراندیش علمائے اسلام مرزا قادیانی سے خوف زدہ تھے۔ مولانا حافظ عبدالمنان مرحوم محدث وزیرآبادیؒ سے میں نے خود سنا (فرماتے تھے) کہ

مجھے شبہ ہوتا ہے کسی دن یہ شخص (مرزا) نبوت کا دعویٰ کرے گا۔

ایسا ہی حضرت مولوی ابوعبداللہ غلام العلی صاحب مرحوم امرتسری سے سننے والوں کا بیان ہے کہ مرحوم بھی مرزا قادیانی سے خوف زدہ تھے کہ کسی دن نبوت کا دعویٰ کریں گے۔ مرزا قادیانی نے براہین احمدیہ میں مولوی صاحب مرحوم کا نام لے کر رد بھی کیا ہے۔ ایسا ہی مولوی غلام دستگیر مرحوم قصوری اور مولوی محمد وغیرہ خاندان علمائے لدھیانہ بھی مرزا قادیانی سے بدظن تھے۔ ہم حیران ہیں ان علماء کی فراست کس درجہ کی تھی کہ آخر کار وہی ہوا جو ان حضرات نے گمان کیا تھا جس کا بیان دوسرے باب میں آئے گا۔

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی ملک میں بحیثیت ایک نامور مصنف، مناظر، بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باکمال عارف باللہ، صوفی، ملہم کی صورت میں پیش ہوئے تھے، اس لئے آپ کی کوئی تجویز کراماتی رنگ سے خالی نہیں ہوتی تھی۔ چنانچہ آپ نے ایک اشتہار بطور اظہار کرامت دیا جو درج ذیل ہے

پیش گوئی

بالہام اللہ تعالی واعلامہ عزوجل۔

خدائے رحیم وکریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں، اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا، اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔

سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں، موت کے پنجے سے نجات پاویں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں، باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آجائے۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاوے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔ اس کا نام عنموائیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بشیر بھی ہے۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔ اور وہ رجس سے پاک ہے۔ اور وہ نور اللہ ہے۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شوکت اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے ۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔

دوشنبہ ہے، مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضا مندی سے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا و کان امرا مقضیا ۔

خاکسار مرزا غلام احمد مولف براہین احمدیہ ہوشیار پور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء (مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ جلد اص ۱۰۰۔۱۰۲)

اس اشتہار پر مخالفوں کی طرف سے اعتراض ہوا کہ چندروز سے مرزا غلام احمد قادیانی کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کو مخفی رکھا گیا ہے۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے

اشتہار واجب الاظہار

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ اس عاجز کے اشتہار مورخہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء پر جس میں ایک پیش گوئی دربارہ تولد ایک فرزند صالح ہے، جو بصفات مندرجہ اشتہار پیدا ہوگا، دہ شخص سکنہ قادیان یعنی حافظ سلطانی کشمیری وصابر علی نے روبروئے مرزا نواب بیگ ومیاں شمس الدین ومرزا غلام علی ساکنان قادیان یہ دروغ بے فروغ برپا کیا ہے کہ ہماری دانست میں عرصہ ڈیڑھ ماہ سے صاحب مشتہر کے گھر میں لڑکا پیدا ہوگیا ہے۔

حالانکہ یہ قول نامردگان کا سراسر دروغ و بمقتضائے کینہ وحسد وعناد جبلی ہے جس سے نہ صرف مجھ پر بلکہ تمام مسلمانوں پر حملہ کرنا چاہتے ہیں، اس لئے ہم ان کے قول دروغ کا ردّ واجب سمجھ کر عام اشتہار دیتے ہیں:

کہ ابھی تک جو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء ہے ہمارے گھر میں کوئی لڑکا بجز دو لڑکوں کے جن کی عمر ۲۰۔۲۲ سال سے زیادہ ہے پیدا نہیں ہوا۔

لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی ۹ برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ خواہ جلد ہو خواہ دیر سے بہرحال اس عرصہ کے اندر پیدا ہو جائیگا۔

اور یہ اتہام کہ گویا ڈیڑھ ماہ سے پیدا ہوگیا ہے سراسر دروغ ہے۔ ہم اس دروغ کے ظاہر کرنے کے لئے لکھتے ہیں کہ آج کل ہمارے گھر کے لوگ بمقام چھاؤنی انبالہ صدر بازار اپنے والدین کے پاس یعنی والد میر ناصر نواب صاحب نقشہ نویس دفتر نہر کے پاس بودوباش رکھتے ہیں اور انکے گھر کے متصل منشی مولابخش صاحب ملازم ڈاک ریلوے اور بابو محمد شریف صاحب کلرک دفتر نہر رہتے ہیں۔ معترضین یا جس شخص کو شبہ ہو اس پر واجب ہے کہ اپنا شبہ رفع کرنے کے لئے وہاں چلا جاوے اور اس جگہ ارد گرد سے خوب دریافت کر لے۔ اگر کرایہ آمد و رفت نہ ہو تو ہم اس کو دے دیں گے۔ لیکن اگر اب بھی جاکر دریافت نہ کرے اور نہ دروغ گوئی سے باز آئے تو بجز اس کے ہمارے اور حق پسندوں کی نظر میں لعنة الله علی الکاذبین کا لقب پاوے۔ اور نیز زیر عتاب حضرت احکم الحاکمین کے آوے۔ اور کیا ثمرہ اس یاوہ گوئی کا ہوگا۔ خداتعالیٰ ایسے شخصوں کو ہدایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوے کہ جو جوش حسد میں آ کر اسلام کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے اور اس دروغ گوئی کے مآل کو بھی نہیں سوچتے۔

اس جگہ اس وہم کا دور کرنا بھی قرین مصلحت ہے کہ جو بمقام ہوشیار پور ایک آریہ صاحب نے اس پیش گوئی پر بصورت اعتراض کیا تھا کہ لڑکا لڑکی کے پیدا ہونے کی شناخت دائیوں کو بھی ہوتی ہے۔ دائیاں بھی معلوم کر سکتی ہیں کہ لڑکا پیدا ہو گا یا لڑکی۔

واضح رہے کہ ایسا اعتراض کرنا معترض صاحب کی سراسر حیلہ سازی وحق پوشی ہے۔ کیونکہ اول تو کوئی دائی ایسا دعوی نہیں کر سکتی۔ بلکہ ایک حاذق طبیب بھی ایسا دعوی ہرگز نہیں سکتا کہ اس امر میں میری رائے قطعی اور یقینی ہے اور جس میں تخلف کا امکان نہیں۔ صرف ایک اٹکل ہوتی ہے کہ جو بارہا خطا ہو جاتی ہے۔

علاوہ اس کے یہ پیش گوئی آج کی تاریخ سے دو برس پہلے کئی آریوں اور مسلمانوں وبعض مولویوں و حافظوں کو بھی بتلائی گئی تھی۔ چنانچہ آریوں میں سے ایک شخص ملاوامل نام جو سخت مخالف اور نیز شرم پت ساکنان قصبہ قادیان ہیں۔

ماسوا اس کے ایک نادان بھی سمجھ سکتا ہے کہ مفہوم پیش گوئی کا اگر بنظر یکجائی دیکھا جائے، تو ایسا بشری طاقتوں سے بالاتر ہے جسکے نشان الٰہی ہونے میں کسی کو شک نہیں رہ سکتا۔ اگر شک ہو تو ایسی قسم کی پیش گوئی جو ایسے ہی نشان پر مشتمل ہو پیش کرے۔

اس جگہ آنکھیں کھول کر دیکھ لینا چاہیے کہ یہ صرف پیش گوئی ہی نہیں بلکہ ایک عظیم الشان نشان آسمانی ہے جس کو خدائے کریم جل شانہ نے ہمارے نبی کریم روف رحیم محمد مصطفیٰ ﷺ کی صداقت وعظمت ظاہر کرنے کے لئے فرمایا ہے۔ اور درحقیقت یہ نشان ایک مردہ کے زندہ کرنے سے صدہا اعلی درجہ اعلی واولی واکمل واتم ہے۔ کیونکہ مردہ کو زندہ کرنے کی حقیقت یہی ہے کہ جناب الٰہی میں دعا کر کے ایک روح واپس منگوایا جائے۔ اور ایسا مردہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ کرنا حضرت مسیح اور بعض دیگر انبیاء کی نسبت بائیبل میں لکھا ہے جسکے ثبوت میں معترضین کو بہت سی کلام ہے۔اور پھر باوصف ان سب عقلی و نقلی جرح وقدح کے یہ بھی منقول ہے کہ ایسا مردہ صرف چند منٹ کے لئے زندہ رہتا تھا، اور پھر دوبارہ اپنے عزیزوں کو دوہرے ماتم میں ڈال کر اس جہان سے رخصت ہو جاتا۔جس کے دنیا میں آنے سے نہ دنیا کو کچھ فائدہ پہنچتا تھا نہ خود اس کو آرام ملتا تھا، اور نہ اس کے عزیزوں کو کوئی سچی خوشی حاصل ہوتی تھی۔سو اگر مسیح کی دعا سے بھی کوئی روح دنیا میں آئی تو درحقیقت اس کا آنا نہ آنا برابر تھا۔ اور بفرض محال اگر ایسی روح کئی سال جسم میں باقی رہتی، تب بھی ایک ناقص روح کسی رذیل یا دنیا پرست کی جو احد من الناس ہے دنیا کو کیا فائدہ پہنچا سکتی تھی۔

مگر اس جگہ بفضلہٖ تعالیٰ و احسانہ و ببرکت حضرت خاتم الانبیاء ﷺ خداوند کریم نے اس عاجز کی دعا قبول کر کے ایسی بابرکت روح بھیجنے کا وعدہ فرمایا جس کی ظاہری و باطنی برکتیں تمام زمین پر پھیلیں گی۔سو اگرچہ بظاہر یہ نشان احیاء موتی کے برابر معلوم ہوتا ہے، مگر غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ یہ نشان مردوں کے زندہ کرنے سے صدہا درجہ بہتر ہے۔مردہ کی بھی روح ہی دعا سے واپس آتی ہے، اور اس جگہ بھی دعا سے ہی ایک روح منگوائی گئی ہے۔مگر ان روحوں اور اس روح میں لاکھوں کوسوں کا فرق ہے۔ جو لوگ مسلمانوں میں چھپے ہوئے مرتد ہیں، وہ آنحضرت ﷺ کے معجزات کا ظہور دیکھ کر خوش نہیں ہوتے، بلکہ ان کو بڑا رنج پہنچتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا۔

اے لوگو! میں کیا چیز ہوں اور کیا حقیقت ۔ جو کوئی مجھ پر حملہ کرتا ہے وہ درحقیقت میرے پاک متبوع پر جو نبی کریم ﷺ ہے حملہ کرنا چاہتا ہے۔مگر اس کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ آفتاب پر خاک نہیں ڈال سکتا، بلکہ وہی خاک اس کے سر پر، اس کی آنکھوں پر، اس کے منہ پر گر کر اس کو ذلیل اور رسوا کرے گی، اور ہمارے نبی کریم کی شان و شوکت اس کی عداوت اور اس کے بخل سے کم نہیں ہوگی، بلکہ زیادہ سے زیادہ خدا تعالیٰ ظاہر کرے گا۔کیا تم فجر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب آفتاب نکلنے سے روک سکتے ہو۔ ایسے ہی تم آنحضرت ﷺ کے آفتاب نبوت کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتے۔ خدا تعالی تمہارے کینوں اور بخلوں کو دور کرے والسلام علی من اتبع الھدی۔

راقم: خاکسار غلام احمد مولف براہین احمدیہ از قادیان ضلع گورداسپور

۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء روز دوشنبہ (مجموعہ قادیانی اشتہارات جلد ا ص ۱۱۳۔۱۱۶)

اس اشتہار پر بھی اعتراضات ہوئے تو مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کے جواب میں ایک اور اشتہار دیا جو درج ذیل ہے:

اشتہار صداقت آثار

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

واضح ہو کہ اس خاکسار کے اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء پر بعض صاحبوں نے جیسے منشی اندر من صاحب مراد آبادی نے یہ نکتہ چینی کی ہے کہ نو برس کی حد جو پسر موعود کے لیے رکھی گئی ہے یہ بڑی گنجائش کی جگہ ہے۔ ایسی لمبی میعاد تک تو کوئی نہ کوئی لڑکا پیدا ہوسکتا ہے۔ سو اول تو اس کے جواب میں یہ واضح ہو کہ جن صفات خاصہ کے ساتھ لڑکے کی بشارت دی گئی ہے کسی لمبی میعاد سے گو نو برس سے بھی دو چند ہوتی اس کی عظمت اور شان میں کچھ فرق نہیں آسکتا بلکہ صریح دلی انصاف ہر ایک انسان کا شہادت دیتا ہے کہ ایسے عالی درجہ کی خبر جو ایسے نامی اور اخص آدمی کے تولد پر مشتمل ہے انسانی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ اور دعا کی قبولیت ہو کر ایسی خبر کا ملنا بے شک یہ بڑا بھاری آسمانی نشان ہے۔ نہ یہ کہ صرف پیش گوئی ہے۔ ماسوا اس کے اب بعد اشاعت اشتہار مندجہ بالا دوبارہ اس امر کے انکشاف کے لیے جناب الٰہی میں توجہ کی گئی تو آج آٹھ اپریل ۱۸۸۶ء میں اللہ تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے اس عاجز پر اس قدر کھل گیا کہ ایک لڑکا بہت ہی قریب ہونے والا ہے جو مدت حمل سے تجاوز نہیں کرسکتا۔ اس سے ظاہر ہے کہ غالبًا ایک لڑکا ابھی ہونے والا ہے یا بالضرور اس کے قریب کے حمل میں۔ لیکن یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواب پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں نو برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا اور پھر بعد اس کے یہ بھی الہام ہوا کہ انہوں نے کہا کہ آنے والا یہی ہے یا ہم دوسرے کی راہ دیکھتے رہیں۔ چونکہ یہ عاجز ایک بندہ ضعیف مولی کریم جل شانہ کا ہے اس لیے اسی قدر ظاہر کرتا ہے جو منجانب اللہ ظاہر کیا گیا۔ آئندہ جو اس سے زیادہ منکشف ہوگا وہ بھی شائع کیا جائے گا۔

و السلام علی من اتبع الهدی۔

ا لمشتھر خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء۔ مطابق دوم رجب ۱۳۰۳ھ۔ (مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج ا ص ۱۱۶ تا ۱۱۷)

....

خوش خبری

اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالی سے اطلاع پاکر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ حمل موجودہ میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا آج ۱۶ ذی قعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء میں بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہوگیا۔ فا لحمد لله علی ذ لك

اب دیکھنا چاہیے کہ یہ کس قدر بزرگ پیشگوئی ہے جو ظہور میں آئی۔ آ ر یہ لوگ بات بات میں یہ سوال کرتے ہیں کہ ہم وہ پیش گوئی منظور کریں گے جس کا وقت بتلایا جائے سو اب یہ پیش گوئی انہیں منظور کرنی پڑی کیونکہ اس پیش گوئی کا مطلب یہ ہے کہ حمل دوم بالکل خالی نہیں جائے گا ضرور لڑکا پیدا ہوگا اور وہ حمل بھی کچھ دور نہیں بلکہ قریب ہے یہ مطلب اگر چہ اصل الہام میں مجمل تھا لیکن میں نے اسی اشتہار میں لڑکا پیدا ہونے سے ایک برس چار مہینہ پہلے روح القدس سے قوت پاکر مفصل طور پر مضمون مذکور بالا لکھ دیا یعنی یہ کہ اگر لڑکا اس حمل میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں ضرور ہوگا آ ر یوں نے حجت کی تھی کہ یہ فقرہ الہامی کہ جو ایک مدت حمل سے تجاوز نہیں کرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حمل موجودہ سے خاص تھا جس سے لڑکی ہوئی ۔میں نے ہر ایک مجلس اور ہر ایک تحریر و تقریر میں انہیں جواب دیا کہ یہ حجت تمہاری فضول ہے کیونکہ کسی الہام کے وہ معنی ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح و تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے اور خداتعالی سے خاص طاقت پا کر اس کے معنی کرتا ہے

پس جس حالت میں لڑکی کے پیدا ہونے سے کئی دن پہلے عام طور پر کئی سو اشتہار چھپوا کر میں نے شائع کر دیئے اور بڑے بڑے آریوں کی خدمت میں بھی بھیج دیئے تو الہامی عبارت کے وہ معنی قبول نہ کرنا جو خود ایک خفی الہام نے میرے پر ظاہر کئے اور پیش از ظہور مخالفین تک پہنچا دیئے گئے کیا ہٹ دھرمی ہے یا نہیں۔ کیا ملہم اپنے الہام کے معانی بیان کرنا یا مصنف کا اپنی تصنیف کے کسی عقیدہ کو ظاہر کرنا تمام دوسرے لوگوں کے بیانات سے عندالعقل زیادہ معتبر نہیں ہے بلکہ خود سوچ لینا چاہیے کہ مصنف جو کچھ پیش از وقوع کوئی امر غیب بیان کرتا ہے اور صاف طور پر ایک بات کی نسبت دعوی کر لیتا ہے تو وہ اپنے الہام اور اس تشریح کا آپ ذمہ دار ہوتا ہے اور اس کی باتوں میں دخل بے جا دینا ایسا ہے جیسا کوئی مصنف کو کہے کہ تیری تصنیف کے یہ معنی نہیں بلکہ یہ ہیں جو میں نے سوچے ہیں اب ہم اصل اشتہار ۸۔اپریل ۱۸۸۶ء ناظرین کے ملاحظہ کے لئے ذیل میں لکھتے ہیں تاکہ ان کو اطلاع ہو کہ ہم نے پیش از وقوع اپنی پیش گوئی کی نسبت کیا دعوی کیا تھا اور پھر وہ کیسا اپنے وقت پر پورا ہوا۔

المشتھر : خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۷۔اگست ۱۸۸۷ء۔ (مجموعہ قادیانی اشتہارات۔جلد اص ۱۴۱۔۱۴۲)

اس اشتہار نے تمام نزاعوں کا فیصلہ کر دیا اور مرزا غلام احمد قادیانی کے لئے آئندہ کی مشکلات کا دروازہ کھول دیا۔جس کا لازمی نتیجہ مخالفوں کی شورش ہوا۔ چنانچہ چاروں طرف سے مخالف ٹوٹ پڑے مگر مرزا غلام احمد قادیانی کچھ ایسے کمزور دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گردے کے نہیں تھے جو مخالفوں کی شورش سے دب جاتے آپ نے بڑے حوصلہ اور بڑی متانت سے اشتہار دیا جو درج ذیل ہے

حقانی تقریر بر واقعہ وفات بشیر

واضح ہو کہ اس عاجز کے لڑکے بشیر احمد کی وفات سے جو ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء روز یک شنبہ میں پیدا ہوا تھا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو اسی روز یک شنبہ میں ہی اپنی عمر کے سولہویں مہینے میں بوقت نماز صبح اپنے معبود حقیقی کی طرف واپس بلایا گیا عجیب طور کا شور وغوغا خیال خیال لوگوں میں اٹھا اور رنگار نگ کی باتیں کیں اور طرح طرح کی نافہمی اور کج دلی کی رائیں ظاہر کی گئیں مخالفین مذہب جن کا شیوہ بات بات میں خیانت وافتراء ہے انہوں نے اس بچے کی وفات پر انواع واقسام کی افتراء گھڑنی شروع کی سو ہر چند ابتدا میں ہمارا ارادہ نہ تھا کہ آن پسر معصوم کی وفات پر کوئی اشتہار یا تقریر شائع کریں اور نہ شائع کرنے کی ضرورت تھی کیونکہ کوئی ایسا امر درمیان نہ تھا کہ کسی فہیم آدمی کی ٹھوکر کھانے کا موجب ہو سکے لیکن جب یہ شور وغوغا انتہاء کو پہنچ گیا اور کچے اور ابلہ مزاج مسلمانوں کے دلوں پر بھی اس کا مضر اثر پڑتا ہوا نظر آیا تو ہم نے محض للہ یہ تقریر شائع کرنا مناسب سمجھا

اب ناظرین پر منکشف ہو کہ بعض مخالفین پسر متوفی کی وفات کا ذکر کر کے اپنے اشتہارات واخبارات میں طنز سے لکھتے ہیں کہ یہ وہی بچہ ہے جس کی نسبت اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء اور ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷۔ اگست ۱۸۸۷ میں یہ ظاہر کیا گیا تھا کہ وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی بعضوں نے اپنی طرف سے افتراء کر کے یہ بھی اپنے اشتہار میں لکھا کہ اس بچہ کی نسبت یہ الہام بھی ظاہر کیا گیا تھا کہ یہ بادشاہوں کی بیٹیاں بیاہنے والا ہوگا لیکن ناظرین پر منکشف ہو کہ جن لوگوں نے یہ نکتہ چینی کی ہے انہوں نے بڑا دھوکا کھایا ہے یا دھوکا دینا چاہا ہے اصل حقیقت یہ ہے کہ ماہ اگست ۱۸۸۷ء تک جو پسر متوفی کی پیدائش کا مہینہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس قدر اس عاجز کی طرف سے اشتہار چھپے ہیں جن کا لیکھ رام پشاوری نے وجہ ءثبوت کے طور پر اپنے اشتہار میں حوالہ دیا ہے ان میں سے کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی پیش نہیں کرسکتا جس میں یہ دعوی کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہو گیا بلکہ ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کا اشتہار اور نیز ۷ اگست ۱۸۸۷ء کا اشتہار کہ جو ۸ اپریل ۱۸۸۶ء کی بنا پر اور اس کے حوالہ سے بروز تولد بشیر شائع کیا گیا تھا صاف بتلا رہا ہے کہ ہنوز الہامی طور پر یہ تصفیہ نہیں ہوا کہ آیا یہ لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے یا کوئی اور ہے تعجب کہ لیکھ رام پشاوری نے جوش تعصب میں آکر اپنے اشتہار میں جو اس کی جبلی خصلت بدگوئی و بدزبانی سے بھرا ہوا ہے اشتہارات مذکورہ کے حوالہ سے اعتراض تو کر دیا مگر ذرا آنکھیں کھول کران تینوں اشتہاروں کو پڑھ نہ لیا تا کہ جلد بازی کی ندامت سے بچ جاتا نہایت افسوس ہے کہ ایسے دروغ باف لوگوں کو آریوں کے وہ پنڈت کیوں دروغ گوئی سے منع نہیں کرتے جو بازاروں میں کھڑے ہو کر اپنا اصول یہ بتلاتے ہیں کہ جھوٹ کو چھوڑنا اور تیاگنا اور سچ کو ماننا اور قبول کرنا آریوں کا دھرم ہے۔ پس عجیب بات یہ ہے کہ یہ دھرم قول کے ذریعہ سے تو ہمیشہ ظاہر کیا جاتا ہے مگر فعل کے وقت ایک مرتبہ بھی کام نہیں آتا۔ افسوس ہزار افسوس۔

اب خلاصہ کلام یہ کہ ہر دو اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء اور ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء مذکورہ بالا اس ذکر و حکایت سے بالکل خاموش ہیں کہ لڑکا پیدا ہونے والا کیسا اور کن صفات کا ہے۔ بلکہ یہ دونوں اشتہارات صاف شہادت دیتے ہیں کہ ہنوز یہ امر الہام کی رو سے غیر منفصل اور غیر مصرح ہے ہاں یہ تعریفیں جو اوپر گذر چکی ہیں ایک آنے والے لڑکے کی نسبت عام طور پر بغیر کسی تخصیص و تعیین کے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں ضرور بیان کی گئی ہیں لیکن اس اشتہار میں تو کسی جگہ نہیں لکھا کہ جو ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو لڑکا پیدا ہو گا وہی مصداق ان تعریفوں کا ہے۔ بلکہ اس اشتہار میں اس لڑکے کے پیدا ہونے کی کوئی تاریخ مندرج نہیں کہ کب اور کس وقت ہو گا۔ پس ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال کرنا کہ ان اشتہارات میں مصداق ان تعریفوں کا اسی پسر متوفی کوٹھہرایا گیا تھا سراسراہٹ دھرمی اور بے ایمانی ہے۔ یہ سب اشتہارات ہمارے پاس موجود ہیں اور اکثر ناظرین کے پاس موجود ہوں گے۔ مناسب ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں اور پھر آپ ہی انصاف کریں جب یہ لڑکا جوفوت ہوگیا ہے پیدا ہوا تھا تو اس کی پیدائش کے بعد صدہا خطوط اطراف مختلفہ سے بدیں استفسار پہنچے تھے کہ کیا یہ وہی مصلح موعود ہے جس کے ذریعہ سے لوگ ہدایت پائیں گے تو سب کی طرف یہی جواب لکھا گیا تھا کہ اس بارے میں صفائی سے اب تک کوئی الہام نہیں ہوا(مکاتیب احمد میں ایسے کتنے خط موجود ہیں؟ بہا) ہاں اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا کہ کیا تعجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہو اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس پسر متوفی کی بہت سی ذاتی بزرگیاں الہامات میں بیان کی گئی تھیں جو اس کی پاکیزگی روح اور بلندی فطرت اور علو استعداد اور روشن جوہری اور سعادت جبلی کے متعلق تھیں اور اس کی کاملیت استعدادی سے علاقہ رکھتی تھیں۔

سو چونکہ وہ استعدادی بزرگیاں ایسی نہیں تھیں جس کے لئے بڑی عمر پانا ضروری ہوتا، اسی باعث سے یقینی طور پر کسی الہام کی بنا پر اس رائے کو ظاہر نہیں کیا گیا تھا کہ ضرور یہ لڑکا پختہ عمر تک پہنچے گا۔ اور اسی خیال اور انتظار میں سراج منیر کے چھاپنے میں توقف کی گئی تھی تاجب اچھی طرح الہامی طور پر لڑکے کی حقیقت کھل جائے، تب اس کا مفصل ومبسوط حال لکھا جائے۔

سو تعجب اور نہایت تعجب کہ جس حالت میں ہم اب تک پسر متوفی کی نسبت الہامی طور پر کوئی رائے قطعی ظاہر کرنے سے بکلی خاموش اور ساکت رہے اور ایک ذرا سا الہام بھی اس بارے میں شائع نہ کیا، تو پھر ہمارے مخالفوں کے کانوں میں کس نے پھونک ماردی کہ ایسا اشتہار ہم نے شائع کر دیا ہے۔

المبلغ :غلام احمد عفی عنہ یکم دسمبر ۱۸۸۸ء

یہ اشتہار معمولی اشتہار نہیں بلکہ ایک کتاب ہے جو ۲۰ ضرب ۳۰ کے ۲۴ صفحوں پر ختم ہے۔ مضمون سارا اسی قدر ہے جو اوپر نقل ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اس اشتہار کے اخیر کے چند فقرے قابل دیدوشنید ہیں۔ جو مرزا غلام احمد قادیانی کی طرز زندگی کا اظہار کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

بالآخر یہ بھی اس جگہ واضح رہے کہ ہمارا اپنے کام کے لئے تمام وکمال بھروسہ اپنے مولا کریم پر ہے۔ اس بات سے کچھ غرض نہیں کہ لوگ ہم سے اتفاق رکھتے ہیں یا نفاق۔ اور ہمارے دعوی کو قبول کرتے ہیں یا ردّ۔ اور ہمیں تحسین کرتے ہیں یا نفرین۔ بلکہ ہم سب سے اعراض کر کے اور غیر اللہ کو مردہ سمجھ کر اپنے کام میں لگے ہوئے ہیں۔ گو بعض ہم سے اور ہماری ہی قوم میں سے ایسے بھی ہیں کہ وہ ہمارے اس طریق کو نظر تحقیر سے دیکھتے ہیں، مگر ہم ان کو معذور کہتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ہم پر ظاہر کیا گیا ہے وہ ان پر نہیں اور جو ہمیں پیاس لگا دی گئی ہے وہ انہیں نہیں کل یعمل علی شاکلته

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج ا ص ۱۸۰)

ان فقرات سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی کارروائی ہمیشہ متوکلانہ اور عارفانہ دکھلایا کرتے تھے۔ چنانچہ جب بعض علماء نے آپ کو دوستانہ نصیحت کی کہ اس قسم کے مکاشفات ظاہر نہ کیا کریں جن سے مخالفین کو ہنسی کا موقع ملے تو آپ نے اسی اشتہار میں ان کو آڑے ہاتھوں لیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

اس محل میں یہ بھی لکھنا مناسب سمجھتا ہوں کہ مجھے بعض اہل علم احباب کی ناصحانہ تحریروں سے معلوم ہوا ہے کہ وہ بھی اس عاجز کی یہ کارروائی پسند نہیں کرتے کہ برکات روحانیہ وآیات سماویہ کے سلسلہ کو جو بذریعہ قبولیت ادعیہ والہامات ومکاشفات تکمیل پذیر ہوتا ہے لوگوں پر ظاہر کیا جائے۔

بعض کی ان میں سے اس بارہ میں یہ بحث ہے کہ یہ باتیں ظنی وشکی ہیں اور ان کے ضرر کی امید ان کے فائدہ سے زیادہ تر ہے۔

وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ حقیقت میں یہ تمام بنی آدم میں مشترک ومتساوی ہیں، شائد کسی قدر ادنی کمی بیشی ہو۔ بلکہ بعض حضرات کا خیال ہے کہ قریباً یکساں ہی ہیں۔

ان کا یہ بھی بیان ہے کہ ان امور میں مذہب اور اتقاء اوور تعلق باللہ کو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دخل نہیں، بلکہ یہ فطرتی خواص ہیں جو انسان کی فطرت کو لگے ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک بشر مومن ہو یا کافر صالح ہو یا فاسق کچھ تھوڑی سی کمی بیشی کے ساتھ صادر ہوتے رہتے ہیں۔

یہ تو ان کی قیل وقال ہے جس سے ان کی موٹی سمجھ اور سطحی خیالات اور مبلغ علم کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ مگر فراست صحیحہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غفلت اور حب دنیا کا کیڑا ان کی ایمانی فراست کو بالکل کھا گیا ہے۔

ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ جیسے مجذوم کا جذام انتہاء کے درجہ تک پہنچ کر سکوت اعضاء تک نوبت پہنچا تا ہے اور ہاتھوں پیروں کا گلنا شروع ہو جاتا ہے ایسا ہی ان کے روحانی اعضاء جو روحانی قوتوں سے مراد ہیں بباعث غلو محبت دنیا کے گلنے سڑنے شروع ہو گئے ہیں اور ان کا شیوہ فقط ہنسی اور ٹھٹھہ بدظنی اور بدگمانی ہے دینی معارف اور حقائق پر غور کرنے سے بکلی آزادی ہے بلکہ یہ لوگ حقیقت اور معرفت سے کچھ سروکار نہیں رکھتے اور کبھی آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھتے کہ ہم دنیا میں کیوں آئے اور ہمارا اصلی کمال کیا ہے بلکہ جیفہ ء دنیا میں دن رات غرق ہو رہے ہیں۔ ان میں یہ حس ہی باقی نہیں رہی کہ اپنی حالت کو ٹٹولیں کہ وہ کیسی سچائی کے طریق پر گری ہوئی ہے۔ اور بڑی بدقسمتی ان کی یہ ہے کہ یہ لوگ اپنی اس نہایت خطرناک بیماری کو پوری پوری صحت خیال کرتے ہیں، اور جو حقیقی صحت وتندرستی ہے اس کو بنظر توہین واستخفاف دیکھتے ہیں اور کمالات ولایت اور قرب الٰہی کی عظمت بالکل ان کے دلوں پر سے اٹھ گئی ہے اور نومیدی اور حرمان کی سی صورت پیدا ہوگئی ہے بلکہ اگر یہی حالت رہی تو ان کا نبوت پر ایمان قائم رہنا بھی کچھ معرض خطر میں ہی نظر آتا ہے (مجموعہ قادیانی اشتہارات جلد اص ۱۸۱-۱۸۲)

علمائے اسلام کی مشفقانہ نصیحت اور مرزا غلام احمد قادیانی کا تلخ جواب سن کر ایک عاشق کے تلخ جواب کی قدر معلوم ہوگئی جو اپنے ناصحوں کو کہتا ہے

ناصحا! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہوں کیا تجھ سے بھی ناداں ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اقرار کر آئے ہیں کہ تاریخ مرزا بحیثیت مورخانہ لکھیں گے، مناظرانہ نہیں اسلیئے ہم نے سب واقعات ناظرین کے سامنے رکھ دیئے ہیں جن کا خلاصہ یہ ہے کہ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کئی ایک اشتہاروں میں تولد فرزندار جمند کا الہام شائع کیا یہاں تک کہ ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو بچہ پیدا ہوا جسکا نام بشیر رکھا (مجموعہ قادیانی اشتہارات جلد اص ۱۶۳) اور اس کو فرزند موعود قرار دے کر اشتہار دیا اور اسی اشتہار میں لکھا کہ

الہام کے وہ معنی ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے۔

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج اص ۱۴۲)

اس کے بعد وہ بشیر موعود فوت ہو گیا تو مولوی سعد اللہ مرحوم لدھیانوی کو یہ کہنے کا موقع ملا

بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا
ترا اعزاز اور اکرام مرزا
کیا تھا اس نے تجھ کو زندہ در گور
دیا تھا تجھ کو سخت الزام مرزا

باب دوم: براہین احمدیہ کے بعد

ہم پہلے بتا آئے ہیں کہ مرزا قادیانی کی مشہور کتاب براہین احمدیہ کی تصنیف تک گو بعض علماء بدگمان تھے مگر جمہور علمائے اسلام آپ کی نسبت حسن ظن اور محبت رکھتے تھے لیکن براہین کے زمانہ کے بعد آپ نے جو رنگت اختیار کی تو سب علیحدہ ہو گئے اس لئے اس کی تہ کو معلوم کرنا ضروری ہے کہ وہ کون سا مرکزی مسئلہ ہے جس کی وجہ سے علمائے اسلام مرزا قادیانی سے بالکل متنفر ہو گئے

یوں تو بعد میں بہت سے مسائل پیدا ہو گئے جن کی تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں لیکن مرکزی مسئلہ جس کو اصل الاصول کہا جائے ایک ہی تھا اور اب بھی وہی ایک ہی ہے اس مسئلہ کی حقیقت اور اصلیت خود مرزا قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ سے دکھاتے ہیں تا کہ ہمارے ناظرین کو علماء کی مخالفت کی نسبت بھی صحیح رائے قائم کرنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع مل سکے

براہین احمدیہ میں وہ مرکزی مسئلہ یوں مرقوم ہے

هوالذی ارسل رسو ل بالهدی لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اورسیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لاویں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ چہارم حاشیہ ص۴۸۴؟؟ خزائن ج اص۵۹۳)

اس عبارت سے تین امر مفہوم ہیں:

ایک حضرت عیسی علیہ السلام کی زندگی،

دوم انہی کا دوبارہ تشریف لانا،

سوم، تمام دنیا میں اسلام کا پھیل جانا۔

یہ ہیں براہین احمدیہ تک مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات۔ اس کے بعد مرزا قادیانی نے ۱۳۰۸ھ میں رسالہ فتح اسلام ،توضیح مرام شائع کئے۔ جن میں اس خیال کی تبدیلی یوں کی کہ مسیح موعود جن کی بابت براہین احمدیہ کی مذکورہ عبارت میں لکھا تھا کہ اطراف و اقطاع دنیا میں اسلام پھیلا دیں گے،ان کے منصب کا دعوی خود اختیار کر لیا۔ یعنی فرمایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام فوت ہو گئے وہ تو نہیں آویں گے بلکہ ان جیسا کوئی آوے گا اور وہ میں ہوں۔ اس کا ذکر اور ثبوت ان رسالوں میں دینے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام میں بہت لمبی تقریر کے بعد آپ نے لکھا:

سو یقیناً سمجھو کہ نازل ہونے والا ابن مریم یہی ہے جس نے عیسی ابن مریم کی طرح اپنے زمانہ میں کسی ایسے شیخ والدروحانی کو نہ پایا جو اس کی روحانی پیدائش کا موجب ٹھہرا تا تب خدا تعالی خود اس کا متولی ہوا اور تربیت کی کنار میں لیا اور اس اپنے بندہ کا نام ابن مریم رکھا کیونکہ اس نے مخلوق میں اپنی روحانی والدہ کا تومنہ نہ دیکھا جس کے ذریعہ سے اس نے قالب اسلام کا پایا لیکن حقیقت اسلام کی اس کو بغیر انسانوں کے ذریعہ حاصل ہوئی تب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ وجود روحانی پا کر خدا تعالیٰ کی طرف اٹھایا گیا کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنے ماسوا سے اس کو موت دے کر اپنی طرف اٹھالیا اور پھر ایمان اور عرفان کے ذخیرہ کے ساتھ خلق اللہ کی طرف نازل کیا سو وہ ایمان اور عرفان کا ثریا سے دنیا میں تحفہ لایا اور زمین کو سنسان پڑی تھی اور تاریک تھی اس کے روشن اور آباد کرنے کے فکر میں لگ گیا پس مثالی صورت کے طور پر یہی عیسیٰ بن مریم ہے جو بغیر باپ کے پیدا ہوا کیا تم ثابت کر سکتے ہو کہ اس کا کوئی والد روحانی ہے کیا تم ثبوت دے سکتے ہو کہ تمہارے سلاسل اربعہ میں سے کسی سلسلہ میں یہ داخل ہے؟ پھر اگر یہ ابن مریم نہیں تو کون ہے؟

(ازالہ اوہام۔ص ۶۵۹۔قادیانی خزائن جلد ۳ص ۴۵۶)

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ مسیح ابن مریم کیلئے جو حدیثوں میں پیش گوئی آئی ہے اس سے مراد میں ہوں۔ کیونکہ ابن مریم کے یہ معنی ہیں کہ جس طرح حضرت مسیح علیہ السلام بغیر وسیلہ باپ کے پیدا ہوئے تھے، وہ مسیح موعود بغیر کسی شیخ طریقت کی راہنمائی کے کمال کو پہنچے گا۔ چنانچہ میں ایسا ہی (بے پیر کے) کمال کو پہنچا ہوں۔ اس دعویٰ پر علمائے اسلام کے ساتھ لفظی مباحثات ہوتے رہے۔لیکن مرزا غلام احمد قادیانی چونکہ روحانیت کے مدعی تھے اسلئے انہوں نے اپنی روحانیت کا ثبوت یوں دینا چاہا کہ واقعات آئندہ کی بابت پیش گوئیاں کیں جن کی بابت لکھا گیا کہ اگر یہ پیش گوئیاں صحیح نہ ہوں تو میں جھوٹا۔ چنانچہ اسی کتاب ازالہ اوہام میں ایک پیش گوئی یوں فرمائی:

خدا تعالیٰ نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی۔ اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو۔ لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا۔ اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا۔ باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے۔ اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھاوے گا اور اس کام کو ضرورت پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۳۹۶؟۔قادیانی خزائن ج ۳ص ۳۰۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پیش گوئی کے متعلق مزید معلومات آگے آویں گی۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی مسیحیت پر سب سے اول مخالف مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اٹھے جنھوں نے مرزا قادیانی کے اقوال یک جا کر کے علماء کرام سے ان کے بر خلاف ایک فتوی لیا، جو اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں چھاپا۔ مگر حق یہ ہے کہ بعد اس فتوی کے مرزا غلام احمد قادیانی نے بجائے دبنے کے اپنے خیالات اور مقالات میں جو ترقی کی اس کو دیکھتے ہوئے یہ فتوی جن خیالات پر علماء نے دیا تھا وہ کچھ بھی حقیقت نہ رکھتے تھے (مرزا نے آگے چل کر اس سے کہیں زیادہ کفریات کا ارتکاب کیا)

ماہ مئی جون ۱۸۹۳ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک مناظرہ عیسائیوں کے ساتھ امرتسر میں ہوا جس میں مرزا قادیانی کے مقابل ڈپٹی عبداللہ آتھم (پادری) تھے پندرہ روز تک مباحثہ ہوتا رہا جس میں پچاس پچاس آدمی فریقین کے بذریعہ ٹکٹ داخل ہوتے تھے۔ مباحثہ الوہیت مسیح پر تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے ابطال الوہیت مسیح پر بہت سی دلیلیں پیش کیں۔ یہ مباحثہ جنگ مقدس کے نام سے چھپ چکا ہے۔ مگر چونکہ لفظی بحثیں علمائے ظاہری کا حصہ ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی ایک روحانی درجہ لے کر آئے تھے اس لئے اپنے ان لفظی دلائل کو خود ہی ناکافی جان کر آخر میں ایک روحانی حربہ سے کام لینا چاہا۔ چنانچہ آخری روز خاتمہ مباحثہ پر آپ کے الفاظ یہ تھے:

> آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر کا فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلہ کے سوا کچھ نہیں کر سکتے، تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ
>
> اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بناتا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔
>
> اور جو شخص سچ پر ہے اور سچے کو خدا مانتا ہے اس کی اس سے عزت ظاہر ہوگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس وقت جب یہ پیش گوئی ظہور میں آوے گی بعض اندھے سوجا کھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے .. میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔معمولی بحثیں تو اورلوگ بھی کیا کرتے ہیں۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جوخداتعالی کےنزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے،تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔ مجھ کوذلیل کیا جائے۔ رو سیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہرایک بات کے لئے تیار ہوں۔اور میں اللہ جلشانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا ضرور کرے گا۔ضرور کرے گا۔زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ (جنگ مقدس صفحہ۱۸۸۔ قادیانی خزائن۔ج ٦ ص ۲۹۱۔۲۹۲)

اس روحانی حربہ کا مطلب صاف ہے کہ عیسائی مناظر (جو الوہیت مسیح کا قائل ہے) پندرہ ماہ کے عرصہ میں مرکر واصل جہنم ہوگا۔

اس پیش گوئی کے علاوہ ایک پیش گوئی مرزا غلام احمد صاحب کی اورتھی جو پنڈت لیکھ رام آریہ کے حق میں روحانی حربہ تھا۔جسکے متعلق اصل الفاظ یہ ہیں:

لیکھ رام پشاوری کی نسبت ایک پیشین گوئی

واضح ہو کہ اس عاجز نے اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸٦ء میں جو اس کتاب کے ساتھ شامل کیا گیا تھا، اندرمن مرادآبادی اور لیکھ رام پشاوری کو اس بات کی دعوت کی تھی کہ اگر وہ خواہش مند ہوں تو ان کی قضا وقدر کی نسبت بعض پیش گوئیاں شائع کی جائیں۔

سو اس اشتہار کے بعد اندرمن نے تو اعراض (اصل میں اعتراض ہے) کیا اور کچھ عرصہ کے بعد فوت ہوگیا۔لیکن لیکھ رام نے بڑی دلیری سے ایک کارڈ اس عاجز کی طرف روانہ کیا کہ میری نسبت جو پیش گوئی چاہو،شائع کردو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری طرف سے اجازت ہے۔
سواس کی نسبت جب توجہ کی گئی تو اللہ جل شانہ کی طرف سے یہ الہام ہوا عجل جسد له خوار ۔ له نصب و عذاب ،یعنی صرف ایک بے جان گوسالہ ہے جس کے اندر سے مکروہ آواز نکل رہی ہے۔
اور اس کے لئے ان گستاخیوں اور بدزبانیوں کے عوض میں سزا اور رنج اور عذاب مقدر ہے جو ضرور اس کو مل کر رہے گا۔
اور اس کے بعد آج جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء روز دوشنبہ ہے، اس عذاب کا وقت معلوم کرنے کیلئے توجہ کی گئی تو خداوند کریم نے مجھ پر ظاہر کیا کہ آج کی تاریخ سے جو ۲۰ فروری ۱۸۹۳ء ہے، چھ برس کے عرصہ تک یہ شخص اپنی بدزبانیوں کی سزا میں ،یعنی ان بے ادبیوں کی سزا میں جو اس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے حق میں کی ہیں، عذاب شدید میں مبتلا ہو جائے گا۔
سو اب میں اس پیش گوئی کو شائع کر کے تمام مسلمانوں اور آریوں اور عیسائیوں اور دیگر فرقوں پر ظاہر کرتا ہوں کہ اگر اس شخص پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عذاب نازل نہ ہوا، جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو، تو سمجھو کہ میں خدا تعالی کی طرف سے نہیں، اور نہ اس کی روح سے میرا یہ نطق ہے۔
اور اگر میں اس پیش گوئی میں کاذب نکلا تو ہر ایک سزا بھگتنے کیلئے طیار ہوں اور اس بات پر راضی ہوں کہ مجھے گلے میں رسہ ڈال کر کسی سولی پر کھینچا جاوے۔
اور باوجود میرے اس اقرار کے یہ بات بھی ظاہر ہے کہ کسی انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ زیادہ اس سے کیا لکھوں۔ (سراج منیر۔ص ۱۲۔۱۳؛ قادیانی خزائن ج ۱۲ص ۱۴۔۱۵)

اس حربہ کا مطلب ملاحظہ ہو کہ لیکھ رام پر خلاف عادت عذاب نازل ہوگا اس وقت تین پیش گوئیاں (مرزا احمد بیگ کی لڑکی سے نکاح ،اور ڈپٹی آتھم کی موت، اور پنڈت لیکھرام پر خارق عادت عذاب کے متعلق) ملک میں بہت مشہور تھیں بہت سے لوگ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے انجام کے منتظر تھے چنانچہ مرزا قادیانی نے خود انہیں کی طرف پبلک کو متوجہ کرنے کو اعلان شائع کیا جس کے الفاظ یہ ہیں:

بعض عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ مہینہ دن تک اور پنڈت لیکھ رام پشاوری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالی کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالی اس کی خاطر کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصا ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تیئں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔

سو پیشین گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔ کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں۔ سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشین گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے۔ یہ تینوں پیشین گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

۱۔ کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے کے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔

اور ظاہر ہے کہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

(شہادۃ القرآن۔ص ۷۹۔۸۰۔قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۷۵۔۳۷۶)

ان تینوں پیش گوئیوں (یا روحانی حربوں) پر مرزا غلام احمد قادیانی کو ایسا یقین تھا کہ اردو تصنیفات کے علاوہ عربی کتاب میں بھی آپ نے ان کا بڑی چستی اور دلیری سے ذکر کیا (ملاحظہ ہو رسالہ کرامات الصادقین سرورق۔ص ۲۔۳)

اب تو پبلک بالکل ان تینوں روحانی حربوں کی زد پر چشم براہ ہوگئی۔ ناظرین کے استحضار کے لئے ہم ان تینوں کی انتہائی تاریخ لکھتے ہیں

مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی موت ۲۱۔اگست ۱۸۹۴ء۔(اور اس کی موت کے بعد محمدی بیگم سے مرزا صاحب قادیانی کا نکاح)۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی موت۔۵ ستمبر ۱۸۹۴ء

پنڈت لیکھ رام آریہ مصنف پر خارق عادت عذاب۔۲۰ فروری ۱۸۹۹ء

مرزا سلطان محمد تو آج (۱۹۲۳ء) تک بھی زندہ ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو گئے۔

ڈپٹی عبداللہ آتھم بجائے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوئے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے ان کے مرنے پر اپنا رسالہ انجام آتھم لکھا جسکے شروع میں لکھا ہے:

مسٹر عبداللہ آتھم صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے

(انجام آتھم۔ص ۱)

اس حساب سے ڈپٹی عبداللہ آتھم اپنی مقررہ میعاد سے پندرہ ماہ سے متجاوز ہو کر ایک سال پونے گیارہ ماہ تک زیادہ زندہ رہے، تو مرزا غلام احمد قادیانی نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جواب میں فرمایا کہ گو آتھم پندرہ ماہ میں نہیں مرا لیکن مرا تو سہی ۔اس میں کیا حرج ہے میعاد کو مت دیکھو، یہ دیکھو کہ مر تو گیا۔ چنانچہ آپ کے اصلی الفاظ یہ ہیں :

اگر کسی کی نسبت یہ پیشین گوئی...کہ وہ پندرہ مہینے تک مجذوم ہو جائے گا.... اور ناک اور تمام اعضا گر جاویں گے تو کیا وہ مجاز ہو گا کہ یہ کہے کہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی۔ نفس واقعہ پر نظر چاہیے۔

(حقیقۃ الوحی ۔ص ۱۸۵ حاشیہ۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۳ حاشیہ)

اسی کی تائید میں دوسرے مقام مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

ہمارے مخالفوں کو اس میں تو شک نہیں کہ آتھم مر گیا جیسا کہ لیکھ رام مر گیا اور جیسا کہ احمد بیگ مر گیا، لیکن اپنی بینائی سے کہتے ہیں کہ آتھم میعاد کے اندر نہیں مرا۔ اے نالائق قوم! جو شخص خدا کی وعید کے موافق مر چکا، اب اسکی میعاد غیر میعاد کی بحث کرنا کیا حاجت ۔

بھلا دکھاؤ کہ اب وہ کہاں اور کس شہر میں بیٹھا ہے ۔

(سراج منیر۔ص ۷۰ ۔قادیانی خزائن ج ۱۲ ص ۷۲)

غرض اسپر فریقین سے کافی تحریرات شائع ہوتی رہیں مفصل بحث بطریق مناظرہ ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں مذکور ہے۔

پہلی پیش گوئی متعلقہ موت مرزا سلطان محمد دراصل تمہید تھی، اصل پیش گوئی نکاح منکوحہ (محمدی بیگم) کے متعلق تھی ، اسلئے مسمات مذکور کا نکاح ہو گیا تو بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مایوسی نہ تھی، بلکہ بڑی مضبوطی اور استقلال سے امید کیا، یقین کا اظہار کرتے تھے کہ مسمات مذکورہ میرے نکاح میں آوے گی۔ چنانچہ گورداسپور کی ججی میں ایک دیوانی مقدمہ میں مرزا صاحب قادیانی پر اس کے متعلق سوال ہوا تو آپ نے جو جواب دیا وہ قادیان کے اخبار الحکم نے شائع کیا تھا۔ ہم بھی اسے نقل کرتے ہیں؛

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے۔ جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہو گا جیسا کہ پیش گوئی میں درج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیش گوئی میں تھا میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیش گوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیش گوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جاوے گی اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیش گوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بیاہ کے چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیش گوئی کی دوسری جزء پوری ہوگئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصا شوہر پر پڑا جو پیش گوئی کا ایک جزء تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ چنانچہ اس کے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا تعالی نے اس کو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی، یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہوکر رہیں گی۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء کتاب منظور الٰہی۔ ص ۲۴۵)

(رسالہ انجام آتھم حاشیہ صفحہ ۳۱) پر اس نکاح کو تقدیر مبرم (قطعی قضاء الٰہی) لکھا ہے لیکن کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے:

یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے، یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتها المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبك پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہوگیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۳۲، ۱۳۳۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

اس بیان میں نکاح کی بھی امید تھی مگر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جب مرزا غلام احمد صاحب انتقال کر گئے تو ساری امیدیں منقطع ہوگئیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ : اس پیش گوئی کے متعلق ہمارا ایک مستقل رسالہ ہے اس کا نام ہے : نکاح مرزا جس میں مناظرانہ رنگ میں اس نکاح کی مفصل بحث ہے۔

تیسری پیش گوئی پنڈت لیکھ رام کے متعلق تھی جو بہت ہی مختصر ہے۔ اس کے الفاظ یہ تھے

اگر اس شخص (لیکھ رام) پر چھ برس کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے کوئی ایسا عتاب نازل نہ ہوا جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکھتا ہو تو سمجھو کہ میں خدا تعالی کی طرف سے نہیں۔

(سراج منیر ص ۳۔ قادیانی خزائن ج ۱۲ ص ۱۵)

پنڈت لیکھ رام کا واقعہ یوں ہے کہ ایک نوجوان اس کے پاس آ کر یوں گویا ہوا کہ میں ہندو سے مسلمان ہو گیا ہوں، اب مجھ کو آریہ بنا لیجئے۔ پنڈت مذکور نے اس سے مانوس ہو کر چند روز تک اس کو اپنے پاس رکھا۔ آخر ۶ مارچ ۱۸۹۷ء کو قریب شام جب پنڈت لیکھ رام اور وہ مکان میں لیٹے باتیں کر رہے تھے، داؤ بچا کر اس نے پنڈت مذکور کے پیٹ میں چھری چبھا دی، جس سے پنڈت لیکھ رام فوراً مر گیا اور وہ چپکا سا چلتا بنا، اور آج تک نہ پکڑا گیا۔

اب اس واقعہ پر یہ بحث باقی ہے کہ آیا یہ واقعہ کوئی خارق عادت تھا یا روز مرہ کا معمولی۔ یہ ایک مناظرانہ گفتگو ہے جس کے لئے یہ رسالہ موزوں نہیں بلکہ وہی رسالہ الہامات مرزا اس کے لائق ہے۔

مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ

جن دنوں مرزا غلام احمد قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی پادری سے مباحثہ کیا تھا، انہی دنوں میں مولوی عبدالحق غزنوی مقیم امرتسر سے مباہلہ بھی کیا تھا جس کی تفصیل یہ ہے۔

مولوی صوفی عبدالحق غزنوی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مقابلہ میں اشتہارات وغیرہ نکالا کرتے تھے۔ بات بڑھتے بڑھتے مباہلہ تک پہنچی۔ جس کو آخر کار فریقین نے منظور کیا۔ اس سارے واقعہ کے بتلانے کیلئے یہاں ایک اشتہار نقل کیا جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو ایام مباحثہ عیسائیاں امرتسر میں مولوی عبدالحق مرحوم غزنوی نے شائع کیا تھا وہ درج ذیل ہے

اطلاع عام برائے اہل اسلام

(از مولوی صوفی عبدالحق غزنوی مباہل مرزا)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس میں کچھ شک نہیں کہ میں مرزا (غلام احمد قادیانی) کے مباہلہ کا مدت سے پیاسا ہوں اور تین برس سے اس سے یہی درخواست ہے کہ اپنے کفریات پر جو تو نے اپنی کتابوں میں شائع کئے ہیں مجھ سے مباہلہ کر۔ مگر چونکہ خاص کر ان دنوں میں وہ پادریوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے لڑتا ہے، تو اس موقع پر میں نے اور ہمارے اور بھائی مسلمانوں نے یہ مناسب نہ سمجھا کہ مرزا سے اس موقع پر مباہلہ یا مباحثہ یا اور کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کی جاوے تاکہ وہ پادریوں کے مقابلہ میں کمزور نہ ہو جاوے۔ لہذا میں نے یہ خط مسطور الذیل بتاریخ ۷ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ ارسال کیا کہ ہم کو آپ سے مباہلہ بدل و جان منظور ہے مگر تاریخ تبدیل کر دو۔ وہ خط یہ ہے:

بسم اللہ الرحمان الرحیم

مرزا غلام احمد قادیانی! السلام علی من اتبع الهدی

چونکہ آپ آج کل اسلام کی طرف سے مخالفین اسلام کے ساتھ مقابلہ کرتے ہو، اور اہل اسلام کی مدد میں ہو، لہذا اس موقع پر کسی مسلمان کا آپ پر حملہ کرنا، یا آپ کے ساتھ مقابلہ یا مباہلہ میں پیش آنا نہایت نامناسب اور بہت ہی خلاف مصلحت معلوم ہوتا ہے ...

اور اس امر کی عقل اور عرف اجازت نہیں دیتی کیونکہ اس میں اسلام اور اہل اسلام کی ذلت اور بدنامی ہے۔ لہذا یہ تاریخ مقررہ آپکی بے موقع ہے اس تاریخ کا بدلنا ضروری ہے۔ ہم کو مباہلہ کرنا آپ سے بدل و جان منظور ہے رسالہ موسومہ سچائی کا اظہار میں آپ لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ عنقریب ایک جلسہ مباحثہ علمائے لاہور سے ۱۵ جون ۱۸۹۳ء تک ہونے والا ہے
اس لئے ضرور ہے کہ مباہلہ اس مباحثہ کے بعد ہو جب کہ آپ اسلام کے مقابلہ پر ہوں ۔ نیز آپ کا لیکچر اس موقعہ پر ہمیں بالکل منظور نہیں کیونکہ جب آپ اپنی صفائی ظاہر کریں گے تو ہم بھی آپ کی تردید کریں گے۔ پھر تو مباحثہ ہوا نہ مباہلہ ۔ یہ بحثوں کے جھگڑے تو ختم ہونے والے نہیں۔ مقام مباہلہ میں فقط فریقین یہی دعا کریں گے کہ اللہ تعالی جھوٹے پر لعنت کرے ۔فقط اس کا جواب بدست حاملان رقعہ ہذا بھیج دیں۔

راقم: عبدالحق بقلم خود ۷۔ ذی قعد ۱۳۱۰ھ

میرے خط کا جواب جو مرزا صاحب نے بھیجا وہ بھی بعینہ نقل کیا جاتا ہے

بسم اللہ الر حمن الر حیم ۔نحمدہ و نصلی

از طرف عاجز عبداللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ واید

میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسب درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجال لکھا ہے مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے اور میرے امرتسر میں آنے کے لئے دو ہی غرضیں تھیں، ایک عیسائیوں سے مباحثہ اور دوسرے آپ سے مباہلہ۔ میں بعد استخارہ مسنونہ انہیں دو غرضوں کے لئے مع اپنے قبائل کے آیا ہوں اور جماعت کثیرہ دوستوں کی جو میرے ساتھ کافر ٹھہرائی گئی ہے ساتھ لایا ہوں، اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں اور متخلف پر لعنت بھیج چکا ہوں۔

اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے ۔ میں تو حسب وعدہ میدان مباہلہ یعنی عید گاہ میں حاضر ہو جاؤں گا۔ خدا تعالی کاذب اور کافر کو ہلاک کرے

و لا تقف ما لیس لك به علم ان السمع و البصر و الفوا د کل او لئك كا ن عنه مسؤ لا

یہ بھی واضح رہے کہ میں ۱۵ جون ۱۸۹۳ء کے مباحثہ میں نہیں جاؤں گا بلکہ میری طرف سے اخویم حضرت حکیم مولوی نور الدین صاحب یا حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی سید محمد احسن صاحب بحث کے لئے جاویں گے۔

ہاں یہ مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں۔ صرف یہ دعا ہوگی کہ میں مسلمان اور اللہ رسول کا متبع ہوں اگر میں اس قول میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالی میرے پر لعنت کرے۔اور آپ کی طرف سے یہ دعا ہوگی کہ یہ شخص درحقیقت کافر اور کذاب اور دجال اور مفتری ہے اور اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو خدا تعالی میرے پر لعنت کرے۔

اور اگر یہ الفاظ میری دعا کے آپ کی نظر میں ناکافی ہوں تو جو آپ تقوی کی راہ سے لکھیں کہ دعا کے وقت یہ کہا جاوے وہی لکھ دوں گا۔ مگر اب ہرگز تاریخ مباہلہ تبدیل نہیں ہوگی۔

لعنة الله على من تخلف منا وما حضر فی ذلك التاريخ و اليوم و الوقت۔ و السلام على عباده الذين اصطفى

خاکسار غلام احمد از امرتسر ہفتم ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ

غرض یہ ہے کہ اب میں بری الذمہ ہوگیا ہوں اور مجھ پر کسی قسم کی ملامت نہیں کیونکہ میں نے تاریخ کا بدلنا اس سبب سے چاہا تھا کہ اگرچہ میں اور دیگر مسلمان مرزا کو کیسا ہی گمراہ سمجھیں مگر جب وہ اسلام کی طرف سے لڑتا ہے تو ہم سب کو بجائے بد دعا کے دعا اور مدد دینی چاہیے۔ مگر مرزا نے وہ تاریخ یعنی دہم ذی قعد نہیں بدلی، اب میں بھی اس وقت معینہ پر کہ دہم ذی قعد ۱۳۱۰ھ بوقت دو بجے دن کے اپنا حاضر ہونا مباہلہ کے واسطے مقام مباہلہ میں فرض سمجھتا ہوں۔ اور وہاں جا کر لیکچر یا وعظ یا اظہار صفائی طرفین سے مطلق نہ ہوگا جیسا کہ اس نے اپنے خط میں وعدہ کر لیا ہے کہ

مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں گا۔

مقام عیدگاہ میں مباہلہ اس طریق پر بدیں الفاظ ہوگا

میں (یعنی عبدالحق) ۳ بار بآواز بلند کہوں گا کہ

یا اللہ میں مرزا کو ضال، مضل، ملحد، دجال، مفتری، محرف کلام اللہ و احادیث رسول اللہ سمجھتا ہوں۔ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی کافر پر تو نے آج تک نہ کی ہو۔

مرزا تین دفعہ باآواز بلند کہے یا اللہ اگر میں جال و مضل وملحد دجال وکذاب ومفتری ومحرف کتاب اللہ واحادیث رسول اللہ ہوں تو مجھ پر وہ لعنت کر جو کسی کافر پر تو نے آج تک نہ کی ہو۔

بعدہ روبقبلہ ہوکر دیر تک ابتہال وعاجزی کریں گے کہ یا اللہ جھوٹے کو رسوا کر اور سب حاضرین مجلس آمین کہیں گے۔

المشتہر عبدالحق غزنوی از امرتسر پنجاب۔

مورخہ ۸ ذی قعد ۱۳۱۰ھ مطابق ۱۸۹۳ء

اس اشتہار کے مطابق عید گاہ امرتسر میں دونوں صاحبوں کا مباہلہ ہوا اور دونوں فریق امن وامان سے واپس آ گئے

نتیجہ اس مباہلہ کا یہ ہوا کہ اس سے ایک سال تین ماہ بعد جب ڈپٹی آتھم والی پیش گوئی کی میعاد پوری ہوگئی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کی وفات نہ ہوئی اور چاروں طرف سے مرزا صاحب پر بھرمار ہوئی، تو مولوی عبدالحق صاحب غزنوی نے ایک اشتہار دیا جس کا عنوان تھا:

اثر مباہلہ عبدالحق غزنوی بر غلام احمد قادیانی،

اس اشتہار میں غزنوی مباہل نے مرزا صاحب قادیانی کی ناکامی اور بدنامی اور رسوائی کو اپنے مباہلہ کا نتیجہ قرار دیا، اور سند میں مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ حجت الاسلام کا حوالہ دیا جس میں مرزا صاحب نے عیسائیوں کے جواب میں لکھا تھا:

میری سچائی کے لئے یہ ضروری ہے کہ میری طرف سے بعد مباہلہ اسیک سال کے اندر ضرور نشان ظاہر ہو اور اگر نشان ظاہر نہ ہو تو پھر میں خدا تعالی طرف سے نہیں ہوں۔ (حجۃ الاسلام صفحہ ۹۔ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۴۹)

مرزا غلام احمد صاحب نے اس کے جواب میں کہا کہ یہ غلط ہے کہ میرا نشان ظاہر نہیں ہوا، بلکہ میرے کئی ایک نشان ظاہر ہوئے۔ مباہلہ کے بعد میری ترقی ہوئی، مریدین زیادہ ہوئے، امداد نقدی زیادہ آئی۔ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے مباہل کی موجودگی میں ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو فوت ہو گئے اور مولوی عبدالحق غزنوی مرزا صاحب قادیانی سے کئی سال بعد ۲۳ رجب ۱۳۳۵ھ مطابق ۱۶ مئی ۱۹۱۷ء کو یعنی پورے ۹ سال بعد فوت ہوئے۔

شمس العلماء سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کے مدمقابل

پہلے لکھا گیا ہے کہ سب سے اول مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مرزا غلام احمد صاحب کی مخالفت پر کمر باندھ لی۔ مگر مرزا صاحب نے جب دیکھا کہ مولوی محمد حسین صاحب گو بڑے نامور علماء میں سے ہیں، لیکن ان سے بھی اوپر جو ہے اس سے ٹاکرہ کرنا چاہیے۔ چنانچہ آپ دہلی تشریف لے گئے اور وہاں جا کر مولانا سید محمد نذیر حسین (المعروف حضرت میاں صاحب) کو جو تمام ہندوستان میں کیا بحیثیت علمی وجاہت اور کیا بلحاظ عمر سب سے بڑے تھے مخاطب کر کے چند اشتہار دیئے۔ جن میں ایک درج ذیل ہے

اشتہار بمقابلہ مولوی سید نذیر حسین صاحب سرگروہ اہل حدیث

چونکہ مولوی سید نذیر حسین صاحب نے جو کہ موحدین کے سرگروہ ہیں اس عاجز کو بوجہ اعتقاد وفات مسیح ابن مریم ملحد قرار دیا ہے اور عوام کو سخت شکوک وشبہات میں ڈالنا چاہا ہے، اور حق یہ ہے کہ وہ آپ ہی اعتقاد حیات مسیح میں قرآن کریم اور احادیث نبویہ کو چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اول اہل حدیث کا دعوی کر کے اپنے بھائیوں حنفیوں کو بدعتی قرار دیا، اور امام بزرگ حضرت ابوحنیفہ رضی اللہ عنہ پر یہ الزام لگایا کہ ان کو حدیثیں نہیں ملی تھیں، اور وہ اکثر احادیث نبویہ سے بے خبر ہی رہے تھے۔ اور اب باوجود دعوی اتباع قرآن اور حدیث کے حضرت مسیح ابن مریم کی حیات کے قائل ہیں و ھذا عجب العجائب۔

اگر کوئی عوام میں سے ایسا کرتا اور خلاف قال اللہ قال الرسول دعوی کرتا تو کچھ افسوس کی جگہ نہیں تھی۔ لیکن یہی لوگ جو دن رات درس قرآن و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث جاری رکھتے ہیں، اگر ایسا بے اصل دعوی کریں تو ان کی علمیت اور قرآن دانی پر سخت افسوس آتا ہے۔ یہ بات کسی متنفس پر پوشیدہ نہیں رہ سکتی کہ قرآن کریم اوراحادیث نبویہ باواز بلند پکار رہی ہیں کہ فی الواقع حضرت مسیح علیہ السلام وفات پا چکے ہیں مگر جن لوگوں کو عاقبت کا اندیشہ نہیں خداتعالی کا خوف نہیں ،وہ تعصب کو مضبوط پکڑ کر قرآن اور حدیث کو پس پشت ڈالتے ہیں۔ خدا تعالی اس امت پر رحم کرے۔ لوگوں نے کیسے قرآن اور حدیث کو چھوڑ دیا ہے۔

اس عاجز نے اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں حضرت مولوی ابومحمد عبدالحق صاحب کا نام بھی درج کیا تھا۔مگرعندالملاقات اور باہم گفتگو کرنے سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب موصوف ایک گوشہ گزین آدمی ہیں اور ایسے جلسوں سے جن میں عوام کے نفاق و شقاق کا اندیشہ ہوطبعًا کارہ ہیں اور اپنے کام تفسیر قرآن کریم میں مشغول ہیں۔ اور شرائط اشتہار کے پورے کرنے سے مجبور ہیں، کیونکہ گوشہ گزین ہیں حکام سے میل ملاقات نہیں رکھتے اور بباعث درویشانہ صفت کے ایسی ملاقاتوں سے کراہیت بھی رکھتے ہیں۔لیکن مولوی نذیرحسین صاحب اوران کے شاگرد بٹالوی صاحب جو اب دہلی میں موجود ہیں ان کاموں میں اول درجہ کا جوش رکھتے ہیں۔ لہذا اشتہار دیا جاتا ہے کہ اگر ہردومولوی صاحب موصوف حضرت مسیح ابن مریم کو زندہ سمجھنے میں حق پر ہیں اور قرآن کریم اوراحادیث صحیحہ سے اس کی زندگی ثابت کر سکتے ہیں تو میرے ساتھ بپابندی شرائط مندرجہ اشتہار ۲۔ اکتوبر۱۸۹۱ء بالاتفاق بحث کرلیں۔ اور اگر انہوں نے بقبول شرائط اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء بحث کے لئے مستعدی ظاہر نہ کی اور پوچ اور بے اصل بہانوں سے ٹال دیا، تو سمجھا جائے گا کہ انہوں نے مسیح ابن مریم کی وفات کو قبول کرلیا۔

بحث میں امر تنقیح طلب یہ ہوگا کہ آیا قرآن کریم اوراحادیث صحیحہ نبویہ سے ثابت ہوتا ہے کہ وہی مسیح ابن مریم جس کو انجیل ملی تھی اب تک آسمان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ ہے اور آخری زمانے میں آئے گا، یا یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ درحقیقت فوت ہو چکا ہے اور اس کے نام پر کوئی دوسرا اسی امت میں سے آئے گا۔ اگر یہ ثابت ہو جائے گا کہ وہ مسیح ابن مریم زندہ بجسدہ العنصری آسمان پر موجود ہے تو یہ عاجز دوسرے دعوی سے خود دست بردار ہو جائے گا ورنہ بحالت ثانی بعد اس اقرار کے لکھانے کے کہ درحقیقت اسی امت میں سے مسیح ابن مریم کے نام پر کوئی اور آنے والا ہے، یہ عاجز اپنے مسیح موعود ہونے کا ثبوت دے گا۔

اور اگر اس اشتہار کا جواب ایک ہفتہ تک مولوی صاحب کی طرف سے شائع نہ ہوا تو سمجھا جائے گا کہ انہوں نے گریز کی۔

اور حق کے طالب علموں کو محض نصیحتاً کہا جاتا ہے کہ میری کتاب ازالہ اوہام کو خود غور سے دیکھیں اور ان مولوی صاحبوں کی باتوں پر نہ جاویں۔ ساٹھ جزو کی کتاب ہے اور یقیناً سمجھو کہ معارف اور دلائل یقینیہ کا ایک دریا بہتا ہے۔صرف ۳ روپئے قیمت ہے۔

اور واضح ہو کہ درخواست مولوی سید محمد نذیر صاحب کی کہ مسیح موعود ہونے کا ثبوت دینا چاہیے اور اس میں بحث ہونی چاہیے بالکل تحکم اور خلاف طریق انصاف اور حق جوئی ہے کیونکہ ظاہر ہے کہ مسیح موعود ہونے کا ثبوت آسمانی نشانوں کے ذریعہ سے ہوگا اور آسمانی نشانوں کو بجز اس کے کون مان سکتا ہے کہ اول اس شخص کی نسبت جو کوئی آسمانی نشان دکھاوے یہ اطمینان ہو جاوے کہ وہ خلاف قال اللہ و قال الرسول کوئی اعتقاد نہیں رکھتا ورنہ ایسے شخص کی نسبت جو مخالف قرآن اور حدیث کوئی اعتقاد رکھتا ہے ولایت کا گمان ہرگز نہیں کر سکتے بلکہ وہ دائرہ اسلام سے خارج سمجھا جاتا ہے۔اور اگر وہ کوئی نشان بھی دکھاوے تو وہ نشان کرامت متصور نہیں ہوتا بلکہ اس کو استدراج کہا جاتا ہے۔ چنانچہ مولوی محمد حسین صاحب بھی اپنے لمبے اشتہار میں جو لدھیانہ میں چھپوایا تھا اس بات کو تسلیم کر چکے ہیں۔

اس صورت میں صاف ظاہر ہے کہ سب سے پہلے بحث کے لائق وہی امر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس سے یہ ثابت ہو جاوے کہ قرآن اور حدیث اس دعوی کے مخالف ہیں اور وہ امر مسیح ابن مریم کی وفات کا مسئلہ ہے کیونکہ ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اگر درحقیقت قرآن حکیم اور احادیث صحیحہ کی رو سے حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات ہی ثابت ہوتی تو اس صورت میں پھر اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعوی پر ایک نشان کیا، بلکہ لاکھ نشان بھی دکھاوے تب بھی وہ نشان قبول کرنے کے لائق نہیں ہوں گے کیونکہ قرآن ان کے مخالف شہادت دیتا ہے۔ غایت کار وہ استدراج سمجھے جاویں گے۔ لہذا سب سے اول بحث جو ضروری ہے مسیح ابن مریم کی وفات یا حیات کی بحث ہے جس کا طے ہو جانا ضروری ہے کیونکہ مخالف قرآن و حدیث کے نشانوں کا ماننا مومن کا کام نہیں۔ ہاں ان نادانوں کا کام ہے جو قرآن اور حدیث سے کچھ غرض نہیں رکھتے۔ فا تقوا الله ایها العلماء و السلا م علی من اتبع الهدی۔

المشتہر: مرزا غلام احمد از دہلی بلی ماراں کوٹھی نواب لوہارو ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج ا ص ۲۳۷۔۲۴۰)

اس چھیڑ چھاڑ کا نتیجہ یہ ہوا کہ حضرت میاں صاحب مرحوم (مولانا نذیر حسین) کے شاگرد جو بڑے بڑے نامور علماء تھے، دہلی میں جمع ہو گئے۔ پنجاب سے مولوی محمد حسین صاحب وغیرہ پہنچ چکے تھے۔ بھوپال سے مولوی محمد بشیر صاحب مرحوم بھی پہنچ گئے۔ اور اچھا خاصہ ایک مجمع علماء بن گیا۔ جامع مسجد میں مقابلہ کی ٹھہری۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب نے اس میں خیریت اور مصلحت نہ دیکھی، اسلئے علیحدہ مکان پر گفتگو ہونی قرار پائی۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی اپنا اختلافی مسئلہ صرف حیات و وفاۃ مسیح کو کہتے تھے، اس لئے یہی مسئلہ زیر بحث آیا۔ مولوی محمد بشیر صاحب حیات مسیح کے مدعی بنے اور آپ نے آیت ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل موته سے استدلال کیا۔ یہ مباحثہ رسالہ کی صورت میں انہی دنوں چھپا تھا جس کا نام ہے الحق الصریح فی اثبات حیاۃ المسیح۔ اس مباحثہ کی مجمل کیفیت اسی رسالہ میں یوں مرقوم ہے۔ جناب مولوی محمد بشیر صاحب مناظر خود فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کیفیت ہے اس مناظرہ کی جو میرے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت کے درمیان بمقام دہلی واقع ہوا۔ مرزا صاحب نے دہلی میں آکر دو اشتہار، ایک مطبوعہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء، دوسرا مطبوعہ ۶۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء بمقابلہ جناب مولانا سید نذیر حسین صاحب محدث دہلی مدظلھم العالی کے شائع کئے اور طالب مناظرہ ہوئے، اور وہ دونوں اشتہار خاکسار کے بھی دیکھنے میں آئے۔ خاکسار نے محض بنظر نصرت دین وسنت وازالہ الحاد و بدعت قصد مناظرہ مصمم کر کے جواب اشتہار مرزا صاحب کے پاس بوساطت جناب حاجی محمد احمد صاحب دہلوی کے بھیجا اور اس جواب میں مرزا صاحب کے سب شروط کو تسلیم کر کے صرف شرط ثالث میں قدرے ترمیم چاہی۔ مرزا صاحب نے بھی اس ترمیم کو قبول کیا۔ بعد ترمیم کے یہ تین شرطیں قرار پائیں:۔

اول: یہ کہ امن قائم رکھنے کے لئے سرکاری انتظام ہو۔

دوسری: یہ کہ فریقین کی بحث تحریری ہو۔ ہر ایک فریق، مجلس بحث میں سوال لکھ کر اور اس پر اپنے دستخط کر کے پیش کرے اور ایسا ہی فریق ثانی لکھ کر جواب دے۔

تیسری: یہ کہ اول بحث، حیات مسیح علیہ السلام میں ہو۔ اگر حیات ثابت ہو جائے تو مرزا صاحب مسیح موعود کا دعوی چھوڑ دیں گے۔ اور اگر وفات ثابت ہو، تو مرزا صاحب کا اصل دعوی عدم نزول حضرت عیسیٰؑ اور مرزا صاحب کا مسیح موعود ہونا ثابت نہ ہوگا، پھر حضرت مسیح کے نزول اور مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے میں بحث کی جائے گی۔ اور جو شخص ترک بحث کرے گا اس کا گریز سمجھا جاوے گا۔

جب تصفیہ شرائط کا ہو گیا تو جناب حاجی محمد احمد صاحب نے حسب ایماء مرزا صاحب کے خاکسار کو طلب کیا۔ چنانچہ شب شانزدہم ربیع الاول ۱۳۰۹ھ کو میں بھوپال سے روانہ ہو کر روز سہ شنبہ تاریخ شانزدہم ماہ مذکور.. دہلی میں داخل ہوا۔ اور مرزا صاحب کو اطلاع اپنے آنے کی دی تو مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب نے مختلف رقعوں کے ذریعہ سے شروط میں تبدیلی ذیل فرمائی:

حیات مسیح کا ثبوت آپ کو دینا ہوگا۔

بحث اس عاجز (مرزا) کے مکان پر ہو۔

جلسہ عام نہیں ہوگا اور صرف دس آدمی جو معزز خاص ہوں، آپ ساتھ لا سکتے ہیں مگر شیخ (محمد حسین) بٹالوی اور مولوی عبدالمجید (دہلوی) ساتھ نہ ہوں۔

پرچوں کی تعداد پانچ سے زیادہ نہ ہو اور پہلا پرچہ آپ کا ہو۔

ان سب شروط کا قبول کرنا، نہ تو خاکسار پر لازم تھا اور نہ میرے احباب کی رائے ان کے تسلیم کرنے کی تھی، مگر محض اس خیال سے کہ مرزا صاحب کو کوئی حیلہ مناظرہ سے گریز کا نہ ملے، یہ سب باتیں منظور کی گئیں۔ بعد اس کے تاریخ نوز دہم ربیع الاول (۱۳۰۹ھ) بروز جمعہ بعد نماز جمعہ مناظرہ شروع ہوا۔

خاکسار نے ان کے مکان پر جا کر مجلس بحث میں پانچ ادلّہ حیات مسیح کے لکھ کر حاضرین کو سنا دیئے اور دستخط اپنے کر کے مرزا صاحب کو دید یئے۔ مرزا صاحب نے مجلس بحث میں جواب لکھنے سے عذر کیا۔ ہر چند حاجی محمد احمد صاحب وغیرہ نے ان کو الزام نقض عہد ومخالفت شروط کا دیا مگر مرزا صاحب نے نہ مانا اور یہ کہا کہ میں جواب لکھ رکھوں گا۔ آپ لوگ کل دس بجے آیئے۔

ہم لوگ دوسرے روز دس بجے گئے، تو مرزا صاحب مکان کے اندر تھے۔ اطلاع دی گئی تو مرزا صاحب باہر نہ آئے اور کہلا بھیجا کہ ابھی جواب تیار نہیں ہوا۔ جس وقت تیار ہوگا اس وقت آپ کو بلا لیا جائے گا۔

پھر غالباً دو بجے کے بعد ہم لوگوں کو بلا کر جواب سنایا اور یہ کہا کہ اب مجلس بحث میں جواب لکھنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ مکان پر لے جائیں۔ چنانچہ میں اس تحریر کو مکان پر لے آیا۔ اسی طرح چھ روز تک سلسلہ بحث جاری رہا۔

چھٹے روز کہ تین پرچے میرے ہو چکے تھے اور تین پرچے مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ،مرزا صاحب نے پہلی ہی بحث کو نا تمام چھوڑ کر مباحثہ قطع کیا ، اور یہ ظاہر کیا کہ اب مجھے زیادہ قیام کی گنجائش نہیں ہے ، اور زبانی فرمایا کہ میرے خسر بیمار ہیں۔ اس وقت ایک مضمون جو پہلے سے بنظر احتیاط لکھ رکھا تھا اور وہ متضمن تھا اس امر پر کہ مرزا صاحب کی جانب سے نقض عہد و مخالفت شروط ہوئی، مرزا صاحب کی موجودگی میں سب حاضرین کو سنا دیا گیا ۔حاضرین جلسہ مرزا صاحب کو الزام دیتے تھے مگر مرزا صاحب نے ایک نہ سنی اسی روز تہیہ سفر کر کے شب کو دہلی سے تشریف لے گئے۔

مرزا صاحب کے یہ افعال اول دلیل ہیں کہ ان کے پاس اصل مسئلہ یعنی ان کے مسیح موعود ہونے کی کوئی دلیل نہیں ہے۔ اصل بحث کے لئے دو سدّیں انہوں نے بنا رکھی ہیں ۔ ایک بحث حیات ووفات مسیح ، دوسرے نزول عیسی ۔ جب دیکھا کہ ایک سدّ جو ان کے زعم میں بڑی راسخ تھی، ٹوٹنے کے قریب ہے، اس کے بعد دوسری سدّ کی جو ضعیف ہے، نوبت پہنچے گی ، پھر اصل قلعہ پر حملہ ہوگا، وہاں کچھ ہے ہی نہیں تو قلعی کھل جائے گی ، اس لئے فرار مناسب سمجھا۔

بعد انقطاع مباحثہ اور چلے جانے مرزا کے احقر دو روز دہلی میں متوقف رہ کر روز شنبہ کو ڈاک گاڑی میں روانہ بھوپال ہوا۔ (منقول از حق الصریح)

پیر مہر علی شاہ گولڑوی کے مدمقابل

ایک وقت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی توجہ پیر مہر علی شاہ صاحب سجادہ نشین گولڑہ شریف ضلع راولپنڈی کی طرف ہوگئی۔ فریقین نے اس مضمون پر کتابیں لکھیں۔ آخر مرزا صاحب قادیانی نے بذریعہ اشتہار ان کو للکارا کہ:

میرے مقابل سات گھنٹہ زانو بزانو بیٹھ کر چالیس آیات قرآنی کی عربی تفسیر لکھیں جو تقطیع کلاں بیس ورق سے کم نہ ہو۔ پھر جس کی تفسیر عمدہ ہوگی وہ موید من اللہ سمجھا جاوے گا۔ لیکن اس مقابلہ کے لئے پیر (مہر علی شاہ صاحب موصوف کی شمولیت یا ان کی طرف سے چالیس علماء کا پیش کردہ مجمع ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اس سے کم ہوں گے تو مقابلہ نہ ہوگا (۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء)۔

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج ۳ص ۳۲۸،۳۲۹،۳۳۴)

اس دعوت کے مطابق پیر گولڑہ صاحب بغرض مقابلہ اگست ۱۹۰۰ء بمقام لاہور پہنچ گئے۔ لیکن پیر صاحب نے چالیس علماء کی شرط کو فضول سمجھا اور مقابلہ تفسیر نویسی کے لئے بذات خود پیش ہوئے۔ مگر مرزا صاحب قادیانی تشریف نہ لائے بلکہ قادیان سے ایک اشتہار بھیج دیا کہ پیر صاحب گولڑہ مقابلہ سے بھاگ گئے۔

جس روز پیر صاحب گولڑہ لاہور آئے، بغرض امداد حق اردگرد سے علماء اور غیر علماء بھی وارد لاہور ہوئے۔ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی اور خاکسار وغیرہ بھی شریک تھے۔ قرار پایا تھا کہ جامع مسجد لاہور میں صبح کے وقت جلسہ ہوگا۔ پیر صاحب مع شائقین مسجد موصوف کو جا رہے تھے، راستے میں بڑے بڑے موٹے حرفوں میں لکھے ہوئے اشتہار دیواروں پر چسپاں تھے جن کی سرخی یوں تھی: پیر مہر علی کا فرار

جو لوگ پیر صاحب کو لاہور میں دیکھ کر یہ اشتہار پڑھتے وہ بزبان حال کہتے

ایں چہ مے بینم بہ بیداری ست یارب یا بخواب

سہ سالہ میعادی پیشین گوئی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مخالفوں کا رخ پھیرنے کو ایک اشتہار دیا جس میں لکھا تھا کہ ۱۹۰۰ء سے ۱۹۰۲ء کی سہ سالہ میعاد میں میرے لئے فیصلہ کن نشان ظاہر نہ ہوا تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں۔ اس اشتہار کا عنوان یہ ہے

اس عاجز غلام احمد قادیانی کی آسمانی گواہی طلب کرنے کیلئے ایک دعا

اور حضرت عزت سے اپنی نسبت آسمانی فیصلہ کی درخواست

اے میرے حضرت اعلیٰ ذوالجلال قادر وقدوس حی و قیوم جو ہمیشہ راستبازوں کی مدد کرتا ہے تیرا نام ابدالآباد مبارک ہے۔ تیرے قدرت کے کام کبھی رک نہیں سکتے۔ تیرا قوی ہاتھ ہمیشہ عجیب کام دکھلاتا ہے۔ تو نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی اس چودھویں صدی کے سر پر مجھے مبعوث کیا اور فرمایا کہ:

اٹھ میں نے تجھے اس زمانہ میں اسلام کی حجت پوری کرنے کے لئے اور اسلامی سچائیوں کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اور ایمان کو زندہ اور قوی کرنے کے لئے چنا۔،

اور تو نے ہی مجھے کہا کہ:

تو میری نظر میں منظور ہے میں اپنے عرش پر تیری تعریف کرتا ہوں۔،

اور تو نے ہی مجھے فرمایا کہ:

،تو وہ مسیح موعود ہے جس کے وقت کو ضائع نہیں کیا جائے گا۔،

اور تو نے ہی مجھے مخاطب کر کے کہا کہ:

تو مجھ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید۔،

اور تو نے ہی مجھ کو فرمایا کہ:

میں نے لوگوں کی دعوت کے لئے تجھے منتخب کیا۔ ان کو کہہ دے کہ میں تم سب کی طرف بھیجا گیا ہوں،...

مگر اے میرے قادر خدا تو جانتا ہے کہ اکثر لوگوں نے مجھے منظور نہیں کیا اور مجھے مفتری سمجھا۔ اور میرا نام کافر اور کذاب اور دجال رکھا گیا۔ مجھے گالیاں دی گئیں۔ اور طرح طرح کی دلآزار باتوں سے ستایا گیا۔ اور میری نسبت یہ بھی کہا گیا کہ، حرام خور، لوگوں کا مال کھانے والا، اور وعدوں کا تخلف کرنے والا، حقوق کو تلف کرنے والا، لوگوں کو گالیاں دینے والا، عہدوں کو توڑنے والا، اپنے نفس کے لئے مال جمع کرنے والا، اور شریر اور خونی ہے۔ یہ وہ باتیں ہیں جو خود ان لوگوں نے میری نسبت کہیں جو مسلمان کہلاتے ہیں اور اپنے تئیں اچھے اور اہل عقل اور پرہیزگار جانتے ہیں۔ اور ان کا نفس اس بات کی طرف مائل ہے کہ درحقیقت جو کچھ وہ میری نسبت کہتے ہیں، سچ کہتے ہیں۔ اور انہوں نے صدہا آسمانی نشان تیری طرف سے دیکھے مگر پھر بھی قبول نہ کیا۔ وہ میری جماعت کو نہایت تحقیر کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہر ایک ان میں جو بدزبانی کرتا ہے وہ خیال کرتا ہے کہ بڑے ثواب کا کام کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہا ہے۔

سوائے میرے مولا قادر خدا! اب مجھے راہ بتلا اور کوئی ایسا نشان ظاہر فرما جس سے تیرے سلیم الفطرت بندے نہایت قوی طور پر یقین کریں کہ میں تیرا مقبول بندہ ہوں۔ اور جس سے ان کا ایمان قوی ہو، اور تجھے پہچانیں اور تجھ سے ڈریں اور تیرے اس بندے کی ہدایتوں کے موافق ایک پاک تبدیلی ان کے اندر پیدا ہو، اور زمین پر پاکی اور پرہیزگاری کا اعلیٰ نمونہ دکھلا ویں...

لیکن اگر اے میرے پیارے مولیٰ میری رفتار تیری نظر میں اچھی نہیں ہے تو مجھ کو اس صفحہ دنیا سے مٹا دے تا میں بدعت اور گمراہی کا موجب نہ ٹھہروں۔ میں اس درخواست کے لئے جلدی نہیں کرتا تا میں خدا کے امتحان کرنے والوں میں شمار نہ کیا جاؤں لیکن میں عاجزی سے اور حضرت ربوبیت کے ادب سے یہ التماس کرتا ہوں کہ اگر میں اس عالی جناب کا منظورِ نظر ہوں تو تین سال کے اندر کسی وقت میری اس دعا کے موافق میری تائید میں کوئی ایسا آسمانی نشان ظاہر ہو جس کو انسانی ہاتھوں اور انسانی تدبیروں سے کچھ بھی تعلق نہیں... مجھے تیری عزت اور جلال کی قسم ہے کہ مجھے تیرا فیصلہ منظور ہے۔ پس اگر تو تو تین برس کے اندر جو جنوری ۱۹۰۰ء سے شروع ہو کر دسمبر ۱۹۰۲ء تک پورے ہو جائیں گے میری تائید میں اور میری تصدیق میں کوئی آسمانی نشان نہ دکھلا وے اور اپنے اس بندہ کو ان لوگوں کی طرح ردّ کر دے جو تیری نظر میں شریر اور پلید اور بے دین اور کذاب اور دجال اور خائن اور مفسد ہیں تو میں تجھے گواہ کرتا ہوں کہ میں اپنے تئیں صادق نہیں سمجھونگا اور ان تمام تہمتوں اور الزاموں اور بہتانوں کا اپنے تئیں مصداق سمجھ لونگا جو میرے پر لگائے جاتے ہیں۔ اگر میں تیرا مقبول ہوں تو میرے لئے آسمان سے ان تین برسوں کے اندر گواہی دے تا کہ ملک میں امن اور صلح کاری پھیلے اور تا لوگ یقین کریں کہ تو موجود ہے اور دعاؤں کو سنتا اور ان کی طرف جو تیری طرف جھکتے ہیں جھکتا ہے۔ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیری طرف اور تیرے فیصلہ کی طرف ہر روز میری آنکھ رہے گی جب تک آسمان سے تیری نصرت نازل ہو اور میں کسی مخالف کو اس اشتہار میں مخاطب نہیں کرتا اور نہ ان کو کسی مقابلہ کے لئے بلاتا ہوں۔ یہ میری دعا تیری ہی جناب میں ہے کیونکہ تیری نظر سے کوئی صادق یا کاذب غائب نہیں ہے۔ میری روح گواہی دیتی ہے کہ تو صادق کو ضائع نہیں کرتا اور کاذب تیری جناب میں کبھی عزت نہیں پا سکتا۔ اور وہ جو کہتے ہیں کہ کاذب بھی نبیوں کی طرح تحدی کرتے ہیں اور ان کی تائید اور نصرت بھی ایسی ہی ہوتی ہے جیسا کہ راست باز نبیوں کی وہ جھوٹے ہیں اور چاہتے ہیں کہ نبوت کے سلسلہ کو مشتبہ کر دیں۔ بلکہ تیرا قہر تلوار کی طرح مفتری پر پڑتا ہے اور تیرے غضب کی بجلی کذاب کو بھسم کر دیتی ہے مگر صادق تیرے حضور میں زندگی اور عزت پاتے ہیں۔ تیری نصرت اور تائید اور تیرا فضل اور رحمت ہمیشہ ہمارے شامل حال رہے۔ آمین ثم آمین۔

المشتہر: مرزا غلام احمد از قادیان ۵ نومبر ۱۸۹۹ء

(مجموعہ اشتہارات قادیانی جلد سوم ص۱۷۴۔۱۷۹) (شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اس اشتہار سے مختصر اقتباس نقل کیا تھا میں نے مجموعہ اشتہارات قادیانی سے نسبتاً تفصیل سے نقل کر دیا ہے۔ بہاء)

اس اعلان کے مطابق سارا ملک منتظر تھا مگر نتیجہ وہی برآمد ہوا جو اس شعر میں ہے

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب ہے یہ آرزو کہ کبھی آرزو نہ ہو

قادیانی کا دعویٰ نبوت

ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے مخالف ابتداء ہی سے بدگمان تھے کہ آپ نبوت کے مدعی ہوں گے۔ چنانچہ وہی ہوا کہ مرزا صاحب نے دبی زبان سے دعویٰ نبوت کیا۔ آپ کے مریدوں پر مخالفین نے اعتراضات شروع کئے اور وہ اپنی پہلی اسلامی تعلیم کے اثر سے انکار کرنے لگے، تو مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا جس کا نام ہے ایک غلطی کا ازالہ جو درج ذیل ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک غلطی کا ازالہ

ہماری جماعت میں سے بعض صاحب جو ہمارے دعوی اور دلائل سے کم وقفیت رکھتے ہیں جن کو نہ بغور کتابیں دیکھنے کا اتفاق ہوا اور نہ وہ ایک معقول مدت تک صحبت میں رہ کر اپنے معلومات کی تکمیل کر سکے وہ بعض حالات میں مخالفین کے کسی اعتراض پر ایسا جواب دیتے ہین کہ جو سراسر واقعہ کے خلاف ہوتا ہے اس لئے باوجود اہل حق ہونے کے ان کو ندامت اٹھانی پڑتی ہے چنانچہ چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار سے دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ حق یہ ہے کہ خدا تعالی کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔ پھر کیونکر یہ جواب صحیح ہوسکتا ہے کہ ایسے الفاظ موجود نہیں ہیں بلکہ اس وقت تو پہلے زمانہ کی نسبت بھی بہت تصریح اور توضیح سے یہ الفاظ موجود ہیں اور براہین احمدیہ میں بھی جس کو طبع ہوئے بائیس برس ہوئے یہ الفاظ کچھ تھوڑے نہیں ہیں چنانچہ وہ مکالمات الہیہ جو براہین احمدیہ میں شائع ہوچکے ہیں ان میں سے ایک یہ وحی اللہ ہے

هو الذی ارسل رسو ل بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله (دیکھو صفحہ ۴۹۸ براہین احمدیہ)

اس میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے پھر اس کے بعد اسی کتاب میں میری نسبت یہ وحی اللہ ہے

جر ی الله فی حلل ا لا نبیاء

یعنی خدا کا رسول نبیوں کے حلوں میں۔ (دیکھو براہین صفحہ ۵۰۴)۔

پھر اسی کتاب میں اس مکالمہ کے قریب ہی یہ وحی اللہ ہے

محمد رسو ل الله و الذین معه اشدا ء علی الکفار ر حما ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بینهم
اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی،
پھر یہ وحی اللہ ہے جو صفحہ ۵۵۷ براہین میں درج ہے:
دنیا میں ایک نذیر آیا۔
اس کی دوسری قرأت یہ ہے کہ: دنیا میں ایک نبی آیا۔
اسی طرح براہین احمدیہ میں اور کئی جگہ رسول کے لفظ سے اس عاجز کو یاد کیا گیا۔ سو اگر یہ کہا جائے کہ آنخضرت ﷺ تو خاتم النبیین ہیں پھر آپ کے بعد اور نبی کس طرح آ سکتا ہے اس کا جواب یہی ہے کہ بے شک اس طرح سے تو کوئی نبی نیا یا پرانا نہیں آ سکتا جس طرح سے آپ لوگ حضرت عیسی علیہ السلام کو آخری زمانے میں اتارتے ہیں، اور پھر اس حالت میں ان کو نبی بھی مانتے ہیں بلکہ چالیس برس تک سلسلہ وحی و نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنخضرت ﷺ سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے بے شک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے اور آیت

و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین

اور حدیث لا نبی بعدی اس عقیدہ کے کذب صریح ہونے پر کامل شہادت ہے۔
لیکن ہم اس قسم کے عقاید کے سخت مخالف ہیں اور ہم اس آیت پر سچا اور کامل ایمان رکھتے ہیں جو فرمایا و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین اور اس آیت میں ایک پیش گوئی ہے جس کی ہمارے مخالفوں کو خبر نہیں اور وہ یہ ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالی فرماتا ہے کہ آنخضرت ﷺ کے بعد پیش گوئیوں کے دروازے قیامت تک بند کر دیئے گئے اور ممکن نہیں کہ اب کوئی ہندو یا یہودی یا عیسائی یا کوئی رسمی مسلمان نبی کے لفظ کو اپنی نسبت ثابت کر سکے نبوت کی تمام کھڑکیاں بند کی گئیں مگر ایک کھڑکی سیرت صدیقی کی کھلی ہے یعنی فنا فی الرسول کی۔ پس جو شخص اس کھڑکی کی راہ سے خدا کے پاس آتا ہے اس پر ظلی طور پر وہی نبوت کی چادر پہنائی جاتی ہے جو نبوت محمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی چادر ہے اس لئے اس کا نبی ہونا غیرت کی جگہ نہیں کیونکہ وہ اپنی ذات سے نہیں بلکہ اپنے نبی کے چشمہ سے لیتا ہے اور نہ اپنے لئے بلکہ اس کے اجلال کے لئے اس لئے اس کا نام آسمان پر محمد اور احمد ہے اور اس کے یہ معنی ہیں کہ محمد کی نبوت آخر محمد کو ہی ملی گو بروزی طور پر مگر نہ کسی اور کو۔ پس یہ آیت کہ ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول الله و خاتم النبیین اس کے معنی یہ ہیں کہ

لیس محمد ابا احد من رجال الدنیا و لکن هو اب الرجال الآخرة لانه خاتم النبیین و لا سبیل الی فیوض الله من غیر توسطه ۔

غرض میری نبوت اور رسالت باعتبار محمد اور احمد ہونے کے ہے نہ میرے نفس کے روح سے ۔ اور یہ نام بہ حیثیت فنا فی الرسول مجھے ملا لہذا خاتم النبیین کے مفہوم میں فرق نہ آیا لیکن عیسی کے اترنے سے ضرور فرق آئیگا....

اور جس جس جگہ میں نے نبوت یا رسالت کا انکار کیا ہے صرف ان معنوں سے کیا ہے کہ میں مستقل طور پر کوئی شریعت لانے والا نہیں ہوں اور نہ میں مستقل طور پر نبی ہوں مگر ان معنوں سے کہ میں نے اپنے رسول مقتدی سے باطنی فیوض حاصل کر کے اور اپنے لئے اس کا نام پا کر اس کے واسطہ سے خدا کی طرف سے علم غیب پایا ہے رسول اور نبی ہوں ۔ مگر بغیر کسی جدید شریعت کے اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ انہی معنوں سے خدا نے مجھے اور رسول کر کے پکارا ہے سو اب بھی میں ان معنوں سے نبی اور رسول ہونے سے انکار نہیں کرتا....

اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت ﷺ کا ہی وجود قرار دیا ہے پس اس طور سے آنحضرت ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونے میں میری نبوت سے کوئی تزلزل نہیں آیا کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا اور چونکہ میں ظلی طور پر محمد ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس طور سے خاتم النبیین کی مہر نہیں ٹوٹی کیونکہ محمد کی نبوت محمد تک ہی محدود رہی۔ یعنی بہر حال محمد ہی نبی رہے نہ کوئی اور۔ یعنی جب کہ میں بروزی طور پر آنحضرت ﷺ ہوں اور بروزی رنگ میں تمام کمالات محمدی معہ نبوت محمدیہ کے میرے آئینہ ظلیت میں منعکس ہیں تو پھر کون سا الگ انسان ہوا جس نے علیحدہ طور پر نبوت کا دعوی کیا...غرض خاتم النبیین کا لفظ ایک الٰہی مہر ہے جو آنحضرت ﷺ کی نبوت پر لگ گئی ہے اب ممکن نہیں کہ کبھی مہر ٹوٹ جائے۔

ہاں یہ ممکن ہے کہ آنحضرت ﷺ نہ ایک دفعہ بلکہ ہزار دفعہ دنیا میں بروزی رنگ میں آ جاویں اور بروزی رنگ میں اور کمالات کے ساتھ اپنی نبوت کا بھی اظہار کریں اور یہ بروز خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک قرار یافتہ عہد تھا جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے و آخرین منهم لما يلحقوا بهم۔ اور انبیاء کو اپنے بروز پر غیرت نہیں ہوتی کیونکہ وہ انہی کی صورت اور انہی کا نقش ہے لیکن دوسرے پر ضرور غیرت ہوتی ہے...

پس جو شخص میرے پر شرارت سے یہ الزام لگاتا ہے جو دعوی نبوت اور رسالت کا کرتے ہیں وہ جھوٹا اور ناپاک خیال ہے مجھے بروزی صورت نے نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بار بار میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا۔ مگر بروزی صورت میں میرا نفس درمیان نہیں ہے بلکہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا۔ پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔ عليه الصلوة و السلام۔

(ایک غلطی کا ازالہ ص ۲۔۱۲ خزائن ج ۱۸ ص ۲۰۶۔۲۱۲ مجموعہ اشتہارات ج ۳ ص ۴۳۱۔۴۴۲)

اس اشتہار میں مرزا صاحب قادیانی نے نبوت کی دو قسمیں کی ہیں۔ ایک بلا واسطہ دوم بالواسطہ۔ اور اپنے لئے فرمایا کہ میں بواسطہ نبوت محمدیہ نبی ہوں۔ مطلب یہ کہ میری نبوت کا ذریعہ پہلے نبیوں کے ذریعہ سے الگ ہے مگر مقصود میں سب برابر ہیں۔ چنانچہ اسی مضمون کو دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور نادانی یہ ہے کہ (میرے مخالف) جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس نے نبوت کا دعوی کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے بلکہ جس نبوت کا دعوی کرنا قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعوی نہیں کیا صرف یہ دعوی ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت ﷺ کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالی سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۰۔قادیانی خزائن ج ۲۲ص ۴۰۶)

اس قسم کے بہت سے حوالجات ہیں جن میں مرزا صاحب نے نبوت کا صاف صاف دعوی کیا ہے مگر بواسطہ نبوت محمدیہ لیکن بعد حصول نبوت دوسرے نبیوں سے کسی طرح کم نہیں۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی سے مقابلہ

ڈاکٹر صاحب موصوف عرصہ بیس سال تک مرزا صاحب قادیانی کے مرید رہے، آخر ان سے علیحدہ ہوئے اور مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف قدم اٹھایا، بلکہ دعوی الہام سے بھی مقابلہ کی ٹھہری۔ چنانچہ ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب نے اپنا آخری الہام مرزا صاحب کی موت کے متعلق شائع کیا جس کا ذکر مرزا صاحب نے مع جواب خود ان لفظوں میں کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

ایسا ہی کئی اور دشمن مسلمانوں میں سے میرے مقابل پر کھڑے ہوکر ہلاک ہوئے اور ان کا نام ونشان نہ رہا۔ ہاں آخری دشمن اب ایک اور پیدا ہوا ہے جس کا نام عبدالحکیم خان ہے۔ اور وہ ڈاکٹر ہے اور ریاست پٹیالہ کا رہنے والا ہے۔ جس کا دعوی ہے کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۱۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک ہلاک ہوجاؤں گا۔ اور یہ اس کی سچائی کے لئے ایک نشان ہوگا۔ یہ شخص الہام کا دعوی کرتا ہے اور مجھے دجال اور کافر اور کذاب قرار دیتا ہے۔ پہلے اس نے بیعت کی اور برابر بیس برس تک مریدوں اور میری جماعت میں داخل رہا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک نصیحت کی وجہ سے جو میں نے محض للہ اس کو کی تھی مرتد ہو گیا۔ نصیحت یہ تھی کہ اس نے یہ مذہب اختیار کیا تھا کہ بغیر قبول اسلام اور پیروی آنحضرت ﷺ کے نجات ہو سکتی ہے گو کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے وجود کی خبر بھی رکھتا ہو۔

چونکہ یہ دعوی باطل تھا اور عقیدہ جمہور کے بھی برخلاف، اسلئے میں نے منع کیا مگر وہ باز نہ آیا آخر میں اس کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا (حالانکہ یہی مذہب خان صاحب محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ داماد مرزا صاحب قادیانی کا ہے پھر نہیں معلوم کہ ڈاکٹر صاحب تو خارج اور مرتد ہوں اور خان صاحب داماد تلك اذاقسمة ضیزی) تب اس نے یہ پیش گوئی کی کہ میں اس کی زندگی میں ہی ۱۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک اس کے سامنے ہلاک ہو جاؤں گا۔ مگر خدا نے اس کی پیش گوئی کے مقابل پر مجھے خبر دی کہ وہ خود عذاب میں مبتلا کیا جاوے گا۔ اور خدا اس کو ہلاک کرے گا۔ اور میں اس کے شر سے محفوظ رہوں گا۔

سو یہ وہ مقدمہ ہے جس کا فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ بلا شبہ یہ سچ بات ہے کہ جو شخص خدا تعالی کی نظر میں صادق ہے خدا اس کی مدد کرے گا۔

(چشمہ معرفت ص ۳۲۱۔۳۲۲۔ قادیانی خزائن ج ۲۳ ص ۳۳۶۔۳۳۷)

اس مقابلہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کی بتائی ہوئی مدت کے اندر اندر ہی (۲۶ مئی ۱۹۰۸ء) کو فوت ہو گئے (اور ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی اس کے بعد بھی مدت تک زندہ رہے۔ بہاء)۔

قادیانی کا دعوی الوہیت

دعوی نبوت کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ پہلے سنائے گئے ہیں یہاں دعوی الوہیت کا بیان ہے۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

رأیتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو فخلقت السماوات و الارض و قلت انا زینا السماء الدنیا بمصابیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آئینہ کمالات اسلام، ص ۵۶۴۔ ۵۶۵۔ قادیانی خزائن ج ۵ ص ایضاً)

(میں نے نیند میں اپنے آپ کو ہو بہو اللہ دیکھا اور میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی اللہ ہوں پھر میں نے آسمان اور زمین بنائے اور میں نے کہا کہ ہم نے آسمان کو ستاروں سے سجایا ہے)۔

ہم واقعات مرزا لکھ رہے ہیں اس لئے ہمارا فرض ہے کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اصل الفاظ نقل کر دیں ان کے متعلق ان کے معتقدین کی تاویلات یا تحریفات کے ہم ذمہ دار نہیں: محتسب را درون خانہ چہ کار

قادیانی کی نظر عنایت خاکسار ثناء اللہ پر

آسماں بار امانت نتوانست کشید
قرعہ فال بنام من دیوانہ زند

جس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی کے دو حصے ہیں (براہین احمدیہ تک اور اس سے بعد) اسی طرح مرزا صاحب قادیانی سے میرے تعلق کے بھی دو حصے ہیں۔ براہین احمدیہ تک اور براہین سے بعد۔ براہین تک میں مرزا صاحب قادیانی سے حسن ظن رکھتا تھا۔ چنانچہ ایک دفعہ جب میری عمر کوئی ۱۷۔۱۸ سال کی تھی میں بشوق زیارت بٹالہ سے پا پیادہ تنہا قادیان گیا۔ ان دنوں مرزا صاحب قادیانی ایک معمولی مصنف کی حیثیت میں تھے۔ مگر باوجود شوق و محبت کے میں نے وہاں دیکھا مجھے خوب یاد ہے کہ میرے دل میں جو ان کی بابت خیالات تھے وہ پہلی ملاقات میں مبدّل ہو گئے جس کی صورت یہ ہوئی کہ میں ان کے مکان پر دھوپ میں بیٹھا تھا۔ وہ آئے اور آتے ہی بغیر اس کے کہ السلام علیکم کہیں یہ کہا تم کہاں سے آئے ہو کیا کام کرتے ہو۔

میں ایک طالب علم علماء کا صحبت یافتہ اتنا جانتا تھا کہ آتے ہوئے السلام علیکم کہنا سنت ہے۔ فوراً میرے دل میں آیا کہ انہوں نے مسنون طریق کی پرواہ نہیں کی کیا وجہ ہے مگر حسن ظن غالب تھا اس لئے یہ وسوسہ دب کر رہ گیا۔

جن دنوں آپ نے مسیحیت موعودہ کا دعویٰ کیا میں ابھی تحصیل علم سے فارغ نہیں ہوا تھا۔ آخر بعد فراغت میں آیا تو مرزا صاحب کی کتابوں کا مطالعہ شروع کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دل میں تڑپ تھی۔ استخارے کئے دعائیں مانگیں۔خواب دیکھے۔..(یہاں کچھ عبارت حذف شدہ معلوم ہوتی ہے۔ بہاء)...جن کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مجھے اپنے مخالفوں میں سمجھ کر مجھ کو قادیان میں پہنچ کر گفتگو کرنے کی دعوت دی جس دعوت کے الفاظ یہ ہیں:

اگر یہ (مولوی ثناء اللہ) سچے ہیں تو قادیان میں آکر کسی پیش گوئی کو جھوٹی تو ثابت کریں اور ہر ایک پیش گوئی کے لئے ایک ایک سو روپیہ انعام دیا جاوے گا اور آمد و رفت کا کرایہ علیحدہ ۔لیکن اس تفتیش کے لئے منہاج نبوت کو معیار صدق و کذب ٹھہراویں ۔ میں یقیناً کہتا ہوں کہ اگر میرے معجزات اور پیش گوئیاں ان کے نزدیک صحیح نہیں تو ان کو تمام انبیاء سے انکار کرنا پڑے گا اور آخر ان کی موت کفر پر ہوگی ۔

(اعجاز احمدی ص ۱۱؛ قادیانی خزائن ج ۱۹ص ۱۱۷۔۱۱۸)

مولوی ثناء اللہ نے موضع مد میں بحث کے وقت یہی کہا تھا کہ سب پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اس لئے ہم ان کو مدعو کرتے ہیں اور خدا کی قسم دیتے ہیں کہ وہ تحقیق کیلئے قادیان میں آئیں ۔ اور تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کریں ۔اور ہم قسم کھاتے ہیں کہ ہر ایک پیش گوئی کی نسبت جو منہاج نبوت کی رو سے جھوٹی ثابت ہوا ایک سو روپیہ ان کی نذر کریں گے۔ ورنہ ایک خاص تمغہ لعنت کا ان کے گلے میں رہے گا۔ اور ہم آمد و رفت کا خرچ بھی دیں گے ۔ اور کل پیش گوئیوں کی پڑتال کرنی ہوگی، تا آئندہ کوئی جھگڑا باقی نہ رہ جائے ۔ اور اسی شرط سے روپیہ ملے گا اور ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

یاد رہے کہ رسالہ نزول المسیح میں ڈیڑھ سو پیش گوئی میں نے لکھی ہے تو گویا جھوٹ ہونے کی حالت میں پندرہ ہزار روپیہ مولوی ثناء اللہ صاحب لے جائیں گے اور در بدر کی گدائی سے نجات ہوگی ۔ بلکہ ہم اور پیشگوئیاں بھی معہ ثبوت ان کے سامنے پیش کردیں گے اور اسی وعدہ کے موافق فی پیشگوئی سو روپیہ دیتے جائیں گے ۔اس وقت ایک لاکھ سے زیادہ میری جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے پس اگر میں مولوی صاحب موصوف کے لئے ایک ایک روپیہ بھی اپنے مریدوں سے لونگا تب بھی ایک لاکھ روپیہ ہو جائے گا۔ وہ سب ان کی نذر ہو گا۔ جس حالت میں کہ وہ دو دو آنہ کے لئے وہ در بدر خراب ہوتے پھرتے ہیں اور خدا کا قہر نازل ہے اور مردوں کے کفن یا وعظ کے پیسوں پر گذارہ ہے، ایک لاکھ روپیہ حاصل ہو جانا ان کے لئے ایک بہشت ہے۔ لیکن اگر میرے اس بیان کی طرف توجہ نہ کریں اور اس تحقیق کے لئے بپابندی شرائط مذکورہ جس میں بشرط ثبوت تصدیق ورنہ تکذیب دونوں شرط ہیں، قادیان میں نہ آئیں تو پھر لعنت ہے اس لاف وگذاف پر جو انہوں نے موضع مدّ میں مباحثہ کے وقت کی اور سخت بے حیائی سے جھوٹ بولا۔ اللہ تعالی فرماتا ہے لا تقف ما ليس لك به علم گمراہوں نے بغیر علم اور پوری تحقیق کے عام لوگوں کے سامنے تکذیب کی کیا یہی ایمان داری ہے وہ انسان کتوں سے بدتر ہوتا ہے جو بے وجہ بھونکتا ہے اور وہ زندگی لعنتی ہے جو بے شرمی سے گذرتی ہے

(اعجاز احمدی۔ص ۲۳؛ قادیانی خزائن ج ۱۹ص ۱۳۱۔۱۳۲)

واضح رہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ذریعہ سے عنقریب تین نشان میرے ظاہر ہوں گے۔

۱۔ وہ قادیان میں تمام پیش گوئیوں کی پڑتال کے لئے میرے پاس ہرگز نہیں آئیں گے اور سچی پیش گوئیوں کی اپنے قلم سے تصدیق کرنا ان کے لئے موت ہوگی۔

۲۔ اگر اس چیلنج پر وہ مستعد ہوئے کہ کاذب صادق کے پہلے مر جائے تو ضرور وہ پہلے مریں گے۔

۳۔ اور سب سے پہلے اس اردو مضمون اور عربی قصیدہ کے مقابلہ سے عاجز رہ کر جلد تر ان کی روسیاہی ثابت ہوگی۔

(اعجاز احمدی۔ص ۳۷؛ قادیانی خزائن ج ۱۹ص ۱۴۸)

انجام اس کا یہ ہوا کہ میں نے ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۲۰ھ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان پہنچ کر مرزا صاحب کو اطلاعی خط لکھا جو درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بخدمت جناب مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان

خاکسار آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱، صفحہ ۲۳ قادیان میں اس وقت حاضر ہے۔

جناب کی دعوت کے قبول کرنے میں آج تک رمضان شریف مانع رہا۔ ورنہ اتنا توقف نہ ہوتا میں اللہ جل شانہ کی قسم کھاتا ہوں کہ مجھے جناب سے کوئی ذاتی خصومت اور عناد نہیں چونکہ آپ (بقول خود) ایک ایسے عہدہ جلیلہ پر ممتاز و مامور ہیں جو تمام بنی نوع کی ہدایت کے لئے عموماً اور مجھ جیسے مخلصوں کے لئے خصوصاً ہے اس لئے مجھے قوی امید ہے کہ آپ میری تفہیم میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کریں گے اور حسب وعدہ خود مجھے اجازت بخشیں گے کہ میں مجمع عام میں آپ کی پیش گوئیوں کی نسبت اپنے خیالات ظاہر کروں۔ میں مکرر آپ کو اپنے اخلاص اور صعوبت سفر کی طرف توجہ دلا کر اسی عہدہ جلیلہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ مجھے ضرور ہی موقع دیں۔

راقم۔ ابوالوفاء ثناء اللہ۔ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء۔ وقت سوا تین بجے دن

مرزا جی نے اس کا جواب دیا

از طرف عائذ باللہ غلام احمد عافاہ اللّٰہ و ایّد۔ بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا رقعہ پہنچا۔ اگر آپ لوگوں کی صدق دل سے یہ نیت ہو کہ اپنے شکوک وشبہات پیش گوئیوں کی نسبت یا ان کے ساتھ اور امور کی نسبت بھی جو دعوی سے تعلق رکھتے ہوں رفع کراویں تو یہ آپ لوگوں کی خوش قسمتی ہوگی اور اگرچہ میں کئی سال ہوگئے کہ اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں اس گروہ مخالف سے ہرگز مباحثات نہیں کروں گا کیونکہ اس کا نتیجہ بجز گندی گالیوں اور اوباشانی کلمات سننے کے اور کچھ ظاہر نہیں ہوگا مگر میں ہمیشہ طالب حق کے شبہات دور کرنے کے لئے تیار ہوں۔

اگرچہ آپ نے اس رقعہ میں دعوی کر دیا ہے کہ میں طالب حق ہوں مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے تامل ہے کہ اس دعوی پر آپ قائم رہ سکیں۔ کیونکہ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ ہر بات کو کشاں کشاں بے ہودہ اور لغو مباحثات کی طرف لے آتے ہیں اور میں خدا تعالی کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کرونگا۔ سو وہ طریق جو مباحثات سے بہت دور ہے، وہ یہ ہے کہ آپ اس مرحلہ کو صاف کرنیکے لئے اول یہ اقرار کر دیں کہ آپ منہاج نبوت سے باہر نہیں جائیں گے اور وہی اعتراض کریں گے جو آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰؑ پر یا حضرت موسیٰؑ پر یا حضرت یونسؑ پر عاید نہ ہوتا ہو اور حدیث اور قرآن کی پیشین گوئیوں پر زد نہ ہو۔ دوسری یہ شرط ہوگی کہ آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہوں گے، صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر دے دیں کہ میرا یہ اعتراض ہے، پھر آپ کو عین مجلس میں مفصل جواب سنایا جائے گا۔ اعتراض کے لئے لمبا لکھنے کی ضرورت نہیں ایک سطر یا دو سطر کافی ہیں۔ تیسری یہ شرط ہوگی کہ ایک دن میں صرف ایک ہی اعتراض آپ کریں گے کیونکہ آپ اطلاع دے کر نہیں آئے، چوروں کی طرح آ گئے اور ہم ان دنوں بہ باعث کم فرصتی اور کام طبع کتاب کے تین گھنٹے سے زیادہ وقت نہیں خرچ کر سکتے۔ یاد رہے کہ یہ ہرگز نہیں ہوگا کہ عوام کالانعام کے روبرو آپ وعظ کی طرح لمبی گفتگو شروع کر دیں بلکہ آپ نے بالکل منہ بند رکھنا ہوگا جیسے صم بکم۔ یہ اسلئے کہ تا گفتگو مباحثہ کے رنگ میں نہ ہو جائے۔

اول صرف ایک پیش گوئی کی نسبت سوال کریں تین گھنٹہ تک میں اس کا جواب دے سکتا ہوں اور ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جائے گا کہ اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام نہیں ہوگا کہ اس کو سناویں، ہم خود پڑھ لیں گے۔ مگر چاہیے کہ دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ اس طرز میں آپ کا کچھ حرج نہیں ہے، کیونکہ آپ تو شبہات دور کرانے آئے ہیں (ہم تو آپ کی دعوت کے مطابق تکذیب کو آئے ہیں۔ آپ کا یہ کہنا کہ شبہات دور کرانے آئے ہیں آپ کی معمولی بات ہے۔ ثناء اللہ)۔ یہ طریق شبہات دور کرانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بہت عمدہ ہے۔ میں بآواز بلند لوگوں کو سنا دوں گا کہ اس پیش گوئی کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا ہے اور اس کا یہ جواب ہے۔ اسی طرح تمام وساوس دور کر دیئے جائینگے۔ لیکن اگر یہ چاہو کہ بحث کے رنگ میں آپ کو بات کا موقع دیا جاوے تو یہ ہرگز نہیں ہوگا۔

چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک میں اس جگہ ہوں۔ بعد میں ۱۵ جنوری ۱۹۰۳ء کو ایک مقدمہ پر جہلم جاؤنگا۔ سو اگرچہ بہت کم فرصتی ہے لیکن چودھویں جنوری ۱۹۰۳ء تک تین گھنٹہ تک آپ کیلئے خرچ کر سکتا ہوں۔ اگر آپ لوگ کچھ نیک نیتی سے کام لیں تو یہ ایک ایسا طریق ہے کہ اس سے آپ کو فائدہ ہوگا، ورنہ ہمارا اور آپ لوگوں کا آسمان پر مقدمہ ہے، خود خدا تعالیٰ فیصلہ کر دے گا۔

سوچ کر دیکھ لو کہ یہ بہتر ہوگا کہ آپ بذریعہ تحریر جو دو سطر سے زیادہ نہ ہو ایک ایک گھنٹہ کے بعد اپنا شبہ پیش کرتے جائیں گے اور میں وہ وسوسہ دور کرتا جاؤنگا۔ ایسا صدہا آدمی آتے ہیں اور وسوسے دور کرا لیتے ہیں۔ ایک بھلا مانس شریف آدمی ضرور اس بات کو پسند کرے گا، اس کو اپنے وساوس دور کرانے ہیں اور کچھ غرض نہیں۔ لیکن وہ لوگ جو خدا سے نہیں ڈرتے ان کی تو نیتیں ہی اور ہوتی ہیں۔

بالآخر اس غرض کیلئے کہ اب آپ اگر شرافت اور ایمان رکھتے ہیں قادیان سے بغیر تصفیہ کے خالی ہاتھ نہ جاویں، دو قسموں کا ذکر کرتا ہوں۔ اول چونکہ میں انجام آتھم میں خدا تعالیٰ سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کرونگا اس وقت پھر اسی عہد کے مطابق قسم کھاتا ہوں کہ میں زبانی آپ کی کوئی بات نہیں سنونگا۔ صرف آپ کو یہ موقع دیا جائے گا کہ اول آپ ایک اعتراض جو آپ کے نزدیک سب سے بڑا اعتراض کسی پیش گوئی پر ہو، ایک سطر یا دو سطر حد تین سطر تک لکھ کر پیش کریں جس کا یہ مطلب ہو کہ یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی اور منہاج نبوت کی رو سے قابل اعتراض ہے اور پھر چپ رہیں۔ اور میں مجمع عام میں اس کا جواب دونگا جیسا کہ مفصل لکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکا ہوں ۔ پھر دوسرے دن اسی طرح دوسری لکھ کر پیش کریں۔ یہ تو میری طرف سے خدا تعالی کی قسم ہے کہ میں اس سے باہر نہیں جاؤنگا اور کوئی زبانی بات نہیں سنوں گا، اور آپ کی مجال نہیں ہوگی کہ ایک کلمہ بھی زبانی بول سکیں اور آپ کو بھی خدا تعالی قسم دیتا ہوں کہ آپ اگر سچے دل سے آئے ہیں تو اس کے پابند ہو جائیں اور ناحق فتنہ وفساد میں عمر بسر نہ کریں ۔اب ہم دونوں میں سے ان دونوں قسموں سے جو شخص انحراف کرے گا اسپر خدا کی لعنت ہے اور خدا کرے کہ وہ اس لعنت کا پھل بھی اپنی زندگی میں دیکھ لے ۔سو اب میں دیکھوں گا کہ آپ سنت نبویہ کے موافق اس قسم کو پورا کرتے ہیں یا قادیان سے نکلتے ہوئے اس لعنت کو ساتھ لے جاتے ہیں اور چاہیے کہ اول آپ مطابق اس عہد مؤکد بقسم کے آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر کا لکھ کر بھیج دیں اور پھر وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع کیا جائے گا اور آپ کو بلایا جاویگا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جائینگے ۔ مرزا غلام احمد بقلم خود ۔

اس خط کو دیکھ کر چاہیے تھا کہ میں مایوس ہو جاتا مگر ارادہ کے مستقل آدمی سے یہ امید غلط ہے کہ وہ ایک آدھ مانع پیش آنے سے مایوس ہو جائے۔اس لئے میں نے پھر ایک خط لکھا، جو درج ذیل ہے:

الحمد للّٰہ و سلام علی عبادہ الّذین اصطفی ۔ امّا بعد ۔

از خاکسار ثناء اللہ بخدمت مرزا غلام احمد صاحب!

آپ کا طولانی رقعہ مجھے پہنچا مگر افسوس کہ جو کچھ تمام ملک کو گمان تھا وہی ظاہر ہوا۔ جناب والا! جب کہ میں آپ کی حسب دعوت مندرجہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۱ و ۲۳ حاضر ہوا ہوں اور صاف لفظوں میں رقعہ اولی میں انہیں صفحوں کا حوالہ دے چکا ہوں تو پھر اتنی طول کلامی جو آپ نے کی ہے بجز العادة طبیعة ثانیة کے اور کیا معنی رکھتی ہے؟

جناب من! کس قدر افسوس کی بات ہے کہ آپ اعجاز احمدی کے صفحات مذکورہ پر تو اس نیاز مند کو تحقیق کیلئے بلاتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ میں (ثناء اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کی پیش گوئیوں کو جھوٹی ثابت کروں تو فی پیش گوئی مبلغ سو روپیہ انعام لوں اور اس رقعہ میں آپ مجھ کو ایک دو سطریں لکھنے کے پابند کرتے ہیں اور اپنے لئے تین گھنٹہ تجویز کرتے ہیں تلك اذاً قسمة ضيزى ۔

بھلا یہ کیا تحقیق کا طریقہ ہے میں تو ایک دو سطریں لکھوں اور آپ تین گھنٹے تک فرماتے جائیں۔ اس سے صاف سمجھ آتا ہے کہ آپ مجھے دعوت دے کر پچھتا رہے ہیں اور اپنی دعوت سے انکاری ہیں اور تحقیق سے اعراض کرتے ہیں جس کی بابت آپ نے مجھے در دولت پر حاضر ہونے کی دعوت دی تھی، جس سے عمدہ میں امرتسر ہی میں بیٹھا کر سکتا تھا اور کر چکا ہوں۔ مگر چونکہ میں اپنے سفر کی صعوبت کو یاد کر کے بلانیل و مرام واپس جانا کسی طرح مناسب نہیں جانتا، اس لئے میں آپ کی بے انصافی کو بھی قبول کرتا ہوں کہ میں دو تین ہی سطریں لکھوں گا اور آپ بلا شک تین گھنٹے تک تقریر کریں مگر اتنی اصلاح ہوگی کہ میں اپنی دو تین سطریں مجمع میں کھڑا ہو کر سناؤنگا اور ہر ایک گھنٹے کے بعد پانچ منٹ نہایت دس منٹ تک آپ کے جواب کی نسبت رائے ظاہر کرونگا اور چونکہ آپ مجمع پسند نہیں کرتے اس لئے فریقین کے آدمی محدود ہوں گے جو پچیس پچیس سے زائد نہ ہوں گے۔

آپ میرا بلا اطلاع آنا چوروں کی طرح فرماتے ہیں، کیا مہمانوں کی خاطر اسی کو کہتے ہیں؟ اطلاع دینا آپ نے شرط نہیں کیا تھا۔ علاوہ اس کے آپ کو آسمانی اطلاع ہوگئی ہوگی۔ آپ جو مضمون سنائیں گے وہ اسی وقت مجھ کو دے دیجئے گا۔ کاروائی آج ہی شروع ہو جائے۔ آپ کے جواب آنے پر میں اپنا مختصر سا سوال بھیج دونگا۔ باقی لعنتوں کی بابت وہی عرض ہے جو حدیث میں موجود ہے (وہ یہ ہے کہ لعنت کا مخاطب اگر لعنت کا حق دار نہیں تو کرنے والے پر پڑتی ہے۔ ثناء اللہ)۔ ۱۱ جنوری ۱۹۰۳ء

اس کا جواب جناب مرزا صاحب نے خود نہیں لکھا بلکہ آپ کی طرف سے مولوی محمد احسن صاحب امروہی نے لکھا جو درج ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ حامداً و مصلیاً۔

مولوی ثناء اللہ صاحب! آپ کا رقعہ حضرت اقدس امام الزمان مسیح موعود مہدی معہود کی خدمت مبارک میں سنا دیا گیا۔ چونکہ اس کے مضامین محض عناد اور تعصب آمیز تھے جو طلب حق سے بعد المشرقین کی دوری اس سے صاف ظاہر ہوتی تھی لہذا حضرت اقدس کی طرف سے آپ کو یہی جواب کافی ہے کہ آپ کو تحقیق حق منظور نہیں ہے اور حضرت، انجام آتھم میں اور نیز اپنے خط مرقومہ جواب سامی میں قسم کھا چکے اور اللہ تعالیٰ سے عہد کر چکے ہیں کہ مباحثہ کی شان سے مخالفین کوئی تقریر نہ کریں گے (غلط ہے۔ثناء اللہ)۔ خلاف معاہدہ الٰہی کے کوئی مامور من اللہ کیوں کر کسی فعل کا ارتکاب کر سکتا ہے؟ طالب حق کے لئے جو طریق حضرت اقدس نے تحریر فرمایا ہے کیا وہ کافی نہیں۔ لہذا آپ کی اصلاح جو بطرز شان مناظرہ آپ نے لکھی ہے وہ ہرگز منظور نہیں اور یہ بھی منظور نہیں فرماتے کہ جلسہ محدود ہو بلکہ فرماتے ہیں کل قادیان وغیرہ کیا اہل الرائے اپنے مجتمع ہوں تا کہ حق و باطل سب پر واضح ہو جائے۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

خاکسار محمد احسن بحکم حضرت امام الزمان۔ گواہ شد۔ محمد سردار ابوسعید

بس اب ناامیدی ہوگئی تو میں مع اپنے مصاحبوں کے یہ کہتا ہوا چلا آیا

ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

خاکسار ثناء اللہ پر آخری نظر عنایت

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے
بلا یہ کون لیتا جان پر لیتے تو ہم لیتے

میرا روئے سخن مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ اور بزرگان علمائے کرام سے بعد شروع ہوا مگر کیفیت میں ان سے بڑھ گیا تھا اس لئے مرزا صاحب نے آخری نظر عنایت جو مجھ پر کی خود انہی کے لفظوں میں درج ذیل ہے۔ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں در حقیقت کذاب مفسد ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور نہایت سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم: عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ جلد ۳ ص ۵۷۸۔۵۷۹)

اس اشتہار کی اشاعت کے بعد ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی روزانہ ڈائری یوں چھپی:

ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اس کی طرف ہوئی اور رات کو توجہ اس کی طرف تھی اور رات کو الہام ہوا کہ

اجیب دعوۃ الداع

صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے۔ باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔ (قادیانی ملفوظات ج ۹ ص ۲۶۸۔ بدر قادیان ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء ص ۷)

نتیجہ یہ ہوا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو انتقال کر گئے آپ کے انتقال کی خبر اخبار الحکم کے خاص پرچہ میں جن لفظوں میں سنائی گئی وہ درج ذیل ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات مسیح

برادران! جیسا کہ آپ سب صاحبان کو معلوم ہے کہ حضرت امامنا ومولانا حضرت مسیح موعود مہدی معہود (مرزا قادیانی) کو اسہال کی بیماری بہت دیر سے تھی اور جب آپ کوئی دماغی کام زور سے کرتے تھے حضور کو یہ بیماری بسبب کھانا نہ ہضم ہونے کے اور چونکہ دل سخت کمزور تھا اور نبض ساقط ہو جایا کرتی تھی عموماً مشک وغیرہ کے استعمال سے واپس آجایا کرتی تھی اس دفعہ لاہور کے قیام میں حضور کو دو تین دفعہ پہلے یہ حالت ہوئی لیکن ۲۵ تاریخ مئی کی شام کو جب کہ آپ سارادن پیغام صلح کا مضمون لکھنے کے بعد سیر کو تشریف لے گئے تو واپسی پر حضور کو پھر اس بیماری کا دورہ شروع ہو گیا اور وہی دوا دی گئی جو کہ پہلے مقوی معدہ استعمال فرماتے تھے۔ مجھے حکم بھیجا تو بنوا کر بھیج دی گئی۔ مگر اس سے کوئی فائدہ نہ ہوا اور قریباً ۱۱ بجے اور ایک دست آنے پر طبیعت از حد کمزور ہوگئی اور مجھے اور حضرت خلیفہ نورالدین صاحب کو طلب فرمایا مقوی ادویہ دی گئیں اور اس خیال سے کہ دماغی کام کی وجہ سے یہ مرض شروع ہوئی نیند آنے سے آرام آجائے گا ہم واپس اپنی جگہ پر چلے گئے مگر تقریباً دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آ گیا جس سے نبض بالکل بند ہوگئی اور مجھے اور مولانا خلیفۃ المسیح مولوی نورالدین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب کو بلوایا اور برادرم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب کو بھی گھر سے طلب کیا اور جب وہ تشریف لائے تو مرزا یعقوب بیگ صاحب کو اپنے پاس بلا کر کہا کہ مجھے سخت اسہال کا دورہ ہو گیا ہے آپ کوئی دوا تجویز کریں۔ علاج شروع کیا گیا چونکہ حالت نازک ہوگئی تھی اس لئے ہم پاس ہی ٹھہرے رہے اور علاج باقاعدہ ہوتا رہا مگر نبض واپس نہ آئی یہاں تک کہ سوا دس بجے صبح ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو حضرت اقدس کی روح اپنے محبوب حقیقی سے جاملی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۹۲

(ضمیمہ الحکم غیر معمولی پرچہ الحکم مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء)

اور خاکسار مصنف (ثناء اللہ مورد عتاب مرزا) تا حال (جون ۱۹۲۳ء تک) بفضلہٖ تعالی زندہ ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آج سے ۱۵ سال پہلے فوت ہو چکے۔ آہ!

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم بہار آخر شد

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقہ محمد و علی آلہ و صحبہ اجمعین۔ و الحمد للہ رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہل و ہشتم (۴۸)

قادیانی مشن (۱۱)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہل وہشتم (۴۸) قادیانی مشن (۱۱)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۶
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۱۱
ایک متلاشیء احمدیت کو جواب	۱۲
مرزائیوں کو احمدی نہ لکھا جائے	۱۶
شرابی اور افیونی مسیح	۱۷
خلیفہ قادیان اب بھی مباہلہ نہ کرے گا؟	۲۰
جلدی مت کرو	۲۱
ایک جنازہ پر جھگڑا	۲۵
تمام روئے زمین کے مرزائیوں کو چیلنج	۲۶
مباہلہ مرزائیہ	۲۸
انعام نہ لے سکے	۳۰
مولانا ابراہیم سیالکوٹی پر افتراء	۳۲
قادیانی کی تکذیب، واقعات سے	۳۴
قادیانی اور بابی	۳۶
مرزا صاحب کے اخلاق	۴۳
قادیانی امت کے اخلاق	۴۵
خلیفہ قادیان کی بابیت	۴۷
بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہنا بے عقلی ہے	۵۲
تردید حکیم نورالدین قادیانی	۵۶
راولپنڈی میں مباحثہ	۶۳
مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا	۶۷
مباحثہ راولپنڈی: ایک وضاحت	۶۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ کو مرزا کے مقابل کیوں پیش کرتے ہیں	۷۱
راولپنڈی کے مباحثہ کی روداد: سچا کون ہے	۷۵
قادیانی اور بہائی	۷۷
قادیانی کے اقوال میں اختلاف کوئی نئی بات ہے؟	۷۸
نبوت کا دروازہ کھل گیا	۷۹
دانیال کی پیش گوئی اور قادیانی نقل باز	۸۳
لالہ موسی میں احمدیوں اور اہل حدیثوں کا مناظرہ	۸۷
حضرت عیسی آسمان سے اتریں گے	۸۹
جلسہ مدراس میں اخبار اہل حدیث کا ذکر خیر	۹۱
قادیانی اپنے ارادوں میں ناکامیاب گیا	۹۲
مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق	۹۴
خاتم النبیین ۔ سلسلہ مضامین معماریہ ۔۲	۹۵
قادیان اور حضرت بہاء اللہ	۹۸
شیخ بہاء اللہ اور ان کا دعوی	۱۰۰
احمدی جماعت کے لئے ہجرت کا حکم	۱۰۲
آسمانی نکاح پر نظر	۱۰۳
جواب نداء ایمان	۱۰۷
رسالہ مراق مرزا لاجواب ہے	۱۱۳
مناظرہ مرزائیاں	۱۱۹
قادیانی علم کلام	۱۲۱
قادیان میں فساد وقتال	۱۲۱
خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت اور ان کا انکار	۱۲۲
تفسیر القرآن میں مقابلہ	۱۲۴
تفسیر نویسی: بے حیائی تیرا آسرا	۱۲۶
برما میں زلزلہ: صداقت مرزا	۱۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر نویسی کا چیلنج اور خموشی ۱۳۴
کھلا خط بنام مولوی غلام رسول راجیکی ۱۳۵
جواب الجواب: اخلاق مرزا ۱۳۶
تفسیر بالرائے ۱۳۶
مولوی غلام رسول مرزائی کا وعدہ انعام ۱۳۷
قادیانی انعامات ۱۴۰
کانگریس کے خلاف فتوی قادیان سے ۱۴۲
مباحثہ مرزائیاں بمقام مونگ ۱۴۸
قصور کس کا؟ علماء کا یا مرزا کا ۱۵۲
مباحثہ مونگ ضلع گجرات پنجاب ۱۵۴
انبالہ شہر میں مرزائیت کا جنازہ نکل گیا ۱۵۵
قادیانی فتوحات زندہ باد ۱۵۵
قادیانی برات میں ماتم کا سامان ۱۵۷
جماعت قادیانی سے مطالبہ ۱۶۰
کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان ۱۶۲
خدمات مرزا ۱۶۳
قول فیصل ۱۶۶
قادیانی کے نسب پر بھی ایک نظر ۱۶۹
امام قادیان کا افسوس گورنر کیس پر ۱۶۹
قادیانی مباحثات کی مرزائی رپورٹیں ۱۷۲
قادیانی دائرہ تناسخ ۱۷۴
حضرت یونس اور بطن الحوت ۱۷۵
مراق مرزا ۱۷۸
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور کوکب ہند دہلوی ۱۸۰
پیغامی اور محمودی دونوں سچے ہیں ۱۸۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات مرزا یا بم کا گولہ	۱۸۲
قادیانی تفسیر نویسی	۱۸۵
قادیانی انعام کی حقیقت	۱۹۳
تحریک وہابیت اور احمدیت	۱۹۵
کیا الفضل اپنی حق گوئی کا ثبوت دے گا؟	۲۰۱
قادیانی مجدد کامل	۲۰۳
مسیح قادیانی اور مہاتما گاندھی	۲۰۶
مرزائی اخلاق	۲۱۱
شیخ بہاء اللہ: ظہور اللہ	۲۱۳
وہی تفسیر نویسی کا ولولہ	۲۱۵
ولادت مسیح	۲۲۱
حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں	۲۲۷
قادیانیوں اور عیسائیوں میں مباحثہ	۲۳۵
اعور کون اور کذاب کون	۲۳۸
خلیفہ قادیان کا عیسائیوں کے مقابل گریز	۲۴۱
کھلا عریضہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری	۲۴۲
خلیفۃ المسیح کا فرار	۲۴۳
مرزا قادیانی اور آیات قرآنی	۲۴۴
بٹالہ میں اہلحدیث اور مرزائیوں کا مباحثہ اور مباہلہ	۲۴۹
مباہلہ سے فرار اور مریدوں کی نظر میں قرار	۲۵۰
حدیث مجدد	۲۵۲
پیر جماعت علی شاہ اور مرزا قادیانی	۲۵۵
مباہلہ ہوگا؟ غالباً نہیں	۲۵۹
قادیانی اور عیسائی مناظرہ کیوں نہیں ہوتا	۲۶۰
قادیانی مسخرہ پن	۲۶۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آیت کی تفسیر میں فلاسفہ حال کے پانچ اقوال	۲۶۳
مجوزہ گھڑیالوی، قادیانی مباہلہ میں محاکمہ	۲۶۹
قیامت کبری آ گئی	۲۷۳
قادیانی بڑے ہوشیار ہیں	۲۷۸
الہام قادیانی: خلاف آیت قرآنی	۲۷۹
مباہلہ اور مباحثہ میں کیا دیر ہے؟	۲۸۱
قادیانی مسیح اور حواریوں میں اختلاف	۲۸۳
مباہلہ مرزا	۲۸۹
راولپنڈی میں مرزائی جلسوں کے نتائج	۲۹۵
علامات مسیح	۲۹۷
ان شانئك هو الا بتر	۲۹۹
بیٹا باپ کی مسند پر	۳۰۰
کوئٹہ میں زلزلہ اور قادیان میں خاموشی	۳۰۱
قادیان میں قتل وقتال	۳۰۲
ایک مخلوط النسل عظیم الشان انسان: مسیح قادیان	۳۰۳
مرزا کی دعا کے مطابق ثناءاللہ کیوں نہ مرا؟	۳۰۶
انعام جمع کراؤ	۳۱۱
میں بھی امیدوار انعام ہوں	۳۱۲
عشرہ مرزائیہ۔ا	۳۱۴
کرامات مرزا	۳۱۹
قادیان اور نورافشان	۳۲۱
عشرہ مرزائیہ۔۲	۳۲۲
فخرالدین ملتانی کو جواب	۳۲۸
حرامزادے سور	۳۲۹
متفرقات مرزائیہ	۳۳۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ کی چھان بین	۳۳۲
مرزا صاحب اور عقلی اعجاز	۳۳۴
مولوی محمد علی اور ڈاکٹر بشارت جواب دیں	۳۳۶
راولپنڈی میں کانفرنس اتحاد بین المسلمین کا حشر	۳۳۸
آخری فیصلہ پر آخری سانس	۳۴۰
ذریۃ البغایا کی تشریح	۳۴۴
قادیانی انعامی چیلنج	۳۴۶
کیا سچ مچ مسیح آ گیا؟	۳۴۷
قادیانی ہم سے مباحثہ کیوں نہیں کرتے؟	۳۴۹
نسل بدکاراں یعنی ذریۃ البغایا	۳۵۰
مودت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری	۳۵۳
گاندھی جی اور مرزا قادیانی	۳۵۴
مسلم لیگ پر قادیانی اثر سوء	۳۵۶
مودت نامہ کا جواب	۳۵۸
ابطال دعویٰ مجددیت مرزا صاحب	۳۵۹
مرزائی علم کلام کا نمونہ	۳۶۲
مرزائیوں کیلئے انعام حاصل کرنے ایک نادر موقعہ	۳۶۵
جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ میں قادیانی مباحثہ	۳۶۶
قادیانی جماعت کو ایک فیصلہ کن چیلنج	۳۶۹
قادیانی انعام	۳۷۱
مرزا صاحب کے دوخواص	۳۷۱
مرزا صاحب کا پروگرام	۳۷۵
مودت نامہ کا جواب	۳۷۸
مہرالدین بنام محمد علی لاہوری	۳۸۲
مکتوب مفتوح بنام عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) قادیان	۳۸۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تینوں میں سچا کون؟ مرزائی آریہ یا عیسائی؟	۳۸۵
جواب ٹریکٹ بخدمت مولوی محمد علی	۳۸۷
وزیر آباد پنجاب میں مناظرہ قادیانی	۳۹۳
مولوی محمد علی لاہوری کی تحریف قرآنی	۳۹۶
مرزائیوں سے مناظرہ اوران کی شکست	۳۹۹
مرزا محمود بطور منصف	۴۰۰
شریف اور محمود کی اشتہار بازی میں ہمارا محاکمہ	۴۰۱
قادیان کا انعام: عنقا صفت	۴۰۴
انعامی چیلنج کی حقیقت	۴۰۶
حقیقت دجال اور یاجوج ماجوج	۴۰۹
دلیر کون ہے؟ عیسائی یا مرزائی	۴۱۳
تاریخ مرزا اور فاروق قادیانی	۴۱۷
مرزا صاحب کی ترقی مدارج	۴۲۳
کتاب فیصلہ مرزا کی طلبی دمشق سے	۴۲۵
انعامی فیصلہ	۴۲۷
قلعہ نبوت مرزا پر گولہ باری	۴۲۸
مرزائی دوستو! خدا سے ڈرو	۴۲۸
پیدائش مرزا، اور تاریخ مرزا	۴۳۰
قادیانی تصویر کا اصلی رخ	۴۳۳
حضرت مسیح موعود عیسی بن مریم کا حج کرنا	۴۳۶
مرزا صاحب قادیانی کا مبلغ علم	۴۵۳
محبت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری	۴۵۵
قادیان کا سہ صد انعام	۴۵۷
قادیانی اور لاہوری مرشد بھائیوں سے خطاب	۴۵۸
امت مرزا میں ایک جدید نبی	۴۶۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نبی کی پیش گوئی متعلق موجودہ سیاست	۴۶۵
ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں فساد	۴۶۷
مولانا سیالکوٹی اور مرزا قادیانی	۴۶۸
نمونہ اجتہاد مرزا صاحب	۴۶۹
قادیانی علماء سے ایک سوال	۴۷۱
قصیدہ یائیہ	۴۷۲
یوم تبلیغ مرزا	۴۷۴
محبت نامہ کا جواب غضب نامہ	۴۷۵
مرزا صاحب قادیانی بحیثیت مصنف	۴۷۶
رسالہ علم کلام مرزا پر اخبار العدل کی رائے	۴۷۸
بقیہ: قصیدہ یائیہ	۴۷۹
مراق مرزا مصنفہ بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری	۴۸۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتاب

الحمد لله و الصلوة و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی اڑتالیسویں (اور قادیانی مشن کی گیارھویں) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۲۔اگست ۱۹۲۹ء تا ۴۔نومبر ۱۹۳۲ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دست یاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد عبداللہ معمار، مولوی خلیل احمد بستوی، مولوی حضرت اللہ میمیو، اپر برھا، مولوی عبدالقیوم چک رجاوی ثم اٹاوی، ماسٹر محمد اعظم سیالکوٹی، منشی محمد حسین صابری بریلوی، قاضی تجمل حسن گوجرانوالہ، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، مولوی عبدالقیوم بردوانی، حافظ فضل الرحمٰن لالہ موسی، مولوی عبد السلام بڑبمٹ مدراس، مولوی مہر الدین میاں ونڈ، مولوی نور حسین گرجاکھی، مولوی محمد عبدالکبیر کوم کلاں، حافظ محمد حسن لاہور، سید محمد حسن شاہ مالاکنڈ، مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں، قاضی ضیاء الدین منڈوال کیمبل پور، ملک ہدایت اللہ وزیر آباد، غلام احمد خان بنگش ہنگو، ماسٹر نظام الدین کوہاٹی، سید محمد شریف گھریالوی، مولوی خلیل احمد نظام آبادی، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ، وغیرھم کی نگارشات نقل ہوئی ہیں۔ نیز مولوی عبداللہ وکیل سری نگر اور پنڈت آتما نند کی تحریریں بھی نقل کی گئی ہیں اور دفتر اہل حدیث امرتسر کے زیراہتمام چھپنے والے منشی حبیب اللہ امرتسری کے مختصر رسالے: مراق مرزا، کو بھی شامل اشاعت کردیا گیا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۲۹ء سے ۱۹۳۲ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام   فقیر بارگاہ صمدی   محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہ من سلیما ن و انہ بسم اللہ الرحمن الر حیم

ایک متلاشیء احمدیت کو جواب

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمارؒ امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مولانا مدیر اہل حدیث ۔ السلام علیکم

خاکسار کا مراسلہ درج اہل حدیث کر کے مشکور فرمائیں۔

میں نیاز مند دفتر اہل حدیث میں حاضر ہو کر مضامین مرزا صاحب دیکھا کرتا ہوں ۔ ایک روز میں بیٹھا تھا کہ ایک پوسٹ کارڈ مرقومہ میاں خیرالدین نمبردار سندھی کا دیکھنے میں آیا جس میں ایک سوال کا جواب مانگا تھا۔ میں نے مولانا فاتح قادیان کی خدمت میں عرض کی کہ یہ کارڈ بغرض جواب مجھے دیا جائے ۔ فرمایا اچھا۔ چنانچہ اس سوال کو مع جواب بغرض فائدہ عام ، اہل حدیث ، میں دیتا ہوں ۔ سائل مذکور نے مولانا (ثناءاللہ امرتسری) سے دریافت کیا ہے :

> مرزا صاحب قادیانی نے بڑی تحدی سے کتاب اعجاز احمدی میں لکھا ہے کہ مولوی ثناءاللہ میری اس کتاب کا جواب میعاد مقررہ ۲۰ روز کے اندر نہ دیں تو میں سچا ہوں گا ۔ کیا آپ نے جواب دیا تھا ؟ دیا تھا، تو ہمیں بھیج دیں ۔ ورنہ ہم سب احمدی ہونے کو تیار ہیں ۔

اس کے جواب میں سے پہلے اصل قصہ میں راقم خط اور ناظرین اہل حدیث کو سناتا ہوں ۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵ ۔ نومبر ۱۹۰۲ء کو ایک کتاب اعجاز احمدی شائع کی جس کے صفحات ۹۰ ہیں ۔ جس میں ۵۳۶ ، ابیات کا ایک عربی قصیدہ مع ترجمہ درج ہے ۔ باقی اردو مضمون ہے جس میں اپنی خودستائی فرمائی ہے ۔

اس کتاب کا جواب اردو مع قصیدہ عربی میں لکھنے کے لئے جملہ مخالفوں کو عموماً اور مولانا ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری کو خصوصاً مخاطب کیا ۔ مگر کمال یہ کیا کہ مضمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اردو اور عربی قصیدہ کے لکھنے اور لکھ کر چھاپ دینے کے لئے یعنی سب کاموں کے لئے کل میعاد ۲۰ روز رکھی (ملاحظہ ہو صفحہ اخیر کتاب مذکور)

اگرچہ عقل مند لوگ اتنے ہی سے اصل حقیقت سمجھ سکتے ہیں کہ بیس روز کی مدت میں تین چار کام کیسے ہوں۔

۱۔ تصنیف کتاب مع قصیدہ طویلہ۔

۲۔ کاتب کی کتابت۔

۳۔ مطبع کا فعل طباعت

سوال صرف یہ ہے کہ مقابلہ کسی مصنف سے تھا، یا کاتب و پریس مین سے بھی تھا۔ ہر عقل مند سمجھ سکتا ہے کہ مصنف سے مقابلہ ہوتا ہے کاتب اور پریس مین کو کسی مقابلہ میں شریک کرنا نہیں۔ اور یہی ایک بات ہے جس کے سمجھنے سے اس مقابلہ اور اعجاز مرزا کی حقیقت کھل سکتی ہے۔

بھلا اگر مصنف اپنا کام ایک ہفتہ میں ختم کر دے مگر اسے کاتب نہ مہیا ہو، یا کاتب بھی مہیا ہو، تو وہ ۲۰ ضرب ۲۶ تقطیع کے ۹۰ صفحات کتنے دنوں میں کتابت کرے گا، نمبردار صاحب کو کسی کاتب سے مل کر پوچھنا چاہیے کہ وہ اس سائز کے عربی اردو صفحات سارے دن میں چھ صفحات سے زیادہ نہیں لکھ سکتا۔ بہت خوب۔ رات دن کی محنت سے ۱۵ روز میں کتابت ختم ہوئی جو مصنف کے ہفتہ ملانے سے ۲۲ روز ہوئے۔ اب باری آئی پریس کی۔ پریس والوں سے پوچھئے کہ ۹۰ صفحات کی کتاب کتنے دنوں میں تیار کر کے دیں گے۔

یاد رہے کہ جن کو طباعت کے کام کا تجربہ ہے وہ یقین کر سکتے ہیں کہ جلدی سے جلدی دیں تو دو ہفتوں میں دیں گے۔ سارے مل کر ہوئے ۳۷ روز۔

اب آئی باری دفتری کی۔ یعنی کتاب کی تہ بندی اور سلائی کی، جسے بہت جلدی کریں تو دو روز میں کریں۔ سارے ۳۹ روز ہوئے جن میں سے ایک روز بھی کم نہیں ہوسکتا۔ بتایئے ۳۹ روز کا کام مرزا جی کا ۲۰ روز کی مدت میں طلب کرنا اعجاز نبوت ہے، یا اپنا عجز ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا جی نے خود بھی یہ کتاب اتنی مدت میں نہیں لکھی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا ثبوت میں پیش کرونگا۔اسی لئے مولانا (ثناءاللہ) صاحب نے ۲۱ نومبر ۱۹۰۲ء کو بذریعہ اشتہار مرزا جی کو مطلع کیا کہ آپ ایک مجلس میں آمنے سامنے بیٹھ کر مقابلہ کریں ۔ یہ کیا بات ہے کہ آپ نے گھر میں چھپ کر خدا جانے کتنی مدت میں کتاب بنائی اور مجھے ایک غیر معقول مدت میں جواب لکھ کر چھاپ دینے پر مجبور کرتے ہیں۔مگر مرزا جی تو اپنی حقیقت خوب جانتے تھے اس لئے انہوں نے سامنے بیٹھنا گوارا نہ کیا۔

اب سنئیے میں بتاؤں کہ یہ قصیدہ اور کتاب بہت لمبی مدت میں بنائے گئے ہیں۔غور کیجئے

مرزا جی نے ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کا مضمون تھا کہ:

اے خدا! میرے لئے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک کوئی نشان دکھا۔

ادھر یہ اشتہار دیا اور دل میں خیال کیا کہ ایک قصیدہ اور کتاب بنائی جائے۔ وقت پر اسی کو یہ نشان بنا دیا جائے گا۔ چنانچہ کتاب مذکور بنائی جس میں حسب موقع موضع مد کے مباحثہ کا ذکر بھی داخل کر کے اعجاز احمدی کے نام سے شائع کر دی۔ حالانکہ اس اشتہار مورخہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء کا ذکر قادیانی مرزا جی نے خود ہی کتاب اعجاز احمدی کے صفحہ ۳۶، اور ۸۸ پر کرتے ہیں اور بعد میعاد مذکورہ بھی انہوں نے اپنی عربی تحریروں کو اس سہ سالہ پیش گوئی کا مصداق بنایا۔

نمبردار صاحب! آپ لکھتے ہیں کہ جواب بتائیے، ورنہ ہم احمدی ہو جائیں گے۔اگر آپ واقعی اخلاص اور راستی کے لئے تبدیل مذہب کرنے پر اتر آئے ہیں تو میری پیش کردہ دو وجوہات پر غور کریں کہ اس میں کیا راز تھا کہ

مولانا ثناءاللہ سے مقابلہ، اور کام کاتب اور پریس مین کا۔

مرزا جی اگر ایسے اعجاز نویس تھے تو صاف لکھتے کہ میں نے یہ قصیدہ لکھا ہے اس کے مقابل میں قصیدہ لکھ کر لائیے۔جس کی کوئی میعاد نہ ہوتی، جس طرح قرآن مجید نے اپنے مقابلے کے لئے کوئی میعاد اور مدت مقرر نہیں کی۔

اس تقرر میعاد کے علاوہ مصنف کے کام میں کاتب اور پریس مین کے کام کو بھی داخل میعاد کرنا بتا رہا ہے کہ: دال میں کالا ہے۔

اب میں ذرہ اس قصیدہ کی عربیت کا نمونہ آپ کو دکھاؤں۔آپ اگر خود عربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں جانتے تو اپنے ہاں کے علماء سے پوچھئے ۔قصیدہ مذکورہ کا پہلا شعر ہے:

ایا ارض مد قد اتاک مدمر
و ارداك ضليل و اغراك موغر

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخیر حرف پر پیش ہے ۔اب سنئے اس کے اندر کا نمونہ

ا آ خيت ذئبا عائشا او ابا الوفاء
اوافيت مداً او رئيت امرتسر

بتایئے یا عربی دانوں سے پوچھئے کہ امرتسر رئیت کا مفعول بہ ہے پھر اس پر رفع (پیش) کیوں ہے ۔اس قسم کی اور اس کے علاوہ عروضی بیسیوں سینکڑوں اغلاط اس قصیدہ کی مولانا ثناء اللہ نے اپنی لا جواب کتاب الہامات مرزا میں بتائی ہیں جن کا جواب جماعت مرزائیہ سے نہیں ہو سکا۔

اب میں آپ کو ایک آسان طریق سے اس کتاب کا جواب بتاؤں ۔مرزا جی نے اسی کتاب اعجاز احمدی میں مولانا ثناء اللہ کو قادیان پہنچ کر گفتگو کرکے کی دعوت دی تھی (دیکھو اعجاز احمدی ۔ص ۲۲، ۲۳)

خدا کی شان دیکھئے مرزا جی جواب کتاب کے لئے تو ناجائز قیود لگا کر بچ گئے تھے، مگر خدا نے اپنے دست تصرف سے ان کو اسی میں پھانسا۔جس کی صورت یہ ہوئی کہ صفحہ ۲۲، ۲۳ پر تو مولانا ثناء اللہ کو قادیان میں گفتگو کرنے کے لئے پہنچنے کی دعوت دی اور صفحہ ۳۷ پر لکھا کہ عنقریب میرا نشان ظاہر ہوگا کہ مولوی ثناء اللہ قادیان میں تحقیق کرنے کے لئے نہیں آئیں گے۔

بس پھر کیا تھا، مولانا ثناء اللہ نے یہ خیال کیا کہ شکار جانے نہ پائے ۔آپ فوراً جنوری ۱۹۰۳ء میں قادیان جا پہنچے (مولانا ثناء اللہ کے قادیان پہنچنے کا ذکر مرزا قادیانی کی کتاب مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۰۹ پر ملتا ہے)۔جاتے ہی مرزا قادیانی کو اطلاعی خط لکھا کہ لو میں آپ کی دعوت پر آ گیا ہوں، سامنے آیئے۔

آہ! اسکا جواب وہی ملا جو شیر کو دیکھ کر بکرا ، دیا کرتا ہے (خدا کے لئے رحم کرو)

مرزا جی کا خط مولانا کے ڈیرے پر ایک وفد لے کر آیا جس میں لکھا تھا:

ہم نے خدا کے ساتھ وعدہ کیا ہوا ہے کہ مولویوں کے ساتھ مناظرہ نہ کرینگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

نمبر دار صاحب ! اپنے ہاں کے مرزائیوں سے ذرہ پوچھئے تو سہی مرزا جی نے ایسا وعدہ کب کیا تھا اور کیا تھا تو مولانا موصوف کو قادیان پہنچ کر گفتگو کرنے کی دعوت کیوں دی تھی۔

کیا یہ واقعات مرزا جی کی صداقت پر دلالت کرتے ہیں۔ استغفر اللہ

نمبر دار صاحب !

میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ آپ ان واقعات کی تحقیق شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کی مصنفہ کتب خصوصاً الہامات مرزا وغیرہ میں دیکھئے۔

اب میں با دل نخواست اسی پر قناعت کرتا ہوں

ورنہ با تو ماجرا ہا داشتیم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۵ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۴۰ ص ۵۔۶)

مرزائیوں کو احمدی نہ لکھا جائے

جناب خلیل احمد صاحب بستوی لکھتے ہیں:

آج کل عام عادت پڑ گئی ہے کہ بغیر سوچے سمجھے الفاظ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ عوام تو درکنار، خواص بھی اسی غلطی میں مبتلا ہیں۔ مثلاً فرقہ ضالہ قادیانی جو مرزا غلام احمد کے تابع ہے اور ان کو نبی مانتا ہے، اپنے کو احمدی لکھتا ہے۔ اب اخباری طبقہ نے محض تقلید کی بنا پر احمدی لکھنا شروع کر دیا۔ یہ نہ دیکھا کہ مرزا کا نام غلام احمد تھا، نہ کہ احمد۔ ان کے تابعین کو غلامی یا قادیانی یا مرزائی لکھنا چاہیے نہ کہ احمدی۔ یہ ایک بھیڑ چال ہے جو چلی جا رہی ہے کوئی خیال نہیں کرتا الا ما شاء اللہ

علماء اسلام عموماً اور فاتح قادیان مولانا مدیر اہل حدیث (ثناء اللہ امرتسری) خصوصاً اس امر کا خیال فرمائیں ورنہ عوام تو علماء کے تابع ہیں وہ جو دیکھیں گے کہ ہمارے علماء قادیانیوں کو احمدی لکھتے ہیں تو وہ سند پکڑیں گے۔

احمدی کا لفظ سلسلہ احمدیہ کے سالکین کے لئے صحیح ہے۔ یہ سلسلہ احمدیہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالکین کے لئے صحیح ہے یہ سلسلہ امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے اسم گرامی سے موسوم ہے کیونکہ مجدد صاحب سرہندی کا نام صرف احمد تھا۔ چنانچہ شاہ عبد الغنی دہلوی و شاہ احمد سعید و دیگر بزرگوں کی مہریں اب تک موجود ہیں جس میں نام کیساتھ احمدی کا لفظ موجود ہے۔ کیا عجب ہے کہ مرزائیوں نے یہ لفظ یہیں سے سرقہ کیا ہو۔ مسلمانوں کو لازم ہے کہ ہر لفظ کے استعمال میں حزم و احتیاط غور و تدبر اور تحقیق سے کام لیا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۵ صفر ۱۳۴۸ھ جلد ۱۶ نمبر ۴۰ ص ۶۔۷)

شرابی اور افیونی مسیح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

معلوم نہیں امت مرزائیہ کو یہ کیونکر گمان ہوا ہے کہ وہ اہل حدیث کو اشد ترین مخالف جانتے ہیں۔ گو یہ ان کا گمان اہل حدیث کے حق میں عند اللہ باعث نجات ہے ،مگر واقعہ یہ ہے کہ اہلحدیث اور اڈیٹر اہل حدیث امت مرزائیہ (بہر دو صنف) کا نہ دشمن ہے نہ مخالف، بلکہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کا مبلغ۔ مبلغ بھی حافظ روشن علی اور منشی قاسم علی کی طرح تنخواہ دار نہیں، بلکہ آنریری (بے تنخواہ) مبلغ۔ مثال کے لئے آج ہی کا نوٹ ملاحظہ کیجئے۔

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے جلی حرفوں میں شائع کیا ہے کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) فرمایا کرتے تھے کہ بعض اطبا کے نزدیک افیون نصف طب ہے (افیون نصف طب ہے، احمدی دوست ہی اس جملہ کے معنی خوب سمجھیں گے۔ ہم نے یہ پڑھا ہے کہ طب کے دو حصے ہیں علمی اور عملی۔ علمی میں مثلاً کتاب نفیسی ہے اور عملی میں مثلاً طب اکبر۔ افیون نصب طب، کی اصطلاح کوئی جدید ہے۔ شاید ے مراد ہو کہ ساری دواؤں کے فوائد میں سے نصف فائدہ افیون میں ہے۔ کیوں نہ ہو بڑا فائدہ یہ ہے کہ فعل خاص اچھے طویل وقت تک ہوگا۔ گو انجام کار سخت ضرر پیدا ہو۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) پس دواؤں کے ساتھ افیون کا استعمال بطور دوا نہ بطور نشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی رنگ میں بھی قابل اعتراض نہیں۔ ہم میں سے ہر ایک شخص نے علم کے ساتھ یا بغیر علم کے ضرور کسی نہ کسی وقت افیون کا استعمال کیا ہوگا۔

(الفضل قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء)

ہمیں کیا ضرور کہ ہم افیون کے مضرات بتائیں ہمارے بتائے قادیان میں کیا اثر کریں گے جب کہ ان کے حضرت مسیح موعود نے فرمادیا ہے کہ:

افیون نصف طب ہے

اور خلیفہ کی شہادت ہے کہ ہر ایک مرزائی نے کسی نہ کسی طرح افیون کھائی ہے۔ جس بزرگ نے اس کو نصف طب کہا ہے، انہوں نے تو ضرور کھائی ہوگی۔ خصوصاً اس لئے کہ ان کو ذیابیطس کا مرض تھا۔ پس اس کے بعد ایک روایت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ہم بھی سناتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ذیابیطس کی بیماری میں کسی شخص نے افیون کھانے کا مشورہ دیا تو فرمایا:

اگر میں (مرزا قادیانی) ذیابیطس کے لئے افیون کھانے کی عادت کرلوں تو میں ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ:

پہلا مسیح (حضرت عیسی) تو شرابی تھا اور دوسرا (مرزا قادیانی) افیونی۔

(ریویو آف ریلی جنز بابت اپریل ۱۹۰۳ء)

چونکہ مسیح موعود مرزا صاحب کا فتوی ہے کہ افیون نصف طب ہے اور خلیفہ کی شہادت ہے کہ ہر ایک مرزائی نے کسی نہ کسی طرح افیون کھائی ہے۔ اور مرزا صاحب کو یہ دوا بتائی گئی تو آپ نے طبی یا شرعی حیثیت سے ناپسندیدگی نہیں کی بلکہ اس وہم سے پسند نہیں کی کہ لوگ افیونی کہیں گے۔ مگر اب تو راز کھل گیا کہ:

قادیانی شریعت میں افیون حرام یا مکروہ نہیں بلکہ نصف طب ہے۔

پس یہ قرین قیاس ہے کہ جناب مسیح موعود (مرزا قادیانی) متوفی نے بھی ضرور استعمال کی ہوگی اس لئے ہمیں جائز ہے کہ ہم آپ کو افیونی مسیح کہیں۔

ناظرین! مرزا صاحب قادیانی کو حضرت عیسی مسیح رسول اللہ نبی اللہ وجیھاً فی الدنیا و الآخرۃ سے کتنی حسن عقیدت تھی کہ آپ کو کوئی شخص بطور دوا کے افیون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرنے کا مشورہ دیتا آپ اس کو از روئے شرع یا از روئے طب جواب نہیں دیتے بلکہ بغیر ذکر حضرت عیسیٰؑ بن مریم کے حق میں کہتے ہیں:

پہلا مسیح شرابی تھا۔

انا للہ ۔ آہ:

وہ بگڑتے ہیں کہ کوئی انہیں کیوں یاد آیا

نتیجہ: مرزا صاحب قادیانی نے تو بغیر ذکر کے حضرت عیسی کو شرابی کہا مگر ہم ذکر پر مرزا صاحب قادیانی کو مناسب لقب دیں، تو ہمارا حق ہے۔ سنئیے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت مسیح کے ایسا مشابہ ہوں کہ عالم بالا میں ہم دونوں میں تمیز مشکل ہے

(براہین احمدیہ ۔ص ۴۹۹)

جب اس درجہ روحانی مدارج میں آپ کو مشابہت ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ (بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) حضرت عیسی مسیح شرابی تھے تو ان کا مثیل اور مشابہ کیوں نہ شرابی ہو۔ پس ثابت ہوا کہ:

قادیانی مسیح شرابی اور افیونی بھی تھا۔

غالباً یہ شعر انہی کا ہوگا:

شراب دو سالہ و محبوب چہار دہ سالہ
بس ست ہمیں مرا صحبتِ صغیر و کبیر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۴ ص ۲۔۳)

<u>قادیانی شکست</u>

موضع وڈالہ یا نگر ضلع گورداسپور میں ۲۱ جولائی ۱۹۲۹ء کو مرزائیوں سے مسلمانوں کا مناظرہ حیات عیسی اور صداقت مرزا صاحب قادیانی ہوا۔ اسلامی مناظر مولوی محمد امین صاحب امرتسری نے حیات مسیح اور تکذیب مرزا صاحب اچھی طرح بیان کی اور مرزائی مناظر شیخ عبدالحق سے جواب نہ بن پڑا مباحثہ کا اثر اچھا رہا۔ چودھری احمد بخش سکرٹری انجمن اسلامیہ از وڈالہ یانگر و عبدالغنی خیاط

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۳ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۱۴ ص ۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان اب بھی مباہلہ نہ کرے گا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

قادیانی گروہ کے دین کا دار و مدار بہت کچھ خوابوں پر ہے ۔خود بڑے صاحب کو جو خواب (رؤیا) آتے تھے، وہ تو بجائے خود تھے، امت مرزائیہ کو بھی خواب میں حقیقت بتائی جاتی ہے۔ چنانچہ الفضل ۲۶ جولائی ۱۹۲۹ء میں ایک سرخی لکھی ہے:

حضرت خلیفۃ المسیح کی صداقت میں دو خواب۔

اس سرخی کے ماتحت ایک شخص اللہ داد نے دو خواب لکھے ہیں۔ ایک میں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کی بابت سب علماء اسلام سے برتری لکھی ہے جس سے ہمارا مطلب نہیں۔ دوسرے خواب کے الفاظ بتانے سے پہلے ناظرین کو اس کی تمہید بتائیں قادیان کی جماعت مرزائیہ سے چند افراد خلیفہ قادیان سے ہٹ گئے۔ ہٹ کر انہوں نے ایک علیحدہ اخبار مباہلہ نکالا جس کے ہر پرچے میں خلیفہ قادیان پر سخت ترین اخلاقی الزام لگا کر حسب قانون شریعت مرزائیہ خلیفہ کو مباہلہ کی دعوت دیتے ہیں جسے خلیفہ قادیان اور امت قادیانیہ ہمیشہ ٹالتی رہی۔ اس مباہلہ کی بابت اللہ داد مذکور اپنا خواب لکھتا ہے:

> دوسرا خواب میں نے یوں دیکھا کہ اخبار مباہلہ میرے چند غیر احمدی ساتھیوں نے خریدا، اور پڑھ کر میری طرف متوجہ ہوئے۔ مجھ کو اللہ تعالی نے جس قدر توفیق دی میں جواب دیتا رہا اور گفتگو ختم ہونے کے بعد یہ دعائیں کرتا ہوا سو گیا کہ اے میرے مولا! میرے پیارے پر جو الزام لگائے جا رہے ہیں تو خود فیصلہ کر کے دنیا کو دکھا دے...
>
> یہ دعائیں کرتا ہوا میں سو گیا۔
>
> کیا دیکھتا ہوں ایک مجمع ہے جس میں دو پارٹیاں ہیں ایک احمدیوں کی ہے اور دوسری غیر احمدیوں کی۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مباہلہ ہونے والا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اپنی جماعت کے آگے آگے چل رہے ہیں اور جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تضرع سے اللہ تعالی کے حضور دعائیں کر رہی ہے۔ اس وقت اللہ تعالی نے اپنا فیصلہ یوں دکھایا کہ مخالفین کے چہرے بالکل سیاہ ہو گئے اس وقت ہماری جماعت کی طرف سے اللہ اکبر کے نعرے بلند ہوئے اور مخالفین اپنا سا منہ لے کر چلے گئے۔ (ص ۷)

ناظرین کرام! اس خواب کو قادیان کے خلافتی گزٹ الفضل نے شائع تو کر دیا۔ نہ صرف شائع کیا بلکہ اس سے صداقت خلیفہ پر استدلال بھی کیا، مگر یہ نہ سمجھا کہ اس خواب میں تو اللہ داد کی معرفت اخبار الفضل کے ذریعہ خلیفہ قادیان کو مباہلہ کرنے پر متوجہ کیا گیا ہے پھر وہ مباہلہ کیوں نہیں کرتا۔ قرآن مجید میں ذکر ہے:

لقد صدق اللہ رسولہ الرّؤیا بالحقّ لتدخلنّ المسجد الحرام ان شاء اللہ .. الآیہ (الفتح:۲۷) اللہ نے اپنے رسول کا خواب سچا کر دیا جس کا مضمون تھا کہ تم لوگ مسجد حرام میں داخل ہو گے)

کیا اس خواب کو صرف بیان کرنے پر رسول اللہ ﷺ نے کفایت کی تھی یا مکہ معظّمہ چلے گئے تھے۔

سب لوگ جانتے ہیں کہ خواب آتے ہی حضور ﷺ مع خدام کے روانہ ہو گئے تھے جس کی صداقت میں آخر کار کامیاب ہوئے۔ پس خلیفہ قادیان کو چاہیے کہ اس سچے خواب پر جس سے الفضل نے صداقت خلیفہ پر استدلال کیا ہے طالبان مباہلہ سے مباہلہ کریں ورنہ کہا جائے گا

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۲ ص ۳۔۴)

جلدی مت کرو

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عادت تھی کہ چند امور وہمی ذہن میں رکھ کر ان سے نتیجہ نکالا کرتے تھے۔ چاہے وہ امور کیسے ہی وہی ہوں مگر نتیجہ قطعی پیدا کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیتے تھے مثلاً پادری عبداللہ آتھم کے متعلق لکھتے ہیں:

وہ میری پیش گوئی سے ڈرا، ڈر کے مارے وہ امرتسر سے فیروز پور گیا۔ اس ڈر میں اسکو سانپ نظر آئے۔ پس وہ میری پیش گوئی سے ڈر گیا یہی اس کا رجوع تھا۔

اللہ اللہ! سارے واقعات وہمی اور نتیجہ کیسا قطعی۔ اسی طرح امت مرزائیہ کا حال ہے کہ اپنے وہم میں جما لیتے ہیں کہ دجال آ گیا (پادری لوگ) خر دجال نکل آیا (ریل) یا جوج ماجوج پیدا ہو گئے (انگریز اور روس) یہ سب فرضی داستان اور وہمی مقدمات جما کر سوال کرتے ہیں کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں تو بتاؤ مسیح موعود کیوں نہیں آیا۔

اللہ اللہ! کیسی جرأت ہے، مندرجہ ذیل مضمون نوشتہ صابری صاحب میں اسی بات کا تذکرہ ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر۔

جناب منشی محمد حسین صابریؒ بریلوی لکھتے ہیں:

لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح نے ایک مضمون لکھا تھا جس کی سرخی تھی:

آخر یہ انتظار کب تک؟

اس مضمون میں اڈیٹر اخبار مذکور نے بعض ان مسلمانوں کے خیالات کا اظہار کیا تھا جو امام مہدی کی آمد کے اسی (چودھویں) صدی میں منتظر ہیں۔ بلکہ محض کوتاہ اندیشی سے بعض تاریخیں بھی مقرر کر دیتے ہیں۔ اس پر سوال کیا تھا کہ چونکہ یہ صدی نصف کے قریب گذر چکی ہے اور مسلمانوں کے مہدی اور مسیح ابھی ظاہر نہیں ہوئے تو یہ انتظار کب تک رہے گا؟

اس کے جواب میں اہل حدیث امرتسر نے لکھا تھا کہ چودھویں صدی میں انتظار کرنے والے محض اپنے خیال سے منتظر تھے، صاحب الہام کے حکم سے نہ تھے۔

اس کے جواب میں پیغام صلح لاہور کے دیانت دار اڈیٹر نے چودھویں صدی کا ذکر تو بالکل ترک کر دیا اور لکھا کہ:

انتظار کرنے والے تو آپ، اہل حدیث، بھی ہیں۔،

حالانکہ بحث صرف چودھویں صدی میں انتظار پر تھی مطلق انتظار زیر بحث نہ تھا۔ تعجب ہے کہ باوجود توجہ دلانے کے پیغام صلح نے اپنی ۷۔ اگست کی اشاعت میں بھی یہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب دیا ہے جسے اس کے انصاف اور دیانت کا ثبوت سمجھنا چاہیے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء میں پھر حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے توجہ فرمائی اور مرزا صاحب قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی کی ایک عبارت کے صحیح معنی خاص مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تشریح کے ساتھ بتائے، جسے غالباً پیغام صلح لاہور فراموش کر چکا تھا، جس کا جواب اس سے کچھ نہ بن پڑا۔ دراصل یہ ایسی باتیں ہیں کہ ان کا جواب اصلی اور ہیڈ کوارٹر والے مرزائیوں کے پاس بھی نہیں ہے، تو یہ بے چارے دور کے رہنے والے (لاہوری) کیا چیز ہیں جو جواب دے سکیں۔

اخبار اہل حدیث امرتسر کے مذکورہ بالا پرچہ میں میرا بھی ایک مضمون درج ہوا تھا جس سارے کا جواب تو پیغام صلح سے نہ ہو سکا، صرف اتنی بات کا جواب دیا ہے جو میں نے لکھا ہے کہ:

مہدی اور مسیح کے زمانہ کا تعین، تاریخی، قرآن وحدیث سے دکھاؤ۔

اس پر پیغام صلح لاہور ۔ ۷۔ اگست لکھتا ہے:

> صابری صاحب کو چاہیے کہ اس سوال سے پیشتر اس بات پر غور کر لیتے کہ احادیث میں مسیح موعود کی کیا کیا علامات لکھی ہیں۔ آیا وہ علامات پوری ہو چکی ہیں یا نہیں۔
>
> دجال کا ظہور، قحط و باؤں اور حیا سوز مناظر کی موجودگی، جن کی مخبر صادق نے پہلے سے خبر دے رکھی تھی، آیا اس زمانہ کو مسیح موعود کا زمانہ ثابت کرتے ہیں یا نہیں۔
>
> اگر یہ تمام علامات پوری ہو چکی ہیں تو اس سے بڑھ کر زمانہ کا تعین اور کیا ہو گا۔ اور ایسی حالت میں کیا یہ سوال پیدا نہیں ہوتا کہ آخر یہ انتظار کب تک
>
> (پیغام صلح لاہور ۷۔ اگست ۱۹۲۹ء ص ۲)

حالانکہ تمام مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے کہ امام مہدی اور حضرت مسیح کے آنے کی علامات ابھی پوری نہیں ہوئیں۔ تو پھر اس سوال (آخر یہ انتظار کب تک؟) کے دہرانے کا کیا فائدہ ہے۔ بہتر تو یہی تھا کہ کسی خاص تاریخ کا تعین ثابت کیا جاتا جسکے بعد بحث بالکل صاف ہو جاتی۔ اگر علامات ہی زیر بحث آپ رکھنا چاہتے ہیں تو سنیئے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کہتے ہیں کہ احادیث میں جو خروج دجال کا ذکر ہے اس سے مراد انگریز کلیں بنانے والے اور عیسائی پادری ہیں۔ لیکن ہم کہتے ہیں خواہ وہ کوئی بھی ہو، دجال سے مراد ایک شخص واحد ہے جو ابھی ظاہر نہیں ہوا۔ اب تو آپ کے بڑے بھائی (قادیانی) بھی ایک شخص واحد (بہاء اللہ ایرانی مدعی مسیحیت) کو دجال ماننے لگے ہیں جو دجال کی وحدت شخصی پر مبنی ہے۔ بتایئے اس دجال والی علامت کو مسلمانوں نے کب مانا کہ پوری ہوگئی؟

آپ کہتے ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں قحط، وبا، اور حیا سوز مناظر کا ظہور ہو گا۔ لیکن ہم کہتے ہیں کہ ایسا نہیں بلکہ اسکے بالکل خلاف۔ جب حضرت امام مہدی اور حضرت عیسیٰؑ تشریف لائیں گے تو:

> خدا کے فضل و کرم سے کوئی کافر بلاد اسلام میں نہ رہے گا۔ تمام زمین حضرت امام مہدی کے عدل و انصاف کے چمکاروں سے منور اور روشن ہو جائے گی ظلم و بے انصافی کی بیخ کنی ہوگی تمام لوگ عبادت و طاعت الٰہی میں سرگرم ہوں گے. ایک سیر اناج اور ایک گائے اور بکری کا دودھ ایک کنبہ کے لئے کافی ہوگا تمام لوگ آرام و آسائش میں ہوں گے۔ روئے زمین پر سوائے اہل ایمان کے اور کوئی نہ رہے گا۔ کینہ اور حسد لوگوں سے اٹھ جائے گا سب کے سب احسان وطاعت و بندگی میں مصروف ہو جائیں گے۔
>
> (علامات قیامت شاہ رفیع الدین اردو۔ ص ۱۲۔۱۴)۔

(حدیث کے الفاظ بھی مسیح موعود کی علامت میں یہی ہیں ولتذھبن الشحناء و البغضاء۔ مسیح موعود کے وقت کینے اور عداوتیں سب دور ہو جائیں گی۔ ثناء اللہ امرتسری)

آپ کے نزدیک امام مہدی کا زمانہ گویا ایک فسق و فجور اور مصائب و آلام کا زمانہ ہے لیکن ہمارے نزدیک وہ طاعت وعبادت الٰہی اور خیر و برکت کا وقت ہوگا۔

آپ نے جس وجود کو مسیح موعود اور مہدی فرض کرلیا ہے وہ تو ایک زمینی وجود تھا جو دنیا کے مال و دولت کا حریص جاہ وحشم کا خواہاں، بیداری چھوڑ خواب میں بھی منی آرڈروں کا منتظر تھا، اسلیئے اس کی آمد کے ساتھ قحط اور وباؤں اور حیا سوز مناظر کا ظہور ہوا، لیکن جن وجودوں کے ہم منتظر ہیں وہ آسمانی ہوں گے۔ وہ اللہ تعالی کے حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آئیں گے۔ ان کے آنے پر مخلوق خدا پر خیر و برکت کا نزول ہوگا۔ اور سب لوگ طاعت وعبادت الٰہی میں مشغول ہو جائینگے۔ وہ زمانہ فسق و فجور کا نہیں بلکہ پرہیزگاری کا زمانہ ہوگا۔

پس آپ کا سوال : آخر یہ انتظار کب تک ؟ ہمارے نزدیک بالکل لغو اور فضول ہے اور ہم اللہ اور رسول اللہ کے احکام کی ماتحتی میں اس وقت آپ جیسے سائلوں کو یہی جواب دیں گے کہ:

جلدی مت کرو اور خدا کے حکم کے منتظر رہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۱۷ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۳ ص ۵۔۶)

ایک جنازہ پر جھگڑا

مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں میں جو تفریق پیدا کر دی ہے جب تک محمدی اور احمدی دو گروہ ہیں ناممکن ہے کہ ان میں اتصال ہو سکے۔

مسلمانوں کے فرقوں میں اختلاف ہے، مگر جڑ میں اختلاف نہیں۔ کیونکہ مسلمانوں کے فرقے نبوت محمدیہ میں سب متفق ہیں اور اسی کو مدار اسلام جانتے ہیں۔ برخلاف قادیانی امت کے یہ لوگ مسئلہ نبوت میں سب مسلمانوں سے الگ ہیں، مگر باوجود الگ ہونے کے پھر بھی مسلمانوں میں گھستے ہیں۔ چنانچہ ۲۱۔ اگست ۱۹۲۹ء کا واقعہ ناظرین تک پہنچاتا ہوں۔

امرتسر میں ایک عورت کا جنازہ تھا جس کی بابت کہا جاتا ہے کہ اس کا باپ مرزائی ہے، مگر خاوند باقاعدہ محمدی سنی مسلمان ہے۔

مرحومہ کے جنازہ پر کثرت سے مسلمان تھے۔ سب لوگوں نے فرض نماز عشا باجماعت ادا کی۔ مرزائی جماعت الگ رہی۔ جنازہ پڑھا گیا، الگ رہی۔

جب امام صاحب جنازہ پڑھ چکے، تو مرزائی جماعت نے ارادہ کیا کہ مرحومہ کے باپ کی وجہ سے جنازہ پڑھیں۔ جوں ہی آگے بڑھے تھے، امام جی نے کہا تمہارا کیا حق ہے کہ تم اس مرحومہ کا جنازہ پڑھو، تاوقتیکہ ثابت نہ کرو کہ یہ مرزائیہ تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر کچھ تکرار رہی۔ ایک شریف جنٹل مین نے دور سے کہا کہ میاں پڑھنے دو، کیا ہرج ہے۔ پس مخالف آواز کی طرف متوجہ ہوئے، کون ہے ایسا کہنے والا؟ اس نے کہا یہ بھی مسلمان ہیں پڑھنے دو۔

امام صاحب نے جواب دیا مسلمان ہوتے تو ہمارے ساتھ جماعت میں شریک ہوتے۔ جب یہ مسلمانوں کی جماعت میں شریک نہیں ہوئے تو اب ان کا کیا حق ہے کہ مرحومہ کا جنازہ مکرر پڑھیں۔

آخرکار بہت سی قیل وقال کے بعد مرزائیوں کو جنازہ سے ہٹا دیا گیا قریب تھا کہ فساد تک نوبت پہنچتی مگر مصالحین کی سعی سے خیریت رہی۔ (نامہ نگار)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ مرزائی تحریک کے مضرات میں تفریق کی مضرت سب سے زیادہ مضر ہے۔ یہ گروہ باوجود اپنی علیحدگی، مسلمانوں کے ہر کام میں دخل دیتا ہے۔ کوئی ان کے دخل کو مانے، یا نہ مانے، یہ دیمک کی طرح یہ کہتا ہوا:

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے میکنم

داخل ہوجاتا ہے۔ حالانکہ ان کے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کا اعلان ہے کہ منکرین مرزا غلام احمد قادیانی، یہود ونصاریٰ کی طرح کافر ہیں، کیونکہ نبوت مرزا قادیانی کے منکر ہیں۔

ان کا یہ بھی حکم ہے کہ منکرین مرزا کی لڑکیاں نکاح میں لے لو، مگر اپنی لڑکیاں ان کو نہ دو۔ (انوار خلافت)

پھر ان کو کیا حق ہے کہ مسلمانوں کی مجالس یا تقریبات میں دخل دیں۔

(ہفت روزہ اہل، حدیث امرتسر ۳۰۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۴۔ ص ۳)

تمام روئے زمین کے مرزائیوں کو چیلنج

جناب مولوی عبدالرحمٰنؒ صاحب سکنہ رانیوال لکھتے ہیں:

مولانا صاحب! عاجز کے چند سوالات اپنے اخبار میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں، کیونکہ تمام مخلوق کو مرزائیت کے پول سے آگاہ کرنا مقصود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔کیا مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھے؟
۲۔کیا نبی آئندہ کے لئے جو پیش گوئی کرے اس کا پورا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟
۳۔کیا مرزا غلام احمد قادیانی مجدد تھا؟
۴۔کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے حج بیت اللہ سے اپنے مریدوں کو روکنے کی وصیت کی یا نہیں؟
۵۔کیا کسی نبی یا مجدد نے اپنے تابعداروں کو حج بیت اللہ سے روکا ہے؟
۶۔کیا جو حج بیت اللہ سے روکے وہ نبی یا مجدد ہوسکتا ہے؟
۷۔کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے حج بیت اللہ کیا، یا نہیں؟
۸۔حضرت عیسیٰؑ کے پاس جب کوئی بیمار جاتا تھا تو آپ اس کے حق میں دعا کرتے، اس کی بیماری دور ہو جاتی تھی، اور مرزا غلام احمد قادیانی اپنی بیماری کا اپنی زبان سے اقراری۔ پھر مثیل مسیح کیسے ہوا؟
۹۔کیا جو شخص حضرت آدمؑ سے لے کر حضرت محمد ﷺ کو آخری نبی سمجھے وہ مسلمان ہے یا نہیں؟
۱۰۔نبی جہاں فوت ہو، وہاں دفنانے کا حکم ہے۔ اگر مرزا نبی تھا تو لاہور سے (بقول مرزا قادیانی) دجال کے گدھے پر سوار کر کے قادیان لا کر کیوں دفنایا گیا؟
۱۱۔کیا مرزا غلام احمد قادیانی نے محمدی بیگم کے نکاح کی پیش گوئی کی یا نہیں؟
۱۲۔اگر کی، تو نکاح ہوا یا نہیں؟
۱۳۔اگر نہیں ہوا، تو مرزا غلام احمد قادیانی کاذب ہوا یا نہیں؟
۱۴۔مولانا ثناء اللہ اور اپنے حق میں مرزا قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ سچے کی زندگی میں جھوٹا مر جائے گا۔
اب مرزا قادیانی کون ہوا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۴۔ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ مرزائیہ

جناب مکرم ومحترم مولانا صاحب اڈیٹر اہل حدیث۔السلام علیکم

از راہ مہربانی ایک خاص اسلامی کام خیال فرما کر ذیل کے مباہلہ کو جو کہ میرے اور چودھری رحیم بخش مبلغ و پریذیڈنٹ احمدیہ جماعت ضلع شیخوپورہ ہوا، درج فرما کر ممنون ومشکور فرمائیں۔مضمون خاص طور سے روشن کیا جاوے۔

یہ مباہلہ ہم دونوں نے علیحدہ علیحدہ قرآن شریف ہاتھ میں لے کر منہ قبلہ شریف کی طرف، مسجد میں باوضو داخل ہوکر، ہاتھ اٹھا کر،نہایت عاجزانہ اللہ کریم کے دربار میں کیا۔

اور دونوں نے علیحدہ علیحدہ اللہ کریم سے نشان موت دردناک ایک سال کے اندر اندر طلب کیا ہے۔

اور باہر آ کر ایک دوسرے کو تحریر دی جو موجود ہے مع گواہوں کے ناموں کے،نقل جسکی درج ذیل ہے:

بسم الله الر حمن الرحيم نحمده و نصلى على رسوله الكر يم

منکہ قاضی تجمل حسین حکیم ولدخان صاحب قاضی محمد رمضان قوم جنجوعہ سکنہ گوجرانوالہ حال وارد پرانی آبادی شیخوپورہ کا ہوں

آج ۱۸جولائی ۱۹۲۹ء مطابق ۳ ساون ۱۸۹۶ بروز جمعرات بوقت قریباً نو بجے دن کے مسجد احناف اندرون شیخوپورہ میں بمع بیس پچیس اصحاب مفصلہ ذیل دعا کی ہے کہ

اے خداوند کریم، سمیع العلیم، غیب دان، مالک یوم الدین!

میں بروئے شریعت محمدی وفتوی متفقہ تمام علماء ہند مرزا غلام احمد قادیانی جنہوں نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے، ان کے اس دعوی کو بالکل باطل گردان کر ہرگز نبی یعنی مسیح موعود نہیں مانتا۔لہذا حق وصداقت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور کسی قسم کے ذاتی عناد بغض وکینہ وتعصب کو برطرف کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہایت عاجزی سے تیری درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ
اگر مرزا صاحب دعوی مسیح موعود میں سچے ہوں، تو میرے اوپر ایک سال کے اندر اندر ایسی عذابی موت وارد فرما جو دوسروں کے واسطے عبرت کا باعث ہو خواہ کسی قسم کی موت ہو۔
اور اگر مرزا صاحب مسیح موعود کے دعوی میں جھوٹے ہوں، تو میرے مخالف فریق یعنی چودھری رحیم بخش مبلغ و پریذیڈنٹ احمدیہ کمیٹی قوم جٹ لدھو ولد چودھری میراں بخش جٹ لدھو ساکن شیخوپورہ اور مولوی فضل دین ولد سجاول مبلغ خاص احمدیہ کمیٹی قوم علما موضع مانگٹ تحصیل حافظ آباد ضلع گوجرانوالہ حال وارد شیخوپورہ پر اسی طرح سے عبرت ناک عذاب موت نازل فرما جو کہ دوسروں کے واسطے باعث عبرت ہو۔
اے خداوند کریم تو ہم میں سچا فیصلہ کر دے تو بہت بہتر فیصلہ کرنے والا ہے فا للہ خیر حا فظا وھو ارحم الراحمین ۔ لعنۃ اللہ علی الکاذبین

العبد: قاضی تجمل حسین حکیم ولد خان صاحب قاضی محمد رمضان قوم جنجوعہ ساکن گوجرانوالہ حال وارد شیخوپورہ

گواہ شد: شیخ محمد حسین سوداگر بوٹ شیخوپورہ، غلام محمد ٹیلر ماسٹر شیخوپورہ

ایسی ہی تحریر چودہری رحیم بخش مرزائی نے مجھے دی ہے۔

نوٹ: چونکہ یہ مباہلہ خانہ خدا میں نہایت احسن طریق سے کیا گیا ہے، لہذا اسے نہایت واضح طور پر شائع فرما دیں۔

مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں کہ:
آئندہ کوئی صاحب اس قسم کا مباہلہ کریں، تو خلیفہ قادیان کی منظوری کے دستخط بھی کرا لیا کریں۔

(ہفت روزہ اہل، حدیث امرتسر ۳۰۔اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۴۔ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام نہ لے سکے

مرزائیوں سے اہل حق کا میمیو ملک برہما میں مناظرہ: جون ۱۹۲۹ء

مولانا حضرت اللہ خطیب مسجد اہل سنت والجماعت میمیو، اپر برھما لکھتے ہیں:

میمیو ملک برہما میں عرصہ دراز سے مرزائی قادیانی جماعت اپنے تبلیغی پروپیگنڈہ سے مسلمانان اہل سنت والجماعت کو شکار کرنا چاہتی تھی۔ یہاں کے بھولے بھالے مسلمانوں کے دلوں میں ایسے شکوک اور شبہات پیدا کر دیئے تھے جس سے مسلمان بہت پریشان ہو رہے تھے۔

الحمد للہ! وقت پر یہاں کے چند اکابر قوم نے اس فتنہ کے انسداد کے لئے تہیہ کر لیا۔ چنانچہ یہاں سے چند منتخب اصحاب نے علماء کرام کو دعوت دی۔ انہوں نے ضروری مشاغل چھوڑ کر دعوت قبول فرمائی۔ تاریخ مناظرہ سے ایک روز پیشتر ہی علماء تشریف لے آئے۔ مبحث قرار پایا کہ قادیانی مناظر قرآن اور صحیح احادیث سے مرزا غلام احمد قادیانی کا نبی ہونا ثابت کریں گے۔

دوسرے روز ۲۳ جون ۱۹۲۹ء کو جامع مسجد میمیو میں بصدارت محمد حیات خان ایس اے ایس سروے ڈیپارٹمنٹ مناظرہ شروع ہوا۔

قادیانیوں کی طرف سے سید عبداللطیف مبلغ قادیانی جماعت تھے، اور ان کی اعانت کے لئے ڈاکٹر رشید احمد پریذیڈنٹ جماعت قادیانی میمیو، سید عبدالرشید جنرل سکرٹری و مولوی حمید احمد مبلغ تھے۔ اہل سنت کی طرف سے مولوی سید غلام علی شاہ صدر مدرس مدرسہ محمدیہ مانڈلے تھے۔

سید عبداللطیف نے تقریر شروع کی جو دراصل ایک طویل لیکچر تھا کہ لندن میں مسجد بن جانا، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کا معجزہ ہے، اور جرمن، فرانس وغیرہ میں جو اسلام نظر آ رہا ہے یہ بھی مرزا قادیانی کی صداقت کی دلیل ہے۔ مرزا قادیانی کو ایسے زمانے میں نبی کیا ہے جب کہ علماء کے علم سلب کر لئے گئے اور عام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گمراہی پورے طور پر پھیل گئی تھی۔آپ (یعنی مرزا قادیانی) پاک اور بے عیب تھے۔آپ کی پاکیزہ زندگی کے متعلق کوئی عیب نہیں بتایا جا سکتا۔آپ کے الہام و پیش گوئیاں تمام پوری ہوئیں۔۲۳ سال تک جھوٹا دعوی نہیں چل سکتا۔مرزا صاحب قادیانی ۳۵ سال تک مدعی رسالت رہے۔آپ ہی نے آریوں کا قلع قمع کیا۔آپ نے ایک سو کتابیں تصنیف فرمائیں، کیا یہ سب امور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رسالت و نبوت پر دلالت نہیں کرتے۔

اہل سنت کی طرف سے کہا گیا کہ آپ کا دعوی تھا کہ قرآن شریف اور احادیث صحیحہ سے ثبوت دیں گے۔کیا یہی آپ کے نزدیک قرآن وحدیث ہے؟

تو (مرزائیوں کی طرف سے) کہا گیا کہ ہم قرآن وحدیث بھی پیش کرتے ہیں

اور من بعدی اسمه ا حمد ... الخ

یا حسرة علی العباد ۔ الخ ۔

رب فا نظر نی الی یو م یبعثو ن .. الخ۔

قل ان کنتم تحبو ن الله .. الخ ۔

و لو تقول علینا بعض ا لاقا ویل ۔ الخ

وغیرہ آیات پڑھ کر عوام الناس پر اثر ڈالا جاتا تھا کہ ہم قرآن شریف سے ثبوت دے رہے ہیں،

حالانکہ بے محل آیات کا پڑھنا کسی قابل شخص کے لئے کس قدر مضحکہ انگیز ہے۔اس سے زیادہ پر لطف یہ لطیفہ ہوا کہ رسالت ونبوت کے لئے سورہ فاتحہ سے لیکچر شروع کیا گیا۔

بفضلہٖ تعالی سید غلام علی شاہ نے ترکی بترکی تمام باتوں کا جواب دے کر مرزائی جماعت کی پول کھول دی۔اور از روئے قرآن وحدیث مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی نبوت ورسالت کا باطل ہونا ثابت کردیا۔

مجلس میں آیات وکتب احادیث احادیث صحیحہ سے آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اور کسی نبی کا قیامت تک آپ کے بعد دعوی نبوت نہ کرسکنا، اس طور پر ثابت کر دکھلایا کہ سلیم الطبع اور منصف مزاج شخص کو مرتے دم تک تزلزل نہ ہو سکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کے الہامات کا جھوٹا ہونا، مولانا ثناءاللہ امرتسری کے ساتھ آخری فیصلہ، حسرت وناکامی سے دنیا سے چلا جانا، نہایت وضاحت سے بیان فرمایا۔

آخر الامر مولوی صاحب موصوف نے ان سے کہا کہ آپ نہ کسی آیت کا پورے طور پر صحیح معنی کر سکتے ہیں اور نہ کسی حدیث کی عربی عبارت کسی کتاب سے صحیح پڑھ سکتے ہیں۔ اگر آپ ایک آیت قرآن مجید صحیح پڑھ کر صحیح معنی کر دیں تو آپ کو ایک سو روپیہ انعام دیا جائیگا۔ اور ایسا ہی اگر ایک حدیث کی صحیح عبارت پڑھ کر صحیح معنی کر دیں تو ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ بلکہ مولوی صاحب نے دوسو روپیہ اسی وقت صدر صاحب کے حوالہ کر دیا۔ مگر مرزائی مناظر نہ پڑھ سکے۔ یہ ہے ایک ممتاز اور قابل مرزائی مبلغ کی علمی حیثیت۔

(ہفت روزہ اہل، حدیث امرتسر ۳۰۔ اگست ۱۹۲۹ء مطابق ۲۴ ربیع الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۴۔ ص ۵۔۶)

مولانا ابراہیم سیالکوٹی پر افتراء

(انما یفتری الکذ ب الذین لا یو منو ن بآ یا ت اللہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی تحریک کے مطابق ۲ جون ۱۹۲۹ء کو جو جلسے ملک کے مختلف مقامات میں ہوئے ہیں۔ جمہور علماء اسلام نے ان سے اجتناب کیا اور کرایا، مگر مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی نے بہ نیت صالحہ سیالکوٹی جلسہ قادیانی میں شرکت کی، بلکہ تقریر بھی فرمائی۔ عفی اللہ عنہ۔

اس کا عوض قادیانی پارٹی نے ان کو یہ دیا کہ قادیانی اخبار الفضل نے ان پر افتراء کیا کہ آپ نے اپنی تصویر اتروائی ہے۔

اس افتراء کے شائع ہونے پر احباب نے دفتر اہل حدیث امرتسر سے استفسار کئے۔ قلمی جواب دیا گیا، مگر اصرار ہوا کہ مطبوعہ کا جواب مطبوع ہونا چاہیے۔ اس لئے آج جواب مطبوع دیا جاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کا اخبار الفضل لکھتا ہے:

حضور (مرزاغلام احمد قادیانی) نے بعض مغربی قیافہ شناس لوگوں کی رہنمائی کے لئے اپنی تصویر کھچوائی اوران ممالک میں بھجوائی۔

بس پھر کیا تھا، علماء سوء کی طرف سے طوفان بے تمیزی برپا کر دیا گیا اور عوام الناس میں نفرت انگیز جذبات مشتعل ہو گئے اور یہی ان کو مطلوب تھا۔ لیکن باطل کے پاؤں نہیں ہوتے۔ چنانچہ حدیث العہد کا روشن خیال طبقہ اس اعتراض کو نہ صرف بے وقعت بلکہ غلط قرار دیتا ہے اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی ایسے قدامت پسند عالم نے تصویر کھچوا کر عملاً ثابت کر دیا ہے کہ ہم جو کچھ کہہ رہے ہیں اس کے معنی کچھ اور ہیں۔ کھانے اور دکھانے کے دانت الگ الگ ہوتے ہیں۔

ہمارے صداقت شعار راوی تحریر فرماتے ہیں کہ مولانا موصوف کے بعض عقیدت کیش اصحاب نے ازراہ گستاخی دریافت کیا کہ

حضرت تصویر کھنچوانی کب سے جائز ہوئی؟ اور اگر ہنوز اس جواز کی کوئی وجہ نہیں تو آپ کی صورت بنوائی کی صحیح تعبیر کیا ہے؟

آپ نے مجلس خاص میں اس گرہ کی عقدہ کشائی یوں فرمائی کہ دراصل تصویر کھچوانا جائز ہے .... گویا مشہور قصہ ....صدائے بازگشت ہے..... کی شریعت نوازی کا یہ .... یا کچھ نہ کریں گے۔ ایسے علماء ...کو .... بندگان حرص و آز شریعت غرا کو موم کی ناک بتارہے ہیں۔ (اخبار اہل حدیث کے زیرنظر شمارے سے بعض الفاظ پڑھے نہیں جا سکے۔ بہاء)۔

انا للہ و انا الیہ راجعون (الفضل قادیان ۲۔ اگست ۱۹۲۹ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا تو بہت پرانا عقیدہ ہے کہ مرزائی سچ کہے تو تعجب ہے، جھوٹ بولنے میں تعجب نہیں۔ کیونکہ جس جماعت کے بانی، جس کے نبی، جس کے پیر و مرشد کا دعوی ہی غلط بنیاد پر مبنی ہو، وہ ہے بحکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اصل قصہ صرف اتنا ہے کہ سیالکوٹ کے ڈپٹی کمشنر کی تبدیلی پر میونسپلٹی کی طرف سے ان کی الوداعی دعوت ہوئی۔ مولوی ابراہیم صاحب بھی بحیثیت میونسپل ممبر بلائے گئے۔ بعد صحبت حسب دستور فوٹو گرافر نے ساری مجلس کا فوٹو لیا اور بس۔

اس میں مولوی ابراہیم صاحب نے نہ ان کو ایسا کرنے کا مشورہ دیا، نہ فتوی دیا، نہ کسی کے سوال پر ایسا جواب دیا۔ باقی سب قادیانی افتراء ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ صورت مرقومہ میں مولوی صاحب کا قصور کتنا ہے۔ ہمارا اپنا مشاہدہ ہے کہ مکہ معظمہ میں مؤتمر کے خاتمہ پر ایک فوٹو گرافر آیا۔ اس نے چپکے سے مجلس کا فوٹو لے لیا۔ اس میں ہر ملک کے بڑے بڑے علماء کرام بھی تھے۔

فوٹو تو ایسی جلدی میں لیا جاتا ہے کہ بسا اوقات خبر بھی نہیں ہوتی، اتنی بات کو اتنا تبنگڑ بنانا انہی لوگوں کا کام ہے جو اپنے عیوب چھپانے کو دوسروں میں عیب تلاش کیا کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۵ ص ۳)

قادیانی کی تکذیب، واقعات سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں نبی کریم ﷺ کی صداقت میں ارشاد ہے:

سنریھم آ یاتنا فی ا لآفاق و فی انفسھم حتی یتبن لھم انہ الحق (ہم (خدا) ان مخالفوں کو اطراف عالم میں اور خود ان میں نشانات صداقت دکھائیں گے یہاں تک کہ ان کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ دین اسلام حق ہے)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ صداقت نبوت میں خدائے تعالی آفاقی اور قدرتی نشان بھی دکھایا کرتا ہے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تکذیب پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہر قسم کے قدرتی نشان نظر آتے ہیں۔ مثلاً چاروں طرف ایک شور محشر بپا ہے کہ عیسائی مذہب پھیل رہا ہے، دون دونی رات چوگنی ترقی کر رہا ہے۔ کوئی قوم اتنی اشاعت نہیں کرتی جتنی عیسائی کرتے ہیں حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۴)

آفاق میں اس کا ثبوت کیا ہوا؟ علاقہ چین سے ایک دوست نے ہمیں وہاں کا اخبار، سونھ چینا مورننگ پوسٹ، بھیجا ہے جس میں لکھا ہے:

چین میں جو برٹش اینڈ فارن بائبل سوسائٹی کی ایجنسی ہے اس کی رپورٹ ۱۹۲۸ء مظہر ہے کہ یہ ایجنسی ۱۸۱۲ء میں پانچ صد پونڈ سے جاری ہوئی تھی جس کا مقصد چینی زبان میں انجیل کا ترجمہ شائع کرنا تھا۔ ۱۸۱۴ء میں پہلے پہل انجیل کا ترجمہ چینی زبان میں تقسیم ہوا۔ رپورٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۱۴ سال کے عرصہ میں ۷ کروڑ ۵۲ لاکھ ۸۴ ہزار ایک سو نو نسخے بائبل کے شائع ہوئے ہیں۔ عام طور پر یہ کتابیں ہر اس شخص کو مفت دی جاتی ہیں جو اس کے مطالعہ کرنے کا وعدہ کرے۔ کتاب کا کاغذ اور جلد کے متعلق لکھا ہے کہ اگر اس کو ہر روز استعمال کیا جائے تو کم از کم ۲۵ سال تک خراب نہیں ہوتا۔ (۴ مئی ۱۹۲۹ء)

کیا اسی کا نام ہے عیسائی مذہب کا مٹنا۔

اسی طرح ہندوستان میں دیکھ لو۔ دس برس کی مردم شماری میں کوئی قوم ۵۔۱۰ فی صد ترقی کرتی ہے، تو عیسائی سو پر سو فی صدی ترقی کرتے ہیں۔

باوجود اس کے جدید مسیحی (امت مرزائیہ) فخر کرتے ہیں کہ مسیح موعود نے عیسائی مذہب کو مغلوب کر دیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۵ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور بابی

مولوی عبداللہ احمدی وکیل سری نگر کے قلم سے مطبوعہ اشتہار

قادیانیت، بہاہیت یا بابیت کی نقل ہے

ا۔قادیانی اساسی اصول یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ آخری نبی نہیں، بلکہ آپ کے بعد بھی رسالت کا سلسلہ جاری ہے۔اور آیت خاتم النبیین میں خاتم کے معنی مہر کے ہیں۔ ملاحظہ ہو رسالہ نجات مولفہ خلیفہ قادیان صفحہ ۸۔۹۔۱۰۔

یہی اصول بابیوں کا ہے۔ملاحظہ ہو کتاب مناظرات الدینیہ صفحہ ۸۶ کہ:

جواب از خاتم النبیین اول آنکہ قرأت معروف مسلّم خاتم بفتح تاست کہ کنایہ از زینت استو صریح در ختم وتمام شد نیست

(ترجمہ۔یعنی جواب آیت خاتم النبیین کا پہلے تو یہ ہے کہ مشہور قرأت خاتم کی تا کی زبر سے ہے کہ مراد زینت ہے اور اس میں نبوت کے ختم اور تمام ہونے کی صراحت نہیں۔)

پس قادیانی اور بابی اس اصول میں متفق ہیں کہ آیت خاتم النبیین کا مطلب نبوت کا بند ہونا نہیں، بلکہ اجرائے نبوت ہے۔

۲۔بابیوں یا بہائیوں نے اجرائے رسالت پر قرآن کی آیات سے استدلال کیا ہے مثلاً کتاب الفرائد صفحہ ۳۱۴ کی یہ عبارت ملاحظہ ہو:

یلقی الروح من امرہ علی من یشاء ۔ اما یا تینکم رسل منکم بلفظ مستقبل نازل شدہ صریح است بر اینکہ انزال روح الا من منوط بارادہ و مشیت اوست

(ترجمہ: یعنی صیغہ مستقبل موجود ہے اس کا صریح مطلب یہ ہے کہ جبریل کا نازل ہونا خدا کے ارادہ سے وابستہ ہے)

اسی طرح کتاب بحر العرفان ملاحظہ ہو کہ یومنون بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و بالآخرۃ ھم یوقنون ۔کہ بالآخرۃ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری مراد ہے جو حضرت باب اور بہاء اللہ پر نازل ہو گی۔

یہی وہ قرآنی دلائل ہیں جن کو قادیانی شاگردوں نے نقل کر کے اپنی ذہانت کا ثبوت دیا ہے۔

۳۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ بابی یا بہائی نیز ان کے شاگرد قادیانی متفق ہیں کہ وحی نبوت و رسالت کا سلسلہ جاری ہے۔ فرق صرف اس قدر ہے کہ قادیانی بظاہر کسی شریعت جدیدہ کے قائل ہیں، اور بابی یا بہائی قرآن کریم کی شریعت کو منسوخ کر کے شریعت جدیدہ کے قائل ہیں۔

لیکن یہ فرق ایک دھوکہ اور فریب ہے جو عوام اور سادہ لوح قادیانیوں کو معلوم نہیں۔ درحقیقت اس بنیادی اصول میں بھی قادیانی اور بہائی متفق ہیں کہ جب کسی شخص کا مامور من اللہ ہونا ثابت ہو تو اس کا اختیار ہے کہ وہ قرآنی شریعت کو بھی منسوخ کر دے۔ چنانچہ سیرۃ المہدی مؤلفہ میاں بشیر احمد صفحہ ۸۱ روایت نمبر ۱۰۶ میں یہ عقیدہ قادیانیہ مرقوم ہے کہ:

> یہ تو صرف نبوت کی بات ہے اگر حضرت مسیح موعود صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوی کریں اور قرآنی شریعت کو منسوخ قرار دیں تو بھی مجھے انکار نہ ہو کیونکہ جب ہم نے آپ کو واقعی صادق اور منجانب اللہ پایا ہے تو اب جو بھی آپ فرمائیں گے وہی حق ہو گا اور ہم سمجھ لیں گے کہ آیت خاتم النبیین کے کوئی اور معنی ہوں گے۔

علاوہ بریں اخبار الفضل قادیان مجریہ ۲۳ مئی ۱۹۲۴ء میں لکھا ہے:

> اگر احمد نے یہ (یعنی صاحب الشریعت) ہونے کا دعوی کیا ہوتا یا کوئی نئی شریعت پیش کی ہوتی اور ہم نے آپ کو شارع رسول مانا ہوتا تو ہم خدا کے فضل سے نہایت تحدی اور جرأت سے آپ کو شارع رسول منواتے۔

اس سے ثابت ہے کہ قادیانیوں کے نزدیک بھی شریعت اسلام منسوخ ہو سکتی ہے اور اس مسئلہ میں بھی قادیانی بابیوں سے باہم متفق ہیں بلکہ کمال ہوشیاری تو یہ ہے کہ قادیانی شریعت اسلام کا لباس پہن کر شریعت جدیدہ بھی جاری کر رہے ہیں۔ کیا جزیہ کا قرآنی حکم منسوخ کر دینا، اور مسلمانوں کے پیچھے نماز کو حرام کر دینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،مسلمانوں کے ساتھ رشتہ ناجائز قرار دینا، جناب مرزا غلام احمد قادیانی پر ایمان لانے کو مدار نجات ٹھہرانا اور منکر نبوت مرزا صاحب کو کافر اور خارج از دائرہ اسلام کہہ دینا، اگر شریعت جدیدہ نہیں تو اور کیا ہے؟

بہر حال جواز شریعت جدیدہ میں بھی قادیانیوں کو کسی حیلہ وحوالہ کی گنجائش نہیں ہے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے منکر کو کافر نہیں کہا۔ ملاحظہ ہو تریاق القلوب صفحہ ۱۳۰:

> ابتداء سے میرا یہی مذہب ہے کہ میرے دعوی کے انکار کی وجہ سے کوئی شخص کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔

۴۔ قادیانیوں کے پاس مرزا صاحب قادیانی کی نبوت ثابت کرنے کے لئے بنیادی دلیل یہ ہے کہ جو شخص مامور من اللہ ہونے کا دعوی کرتا ہو، اور وحی الٰہی کے دعوی پر تئیس برس کا عرصہ گذر جائے تو ایسا شخص یقیناً خدا کی طرف سے ہے۔

اور یہ استدلال آیت لو تقوّل پر مبنی ہے۔ اور بہائی بھی جناب بہاء اللہ کا مامور من اللہ ہونا اسی دلیل سے ثابت کرتے ہیں ملاحظہ ہو کتاب الفرائد صفحہ ۶۱ مصنفہ میرزا ابوالفضل بہائی۔ بہائیوں کی اصطلاح میں اس کا نام دلیل تقریر ہے۔

۵۔ پس جب کہ قادیانی مذہب دین بہائی کی نقل مطابق اصل ہے، تو اصل کو چھوڑ کر نقالوں کی پیروی کرنا اگر غایت درجہ کی بے وقوفی نہیں تو کیا ہو۔ البتہ قادیانیوں کے (پیش کردہ وسوسے) مشہور ہیں جن کا ازالہ ضروری ہے....

قادیانی کہتے ہیں کہ بہاء اللہ نے نبوت کا دعوی نہیں کیا، بلکہ اس نے الوہیت کا دعوی کیا ہے۔ لہذا اس پر آیت لو تقول علینا، صادق نہیں آتی۔

مگر قادیانیوں کا یہ عذر، عذر گناہ بدتر از گناہ ہے۔ لو تقول کا فقرہ موجود ہے لو تنبا نہیں ہے۔ چونکہ بہاء اللہ کا دعوی مامور من اللہ ہونے کا ہے الوہیت و ربوبیت کا دعوی نہیں، لہذا قادیانی وسوسہ ہی بیہودہ ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب الشیخ صفحہ ۳۱۔ از جناب بہاء اللہ کہ:

> آنجناب یا غیر گفتہ کہ سورہ توحید را ترجمہ نمایند تا نزد کل معلوم ومبرہن گردد کہ حق لم یلد و لم یو لد است و بابی ہا بربوبیت والوہیت قائل اند۔ یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ ایں مقام مقام فناءنفس و بقاء بحت بات است انتہی

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ ایک معترض نے بہاء اللہ پر یہی اعتراض کیا تھا کہ آپ الوہیت اور ربوبیت کے دعویدار ہیں ۔ اس کا جواب بہاء اللہ نے یہ دیا جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے کہ

آپ نے یا کسی نے کہہ دیا ہے کہ سورۃ توحید کا ترجمہ ہوتا کہ سب کو معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ لم یلد و لم یو لد ہے اور بابی الوہیت کے مدعی ہیں ۔

سنو شیخ صاحب ! یہ مقام فناءنفس اور بقا باللہ کا ہے ایسا کہنا نیستی اور فنا پر دلالت کرتا ہے ۔،

اب مقام تعجب ہے کہ یہ مسئلہ فنا فی اللہ کا قادیانیوں کا مسلّمہ اصول ہو اور پھر ایسا تجاہل عارفانہ ۔ بات صاف ہے

روا باشد انا للہ از درختے
چرا نبود روا از نیک بختے

ما مورمن اللہ ہونے کا دعوی دیکھنا ہو تو ملاحظہ ہو کتاب الشیخ ۔ صفحہ ۷،۹

لیس هذا من عندی بل من لدن عزیز علیم و امرنی بالنداء بین الارض و السماء

یعنی حضرت بہاء اللہ کہتا ہے کہ یہ کلام میری طرف سے نہیں ، عزیز علیم خدا کی طرف سے ہے اس نے مجھے زمین و آسمان کے اندر منادی کرنے پر مامور کیا ہے ۔

نیز ملاحظہ ہو کتاب مبین صفحہ ٦٧ :

ان هی من تلقاء نفسه بل من لدن من بعثه و ارسله بالحق و جعله سراجاً للعالمین

(یعنی یہ آیات بینات جناب بہاء اللہ کی اپنے نفس کی طرف سے نہیں بلکہ اس خدا کی طرف سے ہیں جس نے اس کو مبعوث کیا اور حق کے ساتھ رسول بنایا اور تمام جہانوں کا چراغ بنایا)

ان حوالہ جات سے ثابت ہے کہ جناب بہاء اللہ کا دعوی مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونے کا تھا خواہ بہائی اپنی اصطلاح میں اس پر نبی اور رسول کا لفظ استعمال کریں بلکہ مظہر امر اللہ، یا بہاء اللہ کا لفظ استعمال کریں اصطلاحات میں تنازع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا عقل مندی نہیں و لکل ان یصطلح

ب ۔ خلاصہ اور نتیجہ یہ ہے کہ جب باب رسالت و ماموریت کھلا ہے اور جدید شریعت کا لانا یا قرآنی شریعت کا منسوخ ہونا حسب اصول مسلّمہ اہل قادیان جائز بھی ہے۔ اور دلائل بھی مشترکہ ہیں اور بہاء اللہ کا دعوی پہلے بھی ہے اور دعوی سے تیس برس تک اس نے مہلت بھی پائی ہے (جیسا کہ تاریخ سے ثابت ہے کہ بہاء اللہ نے ۱۸۶۳ء میں اپنی ماموریت کا اعلان کیا۔ اور ۱۸۹۲ء تک، جب کہ اس نے وفات پائی متواتر دعوت کرتا رہا (ملاحظہ ہو کتاب تاریخ باب الابواب مطبوعہ مصر) تو کیا بر بنائے اصول مسلّمہ قادیانیت قادیانیوں کا فرض نہیں کہ وہ دین بہائی اختیار کر کے اپنی ایمان داری کا ثبوت دیں (جب کہ وہ دنیا جہان میں اعلان کر چکے ہیں کہ اگر آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا جائز ہو تو دین بابی ہی برحق ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۵ کتاب ہدیہ سعدیہ مصنفہ مولوی غلام نبی قادیانی

لا یاتی بعدہ نبی لا من العرب و العجم لا جدید و لا قدیم الّا فدین البابیۃ حق (یعنی آنحضرت ﷺ کے کے بعد کوئی نبی عرب وعجم سے نیا یا پرانا نہیں آ سکتا۔ اگر کوئی آ سکتا ہے تو بابیوں کا دین حق ہے)

پس بظاہر مسلمانوں میں شامل رہ کر مزید تشتت و افتراق کا موجب نہ ہوں اور وحدت اسلامیہ میں مزید رخنہ اندازی نہ کریں۔

قادیانیت اور بابیت کا فرق

مجھے اس بات سے انکار نہیں کہ قادیانیت اور بابیت میں کچھ فرق بھی ضرور ہے۔ اختصاراً مندرجہ ذیل اشارات قابل توجہ ہیں:

۱۔ بابیوں نے صفائی اور جرأت سے علیحدہ ہو اپنا قلعہ علیحدہ بنا لیا ہے، مگر قادیانی بزدل اور ڈرپوک ہیں، وہ مسلمانوں میں شامل رہ کر اور خدمت اسلام کے مدعی ہو کر اسلام کی بیخ کنی کر رہے ہیں۔

۲۔ بابیوں کے اصول اور دلائل بلا تاویل صاف اور واضح ہیں جس میں کوئی دھوکہ نہیں مگر قادیانیوں کا علم کلام قفل وسواسی ہے جو پیچ در پیچ ہو کر انسان کے لئے ایک مصیبت کا سامان پیدا کرتا ہے اور بات بات میں دھوکہ لگ جانے کا خطرہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ بابیوں کے وجود سے اسلام اور مسلمانوں کو کوئی مذہبی یا سیاسی نقصان یا خطرہ نہیں کیونکہ انہوں نے بلا تاویل بہادری سے اپنا گھر علیحدہ بنا لیا ہے۔ ان کو کسی کی پرخاش بھی نہیں۔ مگر قادیانیوں کے وجود سے اسلام اور مسلمانوں کو سیاسی خطرہ اور نقصان ہے یہ فرقہ ہمارے گھر میں رہ کر ..تفرقہ بین المسلمین اور تکفیر اہل قبلہ ..میں مصروف ہے۔ نیز اسلامی سلطنتوں کا بدخواہ اور مغربی سلطنتوں کا بہی خواہ ہے۔

۴۔ بہائیوں نے دین ....امن اور صلح اور محبت کا پھیلانا ... ہے مگر قادیانیوں کا فرض یہ کہ وہ ...مسلمانوں کو کافر کہیں۔ بغض و عداوت پھیلائیں، بائیکاٹ کی وصیت کریں مسلمانوں کا باہم رشتہ ناطہ بھی نہ ہونے دیں، اور پھر سادہ لوح مسلمانوں ہی سے روپئہ بھی وصول کریں۔ وغیرہ

کیا قادیانیت کے بانی مرزا غلام احمد ہیں؟

اس سوال کا جواب یہی ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی مذہب کے بانی نہ تھے، بلکہ اس مذہب کے موجد حضرت مرزا محمود خلیفہ قادیان ہیں۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب بڑے زور سے دعویٰ نبوت سے انکار کرتے ہیں اور جن مبہم عبارتوں سے مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت نکالا جاتا ہے ان کو صاف کر کے انہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ ان کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا دیکھو مجموعہ اشتہارات حصہ سوم صفحہ ۲۲۳ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ :

ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

اور مجموعہ اشتہارات جلد۴ صفحہ ۳۳۳ پر فرماتے ہیں :

جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو، میں اسکو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

پس اگر کوئی شخص ان حوالہ جات کو غلط ثابت کرے تو میں بطور تاوان پانچ سو روپئہ ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔ جب کہ مرزا صاحب قادیانی کی تحریر موجود ہے تو محکم اور متشابہ کے اصول کو مد نظر رکھ کر ثابت ہے کہ وہ نبوت کے مدعی نہ تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیت کا خاتمہ اور ملا ازم کی بربادی

وحدت اسلامیہ کے دو بدترین دشمن قادیانیت اور ملا ازم ہیں۔ یہ دونوں دشمن اس قابل ہیں کہ ان کو برباد کیا جائے، اور ان کا خاتمہ ہو۔ علوم وفنون کی ترقی، تعلیم معارف سے تویوماً فیوماً ملا ازم برباد ہوتا رہے گا۔

اور قادیانیت کے لئے احمدیوں میں ایک معقول جماعت کا پیدا ہونا، اور پھر قادیانی مریدوں کا خلیفہ قادیان کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنا اور بالآخر بابی یا بہائی علم کلام کا قادیانیت پر حملہ آور ہونا، اور افاضل قادیان کا قادیان سے بابی ہو کر نکلنا، اور پھر کوکب ہند کی شکل میں قادیان کے قلعہ پر گولہ باری ہونا، اور قادیان کا خاموشی اختیار کرنا، اہل بہاء کی بحث سے فرار کرنا، میدان مباہلہ میں نہ آنا، یہ سب کی سب باتیں قادیانیت کے لئے موت کا پیغام ہیں۔ اور تمام دنیائے اسلام کے لئے انتباہ ہے کہ وہ تمام اندرونی اختلافات مٹا کر وحدت اسلامیہ کو قائم کریں اور سب مل کر حضرت محمد ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جمع ہوں۔

وہ احمدی جو جناب مرزا صاحب قادیانی کو محض مجدد مان کر وحدت اسلامیہ میں رخنہ انداز نہیں، وہ تمام دنیائے اسلام سے اصولاً متفق ہیں۔ جیسا کہ خود جناب مرزا صاحب تمام دنیائے اسلام سے اصولاً متفق تھے۔ پس میری یہ اپیل ہے کہ واعتصموا بحبل اللہ جمیعاً ولا تفرقوا۔ و ما علینا الا البلاغ

ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جان اس پر قربان ہے

(خاکسار محمد عبد اللہ وکیل ہائی کورٹ سری نگر)

مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

ہماری تحقیق اس سے بھی بالاتر ہے جو ہم بارہا ظاہر کر چکے ہیں کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی شیخ بہاء اللہ ایرانی کی نقل کی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۵ ص ۵۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے اخلاق

جناب مولوی عبدالقیومؒ، چک رجاوی ثم اٹاوی لکھتے ہیں:

برادران اسلام! السلام علیکم۔

کچھ عرصہ سے مرزائی امت کا یہ طریق کار ہو رہا ہے کہ وہ سال کے بعد ایک تاریخ مقرر کر کے تمام جگہ یہ اعلان کراتے ہیں کہ نبی ﷺ کی سیرت پر تقاریر ہوں گی جس میں ہر مذہب کے لوگ شریک ہوں۔ چنانچہ عاشق محمد عربی ﷺ آپ کا نام سن کر شریک ہو جاتے ہیں وہ اس طرح سے جہلاء کو یہ دکھلانا چاہتے ہیں کہ ہمیں نبی ﷺ سے کس قدر محبت ہے اور ہم وہی کہنا چاہتے ہیں جو آپ فرما گئے ہیں۔

میرے معزز دوستو! ان کی ہر بات میں چالاکی ہے۔ بھلا ان بھلے آدمیوں سے کوئی پوچھے کہ جس نبی ﷺ کی آپ سیرت بیان کرتے ہیں اس کی عزت و حرمت آپ کے نبی مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک کیا تھی۔ کوئی بات ان کی نبی ﷺ کے مطابق ہے بھی، یا یوں ہی لوگوں کو دھوکہ دے کر قادیانی مدعی کی تبلیغ ہوتی ہے۔

ارے بھئی ذرہ سوچو کہ سب سے بڑا اسوہ نبی ﷺ کا خلق عظیم تھا۔ اس کو دیکھئے کہ جس نے ہزار ہا دشمنان دین کو حلقہ بگوش اسلام کر دیا جس کا قرآن مجید شاہد ہے کہ انّك لعلى خلق عظيم

اور نبی ﷺ نے ایسے دشمنوں کے مقابلہ میں جنھوں نے آپ کو سخت سے سخت تکالیف دیں، ہجرت کے لئے مجبور ہوئے، پتھروں کی مار کھائی، وطن سے بے وطن ہوئے مگر ان کے لئے بھی بد دعا نہ کی، نہ ترش بات کہی۔ اگر فرمایا تو اس پیارے نبی نے یہ فرمایا کہ نبی کسی پر لعنت نہیں کرتا۔ ہاں فرمایا تو یہ فرمایا جس میں دشمنوں کے لئے دعا تھی

انّی لم ابعث لعّا ناً و لکن ابعث دا عیاً ور حمة اللهم اهد قومی فا نّهم لا یعلمو ن ۔(یعنی میں لعنت کرنے کے لئے نہیں بھیجا گیا۔ مجھے خدا نے داعی اور رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ اے خدا میری قوم کو ہدایت فرما کیونکہ وہ مجھے نہیں جانتے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(شفاء۔قاضی عیاض۔ص ۴۷)

اللہ اکبر! یہ اس وقت کا فرمانا ہے جب کہ ابن قمیہ کے پتھر سے نبی ﷺ کی پیشانی اور ایک دشمن کے پتھر سے حضور ﷺ کا بازو زخمی ہوا، اور عتبہ کے پتھر سے نبی اللہ ﷺ کے چاروں دانت شہید ہوئے۔ اس کے علاوہ ہزار ہا واقعات کتب تواریخ میں پائے جاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کبھی کسی دشمن کو برا نہ کہا، یا نقصان نہیں پہنچایا۔

اس کے بعد اب ذرہ نبی قادیانی کا حال ملاحظہ فرمائیں کہ تمام تصانیف دیکھیں، سب میں سبّ وشتم اور لعنت یا لوگوں کی موت کے سوا اور کچھ نہ ہوگا۔

حقیقۃ الوحی میں کئی جگہ لکھا ہے کہ بابو الٰہی بخش میری بددعا سے مرا۔ چراغ دین جموں والا میری بددعا سے مرا۔ فلاں میری بددعا سے ہلاک ہوا۔ غرضیکہ نبی کیا ہے، اچھا خاصا عزرائیل یعنی فرشتہ موت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کی خوش خلقی کیا ہے؟ کچلے کے لڈو ہیں۔ سبحان اللہ! سنئے اور پڑھئے انجام آتھم صفحہ ۲۱۔۲۲

> اے مردار خور مولویو! گندی روحو! اے ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والو۔ تم جھوٹ مت بولو اور وہ نجاست مت کھاؤ جو عیسائیوں نے کھائی ہے

ایک دوسری جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

> ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے مگر بدکار رنڈیوں کی اولاد جس کے دلوں پر خدا نے مہر کی ہے، وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۷)

سبحان اللہ! سچے نبی کو دشمنوں سے زخم لگیں اور وہ دعا کرتا ہے، مگر اس کی تابعداری کا مدعی جس تابعداری کے ذریعہ نبی کہلاتا ہے اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی صرف مخالفوں نے اس کے دلائل کو توڑا، یا پیش گوئی غلط ثابت کی، تو وہ عاجز ہو کر بازاری گفتگو اور فحش کلامی پر اتر آتا ہے، یا بددعائیں دیتا ہے، اور موت کو بلا کر ان پر موت وارد کر دیتا ہے۔

کیا کہنے ہیں اس تابعداری کے۔ استغفر اللہ۔ خدا مسلمانوں کو سمجھ دے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ صراط مستقیم کو سمجھیں اور اس سچے نبی محمد ﷺ کے تابعدار بنیں اور ایسے جھوٹے نبیوں سے بچیں۔

ناظرین! صرف اسی قدر نمونہ کے طور پر لکھنا کافی ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئیاں تو ماشاءاللہ سو نے پر سہاگہ ہیں۔ امید ہے مرزائی امت اس تفریق سے کچھ فائدہ حاصل کرے گی، اگر تعصب کی پٹی اتار کر دیکھیں گے، تو انشاءاللہ سچ اور جھوٹ علیحدہ علیحدہ نظر آجاوے گا۔

وما علینا الا البلاغ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ص ۳، ۴)

قادیانی امت کے اخلاق

(مسلمانوں کے لئے درس عبرت)

جناب ماسٹر محمد اعظمؒ صاحب سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:

کل ۲۹۔ اگست ۱۹۲۹ء کو سیالکوٹ میں سید انعام اللہ احمد اڈیٹر دور جدید کے والد بزرگوار سید حسین شاہ صاحب فوت ہو گئے۔ آپ اگرچہ کلمہ گو تھے، مسلمان تھے، نیک تھے، بزرگ تھے، مگر ہاں قادیانی نبی پر ایمان نہ رکھتے تھے۔

آپ کے مرنے پر قادیانی مسیح کی بھیڑیں سر جوڑ کر بیٹھیں، تاکہ سوچ بچار کریں کہ سید انعام اللہ صاحب کا جنازہ پڑھا جائے یا قادیانی مسیح (مرزا غلام احمد) کے ارشاد کی تعمیل کی جائے۔ بہت بحث و تمحیص ہوئی۔

چونکہ تعلقات نہایت گہرے تھے اس لئے بعض احباب کا خیال تھا کہ انہیں احمدی فرض کر کے (جیسا کہ وہ پہلے ایک نوجوان مسلم کے معاملہ میں کر چکے تھے) نماز جنازہ ادا کر لی جائے۔ مگر ان کے جواں بخت و جواں سال اور جواں ہمت احمدی فرزند شریف شاہ (انعام اللہ کے چھوٹے بھائی) نے کھڑے ہو کر پر جلال الفاظ میں کہا:

میرا والد احمدی نہیں تھا، وہ مرتد ہو کر مرا ہے۔ اس کا جنازہ ہرگز نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھنا چاہیے کیونکہ حضرت مرزا صاحب کا یہی ارشاد ہے۔

بس اب کیا تھا۔مجمع میں سے بعض اصحاب کہنے لگے کہ جب بیٹا یہ شہادت دے رہا ہے، تو وہ یقیناً مرتد ہو کر مرا ہے۔ہم کو لازم ہے کہ نماز جنازہ نہ پڑھیں۔ چنانچہ متفقہ طور پر یہ فیصلہ ہوا کہ ہم جنازہ نہیں پڑھیں گے۔

اللہ اللہ! کچھ وقت تک اس غریب سید کی میت (نوجوان بیٹوں کے ہوتے ہوئے) یوں ہی پڑی رہی ۔ جب مسلمانوں کو اس واقعہ کی خبر ملی فوراً جمع ہوئے۔حضرت مولوی محمد ابراہیم صاحب میر سیالکوٹی نے نماز جنازہ کرائی اور ایک عظیم مجمع نے اس نیک روح کو الوداع کہا۔

ایک مسلم نے سید صاحب کے بیٹوں کو میت کے قریب کھڑے ہو کر کہا کہ جب آپ ان کو مرتد سمجھتے ہیں تو آپ کا کوئی حق نہیں کہ ان کی وراثت کے مالک بنیں۔آپ کو تو میت کے نزدیک بھی نہیں آنے دینا چاہیے (وراثت تو ایک دنیا مردار ہے اسکا کیا ہے یہاں نہ رہی وہاں رہی۔اس مقدس گروہ کو اس کی چاہت اشاعت اسلام کی خاطر ہے۔نفس کی خاطر نہیں۔اسکے فیصلہ کی سورت یہ ہے کہ مرحوم کے باقی وارث مرزائی کو وراثت سے محروم کریں تو عدالت میں جا کر ہائی کورٹ تک فیصلہ کرائیں تاکہ یہ مسلمانوں کی اندر اندر کی دیمک ہمیشہ کے لئے الگ ہو جائے ۔ثناءاللہ امرتسری)

مسلمانو! یہ ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی امت کے کارنامے اور یہ ہے خلیفہ محمود احمد کے مریدوں کا عمل ۔اب جمہور مسلمان خود اندازہ لگا لیں کہ قادیانیوں کا یوم النبی منانا اور مسلمان ہند کو دعوت اتحاد دینا کیا معنی رکھتا ہے؟

اگر یہ ہوس پرستی اور جلب زر کی سکیمیں نہیں تو اور کیا ہے۔مسلمانوں کو اس انسانیت سوز واقعہ سے درس عبرت حاصل کرنا چاہیے۔

کیا مرزا صاحب قادیانی یا ان کا کوئی حواری از راہ کرم بتلائیں گے کہ وہ کون سے سات کروڑ مسلمان غلام آباد ہندوستان میں بستے ہیں جن کے حقوق کے تحفظ کے لئے آپ نے رپورٹیں بھی لکھیں اور مقالات بھی سپرد قلم فرمائے ۔ یہی مسلمان ہیں جن کو آپ اور آپ کی امت مرتد اور کافر غیر مستحق نجات کہتی ہے۔

مرزائی دوستو! خدا کے عذاب سے ڈرو اور مسلمانوں میں تشتت و افتراق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کرنے کا کام چھوڑ دو۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس قسم کے واقعات ہمارے شہر (امرتسر) میں بھی ہوئے ہیں۔اس میں کچھ شک نہیں کہ قادیانی امت تمام مسلمانوں کو مثل یہود و نصاری کے جانتی ہے۔اسی لئے ان کا مذہب ہے کہ مسلمانوں کی لڑکیاں لے لو، مگر اپنی لڑکی ان کو نہ دو۔

باوجود اس کے بعض مسلمانوں کی رواداری یہاں تک بڑھی ہوئی ہے کہ ان کو مسلمانوں کے ہمدرد جانتے ہیں، ہمارا خیال ہے کہ ایسے لوگوں کو ہاتھی کے باہر کے دانت سہانے معلوم ہوتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ص ۴۔۵)

خلیفہ قادیان کی بابیت

مولوی عبداللہ احمدی وکیل سری نگر لکھتے ہیں:

(نوٹ: اخبار فاروق ان کو بابی لکھتا ہے جو درحقیقت خفگی پر مبنی ہیں، ورنہ مولوی عبداللہ لاہوری احمدی ہیں۔ ہم ان کی سوانح اس زمانہ سے جانتے ہیں جب یہ قادیان میں طالبعلم تھے۔ثناء اللہ امرتسری)

الفضل قادیان مورخہ ۳ ستمبر ۱۹۲۹ء میں خلیفہ قادیان کا طویل خطبہ بہائیت کی تردید میں شائع ہوا۔ یہ سارا خطبہ ابتدا سے انتہاء تک دو باتوں پر مشتمل ہے۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ جناب خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب وسیع معلومات کے مدعی ہو کر ثابت فرمانا چاہتے ہیں کہ بہائیت بے ہودہ مذہب ہے۔ بہائی جھوٹ بولتے ہیں، کتابوں کو چھپاتے ہیں، ناکام ہیں، وغیرہ۔

دوسری بات جو حضرت خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے ارشاد فرمائی ہے، یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کا دعویٰ نبوت کا تھا، اور جناب بہاء اللہ مدعی الوہیت و منکر نبوت تھا۔اس نے قرآنی شریعت کو منسوخ کر دیا۔

گویا خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ان دو باتوں کے کہہ دینے سے امت قادیان کو مطمئن کر دیا کہ تم بابی نہیں بلکہ مسلمان ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر افسوس کہ اس تقریر سے بجائے بریت کے الزام اور بھی زیادہ قوی ہو گیا ۔اگر بہائی کسی معقول وجہ کی بنا پر ہر کس و ناکس کیلئے کتابیں مہیا نہیں کر سکتے (غلط ہے ۔ بلکہ بہائی مفت دکھاتے ہیں مولوی فضل الدین وکیل احمدی کئی روز تک بابو غلام محمد امرتسری بہائی کی کتابیں ان کے مکان میں دیکھتے رہے ۔فیض حاصل کر کے بدنام کرنا انہی کا کام ہے ۔ ثناء اللہ) اور محض اسی وجہ پر وہ ملزم ہیں کہ وہ اپنی کتابوں کو چھپاتے ہیں، تو کیا قادیانی ان سے بھی زیادہ ملزم نہیں جو سادہ لوح مسلمانوں کو اپنے عقاید واضح الفاظ میں نہیں بتاتے اور ہشیاری سے اپنا مذہب چھپاتے ہیں ۔

مثلاً وہ عام طور پر غیر احمدی مسلمانوں کو مسلمان کہتے ہیں مگر لفظ مسلمان کا مطلب ان کی باطنی لغت میں ، سیاسی مسلمان ، ہے اور سیاسی مسلمان کا مفہوم قائل اسلام ہے نہ حقیقی ۔مجازی نبی بمعنی غیر تشریعی ، اور غیر تشریعی بمعنی حقیقی الی آخرہ

علی ہذا القیاس قادیانی عقائد کا قفل وسواسی بہت سے سادہ لوح قادیانیوں کو مشوش الخیال بنا کر پیغمبر بھی بنا دیتا ہے ۔ چنانچہ اس وقت قادیانی نبوت کے کارخانہ میں چند حی القائم پیغمبر مثلاً حضرت احمد نور کابلی وحضرت نبی بخش سیالکوٹی وعبد اللطیف گناچوری وعبداللہ تیماپوری وغیرھم مدعیان نبوت موجود ہیں ۔لہذا ان کے انکار نے قادیانیوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج کر دیا ہے ۔ ان فی ذلک لعبرۃ لا ولی الا بصار

اور اگر جناب خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے پاس تحریری ثبوت کتاب مقالہ سیاح محفوظ ہے جس سے وہ بابیوں کو ملزم بنا سکتے ہیں، تو ہمارے پاس بھی تحریری ثبوت محمد عثمان کا خط موجود ہے، جس سے خلیفہ صاحب مجرم بن سکتے ہیں ۔ اور اس میں جناب خلیفہ صاحب کا اقبال ہے کہ مصلحت وقتی کی بنا پر بطور علاج چند روزہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی بنایا گیا ورنہ لفظ نبی کا استعمال ان کو بھی پسند نہیں ۔

پس اگر وہ تمام الزامات جو خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے بابیوں پر لگائے ہیں، بفرض محال درست بھی ہوں، تو خود بھی حضرت خلافت مآب وامت قادیان حذو النعل بالنعل بابیت کے حقیقی بروز ہیں نہ مجازی ۔ قادیانیوں کو دوسرے کی آنکھ میں تنکا نظر آتا ہے، مگر اپنی آنکھ کا شہتیر دکھائی نہیں دیتا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب رہا یہ امر کہ بہاء اللہ نے رسالت اور نبوت کا دعوی نہیں بلکہ الوہیت کا دعوی کیا ہے، تو اس بات پر اصرار کرنا محض ایک بہانہ ہے جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے مریدوں کو قابو میں رکھنے کیلئے ایجاد فرمایا ہے، ورنہ عمداً اسی بات کو دہرانا ایک مہمل آواز ہے۔

بات صاف ہے اور بتکرار سمجھائی گئی کہ جن الفاظ سے بہاء اللہ کا دعوی الوہیت بیان کیا جاتا ہے مثلاً کتاب اقتدار صفحہ ۱۳۰ محولہ جناب خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد قادیانی) کہ و نفسی عندی علم ما کان و ما یکون تو ایسے الفاظ بہاء اللہ اپنی نسبت استعمال نہیں کرتا۔ وہ حلول واتحاد کا قائل نہیں۔ اس کے نزدیک ان الفاظ کا متکلم اللہ تعالی ہے۔ اور یہ اس کے نزدیک کلام الہی اور وحی سماوی ہے۔

اب اگر کوئی شخص عقل وانصاف کو چھوڑ کر اسی بات کو رٹتا رہے، کہ نہیں بہاء اللہ نے خدائی کا دعوی کیا، تو اس کو یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ بہاء اللہ نے خدا ہونے کا دعوی صرف اپنے لئے ہی نہیں کیا بلکہ تمام گزشتہ پیغمبروں کے لئے بھی اس نے وہی الفاظ استعمال کئے، جیسا کہ اس نے اپنے لئے مظہر ربوبیت کا دعوی کیا، اسی طرح تمام گزشتہ انبیاء کے لئے مظہر ربوبیت ولسان عظمت کا دعوی کر کے اپنے آپ کو اسی زمرہ میں شامل کیا ہے۔

یہ درست ہے کہ بہاء اللہ نبوت کا دعوی نہیں کرتا (اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۱ مئی کے صفحہ ۵ پر ہم نے بہاء اللہ کی کتاب اقدس صفحہ ۵۳ سے اس کا دعوی رسالت بتایا تھا جس کا جواب قادیانیوں سے آج تک نہ ہو سکا۔ اور آپ کے جواب میں اہل حدیث کی سابقہ تحریرات بے فائدہ نقل کردیں، ثناء اللہ امرتسری) بلکہ ظہور رب العالمین ہونے کا دعوی کرتا ہے مگر ان دونوں اصطلاحوں کا علیحدہ ہونا اصل مدعا کے لئے مضر نہیں کیونکہ دونوں باتیں مامور من اللہ ومبعوث من عند اللہ ہونے میں جمع ہیں۔ اور بہاء اللہ کے دعوی مظہریت پر قادیانیوں کا واویلا کرنا درست نہیں کیونکہ یہ اصطلاح جناب مرزا صاحب قادیانی کی مسلمہ اصطلاح ہے (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۵۴) کہ آیت یاتی ربك میں خدا کے آنے سے مسیح موعود کا ظہور مراد لیا ہے۔ چنانچہ اسی قرآنی آیت اور تشریح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مد نظر رکھ کر بہائی، بہاء اللہ کو نبی نہیں مانتے خدا کا اوتار مانتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہائیوں کی اصطلاح میں نبی اور خدا کا اوتار دونوں ما مور من اللہ اور مبعوث من عند اللہ ہیں۔ اسی مفہوم کو مدنظر رکھ کر بہاء اللہ نے ربوبیت کا دعویٰ کیا۔ پس جو نتیجہ ایسے دعاوی الوہیت و ربوبیت سے نکل سکتا ہے وہ صاف ظاہر ہے۔ جب ایسے الفاظ جن سے خدائی دعویٰ نکل سکتا ہے سب پیغمبروں کیلئے بہاء اللہ نے استعمال کئے تو اس کے معنی یہ ہیں کہ بہاء اللہ کی وحی میں پیغمبری کی اصطلاح بدل گئی۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب بھی فرماتے ہیں و لکل ان یصطلح چونکہ حسب عقیدہ اہل بہاء ہر آسمانی کتاب کی اصطلاح خاص اور علیحدہ ہوتی ہے۔

لہذا بجائے نبی و رسول الفاظ بہاء اللہ ومظہر اللہ وظہور رب العالمین دین بہائی میں جاری ہو گئے۔ اگر بہاء اللہ خدائی کا دعویٰ کرتا تو وہ خدا تعالیٰ کو عروج ونزول دخول وخروج وحدوث وحلول سے بالاتر نہ کہتا۔ حالانکہ یہ صفات تنزیہی کتب بہائیہ میں زور سے بیان کر چکے ہیں۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کتاب الشیخ صفحہ ۱۳۱ کا پھر ملاحظہ فرمائیں کہ

یا شیخ علماء مصر در تجلیات سدرہ بیان لابن عمران در طور عرفان چہ مے گویند

جب یہ بات واضح ہوگئی تو قادیانیوں کو سمجھانے کیلئے اب یہ بھی دیکھنا ہے کہ بہاء اللہ کا اصل دعویٰ کیا تھا۔ اصطلاحات کو چھوڑ کر بہاء اللہ کا اصل دعویٰ یہ ہے کہ

ان روح القدس قد ظهر فی قمیص جدید

یعنی روح القدس جو اب تک بذریعہ انبیاء ظاہر ہوتا رہا، اب نئے لباس یعنی بہاء اللہ میں جلوہ گر ہوا۔

پس یہی وہ حقیقت ہے جس کو مختلف اصطلاحات میں نبی، رسول، اوتار، مظہر رب العالمین کہا جاتا ہے۔ قادیانیوں نے ایک لفظ نبی کی آڑ لے کر اپنے آپ کو بچانا چاہا ہے۔ ان کو یاد رکھنا چاہیے کہ ہم خوب جانتے ہیں کہ بہاء اللہ کی اصطلاح میں نبی یا رسول کے الفاظ نہیں ہیں (ہیں، ۔ دیکھو کتاب اقدس صفحہ ۵۳۔ ثناء اللہ امرتسری) ان الفاظ و خطابات کو وہ آنحضرت ﷺ پر شدہ مانتا ہے اور کہتا ہے

الیوم کلمه خاتم النبیین بیوم یقوم الناس قریب العالمین منتہی شد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس قادیانیوں کا اس بات پر اصرار کرنا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے نبوت کا دعوی کیا اور بہاء اللہ نے نبوت کا دعوی نہیں کیا، محض ایک عامیانہ لفظ پرستی ہے۔

مقام تعجب ہے کہ خاکسار نے دنیائے اسلام کو حقیقت سے آگاہ کرنے کے لئے ایک ٹریکٹ قادیانی و بابی مجریہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۹ء شائع کیا جس کو از راہ کرم اخبار اہل حدیث امرتسر نے بھی ٦ ستمبر ۱۹۲۹ء کے پرچہ میں نقل فرمایا۔

اس ٹریکٹ میں، میں نے تصریح کے ساتھ لکھا ہے کہ لو تقول کا فقرہ موجود ہے لو تنبا کا نہیں۔

مطلب صاف ہے کہ بہاء اللہ نبوت کا دعوی نہیں کرتا، بلکہ مامور من اللہ و مبعوث من عند اللہ ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ میں نے صفائی سے نبوت کی اصطلاح کو نظر انداز کر کے یہ الفاظ لکھ دئے ہیں کہ:

> جناب بہاء اللہ کا دعوی مبعوث من اللہ اور مامور من اللہ ہونے کا تھا خواہ بہائی اپنی اصطلاح میں اس پر نبی و رسول کا لفظ استعمال نہ کریں بلکہ مظہر امر اللہ یا بہاء اللہ کا لفظ استعمال کریں۔ اصطلاحات میں تنازع کرنا عقل مندی نہیں۔

اس عبارت میں کاتب یا مطبع کی غلطی سے ، نہ کریں ، میں ، نہ ، کا لفظ موجود نہیں (آپ کی مطبوعہ عبارت میں ، نہ ، رہ گیا ہے جیسے اس قلمی میں ،موجود، کی ،د، رہ کر صرف ،موجو، مرقوم ہے۔ نسی آدم فنسیت ذریتہ ۔ثناء اللہ امرتسری) تاہم عبارت صاف ہے، کوئی ابہام نہیں۔ علاوہ براں اسی اشتہار میں کتاب الشیخ صفحہ ۳۱ کا حوالہ دے کر ثابت کیا گیا ہے کہ بہاء اللہ کو الوہیت کا دعوی نہ تھا۔ مگر امت قادیانیہ جو علم وفضل کی مدعی ہے اور جس کو بہائیت نے مرعوب کر دیا ہے ایسی سراسیمہ ہے کہ تسلی کے ساتھ کسی بات کو سمجھ نہیں سکتی۔

الفضل قادیان مورخہ ٦ ستمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ٦ پر خلاف واقعات عمداً غلط بیانی سے میرا نام لے کر اس ٹریکٹ کا حوالہ دیا ہے کہ اس میں، میں نے لکھا ہے کہ:

> بہاء اللہ کا دعوی نبوت کا تھا۔

اب الفضل کا تحریراً ایسا صریح جھوٹ لکھنا اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ دلائل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے قادیانیت پگھل رہی ہے۔ٹریکٹ موجود ہے۔اخبار زمین دار و اہل حدیث میں شائع ہو چکا ہے۔تمام دنیا عینک لگا کر پھر اس کو پڑھے۔کسی جگہ یہ نہیں لکھا ہے کہ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت کا تھا۔بلکہ اس کے خلاف یہ بحث ہے کہ لو تنبأ نہیں۔ مطلب صاف ہے کہ اس نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور تنازعہ اصطلاحی ہے۔پس جب اخبار الفضل جیسے مذہبی پرچہ کی یہ حالت ہے تو دنیا خود ہی اندازہ لگائے کہ مذہبی دنیا میں اس فرقہ کی کیا وقعت ہونی چاہیے۔

مجھے افسوس ہے کہ ایسی عظیم الشان جماعت جو اسلام کے لئے مفید کام کر سکتی تھی، کس غلطی میں مبتلا ہوگئی۔اللہ تعالیٰ اپنا رحم فرما کر ہدایت بخشے۔والسلام

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ص ۳۔۵)

بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہنا بے عقلی ہے

مرزا صاحب قادیانی کا فیصلہ کن بیان

جناب منشی محمد حسین صابریؒ بریلوی لکھتے ہیں:

یہ ایک ثابت شدہ امر ہے کہ مرزائیت کے بنیادی اصول بہائیت کی نقل ہیں اور جس قسم کے دعاوی اور دلائل کے ساتھ بہائی مذہب دنیا میں نمودار رہا ہے، اسی قسم کے دلائل مرزائیت کے مایہ ناز ہیں۔چنانچہ مرزائیت کی پیغامی پارٹی بھی اس کو تسلیم کرتی ہے۔صرف ان کا یہ خیال ہے کہ بہائیت کی نقل کرنے والے مرزا غلام احمد صاحب نہ تھے بلکہ ان کے فرزند رشید مرزا محمود احمد صاحب ہیں، حالانکہ یہ صحیح نہیں۔میں بفضلہ تعالیٰ ثابت کر سکتا ہوں کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی نے بہائیت کی نقل کی ہے اور ان کے لائق بیٹے (مرزا محمود احمد) نے تو صرف اپنے والد کی نقلی دوکانداری کو چلایا ہے۔

آج کل سری نگر (کشمیر) قادیانی اور پیغامی مرزائیوں کا میدان جنگ بنا ہوا ہوا ہے۔خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی بغرض سیر و تفریح وہاں رونق افروز ہیں۔اس لئے پیغامیوں نے اس موقع کو غنیمت جان کر تحریر و تقریر کے ذریعہ ثابت کیا کہ خلیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان جس مذہب کو لئے لئے پھر رہے ہیں، وہ تو بہائیت کا شرمندہ احسان ہے اور کہ یہ قادیانی بابی (پیغام صلح لاہور ۳ ستمبر میں اس کے ایک نامہ نگار نے قادیانی مرزائیوں کا نام قادیانی بابی رکھا ہے جو بہت موزوں ہے۔ صابری) دراصل اصلی بابیوں سے اسلام کے لئے زیادہ خطرناک ہیں۔

اس بحث ومباحثہ میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بھی ایک جمعہ کے دن خطبہ پڑھا جو الفضل ۳ ستمبر ۱۹۲۹ء میں درج ہوا۔ اور جس میں جی بھر بھر کر بہائیت پر خفگی کا اظہار کیا ہے۔

اگر یہ بیان کسی معمولی مرزائی کی زبان وقلم سے نکلتا تو خیال ہوسکتا تھا کہ بچارا تعصب کے مرض کا مارا ہوا ہے، یا ایک ناواقف شخص ہے، یا تنخواہ دار ملازم ہے جو اپنی ڈیوٹی پوری کرر ہا ہے، مگر چونکہ یہ خود امام جماعت احمدیہ کا اپنا بیان ہے، اس لئے تعجب ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیسے ہیں جو دوسروں پر اعتراض کرتے وقت

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

کا خیال نہیں رکھتے اور اپنی لمبی چوڑی ایمان داری کے دعاوی کو بھی بھول جاتے ہیں۔

خیر خاکسار راقم (محمد حسین صابری) کو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے اس بیان سے جو مطلب حاصل کرنا ہے، وہ آگے آتا ہے۔

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر کو یاد ہوگا کہ میں اس بات کا مدعی ہوں کہ بہاء اللہ ایرانی کا دعوی الوہیت کا نہیں تھا۔ اس موضوع پر میرے بہت سے مضامین اہل حدیث میں نکلے ہیں۔ ان مضامین سے میری غرض یہ تھی کہ مرزائی صاحبان انصاف کو کام میں لاکر اور بہانہ سازی کو چھوڑ کر اپنے مدعی مسیحیت (مرزا غلام احمد) کو میدان میں لائیں اور بہاء اللہ کے مقابلہ پر کھڑا کریں۔

کیونکہ مرزائی جو بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہتے ہیں تو صرف اس لئے کہ انہیں خوب معلوم ہوگیا ہے اور ان کے بڑے مولوی بھی اس کی تحقیق کر چکے ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کی طاقت نہیں کہ وہ بہاء اللہ کے مقابلہ پر نکل سکیں۔ (خلیفہ مرزا محمود احمد صاحب کے مضمون زیر بحث سے یہ بھی معلوم ہوا کہ حافظ روشن علی جن کا قادیان میں ابھی انتقال ہوا ہے اور جو قادیان کے بڑے بڑے لوگوں کے پیشوا اور استاد تھے بعض لوگوں نے ان کو بھی بہائی کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا۔انا للہ) اس لئے بچنے کے لئے یہ بہتر طریقہ ہے کہ خواہ مخواہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہا جائے اور بددیانتی کے ساتھ اس قدر شور وغوغا مچایا جائے کہ کسی اور کی کان پڑی آواز بھی سنائی نہ دے۔ دراصل ایسی کوششیں ایک قلیل عرصہ کیلئے ہی کامیاب ہوا کرتی ہیں بالآخر دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی الگ ہوجایا کرتا ہے۔

خلیفہ قادیان نے جس طرح کا مدعی الوہیت بہاء اللہ کو بتایا ہے وہ قابل دید وشنید ہے۔خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب فرماتے ہیں:

> کہا جاتا ہے بہاء اللہ خود تو خدا سے دعائیں مانگتا ہے، پھر وہ خدائی کا دعوی کیونکر کرسکتا تھا۔ مگر یہ دھوکہ ہے۔ عیسائی یسوع مسیح کو خدا مانتے ہیں یا نہیں ۔پھر ان کی کتابوں میں لکھا ہے یا نہیں کہ یسوع مسیح خدا سے دعائیں مانگتے تھے۔ بات یہ ہے کہ وہ (بہائی) اپنے عقیدہ کے لحاظ سے جس قسم کا خدا سمجھتے ہیں ایسا بہاء اللہ کو جانتے ہیں۔ (الفضل قادیان ۳ ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۹ کالم ۳)

اس بیان سے دو باتیں معلوم ہوئیں:

(اول) بہاء اللہ خدا سے دعائیں مانگا کرتا تھا۔

(دوم) اس قسم کی دعائیں حضرت مسیح ابن مریم نے بھی مانگی ہیں تاہم وہ مدعی الوہیت تھے اس لئے بہاء اللہ کو بھی مدعی الوہیت ہی جاننا ٹھیک ہے اس کے خلاف دھوکہ ہے۔

امر اول کے متعلق تو میں یہ کہتا ہوں کہ بہاء اللہ نے اتنی دعائیں مانگی ہیں اور اس قدر مناجاتیں، اللہ تعالی کی جناب میں پڑھی ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کی ساری زندگی میں اس کا عشر عشیر بھی کوئی ثابت نہیں کرسکتا۔

امر دوم البتہ ایسا ہے جس کے متعلق سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا مرزائیوں کے نزدیک حضرت مسیح ابن مریم نے الوہیت کا دعوی کیا تھا۔ اگر ایسا ہے تو مرزائی ایمان کا حال معلوم۔

ہاں بہاء اللہ کے متعلق مجھے اس جگہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے مدد لینے کی ضرورت پڑتی ہے اور یہ آنجناب کا مجھ پر احسان ہے کہ مجھے جس دلیل کی ضرورت ہوتی ہے وہ نہایت واضح طور پر ان کی کتابوں سے مل جاتی ہے جو ان کے بے انصاف مریدوں کو خاموش کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔ چنانچہ اس موقع کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موزوں آنجناب کا ایک فیصلہ کن بیان درج ذیل ہے آپ حضرت مسیح علیہ السلام کے متعلق فرماتے ہیں:

ان کا وہ کلمہ جو صلیب پر چڑھائے جانے کے وقت ان کے منہ سے نکلا تھا کیسا توحید پر دلالت کرتا ہے کہ انہوں نے نہایت عاجزی سے کہا
ایلی ایلی لما سبقتنی اے میرے خدا، اے میرے خدا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا
کیا جو شخص اس عاجزی سے خدا کو پکارتا ہے اور اقرار کرتا ہے کہ خدا میرا رب ہے، اس کی نسبت کوئی عقل مند گمان کرسکتا ہے کہ اس نے درحقیقت خدائی کا دعوی کیا۔

اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو خدا تعالی سے محبت ذاتیہ کا تعلق ہوتا ہے بسااوقات استعارہ کے رنگ میں خدا تعالی ان سے ایسے کلمے ان کی نسبت کہلا دیتا ہے کہ نادان لوگ ان کی ان کلموں سے خدائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ (چشمہ مسیحی۔ص ۳۵)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ بیان بالکل صاف ہے کہ جو شخص اللہ تعالی کے آگے عاجزی سے دعائیں کرنے والا ہو، وہ توحید کا اقرار کرنے والا ہوتا ہے اس کے کسی لفظ سے دھوکہ کھا کر اسے مدعی الوہیت کہنا بے عقلوں اور نادانوں کا کام ہے۔ اب اس بیان کے بعد کسی مرزائی میں طاقت نہیں کہ وہ میرے مقابلہ پر بات کر سکے اور بہاء اللہ کو مدعی الوہیت ثابت کرنے کا کبھی نام بھی لے۔

قادیان کے دانا مرزائیو! آؤ میں تمہیں بہاء اللہ کا ایک بیان سناؤں جو انہوں نے دعوی الوہیت سے انکار کے ضمن میں دیا ہے، لکھا ہے:

یا شیخ اعلم ان مفتریات العباد و اعراضهم و اعتراضهم لاتفر من تمسك بحبل العناية و تشبث باذيال رحمة مالك البرية لعمر الله ان البهاء ما نطق عن الهوى قد انطقه الذى انطق الاشياء بذكره و ثناءه لا اله الا هو الفرد الواحد المقتدر المختار۔ (کتاب الشیخ۔ص ۷)

یعنی اے شیخ جان تو کہ لوگوں کی مفتریات ان کا پھرنا اور اعتراضات کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شخص کو کچھ نقصان نہیں پہنچا سکتا کہ جس نے مخلوقات کے مالک کے دامن کو تھاما ہوا ہے اور اس کی رسی کو پکڑا ہوا ہے خدا کی زندگی کی قسم کہ بہاء نے خواہش نفسانی سے کلام نہیں کیا اس سے اسی نے کلام کرایا جس نے تمام اشیاء کو اپنے ذکر اور ثنا میں گویا کر رکھا ہے۔نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ ایک اکیلا عزت والا اور صاحب اختیار۔

اس بیان کو بار بار پڑھو اور مرزا صاحب قادیانی کے فیصلہ کو بھی دیکھو اور پھر اپنے خلیفہ المسیح (مرزا محمود احمد) کی راست بازی پر آنسو بہاؤ۔

ناظرین! میرا یہ جواب خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے لغو اور ہٹ دھرمی کے اعتراضات کی وجہ سے ہے، ورنہ بہائی اصطلاحوں اور عقاید کو اگر ایمان داری سے مدنظر رکھا جائے تو کسی مرزائی کا حوصلہ نہیں کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہہ بھی سکے، ثابت کرنا تو بہت بڑی بات ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ ص ۵۔۶)

تردید حکیم نورالدین قادیانی

مرزا غلام احمد کی زبانی

جناب منشی حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ کو ہوئی ہے، اور آپ کے بعد حکیم نورالدین بھیروی خلیفہ جماعت احمدیہ مقرر ہوئے۔ایک احمدی لکھتا ہے کہ آپ قرآن کریم کے سچے عاشق اور حدیث رسول کے پورے شیدا تھے۔اور علاوہ اس کے آپ کو مرزا صاحب قادیانی سے بے حد عشق تھا (عسل مصفی حصہ دوم۔ص ۷۰۴،۷۱۰،۷۲۶)

حکیم خدا بخش احمدی نے تو آپ کی تعریف میں اپنی کتاب عسل مصفی حصہ دوم میں صفحہ ۶۶۴،۶۶۵،۶۶۶ پر بہت مبالغہ کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ:

میری رائے میں نورالدین تقوی میں، علم وفضل میں سادگی میں، سخاوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ،فیض رسانی میں، بلامبالغہ اپنے متبوع (مرزا غلام احمد) سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔ اور اسی سبب سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بھی خود اقرار کیا ہے کہ نورالدین کی بعض باتوں پر مجھے رشک آتا ہے۔ لاکلام اگر مرزا غلام احمد مسیح تھے،تو نورالدین مہدی تھے۔ (عسل مصفی ۔ص ۶۶۵)

میں کہتا ہوں کہ حکیم نورالدین کی کتاب ،نورالدین ،طبع فروری ۱۹۰۴ء اور تفسیر قرآن کے نوٹ مندرجہ اخبار بدر قادیان کے عمیق مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکیم نورالدین صاحب کے عقاید میں احمدیت کے علاوہ نیچریت کا رنگ بہت پایا جاتا ہے۔اور بعض مسائل میں آپ نے اپنے پیشوا جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی مخالفت بھی کی ہے۔ اور یہ تعجب انگیز امر ہے کہ آپ مرزا غلام احمد کو نبی، رسول، مسیح موعود، مہدی مسعود، ملہم مامورمن اللہ ، اسمہ احمد کا مصداق مانتے ہیں اور پھر ان سے اختلاف بھی رکھتے ہیں۔

حکیم نورالدین صاحب کا مذہب

۱۔خاتم النبیین ۔نبیوں کی مہر۔آپ کی مہر کے بغیر اب کوئی حکم شرعی نافذ نہیں سمجھنا چاہیے۔ (ضمیمہ اخبار بدر۔ج ۹ نمبر ۴۸ ص ۲۰۵)

۲۔ رسول کریم ﷺ خاتم النبیین ہیں اور ضرور ہیں اور قرآن کریم میں لکھا ہے ...اور نبی کا لفظ عربی زبان میں خبر دینے والے کے معنی رکھتا ہے یا بڑے آدمی کے ۔ اس معنی کی نفی شرعاً جائز نہیں ۔اور نیز خاتم تو مہر کو کہتے ہیں جب نبی کریم مہر ہوئے تو اگر ان کی امت میں کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا تو وہ مہر کس طرح ہوئے یا مہر کس پر لگے گی۔

(قول نورالدین در اخبار الحکم قادیان ۱۷ فروری ۱۹۰۵ء ص ۱۱)

۳۔اور اس امت میں جس نے نبی ہونا تھا اس کو بخاری نے نبی فرمایا ہے۔

(قول نورالدین در اخبار بد قادیان ر۲۸ اپریل ومئی ۱۹۱۰ء ص ۵)

۴ ۔نازل ہونے والے عیسی بن مریم کو حضرت نبی کریم ﷺ نے نبی اللہ فرمایا ہے...ابوبکر کو نبی نہیں کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(قول نورالدین در، اخبار بدر ۱۸ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۹)

۵۔ من بعدی اسمه احمد، نبی کریم ﷺ میں دو قسم کے صفات تھے ایک جلالی جس کے لحاظ سے نام محمد تھا دوم جمالی جس کے اعتبار سے نام احمد تھا۔ اس دوسری شان کا ظہور اخیر زمانہ میں حضرت مسیح موعود کے ذریعہ سے ہوا جس کا نام ہے احمد۔

ھو الّذی ارسل رسوله، مفسرین نے بالاتفاق لکھا ہے کہ اس رسول سے مراد مسیح موعود ہے۔ یہ بھی قرینہ ہے اس بات پر کہ اوپر کی پیش گوئی مسیح موعود کے بارے میں ہے۔ (قول نورالدین۔ضمیمہ بدر۔ ۱۷۔اگست ۱۹۱۱ء ص ۲۶۲)

۶۔ حضرت خلیفۃ المسیح (نورالدین) نے کھلے کھلے لفظوں میں فرمایا مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود کے متعلق مانتا ہوں کہ یہ صرف حضرت مسیح موعود (مرزا) قادیانی ہی کے متعلق ہے اور وہی احمد رسول ہیں۔ (الحکم ۱۴، ۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۱۰)

۷۔حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین علی الحق میں سے تھے الحمدللہ رب العالمین۔ نورالدین۔

(۲۹۔اگست ۱۹۱۴ء ص ۳۔ پیغام صلح یکم اگست ۱۹۱۶ء ص ۳، پیغام صلح ۸ رجب ۱۳۴۱ھ ص ۳، پیغام صلح لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۲۶ء ص ۲)

حکیم نورالدین کی تردید بطرز جدید

بابو حبیب اللہ صاحب کہتے ہیں کہ اب میں ذیل میں چند ایسے مسائل لکھتا ہوں جن میں حکیم نورالدین صاحب کے غلط خیالات کی تردید مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال سے کی جائے گی۔

۱۔حضرت یونسؑ کا واقعہ سے متعلق حکیم نورالدین صاحب کا مذہب ہے:

فالتقمه الحوت حدیثوں سے تو نہیں مگر تفاسیر سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ (مچھلی نے) ان کی ایڑی کو منہ میں لیا۔ (ضمیمہ اخبار بدر قادیان ۳۔۱۰ دسمبر ۱۹۱۰ء)

مرزا غلام احمد قادیانی اس واقعہ کے متعلق اپنی کتاب: مسیح ہندوستان میں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں:

خدا کی پاک کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ یونسؑ خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا۔ (نیز دیکھو ریویو آف ریلیجنز۔ جنوری ۱۹۰۳ء ص ۹)

۲۔ تخت بلقیس کے متعلق حکیم نورالدین صاحب کا کہنا ہے:

یا تینی بعر شها۔ یہ اس لئے کہ جب اس ملکہ نے آنا تھا تو اس کیلئے تخت بھی چاہیے، تاکہ وہ اپنے تخت جیسا تخت وہاں نہ پاکر کچھ دل میں محسوس نہ کرے۔

انا آتیك۔ میں ایسا بنا لاتا ہوں

لقوی امین۔ اس کے جواہرات کے متعلق امانت کا یقین دلایا۔

قبل ان یر تد الیك طر فك۔ سرکاری معاملہ جو ہر سہ ماہی یا ششماہی کے بعد آتا ہے اسے طرف کہتے ہیں۔

۲۔ بادشاہوں کو کسی بات کا خیال لگا ہو۔ اس خیال کے متعلق جواب آوے تو اسے طرف کہتے ہیں۔

۳۔ عربی زبان میں یمن سے جو قاصد آوے اسے طرف کہتے ہیں کیونکہ وہ عرب سے ایک طرف پر ہے۔

پس معنی ہوئے کہ قبل اس کے کہ یمن کے لوگ آئیں یا آپ کو جن کے آنے کا خیال ہے وہ آئیں یا قبل اس کے کہ آپ کا مالیہ وصول وصول ہو۔

(ضمیمہ اخبار بدر ۲۱۔ ۲۸ جولائی ۱۹۱۰ء ص ۱۹۰)

نکروالها عر شها (النمل: ٤١)۔ اس تخت کو ایسا بناؤ کہ اسے اپنا تخت ناپسند ہو جائے (حوالہ مذکور)

عر شها کی اضافت مفسرین نے تو حقیقی ہی بتائی ہے اور ان کا یہ خیال ہے کہ اس ملکہ کا تخت منگوانا چاہا ہے مگر حضرت خلیفہ اول اضافت باد نی ملابست قرار دیتے تھے اس صورت میں مطلب یہ ہوا کہ حضرت سلیمانؑ نے فرمایا کہ اس کے لئے ایک تخت تیار کیا جائے۔ (الفضل ۲۹ مئی یکم جون ۱۹۲۲ء ص ۱۰)

مرزا غلام احمد قادیانی کا اس بارے میں مذہب یوں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔اپریل: انا آتیك به قبل ان یر تد الیك طر فك (النمل:۴۰) کے معنی ایک شخص نے پوچھے تو فرمایا:

ایک پل میں عرش بلقیس کے آجانے میں استبعاد کیا ہے۔ اصل میں ایسے اعتراض ان لوگوں کے دل میں اٹھتے ہیں اور وہی ایسی باتوں کی تاویل کرنے پر دوڑتے ہیں جن کا خداتعالی کی قدرتوں پر پورا پورا یقین نہیں ہوتا ۔ہم تو یہی جانتے ہیں الم تعلم انّ الله علی کل شئی قدیر ایک واقعہ کا انکار صرف اپنے جیسوں کے ناقص تجربہ کی بنا پر نہایت بری بات ہے ۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹۔اپریل ۱۹۰۶ء ص ۳)

۳۔ حضرت ابراہیمؑ پر آگ کے سرد ہونے سے متعلق حکیم نورالدین کا مذہب:

وہاں اگر جناب ابراہیمؑ کے مخالفوں نے آگ جلائی اور حر قوا کا فتوی دیا تو یہاں تمام بلاد عرب نے نارالحرب (جنگ کی آگ) کو جلایا اور صدہا مشعر الحرب (آگ جلانے کا آلہ) اٹھ کھڑے ہوئے اور جس طرح وہاں ابراہیم کے لئے آگ کو برد اور سلا م بنایا اسی طرح ہمارے مقتدا (آنحضرت ﷺ) کے لئے خاص اللہ تعالی نے اس آگ کو بجھا دیا اور فرمایا اطفأ ھا الله یعنی جب کبھی ہمارے نبی کے دشمنوں نے آتش جنگ جلائی اللہ نے اسے بجھا دیا

(کتاب نورالدین۔ص ۱۴۴)

حضرت مولوی (نورالدین) صاحب نے اس (دھرم پال) کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں نورالدین کتاب لکھی ۔اس میں آپ نے یہ جواب دیا تھا کہ آگ سے مراد مخالفوں کی دشمنی کی آگ ہے۔

(سیرۃ المہدی، اول۔ص ۱۳۲۔۱۳۳)

اس واقعہ سے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب یوں ہے:

مرزا صاحب تک یہ بات پہنچی تو آپ نے اس کو نا پسند فرمایا اور فرمایا کہ اس تاویل کی کیا ضرورت تھی ۔اس زمانہ میں ہم موجود ہیں ۔ہمیں کوئی مخالف دشمنی سے آگ کے اندر ڈال کر دیکھ لے کہ خدا اس کو ٹھنڈا کرتا ہے یا نہیں۔ (سیرۃ المہدی حصہ اول صفحہ ۱۳۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابراہیمؑ جب آگ میں ڈالے گئے تب بھی یہ عادت اللہ ظہور میں آئی۔ ابراہیم کو آگ سے جدا نہیں کیا گیا اور نہ آسمان پر چڑھایا گیا لیکن حسب منطوق آیت قلنا یا نار کونی برداً آگ اس کو جلا نہ سکی۔

(تحفہ گولڑویہ۔ ص ۲۳۷)۔

ابراہیمؑ چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جب کہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے آگ کو اس کیلئے سرد کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۵۰)

حضرت مسیح کی ولادت سے متعلق حکیم نورالدین کا مذہب یوں ہے:

مولوی نورالدین صاحب نے جو کچھ کتاب نورالدین صفحہ ۱۵۸ میں لکھا ہے اسے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اپنے مدلل مضمون میں پیش کر چکے ہیں جس کا خلاصہ مولانا صاحب نے انڈیکس میں دیا ہے۔

(اعتراض) مسیح بن باپ

(جواب کا خلاصہ) یہ مسئلہ اسلام کا جزو نہیں۔ (پیغام صلح ۲۲ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۲)

اور مرزا غلام احمد کا عقیدہ یوں ہے:

الحکم قادیان ۲۴ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱، اور ملفوظات احمدیہ صفحہ ۳۶، ۳۷ پر ہے:

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام بن باپ تھے اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا، وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ (نیز دیکھو پیغام صلح لاہور ۵ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۴)۔

۵۔ معراج نبوی سے متعلق حکیم نورالدین کا مذہب یوں ہے:

معراج نبوی کے متعلق جہاں تک میرا علم تجربہ اور ایمان یقین دلاتا ہے وہ یہ ہے کہ اس وقت روح اور جسم دونوں کا اس میں دخل تھا کیونکہ صرف روح بدون جسم کے کوئی علم حاصل نہیں کر سکتا اور جسم بدون روح کے کوئی عمل نہیں کر سکتا۔ (اخبار الحکم قادیان ۳۱۔ اگست ۱۹۰۷ء ص ۳)

ہمارا ایمان یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے معراج کا نظارہ روح مع جسم تھا ہاں اسی جسم کے ساتھ جو لوگ کہتے ہیں کہ معراج جسمی کے قائل نہیں وہ جھوٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بولتے ہیں۔ (اخبار الحکم قادیان ۳۱۔ اگست ۱۹۰۰ء ص ۴)

مرزا غلام احمد قادیانی کا عقیدہ یوں ہے:

سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلیٰ درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۴۷ حاشیہ)

۶۔ قتل انبیاء کے بارے میں حکیم نورالدین کا مذہب ہے:

یقتلو ن النبیین سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قتل کے ارادے اور منصوبے ہیں اس لئے اس کو مضارع کے صیغے سے بیان کیا ہے ورنہ یہ قرآن سے ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی قتل نہ کیا گیا ہو۔

(تفسیر القرآن ماخوذ از درس حکیم صاحب پارہ اول۔ ص ۹۶)

کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا۔ (تفسیر القرآن۔ پارہ اول۔ ص ۱۱۶)

حضرت خلیفہ اول کا یہ اعتقاد تھا کہ نبی قتل نہیں ہوسکتا مگر ہمارا یہ اعتقاد تھا کہ نبی قتل ہوسکتا ہے اور خود مسیح موعود نے بھی لکھا ہے کہ حضرت یحیٰ قتل کئے گئے۔ (اخبار الفضل قادیان ۵ فروری ۱۹۲۴ء ص ۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کا مذہب منقول ذیل ہے:

براہین احمدیہ صفحہ ۲۲۵، ازالہ اوہام صفحہ ۱۶ و ۴۱۲، حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۱، ۳۶، ۵۶ کے حاشیہ پر ہے کہ بعض انبیاء دشمنوں کے ہاتھوں سے قتل کئے گئے خصوصاً حضرت ذکریا اور حضرت یحیٰ شہید کئے گئے۔

نتیجہ: میں نے نمونہ کے طور پر صرف چھ ایسے مسائل پیش کئے ہیں جن میں حکیم نورالدین صاحب خلیفہ اول نے مرزا غلام احمد قادیانی کی صریح تحریروں اور تقریروں سے اختلاف کیا ہے اس کیلئے خود حکیم نورالدین کا حکم سنیئے۔ ایک دفعہ حکیم نورالدین صاحب نے فرمایا:

میں اگر حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب کی کسی تقریر یا تحریر کا صریح اختلاف کروں تو حق پہنچتا ہے کہ اسے نہ مانا جاوے۔ ورنہ میں جو کچھ کہتا ہوں وہ ماننا چاہیے۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۴، ۲۱ ستمبر ۱۹۱۱ء ص ۱۱)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۴۹ ص ۴۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راولپنڈی میں مباحثہ

اوراس پر مرزا قادیانی کا محاکمہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ ماہ ستمبر میں احباب راولپنڈی نے پے در پے لکھا کہ امت مرزائیہ نے یہاں تبلیغ شروع کر رکھی ہے، آپ ایک روز کے لئے آیئے۔ تقاضے پر تقاضے ہونے سے ۲۹ ستمبر کو جگادھری ضلع انبالہ سے سیدھا راولپنڈی پہنچا۔ جلسہ عام تھا۔ علماء اسلام شریک تھے۔ تقریروں کا رخ مرزا صاحب کی طرف زیادہ تھا کیونکہ راولپنڈی میں امت مرزائیہ کی دونوں جماعتیں (لاہوریہ اور قادیانیہ) کام کرتی ہیں۔

اتفاق حسنہ سے لاہوری جماعت نے مجھے خط لکھا کہ خان صاحب شیخ محمد اسماعیل صاحب آنریری مجسٹریٹ کے مکان پر تبادلہ خیالات کریں۔ میں نے جواب دیا مجھے منظور ہے، آپ شیخ صاحب موصوف کا خط مجھے بھجوا دیں۔

چنانچہ وہ گئے شیخ صاحب موصوف چونکہ مذہبی امور سے دل چسپی رکھنے والے ہیں اس لئے انہوں نے منظوری دے کر مجھے خط لکھا، بلکہ پہنچنے کیلئے موٹر بھیج دیا۔

۲۹ ستمبر کو ۹ بجے مجلس ہوئی جس میں اندازاً کوئی سو آدمی ہوں گے۔ اس مجلس میں تو باہمی فریقین نے ایک دوسرے کی گلہ گذاریاں کیں جوسب کی سب ان کی مقامی تھیں، جن سے مجھے یا بیرونی اشخاص کو کوئی تعلق نہ تھا، اس لئے تبادلہ خیالات کا وقت ۳ بجے سے ۴ بجے تک رکھا گیا۔ چنانچہ بعد دوپہر فریقین حاضر ہوئے ہمارے فریق میں مندرجہ علماء شریک تھے:

خاکسار ابوالوفاء ثناء اللہ۔ مولوی حکیم عبدالرحمٰن صاحب، قاری مولوی اعجاز احمد صاحب خطیب جامع صدر راولپنڈی، مولوی مولابخش صاحب وغیرہ۔

اور فریق ثانی میں مولوی صدرالدین، مولوی عصمت اللہ، مولوی عبدالحق صاحبان تھے سامعین قریباً دوسو اشخاص ہوں گے جن میں امت مرزائیہ قادیانی پارٹی کے بھی ایک دو اشخاص بطور سامع یا بطور مخبر شریک تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے سوال اٹھایا: مرزا صاحب نے دانیال نبی کی پیش گوئی اپنے حق میں لکھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے گا، اور مرزا صاحب قادیانی نے اپنی الہامی عمر بھی اسی کے مطابق بتائی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ موصوف بجائے ۱۳۳۵ھ کے ۱۳۲۶ھ میں فوت ہو گئے۔ نو سال پیشتر کیوں؟

نوٹ۔ اس پیش گوئی کی ساری عبارت اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون اور ۲۹ جولائی سنہ رواں میں درج ہو کر اس پر مفصل بحث ہو چکی ہے۔

مولوی عصمت اللہ صاحب احمدی مبلغ نے بمشورہ احباب بجائے دفاع کے جارحانہ پہلو اختیار کیا۔ بولے کہ آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے تین دفعہ جھوٹ بولا۔ (ایسا بہتان، ایسا افتراء)۔ کیا یہ حدیث بخاری میں نہیں۔

حضرت یوسفؑ نے بھائی کے بورے میں پیالہ رکھ کر فریب کیا۔ کیا یہ نبیوں کا طریق ہے۔

نیز آپ لوگ لونڈیاں بکثرت رکھنے کے قائل ہیں۔ وغیرہ

میں ان کی اس روش سے سمجھ گیا کہ میرے مخاطب مباحثہ کو پٹڑی سے اتارنا چاہتے ہیں۔ یعنی ان کا مدعا ہے کہ میں ان مثالوں کی تصحیح میں لگ کر اصل مطلب سے دور جا پڑوں۔

میں نے جواب دیا کہ میرے سوال سے جو بات تعلق رکھتی ہو وہ کہیے۔ ان باتوں کا جواب اس طرح ہو سکتا ہے کہ ان میں سے ایک ایک کے لئے مستقل وقت ہو۔ یہ نہیں کہ ایک گھنٹے میں سب کچھ کر سکوں۔ میرا سوال صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے دانیال نبی کی پیش گوئی اپنے حق میں لکھی اور اپنی عمر کی بابت خود پیش گوئی کی۔ دونوں پیش گوئیاں پوری نہ ہوئیں

مولوی صدر الدین نے کہا:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیم پرکھئے، یہ تعلیم نہیں۔

میں نے کہا:

قرآن مجید کی آیت و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمه احمد خدا کی طرف سے تعلیم ہے۔ حالانکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ حضرت مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا تھا کہ میں ایک رسول کی بابت تم کو خوش خبری دیتا ہوں جس کا نام احمد ہوگا۔

اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کہنا کہ:

دانیال نبی نے میری بابت کہا ہوا ہے کہ میں ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہونگا اور میرا الہام بھی میری عمر اتنی ہی بتاتا ہے۔

یہ بھی تعلیم ہے۔ اگر یہ قول مرزا، تعلیم نہیں، تو ارشاد قرآن کو بھی تعلیم نہ کہیے بلکہ کچھ اور نام رکھئے۔

آخر کار مولوی عصمت اللہ صاحب نے کہا کہ:

ملہم کا الہام کوئی حجت نہیں۔ غلط ہوگیا تو ہو جائے۔ آپ بتائیے کہ بخاری میں حدیث ہے یا نہیں کہ حضرت ابرہمؑ نے تین جھوٹ بولے۔

جب اصل مضمون کی نسبت انہوں نے صاف لفظوں میں غلط ہونے کا اقرار کیا تو میں نے کہا: بہت خوب! اگر ملہم کا الہام حجت نہیں تو قصہ ہی ختم۔ یہ الہام حجت نہیں تو وہ بھی حجت نہیں جس میں ذکر ہے کہ انا جعلناك المسيح الموعود یعنی خدا نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام کیا ہے اے مرزا ہم نے تجھ کو مسیح موعود بنایا۔ یہ بھی حجت نہیں، اس کا غلط ہونا بھی تعجب نہیں تو جانے دیجئے سارے قصے ختم، ہاتھ ملائیے مصافحہ کیجئے۔

اتنے میں ساڑھے چار بج گئے۔ میں نے کہا آیئے اب میں آپکو لونڈیوں وغیرہ کی بابت جواب دوں۔ مگر انہوں نے اپنے جلسہ کا عذر کیا جس کی بابت ۴ بجے کا اشتہار تھا اور مالک مکان نے دیر ہوجانے کا عذر کیا اور جلسہ برخواست ہوا۔

ہاں دوران گفتگو میں، میں نے یہ بھی دریافت کیا کہ آخر آپ کو اس قسم کی مثالیں بتانے سے کیا فائدہ۔

مولوی عصمت اللہ مجیب نے کہا یہ فائدہ کہ اس قسم کی مشکل آیات اور احادیث کی صحیح تشریح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ہم کو سکھائی ہے۔ بس اسی تعلیم کی وجہ سے ہم ان کو مجدد مانتے ہیں۔

میں نے کہا یہ تو سب کچھ سر سید احمد خان نے کیا ہے۔ پھر جو کچھ ماننا ہے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو مانئے۔ جواب دیا کہ ہم ان کی بھی بڑی عزت کرتے ہیں۔

مجلس میں تو ہم اصل مبحث نہ چھوڑ سکتے تھے اسلیئے کہ اس کا چھڑانا حریف کا عین مطلب تھا، اب اخبار کے ذریعہ بتاتے ہیں کہ جس صاحب کی طرف سے یہ لوگ لڑتے ہیں اور جس کی طرف سے سینہ سپر ہوکر تکلیف اٹھاتے ہیں وہ ان کو کیا کہتے ہیں

حضرت ابراہیمؑ کے تین جھوٹوں کی بابت محدثین کا جواب یہی ہے کہ ان میں نسبت مجازی ہے، اس لئے دراصل جھوٹ نہیں۔ جیسے عربی اردو بلکہ ہر زبان میں ایسے محاورات مجازیہ ملتے ہیں۔ عرب کا شعر ہے:

اصاب الصغیرۃ و افنی الکبیر کر الغداۃ و مر العشی

صبح شام کی گردش نے چھوٹوں کو بڑا کر دیا اور بڑوں کو مار دیا

حالانکہ مارنا، جلانا وغیرہ خدا کا کام ہے، اسی لئے مرزا غلام احمد صاحب ایسے اعتراض کرنے والوں کو نہایت مکروہ القاب سے یاد کرتے ہیں:

خبیث، ناپاک فطرت، شیطان خصلت، پلید وغیرہ۔

غور سے سنئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بیہودہ اور شرمناک کام ہے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے صرف میں لانا، حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا، اور حضرت ابراہیم کا تین مرتبہ ایسے طور پر کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔

پھر اگر کوئی تکبر اور خودستائی کی راہ سے اس بنا پر حضرت موسیٰؑ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا، یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا، یا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر اب پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے، تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۹۷۔۵۹۸)

احمدی دوستو! عبارت مذکورہ دیکھ کر افسوس ہے تو یہ ہے کہ آپ لوگوں نے جس معشوق پر جان فدا کی تھی اس نے بھی آپ لوگوں کی قدر نہ کی، تو کیا میں آپ کی طرف سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے یہ شعر نہ پڑھوں

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

نوٹ: ہمارا گمان ہے کہ قادیانی پارٹی مخاطب ہوتی تو اتنی دلیری نہ کرتی جتنی لاہوری نے کی، اس لئے میں اٹھتے ہوئے احمدی مناظر اور انکے شرکاء کا شکریہ ادا کیا۔شاباش

ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۱۔اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۵۰ ص ۳۔۴)

مرزا صاحب پر حج فرض نہ تھا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عام طور پر سوال ہوتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود اور مہدی مسعود نے فریضہ حج کیوں ادا نہ کیا۔عرصہ سے یہ سوال فضا میں گونج رہا ہے۔ آخر اس مشکل سوال کو اخبار الفضل قادیان نے بزعم خود آسانی سے حل کر دیا کہ:

مرزا صاحب بیمار رہتے تھے، اور امن بھی نہ تھا، اس لئے آپ پر حج فرض نہ تھا۔ (الفضل قادیان ۱۰ ستمبر ۱۹۲۹ء ص ۷)

ہمارے نزدیک یہ جواب شافی نہیں کیونکہ بیماری کا جواب یہ کافی ہے کہ جناب موصوف کے ہاں اولاد پر اولاد پیدا ہوتی تھی، جو نہ صرف صحت بلکہ قوت کی دلیل ہے، اسی طرح عدم امن کا خوف بھی معقول نہیں کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اللّٰہ یعصمك من النّاس ۔خدا تیری (مرزا قادیانی کی) حفاظت کریگا۔

معلوم ہوا کہ عدم امن کا خیال مانع حج نہ تھا، یا نہ ہونا چاہیے تھا، بلکہ ہمارے خیال میں اس کی وجہ اور ہے۔اور غالباً وہ معقول ہے۔مگر مشکل یہ ہے کہ وہ وجہ اگر چہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بتائی ہوئی ہے، تاہم ہمارے قلم سے نکلنے پر قادیانی لوگ شائد نہ مانیں ۔تاہم ہمارا فرض ہے کہ ہم معترضین کا منہ بند کرنے کو معقول وجہ پیش کردیں وہ وجہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنا ایک الہام لکھا ہے:

لوگ تیرا حیض دیکھنا چاہتے ہیں ۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۴۳)

چونکہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ حیض عورتوں کے حیض کی طرح عارضی نہ تھا بلکہ دائمی تھا، اس لئے یہی حیض دائمی ، مانع حج بھی رہا۔

احمدی دوستو! تمہارا جواب تو خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بیان کے خلاف ہے مگر ہمارا جواب ان کے بیان سے تائید پاتا ہے۔امید ہے اب معترضین آئندہ کو اعتراض نہ کریں گے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۷ جمادی الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۵۰ ص ۵)

مباحثہ راولپنڈی: ایک وضاحت

راولپنڈی میں قادیانیوں کے لاہوری گروپ سے مولانا ثناء اللہ امرتسری کا ایک مباحثہ ۲۹ ستمبر ۱۹۲۹ء کو تین سے چار بجے تک ہوا۔ جس کی روئداد اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱۔اکتوبر ۱۹۲۹ء میں شائع ہوئی۔

مباحثے میں یہ بات پیش ہوئی کہ مرزا صاحب قادیانی نے دانیال نبی کی پیش گوئی اپنے اوپر لگائی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے گا ،مگر مرزا صاحب قادیانی ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوگئے حالانکہ انہوں نے لکھا تھا کہ میری عمر کے متعلق الہام یہی ہے کہ میں ۱۳۳۵ ہجری تک زندہ رہوں گا۔

مرزائیوں کی لاہوری جماعت کا مناظر مولانا ثناء اللہ کی گرفت میں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح جکڑا رہا کہ بالآخر اسے اعتراف کرنا پڑا کہ :

ملہم کا الہام کوئی حجت نہیں ۔

اور پھر اس نے کہہ دیا کہ:

ایک بات غلط ہوگئی تو کیا ہوا؟

اس پر مولانا ثناء اللہ امرتسری نے فرمایا کہ اگر ملہم کا الہام حجت نہیں تو قصہ ہی ختم ہے ۔ اگر یہ الہام حجت نہیں تو وہ الہام بھی حجت نہیں جس میں ذکر ہے کہ

انا جعلناك المسيح المو عود

یعنی خدا نے مرزا صاحب قادیانی کو الہام کیا ہے کہ

اے مرزا ہم نے تجھ کو مسیح موعود بنایا۔

یہ بھی حجت نہیں ۔ اور اس کا غلط ہونا بھی باعث تعجب نہیں ، تو جانے دیجئے ۔ سارے قصے ختم ۔ ہاتھ لائیے مصافحہ کریں ۔

اس پر قادیانی مناظر نے اپنے جلسہ کا عذر کیا جس کی بابت ۴ بجے کا اشتہار تھا۔ اور یہ مجلس برخواست ہوگئی ۔

مولانا ثناء اللہ نے اہل حدیث ۱۱ ۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء کے شمارے میں اس مباحثے کی روئداد شائع فرمائی تو پیغام صلح لاہور کے ۲۳ ۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء کے شمارے میں اس کے نامہ نگار نے اہل حدیث ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء کے دس جھوٹ بتائے ۔ جن میں ایک (چھٹا) مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ہے ۔

مولانا ثناء اللہ نے جواب میں لکھا کہ ہم دس میں سے نو جھوٹوں کے جواب میں مہتمم مناظرہ کی تصدیق پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں ۔ خانصاحب شیخ محمد اسماعیل آنزیری مجسٹریٹ صدر راولپنڈی کے مکان پر ان کے انتظام سے مباحثہ ہوا ۔ اہل حدیث کا متعلقہ شمارہ ہم نے موصوف کو بھیجا اور لکھا کہ پیغام صلح لاہور کا متعلقہ شمارہ دیکھ کر فرمایئے کہ واقعات صحیحہ کس نے لکھے ہیں ۔ موصوف کا جواب آیا

الحمدللہ واقعات آپ نے صحیح لکھے ہیں ۔ خاکسار محمد اسماعیل

ہاں چھٹے کذب کا جواب دینا ہمارا فرض ہے جو اخبار پیغام صلح لاہور نے یوں بیان کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھٹا جھوٹ ۔ دانیال نبی نے میری (مرزا قادیانی کی) بابت کہا ہوا ہے کہ میں ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہوں گا۔ یہ بھی مرزا صاحب (مولوی ثناءاللہ کا) پر افتراء ہے۔ حوالہ زیر بحث میں یہ کہیں نہیں ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء)۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں کہ ہم نے جو کچھ پیش کیا تھا وہ مالک مکان مناظرہ خان صاحب شیخ محمد اسماعیل صاحب کو دکھا دیا تھا۔ آپ بھولے ہوں یا آپ کو وہ مقام نہ ملے تو سنئے ۔ وہ یہ ہے :

دان ایل نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے جو محمد ﷺ ہے جب بارہ سو نوے برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس تک اپنا کام چلائے گا۔ یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۱۶)۔

بتاؤ اس عبارت کے کیا معنی ہیں ۔ وہی ہیں یا نہیں جس کو آپ جھوٹ کہہ رہے ہو۔ عبارت ھذا دیکھ کر اس عبارت کو جھوٹ کہو تو جانیں ۔

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ مزید فرماتے ہیں کہ

جلسہ منٹگمری (حال ساہیوال پاکستان) ۲۰ اکتوبر ۱۹۲۹ء کے دوران ہمارا اسی مسئلے ایک اور مباحثہ ہوا جس میں قادیانی پارٹی بالمقابل تھی ۔ اس مباحثہ کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے کیونکہ وہاں قادیانی پارٹی ایسی پھنسی کہ:

نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔

بالکل اس کے مشابہ جو شہد میں گری ہوئی مکھی نکلنے کی کوشش کرتی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک پر کو نکالنا چاہتی ہے، تو دوسرا بھی پھنس جاتا ہے۔

وہاں مولوی اللہ دتہ قادیانی مناظر تھے ۔ انہوں نے ہمارے مؤاخذہ سے تنگ آکر کہہ دیا کہ مرزا صاحب غلطی سے سن ہجری سے لکھ گئے ہیں ۔ اس کے باوجود ہمیں یقین ہے کہ قادیانی اخبار عنقریب اس مباحثہ کو بھی اپنی کامیابی بتادینگے جس پر ہماری دعا ہوگی کہ ایسی کامیابی خدا ان کو ہمیشہ نصیب کرے ۔ ہمارا دعوی ہے کہ ہمارے اس مؤاخذہ کا جواب امت مرزائیہ کی تینوں بلکہ چاروں پارٹیاں پنجابی پوربی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنگالی دکنی یا برمی مل کر بھی نہیں دے سکتیں۔

دے سکتی ہوں تو اپنے امیر (مولوی محمد علی لاہوری) اور خلیفہ (مرزا محمود احمد قادیانی) سے اجازت لے کر ہم سے باقاعدہ مباحثہ کر لیں۔ باقاعدہ سے مراد یہ ہے کہ مباحثہ بالمشافہ تحریری ہو اور کوئی غیر جانبدار ثالث ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء ص ۵۔ ۶)

بہاء اللہ کو مرزا کے مقابل کیوں پیش کرتے ہیں

جناب منشی محمد حسین صابریؒ، بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزائی اخبار الفضل قادیان نے ایک مضمون بعنوان، بہاء اللہ نے نبوت کا دعوی نہیں کیا، اپنی ۶ ستمبر ۱۹۲۹ء کی اشاعت میں شائع کیا ہے جس میں اس نے تقوی اور دیانت کو بالکل ہاتھ سے چھوڑ کر بعض ایسے حوالے بہائی کتاب الفرائد سے دیئے ہیں جن کے سیاق وسباق سے وہ مطلب نہیں نکلتا جو اس نے اپنے ناظرین کو بتایا ہے ایک مرزائی کے لئے بددیانتی تو ضروری چیز ہے لیکن اس مضمون میں ایمان داری خداترسی کو بالکل ہاتھ سے چھوڑ دیا گیا ہے۔

مرزائی نے جہاں سے چند فقرات الفرائد سے نقل کئے ہیں وہاں دراصل بہائی مصنف اس مسئلہ پر بحث کر رہا ہے کہ اسلام کا موعود صاحب شریعت ہے یا مروج شریعت پر وہ اپنے خیال اور عقیدے کے مطابق ثابت کرتا ہے کہ موعود اسلام حضرت موسی حضرت عیسی اور آنحضرت ﷺ کی طرح صاحب شریعت ہوگا۔ لیکن الفضل نے نہایت بددیانتی سے یہ ظاہر کیا ہے کہ گویا مصنف الفرائد کے نزدیک بہاء اللہ کا دعوی نبوت کا نہ تھا بلکہ الوہیت کا تھا۔

میں اس وقت یہاں نبوت بہاء اللہ پر بحث نہیں کر رہا ہوں جو الفرائد کی عبارت پیش کروں اور دکھاؤں کہ مرزائیت اور بددیانتی لازم وملزوم ہیں۔ کیونکہ اس مسئلہ پر اللہ تعالی نے فضل وکرم سے بہت کچھ لکھ چکا ہوں جس کا جواب مرزائیوں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت تک نہیں ہوسکتا۔ میں یہاں صرف اس بات کا جواب دینا چاہتا ہوں جو مرزائی نے لکھا ہے کہ:

بہاء اللہ کو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے مقابلہ پر پیش کرنا بھی محض شرارت اور فتنہ سازی ہے۔ (اخبار مذکور۔ص ۲)

سو اس کا مختصر جواب یہ ہے کہ یہ فتنہ سازی اور شرارت آپ کے مسیح موعود نبی و رسول ابن اللہ بلکہ خود اللہ نے اپنے سر پر لی ہے اس میں کسی کا بھی کچھ قصور نہیں ہے۔

اس میں کچھ شک نہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی یوں تو بہت کمزور سا ہے، جو نہ ہونے کے برابر ہے۔ یعنی آنجہانی فرماتے ہیں کہ میں خود کچھ نہیں ہوں جو کچھ ہے وہ محمد (ﷺ) ہیں۔

یا یوں کہیے کہ آپ کے اس دعوی کا یہ مطلب ہے کہ آپ نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھ کر مصنوعی محمد بنے بیٹھے ہیں، ورنہ دراصل وہی مرزا غلام احمد زمین دار قادیان ہیں جن سے کسی کو کچھ کام نہیں ایسے زمین دار نہ معلوم کتنے پھرتے ہیں۔

لیکن دوسری طرف جو دعوی ہے وہ اس قدر بڑا ہے کہ آپ اپنے تئیں انبیاء کے زمرے میں شمار کرتے ہیں اور اپنی صداقت پر ان دلائل کو پیش کرتے ہیں جو صرف صادق اور براہ راست نبوت و رسالت کا درجہ پانے والے نبیوں اور رسولوں کے لئے مخصوص ہیں مثلاً لو تقول علینا .. والی آیت جو صرف آنحضرت ﷺ یا آپ جیسے نبیوں کے لئے خاص ہے ظاہر ہے کہ یہ دونوں دعوے صریح متضاد ہیں ایسے کہ ایک کو دوسرے سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

اگر مرزا صاحب ایک خادم کی حیثیت میں تو پھر اپنے آقاؤں (انبیاء) کے درجے میں ہونے کا دعوی کرنا اگر صریح گستاخی نہیں تو کیا ہے۔ اور اگر خود ہی مخدوم ہیں اور نبوت کے درجے کا دعوی کر کے صاحب شریعت نبیوں کے دلائل استعمال کر کے اپنے آپ کو صادق ثابت کرنے کی کوشش میں ہیں، تو دوسرے مدعی نبوت صاحب شریعت کے مقابلے سے بھاگتے کیوں ہیں۔ اور مریدان خوش اعتقاد ایسا مقابلہ دیکھنے والوں پر ناراض کیوں ہوتے ہیں۔

پس جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق یا تو ان دلائل کو چھوڑ دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے جو صرف صادق اور براہ راست نبیوں کی نبوت کے معیار ہیں اور صاف صاف کہہ دیا جائے کہ ہم تو صرف خادم شریعت ہیں اور ہماری اپنی کوئی حیثیت نہیں ۔ ورنہ دوسرے صاحب شریعت ہونے کا دعویٰ کرنے والے کے مقابلہ پر نکل کر اپنی صداقت کو پیش کرنا چاہیے۔

بہاء اللہ نے جو کچھ دعوے کیا ہے، اسے اسلامی اصطلاح میں نبوت اور رسالت کے سوا کچھ نہیں کہہ سکتے (بہاء اللہ خود بھی اپنے آپ کو رسول کہتا ہے جس کا ثبوت اہل حدیث امرتسر نے بارہا دیا ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) اگر چہ بلا شبہ خود بہاء اللہ نے نبی کا لفظ اپنے لئے مقرر نہیں تاہم ان کی اصطلاحات اور کتب استدلالیہ بہائیہ سے جو کچھ ظاہر ہے وہ یہی ہے کہ انہیں مقام نبوت ورسالت ہی کا دعویٰ ہے۔

میں اپنے دعوے کے ثبوت میں خود بہاء اللہ کا اپنا بیان اور پھر ان کے فرزند رشید جناب عبدالبہاء عباس آفندی کی تحریر پیش کرتا ہوں اور مرزائی صاحبان اپنے ثبوت کیلئے اڈیٹر کوکب ہند یا ایسے ہی کسی خوش اعتقاد بہائی کو گواہی میں لاتے ہیں

ببیں تفاوت رہ از کجاست تا بکجا

پس آنحضرت ﷺ کے دلائل صداقت کو جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے پر استعمال کر کے بہاء اللہ کی رسی خود گلے میں ڈلوائی ہے۔

اب اگر مرزائی صاحبان اسے توڑنا چاہتے ہیں تو بجائے دوسروں پر ناراض ہونے کے اپنے مسیح موعود صاحب کے اصولوں اور دلائل صداقت کا جائزہ لے کر ان سے دست بردار ہونے کی کوشش کریں، ورنہ اسی کے سوا کہ مرزا صاحب قادیانی کو بہاء اللہ کے مقابلے پر کھڑا کیا جائے ان کے لئے اور کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔

لطیفہ: مرزائی اڈیٹر نے ایک بہت مزے دار بات لکھی ہے۔ لکھتے ہیں:

> ایک مرتبہ کوکب ہند کے بہائی اڈیٹر نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو ڈانٹ کر لکھا اہل حدیث نے جناب بہاء اللہ کو نبی کیوں لکھا جب کہ اہل بہا ان کو نبی نہیں مانتے (بحوالہ اہل حدیث ۱۵ جون ۱۹۲۸ء نمبر ۳۵ جلد ۲۵) (الفضل مذکور)

اتنا لکھ کر مرزائی دیانت دار تو اپنا فرض ادا کر چکا کیونکہ حقیقت کو جو ان کے خلاف ہو اس کا ظاہر کرنا اس بے چارے کے مذہب میں حرام ہے۔ لیکن اس کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کچھ ہوا وہ میں بتا تا ہوں کہ کوکب ہند کی مذکورہ بالا ڈانٹ کے بعد جب اہل حدیث امرتسر نے اسے دلائل کی رسی سے گرفتار کرلیا، تو وہ بالکل خاموش ہوگیا۔ اور آج تک اسے ایک حرف لکھنے کی بھی جرأت نہیں ہوئی۔ اور اس کی ڈانٹ، الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے، کی مصداق ثابت ہوئی۔

میں اپنا یہ بیان ان لوگوں کے سامنے رکھتا ہوں جو ایمان دار اور خدا ترس ہیں اور جن کو ہفت روزہ اخبار اہل حدیث امرتسر، اخبار الفضل قادیان اور کوکب ہند پڑھنے کا باقاعدہ موقع ملتا ہے وہ جان لیں گے کہ مرزائی اپنے بیان میں راست باز ہے یا خاکسار راقم الحروف ہذا۔

بہائی اور قادیانی مباحثہ:

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں کہ بہائی رسالہ کوکب ہند قادیانیوں کو مباحثہ کا چیلنج دیتا ہے۔ مضامین بحث یہ تجویز کرتا ہے:

۱۔ ختم نبوت

۲۔ مسئلہ قیامت

۳۔ اجراء شریعت۔

۴۔ معیار صداقت۔

۵۔ موعود کل ادیان۔ وغیرہ

ہمارے نزدیک ضروری مضمون یہ ہے کہ

۶۔ دعاوی مرزا قادیانی، بہاء اللہ کی نقل ہیں۔

یہ مضمون کوکب ہند کے اڈیٹر صاحب لے سکیں تو ہمارے نامہ نگار صابری صاحب کے حوالے کریں۔ یہ جلسہ امرتسر یا بٹالہ میں ہو تو ہم بھی اپنی ناچیز خدمات ہر دو فریق کے لئے پیش کرتے ہیں:

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۱۴ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ جلد ۲۶ نمبر ۵۱ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راولپنڈی کے مباحثہ کی روداد: سچا کون ہے

اس مباحثہ میں جو سوال پیش ہوا تھا اس کا ذکر اور مباحثہ کی روداد اہل حدیث ۱۱۔اکتوبر میں درج ہو چکی ہے یعنی پیش ہوا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی دانیال نبی کی پیش گوئی اپنے اوپر لگائی جس کا مضمون یہ ہے کہ مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہے گا مگر مرزا صاحب ۱۳۲۶ھ میں فوت ہو گئے حالانکہ انہوں نے لکھا تھا کہ میری عمر کے متعلق بھی الہام یہی ہے کہ میں ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہوں گا۔

اس سوال کی مخاطب راولپنڈی میں احمدیوں کی لاہوری جماعت تھی جنہوں نے بڑی جرأت سے کہا تھا کہ ایک بات غلط ہوگئی تو کیا ہوا۔ یہی سوال منٹگمری میں قادیانی پارٹی کے سامنے میں نے پیش کیا تھا وہ بھلا ایسی ضعیف الاعتقاد کہاں تھی جو غلط کہہ دیتی۔ اس نے اس کی اصلاح کرنے میں مقدور بھر کوشش کی لیکن بالکل اس کے مشابہ ہوئی جو شہد میں گری ہوئی کی مکھی نکلنے کی کوشش کرتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک پر کو نکالنا چاہتی ہے تو دوسرا بھی پھنس جاتا ہے۔

ہم نے اہلحدیث ۱۱۔اکتوبر میں مرزا صاحب کا قول نقل کیا تھا جس میں انہوں نے حضرت ابراہیم والی حدیث کے کذبات پر اعتراض کرنے والوں کو خوب آڑے ہاتھوں لیا تھا۔ ہمارا یقین تھا کہ مرزائی مناظر (بہر دونوع) آئندہ یہ اعتراض پیش نہ کریں گے مگر مرزائی اور خاموشی۔؟ پیغام صلح ۲۳ اکتوبر میں اسکے نامہ نگار نے (جسکو ہم جانتے ہیں) اہل حدیث ۱۱ اکتوبر کے دس جھوٹ بتائے ہیں جن میں ایک (چھٹا) مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے متعلق ہے باقی روداد مباحثہ کے متعلق۔ اس لئے ہم نو جھوٹوں کے جواب میں مہتم مناظرہ کی تصدیق پیش کر دینا کافی جانتے ہیں۔

خان صاحب شیخ محمد اسماعیل صاحب آنریری مجسٹریٹ صدر راولپنڈی کے مکان پر ان کے انتظام سے مباحثہ ہوا اہل حدیث مورخہ ۱۱۔اکتوبر ہم نے موصوف کو بھیجا اور لکھا کہ پیغام صلح ۳۔اکتوبر دیکھ کر فرمایئے کہ واقعات صحیحہ کس نے لکھے ہیں موصوف کا جواب آیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ صحیح واقعات آپ نے لکھے ہیں۔

خاکسار محمد اسماعیل ۔۱۲۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء

مگر کیا ان لوگوں پر اس شہادۃ کا کچھ اثر ہوا؟ دیدہ باید۔ جب کہ خود مرزا صاحب کی شہادت کے ماتحت بقول مرزا حدیث ابراہیمی پر اعتراض کر کے خبیث ناپاک فطرت شیطان خصلت پلید بننا بھی گوارا کر رہے ہیں مگر اعتراض نہیں چھوڑتے دیکھئے خان صاحب موصوف کی شہادت کو کس نظر سے دیکھیں گے۔

سچ تو یہ ہے کہ ہمارے پاس تکذیب مرزا پر جتنے دلائل ہیں ان میں سے دانیال والی پیش گوئی سب سے وزن دار ہے اس لئے ہم اپنے ناظرین کو جو مباحثات قادیانیہ سے دل چسپی رکھتے ہوں ان کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ سب سے پہلی اسی دلیل سے کام لیا کریں

پیغام صلح کا نامہ نگار لکھتا ہے

چھٹا جھوٹ: دانیال نبی نے میری (مرزا صاحب کی) کی بابت کہا ہوا ہے کہ میں ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہوں گا یہ بھی مرزا صاحب پر افتراء ہے۔ حوالہ زیر بحث میں یہ کہیں نہیں۔ (پیغام صلح ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء)

لیجئے صاحب! ہم نے جو پیش کیا تھا وہ مالک مکان مناظرہ خان صاحب شیخ محمد اسماعیل صاحب کو دکھا دیا تھا آپ بھولے ہوں یا آپ کو وہ مقام نہ ملے تو حافظ احادیث مرزا سے سنئیے، وہ یہ ہے:

دان ایل نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے جو محمد مصطفی ﷺ ہے جب بارہ سونوے (۱۲۹۰) برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ھ تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۱۶)

احمدی دوستو! جانتے ہو یہ عبارت کس کی ہے؟ سنو! یہ اس کی ہے جو تمہارا مجدد مہدی مسیح موعود بروزی اور ظلی نبی حکم عدل بالقابہ جس کی وجہ سے آپ لوگ احمدی کہلا کر محمدیت سے ہٹ رہے ہو بتاؤ اس عبارت کے کیا معنی ہیں؟ وہی ہیں یا نہیں جس کو آپ جھوٹ کہہ رہے ہیں عبارت ہذا دیکھ کر اس عبارت کو جھوٹ کہو تو جانیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ایسے کہاں؟ تمہارا تو قول ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

ذلت کی بارش: جلسہ تبلیغ منٹگمری میں اکتوبر میں جلسہ مباحثہ ہوا جس میں قادیانی پارٹی بالمقابل تھی اس مباحثہ کی کیفیت دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے قادیانی پارٹی ایسی پھنسی کہ نہ جائے ماندن نہ پائے رفتن۔ مگر ہمیں یقین ہے کہ قادیانی اخبار عنقریب اس مباحثہ کو بھی کامیاب بتادیں گے۔ جس پر ہماری طرف سے دعا ہوگی کہ ایسی کامیابی خدا ان کو ہمیشہ نصیب کرے۔ آمین

چیلنج: ہمارا دعوی ہے کہ ہمارے اس مواخذہ کا جواب امت مرزائیہ کی دونوں بلکہ تینوں پارٹیاں پنجابی پوربی بنگالی دکنی یا برمی مل کر بھی نہیں دے سکتیں۔ دے سکتی ہوں تو اپنے امیر اور خلیفہ سے اجازت لے کر ہم سے باقاعدہ مباحثہ کرلیں

نوٹ: باقاعدہ سے مراد یہ ہے کہ مباحثہ بالمشافہ تحریری ہو اور کوئی غیر جانبدار ثالث ہو۔

احمدی دوستو! کسی مددگار کی ضرورت ہو تو سری نگر کشمیر سے مولوی عبداللہ وکیل کو یا بریلی سے منشی محمد حسین صابری کو اپنے ساتھ ملالو پھر بھی دیکھ لینا۔ اونٹ کس کروٹ بیٹھتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۴۳۸ھ جلد ۲۷ ص ۵۔۶)

قادیانی اور بہائی

جناب عبدالقیوم بردوانی، کٹوچہ سے لکھتے ہیں:

ہمارے قادیانی دوستوں کا خمیر ہی عجب مٹی سے اٹھایا گیا ہے۔ یہ حضرات اپنے مخالف کی آواز کو طرح طرح کے حیلے اور بہانہ سازیوں سے دبا دینا چاہتے ہیں چنانچہ مولوی عبداللہ وکیل سری نگر نے چند دنوں سے اپنے مضامین میں ان کے عقاید کو بہائیوں کا سرقہ بتایا ہے اور اس سے پہلے خواجہ کمال الدین صاحب بھی اپنی کتاب،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام میں کوئی فرقہ نہیں، میں قادیانیوں کو بار بار یہی کہہ چکے ہیں کہ لیکن یہ حضرات بجائے اس کے کچھ جواب دیں یا معقولیت اور استقلال سے معاملہ پر غور کریں، ذاتی حملوں اور بازاری حرکتوں پر اتر آتے ہیں۔ زیر بحث امور کی طرف توجہ نہیں دیتے اور غیر متعلق باتوں سے اخبارات کے صفحے کے صفحے سیاہ کرتے چلے جاتے ہیں۔ بات صاف ہے کہ بہائی شرع جدید آپ نے لکھا ہے کہ اس کی شرح میں طویل اختلاف ہے۔ یہ بھی صحیح نہیں ہے سلف صالحین میں سے کسی نے اختلاف نہیں کیا۔ اگر کیا ہے تو حوالہ ہونا چاہیے علاوہ اسکے حدیث مذکورہ ضعیف ہے ملاحظہ ہو بلوغ المرام۔ استدلال صحیح نہیں ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۲۹ء جلد ۲۷ نمبر ا۔ ص ۸۔ ۹)

قادیانی کے اقوال میں اختلاف کوئی نئی بات ہے؟

دو قول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے احقر کی نظر سے گذرے۔ دونوں قول باہم متضاد ہیں۔ جن میں ایک مقام پر تو خون نکلنا حضرت عیسیٰ کے زندہ صلیب پر سے اترنے کی دلیل بیان کی، اور دوسرے مقام پر خون کا نہ نکلنا حضرت عیسیٰؑ کے زندہ صلیب پر سے اترنے کی دلیل بیان کی۔ وھو ہذا:

> ایسا ہی مسیح کا جمعہ کی آخر گھڑی صلیب پر چڑھائے جانا اور شام سے پہلے اتارے جانا اور رسم قدیم کے موافق تین دن تک صلیب پر نہ رہنا اور ہڈی نہ توڑی جانا اور خون کا نہ نکلنا، کیا یہ تمام وہ امور نہیں ہیں جو بآواز بلند پکار رہے ہیں کہ یہ تمام اسباب مسیح کی جان بچانے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔
>
> (راز حقیقت حاشیہ ص ۱۳ مطبوعہ کریمی پریس لاہور)
>
> چھٹی دلیل یہ ہے کہ جب یسوع کے پہلو میں ایک خفیف سا چھید دیا گیا تو اس میں سے خون نکلا اور بہتا ہوا اور ممکن نہیں کہ مردہ میں خون بہتا ہوا نظر آئے۔ (ایام الصلح ص ۱۱۴۔ مطبع ضیاء الاسلام قادیان)۔

احقر کے خیال میں یہ ہر دو اقوال باہم متضاد ہیں جن میں ایک میں خون کا نہ نکلنا اور دوسرے میں بہتا ہوا نظر آنا لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم: خریدار اخبار اہل حدیث نمبر ۸۲۱۳

مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

ایسے اختلافات وہاں سینکڑوں ہزاروں ہضم کئے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ نومبر ۱۹۲۹ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲ ص ۴)

نبوت کا دروازہ کھل گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج تک مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ چلا آیا تھا کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین (بمعنی آخری نبی) ہیں مگر مجدد قادیانی نے اس عقیدے میں تجدید کی کہ نبوت تشریعی (کاملہ ختم ہے، بروزی اور ظلی جاری ہے۔ یہ تجدید جاری کر کے مجدد قادیانی نے باب نبوت تو کھول دیا مگر اس میں یہ بخل کیا کہ نبوت ہی نہیں بلکہ ولایت کو بھی اپنی امت کیلئے مخصوص کرلیا۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

لا ولیّ بعدی الا من اتّبعنی ۔ (خطبہ الہامیہ)۔

(یعنی اب میرے بعد میرے تابعدار ہی ولی ہوں گے)

مسلمان اس تخصیص پر ناراض نہ ہوئے بلکہ خوش ہوئے کیونکہ انہوں نے خیال کیا کہ جو نبوت اور ولایت قادیانی اتباع میں ملے گی وہ شیخ سعدی کے اس شعر کی مصداق ہوگی:

حقا کہ با عقوبت دوزخ برابر است
رفتن بپائے مردیء ہمسایہ در بہشت

اس مجدد کی تجدید کی تکمیل زمانہ خلافت ثانیہ قادیانیہ میں یوں ہوئی کہ ۱۹۲۸ء میں جو قادیان سے خاتم النبیین نمبر نکلا اس میں ایک فقرہ یہ درج تھا:

انبیاء عظام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے اور وہ ہمیشہ اسلام کے محافظ اور شائع کرنے والے ہوں گے۔

(الفضل قادیان ۱۲ جون ۱۹۲۸ء ص ۱۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی سرکلر کے ماتحت اس وقت قادیانی امت میں ۴۔اشخاص کی بابت ہمیں علم ہوا ہے کہ وہ مدعی رسالت ہیں۔ایک تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جماعت قادیانیہ میں بیٹھا دعوی رسالت کر رہا ہے اس کے اتباع بھی ہو گئے ہیں جو بذریعہ اشتہارات اس کی نبوت کو ملک میں پہنچا رہے ہیں اس رسول کا نام نامی واسم گرامی احمد نور کابلی ہے۔

دوسرے صاحب عبداللطیف گناچوری ضلع جالندھر پنجاب ہیں۔

تیسرے صاحب تیماپور ریاست حیدرآباد دکن میں ہیں،جن کا نام مولوی عبداللہ ہے۔انہوں نے ایک کتاب بھی لکھی ہے جس کا نام ہے میزان حشر۔اس میں مصنف نے اپنی بابت یوں لکھا ہے:

> اللہ پاک نے اس فقیر کو نبی مرسل ومہدی ونور محمد کے خطاب سے سرفراز کیا ہے۔میں اس وقت مکہ مسجد (حیدرآباد دکن) میں اس کتاب کو لکھ رہا ہوں،اور بیت اللہ میں کھڑے ہو کر قسم کھاتا ہوں میں اللہ کا خلیفہ ہوں،مامور ہوں،مرسل ہوں،امتی نبی ہوں،اور مثیل موسی ہوں۔ حضرت مسیح موعود سے افضل ہوں جن کے آنے کی نسبت حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کو الہام ہے۔ (میزان حشر۔ص۲۳)۔

ابھی ہمیں ان نبیوں کی بابت علم نہیں ہوا کہ قادیانی امت نے ان کے ساتھ کیا برتاؤ کیا۔یعنی ایمان لائے یا کفر کیا۔اسی حالت بے خبری میں جماعت احمدیہ لاہور کے آرگن پیغام صلح نے ہمیں مسرت سنائی کہ امت قادیانیہ میں ایک اور شخص مدعی نبوت جہلم میں پیدا ہو گیا ہے۔پیغام صلح کے الفاظ یہ ہیں:

> جہلم میں ایک درزی کا دعوی نبوت:
>
> دور کیوں جاؤ ابھی حال ہی میں جہلم میں ایک پر جوش محمودی (قادیانی) غلام حیدر ٹیلر ماسٹر نے دعوی نبوت کیا ہے۔اس سے قبل اسی کے کشف ورؤیا (خواب) کی جہلم کے محمودی صاحبان تصدیق وتائید کرتے تھے اب اسی نے دعوی نبوت کا بذریعہ اشتہار اعلان کیا ہے اور قسم کھا کر لکھا ہے کہ:
>
> میری وحی اسی قسم کی وحی ہے جو تمام نبیوں پر نازل ہوتی رہی۔ ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور لکھا ہے کہ نبیوں میں مجلس میں میری کرسی حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کے درمیان میں بچھائی گئی۔

یعنی میں انہی جیسا نبی ہوں کیونکہ اسی صف میں بٹھایا گیا ہوں

اور یہاں تک لکھا گیا ہے کہ میرے اقتداء میں حضرت نبی کریم ﷺ نے نماز پڑھی۔ گویا محمد رسول اللہ ﷺ نے بھی اسے اپنا امام (نعوذ باللہ) تسلیم کر لیا ہے۔

جب اس سے پوچھا گیا کہ تم نبی جو بنے تو آخر کیا پیغام لائے ہو، تو کہتا ہے کہ پیغام یہ ہے کہ لوگ نماز سنوار سنوار کر پڑھیں۔

جب کہا گیا کہ یہ تو قرآن میں پہلے سے نازل شدہ حکم ہے، تو کہتا ہے نبوت ایک درجہ کمال ہے جو مجھے مل گیا، یہ کیا ضرورت ہے کہ کوئی نیا پیغام بھی آوے۔

گویا یہ شخص اس عقیدے کی مار میں مارا گیا جو میاں صاحب کی ایجاد بندہ ہے۔ ایک بے علم آدمی مذہبی جوش میں وارفتہ ہو کر اسی عقیدے کی رو میں بہہ گیا جو بد قسمتی سے میاں (مرزا محمود احمد) صاحب نے ایجاد کیا تھا (بلکہ بڑے میاں نے۔ ثناء اللہ امرتسری) اگر اس کا عقیدہ یہ ہوتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا تو وہ نبوت کا دعویٰ ہرگز نہ کرتا استکبار نفس اگر اسے کوئی ایسا رؤیا دکھاتا بھی جس میں کسی قسم کا اشارہ منصب نبوت کی طرف ہوتا تو وہ اس کی تاویل کرتا یا استغفار کرتا، اور اپنے استکبار نفس کو پہچان جاتا، اور خدا کے حضور روتا اور گڑگڑاتا .... البتہ جن کا عقیدہ یہ ہو کہ ایک نبی نہیں، بلکہ ہزاروں نبی آئیں گے، ان کا فرض ہے کہ جب ایک شخص دعویٰ نبوت کرے تو اس کے دعویٰ کی تحقیق کریں اور استخارہ کریں کیونکہ ان کے اصول کے مطابق ممکن ہے وہ سچا ہو۔ اور اسکے سچا ہونے پر غالب دلیل یہ ہے کہ خود میاں محمود احمد کا مرید ہے جن کے لئے ترقیات اور کمالات کے دروازے کھلے ہوئے ہیں اگر غیر احمدی ہوتا یا لاہوری احمدی ہوتا تو کہتے کہ ان پر کمالات کے دروازے بند ہیں۔ یہ نبی نہیں ہو سکتے لیکن میاں صاحب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک مرید کے متعلق ایسا نہیں کہا جا سکتا۔

پس تمام ساکنان جہلم کی نظر اس وقت میاں محمود احمد کی طرف لگی ہوئی ہے کہ آیا وہ اس وقت اپنے اصول کے مطابق اس مدعی نبوت کے متعلق تحقیق اور استخارہ سے کام لیتے ہیں یا ہاتھی کے دانت کھانے کے اور ہیں اور دکھانے کے اور ہیں۔ محض اسلئے کہ وہ خلیفہ نہیں ہے اس کے دعوی کا ناقابل توجہ سمجھ لیتے ہیں۔ (پیغام صلح لاہور۔ ص۴۔ ۱۱ نومبر ۱۹۲۹ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بقول پیغام صلح، خلیفہ قادیان کو ان مدعیان نبوت کو تسلیم کرنا چاہیے مگر مشکل یہ ہے کہ مدعی نمبر۳ کی نبوت ہے تو مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی مریدی میں مگر بیچ میں کچھ کالا ڈال دیا ہے۔ مثلاً تیماپوری نبی کی طرف رمزاً لکھتے ہیں:

منظور محمد کی بیوی کو ایک لڑکا پیدا ہونے کا نشان (جو مرزا صاحب نے بتایا تھا) پورا نہ ہوا۔ الہام (مرزا) سے اس لڑکے کے کئی نام بتائے گئے تھے وہ میاں بیوی دونوں فوت ہو گئے (ص۱۱)

نکاح آسمانی کی پیش گوئی دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ کہا جاتا ہے کہ یہ نشان مشروط تھا، یہ تھا، وہ تھا۔ آخر میں اس رائے کا اظہار ہوتا ہے کہ وہ منسوخ ہوا یا دوسرے وقت پر ٹال دیا گیا ہے: پائے استدلالیاں چوبیں بود (ص۱۱)

آخری فیصلہ کے متعلق ایک لطیف بات کہی ہے جو ہمارے ناظرین مناظرین کے کام کی ہے۔ لکھا ہے:

مولوی ثناء اللہ کے لئے آخری فیصلہ کی دعا کرنا کہ جھوٹا سچے کے سامنے ہلاک ہو، جو اثر ہوا، معلوم ہے۔ جواب دیا جاتا ہے کہ ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہیں کیا۔ کیا مظلوم کی دعا قبول ہونے کے لئے ظالم کی رضامندی بھی شرط ہوا کرتی ہے۔ (ص۱۱)

بالکل سچ ہے۔ باوجود اس کے تیماپوری مرسل نبی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصدیق کرتے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

اللہ پاک نے صحیفہ میں خاکسار (عبداللہ تیماپوری) کے ذریعہ سے فرمایا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اقدس مسیح موعودؑ حضرت مرزا غلام مسیح موعود ہیں ۔(ص ۲۵)۔
ناظرین! ایمان ویقین ہوتو ایسا ہو کہ مدعی کے دلائل غلط مگر دعوی صحیح ۔یہی معنی ہیں

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء مطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۴ص ۴۔۵)

دانیال کی پیش گوئی اور قادیانی نقل باز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے کمالات روحانیہ بیان کرتے ہوئے دو باتوں پر زیادہ زور دیا کرتے تھے:

۱۔سابقہ انبیاء کرام نے میری حق میں پیش گوئی کی ہوئی ہے۔

۲۔ میرے اپنے الہامات بھی میری صداقت کی دلیل ہیں۔

انبیاء کرام کی پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی دانیال نبی (اسلامی کتب میں اس نام کا نبی مذکور نہیں) کی اپنے حق میں یوں بتائی ہے

۱۔آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس لکھتا ہے۔

۲۔ جو خدا تعالی کے اس الہام سے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت فرمایا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۰)۔

اس بیان میں دو دعوی ہیں:

اول ۔ایک دانیال نے میری موت کا زمانہ ۱۳۳۵ھ بتایا ہے۔

دوم ۔ میرے الہام کی رو سے بھی میری وفات ۱۳۳۵ھ میں ہوگی ۔

آپ (مرزا قادیانی) کی عمر کا حساب ان کی پیدائش سے ہوسکتا ہے جو انہوں نے خود بتائی ہوئی ہے کہ چودھویں صدی کے شروع ہونے کے وقت میری عمر پورے چالیس سال تھی ۔اور براہین حصہ پنجم میں لکھا ہے کہ میری عمر ۷۴، اور ۸۶ سالوں کے درمیان ہوگی ۔اسی لئے آپ نے فرمایا کہ دانیال کی پیش گوئی اور میرے الہام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق ۱۳۳۵ھ میں میری وفات ہو گی کیونکہ شروع ۱۴ ویں صدی میں آپ کی عمر چالیس سال تھی تو پینتیسویں ہجری سال میں پورے ۷۴ سال ہوتی ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ آپ ۱۳۳۵ھ میں فوت ہوتے بحالیکہ آپ ماہ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء میں انتقال کر گئے۔

ان دونوں دلیلوں پر مدیر اہل حدیث نے زبانی وتحریری احمدیہ جماعت (بہر دونوع) سے استفسار کیا تو دونوں کو اتنا پریشان پایا کہ آسمانی نکاح پر بھی اتنے پریشان نہ پائے گئے آج مندرجہ ذیل مراسلہ مرقومہ صابری صاحب بھی اسی مضمون میں قادیانی جواب کا جواب الجواب ہے۔(مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب منشی محمد حسین صابریؒ، بریلی سے لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر جلد ۲۷ کے نمبر اول میں حضرت مولانا اڈیٹر صاحب کے قلم سے مباحثہ مرزائیہ پیغامیہ راولپنڈی کا ذکر ہوا ہے جس میں زیر بحث دانیال کی پیش گوئی تھی جس کا مضمون ہے:

> اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ مکروہ چیز جو خراب کرتی ہے قائم کی جائے گی ایک ہزار دوسونوے دن ہوں گے۔ مبارک وہ جو انتظار کرتا ہے اور ایک ہزار تین سو پینتیس دن تک آتا ہے۔
>
> (دانیال باب ۱۲۔ آیت ۱۱۔۱۲)

چونکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بائیبل کی اس آیت کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے اور نہائت واضح الفاظ میں لکھا ہے کہ:

> اس فقرہ میں دانیال نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان (محمد ﷺ) سے جب بارہ سونوے (۱۲۹۰) برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود (مرزا) ظاہر ہوگا اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں سے پینتیس (۳۵) برس برابر کام کرتا رہے گا۔
>
> (تحفہ گولڑویہ۔ طبع دوم۔ ص ۱۹۱۔ طبع اول۔ ص ۱۶۶)

اس لئے اس صریح بیان پر مولانا موصوف کا اعتراض یہ تھا کہ مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھویں صدی میں ۳۵ برس زندہ نہ رہے بلکہ بقضائے الٰہی ۹ برس پیشتر ۱۳۲۶ھ میں تشریف لے گئے حالانکہ آپ کا اپنا الہام بھی ایسا ہی تھا کہ دانیال نبی کی بتلائی ہوئی آخری مدت تک زندہ رہیں گے۔

اصل مخاطب یعنی پیغامی مرزائی تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق ایسی باتوں کی پرواہ ہی نہیں کیا کرتے۔ ان کے نزدیک اس طرح اگر ہزار دفعہ مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہو جائیں تو جب بھی وہ سچے ہی ہیں۔ بقول شخصے: دوست کی دوستی سے غرض ہے اس کے فعلوں سے کیا مطلب؟ اس لئے انہوں نے اس پیش گوئی اور مرزا صاحب قادیانی کی مذکورہ بالا تحریر کی پرواہ ہی نہیں کی اور دوسری غیر ضروری اور بے تعلق باتوں میں لگ گئے۔

البتہ ہمارے کرم فرما جناب مولوی اللہ دتہ صاحب جالندھری قادیانی نے الفضل ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء میں نمودار ہوئے ہیں (اس سے پہلے جلسہ منٹگمری میں بھی نمودار ہو کر عزت پا چکے تھے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) جس میں انہوں نے اس پیش گوئی کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کی بات بنانے کو قریباً تین صفحے سیاہ کر دیئے ہیں اور شیر اہل حدیث سے بازو چھڑانے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہوئے سر سے پیر تک زور لگا دیا ہے۔

آپ نے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ۱۳۳۵ھ تک جس برے طریق سے گھسیٹا ہے وہ انہیں کے الفاظ میں یوں ہے:

> یہ سلسلہ سنین آنحضرت ﷺ کے ظہور سے شروع ہوتا ہے جو کہ مکہ معظّمہ میں ہوا اور سنہ ہجری کے شروع ہونے سے علی اختلاف الروایات تیرہ یا دس سال قبل ہوا تھا۔ گویا جب سن ہجری کا پہلا سال تھا اس وقت حضور ﷺ کے ظہور کو دس سال تو یقیناً ہو چکے تھے۔ اس حساب سے جب ۱۳۲۶ ہجری جب ہوا تو پیغمبر آخرالزمان پر لازماً ۱۳۳۵ برس گذر چکے تھے۔ (کالم ۳ ص ۱۲)۔

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عقیدے کے خلاف بجائے سن ہجری کے سال بعثت آنحضرت ﷺ سے حساب لگایا گیا ہے۔ جس کا انہیں حق نہیں تھا کیونکہ مرزا صاحب کا اپنا بیان جس میں سن ہجری کا صاف ذکر ہے غلط ہوتا ہے (جلسہ منٹگمری میں آپ نے صاف کہہ دیا تھا کہ سنہ ہجری غلط لکھا گیا۔ ہمیں گمان ہے کہ اس مواخذہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تنگ آ کرامت مرزائیہ بہر دونوع کبھی کہہ دے گی کہ مرزا صاحب نے مسیحیت کا دعویٰ بھی غلطی سے کر دیا ،اس لئے قابل عفو ہے۔ثناء اللہ امرتسری)۔ چونکہ یہاں مرزا صاحب کے بیان سے پورا نہیں پڑتا تھا اس لئے گرفت سے بچنے کے لئے مولوی اللہ دتہ صاحب کو اہل بہاء کی نقل کرنی پڑی۔ چنانچہ بہائی مصنف ابوالفضائل گلپایگانی اپنی کتاب شرح آیات میں اسی پیش گوئی کے متعلق لکھتے ہیں

> ایں نکتہ روشن و واضح است کہ چوں از ظہور احمدی کہ بظہورش قربانی دائمی بنی اسرائیل برداشتہ شد وصدمات ومکروہات دراقطار عالم براومنصوب گشت ہزار ودیست نود سال گذشت وجود حضرت بہاء اللہ دراراضی مقدسہ برامر اللہ قیام فرمودند۔(ص ۴۵)۔

یعنی یہ نکتہ روشن اور واضح ہے کہ جب آنحضرت ﷺ کے ظہور سے کہ آپ کے ظہور سے بنی اسرائیل کی دائمی قربانی موقوف ہوگئی اور تکلیفیں اور بلائیں اس (قوم بنی اسرائیل) پر آن پڑیں بارہ سونوے سال گذرے تو حضرت بہاء اللہ کے وجود نے زمین مقدس میں اللہ تعالیٰ کے امر پر قیام فرمایا۔

اس عبارت میں میں بہائی مصنف نے آنحضرت ﷺ کی بعثت سے حساب لگایا ہے ۔مولوی اللہ دتہ صاحب نے جب دیکھا کہ اہل حدیث سے بچنے کی اور کوئی راہ نہیں تو ناچار ہوکر بہائیت کی راہ اختیار کر لی۔

خیر اب دیکھئے کہ یہی پیش گوئی جسے مرزا غلام احمد قادیانی پر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی گئی ہے انہی مرزائیوں کے اصول کے مطابق جناب بہاء اللہ پر کیسی حرف بحرف پوری ہوتی ہے۔ جناب مولوی فضل دین قادیانی وکیل تسلیم کرتے ہیں کہ

> ۱۲۸۰ھ میں بہاء اللہ بغداد سے استنبول کی طرف روانگی کے وقت بارہ دن باغ رضوان میں جو شہر بغداد کی پرانی آبادی سے باہر ہے آ کر ٹھہرے تھے اور وہاں انہوں نے اپنے خاص دوستوں کے روبرو اپنے ظہور کا اعلانیہ دعویٰ کیا تھا۔(بہائی مذہب کی حقیقت۔ص ۳۵)۔

اب معاملہ بالکل صاف ہے کیونکہ ۱۲۸۰ ہجری میں دس برس مولوی اللہ دتا صاحب کے سرقہ کئے ہوئے ملا دیئے جائیں تو ٹھیک بارہ سونوے سال بن جاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو پیش گوئی زیر بحث کے عین مطابق ہے۔ اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب بہاء اللہ ٹھیک وقت پر موجود تھے تو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ فرمانا

وقت تھا وقت مسیحا نہ کسی اور کا وقت
میں نہ آتا تو کوئی اور ہی آیا ہوتا

کیا حقیقت رکھتا ہے؟ خود مولوی اللہ دتہ صاحب کے قلم ہی نے اس کے بخیئے ادھیڑ دیئے اور ٹھیک وقت پر ظاہر ہونے والا بہاء اللہ کو ثابت کر دیا۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اس حساب سے ۲۸ برس لیٹ ہو گئے کیونکہ آپ کا دعویٰ مسیحیت ۱۳۰۸ء سے شروع ہوتا ہے۔

مرزائی دوستو!

مولوی اللہ دتا صاحب سے دریافت کرو کہ الفضل کے مذکورہ مضمون میں انہوں نے اپنے پیر و مرشد جناب مرزا صاحب قادیانی سے دوستی کی ہے یا دشمنی؟ میں اگر پوچھوں گا تو وہ ناراض ہو جائیں گے۔

نوٹ: پیش گوئی کے دوسرے حصہ کی بحث دلچسپ ہے وہ پھر کسی وقت معروض ہوگی۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ دسمبر ۱۹۲۹ء مطابق ۱۱ رجب ۱۳۴۸ھ ج ۲۷ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

لالہ موسیٰ میں احمدیوں اور اہل حدیثوں کا مناظرہ

جناب حافظ فضل الرحمٰن کلرک ناظم انجمن اہل حدیث لالہ موسیٰ لکھتے ہیں:

۳ نومبر ۱۹۲۹ء کو احمدیوں اور اہل حدیث کے درمیان حیات و وفات مسیح اور صداقت مرزا قادیانی پر مناظرہ ہوا۔ اخبار الفضل قادیان ۲۲ نومبر ۱۹۲۹ء میں اسے مرزائیوں نے کامیاب مناظرہ قرار دیا اور کہا کہ وفات مسیح کے مضمون پر متعدد آیات و احادیث سے دلائل پیش کئے گئے فریق مخالف (اہل حدیث) ان کو آخر تک نہ توڑ سکا۔

حقیقت یہ ہے کہ احمدی مناظر نے و اذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم پیش کی۔ اس پر میں (فضل الرحمٰن) نے پوچھا بقول مرزا صاحب قادیانی، حضرت عیسیٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷ سال زندہ رہ کر کشمیر میں دفن ہوئے ۔اس لئے عیسٰی کو خدا کو یہ جواب دینا چاہیے تھا کہ جب میں نے شام سے ہجرت کی ۔ نہ یہ کہ جب تو نے مجھے مارا۔

نیز پوچھا کہ اگر مسیح کشمیر آئے تھے تو چونکہ پیغمبر کا کام تبلیغ کرنا ہے تو ذرہ بتلایا جائے کہ کیا کشمیر میں آ کر مسیح نے تبلیغ کی تھی اور اس کا کیا نتیجہ ہوا تھا؟

ساتھ ہی یہ بھی پوچھا کہ اس زمانہ میں آمد ورفت کے وسائل آسان نہ تھے اسلئے بتلایا جائے کہ حضرت عیسٰی بن مریم خفیہ طور سے کیسے کشمیر پہنچ گئے تھے اور مخالفین کو اطلاع کیوں نہ ہوئی۔

بار بار پوچھا گیا مگر احمدی جواب نہ دے سکے۔

آیت مامحمد ا لا رسول قد خلت من قبله الرسل پیش کرنے پر احمدی مناظر سے پوچھا گیا کہ ال کیسا ہے اور من قبله کس کی تعریف کرتا ہے ۔ چار دفعہ یہ بات پوچھی گئی احمدی مناظر ایسا گھبرایا کہ نہ جواب دیا ،نہ پھر دوبارہ اس آیت کو پیش کیا۔

آیت انّی متو فّیك و را فعك الیّ، احمدی مناظر نے پیش کی ۔اس پر اس سے پوچھا گیا کہ حرف واؤ کیسا ہے؟ بالکل خاموش ہو گئے ۔

پھر لفظ رافعك الیّ کے معنی پوچھے گئے تو بہت گھبرائے ۔ بار بار اصرار کرنے پر فرمایا واؤ ترتیب کی ہے جس پر میں نے تین آئتیں

اقیموا الصلوة و لا تکو نوا من المشرکین،

اقیموا الصلوة و آتو الزکوة

و ارکعوا مع الرا کعین

وغیرہ پیش کیں ۔مگر احمدی مناظر نے بالکل ان کی طرف رجوع نہیں کیا۔

میں نے ان آیتوں کو خوب واضح کر کے اپنی تین تقریروں میں پڑھا مگر احمدی مناظر بالکل خاموش ہو گئے ۔

نیز لفظ رفع پر علانیہ سوال کیا گیا کہ اگر یہ ثابت کردو کہ جب لفظ رفع کے ساتھ الی ہو تو اس کے معنی عزت ہوتے ہیں تو ابھی فیصلہ ہو جاتا ہے ۔مرزائی کو اس کا جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی مناظر نے آیت و او صانی با لصلوۃ و الزکوۃ ما دمت حیا پیش کی ۔جس پر سوال کیا گیا کہ ذرا یہ تو ثابت کر دیجئے کہ عیسی نے اپنی حیاتی میں کبھی زکوۃ دی تھی۔ اور ساتھ ہی پوچھا کہ آپ کے دعوی کے مطابق عیسیٰؑ کو پیدا ہوتے ہی نماز پڑھنی چاہیے تھی تو کیا آپ نے گھوارہ میں نماز پڑھی تھی؟ مگر اخیر تک جواب کی جرأت نہ ہوئی۔

اس مناظرے کا اس قدر اثر ہوا کہ دوران مناظرہ سامعین یہ خیال کرتے ہوئے کہ میں ایک کلرک ہوکر ایک احمدی سے عقلیہ اور نقلیہ دلائل اور برہان سے حق ثابت کرتا ہوں تو بہت خوش ہوتے ۔اور میں کہتا ہوں کہ ملک عبدالرحمٰن گجراتی اب اپنی ساری زندگی ہرگز میرے ساتھ مناظرے کے لئے سامنے نہیں آئیں۔ میں انجمن احمدیہ لالہ موسی کو چیلنج دیتا ہوں کہ ہمت ہے تو ملک گجراتی کو میرے سامنے لاویں اگر پہلے تسلی نہیں ہوئی تو اب کرلیں ۔مگر ذرہ دیکھ لیویں کہ مقابل میں کون ہے۔

نوٹ: جس اخبار میں نامہ نگار صاحب میرا جواب دیں وہ پرچہ میرے پاس بھیج دیں خلیفہ صاحب قادیان کو ہم متوجہ کرتے ہیں کہ واؤ کا ترتیب کیلئے ہونا ثابت کردیں تو میں ان کا دعوی مان لوں گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء ۱۱ رجب ۱۳۴۸ھ ج ۲۷ نمبر ۷ ص ۵۔۶)

حضرت عیسی آسمان سے اتریں گے

حضرات ہم اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسی آسمان سے نازل ہوں گے اور حکومت ودبدبہ کے ساتھ آئیں گے۔اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اس کے متعلق کیا خیال تھا۔آپ براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۸۔۴۹۹ میں حاشیہ پر لکھتے ہیں:

هو الّذی ار سل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله ۔

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ظہور میں آوے گا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

حضرات! اس عبارت سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ ظاہری حکومت اور سیاست کے ساتھ آئیں گے ۔ اور مرزا صاحب نہیں، کیونکہ مرزا صاحب اس سے بے نصیب جہان فانی سے چل بسے اور آرزوئے دل، دل ہی میں لے گئے۔

اور بعض اشخاص امت مرزائیہ کے یہ سوال بھی کرتے ہیں کہ عیسیٰ کے متعلق نزول من السماء کا لفظ کسی صحیح حدیث میں دکھلاؤ۔ لو اب ہم ان کا یہ وہم بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریر سے ہی دور کرتے ہیں دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۸۱ میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں

مثلاً صحیح مسلم کی حدیث میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔

حضرات دیکھئے کیسے جناب مرزا صاحب بتصریح فرماتے ہیں کہ صحیح مسلم میں نزول من السماء کا لفظ موجود ہے۔ کیا اب ان کو اس کے متعلق سوال کرنیکی گنجائش ہے؟ نہیں ۔ بلکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دوسری جگہ راز حقیقت کے صفحہ ۱۲ میں یوں لکھتے ہیں:

مسیح کا آسمان سے نازل ہونا بھی انہی معنوں سے ہے۔

لو اب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لفظ آسمان کے متعلق کیسا صاف فیصلہ کر دیا ہے ۔ اگر اب آسمان سے متعلق سوال کرنا جہالت اور حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔ لیکن شیخ سعدی فرماتے ہیں:

اگر صد باب حکمت پیش ناداں
بخوانی آیدش بازیچہ در گوش

راقم: محمد اسماعیل برادر حقیقی مولوی محمد اسحاق صاحب
خریدار اخبار اہل حدیث نمبر ۸۰۶۲

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء ۱۱ رجب ۱۳۴۸ھ ج ۲۷ نمبر ۷ ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسہ مدراس میں اخبار اہل حدیث کا ذکر خیر

والا جاہ ابوالصمصام محمد عبدالسلام بڑ بمٹ مدراس سے لکھتے ہیں:

ارباب عقل وتمیز سے پوشیدہ نہ رہے کہ امروز فردا تبلیغ عقائد مرزائیہ قادیانیہ کی زبان اردو جاننے والے مسلمانوں سے گذر کر تامل زبان کے جاننے والوں میں اشاعت ہورہی ہے۔ چنانچہ مذکورہ عقاید مرزا سے عوام مسلمانوں کو باز رکھنے کی غرض سے ایک انجمن بنام حفاظۃ الاسلام، مسلمانان بیتال پیٹھ (مدراس) نے قائم کی ہے

انجمن مذکورہ کا جلسہ آج بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ۱۵ نومبر ۱۹۲۹ء مسجد بڑمبٹ (مدراس) میں زیر صدارت ملک التجار ساہوکارسی عبدالحکیم منعقد ہوا۔ صدر نے بزبان تامل اپنی افتتاحی تقریر میں سامعین کو موجودہ وقت میں مسلمانوں کو بجائے اشاعت اسلام کرنے کے حفاظت اسلام کی اہمیت کو واضح طور پر بیان فرماتے ہوئے کہا

> مرزائی لوگ اشاعت اسلام کررہے ہیں لیکن اس کی آڑ میں اپنے مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کئے عقیدوں سے عوام کو بہکایا کرتے ہیں جو اہل سنت وجماعت کے عقاید کے خلاف ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پنجاب کے رہنے والے تھے پنجابی حضرات ان کے عقاید سے خوب واقف ہیں مدراس میں چند اردو دان حضرات کچھ کچھ ان کے عقیدوں سے واقف ہوئے ہیں علاوہ مدراس کے علاقہ مدراس میں تامل زبان کے جاننے والے عام مسلمان بہت ہیں مرزا صاحب کے عقائد کو بزبان تامل بذریعہ اخبار و تالیف وتصنیف مشتہر کرکے عوام مسلمانوں کو گمراہ کیا جاتا ہے اس لئے بہت ضروری وانسب ہے کہ اس کا تدارک کیا جائے اور انجمن حفاظۃ الاسلام کا ہونا ضروری ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ردّ بہت معقول پیرایہ میں امرتسر کے اخبار اہل حدیث میں ہوا کرتا ہے جو اس کام کو باحسن وجوہ پورا کرتا ہے۔

اس کے بعد اخبار سیف الاسلام مدراس کے اڈیٹر مولوی احمد سعید صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بزبان تامل صاحب صدر کے کلام کی تائید فرماتے ہوئے کہا

اس وقت اشاعت اسلام سے بڑھ کر ہم مسلمانوں کو حفاظت اسلام کرنا چاہیے کیونکہ آئے دن اورتو اور اسلام کے اندر بعض فرقے باطل عقاید کو مشتہر کر کے عوام مسلمانوں کو گمراہ کر رہے ہیں اس واسطے ان کی مدافعت کے لئے ایک انجمن تحفظ اسلام کا ہونا بہت ضروری ہے آریہ اور مرزائیہ کا ردّ اس وقت حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر اہل حدیث ہر ہفتہ معقول طور پر شائع کر کے ہم کو سبک دوش فرماتے ہیں۔ وغیرہ

آخر میں جناب سکرٹری صاحب انجمن حفاظۃ الاسلام میتال پیٹھ مدراس محمد علی صاحب نے بزبان تامل صاحب صدر کی تائید فرماتے ہوئے کہا کہ

اخبار اہل حدیث امرتسر ہماری انجمن میں آتا ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ردّ مرزا صاحب کے آخری لمحہ تک فرماتے رہے۔ مرزا صاحب نے ان کی موت کی دعا بھی شائع کی اس وقت تک بھی مولانا صاحب نے قادیانی مشن کا پیچھا نہ چھوڑا۔...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۳۰ء مطابق ۲ شعبان ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۰ ص ۶)

قادیانی اپنے ارادوں میں ناکامیاب گیا

جناب مولوی خلیل صاحب نظام آبادی لکھتے ہیں:

کہا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود وغیرہ تھے اور جس کام کے لئے آپ دنیا میں آئے اپنی خواہش اور پیش گوئی کے مطابق پورا اور مکمل کر کے دنیا سے گئے۔ اور جس مشن کو لے کر آپ اٹھے، اسے باحسن وجوہ مکمل کر کے دنیا سے سدھارے۔

لیکن افسوس ہے کہ واقعات اس کے خلاف ہیں اور اکثر حالات میں یہ کہنا پڑتا ہے کہ:

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات صاف بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جن جن باتوں کی تکمیل کا دعوی کیا وہ مطلقاً ناقص اور غیر مکمل رہ گئیں۔ بلکہ ان کی حالت آگے سے بدتر ہوگئی۔ مثلاً آپ اپنی کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۷۷۳ میں قرآن کی تفسیر کے متعلق لکھتے ہیں:

میں اس بات کو صاف صاف بیان کرنے سے نہیں رہ سکتا کہ یہ (یعنی قرآن کی تفسیر کر کے چھپوا کر شائع کرنا) میرا کام ہے، دوسرے سے ہرگز ایسا نہیں ہوگا جیسا مجھ سے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کوئی ایسی تفسیر تمام قرآن مجید کی مکمل لکھی اور شائع ہوئی؟

جواب میں یہی کہنا پڑتا ہے کہ وہ اپنے ارادہ میں بامراد نہیں گئے، اور اپنے دعوی میں سچے ثابت نہیں ہوئے۔ اور اپنے موعودہ مشن میں زبردست ناکام رہے۔ چنانچہ ان کے اس دعوی کی انہی کے مریدین تکذیب کرتے ہیں۔

تفسیر اگرچہ فی نفسہ اسلام کی خدمت ہے مگر وہ تفسیر ہرگز نہیں کہلا سکتی جس کا حضرت مسیح موعود کو اشتیاق تھا۔ (اخبار فاروق ۔ ۷ نومبر ۱۹۲۹ء)

مطلب یہ کہ مرزا صاحب کے جملہ مقاصد میں ایک مقصد یہ بھی تھا کہ تفسیر لکھی جائے جیسا کہ حوالہ مذکور سے ظاہر ہے چونکہ ایسا نہیں ہوا اس لئے مرزا صاحب موصوف جس کام کے لئے آئے تھے اور جو ارادے ان کے دل میں تھے وہ بالکل نامکمل اور ادھورے چھوڑ کر چلے گئے۔ پس ثابت ہوا کہ اپنے مشن میں غیر صادق تھے پس سوچو اور سمجھو۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سوامی دیانند کہہ گئے تھے کہ میں بعد انتقال بقاعدہ تناسخ دنیا میں آکر ویدوں کی تفسیر پوری کرونگا۔ نہ ویدوں کی تفسیر ان سے پوری ہوئی، نہ قرآن کی مرزا صاحب سے۔ اسی لئے ہم نے ان دونوں صاحبوں کے نام پر ایک رسالہ شائع کیا ہوا ہے جس کا نام ہے ہندوستان کے دو ریفارمر۔ جس میں ان دونوں ریفارمروں کی شیریں کلامی کے بہت سے نمونے دکھائے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۳۰ء جلد ۲۷ نمبر ۱۴۔ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق

قادیان کے گزشتہ جلسہ میں شیخ یعقوب علی تراب اڈیٹر الحکم نے اخلاقی فلسفہ پر تقریر کی۔ جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آج تک جتنے معلمان اخلاق گذرے ہیں ان سب میں مرزا صاحب قادیانی کا فلسفہ اخلاق بلند ترین ہے۔ آپ اپنی جماعت احمدیہ کو ایسے بلند مرتبہ پر پہنچانا چاہتے ہیں جہاں دوسرے معلمین نہیں پہنچا سکتے۔ مقدمہ مذکور کی یہ تقریر الفضل مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۳۰ء میں چھپ کر آئی ہے ہم بھی مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق سب مسلمان اخلاق سے الگ اور نرالا جانتے ہیں قابل لیکچرر نے تو اپنے دعوی کا ثبوت نہیں دیا مگر ہم اپنی عادت میں مجبور ہیں کہ ثبوت ضرور پیش کریں۔

معلمین اخلاق نے بالاتفاق اس سے منع کیا ہے کہ کسی کی عیب جوئی یا برائی کا اظہار کیا جائے بلکہ جہاں تک ہو پردہ پوشی سے کام لیا جائے۔ یہ ہے کمال اخلاق۔ لیکن مرزا صاحب کا فلسفہ اخلاق یہ کہتا ہے کہ جو کچھ کسی میں عیب ہو اس کو ظاہر کرنا برا نہیں اس کو اس عیب سے موسوم کرنا یا مخاطب کرنا مثلاً اندھے کو اندھا، کانے کو کانا، حرامی کو حرامی، بدمعاش کو بدمعاش کہنا، اخلاق فاضلہ کے خلاف نہیں ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> بڑے دھوکے کی بات یہ ہے کہ اکثر لوگ دشنام دہی اور بیان واقعہ کو ایک ہی صورت میں سمجھ لیتے ہیں اور ان دونوں مختلف مفہوموں میں فرق کرنا نہیں جانتے بلکہ ایسی ہر ایک بات کو جو دراصل ایک واقعی امر کا اظہار ہو اور اپنے محل پر چسپاں ہو محض اس کے کسی قدر مرارت کی وجہ سے جو حق گوئی کے لازم ہوا کرتی ہے دشنام ہی تصور کر لیتے ہیں حالانکہ دشنام اور سبّ اور شتم فقط اس مفہوم کا نام ہے جو خلاف واقع اور دروغ کے طور پر محض آزار رسانی کی غرض سے استعمال کیا جائے۔ (ازالہ اوہام حصہ اول۔ ص ۱۳)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس اصول کے مطابق مثلاً کوئی شخص جس کی تحقیق یہ ہو کہ اب نبوت جاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کسی آج کل کے مدعی نبوت کو کافر دجال وغیرہ الفاظ سے یاد کرے تو اس کی بد اخلاقی نہیں، نہ ایسا کرنا اس کو ناجائز ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۸ رمضان ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۵ ص ۳۔۴)

خاتم النبیین

سلسلہ مضامین معماریہ۔۲

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

۱۔ ہمارے نبی ﷺ کا خاتم الانبیاء ہونا بھی حضرت عیسیٰؑ کی موت کو ہی چاہتا ہے کیونکہ آپ کے بعد اگر کوئی دوسرا نبی آجائے تو آپ خاتم الانبیاء نہیں ٹھہر سکتے اور نہ سلسلہ وحی نبوت کا منقطع ہوسکتا ہے...

اگر خدا تعالی کے علم میں وہ نبی ہوں گے تو وہی اعتراض لازم آیا کہ خاتم الانبیاء ﷺ کے بعد ایک نبی دنیا میں آگیا اور اس میں آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے قرآن شریف میں مسیح بن مریم کے دوبارہ آنے کا تو کہیں بھی ذکر نہیں لیکن ختم نبوت کا بکمال تصریح ذکر ہے اور پرانے یا نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں بھی نفی عام ہے۔ پس یہ کس قدر دلیری اور گستاخی ہے کہ خیالات رکیکہ کی پیروی کر کے نصوص صریحہ قرآن کو عمداً چھوڑ دیا جائے اور خاتم الانبیاء کے بعد ایک نبی کا آنا مان لیا جائے۔ اور بعد اس کے جو وحی نبوت منقطع ہوچکی پھر سلسلہ وحی کا جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلاشبہ نبوت کی وحی ہوگی۔ (ص ۱۴۶۔ ایام الصلح اردو بار دوم طبع ۱۹۲۳ء بار اول ۱۸۹۹ء میں طبع ہوئی دیکھو صفحہ اخیر بار دوم)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس تحریر پر تزویر سے بعبارت النص ثابت ہے کہ آپ مرزا صاحب، آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین بمعنی آخر النبیین مانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور اس عقیدہ میں آپ کو اتنا غلو تھا کہ حضرت عیسیٰ کی آمد کو بھی باوجودیکہ وہ جناب رسول اللہ ﷺ سے کئی صدیاں پیشتر درجہ نبوت پر فائز ہو چکے ہیں اور جن کی تشریف آوری ہرگز ہرگز ختم نبوت کے منافی نہیں، ختم نبوت کے منافی سمجھتے تھے۔ حالانکہ ختم نبوت کے معنی صرف یہ ہیں کہ اللہ جو وقتاً فوقتاً انبیاء کو مبعوث فرما کر لوگوں کی ہدایت کے لئے ارسال کرتا رہا اب اس ہادی کامل رسول الی کافۃ الناس نذیر للعالمین کے بعد کوئی نیا رسول نہ بنائے گا۔ نہ یہ کہ یہ، مقدس رسول، انبیاء سابقہ کی جو آپ سے سینکڑوں برس قبل نعمت نبوت سے سرفراز فرمائے گئے ہیں، مسند نبوت سے اتار کر ان کی نبوت کو ملیا میٹ کر دے گا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ ختم نبوت کے ہرگز یہ معنی نہیں ہیں جو مرزا صاحب قادیانی کر رہے ہیں یہ محض ان کا غلو ہے اور اس پر جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ فرمانا کہ:

> پرانے اور نئے نبی کی تفریق کرنا یہ شرارت ہے نہ حدیث میں نہ قرآن میں یہ تفریق موجود ہے اور حدیث لا نبی بعدی میں نفی عام ہے۔

بھی مغالطوں سے خالی نہیں۔

۱۔ پرانے اور نئے نبی کی تفریق کرنا شرارت ہے، اس کا ردّ میں کر چکا ہوں کہ ختم نبوت میں آئندہ ہونے والے نبیوں کی نفی کی ہے پرانے انبیاء کی نفی نہیں کی۔ اور احادیث میں واضح الفاظ کے ساتھ مسیح ابن مریم کی تشریف آوری مذکور ہے۔

۲۔ جب بقول مرزا غلام احمد صاحب نئے پرانے کی تفریق شرارت ہے اور لانفی عام ہے تو ظلی اور بروزی نبی بننا اور تشریعی اور غیر تشریعی کی پخ نکالنا کیوں شرارت نہیں۔ اور اس جگہ مرزا صاحب لانفی عام کا سنہرا فقرہ کیوں بھول گئے۔ شائد وہی بات ہے کہ ضرورت ایجاد کی ماں ہے (صفحہ ۶ بلاغ المبین۔ مرزا جی کا آخری لیکچر لاہور)

۳۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مثیل مسیح ابن مریم بننے کے دعویدار تھے جیسا کہ تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۶۷۔۶۸ پر ہے کہ:

> ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسے سلسلہ موسویہ میں حضرت موسیٰ اور سلسلہ محمدیہ میں ہمارے سید و مولا آنحضرت ﷺ۔
>
> ۲۔ دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسیٰ اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز۔

حالانکہ قرآن مجید کی بہت سی آیات سے ثابت ہے کہ حضرت مسیح صاحب شریعت نبی تھے چنانچہ سورۃ شوریٰ میں ہے:

شرع لکم من الدّین ما وصّی به نوحاً و الّذی اوحینا الیك و ما وصّینا به ابراهیم و موسی و عیسی ..الخ۔

(یعنی ہم نے تم کو وہی شرع دی ہے جو نوح، ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ کو دی تھی)۔

اور جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی اقرار ہے کہ:

حضرت عیسیٰ ...ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی ...اور ان کو خدا تعالیٰ نے الگ کتابیں دی تھیں ان کو ہدایت تھی کہ ان کتابوں پر عمل کریں اور کراویں۔

(نصرۃ الحق یعنی براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۱۸۸۔۱۸۹)

منشی عبداللہ معمار لکھتے ہیں کہ اب ہماری گزارش صرف یہ ہے کہ جب باوجود موجود ہونے حدیث لا نبی بعدی کے جس میں بقول مرزا صاحب قادیانی لانفی عام ہے مرزا صاحب کا نبی بن جانا منافی ختم نبوت نہیں ہے تو حضرت مسیح تو بقول مرزا صاحب؛ مگر شان میں ہزار درجہ مثیل موسیٰ موسیٰ سے اور مثیل مسیح مسیح، (کشتی نوح۔ص ۱۳) ہزار درجہ ان سے گھٹیا تھے، ان کا آنا کیوں ختم نبوت کے خلاف ہے۔

۴۔ مرزا غلام احمد صاحب جو عبارت مذکورہ میں یہ فرماتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بعد کسی نبی کے تشریف لانے کے اعتقاد سے آنحضرت ﷺ کی شان کا استخفاف اور نص صریح قرآن کی تکذیب لازم آتی ہے،، تو مرزا صاحب کا مثیل مسیح بننا کیوں استخفاف شان محمد اور تکذیب کلام الٰہی نہیں۔

۵۔ مرزا غلام احمد صاحب کا یہ فرمان بقول خود شرارت کیوں نہیں کہ:

وحی نبوت منقطع ہو چکی پھر سلسلہ وحی نبوت کا جاری کر دیا جائے کیونکہ جس میں شان نبوت باقی ہے اس کی وحی بلا شبہ نبوت کی وحی ہوگی۔

بحالیکہ خود آپ نے ہی یہ تحریر کر کے کہ:

آنجناب ﷺ کے بعد اس امت کیلئے کوئی نبی نہیں آئے گا.... ہاں محدث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں گے جو اللہ شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں ... بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے ایک میں ہوں ۔(نشان آسمانی۔ص ۲۹)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۸ رمضان ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۵ ص ۴۔۵)

قادیان اور حضرت بہاء اللہ

جناب محمد عبداللہ وکیل ہائی کورٹ سری نگر کشمیر لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۹ء کا حوالہ دے کر الفضل مورخہ ۲۹ نومبر ۱۹۲۹ء میں بہاء کے دعوی الوہیت پر بحث کی گئی ہے۔ چونکہ میں بھی پرانا معتقد جناب مرزا صاحب کا ہوں اور بحث بھی میرے ہی خدشات پر شروع ہوئی ہے لہذا یہ چند سطور افاضل قادیان کی خدمت میں عرض کرتا ہوں۔ بال کی کھال اتارنا اور چیز ہے اور صفائی اور ایمان داری سے بات کو سمجھنا اور سمجھانا جداگانہ امر ہے۔ جب حضرت بہاء اللہ کا صریح بیان موجود ہے کہ آپ کا دعوی الوہیت مقام فنا محض کا اظہار ہے تو دیگر اشخاص کے بیانات سے استدلال فرمانا درست نہیں۔

علاوہ بر آں اہل بہاء کے معتقدات سے جو نتیجہ افاضل قادیان نے اخذ فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ اہل بہاء حضرت بہاء اللہ کو موعود ادیان پر اور پرماتما کا اوتار جانتے ہیں اور جناب مولانا ثناء اللہ امرتسری نے اوتار کی یہ تعریف فرمائی ہے کہ جس میں خدا نے نزول اجلال خاص کیا ہو، اور ظہور کلی الہی کا مرتبہ نبوت و رسالت سے برتر ہے (میں نے کئی دفعہ بہاء اللہ کی مستند کتاب اقدس سے ان کا دعوی رسالت دکھایا ہے جسے قادیانی باوجود دیکھنے کے نہیں دیکھتے۔ اب بھی بتاتا ہوں کتاب اقدس صفحہ ۵۳۔ ثناء اللہ امرتسری)

اس پر میری طرف سے نیازمندانہ اور مخلصانہ گزارش یہ ہے کہ اگر ظہور کلی یا نزول اجلال یا اوتار کے یہی معنی ہیں کہ کوئی انسان درحقیقت خدا ہو جاتا ہے تو اہل قادیان حضرت مرزا صاحب کو کن معنوں میں کرشن اوتار مانتے ہیں اور حضرت کرشن اوتار کو کس مفہوم میں خدا کا نبی اور رسول تسلیم کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یہ حقیقت ہے کہ حضرت بہاء اللہ کے نزدیک اوتار یا ظہور کلی الٰہی کا مفہوم عینیت یا حلول واتحاد کا نہیں بلکہ تجلی الٰہی اور ظہور انعکاسی کا ہے اور جو انسان موعود ادیان یا مسیح موعود ہوگا اس کا ایسا اوتار یا مظہر الوہیت ہونا خود ہمارے حضرت مرزا صاحب مرحوم کا عقیدہ ہے جس سے کسی احمدی بالخصوص کسی قادیانی کو انکار کی گنجائش نہیں حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۶۹ پر آنحضرت ﷺ کا مظہر اتم الوہیت ہونا ثابت فرمایا ہے اور پھر حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵۴ پر آیت یوم یأتی ربّك سے مسیح موعود کا ظہور مراد لیا ہے۔

بعینہ حضرت بہاء اللہ نے کتاب الشیخ میں بھی انہی آیات کا حوالہ دے کر اپنا ظہور ثابت کیا ہے۔ پس ہر ایک شخص ایمان داری سے علی وجہ البصیرت کہہ سکتا ہے کہ حضرت بہاء اللہ کا دعوی مبعوث من عند اللہ اور مامور من اللہ ہونے کا تھا۔ خواہ بہائی اپنی اصطلاح میں اس پر نبی ورسول کا لفظ استعمال نہ کریں۔ البتہ جو شخص موعود ادیان ہوکر ظہور کلی الٰہی یا پرماتما کا اوتار ہو اس کا مقام، مقام نبوت ورسالت سے بھی برتر ہے جیسا کہ خاتم انبیاء کا مقام مطلق نبوت ورسالت کے مقام سے برتر ہے۔ اگر خدا تعالی اس بات پر قادر ہے کہ کسی درخت کے ذریعہ سے اپنی تجلی ظاہر فرما کر کسی سے ہم کلام ہو تو وہ اس پر بھی قدرت رکھتا ہے کہ کسی انسان کو تجلی گاہ بنا کر اس کے ذریعہ اپنا کلام ظاہر کرے۔

بہر حال اس بحث سے ثابت ہوتا ہے کہ بہائیت اور قادیانیت کی اصلیت بلحاظ عقیدہ ایک ہی ہے اور حضرت بہاء اللہ کی نسبت بہائیوں کا یہی عقیدہ ہے کہ وہ مسیح موعود تھے اور کوئی قادیانی اس واقعہ سے انکار نہیں کرسکتا کیونکہ فضلاء قادیان کا مسلمہ اصول ہے کہ صاحب البیت ادری بما فیه

و هذا هوالحق و ما بعد الحق الا الضلال

قادیانی بزرگو! میری نسبت جو چاہو فتوے دو مجھے بہائی کہو یا مسلمان یا پیغامی کہو یا کچھ اور، میری طرف سے اجازت ہے لیکن خدا کیلئے مذہبی تحقیقات میں طرفداری چھوڑ دو۔ خدا کا خوف کر کے واقعات صحیحہ بیان کرو۔ زید وبکر کی حمایت چھوڑ دو سچائی کی تلاش کرو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۸ رمضان ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۵ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ بہاء اللہ اور ان کا دعوی

جناب منشی محمد حسین صابریؒ بریلوی لکھتے ہیں:

بہائی رسالہ کوکب ہند ۱۹ جنوری ۱۹۳۰ صفحہ ۵ تا ۳۲ پر اہل حدیث ۳ جنوری ۱۹۳۰ء کے ایک مضمون کا جواب نکلا ہے جسکا جواب الجواب میں نے لکھا تھا۔ لیکن بغرض اشاعت بھیجنے میں تامل کیا ہے۔ وجہ یہ ہے کہ ابھی تک اہل حدیث، اور کوکب ہند کے مابین یہ امر طے نہیں پایا کہ جناب بہاء اللہ صاحب ایرانی نے کیا دعوی کیا تھا اس بحث کی اب تک جو صورت ہے وہ یہ ہے (یہ بحث کوکب ہند کی طرف سے بند ہوئی تھی)

الف: اہل حدیث کا دعوی از روئے مقامات بہاء اللہ وعبدالبہاء صاحبان یہ ہے کہ جناب بہاء اللہ نے نبوت اور رسالت کے مقام کا دعوی کیا ہے بلکہ نبوت اور رسالت کے الفاظ بہاء اللہ کی طرف منسوب کئے ہوئے دکھا دیئے گئے۔

ب۔ قادیانی صاحبان بڑے زور شور سے دعوی کرتے ہیں کہ بہاء اللہ نے ہرگز نبوت ورسالت کا دعوی نہیں کیا۔ انہوں نے جو کچھ دعوی کیا ہے وہ الوہیت اور خدائی کا تھا۔

ج: فاضل اڈیٹر کوکب ہند فرماتے ہیں کہ بہاء اللہ نے ہرگز نبوت ورسالت کا دعوی نہیں کیا اور نہ ہم (بہائی صاحبان) انہیں نبی ورسول مانتے ہیں اور نہ بہائی لٹریچر میں لفظ نبوت ورسالت ان کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔

آنجناب کو تو اختیار ہے کہ چاہے اس (نسخ قرآن کی) بحث کو جاری رکھیں لیکن میرے نزدیک صورت حالات مذکورہ بالا پر نظر رکھتے ہوئے مناسب یہ ہے کہ پیشتر اس کے کہ یہ بحث کی جائے کہ قرآنی شریعت کے بعد اور کوئی نئی شریعت آبھی سکتی ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ نئی شریعت (بہائیہ) قرآنی شریعت سے بہتر ہے یا مثل قرآن ہے۔ یہ طے پا جانا ضروری ہے کہ جناب بہاء اللہ کا دراصل دعوی کیا تھا اور ان کی کتب کو ناسخ قرآن کہنے والے دراصل انہیں کیا مانتے ہیں اگر ان کو یہ لوگ (اڈیٹر کوکب) خدا کا بھیجا ہوا پیغامبر کہ جسے عربی میں نبی اور رسول کہا جا سکتا ہے مانتے ہیں تو ان کی لائی ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریعت کے متعلق ہر قسم کی بحث کی جاسکتی ہے اور اگر ایسا نہیں ہے بلکہ یہ لوگ جناب بہاء اللہ ہی کو خدا سمجھتے ہیں تو پھر ان کی شریعت پر بحث فضول ہے اور پھر حق بات یہ ہے کہ اس مسئلہ میں (بمقابلہ اڈیٹر کوکب) میدان قادیانی محمودیوں کے ہاتھ میں ہے۔ پس اڈیٹر کوکب ہنداس مسئلہ کو یوں طے فرما سکتے ہیں۔

اول: اہل حدیث (یا خاکسار نامہ نگار) نے جو الفاظ نبوت ورسالت کے بہاء اللہ کی طرف منسوب کئے ہوئے بہائی تحریرات سے دکھائے ہیں آیا ان کے حوالہ میں کوئی دھوکہ ہے یا (ہم نے) ان کے معنی سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔

دوم: کیا قادیانی صاحبان بہاء اللہ کے دعوی کے متعلق جو کچھ لکھ رہے ہیں وہ درست ہے؟ اور اڈیٹر کوکب ہنداسے تسلیم فرماتے ہیں۔

سوم: اگر بقول اڈیٹر کوکب ہند، بہاء اللہ ایرانی نے نبوت ورسالت کے مقام کا دعوی نہیں کیا تو پھر انہیں جس مرتبہ اور مقام کا دعوی ہوا سے صاف صاف لکھ دینا چاہیے، گول عبارت نہ ہو۔

کوکب ہند کے جواب آنے پر آئندہ یہ بحث جاری ہو سکے گی اگر انہوں نے جناب بہاء اللہ کو زمرہ انبیاء میں شمار کیا تو بے شک یہ بحث مناسب ہوگی کہ قرآن کے بعد اور کوئی شریعت موعودہ ہے بھی یا نہیں۔ اور یہ کہ بہائی شریعت مثل قرآن ہے یا قرآن سے بہتر ہے۔ کیونکہ ما ننسخ من آیة او ننسھا نأت بخیر منھا او مثلھا کے مطابق اللہ تعالی کی بھیجی ہوئی شریعت کا پچھلی شریعت سے بہتر یا مثل ہونا ضروری ہے اور وہ کمتر یا ناقص نہیں ہوسکتی اور اس کا ثبوت واقعات اور مشاہدات عالم کی بنا پر ہمارے ذمہ ہوگا کہ بہائی شریعت نہ تو قرآن کی مثل ہے اور نہ قرآن سے بہتر ہے بلکہ کمتر اور ناقص ہے اس لئے یہ خدا کی طرف سے نہیں ہے۔

اور حق بات تو یہ ہے کہ اس امر کا ثابت کرنا صرف ہم مسلمانوں ہی کا کام ہے بچارے مرزائی قادیانی اس مسئلہ میں بھی بہائیوں سے جیت نہیں سکتے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

ہم نے بارہا اپنا دعوی تصریح بہائی سے ثابت کر دیا کہ بہاء اللہ مدعی منصب رسالت تھے۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا رسو ل الله یذکر ک مالك الو جود ۔(کتاب اقدس۔ص ۵۴)

قادیانی تو بہاء اللہ کو بدنام اورتوہین کرنے کو مشہور کرتے ہیں کہ اس نے خدائی کادعوی کیا معتقدین بھی ان کے دعوے میں امت مسیحیہ کی طرح غلطی یا غلو کرتے ہیں اس لئے ہم صاف کہتے ہیں کہ جو بھی وہ کہیں تصریحات بہائیہ سے کہیں ایسانہ ہو کہ ہم کو کہنے کا موقع ملے ، مدعی سست گواہ چست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۳۔۴)

احمدی جماعت کے لئے ہجرت کا حکم

جناب مرزا صاحب کا فرمان

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۲۹ء میں ایک مضمون نظر سے گذرا جس کی سرخی تھی:

حضرت مسیح موعود کے ارشادات ۔، قادیان کی رہائش،

جس کے ماتحت نامہ نگار نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے آپ کے ایک الہام کی تفسیر کی ہے جو ناظرین کے لئے بجنسہ ذیل میں درج کی جاتی ہے آپ لکھتے ہیں:

ا صحا ب الصفة و ما ادر ك ما ا صحا ب الصفة تر ی اعینهم تفیض من الد مع یصلو ن علیك ر بنا اننا سمعنا منا دیا ینادی للا یما ن و دا عیاً الی الله و سرا جاً منیرا ۔ ر بنا آ منا فا کتبنا مع الشا هدین

(یعنی کامل مخلص وہ ہیں جو تیرے مکان (قادیان) کے صفوں میں رہنے والے ہیں یعنی اپنے وطنوں کو چھوڑ کر یہاں (قادیان) آگئے ہیں اورتو کیا جانتا ہے کہ کیا ہیں صفوں کے رہنے والے تو دیکھے گا ان کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوں گے اور تیرے پر درود بھیجتے ہوں گے یہ کہتے ہوئے کہ اے ہمارے خدا ہم نے ایک منادی کی آواز سنی کہ جو لوگوں کو ایمان کی طرف بلاتا ہے وہ خدا کی طرف بلانے والا ہے اور وہ ایک روشن چراغ ہے جو اپنی ذات میں روشن اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کو روشنی پہنچاتا ہے اے ہمارے خدا تو ان لوگوں میں ہمیں لکھ لے جنہوں نے تیرے مامور اور بھیجے ہوئے کی سچائی پر گواہی دی)

غرض خدا تعالی نے انہی اصحاب صفہ کو تمام جماعت میں پسند کیا ہے اور جو شخص سب کو چھوڑ کر اس جگہ (قادیان) میں آکر آباد نہیں ہوتا اور کم سے کم یہ کہ یہ تمنا (قادیان کی طرف ہجرت کی) دل میں نہیں رکھتا اس کی حالت کی نسبت مجھ (مرزا صاحب) کو بڑا اندیشہ ہے کہ وہ پاک کرنے والے تعلقات میں ناقص نہ رہے اور یہ ایک پیش گوئی عظیم الشان ہے اور ان لوگوں کی عظمت ظاہر کرتی ہے کہ جو خدا تعالی کے علم میں تھے کہ وہ اپنے گھروں اور وطنوں اور املاک کو چھوڑیں گے اور میری (یعنی مرزا قادیانی کی) ہمسائیگی کے لئے قادیان میں آکر بودوباش کریں گے (تریاق القلوب۔ص ۱۳۶،۱۳۷)

دیکھا صاحب! مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام نے تمام ان احمدیوں کو جو قادیان میں سکونت نہیں رکھتے اور نہ اپنے گھر سے ہجرت کر کے قادیان میں جانے کا ارادہ کر چکے ہیں دائرہ مرزائیت سے خارج کر دیا ہے اس لئے آج ہی مرزائی صاحبان اپنے اپنے اہل وعیال کو لے کر قادیان دارالامان میں جا کر بودوباش اختیار کریں ورنہ مرزائیت سے ہاتھ دھو بیٹھیں۔

میرے خیال میں یہ ایک بڑا سوال ہے جو اڈیٹر الفضل نے امت مرزائیہ کے سامنے پیش کیا ہے دیکھئے امت مرزائیہ اس کا کیا جواب دیتی ہے۔

مولوی حبیب اللہ خریدار اہل حدیث۔ نمبر ۱۰۴۶۵

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۴۔۵)

آسمانی نکاح پر نظر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا جانے وہ کیسا بابرکت دن تھا جس دن حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا آسمان پر نکاح ہوا تھا (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۳۲)۔آئے دن اس نکاح کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع پر پریشانی نازل ہوتی ہے۔

گزشتہ پریشانیاں کم نہ تھیں کہ نئی پریشانی مولوی اللہ دتہ مبلغ قادیان نے پیدا کر دی۔ آپ نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں ایک تقریر کے دوران اس نکاح پر اعتراضات دور کرنے کی کوشش کی۔ سچ تو یہ ہے کہ وہ کوشش اس عربی شعر کی مثال ہے جو ایسے واقعات کے متعلق کہا گیا ہے۔

ایک بڑھیا سفید گیسو بازار جا رہی تھی

شاعر نے پوچھا، بڑی بی کہاں جا رہی ہو؟

بڑھیا بولی، سر کے سفید بالوں کے لئے وسمہ لینے جا رہی ہوں۔

ظریف شاعر نے فی البدیہہ شعر کہا

تروح الی العطار تبغی شبابها
و لن یصلح العطار ما افسد الدهر

دیکھو جی یہ بڑھیا جوان بننے کیلئے وسمہ لینے جاتی ہے بھلا جسے زمانہ نے بگاڑ دیا ہو اسے عطار کیا سنوار یگا۔

وہی مثال قادیانی مبلغوں کی ہے۔ خدا کے بگاڑے ہوئے کو سنوارنا چاہتے ہیں (و لن یفعلوا)۔ مولوی اللہ دتہ نے آسمانی نکاح دنیا میں نہ ہونے کی وجہ بیان کی۔ کیا ہی معقول وجہ بیان کی۔ ہم بھی اس کی داد دیتے ہیں اور اپنے ناظرین خصوصاً صابری صاحب بریلوی سے پوری داد کی امید رکھتے ہیں۔ آپ نے فرمایا:

اس پیش گوئی میں پہلے مرزا احمد بیگ کی موت ہے۔ اس کے بعد اس کے داماد کی۔ اور نکاح ان دونوں کے بعد ہے۔

اس لئے جب تک احمد بیگ اور اس کا داماد موت کا شکار نہ ہولیں، تب تک نکاح کے متعلق کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا۔

ہاں اگر دونوں مر جاتے اور پھر نکاح نہ ہوتا تو قابل اعتراض تھا۔

مگر اب جب کہ ابھی سلطان محمد نہیں مرا تھا، نکاح کے متعلق اعتراض سراسر غلط ہے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ جب پیش گوئی اپنے ظہور کے لحاظ سے یہ نوعیت رکھتی ہے کہ نکاح کے چھ ماہ بعد ہی احمد بیگ مر گیا، تو اس کی پہلی جز تو دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نظروں میں قابل اعتراض نہیں۔اور پیش گوئی کا یہ حصہ تو پورا ہو گیا۔
اب اس کا دوسرا حصہ پورا ہونے کی یعنی سلطان محمد کی وفات کے بعد اگر نکاح نہ ہوتو البتہ قابل اعتراض بات ہوسکتی ہے۔لیکن جس صورت میں اس کی موت واقعہ نہیں ہوئی، تیسرے حصہ پر اعتراض وارد نہیں ہوسکتا۔

(الفضل قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۳۰ء ص ۱۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بس اب بات یہاں آ کر ٹھہری کہ مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی چونکہ مرا نہیں، اس لئے نکاح نہیں ہوا۔ہم بھی اس جواب کی داد دیتے ہیں کیونکہ اس جواب سے حقیقتاً قادیانی عمارت کے نیچے ایک بم نہیں، دو بم رکھے گئے ہیں۔

سنئے !مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مرزا سلطان محمد کی حیات کی مدت اگست ۱۸۹۴ء تک بتاتے ہیں۔اس کے بعد سلطان محمد کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ تھی (شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی۔ص ۸۰) مگر وہ اب تک (۱۹۳۰ء) زندہ ہے۔ایک بم۔

دوسرا بم اس سے بھی زیادہ سخت ہے۔مرزا صاحب قادیانی، لکھتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیشگوئی داماد احمد بیگ (سلطان محمد) کی تقدیر مبرم ہے۔اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں، تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہو گی اور میری موت آ جائے گی۔(انجام آتھم۔ص ۳۱)

ناظرین !اللہ غور فرمائیں کہ اس عبارت میں مرزا سلطان محمد کی موت کو اپنی زندگی میں تقدیر مبرم کہنے والے آج دنیا میں نہیں ہیں، اور مرزا سلطان محمد باوجود جنگ عظیم (اول) میں گولی لگنے کے آج تک (۱۹۳۰ء) تک زندہ ہے۔

پس سوال یہ ہے کہ مرزا سلطان محمد کو خدا نے مرزا غلام احمد قادیانی کی ان دو پیش گوئیوں کے مطابق کیوں نہ مارا؟

ان واقعات کے ہوتے ہوئے یہ کہہ دینا کہ مرزا سلطان محمد چونکہ نہیں مرا اس لئے نکاح نہیں ہوا، قادیانی مشن کی نمک حلالی تو بے شک ہے، مگر حقیقت صادقہ نہیں ہے۔ہمارے خیال میں ایسا کہنے سے قادیانی مبلغ مع سامعین کے الٹے صیاد کے جال میں پھنس گئے۔کیا سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۲۔۳)

نیا قادیانی جال

قادیانی خلیفہ نے اعلان کیا ہے کہ ہر مہینے میں اشتہار شائع کیا جائے گا جس سے قادیانی مذہب کی اشاعت کی جائے گی۔ اوراپنے مریدوں کو تاکید کی ہے کہ اس اشتہار کو بڑی کوشش سے شائع کیا کریں۔ اس لئے ہم بھی اپنے احباب کو بتاکید لکھتے ہیں کہ جس صاحب کے ہاتھ میں وہ اشتہار آئے فوراً دفتر اہل حدیث میں بھیجا کریں۔ پھر جو اس کا جواب اہل حدیث میں نکلے اپنے علاقہ میں ضرورت سمجھیں تو اس جواب کو بذریعہ اشتہار چھاپ کر شائع کر دیا کریں۔ پہلا اشتہار ۱۵ جنوری کا ہے جسے ملے وہ بھیج دے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۳)

مباحثہ مرزائیاں

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ حسب تعین ۲۵۔۲۶ جنوری ۱۹۳۰ء بروز ہفتہ اتوار مابین مسلمانان ومرزائیاں مسائل مندرجہ ذیل پر بمقام کلانور ضلع گورداسپور پنجاب نہایت کامیابی سے ہوا۔

پہلے دن بعد ظہر ڈیڑھ گھنٹہ مثیل یہود پر مناظرہ ہوا۔ اسلامی مناظر نے و علی مریم بھتانا عظیما سے ثابت کیا کہ مرزا صاحب نے یہود کی طرح مریم صدیقہ پر بہتانات لگائے جس کے جواب میں اخیر تک مرزائی مناظر ناکام رہا۔

دوسرے دن قبل ظہر ڈیڑھ گھنٹہ مرزا صاحب بروئے پیش گوئی محمدی بیگم پر مناظرہ ہوا۔ لیکن مرزائی زوجنا کھا وغیرہ دلائل توڑ نہ سکا۔

پھر بعد نماز ظہر تیسرے مبحث: کیا مرزا صاحب نبی تھے، پر ڈیڑھ گھنٹہ مناظرہ ہوا۔ مرزائی مناظر ناکام رہا۔ اور مرزا صاحب کے ارشاد۔ ہر نبوت را بر دشد اختتام، وغیرہ کے سامنے کوئی پیش نہ گئی۔

مناظرہ کھلے میدان میں ہوا قادیانی پارٹی کے مولوی غلام رسول راجیکی ومولوی اللہ دتہ ومولوی محمد یار وعبدالحق وکیل گورداسپور موجود تھے۔ اہل اسلام کی طرف سے مولوی عبدالرحیم شاہ، مولوی محمد یوسف، مولوی عبدالکریم اڈیٹر مباہلہ، مولوی محمد مسعود ومولوی محمد امین حاضر جلسہ تھے جلسہ مناظرہ ہذا باوجود کثرت اژدہام نہایت اطمینان سے ختم ہوا اور ہندو سکھ وغیرہ معززین علاقہ بھی تھے سب نے اسلامی فتح کا اقرار کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ ہاں کلانور سے بوقت شام جب ورک آ رہا تھا تو مرزائیوں نے اپنی ناکامی کی کسر مجھ سے نکالنی چاہی بوقت شام مجھ اکیلے کا راستہ روک لیا اور سائیکل توڑنا چاہا آخر اس ڈاکہ سے خدا نے بچایا۔

حافظ گوہر دین ناظم انجمن تبلیغ الاسلام ورک ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۴۸ھ ص ۳۔۴)

جواب نداء ایمان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان میں تجویز ہوا ہے کہ ہر ماہ ایک اشتہار تبلیغی نکالا جائے جو ہزاروں کی تعداد میں تقسیم ہو۔ جس میں دعاوی مرزا کی طرف لوگوں کو دعوت دی جائے۔ چنانچہ پہلا اشتہار ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء کو نکلا۔ جس کے متعلق اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۰ء میں اطلاعی نوٹ دے کر لکھا تھا کہ اشتہار مذکور جس کسی صاحب کو ملا ہو، دفتر ہذا میں بھیج دیں۔ اس پر بہت سے احباب نے اشتہارات مذکورہ بھیجے جن کا شکریہ۔ جس سے معلوم ہوا کہ اشتہار مذکور دور دراز علاقوں میں تقسیم ہوا ہے۔

اس اشتہار کے متعلق منشی عبداللہ معمار امرتسری نے ایک چٹھی خلیفہ قادیان کو لکھی جس کی نقل انہوں نے اہل حدیث میں درج کرنے کو بھیجی ہے۔ یہ چٹھی اشتہار مذکور کا لاجواب جواب ہے۔ ناظرین سے امید ہے کہ اس چٹھی کو پڑھ کو اپنے ہاں کے خرچ سے چھپوا کر شائع کر دیں۔ آئندہ کے لئے اطلاع دیں کہ اگر یہاں ہی جواب بذریعہ اشتہار چھاپ دیا جائے تو کتنے کتنے اشتہار خریدیں گے۔

اعلاء قرآن بجواب اشتہار قادیان

بخدمت شریف جناب میاں (محمود احمد) صاحب خلیفہ قادیان۔

جناب کا ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۰ء والا اشتہار موسومہ ندائے ایمان دیکھا (جس میں آپ نے نہایت ہی فراخ دلی اور بلند حوصلگی سے مخالفین جماعت احمدیہ کو تحقیق کی طرف توجہ دلائی ہے) جس کو پڑھ کر یہ خاکسار چند سطور لکھنے کی جرأت کر رہا ہے۔

آپ نے تحقیق کے تین طریقے تحریر کئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ جوسوالات حل طلب ہوں ،انہیں مقامی احمدیوں کے سامنے پیش کر کے حل کرائیں
۲۔ اگر کوئی احمدی جماعت نہ ہو،تو اپنے سوالوں سے اطلاع دیں۔
۳۔ اپنے علاقہ میں جلسہ کر کے احمدی مبلغ بلا کر...سلسلہ مرزائیہ کی صداقت کے دلائل سنیں ..الخ

سو گزارش ہے کہ

۱۔ یہاں امرتسر میں اگر چہ احمدی چند موجود ہیں مگر ان میں کوئی اس لائق نہیں ہے جو میری پیاس بجھا سکے ۔اس لئے تعمیل سے مجبور ہوں۔

اور تیسری صورت مقامی انجمن احمدیہ اگر چاہے،تو کوئی بڑی بات نہیں ہے۔

فی الحال دوسری صورت تحریر کردہ جناب پر عمل پیرا ہو کر عرض گزار ہوں کہ آپ نے جو اپنے اشتہار میں تحریر فرمایا ہے کہ :

حضرت مرزا غلام احمد بانی سلسلہ احمدیہ نے اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر دنیا کی اصلاح کا کام شروع کیا تھا،۔

بالکل مرزا صاحب کے دعوی کے مطابق ہے اور درحقیقت مرزا صاحب نے تمام دنیا کی اصلاح کا بیڑہ اٹھایا تھا اور اس کو اپنے لئے معیار صداقت اور اپنی علت غائی فرمایا تھا۔مگر اس کو اپنی زندگی سے مشروط کیا تھا۔حالانکہ یہ آپ کی زندگی میں پورا نہ ہوا جس کو آپ نے بھی اپنے اشتہار میں بایں الفاظ تسلیم فرمایا ہے :

تا کہ اسلام کے غلبہ پانے کا زمانہ جلد سے جلد آئے۔

(ص۴۔اشتہار ۱۵ جنوری ۱۹۳۰ء)

جس سے معلوم ہوا کہ ابھی تک وہ غلبہ کاملہ جس کے ظہور کے مرزا صاحب مدعی تھے، ظاہر نہیں ہوا۔اور آپ کی اس عبارت کے بالفاظ دیگر یہ معنی ہوئے کہ:

حضرت مرزا صاحب ابھی تک بہشت میں داخل نہیں ہوئے،

کیونکہ غلبہ اسلام کی نشانیوں میں سے ایک کڑی انہدام صلیب ہے،اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے تھے کہ :

میری صرف یہی خواہش ہے کہ صلیب ٹوٹ جائے ۔یہی میرا فردوس ہے یہی میری بہشت ہے اے خدا میں بیقرار ہوں مجھے بہشت میں داخل کر۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اعجاز المسیح ۔ص ۱۷۵)۔

اور بقول آپ کے ابھی تک غلبہ اسلام ہوا نہیں ۔ نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب بہشت کے باہر ہی تشریف فرما ہیں ۔

باقی رہا یہ امر کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی زندگی میں سب کچھ ہو جانا کہاں تحریر کیا ہے ۔ اس کے لئے میں جناب کی توجہ مرزا صاحب قادیانی کی مندرجہ ذیل عبارات کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں ۔ ملاحظہ ہو۔

۱۔ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں، اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں ۔ اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں ۔

پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں ۔

پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے اور وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی ۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا، تو پھر میں سچا (حضرت مسیح کے وقت میں جو کام ہونا تھا اس کے لئے دیکھو براہین صفحہ ۴۹۹، ۵۰۵، تمام روئے زمین پر اسلام کا پھیل جانا)۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں ۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)۔

۲۔ یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مجدد موجودہ فساد کی اصلاح کے لئے آتا ہے اور اس کی بدی کی بیخ کنی کی طرف متوجہ ہوتا ہے ... اس زمانہ میں فساد عظیم صلیبی کارروائیوں کا فساد ہے ۔ اسی فساد نے بہت سے بیابانی اور شہری لوگوں کو ہلاک کیا ۔ پس یہ امر واجب ہے کہ مجدد اس صدی کا اس کی اصلاح کے لئے آوے اور بموجب منشاء احادیث کے کسر صلیب اور قتل خنازیر کرے ۔ اور جو شخص کسر صلیب کرے پس وہی مسیح موعود ہے پس اس امر کو اے سعید آدمی سوچ ۔

(حاشیہ ص ۱۶ ۔ نجم الہدی)

۳: عیسائی مذہب کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہے عیسائی مذہب آدم زاد کی خدائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منوانا چاہتا ہے اور ہمارے نزدیک وہ اصلی اور حقیقی خدا سے دور پڑے ہوئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ ان عقائد کی (جو حقیقی خدا پرستی سے دور پھینک کر مردہ پرستی کی طرف لے جاتے ہیں) کافی تردید ہو اور دنیا آگاہ ہو جاوے کہ وہ مذہب جو انسان کو خدا بناتا ہے خدا کی طرف سے نہیں ہو سکتا اور بظاہر اسباب عیسائی مذہب کی اشاعت اور ترقی کے جو ہیں وہ اسباب پرست انسان کو کبھی یقین نہیں دلاتے کہ اس مذہب کا استیصال ہو جائے گا لیکن ہم اپنے خدا پر یقین رکھتے ہیں کہ اس نے ہم کو ان کی اصلاح کے لئے بھیجا ہے اور یہ میرے ہاتھ پر مقدر ہے کہ میں دنیا کو اس عقیدہ سے رہائی دوں۔ پس ہمارا فیصلہ کرنے والا یہی امر ہوگا۔ یہ باتیں لوگوں کی نظر میں عجیب ہیں مگر میں یقین رکھتا ہوں کہ میرا خدا قادر ہے۔ (اخبار الحکم قادیان نمبر ۱۶ ج ۸ ص ۲ کالم ۳)

۴۔ و نفخ فی الصور فجمعنا هم جمعاً۔ ہم آخری زمانہ میں تمام لوگوں کو ایک ہی مذہب پر جمع کر دیں گے۔ یہ عام دعوت آنحضرت ﷺ سے شروع ہوئی اور مسیح موعود کے زمانہ میں اس کے ہاتھوں سے کمال تک پہنچی۔

(مفہوم)۔ (چشمہ معرفت۔ ص ۶۷، ۶۹، ۸۰)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مذکورہ عبارات سے جو کچھ ظاہر ہو رہا ہے وہ یہ ہے کہ

۱۔ علت غائی مسیح موعود کی کسر صلیب ہے۔ پس جو شخص صلیب کو توڑ دے وہ مسیح ہے۔

۲۔ یہ کام یعنی استیصال مذہب نصاریٰ اور ابطال عقیدہ تثلیث مرزا جی کے ہاتھ پر مقدر تھا اور اس بات کو منجملہ خدا کی قدرتوں کے ایک بڑی محیر العقول قدرت ظاہر کیا گیا تھا۔

۳۔ اقوام عالم کیا ہندو، کیا عیسائی، اور کیا یہود، اور کیا صابی، تمام کی تمام مذہب اسلام پر جمع ہو جائیں گی۔

۴۔ یہ کام مجدد اعظم مصلح عالم امام انبیاء ختم المرسلین نذیراً للعالمین رسولاً الی جمیع الناس محمد مصطفیٰ ﷺ کے زمانہ میں (ہاں ہاں اس ہادی کامل کے زمانہ میں جن کے متعلق مرزا صاحب کو بھی تسلیم ہے کہ: ہمارے نبی ﷺ نے کروڑ ہا انسانوں کو بتوں اور عیسیٰ پرستی سے نجات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر کلمہ توحید پڑھوا دیا۔ اور مخلوق پرستی کی جڑ کاٹ کر اکثر ممالک میں توحید کا باغ لگا دیا۔ ص ۳۷ ست بچن از مرزا قادیانی) بھی نہیں ہوا اور نہ یہ کام خاتم الکتب جامع تعلیم انبیاء کافی وشافی مرشد وہادی الی یوم الدین قرآن حکیم کلام رب العالمین سے تیرہ سو برس کے اتنے بڑے زمانہ میں نہ ہو سکا۔ ہاں ہاں اس کلام سے بھی (جس کے متعلق مرزا صاحب تحریر فرماتے تھے کہ: قرآن شریف نے تمام پر وبال عیسائیوں کے توڑ دیئے۔ ایک انسان کا خدا بننا باطل کر کے دکھلا دیا۔ صلیبی اعتقاد کو پاش پاش کر دیا۔ ص ۸ چشمہ مسیحی) یہ کام سرانجام نہ ہو سکا، جس کو مرزا صاحب انجام دینے آئے تھے جو یقیناً بے نظیر ہونا چاہیے۔

۵۔ یہ کہ آپ عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ کر اس کی بجائے توحید پھیلانے کے دعویدار تھے، اور اگرچہ کروڑہا نشانات اس کے علاوہ آپ کے موجود ہوتے، تو بھی یہ علامت جو، علت غائی، ہے ایسی ممتاز اور واضح دلیل تھی کہ اس کے عدم وقوع سے بقایا تمام کے تمام نشانات کالعدم تصور کئے جانے کے لائق ہیں۔ اور یہ تمام کام جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ہونا چاہیے تھا۔

پس میں بادب ملتمس ہوں کہ کیا یہ تمام باتیں ظہور میں آ گئیں؟

کیا کسر صلیب کے یہی معنی ہیں کہ عیسائیت دن بدن بڑھ پھول کر اچھا خاصہ ایک عظیم الشان درخت بن جائے یہاں تک کہ بعض پادری صاحب تو اب فاتح قادیان بھی کہلانے لگے۔

میرا مقصد اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ میں یہ تمسخر سے کہہ رہا ہوں۔ حاشا وکلا۔ بلکہ صرف یہ دکھلانے کو کہ کسر صلیب کی بجائے جو قصر صلیب تیار ہو رہا ہے کیا اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعویٰ کو سخت نقصان نہیں پہنچتا۔ اور کیا ہم اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ آپ مسیح موعود بلکہ کچھ بھی نہیں تھے۔ غیر مسلم تو درکنار رہے مسلمانوں کی حالت بھی جناب پر عیاں ہے اور تو اور خود جماعت احمدیہ کا افتراق کیا کم ہے۔ ایک صاحب اگر مشرق کو جا رہے ہیں تو دوسرے مغرب کو حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے تھے:

> میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقویٰ اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمانوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔ (الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

خلیفہ صاحب!

کیا واقعی مرزا جی مسلم کو صحیح معنوں میں حسب منشاء خود مسلم بنا گئے۔

کیا لاہوری اور قادیانی نزاع اس کے لئے ایک کاری ضرب نہیں۔

اور کیا عیسائیوں کا مخترعہ آلہ بحثییت اعتقاد الوہیت نظر سے پنہاں ہو گیا اور دنیا اس کو بھول گئی؟

اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو کیا ہمارا حق ہے کہ ہم بموجب اس قول کے:

ہر ایک چیز اپنی علت غائی سے شناخت کی جاتی ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۵۳)

بوجہ نہ پائے جانے اس علت غائی کے مرزا صاحب قادیانی کو صادق نہ سمجھیں اور آپ کے تمام دعاوی کو باطل جانیں اور اس پر اسی معاملہ کو بطور دلیل پیش کریں جیسا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود بھی یہی فرمایا ہے:

ہر ایک نبی یا رسول یا محدث جو نشان اتمام حجت کے لئے پیش کرتا ہے وہی نشان خدا تعالی کے نزدیک معیار صدق و کذب ہوتا (اشتہار موسومہ پیر مہر علی شاہ ص ۴) اور یہ نشان وہ ہے جس کو مرزا جی نے بطور معیار صدق و کذب خود پیش فرمایا تھا جو اگر ہو جاتا تو واقعی بڑا مبارک تھا کیونکہ پھر نہ یہ ارتداد کا بکھیڑا ہوتا، اور نہ ملکانوں کا جھگڑا، نہ یہ شدھی بدھی کا فساد رہتا، نہ مذبح قادیان کے مقدمات، نہ ظفر وال کا قضیہ نا مرضیہ، جس سے آپ کو بھی آرام ہوتا۔ خواہ مخواہ اشتہاروں پر سینکڑوں کی رقم کا ہے کو برباد ہوتی۔

کیا میں امید کروں کہ آپ نہایت مہربانی سے میرے ان سوالات پر نظر کر کے مجھے ان کے جوابات سے مطلع فرمائیں گے۔ والسلام خیر ختام۔

خاکسار محمد عبد اللہ معمار امرتسر کٹڑہ کرم سنگھ دروازہ بھگتا نوالہ

معرفت مستری مولا بخش لوہار۔ ۲۶ فروری ۱۹۳۰ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۳۰ء مطابق ۱۳ شوال ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۰۔ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رسالہ مراق مرزا لاجواب ہے

(مولوی تاج الدین احمدی کی خیانتیں)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ عاجز نے ایک رسالہ: مراق مرزا، لکھا ہے جسے مینیجر صاحب اخبار اہل حدیث امرتسر نے چھپوایا۔ اس میں مرض مراق کی تشریح اور مرزا صاحب قادیانی کے اقوال سے خود ان کا، ان کی بیوی صاحبہ کا، اور ان کے بیٹے میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان کا مراقی ہونا ثابت کیا گیا ہے۔

قادیانی رسالہ ریویو آف ریلی جنز دسمبر ۱۹۲۹ء کے صفحہ اول سے ۱۶ تک ایک مضمون بعنوان: رسالہ مراق مرزا کا جواب، چھپا ہے۔ اس مضمون کے لکھنے والے مولوی تاج الدین لائل پوری قادیانی ہیں۔

یہ جواب کیا ہے، خیانت وسخت کلامی کا مجموعہ ہے۔ اور اس رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان میں میری نسبت ایسی باتیں منسوب کی گئی ہیں جو میں نے نہیں کہی ہیں۔ انشاء اللہ رسالہ مراق مرزا کی طبع ثانی میں مرزائی مولوی کی مفصل تردید کی جائے گی۔ اب مختصر طور پر مولوی صاحب قادیانی کی خیانتوں کو ظاہر کیا جاتا ہے۔

قولہ: خدا تعالی کے راست بازاور صادق بندوں کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ ان پر وہی اعتراض کئے جاتے ہیں جو ان سے پہلے راست بازوں پر ان کے مخالفین کر چکے ہوتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

ما يقال لك الا قد قيل للرسل من قبلك

یعنی اے نبی تجھ پر جو الزام لگائے جاتے ہیں یا جو باتیں تیرے خلاف کی جاتی ہیں یہ الزام اور یہ باتیں کوئی نئی نہیں ہیں بلکہ یہ وہی ہیں جو تجھ سے پہلے رسولوں کے خلاف بھی پیش کی جا چکی ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ خدا کے رسول ایک ہی منہاج اور ایک ہی طریق پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتے ہیں۔پس ان میں سے کسی ایک پر جو اعتراض کیا جائے گا وہ اعتراض دوسرے پر بھی جا پڑے گا....

اسی اصول کے مطابق ہمارا دعوی ہے کہ ہمارے مخالف حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خلاف کوئی ایسا اعتراض پیش نہیں کر سکتے جو ان کے مسلمہ راست بازوں پر نہ پڑتا ہو۔ بلکہ جو اعتراض حضور (مرزا قادیانی) پر کیا جائے گا، وہی کسی نہ کسی راست باز پر کیا گیا ہوگا...

ایک اور اعتراض جو خدا کے برگزیدہ مسیح پر کیا گیا ہے کہ نعوذ باللہ من ذلک حضور کو جنون لاحق تھا، لیکن مخلوق خدا کو راہ حق سے برگشتہ کرنے اور ہدایت الٰہی سے محروم رکھنے کے لئے یہ بھی کوئی حربہ نہیں جو سیدنا حضرت اقدس کے خلاف چلا گیا بلکہ یہ حربہ اور مکر بھی کفار نا ہنجار کی پرانی چالوں میں سے ایک چال اور قدیمی رسموں میں سے ایک رسم ہے۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

ما اتی الّذین من قبلھم من رسول الّا قالوا ساحر او مجنون۔ اتوا صوا بہ، بل ھم قوم طاغون۔(ذاریات۔۵۲۔۵۳)

کہ کوئی رسول ایسا نہیں.... جسے جادوگر یا مجنون نہ کہا گیا ہو۔

کیا یہ عاقبت نا اندیش ایک دوسرے کو اس امر کی وصیت کرتے چلے آئے ہیں کہ جو بھی رسول آئے اس کو ساحر یا مجنون ضرور کہنا کہ اس طرح مختلف زمانوں میں آنے والے تمام رسولوں کے دشمن انہیں یہی الزام دیتے رہے ہیں....

سو ناظرین آگاہ رہیں کہ حال ہی میں ایک رسالہ شائع ہوا ہے جس میں حضرت اقدس کو مجنون اور مرض مالیخولیا میں مبتلا ثابت کرنیکی ناکام سعی کی گئی ہے۔(ریویو آف ریلی جنز قادیان دسمبر ۱۹۲۹ء۔ص ۴۴۱، ۴۴۲ خلاصہ)

اقول ۔ یہ سچ ہے کہ خدا کے رسول ایک ہی منہاج اور ایک ہی طریق پر آتے ہیں اور یہ بھی سچ ہے کہ قرآن میں صاف صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرت ﷺ اور آپ سے قبل کے نبیوں کے حق میں مسحور و مجنون وغیرہ الفاظ بولتے تھے، احمدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب نے جو آیات نقل کی ہیں وہ آپ کے مفید نہیں اور میرے مطلب کے خلاف نہیں۔

قرآن مجید کی ان آیات میں تو یہ لکھا ہے کہ دشمنوں نے نبیوں کو ساحر مجنون کہا۔ یہ تو کسی آیت میں نہیں آیا ہے کہ کسی نبی نے خود اقرار کیا کہ (معاذ اللہ) مجھ میں یہ بیماری ہے۔ جناب مرزا صاحب مدعی رسالت ونبوت کا معاملہ اس کے بالکل برعکس ہے۔ آپ نے خود تسلیم کیا ہے کہ مجھ میں مراق کی بیماری ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

> دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوئی ہونگی۔ سو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔
>
> (تشحیذ الاذہان۔ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

اسی طرح رسالہ ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۲۵ء کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کو مراق کی بیماری تھی۔ میں نے رسالہ مراق مرزا کے صفحہ ۴، ۵، ۶ پر اسی بات پر زور دیا ہے۔ میرا مضمون صفحہ ۴ سے شروع ہوتا ہے میں نے اس رسالہ میں کہیں نہیں لکھا کہ مرزا صاحب کو جنون تھا اور نہ یہ لکھا کہ مرزا صاحب کو مالیخولیا تھا۔ اگر احمدی مولوی صاحب میں ہمت ہے، تو حضرت آدمؑ سے حضرت خاتم النبیین ﷺ تک جتنے انبیاء گذرے ہیں، کسی ایک نبی کا اپنا اقرار دکھائے کہ مجھے مراق کی بیماری ہے۔

قرآن شریف کی آیات سے آپ یہ ہرگز ثابت نہ کرسکیں۔ دشمنوں کا الزام اور طعن کرنا اور بات ہے، اور کسی مدعی رسالت ونبوت کا اپنا اقرار اور امر ہے۔

خدا کے نبی ورسول کو مرض جنون مالیخولیا مرگی مراق اور ہسٹیریا میں سے کوئی مرض نہیں ہوسکتا۔ اور لطف کی بات یہ ہے کہ جناب مرزا قادیانی کو مراق کی بیماری تھی اور مرض ہسٹیریا کا دورہ پڑتا تھا، جیسے کہ میں نے اپنے رسالہ میں سیرۃ المہدی از بشیر احمد حصہ اول کے صفحہ ۱۳ کے حوالہ سے ثابت کیا اور اس کے متعلق احمدی مولوی صاحب نے رسالہ ریویو دسمبر ۱۹۲۹ء کے ان صفحوں میں ایک سطر بھی نہیں لکھی اور سارا زور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر دیا کہ میں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مجنون کہا ہے حالانکہ میں نے مجنون نہیں کہا، مراقی ثابت کیا ہے۔

یہ بھی یاد رہے کہ مراق اور جنون میں جس کو یونانی کتب میں مانیا اور ڈاکٹری میں مانومینیا کہتے ہیں، زمین و آسمان کا فرق ہے (ریویو آف ریلی جنز دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۹) مراق کو عربی میں جمود اور انگریزی میں کاتالپس اور مالیخولیا کو ہائپوکانڈرائیس کہتے ہیں۔ یہ الگ الگ مرض ہیں۔

احمدی مولوی صاحب لفظ جنون اور مجنون کو بار بار لکھتے ہیں۔ چنانچہ میں نے شمار کیا تو ریویو آف ریلی جنز کے سولہ صفحوں میں ساٹھ سے زیادہ دفعہ انہوں نے لکھا ہے (شائد یہ بھی جنون کا اثر ہے) مولوی صاحب کی بنیاد ہی غلط ہے تو عمارت کب ٹھیک ہوسکتی ہے۔

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

۲۔ واضح ہو کہ مرض مراق ہسٹیریا جنون مرگی اور مالیخولیا نبوت و رسالت کے منافی ہے کیونکہ ان مرضوں میں مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا (دیکھو ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۵۔۶) حالانکہ نبی کو اپنے جذبات پر قابو رہتا ہے (ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰۔۳۱)

قولہ:

رسالہ مذکور میں یہ بھی ظاہر کیا گیا ہے کہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود احمد)..کو بھی جنون ہے۔(ص ۴۴۶)۔

اقول:

افسوس صد افسوس! میں نے رسالہ مراق مرزا میں یہ الفاظ کہیں نہیں لکھے ہیں کہ میاں (محمود احمد) صاحب کو بھی جنون ہے۔ بلکہ صفحہ ۶ پر جناب ڈاکٹر چودھری شاہ محمد نواز احمدی اسسٹنٹ سرجن کا قول ہے کہ:

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ..نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے ۔(ریویو آف ریلی جنز۔اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ:

نادان معترض کو ناز ہے کہ حضرت مسیح موعود نے گویا خود اپنی نسبت لفظ مراق استعمال کیا ہے پس اس سے ثابت ہوگیا کہ حضور (نعوذ باللہ) مجنون تھے۔

سنیئے صاحب! محض الفاظ کو لے دوڑنا اور امر واقعہ و حقیقت الامر کو نظر انداز کر دینا شیوہ عقل مندی نہیں ہے اور اگر اس طریق کو استعمال کیا جائے تو بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا۔(ص ۲۴۷)۔

گو حضرت کی اپنی کسی تحریر کا حوالہ نہیں دیا۔ (حاشیہ ص ۲۴۷)۔

اقول:

۱۔ احمدی مولوی صاحب کا یہ قول، گو حضرت کی اپنی کسی تحریر کا حوالہ نہیں دیا، مجھ پر اعتراض کی صورت میں نہیں لگ سکتا بلکہ اپنے موجودہ خلیفہ مرزا بشیر الدین محمود پر آپ یہ اعتراض کریں اور انہیں مخاطب کر کے سوال کریں کہ جناب نے مرزا کی کسی تحریر کا حوالہ نہیں دیا ہے کیونکہ جون ۱۹۰۶ء میں رسالہ تشحیذ الاذہان کے اڈیٹر جناب میاں محمود صاحب تھے۔ ایک دن نماز مغرب کے بعد چند عورتوں کو مخاطب کر کے جناب مرزا صاحب قادیانی نے کچھ فرمایا تھا جس کو اڈیٹر صاحب نے اپنے اس رسالہ کے صفحہ ۵۔۶ پر درج کیا ہے۔ احمدی اخبارات الحکم اور بدر میں جناب مرزا صاحب قادیانی کے ملفوظات چھپتے رہتے تھے۔ تشحیذ الاذہان سے یہ مضمون اخبار بدر مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۵ پر چھپا ہے۔ اس میں میرا کیا قصور ہے۔ میں نے اپنے پاس سے بنا کر جھوٹ نہیں کہا، مجھ پر اعتراض کرنے سے پہلے اپنے خلیفہ پر اعتراض کرو۔ خود خلیفہ صاحب نے اپنی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۲۱۳ پر اخبار بدر قادیان اور اخبار عام لاہور کے حوالے دیئے ہیں ان پر کیوں اعتراض نہیں کرتے۔

۲۔ مرزا بشیر احمد پسر ثانی مرزا کی کتاب کلمۃ الفصل اور رسالہ ریویو مارچ اپریل ۱۹۱۵ء میں مولوی شیر علی احمدی کی یہ شہادت چھپی ہے کہ جناب مرزا صاحب نے آیت و بالآ خرۃ ھم یو قنو ن سے مراد مسیح موعود کی وحی لی ہے۔ اور یہی معنی اس آیت کے پارہ اول کے صفحہ ۱۳، اور فضل الدین احمدی کے رسالہ جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ کے صفحہ ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲ پر بھی لکھے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے تعجب کی بات ہے کہ اپریل 1915ء (مرزا قادیانی کی وفات کے ۷ سال بعد) مولوی شیر علی احمدی کا بیان تو قبول کرتے ہیں اور یہ اعتراض نہیں کرتے کہ مرزا صاحب کی اپنی کسی تصنیف کردہ کتاب سے یہ معنی دکھاؤ۔ اور میں جون ۱۹۰۶ء (مرزا کی وفات سے دو سال پیشتر) کے تشحیذ الاذہان سے میاں محمود کی روایت پیش کرتا ہوں اسے نہیں مانتے۔ یہ عجیب بات ہے۔

۳۔ رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ا نمبر ۲ بابت جون ۱۹۰۶ء اور اخبار بدر ۷ جون ۱۹۰۶ کے صفحہ ۵ کی عبارت میں پہلے نقل کر آیا ہوں اس میں یہ الفاظ اپنے ظاہر پر ہیں یہاں مجاز یا استعارہ کے طور پر لفظ مراق استعمال نہیں ہوا ہے کیونکہ سیاق وسباق میں یہ الفاظ ہیں: سو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔

یہاں قرینہ بتا رہا ہے کہ مراق اور کثرت بول (ذیابیطس) دو بیماریاں مرزا صاحب کو تھیں چنانچہ ذیابیطس شکری تھی، پیشاب میں شکر آتی تھی (ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۴۹)

۴۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اپنا یہ بیان ہے کہ:

میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔

(الحکم قادیان ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴)

یہاں بھی الفاظ، مراق کی بیماری، ظاہر پر ہیں کوئی مجاز واستعارہ نہیں ہے۔

قولہ

: نادان معترض نے یہ ثابت کرنے کے لئے کہ حضرت اقدس کو جنون تھا زیر عنوان:

مرزا صاحب کو اپنے خیالات پر قابو نہیں تھا،

چار مثالیں پیش کر کے اپنی جہالت و نادانی پر چار شہادتیں قائم کر دی ہیں کیونکہ اس سے یہ امر قرار پایا ہے کہ اگر بزعم خود کس کے کلام میں چار اختلاف پائے جاتے ہیں تو اس کے جنون ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں: ہم نے شرعی نصاب کی اعلی حد اختیار کر کے مرزا صاحب کی مراقیت (جنون) پر چار گواہ پیش کئے ہیں لہذا ہمارا دعوی ثابت ہونے میں کسی کو مجال سخن نہیں۔

(مراق مرزا۔ص ۱۱۔ ریویو آف ریلی جنز۔دسمبر ۱۹۲۹ء ص ۴۴۹)۔

اقول:

مولوی تاج الدین احمدی کی ایک اور خیانت ملاحظہ ہو۔اس صفحہ پر مراق مرزا کے صفحہ ۱۱ کی عبارت یوں نقل کی ہے:

ہم نے شرعی نصاب کی اعلی حد اختیار کر کے مرزا صاحب کی مراقیت (جنون) پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔

حالانکہ رسالہ مراق مرزا کے صفحہ ۱۱ کی سطر ۱۹ میں صرف لفظ مراقیت ہے اور اس کے ساتھ لفظ جنون میں نے نہیں لکھا بلکہ یہ لفظ احمدی مولوی صاحب نے خود اپنی طرف سے بڑھا لیا ہے۔ہاں رسالہ مراق مرزا کے صفحہ ۱۲ پر لکھ دیا گیا ہے کہ:

نتیجہ ان سارے حوالہ جات کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نبی نہ تھے نہ رسول نہ مجدد نہ مسیح نہ ملہم نہ محدث ہاں کچھ تھے تو مراقی تھے جس کا انہیں خود اعتراف ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء مطابق ۲۰ شوال ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۱ ص ۳۔۵)

مناظرہ مرزائیاں

جناب مولوی محمد مہر الدین منتظم مناظرہ میاں ونڈ لکھتے ہیں:

موضع میاں ونڈ ضلع امرتسر میں ۸۔۹ مارچ ۱۹۳۰ء مرزائیوں سے باامن مناظرہ ہوا۔موضوع تین تھے۔

۱۔ حیات و مماۃ مسیح۔۲۔ اجرائے نبوت۔۳۔ صدق و کذب مرزا۔

مرزائیوں کی طرف سے چند علماء شریک تھے۔جماعت اہل حدیث کی طرف سے کئی علماء تھے۔مناظرہ آبادی سے باہر ہوا مسلم غیر مسلم سامعین کی کثرت تھی۔

موضوع اول پر بعد نماز پیشیں، موضوع دوم سوم پر دوسرے روز (۹ تاریخ کو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کیا جانا تھا، وقت دو دو گھنٹہ فی موضوع قرار پایا۔

اول موضوع پر مولوی عبدالرحیم مبلغ کانفرنس کے بالمقابل مولوی محمد حسین مرزائی آئے۔ مرزائی مناظر سخت مرعوب ہوا۔ مجلس برخواست ہوئی۔

بوقت شام مولوی حبیب اللہ بھی آ گئے اور تقریر کی۔

اگلے روز دس بجے جلسہ مناظرہ منعقد ہوا۔ مولوی محمد امین امرتسری مناظر ہوئے۔ مرزائیوں کی طرف سے محمد حسین۔

تیسرا موضوع چونکہ فیصلہ کن تھا اس لئے مرزائیوں نے راہ گریز اختیار کرنی شروع کی۔ اور کہا کہ کل کریں گے۔ بعد میں کہا کہ اگر مولوی عبدالرحیم شاہ مناظر ہوں تو کل کریں گے ورنہ آج کر لیتے ہیں۔

دراصل انہیں قادیان سے کمک آنے کی امید تھی۔ اور پھر مولوی محمد غفور قادیان سے آ گئے۔ اور ان کے ساتھ شام ۴ بجے مناظرہ ہوا۔ ٦ بجے کے قریب انہوں نے مناظرہ بند کرنے کی درخواست کر دی۔..

شہادات غیر جانب دار

ہم مندرجہ ذیل اشخاص تصدیق کرتے ہیں کہ ہم نے مسلمانان میاں ونڈ کے ہمراہ مرزائیوں کا مناظرہ ہوتے دیکھا اور سنا اور بلا کسی قسم کے شک کے ہم کہتے ہیں کہ مرزا صاحبان اپنے دعوی میں بالکل جھوٹے ہیں ان کا پیر مرزا صاحب کسی طرح بھی نبی یا ولی یا بزرگ ہستی نہیں کہلا سکتا مرزائیوں نے عبدالرحیم شاہ کے کسی سوال کو جواب نہیں دیا اور نہ دے سکتے صاف صاف جھوٹے ہیں۔

شنبھو ناتھ، گورداس مل برہمن۔ پریتم سنگھ ولد سندر سنگھ ساہوکار ٹیکس گذار۔ جاگیر سنگھ ولد روڑ سنگھ۔ بچن سنگھ۔ سردار جگت سنگھ ولد دیوا سنگھ جٹ۔ سلطان سنگھ ولد نہال سنگھ جٹ۔ دیوان سنگھ۔ جیون سنگھ نمبر دار۔ خزان سنگھ ولد بھگت سنگھ۔ تارا سنگھ۔ سردار ماہنا سنگھ ولد ہیرا سنگھ۔ گنگا ولد گوردت سنگھ جٹ۔ سنتا سنگھ ولد خوشحال سنگھ۔ مل سنگھ ولد بھان سنگھ۔ لکھا سنگھ ولد گوردت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنگھ جٹ اکالی۔ سردار خوشحال سنگھ ولد قمر سنگھ جٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء، ۲۷ شوال ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۲ ص ۸، ۱۱)

قادیانی علم کلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ بتاتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء صفحہ ۸ پر ہے:

ایک مقام پر ایک احمدی کا غیر احمدی مولوی صاحب سے مباحثہ ہوا۔ غیر احمدی نے یا عیسی انی متوفيك و رافعك سے رفع عیسی کے ثبوت کی تردید میں غیر احمدی سے کہا کہ دیکھو متوفيك کی ف کے نیچے کیا ہے؟ غیر احمدی نے کہا۔ زیر۔ احمدی نے کہا کہ جب زیر نیچے ہے تو حضرت عیسی اوپر کیسے جا سکتے ہیں؟ وہ تو نیچے ہی رہیں گے۔ (ملخصاً)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کیا اچھی دلیل ہے؟ کہ متوفيك میں ف کے نیچے زیر ہے۔ ذرا یہ تو سوچو کہ یہ زیر اس ہر ہے جو انی میں متکلم ہے۔ یعنی خدا، کیونکہ آیت کے معنی ہیں خدا نے حضرت مسیح کو کہا میں ہی تجھے فوت کرونگا۔ اور مسیح ك سے مخاطب ہیں جس پر زبر ہے۔ پس ثابت ہوا کہ بقول ان ملا دو پیازہ کے خدا نیچے ہے اور مسیح اوپر۔ جل جلالہ تعالی شانہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۳۰ء مطابق ۴ ذی قعد ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۲۳ ص ۳)

قادیان میں فساد وقتال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے مرزائی تحریک کے خلاف ایک معمولی سا پرچہ ماہوار نکلا کرتا ہے جس کا نام مباہلہ ہے۔ اس میں ہمیشہ یہ ذکر ہوتا ہے کہ خلیفہ قادیان میں وہ عیب ہے، فلاں میں یہ عیب ہے، جس کا ثبوت ہمارے پاس ہے۔ اگر وہ سچے ہیں تو ہم سے مباہلہ کر لیں وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دفعہ مباہلہ میں خلیفہ قادیان کی ازواج اور بنات کا بھی ذکر تھا جس پر قادیانی امت نے خلیفہ کو پریشان کیا کہ آپ بذریعہ عدالت اس کا فیصلہ کرائیے۔ اس پر خلیفہ قادیان نے ایک جمعہ کے خطبہ میں بڑی تیز تقریر کی جس میں بڑا واویلا کیا کچھ تو ان مریدوں کو ڈانٹا جو یہ درخواست کرتے ہیں کہ عدالت میں فیصلہ کرایا جائے۔ کچھ حاضرین کو گرم کیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت مباہلہ والوں میں سے ایک شخص ادھر سے گذرتا ہوا ہتھے چڑھ گیا بس اس کی اچھی طرح مرمت کردی (فاروق ۲۱۔ اپریل ص ۳)۔

ادھر حکومت کو توجہ دلا کر مباہلہ والوں پر دفعہ ۱۵۳ وغیرہ کے ماتحت مقدمہ چلوا دیا۔ ۲۳۔ اپریل کو گورداسپور میں پیشی بھگتا کر لاری میں واپس آرہے تھے (تو راستے میں فساد ہوا۔ ایک آدمی مرگیا۔ دوسرا، عبدالکریم زخمی ہوکر ہسپتال میں ہوا۔)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مئی ۱۹۳۰ء جلد ۲۷ نمبر ۲۷ ص ۵۔۶)

خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت اوران کا انکار

اخبار مباہلہ خلیفہ قادیان پر ناگفتہ الزام لگاتا اور فیصلہ کے لئے خلیفہ مذکور کو مباہلہ کی دعوت دیتا رہا مگر خلیفہ مذکور مباہلہ سے انکاری رہے۔ آخر ۱۶۔ اپریل ۱۹۳۰ء کے پرچہ الفضل میں خلیفہ قادیان کی ایک تقریر نقل ہوئی جس میں انہوں نے دعوی کیا کہ کسی فعل مستلزم سزا میں مباہلہ کرنا کسی امام یا متبع امام کا قول نہیں۔ دکھائیں تو ایک سو روپئہ انعام دونگا۔ اس کے جواب میں محمد حسین صابری بریلوی نے ایک مضمون بھیجا ہے جس میں اقوال مرزا سے استدلال کر کے دعوی ثابت کیا ہے۔ ہم اقوال آئمہ سے جواز مباہلہ بتاتے ہیں۔ انعام کی امید خلیفہ صاحب سے فضول ہے... تفسیر فتح البیان میں زیر آیت ابتہال ہے:

قال فی الجمل وقع البحث عند شیخنا العلامہ الدوانی فی جواز المباہلۃ بعد النبی ﷺ فکتب رسالۃ فی شروطہا المستنبطۃ من الکتاب و السنۃ و الآثار و کلام الآئمۃ و حاصل کلامہ فیہا انہا لا تجوز الا فی امر مہم شرعاً وقع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فيه اشتباه و عناد و لا يتيسر دفعه ا لا بالمبا هلةفيشترط كونها بعد اقا مة الحجة و السعى فى ازالة الشبهة و تقديم النصح ا لا نذا ر و عد م نفع ذلك و مسا س الضرورة اليها ۔

کہ علامہ دوانی نے جواز مباہلہ میں ایک کتاب لکھی ہے اس کا ملخص یہ ہے کہ ضروری شرعی امر میں مباہلہ کرنا جائز ہے جس میں شبہ اور عناد ہو، جو مباہلہ کے بغیر دور نہ ہو سکے ۔ وغیرہ ۔

اس حوالہ میں امر مہم شرعی ، ایک عام جامع لفظ ہے یعنی بہت بڑا ضروری کام جس پر شرعی حکم وارد ہو جیسے چوری بدکاری زنا کاری وغیرہ ۔ قادیانی صورت نزاع میں شرائط مذکورہ سب پائی جاتی ہیں سننے والوں کو خلیفہ کے حق میں اشتباہ بھی ہے ۔ الزام لگانے والوں کو عناد بھی ہے ۔ اشتباہ کا ثبوت اس سے زیادہ کیا چاہیے کہ خود لاہوری جماعت احمدیہ کے لیڈر خواجہ کمال الدین نے خلیفہ قادیان کو انکاری حلف اٹھانے کی بابت خط لکھا تا کہ شبہ دور ہو ۔ پس ہمارا پیش کردہ حوالہ دیکھ کر خلیفہ قادیان کو دفع الزام کے لئے مباہلہ کرنے سے انکار نہ ہونا چاہیے ۔

ممکن ہے یہ حوالہ قادیانی جماعت نے بھی دیکھ لیا اس لئے انہوں نے دوسرا پہلو بدلا ۔ چنانچہ الفضل ۱۴ مئی میں لکھا : الزام زنا وغیرہ پر ثبوت بذمہ مدعی ہوگا اگر وہ گواہ نہ لائے تو جھوٹا ہے ہاں جس پر الزام لگایا جائے وہ اس وقت تک کہ الزام دہندہ اس سے مطالبہ مباہلہ نہ کرلے اپنی بریت کو زیادہ نمایاں کرنے کے لئے مباہلہ کی بھی دعوت دے سکتا ہے ۔ اگر مطالبہ ہو جائے تو وہ بھی مباہلہ کی دعوت نہیں دے سکتا اور نہ منظور کر سکتا ہے ۔ یہ ہمارا عقیدہ ہے ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کہتے ہیں :

یعنی ملزم بغرض بریت خود مباہلہ کی درخواست کرے تو جائز ہے ۔ مدعی اگر ملزم سے مباہلہ طلب کرے تو ملزم مباہلہ منظور نہ کرے ۔ بہت خوب ۔

پہلا حصہ تو متنازع نہیں ۔ دوسرا متنازعہ ہے جس میں قادیانی پارٹی مدعی عدم جواز ہے، لہذا اس کی دلیل پیش کرنا اس پر واجب ہے ۔ ہم اس دلیل سننے کے لئے ہمہ تن گوش ہیں ۔ اب صابری صاحب کی سنیئے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اسلام میں لعنة الله علی الكاذبین کہنا ایک بددعا ہے جس کے یہ معنی ہیں کہ جو شخص کاذب ہے وہ خدا کی رحمت سے نومید ہو اور اسکے قہر کے نیچے آجائے۔ اسی لئے قرآن میں ایسے مردوں یا ایسی عورتوں کیلئے جن پر مجرم ہونے کا شبہ ہو اور کوئی گواہ نہ ہو جس کی گواہی سے سزا دی جائے ایسی قسم رکھی ہے جو مؤکد بہ لعنت ہے تا اس کا وہ نتیجہ ہو جو گواہ کے بیان کا نتیجہ ہوتا ہے یعنی سزا اور قہر الٰہی۔ (نزول المسیح ص ۷۵ حاشیہ زیر عبارت متعلقہ مباہلہ)

مرزا صاحب قادیانی کا یہ اصول خلیفہ قادیان کے متعلق بالکل صاف ہے کہ انہیں بغیر چون چرا کے مباہلہ یا مؤکد بہ لعنت حلف اٹھانا چاہیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء مطابق ۲۳ ذی الحج ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۰ ص ۳۔۵)

تفسیر القرآن میں مقابلہ

مولوی نور حسینؒ گھرجاکھی حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کو لکھتے ہیں:

میری ایک احمدی دوست سے گفتگو ہوئی۔ اس نے کہا کہ ہمارے خلیفہ نے مدت سے چیلنج دے رکھا ہے کہ میرے مقابلہ میں کوئی تفسیر قرآن عربی میں مقابلہ کر لے۔ کوئی حنفی اہل حدیث آج تک تیار نہیں ہوا...

میں نے کہا مولانا ثناء اللہ امرتسری نے چیلنج منظور کیا تھا لیکن خلیفہ صاحب نے خاموشی اختیار کی...

(اب) شیخوپورہ کے قادیانی دوست مقابلہ کرانے کو تیار ہیں۔ اس لئے میں نے حسب ذیل تحریر لکھدی:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

بخدمت چودھری رحیم بخش سکرٹری انجمن احمدیہ شیخوپورہ۔

خلیفہ صاحب نے جو چیلنج تفسیر قرآن مجید کی نسبت دیا تھا مولانا ثناء اللہ نے منظور فرما لیا تھا جس میں یہ شرط تھی کہ ایک علیحدہ مکان میں بیٹھ کر صرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سادہ قرآن مجید بلا ترجمہ اور سفید کاغذ اور قلم دوات لے کر تفسیر لکھیں۔ قریب کوئی آدمی معاون یا مددگار نہ ہو۔ اور عربی تفسیر لکھی جائے۔ خواہ کوئی سورہ یا رکوع ہو۔ پھر وہ تفسیر چھپ کر دنیا کے سامنے آ جائے۔ لوگ خود اندازہ لگا لیں گے کہ کس میں علم اور روحانیت ہے۔ میں آپ کو بآواز بلند کہتا ہوں کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب تفسیر لکھنے سے انکار کریں تو میں ان کی جماعت سے علیحدہ ہو جاؤنگا۔ لیکن آپ بھی بالمقابل یہ اقرار کریں کہ اگر خلیفہ صاحب نے تفسیر لکھنے سے انکار کیا تو میں ان کی جماعت سے علیحدہ ہو جاؤنگا۔ میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ خلیفہ صاحب اس شرط پر تفسیر لکھنے کو کبھی تیار نہ ہوں گے۔

نور حسین گھرجاکھی خطیب جامع مسجد شیخوپورہ۔

سکرٹری صاحب نے یہ لکھ کر دیا

بخدمت جناب مولوی نور حسین صاحب...

عرض ہے کہ خلیفہ صاحب چیلنج تفسیر قرآن کی نسبت اخباروں میں دے چکے ہیں۔ اگر آپ کے دل میں یہ خیال ہے کہ تفسیر القرآن میں دونوں حضرات مقابلہ کریں تو میں راضی ہوں میں بھی آج ہی خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کو قادیان لکھ دیتا ہوں کہ آپ باہمی شرائط طے کر کے دنیا کو حق اور باطل کی تمیز کا موقع دیں۔

میں آپ کی اس صلاح کو مانتا ہوں بلکہ اتفاق کرتا ہوں۔ مگر ایک بات سے انکار ہے کہ احمدیت سے توبہ کا تعلق نہیں مان سکتا۔ ہاں اگر خلیفہ صاحب نے اس مقابلہ سے پہلوتہی کی تو میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو خلیفہ صاحب سے زیادہ عالم مانوں گا۔ خاکسار رحیم بخش انجمن احمدیہ شیخوپورہ

چوہدری رحیم بخش نے بھی یہ بیان قادیان بھیج دیا ہے اور میں نے بھی ارسال خدمت کر دیا ہے۔ لہذا آپ اپنی منشاء تحت میں اظہار فرمائیں۔ والسلام۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پہلے بھی خلیفہ قادیان نے دیوبندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیو بندی ہیں، پس ایک سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آکر بالمقابل تفسیر لکھئے۔ جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی، بلکہ انکار کر گئے۔

گزشتہ را صلوۃ۔ اب سہی۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں۔ صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا۔ تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء مطابق ۲۳ ذی الحج ۱۳۴۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۰ ص ۵)

تفسیر نویسی

بے حیائی تیرا آسرا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بے حیائی تیرا آسرا، دراصل حدیث کا مضمون ہے جس میں ارشاد ہے اذا لم تستحی فا صنع ما شئت۔ جب کسی کو حیا نہ ہو، تو جو جی چاہے کرے۔

عرصہ دراز سے قادیان سے آواز اٹھتی چلی آئی ہے کہ معارف اور نکات قرآنیہ جو ہم کو خدا نے بتائے ہیں وہ کسی کو نہیں بتائے۔ اسی گھمنڈ میں بڑے مرزا جی نے پیر مہر علی صاحب گولڑہ اور خاکسار وغیرہ کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا۔ جس کے جواب میں پیر صاحب گولڑہ ضلع راولپنڈی سے اور خاکسار امرتسر سے لاہور پہنچ گئے تھے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تشریف نہ لائے۔ جس کے عذر میں کہا تھا:

پیر گولڑہ سرحدی پٹھانوں کو لیکر آگئے ہیں اور میرے مرید تو لاہور میں کل پندرہ ہیں۔

خیر یہ زمانہ بھی گذرا۔ اس کے بعد چھوٹے میاں محمود خلیفہ قادیان کو وراثتاً یہ دعوی ملا کہ قرآنی معارف جو مجھ پر کھلے ہیں وہ کسی اور پر نہیں۔ مقابلہ میں بیٹھ کر میرے سامنے تفسیر لکھو۔ چنانچہ آپ نے چند علماء لاہور کو چیلنج بھی دیا جن میں خاکسار کا نام نہیں لیا، کیوں؟ اس لئے کہ ۱۹۲۵ء میں بھی یہ آواز قادیان سے اٹھی تھی کہ علماء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیوبند ہمارے مقابل آئیں جس کے جواب میں ہم نے اہل حدیث مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۲۔ میں لکھ دیا تھا:

بٹالہ کی جامع مسجد میں سادہ قرآن اور خود رو قلم لے کر آیئے۔ آمنے سامنے بیٹھ کر تفسیر لکھئے۔

اس کے جواب میں آج تک خاموشی رہی۔

اب یہ آواز اٹھی، تو ہمارے دوست مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی کا مراسلہ اہل حدیث میں چھپ گیا جس کی ہم نے تصدیق کی۔ اس کی منظوری آج (۲۶ مئی ۱۹۳۰ء) تک نہیں آئی۔

ہاں اخبار الفضل قادیان ۲۳ مئی میں ایک نوٹ نکلا ہے (الفضل ۳۰ مئی صفحہ ۷ پر بھی یہی راگ گایا ہے) جس میں انجمن تحفظ شریعت لاہور کے چیلنج کا جواب دیتے ہوئے ایک فقرہ یہ بھی لکھ مارا ہے:

یہ کام (تفسیر نویسی) آسان نہیں۔ ورنہ انور شاہ دیوبندی، مولوی ثناء اللہ امرتسری، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر کبائر کیوں صم بکم کے مصداق بن رہے ہیں۔ (ص ۹)۔

ناظرین! واقعات گزشتہ کو سامنے رکھ کر ان مقدس لوگوں سے پوچھئے کہ آپ کے مخاطب تو صم بکم نہیں بنے، مگر آپ عمی کیوں بن رہے ہیں جو اہل حدیث کی تحریرات کو دیکھتے نہیں۔

قادیانی دوستو! اپنے مشن کے کام میں جب تم کسی اور کو مخاطب کرتے ہو، تو ہمیں سخت ملال ہوتا۔ کیوں:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

پس سنو! ہم تمہارے خلیفہ کی لیاقت علمیت معرفت نکتہ رسی نکتہ سنجی سب جانتے ہیں کہ وہ واقعی باپ کے قابل سپوت ہیں۔ اس لئے گو ہم آج سے پہلے آسمانی اور زمینی طور پر (مرزا قادیانی کا ہم سے پہلے مرجانا، لدھیانہ میں تین سو روپیہ انعام حاصل کرنا) تم پر فتح یاب ہو چکے ہیں تاہم اس میدان میں بھی بفضلہٖ تعالیٰ تمہیں شکست دینے کا ارادہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکے ہیں ہماری طرف سے کوئی شرط نہ ہوگی۔ فقط یہ کہ :
سادہ قرآن اور قلم لے کر بیٹھنا ہوگا۔ تفسیر اور معارف، علوم عربیہ کے ماتحت ہوں گے۔

قادیانی معارف اور نکات کی ایک آدھ مثال ناظرین کو بتاتے ہیں:
بڑے مرزا صاحب قادیانی سورہ تکویر کی تفسیر لکھتے ہیں

اذا الشمس کورت۔ و اذا النجوم انکدرت ۔ و اذا الجبال سیرت و اذا العشار عطلت و اذا الوحوش حشرت و اذا البحار سجّرت و اذا النّفوس زوّجت ۔و اذا الموؤدة سئلت ۔ بایّ ذنب قتلت۔ و اذا الصحف نشرت۔ و اذا السماء کشطت، و اذا الجحیم سعرت۔ و اذا الجنة ازلفت علمت نفس ما احضرت

۔ اس سورۃ میں خداوند تعالی نے قیامت سے پہلے کے چند واقعات بتا کر ارشاد فرمایا ہے کہ جب یہ واقعات ہو جائیں گے تو اس وقت ہر نفس کو اپنے کئے اعمال معلوم ہو جائیں گے چنانچہ ان آیات کا ترجمہ صاف بتا رہا ہے کہ مقصود ان سے یہ بتانا ہے کہ جب یہ واقعات ظاہر ہونگے اس روز یوم الجزاء (روز قیامت) ہوگا۔

ان آیات میں جو لفظ اذا العشار عطلت ہے اس کی تفسیر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نکتہ سنجی فرماتے ہیں ۔ ان کے الفاظ یہ ہیں:

اور یاد رہے کہ اسی زمانہ کی نسبت مسیح موعود کے ضمن بیان میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی خبر دی جو صحیح مسلم میں درج ہے اور فرمایا

و یترکن القلاص فلا یسعی علیها

یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنی کی سواری موقوف ہو جائے گی ۔ بس کوئی ان پر سوار ہوکر ان کو نہیں دوڑائے گا۔ اور یہ ریل کی طرف اشارہ تھا کہ اس کے نکلنے سے اونٹوں کے دوڑانے کی حاجت نہیں رہے گی۔

اور اونٹ کو اسلئے ذکر کیا کہ عرب کی سواریوں میں سے بڑی سواری اونٹ ہی ہے جس پر وہ اپنے مختصر گھر کا تمام اسباب رکھ کر پھر سوار بھی ہو سکتے ہیں اور بڑے کے ذکر میں چھوٹا خود ضمناً آجاتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس حاصل مطلب یہ تھا کہ اس زمانہ میں ایسی سواری نکلے گی کہ اونٹ پر بھی غالب آجائے گی جیسا کہ دیکھتے ہو کہ ریل کے نکلنے سے قریباً وہ تمام کام جو اونٹ کرتے تھے اب ریلیں کر رہی ہیں۔

پس اس سے زیادہ تر صاف اور منکشف اور کیا پیش گوئی ہوگی۔ چنانچہ اس زمانہ کی قرآن شریف نے بھی خبر دی ہے جیسا کہ فرمایا

و اذا العشار عطلت

یعنی آخری زمانہ وہ ہے جب اونٹنی بے کار ہو جائے گی۔

یہ بھی صریح ریل کی طرف اشارہ ہے اور وہ حدیث اور یہ آیت ایک ہی خبر دے رہی ہیں اور چونکہ حدیث میں صریح مسیح موعود کے بارے میں یہ بیان ہے اس لئے یقیناً یہ استدلال کرنا چاہیے کہ یہ آیت بھی مسیح موعود کے زمانہ کا حال بتلا رہی ہے اور اجمالاً مسیح موعود کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

پھر لوگ باوجود ان آیات بینات کے جو آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں ان پیش گوئیوں کی نسبت شک کرتے ہیں۔

اب منصفین سوچ لیں کہ ایسی پیش گوئیوں کی نسبت جن کی غیبی باتیں پوری ہوتی آنکھ سے دیکھی گئیں شک کرنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

(شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی۔ص ۱۳، ۱۴)

ناظرین! یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ اونٹوں کی جگہ ریل کا بن جانا خاص عرب میں مراد ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب قادیانی نے ملک عرب کا نام بھی لیا ہے اس کی مزید توضیح دوسری کتاب میں موصوف نے فرمادی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔

میں وہی ہوں جسکے وقت میں اونٹ بے کار ہوئے اور پیش گوئی

و اذا العشار عطّلت

پوری ہوئی۔ اور پیش گوئی حدیث

و لیتر کن القلا ص فلا یسعی علیها

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی پوری پوری چمک دکھا دی۔

یہاں تک کہ عرب وعجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہورہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعد کے وقت کا یہ نشان ہے۔ (اعجاز احمدی۔ص۲)

احمدی دوستو! حضرت مرزا صاحب کی اس نکتہ سنجی کو اور کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو اس کے قائل ہیں کہ یہ نکتہ خدا نے ان سے لکھوایا ہے کیوں؟ تا کہ آپ لوگ مرزا صاحب کی مسیحیت موعودہ کو اس نکتہ سے جانچیں کہ مسیح موعود کی علامت یہ ہے ملک عرب خاص کر حجاز میں ریل جاری ہوکر اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ پس جب تک عرب اور حجاز میں اونٹ چلتے ہیں آپ لوگوں کا حق نہیں کہ مرزا صاحب کو مسیح موعود سمجھیں۔ ورنہ خود مرزا صاحب قادیانی کے ارشاد کے خلاف ہوگا۔ کیا خوب:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

ناظرین یہ ہیں وہ معارف اور نکات جو مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی ذریت قرآن کی تفسیر میں لکھے گی۔ آئیں اور علوم عربیہ کی پابندی میں لکھیں اور خوب لکھیں۔ کیا آئیں گے؟ ہرگز نہیں۔

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جون ۱۹۳۰ء مطابق ۸ محرم ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۲ ص ۳۔۵)

برما میں زلزلہ: صداقت مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے ہم نے سنا اور اخباروں میں پڑھا کہ رنگون اور پیگو وغیرہ بلاد برما

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ماہ مئی گذشتہ میں سخت زلزلہ آیا ہم اسی وقت سے منتظر تھے کہ قادیان سے آواز اٹھے گی کہ ہمارے نبی رسول مرزا کی صداقت ثابت ہوگئی۔ ان کی خاموشی سے ہمارا خیال ہوا کہ ہم خود ہی ان کو یاد دلائیں کہ وقت سے فائدہ اٹھائیں۔

ہم ابھی خیال ہی کر رہے تھے کہ قادیان سے آواز نکلی یعنی اخبار الفضل نے بڑی موٹی سرخی:

حضرت مسیح موعود کی ایک پیش گوئی

لکھ ماری۔ اس کے ماتحت زلزلہ برما کے ذکر میں لکھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے حقیقت الوحی میں زلزلہ عظیمہ کی بابت پیش گوئی کر رکھی تھی۔ بس وہ سچی ہوگئی۔ اس کے بعد نتیجہ کے طور پر لکھا ہے:

> کاش غافل اور دنیا میں منہمک لوگ خدا تعالی کے ان قہری نشانات سے جو حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی کی صداقت میں رونما ہوئے ہیں عبرت حاصل کریں۔ (الفضل قادیان ۱۵ جون ۱۹۳۰ء)۔

کچھ شک نہیں کہ برما میں سخت زلزلہ آیا جس سے بڑی سخت تباہی ہوئی مگر سوال یہ ہے کہ یہ واقعہ ہائلہ کس کا نشان ہے؟ ہم بتاتے ہیں کہ اس قسم کے واقعات ہائلہ تین قسم کے نشان ہو سکتے ہیں

۱۔ نشان قدرت۔ بالکل سچ آمنا۔

۲۔ نشان نبوت محمدیہ۔ یہ اس لئے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے قیامت کے قریب تکثر الزلازل۔ زلزلے بہت آئیں گے۔ صدقنا۔

ان دونوں قسم کے نشانات میں ہمارا اور قادیانیوں کا اختلاف نہیں

۳۔ تیسرا نشان مرزا قادیانی ہے۔ اس میں نزاع ہے۔ الفضل نے تو کسی خاص غرض کے ماتحت بات گول مول کی ہے مگر مرزا صاحب قادیانی نے جہاں ان زلزلوں کی بابت لکھا ہے، وہاں صاف لکھا ہے:

> مجھے خدائے عز وجل نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ دونوں زلزلے (اپریل ۱۹۰۵ء کا اور اس کے بعد آنے والا۔ جو بقول الفضل برما میں آیا۔ ثناء اللہ) تیری سچائی ظاہر کرنے کے لئے دو نشان ہیں۔ انہی نشانوں کی طرح جو موسی نے فرعون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سامنے دکھلائے تھے اور اس نشان کی طرح جو نوح نے اپنی قوم کو دکھلائے تھے۔ (النداء من وحی السماء)

ناظرین! ملاحظہ فرمایئے کیسا صاف بیان ہے کہ یہ زلزلہ جس کی پیش گوئی مرزا صاحب قادیانی نے کی ہے اور جس کو آج الفضل مرزا صاحب کی صداقت کا نشان قرار دیتا ہے یہ اسی طرح کا نشان مرزا ہوگا جس طرح حضرت موسیٰ اور حضرت نوح کے نشان ظاہر ہوئے تھے۔ اس پر سوال پیدا ہوتا تھا کہ زلزلہ سے دعوی مرزا کو کیا تعلق تو اس کا حل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یوں دیا ہے۔ لکھا:

آیت قرآنی و ما کنا معذ بین حتی نبعث رسو لا سے صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کے قہری عذاب کے نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے جو خلقت کو آنے والے عذاب سے ڈراتا ہے اور یہ عذاب اس (رسول) کی تصدیق کے واسطے قہری نشانات ہوتے ہیں۔ اس وقت خدا کا ایک رسول (مرزا) تمہارے درمیان ہے جو مدت سے تم کو ان عذابوں کے آنے کی خبر دے رہا ہے پس سوچو اور ایمان لاؤ تا کہ نجات پاؤ۔ (النداء من وحی السماء)

جس کتاب حقیقۃ الوحی کا اخبار الفضل قادیان نے حوالہ دیا ہے اس میں بھی مذکور ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں (زلزلوں) میں کچھ تاخیر ہو جاتی۔ پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے، ظاہر ہو گئے جیسا کہ خدا نے فرمایا

و ما کنّا معذّ بین حتّی نبعث رسو لا (صفحہ۔۲۵۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بس چونکہ زلزلہ بر ما مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت کے ثبوت میں پیش کیا گیا ہے، اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اس حیثیت سے اس پر بحث کریں کہ اس کو نبوت مرزا قادیانی سے کیا تعلق؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ شک نہیں کہ قرآن شریف میں انبیاء کے منکروں پر عذاب آنے کا ذکر ہے مگر کب؟ اس کا جواب خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام سے ملتا ہے (کیونکہ اپنی مثال میں حضرت موسیٰؑ اور نوحؑ کا نام لیا ہے) کہ بعد تبلیغ رسالت ان کی تکذیب اور شرارت کو بھی دخل ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود اس پیش گوئی کے ضمن میں فرما چکے ہیں:

خوب یاد رکھو کہ جن قوموں کو خدا تعالیٰ نے اس سے پہلے عذاب میں مبتلا کیا تھا جیسا کہ نوحؑ کی قوم اور فرعون کی قوم اور لوط کی قوم، وہ اس لئے ہلاک نہیں کی گئی تھیں کہ محض اختلاف درمیان تھا بلکہ وہ اپنی شوخیوں اور شرارتوں کی وجہ سے ہلاک کی گئی تھیں۔ (النداء من وحی السماء)

مرزا صاحب قادیانی کے اس دعویٰ کی تائید خود قرآن مجید بھی کرتا ہے۔ غور سے پڑھو حتی یبین لھم ما یتقون (خدا کسی قوم کو گمراہ اور برباد نہیں کرتا جب تک اس کو وہ احکام واضح طور پر نہ بتا دے جن سے ان کو بچنا چاہیے)۔

اب سوال یہ ہے کہ برما میں جو لوگ زلزلہ سے تباہ ہوئے ہیں، ان کو مرزا صاحب کی دعوت پہنچ چکی تھی؟ اس کے بعد انہوں نے تکذیب اور شوخی و شرارت کی تھی؟ اس کا جواب دینا الفضل اور ہر مصدق مرزا قادیانی کا فرض ہے۔

ہاں ہم اس سوال کے جواب سے سبکدوش ہیں کیونکہ ہمارے نزدیک زلزلہ برما ایک تو قدرت کا نشان ہے، دوم نبوت محمدیہ کا نشان ہے جنہوں نے فرمایا ہے کہ قیامت سے پہلے زلزلے بہت آئیں گے۔ پس امت مرزا بتائے کہ پیگو وغیرہ میں انہوں نے کب تبلیغ کی، اور ان تباہ شدہ لوگوں نے مرزا صاحب کی کب تکذیب کی اور کیا شرارت کی؟ قادیانی دوستو! اس قسم کے دعوی کرتے ہوئے دل میں سوچ لیا کرو کہ اہل حدیث کو کیا جواب دیں گے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ جون ۱۹۳۰ء مطابق ۔ ۲۹ محرم ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۵ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر نویسی کا چیلنج اور خموشی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر گذشتہ پرچوں میں پڑھ چکے ہیں کہ خلیفہ قادیان نے اپنے والد کی سنت پر عمل کرتے ہوئے علماء اسلام کو بالمقابل تفسیر لکھنے کا چیلنج دیا تھا جس کی منظوری سابقہ منظوریوں کے علاوہ حال میں دو دفعہ دی گئی۔ مگر ادھر سے خاموشی ہے۔ جو ہمارے نزدیک کچھ متعجب امر نہیں کیونکہ یہ خاموشی بھی ان کے والد کی سنت ہے جس پر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے عمل کیا تو کچھ برا نہ کیا۔

ایک دوسرے صاحب مولانا ابوالمناظر حافظ محمد ابراہیم صاحب حنفی لکھنوی ساکن مزنگ لاہور نے ایک مراسلہ بہت لمبا چوڑا بھیجا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ:

ہم (حافظ ابراہیم) نے پہلے بھی اخباروں کے ذریعہ خلیفہ قادیان کا چیلنج منظور کیا، اب بھی اعلان کرتے ہیں۔ ہمارے جواب میں خلیفہ تو خاموش ہے مگر اس کے مریدوں نے خط لکھا ہے کہ آپ اپنے ارادوں سے باز آئیں ورنہ آپ کو بھی مباہلہ والوں کی طرح حیران و پریشان ہونا پڑے گا۔

مگر حافظ صاحب موصوف ان گیدڑ بھبکیوں میں نہیں آئے وہ پھر لکھتے ہیں کہ:

خلیفہ ہمارے سامنے آکر تفسیری معارف لکھے اور حقانیت کا اظہار کرے۔

ہم انصاف کی بات کہنے سے نہیں رک سکتے کہ خلیفہ قادیان آج کل رات دن دو مشغلوں میں مشغول ہیں:

۱۔ مقدمات فوجداری جن کی وجہ سے وہ روزے رکھتے اور رکھواتے ہیں۔

۲۔ لنڈن کی گول میز کانفرنس میں شرکت کے شوق میں۔

اسی لئے ان کا اخبار الفضل اسی قسم کے مضامین سے بھرا رہتا ہے۔ اسی فکر میں وہ قادیانی وفد لاٹ صاحب پنجاب اور دیگر افسران کی خدمت میں بھیجتے ہیں:

گر قبول افتد زہے عز و شرف

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ جون ۱۹۳۰ء مطابق۔ ۲۹ محرم ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۵ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلا خط بنام مولوی غلام رسول را جیکی

(معرفت اڈیٹر فاروق)

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۹۔۱۶ مئی میں ایک مضمون بعنوان
قادیان میں قتل قتال
شائع ہوا تھا۔ جس میں مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی دشنام بحق حضرت مسیح اور بحق جملہ مومنین درج تھیں۔

اس مضمون کے جواب میں ایک طویل مضمون دشنام مشحون قادیان کے ایک بڑے عالم مولوی غلام رسول راجیکی کی طرف سے قادیانی اخبار فاروق میں نکلا ہے جس میں دو الزاموں کے اثبات پر راقم کے لئے مجیب نے دوسو روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔ میں نے انعامی مضمون دیکھتے ہی مندرجہ ذیل خط معرفت ڈاکٹر منیر امیر جماعت مرزائیہ امرتسر مولوی غلام رسول کو بھیجا کیونکہ ان دنوں آپ امرتسر کے دورے پر تھے۔

مولوی غلام رسول صاحب آف راجیکی

میرے مضمون قتل قتال مندرجہ اہل حدیث مورخہ ۹ مئی ۱۹۳۰ء کے جواب میں آپ نے جن دو باتوں کے اثبات پر دوسو روپیہ انعام شائع کیا ہے (فاروق۔ قادیان ۱۴ جون ۱۹۳۰ء)

میں اپنے دونوں دعوے ثابت کرنے کو تیار ہوں۔

آپ دوسو روپیہ کسی معزز معتمد کی پاس امانت رکھوا کر مجھے ان کی طرف سے اطلاع دلوائیں اور فیصلہ کے لئے کوئی اہل علم ثالث منظور کریں۔

امید ہے آپ منظوری سے جلدی اطلاع دیں گے۔

ثناء اللہ ۱۹ جون ۱۹۳۰ء۔

اس خط کا جواب آج ۲۸ جون ۱۹۳۰ء تک نہیں آیا۔ اس لئے اخباری طریق سے معرفت اڈیٹر فاروق بھیجا جاتا ہے۔ امید ہے اڈیٹر صاحب موصوف تک یہ خط پہنچا دیں گے اور جواب منظوری جلد عنایت کرائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جولائی ۱۹۳۰ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۶ ص ۳)

جواب الجواب: اخلاق مرزا

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار کا عنوان بالا کے تحت ایک مضمون ہے جس کے تعارفی نوٹ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اخلاق مرزا کا مضمون اہل حدیث ۹۔۱۶ مئی میں نکلا تھا.. ان کے جواب میں ایک مضمون قادیانی اخبار فاروق میں مولوی غلام رسول راجیکی کے نام سے نکلا جس میں راقم ہذا کو اتنی بے نقط سنائیں کہ مرزا صاحب نے بھی نہ سنائی ہوں گی... قادیانی مجیب نے دو اعتراضوں کے اثبات پر مبلغ دوسو روپیہ انعام دینے کا اعلان بھی کیا جس کی بابت اہل حدیث گذشتہ نمبر میں ہم نے کھلا مکتوب لکھا ہے کہ مجیب انعامی رقم کسی امین کے پاس امرتسر میں جمع کرائے اور بغرض فیصلہ ثالث منظور کرے۔ ابھی تک اس کی طرف سے جواب نہیں آیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جولائی ۱۹۳۰ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۷ ص ۳)

تفسیر بالرائے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

صاحب نبوت ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے

و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ۔

یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے، اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اقتباس میں مرزا صاحب نے الا لیطاع کی تفسیر فرمائی ہے...
اب دیکھیں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کیا کہتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں الفاظ بڑے سخت ہیں۔ نہ اس لئے کہ مسیح موعود کے حق میں ہیں بلکہ اس لئے بھی کہ بیٹے نے باپ کے حق میں لکھا ہے:

بعض نادان کہہ یا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

و ما ار سلنا من رسو ل ا لا لیطاع با ذن اللہ۔ اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں۔ لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے (حقیقۃ النبوت۔ص ۱۵۵)۔

قادیانی دوستو! اتنا تو بتاؤ کہ تمہارا خلیفہ سچ کہتا ہے؟ کہ ایسی تفسیر کرنے والے نادان ہیں؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جولائی ۱۹۳۰ء مطابق ۲۱ صفر ۱۳۴۹ھ جلد ۲۷ نمبر ۳۸ ص ۴)

مولوی غلام رسول مرزائی کا وعدہ انعام

۴ جولائی ۱۹۳۰ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں کھلا خط بنام موصوف لکھا گیا تھا جس میں دو باتیں درج تھیں۔

۱۔ دوسو روپیہ کسی معزز امین کے پاس جمع کرائیں۔

۲۔ کوئی اہل علم ثالث مقرر کریں۔

جواب میں فاروق ۷۔ اگست نے طویل خط شائع کرایا جس میں اصل بات کا جواب نہیں بلکہ ایک جدید بہتان لگایا ہے۔ لکھا ہے:

کپورتھلہ میں بر مکان میاں عبدالمجید صاحب دیوان ریاست ایک بات پر دوسو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا جس کا ثبوت میں نے فوراً دے دیا تھا مگر مولوی ثناء اللہ نے انعام نہ دیا۔

میں اعلان کرتا ہوں کہ یہ دعوی اسی دعوی کی طرح غلط ہے جو انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعجاز احمدی میں لکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کا گزارہ کفن فروشی پر ہے۔مولوی صاحب سچے ہیں تو دیوان صاحب سے شہادت دلوائیں۔

(ہاں اپنے انعامی چیلنج کی بابت مولوی غلام رسول نے لکھا ہے)

اس کے متعلق میں بالتوثیق اس بات کا شرعی اور قانونی اقرار کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب میرے ان دونوں مطالبات کو پورا کرنے کے لئے جوابات شائع کریں اور جتنے بھی میں نے اپنے مطالبات کے پہلو وضاحت کے ساتھ پیش کئے ہیں ان سب کا جواب جس قدر بھی ان سے ممکن ہے، خواہ عرب وعجم کے علماء کی امداد سے بھی لکھ لیں۔مگر ضرور لکھ کر شائع کریں، اگر وہ جواب میرے مطالبات کے مطابق صحیح ہوگا تو میں نہ اپنے خیالی معیار کی رو سے بلکہ احمدی اور غیر احمدی علماء کی برابر کی معینہ تعداد جو ہر فریق سے زیادہ سے زیادہ چار چار تک ہوگی ان کے متفقہ پیش کردہ علمی معیار کی رو سے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا جواب درست تسلیم کیا گیا تو میں بلا حیل وحجت بلا عذرے وحیلے دوصد روپیہ کی انعامی رقم مولوی صاحب مجیب کے حوالے کر دونگا۔ (فاروق ۔۷۔اگست ۱۹۳۰ء ص ۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں:

پنجابی نبی کے اصحاب کی ہمت اور انصاف ملاحظہ کیجئے ۔ ہمت تو اس لئے کہ یہ ایک ایسے شخص کے سامنے انعامی اعلان کرتے ہیں جو ان کے نبی، رسول، مجدد اور مہدی سے بھی انعام وصول کرنے قادیان جا پہنچا تھا۔جس پر رسول قادیانی کے انکار پر یہ کہتا ہوا قادیان سے واپس آیا تھا:

ہمہ شوق آمدہ بودم ہمہ حرماں رفتم

انصاف ملاحظہ کیجئے کہ جانچنے کے لئے فریقین کے چار چار آدمی جملہ آٹھ آدمی کی مجلس بیٹھے گی جو متفقہ اصول سے جواب کو جانچیں گے۔کیا فریقین کے چار چار ممبروں کا جو درحقیقت فریقین کے وکیل ہوں گے کسی اصول پر اتفاق ہو جائے گا؟ اسی کو کہتے ہیں

نہ نو من تیل ہوگا، نہ رادھا ناچے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ لودہانہ کے واقعہ کے بعد ناممکن ہے کہ مرزائی گروہ ہمارے ساتھ انعامی مقابلہ کرے۔مولوی غلام رسول بھی دانا ہیں، وہ جانتے ہیں کہ اہل حدیث کی گرفت شیر کے پنجہ سے کم نہیں ہوتی ۔اس لئے وہ اشارۃً گریز کی راہ نکالنے کو یہ بھی لکھ گئے یا قدرت نے ان سے جبراً لکھوا دیا کہ

المو من لا یلدغ من حجر واحدمر تین مومن دو دفعہ ایک سوراخ سے ڈسانہیں جاتا۔ (اخبار فاروق قادیان ۷۔اگست ص ۶)۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک دفعہ تو ہم لدھانہ میں رقم دے چکے، دوبارہ نہیں دے سکتے۔

مولوی صاحب! ایک دفعہ ہم راہ انصاف آپ کے سامنے پھر پیش کئے دیتے ہیں اور آپ کو سوچنے کا موقع دیتے ہیں۔

آپ انعامی رقم دوسوروپیہ کسی معزز مسلّمہ امین کے پاس جمع کرائیں اور کسی ایک غیر جانبدار اہل علم کو منصف مان لیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲۔اگست ۱۹۳۰ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۴۹ھ ص ۶)

مباحثہ مرزائیاں

موضع مونگ ضلع گجرات میں ۱۴، اگست ۱۹۳۰ء کو مرزائیوں سے مسلمانوں کا مباحثہ ہوا۔

مسلمانوں کی طرف سے قاضی فیروزالدین اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی محمد یار مناظر تھے۔

مبحث صداقت مرزا تھا۔ بحث بہت دیر ہوتی رہی ۔خدا نے اسلام اور مسلمانوں کو مرزائیت پر نمایاں فتح دی

(مرسلہ۔محمد علی) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۱۴)

مرزائیوں سے مباحثہ

۱۳۔۱۴ ستمبر ۱۹۳۰ء کو موضع گھرپنڈا ضلع امرتسر میں مسلمانوں اور مرزائیوں کے مابین مناظرہ ہوا۔مضامین بحث تھے: جناب مسیح ، ۔اور صداقت مرزا۔

مسلمانوں کی طرف سے مولوی احمد دین اور مولوی نور حسین مناظر تھے۔مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام رسول اور مولوی محمد یار تھے۔ الحمدللہ مسلمانوں کو فتح مبین ہوئی ۔راقم: اللہ بخش از کیر پور۔ضلع امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ نارووال

نارووال ضلع سیالکوٹ میں مباحثہ ہوا۔اسلامی مناظر نوجوان مولوی غلام رسول تھا،اور مرزائی مناظر مولوی عبداللہ اور مولوی خیرالدین تھے۔

۵ سے ۸ ستمبر تک مباحثہ ہوتا رہا۔الحمدللہ مرزائیوں کو شکست اور اہل حق کو فتح ہوئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۳۰ء ص ۱۴)

قادیانی انعامات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پنجابی نبی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب اعجاز احمدی میں مجھے قادیان پہونچ کر تحقیق کرنے کی دعوت دی تھی۔کہا کہ میری ۱۵۰ پیش گوئی ہے۔ اگر جھوٹی ثابت کردو گے تو فی پیش گوئی ایک سو روپیہ مجموعہ ۱۵ ہزار روپیہ میں خود دوں گا۔اور میرے لاکھ مرید ہیں ان سے بھی ایک ایک روپیہ لے کر، مجموعہ ایک لاکھ پندرہ ہزار تمہاری نذر کریں گے۔

مگر جب میں اس غرض کے لئے جنوری ۱۹۰۳ء میں قادیان جا پہنچا اور اطلاع دی کہ میں جناب کی دعوت پر آگیا ہوں تو جوابی خط پہنچا کہ ہم نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ علمائے اسلام کے ساتھ مباحثہ نہ کریں گے اس لئے تم چلے جاؤ۔ آخر میں یہ مصرعہ پڑھتا ہوا واپس آیا

خود سوئے ما ندید وحیا را بہانہ ساخت

ابھی حال میں بتاریخ ۱۱۔اکتوبر ۱۹۳۰ء مقام مونگ ضلع گجرات (پنجاب) میں مرزائیہ کے ساتھ مباحثہ تھا۔مضمون مباحثہ حیات مسیح تھا جو مولانا ابراہیم سیالکوٹی نباہ رہے تھے۔اثناء گفتگو میں فریق ثانی (مرزائی مناظر) نے مولانا ابراہیم کو للکارا کہ

جس صورت میں توفی کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح ہو، اسکے معنی سوائے موت کے کوئی دوسرے بتادو، تو حسب اشتہار مرزا ایک ہزار روپیہ وہ اور ایک سو روپیہ میں از خود دونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا وقت میرا تھا، اسلئے مولانا موصوف نے استغنا سے اتنا فرمایا کہ میں انعام نہیں لیتا۔ انعام لینے والا ابھی آ جائے گا۔ چنانچہ میں نے صدر جلسہ سے کہا کہ یہ سودا میرے ساتھ کرائیے۔ بعد گفتگو فریق ثانی کا بالفاظ ذیل چیلنج آیا:

حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم طبع سوم کے صفحہ ۳۷۵ پر جو چیلنج توفی کے لفظ کی نسبت ... ہزار روپئے کا اشتہار دے رکھا ہے۔ اگر آج مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے مطابق آج بھی حوالہ پیش کر دیں تو علاوہ ایک ہزار روپے کے یک صد روپیہ میں آج دے دونگا۔

خاکسار محمد یار مولوی فاضل مبلغ جماعت احمدیہ۔ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء

اسکا جواب فوراً وہیں دیا گیا:

چیلنج منظور: مولوی محمد یار صاحب کا چیلنج مجھے منظور ہے۔ حسب قاعدہ گیارہ سو روپیہ کسی مسلّمہ امین کے پاس رکھوا کر منصف منظور کریں۔

خادم دین اللہ ابوالوفاء ثناء اللہ۔ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء

مطلع بالکل صاف تھا کیونکہ مدعی کے کہنے سے دعوی ثابت نہیں ہوسکتا، منکر کے انکار سے غلط نہیں ہوسکتا۔ اس لئے کسی مسلّمہ منصف کا تقرر ضروری ہے۔ لیکن کیا ہوا؟

اس کے بعد ایک دن اور دو شب وہاں رہے۔ انعامی پارٹی کی طرف سے صدائے برنخواست۔

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

اس مرزائی انعام سے پہلے مولوی غلام رسول راجیکی مرزائی نے دو صد کا انعامی چیلنج دیا۔ جس کی تفصیل گذشتہ پرچوں میں مکرر سہ کرر ہو چکی ہے۔ مگر وہ بھی آج تک معشوقہ سعاد کے وعدے کی طرح ثابت ہوئے

ما مواعیدها الا الاباطیل

ناقابل تردید حقیقت یہ ہے کہ انعام دینے والا صرف ایک ہی شخص دیکھا جس کا نام منشی قاسم علی ہے جس نے مباحثہ لدھیانہ (۱۹۱۲ء) میں سہ صد روپیہ امین کے پاس رکھوا کر منصف منظور کئے۔ بعد فیصلہ منصف تین سو روپیہ ہم کو بآسانی وصول ہو گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانگریس کے خلاف فتوی قادیان سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مضمون میں ہماری غرض نہ کانگریس کی تائید کرنا ہے، نہ تردید۔ بلکہ یہ دکھانا مقصود ہے کہ قادیانی مفتی نے مذہبی صورت میں جو احادیث نقل کی ہیں وہ نہ محض بے تعلق بلکہ قادیانی مفتی کے خلاف دعوی ہیں۔

اس فتوی کے مولوی کوئی مولوی اسماعیل احمدی ہیں۔ان کی ذہنیت اور قابلیت بتانے کو ان کا ایک فتوی ،فتوی کانگریس سے پہلے کا بطور نمونہ ہم دکھاتے ہیں۔

سوال ہوا کہ کنچنی کی زمین (جس کی بابت یہ علم نہیں کہ اس کی بدکاری کی کمائی سے خریدی ہوئی ہے یا وراثت میں ملی ہے اس) کو خرید کر اس پر مسجد بنانی جائز ہے یا نہیں؟

قادیانی مفتی صاحب جواب دیتے ہیں:

> کنچنی کی مملوکہ زمین خواہ اسے وراثت میں ملی ہو، یا اس نے خود پیدا کی ہو، مسجد کے لئے خریدی جاسکتی ہے کیونکہ اس زمین کے اندر اس کے ایک کنچنی کی ملکیت میں آجانے اور رہنے سے کوئی ایسا عیب پیدا نہیں ہو جاتا جو مسجد کے لئے اس کے استعمال ہوسکنے میں روک ہو۔
>
> جب روپیہ دے کر اس سے زمین خرید لی جائے گی تو اب یہ زمین مسجد کے لئے اسی طرح استعمال ہوسکتی ہے جیسے کسی اور شخص سے خریدی ہوئی یا مسجد کے لئے وقف کی ہوئی زمین مسجد کے لئے استعمال ہوسکتی ہے۔
>
> اور جو قباحت اس میں اس حالت میں تھی جب کہ وہ اس کنچنی کی بدکاری سے پیدا کردہ جائداد تھی، وہ اس سے خرید لینے کی صورت میں قائم نہیں رہے گی ۔حدیث میں آتا ہے کہ حضرت عائشہ کی ایک آزاد کردہ لونڈی جس کا نام بریرہ تھا، آپ ہی کے پاس رہتی تھی ۔ایک دفعہ اسے صدقہ کے طور پر کہیں سے گوشت ملا۔آنحضرت ﷺ صدقہ کی کوئی چیز قطعاً نہیں لیتے تھے، بلکہ اپنے قریبی رشتہ داروں کے لئے بھی اسے ممنوع قرار دیا تھا۔لیکن شفقت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب نوازی کے طور پر حضور ﷺ نے بریرہؓ سے خود کہہ کر اس گوشت میں سے کچھ لے لیا اور تناول فرمایا۔ اور ساتھ ہی فرمایا کہ یہ تمہارے لئے صدقہ تھا اور ہمارے لئے تمہاری طرف سے ایک ہدیہ ہے۔

اس سے یہ حقیقت روشن ہوتی ہے کہ حالات کی تبدیلی سے ایسے اضافی احکام تبدیل ہو جاتے ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! ان مفتی صاحب کی ذہنیت کا اندازہ کر لیجئے کہ اس حدیث سے کنچنی (رنڈی) کی بدکاری سے خریدی ہوئی زمین کو قیاس کر کے کہتے ہیں۔ حالانکہ حدیث کا مضمون اس کے خلاف ہے۔ بریرہ لونڈی غریب تھی۔ صدقہ لینا اسے جائز تھا۔ اور آنحضرت ﷺ کو صدقہ کھانا حرام تھا۔ مگر وہ بریرہؓ کے ہاتھ میں بطریق جائز پہنچا تو اس کی ملک ہو گیا۔ اور اس نے آنحضرت ﷺ کو بطور تحفہ پیش کیا تو ایک ایسی چیز کو پیش کیا جو اس کے حق میں حلال تھی۔

قادیانی مفتی بتادیں کہ کنچنی کی بدکاری پر جو اسکے ہاتھ میں آیا تھا وہ اس کے حق میں حلال تھا؟ اگر حلال تھا تو مهر البغی حرام (رنڈی کی کمائی حرام ہے) کا کیا مطلب؟ اور اگر حرام تھا تو بریرہؓ کے ماخوذ صدقہ پر قیاس کرنا آپ کا خیال باطل۔

ناظرین کرام! قادیانی مفتی صاحب کی ایسی ذہنیت ان کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے نبی، رسول، مہدی معہود اور مسیح موعود کی وجہ سے ہے۔ ان کا بھی ایک فتوی سنیئے جو اس فتوی سے بھی عجیب تر ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بنک کے سود کے متعلق فرمایا ہے:

بنک کا سود اشاعت دین کے کام میں خرچ کیا۔ یہ بالکل سچ ہے کہ سود حرام ہے لیکن اپنے نفس کے واسطے۔ اللہ تعالی کے قبضہ میں جو چیز جاتی ہے وہ حرام نہیں رہ سکتی کیونکہ حرمت اشیاء کی انسان کے لئے ہے نہ اللہ تعالی کے واسطے۔ (فتاوی احمدیہ۔ ج ۲ ص ۴۶)

اہل حدیث: اس فتوی کی رو سے کوئی شخص خنزیر پکا کر نادار مرزائی کو کھلا دے تو کار ثواب ہے کیونکہ حرام اپنے نفس کے لئے اللہ کے لئے نہیں۔ جل جلالہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! یہ ہے ہنارے پنجابی نبی اوران کے مفتیوں کی ذہنیت۔

اب سنئے کانگریس کے متعلق قادیانی فتوی

قادیانی مفتی نے اول تو یہ کمال کیا کہ سوال کے حصہ اول کو ایسے طریق سے ظاہر کیا جو واقعہ کے خلاف ہے یعنی یوں سوال ظاہر کیا کہ

ایک شخص ہندوستان میں ہندوراج قائم کرنا چاہتا ہے، اس کے ساتھ ملنا اوراس کے کام میں تعاون کرنا چاہیے یا نہ؟

اس جواب صاف ہے کہ نہیں۔ اس حصہ میں تو سوال عجیب ہے۔ دوسرے حصہ میں سوال کے الفاظ یہ ہیں:

سوال: ہندوستان پر ایک غیر ملکی حکومت کا جبر یہ قبضہ ہے جس کو ہندوستان کے رہنے والے کسی طرح پسند نہیں کرتے۔ ہندوستانیوں کی خواہش ہے کہ پردیسی قوم جو ہزاروں میل دور سے آ کر ہمارے ملک و وطن پر جبراً قابض اور مسلط ہے اور ہمارے تمام خزائن ومنافع کو ہمارے ہاتھوں سے چھین کر لے جارہی ہے اور جس کی بدولت اہل ملک بھوکے اورمحتاج ہو گئے ہیں جلد سے جلد ہمارا ملک خالی کر دے تا کہ اہل ملک خود اپنی مرضی کے موافق حکومت قائم کریں اور اپنے ملکی ذخائر سے متمتع ہوں۔ لیکن وہ پردیسی حکومت کسی طرح ہندوستانیوں کی خواہش کا احترام کرنے کو تیار نہیں ہوتی اور اپنی مادی طاقت کے بل پر جبراً حکومت کر رہی ہے۔

ہندوستانیوں کے پاس مادی قوت اور طاقت نہیں ہے کیونکہ تمام مادی طاقتیں اور قوتیں اسی پردیسی قوم نے اپنے قبضہ میں کر رکھی ہیں حتی کہ ہندوستانیوں کو اتنی بھی اجازت نہیں ہے کہ وہ اپنی جان و مال کی حفاظت کے لئے ہتھیار رکھ سکیں۔

اس لئے ہندوستان کی ایک ملکی مجلس نے جس میں تمام ہندوستانی اقوام کے نمائندے شریک ہیں یہ طے کیا ہے کہ اس غیر ملکی حکومت متسلط جابرہ سے آزادی حاصل کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اور وہ یہ کہ اس کے جبر یہ قوانین کی خلاف ورزی کی جائے اور اس سلسلہ میں جو تکالیف اور مصائب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برداشت کرنے پڑیں ان کو برداشت کیا جائے۔ اپنی طرف سے تشدد پر ہرگز اقدام نہ کیا جائے تاکہ تحریک آزادی کی کامیابی کی امید ہو ورنہ بصورت تشدد حکومت کو تشدد کا بہانہ مل جائے گا اور پھر وہ اپنی مادی قوت سے قوم کو تباہ کر دے گی۔ (الفضل قادیان ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۶)

اس سوال کا جواب قادیانی مفتی نے جو دیا ہے وہ دو حصوں میں منقسم ہے ایک حصہ میں دلائل قرآنیہ و حدیثیہ ہیں، دوسرے میں ان دلائل پر اعتراضات کا جواب ہے۔ پس وہ جواب یہ ہے:

الجواب: جن حالات کا اس استفتاء میں اظہار کیا گیا ہے ان کے باوجود شریعت اسلام کی رو سے کسی مسلمان کو جب تک کہ وہ کسی ایسی حکومت کا ایک معاہد اور اس کی رعایا کا ایک فرد ہے جس کا ذکر استفتاء میں کیا گیا ہے، اس بات کی اجازت نہیں ہے کہ وہ اس حکومت کے انتظامی قوانین اور احکام کی خلاف ورزی پر آمادہ کرے۔ یا اس حکومت سے کسی طریق پر جنگ کرے یا اور لوگوں کو اس کیخلاف جنگ کرنے پر برانگیختہ کرے۔ یا اس بات پر خود آمادہ ہونے یا اوروں کو آمادہ کرنے کے متعلق کسی مسلم یا غیر مسلم کے حکم کی تعمیل کرے کیونکہ ایک قائم شدہ حکومت کو مٹانا جس کے ساتھ اس کے قائم ہونے کے وقت وفاداری کا اور ہمیشہ فرمانبردار رہنے کا عہد و پیمان کر کے اس کے سایہ میں امن حاصل کیا گیا اس کے خلاف کسی راہ سے جنگ کی ابتداء کرنا اسلام کی تعلیم کے سراسر خلاف ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

او فوا بالعهد انّ العهد کا ن مسؤلاً۔ (بنی اسرائیل۔ ع ۴)

اپنے عہدوں کو پورا کرو۔ عہد کی بابت تم سے باز پرس ہوگی۔

حضرت عبادہؓ بن صامت کہتے ہیں:

با یعنا رسو ل الله صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع و الطا عة فی العسر و الیسر و المنشط و المکر ہ و علی ا ثرة علینا و علی ان لا تنازع ا لا مر اهله ۔ الا ان تروا کفراً بواحا عند کم من الله فیه بر ھا ن۔ (متفق علیہ۔ مشکوۃ۔ باب الامارۃ والقضاء ص ۳۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی آنحضرت ﷺ نے ہم سے اس امر کے متعلق بیعت لی تھی کہ خواہ تم سے تمہارے حکام سختی کا سلوک کریں یا سہولت اور نرمی سے کام لیں اور خواہ تم ان کے حکم پر جو وہ تمہیں دیں خوش ہو یا ناخوش ہو اور خواہ کتنی ہی تمہاری حق تلفی کی جاتی ہو اور تمہارے حقوق کو دبایا جا رہا ہو، ہر حال میں تمہیں ان کی فرمان برداری کرنی ہوگی اور حکومت کے معاملہ میں ارباب حکومت سے کبھی لڑائی نہیں کرنی ہوگی۔ سوائے اس صورت کے کہ ان کی فرمان برداری تمہیں صریح طور پر کفر کا موجب نظر آتی ہو اور کوئی دنیوی معاملہ اور مادی حقوق کا سوال نہ ہو۔ اور اس صورت میں بھی جب تک ان کے ملک سے باہر نہ نکل جائیں اور انہیں اپنے عہد اطاعت کے توڑ دینے کی اطلاع کر کے اعلان جنگ نہ کرلیں۔ اس وقت تک ان کے مقابل کھڑے ہونے کی قطعاً اجازت نہیں...

بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہ ہدایات صرف ایسے حکام کے متعلق ہیں جو اپنی قوم میں سے ہوں غیر قوم اور غیر ملک کے نہ ہوں۔ مگر یہ خیال صحیح نہیں آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں

اسمعوا و اطیعوا و ان استعمل علیکم عبد حبشی کان راسہ زبیبۃ ۔ (رواہ البخاری۔ ایضاً ص ۳۱۱)

تم اپنے حاکم وقت کا بہر حال حکم مانو اور اس کی فرمان برداری اور اطاعت کرو خواہ وہ کوئی حبشی غلام ہو جس کا سر کشمش کے دانے کے برابر ہو۔

یعنی گو وہ غیر ملکی ہو آزادی اور حکومت کے استحقاق میں اس کا کوئی حصہ نہ ہو اور دماغی قابلیتوں سے بھی وہ تمہیں خالی اور کورا نظر آتا ہو، اور تمہارے نزدیک وہ کسی جہت سے بھی اس منصب اور مقام کا اہل اور مستحق نہ ہو تمہارے لئے اس کے احکام کی پابندی ضروری ہوگی۔

(الفضل قادیان ۷۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۶۔۷)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ ہمارا اعتراض صرف یہ ہے کہ جن احادیث کو قادیانی مفتی نے اپنے دعویٰ پر پیش کیا ہے، وہ ان کے دعوے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف ہیں۔ خطرہ ہے کہ جن لوگوں کو راضی کرنے کے لئے انہوں نے کلام اللہ اور کلام رسول کو بے محل لگایا ہے، ان کو اگر حقیقت معلوم ہوگئی تو عکس القضیہ لازم نہ آجائے۔

سنئیے ہمارا بھی یہی خیال ہے کہ جو حدیثیں آپ نے پیش کی ہیں یہ اور ان جیسی اور سب مسلمان بادشاہ کے حق میں ہیں۔ ان کو آج کل کی حکومت پر چسپاں کرنا منشاء رسالت کے خلاف ہے۔ اس دعوی کی دلیل ہماری زبان سے بلکہ خود رسول اللہ ﷺ کی زبان الہام ترجمان سے سنئے۔ ساری نزاع کی فیصلہ کن یہ حدیث ہے:

عن ام سلمة قالت قال رسول الله ﷺ يكون عليكم امراء تعرفون و تنكرون فمن انكر فقد برئ و من كره فقد سلم و ليكن من رضى و تابع ۔ قالوا افلا نقاتلهم قال لا ماصلوا لا ما صلوا (مسلم) یعنی حضور ﷺ نے فرمایا تم پر ایسے حکام ہوں گے کہ ان کے کئی کام تم پسند کروگے اور کئی ناپسند کروگے۔ جو کوئی برے کاموں کو ناپسند کرے وہ سلامت رہے گا لیکن جو ان کو پسند کرے گا اور تابع ہوگا وہ ہلاک ہوگا

یہ سب صحابہ نے عرض کی حضور! ہم ایسے امیروں سے جنگ نہ کریں فرمایا جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں ان سے مت لڑنا جب تک نماز پڑھیں ان سے مت لڑنا۔

یہ حدیث صاف بتا رہی ہے کہ آپ کی پیش کردہ حدیثیں جن امراء کی اطاعت کے متعلق ہیں ہیں وہ نمازی ہیں اور ان کی نمازگذاری تک ان کی اطاعت کا حکم ہے لیکن اگر وہ نمازی امراء نماز چھوڑ کر تارک نماز ہوجائیں تو پھر ان سے بغاوت کرنے کی اجازت پائی جاتی ہے۔

ناظرین! غور فرمائیے ایسی حدیثوں سے آج کل کے حکام کی اطاعت ثابت کرنا الٹا نتیجہ پیدا ہونے کا خطرہ ہے یا نہیں کیونکہ معترض کہہ سکتا ہے کہ ان حدیثوں میں جس اطاعت کا ذکر ہے وہ نمازگزاری تک محدود ہے۔ جب نماز نہیں تو اطاعت بھی نہیں۔ اس لئے ہم ان حدیثوں کو اس دعوی میں پیش کرنا لیاقت دیانت اور مقصود کے برخلاف جانتے ہیں۔

نوٹ: ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ہم مذہبی اور علمی حیثیت سے اس فتوی کی تنقید کرتے ہیں۔ یعنی ہمارا فرض یہ ہے کہ آیات اور احادیث کو بے محل استعمال ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے محفوظ رکھیں ۔ رہی کانگریس اور اس کا طریق عمل سو یہ الگ بات ہے

ہر نقطہ مکانے دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۵ ۔ ۶)

مباحثہ مرزائیاں بمقام مونگ

جناب منشی محمد عبداللہؒ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں :

کچہریوں میں جس طرح وکیل پارٹی کا طریق کار ہے کہ ایک دفعہ ہار جائیں تو رکتے نہیں، بلکہ اسی عدالت میں پھر آ کھڑے ہوتے ہیں ۔ اسی طرح مرزائیوں کا حال ہے ایک دفعہ نہیں، سو دفعہ نہیں، ایک ہزار دفعہ بھی شکست کھائیں مگر پھر میدان میں ڈٹ جاتے ہیں ۔ زمینی مباحث کے علاوہ آسمانی فیصلہ ہوا جو خود مرزا جی نے مانگا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا جی نے دعا کی تھی کہ

خداوندا! مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے ۔

آخر کیا ہوا ؟ ۔ دنیا نے دیکھ لیا ۔ مگر شاباش ہے مرزائیوں کے استقلال (یا بالفاظ دیگر ڈھٹائی) پر کہ پھر آ کر سامنے ڈٹ جاتے ہیں ۔ اس لئے کہ جس طرح وکیل فیس لے کر کام کرتے ہیں مرزائی مبلغ بھی تنخواہ حلال کرتے ہیں اور کوئی وجہ نہیں ۔

آمدم برسر مطلب ۔ مونگ ایک قصبہ ہے ضلع گجرات پنجاب میں ۔ وہاں چند گھر مرزائیوں کے بھی ہیں ۔ ان مرزائیوں نے مسلمانوں کو ستانا شروع کیا تو وہاں سے مولوی اللہ دتا امام مسجد اور مولوی محمد یسین نے مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں آ کر حالات عرض کئے اور درخواست کی کہ آپ ضرور تشریف لے چلیں ۔

حضرت مولانا موصوف نے فرمایا کہ ہم آپ کو اس کام کیلئے تجربہ کار آدمی دیں گے جو کام خوب اچھی طرح کر دیں گے ۔ مگر انہوں نے اسی پر اصرار کیا کہ آپ اور مولانا ابراہیم صاحب کی سب لوگوں کی خواہش ہے ۔ اس لئے مولانا ثناء اللہ نے باوجود علالت طبع کے شرکت منظور فرمائی اور ۱۰ ۔ اکتوبر کو روانہ ہوئے ۔ خاکسار ہمراہ تھا ۔ ادھر سے مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی بھی پہنچ گئے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ اکتوبر کو مباحثہ حیات مسیح پر ہوا جس میں مدعی حیات مسیح مولانا سیالکوٹی تھے اور مرزائی مناظر مجیب۔ مولانا موصوف نے حدیث پیش کی جس میں ذکر ہے کہ مسیح موعود دنیا میں آکر تبلیغ کریں گے پھر فوت ہو کر مقبرہ رسالت میں دفن ہوں گے۔ اس حدیث کو مرزا صاحب نے متعدد مقامات پر اپنے دعوی کی دلیل بنایا ہے اس لئے اس پر تنقیدی بحث کرنا فریق ثانی کا حق نہیں۔ وہ مقامات مولانا ابراہیم نے پڑھ کر سنائے منجملہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۵۳ وغیرہ۔

مرزائی مناظر اس کے جواب میں بہت تنگ آیا۔ کبھی کہے یہ حدیث ابن جوزی کی ہے جو صحیح ہے۔ کبھی کہے ان معنی سے صحیح نہیں جو تم مراد لیتے ہو۔ اور ان معنی سے صحیح ہے جو مرزا صاحب قادیانی لیتے ہیں۔

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے فرمایا کی حدیث کی صحت تو سند کے اعتبار سے ہوتی ہے معنی تو ہر فریق الگ کر سکتا ہے معنی کی تشریح کو صحت حدیث میں کوئی دخل نہیں۔

اسی ضمن میں مرزائی مناظر نے آیت فلماتو فیتنی پیش کی اس سے حضرت عیسیٰؑ کی وفات کا ثبوت دینا چاہا۔

مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا اس آیت میں روز قیامت کا واقعہ ہے۔ ہم مانتے ہیں کہ روز قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰؑ فوت ہو چکے ہوں گے اس لئے یہ آیت ہماری پیش کردہ حدیث کے موافق ہے۔

نوٹ: مرزائی مناظر کو مرزائی، مولوی فاضل یار محمد کہتے تھے مگر وہ ایسے گھبرائے کہ آیت و لکم فی الا رض مستقر و متا ع الی حین میں لکم کو مبتداء کہنے لگے جس سے اہل علم سامعین بہت محظوظ ہوئے سوا تین گھنٹے کی گفتگو کے بعد پہلا مباحثہ ختم ہوا جس کا اثر سامعین پر بہت اچھا ہوا۔ لہ الحمد

دوسرا مباحثہ: دوسرا مباحثہ ختم نبوت پر تھا اس میں مرزائی مناظر مولوی غلام رسول راجیکی تھے۔ آپ نے بتایا کہ ختم نبوت سے خدائی فیض بند ہونا لازم آتا ہے یہ کیسے ہوسکتا ہے خدا سوروں اور کتوں کی نسل تو بند نہ کرے مگر نبوت بند کر دے۔ یہ فقرہ آپ نے بار بار کہا۔ پھر بتایا کہ ختم نبوت سے مراد یہ ہے کہ بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے براہ راست نبی نہیں آئیں گے، ہاں آپ کے اتباع میں آئیں گے۔

مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے فرمایا یہ آپ کی تاویل مرزا صاحب کی تحریرات کے خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے بہت جگہ تصریح سے لکھا ہے کہ نبوت ختم ہو چکی ہے، اب کوئی نبی نہیں آئے گا۔ جو نبوت کا دعوی کرے وہ جھوٹا ہے۔

اسی ضمن میں مرزائی مناظر نے کہہ دیا کہ آنے والے مسیح کے حق میں بھی یہی آیا ہے کہ وہ تمہارا امام ہوگا۔

اس پر مولانا ابراہیم صاحب نے مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام نکال کر دکھائی کہ مرزا صاحب نے جو بخاری کے حوالے سے لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بل ھو اما مکم منکم ۔ یہ بل ھو صحیح بخاری میں دکھا دیں تو میں مان جاؤنگا۔ اس پر خوب زور دیا مگر مرزائی مناظر نہ دکھا سکا۔ اس پر ہر شخص یہ کہتا تھا کہ مرزائی مناظر جواب نہیں دے سکا۔

تیسرا مباحثہ: صداقت مرزا پر ہوا۔ اس میں مدعی مرزائی لوگ تھے مولوی اللہ دتا مرزائی مناظر نے صداقت مرزا کے اثبات میں تقریر کی، جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پہلی زندگی کو بطور ثبوت پیش کیا اور اس بات پر زور دیا کہ مرزا صاحب اگر جھوٹے ہوتے تو آج ہماری اتنی ترقی نہ ہوتی۔ ہماری تنظیم ہے ہم میں ہر قسم کے لوگ ہیں۔ وغیرہ

اس مضمون کے جواب کے لئے مولانا ابوالوفاء صاحب کھڑے ہوئے۔ آپ نے ایک تمہید بیان کی۔ وہ تمہید کیا تھی سارے مباحثہ کی جان اور مرزائی نزاع کے لئے بم کا گولہ تھی۔ فرمایا ہمارے شہر میں دو بھائی تھے۔ ان کے مکانات جدی تھے۔ جن کی رجسٹری کے کاغذات موجود تھے کہ ان کے دادا بلکہ پردادا نے خریدے ہوئے تھے۔ ان بھائیوں میں سے ایک نے فارغ خطی لکھ کر علیحدگی کر لی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے لڑکوں نے چچا سے جھگڑنا شروع کیا کہ اس مکان کی رجسٹری ہمارے دادا کی ہے، لہذا ہم بھی اس میں حصہ دار ہیں۔ چچا نے کہا رجسٹری بیشک دادا کے نام کی ہے مگر بھائی کی فارغ خطی اس رجسٹری سے پیچھے ہو چکی ہے لہذا فارغ خطی کو دیکھئے یہ تمہید بتا کر فرمایا مرزا صاحب کا اور میرا بہت پرانا جھگڑا چلا آیا ہے یہاں تک کہ ۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا جی نے ایک اشتہار دیا تھا جس کی سرخی تھی مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

اس میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ہم دونوں (مولوی ثناء اللہ اور مرزا قادیانی) میں سے جو اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے وہ پہلے مر جائے۔ خدا نے یہ دعا قبول کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا پھر وہ فوت ہو گئے۔ بس فیصلہ ہو گیا اب جھگڑا کیا؟

اس کے جواب میں مرزائی مناظر ویسے ہی گھبرائے جیسے کہ ان کو گھبرانا چاہیے۔ مرزائی مناظر نے کہا کہ یہ دعا دراصل مباہلہ کی دعا تھی چونکہ آپ نے اسے پسند نہ کیا۔ لہذا مباہلہ منعقد نہ ہوا۔ پس آپ اس کو پیش کرنے کا حق نہیں رکھتے۔

مولانا صاحب نے اس کے جواب میں ایسا حوالہ پیش کیا جس سے ہمارے اس دعوی کے علاوہ مولانا کا ایک دوسرا دعوی بھی ثابت ہوا جو آپ کہا کرتے ہیں کہ ہم واقعات مرزا کو مرزائی لوگوں سے زیادہ جانتے ہیں کیونکہ آپ نے فرمایا کہ تمہارے اخبار بدر قادیان ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب کی زندگی ہی میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں یہ فقرہ بھی تھا:

> حضرت مرزا صاحب نے جو مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ کیا تھا وہ دعا کے طور پر تھا نہ کہ مباہلہ سے۔

یہ حوالہ ایسا فیصلہ کن تھا کہ مرزائی مناظروں کے حق میں پریشان کن ثابت ہوا۔ اخیر مباحثہ تک مرزائی مناظر نے اس کا جواب نہ دیا اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ دے بھی نہیں سکتے۔

اس آخری فیصلہ کے ساتھ ہی مولانا ثناء اللہ نے آسمانی نکاح کا ذکر بھی کر دیا۔ فرمایا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو رسالہ ازالہ اوہام میں کہتے ہیں کہ آسمانی منکوحہ ہمارے نکاح میں ضرور آئے گی۔ بلکہ یہ بھی کہتے ہیں، نہ آئی تو خدا کا کلام ناقص ہو جائے گا۔، حالانکہ وہ نہ آئی۔

اس کا جواب مرزائی مناظر نے دیا کہ نکاح کا ہونا مرزا سلطان محمد کے مرنے پر موقوف تھا۔ وہ چونکہ نہ مرا اس لئے نکاح نہ ہوا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ نے فرمایا مرزا صاحب قادیانی انجام آتھم میں کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں سلطان محمد کا میری زندگی میں مرنا تقدیر مبرم (ان ٹل) ہے۔ میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔ پس مرزا سلطان محمد کا نہ مرنا ایک کذب ہے تو منکوحہ آسمانی کا مرزا جی کے نکاح میں نہ آنا دوسرا کذب ہے۔

اس کا جواب بھی مرزائی مناظر نہ دے سکا۔ غرض یہ مباحثہ ہر طرح سے ابر رحمت ثابت ہوا۔ الحمدللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۷۔۸ ص ۱۴)

قصور کس کا؟ علماء کا یا مرزا کا

لاہوری جماعت کے ڈاکٹر بشارت احمد جو آج کل لودہانہ ہسپتال میں اسسٹنٹ سرجن ہیں، آپ مرزا قادیانی کے بڑے راسخ مریدوں میں ہیں۔ پیغام صلح لاہور میں ان کا ایک مضمون شائع ہوا۔ لکھا ہے:

افریقہ میں ناواقف مسلمان اپنی کم علمی کی وجہ سے عیسائی پادریوں کی اسلام سے متعلق غلط فہموں کے کس طرح شکار ہو رہے ہیں..

اس کی ایک مثال سنئیے۔ ایک مسلمان پادری سے لڑ رہا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا پادری صاحب تم مسیح کو خدا کا بیٹا کہتے ہو تو خون غصہ سے کھولنے لگتا ہے۔

پادری نے بڑے اطمینان سے کہا بیٹا! کبھی تم نے کسی شخص کو عورت کے پیٹ سے بغیر باپ کے بھی پیدا ہوتے دیکھا یا سنا ہے؟

اس نے کہا نہیں۔

تو پھر مسیح کیسے بغیر باپ کے پیدا ہو سکتا ہے۔

وہ کہنے لگا آدم جو پیدا ہوا۔

پادری نے ہنس کر کہا بیٹا آدم تو مٹی کے پتلے سے بنا۔ فرشتوں نے مٹی کا پتلہ بنایا اور روح پھونک دی۔ اگر ہمارا دعوی یہ ہوتا کہ ایک مٹی کے پتلے میں روح پھونکنے سے مسیح پیدا ہوا، تب تو تمہاری مثال ٹھیک ہوئی، ہم تو یہ کہتے ہیں کہ عورت کے پیٹ سے کبھی کوئی بغیر باپ کے پیدا ہوا؟ یعنی کبھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہوا کہ کسی شخص کی ماں ہو اور باپ نہ ہو؟
اس پر وہ مسلمان کہنے لگا کہ نہیں ایسا تو کبھی نہیں ہوا۔
پادری کہنے لگا جب مسیح کی ماں موجود ہے تو اس کا باپ؟
اب بتلاؤ آدمی تو کوئی اس کا باپ نہ تھا۔ تو سوائے خدا کے اب اس کا باپ کون ہو سکتا ہے۔ اس پر وہ مسلمان مسیح کے بن باپ عقیدے کا شیدائی مفت میں مارا گیا اور پادری کے فقرہ سے متاثر ہو کر بائیبل پڑھنے کو لے گیا ۔ میں اپنے دوستوں سے اب سوال کرتا ہوں کہ اس مثال میں قصور کس کا ہے۔ پادری صاحب کا یا ہمارے علماء کا جنہوں نے مسیح کے بن باپ ولادت کے غلط عقیدے کی اشاعت کی۔ (پیغام صلح لاہورے۔ اکتوبر ۱۹۳۰ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں قصہ صحیح ہو یا غلط، اس سے ہمیں بحث نہیں۔ ہمیں تو یہ بتانا ہے کہ امت مرزائیہ تعلیم مرزا بھول چکی ہے اور بھولتی جاتی ہے۔ سنئیے مرزا صاحب، ہاں مسیح موعود، ہاں مہدی مسعود فرماتے ہیں:

حضرت مسیح کا بغیر باپ پیدا ہونا بھی امور نادرہ میں سے ہے خلاف قانون قدرت نہیں ہے۔

یاد رہے کہ خدا نے بے باپ پیدا ہونے میں حضرت آدم سے حضرت مسیح کو مشابہت دی ہے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۶۸، ۷۱)۔

لاہوری جماعت کے ممبرو! ایمان سے بتاؤ کہ حضرت مسیح کو بے باپ مخلوق کہنا علماء کا قصور ہے یا آپ کے مسیح موعود کا بھی۔

اسی لئے قادیانیوں کا تم پر الزام بجا معلوم ہوتا ہے کہ تم لوگ اپنے مسیح موعود کو چھوڑ کر پیر نیچر کے پیرو ہوئے جاتے ہو۔

اگر یہ الزام غلط ہے تو بتاؤ کہ پھر اس عقیدہ کو تم لوگوں نے غلط کیوں کہا۔

کیا تم نہیں جانتے کہ یہ اس بزرگ کا کلام ہے جس کو تم امت مرزائیہ بالاجماع حکم عدل مانتی ہے، اور کہتی ہے کہ مرزا صاحب کے حکم عدل ہونے کے یہی معنی ہیں کہ وہ مسائل دینیہ میں اغلاط کو دور کرنے والے ہیں۔

باوجود تصریحات مرزا کے تم لوگ اس عقیدے کو غلط کہو اور مرزا جی کو حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدل بھی کہتے جاؤ، تو تمہیں نہ کہا جائے کہ
تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ نومبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۵)

مباحثہ مونگ ضلع گجرات پنجاب

(یہ وہ مباحثہ ہے جس کی روداد اہل حدیث ۲۴۔ اکتوبر میں منشی عبداللہ معمار کے نام سے شائع ہوئی ہے)

ہم دونوں دن جلسہ مناظرہ میں شروع سے اخیر تک شریک رہے۔ یہ مناظرہ مابین اہل سنت والجماعت اور مرزائیان مونگ ضلع گجرات میں ۱۱۔ ۱۲ اکتوبر ۱۹۳۰ء کو ہوا۔

ہم لوگ حلفیہ بیان کرتے ہیں کہ مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے مدمقابل جو مرزائیوں کے مناظر مولوی محمد یار اور مولوی غلام رسول تھے، سخت ناکامیاب رہے اور حضرت مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی کے دلائل کو توڑ نہ سکے۔ اور مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے مقابلہ پر مولوی اللہ دتا مناظر مرزائی سوائے لسانی باتوں کے ان کی گرفت سے نہ نکل سکے۔ اور تمام لوگوں پر ظاہر ہو گیا کہ حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کی دلیل کا اس کے پاس کوئی جواب نہیں۔

مرزائی مناظر (مولوی محمد یار) نے لفظ توفی کے معنی سوائے موت دکھانے پر گیارہ صدروپیہ انعام دینا چاہا، مگر جب اہل اسلام کے مناظر (مولوی ثناء اللہ) نے مطالبہ کیا کہ گیارہ صدروپیہ جمع کرا کر فیصلہ کے لئے منصف مقرر کرو ہم ثبوت پیش کریں گے، تو یہ مطالبہ انہوں نے اخیر تک پورا نہ کیا۔

اور خدا نے اہل اسلام کو مرزائیوں کے مقابلہ میں عظیم الشان فتح دی۔ ہم بغرض آگاہی عام اپنے دستخط کرتے ہیں۔

ولایت خان پٹواری مال مونگ۔ نور عالم نائب مدرس مونگ۔ احمد الدین ٹیچر سکول مونگ لالہ سنت رام مونگ۔ چودھری محمد خان زمین دار مونگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔سردار نانک سنگھ ساہوکار مونگ ۔سردار جیمل سنگھ صاحب کلاتھ مرچنٹ مونگ۔ دولت رام بزاز مونگ ۔سردار گوردسنگھ بزاز مونگ محمد رحمان محمد عظیم مدرس مونگ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ نومبر ۱۹۳۰ء مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۴۹ھ ص ۵۔۶)

مباحثہ مونگ رسول پر قادیانیوں کی غلط بیانیاں، کے عنوان سے منشی محمد عبداللہ معمار کا ایک مضمون ہے۔

(اہل حدیث ۲۸ نومبر ۱۹۳۰ء مطابق ۷ رجب ۱۳۴۹ھ ص ۴۔۵)

انبالہ شہر میں مرزائیت کا جنازہ نکل گیا

عرصہ تین سال سے مرزائیوں نے سیرت کے جلسے کر کے بھولے بھالے مسلمانوں کو پھنسایا...حال میں انبالہ شہر کی مرزائیہ جماعت نے بٹالہ سے ایک مبلغ بلا کر شہر میں تقریروں کا سلسلہ کرایا۔اس کا نام محمد حسن بٹالوی تھا۔پھر شیخ عبدالحکیم صدر انجمن نونہالان شیدائے اسلام نے مرزائیوں کو مناظرہ کا چیلنج دیا۔

۱۱۔نومبر کی شب کھلے میدان میں ہزار ہا کے مجمع میں شیخ عبدالحکیم کی صدارت میں مناظرہ ہوا۔مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد یوسف پیش ہوئے۔مرزائیوں کی طرف سے مولوی محمد حسن بٹالوی۔یوسف نے احمدی مبلغ کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ بے چارہ ندامت کے مارے سر نہیں اٹھا سکتا تھا۔تین گھنٹے مناظرہ ہوا۔مسلمانوں کو فتح مبین ہوئی۔کئی غیر عقیدہ حضرات نے اپنی مرضی سے سرٹیفیکیٹ دیئے کہ مسلمانوں کو کامل فتح ہوئی۔مرزائی مناظر وقت کوٹا لتا رہا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ نومبر ۱۹۳۰ء مطابق ۷ رجب ۱۳۴۹ھ ص ۶)

قادیانی فتوحات زندہ باد

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا صاحب متوفی نے (جو اپنی جماعت کے اخلاق عادات تہذیب وشائستگی کے پورے پورے ماہر تھے) اپنی واقفیت تامہ کی بنا ایک مرتبہ تحریر کیا تھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری جماعت کے اکثر لوگ کج دل، بھیڑیئے، متکبر، سفلے، خودغرض، ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے، بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے۔ (قادیانی اشتہار ۲۷ نومبر ۱۸۹۳ء)

مونگ میں مباحثہ ہوا۔ اس میں قادیانیوں کی جو گت بنی ان کا دل خوب ہی جانتا ہے۔ تمام حاضرین مجلس ہندو سکھ مسلم بیک آواز بزبان حال وقال کہتے تھے کہ مرزائی مناظر سخت ذلیل ہوئے۔ اگر ان میں شرم وحیا کا مادہ ہے تو پھر کبھی مناظرہ کا نام نہ لیں گے۔...

باوجود اس کے مرزائی مناظر کہتا ہے:

مولوی ثناء اللہ غیر احمدیوں کا بڑا بت تھا۔ حضرت محمود کے ایک ادنی خادم نے اس بت کو ریزہ ریزہ کیا۔ غیر احمدیوں کے چہروں کی مردنی اس پر گواہ تھی۔ حق کو بین فتح ہوئی۔ (الفضل قادیان ۲۷ نومبر ۱۹۳۰ء)

مرزائیو! خدارا سوچو کہ جب کہ تمہارے بڑے حضرت ساری عمر انہی مولانا ثناء اللہ کے ہاتھوں پیچتے چاختے بالآخر سر دھڑ کی بازی لگا کر باوجود مختار کن فیکون ہونے کے اپنے خون سے صداقت ثنائی پر مہر تصدیق ثبت کر کے چل بسے، تو آج کل کے نو آموز کس شمار وقطار میں ہوں گے۔

اس کے بعد اخبار الفضل قادیان نے لکھا ہے:

اکثروں نے (ہماری فتح کا) اظہار بھی کر دیا۔

حیادار ہوتے تو کسی کا نام بھی ظاہر کرتے۔ مگر کرتے کہاں سے، کوئی ہوتا تو آسمان نہ سر پر اٹھا لیتے۔

پھر لکھا ہے:

مولوی محمد ابراہیم نے اپنی شکست کا غصہ اپنی جماعت کے ایک فرد حافظ فضل الرحمٰن پر نکالا۔ حتی کہ ایک تھپڑ بھی اس کو رسید کر دیا۔

کس قدر جھوٹ ہے۔.. اگر سچے ہو تو حافظ فضل الرحمٰن سے اس تھپڑ کی تصدیق کراؤ۔

اس کے بعد اس قادیانی مناظر نے اپنی تازہ شکست (جو اس نے بٹالہ میں مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ کے مقابلہ پر کھائی ہے) مٹانے کے لئے نہایت ڈھٹائی سے اپنی عظیم الشان فتح کا راگ گایا ہے۔

ناظرین! سکھوں کی حکومت کے زمانہ میں جب کوئی سردار کسی بنئے پر خفا ہوتا، تو اسے اندر حویلی میں بلا کر جوتیاں لگوا دیتا۔ دانا بنئے عزت بچانے کو اندر جاتے ہوئے باریک ململ کا تھان، نصف تھان، دھوتی کے اندر چھپا کر لے جاتے، جب جوتے کھا کر نکلتے تو ڈیوڑھی میں وہ تھان سر پر رکھ لیتے۔ سائلوں کے پوچھنے پر بتاتے کہ سردار صاحب نے بخسیس دی ہے۔

یہی حال ان قادیانی مناظروں کا۔ ہزار ذلیل ہوں باہر نکل کر بخسیس ہی کہیں گے۔ ہماری دعا ہے خدا تمہاری ایسی فتوحات میں ترقی دے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ دسمبر ۱۹۳۰ء مطابق ۲۱ رجب ۱۳۴۹ھ ص ۵۔۷ ملخصاً)

قادیانی برات میں ماتم کا سامان

جناب محمد عبدالکبیر از موضع کوم کلاں ضلع لدھیانہ لکھتے ہیں:

کل ہمارے گاؤں میں ایک بارات موضع لنگڑ و یہ ضلع ہوشیار پور سے آئی۔ چونکہ مرزائیت سے ان کا تعلق تھا اس لئے خاص طور پر براتیوں نے قادیان سے دو مولوی منگوائے جو تہیہ کر کے آئے تھے کہ یہاں سے اہل حدیث کا اثر مٹا کر جائیں گے۔ ان مولویوں نے آکر وعظ کا اعلان کیا۔ ہم نے بھی مناظرے کی طرح ڈال دی۔ قادیانی بھی راضی ہو گئے۔ موضوع پر تنازعہ ہوا۔ وہ حیات و وفات مسیح پر مناظرہ چاہتے تھے ہم نے صداقت مرزا قادیانی پر مناظرہ چاہا، جسے قیل وقال کے بعد انہوں نے بھی تسلیم کر لیا۔

مرزائی مولوی نے صداقت مرزا میں مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم کی ایک پرانی تحریر پیش کی کہ لوگوں کا قبل از نبوت مرزا کی نسبت کیا خیال تھا۔ دوسری دلیل کسوف وخسوف کی تھی۔ تیسری دلیل مدعی نبوت کی قطع الوتین تھی۔ چوتھی دلیل یہ کہ جس جگہ ہم گئے ہماری فتح ہوئی۔ پانچویں دلیل یہ کہ مشرق سے مغرب اور شمال سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوب تک مرزائیت پھیل گئی ہے۔ چھٹی یہ کہ آریہ مت اور عیسائیت کا ستون ٹوٹ گیا ۔ساتویں یہ کہ اونٹوں کی بے کاری ہوگئی۔

میری طرف سے یہ جواب تھا:

مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم کی تحریر قابل سند ہوتی تو وہ خود کیوں مخالف ہوتے۔ کسوف خسوف والی حدیث ایک شخص کا موضوع قول ہے۔ باوجود موضوع ہونے کے واقعہ اس طرح نہیں ہوا۔

قطع الوتین کی نسبت ثابت کر دیا گیا کہ مرزا صاحب نبوت (کاذبہ) کے بعد صرف چھ برس سات ماہ زندہ رہ سکے ہیں۔ سردار بچن سنگھ کا فیصلہ اور سہ صدی دوست کا تذکرہ کر کے انکی فتح کی دھجیاں بکھیری گئیں۔

مشرق ومغرب کی بات کا جواب یہ ہے کہ خود قادیان میں غیر مسلم آباد ہیں۔

چھٹی دلیل کے جواب میں بتایا اقوال مرزا سے ویدوں اوراس کے رشیوں اور کرشن جی کی نسبت خیال ظاہر کر کے ستون توڑنا تو کجا بلکہ ان سے بھائی چارہ ثابت ہوتا ہے۔

عیسائیت کی ترقی کی تفصیل ظاہر کر کے عیسائیت کے ستون کی قائمی ثابت کر دی۔

اونٹوں کی بے کاری پر تو مجمع عام میں مرزائیوں کا خوب مضحکہ اڑا۔

پھر میری طرف سے اعتراض ہوئے:

مرزا نے کہا ہے ..میرا نام غلام احمد قادیانی ، حروف ابجد کے لحاظ سے میرا مسیح موعود ہونا ثابت کرتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے کیونکہ مبتداء اور خبر دونوں موجود نہیں۔ بلکہ : غلام قادیانی ہے دجال ،حروف ابجد کے لحاظ سے مرزا صاحب کی پوزیشن کو صاف کرتا ہے کیونکہ مبتدا اور خبر دونوں موجود ہیں۔

میرے اس اعتراض پر مرزائی مناظر آگ بگولا ہوگیا اور لوگوں کو توجہ دلائی کہ میرے پیشوا کو دجال کہا گیا ہے۔اس پر میری طرف سے جواب دیا گیا

ایں گناہیست کہ درشہا نیز کنند

اور میں نے آئینہ کمالات اسلام سے عبارت پڑھ کر لوگوں پر واضح کر دیا کہ ہمیں ذریۃ البغایا ، کہا گیا ہے۔اس پر مجمع میں اتنا اشتعال پیدا ہوا کہ اگر ہم نہ روکتے تو یقیناً مرزائی مناظر کی لاش بھی نظر نہ آتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا اعتراض یہ تھا: مرزا صاحب اپنی تحریر کے موجب قبل از وقت آئے اور قبل از وقت گئے، اس لئے مسیح موعود نہ تھے۔ جب وقت پر آئیں گے تو تسلیم کیا جائے گا بشرطیکہ وہ اپنے دعاوی میں پھر بھی سچے ثابت ہوئے۔

تیسرا اعتراض ان پر یہ کیا گیا کہ قادیانی مرزا صاحب آدم ہیں اور ان کی پیش گوئی یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة کا ترجمہ لوگوں کو سمجھایا گیا جس کو سن کر لوگوں نے مرزا کی عقل کا ماتم کیا۔

چوتھا اعتراض: مرزا صاحب کا حضرت مسیح کی نسبت اعتقاد اور پھر خود ہی مثیل مسیح کا دعوی کرنا تھا۔ اور ثابت کر دیا گیا کہ مرزا صاحب خود بھی واقعی ایسے ہوں گے جیسے ان کا اعتقاد در بارہ حضرت مسیح ہے۔

پانچواں اعتراض، سچے اور جھوٹے نوح کی دعاؤں کے متعلق تھا۔ اس کے تحت میں مولانا ثناء اللہ امرتسری کے مقابلہ میں خود مرزا قادیانی کا پیوند زمین ہو جانا اور پھر لودھیانہ میں تین صد سکہ چہرہ شاہی ہارنا وغیرہ بیان کر کے ثابت کر دیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نہ نوح تھے نہ مسیح موعود، نہ مجدد۔

یہ میرے پانچ اعتراض تھے جن کا جواب مرزائی مناظر سے بن نہ آیا۔ اگر مرزائی مناظر میری اس تحریر کو غلط ثابت کرنا چاہیں تو پھر میں صدر جلسہ چودھری امیر خان رئیس ساکن لنگڑ وبہ ضلع ہوشیار (جو برات میں مہمان بن کر ساتھ آئے تھے اور فریقین نے بخوشی ان کو صدر تسلیم کیا تھا) کا تحریری فیصلہ شائع کرونگا جو ان کی قلم سے تحریر شدہ میرے پاس موجود ہے جس کے آخری الفاظ یہ ہیں:

> خاکسار بطور صدر یہ حروف تحریر کرتا ہے کہ جہاں تک بنظر غائر خیال کیا گیا ہے مرزائی مناظر صداقت مرزا ثابت کرنے میں بالکل قاصر اور کمزور رہے ہیں۔

ناظرین تا دم تحریر وہ برات یہاں موجود ہے اور مرزائی مولوی صبح ہی دوڑ گئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ دسمبر ۱۹۳۰ء ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کوٹ کپورہ

۱۰۔۱۱۔دسمبر ۱۹۳۰ء کو سٹیشن کوٹ کپورہ ریاست فرید کوٹ میں مناظرہ مابین جماعت محمدیہ و مرزائیہ وفات مسیح وختم نبوت پر ہوا۔جس میں مخالفوں (مرزائی) کوشکست ہوئی اوراہل حق کو فتح ہوئی۔
راقم: مولوی علم الدین فرید کوٹی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جنوری ۱۹۳۱ء ص ۱۴)

جماعت قادیانی سے مطالبہ

۱۵ نومبر ۱۹۳۰ء کو جلسہ اہل حدیث بٹالہ میں زیر صدارت مولانا محمد ابراہیم صاحب میر مرزائیوں سے مباحثہ ہوا۔اب جو دسمبر ۱۹۳۰ء کی تعطیل میں قادیان میں جلسہ ہونے کے دن آئے تو انجمن اہل حدیث بٹالہ نے مندرجہ ذیل اشتہار دیا:

جماعت قادیانی سے مطالبہ:

جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ میں بغرض تحقیق بڑی فراخ دلی سے ہم نے قادیانی جماعت کو موقعہ تبادلہ خیالات دیا تھا جس کا نتیجہ پبلک نے خود دیکھ لیا۔اب انصافاً ہمارا بھی حق ہے کہ قادیان کے جلسہ میں ہم کو بھی تبادلہ خیالات کا موقع دیا جائے۔امید ہے کہ ہماری اس درخواست کو امام جماعت قادیانی فراخ دلی سے منظور فرمائیں گے۔

براہ مہربانی اس کے متعلق ہم کو ۱۶ ماہ حال تک اطلاع دیں۔

المشتہر۔ناظم انجمن اہل حدیث بٹالہ۔

اس کے جواب میں قادیان والے تو خفتہ اند،مگر بٹالہ کی انجمن احمدیہ نے ایک اشتہار دیا جس کا جواب انجمن اہل حدیث بٹالہ نے دیا:

قادیانی امام نے ہم کو جواب کیوں نہیں دیا۔

....ہم نے قادیان کے امام جماعت سے درخواست کی تھی کہ جس طرح ہم نے فراخدلی سے اپنے جلسہ میں وقت دیا اور آپ کے فرستادوں نے ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مباحثہ کیا۔ آپ بھی اپنے جلسہ قادیان میں ہم کو تبادلہ خیالات کے لئے وقت دیں۔

۱۶ دسمبر تک منظوری کی تاریخ تھی جو گذر گئی مگر قادیان سے صدائے برنخواست ۔ ہاں بٹالہ کی انجمن احمدیہ کا ایک اشتہار ہمیں ملا ہے جس میں راقم اشتہار نے کمال دلیری سے لکھا ہے کہ :

چونکہ یہ امر مقامی جماعت احمدیہ سے تعلق رکھتا ہے اس لئے ہم حاضر ہیں۔

کیا خوب! ہمارے جلسہ میں مباحثہ کرنے آئیں قادیان سے مرکزی انجمن کے فرستادہ.. جب ہم ان سے وقت مانگیں تو بٹالہ انجمن کہے کہ یہ معاملہ مقامی ہے۔

اے جناب! مقامی معاملہ کیا؟ معاملہ تو قادیانی ہے جہاں بناء دعوی قائم ہوئی ۔ آپ کون اور آپ کی انجمن کون؟ جب بناء دعوی قادیان میں ہے اور ہمارے جلسہ میں وہیں سے علماء آئے، تو اس وقت آپ نے ان کو روکا ہوتا کہ معاملہ ہمارا ہے، تم دخل دینے والے کون ہو، جو سو دو سو کی تعداد میں بن ٹھن کے آگئے ہو؟

پس ان وجوہ سے ہمارا حق تھا کہ ہم قادیان کے جلسہ میں وقت مانگتے اور قادیانی امام کا فرض تھا کہ ہم وقت دیتے ۔ مگر ان کو حوصلہ نہ ہوا تو خیر ان کی مرضی۔

ہاں بٹالہ کی انجمن بھی اگر مرزا صاحب کی صداقت دل میں رکھتی ہے اور اس صداقت کو ثابت کرنے کی جرأت اور ہمت ہے، تو بے شک وہ جلسہ کرے اور مرزا صاحب کے دعوی کی صداقت پر بحث کرنے کو ہمیں دعوت دے۔ ہم اظہار حق کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔

ناظم انجمن خادم المسلمین اہل حدیث بٹالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جنوری ۱۹۳۱ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان

حافظ فضل الرحمٰن صاحب ریلوے کلرک لالہ موسیٰ، پنجاب لکھتے ہیں

جناب میاں (محمود احمد) صاحب!

پیشتر ازیں کہ میں اپنے مطلب کی طرف رجوع کروں یہ عرض کئے دیتا ہوں کہ طالب علمی کے زمانہ سے مجھے آپ کے فرقہ کی کتابوں کے مطالعہ کا شوق رہا ہے اور اللہ کے فضل سے خاکسار نے آپ کے فرقہ کی ہر ایک کتاب محض حق کی تلاش کے لئے پڑھی ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ چونکہ مرزا صاحب متوفی کا زمانہ میری طالب علمی میں گزرا ہے، اس لئے مرزا صاحب کے دعووں کے متعلق جناب کو بحیثیت ان کے جانشین ہونے مخاطب کرنا میرا حق ہے۔

بنا بریں میں آپ کی توجہ حضرت مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم کے صفحہ ۳۷۵ پر جو چیلنج توفی کے لفظ کی نسبت ہزار روپے کے اشتہار کے ماتحت دیا ہے مبذول کرتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ سے اعلان کرتا ہوں کہ جناب انعامی رقم امپیریل بنک لاہور میں جمع کرا کر بذریعہ اخبار اطلاع دیویں تو میں انشاء اللہ علماء کی مجلس میں مرزا صاحب کی شرط کو پورا کرونگا۔ یعنی یہ ثابت کرونگا کہ جس صورت میں توفی کا فاعل اللہ اور مفعول ذی روح ہو تو اس کے معنی سوائے موت کے اور بھی ہوتے ہیں۔

نیز میں جناب کو اپنے مطالبہ مندرجہ اہل حدیث ۱۳ دسمبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۶ کی بھی یاد دلاتا ہوں۔

امید ہے کہ جناب ہر دو مطالبات کا جواب جلدی اثبات میں عنایت فرمائیں گے۔

حق کا طالب۔ حافظ فضل الرحمٰن ریلوے کلرک لالہ موسیٰ ضلع گجرات پنجاب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۰ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمات مرزا

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

مرزائی کہتے ہیں کہ ان کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایسے علم کلام کی بنیاد ڈالی کہ مخالفین اسلام کے حوصلے شکست اور ان کے قلم ٹوٹ گئے۔ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی فرماتے ہیں:

(خدا نے عیسائی مذہب کی گمراہی سے بچانے کو) اپنے اس بندہ کو الہام اور کلام اور اپنی برکات خاصہ سے مشرف کر کے اور اپنی راہ کے باریک علوم سے بہرہ کامل بخش کر مخالفین کے مقابل پر بھیجا اور بہت سے آسمانی تحائف اور علوی عجائبات اور روحانی معارف اور دقائق ساتھ دیئے تا اس آسمانی پتھر کے ذریعہ وہ موم کا بت توڑا جائے جو سحر فرنگ نے تیار کیا۔ (فتح اسلام۔ص ۶)

آیئے دیکھیں مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ کون سے آسمانی تحائف، روحانی معارف علوی عجائبات ہیں جن کے ذریعہ عیسائیت یا دیگر مذاہب مخالفین اسلام کو بدلائل توڑا ہے۔

ہمارا یہ دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے وجود بے جود، اور اپنے علم کلام بے لگام سے بجائے اسلام کو فائدہ پہنچانے کے، الٹا اپنے پیش کردہ اسلام پر اعتراضوں کا باب کھول دیا ہے۔

سب سے پہلے میں عیسائیوں ہی کو پیش کرتا ہوں جن کے مذہب کا استیصال بحیات خود مرزا صاحب نے اپنی آمد کی علت غائی اور عجائبات قدرت سے ایک محیر العقول قدرت بتایا تھا۔ (ملاحظہ ہو بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء۔ الحکم نمبر ۱۶ ج ۸ ص ۲)

عیسائیوں کا اخبار نور افشاں مرزائی علم کلام کی خوبی کا اعتراف ان الفاظ میں کرتا ہے:

مرزا صاحب قادیانی بھی عجیب شخص تھے جن کی زبان سے شائد ہی کوئی مقدس شخص بچا ہو...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال کیجئے کہ اس نے پیش گوئی کی تو وہ جھوٹی نکلی۔ جب ان سے سوال کیا گیا تو جھٹ کہہ دیا کہ آنحضرت (ﷺ) کی پیش گوئی بھی تو سچی نہیں تھی....

انجیل میں لکھا ہے کہ مخالف مسیح خدا بن بیٹھے گا، سو یہ بھی مرزا نے کر دکھایا۔

کہتا ہے کہ میں خدا ہو گیا میں نے آسمان و زمین بنا دیا۔

وہ کون سی بات تھی مرزا میں جو اس نے آنحضرت پر نہ جڑ دی ہو...

جب کہا گیا کہ مرزا بڑا بدزبان ہے، تو کہا کہ قرآن اور خدا بھی تو بدزبان ہے۔

غرضیکہ کونسا عیب ہے جو مرزا نے قرآن اور آنحضرت ﷺ پر نہیں لگایا....

اب ہم کو قرآن یا آنحضرت پر اعتراض کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ خود ایک بڑا مجدد مسلمانوں کا ان اعتراضات کو قبول کرتا ہے۔

(نور افشاں ۵ دسمبر ۱۹۳۰ء)

مرزائیو! کیا کہتے ہو؟

اب سنو۔ آریو کے متعلق تمہارے مسیح کی خدمات اسلامیہ۔

سب سے پہلے قدامت دنیا کے مسئلہ کو لیجئے۔ اس مسئلہ میں مسلمانوں اور آریوں کے درمیان جو اختلاف ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں۔

آرین مذہب کا تمام دار و مدار اسی مسئلہ پر ہے اگر قدامت دنیا کا مسئلہ باطل ہو جائے تو آریوں کے بقایا مسائل قدامت روح و مادہ و مسئلہ تناسخ وغیرہ سب کے سب باطل ہو جاتے ہیں۔

لیکن مرزائیوں نے مرزائی علم کلام سے مستفیض ہو کر جو کچھ اس پر درافشانی کی ہے وہ بھی سن لیجئے۔ مثل سابق وہ بھی ہم ایک غیر مسلم کی تحریر سے ہی پیش کرتے ہیں تا کہ بانصاف ناظرین مرزائی علم کلام کی برکت کا اندازہ کر لیں کہ کہاں تک غیر مسلم اصحاب اس سے دب کر عاجز ہیں۔ ملاحظہ ہو اخبار آریہ ویر مورخہ ۱۴ نومبر ۱۹۲۹ء میں مہاشہ پریم چندر جی آریہ سیوک پنڈ دادن خان۔ آریہ سماج اور اسلام کے عنوان سے لکھتے ہیں:

وہ (علماء اسلام) یہ بیان نہیں کرتے کہ کون سے مادہ سے عالم کی پیدائش ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

....غرضیکہ ان تمام اقسام کے حقیقی اعتراضات سے گھبرا کر مرزا غلام احمد کے پیروؤں نے دور عالم کو مسلسل تسلیم کر لیا ہے۔

قادیانیو! کہیں جلدی میں یہ نہ کہہ دینا کہ یہ جھوٹ ہے۔ ایسا کہنے سے پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نسبتی بھائی میر محمد اسحاق کی کتاب روح و مادہ کا صفحہ ۲۴۳۔۲۴۵ ملاحظہ کر لینا۔

دوسرا مسئلہ آریوں اور مسلمانوں میں وید اور قرآن کے الہامی ہونے کا ہے۔ پہلے قرآن کے متعلق مرزائی خدمات ملاحظہ ہوں۔

راجپال ناشر رنگیلہ رسول کے قتل کے بعد لاہوری مرزائیوں کے جواب میں مہاشہ سنت رام جی اجمانی نے اخبار آریہ ویر لاہور ۳۰۔ اپریل ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۳ پر ہندوؤں اور مرزائیوں کی زبان درازی کا مقابلہ کرتے ہوئے مرزا قادیانی کی تحریر سے لکھا ہے کہ:

قرآن شریف کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

قرآن شریف جس بلند آواز سے سخت زبانی کے طریق کو استعمال کر رہا ہے ایک غایت درجہ کا غبی اور سخت نادان بھی اس سے بے خبر نہیں ہو سکتا...

میں نے آپ کو مرزا صاحب سے لے قادیانی اور لاہوری گالیوں کے نمونے پیش کیے اور قرآن شریف کی سخت زبانی کی بابت مرزا غلام احمد کی شہادت دی ہے۔

قادیانی بزرگو! قرآن کے متعلق یہ ہے تمہارے گرو کی خدمت جس سے آریہ اخباروں نے فائدہ اٹھایا۔ تحریر مذکور اس پر شاہد ہے۔

اب سنو وید کے الہامی ہونے پر اپنے پیر و مرشد کا فیصلہ

۱۔ ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔ (پیغام صلح مصنفہ مرزا۔ص ۲۳)

۲۔ ما سوا اسکے جس قدر اسلام میں تعلیم پائی جاتی ہے وہ تعلیم ویدک تعلیم کی کسی نہ کسی شاخ میں موجود ہے (پیغام صلح۔ مصنفہ مرزا قادیانی۔ص ۵)

قادیانی بزرگو! کیا یہی وہ خدمات ہیں جن پر تم ٹاپتے پھرتے ہو؟ اور کیا یہی وہ علم کلام ہے جس کے گھمنڈ پر تم علماء کرام کو جاہل، کندہ ناتراش اور کیا کیا نہ کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہو۔

دور عالم کو تم نے قدیم مان لیا۔ (آریوں کی پہلی فتح)

وید کو تمہارے نبی نے الہامی مان لیا۔ (آریوں دوسری فتح)

قرآن کی تعلیم کو ویدک مت سے ماخوذ کہا۔ (آریوں کی تیسری فتح)

قرآن کو تمہارے مجدد مسیح نے خود بدزبان کہا۔ (جمیع مخالفین اسلام کی فتح)

انبیاء کو تمہارے انوکھے مجدد اور نئے متکلم نے جھوٹے کہا۔

بتلاؤ اب تمہارے پلے اب کون سی خوبی باقی ہے جس کے بل بوتے پر تم مخالفین اسلام کے مقابلہ پر نکلو گے۔

کیا یہ وہی قرآن نہیں جس کی صداقت اور اعجاز بیان کرنے کے لئے بقول تمہارے اس نے براہین میں دلائل کے دریا بہا دیئے۔ اور کیا یہ وہی وید نہیں جس کے متعلق مرزا غلام احمد قادیانی کو الہام ہوا تھا؛

وید گمراہی سے بھرا ہوا ہے۔ (البشریٰ۔ جلد ا ص ۵۰)۔

کیا ہمارا حق نہیں کہ مرزا جی کی پہلی تحریرات کو دیکھتے ہوئے کہیں کہ انہوں نے نبی و مسیح وغیرہ بننے کے مدعی ہو کر بجائے فائدہ کے الٹا اسلام کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۴۹ھ۔ ص ۵۔۶)

قول فیصل

انه لقول فصل و ما هو با لهز ل

قادیانی بستی کے نبی مرزا غلام احمد قادیانی جو بقول خود جو کلام کرتے ہیں وہ صداقت سے لبریز اور جو بات کہتے ہیں وہ الہام اور وحی من اللہ سے کم درجہ نہیں رکھتی انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے اس کا نمونہ درج ذیل ہے۔ اور اس کے بعد پھر ایک قرآنی آیت اس پر بطور حکم پیش کیا ہے۔ ناظرین خود فیصلہ فرمالیں کہ مرزا صاحب کی نبوت و مجددیت اور مہدویت کا پایہ کتنا بلند ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے کوئی قادیانی امت کا بہادر نوجوان جو اس قرآنی فیصلہ اور اس کے حکم سے مرزا صاحب کی رست گاری کر کے ان کی روح کو خوش کرے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت عیسیٰؑ ابن مریم کے معجزات کے متعلق کھلے لفظوں میں فرماتے ہیں:

۱۔ غرض یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح صرف مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب (مسمریزم) تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا۔ (ازالہ اوہام کلاں۔ حاشیہ ص ۱۲۶)

۲۔ ماسوا اس کے یہ بھی قرین قیاس ہے کہ ایسے ایسے اعجاز طریق عمل الترب یعنی مسمریزم طریق سے بطور لہوولعب نہ بطور حقیقت ظہور میں آ سکتیں

(ازالہ اوہام کلاں۔ ص ۱۲۶)

۳۔ بہر حال یہ معجزہ صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا اور وہ مٹی در حقیقت ایک مٹی ہی رہی جیسے سامری کا گئو سالہ۔ (ازالہ اوہام کلاں۔ حاشیہ ص ۱۳۳)

ان عبارتوں سے تو حضرت عیسیٰؑ کے معجزات کو مسمریزم اور عمل الترب بتلایا گیا ہے اور دوسری جگہ ارشاد ہے۔

۱۔ مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷)

۲، اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر بھی ہو گیا تو معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوائے مکرو فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۷ حاشیہ)

۳۔ مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم مفلوج مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہیں تھا۔ (ازالہ اوہام۔ حاشیہ ص ۱۳۲)

۴۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔ (ازالہ اوہام۔ کلاں حاشیہ ص ۱۳۳)

۵۔ تاریخ سے ثابت ہے کہ ان دنوں میں ایسے امور کی طرف لوگوں کے خیالات جھکے ہوئے تھے جو شعبدہ بازی کی قسم میں سے اور دراصل بے سود اور عوام کو فریفتہ کرنے والے تھے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۲۵)

ایک اور جگہ مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کے معجزوں کو ان لفظوں میں مکروہ و قابل نفرت ٹھہرایا ہے:

مگر یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالیٰ کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت مسیح ابن مریم سے کم نہ رہتا۔ (ازالہ اوہام کلاں۔ ص ۱۲۷ حاشیہ)

مندرجہ بالا عبارات سے بغیر کسی قسم کی تاویل کے صراحتاً ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت عیسیٰ کے معجزات احیاء موتی و طیور اور شفائے ابرص و اکمہ وغیرہ تمام کو عمل الترب (مسمریزم) و لچر بتلایا ہے یا تالاب کا معجزہ اور اثر بتلایا ہے اور حضرت عیسیٰؑ کے ان تمام معجزوں کو شعبدہ بازی و دھوکہ دہی اور غیر قابل قدر ہی نہیں بلکہ مکروہ و قابل نفرت فرمایا ہے۔ لیکن آہ! افسوس کہ نبوت کے بھوت اور مجددیت و مسیحیت و مہدویت کے نشہ نے اس درجہ عقل پر پردہ ڈال دیا کہ خدا کو بھی جھوٹا بنانے سے دریغ نہیں کیا۔ الی اللہ المشتکی۔ (نامہ نگار)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۱ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے نسب پر بھی ایک نظر

قادیانی مشن سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کی خدمت میں گذارش ہے کہ ذرہ مرزا غلام احمد قادیانی کے نسب پر بھی روشنی ڈالیں کیونکہ جس طرح جناب مرزا صاحب کی ذات والا صفات مجموعۃ الامراض تھی اسی طرح مجموعۃ الانساب بھی تھی۔ جس قوم یا نسب میں آنجہانی نے ذرہ سی بھی کوئی بڑائی دیکھی، اسی میں اپنا کنکشن جا ملا یا ہے جو قابل غور ہے۔ خاص کر جناب مولانا شیر پنجاب (ثناء اللہ امرتسری) اور منشی حبیب اللہ کلرک نہر امرتسر اور منشی محمد یعقوب سنوری پٹیالوی نائب تحصیل دار مصنف عشرہ کاملہ وتحقیق لاثانی، اس کے اہل ہیں۔

تریاق القلوب چشمہ معرفت ازالہ اوہام سیرت مسیح موعود مولفہ مرزا محمود، سیرت مہدی مولفہ بشیر احمد حیات النبی مولفہ شیخ یعقوب علی تراب وغیرہ سے مرزا صاحب کے نسب پر کافی روشنی پڑ سکتی ہے (نامہ نگار)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ مرزا صاحب قادیانی کا نسب پوچھتے ہیں۔ مرزا صاحب اپنا حسب نسب خود درثمین اردو میں بتاتے ہیں۔ غور سے سنیئے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۱ ص ۵)

امام قادیان کا افسوس گورنر کیس پر

اور ہمارا افسوس امام قادیان پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گورنر پنجاب پر گولی چلائی گئی۔ عموماً اہل پنجاب نے اس پر افسوس کیا۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان نے جس طریق سے افسوس کیا اس پر ہمیں افسوس نہیں سخت افسوس ہے۔ سخت افسوس اس لئے کہ قادیانی مرید تو بھولنے کے عادی ہیں خلیفہ قادیان ان سے زیادہ بھولنے لگ گئے۔ خلیفہ قادیان کے الفاظ اخبار الفضل (یکم جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۱) کے ذریعہ ہم تک پہنچے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

افسوس کہ آج کل بعض لوگ ناجائز طریقوں سے ہندوستان کو آزاد کرانا چاہتے ہیں، حالانکہ اس طرح سے حاصل کردہ آزادی غلامی سے بھی بدتر ہے کیونکہ ایسا کرنے سے ملک کے اخلاق تباہ ہوتے ہیں۔

یہ بات کسی مذہب میں بھی جائز نہیں کہ راہ چلتے بے گناہ لوگوں پر حملے کئے جائیں اگر بالفرض یہ تسلیم کرلیا جائے کہ انگریز افسروں کا مارنا جائز ہے تو اندھا دھند پستول بازی سے جو دوسرے لوگ مارے جاتے ہیں یہ تو بہرحال ناجائز ہی ماننا پڑے گا۔ مثلاً یہی حملہ ہے جو حال میں گورنر پنجاب پر کیا گیا ہے اور جس کے متعلق آپ لوگوں نے آج ہی ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے ۔ گورنر تو بچ گئے لیکن ایک ہندوستانی مارا گیا اس سے زیادہ برا اور بزدلی کا فعل کیا ہوسکتا ہے کہ ایک شخص پر اچانک حملہ کر دیا جائے بہادر کا کام ہے کہ مقابلہ کرے۔ ہجوم میں کھڑے ہوکر گولی چلانے کے یہ معنی ہیں کہ دوسرا تو اس خیال سے کہ بے گناہ زخمی نہ ہو جائیں مجھ پر حملہ نہیں کرے گا اور میں جسے چاہوں مار سکتا ہوں تو گویا ایسا شخص زبان حال سے انگریزوں کی شرافت اور اپنی کمینگی کا اقرار کرتا ہے اور اس سے وہ اپنی قوم کی بھی ہتک کرتا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ میں اتنا کمینہ ہوں کہ ایک ایسی جگہ جہاں اور بے گناہ لوگوں کو بھی گولی لگ جانے کا امکان ہے، بے تحاشا گولی چلا سکتا ہے مگر انگریز اس خیال سے کہ کسی اور کو نہ لگ جائے ہجوم میں مجھ پر فائر نہیں کریں گے اور اس سے زیادہ کوئی شخص اپنی قوم کی ذلت اور کیا کرسکتا ہے۔ اسلام کی تعلیم کے مطابق حضرت رسول کریم ﷺ کبھی بے گناہ لوگوں پر حملہ نہ کرتے تھے بلکہ بعض دفعہ صحابہ کہتے کہ اب دشمن غافل ہے یا سویا ہوا ہے، حملہ کر دیا جائے تو آپ فرماتے نہیں ٹھیرو صبح اذان دیں گے اور پھر حملہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔مگر ہندوستانی ان دونوں بے گناہ لوگوں پر گولی چلا کر اپنی قوم کی توہین کر رہے ہیں۔

یہ تقریر ساری دل پذیر اور قابل قبول ہے۔مگر افسوس یہ ہے کہ یہ اصول انگریزوں اور سرکاری آدمیوں کے لئے تو صحیح اور سونے سے لکھنے اور خلیفہ قادیان کے فرمانے کا ہے لیکن مولوی عبدالکریم اڈیٹر مباہلہ پر حملہ کر کے حاجی محمد حسین بٹالوی کو ناحق شہید کرنے کے لئے نہیں ہے تلك اذا قسمة ضيزى

اللہ اللہ! انصاف بھی ہو تو زبردست کے لئے، خوف خدا بھی ہو تو طاقت ور کے لئے۔حاجی محمد حسین بے گناہ کو کھلے بندوں قتل کرنے والے کو غازی کا خطاب دیا جائے اس کی روغنی تصویر شائع کی شائع کی۔اس کے مقدمہ کی پیروی اور اپیل پر بے دریغ روپیہ خرچ کیا جائے اور کہا جائے کہ:

اس سے زیادہ برا اور بزدلی کا فعل کیا ہو سکتا ہے کہ ایک شخص پر اچانک حملہ کر دیا جائے۔،

ہاں ہاں یہ بھی کہا جائے (ایسا کرنے والا کہتا ہے کہ) میں اتنا کمینہ ہوں کہ جہاں بے گناہ لوگوں کو بھی گولی (چھرا) لگ جانے کا امکان ہے بے تحاشا گولی (چھرا) چلا سکتا ہے بالکل سچ ہے کہ:

بے گناہ لوگوں پر گولی (چھرا) چلانے والا (قادیانی غازی) اپنی قوم کی توہین کرتا ہے،

مگر شاباش ہے اس قوم کا کہ اس کو غازی کا خطاب دیتی ہے اور اس کے مقدمہ پر وہ روپیہ خرچ کرتی ہے جو اشاعت دین کے نام سے جمع کیا ہے۔

قادیانی ممبرو!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۴۹ھ ج ۲۸ نمبر ۱۱ ص ۱۵۔۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ مرزائیاں

۳۔۴ جنوری ۱۹۳۱ء کو بمقام دھرگ ضلع سیالکوٹ مرزائیوں سے مباحثہ ہوا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی عبدالرحیم شاہ واعظ اہل حدیث کانفرنس اور مولوی محمد امین امرتسری تھے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ اور مولوی محمد یار تھے۔ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔ راقم: عبدالرحیم صدر جلسہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۴۹ھ ج ۲۸ نمبر ۱۱ ص ۱۴)

قادیانی مباحثات کی مرزائی رپورٹیں

جناب محمد عبداللہ مینجر محمدیہ سکول امرتسر لکھتے ہیں:

ہمارے دوست شاکی ہیں کہ اٹاوہ اور سکھر کی گفتگو قادیانی اخباروں میں غلط چھپی ہے۔ ہم ان احباب کی شکایت کو بجا سمجھ کر یہی کہتے ہیں کہ ان کی رپورٹیں صحیح کب ہوتی ہیں؟ بلکہ ہمارا عندیہ تو یہ ہے کہ قادیانی پریس میں اگر کوئی خبر صحیح چھپ جائے تو مقام تعجب ہے۔ گذشتہ نومبر میں بٹالہ کے جلسہ اہل حدیث میں ان سے گفتگو ہوئی۔ جس کی پوری کیفیت حاضرین ہی بتا سکتے ہیں کہ آسمان و زمین سے بھِت کی صدا آتی تھی، مگر قادیانی پریس نے حلفیہ شائع کیا کہ ہم جیتے۔

بات اصل یہ ہے کہ قادیانی مناظروں کی مثال ہے ہاتھی کی۔ کہتے ہیں ہاتھی کی قیمت زندہ کی لاکھ ہو، تو مرے کی سوا لاکھ ہوتی ہے۔ یہی مثال ان کی ہے۔ فتح (نصیب اعداء) ہو، تو اتنی خوشی کا اظہار نہ کریں گے جتنی شکست پر اظہار مسرت کریں گے تاکہ مقامی ناظرین سے قطع نظر بیرونی مریدین پر اثر پہنچائیں۔

اٹاوہ سے اطلاع آئی ہے کہ:

انجمن اہل حدیث اٹاوہ کا کامیاب جلسہ دیکھ کر مرزائیوں کو بھی جلسہ کا شوق ہوا، تو انہوں نے بھی جلسہ کا انتظام کیا۔ اہل حدیث کی طرف سے سوال و جواب کا وقت مانگا۔ جو ایک گھنٹہ ملا۔ جس میں مولوی عبداللطیف صاحب نے حیات مسیح اور معراج جسمانی پر تقریر کی۔ جس کے جواب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی مبلغ نے بھی تقریر کی۔ جب جواب الجواب کے لئے وقت مانگا تو مرزائی منتظمین نے وقت نہیں دیا۔ پس ہم خاموشی سے چلے آئے۔

اتنے سے واقعہ کو قادیانی اخبار الفضل نے یا اس کے نامہ نگار جو رائی سے پہاڑ بنایا ہے وہ اسکے پڑھنے والوں سے مخفی نہ ہوگا۔ درحقیقت یہ سب کاروائیاں انکی پروپیگنڈہ ہیں۔ دگر ہیچ۔ (یکے از شرکاء جلسہ مرزائیہ اٹاوہ)

سکھر سندھ کے ضلع میں ایک قصبہ غریب آباد ہے۔ وہاں جلسہ ہوا۔ امرتسر کے مولوی عبداللہ ثانی اس میں شریک ہوئے۔ اس جلسہ میں مرزائی مذہب کی تنقید بھی قدرے ہوئی۔ بس پھر کیا تھا اخبار الفضل ۲۳ دسمبر میں وہ وہ ہوائی قلعے بنائے کہ بچہ سقہ کے قلعوں سے بھی مضبوط۔ اس کے جواب میں مولوی عبداللہ امرتسری نے ایک مضمون بھیجا جس کا اقتباس یہ ہے۔ مرزائی مخبر لکھتا ہے:

ملا عبداللہ امرتسری اہلحدیث فرمانے لگے میں مباحثہ تو ضرور کرتا مگر میری پھوپھی کو رائے ونڈ میں میرا انتظار ہے۔ (الفضل قادیان ۲۳ دسمبر ۱۹۳۰ء)

اس کا جواب بجز اس کے اور کچھ نہیں جو قرآن مجید میں جھوٹ بولنے والوں کے لئے آیا ہے۔

اصل بات یوں ہے کہ جب جلسہ میں آخری روز میں نے اعلان کر دیا کہ میں آج رات کو ۹ بجے روانہ ہو جاونگا تو چند معزز دوستوں نے جلسہ کی دعوت دی۔ جن کے جواب میں، میں نے کہا کہ میرے پھوپھا صاحب سب ماسٹر رائے ونڈ میں ہیں انہوں نے لاہور چلے جانا ہے اور مجھے ان سے ملنا ضروری ہے۔ چنانچہ جلسہ کا پروگرام دیکھ کر ان کو اطلاعی خط لکھ چکا ہوں۔ اس لئے میرا پہنچنا ضروری ہے۔ مرزائی جماعت کے متعلق جب بھی میرے سامنے گفتگو ہوئی میں نے یہی کہا کہ ایام جلسہ میں مباحثہ کے لئے پر وقت تیار ہوں چنانچہ مرزائی رپورٹر نے جو لکھا ہے:

عبداللہ امرتسری نے .. اپنی تقریر میں جہلاء کو احمدیوں کے خلاف بھڑکایا اور شیعوں کو اور چند جاہل پٹھانوں کو اشتعال دلا کر احمدیوں پر حملہ کروا دیا پولیس انسپکٹر کی کوشش سے موقع پر قابو پا لیا گیا۔ (حوالہ مذکور)

وہ صرف یہی بات تھی کہ خاکسار کی تقریر سے جب حاضرین پورے متاثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تو مرزائی جماعت نے جل کر شور مچانا شروع کر دیا۔ میں نے اس وقت بھی یہی کہا کہ میں اسی وقت مناظرہ کے لئے تیار ہوں۔ (محمد یار مرزائی مولوی صاحب مخاطب ہوکر) چلئے بالمقابل کھڑے ہوکر تقریر کیجئے۔ ابھی دو گھنٹہ میں فیصلہ ہو جائے گا۔

انہی لفظوں پر ایک گول مول انسان چیں بجبیں ہوئے اور جھنجھلا کر بولے، مرزائی سکرٹری نے بھی تیز کلامی شروع کی جس پر پبلک کو جوش آیا، جسے ہم نے خود ہی پوری سعی سے فرو کر دیا۔ نہ وہاں کوئی پولیس تھی نہ سب انسپکٹر پولیس۔

ہاں اگر کشفی رنگ میں ہو جیسے مرزا جی نے قضاوقدر کی مسلوں پر خدا کے دستخط کرائے تھے (تریاق القلوب) اور عبداللہ پٹواری کے کپڑوں پر چھینٹے پڑے تھے تو وہ اور بات ہے:

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۳ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۲ ص ۴۔۵)

قادیانی دائرہ تناسخ

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

رئیس قادیان کا لیکچر حصہ دوم ۳ ستمبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۱۴۱ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنا الہام لکھتے ہیں:

۱۔ یا مریم اسکن انت و زوجك الجنّة

(یعنی مریم تو اور تیرے دوست بہشت میں داخل ہو جاؤ)

۲۔ پھر فرمایا: نفخت فيك من روح الصّدق

(یعنی اے مریم میں نے صدق کی روح تجھ میں پھونک دی)

(گویا استعارہ کے رنگ میں مریم صدق سے حاملہ ہوگئی)

۳۔ یہ الہام بھی ہوا: یا احمد اسکن انت و زوجك الجنة۔

جس کے معنی خود ہی فرماتے ہیں: کہ زوج سے مراد اپنا تابع ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ یہ بھی الہام ہوا جعلناك المسیح ابن مریم ۔
یعنی ہم نے تم کو مسیح ابن مریم بنا دیا۔

جس طرح مرزا صاحب کو یا مریم کا خطاب ہوا اسی طرح یا عیسی کا بھی خطاب ہوا ۔معلوم ہوا کہ آپ میں مریم اور عیسی دونوں کی حقیقت جمع تھی ۔ بنابریں قادیانی مذہب میں مرد سے عورت بن جانا جائز ہوا۔جس کا عدم و جود مرزائی مذہب کے باطل و نامکمل ہونے پر دلیل تھا چنانچہ مولوی اللہ دتا صاحب اس بار برداری کے حامل بنے جیسے کہ الفضل ۲ دسمبر ۱۹۳۰ء میں مدینۃ المسیح سے ظاہر ہے کہ:

۲۹ نومبر کو مولوی اللہ دتا صاحب کا رخصتانہ ہوا ،حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے بھی اس تقریب میں شمولیت فرمائی ۔

کیوں نہ ہو والد کی سنت مردہ کو اگر مولود نہ زندہ کرائے ،تو کون کرائے ۔
دیدہ باید مسماۃ اللہ دتا صدق کی روح سے کب تک حاملہ ہو اور کیا بر لائے ۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۳ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۲ ص ۵)

حضرت یونس اور بطن الحوت

و انّ یو نس لمن المر سلین ۔ اذ ابق الی الفلك المشحو ن ۔ فساهم فکا ن من المد حضین ۔ فا لتقمه الحو ت وهو ملیم ۔ فلو لا انّه کا ن من المسبّحین۔ للبثت فی بطنه الی یوم یّبعثون ۔(الصا فا ت : ۱٤٠۔۱٤٤)

مندرجہ بالا آیت قرآنی کا مطلب بالکل واضح ہے۔حضرت یونسؑ کو کشتی والوں نے سمندر میں ڈال دیا، یہاں تک مچھلی نے آپ کو نگل لیا،مگر اللہ تعالی نے اسکے پیٹ میں آپ کو زندہ رکھا اور صحیح سلامت نکال لیا۔

لیکن لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی اس واقعہ کو درست تسلیم نہیں کرتے اور اپنے انگریزی ترجمہ میں تحریر فرماتے ہیں ؛

قرآن میں کہیں کسی جگہ نہیں لکھا کہ حضرت یونس کو مچھلی نے نگل لیا... نبی ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایک قول سے ظاہر ہوتا ہے کہ مچھلی نے آپ کی صرف ایڑیاں اپنے منہ میں پکڑی تھیں۔ (ص ۸۷۶۔ حاشیہ ص ۲۱۲۳)

اس جگہ ممدوح نے نبی کریم ﷺ کے قول کا حوالہ نہیں دیا اس لئے ہم اس پر تنقید کرنے سے معذور ہیں۔

لاہوری مرزائی چونکہ معتزلہ عقاید رکھتے ہیں اس لئے وہ ہر ایسے واقعہ کا جو بظاہر خلاف فطرت معلوم ہوتا ہے، انکار کر دیتے ہیں۔ چنانچہ ان کے انگریزی رسائل میں حضرت یونسؑ کے قصہ کو فرضی ثابت کرنے کے لئے ہمیشہ یہ دلیل دی جاتی ہے کہ:

گو وہیل مچھلی کا ڈیل ڈول بہت زیادہ ہوتا ہے تاہم اس کا حلق اس قدر تنگ ہوتا ہے کہ اس میں انسان کا گذرنا محال ہے۔

اس دلیل کی تردید کے لئے میں روزنامہ سیاست لاہور مورخہ ۲ جون ۱۹۲۹ء صفحہ ۳ سے دو خبروں کے اقتباس نقل کرتا ہوں۔

۱۔ ولایت کے شہر برمنگھم کے پادری نے اس واقعہ سے انکار کیا تھا۔ اسی شہر کے ایک شخص نے لکھا کہ پادری صاحب کو چونکہ معلوم نہیں کہ سمندروں میں کیسی کیسی مچھلیاں موجود ہیں۔ لہذا وہ حضرت یونسؑ کے واقعہ کو صحیح تسلیم نہیں کرتے۔ میرا ذاتی تجربہ سنیئے: اسی برمنگھم میں آج سے ۲۵ سال قبل ایک جہاز ران ویل مچھلی لایا تھا جو اسٹیشن پر رکھی گئی تھی۔ یہ مچھلی مردہ تھی۔ میں خود اور گیارہ آدمی اور باری باری اس کے منہ کے راستہ سے اس کے اندر گئے اور اس کے معدہ میں بہ آسانی پھرتے رہے۔ اس لئے کہ معدہ ایک خاصے کمرے کے برابر تھا۔ اس کا گلہ عام دروازہ کے برابر وسیع تھا۔ اور ہم آسانی سے اندر جا سکتے اور باہر آ سکتے تھے۔ ایسی مچھلی کے لئے کسی آدمی کو زندہ نگل جانا اور پھر کسی تکلیف کے باعث اس کو اگل دینا کوئی بڑی بات نہیں۔

۲۔ ۶۳ سال کے تجربہ کے بعد سر فرانس فاکس نے ایک کتاب لکھی ہے جس میں مچھلیوں کا تذکرہ ہے۔ اس میں وہ لکھتے ہیں کہ فروری ۱۸۹۱ء میں جزائر فاکلینڈ کے قریب دو کشتیوں نے ایک مچھلی پر حملہ کیا۔ یہ ویل مچھلی تھی۔ اس نے دم کی حرکت سے ایک کشتی کو الٹ دیا۔ جو آدمی پانی میں گرے وہ سب نکال لئے گئے۔ صرف جیمز بارٹلے نامی آدمی نہ ملا۔ لوگوں نے سمجھا وہ ڈوب گیا۔ انہوں نے مچھلی کا تعاقب کیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو پکڑ کر ہلاک کر دیا۔دوسرے روز اس کا معدہ نکال کر سوکھنے کے لئے ڈال دیا گیا۔ ملاحوں نے دیکھا کہ اس میں کوئی چیز حرکت کر رہی ہے۔معدہ چیرا گیا تو اس میں سے گم شدہ ملاح نکلا جو بے ہوش تھا۔تین ہفتہ کے علاج کے بعد وہ تندرست ہو گیا اور مدتوں زندہ رہا۔

ممکن ہے کہ مولوی محمد علی صاحب ان خبروں کو صحیح نہ مانیں لیکن اپنے مجدد و مسیح موعود و مہدی مسعود جناب مرزا صاحب کی ہر تحریر پر ایمان رکھنا ان کا مذہبی فرض ہے۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

> ضرور حضرت مسیح کو یہودیوں کے ہاتھ سے ایک جسمانی صدمہ پہنچا مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ صلیب پر مر گئے تھے کیونکہ توریت سے ثابت ہے کہ جو مصلوب ہو وہ لعنتی ہے اور مصلوب وہی ہوتا ہے جو صلیب پر مر جاوے..سو ہرگز ممکن نہیں کہ وہ صلیب پر مرے ہوں ...اور خود حضرت عیسی نے آپ بھی فرما دیا کہ میں قبر میں ایسا داخل ہوں گا جیسا کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوا تھا۔

یہ ان کے کلام کا ماحصل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قبر میں زندہ داخل ہو گئے اور زندہ ہی نکلے جیسا کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں زندہ ہی داخل ہوا تھا اور زندہ ہی نکلا کیونکہ نبی کی مثال غیر مطابق نہیں ہوسکتی (ست بچن طبع ۱۹۰۲ء ص ۱۶۴)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا عقیدہ یہ تھا کہ عیسی صلیب پر لٹکائے گئے لیکن صلیب پر ان کی موت واقع نہیں ہوئی اور وہ زندہ اتار لئے گئے جیسا کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں داخل ہوئے لیکن مرے نہیں بلکہ زندہ نکل آئے۔

اگر یہ کہا جائے کہ یونسؑ سرے سے مچھلی کے پیٹ میں نہیں گئے تو ساتھ ہی یہ بھی ماننا پڑے گا کہ عیسی بھی صلیب پر نہیں لٹکائے گئے ورنہ حضرت یونسؑ کے ساتھ ان کی مشابہت بے معنی ہوئی۔تفسیر القرآن میں مولوی محمد علی لاہوری نے صریحاً اپنے مرشد کے قول کی تردید کی ہے۔کیا اب بھی اس میں شک ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی امت اپنے مسیح الموعود کی تعلیم کو بھول رہی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۳ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۲ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراق مرزا

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عاجز نے اس نام کا ایک رسالہ لکھا تھا اور یہ رسالہ اپریل ۱۹۲۹ء میں شائع کیا گیا تھا (یہ مختصر سا رسالہ کتاب کے آخری صفحات پر نقل کر دیا گیا ہے۔ بہاء)۔ اس کی تردید ایک مرزائی مولوی تاج الدین لائل پوری نے رسالہ ریویو آف ریلیجنز دسمبر ۱۹۲۹ء میں کی۔

میں نے اس کا مختصر سا جواب اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۳۰ء میں دیا۔ لیکن مرزائی ضدی بڑے ہوتے ہیں، اپنی غلطی کو کبھی نہیں مانتے۔ اس کے بعد الفضل قادیان یکم اپریل ۱۹۳۰ء کے صفحہ ۱۰۔۱۱ پر مولوی تاج الدین صاحب احمدی نے پھر کچھ لکھا ہے جس کی تردید ذیل میں کی جاتی ہے۔

قولہ: اپریل ۱۹۲۹ء میں ایک رسالہ مراق مرزا مینیجر اہل حدیث امرتسر نے شائع کیا تھا جس میں سادہ لوح لوگوں پر یہ ظاہر کرنے کی بے سود کوشش کی گئی کہ گویا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وحی اور حضور (مرزا قادیانی) کے الہامات خدا کی طرف سے نہ تھے بلکہ کسی بیماری کا نتیجہ تھے اور کہ حضور (مرزا) کو خود اقرار ہے کہ آپ مراق (جنون) میں مبتلا تھے۔

مراق سے مراد جنون یا مالیخولیا مراق نہیں بلکہ محض دوران سر مراد ہے جیسا کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے یہی بیماری اپنے بدن کے اوپر کے حصے میں بیان فرمائی ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

اقول: رسالہ مراق مرزا میں، میں نے اس پر زور دیا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مراق کی بیماری تھی جس کا ان کو خود اقرار ہے اور مرض ہسٹیریا (یعنی باؤلہ پن) کا دورہ پڑتا تھا۔

باقی رہا یہ کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تصنیفات میں، دوران سر، لکھا ہے سو واضح ہو کہ مرزا صاحب کو دوران سر کا ہونا مرض مراق کے منافی نہیں ہے۔ مراق کے علاوہ مرزا صاحب کو دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل، بدہضمی، اسہال،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت پیشاب (یعنی ذیابیطس) امراض بھی تھے۔(دیکھو رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان۔مئی ۱۹۲۷ء ص ۲۶)

قولہ: پھر کہا گیا ہے کہ خدا کے نبی ورسول کو مرض جنون، مالیخولیا، مرگی، مراق، ہسٹیریا میں سے کوئی مرض نہیں ہوسکتا۔اس کے متعلق میں صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کیا ان پانچوں امراض کی تشریح یعنی ان کی تعریف، اسباب، علامات اور عوارضات ونتائج بیان کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے۔

اقول: یہ پانچ بیماریاں یعنی جنون، مالیخولیا، مرگی، مراق، ہسٹیریا درحقیقت دماغی امراض ہیں اور یہ پانچوں امراض نبوت ورسالت کے منافی ہیں۔اس کا سبب یہ ہے کہ نبی کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو ہوتا ہے اور ان مرضوں میں مریض کو اپنے خیالات اور جذبات پر قابو نہیں رہتا۔(دیکھو ریویو آف ریلی جنز قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۵۔۶۔نیز ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰۔۳۱)

قولہ: ہاں مولوی صاحب! آپ تو اہل حدیث کے نامہ نگار ہیں۔بخاری اور مسلم میں بروایت حضرت عائشہ جو یہ حدیث آئی ہے:

سحر رسول الله ﷺ حتى انه ليخيل اليه انه فعل الشيء وما فعله (بخاری ومسلم۔مشکوۃ۔ص ۵۳۴)

کہ رسول مقبول ﷺ مسحور ہو گئے تھے۔اور اس کا آپ پر یہاں تک اثر تھا کہ بسا اوقات آپ ایک ناکردہ فعل کو کردہ فعل تصور کرلیا کرتے تھے۔یعنی آپ سمجھتے تھے کہ میں کوئی فعل کیا ہے، حالانکہ آپ ﷺ نے وہ فعل کیا نہیں ہوتا تھا۔

اس کا کیا مطلب ہے؟

اقول: چونکہ سائل مرزائی ہے، اس لئے اس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی کا ایک قول ذیل میں درج کیا جاتا ہے جو آپ نے ۲۳۔اکتوبر ۱۹۰۷ء کو سیر کے وقت فرمایا تھا۔ذرہ غور سے سنیئے۔اخبار الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

ایک شخص نے سوال کیا کہ آنحضرت ﷺ پر کافروں نے جو جادو کیا تھا اس کی نسبت آپ کا کیا خیال ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ جادو بھی شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔رسولوں اور نبیوں کی یہ شان نہیں ہوتی کہ ان پر جادو کا کچھ اثر ہوسکے بلکہ ان کو دیکھ کر جادو بھاگ جاتا ہے، جیسا کہ خدا تعالی فرماتا ہے

لا یفلح السّا حر حیث اتی ۔ (طٰہٰ:۶۹)

دیکھو حضرت موسیٰؑ کے مقابل پر جادو تھا، آخر موسی غالب ہوا کہ نہیں۔

یہ بات بالکل غلط ہے کہ آنحضرت ﷺ کے مقابلہ پر جادو غالب آگیا۔ہم اس کو کبھی بھی نہیں مان سکتے۔آنکھ بند کر کے بخاری و مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے خلاف ہے۔ یہ تو عقل سلیم بھی تسلیم نہیں کرسکتی کہ ایسے عالی شان نبی پر جادو اثر کر گیا ہو۔

ایسی ایسی باتیں کہ اس جادو کی تاثیر سے (معاذ اللہ) آنحضرت ﷺ کا حافظہ جاتا رہا یہ ہوگیا اور وہ نہو گیا کسی صورت میں صحیح نہیں۔

معلوم ہوتا ہے کسی خبیث آدمی نے اپنی طرف سے ایسی باتیں ملا دی ہیں۔

گو ہم نظر تہذیب سے احادیث کو دیکھتے ہیں لیکن جو حدیث قرآن کریم کے برخلاف، آنحضرت ﷺ کی عصمت کے برخلاف ہو اس کو ہم کب مان سکتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جنوری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۰ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۳ ص ۵۔۶)

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور کوکب ہند دہلوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شیخ بہاء اللہ ایران میں ایک صاحب گذرے ہیں جن کا دعوی تھا کہ میں خدا کا مامور ہوں، مسیح موعود ہوں۔کوئی شخص ان کے دعاوی کو جانچنا چاہے تو بے تعصب ان کتابوں کو دیکھنے سے اس مرحلہ پر پہنچ جاتا ہے کہ انھوں نے الہام وحی نبوت اور رسالت کے دعاوی کیے۔ اس مضمون پر اہل حدیث میں بارہا بحث ہوچکی ہے۔ اہل حدیث کے قابل مضمون نگار صابری صاحب بریلوی کے مضامین بھی درج ہوچکے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔تاہم بہائی مذہب کا آرگن کوکب ہند انکار پر مصر ہے اس کا قول ہے کہ شیخ بہاء اللہ رسول نہ تھے بلکہ ،ظہوراعظم ، تھے جو مرتبہ رسالت سے بالا مرتبہ ہے۔جیسے بی اے کا درجہ ایف اے سے بالاتر مضمن ایف اے کو ہے۔ان سے پوچھا گیا کہ،ظہوراعظم ، کی اصطلاح الہامی نوشتوں میں دکھایئے ، وہ اس کے جواب سے سبک دوش نہیں ہوئے بلکہ بات کو اور طرف لے گئے۔اس لئے آج ہم ان سے نحوی قانون سے ایک سوال کرتے ہیں۔

سوال: ظہوراعظم ۔یہ مرکب اضافی ہے،مرکب توصیفی ۔اضافی ہونے کی صورت میں اعظم کا موصوف کیا ہے؟ اور توصیفی کی صورت میں ظہور کا فاعل کون؟

اس سوال کے جواب آنے کے بعد بحث انشاء اللہ آگے چلے گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ فروری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۷رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۴ص ۴)

پیغامی اور محمودی دونوں سچے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل امت مرزائیہ کی دو جماعتوں (قادیانی اور لاہوری) میں اس امر پر بحث ہورہی ہے کہ ہر ایک فریق دوسرے کو سرکاری خدمت گار بکار خاص کہتا ہے۔ یعنی لاہوری جماعت قادیانی کو کہتی ہے کہ یہ لوگ حکومت کو رعایا کی خبریں دیتے ہیں اور قادیانی، لاہوریوں کو یہی کہتے ہیں۔

ہم متفکر تھے کہ اس بارے میں ہم کیا فیصلہ کریں۔سوچتے سوچتے ہمیں ایک حکایت یاد آئی جس سے ہماری تسکین ہوگئی۔

ہندوؤں میں ایک حکایت مشہور ہے کہ ودوان سادھو مع اپنے چیلے کے شہر میں آکر ایک دوکاندار کے ہاں ٹھہرے۔تھوڑی دیر کے بعد چیلا ضرورت کے لئے باہر گیا۔دوکاندار نے پوچھا مہاراج یہ چیلا کتنی ودیا پڑھا ہے۔مہاراج نے فرمایا کیا پڑھنا ہے گدھا بشکل منکھ ہے۔

اتنے میں چیلا آیا تو مہاراج سوچیتا کرنے لگے تو دکاندار نے چیلے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھا کیوں جی مہاراج کتنے ودوان ہیں؟
چیلے نے کہا کیا ودوان ہیں بیل کے بیل ہیں۔ ہم بھی اپنی عمر خراب کر رہے ہیں۔ دکاندار نے دونوں کی بات ذہن میں رکھی۔ کھانے کے وقت گرو کے آگے تو بھوسہ رکھ دیا اور چیلے کے آگے گھاس۔
دونوں خفا ہو کر بولے۔ ابے یہ کیا؟ کیا ہم بیل اور گدھے ہیں۔
دکاندار ہاتھ باندھ کر کھڑا تھا، بولا:
مہاراج آپ نے اس کو گدھا کہا، اس نے آپ کو بیل کہا۔ ہم نے دونوں کو سچا سمجھا۔
ٹھیک اسی طرح ہم بھی مجبور ہیں کہ ان دونوں راست گو جماعتوں کی تصدیق کریں۔ لہذا ہمارا اس نزاع میں یہی فیصلہ ہے کہ پیغامی اور محمودی دونوں سچے ہیں۔ اللهم قنا شر هم بما شئت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ فروری ۱۹۳۱ء مطابق ۱۷ رمضان ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۴ ص ۴)

تعلیمات مرزا یا بم کا گولہ

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:
مولانا ثناء اللہ نے ان دنوں ایک جدید رسالہ تعلیمات مرزا شائع کیا ہے۔ ہم نے اسے دیکھا ہے ہم اپنی ذمہ داری پر کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی سحر کاریوں اور ملمع سازیوں کا پورا جواب ہے۔ لطف یہ ہے کہ مولانا کو قادیانی لٹریچر میں ایسا کمال ہے کہ قادیانی مشن کے متعلق کیسا ہی سخت سے سخت مضمون ہو، اس کا جواب مرزا صاحب قادیانی کی عبارتوں سے دکھا دیتے ہیں۔
رسالہ تعلیمات ایک عجیب رسالہ ہے جس پر عیسائی اخبار نور افشان نے ان لفظوں میں ریویو کیا ہے:
تعلیمات رسالہ، رسالہ کیا ہے اسم بامسمی ہے جس مے مرزا صاحب قادیانی کے متعلق چار باب ہیں: ۱۔ اختلافات مرزا۔ ۲۔ کذبات مرزا۔ ۳۔ نشانات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا۔۴۔اخلاق مرزا۔مولوی صاحب نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے
نہایت مفید رسالہ ہے۔

مگرامت مرزائیہ کی لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح کے پیٹ میں چوہوں نے گدگدی کی تو آپ نے مندرجہ ذیل الفاظ میں رسالہ مذکورہ کا ذکر کیا ہے:

تعلیمات مرزا تمسخر، ضلالت ،کذب، بطالت، ان چار اجزاء کا معجون
مرکب مولانا ثناءاللہ امرتسری نے شائع کیا ہے۔(پیغام صلح ۲۳ جنوری ۱۹۳۱ء)

ہم نے جو غور کیا تو اس عبارت کے دو مطلب ہماری سمجھ میں آئے۔ایک تو یہ کہ مولانا ثناءاللہ نے اس رسالہ میں تمسخر کیا، ضلالت بھر دی، کذب اور بطالت سے کام لیا۔یعنی مولانا کا اپنا کلام ایسے چار اجزاء سے مرکب ہے۔ یہ معنی تو صحیح نہیں کیونکہ رسالہ دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا موصوف نے اس میں آپ کچھ نہیں لکھا بلکہ مرزا قادیانی کی عبارات پیش کی ہیں۔اس لئے جو کچھ ہے مولانا کا نہیں۔

دوسرے معنی اس کلام کے یہ سمجھ میں آئے کہ مرزا صاحب نے جو تمسخر ضلالت، کذب، بطالت اپنی تصنیفات میں بھری ہیں مولانا ثناءاللہ نے ان کو ایک جا جمع کر کے پبلک کی ہدایت کے لئے مرزا صاحب کی طرف سے پہنچا دیا ہے۔ یہ معنی البتہ غلط نہیں کیونکہ رسالہ مذکورہ میں جو کچھ ہے وہ سراسر مرزا صاحب ہی کا کلام ہے۔

لطیفہ۔ مولانا ثناءاللہ کی تقریروں میں یہ ایک عجیب فقرہ ہوتا ہے:

میرے احمدی دوست مجھے اپنا مخالف جانتے ہیں حالانکہ میں مرزا صاحب
متوفی کا آنریری مبلغ ہوں کیونکہ میں انہی کے الفاظ پبلک کو پہنچاتا ہوں۔

جو صاحب مولانا ثناءاللہ کے اس کلام کی تحقیق کرنا چاہیں وہ رسالہ تعلیمات مرزا کو پڑھیں ہم بطور نمونہ ایک دو اقتباس اس کتاب سے پیش کرتے ہیں تا کہ معلوم ہو سکے کہ ایسا کہنے والا کون ہے،مولانا ثناءاللہ یا مرزا صاحب قادیانی۔

تعلیمات مرزا کے صفحہ ۱۰ پر مرزا صاحب کا قول یوں مرقوم ہے:

ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی لوگوں میں مشہور کیا

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۵)

اس عبارت میں صاف مذکور ہے کہ یسوع کی روح سے وہ شخص شریر بن گیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دوسری عبارت بھی رکھ دی ہے جو یہ ہے:

مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی۔ (تحفہ قیصریہ۔ص ۱۵)

اس عبارت کا صاف مطلب ہے کہ قادیانی مرزا صاحب میں یسوع کی روح داخل ہوئی تھی۔

دونوں عبارتوں پر مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بطور استفسار چند الفاظ لکھے ہیں جو یہ ہیں:

احمدی دوستو! یسوع کی روح جس انسان میں ہو وہ شریر ہو جاتا ہے تو دوسرے قول کا قائل کون؟

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کے

ناظرین! انصاف فرمایئے یہ جو کچھ ہے مولانا صاحب کا ہے یا مرزا صاحب کا۔ یہ ایک مثال ہم نے باب اول سے دکھائی ہے دوسرے باب (کذبات مرزا) سے بھی ایک مثال سنیئے: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی؟
تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آئے گی (ازالہ اوہام۔ص ۲۵۲)

اس اقتباس پر مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اتنا سا لکھا ہے:

آنحضرت ﷺ کے زمانہ سے سو برس تک قیامت بتانے والی حدیث کو ہم بھی دیکھنا چاہتے ہیں امت مرزائیہ اس حدیث کا پتہ دے ورنہ مشہور حدیث من کذب علی متعمداً فلیتبوأ مقعده فی النار سے خوف کریں۔ (ص ۱۳)

ناظرین! فرمایئے اس کلام میں کذب کس کا۔ مرزا صاحب کا یا مولانا صاحب کا؟ کیا کسی مسلمان کے سامنے کوئی حدیث پیش ہو، تو اس کا حق نہیں کہ اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحت دریافت کرے؟ بے شک حق ہے۔ پھر مولانا صاحب نے اس میں کیا جرم کیا۔ ہاں جرم ہے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ہے جنہوں حضور نبی کریم ﷺ پر جھوٹ باندھا کہ آج دشمنان اسلام کو مسلمانوں کے ذبح کرنے کو ایک تیز ہتھیار دے دیا کہ وہ کھلے میدان میں پکار پکار کر کہیں کہ یہ ہے مسلمانوں کا رسول جس کی پیش گوئی ایسی صاف طور پر غلط ہوئی کہ بجائے ایک سو سال کے آج چودہ سو سال گزرنے کو ہیں مگر قیامت نہیں آئی۔ اس لئے مولانا ثناءاللہ امرتسری کا سوال محض اسلام کی خیر خواہی میں تھا اور امت مرزائیہ کا فرض تھا کہ اس حدیث کا پتہ دیتی یا اس قول مرزا کی تغلیط کرتی۔ مگر افسوس کہ مرزائی اپنی حق پسندی کا ثبوت یوں دیتے ہیں کہ بجائے واضع حدیث پر خفگی کرنے کے سائل پر خفگی کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ فروری ۱۹۳۱ء جلد ۲۸ نمبر ۱۴ ص ۴)

قادیانی تفسیر نویسی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

... قادیانی اخبار الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء میں علماء دیوبند کو بالمقابل تفسیر نویسی کا (مرزا محمود احمد نے) نوٹس دیا۔ ..اس کے جواب میں ہم نے لکھا:

ہم بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے تیار ہیں۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۲۵ء)

الفضل قادیان اس کے جواب میں بولا کہ

ہمارا خطاب دیوبندیوں کو ہے مولوی ثناءاللہ کیوں دخل دیتا ہے۔ پہلے دیوبندیوں سے وکالت نامہ حاصل کرے اگر وہ مخاطب بنتا ہے تو قادیان میں آکر تفسیر لکھے۔ (الفضل قادیان۔ ۱۰ ستمبر ۱۹۲۵ء)

اس کے جواب میں ہم نے اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر میں لکھا:

تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں۔ ہمیں وکالت نامہ کی حاجت نہیں

اس کے بعد اہل حدیث ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء میں فیصلہ کن جواب دیا جو یہ ہے:

سنو جی! ہم زیادہ باتیں کرنا نہیں چاہتے اس لئے آخری اعلان کر کے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحث کو ختم کرتے ہیں۔ ناظرین پبلک کو حقیقت معلوم ہو گئی ہے۔ اب اصل بات سنو۔

آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کر کے بٹالہ کی مسجد میں آجائیں (بٹالہ امرتسر سے بجانب شمال مشرق ۲۴ میل ہے اور قادیان سے ۱۱ میل بجانب غرب) جہاں آٹھ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک مجلس ہوگی جس میں میں اور آپ (خلیفہ قادیان) تفسیر القرآن لکھیں گے اس طرح کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھے گا۔ ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم (انڈی پنڈنٹ) ہوگا۔

آپ کو اختیار ہوگا ایک رکوع لیجئے، دو لیجئے، تین لیجئے۔

مریدوں کے خرچ کا اندیشہ ہے تو ان کو منع کر دیجئے کہ وہ ہرگز آپ کو ایسے امتحان میں دیکھنے نہ آئیں۔

ہاں میں ہمدردانہ بات آپ کو سمجھا دوں کہ اس مقابلہ کے لئے آنے سے پہلے اپنے رکن اعظم مولوی سرور شاہ صاحب سے ضرور مشورہ کر لیں۔

اس کے جواب میں اخبار الفضل قادیان نے لکھا:

مولوی ثناء اللہ جو ہمارے چیلنج کے مخاطب نہ تھے اس بحث میں آن کودے۔ ہم سے ان سے مطالبہ کیا تھا کہ دیوبندیوں سے قائم مقامی کی سند لیں جو ہمارے اصل مخاطب ہیں مگر افسوس کہ اس میں وہ کامیاب نہ ہو سکے۔

اصل بات کا جواب یوں دیا:

ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم ہوگا: بے شک یہ طریق مقابلہ اس وقت درست ہوسکتا تھا جب یہ دیکھنا ہوتا کہ زید عربی زیادہ پڑھا ہوا ہے یا بکر۔ لیکن ہر عقل مند انسان جو ہمارے پہلے مضامین پڑھ چکا ہے اور دیوبندیوں کے اشتہار دیکھ چکا ہے، وہ سمجھ سکتا ہے کہ مقابلہ اس امر میں نہیں ہے کہ حضرت خلیفہ عربی جانتے ہیں یا نہیں۔ یا غیر احمدی مولوی عربی جانتے ہیں یا نہیں۔ بلکہ فیصلہ اس امر کا کرنا ہے کہ اللہ تعالی غیر احمدی مولویوں پر ایسے علوم ظاہر کرتا ہے جو پہلی کتب میں نہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا حضرت مسیح موعود کے اوپر اس نے ایسے علوم ظاہر کئے ہیں اور جن کے ذریعہ آپ کی جماعت میں بھی رہ طاقت ہے کہ قرآن کریم کے نئے علوم اور معارف ظاہر کر سکے، اس فیصلہ کے لئے بے ترجمہ قرآن کے کیا معنی؟ اور دوسری کتاب کے نہ ہونے کا کیا مطلب؟ (الفضل قادیان۔۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء)

یعنی مرزا غلام احمد قادیانی نے پیر صاحب گولڑہ کے سامنے عربی کی شرط لگائی اور بے یارو مددگار تلاشی دے کر بے کتاب عربی تفسیر لکھنے کا ارادہ ظاہر کیا۔ مگر ان کے جانشین عربی دانی کو شرط نہیں مانتے، اور قادیان چھوڑ کر کسی دوسرے مقام پر نہیں آتے۔ یوں یہ باب بند ہوا۔

پھر ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء کو ایک آواز آئی:

حضرت امام جماعت احمدیہ (مرزا محمود احمد)... کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضور بارہا اس بارے میں چیلنج دے چکے ہیں اور حال ہی میں ایک تقریر میں موجودہ زمانہ کے علماء کے ذکر میں فرمایا کہ میں نے کئی بار چیلنج دیا ہے کہ قرعہ ڈال کر قرآن مجید کا کوئی مقام نکال لو۔ اگر یہ نہیں تو جس مقام پر تم کو زیادہ عبور ہو، بلکہ یہاں تک کہ تم ایک مقام پر جتنا عرصہ چاہو غور کر لو، اور مجھے وہ نہ بتاؤ۔ پھر میرے مقابلے میں آکر تفسیر لکھو۔ دنیا فوراً دیکھ لے گی کہ علوم کے دروازے مجھ پر کھلتے ہیں یا ان پر۔ (الفضل ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء ص ۷)

پھر الفضل ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں مضمون نکلا:

یہ کام (تفسیر نویسی) آسان نہیں ورنہ انور شاہ دیوبندی، مولوی ثناء اللہ، پیر مہر علی شاہ گولڑوی اور دیگر کبار کیوں صم بکم کے مصداق بن رہے ہیں۔

اس دعوت ثانیہ کی تحریک پر مولوی نور الٰہی گھر جاکھی کی ایک مرزائی دوست سے اس بارے میں مکاتبت ہوئی جس پر مجھے توجہ دلائی گئی تو میں نے ان چھٹی اہل حدیث ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں درج کر کے نیچے لکھا:

پہلے بھی خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے دیوبندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ایک سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آ کر بالمقابل تفسیر لکھئے۔

جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی، بلکہ انکار کر گئے۔ گزشتہ را صلوۃ۔ اب سہی۔ ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں، صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا اور تفسیر کے معارف کے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ بس۔

اس کے بعد اہل حدیث امرتسر ۶ ۔ ۲۷ جون ۱۹۳۰ء میں بھی اسی مضمون کی یاددہانی کرائی گئی۔ اس پر الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۳۰ء میں ایک نوٹ نکلا:

چند روز ہوئے مولوی ثناء اللہ نے حضرت خلیفہ کے مقابلہ میں تفسیر نویسی پر آمادگی کا ذکر اپنے اخبار میں کیا تھا۔ اس سلسلہ میں پرائیویٹ سکرٹری نے شملہ سے اطلاع ہے کہ پچھلے مضامین کے حوالے نکلوائے جا رہے ہیں۔ انشاءاللہ جلد ہی مولوی صاحب کے مضمون کا جواب لکھا جائے گا۔

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں: لکھا جائے گا، کہ فقرہ پڑھ کر بہت خوشی ہوئی۔ مگر اس اعلان کے بعد ایسے خاموش ہو گئے۔..

پھر سالانہ جلسہ قادیان میں ایک طویل تقریر کی جو ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء کے افضل میں شائع ہوئی۔ لکھا ہے:

اس سال جب میں شملہ جانے لگا تو مجھے معلوم ہوا کہ مولوی ثناء اللہ نے بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک مضمون شائع کیا ہے۔ روانگی کے وقت وہ مضمون مجھے ملا۔ شملہ میں چونکہ اور بہت کام تھا اس لئے اس مضمون کی طرف توجہ نہ کر سکا۔...اب میں اصل بحث کو لیتا ہوں۔.....

مولوی ثناءاللہ نے لکھا:

پہلے بھی خلیفہ قادیان نے دیوبندیوں کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا جس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ تعلیمی حیثیت سے ہم بھی دیوبندی ہیں پس ایک سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آ کر بالمقابل تفسیر لکھئے۔ جس کے جواب میں آج تک ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر گئے۔ گزشتہ را صلوۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب سہی ہماری طرف سے کوئی شرط نہیں صرف یہ کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر الگ الگ ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا اور تفسیر کے معارف کے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں ۔ بس ۔(اہل حدیث ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء)

اس تحریر سے یہ امور ثابت ہوتے ہیں:

اول یہ کہ مولوی ثناء اللہ نے تفسیر نویسی کے متعلق میرا وہ چیلنج منظور کر لیا تھا جو میں نے دیو بندیوں کو دیا تھا۔ دوم یہ کہ باوجود ان کے قبول کر لینے کے میری طرف سے ہاں نہ پہنچی بلکہ انکار کر دیا

پہلی بات کہ مولوی صاحب نے چیلنج منظور کر لیا تھا خود ان کی اپنی بات سے ہی رد ہو جاتی ہے۔ وہ چیلنج منظور نہیں کرتے بلکہ ایک نیا چیلنج دیتے ہیں ۔ چنانچہ باوجود یہ لکھنے کے کہ ان کی طرف سے کوئی شرط نہیں پھر شرطیں پیش کرتے ہیں (ہم نے شرطوں کی نفی کی ہے شرط نہیں لگائی ۔ ہم نے تو یہ کہا تھا کہ سادہ قرآن اور کاغذ قلم لے کر آجاؤ۔ اس بیان کو شرط کہنا قادیانی دماغ والوں کا کام ہے۔ ثناء) حالانکہ شرطیں پیش کرنے کا حق چیلنج دینے والے کا ہوتا ہے چیلنج منظور کرنے والے کا نہیں ہوتا۔ چیلنج منظور کرنے والا یہ تو کہہ سکتا ہے کہ جو شرائط پیش کی گئی ہیں وہ معقول نہیں غلط ہیں مگر یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں اپنی طرف سے یہ شرطیں پیش کرتا ہوں ....

مولوی صاحب نے یہ جو کہا ہے کہ ان کو جواب نہ دیا گیا تھا اور ہماری طرف سے خاموشی رہی ۔ یہ بھی درست نہیں ۔ ان کو جواب دیا گیا تھا چنانچہ ۲۷ ۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کے الفضل میں میری منظوری سے ایک مضمون شائع کیا گیا تھا ... (آپ نے ہمارے انکار کہنے کا مطلب نہیں سمجھا ۔ آپ نے ۲۷ ۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء کو جو لکھا تھا اس کا جواب اہل حدیث ۱۲ نومبر ۱۹۲۵ء میں دیا گیا تھا جس کو الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء میں نقل کر کے وہ لکھا جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے، جس کا شروع،

بے شک سے ہے، ۔ اور خاتمہ: کیا مطلب، پر ہے ۔ اس عبارت سے ہر ایک دانا انکار بلکہ فرار ہی سمجھے گا ۔ پس آپ کا ۲۷ ۔ اکتوبر کا حوالہ دے کر انکار سے انکار کرنا غلط ہے ۔ ثناء اللہ امرتسری).

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا اصل چیلنج جو اس وقت دیا گیا تھا اور جو اب بھی قائم ہے ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے اور وہ یہ ہے:

غیر احمدی علماء مل کر قرآن کریم کے وہ معارف روحانیہ بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی۔ پھر ان کے مقابلے میں کم سے کم دگنے معارف قرآنیہ بیان کرونگا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں۔ اور ان مولویوں کو تو کیا سوجھتے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے۔ اگر میں کم سے کم دگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بے شک مولوی صاحبان اعتراض کریں...

یہ وہ چیلنج ہے جو دیوبندی مولوی کو دیا گیا تھا جس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا تھا کہ میں بھی دیوبند کا پڑھا ہوا ہوں، میں اسے منظور کرتا ہوں۔ لیکن کہتے ہیں سادہ قرآن اور کاغذ قلم دوات لے کر ایک دوسرے کے سامنے بیٹھنا ہوگا۔ میں کہتا ہوں ترجمہ یا بے ترجمہ کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب کی عقل میں اتنی کمی آ گئی ہے کہ باوجود اس کے کہ انہوں نے میرے متعدد مضامین اور کتابیں پڑھی ہوں گی مخالفین پر میری تحریروں کا رعب بھی جانتے ہیں (آپ کے پیغامی اسے نہیں مانتے۔ ثناء اللہ) مگر خیال کرتے ہیں کہ جب میرے ہاتھ میں بے ترجمہ قرآن آیا تو بس میں ان کے مقابلہ میں رہ جاؤنگا۔ گویا جو کچھ میری طرف سے شائع ہوتا ہے وہ مولوی صاحب لکھ کر مجھے بھیج دیا کرتے ہیں اور میں اپنی طرف سے اسے شائع کر دیتا ہوں۔

مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیے میری طرف سے یہ چیلنج نہیں کہ میں بڑا عالم ہوں۔ اگر کوئی یہ دعوی کرے تو اس کے لئے ایسی بات پیش کر دینا جو اس کی ذاتی قابلیت کی نفی کرتی ہو اس کے دعوی کو رد کرسکتی ہے۔ مگر جو یہ کہتا ہو کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے تائید حاصل ہوتی ہے اس کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ ایسی چیز پیش کرے جس میں خدا کی تائید شامل ہو... میں نے اردو میں ترجمہ کرنے کا چیلنج نہیں دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب بتا تا ہوں کہ تفسیروں وغیرہ کے دیکھنے کی کیا ضرورت ہے

زیر بحث امر یہ تھا کہ تفسیر لکھنے والے کی تفسیر میں کچھ ایسے معارف ہوں جو پہلی کتابوں میں نہ ہوں مگر میں تفسیروں کا حافظ نہیں ہوں۔ پھر ان تفسیروں کو دیکھے بغیر یہ کس طرح پتہ لگ سکتا ہے کہ فلاں بات ان میں آئی ہے یا نہیں (یہ تو ثالثوں کا کام ہے۔ ویسے بھی دنیا کی تمام تفاسیر قادیانی کتب خانے میں یا کسی بھی ایک کتب خانے میں موجود ہونے کا دعوی کسے ہوسکتا ہے۔ اور اگر تمام کتب تفاسیر جمع کرنا ہوں تو ۱۹۲۵ء کے قادیان میں ایسا کرنے میں برسوں، بلکہ عشرے لگ جائیں گے۔ اور یہ ہے نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔ ہر وقت یہ بہانہ رہے گا کہ ابھی فلاں فلاں تفسیر ہمارے پاس نہیں پہنچ سکی۔ بہاء)

اسی طرح کلید قرآن کی بھی ضرورت ہوگی کیونکہ میرا یہ دعوی نہیں کہ میں قرآن کریم کا حافظ ہوں اس لئے قرآن کی کلید کی ضرورت ہوگی۔ وہ مضمون جو میرے ذہن میں ہوتا ہے وہ دوسروں کو معلوم نہیں ہوتا مگر ساری آیت مجھے یاد نہیں ہوتی

...مولوی صاحب نے یہ شرط لگائی ہے کہ تفسیر اور معارف کے لئے ضروری ہوگا کہ علوم عربیہ کے ماتحت ہوں۔ مگر یہ صاف بات ہے اور ایسا ہی ہونا ضروری ہے ورنہ مثلاً قرآن کریم میں جو ذلك الکتاب آیا ہے، میں کتاب کے معنی کپڑا لکھوں تو ہر شخص سمجھے گا کہ یہ غلط ہے۔ پھر اس شرط کے پیش کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے (جن کے بڑے میاں دمشق کے معنی قادیان کر سکتے ہیں ان سے کیا تعجب کہ کتاب کے معنی کپڑے کے کردیں۔ ثناء)... میں یہ شرط اپنے چیلنج میں بڑھا دیتا ہوں کہ کوئی اردو کتاب نہ رکھنی ہوگی اور نہ ترجمہ والا قرآن ہوگا... غرض اگر انہوں نے میرا چیلنج منظور کرلیا ہے تو آئیں معارف لکھیں ان کا خرچ ہم دیں گے۔ اب میں چند کی شرط بھی نہیں رکھتا۔ تمام کے تمام نکات ایسے ہوں گے جو کسی پہلی کتاب میں نہ ہوں گے۔ اور ان تفسیروں میں تو یقیناً نہ ہوں گے جو پاس رکھی جائیں گے وہ صرف اس لئے رکھی جائیں گی کہ تا معلوم ہو کہ مفسرین نے کیا لکھا ہے تا ہم ان کی لکھی ہوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باتوں میں نہ پڑیں۔ (الفضل قادیان ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء)۔

حضرت مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ

ا: میاں محمود تفسیر نویسی کے وقت عربی تفسیریں اور کلید قرآن ساتھ رکھیں گے۔

۲۔اور معارف جو بتائیں گے وہ اپنے باپ کی تحریرات سے بتاوینگے (دیکھوص ۱۷ کالم ۳۔

پہلے فقرے کا جواب تو خود مرزا صاحب متوفی کی تحریر سے ملتا ہے جو بوقت تفسیر نویسی جامہ تلاشی دینے اور لینے کی شرط لگا چکے ہیں۔

دوسرا فقرہ آپ کی اصل لیاقت کا کافی اظہار کرتا ہے۔ ایک طرف تو یہ تعلّی ہے کہ:

اللہ تعالی نے حضور (میاں محمود احمد قادیانی) کو قرآن کا ایسا علم عطا کیا ہے کہ کوئی مقابلہ نہیں کرسکتا۔

کیا وہ علم یہی ہے کہ جو باوا جی نے کہا، بیٹا جی نے نقل کردیا؟

یہ کیا بات ہوئی کہ:

میں معارف قرآنیہ بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں۔

مختصر یہ کہ آپ سادہ قرآن لے کر میرے مقرر کردہ مقام بٹالہ میں یا اپنے والد کے مقرر کردہ مقام لاہور میں آکر کسی محفوظ مکان میں بالمقابل عربی میں تفسیر لکھیں۔عربی میں نہ لکھ سکیں تو اردو بھی منظور کرسکتا ہوں۔کتاب کلید قرآن کی اجازت بھی دیدونگا۔بس اب زیادہ باتیں نہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔۲۰ فروری ۱۹۳۱ء ص ۱۴۔۱۸۔مختصراً)

مرزائیت سے توبہ

۱۲ رمضان مبارک (۱۳۴۹ھ) کو بمقام محلانوالہ ضلع امرتسر مابین مولوی قادر بخش اہل حدیث ومولوی فضل الٰہی مرزائی مقیم اجنالہ، مرزا صاحب قادیانی کے صدق وکذب وغیرہ پر مناظرہ ہوا جس میں مولوی فضل الٰہی نے شکست کھا کر ثابت کردیا کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی میں کاذب تھے لہذا ہم تین آدمی مرزائیت سے توبہ کرتے ہیں۔اور محمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ مہر دین درزی۔بوٹا جٹ۔بوٹا موچی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔۲۰ فروری ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ رمضان ۱۳۴۹ھ ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی انعام کی حقیقت

حافظ فضل الرحمان کو کورا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حافظ فضل الرحمٰن کلرک ریلوے اسٹیشن لالہ موسی کی ایک چٹھی بنام میاں محمود احمد قادیانی اہل حدیث ۹۔ جنوری میں چھپی تھی جس میں موصوف نے مرزا غلام احمد کے چیلنج پر قادیانیوں سے انعامی رقم امانت رکھوانے کا مطالبہ کیا تھا تفصیل اسکی یہ ہے

مرزا صاحب قادیانی نے اپنے ازالہ اوہام میں ایک چیلنج دیا ہوا ہے کہ جو شخص بتائے کہ توفی فعل کا فاعل اللہ ہو اور مفعول ذی روح ہو، اس وقت اس کے معنی سوائے موت کے کچھ اور بھی ہوتے ہیں تو اس کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

یہی چیلنج مباحثہ مونگ میں میرے سامنے کیا تھا جس میں ایک سوا پنا بھی ملا یا تھا۔ میں نے وہ چیلنج برسرا جلاس منظور کر کے کہا تھا کہ انعامی رقم امین کے پاس رکھواؤ اور جواب کی تنقید کے لئے کوئی منصف مقرر کرو۔

، یہ جواب سن کر ساری پارٹی ایسی مبہوت ہوگئی کہ آج تک اسے ہوش نہیں آیا۔

حافظ صاحب موصوف کے جواب میں الفضل میں مولوی اللہ دتا مبلغ قادیانی کا ایک مضمون نکلا ہے جس میں انہوں نے حافظ صاحب کو کورا جواب دیا۔ لکھا کہ تم ہمارے مخاطب نہیں ہو سکتے کیونکہ تم کلرک ہو (یعنی اسی طرح سرکاری محرر ہو جس طرح مرزا قادیانی سیالکوٹ میں کبھی تھے) اسلیئے تم اپنی وکالت پر پانچ علماء کے دستخط کرا کر سامنے آؤ اور جواب شائع کرو ہم خود دیکھ لیں۔ روپیہ رکھوانے سے کیا فائدہ بنک میں رہا تو ہمارے ہی نام سے رہے گا۔

حافظ فضل الرحمٰن صاحب کی طرف سے اس کے جواب میں ایک طویل مراسلہ آیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

ا۔ میں (حافظ فضل الرحمٰن) نے خلیفہ قادیان کو مخاطب کیا آپ جواب دینے والے کون؟ وکالت نامہ حاصل کیجئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔انعامی رقم رکھوانے کا مطالبہ کرنا مرزا صاحب کی سنت ہے انہوں نے مولوی رسل بابا مرحوم امرتسری کو ایسا لکھا تھا۔

۳۔امانت آپ کے نام پر نہیں ہوگی آپ کی طرف سے ہوگی۔اس میں وہی عبارت لکھی جائے گی جو مباحثہ لدھیانہ میں قادیانی لیڈر جناب منشی قاسم علی صاحب نے لکھ دی تھی کہ ہم مناظرہ کنندوں میں سے جو سچا ہوگا یہ رقم اسی کو ملے گی۔غالباً منشی صاحب زندہ ہیں آپ ان سے عبارت پوچھ لیجئے۔

۴۔میں واقعی کلرک ہوں مگر بفضلہٖ تعالیٰ حافظ قرآن ہوں اپنا دعویٰ قرآن ہی سے ثابت کروں گا۔میں مولوی نہیں لیکن آپ چاہیں تو اپنے لائق ترین مناظر منشی قاسم علی صاحب سے میرا امتحان مقابلہ کرا لیں مضامین یہ ہوں۔اردو، فارسی۔عربی۔انگریزی۔حفظ قرآن۔علم قرآن وغیرہ

نمونہ دیکھئے: آپ جیسے مولوی فاضل قرآن دانی کے دعویٰ میں لکھتے ہیں:

> ہمارا دعویٰ ہے کہ قرآن مجید بالترتیب ہے اس کے ہر لفظ ہر نقطہ اور ہر حرکت میں ترتیب ہے اس کی واؤ میں ترتیب ہے۔(الفضل ۲۴ جنوری ۱۹۳۱ء)

کیا خوب! مطلب آپ کا یہ ہے کہ قرآن مجید میں جو لفظ پہلے ہے اس کا محل بھی پہلے ہے۔یہ قادیانی علم قرآن۔پس اب آپ بتایئے اس آیت میں واؤ پہلے کا درجہ پہلے اور پچھلے کا پیچھے ہے؟ غور سے سنئے

اقیموا الصلوۃ و لا تکونوا من المشرکین۔ نماز پڑھو اور مشرک نہ بنو یعنی نماز پہلے ادا کرو اور شرک پیچھے چھوڑ دو۔کیا خوب معنی ہیں کوئی بت پرست مشرک کسی قادیانی عالم کے پاس مسلمان ہونے آئے اور نماز کا وقت ہو تو اس اصول سے اسے کہنا چاہیے کہ میاں تم پہلے نماز پڑھ لو پھر شرک سے توبہ کر لینا کیونکہ علم نحو میں گو لکھا ہے کہ واؤ ترتیب کے لئے نہیں مگر قرآن شریف کے ہر لفظ اور ہر حرف میں ترتیب ہے اس لئے بحکم آیت موصوفہ تم نماز پہلے پڑھو شرک سے توبہ بعد میں کرنا۔غالباً یہی معارف قرآنیہ ہوں گے جن کے دکھانے کے لئے خلیفہ قادیان صاحب نے تحدی کی ہے۔ فضل الرحمٰن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۳۱ء مطابق ۸ شوال ۱۳۴۹ھ ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک وہابیت اور احمدیت

بدعتوں کا زور تھا مکہ میں ، آخر نجد سے
یادگارِ دورہء عبد الوہاب آ ہی گیا

(اکمل قادیانی)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہوری احمدی جماعت کے امیر مولوی محمد علی مرزائیت کے بڑے دلدادہ ہیں آپ ہی کے حق میں ۱۹۰۶ء کے جلسہ قادیان میں یہ شعر پڑھا گیا تھا:

کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی ہیں وہ یہی ہیں وہ یہی ہیں پکے مرزائی

ہم بھی اس شعر کی تصدیق پاتے ہیں کیونکہ ہم مولوی صاحب موصوف کو فن تحریر وتقریر میں بالکل مرزا صاحب قادیانی کے رنگ میں رنگا ہوا دیکھتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں ایک کمال تھا کہ محض خیالات کو واقعات بنا کر دکھا دیتے تھے یہ وصف مولوی محمد علی صاحب لاہوری میں بھی ہے۔

موصوف نے اپنی انجمن کے سالانہ جلسہ میں ایک بسیط تقریر کی تھی جو ان کے اخبار پیغام صلح لاہور ۳ فروری ۱۹۳۱ء میں چھپی ہے۔ آج ہم اسی مطبوعہ تقریر پر تبصرہ کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اس تقریر میں کئی ایک باتیں بتائی ہیں۔ سب سے پہلے آپ نے تحریک وہابیت کا ذکر کیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

تحریک وہابیت:

ہمارے اس زمانہ سے کچھ عرصہ پیشتر مسلمانوں میں ایک تحریک پیدا ہوئی جو نافع الناس تھی۔ وہ تحریک فی الواقع مفید تحریک تھی۔ لوگوں نے اس تحریک کا نام تحقیر کے طور پر جو رکھا ہوا ہے وہ وہابیت ہے۔ مگر خود ان لوگوں نے اپنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام اہل حدیث رکھا ہے۔

الگ نام رکھنے پر لوگ خواہ مخواہ جھگڑا کرتے ہیں۔ دیکھئے یہ تحریک پیدا ہوئی لوگوں نے اس کا حقارت آمیز نام رکھ دیا اس لئے ان کو خود اس کے بالمقابل اپنا نام رکھنا پڑا۔ اسی طرح جہاں کہیں بھی کوئی تحریک پیدا ہوگی، اگر وہ خود اپنا نام نہ رکھے گی تو دوسرے خواہ مخواہ اس کا کوئی نام رکھ دیں گے تحریک احمدیت کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔

بہر حال وہابیت ایک تحریک تھی کہ جس کو میں نافع الناس سمجھتا ہوں۔ میں اس نام کو تحقیر کے لئے نہیں سہولت کے لئے استعمال کرتا ہوں۔ لوگوں نے اس تحریک کی بڑی سخت مخالفت کی۔ اس کو مٹانا چاہا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مسلمانوں کی نظریں بہت تنگ ہوگئی ہیں وہ کسی مفید تحریک کا کھلے دل سے اقرار کرنے سے ہچکچاتے ہیں۔ غرض مسلمانوں نے اس تحریک وہابیت کو بھی بہت بری نگاہ سے دیکھا۔ لیکن دوسرے مذاہب کے باریک بین علماء نے شہادت دی ہے کہ اس وہابیت کی تحریک نے مسلمانوں کو بہت فائدہ پہنچایا ہے۔ وہابیت سے میری مراد رفع یدین، آمین اور ہاتھوں کا نماز میں اوپر باندھنا نہیں۔

یہ مسائل تحریک وہابیت کی اصل نہیں، چھوٹے اور فروعی امور ہیں۔

اس تحریک کی اصلی روح یہ ہے کہ اس نے مسلمانوں کو اس تقلید کے پھندے سے نکالا جس کے نیچے مسلمانوں کی گردن پھنسی ہوئی تھی، جس نے مسلمانوں کے دماغ کو برباد اور بے کار کر دیا تھا۔ پس اس تحریک کا اصل پیغام نافع الناس تھا اس لئے یہ تحریک زندہ اور قائم رہی اور اس نے یہ کام کر کے دکھا دیا۔ کسی چیز کے حق ہونے کی یہی دلیل ہے کہ وہ چیز دنیا میں قائم رہتی اور لوگوں کو نفع پہنچاتی ہے۔ (پیغام صلح ۳ لاہور فروری ۱۹۳۱ء ص ۳)

آپ کی اس تقریر کو پڑھنے سے میرے دل میں القاء ہوا کہ:

مرزا صاحب قادیانی نے جو آخری فیصلہ کیا تھا جس کا مضمون ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے، وہ پہلے مرے۔

آخر وہ پہلے فوت ہو گئے اور پیچھے رہنے والا اس لئے رہا کہ وہ نافع الناس تھا۔ له الحمد

اس کے بعد آپ (محمد علی لاہوری) نے احمدیت کے حق میں بہت کچھ کہا۔ اس سب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

مرزا صاحب نے تمام فقہی مباحث اور فروعی اختلافات نظر انداز کر دیئے۔

ہم کو اس حکایت کا محکی عنہ نہیں ملتا کیونکہ اختلافی مسائل میں جو نسبت احناف اور اہل حدیث میں ہے وہ نسبت احمدیت میں بحال نظر آتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مفتی اعظم مولوی نورالدین کا فتوی درباره آمین بالجہر اور فاتحہ خلف الامام یہ ہے:

آمین بالجہر کو ہم پسند کرتے ہیں۔ سورۃ فاتحہ خلف الامام کو ہم فرض سمجھتے ہیں

(فتاوی احمدیہ۔ ج ا ص ۳۳)

یہی فتوی اہل حدیث کا ہے گو مرزا صاحب بذات خود حنفی تھے (بدر قادیان ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ھ) مگر یہ فتوی ان کی جماعت کے رکن اعظم کا ہے۔ مرزا صاحب فتوی دہی جن کے سپرد کرتے تھے۔ مولوی محمد علی کو خود اس کا اعتراف ہے (پیغام صلح مذکور)

احمدیت کی تعریف میں آپ نے لکھا ہے کہ:

احمدیت نے مسلمانوں کا وھن دور کر دیا۔ (یعنی بزدل سے بہادر بنا دیا)

کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں میں بہادری کی علامت جہاد تھا جس میں سرفروشی ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جہاد کے منسوخ ہونے کا فتوی دیا تو وھن زیادہ کیا یا دور کیا؟

۱۹۰۰ء میں پیر مہر علی صاحب گولڑہ کو مقابلہ میں تفسیر نویسی کیلئے لاہور بلایا جب وہ آگئے تو آپ نے عذر کیا کہ لاہور میں میرے مرید تھوڑے ہیں اور پیر صاحب گولڑوی کے ساتھ بہت سے سرحدی لوگ آگئے ہیں۔

اللہ اللہ! کیسی جرأت اور دلیری ہے۔ کہنے کو تو یہ کہہ گئے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا دادا گل محمد اکیلا دو ہزار کا مقابلہ کرتا تھا۔ (ازالہ اوہام)

مزید ثبوت یہ ہے کہ قادیان میں ذبح بقر سکھوں نے گرادیا تو قادیان کے پیر خلف مرزا صاحب اور مرید دونوں نے بیک زبان اعلان کیا کہ اپنا حق (لحم البقر) کے لئے آخری قطرہ تک گرادیں گے۔ مگر جب وقت آیا تو وہی ہوا جو قرآن مجید میں بزدل قوم کا ذکر ہے:

فلما کتب علیھم القتال تولوا

ابناء فارس

حدیث شریف میں حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت سلمان فارسی کو مخاطب رکھ کر فرمایا ہے کہ

فارسی قوم ایسی ذہین ہے کہ دین اگر ثریا تک گیا ہوتا تو بھی ابناء فارس اس کو لے آتے۔

مولوی محمد علی لاہوری نے یہ حدیث مرزا غلام احمد صاحب پر چسپاں کی ہے حالانکہ مرزا صاحب اپنے آپ کو چینی الاصل بتاتے ہیں۔ شیخ اکبر ابن العربی کی پیش گوئی متعلق چینی ولد اپنے اوپر لگاتے ہیں۔ (تریاق القلوب)

چین کجا اور فارس کجا (ہاں دونوں ایشیا میں ضرور ہیں جیسے قادیان اور دمشق ایک خط میں ہیں)

مخصوصات احمدیہ: ہم مشکور ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے احمدیت کے مخصوصہ مسائل بھی بتا دیئے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

بڑی بڑی باتیں جو احمدیت کے ساتھ مخصوص ہیں، مثلاً وفات وحیات مسیح وغیرہ۔

حالانکہ وفات مسیح کا مسئلہ ہندوستان میں ایجاد کرنے کا سہرہ سید احمد خان مرحوم کے سر ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے انہی سے لیا ہے۔ باوجود اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ اگر کچھ مسائل ایسے بھی ہیں جو احمدیت کے ساتھ مخصوص ہیں تو پھر آپ یہ کیوں کہتے ہیں:

احمدیت فرقہ کی تعریف میں نہیں آتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس صورت میں چند مسائل احمدیت سے مخصوص ہیں تو پھر وہ فرقہ نہیں تو خصوصیت کیسی؟

اقتداء بالمخالف

مسئلہ اقتداء میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے مرزا غلام احمد صاحب کی ساری تعلیم کو نظر انداز کر دیا ہے۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب کا ضمیر شہادت دیتا ہے کہ واقعی نماز ہر موافق ومخالف کے پیچھے جائز ہے، مگر مرزا صاحب قادیانی کے اقوال اس کے صریح خلاف ہیں اس لئے مولوی صاحب نے مرزا صاحب قادیانی کے حکم کی وہ تاویل کی جو خود مرزا صاحب قادیانی کو بھی پسند نہ ہوگی۔ آپ لکھتے ہیں:

> خود حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب اپنے دعوی کے پانچ سال بعد تک قسمیں کھا کھا کر لوگوں کو اپنے مسلمان ہونے کا یقین دلاتے رہے۔ اور دوسرے لوگوں کے پیچھے نمازیں پڑھتے رہے۔ مگر با ایں ہمہ علماء آپ کو کافر ہی کہتے رہے اور اپنی ضد سے باز نہ آئے۔ تب نمازوں کے علیحدہ کرنے کا حکم دیا اس لئے کہ آپ اس امر کو واضح کرنا چاہتے تھے کہ مسئلہ تکفیر سے آپ کس قدر بے زار ہیں اور اس غلطی کو نکالنا چاہتے تھے کہ کلمہ گو کو کافر کہنا جائز نہیں۔
>
> ہر چند آپ نے لوگوں کو سمجھایا اور ان کے ساتھ نمازیں بھی پڑھتے رہے، مگر جب دیکھا کہ یہ لوگ عمداً انکار کر رہے ہیں اور اس انتہائی ظلم سے باز نہیں آتے اور اس تکفیر کے مسئلہ نے ہی مسلمانوں کو پاش پاش کر دیا ہے، تو آپ نے اس بیزاری کا اعلان کرنے کے لئے جماعت کی نمازوں کو علیحدہ کر لیا۔ فی الحقیقت یہ تکفیر کا مسئلہ جب سے مسلمانوں میں شروع ہوا ہے اس نے مسلمانوں کی جماعت کو پراگندہ کر دیا۔ (پیغام صلح ایضاً ص ۶)

اس بیان میں تو مولوی محمد علی صاحب نے کمال کر دیا۔ آپ کی تقریر کا ملخص یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو فتوی عدم جواز اقتداء کا دیا ہے، وہ ان لوگوں کے حق میں ہے جو مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کو کافر کہتے ہیں۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے ہم مرزا صاحب قادیانی کے اصل الفاظ سامنے رکھ دیتے ہیں۔ ناظرین کرام خود انصاف فرمالیں گے۔

مرزا صاحب کے ایک راسخ مرید عجب خان تحصیل دار تھے ان کا ذکر ہے:

مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو خان محمد عجب خان صاحب آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں، ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں یا نہیں؟

(مرزا قادیانی نے) فرمایا اول تو کوئی ایسی جگہ نہیں جہاں لوگ واقف نہ ہوں اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی ہوں اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا کریں۔ اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو ورنہ ہرگز نہیں۔ اکیلے پڑھ لو۔ خدا تعالی اس وقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت طیار کرے۔ پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الٰہی کی مخالفت ہے۔

(فتاوی احمدیہ۔ ج ا ص ۱۹)

ناظرین عجب خان کا سوال اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جواب ملاحظہ کریں۔ کیسے صاف الفاظ میں مسئلہ اقتداء بیان فرمایا ہے کہ:

مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے مت پڑھو۔

یہ نہیں فرمایا کہ مکفرین کے سوا سب کے پیچھے پڑھو۔

وجوہات بالا پر نظر کر کے ہم مجبور ہیں کہ اعلان کریں کہ مولوی محمد علی اور لاہوری جماعت احمدیت سے کھسکتی جا رہی ہے۔ آخر ایک وقت آنے والا ہے کہ بحکم فجعلنا هم احاديث (محض باتیں رہ جائیں گی)

بہا نہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں شیشہ میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے ترا سبو بھی نہیں رہیگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۸ ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا الفضل اپنی حق گوئی کا ثبوت دے گا؟

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۲ جنوری ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۹ پر بعنوان جماعت اہل حدیث پر سرسری نظر ، ایک مضمون نکلا تھا جس میں اہل حدیث کی اخلاقی کمزوری (بغض عداوت کینہ وغیرہ) بتا کر حسب معمول اعیان اہل حدیث کو ان کمزوریوں کی اصلاح کرنے پر ایک نامہ نگار نے خیر خواہانہ طور پر متوجہ کیا تھا۔

قادیانی اخبار الفضل نے اس اخلاقی مضمون کو اسی نظر سے دیکھا جس نظر سے ان لوگوں نے دیکھا تھا جن کے حق میں ارشاد ہے: يضل به كثيراً و يهدى به كثيراً۔

چنانچہ الفضل قادیان (۷ فروری ۱۹۳۱ء) میں لکھا ہے:

جن لوگوں کی یہ حالت ہو ان کا سردار، یقیناً ایسا ہی انسان ہونا چاہیے جو ان سب سے بڑھا ہوا ہو۔

اس کے جواب میں اہل حدیث کے قابل نامہ نگار منشی عبداللہ معمار نے مضمون لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔ مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

اف کس قدر دیانت امانت اور ایمان کے خلاف اعتراض ہے۔ اے جناب! اگر آپ کا یہ اصول صحیح ہے کہ کسی جماعت کے افراد کی بدعملی سے اس کا سردار بھی ویسا ہی ہوتا ہے، تو براہ مہربانی مندرجہ ذیل تحریرات کو پڑھ کر آپ کے مسیح موعود اور خلیفہ ثانی کس مد شمار ہوں گے۔

سنیئے! مرزا صاحب اپنی جماعت کی حالت ان الفاظ میں لکھتے ہیں:

میں اس جگہ اس بات کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہے وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں ہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے قائم کرسکوں بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں ...اور بعض ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دل سوزی اور اخلاص بھی تھا مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں رہی بلکہ صرف صرف بلغم کی طرح مکاریاں باقی رہ گئی ہیں اور بوسیدہ دانت کی طرح اب بجز اس کے کسی کام کے نہیں کہ منہ سے اکھاڑ کر پیروں کے نیچے ڈال دیئے جائیں وہ تھک گئے اور درماندہ ہوگئے اور نابکار دنیا نے انہیں نیچے دبا لیا۔

(فتح الاسلام۔ص ٦٩)

کیا کافی نہیں؟ نہیں۔ تو اور لیجئے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اکثر لوگ باوجود بیعت کے اور میرے دعویٰ کی تصدیق کے پھر بھی دنیا کو دین پر مقدم رکھنے کے زہریلے تخم سے بکلی نجات نہیں پاتے بلکہ کچھ ملونی ان میں باقی رہ جاتی ہے اور ایک پوشیدہ بخل خواہ وہ جان کے متعلق ہو خواہ مال کے اور خواہ اخلاقی حالتوں کے متعلق ان کے نامکمل نفسوں میں پایا جاتا ہے۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ص ٨)

ہاں کافی نہ ہو، تو اور لیجئے:

میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ظاہری بیعت کرنے والے بہت ایسے ہیں کہ نیک ظنی لا مادہ بھی ہنوز ان میں کامل نہیں ... بعض بدقسمت ایسے ہیں کہ شریر لوگوں کی باتوں سے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور بدگمانی کی طرف ایسے دوڑتے ہیں جیسے کتا مردار کی طرف۔ (نصرۃ الحق۔ پنجم براہین۔ص ٩٧)

جناب مرزا صاحب پر سردار اہل حدیث والا فتویٰ لگانے سے فارغ ہونے کے بعد خلیفہ قادیان کی سنیئے۔ خلیفہ جی (کلام محمود۔ص ٦٧) فرماتے ہیں:

ہر دل میں پر ہے بغض و کیں ہر نفس شیطاں کار ہیں
جو ہو فدائے نور دین کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعین
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمین

مذکورہ بالا تحریرات مرزائیہ و اشعار محمودیہ سے ظاہر ہے کہ مبایعین مجدد قادیانی، بلغم کی مانند نجس، بوسیدہ دانتوں کی طرح ردی، دنیا کے طالب، پاؤں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روندنے کے قابل، بد باطن، بدقسمت، اشرار کی ہاں میں ہاں ملانے والے، مثیل کلاب، بخیل، آبروریز، اخلاق کش، مال مردم خور، ناقابل اعتماد، بغض و کین سے بھرے ہوئے، بلکہ ظاہر میں سب ابرا ہیں باطن میں سب اشرار ہیں، وغیرہ۔

کیا الفضل کا لائق اڈیٹر حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور جناب خلیفہ قادیان، کان اللہ نزل من السماء، کو ان تمام افعال قبیحہ میں بقول خود بڑھا ہوا لکھ کر اپنے حق کو مومن ہونے کا ثبوت دے گا۔ دیدہ باید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ شوال ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۱۸ ص ۵۔۶)

قادیانی مجدد کامل

خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پرانے مریدوں میں واقف حال ہیں، انہوں نے مجدد کامل کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی کے کمالات و فضائل بہت کچھ معتقدانہ رنگ میں لکھے ہیں۔ ہاں بطریق لاہوری پارٹی نبوت مرزا سے انکار کیا ہے اور قادیانی خلیفہ اور ان کے ہم نواؤں کو بہت جگہ معماران نبوت کا خطاب دیا ہے۔ قادیانی اخبار فاروق نے اس کے جواب کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے...ہم یہاں ایک نوٹ لکھتے ہیں:

خواجہ کمال الدین صاحب نے مسئلہ وفات مسیح میں منطقی تقریر سے کام لیا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

جس آیت نے علمی رنگ میں مجھ پر متحقق کر دیا کہ جناب مسیح مر چکے ہیں وہ حسب ذیل ہے۔ کوئی ذی علم اس آیت کے ہوتے ہوئے مسیح کو زندہ نہیں مان سکتا۔

ما محمد ا لا رسو ل قد خلت من قبله الرسل ۔ افان ما ت او قتل انقلبتم على اعقا بكم (یعنی محمد ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے رسول مر چکے ہیں۔ اگر وہ مرے یا قتل ہو جائے تو کیا تم پسپا ہو جاؤ گے)

یہ ایک منطقی مقدمہ ہے جس کا صغری یہ ہے۔ محمد رسول ہے۔ اس کا کبری یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے: محمد سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔

اصول منطق کی رو سے ہر صغری میں جو بھی مبتدا ہو وہی نتیجہء مقدمہ میں مبتداء ہوتا۔ اور نتیجہ کی خبر وہ ہوتی ہے جو کبری کی خبر ہوتی ہے۔ اب کبری میں قد خلت بطور خبر واقع ہوا ہے جس کے معنی میں نے، مر چکے، کئے ہیں۔ لیکن بالفرض اس کے معنی گذر چکے، لے لئے جاویں تو چونکہ نتیجہ میں محمد مبتداء ہے اور مرنا بطور خبر بالفاظ قرآن واقع ہوا ہے اس لئے خلت کے معنی لازماً مر چکے ہوں گے۔ لہذا آیت شریفہ کے معنی یہ ہوئے۔ محمد رسول ہے، اس سے پہلے کل رسول مر چکے ہیں۔

یہ امر مسلم ہے کہ کبریت کی کلیت ہونی ضروری ہے، یعنی جس جماعت کا ذکر کبری میں ہے اس کے ہر فرد پر خبر حاوی ہونی چاہیے۔ مثلاً یہ کہا جائے کہ زید انسان ہے اور انسان ہنستے ہیں، اس؛ لئے زید ہنستا ہے۔ اگر بنی آدم میں سے ایک فرد بھی ایسا ہو جو ہنس نہ سکے تو نتیجہ غلط ہوگا۔

اسی طرح حضرت محمد ﷺ کی موت کی خبر تو قرآن نے دی لیکن وجہ یہ بتلائی کہ اس سے پہلے رسول مر چکے ہیں۔ لہذا آپ سے پہلے ایک بھی رسول ایسا نہیں ہوسکتا جو آپ ﷺ سے پہلے مر نہ چکا ہو۔ اب اگر جناب مسیح ان میں سے ہیں تو مر چکے ہیں۔ کس قدر سیدھی بات ہے۔ اس آیت کے ہوتے ہوئے تو جو مسیح کو زندہ مانے گا وہ معاذ اللہ قرآن حکیم کو بروئے اصول منطق ایک غلط کتاب تسلیم کرے گا۔ (مجدد کامل۔ص ۱۰۔۱۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم راستی سے کہتے ہیں کہ ہم اس منطقی شکل اور منطقی تحریر کو سمجھنے سے قاصر ہیں ۔...علم منطق میں نتیجہ برآمد کرنے کے لئے چار شکلیں بتائی گئی ہیں۔ خواجہ صاحب کی عبارت شکل اول بن سکتی ہے اور شکل ثانی بھی۔ لیکن خواجہ صاحب کے فحوائے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ اس کو شکل ثانی بناتے ہیں کیونکہ ،محمد، کے لفظ کو نتیجہ کا مبتداء (منطقی اصطلاح میں مبتداء نہیں بلکہ موضوع کہتے ہیں۔ ثناء اللہ امرتسری) قرار دیتے ہیں جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حداوسط (محمد) نہیں، ورنہ حسب قانون منطق نتیجہ میں ساقط ہو جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم دیکھتے ہیں کہ اہل منطق کے نزدیک شکل ثانی کی کیا شروط ہیں:

شروط کی تلاش میں ہم دور دراز نہیں جاتے بلکہ ابتدائی درسی کتاب تہذیب المنطق میں ہے:

یشترط فی الثانی اختلافهما فی الکیف و کلیة الکبری ـ مع دوام الصغری۔

یعنی شکل ثانی میں یہ شرط ہے کہ اس کے دونوں مقدمات میں سے ایک موجبہ ہو تو دوسرا سالبہ۔ نہ دونوں موجبہ ہوں، نہ دونوں سالبہ۔ یعنی پہلا منفی ہو تو دوسرا مثبت۔ پہلا مثبت ہو تو دوسرا منفی۔ مگر خواجہ کمال الدین صاحب لاہوری کے کلام میں دونوں مثبت ہیں۔

صغری۔ محمد رسول ہے۔

کبری۔ محمد سے پہلے رسول گذر چکے ہیں۔

پس حسب قوانین منطق یہ شکل صحیح نہیں بلکہ صریح غلط ہے۔ اگر ہم خواجہ صاحب کے لحاظ میں اس کو صحیح بھی مان لیں تو نتیجہ کیا ہوگا؟ قاعدہ منطق ہے کہ حداوسط کو گرادیتے ہیں باقی موضوع محمول کو لے کر نتیجہ بنادیتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ حداوسط یہاں، رسول، ہے۔ اس کو گرادیں تو باقی رہا (محمد ۔محمد ہے)۔ بہت خوب! ہم مان لیتے ہیں کہ محمد۔ محمد ہے۔، ہوا کیا؟ بلکہ ہم یہ بھی مان لیں کہ خواجہ۔ خواجہ ہے۔ بلکہ ہم یہ بھی مان لیں کہ مرزا۔ مرزا ہے۔ تو ہمارا کیا حرج۔ زیادہ سے زیادہ اس کو حمل اولی کہیں گے۔ یہ تو اس کے مشابہ ہوا جو کسی شاعر نے کہا تھا:

انا ابو النجم و شعری شعری

اور اگر ہم اس کو شکل اول بنائیں تو اس میں کبری کلیہ نہیں کیونکہ موضوع کبری، محمد ہے جو جزئی ہے جس کی وجہ سے قضیہ مخصوصہ بنے گا، پھر بھی نتیجہ معدوم۔

خواجہ صاحب! آپ سارے ملک انگلستان میں تبلیغ اسلام کریں، علوم عربیہ کے تنگ وتاریک کوچوں میں نہ گھسیں

ایں زمین را آسمان دیگر است

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے ایک دفعہ مولوی غلام رسول راجے کی سے کہا کہ تم لوگوں نے خواجہ کمال الدین کا حق دوستی ادا نہیں کیا کیونکہ ان کے عربی الفاظ کی اصلاح نہیں کی جو ایک مخلص دوست کا قرض ہے۔ انہوں نے کہا، بہت سمجھایا، مگر وہ کسی کی مانتے نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۲۲ شوال ۱۳۴۹ھ۔ ص ۴۔۶)

مسیح قادیانی اور مہاتما گاندھی

(ہندوستان کے دو ریفارمر)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ہم دو ریفارمروں کی زندگی کا مقابلہ کرنا چاہتے ہیں مگر اس مقابلہ میں مذہبی خیالات اور کفر و اسلام پر نظر نہ ہوگی بلکہ محض ان کی اصلاحی کوشش اور اس میں کامیابی یا ناکامی کا مقابلہ ہوگا۔ انشاء اللہ

دعوی: کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی ان کو گاندھی جی سے ایک بڑے رتبے والا ثابت کرتا ہے کیونکہ وہ کہتے تھے کہ

میں خدا کا مخاطب ہوں، ملہم ہوں، مامور ہوں، یہاں تک کہ مسیح موعود ہوں۔ میں اس لئے آیا ہوں کہ تمام دنیا کی مکمل اصلاح کروں۔

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۵۱)۔

اور یہ بھی اعلان فرمایا تھا کہ

میں اپنا کام تمام کر کے دنیا سے رخصت ہوں گا۔ (ازالہ اوہام)

گاندھی جی کو دیکھا جائے تو وہاں اس قسم کے دعاوی کا نشان بھی نہیں ملتا، البتہ بعض دفعہ ان کی تقریر تحریر سے یہ پتہ چلتا ہے کہ گاندھی جی اظہار کرتے ہیں کہ میں خدا کی روشنی سے دیکھتا ہوں۔ ان کا دعوی نہیں کہ میں ہندوستان کو خود مختار بنا دونگا، بلکہ یہ ہے کہ میں مرتے دم تک کوشش کرونگا کہ ہندوستان آزاد ہو چنانچہ وہ اسی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔

گاندھی جی نے جب سے ہندوستان میں سیاسی کام کرنا شروع کیا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ہمیشہ اپنا نصب العین سامنے رکھا یعنی ہندوستان کی آزادی۔ گو اس نصب العین کو انہوں نے مختلف الفاظ سے بیان کیا۔ کبھی سوراج کہا، تو کبھی پورن سوراجیہ، کبھی مکمل آزادی۔ مگر نہ تو اس نصب العین کے اظہار کرنے میں جھجکے، نہ اس کے حصول کے ذرائع پر عمل کرنے سے ڈرے۔ یہی ایک گر ہے جو آج ہندوستان کے ہر قسم کے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں۔

ہاں وہ کبھی کبھی مقصود کو اتنا قریب الحصول بتاتے ہیں کہ عام رائے کا انسان اس کو متخلف اور غلط کہنے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔ مگر وہ درحقیقت سیاسی اصطلاح ہوتی ہے۔ گاندھی جی کا مقصد اور حرکت سب سیاسی ہے۔ اس لئے ان کا ہر کام سیاسی ہے۔ جس میں اس قسم کے مواعید ہوا کرتے ہیں تاکہ لوگ چست ہو کر کمر ہمت باندھ کر کام کریں۔ ہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ مذہبی حیثیت کے بزرگ ہیں، اس لئے ان کی اصطلاح بھی مذہبی ہونی چاہیے جس میں کسی طرح کا کذب یا تخلف ہونے کا اندیشہ نہ ہو۔

کچھ شک نہیں کہ گاندھی جی اپنے مقصد میں ہنوز کامیاب نہیں ہوئے، بلکہ یوں کہیے کہ ابھی وہ کام شروع بھی نہیں ہوا، اس لئے وہ اس اعتراض کا محل نہیں ہو سکتے جو قادیانی مرزا جی پر وارد ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ ہم ایک اور طرح سے مقابلہ دکھاتے ہیں جو بالکل صاف اور سیدھا اور قابل فہم ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا جی نے بقول خود قریباً چالیس سال تبلیغ فرمائی کیا تقریر سے کیا تحریر سے کیا مناظرات سے۔ تحریر سے تو اتنی کہ کوئی ملک شائد ہی خالی رہا ہوگا جہاں ان کی تحریر نہ پہنچی ہو۔ مگر ان ممالک میں بجائے اصلاح کے فساد پھیلا۔ مرزا جی کی طرف میلان کرنے والوں کی تعداد بہت ہی کم قریب العدم ثابت ہوئی اور مخالفت کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ۔

ہم کہہ آئے ہیں کہ مذہبی حیثیت سے یہاں ہماری گفتگو نہیں، بلکہ واقعات کی رو سے ہے۔ اس لئے یہاں ہم یہ نہیں کہنا یا سننا چاہتے کہ دو گروہوں میں حق پر کون ہے اور باطل پر کون؟ ہاں واقعات یہ ہیں کہ مرزا جی کی مخالفت بمقابلہ موافقت بہت ہے برخلاف گاندھی جی کے کہ انہوں نے ہندوستان میں اس سرے سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرے تک پبلک میں ہندو ہو یا مسلمان عیسائی ہو یا پارسی سیاسی کام کرنے کی استعداد پیدا کر دی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہے کہ جو لفظ دس سال پہلے کسی بڑے سے بڑے لیڈر کے منہ سے نہ نکلتے تھے آج عوام کالانعام بلکہ اطفال بھی بولتے ہیں، اور عام طور پر، انقلاب زندہ باد، کے نعرے سنے جاتے ہیں۔ ان آوازوں کا زور اس قدر طوفان انگیز ہے کہ قادیانی پارٹی کو خود ان میں شریک ہو کر کہنا پڑا کہ:

ہندوستان غیر محدود زمانہ تک غیر ملکی حکومت گوارا نہیں کر سکتا ... اب ہندوستان خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔ (الفضل قادیان ۲۶۔۲۹ جون ۱۹۳۰ء)

حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اپنا قول یہ ہے کہ:

میری عمر کا اکثر حصہ (یہ اکثر کا لفظ یاد رہے۔ ثناء اللہ) اس سلطنت کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی حکومت کی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب ص ۱۵) (دراصل یہ مرزا صاحب کا وہی کلیہ ہے کہ ۵۰ اور ۵ میں کوئی فرق نہیں کیونکہ ایک صفر ہی کا تو فرق ہے۔ یہاں پچاس کے ساتھ اعشاریہ لگانے سے ۵. ہونا ہے یعنی ایک الماری کا نصف، جو حقیقت سے ذرا قریب تر ہے۔ بہاء)

اتباع گاندھی جی کا نعرہ انقلاب زندہ باد، خود قادیانیوں اور خلیفہ قادیان پر بھی موثر ثابت ہوا کہ ان کے منہ اور قلم سے بھی کانگریس کے مقصد کی تائید اور تحسین نکلتی ہے۔ (الفضل قادیان۔ ۹ مئی ۱۹۳۰ء)

اس سے ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ گاندھی جی اپنے مقصد کی تمہید میں کہاں تک کامیاب ہیں اور مرزا صاحب قادیانی کہاں تک ناکام۔

اس کے جواب میں ہمارے کانوں میں آواز پہنچتی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کامیابی یہ ہے کہ انہوں نے اشاعت اسلام کے لئے ایک جماعت بنائی جن کے مشن دور دراز ممالک میں ہیں۔

یہاں تک کہ بھی کہا جاتا ہے کہ ان کے صاحبزادہ میاں محمود نے اسّی (۸۰) ہزار روپیہ خرچ کر کے انگلستان کی سیر کی جس میں اشاعت اسلام کی بنیاد لگا دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم مانتے ہیں کہ خلیفہ قادیان خدم حشم کی ایک پارٹی لے کر انگلستان گئے تھے جہاں سے واپسی پر انہوں نے اپنا لقب فاتح انگلستان رکھا تھا (الفضل ۴۔ اکتوبر ۱۹۲۴ء) مگر سوال یہ ہے یہ سفر دراصل کام کی ابتداء اور فعل کا تہیہ ہے یا اکمال اور اتمام فعل؟ اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ کام ابھی ابتدائی مرحلے میں ہے حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو فرما چکے ہیں اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مسنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے خدا واحد کی عبادت ہو۔

(قول مرزا قادیانی، در اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

اور یہ بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا:

عنقریب دیکھو گے کہ کوئی پڑھا لکھا ہندو تمہیں دکھائی نہ دے گا۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۳۲)

بس یہ ہے تصویر کا رخ جو مرزا قادیانی کا نصب العین تھا۔ کیا یہ پورا ہوا؟

کیا ہندوستان میں پڑھا لکھا ہندو کوئی نہیں؟

کیا عیسائی قوم نے اپنے مصنوعی خدا (مسیح) کو چھوڑ دیا اور دنیا اسے بھول چکی ہے؟

ہماری تو دعا ہے کہ ایسا ہو۔ مگر مردم شاری کے کاغذات اور ہمارا مشاہدہ بتا رہے ہیں کہ ہر دس سال کے بعد عیسائی سو فیصدی بڑھ جاتے ہیں۔

ناظرین یہ ہیں واقعات صحیحہ جو کسی تاویل سے غلط نہیں ہو سکتے۔

مختصر یہ کہ کہ گاندھی جی کی کامیابی ابھی متوقع ہے اور مرزا جی کی ناکامی ہو چکی۔ چنانچہ انکے صاحبزادے میاں محمود بھی آہ وزاری میں مرزا جی کی ناکامی کا مرثیہ پڑھتے ہیں:

اے چشمہ علم و ہدی اے صاحب فہم و ذکا
اے نیک دل اے با صفا اے پاک طینت با حیا
اے مقتداء اے پیشوا اے میرزا اے رہنما
اے مجتبی اے مصطفیٰ اے نائب رب الوراء
کچھ یاد تو کیجئے ذرا ہم سے کوئی اقرار ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتے تھے تم ہر دم خبر بندھتی تھی جس سے یاں کمر مٹ
مٹ جائے گا سب شور و شر موت آئے گی شیطان پر
پاؤ گے تم فتح و ظفر ہوں گے تمہارے بحر و بر
آرام سے ہو گی بسر ہوگا خدا مد نظر
واں تھے یہ وعدے خوب تر یاں حالتِ ادبار ہے

ہر دل میں پر ہے بغض وکیں ہر نفس شیطاں کا رہیں
جو ہو فدائے نور دیں کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعین
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمین
بے چین ہے جان حزیں حالت ہماری زار ہے

کہنے کو سب تیار ہیں چالاک ہیں ہشیار ہیں
منہ سے تو سو اقرار ہیں پر کام سے بیزار ہیں
ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں
مصلح ہیں پر بدکار ہیں، ہیں ڈاکٹر پر زار ہیں
حالات پر اسرار ہیں دل مسکن افکار ہے

چھینے گئے ہیں ملک سب باقی ہیں اب شام و عرب
پیچھے پڑا ہے ان کے اب دشمن لگائے تا نقب
ہم ہو رہے ہیں جاں بلب بنتا نہیں کوئی سبب
ہیں منتظر اس کے کہ کب آئے ہمیں امداد رب
پیالہ بھرا ہے لب بلب ٹھوکر ہی اک درکار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ پر الزام ہے یہ خود ہمارا کام ہے
غفلت کا یہ انجام ہے سستی کا یہ انعام ہے
قسمت یونہی بدنام ہے دل خود اسیر دام ہے
اب کس جگہ اسلام ہے باقی فقط اک نام ہے
ملتی نہیں ہے جام مئے بس اک یہی آزار ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۲۹ شوال ۱۳۴۹ھ ص ۳۔۴)

مرزائی اخلاق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ضلع گوجرانوالہ میں ایک موضع قلعہ میہاں سنگھ مشہور مردم خیزگاؤں ہے، جہاں ایک بزرگ ولی اللہ مولوی غلام رسول مرحوم گذرے ہیں جو حضرت مولوی عبد اللہ صاحب غزنویؒ کے مرید خاص تھے۔ ان مرحوم کی اولاد میں آج بھی ایک صاحب مولوی عبدالعزیز صاحب علم زندہ ہیں جو صاحب تقریر کے علاوہ صاحب تحریر بھی ہیں۔ آپ نے ایک پارہ کی تفسیر القرآن اردو میں لکھی۔ اس میں کھیر کا ذکر بھی آتا ہے (ہمارے احباب کی اصطلاح میں مرزا صاحب قادیانی کے ذکر کا نام کھیر ہے اسی کی طرف اشارہ ہے ۔ثناء اللہ امرتسری) اس لئے صفراوی مزاج والوں کو میٹھا ناموافق ہوا تو انہوں نے قئے کر دی۔ چنانچہ ایک مرزائی صاحب نے نہایت میٹھے لہجے میں مولوی عبدالعزیز صاحب کو خط لکھا جو درج ذیل ہے:

مکرم مولوی صاحب مولوی عبدالعزیز صاحب سلمہ تعالی۔ السلام علیکم۔

عرض ہے کہ میں نے آپ کی تفسیر القرآن اردو سیپارہ اول دیکھی ہے۔ صفحہ ۶۳ پر آپ نے حضرت مرزا صاحب کو صاحب المرض مجنون لفظ سے تعبیر فرمایا ہے اور پھر ساتھ ہی آپ اللہ کی قسم کھا کر احمدی جماعت کی خیر خواہی ظاہر کرتے ہیں اور پھر کہتے ہیں کہ ہم مرزا صاحب کی پیروی سے باز آجائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دل میں از حد رنج پیدا ہوا۔ مولوی صاحب آپ کو میں طفل مکتب سمجھتا ہوں اور خدا کے علم محض سے ناواقف سمجھتا ہوں۔ حضرت مرزا صاحب کی پیروی چھوڑ کر کون سے اسلام کی پیروی کروں۔

یہ اسلام جو آپ پیش کر رہے ہیں خدا کی قسم ایک آنہ؟ کو بھی نہیں لیتا۔ ہاں بے شک اس اسلام پر ایمان رکھتا ہوں جو اللہ کی طرف سے محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف نازل ہوا ہے اور وہی میرا اسلام ہے۔ میں توحید کو افضل سمجھتا ہوں عیسیٰ دوسرا خدا بن جاتا ہے اگر آسمان پر زندہ سمجھوں۔ ثابت ہوا آپ مشرک ہیں اس واسطے آپ کا اسلام حیوان قبول نہیں کر سکتے (اسی لئے آپ نے بھی قبول نہیں کیا۔ ثناء اللہ)۔ تو کیا چیز ہے۔ ولی کا بیٹا۔ اپنے باپ کا ولی ہونا ثابت کر۔ علم ربانی سے ناواقف، قسم خدا کی اگر تجھے بغض مرزا صاحب سے ہے تو کیا دین اسلام تیرے باپ کا دین ہے۔ ہم نہیں تیرا اسلام قبول کرتے۔ تیرے علم کو ہم خاک بھی نہیں سمجھتے۔ خبردار یہ علم کی شیخی ثناء اللہ سنا، یا کسی وہابی مشرک کو۔ ایسی تفسیر لکھ کر اپنے وقت کو ضائع کرتا ہے۔ اور محض نابلد ہو کر عالم ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ ایسا شخص دوزخی ہوتا ہے۔ میں تو اللہ اور رسول کریم اور حضرت مرزا صاحب کا نام تیرے منہ سے سننا نہیں چاہتا کیونکہ وہ پاک ہیں، اور تیری زبان حسد کی تلوار ہے۔

رحیم بخش زمین دار احمدی شیخوپورہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

ہم تصدیق کرتے ہیں کہ راقم خط ہذا رحیم بخش واقعی پختہ مرزائی ہے۔ اس کی دشنام دہی اس کے لئے بمنزلۃ معذرت کے ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دشنام طرازی دیکھنی ہو، تو ہمارا رسالہ ہندوستان کے دو ریفارمر ملاحظہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۳۱ء مطابق ۲۹ شوال ۱۳۴۹ھ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ بہاء اللہ: ظہور اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان ہمارے دو ایشائی رہبر اور ہادی مہتدی مصلح اعظم ہونے کے مدعی شیخ بہاء اللہ اور مرزا صاحب قادیانی جو جو دعوے لے کر ظاہر ہوئے اس کی تکمیل کیا کرتے ان کے دعاوی کی تعیین بھی متنازعہ ہو رہی ہے۔ قادیانی حضرت کی بابت تو ان کی امت کی دو پارٹیاں آپس میں لڑ جھگڑ رہی ہیں کہ وہ مدعی نبوت تھے یا نہ تھے۔

اسی طرح شیخ بہاء اللہ ایرانی کے متعلق اپنے بیگانے ان کے دعاوی میں مختلف ہیں۔ قادیانی گروہ ان کو مدعی الوہیت کہتا ہے۔ اہل حدیث ان کو مدعی نبوت کہتا ہے۔ ان کا اپنا گروہ ان کو ظہور اعظم کہتا ہے۔

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۶ فروری ۱۹۳۱ء میں ایک علمی سوال کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

ظہور اعظم، یہ مرکب اضافی ہے یا توصیفی؟ اضافی ہونے کی صورت میں اعظم کا موصوف کیا ہے؟ اور توصیفی کی صورت میں ظہور کا فاعل کون؟

اس سوال کا جواب بہائی مذہب کے آرگن کوکب ہند دہلی نے یوں دیا ہے:

یہ مرکب توصیفی ہے اور ظہور کا فاعل وہی ہے جو مالک ظہور ہے۔ یعنی خدا تعالیٰ۔ جس کا ایک اسم الظاہر بھی ہے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ کل کائنات کی اشیاء خدا کے اسم الظاہر کی مظہر ہیں یعنی سب میں قدرت خداوندی کا ظہور ہے لیکن ظہور کے مدارج مختلف ہیں ۔ جماد، نبات، حیوان، انسان۔ سب اپنے اپنے درجہ میں مظاہر قدرت ہیں۔ ان سب میں سے انسان بڑا مظہر قدرت ہے۔

پھر انسانوں میں مختلف مدارج ہیں۔ جن میں سے انبیاء بڑے مظاہر قدرت ہیں۔ لیکن خدا کی قدرت کی انتہاء نہیں ہے اور نہ اس کے ظہور کا کوئی محدود دائرہ ہے بلکہ وہ نئے نئے اور اعلیٰ سے اعلیٰ ظہورات قدرت دکھاتا رہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت بھی ایک دائرہ میں ظہور قدرت تھا۔ وہ دائرہ خاتم النبیین پر آ کر ختم ہوا ۔اب ظہور قدرت کا ایک نیا دور اور نیا دائرہ شروع ہوا جس کی شان نبوت و رسالت سے بالاتر ہے جیسا کہ دلائل کے ساتھ کوکب ہند میں یہ مضمون بارہا بیان کیا جا چکا ہے اس لئے دہرانے کی ضرورت نہیں۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کے سوال کا جواب ہم نے دے دیا ہے۔

(کوکب ہند۔ مارچ ۱۹۳۱ء ص ۱۰)

ہم آپکی تکلیف فرمائی کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور آپ کی دعا پر آمین (بالجہر) کہتے ہیں۔ بعد اس کے اتنا اور پوچھتے ہیں کہ آپ کے اس فرمانے سے قدرت کلی مشکک ہے جو کہیں کم کہیں زیادہ ظہور کرتی ہے۔ پس قدرت کے کلی مشکک ہونے کا ثبوت آپ کے ذمہ ہے۔ قدرت بحیثیت اپنی ماہیت کے کلی متواطی ہے۔ شاید آپ کو مقدورات کے کلی مشکک ہونے سے شبہ ہوا جو قدرت کو بھی کلی مشکک قرار دیا۔ ہمارے نزدیک قدرت کا تعلق جیسا انسان جیسی عظیم ہستی سے ہے ویسا ہی ایک تنکے سے بھی ہے آپ کے قریب الفہم کرنے کے لئے ایک مثال عرض ہے۔

ٹرین میں حرکت پیدا کرنے والا انجن ہے۔ جس کی تحریک سب گاڑیوں میں برابر ہے۔ اگرچہ گاڑیاں اپنے درجوں میں مختلف حیثیت کی ہیں۔ کوئی اول درجے کی، کوئی دوم، کوئی سوم کی، کوئی مال کی۔ ٹھیک اسی طرح قدرت کا تعلق ہے۔

آپ کا یہ فرمانا صحیح ہے کہ: خدا کی قدرت کی انتہاء نہیں۔

مگر اس کے معنی یہ ہیں کہ آج تک جو مخلوق اس نے بنائی ہے بس اسی پر قدرت ختم نہیں بلکہ لا تقف عند حد اس سے قدرت کا کلی مشکک ہونا ثابت نہیں ہوا۔ پس آپ کا جواب ہنوز تشریح طلب ہے خدا کی قدرت علی وجہ الاتم نے بہاء اللہ میں ظہور کیا، اس کے معنی کیا ہیں؟

لیجئے ہم مانے لیتے ہیں کہ قدرت حسب مقدور مختلف المدارج ہے تو کیا ہم پیغمبر علیہ السلام کو افضل الناس جانتے ہیں یا اور کوئی اہل مذہب اپنے پیشوا کو افضل جانتے ہیں وہ نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے پیشوا میں خدا کی قدرت کا ظہور اتم اور اعظم تھا کیونکہ وہ بزرگ خود اعظم تھا۔ جب ہم بھی اپنے نبی کے حق میں کہہ سکتے ہیں حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت اور رسالت سے وراء ان کو کوئی درجہ نہ تھا تو ثابت ہوا کہ کسی چیز میں ظہور اعظم ہونا اس کی نبوت کے منافی نہیں بلکہ موید ہے۔

سردست آپ کے غور وفکر کے لئے اتنا ہی معروض ہے۔ باقی بعد جواب پھر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۴۹ھ ص ۵۔۶)

وہی تفسیر نویسی کا ولولہ

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اہل حدیث مورخہ ۱۳ فروری ۱۹۳۱ء میں قادیانی خلیفہ کی بالمقابل تفسیر نویسی کے متعلق ایک بسیط مضمون لکھا گیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

> مرزا صاحب متوفی کی شروط پر تفسیر لکھی جائے۔ یعنی کوئی کتاب ساتھ نہ ہو، تفسیر عربی میں ہو، تفسیر میں وہ معارف بیان کئے جائیں جو پہلے کسی نے بیان نہ کئے ہوں۔ وغیرہ

خلیفہ قادیان تو خاموش رہ سکتا ہے مگر مریدین نہیں رہنے دیتے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ:

> (ہمارا محمود احمد) دنیا کے اسیروں کا رستگار بنا قوموں کا سردار کہلایا اور خاص و عام کا مرجع بن گیا۔ ہر ہاتھ جو ہمارے آقا فضل عمر ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خلاف اٹھا، شل ہوگیا۔ ہر انسان جس نے آپ کو گرانا چاہا خود گر گیا۔ اور ہر وہ جس نے آپ کو ذلیل کرنا چاہا، نہایت بری طرح ذلیل و رسوا ہوکر رہا۔ جنہیں اپنے علم پر ناز تھا وہ آپ کے مقابل پر جاہل ثابت ہوئے۔ جنہیں حسن تدابیر پر گھمنڈ تھا وہ آپ کے سامنے طفل مکتب ثابت ہوئے۔ خدا نے آپ کو ظاہری اور باطنی علوم سے پر کیا۔ آپ کو مسیح پاک کا سچا جانشین ثابت کیا۔ اور آپ کے ہاتھوں پر اسلام کی فتح کو مقدر کر دیا۔ اور آج وہ دن ہے جب کہ وہ اولوالعزم محمود شوکت وظفر کا جھنڈا لئے بصد عزوشان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ مانا جاتا ہے۔ خدا کی غیرت نے نہ چاہا کہ خلیفہ کا لقب کسی اور کو بھی ملے۔ قدرت خداوندی نے سب کو نیچے گرا کر اسی کو جو برحق خلیفہ تھا دنیا میں رکھا۔ (الفضل قادیان ۱۴ مارچ ۱۹۳۱ء ص ۷)

ہم اس کے جواب میں کیوں بولیں کیونکہ یہ سب اشارات لاہوری پارٹی کی طرف ہیں۔ چنانچہ آگے اس کا نام بھی آجاتا ہے ہاں ہم اتنا ہی کہتے ہیں:

پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند

اس لئے مریدوں کی تحریک سے خلیفہ قادیانی متحرک ہوئے۔ مگر حرکت ایسی کی کہ اس سے سکون اچھا تھا۔ اخبار الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء میں ایک طویل مضمون نکلا ہے جس میں نہ ہاں کا پتہ چلتا ہے، ناں نہ کا۔ بلکہ اس شعر کا مصداق ہے

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

آپ کی تحریر کے الفاظ یہ ہیں:

میرا یہ دعویٰ نہیں کہ مولوی ثناء اللہ سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میرا یہ دعویٰ ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ کے جاننے میں حضرت مسیح موعود کے فیض سے اور مطابق آیت لا یمسّہ الا المطھّرون دوسرے لوگوں سے بڑھی ہوئی ہے؛

کسی شخص کا کسی دوسرے سے کسی امر میں بڑھا ہوا ہونا تائید الٰہی کا ثبوت نہیں ہوتا۔ بلکہ موید من اللہ ہونے کا ثبوت یہ ہوتا ہے کہ سب قوم یا سب دنیا سے بڑھا ہوا ہو۔

پس مولوی صاحب کا عربی میں تفسیر لکھنے کا چیلنج مجھے دینا یا میرا انہیں دینا محض حماقت ہوگا، جب تک کہ ہم میں سے کسی کا یہ دعویٰ نہ ہو کہ وہ خدا تعالیٰ کی تائید سے سب دنیا سے زیادہ فصیح عربی لکھ سکتا ہے۔ اور مجھے یہ دعویٰ نہیں اور جہاں تک میں سمجھتا ہوں مولوی صاحب کو بھی باوجود لاف زنی کی عادت کے ایسا دعویٰ نہیں ہے۔

پس جس امر میں ہم میں سے کوئی اپنے مؤید من اللہ ہونے کا مدعی نہیں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مقابلہ سوائے پہلوانی کے اور کیا معنی رکھتا ہے۔
اور مولوی صاحب اپنے آپ کو اپنی قومیت اور اپنے شہر کی نسبت سے پہلوان خیال کرتے ہوں، میں اپنے لئے خالی پہلوانی والے زور کو ہتک سمجھتا ہوں اور صرف ایسے ہی مقابلے کے لئے تیار ہوں جس سے اسلام اور سلسلہ کی سچائی ثابت ہوتی ہو۔
لیکن اگر میرا خیال مولوی صاحب کی نسبت درست نہیں بلکہ انہیں عربی تصنیف یا بے نظیر ترجمہ کرنے کا دعوی ہے تو وہ یہ چیلنج شائع کر دیں کہ خدا تعالی کی طرف سے مجھے عربی زبان میں ایسی فصاحت عطا ہوئی ہے جس کی نظیر اس دنیا میں موجود نہیں یا قرآن کریم کے اردو ترجمہ کے لئے خاص کمال عطا ہوا ہے۔ پھر ان کی فرعونیت کے لئے خدا تعالی کے فضل سے ایک موسی ضرور کھڑا ہو جائے۔ اور شائد اس میں خدا تعالی کوئی نیا نشان ہی دکھا دے۔ خاکسار میرزا محمود احمد۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس ساری عبارت کا ملخص یہ ہے کہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب عربی میں تفسیر لکھنا نہیں چاہتے۔ بہت خوب! ہم بھی آپ کو عربی نویسی کے لئے مجبور نہیں کرتے۔ آپ اردو میں لکھیں۔ مگر لکھیں گے کیا؟ وہی جو والد صاحب مکرم آیات قرآنیہ میں تحریف کر گئے ہیں آپ اس تحریف کی تشریح کریں گے۔ چنانچہ الفضل مذکور میں اڈیٹر کا نوٹ جس کی خلیفہ نے تصدیق کی ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود کے معارف

سمجھ میں نہیں آتا اس قدر جہالت کے اظہار کی مولوی صاحب کو کیا ضرورت پیش آئی ان کے نزدیک وہ معارف قرآنیہ بیان کرنا جو حضرت مسیح موعود نے لکھے ہیں معمولی بات ہوگی۔ لیکن جماعت احمدیہ خوب جانتی ہے اور خدا کے فضل سے تجربہ رکھتی ہے کہ مرزا محمود ان حقائق اور معارف کی جو تشریح و توضیح فرماتے ہیں وہ بجائے فہم قرآن کا بہت بڑا ثبوت ہے اور یہ جماعت احمدیہ میں روحانیت اور تعلق باللہ کے لحاظ سے آپ کے سب سے بلند مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھنے کا ثبوت ہے... پس وہ معارف جن کا اشارہ مرزا صاحب کی کتب میں پایا ہے انہیں تفصیل وتشریح کے ساتھ بیان کرنا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ مرزا صاحب کے سچے جانشین کی اصلی علامت ہے۔(الفضل ۲۱ مارچ ۱۹۳۱ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں

اب بھی کسی کو خیال ہو کہ قادیان میں علم، خاص کر علم مناظرہ ہے تو وہ اس اقتباس کو پڑھ کر اپنے خیال کی اصلاح کر لے۔

اے جناب! مرزا صاحب متوفی کے معارف کی تشریح کر کے ان کا جانشین ثابت کرنے کا موقع وہ ہے جب آپ کا مقابلہ لاہوری مرزائیوں سے ہو۔ چنانچہ آپ نے ان پر چوٹ بھی کی ہے۔ ہمارے سامنے اس مدعا کو ثابت کرنے کے لئے تفسیر نویسی کرنا بالکل بے کار ہے۔

لیجئے ہم آپ کو ان کا قائم مقام اور جانشین ہونے کا اعلان کئے دیتے ہیں۔ کیا ہم آپ کے سوا عبدالبہاء کو بہاء اللہ کا قائم مقام نہیں مانتے؟ ایسا ہی آپ کو مانتے ہیں۔

ناظرین غور سے پڑھیئے اس مقابلہ کی انتہاء یہ ہے

خلیفہ قادیان ہمارے سامنے معارف مرزائیہ کی تشریح فرمائیں گے اور ہم براہ راست قرآن سے معارف بتائیں گے۔ یعنی خلیفہ اپنی لیاقت سے معارف قرآنیہ نہیں بتائیں گے بلکہ (بماتحت اصول نیوگ) والد ماجد کے بتائے ہوئے کو مشرح بتائیں گے۔ اب سوال یہ ہے کہ آپ کے والد کے معارف کو جب ہم تحریفات قرآنیہ کا نام رکھتے ہیں تو آپ کی تشریحات کا نام کیا رکھیں گے۔

ناظرین! ذرہ ٹھہریئے ہم آپ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے معارف اور تشریح خلیفہ کی ایک مثال بتائیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے لیکچر سیالکوٹ میں لکھا ہے۔

دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے اس کے بعد دنیا کا خاتمہ ہے۔(لیکچر سیالکوٹ۔ص ۶)

مرزا محمود احمد قادیانی نے اس کی تشریح میں لکھا ہے:

بعض نے غلطی سے مرزا صاحب کی تحریروں سے یہ سمجھ لیا ہے کہ دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے۔ حالانکہ یہ تو ایک دور کا اندازہ ہے۔ جس طرح سات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنوں کا ایک دور ہے، کیا آٹھویں دن قیامت آ جایا کرتی ہے۔نہیں بلکہ ہر جمعہ کے ساتھ ساتھ ہی ہفتہ شروع ہو جاتا ہے ۔ یہ تو ایک دور ہے۔

حضرت مرزا نے جس قیامت کی طرف اشارہ کیا ہے اس سے وہ قیامت مراد نہیں جس کے بعد فنا آنے والی ہے۔یہی وجہ ہے جہاں حضرت مرزا نے سات ہزار سال کا ذکر فرمایا ہے وہاں یہ بھی فرمادیا کہ تعجب نہیں کہ اور ملکوں کے آدم کوئی اور ہوں ممکن ہے کہ افریقہ کے لوگ اس آدم کی نسل سے نہ ہوں جس کی نسل سے ہم ہیں۔اسی طرح یورپ کے لوگ کسی اور آدم کی اولاد ہوں۔غرض جہاں آپ نے آدم کا ذکر کیا ہے وہاں اس آدم کا ذکر مراد ہے جس کی موجودہ نسل پائی جاتی ہے۔

پس آپ کا بصورت امکان مختلف آدموں کا تسلیم کرنا بتاتا ہے کہ جب آپ دنیا کی عمر سات ہزار سال بتاتے ہیں اور اس کے بعد قیامت بتاتے ہیں تو اس قیامت سے اور قیامت مراد ہے۔اس سے مراد اس دنیا کی ایک نسل کا ایک دور ہے جو ختم ہوگا اور آپ پہلے دور کے خاتمہ پر آئے ہیں۔

میرا اپنا عقیدہ یہی ہے کہ مرزا صاحب اس دور کے خاتم اور اگلے دور کے آدم بھی آپ ہی ہیں کیونکہ پہلا دور سات ہزار سال کا آپ پر ختم ہوا، اور اگلا دور آپ سے شروع ہوا۔اسی لئے آپ کے متعلق اللہ تعالی نے فرمایا ہے جری اللہ فی حلل الانبیاء۔اس کے یہی معنی ہیں کہ آپ آئندہ نبیوں کے حلوں میں آئے ہیں جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح مرزا صاحب جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنیوالے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔(ضمیمہ اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء ص ۴۹)۔

کیسی مرزائی منطق ہے اور کیسی اچھی تشریح ہے۔ ناظرین سن لیں کہ اس تشریح سے ثابت ہوتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی اس اینٹ کی طرح ہیں، جو دو دیواروں میں مشترک ہوتی ہے۔یعنی کونے کی اینٹ کی طرح۔ پہلے دور کے خاتم بھی آپ اور دوسرے دور کے بابا آدم بھی آپ۔

اب انبیاء کرام حضرات شیث، الیاس، ابراہیم، موسی، عیسی اور سب سے آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں محمد ﷺ مرزا صاحب متوفی کی اولاد سے پیدا ہوں گے۔ غالباً ابھی تو شیث کا زمانہ ہے، بقول مرزا صاحب قادیانی چھیالیس صدیوں کے بعد اس دور کے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پیدا ہوں گے۔ پھر ابھی سے ان کو کلمہ اسلام لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ میں داخل کرنے کی کیا ضرورت۔

پس قادیانی امت کا پہلا فرض یہ ہے کہ اس کلمہ اسلام کی ترمیم کرے۔ اور اس ترمیم کرنے میں ڈرے نہیں بلکہ صاف کہدے

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

ہم ایسے معارف سننے کے لئے خلیفہ سے مقابلہ کریں تو دانایان ملک ہم کو یہ نہ کہیں گے کہ آپ نے: کوہ کندن وکاہ برآوردن، کی مثال سچ کر دکھائی۔

احمدی دوستو! میں دیگر علماء کی طرح تمہارا بے قدر نہیں ہوں کہ تمہاری آواز کو، ہواء شتر، جان کر خاموش رہوں، بلکہ تمہارا قدردان ہوں۔ پس سیدھے ہوکر چلو اور بٹالہ امرتسر یا لاہور میں آجاؤ، اور سادہ قرآن شریف لے کر ہمارے سامنے تفسیر القرآن لکھو۔

لو ہم تمہیں اجازت دیتے ہیں کہ حسب خواہش خود کلید قرآن واردو تفسیرات سابقہ بھی ساتھ رکھو، مگر وقت محدود ہوگا۔

تا سیہ روئے شود کہ دروغش باشد

(ہفت روزہ ہل حدیث امرتسر ۳۔اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۴۹ھ ص ۹۔۱۱)

موضع مالووالی میں مرزائیوں سے مباحثہ

موضع مالووالی ضلع سیالکوٹ میں ۱۱۔۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء کو مابین جماعت اہل حدیث و جماعت مرزائیہ مسئلہ حیات مسیح وصدق کذب مرزا پر مناظرہ ہوا۔ جس میں اہل اسلام کو فتح ہوئی۔

راقم: عبدالغنی صدر مناظرہ از مالووالی ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۴۹ھ ص ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضع ہر چوال میں مرزائیوں سے مباحثہ

موضع ہر چوال ضلع گورداسپور میں مناظرہ مابین جماعت اہل حدیث و جماعت مرزائیہ در مسئلہ حیات مسیح وصدق وکذب مرزا ہوا۔

اہل حدیث کی طرف سے مولوی محمد یعقوب بھامڑی اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی مبارک احمد تھے۔ اہل حق کو فتح مبین ہوئی۔ راقم: محمد شریف خان شوق۔ وریاہ۔ ہر چوال۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۴۹ھ ص ۱۴)

ولادت مسیح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ولادت مسیح نام کا ایک رسالہ لاہوری جماعت مرزائیہ کے ایک سرکردہ (ڈاکٹر بشارت احمد) کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں ولادت مسیح پر بحث کی ہے کہ حضرت مسیح کی ولادت بے باپ نہ تھی بلکہ مثل دیگر انسانوں کے باباپ تھی۔

رسالہ کا مضمون ذکر کرنے سے پہلے منصف سے تعارف کرانا ضروری ہے تاکہ معلوم ہو سکے کہ مصنف جس شان کا ہے، تصنیف بھی اسی شان کی ہوگی۔

مصنف کی تعریف زبانی کرنے سے بہتر ہے کہ آپکا ایک آدھ کارنامہ بتا دیا جائے۔

آپ کی تعریف کا بالاجمال ذکر یہ ہے کہ آپ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید ہو کر مرزا صاحب سے دس قدم ہیں یعنی کسی کلام کو ایسے محل پر اتارنا جو متکلم کے خواب وخیال میں بھی نہ ہو، مرزا صاحب قادیانی اس میں کامل تھے مگر ڈاکٹر صاحب اکمل ہیں۔ اس کی مثال ایک ہی کافی ہے۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب متوفی نے تین سال کی مدت میں آسمانی نکاح کا ظہور بتایا تھا۔ مگر جب نہ ہوا تو آپ نے خلاف توقع اس کو فسخ فرما دیا (حقیقۃ الوحی)۔ ایسا کہنا بھی ایسا کمال تھا کہ جس امر کے وقوعہ کا انتظار رہو تا رہا عین وقت پر اسے معدوم قرار دے دیا۔ لیکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا کمال اس سے بھی زیادہ ہے۔ آپ نے اس نکاح کی یہ تفسیر فرمائی کہ آسمانی منکوحہ (محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد کوئی خاص عورت نہیں، بلکہ اس سے مراد ہے عیسائی قوم۔ نکاح مرزا سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی تبلیغ سے عیسائی قوم محمدی بیگم بن جائے گی (جل جلالہ)۔(پیغام صلح لاہور ۲۵ ذی قعد ۱۳۴۲ھ)

یہ ہے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب میں کمال جو مرزا صاحب قادیانی میں بھی نہ تھا کیونکہ مرزا صاحب نے گو اس پیش گوئی کے انجام کو سوچ سمجھ کر ذہن میں جواب گھڑ رکھے تھے مگر وہ جواب ڈاکٹر بشارت صاحب کے جواب میں سب ہیچ ہیں:

جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

یہی ڈاکٹر صاحب اس کتاب کے مصنف ہیں جو آج زیر ریویو ہے۔

ولادت مسیح کا مسئلہ اگر سیدھی نظر سے دیکھا جائے اور اس میں محمدی بیگم والی تفسیر کو دخل نہ دیا جائے تو مضمون صاف ہے۔ ہم پہلے قرآن مجید کی آیات لکھتے ہیں ان آیات کا ترجمہ بھی ہم مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہوریہ کا کیا ہوا نقل کرتے ہیں۔ پس ناظرین بغور پڑھیں:

واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اھلھا مکاناً شرقیاً۔ فاتّخذت من دونھم حجاباً فارسلنا الیھاروحنا فتمثّل لھا بشراً سویاً۔قالت انّی اعوذ بالرحمن منك ان کنت تقیا۔ قال انّما انا رسول ربّك لاھب لك غلاماًزکیاً۔قالت انّی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اك بغیّا۔ قال کذلك قال ربك ھو علی ھین ولنجعلہ آیة للناس ورحمة منا وکان امراًمقضیاً۔فحملتہ فانتبذت بہ مکاناً قصیاً۔فاجاءھا المخاض الی جذع النّخلة قالت یا لیتنی متّ قبل ھذا وکنت نسیاً منسیاً۔فنادا ھا من تحتھا الّا تحزنی قد جعل ربك تحتك سریا۔وھزّی الیك بجذع النّخلة تساقط علیك رطباً جنیاً۔فکلی واشربی وقرّی عیناً فاما ترینّ من البشر احداً فقولی انّی نذرت للرحمن صوماً فلن اکلّم الیوم انسیاً۔فاتت بہ قومھا تحملہ قالوا یا مریم لقد جئت شیئاً فریاً۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ا خت ھارو ن ما کا ن ابو ك امر أ سو ء و ما کا نت امك بغیاً ۔ فا شا رت الیه قا لوا کیف نکلّم من کا ن فی المھد صبیاً ۔ قا ل انّی عبد الله آتا نی الکتا ب و جعلنی نبیا۔ و جعلنی مبارکاً این ما کنت و او صا نی بالصلو ۃ و الز کو ۃ ما د مت حیا ۔و براً بوا لد تی و لم یجعلنی جبا راً شقیاً (مر یم ١٦ : ٣٢)

اور کتاب میں مریم (کی خبر) کو بیان کر جب وہ اپنے لوگوں سے الگ ہو کر ایک مشرقی مکان میں چلی گئی پس اس نے ان سے پردہ کر لیا سو ہم نے اپنی روح کو اس کی طرف بھیجا تو اسے ایک صحیح سالم انسان کی شکل نظر آئی ۔ کہا میں تجھ سے رحمان کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو متقی ہے ۔ اس نے کہا میں صرف تیرے رب کا بھیجا ہوا ہوں ۔ وہ فرماتا ہے تاکہ تجھے ایک پاکیزہ لڑکا بخشوں ۔ کہا میرے لڑکا کس طرح ہوگا حالانکہ مجھے کسی انسان نے نکاح کر کے چھوا نہیں ۔ اور نہ میں بدکار ہوں ۔ اس نے کہا ایسا ہی ہوگا تیرا رب کہتا ہے یہ مجھ پر آسان ہے اور تاکہ ہم اسے لوگوں کے لئے نشان اور اپنی طرف سے رحمت بنائیں اور یہ امر فیصلہ شدہ ہے ۔ پھر مریم نے اسے حمل میں لیا اور اس کے ساتھ الگ ہو کر دور جگہ چلی گئی ۔ پھر دردزہ اسے کھجور کے تنے کی طرف لے آیا کہنے لگی اے کاش میں اس سے پہلے مر جاتی اور بھولی بسری ہوتی ۔ تو اس کے نیچے سے اسے ایک ندا آئی کہ غم نہ کر تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ بہا رکھا ہے اور کھجور کی شاخ کو اپنی طرف ہلا تجھ پر تازہ پکی کھجوریں جھڑ پڑیں گی سو کھا اور پی اور آنکھ کو راحت پہنچا ۔ پھر اگر تو کسی انسان کو دیکھے تو کہنا میں نے رحمان کے لئے اپنے اوپر روزہ واجب کیا ہے ۔ اس لئے آج میں کسی انسان سے کلام نہیں کرونگی ۔ پھر وہ اسے ،سوار کئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئی ۔ انہوں نے کہا اے مریم تو ایک بناوٹ بنا لائی ہے،

۔ اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہ تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی تو اس نے اس کی طرف اشارہ کیا انہوں نے کہا ہم کس طرح اس سے کلام کریں جو (ابھی کل) جھولے میں لڑکا تھا ۔ عیسی نے کہا میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب دا ور مجھے نبی بنایا اور مجھے برکت والا بنایا جہاں کہیں میں رہوں اور مجھے نماز اور زکوۃ کا تاکیدی حکم دیا ہے جب تک میں زندہ رہوں اور اپنی ماں سے نیکی کرنے والا ہوں اور اس نے مجھے سرکش بدبخت نہیں بنایا ۔،

اس ترجمہ کے ساتھ ناظرین انجیل کا حوالہ بھی پڑھیں جو یہ ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یسوع مسیح کی پیدائش یوں ہوئی کہ جب اس کی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوئی تو ان کے اکٹھا ہونے سے پہلے وہ روح القدس سے حاملہ پائی گئی تب اس کے خاوند شوہر یوسف نے جو راست باز تھا اور نہ چاہا کہ اسے مشتہر کرے ارادہ کیا کہ اسے چپکے سے چھوڑ دے۔ وہ ان باتوں کی سوچ ہی میں تھا کہ دیکھو خداوند کے ایک فرشتے نے اس پر خواب میں ظاہر ہو کر کہا اے یوسف بن داؤد اپنی جورو مریم کو اپنے یہاں لانے سے مت ڈر کیونکہ جو اس کے پیٹ میں ہے سو روح القدس سے ہے۔ (انجیل متی باب اول)

یہ اقتباس بھی قرآن مجید کے ساتھ متفق ہے۔ صاف مظہر ہے کہ مریم کا حمل یوسف سے نہ تھا سب سے پہلے سر سید احمد مرحوم نے آواز اٹھائی کہ مسیح، یوسف کے بیٹے تھے۔ انہی کا تتبع مرزا صاحب قادیانی نے کیا۔ لیکن دونوں میں فرق بہت ہے۔ سر سید احمد نے تو یہ کہا کہ یہودیوں میں دستور تھا کہ منگنی کے ساتھ ہی نکاح بھی ہو جاتا تھا، مگر رخصتی نہ ہوتی تھی۔ اس حالت میں دولہا دولہن کا ملنا شرعی حرام نہ تھا، مگر عرفی معیوب تھا۔ یوسف نے مریم سے قبل رخصتی ملاپ کر لیا اس سے اس کو حمل ٹھہر گیا۔ سر سید احمد نے تو شریفانہ طور پر شریعت کا ادب اور خاندان مریم کا لحاظ رکھا، مگر مرزا صاحب نے ان دونوں باتوں سے چشم پوشی کر کے صاف لکھ دیا کہ یوسف اور مریم کا ملاپ قبل از نکاح باعث حمل ہوا۔ چونکہ ایسی حالت میں حمل کا ہونا موجب ندامت اور باعث شرمندگی تھا، اس لئے ان دونوں کا نکاح کیا گیا حالانکہ یوسف نجار کی ایک بیوی پہلے بھی تھی۔ چنانچہ ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

مریم کی وہ شان جس نے ایک مدت تک اپنے تئیں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے رہے کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا اور بتول ہونے کے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا۔ اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی گئی۔ یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی کے ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔ اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل اعتراض۔ (کشتی نوح۔ ص ۱۶)

کیا فرماتے ہیں علمائے سلسلہ احمدیہ کہ قبل نکاح منسوب اور منسوبہ کا ملاپ حرام ہے یا حلال اور اس حمل کا مولود جائز مولود ہے یا ناجائز؟ بینوا توجروا۔

ناظرین! قرآن مجید میں مغضوب قوم کے ذکر میں فرمایا ہے:

و قولهم علی مریم بهتانا عظیماً

(یہودیوں نے مریم پر ایک بہت بڑا بہتان لگایا جس کی وجہ سے وہ لعنتی ہوئے)

کیا مرزا صاحب قادیانی کا قول اس بہتان کی قسم سے نہیں؟

یہ تو ہے اس مضمون کی تمہید جو آج ہم بتانے والے ہیں۔ ڈاکٹر بشارت صاحب نے مسئلہ ولادت مسیح کو دو طرح سے لکھا ہے۔ ایک تو اس اصول کی پابندی سے جو عام انسانی پیدائش کے متعلق قرآن مجید میں ذکر ہے، دوسرے ان آیات کی موافق مطلب تفسیر کرنے میں کوشش کی ہے۔

حضرت مسیح کی پیدائش پر یہودیوں کو جو تعجب ہوا، باقاعدہ پیدائش ہوتی تو یہ تعجب کیوں ہوتا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس کا جواب دیتے ہیں:

> یہ استعجاب حضرت مسیح کی پیدائش کے متعلق نہیں تھا جیسے آگے مفصل بیان ہوگا۔ اور اگر بالفرض اس کے متعلق تھا، تو اس سے جو کچھ ثابت ہوتا ہے وہ اسی قدر ہے کہ حضرت مریم پر لوگوں نے الزام لگایا۔ اس سے یہ نتیجہ کس طرح نکلتا ہے کہ الزام بھی صحیح تھا۔ اور فی الحقیقت بغیر شوہر کے حضرت مریم نے بچہ جنا تھا۔ کیا شوہر والی عورتوں پر الزام نہیں لگا کرتا اور ہمیشہ کنواری لڑکیوں پر ہی الزام لگا کرتا ہے؟ یہ تو بالبداہت غلط ہے۔ ہم نے سینکڑوں شوہر والی عورتوں پر الزام لگتے دیکھا ہے۔ حضرت مریم پر بھی شریر لوگوں نے جھوٹا الزام لگایا۔ (ولادت مسیح۔ ص ۱۸)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: منکوحہ عورت پر بھی الزام لگائے جاتے ہیں، مگر اس وقت مگر جب ان کے خاوند گھر سے باہر ہوں، یا دائم المریض ہوں یا کسی اور وجہ سے منکوحہ کا چال چلن مشتبہ ہو۔ اگر کوئی ایسی وجہ نہیں تو محض اولاد پیدا ہونے پر الزام زنا نہیں لگایا جاتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگے چلئے۔آپ لکھتے ہیں:

انجیل سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ الزام ناپاک یہود نے اس وقت لگایا جب حضرت مریم، یوسف نجار کی بی بی بن چکیں تھیں۔ (ولادت مسیح۔ص ۱۹)

مہربانی کر کے انجیل کے اس حوالہ کا پتہ دیجئے اور اپنے پیر و مرشد مرزا صاحب قادیانی سے فیصلہ کیجئے جن کا قول اوپر نقل ہوا ہے کہ یہ حمل قبل نکاح ہوا تھا۔ آیت مرقومہ میں ذکر ہے کہ مریم جس وقت حضرت مسیح کو اٹھا کر لائیں تو یہودیوں نے طعنہ دیا۔ڈاکٹر بشارت احمد صاحب اس کا جواب دیتے ہیں:

فاتت به قومها تحمله۔

تحمله کے معنی صرف گود میں اٹھانے کے نہیں ہوتے بلکہ کسی سواری پر سوار کرانے کے بھی ہوتے ہیں، جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے

و لا على الذين اذا ما اتوك لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم عليه (التوبہ:۹۲)۔

اور نہ ان لوگوں پر کسی طرح کا الزام ہے جو تمہارے پاس درخواست لے کر آئے کہ تم اس کو سواری مہیا کر کے لے چلو اور تم نے کہا کہ میرے پاس کوئی سواری موجود نہیں جس پر تمہیں لے چلوں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں:

ان معنی کی طرف مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے آپ کی رہنمائی کی ہے ہاں جناب! سنئے عربی میں حمل کا لفظ دوطرح سے آتا ہے۔

۱۔ حملته۔۲۔ حملته عليه۔

پہلے کے معنی دوسرے سے مختلف ہیں۔ پہلے کے معنی ہیں، میں نے اسے اٹھایا، دوسرے کے معنی ہیں، میں نے اسے دابہ پر سوار کیا۔،

یہ فرق علی کی وجہ سے آیا ہے۔آیت لتحملهم میں على مذکور نہیں لیکن آگے جو على آیا ہے وہ قرینہ اس کے حذف کا ہے۔آپ دونوں کی کوئی ایسی مثال نہیں دے سکتے جس میں محض حملته (بغیر على) کے معنی سوار کرنے ہوں وہاں قرینہ بھی نہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ مسیح کی ولادت پر یہود کا طعن ہوتا تو مسیح جواب میں اپنی ولادت باسعادت کا ذکر کرتے ہیں ۔ انہوں نے تو اپنی نبوت کا ذکر کیا۔آپ کے الفاظ یہ ہیں :

سوالات حضرت مریم کی پاک دامنی کے متعلق نہ تھے، ورنہ حضرت مریم کا خاموش رہنا بالکل بے معنی تھا۔ان کا فرض تھا کہ الزامات سے اپنے دامن کو پاک وصاف کرتیں ۔ ان کا خود خاموش رہنا اور جواب کے لئے حضرت مسیح کی طرف اشارہ کرنا ہی بتلاتا ہے کہ سوالات کی زد حضرت مسیح کے دعوی پر تھی ۔ (ولادت مسیح ۔ص ۲۸)

حضرت مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں : یہ مقولہ سرسید احمد خان سے نقل کیا ہے۔اس کے جواب میں آپ تفسیر ثنائی دیکھتے تو یہ عذر نہ کرتے، سنئیے

یہودیوں کا اعتقاد تھا کہ حرامزادہ دس پشتوں تک آسمانی بادشاہت میں داخل نہیں ہوتا۔ (کتاب استثناباب ۲۳۔آیت ۲)

یہودیوں کے اس اعتقاد پر حضرت مسیح نے جواب دیا کہ میں نبی ہوں ۔خدا نے میرے مقدر میں کتاب لکھی ہے ۔نتیجہ یہ کہ میں ناجائز مولود نہیں ۔علم بلاغت کا قاعدہ ہے الکنایۃ ابلغ من التصریح ۔

مختصر یہ ہے کہ قرآن حدیث اور انجیل بلکہ مرزاصاحب قادیانی بھی (بقول ثانی) متفق ہیں کہ حضرت مسیح بے باپ تھے۔ ان مثل عیسی عند اللہ کمثل آدم ۔ ازالہ اوہام میں مرزاصاحب قادیانی کا قول ہے:

من عجب تر از مسیح بے پدر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔اپریل ۱۹۳۱ء مطابق ۲۸ ذی قعد ۱۳۴۹ھ جلد ۲۸ نمبر ۲۴ ص ۳۔۵)

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں

(شہزادہ یوذ آسف کے حالات ۔کتاب اکمال الدین کے حوالے)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ جماعت مرزائیہ کے بانی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتابوں مثلاً کتاب البریہ، راز حقیقت، ایام الصلح، نور القرآن، ست بچن، کشف الغطاء، ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم، کتاب الہدیٰ وغیرہ میں اس بات پر بہت زور دیا ہے کہ:

سری نگر محلّہ خان یار میں یوذ آسف کے نام سے جو قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلاشک وشبہ حضرت عیسیٰ کی قبر ہے۔ (راز حقیقت۔ ص ۲۰)

آپ نے اس دعویٰ کے ثبوت کیلئے کتاب الہدیٰ کے صفحہ ۱۰۹ پر تحریر فرمایا ہے

و تواتر على لسان اهلها انه قبر نبى كان ابن ملك و كان من بنى اسرائيل و كان اسمه يوذ آسف فليسئلهم من يطلب الدليل و اشتهر بين عامتهم ان اسمه الاصلى عيسى صاحب و كان من الانبياء و هاجر الى كشمير فى زمان مضى عليه نحو ۱۹۰۰ سنة و اتفقوا على هذه الانباء بل عندهم كتب قديمة توجد فيها هذه القصص فى العربية و الفارسية و منها كتاب سمى اكمال الدين و كتب اخرى كثيرة الشهرة ... ثم مع ذلك كان يوذ آسف سمى كتابه الانجيل و ما كان صاحب الانجيل الا عيسى فخذ ما حصحص من الحق و اترك من الاقاويل و ان كنت تطلب التفصيل فاقرء كتاباً سمى باكمال الدين تجد فيه كل ما يسكن العليل

(نوٹ ۔ اسی کتاب اکمال الدین کا حوالہ مرزا صاحب قادیانی کے رسالہ راز حقیقت کے صفحہ ۱۸ ۔ بدر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ ۔ الحکم ۱۰ ۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۵ ۔ ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۹ پر دیا گیا ہے)

ان کے علاوہ مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں میں سے مولوی غلام رسول آف راجیکی کے رسالہ التنقید کے صفحہ ۲۵۔۲۶۔۲۷، حکیم خدا بخش کی عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۷۴۔۵۷۵۔۵۸۵، سید صادق حسین اٹاوی کے رسالہ کشف الاسرار کے صفحہ ۱۱۴، اور مولوی جلال الدین سیکھوانی کے رسالہ مباحثہ سارچور کے صفحہ ۴۲ پر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب اکمال الدین کا ذکر خیر موجود ہے۔

جواب: واضح ہو کہ کتاب اکمال الدین و اتمام النعمة و اثبات الغیبة و کشف الخیرة ، کے مصنف شیخ السعید ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ القمی ہیں۔ یہ کتاب مطبوعہ ہے اور ایران میں ناصر الدین شاہ ایران کے عہد میں چھپی ہے۔تاریخ طبع ۱۳۰۱ھ ہے ضخامت کتاب ۳۸۳ صفحہ ہے۔(دیکھو اخبار الفضل قادیان۔۲مئی ۱۹۱۷ء ص ۴)

میں نے اس کتاب کا عربی نسخہ تین دفعہ دیکھا ہے اور بڑے غور سے اس کے صفحہ ۳۱۷ تا ۳۵۹ کا مطالعہ کیا ہے۔ ماہ مئی ۱۹۲۰ء میں اتوار کے دن اور پھر مارچ ۱۹۳۰ء ہفتہ کے روز جناب سید علی حائری لاہوری کے پاس یہ کتاب دیکھی تھی۔اور دسمبر ۹۲۲ء میں جمعہ کے دن قادیان میں مولوی فضل دین احمدی وکیل کی مہربانی سے مجھے اس کتاب کے دیکھنے کا موقع ملا تھا۔

اس کتاب کے علاوہ ایک اور کتاب، شہزادہ یوذ آسف وحکیم بنوہر، نامی ہے۔ یہ کتاب جناب مرزا صفدر علی سرجن فوج نظام سرکار دکن کی تالیف ہے اور ۱۸۹۶ء میں مفید عام پریس آگرہ کی چھپی ہوئی ہے۔اس کے ۱۳۳ صفحے ہیں۔اس کتاب کا حوالہ مرزا صاحب قادیانی کی کتاب راز حقیقت کے صفحہ ۲۰ پر موجود ہے۔ یہ کتاب میرے پاس موجود ہے۔ایک تیسری کتاب، یوذ آسف و بلوہر، نامی، شمس پریس دہلی کی چھپی ہوئی ہے اس کتاب کے مولف مولوی سید عبدالغنی عظیم آبادی ہیں۔خواجہ محمد اعظم شاہ مرحوم کی تاریخ کشمیر موسومہ بہ تاریخ اعظمی بزبان فارسی کے صفحہ ۸۲ پر بھی شہزادہ یوذ آسف کا مختصر حال درج ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی اوران کے مریدوں نے اپنی کتابوں میں اس کے بارے میں خدا کے بندوں کو بہت دھوکہ دیا ہے اور پیٹ بھر کر جھوٹ بولا ہے۔ اب میں اس کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہوں اور قادیانی دھوکے کی مدلل تردید کرتا ہوں۔ ذیل میں کتاب ،شہزادہ یوذ آسف وحکیم بلوہر، سے شہزادہ یوذ آسف اوراس کے باپ کے حالات مختصر طور پر درج کرتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہزادہ یوذآسف کے باپ کا حال

(از کتاب اکمال الدین صفحہ ۳۱۷۔۳۱۸)

ترجمہ: اگلے زمانے میں ایک بادشاہ صاحب لشکر جرار ملک وسیع ہندوستان میں گذرا ہے۔ بڑا رعب اس کا رعایا پر چھا ہوا تھا۔ اور ہمیشہ دشمنوں پر ظفریاب رہتا تھا۔ اس پر بھی اس کی طبیعت میں خواہش رہتی غالب تھی دنیوی لذتیں حاصل کرنے میں اور مزے اڑانے میں اور کھیل کود میں اور اپنی خواہش پوری کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھتا تھا۔ اور اس کا بڑا خیر خواہ اور دوست صادق وہ شخص تھا جو اس کی بدافعالیوں کی تعریف کرتا رہے اور اس کی بدکاریوں کو اچھا ظاہر کرے۔ اور بڑا بدخواہ اور دشمن اس کے نزدیک وہ شخص تھا جو اسے ایسی حرکتیں ترک کرنے کو کہے۔ اور یہ ابتدائے جوانی اور کم سنی میں تخت نشین ہو گیا تھا اور بہت صاحب فہم اور خوش بیان تھا اور تدبیر ملک اور بندوبست رعایا سے خوب ماہر تھا۔ اور سب لوگ اس کے ان اوصاف کو جانتے تھے۔ اس سبب سے اس کے فرمان بردار تھے اور بڑے بڑے سرکش اور اہل رائے اس کے تابع حکم و بندہ فرمان تھے۔ اور کچھ جوانی کی بے ہوشی وخود بینی کی مستی میں وہ سرشار تو تھا ہی، دشمنوں پر فتح یاب ہونے سے اور رعایا کے مطیع وفرمان بردار رہنے سے یہ نشہ اور بھی چوگنا ہو گیا تھا اور بہت غرور وتکبر کیا کرتا تھا، اور سب کو حقیر سمجھتا تھا اور لوگوں کی تعریف اور خوش آمد سے اس کو اپنے کمال عقل وخوبی رائے پر بھروسہ بڑھتا ہی جاتا تھا اور تحصیل دنیا کے سوا اس کو کوئی آرزو اور مقصد نہ تھا۔ اور دنیا کو جس طرح سے وہ چاہتا تھا اسی طرح بآسانی اسے حاصل ہو جاتی تھی۔ لیکن اس کے ہاں کوئی لڑکا نہیں ہوا تھا۔ لڑکیاں ہی تھیں۔ اور اس کے بادشاہ ہونے سے پیشتر اس ملک میں دینداری بہت پھیلی ہوئی تھی اور بہت سے دین دار لوگ تھے۔ شیطان نے اس کے دل میں دین سے عداوت اور دین داروں سے دشمنی پیدا کر دی اور اہل دین کو ایذا رسانی کرنے لگا اور اپنے زوال سلطنت سے ڈر سے ان لوگوں کو ملک سے نکال دیا۔ اور بت پرستوں کو اپنا مقرب کیا اور ان کے لئے سونے چاندی کے بت بنوائے اور ان کو اور سب پر بزرگی دی اور ان بتوں کو سجدہ کیا جب لوگوں نے یہ حال دیکھا تو وہ بھی بتوں کو پوجنے لگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دین داروں کی توہین کرنے لگے ۔(کتاب شاہزادہ یوذ آسف وحکیم بلوہر ص ۲۔۳۔۴)

شاہزادہ یوذ آسف کی پیدائش

(از کتاب اکمال الدین۔ص ۳۲۱):

ترجمہ: اسی زمانہ میں جب کہ بادشاہ کو کوئی امید لڑکا ہونے کی نہ رہی تھی ،اس کے ہاں ایک ایسا خوش جمال لڑکا پیدا ہوا جس کا ثانی چشم روزگار نے نہ دیکھا ہوگا۔ اس لڑکے کے پیدا ہونے سے اتنی خوشی بادشاہ کو ہوئی کہ قریب تھا کہ شادی مرگ ہو جائے۔اور اس نے یہ گمان کیا کہ جن بتوں کی ان دنوں پرستش کیا کرتا تھا انہوں نے یہ فرزند اسے عنایت کیا ہے۔اسی خیال سے اس نے تمام خزانہ اپنا بت خانوں پر تقسیم کر دیا اور رعایا کو حکم دیا کہ سال بھر تک خوشی کریں ۔اور اس لڑکے کا نام یوذ آسف رکھا۔اور اس کے طالع دیکھنے کے لئے منجموں کو اور اہل علم کو جمع کیا ان سب نے غور وتامل کے بعد عرض کیا کہ اس کے طالع سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اس قدر شرف اور بزرگی اسے حاصل ہو گی کہ ہندوستان میں کبھی کسی کو حاصل نہ ہوئی ہوگی اور جتنے منجم تھے سب نے ہم زبان ہو کر یہی بات کہی۔

لیکن ان میں سے ایک منجم نے کہا کہ میرا ایسا گمان ہے کہ اس لڑکے کے طالع میں جو شرف و بزرگی ہوگی وہ شرف آخرت ہے اور یہ گمان کیا کہ یہ لڑکا عابدوں کا اور اہل دین کا پیشوا ہونے والا ہے۔اور عقبی کے مرتبوں میں سے مرتبہ بلند پر فائز ہونے کو ہے اس لئے کہ جو بزرگی اس کے طالع میں مجھے معلوم ہوتی ہے بزرگی دنیا کو اس سے کوئی نسبت نہیں۔ ایضاً کتاب بلوہر صفحہ ۱۴

یہ سن کر بادشاہ کو اس قدر صدمہ ہوا کہ قریب تھا کہ لڑکا ہونے کی خوشی کے بدلے غم کرے اور جس منجم نے یہ بات کہی تھی وہ بادشاہ کے اعتقاد میں سب منجموں سے بڑھ کر سچا اور معتمد اور دانا تھا۔

بلوہر کا لنکا سے آنا

ترجمہ: شہزادہ یوذ آسف کی عقل وعلم وکمال وفکر وتدبیر وفہم وزہد وترک دنیا کا شہرہ دور دور پھیل گیا اور ایک شخص نے جو کہ اہل دین واہل عبادت میں سے تھا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا نام بلوہر تھا لنکا میں خبر سنی اور یہ شخص بڑا عابد اور حکیم و دانا تھا۔ اس نے دور دراز کا سفر کیا اور سولابط کی طرف آیا۔ اور شاہزادے کی ڈیوڑھی کا ارادہ ٹھان لیا۔ اور عابدوں کا لباس اتار ڈالا۔ تاجروں کی سی وضع بنائی اور اس لڑکے کی ڈیوڑھی پر آمد و رفت شروع کی۔ یہاں تک کہ بہت سے ایسے لوگوں سے جو بادشاہ کے لڑے کے دوست و رفیق تھے اور اس کے پاس آیا کرتے تھے، اس سے جان پہچان ہوگئی۔

حکیم بلوہر کا رخصت ہونا
(ص ۲۴)

اس کتاب اکمال الدین کے صفحہ ۳۲۶ تا ۳۵۵ میں حکیم بلوہر کی گفتگو اور عمدہ عمدہ تمثیلیں لکھی ہیں آگے صفحہ ۳۵۶ پر ہے:

جب بلوہر کی گفتگو یہاں تک پہونچی تو یوذآسف سے رخصت ہوا اور اپنے گھر کی طرف پلٹ گیا اور چند روز اس کی خدمت میں آمد و رفت کرتا رہا یہاں تک کہ بہتری و فلاح و ہدایت وصلاح کے دروازے اس کے لئے کھل گئے۔ اور راہ حق اور دین روشن کی ہدایت اسے ہوگئی۔ پھر اس سے بالکل ہی رخصت ہوا اور اس شہر سے چلا گیا اور یوذ آسف غمگین وتنہاء و دلگیر رہ گیا یہاں تک کہ وہ وقت آ گیا کہ وہ دین داروں میں اور عابدوں میں مل جائے اور تمام خلق کو ہدایت کرے۔

شہزادہ یوذآسف بلوہر کا ارض سولابط میں واپس آنا۔ ص ۱۲۳۔

کتاب اکمال الدین کے صفحہ ۳۵۶۔۳۵۷۔۳۵۸ پر یوذآسف کا شاہانہ لباس اتارنا محلات شاہی کو ترک کرنا فرشتے کا اسکے پاس آنا درج ہے پھر صفحہ ۳۵۸ پر لکھا ہے:

ترجمہ: اور ایک مدت تک اسی ملک میں وہ رہا۔ اور لوگوں کو دین حق کی ہدایت کی۔ بعد اسکے پھر سرزمین سولابط پر آیا جو کہ اس کے باپ کا ملک تھا۔ جوں ہی اس کے باپ نے اس کے آنے کی خبر سنی رؤساء امراء و بزرگان ملک کو لئے ہوئے استقبال کے لئے آیا اور سب نے اس کی عزت وتوقیر کی اور سب عزیز و آشنا و اہل فوج و اہل شہر اس کی خدمت میں آئے بعد اس کے ان لوگوں سے بہت کچھ باتیں کیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہزادہ یوز آسف کا کشمیر میں آکر فوت ہونا۔ص ۱۲۲

ترجمہ: پھر یوز آسف نے سرزمین سولا بط سے انتقال کیا اور بہت سے ملکوں میں شہروں میں پھرا۔ یہاں تک کہ سرزمین کشمیر میں پہنچا۔ وہاں پہنچ کر زمین کشمیر کو آباد کیا اور اس ولایت کے سب لوگوں کو ہدایت کی اور وہیں رہا یہاں تک کہ اس کا وقت مرگ آن پہنچا، تو پہلے ایک مرید کو بلایا کہ اسے لوگ یابد کہا کرتے تھے اور وہ اس بزرگوار کی خدمت و ملازمت میں برابر رہا کرتا تھا اور علم و عمل میں صاحب کمال ہو گیا تھا۔ اس کو وصیت کی اور کہا کہ میری روح کا عام قدس کی طرف پرواز کرنا قریب ہے، چاہیے کہ آپس میں فرائض الٰہی کا خیال رکھو۔ اور حق کو چھوڑ کر باطل کی طرف توجہ نہ کرنا اور عبادت الٰہی کو ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔ پھر اس نے یابد کو حکم دیا، اس کے لئے ایک عمارت بنائی جائے اور اس نے اپنے پاؤں پھیلا دیئے۔ اپنا سر مغرب کی طرف کیا اور اپنا چہرہ مشرق کی طرف کیا۔ پھر عالم بقا کی طرف رحلت کی۔ شہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر۔ص ۱۳۱۔ ترجمہ اکمال الدین

نوٹ نمبر ۱: مندرجہ بالا حالات کے ہوتے ہوئے شہزادہ یوز آسف کو یسوع مسیح یعنی حضرت عیسیٰ بن مریم کی قبر قرار دینا مسلمانوں کو مغالطہ دینا اور جھوٹ بولنا ہے اور جھوٹ بولنے والے کے حق میں مرزا صاحب کا فتویٰ یہ ہے:

ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا (چشمہ معرفت۔ ص ۲۲۲) (باقی)

نوٹ نمبر ۲۔ حضرت مسیح ناصری کی نسبت مرزا صاحب قادیانی اور ان کے مرید جو کچھ مانتے ہیں اس کو ذیل میں لکھا جاتا ہے:

- مسیح: بن باپ تھے۔
- یوز آسف: ان کا باپ تھا۔
- مسیح کی ماں کا نام مریم تھا
- یوز آسف کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔
- مسیح کو خدا نے انجیل دی
- یوز آسف کو انجیل خدا نے نہ دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❁ مسیح شام کے رہنے والے تھے
❁ یوز آسف ملک ہندوستان سرزمین سولابط کے رہنے والے تھے۔
❁ مسیح بچپن میں مصر گئے۔
❁ یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
❁ مسیح ایک مدت تک ناصرہ میں رہے
❁ یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
❁ مسیح کو یہود نے صلیب پر لٹکایا
❁ یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
❁ مسیح پھانسی پر مرے نہ تھے، ہاں بے ہوش ہو گئے تھے
❁ یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
❁ مرہم عیسی سے آپ کا علاج کیا گیا۔
❁ یوز آسف کے متعلق یہ امر ثابت نہیں۔
❁ واقعہ صلیب کے وقت مسیح نے عراق فارس افغانستان پنجاب کشمیر کا سفر کیا
❁ یوز آسف شہزادے کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہ آئے

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ یوز آسف حضرت مسیح نہ تھے۔

نوٹ نمبر ۳۔ اور چونکہ اس قصہ کے بعض واقعات گوتم بدھ کی زندگی کے واقعات سے مشابہت رکھتے ہیں اس لئے اکثر عیسائی صاحبان کا ہمیشہ خیال رہا ہے کہ شہزادہ یوز آسف گوتم بدھ ہی کا دوسرا نام ہے۔

(رسالہ ریویو آف ریلی جنز ج ۹ نمبر ۶ ص ۲۳۸۔۲۳۹)

اس کا جواب یوں دیا گیا ہے:

اگر سری نگر کی قبر بدھ کی قبر ہوتی تو وہ دنیا کے کل بدھ مذہب کے پیرؤوں کا مرجع ہونی چاہیے تھی (ریویو آف ریلی جنز جون ۱۹۱۰ء ص ۲۳۹)

ٹھیک اسی طرح میں کہتا ہوں کہ اگر سری نگر کی قبر حضرت مسیح ناصری کی ہوتی تو وہ دنیا کے کل مسیحی مذہب کے پیرؤوں کا مرجع ہونی چاہیے تھی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔اپریل ۱۹۳۱ء جلد ۲۸ نمبر ۲۵ ص ۱۵۔۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ مرزائیاں

موضع بسرائے متصل قادیان میں مولوی ابوالقاسم محمد حسین کا مباحثہ مرزائیوں سے ہوا۔ خدا کے فضل سے اثر بہت اچھا ہوا۔ چند اشخاص، علی محمد ولد نظام الدین، جھنڈو ولد ابراہیم، پیراں دتہ ولد چراغ، پھجو ولد حسین بخش۔ کرم دین ولد حسین، مولوی فرزند علی، ساکنان بسرائے مرزائیت سے تائب ہوئے۔

راقم۔ محمد یعقوب بھانبڑی۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۳۱ء ص ۱۴)

قادیانیوں اور عیسائیوں میں مباحثہ

کیا خنزیر زندہ ہیں؟

لکھا ہے: حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود خنزیروں کو قتل کرائیں گے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو علماء اسلام کی طرف سے اعتراض ہوا کہ آپ خنزیروں کو قتل کرائیں۔ تو مرزا صاحب نے جواب دیا کہ خنزیروں سے مراد عیسائیوں کے پادری ہیں .. ان کے قتل سے مراد دین میں ان کی مغلوبیت ہے جو میرے دلائل قاہرہ سے ہم کو ان پر حاصل ہوئی ہے۔ اسی کے زیر اثر مرزائی اخبار لکھا کرتے تھے کہ عیسائی جہاں کسی احمدی کا نام سنتے ہیں وہاں سے بھاگ جاتے ہیں۔

اس کی تکذیب بارہا ہوئی مگر آج صاف اور کھلے طور پر یوں ہو رہی ہے کہ اخبار نور افشان (عیسائی) نے مرزائیوں کو مباحثہ کا چیلنج دیا ہے جس کے جواب میں قادیان سے منظوری کا اعلان شائع ہوا جو یہ ہے:

> مسیحیت اور اس کے خداوند کی موت احمدیت کے ہاتھوں روز ازل سے مقدر تھی اور اس کے ذبیحہ کی سوختنی قربانی کا یہ دن تھا جو آ گیا۔ ہمارے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کا اور کون سا دن ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں۔ ہمارے مجاہدین تو میدان میں ڈیرے ڈالے پڑے ہیں اور آخری جنگ کرنے کے لئے اسلام کے یہ بہادر سپاہی روح القدس کے انوار سے سر تا پا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلح ہیں ۔کیا ہوا بٹالہ کی مسیحی بھیڑوں کو کہ وہ خاموش ہیں ۔بیس دن ہو گئے ہیں ،نور افشاں کی تجویز کو کیوں بٹالہ کے عیسائی مشنری صاحبان اسے عملی جامہ پہنانے کے لئے جنبش نہیں کرتے ۔اے کاش عیسائیت کے مناد حق و راستی کی جستجو کے لئے ہمارے سامنے کھڑے ہوں اپنی سنائیں اور ہماری سنیں ۔پیشتر اس کے بٹالہ کے عیسائی مشنری نور افشاں کی تجویز کے مطابق چیلنج کا اعلان کریں ہم پوری خوشی دل کے ساتھ اس چیلنج پر لبیک کہتے ہیں اور شرائط طے کرنے کے لئے جہاں وہ پسند کریں ہم حاضر ہیں ۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان ۔ (الفضل قادیان ۹ مئی ۱۹۳۱ء ص ۱)

اس کے جواب میں عیسائیوں کی طرف سے مندرجہ ذیل اعلان شائع ہوا:

مکتوب مفتوح بنام میاں بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان ۔

السلام علی عبادہ الصالحین

جناب کے والد صاحب نے ارشاد فرمایا تھا کہ

۱۔ میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں ۔ اور

۲۔ آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں

پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں ۔پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی ۔اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں ۔(بدر ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

امر دوم کا تعلق چونکہ ہمارے ساتھ نہیں ہے، پس اس امر کا فیصلہ خود اہل اسلام کر سکتے ہیں کہ آیا مرزا صاحب کے آنے کی وجہ سے آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا میں قائم ہوگئی ہے یا نہیں ۔

امر اول کا تعلق خاص کر مسیحی جماعت کے ساتھ ہے اور مسیحیوں کا یہ یقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واثق ہے کہ مرزا صاحب کا یہ دعویٰ سراسر باطل تھا اور باطل ثابت ہو رہا ہے ۔اس لئے بذریعہ اس مکتوب مفتوح کے آپ کی خدمت میں گذارش کی جاتی ہے کہ آپ مرزا صاحب آنجہانی کے اس دعویٰ کو ثابت کریں۔
پس مناسب یہی ہے کہ کسی خاص مقام اور وقت میں جس کا تعین بعد میں کیا جا سکتا ہے مسیحیوں کے ساتھ اس بات کا فیصلہ کرلیں کہ آیا مرزا صاحب اپنے اس دعویٰ مافوق میں کامیاب ثابت ہوئے کہ نہیں۔ جس کی صورت یہ ہوسکتی ہے کہ مسیحیوں کی طرف سے مرزا صاحب کی نبوت کی تردید میں، اور آپ کی طرف سے خداوند مسیح کی حیات کی تردید میں ایک فیصلہ کن تحریری مباحثہ ہوجسکے متعلق آپ کے والد ماجد بدیں الفاظ وصیت کر گئے ہیں:

اے میرے دوستو! میری ایک آخری وصیت سنواور ایک راز کی بات کہتا ہوں اس کو خوب یادرکھو کہ تم اپنے ان تمام مناظرات کا جو عیسائیوں سے پیش آتے ہیں پہلو بدل لو اور عیسائیوں پر یہ ثابت کردو کہ درحقیقت مسیح ابن مریم ہمیشہ کے لئے فوت ہو چکا ہے یہی ایک بحث ہے جس میں فتح یاب ہونے سے تم عیسائی مذہب کی روئے زمین پر سے صف لپیٹ دو گے تمہیں کچھ بھی ضرورت نہیں کہ دوسرے لمبے لمبے جھگڑوں میں اپنی اوقات عزیز ضائع کرو۔ صرف مسیح ابن مریم کی وفات پر زور دو اور پر زور دلائل سے عیسائیوں کو لاجواب اور ساکت کردو۔ جب تم مسیح کا مردوں میں داخل ہونا ثابت کردو گے اور عیسائیوں کے دلوں میں نقش کردو گے تو اس دن تم سمجھ لو کہ آج عیسائی مذہب دنیا سے رخصت ہوا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۲۹)۔

مسیحیوں کی طرف سے پادری سلطان محمد پال اڈیٹر نور افشان لاہور مباحث ہوں گے اور قادیانیوں کی طرف سے آپ بنفس نفیس ہوں گے کیونکہ بمصداق الولد سرّ لابیہ آپ اپنے والد ماجد کے خیالات کی احسن طور پر ترجمانی کر سکتے ہیں۔ شرائط مباحثہ و دیگر متعلقہ امور بتراضی طرفین اس وقت طے ہوں گے جب آپ ہمارے اس مکتوب مفتوح کو شرف قبولیت بخشیں گے۔ جواب باصواب ذیل کے پتہ پر ارسال فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پادری برکت اللہ ایمائے مشنری انچارج فتح گڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور۔
احقر برکت اللہ

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری آخر میں لکھتے ہیں:

بڑے مرزا صاحب قادیانی متوفی کا عیسائیوں سے مناظرہ ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر ہوا تھا۔ اس لئے یہ مباحثہ بھی امرتسر میں ہونا چاہیے جس کی وجہ یہ بھی ہے کہ امرتسر قادیان اور لاہور کے درمیان مکاناً سوی کا حکم رکھتا ہے۔ اہل اسلام بالخصوص اہل حدیث فریقین کی خدمت کو حاضر ہوں۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۳۱ء مطابق ۳ محرم ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۲۹ ص ۴۔۵)

رنگ پور میں مباحثہ

۱۳۔۱۴۔ اپریل ۱۹۳۱ء کو رنگپور بنگال کے ٹاؤن ہال میں مرزائیوں سے صداقت مرزا پر مباحثہ ہوا۔ بہت اچھا اثر ہوا۔ ایک اہل علم مرزائی تائب ہوا۔ راقم: محمد عبدالحی خان ہیڈ مولوی مدرسہ اسلامیہ رنگپور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۳۱ء جلد ۲۸ نمبر ۳۰ ص ۱۴)۔

اعور کون اور کذاب کون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری بتاتے ہیں کہ

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اپریل ۱۹۳۱ء میں لکھا گیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت مسیح کی ولادت کو خلاف شرع ناجائز سمجھتے ہیں اس دعوی پر ان کی ایک عبارت کشتی نوح سے نقل کی تھی جس میں اہل بصیرت کے لئے کافی الفاظ تھے۔ مگر جن کے حق میں و لھم اعن لا یبصرون بھا آیا ہے انہوں نے ان الفاظ کو نہیں دیکھا اور اہل حدیث کو کوسنا شروع کر دیا۔ چنانچہ میر قاسم علی قادیانی نے قلم اٹھایا ہے۔ اور اس نے اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اپریل ۱۹۳۱ء کا یہ اقتباس نقل کیا:

سب سے پہلے سرسید احمد خان مرحوم نے آواز اٹھائی کہ مسیح یوسف کے بیٹے تھے۔ انہی کا تتبع مرزا صاحب قادیانی نے کیا۔ لیکن دونوں میں بہت فرق ہے۔ سرسید نے تو یہ کہا کہ یہودیوں میں دستور تھا کہ منگنی کے ساتھ ہی نکاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی ہو جاتا تھا مگر رخصتی نہ ہوتی تھی اس حالت میں دولھا دلہن کا ملنا شرعی حرام نہ تھا مگر عرفی معیوب تھا۔ یوسف نے مریم سے قبل رخصتی ملاپ کرلیا اس سے حمل ٹھہر گیا۔ سرسید نے تو شریفانہ طور پر شریعت کا ادب اور خاندان مریم کا لحاظ رکھا مگر مرزا صاحب نے ان دونوں باتوں سے چشم پوشی کر کے صاف لکھ دیا کہ یوسف اور مریم کا ملاپ قبل از نکاح ہوکر باعث حمل ہوا۔ چونکہ ایسی حالت میں حمل کا ہونا موجب ندامت اور باعث شرمندگی تھا اس لئے ان دونوں کا نکاح کیا گیا حالانکہ یوسف نجار کی ایک بیوی پہلے سے تھی۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۷۔اپریل ۱۹۳۱ء)

(پھر قاسم علی قادیانی نے لکھا ہے) ناظرین کرام! کذاب امرتسری کے متذکرۃ الصدر ہزلیات میں حضرت مرزا صاحب کی ذات ستودہ صفات پر یہ الزام قائم کیا ہے گویا حضرت مرزا کا یہ عقیدہ ہے کہ یوسف اور مریم کے ملاپ سے قبل از نکاح حمل ٹھہرا۔ اب ناظرین ذرہ اس الزام کے ثبوت میں خناس امرتسری کا پیش کردہ مندرجہ ذیل حوالہ پڑھیں اور دیکھیں کہ اس عبارت کے کسی لفظ یا جملہ یا فقرے سے بھی اشارۃً یا کنایۃً کذاب امرتسری کا الزام ثابت ہوتا ہے..

مریم کی وہ شان ہے جس نے ایک مدت تک اپنے تیئں نکاح سے روکا۔ پھر بزرگان قوم کے نہایت اصرار سے بوجہ حمل کے نکاح کرلیا۔ گولوگ اعتراض کرتے رہے کہ برخلاف تعلیم توریت عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا ۔اور بتول ہونے عہد کو کیوں ناحق توڑا گیا اور تعدد ازواج کی کیوں بنیاد ڈالی یعنی باوجود یوسف نجار کی پہلی بیوی ہونے کے پھر مریم کیوں راضی ہوئی کہ یوسف نجار کے نکاح میں آوے۔ مگر میں کہتا ہوں کہ یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں اس صورت میں وہ لوگ قابل رحم تھے۔

(کشتی نوح۔ص ۱۶)۔

کیا فرماتے ہیں علماء سلسلہ احمدیہ کہ قبل نکاح منسوب اور منسوبہ کا ملاپ کرنا حرام ہے یا حلال اور اس حمل کا مولود جائز مولود ہے یا ناجائز؟

(اخبار اہل حدیث مذکور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پھر قاسم علی قادیانی کہتا ہے) اس کمزور حافظہ والے دروغ گو کے اس الزام کا حوالہ بالا میں کہیں شمہ بھی نظر آتا ہے؟ کہ بموجب عقیدہ حضرت مرزا صاحب مریم یوسف کے ملاپ سے قبل از نکاح حاملہ ہوئی ـ.... او چشم بصیرت سے محروم امرتسری! حضرت مرزا صاحب نے کہاں لکھا ہے کہ قبل از نکاح مریم اور یوسف کے ملاپ سے حمل ٹھہرا..

(اخبار فاروق قادیان ۷ مئی ۱۹۳۱ء ص ۱۰۔۱۱)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں:

ہمارا ثبوت خود اسی منقولہ بالا عبارت از کشتی نوح میں ملتا ہے۔ پہلے اس کی تشریح سنئے۔ کشتی نوح میں ہے:

برخلاف تعلیم توریت کے عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا۔

اتنی عبارت سے بھی صاف نظر آتا ہے کہ حمل مریم قبل نکاح تھا اور نکاح بعد حمل۔

اس لئے مرزا صاحب قادیانی اس نکاح پر عذر کرنے کو لکھتے ہیں:

میں کہتا ہوں یہ سب مجبوریاں تھیں جو پیش آ گئیں۔

اس سے پتہ چلتا ہے کہ یہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پردہ پوشی میں اپنی بصارت پر بھی رحم نہیں کرتے۔

اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ یہ حمل جو قبل نکاح ہوا تھا کس سے ہوا تھا۔ مرزا قادیانی نے اس کی تشریح دوسری جگہ فرما دی ہے۔ انہوں نے ایام الصلح میں ایک مقام پر سرحدی پٹھانوں کا بنی اسرائیل ہونا ثابت کرتے ہوئے ایک ایسی دلیل دی ہے جو ہمارے دعوی کی تائید بلکہ تصدیق کرتی ہے۔ ملاحظہ کریں:

رسوم و عادات افاغنہ فرقے میان نسبت و نکاح نہ کردہ دختران از ملاقات و مخالطت با منسوب مضائقہ نہ گیرند.... در بعضے قبائل خوانین خیال مخالطت دختراں با منسوباں ونحوے جاری و ساری است کہ غالب اوقات را دخترے قبل از اجراء مراسم نکاح آلبتنی شدہ

یعنی افغانوں کے بنی اسرائیل ہونے کی دلیل یہ ہے کہ ان کی رسوم اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عادات بھی ہیں کہ افغان یہودیوں کی طرح سگائی اور نکاح میں فرق نہیں جانتے سگائی میں لڑکیاں اپنے منگیتروں کے ساتھ ملنے جلنے سے پرہیز نہیں کرتیں اکثر اوقات منسوبہ لڑکیاں اپنے منسوبوں سے حاملہ بھی ہو جاتی ہیں۔

اس تمثیل اور تشبیہ کیلئے مثال میں جنابہ صدیقہ مریم کو پیش کرنے کو لکھا ہے

مثالاً اختلاط مریم صدیقہ با منسوب خودش یوسف و بمعیت وے خارج بیت گردش نمودن شہادۃ حقہ بریں است

یعنی جس طرح افغانوں میں منسوبہ، منسوب سے ملتی جلتی بلکہ حاملہ بھی ہو جاتی ہے اسی طرح بنی اسرائیل میں لڑکیاں ہو جاتی تھیں جس کی مثال مریم صدیقہ ہے

کوئی آنکھوں کا بجھا کھا اور دل کا بینا ہے جو اس عبارت کو غور سے پڑھے اور دعوی کی صداقت میں تامل کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۱۷ محرم ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۶ ملخصاً)

خلیفہ قادیان کا عیسائیوں کے مقابل گریز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ جس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم سے امرتسر میں مباحثہ کیا تھا اسی طرح آج ۳۸ سال بعد میاں محمود احمد کو بھی بحیثیت بیٹا اور خلیفہ ہونے کے خود مباحثہ کرنا چاہیے۔لیکن اگر وہ اپنے میں یہ قوت نہیں پاتے یا ان کی منتظمہ کونسل کسی وجہ سے ان کا پیش ہونا مفید نہیں جانتی تو ان کی نیابت میں کسی دوسرے کو بھی لے لینا چاہیے۔

الفضل ۲۳ مئی میں لکھا ہے کہ عیسائی اگر خلیفہ صاحب ہی سے مباحثہ کرنا چاہتے ہیں تو ان کے مقابلہ میں سب سے بڑے عیسائی اٹلی کے پوپ کو لائیں۔ اس کا جواب نور افشاں نے دیا کہ خلیفہ اپنے باپ سے بڑا نہیں ہے۔ جب باپ نے ہمارے نمائندے آتھم سے مباحثہ کیا تو خلیفہ کی شان میں اس سے کیا نقص آ سکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر ہم پوچھتے ہیں کہ ہندوستان کے امریکن مشن عیسائی تو پوپ کو اپنا بڑا نہیں جانتے بلکہ اس کو ایسا ہی جانتے ہیں جیسا عام مسلمان مرزا صاحب قادیانی کو۔ پھر اس کو نمائندہ کیسے بنائیں۔ غالبًا قادیانی پارٹی اس ضروری امر سے واقف نہیں۔ بہر حال ہماری رائے یہ ہے کہ خلیفہ اگر خود مناظر نہ ہو تو اس کی نیابت میں جو بھی ہو اسے منظور کر لینا چاہیے۔ مگر خلیفہ کی تسلیم نیابت ضروری ہے۔

اور ہم درخواست کرتے ہیں کہ جس میدان میں مرزائیوں اور مسیحیوں کا مباحثہ ہو، ان کے اختتام پر کم سے کم دو دو گھنٹے فریقین ہمیں بھی عنایت کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۵۰ھ ص ۷۔۸)

کھلا عریضہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری

حافظ محمد حسن ناظم انجمن اہل حدیث لاہور مولوی محمد علی کو لکھتے ہیں:

میں نے ذیل کے دو خطوط یکے بعد دیگرے آپ کی خدمت میں ارسال کر کے درخواست کی تھی کہ آپ ان حدیثوں کا جو آپ نے اپنے ٹریکٹ نمبر ۱ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء میں درج کی ہیں حوالہ دیں لیکن آپ تا حال خاموش ہیں۔ اس لئے مجبوراً اخبار میں لکھنا پڑا۔ شائد اس طرح گوش گزار ہو جائے

خط اول:

جناب محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور۔

آپ کا ٹریکٹ نمبر ۱ مورخہ ۱۲ مارچ ۱۹۳۱ء بعنوان مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ، بربادی سے بچنے کی راہ، دیکھا۔ اس کے صفحہ ۴ پر دو اقوال

من کفر اھل لا الہ ا لا اللہ فھو الی الکفر اقر ب

لا تکفر اھل قبلتك

آپ نے نبی ﷺ کی طرف منسوب کئے ہیں۔ بواپسی ڈاک ان ہر دو اقوال کا بایں الفاظ صحیح سند سے حوالہ دے کر مشکور فرمائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خط دوم ۔دستی ۔ لاہور ۲۸ ۔اپریل ۱۹۳۱ء ۔ ...

ایک ماہ سے زیادہ عرصہ گذر چکا ہے کہ میں نے ایک کارڈ کے ذریعہ دو احادیث

من کفر اھل لا الہ ا لا اللہ فھو الی الکفر اقر ب

لا تکفر اھل قبلتك

کا حوالہ طلب کیا تھا،لیکن تا حال جواب سے جواب ہے ۔ یہ خاموشی ایک مصنف اور امیر جماعت کی شان سے بعید ہے۔ یہ تعویق اور التواء برائے چہ۔ یاددہانی کے طور پر دوبارہ توجہ منعطف کراتا ہوں جلدی جواب دے کر مشکور فرمائیں۔

حافظ محمد حسن ناظم انجمن اہل حدیث لاہور۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک مطالبہ ہمارا بھی شامل کر لیجئے ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی نے حدیث لکھی ہے۔

ما زنا زا ن و ھو مو من ۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۶۵)۔

یہ کہاں ہے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۵۰ھ ص ۸)

خلیفۃ المسیح کا فرار

جناب مدیر صاحب السلام علیکم

مجھے ایک قادیانی دوست نے اخبار الفضل ۲۳ مئی (۱۹۳۱ء) کا دیا جس کے صفحہ ۳ پر جلی قلم سے لکھا ہے:

پادری برکت اللہ مسیحی مشنری کا چیلنج منظور۔

مضمون پڑھا تو صاف فرار دیکھا..کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ:

مجھے امید ہے کہ پادری برکت اللہ اس بات پر خواہ مخواہ اصرار نہ کریں گے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت خلیفۃ المسیح مجوزہ مباحثہ میں خود ہی مباحث ہوں۔

اب کوئی پوچھے کہ پادری صاحب تو تمارے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو چیلنج دیں کہ میدان مباحثہ میں مباحث بن کر آؤ اور تمہارا خلیفہ مباحثہ کے لئے تیار نہ ہو۔ تو چیلنج منظور کیسے ہوا؟ ..

قادیانی دوستو! اگر تمہارا خلیفہ (مرزا محمود احمد) تفسیر نویسی کے لئے شیر پنجاب مولانا ثناء اللہ کے ساتھ مقابلہ نہیں کر سکتا تو کیا وہ عیسائیوں کے مقابل آنے سے بھی خائف و ترساں ہے؟....

خاکسار سلیمان خان۔ از فتح گڈھ چوڑیاں ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۵۰ھ ص ۸)

مرزا قادیانی اور آیات قرآنی

سید محمد حسن شاہ صاحبؒ مالا کنڈ سے لکھتے ہیں:

جب بوجہ غلبہ کفر کے دین الٰہی کو عوام الناس فراموش کر دیتے ہیں تو ان کی ہدایت اور اصلاح کے لئے اللہ اپنے خاص مقرب بندے جن کو عام اصطلاح میں پیغمبر یا نبی کہتے ہیں، مامور کرتا ہے۔ اور ان کا فرض یہ ہوتا ہے کہ دین الٰہی کی تصدیق کریں اور مصدق کتب سماوی ہوں۔ اگر کوئی نبی اس معیار پر صادق نہ اترے، تو جان لو کہ وہ نبی اللہ نہیں، بلکہ اس کا دعوی محض اس کے نفس کا افتراء ہے۔

اسی حیثیت سے آج ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو دیکھتے ہیں اور ان کی تحریرات کا قرآن مجید کے احکامات سے مقابلہ کرتے ہیں۔

ا۔ خدا تعالی آغاز قرآن میں فرماتا ہے:

الحمد لله رب العالمین۔ الرحمن الرحیم (ہر طرح کی تعریف خدا تعالی ہی کو سزاوار ہے جو تمام جہان کا پروردگار ہے۔ نہایت رحم کرنیوالا مہربان)

اس کے مقابل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اربعین کے صفحہ میں یوں لکھتے ہیں، خدا تعالی، مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرا نام پورا ہو جائے گا میرا نام پورا نہیں ہوگا۔

۲۔ اللہ تعالیٰ سورہ بقرہ میں فرماتا ہے:

فلا تجعلوا للّٰہ انداداً و انتم تعلمون

(پس کسی کو اللہ کا ہم پلہ نہ بناؤ اور تم جانتے بوجھتے ہو)

اس کے برخلاف مرزا غلام احمد صاحب آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۶۴ پر یوں لکھتے ہیں:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی اللہ ہوں۔

۳۔ قرآن کریم میں ارشاد باری ہے:

الف۔ هو الذی خلق لکم ما فی الارض جمیعاً ثم استوی الی السماء فسوّهن سبع سماوات (وہی قادر مطلق ہے جس نے تمہارے لئے زمین کی کل کائنات پیدا کی پھر، اس کے علاوہ ایک بڑا کام یہ کیا کہ، آسمان کے بنانے کی طرف متوجہ ہوا اور سات آسمان ہموار کر دیئے)

ب۔ الحمد لله الذی خلق السماوات والارض۔ (الانعام)

(ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا)

ج۔ هو الذی خلقکم من طین۔ (الانعام)

(وہی قادر مطلق ہے جس نے تم لوگوں کو مٹی سے پیدا کیا)

اس کی ضد میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴۔۵۶۵ پر یوں رقم طراز ہیں:

میں نے اپنے دل میں کہا کہ ہم کوئی نیا نظام دنیا کا بنا دیں یعنی نیا آسمان اور نئی زمین بنا دیں۔ پس میں نے پہلے آسمان اور زمین اجمالی شکل میں بنائے جن میں کوئی تفریق اور ترتیب نہ تھی۔ پھر میں نے ان میں جدائی کر دی اور جو ترتیب درست تھی اس کے موافق ان کو مرتب کر دیا۔ اور میں اس وقت اپنے آپ میں ایسا پاتا تھا گویا میں ایسا کرنے پر قادر ہوں۔ پھر میں نے ورلا آسمان بنایا اور میں نے کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انا زینا السماء الد نیا بمصا بیح

(ہم نے آسمان کو ستاروں کے ساتھ سجایا ہے)۔

پھر میں نے کہا اب ہم انسان کو مٹی سے بناتے ہیں۔

۴۔ سورہ بقرہ میں ارشاد باری ہے:

اللہ لا الہ الّاھو الحی القیو م لا تا خذہ سنۃ و لا نو م

(اللہ نہیں کوئی معبود مگر ایک خدا زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا۔ نہیں پکڑتی اللہ کو اونگھ اور نیند)

اس کے برخلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریر البشری جلد ۲ صفحہ ۷۹ پر یہ ہے، یعنی خدا تعالی فرماتا ہے:

میں نماز پڑھوں گا، روزہ رکھونگا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔

۵۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

۱۔ اسمہ المسیح عیسی بن مر یم و جیھاً فی الد نیا وا لآ خر ۃ و من المقر بین۔ (آل عمران)

(اسکا نام ہوگا مسیح ابن مریم، دنیا اور آخرت میں رودار اور خدا کے مقرب بندوں میں سے)

۲۔ قا ل انما انا رسو ل ربك لا ھب لك غلا ماً زکیاً (مریم)۔

(جبریل بولے کہ میں تو بس تمہارے پروردگار کا بھیجا ہوا فرشتہ ہوں اور اس لئے آیا ہوں کہ تم کو ایک پاک طینت لڑکا دوں)

۳۔ قا ل انی عبد اللہ آ تا نی الکتا ب و جعلنی نبیاً و جعلنی مبا ر کاً این ما کنت و او صا نی بالصلوۃ و الز کوۃ ما دمت حیاً و برّا بوا لد تی ولم یجعلنی جبا راً شقیاً۔ و السلا م علیّ یو م و لد ت و یو م امو ت و یو م ابعث حیاً۔ ذلك عیسی بن مریم (مریم) (اس پر بچہ بول اٹھا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اس نے مجھ کو کتاب عنایت فرمائی اور مجھ کو پیغمبر بنایا اور کہیں بھی رہوں مجھ کو بابرکت کیا اور مجھ کو حکم دیا کہ جب تک زندہ رہوں نماز پڑھوں اور زکوۃ دوں اور مجھ کو اپنی ماں کا خدمت گار بنایا اور مجھ کو سخت گیر اور بدراہ نہیں کیا۔ اور مجھ پر خدا کی امان جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مرونگا اور جس دن دوبارہ زندہ اٹھا کر کھڑا کیا جاؤں گا۔ اے پیغمبر! یہ ہے عیسی بن مریم کی حقیقت)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب قادیانی کا کلام بے نظام یوں ہے:

۱۔حضرت عیسیٰ نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔(چشمہ مسیحی۔ص ۹)

۲۔یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے اور یہ خراب چال چلن نہ خدائی بلکہ ابتداء ہی سے ایسا معلوم ہوتا ہے چنانچہ خدائی کا دعویٰ شراب خوری کا بدنتیجہ ہے (ست بچن۔ص ۱۷۲)

۳۔مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیؤ شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔(مکتوبات احمدیہ۔ج ۳ ص ۲۳۔۲۴)

۴۔یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔(کشتی نوح۔ص ۶۵)

۵۔ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی

(ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵)

۶۔حضرت یسوع صاحب نے نہایت درجہ کی ذلت دیکھی (انجام آتھم ص ۱۲)

۷۔آپ (مسیح) کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو کہ جدی مناسبت درمیان ہے ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقع نہیں دے سکتا.. کہ وہ زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں کہ ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۷)

۶۔سورہ آل عمران میں ارشاد ہے:

انّی ا خلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فا نفخ فیہ فیکو ن طیراً باذن اللہ (میں تمہارے اطمینان خاطر کے لئے مٹی سے پرندکی شکل کا سا ایک جانور بناؤں پھر اس میں پھونک ماردوں اور وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگے)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس طرح گوہر افشانی کرتے ہیں:

اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔(ازالہ اوہام۔ص ۳۷)

۷۔سورہ آل عمران میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وابریء الاکمه و الابرص و احی الموتی باذن الله

(اورخدا کے حکم سے مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو بھلا چنگا اور مردوں کو زندہ کردوں)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اس کے مخالف یہ قول ہے:

۱۔ آپ کے ہاتھ میں سوائے مکروفریب کے اور کچھ نہیں تھا (ضمیمہ انجام آتھم)۔

۲۔ حضرت مسیح کے متعلق یہ اعتقاد رکھنا جیسا کہ مسلمانوں میں بھی اس وقت عام عقیدہ ہے تو پھر اس امر میں کوئی شبہ نہیں رہتا کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح، حضرت نبی کریم ﷺ سے افضل تھے۔

۸۔ قرآن مجید میں ہے:

اللّٰہ الصّمد۔ (اللہ بے نیاز ہے)

و لم یکن له کفواً احد۔ (اور نہ کوئی اس کے برابر ہے)

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب کا قول ہے:

۱۔ دانیال نبی نے اپنی کتاب میں میرا نام میکائیل رکھا ہے اور عبرانی میں لفظی معنی میکائیل کے ہیں، خدا کی مانند۔ (اربعین حاشیہ ص ۲۵)۔

۲۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اللہ ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۶۴)

احمدی مومنو! اگر اقوال مرزا قادیانی کی تشریح میں سیدھی اور صاف راہ اختیار کی جائے اور محترمہ محمدی بیگم والی تفسیر کو دخل نہ دیا جائے تو تم ہی ایمان سے کہو (ان کنتم مومنین) کیا نبی کی یہی پہچان ہے کہ وہ خدا کے ہر قول وفعل کی مخالفت کرے؟ اور کیا اس افسوس ناک کلام کوسن کر تمہارے حق میں، تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا، کی مثل صادق نہیں آتی؟ اور اگر تم ویسی ہی اس کی بھی تفسیر پیش کرو جیسی کہ تم عبداللہ آتھم اور مولانا ثناء اللہ والی پیش گوئیوں کے متعلق کر چکے ہو، یا وہ نکات بیان کرو جو تم اکثر اوقات کرتے ہو تو ہم پہلی جماعت میں پڑھا ہوا سبق دہرانے سے باز نہیں رہ سکتے جس کا ایک فقرہ یہ ہے:

اونٹ رے اونٹ تیری کل کون سی کل سیدھی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۳۱ء مطابق ۲ صفر ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۳ ص ۵۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالہ میں اہلحدیث اور مرزائیوں کا مباحثہ اور مباہلہ

وسط جون میں بٹالہ کی انجمن شباب المسلمین نے جلسہ کیا جس میں خلیفہ قادیان کو فیصلہ کن مباحثہ کے چیلنج دیا۔ لکھا کہ خلیفہ خود آئے یا اپنا نمائندہ بھیجے۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے اپنا نمائندہ بھیجا اور عین وقت پر آ کر اس نے شباب المسلمین سے مطالبہ کیا کہ وہ آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس یا جمیعت علماء ہند سے سند نمائندگی پیش کریں۔

جلسہ ہو رہا تھا یہ کس طرح ممکن تھا۔ پھر چلتے چلاتے انجمن اہل حدیث بٹالہ سے ۲۹، ۳۰ جون کے روز مباحثہ مقرر ہو گیا۔ اہل حدیث کی طرف سے مولوی یوسف اور مولوی احمد دین دو روز پیش ہوئے اور قادیان کی طرف سے مولوی محمد یار اور مولوی اللہ دتہ۔ مباحثہ خوب گرما گرم ہوا۔ دوران مباحثہ میں مباہلہ کا ذکر بھی آ گیا۔ اس لئے جماعت اہل حدیث کے امیر کی طرف سے اشتہار مباہلہ دیا گیا جو درج ذیل ہے:

چیلنج مباہلہ

فمن حا جك فيه من بعد ما جا ء ك من العلم فقل تعا لوا ندع ابنا ء نا و ابنا ء كم و نسا ء نا ونسا ء كم و انفسنا و انفسكم ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكا فرين

(جو لوگ علم آنے کے بعد عیسیٰ کے بارے میں تجھ سے جھگڑیں پس ان سے کہدے کہ آ ؤ ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو بلاؤ ہم اپنی عورتوں کو بلائیں تم اپنی عورتوں کو بلاؤ اور ہم اپنی جانوں کو بلائیں تم اپنی جانوں کو بلاؤ۔ پھر مباہلہ کریں۔ پس جھوٹوں پر اللہ کی لعنت کریں)

مرزا محمود صاحب خلیفہ جماعت قادیانی کو چیلنج مباہلہ بابت دعوی مرزا غلام احمد قادیانی کہ میں مسیح موعود ہوں۔ عیسیٰؑ کی الوہیت کی بابت جن لوگوں نے جھگڑا کیا تھا قرآن مجید میں ان کی تردید فرما کر آخر میں ان کو مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے جس کا ذکر اوپر کی آیت میں ہے۔ مرزا صاحب کا بھی بڑے زور شور سے دعوی ہے کہ وہ مر گئے اور ان کی جگہ پر قرآن وحدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی پیش گوئی کے مطابق میں آ گیا ہوں ۔ ہر چند علمائے کرام نے دلائل سے ان کو ان کی جماعت کو واضح طور پر سمجھایا مگر وہ نہ مانے ۔ میری طرف سے مرزا صاحب قادیانی کے جانشین ان کے بیٹے خلیفہ ثانی مرزا محمود صاحب قادیانی کو چیلنج ہے کہ وہ بمقام امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۳۱ء کو عید گاہ بیرون دروازہ رام باغ متصل ریلوے لائن میں صبح ۸ بجے بمعہ اہل وعیال جیسے کہ اوپر کی آیت قرآنی میں مذکور ہے آ کر میرے ساتھ مباہلہ کر لیں اور میعاد نتیجہ مباہلہ سے ایک سال تک ہوگی اور نتیجہ انسانی ہاتھوں سے بالاتر اور خرق عادت ہوگا۔ منظوری چیلنج کا انتظار ۱۰ جولائی ۱۹۳۱ء تک کیا جائے گا۔ ورنہ مباہلہ سے فرار سمجھا جائے گا۔

راقم سید محمد شریف گھڑیالوی بقلم خود۔ ۳۰ جون ۱۹۳۱ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۵۰ھ ص ....)

مرزائیوں کا فرار

ہمارے موضع نون ضلع گورداسپور میں مرزائیوں نے آنا جانا شروع کر کے تبلیغ شروع کی تھی ۔ ہم نے مولوی یعقوب صاحب مبلغ اہل حدیث کانفرنس کو مناظرہ کے لئے بلایا۔ مناظرہ کا دن ۲ جون ۱۹۳۱ء مقرر ہوا۔ مولوی یعقوب کے آگے کوئی مرزائی نہیں آیا۔ خدا نے ہم کو فتح دی ۔

راقم : جلال الدین ذیلدار۔ غلام محمد ذیل دار وغیرہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۵۰ھ ۔ ص ۱۴)

مباہلہ سے فرار اور مریدوں کی نظر میں قرار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیری مریدی بھی عجب جال ہے کو مرید کو سوچنے سمجھنے سے سبک دوش کر دیتی ہے سید محمد شریف صاحب اہل حدیث گھڑیالوی نے بحیثیت اپنی جماعت کے امیر ہونے کے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت دی جس کا اشتہار گزشتہ پرچے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں درج ہو چکا ہے۔اس کے جواب میں ہمارے احباب میں تذکرہ ہوتا تھا کہ اس کا جواب قادیان سے کیا نکلے گا۔بعض کی رائے تھی کہ میاں محمود احمد ضرور میدان میں آئیں گے مگر ہماری ذاتی رائے تھی کہ نہیں آئیں گے۔آخر وہی ہوا جو ہماری رائے تھی ۔میاں صاحب کی اگزیکٹو کونسل نے جو پاس کیا وہ بذریعہ اشتہار شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

ا۔آپ (سید محمد شریف) نے مجھ سے پوچھے بغیر تاریخ اور مقام مباہلہ مقرر کر دیا جو ٹھیک نہیں،

۲۔مباہلہ سے پہلے اتمام حجت کر لینا چاہیے۔

۳۔ مباہلہ سے پہلے دو گھنٹے میں تقریر کرونگا اور دو گھنٹے آپ (سید صاحب) کریں

۴۔مباہلہ میں فریقین کے مبائعین میں سے ایک ایک ہزار،کل دو ہزار آدمی شریک ہوں

۵۔باقی شرائط کے لئے ایک کمیٹی مقرر ہو جس میں دو دو ممبر فریقین کے کل چار۔اور تین غیر جانبدار۔جو ان چار کے انتخاب سے مقرر ہوں کل سات ممبر ہونگے جو باقی شرائط کا تصفیہ کریں گے۔

یہ ہے خلاصہ قادیانی جواب کا۔

ہم نے جو عنوان میں دعوی کیا ہے کہ جواب کیا ہے فرار ہے مگر مریدوں کی نظر میں قرار۔اس اشتہار کو باریک نظر سے دیکھنے سے یہی ثابت ہوتا ہے۔

اس کے جواب میں سید محمد شریف صاحب نے اشتہار دیا ہے کہ ہزار آدمی کی شرط لگانا شرع شریف میں نہیں ہے، نہ تقریریں کرنے کی حاجت ہے۔

ہاں میری طرف سے دو ممبر حافظ عبداللہ اور مولوی یوسف صاحبان ہونگے ۔(۱۰ جولائی)۔

ہم سردست اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں جو اخیر میں ظاہر کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۷ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مجدد

مرزائی لوگ بابت حدیث حسب ذیل حوالہ جات دیتے ہیں۔ان پر روشنی ڈال کر مشکور فرمائیں:

۱۔ان اللہ یبعث لھذہ الا مۃ علی رأس کل مأۃ من یجدد لھا دینھا۔ (سنن ابی داؤد)۔

امام سیوطی مرقاۃ الصعود میں اس کی بابت لکھتے ہیں اتفق الحفاظ علی تصحیحہ حاکم نے مستدرک میں بیہقی نے مدخل میں اس کا ذکر کیا ہے۔

ابوالفضل عراقی اور ابن حجر اس کی صحت کے قائل ہیں۔مرقاۃ

حافظ ابن عساکر نے اس کی صحت کو صحیح مان کر لکھا ہے کہ حدیث مذکور سے ہر صدی کے سر پر مجدد کا آنا ثابت ہوتا ہے۔(عبدالقادر بن عبداللہ حاشیہ احیاء العلوم۔ص ۳۲)۔

امام منادی، ملاعلی قاری، علی متقی نے صحیح تسلیم کیا ہے۔(مرقاۃ)

۷۔نواب صدیق حسن خان نے حجج الکرامۃ کے صفحہ ۵۱ پر لکھا ہے:

رواہ ابو داؤد والحاکم فی المستدرک و البیھقی فی المعرفۃ عن ابی ھریرۃ باسناد صحیح

۸۔و قد اتفق الحفاظ علی تصحیح ھذا الحدیث (حجج الکرامہ۔ص ۱۳۳)

۹۔ خبر داد ازانکہ برراس برمأۃ مجدد پیدا خواہد شد وہم چناں واقع شد (شاہ ولی اللہ در ازالۃ الخفاء۔ص ۴۱)

۱۰۔ و قال النبی ﷺ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مأۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔(شاہ ولی اللہ در تفہیمات الٰہیہ۔ص ۳۵)

خاکسار محمد اسماعیل خریدار اخبار اہل حدیث نمبر ۹۷۱۴۔

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں سب سے اول قابل غور بات یہ ہے کہ من یجدد میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظ من مفرد کے معنی میں ہے یا جمع میں؟ کچھ شک نہیں کہ آج دنیا اسلام اتنی وسیع ہے کہ ایک مجدد ساری امت مسلمہ کی اصلاح نہیں کرسکتا عقلاً بھی محال ہے۔ ہمارے سامنے (بزعم خود) مجدد اعظم قادیانی ہے کیا وہ یا انکے مرید بتا سکتے ہیں کہ ان کی اصلاح چینی مسلمانوں میں کارگر ہوچکی ہے۔ عرب، ایران، افغانستان وغیرہ تو بالکل نزدیک ہیں۔ اس لئے شرح مشکوۃ میں بھی اس من کو بمعنی جمع لیا ہے۔

دوسرا لفظ تحقیق طلب تجدید ہے۔ کچھ شک نہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ جو دین رسول اللہ ﷺ نے امت کو سکھایا اور جس پر آپ امت کو چھوڑ کر دنیا سے رخصت ہوئے اور امت مسلمہ نے اس میں غفلت کر کے اسے چھوڑ رکھا ہے یعنی اصل توحید و سنت، وہ مجدد دین وہی دین امت مسلمہ کے سامنے پیش کریں گے جیسے خاندان دہلوی خصوصاً مولانا اسماعیل شہیدؒ نے عمل کیا۔

پس مطلب حدیث کا یہ ہے کہ ہر صدی میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو دنیا اسلام میں توحید و سنت اور اخلاق فاضلہ کی طرف مسلمانوں کو دعوت دیں گے اور شرک و بدعت سے ستھرا کر کے اصل دین ان کے سامنے پیش کرینگے آمنا و صدقنا

کیا یہ صفت قادیانی مجدد میں پائی جاتی ہے؟ ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ قادیانی کتب میں سوائے اپنی شخصیت منوانے کے دوسرا کوئی اہم مضمون نہیں ملتا ساری تصنیف کا خلاصہ یہ ہے کہ

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

ہاں درثمین میں یہ بھی کہتے ہیں

آدمم نیز احمد مختار در برم جامہء ہمہ ابرار،

ہاں تریاق القلوب میں یہ کہتے ہیں

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ توحید وسنت کا مضمون قادیانی کی کتب میں اتنا بھی نہیں ملتا جتنا کہ ایک چھوٹی سی کتاب تقویۃ الایمان میں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اس کے اس مجدد نے امت مسلمہ کے سامنے اس کا پرانا دین پیش نہیں کیا۔ بلکہ نیا دین بنا کر پیش کیا۔ مثلاً تصویر کا کھچوانا پہلے دین میں منع تھا، اس مجدد نے اس کو جائز کیا بلکہ اپنی تصویر فروخت کی۔

سب انبیاء کرام خصوصاً اولوالعزم رسل کی عزت کرنا فرض اور ہتک کرنا حرام بلکہ کفر تھا، مگر اس مجدد کا یہ حال ہے کہ کھلے منہ حضرت روح اللہ عیسیٰ مسیح کو بدترین الفاظ سے یاد کرتا ہے۔ چنانچہ اس مجدد کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

> ایک دفعہ مجھے ایک دوست نے یہ صلاح دی کہ (مرض) ذیابیطس کیلئے افیون مفید ہوتی ہے پس علاج کی غرض سے مضائقہ نہیں کہ افیون شروع کر دی جائے۔ میں نے جواب دیا کہ یہ آپ نے بڑی مہربانی کی ہے کہ ہمدردی فرمائی، لیکن اگر میں ذیابیطس کے لئے افیون شروع کھانے عادت کرلوں تو ڈرتا ہوں کہ لوگ ٹھٹھا کر کے یہ نہ کہیں کہ پہلا مسیح تو شرابی تھا اور دوسرا افیونی۔ (نسیم دعوت۔ ص ٦٧)

مقام غور ہے کہ اس مجدد نے اس کلام بے نظام میں دو بڑے جدید مسئلے اپنی جماعت کو تلقین کئے۔

۱۔ افیون فی نفسہ حلال ہے صرف لوگوں کے کہنے سے رکتے ہیں۔ کیا عجب کہ علیحدگی میں نوش فرماتے ہوں۔

۲۔ دوسرا مسئلہ آپ کی اس تحریر سے یہ ثابت ہوا کہ مسیح اول شراب خور تھے۔

واضح رہے کہ شراب خوری کو خدا نے بت پرستی کے ساتھ ملا کر فرمایا ہے

انّما الخمر و الميسر و الا نصا ب و ا لاز لا م رجس من عمل الشّيطا ن فا جتنبوه لعلكم تفلحو ن ۔(پ۷ ع۲)

(سن رکھو شراب، جوا، بت اور شرکیہ تیر ناپاک اور شیطانی حرکت سے ہیں، ان سے بچتے رہو تاکہ تم عذاب سے چھوٹ جاؤ)۔

باوجود اس نص صریح کے قادیانی مجدد حضرت مسیح کو شراب خور کہتا ہے تو باانصاف ناظرین غور کریں کہ یہ اسلام کی تجدید ہے یا دین جدید ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۷ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیر جماعت علی شاہ اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین حیران ہوں کہ آج ہم نے ان دو بزرگوں کو یکجا کیوں زیب عنوان کیا ہے بحالیکہ یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کی ضد اور نقیض ہیں۔ ہم بھی اس بات کو مانتے ہیں کہ یہ دونوں بزرگ ایک دوسرے کے نقیض ہیں مگر باوجود مختلف ہونے کے ایک امر میں شریک ہیں۔ وہ امر کیا ہے؟ خودستائی۔

مرزا صاحب کا اپنی نسبت جو خیال تھا وہ تو اپنے لفظوں میں خود بیان کرتے تھے شاہ صاحب اس وزن کے دعاوی اپنے لفظوں میں خود نہیں کرتے تھے کیونکہ یہ لکھنا نہیں جانتے اس لئے ان کے مریدان کی کسر نکالتے ہیں۔ جن کے اقوال آج ہم نقل کریں گے۔ مرزا صاحب قادیانی درثمین اردو میں کہتے ہیں

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

تریاق القلوب میں کہا ہے

منم محمد واحمد کہ مجتبی باشد

درثمین میں آپ نے یہ بھی کہا

آدمم نیز احمد مختار۔ در برم جامہء ہمہ ابرار

خطبہ الہامیہ میں آپ نے کہا:

ان قدمی علی منارة ختم علیها کل رفعة۔

(میرا قدم اس منارہ پر ہے جس پر ساری بلندیاں ختم ہیں)۔

خطبہ الہامیہ میں یہ بھی فرمایا:

لا ولی بعدی الا من تبعنی

تریاق القلوب میں مرزا صاحب نے یہ بھی کہا

اعطیت صفت الاحیاء والافناء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مجھے زندہ کرنے اور مارنے کی طاقت دی گئی ہے)

اس قسم کے اور کئی دعوی کیئے ہیں جو اپنی جگہ پر مذکور ہیں
اس کے مقابل حضرت پیر صاحب کے مریدان کے حق میں کہتے ہیں وہ سن کر خوش ہوتے ہیں مرید کہتے ہیں

ماہر علم لد نی واقف اسرار غیب
قطب عالم ، غوث اعظم ، وارث پیغمبراں
اولیاء ہونے کو دنیا میں بہت ہیں اولیاء
ان کی سیرت ان کی صورت ان کی عادت کا کہاں

(انوار الصوفیہ نمبر ۸ جلد ۷)

یہ بھی کہا ہے (حوالہ مذکور):

کمی نہیں ہے کسی شئے کی تیری حضرت میں
ہر ایک شخص ہے پاتا مراد من مانی
ہے کیا مجال کہ ٹل جائے تیری بات کبھی
ہر ایک لفظ ہے گویا قضائے ربانی
تو وہ مسیح نفس ہے کہ قم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

ایک قصیدے میں یوں خطاب ہے

تمہیں کہتا ہے کوئی غوث کوئی قطب ربانی
نشان کچھ آپ کا مجھ کو بتا دو اے مرے خواجہ
سنا کرتے ہیں عیسی کی مسیحائی کا شور و غل
دم مردہ کو تو زندہ بنا دے اے مرے خواجہ

انوار الصوفیہ نمبر ۲ ج ۵

اب ذرہ نام کی بھی تصریح سنئے (ایضا نمبر ۹ ج ۷)

نظر سے جن کے ہوئے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زماں شاہ جماعت علی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کے اشعار اور قصائد بہت ہیں ہم نے صرف نمونے کے لئے یہ چند اشعار لکھے ہیں اب ایک اور شعر سنا کر مقابلہ کی غرض بتاتے ہیں وہ شعر اس صفت کا ہے جو احادیث میں اصحاب بدر کی آئی ہے اعملوا ما شئتم قد غفرت لکم

خدا فرماتا ہے اے اصحاب بدر میں نے تم سب کو بخش دیا صحابہ کرام میں تو اصحاب بدر چند نفوس تھے مگر حضرت جماعت علی شاہ کے مریدین سب کے سب اس صفت کے ہیں جن کے حق میں (انوار الصوفیہ نمبر ۹ ج ۷ میں) یہ شعر ہے

عدو جن کے دارین میں روسیاہ ہیں
مریدوں کے بخشے گئے سب گناہ ہیں

ناظرین کرام! ان دونوں بزرگوں کے دعاوی پر ہم تنقید کرنا نہیں چاہتے ہاں اتنا عرض کرتے ہیں کہ ان بزرگوں کے یہ دعاوی اور یہ پاک مسیحا نفسی کا مقتضا مسلمان قوم کے حق میں یہی ہونا چاہیے تھا جو ہو رہا ہے کہ

تمام عالم میں مسلمان جہاں رعایا ہیں وہاں بھی ذلیل بلکہ ذلیل ترین جہاں برسرحکومت ہیں وہاں بھی بمقابلہ ضعیف۔ اور ضعف میں دن رات تنزل۔ ملک پر ملک چھن رہے ہیں شہروں میں املاک جا رہے ہیں تو دیہات میں اراضی چھن رہی ہیں تجارت تباہ فلاحت برباد یہاں تک کہ ایمان وعمل بھی معدوم۔

آپ اور آپ کے اتباع ذرہ سا صبر وسکون کر کے ہمیں بتادیں کہ ان دونوں بزرگوں کی دنیا میں تشریف آوری سے پہلے مسلمانوں کی جو حالت تھی آج اس سے کچھ اٹھی ہے یا اس سے بھی گری ہوئی؟ یقیناً گری ہوئی نہیں بد سے بدتر بلکہ بدترین۔ تو کیا ہم ان دونوں حضرات کی خدمت میں یہ شعر نذر کریں

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

ہمارا استفسار: یہ تو ان دونوں حضرات کی بابت ہمارا مشترکہ ریویو ہے اب ہم خاص شاہ صاحب سے روئے سخن کرتے ہیں

کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی اور دعوت کل مسلمانوں کے خلاف ہے ہر ایک فرقہ ان سے نالاں اور ہر ایک جماعت ان کے دعاوی کی مکذب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر واقعہ یہ ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ آپ (شاہ صاحب) کی طرف سے اس گروہ کے مقابلہ میں کوئی خاص توجہ نہیں کی جاتی ہے کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ سال بھر میں آپ کے حلقہ سے کتنی کتابیں کتنے اشتہار یا کتنے مضامین تردید مرزا میں نکلتے ہیں اور ان کا کیا انتظام ہے؟ یا آپ کے ایما سے کتنے آپ کے خدام مرزائیوں سے مباحثات کرتے ہیں؟

مزید افسوس۔ ہمارے ناظرین شائد مطلع نہ ہوں کہ شاہ صاحب کے اردگرد کلانور وغیرہ میں اس وقت عیسائیوں رافضیوں اور مرزائیوں کی اتنی کثرت اور زور ہے کہ پنجاب کے دوسرے علاقوں میں ... یہاں تک کہ پیر جماعت علی ...ان سب کے درمیان میں گویا ... ہے تو کیا ان لوگوں کی غلط کاری یا اردگرد کی کثرت آپ سے مخفی نہیں ہے؟ مخفی نہ ہوگی تو کیا آپ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ آپ نے خاص اپنے اردگرد سے ان تینوں فرقوں کی غلط کاری یا گمراہی کے انسداد کا کیا طریق سوچا۔ یا کیا عمل کیا؟

ہاں ہم بافسوس اس امر کا اظہار کرتے ہیں کہ جس جماعت حقہ (اہل حدیث) پر شاہ صاب کی خاص نظر عتاب رہتی ہے اسی جماعت کے متعدد واعظ ان کے علاقہ میں ان سے محاصرہ توڑنے کے لئے کئی کئی ماہ دورہ کرتے رہے کئی جگہ مباحثے کئے اور اب بھی گلہ مہاراں وغیرہ میں کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔

شاہ صاحب تبلیغ دین اور اشاعت اسلام ہر مسلمان پر خصوصاً آل رسول پر فرض مقدم ہے پھر کیا وجہ ہے کہ آپ اتنے اوصاف کے مالک ہوکر اس ضروری کام خاص کر تردید مرزا پر بھی توجہ نہیں کرتے کیا اس لئے کہ (بقول مرزا محمود خلیفہ قادیان) آپ کو ان سے کبھی کام پڑتا ہے۔اور آپ ان سے کچھ امید خیر رکھتے ہیں چنانچہ مرزا محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے:

> اتفاقاً ریل گاڑی میں ایک ہی جگہ مجھے اور جماعت علی صاحب کو بیٹھنا پڑا جب گاڑی چلی تو انہوں نے پوچھا آپ کہاں جائیں گے؟ میں نے کہا بٹالہ جا رہا ہوں۔ پھر انہوں نے پوچھا خاص بٹالہ جائیں گے یا کسی گاؤں میں۔ مین نے کہا قادیان۔ کہنے لگے کیا آپ قادیان کے رہنے والے ہیں؟ میں نے ہاں قادیان کا رہنے والا ہوں۔ کہنے لگے آپ کا مرزا صاحب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ کوئی رشتہ بھی ہے؟ میں نے کہا ہاں رشتہ ہے۔ پھر پوچھا کیا رشتہ ہے؟ میں نے کہا میں ان کا بیٹا ہوں۔ اس پر پیر صاحب نے بڑے تپاک کا اظہار کیا اور کہا کہ میں تو بڑی مدت سے آپ کی ملاقات کا شائق تھا۔ بہت خوشی ہوئی آپ سے ملاقات ہوگئی۔

ان دنوں ان کا ایک احمدی سے مقدمہ تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ کسی احمدی سے ملاقات ہو جائے تو اس کے ذریعہ سے مقدمہ میں سفارش کرائیں۔

خیر اس کے بعد انہوں نے میوہ کشمش وغیرہ منگوایا اور مجھے بھی کھانے کے کہا مجھے نزلہ تھا میں نے عذر کیا کہنے لگے یہ تو یوں ہی باتیں ہیں جو کچھ ہونا ہے وہ تو ہو ہی جاتا ہے۔ (الفضل ۲۱ فروری ۱۹۳۱ء ص ۲۸)

ناظرین! یہ مقابلہ دکھانے سے ہماری غرض کسی پر چوٹ کرنی نہیں بلکہ یہ مقصود ہے کہ مسلمان ہر ایک مدعی کے پنجے میں نہ پھنس جایا کریں بلکہ اس کے کام دیکھا کریں کیونکہ شیخ سعدی فرما گئے ہیں

هنر بنما اگر داری نه جوهر
گلست از خار ابراهیم از آذر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء ص ۳۔۴)

مباہلہ ہوگا؟ غالباً نہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ہم فریقین کی اشتہار بازی بتا چکے ہیں۔ سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی اہل حدیث کے اشتہار کے بعد خلیفہ قادیان نے جو اشتہار دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

فریقین کے ممبروں کی سب کمیٹی اس وقت بیٹھے گی جب آپ ہماری باتیں مان لیں گے کہ ایک ایک ہزار آدمی فریقین کا ہو۔ دو دو گھنٹے فریقین تقریر کریں۔ وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب سید صاحب کیا دیں گے۔ آج تک شائع نہیں ہوا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۸ ص ۵)

قادیانی اورعیسائی مناظرہ کیوں نہیں ہوتا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے بارہا لکھا ہے کہ مذہبی تحقیق کے لئے گفتگو کرنا یا مجلس مقرر کرنا ہر طرح مستحسن ہے، پھراس میں توقف کیا اوراس کے لئے شرائط کیا۔کون نہیں جانتا کہ قوانین مناظرہ فطری ہیں ۔ جو فطری نہ جانتا ہو، وہ تعلیمی طور پر جان سکتا ہے۔علم مناظرہ میں سب کچھ مذکور ہے۔مگر بایں ہمہ عیسائی اور قادیانی مناظرہ کیوں نہیں ہوتا حالانکہ آج سے ۳۸ سال پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم مناظرعیسائی کا مناظرہ ہوا،اس کی شرائط اورطریق دونوں فریقوں کے لئے اسوہ حسنہ ہے پھرکیوں مباحثہ نہیں ہوتا۔ ہمارے خیال میں اس کا زیادہ جواب دہ عیسائی گروہ ہے کیونکہ ان کی طرف سے تحریک ہوئی تھی اسلئے ان کو جھکنا چاہیے تھا۔ممکن ہے ہماری رائے غلط ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۸ ص ۵)

قادیانی مسخرہ پن

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۵ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اگر یہ عاجز مسیح موعود ہونے کے دعویٰ میں غلطی پر ہے تو آپ لوگ کوشش کریں کہ مسیح موعود جو آپ کے خیال میں ہے انہی دنوں آسمان سے اتر آئے کیونکہ میں تو موجود ہوں، مگر جس کے انتظار میں آپ لوگ ہیں وہ موجود نہیں۔ میرے دعویٰ کا ٹوٹنا صرف اسی صورت میں متصور ہے کہ اب وہ آسمان سے اتر آئے تا میں ملزم ٹھہر سکوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ لوگ اگر سچ پر ہیں تو سب مل کر دعا کریں کہ مسیح ابن مریم جلد آسمان سے اتر تا دکھائی دے۔ اگر آپ حق پر ہیں تو یہ دعا قبول ہو جائے گی (جیسی آپ کی دعا محمدی بیگم کے حق میں قبول ہوئی ؟ ثناء اللہ امرتسری) کیونکہ اہل حق کی دعا مبطلین کے مقابلہ میں قبول ہو جایا کرتی ہے لیکن آپ یقین سمجھیں کہ یہ دعا ہرگز قبول نہیں ہوگی کیونکہ آپ غلطی پر ہیں۔

پھر صفحہ ۶۸۳ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعوی نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں بلکہ اس تیرہ سو سال میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعوی نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں (مسیح موعود کا نہ آنا ہی آپ کے مسیح موعود ہونے پر دلیل ہے؟ یاللعجب۔ ثناء اللہ)

مرزا صاحب قادیانی اہل حق کو کتنا تنگ کرتے تھے۔ بھلا اس فتنوں کے زمانہ میں ایسی مستجاب الدعوات ہستیاں جن کی دعا فوراً قبول ہو جائیں کہاں ہیں۔ اگر ہوتے تو آپ ہوتے۔ آپ ہوتے تو آج نہ سلطان محمد ہوتا، نہ فاتح قادیان۔ ہم کو تو یقین ہے کہ وقت مقررہ پر اس کا ظہور ضرور ہوگا۔ تعجیل کار شیاطیں بود۔ کیونکہ کافروں کی عادت تھی کہ انبیاء کو یہ کہہ کر تنگ کرتے تھے کہ عذاب کا جو تم وعدہ دیتے ہو اگر سچ ہو تو دعا کر کے اتار دو۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ سے بھی یہی درخواست ان کی رہا کرتی تھی کما قال تعالی:

و یستعجلو نک بالعذاب و لو لا اجل مسمی لجاء ھم العذاب

(یعنی کفار عذاب کی جلدی کرتے ہیں اگر سچے ہو تو دعا کر کے اتارو)

دیکھو مرزا صاحب قادیانی بھی اسی طرح مدعیان نبوت وغیرہ اہل باطل کے خیالات اختراعیہ سے مدد لیا کرتے تھے۔ اس کی یہاں تصدیق ہوگئی اور کفار کے خیالات سے ان کا تائید لینا ظاہر ہوگیا۔ کیونکہ جس طرح کفار ہمارے نبی ﷺ کو عاجز کرنے کی غرض سے عذاب کی جلدی کیا کرتے تھے کہ اگر وہ آنے والا ہے تو جلد اتار لاؤ، اسی طرح مرزا صاحب قادیانی بھی مسلمانوں کو عاجز کرنے کی غرض سے کہا کرتے تھے کہ اگر مسیح اترنے والا ہے تو جلد اتار لاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ ان کو تقلید کفار کی عادت ہو گئی تھی اس لئے ان کو اس کا خیال بھی نہ آیا کہ اگر میں یہ دلیل پیش کرونگا تو قرآن پڑھنے والے کیا کہیں گے۔ مرزا صاحب جو فرماتے تھے کہ میں تو اس وقت موجود ہوں اگر عیسی اس وقت نہ اترے تو میرا دعوی ٹوٹ نہیں سکتا۔ (ب یہ بات کون کہے کہ مرزا صاحب تو آنجہانی بن گئے۔ ثناء اللہ امرتسری)

غور کرنے کا مقام ہے کہ اگر کوئی فرعون خدائی کا دعوی کر کے یہی دلیل پیش کرے کہ اگر میں خدا نہیں تو دعا کر کے خدا کو اتار لاؤ، تو کیا اس کا جواب بھی ایسا ہی مشکل نہ ہوگا جیسا کہ مرزا صاحب قادیانی کے اس سوال کا کہ:

اگر مسیح زندہ ہے تو اس کو ابھی آسمان سے اتار لاؤ۔،

مشکل ہے، کیونکہ کسی میں ایسی طاقت نہیں کہ خدا کو یا مسیح کو اتار سکے۔ پھر کیا اس عجز سے اس فرعون کا دعوی ثابت ہو جائے گا۔

ظاہر ہے کہ مرزا صاحب جو بات بھی نکالتے تھے ایسی نکالتے تھے کہ کسی مسلمان کے حاشیہ خیال میں بھی نہیں گذری ہوگی ایسے لوگوں کی نسبت رسول اللہ ﷺ کا ارشاد مبارک نظر انداز نہ کرنا چاہیے:

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ سیکون فی آخر الزمان ناس من امّتی یحدثونکم بما لا تستمعوا بہ انتم و لا آباءکم فایاکم و ایاھم۔ رواہ مسلم

(یعنی فرمایا نبی ﷺ نے آخری زمانہ میں میری امت کے بعض لوگ ایسی نئی باتیں کہیں گے کہ نہ تم نے سنیں نہ تمہارے آباء واجداد نے۔ ان لوگوں سے بہت دور رہو)

اسلام کے مدعیو! اس کے بعد بھی اب اگر ان کی باتیں دل لگا کر سنو گے اور اپنے نبی کو ناراض کرو گے تو تمہاری مرضی۔ ہاں آپ لوگوں کی بے اختیاری ہے

نیک و بد سوجھے نہیں جب دل کہیں لگ جائے ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۳۱ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۳۸ ص ۵،۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک آیت کی تفسیر میں فلاسفہ حال کے پانچ اقوال

قابل توجہ علماء اور طلباء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۱ جولائی ۱۹۳۱ء کو ثنائی درس قرآن شریف میں آیت اذ قتلتم نفساً زیر درس آئی۔ اس وقت درس کا عجیب سماں تھا کیونکہ اس وقت میں نے نئے فلاسفہ مفسرین کی عبارتیں سنائیں جو گذشتہ تفسیروں پر ہنسی کرتے اور اپنی تفسیروں کو ان سے بہتر جانتے ہیں۔

چونکہ علمی مذاکرہ تھا اس لئے اسے ناظرین تک پہنچاتے ہیں تاکہ وہ بھی لطف حاصل کریں اور ان ہنسنے والوں پر ہنسیں۔ ان تسخروا منّا فانّا نسخر منکم کما تسخرو ن

پہلے ہم آیت ساری نقل کرتے ہیں:

و اذ قتلتم نفساً فا دّا ر ء تم فیھا و اللہ مخر ج ما کنتم تکتمون ۔ فقلنا ا ضر بوہ ببعضھا کذا لك یحی اللہ الموتی و یر یکم آیاتہ لعلکم تعقلو ن (پ ۱)

(ترجمہ: یاد کرو جب تم (بنی اسرائیل) نے ایک نفس کو قتل کر دیا پھر اس میں باہمی جھگڑا کیا جس چیز کو تم چھپاتے تھے خدا اس کو ظاہر کرنے والا تھا۔ پھر ہم (خدا) نے کہا اس کو اس کے بعض حصے سے لگاؤ۔ اسی طرح اللہ مردے زندہ کرے گا۔ اور تم کو اپنے نشان دکھاتا ہے تاکہ تم سمجھو)

مفسرین اس آیت کی تفسیر یوں کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰؑ کے اس فعل سے مردے کی روح مردہ جسم سے ملصق ہوگئی اور اس نے اپنا قاتل بتادیا۔

آج اس کی تائید ہوتی ہے کہ ممالک یورپ خصوصاً امریکہ میں تحضیر ارواح (روحوں کو حاضر کرنے کا) ایک فن ایجاد ہو کر ترقی کر رہا ہے جس کے ذریعہ سے عامل لوگ ارواح کو حاضر کر کے معلومات حاصل کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فن کی ابتداء حضرت موسیٰؑ کی معرفت خدا نے کرائی تھی مگر آج کل کے فلاسفر چونکہ ایسے واقعات کو خلاف عقل اور خلاف قانون قدرت جانتے ہیں اس لئے وہ اس آیت کی تفسیر میں اپنی عقل کی جولانی دکھاتے ہیں جو قابل دید ہے۔

سب سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم کی سنئیے جو ان سب سے اقدم ہیں۔ آپ اپنی تفسیر القرآن میں یوں گویا ہیں:

و اذ قتلتم ۔اس قصہ کو پہلے قصے سے کچھ تعلق نہیں ۔بیل کے ذبح کرنے کا قصہ ختم ہو چکا۔ یہ دوسرا قصہ ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک شخص مارا گیا تھا اور قاتل معلوم نہ تھا اللہ تعالی نے حضرت موسیٰؑ کے دل میں یہ بات ڈالی کہ سب لوگ جو موجود ہیں اور انہی میں قاتل بھی ہے مقتول کے اعضاء سے مقتول کو ماریں۔ جو لوگ درحقیقت قاتل نہیں ہیں وہ بہ سبب یقین اپنی بے جرمی کے ایسا کرنے میں کچھ خوف نہ کریں گے مگر اصلی قاتل بہ سبب خوف اپنے جرم کے جواز روئے فطرت انسان کے دل میں اور بالتخصیص جہالت کے زمانے میں اس قسم کی باتوں سے ہوتا ہے ایسا نہیں کرے گا اور اسی وقت معلوم ہو جائے گا۔ اور وہی نشانیاں جو خدا نے انسان کی فطرت میں رکھی ہیں لوگوں کو دکھاوے گا اس قسم کے حیلوں سے اس زمانہ میں بھی بہت سے چور معلوم ہو جاتے ہیں اور وہ بہ سبب خوف اپنے جرم کے ایسا کام جو دوسرے لوگ بلا خوف بہ سبب تقویت اپنی بے جرمی کے کرتے ہیں نہیں کر سکتے پس یہ ایک تدبیر قاتل کے معلوم کرنے کی تھی اس سے زیادہ اور کچھ نہ تھا (تفسیر احمدی جلد اول۔ص ۱۰۱)

نوٹ: اس تفسیر میں سر سید احمد خان علی گڈھی نے قتل نفس سے مراد واقعی قتل انسان سمجھا ہے اور اضربوہ کے معنی بھی ضرب لگانے ہی کے لئے ہیں مگر زمانہ جہالت کی یادگار بتائی ہے۔

دوسرے مفسر سر سید احمد خان سے دوم درجہ جناب مرزا صاحب قادیانی ہیں۔آپ آیت کی تفسیر میں یوں گویا ہیں:

یہودیوں کی ایک جماعت نے خون کر کے چھپا دیا تھا اور بعض بعض پر خون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تہمت لگاتے تھے۔ سو خدا تعالی نے اصل مجرم کے پکڑنے کے لئے یہ تدبیر سمجھائی کہ تم ایک گائے کو ذبح کر کے اس کی بوٹیاں اس لاش پر مارو اور وہ تمام اشخاص جن پر شبہ ہے ان بوٹیوں کو نوبت بنوبت اس لاش پر ماریں جب اصلی خونی کے ہاتھ سے لاش پر بوٹی لگے گی تو لاش سے ایسی حرکات صادر ہوں گی جس سے خونی پکڑا جائے گا۔ اب اس قصہ سے واقعی طور پر لاش کا زندہ ہونا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔ بعض کا خیال ہے کہ صرف ایک دھمکی تھی کہ تا چور بے دل ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے لیکن ایسی تاویل سے عالم الغیب کا عجز ظاہر ہوتا اور ایسی تاویلیں وہی لوگ کیا کرتے ہیں جن کو عالم ملکوت کے اسرار سے حصہ نہیں۔

اصل حقیقت یہ ہے کہ یہ طریق عمل الترب یعنی مسمریزم کا ایک شعبہ تھا جس کے بعض خواص میں سے ایک یہ بھی ہے کہ جمادات یا مردہ حیوانات میں ایک حرکت مشابہ حرکت حیوانات پیدا ہو کر اس سے بعض مشتبہ و مجہول امور کا پتہ لگ سکتا ہے ہمیں چاہیے کہ سچائی کو ضائع نہ کریں اور ہر ایک وہ خاصیت یا خاصیت جو عین صداقت ہے اس کو خدا تعالی کی طرف سے سمجھیں

(تفسیر خزینۃ العرفان۔ ص ۱۳۸۔۱۳۹۔ زیر آیت و اذ قتلتم)

نوٹ: اس میں بھی قتل نفس سے مراد قتل انسان ہی رکھا ہے ہاں اس کے زندہ ہونے کو مسمریزم کا کرشمہ قرار دیا ہے۔ بہت خوب۔

تیسرے مفسر مرزا صاحب قادیانی کے اول خلیفہ مولوی حکیم نورالدین ہیں آپ نے اپنے درس قرآن میں اس آیت کی تفسیر یوں فرمائی ہے:

و اذ قتلتم نفساً۔ یعنی جب انسان اپنی شہوانی اور نفسانی قوتوں پر غلبہ پا کر ان کو اپنے پاؤں میں کچل دیتا ہے تو اس کو ایک نور ملتا ہے کیا معنی کہ انسان جو مختلفۃ القوی کا مجموعہ ہے جب وہ نفس امارہ پر فتح پا کر اس حالت سے نکل آتا ہے تو اپنے اندر ایک روشنی پاتا ہے۔ مثلاً یہ بات صاف ہے کہ جب انسان شہوت کو بے جا محل پر استعمال کرنے سے روکے گا تو اس کو عفت کی روشنی ملے گی غضب کی قوت کو دبائے گا تو حکم مل جائے گا طمع کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دبائے گا تو قناعت سے بہرہ ور ہو گا۔ اضطراب ترک کرے گا استقلال عطا ہو گا بزدلی نامردی کے مارنے سے شجاعت ملے گی اور بلند پروازگی روح پیدا ہوگی اور یہ اشارہ ہے ظالم النفسہ ہونے کی طرف کیونکہ بدون اس کے وارث کتاب اللہ نہیں ہوسکتا مدارج عالیہ کے حصول کے لئے پہلے دکھ اٹھانا ضروری ہے۔ انسان حزن وغم سے اسی وقت محفوظ ہوسکتا ہے جب وہ اپنے اوپر ایک موت وارد کرلے

فادارأتم فیها و الله مخرج ماکنتم تکتمون

کے معنی ہیں تم نے اس میں روشنی پائی یعنی اس قتل نفس میں تم کو روشنی ملے گی۔ اللہ تعالی کی یہ صفت ہے کہ وہ تمہاری مخفی قوتوں اور فعلوں کو ظاہر کر دیتا ہے اللہ تعالی کی اس صفت پر غور کرنے سے انسان دو فائدے اٹھا سکتا ہے۔ اول یہ کہ وہ یہ سمجھ کر اللہ تعالی ہر ایک مخفی بات کو ظاہر کر دیتا ہے گناہ کی زندگی سے نکل سکتا ہے اور بچ سکتا ہے۔ دوم سعی اور مجاہدہ کر کے بہت سی ان قوتوں کو نشو ونما دے سکتا ہے جن کا اس کو علم بھی نہیں ہے۔

پھر اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ہمارا یہ منشا نہیں ہے کہ ان قوتوں کو جو حیوانی جذبات اور شہوانی خواہشات کے موجب ہوتے ہیں اور طبعی تقاضا ہیں بالکل مار ڈالو۔ نہیں نہیں بلکہ فقلنا اضر بوه ببعضها .. الخ۔ پس ہم نے تو یہ حکم دیا ہے کہ بعض کو بعض کے ساتھ مارو (کیا معنی: اگر حرص غالب ہو تو قناعت اختیار کرو، غضب بھڑکے تو حلم اور نرمی سے مقابلہ کرو، یعنی محاذی قوتوں اور قواء کو باہم مارو کیونکہ سنت اللہ یہی ہے کہ ایسے مقابلہ سے وہ مخفی اور نہاں در نہاں بلکہ مردہ یا پژمردہ قوتوں کو نشو ونما دیتا ہے) اسی طریق پر اللہ تعالی مردوں کو زندہ کیا کرتا ہے اور اپنے نشانات تم کو دیا کرتا ہے تاکہ تم عقل و دانش سیکھو۔ (پارہ اول۔ ص ۱۰۶)

نوٹ: یہ تفسیر سابقہ مفسرین کے خلاف ہوتی تو پرواہ نہ ہوتی۔ پرواہ تو اس امر کی ہے کہ حکیم نورالدین صاحب نے اپنے پیر و مرشد، بلکہ مسیح اور مہدی بلکہ نبی اور مرسل یزدانی مرزا صاحب قادیانی کی بھی پرواہ نہ کی۔ قتل نفس سے اپنی نفس کشی بتلائی اور فادارأتم سے مراد روشنی حاصل کرنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھے مفسر: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے راسخ مرید مولوی محمد علی امیر جماعت لاہوری ہیں۔ آپ اس آیت کی تفسیر لکھتے ہیں کہ قتل نفس سے مراد بے شک قتل نفس ہے مگر نفس سے مراد حضرت عیسی مسیح ہیں۔ اس کے ساتھ ہی لکھا ہے:

رہا یہ سوال کہ فقلنا اضربوہ ببعضها سے کیا مراد ہے؟ اضربوہ میں ضمیر نفس کی طرف جاتی ہے کیونکہ بعض وقت نفس کی ضمیر بلحاظ معنی مذکر آجاتی ہے اور بعضها کی ضمیر فعل قتل کی طرف جاتی ہے یعنی بعض قتل سے اس کو مارو یا فعل قتل اس پر پورا وارد نہ ہونے دو چنانچہ ضمیر کا قتل کی طرف جانا جو مصدر فعل سے مفہوم ہے۔ بحرالمحیط میں بھی تسلیم کیا گیا ہے اور یہی سچ ہے کہ حضرت مسیح پر پورا فعل قتل وارد نہیں۔ صلیب پر آپ صرف تین گھنٹے رہے اور اتنی دیر میں کوئی شخص صلیب کی موت سے مر نہیں سکتا۔ آپ کے ساتھ جو چور صلیب دیئے گئے تھے ان کی ہڈیاں توڑی گئیں آپ کی ہڈیاں نہیں توڑی گئیں یہی فاضربوہ ببعضها ہے اور کذلك یحی اللہ الموتی کہہ کر بتا دیا کہ جس کو تم نے مردہ خیال کر بیٹھے تھے اسے خدا نے یوں زندہ رکھا یا زندہ کر دیا اور یہ جو فرمایا یریکم آیاته لعلکم تعقلون تو بتایا کہ مسیح جو تم کو مردہ معلوم ہوتا تھا جس طرح خدا نے اسے زندہ کر دیا کیونکہ اللہ تعالی کے نام کو بلند کرنا، اس کی زندگی کا مقصد تھا اسی طرح اگر تم بھی اعلائے کلمۃ اللہ کا کام اختیار کرو تو گو تم لوگ ایک مردہ قوم ہو اللہ تعالی تمہیں زندگی عطا فرمائے گا۔

نوٹ: یہ تفسیر سابق مفسرین کے علاوہ اپنے پیر و مرشد حکم عدل مسیح موعود مہدی معہود کے بھی خلاف ہے، جو ان کے مذہب میں جائز نہیں۔ خیر۔

پانچویں مفسر: امرتسری اہل قرآن پارٹی کے سرگروہ ہیں جو درحقیقت سرسید احمد خان سے مستفیض ہیں مگر اپنی رائے جدا بھی رکھتے ہیں۔ آپ نے اس مقتول نفس سے حضرت ہارون بتایا ہے۔ (تفسیر بیان للناس۔ ص ۵۲۰)۔ اس کے بعد لکھا ہے:

انسان کا اصل بعض جس پر اس کا قیام ہے وہ اس کے سر اور دھڑ کا مرکب حصہ ہے ہاتھ اور پاؤں اصل اس جزو کے لئے بطور شاخوں کے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب اس کا یہ ہے کہ اس نفس کے دھڑ والے حصہ کو اس کے ہاتھوں اور پاؤں سے مارو۔ جب کسی شخص کا تنفس بند ہو جاتا ہے اور دل کی حرکت رک جاتی ہے تو دوبارہ تنفس قائم کرنے کے لئے یہ عمل بھی کیا جاتا ہے کہ اس بے ہوش آدمی کو کسی اونچی جگہ پر لٹا دیتے ہیں اور چار آدمی دو اس کے ہاتھوں کو اور دو اس کے پاؤں کو پکڑ کر کھڑے ہو جاتے ہیں ایک شخص اس کے ایک ہاتھ کو سینے سے لگاتا ہے اور جب وہ اسے اٹھا لیتا ہے تو دوسرے ہاتھ والا بھی ایسا ہی کرتا ہے پاؤں والے بھی اس کی ایڑیوں کو باری باری اس کے چوتڑوں پر مارتے ہیں اس تدبیر سے کبھی کبھی تنفس قائم ہو جاتا ہے چونکہ یہ تجویز خود اللہ تعالیٰ نے اس شخص کے لئے مفید دیکھ کر بتلائی تھی اس لئے اس کے حق میں اس کا نتیجہ خیز ہونا لازم تھا۔ حاصل یہ ہے کہ وہ شخص سکتہ کی حالت سے الٰہی تجویز کے مطابق ہوش میں آ گیا اور قاتلوں کا کافی اور مکمل طور پر ایسا پتہ لگا دیا کہ جس سے کسی شخص کے لئے انکار کی گنجائش نہ رہی اور خدا تعالیٰ کا وعدہ پورا ہو گیا کہ جسے تم چھپاتے تھے میں اس کو ظاہر کرنے والا ہوں پھر اس شخص کی طاقت زائل ہونے لگی اور وہ سچ مچ مقتول ہو گیا اور خدا تعالیٰ کا فرمان قتلتم بھی اس کے حق میں صحیح ثابت ہوا۔

(تفسیر بیان للناس۔ص ۵۲۳)

نوٹ: اس عبارت میں قتل نفس سے مراد سکتہ لیا ہے۔ سکتہ والا آدمی مردہ یا مقتول نہیں ہوتا۔ حالانکہ اس عبارت سے ایک صفحہ پہلے لکھ آئے ہیں:

اس جگہ قتلتم کا لفظ ماضی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ شخص سچ مچ قتل ہو گیا تھا اور اس قتل سے جانبر نہیں ہوا تھا۔ (تفسیر بیان للناس۔ص ۵۲۱)

هل هذا الاتناقض صريح و تهافت قبيح

نوٹ: ہمیں اس موقع پر ان فلاسفہ مفسرین کے مختلف اقوال دکھانے مقصود ہیں، ان پر بحث کر کے صحیح کو صحیح یا غلط کو غلط دکھانا مقصود نہیں۔ ہاں ہمارا خیال ہے کہ آج امام غزالیؒ ہوتے تو اپنی کتاب تہافۃ الفلاسفہ کا دوسرا حصہ ان فلاسفہ خمسہ مفسرین کے ذکر میں لکھتے۔ سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر تو قرآن بریں نمط خوانی　　ببری رونق مسلمانی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۰ ص ۳۔۵)

مجوزہ گھڑیالوی، قادیانی مباہلہ میں محاکمہ

ناظرین کرام! آپ لوگوں کو معلوم ہوگا مرزا غلام احمد قادیانی نے جب مسیحیت اور مہدویت کا دعوی کیا تو اس کے ثبوت میں انہوں نے اپنی روحانیت کو یوں پیش کیا کہ میری دعائیں قبول ہوتی ہیں چنانچہ اسی زعم میں انہوں نے مولوی عبدالحق غزنوی ساکن امرتسر سے ۱۵ جون ۱۸۹۳ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۱۰ھ کو میدان عیدگاہ امرتسر میں مباہلہ کیا تھا، اس مباہلہ کے بعد مرزا صاحب پہلے فوت ہوئے اور غزنوی صاحب نے نو سال بعد انتقال کیا (حالانکہ مرزا صاحب کا صاف قول ہے کہ مباہلہ کرنے والوں سے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ سچے کے سامنے مر جاتا ہے۔ الحکم ۱۰، اکتوبر ۱۹۰۷ء)

دوسرا واقعہ مرزا صاحب کی روحانیت کا یہ ہے کہ انہوں نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا جس کا نام تھا، مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔ اس اشتہار میں انہوں نے دعا کی کہ یا اللہ مولوی ثناء اللہ میری تکذیب اور تردید کرتا ہے اس لئے میں تیرے تقدس کا دامن پکڑ کر دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں فوت کر۔ اس دعا کو مرزا صاحب نے خدا کے حضور رجسٹری بھی کرا دیا کیونکہ قادیانی اخبار بدر میں لکھا تھا کہ میں (مرزا) نے جب ثناء اللہ کی بابت دعا کی تو مجھے الہام ہوا اجیب دعوة الداع ۔یعنی میں (خدا) نے تیری یہ دعا قبول کر لی) (۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

نتیجہ: مولوی عبدالحق غزنوی سے نو سال پہلے اور مجھ خاکسار سے آج تک تیئس سال پہلے فوت ہو جانا صاف صاف فیصلہ خداوندی ہے کیونکہ مرزا صاحب کا اپنا قول ہے مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں ہلاک ہو جاتا ہے (اخبار الحکم ۱۰۔اکتوبر ۱۹۰۷ء ص ۹) فقطع دابر القوم الآیۃ

باوجود ان فیصلوں کے قادیان سے مباہلہ کی آواز اٹھتی رہی جس کے جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جلسہ اہل حدیث بٹالہ میں سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی نے میاں محمود احمد کو دعوت مباہلہ دی جس کے لئے وہی مقام (امرتسر) جہاں ان کے والد صاحب متوفی نے مباہلہ معین کیا تھا اور تاریخ بارہ جون ۱۹۳۱ء مقرر کی۔

اس کے جواب میں میاں محمود صاحب قادیانی نے بذریعہ اشتہار اعلان کیا کہ میں مباہلہ کرنے کو تیار ہوں مگر بشرائط ذیل:

۱۔ ہر فریق اپنے اتباع میں سے ہزار یا پان سو آدمی ساتھ لائے جو مباہلہ میں شریک ہوں ان کے نام اور پتے پہلے بتائے جائیں۔

۲۔ ہر فریق دو گھنٹے پہلے تقریر کرے جس میں مسئلہ حیات و وفات مسیح پر اور صداقت یا بطالت مرزا پر بحث ہو۔

۳۔ یہ دو امر تو قطعی لاتبدیل ہیں۔ ان کے علاوہ اور امور کے تصفیہ کے لئے ایک کمیٹی بنے جس میں دو دو ممبر فریقین کے اور تین ممبران چاروں کے انتخاب سے کل سات ممبروں کی کمیٹی مبادی مباہلہ کا فیصلہ کرے۔

ہماری رائے میں جو بالکل واقعات پر مبنی ہے میاں صاحب قادیانی نے بظاہر مباہلہ کا اقرار کیا لیکن درحقیقت فرار۔ اس کی تفصیل بتانے کے لئے ہم پہلے مباہلہ کے تاریخی واقعات سناتے ہیں

کچھ شک نہیں کہ مباہلہ کا مسئلہ قرآن شریف میں آیا ہے جہاں عیسائیوں کو کہا گیا ہے کہ ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكاذبين آؤ ہم دونوں فریق اپنے اپنے عیال کو ساتھ لے کر بالمقابل دعا کریں جس میں جھوٹوں پر لعنت کریں۔

اس آیت کے اترنے کے بعد آنحضرت ﷺ نے یوں عمل کیا کہ حضرات علی فاطمہ اور حسن حسین کو ساتھ لیا اور فرمایا میں جب دعا کروں گا تم نے آمین کہنا (تفسیر معالم وغیرہ) ہاں بطور خود شرکت کرنے والے اور اصحاب بھی تھے میاں محمود صاحب نے ابن عساکر سے حضرات ابوبکر عمر عثمان کا ساتھ نکلنا نقل کیا ہے۔ وہ بطور شرکت تھا بطور شرط نہ تھا۔ اسی طرح ابوحیان سے کسی جماعت کا منقولہ قول بھی بطور واقعہ کے نہیں ہے بلکہ محض اس قائل کا خیال ہے واقعہ صرف یہی ہے جو تفسیر معالم وغیرہ میں مذکور ہے کہ حضرت مع عیال خود میدان کی طرف تشریف لے گئے مگر عیسائی نہ آئے انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس میں اپنی ہلاکت سمجھی۔

یہ تو ہے سنت نبویہ۔

اب سنئے مرزا صاحب نے مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ مباہلہ کیسے کیا۔

ا۔مباہلہ سے پہلے کوئی تقریر نہیں کی کیونکہ مرزا صاحب اس اس بات کا فیصلہ ہو گیا تھا کہ تقریر کوئی نہ ہوگی چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں

مجھے منظور ہے کہ مقام مباہلہ میں کوئی وعظ نہ کروں گا۔

(خط مرزا مندرجہ اشتہار غزنوی ۸ ذی قعد ۱۳۱۰ھ۔ جون ۱۸۹۳ء)

صرف ان الفاظ میں فریقین کی دعا تھی جو مقرر ہو چکے تھے

۲۔مولوی عبدالحق غزنوی اکیلے نکلے تھے کیونکہ مرزا صاحب نے اعلان کیا ہوا تھا کہ

مجھ کو اس شخص (غزنوی) اور ایسا ہی ہر مکفر سے جو عالم یا مولوی کہلاتا ہے مباہلہ منظور ہے (اشتہار مئی ۱۸۹۳ء مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۴۹)

اسی لئے میاں محمود نے بھی حال میں تسلیم کیا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا) کے زمانہ میں ایک ایک آدمی کے ساتھ مباہلے ہوئے۔ (اخبار الفضل ۱۱ جولائی ۱۹۳۱ء ص ۷)

پس ہزار پانچ سو کی تعداد بطور شرط کے مقرر کرنا خلاف سنت نبویہ اور اعمال مرزا قادیانی کے بھی خلاف ہے۔لہذا یہ یہ اقرار نہیں بلکہ فرار ہے۔

ایک بات میاں محمود نے یہ بھی کہی ہے کہ سید محمد شریف صاحب نے تاریخ از خود مقرر کر لی اور مقام مباہلہ بھی خود ہی مقرر کر دیا جو ہم کو منظور نہیں

ہم دیکھتے ہیں کہ میاں صاحب اس عذر میں بھی راستی پر نہیں کیونکہ مرزا صاحب نے بھی مقام اور تاریخ خود ہی مقرر کی تھی (ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت ج ۳ ص ۵۰)

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے اپنی مقرر کردہ تاریخ پر یہاں تک اصرار کیا تھا کہ غزنوی مرحوم نے جب کسی وجہ سے تاریخ میں تبدیلی چاہی تا مرزا صاحب نے جواب میں لکھا: اب ہرگز تاریخ تبدیل نہیں ہوگی

لعنة الله علی من تخف منا و ما حضرت فی ذلك التاریخ و الیوم و الوقت (خط مرزا صاحب بنام غزنوی مندرجہ اشتہار غزنوی مذکور) یعنی جو فریق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقررہ تاریخ اور وقت پر نہ آئے اس پر اللہ کی لعنت ہو)

نتیجہ: واقعات نبویہ اور افعال مرزائیہ سے مندرجہ ذیل نتائج صاف صاف نکلتے ہیں

۱۔ مباہلہ اکیلے ہو سکتا ہے۔

۲۔ مباہلہ میں کوئی تقریر نہیں ہوتی۔

۳۔ تاریخ اور وقت مقرر کرنا داعی کا ہے

پس ان وجوہ سے ہم خدا لگتی کہتے ہیں کہ میاں محمود صاحب مباہلہ کو ٹالتے ہیں جس کی وجہ بجز اس کے کوئی نہیں کہ انہوں نے اپنے باپ کی موت دیکھی ہوئی اس لئے وہ موت سے گھبراتے ہیں اور سید محمد شریف صاحب بزبان حال ان کو کہتے ہیں

ان الموت الذی تفرون منہ فانہ ملاقیکم۔

سید محمد شریف صاحب توجہ فرمائیں: کچھ شک نہیں کہ مرزا صاحب بذریعہ مباہلہ غزنوی اور بذریعہ آخری فیصلہ، اپنے متعلق حق و باطل کا فیصلہ درگاہ خداوندی سے کرا چکے تھے جو بحمد اللہ مسلمانوں کے حق میں کافی سے زیادہ مفید ثابت ہو چکا تھا علاوہ وہ آسمانی فیصلہ کے لودہانہ میں انعامی مباحثہ میں بذریعہ مسلّمہ ثالث کے زمینی فیصلہ بھی کرا چکے تھے جس میں انہوں نے مبلغ تین سو روپیہ مجھ خاکسار کو بطور مال غنیمت دیا تھا۔ جس کی روداد فاتح قادیان کے نام سے مطبوعہ دفتر اہل حدیث سے ملتی ہے۔ با ایں ہمہ آپ نے نئے سرے سے تحریک مباہلہ کی ہے تو اب آپ اس کی تکمیل بھی کیجئے جس کی صورت یہ ہے کہ آپ صاف لفظوں میں بذریعہ اشتہار اعلان کر دیں کہ

میں (محمد شریف) مع عیال خود فلاں روز اتنے بجے فلاں جگہ فلاں مقام میں میاں محمود قادیانی کے ساتھ مباہلہ کرنے پہنچ جاؤنگا مضمون مباہلہ یہ ہوگا

اے خدائے علیم و بصیر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کے دعوے مسیحیت موعودہ وغیرہ میں جھوٹا جانتا ہوں اور میاں محمود ان کو سچا کہتے ہیں

الہ العالمین جو ہم میں سے تیرے نزدیک اس بیان میں جھوٹا ہے تو اس پر ایسی لعنت کر کہ دیکھنے والوں کو عبرت ہو۔ آمین

اسی طرح میاں محمود کہیں کہ میں سچا جانتا ہوں وغیرہ

ہم وجدانی پیش گوئی کرتے ہیں کہ نصاریٰ نجران کی طرح میاں صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف مقابلہ پر آنے میں پس وپیش کریں گے تو آپ ان کو اس وقت صاف صاف سنا دیجئے گا

بہانہ کرتا ہے ساقیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے ترا سبو بھی نہیں رہے گا

(اہل حدیث ۷۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۲۱ ربیع الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۰ ص ۵۔۷)

قیامت کبری آ گئی

بہاءاللہ اور مرزا قادیانی کا دعوی ایک ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں جو لوگ مدعی اصلاح ہوئے ہیں انہوں نے یہی کہا کہ ہم دنیا کی اصلاح کر کے اہل دنیا کو اعلی معراج پر پہنچانے آئے ہیں۔ ان میں جو سچے تھے وہ تو بحکم خدا اپنا کام کر گئے اور جو محض مدعی تھے وہ دنیا کو امیدوں میں چھوڑ گئے۔ آج ہم دو فریبی مدعیان کا دعوی دکھاتے ہیں۔

شیخ بہاءاللہ ایرانی جو گذشتہ صدی میں دنیا سے رخصت ہوئے ان کا دعوی تھا کہ الہامی نوشتوں میں جس واقعہ کو قیامت کبری کہا گیا ہے وہ میں ہوں۔ چنانچہ ان کے اتباع اس قیامت کبری کی تشریح یوں کرتے ہیں:

تمام اہل بصیرت جب آسمانی کتابوں کو بغور مطالعہ کرتے ہیں تو انہیں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی مقدس کتابوں میں ایک عظیم الشان امر کی خبر دی گئی ہے جسے قیامت کبری کہتے ہیں اس کا دوسرا نام یوم اللہ ہے اسی کو ساعت کہا گیا ہے یعنی وہ وقت جب کہ اللہ یعنی جلوہ جمال الٰہی آشکار ہوگا۔ اس کی تجلی سے ایک ایسا عظیم الشان ہنگامہ رست وخیز برپا ہوگا جیسا دنیا میں کبھی نہ ہوا تھا۔

کتب مقدسہ بیان کرتی ہیں کہ جب دنیا میں ظلم وستم پھیل جائیگا، تکلیف اور تنگی بڑھ جائے گی، تمام قومیں پریشان ہوں گی، تمام مذہبوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اختلافات اور جھگڑے پڑ جاویں گے، لوگ حقیقت و روحانیت سے بے بہرہ ہو جائیں گے، جانی و مالی نقصانات اور خطرات بہت ہوں گے، ہولناک مصیبتیں دنیا کو گھیر لیں گی، ایک گہری تاریکی دلوں پر چھا جاوے گی۔ اس وقت ایک مبشر الٰہی کھڑا ہو گا اور آنے والے خداوند کے قرب ظہور کی بشارت دے گا، آفتاب جمال حق کے عنقریب طلوع ہونے کا مژدہ سنائے گا، وہ ظہور اعظم کیلئے راہیں تیار کریگا دلوں کو شوق انتظار سے بھر دے گا۔

اس کے بعد ایسا ہوگا کہ خداوند بزرگ جلوہ گری فرمائے گا اور اپنی پر جلال آواز سے دنیا کو ہلا وے گا۔ اور مشرق و مغرب سے تمام قوموں کو خدا کی طرف بلائے گا اور عالم انسانی کو ایک نئی شریعت دے گا اور انہیں کامیابی کا صاف اور سیدھا راستہ بتائے گا۔

اور جب یہ آفتاب جمال غروب ہو جائے گا تو اس کی ایک بزرگ شاخ نمودار ہوگی اور خداوند کے آسمان فضل پر ایک چاند نکلے گا جو خداوند کی کرسی عظمت پر بیٹھے گا اس کے دین کی روشنی پھیلائے گا اس کی ہیکل عبادت بنائے گا اس کے کلمہ مقدسہ کو تمام عالم میں پھیلائے گا۔ تمام عالم میں حقیقت کی نئی روشنی نمودار ہوگی۔ ان نفوس مقدسہ کے قیام سے غلط خیالات کی تاریکیاں دور ہوں گی علمی حقائق کے موتی چمکیں گے مذہبی اختلافات مٹ جائیں گے قومیں متحد ہوں گی خداونداس دن تمام چیزوں میں ایک نئی کیفیت پیدا کر دے گا اس لئے پرانے حسابات بدل جائیں گے۔ دنیا میں ایک نئی بہار آئے گی اسرار و معارف واشگاف ہوں گے علوم وفنون عام ہوں گے دور دور پڑے ہوئے مقامات کی راہیں کھلنے سے وہ باہم قریب ہو جائیں گے سب قومیں آپس میں ملنے لگیں گی دلوں کے بغض دور ہوں گے دوسری بڑھ جائے گی الفت زیادہ ہوگی تمام لوگوں میں عالم گیر بھائی چارہ ہوگا خوشی کی لہریں اٹھیں گی۔ سرور کی خوش گوار ہوائیں چلیں گی۔ خداوند اپنی قدرت سے ظلم وستم کو مٹائے گا عدل وانصاف پھیل جائے گا وہ خود تمام امتوں میں فیصلہ فرمائے گا تہذیب وشائستگی قائم کر دے گا سب کے دلوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملا دے گا تب قتل و غارت کا دور دورہ ختم ہو گا لڑائیوں کا زمانہ چلا جائے گا لوگ اپنی تلواروں کو توڑ کر ہسوے بنا لیں گے لڑائی کے ہتھیار توڑ کر زراعت کے آلات بنا ڈالیں گے پھر کوئی قوم کسی قوم پر تلوار نہ اٹھائے گی اور کوئی جماعت کسی جماعت سے جنگ نہ کرے گی۔ خلاصہ یہ کہ نئی زندگی کی خوش گوار ہوائیں چلیں گی مردے زندہ ہوں گے اگلی تاریکیاں مٹ جائیں گی ہر طرف کمالات حقیقت کی روشنیاں چمکیں گی انسانی فضائل زیادہ سے زیادہ ظہور میں آئیں گے مشرق و مغرب انوار حق سے روشن ہو جائیں گے .... جمال موعود (یعنی بہاء اللہ۔ ثناء اللہ امرتسری) کا آفتاب طلوع ہو گیا جلوہ معبود کا خورشید جگمگانے لگا ساعت وعدہ آگئی اور قیامت قائم ہو گئی صبح ظہور نمودار ہوئی نور خدا بہاء اللہ جلوہ آراء ہوا اور جمال اللہ ظہور فرما ہوا۔ اور اس نے پر جلال اور شاندار آواز بلند کی جس سے تمام آفاق گونج اٹھے اور عالم میں تہلکہ مچ گیا اور ہر طرف یہ صدا سنائی دینے لگی، رب موعود آگیا، جمال معبود ظاہر ہو گیا، خدا کا یوم معہود نکل آیا اور خدا کا امر قطعی آپہنچا۔ خداوند بدلیوں کے سایہ میں اتر آیا۔ روئے زمین جلوہ حق سے پر نور ہو گئی پل صراط قائم کر دیا گیا۔ کتاب لا کر رکھ دی گئی، حجاب ہٹ گیا نقاب اٹھ گیا نشانات بارش کی طرح برسنے لگے علم و عرفان کے درختوں پر سبز پتے نکل آئے اور وہ پھولوں سے لد گئے۔ مردے اٹھ کھڑے ہوئے بوسیدہ ہڈیاں زندہ ہو گئیں۔

خدا کے قلم اعلی سے معارف و علوم کی نہریں جاری ہوئیں اس کی انگلیوں نے سر بمہر شراب طہور کی مہروں کو کھول دیا۔ اپنی الواح مقدسہ (ان اوراق کا نام ہے جو بہاء اللہ کی طرف منسوب ہیں۔ ثناء) میں کلمات انبیاء کی حقیقت کو روشن کر دیا۔ پاکبازوں کے ان بیانات کے مغز اور راز کو کھول دیا جو لوگوں کی نظروں استعارات تھے یہاں تک کہ تمام پیغمبروں کے اسرار کی مہریں کھل گئیں اور پاک دلوں کے لئے نبیوں کے حقائق و مقاصد واضح ہو گئے اور ایک نئی شریعت دنیا کو دی گئی جس پر تمام قومیں اور ملتیں مجتمع ہو گئیں اور ایسا عظیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الشان پروگرام جاری کیا جس کے ذریعہ مختلف دینوں اور مذہبوں کے لوگ ایک ہو گئے۔

حضرت بہاء اللہ نے اپنے تمام اولیاء واحباء کو تمام قوموں سے محبت کرنے کا حکم دیا اور تمام اہل عالم کی خدمت کیلئے تاکید فرمائی اپنے ماننے والوں کے لئے عبادت نماز روزہ حج زکوۃ وغیرہ کے طریق مقرر فرمائے گناہوں اور ہلاکتوں سے ان کو روکا جیسے قتل زنا چوری غیبت جھوٹ افتراء اوران کے سوا تمام بری اور مکروہ باتوں سے منع فرمایا۔ ہر جگہ حکومت عادلہ کے قوانین کی اطاعت کا حکم دیا بادشاہوں اور حاکموں کی فرمان برداری اور علماء کے احترام کا حکم دیا اور معارف کے عام کردینے کی تاکید فرمائی۔لڑکیوں اورلڑکوں کی تعلیم وتربیت فرض قراردی جس بات سے لوگوں میں نفرت واختلاف پیدا ہو ایسی بات سے بچنے کی نہایت تاکید فرمائی۔ بدگوئی،لعنت،گالی گلوچ اورلڑائی جھگڑے کی سخت ممانعت فرمائی بلکہ ہر ایک ایسی بات کی ممانعت کی جس سے دلوں میں پھوٹ پڑے اور نفوس انسانی مکدر ہوں یہاں تک کہ اجازت حکام کے بغیر ہتھیار باندھنا ممنوع قرار دیا اور ایسی بات جس سے نظام میں خلل پڑے حرام قرار دی۔

حضرت بہاء اللہ نے اپنے آخری دنوں میں اپنے دست مبارک سے کتاب عہدی لکھی اور اس میں منصوص اور مصرع طور پر مرکز میثاق کا تعین فرمادیا اور تمام لوگوں کو صاف صاف راہ ہدایت دکھائی اور اس کتاب عہد میں مکرر طور پر اوصاف کمال اور پاکیزہ اخلاق کے احکام دیئے یہاں تک کہ اپنے ماننے والوں میں سے بہت سے شائستہ اور پاکیزہ نفوس پیدا کر دیئے اور اپنے آسمان امر میں چمکتے ہوئے ستارے لگا دیئے۔آیات الٰہی کی موسلا دھار بارش ہوتی رہیں اور الطاف الٰہی کے مینہ برستے رہے یہاں تک کہ وہ زمانہ آگیا جب کہ آفتاب حقیقت پردہ پوشیدگی میں چلا گیا اور وہ جلوہ رب اپنے اقدس واعلی مقام کو اٹھ گیا۔اوراس کی حقیقت مقدسہ باطنی ہویت میں ہماری نظروں سے غائب ہوگئی اور یہ حادثہ ماہ ذی قعد ۱۳۰۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق ۱۶۔ ایار ۱۸۹۲ء میں ہوا۔ (کوکب ہند۔مئی جون ۱۹۳۱ء ص ۵۔۹)

سوال یہ ہے کیا دنیا میں ایسا ہوا ہے؟ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ دنیا میں دن بدن اندھیرا چھا رہا ہے اور جہالت پر جہالت ترقی کر رہی ہے دیانت صداقت دنیا سے مفقود ہو رہی ہے۔ باوجود اس کے مدعی اور ان کے اتباع کہے جاتے ہیں کہ قیامت کبریٰ قائم ہو گئی یعنی دنیا سے جہالت بطالت اٹھ کر ہدایت صداقت پھیل گئی۔ یاللعجب

خیر اس کے بعد دوسرے مدعی کا مقولہ سنئے جو اس سے بھی واضح تر ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے، اور آپ خاتم الانبیاء ہیں، اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب جمع ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

(چشمہ معرفت۔ص ۸۲۔۸۳)

(مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) کیسا پیارا اور پسندیدہ اور کیسا صاف صاف وعدہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں سب قومیں ایک ہو جائیں گی اور ایک ہی مذہب (اسلام) پر جمع ہو جائیں گی۔

سوال یہ ہے کہ ایسا ہو گیا؟ واللہ اگر ایسا ہو گیا ہے تو ہمیں بھی اس مدعی کو سچا ماننے میں عذر نہیں۔ مگر ہائے افسوس دنیا کا پتہ پتہ شہادت دیتا ہے کہ ایسا نہیں ہوا بلکہ اس کے خلاف دنیا میں نئے نئے مذاہب باطلہ پیدا ہو رہے ہیں یا سرے سے مذہب کو جواب ہی دے دیا جاتا ہے۔ مگر کہنے والے بجائے نادم ہونے کے الٹے اکڑتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور دنیا کی آنکھوں میں مٹی اور کنکریاں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں جو حقیقت میں انہی کی آنکھوں میں پڑتی ہے۔ سچ فرمایا لا یحیق المکر السیٔ الّا باھلہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۲۸ ربیع الاول جلد ۲۸ نمبر ۴۱ ص ۳۔۴)

قادیانی بڑے ہوشیار ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

المؤمن غر کریم (الحدیث)

بحکم حدیث شریف مومن بڑا صاف دل سیدھا سادا ہوتا ہے۔ اس پر طرہ یہ کہ دوسروں کو بھی اپنے پر قیاس کر کے بھلا آدمی سمجھ لیتا ہے۔

حدیث کا دوسرا ٹکڑا ہے کہ غیر مسلم بڑا ہوشیار اور مکار ہوتا ہے۔

خیر یہ تو حدیث شریف کا مضمون ہے ہم دیکھتے ہیں کہ قادیانی گروہ بڑا ہشیار ہے ہر کام میں اپنا مقصد زیر نظر رکھتا ہے کیونکہ ان کا مقبولہ مقولہ ہے:

ہمارا اصل کام تبلیغ احمدیت ہے۔ (الفضل قادیان ۱۶ ستمبر ۱۹۳۰ء)

ابھی کل کا ذکر ہے کہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے صاف الفاظ میں اعلان کیا تھا کہ:

ہم جنگل کے درندوں سے صلح کر سکتے ہیں مگر اپنے عقاید پر طعن کرنے والوں سے صلح نہیں کر سکتے۔ (الفضل قادیان ۸ فروری ۱۹۲۹ء)

یہ دونوں اعلان اپنے مضمون میں صاف ہیں۔ با ایں ہمہ خلیفہ قادیان کبھی زمینداروں کے جلسوں میں شریک ہوتے ہیں، کبھی کشمیر کی مصیبت میں عملی ہمدردی کرنے کو کشمیر کمیٹی میں نہ صرف شریک ہوتے ہیں بلکہ اس کے صدر بن کر ہمدردی کے اشتہار اور ٹریکٹ شائع کر رہے ہیں، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا بغیر کسی غرض کے کشمیریوں سے محض بحیثیت انسان یا بحیثیت مسلمان ہونے کے ہمدردی ہے؟

نہیں، کیونکہ ایسا کرنا ان کے اعلان مندرجہ الفضل ۱۶ ستمبر ۱۹۳۰ء کے خلاف ہے۔ بلکہ اصل غرض ان کی تبلیغ مرزائیت یعنی نبوت مرزا کا زہر مسلمانوں کو ہمدردی کے دودھ میں پلانا ہے، کیونکہ ان کا اعلان ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بات تبلیغ احمدیت کے لئے کسی حد تک بھی مفید ہو ہم اسے چھوڑ نہیں سکتے

(الفضل قادیان ۱۶ستمبر ۱۹۳۰ء)

پس ہمارے ناظرین مطلع رہیں کہ قادیانیوں کی دانش مندی ہے کہ وہ ہر کام میں اپنا مذہبی فرض نہیں چھوڑا کرتے۔ وہ مسلمانوں کے ساتھ جس کسی غرض سے شریک ہوں گے اس سے ان کی غرض یہ ہوگی کہ مسلمانوں کو ہم سے نفرت کم ہوتا کہ ہم انہیں زہر پلا سکیں۔ اب یہ مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ اس انس اور ملاپ میں مرزائیوں پر اپنا اثر ڈالیں۔ اثر کا طریق ہم سے سنیں:

اس حال میں جب مرزائیوں سے میل جول ہونے لگے تو چپکے سے ان کو کہا کرو کہ:

مرزا صاحب اگر حقیقت میں مسیح موعود اور مہدی مسعود ہوتے تو آج دنیا میں نہ کوئی غیر مسلم ہوتا نہ کوئی ان کوستاتا بلکہ ساری دنیا میں ایک ہی مذہب (اسلام) ہوتا اور مسلمان سب ایک دوسرے کے ہم درد ہوتے۔ (چشمہ معرفت۔ ص۸۳)

کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کے درمیان کسی قسم کا بغض و کینہ نہ ہوگا (مشکوۃ) حالانکہ ہم دیکھتے ہیں کشمیر میں غیر مسلم نہ صرف رعایا بلکہ حکومت بھی غیر مسلم ہے۔ وغیرہ۔

اس طرح مسلمان اگر ان بھولے ہوئے لوگوں کو سمجھائیں گے تو انشاء اللہ اچھا اثر ہوگا اور اگر مسلمان اپنے فرض سے غافل رہیں گے اور وہ غافل نہ ہوں گے تو نتیجہ وہی ہوگا جو چوہے کی غفلت اور بلی کی ہشیاری میں ہوتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۲ ص ۵۔۶)

الہام قادیانی: خلاف آیت قرآنی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں ہے:

اللہ لاالہ الا ھو الحی القیو م لا تأ خذہ سنۃ و لا نو م لہ ما فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السماوات و ما فی الارض۔

(یعنی) اللہ نہیں کوئی معبود مگر وہ زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا نہیں آتی اس کو اونگھ اور نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے جو کچھ زمین میں ہے

عیسویت۔ بائیبل کے حوالے: مرزائی مولوی محمد یعقوب نے فاروق قادیان ۷۔ اپریل ۱۹۳۰ء صفحہ ۷ پر عیسائی مشن کی تردید ہوئے لکھا ہے:

خدا سو جاتا ہے: بائبل کا خدا غلبہ نیند کی وجہ سے بہت دفعہ سو بھی جاتا ہے چنانچہ لکھا ہے:

۱۔ میں نے تھکی ہوئی جان کو آسودہ کیا اور ہر غمگین روح کو سیر کیا اس پر میں جاگا اور نگاہ کی اور میری نیند مجھے میٹھی معلوم ہوئی۔ (یرمیاہ ۳۱: ۲۵۔۲۶)

۲۔ حضرت داؤد دعا کرتے ہوئے کہتے ہیں:

بیدار رہو کیوں سو رہتا ہے تو اے خداوند جاگ ہم کو ہمیشہ کے لئے ترک مت کر۔ (زبور ۴۴: ۲۳)

۳۔ اے میرے خدا! اے میرے رب! اٹھ اور میرے انصاف کے لئے اور میرے فیصلہ کیلئے جاگ۔

الہام مرزا قادیانی:

البشریٰ حصہ ۲ صفحہ ۷۹:

اصلی و اصوم اسهر و انام و اجعل لك انوار القدوم و اعطيك ما يدوم ان الله مع الذين اتقوا (یعنی، میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں اور سوتا ہوں، اور تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کرونگا اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔ خدا ان کے ساتھ ہے جو تقویٰ اختیار کرتے ہیں)

نوٹ: قرآن مجید لا تأخذه سنة و لا نوم فرما کر اس لغو عقیدہ کی تردید کرتا ہے۔ اگر کوئی مرزائی یہ کہے کہ الفاظ،

میں جاگتا ہوں اور سوتا ہوں،

خدا کے بارے میں نہیں، مرزا صاحب کے بارے میں ہیں، تو اس کا جواب یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بات سراسر غلط ہے۔خدا نے (بقول مرزا) مرزا صاحب کو مخاطب کر کے الفاظ مطلب اسھر و انا م ، اپنی نسبت کہے ہیں جیسا کہ دوسرے الفاظ (تیرے لئے اپنے آنے کے نور عطا کرونگا اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی) اس کو ثابت کرتے ہیں۔

الف: تبلیغ رسالت جلد۲ صفحہ ۲۵:

جو الہام قرآن کریم کے مخالف ہو وہ صحیح نہیں ٹھہر سکتا

ب۔ براہین صفحہ ۳۲۷، ۴۳۱، اور چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۱:

الله لا اله الّا هو الحی القیو م لاتاخذه سنة و لا نو م

ج۔ چشمہ معرفت صفحہ ۲۲:

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔

د: چشمہ معرفت صفحہ ۲۶۱:

جیسا کہ موت اس پر جائز نہیں ایسا ہی ایسا درجہ کا تعطل حواس بھی جو نیند اور اونگھ سے ہے وہ بھی اس پر جائز نہیں۔

ھ: الفضل ۲۳ مئی ۱۹۳۱ء صفحہ ۷:

اسی طرح خدا کی ایک صفت یہ ہے کہ اسے نیند اور اونگھ نہیں آتی۔ اللہ تعالی قرآن میں لا تا خذه سنة و لا نو م فرما کر یہ حقیقت واضح کرتا ہے

ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا الہام صریح قرآن مجید کے خلاف ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۲ ص ۶۔۷)

مباہلہ اور مباحثہ میں کیا دیر ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا سری نگر کشمیر کے ایک دوست نے بتایا کہ ایک جگہ راستہ اتنا تنگ تھا کہ ایک ہی گھوڑا سوار گذر سکتا تھا۔ایک طرف سے انگریز آیا، دوسری طرف ایک پٹھان سوار تھا۔ انگریز نے آواز دی ہٹو۔پٹھان نے للکارا تم ہٹو۔ دو تین مرتبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہونے کے بعد انگریز نے کہا تم کون ہو؟ پٹھان نے کہا ہم آفریدی۔ انگریز نے آفریدی نام سن کر سن کر از راہ شفقت کہا: آیئے خان صاحب چلے آیئے۔

یہ ایک قصہ عبرت انگیز ہے۔ اس کی مثال آج ہمیں قادیان سے ملتی ہے۔ قادیانی جماعت ایک باقاعدہ جنگجو ہے۔ جنگ سے مراد ہماری مذہبی مقابلہ ہے۔ ہر ایک مذہب والے سے ان کا مقابلہ رہتا ہے۔ مقابلہ کی نوعیتیں دو ہیں۔ مباحثہ اور مباہلہ۔ ہر ایک خالف کو للکارا کرتے ہیں کہ آؤ ہم سے مناظرہ یا مباحثہ کرلو، ورنہ ہم دعا کریں گے تم برباد ہو جاؤ گے۔

گو قادیانی دعاؤں کا اثر بارہا معلوم ہو چکا ہے خصوصاً محمد علی قاتل کی رہائی کے لئے جو تہجدیں پڑھ پڑھ کر دعائیں مانگی گئیں خلیفہ قادیان رو رو کر دعائیں مانگتے رہے مگر جواب جو ملا وہ سب کو معلوم ہے کہ قاتل مذکور کو کھلے بندوں دی گئی۔

باوجود اس کے قادیانیوں کا دعوی دعا گوئی ختم نہ ہوا۔ یہاں تک کہ خدا نے ایک آفریدی بشکل سید محمد شریف ساکن گھڑیالہ کو آمادہ کیا۔ جنھوں نے خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت دی۔ جس کے جواب میں خلیفہ صاحب بڑی سوچ بچار سے خوب شرط شروط لگائیں۔ جن میں بڑی ضروری شرط یہ تھی کہ فریقین کے ساتھ ہزار ہزار آدمی خاص اتباع میں سے شریک مباہلہ ہوں۔

جب اس کا جواب ۷۔ اگست ۱۹۳۱ء کے اہل حدیث امرتسر میں دیا گیا جس میں بتایا گیا کہ یہ شرط سنت نبویہ اور فعل مرزا کے بھی خلاف ہے، تو آفریدی کے سامنے سے انگریز ہٹ گیا۔

پہلے تو اخبار الفضل میں بڑے زور سے لکھا جاتا تھا کہ مباہلہ میں شریک ہونے والوں کی بڑی تعداد میں مردوں بلکہ عورتوں کی بھی درخواستیں آرہی ہیں، مگر افسوس ہے کہ ان نہ وہ مرد نظر آتے ہیں، نہ عورتیں، نہ بوڑھے، نہ جوان۔ وجہ کیا؟ یہی کہ اپنے والد ماجد کی موت یاد کر کے ڈرتے ہیں جو خواب میں ان کو کہتے ہوں گے:

من نہ کردم شما حذر بکنید۔

سچ ہے: السعید من وعظ بغیرہ

رہا مباحثہ، سو اس کی حقیقت یہ ہے کہ قادیانیوں کے مباحثہ کی وہی مثال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جو کسی نے طوطے کو سکھا رکھا تھا: دریں چہ شک۔

ان کا مباحثہ کیا ہے؟ آؤ وفات مسیح پر بحث کر لو۔

اب جو عیسائی سامنے آئے وہ چونکہ پہلے ہی وفات مسیح کے قائل ہیں کیونکہ ان کی انجیل میں لکھا ہے:

مسیح نے چلا کر جان دی،

تو قادیانیوں کا دریں چہ شک، ختم ہو گیا۔

عیسائیوں نے غضب پر غضب یہ کیا کہ مبحث میں مسیح قادیان کی شخصیت کو داخل کر دیا۔ بس پھر کیا تھا سناٹا ہو گیا۔

ورنہ یہ شرط بھی کوئی مشکل نہ تھی کہ خلیفہ قادیان چونکہ باپ کی جگہ ہے اس لئے وہ خود مباحثہ کرے۔

ہم عیسائیوں سے سفارش کرتے ہیں کہ وہ مہربانی کر کے ہمارے کہنے سے یہ شرط اٹھا دیں۔ بلکہ خلیفہ کی نیابت میں جو بھی مناظرے میں آئے، اسے قبول کریں اور مسیح بن مریم اور مسیح قادیان کی شخصیت پر مباحثہ کریں:

صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لئے

فریقین کے مباحثہ میں ہم بطور خادم دونوں فریق کی خدمت کریں گے کیوں کہ

دل کو چھوڑوں یا جگر کو میں
میری دونوں سے آشنائی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۳ ص ۵۔۶)

قادیانی مسیح اور حواریوں میں اختلاف

جناب سید محمد حسن شاہ صاحبؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان کے ایک نمبر میں مرزا سلطان احمد صاحب کی وفات کا ذکر درج ہوا ہے۔ نظر بریں کہ وہ اپنے اہل و عیال کو داغ مفارقت دے گئے، ہم بھی افسوس کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا عام دستور تھا کہ وہ ہر واقعہ سے اپنی صداقت ظاہر کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے اس لئے ممکن نہیں کہ ان کے حواری مسیح صاحب کے قدم بقدم نہ چلیں لہذا ان کی بھی یہی عادت ہے کہ ہر واقعہ سے اپنا مطلب سیدھا کرنے کی کوشش کرتے ہیں مرزا سلطان احمد صاحب مرزا جی کے فرزند اکبر تھے مگر مرزا جی کو نبی نہ ماننے کے سبب درگاہ رب العالمین میں اپنے باپ کے صحیح فرزند تسلیم نہ کئے گئے اور کہا جاتا ہے کہ آخر کار مرزا سلطان احمد متوفی نے اپنے چھوٹے بھائی یعنی موجودہ خلیفہ قادیان (محمود احمد) کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

قادیانی امت کے لئے اپنے نبی کے بیٹے کی وفات سے بڑھ کر کوئی سانحہ عظیم نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ عام طور پر مشہور ہے کہ، بیٹے باپ کی نشانی ہوتے ہیں،۔ لہذا قادیانی اصحاب سے حد درجہ غفلت سمجھی جاتی اگر وہ اس واقعہ عظیم کو مرزا جی کی صداقت میں پیش کرنے سے قاصر رہتے یا دریغ کرتے۔

اس اصول کی بنا پر انہوں نے اس موقعہ سے بھی فائدہ اٹھانا چاہا چنانچہ مرزا سلطان احمد متوفی کی بیعت کا تذکرہ کرتے ہوئے الفضل کے ایک قابل نامہ نگار اور پکے مرزائی نے مرزا قادیانی کے ایک فرزند کی پیدائش کے بارے میں ان کے ایک الہام کا ذکر کیا ہے جس کے الفاظ مندرجہ ذیل ہیں: وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔، اور اس کی تفسیر یوں کی ہے کہ دراصل مرزا غلام احمد صاحب کے چار بیٹے تھے مگر ایک (مرزا سلطان احمد) بوجہ باپ کی مسیحیت اور مہدویت اور کرشنیت کو نہ ماننے کے مرزا جی کا صحیح معنوں میں بیٹا نہ بن سکا اور حقیقی بیٹے تین ہی رہ گئے۔ مگر وہ فرزند جس کے تولد کی مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی، اپنی خاص الخاص برکتوں سے اس فرزند بدراہ کو صراط مستقیم پر لے آوے گا۔ اور اس طرح سے مرزا صاحب کے چار بیٹے حقیقی معنوں میں بیٹے کہلاسکیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اور یہی معنی ہیں اس الہام کے کہ:

وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جس فرزند کے وسیلہ سے اس الہام نے پورا ہونا تھا یعنی جس نے تین کو چار کرنے والا ہونا تھا الفضل کے قابل نامہ نگار نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ موجودہ خلیفہ قادیان (محمود احمد) ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں افسوس اس بات کا ہے کہ مرزا جی نے ہزاروں تکلیفیں اور لاکھوں دکھ اٹھا کر اپنی مسیحیت کا ڈھانچہ کھڑا کیا مگر انہی کے نام لیوا اپنے بانی کی تعلیم کو بھول گئے ہیں۔یہی معنی ہیں کسی امت کے تباہ ہونے کے۔

اس لئے قادیانی امت کی عین خیر خواہی کی نیت سے ہم انہیں مرزا جی کا پڑھایا ہوا سبق یاد دلاتے ہیں۔اس کے صلے میں ہم آپ سے بطور فیس کچھ نہیں مانگتے۔ہاں اتنا عرض کریں گے کہ ذرہ غور سے سنئے تا کہ پھر فراموش نہ ہو جائے۔

آپ کے مسیح موعود نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک پیش گوئی کا اشتہار دیا تھا جس کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

پیش گوئی

بالہام اللہ تعالی واعلامہ عزوجل۔

خدائے رحیم وکریم بزرگ وبرتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعزاسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں،اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔سو میں نے تیری تضرعات کو سنا،اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔

سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔اے مظفر تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں،موت کے پنجے سے نجات پاویں۔اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں، باہر آویں۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے۔اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے۔اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں۔اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاوے۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے۔اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔اس کو مقدس روح دی گئی ہے۔اور وہ رجس سے پاک ہے۔اور وہ نور اللہ ہے۔مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا۔ وہ صاحب شوکت اور عظمت اور دولت ہوگا۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے ۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔

دوشنبہ ہے، مبارک دوشنبہ۔ فرزند دل بند گرامی ارجمند مظھر الاول و الآخر مظھر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضا مندی سے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا و کان امرا مقضیا۔

خاکسار مرزا غلام احمد مولف براہین احمدیہ ہوشیار پور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء (مجموعہ قادیانی اشتہارات۔جلد اص ۱۰۰۔۱۰۲)

پیشگوئی کا مطلب کتنا صاف اور صریح ہے کہ کسی موافق یا مخالف کو دم مارنے کی جگہ نہیں ہے آخر کار مرزا صاحب کے گھر لڑکا پیدا ہوا تو آنجناب نے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت کا اظہار کرنے کے لئے ایک اشتہار دیا جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

خوش خبری:

اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جس کے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالی سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا کہ اگر وہ موجودہ حمل میں پیدا نہ ہوا تو دوسرے حمل میں جو اس کے قریب ہے ضرور پیدا ہو جائے گا آج ۱۶ ذی قعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا فالحمد للہ علی ذلک

اب دیکھنا یہ ہے کہ یہ کس وقدر بزرگ پیش گوئی ہے جو ظہور میں آئی ... اطلاع ہو کہ ہم نے پیش از وقوع اپنی پیش گوئی کی نسبت دعوی کیا تھا اور پھر وہ کیسا اپنے وقت پر پورا ہوا۔

المشتہر: خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء

ہم بھی تسلیم کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے گھر لڑکا ضرور پیدا ہوا۔ اور گو اس کی پیدائش نے کچھ عرصہ کے لئے مخالفوں کا منہ بند کر دیا مگر مرزا جی کے لئے آئندہ مشکلات کا ایسا دروازہ کھولا کہ دنیا دوزخ کا نمونہ بن گئی۔

آہ! اسکا کیا علاج کہ موعود لڑکے کی حیات و ممات اور دیگر مذکورہ صفات مرزا جی کے بس کی بات نہ تھی۔ یہ تو محض اللہ جل شانہ کے اختیار میں ہے کہ وہ جب تک چاہے کسی کو دنیا میں رہنے کی اجازت دے۔ الہام الہی کے مطابق تو موعود لڑکے کے اوصاف یہ تھے:

وہ بڑی عمر پانے والا اور سخت ذہین ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا فرزند دل بند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء گویا خدا آسمان سے اتر آیا۔ جلد جلد بڑھے گا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ وغیرہ

مگر تقدیر خدا غالب ہے جس قادر مطلق نے مرزا جی کو محمدی بیگم کے نکاح سے محروم رکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جس زمین و آسمان کے پیدا اور فنا کرنے والے نے مرزا سلطان محمد (شوہر محمدی بیگم) کو مرزا صاحب کی مقرر کردہ اڑھائی سال میعاد میں وفات نہ دی، وہ اس بات پر بھی قادر تھا کہ مرزا جی کی تکذیب کے لئے اس لڑکے کو ان صفات کا متصف نہ کرے جن کا اظہار مرزا جی نے اپنی صداقت کا نشان بتلایا تھا چنانچہ پسر موعود ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو تین دن کم پندرہ مہینے کی عمر پا کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے حواریوں کو ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گیا:

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر ندیدم و بہار آخر شد

مرزائیو! خدا سے ڈرو اور سوچو کہ جس فرزند ارجمند کے پیدا ہونے کا الہام تھا اور جس نے تین کو چار کرنا تھا، وہ تو تمہارے نبی کے کہنے کے مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو مر بھی گیا اور تمہارے ہی نبی کے بیان کردہ اصول کے مطابق، الہام کے وہ معنی ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے،۔ پھر تم کس منہ سے مرزا محمود احمد میں تین کو چار کرنے والی صفت بتاتے ہو؟ پس:

ذرہ انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت بھی مسئلہ تناسخ پر ایمان رکھتی ہے۔ اور کیوں نہ ہو جب ان کے مسیح زمان نے ہی، کرشن، ہونے کا دعوی کر رکھا تھا تو آخر کوئی نہ کوئی عقیدہ ان میں اس جماعت کا ہونا بھی ضروری ہے جس کا پیشوا اصل کرشن ہو۔

مرزا جی کی نبوت کا نقشہ کھڑے کرنے والو بتاؤ کہ

ا: کیا پسر موعود نے ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو مر کر موجودہ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کا جنم اختیار کیا تھا جنہیں اب تم تین کو چار کرنے والا کہتے ہو۔

۲۔ کیا الہام الہی اور خاص کر وہ الہام جو کہ نبی اپنی صداقت میں پیش کرے، غلط ثابت ہوتے ہیں؟ اگر غلط نہیں ہوتے اور یقیناً نہیں ہوتے تو ایسی خرافات کو الہام الہی جتانے والا کون ہوتا ہے؟ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

اگر جواب دینے کی کوشش کی تو مندرجہ ذیل اصولوں کو مدنظر رکھنا ہوگا۔

الف: اصل القرآن؛ لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی جو کلام خدا کی طرف سے القاء اور وحی نہ ہو اس میں بہت بڑا اختلاف ہوتا ہے اور یہی اختلاف اس کے کذب کی دلیل ہے)

ب۔ اصل مرزا: ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر کوئی امتحان نہیں ہوسکتا۔ (دافع البلاء)

احمدی دوستو! مرزا جی کو نبی ماننا تمہارے اختیار میں ہے کیونکہ یہ تو ہم بھی جانتے ہیں کہ:

نیک بد سوجھے نہیں جب دل کہیں لگ جائے ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۳ ص ۶۔۸)

مناظرہ پکھو کے معماراں ۱۹۳۱ء

۱۷ اگست ۱۹۳۱ء کو بمقام پکھو کے معماراں مولوی محمد شفیع محمدی اور مولوی سلیم مرزائی میں مناظرہ ہوا۔ حق کو فتح ہوئی۔ راقم: محمد یعقوب ناظم انجمن اسلامیہ پکھو کے معماراں

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۸۔ اگست ۱۹۳۱ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ۔ ص ۱۴)

مباہلہ مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ہم ایک ایسے فیصلہ شدہ امر پر بحث کرنے کو ہیں جس کا نہ صرف آسمان پر بلکہ زمین پر بھی فیصلہ ہو چکا ہے، مگر قادیانی اور لاہوری مرزائی اہل زبان و اہل قلم نے آسمانی اور زمینی فیصلے کو مشتبہ کرنے کی کوشش کی تو آج یہ مضمون لکھنے کی نوبت آئی۔ قادیانی اہل قلم اور اہل زبان سے شکایت نہیں کیونکہ وہ تو یہاں تک ترقی کر گئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا منکر خواہ کیسا ہی ایمان دار ہو ان کے نزدیک قطعی کافر ہے۔ (انوار خلافت۔ ص ۹۰۔۹۱)

ہاں لاہوریوں سے تعجب آتا ہے جو قادیانیوں سے زیادہ معقول پسندی کا دعوی کرتے ہیں ان کے امیر مولوی محمد علی نے بھی اس امر میں تعصب اور ناانصافی کا جو نمونہ دکھایا ہے زمانہ سابق میں اس کی مثال نہ ملے گی تفصیل اس کی یہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جو یہ ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحیم۔نحمده و نصلی علی رسوله الکریم۔ یستنبئونك احق هو۔ قل ای و ربی انه لحق۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلا م علی من اتبع الهدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔

مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لیے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اوران الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔

اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے

اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی طرف سے نہیں۔
یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین
مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔
میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گزر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلیے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت

لا تقف ما ليس لك به علم

پر بھی عمل نہیں کیا۔
اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہایت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لیے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

اس اشتہار کا مضمون بالکل صاف ہے۔ ناظرین اسے ایک نظر پھر دیکھ جائیں اور للہ بنظر غور دیکھیں کہ اس میں کسی سطر یا کسی فقرہ میں مباہلہ کا لفظ بھی ہے؟ ہرگز نہیں۔ ہاں یہ لکھا ہے کہ:

محض دعا کے ساتھ فیصلہ چاہتا ہوں۔

باوجود اس کے مولوی محمد علی لاہوری اور منشی قاسم علی اور اخیر میں مولوی اللہ دتہ قادیانی سارے اس بات پر متفق ہو کر بول رہے ہیں کہ یہ اشتہار دعاء مباہلہ ہے جو مولوی ثناء اللہ نے منظور نہ کیا تھا چنانچہ مولوی محمد علی لاہوری کی کتاب کا نام ہی یہ ہے:

مولوی ثناء اللہ کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ مباہلہ سے فرار

اسی طرح مولوی اللہ دتہ صاحب قادیانی اس دعا کو دعائے مباہلہ قرار کر لکھتے ہیں کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہ کیا لہذا مباہلہ منعقد نہ ہو سکا۔ پس یہ اشتہار سند نہ رہا۔

ان لوگوں نے ثبوت میں اخبار اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء پر مدار رکھا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کو مولوی اللہ دتہ نے اپنی خاص ادا سے یوں لکھا ہے :

حضرت مرزا صاحب کی تحدی اور اہل حدیثوں کی گھبراہٹ کو دیکھتے ہوئے مولوی ثناء اللہ نے جب کچھ بن نہ پڑا تو مباہلہ کے لئے تیار ہونے کا اعلان کر دیا بلکہ ترنگ میں یہاں تک لکھ دیا:

مرزائیو! اسے ہمارے سامنے لاؤ جس نے رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء)۔

اس پر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ۱۵۔ اپریل کو دعا مباہلہ بنام مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ شائع فرمادی ۔ (الفضل ۳ مئی ۱۹۲۷ء)۔

ناظرین کرام ! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۸۹۷ء میں علماء اسلام کے ساتھ جن میں یہ خادم العلماء بھی تھا مباہلہ کی تحریک کی تھی جس کے متعلق فریقین کی تحریرات ہوتی رہیں ۔ مولوی محمد علی لاہوری، مولوی اللہ دتہ، اور منشی قاسم علی وغیرھم کئی ایک مرزائی اہل قلم نے اس خدائی فیصلہ کو رد کرنے کی یہی صورت بنائی ہے کہ آخری فیصلہ کو ۱۸۹۷ء سے جا ملائیں، بس یہ ہے ان سب کی کوشش ۔

ہم حیران ہیں کہ خدا نے مرزائی چالوں کے توڑنے کے لئے ہم کو کیسے کیسے سامان عطا کئے ہیں ۔ یہ محض اس کا فضل ہے پس ناظرین بغور سنیں ۔ مولوی اللہ دتہ نے میری تحریر مندرجہ ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء سے استدلال کیا ہے کہ میں نے مرزا صاحب کو جس مباہلے کا چیلنج دیا تھا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اشتہار آخری فیصلہ اسی کے جواب میں دعاء مباہلہ ہے ۔ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس دعا کو قبول نہ کیا اسلئے مباہلہ منعقد نہ ہو سکا بس بات آئی گئی ہوگئی ۔

اس کا جواب خود مرزا صاحب قادیانی کے قول سے دیتا ہوں ۔ میری تحریر ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار اہل حدیث میں نکلنے کے بعد مرزا صاحب قادیانی کا کلام ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر میں اڈیٹر بدر کے الفاظ سے نکلا جس کے خاص فقرات متعلقہ مباہلہ یوں ہیں :

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے از راہ ترحم فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بعد ہو جب کہ حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی۔ یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی اور وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔

(اخبار بدر قادیان ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء)

اہل انصاف بتائیں کہ مرزا صاحب قادیانی تو سلسلہ مباہلہ کی تکمیل کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھتے ہیں۔ حقیقۃ الوحی کی تاریخ اشاعت ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء اس کے سرورق پر مرقوم ہے۔ پھر یہ کیا راست گوئی اور راست پسندی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے جس کام کو اخیر ماہ مئی پر رکھا ہو، اس کام کو ان کے مرید ۱۵۔ اپریل کو کر دینے کا الزام مرزا صاحب پر لگائیں۔ میرے بلکہ ہر ایک راست گو انسان کے نزدیک اس سے زیادہ غلط گوئی اور کذب بیانی کیا ہوگی۔ اسی لئے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اس دعا کو مباہلہ نہیں مانتے بلکہ مباہلہ کہنے کو مکر و فریب نام رکھتے ہیں۔

مباہلہ کہنے والے لاہوری ہوں یا قادیانی، میاں محمود احمد کا یہ فتوی رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ صفحہ ۸۰ پر دیکھ کر اس مکر و فریب سے توبہ کریں۔

احمدی دوستو! بڑے میاں (غلام احمد قادیانی) اور چھوٹے میاں (محمود احمد) کا فیصلہ دیکھ کر دعاء فیصلہ کو دعائے مباہلہ کہنے سے شرماؤ۔ پس ثابت ہوا کہ دعا آخری فیصلہ کو سلسلہ مباہلہ سے کوئی تعلق نہیں بلکہ وہ محض اس بنا پر دعا ہے جو مرزا قادیانی نے ابتدائے اشتہار میں خود لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب آپ ہمیشہ اپنے پرچہ اہل حدیث میں مجھے مردود کذاب دجال مفسد لکھتے ہیں۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا..وغیرہ

اس تکلیف کو دور کرانے کے لئے مرزا صاحب نے خدا سے دعا کی کہ:

اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے۔

نتیجہ۔ گو مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر مباہلہ موقوف رکھا تھا مگر حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے دعا کو مباہلہ سے زیادہ فیصلہ کن قرار دیا اسی لئے جب بعد اشاعت کتاب حقیقۃ الوحی میں نے ۳ جون ۱۹۰۷ء کو ایک خط کے ذریعہ یاد دلایا کہ حسب اعلان خود کتاب حقیقۃ الوحی بھیجئے تو مرزا صاحب کی طرف سے جواب ملا کہ دعا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ کے بعد کتاب بھیجنے کی ضرورت نہیں۔(اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء ص ۲ کالم ۱)
بالکل ٹھیک ہے۔مثل مشہور ہے آب آمد تیمّم برخواست۔ جب آخری فیصلہ والی دعا قبول ہوگئی تو اب مباہلہ کی کیا حاجت؟

فیصلہ کیا ہوا؟ وقت کی بات ہے،مرزا صاحب کا دعا کرنا تھا کہ

اجابت از درحق بہراستقبال حاضر شد

دعائے مرزا،خداتعالی کی جناب میں قبول ہوئی کیونکہ مرزا نے خودفرمایا ہے
جب میں نے ثناء اللہ کے متعلق دعا کی تو مجھے الہام ہوا

اجیب دعوۃ الداع ۔(اخبار بدرقادیان ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

پھر کیا ہوا؟ یہ کہ

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

آخری نتیجہ ۔گذشتہ ایام میں ایک بزرگ سید محمد شریف ساکن گھریالہ (پنجاب) نے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت دی۔خلیفہ صاحب نے ایک آدھ دفعہ تو کچھ حیل و حجت کی، آخر دل میں غور کیا ہوگا کہ یہ کیا برخورداری ہے کہ اباجان کے آخری فیصلہ کے بعد میں پھر بذریعہ مباہلہ فیصلہ کراؤں بحالیکہ میری قوت قدسیہ ابا سے زیادہ نہیں بلکہ برابر بھی نہیں۔ پس وہ اسی حکمت سے خاموش ہو گئے۔ خلیفہ صاحب کی یہ خاموشی اہل عقل وانصاف کے نزدیک قابل تعریف ہے

فماذا بعد الحق الا الضلال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۵ ص ۳۔۵)

راولپنڈی میں مرزائی جلسوں کے نتائج

ناظرین اخبار! جیسا کہ اہل حدیث کی ۳۱ جولائی ۱۹۳۱ء کی اشاعت میں تحریر کیا گیا ہے راولپنڈی کی مرزائی جماعت نے اپنے خلیفہ صاحب کی تحریک کے مطابق یہاں جلسوں کا سلسلہ شروع کیا ہوا ہے، ان جلسوں میں حافظ فضل الرحمٰن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب ریلوے کلرک نے کئی دفعہ ایسے اعتراض کئے کہ جماعت احمدیہ کا ناک میں دم آ گیا اوران کے اعتراضوں کے جواب مکمل طور پر نہ دے سکے۔

تاہم اہالیان راولپنڈی کی یہ دلی خواہش تھی کہ ان تمام تقریروں کی تردید جو آج تک جماعت احمدیہ نے اپنے متعدد جلسوں میں کی ہیں، کی جاوے۔

بنا بریں انجمن اہل حدیث کے اراکین کی توجہ اس طرف منعطف کی گئی اور بفیصلہ منتظمہ کمیٹی انجمن اہل حدیث نے ۱۵۔ اگست کو ۶ بجے شام کے بعد اعلان کمپنی باغ میں زیرصدارت شیخ فضل کریم صاحب مینیجر سنگر مشین کمپنی جلسہ منعقد کیا جس میں جناب حافظ فضل الرحمٰن ریلوے کلرک قاری اعجاز احمد اور حکیم مولوی عبدالرحمٰن صاحب نے ختم نبوت، تعلیم مرزا صاحب اور حیات مسیح پر خوب مدلل تقریریں کیں۔ جس کے بعد نفس تقاریر پر سوال کرنے کی عام اجازت دی گئی۔

گو احمدی جماعت کے بہت سے افراد تقریروں کے نوٹ لے رہے تھے لیکن کسی کو سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔

چونکہ حافظ فضل الرحمٰن صاحب نے احمدی جماعت کے ہر ایک جلسے میں ان کی تقریروں پر اعتراض کئے تھے اس لئے حاضرین کو پوری امید تھی کہ ان کی تقریر پر احمدیوں کی طرف سے سوالوں کی بوچھاڑ ہوگی، لیکن باوجود اعلان کے کسی کو قدم بڑھانے کی جرأت نہ ہوئی۔

اخیر میں، میں یہ درخواست کرتا ہوں کہ انجمن اہل حدیث کا خصوصاً اور دیگر علماء حنفیہ کا عموماً فرض ہے کہ یہاں کے مرزائیوں کا مہذبانہ طریقے سے نص سے مقابلہ کریں۔ لیکن میں یہ لکھنے کے بغیر نہیں رہ سکتا کہ علماء حنفیہ مقیم راولپنڈی سے تو یہ توقع نہیں ہوسکتی مگر ہمیں امید ہے کہ انجمن اہل حدیث ان کا مقابلہ قرآن و حدیث اور اقوال مرزا صاحب سے لگاتار کرے گی تاکہ عوام الناس ان کے جال میں نہ پھنس جائیں۔

اس امر کے لئے حکیم عبدالرحمٰن صاحب اور حافظ فضل الرحمٰن صاحب کی خاص توجہ مبذول کی جاتی ہے کہ وہ ہمت نہ ہاریں اور اس تبلیغی سلسلہ کو جاری رکھیں۔

یکے از حاضرین جلسہ۔ سید انور شاہ۔ رتہ امرال راولپنڈی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۵ جمادی الاول جلد ۲۸ نمبر ۴۶ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامات مسیح

جناب مولوی غلام رسول مجاہد۔ گلہ مہاراں ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! حضور اکرم ﷺ نے مسیح موعود کی اکثر علامتیں بتائی ہیں جن میں سے خاکسار چند علامتیں تحریر کرتا ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مر یم بفج الروحاء حا جاً او معتمراً او یثنینھما

(رواہ المسلم با ب جواز التمتع فی الحج و القران۔ص ۴۰۸)

اس ارشاد کریمہ کا مطلب یہ ہے کہ مسیح بن مریم دوبارہ تشریف لاکر مکہ معظّمہ کا حج کریں گے۔ لیکن مرزائی کہا کرتے ہیں کہ حج اس پر فرض ہوتا ہے جو صاحب مال ہو، اور مرزا صاحب کو حج کرنے کی طاقت نہ تھی۔ لیکن یہ بات دو وجہ سے غلط ہے:

اول۔ یہ کہ نبی اکرم ﷺ نے مسیح بن مریم کے لئے صاحب مال ہونا شرط نہیں ٹھہرائی صرف آپ نے خدا تعالی کی قسم کھا کر اور بہ لام تاکید و بنون تاکید مسیح بن مریم کیلئے حج کرنا ضروری ٹھہرایا ہے۔

دوم: یہ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو حج ادا کرنے کی طاقت بھی تھی کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کو اکثر روپیہ دینے کے لئے ایک فرشتہ ٹیچی ٹیچی ہر وقت مقرر تھا۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

۵ مارچ ۱۹۰۵ء کو میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص جو فرشتہ معلوم ہوتا تھا میرے سامنے آیا اور اس نے بہت سا روپیہ میرے دامن میں ڈال دیا۔ میں نے اسکا نام پوچھا۔ اس نے کہا کچھ نہیں۔ میں نے کہا آخر کچھ تو نام ہوگا۔ اس نے کہا کہ میرا نام ہے ٹیچی ٹیچی، جس کا معنی ہے وقت مقررہ پر آنے والا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تب میری آنکھ کھل گئی اور اس کے بعد کئی ہزار روپیہ آ گیا کیونکہ لنگر خانہ میں طعام قلیل تھا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۳۲)

مرزائی دوستو! یہ نہ کہنا کہ خواب کا واقعہ ہے کیونکہ دوسری جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ارشاد ہے:

نبی کی خواب بھی وحی الٰہی ہوتی ہے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۲۱۱)

اور دوسری علامت مسیح موعود کی حضور ﷺ نے یہ بتائی ہے

لیوشکن ان ینزل ابن مریم حکماً عدلاً (بخاری)

یعنی مسیح بن مریم صاحب حکومت اور صاحب عدالت ہوگا۔

تیسری علامت آپ ﷺ نے یہ فرمائی ہے:

ینزل عیسی بن مریم عند المنارة البیضاء شرقی دمشق

(ترمذی) کہ مسیح بن مریم دمشق کے منارہ سفید پر نازل ہوگا

قادیانی دوستو! ان احادیث میں تاویل نہ کرنا کیونکہ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مسیح پیدا ہو جائے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۷۳)

دوسری جگہ اس طرح مرقوم ہیں:

مسیحیت کا میرے وجود ہی پر خاتمہ نہیں بلکہ میں بارہا کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آ سکتا ہے اور ممکن ہے کہ وہ دمشق میں ہی نازل ہو۔ (ازالہ اوہام)

قادیانی صحابیو! جناب مرزا جی کا ایک اور فیصلہ کن حوالہ سن لو جس میں ذرہ بھر بھی چون و چرا کی گنجائش نہیں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

و القسم یدلّ علی ان الخبر محمول علی الظاھر لا تاویل فیه و لا استثناء و الّا فایّ فائدة فی ذکر القسم . الخ

(حمامة البشری) .

یعنی جس حدیث میں مخبر صادق ﷺ کی قسم باللہ مذکور ہو اس میں تاویل اور استثنا کرنا جائز نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چوتھی علامت حضرت صدیق اعظم ﷺ نے مسیح موعود کی یہ فرمائی:

یهلك الله فی زمانه ملل کلها الّا الاسلام (ابوداؤد۔ج۲ص۱۳۵)

اس کا ترجمہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:

اس پر اتفاق ہوگیا ہے کہ مسیح موعود کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گے اور راست بازی ترقی کرے گی۔ (ایام الصلح۔ص۱۳۶)

قادیانی شیدائیو! کیا یہ علامتیں مرزا صاحب قادیانی میں ثابت کر سکتے ہو؟ ہرگز نہیں۔ اس لئے جناب مرزا جی نے لوگوں کو جو کہ آپ کو مسیح موعود نہیں مانتے تھے کم فہم ہونے کا خطاب دیا (ملاحظہ ہو ازالہ اوہام۔ص ۱۹۰) کیونکہ آپ کو معلوم تھا کہ مسیح علیہ السلام کے جو نشانات کتب احادیث میں مذکور ہیں، مجھ میں نہیں ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۵ جمادی الاول جلد ۲۸ نمبر ۴۶ ص ۵۔۶)

ان شانئك هو الابتر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی کو یہ الہام ہوا تھا، تیرا دشمن بے اولاد ہوگا۔ یہ الہام سب سے پہلے انہوں نے مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم پر لگایا تھا .....۔ الہام چونکہ عام تھا اس لئے (ان دنوں اس الہام کی بابت) ایک احمدی اور محمدی کی گفتگو ہوئی جس کی اطلاع بذریعہ خط آئی جو درج ذیل ہے:

سوال جواب طلب: میرے ایک دوست قادیانی گمراہ فرقے سے تعلق رکھنے والے ہیں۔ ایک دن یہ بحث ہو رہی تھی کہ مرزا غلام احمد نے ایک پیش گوئی کی تھی کہ جو میرے مقابلے میں آئے گا اس کے کوئی اولاد نہیں ہوگی (سب سے اول مخالف مرزا کے آپ کے شہر دہلی میں آرام فرما ہیں وہی مثال کیوں نہ بتا دی یعنی حضرت مولانا سید نذیر حسین مرحوم مغفور۔ ان کے تو پوتوں کے پوتے ہیں۔ ثناءاللہ امرتسری) تو میں نے گذارش کی کہ حضرت مولانا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناء اللہ جو کہ مرزا صاحب کے حریف اعظم اور فاتح ہیں وہ بفضلہ تعالی ابھی تک خود موجود اور صاحب اولاد ہیں۔ تو اس کے بعد اس مرزائی نے کہا کہ مولوی صاحب ممدوح کا کوئی صلبی بیٹا نہیں جس کو اپنا بیٹا کہتے ہیں وہ لے پالک ہے۔ میں حیران ہوا۔ بہت جلد تحریر فرماویں کہ کیا واقعہ ہے۔ میں نے ایک کتاب میں ابورضا عطاء اللہ بن ثناء اللہ لکھا پایا ہے۔ فتح محمد غازی دہلی

جواب: اس کا جواب کیا دیا جائے بجز اس کے کہ پکے مرزائی دوست یہاں آکر محلے اور شہر والوں سے دریافت کریں بعد تحقیق مرزا صاحب قادیانی کے مذکورہ الہام کی تردید میں اشتہار شائع کریں۔ سچ ہے:

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۷ ص ۴-۵)

بیٹا باپ کی مسند پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی نے ایک دفعہ امرتسر میں تقریر کرنے کا انتظام کرایا۔ اتفاق سے ایام رمضان تھے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اثناء تقریر میں سب کے سامنے چائے پی لی۔ مسلمانوں نے ان کا ایسا کرنا احترام رمضان کے خلاف سمجھ کر شور کیا۔ یہاں تک کہ اینٹ پتھر بھی برسائے۔ جس کا ذکر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں کیا ہے۔

میاں محمود خلیفہ قادیان والد ماجد کے قائم مقام ہیں مگر ان کو ایسا واقعہ پیش نہ آیا تھا۔ اس لئے اہل بصیرت کا خیال تھا کہ دیکھئے یہ مشابہت ان کو کب حاصل ہوتی ہے۔ ہم حیران ہیں کہ بیٹا باپ کے رتبے کو کتنی جلدی پا گیا۔ ۱۲-۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء کو سیالکوٹ میں کشمیر کمیٹی کی مجلس شوریٰ میں آپ گئے۔ اس سے فارغ ہوکر جلسہ عام میں تقریر کرنے کھڑے ہوئے۔ راوی کا بیان ہے کہ مسلم احرار پنجاب کا ذکر زبان پر آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی تھا کہ اینٹوں پتھروں کی بارش ہونے لگ گئی، جن سے آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو چوٹیں آئیں۔ ہاں باپ کی مشابہت بنانے کو یہ کیا کہ جتنی اینٹیں پڑی تھیں سب محفوظ رکھ کر ٹرنک میں قادیان لے گئے۔ ہم خلیفہ صاحب کو باپ کی مشابہت حاصل ہونے پر مبارکباد کہتے ہیں اور چوٹیں لگنے میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

قادیان میں جنگ

آپ جب سیالکوٹ سے قادیان آئے تو وہاں بھی خیر نہ دیکھی وہاں کے ناظر اعلیٰ فتح محمد سیال اور امین الدین پٹھان میں جنگ ہوگئی دونوں نے ایک دوسرے کو کافی مارا جس سے خطرہ ہے کہ آئندہ قادیان دارالامان کی بجائے دارالحرب نہ ہو جائے جس پر مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم کا شعر صادق آ جائے:

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۷ ص ۵)

کوئٹہ میں زلزلہ اور قادیان میں خاموشی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جن دنوں جاپان میں زلزلے آئے تھے تو قادیان میں شادیانے بجائے گئے تھے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) کی صداقت کا نشان ہے کہ جاپان میں زلزلہ آیا۔ پس یقیناً ثابت ہوا کہ مرزا صاحب مسیح موعود ہیں۔

مگر آج کل خاص اپنے ملک ہندوستان (کوئٹہ) میں تباہی خیز زلزلے آئے ہم منتظر تھے کہ قادیان کے اخباران زلزلوں کو صداقت مرزا پر بین دلیل بنائیں گے مگر وہ آج تک خاموش رہے۔ اس لئے ہم اعلان کرتے ہیں کہ:

کوئٹہ کے زلزلوں سے مرزا صاحب قادیانی کی صداقت ثابت ہوتی ہے
جیسی چاولوں کی سفیدی سے زمین کی گولائی۔

فافہم فانہ دقیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۷ ص ۵)

مردم شماری میں احمدی تعداد

صدر انجمن احمدیہ قادیان اور لاہور جواب دیں

عیسائی اخبار نور افشان لاہور نے مرزائیوں کی تعداد ۵۵ ہزار بتائی ہے بحالیکہ قادیانی اخبار عام طور پر لاکھوں بتاتے ہیں۔ اس لئے دونوں مقاموں کے مرکز ہمیں جواب دیں کہ تازہ مردم شماری میں احمدی تعداد کتنی ہے۔ مگر خیالی نہ ہو بلکہ رپورٹ کے الفاظ میں بحوالہ صفحہ ہو (اہل حدیث ۲۵ ستمبر ۱۹۳۱ء ص ۵)

قادیان میں قتل وقتال

(احمدی، احمدی کے ہاتھ سے قتل)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جس روز سے ایک قادیانی سفاک نے لاری میں بٹالہ کے قریب دو بے گناہوں پر حملہ کر کے ایک کو شہید اور دوسرے کو نیم مقتول کیا جسے قادیانی پریس اور قادیانی ارکان نے چھپانے کی کوشش کی تھی ہم اسی روز سے منتظر تھے کہ قدرت کیا کرشمہ دکھاتی ہے۔ کیوں:

خون ناحق بھی چھپانے سے نہیں چھپتا ہے
کیوں وہ بیٹھے ہیں مری نعش پہ دامن ڈالے

آخر یہ دن دیکھنے اور یہ واقعہ سننے میں آ گیا جو قادیانی گزٹ نے بہت نرم لفظوں میں اظہار کیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:

افسوس ناک حادثہ

۱۳ ستمبر ۱۹۳۱ء کی صبح آٹھ بجے کے قریب میاں محمد امین خان صاحب نے ایک معمولی تنازعہ کی بنا پر چودھری فتح محمد صاحب سیال ایم اے پر ان کی کوٹھی کے قریب اپنے گھر سے کلہاڑی لے جا کر اس حالت میں حملہ کیا جب کہ چودھری صاحب بالکل خالی ہاتھ تھے۔ اور چودھری صاحب کے سر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کئی زخم لگائے۔ کلہاڑی چھین لینے پر میاں محمد امین خان صاحب نے چاقو سے حملہ کیا جس پر خود حفاظتی میں چودہری صاحب کے ہاتھ سے میاں محمد امین خان صاحب کو بھی چوٹ آئی۔ دونوں مجروحین نور ہسپتال قادیان میں داخل کیئے گئے۔ اسکے بعد ۱۶ ستمبر کو میاں محمد امین خان صاحب کا اپریشن ہوا جس کے لئے ایک لائق اسسٹنٹ سرجن کو سرکاری ہسپتال میں متعین ہیں باہر سے بلوایا گیا۔ آپریشن کے تھوڑی دیر بعد خان صاحب فوت ہوگئے۔؛

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پریس ملزموں کو تلقین کرنے میں بڑا مشاق ہے مستری محمد حسین بٹالوی کی شہادت کے موقع پر خود خلیفہ قادیان نے ملزم کو تلقین کی کہ اشتعال طبع میں مارا۔ اب الفضل نے ملزم کو تلقین کی ہے کہ حفاظت خود اختیاری میں مارا۔ دیکھئے پولیس اور پولیس کے بعد عدالت میں کیا ظہور ہوتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۸۔ ص ۴)

ایک مخلوط النسل عظیم الشان انسان: مسیح قادیان

(ہمارے نامہ نگار کو مرزا صاحب کی نسل پر تعجب ہے مگر ہمیں ان کے کسی کام پر تعجب نہیں کیونکہ آپ کی کوئی بات بھی تعجب سے خالی نہیں آپ نبی ہیں، رسول ہیں، امتی ہیں، مجدد ہیں، مہدی ہیں، مسیح موعود ہیں، یہاں تک کہ (خوابی) خدا ہیں۔ غرض مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی اس شعر کے مصداق ہیں

حسیں ہو مہ جبین ہو دل نشین ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

مختصر یہ کہ مرزا صاحب دنیا کی کل شریف انساب سے اپنا تعلق بتاتے تھے جو ہمارے نزدیک بالکل صحیح ہے کیونکہ کل اقوام دنیا آدم کی اولاد ہیں اور مرزا صاحب آدم کے بیٹے اور خود آدم بھی ہیں چنانچہ آپ کا کلام ہے یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة ۔ پس آپ کو ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسل اور ہر قوم سے تعلق ہے چنانچہ نامہ نگار نے یہی ثابت کیا ہے جن کا مراسلہ درج ذیل ہے
۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

قوم مغل برلاس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغلوں کی مشہور قوم برلاس کی یادگار ہیں چنانچہ آپ نے اپنی متعدد کتب میں اس کا متعدد مرتبہ ذکر کیا ہے فرماتے ہیں (اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم مغل برلاس ہے ۔ کتاب البریہ ص ۱۳۴) اور برلاس ایک مشہور اور معزز قوم مغل کی ہے جس میں تیمور جیسے نامور فاتح اور صاحب ہمت و استقلال کشور کشا گذرے ہیں۔

اس قوم کا مورث اعلی قراچار نامی تھا جو چھٹی صدی ہجری کے قریب گذرا ہے۔ یہ شخص نہایت نیک طینت اور پاک منش اور خداپرست تھا۔اور یہ پہلا شخص تھا جو اپنی قوم میں حلقہ اسلام میں داخل ہو کر اس قوم میں اشاعت اسلام کا باعث ہوا۔(سیرۃ مسیح موعود جلد اول ص ۱۸ مرتبہ یعقوب علی تراب)

آپ کا خاندان اپنے علاقہ میں ایک معزز خاندان تھا اور اس کا سلسلہ نسب برلاس سے جو امیر تیمور کا چچا تھا ملتا ہے۔

(سیرۃ مسیح موعود۔مصنفہ پسر مرزا ص ۲)

بنی اسحاق

آنحضرت ﷺ کے طفیل سے پھر اولاد اسحاق پر بھی فضل ہوا یہاں تک کہ آخری زمانہ کا مصلح اور موعود اسحاق کے گھرانے سے آیا۔ غرض یہ بدیہی بات ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اہل فارس کے متعلق اولاد اسحاق ہونے اور اس ابراہیمی گھرانے میں ایک عظیم الشان انسان کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ (سیرۃ مسیح موعود۔مرتبہ یعقوب علی ۔ج ا ص ۸)

بنی اسرائیل

غرض میرے وجود میں ایک حصہ اسرائیلی ہے اور ایک حصہ فاطمی ۔اور میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں مبارک پیوندوں سے مرکب ہوں۔ اور احادیث اور آثار کو دیکھنے والے خوب جانتے ہیں کہ آنے والے مہدی آخر الزمان کی نسبت یہی لکھا ہے کہ وہ مرکب الوجود ہوگا ایک حصہ بدن کا اسرائیلی اور ایک حصہ محمدی۔

(سیرۃ مسیح موعود مرتبہ یعقوب علی تراب۔ ج ا ص ۱۶)

فارسی الاصل

یاد رہے کہ خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے۔ کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا۔ ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے کہ ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں (وہ کاغذات کہاں ہیں؟ بہا) اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے۔ سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اسی کا علم صحیح اور یقینی ہے اور دوسروں کا شکی اور ظنی۔ (قادیانی اربعین نمبر ۲ حاشیہ ص ۱۷)

چینی الاصل

مرزا صاحب، بحوالہ شیخ محی الدین ابن العربی فرماتے ہیں:

میرے بارے میں شیخ محی الدین ابن العربی نے ایک پیش گوئی کی تھی جو میرے پر پوری ہوگی اور وہ یہ کہ خاتم الخلفاء جس کا دوسرا نام مسیح موعود ہے چینی الاصل ہوگا یعنی اس کے خاندان کی اصل جڑ چین میں ہوگی۔

(کتاب چشمہ معرفت۔ ص ۳۱۵ تا ۳۱۶)

یعنی کامل انسانوں میں سے آخری کامل ایک لڑکا ہوگا اصل مولد اس کا چین ہوگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل و ترک میں سے ہوگا۔

(تریاق القلوب۔ ص ۱۵۸)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۸ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ کانووان

کانووان ضلع گرداسپور میں وفات مسیح وصداقت مرزاختم نبوت پر مرزائیوں اوراہل اسلام میں مناظرہ ہوا۔مرزائی مناظر مولوی محمد سلیم اوران کے مقابل مولوی محمد یوسف امرتسری تھے جس میں اہل اسلام کو فتح ہوئے۔دوشخص بھی مرزائیت سے تائب ہوئے۔

راقم: نذیراحمد از بھٹیاں۔متصل کاہنووان ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۸ ص ۱۴)

مرزا کی دعا کے مطابق ثناء اللہ کیوں نہ مرا؟

میاں محمود پر سوال اور انکے قلم سے اسکا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اللہ جزا دے مرزا صاحب قادیانی کو جنھوں نے اپنی زندگی میں اپنے دعوی کی نسبت صاف فیصلہ کر دیا۔مگر ان کی امت نے ان کے فیصلے کی قدر نہ کر کے اپنے آپ کو دریا کے نہیں،سمندر کے بھنور میں ڈال رکھا ہے۔

سیدھی بات تھی کہ مرزا صاحب قادیانی کی کھینچی ہوئی لکیر پر چلتے تو آج ان کے بتائے ہوئے اور خدا کے کئے ہوئے فیصلے کے مطابق مولوی ثناء اللہ کو صادق و مصدوق مان کر ان سے بیعت جہاد کرتے۔مگر انہوں نے کسی خاص وجہ سے ایسا نہیں کیا۔چونکہ بحکم آیت

بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ۔(انسان اپنا حال خوب جانتا ہے)

یہ لوگ اصل حقیقت دل سے جانتے ہیں۔اس لئے جب کبھی یہ سوال ان پر وارد ہوتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ (مرزا قادیانی سے پہلے) کیوں نہ مرے؟ تو اس کے جواب میں پریشان ہو کر کچھ کا کچھ کہہ جاتے ہیں۔

آج ہم کسی معمولی مرزائی کی پریشانی نہیں بتاتے،بلکہ امت مرزائیہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلیٰ فرد خلیفہ قادیانی کی پریشانی ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) پر سوال ہوا کہ مولوی ثناء اللہ کیوں نہ مرے؟ تو خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے کیا جواب دیا؟ سوال و جواب انہی کے الفاظ میں پیش کریں گے، مگر پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعائیہ الفاظ سناتے ہیں۔ مرزا صاحب نے ایک دعائیہ اشتہار شائع کیا تھا:

اے خدا مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت ستایا ہے میرے قلعہ کو جو تو نے بنایا ہے گرانا چاہتا ہے اس لئے میں تیرے تقدس کا دامن پکڑ کر دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما کہ ہم میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے سچے کی زندگی میں اس پر موت وارد کر۔

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق۔

(ملخص)۔ غلام احمد۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

اس دعا کا نتیجہ دنیا نے دیکھ لیا کہ مرزا صاحب قادیانی اس دنیا سے عرصہ ہوا کوچ کر گئے اور (۱۹۳۱ء میں) سنا جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ ابھی زندہ ہیں۔

چونکہ یہ دعا ہر ایک منصف مزاج کے دل کو پکڑ کرتی ہے، اس لئے مریدان باصفا بھی گاہے ماہے سوال کر بیٹھتے ہیں۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) پر سوال ہوا کہ مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مرزا صاحب قادیانی کو کامیاب کہنا کیسے صحیح ہو سکتا ہے جب کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ابھی زندہ ہیں۔ اسکا جواب مع سوال خلیفہ قادیان کے الفاظ میں ہم سناتے ہیں ناظرین غور سے پڑھیں اور خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی پریشانی پر ترس کریں۔

حضرت مسیح موعود کے متعلق کئی لوگ کہتے ہیں کہ ثناء اللہ زندہ ہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے وہ کامیاب نہیں ہوئے۔ حالانکہ انہیں دیکھنا یہ چاہیے کہ حضرت مرزا صاحب جس مقصد اور مدعا کو لے کر آئے تھے، اس میں انہیں کامیابی ہوئی یا نہیں؟

آپ اسلام کی ایک تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ میں اس کے پھیلانے کو آیا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے پہلا قدم وفات مسیح کے عقیدے کی اشاعت تھا، مگر آپ کے مقابلہ میں جو لوگ کھڑے ہوئے خواہ مولوی ثناء اللہ یا کوئی اور ہوں، وہ کہتے تھے کہ جو خیالات ہمارے ہیں وہی درست ہیں۔ جو اسلام ہم پیش کرتے ہیں وہی سچا اسلام ہے۔ اور ان کا مدعا یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب جو اسلام پیش کرتے ہیں وہ نہ پھیلے۔

اب دیکھو کہ کون کامیاب ہوا اور کون ناکام۔

جسکا مقصد اور مدعا پورا ہو گیا وہ کامیاب ہوا اور جس کا پورا نہ ہوا وہ ناکام۔

کیا حضرت مرزا صاحب کے آنے کا یہی مقصد تھا کی مولوی ثناء اللہ کی شہرت نہ ہو۔

اگر یہی مقصد تھا اور مولوی ثناء اللہ کو شہرت ہو گئی تو کہا جا سکتا ہے کہ آپ ناکام رہے۔

لیکن جب آپ کے آنے کا مقصد اور مدعا اور ہی تھا، تو آپ کے مخالفین کی شہرت ہو جانے یا ان کو مال و دولت مل جانے سے آپ کی صداقت پر کیا اثر پڑ سکتا ہے۔

ہاں اگر حضرت مرزا صاحب کے ہم خیالوں کی تعداد کم ہونی شروع ہو جاتی تو آپ کے دشمنوں کو کامیاب اور آپ کو ناکام کہا جا سکتا ہے۔

لیکن اگر باوجود اس کے آپ کے مقابلہ میں کھڑے ہونے اور شور مچانے کے، یہی ہو رہا ہے کہ وہ جماعت جسے حضرت مرزا صاحب نے قائم کیا، دن بدن بڑھ رہی ہے تو بتاؤ کون کامیاب ہوا۔ حضرت مرزا یا آپ کے مخالف؟ حضرت مرزا ہی کامیاب ہوئے۔

پس اگر مولوی ثناء اللہ کی کتابیں زیادہ بکتی ہیں، تو بکیں۔ اگر کچھ لوگوں میں اس کی شہرت ہوتی ہے تو ہو۔ اگر وہ مال کماتا ہے، تو کمائے۔ دیکھنا یہ ہے کہ وہ جو کچھ کرتا رہا ہے یا کر رہا ہے، اس کا اثر حضرت مرزا صاحب کی جماعت پر کیا پڑ رہا ہے۔

کیا اس کی کتابوں، اس کے لیکچروں، اس کے اخبار کی وجہ سے لوگ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی جماعت میں شامل ہونے سے رک گئے ہیں؟

اگر نہیں رک گئے تو ہم کہتے ہیں یہ تو حضرت مرزا کی کامیابی کا اور زیادہ ثبوت ہے کہ باوجود آپ کے مخالفین کے اتنی کتابیں بیچنے اور تقسیم کرنے کے، اور باوجود اتنے شور مچانے اور اپنا سارا زور مخالفت میں خرچ کرنے کے وہ حضرت مرزا کی جماعت کی ترقی میں کوئی روک نہیں ڈال سکے بلکہ وہ دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہر سال جو لوگ داخل ہوتے ہیں ان تمام کو اگر گنا جائے اور ان کی بیوی بچوں کو بھی شامل کیا جائے تو دس ہزار کے قریب قریب بیعت کرنے والے ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے مقابلہ میں مخالفین کو دیکھو کہ وہ ہم میں سے کتنے لے جا رہے ہیں۔ پس کامیابی اس کا نام ہے نہ کہ عوام میں شہرت اور مال حاصل کرنے کو کامیابی کہا جا سکتا ہے کسی کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ کرنے کے لئے پہلے یہ معلوم کر لینا چاہیے کہ وہ کس مقصد اور مدعا کے حاصل کرنے کے لئے کھڑا ہوا تھا۔ جب اسکا پتہ لگ جائے تو پھر بآسانی اس کی کامیابی یا ناکامی کا فیصلہ ہو سکتا ہے۔

(اخبار الفضل قادیان ۶ مئی ۱۹۱۹ء)۔

ناظرین کرام! ٹھنڈے دل سے سوچیں کہ اصل سوال موت وحیات پر ہے، کتب فروشی یا کسی دوسری بات پر نہیں۔ مگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب چالاکی سے بات کا پہلو بدلتے ہیں۔ کیا خوب! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اسلئے پہلے مر گئے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو چکے تھے۔

سوال تو یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا مولوی ثناء اللہ سے پہلے مرنا ان کی ناکامی بلکہ کذب اور بطالت کی دلیل ہے پھر ان کو کامیاب تو کیا، سچا کہنا چہ معنی؟ اس کا کیا جواب دیا۔ ناظرین خلیفہ کا جواب دوبارہ پڑھیں۔

اب ہم اس امر پر بھی غور کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مقصد میں کہاں تک کامیاب ہوئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو مقصد کو لے کر آئے تھے اس بارے میں ان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں ۔وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔
۲۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے دنیا اسکو بھول جائے ۔میرے ان دو مقاصد کو دیکھ کر یہ لوگ میری مخالفت کیوں کرتے ہیں ۔ (اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

ناظرین! کیا یہ دونوں مقصد مرزا صاحب کو حاصل ہو گئے؟ واللہ اگر حاصل ہو گئے، تو ہمیں ان کو کامیاب کہنے میں باک نہیں ہو چاہیے ۔لیکن واقعات یہ بتاتے ہیں کہ ان مقاصد میں کامیاب ہونا بری طرح فیل ہیں۔

مسلمانوں کا تقوی طہارت عیاں راچہ بیان۔ ہر طرح کی خرابیاں ان میں موجود، یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی کے مریدین بھی (بقول مرزا صاحب) پاکیزہ صفات سے محروم ۔مرزا غلام احمد قادیانی نہایت دل سوزی سے لکھتے ہیں:

ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دل اور پرہیز گاری اور للہی محبت باہمی پیدا نہیں کی ، میں (مرزا قادیانی) دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں ۔اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں ۔

(اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی)

احمدی دوستو ! ایمان سے کہنا کیا یہی تقوی ہے جو تمام مسلمانوں کو مرزا صاحب قادیانی ، ہاں آپ کے مسیح موعود، سکھانے ،نہیں بلکہ حاصل کرانے کو آئے تھے ۔اگر یہی تقوی ہے تو واللہ مرزا صاحب قادیانی کی تشریف آوری سے پہلے بھی یہ وصف مسلمانوں کو حاصل تھا اور تشریف بری کے بعد بھی حاصل ہے

ہر شک آرد کا فر گردد

ہاں عیسائیوں کے مصنوعی خدا (یسوع مسیح) تو واقعی دنیا بھول چکی ہے جس کا ثبوت تازہ مردم شماری سے ملتا ہے کہ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کی کل قوموں سے زیادہ عیسائیوں نے ترقی کی یعنی فیصدی پچیس عیسائی بڑھے ہیں۔

اس مضمون پر تو کچھ لکھتے ہوئے ہمیں خود بھی شرم آتی ہے۔ کیا کوئی ایسا شخص جس کے سر میں دماغ اور دماغ میں عقل ہے کہہ سکتا ہے کہ عیسائیوں کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) دنیا میں متروک ہو ہو گیا۔ واللہ اگر متروک ہو گیا ہوتا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کامیاب ماننے میں ہمیں تامل نہ ہوتا۔

پس ناظرین کرام! للہ غور کریں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی دعا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اور اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء کے مطابق بامراد اور کامیاب دنیا سے گئے یا نامراد؟

ہم سے پوچھیں تو ہم واقعات کی بنا پر بلا خوف کہہ تردید کہتے ہیں

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا

نامرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۹ ص ۳۔۵)

انعام جمع کراؤ

قادیانی اخبار فاروق جس مذاق اور تہذیب کا مالک ہے اس کا حال لاہوری جماعت مرزائیہ سے پوچھئے جو اس کو قابل خطاب نہیں جانتے بلکہ ہر شریف کو اس سے خطاب کرنے سے روکتے ہیں باوجود اس کے آج ہم فاروق کو مخاطب کرتے ہیں کیونکہ اس میں ہمیں فائدے کی امید ہے۔

ہماری کسی پرانی تحریر میں نکلا تھا کہ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ والے مضمون میں سچے کی زندگی میں جھوٹے کے مرنے کی پیش گوئی کی تھی۔ فاروق میں فخر الدین ملتانی کے نام سے ایک مضمون نکلا ہے جس کی ایک دو سطریں یوں ہیں:

اس کذاب نجدی نے لکھا کہ مرزا صاحب نے میرے متعلق پیشگوئی کی تھی کہ جو شخص ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مرجائے گا۔ اگر نجدی امرتسری حضرت مسیح موعود (مرزا) کے کسی اشتہار میں یہ پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھاوے کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا تو ایسے حوالے کے صرف پیش کر دینے پر ایک سو روپیہ انعام بلا تامل پیش کر دونگا۔ فخر الدین در فاروق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۱ء ص ۶۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

ہم اس چیلنج کو بخوشی منظور کرتے ہیں۔ صورت ثبوت تو آپ نے خود ہی لکھ دی ہے مگر اسکو ثبوت کہنے والے منصف کی ضرورت ہے۔ پس آپ سب کاموں سے پہلے بمشورہ منشی قاسم علی (داتا گنج بخش: راقم مضمون نے بڑی لطافت سے لودہانہ کے انعامی مباحثہ میں منشی قاسم اڈیٹر فاروق کی شکست خوری کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ان کو فاتح کے حق میں داتا گنج بخش لکھا ہے۔ ہماری دعا ہے بلکہ امید ہے کہ راقم مضمون بھی ہمارے ہمارے حق میں ایسے داتا ثابت ہونگے) یک صد انعامی امرتسر میں کسی مسلمہ امین کے پاس جمع کرا کر ان سے وہی تحریر لے دیں جو لودہانہ میں لے دی تھی۔ روپیہ امانت رکھنے کے بعد مسلمہ منصف مقرر کریں جو ہمارے پیش کردہ ثبوت پر فیصلہ دے جیسا لودیانہ میں دیا تھا۔

امید ہے راقم مضمون اگر حیل و حجت کریں گے تو منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق انکو ثابت قدم رکھیں گے کیونکہ وہ بذاتہ ایسے امور میں دلیر اور بات کے پکے ثابت ہو چکے ہیں اگر وہ بھی ڈھیلے پڑ گئے تو ہمیں کہنے کا موقع ملے گا

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۹ ص ۵)

میں بھی امیدوار انعام ہوں

سو روپیہ جمع کرایئے

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خلاصہ یہ تھا کہ :

خدا نے مجھے ایک لڑکے کی خوش خبری دی ہے جو یسا ہو گا ویسا ہو گا وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا۔اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے۔

مرزائی اصحاب میاں محمود احمد جانشین مرزا غلام احمد کو اس الہام کا مصداق ٹھہرانے میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں مرزا سلطان احمد پسر مرزا غلام احمد کے حق میں قادیانی اخبار الفضل میں لکھا گیا کہ :

مرزا صاحب کے موجودہ چار فرزندوں میں سے ایک ان کا مخالف تھا جس نے میاں محمود صاحب کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے لہذا مرزا صاحب کے الہام ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء میں جو فقرہ پسر مصلح موعود کی صفت میں مرقوم تھا: وہ تین کو چار کرنے والا ہو گا، اس کا یہی مطلب تھا کہ ہمارے خلیفہ صاحب کے ہاتھ پر وہ چوتھا مخالف لڑکا ایمان لائے گا۔ملخص

اس کی تردید میں سید محمد حسن شاہ اخبار اہل حدیث کے لائق نامہ نگار نے اخبار اہل حدیث میں ایک مضمون لکھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے لڑکے بشیر اول کو جو ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا تھا مصداق اس پیش گوئی کا قرار دیا ہے لہذا تمہاری یہ تفسیر و تاویل غلط ہے۔

اس کے جواب میں مرزائی اخبار فاروق میں بہت سی بدزبانی کے ساتھ لکھا گیا ہے کہ بشیر اول اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق نہیں تھا وہ اشتہار ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء کا مصداق تھا۔ اگر سید محمد حسن شاہ اس لڑکے کو اشتہار ۲۰ فروری کا محل و مورد ثابت کر دیں تو مبلغ ایک سو روپیہ انعام دیا جائے گا۔ (خلاصہ۔فاروق ۱۴ستمبر ۱۹۳۱ء)۔

ہم فاروق کے چیلنج کو کھلے دل سے منظور کرتے ہیں اور انہیں بلا حیل و حجت روپیہ جمع کرانے کی درخواست کرتے ہیں۔ ہم بآواز بلند کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بشیر اول کو اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کا مصداق ٹھہرایا تھا اس کا ثبوت ہمارے ذمہ ہو گا۔ آپ فوراً روپیہ کسی امین کے پاس جو مسلمہ فریقین ہو جمع کرا دیں اور فیصلہ کے مسلمہ ثالث مقرر کر کے تحریراً یا تقریراً جس طرح چاہیں میدان میں نکلیں۔ شرائط وہی ہوں جو مباحثہ لدھیانہ میں طے ہوئے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۹ ص ۵۔۶)

مرزائیت سے توبہ

ہمارے گاؤں کے دو آدمیوں کو چند مرزائیوں نے ورغلا کر قادیان لے جا کر مرزائی بنا لیا۔ چند یوم کے بعد وہ واپس گاؤں آئے، تو خاکسار نے ان کو فیصلہ آسمانی و دیگر کتب واشتہار دکھائے جن کو سن کر وہ مرزائیت سے تائب ہو گئے۔ اللہ تعالی ان کو اپنے دین پر قائم رکھے۔

راقم: حکیم محمد عبداللہ چک نمبر ۴۳۸ متصل بنگلی کانیاں تحصیل سمندری ضلع لائل پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۴۹ ص ۱۴)

عشرہ مرزائیہ۔ا

مرزا قادیانی کے دس غلط الہام

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

صداقت مرزا کے مبحث پر عموماً مرزائی جماعت مدعیانہ حیثیت میں پیش ہوتی ہے میں نے بغور دیکھا ہے کہ مرزائی مناظر چھوٹتے ہی مرزائی صداقت پر پانچ دس غیر متعلق آیات،، کئی خارج از مبحث احادیث، مرزا صاحب قادیانی کے چند ایک مہمل اور وسیع المعانی الہامات پیش کر دیا کرتے ہیں، مثلاً

۱۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا۔ (البشری۔ جلد ا ص ۴۴)

۲۔ اے مرزا تیرے پاس دور دور سے لوگ آئیں گے (حاشیہ براہین۔ ص ۲۴۱)

۳۔ اے مرزا تیرے پاس بہت سے تحائف آئیں گے۔ (بدر جلد ۶۔ نمبر ۱۸)

۴۔ بڑے بڑے آدمی قبروں میں چلے جائیں گے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۴۷)

۵۔ دو بکریاں ذبح ہوں گی۔ (حاشیہ براہین احمدیہ۔ ص ۵۱۱)

۶۔ بعد اا۔ انشاء اللہ۔ (البشری جلد ۲ ص ۶۶)

یہ الہامات گو اس پنڈت صاحب کی پیش گوئیوں سے زیادہ سچے نہیں جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کہا تھا

۱۔ فلاں صاحب روٹی کھائینگے تو انہیں پانی پینے کی ضرور حاجت پڑے گی۔

۲۔ اور جب وہ پائخانے بیٹھیں گے تو ساتھ ان کا پیشاب بھی نکل جائے گا۔

تاہم مرزائی اصحاب کا اس روش کو اختیار کرنا بہت بڑی دور اندیشی ہے۔ مقصود ان کا یہ ہوتا ہے کہ مخالف مجیب ہماری ان پیش کردہ باتوں میں الجھا رہے اور دوسری باتوں میں اسے مرزا صاحب قادیانی کی قلعی کھولنے کا موقع ہی نہ ملے۔

جہاں محمدی مناظر ان کی اس شاطرانہ چال سے واقف نہیں ہوتا، ان کا مقصود حاصل ہوتا رہتا ہے۔ میرے خیال میں اس کے انسداد کے دو طریق انسب ہیں اول: یہ کہ یا تو شرائط مناظرہ طے کرتے وقت یہ تحریر کرا لیا جائے کہ ہر ایک مناظر صرف ایک، زیادہ سے زیادہ دو دلیلیں جو اسکے نزدیک قطعی الدلالت اور یقینی الثبوت ہوں پیش کرے اس سے زیادہ نہیں۔ اسی طرح مجیب علاوہ مدعی کی دلیلوں کا جواب دینے کے اپنی طرف سے بطور معارضہ ایک دو دلیلیں پیش کرے۔ اس کے بعد تمام وقت انہی دلائل پر مباحثہ ہوتا رہے تاکہ حق و باطل میں اچھی طرح امتیاز ہو جائے اور سامعین جان جائیں کہ دونوں میں کون حق پر ہے اور کون باطل پر اڑ رہا ہے۔

دوسرا طریق یہ ہے کہ مناظر اسلام مرزائیوں کی یاوہ گوئی کو بالکل نظر انداز کر دے اور اٹھتے ہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پانچ دس صریح غلط گوئیاں، پانچ دس احادیث نبویہ جن میں حضرت مسیح ابن مریم کی علامات بعد از نزول بتائی گئی ہیں جو مرزا صاحب قادیانی میں پائی نہیں گئیں، اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کی غلط بیانیاں، بدزبانیاں۔ تحریرات پر از توہین انبیاء، بالخصوص حضرت عیسی کی توہین جو مرزا صاحب قادیانی نے کی ہے، پیش کر دے۔ ایسا کرنے سے مرزائی مناظر ہر میدان میں روسیاہ ہوں گے۔

اسی اصول کو مدنظر رکھ کر آج کے مضمون ذیل میں صرف دس پیش گوئیاں مرزا صاحب قادیانی کی جو باوجود صریح جھوٹی نکلنے کے عموماً مناظروں میں پیش نہیں کی جاتیں، برادران اسلام کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں۔

اس کے بعد وقتاً فوقتاً دیگر مضامین، علامات مرزا، کذبات مرزا، اخلاق مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

، وغیرہ پر بھی لکھوں گا۔ انشاء اللہ۔

مرزا صاحب متوفی مدعی مسیحیت و نبوت نے یہ کہہ کر کہ:

نبوت پیش گوئی کرنے کو کہتے ہیں (رپورٹ جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء ص ۱۵۹)

صادق نبی کی علامت بھی یہ مقرر کی ہے کہ:

اس کی پیش گوئی پوری ہو۔ (شہادۃ الملھمین۔ ص ۳۲)

اور اپنے متعلق تو صاف کہا ہے

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں۔ (قادیانی اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء)

لہذا ہم اسی طریق سے ان کی صداقت جانچیں گے۔ اگر ان کی پیش گوئیاں سچی ثابت ہوئیں تو ہمیں انہیں صادق مخبر ماننے میں کوئی تامل نہ ہوگا بصورت دیگر:

کسی (مدعی الہام) انسان کا اپنی پیش گوئی میں جھوٹا نکلنا خود تمام رسوائیوں سے بڑھ کر رسوائی ہے۔ (ضمیمہ تریاق نمبر ۲۔ ص ۱۰۷)

پیش گوئی مرزا قادیانی۔ نمبر ا: پسر موعود

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو اپنے ہاں ایک لڑکا پیدا ہونے کی بایں الفاظ پیش گوئی کی تھی:

بالہام اللہ تعالی واعلامہ عزوجل۔

خدائے رحیم و کریم بزرگ و برتر نے جو ہر چیز پر قادر ہے (جل شانہ وعز اسمہ) مجھ کو اپنے الہام سے مخاطب کر کے فرمایا کہ

میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں، اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا، اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بہ پایہ قبولیت جگہ دی۔ اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لدھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔

سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے۔ فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے۔ اور فتح وظفر کی کلید تجھے ملتی ہے۔ اے مظفر تجھ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلام ۔ خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں، موت کے پنجے سے نجات پاویں ۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں، باہر آویں ۔ اور تا دین اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو۔ اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے ۔ اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے ۔ اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں ۔ اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں ۔ اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب اور اس کے پاک رسول محمد مصطفیٰ کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جاوے ۔

سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک ذکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا ۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے ۔ اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے ۔ اس کو مقدس روح دی گئی ہے ۔ اور وہ رجس سے پاک ہے ۔ اور وہ نور اللہ ہے ۔ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے۔ اس کے ساتھ فضل ہے۔ جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا ۔ وہ صاحب شوکت اور عظمت اور دولت ہوگا ۔ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت اور غیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے ۔ وہ سخت ذہین اور فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا ۔ اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے)۔

دوشنبہ ہے، مبارک دوشنبہ۔ فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول و الآخر مظہر الحق و العلاء کان اللہ نزل من السماء جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا ۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی سے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا ۔ وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا ۔ اور زمین کے کناروں تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہرت پائے گا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا و کان امرا مقضیا ۔
خاکسار مرزا غلام احمد مولف براہین احمدیہ ہوشیار پور طویلہ شیخ مہر علی صاحب رئیس ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء

اس تحریر کی مزید تشریح اس کے قریباً ایک ماہ بعد آپ نے یوں کی ہے:

ہم مانتے ہیں کہ ایسا لڑکا بموجب وعدہ الٰہی نو برس کے عرصہ تک ضرور پیدا ہوگا۔ (قادیانی اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء)

عبارت بالا کی رو سے اگر ہم آخری مدت ہی لیں تو فروری ۱۸۹۵ء تک اس کو، بموجب وعدہ الٰہی، ضرور پیدا ہو جانا چاہیے تھا۔ مگر افسوس کہ ایسا نہ ہوا۔ چنانچہ اس میعاد کے قریباً دو سال بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو موجود ہیں صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۵ طبع ۱۸۹۷ء)

اس تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ مولود موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بتلائی ہوئی میعاد کے اندر پیدا نہیں ہوا حالانکہ متوفی نے اسے وعدہ الٰہی کہا تھا۔ چونکہ خدا تعالیٰ کے وعدوں میں تخلف نہیں (صفحہ ۹ تقریر ہفتم جنگ مقدس) اسلئے مرزا غلام احمد صاحب کا اسے وعدہ الٰہی قرار دینا افتراء ہے اور بموجب آیت

انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللہ

مفتری، بے ایمان ہوتے ہیں۔ اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعاوی میں صریح غیر صادق ہوتے ہیں۔

مرزائیو! خدا کو حاضر ناظر جان کر جواب دو کہ اگر کوئی آریہ یا عیسائی وغیرہ تم پر یہ اعتراض کرے کہ:

چونکہ مرزا صاحب نے پسر موعود کی پیدائش کو صداقت اسلام و قرآن محمد ﷺ پر بطور ایک نشان مبین کے پیش کیا تھا، جو صریح جھوٹا نکلا، اس لئے اسلام جھوٹا مذہب ہے اور مرزا کاذب متنبّی؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو بتلاؤ تمہارے پاس اس کا کیا جواب ہے۔ (باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۰ ص ۴۔۵)

کرامات مرزا

مولوی ابوسعید غلام محمد چک نمبر ۱۷ اگ۔ب ضلع لائل پور سے لکھتے ہیں:

یوں تو نشانات مرزا صاحب آنجہانی کا اندازہ خدائے تعالی ہی خوب جانتا ہوگا ہمیں تو معلوم نہیں کہ کس قدر تھے یا ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی یا ان کی امت ان پر حاوی ہوگی چونکہ مرزا صاحب قادیانی ارشاد فرماتے ہیں:

مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو کھ سے زیادہ میرے ہاتھ پر نشان ظاہر ہو چکے ہیں (یعنی کرامات)

(مشابہت مسیحین۔ص ۱۳)

ازانجملہ نشانات (کرامات) کے ایک کرامت تحفہ ویلز میں آج ہماری نظر سے گذری جو درج ذیل ہے۔ میاں محمود احمد خلیفہ ثانی تحریر فرماتے ہیں:

ایک دفعہ آپ کچھ اور دوستوں سمیت جن میں ہندو بھی تھے اور مسلمان بھی تھے ایک مکان میں سو رہے تھے کہ آپ کی آنکھ کھلی اور آپ کو ایک آواز سنائی دی جس سے آپ نے سمجھا کہ یہ چھت اب گرنے والی ہے آپ نے اپنے ساتھیوں کو جگایا اور ان کو یہ بات بتائی مگر انہوں نے اس کو معمولی سمجھا اور چھت کو دیکھ کر پھر سو گئے۔ پھر انہوں نے جگایا کہ میں نے آواز سنی ہے اٹھو اور اس مکان کو خالی کر دو مگر انہوں نے پرواہ نہ کی۔ اور ان کا وہم سمجھا۔ پھر ان کو ایسی ہی آواز آئی اور دل میں ڈالا گیا کہ یہ چھت گرے گی اور صرف آپ کے نکلنے کا انتظار کر رہی ہے اس پر آپ نے ان کو جبراً اٹھایا اور پہلے ان کو نکالا اور آخر میں آپ نکلے جونہی آپ نے قدم اٹھا کر سیڑھی پر رکھا چھت گر گئی اور تمام ساتھیوں نے محسوس کیا کہ اگر آپ وہاں نہ ہوتے، یا پہلے ان کو نکال کر بعد میں خود نہ نکلتے تو ضرور وہ اس چھت کے نیچے دب کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مر جاتے اور وہ آپ کو عزت اور تعجب کی نگاہوں سے دیکھنے لگے (ص ۴۵)

احمدی مومن تو واقعی اس کلام کو پڑھ کر جبراً وقہراً تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے کیونکہ ان کے آقائے نامدار نے ادنی ادنی سی باتوں کے عدم اقرار پر بڑے سخت لفظ استعمال کیئے ہوئے ہیں چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

جو شخص پیش گوئی آتھم کی تصدیق کر کے ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا کہ اس کو ولد الزنا بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ ہی نہیں۔

(انوار الاسلام۔ص ۳۰)

قدرتی سوال: یہاں پر ایک چھوٹا سا قدرتی سوال پیدا ہوتا ہے ان دوستوں میں سے جنہیں پہلے ہی دوستی کا خطاب مل چکا تھا غالباً اگر سارے کے سارے نہیں تو نصف یا ثلث یا ربع ورنہ کم از کم ایک دو تو ضرور ہی ہندو ایسا بھاری اہم معجزہ دیکھ کر داخل دائرہ کرشنیت ہوئے ہوں گے جس کا ثبوت بذمہ مدعی ہے۔

حضرت مرزا صاحب کون تھے؟ اس کا جواب بندہ نہ دے گا، بلکہ خود حضرت صاحب موصوف بشہادت کتب سابقہ از ترشحات قلم خلیفہ قادیان پیش کرے گا ورنہ قابل قبول نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے:

خبردار! کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے کیونکہ بہتیرے میرے نام کے آویں گے کہیں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔

اور یہ بھی لکھا ہے:

جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اٹھیں گے ایسے بڑے نشان اور کرامتیں دکھائیں گے کہ اگر ہو سکتا تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرتے۔

(متی باب ۲۴.. تحفہ شاہزادہ ویلز ص ۳۶)

اگر تو اپنے دل میں کہے کہ میں کیونکر جانوں کہ یہ بات خداوند کریم نے کہی ہوئی ہے؟ تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو، تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی ہے۔ تو اس سے مت ڈر (استثناء باب ۱۸، ۲۱، ۲۲۔ تحفہ شاہزادہ ویلز۔ص ۳۷)

تو جان رکھ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھ کہے اور وہ جو اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا ہے واقع نہ ہو یا پورا نہ ہو، تو وہ بات خداوند نے نہیں کہی بلکہ اس نبی نے گستاخی سے کہی ہے۔ (استثنا باب ۱۸ آیت ۲۲۔ تحفہ شاہزادہ ویلز ص ۲۵)

اگر واقعی مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے یا بقول ثنا نبی غیر تشریعی تھے تو چاہیے تھا کہ آپ حکم بالا کے ماتحت ہر قول اور ادعا میں صادق نکلتے اور بیرونی شہادات اور واقعات اس پر شاہد ہوتے ورنہ ایسی کرامتیں عندالاغیار بجوئے نارزد (کوڑی کے کام کی نہیں) جس کا اعتراف خود مرزا صاحب قادیانی کو بھی ہے:

جو شخص اللہ تعالی کا بنتا ہے وہ ناکام نہیں مرتا اللہ تعالی فرماتا ہے

یا ایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربّك راضية مرضية

جب انسان اللہ کو راضی کر لیتا ہے تو اللہ اسے دنیا سے راضی اٹھاتا ہے

(الفضل نمبر ۱۳۶ جلد ۱۸ ۲۶ مئی ص ۳ کالم ۱۔۲۔ ٹائٹل پیج مسیح موعود نمبر از بیاض غیر مطبوعہ)

گستاخ نبی۔ احمدی دوستو!

اس فرمان مسیحی کے مطابق ثابت ہوا کہ خود جناب مرزا صاحب صادق نہ تھے۔ اگر صادق ہوتے تو اللہ ان سے راضی ہوتا اور اللہ ان کو بھی دنیا سے منہ مانگی مرادیں دے کر اٹھاتا۔ جب نہ ملیں تو ثابت ہوا کہ آپ نبی اللہ اور مسیح موعود نہ تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۰ ص ۵۔۶)

قادیان اور نور افشان

اخبار نور افشاں کے جواب میں پیغام صلح (مرزائی اخبار) نے لکھا تھا کہ:

احمدی لڑکیوں نے بڑے بڑے مولویوں اور شیر پنجاب کہلانے والوں کے ناطقے بند کر دیئے۔

اس تلمیح کو نور افشاں امرتسر کی طرف سمجھ کر پوچھتا ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب ان احمدی لڑکیوں کے نام بتا دیں جنہوں نے مولوی صاحب کے ناطقے بند کر دیئے۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: جواباً عرض ہے کہ مجھے ایسا کوئی واقعہ یاد نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اڈیٹر اخبار مباہلہ سے دریافت کیجئے جو نیچے کی سطح میں جا کر ایسی باریک باتیں لایا کرتے ہیں جن کی وجہ سے ان پر مقدمہ بھی قائم ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۰ ص ۶۔۷)

مرزائی مناظرہ

چک ۱۱۲۔ نہر مراد ریاست بہاولپور میں حیات مسیح و ختم نبوت پر مرزائیوں سے مناظرہ ہوا جس میں ان کو شکست ہوئی اور دو مرزائی تائب ہوئے۔ الحمد للہ۔

راقم: چودھری شیر محمد جالندھری حصہ دار چک مذکور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۰ ص ۱۴)

عشرہ مرزائیہ۔۲

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۲: خواتین مبارکہ سے نسل

اسی اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے حاشیہ پر بالہام مرزا مسطور ہے:

خواتین مبارکہ جن سے تو بعض کو اس (نصرت بیگم) سے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔

چونکہ مرزا صاحب کی اس کے بعد کوئی شادی نہ ہوئی لہذا پیش گوئی غلط نکلی۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۳: موعود مرزا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پسر مصلح موعود کی پیش گوئی جیسا کہ مذکور ہو چکا ہے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو کر کے اس کی پیدائش ۹ برس تک ضروری قرار دی تھی۔ بخلاف اس کے ۱۴ جون ۱۸۹۹ء کو آپ کے ہاں مبارک احمد پیدا ہوا تو آپ نے نہایت چالاکی سے اس کو موعود قرار دیا۔ خدا کی قدرت ہے، وہ نو سال سے بھی کم عمر میں فوت ہو گیا۔ تب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ الہام سنایا:

انا نبشرك بغلام حليم. ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی خوش خبری دیتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں،   (اخبار بدر قادیان۔جلد۶ نمبر۳۸)

اس کے قریباً ایک ماہ بعد پھر مرزا صاحب نے الہام سنایا:

انا نبشرك بغلام حليم ينزل منزل المبارك

ہم تجھے ایک حلیم لڑکے کی بشارت دیتے ہیں وہ مبارک احمد کی شبیہ ہوگا۔

(ریویو آف ریلی جنز نمبر۱۱ ج ۶)

چونکہ مبارک احمد کی وفات کے بعد آپ کے گھر کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا، لہذا منقولہ بالا ہر دو پیش گوئیاں غلط ثابت ہوئیں۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر۴: پسر خامس

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ خدا نے مجھے چار لڑکے دیئے۔

و بشرنی بخامس اور مجھے بشارت دی پانچویں کے۔

(مواہب الرحمان۔ص ۱۳۹)

یہ الہام بھی کذب صریح نکلا کیونکہ اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب کے ہاں کوئی لڑکا نہ ہوا۔ بلکہ سابقہ چار میں سے بھی مبارک احمد مر گیا۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر۵: عمر مرزا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے تھے خدا نے مجھے اسّی (۸۰) برس سے بھی زیادہ عمر کی بشارت دی ہے۔

و ارادوا موتنا و اشاعوا فيه خبرا فبشرنا ربنا بثمانين سنة من العمر و هو اكثر عددا ۔(مواہب الرحمان۔ص ۲۱)

وموت ما خواستند ودرآں پیش گوئی کردند پس خدائے ما مارا بشارت ہشتاد سال داد بلکہ شاید ازیں زیادہ

اس قول کے بموجب مرزا صاحب کو اسّی (۸۰) برس کی عمر تو ضرور ملنی چاہیے تھی۔اب دیکھنا یہ کہ آپ پیدا کب ہوئے اور مرے کب تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاریخ پیدائش مرزا:

مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں

یر یدو ن لیطفئوا نور اللہ بافوا ھھم ...الخ ...
اس آیت میں سمجھایا گیا ہے کہ مسیح موعود چودھویں صدی میں پیدا ہوگا

(تحفہ گولڑویہ۔ص ۲۳)

اگر ہم فقرہ چودھویں صدی میں، سے مراد شروع چودھویں بھی لیں تو سن پیدائش مرزا قادیانی ۱۳۰۱ھ بنتا ہے۔

تاریخ وفات مرزا

جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے فرزند میاں محمود احمد نے تحفہ شہزادہ ویلز میں لکھا ہے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء ہے، جو بالکل درست ہے۔

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ ہے۔

پس معلوم ہوا کہ آپ ۱۳۲۶ھ میں حسب اقوال خود بعمر تقریباً ساڑھے پچیس سال اس دار فانی سے عالم باقی کی طرف تشریف لے گئے لہذا ۸۰ سال عمر والی بشارت غلط بلکہ اغلط نکلی۔

مرزائیو! کیا کہتے ہو؟ جواب دینے سے پہلے سوچ لینا کہ سامنے کون ہے۔

ناظرین! تحریرات بالا کی رو سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ساری عمر قریباً ساڑھے پچیس سال بنتی ہے، حالانکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ ساٹھ سال سے بھی متجاوز ہو کر مرے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ انہوں نے خواہ مخواہ کھینچ تان کرتے ہوئے اور یہودیانہ تحریف سے کام لیتے ہوئے آیت

یر یدو ن لیطفئوا نور اللہ بافوا ھھم .. الخ

سے بحساب جمل عدد بنا کر اپنی صداقت پر تمسک کیا ہے اس لئے اللہ تعالی نے بوجہ اس کے کہ:

وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔ (قول مرزا قادیانی دررسالہ استفتاء۔ص ۸)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تکذیب انہی کے ہاتھوں سے کروا کے انہیں ایک قسم کی سزا دی ہے۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۶: زیادتی عمر مرزا

مضمون مرقومہ بالا سے صاف عیاں ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب موعودہ عمر سے پہلے مر گئے تھے پس آپ کا یہ الہام: نزید عمرك (البشریٰ۔ج ۲ص ۱۲۰) صریح غلط ثابت ہوا کیونکہ جب انہوں نے پوری عمر ہی نہ پائی جو موعودہ تھی تو زیادتی کے کیا معنی۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۷: پھر زیادتی عمر

اوپر کی سطور میں زیادتی عمر مرزا کا الہام ان کے دوسرے الہام ، عمر اسی سال ، کی رو سے غلط ثابت کیا گیا ہے۔اب ایک اور طرز سے آپ کے ایک زیادتی عمر والے الہام کی تردید پیش کرتے ہیں۔مرزا صاحب متوفی نے الہام سنایا تھا

میں تیری عمر کو بھی بڑھا دونگا یعنی دشمن جو کہتا ہے کہ صرف جولائی ۱۹۰۷ء سے چودہ مہینے تک (یعنی ستمبر ۱۹۰۸ء تک) تیری عمر کے دن باقی رہ گئے ہیں۔ یا ایسا ہی جو دوسرے دشمن پیش گوئی کرتے ہیں میں ان سب کو جھوٹا کرونگا اور تیری عمر بڑھا دوں گا تا (انہیں) معلوم ہو کہ میں خدا ہوں اور ہر ایک امر میرے اختیار میں ہے۔ (اشتہار مرزا موسومہ تبصرہ)

یہ الہام بھی جھوٹا ثابت ہوا کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ستمبر ۱۹۰۸ء سے پہلے ہی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مر گئے۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر ۸: زلزلہ مرزا

زلزلہ عظیمہ ۴۔اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد مرزا غلام احمد صاحب نے دھڑا دھڑ زلازل کی پیش گوئیاں بنانی شروع کر دیں اور کہا وہ ایسا زلزلہ ہوگا جو گذشتہ سے کہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ چڑھ کر ہوگا جو نہ آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا اور نہ ہی کسی دل میں گذرا۔ بس نمونہ قیامت ہوگا۔

اس پر مخالفین نے اعتراضات کئے کہ زلزلے تو ہمیشہ آتے رہتے ہیں اور بقول حکیم نور دین

زلزلے اور وبا کا واقع ہونا نیچر کی ایسی عادات میں سے ہے کہ اس کی نسبت کسی ایک بلا کا بلا تعین وقت اور گول مول پیش گوئی کرنا کبھی غلط نہیں جانا جاسکتا۔ (فصل الخطاب۔ص۹۲۔۹۳)

پس اگر آپ سچے ہیں تو اس کی تاریخ آمد وغیرہ بتا دیں۔ اس پر بہت سی قیل وقال کے بعد مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا:

یہ پیش گوئی وقت اور تاریخ نہ لکھنے سے باطل نہیں ہوسکتی۔ (ص۹۳)

وہ حادثہ میری زندگی میں ظاہر نہ ہوا تو بے شک نقارہ بجا کر میری تکذیب کرو اور مجھے جھوٹا سمجھو۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق حصہ پنجم براہین احمدیہ۔ص ۲۱)

اس کے بعد ۸۔ اپریل ۱۹۰۶ء کو مرزا صاحب نے الہام سنایا۔

رب ارنی زلزلۃ الساعۃ خدایا مجھے وہ زلزلہ دکھا جو اپنی شدت کی وجہ سے نمونہ قیامت ہے۔

(جواباً الہام سنایا) یریکم اللہ زلزلۃ الساعۃ خدا تعالی تمہیں.. دکھائیگا۔

(اخبار بدر۔ ج ۲ نمبر ۱۵ ص ۲)۔

اس کے دوسرے دن مرزا غلام احمد صاحب نے پھر الہام سنایا:

اریك زلزلة الساعة ۔ میں تجھے وہ زلزلہ دکھاؤنگا جو نمونہ قیامت ہوگا ۔ (حوالہ مذکور)

پھر یہی الہام ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء کو سنایا (ملاحظہ ہو بدر ج ۲ نمبر ۲۱ ص ۲) پھر اس کے بعد قریباً ایک سال دو ماہ یہی الہام سنایا۔ (ملاحظہ ہو بدر جلد ۶ نمبر ۲۷ ۴ جولائی ۱۹۰۷ء ص ۴۔)

چونکہ ایسا کوئی زلزلہ ان کی زندگی میں نہیں آیا لہذا الہامات مذکورہ سب سے سب غلط ثابت ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر۹: عالم کباب

قادیانی مرزا جی نے ۷ جون ۱۹۰۶ء کو کہا تھا کہ:

بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوا کہ میاں منظور محمد صاحب کے گھر میں یعنی محمدی بیگم کا ایک لڑکا پیدا ہوگا جس کے دو نام ہوں گے۔

ا۔بشیر الدولہ۔۲۔عالم کباب۔

یہ دونام بذریعہ الہام الٰہی معلوم ہوئے ہیں۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان جلد ۵ نمبر ۶)

چونکہ محمدی بیگم زوجہ منظور محمد کے گھر کوئی لڑکا اس کے بعد پیدا نہیں ہوا لہذا یہ الہام افتراء علی اللہ ثابت ہوا۔

پیش گوئی مرزا قادیانی نمبر۱۰: رسوائی مرزا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ملہم کا وعدہ تھا کہ:

ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو..

ہم ایسے تمام اعتراضات دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔

(الوصیت۔ص۲)

اس الہام کے خود ساختہ اور افتراء علی اللہ ہونے پر مضمون ہذا گواہ ہے ۔مزید ثبوت سیالکوٹ میں ملا جب مسلمانوں نے میاں محمود احمد اور ان کے ساتھیوں پر محض مرزا غلام احمد صاحب کی وجہ سے پتھر برسائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۱ ص ۶۔۸)

مرزائیت سے توبہ

مسمی عبدالعزیز ولد عبدالقیوم ساکن موضع بھڑتھ ضلع لائل پور عرصہ چار ماہ سے مرزائی ہو چکا تھا ۔خدا کے فضل سے تبلیغ کرنے سے اس نے مرزائیت سے توبہ کر لی ہے اللہ تعالی اسے راہ مستقیم پر رکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحیم زمین دار هتما نوالی ضلع لائل پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۰ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ جلد ۲۸ نمبر ۵۱ ص ۱۴)

فخر الدین ملتانی کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے اخبار فاروق ۲۸ ستمبر ۱۹۳۱ء میں فخر الدین ملتانی مقیم قادیان نے اعلان کیا ہے کہ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر نے جو لکھا ہے کہ:

مرزا صاحب نے میرے متعلق پیش گوئی کی تھی کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔

امرتسری، حضرت مرزا کے کسی اشتہار میں یہ پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھا دے کہ جس سے یہ ثابت ہو کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے گا تو ایسے حوالے کے صرف پیش کر دینے پر میں ایک سو روپیہ انعام بلا تامل پیش کر دوں گا۔

اس کے جواب میں اہل حدیث ۹۔ اکتوبر میں ہم نے لکھا تھا کہ ہم یہ ثبوت دینے کو تیار ہیں آپ انعامی رقم کسی مسلمہ امین کے پاس جمع کراؤ اور فیصلہ کیلئے منصف مقرر کرو۔

اس کے جواب میں فخر الدین ملتانی نے لکھا ہے:

امین ڈاکٹر منیر امرتسری (امیر جماعت احمدیہ) ہوں گے منصف منشی قاسم علی یا مولوی جلال الدین قادیانی یا مولوی اسماعیل غزنوی ہوں گے۔

(اخبار فاروق ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء ص ۵)

جواب یہ ہے کہ ہمیں ان چاروں اصحاب کی نسبت کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ڈاکٹر منیر بغرض امانت ہمیں منظور، بشرطیکہ ویسی رسید لکھ دیں جیسی لودھیانہ کے امین نے دی تھی کہ فلاں شخص نے جو یک صد روپیہ میرے پاس امانت رکھا ہے مسلّمہ امین جس کے حق میں فیصلہ دے گا میں اسی کو یہ روپیہ دونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصفی کے لئے آپ کے پیش کردہ منصفوں سے اچھے نام پیش کرتا ہوں جن کی افضلیت اوراعلمیت میں ہمارے مخاطب کوشک نہ ہو بلکہ شک کی گنجائش نہ ہو

۱۔میاں محمود احمد خلیفہ قادیان

۲،مولوی داؤد صاحب غزنوی مقیم لاہور

قرین انصاف تو یہ ہے کہ جس طرح ہم نے فراخدلی سے ان کا پیش کردہ امین مان لیا ہے....

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۰ھ ص ..)

مناظرہ سلانوالی

موضع سلانوالی ضلع سرگودھا میں ۲۵۔اکتوبر ۱۹۳۱ء کو اہل سنت اور مرزائی جماعت کے درمیان مناظرہ ہوا جس میں ختم نبوت و کذبات مرزا پر زبردست دلائل پیش کئے گئے جن کا مرزائی مناظر کوئی جواب نہیں دے سکا۔ راقم: علی محمد ٹیلر ماسٹر (ہفت روزہ اہل حدیث ۱۳ نومبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۱۴)

حرامزادے سور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار زمین دار مورخہ ۱۸ نومبر ۱۹۳۱ء کے صفحہ ۳ پر فکاہات کے کالم میں نقاش کی طرف سے تین لفظ میں نے دیکھے ہیں:

منکر مرزا کافر ہے، حرامزادہ ہے، سور ہے۔

مجھے خطرہ ہوا کہ امت مرزائیہ کی طرف سے زمین دار کو چیلنج نہ دیا جائے کہ ان تین لفظوں کا ثبوت مرزا کے الفاظ مبارکہ سے دو ورنہ اپنے الفاظ واپس لو۔ دل میں آیا کہ ان کے چیلنج سے پہلے ثبوت دے کر ان کی تکلیف میں تخفیف کردوں۔

نمبر اول کا ثبوت مرزا کی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳ پر ہے۔

نمبر دوم، حرامزادے کے ثبوت میں میرا مراسلہ زمین دار مورخہ ۱۵ نومبر میں چھپ چکا ہے (اور اہل حدیث ۲۰ نومبر میں بھی ہے)

آج نمبر ۳ کا ثبوت دینا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک کتاب شائع کی تھی نجم الہدیٰ۔ اس کے صفحہ ۱۰ پر ایک عربی شعر یوں ہے

انّ العدی صاروا خنازیر الفلا

ازواجھم من دونھنّ الاکلب

(ہمارے دشمن جنگلوں کے سور ہو گئے ان کی عورتیں ایسی بری ہیں کہ کتیاں ان سے کم درجہ ہیں)

ظرین کرام! مردوں کو سور اور عورتوں کو اعلیٰ درجہ کی کتیاں کہنا بالکل انصاف ہے کیونکہ عورتوں کا عرف اور شرع میں کم درجہ ہے اسی لئے مرزا صاحب نے اپنے منکر مردوں کو سور اور ان کی بے گناہ عورتوں کو کتیوں سے بدتر کہا ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ ایسا خوش کلام آج تک کوئی نہ ہوا ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۴)

متفرقات مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرت سر میں قادیانی سیرتی جلسہ

قادیانیوں کا جلسہ ۸۔ نومبر ۱۹۳۱ء کو جو امرتسر میں نہ ہو سکا تو اس کا بدلہ لینے کو بحکم خلیفہ قادیان ۲۲ نومبر کو امرتسر میں جلسہ کرنے کا اعلان ہوا۔ مگر امرتسر میں چونکہ ہمیشہ ان کو ناکامی رہی ہے اس لئے انہوں نے اضلاع امرتسر، لاہور، سیالکوٹ اور گرداسپور کے مریدین میں اعلان کر کے کہا کہ لاٹھیوں سے مسلح ہو کر امرتسر آ ؤ۔

جلسہ کا انتظام یوں کیا گیا کہ ایک بند مکان کے اندر جلسہ ہوا۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ تھا۔ باہر کا انتظام یہ تھا کہ جلسہ گاہ سے دور دور تک پولیس کا پہرہ تھا، جس میں سوار و پیادہ گشت کر رہے تھے۔ مرزائی سکول کے لڑکے ہاتھوں میں ہاکیاں لئے ہوئے اور دیہاتی ہاتھوں میں لاٹھیاں لئے ہوئے بازاروں میں پھرتے تھے جس کی وجہ سے اہل شہر میں بڑا جوش پیدا تھا۔ پولیس کا انتظام معقول تھا۔ حاضری باستثناء چند غیر مسلموں کے سب مرزائیوں کی تھی جو دو تین سو کے درمیان تھی۔ سنا ہے منادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والے کو کسی نے مارا۔ باوجود اس انتظام کے تھوڑے وقت تک جلسہ ہوا۔

ادھر انجمن اہل حدیث امرتسر نے ایک اشتہار بعنوان قادیانی عقاید شائع کیا ادھر مباہلہ اخبار والوں نے خلیفہ قادیان کو مباہلہ کی دعوت کا ایک پوسٹر لگوایا جن سے اہالی امرتسر کو اصل حقیقت معلوم کرنے میں مدد ملی۔

امرت سر کی تاریخی حیثیت

۱۹۰۲ء میں اعجاز احمدی سنانے کے لئے قادیان سے وفد آیا اور تھیٹر ہال میں جلسہ منعقد کیا۔ پولیس بھی موجود تھی مگر امرتسر کے شیر دل حکیم محمد الدین مرحوم نے ایسی ہمت کی کہ قادیانی سب بھاگ گئے اور سٹیج پر حکیم صاحب موصوف نے قبضہ کر لیا۔

پھر ایک دفعہ خاص مرزا صاحب قادیانی لیکچر دینے آئے۔ ماہ رمضان تھا موصوف نے چائے پی، تو لوگوں نے پتھراؤ شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی سٹیج چھوڑ کر بند گاڑی میں چھپ کر نکل گئے۔ اوپر سے پتھراؤ ہوا۔

پھر میاں محمود خلیفہ قادیان لیکچر دینے آئے تو شیر دل مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری نے میاں صاحب کو نکال دیا اور آپ قبضہ کر لیا۔

چوتھی مرتبہ، سب سے پہلا سیرتی جلسہ کرنا چاہا جس میں ڈاکٹر کچلو صدر تھے تاہم مسلم پبلک امرتسر نے جلسہ نہ ہونے دیا۔

پھر ۸ نومبر ۱۹۳۱ء کو جلسہ کرنا چاہا جو نہ ہونے دیا۔

پھر ۲۲ نومبر ۱۹۳۱ء کو اس شان و شوکت سے جلسہ کیا جیسے جیل خانہ میں کانگریسی والنٹیئر کیا کرتے تھے۔

یہ ہیں امرتسر کے تاریخی واقعات۔

گو ہماری ذاتی رائے ہے کہ جلسہ کرنے کا حق ہر ایک جماعت کو ہے لیکن قادیانیوں کی سخت کلامی کا جواب ہمارے پاس بھی نہیں۔

انعامی پیش گوئی

فاروق قادیان میں آخری فیصلہ کو پیش گوئی ثابت کرنے کے لئے یک صد انعام دینے کا اعلان کیا گیا تھا جسکے جواب میں ہم نے خلیفہ قادیان کو منصف لکھا تھا (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل حدیث ۶ نومبر ملاحظہ ہو) ۔ فاروق ۲۱ نومبر میں لکھا ہے کہ خلیفہ صاحب کو بہت مشاغل ہیں اس لئے ہم ان سے درخواست نہیں کر سکتے کہ وہ اس معمولی کام میں وقت دیں۔

اچھا ہم ایک اور آسان طریق بتاتے ہیں جو دیانت اور امانت پر مبنی ہے۔

چونکہ انعامی وعدہ میں لکھا ہے کہ پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً ثابت کرنے پر انعام ملے گا۔ یہ تینوں مرتبے علمی استدلال کے ہیں۔ علمی استدلال کو سمجھنے کیلئے کسی عالم کا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے میں بقول تمہارے خلیفہ قادیان کو چھوڑ کر مولوی سرور شاہ پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان کو حکم مانتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ ان کے فیصلے کو بے چون و چرا تسلیم کرونگا بشرطیکہ حسب شرائط مسلمہ مباحثہ لودھیانہ حلفی لکھیں۔

ناظرین! اب تو کوئی کسر باقی نہیں رہی۔

نور افشاں کے قابل اڈیٹر نے اس مضمون میں دخل دے کر خلیفہ قادیان کے نامنظور کرنے کی پیش گوئی کی ہے۔ کیا ہماری اس ترمیم کی بابت بھی اظہار رائے کریں گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۱۴)

آخری فیصلہ کی چھان بین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بہت اچھا کیا کہ مخلوق خدا کو گمراہی سے بچانے کے لئے آخری فیصلہ کا اشتہار شائع کیا تاکہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں۔ مگر افسوس کہ ان کے اتباع نے اس سے فائدہ نہ اٹھایا۔ آخری فیصلہ کا مختصر مضمون یہ تھا۔

مرزا صاحب قادیانی نے دعا کی تھی:

> اے اللہ! ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے، سچے کی زندگی میں اسے موت دے۔

مرزا صاحب قادیانی کی جب یہ دعا قبول ہوئی یعنی وہ انتقال کر گئے تو پبلک نے نتیجہ نکالا کہ مرزا صاحب قادیانی جھوٹے تھے۔

اس کے جواب میں امت مرزائیہ نے کہنا شروع کیا کہ یہ دعا دراصل دعوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ تھی جو بوجہ نہ ماننے مولوی ثناء اللہ کے کالعدم ہوگئی۔

اسکا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۱ستمبر ۱۹۳۱ء میں ہم نے دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اخبار بدر قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں اعلان کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ ہم اس وقت کریں گے جب کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر ان کو پہنچ جائے گی اور وہ اسے پڑھ کر ہمارے دلائل پر مطلع ہو جائیں گے۔

کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی جو کئی روز بعد ہم کو پہنچی اور ہم نے دیکھی، اور مرزا صاحب کی دعا فیصلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی۔ معلوم ہوا کہ یہ دعا اس مباہلہ سے الگ ہے جس کا سلسلہ ۱۸۹۷ء سے چلا آ رہا تھا۔

یہ دلیل ایسی صاف اور واضح ہے کہ ادنی ایمان کا انسان بھی اسے تسلیم کرے گا مگر قادیانی اور تسلیم؟ اس لئے مولوی اللہ دتا صاحب نے جو ابطال حق کیلئے خاص وقف یا مامور ہیں، قادیانی اخبار الفضل میں ہمارے اس مضمون کا جواب دیا ہے۔ سارا زور اس پر خرچ کر دیا کہ آخری فیصلہ وہی دعائے مباہلہ ہے جس کا سلسلہ ۱۸۹۷ء سے چلا آیا ہے لیکن ہماری دلیل منقولہ از اخبار بدر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا جواب جو دیا وہ عجیب ہی نہیں عجیب تر ہے۔ ناظرین اسے بغور سے پڑھیں۔ مولوی اللہ دتا لکھتے ہیں:

> ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر کے اسی مضمون مباہلہ میں جس کا ایک حصہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنے مضمون میں درج کیا ہے، لکھا ہے:
>
> کہ ہم ایک بات اور بڑھا دیتے ہیں کہ ہم خدا سے دعا کریں گے کہ یہ عذاب جو جھوٹے پر پڑے وہ اس طرز کا ہو کہ اس میں کسی انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو۔ (الفضل قادیان ۲۲ نومبر ۱۹۳۱ء)۔

ناظرین کرام! ہماری دلیل کا یہی جواب ہے جو ان صاحب نے دیا ہے۔

ہاں صاحب ہم مانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ جب ہم مباہلہ کریں گے تو یہ دعا کریں گے کہ

یا اللہ! جھوٹے پر ایسا عذاب ڈالیو کہ انسانی ہاتھوں سے نرالا ہو۔

لیکن ہمارا مضمون تو یہ تھا کہ اس مباہلہ کی تاریخ حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد ہے، حالانکہ آخری فیصلہ والی دعا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ہوئی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل علم بالخصوص مولوی اللہ دتا صاحب ایک بات یاد رکھیں گے تو کبھی یہ جواب نہ دیں گے۔ دیں گے تو اہل علم کی نگاہ میں ذلیل ہوں گے۔ اقتضاء النص، دلالۃ النص وغیرہ جو کچھ ہو متکلم کی عبارت النص کے ماتحت رہے گی۔ پس مولوی اللہ دتا صاحب یا ان کے دوسرے ہم خیال کتنے ہی استدلالات سے اس دعا آخری فیصلہ کو مباہلہ ۱۸۹۷ء سے ملائیں لیکن متکلم کی نص صریح کا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ مرزا صاحب نے صاف لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ بعد اشاعت حقیقۃ الوحی ہوگا۔ پس اس سے پہلے جو ہوا وہ مباہلہ معہودہ نہیں۔ آئندہ کو جواب دیتے ہوئے ادھر ادھر نہ جائیں بلکہ گفتگو کو مرکز پر قائم رکھیں۔

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۵)

مرزا صاحب اور عقلی اعجاز

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

ازالہ اوہام صفحہ ۷۲۲ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

آیت علی ذھاب بہ لقادرون ۱۸۵۷ء کی طرف اشارہ ہے جس میں ہندوستان میں ایک مفسدہ عظیم ہو کر آثار باقیہ اسلامی سلطنت کے ملک ہند سے ناپید ہو گئے کیونکہ اس آیت کے اعداد بحساب جمل ۱۲۷۴ مطابق ۱۸۵۷ء ہیں جس کی نسبت خدائے تعالیٰ آیت موصوفہ بالا میں فرماتا ہے کہ جب وہ زمانہ آئے گا تو قرآن زمین پر سے اٹھایا جائے گا۔ پس اس حکیم و علیم کا قرآن میں یہ فرمانا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا یہی معنی رکھتا ہے کہ مسلمان اس پر عمل نہیں کریں گے جیسا کہ مسلمانوں نے ایسا ہی کیا۔

نیز ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۷ میں مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:

حدیثوں میں یہ بات بوضاحت لکھی گئی ہے کہ مسیح موعود اس وقت دنیا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے گا کہ جب علم قرآن قرآن زمین پر سے اٹھ جائے گا اور جہل شیوع پا جائے گا۔ یہ وہی زمانہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں اشارہ ہے

لو کا ن الا یما ن معلقاً عند الثر یا لنا له ر جل من فارس

یہ وہ زمانہ ہے جو اس عاجز پر کشفی طور پر ظاہر ہوا جو طغیان اس کا اس سنہ ہجری میں شروع ہوگا جو آیت و انا علی ذھا ب به لقا درو ن میں بحساب جمل مخفی ہے۔

اس تقریر میں مرزا صاحب قادیانی کا عقلی معجزہ یہ ہے کہ ۱۲۷۴ھ سے قرآن شریف کو غائب کر دیا۔ پھر ۱۳۰۰ھ میں اسے ثریا سے اتارا کیونکہ ازالہ اوہام صفحہ ۱۸۶ سے واضح ہے کہ مسیح کے ظہور کی تاریخ غلام احمد قادیانی ۱۳۰۰ھ ہے۔ مرزا غلام احمد کو قرآن غائب کرنے کے لئے اتفاقاً غدر کا موقعہ ہاتھ آ گیا مگر اس میں یہ کسر رہ گئی کہ غدر دہلی تو ہندوستان کے لوگوں نے کیا تھا، قرآن حرمین عرب، روم، شام، بلخ، بخارا، افغانستان، چین، افریقہ وغیرہ سے کیوں اٹھا لیا گیا۔ مرزا صاحب قادیانی نے روئے زمین کو ہندوستان ہی میں منحصر کر کے سب کو اس شعر کا مصداق سمجھا

ہر آں کرمیکہ در گندم نہانست
زمین و آسمان او نہانست

ورنہ کبھی یہ نہ فرماتے کہ غدر دہلی میں قرآن روئے زمین سے اٹھا لیا گیا۔ اور قرآن مجید اگر ہندوستان سے اٹھا لیا گیا تھا تو دوسرے اسلامی ملکوں میں ضرور باقی تھا۔ پھر پچیس تیس سال تک کیا کوئی دوسرے ملک کا مسلمان ہندوستان آیا ہی نہیں۔ یا کوئی ہندوستانی اس عرصہ میں حج کو بھی نہیں گیا جو وہاں سے اپنے اور اپنے بھائیوں کی دین و دنیا کی بہبودیوں کا ذریعہ اور ایمان کا مدار لے آتا، اور مرزا صاحب کو ثریا سے اتار لانے کی زحمت نہ ہوتی۔

اس بیان سے مقصود یہ ہے جہاں اتفاقی امر میں مرزا صاحب کو کسی قسم کا موقع مل جاتا تھا تو اس کو استدلال میں پیش کر دیتے تھے اور کسی بات کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔ دیکھئے کس لطافت سے کہتے ہیں کہ خدا نے قرآن میں فرمایا کہ ۱۸۵۷ء میں میرا کلام آسمان پر اٹھایا جائے گا، تاکہ جاہلوں کو یقین ہو کہ قرآن ہاتھ سے نکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی گیا تھا اگر مرزا صاحب قادیانی نہ ہوتے تو کس سے یہ ہوسکتا تھا کہ ثریا پر جا کر وہاں سے اسے لے آتا

اللہ اللہ چو جمالست دراین بو العجبی

علامہ جوہری نے کتاب المختار میں لکھا ہے کہ حجاز کے کسی شہر میں ایک شخص سے ملاقات ہوئی جس کا نام سلیمان مغربی تھا۔اس کی عجیب حالت دیکھی گئی کہ جو مہمان اس کے ہاں جاتا جس قسم کے کھانے کی خواہش کرتا غیب سے اس کا سامان ہو جاتا تھا۔چنانچہ ہم آٹھ شخص اس کے ہاں گئے۔ ہر ایک نے ایک خاص قسم کے کھانے کی فرمائش کی ۔شیخ اپنے خلوت خانہ میں جا کر نماز اور دعا میں مشغول ہوا تھوڑی دیر بعد جب باہر نکلا تو ہر ایک کی فرمائش موجود تھی جس سے ہم حیران ہوئے۔

جوہری لکھتے ہیں کہ میں نے اس کی تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ اس کی عورت شہر میں رہتی ہے شیخ کو جو کچھ منگوانا ہوتا ہے، حجرے میں کل فرمائشیں لکھ کر کبوتر کے ذریعہ سے اس کے پاس بھیج دیتا ہے، اور وہ عورت سب چیزیں تیار کر کے فوراً بھیج دیتی ہے۔ اس عقلی معجزے سے لوگ اس کے بہت معتقد تھے دور دور سے تحفے و ہدایا اور زر خطیر اس کے پاس بھیجتے تھے جس سے نہایت مرفہ الحال تھا۔

اس قسم کے عقلی معجزات کی تکمیل آدمی اپنی ذات سے نہیں کرسکتا کسی اعتمادی شخص کی تائید کی ضرورت ہوا کرتی ہے اور جملہ مدعیان کاذبین کا یہی طریقہ رہا ہے علی ہذا القیاس ہمارے پنجابی ہیرو قادیانی اس فن میں ید طولی رکھتے تھے

ہر کہ پرہیز و علم و زہد فروخت
خرمنے گرد کردہ پاک بسوخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۶)

مولوی محمد علی اور ڈاکٹر بشارت جواب دیں

(میاں محمود وغیرہ شکریہ ادا کریں)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال ہا سال سے لاہوری وقادیانی مرزائیوں کی اس بات پر گرما گرم بحث چھڑی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح بن باپ تھے یا باباپ۔

قادیانی مرزائی قرآن کے علاوہ جناب مرزا قادیانی کے اقوال پیش کرتے ہیں کہ وہ بن باپ تھے۔ مگر لاہوری پارٹی کے ممبر باوجود مرزا صاحب قادیانی کو مجدد، ملہم، مسیح موعود، مفسر حقانی، حکم وعدل ماننے کے ان کے اقوال کو ان کا ذاتی فہم کہہ کر پائے استحقار سے ٹھکرا رہے ہیں جس پر یہ مثل خوب صادق آتی ہے کہ

تیلی بھی کیا اور روکھا ہی کھایا۔

خیر یہ ان کی مرضی ہے لیکن آج ہم کتب مرزا سے ایک ایسی تحریر اس معاملہ میں پیش کرتے ہیں جو بالکل فیصلہ کن ہے۔ ہمیں قوی امید ہے کہ وہ تحریر اس برسوں کے الجھے ہوئے مسئلہ کو سلجھا دے گی۔ امید ہے قادیانی پارٹی ہماری اس محنت کی قدر کرے گی اور ہمیں انعام دے گی کیونکہ ہم نے ان کو ایک ایسی تحریر بتائی ہے جو آج تک ان کے علم میں نہیں آئی ہوگی۔

ملاحظہ ہو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت مسیح کے علم للساعۃ ہونے کی وجہ بیان فرماتے ہوئے رقم طراز ہیں:

ان فرقۃ من الیھود ... کانوا کافرین بوجود القیامۃ فاخبرھم اللہ علی لسان بعض انبیائہ ان ابنا من قومھم یولد من غیر اب و ھذا یکون آیۃ لھم علی وجود القیامۃ۔

(حمامۃ البشریٰ۔ص ۹۰)۔(یعنی ایک فرقہ یہود کا قیامت کے وجود سے انکاری تھا۔ خدا تعالیٰ نے بعض انبیاء کے ذریعہ انکو خبر دی کہ تمہاری قوم میں ایک لڑکا بلا باپ کے پیدا ہوگا یہ قیامت کے وجود پر ایک دلیل ہے)

لاہوری احمدی بھائیو! قول بالا میں تمہارے مسلمہ مخبر صادق نے خبر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ انبیاء کرام ولادت مسیح بلا باپ کو بطور نشانی و دلیل قیامت منکرین حشر کے اوپر پیش کیا ہے، اب یا تو تم پیغامی بالخصوص ڈاکٹر بشارت احمد اور امیر جماعت محمد علی صاحب لاہوری مرزا صاحب کی خبر کو صحیح تسلیم کر کے مسیح کی ولادت بلا پدر کو مانیں یا مرزا صاحب قادیانی کو مفتری علی اللہ و علی الانبیاء سمجھیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

اس کے بعد ہر دو جماعت احمدیہ سے مشترکہ سوال یہ ہے کہ براہ مہربانی صحف انبیاء سے بسند صحیح وہ عبارت پیش کریں جس کا مرزا صاحب قادیانی نے اوپر حوالہ دیا ہے۔ ورنہ اقرار کریں کہ مرزا صاحب ایسے ہی کہہ جایا کرتے تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۵)

راولپنڈی میں کانفرنس اتحاد بین المسلمین کا حشر

جناب حافظ فضل الرحمٰنؒ صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں؛

لاہوری مرزائی جماعت کا اس دفعہ سالانہ جلسہ ۱۷۔ ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء کو ہوا۔ جماعت مرزائیہ نے محض اپنے جلسہ کی رونق بڑھانے کے لئے ۱۸ تاریخ کو قبل از دوپہر کانفرنس اتحاد بین المسلمین کے انعقاد کا اعلان کیا۔ جس کے سلسلہ میں انہوں نے انجمن اہل حدیث راولپنڈی کے صدر اور سکرٹری صاحبان کو شمولیت کی دعوت دی۔ بنا بریں جماعت اہل حدیث اپنے مذکورہ بالا نمائندوں کو لے کر جلسہ گاہ میں وقت مقررہ پر پہنچ گئی اور وقت کا مطالبہ کیا چنانچہ سب سے پہلے حکیم عبدالرحمٰن صاحب صدر انجمن اہل حدیث نے تقریر شروع کی۔ آپ نے فرمایا:

چونکہ جماعت احمدیہ اور ہم میں اصولی اختلافات ہیں اس لئے ان کا ہمارے ساتھ اتحاد بالکل ناممکن ہے۔ بلکہ فرمایا کہ اس فرقہ کے اور ہمارے اعتقاد بابت صفات خدا تعالیٰ بھی بالکل متضاد ہیں۔

مثال کے طور پر کہا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں ربّنا عاج۔ اور ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ اس الہام کا مطلب مجھے نہیں بتلایا گیا۔

حکیم صاحب نے کہا لہذا ہم اس لفظ عاج کے معنی کے لئے لغت کی طرف رجوع کرتے ہیں اور بحوالہ قاموس فرمایا کہ لفظ عاج کے معانی، ہاتھی دانت، اونٹ کی لید، اور اونٹ کے لیٹنے کی جگہ، ہیں۔ حاضرین کی طرف متوجہ ہو کر کہا ایسا فرقہ جس کا خدا ہاتھی دانت یا لید کا ہوگا، اس کے ساتھ ہمارا اتحاد کیسے ہوسکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر حاضرین نے بیک زبان کہا ہرگز نہیں ہوسکتا۔

چونکہ حکیم صاحب کی تقریر سے مجمع پر مرزائی جماعت کے برخلاف بہت برا اثر ہوا تھا اسلئے کارکنان جلسہ نے صاحب صدر کو بذریعہ رقعہ جتلایا کہ مولوی حکیم صاحب آوٹ آف پائنٹ (موضوع کے خلاف) جا رہے ہیں چنانچہ صاحب صدر نے حکیم صاحب کو کہا کہ آپ اپنی تقریر کا رخ بدلیں۔

لیکن جناب حکیم صاحب نے کہا کہ دعوت نامہ میں صاف لکھا ہوا ہے کہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرسکتا ہوں۔ لہذا میں ہرگز آوٹ آف پائنٹ نہیں جا رہا ہوں۔ اور آپ نے تقریر جاری رکھی جس سے احمدیہ کیمپ میں ہلچل مچ گئی۔ اس وقت کارکنان کانفرنس کی حالت قابل رحم تھی۔ حکیم صاحب کی تقریر میں کئی دفعہ صدا گونجتی تھی: ہمارا ان کے ساتھ بالکل اتحاد نہیں ہوسکتا۔

حکیم صاحب کے بعد حافظ فضل الرحمٰن سکرٹری جماعت اہل حدیث نے جناب حکیم صاحب کی تقریر کے سلسلے میں کہا کہ اگر وہ تمام کتابیں جن میں ہمیں کافر کہا گیا ہے جلا دی جائیں اور صرف قرآن وحدیث کو اپنا مطاع اور قابل عمل بنایا جائے تو ہمارا اتحاد ہوسکتا ہے۔ بلکہ صاف لفظوں میں کہا کہ اگر جماعت احمدیہ اقرار کرلے کہ جس طرح خدا اپنی ذات میں واحد ہے اسی طرح آنجناب محمد رسول اللہ ﷺ اپنی صفات میں یکتا ہیں اور جناب کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا، اور نہ ہم کسی کی کوئی بات بغیر آنجناب ﷺ کی کسوٹی سے پرکھنے کے ماننے کے لئے تیار ہیں، تو ہمارا اور ان کا اتحاد ہوسکتا ہے۔

اس پر لاہوری جماعت کے چند کارکنوں نے اعلان کیا کہ واقعی ہمارا دستور العمل قرآن اور حدیث ہے۔ اس بات کے سننے سے لوگ بہت حیران ہوئے بلکہ قادیانی جماعت اور لاہوری جماعت میں ایک نزاع سی پیدا ہوگئی۔ اور قادیانی جماعت کے مبلغ مولوی عبدالغفور نے لاہوری جماعت کو بعد اختتام جلسہ کہا کہ اگر آپ کے ایسے عقاید ہیں تو آپ کا مرزا صاحب سے کیا تعلق۔ لیکن لاہوری جماعت بہت وقت شناس ہے مجمع کی حالت دیکھ کر انہوں نے یہ اقرار کیا لیکن بعد ازاں دوسرے وقتوں میں پھر وہی اپنے عقائد متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیان کئے جس پر گویا یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ لوگوں کے ورد زبان تھے :

ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور کھانے کے اور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۵)

آخری فیصلہ پر آخری سانس

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں :

گذشتہ پرچہ میں ہم نے مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کا جواب دیا تھا۔ اس کے بعد ان کا بقیہ مضمون ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء کے الفضل میں نکلا ہے جو قابل توجہ ہے۔

آخری فیصلہ کا خلاصہ مضمون زبان زد ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعا کی تھی کہ:

> اے خدا ہم دونوں (یعنی مرزا غلام احمد اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے، اسے صادق سے پہلے موت دے۔

اس کا نتیجہ جو ہوا سب نے دیکھا۔مگر امت مرزائیہ نے اس نتیجہ سے فائدہ نہ اٹھایا بلکہ مختلف عذر کئے ۔ بڑا عذر یہ کیا کہ یہ دعا دراصل دعا مباہلہ ہے یعنی مرزا صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مباہلہ کے لئے بلایا تھا لیکن انہوں نے قبول نہ کیا۔اور اس کو ۱۸۹۷ء کے سلسلہ دعوت مباہلہ سے جا ملایا۔

اس ایجاد کے اول موجد مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت مرزائیہ لاہور ہیں۔ان کے بعد انہی کی لکیر کو پیٹنے والے آخری نمبر مولوی اللہ دتا صاحب ہیں ۔ہم خوش ہیں کہ ہمارے احمدی دوست جو کچھ شک شکوک ان کے دل میں آئیں وہ اظہار کرتے رہیں تاکہ یہ خدائی حجت ہر طرح ان پر پوری ہو جائے۔گو ہمارے نزدیک مباحثہ لدھیانہ کے بعد اس حجت میں کسی طرح کا خفا نہیں رہا۔

ہمارا جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء کو اعلان کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ مباہلہ اس وقت ہوگا

جب کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر ان کو بھیجی جائے گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہ اچھی طرح اس کو دیکھ لیں گے۔

اور حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور مرزا صاحب کا آخری فیصلہ والا اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہو چکا تھا۔ پھر اس دعا کو مباہلہ کہنا کہاں کی عقل مندی اور کہاں کا انصاف ہے۔

اس کے متعلق مولوی اللہ دتا صاحب کا جواب اور ہمارا جواب الجواب گذشتہ پرچے میں درج ہوا۔ آج اس کا بقیہ جواب درج ہے۔

مولوی اللہ دتا صاحب کہتے ہیں کہ جب حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے مباہلہ کے معاملہ کو اخیر مئی پر رکھا تھا تو اسے ۱۵۔ اپریل کو کرنے کا دعوی غلط ہے، اور یہ ان کے مریدوں کا الزام ہے۔

مجھے مولوی اللہ دتا صاحب کی اس عبارت کو پڑھ کر نہایت افسوس ہوا کہ وہ کس طرح مخلوق خدا کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ بہر حال ان کے اس اعتراض کے جواب حسب ذیل ہیں۔

اول: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا یہی ارادہ تھا کہ مباہلہ حقیقۃ الوحی کی طباعت کے بعد ہو، اور اس مباہلہ کی صورت جیسا کہ بدر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں مذکور ہے یہ تھی کہ آپ حقیقۃ الوحی پڑھنے کے بعد تکذیب اور بد دعا کا اشتہار شائع کر دیتے۔ مگر بعد ازاں مشیت ایزدی نے یہی چاہا کہ آپ کے چیلنج مباہلہ کو جلد اور عام صورت میں منظور کر کے دعائے مباہلہ شائع کر دی جائے چنانچہ ایسا ہی ہو گیا۔ اس میں کون سا حرج لازم آتا ہے، بالخصوص جب کہ سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اشتہار ۱۵۔ اپریل کے متعلق فرمایا بھی ہے کہ:

ثناء اللہ کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے (بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

گویا حضرت مسیح موعود (مرزا) کی تجویز کو مشیت ایزدی نے زیادہ نمایاں صورت میں پورا کر دیا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے جو تجویز فرمائی تھی وہ مزید اتمام حجت کے لئے اور بالفاظ اڈیٹر صاحب اخبار بدر باوجود اس قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا کہ یہ مباہلہ چندروز کے بعد ہو۔لیکن چونکہ علم الٰہی میں ثناءاللہ پر کافی اتمام حجت ہو چکی تھی اس لئے اس کے ۲۹ مارچ کے چیلنج مباہلہ کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے تحریک فرما کر حضرت مسیح موعود (مرزا) سے ۱۵۔اپریل کو ہی دعائے مباہلہ شائع کرادی۔

(الفضل قادیان ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! غور فرمائیں کہ اتنے بڑے دعوی پر راقم مضمون نے کوئی دلیل بھی دی ہے؟ ہاں سارے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ واقع میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہی لکھا تھا کہ مباہلہ بعد کتاب حقیقۃ الوحی ہو۔لیکن منشاء الٰہی سے قبل از اشاعت (حقیقت الوحی) مباہلہ کر دیا گیا۔

بہت اچھا! ناظرین خصوصاً حواریان مسیح قادیانی اس جواب کو یاد رکھ کر جواب الجواب سنیں۔

کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوئی اور مجھے نہ پہنچی تو میں نے ۳ جون ۱۹۰۷ء کو طلبی کا خط لکھا۔جس کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے ان کے محرر ڈاک مفتی محمد صادق نے ان کی طرف سے دیا، جو اخبار بدر مورخہ ۱۳ جون میں چھپ کر شائع ہوا۔ باانصاف ناظرین اسے پڑھیں اور مولوی اللہ دتا صاحب کی محنت کی داد دیں۔وہ خط یہ ہے:

آپ کا رجسٹری شدہ کارڈ مرسلہ ۳ جون ۱۹۰۷ء حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں پہنچا جس میں آپ نے ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر کا حوالہ دے کر کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ مانگا ہے۔

اس کے جواب میں آپ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ آپ کی طرف حقیقۃ الوحی بھیجنے کا ارادہ اس وقت ظاہر کیا گیا تھا، جب کہ آپ کو مباہلہ کے واسطے لکھا گیا تھا،تا کہ مباہلہ سے پہلے آپ کتاب پڑھ لیتے۔

مگر چونکہ آپ نے اپنے واسطے تعیین عذاب کی خواہش ظاہر کی اور بغیر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی، اس واسطے مشیت ایز دی نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑا، اور حضرت حجۃ اللہ (مرزا قادیانی) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا۔

اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نا قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے۔ لہذا آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔ (خادم مسیح موعود۔ محمد صادق۔ قادیان ۵ جون ۱۹۰۷ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین اس جواب کو بغور دیکھیں کیسا صاف مضمون ہے کہ جس مباہلہ کی تاریخ مرزا صاحب قادیانی نے کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد رکھی تھی، وہ بھی منسوخ ہو کر اس کا ذکر اذکار ہی ختم ہو گیا۔ اس کی بجائے بالقاء الہی یہی دعا فیصلہ کن قرار پائی۔ بس اب سب کچھ یہی دعا ہے، نہ سابقہ مباہلہ نہ کوئی اور حکم ہوا۔ چاؤ چپ رہو اور اس دعا کے انجام کا انتظار کرو۔ آمنا و صدقنا۔

بتائیے اس تصریح اور توضیح کے بعد بھی کسی تحریر کی ضرورت ہے؟ پس ہمارے جواب کا ملخص یہ ہے کہ:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مباہلہ کا وقوع حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھا تھا۔ پھر بمنشاء الٰہی کے عزم کو منسوخ کر کے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو دعا شائع کر دی اور اسی کو فیصلہ کن قرار دیا اور آئندہ کے لئے مباہلہ کا دروازہ بند کر دیا۔

پھر ہوا کیا؟

وہی جو سب کو معلوم ہے:

گفت مرزا مر ثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خدا ست
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود خود (کذاب) و لیکن گفت راست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا دعویٰ ہے کہ آخری فیصلہ والا اشتہار پیش گوئی تھی۔قادیانی اخبار فاروق نے ہمیں اس دعویٰ کے ثبوت پر سو روپیہ انعام دینے کا وعدہ کیا تھا جس کے فیصلہ کے لئے ہم نے خلیفہ قادیان کا نام بطور حکم کے پیش کیا تھا جس کو اخبار مذکور نے نہ مانا۔ پھر مولوی سرورشاہ صاحب قادیانی کا نام ہم نے پیش کیا۔اس کا جواب آج (۵ دسمبر ۱۹۳۱ء) تک نہیں آیا۔آئندہ دیدہ باید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق یکم شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۳۔۵)

ذریۃ البغایا کی تشریح

غیر مسلموں کے اخبار پرکاش لاہور نے ۲۹ نومبر ۱۹۳۱ء کے شمارے کے صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

قادیانیوں کی حماقت نے جوش مارا۔دیر کی بات ہے مولوی ثناء اللہ کو انعامی چیلنج دے بیٹھے۔جسے مولانا نے جھٹ منظور کر لیا اور مناظرے کے اکھاڑے میں قادیانی پہلوان کو چت گرا کر تین سو کی مالی جیت گئے۔
اب کسی اور قادیانی کی جو شامت آ گئی وہ پھر مولانا کو انعامی چیلنج دینے کی حماقت کر بیٹھا ہے۔
چنانچہ فاروق میں فخر الدین نام کے کسی قادیانی نے اعلان کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا یہ لکھنا کہ مرزا نے میرے متعلق یہ پیش گوئی کی تھی کہ جو ہم دونوں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے گا۔ امرتسری حضرت مرزا کے کسی اشتہار میں یہ پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھا دے کہ جس میں یہ ثابت ہو کہ جھوٹ سچے کی زندگی میں مر جائے گا،تو ایسے حوالے کے صرف پیش کر دینے پر ہی ایک سو روپیہ انعام بلا تامل پیش کر دونگا۔
جواب میں مولوی ثناء اللہ نے چیلنج منظور کر کے لکھا ہے کہ تم انعامی رقم کسی مسلمہ امین کے پاس جمع کرا دو اور فیصلہ کے لئے منصف مقرر کرو۔
اس پر قادیانی مذکور نے بطور امین امرتسر کی جماعت احمدیہ کے امیر ڈاکٹر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منیر اور (منصفی کے لئے) منشی قاسم وغیرہ گھر کے آدمی پیش کیے ۔لیکن مولانا کو اپنے پکتس (دعوے) کی صداقت کا یہاں تک یقین ہے کہ قادیانی امیر جماعت کا نام ہی (بطور امین) منظور کرلیا۔

رہ گیا منصف کا تقرر، مولانا (ثناءاللہ) نے منصفی کے متعلق خود میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا نام پیش کر کے گویا خلیفہ کو امتحان میں ڈالنے کی خوب ترکیب نکالی ہے۔

چونکہ خلیفہ صاحب قادیانی مرید کی جہالت سے آگاہ ہیں اور جانتے ہیں کہ مولانا ثناءاللہ کے پاس اپنے دعوی کے ثبوت میں مرزا صاحب کی تحریر موجود ہے اس لئے ان کا منصفی منظور کرنا مشکل۔

اور اگر انکار کریں تو اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ اپنے مرید کے چیلنج کی بطالت پر مہر توثیق ثبت کرتے ہیں۔

عجب مشکل ہے جس سے رستگاری کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اگر خلیفہ صاحب کو صداقت پیاری ہے، تو صداقت کا اظہار کر کے معاملہ کو ختم کر دیں، ورنہ مرید جو سو روپیہ میدان مناظرہ میں پچھاڑا جا کر دے گا وہ ایسے ہی مولانا کی خدمت میں جا کر پیش کر دے، اور ان سے گڑگڑا کر عرض کرے کہ اپنی نذر لے کر معاملہ کو رفت گذشت کر دیں۔

اگر دونوں میں سے ایک بات نہ ہوئی تو احمدیت کے لئے مولانا ثناءاللہ کے مقابلہ پر نتیجہ سوائے رسوائی کے بغیر کچھ ہے ہی نہیں۔

ہمیں خلیفہ سے ہمدردی ہے کہ ایک مرید کی جہالت اور حماقت نے انہیں امتحان میں لا ڈالا۔لیکن جو ہو چکا ہو چکا، اب تو نتیجہ کے اثر رسوائی سے بچنے کے کے لئے کسی تدبیر کی ضرورت ہے جو خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کو اختیار کرنی ہی پڑے گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۰ھ۔ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرہ دیونا

دیونا ضلع گجرات پنجاب میں مرزائیوں سے اہل حدیث کا مناظرہ ۶ دسمبر کو ہوا۔ مضمون زیر بحث حیات مسیح اور صداقت مرزا تھے۔ مناظرہ کا اثر یہ ہوا کہ حاضرین جان گئے کہ مرزائی مذہب بالکل باطل ہے۔ راقم: عبدالقیوم از چک رجاوی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۱۴)

قادیانی انعامی چیلنج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں

کئی ہفتوں سے ناظرین ملاحظہ کرتے آرہے ہیں کہ قادیان سے چیلنج ہوا کہ اہل حدیث اگر ثابت کردے کہ مرزا صاحب قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا تو ہم ایک سو روپیہ انعام دیں گے۔

اب یہ گفتگو اس مرحلہ پر پہنچی ہے کہ مولوی سید سرور شاہ قادیانی عالم منصف منظور ہو چکے ہیں اور فریق ثانی نے کسی خاص وجہ سے رقم یک صد کو شاید بہوا فقت انعام لدھیانہ تین سو تک بڑھا دیا ہے۔ الحمد للہ

مگر ہمارے مخاطب نے ایک جدید شرط ایسی لگائی ہے جس کا تصفیہ پہلے سے ہو جانا ضروری ہے۔ وہ شرط انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

ثناء اللہ اور میری طرف سے ایک حلفی اقرار اس امر کا ہوگا کہ بعد فیصلہ حکم ہم ہر دو میں سے کسی کو یا کسی کے فریق کو اس بات کا حق نہ ہرگز اس بات کا حق نہ ہوگا کہ اس فیصلہ کو جو مسلمہ فے یقین کے حکم نے کیا ہوگا کسی نہ کسی رنگ میں مشتبہ یا ملتبس کرنے کی کوشش کریں۔ بلکہ جیسا کہ ثناء اللہ نے اپنے اخبار اہل حدیث میں وعدہ کیا ہے کہ:

ان کے فیصلے کو بے چون و چرا تسلیم کرونگا بشرطیکہ حسب شرائط مسلّمہ مباحثہ لدھیانہ حلفی لکھیں۔

اس فیصلے کو بے چون و چرا تسلیم کرلیں گے۔ جو فریق اس کے خلاف ارتکاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے گا وہ لفظ ذریۃ البغایا کا انہی معنی میں مصداق ہوگا جن معنوں میں ثناء اللہ اور زمین دار اس جملہ کو پیش کر رہا ہے۔ یا قرآن مجید کے لفظ زنیم کا مصداق ٹھہرے گا۔

اس اقرار اور تاریخ و مقام کی اطلاع آنے پر میں فوراً تین سو روپیہ امین کے پاس جمع کرا کر رسید حاصل کرلوں گا۔ اور تاریخ مقررہ کو مقام مقررہ پر حاضر ہو جاؤنگا۔ (اخبار فاروق قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۱ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں:

ہم دونوں کے تسلیم کرنے کے معنی تو صاف ہیں کہ ہم میں سے کوئی شخص اس فیصلے کو نہ ردّ کرے گا، نہ اس کا نام سکھا شاہی فیصلہ رکھے گا جیسا کہ قبل ازیں فیصلہ لودھیانہ کو قادیانی فریق نے رد کیا، اور برے ناموں سے موسوم کیا۔ مگر دونوں فریق سے کیا مراد ہے؟ یہ لفظ صاف ہو جائے تو اصل کارروائی شروع ہو سکتی ہے۔

کیا میرے مخاطب کے فریق میں میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اور ان کے ارکان بھی داخل ہیں؟

اگر ہیں اور یقیناً ہیں، تو ہمارے مخاطب مہربانی کر کے ان کے دستخطی اعلان کرا دیں کہ ہم کو فیصلہ منظور ہوگا اور ہم کسی طرح اس کو ردّ نہ کریں گے۔

اس کی ضرورت اس لئے ہے کہ آپ ان کے ماتحت ہیں، وہ آپ کے ماتحت نہیں۔ اس لئے جب تک وہ منظوری کا اعلان نہ کریں شرط کی تکمیل نہ ہوگی۔ پس اب جلدی کریں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۰ھ۔ص ۵)

کیا سچ مچ مسیح آ گیا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں

قادیانی اخبار الفضل نے بیت المقدس کی ایک خبر شائع کی ہے جس کے آخر میں اپنی تنخواہ داری کا فرض ادا کرتے ہوئے ایک نوٹ بھی لکھا ہے۔ ناظرین کی دلچسپی کے لئے وہ خبر مع نوٹ درج ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی آمد کا انتظار کرنے والے:

بیت المقدس سے ایک امریکن نامہ نگار نے اخبارات میں شائع کرایا ہے:

توریت کی پیش گوئی کی بنا پر فلسطین کے یہودیوں کی ایک جماعت حضرت عیسی کے آسمان سے اترنے کا بے چینی سے انتظار کر رہی ہے۔ ان کا خیال ہے وہ عنقریب جلوہ گر ہوں اور تمام دنیا کو مصائب سے نجات دلائیں گے۔ فلسطین میں پچاس ہزار یہودی صبح و شام نماز پڑھتے اور خشوع و خضوع سے دعا مانگتے ہیں کہ وہ جلد نازل ہوں۔ یہودی براق میں جا کر پہلے توریت کی تلاوت کرتے ہیں، پھر نماز پڑھ کر سب آسمان کی طرف دیکھنے لگ جاتے ہیں۔ اس وقت ان کا امام اپنے دونوں ہاتھوں کو آسمان کی طرف بلند کر کے قوم کے لئے دعا اور مسیح کی آمد کی التجا کرتا ہے (پرتاپ ۱۵ نومبر ۱۹۳۱ء)

یہ ان لوگوں کا حال ہے جو صدیوں سے ایک شخص کے آسمان سے نزول کے منتظر ہیں حالانکہ وہ آسمان سے نہیں بلکہ زمین سے پیدا ہو کر آسمانی کہلایا اور تمام عیسائیوں اور مسلمانوں نے اسے راست باز تسلیم کیا۔

اب مسلمانوں کا ایک حصہ بھی حضرت مسیح کے آسمان سے اترنے کا انتظار کر رہا ہے۔

کاش وہ پہلے منتظرین سے عبرت حاصل کرے تا انہی کی طرح ناکامی کا شکار نہ ہو اور خدا کے فرستادہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر ایمان لے آئے۔ (الفضل قادیان ۱۹ نومبر ۱۹۳۱ء ص ۴)

سچ تو یہ ہے کہ اگر آنے والے مسیح کو زمین ہی سے آنا ہے، تو وہ جناب مرزا قادیانی سے پہلے آ چکا جس نے بآواز بلند اپنا دعوی پیش کیا کہ:

قل یا ملأ الانجیل قد فتح باب السماء و اتی من صعد الیها

(کتاب اقدس از بہاء اللہ ص ۴۷)۔ کہہ دے اے گروہ انجیل آسمان کا دروازہ کھل گیا اور (مسیح) جو اس پر چڑھ گیا تھا وہ (بہاء اللہ بن کر) آ گیا۔

یہ ہے وہ مدعی جس کے ادنی خادم کے مقابلے کی بھی تاب نہ لاتے ہوئے جناب مرزا صاحب قادیانی کو بجز فرار کے اور کوئی صورت نظر نہ آئی تھی۔ اور جس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف ایک اپنی کل تصانیف میں ایک حرف لکھنے کی بھی ان میں جرأت نہ ہوئی۔

کیا الفضل بتا سکتا ہے کہ اس ایرانی مدعی مسیحیت سے وہ کیوں منہ پھیرے ہوئے ہے۔ ہاں اگر وہ ایک دلیل اپنے اعراض پر دے سکتا ہے تو اہل اسلام اللہ کے فضل وکرم سے ایک سو دلائل کے ساتھ مرزا صاحب قادیانی کو جھوٹا ثابت کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں اس کی تمنا مرزا صاحب قادیانی کو منوانے کی بے سود ہے۔

اہل قادیان کو چاہیے کہ دلائل کے میدان میں آنے کا خیال اب دل و دماغ سے نکال دیں۔ اب تو ان کے لئے یہی بہتر ہے کہ منہ سے مسلمانوں کو برادران اسلام کہہ کر اور ان سے منافقانہ ہمدردی کر کے (جیسی کشمیریوں سے کر رہے ہیں) اپنا الوسیدھا کیا کریں۔ اس سے بہتر ان کے لئے کوئی مشغلہ نہیں رہا کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کے دلائل تو تار عنکبوت کی طرح ہیں، جو مدت ہوئی ٹوٹ چکی ہیں۔ ان کی بنا پر انہیں مسیح موعود بنانا فضول اور لغو کام ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۵۔۶)

قادیانی ہم سے مباحثہ کیوں نہیں کرتے؟

ہم جناب (مولانا ثناءاللہ) کی خدمت اقدس میں مودبانہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے یہ چند حروف اپنے اخبار میں شائع فرمائیں۔ ہم جناب کی مہربانی کے از حد مشکور ہوں گے۔ اور ہمارے ان حروف پر روشنی ڈالتے ہوئے جماعت قادیانی کی توجہ ہمارے چیلنج کی طرف ضرور منعطف فرمائینگے۔ ہم نے بموجب تحریرات قادیانیوں کے (الفضل مورخہ ۱۳ جون و ۲۹ اکتوبر ۱۹۳۱ء) ان کو چیلنج دیا تھا کہ

خاص شہر امرتسر میں ہم مسیحیوں سے مناظرہ ہو جائے

اور ہم مسیحیوں کی طرف سے عالی جناب پادری سلطان محمد پال اڈیٹر نور افشان لاہور ہوں۔ اور مضامین حسب ذیل تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

از مدعی مسیحی:

۱۔الوہیت مسیح ناصری ۔۲۔کفارۃ المسیح ۔۳۔ بائبل کلام اللہ ہے

از مدعی قادیانی:

۱۔سابق مکتوب مفتوح پادری برکت اللہ ایم اے فتح گڈھ چوڑیاں ۔
۲۔نبوت مرزا قادیان مرشد ۔۳۔ مسیح کی قبر کشمیر میں ۔

ہم امید کرتے ہیں کہ جناب (ثناء اللہ امرتسری) ہمارے چیلنج پر روشنی ڈالتے ہوئے مرزا صاحب کے مریدوں کو مجبور کریں گے کہ یہ وہی شہر امرتسر جہاں کہ ان کے بڑے میاں صاحب (مرزا غلام احمد) نے شکست کھائی تھی ۔

والسلام ۔آپ کے نیاز مند خادم ۔
چودھری وہاب دین ۔و ایم طفیل مسیحی مدرس امرت سر

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: ہم نے تو پہلے بھی بارہا سفارش کی، اب بھی کرنے کو تیار ہیں کہ مسیحی پیاسوں کو سیراب کرنا چاہیے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ کہیں

بس سمندر دیکھ لی ہم نے تری دریا دلی
تشنہ لب رکھا صدف کو بوند پانی کی نہ دی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۳۱ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۰ھ۔ص ۱۱)

نسل بدکاراں یعنی ذریۃ البغایا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے منکروں کو ذریۃ البغایا (نسل بدکاراں) لکھا ہے ۔ جب سے اخبار اہل حدیث امرتسر اور زمین دار لاہور میں جناب مرزا صاحب قادیانی کی اس شیریں کلامی کا چرچہ ہوا ہے، جماعت احمدیہ (بہر دو صنف) حیران نظر آتی ہے۔ کہیں ذریۃ ، کی تاویل ہے، کہیں بغایا کی تحریف ، کہیں علماء اسلام ،کو بادی اظلم بتایا جاتا ہے، کبھی مراد کفار لئے جاتے ہیں۔ حقیقت میں بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ایسی پیچدار ہے۔ ادھر امت مرزائیہ کا یہ دعویٰ کہ ہم ہی اصل اسلام پر ہیں۔ ادھر ذریۃ البغایا کے سننے سے شریف انسانوں کو کیا چوڑھے چماروں کو بھی نفرت ہوتی ہے۔ اس لئے امت مرزائیہ اس کی تاویل کرنے میں معذور ہے۔ اور کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو ان کو معذور بلکہ مجبور مانتے ہیں اللہ ان کی مشکل حل کرے۔

لیکن اصل حقیقت یہ ہے کہ ماولین کی تاویل اور تشریح مرزا غلام احمد صاحب کی تصریحات کے سامنے بجوئے نارزد

لفظ، بغایا، کے معنی سوائے زانیات کے جتنے بھی کرتے ہیں وہ سب کے سب مرزا صاحب قادیانی کے خلاف منشاء ہیں۔ چونکہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے مخاطبین کسی لغوی تحقیق کے پابند نہیں، بلکہ وہ تو اپنے ہادی و مرشد کے اقوال کے پابند ہیں، اسی لئے تو، دمشق، سے مراد قادیان کہنا ان کے نزدیک صحیح ہے۔ کیونکہ (بقول ان کے) مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بتائے ہیں۔ اس لئے ہم اپنی طرف سے کوئی لغوی تحقیق نہیں کرتے بلکہ جس کا کلام ہے اسی کے ترجمے پیش کرتے ہیں۔

ایک حوالہ انجام آتھم کا ہم پہلے ایک مضمون (مندرجہ اہل حدیث ۱۸ دسمبر ۱۹۳۱ء) میں بتا چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم لودہانوی کے حق میں لفظ، یا ابن بغاء (اے نسل بدکاراں) لکھا ہے۔ آج ہم دو حوالے اور بتاتے ہیں جن میں حضرت عیسیٰ کے قصے میں دو دفعہ بغیه جس کی جمع بغایا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے تحریر کیا ہے پس سنیئے

ثبت من الانجیل انه آوی عنده بغیة (ترغیب المومنین۔ص ۱۸)

ترجمہ فارسی بالفاظ مرزا صاحب قادیانی:

وازانجیل ثابت است کہ او (مسیح) زنت بدکار را نزد خود جاداد۔

دوسرا حوالہ:

وکذلك اقبل علی بغیة اخری وکلمها (ص ۱۸۔۱۹)

ترجمہ فارسی از مرزا صاحب قادیانی:

وہم چنیں یسوع یک مرتبہ با زن بدکار دیگر گفتگو کرد و بدو متوجہ شد

یہ تو دو ثبوت مع پہلے کے تین حوالے مرزا صاحب قادیانی کے ہیں۔ انہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی کی تائید میں وہ حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

مهر البغی حرا م (الحدیث) (فاحشہ کی خرچی حرام ہے)

یہ تین بلکہ مع حدیث چار حوالے دے کر ہم چیلنج دیتے ہیں کہ کوئی شخص مرزا صاحب قادیانی کی کسی تحریر سے ثابت کر دے کہ بغیہ اور بغا یا کے معنی سوائے بدکار کے کچھ اور ہیں، تو ہم وہی مراد لیں گے۔

یاد رکھئے اس سنڈا س کو جتنا چھڑو گے بدبو دے گا اور کبھی صاف نہ ہوگا کیوں؟

نہ کچھ پیری چلی باد صبا کی
بگڑنے پر بھی زلف اس کی بنا کی

ہاں بعض احمدیہ نے لغوی شہادت سے بغا یا الجیوش، نکالا ہے جس کے معنی بتائے ہیں، فوج کا طلیعہ، مگر وہ یاد رکھیں عربی جاننے والے خدا کے فضل سے بہت ہیں سنیئے۔ بغایا کی تین حالتیں ہیں: مفرد، شکل میں تو قطعاً معنی زانیات کے ہیں۔ مضاف الیہ کی صورت ہو جیسی ذریة البغا یا تو بھی نسل بدکاراں مراد ہوتا ہے۔ ہاں جس صورت یہ لفظ خود مضاف بسوئے جیش ہو، تو اس میں اس کے معنی فوج کے طلیعہ کے ہو سکتے ہیں مگر ہماری متنازعہ عبارت میں یہ صورت نہیں۔

پس اگر احمدیہ جماعت مرزا صاحب کی ذریة البغا یا، کی تشریح طلیعہ فوج سے کرتی ہے تو پہلی دو صورتوں میں یہ معنی لغت میں کہیں دکھائے ورنہ ہمارے حوالہ جات اربعہ پر صاد کرے۔

ایک استفتاء

جماعت مرزائیہ بہر دو صنف نے جواب میں کہا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کے حق میں گمراہ کرنے والے اسلاف کے پیرو ہوئے ان کو ذریة البغا یا یعنی گمراہوں کے اتباع کہا گیا ہے۔

پس کیا فرماتے ہیں علماء احمدیہ کہ جس طرح مرزا صاحب قادیانی نے گمراہ کرنے والوں کے اتباع کو ذریة البغا یا کہا ہے اسی طرح جن علماء اسلام اور عام اہل اسلام کے نزدیک مرزا صاحب گمراہ کرنے والے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ جماعت احمدیہ عالیہ کو ذریة البغا یا کہیں تو احمدی جماعت سن کر ناراض تو نہ ہوگی۔ بینوا تو جروا

احمدی دوستو!

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۲۳ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۵)

مودت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری

(ایک مطبوعہ اشتہار)

مولوی صاحب! آپ صاحب انگریزی کے ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ ہوکر مذہبی خدمات میں مصروف ہیں اس لئے آپ کی میرے دل میں عزت و احترام ہے۔اسی بنا پر میں بھرے دل سے آپ کی خدمت میں یہ مودت نامہ لکھتا ہوں۔امید ہے کہ آپ بھی محبت کی نظر سے اسے پڑھیں گے۔

آپ کا ہمارا جتنا مذہبی اختلاف ہے اس کا اصل الاصول جناب مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت خاصہ ہے یہی ایک حد فاصل ہے جو ہم کو ایک جگہ جمع ہونے نہیں دیتی۔ میں اور آپ دونوں عمر کی آخری منزل میں ہیں۔ اس لئے ہمارا مقدم فرض یہ ہونا چاہیے کہ ہم اپنے دل و دماغ میں کوئی ایسا عقیدہ اور خیال لے کر اس دنیا سے نہ جائیں جو مالک کے حضور ہماری گرفت کا موجب ہو۔

امر واقع یہ ہے جس کے اظہار سے مجھے کوئی امر مانع نہیں ہوسکتا کہ ہم مرزا صاحب کی نسبت جو خیال رکھتے ہیں تقلیداً نہیں رکھتے بلکہ علی وجہ البصیرت رکھتے ہیں میں مانتا ہوں کہ جس طرح میں اپنا خیال مدلل پاتا ہوں آپ بھی اپنا اعتقاد پختہ اور مدلل جانتے ہیں میرے وجوہات میں سے بڑی وجہ مرزا صاحب کا وہ اعلان ہے جو انہوں نے ،مولوی ثناء اللہ صاحب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ آخری فیصلہ، کے عنوان سے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا۔ جس طرح میں اسکو اصلی معنی میں کافی جانتا ہوں آپ اس کو نا کافی سمجھتے ہوں گے۔ یہی ایک سد سکندری ہے جس کی بابت آج بھرے دل سے آپ کا احترام ملحوظ رکھ کر آپ کو متوجہ کرتا ہوں کہ آپ اپنے علم وفضل سے مجھے فائدہ پہنچائیں جس کی صورت بہت سادہ اور آسان ہے کہ بمقام لاہور مجلس خاص احباب میں اس آخری فیصلہ پر تھوڑا سا وقت محض مخلصانہ گفتگو ہو جس میں ہر فریق کی یہی کوشش ہو کہ دوسرے فریق کے دل میں بات پہنچائے نہ طعن تشنیع، نہ غلظت کلام، نہ سوء مزاجی، بلکہ فرمان خداوندی قل لھم فی انفسھم قولاً بلیغاً کی تعمیل ہو۔

میں اپنی دلی محبت اور اخلاص پر بھروسہ رکھ کر جواب باصواب کا امید وار ہوں۔ خادم دین اللہ۔ ابوالوفاء ثناءاللہ کفاہ اللہ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۲۳ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۵)

گاندھی جی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کہتے ہیں

آج دوسری مرتبہ ہم نے ہندوستان کے ان دو لیڈروں کو عنوان میں جمع کیا ہے۔ قطع نظر مذہبی اختلاف کے ہم ان دونوں کو ہندوستان کے بڑے آدمی جانتے ہیں۔ اس عنوان کے ماتحت بھی مذہبی نقطہ نگاہ سے گفتگو نہیں ہے بلکہ محض ان کی کامیابی و عدم کامیابی سے ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اپنے مقاصد بیان کئے تھے وہ اتنے عالی شان تھے کہ اگر ان میں وہ کامیاب ہو جاتے تو آج نہ ہندوستان میں کوئی اختلاف ہوتا، نہ حکومت غیر، نہ ست گرہ، نہ گول میز کانفرنس ہوتی، نہ اس کی ضرورت پڑتی کیونکہ وہ اپنی حرکت کا منتہاء دنیا کی اقوام میں وحدت فرماتے تھے۔ وحدت بھی وہ جو مذہب اسلام پر سب کے اجتماع سے حاصل ہو۔ (چشمہ مسیحی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس مقصد میں مرزا صاحب کو جو کامیابی ہوئی وہ عیاں راچہ بیاں ۔
باوجود اس کے ان کے اتباع ان کو بڑھائے چلے جاتے ہیں، بلکہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے اس مقصد اور اس میں فیل ہونے پر غور بھی نہیں کرتے۔
اسی طرح گاندھی جی انگلستان گئے تھے تو یہ مقصد لے کر گئے تھے کہ میں وہی کہوں گا جو کانگریس نے اپنا مقصد قرار دیا ہے یعنی مکمل آزادی۔
چنانچہ انہوں نے ایسا اعلان کیا لیکن اس میں کامیابی نہ ہوئی۔
اس کا ثبوت یہ کافی ہے کہ ارکان کانگریس مثل روز اول نافرمانی کرنے پر تلے بیٹھے ہیں۔ بلکہ صوبہ متحدہ میں دار و گیر شروع ہوگئی ہے۔ بہت سے لیڈران کانگریس گرفتار اور نظر بند ہو چکے ہیں۔ باوجود اس ناکامی کے گاندھی جی کے اتباع بدستور ان کو اسی نظر سے دیکھتے ہیں جس نظر سے پہلے دیکھتے تھے۔
ہمارا عندیہ یہ ہے کہ گاندھی جی اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر نہیں آئے، مگر ان کو اس میں ملامت نہیں۔ کیونکہ ان کا دعوی یہ نہ تھا کہ میں آزادی لے کر آؤنگا، بلکہ یہ تھا کہ چونکہ میں کانگریس کا نمائندہ ہوں اس لئے کانگریس کا نصب العین کانفرنس میں ظاہر کردونگا۔ چنانچہ انہوں نے اپنی تقریروں میں ایسا کیا۔ رہی ناکامی سو اس کا جواب وہی پرانا شعر ہے:

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

برخلاف اس کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مطبوعہ تحریرات صاف ہیں کہ میں ایسا کردوں گا۔ بلکہ یہاں تک بھی کہا کہ اگر میں ایسا نہ کردوں تو میں اپنے دعوی میں جھوٹا۔ اس لئے مرزا صاحب کی نسبت یہ کہنا کہ وہ اپنے مقصد اور دعوی دونوں میں ناکامیاب رہے، بجا ہے۔ اور گاندھی جی نے اپنا دعوی پورا کر دیا مگر مقصد میں ناکام رہے، ٹھیک ہے۔ لیکن اس ناکامی میں ان پر ملامت نہیں کیونکہ ایسا ہونا ان کے بس کی بات نہیں، نہ ان کا دعوی تھا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۲۳ شعبان ۱۳۵۰ھ ص ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم لیگ پر قادیانی اثر سوء

اعلان تھا کہ ۲۶۔۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو مسلم لیگ کا اجلاس دہلی میں ہوگا۔ جلسہ جیسا ضروری اور قوی تھا وہ عیاں ہے ۔ غالباً وزیر اعظم کے آخری اعلان پر اظہار رائے کرنا مقصود ہوگا۔

چونکہ اس دفعہ جلسہ کا صدر چودھری ظفر اللہ بیرسٹر لاہور کو بنایا گیا تھا، مسلمانان دہلی کی طرف سے اظہار ناپسندیدگی کیا گیا کہ صدارت پر قادیانی بٹھایا جائے ۔لیکن لیگ کے ارکان نے اپنے فیصلہ کو مسترد کرنا منظور نہ کیا۔اس لئے اہل اسلام دہلی نے اس صدارت کی مخالفت کی ۔اسی طرح کی جس طرح اہل لاہور نے ڈاکٹر انصاری صاحب دہلوی کی صدارت کی مخالفت لاہور میں کی تھی ۔

یعنی دہلی سے پہلے سٹیشن غازی آباد پر سیاہ جھنڈیوں سے استقبال کیا گیا۔

چودھری ظفر اللہ چلے جاؤ،
جھوٹے نبی کے امتی چلے جاؤ،
دہلی کے مسلمانوں کو تمہاری ضرورت نہیں ، چلے جاؤ۔
گورنمنٹ کے پٹھوؤں چلے جاؤ۔

یہ آوازیں دینے والے اسی ٹرین پر سوا ہو گئے اور دہلی کے اسٹیشن پر ان کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی ۔

اس کے علاوہ یہ نظارہ بھی دیکھنے میں آیا کہ دہلی کے ارکان کے معززین صدر کے استقبال کے لئے اسٹیشن پر آئے ۔ کیوں ؟ اس لئے کہ دہلی کی اسلامی پبلک میں اس پر سخت جوش تھا۔

ادھر یہ ہوا کہ مسجد فتح پوری کے ہال میں جو خاص قومی جلسوں کے لئے وقف ہے، اسی ہال میں مسلم لیگ کا اجلاس ہونا قرار پایا گیا۔ مسلم پبلک نے اس ہال پر صبح سے قبضہ کر رکھا تھا۔ مسجد فتح پوری حاضرین سے پر تھی ۔ اتنے میں عوام میں خبر پھیلی کہ امرتسری فاتح قادیان آج مدرسہ رحمانیہ کے جلسہ میں شرکت کے لئے آئے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ چنانچہ مولانا حافظ ابراہیم صاحب دہلوی فاتح قادیان کے پاس آئے اور بغرض تقریر ان کو ساتھ لے گئے۔

چنانچہ مولانا فاتح قادیان نے قادیانی دعاوی پر بڑی خوبی سے تقریر فرمائی۔ تقریر شروع کرنے سے پہلے فرمایا کہ سامعین غلط فہمی سے مجھے مرزا صاحب قادیانی کا مخالف نہ سمجھیں۔ میں مخالف نہیں بلکہ مرزا صاحب کا مبلغ بلکہ آنریری مبلغ ہوں کیونکہ جو کچھ مرزا صاحب قادیانی فرما گئے ہیں میں وہی سنایا کرتا ہوں۔

چنانچہ آپ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی انہی کے الفاظ میں سنائے۔ لوگ حیران تھے۔ دو باتیں آپ نے عجیب سنائیں ایک یہ کہ مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ میں نے کشف میں ایک مسل لکھی جس میں آئندہ کے واقعات لکھ کر خدا سے منظور کرائے۔

یہ کہہ کر فرمایا کہ اس قسم کا توہینی استقبال بھی اس مسل میں مرزا صاحب ہی نے لکھا ہوگا اس لئے ایسا ہونے میں مرزا صاحب قادیانی کے فعل کا دخل ہے۔

دوسری بات یہ کہی کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے، خدا فرماتا ہے

انی مهين من اراد اها نتك (میں، خدا، اس کو ذلیل کرونگا جو تیری، مرزا کی) اہانت کرنے کا ارادہ کرے۔

اس الہام کے مطابق کہنا چاہیے کہ چودھری ظفر اللہ کی توہین اس لئے ہوئی کہ ان کے دل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اہانت کا ارادہ آیا ہوگا۔ پھر اس میں قصور کس کا۔

غرض آپ نے جو کہا وہ مرزا صاحب قادیانی کے اقوال ہی سے کہا۔

اتنے میں آواز آئی کہ مسلم لیگ کے ممبر رائے سینا کے ایک ہوٹل میں جمع ہو کر مشورہ کر رہے ہیں پبلک فوراً لاریوں میں بیٹھ کر وہاں پہنچی۔ دیکھا کہ پولیس بغرض حفاظت ہوٹل کا محاصرہ کئے ہوئے ہے، اس لئے اندر نہ گئے، باہر ہی،

چلے جاؤ، چلے جاؤ، جھوٹے نبی کے امتیو چلے جاؤ،

کے پرزور نعرے لگا کر واپس چلے آئے۔ یہ ہے قادیانی تحریک کی نفرت کا ثبوت۔

... غالب گمان ہے کہ یہی کیفیت رہے گی۔ ہمیں اہل دہلی کے اس فعل پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس ہے، مگر اس سے زیادہ چودھری ظفر اللہ قادیانی کی لاپرواہی پر افسوس ہے۔ وہ یوں کہ چودھری ظفر اللہ اگر اصلاح قوم کے خواہش مند ہوتے تو صدرات چھوڑ دیتے۔ لوگ مسلم لیگ میں بخوشی شریک ہوتے۔ مگر قادیانی اپنی اغراض کے ماتحت قومی اصلاح کی پرواہ نہیں کرتے (نامہ نگار خصوصی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء ص ۱۶)

مودت نامہ کا جواب

غیر مکتوب الیہ کی طرف سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر یکم جنوری ۱۹۳۲ء میں ایک اشتہار موسومہ مودت نانہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری درج ہوا تھا۔ مکتوب الیہ کی طرف سے تو ہنوز جواب نہ آیا، مگر ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی درمیان میں کود پڑے۔ چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے جو مودت نامہ بنام مولوی محمد علی امیر پیغام اپنے پرچہ مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۲ء میں شائع کر کے مولوی صاحب امیر پیغام کو یہ دعوت دی ہے کہ

بمقام لاہور مجلس خاص احباب میں اس آخری فیصلہ پر تھوڑا سا وقت مخلصانہ گفتگو ہو جس میں ہر فریق کی یہی کوشش ہو کہ دوسرے فریق کے دل میں بات پہنچائے۔ نہ طعن و تشنیع نہ غلطت کلام نہ سوء مزاجی۔ بلکہ فرمان خداوندی قل لھم فی انفسھم قو لاً بلیغاً کی تعمیل ہو۔

کیا اسی قسم کا مودت نامہ امرتسری اڈیٹر اہل حدیث ہم غلامان مسیح موعود کی طرف سے قبول فرما کر اپنی نیک نیتی کا ثبوت دے سکتے ہیں کہ وہ بمقام قادیان مجلس خاص احباب میں اس آخری فیصلہ پر تھوڑا سا وقت مولوی جلال الدین صاحب شمس کے ساتھ گفتگو کا دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امید ہے کہ اسکے جواب میں سے بھی مطلع فرما کر شائقین کو ممنون فرمائیں گے۔ (اخبار فاروق قادیان ۷ جنوری ۱۹۳۲ء ص ۱)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں؛

اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل فریق اس میں منشی قاسم علی وغیرہ ہوں گے اور مولوی جلال الدین ان کے وکیل۔ اس لئے یہ صورت ہمیں منظور نہیں کیونکہ منشی قاسم علی وہی صاحب ہیں جن سے اس مضمون پر براہ راست مقابلہ ہو کر ہم مال غنیمت بھی لودہانہ میں حاصل کر چکے ہیں۔ لہذا ان سے اسی مضمون پر دوبارہ گفتگو کرنا پسے کو پیسنا ہے۔ پس منشی قاسم علی اگر مولوی جلال الدین سے زور آزمائی کرانا چاہتے ہیں، تو وأتوا البیوت من ابوابھا سیدھی راہ سے آئیں۔ وہ راہ یہ ہے کہ بجائے اپنی نیابت کے بجائے مولوی جلال الدین کو خلیفہ قادیان کا نائب بنوائیں۔ پھر ہم ان سے کیا جس کو خلیفہ صاحب پیش کریں گے باضابطہ گفتگو کریں گے۔

ہاں آپ کا عطیہ بابت کرایہ پیش کرنا موجب شکریہ ہے۔ لیکن شائد آپ کو یاد نہ رہا ہو کہ ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب متوفی نے مجھ کو کرایہ آمد و رفت کے علاوہ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ دے کر قادیان بلایا تھا لیکن جنوری ۱۹۰۳ء میں، مع احباب قادیان جا پہنچا تو کرایہ اور انعام کیا، چائے پان تک بھی نہ پوچھا۔ بلکہ دیدار فیض آثار سے بھی محروم رکھا جس پر ہم یہ کہتے ہوئے واپس آئے

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۰ھ جلد ۲۹ نمبر ۱۱ ص ۵۔۶)

ابطال دعوی مجددیت مرزا صاحب

جناب حافظ فضل الرحمٰنؒ صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں:

ناظرین! قرآن مجید بقولہ الیوم اکملت لکم دینکم اس بات پر شاہد ہے کہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کو ایک ایسی عالمگیر کتاب دی گئی ہے جو بنی نوع انسان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تمام ضروریات تا قیامت ہر جگہ اور ہر حالت میں پورا کرنے کا اعلان کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آنجناب ﷺ کے بعد دروازہ نبوت مسدود کیا گیا ہے۔

لیکن امت مرحومہ کو بمابق ارشاد نبوی بلّغوا عنّی و لو آیۃ تلقین کی گئی ہے کہ ہر مسلمان ہر ممکن و جائز طریقے سے اسلام کی تبلیغ کرے اور اللہ نے فرمایا

فلو لا نفر من کل فرقة منهم طا ئفة لیتفقهوا ... الخ۔

کہ ہم میں سے ہر ایک گروہ میں سے ایک عالم فارغ التحصیل ہونے کے بعد تبلیغ میں مصروف رہے اور جناب ﷺ نے اس کی توجیہ اس طرح فرمائی کہ

انّ الله یبعث لهذ ہ ا لا مة علی رأس کل مأة سنة من یجدد لها دینها ۔(یعنی ہر صدی کے سر پر ایک مجدد اللہ تعالی پیدا کیا کرے گا جو اس دین میں تجدید کیا کرے گا)

لیکن ایسی تجدید حسب فرمان

ما آ تا کم الرّسو ل فخذوہ و ما نها کم عنه فا نتهوا

جناب محمد ﷺ کی تعلیم کے ماتحت کی جائے گی۔ مجدد کو دین میں کسی قسم کی اختراع کی اجازت نہ ہوگی،۔

بنا بریں آج تک کئی ایک مجدد ہوئے اور اس اصول کے ماتحت انہوں نے اپنے زمانے کی ضروریات کے مطابق دین کی خدمت کی اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی۔

لیکن چودھویں صدی میں ایک صاحب جن کا نام نامی مرزا غلام احمد قادیانی ہے پیدا ہوئے اور انہوں نے اپنے دعاوی میں سب سے اول دعوی مجددیت کیا۔ ان کے متبعین میں سے ایک پارٹی یعنی لاہوری جماعت لوگوں کے سامنے مرزا صاحب کا یہی دعوی پیش کر کے اپنا ہم خیال بنانے کی کوشش کرتی ہے۔ گو مرزا صاحب نے مسیح موعود اور نبی ہونے کا دعوی بھی کیا، لیکن ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مجددیت پر مختصر طور پر تبصرہ کیا جاتا ہے جس سے ثابت ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اسلام کی تجدید نہیں بلکہ تحریف کی ہے۔

ا۔ مرزا صاحب قادیانی نے (بحوالہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۶) اعلان کیا کہ اہل اسلام کی نجات کا دارومدار مرزا صاحب کی اتباع میں ہے۔ بلکہ صاف فرمادیا جو احادیث میری وحی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف ہوں ردی کی ٹوکری میں ڈال دینے کے قابل ہیں۔

۲۔ لیلۃ القدر اور فرشتوں کی ہستی سے انکار۔

آج تک جمیع اہل اسلام کا یہ متفقہ عقیدہ چلا آ رہا ہے کہ رمضان میں ایک رات ہوتی ہے جس میں عبادت خاص اہمیت رکھتی ہے بلکہ قرآن شریف میں اس رات کی تعریف میں ایک سورۃ بھی بنام لیلۃ القدر آئی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بحوالہ احادیث مندرجہ صحیح بخاری و مسلم صحابہ کرام کو تلقین کی کہ اس رات کو رمضان کے اخیری عشرہ میں تلاش کیا کرو۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب فتح اسلام تقطیع کلاں صفحہ ۲۶ میں فرماتے ہیں:

> تم سمجھتے ہو لیلۃ القدر کیا چیز ہے۔ لیلۃ القدر اس ظلماتی زمانہ کا نام ہے جس کی ظلمت کمال کی حد تک پہنچ جاتی ہے۔ اس زمانہ کا نام بطور استعارہ کے لیلۃ القدر رکھا گیا مگر درحقیقت یہ رات نہیں ہے، یہ ایک زمانہ ہے جو بوجہ ظلمت رات کا ہم رنگ ہے۔

اسی طرح قرآن مجید کی متعدد آیات سے یہ ثابت ہے کہ فرشتے نبیوں پر نازل ہوتے رہے بلکہ حضرت لوطؑ کے مکان پر آئے اور حضرت ابراہیمؑ کے پاس بھی آئے اور آپ نے بچھڑے کا گوشت ان کو کھانے کے لئے پیش کیا۔

علاوہ ازیں یدخلون علیھم من کل باب

لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب توضیح مرام کے صفحہ ۳۳ میں فرشتوں کی ہستی سے انکار کرتے ہیں۔ کیا اچھی تجدید بمعنی تحریف ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۰ھ جلد ۲۹ نمبر ۱۱ ص ۷۔۸)

<u>قادیانی مسیح کا کچا چٹھہ</u>

پنڈت لکشمن جی آریہ اپدیشک نے اس رسالہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے حالات مباحثات درج کئے ہیں اور پیش گوئیوں پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ کتابت معمولی، حجم ۱۸۴ صفحات۔

پرکاشک آریہ ساہتیہ۔ پستکالیہ دہلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۰ھ جلد ۲۹ نمبر ۱۱ ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی علم کلام کا نمونہ

(اس مضمون میں ہزار کا ذکر آتا ہے اس کو سمجھانے کے لئے اس نوٹ کی ضرورت ہے:

مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ دنیا کی ساری عمر از ابتداء تا انتہاء سات ہزار سال ہے۔

یہ بھی لکھا ہے کہ

پانچویں ہزار میں آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے اور چھٹے کے اخیر میں مرزا پیدا ہوئے)۔

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب رح معمار امرتسری لکھتے ہیں:

اب کے سال بھی مثل سابق جلسہ قادیان کا پروگرام بہت لمبے چوڑے پوسٹر کی شکل میں شائع ہوا جس میں منجملہ بہت سے علمائے مرزائیہ کے ناموں کے مولوی جلال الدین شمس مبلغ شام و مصر کا نام نامی و اسم گرامی بھی مندرج تھا۔ آپ کا مضمون بعنوان:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بحیثیت حکم وعدل،

ظاہر کیا گیا تھا۔ ہمارا گمان تھا کہ مولوی جلال الدین صاحب چونکہ بہت عرصہ ممالک عربیہ میں رہ آئے ہیں اس لئے آپ کا مضمون یقیناً دلائل قطعیہ یقینیہ پر مبنی ہوگا اور ایسا کہ دو دونے چار کی طرح نبوت مرزا کا مثبت ہوگا۔

مگر افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ آپ کا مضمون جو الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۲ء میں شائع ہوا ہے اس بات کا مظہر ہے کہ مولوی صاحب موصوف بحیثیت علم اپنی سابقہ حالت سے بھی گر گئے ہیں۔ آپ کے مضمون کا ابتدائی حصہ بالاختصار یوں ادا کیا جا سکتا ہے:

مسیح موعود کی آمد لوگوں کی اصلاح کے لئے ہے اور چونکہ امت محمدیہ بگڑ چکی ہے اس لئے کسی مسیح کی ضرورت ہے تاکہ ان کی اصلاح کرے۔

تمہید کے بعد آپ نے امت مسلمہ کے بگڑنے کا ثبوت یوں دیا ہے:

اخبار وکیل ۱۵ جنوری ۱۹۲۲ء میں لکھا ہے:

مسلمانوں نے پہلے تو انفرادی زندگی میں یہود و نصاری کی اتباع کی اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجتماعی زندگی میں کرنے لگے ہیں۔

اخبار زمین دار مسلمانوں کو آنحضرت ﷺ کی طرف سے مخاطب کرتا ہوا لکھتا ہے کہ:

تم کہلاتے تو میری امت ہو مگر کام یہودیوں اور بت پرستوں کے کرتے ہو تمہارا شیوہ وہی ہو رہا ہے جو عاد و ثمود کا تھا کہ اب رب العالمین کو چھوڑ کر بعل، یغوث، نسر اور یعوق کی پرستش کر رہے ہو۔ زمین دار ۲۱ جولائی ۱۹۳۱ء

اخبارات کی تحریرات نقل کرنے کے بعد مولوی جلال الدین لکھتے ہیں،

ظاہر کہ جب علامات پوری ہو چکیں تو ضروری ہے کہ مسلمانوں کی اصلاح کے لئے ابن مریم بھی ... نازل ہو۔

تحریر بالا شاہد ہے کہ ۱۹۲۲ء سے شروع ہو کر بحیثیت مجموعی مسلمانوں کی حالت ۱۹۳۱ء تک بگڑی ہوئی تھی اور ان کی حالت مقتضی تھی کہ کوئی ان کی اصلاح کے لئے آئے۔ اب چاہیے تو یہ تھا کہ مولوی صاحب مقتضی کے بعد مقتضا کا وجود دکھاتے یعنی ۱۹۳۱ء کے بعد کسی آنے والے مصلح کا نام پیش کرتے مگر افسوس کہ حسب مثل مشہور ملا کی دوڑ مسیت تک، مولوی صاحب پرانی قبریں اکھیڑنے لگے اور جلدی میں مصلح کی حیثیت میں مرزا قادیانی کا نام پیش کر دیا جو خیریت سے ۱۹۰۸ء میں دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔

آہ مولوی صاحب! یہ انوکھا علم کلام اور الٹی منطق کیا آپ نے حضرت سلطان القلم شکستہ رقم کی کتب سے سیکھی ہے کہ مقتضا پہلے ہو اور مقتضی بعد، بالفاظ دیگر معلول پہلے اور علت پیچھے۔

آہ! کس قدر تنزل علمی ہے کہ دلیل تو یہ پیش کی جاتی ہے کہ ۱۹۳۱ء میں لوگ بگڑ چکے ہیں اور ان کے لئے مصلح وہ پیش کیا جا رہا ہے جو ۲۳ سال قبل آنجہانی بھی ہو چکا ہے۔

ناظرین لگے ہاتھوں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بھی اسی قسم کی ایک تحریر ملاحظہ فرمائیں آپ فرماتے ہیں:

آخری حصہ ہزار ششم تکمیل ہدایت اور تکمیل اشاعت کا دن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفہ گولڑو یہ ص ۹۹ ملخصاً)

قول بالا سے ثابت ہے کہ چھٹے ہزار کے آخر میں اشاعت و ہدایت مکمل ہو جائے گی (بہت خوب)۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی جو تکمیل ہدایت کیلئے آئے تھے، کس ہزار میں پیدا ہوئے اور چھٹا ہزار کہاں پر ختم ہوتا ہے۔

سو اس کے لئے بقول امت مرزائیہ حضرت مسیح موعود جری اللہ فی حلل الانبیاء کی عبارت ذیل ملاحظہ ہو:

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھٹے ہزار میں سے گیارہ برس باقی رہتے تھے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۹۵)

ناظرین باتمکین! از روئے قول متقدم الذکر مندرجہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۹ چھٹے ہزار میں ہدایت عامہ بپایہ تکمیل پہنچنی تھی جب کہ مرزا صاحب قادیانی ہنوز پیدا بھی نہیں ہوئے تھے پھر معلوم نہیں تشریف کیوں لائے؟

ہاں ہم خوش ہیں کہ مولوی جلال الدین صاحب اور خود مرزا صاحب قادیانی کے اقوال سے عیاں ہے کہ سچا مسیح موعود ابھی تک نہیں آیا کیونکہ مسلمانوں کی حالت ۱۹۳۱ء تک برابر خراب چلی آئی ہے اور آئندہ کو ابھی اصلاح کی صورت نظر نہیں آتی۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ اس پر نوٹ لکھتے ہیں:

قابل مضمون نگار کا مواخذہ مرزا صاحب کے اقوال پر بہت سخت ہے۔ چونکہ آڑے وقت میں ہم امت مرزائیہ کے کام آیا کرتے ہیں اس لئے اس مشکل میں بھی ان کو مدد دیتے ہیں، گو ان سے شکر گزاری کی امید نہیں۔

پس سنو! مرزا صاحب قادیانی لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۶ میں لکھتے ہیں:

ہزار ششم ضلالت کا سال ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے۔

پس چھٹے ہزار میں جو گمراہی کا زمانہ ہے (جس کو غلطی سے مرزا صاحب قادیانی نے تکمیل ہدایت کا ہزار لکھ دیا تھا اس میں) مرزا غلام احمد صاحب پیدا ہوئے۔ اور ساتویں ہزار میں آپ نے ہدایت کی تو لوگ ایسے ہدایت یاب ہو گئے کہ اس زمانہ کو ہدایت کا زمانہ کہنا صحیح ہے۔ بس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اگر کوئی معترض کہے کہ اس ساتویں ہزار میں جو گمراہیاں ایجاد ہوئی ہیں وہ پہلے نہ تھیں جس کو علم نہ ہو وہ یورپ امریکہ بلکہ خود ہندوستانی پبلک کی زندگی کو بغور مطالعہ کرے، تو اس کو ماننا پڑے گا کہ جو ضلالت بر ضلالت آج ساتویں ہزار میں ہے وہ پہلے نہ تھی ۔ پھر بھی یہ ہزار ہدایت کا کیسے ہوا اور مسیح موعود نے آکر کیا کیا؟

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ اس سوال کا جواب ہمارے پاس نہیں ۔اس لئے اس سوال کو مع دوسرے تعارضات اور اختلافات مرزا کے قصر خلافت قادیان میں بھیج کر جواب کے منتظر ہیں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جنوری ۱۹۳۲ء ص ۶۔۷)

مرزائیوں کیلئے انعام حاصل کرنے ایک نادر موقعہ

جناب نظام الدین سائنس ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ لکھتے ہیں

انعام نمبر ایک

مبلغ سو روپیہ اسے دونگا جو مرزا غلام احمد قادیانی کو میرے دلائل کے مقابلہ میں مسلمان ثابت کردے ۔

انعام نمبر ۲

مبلغ سو روپیہ اسے دیا جائے گا جو مرزا غلام احمد قادیانی کے چیدہ چیدہ الہامات کو خدائے محمد ﷺ کی طرف سے ثابت کردے ۔

تیسرا انعام

مبلغ سو روپیہ ۔ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے ۵۰ جھوٹ پیش کروں گا ۔ اور ہر ایک جھوٹ کو سچا ثابت کرنے والے کو دو روپیہ انعام دونگا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کی شرائط

۱۔ ثالث کوئی غیر مسلم بیرسٹر یا وکیل ہوگا دونوں کی مرضی سے۔
۲۔ وقت کے متعلق صدر اور مجلس جیسا مناسب سمجھے کرے۔
۳۔ خارج از مبحث بات نہ ہوگی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ فروری ۱۹۳۲ء ص ۶)

جلسہ انجمن اہل حدیث بٹالہ میں قادیانی مباحثہ

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

خاکسار خود جلسہ بٹالہ میں شریک تھا۔ میں نے جو دیکھا اور سنا میرا خیال تھا کہ قادیانی اس مناظرہ کا اخبار میں ذکر نہ کریں گے۔ مگر قادیانی اور خاموشی؟ اس لئے انہوں نے الفضل قادیان میں لکھا:

> ۱۱ فروری ۱۹۳۲ء کو انجمن اہل حدیث بٹالہ کے جلسہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے سلسلہ احمدیہ کے خلاف تقریر کی جس کا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مسکت و مدلل جواب دیا اور ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ (الفضل ۲۳ فروری ۱۹۳۲ء)۔

ہوا یہ جلسہ مذکور میں کئی علماء اہل حدیث شریک تھے صدر جلسہ مولانا ابراہیم سیالکوٹی تھے مولانا ثناءاللہ کی تقریر کا عنوان تھا قرآن اور قادیان۔ اس تقریر پر ایک گھنٹہ قادیانیوں کو تبادلہ خیالات کرنے کو دیا گیا۔

مولانا نے فرمایا قرآن کے اترنے سے پہلے اہل عرب ہر قسم کی برائیوں میں مبتلا تھے۔ رسول اللہ ﷺ نے انکو کیسا بنا دیا دنیا نے دیکھ لیا کہ اعلیٰ درجہ کے متقی راست باز ماہر سیاست قائد امت بنے۔ مرزا صاحب نے دعویٰ کیا کہ

میں محمد ثانی ہوں (تریاق القلوب ص ۱۰۱)۔

میرے آنے کی دو غرضیں ہیں:

۱۔ عیسیٰ پرستی کا ستون توڑنا۔ ۲۔ مسلمانوں کو اعلیٰ درجہ کا متقی بنانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کام جیسے کچھ ہوئے سب کو معلوم ہیں۔ مرزا صاحب یہ دونوں کام کر دیتے مگر عمر نے وفا نہ کی کیونکہ مرزا قادیانی کی عمر صرف ایک ہزار اکتیس سال ہوئی۔

جب یہ کہا تو لوگوں نے سمجھا مولانا سہو ہو گیا ہے بجائے ساٹھ ستر سال کے ۱۰۳۱ سال فرماتے ہیں۔ مگر جب ثبوت دیا تو حیرت ہوئی۔ فرمایا۔ مرزا صاحب نے لیکچر سیالکوٹ وغیرہ میں دنیا کی کل عمر سات ہزار سال بتائی ہے اور تحفہ گولڑویہ میں بتایا ہے میں (مرزا) دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار میں پیدا ہوا ہوں (ص ۹۵) جبکہ چھٹے ہزار سے ۱۱ سال باقی تھے۔

اور مرزا محمود احمد قادیانی کہتے ہیں:

> مسیح موعود (مرزا) نے یہ ساتوں ہزار کا دور پورا کرلیا۔ دوسرا دور بھی آپ ہی نے شروع کیا۔ پہلے سات ہزاری دور کے آپ خاتم ہیں دوسرے دور کے آپ ہی آدم ہیں۔ اب آئندہ آپ کی نسل سے انبیاء کرام پیدا ہوں گے۔
>
> (الفضل قادیان ۔۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

فرمایا: میں بغرض آسانی دوسرے دور میں سے صرف بیس سال مرزا صاحب کی عمر میں لیتا ہوں۔

پس میرا حساب یوں سمجھئے۔ چھٹے ہزار سے گیارہ سال۔ ساتواں ہزار سالم۔ دوسرے دور کے شروع سے بیس سال۔ کل ۱۰۳۱۔ سال مرزا کی عمر ہوئی۔ اتنی تھوڑی عمر میں وہ کیا کرتے۔ کسی نے کیا خوب کہا

فکر معاش ذکر خدا یاد رفتگاں
اتنی سی زندگی میں کیا کیا کرے کوئی

فرمایا حاضرین اسے یاد رکھیں اور دوسری بات سنیں،

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حصہ پنجم براہین میں لکھا ہے کہ میری عمر ۷۵ اور ۸۵ کے سال درمیان ہوگی۔

ایک طرف مرزا صاحب کا یہ قول ہے دوسرے حساب سے ان کی عمر ۱۰۳۱ سال۔ ان دونوں میں صحیح کون اور غلط کون؟ میرے مخاطب علمائے قادیان جب ان میں سے کسی ایک کو صحیح کہیں گے تو میں ایک تیسرا حوالہ پیش کرونگا جو ان دونوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برخلاف ہوگا۔ یہ کہہ کر آپ بیٹھ گئے۔

مولانا سیالکوٹی صدر جلسہ نے اعلان کیا کہ سوال و جواب کے لئے پانچ پانچ منٹ دیئے جائیں گے۔ چنانچہ بعد کچھ حیص بیص کے قادیانی فریق کی طرف سے غلام رسول راجیکی کھڑے ہوئے۔ آپ نے جو جواب دیا، نہ دینے سے کچھ اچھا نہ تھا۔ پہلے تو آپ نے کہا کہ قرآن کے ساتھ قادیان کا کیا میل۔ یوں چاہیے تھا کہ قرآن اور تورات کیونکہ قرآن کتاب ہے اور قادیان جگہ۔ یہ بھی کہا کہ قرآن کی فضیلت میں مولوی صاحب نے کوئی آیت نہیں پڑھی۔ یہ بھی کہا کہ خلیفہ صاحب کی عبارت کو آپ نے نہیں سمجھا۔ یہی تین فقرے آپ نے آخر تک دہرائے۔ مولانا نے جواب دیا قادیان سے مراد ہے اہل قادیان جیسے واسئل القریة۔ اہل قادیان سے مراد ہے مرزا صاحب اور ان کے فرزند۔ فضیلت قرآن کا ثبوت میں نے قرآن کی برکت سے دیا کہ اس کی تعلیم سے لوگ با کمال پیدا ہوئے۔ خلیفہ صاحب کی عبارت اردو ہے، چینی یا جاپانی زبان میں نہیں ہے۔ اس کے بعد آپ نے وہ عبارت پڑھ کر سنا دی، فرمایا اگر شک ہو تو آ کر دیکھ لو۔

مولوی غلام رسول نے یہ بھی کہا تھا کہ اس قسم کے قرآن شریف میں بھی ہیں جیسے حضرت موسیٰ کو چالیس راتوں کا وعدہ دینا، اسی کو تیس رات کہنا

مولانا نے فرمایا اصل میں یوں ہوا تھا کہ تیس روز کا حکم دے کر دس کا پھر دیا۔ چنانچہ فرمایا اتممنا ھا بعشر۔ ہم نے تیس کے ساتھ دس ملائیں تو چالیس ہوئے فتم میقات ربہ اربعین لیلة

یہ جواب سن کر قادیانی مناظر پھر اس موضوع پر نہ بولا۔ حاضرین حیران تھے کہ مولانا نے کہ کیسا پکڑا، کہ قادیانی باوجود ادعاء کمال حرکت نہیں کر سکتا۔ انہیں کیا معلوم تھا کہ شیر پنجاب کی گرفت ہے کوئی معمولی نہیں۔ الحمدللہ مباحثہ کا اثر تمام علاقہ بٹالہ میں بہت اچھا رہا۔ قادیانی پریس اور مرید میرے بیان کو غلط جانیں تو مہربانی کر کے مولوی غلام رسول کی تقریر خود ان کی دستخطی شائع کرا دیں۔

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ شوال ۱۳۵۰ھ ص ۳، ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی جماعت کو ایک فیصلہ کن چیلنج

سر کنم نالہ اگر تاب شنیدن داری
سینہ بشگافم اگر طاقت دیدن داری

جناب غلام احمد خان بنگش، ہنگو سے لکھتے ہیں:

حضرات قارئین کرام! اخبار احرار میں ایک مضمون انعامی مبلغ تین سو روپیہ منجانب مولوی نظام الدین صاحب سائنس ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول کوہاٹ جنوری ۱۹۳۲ء کے آخری ایام میں میری نظر سے گذرا۔ جس کا خلاصہ مقصد یہ تھا کہ مرزا صاحب کے عقاید واقوال خلاف اسلام تھے، جو ان کو مسلمان ثابت کردے یا ان کے الہامات کو خدا کی جانب سے ثابت کردے یا ان کی کذب بیانیوں میں سے صرف پچاس پیش کردہ جھوٹوں کو سچا ثابت کردے ایسے شخص کو بالترتیب مبلغ یک صد روپیہ جملہ تین صد روپیہ انعام دیا جائے گا۔

اس کے جواب میں منشی فخر الدین صاحب خادم وخاکپائے مرزائے قادیانی، و، سکرٹری تبلیغ قادیانی جماعت مقیم کوہاٹ نے بصورت اشتہار مختصر جواب دے کر فارغ خطی کا سامان پیدا کرنے کی سعی لاحاصل کی ہے۔ کوہاٹ میں لوگ اسے باعزت فرار سے تعبیر کررہے ہیں۔ خلاصہ مضمون کا یہ ہے۔

۱۔ ماسٹر نظام الدین صاحب اپنا مضمون لکھ کر قادیانی جماعت کو دے دیں۔

۲۔ وہ گھر میں اکٹھے بیٹھ کر اطمینان کے ساتھ شھداء من دون اللہ کی امداد لے کر جواب لکھیں گے۔

۳۔ اس کے بعد ایک ثالث کا برضائے فریقین تقرر عمل میں آئے گا۔

۴۔ مضمون چھپوا کر ان کے پاس بھیجا جائے۔

۵۔ سب مصارف نظام الدین برداشت کرے۔ کیوں؟ یہ نہ پوچھئے۔

میں کہتا ہوں میرے محترم نظام الدین نے بلا مشورہ جلدی کر کے قادیانی جماعت کو سراسیمہ کر دیا ہے۔ خواہ مخواہ تین انعامات یک جا پیش کر کے مرزائی جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے واسطے ایک لانیحل صورت پیدا کر دی ہے ۔ ممکن ہے خدائے مقلب القلوب صرف تھوڑی مشقت ہی سے سامان پیدا کر دیتا۔

ماسٹر صاحب کو مناسب تھا کہ یکے را بگیر د دیگرے را دعوی ، پر عمل پیرا ہوتے ۔ خیر اب وہ جانیں اور منشی فخر الدین۔

میں صرف ایک امر فیصلہ کن پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ جھوٹے پر اللہ بھی لعنت کرتا ہے اور وہ خلقت کی نظر میں بھی ذلیل ہوتا ہے۔

اس اصول کو مدنظر رکھ کر میں مرزا صاحب قادیانی کے تین لاکھ جھوٹ پیش کرونگا۔ مجلس کے انعقاد کے لئے قادیانی حضرات کوئی جگہ مقرر کر دیں۔ اگر پولیس کا انتظام ضروری ہو، تو اس میں بھی مجھے کوئی عذر نہیں ۔ دو سکھ اور دو ہندو بیرسٹر یا وکیل منصف ہوں گے۔

تین لاکھ کذب بیانیوں میں سے جو جو قادیانی جماعت مل کر صحیح اور درست ثابت کر دے پانچ روپئہ فی جھوٹ بسر اجلاس جماعت مرزائیہ کے لئے میز پر رکھتا جاؤں گا۔ اور جتنے جھوٹ وہ سچ ثابت نہ کر سکیں، فی جھوٹ مجھے صرف ایک آنہ برائے اسلامیہ سکول دیتے جائیں تاکہ میری محنت بھی اکارت نہ جائے۔

ایسی صاف اور سیدھی شرائط نہ ماننے والے کا منہ تارکول سے سیاہ کر کے خر دجال پر سوار کر کے سیدھا گنگا کی طرف روانہ کر دیا جائے تاکہ، خس کم جہاں پاک ، کا مصداق ہو اور باطل کی شکست بھی عیاں ہو جائے ۔ اور بے چارے سیدھے سادھے انگریزی دان نوجوانوں کو اس عزرائیلی پروپاگنڈہ سے نجات حاصل ہو سکے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ شوال ۱۳۵۰ھ ص ۵)

مرزائیت سے توبہ

میاں محمود احمد صاحب ! میں نے غلطی سے مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۳۱ء کو بیعت کی تھی ۔ یہ میری غلطی تھی کہ بغیر تحقیقات کئے میں نے ایسا فعل کیا۔ برائے نوازش مجھے اپنی جماعت سے علیحدہ تصور فرمائیں۔

راقم: محمد حسین پٹواری مال ۹۷۔۶۔آر۔ تحصیل منٹگمری (اہل حدیث امرتسر ۴ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی انعام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کئی ہفتوں سے یہ ذکر چل رہا ہے کہ قادیانی اخبار فاروق تین سو روپیہ انعام دینے کا اعلان کرتا ہے۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری میں ہم نے لکھا تھا کہ اس کے بعد ہم کچھ نہ لکھیں گے نہ سنیں گے۔ اس کے بعد اخبار فاروق قادیان مورخہ ۲۸ فروری دیکھنے سے ضرورت محسوس ہوئی کہ پھر ایک دفعہ توجہ دی جائے شائد معاملہ صاف ہو جائے۔ اخبار فاروق قادیان میں لکھا ہے:

میں نے مرزا محمود احمد صاحب قادیانی کو منصف منظور کیا مگر ثناء اللہ نے جرأت نہ کی۔ (فاروق ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء ص ۹)۔

ہم قصے کو لمبا نہیں کرتے اس لئے راقم مذکور کی اس بات کو مان کر کہتے ہیں:

کہ میاں محمود صاحب خلیفہ قادیان منصف مسلمہ فریقین کے سامنے مرزا صاحب کی تحریر سے ہم دونوں میں سے جھوٹے کے پہلے مرنے کی پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھا دیں گے۔

پس میاں محمود احمد صاحب بٹالہ آ کر ایک ہی روز میں یہ فیصلہ کر دیں کہ ہمارا دعوی ثابت ہے یا نہیں؟ بٹالہ میں اجتماع سے پہلے انعامی رقم مسلّمہ امین کے پاس پہنچ جائے اور ہمیں باضابطہ رسید مل جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۲ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ ص ۷)

مرزا صاحب کے دو خواص

ڈوبتے کو تنکے کا سہارا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے وظیفہ خوار اپنا فرض منصبی جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوزیشن کو ہر طرح صاف بنائیں، مگر ان کو اس امر سے ذہول ہو جاتا ہے کہ اقوال مرزا ان سے زیادہ جاننے والے بھی ہیں۔ اور اہل حدیث کو تو بفضل خدا وہی دعوی ہے جو سلمہ بن اکوع صحابی کو تھا جن کا شعر ہے:

انا سلمة بن الاکوع
الیوم یوم الرضع

(میں سلمہ بن اکوع ہوں آج ماں کا دودھ پینے والوں کا مقابلہ ہے، کوئی ہے تو آئے)

اخبار الفضل قادیان نے مرزا صاحب قادیانی کی دو مدحیں ایسی لکھی ہیں کہ مخالف کے نزدیک سب سے بڑی قباحتیں وہی ہیں۔ یعنی ایک نبی ہونا، دوسرا خاتم الاولیاء ہونا۔ چنانچہ اخبار الفضل قادیان کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اللہ تعالیٰ نے جو منصب اور درجہ عطا فرمایا ہے اس سے بعض لوگ ناواقفیت کی وجہ سے کہا کرتے ہیں کہ ان کی بیعت میں شمولیت کی کیا ضرورت ہے۔ یہی مان لینا کافی ہے کہ آپ ایک بزرگ تھے اور اسلام کی آپ نے گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ ایسے بزرگ امت محمدیہ میں پہلے بھی ہو چکے ہیں جن کی بیعت ضروری نہیں سمجھی گئی۔

ایسے اصحاب چونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی صداقت کے قائل ہوتے ہیں اسلئے ہم حضرت مسیح موعود (مرزا) کا منصب آپ ہی کے الفاظ میں ان کے سامنے رکھ کر بتاتے ہیں کہ آپ کو امت محمدیہ کے دیگر اولیاء پر قیاس نہیں کیا جا سکتا بلکہ آپ کو خدا تعالیٰ نے ان کی نسبت امتیازی خصوصیات عطا کی ہیں۔ اس وجہ سے آپ کی بیعت لازمی ہے۔

پہلی خصوصیت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی یہ ہے کہ آپ رسول کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق نبی اللہ ہیں اور امت محمدیہ میں یہ درجہ آپ کو ہی حاصل ہوا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی۔

اور ضروری تھا کہ ایسا ہوتا، تا کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی صفائی سے پوری ہو جاتی کیونکہ اگر دوسرے صلحاء جو مجھ سے پہلے گذر چکے ہیں وہ بھی اسی قدر مکالمہ و مخاطبہ الہیہ اور امور غیبیہ سے حصہ پالیتے تو وہ نبی کہلانے کے مستحق ہو جاتے، تو اس صورت میں آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی میں ایک رخنہ واقع ہو جاتا اس لئے خدا تعالی کی مصلحت نے ان بزرگوں کو اس نعمت کو پورے طور پر پانے سے روک دیا تا کہ جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص ایک ہی ہوگا وہ پیش گوئی پوری ہو جائے۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۱)۔

(الفضل قادیان ۸ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۶)

ہم کہہ چکے ہیں کہ جن دو باتوں کو الفضل نے کمال مدائح سمجھا ہے مخالفوں کے نزدیک وہی اقبح صفات ہیں۔یعنی خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبی بننا اور معمولی آدمی ہو کر دعوی خاتم الاولیاء کرنا، ہاں ایسا دعوی لاہوری بھائیوں کے سامنے کر کے نبوت مرزا منواؤ تو جانیں۔ خیر وہ جانیں اور تم جانو۔ ہم تو دونوں کو خواجہ تاش جانتے ہیں۔

ہمارا جواب سنو! ہم مرزا غلام احمد صاحب کے قائل ہیں کہ انہوں نے ہم کو ہر قسم کے جواب دینے سے فارغ کر رکھا ہے بلکہ خود ہی سب کچھ کہہ گئے ہیں۔ہمیں تکلیف ہے تو محنت اور تلاش کی ہے۔سنیئے

مرزا صاحب نے جب مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا تو اعتراض ہوا کہ مسیح تو نبی تھے ان کا مثیل بھی نبی ہونا چاہیے۔تم تو نبی نہیں ہو۔انہوں نے جواب دیا:

آنے والے مسیح کیلئے ہمارے سید و مولا (ﷺ) نے نبوت شرط نہیں ٹھہرائی بلکہ صاف طور پر لکھا ہے کہ وہ ایک مسلمان ہوگا۔(توضیح مرام۔طبع دوم ص ۹)

کہیے مسیح موعود کے لئے نبوت شرط نہیں، تو آپ کون ہیں جو کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے مسیح موعود کو نبی قرار دیا ہے۔ مدعی (موکل) تو اس دعوی سے انکار کرے اور تم وکیل اس کے سر تھوپو۔

ثابت ہوا کہ بقول مرزا صاحب مسیح موعود کے عہدے کے لئے نبوت لازم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ۔ یہ تمہارا اپنا خیال ہے جس کی تردید مرزا صاحب قادیانی فرما چکے ہیں ۔

دوسری خصوصیت حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی یہ ہے کہ آپ اس امت کے خاتم اولیا اور خاتم الخلفاء ہیں ۔، چنانچہ فرماتے ہیں:

میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرتا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم اولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا اور میں اپنے خدا کی طرف سے تمام ترقیات اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں اور یہ میرا قدم ایک ایسے مینار پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی (خطبہ الہامیہ۔ص ۳۰)۔(الفضل قادیان ۸ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۶)

اس خصوصیت کا ابطال بھی مرزا صاحب نے خود کر دیا ہوا ہے کہ مسیح موعود کے جو ظاہری نشان احادیث میں آیت ہیں یعنی سیاسی رنگ میں آئے گا، عدالت کرے گا۔ وغیرہ۔ میرے بعد ممکن ہے ایسا مسیح آ جائے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

ممکن ہے اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آ سکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت و بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۲۰۰)

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ مسیح موعود کا اصلی رنگ میں آنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نزدیک ممکن ہے۔ پس جب مسیح کا باوصاف کمال آنا بھی ممکن ہے، تو جس وقت وہ آئیں گے وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے اکمل ہوں گے۔ پھر خاتم الاولیاء مرزا صاحب قادیانی کیسے ہوئے؟

قادیانی ممبرو! اللہ سے ڈرا اور مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت سے بچو۔ جو کچھ وہ فرما گئے ہیں اسی پر قناعت کرو۔ سب سے زیادہ یہ بات ہے کہ یہ خیال رکھا کرو کہ اہل حدیث، اقوال مرزا قادیانی کو تم سے اچھا جانتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۱۷ ذی قعد ۱۳۵۰ھ ص ۴، ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا پروگرام

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

امسال جلسہ اہل حدیث بٹالہ میں مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اپنی تقریر دلپذیر میں مرزا صاحب قادیانی متوفی کی حیات تاممات کا پروگرام جو دکھایا قابل شنید تھا۔ بے اختیار احقر بندہ کی زبان پر جاری تھا، مرحبا جزاک اللہ

خیال میں گذرا کہ مرزا صاحب قادیانی کو اپنی عیسویت جو ابتداء ہی سے پیش نظر تھی، اس کے ثابت کرنے میں کیسی کیسی کاروائیاں کرنی پڑیں۔

ابتداء یوں کی گئی کہ حدیث شریف میں وارد ہے، علماء امّتی کا نبیاء بنی اسرائیل۔ اس لئے میں تمام انبیاء کا مثیل ہوں اور چونکہ اس میں کوئی خصوصیت ان کی نہ تھی اس لئے کہ تمام علماء اس بشارت میں شریک تھے۔ اس وجہ سے آپ کو پیام پہنچایا گیا کہ خاص طور پر فلاں فلاں نبی کے مثیل مرزا صاحب ہیں چنانچہ وہ آیتیں الہام پیش کی گئیں جن میں انبیاء کے نام تھے جیسے ففهمنا ها سليمان۔ یا عیسی انّی متو فیك وغیرہ اور ان کے ترجمہ میں لکھ دیا کہ اس سے مراد عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) ہے۔

یہ کاروائی اس خیال سے کی گئی کہ مریدین اس زوردار حکم کو ہرگز ردّ نہ کریں پہلے تو آیت قرآنی پھر الہام ربانی۔ جہلاء جب ان آیتوں کو قرآن میں دیکھ لیں گے اور اس کے الہامی معنی سمجھ لیں گے تو ان کو یقین کامل ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب اس پایہ کے شخص ہیں کہ خدا تعال نے پہلے ہی سے ان کی خبریں قرآن کریم میں دے رکھی ہیں کیونکہ جاہلوں کو بلا تامل ایسی باتوں کا یقین ہو جایا کرتا ہے۔

لطیفہ: کسی گاؤں کا واقعہ ہے کہ وہاں ایک زمین دار ہندو تھا جس کا نام، ابا، تھا اور تعظیماً اس کو لوگ، ابا جی، کہتے تھے۔ عقل مند شخص ہونے کی وجہ سے اس کی وقعت لوگوں کے دلوں میں جمی ہوئی تھی۔ اتفاقاً کوئی (قادیانی مشرب کے) مولوی صاحب اس گاؤں میں گئے۔ ایک شخص نے ان سے پوچھا کہ حضرت! ہمارے ابا جی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام آپ کے قرآن میں ہے؟ مولوی صاحب نے کہا ہاں موجود ہے۔
ابی واستکبر وکان من الکافرین۔

اور اتفاقاً وہ نیک بخت کانا بھی تھا۔ سنتے ہی وہاں کے لوگوں کو بڑا فخر ہو گیا کہ ہمارے کانے اباجی کا نام مسلمانوں کے قرآن میں بھی موجود ہے۔ بڑے ذوق و شوق سے مولوی صاحب کی خدمت کی۔

سو یہی معاملہ سادہ لوگوں کا ہے کہ ایمان جائے تو جائے بلا سے منارۃ المسیح کی گھڑی اور لنگر خانے کی دیگ میں کوئی کمی نہ آنے پائے۔

مرزائی دوستو!

حامی ناداں پریشاں روزگار
بہ ز دانشمند ناپرہیزگار
کاں بنا بینائی از راہ او فتاد
دیں دو چشمش بود در چاہ او فتاد

ان الہاموں میں یہ خاص طریقہ اس واسطے اختیار کیا گیا کہ جاہلوں میں شور وشغب ہو کہ مرزا صاحب قادیانی کا ذکر قرآن میں موجود ہے اور یہ بھی غرض تھی کہ علماء کی نظروں میں یا عیسی والا الہام دوسرے الہاموں میں چھپا رہے، اور کسی کو اس طرف توجہ نہ ہو کہ یا عیسی، کہہ کر مرزا صاحب قادیانی کو خدا کا خطاب کرنا کیسا۔ پھر بتدریج خاص مثیل عیسی ہونے کا دعوی شروع کیا

اے تہی دست رفتہ در بازار
ترسمت پر بناوری دستار

چنانچہ ازالہ اوہام میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

آٹھ سال سے برابر شائع کر رہا ہوں کہ میں مثیل مسیح ہوں۔

اور اسی میں لکھتے ہیں:

اس عاجز کو اللہ تعالی نے آدم صفی اللہ کا مثیل قرار دیا اور کسی کو علماء سے اس بات پر ذرہ بھی رنج دل میں نہیں گذرا۔

پھر مثیل نوح اور مثیل یوسف اور مثیل داؤد اور مثیل ابراہیم قرار دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں تک کہ نوبت پہنچی کہ بابار یا احمد کے خطاب سے مخاطب کر کے ظلی طور پر مثیل سید الانبیاء ﷺ قرار دیا۔

تو بھی کوئی جوش وخروش میں نہیں آیا۔

اور جب خدا تعالی نے اس عاجز کو عیسی یا مثیل مسیح کر کے پکارا تو سب غضب میں آ گئے۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۱۹۱)

یہ بات قرین قیاس نہیں ہے کیونکہ یہ الہام براہین احمد یہ میں لکھا جا چکا ہے اس وقت تو لوگ مرزا صاحب کو اپنے جیسا مسلمان سمجھتے تھے۔ یہ غضب اس وقت آیا کہ انہوں نے مسلمانوں سے خارج ہو کر دوسری راہ لی اور سب کو چھوڑ کر عیسویت کی تخصیص کی۔ اور جس وقت وہ الہام براہین احمد یہ میں لکھا تھا اس وقت جوں ہی پوچھا کہ اس تخصیص کی کیا وجہ (پنجاب میں مولوی غلام علی مرحوم امرتسری، مولوی غلام دستگیر قصوری، حافظ عبدالمنان صاحب وزیر آبادی، علماء لدھیانہ شروع سے مخالف تھے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) اس کی وجہ یہ تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے یہ توقع کسی کو نہ تھی کہ مسلمانوں ہی کو کافر بنائیں گے کیونکہ اس وقت مسلمانوں کی طرف سے کافروں کا مقابلہ کر رہے تھے۔ غرض کہ اس وقت صرف مثیل مسیح کہا گیا۔ اس سے کوئی تعلق نہ تھا کہ مسیح آنے والے بھی ہیں یا مر گئے۔

چونکہ مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمد یہ میں باور کرا دیا تھا کہ مسیح بڑی شان وشوکت سے آئیں گے اور میں بطور پیش خیمہ ہوں اس وجہ سے مسیح کی موت کی طرف کسی کی توجہ ہونے کا کوئی منشاء ہی نہ تھا۔

اس کے بعد، مثیل مسیح موعود، بڑھایا گیا جس سے دیکھنے میں تو یہ بات ہو کہ مسیح موعود کے مثیل ہیں اور در باطن تمہید اس کی تھی کہ لفظ موعود صفت مثیل کی قرار دی جائے۔ چنانچہ معتقدین میں سینہ بسینہ یہ بات رواج پا گئی۔ اس کے بعد لفظ مسیح کو ہٹا کر، مثیل موعود، کہہ دیا۔ اور اس کے ساتھ الہام کی جوڑ لگا دی کہ مسیح جو نبی تھے وہ مر گئے اور ان کی جگہ میں آیا ہوں، اور مثیل موعود، میں ہوں۔ اور جتنی آیات اور احادیث میں صراحةً عیسی کے آنے کا ذکر ہے کہہ دیا کہ اس سے میں ہی مراد ہوں۔ پھر صرف اپنے آپ ہی پر مسیحیت کو ختم نہیں کیا بلکہ انہی پہلے الہاموں کی بنا پر یہ سلسلہ اپنی اولاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی قائم کر دیا اور اس کی دلیل یہ بیان کی کہ میرا نام براہین میں مریم بھی خدا نے رکھا ہے، اس لئے ابن مریم ضرور میری اولاد میں ہوگا، اور وہ الہام جو براہین میں بے تکے سے معلوم ہوتے تھے کیونکہ مقصود اس کتاب کا صرف کفار کا مقابلہ تھا اس میں اس قسم کے الہاموں سے کیا تعلق؟ وہ الہام اتنی مدت کے بعد کام آ گئے ۔ اور وہ غرض پوری ہوگئی جو براہین احمدیہ کی تصنیف سے تھی ۔ دوستو!

ہر کہ گردن بدعوی افرازد
خویشتن را بگردن اندازد

اب غور کیا جائے کہ مرزا صاحب نے اس مسئلہ میں کس قدر داؤ پیچ کئے ۔ اس پر یہ ارشاد ہوتا ہے کہ مولوی لوگ لومڑی کی طرح داؤ پیچ کیا کرتے ہیں اگر انصاف سے دیکھا جائے تو لومڑی کتنی ہی ہوشیار ہو مرزا صاحب کو نہیں پہنچ سکتی ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۳۲ء مطابق ۱۷ ذی قعد ۱۳۵۰ھ ص ۵-۷)

مودت نامہ کا جواب

مولوی محمد علی کی طرف سے غضب نامہ

غالب تم ہی کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ خاکسار نے اخیر ماہ دسمبر ۱۹۳۱ء میں ایک اشتہار مودت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری احمدی شائع کیا تھا جو اہل حدیث مورخہ یکم جنوری ۱۹۳۲ء میں درج ہوا تھا اس کا خلاصہ مضمون یہ تھا کہ:

میں آپ کا احترام ملحوظ رکھ کر آپ کو توجہ دلاتا ہوں کہ آپس کے اختلافات پر غور کر کے ان کو اٹھائیں۔ میرے نزدیک بڑا اختلاف مرزا صاحب متوفی کی شخصیت ہے جس کے لئے انہوں نے آخری فیصلہ والا اعلان کیا تھا میں چاہتا ہوں کہ کسی جگہ بیٹھ کر ہم دونوں نہایت خلوص اور محبت سے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ پر غور کر کے ایک دوسرے کو سمجھانے کی کوشش کریں۔ وغیرہ۔

مجھے یاد نہیں کہ ایسی نرم تحریر میں نے کسی مخالف کی مخالف کے حق میں دیکھی ہو اس لئے میرا خیال تھا کہ میرے مخاطب کو اس کا علم واخلاص مجبور کرے گا کہ بلا حیل وجحت سید ھے غریب خانہ پر تشریف لائیں گے یا دولت خانہ پر بلا کر سمجھانے کی کوشش کریں گے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کے جواب سے مجھے جو کچھ حاصل ہوا وہ تو اس کے پڑھنے والوں کو بھی حاصل ہوا ہوگا خاص مجھے جو چیز حاصل ہوئی وہ یہ ہے کہ میرے حسن ظن کو بہت ٹھیس لگی جواب پڑھتے ہی میرے منہ سے نکلا:

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتم

مولوی محمد علی صاحب نے میرے مودت نامہ کا جواب محبت سے نہیں دیا بلکہ اسی طرح دیا جس طرح جنوری ۱۹۰۳ء کو جب میں مرزا صاحب قادیانی کی دعوت پر قادیان گیا اور وہاں پہنچ کر نہایت اخلاص سے مرزا صاحب کی خدمت میں عریضہ لکھا ۔اس کے جواب میں مرزا صاحب نے عتاب نامہ لکھا جسکو میں محبت پر مبنی تو نہیں سمجھتا ،ہاں دانشمندی پر ضرور مبنی تھا کہ کسی طرح آنے والا پیچھا چھوڑ دے۔ آہ:

خنجر گلے پہ پھیر کے کہتے ہیں ناز سے
ہاں اب تو کہہ ذرا ، ترے قربان جایئے

مرزا صاحب قادیانی کا جواب ان کی جماعت میں گو اچھا سمجھا جائے، لیکن غیر جانبداروں کی نظر میں وہ جواب ، جواب نہیں تھا۔ نہ آپ کا جواب ، جواب ہے بلکہ جواب سے جواب ہے۔ جواب مذکور کا خلاصہ یہ ہے:

میں (محمد علی) بہت سے مسائل آپ کے خلاف مانتا ہوں۔ مثلاً
حضرت عیسی فوت ہو گئے،
حضرت عیسی کا دنیا میں آنا ختم نبوت کے خلاف ہے،
کسر صلیب سے مراد دلائل سے غلبہ ہے،
قرآن پر حدیث قاضی نہیں،
قرآن کی کوئی آیت منسوخ نہیں،
یہ بھی مانتا ہوں کہ: دوزخ دائمی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ بھی مانتا ہوں کہ: کسی شخص کو تلوار کے زور سے مسلمان کرنا جائز نہیں۔ وغیرہ۔

پس پہلے ان مسائل میں بحث ہو لے پھر آخری فیصلہ پر ہو گی۔ جس کی صورت یہ ہے کہ مجلس گفتگو میں فریقین کے چند آدمی احمدی و غیر احمدی شریک ہوں گے آپ (ثناء اللہ) احمدیوں کو منتخب کریں غیر احمدیوں کو میں (محمد علی) منتخب کرونگا پہلے ان مسائل پر گفتگو ہو گی اور ہر ایک مسئلہ پر بحث کے بعد حاضرین کی اکثریت سے فیصلہ کرالیا جائے گا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب میرے ساتھ مناظرانہ صورت اختیار کرنا چاہتے ہیں حالانکہ میری نیت تفہیم حق تھی، مناظرانہ نہ تھی۔ چونکہ آپ یہی چاہتے ہیں، اس لئے مجھے بھی بتفصیل ذیل منظور ہے۔

جو مسائل آپ نے ذکر کیے ہیں یہ اصل الاصول نہیں ہیں، بلکہ آپ نے یہ سب مسائل مرزا صاحب سے بحسن عقیدت و اعتقاد مسیحیت موعودہ سیکھے ہیں۔ چنانچہ قدرتی تصرف نے آپ سے یہ مضمون لکھوایا ہے کہ مجھے یہ سب کچھ مرزا صاحب نے سکھایا ہے میں ان کو قابل احترام کیوں نہ جانوں (ص۲)۔

بس یہی میرا جواب ہے کہ جس بزرگ نے آپ کو یہ عقاید سکھائے ہیں ان کے عہدہ پر گفتگو پہلے ہونی چاہیے۔ اور اسی طرح ہونی چاہیے جس طرح انہوں نے خود بتائی ہے یعنی آخری فیصلہ۔

اس فیصلہ کے بعد (اگر فیصلہ آپ کے خلاف ہو) تو آپ ہر ایک مسئلہ پر بحیثیت عقیدہ کے گفتگو کرنے کا حق رکھتے ہیں۔ اور اگر فیصلہ آپ کے حق میں ہو تو غالباً ضرورت ہی نہ ہو گی کیونکہ آپ یہ اعتقاد رکھنے میں حق بجانب ہوں گے۔

ہاں یہ کہنا کہ میں نے آخری فیصلہ کے متعلق ایک ٹریکٹ آیت اللہ عرصہ ہوا کہ لکھا ہوا ہے صحیح ہے۔ جواباً عرض ہے کہ اسی رسالہ سے مجھے نہایت نیک نیتی سے خیال ہوا کہ آپ کو آپ کی غلطی پر اطلاع دوں تاکہ میرا اور آپ کا خاتمہ نیک ہو۔ اسی نیت سے میں نے اس رسالہ کا جواب آفت اللہ لکھ کر رسالہ فاتح قادیان کے ساتھ ملحق کر کے شائع کر دیا تھا جو ممکن ہے آپ کی نظر سے نہ گذرا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ آپ نے اس موضوع پر رسالہ لکھا ہوا ہے اسلئے آپ کو جملہ مضامین مستحضر ہوں گے، پھر تکلیف کیا۔

مولوی صاحب! آپ مرزا صاحب کو واجب الاحترام سمجھتے ہیں۔ میرا بھی یہی یقین ہے کہ آپ ایسا ہی سمجھتے ہیں۔ پھر جس امر کو مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی اور تعلیم کے لئے آخری فیصلہ قرار دیتے ہیں، کیا آپ کا بحیثیت احمدی ہونے کے فرض نہیں کہ آپ اس پر پوری توجہ کر کے اس کو واقعی آخری فیصلہ ثابت کریں؟

میں جہاں تک جانتا ہوں ہر کہ ومہ آپ کو قائل کرے گا کہ آپ میری درخواست کو منظور کریں۔

بھلا یہ کیا منصفانہ شرط ہے کہ احمدی میں منتخب کروں اور غیر احمدی آپ۔ بھلا یہ تو فرمایئے غیر احمدی آپ کی اصطلاح میں کون کون لوگ ہیں؟

سنئیے! افراد اہل حدیث، افراد حنفیہ بریلویہ، دیوبندیہ، شیعہ، نیچریہ، اہل قرآن، معتزلہ، جہمیہ، قبر پرست، پیر پرست قبہ پرست وغیرہ، یہ سب آپ کے نزدیک غیر احمدی ہیں۔

یہ بھی آپ علی وجہ البصیرت جانتے ہیں کہ ان جماعتوں کی باہمی چپقلش کتنی ہے۔ بلکہ (ذاتی طور پر) کئی ایک اہل حدیث افراد کو خاص مجھ سے کشید گی ہے۔ پھر ایسی صورت میں میں اپنی حق رسی کا اعتبار کر کے حاضرین کی اکثریت پر اپنا فیصلہ چھوڑ دوں؟ ہاں اگر آپ فیصلہ کرانا چاہتے ہیں تو ایک یا دو تین غیر جانبدار (مسلم یا غیر مسلم) منصف مان لیں۔ میں منظور کرونگا۔

علاوہ اسکے میں اتنے احمدیوں کو جانتا بھی نہیں جن سے اچھی تعداد منتخب کر سکوں سوائے آپ کی جماعت کے چار پانچ کو اور قادیان سے سات آٹھ کو جن میں خلیفہ قادیان اور منشی قاسم علی وغیرہ داخل ہیں۔

علاوہ اس کے آپ کے واجب الاحترام بزرگ مرزا صاحب نے ڈپٹی آتھم سے امرتسر میں اعلی پیمانہ پر مباحثہ کیا۔ کیا اس میں وہی طریق اختیار کیا تھا جو آپ نے لکھا ہے۔ تعجب ہے کہ آپ مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مجدد اعظم کہتے ہیں مگر عمل ان کے عمل کے خلاف کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختصر یہ کہ میں آپ سے آپ کے پیش کردہ ہر مسئلہ پر گفتگو کرنے کو تیار ہوں مگر میرا مسئلہ پہلے زیر بحث ہوگا۔

سابقہ وجوہات کے علاوہ بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ ابتداء میری طرف سے تحریک ہے، جس کو آپ نے منظور فرمایا ہے۔ اس لئے یہ اول رہے گا اور آپ نے جو چاہا ہے وہ آپ کی خواہش کے مطابق دوسرے درجہ پر رہے گا۔

مولوی صاحب! اعدلوا هو اقرب للتقوى

ہٹ چھوڑیئے بس اب سر انصاف آیئے
انکار ہی رہے گا مری جان کب تلک

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ ذی قعد ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۶)

مہر الدین بنام محمد علی لاہوری

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ میاں ونڈ سے مولوی محمد علی لاہوری کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں:

بخدمت جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور

مکرمی ام! آپ کا، جواب مودت نامہ، جو آپ نے ازراہ کرم گستری بنام خاکسار بذریعہ ڈاک ارسال فرمایا، ملا، مشکور ہوں

مودت نامہ مولانا امرتسری، اور جواب مودت نامہ آنجناب، ہر دو سامنے رکھ کر حرف بحرف مطالعہ کئے۔ حیران ہوں کہ آپ جیسا گریجوایٹ اور علوم اسلامیہ میں نظر رکھنے والا شخص، مولانا امرتسری کی ایک صاف اور عام فہم اردو تحریر کے سمجھنے میں یا تو قاصر ہے یا دیدہ دانستہ خلاف واقعہ فرما رہا ہے۔ مگر یہ دو امور ایک متدین امام جماعت کی شان کے شایان نہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریر کے بالاختصار دو ہی شق ہیں۔

اولاً یہ کہ فریقین میں مذہبی اختلاف مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت خاصہ ہی ہے اور بس۔ جس کا مطلب صرف اتنا ہے کہ آپ تو مرزا صاحب کو مامور من اللہ،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود، کا رتبہ دیتے ہوں گے مگر مولانا صاحب انہیں ایک ایسے امام دین کا درجہ بھی نہیں دیتے جو قابل اتباع ہو۔

ثانیاً مولانا صاحب اپنے عقیدہ کی وجوہات میں سے ایک بڑی وجہ مرزا صاحب کا اعلان جو انہوں نے مولانا صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان سے شائع کیا تھا، قرار دیتے ہیں، اور جو فی الحقیقت مرزا صاحب کے صادق یا کاذب ہونے کے بارہ میں ایک قطعی فیصلہ کن اعلان ہے۔ اس اعلان کی رو سے اگر مرزا صاحب قادیانی صادق قرار پائیں تو ان کا اتباع واجب۔ اگر کاذب ٹھہریں تو ان کا اتباع ضلالت ہوگا اور بس۔

آپ کا مولانا کی تحریر سے یہ مطلب مستنبط کرنا کہ:

اختلاف عقائد میں ان سے جتنا چاہوں رکھو مگر مرزا صاحب کو چھوڑ دوں تو مولوی ثناءاللہ صاحب مجھ سے مل جائیں گے۔

قابل پذیرائی نہیں۔ مولانا کی توجہ اہم امر پر ہے۔ جیسے کوئی مخالف اسلام کہے کہ مسلمانوں کے ملنے میں مجھے کلمہ شریف کا دوسرا حصہ ہی مانع ہے جو، محمد رسول اللہ، ہے۔ یقیناً اس کا یہ کہنا معقول ہے۔ اس کے جواب میں آپ جیسے متکلم کا کئی اور مسائل پیش کرنا اصل جواب سے عجز کا اعتراف کرنا ہے۔

راقم کے سے تھوڑے علم کا آدمی بھی اس عام فہم عبارت سے اصلی مطلب تک پہنچ سکتا ہے چہ جائیکہ آپ جیسا چوٹی کا آدمی ایسا غلط مفہوم بتلائے کہ مبتدی طلباء کو بھی استہزاء کا موقعہ ملے۔

بندہ مزید مشکور ہوگا اگر آپ تحقیقاتی رسائل و ٹریکٹ مندرجہ نوٹ زیریں ٹریکٹ نمبر۲، ۱۹۳۲ء خاکسار کو ارسال فرمائیں۔ آئندہ بھی یاد فرمایا کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ ص ۶)

<u>مرزائیت سے توبہ</u>

مولوی محمد یعقوب صاحب مبلغ اہل حدیث کانفرنس کو ہم نے اپنے گاؤں میں جلسہ کے لئے بلایا تھا انہوں نے مرزائیت کی خوب تردید کی جس کا اثر بہت اچھا ہوا۔ پانچ اشخاص نے مرزائیت سے توبہ کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راقم: محمد صادق ہیڈ ماسٹر موضع بھینی میاں خان ڈاکخانہ کاہنواں ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۵۰ھ ص ۸)

مکتوب مفتوح بنام عبدالرحمٰن (مہر سنگھ) قادیان

۲۵ مارچ ۱۹۳۲ء کو آپ کا رسالہ موسومہ: حضرت مسیح موعود و علماء زمانہ حصہ اول ۔ ہمارے ایک دوست کی وساطت سے ملا۔ رسالہ ہذا میں آپ نے تین سوالات پیش کر کے بتیس ہزار روپیہ انعام بتفصیل ذیل مقرر فرمایا ہے۔

ا۔عربی زبان کا قاعدہ ہے کہ جب اللہ تعالی فاعل ہو اور بندہ مفعول ہو، تو پھر توفی کے معنی قبض روح جو موت کے وقت ہوتی ہے (یعنی موت فوت) کے ہی ہوتے ہیں اور اس قاعدہ کے برخلاف کسی عربی کتاب یا حدیث اور قرآن میں کہیں ایسا فقرہ استعمال نہیں ہوا جہاں اللہ فاعل ہو اور بندہ مفعول ہو پھر معنی موت فوت کے نہ ہوں ۔اگر کوئی اس قاعدہ کے خلاف نظیر پیش کر سکے تو اس کو بیس ہزار روپیہ انعام ملے گا۔

(ص ۲۱ رسالہ مذکور)

۲۔ہم ایسے شخص کو دو ہزار انعام دیں گے جو صحابہ یا چار امام کے اقوال اور احادیث جو مرفوع متصل ہوں ان سے یہ ثابت کر دے کہ انہوں نے کہیں یہ لکھا کہ عیسی فوت نہیں ہوئے بلکہ آسمان پر چڑھ گئے۔ (ص ۲۳ رسالہ مذکور)

۳۔اگر کوئی مرفوع حدیث یا قرآن سے یہ دکھاوے کہ جسم خاکی بھی آسمان پر گیا ہے تو ہم اس کو دس ہزار روپئہ انعام دیں گے۔ (ص ۵۳ رسالہ مذکور)

پس جناب کی خدمت میں بذریعہ مکتوب ہذا گذارش ہے کہ بفضل تعالی ہم آپ کے ہر سہ سوالات کے جواب ہر وقت پیش کرنے کے لئے تیار ہیں۔انعامی رقم مبلغ بتیس ہزار روپئہ حضرات مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کے پاس جلد از جلد جمع کر کے اطلاع دیں۔

جناب ڈاکٹر سر محمد اقبال۔خان بہادر شیخ دین محمد ایڈوکیٹ۔مولانا ظفر علی خان۔مولوی غلام رسول مہر آف انقلاب ۔ سید حبیب صاحب۔مولوی محمد اسماعیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غزنوی۔ سید محمد شریف صاحب گھریالہ۔ جناب مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹ انعامی رقم جمع ہونے کے بعد دیگر امور بآسانی طے ہو جائیں گے۔

نوٹ۔ تمام اسلامی وقادیانی ولاہوری جرائد سے التماس ہے کہ مکتوب ہذا شائع کر کے سردار صاحب موصوف کی خدمت میں پہنچا دیں۔

خاکسار محمد عبدالکریم عاجز۔ معرفت اہل حدیث امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اپریل ۱۹۳۲ء ص ۷)

تینوں میں سچا کون؟ مرزائی آریہ یا عیسائی؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ تو ہمارا یقین ہے کہ ہمارے احمدی دوست (ہر دو صنف) انگریزی طریق کے پروپیگنڈہ (اشاعت) میں کمال مہارت رکھتے ہیں۔ اس کی تفصیل ہم پھر کبھی کریں گے آج جس غرض کے لئے یہ نوٹ لکھا جاتا ہے، وہ خاص ہے۔

امرتسر میں قادیانیوں اور عیسائیوں کا مباحثہ مقرر ہوا تھا جو بوجہ ایام ہولی بحکم صاحب ضلع ملتوی ہو گیا اس پر قادیان کے اخبار الفضل نے لکھا:

امرتسر میں عیسائیوں کا مناظرہ سے فرار:

میں (اڈیٹر الفضل) نے لکھا تھا کہ عیسائی مناظرہ کرنے کی شرائط تو طے کر لیتے ہیں مگر عین وقت پر کسی نہ کسی بہانہ سے انکار کر دیتے ہیں (چنانچہ دھاریوال میں ایسا ہوا) اب امرتسر میں بھی وہی چال چلی ہے۔ چنانچہ جب کہ مناظرہ کی تاریخ میں صرف ایک دن باقی تھا تو ایم طفیل مسیح نمائندہ عیسائیاں نے حسب ذیل تحریر لکھ کر بھیج دی کہ بمشورہ صاحب ڈپٹی کمشنر امرتسر ان ایام (۲۱۔۲۲ مارچ) میں نہیں ہو گا۔ ۱۵؟۔ اپریل ۱۹۳۲ء

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: یہ واقعہ اگر کسی اور مقام کا ہوتا تو ہم دخل نہ دیتے مگر کیا کریں واقعہ ہمارے شہر کا ہے جس کا ہمیں علم بھی ہے، پھر خاموشی کیسے اختیار کریں۔ کریں، تو شیخ سعدی مرحوم خفا ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر بینم کہ نابینا و چاہ است
و گر خاموش بینم بنشینم گناہ است

بہر حال ہمیں ذاتی علم ہے کہ یہ مباحثہ عیسائیوں نے ٹالا نہیں بلکہ اپنی مستعدی کا پورا ثبوت دیا۔ چنانچہ ٹھیک وقت مقررہ پر پادری عبدالحق سہارن پور سے آ پہنچے۔ جس کا علم ہم کو اس طرح ہوا کہ وہ مع دو دیگر ساتھیوں کے دفتر اہل حدیث میں آئے اور مناظرہ کے ملتوی ہونے پر افسوس ظاہر کیا۔ پھر دوسرے روز وہ قادیان جا پہنچے جہاں وہ بوجہ نہ موجود ہونے خلیفہ قادیان کے اعیان قادیان کو ملے اور التوائے مناظرہ کا ذکر کر کے آئندہ کے لئے تقرر مناظرہ کی۔ درخواست لکھ کر بذریعہ ڈاک بھیج دی۔ ہمارا گمان ہے کہ آج (۷۔ اپریل) تک ان کو جواب نہ ملا ہوگا۔

اس واقعہ کی مثال قادیانی تواریخ میں صاف ملتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مخالفوں کے حق میں بالہام الٰہی موت کی پیش گوئیاں کیا کرتے تھے، مگر جب ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے مخالفین کے حق میں موت کی پیش گوئی کرنے سے منع کر دیا تو ملہم اور ملہم (مرزا اور خدائے مرزا) دونوں ایسا کرنے سے رک گئے کیونکہ حکم حاکم مرگ مفاجات۔ ہماری غرض صرف یہ ہے کہ ہم بوجہ شہری ہونے کے یہ بتا دیں کہ عیسائی مناظرہ سے بھاگے نہیں، ہاں وہ بھاگے ہیں تو قادیان کی طرف بھاگے ہیں جو فن فرار میں عیسائیوں کی بے شعوری کا ثبوت ہے۔ فافہم

اسی طرح لاہوری احمدیوں نے اپنے مبلغ مرزا مظفر حسین کے مناظرہ بآریہ کا بڑے طمطراق سے ذکر کیا۔ اسکے جواب میں آریوں نے لکھا:

شرم چہ کتّیست کہ پیش مرداں بیاید

مذکورہ بالا مصرعہ احمدی مولوی مرزا مظفر بیگ اور احمدیہ انجمن سامانہ کے سکرٹری پر عائد ہوتا ہے (پھر اس کے بعد سامانہ ریاست پٹیالہ کے مباحثہ کا ذکر کیا) (آریہ ویر۔ لاہور۔ ۱۴۔ چیت)

تیسری مثال: جو کہ ضلع سرگودھا پنجاب میں ماہ فروری میں قادیانیوں اور احناف میں مباحثہ ہوا، قادیانیوں نے لکھا کہ اس مباحثہ کے اثر سے ۵۲۔ حنفی، احمدی ہوئے۔ وہاں سے ایک آدمی روئداد لے کر آیا اس میں لکھا تھا کہ مباحثہ کے اثر سے ایک بھی حنفی، احمدی نہیں ہوا۔ بلکہ ۱۴ مرزائی تائب ہوئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم حیران تھے کہ اس اختلاف کو کیونکر اٹھائیں۔ اتنے میں ایک مبلغ لاہوری احمدی جماعت کے شیخ بشیر احمد امرتسر میں ہم سے ملے (ضلع سرگودھا والے مباحثہ کا) ذکر چلنے پر بولے میں خود اس مباحثہ میں شریک تھا۔ سچ ہے کہ ۱۴ قادیانی تائب ہوئے۔ ہم نے بحکم شهد شا هد من اهلها اس روایت کو صحیح سمجھا اور اپنے تجربہ کی بنا پر قادیانی کو پروپیگنڈہ کا معزز لقب دیا۔

ناظرین! احمدیہ افراد چاہے کسی جماعت سے تعلق رکھتے ہوں ان کی اس قسم کی اشاعتی مساعی ہر جو اپنی فتوحات کے متعلق ہوں قابل تحقیق قرار دیا کریں قابل تصدیق نہ جانا کریں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۸ ذی الحج ۱۳۵۰ھ ص ۵۔ ۶)

جواب ٹریکٹ بخدمت مولوی محمد علی

سید محمد حسن شاہ صاحب توپ خانہ۔ مالاکنڈ سے لکھتے ہیں:

آپ (یعنی مولوی محمد علی لاہوری) کے دو عدد ٹریکٹ نمبر ۱، نمبر ۲ بابت ۱۹۳۲ء مجھے ملے۔ مشکور ہوں۔

ٹریکٹ نمبر ۱ میں تو چونکہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کیا گیا ہے اس لئے اس کے متعلق جواب دہی انہیں کا فرض ہے۔ البتہ ٹریکٹ نمبر دو کے متعلق میں کچھ عرض کرونگا۔ اور جیسا کہ آپ نے اس ٹریکٹ کے صفحہ ۲ پر دعوت دی ہے کہ، اعتراضات کو بے شک صاف کر لینا چاہیے،، آپ مندرجہ ذیل اعتراضات کا جواب دیں۔

۱۔ دعوی نبوت

آپ نے ٹریکٹ ہذا کے صفحہ ۵۔ ۶ پر زیر عنوان، نبوت کا دعوی، ثبوت دیا ہے کہ، مرزا غلام احمد صاحب نے ایک دفعہ نہیں بیسیوں دفعہ دعوی نبوت سے انکار کیا، مدعی نبوت پر لعنت بھیجی۔ اسے (یعنی مدعی نبوت نبوت) دائرہ اسلام سے خارج قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا۔ چنانچہ آپ نے مرزا صاحب کے اصل الفاظ بھی نقل کیے ہیں، جو یوں ہیں:

میں نبوت کا مدعی نہیں، بلکہ ایسے مدعی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں
مجھے کب جائز ہے کہ میں نبوت کا دعوی کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں
اور کافروں کی جماعت سے جاملوں۔
میں سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی
نبوت و رسالت کا کاذب اور کافر جانتا ہوں۔
جو شخص ختم نبوت کا منکر اسے بیدین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

اب تصویر کا تاریک پہلو بھی ملاحظہ فرمائیے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۱ میں صاف فرماتے ہیں:

جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

پھر اخبار بدر قادیان ۵۔ اپریل ۱۹۰۸ء میں فرمایا:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ خدا تعالی جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو، اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں.... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالی کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لئے ہم نبی ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مندرجہ بالا تحریروں اور آپ کے ٹریکٹ زیر بحث صفحہ ۵۔۶ کو مدنظر رکھتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ کیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب کی یہ تحریریں جن سے دعوی نبوت ثابت ہے، منسوخ ہو چکی ہیں؟

اگر نہیں تو آنجناب کی تحریروں میں اختلاف واقع ہوتا ہے جو کہ دعوی کو باطل کرنے کے لئے کافی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس آپ مرزا صاحب کی کون سی تحریر کو واجب العمل اور صحیح قرار دیتے ہیں؟
نیز آپ مدعی نبوت کو بے دین اور دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں مگر چونکہ مرزا غلام احمد صاحب بحوالہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۱، اور اخبار بدر قادیان مورخہ ۵۔اپریل ۱۹۰۸ء ببانگ دہل فرماتے ہیں کہ، میں نبی ہوں، تو کیا مرزا صاحب قادیانی خود اپنے اور آپ کے فیصلہ (مدعی نبوت دائرہ اسلام سے خارج ہے) کی زد میں آتے ہیں یا نہیں؟

۲۔ خدائی کا دعوی

اسی ٹریکٹ کے صفحہ ۶ پر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ہرگز خدائی کا دعوی نہیں کیا۔
حالانکہ تحریرات مرزا صاحب قادیانی اس کے بالکل خلاف ہیں۔ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴۔۵۶۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی اللہ ہوں۔

پھر اسی حال (جب کہ مرزا صاحب بعینہ اللہ تھے) انہوں نے زمین اور آسمان بنائے ان کو ستاروں سے سجایا اور انسان کو مٹی سے بنانا شروع کیا۔
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قول کے موافق ان کو مارنے اور زندہ کرنے کی طاقت تھی۔
مولوی صاحب! یہ خدائی کا دعوی نہیں تو اور کیا ہے؟

۳۔ توہین انبیاء

ٹریکٹ متذکرہ الصدر کے صفحہ ۷ پر آپ فرماتے ہیں کہ مرزا صاحب کی نسبت یہ خیال کہ آپ نے حضرت عیسی کو گالیاں دیں، بالکل جھوٹ اور بہتان ہے۔ مگر کیا آپ مرزا صاحب کی مندرجہ ذیل تحریریں دیکھنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے

۱۔ حضرت عیسی علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔ یہودی علماء کو سخت سے سخت گالیاں دیں، اور برے برے ان کے نام رکھے اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمانہ دکھلاوے۔ (چشمہ مسیحی۔ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یسوع اس لئے اپنے تئیں نیک نہیں کہہ سکا کہ لوگ جانتے تھے کہ یہ شخص شرابی کبابی ہے... چنانچہ خدائی کا دعوی شراب خوری کا بد نتیجہ ہے۔

(ست بچن۔ص ۱۷۲)

۳۔ مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو۔ شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا (مکتوبات احمدیہ۔ج ۳ص ۲۳۔۲۴)

۴۔ حضرت عیسی علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (کشتی نوح۔ص ۶۵)

مولوی صاحب! عیسی کے ساتھ علیہ السلام لکھنے سے تو آپ کے شکوک رفع ہو گئے ہوں گے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مراد یسوع سے حضرت عیسی علیہ السلام تھی نہ کہ کچھ اور۔

پس یاد رکھئے کہ قادیانی مرزا جی کا یہ کلام اس پاک انسان کے حق میں ہے جس کو قرآن مجید میں رسول اللہ، روح اللہ، و جیھاً فی الد نیاو الآخرۃ ،فرمایا گیا ہے۔ اس کلام کو دیکھتے ہوئے آپ کا ضمیر مرزا جی کے حق میں کیا گواہی دیتا ہے؟ ایمان سے کہنا۔

۴۔ مسلمانوں کی تکفیر اور گالیاں دینا

ٹریکٹ ہذا کے صفحہ ۷ پر آپ لکھتے ہیں کہ یہ بالکل جھوٹا الزام ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا اور ان کو گالیاں دیں۔

مولوی صاحب! یا تو دیدہ دانستہ آپ نے مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہا ہے اور یا کلام مرزا صاحب قادیانی سے آپ بے خبر ہیں۔ مگر آپ کا مرزا جی کی تحریروں سے بے خبر ہونا ہم تسلیم نہیں کرتے اسلئے کہ آپ ان کے سچے جانشین ہونے کے دعویدار ہیں۔ پھر کیا آ کو معلوم نہیں کہ مندرجہ ذیل الفاظ مرزا صاحب کے ہیں اور آپ کے خیال میں کیا یہ مسلمانوں کی تکفیر اور ان کو گالیاں دینا نہیں؟ اگر فی الواقع ایسا ہی ہے جس کو ہر ایک ذی عقل انسان تسلیم کریگا تو آپ کس منہ سے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب پر مسلمانوں کو گالیاں دینے کا الزام بالکل جھوٹا ہے۔ سنیئے مرزا جی فرماتے ہیں:

۱۔ اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑو گے۔

اے ظالم مولویو! تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا۔ (انجام آتھم ص ۲۱)

۲۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم کی پیش گوئی کے جھوٹا ثابت ہونے پر مولانا ابوالوفا ثناءاللہ وغیرھم کے حق میں فرمایا:

یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

۳۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کی میعاد ختم ہونے پر علماء اسلام کو یوں مخاطب فرمایا:

اے بے ایمانو۔ نیم عیسائیوں۔ دجال کے ہمراہیو۔ اسلام کے دشمنو۔

(قادیانی اشتہار انعامی تین ہزار۔ ص ۱۲)

۴۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم کے زندہ رہنے سے جب مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی تو تمام دنیا کو یوں مخاطب کیا:

اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا.... اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولدالحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں۔ (انوارالاسلام۔ ص ۳۰)

۵۔ اپنے مخالفوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ جب محمدی بیگم کے نکاح اور سلطان محمد کی موت کی پیش گوئی پوری ہوگی تو، ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے

(ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۳)

۶۔ مولوی سعداللہ صاحب مرحوم لدھیانوی کو مخاطب کر کے فرمایا:

اے احمق، دل کے اندھے، دجال تو تو ہی ہے۔ دجال تیرا ہی نام ثابت ہوا۔ (قادیانی اشتہار انعامی تین ہزار۔ ص ۱۲)

۷۔ اپنے دعوی مسیحیت کے منکروں کو یوں مخاطب فرمایا:

ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے مگر بدکار رنڈیوں کی اولاد، جن کے دلوں پر خدا نے مہر کی ہے، وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۷۔۵۴۸)

مولوی صاحب! اپنے مجدد کی اس شیریں کلامی کو دیکھئے۔ اخلاق کا کیا اعلیٰ نمونہ پیش کیا ہے۔ کیا آپ اس مثیل مسیح کے نمونہ کلام کو ایک حوالہ کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے کہ:

اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے آپ اخلاق کریمانہ دکھلاوے (چشمہ مسیحی۔ص ۹)

۵۔ جہاد کی تعلیم

آپ نے ٹریکٹ زیر بحث کے صفحہ ۸ پر تحریر کیا ہے کہ

مرزا صاحب پر یہ سراسر الزام ہے کہ آپ نے جہاد کے حکم قرآنی کو منسوخ قرار دیا بلکہ مرزا صاحب (بقول آپ کے) جہاد کی تعلیم کو صحیح اور درست تسلیم کرتے ہیں۔

مولوی صاحب! ہم اس کو آپ کے حافظہ کی کمزوری کہیں یا دھوکہ دہی کی شکایت کریں۔ مرزا صاحب قادیانی تو تریاق القلوب کے صفحہ ۱۵ پر یوں لکھتے ہیں:

میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھیں ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں...

میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں۔

کہیے! جہاد کی تعلیم کو صحیح اور درست کہنے کے یہی معنی ہیں کہ وہ دلوں سے معدوم ہو جائے؟ امید ہے کہ آپ میرے شبہات کو رفع فرمائیں گے اور جواب باصواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اپریل ۱۹۳۲ء مطابق ۸ ذی الحج ۱۳۵۰ھ ص ۶۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وزیر آباد پنجاب میں مناظرہ قادیانی

مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں صادق تھے یا کاذب

ملک ہدایت اللہؒ ناظم انجمن اہل حدیث وزیر آباد لکھتے ہیں:

۱۰۔اپریل (۱۹۳۲ء) بروز اتوار وزیر آباد کی جماعت اہل حدیث اور جماعت قادیانی میں مندرجہ بالا مبحث پر مناظرہ تھا۔جماعت اہل حدیث کی طرف سے امیر المناظرین حضرت فاتح قادیان (مولانا ثناء اللہ امرتسری) تھے۔قادیانی مناظر کا نام (غالبًا) مولوی سلیم اللہ تھا۔یادش بخیر آغاز شباب تھا، بات بات پر اڑنے والے، ضد، تعصب، بگڑنا، روٹھنا، غرضیکہ بہمہ صفت موصوف تھے۔

کم سنی تو نرالی تھیں ہٹیں بھی ان کی
اس پہ مچلے کہ ہم درد جگر دیکھیں گے

پہلا وقت چونکہ قادیانیوں کو دیا گیا تھا اس لئے ان کے مناظر نے حسب معمول چند آیات معیار نبوت ٹھہرا کر ان کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر چسپاں کر دیا کہ وہ دعویٰ نبوت کے بعد ۲۳ برس سے زیادہ تک زندہ رہے۔ان کے ساتھ استہزاء کیا گیا، ان کے دعویٰ کے وقت دنیا کفر وضلالت میں گھری ہوئی تھی اور وہ اپنے مشن میں کامیاب گئے۔وغیرہ

حضرت فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ نے فرمایا کہ آپ کی پیش کردہ آیات اگر دلائل ہوتیں تو مرزا صاحب ان کے ہوتے ہوئے آخری فیصلہ والا یہ اعلان کیوں کرتے جس میں طریق فیصلہ دعا کے ذریعہ لکھا ہے۔خلاصہ اس اعلان کا یہ ہے کہ

> مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت بدنام کیا، اور دکھ دیا ہے۔اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں فیصلہ فرما کہ جو تیری نگاہ میں جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں مار دے۔

اس دعا کے بعد وہ مر گئے۔بس فیصلہ ہو گیا۔

بس پھر کیا تھا قادیانی کیمپ میں کھل بل پڑ گئی۔سرگوشیاں ہونے لگیں۔آخر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات بنائی کہ یہ مباہلہ تھا۔ چونکہ آپ (ثناء اللہ امرتسری) نے دعا نہ کی، نہ اس پر آمین کہی، اس لئے مباہلہ منعقد نہ ہوا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے ایک ایسا علمی سوال کیا جو اس سے پہلے سننے میں نہ آیا تھا، حقیقت میں وہ سوال فیصلہ کن ہے۔ قادیانی مباحث سے دل چسپی رکھنے والے اسے یاد رکھیں گے، تو بہت مفید پائیں گے۔

مولانا امرتسری نے فرمایا یہ اعلان مسودہ مباہلہ ہے یا درخواست مباہلہ؟

فریق ثانی نے بڑی غور وفکر کے بعد جواب دیا کہ کہ مسودہ مباہلہ ہے جیسے نبتھل میں ۔بس یہ کہنا تھا کہ ایسے پھنسے کہ نکل نہ سکے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے فرمایا اگر یہ اعلان مسودہ مباہلہ ہے اور مباہلہ فریقین میں ہوتا ہے، تو اس میں صیغہ جمع متکلم ہونا چاہیے تھا یعنی کلام یوں ہوتا:

> اے خدا! ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) تجھ سے بمنت دعا کرتے ہیں کہ ہم میں اس طرح فیصلہ فرما کہ جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے اسے سچے کی زندگی میں ہلاک کر۔

یہ ہے مسودہ مباہلہ ۔ برخلاف اس کے مرزا صاحب قادیانی تو سارے صیغے مفرد متکلم کے بول رہے ہیں ۔یعنی

> میں عرض کرتا ہوں،
>
> میری درخواست ہے ۔وغیرہ۔

پھر یہ مسودہ مباہلہ کیسے ہوا۔ اسی لئے مرزا صاحب کی زندگی میں ۲۲۔ اگست ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر قادیان میں یہ مضمون چھپا تھا کہ اعلان محض دعا تھی مباہلہ نہ تھا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے جب یہ حقیقت تفصیل کے ساتھ سنائی تو اہل ایمان کے دل ہشاش بشاش ہو گئے۔ اور قادیانیوں کے چہرے عبوساً قمطریرا کی عکسی تصویر تھے۔ تین گھنٹوں کے وقت میں قادیانی مناظر اس چکر سے نہ نکل سکا۔

بعد دو پہر تو فاتح قادیان نے اور بھی کمال کیا۔ سوال کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کس سنہ میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک معمولی سوال تھا مگر قادیانی مناظر پر منوں برف پڑ گئی کہ صاف لفظوں میں جواب نہ دے سکا۔ آخر بصد دقت بولا تو اتنا کہ بعد دعوی مسیح موعود ۲۸ سال زندہ رہے

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے فرمایا میرے پاس رسالہ فتح اسلام موجود ہے جس میں سب سے پہلا دعوی مسیح موعود مذکور ہے اور وہ ۱۳۰۸ھ کا مطبوع ہے۔ صحیح بات یہ ہے کہ مسیح موعود کے دعوی کے بعد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۸ سال زندہ رہے۔ مگر میں آپ کی بتائی ہوئی عمر ۲۸ سال کو بھی مان لیتا ہوں، تاہم مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے کیونکہ خود تحفہ گولڑویہ میں لکھتے ہیں:

مسیح موعود دعوی کے بعد چالیس سال زندہ رہیں گے۔

کہاں چالیس سال اور کہاں اٹھارہ یا اٹھائیس سال۔

یہ بیان ایسا مؤثر تھا کہ اہل ایمان کے لئے موجب تسکین کامل ہوا۔ قادیانی مناظر نے اخیر تک اس کا جواب نہ دیا، نہ دے سکا۔ قادیانی اخبار یا افراد اگر جواب دینے کا اظہار کریں تو وہ بتائیں کہ کیا جواب دیا تھا۔ مگر بتاتے ہوئے یاد رکھیں کہ ہزاروں آدمی جلسہ میں ہوں گے۔ ایسا جواب نہ بتائیں جو کسی نے نہ سنا ہو۔

مرکز قادیان کی تحسین

ان دنوں قادیان کے مرکز نے مناظرہ کا یہ طریق رکھا ہے کہ نوجوانوں کو پرانے نبرد آزماؤں کے مقابل میں فخریہ بھیجتے ہیں۔ ہم اس طریق کار کی تحسین کرتے ہیں جس کی دو وجہیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ مرزائی نوجوان مناظرہ کرنا سیکھ جاتے ہیں۔ دوم بڑی معقول وجہ ہے کہ حاضرین سامعین کو ایسے نوجوان مناظروں کی تقریروں سے اچھا خاصہ موقع ہنسی اور تفریح کا مل جاتا ہے جس میں قادیانی کھسیانے ہوتے ہیں اور مسلمان دل شاد۔ ہماری دلی مراد ہے کہ مرکز قادیان ایسا ہی کیا کرے اسی لئے قادیانی نوجوانوں کی بھول بھلیوں اور تعلیوں پر مولانا فاتح قادیان نے یہ شعر پڑھا تھا جو جلسہ پر جادو کا اثر کر گیا

کچھ جوانی ہے ابھی کچھ ہے لڑکپن ان کا
دو جفا کاروں کے قبضہ میں ہے جوبن ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطیفہ: اثنا مناظرہ میں ایک موقع پر مولانا امرتسری نے یہ شعر پڑھا

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

اس پر قادیانی کیمپ سے شور اٹھا کہ یہ شعر فحش ہے۔ جلسہ میں مولانا ظفر علی خان بھی شریک تھے۔ یہ آواز اٹھی کہ اس شعر کا فیصلہ مولانا ظفر علی خان سے کرایا جائے کیونکہ وہ شاعر ہیں۔ جب اکثریت کی خواہش ہوئی تو مولانا ظفر علی خان سٹیج پر آئے۔ آپ نے فرمایا اس شعر میں کوئی ایک لفظ بھی فحش نہیں۔ اس کا مطلب تو صرف اتنا ہے کہ مولانا ثناء اللہ قیامت کے روز فریاد کریں گے خداوندا! مرزا غلام احمد سے پوچھ کہ اس نے مسلمانوں میں تفرقہ پیدا کر دیا اور مرزا صاحب منتوں سے کہیں گے کہ میاں چپ رہو۔ یہ تشریح سن کر اہل ایمان بہت مسرور ہوئے اور قادیانی اعتراض دور ہوگیا۔ فللہ الحمد

ہمارا یقین ہے کہ اس قسم کے دو تین مناظرے مختلف مقامات میں ہو جائیں تو پنجاب سے قادیانیت کا بیج اکھڑ جائے۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ص ۴۔۵)

جھنگ میں مناظرہ

جھنگ سے ایک مطبوعہ اشتہار وہاں کے معززین کی طرف سے آیا ہے کہ ۲۔ اپریل ۱۹۳۲ء کو انجمن اہل حدیث جھنگ کے جلسہ میں مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی کی تقریر متعلقہ ختم نبوت پر قادیانی مناظر مولوی ظفر احمد سے گفتگو ہوئی۔ مولانا ابراہیم سیالکوٹی کی تقریر پر نہ تو سوال معقول کر سکا نہ تقریر کا جواب دے سکا۔ حاضرین مرزائیوں کی شکست پر بہت محظوظ ہوئے۔ راقم: ڈاکٹر نور حسین وغیرہ۔ ۲۰۔ اصحاب۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ص ۵)

مولوی محمد علی لاہوری کی تحریف قرآنی

جناب حافظ محمد حسنؒ برانڈرتھ روڈ لاہور سے لکھتے ہیں:

قرآن مبارک نے یحرّفون الکلم عن مواضعه یہودیوں کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں استعمال کیا ہے، لیکن آج ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا کہ اس کاذب مسیح موعود مہدی مسعود چودھویں صدی کے مجدد اپنے زعم فاسد میں احمد، محمد، آدم، ابراہیم، اور موسیٰ بننے والے منشی غلام احمد قادیانی کے چیلے چانٹے تحریف کلام الٰہی میں ان سے کم نہیں۔

منشی صاحب قادیانی نے اپنی تصانیف میں بکثرت آیات قرآنی میں تحریف کی ہے اور من گھڑت آیات لکھ کر قرآن مجید کی طرف منسوب کی ہیں جو ہرگز ان الفاظ کے ساتھ قرآن حکیم میں موجود نہیں۔ مشتے نمونہ از خروارے میں اپنے مضمون بعنوان منشی غلام احمد قادیانی اور ان کی قرآن دانی، اخبار زمین دار میں شائع کرا چکا ہوں۔

جب پیر و مرشد کا یہ کام ہے تو مریدوں کا حق ہے کہ وہ اپنے پیر کے قدم بقدم چلیں۔ سچ ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

بات یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو کچھ عرصہ سے یہ شوق چرایا ہے کہ رسالوں اور پمفلٹوں کے ذریعہ سے مسلم پبلک کو گمراہ کیا جائے اور روز روشن میں ان کی آنکھوں میں خاک جھونکی جائے۔ ان رسالوں میں وہی بوسیدہ اور پرانی باتیں درج ہیں جن کے مسکت اور دنداں شکن جوابات بکرّات مرّات علماء حقانی اور دافع فتنہ قادیانی اپنے اشتہاروں اور اخبارات میں شائع کرا چکے ہیں۔

آپ کے رسالہ دعوت عمل کے سرورق پر آپ کے نام کے ساتھ یہ دم چھلا لگایا گیا:

از رشحات قلم عالم باعمل فاضل اکمل حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور مصنف تفسیر بیان القرآن اردو۔ ترجمۃ القرآن انگریزی، نکات القرآن، جمع القرآن،

لیکن میں سچ عرض کرتا ہوں کہ قرآن پر اتنی کتابیں لکھنے کے باوجود مولوی صاحب اپنے پیر و مرشد کی طرح تحریف قرآنی میں خوب مہارت رکھتے ہیں۔ آپ نے اسی رسالہ دعوت عمل کے صفحہ ۹ پر لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قرآن کریم میں فرمایا ینزل الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ۔

کیا مولوی صاحب بایں دعوی قرآن دانی مطلع فرمائیں گے کہ یہ آیت کس پارہ اور کس سورۃ میں ہے۔ شائد اس قرآن میں ہو جو قادیان کے قریب نازل ہوا ہے جیسا کہ منشی غلام احمد نے تحریر کیا ہے انا انزلناہ قریباً من القادیان۔ میں دعوی اور تحدی کے ساتھ بابانگ دہل اعلان کرتا ہوں کہ یہ الفاظ قرآن میں نہیں ہیں۔ اور آپ ہرگز ہرگز اس میں اس میں نہیں دکھا سکتے (مولانا ثناءاللہ نے حاشیہ میں لکھا ہے: کیا یہ آیت بھی قرآن شریف میں ملتی ہے جو مولوی محمد علی نے بزمانہ اڈیٹری ریویو لکھی ہے یا ایھا الذین آمنوا انا خلقنا کم من ذکر و انثی ۔ترجمہ بھی ایسا ہی کیا ہے ۔ اے ایمان والو...الخ) فان لم تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس و الحجارۃ اعدت للکافرین

پبلک کی آگاہی کے لئے میں یہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ قرآن میں یہ آیت بایں الفاظ وارد ہے: ینزل الملائکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ۔

چونکہ منشی غلام احمد قادیانی نزول ملائکہ سے منکر ہیں (دیکھو توضیح مرام وغیرہ) اس لئے مولوی محمد علی نے آیت قرآنی میں تحریف کر کے ینزل الروح من امرہ لکھ دیا اور ملائکہ کا لفظ بیچ سے اڑا دیا اور ایسا کرنے میں یہود کی پیروی کی۔

مولوی محمد علی صاحب! وہ دن آنے والا ہے کہ آپ کے مکروفریب کا سارا تارو پود کھل جائے گا

الا یظن اولئک انھم مبعوثون لیوم عظیم یوم یقوم الناس لرب العالمین

اللہ تعالی کے فضل وکرم سے جب تک حفاظ کا وجود دنیا میں موجود ہے آپ کی تحریف قرآنی کارگر نہیں ہو سکتی اور آپ ہمیشہ منہ کی کھائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۰ھ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں سے مناظرہ اوران کی شکست

قاضی ضیاء الدین خطیب جامع مسجد مندوال ضلع کیمبل پور لکھتے ہیں:

۱۳۔اپریل ۱۹۳۲ء کو مندوال ضلع کیمبل پور میں مرزائیوں سے مناظرہ ہوا اہل سنت کی طرف سے مولانا کرم الدین بھیں ضلع جہلم قرار پائے اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی فخر الدین ومولوی محمد نذیر مولوی فاضل خاص قادیان سے بلوائے گئے تھے۔مبحث مرزا صاحب کے دعاوی والہامات قرار پائے۔ ہر دو جانب سے دو دو تین تین تقریریں ہوئیں تھیں کہ قادیانی مولوی کا ناطقہ بند ہوگیا۔ ہر چند کہا گیا کہ کھڑے ہو کر تقریر کرو، مگر نہ کرسکا۔

اس کے بعد حاضرین مجلس کی استدعا پر مولانا کرم الدین صاحب جہلمی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عجیب وغریب دعاوی ان کی کتابوں سے بقید صفحہ و سطر پڑھ کر سنائے کہ آپ کا الہام ہے کہ

خدا نے آپ کو رحمۃ للعالمین کرکے بھیجا ہے اور آپ ہی لو لاك لما.. الخ کا مصداق ہیں اور آپ کے معجزات کی تعداد ۳ لاکھ ہے بحالیکہ آنخضرت ﷺ کے معجزات صرف ۳ ہزار تھے۔اور آپ کا تخت سب سے اوپر بچھایا گیا ہے۔

کشف میں آپ کو معلوم ہوا کہ آپ خدا ہیں اور یقین کیا کہ خود خدا ہیں اور کہ آپ ہی نے زمین وآسمان بنائے ہیں۔اور پھر انسان کھنکھناتے گارے سے پیدا کیا ہے۔

یہ بھی آپ کا الہام ہے کہ زمین وآسمان آپ کے ایسے تابع ہیں جیسے خدا کے۔

اور کہ آپ کا نام کامل اور معاذ اللہ خدا کا نام ناقص ہوگا۔

اور کہ آپ ایک دفعہ مرد سے عورت بن کر حاملہ ہوئے (مریم) اور دس مہینے کے بعد وضع حمل ہوا تو عیسیٰ بچہ جنا۔

ایک دفعہ آپ نے اپنی پیش گوئیوں کی مسل دستخط کے لئے خدا کے پیش کی تھی۔ خدا نے سرخی سے دستخط کئے۔قلم چھڑکا تو مرزا صاحب کے کپڑے اور عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنوری کی ٹوپی پر قطرات گرے تھے۔
اب مرزائی بے چارے شرم کے مارے کہیں منہ نہیں دکھا سکتے۔
(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۳۲ء ص ۱۲)

مرزا محمود بطور منصف

جھوٹے کے سچے کی زندگی میں مرنے کی پیش گوئی کا معاملہ بھی چل رہا ہے۔منصف مقرر نہیں ہو رہا۔حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کہا تھا کہ میں مرزا محمود احمد کو منصف ماننے کو تیار ہیں۔قادیانی کہتے تھے کہ ہم میاں محمود صاحب کی خدمت میں عرض نہیں کر سکتے نیز ان کو مقرر کرنے میں ثناء اللہ کی بدنیتی ہے۔اس کے بعد مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کہا کہ بامر مجبوری ہم سرور شاہ کو منصف مانتے ہیں (اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۳۱ء)

بعد ازاں فریق ثانی نے لکھا کہ مجھے مرزا محمود منصف منظور ہیں۔(فاروق ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء)۔

اس اقرار پر حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری نے لکھا کہ
میاں محمود خلیفہ قادیان منصف ہوں گے۔(اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء)

مارچ کے اخبار فاروق قادیان میں پھر مطلب کی کوئی بات نہ لکھی گئی اس لئے مولانا کہتے ہیں کہ ہم خاموش رہے۔ہماری خاموشی سے فائدہ اٹھا کر ۲۵۔۲۸ اپریل کے پرچہ میں لکھا کہ

ایک مہینہ گزرنے پر بھی اہل حدیث خاموش ہے ۔ہم نے ایک معتبر دوست کے ذریعہ شیر پنجاب کی خدمت میں استدعا کی مگر آپ ہیں کہ قردۃ خاسئین کی طرح میں نہ مانوں کی رٹ لگا رہے ہیں۔

(فاروق ۲۵۔۲۸۔اپریل ۱۹۳۲ء)

آپ نے جس معتبر دوست کو بھیجا تھا اس کا نام عمر دین شملوی ہے انہوں نے آپ کا پیغام دیا مگر جواب شاید آپ کو نہیں پہنچایا۔یہ آپ کے معتبر دوست کا کام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ہم نے فوراً لکھ دیا تھا اور انہوں نے نوٹ کر لیا تھا۔

چونکہ فخر الدین (مجوز انعام) خلیفہ صاحب کو منصف مانتا ہے اس لئے وہی منصف ہوں گے۔ اگر وہ خود نہ مانیں تو لاہور کی تعلیم یافتہ جماعت میں سے عربی دان ڈاکٹر اقبال، پروفیسر شفیع اورئینٹل کالج۔ ڈاکٹر برکت علی قرشی۔ پروفیسر مترا وغیرہ میں سے کوئی ایک۔

پس یہ ہماری طرف سے آخری جواب ہے۔

ہاں ۲۱ مارچ کے فاروق میں صفحہ ۷ کالم ۲ پر جس امر کے ثابت کرنے پر آپ نے دس روپیہ انعام رکھے ہیں وہ امر بھی اسی منصف کے سامنے پیش ہو کر فیصلہ ہوگا

مولوی سرور شاہ کو ہم نے تمہارے قول پر منصف پیش کیا تھا جب تم نے کھلے لفظوں میں ان کو منظور کر لیا تو ہم نے بھی آب آمد تیمّم برخواست پر عمل کرنے کو اصل کی طرف رجوع کیا اور اب اسی پر مصر ہیں۔

رقم امانت تین سو، معززین شہر امرتسر میں سے شیخ صادق حسن ممبر اسمبلی یا میاں فیروز الدین سوداگر آنریری مجسٹریٹ یا میاں حفیظ آنریری مجسٹریٹ کے پاس رکھی جاوے۔ ان کے سوا اگر کوئی بات پیش ہوئی، یا ان مسلمہ باتوں سے انکار ہوا تو سلسلہ بند کیا جائے گا۔ اور آئندہ آخری فیصلہ مرزا کو پیش گوئی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء ص ۴-۵)

شریف اور محمود کی اشتہار بازی میں ہمارا محاکمہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج عرصہ مدید ہونے کو ہے کہ ان فریقین میں اشتہار بازی اس امر کے لئے ہو رہی ہے کہ آؤ جی دونوں فریق مل کر خدا سے دعا کریں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت و مہدویت کے متعلق ہم میں فیصلہ فرمائے۔

اتنا وقت اور اتنا روپیہ محض فریقین کے بلانے اور قائل کرنے پر خرچ ہوا۔

سچ تو یہ ہے کہ دونوں فریقوں کو یہ تکلیف اس لئے ہوئی ہے کہ انہوں نے متوفی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ کافی نہ جانا، حالانکہ وہ کافی سے اکفی تھا۔ کیونکہ آسمانی فیصلہ کے بعد زمینی فیصلہ لودہانہ میں بھی ہو چکا تھا جس میں فریق ثانی کو مالی تاوان بھی دینا پڑا۔ ایسا ڈبل فیصلہ مذہبی دنیا میں کبھی نہ ہوا ہوگا۔

خیر مضی ما مضی۔ بعد اس تنبیہ کے ہم ان دونوں فریقوں کی اشتہار بازی میں محاکمہ کرتے ہیں۔

کچھ شک نہیں کہ ابتدائی دعوت سید محمد شریف شاہ صاحب کی طرف سے تھی جو بالکل سادہ الفاظ میں تھی کہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اپنے والد کے دعوی کے متعلق مجھ سے مباہلہ کرلیں۔ پھر اس پر آج تک جو تین تین نمبروں میں گفتگو ہوتی رہی وہ صرف دو باتوں میں رہی:

۱۔ مباہلہ سے پہلے فریقین اپنے اپنے دلائل بیان کریں یعنی میاں محمود احمد زور دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت موعودہ کے دلائل بیان کریں گے اور سید محمد شریف صاحب اپنے انکار کے دلائل پیش کریں گے۔ اس کے بعد فریقین خدا سے دعا کریں کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے ایک سال کے اندر اس پر موت وارد کر۔

۲۔ دوسرا امر زیر بحث یہ رہا کہ حاضرین کی تعداد کتنی ہو۔ خلیفہ قادیان کہتے رہے کہ ہر فریق ہزار پانچ سو آدمی ساتھ ضرور لائے۔ خلیفہ صاحب قادیان اسے ہی سنت قرار دیتے ہیں۔ شاہ محمد شریف صاحب کہتے ہیں یہ سنت نہیں بلکہ سنت یہ ہے کہ صرف مباہلہ کنندہ یا زیادہ سے زیادہ اس کا عیال ساتھ ہو۔ مگر خلیفہ صاحب قادیان اپنی بات پر مصر ہیں۔ چنانچہ آخری اشتہار نمبر ۳ ان کا جو کئی ماہ کے وقفہ کے بعد نکلا ہے اس میں بھی انہوں نے انہی دو باتوں پر اصرار کیا ہے۔

ہم نے اپنے سابقہ محاکمہ میں بتایا تھا کہ خلیفہ قادیان کا اس پر اصرار کرنا کہ ہزار پانچ سو آدمی ضرور شریک ہوں، خود ان کے والد ماجد مرزا صاحب متوفی کے بھی خلاف ہے کیونکہ انہوں نے ساری عمر میں ایک ہی مباہلہ اکیلے مولوی عبدالحق غزنوی مرحوم سے کیا تھا جس میں ایسی کوئی شرط نہ تھی۔

اس کا جواب دینا آسان نہ تھا کیونکہ مرزا صاحب متوفی کا فعل احمدیہ جماعت کے لئے سند قوی اور حجت شرعی ہے مگر خلیفہ قادیان نے اپنی بات کے مقابلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اس کی بھی پرواہ نہ کی صاف لکھ دیا کہ میں جو کہتا ہوں کہ ہزار پانچ سو آدمی فریقین کے شریک مباہلہ ہوں یہی سنت ہے اور میرے والد مرزا صاحب مسیح موعود کا مباہلہ مسنون نہ تھا۔

کتنی دلیری یا فراری ہے کہ جس نبی یا رسول کی صداقت میں مباہلہ کیا جائے اسی کے فعل کو خلاف سنت کہہ کر چھوڑا جائے، حالانکہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے خط اسی مولوی عبدالحق غزنوی میں لکھا تھا کہ میں استخارہ مسنونہ کر کے آپ کے ساتھ مباہلہ کرنے کو آیا ہوں (اشتہار غزنوی مورخہ ۸ ذی قعدہ ۱۳۱۰ھ)۔ناظرین غور فرمائیں کہ استخارہ تو مسنونہ ہو، اور مباہلہ غیر مسنونہ۔ ایں چہ بو العجبی ست

ناظرین! یہ ہے فریقین کے مقدمہ کی مسل۔ ہم چونکہ چاہتے ہیں کہ فریقین کا شوق اور ولولہ پورا ہو، اس لئے ہم محاکمہ بطور سفارش فریقین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔

سید محمد شریف صاحب منظور کر لیں کہ خلیفہ قادیان صدق مرزا صاحب پر چندمنٹ تک بیان کر لیں اس کے بعد شاہ صاحب چندمنٹ بیان کریں۔ اس وقت وہ دلیل بیان کریں جس کی وجہ سے ان کو یقین ہو کہ مرزا صاحب مدعی مسیحیت موعودہ اپنے دعوی میں کاذب تھے۔اس کے بعد فریقین الگ الگ ہو جائیں بلکہ پہلے سے الگ الگ بیٹھیں۔ان کے نام بنام مع پتہ کے لکھے جائیں دعا مباہلہ صرف یہ ہوگی کہ میں محمد شریف مرزا غلام احمد کو ان کے دعوی مسیحیت موعودہ میں جھوٹا جانتا ہوں۔ میں محمود احمد قادیانی مرزا صاحب کو انکے دعوی مسیحیت موعودہ میں سچا یقین کرتا ہوں

یہ بیان فرداً فرداً ہو کر مل کر یوں دعا ہو۔

اے خدا ہم میں سے جو جھوٹا ہے اس کو ایک سال کے اندر اندر ہلاک کر۔

فریقین کے آدمی آمین کہیں۔

اس کا اثر کب ہوگا

شاہ محمد شریف صاحب کی سچائی کا اثر صرف خلیفہ قادیان تک محدود رہے گا مگر خلیفہ قادیان (مرزا محمود) کی سچائی کا اثر یہ ہوگا کہ جتنے لوگ شاہ صاحب کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں گے پانچ سو یا ہزار بلکہ دو ہزار مع شاہ صاحب کے سال کے اندر اندر سب مر جائیں۔ایک بھی اگر بچا تو خلیفہ (مرزا محمود) صاحب جھوٹے ہوں گے۔

ناظرین! یہ ہماری ایجاد نہیں بلکہ خود مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود مہدی کا اعلان ہے۔ذرہ غور سے سنئے!:

میں یہ بھی شرط کرتا ہوں کہ میری دعا کا اثر صرف اس صورت میں سمجھا جائے کہ جب تمام وہ لوگ جو مباہلہ کے میدان میں بالمقابل آویں ایک سال تک ان بلاؤں میں سے کسی بلا میں گرفتار ہو جائیں۔اگر ایک بھی باقی رہا تو میں اپنے تئیں کاذب سمجھونگا اگرچہ وہ ہزار ہوں یا دو ہزار اور پھر ان کے ہاتھ پر توبہ کرونگا۔ (انجام آتھم۔ص ٦٧)

ناظرین! یہ ہے کثرت شرکاء کی صورت میں مرزا صاحب قادیانی بانی سلسلہ کا اقرار۔خلیفہ قادیان چونکہ ان صاحبزادے اور قائم مقام ہیں انہی کی تائید میں مباہلہ کرنے کو تیار ہو رہے ہیں اس لئے ان کو اس شرط کی تسلیم میں ذرہ بھر تامل نہیں ہو گا یا نہ ہو چاہیے۔ پس جناب سید محمد شریف شاہ صاحب پہلی شرط تسلیم کریں اور خلیفہ صاحب قادیانی دوسری شرط کی تسلیم کا اعلان کریں۔پھر مقررہ تاریخ پر فریقین حاضر میدان ہوں تا کہ مباہلہ ہوکر فریقین کی خواہش پوری ہو جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ٦ محرم ۱۳۵۱ھ۔ص ۳۔۴)

قادیان کا انعام: عنقا صفت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی تحریک کے بانی نے انعامی اعلانوں کی رسم ڈالی اور ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم علی اور ان کی پارٹی نے بزمانہ خلافت اولی اس رسم کو پورا کر دیا۔ اس کے بعد تو یہ ایسی کچھ ڈری کہ سوائے لفاظی کے دینے کے قریب بھی نہیں آتی۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ عرصہ دراز سے یہ سلسلہ چل رہا ہے کہ مولوی ثناء اللہ، مرزا صاحب متوفی کی تحریر سے دکھا دے کہ آخری فیصلہ پیش گوئی تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دکھانے پر تین سو روپیہ کا اعلان ہے۔

اس کے بعد بلا مبالغہ تین سو گالیاں اور بدکلامیاں تو ہم سن چکے مگر روپیہ دینے کے قریب نہیں آتے۔ چونکہ انعامی مضمون ہے اس لئے منصف کا ہونا ضروری ہے۔ ہم نے لکھا تھا کہ منصف خلیفہ قادیان میاں محمود ہمیں منظور ہیں۔ جواب ملا کہ ہم ان کی خدمت میں عرض نہیں کر سکتے۔ نیز خلیفہ صاحب کو مقرر کرنے میں تمہاری نیت بد ہے۔ اس کے بعد ہم نے بمجبوری لکھا کہ بقول آپ کے ہم بجائے خلیفہ صاحب کے مولوی سرور شاہ صاحب کو منصف مانتے ہیں (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۳۱، ص ۱۴)۔

بعد ازاں فریق ثانی نے بڑے زور سے لکھا کہ مجھے مرزا محمود احمد منصف منظور ہیں۔ (اخبار فاروق قادیان ۲۸ فروری ۱۹۳۲ء۔ ص ۹)

اس اقرار پر ہم نے پھر لکھا کہ

میاں محمود خلیفہ قادیان منصف ہوں گے۔ (اہل حدیث ۱۱ مارچ ۱۹۳۲ء ص ۷)

ہم نے سمجھا کہ اب معاملہ ختم ہو جائے گا کیونکہ جماعت قادیانیہ کے نزدیک خلیفہ صاحب سے زیادہ دیانت دار کوئی نہیں۔ غنیمت سمجھیں کہ ہم خود اس کے مجوز ہیں لیکن مارچ کے اخبار فاروق میں پھر وہی دشنامی مضمون دیکھا تم ایسے اور ویسے مگر خلیفہ قادیان کی منصفی کی بابت کچھ نہ لکھا، اس لئے ہم خاموش رہے۔ لیکن ہماری خاموشی سے فائدہ اٹھا کر ۲۵۔ ۲۸۔ اپریل کے پرچہ میں لکھ مارا کہ ایک مہینہ گزرنے پر بھی اخبار اہل حدیث امرتسر خاموش ہے۔

ہم نے ایک معتبر دوست کے ذریعہ شیر پنجاب کی خدمت میں استدعا کی مگر آپ ہیں کہ قردۃ خاسئین کی طرح میں نہ مانوں کی رٹ لگا رہے ہیں۔ (اخبار فاروق قادیان۔ ۲۵۔ ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۲ء)

آپ نے جس معتبر دوست کو بھیجا تھا اس کا نام عمر دین شملوی ہے۔ انہوں نے آپ کا پیغام دیا مگر جواب شاید آپ کو نہیں پہنچایا۔ یہ آپ کے معتبر دوست کا کام ہے۔ ہم نے فوراً لکھ دیا تھا اور انہوں نے نوٹ کر لیا تھا۔

چونکہ فخر الدین (مجوز انعام) خلیفہ صاحب کو منصف مانتا ہے اس لئے وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منصف ہوں گے۔ اگر وہ خود نہ مانیں تو لاہور کی تعلیم یافتہ جماعت میں سے عربی دان ڈاکٹر اقبال، پروفیسر شفیع اورئینٹل کالج۔ ڈاکٹر برکت علی قریشی۔ پروفیسر مترا وغیرہ میں سے کوئی ایک۔

پس یہ ہے ہماری طرف سے آخری جواب۔

ہاں ۲۱ مارچ کے فاروق میں صفحہ ۷ کالم ۲ پر جس امر کے ثابت کرنے پر آپ نے دس روپیہ انعام رکھے ہیں وہ امر بھی اسی منصف کے سامنے پیش ہو کر فیصلہ ہوگا۔

نوٹ نمبر ۱:

مولوی سرور شاہ کو ہم نے تمہارے قول پر منصف پیش کیا تھا۔ جب تم نے کھلے لفظوں میں ان کو منظور کر لیا تو ہم نے بھی آب آمد تیمّم برخواست پر عمل کرنے کو اصل کی طرف رجوع کیا اور اب اسی پر مصر ہیں۔

نوٹ نمبر ۲:

رقم امانت تین سو، معززین شہر امرتسر میں سے شیخ صادق حسن ممبر اسمبلی یا میاں فیروز الدین سوداگر آنریری مجسٹریٹ یا میاں حفیظ آنریری مجسٹریٹ کے پاس رکھی جاوے۔ ان کے سوا اگر کوئی بات پیش ہوئی، یا ان مسلمہ باتوں سے انکار ہوا تو سلسلہ بند کیا جائے گا۔ اور آئندہ آخری فیصلہ مرزا کو پیش گوئی کے نام سے موسوم کیا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۶ محرم ۱۳۵۱ھ۔ ص ۴۔۵)

انعامی چیلنج کی حقیقت

پنڈت آتمانند صاحب نے لکھا ہے:

معزز ناظرین! اخبار اہل حدیث امرتسر مجریہ ۸۔ اپریل ۱۹۳۲ء کے صفحہ ۷ پر مکتوب مفتوح کے عنوان سے بابو عبدالکریم صاحب نے سردار عبدالرحمٰن بی اے (سردار مہر سنگھ) قادیان کے چیلنج کو منظور کر کے استدعا کی تھی کہ سردار صاحب موصوف حسب وعدہ ذرا انعام کسی معتبر شخص کے پاس جمع کرا دیں۔

میں بابو عبدالکریم صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ یہ سب انعامی چیلنج محض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھلا وے کے لئے ہوا کرتے ہیں (منشی قاسم علی سہ صدی اس سے مستثنی ہیں جنہوں نے واقعی تین سو دیا او فاتح نے لیا۔ ثناء اللہ امرتسری) اوران انعاموں کی وقعت مرزا غلام احمد قادیانی کے انعامی اشتہاروں سے بڑھ کر نہیں ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی جائیداد صرف مبلغ پانچ سو روپیہ کے عوض لالہ بشن داس کھتری قادیان کے پاس رہن تھی اور ہمیشہ قرض میں آپ کا بال بال بندھا ہوا تھا، مگر اشتہارات انعامی دس ہزار روپے کے شائع ہوا کرتے تھے۔ اور جب کوئی مقابل آتا تو مرزا صاحب قادیانی اس سے بھی دس ہزار جمع کروانے کا مطالبہ کیا کرتے تھے مجھے تو سردار صاحب کے انعامی چیلنج بھی اسی طرح کے دکھائی دیتے ہیں۔ واللہ اعلم

مرزائی دوست پیشتر ہی مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری مالک اخبار اہل حدیث کے ہاتھوں تین سو روپیہ ہار کر سبق سیکھ چکے ہوئے ہیں، اس لئے سردار صاحب کے انعامی اشتہار کو پڑھ کر میرے معزز بابو عبدالکریم صاحب کو انعام حاصل کرنے کی آرزو نہ رکھنی چاہیے۔

ہم یہ بھی نہیں چاہتے کہ جوش میں آکر سردار عبدالرحمٰن صاحب اپنا روپیہ ہار دیں، اس لئے میں بلا کسی خواہش انعام کے سردار صاحب کو بتلائے دیتا ہوں کہ جب خدا فاعل ہو اور بندہ مفعول ہو، تو لفظ توفی کے معنی قبض روح یا موت کے علاوہ اور بھی ہوا کرتے ہیں۔ اور یہ معنی کسی انسانی تصنیف سے نہیں بلکہ احمدیوں کے خدا اور مرزا غلام احمد قادیانی کی اپنی زبان سے الہام شدہ بتلاؤنگا تاکہ اتمام حجت ہو اور مزید انکار واصرار کی ضرورت نہ پڑے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۵ بار دوم میں بدیں الفاظ چیلنج کیا تھا کہ

اگر کوئی شخص قرآن کریم سے یا کسی حدیث رسول اللہ ﷺ سے یا اشعار و قصائد نظم ونثر جدید عرب سے یہ ثبوت پیش کرے کہ کسی جگہ توفی کا لفظ خدا تعالی کا فاعل ہونے کی حالت میں جو ذوی الروح کی نسبت استعمال کیا گیا ہو وہ بجز قبض روح اور وفات دینے کے کسی اور معنی پر بھی اطلاق پا گیا ہے یعنی قبض جسم کے معنوں میں بھی مستعمل ہوا ہے تو میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر اقرار شرعی کرتا ہوں کہ ایسے شخص کو اپنا جائداد کا کوئی حصہ ملکیت کا فروخت کر کے مبلغ ہزار روپیہ نقد دونگا۔

مولوی اللہ دتہ جالندھری قادیانی نے بھی ضمیمہ تفہیمات ربانیہ کے صفحہ ۷ اپر لکھا ہے کہ

جہاں کہیں لفظ (توفی) اپنی اس نوعیت میں استعمال ہوا ہے وہاں پر صرف قبض روح کے معنے ہیں۔

غالباً سردار صاحب موصوف نے مرزا صاحب قادیانی کی مذکورہ بالاتحریر پر بھروسہ واعتماد کر کے انعامی اشتہار شائع کیا ہوگا لہذا میں

اس لفظ توفی کے معنی جب کہ خدا فاعل اور بندہ مفعول ہو قبض روح کے علاوہ خود مرزا صاحب کے خدا کی زبانی یہاں درج کئے دیتا ہوں اور متنازعہ فیہ آیت مقدسہ کے ہی معنی بتلائے دیتا ہوں تاکہ فعل فاعل مفعول کا جھگڑا ہی تمام ہو جائے۔

اور وہ یوں کہ آیت متنازعہ

انّی متو فیك و رافعك الیّ و جا عل الّذین اتّبعو ك فوق الذین کفروا الی یو م القیا مة .....

بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، خدا کی طرف سے مرزا غلام احمد پر بھی الہام کی گئی اور یہ معانی کئے گئے

میں تجھ کو پوری نعمت دونگا اور اپنی طرف اٹھاؤنگا اور جو لوگ تیری متابعت کریں یعنی حقیقی طور پر اللہ ورسول کے متبعین میں داخل ہو جائیں ان کو ان کے مخالفوں پر جو انکاری ہیں قیامت تک غلبہ بخشونگا یعنی وہ لوگ حجت اور دلیل کی رو سے اپنے مخالفوں پر غالب رہیں گے اور صدق اور راستی کے انوار ساطعہ انہی کے شامل حال رہیں گے اور سست مت ہو اور غم مت کرو خدا تم پر بہت ہی مہربان ہے خبردار ہو بتحقیق جو لوگ مقربان الٰہی ہوتے ہیں ان پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم کرتے ہیں تو اس حالت میں مرے گا کہ جب خدا تجھ پر راضی ہوگا پس بہشت میں داخل ہو انشاء اللہ امن کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم پر سلام ہو تم شرک سے پاک ہو گئے سو تم امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہو تجھ پر سلام تو مبارک کیا گیا خدا نے دعا سن لی وہ دعاؤں کو سنتا ہے تو دنیا اور آخرت میں مبارک ہے۔

ثابت ہوا کہ احمدی ملہم کے نزدیک متوفی کے معنی پوری نعمت دینے والا بھی ہیں

لیجئے سردار عبدالرحمٰن صاحب! یہ ہیں آیت متنازعہ میں لفظ متوفیك کے معنی کہ میں تجھ کو پوری نعمت دوں گا، جو کہ بقول مرزا غلام احمد قادیانی، خدا کے کیئے ہوئے ہیں۔

کیا اب بھی کسی شک و شبہ کی گنجائش رہ سکتی ہے کہ خدا فاعل اور بندہ مفعول ہونے کی صورت میں لفظ توفی کے معنی علاوہ قبض روح کے اور بھی ہو سکتے ہیں۔

آئندہ کے لئے آپ کبھی ایسے انعامی چیلنج شائع نہ فرمایئے گا اور اگر شائع بھی کرنے ہوں تو مرزا غلام احمد صاحب کی طرح ہمیشہ ذو معنی الفاظ استعمال کیا کریں تاکہ شرط و مشروط کا بہانہ ڈھونڈنے کا موقعہ مل سکے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۶ محرم ۱۳۵۱ھ۔ ص ۵۔۶)

حقیقت دجال اور یاجوج ماجوج

(قادیان سے چونکہ مسیح موعود ہونے کی آواز اٹھی ہے۔ مسیح موعود کا نزول دمشق میں ہونا مقدر ہے اس لئے دمشق سے مراد قادیان کہا گیا۔ لازم ہے کہ مسیح موعود کے ساتھ تعلق رکھنے والی چیزوں کی تاویل بھی ایسی لطیف کی جائے جیسی دمشق کی۔ اس لئے دجال اور یاجوج ماجوج وغیرہ کی تاویل جو مرزا صاحب قادیانی نے مختلف مقامات میں کی ہوئی ہے، مولوی محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور یہ نے مع تشریح یک جا کر کے رسالہ کی صورت میں شائع کیا ہے۔ اس رسالہ پر فاضل اڈیٹر الجامعہ دہلی نے تبصرہ کیا ہے جو درج ذیل ہے۔ مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المسیح الدجال و یاجوج ماجوج

مصنفہ مولوی محمد علی ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور

اس رسالہ میں مولوی محمد علی صاحب نے بعض علامات قیامت کی تشریح کی ہے۔مثلاً یاجوج ماجوج، مسیح دجال، دابۃ الارض اور مغرب سے طلوع شمس۔

یاجوج ماجوج جن کا ذکر قرآن مجید میں ہے انکے متعلق کوئی تفصیلی بحث مولوی (محمد علی) صاحب نے نہیں کی، نہ ان کے تاریخی حالات پڑھنے کی زحمت گوارا کی، نہ ان کتابوں کا مطالعہ کیا جو خود علماء مغرب یا بائیبل کے شارحین نے اس موضوع پر لکھی ہیں۔صرف حزقیل نبی کی کتاب کے حوالہ سے اقوام مغرب کو یاجوج ماجوج قرار دے دیا۔

زیادہ توجہ انہوں نے مسیح دجال پر صرف کی ہے، بلکہ یہ سارا رسالہ اسی کے متعلق ہے مگر اس بحث میں تاویلیں اس قدر کمزور ہیں جن کے لکھنے کی جرأت صرف انہی کو ہوسکتی ہے۔مثلاً دعوی یہ ہے کہ یاجوج ماجوج اور دجال دونوں ایک ہی ہیں۔ دلیل یہ ہے کہ:

> صحیح حدیث نے سورہ کہف کو فتنہ دجال کا علاج بتایا ہے اور سورہ کہف بالخصوص عیسائیت کے فتنہ سے پر ہے،تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے غلبہ عیسائیت ہی کو فتنہ دجال قرار دیا ہے (ص ۱۲)۔

اگر مولوی محمد علی صاحب اس دلیل کو ترتیب دے کر اپنے سامنے رکھ لیتے تو ان کو خود معلوم ہو جاتا کہ اس کے کتنے مقدمات ممنوع ہیں۔

دوسرا دعوی یہ ہے کہ دجال ایک فرد کا نام نہیں ہے بلکہ ایک قوم کا نام ہے۔ دلیل یہ لکھی ہے کہ:

> یہ پیش گوئیاں نبی کریم ﷺ کے کشوف ہیں۔اور کشف یا رؤیا میں جب ایک قوم دکھائی جائے گی تو ایک فرد واحد ہی کے طور پر دکھائی جائے گی (ص ۱۷)

سوال یہ ہے کہ ایک،فرد واحد، کس طور پر دکھایا جائے گا؟ مولوی صاحب نے خود ابن صیاد کے ذکر میں نقل کیا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت جابرؓ صحابی نے قسم کھا کر کہا کہ وہ دجال ہے۔ نیز خود آنحضرت ﷺ بھی جیسا کہ روایات سے معلوم ہوتا ہے اس کے دجال ہونے کا گمان رکھتے تھے۔

کیا وہ، ایک فرد واحد تھا یا ایک قوم؟

اس کے علاوہ یہ بھی حدیث میں ہے کہ:

میری امت میں تیس دجال نکلیں گے،

کیا وہ، ایک فرد واحد ہونگے یا ایک ایک قوم؟

حضرت عیسیٰؑ کے بارے میں لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰؑ کا کام صرف یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا۔ یہاں قتل دجال کا نام تک نہیں۔ (ص ۱۴)۔

پھر آگے لکھتے ہیں:

آنے والے مسیح کے کارناموں میں قتل دجال کا نام نہ لینا اس بات کی قطعی اور کھلی دلیل شہادت ہے کہ فتنہ دجال اور غلبہ صلیب ایک ہی حقیقت کے دو نام ہیں۔ (ص ۱۴)

دعوی، دلیل، اور نتیجہ کی مطابقت کی منطقی بحث کو جانے دیجئے کیونکہ مولوی محمد علی صاحب اس سے کبھی سروکار نہیں رکھتے۔ دیکھنے کی چیز یہ ہے کہ جن حدیثوں میں کسر صلیب اور قتل خنزیر کا ذکر ہے ان میں پہلے تصریح کے ساتھ قتل دجال کا بھی ذکر ہے جسکا اس شدومد سے مولوی صاحب نے بار بار انکار کیا ہے۔ مجھے ان احادیث کے نقل کرنے کی یہاں ضرورت نہیں کیونکہ آخر میں خود مولوی صاحب موصوف ہی کے قلم سے یہ پردہ اس طرح فاش ہوتا ہے:

بعض قلوب میں یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ مسیح موعود وہی شخص ہوسکتا ہے جو دجال کو قتل کرے اور حضرت مرزا صاحب نے دجال کو قتل نہیں کیا اس میں شک نہیں کہ احادیث میں مسیح موعود کے دجال کو قتل کرنے کا ذکر آتا ہے مگر سوال یہ ہے کہ قتل دجال سے مراد کیا ہے۔ (ص ۵۱)۔

قتل دجال کی اگر پہلے ہی تاویل کر دیتے اور یہ نہ لکھتے کہ آنے والے مسیح کے کارناموں میں قتل دجال کا نام تک نہیں ہے، تو کیا حرج تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوالقرنین بعض لوگوں نے سکندر کو کہا ہے مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ یہ غلط ہے۔ ان کے نزدیک ذوالقرنین دارائے اول ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ تاریخی لحاظ سے اس سے بھی زیادہ غلط ہے۔ کیونکہ دارا کا سدّ بنانا کسی طرح ثابت نہیں۔ اس بارے میں کتاب التیجان کا بیان زیادہ قابل قبول ہے جس نے ملک یمن کے ذوالقرنین کے سفر مغرب ومشرق اور سدّ یاجوج بنانے کے مفصل حالات لکھے ہیں۔

دابۃ الارض جس کا ذکر قرآن کریم میں اس طرح ہے:

> جب ان کے اوپر عذاب کا فیصلہ ہو چکے گا اس وقت ہم زمین سے ایک جاندار نکالیں گے جو لوگوں سے یہ کہے گا کہ وہ اللہ کی آیتوں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ (پ ۲۰۔ ع ۲)

مولوی صاحب نے اس سے عیسائی علماء مراد لیا ہے۔ لکھتے ہیں:

> اقوام یورپ کے تین مختلف حصوں کا تین ناموں کے تحت میں ذکر کیا ہے دجال ان کے پادری ہیں یاجوج ماجوج ان کا وہ گروہ ہے جس کے ہاتھ میں ملکی طاقت ہے اور دابۃ الارض ان کے وہ علماء ہیں جو مادہ پرستی میں منہمک ہیں۔ (ص ۶۴)

لیکن مرزا صاحب قادیانی نے دابۃ الارض خود علمائے اسلام ہی کو قرار دیا ہے جو زمینی باتوں پر گرے ہوئے ہیں اس لئے مولوی محمد علی صاحب کو اس تحقیق کے سامنے سر جھکانا تھا، لکھتے ہیں:

> کیا اس میں کوئی شبہ ہے کہ یہ آج ہمارے علماء کی ہو بہو تصویر ہے۔ اگر ایسے لوگوں کو دابۃ الارض کہہ دیا ہو تو کیا بعید ہے۔ (ص ۶۶)

لیکن کیا علماء اسلام کی آج ہو بہو تصویر یہ ہے؟

میں تو یہی ان کی ذہنیت ایک ہزار سال سے ثابت کرنے کو تیار ہوں لیکن اس کو چھوڑیئے اور یہ دیکھئے کہ قرآن میں دابۃ الارض کا خروج مشروط ہے کہ اس وقت ہوگا جب عذاب یا قیامت کا فیصلہ ہو چکے گا لیکن بقول مولوی محمد علی صاحب علماء مغرب اور بقول مرزا صاحب علماء اسلام جو دوسرے انسانوں کی طرح ماں کے شکم ہی سے پیدا ہوئے ہیں زمین سے نکالے جا چکے ہیں اور کہتے پھرتے ہیں کہ لوگ آیات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی پر یقین نہیں رکھتے تھے۔

دا بۃً میں تنوین وحدت کی ہے جس کے معنی ہوئے ایک جانور، مگر مولوی محمد علی صاحب کے لئے یہ آسان ہے کہ وہ ایک فرد واحد کو ایک قوم بنا لیں۔

آخر میں مغرب سے طلوع شمس کی یہ تاویل کی ہے کہ جماعت احمد یہ نے ممالک غربیہ میں تبلیغی مرکز قائم کر دیا ہے جہاں سے آفتاب اسلام ضیا باریاں کر رہا ہے۔ مگر اس صورت میں طلوع آفتاب مشرق یعنی پنجاب ہی سے ماننا پڑے گا جس کی ایک کرن مغرب میں پہنچ گئی نہ کہ مغرب سے۔

خاتمہ پر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ پیش گوئیاں جو روایات میں بیان کی گئی ہیں ان کی نسبت خود آئمہ حدیث نے اپنا اطمینان ظاہر نہیں کیا بلکہ امام احمد بن حنبل کا قول ہے کہ ملاحم میں ایک حدیث بھی صحیح نہیں ایسی حالت میں انکی اس قدر بے بنیاد تاویلوں میں پڑنا اہل علم کے شایان شان نہیں۔ بے شک قرآن مجید میں جو امور مذکور ہوئے ہیں ان پر مفید اور دل چسپ بحث ہو سکتی ہے لیکن ایسی بحث جس کی بنیاد عقل پر ہو نہ کہ فرقہ وارانہ خیالات پر۔ (الجامعہ۔ اپریل ۱۹۳۲ء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۵۱ھ ص ۹۔۱۰)

دلیر کون ہے؟ عیسائی یا مرزائی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! یہ سنتے سنتے ہمارے کان پک گئے کہ ہم (احمدیوں) نے عیسائیوں کو ایسا مغلوب کیا ہے کہ پادری لوگ احمدی کا نام سن کر مناظرے کا حوصلہ نہیں کر سکتے بلکہ بھاگ جاتے ہیں کیونکہ ہم (احمدیوں) نے عیسائیوں کا خدا (مسیح) مار دیا ہے، اب وہ سر نہیں اٹھا سکتے۔ وغیرہ۔

ہم بہت خوش ہوتے اگر واقعات دعوی کی تصدیق کرتے کیونکہ عیسائیوں کو مغلوب دیکھنا ہمارا بھی مقصود اور دلی منشاء ہے، مگر افسوس ہے کہ واقعات اس دعوی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تکذیب کرتے ہیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائیوں کا مسئلہ الوہیت مسیح جتنا کچھ مشکل ہے تمام دنیا کو معلوم ہے (کہ دو نہ خرط القتاد) لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ احمدیہ جماعت (بہر دو صنف) ہاں وہ جماعت جو آج میدان مناظرہ میں متکلمین کی جماعت بنتی ہے، ہاں وہ جماعت جو اپنے مورث اعلی (اصلی یا ظلی نبی) کو امام رازی اور امام غزالی سے اعلی وارفع جانتی ہے، ہاں وہ جماعت جس کا دعوی ہے کہ ہم ہی آج تبلیغ کے واحد ذمہ دار ہیں۔ ہاں جس کا دعوی کا کہ اسلامی فرقوں میں زندہ ہم ہی ہیں باقی سب مردہ ہیں، ہاں وہ جماعت جو مدعی ہے کہ ہمارا ہر عقیدہ فلسفہ اور منطق سے مدلل اور مبرہن ہے، غرض وہ جماعت جو علم فضل دیانت تقوی مناظرہ کلام سب میں اعلی رتبہ میں ہونے کا ادعی کرتی ہے، اس کا یہ حال ہے کہ جس امر کو اس کا (اصلی یا ظلی) نبی فیصلہ کن قرار دیتا ہے اس پر گفتگو کرنے سے جی چراتے ہیں اور عیسائیوں کا یہ حال ہے کہ پادری عبدالحق جیسا جوان جو ادنی گفتگو سے قائل ہوسکتا ہے قادیان تک دعوت مناظرہ لے کر جاتا ہے اور دعوت مباحثہ کا خط دے کر آتا ہے قادیان کا اخبار فاروق پادری مذکور کے قادیان پہنچنے پر مخول کرتا ہے مگر اصلی بات کا جواب وہی دیتا ہے جو استاد غالب نے بتایا

غالب تم ہی کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

یہ تو مخالف اسلام کے حملے کا ذکر ہے جس کے فنا کرنے کو ان کے پیر و مرشد ماموِر الہی ہوئے تھے جن کو خنزیر کہہ کر عرصہ سے قتل کر چکنے کا اظہار کر رہے ہیں۔

اب سنئے خود ان کے اندورن کا حال۔ گذشتہ دسمبر میں ہم نے ایک اعلان موسومہ مودت نامہ شائع کیا جس میں بڑی نرمی سے احمدیہ جماعت کو عموماً اور لاہوری امیر جماعت (مولوی محمد علی) کو خصوصاً درخواست کی تھی کہ باہمی یک جا بیٹھ کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ پر تبادلہ کلام کریں۔

گمان غالب تھا کہ درخواست قبول ہوگی، مگر یہ دنیا کو غرانے والے (شیر قالین) ایسے سہمگیں ہوئے کہ الامان والحفیظ۔ وہ حجتیں نکالیں جن کا سان گمان بھی نہ تھا مثلاً اس سے پہلے دجال کی حقیقت پر بحث ہو، نیز مسیح کی وفات پر گفتگو ہو، فلاں پر ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فلاں پر ہو۔اس کا مفصل ذکر اخبار اہل حدیث یکم اپریل سنہ رواں میں ہو چکا ہے۔

اخبار پیغام صلح لاہور کا اڈیٹر جس کا اصل الاصول یہ ہے

اگر شہ روز را گوید شب است ایں

بباید گفت اینک ماہ و پروین

وہ کیوں نہ اپنے امیر کی تائید کرتا۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ ۳ مئی سنہ رواں کے پرچہ میں راستی اور صداقت سے دور ہو کر لکھا کہ جو کچھ امیر صاحب نے لکھا ہے وہی ٹھیک ہے۔ آخری فیصلہ کے متعلق لکھا کہ:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک دعائے مباہلہ لکھی تھی۔

شکر ہے ہمارے بیان دعوی اور فریق ثانی کے جواب دعوی سے تنقیح قائم ہو گئی۔ یعنی مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ والا اعلان، ہم تو اس کو صرف دعا فیصلہ کہتے ہیں اور فریق ثانی دعاء مباہلہ اس کا نام رکھتا ہے۔ پس گفتگو بہت محدود ہے۔ ہم اپنے دعوی کا ثبوت دیں گے کہ یہ صرف دعا ہے۔ وہ اس کا ثبوت دیں کہ یہ دعا مباہلہ ہے۔ اہل مجلس اور ہم فریقین خود بھی فائدہ اٹھائیں گے۔

ناظرین! اللہ غور کریں اتنا بڑا اہم کام جس کو بانی سلسلہ اپنی جملہ زبردست دلائل کو ایک طرف رکھ کر اپنی صداقت کے ثبوت میں آخری فیصلہ کا اعلان کرتا ہے، مگر امت ہے کہ اس کی طرف آتی ہی نہیں، دور بیٹھے ہوئے اینچ پینچ کر رہی ہے۔

احمدی دوستو! اتنا تو سوچو کہ عیسائی اتنے کیوں دلیر ہیں کہ وہ الوہیت مسیح کے اثبات کا تم کو چیلنج دیتے ہیں، بلکہ اس کی منظوری کرانے کے لئے قادیان پہنچتے ہیں۔ ان کے مقابلہ میں اپنا طریق عمل دیکھو کہ تم آخری فیصلہ پر گفتگو کرنے کیلئے تیار نہیں ہوتے۔ کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ عیسائی تم سے زیادہ دلیر ہیں اور وہ جو کچھ مانتے ہیں دل سے مانتے ہیں، اور تم جو قادیانی مرزا جی کو (اصلی یا ظلی) نبی رسول مانتے ہو، یہ صرف منہ سے کہتے ہو، ورنہ ایسے نہ ہوتے۔

احمدی شیرو! کیا کوئی آریہ تمہارے سامنے یہ پیش کرے کہ مجھے حج کی فلاسفی بتادو، تو میں مسلمان ہوتا ہوں، اسے کہو گے کہ فقہاء کی ترتیب سے بحث کرو۔ پہلے استنجا، پھر وضو، پھر نماز، پھر زکوۃ، پھر روزہ، پھر کہیں حج کی باری آئے گی۔ واللہ اگر ایسا کہو تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں نہیں بلکہ بریلی میں بھیجے جانے کے قابل قرار دیئے جاؤ گے۔

ناظرین! ان کا غذی شیروں کی جرأت دیکھو جب سے انہوں نے لودہانہ میں شکست کھائی ہے، ایسے بزدل ہوئے ہیں کہ جنگل کا کوئی جانور اتنا بزدل نہ ہوگا حالانکہ شیر تو شیر لومڑ بھی ایسا نہ ہوگا کہ ایک دفعہ گر کر منہ نہ اٹھائے۔

احمدی بہادرو! اٹھو ہمت کرو، دنیا کیا کہے گی کہ اپنے مسیح موعود، اپنے ہادی، اپنے بانی سلسلہ کے فیصلے سے منحرف ہیں۔تم کیسے خلف ہو کہ اپنے بزرگ، اپنے مہدی مسعود اور مسیح موعود کی لاج رکھنے اور عزت بچانے کی فکر نہیں کرتے۔

واللہ! تمہیں اپنے صنفی جھگڑے سارے چھوڑ کر اس کام میں لگ جانا چاہیے کیونکہ باپ کی اولاد وہی ہے جو باپ کے مرنے کے بعد اس کی عزت بحال رکھنے کو اپنے اختلافات نہ کر دے۔ وہ کیا اولاد ہے جو باپ کی عزت برباد ہوتی دیکھ کر ایک دوسرے کا منہ تا کا کرے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ میں احمدی ہوتا تو جہاں سے یہ آواز سنتا کہ میرے مسیح موعود کے آخری فیصلہ پر اعتراض ہے، واللہ کھانا پینا چھوڑ کر مقابلہ کر کے معترض کو گھر تک پہنچا دیتا یا درصورت ناکامی ایسے مسیح موعود کو چھوڑ دیتا۔

احمدی دوستو! للہ غور کرو وہ متکلم مخالف کے سامنے کیا کلام کرے گا جو نبوت محمدیہ جیسے اصل الاصول مسئلہ پر تو بحث نہ کر سکے مگر ادھر ادھر کی باتوں پر آستینیں چڑھا کرتن جائے۔ایسا متکلم یا تو نبوت محمدیہ کا قائل نہیں یا اپنے میں خامی دیکھتا ہے۔

بہر حال آخری فیصلے کے متعلق تم دونوں پارٹیوں کا توجہ نہ کرنا تم کو اس شعر کا مصداق بناتا ہے

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

پس محمودی اور پیغامی پارٹی کے ممبرو! ہوش کرو۔ ہم تمہیں تمہارا فرض منصبی بتاتے ہیں کہ دونوں سرداران قوم مل کر اپنے مسیح موعود کے آخری فیصلہ کا احترام کرو سب سے بڑھ کر یہ کہ بعد الموت کے واقعات کو یاد کر کے اللہ سے ڈرو۔ اور ہمیں یہ شعر پڑھنے کا موقع نہ دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ محرم ۱۳۵۱ھ ص ۳-۵)

تاریخ مرزا اور فاروق قادیانی

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر کے اکثر ناظرین تاریخ مرزا مرتبہ مولانا ثناء اللہ صاحب کو پڑھ چکے ہوں گے۔ اس رسالہ کے اندر حضرت موصوف نے جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے احوال شریفہ از ابتداء تا انتہاء بالاختصار درج فرمائے ہیں جو بحوالہ کتب مرزا قادیانی صحیح صحیح واقعات پر مشتمل ہیں۔

ہمارا بجا طور پر دعوی ہے اور علی الاعلان ڈنکے کی چوٹ دعوی ہے کہ احمدی حضرات ،تاریخ مرزا، چھوڑ مولانا ثناء اللہ امرتسری کی کسی تحریر کا بھی صحیح جواب قیامت تک نہیں دے سکتے جس کے ثبوت میں سابقہ واقعات کے علاوہ اخبار فاروق قادیان مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۲ء کو ہم پیش کرتے ہیں۔

اخبار مذکور میں ایک مضمون بعنوان: ثناء اللہ کی تاریخ مرزا پر ایک سرسری نظر ، نکلا ہے جس کے پڑھنے سے اس کے عنوان، سرسری نظر، کی تصدیق ہوتی ہے کہ فی الواقع مجیب نے تاریخ مرزا کو سرسری نظر سے ہی دیکھا ہے۔ اگر وہ ذرہ گہری نظر سے اس کا مطالعہ کرتا تو غالبًا کیا، یقیناً اس کا جواب دینے پر آمادہ نہ ہوتا۔

قادیانی مجیب نے تاریخ مرزا کی دو باتوں پر اعتراض کیا ہے۔

اول یہ کہ مولوی ثناء اللہ نے مرزا کی تاریخ پیدائش غلط لکھی ہے (یا یوں سمجھئے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے بحوالہ کتب مرزا قادیانی جوان کی تاریخ پیدائش لکھی ہے اس کی رو سے مرزا جی کی عمر ۶۶ سال کے قریب بنتی ہے اور مرزا قادیانی کا الہام تھا کہ تیری عمر اسّی (۸۰) برس ہوگی۔ یہی وجہ ہے کہ مرزائی صاحب اس سے منکر ہو رہے ہیں)۔

دوم، یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اپنے ہاں لڑکا پیدا ہونے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پیش گوئی کی تھی اس کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب نے واقعات کو غیر صحیح شکل میں لکھا ہے۔

سوامر اول کے متعلق ہم پہلے تاریخ مرزا کی اصل عبارت نقل کرتے ہیں و هو هذا

مرزا صاحب کی تاریخ ولادت صاف تو نہیں ملتی البتہ ان کی اپنی کتاب تریاق القلوب سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ۱۲۶۰ھ میں پیدا ہوئے تھے۔

(تاریخ مرزا صفحہ ۴ بحوالہ تریاق القلوب صفحہ ۶۸)

اس تحریر میں حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب نے تریاق القلوب کا حوالہ دیا ہے جس کی اصل عبارت درج ذیل ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا نے مجھے اپنے الہام و کلام سے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا۔ (تریاق القلوب۔ ص ۶۸)

اس عبارت سے صاف عیاں ہے کہ مرزا صاحب قادیانی بقول خود صدی کے سر پر چالیس سال کے تھے۔ بدیں حساب ٹھیک ۱۲۶۰ھ اخیر مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش ثابت ہوتی ہے۔

اسکے متعلق قادیانی مجیب نے یہ لکھا ہے:

اس عبارت سے مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ آپ (مرزا قادیانی) ۱۲۶۰ھ میں تولد ہوئے، لیکن مولوی صاحب نے صدی کے سر کا تعین کرنے میں غلطی کھائی ہے حالانکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس کی تصریح حقیقۃ الوحی میں یوں بیان فرمائی ہے کہ:

یہ عجیب امر ہے ... کہ ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مخاطبہ پا چکا تھا۔

پس صاف ہو گیا کہ آپ ۱۲۹۰ھ میں چالیس برس کے تھے۔ اس لحاظ سے آپ (مرزا قادیانی) کی پیدائش ۱۲۵۰ھ میں ہوئی۔ (اخبار فاروق۔ ص ۷)۔

اس جواب میں قادیانی مجیب نے صدی کے سر پر مرزا صاحب قادیانی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر چالیس سال تو مانی ہے، مگر صدی کے سر کا مطلب یہ بیان کیا کہ چودھویں صدی کا سر اس کے شروع ہونے سے دس سال قبل آ چکا تھا اور اس پر حقیقۃ الوحی کی ایک تحریر سے استشہاد کیا ہے۔

اس کے جواب میں ہم صدی کے سر کی تعیین خود مرزا غلام احمد قادیانی کی تحریرات سے دکھاتے ہیں۔ ملاحظہ ہو مرزا صاحب قادیانی رقم طراز ہیں:

> جب سنہ ہجری کی تیرھویں صدی ختم ہو چکی تو خدا نے چودھویں صدی کے سر پر مجھے مامور کر کے بھیجا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۱۳)

> غلام احمد قادیانی بتلا رہا ہے کہ تیرھویں صدی کے ختم ہونے پر یہی مجدد آیا جس کا نام تیرہ سو کا عدد پورا کر رہا ہے۔ (تریاق القلوب۔ص ۱۷)

یہ حوالے بعبارت النص ظاہر کر رہے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی تیرھویں صدی ختم ہونے کے بعد چودھویں صدی کے سر پر، آغاز پر، شروع سال پر بقول خود بعمر چالیس سال مبعوث ہوئے تھے۔ بدیں حساب ٹھیک ۱۲۶۰ھ اخیر مرزا صاحب کی تاریخ ولادت ثابت ہوتی ہے اور یہی حضرت مولانا مجدد زمان فاتح قادیان ابوالوفا محمد ثناء اللہ صاحب نے تاریخ مرزا میں رقم فرمایا ہے۔

اب رہا مرزائی مجیب کا حقیقۃ الوحی سے مرزا قادیانی کا سنہ بعثت یا بالفاظ دانی ایل، مکروہ چیز کا قیام، ۱۲۹۰ھ لکھ کر مرزا صاحب کی پیدائش ۱۲۵۰ھ ثابت کرنی، اس کے متعلق ہمیں زیادہ مغز کھپائی کی ضرورت نہیں کیونکہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرما گئے ہیں:

> کسی سچیار عقلمند صاف دل انسان کے کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل مجنون (یا خود غرض) یا منافق ہو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔ (ست بچن۔ص ۳۰)

پس احمدی مجیب کا فرض اولین ہے کہ وہ اس اپنے ہی ڈالے ہوئے اختلاف کو خود ہی حسب مثل مشہور ہاتھوں کی دی ہوئی دانتوں سے کھولنی پڑیں، سمجھ کر اس اختلاف کو رفع کریں ورنہ ہم جناب مرزا غلام احمد صاحب کے فرمان مذکورہ کی تصدیق پر مجبور ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معزز قارئین کرام! تاریخ مرزا کے جواب میں قادیانی مجیب کی بے بسی آپ ملاحظہ کر چکے ہیں کہ وہ اپنے نبی کی تحریر کا آدھا حصہ ایک مقام سے اور آدھا حصہ دوسری جگہ سے لیتا ہے اور یوں جا کر وہ تاریخ مرزا پر معترض بننے کے قابل ہوتا ہے۔ پھر اس بے چارگی پر اس کی لن ترانی کا یہ عالم ہے کہ بڑے رعونت و تکبر بھرے الفاظ میں لکھتا ہے:

جو کچھ رطب و یابس تاریخ مرزا میں اس (فاتح قادیان) نے جمع کیا ہے وہ اس قابل نہ تھا کہ اس کا جواب لکھا جاتا لیکن پھر بھی اس خیال سے کہ اسکو کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ اس کا جواب شائع نہیں ہوا، جواب لکھتا ہوں۔

آہ! یہ منہ اور مسور کی دال

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

آگے چلئے۔ تاریخ مرزا میں مرزا غلام احمد صاحب کی وہ پیش گوئی نقل کی گئی ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو مرزا صاحب قادیانی نے بدیں مضمون لکھی تھی:

میرے گھر ایک لڑکا پیدا ہوگا، جو ایسا ہوگا، ویسا ہوگا وغیرہ۔

(واضح ہو کہ اس پیش گوئی کے وقت مرزا صاحب کی بیوی حاملہ تھی جس سے لڑکی پیدا ہوئی)

اس کے متعلق اخبار فاروق قادیان لکھتا ہے:

(مولوی ثناء اللہ) اس پر یوں اعتراض کرتے ہیں کہ حضرت (مرزا) کے گھر لڑکا پیدا ہوا جو مخفی رکھا گیا۔

جواب۔ اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ اگر آپ تاریخ مرزا سے مولانا ثناء اللہ کی طرف سے یہ اعتراض دکھا دیں تو مبلغ پانچ روپئہ انعام دیا جائے گا۔

جناب من! تاریخ مرزا کا نام ہی کہہ رہا ہے کہ اس کے اندر جو کچھ لکھا گیا ہے مورخانہ حیثیت سے ہے۔ پس مصنف کا فرض تھا کہ اگر ایک طرف مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی نقل کرتا تو دوسری طرف اس وقت کے مخالفین کے اعتراضات بھی بتاتا۔ آپ نے جو الفاظ تاریخ مرزا صفحہ ۱۱ سے نقل کئے ہیں وہ مولانا کے اپنے نہیں دیگر مخالفین مرزا کے ہیں (وہ بھی بشہادت مرزا صاحب جو کم از کم میرے نزدیک تو لائق اعتبار نہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ تاریخ مرزا میں یوں لکھا ہے:

اس اشتہار پر مخالفوں کی طرف سے اعتراض ہوا کہ چند روز سے مرزا صاحب کے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کو مخفی رکھا گیا ہے (دیکھو اشتہار مرزا ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء۔ ناقل) اس کے جواب میں مرزا صاحب نے ایک اشتہار دیا جو درج ذیل ہے۔ (تاریخ مرزا۔ص ۱۱)

اس کے بعد مولانا ثناء اللہ نے وہ اشتہار مرزا صاحب قادیانی کا نقل کیا ہے جس میں مرزا جی نے اس امر کی تکذیب کی ہے۔ پس آپ کا اس غلط الزام کو مولانا ثناء اللہ امرتسری کی طرف منسوب کرنا صریح بددیانتی ہے۔

اس کے بعد تاریخ مرزا میں مرقوم ہے:

آخر مرزا صاحب کے گھر (۷۔اگست ۱۸۸۷ء کو) لڑکا پیدا ہوگیا تو مرزا صاحب نے مخالفوں کا منہ بند کرنے کو اشتہار دیا۔ مگر تقدیر خدا غالب تھی وہ بچہ جس کو اس پیش گوئی کے مطابق موعود فرمایا تھا ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو سولہ مہینے عمر پا کر مرزا صاحب کو داغ مفارقت دے گیا۔ (تاریخ مرزا۔ص ۱۶۔۱۸)

اس کے جواب میں قادیانی مجیب لکھتا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس وفات پانے والے بچہ کو موعود نہیں فرمایا جیسا کہ آپ تحریر فرماتے ہیں:

کوئی شخص ایک ایسا حرف بھی نہیں پیش کرسکتا جس میں یہ دعوی کیا گیا ہو کہ مصلح موعود اور عمر پانے والا یہی لڑکا تھا جو فوت ہوگیا۔ اشتہار مرزا ۸۔ اپریل ۱۸۸۶ء صاف بتلا رہا ہے کہ ہنوز الہامی طور پر تصفیہ نہیں ہوا۔

(قادیانی اشتہار دسمبر ۱۸۸۸ء)

اے جناب! مورخ اور سوانح نگار کا یہ فرض نہیں کہ وہ الہامی غیر الہامی کا فیصلہ کرے وہ تو صاحب سوانح کے الفاظ بتائے گا چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

ہمیں اس (محمدی بیگم کے) رشتہ کی ضرورت نہیں تھی سب ضرورتوں کو خدا نے پورا کردیا تھا اور اولاد بھی عطا کی ان میں وہ لڑکا بھی جو دین کا چراغ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ایک اور لڑکا ہونے کا قریب مدت تک وعدہ جس کا نام محمود احمد ہوگا اور اپنے کاموں میں اولوالعزم نکلے گا۔ (اشتہار مرزا۔۱۵۔ جولائی ۱۸۸۸ء)

اس تحریر میں مرزا جی نے بشیر اول کو دین کا چراغ لکھ کر اشتہار ۲۰ فروری والا موعود ظاہر کیا ہے، مگر جب یہ بچہ مر گیا تو کہنا شروع کیا:

اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا کہ کیا تعجب مصلح موعود یہی ہو۔

(ص ۴ سبز اشتہار)

حاصل یہ کہ خود مرزا صاحب نے اس لڑکے کو موعود ظاہر کیا تھا گو اس کے مرنے کے بعد اجتہادی (عذر کی) پناہ لی جو ساری عمر آپ کا وظیفہ رہا۔ یعنی پہلے تو بڑے زور شور سے پیش گوئی کرتے جب غلط نکلتی تو اجتہادی غلطی کہہ کر جان چھڑاتے۔

آگے چل کر قادیانی مجیب لکھتا ہے:

باقی رہا مدت حمل کا سوال، سو مولوی صاحب علم میراث کی ابتدائی کتاب سراجی لے کر صفحہ ۵۱ پڑھیئے۔ (فاروق ۷ مئی ۱۹۳۲ء ص ۱۰)۔

اے جناب! سراجی تو بعد میں دیکھی جائے گی قطع نظر اس کے کہ مدت حمل والا اعتراض مرزا صاحب پر پڑتا ہے یا نہیں، پہلے آپ مہربانی فرما کر یہ تو بتلایئے کہ مدت حمل والا سوال تاریخ مرزا کے کس صفحہ پر کیا گیا ہے؟

معلوم ہوتا ہے کہ یا تو آپ نے تاریخ مرزا خود نہیں پڑھی اور سنی سنائی باتوں کی بنا پر مضمون لکھ مارا ہے، یا آپ کی عیب جو یانہ، سرسری نظر، نے آپکی آنکھوں پر تعصب کی دھندلی عینک چڑھا رکھی ہے کہ جو بات تاریخ مرزا میں درج ہی نہیں ہے آپ کو اس میں نظر آ رہی ہے۔ اس کا سبب یہی ہے کہ یہ اعتراض ایسا مضبوط و مستحکم آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ مثل بھوت کے ہر وقت آپ کے سر پر سوار رہتا ہے کوئی اس پر اعتراض کرے یا نہ۔ آپ کا تخیل فوراً آپ کے دماغ میں اس کا ٹھوس احساس پیدا کرتا ہے اور آپ ہاتھ پیر مارنا شروع کر دیتے ہیں اسی کا نام ہے قبل از مرگ واویلا۔

اس کے بعد آپ نے میاں محمود احمد کو مصلح موعود ثابت کرنے کی کوشش کی ہے سو اس کے جواب میں آپ کی وہ دلیل ہی کافی ہے جس سے آپ نے بشیر اول کا مصلح موعود نہ ہونا ثابت کیا ہے یعنی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہام کے الفاظ میں ہے : دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ۔
یعنی مصلح موعود دوشنبہ کو پیدا ہوگا حالانکہ بشیر اول ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء بروز شنبہ پیدا ہوا تھا، نہ بروز دوشنبہ۔ (اخبار فاروق قادیان۔ ص ۵)۔

یہی جواب بطور حجت ملزمہ ہم آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں یعنی محمود احمد بھی بروز شنبہ پیدا ہوا تھا ملاحظہ ہو تریاق القلوب طبع ثانی صفحہ ۹۴ وطبع اول صفحہ ۴۳

ناظرین کرام! فاروق قادیانی نے تاریخ مرزا کے اتنے حصہ ہی کا جواب دیا ہے اور باقی حصہ جس میں مرزا جی کی کئی ایک غلط پیش گوئیاں درج ہیں چھوڑ دیا ہے۔ شائد فاروق اس حصہ سے متفق ہے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۲۷ محرم ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۶)

مرزا صاحب کی ترقی مدارج

جناب مولوی مہر دینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

یہ عاجز بار بار یہی کہتا ہے کہ میں بھی تمہاری طرح ایک مسلمان ہوں اور ہم مسلمانوں کے لئے بجز قرآن کے کوئی کتاب نہیں اور بجز جناب ختم المرسلین احمد عربی ﷺ کے کوئی ہادی اور مقتدی نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۸۲)

۲۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

میں نہیں سمجھتا کہ میرے قبول کرنے میں نقصان دین کس وجہ سے ہوسکتا ہے۔ نقصان تو اس صورت میں ہوتا کہ اگر یہ عاجز خلاف تعلیم اسلام کے کسی اور نئی تعلیم پر چلنے کے لئے انہیں مجبور کرتا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۸۱)

۳۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

کسی نبی کا اپنے تئیں مثیل ٹھہرانا عندالشرع جائز ہے یا نہیں۔ سو ہم نماز میں اس دعا کے مامور ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یعنی اے خدا ہمیں ایسی ہدایت بخش کہ ہم آدم صفی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ حتی کہ محمد ﷺ کے مثیل ہو جائیں اور علماء ربانی کے لئے یہ خوش خبری ہے کہ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل۔(ازالہ اوہام۔ص ۳۵۶)

۴۔اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے کہ ہر ایک صدی پر ایک مجدد کا آنا ضرور ہے اب ہمارے علماء جو بظاہر اتباع حدیث کا دم بھرتے ہیں انصاف سے بتلائیں کہ کس نے اس صدی پر خدا تعالی سے الہام پا کر مجدد ہونے کا دعوی کیا ہے۔(ازالہ اوہام۔ص ۱۵۴)

۵۔اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

الہام الٰہی اور کشف صحیح ہمارا مؤید ہے ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور لمبی چوڑی چون و چرا سے باز آجائے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۴۸)

۶ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

جنہوں نے اس عاجز کو مسیح موعود مان لیا انہوں نے اپنے بھائی پر حسن ظن کیا اور اس کو مفتری اور کذاب نہیں ٹھہرایا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۱۷۹)

۷۔اور لکھتے ہیں:

پھر میرے اس دعوی پر ایمان لانا جس کی الہام الٰہی پر بنیاد ہے کون سے اندیشہ کی جگہ ہے بفرض محال اگر میرا یہ کشف غلط ہے اور جو کچھ مجھے حکم ہو رہا ہے اس کے سمجھنے میں دھوکہ کھایا ہے تو ماننے والے کا اس میں کیا حرج ہے ۔(ازالہ اوہام۔ص ۱۸۲)

اسی قسم کی اور عبارتیں بھی بہت سی ہیں جن سے واضح ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی بھی مثل اور مسلمانوں کے مسلمان ہیں اگر دعوی ہے تو صرف مجددیت اور کشف والہام کا ہے۔اور اس میں بھی غلط فہمی کا احتمال بیان کرتے ہیں اور اگر مثیل عیسی بھی ہیں تو اسی حد تک جو دوسرے علماء امت کو بھی مثلیت حاصل ہے ۔ اور درخواست اسی قدر ہے کہ حسن ظن کر کے مفتری اور کذاب نہ کہا جائے۔غرض کہ یہاں تک کوئی ایسی بات نہیں جو مرزا صاحب قادیانی کو دوسرے امتیوں سے ممتاز کر دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ ہزار ہا اہل کشف و الہام ومجددین امت میں گذر چکے ہیں ۔ اور اب بھی موجود ہیں ۔ سب امتی کہلایا کئے ۔ مرزا صاحب قادیانی ان تقریرات میں کمال لیاقت سے اپنی برأت ثابت فرماتے ہیں کہ مجھے نبوت و رسالت کا دعویٰ نہیں جس سے بحسب حدیث دجال ہونا لازم آئے ۔ اب رہیں وہ حدیثیں جو حضرت عیسیٰؑ کے القاب نبی اللہ اور رسول اللہ ثابت کرتی ہیں سو ان میں بھی انکار نہیں ۔ چنانچہ لکھتے ہیں :

اب اگر مثالی طور پر مسیح یا ابن مریم کے لفظ سے کوئی امتی شخص مراد ہو جو محدثیت کا مرتبہ رکھتا ہو تو کوئی بھی خرابی لازم نہیں آتی کیونکہ محدث من وجہ نبی ہوتا ہے مگر ایسا نبی ہے جو نبوت محمدی کے چراغ سے روشنی حاصل کرتا ہے اور اپنی طرف سے براہ راست نہیں بلکہ اپنے نبی کے طفیل سے علم پاتا ہے ۔ (ازالہ اوہام ۔ ص ۵۸۶)

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں :

اس حکیم مطلق نے اس عاجز کا نام آدم اور خلیفۃ اللہ رکھ کر اور انی جاعل فی الارض خلیفۃ کی کھلی کھلی طور پر براہین احمدیہ میں بشارت دے کر لوگوں کو توجہ دلائی کہ تا اس خلیفۃ اللہ کی اطاعت کریں اور اطاعت کرنے والی جماعت سے باہر نہ رہیں اور ابلیس کی طرح ٹھوکر نہ کھائیں اور من شذّ شذّ فی النّار کی تحدید سے بچیں ۔ (ازالہ اوہام ۔ ص ۶۹۵) ۔

کیا اب بھی مسلمانوں کو اس بات میں شبہ ہو سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے کہ : ان کو نہ ماننے والا دوزخی اور کافر ہے ، سب اختراع اور افتراء ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۵ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۴ ۔ ۵)

کتاب فیصلہ مرزا کی طلبی دمشق سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

دمشق کے قریب ایک ضلع حیفا ہے ۔ اس کے ایک گاؤں : کیا بیر ، میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں نے ڈیرہ ڈال رکھا ہے۔ وہاں سے وہ مختلف اوقات میں ابناء ملک میں اپنی اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ وہ لوگ بھی اس تحریک کا دستی اور قلمی جواب دیتے ہیں۔ اسی اثنا میں انہوں نے ہمارا رسالہ فیصلہ مرزا (جس ایک حصہ عربی میں ہے اس کا نام فصل قضية القاديانی) پایا۔ چونکہ وہاں کے علماء اردو نہیں جانتے، اور قادیانی تحریرات زیادہ اردو میں ہیں، اس لئے رسالہ مذکور نے بہت کام دیا چنانچہ ان کی طلبی کا ایک مسرت نامہ پہنچا جو ان کی مسرت کا اظہار کر رہا ہے

حضرة الامام العلامة قمر الديار الهند يه قطب العلم و الدين فخر الاسلام و المسلمين مولانا ابی الوفاء ثناء الله الامرتسری ادام الله فضائله و حرس شمائله آمين۔

السلام عليكم و رحمة الله و بركاته ۔

اما بعد فقد كنت منذ اشهر خطيت بكتابكم الكريم و رسالتكم المفيدة فجزاكم الله عن الاسلام و المسلمين خيراً كثيراً ۔آمين۔

فانكم جاهدتم فی غلام احمد القاديانی المرتد الملحد و جماعته من بعده جهاداً كبيراً و دافعتم عن الاسلام حق الدفاع و لقد افتخرنا بتلك الرسالة التی هی من جملة مآثركم القيّمة الشهيرة و لا سيما فی قضيتی التحكيم الذی انتهی بفوزكم ۔ و المباهلة التی انتهت بموت الخصم و قضاء الله عليه و علی بدعته فالحمد لله علی نصره و تائيده

هذا و ان تفضلتم بارسال اعداد من تلك الجوهرة الكريمة نشرناها و وزعناها علی من سمعنا بهم من اتباع هذه البدعة و علی من يجاديها او تجعلها من اخواننا انصار العلم و الدين ۔ الداعی مفتی الحنابله بدمشق محمد جميل السلفی

مختصر ترجمہ: آپ کا رسالہ فیصلہ مرزا ہم کو پہنچا جزاکم اللہ آپ نے مرزا قادیانی کے مقابلہ میں خوب جہاد کیا ہے ہم اس رسالہ پر فخر کرتے ہیں خصوصاً آپ کی فتح بذریعہ فیصلہ لودہانہ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موت دشمن پر اللہ تعالیٰ کا شکر ہے اور چند نسخے بھیجئے تا کہ ہم اپنے بے گانوں میں بانٹیں ۔
والسلام ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۲ء ص ۴)

انعامی فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

عرصہ سے قادیانی اخبار فاروق نے آواز اٹھا رکھی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون کو پیش گوئی ثابت کر دو، تو تین سو روپیہ انعام دیں گے ۔ امین انہوں نے ڈاکٹر منیر امرتسری احمدی کو بنایا۔ ہم نے منظور کیا۔

مگر اس گفتگو کے دوران میں اخبار فاروق قادیان کے راقم مضمون نے ایک چٹھی ڈاکٹر مذکور کی معرفت ہم کو بھیجی جو انہوں نے ہم کو نہ پہنچائی، تو ہم نے بقاعدہ محدثین ان کو عہدہ امانت سے تبدیل کر کے اور معززین شہر امرتسر کے نام بتا دیئے اور منصفی کے لئے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو منظور کیا تھا۔ جس سے فاروق کے راقم مضمون کو سخت انکار ہے۔

اس میں شک نہیں کہ ایک دفعہ اس نے خلیفہ کو منصف ماننے سے اعراض کیا تھا تو ہم نے ان کی جگہ مولوی سرور شاہ کو پیش کیا تھا لیکن جب اس نے تسلیم کی اطلاع دی، تو ہم اپنی پہلی تجویز پر پھر رجوع ہو گئے ۔

علاوہ اس دوران معاہدے میں فریقین کو تبدیلی کا اختیار ہوتا ہے ۔ ہم نہیں سمجھتے کہ فاروق کی نیت اگر فیصلہ کرانے کی ہے تو اس میں نزاع کیا۔ مبلغات کے امین آخر لودہانہ میں بھی ایک معزز اہل حدیث تھے ۔ یہ بھی کوئی بات محل نزاع نہیں ۔ ہاں خلیفہ صاحب انکار کریں گے تو لاہور کے عربی دان پروفیسروں میں سے کوئی لیا جائے گا جن کے اسماء درج اہل حدیث ہو چکے ہیں ۔

پس ہم اس تحریر کے بعد اپنے اسی بیان پر مستقل رہیں گے اور اس کے سوا کسی بات کو قبول نہ کریں گے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۱۲ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلعہ نبوت مرزا پر گولہ باری

جناب مولوی صدیق احمدؒ، مدرس مدرسہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! دور ہذا میں مرزائیوں کا فتنہ اسلام کے حق میں کوئی معمولی فتنہ نہیں ۔اس لئے ان کے دھوکے اور فریب کے جال میں سادہ لوح مسلمان پھنس جاتے ہیں۔ اس لئے سخت ضرورت ہے کہ مدارس عربیہ میں خصوصیت کے ساتھ حضرات مدرسین مرزائیوں کے عقاید کفریہ سے طلبہ کو پوری واقفیت حاصل کرائیں اور ان کے فریبوں سے سیدھے سادے بے خبر مسلمانوں کو تقریراً و تحریراً خبردار کرتے رہیں ۔حضرات علماء اللہ اس طرف توجہ فرمائیں ۔

ہمارے بنگالہ میں علماء کی عدم توجہ کی وجہ سے مرزائیوں کا فتنہ زہر ہلاہل کا کام کر گیا ہے ۔چنانچہ برہمن بڑیہ ضلع تپرہ کے چند نادان دوستوں کی اسی زہر سے عاقبت خراب ہو چکی ہے ۔لیکن خدا کا شکر ہے کہ مدرسہ اسلامیہ عربیہ ڈھاکہ کے علماء نے اس طرف توجہ کی ہے چنانچہ مولانا عبدالحمید ناظم مدرسہ ہذا کے مرتبہ عقاید مرزا بزبان بنگلہ پمفلٹ کی صورت میں عنقریب شائع ہونے والے ہیں تائیدایزدی سے یہ کتاب اس پیمانہ کی ہوگی کہ ہر معمولی بنگلہ دان اس کو پڑھ کر قادیانی فتنہ سے اپنے ایمان اور اپنے احباب کے ایمان کی حفاظت کرتے ہوئے قادیانیوں سے باقاعدہ مناظرہ کرسکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔جون ۱۹۳۲ء مطابق ۱۲ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۴)

مرزائی دوستو! خدا سے ڈرو

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ، میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۰ میں مسلم شریف کی وہ حدیث جس میں دجال کا پانی برسانا اور مردے کو زندہ کرنا وغیرہ مذکور ہے، نقل کر کے لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے پر شرک اعتقادات انکے دلوں میں جمے ہوئے ہیں کہ ایک کافر حقیر کو الوہیت کا تخت و تاج سپرد کر رکھا ہے اور ایک انسان ضعیف البنیان کو اتنی عظمتوں اور قدرتوں میں خدائے تعالیٰ کے برابر سمجھ لیا ہے۔

جس کا مطلب یہ ہوا کہ امام مسلم جن کے تدین پر اجماع امت ہے، انہوں نے یہ حدیث نقل کر کے تمام مسلمانوں کو مشرک بنا دیا جس سے خود صرف مشرک ہی نہ بنے بلکہ مشرک بنانے والے۔ اور نبی ﷺ پر نعوذ باللہ شرک کا الزام لگانے والے ٹھہرے کیونکہ اگر اس حدیث کے کوئی دوسرے معنی تھے تو ضرور تھا کہ اس معنی کی تصریح کر دیتے تا کہ مسلمان اس حدیث کو دیکھ کر مشرک نہ بنیں۔

پھر یہ روایت صرف مسلم ہی نے نہیں بلکہ اور بھی اکابر محدثین نے اس کو نقل کیا ہے غرض کہ یہ محدثین اور ان کے بعد کے کل مسلمان لوگ تو مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک قطعی مشرک ہیں اور چونکہ باتفاق محدثین مسلم کی اسناد کل صحیح ہیں اس لحاظ سے اس شرک کا سلسلہ بقول مرزا صاحب صدر تک پہنچے گا۔

اس مسلک میں مرزا صاحب کے مقتداء خوارج ہیں جنہوں نے حضرت علیؓ وغیرہ کی تکفیر میں کوتاہی نہ کی اور یہ الزام لگایا کہ آدمیوں کو انہوں نے خدا کے برابر کر دیا جو صراحتاً شرک ہے اور طرفہ یہ کہ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

غرض جیسا کہ خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول لہ کن فیکون اسی طرح یہی کن فیکون سے بقول ان کے دجال سب کچھ کر دکھائے گا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۳۳۹)۔

مطلب یہ کہ کن فیکون اس کیلئے جائز رکھنا شرک ہے اور خود اس کا رتبہ اپنے لئے تجویز کرتے ہیں کہ مجھے کن فیکون دیا گیا ہے یعنی جس معدوم کو چاہوں کن فیکون کہہ کر موجود کر سکتا ہوں۔ (افادہ۔ص ۵۳)۔

اور یہ بھی فرماتے ہیں کہ اجابت دعا دی گئی ہے جو کچھ خدا سے مانگتا ہوں فوراً مل جاتا ہے۔ (افادہ حصہ اول۔ص ۳۴۵)

مگر ہائے افسوس نہ تو محمدی بیگم ملی اور نہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری ہی مرے اور خود بدولت اسی یاس و حسرت میں اپنے معبود سے شیخ سعدی کا شعر ذیل عرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے چلتے بنے

از تو بکو نالم کہ دگر داور نیست
و ز دست تو ہیچ دست بالا تر نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ جون ۱۹۳۲ء مطابق ۱۲ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۵)

پیدائش مرزا، اور تاریخ مرزا

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

مولانا ثناء اللہ امرتسری نے کتاب تاریخ مرزا میں بڑی تحقیق سے مرزا غلام احمد قادیانی کی سوانح عمری لکھی۔ قادیان کے اخبار فاروق میں مرزا قادیانی کی عمر کے متعلق اعتراض شائع ہوا ہے۔

اصل وجہ اس کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا الہام ہے کہ میری عمر ۷۵ سے ۸۵ سال کے درمیان ہوگی۔ مولانا ثناء اللہ موصوف نے مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش ۱۸۴۰ء میں لکھی۔ اس حساب سے الہام میں کمی ہوتی ہے۔ اخبار فاروق کے نامہ نگار نے اس ضرورت کو سامنے رکھ کر پیدائش مرزا قادیانی دس سال پرے کو کھسکا دی تاکہ مرزا غلام احمد صاحب کا الہام صحیح ہو جائے۔

حق بات یہ ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عمر ۷۴ سال سے کم ہوئی ہے۔ اس پر میرے پاس بیس سے زیادہ دلیلیں ہیں، جن میں سے بطور نمونہ دو دلیلیں ذیل میں درج کرتا ہوں۔

دلیل اول:

۱۔ کتاب البریہ کے صفحہ ۱۴۶ کے حاشیہ، رسالہ ریویو آف ریلی جنز جلد ۵ جون ۱۹۰۶ء ص ۲۱۹، اخبار بدر جلد ۳ نمبر ۳۰ مورخہ ۸۔ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۵، اخبار الحکم جلد ۱۵ نمبر ۱۹، و ۲۰ مورخہ ۲۱۔ ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۴ اور کتاب حیاۃ النبی جلد اول مؤلفہ شیخ یعقوب علی تراب صفحہ ۴۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ یوں درج ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے۔

۲۔ عسل مصفی طبع ۱۹۰۱ء، اسلامیہ سٹیم پریس لاہور کے صفحہ ۵۱۱ پر مرزا صاحب قادیانی کی بابت یوں لکھا ہے:

ان کا تولد ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوا۔

۳۔ عسل مصفی کے صفحہ ۵۷۵ پر یوں لکھا ہے:

حضرت مرزا صاحب کی ولادت باسعادت سکھوں کے آخری وقت میں یعنی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔

۴۔ عسل مصفی حصہ دوم طبع ۱۹۱۴ء اللہ بخش سٹیم پریس قادیان کے صفحہ ۶۳۶ پر مرزا صاحب قادیانی کی نسبت یوں لکھا ہے کہ وہ:

ایک مانے ہوئے مصنف اور مرزائی فرقہ کے بانی تھے آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی تھی۔

۵۔ کتاب نورالدین کے صفحہ ۱۷۰ کی سطر ۱۱ میں ہے:

سنہ پیدائش حضرت مسیح موعود مہدی مسعود ۱۸۳۹ء

۶۔ اخبار بدر جلد اول نمبر ا مورخہ ۳۱ اکتوبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۲ میں ہے:

آپ ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں بمقام قادیان اسی مکان میں جہاں سکونت ہے توام پیدا ہوئے۔

۷۔ اخبار الحکم ج ۸ نمبر ۴۳۔۴۴ مورخہ ۱۷۔۲۴ دسمبر ۱۹۰۴ء صفحہ ۱۴ میں ہے:

آپ کی مبارک پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی۔

۸۔ اخبار الحکم قادیان جلد ۱۰ نمبر ۴۲۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۷، اخبار بدر قادیان جلد ۲ نمبر ۵۰۔ ۱۳ دسمبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۵ میں ہے:

مرزا صاحب کا جنم ۴۰۔۱۸۳۹ء میں ہوا تھا۔ (از رسالہ سرتی)

۹۔ رسالہ محقق کے صفحہ ۳۸۹ اور براہین احمدیہ مطبوعہ ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور کے صفحہ ۶۰۔۶۱ پر لکھا ہے:

۱۸۳۹ء اور ۱۲۵۵ھ دنیا کی رواریخ میں بہت مبارک سال جس میں خدائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالی نے مرزا غلام مرتضی کے گھر قادیان .... مہدی پیدا فرمایا۔

۱۰۔ براہین احمدیہ کے صفحہ ۶۱ اور رسالہ محقق کے صفحہ ۳۹۰ پر ہے:

مسیح موعود کی ولادت اور رنجیت سنگھ کی موت کا ایک ہی سال میں واقعہ ہونا مرسلانہ نشانات کا مظہر ہوتا ہے مہاراجہ رنجیت سنگھ سکھی سلطنت کا تاج تھا جو مسیح موعود کے پیدا ہوتے ہی ۲۷ جون ۱۸۳۹ء کو گر کر خاک میں مل گیا۔

۱۱۔ الحکم جلد ۱۲ نمبر ۲ مورخہ ۶ جنوری ۱۹۰۸ صفحہ ۶ میں ہے:

الف ششم میں جو کہ ۱۲۷۰ھ کو ختم ہوا آپ کی پیدائش ہوئی (نہ کہ ماموریت) کیونکہ آپ کی ولادت ۱۲۵۵ھ کو ہوئی۔

۱۲۔ رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۳ نمبر ۲۔۳ فروری مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۵۶ پر ہے:

چھٹا ہزار ضرور ۱۲۷۰ھ میں پورا ہوا حضرت مرزا ۱۲۵۵ھ میں پیدا ہوئے۔

۱۳، تشحیذ الاذہان، فروری مارچ ۱۹۰۸ء صفحہ ۹۱ پر ہے:

آپ کی ولادت ۱۲۵۵ھ کو ہوئی۔

۱۴۔ پیغام صلح جلد ۱۱ نمبر ۳۷ مطابق ۲۱ جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ ۱ کالم ۲ میں ہے:

اس فرقہ (احمدیہ) کے بانی مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب میں ایک گاؤں ہے آپ ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔

۱۵۔ اخبار پیغام صلح لاہور ۲۹ شوال و۳ ذی قعد ۱۳۴۳ھ کے صفحہ ۹، رسالہ سوانح مسیح موعود کے صفحہ ۷ پر ہے:

۱۸۳۹ء، ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش ہوئی۔

۱۶۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے تھے کہ

جب سلطان احمد پیدا ہوا، اس وقت ہماری عمر صرف سولہ برس کی تھی۔

(سیرۃ المہدی حصہ اول۔ص ۲۵۶)

اور جناب مرزا سلطان احمد ۱۹۱۳ء بکرمی یعنی ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تھے

(سیرۃ المہدی اول۔ص ۱۹۶۔۱۹۷)

پس جناب مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۴۰ء میں پیدا ہوئے

۱۷۔ اخبار وکیل جلد ۱۴ نمبر ۷ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۸ کالم ۱ میں ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں توام پیدا ہوئے۔

۱۸۔ کتاب مذاہب الاسلام کے صفحہ ۱۰۷ پر لکھا ہے:

مرزا غلام احمد کی پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہوئی۔

۱۹۔ صوفی ابوعنایت الرحمٰن صاحب مالیرکوٹلوی، استفتاء لاثانی بر قائلین ممات حضرت مسیح آسمانی، کے صفحہ ۱۵ پر لکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب قادیانی نے بموضع قادیان ضلع گورداسپور ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوکر نزول اجلال فرمایا اور ۱۹۰۸ء میں دار فانی سے رحلت فرمائی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جولائی ۱۹۳۲ء مطابق ۲۶ صفر ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۵)

قادیانی تصویر کا اصلی رخ

جناب منشی محمد عبداللہؒ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مختلف اور بڑھتے ہوئے دعاوی کا مجسمہ تین زمانوں میں ڈھلا ہے۔ شروع میں وہ ایک، عامی، مسلمان تھے۔ اس کے بعد ملہم مجدد بنے۔ پھر مسیح موعود، رسول اللہ، نبی اللہ کہلائے۔

اتباع مرزا، مرزا صاحب کے جملہ دعاوی کی تصدیق میں یہ کہتے ہیں کہ:

مرزا صاحب صحیح الاعتقاد مومن، خادم قرآن، محبّ رسول علیہ السلام، عاشق اسلام، دور حاضرہ میں سب سے اعلیٰ، اکمل بزرگ تر، ناشر و مبلغ اسلام و قرآن تھے انہوں نے مختلف زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم شائع کرنے کی تعلیم دی۔ اسی طرح غیر مسلموں میں تبلیغ اسلام کی ترغیب دی اور ایک ایسی منظّم جماعت پیدا کی جس نے سینکڑوں اہل یورپ کو حلقہ بگوش اسلام کیا، اور تمام ادیان پر تفوق اسلام ثابت کرنے کے لئے ایسے ایسے علمی، عقلی اصول وضع کئے کہ ان کی نظیر نہیں۔ وغیرہ

(خلاصہ مضمون اخبار پیغام صلح مصلح موعود نمبر و رسالت دعوت عمل و مجدد کامل وغیرہ)

ہم بفرض محال تسلیم کئے لیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب کچھ کیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا مرزا صاحب قادیانی کے یہ اعمال وافعال ظاہری ان کے دعوی الہام وغیرہ کی سچائی پر دلیل بن سکتے ہیں؟ اس کا جواب مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر ذیل سے ملتا ہے کہ:

ظاہر ہے کہ محض عقلی دلائل مذہب کی سچائی کے لئے کامل شہادت نہیں ہو سکتے اور یہ ایسی مہر نہیں کہ کوئی جعل ساز اس کے بنانے پر قادر نہ ہو بلکہ یہ تو عقل کے چشمہ عام کی ایک گداگری متصور ہوسکتی ہے...

ایسا ہی ایک ظاہری راست باز کے لئے صرف یہ دعوی کافی نہیں کہ وہ خدائے تعالی کے احکام پر چلتا ہے...

ایسا دعوی تو قریباً ہر ایک شخص کرسکتا ہے کہ وہ خدائے تعالی سے محبت رکھتا ہے اور اسکا دامن تمام اقسام فسق و فجور سے پاک ہے مگر ایسے دعوی پر تسلی کیونکر ہو کہ فی الحقیقت ایسا ہی ہے۔ اگر کسی میں مادہ سخاوت ہے تو ناموری کی غرض سے بھی ہوسکتا ہے۔ اگر فسق و فجور سے کوئی بچ گیا تو تہیدستی بھی اس کا باعث ہوسکتی ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ محض لوگوں کے لعن طعن کے خوف سے کوئی پارسا طبع بن بیٹھے اور عظمت الٰہی کا کچھ بھی اس کے دل پر اثر نہ ہو۔ پس ظاہر ہے کہ عمدہ چال چلن اگر ہو بھی تاہم حقیقی پاکیزگی پر کامل ثبوت نہیں ہوسکتا..

لہذا حقیقی راست بازی کیلئے خدا تعالی کی شہادت ضروری ہے جو عالم الغیب ہے...

غرض بغیر امتیازی نشان کے نہ مذہب حق اور باطل میں کوئی کھلا کھلا تفرقہ پیدا ہوسکتا ہے اور نہ ایک راست باز اور مکار کے درمیان کوئی فرق بین ظاہر ہوسکتا ہے کیونکر ممکن ہے کہ ایک شخص دراصل بدچلن اور فاسق اور فاجر ہو، لیکن اس کی بدچلنیاں ظاہر نہ ہوں پس اگر ایسی صورت میں وہ بھی راست بازی کا دعوی کرے جیسا کہ ایسے دعوی ہمیشہ دنیا میں پائے جاتے ہیں تو پھر خدائے تعالی کی طرف سے حقیقی راست باز کے لئے ایک چمکتا ہوا نشان ہے جس سے وہ ... یقیناً سمجھو کہ ... حقیقی راست باز ضرور اپنے ساتھ امتیازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشان رکھتا ہے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں معجزہ اور کرامت اور خرق عادت امر ہے۔ (نصرۃ الحق از مرزا قادیانی۔ص ۴۸۔۵۰)

یہ حقانی تقریر جہاں احمدی بزرگوں کی تمام دلائل مذکورہ بالا کو مشکوک و مشتبہ ٹھہرا رہی ہے، وہاں جناب مرزا صاحب قادیانی کی تصویر کا اصلی رخ سامنے کر رہی ہے۔یعنی یہ کہ مرزا صاحب قادیانی کو ان کے اعمال و افعال و ان کے ظاہری دعاوی و خدمات اسلامیہ وغیرہ سے نہ جانچو بلکہ انہیں ان کے خارق عادت اخبار و معجزانہ افعال سے پرکھو۔اسی کی تائید مرزا قادیانی کی عبارت ذیل سے بھی ہوتی ہے کہ:

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کو ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں۔ (اشتہار مرزا قادیانی۔۱۵ جولائی ۱۸۸۸ء)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی منقولہ بالا عبارات سے مہر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا کذب و صدق جانچنے کو سب سے بڑھ کر ان کی پیش گوئیاں ہی دلیل ہیں۔سو

ناظرین اہل حدیث کو مبارک ہو کہ اسی صحیح راستہ و سیدھی لائن کو سالہا سال سے حضرت مجدد زمان، فاتح قادیان، شیر پنجاب، سردار اہل حدیث، مولانا ثناء اللہ اختیار کئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے رسائل مثل الہامات مرزا، نکاح مرزا، تعلیمات مرزا، مرقع قادیانی، شاہ انگلستان اور مرزا قادیان، شہادات مرزا وغیرہ میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متحدیانہ الہامات کی وہ دھجیاں اڑائی ہیں کہ تمام احمدی حضرات ان کے نام سے تھرّاتے اور کانپتے ہیں۔ ناظرین کرام! کہہ دو مولانا ثناء اللہ زندہ باد۔

میں حضرت مولانا محترم کو مخاطب کر کے اپنے قلبی جذبات کا بایں الفاظ دعائیہ اظہار کرتا ہوں:

تم سلامت رہو ہزار برس
ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود عیسیٰ بن مریم کا حج کرنا

(اور مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرکؒ امرتسری لکھتے ہیں:

احادیث رسول ربانی:

صحیح مسلم جلد اول صفحہ ۴۰۸، اور کتاب حجج الکرامۃ صفحہ ۴۲۹ پر ہے:

عن حنظلة الاسلمی قال سمعت ابو هريره يحدث عن النبی ﷺ قال و الذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او لیثنینهما

(ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ حضور پرنور ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات پاک کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کی گھاٹی میں لبیک پکاریں گے، حج کی یا عمرہ کی یا قران کریں گے اور دونوں کی لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ)۔(نیز دیکھو کتاب العلم جلد ۳ صفحہ ۱۲۸۷)

۲۔ مسند احمد جلد دوم صفحہ ۲۴۰، ۲۷۲، ۵۱۳، ۵۴۰، اور تفسیر درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ پر ہے

عن حنظلة الاسلمی سمع ابا هريرة قال قال رسول الله و الذی نفس محمد بیده لیهلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً او لیثنینهما (حضرت حنظلہ تابعی سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت ابو ہریرہؓ سے سنا کہ فرماتے تھے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے اس خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریمؑ روحاء کے راستے سے لبیک پکاریں گے حج کرتے ہوئے یا عمرہ، یا دونوں لبیک پکاریں گے ایک ہی ساتھ)

۳۔ مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۰، تفسیر ابن کثیر جلد ۳ صفحہ ۲۳۵، درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۴۲، حجج الکرامۃ صفحہ ۴۲۹:

عن حنظله عن ابی هريره قال قال رسول الله ﷺ ینزل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسی ابن مر یم فیقتل الخنز یر و یمحوا الصلیب و تجمع له الصلوۃ و یعطی الما ل حتی لا یقبل و یضع الخرا ج و ینز ل الرو حا ء فیحج منها ا و یعتمراً او یجمعهما

قا ل و تلا ابی هر یرۃ و ان من اهل الکتا ب الا لیو منن به قبل مو ته و یو م القیا مة یکو ن علیهم شهیداً

فز عم حنظلة انّ ابا هر یرۃ قا ل یو من به قبل مو ته عیسی فلا ادری هذا کله حد یث النبی ﷺ او شیء قا له ابو هر یرۃ

(تر جمہ: حضرت حنظلہ تا بعی سے روا یت ہے کہ حضور پر نور ﷺ نے فر ما یا کہ حضرت عیسی ابن مریم اتر یں گے پس خنز یر کو قتل کر یں گے اور صلیب کو مٹا دیں گے اور ان کے واسطے نماز اکٹھی کی جاوے گی اور دے گا مال یہاں تک کہ اسے کوئی قبول نہ کرے گا اور خراج (جز یہ) کو بند کر دیں گے اور روحاء میں تشریف لا ویں گے پس اس جگہ سے حج کر ینگے یا عمرہ یا دونوں کو اکٹھا کر یں گے ۔حضرت حنظلہ راوی نے کہا اور حضرت ابو ہر یرہؓ نے آیت پڑھی ان من اهل الکتا ب ا لا لیو منن به قبل مو ته و یو م القیا مة یکو ن علیهم شهیدا ۔

پس حنظلہ نے گمان کیا کہ حضرت ابو ہر یرہؓ نے کہا کہ اہل کتاب ایمان لا ئیں گے حضرت عیسی کے ساتھ ان کے مرنے سے پہلے ۔پس میں نہیں جا نتا کہ یہ سا را کلام نبی ﷺ کا ہے یا ابو ہر یرہ کا کلام ہے)

(احتساب سے: عن عطا ء مو لی ام حبیبه قا ل سمعت ابا هر یرۃ یقو ل قا ل رسو ل الله ﷺ لیهبطن عیسی بن مر یم حکما عد لا و اما ما مقسطا و لیسلکن فجا ها جا او معتمرا و لیأتین قبری حتی یسلم علیّ و لا ر دن علیه یقو ل ابو هر یرۃ ای بنی ا خی ان ر أیتمو ہ فقو لوا ابو هر یرۃ یقر ئك السلا م

(مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵ حجج الکرا مة ص ۴۲۹ درمنثور ج ۲ ص ۲۴۵ کنز العمال ج ۷ ص ۲۰۲، منتخب کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد ج ۶ ص ۵۵)۔

حضرت عطا تا بعی سے روا یت ہے کہ حضرت ابو ہر یرہؓ نے کہا حضرت رسول خدا ﷺ نے فر ما یا البتہ ضرور اترے گا حضرت عیسی بن مریم حاکم عا دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اور امام انصاف کرنے والا اور البتہ ضرور گذرے گا ایک راہ سے حج یا عمرہ کرتا ہوا، اور البتہ ضرور میری قبر پر تشریف لائے گا اور مجھے سلام کرے گا اور میں اسے جواب دوں گا۔ اور حضرت ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ اے میرے بھتیجے اگر تم ان کو دیکھو تو کہو کہ ابو ہریرہ آپ کو سلام کہتا ہے۔

۵۔ محدث ابو یعلی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا ہے کہ قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کہ ضرور حضرت عیسیٰ بن مریم اتریں گے پھر میری قبر پر کھڑے ہو کر پکاریں گے کہ اے محمد ﷺ تو میں ان کو ضرور جواب دوں گا (امام جلال الدین سیوطی کے رسالہ انتباہ الاذکیا فی حیوۃ الانبیاء ص ۴۔ ۵... مجمع الزوائد ج ۸ ص ۲۱۴... روح المعانی ج ۲۲ ص ۲۳)

پیش گوئی از قاضی محمد سلیمان صاحب عالم رحمانی رحمۃ اللہ علیہ

مشہور و معروف کتاب رحمۃ للعالمین کے مصنف حضرت مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری نے اپنی کتاب تائید الاسلام حصہ دوم مطبوعہ اسلامیہ پریس لاہور کے صفحہ ۱۲۴ پر تحریر فرمایا تھا:

مرزا صاحب کے مسیح موعود نہ ہونے پر حدیث حضرت ابو ہریرہؓ جو احمد اور ابن جریر کے نزدیک ہے شاہد ہے کہ حضرت مسیح مقام روحاء میں آکر حج و عمرہ کریں گے

میں نہایت جزم کے ساتھ با آواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیش گوئی کو سب صاحب یاد رکھیں۔

مرزائی دوستو! یہ ہے پیش گوئی کا صدق۔ نہ کہ تمہاری طرح کہا تھا کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی ضرور آئے گی۔ جب نہ آئی تو کہہ دیا قیامت کو آئے گی۔

اقوال مرزا غلام احمد قادیانی

۱۔ کتاب ایام الصلح اردو صفحہ ۱۶۸۔ ۱۶۹ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ماسوا اس کے میں آپ لوگوں سے پوچھتا ہوں کہ آپ اس سوال کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو کیا اول اس کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کو دجال کے خطرناک فتنوں سے نجات دے یا یہ کہ ظاہر ہوتے ہی پہلے حج کو چلا جائے۔ اگر بموجب نصوص قرآنیہ وحدیثیہ پہلا فرض مسیح موعود کا حج کرنا نہ دجال کی سرکوبی تو وہ آیات اور احادیث دکھلانی چاہئیں تا ان پر عمل کیا جائے۔ اور اگر پہلا فرض مسیح موعود کا جس کے لئے وہ باعتقاد آپ کے مامور ہوکر آئے گا قتل دجال ہے، جس کی تاویل ہمارے نزدیک اہلاک ملل باطلہ بذریعہ حجج وآیات ہے تو پھر وہی کام پہلے کرنا چاہیے۔ اگر کچھ دیانت اور تقوی ہے تو ضرور اسکا جواب دو کہ مسیح موعود دنیا میں آکر پہلے کس فرض کو ادا کرے گا۔ کیا پہلے حج کرنا اس پر فرض ہوگا یا کہ پہلے دجالی فتنوں کا قصہ تمام کرے گا۔ یہ مسئلہ کچھ باریک نہیں ہے صحیح بخاری یا مسلم کے دیکھنے سے اس کا جواب مل سکتا ہے اگر رسول اللہ ﷺ کی یہ گواہی ثابت ہو کہ پہلا کام مسیح موعود کا حج ہے تو ہم بہرحال حج کو جائیں گے ہر چہ بادا باد۔ لیکن پہلا کام مسیح موعود کا استیصال فتن دجالیہ ہے تو جب تک اس کام سے ہم فراغت نہ کرلیں حج کی طرف رخ کرنا خلاف پیش گوئی نبوی ہے۔ ہمارا حج تو اس وقت ہوگا جب دجال بھی کفر اور دجل سے باز آکر طواف بیت اللہ کرے گا کیونکہ بموجب حدیث صحیح وہی وقت مسیح موعود کے حج کا ہوگا۔ دیکھو وہ حدیث جو مسلم میں لکھی ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسیح موعود اور دجال کو قریب قریب وقت میں حج کرتے دیکھا۔ یہ مت کہو کہ دجال قتل ہوگا کیونکہ آسمانی حربہ جو مسیح موعود کے ہاتھ میں ہے کسی کے جسم کو قتل نہیں کرتا بلکہ وہ اس کے کفر اور اسکے باطل عذرات کو قتل کرے گا اور آخر ایک گروہ دجال کا ایمان لاکر حج کرے گا۔ سو جب دجال کو ایمان اور حج کے خیال پیدا ہوں گے، وہی دن ہمارے حج کے بھی ہوں گے۔ اب تو پہلا کام ہمارا جس پر خدا نے ہمیں لگا دیا ہے دجالی فتنہ کو ہلاک کرنا ہے۔ کیا کوئی شخص اپنے آقا کی مرضی کے برخلاف کام کرسکتا ہے۔

نوٹ نمبر ا: دجال سے مراد مسیحی پادری ہیں۔ کیا پادری مسلمان ہوکر مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب کے ساتھ حج کو گئے۔

نوٹ نمبر۲۔ مرزا صاحب کے آسمانی نکاح نہ ہونے پر قادیان سے جواب نکلا تھا کہ منکوحہ مذکورہ کا خاوند سلطان محمد مرا نہیں تو نکاح کیسے ہو۔ اسی طرح عیسائی پادری ایسے سڑی ہیں کہ مسلمان نہیں ہوتے۔ پھر مرزا صاحب ان کو ساتھ کیسے لے جاتے۔ پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حج نہ کرنے کا گناہ پادریوں پر ہے جو اپنی ضد نہیں چھوڑتے۔

(اس مضمون کا ذیل کا حصہ احتساب قادیانیت جلد۳ سے نقل کیا جارہا ہے کیونکہ یہ اخبار اہل حدیث میں نہیں ہے۔ شائد بعد کا اضافہ ہے۔ بہاء)

ب: ایک شخص نے عرض کی کہ مخالف مولوی اعتراض کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی حج کو کیوں نہیں جاتے۔

فرمایا: یہ لوگ شرارت کے ساتھ ایسا کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ دس سال مدینہ میں رہے صرف دو دن کا راستہ مکہ اور مدینہ میں تھا مگر آپ نے دس سال میں کوئی حج نہیں کیا، حالانکہ آپ سواری وغیرہ کا انتظام کر سکتے تھے لیکن حج کے واسطے صرف یہی شرط نہیں کہ انسان کے پاس کافی مال ہو بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ کسی قسم کے فتنہ کا خوف نہ ہو وہاں تک پہنچنے اور امن کے ساتھ حج کرنے کے وسائل موجود ہوں۔

جب وحشی طبع علماء اس جگہ ہم پر قتل کا فتویٰ لگا رہے ہیں اور گورنمنٹ کا بھی خیال نہیں کرتے تو وہاں یہ لوگ کیا نہ کریں گے۔

لیکن ان لوگوں کو اس امر سے کیا غرض ہے کہ ہم حج نہیں کرتے۔ کیا اگر ہم حج کریں گے تو وہ ہم کو مسلمان سمجھ لیں گے اور ہماری جماعت میں داخل ہو جائیں گے اور ہمارے مرید ہو جائیں گے۔

اگر وہ ایسا لکھ دیں اور اقرار حلفی کریں تو ہم حج کر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے واسطے اسباب آسانی کے پیدا کر دے گا تاکہ آئندہ مولویوں کا فتنہ رفع ہو ناحق شرارت کے ساتھ اعتراض کرنا اچھا نہیں ہے۔

یہ اعتراض ان کا ہم پر نہیں پڑتا بلکہ آنحضرت ﷺ پر بھی پڑتا ہے کیونکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ نے بھی صرف آخری سال حج کیا تھا (اخبار الحکم ۱۷۔ اگست ۱۹۰۷ء ص ۱۰۔ ملفوظات جلد ۹ ص ۳۲۴۔۳۲۵)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی کی وفات ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء (۱۳۲۶ھ) کو ہوئی تھی اور بیت اللہ شریف کا حج مرزا قادیانی کو نصیب نہ ہوا پس دیکھئے کہ کس طرح جناب قاضی محمد سلیمان صاحب کی پیش گوئی پوری ہوئی۔ مرزائی صاحبان غور کریں۔

مرزائیوں کی طرف سے جواب ناصواب اوراس کی تردید

مرزائی: آپ ثابت کریں کہ آپ (مرزا قادیانی) کو فارغ البالی اور مرفع الحالی حاصل تھی جو حج کے لئے ضروری ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۸)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوی کے بعد ہزاروں لاکھوں روپئوں کی آمدنی ہوئی تھی، سنئیے اورغور سے سنئیے:

۱۔ اور مالی فتوحات اب تک دو لاکھ روپے سے بھی زیادہ۔ (نزول المسیح۔ ص ۳۲)

۲۔ ہزار ہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزار ہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔

(اربعین نمبر ۲۔ ص ۴)

۳۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالی جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا ہے اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اس نے ایسی میری دست گیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۱۱)۔

مرزائی: سنئے آپ (مرزا) کو دنیا سے فارغ البالی تھی لیکن دین کے معاملہ میں آپ فارغ البال نہ تھے آپ نے دین کی خدمت کے لئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۹)

مسلمان: دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا، تقریریں کرنے والا، مخالفوں کے مقابل کتابیں لکھنے والا شخص بھی کر سکتا ہے۔ دیکھئے آپ کے مدمقابل مولوی ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر (جنہوں نے بیسیوں کتابیں عیسائیوں آریوں چکڑالویوں مرزائیوں نیچریوں کی تردید میں لکھی ہیں) دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور بیت اللہ کا حج بھی کیا ہے (باقی دارد)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۳۲ء مطابق ۱۰ ربیع الاول ۱۳۵۱ھ ص ۵۔۷)

(ذیل کا مضمون احتساب قادیانیت جلد ۳ سے نقل کیا جا رہا ہے کیونکہ اہل حدیث کے جس شمارے میں یہ درج ہوا ہوگا وہ مجھے نہیں ملا۔ بہاء)۔

ایک اعتراض

حضرت پیغمبر خدا ﷺ کی ایک حدیث (صحیح مسلم ج ۱ ص ۴۰۸ میں ہے) جس کے الفاظ یہ ہیں

و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم بفج الروحا حاجا او معتمرا او یثنیھما۔ یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہے جس کے قبضے میں میری جان ہے حضرت عیسیٰ بن مریم فج الروحا (مکہ و مدینہ کے درمیان) سے حج کا احرام باندھیں گے۔

اس حدیث سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح موعود ضرور حج کریں گے یہاں تک کہ آنحضرت ﷺ نے ان کے احرام باندھنے کی جگہ بھی بتا دی جس کے دیکھنے سے یقین ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں یہ وقوعہ ضرور ہوگا یعنی حضرت مسیح موعود حج کریں گے مرزا قادیانی نے حج نہیں کیا۔ وجہ اس کی یہ بتائی ہے کہ ان کے حق میں امن نہ تھا لیکن حدیث شریف بتا رہی ہے کہ اگر مرزا قادیانی مسیح موعود ہوتے تو ان کے لئے ہر طرح خدا کے حکم اور پیغمبر ﷺ کی خبر سے راستہ صاف اور ہر طرح امن ہوتا۔ کیا خدا قادر و قیوم اس پر قادر نہیں کہ وہ اپنے مسیح موعود کے لئے ہر قسم کی روکاوٹیں اٹھائے و ھو علی کل شیء قدیر (رسالہ ریویو ج ۲۳ نمبر ۹ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰۔ حوالہ اخبار اہل حدیث یکم جون ۱۹۲۳ء

اللہ دتہ مرزائی مولوی فاضل کا جواب ناصواب

ناظرین! ابھی آپ پر منکشف ہو جائے گا کہ یہ اعتراض کس پایہ کا ہے:

جواب اول: مولوی ثناء اللہ نے و الذی نفسی بیدہ .. الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آنحضرت ﷺ کا قول قرار دے کر لکھا ہے کہ آپ ﷺ نے مسیح موعود کا یہ نشان قرار دیا ہے حالانکہ معاملہ بالکل دگرگوں ہے۔ الفاظ اس حدیث کے صراحۃً بتلاتے ہیں کہ یہ آنحضرت ﷺ ہی کے الفاظ نہیں۔ چنانچہ مکمل حدیث یوں ہے:

عن حنظلة الاسلمی قال سمعت ابا هريره يحدث عن النبی ﷺ قال و الذی نفسی بیده ليهلن ابن مريم بفج الروحاء حاجا او معتمرا او یثنیهما۔

جس کے اس جگہ مناسب عبارت یہ معنی ہیں کہ حنظلہ اسلمی بیان کرتے ہیں کہ میں نے ابوہریرہؓ کو آنحضرت ﷺ سے باتیں بیان کرتے سنا۔ ابوہریرہ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مسیح ضرور فج الروحاء سے احرام حج یا عمرہ یا قران باندھیں گے۔ گویا حضرت ابوہریرہؓ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت ﷺ سے نقل نہیں کئے بلکہ دیگر بیانات سے استنباط کر کے انہوں نے اپنی طرف سے بطور قیاس بیان کئے ہیں۔ پس جب یہ الفاظ حضرت ابوہریرہؓ کے اپنے الفاظ ہیں تو امرتسری کی بنیاد ہی سرے سے اکھڑ جاتی ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰)

اقول: ا:

حنظلة الاسلمی قال سمعت ابا هريرة عن النبی و قال و الذی نفسی بیده ليهلن ابن مريم بفج الروحاها جا او معتمرا او ليثنيهما (صحیح مسلم اول ص ۴۰۸)

حضرت حنظلہ اسلمی سے روایت ہے کہ میں نے حضرت ابوہریرہؓ سے سنا کہ وہ حضرت نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے تھے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا مجھے اس ذات کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحاء کے راستے سے احرام حج یا عمرہ یا قران باندھیں گے

قادیانی مولوی فاضل کی لیاقت علمی ملاحظہ ہو، لکھتا ہے

یہ آنحضرت ﷺ ہی کے الفاظ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر لکھتا ہے: ابو ہریرہ نے کہا کہ مجھے اس ذات کی قسم ہے۔
گویا حضرت ابو ہریرہ نے یہ کلمات مندرجہ آنحضرت ﷺ سے نقل نہیں کئے ، یہ الفاظ حضرت ابو ہریرہؓ کے اپنے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ الفاظ و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم حضرت ابو ہریرہؓ کے اپنے الفاظ نہیں بلکہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ ہیں (دیکھو صحیح بخاری جلد اول ص ۴۹۰ پر لکھا ہے)

ان سعید بن مسیب سمع ابا ہریرہ قال قال رسول اللہ و لذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم .. الحدیث۔ تحقیق سعید تابعی نے حضرت ابو ہریرہ صحابی سے سنا کہ اس نے کہا کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے اس اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور تم میں حضرت ابن مریم نازل ہوں گے۔

اس حدیث نبوی کے الفاظ ہیں

و الذی نفسی بیدہ لیوشکن ان ینزل فیکم ابن مریم ۔
صحیح مسلم جلد ۱ صفحہ ۴۰۸ پر الفاظ ہیں

و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم ۔
پس یہ الفاظ حدیث نبوی کے ہیں۔

اب رہا کہ ابن مریم سے کیا مراد ہے تو سورہ المومنون آیت ۵۰

و جعلنا ابن مریم و امہ آیۃ و آوینا ھما الی ربوۃ ذات قرار و معین ۔ اور کیا ہم نے حضرت ابن مریم کو اور اس کی ماں کو نشانی اور ان دونوں کو پناہ دی تھی ایک اونچی جگہ پر جو جائے قرار تھی اور جہاں پانی جاری تھا۔

اور سورہ زخرف آیت ۵۷

و لما ضرب ابن مریم مثلا ۔

اور جب حضرت ابن مریم مثال کے طور پر بیان کیا گیا۔

صاف ظاہر کرتی ہے کہ ابن مریم سے مراد حضرت عیسیٰ بن مریم ہیں کسی صحیح حدیث نبوی یا اقوال صحابہ و تابعین میں یہ نہیں آیا ہے کہ ایک مثیل مسیح پیدا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ کسی نے کہا کہ دروغ گورا حافظہ نباشد، مولوی اللہ دتا جالندھری مرزائی مولوی فاضل نے رسالہ ریویو بابت ماہ ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ پر صحیح مسلم کی اس روایت کے حدیث نبوی ہونے سے انکار کیا ہے اور اخبار الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ میں اس روایت کو حدیث نبوی قرار دیتے ہیں ایک اور عجیب بات سنئے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۰ پر حدیث نبوی کے الفاظ بفج الروحاء کا ترجمہ فج الروحا سے، کیا ہے۔ اور اخبار الفضل مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم ۲ پر لکھا ہے:

نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیھلن بفج الروحاء کا ترجمہ فج الروحاء سے، غلط ہے بلکہ فج الروحا میں، چاہیے۔

۳۔ عن حنظلة الاسلمی انی سمع ابا هریره یقول قال رسول الله ﷺ و الذی نفسی بیده لیهلن ابن مریم من فج الروحا بالحج او العمرة او لیثنیهما (مسند احمد چھاپہ مصری ج ۲ ص ۲۷۲)

حضرت حنظلہ تابعی سے روایت ہے کہ اس نے سنا حضرت ابوہریرہ صحابی سے کہ وہ کہتے تھے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا مجھے اسی اللہ کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ ضرور حضرت ابن مریم روحا کے راستے احرام حج یا عمرہ یا قران باندھیں گے

۴۔ عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال لیهلن عیسی بن مریم بفج الروحاء بالحج او العمنرة او لیثنیهما جمیعا

(مسند احمد جلد ۲ ص ۵۱۳۔ نیز دیکھو مسند احمد ج ۲ ص ۵۴۰)

ان دونوں حدیثوں میں الفاظ ہیں: قال ... ان رسول الله قال

پس قادیانی مولوی فاضل کی تحریر سراسر غلط ثابت ہوئی

قادیانی: اگر بالفرض یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی علامت قرار بھی دی جائے تو اسی مسلم اور بخاری کی دوسری حدیث کو ساتھ ملانے سے نہ صرف مسیح ہی کی علامت حج کرنا بتائی گئی ہے بلکہ دجال ملعون کے لئے بھی ایسا ہی حج طواف ثابت ہوتا ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۲۴ء ص ۲۲)

مسلمان: حدیث نبوی کے الفاظ یہ ہیں:

و انی اللیل عند الکعبة فی المنام۔ اور مجھ کو خواب میں ایک رات معلوم ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں کعبے کے پاس ہوں۔ صحیح بخاری ج ا ص ۴۸۹

اور دوسری حدیث کے الفاظ ہیں:

قال بینما انا نائم ثم اطوف بالکعبة۔ فرمایا مین خواب میں کعبے کا طواف کرتا تھا

ان دونوں حدیثوں میں حضور پرنور ﷺ نے اپنا خواب مبارک بیان کیا ہے اس واسطے شارحین حدیث نے اس حدیث کی تعبیر وتاویل کی ہے مگر (صحیح مسلم ج ا ص ۴۰۸۔ مسند احمد ج ۲ ص ۲۴۰، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵ پر) جو حدیثیں حضرت مسیح ابن مریم کے حج کے بارے میں آئی ہیں ان میں حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ میں نے خواب میں دیکھا۔

مرزائیوں کی طرف سے جواب ناصواب اور اس کی تردید

مرزائی: آپ ثابت کریں کہ آپ (مرزا قادیانی) کو فارغ البالی اور مرفع الحالی حاصل تھی جو حج کے لئے ضروری ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۸)

مسلمان: مرزا غلام احمد قادیانی کو دعوی کے بعد ہزاروں لاکھوں روپئوں کی آمدنی ہوئی تھی، سنیئے اور غور سے سنیئے:

ا۔ اور مالی فتوحات اب تک دولاکھ روپے سے بھی زیادہ۔ (نزول المسیح۔ص ۳۲)

۲۔ ہزارہا کوس سے لوگ آتے ہیں اور ہزارہا روپیہ سے مدد کرتے ہیں۔ (اربعین نمبر ۲۔ ص ۴)

۳۔ مجھے اپنی حالت پر خیال کر کے اس قدر بھی امید نہ تھی کہ دس روپیہ ماہوار بھی آئیں گے مگر خدا تعالی جو غریبوں کو خاک میں سے اٹھاتا ہے اور متکبروں کو خاک میں ملاتا ہے اس نے ایسی میری دستگیری کی کہ میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ اب تک تین لاکھ کے قریب روپیہ آچکا ہے۔ (حقیقة الوحی۔ ص ۲۱۱)۔

۴۔ اگرچہ منی آرڈروں کے ذریعہ ہزارہا روپے آچکے ہیں مگر اس سے زیادہ وہ ہیں جو خود مخلص لوگوں نے آکر دیئے اور جو خطوط کے اندر آئے نوٹ آئے اور بعض مخلصوں نے نوٹ یا سونا اس طرح بھیجا جو اپنا نام بھی ظاہر نہیں کیا اور مجھے اب تک معلوم نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ان کے نام کیا یا ہیں ۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۱۱ حاشیہ)

۵ ۔ اور اس وقت سے آج تک دو لاکھ سے زیادہ روپیہ آیا اور اس قدر ہر ایک طرف سے تحائف آئے کہ اگر وہ سب جمع کئے جاتے تو کئی کوٹھے ان سے بھر جاتے ۔

(حقیقت الوحی ۔ ص ۲۴۲)

۶ ۔ اور کئی لاکھ روپیہ آیا (حقیقۃ الوحی ۔ ص ۲۴۲ ۔ خزائن جلد ۲۲ ص ۳۵۵)

مرزائی : سنئے آپ (مرزا) کو دنیا سے فارغ البالی تھی لیکن دین کے معاملہ میں آپ فارغ البال نہ تھے آپ نے دین کی خدمت کے لئے رات اور دن ایک کر دیا تھا۔

(ریویو آف ریلی جنز ۔ فروری ۱۹۲۳ء ص ۲۹)

مسلمان : دین کی خدمت کرنا حج کرنے کے منافی نہیں ہے۔ دین کی خدمت کرنے والا ، تقریریں کرنے والا ، مخالفوں کے مقابل کتابیں لکھنے والا شخص بھی کر سکتا ہے ۔ دیکھئے حنفی علماء میں سے جناب مولانا مولوی محمد اشرف علی صاحب چشتی تھانوی اور مولانا مولوی احمد علی صاحب قادری لاہوری جناب مولانا مولوی احمد رضا خان قادری بریلوی اور اہل حدیث میں سے جناب قاضی محمد سلیمان اور جناب مولوی مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری (جنھوں نے ستر کے قریب کتابیں عیسائیوں آریوں مرزائیوں نیچریوں اور چکڑالوں کی تردید میں لکھی ہیں) نے دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور حج بیت اللہ کا بھی ادا کیا ہے؛ یکھئے آپ کے مد مقابل مولوی ابو الوفاء ثناء اللہ صاحب مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر (جنھوں نے بیسیوں کتابیں عیسائیوں آریوں چکڑالویوں مرزائیوں نیچریوں کی تردید میں لکھی ہیں) دین کی خدمت تحریروں اور تقریروں سے کی ہے اور بیت اللہ کا حج بھی کیا ہے (باقی دارد)

مرزائی : مخفی نہ رہے کہ آپ (مرزا) کے نزول کی غرض جو قرآن مجید و احادیث میں بتائی گئی ہے صلیبی مذہب کا دلائل ے پاش پاش کرنا اور دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غالب کر کے دکھانا ہے اس لئے آپ پر لازم ہی یہی تھا کہ آپ اس اہم کام کی طرف پہلے متوجہ ہوتے (ریویو آف ریلی جنز فروری ۱۹۲۴ء ص ۲۹)

مسلمان : قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے پتہ لگتا ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے صلیبی مذہب کو دلائل سے پاش پاش کیا ہے اور یہود و مشرکین عرب کے عقائد کی خوب تردید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے اور بیت اللہ شریف کا حج بھی کیا ہے مرزا قادیانی کو حج نصیب نہ ہوا۔

مرزائی : قرآن مجید واحادیث صحیحہ سے حجرت مرزا قادیانی کا مسیح موعود اور ابن مریم ہونا اظہر من الشّمس ہے اور دوسری طرف سے حدیث سے ثابت ہیوتا ہے کہ آپ مسیح موعود نہیں ہیں کیونکہ آپ نے حج نہیں کیا تو یہ حدیث بوجہ معارض ہونے قرآن مجید مجید اور احادیث صحیحہ کے ساقط عن الاعتبار ہے اس لئے قابل قبول نہیں ہوسکتی کیونکہ جو حدیث قرآن مجید کے مخالف ومعارض ہو اس کے متعلق آنحضرتﷺ کا فیصلہ ہے کہ اس کو رد کرو۔ (ریویو آف ریلی جنز فروری ۱۹۲۲ء ص۲)

مسلمان : مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی تھا کہ، میں مسیح موعود ہوں (نزول المسیح ص ۹۴۸) اس کی تشریح مرزا قادیانی نے یوں کی ہے کہ:

مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے مثیل مسیح ہونے کا دعوی ہے (اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲۱ مجموعہ اشتہارات۔ ج ا ص ۲۳۰، عسل مصفی ج ۲ ص ۵۲۸)

اس کے علاوہ مرزا قادیانی نے یہ بھی لکھا ہے:

اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔

(کشتی نوح ص ۴۹)۔

میں کہتا ہوں کہ قرآن مجید کی کسی آیت قطعیۃ الدلالۃ نص صریح اور کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں کسی مثیل مسیح کے آنے کی کوئی خبر نہیں ہے۔ مثیل مسیح کے الفاظ کسی صحیح حدیث مرفوع یا موقوف میں نہیں آئے آنحضرتﷺ نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ ایک مثیل مسیح اس امت میں سے آئے گا البتہ قرآن مجید اور احادیث صحیحہ نبویہ میں الفاظ عیسی، مسیح ابن مریم، عیسی بن مریم، مسیح ابن مریم، اس نبی ورسول کے لئے آئے ہیں جن کی والدہ ماجدہ حضرت مریم صدیقہ تھیں۔ جو بن باپ پیدا ہوئے تھے جن پر انجیل اتری تھی صحاح ستہ مسند احمد کنز العمال اور مشکوۃ وغیرہ کتب احادیث میں تیس یا اس سے زیادہ حدیثوں میں مسیح موعود کے آنے کی خبر دی گئی ہے مگر الفاظ مسیح ابن مریم، عیسی بن مریم، ابن مریم، مسیح، عیسی، روح اللہ عیسی آئے ہیں۔ اور یہ الفاظ یأتی مثیل المسیح منکم، آنحضرتﷺ نے نہیں فرمائے۔ جب بنیاد ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پکی نہیں تو عمارت کب کھڑی ہوسکتی ہے۔ اگر حضرت مسیح وفات یافتہ ہوتے تو آنحضرت ﷺ ان کے آنے کی خبر نہ دیتے اور مرزا قادیانی مثیل مسیح نہیں ہیں۔ اور آپ کو ان کے ساتھ ہر ایک پہلو سے تشبیہ بھی نہیں ہے۔

مرزائی: یہ حدیث صحیح مسلم کتاب الحج میں مذکور ہے تمام الفاظ یہ ہیں:

و الذی نفسی بیده لیهلم ابن مریم بفج الروحا حاجا او معتمرا او لیثنیهما ۔ ان الفاظ میں کہیں مذکور نہیں کہ، بعد نزول یہ واقعہ ہوگا یا آمد ثانی میں وہ حج کریں گے۔ (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

مسلمان: اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے: کلامی یفسر بعضه بعضا کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں۔ (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

سو ذرا غور سے سنئے کہ:

عن حنظلة عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ ینزل عیسی بن مریم فیقتل الخنزیر ویمحوا الصلیب و تجمع له الصلوة و یعطی المال حتی لا یقبل و یجع الخراج و ینزل الروحاء فیحج منها او یعتمر و یجمعهما قال و تلا ابو هریرة ان من اهل الکتاب الا لیومنن به قبل موته فزعم حنظلة ان ابا هریرة قال یؤمن قبل موت عیسی فلا ادری هذا کله حدیث النبی و او شیء قاله ابو هریرة ۔ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۹۰)

اس حدیث نبوی سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت عیسی بن مریم بعد نزول حج کریں گے

مرزائی: حضرت ابو ہریرہؓ اس کے راوی ہیں اور الفاظ حاجا او معتمرا او لیثنیهما میں، یا یا کے تکرار سے اس کی محفوظیت ظاہر ہے۔ (الفضل ایضا ص ۷ کالم ۱)

مسلمان: ذرا اپنے گھر کی بھی خبر لیجئے کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷ خزائن ج ۲۱ میں ہے: اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسّی برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔

مرزائی: حدیث نبوی کا ہرگز یہ منشا نہیں کہ مسیح موعود فج الروحا سے احرام باندھیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بات بعد نزول من السماء ہوگی۔ اگر یہ مطلب ہوتا تو اس حدیث میں کوئی لفظ تو ایسا ہوتا جو آمد ثانی یا بعد نزول پر صراحتاً یا اشارۃ دلالت کرتا نیز عربی زبان کے لحاظ سے لیھلن بفج الروحا کا ترجمہ فج الروحا سے غلط ہے بلکہ فج الروحا میں، ہونا چاہیے۔ اگر حضرت ﷺ کا منشاء مبارک یہ ہوتا کہ فج الروحا سے تلبیہ شروع کریں گے یا کرتے ہیں تو من فج الروحا فرماتے۔ (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷ کالم نمبر۲)

مسلمان: الف: امام نووی نے لکھا ہے: و ھذا یکون بعد نزول عیسی من السماء فی آخر الزمان (شرح صحیح مسلم ج ۲ ص ۴۰۸)

ب۔ احمد بن حنبل نے ابو ہریرہ سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ابن مریم اترے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا اور صلیب کو محو کرے گا اور نماز اس کے لئے جمع کی جائے گی اور مال دے گا لیکن قبول کوئی نہیں کرے گا اور خراج اٹھا دے گا اور روحا میں اترے گا اور وہاں سے حج یا عمرہ کرے گا یا دونوں کو جمع کرے گا (مرزائیوں کی مشہور کتاب عسل مصفی حصہ اول ص ۶۰۶ پر بحوالہ تفسیر روح المعانی ج ۳ ص ۲۱۳، کنز العمال ج ۷ ص ۲۲۸)

پس ثابت ہوا کہ حضرت عیسیٰ بن مریم نزول فرمانے کے بعد حج کریں گے

ج۔ دوسرے اعتراض کا جواب یہ ہے کہ حدیث نبوی میں من فج الروحاء بھی آیا ہے جیسا کہ (مسند احمد ج ۲ ص ۲۷۲) پر ہے

عن حنظلة الاسلمی انه سمع ابا ھریرۃ یقول قال رسول اللہ ﷺ و الذی نفسی بیده لیھلن ابن مریم من فج الروحاء بالحج او العمرۃ او لیثنیھما

مرزائی: حضرت خلیفۃ المسیح اول (نوردین) اس کی تطبیق یوں فرماتے تھے کہ اس حدیث میں مضارع بمعنی ماضی استعمال ہوا ہے جیسا کہ عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے اور اس سے مراد آنحضرت ﷺ کا وہ کشف ہے جس میں آپ نے حضرت موسیٰ اور حضرت یونس کو حج کرتے ہوئے دیکھا ہے ویسے ہی ان میں حضرت عیسیٰ بھی آپ نے احرام باندھے ہوئے دیکھا ہے (رسالہ ریویو بابت اپریل ۱۹۲۴ء۔ ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۳۴، الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان: بے شک (مشکوۃ ص ۵۰۸ باب بدء الخلق و ذکر الانبیاء فصل اول میں) حضرت ابن عباس سے بحوالہ صحیح مسلم ایک روایت آئی ہے کہ آنحضرتﷺ نے وادی ارزق میں حضرت موسی کو اور وادی ہرشئے میں حضرت یونس کو لبیک کہتے ہوئے دیکھا ہے مگر یہ آپ نے کشفی حالت میں دیکھا جیسا کہ الفاظ قال کأنی انظر الی موسی (گویا میں دیکھتا ہوں حضرت موسی کی طرف) اور الفاظ قال کأ نی انظر الی یو نس (فرمایا گویا میں دیکھتا ہوں حضرت یونس کی طرف) اس پر دال ہیں۔ مگر (صحیح مسلم جلد اول۔ص ۴۰۸، مسند احمد ج ۲ ص ۲۷۲، ۲۹۰، ۵۱۳، ۵۴۰، مستدرک حاکم ج ۲ ص ۵۹۵ کنز العمال۔ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث نمبر۳۹۷۲۶) کسی جگہ یہ الفاظ نہیں ہیں۔ قا ل کأ نی انظر الی عیسی ۔پس حضرت موسی کلیم اللہ اور حضرت یونس نبی اللہ کا واقعہ پیش کرنا صحیح جواب نہیں ہے۔

قادیانی: آنحضرتﷺ نے جس طرح وادی ارزقا سے گذرتے ہوئے حضرت موسی کو حج کے لئے جاتے دیکھا ثنیہ ہرشے میں حضرت یونس کو لبیک کہتے سنا ایسا ہی حضور نے فج الروحا سے گذرتے ہوئے حضرت مسیح کو لبیک کہتے سنا اور ذکر فرمایا جسے راوی نے مسلم شریف کے مندرجہ بالا الفاظ میں ذکر کیا ہے۔اس صورت میں حدیث مذکور کے صحیح لفظی معنی بغیر کسی تاویل کے یہ ہوں گے کہ بخدا ابن مریم فج الروحا میں حج یا عمرہ یا ہردو کے لئے لبیک لبیک کہتے ہیں۔ (الفضل ۱۹مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷)

مسلمان: آنحضرتﷺ نے فرمایا کلا می یفسر بعضہ بعضا کہ میرے کلام کے بعض حصے دوسرے بعض کی تفسیر کرتے ہیں (الفضل ۱۹ مارچ ۱۹۲۹ء ص ۷) مسند احمد اور مستدرک حاکم میں جو روایتیں آنحضرت ﷺ سے اس بارے میں آئی ہیں وہ ثابت کرتی ہیں کہ قادیانی مولوی کا ترجمہ صحیح نہیں ہے۔حضرت عیسی ابن مریم نزول مسیح کے بعد حج کریں گے (کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۹ حدیث ۳۹۷۲۶ منتخب کنز العمال ج ۶ ص ۵۶۔ حجج الکرامۃ ص۴۲۳) حدیث نبوی ہے کہ حضرت عیسی ابن مریم آسمان سے اتریں گے لطف کی بات یہ ہے کہ خود مرزا قادیانی نے (اپنی کتاب حمامۃ البشری ص ۸۸۔۸۹ خزائن ج ۷ ص ۳۱۲ پر) یہ حدیث نقل کی ہے مگر الفاظ: من السماء ، نقل نہیں کئے ہیں اس جگہ مرزا قادیانی نے امانت سے کام نہیں لیا ہے اور قرآن مجید میں اللہ نے فرمایا ہے؛ و ما کان لنبی ان یغل یعنی کسی نبی کے لئے یہ جائز نہیں کہ خیانت کرے۔اس معیار کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رو سے مرزا قادیانی اپنے دعووں میں جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

مرزائی: فج کے معنی راستہ کے ہیں اور روحاء سے مراد راحت والا یعنی آرام کا راستہ مراد اسلام ہے یعنی مسیح موعود اسلام کے راستہ میں کمر باندھے گا۔ عمرہ اور حج میں آپ نے تردد ظاہر کیا ہے۔ یعنی آیا مسیح کے ذریعہ جلالی تکمیل ہوگی یا جمالی یا دونوں جمع کرے گا۔ جمالی اور جلالی دونوں رنگ میں آئے گا۔ اول یہ ایک آنحضرت ﷺ کا کشف ہے جو تعبیر طلب ہے ...پس آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ جب مسیح ابن مریم آئے گا تو اس پر خدا تعالی کی طرف سے فیوض وانوار نازل ہوں گے اور اسے علم لدنی عطا کیا جائے گا اور اسرار شریعت اس پر کھولے جائیں گے جس کی وجہ سے کوئی مخالف آپ پر غالب نہیں آسکے گا اور آپ کے ذریعہ سے دین اسلام کا ادیان باطلہ پر غلبہ ظاہر ہوگا اور آپ کو دو بیماریاں ہوں گی جیسا کہ حدیث میں ان بیماریوں کو دو زرد چادروں سے تعبیر کیا گیا ہے (ریویو بابت ماہ فروری ۱۹۲۳ء ص ۳۵۔۳۶۔ ج ۲۲ شمارہ ۲)

مسلمان: مرزا مولوی کے الفاظ ہیں: جمالی اور جلالی دونوں رنگت میں آئے گا۔، مگر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

> اب اسم محمد کی تجلی ظاہر کرنے کا وقت نہیں۔ یعنی اب جلالی رنگ کی کوئی خدمت باقی نہیں کیونکہ مناسب حد تک وہ جلال ظاہر ہو چکا ہے سورج کی کرنوں کی اب برداشت نہیں اب چاند کی ٹھنڈی روشنی کی ضرورت ہے اور وہ احمد کے رنگ میں ہو کر میں ہوں ....اور کوئی شخص زمین پر ایسا نہ رہا کہ مذہب اسلام کے لئے اسلام پر جبر کرے اس لئے خدا نے جلالی رنگ کو منسوخ کر کے اسم احمد کا نمونہ ظاہر کرنا چاہا یعنی جمالی رنگ دجھلانا چاہا سو اس نے قدیم وعدہ کے موافق اپنے مسیح موعود کو پیدا کیا جو عیسی کا اوتار اور احمدی رنگ میں ہو کر جمالی اخلاق کو ظاہر کرنے والا ہے۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۷ خزائن ج ۱۷ ص ۴۴۵۔۴۴۶)

۲۔ صحیح مسلم اور مسند احمد میں ...حدیث نبوی میں الفاظ و الذی نفسی بیدہ آئے ہیں اور مرزا قادیانی حدیث نبوی و اقسم با للہ ما علی الا رض من نفس منفوسۃ یأتی علیہا مأۃ سنۃ و ھی حیۃ یو مئذ۔ پر بحث کرتے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر فرماتے ہیں؛

اور قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبر ظاہری معنوں پر محمول ہے نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے ورنہ قسم میں کون سا فائدہ ہے۔

(حمامۃ البشری مترجم ص ۴۳ حاشیہ خزائن ج ۷ ص ۱۹۲)

میں کہتا ہوں کہ صحیح مسلم شریف اور مسند احمد شریف کی روایتوں میں قسم صاف بتاتی ہے کہ یہ خبریں ظاہری معنوں پر محمول ہیں نہ اس میں کوئی تاویل ہے اور نہ استثناء ہے۔ (منقول از احتساب قادیانیت۔ ج ۳ ص ۳۸۸)

۳۔مباحثہ مرزائیاں

لاہور سے مشرق میں مغل پورہ کے قریب ایک مقام گجن ہے اس میں ۱۷ جولائی کو مرزائیوں سے اہل حدیث کا مناظرہ ہوا۔ وفات مسیح۔ختم نبوت۔صداقت مرزا کے مضامین تھے۔مضامین ثلاثہ میں مولوی احمد دین، مولوی نور الہی گھر جاکھی اور مولوی عبد الرحیم مبلغ کانفرنس اہل حدیث نے مناظرہ کیا۔ صدارت مولانا ابراہیم میر کی تھی۔مولانا ثناء اللہ بھی موجود تھے (اہل حدیث ۲۲ جولائی ۱۹۳۲ء ص ۱۶)

مرزا صاحب قادیانی کا مبلغ علم

بضمن نکاح محترمہ محمدی بیگم

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹیؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۲۳ میں کہا ہے کہ:

نکاح فسخ ہو گیا تاخیر میں پڑ گیا۔

فسخ، بوقت تکلم، وجود نکاح چاہتا ہے۔اور تاخیر (بوقت تکلم)، اس کے عدم کو۔ اور ایک ہی امر میں وجود و عدم کا تصور ہماری سمجھ سے بالا ہے۔اگر نکاح فسخ ہو گیا تو تاخیر کا وعدہ باطل و غیر متصور ہے۔اور اگر تاخیر میں پڑ جانا صحیح ہے تو فسخ کیا ہوا؟ کیونکہ فسخ عدم بعد وجود کے مرتبے میں اور تاخیر وجود بعد عدم کو چاہتی ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے مدعی ہمہ دانی جناب مرزا غلام احمد قادیانی علم منطق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کورے تھے۔ عوام کی تفہیم کے لئے اس کی توضیح یوں ہے کہ فسخ نکاح سے یہ مراد ہے کہ وہ منعقد ہو جانے کے بعد کسی سبب سے ٹوٹ جائے۔ تو جب حقیقت واقعہ یوں ہی ہے ابھی محترمہ محمدی بیگم جناب مرزا قادیانی کے نکاح میں نہیں آئیں تو فسخ کیا ہوا؟

اور تاخیر کے معنی یہ ہیں کہ وہ تاریخ جو نکاح کے لئے مقرر تھی وہ بڑھا دی گئی جس سے صاف ظاہر ہے کہ ابھی نکاح نہیں ہوا۔

ایک ہی امر کے متعلق یہ کہنا کہ وہ ہو کر قائم نہ رہا، اور یہ بھی کہنا کہ وہ آئندہ کو ہوگا، کس طرح صحیح ہے؟

اس کے جواب میں اگر یہ کہا جائے کہ فسخ کی خبر اس نکاح کے متعلق ہے جو حسب تحریر مرزا قادیانی، آسمان پر پڑھا تھا۔ اور تاخیر کا وعدہ اس نکاح کی بابت ہے جو دنیا پر پڑھا جانے والا تھا۔، تو گزارش ہے کہ جو نکاح آسمان پر پڑھا گیا تھا وہی تو عالم دنیا میں ظہور پزیر ہوا تھا۔ جب وہ فسخ ہو گیا تو اس کی نسبت تاخیر کی توقع دلانے کے کیا معنی؟ اور اگر ابھی تاخیر کا وعدہ درست تھا تو وہ فسخ کیسے ہو گیا کیونکہ وہ اسی صورت میں درست رہ سکتا ہے جب وہ عالم تقدیر میں ثابت رہے یہ وہ منطقہ ... ہے جو مرزا صاحب کو محترمہ محمدی بیگم کے نکاح کی خواہش اور انتظار و اضطراب کی طرح نہ اس کروٹ آرام لینے دے نہ اس کروٹ چین سے لیٹنے دے

اسباب فسخ نکاح۔ شریعت مطہرہ میں یہ ہیں۔

۱۔ شوہر ایسا نادار ہو کہ بیوی کے اخراجات واجبہ کے لئے کفاف نہ رکھتا ہو۔

۲۔ شوہر عنین ہو۔

سوم۔ ایسا ظالم ہو کہ زدوکوب عدم خبر گیری وغیرہ سے بیوی کی زندگی تنگ رکھتا ہو۔

۴۔ شوہر اسلام سے برگشتہ ہو جائے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نادار نہیں تھے۔ سیالکوٹ والی نوکری کے بعد وہ خود کو رئیس قادیان لکھا کرتے تھے۔ مرزا صاحب قادیانی کے ہاں ۱۸۸۶ء کے بعد بھی اولاد ہوتی رہی۔

کیا وہ ظالم تھے؟ خدا کہتا ہے لا ینال عھدی الظالمین۔ یعنی میرا عہد (نبوت) ظالموں کو نہیں ملتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اسلام سے برگشتہ ہو گئے تھے؟
جو لوگ انہیں مسیح موعود وغیرہ کہتے ہیں، کیونکر اس بات کا اقرار کر سکتے ہیں۔
تو پھر فرمایئے کہ نکاح فسخ کیونکر ہوا؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اگست ۱۹۳۲ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۲۔۵ ملخصاً)

محبت نامہ بخدمت مولوی محمد علی لاہوری

معرفت انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور

(ایک مطبوعہ اشتہار)

جناب مولوی صاحب!

میں نے دسمبر گذشتہ کے مہینہ میں بموقع سالانہ جلسہ احمدیہ لاہور ایک مودت نامہ آپ کی خدمت میں بھیجا تھا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ میں اور آپ عمر کی آخری منزل میں ہیں، اسی طرح اور بھی ہمارے احباب سفر آخرت کے قریب ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعوی کے متعلق ہم ایک جا بیٹھ کر گفتگو کریں۔

اس گفتگو کا موضوع ہوگا۔ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ۔

جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہو، وہ سچے سے پہلے مر جائے گا۔

میں جہاں تک سمجھتا ہوں میں نے اپنا مافی الضمیر بتانے میں کمی نہ کی تھی مگر آپ کی اور آپ کی جماعت کی طرف سے میرے خلاف متعدد جواب نکلے جن کو دیکھ کر مجھے خیال ہوا کہ شاید آپ لوگوں کو میری غرض سمجھنے میں غلط فہمی ہوئی اس لئے آج مکرر دلی اخلاص سے آپ کو متوجہ کرتا ہوں۔

میں اس مودت نامہ کے ذریعہ کسی تحریری مباحثہ کا دروازہ کھولنا نہیں چاہتا تھا کیونکہ یہ تو عرصہ سے جاری ہے بلکہ میری دلی غرض یہ تھی کہ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک علمی مرکز ہے اس میں ہر طرح کے تعلیم یافتہ، ہر طرح کے معزز چوٹی کے لوگ رہتے ہیں۔ ممبران کونسل ممبران انجمن حمایت اسلام۔ ممبران انجمن اہل حدیث۔ ممبران انجمن احمدیہ قادیان، اور لاہور۔ ججان ہائی کورٹ وغیرہ ممبران بلدیہ علماء کرام صوفیاء عظام پروفیسران۔ وغیرھم کو دعوتیہ کارڈ بھیجے جائیں مکان گفتگو حبیبہ ہال یا کوٹھی میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر یا جو آپ تجویز کریں۔ گفتگو نہایت شریفانہ ہو گی آپ چونکہ ایک تبلیغی جماعت کے سردار ہیں آپ سے امید ہے کہ آپ اس مجلس کو بلحاظ تبلیغ بسا غنیمت سمجھیں گے۔ یہ تھی میری غرض۔

آپ نے اور آپ کی جماعت نے میری اس غرض کو یا تو سمجھا نہیں یا کسی خاص وجہ سے ٹھکرا دیا ہے۔ آپ لوگوں نے میری تردید کے دلائل چھاپنے شروع کر دیئے خواجہ کمال الدین صاحب نے ایک طویل رسالہ شائع کر دیا جس کا جواب ادھر سے رسالہ مرقع قادیانی میں دیا گیا۔

میں اس پر خاموش ہو رہتا لیکن ۱۷ جولائی کو ایک چو ورقہ اشتہار آپ کی انجمن کی طرف سے میری نظر سے گذرا جس میں وہی مناظرانہ طریق اختیار کیا گیا ہے جو میری غرض نہ تھی۔ آپ لوگوں کے سارے جوابات سے یہ بات بخوبی سمجھ میں آتی ہے کہ آپ اپنی تائید اور میری تردید میں قوی دلائل رکھتے ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ وہی دلائل یکجا کر کے بالمشافہ بیان کریں جن سے دو فائدے ہوں گے:

۱۔ آپ کی طرف سے تبلیغ اور اتمام حجت ہو جائے گا۔

۲۔ اور ہماری طرف سے شکریہ۔ ممکن ہے ہدایت یاب بھی ہوں۔

امید ہے میری اس غرض کو ملحوظ رکھ کر جواب باصواب سے مسرور فرمائیں گے۔ آپ میری درخواست منظور فرمانے پر تیار ہیں یا نہیں۔

راقم: خادم دین اللہ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۳۲ء مطابق ۱۶ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں میں سچا کون؟ نبی یا امتی

قادیان کے ماہوار رسالہ ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۳۲ء میں ساری دنیا کے مسلمانوں کی تازہ مردم شماری ۶۹ کروڑ ۶۰ لاکھ ۰۷ ہزار ۶ سو ۳۳ بتائی ہے (ص ۱۳)۔

اور مرزا صاحب قادیانی (تقریباً تیس سال پہلے) حاشیہ تحفہ گولڑویہ۔ صفحہ ۶۷ پر لکھ چکے ہیں:

تحقیقات کی رو سے صحیح تعداد مسلمانوں کی نوّے کروڑ صحت کو پہنچی ہے۔

اب بتاؤ سچا کون ہے؟ اڈیٹر ریویو آف ریلی جنز یا مرزا قادیانی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اگست مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ۱۹۳۲ء ص ۴)

قادیان کا سہ صد انعام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا اخبار اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء سے یہ سلسلہ چلا ہے کہ قادیانی اخبار فاروق نے اعلان کیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات سے آخری فیصلہ والے اشتہار کو پیش گوئی ثابت کر دیں گے، تو ہم اس کو تین سو روپیہ انعام دیں گے۔

اس پر شرائط میں گفتگو ہوتی رہی۔ جس کی تفصیل وقتاً فوقتاً ناظرین کی نظر سے گزرتی رہی۔ زیادہ اختلاف تقرر منصف میں تھا۔

ہماری تجویز تھی کہ جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان منصف ہوں۔ فریق ثانی اس سے پہلو بچاتا رہا اب اخیر میں اس نے ہمارے اس بیان پر بڑے زور سے لکھا ہے:

لعنة الله على الكاذبين۔ میرے ایمان و اعتقاد اور تجربہ کے ماتحت خلیفہ صاحب سے بڑھ کر اس وقت دنیا میں کون منصف ہوسکتا ہے؟

(اخبار فاروق قادیان ۷۔ اگست ۱۹۳۲ء ص ۶)

ہمیں کچھ ضرورت نہیں کہ ہم اس ضمنی گفتگو میں وقت ضائع کریں کیونکہ فریق ثانی مان گیا ہے کہ خلیفہ صاحب قادیان سے اچھا انصاف کرنے والا کوئی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب وہ بھی خلیفہ صاحب کو بہترین منصف مانتے ہیں تو ہم معاہدہ کی عبارت لکھ دیتے ہیں۔ فریق ثانی بھی اس پر دستخط کر کے خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیں، یا دستخط شدہ عبارت ہمیں بھیج دیں ہم مع اپنی مطبوعہ تحریر کے خلیفہ صاحب کے پاس بھیج دیں۔ وہ عبارت یہ ہے:

ہم میں سے ایک فریق (ابوالوفاء ثناء اللہ) کہتا ہے کہ مرزا صاحب نے آخری فیصلہ والے اعلان میں سچے جھوٹے کے مرنے کی پیش گوئی کی تھی۔ دوسرا فریق (....) کہتا ہے کہ حضرت مرزا کے کسی اشتہار میں مولوی ثناء اللہ یہ پیش گوئی لفظاً یا معناً یا مفہوماً دکھا دے تو تین سو روپیہ انعام ہم سے لے

اس امر کے تصفیہ کے لئے ہم فریقین خلیفہ صاحب قادیان کو منصف مانتے ہیں خلیفہ صاحب مدعی کا بیان سن کر ....اس نزاع میں .....ناطق ہوگا۔ کسی فریق کو...انکار کرنے یا اس پر اعتراض کرنے کا حق نہ ہوگا؛

العبد ابوالوفاء ثناء اللہ مدعی، العبد....

(زیر نظر اخبار کا کاغذ کرم خوردہ ہے۔ بعض الفاظ موجود نہیں۔ بہاء)

نوٹ: غالباً اب ابتدائی مرحلہ کوئی نہیں رہا اس لئے یہ امید بے جا نہ ہوگی کہ فریق ثانی بھی فیصلہ کرانے پر متوجہ ہوں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۴)

قادیانی اور لاہوری مرشد بھائیوں سے خطاب

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر چڑھ کر زخمی ہونا طب کی کتابوں سے ثابت کرتے ہیں کہ مرہم عیسیٰ اسی واسطے بنایا گیا تھا۔ اور حق تعالیٰ جو فرماتا ہے کہ وما صلبوہ یعنی عیسیٰ کو کسی نے سولی پر نہیں چڑھایا، اس کی کچھ پرواہ نہیں۔ سبحان اللہ۔ قرابادین سے قرآن شریف کو ردّ کرتے ہیں۔ عیسائیوں کی کتابوں سے خود ہی نقل کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ سولی پر مر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اور ان کی لاش دفن کی گئی اور جو قصہ خود نے تراشا ہے اس میں بھی یہی ہے کہ سولی سے اتارنے کے بعد وہ گڑبڑ میں بھاگ گئے۔ بہرحال ان مواقع میں کس نے ان پر رحم کھا کر مرہم لگایا؟ اور کس ہسپتال میں وہ زیر علاج رہے۔ اور اگر خود ہی نے وہ نسخہ تجویز کیا تھا، تو وہ بھی کسی تاریخی کتاب سے لکھ دیتے۔ مگر ایسا نہ کیا اور بغیر کسی ثبوت کے قرآن کریم کو ردّ کر رہے ہیں اور لکھتے ہیں:

قولہ۔ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون

یعنی اگر تمہیں ان بعض امور کا علم نہ ہو جو تم میں پیدا ہوں، تو اہل کتاب کی طرف رجوع کرو اور ان کی کتاب کے واقعات پر نظر ڈالو تا کہ اصل حقیقت تم پر منکشف ہو جائے۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۱۶)

اور ان کتابوں کی توثیق اس طرح کی جاتی ہے:

ہمارے امام المحدثین اسماعیل صاحب اپنی صحیح بخاری میں بھی لکھتے ہیں کہ ان کتابوں میں کوئی لفظی تحریف نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۲۷۳)

یہ اس موقعہ میں لکھا جہاں ان کو انجیل سے استدلال کرنا تھا، اور جب یہ الزام دیا گیا کہ انجیلوں میں ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ اٹھائے گئے تو وہی اہل الذکر جن سے واقعات سابقہ کا پوچھنا قرآن کی رو سے فرض ٹھہرایا تھا مردود الشہادۃ قرار دیئے گئے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مسیح کا آسمان کی طرف اٹھائے جانا انجیل کی کسی عبارت سے ہرگز نہیں ثابت ہو سکتا اور جنہوں نے اپنی اٹکل سے بغیر رؤیت کے کچھ لکھا ہے ان کے بیانات میں علاوہ اس خرابی کے ان کا بیان چشم دید نہیں اس قدر تعارض ہے کہ ایک ذرہ ہم ان سے شہادت کے طور پر نہیں لے سکتے۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۴۷۷)

اور ضرورۃ الامام میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ایسی غلطیاں حوارین کی سرشت میں تھیں۔ (ضرورۃ الامام، ص ۱۵)

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یہ انجیلیں مسیح کی انجیلیں نہیں اسی وجہ سے باہمی اختلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ضرورۃ الامام۔ص۱۴)

لیجئے وہی کتابیں جن کی نسبت تحریف کا لفظ ناگوار تھا اور قرآن سے ثابت کیا تھا کہ عیسائیوں سے پوچھا جائے کہ انجیلوں میں کیا لکھا ہے، انہی کی نسبت یک دم یہ کہا جاتا ہے کہ وہ مردود الشہادۃ اور غلط بیانوں کے خیالات ہیں۔ اس خودغرضی کی کوئی انتہاء بھی ہے جو جی چاہتا ہے قرآن کے معنی ٹھیرا لیتے ہیں۔

ان لوگوں کے استدلالات کا حال بعینہ ایسا ہے جیسے کسی مجلس میں ایک مولوی صاحب نے کوئی واقعہ بیان کیا، جو ظاہراً غیر مربوط سا تھا۔ اس بیان پر ایک شاعر صاحب نے ہنس کر یہ شعر پڑھا تھا:

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایھا الساقی ادر کاساً و ناولھا

مولوی صاحب نے بگڑ کر کہا، کیسا غلط پڑھتے ہو۔ اتنا بھی نہیں سمجھتے کہ ایک مصرعہ چھوٹا ایک بڑا ہے اس پر شاعری کا دعوی ہے۔

شاعر نے کہا: حضرت مجھے تو ایسا ہی یاد ہے، صحیح آپ ارشاد فرمائیں۔

مولوی صاحب نے کہا، خیر ہم ہی صحیح بتائے دیتے ہیں:

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایھا الساقی ادر کا

شاعر نے کہا: ادرکا، چہ معنے دارد

مولوی صاحب نے کہا، عربی پڑھیں تو معلوم ہوگا کہ ادر، امر کا صیغہ ہے، اور، ک خطاب کا۔ جو اشباع کی وجہ سے، ادرکا، پڑھا جاتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اے ساقی پیالہ کے دور کرانے میں کیا لگا ہے، اپنے کو پھیر اور ادھر متوجہ کر

شاعر نے کہا کہ دیوان حافظ میں تو اس مصرعہ میں یہ ہے، ادر کاساً و ناولھا

مولوی صاحب نے کہا۔ سبحان اللہ ترجمہ کا بھی آپ کو خوب سلیقہ ہے۔ کیا سعدی کے معنی حافظ اور زلیخا کے معنی دیوان ہیں جو دیوان حافظ کا حوالہ دیا جاتا ہے۔ شاعر تو یہ خبر دے رہا ہے کہ سعدی نے زلیخا میں یہ مصرعہ لکھا ہے، اور آپ کہتے ہیں کہ دیوان حافظ میں ایسا نہیں ہے، نہ ہوا کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاعر نے کہا، کیا سعدی نے زلیخا بھی لکھی ہے۔

مولوی صاحب نے کہا کیا سعدی کو زلیخا لکھنا منع تھا۔

شاعر نے کہا اگر لکھی ہے تو وہ زلیخا کہاں ہے؟

مولوی صاحب نے کہا، کیا ساری دنیا کی کتابیں آپ کے شہر میں موجود ہیں یا آپ نے سب کا مطالعہ کرلیا ہے اور صرف وہی ایک باقی رہ گئی ہے۔

شاعر نے کہا، حضرت آپ یہ خیال نہیں فرماتے کہ یہ شعر کس موقع پر پڑھا جاتا ہے۔ جب کوئی بے ربط بات کہی جائے تو مضحکہ کے طور پر پڑھتے ہیں جس سے .. یہ بات کہنا منظور ہوتا ہے کہ وہ بات ایسی ہے جیسا اس شعر کا مضمون۔

مولوی صاحب نے کہا یہ آپ کا خیال ہے مضحکہ.... جب کوئی دل چسپ بات سنتے ہیں تو ....اس کی داد دیتے ہیں کہ ادھر متوجہ ہو کر پھر فرمائیے۔ جناب اتنا تو خیال کر لیجئے کہ یہ شعر حد تواتر کو پہنچ گیا ہے ہزاروں ذی علم اس کو پڑھتے ہیں اور یہ خبر دیتے ہیں کہ یہ مصرعہ سعدی نے اپنی زلیخا میں لکھا ہے۔ کیا وہ سب جھوٹے ہیں؟ کیا ان میں کسی نے بھی سعدی کی زلیخا کو نہ دیکھا ہوگا۔ آپ کی عقل پر افسوس ہے۔

الغرض شاعر صاحب سے کچھ نہ بن پڑی اپنا سا منہ لے کر رہ گئے اور آخر یہی کہنا پڑا کہ شاید ایسا ہی ہوگا۔

کلام اس میں ہے کہ ساڑھے تیرہ سو برس سے جو بات بلا خلاف ہم تک پہنچی اور جس پر ہر مکان و زمان کے اہالیان اسلام اہل الرائے شہادت دیا کئے اور کسی کو اس میں کلام نہ تھا، مرزا صاحب قادیانی نے باتیں بنا کر جہلاء کو دام میں پھنسا لیا۔ بعض متزلزل بھی ہو گئے رفتہ رفتہ ایک علیحدہ جماعت بھی قائم کر لی۔

باتباع مرزا صاحب ان کے امتی ہمہ تن متوجہ ہو کر اپنی پوری ذکاوتیں مسئلہ وفات مسیح میں صرف کر رہے ہیں جس سے جاہلوں کے اعتقاد ضرور متزلزل ہو گئے اور یہ کوئی نہیں سمجھتا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جب اپنے لئے منصب عیسویت تجویز کر رہے ہیں اور اس کا مدار انہی خدشات پر ہے، تو ان کی غرض اس سے متعلق ہوئی۔ اور خود غرضی کی کاروائی عقلاً قابل التفات ہو سکتی ہے یا نہیں؟ پھر جب ان کا مقصود یعنی ان کی عیسویت کسی دلیل سے ثابت نہ ہو سکے تو حضرت عیسیٰ کی موت و حیات میں گفتگو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کیا فائدہ؟

ان کو ضرور تھا کہ اپنی عیسویت بدلائل ثابت کرتے اور جب وہ بدلائل ثابت ہو جاتی تو عیسیٰ کی موت خود ہی ثابت ہو جاتی۔ کیونکہ مسیح موعود تو ایک ہی ہے اور یہ ممکن نہیں کہ ان کی موت ثابت ہونے سے مرزا صاحب قادیانی کی عیسویت ثابت ہو جائے۔ اس لئے کہ یہ ضرور نہیں کہ عیسیٰ کے مرتے ہی مرزا صاحب قادیانی ہی عیسیٰ بن جائیں۔ آخر مرزا صاحب بھی اس کے قائل نہیں کہ عیسیٰ کی وفات ۱۳۰۰ھ میں ہوئی اور وہ ان کے جانشین ہوئے۔ اور یہ بات بھی کسی دلیل سے ثابت نہیں ہو سکتی کہ ایک عیسیٰ کے مرنے کے بعد دوسرے عیسے کے نکلنے کی اس قدر مدت مقرر ہے۔

الحاصل مرزا صاحب قادیانی مدعی عیسویت تھے اپنا دعوی مع شرائط ولوازم ثابت کرنا ان کے ذمہ تھا ہمیں کوئی ضرورت نہیں کہ اپنے دین میں طے شدہ اجماعی مسئلہ حیات مسیح کو از سر نو ثابت کریں۔ البتہ بحسب قواعد مناظرہ ہمارا حق اور کام یہ ہوگا کہ مدعی کے دلائل میں بحسب موقع وضرورت جرح کریں۔ فافہم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۴۔ ۶)

امت مرزا میں ایک جدید نبی

(ہندو، سکھ، مسلمان، عیسائی انگریز اور اسٹاف اخبار زمین دار وغیرہ خبردار)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب نے چونکہ نبوت کا دروازہ کھولا ہوا ہے پہلا فیض اس کا ان کی امت کو ملنا چاہیے تھا۔ اسی لئے قادیان سے ایک دفعہ یہ آواز نکلی تھی کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے خادموں میں انبیاء عظام پیدا ہوں گے

(الفضل قادیان)

اس آواز کی صداقت یوں ہے کہ ایک نبی تو خود قادیان میں پیدا ہوا جس کا نام احمد نور رسول اللہ کابلی، ہے دوسرا رسول عبد اللطیف گنا چور ضلع جالندھر پنجاب میں ہوا۔ تیسرا مولوی عبد اللہ تیما پور ریاست حیدر آباد دکن میں ہوا۔ اب چوتھا رسول جدید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجاب کے ضلع راولپنڈی میں بمقام چنگاں بنگیال تحصیل گوجر خان ظاہر ہوا۔

یہ آخری نمبر چہارم رسول پروپیگنڈہ کرنے میں مرزا صاحب کے نقش قدم پر خوب چل رہے ہیں یعنی مہینے میں ایک دو بار تبلیغی ٹریکٹ موسومہ زلزلہ نکال چھوڑتے ہیں جن کو کوئی سمجھے یا نہ سمجھے مگران کا اصول یہ ہے:

کس بشنود یا نشود من گفتگوئے میکنم

آپ اپنے سلسلہ میں ہم کو خاص طور پر مخاطب کرتے ہیں اور بار بار یہی فرماتے ہیں کہ آخری فیصلہ کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بہشت میں زندہ ہیں۔ زندگی کا ثبوت یہ ہے کہ مجھے وہی الہام کرتے ہیں۔ تمہارا خیال کہ وہ مر گئے ہیں غلط ہے۔

یہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے مضامین درج اخبار کیا کرو تو ہم اخبار اہل حدیث امرتسر کے خریدار بنے رہیں گے۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: جواباً قلمی ہے کہ چونکہ آپ کی نبوت، قادیانی نبوت کی فرع ہے اس لئے آپ پہلے قادیانی خلافت سے اپنی تصدیق کرایئے پھر ہم سے درخواست اشاعت کیجئے کیونکہ وائسرائے کی تصدیق جب تک گورنمنٹ گزٹ میں نہ ہو رعایا اس کی اطاعت کیا کرے گی۔

خیر یہ تو ایک قانونی بات ہے آپ نے ایک قلمی چٹھی میں اپنے دو نشان بتائے ہیں جو انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہیں:

خدا نے مجھے اردو میں خبر دی ہے مسیح قادیانی کی باتوں کو جو نہیں مانیں گے ...سال کے اندر اندران کے ...مٹا دیئے جائیں گے۔

کیا انگریز بھی اس وعید میں داخل ہیں کیونکہ انگریزوں کی حکومت کی خدمت .... نے باوجود ان کے منکر مرزا ہونے کے اتنی کی ہے کہ پچاس الماریاں ان تحریروں سے بھر گئی (جل جلالہ)

رہے ہندو، سکھ، عیسائی اور مسلمان خاص کر سٹاف زمین دار لاہور، سو ان کی بچت کی صورت وہی ہے جو استاد مومن خان نے کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

دوسرا الہامی نشان یہ ہے کہ:

آج مورخہ ۹۔ اگست ۱۹۳۲ء کو مجھے خدا تعالی نے آئندہ بنگال کے متعلق الفاظ ذیل میں اطلاع فرمائی ہے: بنگال میں طوفان
تجربہ کرلیں۔ اعلم یا اخی ان ھذا وحی من اللہ تعالی۔
(ایم ایم فضل احمد احمدی القادیانی)

ہم اس الہام کی دل سے تصدیق کرتے ہیں کیونکہ اپنی گولائی میں بالکل مرزا صاحب کے الہاموں کے مشابہ اور مثیل ہے چنانچہ نمونہ اس کا یہ الہام ہے:

تخرج الصّدور الی القبور۔ (حقیقۃ الوحی) (بڑے بڑے لوگ قبروں میں چلے جائیں گے)

یہ الہام ایسا سچا ہے کہ اس نے اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مولوی نورالدین صاحب بھیروی جیسے صدور کو بھی نہ چھوڑا بلکہ بہشتی مقبر میں دفن کر ڈالا۔

اسی طرح جدید نبی کا الہام بھی ضرور سچا ہوگا کیونکہ یہ زمان و مکان کی قید سے بالکل آزاد ہے۔ یعنی بنگال میں کس جگہ طوفان آئے گا اور کب آئے گا، اس قید سے آزاد ہے۔ گویا ہمارا خیال بلکہ گمان ہے کہ یہ طوفان بصورت عذاب، شائد برہمن پڑیہ میں آئے گا۔ جہاں بنگالی احمدیت کا مرکز ہے لیکن ہم بھی حسب منشاء صاحب الہام یقیناً اس کو مقید نہیں کرتے۔

ایسے الہامات کی تصدیق میں کسی من چلے نے اچھا کہا ہے

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

ہماری طرف سے قادیانی تحریک کی نگرانی کے لئے ضلع وار گورنر مقرر ہیں۔ ضلع راولپنڈی کے گورنر حافظ فضل الرحمٰن ہیں۔ اس لئے ہم ان کو متنبہ کرتے ہیں کہ جدید نبی قادیانی کی خدمت گذاری کے لئے مع اپنے سٹاف تیار ہو جائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک نبی کی پیش گوئی متعلق موجودہ سیاست

(یونین جیک دس سال تک لہرائے گا)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے ہندوستان میں سیاسیات کا زور شور ہوا ہے کئی ایک دفعہ پیش گوئیاں ہوئی ہیں۔ کبھی سوراج ملنے کی۔ کبھی گاندھی جی کے چھوٹنے کی۔ سب سے آخری پیش گوئی وہ تھی جو لاہور کے پرجوش کانگریسی اخبار پرتاپ ۱۹۔ مارچ ۱۹۳۲ء میں نکلی تھی کہ:

۲۷ جولائی ۱۹۳۲ء کو گاندھی جی رہا کیے جائیں گے۔ پھر گرفتار نہ ہونگے۔

(مقولہ جوتشی)

یہ تو سب یکے بعد دیگرے غلط ہوگئیں، لیکن آج ہم جس پیش گوئی کا ذکر کرنے کو ہیں، یہ نہ کسی جوتشی کی ہے، نہ کسی پولیٹیشن مدبر یا لیڈر کی، بلکہ ایک الہامی مدعی نبوت کی ہے جو (بلحاظ دعوی) کسی طرح غلط نہ ہونی چاہیے۔

ناظرین نے اسی پرچہ میں کسی جگہ پڑھا ہوگا کہ ایک شخص ضلع راولپنڈی مقام چنگا بنگیال میں نبی پیدا ہوا ہے جو اپنے آپ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مستفیض نبی بتاتا ہے۔ آدمی ذی علم معلوم ہوتا ہے۔ آپ نے اپنی نبوت کے کئی ایک ٹریکٹ شائع کیے ہیں۔ ایک ٹریکٹ اس نام (میدان سیاست میں خدا کی طرف سے آسمانی ندا) سے شائع کیا ہے جس میں بہت سی سیاسی پیش گوئیاں ہیں منجملہ ایک دو یہاں نقل ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

۲۔ مورخہ ۲ جولائی ۱۹۳۱ء کو خدا تعالی نے یہ ارشاد فرمایا،

سلطنت ہند اور اگر ہندوستانیوں کو دی گئی تو وہ ان سے لے لی جائے گی کیونکہ وہ ابھی اس کو سنبھالنے کے قابل نہیں۔

۳۔ مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۳۱ء کو خدائے تعالی نے مجھے یہ اطلاع فرمائی:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دس بارہ سال تک یونین جیک (انگریزی جھنڈا) ہند پر لہرائے گا۔
اب ان باتوں کا تجربہ کر لے (ص۲)

یہ ہیں دو پیش گوئیاں جو ہندوستان کے متعلق ہیں۔ پہلی پیش گوئی کے ایک حصہ پر تو ہمارا ابھی یقین ہے کہ ہندوستانی اس قابل نہیں ۔اگر قابل ہوتے تو ولایت میں جا کر اپنے نزاعات میں انگریزوں کو کیوں منصف بناتے۔

دوسری پیش گوئی البتہ محل انتظار ہے۔ اتنے سخت مشکل کام کے لئے دس سال کیا ہیں۔ جو جئے گا سو دیکھے گا۔

اس سے بڑھ کر، یہ تو ہندوستان میں انگریزی جھنڈے کی میعاد بتائی ہے ۔مزے کی بات بات یہ ہے کہ ساری انگریزی حکومت کی میعاد بھی آپ نے بتا دی ہے چنانچہ لکھا ہے:

مورخہ ۲۰۔ جولائی ۱۹۳۲ء سے آئندہ بیس سال کے لئے حضرت ملک معظم جارج پنجم کا تخت قائم رہنے کے لئے خدا تعالی سے ہم نے منظور کروا لیا ہے باقی ساری دنیا کے بادشاہ اور راجے جو ہمارے کہنے پر نہ چلیں گے بہت جلدی ان کے تخت ان کو دھکے دے کر پھینک دیں ۔ یہ باتیں اسلامی مسیح قادیانی کی صداقت کے نشان ہوں گے۔ (ص۳)

..حضرت ملک معظم جارج پنجم کا تخت بیس سال قائم رہے گا۔ (ص۶)

جارج پنجم کا تخت بیس سال رہنے سے مراد اگر ان کی خاص زندگی ہے تو پھر تو کوئی بڑی بات نہیں لیکن اگر مراد اس سے حکومت انگلستان ہے جس کی عمر بیس سال بتائی ہے، تو بے شک مقام غور ہے مگر ہمیں ایسے الہامیوں کے کلام سمجھنے میں کیا دخل؟

سرّ مستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نباید فہم ایں گفتار را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈیرہ بابا نانک ضلع گورداسپور میں فساد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرکز قادیان نے فیصلہ کیا تھا کہ اپنے ضلع گورداسپور کو اغیار کی دست برد سے محفوظ رکھنے اور اپنے خیالات اور اعتقادات کی تبلیغ کرنے کو مختلف مقامات میں جلسے کیئے جائیں۔ چنانچہ ۲۳۔۲۴۔ اگست ۱۹۳۲ء کو ڈیرہ بابا نانک میں جلسہ تھا۔

مسلمانوں کی انجمن اسلامیہ نے بھی جلسہ کا انتظام کیا۔ ان دونوں مقابل جلسوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ خوب لڑائی ہوئی چونکہ مرزائی جنگ کے ارادے سے لاٹھیوں سے مسلح ہو کر آئے تھے، اس لئے مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے (سیاست، پرتاپ، زمین دار)

ہم اس لڑائی سے جس نتیجہ پر پہنچے ہیں اپنے احباب تک پہنچا دینا اپنا فرض جانتے ہیں۔ پس وہ غور سے سنیں اور ان ہدایات پر عمل کرنے سے ہرگز نہ چوکیں۔

ا۔ جلسہ مناظرہ میں دوصدر ہرگز منظور نہ کیا کریں۔ مسلم ہو یا غیر مسلم کوئی ہو، منتظم ہو جو فرائض صدارت سے واقف اور کارکن ہو، اس کو صدر مان لیں۔

فریق ثانی دوصدر ماننے پر زور دے، تو مباحثہ ترک کردیں مگر دوصدر نہ مایں کیونکہ دوصدر نہیں ہوتے بلکہ وکیل مطلق ہوتے ہیں اس لئے انتظام جلسہ میں گڑبڑ ہو جاتی ہے جو فساد تک پہنچا دیتی ہے یا فساد ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔

۲۔ جلسہ گاہ میں کسی قسم کی لاٹھی یا ہتھیار کسی فریق کو نہ لے جانے دیں۔ یہ کام خود نہ کرسکیں تو بذریعہ پولیس کرائیں۔

یہ ہیں دوضروری شرائط جو ہم نے ڈیرہ بابا نانک کے فساد سے اخذ کی ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۳۰ ربیع الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا سیالکوٹی اور مرزا قادیانی

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ فرماتے ہیں:

مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کا عالمانہ مضمون ۱۲۔اگست ۱۹۳۲ء میں نکلا تھا جس میں موصوف نے بقاعدہ شرعیہ پوچھا تھا کہ محترمہ محمدی بیگم معروفہ آسمانی منکوحہ کے نکاح کی بابت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ فسخ ہو گیا۔

فسخ کی وجوہات بتا کر مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی نے سوال کیا تھا کہ ان میں سے کون سی وجہ سے نکاح فسخ ہوا۔

قادیانی پریس نے اس سوال کو لاینحل سوال سمجھ کر وہی کیا جو دانا کیا کرتے ہیں کہ خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمے آید۔

لاہوری اخبار پیغام صلح بولا، مگر نہ بولنے سے بدتر۔ پہلے تو کمال دلیری سے کسی مخالف کے مطبوعہ اشتہار سے مولانا موصوف کی بدگوئی نقل کر کے اپنے حلقہ کار میں محظوظ ہوا۔ اس کے جواب کی تو ضرورت نہیں۔ لیکن اس خیال سے کہ آئندہ بھی کبھی کسی مخالف کی تحریر دیکھ کر اس کو شادی مرگ نہ ہو جائے ہم اتنا مشورہ دیتے ہیں کہ ایک پرانا ٹریکٹ منظوم پنجابی مصنفہ حافظ محمد الدین کلانوری موسومہ عشق مجازی۔ مرزا کی بوسہ بازی۔ بھی دیکھ رکھیں۔ ساتھ ہی قادیان کا نیم سرکاری اخبار فاروق بھی دیکھیں جس میں پیغامی پارٹی کے کسی بڑے لیڈر کی سالیوں کے ساتھ رنگ رلیاں بتائی تھیں جن کا نقل کرنا ہم گناہ جانتے ہیں۔

اس تمہید کے بعد اصل مسئلہ کا جواب دیا ہے:

آیات اللہ کی تنسیخ ملاّ لوگوں کی مرضی سے نہیں ہوا کرتی۔

(پیغام صلح لاہور۔۱۵۔اگست ۱۹۳۲ء)

بس یہی ایک جواب کافی ہے۔ لیکن کیا یہ قانون عام ہے کہ ہر مدعی، ہر ملحد، ہر رملی، ہر جفری، پیش گوئی کرے۔ جب پیش گوئی جھوٹی نکلے تو کہدے، اللہ تعالی نسخ کرنے میں تمہارے قانون کا پابند نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا گمان ہے کہ اس جواب میں تم اپنے ضمیر کا بھی خون کرتے ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۳۲ء ص ۸)

مرزائیوں کی وعدہ خلافی

بہاولپور میں مولوی نظام الدین مرزائی نے لکھ دیا کہ اگر جناب مولوی حبیب اللہ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا عقیدہ نبی تشریعی ہونے کا ثابت کردیں تو میں مرزا صاحب قادیانی سے توبہ کر کے مولوی صاحب کا مرید ہو جاؤنگا۔

اس تحریر کے مطابق مولوی حبیب اللہ صاحب نے علی رؤس الاشہاد مرزا صاحب قادیانی کا ادعاء نبوت تشریعیہ خود مرزا قادیانی کی کتاب اربعین نمبر وص ۶ و ص ۳۶ سے بالوضاحت ثابت کردکھایا۔ ہم سب لوگ گواہ ہیں مگر مولوی نظام الدین نے مرزائیت سے توبہ نہ کی۔

بندہ محمد حیات۔ ابوالفضل فقیر اللہ المستند دارالعلوم دیوبند معلم جلالیہ اوچ شریف۔ رحیم بخش ۔غلام فرید۔ محمد بخش نمبردار۔ گانمن۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۳۲ء ص ۱۴)

نمونہ اجتہاد مرزا صاحب

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کج فہمیوں کی کوئی انتہاء نہیں پائی جاتی۔ صدہا احادیث وآثار امام مہدی کی خصوصیات میں موجود ہیں اور صدہا آیات واحادیث وآثار عیسیٰ علیہ السلام کے باب میں وارد ہیں۔ ذرہ بھی احتمال نہیں ہوسکتا کہ یہ دونوں نام ایک شخص کے ہیں، مگر انہوں نے ایک حدیث لا مھدی الا عیسی (جو اکابر محدثین کے نزدیک کئی طرح مخدوش ہے) کو لے کر سب متواتر صحیح روایتوں کو باطل ٹھہرا دیا۔ اور اس پر اجتہاد کا بھی دعویٰ ہے۔ اگر اجتہاد اسی کا نام ہے کہ ایک حدیث کو لے کر سب کو باطل کر دیا جائے، تو اتنی بات کے لئے مجتہد کی کوئی ضرورت نہیں۔ جس عامی سے کہیے فوراً یہ کام کردے گا۔

مرزا صاحب قادیانی اپنے ازالہ اوہام (ص ۵۱۸) میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ خیال بالکل فضول اور مہمل معلوم ہوتا ہے کہ باوجود کہ ایک ایسی شان کا آدمی ہو جس کو باعتبار باطنی رنگ اور خاصیت اس کے کے مسیح ابن مریم کہنا چاہیے دنیا میں ظہور کرے اور پھر اس کے ساتھ کسی دوسرے مہدی کا آنا بھی ضرور ہو۔ کیا وہ خود مہدی نہیں؟ کیا وہ خدا کی طرف سے ہدایت پاکر نہیں آیا؟ ابن ماجہ نے اپنی صحیح میں لکھا ہے لا مھدی الا عیسی یعنی بجز عیسی کے اس وقت کوئی مہدی نہ ہوگا۔

مطلب اس کا یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے اس خیال سے (کہ مسیح کے رنگ والا شخص یعنی قادیانی موجود ہونے کے بعد پھر مہدی کی کیا ضرورت) کمال زجر سے فرمایا لا مھدی الا عیسی یعنی مہدی اس وقت کوئی چیز نہیں وہی قادیانی بس ہے وہی مہدی ہے مگر یہ بات غور طلب ہے کہ صحابہ کا دستور تھا کہ جب کوئی بات سمجھ میں نہیں آتی تھی تو پوچھ کر اس کو صاف کر لیا کرتے تھے۔ اس موقعہ پر ضرور تھا کہ مودبانہ عرض کرتے کہ حضرت مہدی کا ذکر نہ تو قرآن میں ہے، نہ تورات وانجیل وغیرہ میں، نہ ہم نے کسی سے سنا کہ مہدی بھی کوئی آدمی ہوگا۔ پھر یہ جو بطور عتاب ارشاد ہو رہا ہے کہ مہدی کوئی چیز نہیں، اس کا سبب معلوم نہ ہوا۔ کسی نے عرض کی کہ مہدی بھی کوئی چیز ہے۔ اور اگر انہوں نے حضرت سے امام مہدی کا ذکر اور ان کا حسب نسب وحلیہ وغیرہ سنا تھا جیسا کہ احادیث صحیحہ سے ثابت ہے، تو عرض کرتے کہ جس مہدی موعود کا بار بار ذکر فرمایا کیا اب ان کی ضرورت نہ رہی، اور جب عیسی ہی مہدی ٹھہرے تو کیا وہ حضرت ہی کی اولاد میں ہوں گے۔ اب تک تو ہم قرآن اور حضرت کے ارشاد سے عیسی ابن مریم کو نبی بنی اسرائیل سمجھتے تھے، اب ان کی نسبت کیا اعتقاد رکھنا چاہیے۔ کیا وہ سچ مچ عیسی بن مریم ہوں گے یا جس طرح مہدی کی نفی فرمادی گئی تھی ان کی بھی نفی مطلوب ہے۔ مگر کسی حدیث میں اس قسم کا سوال مذکور نہیں۔ اب یہ مضمون کس طرح اس حدیث سے نکالا جائے کہ قادیانی ہی مہدی ہوں گے۔ اہل وجدان سلیم سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب جو اس حدیث کے معنی فرماتے ہیں کس قدر بدنما ہیں، مرزا صاحب نے جو لکھا ہے کہ بجز عیسی کے اس وقت کوئی مہدی یعنی ہدایت یافتہ نہ ہوگا، اس میں بھی ان کو غلطی ہوئی اسلئے کہ صحیح حدیثوں سے ثابت ہے کہ عیسی علیہ السلام کے زمانہ میں صرف اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی اسلام رہ جائے گا جس سے ظاہر ہے کل ہدایت یافتہ ہونگے ۔ مگر اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ کل مہدی یعنی محمد بن عبداللہ ہوں ۔ کلام اس میں ہے کہ مہدی موعود عیسی علیہ السلام نہیں البتہ معنی لغوی ان پر صادق آئیں گے جس میں ان کی خصوصیت نہیں ۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مہدی کو کلی قرار دیا ہے چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۹ میں لکھا ہے:

> یوں تو ہمیں اس بات کا اقرار ہے کہ پہلے بھی کئی مہدی آئے ہوں اور ممکن ہے کہ آئندہ بھی آئیں اور ممکن ہے امام محمد کے نام پر بھی کوئی مہدی ظاہر ہو لیکن جس طرز سے عام میں خیال ہے اس کا ثبوت نہیں پایا جاتا۔

مقصود یہ کہ مہدی اسلام میں متعدد ہوں گے مگر جس صورت میں حدیث لا مہدی الا عیسی ظاہری معنی پر لی جائے جس کے مرزا صاحب قائل ہیں تو اس کا مطلب تو یہ ہوگا کہ محمد ابن عبداللہ بھی مہدی یعنی ہدایت یافتہ نہیں جس کا حال آنحضرت ﷺ نے بکرات ومرات بیان فرمایا۔ پھر مرزا صاحب قادیانی کا اقرار مہدیوں کے تعدد میں کیونکر صحیح ہوگا اور کیا مفید ہوگا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مہدی سے پیچھا چھڑانے میں بڑی دقتیں اٹھائیں مگر اس زمانہ میں اس کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ کسی کا نام مہدی رکھ جاتا یا اس نام کا کوئی شخص تلاش کرلیا جاتا تو بھی کام چل جاتا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۷)

قادیانی علماء سے ایک سوال

جناب غلام رسول صاحب مجاہد، ڈیرہ بابا نانک سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذبات اور افتراءات تو بہت ہیں جو ان کی کتابیں دیکھنے والوں پر مخفی نہیں۔ منجملہ ان سے ایک افتراء جو کسی معمولی ہستی پر نہیں بلکہ سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ فداہ روحی وابی کی ذات مبارک پر ہے، لکھ کر قادیانی علماء سے پوچھتا ہوں کہ وہ خوف خدا کو دل میں جگہ دے کر بتائیں کہ مندرجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل حدیث کس مستند کتاب میں جس کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حدیث رسول بتایا ہے و ھوھذا

پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ (ضرورۃ الامام۔ص ۵)

جواب دینے سے پہلے مندرجہ ذیل حوالہ جاتِ مرزا مدنظر رکھیں:

جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۹ حاشیہ۔ اربعین نمبر ۳۔ص ۲۴ حاشیہ)

جھوٹ بولنے سے بدتر دنیا میں اور کوئی برا کام نہیں۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۶)

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۶)

مرزائی صاحبو! اگر یہ حدیث نہ ملے اور یقیناً نہیں ملے گی، تو مذکورہ بالا اقوال اور حدیث رسول

من کذب علیّ متعمداً فلیتبوا مقعدہ فی النار (بخاری)

کو سامنے رکھ کر سچی گواہی دینا کیونکہ:

سچی گواہی کو چھپانا اور جھوٹی حجتیں پیش کرنا ان لوگوں کا کام نہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں۔ (نسیم دعوت۔ص ۶۴)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء ص ۸)

قصیدہ بائیہ

مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ سے لکھتے ہیں:

(۳۰ ستمبر ۱۹۳۲ء سے آگے)۔ (لیکن ۳۰ ستمبر کا شمارہ مجھے نہیں ملا۔ بہاء)

مرا تعجب و افسوس آید از مرزا
کہ ہیچ باک ندارد ز قہر ربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ قائل است بمعراج احمدی بہ جسد
محال گفت بگردوں صعود جسمانی
بقول اہل عقول و فلاسفہ رفتن
بسوئے چرخ بروں شد ز حد امکانی
چہ باد جوّ سما ہست مہلک انسان
چگونہ رفت بہ بالا حبیبِ منانی
بہ جسم الطف آں ذات سرور کونین
کثیف گفت ز راہ عناد و طغیانی
بگفت روح امیں از خدائے عز و جل
گہے نیامدہ بر انبیائے حقانی
مگر بخاطر ایشاں ز عکس مے افگند
چنانچہ عکس در افتد ز خور بتابانی
ببیں کہ سلسلہ ہائے نبوت ایں گمراہ
چہ کرد درہم و برہم بقول شیطانی
بگفت نیز کہ گاہے ملائکہ نائند
ز بام چرخ بسوئے زمین یقین دانی
مگر کہ عکس ملائک بر انبیائے کرام
فتاد بر دل ایشاں چو شیشہ نورانی
اگر جواب بخواہی تر شود معلوم
اگر تو قصہ جدّ پیمبراں خوانی
جو مرسلانِ خدا آمدند سوئے خلیل
پئے بشارت اسحاق ز امر ربانی
برائے خورد در آورد گوشت بریاں
نہاد پیشِ ملائک بطور مہمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولے نہ خورد ملائک چرا کہ ایشاں را
نہ حاجت است بخوردن چو جسم انسانی
حبوب و گوشت فواکہ غذائے انسان ست
و لیک ذکر خدا شد غذائے ایشانی
چو عکس قابل خوردن نباشد اے یارم
چرا نہاد برِ عکس گوشت بریانی
چہ عکس ہائے ملائک در آمدند بگو
برائے مژدہ بزد خلیل ربانی
خدا بگفت کہ پرہا ملائکہ دارند
چہ روح اجنحہ دارند گو اگر دانی
مرا بیاد در آمد کہ بارے در لاہور
نزول کرد نبی مسیلمہ ثانی

(باقی دارد) (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۸۔۹)

یوم تبلیغ مرزا

قادیان سے مریدوں کو حکم ہوا تھا کہ ۸۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو تبلیغ مرزائیت کریں ۔ جہاں جلسہ نہ کر سکیں، وہاں بذریعہ تحریر و تقریر لوگوں کے گھروں میں جا جا کر تبلیغ احمدیت کریں ۔ ادھر علماء اسلام کو خبر ہوئی تو انہوں نے ایک تو جلسوں کا انتظام کیا، دوسرا کام یہ کیا کہ طلباء عربی کو تیار کر کے مرزائیوں کے پیچھے ڈال دیا جنہوں نے بڑی دوڑ دھوپ سے مرزائیوں کو ڈھونڈھ، ڈھونڈھ کر تبلیغ اسلام کی۔ بعض جگہ تو ایسا ہوا کہ مرزائی آگے آگے بھاگا جا رہا ہے، اور ناصحان اس کے پیچھے پیچھے دوڑے جا رہے ہیں۔ غرض واقعات کے لحاظ سے دیکھا جائے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ الہام ابھی تک معرض التواء میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

لا نبقی لك من المخزیات ذکرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہم (خدا) تیرے لئے (اے مرزا) کوئی ذلیل اور شرمندہ کرنے والی باقی نہ چھوڑیں گے)

ابھی تک لوگوں میں اس قدر ہیجان باقی ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا نام سنتے ہی آگ بگولا ہو جاتے ہیں۔ گویا یہ مصرعہ انہی کے حق میں ہے:

گدگدی اٹھتی ہے دل میں پارسا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۱۵)

محبت نامہ کا جواب غضب نامہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے مودت نامہ، کے:

جواب میں پہلے تو لکھا کہ آخری فیصلہ سے پہلے چھ مسئلوں پر بحث ہونی چاہیے۔ ۱۔ صدی کا مجدد۔ ۲۔ اس صدی کا مجدد کون ہے؟ ۳۔ حضرت عیسیٰ کی وفات۔ ۴۔ حضرت عیسیٰ کے آنے سے ختم نبوت۔ ۵۔ کیا اس امت میں آنے والا مسیح حضرت عیسیٰ ہوں گے یا کوئی اور۔ ۶۔ دجال یا جوج ماجوج کون ہوں گے۔

ساتویں نمبر پر رکھا ہے آخری فیصلہ...

اور مولوی محمد علی کا آخری اشتہار ان سب (خواجہ کمال الدین کے رسالے اور غلام محمد کی تحریر) سے عجیب وغریب ہے۔ آپ نے بہت سے الا ہنے طعنے مجھے دیئے ہیں،.. جن میں سے ایک یہ ہے:

دربار رام پور میں بموجودگی نواب صاحب بھی تمہاری زبان نہ رکی تو یہاں کیا رکے گی۔

جواباً عرض ہے کہ مباحثہ رام پور آپ کی طرف سے چھپا تھا جو مطبوعہ موجود ہے۔ اس کا نام ستہ ضروری مباحثہ رام پور ہے۔ مہربانی کرکے اس میں سے کوئی لفظ گالی یا خلاف تہذیب میرا دکھائیں تو میں توبہ کروں گا۔ نہ دکھاسکیں تو میں آپ کو کچھ نہ کہونگا کیونکہ مجھے آپ سے ملنا مقصود ہے...

ہاں مولوی محمد علی لاہوری نے کہا ہے کہ تم مرزا صاحب کو دجال کہتے ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سچ کہتا ہوں معاملہ بالکل برعکس ہے۔ آپ نے تو میری تحریر سے ثبوت نہیں دیا میں دیتا ہوں: میاں محمود احمد قادیانی اوران کی جماعت کہتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے نبوت کا دعوی کیا۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری لکھتے ہیں:

مدعی نبوت دجال ہے۔ (النبوۃ فی الاسلام)۔

بتایئے ان دونوں بھائیوں کو اس بیان میں ہم سچا جانیں تو ہم پر کیا الزام؟ یہ خفگی ہم پر کیوں؟ ہم تو دونوں کے مصدق ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ ص ۶۔۷)

بھنگواں میں مناظرہ:

مورخہ ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء بھنگواں ضلع گرداسپور میں مرزائیوں سے مسئلہ ختم نبوت پر مناظرہ ہوا مناظر مولوی نور حسین تھے۔ مرزائیوں کی طرف سے مولوی عبدالاحد تھے۔

شرکاء کثیر تھے۔ سب لوگ مناظر اسلام کے دندان شکن جوابات سنکر متاثر ہوئے۔ مولوی احمد دین، مولوی علی محمد، مولوی محمد یعقوب واعظ اال انڈیا اہل حدیث کانفرنس بھی موجود تھے۔ اہتمام حافظ گوہردین کا تھا۔ راقم: غلام رسول مجاہد، شریک جلسہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اکتوبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۱ء)

مرزا صاحب قادیانی بحیثیت مصنف

(اس سلسلہ کا نمبر اول ۹ ستمبر میں ہے دوسرا نمبر ۳۰ ستمبر کے پرچہ میں۔ آج تیسرا نمبر ہے۔ راقم مضمون کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی تصنیفات میں خلاف داب مصنفین کام کیا یعنی فن تصنیف میں خیانت مجرمانہ کرنے سے بھی نہیں رکے۔ اس کی دو مثالیں پہلے نمبروں میں درج ہوئی ہیں آج تیسری مثال ہے۔ مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر) (۳۰ ستمبر کا شمارہ نہیں ملا اور ۹ ستمبر کا شمارہ ناقص ہے جس میں مذکورہ مضمون موجود نہیں ہے۔ بہاء)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب ؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

منشی الٰہی بخش صاحب اکونٹنٹ لاہوری، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان مخصوص مخالفین میں سے تھے جو بحکم، آہن را آہن باید کوفت، الہام کا جواب الہام سے دیتے تھے۔ انہوں نے اپنی کتاب عصائے موسیٰ کے صفحہ ۸۳ پر ایک الہام متعلقہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یوں درج کیا ہے:

سنسمه علی الخرطوم ۔ ما رمیت اذ رمیت ولکن الله رمی ۔
شتاب داغ دیویں گے ہم اس کو اوپر ناک کے ۔ نہ پھینکا تو نے جب پھینکا تو نے لیکن اللہ تعالیٰ نے پھینکا۔

منشی صاحب مرحوم کی اس عبارت میں کوئی لفظ ایسا نہیں کہ،

مرزا طاعون سے مرے گا،

مگر قادیانی رسول نے یہ ثابت کرنے کو کہ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری نے میرے لئے طاعونی موت کی پیش گوئی کی تھی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے تتمہ میں صفحوں کے صفحے سیاہ کئے ہیں ۔اسی ذیل میں منشی الٰہی بخش صاحب کے الہام مذکورہ بالا کو نقل کر کے ترجمہ میں ذیل کے الفاظ (جو ہم خطوط وحدانی میں لکھ رہے ہیں) اس انداز سے بڑھائے ہیں کہ ناظر کتاب کو یہی معلوم ہو کہ یہ اصل الفاظ منشی الٰہی بخش صاحب لاہوری کے ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے صفحہ ۱۱۴ تتمہ حقیقۃ الوحی پر لکھا ہے:

پھر ایک اور الہام ان کا میرے پر عذاب نازل ہونے کے بارے میں جو اس کی کتاب کے صفحہ ۸۳ میں موجود ہے اور وہ یہ ہے سنسمه علی الخرطوم ..الخ ترجمہ۔ (اس مفتری کو یعنی) اس (مفتری) کی ناک پر (یا منہ پر ہم آگ کا) داغ لگائیں گے یعنی (اس کو طاعون سے ہلاک کریں گے یا یہ کہ جہنم کی آگ میں ڈالیں گے)

ناظرین! جو الفاظ پر ہم نے خطوط وحدانی میں لکھے ہیں یہ الفاظ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایجاد ہیں جو اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے کئے ہیں۔ یہ فعل مرزا صاحب قادیانی کا کسی حالت میں بھی ایک ایمان دار مصنف کے شایان شان نہیں کیوں ناظرین تتمہ حقیۃ الوحی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ منشی الٰہی بخش لاہوری کے الفاظ ہیں، حالانکہ ان کے نہیں ہیں۔

اگر اس کا یہ جواب دیا جائے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بطور تشریح زیادہ کیئے ہیں، تو جواباً گذارش ہے کہ یہ فعل سخت مکروہ ہے کہ مخالف کی عبارت میں از خود وہ الفاظ درج کیئے جائیں جن پر اپنے دعوی کی بنیاد ہو اور جن کی رو سے مخالف ہدف ملامت ہو۔

افسوس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عادت تھی کہ مخالفین کی کتب سے ان کی تکذیب اور اپنی تائید میں عبارت نقل کرتے تھے اس میں خاص وہ الفاظ جو مثبت مدعا ہوتے وہی مرزا صاحب قادیانی کے اپنے دماغ کی ایجاد واختراع ہوتے تھے۔ پھر اس روش مکروہ سنت کفار پر، شورا شوری اس قدر ہے کہ سخت دل آزار و مکروہ بلکہ بدبودار لہجہ میں لکھتے ہیں؛

> میرے دعوی کے ساتھ اس قدر دلائل ہیں کہ کوئی انسان نرا بے حیا نہ ہو تو اس کے لئے چارہ نہیں کہ میرے دعوی کو اس طرح مان لے جیسا کہ اس نے آنحضرت ﷺ کی نبوت کو مانا۔ (ص ۳۸۔ تذکرۃ الشہادتین)

آہ!

بت بھی خدائی کرتے ہیں قدرت خدا کی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۱ ص ۶۔۷)

رسالہ علم کلام مرزا پر اخبار العدل کی رائے

دفتر العدل میں ایک رسالہ علم کلام مرزا بغرض تنقید موصول ہوا ہے۔ مطالعہ سے معلوم ہوا کہ رسالہ زیر نظر اپنے موضوع میں پہلی تصنیف ہے جس کے بغور پڑھنے سے بالکل واضح ہو جاتا ہے کہ متنبّی قادیان مرزا غلام احمد آنجہانی کے متعلق یہ خیال کہ وہ سلطان القلم یا رئیس المتکلمین تھے، محض عوام کو فریب دینے کے لئے تراشا گیا ہے۔ ورنہ مرزا آنجہانی کی تحریرات صرف اس بات کی شہادت دیتی ہیں کہ میرزا جی علم کلام سے واقف بھی نہ تھے۔ ان کی ہر تحریر وقتی ضرورت کیلئے ہوتی تھی کسی قاعدہ قانون سے میرزا جی کو کوئی سروکار نہ تھا۔ ہم ناظرین العدل اور دیگر مسلمانوں سے درخواست کرتے ہیں کہ رسالہ مذکور کا ضرور مطالعہ کریں اور مولانا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اس محنت کی داد دیں جو آپ نے اس موضوع میں سبقت کرنے سے برداشت کی ہے تاکہ مسلمانوں کا شوق مولانا ممدوح کو اس بات پر آمادہ کرے کہ آپ آئندہ اس موضوع پر کوئی مفصل کتاب لکھیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ا ص ۷)

بقیہ: قصیدہ یائیہ

مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

نبشت رقعہ پئے چوں ثناء اللہ
جواب رقعہ نیامد بجز زبان رانی
عجب ز دعوی پیغمبری دشنامش
کہ مدعی نبوت بہ فحش گویانی
ہر آنچہ گفت باعلاں ز پیشگوئیہا
نشد وقوعء آں بر سبیل ایقانی
ذلیل کرد را قادر علی الاطلاق
ہر آنچہ گفت بدعوی بحق نصرانی
نمرد آتھم خصمش بمدّت معلوم
ولے نہ غرق عرق گشت از پشیمانی
چرا نہ دخترِ احمد بہ عقد او آمد
کہ بود زوجہء سلطاں مرد حقانی
کنوں بخانہ حسرت عقدش بگور ہمرہِ خود
کہ نآمدہ بہ ظہور آں نکاح رحمانی
غرض ز دعوی بجز جلب زر نہ چیزے بود
مدام کار بدریوزہ چوں گدا یانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہ چندہ کردہ گدائی ز مردمانِ جہاں
بہا نہ کردہ پئے نصرِ دینِ ربانی
گہے برائے ضیوف و مسافران و وفود
گہے برائے تصانیف چندہ خواہانی
گہے برائے مکان ہا پئے نزول عوام
گہے برائے مدارس بہانہ جویانی
گہے برائے منارہ گہے پئے تبلیغ
برائے مقبرہ گاہے پناہ ربانی
ندانمش کہ چرا عمر خویش دادہ بباد
بہ بغض و کفر ونفاق و شقاق و عدوانی
بگفت نیز کہ ہر کو مخالف است بمن
درا جہود بداں بر سبیل اذعانی
بگفت نیز کہ غیر احمدی اگر بدہد
بہ عقد دختر خود را بما روا دانی
و لیک دختر ما را نکاح نیست روا
بہ غیر احمدی کہ چوں یہود و نصرانی
بگفتہ اند کہ بر عکس مے کند تہدید
بہ محتسبے سارقے بنادانی
ببیں بجانب قولش کہ ہست بے برہان
برو نہ ہست دلیلے ز نصّ قرآنی
بگفت سرورِ ما چوں حیا نمے داری
بکن ہر آنچہ تو خواہی ز راہ عدوانی
بلے چو شرم رود مرد میشود ناداں
صدورِ فعل از و مے شود بنادانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعائے فیصلہ چوں کرد با ثناء اللہ
قبول گشت بلا شک بامر رحمانی
برفت کاذب و کذاب مفتری ز جہاں
بماند زندہ حریفش بفضل سبحانی
نمود کذب و دروغش بخلق عالم غیب
کہ ہست پیش وے یکساں پدید و پنہانی
کجا ست فرقہء مرزائیاں کہ داد دہد
کہ بود رہبر ایشاں بہ کذب لاثانی
چو شد دروغ مسیح شما عیاں بجہاں
چرا نہ توبہ کنید از فسوق و طغیانی
ز اتباع چنیں کس چرا نہ باز آئید
مگر نہ ہست بدل شوق و حبّ ایمانی
پس از ظہور دروغش چہ حجتے دارید
بصدق مرشدِ خویش اے گروہ عصیانی
ہمہ دعاوی او باطل و اکاذیب است
نبود مرسل و مامور و مرد ربانی
نبود ملہم و الہام او ہمہ اوہام
نبود صادق و مصدوق مرد نفسانی
ہر آنچہ گفت ز آئندہ شد در و کاذب
نکاح زوجہ سلطان و مرگ نصرانی
عجب ز دانشِ مرزائیاں کہ ایشاں را
نماند عقل و نہ فہم و نہ درک و وجدانی
نہ قدرِ عمر بدانند ایں ہوس بازاں
تلف کنند بہ فسق و فجور و کفرانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منم نصیح شما و نیم ز بد خواہاں
مگر ز فعل شنیعِ شما بحسرانی

چرا عزیز کنی وعظ و پند ایشاں را
کہ ایں جماعہ نگریند پند قرآنی

عزیز و رز خموشی کہ ایں قدر کافیست
برائے آنکہ وراہست نور ایمانی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ا ص ۷۔۸)

....

مراق مرزا

مصنفہ: بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری

دیباچہ: رقم فرمودہ: شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

قرآن مجید میں صاف صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرت ﷺ کے حق میں مسحور و مجنون وغیرہ کے الفاظ بولتے تھے۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے بڑی سختی سے رد فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے

ن۔ والقلم وما یسطرون۔ ما انت بنعمة ربك بمجنون۔ وان لك لاجراً غیر ممنون۔ وانك لعلی خلق عظیم (القلم: ۱۔۴)

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم کے ساتھ لکھتے ہیں۔ تو اے نبی (ﷺ) اللہ کے فضل سے مجنون نہیں۔ تیرے لئے غیر منقطع اجر ہے اور تو خلق عظیم پر ہے۔

اس آیت نے مجنون اور نبی میں فرق بتا دیا ہے۔ وہ یہ کہ مجنون کی حرکات منظّم اور باقاعدہ نہیں ہوتیں۔ ایک وقت اگر کسی پر خفا ہوتا ہے، تو فوراً خوشی کا اظہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے لگ جاتا ہے۔ ایک وقت گالیاں دیتا ہے تو معاً قرآن پڑھنے لگ جاتا ہے ۔اس لئے اس کی حرکات اور افعال کسی نتیجہ کا موجب نہیں ہوتے۔ نبی ﷺ کے حق میں فرمایا گیا ۔' تیرے لئے بہت بڑا اجر ہے' یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ تیری حرکات اور افعال منظّم ہیں۔ اس لئے تو بہت بڑے بدلے کا مستحق ہے۔ ثابت ہوا کہ جنون اور نبوت میں بڑا اتبائن اور تخالف ہے۔

مراق

ابتدا میں معمولی تغیر کا نام ہے لیکن ترقی کرکے اس کا نام مالیخولیا مراقی ہوجاتا ہے۔ (طب اکبر)۔ اس امر پر قادیانی جماعت کو بھی اتفاق ہے کہ ' مرض مراق میں مریض کو بدہضمی اور تخیل (بدحواسی) ہو جاتی ہے۔' چنانچہ رسالہ ریویو میں ایک معتبر احمدی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن کی رائے یوں چھپی تھی ۔

' یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطین سے جدا کرتا ہے۔ اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوئے ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہوجاتا ہے۔ بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا۔ '۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۶ جلد ۲۵ نمبر ۸)

مراق کی یہ تشریح از روئے طب قدیم ہے۔

ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

مراق کا دوسرا نام عربی میں جمود ہے اور انگریزی میں اس علامت کو کیٹا لاپسی catalapsy کہتے ہیں۔ یہ بعض علامات کو مجموعی طور پر پکارنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور اس میں بڑی علامات متعین پائی جاتی ہیں۔ یعنی بازو اچانک سن ہو جاتا ہے اور جہاں رکھا ہو وہیں پڑا رہتا ہے۔ یعنی اس میں اپنے ارادہ سے حرکت دینے کی طاقت نہیں رہتی۔ بازو بعض دفعہ تشنج ہو کر سخت ہو جاتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور بعض دفعہ نرم رہتا ہے۔ دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے۔ نبض سست ہو جاتی ہے۔ سانس مدھم پڑھ جاتا ہے اور سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ بالعموم اس کا حملہ اچانک ہو جاتا ہے۔ مگر بعض دفعہ سر درد اور متلی وغیرہ پہلے ہو جاتی ہے۔' (ریویو آف ریلی جنز مذکور ص ۸)

مرض مراق کی تشریح کے بعد یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں

'یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کو بدہضمی اسہال اور درد سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔' (حوالہ مذکور ص ۸)

بس مطلع صاف ہے۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی تھا کہ میں

'بروز اور عکس محمد ہوں' (تریاق القلوب۔ ص ۱۰۱)۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ مرزا صاحب ان جملہ عوارض سے پاک ہوتے جن سے پیغمبر خدا ﷺ پاک صاف تھے۔ کیونکہ جو عوارض اور امراض صورت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیہ میں خدا کی طرف سے نبوت کے مطلقاً متضاد قرار دئے گئے ہیں وہ صورت مرزائیہ میں نبوت سے متحد کیسے ہو سکتے ہیں؟

پس شکل اول کا کبرے تو مدلل اور فریقین میں مسلّم ہے۔ اب صغرے کا ثبوت باقی ہے۔ یعنی 'مرزا صاحب مراقی تھے'۔ اس کا ثبوت اخبار اہل حدیث امرتسر میں بار بار دیا گیا ہے۔ رسالہ ہذا میں عزیزی مولوی حبیب اللہ سلمہ اللہ امرتسری نے جو حوالجات جمع کئے ہیں۔ ناظرین سے امید ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں گے اور نبوت مرزائیہ کی حقیقت سے آگاہ ہوں گے۔

ابو الوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ۔ امرتسر شوال ۱۳۴۷ھ

جناب منشی حبیب اللہ صاحب لکھتے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کا مراقی اعتراف

مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

'دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آں حضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہن رکھی ہونگی۔ تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔ یعنی مراق اور کثرت بول۔' (دیکھو اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵ ملفوظات ج ۸ ص ۴۴۵)

خانگی شہادت

جناب مرزا بشیر احمد صاحب (پسر دوم مرزا قادیانی) لکھتے ہیں۔

'بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔ رات کو سوئے ہوئے آپ کو اتھو آیا، اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔ مگر یہ دورہ خفیف تھا۔ پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کیلئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج طبیعت کچھ خراب ہے۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہو گئی ہے ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو کہ میاں صاحب کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد چلی گئی۔ تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ 'میری طبیعت خراب ہوگئی تھی مگر اب افاقہ ہے۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی'۔

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہو گئے۔ خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔ اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر کے دورے ہوا کرتے تھے۔

خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر دوروں کے بعد چھوڑ دی۔'

(سیرۃ المھدی حصہ اول روایت نمبر ۱۹)

رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۴۵ پر ہے

'حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے۔'

کتاب منظور الٰہی میں مرزا صاحب قادیانی کا یہ قول نقل کیا گیا ہے۔

'میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم آجکل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کرکے بڑی بڑی دیر تک بیٹھا اس کام کو کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔'

(ملفوظات جلد ۲ ص ۳۷۶۔)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۶ پر ہے۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست کے صفحہ ۱۰ پر ہے

'مراق کا مرض حضرت (مرزا) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا۔ اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا۔'

رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۲۶ پر ہے

حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بدہضمی اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔

مرزا صاحب کو مراق کیوں ہوا؟

'مرض مراق حضرت صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا۔ پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے۔ اول کثرت دماغی محنت تفکرات قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر۔ دوسرے غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے سوء ہضم اور اسہال کی شکایت۔' (رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۹)

مرزا صاحب کی بیوی کو مراق

یک نہ شد دو شد۔

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں کہ:

'میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے، کیونکہ طبی اصول کے مطابق اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔'

(اخبار الحکم مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴۔ کتاب منظور الٰہی ص ۲۴۴)

مرزا غلام احمد کے بیٹے خلیفہ قادیان کو مراق

یک نہ شد دو شد بلکہ سہ شد۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب ست

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد قادیانی) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔' (ریویو آف ریلی جنز قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

نبی اور مراقی میں فرق عظیم

نبی میں اجتماع توجہ بالارادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان مئی ۱۹۲۷ء ص ۳۰۔۳۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریض مراق

اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض (مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

مراق ایک برا مرض ہے

(ایک احمدی کا خیال)۔

'پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچے میں قاضی عبدالعزیز نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا تھا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے' (منشی احمد حسین صاحب احمدی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء۔ ص ۴)

لاہوری شہادت

بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرض بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہونگا کہ [monomonia] مونومونیا تک حد پہنچ چکی ہے۔ یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس کا خاصہ ہے کہ جب ایک بات نے دل و دماغ پر قبضہ جما لیا تو باقی تمام دنیا و جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں'۔

(پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

پشاوری شہادت

قاضی یوسف قادیانی پشاوری لاہوری احمدیوں کو مخاطب کر کے بطور حقارت لکھتے ہیں:

بگوش ہوش بشنو اے مراقی
بہ میخانہ نخواہی جام ساقی

(اخبار الفضل قادیان ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مراقی شخص نبی یا ملہم نہیں ہو سکتا

ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب احمدی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں

'ایک مدعی الہام کے متعلق اگر ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا یا مالیخولیا یا مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایسی چوٹ ہے جو کہ اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے۔' رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶۔۷)

مرزا قادیانی کو اپنے خیالات پر قابو نہیں تھا

مثال نمبر ا۔ جناب مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں

'ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس'۔ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب' (براہین احمدیہ ص ۵۱۳ حاشیہ)۔

'پھر بعد اس کے خدا نے فرمایا' ھو شعنا نعسا 'یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی اس عاجز پر نہیں کھلے'

(براہین احمدیہ ص ۵۵۶ حاشیہ)۔

'بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔' (نزول مسیح۔ ص ۵۷)

اس کے متضاد

یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو، اور الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے' (چشمہ معرفت مصنفہ مرزا صاحب ص ۲۰۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تضاد کا نتیجہ

'ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل لگتا ہے یا منافق' (ست بچن مصنفہ مرزا صاحب ص ۳۱)

'ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض امنے کلام میں رکھتا ہے' (حقیقت الوحی ص ۱۸۴)

مثال نمبر ۲

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر۔

آیت فلمّا توفّیتنی سے پہلے یہ آیت ہے واذ قال الله یا عیسی انت قلت للناس ... الخ اور ظاہر ہے کہ صیغہ ماضی کا ہے اور اس کے اول میں اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔ جس سے یہ ثابت ہوتا ہے یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ کہ استقبال کا' (ازالہ اوہام ص ۷۴۷۔۷۴۸)

یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا (ازالہ اوہام۔ ص ۷۴۷۔۷۴۸) یعنی واقعہ ماضی ہے۔

اس کے متضاد۔

اس تمام آیت (اذ قال الله) کے اول و آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا کہ تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ.. الخ [(نصرۃ الحق ص ۴۰۔ خزائن ج ۲۱ ص ۵۱) ۔ یعنی واقعہ مستقبل کا ہے۔

دوسرا تضاد

'جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آ جاتی ہے۔ بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والہ واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر لاتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ۔ و نفخ فی الصور فاذا هم من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاجداث الی ربھم ینسلون ۔اور جیسا کہ فرماتا ہے ’ واذ قال اللہ یا عیسی ابن مریم ء انت قلت للناس اتخذونی و امی الھین من دون اللہ ۔ قال اللہ ھذا یوم ینفع الصادقین صدقھم ‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ ص ۶ خزائن ج ۲۱ ص ۱۵۹)

مثال نمبر ۳

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر

’ آخر انجام یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچا لیا۔ اوران کی وہ دعا منظور کر لی جو انہوں نے درد دل سے باغ میں کی تھی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہوگیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا اور دعا کی کہ یا الٰہی اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے ۔اس جگہ عربی انجیل میں عبارت لکھی ہے ’ نبکی بدموع جاریۃ و عبرات متحدرۃ فسمع لتقواہ۔‘ (یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے ۔اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا ۔تب اس کے تقوے کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی)(تذکرۃ الشہادتین ص ۲۶، ۲۷)

اس کے خلاف ۔

’ حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلا کی رات میں جس قدر تضرعات کیئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔ وہ ساری رات رو رو کر دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ جو ان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے ۔ باوجود اس گریہ وزاری کے دعا پھر بھی منظور نہ ہوئی کیونکہ ابتلاء کے وقت دعا منظور نہیں ہوا کرتی ‘

(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۱۳۲۔۱۳۳۔ مجموعہ اشتہارات ج ۱ ص ۱۷۵ حاشیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثال نمبر ۴

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر

'اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔ یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہر گز نہیں دی گئی۔ اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ہے۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔ یعنی معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ ' علماء امتي كانبياء بني اسرائيل ' یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے۔ اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت حضرت موسی کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔ حضرت موسی کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ دخل نہ تھا۔ اس وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے۔ اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا' (حقیقت الوحی ص ۹۷ حاشیہ)

اس کی نقیض۔

مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے۔

'حضرت موسی علیہ السلام کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے'

(الحکم مورخہ ۲۴۔ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۶)

نتیجہ: قول اول میں حضرت موسی کے اتباع سے نبی بننے سے انکار ہے۔ قول دوم میں اقرار۔ ضدان مفترقان ای تفرق

شرعی نصاب شہادت دو ہے۔ صرف ایک معاملہ میں چار گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی سزا بہت سخت ہے اور بدنامی بھی بہت زیادہ۔ یعنی جرم زنا۔ ہم نے شرعی نصاب کی اعلی حد کر کے مرزا صاحب کی مراقیت پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔ لہذا ہمارا دعوی ثابت ہونے میں کس کو مجال سخن نہیں۔

قرآن شریف میں مجنونوں اور مراقیوں کا جیسے محل نبوت ہونے سے انکار کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ مختلف القول اشخاص کے حق میں بھی یہی فیصلہ ہے کہ مورد الہام اور محل نزول وحی اور مخاطب الٰہی نہیں ہو سکتے۔ چنانچہ ارشاد ہے

'لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلاف كثيرا (پارہ ۵ رکوع ۸)

نتیجہ۔ ان سارے حوالہ جات کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نہ نبی تھے نہ رسول نہ مجدد نہ مسیح نہ ملہم نہ محدث۔ ہاں کچھ تھے تو مراقی۔ جس کا انہیں خود اعتراف ہے

مرزا صاحب قادیانی کی وحی پر مراق کا اثر

'منقول از اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۲۔ فروری ۱۹۲۹]

پنجاب کی سر زمین بھی عجیب ہے۔ یہ سر زمین زرخیز ہونے کے علاوہ ایسی ہے کہ اس کے مختلف ضلعوں میں اس زمانہ میں بعض لوگ نبوت و رسالت کے مدعی گذرے ہیں ان مدعیان میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا تھا۔ آپ نے مسیح موعود مہدی موعود نبی رسول مجدد کرشن اوتار وغیرہ ہونے کے دعوے کئے۔ آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں تیس سے زیادہ دعاوی کئے۔ آپ کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید محمد منظور الٰہی صاحب احمدی نے آپ کی وحی کو اکٹھا کیا اور 'البشرے' نامی کتاب میں اس کو شائع کیا۔ اس میں کچھ وحی ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

۱۔ 'ايلي ايلي لما سبقتني ۔ ايلي اوس' (اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا) آخری فقرہ اس الہام کا یعنی 'ایلی اوس' بباعث ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (براہین احمدیہ ص ۵۱۳۔ البشرے ج ۱ ص ۳۶)

۲۔ 'ربنا عاج' (ہمارا رب عاجی ہے)۔ اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۵۵۵۔ ۵۵۶۔ البشرے ج ۱ ص ۴۳)

۳۔ 'کرمہائے تو مارا کرد گستاخ' (تیری بخششوں نے ہمیں گستاخ کردیا)۔ (دیکھو حاشیہ ص ۱۴ پر) (براہین احمدیہ ص ۵۵۵ اور ۵۵۶۔ البشرے ج ۱ ص ۴۳)۔ مرزا صاحب قادیانی کے بیٹے جناب میاں محمود احمد صاحب فرماتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'نادان ہے وہ شخص جس نے کہا۔ کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ' کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے' (الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ئ ص ۱۳)۔

احمد یو! باپ نادان یا بیٹا؟ سچ کہتے ہوئے جھجکنا نہیں۔

۴۔ پھر بعد اس کے (خدا نے) فرمایا 'ھو شعنا نعسا' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے (براہین احمدیہ ص ۵۵۶)

۵۔ 'شخصے پائے من بوسید۔ من گفتم کہ سنگ اسود منم' (البشرے۔ ج ا ص ۴۸۔ تذکرہ ص ۳۶)

۶۔ 'پریشن۔ عمر براطوس۔ یا پلاطوس' (نوٹ) آخری لفظ پراطوس ہے یا پلاطوس۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور نمبر ۲ میں عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کس زبان کے یہ لفظ ہیں (از مکتوبات احمدیہ ج ا ص ۶۸ تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء)

۷۔ 'آریوں کا بادشاہ آیا' (الحکم ۶۔ مارچ ۱۹۰۸ء) 'ہے کرشن جی رودر گوپال' (پرانا الہام ہے۔ البدر ۲۹۔ اکتوبر ۱۸ نومبر ۱۹۰۳ء کشف نمبر ۵۴ البشرے ج ا ص ۵۶)

۸۔ 'خدا قادیان میں نازل ہوگا' (پرانا الہام ہے۔ البدر ۷۔ ۳ نومبر ۱۹۰۲ء۔ الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱) (البشرے ج ا ص ۵۴)

۹۔ 'بعد ۱۱ انشاء اللہ' اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا۔ (البشرے ج ا ص ۶۵ اور ۶۶)

۱۰۔ 'نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا'۔ آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔' (البشرے ج ۲ ص ۷۴۔ ۷۵)

۱۱۔ 'ینادی مناد من السماء' (آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا)۔ (البدر ۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر) نوٹ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا' (البشرے ج ۲ ص ۷۶)

۱۲۔ 'انی انا الصاعقة' (میں ہی صاعقہ ہوں)۔ نوٹ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے' (البشرے ج ۲ ص ۷۶)

۱۳۔ 'انی مع الرسول اقوم و اصلی و اصوم' میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونگا اور نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا۔ (البشرے ج ۲ ص ۷۸۔۷۹)

۱۴۔ ' اصلی و اصوم اسھر و انام ' میں نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں) (البشرے ج ۲ ص ۷۹۔تذکرہ ص ۴۶۰)

نوٹ۔قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی شان میں آیا ہے ' لا تاخذہ سنة ولا نوم ' اور مرزا صاحب کے الہام میں خدا کہتا ہے' میں سوؤنگا چہ عجب۔

۱۵۔ ۲۷۔مئی ۱۹۰۳ء بلا نازل یا حادث یا۔۔۔' (تشریح) فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔' (البدر)
(البشرے ج ۲ ص ۸۲۔تذکرہ ص ۴۷۳)

۱۶۔ ۱۹۔ ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء میں ' انما امرك اذا اردت شیئاًان تقول له کن فیکون ' ترجمہ۔تحقیق تیرا ہی یہ حکم ہے جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے ہو جا پس وہ ہوجاتی ہے۔' (البدر) (البشرے ج ۲ ص ۹۴۔حقیقت الوحی ص ۱۰۵۔نصرۃ الحق ص ۹۵)۔تذکرہ ۵۲۷)

۱۷۔ ہفتہ مختتمہ ۲۴۔فروری ۱۹۰۵ء ' خاکسار پیپرمنٹ ' (کشف نمبر ۱۵۰)(الحکم)
(البشرے۔ج ۲ ص ۹۴۔تذکرہ س ۵۲۷)

۱۸۔ ایک عربی الہام تھا۔الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔حاصل مطلب یہ ہے ' مکذبوں کو نشان دکھایا جائے گا ' (الحکم)(البشرے ج ۲ ص ۹۴)

۱۹۔ 'لنگر اٹھا دو' (بدر) (البشرے ج ۲ ص ۹۷۔تذکرہ ص ۵۵۰)

۲۰۔ ۱۲۔ستمبر ۱۹۰۵ء ' دو شہتیر ٹوٹ گئے' (البشرے ج ۲ ص ۱۰۰۔تذکرہ ص ۵۶۶)

۲۱۔ 'ایک دانہ کس کس نے کھایا' [البشرے ج ۲ ص ۱۰۷۔تذکرہ ص ۵۹۵)

۲۲۔ ۷۔مئی ۱۹۰۶ء ' کلیسا کی طاقت کا نسخہ' (البشرے ج ۲ ص ۱۱۴۔تذکرہ ص ۶۱۵)

۲۳۔' ایک دم میں دم رخصت ہوا' (نوٹ از حضرت مسیح موعود) فرمایا کہ رات مجھے (مندرجہ بالا) الہام ہوا۔اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان سے بھول گیا'۔(البدر) (البشرے ج ۲ ص ۱۱۷۔تذکرہ ۶۷۲)

۲۴۔' پیٹ پھٹ گیا'۔ دن کے وقت کا الہام ہے۔معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔
(البشرے ج ۲ ص ۱۱۹،تذکرہ ص ۶۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵۔ ’خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔‘ نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے۔ (البشرے ج ۲ ص ۱۱۹۔ تذکرہ ۶۷۴)

۲۶۔ ۱۴۔ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵۔ شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر ’موت تیرہ ماہ حال کو‘ (نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے (البشرے ج ۲ ص ۱۲۰۔ تذکرہ ص ۶۷۵)

۲۷۔ ’وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔‘ (حقیقت الوحی ص ۱۰۵۔ البشرے ج ۲ ص ۱۲۳۔ تذکرہ ۶۶۲)

۲۸۔ ’بہتر ہوگا کہ اور شادی کرلیں‘۔ معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔ (البشرے ج ۲ ص ۱۲۵۔ تذکرہ ۶۹۷)

۲۹۔ لاہور میں ایک بے شرم ہے۔‘ (البشرے ج ۲ ص ۱۲۶) لاہوری مرزائیو یہ کون ہے؟

۳۰۔ بلغت قدم الرسول (میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں)۔ (البشرے ج ۲ ص ۱۲۷)

۳۱۔ ’ایسوسی ایشن‘۔ (بدر ج ۶ نمبر ۳۰۔ ص ۴) (البشرے ج ۲ ص ۱۳۲۔ تذکرہ ۷۲۴)

۳۲۔ آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔‘ (البشرے ج ۲ ص ۱۳۹۔ تذکرہ ص ۷۵۱)

واقعات اور اقوال مرزا صاحب پیش کرکے فیصلہ ناظرین پر ہم چھوڑتے ہیں کہ مرزا صاحب کون تھے؟

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله ر ب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بہاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

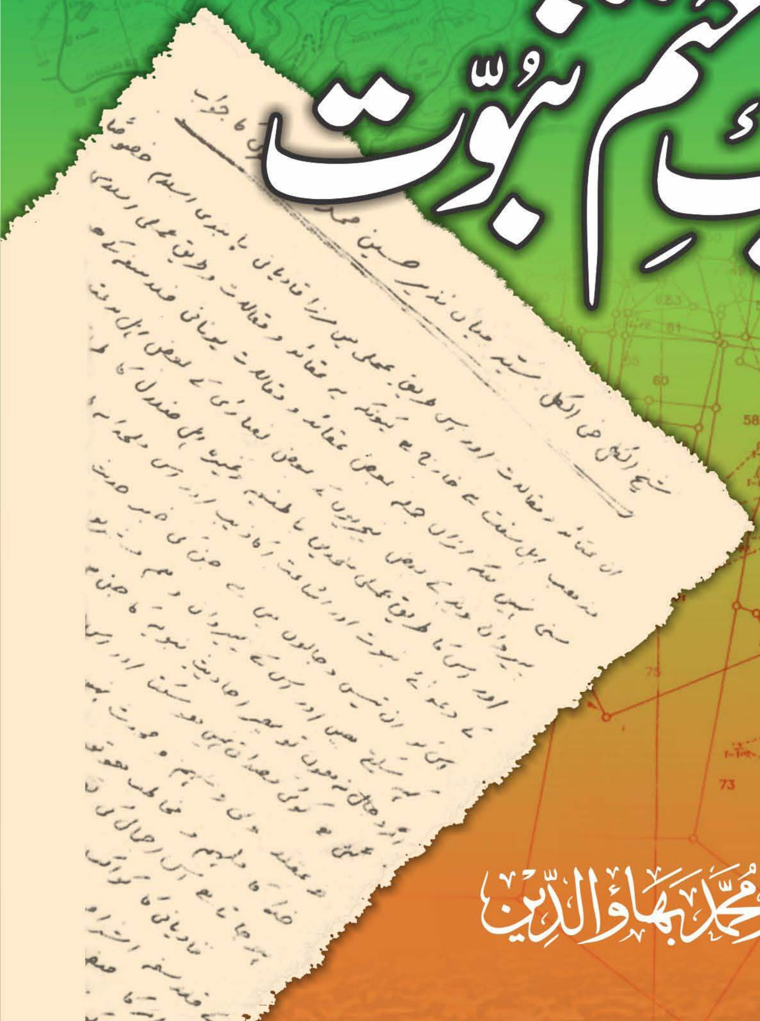

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ چہل و نہم (۴۹)

قادیانی مشن (۱۲)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ چہل ونہم (۴۹) قادیانی مشن (۱۲)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۹۵
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان | صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	
مرزا صاحب کا تصرف فی القرآن	۱۱
جدید رسول کی دعوت	۱۳
قادیانی تبلیغ: قابل توجہ جماعت اہلحدیث	۱۶
مباحثہ مونگ کا چیلنج	۱۸
مرزا قادیانی، میاں صاحب دہلوی، مولوی ثناءاللہ	۱۹
درخواست بخدمت میاں محموداور مولوی محمد علی	۲۲
قادیانی رجعت قہقری	۲۳
توہین انبیاء کس نے کی	۲۴
بنارس میں تبلیغ قادیانیت	۲۵
صداءایمان بجواب ندائے ایمان	۳۴
آریہ سماج اور جماعت احمدیہ کی کامیابی	۳۷
قرآن وحدیث اور پنجابی نبی	۳۹
قادیان کے ایک سوال کا جواب اور ہمارا سوال	۴۲
مرزا صاحب کے قرآنی معارف	۴۳
امت مرزائیہ جدید نبی کے سامنے کیوں خاموش ہے	۴۹
تصانیف ثنائیہ پر ایک جلیل القدر شہادت	۵۱
بقول مرزا داخلہ بہشت کے اسباب	۵۲
آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا جلسہ امرتسر میں	۵۵
امرتسر میں مرزائیوں کا سیرتی جلسہ	۵۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انبیاء احمدیہ علیہم الآلام ۵۷

مولوی ثناء اللہ صاحب کو آریوں کا چیلنج ۶۰

امرتسری جلسہ مرزائیہ میں مار پیٹ ۶۱

جلسہ جمعیۃ اہل حدیث کلکتہ پر تبصرہ ۶۳

قادیانی تبلیغ ۶۸

جماعت احمدیہ سے استفسار ۷۱

آخری فیصلہ اور تثلیث ۷۱

حدیث ابراہیمی پر اعتراض ۷۴

لاہور میں مناظرہ مرزائیہ ۷۷

آخری فیصلہ کا جواب ۸۴

مرزا صاحب کی عمر ۸۶

خلیفہ قادیان کی ایک نئی چال ۸۷

جلسہ قادیان میں حاضرین کی تعداد ۹۵

امیر المومنین سید احمد رائے بریلوی ۹۸

قادیانی غوثیت اور قطبیت پر خلیفہ قادیان سے سوال ۱۰۰

مومنین پر مرزا صاحب کا حملہ ۱۰۱

زلزلہ بہار سے قادیانی قلعہ گر پڑا ۱۰۸

کلام ربانی اور مرزا قادیانی ۱۱۳

قادیانی اور رادھا سوامی ۱۱۵

ضروری باتیں ۱۱۷

حدیث ابراہیمی پر مکرر جرح ۱۱۸

آہ! نادرشاہ کہاں گیا؟ ۱۲۱

زلزلہ بہار کا اثر قادیان میں ۱۲۵

زلزلہ در قادیان ۱۲۹

احمدیوں کے ساتھ ایک فیصلہ کن مناظرہ ۱۳۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا آنجہانی اور شاہ نادر خان خلد آشیانی	۱۴۱
کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد قادیانی	۱۴۷
مرزائی الہام ۔ قادیانی خراد پر	۱۴۹
کھلا خط بنام مرزا محمود احمد قادیانی	۱۵۵
دجال کون ہے؟	۱۵۶
خلیفہ قادیانی پر الزام اور انکی طرف سے جواب	۱۶۰
مولوی دوست محمد احمدی لاہوری	۱۶۳
فرقہ احمدیہ وائسرائے کے حضور میں	۱۶۵
قادیانی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میری حلف	۱۶۷
قادیانی کذب بیانی	۱۷۵
اڈیٹر الفضل کے استفسار کا جواب	۱۷۶
کیا مرزا صاحب نبی تھے؟	۱۷۸
سرسید احمد خان اور مرزا قادیان	۱۸۲
انی مہین من اراد اہانتک	۱۸۳
مرزا قادیانی فیل	۱۸۵
حلف موکد بعذاب کا تقاضا	۱۸۷
مرزا صاحب کی قسمیں	۱۸۸
مراقی نبی : نبوت قادیان کی حقیقت	۱۹۱
مرزا نمبر کیوں شائع ہوا	۱۹۳
زلزلہ بہار موعود قادیانی نہیں	۱۹۷
محمدی بیگم کا آسمانی نکاح صحیح ہے اور اعتراض غلط	۲۰۰
حدیث رسول ربانی : مرزا قادیانی	۲۰۲
کذبات مرزا	۲۰۶
تفسیر نویسی کا چیلنج منظور اور خلیفہ قادیانی مفرور	۲۱۰
ہفوات مرزا	۲۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئے نبی کی تفسیر	۲۱۵
مرزا صاحب کا یادگاری جلسہ	۲۱٦
گرو جنہاندے ٹپنے چیلے جان شڑپ	۲۱۷
مرزائی چال	۲۱۸
مرزا غلام احمد قادیانی کا جوڑ توڑ	۲۲۰
سردار کھڑک سنگھ اور میاں محمود	۲۲۴
مالیخولیائی نبوت	۲۲۵
مرزا کے اضغاث احلام از ازالہ اوہام	۲۲۹
دربارہ آتھم، مرزا کے اقوال فی الالہام پر تبصرہ۔۱	۲۳۳
فیصلہ کن بات	۲۳٦
مرزا صاحب پر بدگمانی کی ضرورت	۲۳۸
مولوی اللہ دتا جالندھری کی غلط بیانی	۲۴۱
بے حیا کون؟	۲۴٦
مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں	۲۵۱
اعلان ابراہیمی یعنی مولانا سیالکوٹی کی چٹھی	۲۵۲
قادیان میں تفسیر نویسی کا بحران	۲۵۴
حدیث ابراہیمی پر اعتراض کرنے والا	۲۵۸
دھاریوال میں پرانے اور نئے مسیحیوں میں مناظرہ	۲٦۰
جواب حق بجواب پیغام حق	۲٦۱
آخری فیصلہ جملہ خبریہ ہے	۲٦٦
دربارہ آتھم، مرزا کے اقوال فی الالہام پر تبصرہ۔۲	۲٦۷
شیطان اور مرزا قادیان۔ قابل توجہ اہل ایمان	۲۷۰
مرزا قادیانی اور پیش گوئیوں کی کیفیت	۲۷۲
حضرت ابراہیم علیہ السلام	۲۷۵
مرزا صاحب پر بدگمانی کی ضرورت	۲۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ اور جملات خبریہ	۲۸۳
دھاریوال میں مرزائی، عیسائی مباحثہ	۲۸۵
دانیال اور مرزا قادیان	۲۸۸
شیطان ملعون اور مرزا قادیانی مدفون	۲۹۰
مناظرہ سے فرار	۲۹۵
منکوحہ آسمانی، اور اس کے والد کی موت	۲۹۵
کشمیر میں اسمبلی اور مخالفین مرزائیت کو نوٹس	۲۹۹
میں کذب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں	۳۰۱
حرام علی قریة، پر ایک سوال	۳۰۴
شیطان اور قادیان	۳۰۱
بہاء اللہ ایرانی کا دعوی ان کے الفاظ میں	۳۰۹
گاندھی اور قادیانی	۳۱۳
مرزا قادیانی کی یہود سے مشابہت	۳۱۴
گورنمنٹ نے خلیفہ قادیان کی سخت ہتک کی ہے	۳۱۸
ختم نبوت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟	۳۲۲
خاتم النبیین	۳۲۴
نبوت مرزا پر مالیخولیا کا اثر	۳۲۷
خلیفہ محمود قادیانی تخت خلافت سے معزول کیا گیا	۳۳۲
قادیانی دوورقہ	۳۳۳
میدان مناظرہ میں حق کی فتح	۳۳۴
مرزائیوں کی تعداد باوجود کوشش کے کم ہو رہی ہے	۳۳۶
شیطان اور قادیان	۳۳۸
محمدی بیگم کے نکاح کی جدید تشریح	۳۴۰
آریہ سماج نے تمام ہند میں روشنی پھیلا دی ہے؟	۳۴۴
چودھویں صدی کا مجدد کون ہے	۳۴۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجابی نبی کے باہمی اختلافات	۳۵۱
چندوسی میں سیرتی جلسہ نہ ہو سکا	۳۵۳
تحریک بہائیت اور احمدیت	۳۵۴
لاہور بھی قادیان سے کم نہیں رہا	۳۵۷
خدابخش مرزائی چیلنج مباحثہ پر خاموش کیوں ہے ؟	۳۶۲
مرزا صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ	۳۶۳
بہائی دعوی نمبر ا	۳۶۷
ہندوستان کیلئے ایک جدید ریفارم سکیم	۳۷۰
بہائی دعوی نمبر ۲	۳۷۵
مستری ثناء اللہ کی مرزائیت سے توبہ	۳۸۰
لاہوری مرزائیوں کی شرمناک شکست	۳۸۲
بہائی دعوی نمبر ۳	۳۸۹
آخری فیصلہ پیش گوئی تھا	۳۹۳
بہائی دعوی نمبر ۴	۳۹۴
جدید نبی کا اعلان : قادیانی اور لاہوری خبردار !	۳۹۹
ایک غلطی کا ازالہ	۴۰۶
لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو	۴۰۷
جماعت احمدیہ کے اصول	۴۱۰
بہائی دعوی نمبر ۵	۴۱۱
مسلمان اور مسیح قادیان	۴۱۴
قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں اشتہار بازی	۴۱۸
لاہوری احمدی مصلح موعود کا نیک ارادہ	۴۲۰
لاہوری اور قادیانی جنگ میں ہمارا منصفانہ حصہ	۴۲۲
طلوع بہاء اللہ	۴۲۴
مسیح قادیانی کا مبلغ علم اور جاہلانہ فتوی	۴۲۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلی چٹھی بنام حاجی سیٹھ عبداللہ الہ دین	۴۳۱
اصولی بحث سے کون منہ پھیرتا ہے؟	۴۳۴
ظفر اللہ کی تقریر متعلق احمدیت محض ملمع ہے	۴۳۷
شیخ چلی کی یادگار قادیان میں	۴۴۰
آخری فیصلے پر میرٹھ میں مباحثہ	۴۴۳
پادری غلط پنڈت صحیح	۴۴۹
الفضل کا اڈیٹر ثقہ راوی نہیں	۴۵۰
عورت کی علامت	۴۵۱
مرہم عیسی سے ثبوت مسیحیت	۴۵۲
مولوی محمد علی کی شہادت میں قادیانیوں کی رعایت	۴۵۴
قادیانی خلیفہ باپ کی جگہ	۴۵۵
جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت	۴۵۷
کیا مرزائی عیسائی ہیں؟	۴۵۸
مرزاجی کا کھیت پک رہا ہے	۴۶۱
مولوی عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کا فیصلہ	۴۶۲
حرامزادے کی رسی دراز	۴۶۶
مولانا ثناءاللہ صاحب گھبرا گئے	۴۶۷
مسیح پھر زمین پر	۴۶۹
قادیان سے کفر کا فتوی نکلا	۴۷۵
میرزائیت	۴۷۷
مرزا نمبر: ابتداء اور انتہا مرزا	۴۷۹
جھوٹا اور پیر پرست کون؟	۴۸۶
جسٹس سر ظفر علی، خلیفہ قادیان کی تائید میں	۴۹۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحۃ الکتاب

الحمد لله و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی انچاسویں (اور قادیانی مشن کی بارھویں) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۴ نومبر ۱۹۳۲ء تا ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دست یاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ پروفیسر ابومسعود قمر بنارسی، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی، مولوی مہرالدین میاں ونڈ، مولوی محمد علی تارکش جے پوری، مولوی داؤد ارشد گوجرانوالہ، مولوی اقتدار حسین آگرہ، مولانا عبدالغفار خیری دہلوی، منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، منشی عبدالکریم ڈگشائی، حافظ عنایت اللہ وزیرآبادی، حکیم عبدالرحمٰن خلیق تیجہ کلاں، جناب غلام احمد میانوالی مہاراں، مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں، مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن فریدکوٹی، مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ، مولوی احمد علی رام پوری، مولوی مطیع الرحمٰن حسینا ضلع مونگیر، ماسٹر اللہ دیا بھیڑہ صندل سنگھ، مولوی عبداللہ ثانی، مولوی محمد شفیع قلعہ میہاں سنگھ، مولوی ابوسعید عبدالعزیز لدھانہ، کی نگارشات نقل کی گئی ہیں۔ علاوہ ازیں پنڈت آتمانند، شیخ غلام محمد احمدی لاہوری، اور مولوی فضل خان احمدی کی چند تحریریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۳۲ء تا ۱۹۳۵ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام — فقیر بارگاہ صمدی — **محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا تصرف فی القرآن

مولوی غلام مصطفیٰ بدوملہوی کیلئے ہدیہ

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب، میاں وِنڈ سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

حضرت یحیٰؑ کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

لم نجعل له من قبل سميًا

یعنی یحیی سے پہلے ہم نے کوئی اس کا مثیل دنیا میں نہیں بھیجا جس کو باعتبار ان صفات کے یحیی کہا جائے گا۔

یہ آیت ہماری تصدیق کے بیان کے لئے اشارۃ النص ہے کیونکہ خداتعالیٰ نے اس جگہ آیت موصوفہ میں قبل کی شرط لگائی بعد کی نہیں لگائی، تا معلوم ہو کہ بعد میں بنی اسرائیلی نبیوں کے آنے کا دروازہ کھلا ہے جن کا نام خدائے تعالیٰ کے نزدیک وہی ہوگا جو ان نبیوں کا نام ہوگا جن کے وہ مثیل ہیں۔ یعنی جو مثیل موسیٰ ہے اسکا نام موسیٰ ہوگا اور جو مثیل عیسیٰ ہے اس کا نام عیسیٰ ہوگا۔ اور خداتعالیٰ نے اس آیت میں سمی کہا، مثیل نہیں کہا، تا معلوم ہو کہ اللہ کا منشاء یہ ہے کہ جو شخص کسی اسرائیلی نبی کا مثیل بن کر آئے گا وہ مثیل کے نام سے نہیں پکارا جائے گا بلکہ بوجہ انطباق کل اس نام سے پکارا جائے گا جس نبی کا وہ مثیل بن کر آئے گا۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۳۹)

مطلب اس کا یہ ہوا کہ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کوئی مثیل عیسیٰ نہ پکارے، بلکہ عیسیٰ پکارے۔ کیونکہ خداتعالیٰ نے یحیٰ کی نسبت فرمایا ہے کہ ان کا کوئی ہم نام نہیں یعنی مثیل۔ پوری آیت شریفہ یہ ہے:

يا زكريّا انّا نبشّرك بغلام اسمه يحيى لم نجعل له من قبل سميًا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی جب زکریا نے دعا کی کہ الٰہی مجھے ایک لڑکا عنایت فرما۔ تو ارشاد ہوا کہ اے زکریا ہم تمہیں ایک لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام ہم نے یحیٰ رکھا۔ اس کے پہلے ہم نے کسی کا نام یحیٰ نہیں رکھا تھا۔

اس سے ظاہر ہے کہ اس نام کا کوئی اور شخص پہلے نہیں گذرا۔ کیونکہ اسمہ کے بعد لفظ سمیا صاف کہہ رہا ہے کہ ان کا ہمنام کوئی پیشتر نہ تھا۔ اور اگر سمی کے معنی مثیل بھی لیں تو یہ مطلب ہوگا کہ ان کے پہلے ان کا مثیل نہ تھا۔

اور اگر مفہوم مخالف بھی لیا جائے تو اسی قدر معلوم ہوگا کہ ان کے بعد ان کا ہم نام یا مثیل ہوگا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس سے یہ نکالا کہ حضرت عیسی کا بھی مثیل ہوگا۔ لیکن یہ بات غور طلب ہے کہ مفہوم مخالف سے اگر دروازہ کھلا تو یحیٰ کے مثیل کا کھلا، عیسی کا مثیل اس سے کیسے نکل آیا۔ پھر اس حالت میں حضرت یحیٰ کی نبوت کا ذکر ہی کب ہے جس سے خیال کیا جائے کہ ان کا سا کوئی نبی ان کے بعد ہوگا، بلکہ عیسی کا بھی مثیل ہوگا۔

دیکھئے یہاں تو اس قدر توسیع ہو رہی ہے کہ سمی کے حقیقی معنی چھوڑ کر مجازی معنی لئے جائیں یعنی مثیل، اور حضرت یحیٰ کا مثیل پیشتر نہ ہونے سے مطلب یہ کہ آئندہ ضرور ہوگا۔ اور اس کا مطلب یہ کہ حضرت عیسی کا بھی مثیل ہوگا۔ اور مثیل ہی نہیں بلکہ سمی بھی ہوگا جس سے ثابت ہو گے کہ حضور (مرزا قادیانی) خود عیسی ہیں۔ یہ سب من قبل سمیا سے نکلا۔

یہ سلسلہ ایسا ہوا جیسا کہ ایک نقل مشہور ہے کہ ایک صاحب نے کسی سے پوچھا کہ آپ کا کیا نام ہے۔ اس نے کہا مجھے حاجی کہتے ہیں۔ کہا تم کتے ہو، اس لئے کہ حاجی اور چاچی کی ایک شکل ہے اور چاچی کمان ہوتی ہے اور پھر کمان اور گمان کی ایک شکل ہے اور گمان شک کے معنوں میں مستعمل ہے اور شک اور سگ کی ایک شکل ہے، سگ کتے کو کہتے ہیں۔ غرض کہ چند وسائط سے اپنا مطلب ثابت کر دیا۔

الغرض من قبل سمیا میں اس قدر توسیع کی، کئی واسطوں کے بعد مطلب نکل آیا۔ اور آیت شریفہ انی متو فیك و را فعك میں اس وجہ سے کہ اپنا مقصود فوت ہوتا ہے، اس قدر تنگی اور تشدد کیا کہ گو تو فی کے معنی حقیقی نیند کے ہوں جیسا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت شریفہ و ھو الذی یتوفکم باللیل سے ظاہر ہے مگر مشہور معنی موت ہی لئے جائیں اور ترتیب لفظی جو وفات اور رفع میں ہے فوت نہ ہونے پائے۔ گو قرآن سے ثابت ہے کہ واؤ ترتیب کے واسطے نہیں۔ اہل انصاف سمجھ سکتے ہیں کہ کس قدر خود غرضی سے کام لیا جارہا ہے۔

اب ہم امت مرزا سے پوچھتے ہیں کہ اس آیت شریفہ میں کیا فرمایئے گا:

و ما کنت تتلوا من قبله من کتابٍ و لا تخطّه بیمینك

(اے پیغمبر قرآن سے پہلے نہ تم کوئی کتاب پڑھتے تھے اور نہ اپنے داہنے ہاتھ سے لکھتے تھے)

یہاں بھی اللہ تعالیٰ قبل کی شرط لگائی بعد کی نہیں لگائی۔ کیا یہاں بھی یہی فرمایا جائے گا کہ حضرت ﷺ نزول قرآن سے پہلے پڑھتے نہ تھے اور بعد میں پڑھنے لگے اور پہلے داہنے ہاتھ سے لکھتے نہ تھے بعد اس سے بھی لکھنے لگے۔ اگر اس کا یہی مطلب سمجھا جائے تو قرآن سے ثابت ہو جائے گا کہ حضرت (نزول قرآن سے) پیشتر لکھنا ضرور جانتے تھے لیکن بائیں ہاتھ سے۔

اور فرمائیں کہ اس آیت سے یہ معنی نہیں نکلتے تو من قبل سمیا سے وہ معنی کیوں کر نکلیں گے:

ستم کم کن کہ فردا روز محشر
ز روئے عاشقاں شرمندہ باشی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۴ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۱ ص ۸۔۹)

جدید رسول کی دعوت

گاندھی جی اور عیسائیوں کے بشپوں کو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ امت مرزائیہ میں سے ایک شخص مولوی فضل از چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی نے نبوت ورسالت کا دعوی کیا ہے۔ آج سے پہلے بھی ہم ناظرین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو آپ سے روشناس کرا چکے ہیں، آج ان کے ایک نئے اعلان کا ذکر کرتے ہیں۔

حال ہی میں آپ نے ایک چوورقہ ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں مسٹر گاندھی اور بشپ آف روما کو دعوت مقابلہ دی ہے مگر ٹریکٹ اردو میں ہے جو شاید دونوں مخاطب نہ پڑھ سکیں نہ سمجھ سکیں۔ آپ نے لکھا ہے:

اس اعلان کے لئے اللہ نے مجھے دو ارشاد فرمائے ہیں:

۱۔ مادہ پرست کا علاج۔

۲۔ مردہ پرستوں (عیسائیوں) کا علاج۔

مادہ پرست سے مراد مسٹر گاندھی اور مردہ پرستوں سے مراد عیسی پرست عیسائی ہیں۔

پھر لکھا ہے:

۴۴ سال سے اس ذرہ خاک (مجھ) کو خدا تعالی سے شرف مکالمہ حاصل ہے اس عرصہ میں وہ جو کچھ مجھے بتاتا وہ پورا کر کے دکھاتا رہا۔

پھر لکھا ہے:

ہماری صداقت کا پہلا نشان یہ ہے کہ جو ہماری خواہش کے مطابق اور گاندھی اور جملہ مذاہب باطلہ کے برخلاف ہے اگر کسی میں روحانیت کا اثر اور آسمان پر دسترس میں ہے تو خدا سے منوائے اور اس فیصلہ کو اس سے ردّ کرائے جو آسمان پر لکھا جا چکا ہے..

(وہ لکھا یہ ہے) کہ بیس سال کے عرصہ میں ایسے عذاب آنا چاہتے ہیں وہ صفحہ ہستی سے مٹ جائیں گی۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ ہمارے ناظرین خوش ہوں گے کہ ہم مسلمان ہیں اسلئے اس عذاب سے بچ رہینگے۔ نہیں بلکہ اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اس جدید ملہم کی اصطلاح میں اسلام سے مراد قادیانی اسلام ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

پھر فرمایا

خدا تعالی اس اسلام کی طرف دعوت کرتا ہے جس پر مسیح قادیانی قدم زن تھا جو اس سے باہر رہتا ہے خدا تعالی اس سے انکار کر دے گا کہ مجھے ایسے اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ضرورت نہیں۔

پھر فرمایا

میں اس اسلام پر قائم کرنا چاہتا ہوں جس پر مسیح قادیانی قائم تھا۔

اس کے علاوہ جملہ ممالک غربیہ کے عیسائیوں کو نظم میں نوٹس دیا ہے:

میں نہیں لکھتا از خود دوستو! یہ اشتہار
خود خدا نے یہ لکھایا بولا مجھ کو سات بار
اے ممالک غربیہ اک بات سن لو غور سے
آسماں کی ہے خبر یہ بات سن لو غور سے
فروری ۱۹۳۱ء کی سولھویں کو بولا مجھ سے یوں خدا
میرا یہ پیغام ہے اب کھول کر دے تو سنا
آسمان اب ٹوٹنے کو ہے تمہارے ملک پر
آ گیا غضب الٰہی اب تمہارے ملک پر
پھٹ جائے گی یہ زمین ہر ملک ہر جگہ میں
رہنا مشکل ہو جائے گھر باہر اور ہر جگہ میں
پہاڑ آ کر گریں گے بستیوں اور راہوں پر
چلنا پھرنا مشکل ہو گا عام اور سب شاہوں پر
زلز لے آئیں گے آخر ہر طرف سے بار بار
یہ کلام ہے اس خدا کا جو ہے سب کا کردگار
اسلام میں آ جاؤ جلدی تو بچ جاؤ گے سارے
منکر رہو تو غرق ہو جاؤ گے دیکھ لینا تم سارے

اس پسندیدہ نظم کے دو اور شعر ملا لو، جو یہ ہیں:

میدان دعا میں اتر پڑا ہوں آ جاؤ کر لو کشتی
ساری دنیا مل کر کرے مجھ سے دعا میں کشتی
جو نہ آئیں میدان دعا میں اب مقابل میرے
دعوی فتوی ان کے ہیچ ہیں اب مقابل میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا امرتسری بتاتے ہیں کہ ایام طالب علمی میں سنتے تھے کہ ایک صاحب بڑے متقی اسمی مولوی میر باز خان واعظ مسجد سہارن پور تھے۔ آپکو حقہ سے بڑی نفرت تھی۔ آپ نے ایک رسالہ حقہ کی حرمت پر لکھا۔ اس میں کچھ نظم بھی تھا۔ ایک شعر اسکا یوں تھا:

وہ جو ہیں مولوی عبد الحی لکھنوی جو نام
لکھا رسالہ عربی میں حقہ حرام ہے

اس شعر میں جو لطف تھا آج تخمیناً چالیس سال اس جدید نبی کی نظم سے حاصل ہوا۔ امید ہے نظم کی قدر مولوی ظفر علی خان خوب کریں گے جن کو مخاطب کر کے نبی صاحب نے لکھا ہے:

مولوی ظفر علی مالک اخبار زمین دار، مولوی ثناء اللہ، سید محمد شریف گھڑیالوی کو چیلنج بموجب حوالہ انجیل شریف اور قرآن کریم وغیرہ مایوس العلاج بیماروں کو خدا کی ہدایت کے موجب دعا کے ذریعہ مقابلہ میں رکھ کر آدھے دس دن کے اندر چنگا کرنا، اور آدھے دوسرے فریق کے سپرد ہوں گے۔

ناظرین! یہ ہے خلاصہ جدید نبی کے دعوی کا۔ ہمارے دوساتھی تو خدا جانیں کیا جواب دیں ہم اپنی ذات خاص سے جواب دیتے ہیں کہ آپ امرتسر آیئے سول ہسپتال میں چل کر بیماروں پر دعا آزمائی کریں گے اس کے بعد دیکھا جائے گا کہ اپنے اثبات دعوی میں کون کامیاب ہے اور کون فیل؟

تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۴ ص ۴-۵)

قادیانی تبلیغ: قابل توجہ جماعت اہلحدیث

مولانا پروفیسر ابومسعود خاں قمر بنارسیؒ، چندوسی سے لکھتے ہیں:

یہاں مسلمانوں میں بریلوی خیال کے مسلمان کثرت سے ہیں، قادیانی خیال کے صرف ایک۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود احمد قادیانی کے حکم سے یوم تبلیغ مرزا میں قادیانی صاحب تبلیغ کے لئے اٹھے۔ عام مسلمانوں کے خوف سے جلسہ تو نہ کر سکے، اپنے ملاقاتیوں میں گھر گھر مرزائیت کی تبلیغ کرنے گئے کسی نے سنا، کسی نہ سنا۔

قریب دس بجے دن میرے غریب خانہ پر بھی تشریف لائے اور مرزائیت کی تبلیغ کی اور مجھے مشورہ دیا کہ بعد نماز عشا میں خدا سے راہ راست پانے کی دعا کروں ۔میں نے ان کو جواب دیا کہ میں تحصیل حاصل کا کام نہیں کرتا۔ مجھے پہلے ہی سے راہ راست حاصل ہے۔

میں نے ان سے صاف صاف کہہ دیا کہ میں مرزا صاحب قادیانی کو ان کے نبوت و مسیحیت کے دعووں میں جھوٹا یقین کرتا ہوں ۔اس پر قریب تین بجے دن تک بحث ہوتی رہی ۔ بہت سے مسلمان جمع ہو گئے میں نے قرآن شریف کی آیتوں اور حدیث شریف پیش کر کے آخری فیصلہ پیش کیا۔

ان باتوں کا قادیانی کچھ جواب نہ دے سکے اور اپنا سامنہ لے کر چلے گئے تمام حاضرین اس بحث سے خوش ہو گئے۔ قادیانی صاحب اس خیال سے آئے تھے کہ میں ان کے مذہب سے واقف نہ ہو کر خاموش ہو جاؤنگا مگر خدا کے فضل سے وہ خود لاجواب و خاموش ہو کر گئے۔

اس سے ہماری جماعت اہل حدیث کو سبق حاصل کرنا چاہیے اور ان کی مستعدی و ہمت کو دیکھنا چاہیے کہ تمام شہر میں تنہاء ہے مگر اپنے امیر کا حکم ماننے اور اپنے خیال کی تبلیغ کرنے میں بہت تیز۔ کسی بات کا خوف نہیں۔

کاش ہماری جماعت مذہب حقہ اہل حدیث کی تبلیغ میں ایسی ہی ہو جاتی تو تمام تنزل و جمود جاتا رہتا۔ میرا مقصود اس واقعہ کے بیان کرنے سے یہی ہے کہ جماعت اہل حدیث اس سے سبق لے اور اس کے تمام افرارد اپنی کمر ہمت چست کریں اور مذہب اہل حدیث کی تبلیغ کریں۔ پھر دیکھیں کہ کس قدر ترقی ہوتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۵ رجب ۱۳۵۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۴ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ مونگ کا چیلنج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مولوی اللہ دتہ نے مثل دیگر علماء احمدیہ کے بطور فخر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے باطل شکن انکشاف کیا ہے کہ توفی کا فاعل اللہ ہو اور مفعول ذی روح۔ اس وقت سوائے موت کے دوسرے معنی نہیں ہو سکتے۔ دوسرے معنی دکھانے پر ایک ہزار روپیہ انعام رکھا مگر کسی مخالف نے نہ دکھایا،

(الفضل قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۳۲ء)...

ہم مولوی اللہ دتہ کو یاد دلاتے ہیں کہ مباحثہ مونگ گجرات میں آپ، مولوی محمد یار، اور مولوی غلام رسول اور بہت سے علماء مرزائیہ موجود تھے۔ کیا آپ کو یاد نہیں کہ مولوی محمد یار نے بھی ایک ہزاری انعام کا ذکر کر کے کہا تھا کہ علاوہ ایک ہزار مقررہ کے ایک سو روپیہ میں (محمد یار) بھی دونگا۔

جس کے جواب میں خاکسار (ثناء اللہ) نے مولانا محمد ابراہیم سیالکوٹی وغیرہ علماء اہل سنت کی موجودگی میں کہا تھا کہ میں اس خدمت کو حاضر ہوں۔

آپ مرزا غلام احمد صاحب کا ایک ہزار اور اپنا ایک سو، جملہ گیارہ سو روپیہ کسی امین کے پاس امانت رکھیں اور فیصلہ کیلئے منصف مقرر کریں، ہم اس کا ثبوت دیتے ہیں۔ اخیر مباحثہ تک ایسا سوئے کہ: گوئی مردہ اند۔

آج (یعنی دسمبر ۱۹۳۲ء میں) اس واقعہ کو قریباً دو سال گذرے ہوں گے لیکن صدائے برنخواست

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو زندہ نہیں، جن سے تقاضا کیا جائے۔ البتہ مولوی اللہ دتہ یا کوئی اور جو اس دعوی کا حامی ہو ہمارے سامنے آئے اور فیصلہ کے لئے لاہور کے .... پروفیسر کو منصف مان لیں ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تقاضا کو پورا کر دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء جلد ۳۰ نمبر ۵ ص ..)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صداقت مرزا پر مناظرہ

صداقت مرزا قادیانی پر حافظ گوہر دین مبلغ کانفرنس و مولوی محمد الدین مرزائی کے درمیان ایک گھنٹہ تک مناظرہ ہوتا رہا۔ حافظ گوہر دین صاحب نے محمدی بیگم والی پیش گوئی کی بابت مدلل بیان کیا مگر مرزائی مناظر اس کی تردید نہ کرسکا۔

راقم: نتھے خان راجپوت از شکار ماچھیاں تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۳۲ء جلد ۳۰ نمبر ۵ ص ۱۴)

مرزا قادیانی، میاں صاحب دہلوی، مولوی ثناء اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ہم ایک ایسے مضمون کا ذکر ناظرین کو سناتے ہیں جس سے ہم کو بے حد مسرت ہوئی۔ ایسی کہ ساری عمر میں نہ ہوئی ہوگی۔ بلکہ اگر میں یہ کہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو آسمانی نکاح کی کامیابی پر جو خوشی ہوتی، وہ میری اس خوشی کے برابر نہ ہوتی تو بجا ہے، کیونکہ مجیب نے لکھا ہے:

مولوی ثناء اللہ، مولوی سید نذیر حسین دہلوی کا بروز ہے، اس لئے زندہ رہا۔

حدیث شریف میں آیا ہے:

آنحضرت ﷺ نے حضرت ابیؓ بن کعب کو فرمایا:

خدا نے مجھے ارشاد فرمایا کہ میں تجھ سے قرآن سنوں۔

حضرت ابیؓ مارے خوشی کے کہنے لگا

اسمانی ربی (کیا خدا نے میرا نام لیا ہے؟)

فرمایا: ہاں۔

مارے خوشی کے حضرت ابیؓ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے۔

یہ خاکسار نا کارہ بھی اس وقت اس دلی مسرت کی حالت میں آبدیدہ ہوکر یہ سطور لکھ رہا ہے اور زبان پر جاری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی الجملہ نسبتے بتو کافی بود مرا
بلبل ہمیں کہ قافیہ گل شود بس است

خیر یہ تو ایک وجدانی کیفیت تھی جسے راقم مضمون نہیں سمجھ سکتا۔اس لئے ہم اسے یہیں چھوڑ کر اس کی تفصیل بتاتے ہیں، جو سننے کے قابل ہے۔

مرزائی راقم مضمون نے ایک تمہید لکھی ہے کہ جس طرح پہلے نیک لوگوں کے بروز (مثل) پچھلوں میں بعض لوگ ہوتے ہیں، اسی طرح برے لوگوں کے بروز بھی ہوتے ہیں۔ میں عرصہ تک اس تلاش میں رہا کہ ثناء اللہ گزشتہ لوگوں میں سے کس برے آدمی کا بروز ہے،تو خدا نے مجھے بطفیل اپنے حبیب (مرزا غلام احمد قادیانی) کے بتایا کہ ثناء اللہ، نذیر حسین دہلوی کا بروز ہے۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ یہاں تک تو میرے لئے مقام مسرت ہے۔اس سے آگے لکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے لکھا ہے۔

اس بات کو تقریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔تب ان کے ہر ایک پہلو سے گریز دیکھ کر اور ان کی بدزبانی اور دشنام دہی کو مشاہدہ کر کے آخری فیصلہ یہی ٹھہرایا گیا تھا کہ وہ اپنے اعتقاد کے حق ہونے کی قسم کھالے، لیکن وہ بھاگ گیا۔اسی بھاگنے کی برکت سے اب تک اس کو عمر دی گئی۔

(قادیانی اربعین نمبر۴ ص۱۳ حاشیہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ تحریر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کی ہے۔اس سے نو برس پہلے ۱۸۹۱ء ہوتا ہے جب مرزا صاحب (دعوی مسیحیت کے بعد) پہلی مرتبہ دہلی گئے ہیں اور جا کر چند اشتہار دیئے۔اس کے بعد بھی جتنے اشتہار نکلے وہ سب قادیان کی کتاب ،تبلیغ رسالت ، اور ہماری کتاب ، تاریخ مرزا ، میں جمع ہیں۔ ان میں کوئی اشتہار اس مضمون کا نہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی نے حضرت میاں نذیر حسین صاحب دہلوی کی نسبت دعوی کیا ہے۔ یہ محض جھوٹ افتراء اور بہتان بعد الوقوع ہے۔

اچھا اس کے آگے وجہ مشابہت بھی سنیئے۔ راقم مضمون لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اس مندرجہ بالا حوالہ کے مطالعہ اور ملاحظہ کے بعد کوئی ہے جو اس بات سے انکار کر سکے کہ اشتہار آخری فیصلہ کے بعد مکذب امرتسری کا زندہ رہنا بعینہ وہی وجہ نہیں رکھتا جو وجہ مکذب دہلوی کے ساتھ آخری فیصلہ ٹھہرا ئے جانے کے بعد اس کی زندگی کا موجب ہوئی ۔ کیا کوئی ہے جو ثابت کر سکے کہ مکذب امرتسری اشتہار آخری فیصلہ کے شائع ہونے پر بعینہ اسی طرح نہیں ڈرا، بعینہ اسی طرح نہیں بھاگا، بعینہ اسی طرح اس کو قبول کرنے سے اس نے انکار نہیں کیا، جس طرح دہلی والے آخری فیصلہ کے قائم ہونے پر مکذب دہلوی ڈرا بھاگا اور اس کو قبول کرنے سے اس نے انکار نہیں کیا۔

(الفضل قادیان ۶ دسمبر ۱۹۳۲ء ص ۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کیسا سفسطہ ہے (بفرض محال) حضرت میاں نذیر حسین صاحب مرحوم نے اپنے عقائد پر قسم کھانے سے پہلو تہی کی، تو میرے معاملہ کی ان سے مشابہت کیسے ہو گئی۔ یہاں تو ایک فریق نے قسم کھا لی ۔ وہ فریق بھی معمولی نہیں بلکہ ملہم، مجدد، مہدی، مسیح موعود، نبی اور رسول۔ اس کی قسم کے الفاظ بھی مصدقہ الٰہی ہیں جو یہ ہیں:

یسئلو نك ا حقّ هو ۔ قل ای و ربّی انّه لحقّ ۔

جانتے ہو یہ الفاظ کہاں کے ہیں؟ یہ آیت قرآن کی ہے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کو آخری فیصلہ والے اشتہار کے سر پر لکھا ہے۔ جس سے مقصود یہ ہے کہ میں نے نیچے جو مضمون لکھا ہے کہ ،

ثناء اللہ مجھ سے پہلے نہ مرے، تو میں جھوٹا ۔

یہ خدا کی بتائی ہوئی قسم کے ساتھ کہتا ہوں ۔

یعنی اس حلفیہ بیان میں دو زور ہیں ۔ ایک تو حلف، دوسرے خدائی تعلیم ۔ بتایئے اب یہ واقعہ اس واقعہ (مکذوبہ) کے مشابہ کیونکر ہوا جس میں کسی فریق نے قسم نہ کھائی ہو۔

ہاں ایک طرح سے یہ واقعہ اس واقعہ سے مشابہ ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں نے مولوی نذیر حسین دہلوی کو کہا تھا کہ اپنے اعتقاد کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی قسم کھالے۔ اگر وہ قسم کھالیتا تو ایک سال تک میری زندگی میں مر جاتا (قادیانی اربعین نمبر ۴۔ ص ۱۱)۔ معلوم ہوا کہ بالمقابل قسم کھانے والا اگر جھوٹی قسم کھائے تو سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ بتاؤ پھر کیا ہوا؟

۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو کون مرا۔ اور یہ سطور اس وقت کون لکھ رہا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۵۱ھ ص ۴۔۵)

درخواست بخدمت میاں محمود اور مولوی محمد علی

(مطبوعہ اشتہار)

صاحبان! آپ کو معلوم ہے کہ اس وقت جناب مرزا صاحب متوفی کی وجہ سے مسلمانوں میں کس قدر اختلاف ہو رہا ہے۔ یہاں تک کہ فسخ نکاح کے مقدمات پیش ہیں۔

ادھر آپ دونوں صاحبان مع اپنی جماعتوں کے مرزا صاحب کی مسیحیت منوانے میں رات دن ساعی ہیں۔ اس لئے آپ دونوں صاحبوں کا مع اپنی جماعتوں کے فرض ہے کہ جو کوئی جس طرح مرزا صاحب کا دعوی سمجھنا چاہے اسے سمجھائیں۔ جیسے بھی شکوک پیش کرے ان کو رفع کریں۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے جمہور مسلمانوں کو مرزا صاحب کے اس اعلان سے سخت روکاوٹ ہو رہی ہے جس کا نام ہے آخری فیصلہ۔

جس میں موصوف نے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور مولوی ثناء اللہ) میں سے جو اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے، وہ سچے سے پہلے مر جائے۔ چونکہ مرزا صاحب فوت ہو گئے اس لئے جمہور مسلمان اس بددعاء مرزا صاحب کو فیصلہ الٰہی جان کر احمدیت سے مستفیض نہیں ہوتے۔

یہی ایک پتھر ہے جو احمدیت کے راستے میں گرا ہوا ہے۔ اس لئے آپ صاحبوں کا فرض ہے کہ اس پتھر کو راستے سے اٹھانے کی کوشش کریں۔ جس کی احسن صورت یہ ہے کہ اپنے دونوں جلسوں سے فارغ ہو کر امرتسر یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں ایک خاص مجلس کریں جس میں شرفاء قوم شریک ہوں اور ہم فریقین کا بیان سن کر صحیح رائے قائم کرسکیں۔

نوٹ نمبرا۔ بیان تحریر ہوتا جائے گا بعد دستخط فریقین وصدر مجلس شائع ہوگا بلکہ اگر آپ کسی ذی علم صاحب دیانت کو منصف تجویز کریں گے تو اس کا فیصلہ بھی ساتھ ہی شائع ہوگا۔ امید ہے آپ صاحبان اس کام کو ضروری دینی اہم کام تصور فرما کر متوجہ ہوں گے۔

نوٹ نمبر۲۔ میرے خیال میں اس کام کے لئے تاریخ ۲۹، ۳۰ دسمبر موزوں ہیں کیونکہ بعدازاں رمضان المبارک شروع ہو جائے گا۔ امرتسر میں مجلس کریں گے تو جماعت اہل حدیث امرتسر انتظام میں آپ کے شریک انتظام ہوں۔ لاہور میں کریں گے تو وہاں بھی جماعت اہلحدیث شریک کار ہوگی۔

المکلف خادم دین ابوالوفاء ثناء اللہ امرت سری، کفاہ اللہ

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۲ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۵۱ھ ص ۵)

قادیانی رجعت قہقری

چند روز قبل تک قادیانی مبلغین ہر موقع پر مباحثہ کیلئے پیش ہوتے تھے۔ چاہے مباحثہ کا انجام کتنا ہی ان کے حق میں برا کیوں نہ ہو، مگر وہ ٹلتے نہ تھے۔ لیکن چند دنوں سے وہ کچھ تھک گئے ہیں۔ جلسہ اہل حدیث بٹالہ سے یہ تھکاوٹ معلوم ہوئی ہے کہ باوجود قرب قادیان کے جلسہ میں مناظرہ کو نہ آئے اور فضول حجتیں بتاتے رہے۔ اسی طرح شہر جھنگ کے جلسہ اہل حدیث میں (۱۱۔۱۲ مارچ کو) مباحثہ کے لئے نہ آئے حالانکہ تین وقت ان کو تقریرات پر سوال و جواب کرنے کو دیئے گئے، مگر نہ آئے، پر نہ آئے۔ جس کا افسوس ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم صاف کہتے ہیں کہ حرکت احمدیہ کا عدم ہم نہیں چاہتے، کیونکہ ان کی وجہ سے مسلمانوں میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ بغرض تفہیم ان کی مثال بالکل مچھر اور پسو کی ہے جو گہری نیند میں سوئے ہوئے نمازی کو اٹھا دیتا ہے۔ مگر آثار سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حرکت جس کا انجام قریب ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کمزور ہو رہی ہے، شاید دل جلوں کی دعا قبول ہونے والی ہے:

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۳۳ء ص ۴)

(یہ مضمون کا آخری حصہ ہے جو شائد اخبار کے صفحہ ۳ یا ۴ سے شروع ہوا ہے جو موجود نہیں ہیں۔ بہاء)

توہین انبیاء کس نے کی

حافظ فضل الرحمٰنؒ صاحب راولپنڈی سے لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہل حدیث کی ۳ مارچ ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں بعنوان صدر میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بحوالہ قرآنی آیات میں نے ثابت کیا تھا کہ رسولوں کے مقابلہ میں کافر کبھی کامیاب نہیں ہوئے اور نہ ہی ہو سکتے ہیں۔ آخر الامر، اللہ اور اس کے رسولوں کو فتح نصیب ہوتی ہے۔ جس کے ثبوت میں قصہ لوط، موسیٰ، عیسیٰ، ابراہیم اور محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا گیا تھا۔

اس کے بعد لکھا تھا کہ یہودیوں کے عقیدہ کے مطابق عیسیٰؑ کو صلیب پر مارنا (بقول مرزا صاحب قادیانی لٹکایا جانا) عیسیٰ کی نبوت کے منافی ہے بلکہ یہ عقیدہ خدا تعالیٰ کے اعلان و مکروا و مکر اللّٰہ و اللّٰہ خیر الماکرین کو ٹھکراتا ہے۔

برادران! بات سیدھی اور صاف تھی، لیکن ہمارے لاہوری مرزائیوں کے کیمپ میں اس مضمون سے ایک ہلچل پیدا ہو گئی ہے۔ چنانچہ ان کا نمائندہ پیغام صلح لاہور کی ۱۱۔ مارچ ۱۹۳۳ء کی اشاعت میں صفحہ ۶ پر نہایت خفگی سے لکھتا ہے:

ایک اور وہابی راولپنڈی سے بولے ہیں کہ مسیح ابن مریم کو چونکہ وجیھاً فی الدنیا کہا گیا ہے، اس لئے اس کا لوگوں سے تازیانے کھانا، گالیاں سننا، طمانچے کھانا اور صلیب پر چڑھائے جانا، توہین انبیاء میں داخل ہے۔ قربان جایئے چودھویں صدی کے وہابی کی عقل کے، رحمۃ للعالمین نے تیرہ سال مکہ میں مخالفین سے بد سے بدتر مصائب اٹھائے، پھر وہابی عقاید کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق ابوالانبیاء حضرت ابراہیمؑ کو مخالف آگ میں ڈال دیں تو یہ اہانت انبیاء میں داخل نہیں ہے۔

قربان جائیں ایسے انوکھے منطقیانہ استدلال پر واقعی خوش عقیدت ایک لاعلاج مرض ہے جو انسان کے عقل و دماغ اور ذہنیت پر بہت برا اثر کر دیتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے پیغامی دوستوں نے اصل مضمون کو نہیں پڑھا۔ صرف عنوان دیکھ کر آگ بگولا ہو گئے، اور اپنے ہم خیالوں سے خراج تحسین کے لئے فوراً مضمون پر حرف گیری کر دی۔

اجی جناب! میرے مضمون کا لب لباب یہ تھا کہ یہودیوں کا عقیدہ یہ تھا کہ جس کو پھانسی پر لٹکا یا جائے، وہ ملعون ہوتا ہے۔ لیجئے ہم آپ کی تسلی کے لئے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دستخط بھی کرائے دیتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب ازالہ اوہام تقطیع کلاں صفحہ ۱۵۵ پر فرماتے ہیں:

یہودیوں کے خیال کی بنا توریت کے اس قول پر تھی جو لکھا ہے کہ جو پھانسی دیا جائے وہ ملعون ہے۔ یعنی خدا تعالی کی رحمت اور قرب الٰہی سے دور مہجور ہے۔ اور یہودیوں کے اس قول کا مدعا یہ تھا کہ اگر عیسی بن مریم سچا رسول ہوتا، تو ہم اس کو پھانسی دینے پر ہرگز قادر نہ ہو سکتے کیونکہ توریت بلند آواز سے پکار رہی ہے کہ مصلوب لعنتی ہوتا ہے۔

بنابریں مرزا صاحب قادیانی کے قول کے مطابق اگر مانا جائے کہ عیسی علیہ السلام پھانسی پر لٹکائے گئے بلکہ ان کو یہودیوں نے جلدی سے دو چوروں کے ساتھ صلیب پر چڑھا دیا (حوالہ ازالہ اوہام ص ۱۵۸)، تو یہ عیسی کی توہین نہیں تو اور کیا ہے؟

اجی صاحب! آپ کا مندرجہ بالا استدلال درست اور قابل تسلیم تب ہوتا اگر آپ یہ ثابت کرتے کہ یہودیوں کی طرح مشرکین مکہ اور مخالفین ابراہیم نے اپنے عقیدے کے مطابق نبوت کی پڑتال اور امتیاز کے لئے جناب محمد رسول اللہ ﷺ اور ابراہیم کی مخالفت کی ہو اور آخر میں ان کو کامیابی ہوئی ہو۔ یعنی اگر یہ ثابت کریں کہ مشرکین کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی کا اس کی پیدائشی جگہ سے ہجرت کر جانا نبوت کے منافی ہوتا ہے، تو بے شک آپ کا اعتراض بجا تھا۔ مگر جناب نے نہ اسلامی تعلیم پر غور کیا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ قرآن مجید پر تدبر کیا۔ اجی مشرکین مکہ اور مخالفین ابراہیم نے تو بقول

ولقد استھزی برسل من قبلک فحاق بالّذین سخروا منھم ما کانوا بہ یستھزؤن (الانعام: ۱۰)

بمقتضائے بشریت مخالفت کی نہ یہودیوں کی طرح ایک اصول کے ماتحت۔

پیغامیوں کا آرگن اس کے آگے لکھتا ہے:

اگر یہ وہابی صاحب، مولوی ثناء اللہ سے دریافت کر لیتے وہ انہیں سابقہ اہل حدیث کا حوالہ دیتے کہ مسیح یسوع اور ہے اور عیسی ابن مریم اور ہے۔

سبحان اللہ کیا ہی کہنا ہے۔ یہ بھلا ان بھلے مانسوں سے کوئی پوچھے کہ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں عیسی بن مریم کی وفات ثابت کی ہے یا مسیح یسوع کی؟

پیغامی دوستو! آپ اس بات سے تو انکار نہیں کر سکتے کہ قرآن مجید کی آیات

و قولھم انا قتلنا المسیح عیسی بن مریم رسول اللہ

(النساء: ۱۵۷)

و ان من اھل الکتاب الا لیومنن بہ قبل موتہ

میں عیسی بن مریم کا ذکر ہے نہ کسی اور مسیح کا، تو آپ کا کیا حق ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی مذکورۃ الصدر آیات کی تشریح کرتے ہوئے ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۴ تا ۱۶۱، جیسا کہ میں نے اہل حدیث کی ۳ مارچ کی اشاعت میں لکھا ہے فرمایا ہے کہ مسیح اس کے حوالے کیا گیا، اس کو تازیانے لگائے گئے وغیرہ، تو یہاں قرآن کے مفہوم کے مخالف محض اپنی بریت کے لئے تحریف سے کام لیتے ہوئے یہ لکھیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا یہاں مطلب ہی اور مسیح سے ہے، نہ کہ عیسی بن مریم سے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۳۳ء مطابق ۲۶ ذی قعد ۱۳۵۱ھ ص ۵-۶)

<u>امرتسر میں کامیاب مناظرہ</u>

۲۵ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو بوقت شب ۸ بجے تا ۱۱ بجے ڈھاب تیلی بھناں کٹڑہ کرم سنگھ میں اہل حدیث و مرزائی جماعت کے مابین صدق و کذب مرزا پر مناظرہ ہوا اہل حدیث کی طرف سے منشی محمد عبداللہ معمار مناظر تھے۔ منشی صاحب نے قادیانی مولوی صاحب کا ایسا ناطقہ بند کیا کہ ان سے کوئی جواب بن نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑا۔ سامعین جو ۵۰۰ کے قریب تھے پر مرزا صاحب قادیانی کے مشن کی واضح طور پر قلعی کھل گئی ۔ اور اہل حدیث کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

راقم: منظور حسین قریشی بازار ٹوکریاں امرتسر یکے از شرکاء مناظرہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ نومبر ۱۹۳۳ء جلد ۳۱ نمبر ا ص ۱۳)

بنارس میں تبلیغ قادیانیت

مولانا ابوالقاسمؒ سیف محمدی بنارسی لکھتے ہیں:

اس عنوان کے تحت الفضل قادیان ۳۱ اگست ۱۹۳۳ میں مضمون نظر سے گذرا ۔افسوس کہ مضمون نگار نے تلبیس وافتراء سے کام لیا ہے ۔اس لئے میں پورے واقعہ کو نہائت سچائی سے لکھتا ہوں۔

بنارس میونسپلٹی میں دو شخص قادیانی عقیدہ کے اچھے عہدہ پر ملازم ہیں۔ جب تک میونسپلٹی قومی تھی ان کا مطلق کوئی اثر نہ تھا۔ جب سے میونسپلٹی سرکاری ہوگئی اور قومی کارکن علیحدہ ہو گئے فتنہ قادیانیت نے اپنا سر نکالا اورانہوں نے اپنے مبلغین قادیان سے بلائے۔ مولوی عبدالمجید احمدی بنارس آئے اورلوگوں سے میرا نام سن کر سب سے پہلے میرے پاس آئے ۔ میں مدرسہ میں اس وقت درس دے رہا تھا۔ ایک شخص نے جو قادیانی تھا غیر قادیانی بن کر مجھ سے درخواست کی کہ یہ صاحب مولوی عبدالمجید احمدی ہیں ، مجھے بھی احمدی بنانا چاہتے ہیں ۔ میں جاہل ہوں ان کا جواب نہیں دے سکتا ۔آپ کے پاس لایا ہوں تاکہ آپ میری طرف سے ان کو جواب دے کر میری تسلی کریں۔ میں نے کہا یہ میرے درس کا وقت ہے،طلبا کا حرج ہوگا ۔ آپ لوگ کسی دوسرے وقت تشریف لائیں۔

احمدی۔ چند منٹ کا کام ہے چند شبہات ہیں ان کو رفع کردیں ۔

محمدی ۔ میں نے کہا مبلغ صاحب ! آپ احمدی ہیں مرزا صاحب کی نبوت ثابت کریں

احمدی ۔نہیں جناب میں حیات و وفات عیسی پر گفتگو کروں گا۔

محمدی۔ ان کی حیات یا وفات کو مرزا صاحب قادیانی کی نبوت سے کیا تعلق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی۔ تعلق یہ ہے کہ اگر حضرت عیسیٰؑ کی موت ثابت ہو جائے گی تو ان احادیث کی رو سے جن میں مسیح ومہدی کی آمد کی خبر ہے وہ مسیح ومہدی مرزا صاحب کو ماننا پڑے گا۔

محمدی۔ تو کیا جو لوگ وفات عیسی کے قائل ہیں جیسے سرسید احمد خان اور ان کے اتباع، انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مان لیا ہے؟

احمدی۔ وہ لوگ چونکہ ان احادیث کے بھی منکر ہیں جو مسیح ومہدی سے متعلق ہیں اس لئے انہوں نے نہیں مانا۔ اور آپ لوگ تو ان احادیث کے منکر نہیں، لہذا ان کا مصداق تو کسی ماننا ہی پڑے گا اور وہ مرزا صاحب قادیانی ہیں۔

محمدی۔ جو وفات مسیح کا قائل ہو اور ان احادیث کو بھی مانتا ہو وہ اس شخص کو مسیح ومہدی مانے گا جس میں وہ تمام اوصاف وعلامات موجود ہوں جو ان احادیث میں بیان ہوئی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی میں ان میں سے ایک وصف وعلامت بھی موجود نہیں۔ پھر مرزا صاحب قادیانی ان احادیث کے مصداق کیسے ہو سکتے ہیں؟

احمدی۔ تو کیا آپ وفات مسیح کے قائل ہیں؟ اگر ہیں تو لکھ دیجئے۔ پھر میں تمام اوصاف حدیثیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں ثابت کر دوں گا۔

محمدی۔ میں حیات مسیح کا قائل ہوں۔ اور اس کو علی وجہ البصیرت کتاب وسنت کے دلائل قاطعہ سے ثابت کر سکتا ہوں۔ لیکن اس کا اثر مرزا صاحب کی صداقت پر کچھ نہیں پڑتا۔ اس لئے حیات ووفات مسیح پر گفتگو بالکل فضول ہے۔ آپ کتاب وسنت سے معیار نبوت ثابت کریں اور اس پر مرزا صاحب قادیانی کو نبی ومسیح ثابت کریں۔

احمدی۔ آپ حیات ونزول مسیح کے قائل ہیں اور حدیث مسلم میں جس میں حضرت عیسی کی آمد مذکور ہے، چار دفعہ ان کی شان میں نبی اللہ آیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ وہ آنے والا مسیح نبی ہوگا۔ اسی لئے حضرت عائشہؓ نے حدیث لا نبی بعدہ کا انکار کیا ہے۔ جیسا کہ مجمع البحار میں ہے۔ لہذا خاتم النبیین کے بعد کسی نبی کا آنا ختم نبوت کے خلاف نہیں ہے۔ اور چونکہ موت عیسی بدلائل ثابت ہے لہذا وہ آنے والا نبی اللہ اور مسیح حکم وعدل جناب مرزا صاحب علیہ السلام ہیں۔ (مختصراً)۔

محمدی۔ آنے والے مسیح کوئی نبوت نہیں ملے گی بلکہ پہلے جو نبوت حضرت مسیح کو مل چکی ہے اسی وصف کے ساتھ تشریف لائیں گے۔ اور شریعت محمدیہ کے تابع ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مسلم میں ان کے لئے لفظ نبی اللہ کا اطلاق من باب تسمیة الشیء بوصفه السابق ہے۔ جیسے کسی پنشنر داروغہ کو ہم کہتے ہیں آیئے داروغہ صاحب۔

مرزا صاحب کو نبوت آنحضرت ﷺ سے پہلے تو نہیں ملی تھی، انہوں نے ۱۹۰۱ء میں دعویٰ نبوت کیا ہے جو آئت قرآنیہ خاتم النبیین اور حدیث صحیحین میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ اور حدیث ترمذی

ان الرسالة و النبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی

اور حدیث مسلم

لا نبوة بعدی

کے صریح خلاف ہے۔ اور حضرت عائشہؓ کا انکار لا نبی بعده سے محض بے سند ہے۔ سچے ہو تو حضرت عائشہؓ تک اس کی سند متصل بیان کرو۔ حضرت عیسیٰؑ کی موت کسی دلیل سے ثابت نہیں بلکہ فرمان رسول ان عیسی لم یمت (تفسیر ابن کثیر) کے صریح خلاف ہے۔ پس وہ آنے والا مسیح مریم بنت عمران کا بیٹا ہے نہ مرزا صاحب قادیانی جن کے الہام اور پیش گوئیاں غلط ہوا کرتی تھیں۔

احمدی۔ مولانا محمد قاسم دیوبندی اور حضرت مجدد صاحب سرہندی نے امکان نبوت تسلیم کیا ہے۔ اور تفسیر ابن کثیر میں یہ حدیث بھی تو ہے لو کان موسی و عیسی حیین۔ جس سے وفات عیسیٰ صاف ثابت ہوتی ہے۔ پس وہ آنے والا مسیح حضرت مرزا صاحب قادیانی ہیں جن کا کوئی الہام اور پیش گوئی غلط ثابت نہیں ہوئی۔

محمدی۔ مجدد صاحب اور مولانا قاسم کی کتاب اس وقت میرے سامنے نہیں۔ اس لئے معلوم نہیں انہوں نے کیا لکھا ہے۔ اور بالفرض انہوں نے وہی لکھا جو آپ کہتے ہیں تو ان کا قول اجماع امت کے خلاف حجت نہیں۔ خاص کر ہم اہل حدیث کے لئے۔ ابن کثیر کی روایت لو کان موسی و عیسی محض بے سند ہے۔ ابن کثیر نے بھی اس کی کوئی سند بیان نہیں کی۔ آپ میرے مطالبہ کو پورا کریں اور مسئلہ حیات و وفاۃ مسیح میں وقت ضائع نہ کریں۔ اس مسئلہ پر کسی اور وقت میں جلسہ عام میں بحث کی جائے گی۔ آپ معیار نبوت کو بیان کریں اور مرزا صاحب قادیانی کو اس کا مصداق ثابت کریں۔ پھر ہم مرزا صاحب قادیانی کے الہام اور پیش گوئیوں کا غلط ہونا ثابت کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی۔ میں جانتا ہوں کہ آپ محمدی بیگم اور مولوی ثناء اللہ والا واقعہ بیان کریں گے۔ لیجئے معیار نبوت قرآن سے سنئے فقد لبثت فیکم عمراً من قبله۔ مرزا صاحب قادیانی کی عمر سابقہ، پبلک کے سامنے ہے۔ جو ان کی صداقت کی دلیل ہے۔

محمدی۔ جہاں پانی مرتا ہے اسے تو آپ اچھی طرح جانتے ہوں گے۔ آپ گھبرائیں نہیں۔ میں محمدی بیگم اور مولانا ثناء اللہ صاحب والا آخری فیصلہ نہ پیش کرونگا۔ میں مرزا صاحب کے دوسرے الہامات اور پیش گوئیاں سناؤں گا جو جھوٹی نکلیں۔ میں نے معیار نبوت کا مطالبہ کیا تھا جس پر از آدم تا ایندم تمام انبیاء اور مدعیان نبوت پر کھے جائیں۔ آپ نے عمراً من قبله والی آیت جو پیش کی ہے یہ معیار نبوت نہیں۔ بلکہ کفار کے مطالبہ (تبدیل قرآن) کے جوابات میں سے آخری جواب ہے۔ کیا تمام انبیاء نے اسی طرح اپنی سابقہ عمر کو منکرین کے سامنے پیش کیا ہے؟ اگر نہیں تو یہ معیار کیوں کر بن گئی؟

احمدی۔ ہاں تمام انبیاء نے اپنی گذشتہ عمر بطور معیار پیش کی ہے۔

محمدی۔ لیجئے یہ قرآن مجید اور نکالئے۔

احمدی۔ (کامل بیس منٹ تک ورق گردانی کے بعد)۔ اس وقت مجھے یاد نہیں آتی۔ اچھا آپ بتلائیں کہ پھر معیار نبوت کیا ہے؟

محمدی۔ سنئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

و ما ارسلنا قبلك الا رجالا نوحي اليهم فسئلوا اهل الذكر ان كنتم لا تعلمون ۔ و ما جعلناهم جسداً لا يأكلون الطعام و ما كانوا خالدين۔ ثم صدقناهم الوعد فانجيناهم و من نشاء و اهلكنا المسرفين۔ (الانبیاء:۷۔۹)

ان آیات نے یہ معیار بتلایا کہ انبیاء کرام اللہ تعالیٰ سے الہام پا کر جو خبر دیتے ہیں یا پیش گوئی کرتے ہیں وہ سچی ہوتی ہے۔ ایک بھی غلط اور جھوٹی نہیں ہو سکتی۔ آیئے اس معیار پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو جانچیں۔

احمدی۔ یہ معیار صحیح نہیں کیونکہ حضرت یونسؑ نے خدا تعالیٰ سے الہام پا کر اپنی قوم پر عذاب آنے کی جو پیش گوئی کی تھی وہ صحیح ثابت نہیں ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی ۔ لیجئے یہ قرآن مجید سامنے ہے ۔ اس میں سے وہ آیت نکالئے جس میں حضرت یونسؑ کا وعدہ قوم پر عذاب آنے کا ہو۔

احمدی ۔ (۱۵ منٹ ورق گردانی کے بعد) ۔ میں حافظ نہیں ہوں مجھے وہ آیت یاد نہیں ۔ اور اس وقت ملتی بھی نہیں ۔

محمدی ۔ قرآن مجید میں ایسی ایک آیت بھی نہیں جس میں حضرت یونسؑ کا وعدہ عذاب آنے کا مذکور ہو۔ اگر وعدہ الٰہی ہوتا تو ضرور ان کی قوم ہلاک ہو جاتی ۔ و الله لا یخلف المیعاد ۔ پس میرا پیش کردہ معیار در اصل معیار نبوت ہے اور مرزا صاحب قادیانی اس معیار پر پورے نہیں اترتے لہذا وہ نبی اور مسیح موعود نہیں ہیں ۔

احمدی ۔ میں جانتا ہوں آپ محمدی بیگم اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کا قصہ پیش کریں گے ۔ اچھا پیش کیجئے ۔ میں ان دونوں امروں میں مرزا صاحب قادیانی ، مسیح موعود کی صداقت ثابت کر دونگا۔

محمدی ۔ الہام مرزا زوجنا کھا اور یردھا الیك کو مدنظر رکھتے ہوئے بس اتنا بتا دیجئے کہ کیا محترمہ محمدی بیگم مرزا صاحب کی زوجیت میں آ گئیں اور کیا مرزا صاحب قادیانی، مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی زندگی میں مر نہیں گئے ؟

احمدی ۔ (حسب عادت ایک لمبی چوڑی فضول بکواس کے بعد) ۔ یہ ایک انذاری پیش گوئی تھی جو احمد بیگ کے مر جانے اور سلطان محمد کے ڈر جانے اور توبہ کر لینے سے پوری ہو گئی ۔ اور مرزا صاحب کی دعا مولوی ثناء اللہ صاحب نے تسلیم نہیں کی ، بلکہ یہ لکھ دیا کہ حرام زادہ کی رسی دراز ہوتی ہے (یہ لفظ دکھاؤ تو لدھیانہ کے تین سو میں سے ایک سو انعام لو۔ ثناء اللہ) لہذا ان کی عمر دراز ہو گئی اور مرزا صاحب قادیانی نے وفات پائی ۔

محمدی ۔ مرزا صاحب کی اس معجون مرکب پیش گوئی کا اصل مقصد کیا تھا ؟ صرف احمد بیگ کا مر جانا ؟ سلطان محمد کا ڈر کر توبہ کر لینا؟ یا ان تمام موانع کا دور ہو کر محمدی بیگم کا ان کی زوجیت میں آنا؟ الہامات لا تبدیل لکلمات الله اور یردھا الیك اور زوجنا کھا کے کیا معنی ہیں؟

احمد بیگ پہلے مانع تھا لیکن وہ مرتا ہے تو محمدی بیگم کو سلطان محمد سے بیاہ دینے کے بعد ۔ پہلے مر جاتا تو مانع دور ہو جاتا ۔ پھر سلطان محمد بوجہ محمدی بیگم کے شوہر ہونے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بڑا مانع تھا، جو اب تک موجود ہے۔ جنگ عظیم میں باوجود گولی لگنے کے بھی نہیں مرا۔ وہ خواہ ڈر گیا یا قادیانی بن گیا لیکن مانع تو بہر حال باقی رہا۔ اور محمدی بیگم مرزا صاحب کی زوجیت میں نہ آئی جو الہام کا اصل مقصد تھا۔ بلکہ مرزا صاحب نے اسی حسرت میں جان تک دے دی۔ پس ان کا الہام مذکور اور پیش گوئی صاف جھوٹی ثابت ہوئی مولانا ثناء اللہ صاحب نے ہرگز ہرگز کہیں بھی نہیں لکھا کہ حرام زدہ کی رسی دراز ہوتی ہے۔ سچے ہو تو ان کی تحریر دکھلاؤ۔

احمدی۔ (بہت سی بہکی بہکی باتیں کرنے کے بعد)۔ آپ لوگ حیات و وفاۃ مسیح پر بحث کرنے سے کیوں بھاگتے ہیں۔

محمدی۔ اس لئے تاکہ مرزا صاحب قادیانی کو ہم جھوٹا ثابت کریں۔ اور مسئلہ مذکورہ پر بحث کرنے سے بھاگتے نہیں ہیں۔ میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ میں اس مسئلہ پر علی وجہ البصیرت بحث کرسکتا ہوں لیکن اس وقت میرے پاس وقت نہیں ہے کوئی جلسہ مناظرہ مقرر کریں اس میں تحریری یا تقریری جس طرح چاہیں بحث کر لیں۔ اب نماز ظہر کا وقت آ گیا ہے

احمدی۔ اچھا تو اس وقت ہم جاتے ہیں، یہاں شہر کے اور مولویوں کے نام و پتہ آپ بتلا سکتے ہیں۔

محمدی۔ ہاں فلاں فلاں مولوی صاحب ہیں، آپ ان کے پاس جا سکتے ہیں۔

احمدی۔ اچھا رخصت۔ معاف کیجئے ہم نے آپ کا بہت وقت ضائع کیا لیکن آپ سے مل کر ہم بہت خوش ہوئے۔

محمدی۔ آپ کی عنائت ہے۔ وقت میرا نہیں طلبا کا ضائع ہوا۔ میرا تو یہی کام ہے۔

ناظرین یہ ہے الفضل کی اس تحریر کی حقیقت کہ وفات مسیح اور ختم نبوت پر گفتگو سے انکار کر دیا۔ آخر صداقت مرزا پر گفتگو ہوئی تو لاجواب ہو گئے۔ کہنے لگے میرے پاس وقت نہیں آپ فلاں مولوی کے پاس جائیں

جھوٹ تو ان کی نبوت میں داخل ہے۔

بعد کے واقعات

مرزائیوں کو چیلنج دے دیا کہ آؤ بحث کر لو۔ بحث تحریری ہوگی۔ جواب آیا کہ بغیر مرکز کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجازت کے ہم تحریری بحث نہ کریں گے۔ کہا گیا کہ اجازت منگا لو۔ دو ہفتہ کے بعد خبر لائے کہ اجازت مل گئی۔ ہمارے علماء ۵ ستمبر تک آ جائیں گے شرط لکھ کر بھیجو۔

شرطیں بھیجیں گئیں تو جواب ملا کہ شرطیں ہمارے علماء آ کر طے کریں گے۔

ادھر سے تقاضا پر تقاضا۔ ادھر سے وہی مرغے کی ایک ٹانگ۔ آخر ان کے مناظر ۵ ستمبر کی بجائے ۱۵ ستمبر کو آئے اور شرط یہ کی کہ ثالث غیر مسلم ایسا ہوگا جو قرآن حدیث تفاسیر و علوم عربیہ و لغت وتصنیفات مرزا پر عبور تام رکھتا ہو۔ اور فیصلہ دیتے ہوئے قسم مئوکد بعذاب کھائے۔ اور فریقین کے مناظر تنہا کمرے میں بیٹھ کر پرچے لکھیں۔ آخری دن کو پبلک کو جمع کر کے ساری تحریریں سنا دی جائیں گی۔

ادھر سے عربی میں ایک مبسوط رقعہ لکھا گیا کہ کہ ایسا غیر مسلم شیخ الاسلام آپ ہی بتائیں کون ہے۔

ہمارے خط کو پولیس کے حوالے کر کے پولیس کی دست اندازی سے مناظرہ سے جان چھڑائی۔

ہم برابر ان کی تردید میں ہر ہفتہ عظیم الشان جلسے مختلف محلوں میں کرتے رہے۔ نیز ہر ہفتہ ایک ٹریکٹ بھی طبع کرا کے شائع کرتے رہے جن میں سے حسب ذیل شائع کر چکے ہیں۔

مرزا صاحب کے بعض دعاوی اور الہامات۔

اظہار حقیقت (حیات عیسیٰ میں)۔

نزول مسیح اور ختم نبوت۔

ثنائے رحمانی بر قضائے قادیانی (آخری فیصلہ)۔

غلام احمد مبلغ قادیانی کا جواب۔

دعوت الی الحق کا جواب۔

امام مہدی اور مرزا۔

ظہور امام کا جواب۔

شہر کے مرزائیوں پر ہمارا اضعافاً مضاعفا بڑھتا ہی جا رہا ہے اور بقول قادیانی نامہ الفضل جو ہل چل مچی ہوئی تھی اس کا محل قادیانی کیمپ بنارس چھاؤنی ہوگیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ تم یوں چھیڑتے ہم کو نہ ہم میدان میں آتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۴ رجب ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱ ص ۵۔۸)

صداء ایمان بجواب ندائے ایمان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لوگ کہتے ہیں کہ وکیلوں اور بیرسٹروں کے حوصلے بڑے ہوتے ہیں۔ یہ لوگ بڑے دل گردہ کے مالک ہوتے ہیں۔ ایک عدالت میں مقدمہ ہار جائیں تو دوسری میں کمر بستہ کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بلکہ اس عدالت میں دوسرے مقدمہ کی پیروی کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

واقعات بتاتے ہیں کہ مرزائیوں کے مقابلے میں وکیلوں کا حوصلہ قابل ذکر ہی نہیں۔ یہ لوگ ایسی ہمت کے مالک ہیں اور ایسے دل گردے کے مالک ہیں کہ کیا مجال کہ آج کی ناکامی کل ان کو مایوس یا کمر شکستہ کرے۔ بلکہ ہر ناکامی پر مزید چست نظر آتے ہیں۔ مخالف پڑے کہیں فاصنع ما شئت، مگر ہم تو ان کی ہمت کے قائل ہیں۔

۲۲۔ اکتوبر کو جہاں ایک بھی مرزائی تھا، غالباً اس نے بھی تبلیغ کی۔ مجنونوارانہ تبلیغ کی ہوگی۔ چاہے کسی نے اس کی سنی یا نہ سنی، برا بھلا سنا یا۔ ذلیل ہوا۔ بہر حال اس نے اپنا فرض ادا کیا۔

خلیفہ قادیان ان سب سے بڑھ کر ہیں۔ وہ تو اپنے جنون عشق آبادی میں ایسے مست ہیں کہ ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ میری تجویز میرے مخالف ہے یا موافق۔

۲۲۔ اکتوبر کو خلیفہ کی طرف سے اشتہار ہوا جس کا نام ہے، نداء ایمان۔ خلیفہ جی نے اس میں زمانہ حال کا برا حال بتایا ہے اور اس سے نتیجہ نکالا ہے کہ ایسی بدحالی کی حالت میں مصلح کا آنا ضروری تھا، چنانچہ مرزا صاحب مصلح بن کر آ گئے۔ مگر وہ اس بے خودی میں یہ بھول گئے کہ یہ مسلمانوں کی حالت، مرزا صاحب قادیانی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے کے بعد بہتر ہوگئی یا بد سے بدتر ہوگئی۔، جواب یہی ہو گا کہ واقعات کی شہادت یہی ہے کہ بدتر ہوگئی۔ پھراس مصلح نے آ کر کیا کیا۔خلیفہ صاحب کے اپنے الفاظ سنیئے ۔بعد ضروری تمہید کے لکھتے ہیں:

پس اے بھائیو! رسول کریم ﷺ کی بات یاد رکھو کہ آپ سے بڑھ کر آپ لوگوں کا خیر خواہ کوئی نہیں ہوسکتا ،اوران دوست نما دشمنوں سے بچو جوتم کو بیمار دیکھ کر علاج کا مشورہ دینے کی بجائے الٹا غافل کرنا چاہتے ہیں،اور آپ سے بھی دشمنی کرتے ہیں اور رسول کریم ﷺ کی بھی تکذیب کرتے ہیں مسلمانوں کی خراب حالت اظہر من الشّمس ہے ان کی حکومتیں جاتی رہیں۔ ان کی تجارتیں برباد ہوگئیں۔ان کے دلوں سے علم اٹھ گیا۔تقوی مٹ گیا۔ ان کے قلوب سے خدا تعالی کی یاد جاتی رہی ہے۔رسول کریم ﷺ کے اتباع کا جوش سرد ہوگیا ہے۔ ہمدردی عام کا خیال جاتا رہا ہے۔قربانی اور ایثار کی روح مردہ ہوگئی ہے۔غرض بقول اصدق الناس صرف رسم اسلام باقی رہ گئی ہے،روح اسلام مٹ چکی ہے۔

ایسے وقت میں اللہ تعالی اگر مسلمانوں کی خبر نہ لیتا اور حسب وعدہ فارسی الاصل انسان یعنی مرزا غلام احمد صاحب بانی سلسلہ احمدیہ کو مبعوث نہ فرماتا تو یقیناً اس پر وعدہ خلافی کا الزام آتا۔مگر اللہ تعالی سے زیادہ وعدوں کا پورا کرنے والا کون ہوسکتا ہے۔اس نے وقت پر اپنا وعدہ پورا کردیا۔اور مرض کے پیدا ہوتے ہی طبیب بھی بھیج دیا۔اب یہ آپ لوگوں کا کام ہے کہ رسول کریم ﷺ کے تجویز کردہ اور اللہ تعالی کے بھیجے ہوئے طبیب سے علاج کرائیں اوراس کی اتباع میں داخل ہوکر اسلام کی شوکت بڑھائیں یا ان لوگوں سے علاج کرائیں کہ جن کو رسول کریم ﷺ نے آسمان کے نیچے سب سے بدتر وجود قرار دیا ہے اور آپ لوگوں کے ایمان کا دشمن۔مگر یاد رکھیں کہ دوست سے بھاگ کر دشمن کی پناہ میں جانے والا کبھی فلاح نہیں پاتا اور اللہ تعالی کے تجویز کردہ نسخہ کو رد کر کے بندوں کے ٹوٹکوں پر نگاہ رکھنے والا کبھی صحت کا منہ نہیں دیکھ سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت نازک ہے اور مصیبت بہت بڑی۔ پس اللہ تعالی کی نصیحت کی قدر کرو اور اس کا شکر یہ ادا کرتے ہوئے کہ اس نے عین مرض کے وقت طبیب روحانی بھیج دیا ہے، اس کے مامور حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعووں پر ایمان لاتے ہوئے احمدیت کو قبول کرو تا کہ

۱۔ یہ مصیبت کے دن ٹل جائیں، او اسلام ایک دفعہ پھر فتح و کامرانی کے دن دیکھے۔

۲۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا باغ خشک ہو رہا ہے۔

اگر وفادار ہو تو دیر نہ لگاؤ، اٹھو اور اپنے خونوں سے اس باغ کے درخت سیراب کرو۔

آسمانی باغ کنووں کے پانیوں سے نہیں، بلکہ مومنوں کے خون سے سینچے جاتے ہیں۔ اس دن کا انتظار نہ کرو کہ خدا تعالی کے فرشتے تم کو غداروں کی فہرست میں شامل کر کے ابدی موت کے گھاٹ اتار دیں۔ بلکہ آگے بڑھ کر خود اپنے لئے قربانی کی موت قبول کرو، تا کہ ابدی زندگی پاؤ۔ اللہ تعالی آپ کے ساتھ ہو و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(خاکسار مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ قادیان) (ندائے ایمان نمبر ۴)

خلیفہ جی کی جس عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے تشریف لانے کے بعد بلکہ ساری عمر اصلاحی خدمت کرنے کے آج ۲۵ سال بعد تک بھی اسلام کا باغ خشک ہے اور روز بروز خشک ہو رہا ہے۔

ہاں تمنا کی گئی ہے کہ مصیبت کے دن جلدی کٹ جائیں گے۔ پس معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی وہ مصلح موعود نہ تھے جو آ کر دنیا میں حیرت انگیز انقلاب پیدا کریں گے، اس لئے ان کی تشریف آوری اور تشریف بری پر یہ شعر موزوں ہے:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۱ رجب ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۲ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گورداسپور میں یوم تبلیغ مرزا

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۳۳ء کو مرزائیوں کے ساتھ حیات و وفاۃ مسیح اور صداقت مرزا پر مسلمانوں کا مناظرہ ہوا۔ مرزائیوں کی طرف سے مرزا عبدالحق وکیل مناظر تھے اور اہل اسلام کی طرف سے حافظ گوہر دین مبلغ اہل حدیث کانفرنس مناظر تھے۔ حافظ صاحب نے ہر اعتراض کا مدلل جواب دیا۔ جس سے سامعین جلسہ پر بہت اچھا اثر پڑا۔

راقم: عبدالحکیم صراف از گورداسپور (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۳۳ء ص ۱۴)

آریہ سماج اور جماعت احمدیہ کی کامیابی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سوامی دیانند کی وفات کو ۵۰ سال ہو گئے۔ آریوں نے ان کی وفات کی ۵۰ سالہ جوبلی (یادگار) اجمیر میں منائی۔ آریہ اخبارات کا بیان ہے کہ لاکھ سے زیادہ آریہ جمع تھے۔ جلوس دو تین میل تک تھا۔ بڑی رونق تھی بڑی شان تھی۔ بڑے جلسے ہوئے بہت سے ریزولیوشن پاس ہوئے۔ غرض بہت کچھ بڑا میلہ ہوا۔ یہاں تک تو ہم بھی تصدیق کرنے میں تامل نہیں کرتے لیکن جب ہم سنتے ہیں کہ آریہ سماج اپنے مقصد میں بڑے کامیاب ہوئے تو ہمیں تامل ہوتا ہے اور منہ سے نکل جاتا ہے:

آنچہ من شنوم بہ بیداری است یا رب بخواب

حقیقت میں آریوں اور ان کے ہمنواؤں کو دھوکہ لگتا ہے یا دانستہ وہ پبلک کو مغالطے میں رکھتے ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ آریہ سماج کی بنیاد اسلئے قائم ہوئی کہ ہندوستان میں از سر نو ویدک دھرم کا مکمل رواج ہو جائے۔ یہ ہے آریہ تحریک کا نصب العین اور یہ ہے اصل مقصود۔

ویدک دھرم کی سب سے بڑی نقیض بت پرستی ہے، مرسوں کے شرادھ ہیں، گوشت خوری اور دیگر رسومات ہندوانہ ہیں۔ ہم دیکھتے ہیں کہ ہندوستان کے بت خانے سابق سے زیادہ آباد ہیں۔ بلکہ بت خانوں کی حمایت پر آریہ سماجی بھی کمربستہ ہو جاتے ہیں۔ بنارس میں لنگ پوجا کی وہ کثرت ہے کہ ہندو کالج میں بھی لنگ رکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے، بازاروں میں سرعام فروخت ہوتے ہیں ۔ ہمارے شہر امرتسر میں جب سے سکھوں نے اپنے دربار صاحب میں ہندوؤں کو بت پرستی سے روکا ہے،انہوں نے بیرون دروازہ لوھ گڑھ۔درگیانہ تالاب پر ایک بڑا شاندار مندر بنالیا ہے جس میں اعلیٰ درجہ کی مورتی رکھی گئی ہے۔مختصر یہ کہ آریہ تحریک کا مقصد پورے طور پر تو کیا حاصل ہوتا اگر یہ کہیں کہ ادھورا بھی حاصل نہیں ہوا،تو ایسا کہنا بے جا نہیں۔ہم حیران ہیں کہ آریہ لوگ اپنے مقدس مقصد کی توہین کیوں کرتے ہیں کہ معمولی رونق کا کوئی انگریزی سکول دیکھ کر بس کامیابی کا ڈھول پیٹنا شروع کردیتے ہیں۔ان کی یہ مثال ہمارے نزدیک بہت صحیح ہے کہ ایک لڑکا سکول میں اس غرض سے بیٹھا ہے کہ بی اے پاس کرے۔ابھی پرائمری ہی میں تعلیم پاتا ہے کہ اس کی شادی ہوگئی ۔شادی بڑی شان وشوکت سے ہوئی تو اس کا باپ کہے یا وہ خود کہے کہ میں اپنی تعلیم میں کامیاب ہوگیا۔کیا خوب!اسی کو کہتے ہیں

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

ہاں اگر ہم دیکھتے کہ ہندوستان سے بت پرستی مٹ گئی، اوراوہام پرستی دور ہوگئی ،ہندوقوم سب یا اکثر آریہ اصول کی پابند ہوگئی ، بت پرستی کو چھوڑ بیٹھی ، بت خانے سنسان پڑے ہیں، وغیرہ سننے میں آتا تو ہم بھی اس مژدہ کو سن کر جی میں خوش ہوتے ،مگر یہ سب کچھ ہنوز موہوم ہی موہوم ہے۔

اسی طرح تحریک احمدیہ کا حال ہے۔مرزا صاحب آئے تھے کہ دنیا کو شرک وکفر سے پاک کردیں۔خدا کی توحید اور رسول کی رسالت کا سب لوگوں کو قائل کریں ۔وہ خود کہتے ہیں کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ نہ کوئی کرشن کو پوجے، نہ مسیح کو خدا جانے ، بت خانے سب فنا ہوجائیں ، دین اسلام کا چارسوڈنکا بجے ۔غرض دنیا کا نقشہ ایسا ہوجائے کہ سب لوگ اللہ کے بندے اور رسول کی امت بن جائیں۔

ہم دیکھتے ہیں کہ دنیا میں کفر وشرک بدستور جاری ہے۔ بت خانے برابر موجود ہیں۔گرجے دن بدن بڑھتے جارہے ہیں۔مگر قادیانی اخبار سالانہ جلسہ پر مصنوعی ، پندرہ ہزار، کا شمار لکھ کر اپنی کامیابی کا ڈھنڈورہ پیٹتے اور خوشی مناتے ہیں۔سچ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یعلمون ظاھراً من الحیوۃ الدنیا

چنانچہ اسی پر یہ مثال صادق آتی ہے:

شیر قالین دگر است وشیر نیستاں دگر است

ہاں سچی کامیابی کی مثال سنیئے جو سب دنیا نے دیکھ لی۔عرب کی یہ حالت تھی: بتوں کا عمل سو بسو جا بجا تھا

پھر کیا ہوا:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۸ رجب ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۳ ص ۳)

قرآن وحدیث اور پنجابی نبی

مولوی محمد داؤد ارشد متعلم مدرسہ مرکزیہ گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

حضرات! اللہ عزوجل کی حمد وثنا کے بعد نبی کریم ﷺ ہزار ہزار درود ہوں جنہوں نے ہم کو حیوانیت کے دائرہ سے نکال کر انسانیت کے حصن اعلیٰ پر پہنچایا۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کو وہ فخر حاصل ہے جو کسی اول وآخر قوم کو نہیں۔

لیکن ہماری اپنی خانہ جنگیاں ہونے کی وجہ سے آج اسلام پر طرح طرح کے حملے ہورہے ہیں۔ چنانچہ اگر دنیا کی طرف نظر ڈالی جائے تو ہزار ہا قسم کے فتنے برپا نظر آئیں گے۔ باقی فتنوں کو چھوڑ کر اگر وہ فتنے لئے جائیں جو نبی ﷺ کی فوتیدگی کے بعد ظہور پذیر ہوئے ہیں، تو ان کے لکھنے کے لئے قلم قاصر ہے۔ لیکن مشت نمونہ از خروارے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلا وہ حملہ ہے جو آنجناب سرور کائناتﷺ کے بعد حضرت ابوبکرؓ صدیق کی خلافت میں زکوٰۃ کے منسوخ ہونے کے متعلق رونما ہوا تھا جو محض اسلام کو ضعف پہنچانے کی سازش تھی۔

اس کے بعد دوسرا حملہ فتنہ مسیلمہ کذاب ہے جس نے اپنے آپ کو مرزا غلام احمد صاحب کی طرح امتی نبی کے نام سے شہرہ آفاق کیا تھا۔ یہ بھی اسلام کو ازحد نقصان دہ ثابت ہوا۔ لیکن حضرت ابوبکرؓ صدیق کا تدبر اور سیف اللہؓ کے بازوؤں نے دفعتہً ان کا قلع قمع کر دیا۔ یہی وجہ ہے کہ آج ان کا کوئی نام لیوا دنیا میں نظر نہیں آتا۔

لیکن آج ساڑھے تیرہ سو سال کے بعد ایک فتنہ قادیانی جو کہ پہلے دونوں حملوں سے کسی پہلو میں کم نہیں اور جس نے اپنے آپ کو امتی ظلی یا بروزی نبی کہلا کر مشہور کیا ہے، برپا ہوا ہے۔ اس کے پرکھنے کا احسن طریق یہ ہے کہ اس کا قرآن یا نبی کریم ﷺ کے اسوہ حسنہ یا بزرگان دین کے ساتھ مقابلہ کیا جائے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کس حد تک ان کے ساتھ موافقت ہے تو ڈھول کے پول ظاہر ہوں گے۔

پہلا یہ کہ قرآن پاک میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے کئی جگہ بار بار ارشاد فرمایا ہے کہ ہم نے عیسیٰ بن مریم کو بغیر باپ کے پیدا کیا ہے لیکن برعکس اسکے مرزا صاحب قادیانی کشتی نوح صفحہ ۱۶ پر لکھتے ہیں کہ:

> یسوع مسیح کے چار بھائی اور دو بہنیں تھیں یہ سب یسوع کے حقیقی بھائی اور بہنیں تھیں۔ یعنی سب مریم اور یوسف نجار کی اولاد تھیں۔

یہ تو مرزا صاحب قادیانی کی قرآن کے ساتھ موافقت ہے۔ اس کے بعد اگر احادیث نبویہ کے ساتھ موازنہ کیا جائے تو عین حقیقت ظاہر ہو گی، چنانچہ ہمارے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے

افشوا السلا م و اطعموا الطعا م و صلوا الا ر حا م صلوا باللیل و الناس نیا م (مشکوٰۃ مجتبائی۔ص ۱۶۸)

(یعنی اسلام پھیلاؤ بھائیوں کو کھانا کھلاؤ اور ہر ایک کے ساتھ صلہ رحمی کرو)۔

لیکن اس کے برعکس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے وہ نصائح جو انہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی امت کو کئے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

جو شخص غیر احمدیوں کو رشتہ دیتا ہے وہ مسیح موعود کو نہیں سمجھتا، اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے۔ کیا کوئی غیر احمدیوں میں سے ایسا بے دین ہے جو کسی ہندو یا عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے؟ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو لڑکی دیتے ہو۔ (ملائکۃ اللہ۔ ص ۴۶)

یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبی اکرم ﷺ اور قرآن کے ساتھ موافقت یا منافقت۔ یہی نہیں بلکہ بزرگان دین پر بھی ہاتھ صاف کیا ہے چنانچہ اعجاز احمدی صفحہ ۱۹ پر رقم طراز ہیں:

مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے۔ کیونکہ مجھے ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد ملتی رہتی ہے مگر حسین کے متعلق دشت کربلا کو یاد کر لو اب تک روتے کیوں ہو۔

اور پھر حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۹ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰ کنجریوں کے ساتھ میلان رکھتے تھے۔

حضرات! غور کا مقام ہے کہ جس شخص کا کلام اللہ یا نبی آخر الزمان ﷺ یا بزرگان دین کے ساتھ ایسا اعتقاد ہو، اس کو ظلی یا بروزی نبی کہنا بطالت اور کذب ہے۔ اور پھر (مرزا غلام احمد یعنی احمد کے غلام) کہتے ہیں کہ:

آسمان سے کئی تخت اترے۔ میرا تخت سب سے اونچا رکھا گیا۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۷۸)

تو کیا یہ الفاظ نکالتے وقت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے آقائے نامدار ﷺ کو بھول گئے تھے؟

بھول نہیں گئے تھے بلکہ محض دنیا کو دھوکہ دے کر اپنا کام سیدھا کرنا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ جس شخص کا قرآن پاک اور احادیث نبویہ یا بزرگان دین کے ساتھ ایسا اعتقاد ہو، وہ ظلی بروزی نبی تو درکنار صحیح معنوں میں مسلمان بھی نہیں کہلا سکتا۔

آخر میں تمام مرزائی حضرات کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس دن سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈریں کہ جب کہ خدا تعالی کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔ اگر اسی طرح ایک دکاندار کے پیچھے پڑے رہے تو نجات کا ملنا مشکل ہے۔

آ ؤ! ہماری طرف سے دعوت ہے کہ اگر نجات لے کر مستحق بالجنۃ ہونا ہے تو آغوش اسلام میں آ جاؤ۔ خدا وحدہ لاشریک ہر ایک بشر کو اسلام میں داخل ہونے اور سیدالکونین کے امتی بننے کی توفیق عطا فرماوے آمین ثم آمین۔ کہیں ایسا نہ کہنا پڑے:

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم
نہ ادھر کے رہے نہ اودھر کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۲۸ رجب ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ ص ۴)

قادیان کے ایک سوال کا جواب اور ہمارا سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام ہے کہ
بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

آج تک تو یہ الہام معرض التواء میں رہا ہے۔ ۲۵ سال سے زیادہ گذرے کہ مرزا صاحب قادیانی کا انتقال بھی ہو گیا۔ مگر قادیانی امت نے مرزا صاحب کے کپڑے اسی امید پر ابھی محفوظ رکھے ہوئے ہیں کہ شائد کبھی کوئی بادشاہ یا راجہ، نواب ہی ایسا پیدا ہو جائے جس کی وجہ سے یہ الہام پورا ہو سکے۔ خدا معلوم کیا ضرورت پیش آئی کہ اخبار الفضل نے ایک لمبے مضمون کے ضمن میں یہ سرخی لکھی ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب سے ایک سوال

ہم چونک اٹھے کہ یا اللہ! ایسا مشکل مرحلہ کیا پیش آیا ہے کہ قادیانی اخبار ہم سے سوال کرتا ہے۔ آخر دیکھا تو یہ کہ

مولوی ثناء اللہ بتائیں کہ اس الہام کے متعلق انکا کیا خیال ہے کہ یہ الہام ان کے نزدیک پورا ہوسکتا ہے یا نہیں۔ کیا دنیا میں ایسے حکمران ہو سکتے ہیں جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں یا ان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجود کبھی نہیں پایا گیا۔ (الفضل قادیان ۱۶ نومبر ۱۹۳۳ء ص ۴)۔

مولانا ثناءاللہ صاحب کہتے ہیں کہ اگر امکان کا سوال ہے تو جواب صاف ہے کہ ایسے بادشاہ ہونے بہت ممکن ہیں۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر بتوں پر پھول چڑھانے والے بھی ہیں۔اس سے بھی بڑھ کر خود خدا بننے والے بھی ممکن ہیں۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ یعنی بھنگڑوں سے فلاح ملک مانگنے والے بھی ہیں اور ہوں گے ایسے ہی لوگوں کے بارے میں کہا گیا ہے

هل افسد الناس الا الملوك ۔ دنیا کو بادشاہوں نے خراب کیا۔

اپنا جواب سنکر اب ہمارا بھی ایک سوال بھی حل کر دیجئے ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ

خدا نے مجھے بتایا تیرا تخت سب تختوں سے بالاتر بچھایا گیا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا یہ تخت کہاں بچھا تھا۔کس کس کے تخت ان کے نیچے تھے ۔اس تخت کے ماتحت کوئی ملک بھی تھا یا بے ملک ہی تخت تھا؟ مہربانی کر کے مفصل جواب دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۴ ص ۳۔۴)

مرزا صاحب کے قرآنی معارف

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کو جن معارف پر ناز تھا ان میں سورہ انا انزلنا کی تفسیر بھی ہے جس کو ازالہ اوہام صفحہ ۱۰۰ میں کئی ورق لکھ کر لکھتے ہیں کہ:

یہ معارف کیا کسی اور تفسیر میں مل سکتے ہیں۔

چونکہ وہ نہایت طولانی تقریر ہے جس کو پوری نقل کرنا تضیع اوقات اور تطویل بلا طائل ہے اس لئے چند عبارتیں ملخصاً تحریر کی جاتی ہیں۔ لکھتے ہیں کہ:

سورہ انا انزلنا کے معانی پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی نے اس سورت میں صاف اور صریح فرما دیا ہے کہ جس وقت کوئی آسمانی مصلح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمین پر آتا ہے تو اس کے ساتھ فرشتے آسمان سے اتر کر مستعد لوگوں کو حق کی طرف کھینچتے ہیں...

ہر نبی کے نزول کے وقت ایک لیلۃ القدر ہوتی ہے لیکن ان سب سے بڑی لیلۃ القدر وہ ہے جو ہمارے نبی ﷺ کو عطا کی گئی اس لیلۃ القدر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے...

اس لیلۃ القدر کی شان میں فیھا یفرق کل امر حکیم ہے یعنی اس لیلۃ القدر کے زمانے میں جو قیامت تک ممتد ہے ہر ایک حکمت اور معرفت اور علوم اور صنعتیں ظاہر ہو جائیں گی لیکن یہ سب کچھ دنوں میں پر زور تحریکوں سے ہوتا رہے گا کہ جب کوئی نائب حضرت کا دنیا میں پیدا ہوگا....

جس کی تکمیل کے لئے خدا نے اس عاجز کو بھیجا اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ انت اشدّ مناسبۃ بعیسی

ہمارے علماء نے جو ظاہری طور پر سورہ الزلزال کی تفسیر کی ہے کہ درحقیقت زمین کو آخری دنوں میں سخت زلزلہ آئے گا جس سے زمین کے اندر کی چیزیں باہر آجائیں گی اور انسان یعنی کافر لوگ زمین کو پوچھیں گے کہ تجھے کیا ہوا تب اس روز زمین باتیں کرے گی اور اپنا حال بتائے گی، یہ سراسر غلط تفسیر ہے کہ جو قرآن کے سیاق وسباق کے مخالف ہے۔

اب دیکھئے کہ مرزا صاحب قادیانی کی تقریر کو اس واقعہ کے ساتھ کچھ بھی تعلق ہے؟ اس سورۃ سے مقصود تو آنحضرت ﷺ کی تسلی تھی مگر مرزا صاحب قادیانی کو اصلی واقعات سے کیا تعلق وغرض۔ان کو اپنی عیسویت کے دھن میں کچھ سوجھتا ہی نہیں تھا۔کہاں ہزار مہینے سے لیلۃ القدر کا افضل ہونا،اور کہاں مرزا صاحب قادیانی کی نیابت اور کلوں کی ایجاد، کسی چیز سے دلچسپی اور تعشق بھی بری بلا ہے آدمی کو سوائے اپنی محبوبہ کے کچھ سوجھتا ہی نہیں۔

نقل مشہور کہ کسی نے مجنوں سے پوچھا کہ خلافت کس کا حق تھا۔اس نے جواب دیا لیلی کا۔

اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی کہا ہے انا انزلنا کو کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ تعلق نہیں وہ میری عیسویت کے واسطے اتری ہے۔ یالّلعجب!

مرزا صاحب قادیانی نے انا انزلناہ کی ضمیر مصلح کی طرف پھیری (بدیں غرض کہ آپ بھی اس میں داخل ہو جائیں) جس کا کہیں ذکر تک نہیں اور تمام مفسروں نے وہ ضمیر قرآن کی طرف پھیری جو بروایت صحیحہ ثابت ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنی نیابت کی جو یہ دلیل قرار دی ہے کہ علوم اور صنعتیں اس زمانہ میں ظاہر ہو رہی ہیں، دیکھنا چاہیے کہ اگر یہ کوئی کمال کی بات ہوتی تو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں صنعتوں کا ظہور زیادہ ہوتا، حالانکہ وہ زمانہ نہایت سادہ اور فطرتی طور پر تھا۔ البتہ دین کی ترقی اس زمانہ میں روز افزوں تھی۔

بخلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے زمانہ نیابت کے، کہ دنیا کی ترقی روز افزوں ہے اور دین کا انحطاط دیکھ لیجئے۔ مرزا صاحب قادیانی کے اوائل زمانے میں کروڑ ہا مسلمان تھے جن کا مشرک اور بیدین ہونا محال تھا، جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب براہین احمدیہ میں لکھ چکے ہیں۔ بعد ازاں شائد دس پندرہ سال بھی نہ گذرے ہوں گے کہ ان کروڑ ھا مسلمانوں کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہودی اور مشرک اور بیدین بنا دیا۔ اب ناظرین دیکھ لیں کہ یہ نیابت آنحضرت ﷺ کی ہوئی یا کسی اور کی۔

اور یہ جو لکھا ہے کہ حضرت ﷺ کی لیلۃ القدر کا دامن قیامت تک پھیلا ہوا ہے اس کا مطلب ظاہر ہے کہ حضرت کی لیلۃ القدر ایک تھی اور مرزا صاحب کی لیلۃ القدر دوسری۔ یہ بھی خلاف احادیث صحیحہ ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی لیلۃ القدر ہر سال ہوا کرتی تھی اور قیامت ہر سال ہوا کرے گی مسند احمد، سنن ترمذی اور سنن نسائی وغیرہ میں یہ روایت موجود ہے کہ:

عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ﷺ ان وافقت لیلۃ القدر فما اقول۔ قال قولی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (یعنی حضرت عائشہؓ نے حضرت ﷺ سے پوچھا کہ اگر لیلۃ القدر پاؤں تو کیا دعا کروں ۔حضرت ﷺ نے ان کو یہ دعا تعلیم کی اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی..)

اس کے سوائے لیلۃ القدر کے ہر سال ہونے کی احادیث بکثرت مذکور ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کو تمام اہل علم جانتے ہیں اب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی خودغرضی دیکھئے کہ اپنی ایک لیلۃ القدر کے لئے صدہا لیالی قدر کا خون کیا۔

حق تعالی نے لیلۃ القدر کو ہزار مہینوں سے بہتر فرمایا۔ نہ اس میں امتداد کا ذکر ہے، نہ اس کے دامن دار ہونے کا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کو دامن دار اور شاخدار بنارہے ہیں۔ ان کے قول پر اگر الشاۃ خیر من فیل کہا جائے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہاتھی سے بکری زیادہ اونچی ہے جس کا قائل کوئی عاقل نہیں ہوسکتا

مرزا غلام احمد صاحب نے چند قادیانی بننے والوں کو دیکھا کہ اپنا مذہب اور دین چھوڑ کر دوسرے مذہب کی تفتیش کر رہے ہیں اور یہ ظاہر ہے کہ اس کیلئے اندرونی تحریک کی ضرورت ہے اس پر یہ قیاس جمایا کہ روح القدس اس کا محرک ہے چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

> انسانوں کے قوی میں خود بخود مذہب کی تفتیش کی طرف حرکت شروع ہو جائے تو اس بات کی علامت ہوگی کہ کوئی آسمانی مصلح پیدا ہوگیا ہے کیونکہ بغیر روح القدس کے نزول کے وہ حرکت پیدا نہیں ہوتی اور روح کا اترنا لیلۃ القدر میں ثابت ہے۔

اس سے یہ بات نکالی کہ جتنے اس قسم کے ایام ہیں سب لیلۃ القدر ہیں۔ رات کو دن بنادینا ہر کسی کا کام نہیں، یہ بھی مرزا صاحب قادیانی کی ہمت کا خاصہ تھا۔

یہاں ایک امر غور طلب ہے کہ اہل اسلام کو تفتیش مذہب کے لئے اندرونی تحریک کرنا کیا روح القدس کا کام ہوگا یا شیطان لعین کا۔ یہ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مسلمانوں سے دین اسلام ترک کرانے کے لئے روح القدس آسمان سے اترتے ہیں۔ پھر دوسرا اندھیر یہ ہے کہ حق تعالی نزول ملائکہ کے لئے طلوع فجر سے پہلے کا زمانہ معین فرماتا ہے جیسا کہ حتّی مطلع الفجر سے ظاہر ہے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ فرشتے صبح صادق تک کام میں لگے رہتے ہیں۔ یعنی دن رات اسی کام میں رہتے ہیں کہ مسلمانوں سے ان کا مذہب وملت چھڑادیں۔

اس کے بعد سورۃ اذا زلزلت میں یومئذ کا لفظ دیکھ کر مرزا غلام احمد صاحب نے لیلۃ القدر کی جوڑ ملادی اور لیلۃ القدر جس کی نسبت حق تعالی نے خیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الف شهر فرمایا ہے، اس کو ضلالت اور ظلمت کی رات قرار دی جس کا مطلب یہ ہوا کہ وہ ہزار مہینہ سے بدتر ہے۔ کیا کوئی مسلمان اس بات پر راضی ہوگا کہ جس رات کی تعریف خدا تعالی نے کی ہے اور صحیح روایتوں سے اس کی فضیلت ثابت ہے اس کو ضلالت کی رات سمجھے۔

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اذا زلزلت کی تفسیر کی۔ جس کا ماحصل یہ ہے کہ خدا تعالی جو فرماتا ہے کہ زمین کو زلزلہ ہوگا، محض غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ آدمی کی قوتیں حرکت کریں گی۔

اور خدا تعالی جو فرماتا ہے کہ اس کے خزانے وغیرہ اثقال جو اس میں مدفون ہیں، نکل پڑیں گے وہ کہتے ہیں کہ غلط ہے۔ صحیح یہ ہے کہ علوم وفنون ظاہر ہوں گے۔

اور خدا تعالی جو فرماتا ہے کہ زمین اس روز باتیں کرے گی، وہ کہتے ہیں یہ بھی غلط ہے، استعداد انسانی بزبان حال باتیں کرے گی۔

مرزا صاحب قادیانی نے جو لکھا ہے کہ ہمارے علماء نے جو تفسیر کی ہے کہ زمین کو زلزلہ آئے گا اور اندر کی چیزیں باہر آجائیں گی اور زمین باتیں کرے، یہ سراسر غلط ہے، اس میں مرزا صاحب کی سراسر زیادتی ہے۔ ہمارے علماء نے سوائے قرآن پر ایمان لانے کے اور کچھ نہیں کیا۔ کوئی بات اپنی طرف سے نہیں لکھی۔ بلکہ جس طرح مرزا صاحب قادیانی اکثر کہا کرتے تھے کہ النصوص یحمل علی الظواھر ظاہر آیات کی تصدیق کی، البتہ مرزا صاحب کو ان کی عقل نے ایمان سے روک دیا۔ انہوں نے دیکھا بات دو انگل کی زبان سے ہوا کرتی ہے، اس لئے ان کی عقل نے صاف حکم دیا کہ کلام الٰہی غلط ہے (نعوذ باللہ) اگر خدا بھی چاہے کہ زمین سے بات کرائے تو وہ ممکن نہیں اس لئے کہ اس کو زبان نہیں۔ اگر مرزا صاحب قادیانی نے یہ سمجھا کہ گوشت کا لوتھڑا ضروری ہے، تو یہ لازم آئے گا کہ خدا تعالی بات کرانے میں لوتھڑے کا محتاج ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ گنگوں اور چرندوں پرندوں کی بھی زبان ہوتی ہے مگر بات نہیں کر سکتے اور رسول اللہ ﷺ کی فرقت میں حنانہ کا رونا، اور حضور کے ہاتھ میں کنکریوں کا بات کرنا بھی اظہر من الشمس ہے۔ آنجہانی اگر یہ سمجھتے کہ خدا تعالی نے اپنی حکمت بالغہ سے جیسے اس لوتھڑے کو قوت کلام بخشی، ہر چیز کو یہ قوت بخش سکتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو پھر زمین کے بات کرنے میں کیا کلام اور اس میں خدا تعالیٰ کی تکذیب کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔

اب اہل انصاف غور کریں کہ جب مرزا صاحب قادیانی کی عقل اس درجہ کی قوت پر تھی کہ خدا تعالیٰ کے مقابلے میں کھڑی ہو جاتی تھی تو کیا کسی دوسرے کے مقابلے میں ان کا اکڑ نا غیر ممکن تھا۔ اور اگر کسی نے مقابلہ بھی کیا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس کو کب تسلیم کرتے تھے۔ اگر اہل اسلام کو اپنا ایمان بچانا منظور ہے تو مرزا صاحب قادیانی کے عقل کے دام سے بچیں اور یاد رکھیں کہ اگر ذرا بھر بھی ان کی طرف مائل ہو گئے تو دلوں میں کج روی کا مادی پیدا ہو جائے گا جیسا کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

فلما زا غوا ازاغ الله قلو بهم، و الله لا يهدى القو م الفا سقين

۔ (سورہ صف:۵) ۔

و ما علينا الا البلا غ ۔

الحاصل مرزا صاحب قادیانی کے معارف کا یہ حال تھا کہ جو آپ نے دیکھ لیا کہ نہ قرآن سے کام تھا، نہ حدیث سے، نہ عقل سے۔ کیونکہ اگر عقل سے کام لیا جاتا تو لیلۃ القدر کی تعریف کر کے اس کی مذمت نہ کرتے، اور زمین کے بات کرنے کا انکار خدا کی قدرت پر ایمان لانے کے بعد نہ کرتے ۔ الغرض بے تکی باتیں ملانے کا نام انہوں نے معارف رکھ دیا اور اسی کو اپنی عیسویت کی دلیل قرار دے دیا

تمیز بائد و تدبیر و عقل وانگہ ملک
کہ ملک و دولت ناداں سلاح جنگ خدا است
عالم اندر میانہء جہال
مثلے گفتہ اند صدیقاں
شاہدے درمیاں کورانست
مصحفے در کنشت زندیقاں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ نومبر ۱۹۳۳ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۴ ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت مرزائیہ جدید نبی کے سامنے کیوں خاموش ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر میں کئی بار لکھا گیا ہے کہ امت مرزائیہ نے بتعلیم مرزا صاحب قادیانی چونکہ باب نبوت کھول دیا ہے اس لئے ان میں ایک صاحب جدید نبی ایم ایم فضل خان بمقام چنگا بنگیاں ضلع راولپنڈی مبعوث ہوئے ہیں۔ ان حضرت کے کئی ایک اعلانات کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر میں ہوتا رہا ہے۔ ہمارا جواب تو ان حضرات بلکہ ایسے حضرات کے لئے وہی ہے جو بڑے حضرت کے لئے تھا۔ ہاں بڑے حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی امت کو اطلاع دی ہوئی ہے کہ آئندہ میرے اتباع میں صاحب الہام و وحی پیدا ہوں گے۔ ہم حیران ہیں کہ مولوی فضل خان صاحب للکار للکار کر اپنی نبوت کا اظہار کر رہے ہیں مگر امت مرزائیہ بہر دو صنف ایسی خاموش ہے کہ گوئی مردہ اند۔ آخر کار ان نبی صاحب نے دونوں گروہوں کو ایک علمی چیلنج دیا ہے جو درج ذیل ہے۔

قرآن کریم کی قدیمہ و جدیدہ تفاسیر کے متعلق

خدا تعالی کا اعلان واجب الاذعان

میں مندرجہ ذیل باتیں خدا تعالی کے امر سے محض خدا تعالی کی رضا مندی کے حصول کے لئے شائع کرتا ہوں، خواہ کوئی مجھ سے راضی ہو یا ناراض،

پروا ہے ندارم۔

عبد و عابد کا کام ہے کہ معبود کا حکم مانے۔

یہ باتیں میری ذات کے لئے نہیں بلکہ کہ ہر انسان کے لئے ہیں کہ وہ ان باتوں سے آگاہ ہو کر دوسرے کو آگاہ کرے خدا تعالی کے حضور میں میں نے ۶۸ تفاسیر قدیمہ و جدیدہ کے نام لکھ کر پیش کئے تھے کہ ان میں سے جو قابل اعتبار و صحیح ہوں ان کے نام مجھے بتائیں گے ان میں ہمارے قادیانی تراجم و تفاسیر اور مولوی محمد علی ایم اے پریذیڈنٹ انجمن اشاعت اسلام لاہور کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر بیان القرآن بھی شامل ہے۔
جوابات مندرجہ ذیل ہیں جو ارشاد فرمائے گئے واللہ باللہ یہ سب خدا کی باتیں ہیں۔
۱۔حق مت چھپاؤ ورنہ انجام اچھا نہ ہوگا۔
۲۔ قل ای و ربی انه لحق ان السمع و البصر و الفوا د کل اولئك كا ن عنه مسئو لا۔
۳۔ان تفاسیر میں کوئی بھی قابل اعتبار نہیں۔
۴۔ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں۔
۵۔یہ جاہلوں کے مجموعہ خیالات ہیں۔
۶۔ان کو حکم نہیں تھا کہ تفاسیر لکھیں۔
۷۔ ان کثیراً من ا لا حبار و الر هبا ن ليا كلو ن اموا ل الناس با لبا طل
ہمارے قادیانی جدید انگریزی ترجمہ القرآن زیر طبع کے بارے میں خدا کا کلام:
۸۔ یہ تفسیر القرآن ہرگز نہیں ہے۔
۹۔کوئی تفسیر القرآن لکھنے کے لئے مستعد نہ ہو جائے۔
۱۰۔ وہ تیرے تئیں اپنے آپ کو سپرد کر دیں۔
۱۱۔ تیرہ سو سال میں جو ترجمے لکھے گئے ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں
نوٹ: میرے احباب جماعت احمدیہ غور کریں کیا اب بھی مصلح موعود کی ضرورت نہیں۔ خدا فرماتا ہے، ضرورت ہے اور آپ کہے جاتے ہو کہ نہیں۔ توبہ کرو وقت ہے۔ خدا سے پوچھو حلفاً بولو۔

(رسالہ مصلح موعود فضل العمر آ گیا۔ ۸۔اکتوبر ۱۹۴۳ء ص ۶)

واللہ! ایسی صاف بیانی قابل داد ہے۔ خاص کر صاحب الہام جب حلفیہ کہتے ہیں تو قابل توجہ ضرور ہے۔ پس دونوں جماعتوں کا فرض ہے کہ حسب اصول خود بڑے حضرت متوفی یا ان جدید نبی کی زندگی میں کوئی عیب نکالیں یا ان کے دعوی کو تسلیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں۔ ورنہ ہم اعلان کرتے ہیں کہ جن دلائل قاہرہ سے قادیانی جماعت مسلمانوں کو کافر کہتی ہے (کہ مسلمان ایک نبی، مرزا، کے منکر ہیں) اس دلیل سے یہ جدید نبی ان کو کافر کہیں گے جس سے آپ کو معلوم ہو جائے گا:

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(ہفت روزہ اہل حدیث یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۵)

تصانیف ثنائیہ پر ایک جلیل القدر شہادت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت مرزائیہ (بہر دو صنف) کہا کرتی ہے کہ تصانیف ثنائیہ میں سخت کلامی، دل آزاری، بلکہ دشنام دہی ہوتی ہے۔ خدا نے ان کو جواب دینے کے لئے ایک جلیل القدر بزرگ کے دل میں ڈالا۔ یہ جلیل القدر بزرگ ایسے ہیں کہ احمدیہ اخبار ان کی تعریف اور مدح سے لبریز ہوتے ہیں اس لئے یہ بزرگ ایک مسلمہ گواہ ہیں۔ ہماری مراد اس بزرگ سے جناب نواب محمد جہانگیر صاحب والی ریاست مانگرول ہیں۔

ممدوح ایک گرامی نامہ میں لکھتے ہیں جو خاکسار ناکردہ گناہ کی طرف سے جواب کے علاوہ موجب فخر و مسرت بھی ہے۔ ہز ہائی نس فرماتے ہیں:

مکرمی جناب مولانا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم۔ مزاج شریف

آپ کا مرسلہ رسالہ: بہاء اللہ اور مرزا، پہنچا تھا۔ جسے میں نے پورا پڑھا۔ آپ کی تحریرات کے بارے میں جیسا کہ میں کئی بار لکھ چکا ہوں جو بات بھی تحریر ہوتی ہے وہ نہائت مدلل مفصل مشرع اور ثبوت کے ساتھ کچھ ایسے اچھے پیرایہ سے لکھی جاتی ہے کہ مطالعہ کرنے والے کا دل فوراً اس بات کو قبول کر لیتا ہے اور ان سب صفات سے بالاتر یہ بھی صفات ہوتی ہیں کہ ہر بات کا حوالہ معہ نام کتاب صفحہ سطر اور تاریخ و سنہ طباعت بلکہ مطبع تک کا حوالہ بھی موجود ہوتا ہے۔ دوسرے آپ کی تمام تحریروں میں سے ایک تحریر میں ایک لفظ بھی ایسا نظر نہیں آتا جو معیار شرافت سے ذرہ برابر بھی گرا ہوا ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ بہ نسبت دیگر مصنفین کے کہ وہ جب کسی کے مخالف تحریر لکھیں گے تو ہرگز رکیک الفاظ سے اپنی تحریرات کو نہیں بچا سکتے ۔

مختصر یہ کہ علم مناظرہ کے آپ حاکم ہیں اور اس بارہ میں جس قدر تعریف بھی آپ کی کی جائے وہ کم ہے ۔ بہرحال آپ کی عنائت ومحبت کا شکرگذار ہوں کہ وقتاً فوقتاً اپنی نو تصنیفات مجھے بھیجتے رہتے ہیں ۔ فقط والسلام ۔

راقم خیراندیش محمد جہانگیر از مانگرول علاقہ کاٹھیاواڑ ۔ ۱۷ نومبر ۱۹۳۳ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۵ ۔ ۶)

بقول مرزا داخلہ بہشت کے اسباب

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں :

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ، ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں :

ایک شخص ایمان اور عمل کی ادنی حالت میں فوت ہوتا ہے ، تو تھوڑی سی سوراخ بہشت کی طرف اس کے لئے نکالی جاتی ہے ۔ پھر لوگوں کی دعاؤں وغیرہ سے وہ سوراخ بڑھ کر ایک وسیع دروازہ بن جاتا ہے جس سے وہ بہشت میں چلا جاتا ہے ۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بہشت میں داخل ہونے کے لئے ایسے زبردست اسباب موجود ہیں کہ قریباً تمام مومنین یوم الحساب سے پہلے اس میں پورے طور پر داخل ہو جائیں گے اور یوم الحساب ان کو بہشت سے خارج نہ کرے گا ۔ ملخصاً

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ روح ایسی لطیف شیئے ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے سوراخ سے بھی وہ نکل جاتی ہے ۔ چنانچہ رحم کا منہ اگرچہ نہایت سختی سے بند ہو جاتا ہے جس کی تصریح کتب طبت میں کی گئی ہے مگر روح اس سے بھی نکل کر جنین میں داخل ہو ہی جاتی ہے ۔ پھر اس سوراخ سے نکل جانا جو قبر سے بہشت کی طرف اسی کے لئے نکالا جاتا ہے کیا مشکل ؟ اس کے نکلنے کے لئے نہ بڑے دروازے کی ضرورت ہے ، نہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدر مہلت درکار ہے کہ سوم دہم چہلم سہ ماہی برسی وغیرہ میں جو دعائیں اور کار خیر ہوتے ہیں بتدریج اس سوراخ کو بڑھا بڑھا کر وسیع کر دیں جس سے وہ نکل کر جنت میں داخل ہو سکے ۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب قادیانی روح تو مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتی ہے چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۳۶۴ میں فرماتے ہیں:

ہر ایک مومن جو فوت ہوتا ہے اس کی روح خدا تعالی کی طرف اٹھائی جاتی ہے اور بہشت میں داخل کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرمایا یا

ایّتھا النفس المطمئنة .

بظاہر مرزا صاحب کے ان دونوں کلاموں میں تعارض سا معلوم ہوتا ہے کہ روح مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتی ہے، اور لوگوں کی دعاؤں سے سوراخ کشادہ ہونے کے بعد ایماندار جنت میں چلا جاتا ہے۔ مگر اس کے جواب کی طرف انہوں نے اشارہ کر دیا کہ روح تو مرتے ہی جنت میں پہنچ جاتی اور ہمیشہ رہنے کے لئے جنت میں داخل ہونا جو احیائے جسم پر موقوف ہے جیسا کہ قولہ تعالی

قا ل من یحی العظا م و ھی ر میم ۔قل یحییھا الذ ی انشا ھا اول مر ة۔ و ھو بکل شیء علیم ۔ (یس :۷۸۔۷۹)

سے ثابت ہے۔ سو اسکے لئے مہلت درکار ہے جس میں دروازہ اتنا وسیع ہو کہ لاش اس سے نکل جائے۔ چنانچہ مرتے ہی داخل ہونے کے بارے میں تصریح کرتے ہیں کہ، روح داخل ہوتی ہے،

اور مہلت اور وسعت باب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ،

وہ شخص ایماندار داخل ہوتا ہے،

اس تقریر سے تعارض تو دفع ہو گیا لیکن اس پر ایک نیا شبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ شخص جنت میں داخل ہونے کو جاتا ہے اور جنت آسمان پر ہے جیسے کہ مرزا غلام احمد صاحب ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۴ میں تحریر فرماتے ہیں:

عیسی فوت ہونے کے بعد ان کی روح آسمان کی طرف اٹھائی گئی اور ہر مومن کی بھی اٹھائی جاتی ہے اور بہشت میں داخل کی جاتی ہے،

اور نیز جنتوں کا آسمان پر ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے تو ضرور تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردے آسمانوں پر جاتے ہوئے دکھائی دیتے کیونکہ یہ دخول اس وجہ سے جسمانی ہے کہ روح تو مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتی ہے اور اس کے دخول کیلئے دعاؤں وغیرہ کا انتظار رہتا ہے جس سے سوراخ اس قابل ہو کہ لاش اس سے نکل جائے اس صورت میں ضروری تھا کہ مردے قبروں سے نکلتے ہوئے نظر آتے۔ شاید اسکا جواب یہ دیا جائے کہ وہ اس طرف سے نہیں جاتے بلکہ زمین کے اندر ہی اندر سوراخ کر کے دوسری طرف نکل جاتے ہیں تو اسکے ماننے میں بھی تامل ہے کیونکہ ایسا سوراخ جس سے مردہ جا سکے کسی قبر میں دیکھا یا سنا نہیں گیا اگر چہ یہ ممکن ہے کہ مردہ نکلتے ہی وہ سوراخ پاٹ دیا جاتا ہو۔ لیکن اس کے ماننے کے بعد بھی ایک اور دشواری درپیش ہے کہ جغرافیہ سے ثابت ہے کہ اگر ہندوستان کی زمین میں سوراخ آر پار کر دیا جائے تو وہ امریکہ کے کسی حصہ میں نکلے گا۔ پھر اگر ہندوستان کے مردے اس سوراخ کی راہ سے اس طرف زمین پر نکل کر آسمان کی طرف جائیں تو امریکہ والوں کی شکایت ضرور گورنمنٹ کے پیش ہوتی کہ ہندوستان کے صدہا بلکہ ہزارہا مردے ہر روز چلے آتے ہیں۔ کوئی کفن پہنا ہوا ہوتا ہے کوئی برہنہ ہیبت ناک، کسی کے گھر میں نکلتے ہیں، کسی کی زراعت وغیرہ میں۔ غرض علاوہ خوف و دہشت کے مالی نقصان بھی ہوتا ہے۔ حالانکہ اب تک کوئی اس قسم کی شکایت کسی اخبار میں دیکھی یا سنی نہیں گئی۔ یہ حکم اپنی طرف سے نہیں کہتے مرزا صاحب ہی کی تحقیق سے استفادہ کیا گیا ہے۔ انہوں نے ازالہ اوہام صفحہ ۴۷۳ میں لکھا ہے کہ عیسی اپنے وطن گلیل میں مر گئے اور رسالہ الہدی میں لکھتے ہیں کہ ان کی قبر کشمیر میں ہے اور اس کو اپنے کشف اور گواہوں سے ثابت کیا ہے اگر سوراخ کی راہ سے مردے دوسری طرف نہ نکلتے تو عیسی گلیل میں بیت المقدس کے پاس مر کر کشمیر میں کیوں آتے۔ یا للعجب۔

اگر مرزا صاحب قادیانی کو ذرا بھی خوف خدا اور قیامت کے دن کا خیال ہوتا تو قرآن اور حدیث کے معنی اپنے دل سے تراش کر لکھنے پر ان کے ہاتھ یاری نہ دیتے کیونکہ حق تعالی فرماتا ہے

فویل للذین یکتبو ن الکتا ب با یدیھم ثمّ یقولو ن ھذا من عند اللہ لیشتروا بہ ثمناً قلیلاً فو یل لھم مما کتبت اید یھم و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ویل لھم مما یکسبو ن ۔(البقرہ:۷۹)

دوستو! سنو

نشائد بنی آدم خاک زاد
کہ در سر کند کبر و تندی و باد
ترا با چنیں تندی و سر کشی
نہ پندارم از خاکی از آتشی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۶ و ۱۳)

مناظرہ کاہنووان ۱۹۳۳ء

ہمارے قصبہ میں ۱۷۔۱۸ نومبر ۱۹۳۳ء کو مرزائیوں کا جلسہ ہوا۔ بانیان جلسہ نے اہل اسلام کو مناظرہ کا چیلنج دیا جسے قبول کرلیا گیا۔ چنانچہ مرزائیوں کی طرف سے مولوی عبدالغفور اور اہل اسلام کی طرف سے مولوی محمد یعقوب بھامبڑی مناظر مقرر ہوئے۔ مناظرہ صداقت مرزا پر تھا۔ آخرالذکر نے مرزائی مناظر کے پیش کردہ دلائل کا ایسا مسکت و مدلل جواب دیا جس کی وہ تردید نہ کرسکا۔ اور اہل اسلام پر حق کی صداقت واضح ہوگئی۔ راقم: مرزا محمد حسین از قصبہ کاہنووان ضلع گورداسپور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء ص ۱۴)

آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا جلسہ امرتسر میں

پہلے جو کشمیر کمیٹی تھی وہ مرزائی اثر میں تھی، مگر اب وہ اس اثر سے آزاد ہے۔ اس آزادی کے بعد یہ دوسرا جلسہ ۲۶ نومبر کو امرتسر میں ہوا اس میں چند تجاویز پاس ہوئیں جو یہ ہیں:

۱۔ مرحوم شاہ کابل کے لئے دعائے مغفرت۔

۲۔ فلسطین میں برٹش پالیسی پر اظہار نفرت۔

۳۔ پرنس بل کی مخالفت (پرنس بل کا خلاصہ یہ ہے انگریزی علاقہ میں والیان ریاست کی بدگوئی کرنے پر سزا ہوگی۔ چونکہ اس سے والیان ریاست مظالم کرنے میں پہلے سے زیادہ دلیر ہوجائیں گے اس لئے اس بل کی مخالفت ہورہی ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ کشمیر میں منظور شدہ ریفارم سکیم کو جلدی اجراء کرنے پر ریاست کشمیر کو متوجہ کرنا۔
۵۔ سب سے بڑا ریزولیوشن یہ تھا کہ مرزائیوں نے جو کشمیر کمیٹی کے پردہ میں کشمیر میں اپنا دام بچھایا ہے اس پر اظہار نفرت۔

اس ریزولیوشن کے اثنا میں حاضرین نے مرزائیوں کی کاروائی پر کئی مرتبہ لعنت لعنت کے نعرے لگائے۔ خصوصاً جس وقت مولانا ثناء اللہ نے بتایا کہ ان لوگوں کو مسلمانوں سے یہاں تک علیحدگی ہے کہ فتح بغداد شریف کے موقع پر انہوں نے اظہار مسرت کرتے ہوئے ترکوں کو سور اور بندر بتایا تھا۔ اس پر حاضرین میں خاص جوش ہوا۔ آخر بڑے زور شور کے ساتھ یہ ریزولیوشن بھی پاس ہوا۔

ڈاکٹر سر اقبال نے بھی بعض اہم امور کا انکشاف کیا جس سے مرزائیوں کی کارستانیوں کا حال خوب معلوم ہوا۔ (مینیجر اہل حدیث شریک جلسہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۱۵)

امرتسر میں مرزائیوں کا سیرتی جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم یہ کہنے سے رک نہیں سکتے کہ اہل قادیان اپنے تبلیغی فن میں بڑے پرفنون ہیں۔ سال میں کسی مقررہ تاریخ میں ایک جلسہ سیرت النبی کا کیا کرتے ہیں۔ بلکہ قادیانی اخبار الفضل کا ایک نمبر خاتم النبیین بھی نکالا کرتے ہیں۔ مگر وہ خاص نمبر اور جلسہ مذکور سارا اس غرض سے ہوا کرتا ہے کہ ایک بت کی پوجا کرائی جائے۔ یعنی ایک جھوٹے مدعی کی نبوت تسلیم کرائی جائے مسلمان ان کی جلسہ سازیوں کی حقیقت جانتے ہیں اس لئے بہت کم شریک ہوتے ہیں۔

۲۶ نومبر کو ان کا جلسہ سیرت، قریب جلسہ گاہ کشمیر کمیٹی ہونا قرار پایا تھا۔ دس بجے دن کا وقت تھا۔ مگر عربی مدارس کے بعض طلبا شوقتہ پہلے چلے گئے۔ بے خبری میں خالی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

ہمارے رپورٹروں کا بیان ہے کہ امرتسر کی انجمن احمدیہ کے ایک ذمہ دار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہدہ دار نے ان طلبا اور دیگر لوگوں کو کرسیاں خالی کرنے کے لئے کہا۔کئی ایک نے تو خالی کر دیں، ایک لڑکے نے کرسی چھوڑنے سے انکار کیا،تو اسی ذمہ دار عہدہ دار نے غصہ میں اس کو حرامزادہ کہا اور ایک طمانچہ بھی رسید کر دیا،اور اپنے والنٹیروں کو حکم دیا ،وہ حکم پاتے ہی زدوکوب کرنے لگ گئے۔

رپورٹروں کا بیان ہے کہ پھر تو معلوم نہ ہوسکا کہ کون کس کو مارتا ہے۔بعض لوگ زخمی بھی ہوئے۔بعض بھاگ گئے اتنے میں پولیس آگئی جس نے موجودہ اشخاص بلکہ راہ رووں کو جس کی طرف ذمہ دار عہدہ دار نے اشارہ بھی کیا کہ، یہ بھی تھا، پکڑ لیا۔ گرفتار شدگان اکثر عربی طلباء ہیں۔

چنانچہ ملاپ کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ مسلمانوں کے ۱۶۔ اشخاص کو زیر دفعہ ۱۴۸ تعزیرات ہند گرفتار کر لیا گیا۔اور زیر حراست رکھنے کے بعد ایک ایک ہزار روپیہ کی ضمانتوں پر رہا کیا گیا۔پولیس مصروف تفتیش ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۵ ص ۱۵)

انبیاء احمدیہ علیھم الآلام

جناب پنڈت آتمانند صاحب لکھتے ہیں:

آج کل قادیان شریف احمدی نبیوں کی آماج گاہ بنا ہوا ہے۔ چنانچہ منجملہ متعدد انبیاء کے احمد نور کابلی اور فضل احمد صاحبان بھی قادیان شریف کے ٹکسالی نبی ہیں مگر مجھے باوثوق طور پر خبر ملی ہے کہ مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحب فی الحال ان انبیاء جدید پر ایمان لاکر مومن نہیں بنے کیونکہ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی:

جو توسط کا انکار کرتا ہے کہ (نبوت) کا ایسا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے۔ وہ کافر ہے۔(اخبار الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء)

بلکہ ان جدید انبیاء کی مخالفت کر رہے ہیں کیونکہ دکانداری پھیکی پڑ جانے کا خوف ہے اور پیری کی بجائے مریدی کا طوق پہننا پڑتا ہے۔مرزا غلام احمد صاحب نے نبی بننے کے شوق میں نبوت کا بند دروازہ وا تو کر دیا لیکن رقیب پیدا ہو گئے تو غلطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محسوس ہوئی۔ مگر اس الہامی غلطی کا تدارک اور اصلاح کرنا مرزا صاحب قادیانی کے لئے زندگی اور موت کا سوال تھا۔

چنانچہ امت مرزائیہ میں سے ایک باغی منشی چراغ دین نامی نے بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے غلط دعوی کو پایہ ثبوت تک پہنچانے کے لئے نبوت کا بند دروازہ توڑ ڈالا ہے۔ نبی اولوالعزم رسول ہونے کا اعلان کر مارا۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی بیعت کرنے کی دعوت بھیجی۔

پہلے تو مرزا صاحب قادیانی نے اس جدید نبی کی بھی بڑی تعریف لکھی اور اس کے مضامین کو خوب شائع کروایا مگر دوسروں کو اخبارِ غیب سنانے والا مرزا قادیانی اپنے رقیب کی رقابت کو بذریعہ وحی نہ جان پایا۔ بالآخر اصل کام میں گھاٹا پڑنے کا خیال آیا، تو خواب سے ہوش میں آئے جیسا کہ دافع البلاء میں لکھتے ہیں:

> اب جورات اسی شخص چراغ دین کا ایک اور مضمون پڑھا گیا تو معلوم ہوا کہ وہ مضمون بڑا خطرناک اور زہریلہ اور اسلام کے لئے مضر ہے اور سر سے پیر تک لغو اور باطل باتوں سے بھرا ہوا ہے۔ چنانچہ اس میں لکھا ہے کہ میں رسول ہوں اور رسول بھی اولوالعزم۔

چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے فرزندار جمند کأنّ الله نزل من السماء ایسے نبیوں کی پیٹھ ٹھونکتے کہ انہوں نے نبوت کا دعوی کر کے مرزائی خیالات کی لاج رکھ لی، اور ثابت کر دیا کہ واقعی درِ نبوت مرزا صاحب کی سعی بلیغ سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ٹوٹ گیا ہے۔ اور ختم المرسلین کے قائل مسلمانوں پر حجت قائم کر دی ہے۔ الٹا بے چاروں کو پانی پانی پی پی کر کوسا جا رہا ہے۔ آخر یہ کیوں؟ کیا باپ بیٹے کے ایسے افعال سے خود اس احمدی عقیدہ نبوت کی تردید نہیں پائی جاتی؟ یا کیا کسی قسم کی دکانداری کا خیال تو ان کو انبیاء ماننے سے مانع نہیں؟ بالیقین یہی بات ہے کہ کہیں جدید نبیوں کی بیعت کر کے شکار جال سے نکل نہ جاویں ورنہ سمجھ میں نہیں آتا کہ چراغ دین وغیرہ احمدی انبیاء علیهم السلام کا دعوی نبوت کیونکر، بڑا خطرناک اور زہریلہ اور اسلام کے لئے مضر ہے؟

بھلا مرزا صاحب قادیانی کا اپنا دعوی نبوت کب اسلام کے لئے مفید ثابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا، جو ان غریبوں کا دعوی نبوت مضر ہے؟

اسلام کے لئے تو نہیں لیکن ، احمدیت ، کے لئے بے شک وشبہ نہ صرف مضر بلکہ مہلک ہے، کیونکہ احمدیوں کے نزدیک احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اور مسلمانوں کا اسلام کفر ہے۔

چنانچہ اس موضوع پر کانّ الله نزل من السماء، نے ایک کتاب بھی ، احمدیت یعنی حقیقی اسلام، کے نام سے سیاہ فرمائی ہے۔

اگر نبوت آنحضرت ﷺ پر ختم نہیں تو مرزا صاحب پر کیوں کر ختم ہوسکتی ہے؟ جو اور کوئی نبی نہیں مانا جاتا ورنہ کوئی ایسا معیار بتلانا ہوگا جس سے کہ سچے اور جھوٹے نبیوں میں پہچان کی جائے۔

اگر کہو الہام اور پیش گوئیاں تو مرزا صاحب قادیانی کی تقریباً تمام غلط ثابت ہوئیں ۔ یہ امر دیگر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی موت والی پیش گوئی سے مراد صحت ، اور صحت سے موت بالکل برعکس مرادے کر اپنی نبوت ثابت کریں اور کسی ایک ہی امر کے متعلق دو متضاد پیش گوئیاں شائع کر کے نبوت کے نیک نام کو بدنام کرنے کا موجب بنیں ۔ شائد کوئی احمدی یہ کہہ بیٹھے کہ مرزا صاحب نے ایسا کب کیا تو میں ذیل میں مرزا صاحب کی اپنی تحریروں سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئیاں اور نبوت کی حقیقت دکھلاتا ہوں ۔

ا ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پادری عبداللہ آتھم صاحب کی موت پندرہ ماہ تک کے متعلق پیش گوئی کی لیکن جب پادری صاحب موصوف ۱۵ ماہ کے عرصہ تک فوت نہ ہوئے تو یہ بہانہ بنایا کہ

عبداللہ آتھم سے خدا تعالی نے اپنی جمالی صفت کو ظاہر کیا اور لیکھ رام سے جلالی صفت کو ۔ وہ قادر ہے، کم بھی کرسکتا ہے زیادہ بھی (حقیقۃ الوحی ۔ ص ۱۸۶)

کیا قادر کو بھی آگا پیچھا دیکھنا پڑتا ہے ۔

قادر کی یہ قادیانی تعریف بھی عجیب ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۶ ص ۶ ۔ ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب کو آریوں کا چیلنج

جناب اقتدار حسین صاحب آگرہ سے لکھتے ہیں:

۲۱ نومبر ۱۹۳۳ء کے الفضل قادیان میں مذکورہ بالا عنوان سے لکھا ہے:

آگرہ کے ایک آریہ کی طرف ایک اعلان دو تین ماہ سے شائع ہو رہا ہے جس میں مولوی ثناء اللہ امرتسری کو اس بات کے لئے کھلا چیلنج دیا گیا ہے کہ وہ میدان میں آئیں اور قرآن مجید سے روح و مادہ کو حادثات ثابت کریں تا کہ مذہب اسلام اور صداقت آریہ دھرم کا پتہ لگ جاوے...

مولوی ثناء اللہ کو خاص طور پر مخاطب کیا گیا ہے لیکن اس وقت تک مولوی صاحب نے اپنے اخبار میں اس چیلنج کے متعلق کچھ نہیں لکھا حالانکہ انہیں چاہیے تھا کہ جلد سے جلد اس طرف متوجہ ہوتے اب انہیں چاہیے کہ اس چیلنج کا ضرور جواب دیں تا کہ آریوں کو یہ کہنے کا موقعہ نہ ملے کہ ان کے مقابلہ میں اس شخص کو جو اپنے آپ کو اسلام کا سب سے بڑا نمائندہ قرار دیتا ہے بولنے کی جرأت نہیں ہوئی۔

اس کا مناسب جواب تو خود مولانا (ثناء اللہ امرتسری) صاحب ہی دے سکتے ہیں (یہ چیلنج اب تک میرے پاس نہیں پہنچا۔ ثناء اللہ امرتسری)) لیکن میں بھی اس کا مختصر سا جواب عرض کرتا ہوں۔

آگرہ سے آریہ سماج کا چیلنج کوئی نئی چیز نہیں۔ مولانا (ثناء اللہ) نے آریہ سماج سے بہت سے مناظرے کئے ہیں۔ اب اگر مناسب معلوم ہوا اور کوئی معقول مناظر بالمقابل ہوا تو غالباً مولانا (ثناء اللہ امرتسری) کو مباحثہ سے کوئی عذر نہ ہوگا۔ لیکن سوال یہ ہے کہ الفضل نے جو مولانا (ثناء اللہ امرتسری) کو بالمقابل نکلنے کے لئے کہا ہے اس سے اس کی کیا غرض ہے؟

کیا وہ اپنے میاں (محمود احمد) کے مریدوں کو یہ بتانا چاہتا ہے کہ مولانا (ثناء اللہ امرتسری) صاحب آریہ سماج کے بالمقابل کس طرح کمزور ہیں۔ یا پہلو تہی کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والے ہیں ۔ اگر یہی اس نوٹ کا مقصد ہے جیسا کہ بظاہر معلوم ہوتا ہے تو چاہیے کہ الفضل پہلے اپنے میاں کو مولانا (ثناء اللہ) صاحب کے بالمقابل نکالے ۔ کیونکہ جب خلیفہ قادیان نے تمام دنیا کے علماء کو اپنے مقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا ۔ تو مولانا (ثناء اللہ امرتسری) صاحب نے اس چیلنج کو خلیفہ صاحب کی تمام پیش کردہ شرائط کے مطابق قبول کر کے بار بار الفضل کے میاں کو للکارا ۔ مگر خلیفہ صاحب کو اتنی بھی جرأت نہ ہوئی کہ پھر اس مقابلہ کا کسی طرح نام ہی لے لیں ۔

آگرہ تو امرتسر سے چار سو میل کے قریب فاصلہ پر ہے ۔ اگر وہاں ایک معمولی مناظرہ کے لئے مولانا (ثناء اللہ) نہ جائیں ، تو یہ امر کچھ قابل اعتراض نہیں ہو سکتا ۔ لیکن قادیان کے بالکل قریب بٹالہ میں جب خلیفہ قادیان کو قرآن دانی کے جوہر دکھانے کے لئے بلایا گیا اور ان کی حسب خواہش مولانا (ثناء اللہ) نے یہاں تک اجازت دے دی کہ خلیفہ صاحب جو جو تفسیر اور کتاب چاہیں مقابلہ کے وقت ساتھ رکھیں اور اس طرح اپنی کمی کو پورا کر لیں ۔ تو بھی خلیفہ صاحب کو مقابل آنا تو ایک طرف رہا اس مقابلہ کا نام لینا بھی محال ہو گیا ۔

چنانچہ آج پورے چار سال کے قریب گذر گئے مگر الفضل کا میاں (محمود احمد) خاموش ہے ۔ ہاں یہ سچ ہے کہ میاں کے بعض مریدوں کو غیرت آئی اور انہوں نے میاں کو ابھارا مگر میاں نے اپنی عزت کو خاموشی کے پردہ میں چھپایا لیکن تاڑنے والے بھی قیامت کی نظر رکھتے ہیں ۔ کیا الفضل ہمارے اس جواب کو شائع کر کے اپنے ناظرین کو حق و باطل میں فیصلہ کرنے کا موقع دے گا ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۶ ص ۷۔۸)

امرتسری جلسہ مرزائیہ میں مار پیٹ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

۲۶ نومبر ۱۹۳۳ء کو جلسہ مرزائیہ میں لڑائی ہوئی جس کا ذکر سابقہ پرچہ میں ہو چکا ہے ۔ اس کے بعد دو اخباروں میں اس لڑائی کا ذکر دیکھا جو بہت ہی مختلف ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اخبار نے جو لکھا وہ باوجود غلط ہونے کے کچھ تعجب خیز نہیں، کیونکہ قادیانی اخبارات نے ذمہ لیا ہوا ہے کہ جہاں تک ہو سکے اپنے ظالم بھائی کو بھی مظلوم ہی دکھایا جائے جس کی واضح مثالیں بٹالہ کا قتل اور قادیان میں لڑائی وغیرہ ہیں۔ مگر دوسرے اخبارات کو بھی غلط رپورٹ دی گئی اس لئے اس میں وہ معذور ہیں۔ اس لئے ہم دونوں مختلف مضامین نقل کر کے اصل حقیقت پر اطلاع دیں گے۔ قادیان کا اخبار الفضل لکھتا ہے:

> امرتسر میں اس دن علماء ھم شرمن تحت اد یم السماء کے مصداق لوگوں نے پہلے اس معزز ہندو کو مجبور کرنا چاہا جس نے سیرت النبی کے جلسہ کے لئے اپنا احاطہ دیا تھا کہ وہ جلسہ کیلئے جگہ نہ دے۔ لیکن جب اس میں ناکامی ہوئی تو عین اس وقت جب کہ چند ایک احمدی جلسہ گاہ کا انتظام کر رہے تھے بے خبری کی حالت میں ان پر لاٹھیوں سے حملہ کر دیا اور جب لاٹھیاں ٹوٹ گئیں تو اینٹیں مارنی شروع کر دیں۔ اور اس وقت تک یہ نہایت ہی شرمناک مظاہرہ کرتے رہے جب تک پولیس نہ آ گئی۔ پولیس کو دیکھ کر بہت سے لوگ تو بھاگ گئے اور بعض کو گرفتار کر لیا گیا۔ کئی ایک احمدیوں کو زخمی کیا گیا جن میں سے دو کی حالت بہت نازک ہے یہ سفاکانہ حملہ اس وقت کیا گیا جب کہ رسول کریم ﷺ کی شان مبارک کے اظہار کے لئے جلسہ منعقد ہونے والا تھا اور ان لوگوں پر حملہ کیا گیا جو اس جلسہ کے انعقاد کا انتظام کر رہے تھے۔ (الفضل قادیان ۳۰ نومبر ۱۹۳۲ء ص ۱)

اس کے مقابلہ میں لاہور کے آزاد اخبار میں اس جنگ کی رپورٹ یوں چھپی ہے:

> امرتسر ۲۶ نومبر: یوم النبی منانے کے لئے مقامی مرزائیوں نے ہال دروازہ کے اندر آج صبح پبلک جلسہ شروع کیا۔ حاضری ایک سو کے قریب ہوگی۔ ان میں چند مسلمان نوجوان بھی تھے جنھوں نے اس جلسہ میں گورنمنٹ تقریروں کو برا منایا اور پروٹسٹ کیا اس پر چند احمدیوں نے ان کو برا بھلا کہا اور جلسہ میں گڑبڑ پیدا ہوگئی اور چند اشخاص میں ہاتھا پائی ہونے لگی احمدیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے پولیس کو بلا لیا پولیس نے آتے ہی چند مسلمانوں کو حراست میں لے لیا اور مجمع کو منتشر کر دیا۔ کنسٹیبل تعینات کر دیئے گئے اور مرزائیوں کا جلسہ پھر شروع ہو گیا۔ (اخبار آزاد۔ ۲۸ نومبر ۱۹۳۳ء)

چونکہ ہمارے شہر کا واقعہ ہے اس لئے ہم علی وجہ الیقین کہتے ہیں کہ دونوں رپورٹیں غلط ہیں۔ اصل واقعہ صرف اتنا ہے کہ جلسہ دس بجے شروع ہونے کا اعلان کیا گیا تھا، مگر بعض شائقین دس بجے سے پہلے ہی پہنچ گئے اور جلسہ گاہ میں کرسیاں بچھی تھیں۔ چونکہ تخصیص کے لئے کوئی نشان نہ تھا، اس لئے وہ لوگ ان پر بیٹھ گئے۔

اسی اثنا میں بابو معراج الدین (داروغہ صفائی) امیر جماعت احمدیہ امرتسر آن پہنچے اور آتے ہی لوگوں کو اٹھانا شروع کر دیا۔ ایک لڑکا بوجہ ناواقفی کے نہ اٹھا۔ اس پر داروغہ صاحب نے اسے حرامزادہ کہا اور اس کے منہ پر طمانچہ مارا، اور سیٹی بجا کر مرزائی والنٹیروں کو بلا لیا اور حکم دیا کہ ان حرامزادوں کو نکال دو۔

اس پر لڑائی شروع ہو گئی۔ یہ ہے اصل بنائے فساد اور یہ ہے اصل ہنگامہ آرائی کا اصل باعث۔ ورنہ اس وقت نہ ہی کوئی جلسہ تھا، نہ تقریر، نہ تقریر کا عنوان، نہ موضوع۔

ہم ایک غیر جانبدار مسیحی کی شہادت درج کرتے ہیں جس نے ہمیں لکھ کر دی ہے وہ یہ ہے:

میں ۲۶ نومبر کو بوقت ساڑھے نو بجے جلسہ سیرۃ النبی مرزائیہ گیا تھا جلسہ بجائے ۱۰ بجے کے ساڑھے دس بجے شروع ہوا جس میں چند نظمیں اور خطبہ صدارت پڑھا گیا جس میں گورنمنٹ کی تعریف یا توہین کچھ نہیں تھی۔
طفیل مسیح ماسٹر ایم بی پرائمری سکول کٹڑہ کرم سنگھ امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۶ ص ۱۵)

جلسہ جمعیۃ اہل حدیث کلکتہ پر تبصرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ جلسہ بتواریخ ۱۵ تا ۱۷ دسمبر ہوتا رہا۔ اوسطاً حاضری ہزاروں تک ہوتی تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ ہر طبقہ کے اصحاب شریک جلسہ ہوتے رہے۔ علمائے کرام نے اپنے اپنے مضامین اچھی طرح ادا کیئے۔ کلکتہ میں چند پنجابی مرزا صاحب قادیانی سے تعلق رکھتے ہیں، اس لئے انہوں نے جلسہ کا ذکر سن کر اپنا لاؤلشکر جمع کر لیا تھا۔ اپنے مرکز سے دو مناظر بھی طلب کر لئے تھے جو بر وقت پہنچ گئے تھے۔ چھیڑ چھاڑ اشتہار بازی شروع کر رکھی تھی اس لئے جلسہ کے پروگرام میں دو مضمونوں پر ان کو ایک ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات کے لئے دیا گیا تھا۔ ایک مضمون تھا قرآن اور مرزا قادیان۔ یہ مضمون میرے نام تھا۔ دوسرا مضمون تھا معیار نبوت تھا، یہ مولانا محمد ابوالقاسم سیف بنارسی کے نام تھا۔

میرا نام دیکھتے ہی قادیانیوں نے حق قدامت ادا کرنے کو بھجوائے، تم چھیڑو گے، ایک دو ورقہ اشتہار شائع کر دیا جس میں لکھا کہ مولوی ثناء اللہ ہر جگہ آخری فیصلہ کا ذکر کیا کرتے ہیں اس لئے اس کا جواب یہ ہے، لیکن جواب میں وہی طریق اختیار کیا جو لا تقربوا الصلوة کے قائل نے و انتم سکاری خذف کر کے کیا تھا۔

میرا ارادہ کچھ اور بیان کرنے کا تھا لیکن مرزائی اشتہار نے میری اس طرف رہنمائی کی کہ میں آخری فیصلہ ہی ذکر کروں

ناظرین کرام! آخری فیصلہ کی تمہید میں بطور تمثیل میں نے بیان کیا:

برادران! کسی پڑوسی سے ایک مکان کے متعلق میرا مقدمہ تھا۔ ماتحت عدالتوں میں نیچے اوپر ہوتے ہوئے ہائی کورٹ میں پہنچے۔

پڑوسی مذکور وہاں بھی کامیاب نہ ہوا تو اس نے آخری عدالت (پریوی کونسل) میں اپیل دائر کر دی۔

چالاکی یہ کی کہ وہاں کے جج صاحب سے مل کر زبانی عرض معروض کر دی جس پر جج صاحب نے انصاف کا وعدہ فرمایا۔ میں ایک غریب آدمی، نہ میں کسی جج سے مل سکا، نہ کسی اہل کار کو نذر دے سکا۔ اس لئے میں خدا پر اور اپنی سچائی پر بھروسہ رکھ کر خاموش رہا۔

خدا کی شان جج صاحب نے جو وعدہ کیا تھا پورا کیا یعنی مقدمے کا فیصلہ از راہ انصاف میرے حق میں دیا۔

اسی اثنا میں پڑوسی مذکور مر گیا۔ اس کے وارثوں نے بھی مکان مذکور مجھے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا بلکہ یہ عذر تراشا کہ پریوی کونسل کا فیصلہ تم نے غلط سمجھا آؤ پنچائت سے فیصلہ کراؤ۔ پنچایت اگر وہی فیصلہ تمہارے حق میں دے دے گی تو ہم مان جائیں گے۔ اس فیصلہ کے تاوان میں مبلغ تین سو روپیہ دینے کا اقرار کیا۔

میں نے ہر چند کہا کہ بعد فیصلہ پریوی کونسل پنچایت کی کچھ وقعت نہیں رہی، مگر انہوں نے ایک نہ سنی۔ پنچایتی فیصلے پر ہی اصرار کرتے رہے۔ آخر میں نے یہ تجویز بھی مان لی۔

پنچایت نے فریقین کے بیانات سن کر میرے حق میں فیصلہ دیا لیکن وہ لوگ ابھی تک مکان مجھے نہیں دیتے بلکہ لڑتے ہیں۔

یہ تمثیل سنا کر میں نے آخری فیصلہ والا اشتہار پڑھا جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعا کی تھی کہ ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو خدا کے ہاں جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔

چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو وفات پا گئے اور میں (یعنی ثناء اللہ امرتسری) تادم تحریر ہذا زندہ ہوں۔

اس کے بعد اعلان کیا کہ حسب تحریر پروگرام ایک گھنٹہ تبادلہ خیالات کے لئے ہے جو احمدی چاہے اس مضمون پر ایک گھنٹہ تک بحث کر سکتا ہے۔ مگر کوئی نہ اٹھا چند منٹ انتظار کیا گیا، للکارا گیا، ہزارہا سامعین کے سامنے پکارا گیا تاہم کوئی بولا۔

دوسری تقریر مولوی ابوالقاسم صاحب بنارسی کی معیار نبوت پر ہوئی جس کا ملخص یہ ہے کہ انبیاء کرام جن امور کے واقع ہونے کی خبر بحکم خدا دیتے ہیں وہ باتیں ضرور پوری ہوتی ہیں ثم صدقنا هم الوعد ۔ الآیہ، اس پر دلیل لائے اور مرزا صاحب کی پیش گوئیوں کو خصوصاً نکاح آسمانی کی پیش گوئی کو غلط ثابت کیا۔ بعد تقریر کے احمدیہ جماعت کو گفتگو کے لئے ایک گھنٹہ وقت دیا گیا۔ مگر کوئی نہ بولا حالانکہ صدارت کی طرف سے عام اعلان تھا کہ احمدی آئیں تو ان کو عزت سے بٹھانا اور چائے پیش کرنا ان کے اردگرد اپنے والنٹیر بغرض حفاظت کھڑے کر دینا۔

لیکن افسوس کہ دونوں وقتوں میں کوئی نہ آیا حالانکہ اشتہارات میں مباحثہ کا بڑا شوق ظاہر کرتے تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطیفہ: ١٦ دسمبر کو احمدیہ اور اہل حدیث نمائندے بغرض تصفیہ شرائط یکجا بیٹھے۔ سب سے پہلے مبحث (مضمون بحث) مقرر کرنے کی تجویز پیش ہوئی۔ وفد اہل حدیث نے کہا، ابطال مسیحیت مرزا، کے ہم مدعی ہوں گے۔ احمدیہ وفد نے کہا جب تک ہم دعوی مع دلیل پیش نہ کرلیں آپ اس کا ابطال کیسے کر سکتے ہیں۔

بظاہر یہ جواب خوبصورت ہے لیکن اہل حدیث کا جواب اس سے بھی خوب تر ہے۔ اہل حدیث وفد نے کہا ہم اسی طرح ابطال مسیحیت کے مدعی ہوگے جس طرح آپ کے مسیح مہدی اور رسول عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ امرتسر میں ابطال الوہیت مسیح کے مدعی بنے تھے اور اول وآخر اپنی تقریر کا حق لیا تھا یعنی وہاں مضمون الوہیت مسیح کا تھا یہاں مسیحیت مرزا ہے۔

اس کے جواب میں بولے اصل کتاب میں پیش کرو، کیونکہ وہ جانتے تھے کہ جنگ مقدس کلکتہ کے اہل حدیثوں بلکہ کسی کے پاس بھی نہیں بلکہ آج کل قادیان سے بھی نہیں ملتی۔

ہر چند ادھر سے کہا گیا آپ مہربانی کرکے کتاب جنگ مقدس لائیں ہم دکھائیں گے۔ مگر احمدیت اور صداقت؟ ضدان مفترقان اے تفرق۔ نہ دکھانی تھی نہ دکھائی۔

کاش یہ گفتگو امرتسر میں ہوتی پھر دیکھتے کہ اس حوالہ سے انکار کرنا کیسے ہوتا

(ہمارے احباب مناظرین کو چاہیے کہ جنگ مقدس کے حوالے سے تکذیب مرزا کے خود مدعی بنا کریں جیسے مرزا صاحب تکذیب الوہیت مسیح کے مدعی بنے تھے مرزائی نہ مانیں تو ان سے لکھا لیا کرو کہ ہم مرزا صاحب کے فعل کا اتباع نہیں کرتے۔ ثناء اللہ امرتسری)

لطیفہ دوم: جس روز (١٧ دسمبر) کو بوقت شب ١٢ بجے جلسہ ختم کرکے تھکے ماندے ہم لوگ ڈیرے پر آئے، میں بمعہ اپنے ملازم کے مکان پر تھا۔ کپڑے اتار کر سونے لگے تھے چند احمدی نوجوان تشریف لائے اور کہنے لگے کہ ہمارے چنیوٹی برادر کہتے ہیں دس بیس آدمی ہمارے اور دس بیس آپ کے یک جا بیٹھ کر مباحثہ کریں تاکہ حق واضح ہوسکے۔ میں نے کہا بہت اچھا، کل صبح اسی مکان میں جمع ہوجائیں۔ ٦ بجے سے ٨ بجے تک گفتگو ہوگی۔ مضمون بحث آخری فیصلہ ہوگا۔ بولے کہ چھ بجے تک تو لوگ بستروں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی نہیں اٹھتے۔ میں نے کہا اچھا حافظ محمد امین صاحب سکرٹری جمیعت اہل حدیث سے مل کر وقت کا فیصلہ کرلو۔ اس وقت میں تھکا ماندہ ہوں اس سے زیادہ نہیں بول سکتا۔ اس وقت تو وہ چلے گئے صبح مناظرہ کے لئے نہ آئے۔

مختصر یہ کہ کلکتہ کے جلسہ میں اس دفعہ جماعت مرزائیہ نے بذریعہ اشتہارات بہت اچھی طرح شور مچایا، مگر سامنے آنے کی جرأت کیوں کی؟ یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں (جلسے کے دیگر مقررین میں عطاءاللہ شاہ بخاری اور مولانا ابوالکلام آزاد تھے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۱ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۸ ص ۳۔۵)

(مولانا ابوالکلام آزاد کی تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے مولانا ثناءاللہ امرتسری نے لکھا ہے:

آزاد نے کہا تھا: جن علماء نے یورپ کے اعتراضات سے دب کر قرآنی مسائل میں تبدیلی کی ہے ان کی بھی غلطی ہے جیسے سرسید مرحوم نے مسئلہ تعدد ازواج اور مسئلہ طلاق میں اپنی روش اختیار کی؛

مولانا ثناءاللہ امرتسری نے لکھا ہے:

ایک گروہ وہ ہے جس نے اسلام اور ہادی اسلام (ﷺ) پر مورخانہ حیثیت سے اعتراضات کئے ہیں جیسے سر ولیم میور نے سوانح محمد (ﷺ) لکھی جس کے جواب میں سرسید مرحوم نے خطبات احمدیہ اردو اور انگریزی میں لکھ کر ہادی اسلام کی سوانح کو پاک اور بےلوث ثابت کیا۔ کیا اتنے بڑے کا ناقدرشناسی کے قابل ہیں؟ نہیں بلکہ جزاھم اللہ کہنے کے مستحق ہیں۔

ہاں مولانا آزاد نے طلاق اور تعدد ازواج کے سلسلے میں سرسید کا ایسے پیرائے میں ذکر کیا جس سے سمجھا جاتا تھا کہ سرسید مرحوم مسئلہ تعدد ازواج اور طلاق میں یورپ کے حملے کی تاب نہ لا کر دوزانو ہو گئے، حالانکہ ایسا نہیں۔ سرسید احمد نے ان دونوں مسئلوں میں وہی روش اختیار کی ہے جو قرآن کی اور عام اہل اسلام کی ہے۔

سلسلہ کلام میں مولانا آزاد نے اپنے استاد مکرم مولانا شبلی مرحوم پر بھی چھینٹا ڈالا کیونکہ دولت کو یکجا محفوظ رکھنے والوں کی مذمت کی۔ بلکہ ان کے حق میں، برخود غلط، کا جملہ بھی کہا تھا حالانکہ اس کے محرک مولانا شبلی مرحوم تھے جنہوں نے ملک کے رؤساء کی اولاد کو دیکھا کہ ان کی حالت وہی ہوری ہے جو مولانا حالی مرحوم نے بتائی تھی

جو کی حضرت عشق نے رہنمائی۔ تو کر دی بھرے گھر کی دم بھر میں صفائی
پھر آخر لگے مانگنے اور کھانے۔ یوں ہی مٹ گئے یاں ہزاروں گھرانے

اس مشاہدہ پر مولانا شبلی مرحوم کو قلق پیدا ہوا تو آپ نے کوشش کی کہ وقف علی الاولاد کا قانون بن جائے۔ چنانچہ آپ کی مساعی جمیلہ سے قانون بن گیا جس کی رو سے موروثی جائداد محفوظ رہتی ہے، فوائد اور منافع سب کو حصہ رسدی پہنچتے ہیں۔ ہمارے خیال میں مولانا شبلی مرحوم کا یہ فعل ساری ہندی مسلم قوم پر بڑا احسان ہے۔ شکر اللہ سعیہ (اہل حدیث ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء ص ۴،۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تبلیغ

مولانا محمد عبدالغفار الخیریؒ قرول باغ دہلی سے لکھتے ہیں:

مثل ہے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ یہ مثل قادیانی تبلیغ پر بالکل صادق آتی ہے۔ غالباً ۵۰ برس کا زمانہ گذرا کہ بارش نے کہرام مچا دیا۔ دہلی والے آج تک اس بارش کو ڈھائی ڈھوئی کا مہینہ کہتے ہیں۔ کچے مکانوں کا تو کہنا ہی کیا بڑے بڑے پکے مکان پھٹ گئے اور گر گئے اور عرصہ تک یہ کیفیت جاری رہی۔ حکومت نے ایک انجنیئر مقرر کیا کہ جس مکان کی حالت نہایت مخدوش ہو، اس کو فوراً گرا دیا جائے تا کہ جان و مال اور متصل مکانوں کی حفاظت ہو سکے۔ یہ صاحب ڈھاؤ صاحب کے نام سے زبان زد عام ہوئے۔

معلوم نہیں کہ یہ نمونہ طوفان نوح اس زمانہ میں کس نبی و رسول کے نہ ماننے کی سزا تھا جو آج ہم یہ سمجھ لیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت و رسالت کے انکار کی وجہ سے سارے ہندوستان کے مسلمانوں کو چھوڑ، رہتک و جالندھر، سب کی طرف سے پکڑے گئے۔ درانحالیکہ امرتسر میں مولوی ثناء اللہ صاحب سیالکوٹ میں مولوی ابراہیم صاحب، لاہور میں مولوی ظفر علی خان صاحب، دہلی میں مفتی کفایت اللہ صاحب وغیرھم نہ صرف خود منکر رسالت و نبوت قادیانی ہیں بلکہ منکران مرزائی نبوت و رسالت کی تعداد بڑھانے میں ہمیشہ کوشاں رہتے ہیں۔ ان پرانے فدا شدہ شہروں کو چھوڑ کر نزلہ برعضو ضعیف، کیوں ہوا اور رہتک و جالندھر کے قادیانی مبلغ و فدا کا راس پریشانی میں کیوں مبتلا کئے گئے۔ اگر کہا جائے کہ وہ ہلاکت سے بچ گئے تو میں کہوں گا کہ الحمد للہ بکثرت مسلمان اور ہندو بھی بچ گئے طوفان نوح میں تو سوائے ایمان داروں کے اور کوئی نہ بچا۔

عذاب سے اللہ تعالیٰ جن کو بچانا چاہتا ہے ان کو عذاب آنے سے پہلے تدابیر سے آگاہ فرما دیتا ہے۔ جس طرح حضرت نوحؑ کو کشتی کی تدبیر بتا دی یا اور انبیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصلحاء کو موقع عذاب سے پہلے ہی نکال دیا گیا نزول عذاب کے وقت تو کبھی کوئی بچا نہیں اور نہ اللہ تبارک وتعالی کی یہ سنت ہے کہ نبی یا رسول کے اس دنیا فانی سے جانے کے بعد عذاب نازل فرمائے کہ ہمارے رسول کو جب وہ تم میں تھا کیوں نہیں مانا۔ عذاب نبی یا رسول کی حیات ہی میں آئے ہیں۔

جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی شان رحیمی اور بارگاہ الٰہی میں عزت وتوقیر تو ملاحظہ فرمائیے کہ فرمان ہوتا ہے

و ما کا ن اللّٰہ لیعذّ بھم و انت فیھم۔

(اللہ ایسا نہیں ہے کہ ان پر عذاب کرے اور تم ان میں موجود ہو)۔

آج جناب رسول اللہ ﷺ بذات مبارک ہم میں موجود نہیں لیکن آپ کی صحیح تعلیم قرآن مجید اور احادیث صحیحہ ہم میں موجود ہیں اور جو لوگ صرف زبان سے نہیں بلکہ دل سے ان کی تعلیم کو مانتے اور اس پر عامل ہیں یقیناً اللہ تعالی ان کو عذاب سے بچائے گا یہ عذاب تو ان لوگوں کی وجہ سے ہیں جنہوں نے اپنے مولویوں مشائخ اور پیروں کو بلا دلیل اقوال کو شرع بنا لیا اور حضور خاتم النبیین ﷺ کے بعد نئے نئے نبی اور رسول نکال کھڑے کئے کیونکہ رہتک میں ابھی پچھلے سال سے قادیانی اشاعت کی جدو جہد شروع ہوئی ہے اور یہ اللہ تعالی کی طرف سے تنبیہ تھی ان لوگوں کے لئے جو دین کی تکمیل اور لا نبی بعدی کے بعد نئے نبی و رسول کی ضرورت کو ثابت کرتے اور دامن محمدی ﷺ کو چھوڑتے ہیں۔

آنکھوں دیکھو اور اخبارات میں پڑھو جوں جوں قادیانی مذہب کی اشاعت بڑھتی جاتی ہے دنیا میں فتنہ فساد قتل و غارت الحاد بے دینی بھی پھیلتی جاتی ہے اور قہر الٰہی کے نمونے بھی دیکھے جا رہے ہیں۔ یہ صفت صرف تعلیم محمدی ﷺ ہی کی ہے کہ جتنی پھیلے اتنا ہی امن ہو۔ مصائب تکالیف اور عذاب سے نجات ہو۔ پڑھو سورۃ محمد کی دوسری آیت۔(ذلك با نّ الّذین کفروا اتّبعوا البا طل و انّ الّذین آ منوا اتّبعوا الحقّ من ر بّھم ۔کذ لك یضر ب اللّٰہ للنّاس امثا لھم۔ محمد : ۲)

آج بھی ہو جو براہیم کا ایمان پیدا
آگ کر سکتی ہے انداز گلستاں پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تبلیغ کا یہی خاصہ ہے کہ دنیا میں کچھ بھی وہ اسے کھینچ تان کر اپنی طرف لے جاتے ہیں سورہ منافقون میں اللہ تعالی نے فرمایا:

يحسبو ن كل صيحة عليهم هم العدوّ فا حذر هم قا تلهم الله انّى يؤفكو ن (المنا فقون :٤) (ترجمہ) سمجھتے ہیں کہ ہر بات انہی پر ہے پس ان سے بچو اللہ ان کو قتل کرے کس طرح دھکے کھاتے ہیں۔

دیکھو یہ کلام کس پر صادق آتا ہے کون ہے جو ہر بات کو اپنے اوپر لے جاتا ہے ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔ اللہ فرماتا ہے مانو یا نہ مانو تم جانو۔ رسول اللہ ﷺ کے بیٹے کے کا انتقال ہوتا ہے اسی دن سورج گرہن پڑتا ہے لوگ اس کو انتقال کی وجہ سے سمجھتے ہیں اور حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ یہ اللہ کی نشانی ہے اس کو کسی کی موت سے تعلق نہیں۔ قادیانی اصحاب ذرا ذرا سی بات کو مرزا غلام احمد صاحب کی وجہ سے بتاتے ہیں صادق اور کاذب کے فرق کو دیکھو اور دھوکوں سے بچو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء مطابق ۱۱ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۸ ص ۶)

الفضل قادیان غور سے سنے

امرتسر میں ۲۶ نومبر کو جو جماعت مرزائیہ اور امت مسلمہ کے افراد میں لڑائی ہوئی اس کی اہل حدیث مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۳۳ء میں صحیح روئداد لکھی گئی۔ مگر قادیان کا سرکاری اخبار الفضل (۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء) اہل حدیث کو بھی اپنی طرح کا غلط نویس جان کر اہل حدیث کی تردید میں ایک مبسوط مضمون لکھتا ہے اس پرچے کے آنے پر اہل حدیث تیار ہو چکا تھا اس لئے ہم ایک تجویز بغرض تصفیہ پیش کرتے ہیں۔

ایک غیر جانبدار کمیشن کے ذریعہ فیصلہ کرایا جائے کہ لڑائی کیونکر ہوئی۔ اس کمیشن سے یہ بھی ثابت ہو جائے گا کہ اہل حدیث کی رپورٹ صحیح ہے یا الفضل کی؟ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۳ء ص ۱۵)

لاہور میں مباحثہ

لاہور میں بتاریخ یکم جنوری با نتظام انجمن اہل حدیث قادیانیوں سے دو مضامین پر مباحثہ ہوا۔

۱۔ توہین انبیاء ۲۔ آخری فیصلہ مرزا صاحب۔ پہلے مضمون میں مناظر اہل حدیث منشی عبداللہ معمار تھے دوسرے میں فاتح قادیان خود پیش ہوئے حاضری اندازاً ۱۵۔۱۶ ہزار تھی حق کا اثر بہت نمایاں ہوا۔ مفصل آئندہ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۹ ص ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت احمدیہ سے استفسار

جناب مولوی محمد علی صاحبؒ تارکش جے پور سے لکھتے ہیں:

حضرات احمدی صاحبان! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے رسالہ ضرورۃ الامام میں یوں ارقام فرماتے ہیں:

مسیح موعود کے زمانہ کو اس سے بڑھ کر ایک خصوصیت ہے اور وہ یہ کہ پہلے نبیوں کی کتابوں اور احادیث نبویہ میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کے ظہور کے وقت یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے اور یہ سب کچھ مسیح موعود کی روحانیت کا پرتو ہوگا۔

(ضرورۃ الامام۔ص۴۔۵)

احمدی بھائیو! یہ جو مرزا صاحب قادیانی نے بیان کیا ہے، یہ احادیث نبویہ میں کہاں لکھا ہے؟ براہ کرم صحیح پتہ ان کتب احادیث کا دیجئے جن میں یہ لکھا ہے۔

کیا نابالغ بچوں سے مراد احمد نور کابلی، فضل احمد ساکن چنگا بنگیال وظہیر الدین اروپی وعبداللہ تیماپوری صاحبان ہیں؟ کیونکہ ان حضرات کو نبوت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پرتو نورانیت سے ملی ہے، اور عوام الناس کا روح القدس سے بولنا شاید ٹیلی فون مراد ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۹ ص ۸)

آخری فیصلہ اور تثلیث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عام رائے میں مسئلہ تثلیث عیسائیوں بہت بڑا بوجھ ہے۔ حتی المقدور مسیحی اس پر بحث کرنے کے لئے آمادہ نہیں ہوتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم دیکھتے ہیں کہ عیسائی تو تثلیث اور الوہیت مسیح پر بحث کرنے کو میدان میں اتر آتے ہیں، مگر مرزائی، آخری فیصلہ، پر بحث کرنے کو تیار نہیں ہوتے جس کا ثبوت سال ہا سال سے ہم کو ملتا ہے کہ ہر سال قادیان اور لاہور کے جلسوں کے موقع پر ہم درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے ساتھ مضمون، آخری فیصلہ، پر بحث کر کے معاملہ یک سو کریں۔ قادیان سے تو جواب نہیں آتا، ہاں لاہور سے آتا ہے، جو نہ آنے کے برابر ہے۔

کہتے ہیں پہلے وفات مسیح، دجال کی حقیقت، مجدد کی تعیین وغیرہ پر بحث ہو کر فیصلہ ہو جائے، پھر اس مسئلے پر بحث ہونی چاہیے۔ یہ جواب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے ملتا ہے۔ حیرانی ہوتی ہے کہ یہ لوگ کس لیاقت اور دیانت سے دنیا کو مناظرات کی دعوت دیتے ہیں۔ کیا کوئی مخالف اسلام ان سے کہے کہ اسلام کی تعلیم متعلقہ حج کی فلاسفی ہم کو سمجھا دو۔ اس سے یہ کہیں گے کہ پہلے استنجا، وضو، نماز کے مسائل طے کر لو پھر حج پر چلو۔

بھلے لوگو! تمہارا ہیرو، تمہارا مجدد، تمہارا مہدی، تمہارا مسیح موعود، وغیرہ موت کاذب کے تقدم کو فیصلہ کن قرار دیتا ہے مگر آپ مرید ہو کر اس کے ساتھ دوسری باتوں کو بھی ملاتے ہو۔ ایں چہ بو العجبی است۔ اسی کو کہتے ہیں:

نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

اس دفعہ لاہور کی مرزائی جماعت نے دریا دلی سے کام لے کر دو مضمونوں پر آدھ آدھ گھنٹہ مناظرہ کا وقت رکھا۔

اول، کیا مرزا صاحب نے دعویٰ نبوت کیا ہے؟

دوم، کیا توہین انبیاء کی۔

ہم نے یہ دریا دلی دیکھ کر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو اشتہار اور خط رجسٹری بھیجا کہ ہم آپ کے پرانے تعلق دار اور درخواست کنندہ ہیں اس لئے ہمیں بھی وقت ملنا چاہیے۔

جواب آیا پہلے ان مسائل مذکورہ پر گفتگو ہو کر فیصلہ ہونا چاہیے۔ ان کے بعد آخری فیصلہ کی باری ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سبحان اللہ! یہ ہیں آج کل کے جدید علم کلام کے موجد:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

آخر انجمن اہل حدیث لاہور کو غیرت آئی تو اس نے دو مضمونوں پر مناظرہ کا انتظام کیا جسکا اشتہار درج ذیل ہے:

اعلان مناظرہ:

آج کل لاہور وقادیان میں مرزائی جماعتوں کے جلسے ہو رہے ہیں جس میں مرزا صاحب کو سچا ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا جا رہا ہے۔ اس بنا پر ضروری سمجھا گیا کہ ان ہر دو جماعتوں کو مناظرہ کی کھلی دعوت دی جائے اور انہیں موقع دیا جائے کہ وہ مرزا صاحب کے دعاوی کی صداقت ثابت کریں۔

چنانچہ یکم جنوری ۱۹۳۴ء بروز پیر ایک بجے دوپہر بیرون باغ موچی دروازہ کے ایک زبردست جلسہ عام ہوگا پروگرام یہ ہے۔

پہلا اجلاس ایک بجے سے تین بجے تک صدارت مولانا عبدالحنان۔

مقرر جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری (فاضل مرزائیات)

موضوع۔ مرزا صاحب اور توہین انبیاء۔ ایک گھنٹہ تقریر، ایک گھنٹہ مناظرہ

دوسرا اجلاس۔ ساڑھے تین سے ساڑھے پانچ بجے تک۔

بصدارت مولانا سید محمد داؤد غزنوی۔

مقرر۔ حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان۔

موضوع، مرزا صاحب کا آخری فیصلہ۔ ایک گھنٹہ تقریر۔ ایک گھنٹہ بحث

نوٹ: ہر دو جماعتیں اپنے اپنے نمائندوں کے متعلق ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء تک دفتر انجمن اہل حدیث میں اطلاع دیں۔

المشتھر: سکرٹری انجمن اہل حدیث لاہور

(اس جلسہ کی روداد آئندہ پرچہ میں درج ہوگی۔ انشاء اللہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۲ ص ۸-۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ابراہیمی پر اعتراض

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں حضرت ابراہیمؑ کی بابت ایک حقیقت کا اظہار آیا ہے۔ اس پر بہت سے منکرین حدیث بلکہ بعض قائلین حدیث بھی اعتراض کرتے ہیں۔ جماعت مرزائیہ نے تو آج کل اس حدیث کو اپنا سہارا بنا رکھا ہے۔ اس لئے آج ہم اس مشکل کو اپنے ناقص علم کے مطابق حل کرتے ہیں۔ انشاء اللہ

حدیث شریف مذکورہ کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی ھریرہؓ قال قال رسول اللہ ﷺ لم یکذب ابراھیم الّا ثلاث کذبات (حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت ابراہیمؑ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا مگر تین جھوٹ)۔ (بخاری۔ص ۴۷۴)

معترضین اس حدیث پر دو طرح اعتراض کرتے ہیں۔ ایک اس طرح کہ نبی کی شان نہیں کہ جھوٹ بولے۔ دوسرا اس طرح کہ قرآن مجید میں حضرت ابراہیمؑ کو صدیق کہا گیا ہے اور حدیث شریف میں ان کے تین جھوٹ بیان ہوئے ہیں اس لئے یہ حدیث قرآن کے مخالف اور ناقابل قبول ہے۔

مرزائی اس حدیث سے یہ فائدہ بھی لینا چاہتے ہیں کہ ایک دو تین جھوٹوں کے باوجود حضرت ابراہیمؑ نبی صدیق رہے، تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اگر چند جھوٹ ثابت ہو جائیں تو ان کی نبوۃ میں کیا خرابی لازم آتی ہے؟

پس ان اعتراضوں کے جوابات غور سے سنئیے۔ اصل اصول ایسے امور سمجھنے کا وہ حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

انّما الاعمال باالنّیّات۔ (یعنی اعمال شرعی کا وجود نیتوں سے ہے)

جیسی نیت ویسا پھل۔ مناسب ہے کہ اصل مقصد سے پہلے ایک حدیث بطور مثال پیش کر دیں۔ اس مثالی حدیث میں غلط گوئی کی اجازت لے کر صحابہ کی ایک جماعت ایک کار خاص کو جاتی ہے اور کامیاب ہو کر دربار رسالت میں رپورٹ کرتی ہے۔ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث یہ ہے:

قال رسول الله ﷺ من لكعب بن الا شرف، فانه قد آذى الله ورسوله۔ فقام محمد بن مسلمة فقال :يا رسول الله أتحبّ ان اقتله۔ قال: نعم۔ قال فأذن لی ان اقول شيئاً۔ قال: قل۔ فاتاه محمد بن مسلمه فقال :انّ هذا الرجل (محمداً) قد سألنا صدقة، و انّه قد عنّانا و انی قد اتيتك استسلِفك۔ قال و ايضاً و الله لتملنّه۔ قال انّا قد اتبعناه فلا تحبّ ان ندعه حتّى ننظر الى شئى يصير شأنه۔ و قد اردنا ان تسلفنا وسقاً او وسقين۔ فقال: ارى فيه ؛ وسقاً او وسقين۔ فقال نعم، ارهنونی .. (الی).... فقال اتأذن لی ان اشمّ رأسك ۔قال نعم۔ فشمّه ثم أشمّ اصحابه۔ ثم قال اتأذن لی۔ قال نعم۔ فلما استمكن منه قال دونكم، فقتلوه، ثم اتوا النبی ﷺ فاخبروه۔ (بخاری۔ حدیث نمبر ۴۰۳۷) (ترجمہ: ایک دفعہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ہے جو کعب بن اشرف سے بدلہ لے اس نے اللہ اور رسول کو ایذا دی ہے یعنی بغاوت پھیلا رکھی ہے۔ یہ سن کر محمد بن مسلمہ نے کھڑے ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کو قتل کر دوں۔ فرمایا ہاں، اس نے عرض کیا تو پھر مجھے اجازت دیجئے کہ میں آپ کے حق میں کچھ نا مناسب الفاظ اس کے سامنے کہہ دوں۔ فرمایا کہہ دینا۔ پس محمد بن مسلمہ نے کعب کے پاس آ کر کہا کہ اس شخص (محمد ﷺ) نے ہم سے بار بار صدقہ مانگ کر ہم کو تنگ کر رکھا ہے میں آپ کے پاس اس لئے آیا ہوں کہ آپ مجھ کو کچھ قرض دیں۔ اس نے کہا آئندہ اتنا مانگے گا کہ تم اس سے زیادہ تنگ ہو جاؤ گے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا اب تو ہم اس کے پیچھے ہو لئے کہ دیکھیں اس کا کیا انجام ہوتا ہے؟ اس گفتگو کے بعد محمد بن مسلمہ نے کعب کو کہا کیا آپ مجھے اجازت دیں گے کہ آپ کے سر کے بالوں سے خوش بو سونگھوں۔ اس نے کہا ہاں پس اس نے اس کے سر کو سونگھا اور اپنے ساتھ والوں کو سونگھایا۔ پھر کہا ایک دفعہ اور اجازت دیجئے جب اس نے اجازت دے دی تو اچھی طرح سے اس کے سر کو پکڑ لیا اور ساتھیوں کو آواز دی کہ پکڑ لو۔ پس انہوں نے اس کو قتل کر کے دربار رسالت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اطلاع دی)۔

ناظرین! اس حدیث میں صحابہ نے کعب کے سامنے بحق رسالت جو کچھ کہا وہ قطعاً نا درست ہے بلکہ ایمان کے سراسر خلاف ہے مگر کیا کوئی کہے گا کہ واقعی انہوں نے ایمان کے خلاف کام کیا۔ نہیں تو کیوں نہیں؟ اس لئے کہ دینی مقصد کیلئے اجازت لے کر یہ کام کیا۔ اس واقعہ کو یاد رکھ کر سنئیے:

۱۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے جب بت توڑ دیئے تو ان کو ماخوذ کر کے پنچوں کے سامنے لایا گیا اور سوال ہوا کہ تو نے یہ کام کیا ہے؟

یہ سوال جواب قرآن میں یوں مذکور ہے

قالوا ءأنت فعلت هذا بآلهتنا يا ابراهيم . قال بل فعله كبيرهم هذا فاسئلوهم ان كانوا ينطقون (الانبیاء: ۶۲-۶۳) (میں نے نہیں بلکہ ان کے اس بڑے بت نے ایسا کیا ہے۔ اگر یہ بول سکتے ہیں تو ان سے پوچھ لو)

اس کلام میں فعل کا فاعل بڑے بت کو بنایا ہے جو مگر حقیقت یہ نہیں نہ بڑے بت نے دوسرے بتوں کو توڑا، نہ مشورہ یا حکم دیا۔

۲۔ چونکہ حضرت ابراہیمؑ کو بت خانہ کی طرف لے جانا چاہتے تھے اس لئے انہوں نے بطور معذرت کہا انّی سقیم (میں بیمار ہوں)۔

بقرینہ مقام بیماری سے مراد وہ بیماری ہونی چاہیے جو چلنے پھرنے سے مانع ہو، چونکہ آپ کی حالت ایسی نہ تھی لہذا کلام غلط ہے

۳۔ تیسری بات حدیث میں یہ آئی ہے کہ ایک ظالم حاکم کے سامنے بغرض حفاظت اپنی منکوحہ (بیوی) کو اخت (بہن) کہہ کر بچا لیا۔

یہ ہیں وہ تین جملے جن میں سے دو تو قرآن مجید میں مذکور ہیں، ایک حدیث میں ہے۔

ان سارے واقعات کے متعلق حضرت ابراہیمؑ کا کلام حدیث میں یوں منقول ہے:

انّی کذبت ثلاث کذبات۔ (میں نے تین دفعہ جھوٹ کیا)

مگر رسول اللہ ﷺ نے اسی حدیث میں بطور بریت فرمایا:

ما منها كذبة الا ما حل بها عن دين الله (متفق علیہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی یہ تینوں جھوٹ ایسے تھے کہ ان کی وجہ سے حضرت ابراہیم دینی مواخذہ سے نکل گئے۔

مطلب اس کا یہ ہے کہ دینی کام میں جوان پر تکلیف آئی تھی ایسا کرنے سے اس تکلیف سے آپ بچ گئے۔ اس لفظ میں پیغمبر اسلام نے حضرت ابراہیمؑ کو اسی طرح جھوٹ کے مواخذہ سے بری ظاہر فرمایا جس طرح کہ محمدؓ بن مسلمہ، قاتل کعب بن اشرف کو باوجود آلودہ بالکذب ہونے کے بچالیا۔ پس جس طرح محمدؓ بن مسلمہ کا کذب باوجود وقوع پذیر کے ہونے اہل معرفت کے مقولہ، سب صحابی ثقہ، کے خلاف نہیں اسی طرح حضرت ابراہیمؑ باوجود ان تین واقعات کے صدیقاً نبیاً ہیں۔

ہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذبات ایسے نہیں وہ تو اپنے دعوی کے اثبات کے لئے بطور دلیل کے لاتے ہیں جو وقوع پذیر نہیں ہوتے تو منکرین کو دعوت اسلام پر اعتراض کرنے کا موقع ملتا ہے پھر اس سے اس کو کیا نسبت سوائے اس کے کہ کہا جائے:

شیر قالیں دگراست و شیر نیستاں دگراست

نتیجہ: اسی لئے مرزا صاحب قادیانی نے اس حدیث پر اعتراض کرنے والوں کو بہت مکروہ الفاظ سے یاد کیا ہے (آئینہ کمالات اسلام) (باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۰ ص ۳-۴)

لاہور میں مناظرہ مرزائیہ

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

جیسا کہ ناظرین گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ملاحظہ فرما چکے ہیں لاہور میں قادیانیوں سے ایک تاریخی مناظرہ ہوا جس کے دو حصے تھے۔

ایک حصہ یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے انبیاء کرام خصوصاً حضرت مسیح ابن مریم کی توہین کی ہے۔ یہ حصہ خاکسار معمار کے سپرد تھا۔

دوسرا حصہ، مرزا صاحب کا مولوی ثناء اللہ صاحب سے آخری فیصلہ تھا، یہ حصہ شیر پنجاب مولانا فاتح قادیان کے سپرد تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاضری اندازاً ۱۵۔۱۶ ہزار نفوس کی ہوگی۔ بیرون موچی دروازہ کھلے میدان میں جلسہ منعقد ہوا۔ میرے وقت میں صدر مولانا عبدالحنان مقیم لاہور تھے۔ دوسرے وقت کے صدر مولانا داؤد صاحب غزنوی تھے جو جلسہ کا افتتاح کر کے بوجہ علالت واپس چلے گئے، اس لئے دوسرے وقت بھی مولانا عبدالحنان نے صدارت فرمائی۔

میرے دلائل کا خلاصہ یہ تھا:

میں (عبداللہ معمار) نے اپنی تقریر میں دس بارہ کے قریب مرزا صاحب کی تحریرات پیش کیں جن میں صاف اور واضح الفاظ میں حضرت مسیح کی توہین کی گئی تھی بطور مثال ایک دو تحریرات درج ذیل ہیں۔ مرزا صاحب چشمہ مسیحی میں لکھتے ہیں:

حضرت عیسی نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا بدزبانی میں اس قدر بڑھ گئے کہ یہودی بزرگوں کو ولدالحرام تک کہہ دیا (ص ۵)

اسی طرح نسیم دعوت و کشتی نوح میں لکھا:

حضرت عیسی شراب پیا کرتے تھے۔ (ص ۶۵، ۶۷)

اس کے جواب میں مولوی سلیم نے یہ عذر کیا کہ حضرت مرزا صاحب نے حضرت مسیح کی توہین نہیں کی بلکہ، یسوع کی ہے جو عیسائیوں کا فرضی خدا ہے اور شراب کے متعلق بھی مرزا صاحب نے محض عیسائیوں کا مسلمہ عقیدہ لکھا ہے نہ کہ خود اپنا۔

جواب الجواب میں خاکسار نے کتب مرزا صاحب سے دکھا دیا کہ یہاں کسی فرضی یسوع کا ذکر نہیں بلکہ، حضرت عیسی علیہ السلام، کا نام مسطور ہے اور شراب کے متعلق بھی مرزا صاحب کی تحریر سے دکھا دیا کہ مرزا صاحب صاف لکھتے ہیں کہ:

میرے نزدیک مسیح شراب سے پرہیز کرنے والا نہ تھا۔ (ریویو۔ ج ۱ ص ۱۲۴)۔

اس کے بعد مرزائی مولوی صاحب سے کچھ جواب نہ بن سکا۔ فللہ الحمد

ساڑھے تین بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک فاتح قادیان کا وقت تھا۔ حاضرین ہزاروں کی تعداد میں پرے باندھ کر ہمہ تن گوش ٹکٹکی لگائے متوجہ تھے۔ مولانا داؤد غزنوی نے افتتاحی تقریر نہایت مختصر لفظوں میں ادا کرتے ہوئے ٹھیک فرمایا کہ مرزائی مضمون مولانا ثناء اللہ کی زبان سے خاص لطف دیتا ہے کیونکہ ممدوح کو اس فن میں خاص کمال ہے اور مرزا صاحب قادیانی سے خاص تعلق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور میں انجمن حمایت اسلام کے جلسہ پر بڑا بھاری اجتماع ہوتا ہے مگر مولانا فاتح قادیان کے دوران تقریر میں اس سے بھی زیادہ اجتماع تھا۔

مولانا ثناء اللہ صاحب نے شروع تقریر میں بیان کیا کہ میں نے مرزا صاحب کے متعلق بڑی محنت کی، دعائیں کیں، استخارے کیئے، کتب بینی کی، آخر میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزائی مباحث لفظی نہیں بلکہ عرفانی ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب کا دعوی عالمانہ نہیں بلکہ عارفانہ ہے۔ وہ کھلے الفاظ میں اپنے مدارج علیا کا اظہار کرتے ہیں:

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

بلکہ یہ بھی کہتے ہیں:

آدم نیز احمد مختار در برم جامہ ءہمہ ابرار

اس لئے میں نے ابتداء ہی سے مرزا صاحب کے کمالات عالیہ پر توجہ کی چنانچہ سب سے پہلی کتاب میں نے الہامات مرزا لکھی۔ پھر کئی ایک رسائل اسی موضوع پر لکھے۔ آخر مجھے خیال آیا کہ اس بات کا سراغ چلاؤں کہ مرزا صاحب نے یہ دعاوی کہاں سے اخذ کئے ہیں تو بحکم جوئندہ یابندہ آخر میں نے سراغ لگا لیا کہ یہ سب کچھ بہاء اللہ ایرانی (مدعی رسالت) سے اخذ کیا ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے متعلق میری آخری کتاب، بہاء اللہ اور میرزا، شائع شدہ ہے جس میں میں نے حوالہ جات صحیحہ سے اپنا دعوی ثابت کر دیا ہے۔

چونکہ میری طرف سے مرزا صاحب پر سختی سے تعاقبات ہوتے تھے اس لئے انہوں نے تنگ آ کر مجھے مباحثہ مناظرہ کے لئے دعوت نہیں دی بلکہ اپنے روحانی بلند پایہ کے لحاظ سے میرے اور خود بدولت کے مابین بذریعہ موت، خدا سے فیصلہ چاہا چنانچہ آپ کا اشتہار مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یوں ہے:

مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔

یستنبئونك احق هو ۔ قل ای و ربی انه لحق ۔

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علی من اتبع الهدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے ۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا ۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا ۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے ۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے ۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر ۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے ۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا ۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے ۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔۔ الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید

بعد ازاں فرمایا۔ قرآن شریف میں حضرت یوسفؑ کے مقدمہ کی مثل مرقوم ہے جس میں فریق مخالف (زلیخا) کے اہل میں سے ایک گواہ کی گواہی پر حضرت یوسف بری ہو گئے تھے۔ میں قرآنی تعلیم کے ماتحت مرزا صاحب کے اہل میں سے ایک نہیں چار گواہ پیش کرتا ہوں جن کے بیانات میری تائید کرتے ہیں کہ اس دعا کا نتیجہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف نکلا۔

آپ نے فرمایا: میں مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی راست گوئی کا اعتراف کرتا ہوں کہ وہ کمال راست بازی سے میرے حق میں شہادت دے چکے ہیں۔ مرزا صاحب نے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال کیا مولوی محمد علی صاحب ان دنوں قادیانی رسالہ ریویو کے اڈیٹر تھے مرزا صاحب کے انتقال کے بعد جو سب سے پہلا رسالہ نکلا جس میں مرزا صاحب قادیانی کے انتقال ہی کے مضامین ہیں، اس رسالہ میں آپ کی شہادت صادقہ یوں درج ہے:

ثناء اللہ اور عبدالحکیم:

ان دونوں کا کچھ الگ ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ خیال کیا جاتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی زندگی ہی میں ان دونوں کا ہلاک ہونا ضروری تھا یاد رکھنا چاہیے کہ ایک مثال سے صدق اور کذب نہیں پرکھا جاتا بلکہ ہمیشہ کثرت کو دیکھنا چاہیے جنہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کے خلاف مباہلے کئے یا بددعائیں کیں یا جن کے خلاف حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بددعا کی ان میں سے کتنے اب نظر آتے ہیں جہاں بیسیوں ایسی مثالیں موجود ہیں کہ معاندین خدا کے برگزیدہ کا مقابلہ کرکے ہلاک ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں ایک دو مثالیں بچ رہنے والوں کی النادر کالمعدوم سمجھنی چاہییں۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء)

آپ (مولانا ثناء اللہ امرتسری) نے بطور نتیجہ فرمایا کہ اس بیان سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ بموجب اعلان مرزا صاحب، ان سے پہلے مجھے مرنا چاہیے تھا مولوی محمد علی صاحب مانتے ہیں کہ میں حسب اعلان نہیں مرا۔

اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ یہ شاذ و نادر ہے جو کالعدم ہے اس لئے بزعم ان کے مرزا صاحب قادیانی کی صداقت میں حارج نہیں ہوسکتا۔

آپ نے فرمایا کہ میرے حق میں اتنا بیان کافی ہے کہ مولوی محمد علی صاحب نے تسلیم کرلیا کہ حسب اعلان مرزا صاحب، ثناء اللہ کو ان سے پہلے مرنا چاہیے تھا۔ باقی رہا یہ کہ یہ واقعہ شاذ و نادر ہے اور دشمنان مرزا کثرت سے پہلے مر رہے ہیں۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے دعوی کے ثبوت میں ایک تمسک پیش کرے جس میں اصل رقم کا لفظ مشکوک ہو تو کیا وہ مدعی حاکم کو کہہ سکتا ہے کہ حضور میرے تمسک میں بیس سطریں ہیں ہر سطر میں بیس بیس لفظ ہیں جو سب کے سب صحیح ہیں اگر رقم کا ایک ہندسہ صحیح نہیں تو کیا ہوا باقی اکثر تو صحیح ہیں۔ کیا ایسا مدعی بریلی کے پاگل خانے میں نہ بھیجا جائے گا۔

اس کے ساتھ ہی آپ نے دوسرا گواہ مولوی محمد احسن امروہی کو پیش کیا وہ بھی مرزا صاحب قادیانی کے اس اعلان کو دعا قرار دیتے ہیں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

ایسی دعائیں تو حضرت سید المرسلین کی بھی قبول نہیں ہوئیں۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان، مذکور۔ص ۲۳۸)

یہ حوالہ پیش کر کے فرمایا چونکہ یہ دونوں بیان حکیم نور الدین خلیفہ اول کے سامنے شائع ہوئے تھے اس لئے بحکم نبی الامر المدینہ حکیم صاحب بھی ان بیانوں کے مصدق ہیں۔ چونکہ مناظرہ میں مخاطب قادیانی مبلغ تھے اس لئے فرمایا یہ مت کہنا کہ محمد علی ہماری جماعت کا آدمی نہیں، غیر مبائع ہے اس لئے اس کا قول ہم پر حجت نہیں، کیونکہ یہ شہادت اس وقت کی ہے جب محمد علی کی مدح میں قادیان میں قصیدے لکھے جاتے تھے تمام جماعت ان کی فضیلت پر متفق تھی ساری جماعت میں وہ مایہ ناز تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا گواہ آپ نے موجودہ خلیفہ قادیان (محمود احمد) کو پیش کیا جنہوں نے رسالہ تشحیذ الاذہان میں اقرار کیا ہوا ہے کہ یہ اعلان ایک انذاری پیش گوئی ہے۔

فرمایا پیش گوئی جملہ خبر یہ ہوتی ہے جس کا صدق ضرور ہوتا ہے۔ ان چار گواہوں کے بیانات حاضرین کو خوب ذہن نشین کرائے گئے۔

فریق ثانی کی طرف سے ملک عبدالرحمٰن بی اے گجراتی پیش ہوئے۔ ان چاروں شہادتوں کی نسبت تو یہ ایک حرف بھی نہ کہا۔ کہا تو یہ کہا کہ:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اعلان آخری فیصلہ، دعائے مباہلہ تھی۔ آپ (ثناءاللہ امرتسری) نے چونکہ مباہلہ سے انکار کر دیا تھا اس لئے مباہلہ منعقد نہیں ہوا لہذا یہ اعلان حجت نہ ہوا۔

مولانا ثناءاللہ نے فرمایا کہ مرزا صاحب نے اعجاز احمدی مطبوعہ ۱۹۰۲ء اور حقیقۃ الوحی میں ۱۹۰۶ء میں اعلان کیا تھا کہ میں آئندہ کسی کو مباہلہ کا چیلنج نہ دونگا۔ پھر یہ ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء والہ اشتہار آخری فیصلہ چیلنج مباہلہ کیوں کر ہوسکتا ہے؟

اس کے جواب میں فریق ثانی کو بڑی دقت پیش آئی اور اس نے پہلو بدل کر کہا کہ یہ اعلان مرزا صاحب کا نہیں بلکہ آپ (ثناءاللہ) نے جو ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے اخبار اہل حدیث میں مباہلہ کا چیلنج دیا تھا یہ اعلان اس کی منظوری ہے۔

مولانا ثناءاللہ نے فرمایا میں نے جو ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو چیلنج دیا تھا اس کا جواب مرزا صاحب کی طرف سے اخبار الحکم ۳۱ مارچ اور بدر ۴۔ اپریل میں چھپا تھا کہ ہم اس چیلنج کے مطابق مباہلہ اس وقت کریں گے جب ہماری کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہو جائے گی۔ وہ کتاب ہم آپ کو بھیج کر معلوم کریں گے کہ آپ نے اس کو پڑھ لیا ہے۔ پھر مباہلہ کریں گے۔ کتاب ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی مگر مجھے نہ ملی تو جون ۱۹۰۷ء میں میں نے تقاضا کیا تھا۔ حسب تحریر مرزا صاحب کتاب مجھے مل جاتی۔ میں اسے پڑھ لیتا۔ اور مرزا صاحب میرا امتحان لے لیتے تو اس کے بعد مباہلہ ہونا چاہیے تھا۔ اب انصاف سے بتاؤ کہ ۱۵ اپریل ۱۸۰۷ء کا اشتہار آخری فیصلہ اعلان مباہلہ کیسے ہوا؟ کیا کوئی حاکم کسی مقدمہ کی تاریخ ۱۵ فروری مقرر کر کے یکم جنوری کو فیصلہ سنا دے تو یہ حاکم منصف ہے یا ظالم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریر بڑی بسیط اور لطیف تھی جس کو حاضرین نے بڑی توجہ سے سنا اور فائدہ اٹھایا لاہور میں یہ مناظرہ بے مثل رہا اور رہے گا۔ انشاء اللہ

خدا کا شکر ہے کہ دلائل کی رو سے حاضرین پر واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب ایک طرف تو توہین مسیح کے مرتکب ہوئے ہیں اور دوسری طرف اپنے اعلان کی رو سے پہلے مر کر خدا کے ہاں کاذب ٹھہرے ہیں۔ الحمد لله علی ذلك

ناظرین کرام! مولوی محمد علی صاحب لاہوری جو مولانا ثناء اللہ کی دعوت مناظرہ پر، ہاں، نہیں کرتے اس کی وجہ یہی ہے کہ مولوی صاحب موصوف جانتے ہیں کہ میرا لکھا ہوا پیش کیا جائیگا اقرأ كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيباً۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۰ ص ۴۔۶)

آخری فیصلہ کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! حق تو یہ ہے کہ آخری فیصلہ مرزا قادیانی نے امت مرزائیہ کو جس قدر پریشان کر رکھا ہے کسی اور امر نے ان کو اتنا پریشان نہیں۔ لاہوری جماعت نے تو وہی جواب دیا جو گذشتہ سال دیا کہ پہلے وفات مسیح پر، پھر دجال، پھر مجددین وغیرہ پر بحث ہو، ان مباحث کے فیصلے کے بعد مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ پر بحث ہوگی۔ ان امور کے تصفیہ کے لئے بھی عجیب طریق اختیار کیا ہے جس کے جواب کے لئے خدا نے یہ سبب بنا دیا کہ لاہور ہی میں جلسہ عام میں مباحثہ ہوا جس میں قریباً ۱۵۔۱۶ ہزار آدمی ہوں گے۔ سب نے حقیقت حال بھانپ لی۔ لیکن قادیان سے جو جواب آیا وہ قادیان ہی کے لائق تھا کیونکہ جس طرح قادیان ایک بے نظیر بستی ہے اس کے رہنے والے خصوصاً خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) بھی بے نظیر ہیں۔ ہمارے اشتہار کا جواب خلیفہ قادیان نے حسب ذیل دیا ہے:

ہمیں اس اشتہار کی کیا پرواہ جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہماری جماعت روز بروز زیادہ ہو رہی ہے مولوی ثناء اللہ اگر ہماری ترقی میں روک ہوتے تو یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترقی نہ ہوتی دیکھئے اس سال بیس ہزار آدمی شریک جلسہ ہوئے ہیں سات سو نئے اشخاص داخل بیعت ہوئے ہیں۔

بہت خوب! نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ جس قوم کی ترقی ہو، مخالف کی بات نہ سنے، نہ اس سے گفتگو کرے، پھر امت مرزائیہ عیسائیوں اور آریوں سے کیوں آئے دن سر جوڑا کرتی ہے۔ کیا اسے معلوم نہیں کہ عیسائی کس قدر ترقی کر رہے ہیں۔ علاوہ اس کے مرزائیوں کی ترقی کا یہ حال ہے کہ مرزا صاحب متوفی اپنی امت کا شمار چار لاکھ بتاتے رہے مگر جدید مردم شماری میں پنجاب کی ساری جماعت (قادیانی، لاہوری) ۵۶ ہزار ہی نکلی۔ ان کے علاوہ پانچ دس ہزار دیگر بلاد کے احمدی ہوں گے جو بقول خلیفہ محمود احمد بہت ہی کم ہیں، سارے مل ملا کر ۶۶ ہزار ہوں گے۔ کیا یہ ترقی اصلی ہے یا ترقی معکوس؟ برخلاف اس کے آریوں کا شمار نئی مردم شماری میں دس لاکھ تک پہنچا ہے اور عیسائیوں کا قریباً پچاس لاکھ تک۔

خلیفہ قادیان کہتے ہیں کہ آخری فیصلے کو ہم اپنی راہ میں رکاوٹ نہیں جانتے۔ ہاں صاحب! روک کا آپ کو پتہ لگ جاتا اگر آپ یکم جنوری ۱۹۳۴ء کو بمقام لاہور ملک عبدالرحمٰن قادیانی سے ہمارا مناظرہ سنتے۔ یقین ہے کہ آپ یا تو ہم سے متفق ہو جاتے یا اپنے مبلغوں کو بحلف تاکید کرتے کہ خبردار اس مبحث پر کبھی مناظرہ نہ کرنا۔

خلیفہ قادیان نے یہ بھی کہا ہے۔ مولوی ثناء اللہ اپنے ہی قول سے مسیلمہ کی زندگی میں ہے۔ تو اس کے جواب میں ہم کہتے ہیں کہ جب آپ کے پاس (میرے خلاف) ایسی زبردست دلیل ہے تو پھر آپ اس امر (آخری فیصلہ) پر فیصلہ کن مناظرہ کرنے سے کیوں جان چراتے ہیں۔ ذرہ سامنے تو آئیں پھر دیکھیں کہ خدا کی مدد کس کے شامل حال ہوتی ہے۔

خلیفہ صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ اپنی جماعت میں اتنا ذلیل ہو گیا ہے کہ اس کی سرداری کی بجائے انہوں نے ایک ریٹائرڈ پٹواری کو امیر بنا لیا ہے۔ جناب کو معلوم نہیں کہ آپ کے مقابلے میں لاہور میں حضرت، ایدہ اللہ، امیر بنائے گئے تو آپ کو کتنی ذلت پہنچی ہوگی۔

ناظرین! یہ سب باتیں دراصل مناظرہ سے جان بچانے کے حیلے بہانے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ پس وہ یاد رکھیں

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۲ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۱ ص ۵)

مرزا صاحب کی عمر

جناب مولوی محمد علی صاحبؒ تارکش، جے پور سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت نعمت اللہ شاہ ولی مرحوم کے ایک شعر کی شرح میں اپنے رسالہ نشان آسمانی میں یوں تحریر فرماتے ہیں:

تا چہل سال اے برادر من
دور آں شہسوار مے بینم

یعنی اس روز سے جو وہ امام ملہم ہو کر اپنے تئیں ظاہر کرے گا چالیس برس تک زندگی بسر کرے گا اب واضح رہے کہ یہ عاجز (مرزا قادیانی) اپنی عمر کے چالیس برس میں دعوت حق کے لئے بالہام خاص مامور کیا گیا اور بشارت دی گئی کہ اسّی (۸۰) تک یا اس کے قریب تیری عمر ہے۔ سو اس الہام سے چالیس برس تک دعوت ثابت ہوئی ہے جن میں سے دس برس کامل گذر بھی گئے، دیکھو براہین احمدیہ صفحہ ۲۳۸ و اللہ علی کل شیء قدیر۔

(نشان آسمانی۔ ص ۱۵)

اس سے قبل اسی رسالہ نشان آسمانی کے صفحہ ۷۔۸ پر لکھتے ہیں:

انہیں اشعار میں ایک یہ بھی اشارہ ہے کہ وہ مبعوث ہونے وقت سے چالیس برس تک عمر پائے گا.... براہین احمدیہ کے دیکھنے سے ظاہر ہو گا کہ یہ عاجز اپنی عمر کے چالیسویں سال میں مبعوث ہوا جس کو گیارہ برس کے قریب گذر گئے۔

ان ہر دو مقاموں پر مرزا غلام احمد صاحب نے اپنا چالیس سال کی عمر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبعوث ہونا اور بعد مبعوث ہونے کے چالیس برس تک زندہ رہنا بیان کیا ہے۔نعمت اللہ صاحب ولی کے شعر سے ہی نہیں بلکہ اپنے الہام سے بھی۔

رسالہ نشان آسمانی، مرزا صاحب قادیانی نے مئی ۱۸۹۲ء میں لکھا۔اس وقت اپنی عمر پچاس سال کی لکھ رہے ہیں۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال فرمایا۔اس حساب سے ٹھیک سولہ برس بعد رسالہ نشان آسمانی لکھنے کے آپ دنیا سے تشریف لے گئے۔ مبعوث ہونے یا ملہم ہونے کے بعد آپ ۲۶ سال زندہ رہے۔ جینا چاہیے تھا آپ کو چالیس سال تک۔گویا ۱۴ سال قبل ہی بعمر ۶۶ سال انتقال فرمایا۔

دیکھو نشان شدہ مقام۔افسوس ہے جو نشان مرزا غلام احمد صاحب اپنی صداقت میں پیش کیا کرتے ہیں اسی سے ان کی تکذیب ثابت ہو جاتی ہے:

ما در چہ خیالیم و فلک در چہ خیال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۲ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۱ ص ۵، ۶)

خلیفہ قادیان کی ایک نئی چال

آخر باپ کے بیٹے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا مرزائی مباحث میں سب مسائل گویا ماتحت عدالتوں کے احکام ہیں۔ہائی کورٹ کا فیصلہ ان میں ہے تو آخری فیصلہ ہے جس کو مرزا صاحب متوفی نے خود آخری فیصلہ کے عنوان سے شائع کیا تھا جس کا مضمون صرف اتنا تھا کہ:

اے خدا ہم دونوں (مرزا قادیانی و ثناء اللہ) میں سے جھوٹے کو پہلے موت دے

آخری فیصلہ پر بہت دفعہ گفتگو ہوئی۔مسلمہ منصف نے فیصلہ دیا۔ہم نے تین سو روپیہ انعام بھی لیا۔ان سب واقعات نے قادیان اور لاہور کا قافیہ ایسا تنگ کیا ہے کہ بات بنائے نہیں بنتی۔سوجھائے نہیں سوجھتی۔آخر سوچ بچار کے بعد خلیفہ قادیان نے اس دفعہ ایام جلسہ (قادیان) میں خطبے میں ایک لمبی تقریر فرمائی جس میں آخری فیصلہ کا مفصل ذکر کیا۔پرانی باتوں کے علاوہ نئی بات اس میں یہ اضافہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مجھ سے حلف کا مطالبہ کیا ہے۔آپ کے الفاظ حسب ذیل ہیں۔

اگر وہ (ثناء اللہ) اپنی باتوں پر مصر ہیں تو اب بھی ان کے لئے موقع ہے اور اگر ان میں ذرہ بھی تخم دیانت کا باقی ہے تو میں اعلان کرتا ہوں کہ وہ اپنے اخبار میں شائع کر دیں کہ میں مرزا صاحب کو مفتری، کذاب اور دجال خیال کرتا ہوں اور قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب کا شائع کیا ہوا طریق مقابلہ تسلیم کرلیا تھا۔اور اس کو صداقت کے پرکھنے کا معیار اس وقت بھی سمجھتا تھا اور اب بھی سمجھتا ہوں۔اور یقین رکھتا ہوں کہ مرزا صاحب میرے مقابلے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔اے خدا! اگر میں اس دعوی میں جھوٹا اور کاذب ہوں تو مجھے اپنے عذاب سے ہلاک کر دے۔اس دعا کے شائع کرنے کے بعد اگر قریب ترین عرصہ میں وہ اللہ تعالی کی لعنت میں گرفتار نہ ہو جائیں اور خدا تعالی کی قہری تجلیات کا نشانہ نہ بن جائیں تو بے شک وہ اپنے آپ کو سچا سمجھیں۔

(الفضل قادیان ۴ جنوری ۱۹۳۴ء)۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں کہ ہم حیران ہیں اور ہماری حیرانی فرقہ ہذا کے شروع ہی سے یہ ہے کہ یہ لوگ دعوی تو کرتے ہیں کہ ہم شریعت اسلام (قرآن و حدیث) کے پابند ہیں مگر ان کی جوابی گفتگو نہ قرآن سے مبرہن ہوتی ہے نہ حدیث سے مدلل۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی نبوت کا ہے۔میں اس کا منکر (کافر) ہوں۔کوئی آئت یا حدیث اس دعوی پر شاہد نہیں ہے کہ کافر اپنے کفر پر قسم کھائے۔کیونکہ کافر کو خدا کے نزدیک مورد الزام اور مستوجب عذاب کرنے کے لئے اس کا کفر کافی ہے۔اس میں حلف کی ضرورت نہیں۔قرآن مجید ناطق ہے کہ کافروں کا انکار محض سادہ لفظوں میں ہوتا تھا۔ہاں اس کے جواب میں نبی رسول قسم کھاتے تھے۔ غور سے پڑھئے

و یقول الذین کفروا لست مر سلاً ۔ قل کفی با لله شهیداً بینی و بینکم و من عنده علم الکتا ب۔(الرعد:۴۳) یعنی کافر لوگ کہتے ہیں تو رسول نہیں ہے۔تو کہہ دے کہ میرے اور تمہارے درمیان اللہ گواہ کافی ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت مبارکہ سے ہمارے دونوں دعوے ثابت ہوتے ہیں کہ

۱: منکر نبوت کو قسم کھانے کی ضرورت نہیں ہے اور

۲: یہ کہ مدعیان نبوت (انبیاء کرام) قسم کھاتے تھے۔

کافروں کو کسی نبی نے نہیں کہا کہ تمہارا محض انکار (کفر) کافی نہیں حلف اٹھا کر انکار کرو۔

یہ تو ہے مسئلہ کی شرعی صورت۔ کہ امت مرزائیہ کا کوئی حق نہیں کہ مجھ سے یا کسی اور منکر سے مطالبہ حلف کریں۔ اگر ایسا کرنا چاہیں تو پہلے شرعی دلیل پیش کریں۔

علاوہ اس کے حلف کا نتیجہ بتانے میں آپ (محمود احمد) نے اپنے والد کو بھی مات کر دیا۔ کیا خوب لکھتے ہیں:

قریب ترین عرصہ میں اللہ کی لعنت میں گرفتار ہوں گے۔

سنو۔ جنوری ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے جب میں نے حسب چیلنج مرزا صاحب قادیان میں پہنچ کر مرزا صاحب کو میدان میں نکلنے کی تکلیف دی تھی۔

پہلے جواب ملا کہ ہم (مرزا صاحب) تین گھنٹے تقریر کر کے تمہیں سمجھائیں گے۔ مگر تم زبان سے ایک حرف تک نہ بولنا بلکہ صم بکم ہو کر خاموشی سے سنتے جانا۔

میں نے جواب میں لکھا تھا کہ تین گھنٹوں کے جواب کے لئے مجھے ۵ منٹ ہی عنائت ہوں۔

جواب آیا کہ جو کچھ ہم نے کہا وہی ٹھیک ہے تم لعنت لے کر قادیان سے جاؤ گے۔ بس چلے جاؤ۔

اس فرمان شاہی کے ماتحت ایک لعنت (قادیان سے کامیاب واپسی) تو ایک عرصہ دراز سے مجھ پر وارد ہے (جو دراصل رحمت الہیہ ہے)۔ معلوم نہیں یہ دوسری لعنت بھی اسی قسم کی ہوگی یا کسی اور نوع کی۔

بھلے آدمی عقل وفہم تو مراقی خاندان میں مفقود ہوتا ہے شرم وحیا تو ایسی چیز نہیں کہ کوئی شریف آدمی اس کا خیال نہ رکھے۔ بغور سنئے

مرزا صاحب قادیانی کے متعلق ہمارا بلکہ کل دنیائے اسلام کا انکار ان کے دعوی کے متعلق ہے کہ وہ اپنے دعوی الہام میں جھوٹے تھے۔ اس امر پر باوجود غیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروری ہونے کے میں خود قادیان کے بھرے جلسے میں قسم کھا چکا ہوں۔جس کے الفاظ قادیانی اخبار الفضل نے خود نقل کئے تھے

میں (ثناء اللہ) خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسی آسمان پر زندہ ہیں۔ (الفضل قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء)

کیا سچے اور صادق نبی کے حق میں حلفیہ یہ کہنا کہ وہ جھوٹا ہے خدا کے ہاں موجب عذاب اور باعث مؤاخذہ نہیں ہے؟ پھر اس کا نتیجہ کیا ہوا؟ دنیا نے دیکھ لیا اور دیکھ رہی ہے کہ جھوٹے کو عدم آباد رخصت ہوئے عرصہ ہو گیا اور سچا آج بھی یہ سطور لکھ رہا ہے۔

پھر اس کے بعد تم لوگوں نے قسم کی رٹ لگائی تو ۲ اپریل ۱۹۲۶ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں حلفیہ مضمون لکھا جسے حسب ضرورت اشتہار کی صورت میں بھی دور دراز ممالک میں پہنچایا گیا۔سارا مضمون آج پھر درج کیا جاتا ہے۔توجہ سے پڑھئے۔

خدا کی قسم میں مرزا صاحب قادیانی کو الہامی دعوے میں سچا نہیں جانتا

قادیانی مذہب کے بانی نے جو رنگ نکالے اور اختیار کئے وہ باخبر ناظرین سے مخفی نہ ہوں گے۔ پہلے مجدد بنے، پھر مثیل مسیح ہوئے، پھر مسیح موعود ہوئے۔ مہدی بنے۔کرشن جی ہوئے۔ان دعاوی پر پہلے نقلی دلائل سے بحث کرتے رہے پھر روحانیت سے کام لینے لگے۔ یہاں تک کہ آخری حربہ ان کا دعا ہے۔جس کو بصورت اشتہار شائع کیا جس کا نام ہے: آخری فیصلہ۔

اس آخری فیصلہ میں انہوں نے دعا کی کہ ہم (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔

اس کے بعد جو واقعہ ہوا وہ ہر ایک مسلم اور غیر مسلم کو معلوم ہے۔مرزا صاحب آنجہانی ہو گئے۔اور ثناء اللہ آج تک بحکم الہی ایں جہانی ہے۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ مرزا صاحب کی امت اس آخری فیصلہ کی وہی قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی جو اس کا حق تھا مگر امت مرزائیہ نے اس میں نئ نئ پخیں نکالیں۔
سب سے پہلے اس مضمون پر مباحثہ کا ارادہ کیا۔ نہ صرف ارادہ کیا بلکہ اپنی طرف سے تین سو روپئہ انعام بھی رکھا۔

چنانچہ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ مباحثہ ہوا۔ جس میں حسب فیصلہ سرپنچ صاحب مبلغ تین سو روپئہ بھی میں نے وصول کیا۔

اس کے بعد قادیانی امت نے یہ پخ نکالی کہ مولوی ثناءاللہ مئوکد بعذاب میعادی ایک سال قسم کھائے۔ جس میں ذکر ہو کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو ایک سال تک مجھ پر اور میری عیال پر عذاب نازل ہو۔ اور اس قسم پر انعام کا وعدہ بھی کیا گیا۔

میں نے اس کے جواب میں کہا کہ انعام پر قسم کھاؤں تو تم لوگ کہو گے کہ طمع زر میں قسم کھائی ہے۔ اس لئے میں بغیر زر وصول کئے قسم کھاتا ہوں کہ مرزا صاحب اپنے دعوی الہام میں جھوٹے تھے۔

یہ قسم کسی خاص مخفی جگہ میں نہیں کھائی بلکہ قادیان کے اسلامی جلسہ عام میں کھائی جس میں قادیانی جماعت کے بھی چند آدمی شریک تھے۔ اور اپنے کانوں سے سن اور آنکھوں سے کیفیت جلسہ دیکھ رہے تھے

(چوہدری ظفر اللہ صاحب قادیانی نے اس جلسے کا حال لکھا ہے۔ فرماتے ہیں کہ:

۱۹۲۱ء میں حنفی اور اہل حدیث مسلک کے علمائے کرام نے مشترکہ اعلان کیا کہ وہ قادیانیت کو مغلوب کرنے اور قادیان کو فتح کرنے کے لئے قادیان میں ایک زبردست مشترکہ جلسہ کریں گے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے علمائے کرام کا ایک عظیم اجتماع قادیان میں ہوا۔ دیگر اعلانات کے ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ ہم مرزا صاحب کی قبر کھود کر دیکھیں گے۔ اگر ان کے جسم کو قبر میں کوئی گزند نہ پہنچا ہو تو ہم ان کے دعوی کی صداقت کو تسلیم کرلیں گے۔ ورنہ ثابت ہو جائے گا کہ ان کا دعوی.. جھوٹا ہے۔ ایسے اعلانات کی وجہ سے حفظ امن اور شعائر اللہ کی حفاظت کے متعلق جماعت پر بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوگئی۔ ..

جلسہ سے ایک روز پہلے خاکسار کو حضرت خلیفۃ المسیح (مرزا محمود) کا ارشاد موصول ہوا کہ احمدیہ ہوسٹل (لاہور) کے طلباء کو ساتھ لے کر فوراً قادیان پہنچ جاؤ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجر کی اذان ہو رہی تھی کہ ہم مسجد مبارک کے چوک میں (قادیان) پہنچ گئے ۔۔نماز کے فوراً بعد سب کی ڈیوٹی لگا دی گئی ۔

مجھے ارشاد ہوا کہ (مسلمان) علمائے کرام کے جلسے میں حاضر رہوں اور اگر کوئی اشتعال انگیز بات کی جائے تو مجسٹریٹ صاحب کو توجہ دلاؤں ...

ہر چوکی پر ڈیوٹی دینے والے مستعد تھے۔سب سے زیادہ خطرے اور اعزاز کی ڈیوٹی حضرت مسیح موعود کے مزار پر پہرہ کی ڈیوٹی تھی ۔ حفاظت کی سہولت کی خاطر حضور (مرزا غلام احمد)کے مزار اور حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نور دین) کے مزار کے گرد جلدی میں ایک کچی دیوار چاروں طرف کھڑی کر کے اس پر چھت ڈال دی گئی تھی ۔دیوار کے گرد اور چھت پر پہرہ تھا۔احمدیہ ہوسٹل (لاہور) کے طلبا میں سے بعض کی ڈیوٹی اس مقام پر تھی ۔....

علمائے کرام کے جلسے میں بفضل اللہ کوئی ناگوار واقعہ رونما نہیں ہوا۔

فالحمدللہ تقریریں تو بے شک سلسلے کی مخالفت میں تھیں جلسے کی غرض ہی یہی تھی لیکن کوئی بات عملا فساد اشتعال انگیزی یا شر انگیزی کی نیت سے کہی گئی معلوم نہیں ہوتی تھی ۔ (تحدیث نعمت۔ص ۲۱۲۔۲۱۵)۔

چنانچہ میری اس قسم کا ذکر قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۴ اپریل ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۹ پر مرقوم ہے ۔

اس کے بعد ۱۹۲۳ء میں میں حیدر آباد دکن گیا تو وہاں کے مرزائیوں نے حلف طلبی کا اشتہار دیا اور دس ہزار روپے دینے کا وعدہ کیا۔مضمون یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ حلف اٹھائیں کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو ایک سال تک مجھ پر عذاب الٰہی نازل ہو۔

جس کے جواب میں میں نے جلسہ عام میں اعلان کیا کہ میں اس قسم کی حلف یہاں بھی اٹھانے کو تیار ہوں مگر ایسے طریق سے جو فیصلہ ہو وہ اس طرح کہ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد اقرار نامہ لکھ دیں کہ مولوی ثناء اللہ میعاد مقررہ میں مبتلائے عذاب نہ ہوا تو میں اپنے باپ کا مذہب چھوڑ دونگا ، دس ہزار روپیہ وہ اپنے پاس ہی رکھیں ۔

اس اقرار کی وجہ یہ ہے کہ حسب تجویز فریق ثانی سال کے اندر اندر مبتلائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عذاب ہونے کی صورت میں جب میں جھوٹا ہوا تو سال کامل بخیریت رہنے سے یقیناً سچا ہونگا ۔ چونکہ یہ انہی کی تجویز ہے لہذا ان کو اسے تسلیم کرنا چاہیے ۔ یہ جواب میں نے ہزاروں حاضرین کے بھرے جلسہ میں دیا۔ اور اشتہار بھی اس مضمون کا شائع کیا گیا۔مگر مرزائی اور خاموشی؟ ناممکن ہے ۔ حقیقت یہ ہے کہ حقانیت کے مقام میں خاموش ہو جانا ایک بڑا وصف روحانی ہے جس کا نام ایمان اور حیا ہے خدا جسے نصیب کرے وہی بہرہ ور ہوسکتا ہے ۔ ورنہ خالی خولی دعووں سے کچھ نہیں بنتا۔

اس کے بعد فروری ۱۹۲۶ء میں میں پشاور گیا تو وہاں کی جماعت مرزائیہ نے حلف طلبی کا اشتہار دیا۔ان کو بھی وہی جواب دیا گیا کہ آئے دن کی حلف خوری بے کار ہے ۔اس طرح تو ہر مقامی جماعت مرزائیہ مجھ سے حلف طلب کرتی رہے گی۔خلیفہ قادیان میرے سامنے آئیں ۔تو میں نئے سرے سے حلف اٹھا سکتا ہوں۔ اس کے بعد ۲۷۔ ۲۸ فروری ۱۹۲۶ء کو گوجرانوالہ کے جلسہ میں پہنچا تو دیکھا کہ وہی پشاوری اشتہار گوجرانوالہ کی قادیانی جماعت نے اپنے نام سے شائع کر کے حلف کا مطالبہ کیا۔

اس کے جواب میں میں نے علاوہ سابقہ جواب کے بھرے جلسہ میں کذب مرزا پر حلف اٹھالی۔

مگر اس پر بھی بس نہیں ہوئی۔ قصبہ سرہند ریاست پٹیالہ سے چند مرزائیوں کا لکھا ہوا خط مورخہ ۹ مارچ ۱۹۲۶ء پہنچا کہ حضرت عیسی کی زندگی پر حلف مئوکد بموت میعادی ایک سال اٹھاؤ۔

لیکن ان عقل مندوں نے اتنا بھی نہیں لکھا کہ سال کے بعد وہ کیا کریں گے ۔ یعنی بعد حلف اگر میں سال کے اندر مر گیا تو بقول تمہارے جھوٹا ہونگا۔ لیکن سال تک زندہ رہا تو پھر تم مرزا صاحب کو جھوٹا اور مجھے سچا مان لوگے؟ اس کا کوئی ذکر نہیں۔

حیرت ہے ان لوگوں کے دل و دماغ پر غضب الٰہی نے کیسا قبضہ کر رکھا ہے کہ اتنا بھی نہیں سوچتے کہ جس شخص کے ساتھ ہمارے نبی رسول مہدی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرشن (مرزا غلام احمد) نے خدا سے آخری فیصلہ کی دعا کی اور اس دعا کی قبولیت کا الہامی اعلان بھی کر دیا (ملاحظہ ہو اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء) ہم امتی ہو کر اسی شخص کو قسموں پر قسمیں دینے کی درخواست کرتے ہیں اور اس قسم کا نتیجہ بھی نہیں بتاتے۔ تو کیا دیکھنے والے ہمارے حق میں یہ نہ کہیں گے

فما لهئو لاء القوم لا یکادون یفقهون حدیثا

(یہ کیسی قوم ہے کہ سچی بات سمجھنے کی طرف نہیں آتی)

خادم دین ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری۔

دیکھئے یہ کیسا صاف اور حلفیہ مضمون ہے۔ باوجود اس کے حلف کا تقاضا ہے۔ کیا خدا کو یاد نہیں رہا؟ کیا اس کے علم میں میرے حلف کا واقعہ درج نہیں ہوا؟ کیا وہ ساری مسل گم ہو گئی ہے؟ اللہ اکبر۔ کیسی لغو اور کمزور حرکت ہے۔ اس نبی کے خلیفہ کی طرف سے جس کا دعویٰ تھا

الا اننی اسد و انك ثعلب

الا اننی فی کل حرب غالب

(سن اے مخالف میں شیر ہوں تو لومڑی ہے۔ میں ہر جنگ میں غالب رہتا ہوں)

رہا یہ حصہ کہ میں مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کو اس وقت حق اور فیصلہ کن جانتا تھا اور ایسا ہی اب بھی جانتا ہوں۔ یہ بھی مغالطہ اور فریب دہی ہے۔ سنو میں تمہارے نبی کا منکر بلکہ بقول ان کے ابوجہل ہوں (حقیقۃ الوحی) کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ ایسا ہونا شرعاً وعقلاً جائز ہے کہ سچے رسول کی دعا یا پیش گوئی کی تصدیق ابوجہل سے کرائی جائے۔ تم سوچو تو سہی کہ کیا کہتے ہو۔ ایسا کہنے میں تم اپنے نبی کی ہتک تو نہیں کرتے؟ سنو۔ ہم لوگ اس دعا کو پیش کرتے ہیں تو اسی طرح پیش کرتے ہیں۔ جس طرح تمام منکرین الوہیت مسیح، مسیح کا قول مندرجہ انجیل

اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔

نیز یہ فقرہ کہ:

اس نے چلا کر جان دی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح کی الوہیت باطل ثابت کرنے کے لئے پیش کیا کرتے ہیں ۔ ورنہ نہ ہم نہ آپ نہ کوئی اور مسلمان اس مقولہ کو صحیح جان سکتا ہے کیونکہ کسی مسلمان کا یہ عقیدہ نہیں کہ حضرت مسیح سولی پر مرے تھے ۔لیکن مناظرہ میں بطور الزام عیسائیوں کے سامنے پیش کر کے بزور جواب کا مطالبہ کیا جاتا ہے اور اس مطالبے میں تم لوگ بھی سب مناظرین کے ساتھ ہم نوا رہتے ہو ۔ پس آئندہ کو ایسا لکھتے اور کہتے ہوئے اپنی اور ہماری حیثیت ملاحظہ کرلیا کریں ۔ایسا نہ ہو کہ آواز آئے ۔

بک رہا ہے مراق میں کیا کیا
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۲ ص ۳۔۵)

جلسہ قادیان میں حاضرین کی تعداد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ کی تعداد کا شمار تو جتنا ہے وہ معلوم ہے مگر ان لوگوں کے اقوال اتنے مختلف ہیں کہ اس پر ارشاد خداوندی انکم لفي قول مختلف (تم آپس میں سخت مختلف القول ہو) بالکل صحیح ہے۔آج عام شمار کا ذکر نہیں خاص شرکاء جلسہ کا ذکر ہے ۔ خلیفہ قادیان حاضری بیس ہزار بتاتے ہیں، مگر ان کے سگے برادر خورد جو کہتے ہیں وہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

جلسہ قادیان کے مہمانوں کی تعداد بھی ایک عجیب وغریب معمہ ہے جو سمجھ میں آنے کا نام ہی نہیں لیتا ۔۱۹۳۲ء کے جلسہ کے مہمانوں کی تعداد الفضل نے ۲۰ ہزار سات سو باون بیان کی تھی اور جلسہ گاہ کا رقبہ ۱۲۰ ضرب ۱۳۰ فٹ بتلایا تھا، اور اس کے ساتھ ہی یہ تحریر کیا تھا کہ:

جلسہ گاہ کی گنجائش کو دیکھتے ہوئے مہمانوں کی تعداد کا اندازہ بیس ہزار سے زیادہ کا ہے (الفضل قادیان یکم جنوری ۱۹۳۳ء)

ہمارے معاصر کو یاد ہو گا کہ اس محولہ بالا اعداد وشمار کے متعلق ہم نے انہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایام میں مندرجہ ذیل گذارش کی تھی ۔

اگر ریاضی کے ان قواعد کے ذریعہ جو دنیا میں رائج ہیں اور جن سے ہر سلیم العقل انسان کام لیتا ہے حساب کیا جائے تو مذکورہ جلسہ گاہ میں سات ہزار سے زائد آدمی نہیں بیٹھ سکتے اس لئے جلسہ گاہ کی وسعت کے ذریعہ قائم شدہ حسن ظن بالکل غلط اور بے حقیقت ہے (پیغام صلح ۷ جنوری ۱۹۳۳ء)

لیکن الفضل نے ۱۹۳۳ء کے جلسہ کے جو اعداد و شمار شائع کئے ہیں ان سے اس معمہ کی پیچیدگیاں اور بھی بڑھ جاتی ہیں اب ہمارے معاصر کے بیان کے مطابق جلسہ گاہ کا رقبہ ۱۳۰ ضرب ۱۳۰ فٹ تھا اور مہمانوں کی تعداد ۱۹ ہزار ایک سو ۴۳ تھی ۔ گویا اس کے بیانات کے مطابق ۱۲۰ ضرب ۱۳۰ فٹ میں تو بیس ہزار سے بھی زیادہ آدمی سما سکتے ہیں اور ۱۳۰ ضرب ۱۳۰ کی رقبہ کی جلسہ گاہ میں صرف ۱۹۱۴۳ ، آدمیوں کے لئے جگہ نکل سکتی ہے وہ بھی اس مشکل سے ، باوجودیکہ جلسہ گاہ میں وسعت پیدا کی گئی تھی پھر بھی ہجوم کا یہ عالم تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالی کی تقریروں کے وقت تنگی محسوس کی گئی اور احباب کے سمٹ کر بیٹھنے کے باوجود بہت لوگ کھڑے رہنے پر مجبور ہوئے ۔ (الفضل قادیان ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

مدیر الفضل تو ہمیں حسب عادت گالیاں ہی دیں گے لیکن کوئی قادیانی ریاضی دان ہیں جو اس عجیب و غریب معمہ کو شریفانہ طریق پر حل کر سکیں ۔ ہمارے حساب تو جلسہ گاہ کے رقبہ میں مذکورہ اضافہ سے صرف چند سو سامعین کیلئے مزید گنجائش نکل سکتی ہے ۔ ۱۹۳۲ء کی جلسہ گاہ میں زیادہ سے زیادہ سات ہزار آدمی سما سکتے تھے ، اب کے ساڑھے سات ہزار ، حد پونے آٹھ ہزار سمجھ لیجئے ۔ انیس یا بیس ہزار کی تعداد کے بیان کو شاعرانہ مبالغہ یا حیرت انگیز دیدہ دلیری کے سوا اور کچھ نہیں کہا جا سکتا ۔

اصل بات یہ ہے کہ قادیان کے جلسہ کے منتظمین مہمانوں کی تعداد کا اندازہ کھانے کی پرچیوں سے لگاتے ہیں ۔ وہاں کھانا اول تو بے احتیاطی سے تقسیم کیا جاتا ہے ۔ دوسرے قرب و جوار سے غیر قادیانی دیہاتی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت عام سے فائدہ اٹھانے کے لئے کثیر تعداد میں قادیان پہنچ جاتے ہیں اور صرف کھانا کھا کر واپس تشریف لے جاتے ہیں۔ مہمانوں کی اصل تعداد وہی چھ سات ہزار ہوتی ہے۔ اس بات کی تصدیق الفضل کے مندرجہ ذیل بیان سے بھی ہو سکتی ہے:

جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد کا اندازہ لگانے کا اس وقت تک یہی طریق ہے کہ کھانے کی پرچیوں سے شمار کیا جاتا ہے اس کے مطابق ۲۷ دسمبر کی شام کو مہمانوں کی تعداد ۱۸۱۷۱ تھی اور ۲۸ دسمبر کی شام کو ۱۹۱۴۳ تھی۔ یہ تعداد گذشتہ سال کی نسبت کسی قدر کم ہے۔ لیکن اس کی وجہ مہمانوں کی کمی نہیں بلکہ یہ ہے کہ اب پرچیوں کے چیک کرنے کا انتظام خاص طور پر کیا گیا اور کوشش کی گئی کی ضرورت سے زائد کھانا نہ دیا جائے۔ ورنہ خدا تعالی کے فضل سے مہمانوں کی تعداد گذشتہ سال کی نسبت زیادہ تھی۔

(الفضل قادیان ۳۱ دسمبر ۱۹۳۳ء)

ان سطور میں الفضل نے تسلیم کیا ہے:

۱۔ گذشتہ سال کی نسبت اب کے مہمانوں کی تعداد زیادہ تھی
۲۔ مہمانوں کی تعداد میں اضافہ کے باوجود کھانے کی پرچیوں کا شمار کم تھا
۳۔ یہ پرچیوں کو چیک کرنے کا نتیجہ ہے
۴۔ گذشتہ سال مہمانوں کی جو تعداد پرچیوں کے شمار سے بتائی تھی وہ بالکل غلط تھی۔

اس اعتراف کے بعد ہم صرف یہ کہنا چاہتے ہیں کہ ممکن ہے پرچیوں کا چیک گذشتہ سال کی نسبت بہتر ہو لیکن ابھی تک اس میں مزید گنجائش کی ضرورت ہے کیونکہ اس سال بھی بہت سا کھانا ضائع گیا ہے ورنہ مہمانوں کے لئے جن کی تعداد چھ سات ہزار سے زیادہ نہیں ہوتی موجودہ مقدار سے تہائی کھانا کافی ہو سکتا تھا قادیانی انجمن کی ناگفتہ بہ مالی حالت جلسہ سالانہ پر خود جناب میاں صاحب بیان فرما چکے ہیں اس کی موجودگی میں اس قدر اسراف ہر گز نہیں ہونا چاہیے امید ہے کہ جناب میاں صاحب اور منتظمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسہ اس طرف پوری توجہ فرمائیں گے۔

(پیغام صلح لاہور ۱۱ جنوری ۱۹۳۴ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ابھی ہمارا حق باقی ہے کہ ہم یہ بتائیں کہ جلسہ قادیان میں قریب نصف کے مسلمان (منکرین مرزا) تماش بین بھی شریک تھے جو وہیں مخول ٹھٹھا کرتے پھرتے تھے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کن باتوں کو معیار صداقت بناتے ہیں اور جو اصل معیار صدق ہے اس سے کس طرح چشم پوشی کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ ایسے ہی لوگوں کے حق میں ارشاد ہے: و ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۲ ص ۵، ۶)

امیر المومنین سید احمد رائے بریلویؒ

مولانا اسماعیل شہید دہلویؒ

اور مرزا صاحب قادیانی

آج جو ہندوستان میں توحید وسنت کا نام سنا جاتا ہے، چاہے وہ تحریک اہل حدیث کی صورت میں ہو، یا دیوبندی تحریک کی صورت میں، ان سب حرکتوں کا مرکز مولانا شہید دہلویؒ ہیں جن کی شان میں مولانا حالی مرحوم کا ایک بند تھوڑے سے تصرف سے بالکل صادق آتا ہے:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
زمین ہند کی جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوئی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا اسماعیل شہید کو خدا تعالیٰ نے جس کام کے لئے پیدا کیا تھا اس کو آپ نے اچھی طرح سرانجام دیا۔ پہلے اصلاحی تعلیم بصورت وعظ و تذکیر شروع کی۔ پھر تصنیف پر متوجہ ہوئے۔ آخر اس کام میں لگے جس کی بابت ارشاد ہے:

ذروة سنامه الجهاد (اسلام کی سربلندی جہاد سے ہے)

مرحوم نے حضرت سید احمد صاحب قدس سرہ کو بحکم الآئمة من القريش اپنا امیر بنایا۔ امیر صاحب بھی بڑے صاحب ارشاد اور تیغ زن تھے کیونکہ عرصہ تک فوج میں سپاہی اور افسر رہ چکے تھے۔ دونوں بزرگوں نے اس زمانہ کی ظالم حکومت (سکھ قوم) کا مقابلہ کر کے پشاور وغیرہ بلاد ان سے چھین لئے۔ مگر آخر کار اس ملک کی مسلمان رعایا کی غداری اور کچھ اپنے افسروں کی ناتجربہ کاری سے فتح مبدل بہ شکست اور کامیابی مبدل بہ ناکامی ہوگئی۔ جس کا مسلمانان دنیا کو سخت رنج ہے۔ انا لله ۔

عرصہ دراز کے بعد معلوم ہوا کہ اس مذہبی اور قومی نقصان میں مرزا صاحب قادیانی کا اثر نحوست تھا۔ چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

> حضرت سید احمد شہید اور مولوی محمد اسماعیل شہید کا ذکر درمیان میں آیا (تو مرزا صاحب قادیانی نے) فرمایا،
>
> ان لوگوں کی نیتیں نیک تھیں۔ وہ چاہتے تھے کہ ملک میں نماز اور اذان اور قربانی کی رکاوٹ جو سکھوں نے کر رکھی تھی دور ہو جائے۔ خدا نے ان کی دعا کو قبول کیا اور اس کی قبولیت کو سکھوں کے دفعیہ اور انگریزوں کو اس ملک میں لانے سے کیا۔ یہ ان کی دانائی تھی کہ انہوں نے انگریزوں کے ساتھ لڑائی نہیں کی بلکہ سکھوں کو اس قابل سمجھا کہ ان کے ساتھ جہاد کیا جائے۔ مگر چونکہ وہ زمانہ قریب تھا کہ مہدی موعود (مرزا) کے آنے سے جہاد بالکل بند ہو جائے گا اس واسطے جہاد میں ان کو کامیابی نہ ہوئی ہاں بسبب نیک ہونے کے ان کی خواہش اذانوں اور نمازوں کے متعلق اس طرح پوری ہو گئی کہ اس ملک میں انگریز آ گئے (واہ رے جھوٹی خوش آمد۔ ثناء اللہ امرتسری)
>
> (ملفوظات احمدیہ۔ جلد اول صفحہ ۱۷۷)

معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کی برکت (نحوست) اتنی طویل الذیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھی کہ تشریف آوری سے قریباً سو سال پہلے ہی ایسا اثر کرتی تھی کہ مسلمان فاتح سے مفتوح ہو جاتے اور تشریف آوری کے بعد اسلامی حکومتوں پر جو زوال آیا وہ ایسا ہے کہ عیاں راچہ بیان

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وجود مسلمانوں کے حق میں کہاں تک موجب برکت تھا یا کہاں تک باعث نحوست تھا، اس کا فیصلہ ہم ناظرین پر چھوڑتے ہیں۔ ہمارے خیال میں تو مرزا صاحب قادیانی کا اول و آخر دونوں یکساں مضر اسلام ہیں۔ بالکل سچ ہے:

مرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۳ ص ۳)

قادیانی غوثیت اور قطبیت پر خلیفہ قادیان سے سوال

جناب منشی محمد عبدالکریمؒ، ڈگشائی سے لکھتے ہیں:

الفضل مجریہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۳ کے سرورق پر بحوالہ الحکم۔ ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء آپ کے پدر بزرگوار مرزا غلام احمد قادیانی کے مندرجہ ذیل الفاظ منقول ہیں:

یہی وہ راستہ ہے جس پر چل کر غوثیت اور قطبیت ملتی۔

براہ کرم اپنے سلسلہ قادیان کے ان حضرات کی فہرست شائع فرمائیں جن کو غوثیت اور قطبیت کے مدارج عطا ہوئے۔ نیز یہ کہ غوث اور قطب کس کو کہتے ہیں۔ یعنی انکے مدارج کی تفصیل اور تعریف بحوالہ قرآن کریم اور احادیث صحیحہ مطلوب ہے

اگر آپ کو حوالے میسر نہ آئیں تو خامہ فرسائی کی تکلیف نہ کریں۔ پبلک خود اس نتیجہ پر پہنچ جائے گی کہ کھانے کے دانت اور ہوتے ہیں دکھانے کے اور۔

(آپ کے سلسلہ کا دیرینہ خیر خواہ۔ محمد عبدالکریم از ڈگشائی)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قابل نامہ نگار تکلیف کر کے خود ہی اصطلاحات قادیانیہ کی کتاب دیکھ لیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں لکھا ہے کہ دمشق کے معنی قادیان، مرزا غلام احمد کا نام قرآن میں مسیح ابن مریم ہے۔ وغیرہ:

سرمستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۳ ص ۳، ۴)

مومنین پر مرزا صاحب کا حملہ

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ ساکن میاں ونڈ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو باوجودیکہ نبوت کا دعوی تھا مگر معجزات کے متعلق ان کی عجیب تقریریں ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۶ میں حضرت عیسیٰؑ کے معجزات بیان کر کے لکھتے ہیں:

ان تمام اوہام باطلہ کا جواب یہ ہے کہ وہ آیات جن میں ایسے ہی متشابہات ہیں اور یہ معنی کرنا کہ گویا خدا نے اپنے ارادے اور اذن سے عیسی کو صفات خالقیت میں شریک کر رکھا تھا صریح الحاد اور سخت بے ایمانی ہے اگر خدا اپنے اذن وارادے سے اپنی خدائی کی صفتیں بندوں کو دے سکتا ہے تو وہ بلاشبہ اپنی ساری صفتیں خدائی کی ایک بندے کو دے کر پورا خدا بنا سکتا ہے پس اس صورت میں مخلوق پرستوں کے کل مذاہب سچے ٹھہر جائیں گے۔

یہ حملہ ان لوگوں پر ہے جن کا ایمان اس آیہ شریفہ پر ہے

و ر سو لًا الی بنی اسرا ئیل انّی قد جئتکم بآ یةٍ من ر بکم انّی ا خلق لکم من الطّین کھیئة الطّیر فا نفخ فیه فیکو ن طیراً باذن اللّٰه و ابریء الا کمه و الا بر ص و احی الموتی باذن الله و انبّئکم بما تأ کلو ن و ما تدّ خرو ن فی بیو تکم انّ فی ذلك لآیة لکم ان کنتم مو منین (آل عمران:۴۹)

(ترجمہ) (وہ یعنی عیسی بن مریم ہمارے پیغمبر ہونگے جن کو ہم بنی اسرائیل کی طرف بھیجیں گے اور وہ ان سے کہیں گے کہ میں تمہارے پروردگار کی طرف سے نشانیاں یعنی معجزے لے کر آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں کہ میں پرندے کی شکل کا سا بناؤں پھر اس میں پھونک ماروں اور وہ خدا کے حکم سے اڑنے لگے اور خدا کے حکم سے مادرزاد اندھوں اور کوڑھیوں کو بھلا چنگا اور مردوں کو زندہ کردوں اور جو کچھ تم کھایا کرو اور جو کچھ تم نے گھروں میں ذخیرہ کر رکھا ہے تم کو بتا دوں۔ بیشک اس بیان میں نشان ہے تمہارے لئے اگر تم ایمان والے ہو)۔

یہ خبر حق تعالی نے مریم کو عیسی کے پیدا ہونے سے پہلے دی تھی جس کا حال بیان کر کے حق تعالی فرماتا ہے کہ یہ نشانی انہیں لوگوں کے واسطے ہے جو ایمان والے ہیں۔اور یہ ظاہر بھی ہے کہ جن کو خدا کی خبروں پر ایمان نہ ہو ان کو یہ بیان کیا مفید ہوگا مرزا صاحب جیسے شخص نے اس کو نہ مانا اور کفار کیونکر تصدیق کریں گے مگر الحمد للہ اہل اسلام کو اس کا پورا پورا یقین ہے اور مرزا صاحب کے تشکیک سے وہ زائل نہیں ہوسکتا۔

مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ صفحہ ۱۸۶ میں لکھا ہے:

لیکن قرآن شریف کا کسی امر کے بارے میں خبر دینا دلیل قطعی ہے وجہ یہ ہے کہ وہ دلائل کاملہ سے اپنا من جانب اللہ اور مخبر صادق ہونا ثابت کر چکا ہے۔

شائد مرزا صاحب قادیانی نے یہ بات آریہ وغیرہ کے مقابلے میں مصلحتاً کہی تھی ورنہ وہ تو قرآن کی خبروں کو دلیل قطعی تو کہاں دلیل ظنی بھی نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس پر ایمان لانے کو شرک والحاد سمجھتے تھے۔انہوں نے یہ خیال نہیں کیا کہ خدا تعالی کے ارشاد سے صاف ظاہر ہے کہ بے ایمان اسکی تصدیق نہ کریں گے حیرت ہے کہ جس طرح جبریل نے دھوکہ کھایا تھا کہ آدم کو سجدہ کرنا شرک ہے کیونکہ مسجودیت خاص صفت باری تعالی کی ہے۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی اسی دھوکے میں پڑ گئے کہ ایسی قدرت،عیسی میں خیال کرنا شرک ہے۔مرزا صاحب مسلمانوں پر جو شرک کا الزام لگا رہے ہیں در پردہ وہ خدا تعالی پر لاعلمی کا الزام لگا رہے ہیں دیکھئے براہین احمدیہ صفحہ ۱۱۰ میں وہ لکھتے ہیں:

مسلمانوں کو پھر شرک اختیار کرنا اس جہت سے ممتنعات سے ہے کہ خدا تعالی نے اس بارے میں پیش گوئی کر کے فرما دیا ہے:

ما یبدیء الباطل و ما یعید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادنی تامل سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اگر یہ عقیدہ جو مسلمانوں نے اختیار کیا ہے شرک ہے تو خدا تعالیٰ کی یہ پیش گوئی جس کی تصدیق مرزا صاحب کر چکے ہیں نعوذ باللہ بقول مرزا صاحب جھوٹی ہوئی جاتی ہے۔ مگر انہوں نے اپنی ذاتی غرض کے لحاظ سے اس کی کچھ پرواہ نہ کی اور صحابہ تک کے کل مسلمانوں پر شرک کا الزام لگا دیا۔

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۱۵ میں وہ لکھتے ہیں:

کہ نبی لوگ دعا اور تضرع سے معجزہ مانگتے تھے معجزہ نمائی کی ایسی قدرت نہیں رکھتے جیسا کہ انسان کو ہاتھ ہلانے کی قدرت ہے۔

اور نیز ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۲۰ میں یہ بھی لکھا ہے:

اناجیل اربعہ کے دیکھنے سے صاف ظاہر ہے کہ مسیح جو کام اپنی قوم کو دکھاتا تھا وہ دعا کے ذریعے سے ہرگز نہیں۔ اور قرآن شریف میں بھی کسی جگہ یہ ذکر نہیں کہ مسیح بیماروں کو چنگا کرنے یا پرندوں کے بتانے کے وقت دعا کرتا تھا بلکہ وہ اپنی روح کے ذریعے سے جس کو روح القدس کے فیضان سے برکت بخشی گئی تھی ایسے ایسے کام اقتداری طور پر دکھاتا تھا چنانچہ جس نے کبھی غور سے انجیل پڑھی ہوگی وہ ہمارے اس بیان کی بے یقین تمام تصدیق کرے گا اور قرآن شریف کی آیات بھی باآواز بلند پکار رہی ہیں کہ مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی اور خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ وہ ایک فطرتی طاقت تھی جو ہر ایک فرد بشر کی فطرت میں مودّع ہے مسیح سے اس کی کچھ خصوصیت نہیں چنانچہ اس بات کا تجربہ اس زمانے میں ہو رہا ہے مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم اور مفلوج و مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے لیکن بعد کے زمانوں میں جو لوگوں نے اس قسم کے خوارق دکھلائے اس وقت تو کوئی تالاب بھی موجود نہ تھا۔

دعا کا ذکر نہ ہونے سے مرزا صاحب جو یہ ثابت کرتے ہیں کہ وہ عجائبات جس کا ذکر حق تعالیٰ بطور اعجاز بیان فرماتا ہے وہ معجزات نہ تھے تو اس لحاظ سے فطرتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوت بھی ثابت نہ کرنا چاہیے اسلئے کہ اس کا ذکر بھی اس آیت شریفہ میں نہیں پھر اپنی رائے سے ایک غیر مذکور چیز کو ثابت کرنا اور خدا تعالی کی خبر کو نہ ماننا کس قسم کی بات ہے اگر معجزے کے لئے یہ شرط ہے کہ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھ کر وقت خاص میں دعا کی جائے اور اس کی قبولیت کے لئے حضار مجلس آمین آمین اس وقت تک کہتے رہیں کہ آثار اجابت ظاہر ہو جائیں تو اس آیت شریفہ میں دعا کرنا بھی باقتضاء النص مقدر سمجھا جا سکتا ہے۔

پھر اگر وہ کام فطرتی طور پر ہوتے تھے تو ان پر ایمان لانے کی کیا ضرورت۔ مثلاً اگر کہا جائے کہ نجار صندوق میں قفل نصب کرتا ہے یا کسی کے ذریعہ سے فلاں کام کرتا ہے تو کیا اس قسم کی خبر کی نسبت یہ کہا جائے گا کہ تم اس پر ایمان لاؤ۔ ہرگز نہیں۔ حالانکہ یہاں حق تعالی صاف فرماتا ہے کہ جو لوگ ہماری باتوں پر ایمان لاتے ہیں وہ اس کو آیت یعنی نشانی قدرت کی سمجھتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کو خدا تعالی کی کلام پر ایمان لانا منظور نہیں تھا جب ہی تو حیلے اور بہانے ہوا کرتے تھے ورنہ وہ خود براہین احمدیہ صفحہ ۴۹۵ میں لکھتے ہیں:

> واصل کو مجمع الاضداد ہونا پڑا کہ وہ کامل طور پر رو بخدا بھی ہوا اور پھر کامل طور پر رو بخلق بھی پس وہ ان دونوں قوسوں (الوہیت اور انسانیت) میں ایک وتر کی طرح واقع ہے جو دونوں سے تعلق کامل رکھتا ہے۔ جب کامل تزکیہ کے ذریعہ سے سیر الی اللہ اور سیر فی اللہ کے ساتھ تحقیق ہو جائے اور اپنی ہستی ناچیز سے بالکل ناپدید ہو کر اور غرق دریائے بیچوں وبچگون ہو کر ایک جدید ہستی پیدا کرے جس میں بے گانگی اور دوئی اور جہل اور نادانی نہیں اور صبغۃ کے پاک رنگ سے کامل رنگی ہوئی میسر آئے۔

اب دیکھئے کہ مرزا صاحب خود اپنے ذاتی تجربے کی خبر دیتے ہیں کہ اولیاء اللہ وقت واحد میں رو بخلق اور رو بخدا ہوتے ہیں اور یہ باتفاق جمیع اہل اسلام مسلّم ہے کہ انبیاء کا رتبہ بہ نسبت اولیاء اللہ کے بدرجہاء بڑھا ہوا ہے تو اسی نسبت سے ان کی حضوری بھی اولیاء کی حضوری سے بڑھی ہوئی ہوگی اور ظاہر ہے کہ اس حضوری میں درخواست واجابت فوراً ہو سکتی ہے پھر جب حق تعالی ان معجزات کی خبر دیتا ہے تو اتنا تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسن ظن کر لیتے ہیں کہ جس طرح ہم نے کسی مقام میں لکھا ہے کہ وہ وقت واحد میں ہم رو بحق اور رو بخلق رہتے ہیں اسی طرح عیسی بھی ہوں گے مگر اس تحریر کے وقت وہ بات مرزا صاحب قادیانی کے حافظے سے نکل گئی ہو گی اگر واقع میں ان کی ایسی حالت ہوتی تو بھول نہ جاتے۔

اب غور کیا جائے کہ آپ تو انبیاء کے ساتھ بھی حسن ظن نہیں رکھتے تھے اور شکائت یہ تھی کہ اپنی نبوت کا حسن ظن نہیں کیا جاتا۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی، حضرت عیسی کو تقرب الہی میں اپنے برابر بھی نہیں سمجھتے تھے۔

مرزا صاحب کی تقریر کا ماحصل یہ ہے کہ عیسی کا دعا کرنا ثابت نہیں باوجود اس کے یہ عجائبات صادر ہوتے تھے تو یہ بات سمجھ میں نہیں آتی کہ بغیر دعا کے خلاف عقل معجزات ان سے کیونکر صادر ہو گئے اسلئے بہتر یہ ہے کہ وہ معجزات انہیں کے اقتداری افعال ٹھہرائے جائیں اور مرزا صاحب اس پر اس قدر اڑے کہ کتنی ہی حدیثیں جو اس باب میں وارد ہیں سنائی گئیں ایک نہ سنی۔ دیکھ لیجئے کہ تمام تفاسیر و کتب احادیث پر ان کی پوری نظر تھی اور وہ باواز بلند سنا رہی ہیں کہ وہ معجزات خدا کے اذن اور حکم اور اجازت سے تھے اور ان کی ذاتی قدرت کو اس میں دخل نہ تھا مگر ان کی سمجھ میں نہ آیا نہ انہوں نے کسی کی سنی نہ سمجھے کہ جب حق تعالی نے ان کے معجزوں کی خبر دی ہے تو ضرور اس کا وقوع ایسے طور پر ہوا ہے کہ اس پر ایمان لانے میں کوئی شریک نہیں مثلاً یوں سمجھا جائے کہ حق تعالی کو ان کی نبوت دلوں میں متمکن کرنا اور جو نہ مانیں ان پر حجت قائم کرنا منظور تھا اس لئے ان کے دعوے کے وقت خود حق تعالی ان چیزوں کو وجود بخش دیتا تھا تو کسی قسم کا شرک لازم نہیں آتا۔ اب دیکھئے کہ باوجودیکہ آیت قرآنیہ کے معنی پورے طور پر بن جاتے ہیں مگر صرف اس غرض سے کہ عیسی کے معجزے ثابت ہوں تو اپنی مساوات فوت ہو جاتی ہے آنجہانی نے قرآن کے معنی بگاڑ دیئے جس سے حق تعالی پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ ایسی بات قرآن میں بیان کی جس سے لوگ مشرک ہو گئے۔ نعوذ باللہ من ذلك

مسلمانوں کو لازم ہے کہ ایسی ہٹ دھرمیوں سے بہت احتراز کیا کریں کیونکہ حق تعالی فرماتا ہے قالوا لو کنا نسمع او نعقل ما کنا فی اصحاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

السعیر ۔ یعنی فرشتوں کے سوال کے جواب میں دوزخی کہیں گے کہ اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو اہل دوزخ سے نہ ہوتے ۔ فقنا عذاب النار

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عبارت مذکورہ بالا میں لکھتے ہیں کہ

قرآن شریف کی آیات بھی باآواز بلند پکار رہی ہیں کہ مسیح کے ایسے عجائب کاموں میں اس کو طاقت بخشی گئی تھی

ہم بھی تو اسی آواز کو سن کر ایمان لائے ہیں کہ احیائے موتی اور ابراء اکمہ وابرص وغیرہ عجائب اس قوت سے کرتے تھے جو ان کو حق تعالیٰ نے بخشی تھی ۔ یہ کس نے کہا کہ وہ اپنی ذاتی اور فطرتی قوت سے جو ہر فرد بشر میں رکھی ہے یہ کام کرتے تھے صرف مرزا صاحب ہی نے کہا ہے کہ وہ عام فطرتی طاقت سے کام لیتے تھے جیسا کہ ابھی معلوم ہوا ۔ اگر یہی بات تھی تو مرزا صاحب میں بھی وہ فطرتی طاقت جو ہر فرد بشر میں مودّع ہے موجود تھی میدان میں نکل کر دعوی و ابری الاکمه و الابرص و احی الموتی باذن الله کرتے اور جس طرح حق تعالیٰ کے اخبار سے ہمیں اس کی تصدیق ہوگئی ہے اسی طرح اپنے دعوی کی تصدیق بھی کراتے مگر یہ ان کے حد امکان سے خارج تھا یہ کاغذ کے سفید چہرے کو سیاہی سے زینت دینا نہیں تھا کہ قلم اٹھایا اور چند صفحے لکھ ڈالے یہاں نہ قلم کی ضرورت ہے نہ زبان آوری کی حاجت ادھر کن باذن الله منہ سے نکلا ادھر جو چاہا فوراً ہوگیا

براہین احمدیہ صفحہ ۴۳۵ میں مرزا صاحب نے انجیل یوحنا سے نقل کیا ہے کہ:

یروشلم میں ایک حوض ہے اس کے پانچ اسباب ہیں ۔ ان میں ناتوانوں اور اندھوں اور لنگڑوں اور پژمردوں کی ایک بڑی بھیڑ پڑی تھی جو پانی کے ہلنے کی منتظر تھی کیونکہ ایک فرشتہ بعض وقت اس حوض میں اتر کر پانی کو ہلاتا تھا پانی کے ہلنے کے بعد جو کوئی کہ پہلے اس میں اترتا کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو اس سے چنگا ہو جاتا تھا ۔

نیز براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۵۴ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

بلا ریب اس حوض عجیب الصفات کے وجود پر خیال کرنے سے مسیح کی حالت پر بہت سے اعتراضات عائد ہوتے ہیں جو کسی طرح اٹھ نہیں سکتے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۳۲ میں مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

یہ اعتقاد بالکل غلط اور فاسد اور مشرکانہ خیال ہے کہ مسیح مٹی کے پرندے بنا کر اور ان میں پھونک مار کر انہیں سچ مچ کے جانور بنا دیتا تھا نہیں بلکہ صرف عمل الترب یعنی مسمریزم تھا جو روح کی قوت سے ترقی پذیر ہو گیا تھا یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح کی تاثیر رکھی گئی تھی بہر حال یہ معجزہ صرف کھیل کی قسم سے تھا اور مٹی درحقیقت ایک مٹی ہی رہتی تھی جیسے سامری کا گوسالہ۔

فتدبر فانہ نکتة جلیلة ما یلقھا الا ذو حظ عظیم

مرزا صاحب خود ہی براہین احمدیہ کے صفحہ ۳۴۰ میں لکھتے ہیں:

انجیل بوجہ محرف اور مبدل ہو جانے کے ان نشانیوں سے بالکل بے بہرہ اور بے نصیب ہے بلکہ الٰہی شان تو ایک طرف رہی معمولی راستی اور صداقت کہ جو ایک مصنف اور دانشمند متکلم کے کلام میں ہونی چاہیے انجیل کو نصیب نہیں۔ کم بخت مخلوق پرستوں نے خدا کے کلام ہدایت کو خدا کے نور کو اپنے ظلماتی خیالات سے ایسا ملا دیا کہ اب وہ کتاب بجائے رہبری کے رہزنی کا ایک پکا ذریعہ ہے۔ ایک عالم کو کس نے توحید سے برگشتہ کیا اسی مصنوعی انجیل نے، ایک دنیا کا کس نے خون کیا، انہیں تالیفات اربعہ نے۔ عیسائیوں کے محققین کو خود اقرار ہے کہ ساری انجیل الہامی طور پر نہیں لکھی گئی

اب دیکھئے کہ جن کتابوں کو محرف مبدل ظلماتی خیال اور باعث گمراہی خود ہی بتاتے ہیں انہی کتابوں سے ایک قصہ نقل کر کے قرآن میں شبہات پیدا کر رہے ہیں کہ قرآن میں جو عیسیٰ کے معجزات مذکور ہیں ان کا مدار اس حوض پر تھا جس کا ذکر اناجیل محرفہ میں ہے اور ان کی نبوت کا ذکر جو قرآن میں ہے اور جو منشائے معجزات ہے وہ ایک فطرتی قوت تھی جو ہر فرد بشر میں ہوا کرتی ہے اس سے ظاہر ہے کہ مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنے مساوی کر دینے میں خوب ہی زور لگایا مگر یاد رکھیں کہ

چو حق معائنہ دانی کہ مے ببائد داد
بلطف بہ کہ بجنگ آوری و دلتنگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خراج گر نگذارد کسے بطیّب نفس
بقہر از و بستانند و مزد سرہنگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۳ ص ۴۔۶)

زلزلہ بہار سے قادیانی قلعہ گر پڑا

(خدا شرے برانگیزد کہ درآں خیر باشد)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء میں لکھا تھا کہ زلزلہ بہار پر قادیان سے آواز نہیں اٹھی۔ ہماری غرض یہ تھی کہ قادیانی پریس بولے، تو ہم بھی کچھ اظہار کریں۔ چنانچہ ہماری غرض پوری ہوگئی کیونکہ قادیانی اخبار الفضل نے تفصیل سے زلزلہ بہار پر مضمون لکھا۔

آج ہم اس کے اصل الفاظ نقل کر کے نتیجہ بتا دیں گے کہ قادیانی پریس نے اس زلزلہ کو قادیانی قلعہ پر وارد کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا سارا کارخانہ درہم برہم کر دیا۔

ناظرین ہمارے مخالفانہ بیان کو مبالغہ سے پر نہ جانیں، بلکہ ذرا صبر سے ہمارے دعوی کی دلیل سنیں۔

بے انصافی ہوگی اگر ہم الفضل کا مضمون اپنے لفظوں میں بتائیں اس لئے اسی کے الفاظ میں سناتے ہیں پس بغور سنیں اور بتوجہ سنیں۔ الفضل لکھتا ہے۔

مسیح موعود کی سچائی ظاہر کرنے کیلئے خدا کے بڑے زور دار حملے

تباہ کن سیلابوں اور ہلاکت آفرین عذابوں کا عالمگیر عذاب

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ خدا تعالی نے غفلت اور عصیان میں مبتلا، اور معبود حقیقی کو فراموش کر دینے والی دنیا کو اپنے آستانہ پر جھکانے اور صراط مستقیم کا پتہ بتانے کے لئے جو انذاری خبریں دیں، ان میں زلازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا خاص طور پر ذکر پایا جاتا ہے۔
اور یہ ایک حقیقت ہے۔ ایسی حقیقت جس کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ زلازل کے متعلق حضرت مسیح (مرزا) کی پیش گوئیوں کے بعد دنیا میں اس کثرت اور ایسے ہیبت ناک رنگ میں زلازل آئے، اور ان سے اس قدر جانی و مالی نقصانات ہوئے کہ جس کی نظیر ازمنہ ماضیہ میں نہیں مل سکتی۔
ان ہولناک مصائب اور ہیبت ناک زلازل سے اہل ہند کو آگاہ کرتے ہوئے اور ان سے بچنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے (مرزا غلام احمد قادیانی) تحریر فرماتے ہیں:
توبہ کرنے والے امان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں، ان پر رحم کیا جائے گا۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو۔ یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔

بالآخر (مرزا غلام احمد قادیانی) فرماتے ہیں:
میں سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے۔
دوسری پیش گوئی جس کا ہم اس موقع پر ذکر کرنا چاہتے ہیں وہ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۶۴ میں بایں الفاظ درج ہے:
میرے پر خدا تعالی نے ظاہر کیا تھا کہ سخت بارشیں ہوں گی اور گھروں میں ندیاں چلیں گی اور بعد اس کے سخت زلزلے آئیں گے۔
اگرچہ اس پیش گوئی کے پہلے حصہ کے متعلق سخت بارشیں ہونے اور تباہ کن سیلاب آنے پر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تحریر فرمایا کہ:
کثرت بارشوں سے کئی گاؤں ویران ہو گئے اور وہ پیش گوئی پوری ہو گئی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن اس کے ساتھ ہی لکھا ہے:

مگر دوسرا حصہ اس کا یعنی سخت زلزلے۔ ابھی ان کی انتظار ہے۔ سو منتظر رہنا چاہیے۔

اس سے ظاہر ہے کہ ویران کن بارشوں اور سیلابوں کے بعد ہولناک زلزلوں کا آنا مقدر تھا اور جب ایسا ہوگا اس وقت پیش گوئی مکمل طور پر پوری ہوگی۔

۱۵ جنوری کا زلزلہ

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی مذکورہ بالا دونوں پیش گوئیوں کے پیش کردہ الفاظ سامنے رکھ کر جب ہندوستان میں آنے والے ۱۵ ماہ حال کے ہیبت ناک اور تباہ کن زلزلہ کی تباہی و بربادی کی ان خبروں کو پڑھا جائے جو اس وقت تک اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں، تو معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے جن آفات و مصائب سے اہل ہند کو آگاہ کیا تھا ان میں سے ایک بہت بڑی آفت اور مصیبت یہ زلزلہ بھی ہے۔

ان تباہ کن سیلابوں اور ہلاکت آفریں زلزلوں کی تفصیلات تو رہیں ایک طرف، ان کا نہایت مختصر ذکر جو اخبارات میں شائع ہوا، اور پھر اس کا بھی خلاصہ جو ہم نے پیش کیا ہے، اسی سے نہایت صفائی کے ساتھ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے خدا تعالیٰ سے اطلاع پا کر سیلابوں اور زلزلوں کے ذریعہ دنیا پر عالم گیر عذاب آنے کی جو خبریں کئی سال قبل دی تھیں وہ حرف بحرف پوری ہو کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے متعلق خدا تعالیٰ کے اس کلام کی تصدیق کر رہی ہیں کہ،

دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

کیا ان زور آور حملوں کے متعلق اب بھی کسی سعید الفطرت انسان کو کسی قسم کا شک و شبہ ہو سکتا ہے جب کہ یورپ اور ایشیاء میں زلزلے آئے اور، قیامت کا نمونہ، پیش کرنے والے زلزلے آئے۔ ان کی وجہ سے اس قدر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موتیں ہوئیں کہ، خون کی نہریں، چلیں، اکثر، مقامات زیروزبر، ہو گئے۔
اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین اور آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوئیں۔شہر گر گئے اور، آبادیاں ویران، ہو گئیں۔ اور یہ حقیقت ظاہر ہو گئی کہ، اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی۔
حتی کہ ہندوستان میں بھی وہ وقت آ پہنچا جس کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بایں الفاظ خبر دی تھی کہ،
میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔
چنانچہ چند ہی ماہ ہوئے جب کہ اہل ہند نے اور خاص کر اہل پنجاب نے نوح کا زمانہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور اس کا اعتراف کر لیا۔
اگر اس سے عبرت حاصل کرتے اور خدا تعالی کے اس اٹل قانون کو پیش نظر رکھتے ہوئے کہ وما كنّا معذّ بين حتّى نبعث رسو لا
اس کے رسول مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو مان کر خدا کی امان کے نیچے آجاتے تو یقیناً انہیں لوط کی زمین کا واقعہ بچشم خود نہ دیکھنا پڑتا۔

(الفضل قادیان ۲۳ جنوری ۱۹۳۴ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
ناظرین کرام! فریق ثانی کی مطلب خیز عبارت ہم نے ساری نقل کر دی تا کہ ان کا مطلب اور ہمارا جواب سمجھنے میں آپ کو تکلیف نہ ہو۔ پس سنئیے!
ہم کمال دیانتداری سے مانتے ہیں کہ واقعی مرزا صاحب قادیانی نے قیامت خیز زلزلہ کے آنے کی خبر دی تھی مگر کس زمانے میں؟
اس سوال کا جواب دینا اہل حدیث کا کام ہے جو مرزا صاحب قادیانی کی تحریرات سے اتباع مرزا کی نسبت زیادہ واقف ہے۔
وہ زمانہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ میں ۱۹۰۸ء سے قبل کا ہے کیونکہ وہ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ زلزلہ میری زندگی میں آئے گا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ص ۱۹۲)

بلکہ اس کا موسم اور وقت بھی بتایا ہے۔چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعود کے وقت بہار (ماہ چیت یا مارچ) کے دن ہوں گے اور جیسا کہ بعض الہامات سے سمجھا جاتا ہے غالباً وہ صبح کا وقت ہوگا یا اسکے قریب۔ (ایضاً ص ۹۷)

احمدی ممبرو! اس سوال کا جواب دینا تو بہت آسان ہے۔ امید ہے کہ تم جواب دینے میں تامل نہ کرو گے۔وہ سوال یہ ہے کہ

کیا یہ زلزلہ بہار مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں آیا؟

یقیناً نہیں کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو فوت ہو چکے ہیں جسے آج ۲۵ سال ہو گئے۔

اچھا! تو کیا یہ بہار کے موسم میں آیا؟

ہرگز نہیں۔

لطیفہ: جو لوگ نزول مسیح کے متعلق حدیثی لفظ دمشق سے قادیان مراد لے لیتے ہیں ان سے تعجب نہیں کہ وہ موسم بہار سے مراد صوبہ بہار (بکسر الباء) کہہ دیں اس لئے ان سے تیسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ زلزلہ صبح کے وقت آیا؟ ہرگز نہیں بلکہ دن کے دو تین بجے کے درمیان آیا۔

باانصاف احمدیو! اگر ان سب سوالوں کے صحیح جواب یہی ہیں کہ نہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں آیا، نہ موسم بہار میں آیا، نہ صبح کے وقت آیا، تو بتاؤ اب تمہاری کیا رائے ہے؟

ہم نے یہ سوال اس لئے نہیں کیا کہ تم گھبرا کر مرزا صاحب کا دامن چھوڑ دو ۔نہیں ہم تو بتاکید عرض کرتے ہیں کہ جلدی نہ کرنا بلکہ اس بارے میں مرزا صاحب جو ہدایت فرمائیں اسی پر عمل کرنا، تاکہ تم کسی طریق سے بھی مرزا صاحب قادیانی کے حلقہ اطاعت سے باہر نہ ہو جاؤ۔اس سے تو تمہیں بھی اتفاق ہوگا کہ جس طرح بھی ہوسکے ہم مرزا صاحب کے زیر ہدایت رہیں پس سنو! مرزا صاحب فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئندہ زلزلہ کوئی معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا، تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۹۲۔۹۳)

ناظرین کرام! کیا کوئی احمدی مرزا صاحب کی اس تعلیم پر (کہ زلزلہ موعودہ میری زندگی میں نہ آیا، تو مجھے خدا کی طرف سے نہ سمجھنا) اعتقاد نہ رکھ کر سچا احمدی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس سچا احمدی یا بالفاظ دیگر سچا مومن وہی ہے جو مرزا صاحب کے اس اعلان پر ایمان لائے اور کھلے لفظوں میں اعلان کرے؛

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے بطالت ہے شرارت

نوٹ: یہ مضمون اس قدر مفید اور باطل شکن ہے کہ ہر ایک مسلمان کے ہاتھ میں ہونا چاہیے بصورت اشتہار اشاعت فنڈ سے بھی چھپے گا اس لئے جہاں اس کی ضرورت ہو جلدی طلب کرائیں اور بکثرت تقسیم کرائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۴ ص ۳۔۴)

کلام ربانی اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد عبدالکریمؒ، ڈگشائی سے لکھتے ہیں:

ہر مسلمان جس کے دل میں ذرہ ایمان باقی ہے بلکہ ہر انسان جسے کچھ بھی عقل وشعور ہے اس امر کے تسلیم کرنے میں ایک لمحہ تامل نہ کرے گا کہ سوائے ذات باری عز اسمہ کوئی بھی عالم الغیب نہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے

انّما الغیب للّٰہ۔ (پ۱۱۔ع۷)

(پس کہہ کہ سوائے اس کے نہیں کہ غیب اللہ تعالیٰ کے لئے ہے)

سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔

علی ہذا ارباب بصیرت پر یہ بھی اظہر من الشّمس ہے کہ اس (علم غیب) پر سوائے اس علیم بذات الصدور خداوند عالم کے کسی کا قبضہ نہیں۔ یہ امر دیگر ہے کہ وہ مالک الملک اپنے برگزیدہ رسولوں میں سے جس کو جن اور جس قدر چاہے اپنے غیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے کچھ بتا دے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالی ہے

و عنده مفا تح الغيب لا يعلمها الا هو۔ (الانعام:۵۹)

(اور نزدیک اس کے ہیں کنجیاں غیب کی۔ نہیں جانتا اس کو مگر وہ)۔

و ما كا ن اللّٰه ليطلعكم على الغيب و لكنّ اللّٰه يجتبى من رسله من يّشا ء (آل عمران: ۱۷۹)(اور نہیں ہے اللہ کہ خبر دار کرے تم کو اوپر غیب کے ولیکن اللہ پسند کرتا ہے پیغمبروں اپنے میں سے جس کو چاہے)

عا لم الغيب فلا يظهر على غيبه ا حداً ۔ الاّ من ار تضى من رسو ل ۔(الجن: ۲۶۔۲۷)(وہ ہے جاننے والا غیب کا پس نہیں خبر دار کرتا اوپر غیب اپنے کے مگر جس کو کہ پسند کرتا ہے پیغمبر سے)

اس مضمون پر ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۲ ستمبر ۱۹۳۳ء میں چند آیات کلام ربانی احادیث صحیحہ اور دیگر واقعات مسلمہ درج کر کے مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال مندرجہ ضرورۃ الامام صفحہ ۱۳ و ۲۴ نقل کئے تھے جن میں وہ جلی قلم سے نہایت تعلیٰ کے ساتھ لکھتے ہیں کہ امام الزمان میں ہوں۔ نیز یہ کہ امام الزمان ...غیب کو ہر پہلو سے اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے۔

فی الحال ہمیں اس سے غرض نہیں کہ مرزا جی کو علم غیب تھا بھی یا نہیں اور اس شیخی و دعوی ہمہ دانی کی بدلت انہیں کیا کچھ دیکھنا پڑا۔ اس وقت ہمیں محض یہ ثابت کرنا ہے کہ مرزا جی کا مقولہ مندرجہ ضرورۃ الامام کلام ربانی قرآن کریم کے سراسر خلاف ہے جس سے ان کی جہالت یا خودغرضی کی بو آتی ہے و هو المقصو د

مضمون ہذا شائع ہونے کے دو مہینے بعد تک کسی مرزائی کی جرأت نہ ہوئی کہ اس طرف رخ کر کے اپنے گرو جی کی پوزیشن صاف کرتا۔ بالآخر کسی نامعلوم قادیانی کے زور دینے یا دھمکانے پر الفضل قادیان کے فاضل اڈیٹر اپنی دستار فضیلت سنبھال کر حق نمک ادا کرنے کے لئے اپنے اخبار مجریہ ۲۱ نومبر ۱۹۳۳ء میں اس طرح گوہر افشانی فرماتے ہیں کہ:

مرزا صاحب کو دوسرے انبیاء کی طرح علم غیب پر قبضہ دیا گیا تھا، (ملخصاً)

ثبوت میں حضرت یعقوبؑ کے الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّی لا جد ریح یوسف لو لا ان تفنّدو ن

(تحقیق میں پاتا ہوں بو یوسف کی اگر نہ بہکا ہوا کہو مجھ کو)

اور: الم اقل لکم انّی اعلم من اللّٰہ مالا تعلمو ن

(تحقیق میں جانتا ہوں اللہ کی طرف سے جو تم نہیں جانتے)

پیش کرتے ہیں۔

نیز یہ کہ حضرت نوحؑ نے اپنے دشمنوں کے طوفان میں غرق ہونے کی خبر قبل از وقت دے دی تھی۔

ناظرین! خود ہی انصاف کریں۔ کیا ان ہر دو بزرگوں کو علم غیب پر ایسا ہی قبضہ تھا جیسا کہ چابک سوار گھوڑے کو قبضہ میں کرتا ہے؟ نہیں ہرگز نہیں۔

اگر انہیں علم غیب پر ایسا ہی قبضہ ہوتا تو حضرت یعقوبؑ اپنے بیٹوں کو پہلے ہی فرما دیتے کہ

شریرو! تم نے یوسف کو فلاں کنویں میں ڈال دیا ہے

اور نوح بھی لاعلمی میں اپنے نافرمان بیٹے کے لئے سفارش نہ کرتے۔

ان واقعات سے گر کچھ ثابت ہوتا ہے تو یہ اور محض یہ کہ انہیں علم غیب پر قطعی قبضہ نہ تھا۔ حضرت نوح نے تو صاف صاف کہہ دیا تھا

و لا اقول لکم عندی خزائن اللّٰہ و لا اعلم الغیب۔ (پ۱۲ع۳)

(اور نہیں کہتا ہوں میں تم سے کہ نزدیک میرے خزانے خدا کے ہیں اور نہیں جانتا میں غیب کو)

ہاں یہ صحیح اور قطعاً درست ہے کہ عالم الغیب خداوندعز وجل نے جب چاہا علم غیب سے انہیں مطلع فرما دیا۔ دگر ہیچ

روئے زمین کے مرزائیوں کو چاہیے کہ اپنے پیر مرشد کی پیشانی سے یہ بدنما داغ مٹانے کی کوشش کریں۔

ہم اپنے تجربہ کی بنا پر علی الاعلان کہتے ہیں کہ لاہوری اور قادیانی وغیرہ سب مل کر بھی اس میں کامیاب نہیں ہو سکتے:

یہ داغ بدنمائی مٹایا نہ جائے گا

نوٹ: اسی عنوان کے تحت مرزا جی کے دیگر اقوال جو کلام ربانی قرآن کریم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف ہیں ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے وقتاً فوقتاً پیش کیا کریں گے۔ انشاءاللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۴ ص ۵)

قادیانی اور رادھا سوامی

رادھا سوامی پینتھ کے گرو جب امرتسر میں آئے چونکہ بڑے تپاک سے معانقہ کر کے مجھ سے ملے تھے۔ اس لئے رواداری کے طور پر میں نے ان کو چائے نوشی کی دعوت دی جو انہوں نے قبول بھی کر لی، اور کتب خانہ ثنائیہ میں آ کر ایک مشترکہ ہندو مسلم مجلس میں مع اپنے ساتھیوں کے نوش کی۔

اس پر قادیانی اخبار نے بہت کچھ اظہار رنج کرتے ہوئے لکھا کہ:

کس قدر ماتم کا مقام ہے کہ وہ (ثناءاللہ) ان لوگوں کے پاؤں تلے آنکھیں بچھاتے پھرتے ہس جو اسلام کی بیخ کنی میں مصروف ہیں انہوں نے رادھا سوامیوں کے گرو کو ہزار منتوں اور سماجتوں سے اپنے ہاں مدعو کیا اور پر تکلف دعوی دی۔ (الفضل قادیان ۲۴ دسمبر ۱۹۳۳ء)

(بصد منت والی بات محض جھوٹ ہے صرف ایک دفعہ کہا اور سوامی نے مان لیا اور مسلمانوں کے ساتھ چائے نوشی کی۔ پر تکلف والی بات بھی درست نہیں کیونکہ صرف چائے بسکٹ انگور اور کیلے وغیرہ پیش کئے گئے تھے)

مسلمان خصوصاً اہلحدیث اپنے ہر کام میں نمونہ نبویہ کو سامنے رکھتے ہیں ہم کو اس کا ثبوت ملتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے غیر مسلموں کو دعوت کھلائی اور ان کے ہاں بھی کھائی۔ مگر آپ جو ہمارے اتنے سے کام پر معترض اور سیخ پا ہو رہے ہیں یاد ہے جب پادری عبدالحق خلیفہ قادیان کو قادیان میں ملا تو خلیفہ صاحب نے اس کی دعوت کی۔ اس نے کہا میں اکیلا نہیں ہوں میرے ایک ساتھ بھنگی مسیحی بھی ہے تو خلیفہ صاحب نے دونوں کو دعوت دی جس پر اخبار نور افشاں نے ایک نوٹ لکھا تھا۔ یاد ہے اس کی سرخی کیا تھی؟ بھول گئے ہو تو سنو: خلیفہ قادیان کے دسترخوان پر دو خنزیر (کیونکہ پادریوں کو تمہارے مسیح موعود خنزیر کہا کرتے تھے۔ ثناءاللہ امرتسری)

پھر دوسری مرتبہ پادری مذکور اس زمانہ میں قادیان گیا جب امرتسر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں اور عیسائیوں کا مباحثہ مقرر ہوا تھا اور پادری مذکور قادیان پہنچا۔ خلیفہ صاحب لاہور گئے ہوئے تھے تو قادیان کے دفتر میں ان کو چائے پلائی گئی حالانکہ پادری لوگ اسلام کے صریح دشمن ہے جن کے قتل کرنے مسیح موعود تشریف لائے تھے۔ اور رادھا سوامی بے چاروں میں اگر کچھ نقص ہے تو ذاتی عقاید کا ہے اسلام کی مخالفت نہیں کرتے بلکہ تصدیق کرتے ہیں چنانچہ ان کو صاف اقرار ہے کہ:

رادھا سوامی کی مذہب کی تعلیم کا رد نہیں کرتا بلکہ موید ہے۔

(پریم پرچارک ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء ص ۷)

پس قادیانی ممبرو:

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۳۴ء مطابق یکم ذی قعد ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۵ ص ۶)

ضروری باتیں

مولانا محمد ابوالقاسم بنارسیؒ سعید منزل دارانگر بنارس سے لکھتے ہیں:

اس میں کوئی شک نہیں کہ مولانا محمد حسینؒ صاحب بٹالوی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پڑوسی اور ملاقاتی تھے۔ جتنا وہ مرزا صاحب کو جانتے تھے دوسرے نہیں اور جس قدر انہوں نے مرزا قادیانی کی تردید کی اس کا صحیح اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ پس کیا کوئی صاحب مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کی یادگار کے طور سے ہی ان کے ان تمام مضامین کو جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق اشاعۃ السنہ وغیرہ میں شائع ہوئے ایک کتابی صورت میں جمع کر کے شائع کر دیں گے؟

یہ احسان تمام مسلمانوں پر ہو گا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پورے حالات مع تردید کے ایک جگہ مل سکیں گے۔

نیز اس کتاب کے بکثرت فروخت ہونے کی امید ہے۔ امید ہے کہ مرحوم کے صاحبزادوں میں سے کوئی صاحب اس کی طرف توجہ کریں گے۔

۲۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے شہادۃ القرآن میں لکھا ہے کہ نزول عیسی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلق رسالہ لکھا ہوا تیار رکھا ہے۔ یہ وعدہ غالباً ۱۹۰۴ء سے ہے جس کو اب تیس سال ہونے کو آئے لیکن رسالہ مذکور اب تک طبع نہیں ہوا۔

کوئی صاحب مولانا موصوف سے رسالہ مذکور لے کر چھاپ دیں تو ان کا بھی احسان تمام مسلمانوں پر ہوگا اور اشاعت بھی اس کی خوب ہوگی۔

۳۔ مولوی غلام دستگیر قصوری مرحوم کی فتح رحمانی، نیز عصائے موسیٰ وکلمہ فضل رحمانی و بجلی آسمانی کی سخت ضرورت ہے۔ ان کا پتہ مطلوب ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۳۴ء مطابق یکم ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۵ ص ۶)

حدیث ابراہیمی پر مکرر جرح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء میں حدیث ابراہیمی پر بحث کی گئی ہے جس میں ذکر ہے کہ حضرت ابراہیمؑ نے ساری عمر میں تین جھوٹ بولے۔ اس حدیث کی تشریح کر کے معترضین کو جواب دیا گیا تھا۔ خیال تھا کہ اب معترضین اس کو بنظر غائر دیکھیں گے تو تسلی پائیں گے مگر:

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

معترضین نے برنگ دیگر یہ سوال دہرایا لیکن ہم اس مکرر سوال کو پڑھ کر بہت خوش ہوئے کیونکہ جواب کی تکمیل معترض ہی کے کلام میں ملتی ہے۔ پہلے نمبر (۱۲ جنوری ۱۹۳۴ء اہل حدیث امرتسر) میں ہمارا روئے سخن دراصل جماعت مرزائیہ کی طرف تھا جو احادیث مرویہ کو مانتی ہے۔ آج کا روئے سخن اہل قرآن (منکرین حدیث) کی طرف ہے۔ جو احادیث نبویہ کو حجت نہیں مانتے۔ اور یہ مکرر جرح بھی امرتسری جماعت اہل قرآن کی طرف سے ہوئی ہے۔

تمہید جواب: اصطلاحات فصحاء بلغاء میں بعض کلام مجازی شکل میں صحیح ہوتے ہیں مگر حقیقت شرعیہ میں صداقت نہیں رکھتے کیونکہ حقیقت شرعیہ بہت بلند مرتبہ ہے۔ بطور مثال اس موقع پر مشہور استاد داغ دہلوی مرحوم کا ایک شعر پیش کرتا ہوں جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے مرادی مجازی معنی میں بالکل صحیح ہے مگر دربار رسالت میں غالباً جھوٹ ہے۔ وہ شعر یہ ہے

مجھے کھٹکا تھا جب بناء کعبہ پڑتی تھی
کہ یہ جھگڑے میں ڈالے گا بہت گبر و مسلمان کو

بناء کعبہ کے وقت قائل موجود نہ تھا۔ جب نہ تھا تو کھٹکا کیسا۔ گبر و مسلمان میں کعبہ نے کیا جھگڑا ڈالا۔ جھگڑا ڈالنا تو ذی شعور لوگوں کا کام ہے۔ تین جھوٹ شاعر نے بولے ہیں۔ مگر اہل مذاق، بنظر فن کلام جانتے ہیں کہ یہ سب تخیلات شاعری اور مجازات ہیں۔ لیکن ایک سادہ دل پرہیز گار ان کو جھوٹ سے تعبیر کر سکتا ہے۔

دوسری مثال۔ شاعر معشوق کے قد کو سرو سے تشبیہ دیا کرتے ہیں اور اس کی تھوڑی کو سیب سے۔ قد کو سرو اور تھوڑی کو سیب ملحوظ رکھ کر سعدی مرحوم فرماتے ہیں

عجب در زنخدان آں دل فریب
کہ ہر گز نبودہ ست بر سرو سیب

شیخ موصوف نے استعارہ کو کمال کی حد تک پہنچا کر ثابت کر دیا کہ واقعی سرو پر سیب کا پھل لگا ہوا ہے۔ یہ شعر اپنے مجازی اور شاعرانہ تخیل میں اعلیٰ درجہ کا ہے مگر دربار شریعت میں حقیقت سے دور۔

تیسری مثال۔ کسی اردو شاعر نے معشوق کو ایک شعر میں پورا پورا سورج بنا دیا۔ چنانچہ کہتا ہے

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

یعنی میرا معشوق تو سورج ہے۔ سورج بھلا رات کو کیسے نظر آئے۔ فن شاعری میں شعر خوب ہے، مگر حقیقت سے خالی۔

ان تین مثالوں سے ہماری غرض یہ ہے کہ مجاز وہی ہوتا ہے جس میں حقیقت نہ ہو بلحاظ عدم حقیقت اس کو غلط یا مبالغہ کہہ سکتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ کے تین جھوٹ یہ ہیں۔

بتوں کو ان کے بڑے نے توڑا ہے۔،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بیمار ہوں ۔ ،

بیوی کے حق میں کہا، میری بہن ہے۔

خدا جزائے خیر دے معترضین کو کہ اس نے پہلے خود کذب کی تاویل کر کے مطلع صاف کر دیا ہے لکھتا ہے:

بڑا بت چھوٹے بتوں کو تڑوانے کا باعث ہوا۔

(رسالہ بلاغ امرتسر فروری ۱۹۳۴ء ص ۱۳)

یقیناً یہی معنی ہیں ۔ اسی طرح دوسرا فقرہ ،میں بیمار ہوں، یعنی تمہارے شرکیہ افعال سے کبیدہ خاطر ہوں ۔ اسی طرح تیسرا فقرہ کہ یہ میری بیوی نہیں ہے یعنی بحکم انما المئو منون اخوۃ دینی بہن ہے ۔لیکن سوال یہ ہے کہ جو معنی معترض نے کئے ہیں کیا حقیقت لفظیہ یہی ہے ۔آیت موصوفہ کے الفاظ سامنے رکھے دیتا ہوں

بل فعله کبیرھم کیا ان الفاظ کا ترجمہ یہ نہیں ہے،

بلکہ یہ کام ان کے بڑے نے کیا۔

جیسے اس لفظی ترجمہ کو معترض بھی غلط جانتا ہے دربار رسالت بھی اس کو جھوٹ یا بالفاظ دیگر غلط قرار دیتا ہے ۔ پھر حدیث کا انکار کیوں؟ سچ ہے

منکر مے بودن و ہمرنگ مستاں زیستن

پس معنی حدیث کے یہ ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ ایسے صدیق تھے کہ مجازی اور استعارہ آمیز کلام بھی ہرگز نہیں بولا کرتے تھے ۔ بولے تو صرف تین دفعہ جو مجازی رنگ میں صحیح ہوسکتی ہے وہ بھی محض رضاء الٰہی کے لئے، نہ کہ ذاتی غرض کے لئے ۔ باوجود اس کے منکرین حدیث اعتراض کریں تو ہم ان کو ایک شعر پر توجہ دلائیں گے

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است

سخن شناس نہء دلبرا خطا ایں جا است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۸ ذی قعد ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۶ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے ایک مہمل الہام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شائع ہوا تھا جس کو امیر نادر خان مرحوم کی شہادت کے موقع پر نکال کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کا ثبوت دیا گیا۔

امت مرزائیہ کے دونوں اخباروں نے اس پر خوب حاشیئے چڑھائے۔ اخبار اہل حدیث امرتسر آج تک خاموش رہا، اسلئے کہ دوسرے ضروری مضامین پر توجہ رہی۔ دوم، اس پیش گوئی کو ہم نے ایسا مہمل سمجھا کہ کوئی عقل منداس پر توجہ ہی نہ کرے گا کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مسیح کی ایسی بلکہ اس سے بھی واضح تر پیش گوئیوں کی ہنسی اڑائی ہوئی ہے۔

حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ زلزلے آئیں گے۔ اس پر لکھتے ہیں یہ بھی کوئی پیش گوئی ہے کہ زلزلے آئیں گے کیا دنیا میں زلزلے آیا نہیں کرتے (ضمیمہ انجام آتھم ص۴) حالانکہ حضرت مسیح کے کلام میں فقرہ تامہ مفید ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہام میں کوئی فقرہ مفیدہ بھی نہیں۔

باوجود اس کے قادیانی پریس نے اپنی عادت کے مطابق اس کو بہت پھیلایا۔ یہاں تک کہ خلیفہ قادیان نے نادر شاہ والے الہام پر بڑا بسیط مضمون لکھا جس کو ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع کیا گیا اور قادیانی الفضل (۱۵ فروری ۱۹۳۴ء) میں ہماری خاموشی کو صداقت پر مہر سمجھا اس لئے ہمیں اس پر توجہ کرنی پڑی۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اس الہام کو پہلے بچہ سقہ کے واقعہ پر لگایا پھر نادر خان مرحوم کے انتقال پر چسپاں کیا۔ یہ تو کیا جو کچھ کیا مگر غضب تو یہ کیا کہ بچہ سقہ ڈاکو اور اس کے تین سو ساتھیوں کو محض امان اللہ خان امیر کابل کی عداوت میں اصحاب بدر کی مانند قرار دیا۔ چنانچہ لکھا ہے:

کابل میں بدر کی جنگ کا نظارہ۔ خدا نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اطلاع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے رکھی تھی اس کے مطابق بچہ سقہ کو ایک جماعت کے ساتھ جو تعداد میں اصحاب بدر کے مطابق تھی یعنی کل تین سو سپاہی تھے امان اللہ خان کے مقابلے کے لئے کھڑا کر دیا اور پھر دوبارہ بدر کی جنگ میں نظارہ دنیا نے دیکھا یعنی تین سو ناتجربہ کار اور بے سامان سپاہیوں نے ایک حکومت کا جو قلعوں میں محفوظ تھی تختہ الٹ دیا۔ (رسالہ: ایک تازہ نشان کا ظہور ص ۸۔۹)

مسلمانوں کے لئے کس قدر دل شکن تحریر ہے۔ آہ! کس قدر خودغرضی پر مبنی اور جاہلانہ تقریر ہے کہ ڈاکوؤں اور سفاکوں کی ٹولی کو اصحاب بدر سے تشبیہ دی جائے اور ان کے ظالمانہ غلبہ کو فتح نبویہ کے ساتھ مشابہت دی جائے۔ لطف یہ ہے کہ یہ نہ سوچا کہ ان اصحاب بدر کو جس (نادر خان) نے قتل کر کے فنا کیا وہ کون ہوا، مومن یا کافر؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی امت کو مسلمانوں کے خیر وشر سے کوئی واسطہ ہی نہیں بلکہ محض اپنے قدح کی خیر منانے سے مطلب ہے۔ اسی لئے بغداد کے سقوط پر جس وقت دنیا کے کل مسلمان رو رہے تھے ان کے دل میں سخت رنج ہو رہا تھا قادیان سے بڑی مسرت کا مضمون نکلا تھا جس میں انگریزی فتح پر اظہار مسرت کرنے کے علاوہ ترکوں کو بندر اور سور قرار دیا تھا۔ (الفضل قادیان ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۱۷ء)

اس سے آگے مطلب کو دیکھئے کہ اسی الہام (نادرشاہ) کو پہلے اس موقع پر لگایا گیا تھا جب بچہ سقہ کو فنا کر کے نادر خان مرحوم نے کابل پر تصرف کیا تھا چنانچہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب لکھتے ہیں:

آہ! نادرشاہ۔ اس میں یہ بتایا ہے کہ اس سے پہلے واقعہ (بچہ سقہ) کے بعد نادرشاہ بادشاہ افغانستان کا ہوگا۔ (ایضاً ص ۱۰)

بہت اچھا۔ معلوم ہوا کہ بچہ سقہ کے زمانے میں افغانستان کی حکومت کے لئے اہل کابل پکار رہے تھے۔ آہ! نادرشاہ کہاں گیا؟ یعنی وہ آئے اور بادشاہ بن کر حکومت کرے۔ چنانچہ نادرخان بادشاہ ہو گئے پیش گوئی پوری ہوگئی۔ مگر اتنے پر کفایت کرتے تو، مرزائی، کیسے کہلاتے اور نادرخان مرحوم کی شہادت کے موقع پر کیونکر بولتے؟ اس لئے انہوں نے بچہ سقہ پر چسپاں کرنے کے علاوہ مذکورہ الہام وسیع کر کے آگے بڑھایا یہاں تک کہ شہادت نادرخان تک پہنچ کر لکھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بادشاہ بننے کے بعد ایک آفت ناگہانی کے ذریعہ سے اس کی موت واقع ہو گئی حتی کہ سب ملک (کابل کا ملک مراد ہے۔ یہ لفظ یاد رہے۔ ثناء اللہ) چلا اٹھا کہ آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟ (ایضاً۔ص ۱۱)

ایک اردو شاعر نے اپنے معشوق کو مشورہ دیا ہے کہ تم وصل سے انکار نہ کیا کرو بلکہ یوں کیا کرو:

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

یہی مشورہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہام کنندہ نے ان کو دیا ہوا ہے کہ جو بات کرو ایسی کیا کرو کہ حسب موقع اس کے کئی معنی نکالے جاسکیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام (آہ! نادرشاہ) اسی مشورے کے ماتحت ہر ایک پہلو پر چسپاں کیا جاتا ہے۔

ناظرین کرام! آپ مرزا صاحب قادیانی کے اس گول مول الہام سے متعجب نہ ہوں ان کی مشین میں اسی قسم کے الہام ڈھلا کرتے تھے اس کی مثال میں اس سے بھی عجیب تر الہام: ،غزنوی، ہے۔(اخبار بدر قادیان ۱۸۔اپریل ۱۹۰۷ء)

کیسا فصیح اور کیسا بلیغ اور کیسا بامعنی الہام ہے۔غزنوی،مبتدا۔ خبر،مرگیا، صحیح ہے۔غزنوی،مبتدا،خبر، پیدا ہوا، صحیح۔ غزنوی،مبتدا،خبر بنگال میں وزیر ہوا، بالکل صحیح،۔غزنوی مبتداء، خبر، ہندوستان میں حملہ کرنے آیا،۔کتب تاریخ گواہ ہیں ۔غزنوی،مبتدا، امرتسر میں ایک خاندان ہے، بالکل ٹھیک ہے۔ یہاں تک کہ غزنوی کی خبر پر مقدمہ ہوگا،بھی درست ہے۔چنانچہ مولوی اسماعیل غزنوی پر بمبئی میں مقدمہ چل رہا ہے جس کی پیشی ۳۰ مارچ کو ہے۔غرض دنیا میں جتنے واقعات ایسے ہوں جن کو کسی غزنوی سے تعلق ہوان سب پر یہ الہام چسپاں کر دیا جائے گا۔

ایک لطیف تردید: ہمارے لڑکپن کا ایک واقعہ ہے پنجاب میں ایک مکار واعظ پھرا کرتا تھا اس کو بغدادی مولوی کہتے تھے وعظ میں کہا کرتا تھا،لفظ وہابی، اصل میں، واہ بی، ہے اس کا قصہ یوں بیان کرتا کہ عبدالوہاب نجدی کی لڑکی کو ناجائز حمل ہو گیا تھا محلے کی عورتوں نے اس کو دیکھ کر کہا۔ واہ بی، واہ بی۔ یہ لوگ اس کی اولاد ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہلا تو خوب ہنستے مگر ہم ان سے پوچھا کرتے کہ مولوی صاحب نجد میں اردو زبان ہے یا عربی۔ یقیناً عربی ہے تو پھر نجد کی عورتوں نے واہ پی کیوں کہا۔ معلوم ہوا کہ یہ آپ کا من گھڑت افتراء ہے۔ ٹھیک اسی طرح نادر شاہ کی بے وقت شہادت پر سب سے پہلے دردناک آواز اہل کابل کی زبان سے نکلی ہوگی اور وہ یقیناً فارسی ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام (آہ! نادر شاہ کہاں گیا؟) اردو فقرہ ہے جو اہل کابل کا نہیں ہوسکتا۔ مرزا صاحب قادیانی کو فارسی میں بھی الہام ہوئے اور ہو سکتے تھے۔ پس اگر نادر خان (شاہ کابل) اس الہام سے مراد ہوتے تو الہام کے اصل الفاظ فارسی ہوتے تا کہ اہل کابل آواز کی پوری ترجمانی کر سکتے (کیونکہ خلیفہ صاحب نے خود لکھا ہے کہ سب ملک چلا اٹھا)۔ ہم حیران ہیں کہ سب سے پہلے تکلیف تو پہنچے اہل کابل کو مرزا صاحب قادیانی کا الہام کنندہ اس کی حکایت کرے اور زبان فارسی بھی جانتا ہو لیکن الہام کرے اردو میں؟ چہ خوش۔ یا یہ بات ہے:

شوخ من ترکی و من ترکی نمے دانم

اس سے صاف ثابت ہے کہ اس الہام کو شاہ کابل کی وفات سے کوئی تعلق نہیں

اصول مرزا: احمدی ممبرو تم خلیفہ کا منہ دیکھتے ہو یہ تمہاری غلطی ہے۔ ہم بڑے میاں مرزا صاحب متوفی کو ماننے والے ہیں پس سنو! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

> پیش گوئی سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بطور دلیل کے کام آسکے لیکن جب ایک پیش گوئی خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام کی۔ پیش گوئی میں تو وہ امور صریحاً پیش کرنے چاہییں جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ سکے اور پہچان سکے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۲۱۔۱۲۳)

سچ بتاؤ، آہ نادر شاہ، والی پیش گوئی اس معیار پر پوری اتر سکتی ہے۔ یاد رکھو جب تک اہل حدیث کے ہاتھ میں قلم ہے انشاء اللہ تم دنیا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔

مختصر یہ کہ مرزا صاحب نے جو الفاظ یسوع مسیح کی مجمل پیش گوئیوں کے حق میں لکھے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

> اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قحط پڑیں گے لڑائیاں ہوں گی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنہوں نے ایسی ایسی پیش گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں اور ایک مردہ کو اپنا خدا بنا لیا کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے۔ کیا کہیں نہ کہیں لڑائی کا سلسلہ شروع نہیں رہتا۔ پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا نام پیش گوئی کیوں رکھا محض یہودیوں کے تنگ کرنے سے۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ص۴ حاشیہ)

ہمارا حق ہے کہ ہم اسی عبارت کو ہو بہو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر چسپاں کرنے کو یوں کہیں:

اس درماندہ انسان (ذیابیطس، ہسٹیریا اور مراق کے دماغی بیمار مرزا) کی پیش گوئیاں کیا تھیں یہی کہ، غزنوی، اور، آہ نادر شاہ کہاں گیا، ۔ پس ان دلوں پر... ہو جنہوں نے ایسی پیش گوئیاں اس کی صداقت کی دلیل بنائیں اور بقول خود سچے کے سامنے جھوٹا ہو کر مرنے والے کو نبی بنا لیا۔

کیا کوئی قادیانی یا لاہوری ہے جو ہماری اس تحریر کا جواب دے سکے یاد رکھو:

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء مطابق ۸ ذی قعد ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۶ ص ۴۔۵)

زلزلہ بہار کا اثر قادیان میں

و فی کل شیء له آیة ۔ تدلّ علی انّه کاذب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان ہے دنیا میں خواہ کوئی واقعہ ظہور پذیر ہو، خوشی کا ہو، یا رنج کا، اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کو صدمہ ضرور پہنچتا ہے۔ صوبہ بہار کا زلزلہ کیسا تکلیف دہ ہے، مگر اس میں بھی خدائی مصلحت یہ ہے کہ قادیانی طلسم ٹوٹ کر دنیا کے سامنے اس کا ذرہ ذرہ ہوا میں اڑ جائے۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۹ فروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۳۴ء میں ایک مضمون چھپا تھا جس کا عنوان تھا، زلزلہ بہار سے قادیانی قلعہ گر پڑا۔

اس میں ہم نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات کا حوالہ دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہوا ہے کہ زلزلہ عظیمہ میری زندگی میں آئے گا، نیز موسم بہار میں آئے گا نیز صبح کے وقت آئے گا۔

یہ تین شرطیں ہم نے مرزائی کتب کے حوالہ سے ثابت کر دی تھیں اور نتیجہ نکالا تھا کہ زلزلہ عظیمہ بہار چونکہ نہ موسم بہار میں آیا، نہ صبح کے وقت آیا، نہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں آیا، لہذا مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی غلط اور نبوت باطل۔ قادیان سے اس کا جو جواب نکلا اس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے زلزلہ کی بابت دعا کی تھی خداوندا اس کو پیچھے ہٹا دے خدا نے پیچھے ہٹا دیا۔

۲۔ ۱۵ جنوری کو موسم بہار کا شروع تھا

۳۔ صبح کے وقت کا جواب نہیں دیا۔

مجیب کے اپنے الفاظ یہ ہیں

زندگی میں زلزلہ نہ آنے کا تو اللہ تعالی حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۱۰۰ پر بذریعہ الہام فیصلہ فرما چکا ہے جیسا کہ فرماتا ہے:

ربّ اخّر وقت هذا اخّره الله الى وقت مسمى

یعنی اے خدائے بزرگ زلزلہ کے ظہور میں کسی قدر تاخیر ڈال دے۔

خدا نمونہ قیامت کے زلزلہ کے ظہور میں تاخیر ڈال دے گا۔

اس کے نیچے حاشیہ میں حضرت (مرزا قادیانی) نے لکھ دیا ہے:

میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔اس دعا کا اللہ تعالی نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے

ربّ اخر وقت هذا اخره الله الى وقت مسمى

یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے۔ (ص ۱۰۰)

باقی رہا یہ امر کہ موسم بہار میں زلزلہ آنے کی پیش گوئی ہے اور یہ موسم بہار کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔کاش اگر ثناء اللہ اس اعتراض کو لکھنے سے قبل کسی باغ میں چلا جاتا اور دیکھتا کہ ابتدائے بہار ہے یا نہیں،تب شائد اس کو اس کی مسخ شدہ ضمیر بھی اس اعتراض کو اٹھانے سے روک کر مزید ذلت وخواری سے بچا لیتی۔ ورنہ اگر اسی براہین احمدیہ حصہ پنجم کے صفحہ ۹۲۔۹۳ پر جہاں سے اس نے یہ حوالہ نقل کیا ہے کہ، وہ زلزلہ میری زندگی میں ہوگا، انہی کو بتمام وکمال پڑھ لیتا تو اس کو ابتدائے بہار اور وقت زلزلہ بھی معلوم ہو جاتا۔ بہر حال جائے استاد خالی است کے مطابق خدا کو یہ بھی منظور تھا کہ ایک طرف ثناء اللہ کا دعوی انا خیر ٹوٹے اور دوسری طرف اس کو تکذیب کی ذلت وخواری نصیب ہو۔لو میں وقت اور ابتدائے بہار صفحہ ۹۳ براہین پنجم سے پڑھ کر سناتا ہوں:

خدا فرماتا ہے کہ میں اس وقت آؤنگا جب کہ دل سخت ہو جائیں گے اور زلزلہ کے آنے کے خیال سے لوگ اطمینان حاصل کرلیں گے اور خدا فرماتا ہے کہ میں مخفی طور پر آؤنگا کہ کسی کو بھی اطلاع نہیں ہوگی یعنی لوگ اپنے دنیا کے کاروبار میں سرگرمی اور اطمینان سے مشغول ہوں گے اور اس سے پہلے لوگ تسلی کر بیٹھے ہوں گے کہ زلزلہ نہیں آئے گا اور اپنے تئیں بے خطر اور امن میں سمجھ لیا ہوگا۔تب یک دفعہ یہ آفت ان کے سروں پر آئے گی مگر خدا فرماتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہوں گے آفتاب بہار کی صبح میں نمودار ہوگا اور خزان کی شام میں غروب کرے گا تب کئی گھروں میں ماتم پڑے گا۔

(اخبار فاروق قادیان ۱۴ فروری ۱۹۳۴ء ص ۱۱)

۱۔ ۱۵ جنوری کو موسم بہار کہنا ان لوگوں کا کام ہے جو ہندوستان میں نہ رہتے ہوں، ورنہ ہندوستان میں رہنے والے جانتے ہیں کہ ماہ جنوری سخت سردی کا زمانہ ہے اس لئے شملہ وغیرہ پہاڑی مقامات پر موسم سرما کی تعطیلات ہوتی ہیں۔ ہندی حساب سے ماگھ کا مہینہ سردیوں کا ہے اور ماہ پھاگن سے موسم بدلتا ہے اس لئے ۱۵ جنوری کو موسم بہار کہنا انہی لوگوں کا کام ہے جو دمشق سے مراد قادیان لینے میں بھی نہیں جھجکتے اور کوئی عقل مند تو اس کو قبول نہیں کرے گا۔

۲۔ہم نے مجیب کا حوالہ خوب پڑھا۔ ہمارا یقین ہے کہ مجیب نے محض حمایت مرزا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم کو الزام دیا ہے ورنہ حوالہ مذکور کو مجیب بغور پڑھتا تو شرمندہ ہو کر خود ہی خاموش ہو رہتا مگر شرم وحیا جس جوہر کی فرع ہے وہ کم یاب ہے۔ مقام مذکور کی عبارت ہمارے سامنے ہے ہم وہ ساری نقل کر کے قادیان کے ارکان اور دیگر اعیان اسلام سے انصاف چاہتے ہیں۔ پس وہ غور سے سنیں مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

اب میری عمر ستر برس کے قریب ہے اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر ۸۰ برس کی ہوگی یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ پس اس صورت میں اگر خدا تعالیٰ نے اس آفت شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں اس سے زیادہ نہیں کیونکہ ضرور ہے کہ یہ حادثہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ ج ۵ ص ۹۷)

ناظرین کرام! اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آج کل کے مجیبوں کو جواب دیا ہے کہ:

باوجود تاخیر کے بھی زلزلہ میری زندگی ہی میں آئے گا۔

اب بتائیے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو ہر حال میں زلزلہ کا وقوع اپنی زندگی میں قرار دیں ان کے مریدان کی وفات سے ۲۵ سال بعد (جنوری ۱۹۳۴ء) تک اس کو کریں تو یہ مثال صادق نہ آئے گی

من چہ سرائم وتنبورہ من چہ سرائد

احمدی ممبرو! یاد رکھو مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئیوں خصوصاً اس پیش گوئی پر جتنا زیادہ بولو گے بحکم: چو بشوئی پلید تر گردد، اتنے ہی زیادہ ٹانکے کھلواؤ گے اس سے ہم تم کو دوستانہ مشورہ دیتے ہیں کہ خاموشی اختیار کرو تو بہتر ہے، ورنہ:

در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ ذی قعد ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۷ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زلزلہ درقادیان

غلغلہ غضب خدا شد بلند زلزلہ درگور غلام احمد فگند

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کا دن کیسا منحوس تھا کہ ادھر صوبہ بہار کو اس نے جسمانی صورت میں تباہ کیا، ادھر معنوی طور پر قادیان کو برباد کیا، جس کی شان میں یہ شعر پڑھا جاتا تھا

چہ گوئم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

عرصہ ہوا، اس شعر کا جواب دیا گیا تھا

چہ گوئم باتو گر آئی چہادر قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دارالزیاں بینی

مگر اب تو اس شعر کی بجائے یوں ہونا چاہیے

چہ گوئم با تو گر آئی چہادر قادیان بینی
بلا بینی خزاں بینی زلازل رانشاں بینی

اس دعویٰ کے متعلق ہم نے سابق میں دو مضمون لکھے ہیں۔ ایک ۹ فروری ۱۹۳۴ء کو اور دوسرا، ۲ مارچ ۱۹۳۴ء کو۔ اس اثناء میں قادیانی اخباروں میں دھوم تھی کہ میاں بشیر احمد (پسر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) زلزلہ پر بسیط مضمون لکھ رہے ہیں۔ ہم نے سمجھا کہ خوب لکھیں گے اور ہماری طرف سے جو مضامین اس بارے میں نکل چکے ہیں ان کا جواب بھی کافی دیں گے۔ اس خیال سے ہم اس کے دیکھنے کو چشم براہ تھے۔ آخروہ مضمون اخبار الفضل مورخہ ۴ مارچ ۱۹۳۴ء میں آیا اور ٹریکٹ کی صورت میں بھی پہنچ گیا۔ مضمون دیکھنے سے اتنا تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ لکھنے والا نہ صرف اصلی معنی میں باپ کا بیٹا ہے بلکہ اتباع میں پورا متبع ہے۔ یعنی جس طرح مرزا صاحب قادیانی متوفی کی تصنیفات میں الفاظ کی بھرمار اور عبارت کی طوالت، استاد غالب کے اس شعر کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصدیق کرتی تھی ؎

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لیے

یہی حال مرزا بشیر احمد قادیانی کا ہے

ہمارے دونوں گزشتہ مضامین کا خلاصہ یہ ہے کہ زلزلہ آنے کی پیشگوئی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کی تھی، مگر اس کا وقوع اپنی زندگی سے مخصوص کیا تھا۔ یہاں تک کہا تھا کہ میری زندگی میں نہ آئے، تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

ہم منتظر تھے کہ صاحبزادہ (مرزا بشیر احمد قادیانی) صاحب اس اعتراض کو اٹھائیں گے، لیکن دیکھنے سے یقین ہو گیا کہ شیر کے پنجے سے چھوٹنا ممکن ہے، مگر 'اہل حدیث' کی گرفت سے نکلنا کارے دارد۔

صاحبزادہ (مرزا بشیر احمد قادیانی) نے کمال کیا کہ طوالت دینے کے لیے اپریل ۱۹۰۵ء کے زلزلہ کی بحث چلائی، اس لیے یہ بھی ان کا فرض تھا کہ اس زمانہ کا اہل حدیث سامنے رکھ کر آگے چلتے۔ (مولانا امرتسری یہاں اپنی ۱۹۰۵ء والی پرانی تحریر نقل کر کے لکھتے ہیں کہ) خیر یہ بات تو رفت گذشت ہوئی۔ اب جو صوبہ بہار میں زلزلہ عظیمہ آیا تو قادیانی پریس کے وارے نیارے ہو گئے۔ لاہوری اور قادیانی بالاتفاق اس کو اپنے حق میں نعمت غیر مترقبہ جان کر بہت خوش ہوئے۔ لیکن اہل حدیث کی 'ہوں' کے بعد لاہوری تو کھسک گئے مگر قادیانی جو اصل گدی کے مالک ہیں، کیسے کھسک سکتے ہیں۔ اس لیے وہ مقابلہ پر آئے۔ سب سے پہلے میاں محمود کی ڈیوڑھی کا...... آگے آیا۔ جس کو اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲ مارچ (۱۹۳۴ء) میں دھتکار دی گئی۔ اس کے بعد صاحبزادہ بشیر احمد آگے بڑھے۔ پس اب ہمارا خطاب انہی صاحبزادہ سے ہے۔

ہم کہہ چکے ہیں کہ میاں بشیر احمد قادیانی نے بہت تطویل سے کام لیا ہے۔ مگر ہم ان کی عبارت طویلہ سے اصل روح نکال کر ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں، آپ لکھتے ہیں:

'الغرض حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی پیش گوئی کے بعد آپ کی زندگی میں دنیا کے مختلف حصوں میں بڑے سخت زلزلے آئے اور بعض آپ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفات کے بعد آئے (جیسا کہ اٹلی جاپان چین وغیرہ کے تباہ کن زلزلے) اور بعض آئندہ آئیں گے اور یہ خدا ہی کو علم ہے کہ وہ کب کب اور کہاں کہاں آئیں گے اور ان کے نتیجہ میں کیا کیا تباہی مقدر ہے؟ مگر وہ تباہ کن زلزلہ جو حال ہی میں ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو ہندوستان کے شمال مشرق میں آیا ہے جس نے صوبہ بہار اور ریاست نیپال اور بنگال کے بعض حصوں میں ایک قیامت برپا کر رکھی ہے وہ ایک ایسا زلزلہ ہے کہ اس میں ۱۹۰۵ء کے شمال مغربی ہندوستان والے زلزلہ کی طرح بلکہ اس سے بھی بڑھ کر حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کے الہامات وکشوف میں تصریح اور تعیین پائی جاتی ہے اور یوں نظر آتا ہے کہ گویا خدائی ہاتھ معین طور پر اشارہ کر رہا ہے کہ یہ زلزلہ ان خاص زلزلوں میں سے ایک ایسا زلزلہ ہے جس کے متعلق تعین اور صراحت کے ساتھ خبر دی گئی تھی۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے الہامات اور کشوف سے پتہ لگتا ہے کہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء والے زلزلے کے متعلق اللہ تعالیٰ کی طرف سے مندرجہ ذیل علامات مقرر تھیں۔ یعنی منجملہ بعض اور علامات کے ذیل کی پانچ علامات اس کے لیے بطور خاص مقرر کی گئی تھیں۔

اول: اس زلزلہ میں خطرناک تباہی آئے گی، اور اس کے ساتھ پانی کا سیلاب بھی ہوگا۔

دوم: یہ زلزلہ نادرشاہ بادشاہ افغانستان کے قتل کے بعد اس کے قریب کے زمانہ میں ہوگا۔ سوم: یہ زلزلہ موسم بہار میں آئے گا۔

چہارم: یہ زلزلہ ہندوستان کے شمال مشرقی علاقہ میں آئے گا۔

پنجم: یہ زلزلہ مرزا بشیر احمد کی زندگی میں آئے گا اور وہی ابتداً اس پیشگوئی کی طرف توجہ دلانے والا ہوگا۔

یہ وہ پانچ علامات ہیں جو اللہ تعالیٰ نے آج سے قریباً ۲۸ سال پہلے اس زلزلہ کے متعلق حضرت مسیح موعود پر ظاہر فرمائیں۔ اور آج ہم دیکھ رہے ہیں کہ یہ باتیں کس طرح من وعن پوری ہوئیں۔ (الفضل ۴ مارچ ۱۹۳۴ء۔ ٹریکٹ ص ۱۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا بشیر احمد کی تقریر کا خلاصہ اور روح صرف اتنی ہی ہے کہ اپریل ۱۹۰۵ء کے بعد جس شدید زلزلہ کے آنے کی خبر مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے دی تھی وہ وہی ہے جو ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں آیا۔

ہم اس پر مزید روشنی ڈالتے ہیں۔ تاکہ مسافت جلدی طے ہو۔ آپ کے بڑے بھائی خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی یہی کہتے ہیں ان کے الفاظ یہ ہیں:

'۴ اپریل ۱۹۰۵ کے زلزلہ عظیمہ کے بعد جو ضلع کانگڑہ میں شروع ہوا تھا حضرت مسیح موعود کو اور زلزلہ کے متعلق الہام ہوا جو اپنی شدت میں پہلے زلزلہ سے بڑھ کر ہونا تھا۔ تو اس وقت کے احمدیوں کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ عام خیال یہ پیدا ہو گیا تھا کہ وہ دوسرا آنے والا زلزلہ بھی اسی علاقہ میں آئے گا۔ مگر اس کے بعد حضرت مسیح موعود نے ایک رؤیا دیکھی جس میں انہوں نے میاں بشیر احمد صاحب کو دیکھا کہ وہ فرماتے ہیں کہ زلزلہ اب شمال مشرق کی طرف چلا گیا ہے۔ سابقہ زلزلہ ہندوستان کے شمال مغرب یعنی پنجاب کے علاقہ میں تھا۔ اور اس رؤیا کے مطابق اب یہ موجودہ زلزلہ جو ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو واقعہ ہوا علاقہ منگھیر دربھنگہ اور نیپال وغیرہ میں واقعہ ہوا ہے جو ہندوستان کا شمال مشرقی حصہ ہے۔' (الفضل۔۴۔فروری ۱۹۳۴ء۔ص ۲)

(مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ) اہل حدیث اب دونوں بھائیوں (مرزا محمود اور مرزا بشیر) کے بیان کی تصدیق کرتا ہے کہ واقعی ۱۹۰۵ء کے بعد نمونہ قیامت زلزلہ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو آیا۔ بس اب مطلع صاف ہے کہ ۱۹۰۵ء کے بعد جو نمونہ قیامت زلزلہ آنے والا تھا اس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اپنے الفاظ کیا ہیں، وہ غور سے سنئے اور دل کی لوح پر نوٹ کر لیجئے۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

'ایسا ہی آئندہ زلزلہ کی نسبت جو پیش گوئی کی گئی ہے وہ کوئی معمولی پیش گوئی نہیں۔ اگر وہ آخر کو معمولی بات نکلی یا میری زندگی میں اس کا ظہور نہ ہوا تو میں خدا تعالیٰ کی طرف سے نہیں۔ مجھے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وہ آفت جس کا نام اس نے زلزلہ رکھا ہے نمونہ قیامت ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور ہوگا‘‘ (ضمیمہ براہین حصہ پنجم۔ص۹۲۔۹۳)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں کہ) ناظرین! للہ غور فرمائیں کہ منطقی صورت میں ہمارے قیاس کے دو جزء ہیں۔

۱۔ ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء والہ زلزلہ بالا تفاق نمونہ قیامت ہے۔

۲۔ نمونہ قیامت زلزلہ کو مرزا صاحب نے اپنی زندگی سے وابستہ کیا تھا۔

اور نتیجہ صاف ہے کہ چونکہ نمونہ قیامت، موعودہ زلزلہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں نہیں آیا اس لئے ہم مرزا صاحب قادیانی کے ارشاد کے ماتحت مجبور ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے حق میں یہ اعتقاد رکھیں کہ مرزا غلام احمد صاحب، خدا کی طرف سے نہ تھے۔ خدا کی طرف سے نہ تھے، تو پھر کیا تھے؟

چند باتیں میاں بشیر احمد قادیانی کی باقی رہ گئیں۔

۱۔ زلزلہ سے خطرناک تباہی آئے گی اور پانی کا سیلاب بھی ہوگا۔

(اس کا جواب یہ ہے کہ) تباہی آئے گی اور سیلاب بھی ضرور ہوگا، مگر مرزا صاحب کی زندگی میں۔

۲۔ یہ زلزلہ نادر شاہ، بادشاہ افغانستان کے قتل کے بعد، اس کے قریب کے زمانہ میں آئے گا۔

(اس کا جواب یہ ہے کہ) کنگ نادر شاہ کے قتل کے بعد اس کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کے کلام میں نہیں، محض آپ کا شاعرانہ تخیل اور نکتہ بعد الوقوع ہے۔

۳۔ زلزلہ موسم بہار میں آئے گا

(جواب یہ ہے کہ) ہم مانتے ہیں۔ لیکن ۱۵ جنوری کو موسم بہار نہیں ہوتا، بلکہ بعد ختم جنوری ہوتا ہے۔

۴۔ شمالی علاقہ میں آئے گا۔

(مرزا بشیر احمد کا یہ جواب) ہمارے مخالف نہیں بلکہ مرزا غلام احمد کے مخالف ہے جو کہتے ہیں بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی (زلزلہ والی) میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی‘ (ضمیمہ براہین احمدیہ ج۵ ص۹۷) کون نہیں جانتا کہ مرزا صاحب کا ملک پنجاب ہے، صوبہ بہار نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ میاں بشیر کی زندگی میں آئے گا۔

(کا جواب یہ ہے) ان کی زندگی میں آئے۔ ہمیں کیا؟ مگر ان کے ساتھ ان کے والد ماجد کا ہونا بھی ضروری ہے جو ان کی عبارت میں منصوص ہے۔

(مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) ناظرین کرام یہ تو ہے خاندان نبوت قادیان کے بیانات کی تفصیل اور اس پر بحث۔ اب ذرا نمک خوروں کی بھی سن لیجئے کہ وہ اپنے مالک کی بات بنانے کی کیا کوشش کر رہے ہیں۔ الفضل کا ایڈیٹر لکھتا ہے:

'مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس سے تو انکار نہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ایک قیامت خیز زلزلہ آنے کی خبر دی تھی اور وہ زلزلہ آ بھی گیا اور اس کے متعلق جو خبر دی گئی وہ پوری ہوگئی۔ لیکن ان (ثناء اللہ) کے نزدیک اس زمانہ میں نہیں آیا جو اس کے لئے مقرر کیا گیا تھا۔ اگر مولوی صاحب کے دل میں کچھ بھی خوف خدا ہوتا تو وہ اتنی عظیم الشان خبر کے پورا ہونے پر اس سے انکار کی بنا اپنے قیاس پر نہ رکھتے۔ جو زمانہ کی تعیین کے متعلق انہوں نے کیا۔ اور علیم وخبیر خدا کے مقابلہ میں اپنے فہم و قیاس کو ناقص قرار دے کر سمجھ لیتے کہ اس کے پورا ہونے کا وہی زمانہ تھا جبکہ خدا نے اسے پورا کیا'

(الفضل ۲۲ فروری ۱۹۳۴ء ص ۳)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں کہ) ناظرین حیران ہوں گے کہ یہ کیا جواب ہے۔ ہم تو مدعی (مرزا صاحب قادیانی) کا اپنا بیان پیش کرتے ہیں کہ میری (یعنی مرزا کی) زندگی میں آئے گا۔ مگر وکیل مدعی، ہمارے سر تھوپتے ہیں کہ تم اپنے قیاس سے کہتے ہو۔ خدا نے جس وقت چاہا وعدہ پورا کر دیا۔ اے جناب! یہ کسی ایسے شخص کو سناؤ جو خدا کو ایک وعدہ خلاف معشوق کی طرح جان کر اس کی وعدہ خلافی کا یوں عذر کرے ؂

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

ہمارا خدا تو وہ ہے جس کی شان ہے کہ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ (آل عمران: ۱۹۴) وہ وعدہ خلافی نہیں کیا کرتا۔ خاص کر انبیا کرام سے جو وعدہ کرے اس بات کی بابت تو مؤکد ارشاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ مُخْلِفَ وَعْدِهٖ رُسُلَهٗ (ابراهیم: ۴۷)
اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ (البقرہ: ۴۷)

یعنی ہرگز خیال بھی مت کرو کہ خدا اپنے رسولوں سے وعدہ کر کے خلاف کرے گا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا غالب بدلہ لینے والا ہے

ہم کسی وعدہ خلاف انسان کو دوست بھی نہیں بناتے کیونکہ شیخ سعدی منع فرما چکے ہیں

دوستی را نشائد ایں غدار

تو ایسے وعدہ شکن کو ہم خدا کیسے مان لیں۔ ہرگز نہیں۔ خدا سچا ہے اس کے نام سے جھوٹی خبر بتانے والا جھوٹا ہے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس کے بعد اڈیٹر الفضل حق نمک ادا کرتا ہوا لکھتا ہے

'مولوی (ثناءاللہ) صاحب کا اعتراض یہ ہے کہ وہ قیامت خیز زلزلہ جس کی خبر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے دی تھی' وہ آپ کی زندگی میں آنا چاہیے تھا اور بہار کے موسم میں آنا چاہئے تھا۔ مگر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے ایک ہی زلزلہ کے آنے کی خبر دی ہوتی اور اس کو اپنی زندگی میں آنا ضروری قرار دیا ہوتا مگر وہ آپ کی زندگی میں نہ آتا تو مولوی صاحب کہہ سکتے تھے کہ آپ کی زندگی کے بعد جو قیامت خیز زلزلہ آیا ہے اسے آپ کی پیشگوئی کے مطابق قرار نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کو متعدد زلزلوں کے آنے کی خبریں دی گئیں۔ اور آپ نے متعدد زلزلوں کے آنے کا کھول کھول کر ذکر فرمایا۔ جیسا کہ آپ کے حسب ذیل الفاظ سے ظاہر ہے 'کئی مرتبہ زلزلوں سے پہلے اخباروں میں میری طرف سے شائع ہو چکا ہے کہ دنیا میں بڑے بڑے زلزلے آئیں گے'

'یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیشگوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے۔ ایسا ہی یورپ میں بھی آئے۔ اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات پر آئیں گے۔ اور ان میں قیامت کا نمونہ ہونگے' اور اسی سلسلہ میں اہل ہند کو خاص طور پر مخاطب کر کے (مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی) تحریر فرماتے ہیں
'کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں رہو گے، یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائد ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے'
اور 'میں سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوحؑ کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لو گے'
ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر کئی ایک زلزلوں کے آنے کی خبر دی۔ اور ان میں سے بعض کو قیامت کا نمونہ قرار دیا۔ پھر ہندوستان میں کئی زلزے آنے سے مطلع کیا۔ اور دوسرے ممالک کی نسبت زیادہ ہولناک اور تباہ کن زلزے آنے کا اعلان کیا۔ جب یہ صورت ہے تو پھر ان الفاظ کو لے کر جن میں کسی زلزلہ کا آپ کی زندگی میں مذکور ہو، آپ کی وفات کے بعد آنے والے زلزلوں سے انکار کرنا اور آپکی پیش گوئی کے خلاف قرار دینا، حد درجہ کی بد دیانتی نہیں تو اور کیا ہے؟ مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو الفاظ پیش کئے ہیں وہ ایسے ہی زلزلہ کے متعلق ہیں جو حضرت مسیح موعود کی زندگی میں آنے والا تھا اور وہ آپ کی زندگی میں ہی آیا۔ چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں
'میں نے پھر ایک پیشگوئی کی تھی کہ اس زلزلہ کے بعد بہار کے دنوں میں پھر ایک اور زلزلہ آئے گا۔ اس الہام کی پیش گوئی کی ایک عبارت یہ تھی 'پھر بہار آئی خدا کی بات پوری ہوئی' چنانچہ ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو وہ زلزلہ آیا۔ اور کوہستانی جگہوں میں بہت سا نقصان جانوں اور مالوں کے تلف ہونے سے ہوا' (حقیقت الوحی ص ۲۲۱)
اس سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود کی زندگی میں بھی ہندوستان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زلزلہ آیا اور بہار کے موسم میں ہی آیا۔ پس جب ایسا زلزلہ مقررہ وقت اور مقررہ موسم میں آ چکا ہے تو اب اسے نظر انداز کر کے وقت اور موسم کا اعتراض بالکل فضول ہے۔ خاص کر اس صورت میں جبکہ اس زلزلہ کا ذکر کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود تحریر فرما چکے ہیں

'یقیناً یاد رکھنا چاہیے کہ بعد اس کے سخت زلزلے آنیوالے ہیں۔ خاص کر پانچواں زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہوگا' (حقیقت الوحی، ص ۲۲۱)

ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ یہ پہلے زلزلوں کے بعد آنے والے زلزلے ہیں۔ اور ان کے متعلق قطعاً یہ شرط نہیں ہے کہ وہ آپ (مرزا) کی زندگی میں آئیں گے۔ اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں۔ خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر سمجھ کر بتائیں۔ اپنی موت کو اور اس امر کو ذہن میں مستحضر کر کے کہ آخر ایک روز اس خدا کے سامنے جانا ہے جو دلوں کے بھیدوں کو جانتا ہے اور جس کے سامنے کوئی چالا کی کوئی ہوشیاری اور کوئی تلبیس نہیں چل سکتی۔ بتائیں کہ کیا ان حوالوں سے یہ امر ظاہر نہیں ہوتا کہ اپنی زندگی اور بہار کے دنوں میں جس زلزلہ کی پیش گوئی حضرت مسیح موعود نے ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں کی تھی وہ آپ کی زندگی میں ہی پوری ہو چکی۔ اور وہ زلزلہ جو 'قیامت کا نمونہ' ہوگا۔ اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے بعد آنے والا تھا اور بعد میں آیا۔ جس کے قیامت کا نمونہ ہونے کا سب لوگ اقرار کر رہے ہیں'۔

(الفضل قادیان ۲۴ فروری ۱۹۳۴ء ص ۴)

(مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں) ہم نے الفضل کی ساری عبارت نقل کرنے میں بخل نہیں کیا تاکہ ناظرین کو حق و باطل میں تمیز کرنے کا کافی موقع مل سکے۔ سنئے۔ ہم اللہ کو ناظر اور اپنے آپ کو میدان محشر میں حاضر جان کر جواب دیتے ہیں۔ آپ کی اس لمبی تحریر کا مدعا صرف اتنا ہے کہ جس زلزلہ کو مرزا صاحب نے اپنی زندگی سے وابستہ کیا تھا وہ ان کی زندگی میں ہو چکا۔ بہت اچھا۔ مگر تصرف قدرت دیکھئے کہ آپ یہ بھی مانتے ہیں کہ نمونہ قیامت زلزلہ یہی ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء والا ہے جو بعد مرزا صاحب کے آیا۔ اس کے لئے حیات مرزا شرط نہ تھی۔ گو ہم پہلے خلیفہ قادیان (محمود احمد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور میاں بشیر احمد کے بیان سے بتا آئے ہیں کہ ۱۵ جنوری والا زلزلہ وہی ہے جو ۱۹۰۵ء کے موعودہ تھا۔ اور وہی ہے جو بقول مرزا صاحب پنجاب سے پورب کی طرف چلا گیا۔ اب سنئے کہ جو زلزلے آپ نے مرزا صاحب کی زندگی میں بتا کر ان پر قناعت کی ہے اور اہل حدیث کو احمد یہ لٹریچر سے غیر ماہر بتایا ہے ذرا ان کی حقیقت بھی خود مرزا صاحب کے الفاظ میں سنئے۔ مرزا صاحب قادیانی، ہاں ہاں آپ کے مسیح موعود فرماتے ہیں:

'وحی الٰہی سے معلوم ہوتا ہے کہ پانچ زلزلے آئیں گے اور پہلے چار زلزلے کسی قدر ہلکے اور خفیف ہوں گے اور دنیا ان کو معمولی دیکھے گی۔ پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کردے گا یہاں تک کہ وہ تمنا کریں گے کہ وہ اس دن سے پہلے مرجاتے۔ اب یاد رہے کہ اس وحی الٰہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں۔ یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء' ۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء۔ مگر غالباً خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت ہی خفیف ہیں۔ شائد چار زلزلے پہلے ایسے ہوں گے جیسا کہ ۴ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا' (حقیقۃ الوحی، ص۹۲ کا حاشیہ)

ناظرین مرزا صاحب اور ایڈیٹر صاحب (قادیانی اخبار) دونوں کا کلام سامنے رکھ کر اس مثال کی صحت پر پہنچئے کہ اسی کو کہتے ہیں مدعی سست گواہی چست۔ مرزا صاحب قادیانی خود ان سارے زلزلوں کو اتنا خفیف کہتے ہیں کہ خدا کے نزدیک وہ زلزلے ہی نہیں مگر تنخواہ دار ان کو نمونہ قیامت کا مصداق بناتے ہیں۔

ہم مرزا صاحب قادیانی کی عبارت آپ کے سامنے رکھتے ہیں۔ اور فیصلہ آپ کے ضمیر پر چھوڑتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں۔

'مجھے خدا خبر دیتا ہے کہ وہ زلزلہ نمونہ قیامت ہوگا اور پہلے سے بڑھ کر اس کا ظہور ہوگا'۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ، ج ۵، ص۹۳)۔

بتائیے یہ زلزلہ مرزا صاحب کی زندگی میں آچکا تھا یا صوبہ بہار میں ۱۵ جنوری (۱۹۳۴ء) کو آیا ہے۔ اگر بحوالہ حقیقت الوحی جواب دیں کہ زندگی میں ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کو آچکا تو مرزا صاحب کی عبارت منقولہ حقیقت الوحی صفحہ ۹۳ اس کی تردید کرتی ہے کیونکہ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس زلزلہ کو بہت خفیف کہا ہے۔ اور اگر کہیں کہ یہ نمونہ قیامت (مرزا کی) زندگی کے بعد ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو آیا ہے اور اس کے لئے حیات مرزا 'شرط نہ تھی' تو خود مرزا صاحب قادیانی کے خلاف ہے کیونکہ وہ اسی نمونہ قیامت زلزلہ کو اپنی زندگی سے وابستہ کرتے ہیں (ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۹۳) پس ثابت ہوا کہ اڈیٹر الفضل کی تقریر باپ، بیٹا اور خلیفہ کے برخلاف ہے۔

رہا یہ عذر کہ اس زلزلہ کی تاخیر کے لئے مرزا صاحب نے دعا کی تھی اور خدا نے اس کے مؤخر ہوجانے کی خبر دی تھی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ گو مؤخر ہوگیا ہو تاہم حیات مرزا میں اس کا آنا موعود ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب خود لکھتے ہیں:

'میری عمر ستر برس کے قریب ہے۔ اور تیس برس کی مدت گذر گئی کہ خدا تعالیٰ نے مجھے صریح لفظوں میں اطلاع دی تھی کہ تیری عمر اسی (۸۰) برس کی ہوگی اور یا یہ کہ پانچ چھ سال زیادہ یا پانچ چھ سال کم۔ پس اس صورت میں اگر خدا تعالیٰ نے اس آفت شدیدہ کے ظہور میں بہت ہی تاخیر ڈال دی تو زیادہ سے زیادہ سولہ سال ہیں۔ اس سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ ضرور ہے کہ یہ حادثہ میری زندگی میں ظہور میں آجائے' (ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۹۷)۔

احمدیو! اب بھی مانو گے یا نہیں کہ اہل حدیث تمہارے لٹریچر کا تم سے زیادہ ماہر ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۱۹ ص ۳۔۸)

احمدیوں کے ساتھ ایک فیصلہ کن مناظرہ

پنڈت آتما نند ھلدوانی ضلع نینی تال لکھتے ہیں:

۴ و ۵ مارچ ۱۹۳۴ء احمدیوں نے ہندوؤں اور مسلمانوں کو تبلیغ احمدیت کے ایام مقرر کئے تھے۔ بندہ بھی مولوی عمر الدین صاحب شملوی کے پاس جا حاضر ہوا۔ بات چیت کے دوران میں نے عرض کیا کہ مرزا صاحب جب کہ ویدوں کو الہامی اور منزہ عن الخطا خدا کا کلام مان کر ویدک دھرمی ہندو بن چکے تھے پھر وہ خود یا ان کے پیرو احمدی لوگ کیونکر ویدوں کی تردید کرسکتے ہیں؟ میں نے یہ بھی عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی خلیفہ صاحب یا امیر محمد علی صاحب مجھ عاجز اور مولانا ثناء اللہ صاحب سے فیصلہ نہ کر کے سیدھے سادھے مسلمانوں کو بہکا کر ویدک دھرمی ہندو بنانا چاہتے ہیں؟ اس پر مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے مجھ سے فیصلہ کن مناظرہ کی طرح ڈال دی اور ایک تحریر ہم دونوں کے دستخطوں سے لکھی گئی جس کا لب لباب یہ ہے کہ اس مناظرہ کے تین مبحث ہوں۔

ا۔مرزا غلام احمد قادیانی مسلمان تھے یا ہندو۔ مسلمان ثابت ہونے پر آتمانند پچاس روپئے انعام دیوے۔

۲۔سچے مسیح موعود مرزا غلام احمد تھے یا آتمانند ہے۔

۳۔مرزا صاحب پر الہام منجانب اللہ ہوتے تھے یا نہیں۔ اگر مرزا صاحب سچے مسیح موعود یا الہامی ثابت ہو جائیں تو آتمانند اپنے دعوی مسیحیت سے تائب ہو کر مرزا صاحب قادیانی کو الہامی مسیح موعود مان لے گا ورنہ مولوی عمر الدین صاحب آتمانند کو سچا مسیح قبول کر کے ست دہرم میں شامل ہو جائیں گے۔

فیصلہ مندرجہ ذیل پانچ پنچوں کی کثرت رائے سے ہوگا۔

ا۔ پنڈت رام چندر جی دہلوی آریہ۔ حافظ احمد مسیح عیسائی دہلوی، مسٹر چمپت رائے صاحب جین۔مولانا مبارک حسین صاحب میرٹھی۔دیورتن صاحب دیوسماجی لاہور میں نے مہاتما آنند سروپ، مولانا ثناء اللہ امرتسری، مولانا مفتی کفایت اللہ دہلوی، مولانا حاجی سعید احمد خان ناظم جمیعت العلماء ہند، مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی کے اسمائے گرامی پیش کئے تھے لیکن مولوی عمر الدین صاحب نے ان میں سے کسی بزرگ کو ثالث ماننا پسند نہ فرمایا۔ یہ مناظرہ اخبار اہل حدیث امرتسر میں بذریعہ تحریر بدیں شرط ہونا مولوی عمر الدین صاحب نے منظور فرمایا ہے کہ مولانا ثناء اللہ صاحب اپنی طرف سے کسی قسم کی حاشیہ آرائی مولوی عمر الدین صاحب کے مضمون پر نہ فرمائیں نیز یہ کہ ہر دو مضامین کو بغیر کانٹ چھانٹ کے درج اخبار فرماویں اور کسی طرح کی رو رعایت نہ کریں جس کا ذمہ میں نے مولانا ثناء اللہ صاحب کی طرف سے لیا۔ نیز یہ کہ اخبار اہل حدیث ہمارے مضامین کے پرچوں کو پانچوں پنچوں کے پاس بھیجنے کی نوازش فرماویں۔پنچوں کا پتہ مندرجہ ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ پنڈت رام چندر صاحب دہلوی معرفت آریہ سماج ہاپڑ ضلع میرٹھ
۲۔ مولوی حافظ پادری احمد مسیح صاحب متصل پٹودی ہاؤس کوچہ مچھلی والاں دہلی
۳۔ مسٹر چمپت رائے جین بیرسٹرایٹ لا، ودیاوار دھی جین وگمبر ہوسٹل الہ آباد
۴۔ مولانا مبارک حسین صاحب ناظم میرٹھ
۵۔ پنڈت دیورتن صاحب معرفت دیوسماج لاہور

امید ہے کہ ناظرین اہل حدیث خصوصاً اور مذہبی امور سے دلچسپی رکھنے والے حضرات عموماً اس فیصلہ کن مناظرہ کونہایت دلچسپی سے پڑھیں گیاور پانچوں پنچ صاحبان اپنے اپنے عقاید کو دخل نہ فرما کرمحض ہر دو جانب کے دلائل اورحوالہ جات سے ہی اپنا اپنا فیصلہ ایمان داری اور انصاف پرمبنی صادرفرمائیں گے۔ ہرایک مضمون پرتین تین پرچے طرفین کی طرف سے لکھے جائیں گے۔

اہل حدیث: ضمیمہ اہل حدیث میں آپ کے مضامین بلا کمی بیشی درج کردیئے جائیں گے۔خرچ مشترکہ آپ دونوں کے ذمہ ہوگا۔...اجرت تقسیم ضمیمہ نہیں لی جائے گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۰ ص ۴)

مرزا آنجہانی اورشاہ نادرخان خلدآشیانی

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

جدھر دیکھتا ہوں ادھرتو ہی تو ہے۔ (الہام مرزا دررالبشری۔ج ۲ص ۹۰)

مرزا غلام احمد قادیانی بجہت اپنے عجیب وغریب الہامی ڈھکوسلوں کے اور اس کے اتباع بحیثیت اپنی مقلدانہ ذہنیت کے عجائبات زمانہ میں سے ہیں۔کوئی مرے یا جیئے کسی کی شادی ہو یا خانہ بربادی کوئی تخت نشین ہو، یامدفون زیرزمین ہو، انہیں ہرموقع پر اپنی خودساختہ مسیحیت منوانا سوجھتا ہے۔

یوں تو سرسید احمد خان کے متعلق مرزا صاحب نے بڑے ہی صاف گوشخص کی حیثیت سے طعنہ کیا تھا کہ،

آپ کا کلام دونوں صورتوں کی گنجائش رکھتا ہےشترکی بھی مرغ کی بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۰۷)

مگر خود مرزا غلام احمد قادیانی کا کلام اس سے بھی زیادہ بے نظام ہوتا تھا۔ آپ کی عادت شریفہ تھی کہ، ہر روز صبح، وہ چار بے سروپا چند فقرات بنام، الہام، سنا دیا کرتے تھے کوئی مطلب پوچھے تو جواب تھا، نہ معلوم۔ بطور مثال چند ملاحظہ ہوں:

۱۔ احداً من العالمین ۔مراد زمانہ حال کے لوگ ہیں یا آئندہ کے۔ واللہ اعلم۔ (البشریٰ۔ج ۲ ص ۱۵)

۲۔ پریلش۔ عمر براطوس، یا پلاطوس، آخری لفظ پڑطوس ہے یا پلاطوس معلوم نہیں ہوا۔ (ص ۵۱)

۳۔کمترین کا بیڑہ غرق ہوگیا۔شائد کمترین سے مراد کوئی شریر مخالف ہے (ص ۱۲۱)۔ (خود بدولت کیوں مراد نہیں۔معمار)

۴۔ میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ایک ناپاک روح کی آواز آئی (ص ۹۵)۔ (کون ہے؟ کوئی پتہ نہیں)

۵۔ لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ (ص ۱۲۶)

(وہ کون ہے کچھ پتہ نہیں۔شائد اپنی موت لاہور کا نقشہ ہے)

ان اور ان جیسے دیگر صدہا الہامات کے متعلق عموماً یہی کہا کرتے تھے کہ، معلوم نہیں کسی کے متعلق ہیں، بعد میں جیسا کوئی واقعہ دنیا میں ہوتا اسی کے مناسب حال اپنے الہامی تھیلہ سے الہامات نکال کر اپنی، محفل مسیحیت، کی رونق بڑھاتے رہتے۔ انہی الہامات کی قسم سے یہ الہام بھی تھا، آہ نادر شاہ کہاں گیا، ۔اس کے سناتے وقت بلکہ اس کے بعد تمام عمر ایک لفظ بھی اس کی مزید تشریح میں نہیں کہا۔ وجہ یہ کہ انہیں خود معلوم نہ تھا کہ آئندہ چل کر اس سے کیا کام لیا جاوے گا۔آخر دم تک وہ اسی تاک میں رہے کہ کوئی موٹا اور ٹھوس واقعہ اس الہام کے حسب حال ظاہر ہو تو اس اس پر چسپاں کردوں۔ مثلاً

۱۔کوئی شخص نادر حسین، یا نادر علی، وغیرہ نام کا مشہور و معروف سید غمی و تنزل کے چکر میں آئے تو آہ نادر شاہ، کہہ کر اس پر چسپاں کردو۔

۲۔ یا کوئی نامی گرامی سید جو اپنی خوبیوں کے باعث نادر الوجود کہا جا سکے کسی مصیبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مبتلا ہو اس پر ہی پھینک دوں۔

۳۔ یا کوئی قادیان وغیرہ کا ہندو ساہوکار (ساہوکاروں کو پنجابی میں شاہ کہتے ہیں) جس سے لوگ وقتاً فوقتاً قرض حاصل کرتے ہو کسی زد میں آئے تو اسے ہی اس الہام کی لپیٹ میں لے آؤں۔

۴۔ یا کوئی نیک دل، رعایا پرور بادشاہ مر جائے تو اس کی چند خوبیاں بیان کر کے کہا جائے آہ! نادرشاہ کہاں گیا۔

۵۔ یا شاید قسمت کی دیوی مہربان ہو جائے اور سچ مچ کوئی ایسا آدمی گردش فلک میں آجائے جس کا نام ہی نادرشاہ ہو۔

۶۔ مذکورہ بالا صورتوں سے کوئی بھی نہ ہو تو ایک جابر وقاہر بادشاہ، نادرشاہ درانی سیاہ چہرہ بلدار پیشانی، آپ سے پہلے گذر چکا ہے، اسی پر لگا دیں گے۔ چلو چھٹی ہوئی۔

مگر افسوس! کہ انہیں (حافظہ کی خرابی کہو یا انتظار حوادث) اس الہام کو کسی جگہ لگانے کا موقع ہی نہ ملا اور یہ گول مول فقرہ یونہی ہی منہ بند تھیلہ ءالہامات میں پڑا رہا یہاں تک کہ ۲۳۔۲۴ سال گزر گئے۔

اب یہ تو ہو نہیں سکتا تھا کہ دنیا کے کروڑ ھا انسانوں میں سے ہمیشہ کیلئے کوئی نادرخان یا نادرشاہ یا نادرعلی وغیرہ وفات نہ پاتا۔ ایک کیا سینکڑوں ایسے واقعات دنیا میں ہوں گے چنانچہ گردش لیل ونہار سے والی افغانستان امان اللہ خان کی قسمت نے پلٹا کھایا اور افغانستان میں شورش وفساد بد نظمی وعناد کا دور دورہ ہوا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ شاہ موصوف کو تخت حکومت سے دستبردار ہو کے یورپ میں پناہ گزین ہونا پڑا جن کے بعد سلطنت کی باگ ڈور نادرخان نے سنبھالی۔ ادھر مرزائی بھی تاک میں تھے انہوں نے آؤ دیکھا نہ تاؤ جھٹ سے اس الہام کو نادرخاں کی تخت نشینی پر چسپاں کر دیا۔

یہ جوڑ توڑ اگرچہ ایک قابل مضحکہ بات تھی تاہم مرزائی ڈھٹائی کا ایک بین ثبوت تھا مگر چونکہ قدرت کو انہیں اور بھی ذلیل کرانا مقصود تھا اس لئے واقعات نے ایک اور پلٹا کھایا کہ نادرخان ایک ظالم سفاک کے ہاتھوں شہید ہو گئے اور مرزائیوں نے اسی الہام کو پھر سے اس تازہ واقعہ پر لگا دیا۔ آہ! مرزا صاحب کا الہام کیا ہوا اچھی خاصی فلور مل ہے جو ایک طرف تو ایک قسم کی گندم سے آٹا نکال رہی ہے اور دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف اسی سے میدا ورو ابنا رہی ہے: جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

اس دو رنگی بلکہ سہ رنگی کو ملاحظہ کر کے حضرت مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان نے اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء میں ایک معقول و مدلل مضمون رقم فرمایا۔ جس سے قادیانی بھیڑیں بلبلا اٹھیں اور بجائے معقول جواب کے اپنے نبی کی سنت، گندہ دہانی، پر اتر آئیں۔ چنانچہ ڈیوڑھی کا کتا یوں بھونکتا ہے:

ثناء اللہ ہرجائی، ہردیگی چمچا، عیار، بڑبولا، امرت سری باطل پرست اپنی ڈیوٹی لا غوینهم و لا ضلنهم سے غافل منہ چڑانا، بڑبڑانا، کرم آبادی خفاش کی قے خوری کرتے ہوتے ہوئے رونا، چڑچڑ، بک بک، ارزل، کمینہ ترین، مجسمہ یہودیت، بزاخفش، بے لگام وغیرہ ذلك من الخرافات والهزليات الكثيرة

اس عوعو کے بعد اصل مضمون کا جو جواب سیاس؟؟ وہ بھی قادیانی یہودی کے خودساختہ، علم کلام بدنظام، کی مانند محض ظاہری نظر فریب بور کے لڈو جن میں ایک رتی بھر حلاوت عقل وایمان نہیں سراسر یہودیانی خصلت اور شرایرانہ رنگ میں شرابور بکواس کی ہے۔ میاں محمود احمد کے ایک لفظ، ہوگی، اہل حدیث میں ہوگئی، لکھا گیا اس پر قادیانی رسول کا جیل زادہ صحابی یوں بدزبانی کرتا ہے

جو شخص معمولی حوالوں کے نقل کرنے میں اس قدر عیارانہ بددیانتی اور مجرمانہ بے احتیاطی سے کام لینے کا عادی ہے اس کا کسی ادنی سے ادنی سوسائٹی میں اعتماد کیا جا سکتا ہے؟

اس انتہائی بدلگامی پر خود اس کی یہ حالت ہے کہ اہل حدیث کے مضمون کو جو ان الفاظ پر مبنی ہے، مرزا صاحب کا الہام ہر پہلو پر چسپاں کیا جاتا ہے، کو یوں نقل کرتا ہے: مرزا صاحب کا الہام ہر پہلو پر چسپاں کیا جا سکتا ہے،

کیا قادیانی ڈیوڑھی کا..... اپنے الفاظ کو اس عیارانہ بددیانتی اور مجرمانہ خیانت پر بھی چسپاں کرے گا؟ ہاں یہ تو ایک معمولی سبقت قلم ہے اس سے بڑھ کر سنو! تمہارے مقتدا نے جو نزول المسیح صفحہ ۱۳۱ پر یہ بے ثبوت جھوٹ بولا ہے کہ:

مولوی اسماعیل علی گڈھی نے میرے مقابل پر کہا کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ پہلے مر جائے گا،

کیا تم اس کی کسی تحریر سے اس کا ثبوت لفظاً نہ سہی معناً اور مفہوماً دے سکتے ہو ؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو ایمان سے بتلاؤ (ان کنتم مو منین) کہ یہ، عیارانہ مجرمانہ بددیانتی، تمہارے پیش رو کو کس لقب کا حق دار بناتی ہے؟

مولانا فاتح قادیان نے الہام، آہ! نادرشاہ، پر ایک میٹھی چٹکی یہ لی تھی کہ: مرزا قادیانیکا الہام اردو فقرہ ہے جو اہل کابل کا نہیں ہوسکتا۔ مرزا کو فارسی الہام بھی ہوئے تھے اگر نادر خان اس سے مراد ہیں تو اصل الفاظ فارسی ہوتے تاکہ اہل کابل کی دردناک آواز کی پوری ترجمانی کر سکتے۔ ہم حیران ہیں کہ سب سے پہلے تو تکلیف تو پہنچے اہل کابل کو، مرزا کا الہام کنندہ اس کی حکایت کرے حالانکہ فارسی بھی جانتا ہو چہ:

شوخ من ترکی و من ترکی نمے دانم۔

اس کا جواب قادیانی بدلگام نے یہ دیا ہے:

> اس طرح تم اگر محاوروں پر اعتراض کرنے لگو گے تو پھر عیسائیوں کے اعتراضات کا کیا جواب دو گے مثال کے طور پر ظهر الفساد فی البر و البحر۔ اعلموا ان الله یحی ا لار ض بعد مو تھا کی تشریح (تفسیر ثنائی میں) پڑھو پھر آیت یو مئذ تحد ث ا خبار ھا کی رو سے زمین کی زبان ثابت کرو۔ پھر قا ل ا لا نسا ن ما لھا کے متعلق عجمی لوگوں کو جواب دو کیونکہ ما لھا سوائے عربی لوگوں کے اور کوئی بھی نہ کہے گا۔

کوئی اس بھلے مانس سے پوچھے کہ اردو فقرہ۔ آہ نادرشاہ کہاں گیا، کس کا محاورہ ہے اہل کابل کا یا ملہم مرزا کا۔ یہ تو تم خود مان گئے کہ یہ محاورہ کابلیوں کا نہیں اور مرزا قادیانی کا ملہم بقول شما ہر ایک بولی بول سکتا تھا پھر یہاں، اس کی زبان پر کون سا مرض لاحق ہوگیا، کہ اہل کابل کی طرف سے اردو فقرہ استعمال کر گیا؟

او ڈیوڑھی کے انسان! تیری پیش کردہ آیات کا اس راولا نہ تک بندیوں سے کیا جوڑ؟ وہی بات تو نہیں کہ کسی پنڈت نے مرزائی سے کہا نماز پڑھا کر، اس کج رو نے جواب دیا تمہارے باپ نے دوستوں کی دعوت کی تھی اور کھانے میں نمک زیادہ ڈال دیا تھا۔ آہ! مرزا غلام احمد قادیانی نے سچ کہا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے، کون اسے روک سکتا ہے
(اعجاز احمدی۔ص ۳)

او نادان مرزائی سن! زمین کی آبادی و بربادی اور اس کی شہادت اسی رنگ کی ہوسکتی ہے جو اس کی پیدائش اور مجرد مادی حالت کے مطابق ہو (الا ما شاء اللہ) بخلاف اس کے ناطق مخلوق اور مخصوص انسانوں کے فقرات انہی کی حالت کے مطابق ہوے چاہییں خاص کر پیش گوئیوں میں تو خود تمہارے مسلمہ نبی کا قول اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء میں لکھا گیا تھا کہ:

پیش گوئی سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بطور دلیل کام آسکے لیکن جب ایک پیش گوئی خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام کی۔ پیش گوئی میں تو وہ امور پیش کرنے چاہییں جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ اور پہچان سکے۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۲۱،۱۲۳)

قال الانسان مالھا میں کسی مخصوص قوم کے افراد کا حال مذکور نہیں بلکہ جملہ اقوام عالم کا تذکرہ ہے لہذا بجائے اس کے کہ ہر ایک قوم کی زبان کے اندر علیحدہ علیحدہ اس کو دہرایا جاتا اور یوں قرآن جیسی اصولی کتاب کو بے فائدہ طویل و ضخیم کیا جاتا بطور مفہوم ایک ہی لفظ میں ساری دنیا کے انسانوں کا مافی الضمیر ظاہر کردیا جو کمال درجہ کی دانائی ہے مگر تیرے جیسے کور باطن شپرہ چشم بد باطن کیا جانیں۔

گندے آدمی! غور تو کر جب خود تیرے بڑے مطاع نے اس قسم کی پیش گوئیوں پر پھبتیاں اڑائی ہوئی ہیں تو تو کس منہ سے انہیں پیش کرنے کی جرأت کرسکتا ہے۔ اخبار اہل حدیث ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء کے فقرات ذیل کو بار بار پڑھ کر اپنے گندے ضمیر سے فتوی پوچھ کہ ایسی پیش گوئیاں کرنے والا کون ہے آنکھیں کھول کر سن۔ لکھا ہے:

مرزا صاحب نے جو الفاظ یسوع مسیح کی مجمل پیش گوئیوں کے حق میں لکھے ہیں وہ قابل غور ہیں۔ آپ فرماتے ہیں؛

اس درماندہ انسان کی پیش گوئیاں کیا تھیں صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے قحط پڑیں گے لڑائیاں ہونگی پس ان دلوں پر خدا کی لعنت جنھوں نے ایسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی پیش گوئیاں اس کی خدائی پر دلیل ٹھہرائیں ۔ کیا ہمیشہ زلزلے نہیں آتے کیا ہمیشہ قحط نہیں پڑتے (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۴) ہمارا حق ہے کہ اس عبارت کو ہو بہو مرزا صاحب پر چسپاں کرنے کو یوں کہیں

اس درماندہ انسان ذیابیطس اور ہسٹیریا اور مراق کے دماغی بیمار مرزا کی پیش گوئیاں کیا تھیں، یہی کہ ،غزنوی ، آہ نادرشاہ کہاں گیا (پریشن عمر براطوس یا پلاطوس، بیڑا غرق، سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا، لاہور میں ایک بے شرم ہے) پس ان دلوں پر (خدا کی سو بڑار لعنت ۔ ناقل) جنہوں نے ایسی پیش گوئیاں اس کی صداقت پر دلیل بنائیں اور بقول خود سچے (ثناء اللہ) کے سامنے جھوٹا ہو کر مرنے والے کو نبی بنا لیا۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء)

کیوں او نادان ! اب بھی تو اس قسم کے ڈھکوسلوں کو ہمارے سامنے پیش کرے گا ۔ یاد رکھ اگر تو نے اس بدزبانی کو نہ چھوڑا تو ہمارے ہاتھ میں قلم اور منہ میں زبان اور زبان میں طاقت گویائی موجود ہے وہ وہ سنے گا کہ چھٹی کا دودھ یاد آجائے گا:

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۰ ص ۵ ۔ ۷)

کھلی چٹھی بنام مرزا محمود احمد قادیانی

حافظ عنایت اللہ صاحبؒ وزیر آبادی گجراتی، مرزا محمود احمد کو لکھتے ہیں:

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ آپ کے ابا جان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں فرمایا ہے کہ:

باب تفعل سے توفی کا معنی جب کہ خدا تعالیٰ فاعل ہو اور مفعول بہ انسان یا کوئی اور ذی روح ہو بجز موت کے اور کچھ نہیں ہوتا اگر کوئی اس کے دوسرے معنی ثابت کر دے تو میں اسے مبلغ ایک ہزار روپیہ انعام دوں گا۔

مرزا صاحب نے اس چیلنج میں مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی اور ان کے ہم خیال علماء کو خصوصاً اور تمام مسلمانوں کو عموماً مخاطب فرمایا ہے اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب آنجہانی یہ چیلنج منسوخ نہیں ہوا تو میں مولوی (محمد حسین) صاحب مرحوم کا ہم خیال اور مسلمان ہونے کی حیثیت سے اسے منظور کرتا ہوں اگر آپ نیابت کی پاس خاطر قابل وثوق امین کے پاس انعامی رقم جمع کرانے پر آمادہ ہوں، اور مسلمہ منصف کے فیصلہ پر سر تسلیم خم کرنے پر تیار ہوں تو مہربانی فرما کر امین اور منصف کا مجھ سے تصفیہ فرمالیں۔ امین اور منصف پر اتفاق کے بعد میں اپنا مضمون منصف کے پاس بھیج دونگا جس پر وہ آپ سے جرح کرائے گا پھر وہ مجھ سے اس کا جواب لے کر فیصلہ تحریر کر دے گا جسے تسلیم کرنا ہم دونوں پر لازم ہوگا۔

عنایت اللہ وزیر آبادی۔ گجرات۔ پنجاب

عریضہ ہذا بعنوان بالا اخبار درنجف سیالکوٹ مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۴ء اور اخبار سنیاسی گجرات پنجاب مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا۔ موخر الذکر کا ایک پرچہ ۱۴ فروری ۱۹۳۴ء کو بذریعہ جواب طلب رجسٹری آنجناب کی خدمت میں روانہ کیا گیا آپ نے تو ۱۵ فروری کو وصول فرمالیا مگر آج مورجہ ۹ مارچ ۱۹۳۴ء تک آپ کی طرف سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی حیران ہوں کہ اتنی تاخیر کیوں؟

پرسوں ۷ مارچ ۱۹۳۴ء کو گجرات میں ایک اشتہار مطبوعہ قادیان تقسیم ہوا مگر وہ آپ کی طرف سے نہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہالی قادیان نے مباحثہ لدھیانہ کے بعد انعامی مقابلہ کرنے سے توبہ کی ہوئی ہے تاہم آپ کوشش کریں۔ اہل حدیث آپ کی کوشش میں معاون ہوگا بشرطیکہ رقم موعودہ اگر ملے تو اس میں سے پچیس فی صد اہل حدیث کے اشاعت فنڈ میں داخل کرنے کا وعدہ کریں۔ گجراتی اشتہار کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب کی اصل عبارت مع جواب منصف کی خدمت میں بھیج دینا کافی ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۰ ص ۷-۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بٹالہ میں ثنائی مناظرہ

انجمن اہل حدیث بٹالہ کے سالانہ جلسہ میں ثناء اللہ صاحب نے قرآن اور مسیح موعود قادیان کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ مرزا صاحب نے اپنی کتاب تحفہ گولڑویہ ص ۱۱۳ پر مسیح کی ایک خاص علامت لکھی ہے کہ مسیح محمدی دن میں عصر کے وقت آسمان سے نازل ہوگا اور یوم محمدی سے مرزاد ہزار سال ہے جو روز وفات آنحضرت ﷺ سے شمار کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کے مطابق مسیح کو آٹھویں صدی میں آنا چاہیے تھا۔ ممکن ہے کوئی مسیح آ گیا ہو مگر مرزا صاحب اس کے مصداق نہیں ہو سکتے۔

تقریر کے بعد اسی کے متعلق مولوی سلیم مرزائی سے ایک گھنٹہ تک سوال و جواب کا سلسلہ جاری رہا۔ مرزائی مبلغ آخری وقت تک اس عبارت کی تردید نہ کر سکا۔

راقم: قاضی منظور حسین شریک جلسہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۰ ص ۱۴)

مرزائی الہام۔ قادیانی خراد پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین حیران ہوں گے کہ یہ سرخی کیا ہے؟ الہام کیا اور خراد کیا؟ خراد پر تو وہ چیز چڑھائی جاتی ہے جسے سیدھا کرنا منظور ہوتا ہے الہام کو خراد پر چڑھانا کوئی تشبیہ ہے یا استعارہ۔ ہم بھی جانتے ہیں کہ واقعی یہ عنوان حیرت انگیز استعارہ ہے مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر ناظرین کی حیرت کم نہ ہوگی بلکہ اس میں مزید اضافہ ہوگا امید ہے کہ ناظرین اسے توجہ سے پڑھیں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک پاکیزہ الہام یہ بھی ہے:

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔

اس الہام کو زلزلہ بہار پر چسپاں کیا گیا ہے۔ آج ہم دکھاتے ہیں کہ اس الہام کو قادیان میں کتنی دفعہ خراد کیا گیا۔ ۱۹۰۵ء میں یہ الہام شائع ہوا تھا اس کے بعد ہر موسم میں اس سے کام لیا گیا جس کا مجموعہ ایک مضمون منقولہ از اخبار الفضل قادیان میں ہم دکھاتے ہیں۔ ناظرین پڑھیں اور لطف حاصل کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ خاص کمال تھا کہ آپ کے الہامات جامع ہوتے تھے مثلاً

تخرج الصّدور الی القبور۔(حقیقۃ الوحی)

بڑے بڑے لوگ سب قبروں میں پہنچائے جائیں گے۔

کیسا جامع پرمعنی الہام ہے کہ مخالف سے مخالف بھی انکار نہ کر سکے۔ کیونکہ الہام کی جامعیت خود مرزا صاحب اوران کے دوفرشتوں (حکیم نورالدین اور مولوی احسن امروہی) کو بھی شامل ہے پھر جامع کیوں نہ ہو۔اسی طرح الہام، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی، ایسا جامع ہے کہ اس کا اثر سب سے پہلے قادیان سے شروع ہوا۔ چنانچہ مضمون مندرجہ ذیل سے یہ بات خوب ثابت ہوگی

نوٹ: مندرجہ ذیل مضمون میں ۸ زلزلوں کا ذکر ہے جن پر ہم نے ہند سے لگادیئے ہیں سب سے پہلا زلزلہ قادیان میں آیا۔ناظرین بغور پڑھیں اور داد دیں

پھر بہار آئی۔خدا کی بات پھر پوری ہوئی

جب بحرہ ابیض توسط کے ساحل پر جنوبی طرابلس کے خشک ریگستان کی ریت اطالوی ہاتھوں سے عربوں کے خون کے ساتھ سیراب ہورہی تھی اور سعیدکوچک کی وزارت باوجود تنگ دستی ومجبوری کے بہادر اور شجاع اہالیان طرابلس کا مال و جان سے ہاتھ بٹا رہی تھی تو اس وقت یورپ کے دفاتر خارجہ کو برابر اطلاعیں پہنچ رہی تھیں کہ آئندہ موسم بہار میں والکن دیوتا کوہستان بلقان کے طول وعرض میں آگ لگادے گا۔

اوراگر چہ یہ آگ موسم بہار سے قبل ہی شعلہ زن ہوگئی لیکن خدا کی بات کہ رومی مغلوب ہوکر غالب ہونگے موسم بہار ہی میں پوری ہوئی۔ سرزمین مقدونیہ وتراقیہ میں زلزلہ آیا اور سخت آیا۔ترکوں کا گھر گرا،اور بری طرح گرا ۔لیکن آخر مغرور بلغراد کوادرنہ کے قبضہ سے محروم اور جامع سلیم کی بے حرمتی پر نادم ہونا پڑا۔غرض ایک موسم بہار تھا، جس میں خدا کی ایک عظیم الشان پیش گوئی پوری ہوئی تھی اب بھی موسم بہار ہے اور ۱۹۱۴ء کا بہار ہے اس میں بھی چودھویں صدی کے مقدس مسیح کی پیشگوئیاں پوری ہورہی ہیں۔زلازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرہے ہیں زمین زیر و زبر ہو رہی ہے خدا اپنی قدرت کے ہاتھ دکھا رہا ہے۔

ایک زلزلہ تو ہمارے اپنے گھر میں ہی آیا (۱)

اور ۱۳ مارچ کو حضرۃ خلیفہ اول کی وفات کی (ثابت ہوا کہ ماہ مارچ ہی موسم بہار ہے نہ کہ جنوری جیسا کہ قادیانی پریس زلزلہ بہار واقعہ ۱۵ جنوری کو موسم بہار میں بتا رہا ہے۔ ثناء اللہ) کی صورت میں آیا ہے۔ اس کے بعد خلافت کے تقرر پر، شر الذین انعمت علیھم، کی حالت میں آیا اور خدا کے مسیح کی مرادیں خلافت ثانی کے رنگ میں پوری ہوئیں۔ خدا تعالیٰ اچانک فوجوں کے ساتھ آیا اور فتح کا نمایاں ظہور ہوا اور یہ سب کچھ موسم بہار ہی میں ہوا۔

اب ہم گھر سے باہر بیرونی دنیا کی سیر کرتے اور کرہ ارض کے مختلف زلازل پر ایک نظر ڈالتے ہیں جو اس موسم بہار میں آئے یا آرہے ہیں۔ نیفسن کے بیٹوں کی سلطنت ایشیاء کا انگلستان یعنی ژاپون جو طبعی زلزلوں کا مرکز ہے آج کل سیاسی زلزلہ میں مبتلا ہے۔ بحری افسروں کے غبن کے معاملہ نے اسقدر طول پکڑا کہ آخ وزارت کو مستعفی ہونا پڑا۔ اور کاؤنٹ آکوما کی نئی وزارت گو ملک میں نسبتاً ہر دلعزیز ہے لیکن دار العوام کا حصہ کثیر اس کا مخالف ہے اس لئے ابھی اس کی بنیاد میں تزلزل ہے (۲)

مشرق بعید کا چوٹی والا سام اگر چہ فغفور کے سر سے تاج اتارنے کے وقت سے ہی بے چین اور بے آرام تھا لیکن ان دنوں سفید بھیڑیئے کی شکاری جماعت زمین کے اندرونی آتشیں مادہ کی طرح جوش پر ہے اور اس نے تاخت و تاراج کا وہ بازار گرم کر رکھا ہے کہ ملک بھر میں ایک زلزلہ سا محسوس ہو رہا ہے اور سلطنت جمہوریہ کی بنیادیں ہل رہی ہیں۔ (۳)

مغربی دنیا میں میکسیکو کا بدقسمت ملک ایک طرف خانہ جنگی سے تہ و بالا ہو رہا ہے اور باغی جنرل ولا اور کرنزا عملاً شمالی علاقہ جات کے خودمختار حاکم ہو رہے ہیں اور دوسری طرف جنرل ہوئرٹ رئیس الجمھوریہ کی خودسرانہ کارروائیوں اور کوتاہ اندیشی سیاست نے اس کے طاقتور پڑوسی کو دشمن بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے اور ڈاکٹر ولسن پریذیڈنٹ ریاست ہائے متحدہ نے میکسیکو پر فوج کشی کرادی ہے۔ ویرا کروز کے مشرقی بندرگاہ پر امریکہ کا قبضہ ہے تمام میکسیکو میں غیض وغضب کی آگ بھڑک رہی ہے۔ ہورٹہ اپنی ضد پر قائم ہے رعایا کے قلوب اور ملک کا امن بے چینی اور بدامنی کے زلزلہ سے دھکے کھا رہا ہے (۴)۔

حریت وشروطیت کی سرزمین کاروباری دنیا کے مرکز اور جان بل کے گھر کی چار دیواری میں آئر لینڈ کی حکومت خود اختیاری کے مسودہ نے ایک بھونچال کا سا عالم برپا کر رکھا ہے۔(۵)۔

مسٹر ایسکوئتھ کی حکومت ان کے فریق مخالف کی آنکھ میں چند دن کی مہمان ہے اور السٹر کے مطوعین کی فوج جرار ایوان وزارت کی ہر ایک جبری کاروائی کا مقابلہ کرنے کے لئے تیار ہے سیاسی زبان میں حکومت میں حکومت کی اصطلاح سنا کرتے تھے لیکن اس کا عملی نمونہ ایک رنگ میں انگلستان اور لسٹر کی موجودہ حالت میں موجود ہے۔ السٹر نے ایک لاکھ دس ہزار جوانوں کی ۶۵ پلٹنیں مرتب کر لی ہیں اور ان میں سے ۱۸ صدر بلفاسٹ ہیں ۱۳ ڈاؤن اور باقی دوسرے مختلف مقامات پر متعین ہیں۔ موٹر سائکلسٹ اور سواروں کے ذریعہ سلسلہ خبر رسانی کا معقول انتظام کر لیا گیا ہے اور چند گھنٹوں کے اندر تمام صوبہ میں کسی بیرونی حملہ کی خبر کی جاسکتی ہیے۔ اجتماع افواج اور وساء رسد رسانی کی سہولت کے لئے ۲۰۰ موٹر گاڑیاں موجود ہیں زخمیوں کی مرہم پٹی اور فوجی ہسپتال کا انتظام السٹر کی بی بیوں نے اپنے ذمہ لیا ہے اور مستعدی سے اس کی انجام پذیری کے لئے تیار ہیں غرض برطانیہ کے محکمہ جنگ سے آزاد بلکہ اس کی مخالفت کے لئے جنرل رچرڈسن کے السٹری مطوعین کی فوج موجود اور وزرائے سلطنت کی پریشانی کا موجب ہورہی ہے۔(۶)

انگلستان کی تاریخ سے واقف اور موجودہ حالات پر نظر رکھنے والے مبصرین سیاست کا قول ہے کہ جو واقعات لندن کے ایوان وزارت کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسم بہار میں پیش آئے ہیں، ان کی نظیر صرف کرام ویل کے زمانہ میں موجود ہے، اس کے بعد نہیں۔ چنانچہ اس زمانہ کی طرح اب بھی ۱۲ مارچ سے ۲۴ مارچ تک اراکین دفتر وزارت جنگ کو شب و روز حاضر رہنا پڑا۔ جنرل پیگٹ کمانڈر آئرلینڈ کا حکم جنرل ہیو برٹ کو اور ان کے ماتحت افسروں کا السٹر کے بھائیوں پر حملہ کرنے سے انکار فیلڈ مارشل سر جان فرنچ اور کرنل سیلی وزیر جنگ کا استعفاء اور مسٹر ایسکوئتھ کا مجبوراً خود وازرت جنگ کا قلمدان سنبھالنا کچھ ایسے واقعات ہیں جو ایک بہت بڑی ہلچل اور سخت زلزلہ سے مشابہت رکھتے ہیں۔(۷)

پھر خدا معلوم وہ کون سی خفیہ طاقتیں یا اندرونی آتشیں مواد ہیں جو یورپ کے موازنہ طاقت کی سنگلاخ چٹان کو جنبش دے رہے ہیں۔ قیصر جرمنی اس بات کی ضرورت محسوس کرتے ہیں کہ آسٹریا اور اٹلی کے وزیر خارجہ سے ملاقی ہوں اور اگر اتحاد ثلاثہ کے قائم مقام ریازیہ میں جمع ہو کر کوئی گفتگو کرتے ہیں تو اس کے دوسرے دن بعد ٹائمز کی لہروں میں حرکت پیدا ہوتی ہے اور شاہ انگلستان مسٹر اڈورڈ گرے وزیر خارجہ کی معیت میں لندن سے پیرس کا سفر اختیار کرتے اور رئیس الجمہوریہ فرانس ایم فیلرز سے ملاقی ہوئے پیرس میں شاندار استقبال ہوتا ہے۔ ایم ڈومرگو وزیر اعظم فرانس اور سر گرے کی پر جوش مخلصانہ تقریریں ہوتی ہیں اور ان سے صاف واضح ہوتا ہے کہ مرکز سیاست وطاقت میں کوئی خفیہ حرکت ہے۔ اور زلزلہ معلوم کرنے والے آلہ نے کسی مقام پر زمین کے جنبش کھانے کا پتہ دیا ہے اور وہ غالباً ریازیہ اور کارفو کی ملاقاتیں ہیں اور کوہستان البانیہ کی آتشیں چوٹی یا جزائر انجین کی آتش انگیز چٹانی زمین ہے۔(۸)۔

ترکی اور ایران میں گو بظاہر کسی بڑے زلزلہ کا وجود معلوم نہیں ہوتا لیکن چھوٹے چھوٹے جھٹکے برابر اپنا کام کر رہے ہیں نوجوان ترکی حکومت کے ترقی کرنے والے نوجوانوں میں رقابت ہے انور وزیر جنگ ہوا تو جمال کو وزیر بحریہ بنانا پڑا۔ اب فتحی بے اپنا حصہ مانگتے ہیں۔ بطل طرابلس غریب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزیز بے اگر چہ انگلستان اور مصر کی وساطت کے سبب قتل سے بچ گئے ہیں لیکن اس کے وجود کو جو وزارت انور کے راہ میں رکاوٹ تھا، شاخ زریں کے کنارہ سے اہرام مصری کے سایہ میں پہنچا دیا گیا ہے۔ ایران میں بدامنی کا تازہ جھٹکہ قزاقوں کے حملہ اور ایک بلجئین کاؤنٹ کے قتل کی صورت میں نمودار چکا ہے اگر چہ پاؤنئیر کا بیان صحیح ہے تو ریاست کابل میں (۹)۔

ایک زلزلہ کی آمد کا مواد جمع ہو رہا ہے کابل کی رعایا امیر عبدالرحمٰن کے جابر ہاتھ کو امیر حبیب اللہ کے تساہل پر ترجیح دیتی اور قزاقوں کی غارت گری سے تنگ آ کر حکومت سے اظہار ناراضگی کر رہی ہے جمنا کے کنارے اندر پر سے قدیم بھوم میں راش بہاری اور اسکے ہمراہیوں کی خلاف انسانیت کاروائیوں اور بمباری کے انکشافات ہونا انارکسٹانہ سازشوں اور سوسائٹیوں کے حالات پر قدرے روشنی پڑنا امن پسند ہندوستانی رعایا کے دلوں میں کانگڑے کے بھونچال کی طرح ایک خوف و ہراس پیدا کر رہا ہے ۔ یہ ہے ۱۹۱۴ء کا موسم بہار اور اس کے زلازل ۔کون ہے جو ان سے فائدہ اٹھائے اور ان مضر نقصانات سے اپنی اور مخلوق خدا کی حفاظت کے لئے عتبہ عالیہ رب المنان پر جبین نیاز رکھ کر دعا کرے اور کہے، پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔(الفضل قادیان ۲۹۔اپریل ۱۹۱۴ء ص ۱۹)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امید ہے ناظرین ہمارے عنوان، مرزائی الہام قادیانی خراد پر، کے مصدق ہو گئے ہوں ۔ ہم درخواست کرتے ہیں کہ پھر ایک دفعہ پڑھیں اور فرمائیں کہ ان لوگوں نے الہامات مرزا کو کیا مضحکہ صبیان بنا رکھا ہے۔ الہام کیا ہیں بچوں کے ہاتھ میں موم کے کھلونے ہیں جس طرح چاہا بنالیا۔حق تو یہ ہے کہ:

ایں چنیں قوال؟ را باید وصول این چنیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۱ ص ۱۴ ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھلا خط بنام مرزا محمود احمد قادیانی

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

میاں صاحب ہم جانتے ہیں کہ آپ اس باپ کے بیٹے ہیں جو تمام منکرین مسلمانوں کو زانیات کی اولاد کہا کرتا تھا۔ مگر اب وہ زمانہ نہیں رہا لیکن آپ اپنے والد کی روش نہیں چھوڑتے۔ آپ نے اپنے ایک جیل زادہ کو ڈیوڑھی ...(پر متعین کر رکھا ہے) اس جیل زادہ کے نزدیک شرافت بلکہ انسانیت کوئی چیز نہیں۔ اہل حدیث امرتسر، پیغام صلح لاہور برابر اس گندہ ذہنی کے شاکی ہیں۔

ہم خوب جانتے ہیں کہ یہ سب آپ کے ایماء سے ہو رہا ہے جس کا پیغام صلح لاہور نے اظہار بھی کر دیا ہے بلکہ شیخ سعدی بھی فرما گئے ہیں:

نہ سگ دامنِ کاروانے درید
کہ دہقانِ ناداں کہ سگ پروَرید

لہذا ہم اس خط کے ذریعہ آپ کو مطلع کرتے ہیں کہ اس جیل زادہ..کو سمجھائیں کہ اپنی اصلیت اور آپ کی مراقیت کو عالم آشکارا نہ کرائے۔ سیدھی اور صاف گفتگو کیا کرے ورنہ ہم اسے مخاطب نہیں کریں گے بلکہ جس نے اسے پالا ہے اس کو مراقی زادہ وغیرہ الفاظ سے ملقب کر کے خطاب کیا کرینگے۔

میں امید کرتا ہوں کہ اگر آپ میں شرافت ہوگی تو آپ ترکی بترکی جواب سننے سے پیشتر اس انسان نما درندہ کے منہ میں لگام چڑھا دیں گے۔ خدا توفیق دے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۱ ص ۱۴ اص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کون ہے؟

حکیم محمد عبدالرحمٰن خلیق تیجہ کلاں ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں:

احادیث میں مرقوم ہے کہ حضرت امام مہدی کے وقت میں دجال ظاہر ہوگا اور اس کا فتنہ زمانہ بھر سے زیادہ ہوگا اور وہ اس قدر مال دار ہوگا کہ جس کی نظیر لانے سے دنیا قاصر ہوگی نیز وہ اس قدر کثیر مقدار میں مال تقسیم کرے گا کہ تمام لوگ مالا مال ہو جائیں گے یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ تشریف لے آویں گے اور دجالی فتنہ کو پاش پاش کردیں گے اور اسے قتل کریں گے۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے جب دعویٰ مسیحیت کیا تو ضروری تھا کہ آپ اس فتنہ کی نسبت بھی خبر دیتے جس کی نسبت مخبر صادق نے ارشاد فرمایا ہوا تھا۔ چنانچہ آپ (مرزا قادیانی) نے اس فتنہ کی حقیقت کو ان الفاظ میں ظاہر کیا:

> اب اس تحقیق سے ظاہر ہوگیا کہ جیسے مثیل مسیح کو مثیل ابن مریم کہا گیا اس امر کو نظر میں رکھ کر اس نے مسیح ابن مریم کی روحانیت کو لیا اور مسیح کے وجود کو باطنی طور پر قائم کیا ایسا ہی وہ دجال جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں فوت ہو چکا ہے اس کی ظل اور مثال نے اس آخری زمانہ میں اس کی جگہ لی اور گرجا سے نکل کر مشارق و مغارب میں پھیل گیا۔
>
> پادریوں کی دجالیت کی نظیر ہرگز ہم کو نہیں ملے گی انہوں نے ایک موہومی اور فرضی مسیح کو اپنی نظر کے سامنے رکھا ہے جو بقول ان کے زندہ ہے اور خدائی کا دعویٰ کر رہا ہے سو حضرت مسیح ابن مریم نے خدائی کا دعویٰ ہرگز نہیں کیا۔ یہ لوگ خود اس کی طرف سے وکیل بن کر خدائی کا دعویٰ کر رہے ہیں اور اس دعویٰ کے سرسبز کرنے کے لئے کیا کچھ انہوں نے تحریفیں نہیں کیں اور کیا کچھ تلبیس کے کام استعمال میں نہیں لائے۔ مکہ اور مدینہ کو چھوڑ کر اور کون سی جگہ ہے جہاں یہ لوگ نہیں پہنچے۔ کیا کوئی دھوکہ دینے کا کام یا گمراہ کرنے کا منصوبہ یا بہکانے کا کوئی ایسا طریقہ بھی ہے جو ان سے ظہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں آیا۔ کیا یہ سچ نہیں کہ یہ لوگ اپنے دجالانہ منصوبوں کی وجہ سے ایک عالم پر دائرہ کی طرح محیط ہو گئے ہیں۔

دیکھو اکیس سال میں ان لوگوں نے اپنے پر تلبیس خیالات کے پھیلانے کے لئے سات کروڑ سے کچھ زیادہ کتابیں مفت تقسیم کی ہیں تاکہ کسی طرح اسلام سے لوگ دستبردار ہو جائیں اور حضرت مسیح کو خدا مان لیا جائے۔

اللہ اکبر! اگر اب بھی ہماری قوم کی نظر میں یہ لوگ اول درجہ کے دجال نہیں اور ان کے الزام کے لئے ایک سچے مسیح کی ضرورت نہیں تو پھر اس قوم کا کیا حال ہوگا لہذا اس بات پر قطع اور یقین کرنا چاہیے کہ وہ مسیح دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی لوگ ہیں جن کے سحر کے مقابل پر معجزہ کی ضرورت تھی اور اگر انکار ہے تو پھر زمانہ گذشتہ کے دجالین میں سے ان کی نظیر پیش کرو۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۸۵، ۴۸۹، ۴۹۳، ۴۹۵)

حضرات مذکورہ عبارت کو غائر نظر سے بلکہ سطحی نظر سے مطالعہ کرنے سے بھی یہ امر مترشح ہوتا ہے کہ مرزا کی مراد دجال سے پادری لوگ ہیں دگر ہیچ۔ یہاں اس بات سے بحث نہیں کہ مرزا صاحب غصہ کی حالت میں ہر مخالف کو دجال کہہ دیں جیسا کہ مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم لدھیانوی کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں:

ارے احمق دل کے اندھے دجال تو، تو ہی ہے دجال تیرا ہی نام ثابت ہے

(قادیانی اشتہار انعامی تین ہزار۔ص ۱۲)

البتہ یہ بات تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اختلاط پر محمول سمجھی جا سکتی ہے کہ آپ کہاں تک اپنے موضوع سے خبردار رہا کرتے تھے اور یہ کہ آپ کو کہاں تک اپنے جذبات پر قابو تھا۔ مگر بہر صورت بات یہی ہے کہ دجال سے مراد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نزدیک پادری لوگ ہیں مگر ہمارے مضمون کا مقصد یہ ہے کہ درحقیقت پادری لوگ بھی دجال نہیں ہیں اور نہ کوئی دوسرا شخص ہی اس سے مراد ہے بلکہ اگر قرائن کی رو سے اور دلائل کی روشنی میں اس امر کو جانچا جائے تو حدیث دجالون ثلاثون کی رو سے نبوت کاذبہ کا مدعی ہی دجال ہے دگر ہیچ۔

دجال دراصل جھوٹ کا شیوہ اختیار کرنے والے کو کہتے ہیں۔ چنانچہ کتب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لغت میں دجال کی نسبت مسطور ہے۔ بسیار دروغ گو۔ یعنی بہت زیادہ جھوٹ کہنے والے کو دجال کہتے ہیں۔ چنانچہ اسی منقولا بالا عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود بھی اس امر کی نسبت اشارہ کرتے ہیں لکھا ہے:

حضرت مسیح ابن مریم نے خدائی کا دعوی ہرگز نہیں کیا یہ لوگ خود اس کی طرف سے وکیل بن کر خدائی کا دعوی کر رہے ہیں اور اس دعوی کے سر بلند کرنے کے لئے کیا کچھ انہوں نے تحریفیں نہیں کیں اور کیا کچھ تلبیس کے کام استعمال میں نہیں لائے۔ (ازالہ اوہام)

مطلب یہ کہ عیسائی لوگ محض جھوٹی اور بناوٹی بات پر زور دے کر دنیا کو مسیح کی الوہیت کے قائل کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ حاصل یہ کہ بسیار دروغ گو شخص کو دجال کہا جاتا ہے اور بقول مرزا صاحب بھی دجال کوئی خاص شخص نہ ہوگا۔

ناظرین! اب ہمیں یہ دکھانا منظور ہے کہ مرزا صاحب خود اپنے مسلمہ معیار کی رو سے دجال ہیں۔ صاف بات ہے کہ اگر یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ جائے کہ مرزا صاحب بھی بسیار دروغ گو تھے اور دن رات افتراء کرنا ان کا کام تھا تو پھر اس امر کے باور نہ کرنے کے لئے کوئی عذر نہیں ہوسکتا کہ مرزا صاحب قادیانی دجال تھے۔ صرف چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

۱۔ نسائی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے دجال کی صفت آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث لکھی ہے

یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضأن.. السنتھم احلی عن العسل و قلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ عز و جل أبی یغترّون ام علیّ یجترءون۔ الخ

(مختصر مطلب یہ ہے کہ آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے) (تحفہ گولڑویہ۔ص ۷۳)

اس حدیث شریف کی نسبت کئی مرتبہ کہا گیا کہ حدیث کی کسی کتاب سے بصحت کتابت دکھائی جائے کہ دجال حرف دال سے ہے

مرزائیو! فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الناس و الحجارۃ

ناظرین کرام! آج تک مرزائی امت مرزا صاحب کے اس صریح جھوٹ پر پردہ نہیں ڈال سکی اور نہ آئندہ امید ہے کہ کسی صورت یہ افتراء مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات سے دور کیا جاسکے۔ انشاء اللہ

۲۔ ایک اور حدیث بھی (بقول مرزا) مسیح ابن مریم کے فوت ہو جانے پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۲۵۲)

اس عبارت میں بھی مرزا غلام احمد صاحب نے آنحضرت ﷺ پر ایک بڑا افتراء باندھا ہے اور صریح جھوٹ اور کذب سے کام لیا ہے یہ حدیث جس میں مرقوم ہو کر سو سال تک تمام بنی نوع انسان پر قیامت آجائے گی، حدیث شریف کی کسی کتاب میں نہیں۔ دکھانے والا انعام لے سکتا ہے۔

۳۔ (مرزا صاحب لکھتے ہیں) مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۹۰)

اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب نے مجدد صاحب سرہندی پر افتراء کیا ہے حالانکہ مجدد صاحب سرہندی کے مکتوبات میں یہ عبارت اس طرح اور اس قدر غلط یقیناً نہیں مل سکتی۔ اس امر سے بھی قیاس کیا جاسکتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کسی عبارت کو اپنے حسب حال کرنے کے لئے ہر ممکن جھوٹ افتراء اور دھوکہ دہی سے کام لینا عار نہیں سمجھتے تھے بلکہ اس معاملہ میں ایمان داری اور دیانت داری ہی ان کے نزدیک ایک بڑا عیب ہے۔

پس ہمارا بیان قیاس منطقی میں یوں ہے۔ زید بعد ختم رسالت مدعی نبوت ہے۔ جو کوئی مدعی نبوت ہے وہ دجال ہے۔ نتیجہ دفتر پیغام صلح لاہور سے پوچھئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر گویم زبان سوزد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مارچ ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ذی الحجہ ۱۳۵۲ج ۳۱ نمبر ۲۱ ص ۱۴ ص ۶۔۷)

خلیفہ قادیانی پر الزام اور انکی طرف سے جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان سے ہم کو بلکہ سب مسلمانوں کو بلکہ دنیا کے کل اہل مذاہب کو گو کتنا ہی اختلاف ہو، کتنا ہی ہم ان کو غلطی پر جانیں جس کی وجہ سے ہم ان کی کسی غلطی کو قابل بحث بھی نہ قرار دیں کیونکہ مذہب اسلام کی تعلیم کی رو سے خدا و رسول پر افتراء کر کے دعوی الہام کرنا یا غلط دعوے کی تائید کرنا سب سے بڑا گناہ ہے۔ باقی سب گناہ اس کے ماتحت ہیں۔ مگر چونکہ وہ ایک مذہبی پیشوا بن کر دنیا کی سٹیج پر نمودار ہوئے ہیں جس کی وجہ سے سرکاری اور غیر سرکاری کاغذات میں ان کے نام کے ساتھ ، ہز ہولی نیس ، (مقدس ہستی) لکھا جاتا ہے، اس لئے پبلک کا حق ہے کہ ان کے افعال پر نظر تنقید ڈالے چنانچہ مندرجہ ذیل واقعہ اسی کلیہ کے ماتحت آتا ہے واقعہ بیان کرنے سے پہلے ایک مروجہ دستور کا بتانا ضرور ہی مفید ہوگا۔

انگریزی ہوٹلوں میں عموماً جوان لڑکیاں خدمت گار ہوتی ہیں جو معزز لوگ وہاں کھانے پینے کو جاتے ہیں وہ جوان لڑکیاں ان کے سامنے خورد و نوش کی مطلوبہ اشیاء لا کر پیش کرتی ہیں۔ آج کل کی تہذیب کی رو سے ان مہذبوں کا یہ بھی دستور ہے کہ کھانا لانے والی کی بھی تواضع کرتے ہیں اور وہ عموماً سکھانے میں شریک ہو جاتی ہے۔ اس اثنا میں خوب تفریحی گفتگو ہوتی رہتی ہے حتی کہ دوران گفتگو سب مراتب طے ہو جایا کرتے ہیں۔

خلیفہ قادیان لاہور کے سیسل ہوٹل میں گئے وہاں پر آپ نے جو کچھ کیا اخبار آزاد لاہور کے الفاظ میں درج ہے:

مرزا بشیر الدین محمود کی آمد اور سیسل ہوٹل کی منتظمہ کی گم شدگی
تلاش کے باوجود اس کا کوئی پتہ نہیں چل سکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یکم مارچ۔ سسل ہوٹل کی طرف سے مشتہر ہوا تھا کہ جمعرات یکم مارچ سے ساڑھے نو بجے رات تک ناچ اور وسٹ ڈراؤ، ہوگا۔ بڑے بڑے انعامات بدستور سابق تقسیم کئے جائیں گے۔ تماشائی چار بجے سے جمع ہونے شروع ہوگئے اور پانچ بجے اچھا خاصہ مجمع ہوگیا ہر ایک شخص کھیل کے شروع ہونے کا منتظر تھا مگر خلاف توقع بجائے کھیل (وسٹ ڈراؤ) شروع ہونے کے ناچ کا بینڈ بجنا شروع ہوا۔ آخر استفسار پر سیسل ہوٹل کے ایک بہرہ سے معلوم ہوا کہ، وسٹ ڈراؤ، کا تمام سامان منتظمہ کے کمرہ میں ہے اور منتظمہ کو مرزا بشیر الدین محمود اپنے ساتھ موٹر کار میں بٹھا کر لے گئے ہیں۔

نامہ نگار۔ (اخبار آزاد ۔۳ مارچ ۱۹۳۴ء)

اسی واقعہ کو اخبار زمین دار نے بصورت نظم ان الفاظ میں شائع کیا ہے

اطالوی حسینہ (از نقاش)

اے کشور اطالیہ کے باغ کی بہار
لاہور کا دمن ہے ترے فیض سے چمن
پیغمبر جمال تری چلبلی ادا
پروردگار عشق ترا دل ربا چلن
الجھے ہوئے ہیں دل تری زلف سیاہ میں
ہیں جس کے ایک تار سے وابستہ سو ختن
پروردہء فسوں ہے تری آنکھ کا خمار
آوردہء جنوں ہے تری بوئے پیرھن
پیمانہ نشاط تری ساق صندلیں
بیعانہ سرور ترا مرمریں بدن
رونق ہے ہوٹلوں کی ترا حسن بے حجاب
جس پر فدا ہے شیخ تو لٹو ہے برہمن
جب قادیان پہ تیری نشیلی نظر پڑی
سب نشہ نبوت ظلی ہوا ہرن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بھی ہوں تیری چشم پر فسوں کا معترف
جادو وہی ہے آج جو ہو قادیان شکن

(اخبار زمین دار ۹ مارچ ۱۹۳۴ء)

باوجود اس شورش کے اہل حدیث خاموش رہا کیونکہ اس قسم کے معاملات میں بے ثبوت لب کشائی کرنے سے قرآن مجید نے منع کیا ہے اس لئے ہم منتظر رہے کہ قادیانی پریس اس واقعہ کی بابت کیا کہتا ہے۔ گو قادیانی پریس کا حقیقی برادر، پیغام صلح، بھی اس پر بول چکا تھا اور اس نے بھی دبی زبان سے اس واقعہ پر اظہار ناراضگی کیا مگر ہم اپنے اصول کے ماتحت قادیان کے بیان کے منتظر رہے یہاں تک کہ قادیانی گزٹ میں خلیفہ قادیان کی خطبہ جمعہ کی تقریر شائع ہوئی جس میں انہوں نے اس یورپین لیڈی کو لے جانے کا اعتراف کیا مگر اس کی وجہ یہ بتائی کہ میں اس لیڈی کو اپنی بیویوں اور لڑکیوں کی انگریزی تعلیم کے لئے لایا تھا۔ (الفضل ۱۸ مارچ ۱۹۳۴ء ص ۷)

پس مطلع صاف ہوگیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ اطالوی عورت خاص کر ہوٹل کی خادمہ انگریزی کیا پڑھائے گی۔ اطالوی لوگ خود تو انگریزی صحیح بول نہیں سکتے۔ انگریزی زبان کے دو حروف۔ ڈی اور ٹی بالخصوص ممتاز ہیں یہ دونوں حروف اطالوی لوگ عربوں کی طرح ادا نہیں کرسکتے۔ علاوہ اس کے ایسی معلّمہ کا اثر معصومات (لڑکیوں اور پردہ نشین بیویوں) پر کیا ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ لیڈی مذکورہ کو بحیثیت معلّمہ کوئی دانا پسند نہ کرے گا ہاں جن فن (موسیقی وغیرہ) میں وہ ماہر ہوگی اس میں اس سے کوئی استفادہ کرے تو ممکن ہے بلکہ تعلیمی لحاظ سے مستحسن ہے۔ پس ہمارے خیال میں یہ سب کچھ ماننے والوں کی ذہنیت پر بھروسہ کرکے، نکتہ بعد الوقوع، بنایا گیا ورنہ در اصل یہ بات نہیں اگر یہی ہے تو نبوت قادیانیہ کی اندرونی سطح معلوم۔ باوجود اس کے ہم معترض اخباروں کو مشہور مصرعہ پر توجہ دلاتے ہیں:

محتسب را درون خانہ چہ کار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۲۱ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۲ ص ۱۴ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی دوست محمد احمدی لاہوری

اور سید حبیب صاحب آف سیاست لاہور

منشی محمد عبداللہ صاحب ؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

پچھلے دنوں جناب سید حبیب صاحب اڈیٹر اخبار سیاست لاہور نے ایک کتاب تحریک قادیانیت شائع کی تھی جو اپنی خوبی و متانت تحریر کے ساتھ ساتھ قادیانی مباحث پر مشتمل مضامین کا ایک عمدہ ذخیرہ ہے۔ اس کے جواب میں مولوی دوست محمد صاحب لاہوری احمدی نے آئینہ احمدیت نام کتاب لکھی ہے جو اپنے نام کی وجہ سے تو یقیناً جاذب توجہ ہے مگر حقیقت یہ ہے کہ اس آئینہ میں مرزا غلام احمد صاحب کا چہرہ اصلی شکل میں ہرگز نہیں دکھایا گیا۔ بلکہ اس پر بہت سے پردے ڈال کر بجائے دکھانے کے چھپایا گیا ہے۔

ہم اس وقت اس کتاب پر کوئی تفصیلی تبصرہ نہیں کرنا چاہتے انشاءاللہ بشرط فرصت اپنے ناظرین کو اس کی جملہ تحریفات سے مطلع کریں گے۔

ہم اس وقت مولوی دوست محمد صاحب سے صرف یہ عرض کرنا چاہتے ہیں آپ نے آئینہ احمدیت کے صفحہ ۱۶۲ پر مرزا صاحب کی پیش گوئی متعلقہ ڈپٹی آتھم عیسائی امرتسری پر بحث کرتے ہوئے بالآخران الفاظ میں ختم کیا ہے:

آخر میں ہم انہیں (سید حبیب کو) ایک اور امر کی طرف توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کے مرنے کے بعد آپ کی طرح انکار کرنے والے عیسائی کو مخاطب کر کے لکھا تھا:

> اگر اب تک کسی عیسائی کو آتھم کے اس افتراء پر (کہ اس پر چار حملے ہوئے تھے) شک ہو تو آسمانی شہادت سے رفع شک کرالیوے۔ آتھم تو پیش گوئی کے مطابق فوت ہو گیا۔ اب وہ اپنے تئیں اس کا قائم مقام ٹھہرا کر آتھم کے مقدمہ میں قسم کھالیوے کہ آتھم پیش گوئی کی عظمت سے نہیں ڈرا بلکہ اس پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار حملے ہوئے تھے۔ اگر یہ قسم کھانے والا بھی ایک سال تک بچ گیا تو دیکھو میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنے ہاتھ سے شائع کردوں گا کہ میری پیش گوئی غلط نکلی اس قسم کے ساتھ کوئی شرط نہیں ہوگی یہ نہایت صاف فیصلہ ہو جائے گا اور جو شخص خدا کے نزدیک باطل پر ہے اس کا بطلان کھل جائے گا۔ (انجام آتھم۔ ص ۱۵)

ہم بھی سید صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ اگر باوجود ان تصریحات کے جو اوپر بیان کی جا چکی ہیں انہیں اب تک پیش گوئی کے سچا نہ ہونے پر اصرار ہو تو وہ آسمانی شہادت سے رفع شک کرالیں اور اپنے آپ کو آتھم کا قائم مقام قرار دے کر قسم کھالیں کہ ان کے نزدیک یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی اور آتھم پیش گوئی کی عظمت سے نہیں ڈرا۔ پھر دیکھیں کہ خدا تعالی انہیں کیا دکھاتا ہے اور ان کا کیا حشر ہوتا ہے۔ کیا وہ اس کی جرأت کریں گے؟

(منشی عبداللہ معمار لکھتے ہیں) مولوی صاحب! یہ طریق فیصلہ چونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا پیش کردہ ہے اس لئے ہر مخالف اور مکفر مرزا اس کی قبولیت کا مجاز ہے۔ آپ بھی سید صاحب کی تخصیص نہ کریں اور مرد میدان بن کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قائم مقام کی حیثیت میں اعلان کردیں کہ اگر قسم اٹھانے والا ایک سال تک آسمانی موت سے بچ گیا تو مرزا صاحب کی اس پیش گوئی کو غلط اور مرزا صاحب قادیانی کو آپ کاذب سمجھیں گے۔

کیا آپ اس کی جرأت کریں گے؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو میں اس بات کا حلف اٹھانے کو ہر وقت تیار ہوں کہ آتھم پیش گوئی کی عظمت سے ہرگز نہیں ڈرا اور مرزا صاحب کی یہ پیش گوئی جھوٹ تھی افتراء علی اللہ تھی اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ مرزا صاحب اپنے جملہ دعاوی مسیحیت ومہدویت وغیرہ میں کاذب بلکہ دہریہ تھے۔

اگر آپ میں ایک ذرہ بھر بھی ایمان و دیانت کا مادہ موجود ہے تو آؤ اپنے پیش کردہ طریق پر مجھ سے فیصلہ کرلو۔ کیا آپ اس پر آمادہ ہوں گے؟ دیدہ باید

ناظرین کرام! میں اپنے وسیع تجربہ اور قادیانی مغالطات کا گہرا مطالعہ کرنے کی وجہ سے علی الاعلان پیش گوئی کرتا ہوں کہ مولوی دوست محمد اپنے اس چیلنج پر قائم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں رہیں گے کیوں؟ ان کا ضمیر مانع ہے۔

نوٹ: جملہ اسلامی اور مسیحی بلکہ آریہ اخبارات کے اڈیٹران سے صداقت کے نام پر درخواست ہے کہ اس مضمون کو اپنے اخباروں میں شائع فرما کر عنداللہ ماجود وعندالناس مشکور ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۲۱ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۲ ص ۱۴ ص ۵۔۶)

فرقہ احمدیہ وائسرائے کے حضور میں

اتنی بات تو دوست دشمن سب مانتے ہیں کہ فرقہ احمدیہ (مرزائیہ) وقت شناس ہے کیسا ہی وقت ہو اپنا کام نکال لینا اس کو خوب آتا ہے۔ ۲۶ مارچ ۱۹۳۴ء کو فرقہ احمدیہ کے ایک وفد نے وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی عقیدت کا اظہار کیا جس کے الفاظ قادیانی اخباروں میں تو آج ۳۰ مارچ تک نہیں دیکھے گئے البتہ دوسرے اخبارات میں شائع ہوئے ہیں ہم اخبار ملاپ لاہور سے نقل کرتے ہیں جو درج ذیل ہیں:

نئی دہلی۔ ۲۶ مارچ۔

آج احمدیوں کی طرف سے وائسرائے کو اڈریس پیش کیا گیا۔ اس اڈریس میں انہوں نے کہا کہ خدا نے برٹش ایمپائر کو اس لئے بنایا ہے تاکہ وہ دنیا میں امن قائم رکھ سکے۔ اس لئے کوئی ایسی بات کرنا جس سے بین الاقوامی امن کی یہ جڑ ثمرور ہو جائے خدا کے خلاف گناہ عظیم کا ارتکاب کرنا ہے۔ اس لئے ہم برٹش گورنمنٹ کے ساتھ وفاداری اپنا پہلا فرض سمجھتے ہیں۔ پولیٹکل طور پر احمدیہ ہمیشہ ایک ہی راستہ پر گامزن رہے ہیں جس سے وہ کبھی ادھر ادھر نہیں ہے یہ راستہ گورنمنٹ وقت کے احکام کو بجا لانے اور اس کے ساتھ تعاون نیز صلح کا راستہ ہے۔ اس سے یہ شک پیدا ہو گیا ہے کہ احمدیوں اور گورنمنٹ میں کوئی خفیہ تعلقات ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ احمدیہ تحریک نہ صرف برٹش گورنمنٹ کے ساتھ بلکہ ہر ایک گورنمنٹ کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے ہم ماتحت رہتے ہیں وفاداری کا سبق دیتی ہے۔ برٹش گورنمنٹ کے خلاف لوگوں کی بدگمانیوں کو دور کرنے کی تحریک عدم تعاون اور سول نافرمانی اور دہشت انگیزی کا مقابلہ کرنے میں احمد یہ تحریک نے بانی نے ہمیشہ اعلیٰ خدمات سرانجام دی ہیں اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ ہندوستان کا آئندہ آئین مرتب کرتے وقت مسلمانوں کے مفاد کو پیش نظر رکھیں امن قائم رکھنے نیز ملک کی آئینی ترقی کی کوششوں میں آپ کو جو کامیابی ہوئی ہے اس کے لئے ہم آپ کو مبارکباد دیتے ہیں۔

یہ اڈریس چودھری ظفر اللہ خان نے پڑھ کر سنایا۔

(اخبار ملاپ ۲۸ مارچ ۱۹۳۴ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ہم مانتے ہیں کہ احمد یہ جماعت انگریزی حکومت کی خدمت کا بارہا اظہار کر چکی ہے جس کا صلہ بھی وقتاً فوقتاً لیتی رہتی ہے مگر اس خدمت کے ساتھ ہی بڑے مرزا صاحب نے انگریزی حکومت کے حق میں بعض ایسے الفاظ لکھے ہوئے ہیں جو اسلامی اصطلاح میں سخت ترین مکروہ ہیں۔ کیا اچھا ہو کہ احمد یہ جماعت انگریزی وفاداری کو مکمل کرنے کیلئے ان الفاظ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصانیف سے نکال دے۔ ان الفاظ کے نقل کرنے سے پہلے ہم قرآن شریف کی ایک آیت پیش کرتے ہیں جس کی وجہ سے اسلامی اصطلاح مقرر ہوئی ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

انّ یاجوج و ماجوج مفسدون فی الارض

یاجوج اور ماجوج دو قومیں زمین پر فساد پھیلانے والی ہیں۔

چونکہ یاجوج ماجوج کو قرآن کریم میں مفسد قرار دیا گیا ہے اس لئے اسلامی اصطلاح میں جس طرح کسی شخص کو شیطان کہنا اس کی شرارت کا اظہار کرتا ہے اسی طرح کسی قوم کو یاجوج ماجوج کہنے سے مقصد اس کو پرلے درجے کا مفسد ذہن نشین کرانا ہوتا ہے خاص کر جب کسی الہامی یا نبی کے کلام میں کسی قوم کو نام لے کر یاجوج یا ماجوج کہا جائے۔ تو اس الہامی کے ماننے والوں کے اعتقاد اور عمل کے اندر داخل ہو جاتا ہے کہ اس قوم کو مفسد ہی سمجھے۔ اب ہم بڑے مرزا صاحب قادیانی، بانی احمد یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا کلام ان کے اصل الفاظ میں نقل کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں؛

یاجوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی دو بلند اقبال قومیں ہین جن میں سے ایک انگریز دوسرے روس ہیں (ازالہ اوہام۔ طبع اول ص ۵۰۲)

احمدی دوست مجبور ہیں کہ اپنے نبی (مرزا غلام احمد قادیانی) کی تعلیم کے مطابق انگریزوں کو قوم یاجوج اعتقاد کریں جو بحکم قرآن مفسدین ہیں پھر اسی قوم کے حق میں یہ کہنا کیونکر دل کی ترجمانی کرسکتا ہے:

خدا نے برٹش حکومت کو اس لئے بنایا ہے تا کہ دنیا میں امن قائم رکھ سکے۔

کیا کسی شخص کو دل میں مفسد جاننا اور منہ سے مصلح کنا اس شعر کا مصداق نہیں:

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

ہمارا مقصود یہ نہیں کہ ہم احمدیہ جماعت کے اڈریس کی تکذیب کریں بلکہ یہ ہے کہ احمدیہ جماعت اپنا ظاہر باطن یکساں رہنے کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کی تصنیفات سے ایسے مکروہ الفاظ نکال دے جو حکومت انگریزی کے حق میں برے ہوں۔ گورنمنٹ کو بھی چاہیے کہ وائسرائے کے جواب میں ان مکروہ الفاظ کے نکال دینے پر احمدیوں کو توجہ دلائے۔

نوٹ؛ ہماری یہ تجویز دونوں فریقوں (حکومت اور جماعت مرزائیہ) کے درمیان سوء مزاجی دور کرنے کیلئے ہے ورنہ:

مارا چہ ازیں قصہ کہ گاؤ آمد وخر رفت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۲۱ ذی الحج ۱۳۵۲ ج ۳۱ نمبر ۲۲ ص ۱۴ ص ۱۵۔۱۶)

قادیانی کی تحریر فیصلہ کن ہے یا میری حلف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کی آگاہی کے لئے میں قادیانیوں کی ہوشیاری یا بالفاظ دیگر دفع الوقتی کی مثال سناتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام اسلام انسان کو انسانیت کے اعلیٰ معراج پر پہنچانے کا راستہ دکھاتا ہے اسلئے اس کی تعلیم ہے کہ سچ کو ماننے اور جھوٹ کو چھوڑنے میں ذرا دیر نہ کرو ارشاد ہے

و لا یجر منکّم شنآ ن قوم علی ان لا تعد لوا ، اعدلوا هو اقرب للتقوی۔ (المائدة : ۸)

و اذا قلتم فا عد لوا و لوکا ن ذا قر بی (الا نعام: ۱۵۲)

یہ تعلیم ایسی صاف اور سیدھی ہے کہ انسان کو با کمال انسان بنا دیتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی جب یہ ڈانٹ ڈپٹ سامنے رکھی جائے کہ ایک وقت وہ آئے گا کہ تمہارے مخفی راز بھی کھل کر سامنے آ جائیں گے، اس دنیا میں جس کسی کی حمایت یا ضد میں تم بے جا تعصب کرتے ہو اس وقت کوئی تمہارا دوست نہ ہوگا

یو م تبلی السّرا ئر۔ فما له من قوة و لا نا صر۔ (الطارق :۹۔۱۰)

با وجود اس کے ہم دیکھتے ہیں کہ اہل مذاہب کی روش اپنے مذہب کی تعلیم کے خلاف ہے۔مثال کیلئے جماعت احمدیہ (قادیانیہ) کو پیش کرتے ہیں۔ ناظرین ذرہ غور سے ہماری معروضات کو دیکھیں اور سنیں۔

جناب مرزا صاحب قادیانی متوفی نے میرے مواخذات سے تنگ آ کر ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ کا اعلان کیا تھا۔ اس کے بعد آج کل حیدرآباد دکن سے ایک اعلان آخری فیصلہ کا نکلا ہے۔ ناظرین کی اطلاع کے لئے ہم دونوں نقل کرتے ہیں

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ نحمده و نصلی علی رسوله الكريم ۔

يستنبئونك احق هو ۔ قل ای و ربی انه لحق ۔

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلا م علی من اتبع الهدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے ۔ میں نے آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔

ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمين۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و ايد

حیدر آبادی اشتہار درج ذیل ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو دس ہزار روپیہ انعام

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۲۳ء کو ایک خاص مجلس میں جس میں کہ ہمارے شہر کے ایک معزز اور باوقار انسان یعنی عالی جناب مہا راجہ سرکشن پرشاد بہادر بالقابہ بھی رونق افروز تھے اس بات کا اظہار کیا ہے کہ میرے حیدر آباد آنے کا اصل مقصد مقصود سیٹھ عبداللہ الہ دین ہیں تا کہ ان کو ہدایت ہو جائے۔ اس لئے میں اپنے ذاتی اطمینان اور تسلی کے لئے بذات خود یہ اشتہار شائع کرتا ہوں کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس سفر کی مقدم غرض یہی ہے کہ مجھے ہدایت ہو جائے تو مولوی ثناء اللہ صاحب اس حلف کے مطابق جو میں اس اشتہار میں درج کرتا ہوں قسم کھا جائیں۔ مگر قبل اس کے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب حلف اٹھائیں ضروری ہوگا کہ ایک اشتہار کے ذریعہ صاف طور پر حیدر آباد و سکندر آباد میں شائع کر دیں کہ میں اس حلف کو جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اپنے عقائد کے درمیان حق و باطل کے تصفیہ کے لئے فیصلہ کن معیار قرار دیتا ہوں اور یہ کہ اس حلف کے بعد سال کی میعاد کے اخیر دن تک میں اپنے اس اقرار معیار فیصلہ کن کے مخالف کوئی تحریر یا تقریر نہ شائع کروں گا اور نہ بیان کروں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں ویسے مولوی صاحب کو اختیار ہے کہ مرزا صاحب کی تردید بڑے زور سے کرتے رہیں۔ مگر اس حلف کے فیصلہ کن معیار ہونے سے حلف کے بعد سال بھر تک انکار نہ کریں۔

میری طرف سے یہ اقرار ہے کہ اگر اس حلف کے بعد مولوی ثناء اللہ صاحب ایک سال تک صحیح سلامت زندہ رہے یا ان پر کوئی عبرت ناک و غضب ناک عذاب نہ آیا تو میں اہل حدیث ہو جاؤنگا۔ یا مولوی ثناء اللہ صاحب کے حسب خواہش مبلغ دس ہزار روپیہ مولوی صاحب موصوف کو بطور انعام کے ادا کروں گا۔

حلف کے الفاظ یہ ہیں جو مولوی ثناء اللہ صاحب جلسہ عام میں تین مرتبہ دہرائیں گے اور ہر دفعہ خود بھی اور حاضرین بھی آمین کہیں گے:

میں ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث خدا تعالی کو حاضر و ناظر جان کر اس بات پر حلف کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبد اللہ الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار کا بھی بغور پڑھا، مگر میں نہایت وثوق اور کامل ایمان اور یقین سے یہ کہتا ہوں کہ

مرزا صاحب کے تمام دعاوی و الہامات جو چودھویں صدی کے مجدد و امام وقت و مسیح موعود و مہدی موعود و امتی نبی ہونے کے متعلق ہیں، وہ سراسر جھوٹ و افتراء اور دھوکہ و فریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں۔

برخلاف اس کے عیسی علیہ السلام وفات نہیں پائے بلکہ وہ بجسدہ عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے گئے ہیں اور ہنوز اسی خاکی جسم کے ساتھ موجود ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور وہی مسیح موعود ہیں اور مہدی علیہ السلام کا ابھی تک ظہور نہیں ہوا۔ جب ہوگا تو وہ اپنے منکروں کو تلوار سے قتل کر کے اسلام کو دنیا میں پھیلا دیں گے۔

مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں نہ مہدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں۔ نہ امتی نبی ہیں بلکہ ان تمام دعاوی کے سبب میں ان کو مفتری اور کافر اور خارج از

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام سمجھتا ہوں۔

اگر میرے یہ عقاید خدا تعالی کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف وصحیح احادیث کے خلاف ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعاوی میں خدا تعالی کے نزدیک سچے ہیں، تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تمام زمین وآسمان کا واحد مالک ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے پس تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں تو ہی قہار اور غالب ومنتقم حقیقی ہے اور تو ہی علیم وخبیر وسمیع و بصیر ہے۔ اگر تیرے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعاوی والہامات میں صادق ہیں اور جھوٹے نہیں اور میں ان کے جھٹلانے اور تکذیب کرنے میں ناحق پر ہوں، تو مجھ پر ان کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر موت وارد کر۔ یا کسی ایسی غضب ناک وعبرت ناک عذاب میں مبتلا کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو، تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالی کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی ہے آمین آمین آمین۔

خاکسار عبداللہ الہ دین بلڈنگس سکندرآباد ۱۲ فروری ۱۹۲۳ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام ان دونوں عبارتوں کو بالمقابل دیکھ کر غور فرمائیں کہ فیصلہ کی جو صورت خود بانی مذہب مدعی وحی والہام نے قرار دی ہے وہ زیادہ مفید اور انسب ہے یا جو صورت ایک امتی نے قرار دی ہے، وہ فیصلہ کن ہوسکتی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ بانی مذہب صاحب وحی کا فیصلہ سب پر ناطق ہوگا بر خلاف امتی کے جس کا فیصلہ دوسرے شخص بلکہ اپنی اولاد پر بھی نافذ نہ ہوتا۔ پھر کیوں نہ بانی مذہب کی پیش کردہ صورت فیصلہ پر غور کیا جائے اور کیوں نہ اس کی تحقیق کی جائے یا سابقہ تحقیق جو شہر لدھیانہ میں ہو چکی ہے کافی سمجھی جائے بہر حال جدید صورت کی ضرورت نہیں۔

باوجود اس کے ہم بتاتے ہیں کہ یہ صورت فیصلہ بھی ہم نے منظور کر کے بارہا کامیابی حاصل کی ہوئی ہے۔ ابھی حال ہی میں ہم نے اہل حدیث ۲۶ جنوری ۱۹۳۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک بسیط مضمون اس کے متعلق لکھا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے
۱۔منکر نبوت (کافر) پر از روئے قرآن وحدیث حلف نہیں رکھی گئی ثبوت دیجئے تو حلف لیجئے۔
۲۔باوجود اس کے ہم بارہا حلف بھی اٹھا چکے ہیں۔
یہاں تک کہ قادیان کے اسلامی جلسہ میں بھی ایک دفعہ حلف اٹھائی جو خود قادیان کے اخبار الفضل میں بایں الفاظ درج ہے:

میں (ثناء اللہ) خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسی آسمان پر زندہ ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں (الفضل ۴۔اپریل ۱۹۲۱ء)

حضرات غور کیجئے کسی سچے نبی کا انکار خدا کی نافرمانی ہے جس کا ارتکاب کرنے والا یقیناً خدا کا مجرم ہے وہ قسم کھائے یا نہ کھائے اس کا محض انکار ہی اس کو سزا دینے کے لئے کافی ہے خاص کر جب وہ اپنے انکار پر حلف بھی اٹھائے تو کیوں سزایاب نہ ہو۔ قابل غور ہے۔ اس کے علاوہ پھر میں نے بذریعہ اشتہار مجریہ ۲۔اپریل ۱۹۲۶ء اعلان کیا جس کی سرخی یہ تھی

خدا کی قسم میں مرزا صاحب قادیانی کو الہامی دعوے میں سچا نہیں جانتا۔

اس مضمون کو بڑی تفصیل سے پہلے اخبار اہل حدیث میں لکھا پھر اشتہاری صورت میں بھی شائع کیا ۱۹۲۴ء میں جب میں حیدر آباد دکن گیا تو ان دنوں انہی مشتہر صاحب (حاجی عبداللہ الہ دین) نے دس ہزار روپیہ انعام کا اشتہار دیا جس کے جواب میں میں نے وہیں اشتہار شائع کر دیا کہ میں روپیہ آپ کا نہیں لیتا ہاں یہ چاہتا ہوں کہ چونکہ آپ نے بحکم خلیفہ صاحب قادیان ایسا لکھا ہے اس لئے خلیفہ محمود احمد سے یہ اعلان کرا دیں کہ بعد حلف مولوی ثناء اللہ اگر ایک سال تک زندہ رہا تو میں (محمود احمد) مرزا صاحب متوفی کو جھوٹا جانوں گا۔

اس مطالبہ کا جواب نفی میں ملا اب بھی میرا یہی مطالبہ ہے کیونکہ میرا خطاب دراصل بانی مذہب بڑے مرزا صاحب سے تھا وہ اس وقت موجود نہیں تو ان کے قائم مقام میاں محمود احمد صاحب کو بحیثیت خلیفہ مخاطب کرتا ہوں پس وہ اعلان کر دیں کہ مولوی ثناء اللہ تکذیب مرزا پر حلف اٹھائیں تو سال کی مدت معتبر ہو گی اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال کے اندر اندر مر جائیں تو وہ جھوٹے سمجھے جائیں گے اور اگر سال تک زندہ رہیں تو دوسرے سال کے پہلے ہی روز میں (محمود احمد) اپنے والد کو دعوی مسیحیت میں جھوٹا جانوں گا۔

ناظرین کرام! کیسی سادہ شرط ہے بھلا یہ کوئی انصاف ہے کہ میں ایک مدت پوری کر کے ایک احمدی کا تقاضا پورا کروں۔ پھر دوسرے کا۔ پھر تیسرے کا۔ علی ہذا القیاس اس کا مطلب یہ ہوا کہ ان لوگوں کی خواہشات پوری کرتے کرتے کسی نہ کسی مدت میں تو مروں گا اور ضرور مروں گا۔ اس لئے آئے دن کے نزاعات ختم کرنے کو ضروری ہے کہ مثل سابق کسی تابع (امتی) سے فیصلہ نہ ہو بلکہ باپ کے قائم مقام میاں محمود احمد خلیفہ قادیان سے معاہدہ ہی ہو کر فیصلہ ہو جائے کیونکہ آپ مدعی کے بیٹے اور قائم مقام خلیفہ ہیں۔

پس میں منتظر ہوں کہ حاجی عبداللہ سکندر آبادی انعامی رقم تو قادیان کے قرضہ ۶۰ ہزار میں جمع کرا دیں اور میرے ساتھ فیصلہ کرنے کو خلیفہ صاحب کو تکلیف دیں پھر دیکھیں خدا کی تائید کس کو حاصل ہوتی ہے۔

نوٹ: گو ہم مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ موت وحیات کا کسی کو علم نہیں تاہم خدا کی تائید پر بھروسہ ہے کہ اگر میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے مذکورہ اعلان کیا تو خدا ہماری اسی طرح مدد کرے گا جس طرح اس نے ان کے باپ کیخلاف ہمیں مدد دی تھی انشاءاللہ

احمدیہ جماعت کے ممبرو! ہمت ہے تو آؤ اور اپنے خلیفہ کو قبول حق پر آمادہ کرو ورنہ یاد رکھو

ستعلم لیلی ای دین تداینت
و ای غریم فی التقاضی غریمها

عنقریب لیلی جان لے گی کہ اس نے کون سا دین اختیار کیا ہے اور کون سا قرض خواہ اس کے قرض کا تقاضا کرتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۲۸ ذی الحجہ ۱۳۵۲ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۳ ص ۷۔۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کذب بیانی

(بقلم نامہ نگار)

آیت: و من اظلم ممن افتری علی اللہ الکذب .. الآیہ (سورہ صف)

حدیث: من کذب علیّ متعمداً فلیتبوأ مقعدہ من النار (بخاری)

۱۔مقولہ مرزا

یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ انجیلوں کی پیش گوئی ٹل جائے۔

(ماخوذ از کشتی نوح۔ص ۵)

(ہائے کس کے آگے یہ ماتم کیے جائیں کہ حضرت عیسی کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔(از اعجاز احمدی)

۲۔مقولہ مرزا

ضرور تھا کہ قرآن شریف اور احادیث کی وہ پیش گوئیاں پوری ہوتیں جن میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب ظاہر ہوگا تو اسلامی علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا وہ اس کو کافر قرار دیں گے اور اس کے قتل کے فتوے دیئے جائیں گے اور اس کی سخت توہین کی جائے گی اور اس کو دائرہ اسلام سے خارج اور دین کا تباہ کروالا خیال کیا جائے گا۔سو ان دنوں میں وہ پیش گوئی ان ہی مولویوں نے اپنے ہاتھوں پوری کی۔(منقول از قادیانی اربعین نمبر۳ ص ۲۱۔۲۲)

۳۔مقولہ مرزا

اسی طرح وہ حدیث اشارہ کرتی ہے جو آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ خدا تعالی مجھے قبر میں میت نہیں رہنے دے گا اور زندہ کر کے اپنی طرف اٹھا لے گا۔

(از ازالہ اوہام۔ص ۲۴۹)

اصل حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ میری عزت خدا تعالی کی جناب میں اس سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ ہے کہ مجھے چالیس دن قبر میں رکھے یعنی میں اس مدت کے اندر زندہ ہو کر آسمان کی طرف اٹھایا جاؤنگا۔

الحمد الله علی ذلك اور حدیث نبوی کا یہ فقرہ کہ میں چالیس دن تک قبر میں نہیں رہ سکتا یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اول روز گو کیسا ہی مقدس آدمی ہو قبر سے اور اس عالم خاکی سے ایک بڑھا ہوا تعلق رکھتا ہے کوئی دینی خدمات کے پاس کی وجہ سے اور پھر وہ تعلق ایسا کم ہو جاتا ہے کہ گویا وہ صاحب قبر، قبر میں سے پہلے نکل جاتا ہے۔ (حاشیہ نمبر مذکور)

۴۔ مقولہ مرزا

چونکہ حدیث صحیح میں آچکا ہے کہ مہدی موعود کے پاس ایک چھپی ہوئی کتاب ہوگی میں اس کے تین سو تیرہ اصحاب کے نام درج ہوں گے۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۴۰)

(دوسری طرف مرزا نے لکھا ہے: مہدی اور مسیح موعود کے بارے میں جو میرا عقیدہ اور میری جماعت کا عقیدہ ہے وہ یہ ہے کہ اس قسم کی تمام حدیثیں جو مہدی کے آنے کے بارے میں ہیں ہرگز قابل وثوق اور قابل اعتبار نہیں ہیں۔ حقیقت المہدی۔ص ۱۔ثناء اللہ)

برادران! مذکورہ بالا اقوال مرزا صاحب کے سرا سر غلط ہیں کذب محض اور افتراء علی اللہ وعلی الرسول ہیں۔ مرزائی دوست ثبوت دیں تو ہم مشکور ہوں گے ورنہ ان سے ہم پوچھیں گے کہ قادیانی اصطلاح میں جھوٹ بولنا بھی نبوت میں داخل ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۵ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۴ ص ۴۔۵)

اڈیٹر الفضل کے استفسار کا جواب

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ میں حافظ عنایت اللہ صاحب گجراتی کا ایک مراسلہ درج ہوا ہے جس میں موصوف نے مرزا غلام احمد صاحب متوفی کے ایک دعوی بلکہ چیلنج کا ذکر کر کے اس کی قبولیت کا اظہار کیا ہے۔

وہ چیلنج یہ ہے کہ اگر توفی (باب تفعل) کا فاعل اللہ ہو اور مفعول ذی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح ہو وہاں سوائے موت کے کوئی اور معنی ثابت کرنے والے کو ایک ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

حافظ صاحب موصوف نے خلیفہ قادیان کو بحیثیت ولد اور بحیثیت خلیفہ مخاطب کر کے اس چیلنج کی یاد دہانی کرا کر فیصلہ کرانے پر متوجہ کیا تھا۔ مگر اڈیٹر الفضل نے ازخود اس میں دخل دے کر لکھا ہے کہ آپ کسی جماعت کے نمائندہ نہیں، لہذا آپ کو خلیفہ صاحب جواب نہ دیں گے بلکہ کوئی ایک احمدی مشتہر (گجراتی) جواب دینے کو کافی ہیں۔ الفضل کے اس جواب کی تردید میں حافظ عنایت اللہ کا مراسلہ درج ذیل ہے (مدیر اہل حدیث امرتسر)

بعد از سلام مسنون گذارش ہے کہ آپ نے ۲۴ مارچ ۱۹۳۴ء کے پرچہ میں ایک مسترد اور ناقابل ذکر اشتہار بلا وجہ دوبارہ شائع کرتے ہوئے جو فرمایا ہے کہ میں (عنایت اللہ) نے کوئی چیلنج مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے نام شائع کیا ہے جس میں میں نے اپنی کوئی حیثیت ظاہر نہیں کی،

اس کی بابت جواباً عرض ہے کہ میری طرف سے آج تک کوئی چیلنج موصوف کے نام شائع نہیں ہوا۔ بلکہ موصوف کے ابا جان کے چیلنج کو منظور کیا ہے، اور اپنی حیثیت بھی ظاہر کردی ہے جسے آپ نے بھی اسی پرچہ میں درج فرمایا ہے اگر آپ اسے پہلے غور سے پڑھ لیتے تو آپ کو دریافت کی ضرورت ہی نہ پڑتی۔

مکرر عرض کردوں کہ چیلنج کرتے وقت میری حیثیت جو مرزا صاحب آنجہانی نے مقرر فرمائی ہوئی ہے اس کا ناقابل تردید ثبوت چٹھی نمبر ۱ میں عرض کر چکا ہوں (یعنی میں مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی کا ہم خیال ہوں) اس سے زائد کا مطالبہ ہرگز درست نہیں بلکہ چیلنج کی تنقیص اور تحقیر کے مرادف ہے۔

اگر کوئی بزرگ آپ کی اعزازی دعوت کرے اور آپ کو وقت اور جگہ بھی بتادے جب آپ تشریف لاویں تو مکان مقفل ہو اور وہ حضرت غائب اور ان کا کوئی خادم آپ سے عرض کرے کہ آپ کو روٹی سے مطلب ہے چلو میں آپ کو اپنے یہاں سے کھلا دیتا ہوں تو کیا آپ روٹی کے لینے کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے ساتھ چل پڑیں گے؟ اگر نہیں تو پھر دوسرے کو آپ کیا مشورہ دے رہے ہیں۔ آپ خاموش ہو کر سنتے رہیں میں بمطابق ضرباً بالیمین مرزا صاحب کے اولوالعزم فرزند کو چٹھی پر چٹھی لکھ رہا ہوں جو ان کی جگہ پر نیابت فرما رہے ہیں اور انہیں ببانگ دہل ما لکم لا تنطقون کہہ کر پکار رہا ہوں آپ ابھی سے مجھے موصوف کی طرف سے مایوس کن خبر (لقد علمت ما ھئولاء ینطقون) پڑھ کر نہ سنائیں اگر آپ کچھ کر سکتے ہیں تو موصوف کو ان کے ابا جان کے چیلنج کی حمایت پر آمادہ کریں۔ میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ رقم موعودہ میں سے مبلغ یک صد روپیہ میں آپ کو اس خیال سے دونگا کہ آپ نے اس علمی غزوہ میں میرا ہاتھ بٹایا۔

(حافظ) عنایت اللہ از گجرات پنجاب

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ۲۴ مارچ کے پرچہ میں صاف لکھ دیا تھا کہ انعامی رقم میں سے ۲۵ فی صد اشاعت میں آنا چاہیے۔ حافظ صاحب نے اغیار کو تو یک صد دینے کا وعدہ کر لیا لیکن اہل حدیث کے اعلان کی منظوری ظاہر نہ کی شائد السکوت فی معرض البیان بیان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء ۵ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۴ ص ۵۔۶)

لالہ موسی میں مناظرہ مرزائیہ

انجمن اہل حدیث لالہ موسی کا سالانہ جلسہ ۲۱۔۲۲ مارچ کو نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔ مرزائیوں سے صداقت مرزا، اور حیات مسیح پر مناظرہ ہوا جس میں خدا کے فضل سے اہل اسلام کو کامیابی ہوئی۔ اور سامعین پر اچھا اثر رہا۔

راقم: غلام علی ٹیلر ماسٹر۔ سکرٹری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء جلد ۳۱ نمبر ۲۴ ص ۱۴)

کیا مرزا صاحب نبی تھے؟

جناب پنڈت آتما نند ہلدوانی ضلع نینی تال لکھتے ہیں:

مرزا صاحب غلام احمد کی تحریروں کو پڑھنے سے دو باتیں دکھلائی پڑتی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول یہ کہ مرزا صاحب نے نہ صرف نبوت سے انکار ہی کیا بلکہ آنحضرت محمد (ﷺ) کے بعد نبوت کے مدعی کو کافر اور دشمن اسلام کہا۔ دوسری بات یہ کہ مرزا صاحب نے دعوی نبوت ورسالت کیا جیسا کہ دافع البلاء صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے کہ:

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔

مرزا صاحب کے ان متضاد خیالات میں کسی قسم کی تطبیق ناممکن ہے اور اسی وجہ سے احمدی جماعت دو فرقوں میں تقسیم ہوگئی چنانچہ قادیانی احمدی مرزا صاحب کو نبی اور لاہوری احمدی مجدد مانتے تھے مگر لطف یہ کہ باوجود مرزا صاحب کے متضاد اقوال میں تطبیق نہ ہو سکنے کے بھی مرزا صاحب کو جھوٹا نبی نہیں سمجھتے بلکہ دونوں فرقے ایک دوسرے کو متعصب اور بے وقوف قرار دے رہے ہیں۔ دراصل بات یہ ہے کہ مرزا صاحب نہ تو نبی تھے اور نہ ہی مجدد۔ جب مسلمانوں کا مقابلہ ہو جاتا تھا تو ڈر کر فوراً ہر طرح کی نبوت سے کانوں پر ہاتھ دھر لیتے تھے اور جب اپنے چیلوں کے ہاتھ سے نکلنے کا ڈر ہوتا تھا تو آپ ان کی تشفی وتسلی کے لئے ایک درمیانی راہ تجویز کرلیا کرتے تھے اور درمیانی راہ نام کا نام ہی بدعت ہے اور کہتے کہ میں نے جو نبوت سے انکار کیا ہے وہ شرعی نبوت سے انکار ہے لیکن ظلی یا بروزی نبوت سے انکار نہیں کیا۔ لیکن چونکہ احمدی لوگ قدرتاً نرم دل پیدا ہوئے ہیں اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے چکموں میں آجاتے تھے۔ مرزا صاحب نے خود کئی موقعوں پر ہر طرح کی نبوت اور دعوی نبوت سے انکار کیا ہے مثلاً اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء میں لکھتے ہیں کہ:

میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی۔

یہاں وحی رسالت سے مراد صرف وحی شریعت ہی نہیں ہے بلکہ وحی نبوت بھی ہے کیونکہ حضرت آدم پر کسی شریعت کا آنا متصور نہیں کیا جا سکتا۔ پس جب وحی نبوت کا ختم ہو جانا مرزا صاحب مانتے ہیں پھر الہام اور نبوت کا دعوی صریح جھوٹا ہے ۔اسی بات کو مرزا صاحب قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴ پر یوں بیان فرماتے ہیں:

پس اس سے بھی بہ کمال وضاحت ثابت ہے کہ مسیح ابن مریم رسول اللہ دنیا میں آنہیں سکتا کیونکہ مسیح ابن مریم رسول ہے اور رسول کی حقیقت اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماہیت میں یہ امر داخل ہے کہ دنیوی علوم کو بذریعہ جبریل حاصل کرے اور ابھی ثابت ہو چکا ہے کہ اب وحی رسالت تابہ قیامت منقطع ہے،۔

۲۔ نیز ازالہ اوہام صفحہ ۲۹۳ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

لیکن خدا تعالی ایسی ہتک اور کسر شان اپنے نبی مقبول خاتم الانبیاء کے لئے ہرگز روانہ رکھے گا کہ ایک رسول کو بھیج کر جس کے آنے کے ساتھ جبریل کا آنا لازمی امر ہے اسلام کا تخت ہی الٹ دے۔

گویا جبریل کا اب آنا اور اسلام کا تخت الٹنا برابر امور ہیں۔

۳۔ اس کی مزید توضیح مرزا صاحب ازالہ اوہام صفحہ ۷۶۱ پر یوں کرتے ہیں کہ:

اور باب نزول جبریل بہ پیرایہ وحی رسالت مسدود ہے اور یہ بات خود ممتنع ہے کہ دنیا میں رسول تو آوے مگر سلسلہ وحی رسالت نہ ہو۔

احمدی لوگ زیادہ سے زیادہ یہ درمیانی راہ (بدعت) اور نکال سکتے ہیں کہ حضرت جبریل کے صرف شرعی وحی لانے کی انقطاع مراد ہے نہ کہ دیگر الہامات نبوت ۔ لیکن جس حدیث مبارک میں حضرت جبریل کی مزید آمد کا انقطاع لکھا ہے وہ اس وقت کی ہے جب کہ حضور (ﷺ) رحلت فرما رہے تھے۔ کہا جاتا ہے کہ اس وقت جبریل نے کہا کہ آپ کی موت کے ساتھ میرا دنیا میں آنا بھی بند ہوا اور اب میں تا قیامت دنیا میں کبھی نہیں آؤنگا۔

اس حدیث سے صاف ثابت ہے کہ حضرت جبریل نہ صرف بعقیدہ اسلام شریعت ہی لاتے تھے بلکہ غیر تشریعی الہام بھی لے کر آیا کرتے تھے کیونکہ نہ تو یہ حدیث شرع قرآن میں شامل ہے اور قرآن شریف کی تکمیل حضرت محمد (ﷺ) کی وفات حسرت آیات سے قریباً تین ماہ پہلے ہو چکی تھی۔ جیسا کہ آیہ الیوم اکملت لکم دینکم سے ظاہر ہے۔ پس یہ ثابت ہے کہ حضرت جبریل کا وحی شریعت یا ہر کسی دیگر قسم کا الہام لے کر آنا تا بہ قیامت ناممکن یا مسدود ہے۔ اس بات کی تصدیق کہ حضرت محمد (ﷺ) کی وفات تک شرع قرآن شریف کی تکمیل کے بعد بھی حضرت جبریل غیر تشریعی الہام لے کر تشریف لاتے رہے اور کہ بعداز وفات آنحضرت (ﷺ) جبریل کا آنا منقطع ہو چکا ہے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی ازالہ اوہام صفحہ ۵۷۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بدیں الفاظ تشریح کی ہے:
۴۔ حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔ یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آسکتا،۔
۵۔ نیز حمامۃ البشری صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں:

کیف یجیء نبی بعد نبینا فقد انقطع الوحی بعد وفاتہ و ختم بہ النبیین ۔(ترجمہ: ہمارے رسول کے بعد کوئی نبی کیونکر آسکتا ہے حالانکہ ان کی وفات کے بعد وحی منقطع ہوگئی ہے اور خدا نے ان پر انبیاء کو ختم کر دیا)۔،

اب جب کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی تصدیق فرماتے ہیں کہ جبریل کا تابہ قیامت ہمیشہ کے لئے الہام لے کر آنا منقطع ہو چکا ہے، تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب پر الہام لانے والا کون تھا؟ احمدی بلکہ خود مرزا قادیانی بھی مانتے تھے کہ مرزا صاحب پر الہام لانے والا جبریل نہ تھا چنانچہ تحریک احمدیت حصہ اول صفحہ ۹۷ پر بقول مرزا صاحب مولوی محمد علی صاحب ایم اے لکھتے ہیں کہ:

ان کے علاوہ کچھ اور بھی امتیازات نبی اور محدث میں (خود) حضرت مرزا صاحب نے قائم کئے ہیں مثلاً یہ کہ نبی پر وحی نبوت کا نزول بذریعہ جبریل ہوتا ہے۔ غیر نبی پر وحی کا نزول بذریعہ جبریل نہیں ہوتا۔،

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یا تو الہام ہونے کا ڈھکوسلا ہی جھوٹا تھا ورنہ شیطان الہام دیتا تھا کیونکہ شیطان بعض مرتبہ بقول مرزا صاحب قادیانی خدا کا روپ بنا کر بھی اپنے دوستوں کو دھوکہ دے دیتا ہے جیسا کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آسمانی فیصلہ صفحہ ۳۸۔۳۹ پر لکھا ہے کہ:

حدیث صحیح سے ظاہر ہے کہ تمثل شیطان سے وہی خواب رسول بینی کی مبرا ہوسکتی ہے جس میں آنحضرت ﷺ کو ان کے حلیہ پر دیکھا گیا ہو۔ ورنہ شیطان کا تمثل انبیاء کے پیرایہ میں نہ صرف جائز بلکہ واقعات سے ہے اور شیطان لعین تو خدا تعالیٰ کا تمثل اور اس کے عرش کی تجلی دکھلا دیتا ہے تو پھر انبیاء کا تمثل اس پر کیا مشکل ہے؟ اب جب کہ یہ بات ہے تو فرض کے طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اگر یہ مان لیں کہ کسی کو آنحضرت ﷺ کی زیارت ہوئی تو اس بات پر کیونکر مطمئن ہوں کہ وہ زیارت درحقیقت آنحضرت ﷺ کی ہے،۔

پس جب کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی شیطان خدا کا رو بنا کر بھی اپنے پیرؤوں پر ظاہر ہوسکتا ہے تو اس کے لئے فرشتہ بن کر آنا کیا مشکل ہے؟ اس لئے عین ممکن ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ملہم وہی حضرت ہوں۔ تبھی تو کبھی مرزا صاحب کے الہام پورے نہیں ہوئے۔

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نا مرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۴ء مطابق ۱۲ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۵ ص ۵۔۷)

سر سید احمد خان اور مرزا قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اخبار الحکم میں پرانے واقعات دہرائے جاتے ہیں۔ اس ضمن میں سر سید احمد خان مرحوم کا ایک خط بھی اپنے حق میں فی الجملہ مفید جان کر نقل کیا ہے جس کا قصہ یہ ہے کہ

ایک زمانہ گذرا کہ حکیم نورالدین (خلیفہ اول قادیان) سر سید احمد خان کے مخلص دوست تھے۔ انہوں نے سر سید احمد خان سے پوچھا کہ صوفی ترقی کرتا ہے تو کیا بنتا ہے۔ سر سید احمد خان نے اپنے مذاق میں جواب دیا:

صوفی ترقی کرتا ہے تو مولانا نورالدین ہوجاتا ہے (الحکم ۱۴۔ اپریل ۱۹۳۴ء)

اس سے نتیجہ نکالا جاتا ہے کہ سر سید احمد احمد خان، حکیم نورالدین صاحب کو بڑا باکمال بزرگ جانتے تھے۔ اور حکیم صاحب ایسے باکمال جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جاں نثار مرید ہوئے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کتنے باکمال ہوں گے۔

اس سوال کا جواب دینے کو ہم بھی سر سید احمد صاحب کا ایک خط نقل کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو ہم تک بروایت خاصہ (بقلم خود مرزا صاحب) پہنچا ہے۔ ناظرین اس کے سنجیدہ الفاظ بغور پڑھیں اور دو چار بار پڑھیں کہ سر سید احمد خان اپنی لطافت بیانی میں کیا کچھ فرما گئے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

چند ماہ کا عرصہ ہوا ہے کہ سید صاحب نے اپنے ایک دوست کے نام جو سیالکوٹ میں رہتے ہیں اس عاجز کی تالیفات کی نسبت لکھا تھا کہ وہ ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں یعنی بکلی صداقت سے خالی ہیں اور نہ صرف اس قدر بلکہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک دفعہ سید صاحب نے ایک اخبار میں چھپوا بھی دیا تھا کہ کسی سے الہامی پیش گوئیوں کا ظہور میں آنا یا مکاشفات و مخاطبات الٰہیہ سے مشرف ہونا ایک غیر ممکن امر ہے اور اگر کوئی ایسا دعویٰ کرے تو وہ مجانین میں سے ہے اور ایسے خیالات جنون کے مقدمات میں سے ہیں۔ اگر یہ خیالات دل میں راسخ ہو جائیں تو پھر وہ پورا پورا جنون ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۳۰ کا حاشیہ)

ناظرین! آج مرزا غلام احمد صاحب کے مخالف تصانیف میں مراق مرزا اور سوداء مرزا وغیرہ شائع ہوئی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ سر سید احمد خان نے جو بغیر علم طب کے محض اپنی دور اندیشی سے رائے قائم کی تھی اس زمانہ کے مخالف طبیبوں کو بھی نہ سوجھی تھی اس لئے کہنا پڑتا ہے کہ سر سید احمد خان اپنی دور اندیشی میں صائب الرائے تھے، کیوں؟ اس کا جواب شیخ سعدی کے کلام میں سنیئے:

برائے جہاں دیدگان کارکن
کہ صید آزمودہ ست گرگ کہن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۶ ص ۴)

انی مہین من اراد اہانتک

و معین من اراد اعانتک

یعنی خدا نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے وعدہ کیا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی تیری (اے مرزا) اہانت کا ارادہ کرے گا اس کو ذلیل کروں گا اور جو تیری مدد کا ارادہ کرے گا میں اس کی مدد کرونگا۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (میاں محمود احمد) نے جلسہ لائل پور میں یہ الہام حضرت مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی پر لگا کر بتایا ہے کہ ایک دفعہ ان کو عدالت میں کرسی نہ ملی تھی بلکہ حاکم نے ان کو ڈانٹا تھا پس وہ الہام کے پہلے حصے میں آ گئے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ کن بھول بھلیوں میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کے والد (بڑے مرزا صاحب) نے بھی یہ بات لکھ کر شیخی بھگاری تھی جس کا جواب مولانا مرحوم نے فوراً دیا تھا کہ تمہارا یہ دعوی سراسر جھوٹ ہے (مولانا مرحوم نے بڑی سختی سے اس افتراء کی تردید کی تھی ایسا افترا کرنے والے کو دجال بے حیا کذاب مفتری وغیرہ لکھا تھا۔ ہم مناسب نہیں جانتے کہ وہ عبارت پوری نقل کریں۔ جو صاحب دیکھنا چاہیں اشاعۃ السنہ ج ۱۸ نمبر ۹ ص ۲۸۰۔۲۸۱ ملاحظہ کریں۔ ثناءاللہ امرتسری) اب جب کہ ایک شخص دنیا سے رخصت ہو گیا اس پر بہتان تراشنے کو سوائے اس کے اور کیا جائے کہ یہ اپنے باپ کی سنت پر عمل کرنا ہے اس لئے اس قصے کو تو ہم خدا کے سپرد کرتے ہیں اور خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب سے اس الہام کے ماتحت سوال کرتے ہیں کہ اس شخص نے مرزا غلام احمد صاحب کی اہانت کا ارادہ کیا تھا یا اعانت کا؟ جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے:

> مدت سے آپ کے پرچہ.. میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ مردود کذاب دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں اور دنیا میں میری نسبت شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے آپ نے مجھے مفسد ٹھگ اور دکاندار اور کذاب مفتری اور نہایت درجہ کا بدآدمی سمجھ رکھا ہے۔ (اعلان مرزا قادیانی ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

ایمان سے بتایئے! یہ شخص جس کو بڑے میاں مخاطب کر کے ایسا لکھتے ہیں مرزا صاحب کے حق میں اہانت ارادہ بلکہ اہانت کرنے والا تھا یا اعانت کا؟ اعانت کا لف کہتے ہوئے تو آپ کی زبان اور قلم رک جائے گی کیونکہ اس شخص کے حق میں مرزا جی نے موت مانگی ہوئی ہے پھر اس میں کیا شک ہے کہ اس دشمن کا ارادہ بلکہ فعل اہانت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہوگا۔ پھر ایمان سے بتائیگا کہ ان ہر دو مقابلین میں سے اہانت کی کس کی ہوئی اور اعانت کس کی مزید ثبوت کے لیت مندرجہ ذیل دو واقعات پر نظر غائر ڈالئے

۱۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو بوقت انتقال مرزا صاحب

۲۔ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ بوقت اداء تاوان تین سو، کس کی اہانت ہوئی اور کس کی اعانت ؟ چونکہ یہ شخص آج تک زندہ ہے (بلکہ یہ حروف لکھ رہا ہے) اس لئے اس کے حق میں جو چاہو کہو مردوں پر افتراء کر کے زندوں کو کیوں تکلیف پہنچاتے ہو؟

سنو:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

ناظرین کرام! ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ خدا کو مانتے ہیں تو دینی کام میں اس قسم کی چالاکی سے حق کو کیوں چھپاتے ہیں۔

احمدی ممبرو! بڑے میاں نے مجھ کو ابوجہل کا خطاب دے کر اپنے حق میں بدترین دشمن لکھا ہوا ہے جو میرے لئے باعث فخر ہے۔ اس لئے زبان سے نہیں بلکہ ایمان سے کہنا میرے مقابل کبھی تم کو فتح نصیب ہوئی؟

زیادہ نہیں تو رام پور کا مباحثہ ہی یاد کرلو، جہاں سے تمہارے زبدۃ الاخوان نواب صاحب رام پور کو بزبان حال بدیں الفاظ مخاطب کرتے ہوئے نکلے تھے:

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے ہیں لیکن
بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچے سے ہم نکلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۷ ص ۳-۴)

مرزا قادیانی فیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب ہم سنتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی باوجود کثرت مخالفت کے بڑے کامیاب ہوکر دنیا سے گئے ہم اس جملہ کو اس سے زیادہ حیرت سے سنا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو عیسائیوں کی تقریر یا تحریر سے سنا کرتے ہیں کہ مسیح کی الوہیت ایک معقول امر ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ مسیح کی الوہیت سے مسیحیت مرزا زیادہ معقول اور دلپذیر ہے۔ کیوں؟ اس لئے کہ: شنیدہ کے بود مانند دیدہ

احمدی لوگ مرزا غلام احمد صاحب کی کامیابی کا اظہار کرنے پر بہت سے ہوائی قلعے بنایا کرتے ہیں مگر کبھی کبھی سچ ان کے منہ سے بھی نکل جاتا ہے۔ چنانچہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی نے اپنی لائلپوری تقریر میں ایک بات بالکل سچ کہی ہے، جو ہمارے مضمون کی بنیاد ہے پس ناظرین اسے بغور پڑھیں۔ لیکن بہتر یہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے پہلے مرزا صاحب کے آنے کا مقصد خود ان کی زبانی سنیں اور غور سے سنیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ:

> میرے آنے کے دو مقصد ہیں
>
> ۱۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہو جائیں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے۔
>
> ۲۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (مسیح) نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔

(اخبار الحکم قادیان۔ ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

نمبر دوم کا جواب تو عیسائی اخبارات نور افشان، المائدہ، النجاۃ وغیرہ دیں گے کہ مسیح کی الوہیت دنیا سے اٹھ گئی یا ہنوز باقی ہے؟ ہماری غرض پہلے نمبر سے ہے۔ پس ناظرین نمبر اول کو پھر ایک دفعہ غور سے پڑھ کر ذہن نشین کر لیں اور مندرجہ ذیل بیان میاں محمود احمد کا پڑھیں جو انہوں نے لائلپور کے جلسہ میں فرمایا:

> اپنے نفس کو ٹٹولو۔ کیا آج کے مسلمان وہی ہیں جو رسول اللہ ﷺ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ بحث اور ہار جیت کے خیال کو دل سے نکال کر ہر شخص اپنے گھر میں دروازے بند کر کے بیٹھے اور مخلی بالطبع ہو کر غور کرے کیا میں وہی مسلمان ہوں جو محمد مصطفی ﷺ پیدا کرنا چاہتے تھے۔ اور پھر دیانتداری کے ساتھ اس کا نفس جو جواب دے وہ آ کر مجھے بتائے۔ پھر اپنے محلے والوں اپنے گاؤں یا شہر والوں، اپنے ضلع اور صوبہ والوں کے متعلق یہی سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرے کہ کیا یہ وہی مسلمان ہیں جو رسول کریم ﷺ بنانا چاہتے تھے۔ میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ سو میں سے سو کو یہی جواب ملے گا کہ ہرگز نہیں۔ اور جب یہ حالت ہے تو مسلمان غیر مسلموں میں کیسے تبلیغ کر سکتے ہیں۔ آج ہی اس کا تجزیہ کر لو۔ غیر مسلموں کے پاس جا کر تبلیغ کرو۔ ان میں سے ہر ایک یہی جواب دے گا کہ اگر یہی مسلمان ہیں جو اسلام پیدا کرنا چاہتا تھا تو ہم ان سے دور ہی اچھے ہیں۔ (الفضل قادیان۔۲۲۔اپریل ۱۹۳۴ء ص ۷)

ناظرین کرام! میاں محمود احمد صاحب کے اس بیان میں ذرہ بھی غلطی نہیں بے شک آج کل کے مسلمان ایسے ہی ہیں کہ ان کے اسلام پر کفر فخر کر سکتا ہے۔ نہ ان کے عقاید ٹھیک نہ ان کے اعمام درست نہ ان کے معاملات صحیح نہ ان کے اخلاق معقول۔ مساجد ان سے خالی، قمار خانے اور جیل خانے ان سے بھر پور۔ کہاں تک مسلمانوں کی حالت کا نقشہ بتایا جائے۔ بہت بری حالت ہے۔ اسلئے ہم کہتے ہیں کہ میاں محمود احمد صاحب نے یہ فقرات بالکل سچ کہے ہیں۔ پس

احمدی ممبرو! ذرہ سوچو۔ میدان محشر پر ایمان ہے تو اسے یاد کر کے غور کرو کہ مسلمان ہاں وہ مسلمان جن کا ذکر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بہت مختصر لفظوں میں بیان کیا ہے وہی ہیں جو خدا کے نزدیک مسلمان ہو سکتے ہیں۔ اس کے بعد ہمارے سوال کا جواب دینا:

کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے مقاصد میں پاس ہوئے یا فیل؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۷ ص ۴۔۵)

حلف موکد بعذاب کا تقاضا

بے حیائی تیرا آسرا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے مخاطب قادیانی دوست ایسے کچھ قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ ٹلتے ہی نہیں۔ بڑے میاں (مرزا غلام احمد قادیانی) اپنے اعلان کے موافق (کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

)انتقال کر گئے جسے آج ربع صدی گذر چکی ہے۔

اس کے بعد یہ لوگ مباحثہ میں مغلوب ہوئے، سہ صد جرمانہ دیا۔ تاہم آج بھی اکڑ کر بڑے زور سے اعلان کر رہے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ موکد بعذاب حلف اٹھائے تو دس ہزار بلکہ اکیس ہزار انعام لے۔

اس کے جواب میں کہا گیا بندہ خدا جدید شریعت نہ بناؤ بلکہ شریعت محمدیہ میں دکھاؤ کہ منکر (کافر) پر حلف آتی ہے؟ اور حلف بھی مؤکد بعذاب۔ بھلا ان باتوں کا جواب کیا دیں گے۔ پھر بھی ہم وعدہ کرتے ہیں کہ اگر ہمارا مطالبہ ثابت کر دیں تو ہم ان کو مبلغ ایک سو روپیہ نقد انعام دیں گے جو مسلمہ منصف کے فیصلہ کے بعد ان کے حوالے کیا جائے گا۔

آج جس مضمون پر ہم یہ نوٹ لکھ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ ہم تقاضا کرتے ہیں کہ ہم تمہاری مطلوبہ حلف اٹھانے کو طیار ہیں بشرطیکہ تم خلیفہ قادیان (محمود احمد) سے اعلان کرا دو کہ بعد حلف مولوی ثناء اللہ اگر ایک سال تک زندہ رہا تو دوسرے سال کے پہلے ہی روز میں (محمود احمد) اپنے والد کو دعوی مسیحیت میں جھوٹا جانوں گا۔ اس کے جواب میں ایک نئی پیچ نکالی گئی ہے جس سے یقیناً معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ میرے مقابلے سے واقعی اتنا دوڑتے ہیں جتنا شیر کے مقابلے میں نہتا انسان بلکہ گیدڑ دوڑتا ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں کہ جواب کیا دیتے ہیں اور کس عقل وفہم سے دیتے ہیں کہ:

> تم مولوی ثناء اللہ کم سے کم ٦٦ ہزار اہل حدیثوں کے دستخط کرا کر ہم کو بھیج دیں کہ مولوی ثناء اللہ اگر ایک سال کے اندر مر گئے تو ہم سارے ٦٦ ہزار اہل حدیث، احمدی ہو جائیں گے۔ (الفضل قادیان یکم مئی ۱۹۳۴ء ص ۸)

(٦٦ ہزار اس لئے کہ بقول خود مرزائی ٦٦ ہزار ہیں)

مگر ان عقل مندوں نے یہ نہ سمجھا کہ ہم کن دو میں دخل دیتے ہیں اور کس سے ٦٦ ہزار کا مطالبہ کرتے ہیں۔

او عقلمندو! سنو! میں وہ شخص ہوں جس (اکیلے) کو تمہارا نبی (مرزا غلام احمد)مخاطب کرتا رہا ہے یہاں تک کہ آخری فیصلہ کی پیش گوئی میں خاص اپنی اور میری شخصیت کی موت کو مدار فیصلہ قرار دیا تھا۔ کسی ایک بھی متنفس (اہل حدیث یا اہل اسلام) کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے ساتھ ضمیمہ نہیں لگایا۔ بس میں تو وہی ہوں اور میری حیثیت اب بھی وہی ہے جو پہلے تھی کہ بحکم ان ابراھیم کان امۃً ، میں، اکیلا، سب ہوں ۔ دوسری طرف اس وقت وہ شخصیت نہیں رہی جو پہلے تھی اس لئے بطور نیابت ان کے گدی نشین کو میں مخاطب کر کے وہی نسبت تسلیم کرتا ہوں جو پہلے ہم دونوں (مرزا و ثناءاللہ) میں تھی۔ اس کی یہ مثال بالکل واضح ہے کہ ایڈورڈ بادشاہ انگلستان و ہندوستان دوسرے بادشاہوں کے مخاطب ہوتے تھے اب ان کے انتقال کے بعد بعینہ بلا کسی مزید شرط کے موجودہ بادشاہ جارج پنجم ان کے قائم مقام ہیں نہ کسی بادشاہ کی طرف سے کوئی مزید شرط ہوئی نہ ان کی طرف سے ہوئی بلکہ محض قائم مقامی کافی سمجھی گئی۔ ٹھیک اسی طرح بفضلہ تعالی میری طرف سے کوئی تبدیلی نہین ہوئی اس لئے میں تو اب بھی وہی ہوں جو پہلے تھا۔ چونکہ قادیانی پارٹی میں میرا اصل مخاطب نہیں رہا اس لئے ان کا قائم مقام بغیر کسی شرط کی کمی بیشی کے میرا مخاطب سمجھا جائے گا جو کوئی مزید شرط لگاتا ہے وہ ان دو باتوں میں سے ایک کا اعلان کرے تو جواب لے

۱۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بانی سلسلہ احمدیہ نے غلطی کی جو مجھ سے ۲۶ ہزار دستخط نہیں مانگے۔

۲۔ میاں محمود احمد کا درجہ اپنے باپ سے بڑا ہے اس لئے تمہاری (ثناءاللہ کی) شخصیت ان کے لئے کافی نہیں ہوسکتی بلکہ اس کی تلافی کے لئے ۲۶ ہزار اشخاص کے دستخطوں کا اقرار نامہ ہونا چاہیے۔ اگر ان دوصورتوں میں سے کوئی بھی منظور نہیں تو پھر ایسی پچ لگانے کا سبب سوائے بزدلی اور خوف قلبی کے کیا ہوسکتا ہے۔ سچ ہے:

خود سوئے ما ندید و حیا را بہانہ ساخت

پس قادیانی ممبرو! اپنے خلیفہ سے ہمارے مطالبہ کا اعلان کھلے کھلے الفاظ میں کراؤ اور میدان عیدگاہ امرتسر میں آ کر کافر (منکر) پر حلف کا ثبوت پیش کرو اور ساتھ ہی ہم سے حلف لے لو۔ دیکھو جلدی کرو ایسا نہ ہو کہ لوگ کہنے لگ جائیں

مرزا نہ داشت تاب جدال ابو الوفاء
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۳ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۸ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی قسمیں

جناب مولوی محمد مہرالدینؒ، میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزائی دوستو! مرزا غلام احمد صاحب نے کھلے الفاظ میں فرمایا
ہمیں خدا کی قسم ہے کہ میں اس بات میں سچا ہوں کہ خدا نے مجھ سے فرمایا
کہ مرزا احمد بیگ کی دختر سے میرا نکاح ہوگا اور اگر دوسرے کے ساتھ ہوا تو
اڑھائی تک شوہر اور تین سال تک اس کا والد فوت ہو جائے گا۔

(افادۃ الافہام۔ ص ۱۹۴۔۲۰۵)

پھر نہ مرزا صاحب قادیانی سے اس لڑکی کا نکاح ہوا، نہ اس مدت معینہ میں دونوں (احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد) کا انتقال ہوا۔ اب اس سے کیا سمجھا جائے۔ کیا فی الحقیقت خدا نے ان کو یہ خبریں دی ہوں گی؟ یا وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تراشی ہوئی تھیں۔ جب ہم خدا تعالیٰ کی شان پر اور مرزا صاحب قادیانی کی کاروائیوں پر نظر ڈالتے ہیں تو بمقابلہ اس کے کہ خدائے تعالیٰ پر جھوٹ اور بے علمی اور عجز کا الزام لگایا ئے، مرزا صاحب قادیانی کی جانب صرف جھوٹ کا الزام لگانے میں کوئی ہرج نہیں دیکھتے۔ خصوصاً اس وجہ سے کہ انہوں نے عقلی معجزات کی ایک نئی مد قائم کی ہوئی تھی۔ اس سے یہ امر بھی مبرھن ہوگیا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے عقلی معجزات میں جھوٹ سے بھی مدد لی ہے اور صرف جھوٹ ہی ہوتا تو چنداں مضائقہ نہ تھا غضب یہ ہے کہ جھوٹ کو قسم سے موکد بھی کرتے ہیں جس سے سیدھے سادھے مسلمان دھوکہ کھا کر یقین کرلیں کہ وہ خبر بالکل صحیح ہے۔

جب تک مدت مذکورہ منقضی نہیں ہوئی تھی ہر شخص کا خیال تھا کہ جب ایسے معزز شخص جو ظاہراً مقدس بھی ہیں قسم کھا کر کہتے ہیں کہ خدا نے وہ مدت ٹھہرائی ہے تو ممکن بلکہ ضرور ہے کہ ایسا ہی ہوگا۔ اور کسی کو مجال نہ تھی کہ چون و چرا کرے۔ کیونکہ خدا کے معاملے میں کون دخل دے سکتا ہے۔

یہاں تک کہ ہندو، پادری، وغیرہ ساکت بلکہ اس فکر میں تھے کہ اگر پیشگوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری ہو جائے تو اسکا کیا جواب ہو گا۔

غرض کہ ہزاروں آدمی اڑھائی تین سال تک سخت فکر میں حیران و پریشان رہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس مدت میں خوش تھے کہ اڑھائی تین سال تو عیسویت بغیر کھٹکے کے چل جائے گی۔ اس کے بعد اگر زندگی باقی رہی تو کوئی بات بنالی جائے گی بیوقوں کو دھوکہ دینا کون سی بڑی بات ہے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا کہ مدت گذرتے ہی فرما دیا کہ بھائیو! ان لوگوں نے توبہ کر لی ہے اس لئے بچ گئے (مرزائی سجنو! ہمیں بھی سمجھا دو کہ وہ کون سی حد توڑی گئی تھی جس سے انہوں نے توبہ کی) خوش اعتقادوں نے یہ سن کر پھر دھوکہ کھایا اور کسی نے اس کو نہ سوچا ورنہ دریافت کر لیتے کہ حضرت، خدا نے آپ کے ذریعہ سے حکم بھیجا تھا کہ اگر وہ آپ کے ساتھ نکاح نہ کر دیں تو تین سال کے اندر ان کو سزائے موت ہو گی اور انہوں نے تین سال بلکہ کئی تین سال تک خدا کے حکم کو نہ مانا۔ مدت گزرنے کے بعد بھی اسی نافرمانی میں اڑے چلے گئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے خدا کی بات تو ہرگز نہیں مانیں گے۔ پھر انہوں نے توبہ ہی کیا کی؟ اگر توبہ کرتے تو نکاح سابق کو فسق کر کے اپنے کئے پر نادم و پشیمان ہوتے اور آنجہانی کے ساتھ نکاح کر دیتے۔ جب یہ نہ کیا تو توبہ کیا اور رجوع کیا؟ یہ سب فضول اور بے کار اور بے مطلب باتیں ہیں۔ صدق اللہ تعالیٰ: لا تطع کل حلا ف مهين

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۳ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۸ ص ۵-۶)

مراقی نبی: نبوت قادیان کی حقیقت

حکیم عبدالرحمٰن صاحب خلیق تیجہ کلاں ضلع گرداسپور لکھتے ہیں:

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

حضرات قبل ازیں ہماری جانب سے ایک مضمون موسومہ، مراق کے خواص، اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۳۳ء میں چھپ چکا ہے جس میں ہم نے ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح اتمام حجت کر کے ہوئے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مجنون، مخبوط الحواس، اور مراقی ثابت کیا تھا۔ سنا گیا ہے کہ قادیانی حضرات اس مضمون کا جواب لکھنے کی تیاری کر رہے ہیں جن میں مولوی نور احمد صاحب لودی ننگلی کا اسم گرامی خاص طور سے پیش کیا جاتا تھا، مگر افسوس:

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

آج تک مرزائی حضرات اس کا جواب لکھنے کی جرأت نہ کر سکے اور ہمارے دلائل اور حقائق کے سامنے سر تسلیم خم کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ایک معنی سے مجنون مراقی تسلیم کر لیا۔ آج ہم پھر اپنے ناظرین کو اسی ویران شدہ قادیانی باغ کی سیر کراتے ہیں۔

قرآن کریم میں بڑی تحدی سے صادق نبی کی شناخت کو یہ چیز پیش کی گئی ہے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے

قل انّما اعظکم بوا حدۃ ان تقو موا للّٰہ مثنی و فرا دی ثمّ تتفکّروا ما بصا حبکم من جِنّۃ (سبا:۴۶) (یعنی اے محمد ان کفار کو کہہ دو کہ تم سب مجتمع ہو کر یا فرداً فرداً اس امر پر غور تو کرو کہ مجھ میں کسی طرح کا جنون تو نہیں)

مختصر مطلب یہ کہ خدا تعالی کے فرستادہ نبی اور رسول پاگل اور مجنون نہیں ہوتے۔ اور اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ مدعی نبوت پاگل اور مجنون ہے تو یقیناً اس کی نبوت و رسالت بھی باطل ہے۔ اب ہمیں یہ دیکھنا منظور ہے

کہ آیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے افعال و اقوال اور حرکات میں اس چیز کی جھلک نظر آتی ہے یا نہیں؟

آیا وہ صحیح معنوں میں نبی، رسول، مسیح، مجدد، محدث، کرشن وغیرہ تھے یا دلائل اور حقائق کی روشنی میں پاگل اور ماؤف الدماغ۔

اور آیا ان کی الہامی آسمانی اور زمینی زندگی کے واقعات نبیوں رسولوں اور صحیح الدماغ اشخاص سے نسبت رکھتے ہیں، یا ان کا تعلق ماؤف الدماغ، مخبوط الحواس، مراقی، مجنون اور پاگلوں سے ہے۔

زیادہ تفصیل سے ہم صرف چند واقعات ناظرین کے سامنے رکھ کر انصاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خواہاں ہیں: قیاس کن زگلستان من بہار مرا

ناظرین کرام! یہ امر تو بدیہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مرض مراق تھا۔ (ملاحظہ ہو اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۵۔ الحکم ج ۵ نمبر ۴۹۔ رسالہ منظور الٰہی صفحہ ۳۴۸، ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۶، ۹، ۱۰۔ ریویو آف ریلی جنز۔ اپریل ۱۹۳۵ء صفحہ ۴۵)

اور یہ امر بھی ایک حقیقت ثابتہ اور امر واقعی کا درجہ رکھتا ہے کہ مراق مالیخولیا کی ایک قسم ہے۔ بلکہ ہمارا دعوی ہے کہ لفظ مراق مفرد طور پر جب بھی استعمال ہو، تو اس کے معنی یقیناً! یہی ہوتے ہیں۔ اور یقیناً اس سے مراد یہی مالیخولیا ئے مراقی ہوا کرتا ہے۔ دگر ہیچ۔ بشرطیکہ لفظ مراق کے استعمال سے مقصود کسی مرض کا اظہار کرنا ہو جیسا کہ مرزا صاحب اور دیگر مرزائیوں نے کیا ہے۔ طبیبوں کے ہاں بھی یہی معمول ہے اس چیز کا ہمارے پاس ثبوت موجود ہے اگر کوئی شخص اس دعوی کو باطل کرنے کی استعداد رکھتا ہے تو میدان میں آیت چشم ما روشن دل ما شاد۔ میں ہر وقت بحث کے لئے تیار ہوں کہ لفظ مراق مفرد طور پر صرف اور صرف مالیخولیا مراقی کے معنی میں مستعمل ہے میں کتب طب۔ کتب لغت، اقوال مرزا، اقوال امت مرزا، غرض کہ ہر طرح اور ہر طریق سے اس امر کو پایہ ثبوت کو پہنچا سکتا ہوں۔ انشاء اللہ

کیا میں امید رکھوں کہ کوئی مرزائی طبیب یا ڈاکٹر یا مولوی وغیرہ اس خار دار میدان میں قدم رکھنے کی جرأت کرے گا؟ دیدہ باید۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء ص ۶)

☆ موضع لودہی ننگل ضلع گورداسپور میں ۲۴۔ اشخاص مرزائی ہو گئے تھے مگر خدا کے فضل سے پھر تائب ہو کر داخل اسلام ہوئے۔ الحمد للہ (حافظ گوہر دین مبلغ اہل حدیث کانفرنس)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۳ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۸ ص ۱۴)

مرزا نمبر کیوں شائع ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

متمدن قوموں کا دستور ہے کہ وہ محض اپنی فتح ہی کو نمایاں نہیں دکھایا کرتیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ کمزوری اور مغلوبی کے نشان بھی بحال رکھا کرتی ہیں تا کہ پچھلی نسلیں ان سے عبرت پائیں ۔ جنگ عظیم کے دنوں میں جرمن جہاز اڈن نے مدراس کی بندگاہ اور ہائی کورٹ پر جو گولہ باری تھی انگریزی حکومت نے تاریخی واقعہ دکھانے کو اس کے نشانات اب تک بحال رکھے ہوئے ہیں۔

قادیان سے آواز اٹھی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے انتقال کے دن (۲۶ مئی) کو مرزا صاحب کی یادگار میں خاص نمبر نکالا جائے۔ قادیانیوں سے تو یہ توقع ناممکن ہے کہ وہ اڈن کا نشان بھی دکھائیں یعنی اپنی مغلوبی اور کمزوری اپنے ناظرین تک پہنچائیں کیونکہ یہ لوگ کمزوری کو بھی زور کی صورت میں دکھانے کے عادی ہیں ۔ اس لئے ضرورت ہوئی کہ تصویر کا دوسرا رخ اہل حدیث میں دکھایا جائے کیونکہ مرزا صاحب نے اہل حدیث کے سامنے جان فدائی تک دریغ نہیں کیا بلکہ جو اعلان کیا تھا وہ پورا کیا اور دنیا کو دکھا دیا کہ میرا وہ اعلان ان دنیا دار بادشاہوں جیسا نہیں ہے جو کہا کرتے ہیں کہ، وعدہ توڑنے کے لئے ہوتا ہے۔ بلکہ میں نے جو اعلان کیا پورا کر دکھایا۔ چنانچہ وہ اعلان درج ذیل ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ نحمده و نصلی علی رسوله الکریم ۔

یستنبئونك احق هو۔ قل ای و ربی انه لحق ۔

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علی من اتبع الهدی مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے ۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين۔ آمین۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ و اید

ناظرین! اس اعلان کی جتنی بھی قدر اور عزت کی جائے تھوڑی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے اس کے شروع میں بالفاظ خداوندی حلف اٹھا کر اس مضمون کو صحیح اور قطعی قرار دیا یعنی لکھا ہے کہ یستنبئونك احق هو قل ای و ربی انه لحق مطلب اس آیت کا مرزا صاحب کے منشا میں یہ ہے کہ جو کچھ اس اعلان میں لکھا ہے خدا کی قسم بالکل سچ ہے۔ پس یہ اعلان جملہ خبریہ کی صورت میں ہو گیا۔ جملہ خبریہ بھی معمولی نہیں بلکہ موکد بقسم۔ پس سارے اعلان مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ:

اگر میں (مرزا قادیانی) مفتری اور کذاب ہوں تو خدا کی قسم میں مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مر جاؤنگا۔

یہ تو ہے مضمون اعلان مع قسم۔ اسی کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ اقرار صادق بھی شامل کر لیں:

و القسم یدل علی ان الخبر محمول علی الظاهر لا تاویل فیه و الا فای فائدة كانت فی ذكر القسم (حمامة البشری ص ١٤)

کہ قسم اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ خبر کے ظاہری معنی مراد ہیں کوئی تاویل نہیں۔ ورنہ قسم ذکر کرنے میں کیا فائدہ؟

پس مرزا صاحب قادیانی کا جملہ خبریہ (اگر میں مفتری ہوں تو ہلاک ہو جاؤنگا) اور ان کی قسم اور قسم کے نتیجے کی تصدیق یہ سب امور اس قابل لحاظ ہیں۔ انّ فی ذلك لذكری لمن كا ن له قلب او القی السمع و هو شهيد

احمدی ممبرو! دنیا میں تو انسان کی زبان چلتی رہتی ہے لیکن ایک وقت آئے گا کہ غلط گوئی سے زبان بند ہو جائے گی اس سے پہلے پہلے مرزا صاحب کے اس جملہ خبریہ پر ایمان لے آؤ ایسا نہ کہ

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زلزلہ بہار موعود قادیانی نہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

دنیا میں کوئی بھی آفت آئے یا کوئی بھی مصیبت انسانوں پر نازل ہو، قادیانی پریس اس کو فوراً اپنی صداقت کی دلیل بنالیتا ہے۔ اس کے مقابلے میں ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہم ہر ایک واقعہ میں ان کی تکذیب پاتے ہیں۔ جیسا کہ کسی عارف خدا کا قول ہے وکل شیء له آية تدل على انه كاذب یعنی ہمیں ہر چیز میں دلیل ملتی ہے کہ مدعی مسیحیت جھوٹا ہے۔ زلزلہ بہار نے بوجہ ہیبت اور خوفناک تباہی کے دنیا کی نظریں اپنی طرف پھیرلیں۔ امت مرزائیہ کی نظر بھی پھیرلی۔ مگر دونوں نظروں میں فرق ہے۔ جیسے بحکم الٰہی کہیں کوئی مکان گر پڑے تو ہمدردان انسانیت بطور ہمدردی بھاگے جاتے ہیں، مگر لٹیرے سامان جمع کرنے کی خاطر دوڑے جاتے ہیں۔ زلزلہ بہار کے متعلق اخبار اہل حدیث ۲ اور ۱۶ مارچ (۱۹۳۴ء) میں مفصل مضمون لکھا گیا تھا جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ زلزلہ بہار مرزا صاحب کی تکذیب کے لئے کافی ہے۔ مگر مرزائی اور خاموشی؟ اجتماع ضدین کی طرح ناممکن ہے۔ چنانچہ ۲۹ اپریل ۱۹۳۴ء کے الفضل قادیان میں ہمارے مضمون کا جواب نکلا ہے۔ جواب کیا ہے، گویا جواب سے جواب ہے۔

ہم نے زلزلہ بہار کے متعلق تین امور لکھے تھے۔

۱۔ حسب تصریح مرزا، زلزلہ ان کی زندگی میں آنا چاہیے تھا، جو نہیں آیا۔

۲۔ حسب تصریح مرزا صاحب، موسم بہار میں آنا چاہیے تھا جو نہیں آیا، اس کے برعکس ۱۵ جنوری کو آیا، جبکہ سخت سردی کا زمانہ ہوتا ہے۔

۳۔ حسب تصریح مرزا قادیانی، زلزلہ موعودہ صبح کے وقت آنا چاہیے تھا جو نہیں آیا۔ بلکہ بعد دوپہر اڑھائی بجے آیا۔

یہ تینوں امور ایسے صاف اور صریح ہیں کہ نہ قیاس سے تعلق رکھتے ہیں نہ استنباط سے۔ بلکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عبارات سے صاف صاف مفہوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ وہ عبارات ہم محولہ بالا پرچوں میں نقل کر چکے ہیں۔ آج ہم مجیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مضمون کی روح اخذ کر کے جواب دیتے ہیں۔ ناظرین عموماً اور افراد امت مرزائیہ خصوصاً غور سے پڑھیں اور سنیں۔ مگر جواب پیش کرنے سے پہلے اتنا کہنا بے جا نہ ہوگا کہ ہمارے اعتقاد میں ایک دن ایسا آنے والا ہے جس کی شان میں وارد ہے یوم تبلى السرائر فماله من قوة ولا ناصر "اس روز سب بھید کھل جائیں گے پھر نہ کسی میں مدافعت کی قوت ہوگی نہ کوئی کسی کا مددگار ہوگا۔" پس ہر ایک ناظر اس آیت کو سامنے رکھ کر ہمارا مضمون پڑھے۔

قادیانی مجیب کے مضمون کی روح اتنی ہے کہ

> مرزا صاحب نے اپنی زندگی میں زلزلہ کے آنے کی خبر دی تھی مگر بعد ازاں دعا کی تھی کہ رب اخر وقت هذا اے خدا! یہ زلزلہ کچھ پیچھے ڈال دے۔ پس بروز ۲۸ مارچ ۱۹۰۶ء آپ کو الہام ہوا اخره الله الى وقت مسمى یعنی اللہ نے اس میں تاخیر ڈال دی ہے وقت مقررہ تک۔
>
> (الفضل ۲۹۔ اپریل ۱۹۳۴ء ص ۵۔۶)

قادیانی مجیب اس دعا اور جواب سے نتیجہ نکالتا ہے کہ زلزلہ بہار ہے تو وہی موعودہ زلزلہ جو مرزا صاحب کی زندگی میں آنا چاہیے تھا لیکن حسب دعا اور حسب قبولیت دعا حیات مرزا سے پیچھے ڈالا گیا۔

اب ہمارا فرض بنتا ہے کہ حسب عادت خود مرزا صاحب ہی کی تحریرات سے دکھائیں کہ زلزلہ مؤخرہ موعودہ زلزلہ نہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارا جواب پڑھ کر ناظرین دو باتوں کا فیصلہ بآسانی کر لیں گے۔

۱۔ اہل حدیث کلام مرزا کو امت مرزا صاحب سے زیادہ جاننے والا ہے۔

۲۔ امت مرزائیہ اگر ہمارا پیش کردہ حوالہ جانتی ہے تو اس کو چھپانے سے بددیانتی کا مظاہرہ کرتی ہے۔

پس سنیے! مرزا صاحب نے جس زلزلہ کے مؤخر ہونے کا اعلان کیا تھا' اس کے متعلق کچھ اور بھی کہا تھا۔ یعنی اس زلزلہ کو اس شرط کے ساتھ مشروط کیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھیانوی کی بیوی ، محمدی بیگم کے بطن سے ایک لڑکا بشیر الدولہ پیدا ہوگا۔ یہ ضروری شرط ہے۔ جب تک یہ لڑکا پیدا نہ ہو، زلزلہ مؤخرہ نہ آئے گا۔ واقعہ یہ ہے کہ (مرزا کی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر کے بعد) محمدی بیگم مذکورہ کے بطن سے ایک لڑکی کے سوا کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ ہمارے اس بیان کا ثبوت مرزا صاحب کے الفاظ میں سنیئے۔فرماتے ہیں

'پہلے یہ وحی الٰہی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے۔ اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد کی بیوی، محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا۔ اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا۔ اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دے گا۔ اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا۔ اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے۔ مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے

ربّ اخّروقت ھذا۔ اخرہ اللہ الی وقت مسمی

یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے۔ اور یہ وحی الٰہی قریبا چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں شائع ہو چکی ہے۔ اور چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہوتی لہٰذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحی الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی۔ مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے۔ اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دیدی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ اللہ الی وقت مسمی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شائد وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا۔ اور اب تو تاخیر ایک شرط کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ مشروط ہو کر معین ہو گئی۔ (حقیقت الوحی۔ص ۱۰۰ و ۱۰۱ کا حاشیہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین غور فرمائیں، تحقیق اس کا نام ہے یا اس کا جو مرزائی مجیب کرتے ہیں کہ کلام مرزا بقول شخصے آدھا تیتر آدھا بٹیر کتر بیونت کر کے خراب کرتے ہیں۔ پھر یہ بھی نہیں سوچتے کہ سامنے کون ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب عالم ارواح میں کسی کو ملیں تو یہی شکائت کرتے سنے جائیں گے کہ 'ہائے میری امت نے مجھ کو بدنام کیا' پس زلزلہ مؤخرہ بوجہ نہ پائے جانے شرط کے بالکل غتربود ہو گیا کیونکہ محمدی بیگم زوجہ پیر منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا نہ ہوا یہاں تک کہ وہ خود دنیا سے کوچ کر گئی۔ (محمدی بیگم کی موت ۹ اکتوبر ۱۹۰۸ء کو ہوئی۔ دیکھئے تذکرہ ص ۵۳ ۷ حاشیہ) احمدی دوستو۔ کوئی ہے جو ہمارے پیش کردہ واقعات کی واقعات سے تردید کر سکے'۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۴۔۶)

محمدی بیگم کا آسمانی نکاح صحیح ہے اور اعتراض غلط

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سچ تو یہ ہے کہ آسمانی نکاح والی پیش گوئی نے جماعت احمدیہ کی کمر توڑ رکھی ہے جہاں مقابلہ ہوا مخالفوں نے آسمانی نکاح پیش کر دیا آج ہم امت مرزائیہ کی مشکل حل کئے دیتے ہیں گو ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ شکر گذار نہیں ہوں گے لیکن ہمیں ان سے شکر گزاری کی تمنا نہیں بلکہ محض فرض کی ادائیگی مقصود ہے مسئلہ شرعی تو یہ ہے کہ جس واقعہ کی دو معتبر گواہ شہادت دیں وہ صحیح سمجھا جائے آج ہم اس قانون کی رو سے دو معتبر گواہ پیش کرتے ہیں جو جماعت احمدیہ میں چوٹی کے بزرگ ہیں۔

پہلے بزرگ سے مراد ہماری لاہوری جماعت کے اعلی رکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہیں۔ جو اس جماعت میں مصنف ہیں، قرآن مجید کے مدرس ہیں، پنشن یافتہ اسسٹنٹ سرجن ہیں۔ علاوہ بریں آپ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کے خسر ہونے کی وجہ سے بقول فاروق نانائے پیغامیہ ہیں۔ غرض آپ بہت سی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزتوں کے مالک ہیں۔آپ کی شہادت کا مضمون یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد کوئی خاص عورت نہیں بلکہ مراد اقوام یورپ ہیں۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ان سے نکاح ہونے سے مراد یہ ہے کہ ان کو مسلمان کر کے ان کی اولاد کو خادمان اسلام بنایا جائے گا چنانچہ آپ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

سو ظاہر کہ وہ آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہوگا تو وہ نکاح روحانی ہوگا اور کسی امت یا قوم سے ہوگا ایک معمولی عورت سے نہیں ہو سکتا صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا تو نہ ہو، آج واقعات حقیقت کو ظاہر کررہے ہیں ہم ہر روز اسی دلہا کی بارات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں۔ایسی اعلی شان کی محمدی بیگم کا تزوج جس خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا (حالانکہ وہ مشروط بشرائط تھا۔ثناء اللہ) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جائے اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا کہ ہمیں ایک گھوڑا ملے گا وہ تو نہ ملا۔حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنی انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے جو اس نام میں مضمر ہے اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا جس کا اشارہ قرآن کریم میں تھا جس کی پیش گوئی حدیث میں تھی اور جس کے متعلق خود مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں:

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند مصلحت را ابن مریم نام من نہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے یتزوج و یولد لہ کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہوں گے ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود (مرزا) سے کسی عظیم الشان انسان کو پیدا کرے گا۔ (پیغام صلح ۲ جون ۱۹۲۴ء)

گو یہ ایک ہی شہادت ایسی ہے کہ نہ صرف کافی بلکہ اکفی ہے تاہم دوسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت بھی پیش کئے دیتے ہیں کیونکہ درجے اور فضیلت میں یہ پہلی گواہی سے بڑی ہے اس لئے کہ یہ شاہد صاحب وحی اور رسول ہیں ان صاحب سے ہماری مراد مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی ہیں۔آپ مدعی ہیں کہ میں صاحب وحی نبی ہوں آپ کا بیان ہے کہ:

محمدی بیگم کا نکاح حضرت مسیح موعود (مرزا) سے مورخہ یکم جون ۱۹۳۳ء کو بہشت میں میرے روبرو ہو چکا (اس وقت تو محمدی بیگم دنیا میں زندہ موجود تھی۔ بہاء)

(مقولہ مولوی فضل خان مدعی نبوت چنگا بنگیال۔ ماخوذ از رسالہ، میرے جنون کی داستان مولفہ شیخ غلام محمد احمدی لاہوری، مدعی الہام)

ناظرین کرام! ہم جانتے ہیں کہ علماء اور فقہاء کو اس بیان پر بہت اعتراض سوجھیں گے ان سب کا جواب ایک ہی ہے وہ یہ کہ یہ سب تمہاری اصطلاحات ہیں۔ امت مرزا ان بدعی اصطلاحات کی قائل نہیں کیونکہ وہاں کی زندگی اور موت اور ہی ہے

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

ہم ان دونوں شہادتوں پر پورا وثوق رکھتے ہیں بلکہ اس بات پر بھی یقین لاتے ہیں کہ: ملا دو پیازے کی نسل ابھی دنیا میں باقی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۶۔۷)

حدیث رسول ربانی: مرزا قادیانی

(مرزا صاحب منکرین حدیث کے نقش قدم پر۔ تشا بہت قلو بھم)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تیس دجال و کذاب پیدا نہ ہولیں۔

کلّھم یز عم انّہ نبی اللہ و انا خا تم النبیین ۔ ہر ایک ان میں سے دعوی نبوت کرے گا حالانکہ میں نبیوں کا ختم کرنے والا ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور کو ملحوظ رکھ کر مرزا صاحب قادیانی مدعی نبوت کے حالات پر نظر ڈالے تو روز روشن کی طرح ظاہر ہا گا کہ آپ یقیناً من الثلاثین تھے۔ ہمارے ناظرین مضمون ذیل کو بغور پڑھیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جب تک دعوی مثیل مسیح و دعوت نبوت، رسالت نہ کیا تھا تب تک وہ مومنوں کی طرح معجزات انبیاء کے قائل تھے مگر جون ہی انہوں نے دعوی کیا حدیث نے اپنی صداقت کا جلوہ دکھایا کہ مرزا صاحب قادیانی انصاف و دیانت کو چھوڑتے چھوڑتے ثلاثون کی صف میں جا کھڑے ہوئے بلکہ ان سے بھی دس قدم آگے بڑھ گئے۔

کفار منکرین نبوت انکار معجزات میں گو کیسے ہی ناانصاف کیوں نہ ہوں پھر بھی کہا جا سکتا ہے کہ وہ ابتداء سے ہی کافر تھے بخلاف ان کے مرزا صاحب باوجود مدعی اسلام بلکہ مدعی نبوت ہونے کے معجزات اور معجزات بھی وہ جنہیں خود ہی من عند اللہ مان کر ان پر اعتراض کرنے والے کو، بداندیش مخالف، یہودی، منکرین قرآن، کا لقب دیا ہے انہی معجزات سے انکار کریں تو سوائے اس کے کیا کہا جائے گا کہ آپ پہلوں سے بڑھ کر ہیں انبیاء کرام کے معجزات کو جادو، شعبدہ، مکروفریب، وغیرہ کہنا کفار کی سنت متمرہ ہے۔ حضرت موسیٰ جب اللہ کی طرف سے آیات بینات لے کر آئے تو کفار نے کہا ھذا سحر مبین (قرآن مجید)، یہ تو روشن جادو ہے۔

ایسا ہی جب ہمارے سید و مولی محمد عربی فداہ ابی وامی ﷺ نے معجزہ شق القمر دکھایا تو کفار نے اسے بھی جادو قرار دیا سحر مبین (القمر) یہ اصل اصول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی مسلّم ہے ان کے الفاظ یہ ہیں:

(یہود نے) حضرت عیسی سے کئی معجزات دیکھے مگر ان سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا۔

(نصرۃ الحق ص ۳۱)

بلکہ یہاں تک کہا: اس سے کوئی معجزہ نہیں محض فریب اور مکر تھا (چشمہ مسیحی ص ۸)

الغرض معجزات انبیاء کو جادو مکر وفریب کہنا یہ سنت کفار ہے مگر ایک مومن باللہ مصدق اسلام انسان اس قسم کی ضلالت میں نہیں پڑ سکتا چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن لوگوں نے منقولی معجزات کو جو تصرف عقل سے بالاتر ہیں مشاہدہ کیا ہے ان کے لئے بھی وہ تسلی تام کا موجب نہیں ٹھہر سکتے کیونکہ بہت سے ایسے عجائبات بھی ہیں کہ ارباب شعبہ بازی دکھلاتے ہیں گو وہ مکروفریب ہی ہیں مگر اب مخالف بداندیش پر کیونکر ثابت کرکے دکھلاویں کہ انبیاء سے جو عجائبات اس قسم کے ظاہر ہوئے ہیں کہ کسی نے سانپ سانپ بنا کر دکھلا دیا (۱) اور کسی نے مردے کو زندہ کرکے دکھلا دیا (۲) یہ اس قسم کی دست بازیوں سے منزہ ہیں جو شعبدہ باز لوگ کیا کرتے ہیں۔ یہ مشکلات کچھ ہمارے ہی زمانہ میں پیدا نہیں ہوئیں بلکہ ممکن ہے کہ انہیں زمانوں میں یہ مشکلات پیدا ہوگئی ہوں۔ مثلاً جب ہم یوحنا کی انجیل کے پانچویں باب کی دوسری آیت سے پانچویں آیت تک دیکھتے ہیں تو اس میں یہ لکھا ہوا پاتے ہیں کہ اور اور شلیم میں باب الضان کے پاس ایک حوض ہے ... اس کے پانچ اسارے ہیں ... ان میں .. اندھوں لنگڑوں .. کی ایک بھیڑ .. پانی ملنے کی منتظر تھی ... پانی ملنے کے بعد جو کوئی پہلے اس میں اترتا کیسی ہی بیماری کیوں نہ ہو اس سے چنگا ہو جاتا .. وہاں ایک شخص تھا جو کہ ۳۸ برس سے بیمار تھا یسوع نے جب اسے پڑے ہوئے دیکھا... تو کہا کیا تو چاہتا ہے کہ چنگا ہو جائے۔ بیمار نے جواب دیا کہ اے خداوند مجھ پاس آدمی نہیں کہ پانی ملے تو مجھے اس میں ڈال دے .. اب ظاہر ہے کہ وہ شخص جو حضرت عیسی کی نبوت کا منکر ہے اور ان کے معجزات کا انکاری ہے جب (انجیل) یوحنا کی یہ عبارت پڑھے گا... تو خواہ مخواہ اس کے دل میں ایک قوی خیال پیدا ہوگا کہ اگر حضرت مسیح نے کچھ خوارق عجیبہ دکھلائے ہیں تو بلا شبہ ان کا یہی موجب ہوگا کہ حضرت ممدوح اسی حوض کے پانی میں کچھ تصرف کرکے ایسے خوارق دکھلاتے ہوں گے .. یہ بات قرین قیاس ہے کہ اگر حضرت عیسی کے ہاتھ سے اندھوں لنگڑوں وغیرہ کو شفا حاصل ہوئی تو بالیقین یہ نسخہ حضرت مسیح نے اسی حوض سے اڑایا ہوگا ... بالخصوص جب کہ یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح اس حوض پر اکثر جایا بھی کرتے تھے۔ غرض ... اس بات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت میں بہت سی مشکلات پڑتی ہیں کہ یہودیوں کی رائے کے موافق مسیح مکار اور شعبدہ باز نہیں تھا... اور سچ مچ معجزات ہی دکھائے۔ اور اگرچہ قرآن شریف پر ایمان لانے کے بعد ان وساوس سے نجات حاصل ہو جاتی ہے مگر جو شخص قرآن شریف پر ایمان نہیں لایا اور یہودی یا ہندو یا عیسائی ہو وہ کیوں کر ایسے وساوس سے نجات پا سکتا ہے۔ (براہین احمدیہ ص ۴۳۲۔۴۴۹)

تحریر ہذا کسی تشریح کی محتاج نہیں صاف مظہر ہے کہ انجیل کا یسوع جسے یہود اسکے معجزات کے باعث مکار شعبدہ باز وغیرہ کہتے دراصل حضرت عیسیٰ ہیں اور ان کے معجزات پر اعتراض کرنے والا قرآن شریف کا منکر کافر بے ایمان ہے۔

مگر آہ صد آہ! کہ یہی مرزا صاحب مدعی مسیحیت و نبوت ہوئے اور لوگوں نے ان سے معجزات مسیح کی مثال طلب کی تو کہیں منکروں کی طرح مسیحی معجزات کو ناچیز محض، تالاب کی وجہ سے مشکوک قرار دیا (ازالہ اوہام۔ص ۹۷) اور کہیں مسمریزم، عمل ترب، فطری طاقتِ خداداد بتایا مگر بایں طریق کہ میں اس عمل کو مکروہ قابل نفرت سمجھتا ہوں اور کہیں کھلونے ساز نجاروں کی مثال دے کر معجزات مسیحی کو مصنوعی قرار دیا (ازالہ اوہام۔ص ۳۰۹ تا ۳۲۲) بآخر بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ گئے کہ

عیسائیوں نے بہت سے آپ (یسوع مسیح) کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا... ممکن ہے آپ نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کا علاج کیا ہو مگر بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا.. اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ ظاہر ہوا تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اسی تالاب کا معجزہ ہے آپ کے ہاتھ میں سوائے مکر و فریب کے کچھ نہیں تھا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۶۔۷)

قارئین کرام ملاحظہ فرمالیجئے۔ وہی یسوع مسیح انجیلی ہے، وہی اس کے معجزات، وہی تالاب کا قصہ اور وہی مرزا صاحب قادیانی۔ مگر پہلے بیانوں میں ان معجزات کو سچ مچ من عند اللہ مان کر ان کے منکر کو منکر معجزات، بداندیش مخالف یہودی منکر قرآن خارج اسلام قرار دیتا ہے۔ مگر اس جگہ خود ہی یسوع کے معجزات کو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق بات یہی ہے کہ اس سے کوئی معجزہ ظاہر نہیں ہوا،
کہہ کر انہیں مکار و فریبی لکھا ہے۔ آہ!

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ستم کیشی کو
اگر چہ ہو چکے ہیں تم سے پہلے منکریں لاکھوں

ناظرین! مذکورہ بالا بیانات کو پڑھ کر ایک دفعہ پھر کفار منکرین نبوت کے اقوال کو ملاحظہ کر کے از روئے انصاف دیکھیں کہ مرزا صاحب انہیں کے نقش قدم پر بلکہ پیش لشکر چل رہے ہیں یا ان کے پیچھے اور ساتھ ہی رسول کریم ﷺ کی حدیث کو ملحوظ رکھ کر بتا دیں کہ مرزا صاحب کے پورے مصداق ہیں یا نہیں؟ صدق رسول اللہ ﷺ

سیکون فی امتی کذابون ثلاثون (الحدیث۔ مشکوۃ کتاب الفتن)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۷۔۸)

کذبات مرزا

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بالکل سچ لکھا ہے کہ:

۱۔ جھوٹ ام الخبائث ہے۔ (اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۲۸)

۲۔ جھوٹ بولنا گوہ کھانا برابر ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۲۰۶)

اندریں حالات نہائت ہی ضروری ہے کہ:

جو لوگ دنیا کی اصلاح کے لئے آتے ہیں.. ان کا فرض ہے کہ سچائی کو زمین میں پھیلا دیں اور جھوٹ کی بیخ کنی کریں۔

(ریویو آف ریلیجنز قادیان۔ ج ۲ ص ۴۹۔ قول مرزا)

بخلاف مرزا صاحب قادیانی کی کتابوں سے اظہر من الشمس ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سچائی کے دشمن اور جھوٹ کے کچھ اس طرح دلدادہ تھے کہ اسے شیر شیریں کی طرح بے ڈکار ہضم کر جاتے تھے بطور نمونہ چند ایک امثلہ پیش ناظرین ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ نمبر ۱

یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے ۔ ہم نے تو اپنی تصانیف میں ایسا نہیں لکھا ۔ (قول مرزا قادیانی درالحکم ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۰۷ء)

مرزا جی کا قول بالا سراسر جھوٹ فریب اور مغالطہ پر مبنی ہے اس سے پہلے وہ بعبارت النص لکھ چکے ہیں کہ

مولوی ثناء اللہ صاحب .. کے پرچہ میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے .. اگر میں ایسا ہی کذاب ہوں تا میں (مولوی صاحب) کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے ۔ (قادیانی اشتہار آخری فیصلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

مرزائیو! کہہ کر مکر جانا ، نبیوں کی شان ہے یا دجالوں کی؟

جھوٹ نمبر ۲

اس (ساتویں) ہزار میں اب دنیا کی عمر کا خاتمہ ہے جس پر تمام نبیوں نے شہادت دی ہے (لیکچر سیالکوٹ)

احمدی دوستو! ان انبیاء کرام کی شہادت دیکھنے کے ہم بھی متمنی ہیں ۔ اگر مرزا صاحب کا یہ سفید جھوٹ نہیں ہے تو ضرور اس متفقہ شہادت کا ثبوت تم دے سکو گے ۔

جھوٹ نمبر ۳

تمام نبیوں کی متفق علیہ تعلیم ہے کہ مسیح موعود ہزار ہفتم کے سر پر آئے گا ۔

(حوالہ بالا ۔ ص ۷)

یہ قول بھی اسی طرح بے ثبوت افتراء ہے جس طرح قادیانی مرزا جی کا دعوی نبوت وغیرہ ۔

جھوٹ نمبر ۴

تمام نبیوں نے آخری زمانہ کے مسیح کو اس کے کارناموں کی وجہ سے (مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے)افضل قرار دیا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۵)

اس جگہ تو مرزا جی نے جھوٹوں کے بھی کان کترے ہیں ۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ کوئی شیطانی خواب ہے جس میں ابلیس مردود نے مرزا جی کو ان کی دروغ گوئیوں کی وجہ سے سبز باغ دکھایا ہے۔آہ: بدنام اگر ہوں گے تو کیا نام نہ ہوگا۔

جھوٹ نمبر ۵

قرآن شریف کی نصوص بینہ اس بات پر بصراحت دلالت کر رہی ہیں کہ مسیح اپنے اسی زمانہ میں فوت ہو گیا جس میں وہ بنی اسرائیل کے مفسد فرقوں کی اصلاح کیلئے آیا تھا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۸۱)

اس قول کے کذب محض اور افتراء علی القرآن پر خود مرزا غلام احمد صاحب کا مذہب در بارہ ،قبر مسیح در کشمیر، ہی زندہ شاہد ہے۔

جھوٹ نمبر ۶

انبیاء گزشتہ کے کشوف نے اس بات پر قطعی مہر لگا دی ہے کہ وہ (مرزا) چودھویں صدی کے سر پر پیدا ہوگا نیز یہ کہ پنجاب میں ہوگا۔(اربعین نمبر۲ص۲۳)

جس طرح مرزا غلام احمد صاحب موجودہ زمانہ کے ڈبل .. ہیں اسی طرح ان کا یہ جھوٹ بھی ڈبل جھوٹ ہے۔

جھوٹ نمبر ۷

احادیث میں ہے کہ مسیح موعود چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا۔

(مفہوم رسالہ،مسیح ہندوستان میں۔ص ۵۲)

یہ بھی بے ثبوت افتراء علی الرسول ہے۔

جھوٹ نمبر ۸

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔

(کشتی نوح۔ص ۶۵ حاشیہ)

معاذ اللہ! خدا کے پاک رسول اور شراب ..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹ نمبر۹

مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیؤ شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار۔متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۱۔۲۴)

اف رے ظلم۔آہ! رے ستم۔مرزا ئیو! یاد رکھو جھوٹ بولنا۔مرتد ہونے سے کم نہیں (قادیانی اربعین نمبر۳ ص ۲۴)

جھوٹ نمبر۱۰

کوئی نبی دنیا میں ایسا نہیں گذرا جس نے اپنی کسی پیش گوئی کے معنی کرنے میں کبھی غلطی نہ کھائی ہو۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق۔ص ۸۷)

مرزائیو! حضرت صالح نے بطور پیش گوئی خبر دی کہ اگر تم نے اے معاندین دین میری اونٹنی پر دست درازی کی تو تم پر عذاب آئے گا۔ بتلاؤ انہوں نے اس پیش گوئی میں کون سی غلطی کھائی؟ اگر نہ بتا سکو اور ہر گز نہ بتا سکو گے تو آیت انما یفتری الکذب الذین لا یو منو ن بآ یا ت اللہ کو ملحوظ رکھ کر کہو کہ مرزا صاحب میں کوئی رتی ایمان کی موجود تھی؟

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۲۹ ص ۹)

-

حافظ عنایت اللہ وزیر آبادی کی یاددہانی

حافظ عنائت اللہ صاحب نے نے مرزا غلام احمد قادیانی کے انعامی چیلنج متعلق لفظ توفی کو منظور کرتے ہوئے خلیفہ قادیان کو بذریعہ اخبار اہل حدیث توجہ دلائی تھی کہ ہزار روپیہ کسی امین کے پاس جمع کرائیں اور منصف وغیرہ مقرر کریں۔مگر آج تک حافظ صاحب کو اس کا جواب نہیں ملا۔

حافظ صاحب جواب کے لئے مصر ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مئی ۱۹۳۴ء ص ۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفسیر نویسی کا چیلنج منظور اور خلیفہ قادیانی مفرور

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے حسب عادت پدری و ذاتی جلسہ قادیان میں اپنے مریدوں کو ثابت قدم رکھنے کیلئے تقریر میں اپنی تفسیر نویسی کے متعلق فرمایا:

مجھے بھی قرآن کریم کے ایسے معارف بتائے گئے ہیں جو کسی کو معلوم نہیں '

چونکہ جلسہ عام میں یہ اعلان کیا گیا ہے اسلئے اس کی حقیقت ہم کھولتے ہیں

بتاریخ یکم اگست ۱۹۰۰ء بڑے میاں مرزا غلام احمد صاحب نے پیر صاحب گولڑہ اور دیگر علماء کو جن میں خاکسار بھی داخل تھا تفسیر نویسی کے لئے لاہور بلایا۔ اس شرط پر کہ تفسیر عربی زبان میں لکھی جائیگی اور فریقین جامہ تلاشی دے کر خالی ہاتھ کمرہ میں داخل ہونگے۔ پیر مہر علی شاہ صاحب اور ہم سب لاہور پہنچ گئے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نہ آئے، اس عذر سے کہ مخالف مجھے مار دیں گے۔

اس کے بعد خلیفہ (محمود احمد) صاحب نے الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۲۵ء میں علماء دیوبند کو قرآنی معارف نمائی کا چیلنج دیا۔ جس کے جواب میں ہم نے اہل حدیث امرتسر میں لکھا کہ ہم اس خدمت کو حاضر ہیں۔ سادہ قرآن لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آکر آمنے سامنے بیٹھ کر باپ کی مجوزہ شروط کے ماتحت تفسیر لکھو (اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ نومبر ۱۹۲۵ء)۔

اس کے جواب میں خلیفہ صاحب نے یہ صورت منظور نہ کی بلکہ کہا کہ انہیں کتابوں کی خاص کر کلید قرآن کی بھی ضرورت ہوگی۔ (الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء)۔

ہم نے یہ صورت بھی منظور کر لی۔ مگر فریق ثانی خاموش رہا۔ اس کے بعد قادیان سے پھر آواز اٹھی کہ

حضرت امام جماعت (احمدیہ) کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کا ایسا علم عطا کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے جس کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ حضور بارہا اس بارے میں چیلنج دے چکے ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۸ مارچ ۱۹۳۰ء)۔

اس کی منظوری اہل حدیث ۲۳ مئی ۱۹۳۰ء میں ہم نے دیدی تھی۔ بعدازاں ۳۰ مئی ۱۹۳۰ء کو یاددہانی بھی کرائی گئی۔ آخر میں یہ کہہ کر خلیفہ قادیانی نے جان چھڑائی کہ

'میرا یہ دعوی نہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب سے زیادہ عربی جانتا ہوں۔ میرا یہ دعوی ہے کہ احمدیہ جماعت معارف قرآنیہ جاننے میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے فیض سے سب دوسرے لوگوں سے بڑی ہوئی ہے۔ (الفضل قادیان۔ ۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء)

غور فرمایئے کہ اس جماعت کی ابتداء شیر کی طرح اور انتہا گیدڑ کی مثل۔ نتیجہ سارے آن بان کا یہ ہوا کہ میاں محمود ہمارے مقابلے میں وہ معارف پدری نقل کر دینگے جو ان کے والد بزرگوار نے لکھے ہیں۔ اس سے زیادہ ان کی حیثیت نہیں۔ باوجود اس کے تین سال بعد لائل پور (حال فیصل آباد پاکستان) میں (مرزا محمود نے) ناواقفوں کے سامنے پھر ڈینگ ماری ہے کہ

'میں نے بارہا چیلنج کیا ہے کہ معارف قرآنی میرے مقابلہ میں لکھو۔ حالانکہ میں کوئی مامور نہیں۔ مگر کوئی بھی اس کے ماننے کو تیار نہیں ہوا۔

(الفضل قادیان ۲۴ اپریل ۱۹۳۴ء ص ۸)

قادیانی ممبرو! خدا لگتی کہو کہ ہم نے جواب میں فوراً ہی نہیں کہا تھا کہ سادہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آجاؤ۔ پھر تم کیوں نہ آئے؟ تم نے اس کے جواب میں کیا کہا تھا؟ اچھا چلو اب کیا حرج ہے؟ مرزا مرا یا سارنگی ٹوٹی۔ اب بھی آجایئے۔ ہم سادہ قرآن لیکر پہنچ جائیں گے۔ آپ کو اجازت ہے جو کتاب چاہیں حتی کہ کلید قرآن بھی ساتھ لے آئیں۔ بٹالہ میں آئیں۔ یا امرتسر میں۔ جہاں آپ کو آسانی ہو تشریف لے آئیں۔

انصاف یہ ہے جسے آپ کے سوا تمام سمجھ دار سمجھ سکتے ہیں کہ تفسیر نویسی سے ہمارا آپ کا اصلی اختلاف نہیں مٹ سکتا۔ اس سے تو اتنا معلوم ہو سکتا ہے (وہ بھی کسی مسلمہ منصف کے فیصلے کے بعد) کہ ایک فریق تفسیر اچھی لکھ سکتا ہے۔ اس سے مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوفی کے دعوی مسیحیت موعودہ پر کوئی اثر نہیں ہوسکتا۔ اس پر اگر اثر ہے تو اس فیصلے کا ہے جس کو خود مدعی (مرزا غلام احمد) نے فیصلہ بلکہ 'آخری فیصلہ' قرار دیا ہوا ہے۔ اس لئے ضروری اور اشد ضروری ہے کہ بعد مقابلہ تفسیر نویسی کے 'آخری فیصلہ' پر ہمارے ساتھ آپ کی سیر کن بحث ہونے کے بعد مسلمہ منصف سے فیصلہ کرایا جائے۔ تاکہ روز کے اختلافات سے امت کو چین نصیب ہو۔ کیا آپ منظور کریں گے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۳۔۴)

ہفوات مرزا

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب رح معمار امرتسری لکھتے ہیں:

ہم بارہا ثابت کر چکے ہیں کہ مرزائے قادیانی جملہ اوصاف کمال سے یکسر کورے، محض سخن ساز تھے

آپ کے ہاتھ میں سوائے سخن سازی کے اور کچھ نہ تھا۔

(قول مرزا متعلقہ مسیح۔ ضمیمہ انجام آتھم)

مرزا غلام احمد صاحب کی بات بات میں ول چھل، جملے جملے میں پیر پھیر، لفظ لفظ میں دجل وخداع نمایاں ہے۔ آپ کی کوئی تحریر اٹھا کر دیکھو مجموعہ ہفوات نظر آئے گی۔ چنانچہ ذیل میں چند ہفوات مرزا قادیانی درج کئے جاتے ہیں۔

کسی مذہب کے پیشوا کی توہین کرنا خبث عظیم ہے

یہ کتاب (براہین) کمال تہذیب سے تصنیف کی گئی ہے اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں کسی بزرگ یا پیشوا کسی فرقے کی کسر شان لازم آوے اور ہم ایسے الفاظ سے صراحتاً یا کنایتاً اختیار کرنا خبث عظیم سمجھتے ہیں.. مختلف فرقوں کے بزرگ ہادیوں کو بدی اور بے ادبی سے یاد کرنا پرلے درجہ کی خباثت اور شرارت سمجھتے ہیں۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۱۰۱۔۱۰۲)

اس کے خلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پنڈت دیانند پر بڑا افسوس ہے کہ وید کو کھرا اور باقی کتابوں کو کھوٹا (انہوں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

)قرار دیا ہے ان واہیات باتوں اور بے ہودہ چالاکیوں کا (باعث) یہ ہے کہ علاوہ کم فہمی اور بے علمی اور تعصب کے ان کی فطرتی سمجھ سودائیوں اور وہمیوں کی طرح وضع استقامت پر قائم ہونے سے لاچار ہے۔ اگر شرم اور حیا اٹھ گیا تھا تو کاش لوگوں کے لعن طعن کا اندیشہ باقی رہتا۔ پنڈت صاحب کا کچھ مادہ ہی ایسا ہے۔(ملخص ص ۱۱۲۔۱۱۳ حاشیہ براہین احمدیہ)

۲۔ یسوع جو عیسائیوں کا مردہ خدا ہے اس درماندہ انسان، اس نادان اسرائیلی نے معمولی باتوں کا نام پیش گوئی رکھا۔ شریر مکار یسوع کی بندشوں پر قربان جائیں۔ آپ کی عقل بہت موٹی تھی۔ آپ کو گالیاں دینے اور بد زبانی کی اکثر عادت تھی۔ اپنے نفس کو جذبات سے روک نہیں سکتے تھے۔ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی بھی عادت تھی آپ نے پہاڑی تعلیم کو چورا کر لکھا۔ آپ علمی اور عملی قوی میں کچے تھے آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر تھا تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زناکار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ملخص ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۔۷)

مرزائیو! ان توہین آمیز تحریرات کو ملاحظہ کر کے بروئے قول براہین احمدیہ فیصلہ دیں کہ مرزا صاحب، خبث عظیم، کے کس قدر مرتکب ہوئے ہیں۔

۲۔ جوابی طور پر گالی نکالنا کت پن ہے:

ایک بزرگ کو کتے نے کاٹا (اس کی) چھوٹی لڑکی بولی آپ نے کیوں نہ کاٹ کھایا؟ اسنے جواب دیا بیٹی انسان سے کت پن نہیں ہوسکتا۔ اسی طرح جب کوئی شریر گالی دے تو مومن کو لازم ہے کہ اعراض کرے۔ نہیں تو وہی کت پن کی مثال لازم آئے گی (تقریر مرزا جلسہ قادیان ۱۸۹۷ء رپورٹ ص ۹۹)

ظاہر ہے کہ عندالمرزا گالی کا جواب گالی دینا کت پن ہے۔ اب سنو! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود رقم طراز ہیں:

میرے سخت الفاظ جوابی طور پر ہیں۔

(تبلیغ رسالت۔ ج ۶ ص ۱۶۵۔ اشتہار واجب الاظہار۔ ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی مہاشہ سجنو! تحریر موخر الذکر کو پڑھ کر بتاؤ کہ مرزا غلام احمد صاحب پر کت پن کی مثال صادق آتی ہے؟

۳۔ دابۃ الارض کی تفسیر وتعیین

خود قرآن شریف نے اپنے دوسرے مقام میں دابۃ الارض کے معنی (طاعون کا) کیڑا کیا ہے۔ سو قرآن کے برخلاف معنی کرنا یہی تحریف اور الحاد اور دجل ہے۔ (نزول المسیح ص ۴۰)

اس کے خلاف: اپنی الہامی کتاب ازالہ اوہام صفحہ ۵۰۳ پر یاجوج ماجوج و دابۃ الارض ودجال وغیرہ علامات قیامت کا ذکر کرکے راقم ہیں:

سنو! اس کے سچے معنی جو اللہ جل شانہ نے مجھ پر ظاہر کئے ہیں وہ یہ ہیں کہ ... دابۃ الارض یعنی وہ علماء وواعظین جو آسمانی قوت اپنے اندر نہیں رکھتے ابتداء سے چلے آتے ہیں .. آخری زمانہ میں ان کی حد سے زیادہ کثرت ہوگی۔

حضرات! اگر ہم از روئے تحریر نزول المسیح مذکورہ معنوں کی وجہ سے مرزا غلام احمد قادیانی کو محرف ملحد اور دجال قرار دیں تو فرمایئے ہمارا اس میں کیا قصور ہے؟

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

۴۔ یسوع کی روح والا انسان شریر مکار

ایک شریر مکار جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

اس کے خلاف یہ بھی لکھا ہے:

میں وہ شخص ہوں جس میں بروز کے طور پر یسوع کی روح سکونت رکھتی ہے

(تحفہ قیصریہ۔ ص ۱۸)

مرزائیو! بقول مرزا صاحب جس میں یسوع کی روح ہو وہ شریر مکار اور خود مرزا صاحب میں یسوع کی روح موجود تھی، تو بتلایئے، مرزا صاحب کون ہوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئے نبی کی تفسیر

جناب مولوی نور حسینؒ صاحب گرجاکھی لکھتے ہیں:

ہمارے شہر گوجرانوالہ میں ایک نبی محبوب عالم شاہ صاحب نے ۱۹۰۷ء میں دعوی نبوت کیا تھا جس کو قریباً ۲۶ سال گذر گئے ہیں ۔ چند روز ہوئے ہمارے پاس بروز جمعہ تشریف لائے اور فرمایا کہ مجھ کو حکم ملا ہے کہ نور حسین و دیگر علماء کو قرآن سمجھا دے اس لئے میں آیا ہوں آؤ میرے پاس بیٹھو اور قرآن کو سمجھ لو۔ چنانچہ قرآن شریف خود اٹھا کر میرے پاس بیٹھ گئے اور چند مقامات کی تفسیر فرمائی جو حسب ذیل ہے:

۱۔ با لآ خر ۃ ھم یو قنو ن ۔ جو آخر زمانہ میں نبی ہوں گے ان پر ایمان لانے کا حکم ہے اور اس زمانے کا نبی میں ہوں مجھ پر ایمان لاؤ

۲۔ ختم اللہ ۔ چھوڑ دیا لوگوں نے اللہ کو ۔

علی قلو بھم ، اور چلتے ہیں اپنے دل کی باتوں پر و علی سمعھم اور سنی سنائی باتوں پر و علی ابصا ر ھم اور اپنی عقل کی آنکھوں پر کھوپے چڑھا لئے ہیں ۔ اس لئے ان کو عذاب الیم ہوگا۔

۳۔ فزا د ھم اللہ دور ہو جاتے ہیں اللہ سے مرضاً بوجہ بے ایمانی کی

۴۔ و اذا قیل لھم ۔ اے محمد جب تو ان کو کہتا ہے لا تفسدوا فی ا لا ر ض کہ اپنی برادری میں فساد نہ کرو ۔ ا لا ر ض بمعنی برادری ہے

۵۔ و لکن لا یشعرو ن اے غریبو تم ان کی پالیسی نہیں جانتے

۶۔ اللہ یستھز ی بھم ۔ میرا اللہ کہتا ہے کہ میں بھی تم سے ٹھٹھا کروں گا و یمد ھم فی طغیا نھم یعمھو ن غرق رہو تم اپنی گمراہی میں اے اندھو۔

۷۔ مثلھم مثال اس کی ۔ استو جوجلاتا ہے، قد، کسی جگہ نارا آگ و تر کھم اور بیٹھا رہتا ہے وہ اندھیرے میں لا یبصرو ن کچھ نہیں دیکھتا

۸۔ صم کچھ نہیں دیکھتا بکم کچھ نہیں سنتا ۔ عمی کسی جگہ نہیں جا سکتا فھم لا یر جعو ن اور نہ وہ اپنی جگہ سے ہل سکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ یکاد البرق قادر ہے برق ہماری یخطف ابصارھم بند کردیتی آنکھیں تمہاری۔

۱۰۔ وقودھا الناس والحجارۃ جس کی خوراک پتھر دل انسان ہیں

۱۱۔ و اتوا بہ متشابھاً اور پھر دیئے جائیں گے ان کو پیوند شدہ میوے

۱۲۔ ان یضرب مثلاً ۔اللہ جو چاہے بیان کرے مسئلے .....

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بے علم مفسر گوجرانوالہ ہی سے مخصوص نہیں ۔ گجرات (پنجاب) میں بھی ہے جو وہاں کی جماعت اہل قرآن کا لیڈر رہے۔ بلکہ امرتسر بھی ایسے نمونوں سے خالی نہیں۔ امرتسر کے قریب ہی قادیان ہے وہاں بھی بالآخرۃ سے مراد مرزا جی کی وحی کہنے والے ہیں ۔غرض یہ جنس نادر نہیں بلکہ ہر جگہ ملتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۹۔۱۰)

☆ ۲۵مئی ۱۹۳۴ء کو مسجد مبارک امرتسر میں جمیعت اہل حدیث کی طرف سے جلسہ ہوا جس میں امرتسر کے اہل حدیث علماء کرام نے توحید وسنت کی تائید ورد بدعات میں تقاریر کیں۔ ۲۶مئی کو مرزا غلام احمد قادیانی کی یادگار منانے کو جلسہ ہوا۔ ۲۷مئی کو بھی امرتسری اہل قرآن کی تردید میں جلسہ ہوا ان کو مناظرہ کی دعوت دی گئی تھی مگر وہ مقابل نہ آئے (اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء ص ۲)

مرزا صاحب کا یادگاری جلسہ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یادگار منانے کے لئے حسب اعلان ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء کو ساڑھے نو بجے شب ڈھاب کھٹیکاں امرتسر میں ایک عظیم الشان جلسہ ہوا ۔حاضرین کی تعداد ہزاروں میں تھی۔

منشی محمد عبداللہ معمار نے سامعین سے مرزا غلام احمد کا تعارف کرایا۔

بعدازاں حضرت مولانا ثناء اللہ نے آخری فیصلہ والا اشتہار حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔علم نحو کی رو سے اس کی عبارت سے ثابت کیا کہ میں جملے خبریے ہیں جن سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واضح طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ واقعہ کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا ضرور ہو کر رہے گا۔ یہ آخری فیصلہ مرزا صاحب نے بطور دعا خود ہی فرمایا اس میں کسی اینچ پینچ و حیل و حجت کی ضرورت نہیں مضمون صاف وسادہ ہے۔ مڈل یا پرائمری والا بھی اسکے سمجھنے میں غلطی نہیں کھا سکتا نیز اس کی تائید میں خود مرزا صاحب کی ڈائری پیش کی۔

مولوی محمد علی لاہوری، خلیفہ محمود احمد کی شہادت بھی تائید میں پیش کی گئی۔ تقریر کے بعد تبادلہ خیالات کے لئے مرزائی جماعت کو وقت دیا گیا۔ چنانچہ قادیانی مشہور مبلغ مولوی جلال الدین شمس مقابل کھڑے ہوئے۔ پانچ پانچ منٹ گفتگو کے لئے دیئے گئے۔ مگر افسوس صد افسوس کہ مرزائی مبلغ ان دلائل کی اخیر وقت تک بھی تردید نہ کر سکا۔ خاص کر جملے خبریوں کا تو ذکر بھی نہ کیا۔

پبلک پر روز روشن کی واضح ہو گیا کہ مرزا صاحب اپنی دعا کے مطابق ہی سچے کی زندگی میں فوت ہو کر اپنے کذب پر مہر ثبت کر گئے۔ جلسہ کا تمام انتظام انجمن اہل حدیث امرتسر کے سپرد تھا تمام وقت نہایت آرام وسکون سے گزرا

راقم: قاضی منظور حسین شریک جلسہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۱۴)

گرو جنہاندے ٹپنے چیلے جان شڑپ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک پنجابی مثل ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ جو وصف گرو میں ہوتا ہے وہی چیلے میں نمودار ہوتا ہے اس مثال کے موافق ہم جب کسی مرزائی کو جھوٹ بولتے سنتے یا دیکھتے ہیں تو ہمیں تعجب نہیں ہوتا بلکہ ہم یقین کرتے ہیں کہ یہ شخص واقعی پکا احمدی (مرزائی) ہے۔

اخبار فاروق قادیان کو اس کی شائستگی کی وجہ سے ہم نے عرصہ سے بائیکاٹ کر رکھا ہے مگر ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء کے پرچے میں ایک شخص کا دفتر اہل حدیث میں آنا، خط لانا، اور جواب پانا وغیرہ لکھا ہے۔ یہ ایسا جھوٹ اور افتراء اور بہتان ہے کہ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب میں ہم مجبور ہیں کہ اتنا کہیں کہ:
شخص مذکور ہماری مسجد میں آ کر فاروق میں مندرجہ فقرات پڑھے اور موکد بعذاب حلف اٹھائے کہ اگر یہ بیان خاص کر ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا ہے صحیح نہیں تو خدا دین و دنیا میں مجھ پر لعنت کرے۔

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

اس کے بعد اصل مطلب پر بھی غور کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۴)

مرزائی چال

لوگ کہتے ہیں دول یورپ سیاسی کاموں میں بڑی گہری چالیں چلتے ہیں۔ چلتے ہوں گے مگر ہم نے تو مذہبی میدان میں مرزائیوں جیسا سیاست دان کوئی نہیں دیکھا، لیکن ان کی چال کو سمجھنا کارے دارد۔

ایک بڑی چال ان کی یہ ہے کہ دنیا کو یہ دکھاتے ہیں کہ اسلام کی طرف سے مجیب اور مدافع ہم ہی ہیں۔ اسلام کے اشاعت کنندہ ہم ہی ہیں۔ دوسرے علماء محض کھانے پینے کے لئے ہیں۔ آج ہم ان کی ایک چال بتاتے ہیں جسے ناظرین بآسانی سمجھ سکتے ہیں۔

اخبار انقلاب مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے، ایک کھلی چٹھی بنام علماء ہند،

اس چٹھی کی تمہید میں جرمن میں مرزائیوں کے مسجد بنانے اور ان کی تبلیغ اسلام کا ذکر اجنبیانہ صورت میں کر کے مندرجہ ذیل مقصد اظہار کیا ہے:

کچھ عرصہ ہوا لندن کے ایک بدبخت ہفتہ وار اخبار، پیرسن ویکلی، نے اپنی دس فروری کی اشاعت میں رسول مقبول ﷺ کی سخت توہین تصاویر اور مضامین کے ذریعہ کی۔ میری نظر سے وہ پرچہ بھی گذر چکا ہے اس کے پڑھنے سے مجھے اس قدر غصہ آیا کہ الامان اور بعض اوقات تو عبدالرشید شہید کی روح میرے جسم میں سرایت کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتی ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ کچھ کرتے نہیں بنتی۔ اس ذلیل اخبار نے نہایت کمینہ اور سفا کانہ حملے حضرت خاتم الانبیا ﷺ پر کئے ہیں ہندوستانی اخبارات کے ذریعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں اس کے خلاف سخت اظہار نفرت کیا کیا گیا اور یہ سن کر مجھے از حد خوشی ہوئی کہ اس پرچہ کی ضبطی کا حکم بھی مل چکا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ جو کمینہ حملے رسول مقبول ﷺ کی ذات بابرکات پر کئے گئے ہیں ان کا جواب بھی لکھا گیا ہے یا نہیں۔ مجھے علماء ہند سے کامل توقع ہے کہ انہوں نے ان تمام ذلیل قصوں کو جو اس جریدہ میں درج کئے گئے ہیں حرف باطل کی طرح مٹا دیا ہوگا۔ مسجد برلن میں ہفتہ وار لائٹ (مرزائیہ جماعت لاہور کا اخبار) کا پرچہ میری نظروں سے گذرا اور مجھے یہ دیکھ کر بے حد خوشی ہوئی کہ اس میں تمام ذلیل اعتراضات کے دنداں شکن جواب موجود ہیں ۔صرف یہی نہیں بلکہ اڈیٹر جریدہ موصوف نے لائٹ کا یہ نمبر پیرسن ویکلی کو تحفۃً ..عطا کیا ہے۔ اور ایک کھلی چٹھی اس ذلیل ہفتہ وار اخبار کے نام لکھی ہے جس میں یہاں تک لکھا ہے کہ وہ لائٹ کا .. یہ پرچہ ویکلی کے ہر خریدار کو تحفتاً مفت دینا چاہتے ہیں۔ گو ان کی تعداد لاکھوں میں ہو۔ اڈیٹر لائٹ ڈاک وغیرہ کے اخراجات کا بھی ذمہ لیتے ہیں ۔اللہ اکبر! کتنی ہمت ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ ہمت ایک ایسی جماعت کی جانب سے ہو رہی ہے جس کو مسلمان کافر کہتے ہیں۔ امید ہے بلکہ یقین کامل ہے کہ علماء کرام دیوبند و بریلی نے خاص طور پر اور دوسرے اسلامی علماء نے عام طور پر اس سے بھی مضبوط ترین قدم اٹھایا ہوگا اور دنیا پر ثابت کر دیا ہوگا کہ اسلام ابھی زندہ ہے اور خدا کے فضل و کرم سے ہمیشہ زندہ رہے گا اور ترقی کرتا رہیگا اور ایسے ذلیل اور کمینہ پروپاگنڈہ سے اسلام کا بال بھی بیکا نہ ہوگا۔،

راقم مضمون کی غرض صرف یہ ہے کہ وہ انقلاب کے ناظرین تک مرزائی خدمت اسلام کا پروپیگنڈہ کرے ورنہ اگر وہ اسلام سے مدافعت علماء اسلام سے کرانا چاہتا تو اس کا فرض تھا کہ اخبار مذکور کا ترجمہ اردو میں چھاپ کر ہندوستان کے مشہور علماء کے پاس بھیج کر جواب طلب کرتا کیونکہ یہ کھلی بات ہے کہ علماء اسلام عام طور پر یورپ کی کوئی زبان نہیں جانتے پھر یہ کیا انصاف ہے کہ جس مضمون کی ان کو خبر ہی نہیں اس کا جواب علماء سے طلب کیا جائے اگر نہ دیں تو ان کو بدنام کریں۔ ممکن ہے مرزائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار لائٹ کے پاس بتبادلہ آتا ہو اس لئے اس نے جواب لکھ دیا لیکن عام طور پر تو علماء اس سے بے خبر ہیں۔ پھر جواب دیں تو کیا دیں اور کس زبان میں دیں؟

میں پوچھتا ہوں خدمت اسلام کا مقابلہ کرنا ہے تو ہندوستان میں آسان ہے حال ہی میں آریوں کی طرف سے دو کتابیں سخت ترین دل آزار نکلی ہیں۔

۱۔ رنگیلا رسول۔ ۲۔ کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن۔

ان دونوں کتابوں کے جواب کی کس قدر ضرورت تھی۔ پھر کیا کسی قادیانی یا لاہوری احمدی نے ان کا جواب دیا؟ دیا تو اہل حدیث نے دیا۔ کیا یہ خدمت اسلام نہ تھی؟ کیا یہ دو کتابیں مضر نہ تھیں؟ ہاں مرزائیوں نے شورش میں مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملا کر دوسری کتاب ضبط کرا دی، کیا اس سے اصل کتاب کا جواب ہو گیا؟

پس ہمارے احباب ان کی لاف گزاف متعلقہ اشاعت و تبلیغ سن کر صاف کہہ دیا کریں کہ اپنی اشاعت اسلام میں وہی قادیانی عقاید والا اسلام ہی پہنچاتے ہو گے پھر ہم پر کیا احسان ہوا؟ اسی کی تو ہمیں شکایت ہے

ناظرین کرام! نہ تو یورپ کو کسی مذہب پر توجہ ہے، نہ وہاں اشاعت اسلام کا میدان ہے۔ ہم بشہادت قادیانیہ اس پر کبھی مفصل لکھیں گے۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۴۔۵)

مرزا غلام احمد قادیانی کا جوڑ توڑ

(از نامہ نگار نامعلوم الاسم)

مرزا غلام احمد قادیانی کا سب سے بڑا دعوی، جسے ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا ہے، وہ مسیح موعود ہونے کا دعوی ہے۔ یعنی بزعم مرزا صاحب، مرزا صاحب ہی وہی مسیح ہیں جن کی آمد کے متعلق ہمارے نبی اکرم ﷺ نے وعدہ دیا ہے کہ وہ قیامت کے قریب نازل ہوں گے۔ چنانچہ روایات مسلّمہ مرزا صاحب ہمیں بھی مسلّم ہیں۔ اب ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے روایات دربارہ مسیح موعود کو کس رنگ میں مانا ہے؟ اور اپنے اوپر چسپاں کرنے کی کوشش کی ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصانیف دیکھنے سے یہی پتہ چلتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے تمام روایات کو ان کے اصل الفاظ میں نہیں مانا بلکہ ہر روایت کو توڑ مروڑ کر مانا ہے اور اپنے اوپر چسپاں کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔...

حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ خدا کی قسم تم میں ابن مریم حکم، عادل ہو کر نازل ہوگا خنزیروں کو قتل کرے گا، سولی کو توڑے گا اور مال تقسیم کرے گا اور زمین کو عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ ابن مریم پھر شادی کرے گا اسکے اولاد ہوگی، زمین میں ۴۵ سال ٹھہرے گا اور میرے مقبرے میں میرے ساتھ دفن کیا جائے گا۔

یہ ایسی روایات ہیں جو کہ مرزا صاحب قادیانی خود صحیح تسلیم کرتے ہیں بلکہ ان ہی سے اپنے دعوے کو ثابت کرتے ہیں اور مخالفوں کے اعتراضوں کو محمدی بیگم کے نکاح کے بارہ میں رد کرتے ہیں۔ وغیرہ

اب ہم مرزا غلام احمد صاحب کے ابتدائی اور آخری دعاوی کو دیکھتے ہیں تو سب کے سب موڑ توڑ سے ہی ثابت کئے گئے ہیں چنانچہ ہم مرزا صاحب کے ایک ایک دعوی کو لیتے ہیں اور ثابت کرتے ہیں کہ واقعی مرزا صاحب قادیانی نے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

کو بالکل سچ کر دکھایا ہے اور اس محاورے کی تصدیق پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

مرزا صاحب کے دعاوی پیش کرنے اور پرکھنے سے پہلے اتنی عرض کئے دیتا ہوں کہ مختصر اشارات سے کام لیا جائے گا العاقل تکفیہ الاشارۃ

مرزا صاحب کے حالات جاننے والوں کو یہ تو معلوم ہے کہ آپ کی ماں کا نام مریم نہ تھا۔ اس سے نہ تو مرزا صاحب کو خود اور نہ ہی ان کے مریدوں کو انکار ہے۔ مگر آپ مرزا صاحب کی تصانیف دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ کس توڑ موڑ سے مرزا صاحب قادیانی نے پہلے اپنے آپ کو مریم اور پھر ابن مریم ثابت کیا ہے۔

یہ ہے خشت اول جو کہ ٹیڑھی رکھی گئی۔ اب دوسری اینٹوں کو دیکھتے جائیں جن سے عمارت کو مکمل کیا ہے۔ وہ سب کی سب ٹیڑھی ہی ٹیڑھی ہیں ایک بھی سیدھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔

اب دوسری اینٹ ملاحظہ کیجئے کہ ابن مریم، جن کے نزول کا وعدہ دیا گیا ہے وہ حکم اور عادل ہوں گے خنزیروں کو قتل کریں گے سولی کو توڑیں گے۔ زمین کو انصاف سے بھر دیں گے۔ لوگوں میں مال تقسیم کریں گے۔ جزیہ معاف کر دیں گے۔ لڑائی موقوف ہو جائے گی۔

لیکن سب کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب کو کہیں کی بادشاہت تو نصیب نہ تھی کہ وہ انصاف اور فیصلے کر کے حکم و عادل کہلاتے، خنزیروں کو قتل کر دیتے صلیب کو توڑ دیتے اور نہ ہی خزانے پاس تھے کہ لوگوں میں روپیہ تقسیم کرتے بلکہ الٹا مریدوں سے روپیہ سمیٹتے رہے۔ نہ ہی جزیہ معاف کیا اور نہ ہی لڑائیاں بند ہوئیں۔ بلکہ مرزا صاحب کی زندگی میں لڑائیاں ہوئیں اور بعد میں جنگ عظیم نے ۱۹۱۴ء میں دنیا میں ایسی کھلبلی مچادی کہ الامان والحفیظ۔ بلکہ اس کی چنگاریاں چند سالوں تک آ کر سلگ پڑیں اور دنیا کے خرمن عیش و آرام کو بھسم کر ڈالیں تو کچھ عجب نہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کو بادشاہت ملنا تو ایک طرف دنیا بھر کے مسلمان آج دوسری قوموں سے کمزور ہو گئے ہیں، خود جزیہ معاف کرنے کی بجائے خود مسلمان ہو کر غیر مسلموں کو جزیہ (ٹیکس) دیتے ہیں۔ مرزا صاحب مال تقسیم کرنے کی بجائے مال اکٹھا کرتے رہے اور انصاف و عدل کی بجائے اپنے دو بیٹوں اور ایک بیوی کو اس وجہ سے عاق اور محروم الارث کر دیا کہ انہوں نے محمدی بیگم کے نکاح میں ان کی کوئی مدد نہ کی لیکن مرزا صاحب اور ان کے مرید اسے عین انصاف سمجھتے ہیں یا للعجب

دوسری روایت میں ہے کہ وہ شادی کریں گے، اولاد ہوگی، ۴۵ سال زمین میں ٹھہریں گے اور میرے مقبرے میں مدفون ہوں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے محمدی بیگم کے نکاح کے اعتراضوں کے جواب میں اس حدیث کو پیش کیا تھا۔ سو وہ ہر ایک کو معلوم ہے کہ مرزا صاحب ساری عمر اسی انتظار میں رہے کہ یہ نکاح ہو۔ مگر نہ ہوا۔ ہاں مریدوں نے موڑ توڑ کر یہ کہہ دیا کہ مرزا صاحب قادیانی کا لڑکا در لڑکا اور محمدی بیگم کی لڑکی در لڑکی کی شادی ہوگی، اگر ایسے ہو بھی جائے تو گویا موڑ توڑ کر کے ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیماں کا پشیماں ہونا

لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اس نکاح سے کیا فائدہ؟ کیونکہ روایت کے مطابق تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اپنا نکاح ہونا چاہیے تھا نہ کسی اور کا۔ چنانچہ استاد ذوق کیا اچھا کہتے ہیں:

جاتے ہوائے شوق میں ہیں اس چمن سے ذوق
ہماری بلا سے باد صبا اب کبھی چلے

غرض نہ تو مرزا صاحب کا روایت کے مطابق جیسا کہ مرزا خود مانتے ہیں نکاح ہی ہوا اور نہ ہی روایت والی موعودہ بیوی سے کوئی اولاد ہوئی، ہاں دوسری بیویوں سے اولاد موجود ہے اس لئے وہ توڑ موڑ کر پیش کی جاسکتی ہے اور پیش کی جارہی ہے:

ببیں تفاوت راہ از کجا است تا کجا

ابن مریم کا زمین میں ۴۵ برس رہنا، سو ہمارے عقیدہ کے مطابق مسیح ابن مریم دوبارہ نازل ہونے کے بعد ۴۵ برس کی عمر پاکر وفات پائیں گے لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے توڑ موڑ کے مطابق مدعی مسیحیت کی عمر صرف پنتالیس سال ہونی چاہیے یا اسکے دعوی مسیحیت کو کم از کم ۴۵ برس کا عرصہ ہونا چاہیے اور پھر اس کی وفات ہونی چاہیے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اپنی عمر کہیں ۷۶ کہیں ۶۶ غرض کہیں کچھ اور کہیں کچھ اور دعوی کی مدت بقول مریداں ۳۳ سال، سو اس اختلاف سے ظاہر ہے کہ ۴۵ سال کسی صورت میں نہیں ہوتے۔

مسیح موعود کا رسول اللہ ﷺ کے مقبرے میں دفن ہونا، سو آپ پر واضح ہے کہ مرزا صاحب لاہور مرکر خرد جال پر سوا ہوکر بٹالے اور پھر قادیان پہنچائے گئے اور وہیں سپرد خاک کئے گئے۔ لیکن مریدان باصفا نے رسول اکرم محمد مصطفیٰ ﷺ کے مقبرے میں دفن ہونے کے متعلق جن موڑوں اور توڑوں سے کام لیا ہے وہ سب کو معلوم ہے۔ کیوں نہ ہو:

بڑے میاں تو بڑے میاں چھوٹے میاں سبحان اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرو جنہاں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ

الغرض اس مختصر تبصرے سے آپ کو معلوم ہو گیا ہو گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عمارت بمصداق:

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ساری کی ساری ٹیڑھی اور مختلف موڑوں اور توڑوں سے بنائی گئی ہے۔ اگر کسی کو اس میں شک ہو تو مرزا صاحب کی تصانیف سے ہر بات کے موڑ اور توڑ دیکھ سکتا ہے کہ کس طرح مرزا قادیانی نے ہر ایک بات کو الٹ دیا ہے جس کا نام تحریف ہی ہو سکتا ہے کیونکہ تحریف کے معنی ہیں بالکل بدل دینا، یا الٹ دینا۔ چنانچہ ابن مریم کی بجائے ایک اور شخص جسے اس کے ساتھ دور کی بھی نسبت نہیں، قرار دیا گیا

مال جسے روپیہ اور دولت کہتے ہیں اس کا مطلب معارف لیا گیا۔ خنزیر اور سؤر سے انسان مراد لئے گئے۔ قس علیها البواقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۶۔۸)

سردار کھڑک سنگھ اور میاں محمود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے اردگرد سکھوں کی آبادی بکثرت ہے عرصہ سے ان کی باہمی چپقلش رہتی ہے چند روز ہوئے قادیان کے قریب کہیں سکھوں کا دیوان (جلسہ) ہوا جس میں سردار کھڑک سنگھ نے (بقول میاں محمود احمد) کہا کہ:

احمدی اگر ظلم سے باز نہ آئے تو ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ وغیرہ

اس کے جواب میں میاں محمود احمد نے ایک ٹریکٹ چو ورقہ شائع کیا ہے اور ہمارے پاس بغرض اشاعت بھی بھیجا ہے جو صاحب اسے دیکھنا چاہیں وہ قادیان کے دفتر امور عامہ سے منگا لیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم تو اس نزاع سے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ مرزا صاحب متوفی اپنے دعوی میں سچے نہ تھے کیونکہ انہوں نے کہا تھا میرے زمانہ میں سارے کفریہ مذاہب مٹ کر ایک مذہب (اسلام) ہو جائے گا (چشمہ معرفت)۔

بجائے اس کے ہم دیکھتے ہیں خود قادیان میں اور قریب قادیان میں غیر اسلام مذاہب بکثرت ہیں بلکہ احمدیوں کو دھمکیاں دیتے ہیں۔

ایں چہ بو العجبی ست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۸)

ڈیرہ غازی خان میں مباحثہ مرزائیہ

بتاریخ ۲۳ مئی ۱۹۳۴ء ڈیرہ غازی خان میں جماعت اہل حدیث اور امت مرزائیہ کے مابین مسئلہ صداقت مرزا پر ایک زبردست مناظرہ ہوا الحمد للہ کی حق کو نمایاں فتح ہوئی اور باطل مغلوب ہوا۔ عوام پر اس مناظرے کا اثر بہت اچھا ہوا اور لوگ مرزائیت سے متنفر ہو گئے۔ راقم: ابو خالد مبلغ از ڈیرہ غازی خان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۱۴)

دفع افتراء

الفضل ۲۲ مئی ۱۹۳۴ء میں انجمن تبلیغ الاسلام کلکتہ کا فرار تحریر کیا گیا ہے، یہ بات بالکل سفید جھوٹ ہے۔ نہ انجمن نے مناظرہ سے گریز کیا نہ مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری نے انکار کیا بلکہ خود مولوی سلیم (مرزائی) کلکتہ میں آکر ہماری گرفت میں پھنس گیا۔ راقم: سکرٹری تبلیغ الاسلام کلکتہ جیت پور سراج بلڈنگ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۱ ص ۱۴)

مالیخولیائی نبوت

انّك لعلى خلق عظيم کی بدترین مثال

حکیم عبدالرحمٰن صاحبؒ خلیق تیجہ کلاں ضلع گورداسپور لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر کے ناظرین جانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی نسبت ہماری تحقیق یہ ہے کہ آپ مراقی انسان تھے جس کا ثبوت ہم نے کئی طرح پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہے یہاں تک کہ مرزائی حضرات کو بھی سوائے خاموشی کے اور کوئی چارہ نظر نہ آیا۔

چنانچہ ان کی خاموشی نے ہمارے عندیہ کو اور بھی واضح کر دیا آج ہم ایک جدید طرز سے مرزا صاحب قادیانی کی مراقیت اور ماؤف الدماغی کو طشت از بام کرتے ہیں۔ پس ناظرین بغور پڑھیں۔ مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

زنا کاروں اور بدکاروں کی اولاد حرام زادوں کے علاوہ تمام مسلمان مجھے قبول کرتے ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۷)

پھر ارشاد ہوتا ہے کہ:

جو شخص ہماری فتح کا قائل نہ ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اسے ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور وہ حلال زادہ نہیں حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہیں کرتا۔ (انوار الاسلام۔ص ۳۰)

دوسری کروٹ یوں لیتے ہیں؛

میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی عورتیں کتیوں سے بدتر ہیں

(نجم الہدی۔ص ۱۰)

حضرات علماء کرام کی خاطر مدارات ان الفاظ سے کرتے ہیں:

اے بدذات فرقہ مولویاں، یہودی خصلتو، ظالم مولویو! تم نے بے ایمانی کا پیالہ پی لیا۔ (انجام آتھم۔ص ۲۱)

تم کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہو۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

ذلت کے سیاہ داغ تمہار منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

بے ایمانو نیم عیسائے دجال کے ہمراہیوں اسلام کے دشمنو۔

(اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ ۵)

ناظرین کرام! دنیا بھر کے انبیاء کرام کے مظہر۔ صحیح عکس اور مثیل کی مندرجہ بالا عبارت نظر کے سامنے رکھیں اور مندرجہ ذیل حقائق کی روشنی میں آپ کا موازنہ کر کے نتیجہ نکالیں کہ آیا آپ (مرزا) مسیح مہدی نبی رسول محدث ابن اللہ مظہر خدا ثابت ہوتے ہیں یا پاگل مجنون مخبوط الحواس اور مراقی۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور! منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

قرآن کریم میں وارد ہے

لا تسبّوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبّوا اللہ عدواً بغیر علم ۔ (یعنی تم مشرکوں کے بتوں کو بھی گالی نہ دو کیونکہ پھر اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ محض لاعلمی کے باعث تمہارے خدا کو ہدف دشنام بنالیں گے)۔

پھر فرمایا:

قل لّعبادی یقولوا الّتی ھی احسن انّ الشّیطان ینزع بینھم انّ الشّیطان کان للانسان عدوا مبینا (الاسراء: ۵٤) یعنی اے محمد ﷺ میرے بندوں کو کہہ دے کہ بات بہت اچھی کیا کریں سخت کلامی نہ کریں اسطرح شیطان ان میں عداوت ڈلوادے گا بے شک شیطان انسان کا ظاہر دشمن ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

لیس المومن باالطعان ولا باللعان ولا الفاحش ولا لبذی۔ یعنی طعن کرنے والا اور لعنت کرنے والا گالی دینے والا اور زبان درازی کرنے والا مومن نہیں۔

پھر فرمایا:

اکمل المومنین ایماناً احسنھم خلقاً

(یعنی مسلمانوں میں کامل الایمان وہی ہے جس کے اخلاق اچھے ہوں)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں:

اخلاقی معلم کا فرض ہے کہ پہلے اخلاق کریمہ خود دکھلائے (چشمہ مسیحی ص ۹)

پھر بڑے زور سے مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

گالیاں دینا اور بدزبانی کرنا طریق شرافت نہیں۔ (اربعین نمبر ۳)

پھر مرزا صاحب قادیانی نے یوں لکھا ہے کہ:

تجربہ شہادت دیتا ہے کہ بدزبان انسان کا انجام اچھا نہیں ہوتا پس اپنی زبان کی چھری سے بدتر کوئی چھری نہیں (چشمہ معرفت۔ ص ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محترم ناظرین مندرجہ بالا آیات قرآنیہ واحادیث نبویہ واقوال مرزا سے معلوم ہوا کہ بدخلق انسان ایمان دار بلکہ شریف بھی نہیں ہوتا بلکہ وہ غیر شریف۔ گم کردہ راہ، گمراہی اور ضلالت کے تاریک گڑھے میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ نیز یہ کہ کوئی شخص جو صحیح الدماغ ایمان دار شریف اور مومن ہو وہ بدزبان اور بدخلق نہیں ہوتا۔

حاصل یہ کہ راہ راست کی حمایت کرنا صراط مستقیم پر گامزن صحیح الدماغ اور شریف انسان اس واسطے بدخلق نہیں ہوتا کہ وہ اپنی صحیح الدماغی کے باعث احکام قرآنیہ واحادیثیہ کو سمجھنے کی استعداد رکھتا ہے برخلاف ازیں جو شخص بدزبان اور بدخلق ہو وہ قطع نظر اس کے کہ نبی اور رسول ہو سکے صحیح معنوں میں مسلمان بلکہ صحیح الدماغ کہلانے کا مستحق بھی نہیں۔ طب کی کتابوں میں یہ امر بڑی وضاحت سے بیان کردیا گیا ہے کہ مخبوط الحواس انسان بدخلق زشت خو اور بدزبان ہوتا ہے۔ صرف چند شہادات ملاحظہ ہوں

۱۔ مریض بغایت ترش رو و بدخلق باشد (اکسیر اعظم)

۲۔ مریض کے مزاج میں غصہ اور اخلاق میں درندگی ہوتی ہے (شرح اسباب)

۳۔ مریض ترش رو ہوتا ہے اور اخلاق بگڑ جاتے ہیں (طب اکبر)

۴۔ مریض ترش روئی اختیار کرلیتا ہے (میزان الطب)

مرزائی دوستو! تم کب تک اپنی ہٹ پر قائم رہو گے یاد رکھو ایک روز تم اس احکم الحاکمین کے روبرو پیش ہونے والے ہو جو بذات الصدور ہے جو انسان کے ظاہر و باطن کو جانتا ہے اور جس سے کوئی راز پوشیدہ نہیں۔ اگر پھر تم

اقرأ کتابك کفی بنفسك

کا نعرہ سن کر پشیمانی ظاہر کرو گے تو یہی عرض کیا جائے گا

کی مرے قتل کے بعد اس نے جفا سے توبہ
ہائے اس زود پشیمان کا پشیمان ہونا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۳۴ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۲ ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے اضغاث احلام از ازالہ اوہام

جناب مولوی محمد علیؒ تارکش جے پور سے لکھتے ہیں کہ ازالہ اوہام دراصل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خیالات پریشان کا مجموعہ ہے اور اس میں انہوں نے لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ پر ابن مریم و دجال اور اس کے گدھے اور یاجوج ماجوج اور دابۃ الارض کی اصل کیفیت و ماہیت کما حقہ ظاہر نہیں ہوئی۔ (معاذ اللہ) بلکہ قوائے انسانی کے ذریعہ سے جہاں تک ممکن تھا، اجمالی طور پر آپ کو سمجھایا گیا مگر آپ (مرزا) پر تمام کیفیت من وعن منجلی ہوگئی۔ گویا مرزا صاحب نبیؐ کی ذات گرامی سے بھی بالاتر ہیں کہ جن نکات کے سمجھنے سے آپؐ عاجز رہے وہ مرزا کو بلا کسی اشکال کے کما حقہ سمجھ آجائیں'۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تحریر فرماتے ہیں:

''آنحضرت ﷺ پر ابن مریمؑ اور دجال کی حقیقت کاملہ بوجہ نہ موجود ہونے کسی نمونہ کے ہو بہو منکشف نہ ہوئی۔ اور نہ دجال کے ستر باع گدھے کی اصل کیفیت کھلی۔ اور یاجوج ماجوج کی عمیق تہہ تک وحی الٰہی نے اطلاع دی ہے اور نہ ''دابۃ الارض'' کی ماہیت ''کما ھی'' ہی ظاہر فرمائی گئی اور صرف امثلہ قریبہ اور صور متشابہ اور امور متشاکہ کے طرز بیان میں جہاں تک غیب محض کی تفہیم، بذریعہ انسانی قویٰ کے ممکن ہے، اجمالی طور پر سمجھایا گیا ہو تو کچھ تعجب کی بات نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ٦١١)۔

مرزا صاحب قادیانی نے یہ احتمالاً لکھا ہے تاکہ تاویل کی گنجائش باقی رہے' ورنہ رسول اللہ ﷺ کی ذات اقدس پر پورا حملہ کیا ہے کہ حضور ﷺ کے قوائے انسانی اتنے ضعیف رکھے جائیں کہ صرف فقدان مثال کی وجہ سے مذکورہ امور سمجھ میں نہ آویں اور نہ وحی الٰہی اس کو حل کر سکے۔ مگر مرزا جی کی ہستی اکمل عقدہ لاینحل کو ایک ادنی التفات کے ساتھ سمجھ کر اپنے اقوال متضادہ کے ساتھ اس کی تشریح فرما دیں۔

پھر مرزا غلام احمد قادیانی صاحب نے مسیح موعود کے متعلق لکھا ہے:

''اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح علیہ السلام کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے جو ہمارے ایمانیات کی کوئی جزو یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو۔ بلکہ صدہا پیش گوئیوں میں سے ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت اسلام سے کچھ تعلق نہیں۔ جس زمانہ تک یہ پیش گوئی بیان نہیں کی گئی تھی اس زمانہ تک اسلام کچھ ناقص نہیں ہوا تھا اور جب بیان کی گئی تو اسلام پر کچھ کامل نہیں ہوا"۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۱۴۰)

اور پھر اسی کتاب میں مرزا صاحب قادیانی اس کے الٹ لکھتے ہیں:

"ایسی متواتر پیش گوئیوں کو جو خیر القرون میں ہی تمام عالم اسلام میں پھیل گئی تھیں اور مسلمات میں سے سمجھی گئی تھیں یہ بات پوشیدہ نہیں کہ مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے بالاتفاق قبول کر لیا ہے اور جس قدر صحاح میں پیش گوئیاں لکھی گئی ہیں کوئی پیش گوئی اس کے ہم پلہ اور ہم وزن ثابت نہیں ہوئی۔ تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۵۷۷)

اور اپنے دعویٰ مسیحیت کے متعلق مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

"واضح ہو کہ یہ بات نہایت صاف اور روشن ہے کہ جنھوں نے اس عاجز کا مسیح موعود ہونا مان لیا ہے وہ لوگ ہر ایک خطرہ کی حالت سے محفوظ اور معصوم ہیں۔ اور کئی طرح کے ثواب اور اجر اور قوت ایمانی کے مستحق ٹھہر گئے"

(ازالہ اوہام۔ صفحہ ۱۷۹)

اور یہ کہ ہاں تیرہویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلائیں"۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۱۸۵)

اور "الہام 'جعلناك المسيح ابن مريم' ہم نے تجھے ابن مریم بنایا"۔

(ازالہ اوہام' صفحہ ۶۳۴ و ۶۷۴)

اور "اس امت میں سے ایک کو مسیح ابن مریم بنا کر بھیجا" (ازالہ اوہام صفحہ ۷۰۰)

مذکورہ بالا عبارات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی مسیحیت اور اس کے دلائل بیان کرنے میں کوئی دقیقہ اٹھا کر نہیں رکھا بلکہ اپنی امکانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوشش صرف کردی ہے۔ مگر سچ ہے: دروغ گورا حافظہ نہ باشد،

بجائے اس کے کہ کوئی دوسرا شخص مدمقابل بن کر آپ کے اس خیال خام و تصور ناتمام کی تردید کرے، بے چارے خود ہی اپنی بیخ کنی اس طرح کرتے ہیں:

"اے برادران دین! علمائے شرع متین! آپ صاحبان میری معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں۔ اس عاجز نے مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو کہ کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں"۔ (ازالہ اوہام' صفحہ ۱۹۱)

یعنی مرزا صاحب نے مسیح ابن مریم بننے سے انکار ہی نہیں کیا بلکہ کھلے الفاظ میں ان کے مسیح جاننے اور ماننے والے کو مفتری، کذاب، کم فہم سے تعبیر کیا ہے۔ واقعی ہم بھی مرزا صاحب کے اس قول کی داد دیتے ہیں لیکن دریافت طلب یہ امر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا ملہم مذکورہ بالا صفات میں سے کونسی صفت کے ساتھ متصف ہے جس نے مرزا موصوف پر اتنا ظلم ڈھایا کہ "جعلناك المسيح ابن مريم" کا الہام مرزا صاحب قادیانی کے قلب میں پھونک دیا کہ جس کی وجہ سے مرزا غلام احمد صاحب کو اور اس کے معتقدین کو مفتری و کذاب وغیرہ بننا پڑا"۔

دجال کے بارے میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

دجالیت حقیقت میں یہودیوں ہی کا ورثہ ہے اور ان سے نصاریٰ کو پہنچا اور دجال اس گروہ کو کہتے ہیں جو کذاب ہو اور زمین کو نجس کرے اور حق کے ساتھ باطل کو ملا دے۔ سو یہ صفت حضرت مسیح کے وقت میں یہودیوں میں کمال درجہ پر تھی۔ پھر نصاریٰ نے ان سے لے لی۔ (ازالہ اوہام۔ ص ٦٤٧)۔

آگے چل کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں۔

ہمارے نزدیک ممکن ہے کہ دجال سے مراد با اقبال قومیں ہوں اور گدھا ان کا یہی ریل ہو جو مشرق اور مغرب کے ملکوں میں ہزارہا کوسوں تک چلتی دیکھتے ہو۔ (ازالہ اوہام ص ۱۴۷)۔

مگر افسوس ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود اس خر دجال پر بطیّب خاطر سوار ہوتے رہے۔

قرآن وحدیث کا مقابلہ کرتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب رہیں حدیثیں، سو سب سے اول یہ بات سوچنے کے لائق ہے کہ قرآن کریم کے مقابلہ پر حدیثوں کی کیا قدر و منزلت ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۵۲۸)

اور ذرا آگے چل کر مرزا صاحب لکھتے ہیں

اور ظاہر ہے کہ ہم مسلمانوں کے پاس وہ نص جو اول درجہ پر قطعی اور یقینی ہے قرآن ہے۔ احادیث اگر صحیح بھی ہوں تو مفید ظن ہیں ''والظن لا یغنی من الحق شیئا۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۵۴)

اور اس کے خلاف اسی کتاب میں مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

اب سمجھنا چاہیے کہ گو اجمالی طور پر قرآن شریف اکمل و اتم کتاب ہے مگر ایک حصہ کثیرہ دین کا اور طریقہ عبادت وغیرہ کا مفصل مبسوط طور پر احادیث سے ہی ہم نے لیا ہے۔ اور اگر احادیث کو ہم بکلی ''ساقط الاعتبار'' سمجھ لیں تو پھر اس قدر بھی ثبوت دینا مشکل ہو جائے گا کہ درحقیقت حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ اور عثمان ذوالنورینؓ اور جناب علی کرم اللہ وجہہ آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام اور امیر المومنین تھے اور وجود رکھتے تھے۔ صرف فرضی نام نہ تھے کیونکہ قرآن کریم میں ان میں سے کسی کا نام نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ صفحہ ۵۵۷)

لفظ ''توفی'' پر بحث کرتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

''بعض چالاکی سے قرآن شریف کے کھلے کھلے ثبوت پر پردہ ڈالنا چاہتے ہیں کہ ''توفی'' کا لفظ لغت کی کتابوں میں کئی معنوں میں آیا ہے حالانکہ اپنے دلوں میں خوب جانتے ہیں کہ جن لفظوں کو قرآن شریف اصطلاحی طور پر بعض معنی کے لیے خاص کر لیتا ہے اور اپنے متواتر بیان سے بخوبی سمجھا دیتا ہے کہ فلاں معنی کے لیے اس نے فلاں لفظ خاص کر رکھا ہے۔ اس معنی سے اس لفظ کو صرف اس خیال سے پھیرنا کہ کسی لغت کی کتاب میں اس کے اور بھی معنی آئے ہیں صریح الحاد ہے۔ مثلاً کتب لغت میں اندھیری رات کا نام کافر ہے مگر قرآن شریف میں کافر کا لفظ صرف کافر دین یا کافر نعمت پر بولا گیا ہے۔ اب اگر کوئی شخص کفر کا لفظ الفاظ مروجہ فرقان سے پھیر کر اندھیری رات اس سے مراد لے اور یہ ثبوت دے کہ لغت کی کتابوں میں یہ معنی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں تو سچ کہو کہ اس کا یہ ملحدانہ طریق ہے یا نہیں"۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۴۶۶)

اور پھر خود اپنے ہی بیان کردہ اصول کی مخالفت کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"اگر یہ کہو کہ معجزہ کے طور پر مردے زندہ ہوتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ حقیقی موت نہیں ہو گی۔ بلکہ غشی یا نیند وغیرہ کی قسم سے ہو گی۔ کیونکہ "مات" کے معنی لغت میں نام کے بھی ہیں۔ دیکھو قاموس۔

(ازالہ اوہام صفحہ ۶۴۰)۔

اور قصہ غدیر وغیرہ جو قرآن کریم میں ہے اس بات کے مخالف نہیں کیونکہ لغت میں موت بمعنی نوم اور غشی میں بھی آیا ہے۔ (ازالہ اوہام صفحہ ۶۶۶)

(محمد علی صاحب کہتے ہیں) اب انصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے شیدایان مرزا خود ہی انصاف کریں کہ مذکورہ بالا عبارات سے کون ملحد و بے دین ثابت ہو رہا ہے کہ ایک اصطلاح قرآنی ہی نہیں بلکہ اصطلاح عوام کے خلاف بار بار فرمایا جا رہا ہے قاموس دیکھو۔ ہاں ہم قاموس دیکھتے ہیں آپ بھی اپنی کتاب "ازالہ اوہام" کا صفحہ ۴۶۶ دیکھیں تاکہ آپ کی یاد از سر نو تازہ ہو جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۳۴ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۲ صفحہ ۸-۱۰)

دربارہ آتھم، مرزا کے اقوال فی الالہام پر تبصرہ۔ا

جناب مولوی محمد مہر الدینؒ صاحب میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزائیوں کی دونوں پارٹیوں سے گذارش ہے کہ خاکسار راقم کے اشکال مندرجہ ذیل کی نسبت اپنی بیش قیمت آراء کا اظہار کر کے مشکور فرماویں کہ ان اقوال میں کس قدر راستی کی جھلک ہے خصوصاً مولوی غلام مصطفیٰ بدوملہی سے جنھوں نے ایک دفعہ فدوی کی طرف نظر عنایت کی تھی مگر بعد ازاں ایسے سوئے کہ گویا....اور جس پرچہ میں اس کا اندراج ہو، اگر مفت نہیں تو قیمتاً ہی خاکسار کو بھیجا جاوے۔

قولہ فی الالہام نمبرا

جو فریق جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے پندرہ مہینہ میں ہاویہ میں گرایا جاوے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔

مرزا صاحب ہاویہ کے معنی دوزخ کے نہیں لیتے، بلکہ فرماتے ہیں کہ اس سے پریشانی مراد ہے جس میں آتھم مبتلا ہوا۔ اگرچہ آتھم صاحب کی پریشانی اس کے سفر کرنے سے ظاہر ہوتی ہے مگر مرزا صاحب کی پریشانی بھی کم نہ تھی اس لئے کہ ان کو یہ خوف لگا ہوا تھا کہ اگر یہ پیش گوئی صحیح نہ نکلی تو عمر بھر کا بنا بنایا کام بگڑ جائے گا اور ذلت کی تو انتہاء نہیں کیونکہ خود ان کا اقرار ہے (منہ کالا کیا جائے وغیرہ) اور ظاہر ہے کہ غیور طبیعتوں کو جان سے زیادہ عزت ریزی کا خوف ہوتا ہے خصوصاً ایسے موقع میں کہ ایک طرف تمام پادری نظر لگائے ہوئے ہیں اور دوسری طرف تمام مسلمان ہمہ تن چشم و گوش ہیں کہ دیکھئے اس پیش گوئی کا کیا حشر ہوتا ہے پھر خوف صرف ذلت ہی کا نہیں بلکہ جان کا خوف اسی الہام کے ایک گوشے میں دکھائی دے رہا ہے کیونکہ پھانسی کا دستاویزی اقرار خصم کے ہاتھ میں موجود ہے۔ ہر چند مرزا صاحب اس موقع پر اپنا اطمینان بیان کریں مگر جب ہم دیکھتے ہیں کہ پیش گوئی کا وجود نہیں ہوا تو سرے سے اس کے الہام ہونے میں شک پڑ گیا اور بغیر الہام کے ایسے موقعوں میں اطمینانی حالت نصیب نہیں ہوسکتی۔ رہا جھگڑا شرط کا سو اگر اس سے توقع کامیابی کی رکھی بھی جاوے تو ایک ضعیف احتمال ہے جس پر وثوق نہیں ہوسکتا اور یہ بات ظاہر ہے کہ جہاں احتمال ضرر جانی اور بے عزتی ہو تو فکر غالب ہو جایا کرتی ہے۔ چہ جائے کہ احتمال ضرر ہی غالب ہو۔ غرض ان تمام قرائن سے عقل گواہی دیتی ہے کہ جس مدت میں آتھم صاحب پریشان رہے مرزا صاحب بھی بمقتضائے الحرب سجال، کے پریشانی باطن میں کم نہ تھے اور لفظ ہاویہ دونوں پر منطبق ہے۔

قولہ فی الالہام نمبر۲

اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی۔

اس کا ظہور مرزا صاحب ہی کی تحریر سے ہو گیا اور یہ فقرہ تو خاص مرزا صاحب سے تعلق رکھتا ہے کیونکہ فریق مخالف اپنے کو کامیاب سمجھ رہا ہے اور خوش ہے اور مرزا صاحب کو ضرورت محسوس ہوئی کہ فریق ثانی کو گالیاں دیں۔ یہ کوئی نئی بات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ۔عقلی معجزات اکثر الٹ بھی جاتے ہیں چنانچہ مسیلمہ کذاب کے معجزوں میں یہ بات ثابت ہے کہ اس نے کسی کی آنکھ میں آشوب دفع ہونے کی غرض سے آب دہن لگایا اس کا اثر یہ ہوا کہ وہ شخص اندھا ہی ہوگیا ۔ علاوہ ازیں بہت نظائر ہیں کہ عقلی معجزات کا اثر منعکس ہوجاتا ہے ۔

قولہ فی الالہام نمبر ۳

جو شخص سچ پر ہے اور سچے خدا کو مانتا ہے اس کی اس سے عزت ہوگی ۔

اگر چہ مرزا صاحب قادیانی اس وقت توحید کی کی جانب ہیں مگر چونکہ اس سے صرف اپنی عیسویت کا اثبات ہے اس جہت سے باطل ان پر محیط اور شامل ہوگیا جیسا کہ حضرت علیؓ نے خوارج کے استدلال کے جواب میں فرمایا تھا کہ کلمة حق ارید بھا الباطل پھر جب مشاہدے سے ثابت ہوگیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی کمال درجے کی ذلت ہوئی جس کا اظہار خود فرماتے ہیں تو بحسب قیاس ان کا سچ پر ہونا بھی باطل ہوگیا کیونکہ اگر سچ پر ہوتے تو اس الہام کے مطابق عزت ہوتی ۔ادنی تامل سے ناظرین پر منکشف ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حق پر نہ ہونا انہیں کے الہام سے ثابت ہے ۔

قولہ فی الالہام نمبر ۴

اور اس وقت جب پیش گوئی ظہور میں آئے گی بعض اندھے سوجاکھے کئے جائیں گے اور بعض لنگڑے چلنے لگیں گے اور بعض بہرے سننے لگیں گے ۔

پیش گوئی کا صدق ۱۵ مہینہ کے گذرنے پر منحصر تھا ۔پس مشاہدے سے اور ہزاروں بلکہ لاکھوں گواہوں سے اس کا کذب ظاہر ہوگیا ۔ پس ظہور پیش گوئی کے وقت بے شک بعض اندھے جن پر پورا حال مرزا صاحب کا منکشف نہیں ہوا تھا اور ان کی طرف کھسکتے جارہے تھے ضرور سوجاکھے ہوگئے اور حق کی راہ چلنے اور حق باتیں سننے لگے کیونکہ حق پسند طبیعتوں کا خاصہ ہے کہ جب ایسی کھلی نشانی دیکھ لیتے ہیں تو حق کی جانب حرکت کرتے ہیں چنانچہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۲ میں خود تحریر فرماتے ہیں کہ اس پیش گوئی کی وجہ سے بعض مرید برگشتہ ہوگئے ، یعنی اندھے سوجاکھے ہوگئے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قولہ فی الالہام نمبر ۵

اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو میں ہر سزا کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔

ظاہر ہے کہ اللہ جل شانہ نے ایسا ہی کیا کہ پیش گوئی جھوٹی نکلی۔ عجیب خدا کی قدرت ہے کہ یہ الہام کس غرض سے بنایا گیا تھا اور انجام کس حسن وخوبی سے ہوا۔

اس کی عبارت سے ظاہر ہے کہ اگر بقول مرزا صاحب اس الہام کو آسمانی بھی فرض کرلیں تو بھی اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی فضیلت اور حقانیت ثابت نہیں ہوسکتی۔

مرزائی دوستو! گر قبول افتد زہے عز وشرف۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۳ ص ۵، ۶)

فیصلہ کن بات

چوہدری خدا بخش مرزائی سکنہ میانوالی مہاراں، نارووال کو چیلنج مباہلہ

جناب غلام احمد اہل حدیث سکنہ میاں والی مہاراں لکھتے ہیں:

ناظرین! خاکسار کا مکمل ایمان ہے کہ ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ پر تمام قسم کی نبوتوں کا خاتمہ ہو چکا ہے اگر آپ کے بعد کوئی شخص پیدا ہو کر دعوے نبوت کرے تو وہ بقول حضرت محمد ﷺ کے کذا بون ثلا ثون میں شمار کیا جائے گا کیونکہ جناب رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات کو اللہ عز وجل نے مکمل شریعت کے ساتھ مبعوث فرمایا ہے اب کسی نئے نبی کے آنے کی چنداں ضرورت نہیں۔

آج زمانہ حال میں جن صاحبان نے دعوی نبوت کیا ہے یہ محض پیٹ پرستی کے لئے ایک بہانہ بنائے ہوئے ہیں۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے لا نبی بعدی اگر اس حدیث کے برخلاف مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی صحیح ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر قرآن مجید نے ایک کسوٹی مقرر کی ہوئی ہے فتمنوا المو ت ان کنتم صا د قین ۔ اس کسوٹی پر پرکھنا اللہ تعالی کا قانون ہے کہ کیا مرزا غلام احمد اپنے دعوی نبوت میں صادق ہیں یا کاذب ۔

اب میں چوہدری خدا بخش مرزائی کو اعلانیہ چیلنج دیتا ہوں کہ آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو سچا نبی ورسول مانتے ہو تو میرے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کے صدق وکذب پر بذات خود مباہلہ کر لیں تاکہ خلق خدا آئے دن کے جھگڑوں سے سبک دوش ہو کر سیدھا راستہ اختیار کرے لیکن میدان مباہلہ میں آنے سے پہلے یہ تحریر کر لیا جائے گا کہ اگر فریقین میں سے کوئی شخص زہر دے کر ہلاک کر دیا جائے یا قتل کر دیا جائے تو یہ کوئی سچائی کی دلیل نہ مانی جائے گی ۔

اگر آپ خلیفہ صاحب قادیانی کی طرح یہ شرط لگائیں کہ ہر فریق کے ساتھ ہزار ہزار یا پانچ پانچ سو اشخاص کی تعداد ہونی چاہیے تو میں اس بات کو ماننے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں ۔

ہاں ایک اور بات ہے جو میں ابھی بیان کئے دیتا ہوں وہ یہ ہے کہ اگر آپ کا ارادہ ہو کہ اشتہار بازی کرتے ہی ایک سال یا دو سال گذار دیئے جائیں تو میں اس بات کو بھی منظور نہیں کرونگا کیونکہ میں زیادہ اشتہار بازی کا شائق نہیں ہوں ۔ میرا تو صرف یہی اعلان ہے کہ :

فتمنوا المو ت ان کنتم صا د قین

پس خواہش کرو موت کی اگر تم سچے ہو ۔ چوہدری خدا بخش یہ بات یاد رکھیں کہ کسی کی اجازت کی یہاں ضرورت نہیں اگر آپ چاہیں کہ ہم میاں صاحب محمود کی اجازت سے مباہلہ کریں گے تو یہ بزدلی سمجھی جائے گی ۔ سچائی ہمارے پاس ہے کیونکہ ہمارے دل میں یہ یقین کامل ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی نبوت میں کسی قسم کی غلطی نہیں آپ کی نبوت ہر پہلو میں مکمل ہے یہی وجہ ہے کہ ہمیں مباہلہ کرنے کے لئے کسی کی اجازت لینے کی ہرگز ضرورت نہیں ہے اگر ہمت ہے سچائی ہے تو مباہلہ کرنے کو تیار ہو جاؤ پس فیصلہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد خلق خدا خود معلوم کرلے کہ فریقین میں سے کون سا فریق راستی پر ہے اور یہ بھی تحریر کرلیا جائے گا کہ فریقین میں سے جو فریق بھی غلطی پر ہو خدا اسے بعارضہ ہیضہ یا پلیگ ہلاک کرے۔

المشتہر : غلام احمد اہل حدیث

سکنہ میاں والی مہاراں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ ڈاکخانہ بدوملہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۳ ص ۶۔۷)

مرزا صاحب پر بدگمانی کی ضرورت

جناب مولوی محمد مہر الدین صاحبؒ میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

قرآن وحدیث واجماع وغیرہ سے ثابت ہے کہ مدعی کچھ بھی دعوی کرے اس سے گواہ طلب کئے جائیں یہ امر ہمارے دعوی پر گواہ صادق ہے کہ کسی مدعی پر حسن ظن نہ کیا جائے۔ پھر جب خود دعوی اس قسم کا ہو کہ سرے سے دین ہی اس کو قبول نہیں کرتا تو حسن ظن وہاں کیونکر درست ہوگا اس قسم کے دعووں پر نہ گواہ طلب کرنے کی حاجت ہے نہ ان کی گواہی قبول کی ہوسکتی ہے۔ ان دعووں کیسی ہی ملمع سازیاں کی جائیں۔ بدگمانی واجب ہے حضرت علیؓ فرماتے ہیں الحزم سوء الظن جس کا مضمون شیخ سعدیؒ نے یوں لکھا ہے

نگہدارد آں شوخ در کیسہ در
کہ داند ہمہ خلق را کیسہ بر

اہل ایمان جانتے ہیں کہ ایمان کیسا در بے بہا ہے۔ جب ایک پتھر کی حفاظت کے واسطے عقل عام بدظنی پر آمادہ کردیتی ہے تو اس گوہر بے بہا کی حفاظت کے لئے کس قدر بدگمانی کی ضرورت ہے ورنہ یہ سمجھا جائے گا کہ ایمان ایک پتھر کے برابر بھی نہیں سمجھا گیا۔

دین میں بہتر فرقے جو ہوگئے جن کا ناری ہونا احادیث صحیحہ سے ثابت ہے سب کا وجود بقا اسی حسن ظن ہی کی بدولت ہوا۔ اگر کسی بانیء مذہب پر حسن ظن نہ کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتا تو نہ اوروں کے حوصلے بڑھتے نہ کسی کا خیال اس طرف متوجہ ہوتا۔ دیکھئے یہ حدیث صحیح مسلم شریف میں موجود ہے

(ترجمہ) فرمایا نبی ﷺ کہ قریب ہے کہ شر وفساد ہوں گے سو یاد رکھو کہ جو کوئی اس امت کی اجتماعی حالت میں تفرقہ ڈالنا چاہے اس کو تلوار سے کاٹ ڈالو۔

کیا اچھا ہوتا کہ اس اگلے زمانے کے لوگ تفرقہ اندازوں پر حسن ظن نہ کر کے جس طرح اس حدیث شریف نے قطعی فیصلہ کر دیا ہے عمل پیرا ہوتے تو ان مذاہب باطلہ کا کوئی نام لینے والا ہی نہ رہتا۔

مرزائی دوستو! بے موقع حسن ظن نے اسلام میں بڑی بڑی رخنہ اندازیاں کیں مگر افسوس کہ آپ لوگ کیوں عقل سلیم سے کام نہیں لیتے

فتوحات اسلامیہ میں لکھا ہے کہ ۱۰۷۲ھ میں ایک یہودی نے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا تھا اور ایک مسلمان نے مہدویت کا دعویٰ کیا تھا۔ چونکہ یہود کی کتابوں میں ہے کہ موسیٰ نے خبر دی ہے کہ ایک نبی پیدا ہوں گے جو خاتم الانبیاء ہیں۔ اور ان کے اسلاف نے عیسیٰ اور ہمارے نبی ﷺ کو نہ مانا اس لئے وہ اس نبی کے منتظر ہیں۔ اس یہودی کو دعویٰ عیسویت میں یہ پیش نظر تھا کہ یہودی نبی معہود سمجھ جائیں اور مسلمان مسیح موعود۔ چنانچہ مسلمانوں کو یہ سمجھایا کہ آنے والے عیسیٰ آخر بنی اسرائیلی ہیں اور میں بھی بنیا سرائیلی ہوں اور اب تک کسی کا دعویٰ عیسویت ثابت نہ ہوا اور میں دعویٰ سے کہتا ہوں کہ میں عیسیٰ موعود ہوں۔ اس لئے میرا دعویٰ قابل تسلیم ہے۔ اور یہود سے کہا کہ آخر ایک نبی کا آنا مسلّم اور ضروری ہے جس کی خبر موسیٰ نے دی تھی اور مجھ پر وحی نازل ہوئی ہے اور معجزات بھی مجھے دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ بعض امور مافوق العادت از قسم طلسمات وغیرہ خوارق عادات ظاہر کرتا تھا اور نہایت وجیہہ اور فصیح ہونے کی وجہ سے دور دور سے لوگ اس کے پاس آتے اور اسکی پرزور تقریریں ان پر جادو کا کام کرتیں چنانچہ ایک مجمع کثیر معتقدوں کا اس کے ساتھ ہو گیا۔ جب اس نے قسطنطنیہ جانا چاہا تو فتنہ کے خوف سے صدر اعظم نے اس کے گرفتار کرنے کا حکم دیا چنانچہ جہاز ہی میں اس کو گرفتار کر لیا گیا۔ مگر معتقدین کی یہ حالت تھی کہ جوق در جوق آتے اور نذرانے دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر قید خانے میں اسکی پابوسی کے لئے اجازت حاصل کرتے۔ خلیفۃ المسلمین سلطان محمد نے اپنے روبرو اس کو بلوا کر کچھ پوچھا جس کا جواب ٹوٹی پھوٹی ترکی زبان میں دیا بادشاہ نے کہا مسیح وقت کو اتنا تو چاہیے کہ ہر زبان میں فصیح گفتگو کرے۔ پھر پوچھا بھلا کچھ عجائب وخوارق بھی تجھ سے صادر ہوتے ہیں کہا کبھی کبھی۔ کہا تیری مسیحائی میں آزمانا چاہتا ہوں۔ یہ کہہ کر حکم دیا کہ اس کے کپڑے اتار لو۔ دیکھیں بندوق اس پر اثر کرتی ہے یا نہیں۔ اگر سچا مسیح ہے تو اس کو کچھ نہ ہوگا۔ یہ سنتے ہی جھجک گیا اور کمال عجز سے عرض کی کہ میرے خوارق عادات میں یہ قوت نہیں کہ گولی کے وار سے مجھے بچا سکیں۔ بادشاہ نے اس کے قتل کا حکم دیا۔ جب دیکھا کہ نجات کی کوئی صورت نہیں اور مسیحائی نے جواب دے دیا تو بادشاہوں کے قدموں پر گر کر توبہ کی اور اسلام کی حقانیت کا اقرار کر کے صدق دل سے مسلمان ہوگیا۔ چنانچہ اس بزرگوار کے اسلام کا یہ اثر ہوا کہ صدہا یہود اس کی مدلل تقریروں سے مشرف باسلام ہوئے۔

اب مہدی کا حال سنیئے۔ وہ بھی قسمت کے مارے گرفتار ہو کر اسی بادشاہ کے باش آئے۔ بادشاہ نے اسی قسم کے سوالات کئے جواب سے عاجز تو ہوا مگر توبہ کی توفیق نہ ہوئی۔ سعادت وشقاوت خدا کے ہاتھ ہے۔ یہودی کے حق میں تو دعوی عیسویت باعث نجات ہو اور مسلمان کے لئے دعوی مہدویت باعث ہلاکت۔ خدا کی قدرت ہے۔ اس واقعہ میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مہدی بڑا ہوشیار شخص تھا اس نے یہ سوچا کہ بتواتر ثابت ہے کہ امام مہدی صاحب حکومت وفوج ہوں گے اور عیسی علیہ السلام دجال کے قتل کے واسطے آئیں گے اور چونکہ وہ بنی اسرائیل سے ہیں اس مناسبت سے یہودی کا مسیح ہونا موزوں ہے۔ اگر داؤ چل گیا تو سلطنت اپنی ہے۔ یہودی کو اس وقت نکال دینا کون سی بڑی بات ہے۔ غرضیکہ احادیث کے لحاظ سے اس مہدی کو مسیح جعلی کی تلاش کی ضرورت ہوئی تاکہ یہ کوئی نہ کہے کہ اگر آپ مہدی ہیں تو مسیح کہاں؟

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ جھگڑا ہی مٹا دیا۔ فرماتے ہیں کہ مسیح موعود بھی میں ہوں اور مہدی معہود بھی میں ہی ہوں اور جو احادیث سے اور اجماع سے ثابت ہے کہ مسیح اور ہیں اور مہدی اور سو وہ قابل اعتبار نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اہل انصاف غور کر سکتے ہیں کہ خلیفۃ المسلمین کی بدگمانی مسلمانوں کے حق میں مفید ثابت ہوئی یا معتقدین کا حسن ظن ۔ اسی ترازو پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حالات کا موازنہ بھی کیا جا سکتا ہے۔

مرزائی مترو! طمع نفسانی کو چھوڑ کر تنہائی کے گوشہ میں بیٹھ کر تھوڑا سا ہی غور کرو، تو معلوم ہو جائے گا:

طمع را سہ حرف اندو ہر سہ تہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جون ۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۴ ص ۴۔۵)

مولوی اللہ دتا جالندھری کی غلط بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا اعتقاد ہے کہ ہم امت مرزائیہ میں سچا اور پکا احمدی مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کو کو جانتے ہیں کیونکہ موصوف اخفاء حق اور اظہار باطل بلکہ دجل و فریب وغیرہ میں حضرت امام مرزائیہ (مرزا غلام احمد صاحب) کے پورے پیرو ہیں۔ جہاں تک ہمارا ان لوگوں سے واسطہ پڑا ہے ہم نے اپنے تجربہ میں اللہ دتا صاحب جالندھری صاحب جیسا پکا احمدی (بایں معنی) نہیں پایا اسی لئے آج ہم مجبور ہیں کہ ان کو لقب، پکا احمدی، سے یاد کریں۔

جماعت مرزائیہ خاص کر قادیانیہ کی نسبت خدا ہی جانتا ہے کہ ان لوگوں کا مقصد کیا ہے۔ کیوں یہ لوگ ایک بت کی پوجا کرانے میں دن رات مشغول رہتے ہیں۔ آج ہندوستان کے بت پرست تو بت پرستی سے نفرت کرتے جاتے ہیں، مگر قادیان کے بت پرست اپنے بت کو ہر روز، بلکہ ہر آن، مرمت بلکہ مزین کر کے دنیا کو اس کی پوجا کی دعوت دیتے ہیں۔

بھائی میاں! جس بت کو بت شکن نے توڑ دیا ہو، اسے تم کیا کھڑا کرو گے

و لن یصلح العطار ما افسد الدھر

مولوی اللہ دتا جالندھری صاحب کا طویل مضمون الفضل ۲۴ جون ۱۹۳۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نکلا ہے جس میں آپ نے قادیانی بت (مرزا متوفی) کے آخری فیصلہ کو خوب بگاڑا ہے۔ کچھ حرج نہیں ان سے پہلے بھی ایسے لوگ گزرے ہیں جن کی بابت ارشاد ہوا:

و ان یّروا سبیل الرّشد لا یتّخذوہ سبیلاً

سیدھا راستہ دیکھ کر اسے قبول نہ کرتے تھے

مضمون کی تمہید میں بڑی دون کی لی ہے کہ مولوی ثناء اللہ احمدیت کا سخت دشمن ہے، اس کو مٹانا چاہتا ہے مگر یہ اور ترقی کرتی ہے۔ یہ بات بالکل غلط ہے ایسا کہنا واقعات سے چشم پوشی کرنا ہے اگر اپنی ترقی کا حال تم کو معلوم نہیں تو سنیئے۔

مرزا غلام احمد صاحب متوفی تو کہتے رہے کہ میرے مرید چار لاکھ ہیں۔مگر گذشتہ مردم شماری (۱۹۳۱ء) میں پنجاب کے اندر ۵۶ ہزار نکلے۔تخمیناً ۴ ہزار باہر کے بھی ملالیں، تو کل ساٹھ ہزار ہوئے۔ کہو چار لاکھ میں کمی آئی کہ زیادتی ہوئی۔اور یہ ترقی ہے یا تنزل؟

اس کے برخلاف رسول قادیانی کی کامیابی کا حال بھی سن لیں۔عیسائی قوم جن کو دنیا سے مٹانے کے لئے قادیانی مسیح موعود تشریف لائے تھے، روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔گذشتہ مردم شماری میں ساری قوموں سے زیادہ عیسائیوں کی ترقی ہے یعنی ۲۵ فی صدی بڑھ گئے ہیں۔

تمہارے دوسرے رقیب جن کو زندہ درگور کرنے کا دعوی مرزا غلام احمد صاحب اخیر تک کرتے رہے، یعنی آریہ سماجی چند ہی سالوں میں ترقی کرکے اس دفعہ کی مردم شماری کے مطابق دس لاکھ نظر آتے ہیں۔

کہو تمہارا نبی کامیاب ہوا یا ہم کامیاب ہوئے ؟

رہے تمہارے مراکز جیسا کہ تمہارے وفد نے وائسرائے سے کہہ کر ساری دنیا میں ہیں، ان کی حقیقت بھی ہم خوب جانتے ہیں اور تمہاری تبلیغ بھی ہم سے کبھی پوشیدہ نہیں جس کا ذکر پھر کبھی کرینگے۔اس تمہید کو چھوڑ کر ہم اصل مطلب پر آتے ہیں۔

مولوی اللہ دتا جالندھری (پکے احمدی) نے ایک طول پر فضول تقریر کے بعد ...حرف مطلب یہ لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو مولوی ثناء اللہ نے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کو مباہلہ کے لئے بلایا تو اس کے جواب میں ۱۵۔اپریل کو مرزا غلام احمد صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نے آخری فیصلہ والا اشتہار دعا مباہلہ دیا اس لئے یہ دعا مباہلہ ہے۔ اللہ دتا جالندھری صاحب کے اصل الفاظ درج ذیل ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مجبوراً اس میدان میں قدم رکھنا چاہا اور اخبار اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں جماعت احمدیہ کو بدیں الفاظ مخاطب کیا:

انہیں ہمارے سامنے لاؤ جس نے ہمیں رسالہ انجام آتھم میں مباہلہ کے لئے دعوت دی ہوئی ہے کیونکہ جب تک پیغمبر جی سے فیصلہ نہ ہو سب امت کے لئے کافی نہیں ہوسکتا (ص ۱۰)۔

اس لئے مولوی صاحب صاحب امرتسری کے اعلان ۲۹ مارچ کے جواب میں سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اشتہار ۱۵۔ اپریل دعائے مباہلہ کی صورت میں شائع فرمایا۔ (الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۴ء ص ۳)

بس یہ ہے اصل مرکز بحث۔ یہی مضمون اللہ دتا جالندھری صاحب نے نومبر ۱۹۳۱ء میں بھی شائع کرایا تھا۔ حسب قواعد علم بلاغت اس مصلحت سے ہم نے اس مغالطہ کا جواب نہ دیا تھا کہ کسی روز بالمشافہ یہ بات کہیں گے تو ان کو اصلیت بتائی جائے گی۔ ابھی نہیں بتاتے تاکہ یہ لوگ قبل از وقت مطلع نہ ہو جائیں۔

چونکہ ۲۶، ۲۷ مئی ۱۹۳۴ء کی درمیانی شب امرتسر میں ہزارہا کے مجمع میں مولوی جلال الدین صاحب قادیانی نے بھی یہی کہا تھا، اور اس سے پہلے یکم جنوری ۱۹۳۴ء کو لاہور کے جلسہ مناظرہ میں خادم گجراتی (قادیانی) نے بھی یہی عذر پیش کیا تھا، اس لئے آج ہم وہی جواب تحریر میں لاتے ہیں جو ان جلسوں میں اظہار کر چکے ہیں بحولہ و قوتہ

پس سنیئے! یہ کہنا کہ میرے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء والے مضمون کے جواب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو آخری فیصلہ والا مضمون شائع کیا تھا، غلط جھوٹ افتراء دجل اور بہتان ہے۔ میں اس دعوی پر کوئی بیرونی شہادت پیش کرنا نہیں چاہتا، خود قادیانی پریس سے مرزائی تحریر دکھاتا ہوں۔ میرے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کے جواب میں ایک مضمون اخبارات قادیان (الحکم اور بدر) میں چھپا تھا جو اصل الفاظ میں حسب ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مضمون کے جواب میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے چیلنج کو منظور کر لیا ہے وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شک اپنے دعوی میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو لعنة الله على الكاذبين اور اس کے علاوہ ان کو اختیار ہے اپنے جھوٹا ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہے خدا سے مانگے لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ وہ کتاب شائع ہو جائے گی۔

(الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء، بدر قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

قادیانی اور لاہوری ممبرو! اگر خدا پر ایمان ہے تو اسی کو حاضر ناضر جان کر کہو کہ اس مضمون کو اللہ دتا جالندھری صاحب کیوں کھا گئے؟

میں خود ہی بتائے دیتا ہوں کہ اس لئے وہ اس کو کھا گئے کہ یہ مضمون ان کے بلکہ جملہ امت مرزائیہ کے لئے زہر قاتل ہے کیونکہ اس میں لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ اس وقت ہوگا، جب کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی اور مولوی ثناء اللہ اس کو پڑھ لے گا۔ یہاں تک کہ ہم اس سے اس کتاب کے مضمون کا امتحان بھی لے لیں گے۔

بہت خوب! کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی۔ مجھے جون ۱۹۰۷ء تک نہ پہنچی، تو میں نے تقاضا کیا میرے تقاضے کا انکاری جواب ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کے بدر میں چھپا تھا۔ میں نے بعد انکاری جواب کے کتاب مذکور بذریعہ ویلو منگالی۔

احمدی ممبرو! اللہ سے ڈر کر مخلوق سے شرم کر کے جواب دو کہ جس صورت میں میرے ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء والے مضمون کے مطابق مرزا صاحب قادیانی نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کو حقیقۃ الوحی کی اشاعت بلکہ اس کے امتحان کے بعد تک ملتوی کیا تھا تو اس کی اشاعت سے ایک مہینہ پہلے اور میرے پاس پہنچنے سے اڑھائی مہینے پہلے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو کیوں دعائے مباہلہ شائع کر دی۔

کیا نبیوں، ریفارمروں اور مصلحون کے وعدے ایسے ہی ہوا کرتے ہیں؟

علاوہ اس کے قاعدہ ہے کہ ہر مضمون کے شروع میں تحریر مضمون کی وجہ بتائی جاتی ہے جس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ میں یہ مضمون اس وجہ سے لکھتا ہوں۔ اشتہار آخری فیصلہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ملاحظہ فرمائیے کہ وجہ تحریر اشتہار یوں لکھی ہے:

> بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب کا سلسلہ جاری ہے ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود کذاب مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں...اس لئے میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ مجھ میں اور آپ میں سچا فیصلہ فرمائے یعنی جو ہم میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔ (غلام احمد قادیانی)

بتایئے اس بیان میں وجہ تحریر میری تکذیب وغیرہ لکھی ہے یا میری دعوت مباہلہ (۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء) لکھی ہے۔

اس کے علاوہ سچے ہو تو آؤ سارے اشتہار میں مباہلہ کا لفظ ہی دکھا دو۔ ورنہ یاد رکھو کہ ایک دن آنے والا ہے جس کی شان یہ ہے

یوم تبلی السرائر فما له من قوة و لا ناصر

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(ہفت روزہ اہلحدیث ۶ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۵ ص ۷۔۸)

قادیانیوں کا مناظرہ سے فرار:

قادیانیوں سے مباحثہ کے لئے شرائط طے کرنے کے لئے کہا گیا مناظرہ کی تیاری بھی کی گئی۔ قادیان سے مولوی محمد سلیم کو بھی بلوایا گیا مگر قادیانی جماعت اپنی کمزوری محسوس کرتے ہوئے مناظرہ کی تاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ لاسکی اور دیدہ دانستہ گریز کر گئی۔ راقم: سکرٹری جمعیت اہل حدیث کلکتہ
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

بے حیا کون؟

وہی جو دانستہ جھوٹا دعوی کرے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے قادیانی دوستوں کی عادت ہے کہ ایک غلط بات کو اتنی بار کہتے ہیں کہ سننے والا یا تو اس کو سچ سمجھ لے، یا کم سے کم اس کے کذب میں متامل ہو جائے۔ لیکن یہ جادو ان کا ناواقفوں پر چل جاتا ہے، واقف کار تو ان کی اس چال کو اس مصرعہ کا مصداق جانتے ہیں:

من انداز قدت را مے شناسم

چنانچہ آج ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔ عرصہ مدیدہ سے ان کی عادت ہے کہ جب ایک پہلو سے صاف چت گرتے ہیں تو نئی طرح ڈال کر کہتے ہیں، پھر آؤ تو مزہ دیکھو!

ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی جب مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی پندرہ ماہی پیش گوئی کے مطابق نہ مرا، تو اس کو نئے دام میں پھنسانے کے لئے مرزا صاحب نے قسم کا بہانہ پیش کیا کہ آتھم قسم کھائے کہ میں مرزا قادیانی کی پیش گوئی سے ڈرا نہیں۔ پھر اس کی موت کے لئے ایک سال کی مدت ہوگی۔

وہ خرانٹ جو سالہا سال تک مجسٹریٹ رہ چکا تھا ان کے دام میں کیسے آتا۔ اس نے کہا منہ سنوار کر چلتے بنو۔ ایک دفعہ جس کو پچھاڑ دیا پھر اس کو منہ لگانا اچھا نہیں۔

اس کے بعد جس کسی سے بھی از راہ معجزہ یا کرامت نمائی آپ مغلوب ہوئے جھٹ پیش کر دیا کہ موکد بعذاب حلف اٹھاؤ۔ چنانچہ ہم سے آخری فیصلہ کا جو اعلان پندرہ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے کیا تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے سے پہلے مرے گا۔ اس کے اعلان کے مطابق آپ خود ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دنیا سے تشریف لے گئے تو اب گوسالہ پرستوں کو وہی راگنی سوجھی کہ:

موکد بعذاب حلف اٹھاؤ پھر ایک سال تک دیکھنا کیا ہوتا ہے۔

بہت عرصے تک ہم ان کی یہ لغو کہانی سنتے رہے۔ آخر بدیں خیال کہ کب تک ہم ان کو پروپیگنڈہ کا موقع دیں گے اسلئے ہم نے جواب دیا:

ہماری حیثیت منکر دعوی مرزا کی ہے۔ کسی نبی کے منکر کو انکار پر قسم دینی شرع میں ثابت نہیں اگر ہے تو کوئی آیت یا حدیث پیش کرو ہم حلف اٹھالیں گے

کیسا صاف راستہ اور کیسا صریح انصاف ہے مگر قادیانی اور حق پسندی؟

اس لئے نہ انہوں نے اپنے مطالبہ کا ثبوت پیش کیا، نہ اپنے دعوی کو ترک کیا۔ بعد انتظار بسیار قادیانی اخبار الفضل (۲۴ جون ۱۹۳۴ء) دیکھنے میں آیا جس میں اس خصوص پر ایک پکے احمدی مولوی اللہ دتا جالندھری کا مضمون دیکھا جس میں لکھا ہے:

میں (اللہ دتا) نے مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا یہ چیلنج منظور کر لیا ہے اور اللہ تعالی کے فضل سے اس مطالبہ کا ایسا زبردست اور ناقابل انکار ثبوت دیا جائے گا کہ مولوی صاحب کے لئے موکد بعذاب حلف کے سوا کوئی چارہ نہ رہے گا۔ (الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۴ء ص ۶)

اس نوٹ کے پڑھنے سے ہمیں مسرت بھی ہوئی اور حیرت بھی۔ مسرت یوں ہوئی کہ اچھا ہے روز کا ناواجب تقاضا ختم ہو جائے گا۔ حیرت اسلئے کہ قرآن و حدیث ہمارے سامنے ہیں، ہمیں تو ان میں یہ حکم نہیں ملتا کہ منکر نبوت کو حلف خاص کر موکد بعذاب حلف دیا کرو بلکہ کافر تو محض سادے سادے لفظوں میں کہا کرتے تھے:

لست مرسلاً (تو رسول نہیں ہے)

یہ نہ کہتے تھے کہ واللہ باللہ تو رسول نہیں ہے۔ نہ ان سے حلف کا مطالبہ ہوتا تھا۔ پھر ہم سے یہ مطالبہ کیوں ہوتا ہے۔

کیا قادیان میں کوئی نیا قرآن اترا ہے، یا نئی شریعت بن گئی ہے؟ اس لئے ہمیں اس پکے احمدی کے اس دعوی سے حیرت ہوئی۔

لیکن ہم بڑی بے قراری سے آیت یا حدیث دیکھنے کے شائق رہے یہاں تک کہ جب سارا اخبار پڑھ لیا اور ایک حرف بھی اس دعوی کے ثبوت پر نہ پایا تو بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساختہ ہمارے منہ سے نکلا

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

جس طرح قادیانی نبی نے براہین احمدیہ میں وعدہ ہی وعدہ رکھا دلیل ایک بھی بیان نہ کی (مرزا صاحب نے وعدہ کیا تھا کہ حقانیت اسلام پر تین سو دلائل براہین احمدیہ میں بیان کئے جائیں گے) اسی طرح پکے احمدی نے محض لفاظی میں وقت ضائع کر کے اپنے ناظرین کی آنکھوں میں دھول اور کنکریاں ڈال دیں اس کے سوا کچھ بھی نہ کیا۔

نوٹ۔ ہم الفضل کے ناظرین سے خواہ وہ احمدی ہوں یا محمدی، اللہ جل شانہ کے نام کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ وہ بتائیں کہ مولوی اللہ دتا جالندھری نے اس مضمون میں کس صفحہ اور کس کالم میں ثبوت دیا ہے۔ وہ عبارت نقل کر کے قلمی یا بذریعہ کسی مطبوعہ اخبار کے بھیج دیں۔

چونکہ حق تو یہ ہے کہ جب تک مدعی اپنے دعوی کا ثبوت پیش نہ کرے نہ اس پر نقیض ہوتا ہے نہ معارضہ، اس لئے ہم ابھی خاموش ہیں مگر اس پکے احمدی کی علمی اور دیانتی کیفیت بتانے کو اس کی چند مثالیں پیش کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

> آپ (مولوی ثناء اللہ) منکر نبوت کے لئے حلف موکد بعذاب کے عدم جواز کے مدعی ہیں اس کی دلیل پیش کرنا آپ پر واجب ہے۔
>
> (الفضل ۲۴ جون ۱۹۳۴ء ص ۷ کالم ۱)

محض تعصب اور گوسالہ پرستی کی حمایت میں علم و دیانت کے خلاف کہہ رہے ہو۔ ہمارا دعوی منکر کے حق میں قسم کے عدم جواز کا نہیں بلکہ از جانب شریعت عدم مطالبہ قسم کا ہے نہ سمجھے ہو تو ایک مثال میں سمجھ لو۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ انبیا کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی۔ اس حدیث کے ماتحت ہم قادیانی گوسالہ پرستوں سے تقاضا کرتے ہیں کہ:

مرزا غلام احمد صاحب کی قبر کھود کر دکھاؤ جس کو مٹی نے نقصان پہنچایا ہے یا نہیں، پہنچایا تو وہ حدیث مذکور کے تحت میں آجائیں گے۔

قادیانی اس کے جواب میں کہیں گے ایسا مطالبہ کرنے کا ثبوت شرع میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں۔ اگر ثبوت ہے تو دکھاؤ، ہم قبر کھود کر زیارت کرا دیں گے۔

ہم اس جواب کی تائید کریں گے حالانکہ یہ مطالبہ ایک معنی سے حدیث پر متفرع ہے۔

اسی طرح ہم تمہارے مطالبہ کو از روئے شریعت اسلام غیر واجب العمل جانتے ہیں کیونکہ منکر نبوت سے مطالبہ حلف قرآن وحدیث میں نہیں ہے۔

جب اس صورت میں ان کو کامیابی نظر نہیں آئی تو دوسری صورت سے آئے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ:

ہم مولوی ثناء اللہ سے ان کے عقاید پر موکد بعذاب حلف مانگتے ہیں۔

(الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۴ء۔ ص۱۲ کالم ۲)

اس مطالبہ کا ثبوت بھی شرع میں دکھایئے کہ ایک منکر اسلام (عیسائی وغیرہ) اپنا اعتقاد ظاہر کرے تو مسلمان اسے حلف دے۔ یہ دعوی بھی ثبوت طلب اور محض بے بنیاد اور لغو ہے۔ اس امر کے متعلق قرآن وحدیث میں کوئی حکم نہیں۔ پھر جدید شرع بنانے والے تم کون؟

ناظرین کی آگاہی کے لئے گذشتہ واقعات یاد دلائے جاتے ہیں

۱۔ ایک دفعہ قادیان کے اسلامیہ جلسہ میں قسم کھا چکا ہوں جس کا اعتراف قادیانی اخبار الفضل ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء صفحہ ۹ پر موجود ہے۔

۲۔ پھر اخبار اہل حدیث ۲۔ اپریل ۱۹۲۶ء میں حلف اٹھا چکا ہوں۔

۳۔ پھر بذریعہ اشتہار کلاں جس کی سرخی ہے، خدا کی قسم، حلف اٹھا چکا ہوں۔

گوسالہ پرستوں نے جب دیکھا کہ یہ تو حلف اٹھا گیا اور مرا بھی نہیں تو ایک پخ نکالی کہ موکد بعذاب قسم کھاؤ۔ سچ تو یہ ہے کہ میں موکد بعذاب قسم کھانے سے بھی نہیں ڈرتا لیکن سنیئے! قادیانی نبی کی عادت تھی کہ جس کسی مخالف کے حق میں عذاب کی پیش گوئی کرتی اگر اسکو ذرہ سی بھی تکلیف پہنچتی جو عموماً ہر انسان کو پہنچ جاتی ہے تو آپ اس کو پیش گوئی کی زد میں لے آتے۔ چنانچہ ڈپٹی آتھم جب پندرہ ماہی موت کی پیش گوئی کی مدت گذار رہا تھا اس کی نرینہ اولاد نہ تھی عمر رسیدہ بوڑھا عرصہ سے پنشن خوار تھا اس کی خدمت کے لئے گھر میں کوئی نہ تھا اس کی لڑکی اس کو فیروز پور لے گئی (جہاں وہ اپنے خاوند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ رہتی تھی۔ بہاء)۔ پس مرزا صاحب نے اس کی اتنی سی حرکت کو، ہاویہ کا عذاب، قرار دے کر اپنی پیش گوئی کا مصداق بنا دیا۔

اس سے بھی بڑھ کر سنئیے! مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی اور مولوی ابوالحسن تبّتی کے حق میں جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر ۱۹۰۲ء تک عذاب کی سہ سالہ پیش گوئی شائع کی تھی اس عرصہ میں گورنمنٹ کی طرف سے پنجاب کی نوآبادیوں میں مولانا موصوف کو چار مربع زمین بر عائتی قیمت مل گئی تھی میعاد گزرنے پر جب سوال ہوا کہ مولانا پر کیا عذاب آیا تو مرزا صاحب نے... سے شائع کر دیا کہ زمین داری کا شغل ایک عالم کے کمال ذلت ہے مولوی محمد حسین کو جو زراعتی زمین ملی ہے یہی عذاب ہے (جل جلالہ) اس پر بھی سوال باقی رہا کہ مولانا ابوالحسن تبّتی کو تو زمین بھی نہ ملی۔ جواب دیا کہ مولوی محمد حسین کے توابع میں سے ہیں۔

یہ ہے ان لوگوں کا عذاب، اس لئے ہم ان کے اس مکر سے بچتے ہیں ایسا نہ ہو کہ کسی روز زکام شدید یا بخار شدید یا کوئی اور تکلیف ہو جائے یا عیال کثیر میں سے کوئی فرد خدائی حکم کو لبیک کہدے تو جھٹ سے یہ لوگ شور مچا دیں گے کہ: وہ دیکھو! عذاب میں مبتلا ہو گیا۔

اس لئے ہم کوئی ایسا کام نہیں کرنا چاہیے جو از روئے شرع ہم پر واجب نہیں اور گوسالہ پرستوں کو اس میں جھوٹی بات بنانے کا موقع ملے کیونکہ ہم ان لوگوں کو خوب جانتے اور پہچانتے ہیں

ہم نظر بازوں سے تو چھپ نہ سکا جان جہاں
تو جہاں جا کے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

مختصر یہ کہ جس چیز کا ہم سے مطالبہ کرو محض حلف کا یا موکد بعذاب حلف کا اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے پہلے پیش کرو پھر ہم سے اس پر عمل کراؤ بغیر قرآن و حدیث بولو گے تو ہم وہی کہیں گے جو شیخ سعدیؒ فرما گئے ہیں:

آں کس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
ایں ست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۶ ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں

مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں:

جناب مولوی صاحب! السلام علیکم من اتبع الھدی

آپ کو یاد ہوگا کہ آپ کے مجدد، خاتم الاولیاء، مسیح موعود، رودر گوپال، جے سنگھ بہادر، آریوں کا بادشاہ، مالک کن فیکون، قادر احیاء و اموات، محمد ثانی وغیرہ، حضرت مرزا صاحب قادیانی نے مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ کے مابین کوشش متعلقہ اجرائے ریل، سن کر حسب الحکم، سلطان القلم، فوراً لکھ دیا تھا کہ:

میری صداقت کے ظاہر کرنے کیلئے مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو رہی ہے بلکہ ہوگئی ہے۔ (اربعین نمبر۲ ص ۲۸، وحاشیہ اعجاز احمدی ص ۲)

اس تحریر کا حشر اس وقت جو کچھ ہوا تھا دنیا نے دیکھا اور قادیان، اور لاہور نے سنا کہ مشیت ایزدی نے اس مفید اور ضروری کام میں رکاوٹ پیدا کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کوئی بات سچی نہیں۔

خیر مرزا جی سے تو جو کچھ ہو سکا انہوں نے لکھا اور اس کا نتیجہ دیکھا مگر میں دیکھتا ہوں کہ آپ بھی مرزا جی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے لکھ گئے ہیں کہ:

اونٹیوں کی بے کاری کا نشان کس قدر صفائی کے ساتھ پورا ہوا کہ خود ملک عرب میں بھی جہاں سوائے اونٹنی کے چارہ نہیں اور جہاں لمبے سفر کے لئے اور کوئی ذریعہ ہی نہیں اس مسیح (مرزا) کے زمانہ میں ریل جاری ہوگئی اور اونٹنیاں اس راہ پر بے کار ہوگئیں۔

(کتاب، مسیح موعود ص ۱۴۰ مطبوعہ کریمی پریس لاہور ص ۱۹۲۷ء)

اب میرا سوال آپ سے صرف یہ ہے کہ آپ فی الواقع اس تحریر کو سچا ثابت کر سکتے ہیں کہ بقول مرزا صاحب اونٹنیاں بند ہو کر ریل جاری ہوگئی ہے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۶ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعلان ابراہیمی یعنی مولانا سیالکوٹی کی چٹھی

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ میں بہت عرصے سے اخباری کالموں سے غائب ہوں کیوں؟ کچھ طبع کی علالت، کچھ گرمی اور کچھ مشاغل کی کثرت۔

بعض دوست میری طبیعت کا حال پوچھتے ہیں۔ سو معروض ہے کہ الحمد للہ پہلے سے بہت اچھا ہوں۔ حال میں صرف چار روز ہلکا ہلکا بخار رہا، اب الحمد للہ تندرست ہوں۔

بعض تفسیر سورت فاتحہ کی طبع دریافت کرتے ہیں۔ سو معلوم ہو کہ تفسیر چھپ رہی ہے صراط الذین انعمت علیھم کی تفسیر جاری ہے اھدنا الصراط المستقیم تک ۲۵۶ صفحے ختم ہوئے ہیں۔ والحمد للہ

اخبار اہل حدیث میں حضرت مولانا صاحب (ثناء اللہ) مدظلہ کے جو مضامین چھپتے ہیں ان میں کسی دیگر کے کلام کرنے کی گنجائش کم ہوتی ہے۔ پھر بھی بعض باتیں ضروری عرض کرنے کی ہوتی ہیں جب اخبار کا مطالعہ کرتا ہوں تو دل میں آتا ہے، اس پر یہ لکھوں، اس پر یہ لکھوں، لیکن بوجوہات مذکورہ بالا رہ جاتا ہے۔ آج سب کام چھوڑ کر بعض باتیں لکھتا ہوں اس سے اپنے بھائیوں سے ملاقات بھی ہو جائے گی اور ان امور میں ان کی معلومات میں بھی اضافہ ہو جائے گا ھذا و اللہ الموفق

حضرت مولانا (ثناءاللہ) مدظلہ نے ۸ جون ۱۹۳۴ء کے پرچے میں بعنوان مرزائی چال لکھا ہے کہ مرزائی لوگ اپنے کارناموں کی تشہیر میں بہت ہوشیار ہیں چنانچہ اخبار انقلاب ۲۸ مئی ۱۹۳۴ء میں ایک مضمون بعنوان ایک کھلی چٹھی بنام علمائے ہند نکلا ہے جس میں اجنبیانہ صورت میں جرمن میں مرزائی جماعت کا اظہار کیا ہے۔

مولانا مدظلہ نے اس کے دو جواب دیئے ہیں۔

اول یہ کہ راقم مضمون علمائے اسلام سے مدافعت کرانا چاہتا تو اس کا فرض تھا کہ قابل جواب اخبار کا ترجمہ اردو میں چھاپ کر ہندوستان کے مشہور علماء کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیج کر جواب طلب کرتا۔(ص ۵)۔

یہ بالکل درست ہے جس کی تشریح مثال کی صورت میں آگے آئے گی۔

دوم یہ کہ علماء اسلام کی خدمات کا مقابلہ مرزائیوں کی خدمات سے کرنا ہے تو ہندوستان میں آسان ہے۔ زمانہ حال میں آریوں کی طرف سے دو کتابیں نہایت دل آزار نکلی ہیں۔

۱۔رنگیلا رسول ۔۲۔ کلام الرحمٰن وید ہے یا قرآن ۔

ان دونوں کتابوں کا جواب کس نے دیا؟ قادیانیوں نے یا لاہوریوں نے؟ دونوں میں سے کسی نے نہیں دیا دیا تو اہل حدیث نے یعنی خود جناب مولانا (ثناء اللہ)صاحب نے۔

اس کے متعلق خاکسار (محمد ابراہیم سیالکوٹی) چند باتیں عرض کرنا چاہتا ہے

اول: یہ کہ بغیر صحت ایمان کے محض مدافعت اسلام کوئی چیز نہیں ان الله يؤيد هذا الدين با لر جل الفاسق الفا جر (او كما قال) حدیث صحیح مسلم میں وارد ہے۔ یورپ کے بہت سے مستشرق ہیں جن کے کلام سے فی الجملہ اسلام کی تائید ہوتی ہے لیکن ان کو مسلمان نہیں کہا جاتا۔

دوم یہ کہ واقعات سے ثابت ہو چکا ہے کہ تحریک احمدیت کی بنا مسلمانوں کی بدخواہی پر ہے کیا اندرون ہندوستان میں اور کیا بیرون ہندوستان میں۔ اور یہ حقیقت اس طرح نمایاں ہو چکی ہے کہ نہ تو اس کے انکار کی گنجائش رہی ہے اور نہ اس کے ثبوت میں کسی تحریر کی حاجت باقی ہے۔ جرمن میں احمدی مشن نے جو جو کارستانیاں کیں وہ مولوی عبدالجبار صاحب خیری کی اطلاعات سے مہر نیم روز کی طرح عیاں ہو چکی ہیں ظاہر میں تبلیغ کا نام ہے باطن میں کوئی اور کام ہے۔

سوم یہ کہ مولانا مدظلہ نے جو یہ فرمایا کہ راقم مضمون کو چاہیے تھا کہ وہ دل آزار مضمون اردو میں ترجمہ کر کے علماء سے جواب طلب کرتا، بالکل درست ہے اس کی مثال یہ ہے کہ کچھ عرصہ ہوا کہ جزیرہ جاوا میں ایک مضمون آنحضرت ﷺ کی سوانح عمری کے متعلق نہایت سخت دل آزار شائع ہوا جس میں مضمون نویس نے بارہ اعتراضات کر کے ثابت کرنا چاہا کہ آنحضرت و کا منشاء اسلام کے جاری کرنے سے صرف مال دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کرنا تھا اور بس۔ جاوا کے شہر صورابیہ سے ہمارے ایک دوست سیٹھ داؤد مپارہ صاحب نے وہ مضمون انگریزی میں ترجمہ اور ٹائپ کرا کر دفتر اہل حدیث کانفرنس دہلی میں بھیجا اور یہ بھی لکھا کہ اس کا جواب مولانا ثناءاللہ صاحب یا میر سیالکوٹی سے لکھوا کر اور انگریزی میں ترجمہ کرا کر بھیجا جائے ہم یہاں کی زبان میں ترجمہ کرکے شائع کریں گے۔ دفتر کانفرنس وہ مضمون اس خیال سے کہ خاکسار انگریزی دان بھی ہے میرے پاس بھیج دیا۔ خاکسار نے اس کا جواب بنام سیرت محمدیہ اردو میں لکھا اور اخی المکرّم مولوی احمد دین صاحب سیالکوٹی نے اس کا ترجمہ انگریزی میں کیا اور دونوں کانفرنس کے دفتر میں بھیج دیئے۔

کانفرنس نے انگریزی ترجمہ تو جاوا بھیج دیا اور اردو مضمون بتعداد ۲ ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کیا۔ اس کے بعد وہ کتاب سیرت محمدیہ دو دفعہ خاکسار نے اپنے خرچ کر طبع کرائی اور خدا کی مہربانی سے ناظرین کے لئے باعث حظ وسرور ہو رہی ہے۔ حضرت الاستاذ علامہ محمد فواد البغدادی المصری گذشتہ رمضان میں سیالکوٹ تشریف لائے اس کتاب کو دیکھ کر آپ نے از راہ قدردانی پر زور تقریظ لکھی۔ اہل جاوا نے اس کی قدردانی کی کہ اس انگریزی ترجمہ کا ترجمہ ملک کی ملایا زبان میں کرا کر بتعداد کثیر چھپوایا اور مفت تقسیم کیا پھر دوسری دفعہ کتاب حکومت کی ڈچ زبان میں ترجمہ کرا کر بتعداد پانچ ہزار چھپوا کر مفت تقسیم کی اور خاکسار کو نہایت خوشی سے مبارک بادی کا خط لکھا جس کا اثر یہ ہوا کہ وہاں پر ایک مستقل انجمن حمایت اسلام کے لئے قائم ہو گئی جنہوں نے گذشتہ سال دو دفعہ قادیانی علماء کو مباحثہ میں شکستیں دیں.....

راقم: عبدہ۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۶ ص ۸۔۱۰)

قادیان میں تفسیر نویسی کا بحران

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے کبھی یہ آواز نکلی تھی کہ ہم قرآن مجید کے معارف وحقائق ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے ہیں جن کو اور کوئی جانتا، کوئی ہے جو ہمارا مقابلہ کر سکے۔ ادھر سے جواب دیا گیا کہ: ہم ہے۔ (یعنی مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ ہم تیار ہیں۔ آ ؤ۔)

اس لئے کہ دوسرے علماء تو قادیان کے بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کو قابل خطاب ہی نہ جانتے تھے، چھوٹے بھیئے کو کون پوچھتا۔ مگر ہمیں تو قادیان سے خاص تعلق ہے کیونکہ ہم نے تو ان سے سہ صد روپیہ انعام بھی لیا ہوا ہے جو کسی اور نے نہیں لیا۔ ہمارا یہ کہنا بالکل صحیح ہے:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

ہماری پہلی تیاری کے خاتمہ پر سالانہ جلسہ قادیان میں ایک پرانے احمدی بابو عمر الدین شملوی نے خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کو دو مرتبہ رقعہ لکھا کہ مولوی ثناء اللہ کی آمادگی بابت تفسیر نویسی کا جواب دیجئے۔ مگر خلیفہ صاحب نے ایک ہی بات کہی کہ، ہم نے پی ہی نہیں۔

اس کے بعد قادیان میں پھر جوش اٹھا تو ہم نے اہل حدیث امرتسر مورخہ یکم جون ۱۹۳۴ء میں پھر للکارا کہ خبردار! ہم جاگتے ہیں۔

بس اتنا کہنا تھا کہ چور بھاگ گیا۔

اب پھر ایک پکا احمدی تنخواہ حلال کرنے کو سامنے آیا چنانچہ لکھتا ہے اور خوب لکھتا ہے اور وہی لکھتا ہے جو ایک پکے احمدی کے شایان شان ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

> مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو تلبیس اور باطل آرائی میں اس درجہ کمال حاصل ہے کہ یہودیوں میں بھی شاید ہی اس کی کوئی نظیر مل سکے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) یا آپ کے خدام میں سے کسی کے مقابلہ پر آنے کی آج تک آپ کو کبھی جرأت نہیں ہوئی۔ لیکن شہرت پسندی اور جاہ طلبی آپ کو نچلا بھی نہیں بیٹھنے دیتی۔ اس لئے ہر معاملہ میں خواہ مخواہ ٹانگ اڑا لیتے ہیں۔ مگر جب اظہار حقیقت کا وقت آتا ہے، تو نہایت ہوشیاری اور اور کمال عیاری کے ساتھ پہلو بچا کر نکل جاتے ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کی ابتدائی شورا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوری کو دیکھنے والا جب انتہائی بے نمکی کا مشاہدہ کرتا ہے تو حیران رہ جاتا ہے۔ (الفضل ۵ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۵)

ہمارے خیال میں ایک فقرہ راقم مضمون سے رہ گیا ہے، اگر وہ لکھ دیتا تو ساری عبارت مزین ہو جاتی اور وہ تھا بھی بالکل صحیح، یعنی:

مولوی ثناء اللہ مقابلہ سے بھاگتا ہے تو سیدھا قادیان جا پہنچتا ہے

(جو جنوری ۱۹۰۳ء کا واقعہ ہے۔ بہاء)

ناظرین! تکلیف کر کے یکم جون ۱۹۳۴ء کا اہل حدیث ملاحظہ کریں۔ اس میں ہم نے کیا کمی رکھی ہے۔ صاف لکھا ہے کہ بلا شرط چلے آؤ۔ جو کتاب چاہو ساتھ لے آؤ۔ ہاں، آخری فیصلہ، پر گفتگو کرنے کی منظوری طلب کی تھی۔ پس اگر خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) خود کہیں گے کہ میں آپ سے بحث نہیں کر سکتا تو ہم اس ضمیمہ کو چھوڑ دیں گے اور محض تفسیر نویسی میں مقابلہ کریں گے۔

لیکن خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی تازہ تفسیر دیکھ کر ہمارے دل میں ایک ضروری شرط آئی ہے، وہ بھی اس لئے کہ فیصلہ ہو سکے۔ ایسا نہ ہو کہ مقابلہ ادھورا رہ جائے۔ وہ تفسیر آپ کی اس قابل ہے کہ عربی اور فارسی اور ترکی وغیرہ اسلامی زبانوں میں ترجمہ کر کے اسلامی ممالک میں بھیج دی جائے کہ دیکھئے ہمارے ہندوستان میں ایسے ایسے بلند پایہ مفسر ہیں جو قرآن کریم کی تفسیر میں ایسے نکات بتاتے ہیں کہ جو بقول نواب محسن الملک مرحوم، خدا کو بھی معلوم نہیں (نواب محسن الملک مرحوم نے سرسید احمد خان کو ایک خط میں لکھا تھا کہ آپ ایسی تفسیر کرتے ہیں جو خدا کو بھی معلوم نہیں، (یعنی غلط)۔ یہاں اس کی طرف اشارہ ہے۔ ثناء اللہ امرتسری)

حضرات! خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) سے سوال ہوا کہ حضرت ابراہیمؑ نے جو مردے زندہ ہونے کا سوال کیا تھا اس کا کیا مطلب تھا۔ خلیفہ صاحب نے جواب دیا اور کیا اچھا دیا:

فرمایا، حضرت ابراہیمؑ کا ایمان تھا کہ خدا تعالیٰ احیاء موتی کر سکتا ہے مگر وہ اپنی اولاد کے متعلق یہ اطمینان حاصل کرنا چاہتے تھے کہ اس پر بھی فضل ہوگا اور وہ بھی زندہ قوم بن سکے گی اس کے متعلق خدا تعالیٰ نے انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتایا کہ تمہاری اولاد کو چار دفعہ زندہ کیا جائے گا۔ اور چار بار اس پر خاص فضل نازل ہوگا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ایک دفعہ حضرت موسیٰ کے وقت۔ دوسری دفعہ حضرت عیسیٰ کے وقت۔ تیسری دفعہ رسول کریم ﷺ کے وقت۔ اور چوتھی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت۔ حضرت ابراہیم کی اولاد پر خدا تعالیٰ نے خاص فضل کیا چار پرندوں کی تمثیل سے یہی بات بتائی گئی تھی۔

(الفضل قادیان ۶ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۶)

ماشاء اللہ چشم بددور۔ اس تفسیر پر مفصل ریمارک تو لاہوری پیغامی کریں گے، ہمیں تو صرف یہ پوچھنا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی برلاسی، حضرت ابراہیم کی اولاد کب سے بنے ہیں۔ یہ تو برلاس مغل کی اولاد سے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جو ایڈریس وائسرائے کو احمدیوں نے دیا ہے اس میں مرزا صاحب بانی سلسلہ کو برلاس مغل کی اولاد سے بتایا ہے۔ لیکن آج وہ حضرت ابراہیم کی اولاد سے سنے جاتے ہیں، حالانکہ مرزا صاحب خود آپ ابراہیم بنتے رہے ہیں چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے:

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اگر اولاد ابراہیم سے مراد امت محمد یہ پنجابیہ ہے جن کی طرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مبعوث ہوئے ہیں تو کیا پنجابی قوم حضرت ابراہیم کی اولاد ہے؟ کہتے ہوئے ذرا عقل وحیا سے کام لیا کرو۔ مگر چونکہ حاشیہ نشینان وظیفہ خوار ہیں، کسی کی مجال نہیں کہ چوں کرے ورنہ تنخواہ بند اور مکان ضبط، ففروا۔ اس لئے وہ اس خودغرضانہ نصیحت پر عمل پیرا ہوتے ہیں:

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

ناظرین کرام! اس قسم کی اعجب العجائب تفسیر کے مصنف کی قدر کرنے والا اگر کوئی نہ ہوا، تو بے قدری میں کیا لطف آئے گا اس لئے تفسیر نویسی کی صحت اور عمدگی کے فیصلے کے لئے کوئی غیر جانبدار عربی دان منصف ہونا چاہیے:

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اب بھی قادیان کے وظیفہ خوار ہم کو فراری قرار دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۷ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۷ ص ۷۔ ۸)

حدیث ابراہیمی پر اعتراض کرنے والا

خبیث، متکبر اور شیطان ہے

(فتوی مرزا صاحب متوفی)

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جنوری ۲۳ فروری ۱۹۳۴ء میں حدیث ابراہیمی (لم یکذب الّا ثلا ثاً) کے جواب میں روئے سخن غیر مرزائی معترضین کی طرف تھا۔ ان کی دیکھا دیکھی قادیان سے بھی مخالف آواز اٹھی ہے، اس لئے قادیان کے اعتراض کو (بحکم: آہن بآہن بائد کوفت) مرزا صاحب متوفی کے فتوی سے رد کرنا مناسب ہے کیونکہ امت مرزائیہ کے نزدیک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حکم عدل سلطان القلم وغیرہ سب کچھ ہیں۔ حدیث مذکور کی نسبت الفضل قادیان میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا اقتباس یہ ہے:

> حدیث کی تحقیق میں کہہ چکا ہوں کہ احادیث کے بارہ میں جماعت احمدیہ کا مسلک بہترین ہے نہ تو ہم اہل قرآن کی طرح حدیث کو حدیث ہونے کی وجہ سے رد کرتے ہیں اور نہ ہی اہل حدیث کی طرح محض اس وجہ سے قبول کرتے ہیں کہ امام بخاری نے اپنی صحیح میں درج کیا ہے۔ بلکہ معقول طریق پر حدیث کی پڑ تال کر کے اس کو قبول کرتے ہیں۔ میں اسی مسلک کے ماتحت اس حدیث کی تحقیقات پیش کرونگا۔ یاد رہے کہ حدیث کی تحقیق دو طور پر ہوسکتی ہے۔
>
> ۱۔ بیرونی شہادت کی رو سے۔
>
> ۲۔ اندرونی شہادت کی رو سے۔
>
> بیرونی شہادت سے اس جگہ میری مراد قرآن مجید اور واقعات کی شہادت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ اور اندرونی شہادت کا مطلب یہ ہے کہ رواۃ حدیث اور الفاظ حدیث کی تدقیق کی جائے۔ میں نے حدیث زیر بحث کو ہر طرح جانچا ہے اور اس تحقیق کی بنا پر بلا خوف تردید کہہ سکتا ہوں کہ یہ حدیث اپنے الفاظ میں بالکل غلط ہے اور ہرگز آنحضرتﷺ کا فرمودہ نہیں ہے۔

(الفضل قادیان ۱۲ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۶)

قادیانی معترض کے جواب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فتویٰ کافی ہے، جو فرماتے ہیں:

حضرت موسیٰ کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے صرف میں لانا اور حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر میں چلے جانا اور اس کا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا اور حضرت ابراہیم کا تین مرتبہ ایسے طور پر کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔ پھر اگر کوئی تکبر اور خودستائی کی راہ سے اس بنا پر حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لاوے کہ وہ طوائف کے گندے مال کو اپنے کام میں لایا حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہوئی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔

(دافع الوساوس۔ ص ۵۹۷۔۵۹۸)

قادیانی مدعی کے ماننے والو! قادیانی اور لاہوریو! حدیث مذکور پر اعتراض کرتے ہوئے اپنے مسیح موعود کا فتویٰ دیکھ لیا کرو ایسا نہ ہو کہ تم ادھر سے بھی جاؤ یعنی مسیح موعود کے دربار سے راندے جاؤ تو تم پر یہ مثل صادق آئے۔

دونوں سے گئے پانڈے نہ حلوہ ملا نہ مانڈے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۸ ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دھاریوال میں پرانے اور نئے مسیحیوں میں مناظرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ایک اشتہار ہم کو ملا ہے جو درج ذیل ہے:

مناظرہ برائے تحقیق حق

مسیحیوں اور قادیانیوں کے درمیان

۲۸، ۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء بمقام دھاریوال (کارخانہ) بروز سنیچر واتوار

مضامین:

تحریف انجیل،

مسیحی مذہب عالم گیر ہے،

صداقت مرزا صاحب،

حیات ممات مسیح وغیرہ

مسیحی مبلغین:

پادری ایس ایم پال صاحب پروفیسر عربی فورمن کرسچن کالج لاہور۔

مسٹر ایم این ہوز صاحب وکیل ومیونسپل کمشنر کپورتھلہ۔

سادھو میلا رام سکول ماسٹر

ہر خاص عام کو مسیحیوں و غیر مسیحیوں کو دعوت ہے کہ تحقیق حق کے متعلق زیادہ واقفیت حاصل کرنے کی خاطر موقع پر تشریف لاکر مشکور فرماویں۔

المشتہر۔ مسیحی جماعت دھاریوال (کارخانہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اشتہار کو پڑھ کر ہماری حیرت کی حد نہ رہی کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آنے کی اصل غرض وغایت عیسی پرستی کا ستون توڑ کر توحید پھیلانا لکھا تھا۔ یہ بھی فرمایا تھا یہ کام مجھ سے نہ ہو اور اس کے سوا کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں تو بھی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹا ہونگا (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

ہم دیکھتے ہیں عیسی پرست لوگ مرزا صاحب کی زندگی میں تو کیا آج (بعد انتقال ۲۶ سال) تک بھی زندہ موجود ہیں بلکہ مسیح موعود کے حواریوں سے سینہ ٹھونک کر مباحثہ کرنے کو نکل رہے ہیں۔ اچھا ہماری دعا ہے اللہ اہل حق کی مدد کرے۔

نوٹ: صدق وکذب مرزا کی بحث میں مولوی ثناء اللہ سے آخری فیصلہ پیش ہو تو ہمارے قادیانی دوست فوراً کہہ دیں کہ مرزا صاحب زندہ ہیں اور زندگی کے ثبوت میں مولوی فضل جدید نبی کو پیش کریں جو مرزا صاحب سے ہر روز باتیں کیا کرتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۸ ص ۱۰)

ترک مرزائیت

ہمارے گاؤں میں عبدالرحمٰن خان (بی اے) اور سلطان محمود خادم مورخہ ۷ جولائی ۱۹۳۴ء کو میاں محمود احمد قادیانی کی بیعت کر چکے تھے۔ نیز ۱۰ کس اور بیعت کرنے پر آمادہ معلوم ہوتے تھے۔

اس لئے گاؤں کے بعض لوگوں نے مشورہ کرکے مولوی محمد یعقوب کو جو کہ علاقہ قادیان میں دورہ کر رہے تھے بلایا، جنھوں نے ان کی تسلی کی۔ بالآخروہ دونوں آپ کی سعی سے مرزائیت سے تائب ہو گئے اور باقی اپنے اصلی مذہب اہل سنت پر پکے ہو گئے۔ فالحمد للہ۔

راقم: فضل الدین مدرس مقام کڑی افغاناں ضلع گورداسپور)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء مطابق ۱۴ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۸ ص ۱۴)

جواب حق بجواب پیغام حق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج ایک دو ورقہ اشتہار قادیان سے موسومہ، پیغام حق، پہنچا ہے جس میں صداقت مرزا کی تین وجوہ لکھی ہیں جو مرزا صاحب کے کلام سے ماخوذ ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ راقم اشتہار نے اچھی روش اختیار کی ہے اور بحکم و اتوا البیوت من ابوابھا سیدھے راستے سے آئے ہیں۔

نوٹ: ہم اپنے احباب مناظرین کو مطلع کرتے ہیں کہ اس روش کو مضبوطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اختیار کریں اشتہار مذکور کا لب لباب یہ ہے:

پیغام حق

ذیل میں حضرت اقدس میرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کی صداقت کے ثبوت میں خود حضور کی اپنی تصنیفات سے چند دلائل پیش کئے جاتے ہیں۔ امید ہے ناظرین ان پر پوری توجہ سے غور فرمائیں گے۔

ضرورت زمانہ:

میں اپنے دعوی کی نسبت اس قدر بیان کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ میں عین ضرورت کے وقت خدا کی طرف سے بھیجا گیا ہوں جب کہ اس زمانے میں بہتوں نے یہود کا رنگ پکڑا اور نہ صرف تقوی طہارت کو چھوڑا بلکہ ان یہود کی طرح جو حضرت عیسی کے وقت میں تھے سچائی کے دشمن ہو گئے۔ تب بالمقابل خدا نے میرا نام مسیح رکھ دیا۔ نہ صرف یہ کہ میں اس زمانہ کے لوگوں کو اپنی طرف بلاتا ہوں بلکہ خود زمانہ نے مجھے بلایا ہے۔ (پیغام صلح ص ۶۴)

صادق مامور کی تین علامتیں:

تیرے دعوی کی نسبت اگر شبہ ہو اور حق جوئی بھی ہو تو اس شبہ کا دور ہونا بہت سہل ہے کیونکہ ہر ایک نبی کی سچائی تین طریقوں سے پہچانی جاتی ہے

اول، عقل سے۔ یعنی دیکھنا چاہیے کہ جس وقت وہ نبی یا رسول آیا ہے عقل سلیم گواہی دیتی ہے یا نہیں کہ اس وقت اس کے آنے کی ضرورت بھی تھی یا نہیں۔ اور انسانوں کی حالت موجودہ چاہتی تھی یا نہیں کہ ایسے وقت میں کوئی مصلح پیدا ہو۔

دوسرے، پہلے نبیوں کی پیش گوئی۔ یعنی دیکھنا چاہیے کہ پہلے کسی نبی نے اس کے حق میں یا اس کے زمانہ میں کسی کے ظاہر ہونے کی پیش گوئی کی ہے یا نہیں۔

تیسرے، نصرت الہی اور تائید آسمانی۔ یعنی دیکھنا چاہیے کہ اس کے شامل حال کوئی تائید آسمانی بھی ہے یا نہیں۔

یہ تین علامتیں سچے مامور من اللہ کی شناخت کے لئے قدیم سے مقرر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔اب اے دوستو! خدا نے تم پر رحم کر کے یہ تینوں علامتیں میری تصدیق کے لئے ایک ہی جگہ جمع کر دی ہیں اب چاہو تو قبول کرو یا نہ کرو۔ اگر عقل کی رو سے نظر کرو، تو عقل سلیم فریاد کر رہی ہے اور رو رہی ہے کہ مسلمانوں کو اس وقت ایک آسمانی مصلح کی ضرورت ہے اندرونی اور بیرونی حالتیں دونوں خطرناک ہیں اور مسلمان گویا ایک گڑھے کے قریب ہیں یا ایک تند سیل کی زد میں آپڑے ہیں۔ اگر پہلی پیش گوئیوں کو تلاش کرو تو دانیال نبی نے بھی میری نسبت اور میرے زمانہ کی نسبت پیش گوئی کی ہے اور آنحضرت ﷺ نے بھی فرمایا ہے کہ اسی امت میں سے مسیح موعود پیدا ہوگا اگر کسی کو معلوم نہ ہو تو صحیح بخاری اور صحیح مسلم کو دیکھ لے۔ اور صدی کے سر پر مجدد آنے کی پیش گوئی بھی پڑھ لے۔ اور اگر میری نسبت نصرت الٰہی تلاش کرنا چاہے تو یاد رہے کہ اب تک ہزار ہا نشان ظاہر ہو چکے ہیں (لیکچر سیالکوٹ ص ۲۹۔۳۰)

کیسی معقول بات ہے مگر ضرورت بقول مرزا صاحب سب سے اہم عیسائی مذہب کا غلبہ ہے اسی واسطے مرزا صاحب نے اپنے مقابلے میں پادریوں کا نام خنازیر رکھا ہے۔ اور حدیث شریف میں جو آیا ہے کہ مسیح خنزیروں کو قتل کر دیں گے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا ہے کہ اس سے مراد پادری لوگ ہیں جن کو وہ (مرزا) براہین علمیہ اور عقلیہ سے مار چکے ہیں۔ وغیرہ۔

یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا زمانہ بعثت کی ضرورت کو پورا کرنے کا ادعاء جس کے لئے آپ مسیح موعود ہو کر آئے۔ اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس ضرورت کو واقعی کہاں تک پورا کیا۔ آپ کا دعوی ہے کہ میں (مرزا) براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ سے مسیح موعود اور مامور اور نبی وغیرہ سب کچھ ہوں (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ) اور اس براہین میں آپ لکھتے ہیں:

سارے ہندوستان میں پانچ لاکھ عیسائی ہیں۔ (براہین احمدیہ۔ ج ۲ ص ۵)

ناظرین کرام! اس عدد کو یاد رکھیں اس پانچ لاکھ کی تعداد کفار کو قتل کرنے کے لئے آپ مسیح موعود بن کر آئے جو گذشتہ مردم شماری ۱۹۳۱ء میں بجائے پانچ لاکھ کے ۶۲ لاکھ ۹۷ ہزار، قریباً ۶۳ لاکھ ہو گئے۔ (مسیحی جنتری۔ص ۱۹۳۴ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی ممبرو! دماغ میں عقل اور دل میں راست پسندی ہے تو بتاؤ تمہارے مسیح موعود نے اس ضرورت کو پورا کیا یا اس کو ترقی دی۔ یہ تو وہی مثال ہوئی جو مشہور ہے کہ مسیلمہ کذاب کسی کانے کو دم کرتا تو وہ اندھا ہو جاتا۔ کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہمارے ملک پنجاب میں عیسائیوں کی جو تعداد آج ہے زمان بعثت مرزا کے شروع میں اتنی ہی تھی۔ پھر کیوں ایسی خام باتیں کرتے ہو جن کو سن کر ایک بچہ بھی ہنس پڑے۔ کسی کو اگر خدا پر ایمان نہ ہو تو مخلوق سے تو شرم ہونی چاہیے۔ بھلا تم اپنی عقلوں کے مالک ہو تو کیا پبلک کی عقلوں پر بھی تمہیں قبضہ ہے کہ وہ اتنا نہ پوچھیں گے کہ کسی حکیم صاحب کی بڑی شہرت سن کر معمولی بخار کے علاج کے لئے ان کو مقرر کیا گیا تھا آج وہی بیمار ترقی کرتا کرتا مدقوق نظر آتا ہے اس پر بھی حکیم صاحب کے معتقد ان کا نام شفاء الملک رکھیں اور مسیح الملک مشہور کریں تو ہم یہی کہیں گے:

پیر تو خس است   اعتقاد تو بس است

دوسری بات: پہلے نبیوں کی پیش گوئی۔

یہ دلیل بھی معقول ہے اس کی بابت تو اتنا ہی کافی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

اگر قرآن میں میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں (تحفہ ندوہ۔ص ۵)

پس قرآن مجید میں مرزا صاحب کا نام مسیح ابن مریم دکھا دو مگر وہ قرآن نہ ہو جس میں قادیان کا نام مرقوم ہے۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۷۷)

تیسری بات۔ نصرت الٰہی۔

بڑی معقول بات ہے واقعی یہی علامت حقانیت ہے مگر نصرت وہ ہوتی ہے جو دشمن کے مقابلے میں ہو بتاؤ ڈپٹی آتھم عیسائی کے مقابلے میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نصرت ہوئی۔ ڈپٹی آتھم کی موت کی پیش گوئی ۱۵ ماہی جس روز (۶ ستمبر ۱۸۹۴ء) کو ختم ہوئی تھی جانتے ہو اس روز کیا ہوا تھا۔ عیسائی امرتسر کے بازاروں میں بانسوں اونچے اچھلتے تھے اور مرزائی افراد اڈیٹر الحکم کی سرکردگی میں مطبع ریاض ہند میں چھپے بیٹھے تھے۔ عیسائیوں کے اشتہارات دیواروں پر چسپاں تھے اور مقررین بازاروں میں یہ رجز پڑھتے جاتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجۂ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
آتھم اب زندہ ہیں آکر دیکھ آنکھوں سے خود
بات یہ کب چھپ سکے ہے اب چھپائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

یہ واقعہ ۱۸۹۴ء کا ہے اس کے بعد ہر سال بلکہ ہر ماہ بلکہ ہر ہفتہ جو نصرت مرزا صاحب کو ملتی رہی اس کا مفصل ذکر رسالہ الہامات مرزا میں ملتا ہے۔ آخری فتح ونصرت جو ملی وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیان نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو اشتہار دیا جس کا نام تھا، مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، اس میں کھلے لفظوں میں لکھا تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ) میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس اعلان سے ۱۳ ماہ بعد ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فوت ہوگئے اور مولوی ثناء اللہ کی بابت یقین ہے کہ آج (۳۱ جولائی ۱۹۳۴ء) تک زندہ ہیں بلکہ یہ سطور لکھ رہے ہیں۔

ناظرین! یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی فتح ونصرت کا نمونہ جو آج تک کسی کو نصیب نہیں ہوا۔ اس پر بھی ان کے مرید ان کی تعریفوں کے پل باندھیں تو ہم سے یہی سنیں گے:

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۲۱ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۹ ص ۵۔۶)

ترک مرزائیت

شیخ عبدالکریم خلف حاجی قطب الدین صاحب ساکن کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ ۳۵ سال مرزائی رہ کر دوبارہ داخل اسلام ہوئے ہیں۔ الحمدللہ۔

راقم: رحیم بخش سکرٹری انجمن محمدیہ کلاس والہ (اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ جملہ خبریہ ہے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے آخری فیصلے میں دعا کرتے ہوئے سات جملے خبریہ لکھے ہیں۔ منجملہ ایک یوں ہے:

اگر میں (مرزا قادیانی) ایسا ہی کذاب ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (ثناء اللہ) اپنے ہر ایک پرچہ (اہل حدیث) میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔

کئی دفعہ تحریروں اور تقریروں میں مرزائیوں کو توجہ دلائی گئی کہ جملہ خبریہ کا وقوع نہ ہو تو قائل کاذب ہوتا ہے۔ آخر اہل قادیان نے تنگ آ کر اس کا جواب دیا اور لکھا کہ مرزا صاحب قادیانی کی عبارت کا مطلب جملہ خبریہ میں یہ ہے:

اگر میں مفتری اور کذاب ہوں اور میرا سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں تو خدا کی قسم مولوی ثناء اللہ ضرور اس سلسلہ کو نابود اور منہدم کر دے گا۔

(الفضل قادیان۔ یکم جولائی ۱۹۳۴ء ص ۷)

مطلب (قادیانی) مجیب کا یہ ہے کہ اس جملہ خبریہ میں جو جزا ہے وہ واقعہ نہیں یعنی مولوی ثناء اللہ نے سلسلہ احمدیہ کو منہدم نہیں کیا۔

ہم اس جواب سے بہت خوش ہیں کیونکہ اہل علم جانتے ہیں کہ جملہ شرطیہ کی جزا وہ ہوتی ہے جو قائل مرتب کرے۔ نہ وہ جو کوئی دوسرا لگائے۔ مثلاً زید کہے اگر میں جھوٹا ہوں تو خدا مجھ پر لعنت کریگا۔ اس جملہ خبریہ کی تفسیر اور تعبیر کوئی دوسرا یوں کرے کہ اگر میں جھوٹا ہوں تو خدا میرے دشمن پر لعنت کریگا۔ دانا جانتے ہیں کہ یہ اس قول کی تفسیر نہیں بلکہ تحریف ہے۔ اصل جملہ خبریہ ہمارے سامنے ہے جو بغرض مزید تفہیم ہم مکرر نقل کرتے ہیں۔

اگر میں (مرزا) مفتری ہوں تو آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔

مسیح موعود (مرزا) کے ان حواریوں سے پوچھنا چاہیے کہ مرزا صاحب کے جملہ شرطیہ میں ان کی مرقومہ جزا کو تبدیل کر کے دوسری جزا اس کی جگہ رکھنے والے تم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون ہو؟ کیوں نہ ان کے جملہ خبر یہ کو اصل صورت میں رکھا جائے۔ بس اسی ایک سوال پر سارا مدار ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۰ ص ۵)

درباره آتھم، مرزا کے اقوال فی الالہام پر تبصرہ۔۲

جناب مولوی محمد مہرالدین صاحبؒ میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

متذکرہ بالا الہام کی نسبت اخبار اہل حدیث ۲۲ جون ۱۹۳۴ء میں پانچ اقوال مرزا صاحب کے خاکسار کی طرف سے برائے دفع اشکال مرزائی پارٹیز کی خدمت میں پیش کئے جا چکے ہیں۔ حسب الوعدہ خلیفہ ثانی قادیانی (مندرجہ ندائے ایمان نمبرا) سے جواب کا منتظر ہوں۔ قال اللہ تعالیٰ و اوفوا بالعھد ۔ انّ العھد کان مسؤلاً ۔ اور رسول اللہ ﷺ نے و اذا وعد اخلف کو نشانات نفاق میں درج فرمایا ہے۔

اما بعد ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی توجیہات بھی اس الہام سے متعلق ہیں ملاحظہ فرمائیے۔ رسالہ الہامات مرزا مؤلفہ فاتح قادیان مولانا ثناءاللہ میں، ضیاء الحق اور انوار الاسلام وغیرہ تحریرات مرزا صاحب سے ان کے یہ اقوال منقول ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ ڈپٹی آتھم روز پیش گوئی سے ۱۵ ماہ میں مر کر ہاویہ میں ڈالا جائے گا جب وہ نہ مرا تو مرزا جی نے کہا کہ دنیا میں ادھر ادھر اسکا پھرنا ہی ہاویہ ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> آتھم نے اپنے خوف زدہ ہونے کی حالت سے بڑی صفائی سے یہ ثبوت دے دیا ہے کہ وہ ضرور ان ایام میں پیش گوئی کی عظمت سے ڈرتا رہا ایک سخت غم نے اس کو گھیر لیا وہ بھاگا پھرا۔ اس لئے درحقیقت وہ ہاویہ میں رہا۔ مسلسل گبھراہٹوں کا سلسلہ اس کے دامن گیر ہو گیا تھا اور اس کے دل پر وہ رنج وغم و بدحواسی وارد ہوئی جس کو آگ کے عذاب سے کم نہیں کہہ سکتے یہی اصل ہاویہ تھا اور وہ درد اور دکھ کے ہاویہ میں ضرور گرا اور ہاویہ میں گرنے کا لفظ اس پر صادق آ گیا اس کی یہ مثال ہوئی قیامت دیدہ ام پیش از قیامت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر وہ غم کے پہاڑ پڑے جو اس نے تمام زندگی میں ان کی نظیر نہیں دیکھی تھی پس کیا یہ سچ نہیں کہ وہ ان تمام دنوں میں درحقیقت ہاویہ میں رہا۔

مرزا غلام احمد صاحب کا وہ الہام تھا، تو یہ کشف ہے کہ اس کے دل کی حالت اور عمر بھر کے واقعات بیان فرما رہے ہیں جن سے اس کو سراسر انکار ہے۔ اصل بات اتنی تھی کہ آتھم صاحب نے دیکھا کہ اپنی موت پر مرزا صاحب قادیانی کی کامیابی منحصر ہے ممکن ہے بلکہ اغلب ہے کہ مرزا صاحب کے جاں نثار مریدوں کی فوج اپنے پیرو مرشد کی کامیابی کی غرض سے اس مہم کے سرکرنے میں سعی کرے گی اس لئے بمشورہ حزم واحتیاط انہوں نے ایک جگہ کی اقامت کو اس مدت معینہ میں مناسب نہ سمجھا اور بطور تفریح جیسے مرفہ الحال لوگوں کی عادت ہوتی ہے سیاحت اختیار کی جس کی بدولت نئے نئے شہر دیکھے، دعوتیں کھائیں، سیر وشکار کئے جس سے السّفر و سیلة الظفر کے معنی بھی صادق آ گئے ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سفر کا نام دیکھ لیا اور شاعرانہ خیال سے صورت سقر قرار دے کر اس کو سچ مچ کا ہاویہ ہی ٹھہرا دیا۔ اور یہ خیال نہ کیا کہ امراء وسلاطین لکھو کھہا روپیہ خرچ کر کے یہ دولت حاصل کرتے ہیں خصوصاً گورنمنٹ کے افسروں اور پادریوں کے حق میں تو ہندوستان کا سفر گل گشت جناں سے کم نہیں۔ چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۴۹۰ میں خود تحریر فرماتے ہیں:

یہ لوگ ایک قسم کی جنت اپنے ساتھ لیا پھرتے ہیں۔

پھر ان کو دنیا میں ہاویہ سے کیا تعلق؟ غرض مرزا صاحب نے جس کو ہاویہ قرار دیا تھا درحقیقت وہ جنت ثابت ہوتی ہے۔

مرزا صاحب نے اس الہام میں ہاویہ کا لفظ اس واسطے تجویز کیا تھا کہ قرآن شریف میں یہ لفظ وارد ہے اور اس کے معنی دوزخ کے ہیں کما قال تعالیٰ:

فامه هاوية ـ وما ادرك ما هيه۔ نار حاميه ـ

اس سے غرض یہ ہے کہ دعوی کی شان وشوکت اور الہام کا کروفر اس سے نمایاں ہو کہ جو لفظ قرآن میں ایک سخت وعید میں استعمال کیا گیا وہی لفظ اس ہندی الہام میں ذکر فرمایا ۔مگر افسوس کہ وہ صرف لفظ ہی لفظ تھا اگرچہ ۱۵ مہینے تک بجائے خود رکھا رہا۔ مگر اس کے بعد کمال مایوسی سے وہ لفظ یوں بدلا گیا کہ اس سے مراد فکر وتشویش لی گئی۔ اول تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فکر وتشویش ہی میں کلام ہے اس لئے کہ کسی کے دل کی کیفیت یقینی طور پر معلوم نہیں ہو سکتی۔ اور اگر وہ تسلیم بھی کر لی جائے تو اس کا کیا ثبوت کہ الہام کے صدق کا اس کے دل پر اثر تھا۔ قرائن سے تو ثابت ہے کہ مرزا صاحب کے مریدوں کے خوف سے اس کو سفر کی ضرورت ہوئی۔

بہر حال مرزا غلام احمد صاحب نے ایک ہی شق اختیار کی کہ اس کے دل پر میری پیش گوئی کا اثر ہوا تھا۔ چنانچہ ضیاء الحق میں لکھتے ہیں:

> جس شخص کا خوف ایک مذہبی پیش گوئی سے اس حد تک پہنچ جائے کہ شہر بشہر بھاگتا پھرے تو ایسا شخص بلا شبہ یقینی طور پر اس مذہب کا مصدق ہو گیا جس کی تائید میں پیش گوئی کی گئی تھی اور یہی معنی رجوع الی الحق کے ہیں۔

یہاں یہ امر غور کے قابل ہے کہ مرزا صاحب خود تصدیق کرتے ہیں کہ یقینی طور پر اس کا رجوع الی الحق کرنا ثابت ہو گیا اور الہام مرقوم الصدر کا مضمون یہ تھا کہ اگر وہ حق کی طرف رجوع کرے تو ہاویہ میں گرایا نہیں جاوے گا۔ پھر جب الہام کے سنتے ہی اس پر خوف عظمت طاری ہو گئی تو الہام کے مطابق وہ ہاویہ کا مستحق نہ رہا۔ مگر مرزا صاحب کی تحریر سے ابھی معلوم ہوا کہ وہ ہاویہ میں ضرور گرایا گیا اور اس پر ہاویہ میں گرنے کا لفظ صادق آ گیا جس کا ماحصل یہ ہوا کہ بحسب الہام اس کا حق کی طرف رجوع کرنا ثابت ہے۔ باوجود اس کے وہ ہاویہ میں گرایا گیا جو خلاف عادت الٰہی اور خلاف شرط الہام ہے یہاں دو باتوں سے ایک بات ضرور ماننی پڑے گی کہ اگر الہام سچا ہے تو ہاویہ میں گرنا جھوٹ ہے۔ اور اگر ہاویہ میں گرنا سچ ہے تو الہام جھوٹا ہے۔ اور چونکہ ہاویہ میں گرائے جانے کی وہ تصدیق کرتے ہیں تو ثابت ہوا کہ الہام جھوٹا ہے۔ پھر اگر غیر معمولی کیفیت ان کو وجدانی طور پر معلوم ہوئی تھی جس کو انہوں نے الہام سمجھا تھا تو اسکو الہام شیطانی ضرور کہا جاوے گا جس سے کل الہاموں کے دعوے ان کے جھوٹے ہو گئے۔ اور اگر یہ الہام انہوں نے بنا لیا تھا تو یہ ثابت ہو جائے گا کہ انہوں نے خدا تعالیٰ پر افتراء کیا ہے اور کوئی مسلمان ہو کر خدا پر افتراء نہیں کر سکتا۔ بالفاظ دیگر مفتری مسلمان ہی نہیں۔ (باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۲۸ ربیع الآخر ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۰ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجمن نصرۃ الاسلام چینے والی تحصیل بٹالہ کا سالانہ جلسہ ۶ تا ۸ جولائی ۱۹۳۴ء کو ہوا۔
اس دوران مرزائیوں سے حیات مسیح اور صداقت مرزا پر مباحثہ ہوا۔ مسلمانوں کو کامیابی ہوئی۔
راقم: برکت اللہ سکرٹری انجمن (اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

شیطان اور مرزا قادیان۔ قابل توجہ اہل ایمان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ ہم کو خدا کے فضل سے مرزائی لٹریچر میں اتنا تبحر حاصل ہے کہ امت قادیانیہ میں کوئی ہمارا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ یہاں تک بھی ہم مستعد ہوگئے تھے کہ قادیانی افراد اگر اپنے ادق مضامین میں ہم سے مشورہ لیا کریں یا حوالہ جات پوچھا کریں، تو ہم ان کی مدد کیا کریں گے۔ مگر ان ناقدر شناسوں نے ہماری یہ آمادگی مخالفت پر مبنی سمجھی۔ خیر ان کا اختیار۔ آج ہم ایک اور واقعہ پیش کرتے ہیں جس سے ان لوگوں کی (کلام مرزا سے) بے خبری ثابت ہوگی۔ الفضل قادیان لکھتا ہے:

شیطان کا آخری حملہ:

وہ زمانہ جس کے متعلق آیا ہے کہ ہر قسم کی برائیاں انتہائی عروج کو پہنچ جائیں گی بدکاریاں بڑھ جائیں گی اور شیطان اپنے سارے سازوسامان کے ساتھ اس طرح حملہ آور ہوگا کہ گویا اس کا آخری حملہ ہے وہ موجودہ زمانہ ہی ہے ہر صاحب بصیرت انسان کو خواہ وہ کسی مذہب وملت کا ہو اس کا اعتراف ہے۔ اگر کسی کو انکار ہو تو اسے مشہور تحریک اخوت کے صدر ڈاکٹر شپرڈ کے الفاظ پڑھ لینے چاہییں جن کا ترجمہ اخبار، سرفراز، سے پیش کیا جاتا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

دنیا کی تاریخ میں اس دور سے زیادہ نمائشی دور کوئی نہیں گذرا۔ اور شیطان نے بھی غرور وتکبر کے ذریعہ سے اپنے مفتوحات اس سے زیادہ آسانی سے کبھی حاصل نہیں کیے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ایسی حالت میں ضروری نہیں تھا کہ خدا تعالی اپنی مخلوق کو شیطان کے حملہ سے بچانے کا انتظام کرتا۔ ضروری تھا۔ اور اس نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو اسی غرض سے مبعوث کیا۔ مگر فائدہ وہی اٹھا سکتے ہیں جو آپ کو قبول کریں۔ (الفضل قادیان ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء ص ۴)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ شیطان ابھی زندہ ہے لیکن اس کے شر سے وہی لوگ بچ سکتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی پر ایمان لائے ہیں۔ حالانکہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ ہم اس کو قتل کر چکے ہیں یعنی وہ دنیا سے فنا ہو چکا ہے۔ پھر تو کسی قسم کی شیطنت دنیا میں نہ رہنی چاہیے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا تعالی سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی الی وقت المعلوم۔ بہ سبب اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ہاتھ سے قتل ہو۔

(ملفوظات احمدیہ۔ ج ۲ ص ۳۱۷)

اس اقتباس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ شیطان مرزا غلام احمد صاحب کے ہاتھ سے عرصہ ہوا قتل ہو چکا ہے۔

احمدی ممبرو! بتاؤ جب شیطان مرزا صاحب قادیانی کے ہاتھ سے قتل ہو چکا ہے، تو اب یہ تمہارے مخالفین غیر مبایعین خلافت حقہ ثانیہ کو خلافت یزیدیہ کس کی تعلیم سے کہہ رہے ہیں، اور یورپ سارے کا سارا گمراہی میں کیوں مبتلا ہے۔ ذرہ سوچ کر جواب دینا جلدی میں کہیں شیطان دخل نہ دے جائے۔

ناظرین کرام! اللہ ان سے کوئی پوچھے کہ اس قسم کی حرکتیں دنیا کو دکھا کر ملا دو پیازہ کی یاد کیوں تازہ کرتے ہو:

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ۔ شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۱ ص ۵۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور پیش گوئیوں کی کیفیت

مولوی ابوسعید عبدالرحمٰن صاحبؒ فریدکوٹی لکھتے ہیں:

قارئین کرام اس امر کو بخوبی جانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جہاں کوئی بات بنتی دیکھی، جھٹ اپنی صداقت کے لئے پیش کر دی۔

کہیں طاعون یا وبا زور کی چلی تو فوراً کہہ دیا کہ میری آمد اور میرے انکار کی وجہ سے دنیا پر یہ قہر نازل ہو رہا ہے۔

کہیں زلزلہ سے اگر مخلوق خدا تباہ و ہلاک ہوگئی تو بھی مرزا صاحب کے دام کھرے۔ کوئی قتل ہو یا کہیں جنگ ہو غرضکہ کچھ نہ کچھ ہل جل ہو، جھٹ مرزا صاحب اپنے لئے اسے ایک نشان ٹھہرا لیتے تھے اور اس قسم کے واقعات مرزا صاحب کی صداقت کا ایک مقدمہ بن جاتے تھے۔ اور بن جاتے ہیں اور بنتے رہیں گے۔

اس سے زیادہ کسی کو کیا جرأت و دلیری ہوسکتی ہے کہ و مبشراً برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد جیسی صریح آیت کو جو بالخصوص آنحضرت ﷺ کی بعثت کے لئے کتب سابقہ میں پیش گوئی کی گئی تھی اور جسے آنحضرت ﷺ نے خود اپنی صداقت کے لئے ایک پیش گوئی قرار دیا ہو، اسے بھی مرزا صاحب قادیانی نے اپنے اوپر چسپاں کرتے وقت خدا کا خوف نہیں کیا۔ تو ایسے بزرگ کو ہم ایسی حرکات سے کیسے روک سکتے ہیں۔ جو چاہے کہے اور لکھے۔

عیسائیوں کی معتبر کتاب بائیبل باب دانیال، میں دانیال نبی نے ایک پیش گوئی کی ہے، جس میں آنے والے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ مکی مدنی کی آمد کی بشارت دی گئی ہے اور جس کی بشارت کے لئے بائیبل کے صفحات لبریز ہیں۔

میں نے جب اس پیشگوئی کو پڑھا تو عین آنحضرت ﷺ کی ذات اقدس کے لئے حرف بحرف صادق پایا۔ مگر بعدہ جب قادیان کی طرف نظر دوڑی تو معاً یہ خیال آیا کہ اگر مرزا صاحب نے اس پیش گوئی کو دیکھ لیا ہے تو بالضرور اپنے اوپر چسپاں کیا ہوگا۔ ابھی دو ہفتے بھی نہ گذرنے پائے تھے کہ اتفاقاً مرزا صاحب قادیانی کی تصنیف تحفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گولڑ ویہ کا صفحہ ۱۹۱ میری نظر سے گذرا۔ بعینہ اس پیش گوئی کو (جس طرح میں نے خیال کیا تھا) مرزا صاحب قادیانی نے اپنے اوپر چپاں کرنے کی کوشش کی ہے۔ ایسے امتی (یا امتی نبی) پر سخت افسوس ہے کہ جو پیش گوئیاں سید المرسلین ﷺ کے لئے مخصوص ہیں اپنے اوپر کس جرأت اور دلیری سے چسپاں کر سکتا ہے۔ میں اس عبارت کو بعینہ نقل کرتا ہوں جو بائیبل کے حوالہ سے مرزا صاحب قادیانی نے تحفہ گولڑ ویہ صفحہ ۱۹۱ پر نقل کی ہے:

اور اس وقت سے جب کہ دائمی قربانی موقوف ہوگی اور بتوں کو تباہ کیا جائے گا اس وقت تک بارہ سونوے دن ہوں گے۔ مبارک ہے جو انتظار کیا جائے گا اور اپنا کام محنت سے کرے گا۔ تیرہ سو پینتیس روز تک اور تو چلا جا آخر تک اے دانیال۔

میں نے یہ عبارت بائیبل مطبوعہ فارن سوسائٹی لاہور سے ملا کر دیکھی تو لفظی طور پر کافی اختلاف نظر آیا۔ شاید مرزا غلام احمد صاحب کی قلم کے زور سے یہ اختلاف ہوگیا ہے یا بائیبل کے مترجمین سے یہ سہو نظری ہوگئی ہے خیر کچھ بھی ہو ہمیں اصل مطلب دیکھنا ہے۔ آگے چل کر نیچے حاشیہ میں اس پیش گوئی کی تفسیر مرزا صاحب قادیانی یوں کرتے ہیں:

اس فقرہ میں دانیال نبی بتلاتا ہے کہ اس نبی آخر الزمان کے ظہور سے (جو محمد ﷺ ہے) جب بارہ سونوے برس گذریں گے تو وہ مسیح موعود ظاہر ہوگا۔ اور تیرہ سو پینتیس ہجری تک اپنا کام چلائے گا یعنی چودھویں صدی میں پینتیس برس برابر کام کرتا رہے گا۔ اب دیکھو اس پیش گوئی میں کس قدر تصریح سے مسیح موعود کا زمانہ چودھویں صدی قرار دی گئی ہے۔ (تحفہ گولڑ ویہ۔ ص ۱۹۱)

مرزا صاحب قادیانی کے ارشاد کا خلاصہ یہ ہے کہ اس پیش گوئی کا حقیقی مصداق میں ہوں اور میرے سوا یہ پیش گوئی نہ کسی کے لئے ہے، نہ ہو سکتی ہے۔

سنیئے صاحبان! جو شخص سادہ لوح ظاہر بین اور تاریخ سے ناواقف ہو اس کو بیشک اس قسم کا چکمہ دیا جا سکتا ہے لیکن جو شخص جڑوں کا واقف ہو، وہ ایسے مسئلہ کو کھود کھود کر نکال لے گا۔

ہم بتلاتے ہیں کہ یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ کی شان بابرکات کیلئے مختص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہم یہ کہتے ہیں کہ جب ہر ایک نبی نے آنحضرت ﷺ کی آمد و بعثت کی بشارت دی اور ہر ایک الہامی کتاب اس پر ناطق ہو اور بائیبل میں سینکڑوں پیش گوئیاں بالتفصیل آنحضرت ﷺ کی شان میں موجود ہوں اور دانیال نے بھی یہ پیش گوئی کی ہو اور عین پیش گوئی کے مطابق آنحضرت ﷺ دانیال کے بعد ۱۲۹۰، اور تیرہ سو پینتیس کے اندر اندر مبعوث ہوئے ہوں تو مرزا صاحب کے حق میں یہ پیش گوئی کس طرح ہو سکتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نہ کسی نبی نے نام لیا، نہ ان کے آنے کی بشارت، نہ ان کے آنے کی ضرورت، نہ وہ رسول، نہ وہ نبی (بقول مرزا میں امتی نبی ہوں) تو ایسے شخص کی آمد کی بشارت کا بائیبل میں ہونا کیا فائدہ دیتا ہے۔

ہمارا یہ دعوی ہے کہ دانیال نبی کی یہ پیش گوئی بھی اسی نبی کے حق میں ہے جس کی مدح و شان و آمد آمد کیلئے بائیبل کا ایک ایک باب گواہی دیتا ہے چونکہ آنحضرت ﷺ دانیال نبی کے بعد ۱۲۹۰، اور ۱۲۳۵ کے درمیان ہوئے ہیں اس لئے یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ کے سوا نہ کسی کے لئے ہے نہ ہوگی۔

ہم کو تعجب ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو یہ پیش گوئی آنحضرت ﷺ پر صادق آتی ہوئی دیکھ کر کیوں حسد پیدا ہوا (کیا اسی حسد کا نام امتی نبی یا غلام احمد ہے؟)

مرزا صاحب نے اس جگہ دو فقرے زیادہ کر دیئے ہیں:

۱۔ نبی محمد ﷺ کے ظہور کے بعد ۱۲۹۰ برس مراد ہیں۔

۲۔ یہ پیش گوئی مسیح موعود کے لئے ہے۔

ہمارا اعتراض اس پر یہ ہے کہ اگر یہ الفاظ عبارۃً یا اشارۃً یا معناً مجھے قادیانی جماعت بائیبل میں دکھلا دے تو میں مرزا صاحب کی تحریر کے مطابق اس پیش گوئی کو صحیح مان لوں گا۔ اور اگر یہ پایہ ثبوت کو نہ پہنچ سکے تو اس قسم کی زمین و آسمان کے قلابے ملا دینے والی تحریرات سے قوم کو کیوں گمراہ کیا جاتا ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۱ ص ۶۔۷)

<u>ترک مرزائیت</u>

منظور احمد خان بہاولپوری سابق اسٹور ماسٹر کوچی چکودر بھوپال اسٹیٹ ۱۹۲۶ء سے چند غلط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہمیوں سے قادیانی ہو چکا تھا دوران مرزائیت میں تحقیق صداقت میں کوشاں رہا۔

اتفاق سے کلکتہ میں آکر مولوی محمد یوسف صاحب انجمن تبلیغ اسلام کی خدمت میں حاضر ہوکر اپنے شکوک پیش کئے جن کا جواب نہایت ہی خوش اسلوبی سے ملنے پر مولوی صاحب موصوف کے ہاتھ پر مشرف باسلام ہوکر مرزائیت کو خیر باد کہہ کر تائب ہوا۔

راقم: سکرٹری تبلیغ اسلام کلکتہ چیت پور روڈ۔ سراج بلڈنگ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

جماعت مرزائیہ کلکتہ میں مذبوحی حالت

اخبار الفضل ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء میں، کلکتہ میں تبلیغ احمدیت، کے ضمن میں جو کچھ لکھا ہے وہ بالکل غلط اور جھوٹ ہے۔ نہ تبلیغ الاسلام نے کبھی مناظرہ سے فرار کیا، اور نہ انکار، اور نہ ہی مولوی محمد یوسف صاحب نے شرائط مناظرہ سے پہلوتہی کی۔ بلکہ مولوی صاحب تو ہر وقت دعا کرتے ہیں کہ خدا موقع دے اور مناظرہ ہو۔ افسوس کہ مولوی سلیم (مرزائی) آج تک اپنے مناظرہ سے فرار کرکے اپنے آپ کو سلامت رکھنا چاہتا ہے۔ راقم: سکرٹری تبلیغ الاسلام کلکتہ۔ چیت پور سراج بلڈنگ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

حضرت ابراہیم علیہ السلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری اور ۲۷ جولائی ۱۹۳۴ء میں حدیث ابراہیمی پر مفصل بحث ہوئی ہے چونکہ ۲۷ جولائی کے پرچہ میں مرزائی معترض کی طرف توجہ تھی اس لئے اس میں مرزا غلام احمد صاحب کا قول بھی نقل ہونا لازمی تھا۔ اس پر مرزائی اخبارات (الفضل و پیغام صلح) نے جواب الجواب دینے کی کوشش کی ہے۔

ان ہر دو اخبارات کی کوشش دراصل مرزا صاحب متوفی کو اہل حدیث کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے ہے جس میں کامیابی محال ہے۔ ہم خوب جانتے ہیں کہ اہل حدیث کی گرفت سے ان کا نکلنا بالکل اس مکھی کی طرح ہے جو شہد سے نکلنے کی کوشش کرتی ہے، مگر وہ کوشش کرکے اور زیادہ گرفتار بلا ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے بتایا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حدیث ابراہیم کو جس میں تین کذبات کا ذکر ہے، مرزا صاحب نے تسلیم کر کے اس پر اعتراض کرنے والے کو خبیث وغیرہ کہا ہے اس کے جواب میں الفضل اور پیغام صلح دونوں برادر متفق ہو کر اہل حدیث کو کوستے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ دونوں مرزا صاحب کی عبارت پوری نقل کرتے ہیں اور گونگے کی طرح آئیں بائیں شائیں کر کے آگے گذر جاتے ہیں مگر مرزا صاحب قادیانی کی عبارت کی تشریح نہیں کرتے۔ ہم ایک دفعہ پھر ان کو راہ راست دکھانے پر توجہ کرتے ہیں مرزا صاحب قادیانی کی عبارت اس خصوص کے متعلق دونوں نے یوں نقل کی ہے:

یاد رہے کہ اکثر ایسے اسرار دقیقہ بصورت اقوال یا افعال انبیاء سے ظہور میں آتے رہے ہیں کہ جو نادانوں کی نظر میں سخت بے ہودہ اور شرک کے کام تھے جیسا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے تصرف میں لانا، اور حضرت مسیح کا کسی فاحشہ کے گھر چلے جانا اور اسکا عطر پیش کردہ جو حلال وجہ سے نہیں تھا استعمال کرنا اور اس کے لگانے سے روک نہ دینا اور حضرت ابراہیم کا تین مرتبہ ایسے طریق پر کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔

(الفضل قادیان ۲۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۶ کالم ۲)

ناظرین! اس عبارت کو بغور ملاحظہ کریں اس میں مرزا غلام احمد صاحب ان تینوں واقعات کو تسلیم کرتے ہیں یا ان کی تکذیب کرتے ہیں؟ امت مرزائیہ کی ہدایت کے لئے ہم اس کی دو تین مثالیں پیش کرتے ہیں۔

۱۔ مثلاً کوئی کہے بعض دفعہ ملہم کسی کے حق میں موت کی پیش گوئی کر دیتا ہے کہ وہ ۱۵ ماہ میں مر جائے گا اور وہ اس مدت میں نہیں مرتا۔ تو بدگو لوگ اس پر اعتراض کرتے ہیں

۲۔ بعض دفعہ کوئی ملہم اعلان کرتا ہے کہ فلاں عورت میرے نکاح میں آئے گی اس کا ناکح روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر مر جائے گا۔ وہ اس مدت میں نہیں مرتا تو بدگو لوگ بدگوئی کرتے ہیں۔

۳۔ بعض دفعہ کوئی ملہم اپنے مخالف کو مخاطب کر کے پیش گوئی کرتا ہے کہ ہم میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھوٹا پہلے مرے گا مگر وہ مخالف زندہ رہتا ہے۔اس پر بد گو لوگ بد گوئی کرتے ہیں۔

بتاؤ ان تینوں مثالوں میں یہ متکلم جو ان مثالوں کو پیش کرتا ہے ان تینوں واقعات کو تسلیم کر کے جواب دیتا ہے یا سرے سے ان واقعات سے انکاری ہے؟ بس اتنے جواب پر سارا مدار ہے۔ ہمارا یقین ہے کہ ہر ایک شخص بلکہ ہر ایک لڑکا جس نے پرائمری ہی پاس کی ہو وہ بھی اس عبارت سے یہی سمجھے گا کہ متکلم ان مثالوں میں اور مرزا صاحب قادیانی اپنی اس تحریر میں تینوں واقعات کو تسلیم کرتے ہیں۔اس تسلیم کے بعد ان واقعات پر اعتراض کرنے والے کا ذکر یوں کرتے ہیں:

> اگر کوئی تکبر اور خودرائی کی راہ سے اس بنا پر حضرت موسیٰ کی نسبت یہ کہے کہ نعوذ باللہ وہ مال حرام کھانے والا تھا، یا حضرت مسیح کی نسبت یہ زبان پر لائے کہ وہ طوائف کے گندہ مال کو اپنے کام میں لایا، حضرت ابراہیم کی نسبت یہ تحریر شائع کرے کہ مجھے جس قدر ان پر بدگمانی ہے اس کی وجہ ان کی دروغ گوئی ہے،تو ایسے خبیث کی نسبت اور کیا کہہ سکتے ہیں کہ اس کی فطرت ان پاک لوگوں کی فطرت سے مغائر پڑی ہے اور شیطان کی فطرت کے موافق اس پلید کا مادہ اور خمیر ہے۔ (الفضل ۲۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۹ کالم ۱)

احمدی ممبرو! ایمان سے بتاؤ واقعات ثلاثہ مان کر یہ جواب ہے یا سرے سے واقعات ہی کا انکار ہے۔

اللہ اکبر! باوجود اخفائے حق کے جواب دونوں اخباروں کے حصے میں ہے اہل حدیث کو کوستے ہوئے اظہار غیظ وغضب کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> ہم نے بارہا لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری احمدیت کی مخالفت میں حد درجہ تلبیس باطل آرائی اور یہودیانہ تحریف سے کام لیتے ہیں اور سادہ لوح لوگوں کو دھوکہ دینے اور فریب میں مبتلا کرنے کے لئے ایک صاف اور سیدھی بات کو عمداً غلط رنگ میں پیش کرتے ہیں اور دیانت وامانت خوف خدا اور خشیت الٰہی کو دل سے نکال کر اس سے وہ نتائج اخذ کرتے ہیں جو وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ حقیقت میں اس سے نہیں نکل سکتے۔
>
> (الفضل قادیان ۲۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح الفضل قادیان کا چھوٹا بھائی پیغام صلح لاہور لکھتا ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی خوش فہمی سے حضرت مسیح موعود کا حوالہ ذیل دے کر چھٹکارا کرانا چاہا ہے حالانکہ یہ حوالہ بجائے اس کی تائید کر کرتا ہے۔ اس حوالہ میں حضرت مسیح موعود نے تین پیغمبروں کا ذکر کیا ہے جن کے چال چلن پر بائیبل اور اناجیل کے پیرؤوں نے اپنی ناسمجھی سے اپنی الہامی کتابوں میں الزام لگایا ہے یعنی حضرت موسی حضرت عیسی اور حضرت ابراہیم اول الذکر کے بارہ میں مصریوں کے برتن اور پارچات مانگ کر لے جانا اور پھر اپنے تصرف میں لانا۔ دوم کے بارہ میں کسی فاحشہ کے گھر جانا اور اس کا پیش کردہ عطر جو حلال سے نہ کمایا گیا تھا استعمال کرنا، اور سوم کا تین مرتبہ ایسا کلام کرنا جو بظاہر دروغ گوئی میں داخل تھا۔

(پیغام صلح لاہور ۳۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۹)

ہم جانتے ہیں کہ یہ لوگ اپنے حلقہ اثر میں تو (بحکم: سحروا اعین الناس) جادو کر سکتے ہیں لیکن عام ناظرین پر ان کا جادو کیسے چل سکتا ہے۔ ناظرین! مہربانی کر کے مرزا صاحب قادیانی کی پہلی عبارت ایک دفعہ پھر پڑھ لیں حقیقت حال آپ کو معلوم ہو جائے گی کہ مرزا صاحب ان تینوں واقعات کو بطور الزام نقل نہیں کرتے بلکہ بطور تسلیم نقل کرتے ہیں۔ مگر امت مرزا اہل حدیث کی گرفت سے نکلنے کے لئے ہاتھ پاؤں مارتی ہے مگر نجات معلوم۔ کیوں: اس لئے کہ:

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل\
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۲ ص ۵۔۶)

مرزا صاحب پر بدگمانی کی ضرورت

مولوی محمد مہرالدین صاحبؒ میاں ونڈ سے لکھتے ہیں:

مرزائی دوستو! تشابہ قلبی یا حسن ظن وغیرہ سے جو لوگ مرزا غلام احمد صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے دباؤ میں آ گئے ان پر یہ بات صادق آتی ہے جو حق تعالی فرماتا ہے:

فاستخفّ قو مه فا طا عوه انّهم كا نوا قو ماً فا سقين (الزخرف :۵۴)(فرعون نے بے وقوف بنالیا اپنی قوم کو پھر اسی کا کہا مانا ان لوگوں نے بے شک وہ فاسق لوگ تھے)

سجنو! سچی بات یہ ہے کہ جب شیطان کا غلبہ پورے طور سے ہو جاتا ہے تو آدمی خدا کو بھی بھول جاتا ہے جیسا کہ ارشاد ہے

استحوذ عليهم الشّيطا ن فا نسا هم ذكر الله

یعنی شیطان ان پر غالب آ گیا ہے اور اس نے ان کو خدا کی یاد بھلا دی۔

خصوصاً ایسی حالت جب کامیابی ہو جاتی ہے اور لوگ بکثرت ان کے پیرو ہو جاتے ہیں تو گمراہی اور زیادہ ہو جاتی ہے حق تعالی فرماتا ہے

و اخوا نهم يمدّ و نهم في الغيّ ثمّ لا يقصرو ن (الاعراف :۲۰۲)

یعنی ان کے بھائی ان کو گمراہی میں کھینچے جاتے ہیں اور کمی نہیں کرتے۔

اگر مرزا صاحب قادیانی کو ان کے ہم خیال لوگ تائید نہ دیتے ،تو یہاں تک نوبت ہی نہ آتی ۔مگر یاد رہے کہ یہ تائید باعث زیادتی جرم ہے جس سے سزا میں بھی سختی ہوگی کما قال تعالی:

انما نملی لهم ليز دا دوا اثماً و لهم عذا ب مهين ۔

(ہم ان لوگوں کو ص صرف اس لئے ڈھیل دے رہے ہیں کہ وہ اور زیادہ گناہ کریں اور آخر کار ان کو ذلت کا عذاب ہے)

ان لوگوں کے روبرو ان کے مخالف مدعا کوئی آیت قرآنی پڑھی جائے تو اس کا کچھ اثر نہیں ہوتا بلکہ اپنے الہامات اور وحی پر نازاں اور خوش رہتے ہیں ان کی وہی حالت ہے جو حق تعالی فرماتا ہے

فلمّا جا ء تهم رسلهم با لبيّنا ت فر حوا بما عند هم من العلم (غافر:۸۳)۔(یعنی جب رسول کھلی نشانیاں ان کے پاس لے آئے تو وہ اپنے علم ہی پر خوش رہے)

کتنی ہی آیات واحادیث پیش کی جائیں وہ ایک نہیں مانتے اور اپنے ہی علم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر نازاں ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام ٹھیک ہے اور بس۔

اب یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ ایسے فتنوں کے وقت مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیے۔ پہلے یہ بات معلوم کرنے کی ضرورت ہے کہ حق تعالی نے ایک مخفی راز پر مسلمانوں کو مطلع کر دیا کہ جو لوگ فتنہ انگیزیاں کرتے ہیں ان کو خدا تعالی نے اسی واسطے پیدا کیا کہ اس قسم کے کام کیا کریں اور انجام کار رسوا ہوں چنانچہ اللہ فرماتا ہے:

و کذا لك جعلنا فی کل قر یة اکا بر مجر میها لیمکروا فیها و ما یمکرو ن الّا بانفسهم و مایشعرو ن (الا نعام:۱۲۳)

(یعنی ہم نے ہر بستی میں بڑت بڑے فساق پیدا کئے تا کہ ان میں فتنہ انگیزیاں اور مکر کریں اور جتنی مکاریاں وہ کرتے ہیں اپنے حق میں کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے)

اگر یہ آیت شریفہ نازل نہ ہوتی تو اس قسم کے لوگوں کی ترقی سے یہ خدشہ ضرور ہوتا کہ شاید یہ بھی مقبول بارگاہ ہوں جن کو اس قسم کی تائیدیں ہو رہی ہیں۔

اس قسم کے لوگوں کی ترقیوں سے مسلمانوں کو یہ خیال چاہیے کہ ہماری ابتلاء اور آزمائش کے لئے حق تعالی نے ان کو پیدا کیا ہے اور یہ تائید ان کی حقانیت پر دلیل نہیں ہوسکتی کیونکہ حق تعالی فرماتا ہے

کلا نّمدّ هئو لا ء و هئو لا ء من عطاء ر بّك و ما کا ن عطا ء ربّك محظورا (الاسراء:۲۰)(یعنی طالب دنیا اور طالب آخرت ہر ایک کو ہم مدد دیتے ہیں پروردگار کی بخشش بند نہیں)

آنحضرت ﷺ کی ولادت با برکت سے آثار نبوت اور ارہاصات شروع تھے۔ اہل عرب عمر بھر حضرت کی صداقت وصدق دیکھا کئے یہود اور نصاری اور کاہنوں کے اخبار سے حضرت کی نبوت کا حال سنا کئے۔ اور وقتاً فوقتاً معجزات کا مشاہدہ کیا کئے۔ باوجود اس کے آنحضرت ﷺ کی وفات کے وقت کل ایک لاکھ اشخاص مسلمان ہوئے اور مسیلمہ کذاب پر دو چار سال ہی میں لاکھ آدمی تک ایمان لائے۔ پھر کیا اس قدر ترقی سے مسیلمہ کی نبوت یا حقانیت ثابت ہوسکتی ہے؟

بات یہ ہے کہ باطل کا شیوع بہت جلد ہوتا ہے خصوصاً اس آخری زمانہ میں جو گویا فتنوں ہی کے واسطے موضوع ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق تعالیٰ فرماتا ہے:

من کا ن یر ید حر ث الد نیا نؤ تہ منہا و ما لہ فی الآ خرۃ من نصیب ۔ (اشوری:۲۰) یعنی جو کوئی دنیا کی کھیتی کا طالب ہو تو ہم بقدر مناسب اس کو دنیا دیں گے مگر پھر آخرت میں اس کا کوئی حصہ نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ الد نیا زور لا یحصل الّا با لزور کو اپنا مقتداء بنا کر اقسام کے حیلے اور مکاریاں عمل میں لائے جن سے دنیا کا پورا پورا حصہ حاصل کر لیا۔ مگر افسوس ہے ان پر جنہوں نے دوسروں کی دنیا کے واسطے اپنا دین برباد کیا۔ کیونکہ ہر ایک کے ہم خیال ہونے کے لئے کئی کئی آیتوں اور احادیث کا ان کو انکار کرنا ضرور پڑا حالانکہ حق تعالیٰ فرماتا ہے:

انّما المو منو ن الذین آ منوا با للہ و رسو لہ ثم لم یر تا بوا۔
یعنی اہل ایمان وہی لوگ ہیں جو خدا اور رسول پر ایمان لاتے ہیں پھر شک نہیں کرتے۔

مسلمانوں کے دلوں میں منجانب اللہ ایک قسم کی ایسی تسکین ہوتی ہے کہ مخالفین کی باتیں ان کو مشوش نہیں کرتیں

ھو الذی انز ل السکینۃ فی قلو ب المو منین لیزدادوا ا یما ناً مع ایما نھم ۔ یعنی خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کے دل میں اطمینان اور تسکین اتاری تا کہ پہلے ایمان کے ساتھ اور ایمان زیادہ ہو۔

اہل ایمان اس بات کے مامور ہیں کہ اگر جعلی انبیاء وغیرھم مسلمانوں کو بہکا دیں تو بمقتضائے الدین نصیحۃ ان کی خرابیوں پر متنبہ کر دیں اور جو نہ مانیں تو ان پر غم کھانے کی ضرورت نہیں ۔ رحمۃ للعالمین ﷺ کفار کفار کے ایمان نہ لانے پر باقتضائے رحمت طبعی بہت غم کھاتے تھے جس پر حق تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

لعلک با خع نفسک ان لا یکو نوا مومنین ۔
یعنی شائد تم (اے پیغمبر) اپنے کو ہلاک کر لو گیاس پر کہ وہ ایمان نہیں لاتے

نیز ارشاد فرمایا:

و لا یحز نک الذ ین یسا رعون فی الکفر من الذ ین قا لوا آمنا بافوا ھھم و لم تؤمن قلو بھم ۔ یعنی اے رسول غم نہ کھاؤ ان پر جو کفر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سعی کرتے ہیں اور جو کہتے ہیں اپنے منہ سے کہ ہم مسلمان ہیں اور ان کے دل مسلمان نہیں

اور مسلمانوں کو ارشاد فرمایا:

یا ایھا الذین آ منوا علیکم انفسکم لا یضرّ کم من ضلّ اذا اھتدیتم ۔یعنی مسلمانوں تم اپنی خبر رکھو جب تم راہ راست پر ہو تو کوئی بھی گمراہ ہوا کرے اس کا گمراہ ہونا تم کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔

مرزا صاحب براہین احمدیہ میں مسلمانوں کی بہت شکایت فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے ایک لخت ان سے عجز وفروتنی اور حسن ظن اور محبت برادرانہ اٹھالیا۔

اور اسی کے صفحہ (۱۰۶) میں لکھتے ہیں:

نیک ظنی انسان میں ایک فطرتی قوت ہے۔ مثلاً یہ نیک ظنی ہی کی برکت ہے کہ چھوٹے بچے بآسانی بولنا اور باتیں کرنا سیکھ لیتے ہیں اور ماں باپ کو ماں باپ کر کے جانتے ہیں۔

اگر بدظنی کرتے تو کچھ بھی نہ سیکھتے اور دل میں کہتے کہ شاید ان سکھانے والوں کی کچھ اپنی غرض ہوگی اور آخر میں اس بدظنی سے گنگے رہ جاتے اور والدین کے والدین ہونے میں بھی شک کرتے۔

فی الحقیقت حسن ظنی اصلاح تمدن کے لئے ایک بڑی دولت تھی مگر افسوس ہے کہ اس کو زمانے کی رفتار اور مکاروں کی خودغرضیوں نے خاک میں ملا دیا۔ اور اس کی تو خود مرزا صاحب قادیانی بھی اجازت دیتے ہیں۔

جس طرح اور لوگوں نے نبوت مہدویت قائمیت شاہدیت کشفیت اور ولایت وغیرہ کے جھوٹے دعوے کر کے دنیوی وجاہت حاصل کی اور اپنے اغراض پورے کئے ، مرزا صاحب بھی کر گئے ۔ انہوں نے تو ایک ہی دعوی کیا تھا مگر مرزا صاحب نے ایک پر قناعت نہ کی بلکہ فرماتے ہیں کہ میں مجدد ہوں ، محدث ہوں ، امام الزمان ہوں ، مہدی موعود ہوں ، عیسی موعود ہوں ، خلیفۃ اللہ ہوں ، حارث حراث ہوں ، نبی ہوں ، رسول اللہ ہوں ، خدا کی اولاد کے برابر ہوں ، تمام انبیاء کا مثیل وہم سر ہوں ، بلکہ افضل ہوں ، کن فیکون کا اقتدار رکھتا ہوں ، مجھ پر سچی وحی آتی ہے ، خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے چہرے سے پردہ اٹھا کر میرے ساتھ باتیں کرتا ہے، میرے معجزات انبیاء کے معجزات سے بڑھ کر ہیں، میری رسالت اور نبوت کا منکر اور میرے قول وفعل پر اعتراض کرنے والا کافر ہے۔ وغیرہ۔ پھر ان دعووں سے اس قدر دنیوی وجاہت حاصل کی کہ قسام کے چندے کر کے لاکھوں روپیہ حاصل کئے، اور ان کے بعد بھی کئے جا رہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۲ ص ۷۔۸)

مسرت انگیز خواب

میرے ایک دوست (نظام آباد کے رہنے والے ہیں) کے دوست (جو گجرات کے رہنے والے ہیں) مرزائی ہو گئے۔ مگر ایک رات خواب دیکھتے ہیں کہ گجرات میں ایک وسیع میدان پر عظیم الشان جلسہ کا انتظام ہو رہا ہے اور ڈھنڈورا دیا جا رہا ہے کہ اس جلسہ میں حضرت رسول کریم ﷺ تشریف لائیں گے۔ چنانچہ میں بھی وہاں گیا تو دیکھتا ہوں کہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری مرزائیت کی تردید فرما رہے ہیں۔ آپ کا چہرہ مثل ماہ چہار دل شب چمک رہا ہے۔ ہزارہا لوگ اس تقریر دلپذیر کو سن رہے ہیں۔ اتنے میں میری آنکھ کھل گئی۔ تو میں نے فوراً مرزائیت سے توبہ کر لی۔

راقم: حکیم عبدالرحیم سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی، نظام آباد، گوجرانوالہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

آخری فیصلہ اور جملات خبریہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ شائع کر کے اپنے اتباع کی کامل رہنمائی کر دی تھی کہ میرے بعد حق کی طرف رجوع کر لینا۔ مگر امت مرزائیہ ایسی سخت دل واقعہ ہوئی ہے کہ ما تغنی الآیات و النذر من قوم لا یومنون کا نظارہ معلوم ہوتا ہے۔

مئی ۱۹۰۸ء سے عرصہ تک تو ہماری توجہ آخری فیصلہ کے مضمون پر ہی رہی مگر بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۳۴ء جبکہ مرزا صاحب کی یادگار میں بمقام امرتسر جلسہ ہوا تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع پر ہم نے اشتہار آخری فیصلہ کے مضمون کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔

اس کا ایک حصہ دعائیہ ہونے کی وجہ سے جملات انشائیہ بتایا اور دوسرے حصہ کو جملات خبریہ ثابت کیا۔

یہ تقسیم ایسی مفید ثابت ہوئی کہ قادیانی کیمپ میں اس نے ہل چل ڈال دی ہے کیونکہ جملہ خبریہ کا وقوع اگر نہ ہو تو کذب لازم آتا ہے۔ حالانکہ نبی اور نبی کا ملہم کذب سے پاک ہوتے ہیں۔

ہمارے پیش کردہ جملات خبریہ کا جواب جلسہ مناظرہ میں تو نہیں ملا تھا۔ البتہ اخبار الفضل میں کسی صاحب نے دیا تھا جس کا جواب اہل حدیث مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۳۴ء میں دیا گیا۔ آج مولوی جلال الدین صاحب کو جواب دیا جاتا ہے۔

مولوی صاحب نے یہ تو غلط کہا کہ میں نے جلسہ مناظرہ میں جواب دیا تھا۔ ہرگز نہیں دیا۔ اس کے بعد جو سوچ سمجھ کر جواب دیا وہ بھی ایسا ہے کہ بے سوچے سمجھے کے برابر بلکہ بدتر۔ آپ نے لکھا ہے:

> میں نے کہا تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا فقرہ کہ اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو آپ کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤں گا۔ جملہ خبریہ مطلق نہیں ہے۔ بلکہ شرط سے مقید ہے۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اس جملہ کے ساتھ ہی ہلاک ہونے کی وجہ بھی لکھی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں
>
> 'کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے۔'
>
> اب دیکھنا یہ ہے کہ جو وجہ ہلاکت بیان کی گئی ہے وہ مطلق ہے یا مقید؟ سو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی ایک واضح تحریر اس کے متعلق موجود ہے جو اس اشتہار آخری فیصلہ کے بعد کی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ جو علت ہلاکت کی اس جگہ حضور (مرزا قادیانی) نے بیان کی ہے وہ مباہلہ کی شرط سے مقید ہے۔ چنانچہ حضور (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں
>
> 'یہ کہاں لکھا ہے کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جاتا ہے۔ ہم نے تو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصانیف میں ایسا نہیں لکھا۔ لاؤ پیش کرو۔ وہ کون سی کتاب ہے جس میں ہم نے ایسا لکھا ہے۔ ہم نے تو یہ لکھا ہے کہ مباہلہ کرنے والوں میں سے جو جھوٹا ہو وہ سچے کی زندگی میں مرجاتا ہے۔

پس ہلاک ہوجانے کی جو وجہ حضور (مرزا قادیانی) نے آخری فیصلہ میں لکھی ہے وہ مباہلہ کی صورت سے متعلق ہے۔ مطلق نہیں ہے۔ لہذا اس جملہ خبریہ کی صحت وقوع کے لئے ضروری تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب بھی بالمقابل ایسی دعا کرتے' (الفضل قادیان ۱۹۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۷۔ ۸)

(مولانا امرتسری فرماتے ہیں) ہم اس بحث پر پہلے بارہا مفصل لکھ چکے ہیں یہاں صرف مرزا صاحب کے دو جملے خبریے اعلان آخری فیصلہ سے نقل کئے دیتے ہیں۔

اگر میں (مرزا قادیانی) کذاب اور مفتری ہوں تو آپ (مولوی ثناء اللہ) کی زندگی میں ہی ہلاک ہوجاؤنگا۔

اس قضیہ شرطیہ کی شرط اگر سے شروع ہوکر ھوں پر ختم ہوتی ہے۔ جزا اس کی ھلاك هو جائونگا ہے۔ شرط باجزا جملہ شرطیہ خبریہ۔ اس جملہ کی مکمل تصدیق کے لئے وہ آیت ہے جو شروع اعلان میں لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

یستنبئونك احقّ هو۔ قل ای و ربّی انّه لحقّ

پوچھتے ہیں آپ کو (اے مرزا) کہ آپ کا یہ مضمون آخری فیصلہ سچ ہے؟ آپ کہیے خدا کی قسم یہ بالکل سچ ہے۔

بتایئے اس قرآنی شہادت کو اپنے اعلان پر چسپاں کر کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے جملات خبریہ کو مضبوط کیا یا نہیں۔ لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے تو اپنے جملات خبریہ مندرجہ آخری فیصلہ کی حلف اٹھا کر تصدیق کردی اور مریدین کہے جاتے ہیں: نہیں نہیں۔

احمدی ممبرو! میں تم کو ایک مشورہ دیتا ہوں۔ چونکہ ایک روز آنے والہ ہے کہ اعلان آخری فیصلہ دکھا کر تم لوگوں کو کہا جائے گا

اقرء كتابك كفى بنفسك اليوم عليك حسيباً

تم اپنی نوشت پڑھ لو تم خود ہی فیصلہ کرنے کو کافی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا ہی اچھا ہو کہ اس اعلان کو بغور دیکھ کر مباھلہ کے لفظ پر نشان لگا رکھو۔ کیونکہ وہاں پوچھا جائے گا کہ اس اشتہار میں لفظ مباھلہ کہاں ہے؟ جب سوال ہو گا تو تم فوراً اس لفظ پر انگلی رکھ دینا۔ اگر باوجود تلاش کے مباہلہ کا لفظ نہ ملے تو منہ سے نہ نکالا کرو۔'

(ہفت روزہ اہلحدیث ۳۱۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۳ ص ۵۔ ۶)

دھاریوال میں مرزائی، عیسائی مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پادری عبدالحق صاحب وغیرہ کہا کرتے ہیں کہ مرزائی ہمارے بھائی ہیں کیونکہ ہم مسیح ناصری کے پیرو ہیں اور یہ لوگ مسیح قادیانی کے۔ لہذا ہم ایک نوع کے دو صنف ہیں، اس لئے ہم ان کے جھگڑے میں دخل دیں تو کیوں دیں:

محتسب را درون خانہ چہ کار

لیکن چونکہ یہ واقعہ پبلک میں رونما ہوا ہے اس لئے اس کا ذکر کیا جاتا ہے۔ بتواریخ ۲۸۔ ۲۹ جولائی ۱۹۳۴ء دونوں بھائیوں میں بمقام دھاریوال ضلع گورداسپور (قریب قادیان) مباحثہ ہوا۔ افسوس بوجہ مباحثہ الہ آباد ہم شریک نہ ہو سکے۔ مگر اخبار الفضل قادیان نے اپنی فتح کا جو راگ گایا ہے وہ سننے کے قابل ہے۔

ناظرین کو یہ تو خوب معلوم ہو گا کہ مرزائی اخباروں کی یہ عادت مستمرہ ہے کہ مناظرین کی تقریریں نہیں لکھا کرتے، محض نتیجہ اپنے حق میں بتایا کرتے ہیں۔ چنانچہ اس مناظرہ کی روئداد بیان کرنے میں بھی ایسا ہی کیا گیا۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے:

پہلا مناظرہ مسئلہ کفارہ پر تھا جس کے مدعی عیسائی تھے اور احمدی مناظر ملک عبدالرحمٰن خادم بی اے گجراتی اور عیسائی مناظر سادھو میلا رام صاحب تھے۔ صدر علی الترتیب مولوی جلال الدین شمس اور مسٹر این ایم ہوز وکیل کپورتھلہ قرار پائے۔ عیسائی مناظر نے اپنے دعوی کے اثبات میں آدھ گھنٹہ تقریر کی جو بلحاظ دلائل بالکل پھسپھسی اور عامیانہ تھی۔ ملک صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ایسی زبردست تقریر کی کہ عیسائیوں کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں۔ آپ نے چند ہی منٹ میں اس کی پیش کردہ باتوں کی تردید کرنے کے بعد کفارہ پر بیس نہایت وزنی اعتراضات کئے جن میں سے ایک کا بھی جواب عیسائی مناظر نہ دے سکا اور دے بھی کیسے سکتا تھا وہ بے چارہ معمولی علم و عقل کا آدمی تھا جسے عیسائیون نے قربانی کی بھیڑ بنا کر کھڑا کر دیا اس غریب کو اناجیل کے صحیح نام بھی معلوم نہ تھے چنانچہ ملک صاحب نے جب کورِنتھیون کا ایک حوالہ دیا تو اس نے بڑے زور سے کہا کہ یہ تلفظ غلط ہے مگر ملک صاحب نے جب ثابت کر دیا کہ صحیح تلفظ یہی ہے تو اسے خاموش ہونا پڑا۔ سادھو صاحب متبعین کو متبِعین کہہ رہے تھے اور جب ملک صاحب نے کہا کہ یہ غلط ہے تو کہنے لگے تبعین ہی سہی۔ آخر جب پڑھے لکھے لوگ ہنسی کو ضبط نہ کر سکے تو آپ بہت کھسیانے اور نادم ہو کر بیٹھ گئے۔ غرضیکہ سادھو صاحب کی حالت بہت قابل رحم تھی۔ آخر عیسائی صدر سے اپنے مناظر کی یہ حالت دیکھی نہ جاسکی اور انہوں نے منتیں کر کے وقت میں سے بیس منٹ اور کم کرالئے اور اس طرح اپنی شکست پر مہر تصدیق ثبت کر دی

(الفضل قادیان ۲۔ اگست ۱۹۳۴ء ص ۲)

ہمیں کمال خوشی ہوتی اگر مسئلہ کفارہ میں عیسائیوں کو شکست اور مرزائیوں کو فتح ہوتی۔ مگر جناب یہ تو بتائیے کہ فتح کس پر ہوئی؟ اسی مناظر پر جس کی بے علمی اور کم لیاقتی کا نقشہ آپ نے خود دکھایا ہے۔ واللہ ایسے بے علم اور ناواقف مناظر پر مرزائیو ں کے چوٹی کے مناظر کا فتح یاب ہونا اس رباعی کا مصداق ہے:

نو سو پوستی چڑھے شکار مکھی گھیری و چ بزار
ماری نہیں پر لنگھی کیتی ایہ بھی رب نے فتح دیتی

(پنجابی رباعی ہے۔ مطلب یہ کہ نو سو پوستیوں نے ایک مکھی کو بازار میں گھیر لیا اور اس پر حملہ کر کے اسے لنگڑی کر دیا اس پر خدا کا شکر کیا کہ ہمیں بہت بڑی فتح حاصل ہوئی)

اس لئے قادیانیوں کو اس فتح پر ہم مبارکباد دیتے ہوئے شرماتے ہیں

(ہفت روزہ اہلحدیث ۳۱۔ اگست ۱۹۳۴ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۳ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دانیال اور مرزا قادیان

پیغام سچ بجواب پیغام حق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک اشتہار قادیان سے قادیان موسومہ بہ پیغام حق نکلا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ دانیال (نبی) نے جو ایک پیش گوئی کی تھی وہ مرزا صاحب کے حق میں ہے۔ اصل یہ کہ یہ سب کچھ مرزا صاحب نے خود لکھا ہوا ہے جسے اختصار کر کے آج بطور اشتہار قادیان سے شائع کیا گیا ہے۔ اس لئے ہمارے حق میں کوئی نئی بات نہیں۔ ہم اس اشتہار میں سے اصل مطلب مشتہر (ناظم دعوت وتبلیغ قادیان) ہی کے لفظوں میں دکھا کر جواب دیتے ہیں۔ ناظم مذکور لکھتا ہے:

> انیسویں صدی کے اخیر میں کیا عیسائی اور کیا مسلمان اور کیا ہندو سب اپنے اپنے مذہب کی پیش گوئیوں کے مطابق ایک موعود کے منتظر تھے۔ یورپ اور ایشیاء پرانی اور نئی دنیا دونوں میں ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک بنی آدم جو مدت سے ایک نجات دہندہ کی انتظار میں تھے یک زبان ہو کر بول اٹھے کہ وہ دیکھو آنے والا قریب آ رہا ہے، مگر کیا یہ حیرت کا مقام نہیں کہ انیسویں صدی گذر کر بیسوی صدی شروع ہوگئی بلکہ ۳۴ سال اور بھی گذر گئے، مگر دنیا کے نزدیک آنے والا ابھی تک نہیں آیا۔
>
> کیا نبیوں کی باتیں جھوٹی نکلیں۔ اور جو میعاد انھوں نے خدا کی وحی کے مطابق نجات دہندہ کی آمد کے لئے مقرر کی تھی صحیح نہ تھی۔ نہیں وہ یقیناً صحیح تھی۔ اور اے بھائیو! تمہیں یہ خوش خبری مبارک ہو کہ تمہاری انتظار اور پاک نوشتوں کے مطابق وہ موعود قادیان کی بستی سے حضرت مرزا غلام احمد کی شکل میں عین وقت پر ظاہر ہوا۔ چنانچہ آپ دانی ایل نبی کی پیش گوئی کا ذکر کرتے ہوئے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹۔۲۰۰ میں تحریر فرماتے ہیں:
>
> اور یہ عجیب امر ہے اور میں اس کو خدا تعالی کا ایک نشان سمجھتا ہوں کہ ٹھیک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارہ سو نوے ہجری میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ عاجز شرف مکالمہ ومخاطبہ پا چکا تھا۔ پھر سات سال بعد کتاب براہین احمدیہ جس میں میرا دعوی مسطور ہے تالیف ہو کر شائع کی گئی ... سو دانیال نبی کی کتاب میں جو ظہور مسیح موعود کے لئے بارہ سو نوے برس لکھے ہیں۔ اس کتاب براہین احمدیہ میں جس میں میری طرف سے مامور اور منجانب اللہ ہونے کا اعلان ہے صرف سات برس اس تاریخ سے زیادہ ہیں جن کی نسبت میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ ان سات برس سے پہلے کا ہے یعنی بارہ سو نوے کا۔

(از اشتہار پیغام حق۔ ص ۳۔۴)

ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ یہودیوں کی جو عادت قبیحہ قرآن مجید میں آئی ہے (تبدو نہا و تخفو ن کثیراً) کچھ ظاہر کرتے ہو اور بہت کچھ چھپاتے ہو۔ یہ عادت ان مرزائیوں میں نمایاں پائی جاتی ہے۔ اثبات نبوت مرزا کے لئے قرآن و حدیث میں خیانت کریں کہ کوئی بات بھی ہو، لطف تو یہ ہے کہ خود مرزا صاحب کے اقوال بھی چھپا جاتے ہیں جن کو شائع کرنے کے لئے ساری جدوجہد کرتے ہیں۔ جس کا نمونہ آج اس عبارت میں ہم دکھاتے ہیں۔ ناظم دعوت مذکور نے مرزا صاحب قادیانی کی جو عبارت نقل کی ہے اس کے ساتھ ہی یہ عبارت بھی ملتی ہے:

دانیال نبی کی کتاب میں جو ظہور مسیح موعود کے لئے بارہ سو نوے (۱۲۹۰) برس لکھے ہیں اس کتاب براہین احمدیہ میں جس میں میری طرف سے مامور اور منجانب اللہ ہونے کا اعلان ہے صرف سات برس اس تاریخ سے زیادہ ہیں جن کی نسبت میں ابھی بیان کر چکا ہوں کہ مکالمات الٰہیہ کا سلسلہ ان سات برس سے پہلے کا ہے یعنی بارہ سو نوے کا پھر آخری زمانہ اس مسیح موعود کا دانیال تیرہ سو پینتیس برس رکھتا ہے۔ جو خدا تعالیٰ کے اس الہام کے مشابہ ہے جو میری عمر کی نسبت بیان فرمایا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۲۰۰)

ناظرین کرام! دیکھئے اس موعود کی وفات کا سال ۱۳۳۵ھ کیسے صاف الفاظ میں لکھا ہے اور اسی کو اپنے الہام سے مؤید کیا ہے، حالانکہ مرزا صاحب ۱۳۲۶ھ میں فوت ہوئے اور پیدائش آپ کی حسب بیان خود (تریاق القلوب طبع اول ص ۶۸) ۱۲۶۱ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوئی تھی ۔ اس حساب سے آپ کی عمر چھیاسٹھ سال قمری ہوئی حالانکہ آپ کا الہام تھا کہ ۷۴ سے ۸۶ تک عمر ہوگی ۔ پس اگر سچے موعود ہوتے تو بجائے ۱۳۲۶ھ کے ۱۳۳۵ھ میں وفات پاتے یعنی نو سال بعد تو دانیال نبی کی پیش گوئی بھی آپ پر صادق آتی اور آپ کا الہام بھی صحیح ہوتا۔ مگر دونوں میں سے ایک بھی نہ ہوا۔ ہوا تو وہی ہوا جو خدا کو منظور تھا کیونکہ آپ نے بڑی تحدی سے پیش گوئی کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ اور مجھ (مرزا قادیانی) میں سے جو جھوٹا ہوگا وہ سچے کی زندگی میں مرے گا۔ اس لئے خدا نے نہ دانیال والی عمر دی، نہ ان کے الہام والی بلکہ دنیا کو دکھا دیا:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۴ ص ۷۔۸)

شیطان ملعون اور مرزا قادیانی مدفون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہم نے اہل حدیث ۱۷۔ اگست میں بحوالہ مرزا صاحب قادیانی ثابت کیا تھا کہ شیطان کو مرزا صاحب نے بحیثیت مسیح موعود ہونے کے ایک عرصہ ہوا قتل کر دیا ہوا ہے۔ ہم نے اس پر سوال کیا تھا کہ شیطان کے مقتول ہو جانے پر بھی دنیا میں فسق و فجور کیوں ہے؟ سوال بالکل صاف اور فریق ثانی کے مسلّمہ پر تھا۔ اس کا جواب دینے کو دونوں بھائی (لاہوری اور قادیانی) مسلح ہو کر سامنے آئے مگر ہوا وہی جو کہا کرتے ہیں کہ اہل حدیث کی گرفت شیر کا پنجہ ہے جس سے نکلنا کارے دارد۔ دونوں بھائی ایسے تڑپے ہین جیسے مکھی شہد سے نکلنے کے لئے تڑپتی ہے پھر اسی میں الٹی پھنستی ہے لاہوری پیغام نے تو اتنا کہہ کر جان چھڑا دی کہ وہابیوں کی چھیڑ چھاڑ حرکت مذبوحی کی طرح چندروزہ ہے عیسائیوں کے گرجے خالی ہو رہے ہیں وغیرہ ۔ پیغام صلح لاہور کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ حضرت مسیح موعود نے اپنی زندگی میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان کی شاہ رگ کاٹ ڈالی تھی اب جو کچھ عیسائی مشنریوں آریوں وہابیوں اور دوسرے مخالفین کی طرف سے ہو رہا ہے وہ شیطان کی مذبوحی حرکت ہے یا اس کے چند چیلوں کی حرکتیں ہیں اور ان میں سے بھی ہر جماعت اپنی موت پر نوحہ کناں ہے عیسائی مشنری پکار رہے ہیں کہ گرجے خالی ہو رہے ہیں۔ اسلام اپنے لاؤ لشکر کے ساتھ نہ صرف بیرونی ممالک میں بلکہ خود ان کے صدر مقام پر حملہ آور اور فاتح ہوتا جارہا ہے۔ آریوں کے گھر میں خود ان کے ریسرچ سکالر اور پروفیسران کے ویدوں اور بنیادی اصولوں پر کلہاڑا چلا رہے ہیں۔ وہابی جماعت کی حالت آپ سے چھپی ہوئی نہیں۔ اگر کچھ دریافت کرنے کی ضرورت ہو تو روپڑی اور سوہدروی وہابیوں کے اخبارات کا مطالعہ کافی ہوگا باقی بریلوی دیوبندی جھگڑوں کو علیحدہ رکھئے۔ (۲۴۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۴)

اس جواب کی حقیقت جواب کے الفاظ سے ہی معلوم ہوتی ہے گرجے خالی کر کے لوگ جاتے کہاں ہیں۔ دہریت کی طرف یعنی بد سے بدتر بنتے ہیں مفصل ہم آگے چل کر بتاویں گے۔ بڑے بھائی الفضل کا جواب بھی ساتھ ہی سن لیں الفضل کے جواب کا اختصار یہ ہے کہ مرزا صاحب کے ہاتھ سے شیطان کے قتل ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو اس کے اثر سے محفوظ کیا جائے یہ نہیں کہ شیطان واقعی ماردیا جائے چنانچہ اخبار الفضل قادیان کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

شیطان کے قتل سے مراد:

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ شیطان کی (کسی؟) طرح کا مادی وجود نہیں رکھتا کہ اس کے قتل سے مراد تلوار لے کر اس کا گلہ کاٹ دینا ہے اور اسکے بعد تمام جہان سے گمراہی اور ضلالت کا نام ونشان مٹ جائے بلکہ قتل شیطان کے یہ معنی ہیں کہ لوگوں کو اس کے اثرات نہ قبول کرنے کے قابل بنادیا جائے شیطنت اور ناپاکی سے علیحدہ کر کے قرب الٰہی کے حصول اور افضال خداوندی کا مورد بننے کی اہلیت پیدا کردی جائے۔

(۲ ستمبر ۱۹۳۴ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اقتباس میں شیطان کی حقیقت یا اس کے قتل کی تاویل جو کی گئی ہے اس سے ہمیں بحث نہیں ہے کیونکہ ہمارا مقصد اس سے بھی حاصل ہے کیونکہ اخبار الفضل قادیان یہ مانتا ہے کہ

قتل شیطان کے یہ معنی ہیں کہ لوگوں کو اس کے اثرات نہ قبول کرنے کے قابل بنا دیا جائے۔

ناظرین یہ فقرہ ذہن مین محفوظ رکھیں اس کے بعد خلیفہ قادیانی کی تقریر دل پذیر سنیں خلیفہ قادیانی نے ایک خطبے میں تقریر کی تھی جو اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:

دجالی فتنہ جس رنگ میں دنیا پر غالب آیا اس کی تصویر کھینچنے کی مجھے ضرورت نہیں کوئی چیز آج اسلام کی باقی نہیں۔ نہ تمدنی احکام قائم ہیں نہ سیاسی احکام قائم ہیں، نہ اقتصادی احکام قائم ہیں، اور نہ شخصی احکام قائم ہیں۔ ہر چیز میں آج تبدیلی کر دی گئی ہے۔ پس جب تک اسے مٹانے کے لئے ہمارے اندر دیوانگی نہ ہوگی، جب تک ہمیں اس تہذیب مغربی سے بغض نہ ہوگا، اتنا بغض کہ اس سے بڑھ کر ہمیں کسی اور چیز سے بغض نہ ہو، اس وقت تک ہم کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

ہم میں سے جو بھی شخص مغربی تہذیب کا دلدادہ ہے جو بھی اس تہذیب سے متاثر ہے وہ روحانی میدان کا اہل نہیں۔ جس تہذیب نے ہمارے مقدس آقا کی تصویر کو دنیا کے سامنے برے رنگ میں پیش کیا ہے، جس تہذیب نے اسلامی تمدن کی شکل کو بدل دیا، جب تک اس کی ایک ایک اینٹ کو ہم ریزہ ریزہ نہ کر دیں، کبھی چین اور اطمینان کی نیند سو نہیں سکتے۔ وہ لوگ جو یورپ کی نقالی کرتے ہیں جو مغربیت کی رو میں بہتے چلے جاتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ ہمارے تن بدن میں تو ان کی ہر چیز دیکھ کر آگ لگ جانی چاہیے کیونکہ ہم اور مغربیت ایک جگہ نہیں جمع ہو سکتے یا ہم زندہ رہیں گے یا مغربیت زندہ رہے گی...

اس وقت اسلام کے مقابل پر بیسیوں جھنڈے بلند ہیں۔ جب تک وہ تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جھنڈے سرنگوں نہیں ہو جاتے۔ جب تک تثلیث کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہو جاتا۔ جب تک بت پرستی کا جھنڈا سرنگوں نہیں ہو جاتا۔ جب تک اسلام کے سوا باقی تمام جھنڈے سرنگوں نہیں ہو جاتے۔ جب تک سب دنیا میں تکبیر کے نعرے بلند نہیں ہو جاتے۔ ہم کبھی اپنے فرائض کو پورا کرنے والے سمجھے نہیں جاسکتے۔ (الفضل قادیان ۲۶۔اگست ۱۹۳۴ء ص ۷)

ناظرین! اس سارے مضمون میں ایک ہی فقرہ کتنا بڑا دل شکن ہے کہ، کوئی چیز اسلام کی باقی نہیں رہی۔

یہ سب خرابیاں جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود) نے بتائی ہیں دراصل نمونہ ہیں ان خرابیوں کا جو دنیا میں ہورہی ہیں آج دنیا میں جو کچھ ہورہا ہے اس کی بنا صرف ایک بات پر ہے جو عرصہ ہوا جاپان کے ایک وزیر نے کہی تھی،

ہم نے اپنے ملک سے خدا کو ہمیشہ کے لئے نکال دیا ہے،

اب تو روس سے بھی یہی آواز آتی ہے۔ یہ بات بنالینا کہ وہاں بڑے پاپی ہیں، بالکل آسان ہے کہ وہابیوں کا نام لے دیا جائے پنجابی مسیح اور قادیانی کرشن انہی کا ستایا ہوا بجائے ۱۳۳۵ھ میں جانے کے ۱۳۲۶ھ میں چلا گیا۔مگر صحیح جواب وہ ہے جو واقعات پر مبنی ہے۔ واقعات وہی ہیں جو خلیفہ قادیان نے بتائے ہیں یاددہانی اور استحضار کے لئے ان دونوں (بڑے اور چھوٹے) بھائیوں کے سامنے ہم مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ ایک دفعہ پھر پیش کرتے ہیں:

کسی نبی نے شیطان کو قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا) کے ہاتھ سے قتل ہو (چنانچہ ہوگیا) (ملفوظات احمدیہ ج ۲ ص ۳۱۷)

اس عبارت کو پڑھ کر اور واقعات دنیا کو سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل تین امور کی تسلیم سے چارہ نہیں

۱۔ دنیا میں شیطان زندہ ہے دلیل اس کی انّی ہے۔

۲۔ مسیح موعود ہنوز دنیا میں نہیں آئے۔

۳۔ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا وہ غلط ہے

الفضل نے اپنے ناظرین کو دھوکہ میں رکھنے کیلئے ایک نئی بات نکالی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتا ہے کہ اہل حدیث امرتسر، مرزا صاحب قادیانی پر اعتراض کرتے ہوئے خود آنحضرتﷺ کی توہین کر جاتا ہے۔ الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

رسول کریمﷺ کے متعلق خدا تعالی نے قرآن کریم میں فرمایا ہے و ماارسلناك الا رحمة للعالمین کہ ہم نے تجھے تمام عالمین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے اب اگر کوئی غیر مسلم مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعتراض کو پیش نظر رکھ کر سوال کرے کہ اگر بانی اسلام تمام جہانوں کے لئے رحمت تھے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ابوجہل، ابولہب، عتبہ، شیبہ اور دیگر کفار مکہ یا دوسرے ممالک کے معاندین لعنت میں مبتلا ہوئے۔ کیا یہ لوگ اس رحمت سے بہرہ یاب ہوئے اگر نہیں تو کیوں بانی اسلام کا وجود ان کے لئے رحمت کا موجب نہ ہوا۔ (الفضل قادیان ۲ستمبر ۱۹۳۴ء ص ۶)

خدا جانے یہ لوگ قرآن کی آیت پیش کرتے ہوئے کیوں نہیں سمجھتے کہ افراد اہل حدیث کو قرآن سے خاص انس اور توغل ہے ایسا نہ ہو کہ ہمارا پیش کردہ ترجمہ ہی غلط ہو پس سنئے

آیت موصوفہ میں رحمة مفعول لہ ہے۔ نہ سمجھے ہو تو اپنے بڑوں سے پوچھو کہ ہم نے کیا کہا۔ اور مفعول لہ دراصل فاعل کی نیت کا اظہار ہوتا ہے اور اسی کا فعل ہوتا ہے۔ پس آیت کے معنی یہ ہیں:

خدا فرماتا ہے کہ اے رسول ہم نے تجھے لوگوں پر رحمت کرنے کے لئے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی ہمارا ارادہ ہی ہے کہ تیری تعلیم سے جہان کے لوگوں پر رحمت کریں مگر یہ بھی فرمادیا و ننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمة للمومنین ولا یزید الظالمین الا خسارا قرآن مومنوں کیلئے رحمت ہے اور ظالموں کے لئے باعث نقصان ہے۔

یہ تو ہے آیت کا مطلب ہمیں اس سے بحث نہیں ہمارا مقصد تو مرزا صاحب کا قول ہے کہ شیطان کسی نبی کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوا میرے ہاتھ سے قتل ہوا۔ نہ آنحضرتﷺ نے یہ دعوی کیا نہ کسی اور نبی نے کیا۔ پس آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کو سچا ثابت کیجئے جسکا ثابت ہونا اس پر موقوف ہے کہ دنیا سے ہر قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی شر، شرارت اور ضلالت دور ہو جائے

احمدی ممبرو!

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۵ ص ۹۔۱۰،۱۳)

مناظرہ سے فرار

حکیم محمد عبدالرحمٰن خلیقؒ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں:

خاکسار نے اپنا رسالہ، نشان حج اور میرزا، بذریعہ رجسٹری پیکٹ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی خدمت میں ارسال کیا تھا۔ چنانچہ ناظر صاحب دعوت تبلیغ نے علاقہ ہذا کے جنرل سکرٹری تبلیغ کو بذریعہ تقریر رسالہ مذکور کا جواب دینے کو بھیجا۔ موصوف نے ۲۷۔ اگست کی شام کو تشریف لا کر اعلان کر دیا کہ آج ہی رسالہ کا جواب دیا جائے گا۔ خاکسار نے منادی سن کر فوراً بذریعہ رقعہ دعوت مناظرہ دی مگر جواب ندارد۔ آخر میں نے مقام تقریر پر جا کر وقت کا مطالبہ کیا تو جواب میں مرزائی مبلغ نے کہا کہ نہ تو میرے پاس اس وقت کسی بات کا ثبوت ہے اور نہ ہی میرا آج کوئی پروگرام ہے۔ اس مضحکہ خیز جواب پر حاضرین ہنس پڑے۔ خاکسار نے قریباً ایک گھنٹہ بطالت مرزا پر تقریر کی جس کا بہت اچھا اثر رہا۔ چنانچہ اس طرح مرزائیوں نے مناظرہ سے صریح فرار کیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۴ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۵ ص ۱۴)

منکوحہ آسمانی، اور اس کے والد کی موت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے اعلان ہوا ہے کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری چونکہ ۳۰ ستمبر کو حسب پیش گوئی فوت ہوا تھا، اس لئے اس کی یادگار میں ۳۰ ستمبر کو اس پیش گوئی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ کی جائے۔ دفتر اہل حدیث چونکہ قادیان کے ہر خیر وشر میں شریک ہوتا ہے اس لئے یہ مضمون دس روز پیشتر شائع کیا جاتا ہے تاکہ ناظرین اہل حدیث بھی ۲۰ ستمبر کو جلسے کر کے اس مضمون کو پڑھ کر سنائیں اور اس کو بطور اشتہار خود چھاپ کر شائع کریں یا دفتر ہذا سے منگا لیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مشہور پیش گوئیاں تین تھیں جو انہوں نے تین قوموں عیسائیوں، ہندوؤں، اور مسلمانوں پر ایک ایک کر کے تقسیم کی تھیں۔

عیسائیوں کے لئے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت والی پیش گوئی، ہندوؤں کے لئے پنڈت لیکھ رام کی موت والی پیش گوئی، مسلمانوں کے لئے آسمانی منکوحہ والی پیش گوئی۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کی اپنی عبارت اس مضمون کے متعلق یہ ہے:

بعض اور عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبداللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جسکی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے پندرہ مہینہ تک اور پنڈت لیکھ رام پشاوری کی موت کی نسبت پیش گوئی جسکی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک اور پھر احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جسکی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔ یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیا اور اماتت دونوں خدا تعالی کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالی اس کی خاطر سے کسی اس کے دشمن کو اس دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصاً ایسے مواقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔

(شہادۃ القرآن۔ ص ۸۰)

ہماری تحقیق یہ ہے کہ یہ تینوں پیش گوئیاں بلکہ جو پیش گوئی بھی بطور تحدی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کی تھی، سب غلط ثابت ہوئیں۔ ان سب کی بحث ہماری کتاب الہامات مرزا میں مفصل درج ہے۔ آج ہم صرف تیسری پیش گوئی کا ذکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں کیونکہ اسی کے متعلق قادیانیوں نے ۳۰ ستمبر کو پروپیگنڈہ کرنا ہے۔

کچھ شک نہیں کہ اس پیش گوئی میں اصل مقصود نکاح تھا۔ چنانچہ لڑکی کا والد مرزا احمد بیگ اور اسکا ناکح مرزا سلطان محمد چونکہ نکاح مرزا میں سنگ راہ تھے، اس لئے ان کی موت بھی ضروری تھی۔ چنانچہ ۳۱ ستمبر ۱۸۹۲ء کو مرزا احمد بیگ فوت ہوگیا (۳۱ ستمبر کی تاریخ مرزا صاحب نے لکھی ہے، کتاب دافع الوساوس صفحہ ۲۸۰۔ ورنہ ہندوستان کیا دنیا کے کسی حصے میں ستمبر کی ۳۱ تاریخ نہ کبھی ہوئی ہے نہ آئندہ ہوگی۔ یہ بھی مرزا صاحب کی الہامی لطافت ہے۔ سچ ہے:

لطف پر لطف املا میں میرے یار کے یار حاء حطی سے گدح لکھتا ہے ھوز سے حمار) اور مرزا صاحب نے شہادۃ القرآن بتاریخ ۲۲ ستمبر ۱۸۹۳ء یعنی احمد بیگ کی موت سے ایک سال بعد شائع کی۔ تاہم اس کی موت کو کوئی اہمیت نہ دی بلکہ صاف لکھا کہ کہ اس پیش گوئی کے اجزاء یہ ہیں:

۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں ہیں۔

(شہادۃ القرآن۔ص ۸۱)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا احمد بیگ کی موت اصل مقصود نہ تھی بلکہ اصل مقصود نکاح آسمانی تھا۔ اور احمد بیگ کی زندگی چونکہ اس میں مانع تھی اس لئے اس کی موت بطور تمہید کے تھی نہ کہ اصل مقصود۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کی تشریح خود فرمائی ہوئی ہے۔ کتاب انجام آتھم میں مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کر کے لکھتے ہیں:

میں نہیں کہتا کہ یہ کام ختم ہو گیا اور اصل پیش گوئی پوری ہو گئی بلکہ اصل کام (نکاح) ابھی باقی ہے اس کو کوئی شخص بھی حیلہ حوالہ سے ٹال نہیں سکتا۔ وہ خدا کی طرف سے تقدیر مبرم ہے۔(انجام آتھم۔ص ۲۲۳)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ اصل پیش گوئی نکاح کی تھی اور مرزا احمد بیگ اور مرزا سلطان محمد کی موت بطور رفع موانع کے لئے تھی اصل نہ تھی جن میں سے ایک فوت ہو گیا مگر جو اصل مانع تھا یعنی آسمانی منکوحہ کا خاوند وہ آج تک زندہ ہے حالانکہ اس کی موت کی حد اڑھائی سال تھی جو اگست ۱۸۹۴ء میں ختم ہو گئی جسے آج پورے ۴۰ سال ہو چکے ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے کہ:

مرزا احمد بیگ کے داماد کی موت کی میعاد آج اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء سے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئی ہے۔(کتاب شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی ص ۸۰)

ہاں یہ دیکھنا ضروری ہے کہ اس بڑے سنگ راہ (مرزا سلطان محمد کی موت) کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے کیا لکھا ہوا ہے۔آپ کا اعلان ہے کہ:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہو گی اور میری موت آجائے گی۔ (انجام آتھم۔ص ۳۱)

اور سنو! مرزا صاحب قادیانی نے اس پیش گوئی کو رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں خود ہی دو جزؤں سے مرکب مانا ہوا ہے (ص ۵۲)۔اسی کتاب میں پہلے جزء (احمد بیگ کی موت) کا ذکر کر کے دوسرے جزء کی بابت اعلان کیا ہے:

یاد رکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزء پوری نہ ہوئی تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ (انجام آتھم۔ص ۵۴)

احمدی ممبرو! خدا کے فضل سے مرزا سلطان محمد آج تک بھی پٹی ضلع لاہور میں زندہ ہیں۔کیا اس کی زندگی میں تم مرزا صاحب قادیانی کے وصف، ہر بد سے بدتر، پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ایمان سے کہنا ورنہ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جس کی شان ہے یوم تبلی السرائر۔ فما له من قوة و لا ناصر (قیامت کے روز سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھید کھل جائیں گے اس وقت نہ کسی کو قوت ہوگی نہ مددگار ہوگا) ایسا نہ ہو کہ اس روز تمہاری حالت اس شعر کے ماتحت ہو جو کسی مظلوم نے کہا ہے

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۶ ص ۳۔۵)

کشمیر میں اسمبلی اور مخالفین مرزائیت کو نوٹس

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کشمیر میں اسمبلی کے انتخاب کا کام ختم ہو گیا۔ خدا انجام بخیر کرے۔ اخبار، اسلام، سری نگر راوی ہے کہ ہم کو انگریز وزیر اعظم مسٹر کالون کا نوٹس معرفت ڈپٹی مجسٹریٹ سرینگر پہنچا ہے۔ (اخبار اسلام، مخالفین مرزائیت مسلمانوں کا ہے)۔ نوٹس کا مضمون یہ ہے:

یہ دیکھا گیا ہے کہ آپ اپنے اخبار کے کالموں میں مرزائیوں کیخلاف توہین آمیز تنقیدات بالواسطہ اور بلاواسطہ عموماً کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا یہ فعل امن عامہ اور سکون میں اضطراب پیدا کر دینے کے برابر ہے۔

آپ کو اس یادداشت کے ذریعہ متنبّی کیا جاتا ہے کہ آپ آئندہ اس ریاست میں بسنے والی کسی قوم کے اور بالخصوص قادیانیوں کے خلاف اپنے اخبار کے کالموں میں کوئی حملہ نہ کیا کریں ورنہ آپ کے خلاف قانونی کاروائی کی جائے گی۔

آپ کے نام یہ انتباہ آنرایبل وزیر اعظم کے حسب الحکم جاری کیا گیا ہے۔

مولوی عبداللہ وکیل کو اسی طرح متنبہ کر دیا گیا ہے کہ وہ مولویوں اور ملاؤں کے خلاف دریدہ دہنی نہ کیا کرے۔ نمبر ۲۹۱۴۔ مورخہ ۶ ستمبر ۱۹۳۴ء

(اخبار اسلام، ۱۲ ستمبر ۱۹۳۴ء)

(شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں) اس نوٹس میں صرف ایک لفظ (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حملہ) قابل غور ہے ۔ یہ لفظ قانونی ہے اس سے مراد وہ لفظ ہوتے ہیں جو (بغیر صداقت) دل آزار ہوں ۔اس مضمون کا ماخذ تعزیرات ہند کی دفعہ ۴۹۹ ہے چنانچہ اس دفعہ میں چند مستثنیات بھی ہیں ۔ان سب میں فائدہ عام مخلوق داخل ہے۔

ا۔ کوئی شخص جو اپنی طرف بلائے (یا) مداری جو تماشہ کرے یا مصنف جو کتاب لکھے وہ اپنا فعل رائے عامہ پر چھوڑتا ہے لہذا اس کی بابت ہر ایک شخص کو اظہار رائے کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے ۔اس استثنا کے ماتحت ہر مصنف کی تصنیف کے متعلق ہم اس کے حق اظہار رائے کر سکتے ہیں ۔ مثلاً

دھوکہ باز، فریب کار، جعل ساز وغیرہ ہے، حوالے غلط دیتا ہے نتائج غلط پیدا کرتا ہے خلقت کو گمراہ کرتا ہے۔ وغیرہ

اس قسم کی تردیدات کو قانونی اصطلاح میں حملہ نہیں کہتے ۔اس ہم جریدہ اسلام اور دیگر مسلمانان کشمیر کو تسلی دیتے ہیں کہ آپ لوگ قانون کے ماتحت مرزا صاحب کی تحریرات پر ہر قسم کی رائے دے سکتے ہیں مثلاً مرزا صاحب نے ایک اشتہار (مجریہ ۵ نومبر ۱۸۹۹ء) میں خدا سے دعا مانگی تھی کہ میرے لئے کوئی نشان دکھا جس سے میرے اور میرے مخالفوں میں فیصلہ ہو جائے۔ وغیرہ۔اس کے بعد اعتراف کیا ہے:

> میں نے اپنے لئے یہ قطعی فیصلہ کر لیا ہے کہ اگر میری یہ دعا قبول نہ ہو تو میں ایسا ہی مردود ملعون اور کافر اور بے دین اور خائن ہوں جیسا کہ مجھے سمجھا گیا،

اس پیش گوئی کی میعاد جنوری ۱۹۰۰ء سے اخیر دسمبر ۱۹۰۲ء تک رکھی ہے چونکہ اس عرصہ میں کوئی اس قسم کا مطلوبہ نشان ظاہر نہ ہوا جو انسانی ہاتھوں سے بالاتر ہونے کی وجہ سے مرزائی نزاع کے لئے فیصلہ کن ہو ۔لہذا ہر ایک اہل الرائے کا حق ہے کہ مستثنیٰ مذکورہ کے ماتحت مرزا صاحب کے حق میں اس اعلان کے دائرے میں رہ کر اظہار رائے کرے ۔ایسا کرنے سے نہ وزیر کشمیر روک سکتے ہیں نہ وزیر اعظم انگلستان منع کر سکتے ہیں نہ ان کا منشا ہے ۔حکومت کا قانون سب جگہ قریباً ایک ہی ہے ہم ہندوستانی جس کام میں آزاد ہیں اہل کشمیر بھی آزاد ہیں ۔ اللھم انصر نا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۶ ص ۱۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کذب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں

(بجواب انعامی اشتہار سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آباد۔ دکن)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سیٹھ عبداللہ! آپ جانتے ہونگے کہ میں مرزا صاحب قادیانی کا منکر محض سنے سنائے یا کسی کی تقلید سے نہیں بلکہ علی وجہ البصیرت ہوں۔ خدا کو معلوم ہے مجھے ان سے کوئی ذاتی پرخاش ہے، نہ کوئی عداوت، نہ خاندانی شراکت، نہ نزاع وراثت۔ ہاں میں ان کے دعاوی کو غلط جانتا ہوں کہ نہ آپ مسیح موعود ہیں، نہ مہدی، نہ مامور من اللہ، نہ ملہم الہی۔ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے متعلق اپنے عقیدے کا ثبوت متعدد کتابوں میں دیا ہے جو پبلک میں شائع ہو چکی ہیں۔ کتب مصنفہ کے علاوہ اہل انصاف کے لئے قابل توجہ خاص یہ امر ہے کہ مدعی نبوت اور صاحب وحی ورسالت مرزا صاحب قادیانی نے میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اعلان کیا جس میں مجھے اپنے ساتھ رکھ کر خدا سے دعا کی تھی کہ:

> اے خدائے قدوس! میری تیری رحمت کا دامن پکڑ کر ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جو تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے۔

اس دعا کا نتیجہ بھی کسی فرد انسانی سے عموماً اور آپ جیسے واقف کاروں سے خصوصاً مخفی نہیں کہ مرزا صاحب موصوف کو فوت ہوئے آج ربع صدی سے زیادہ یعنی ۲۶ سال کا عرصہ گزر گیا ہے اور یہ خادم آج بھی یہ چند سطور لکھ رہا ہے۔ الحمد للہ

اس کے بعد جماعت احمدیہ کی درخواست سے اس خاص امر پر انعامی مباحثہ مقرر ہوا جو منصفوں کے سپرد کیا گیا جس کا فیصلہ اپریل ۱۹۱۲ء میں میرے حق میں ہوا اور میں نے مبلغ سہ صد روپئہ انعام وصول کیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ خدا کا خوف کر کے خدائی فیصلہ پر یقین کیا جاتا مگر قادیانی جماعت نے اس قدرتی اور پنچائتی فیصلے سے اعراض کر کے ایک مصنوعی طریق فیصلہ میرے سامنے پیش کیا وہ یہ کہ میں مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی تکذیب وغیرہ پر حلف اٹھاؤں۔

یہ درخواست سب سے پہلے خود قادیان میں بموقع جلسہ اسلامیہ جس میں میں بھی شریک تھا، قادیانی جماعت کی طرف سے پیش ہوئی جس پر مبلغ دوسو روپیہ انعام بھی تجویز ہوا۔ مگر میں نے دوسو روپیہ لئے بغیر اسی جلسہ میں حلف اٹھائی جس کا ذکر قادیان کے اخبار الفضل مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں مرقوم ہے۔

اس کے بعد یہی تقاضا جاری رہا یہاں تک کہ جب میں جنوری ۱۹۲۳ء میں سکندر آباد حیدر آباد دکن پہنچا تو آپ (سیٹھ عبداللہ الہ دین) نے بھی مجھ سے تقاضا حلف کیا، میں نے وہاں بھی ایک معمولی شرط کے ساتھ حلف اٹھانے پر آمادگی کا اظہار کیا مگر آپ سامنے نہ آئے (ملاحظہ ہو ٹریکٹ، قادیانی حلف کی حقیقت، شائع کردہ انجمن اہل حدیث سکندر آباد) اس کے بعد میں نے اپنے اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۹۲۶ء میں حلفیہ مضمون لکھا جو بعد اس کے بصورت اشتہار شائع کیا۔ باوجود ان واقعات کے مجھ سے مطالبہ حلف جاری رہا۔ اس طریق پر مطالبہ رہا کہ جو الفاظ قسم کے ہم (قادیانی) پیش کریں ان پر حلف اٹھاؤ۔ میں حیران تھا کہ حلف کے لئے شرع شریف نے خود الفاظ مقرر کر رکھے ہیں پھر کسی ایرے غیرے کا اس میں کیا دخل ہے یہاں تک کہ آپ (سیٹھ عبداللہ) کی طرف سے پھر ایک بلکہ کئی ایک اشتہار نکلے جن میں اکیس ہزار تک انعام دینے کا آپ نے اعلان کیا۔ میں اپنے خیال میں تصنیف کے علاوہ حلف کا فرض بھی پورا کر چکا تھا اس لئے خاموش رہا۔ اتنے میں خدائے مسبب الاسباب نے میرے اور آپ کے نزاع میں فیصلہ ہو جانے کی صورت پیدا کر دی۔

سیٹھ صاحب! مجھے آپ سے محبت ہے خدا کرے آپ کسی طرح غلطی سے باہر آ جائیں۔ اب جو صورت پیدا ہوئی ہے امید آپ بھی میری طرح اس کو نمونہ بنا کر سامنے آئیں گے۔ آپ نے اخبار الفضل قادیان میں خلیفہ قادیانی کا حلفیہ بیان پڑھا ہوگا جس کی ضرورت اور حلفیہ بیان کے الفاظ خود الفضل ہی سے نقل کرتا ہوں:

> میں مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت ساکن قادیان ولد مرزا غلام احمد صاحب مدعی ماموریت اللہ تعالیٰ قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کی جھوٹی قسم کھانا انسان کو روحانی اور جسمانی ہلاکت میں ڈال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیتا ہے اور نا قابل برداشت عذابوں میں مبتلا کرتا ہے کہتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب میرے یقین اور ایمان کے مطابق بلا شک وشبہ مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے اور آنحضرت ﷺ سے مستفیض ہو کر مقام نبوت پر فائز ہوئے تھے اگر میں اس دعوی میں جھوٹا ہوں تا اللہ تعالی کا وہ وعید جو جھوٹوں کے لئے مقرر ہے مجھ پر نازل ہو۔ (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۴ء)

سیٹھ صاحب! قرآن مجید میں مطففین کا ذکر برائی کے ساتھ ہوا ہے جو لیتے کسی ہاتھ سے ہیں، دیتے کسی دوسرے سے ہیں۔

یہ بد عادت اگر آپ کو اور آپ کی جماعت کو ناپسندہ تو بس میرا اور آپ کا اختلاف مٹنے والا ہے۔ میں انہیں الفاظ سے حلف اٹھانے کو تیار ہوں جن سے آپ کے خلیفہ میاں محمود صاحب قادیانی نے اپنے والد کی صداقت پر حلف اٹھایا ہے۔ فرق اتنا ہوگا کہ جہاں انہوں نے اثبات کیا ہے میں نفی کرونگا۔ یعنی انہوں نے کہا میرے یقین میں وہ مسیح موعود تھے میں اسکی جگہ کہوں گا میرے یقین میں وہ مسیح موعود نہ تھے۔ علی ہذا القیاس۔ ساری عبارت ہو بہو نقل کر کے مثبت کو منفی کرونگا۔

پس آپ اگر مطففین کی عادت کو واقعی قبیح جانتے ہیں تو میری اس تجویز کو منظور کریں جس کا ثبوت یہ ہے کہ:

انعامی رقم بنک میں جمع کراؤ۔ انعامی رقم امپیرئل بنک حیدآباد میں جمع کرا کر اس مضمون کی رسید مجھے بھیج دیں کہ جس روز میں عبارت مذکورہ میں قسم کا مطبوعہ اشتہار حیدرآباد بھیج دوں مینیجر بنک انعامی رقم میرے نام منتقل کر دے۔

بس اب کوئی بات باقی نہیں رہی۔ آخر میں میں اعلان کرتا ہوں کہ:

میں مرزا صاحب کو ان کے الہامی دعووں میں جھوٹا جانتا ہوں

و اللہ علی ما اقول شهيد۔

جواب باصواب کا منتظر: خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ از امرتسر پنجاب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۷ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حرام علی قریۃ، پرایک سوال

(مولوی میر اسحاق صاحب قادیانی سے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میں جانتا ہوں کہ قادیان میں صحیح تفسیر وہی ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کے قول سے موافق ہو، میں یہ بھی جانتا ہوں کہ ایک مدرس نے درس قرآن میں مرزا صاحب کے قول سے چشم پوشی کی تھی تو خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) نے برسر منبر اسے ایسا ڈانٹا تھا کہ وہ پھر اس طرح نہ بول سکا۔ میں اس مدرس کا نام بھی سن چکا ہوں ۔تاہم آج ایک علمی سوال کے لئے قادیان کے اہل علم کو مخاطب کرتا ہوں امید ہے کہ جواب دے کر مشکور فرمائیں گے۔

میر صاحب! آپ نے عدم رجوع اموات پر یہ دلیل ہے کہ:

اللہ تعالی سورۃ انبیاء (ع ۷) میں فرماتا ہے

وحرام علی قریۃ اھلکنا ھا انھم لا یرجعون

یعنی ہم نے حرام کر دیا ہے اور پوری طرح روک دیا ہے کہ جو لوگ ایک دفعہ فوت ہو جائیں وہ دوبارہ اس دنیا میں نہیں آسکتے۔ پس خدا قادر تو ہے کہ وہ جس مردہ کو چاہے دوبارہ زندہ کر دے اور ہمیں اس کی قدرتوں سے قطعاً انکار نہیں کیا لیکن باوجود اس کے ہم مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کے اس لئے منکر ہیں کہ مذکورہ بالا آیت میں اللہ تعالی نے اپنا ایک قانون ہمیں بتایا ہے کہ جو شخص فوت ہو جائے تو اس کا دوبارہ زندہ ہونا مشکل یا شاذ نہیں بلکہ حرام یعنی بالکل ممنوع اور ناممکن ہے۔ پس جس فعل کو خدا تعالی ناممکن الوقوع قرار دیتا ہے اسے وقوع میں آنے والا ہم کس طرح تسلیم کر سکتے ہیں

(ریویو آف ریلی جنز۔ ستمبر ۱۹۳۴ء ص ۲۱)

سوال: آپ نے آیت کو مبتداء باخبر جملہ اسمیہ بناتے ہوئے حرام کو محرم کے معنی میں لیا مگر لا یرجعون کو بمعنی مثبت رکھا حالانکہ وہ منفی ہے یا معدولہ جس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقدیر کلام یوں ہے محرّم علی الھا لکین عدم الرجوع۔ بتایئے اس کا عکس القضیہ کیا ہوگا۔ اس عکس کے اعتبار سے اور ترجمہ منفیہ کے لحاظ سے یہ آیت آپ کی دلیل ہے یا آپ کے مخالف کی۔ میں جانتا ہوں کہ مرزا صاحب نے اس آیت کے معنی یہی کئے ہوئے ہیں جو آپ نے نقل کئے ہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی متوفی تو بوجہ نہ جاننے علوم عقلیہ کے معذور تھے آپ تو معذور نہیں۔ اس لئے امید ہے کہ جواب علمی قاعدے سے دیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ ستمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۳ھ جلد ۳۱ نمبر ۴۷ ص ۷)

شیطان اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اگر کسی شخص نے اس بات کی مثال دیکھنی ہو کہ دو ضرب دو، پانچ کہہ کر بھی آدمی بحث کرسکتا ہے تو وہ امت قادیانیہ کو دیکھ لے۔ دیکھ کر یقین کرلے گا کہ جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے۔ پنجابی فلسفہ بالکل صحیح ہے:

گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے جاہن شڑپ

جس کی شرح فارسی شعر میں یوں کی گئی ہے:

ما مریداں رو بسوئے صلح چوں آریم چوں

رو بسوئے فتنہ و پیکار دارد پیر ما

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سوانح عمری (تاریخ مرزا) ملاحظہ کریں تو معلوم ہوسکتا ہے کہ اس بزرگ کی طرز گفتگو کیا تھی۔ اچھا خاصہ قضیہ حملیہ بینہ بولتے جب پکڑے جاتے اسی کو قضیہ شرطیہ یہاں تک کہ اعداد مخصوصہ مثلاً ۱۵ کو ۲۴ بلکہ ۴۰ کر دیتے (حقیقۃ الوحی ص ۱۸۵) مقام لاہور سے امرتسر اور امرتسر سے مراد دہلی کہہ دینا تو ان کے استعاروں میں عام تھا (ازالہ اوہام ص ۶۸ تقطیع خورد) آج کی سرخی کا مضمون ۱۷۔ اگست سے شروع ہوا ہے جس کی وجہ یہ پیش آئی تھی کہ الفضل قادیان نے کہیں بھولے سے لکھ دیا تھا یا نقل کیا تھا کہ آج کل شیطان کا دنیا پر جتنا غلبہ ہے پہلے کبھی نہیں ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر اہل حدیث (۱۷۔ اگست) میں بتایا گیا تھا کہ بقول مرزا صاحب شیطان مرزا صاحب کے ہاتھ سے قتل ہوکر فنا بھی ہو چکا ہے پھر یہ کیا کہہ رہے ہو کہ شیطان کا غلبہ ہے، کیا شیطان زندہ ہے۔ اس دعوی پر مرزا صاحب کا کلام منقول از ملفوظات احمدیہ جلد ۲ صفحہ ۳۱۷ شہادت میں پیش کیا تھا جس کا ضروری فقرہ یہ ہے:

شیطان کو بہ سبب مہلت کے کسی نبی نے قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ہاتھ سے قتل ہو۔

ناظرین! کیسی صاف اور صریح عبارت ہے۔ باوجود اس صراحت کے امت مرزائیہ (بہر دو صنف) خاموش نہیں رہی۔ کیوں رہتی جب کہ قادیان کا اخلاقی اصول ہے کہ مرزائی آں باشد کہ چپ نشود اس کے جواب میں جو انکی طرف سے کہا گیا اس کا ذکر اہل حدیث ۱۴ ستمبر (۵۔ اکتوبر کے اہل حدیث میں ص ۵ کالم ا پر ۲۴ ستمبر لکھا ہے۔ اسے ۱۴ ستمبر کر لیا جائے۔ ثناء اللہ) اور ۱۵۔ اکتوبر میں ہو چکا ہے۔ آج ایک دفعہ پھر اسی مضمون پر لکھنے کی ضرورت پیش آئی کیونکہ قادیان کے الفضل نے بمشورہ قادیانی کونسل ہمارے جواب میں ایک حدیث لکھی ہے۔ اس لئے ضروری ہوا کہ جواب الجواب دیا جائے۔ قادیانی جواب تو اسی قسم کا ہے جو قادیانی نبی کسی کافر (ڈپٹی عبداللہ آتھم) کے رجوع الی الحق کرنے کی بابت کہتے تھے، تو ثبوت میں فرماتے تھے کہ دل میں ڈر گیا۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

جواب کا لطف مجیب ہی کے الفاظ میں خوب آتا ہے اسلئے الفضل کے اصل الفاظ پڑھیئے:

خلاصہ کلام: جیسا کہ ہم بتا چکے ہیں قتل شیطان سے مراد یہ قطعاً نہیں کہ دنیا سے شر، شرارت اور ضلالت کا نام ونشان مٹ جائے۔ اسکا مطلب صرف یہی ہے کہ جو لوگ آپ کے دامن کے ساتھ وابستگی پیدا کریں ان کے اندر شیطنت کے اثر سے محفوظ رہنے کی اہلیت پیدا کر دی جائے۔ استفادہ کے لئے تعلق از بس ضروری ہے اور جو لوگ آپ (مرزا قادیانی) کے ساتھ مخلصانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورعقیدت مندانہ تعلق پیدا نہیں کرتے ان کیلئے شیطان پر موت کبھی بھی وارد نہیں ہوسکتی۔ (الفضل ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! غور فرمائیں یہ لوگ ایک بت کی پوجا کرانے کی کتنی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس کوشش میں کتنی صداقتوں کا خون کرتے ہیں۔ اچھا ان بھلے لوگوں سے کوئی پوچھے ان معنی سے شیطانی قتل انبیاء سابقین کے زمانہ میں نہ ہوا تھا۔ کیا حضرت موسیٰؑ سے تعلق رکھنے والے شیطانی اثر سے محفوظ نہ رہے تھے۔ آخر میں حضرت سید الانبیاء ﷺ کی صحبت مقدسہ پانے والے شیطانی اثر سے محفوظ نہ رہے تھے جن کے حق میں حضور نے فرمایا تھا کہ جہاں سے تم گزرتے ہو شیطان وہ راستہ چھوڑ جاتا ہے۔ واقعات اتباع انبیاء کے علاوہ خود قرآن کی آیت ملاحظہ ہو جہاں شیطانی ادعا (تضلیل) کا ذکر ہے وہاں ساتھ ہی ارشاد خداوندی ہے

ان عبادی لیس لك علیهم سلطان۔ پ ۱۵، ع ۷۔

اے ملعون یاد رکھ کہ میرے نیک بندوں پر تیرا کوئی اثر نہ ہوگا۔

احمدی ممبرو! کیا قادیانی قرآن میں یہ آیت نہیں ہے؟ نہیں ہے تو امرتسری قرآن دیکھو۔ اگر ہے تو بتاؤ تمہارے معنی سے تو شیطان ہر نبی بلکہ ہر مجدد بلکہ ہر مصلح کے زمانہ میں مر چکا اور مر کر داخل جہنم بھی ہو چکا مگر تمہارا نبی کہتا ہے کہ پہلے انبیاء کے زمانہ میں اس کو مہلت تھی۔ اس کے قتل کا وقت مقرر تھا کہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہو

ناظرین کرام! یہ عبارت چینی زبان میں ہے یا جاپانی میں؟ آخر ہے کیا کہ ان دونوں اصناف احمدیہ کی سمجھ سے بالاتر ہے

یہ ملک کی عام زبان اردو ہے اس کے معنی صاف ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ہاتھ سے شیطان پر وہ قتل وارد ہوا جو انبیاء سابقین کے ہاتھوں سے نہیں ہوا کیونکہ ان کے زمانہ میں اس کو مہلت تھی اور مرزا صاحب (مسیح موعود) کے وقت میں اس کی موت مقدر تھی۔

مرزائی ممبرو! یاد رکھو اہل حدیث کی گرفت شیر کا پنجہ ہے جس سے شکار کا نکل جانا ناممکن ہے ہاں تڑپ لو مگر یاد رکھو تڑپ تڑپ کر جان دینے سے تکلیف زیادہ ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے مقابلے پر ایک حدیث نقل کی ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ رمضان شریف میں شیاطین جکڑے جاتے ہیں۔ پوچھتے ہیں جب شیاطین جکڑے گئے تو پھر رمضان شریف میں برے کام کیوں ہوتے ہیں؟

جواب سنیئے! اس حدیث میں شیطان کے قتل ہونے کا ذکر نہیں بلکہ ایک مہینہ الگ رہنے کا ذکر ہے کیا آپ نے کبھی ڈبل روٹی (پاؤ روٹی) کے تنور نہیں دیکھے جس میں سے سب آگ کھینچ لیتے ہیں مگر چونکہ تنور گرم ہو چکا ہوتا ہے وہی گرمی پاؤ روٹی کے پکانے کو کافی ہوتی ہے۔ اسی طرح گیارہ مہینوں کی صحبت سے شریر انسانوں کی طبائع چونکہ متاثر ہو چکی ہوتی ہیں اس لئے ایک مہینے میں وہ اثر بالکلیہ ضائع نہیں ہوسکتا لیکن شیطان کو بقول مرزا صاحب آج ۴۵ سال ہو گئے (مرزا نے ۱۳۰۸ھ میں مسیح موعود کا دعوی کیا تھا آج ۱۳۵۳ھ ہے پس مرزا کو مسیح موعود بنے ۴۵ سال ہو گئے) اس عرصہ دراز میں جو لوگ پیدا ہوئے ان پر کس شیطان کا اثر ہے؟ کھلے لفظوں میں بتایئے کہ لاہوری احمدی پارٹی کے ممبر جو ۴۵ سال سے کم عمر کے ہیں یہ کس شیطان کے اثر میں گمراہ ہو کر خلافت حقہ قادیانیہ اور نبوت مرزا سے منکر ہیں۔

ناظرین کرام! ہم بارہا اظہار کر چکے ہیں کہ خدا کے فضل سے ہم کلمات مرزائیہ میں اتنی واقفیت رکھتے ہیں کہ کوئی مرزائی ہمارے مقابلے میں امتحان نہیں دے سکتا۔ اس لئے مرزا صاحب کے مباحث میں ہمیں باہر سے کوئی دلیل لانے کی حاجت نہیں ہوتی بلکہ خود مرزا صاحب ہی ہمیں جواب بتا دیا کرتے ہیں گویا وہ ہمارے کان میں کہہ دیتے ہیں کہ میرے گمراہ مریدوں کو یوں کہیے کہ شیطان کے قتل ہونے کا نتیجہ میں نے خود بتایا ہوا ہے اسے دیکھو خواہ مخواہ ادھر ادھر کیوں بھٹکتے ہو۔ سنو میں نے عبارت متنازعہ کے ساتھ ہی صاف لکھا ہوا ہے:

> اب تک اخیار (نیک لوگوں) کی قلت اور اشرار (بدکاروں) کی کثرت تھی لیکن شیطان ہلاک ہو گا اور اخیار (نیکوں) کی کثرت ہوگی اور اشرار (برے لوگ) چوہڑے چماروں کی طرح ذلیل اور بطور نمونہ باقی رہ جائیں گے۔
>
> (ملفوظات احمدیہ۔ ج ۲ ص ۳۱۷)

احمدی ممبرو! اگر خدا کو مانتے ہو تو ہمارے مندرجہ ذیل سوالوں کا جواب دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خوف خدا لا کر دینا چاہیے

۱۔ یاجوج ماجوج تمہارے نزدیک اشرار ہیں یا نہیں۔

۲۔ انگریز تمہارے نزدیک یاجوج ماجوج ہیں یا نہیں؟ اگر انکار کرو تو مرزا غلام احمد کی کتاب حمامۃ البشریٰ دیکھو جہاں انہوں نے صفحہ ۲۸ پر لکھا ہے کہ برطانیہ اور روس یاجوج ماجوج ہیں۔

۳۔ اسی طرح ہندو اور آریہ تمہارے نزدیک اشرار ہیں یا نہیں؟

۴۔ یہودی تمہارے نزدیک اشرار ہیں یا نہیں؟

۵۔ چینی جاپانی تمہارے نزدیک اشرار ہیں یا نہیں؟

سوال یہ ہے کہ یہ سب لوگ آجکل چوہڑے چماروں کی طرح بہت کم اور ذلیل ہیں؟ یا اخیار ان کے سامنے ذلیل ہیں۔

جواب دیتے ہوئے خدا کے خوف سے اگر فارغ ہو تو مخلوق سے شرم و حیا کا خیال ضرور کر لینا۔ یہ بھی یاد رکھنا کہ اہل حدیث نہیں چھوڑے گا جب تک بقول مرزا صاحب قادیانی، شیطان کو کچل نہ دے:

میری جان! چاہنے والا بڑی مشکل سے ملتا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء ص ۵۔۶)

بہاء اللہ ایرانی کا دعویٰ ان کے الفاظ میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین بھولے نہ ہوں گے کہ حدیث نبوی کی پیش گوئی کے ماتحت ایک شخص ایران میں پیدا ہوا جس کی تاریخ تولد یکم محرم ۱۲۳۵ھ مطابق ۲۰۔ اکتوبر ۱۸۱۹ء ہے۔ آپ نے اپنا لقب بہاء اللہ تجویز کیا تھا ہماری تحقیق کے متعلق جو ہے وہ ہم نے رسالہ بہاء اللہ اور مرزا میں درج کر دی ہوئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آپ نے نبوت کاملہ کا دعویٰ کیا تھا آج ہم جو بتانے کو ہیں وہ اس سے عجیب ترین ہے۔ بہائی میگزین (بہائی رسالہ) میں شیخ بہاء اللہ کے کلمات نقل کئے گئے ہیں ہم ناظرین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگاہی کیلئے ان کو ہو بہو درج کرتے ہیں۔

نوٹ: ناظرین ان دعاوی کو دیکھ کر حیران نہ ہوں کیونکہ اس قسم کے دعاوی ہر مدعی کی تردید کے لئے کافی ہوتے ہیں ہم تو اس کی مثال بعینہ یہ سمجھتے ہیں کہ ایک شخص کسی رسو روپیہ کا دعویٰ کرتا ہے اور ایک تمسک محررہ یکم جنوری ۱۹۰۱ء پیش کرتا ہے مگر عرضی دعوی میں اپنی تاریخ پیدائش ۱۹۳۱ء (۳۰ سال بعد) بتاتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ مدعا علیہ نے یہ قرضہ مدعی کی پیدائش سے پہلے لیا تھا کون سمجھ دار ہے جو اس دعوی کی واقعیت پر ایک لمحہ بھی غور کرے پس اس اصول کو ذہن نشین کر کے مندرجہ ذیل کلام پڑھیں:

حضرت اعلی از زندان ماکو بہ محمد شاہ قاچار بادشاہ ایران بایں مضمون خطاب مے فرماید منم آن نقطہ اولی کہ جملہ آفرینش از آں ہستی یافتہ ...منم آں طلعت اللہ کہ جلالش تا ابد مظلم نمی شود منم آں نیر خدا کہ پرتوش ہرگز افسردہ نمے گردد ...خداوند خواستہ است کہ جملہ کلید ہائے بہشت را در دست یمین من گذارد و جملہ کلید ہائے دوزخ را در دست یسار من... منم یکے از آں رکن رکین کلمۃ اللہ العلیاء ہرکس مرا شناخت، کل حقیقت وراستی را شناختہ است و بآنچہ کہ خیر ونیک است فائز شدہ است ...آں جوہرے کہ خداوند مرا از آں آفریدہ است۔ نیست عنصرے کہ دیگراں از آں ترکیب یافتہ اند۔ پروردگار چناں عنائتے برمن مبذول کردہ است کہ دانایان جہان از ادراکش عاجزند و مومنین از کشفش قاصر۔ بہائی میگزین اکتوبر ۱۹۳۴ء

ترجمہ: حضرت اعلی بہاء اللہ نے ماکو بہ کے جیل سے شاہ ایران محمد شاہ (اس بادشاہ نے بہاء اللہ کے برخلاف ایرانیوں کی شورش دیکھ کر اسے قید کر دیا تھا) کو خط لکھا تھا کہ: میں وہی پہلا نقطہ الٰہی ہوں کہ ساری مخلوق نے اسی نقطہ سے ہستی پائی ہے (شائد فلسفہ یونان کے مطابق آپ عقل اول ہیں) میں الٰہی نور ہوں میری چمک کبھی بھی بند نہ ہوگی میں چمکیلا ستارہ ہوں کہ اس کی چمک کبھی مدھم نہیں ہوگی خداوند تعالی نے چاہا کہ بہشت کی تمام کنجیاں میرے دائیں ہاتھ میں رکھے اور دوزخ کی تمام کنجیاں میرے بائیں ہاتھ میں دے۔ میں کلمۃ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

العلیاء کا ایک رکن رکین ہوں (تثلیث کا اقنوم؟) جس شخص نے مجھے پہچان لیا اس نے کل حقیقت اور کل راستی کو پہچان لیا اور ہر ایک چیز اور ہر ایک نیکی کو اس نے پا لیا۔ جس جوہر سے خدا نے مجھے پیدا کیا وہ جوہر وہ عنصر نہیں جس سے دوسرے لوگ پیدا ہوئے ہیں خدا نے مجھ پر ایسی عنایات کی ہیں کہ دانایان عالم اس کے ادراک سے عاجز ہیں اور ایمان دار اس کے معلوم کرنے سے قاصر۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ آج کل کچھ ایسا دستور ہو گیا ہے کہ جو کوئی دوا فروشی کی دکان نکالتا ہے وہ اپنی ہر ایک دوا کی ایسے لفظوں میں تعریف کرتا ہے کہ دیکھنے والا سمجھے کہ حکومت کو چاہیے کہ ہسپتالوں میں اسکی دوا کو رکھ کر باقی سب ادویہ کو پھینک دے کیونکہ یہ دوا سب بیماریوں کیلئے اکسیر اعظم ہے مگر حکومت بھلا ایسی بے وقوف کہاں کہ وہ ان بھول بھلیوں میں پھنس جائے وہ تو ایک مشتہر کی غرض وغایت سے واقف ہے۔

ناظرین غور کریں کہ ان دعاوی میں سے کوئی دعوی بھی ایسا نہیں جو سلسلہ انبیاء میں کسی نبی نے کیا ہو وہ تو اپنے آپ کو عبداللہ اور عباد اللہ ہی کہتے رہے۔

ہاں عیسائیوں نے بعض دعاوی حضرت مسیح کی طرف ایسے منسوب کئے ہیں جو بہائیوں کے ان دعاوی سے ملتے جلتے ہیں جن کی بابت ارشاد خداوندی نے صاف صاف تردید اور تکذیب کر دی ہے اور حقیقۃ الامر کا ان الفاظ میں اظہار فرما دیا

ان هو الا عبد انعمنا عليه و جعلناه مثلا لبني اسرائيل

وہ مسیح ہمارا بندہ تھا ہم نے اس پر انعام کئے اور اس کو بنی اسرائیل کا ہادی بنایا

ہاں آج کل کے دوکانداروں میں سے ایک دوکاندار قادیانی نبی ہے جس نے ایرانی مدعی کی یہ تعلیم دیکھ کر بعینہ یا ان کے قرین قریب جو دعاویہ کئے وہ بھی سنیئے

۱۔ انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون (حقیقۃ الوحی) (خدا نے فرمایا اے مرزا تجھے اختیار ہے جب تو کسی کام کو کہے کہ ہو جا وہ ہو جائے گا)

۲۔ انا شمس لا يحجبها دخان (خطبہ الہامیہ)

(میں ایسا سورج ہوں جس کو دھواں نہیں چھپا سکتا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔من دخل فی جماعتی د خل فی صحابة محمد

(جو میری جماعت میں داخل ہوا وہ اصحاب رسول ﷺ میں داخل ہو گیا)(حوالہ مذکور)

۴۔انت من مائی و هم من فشل (حقیقۃ الوحی)۔

(خدا نے فرمایا اے مرزا تو میرے پانی سے ہے وہ سب لوگ کیچڑ سے ہیں)

۵۔ ان قدمی هذه علی منارة ختم علیها کل رفعة (خطبہ الہامیہ)

۔(تحقیق میرا قدم اس منارہ پر ہے جس پر تمام بلندیاں ختم ہیں)

۶ میرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا (حوالہ مذکور)

ناظرین! یہ ہے دوا فروشی کا اشتہار اگر کام پوچھو تو کچھ نہیں چند کتابیں چند اشتہار دیئے جن میں فی صدی پچانوے اپنی تعریف سے مخصوص باقی دیگر اغراض کیلئے ۔آئے اور چلے گئے دنیا میں گمراہی پہلے سے زیادہ ہوئی نہ کوئی دینی اصلاح ہوئی نہ تمدنی، نہ اخلاقی، نہ معاشرتی۔

وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی وہ بڑھ کر ہے

ہاں اس کے مقابل ایک ایسی ہستی ہم کو نظر آتی ہے جس کی پکار تھی انما انا عبد الله و رسوله جس کا مضمون یہ ہے

بنانا نہ تربت کو میری صنم تم
نہ کرنا میری قبر پر سر کو خم تم
نہیں بندہ ہونے میں کچھ مجھ سے کم تم
کہ بے چارگی میں برابر ہیں ہم تم
مجھے دی ہے حق نے بس اتنی بزرگی
کہ بندہ بھی ہوں اس کا اور ایلچی بھی

اس بے ادعا مدعی نے دنیا میں کیا کچھ انقلاب کیا، کسی سے مخفی نہیں۔ اپنے اردگرد کی سب قوموں کو غیر خدا سے ہٹا کر خدا سے ملا دیا اور بداخلاقی سے چھڑا کر نیک اخلاق بنایا۔ جس کا نقشہ خواجہ حالی مرحوم نے اس بند میں دکھایا ہے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئ اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے ساری بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

میں عموماً جلسہ ہائے تبلیغ میں کہا کرتا ہوں کہ میں قادیانی تعلیم کا مبلغ ہوں اس کی یہی تشریح ہے کہ جو باتیں قادیانی مدعی کی قادیانی تنخواہ دار مبلغ چھپاتے ہیں میں ان کو لوگوں تک پہنچاتا ہوں اس لئے میری دعوی ہے کہ

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۳،۴)

گاندھی اور قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم ان دونوں پیش گوؤں کو ان کی بلند نظری کی وجہ سے ہندوستان کی سر برآوردہ ہستیوں میں شمار کرتے ہیں۔ اس لئے آج ہم ان دونوں کو عنوان میں یکجا دکھاتے ہیں۔ اگر حدیث شریف میں تصویر بنانا اور شائع کرنا منع نہ ہوتا تو آج ہم ان ہر دو ریفارمر ہستیوں کی تصویر بھی دکھاتے۔

بہر حال ہم ان دو ہستیوں کو ایک معنی سے بڑی ہستیاں جانتے ہیں اسی لئے آج ہم ان کی ناکامی کا مرثیہ لکھتے ہیں۔

ہمیں اس بات کا افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں یہ دو ہستیاں دو مختلف دعوے لے کر آئی تھیں گو اپنے اپنے دعوی میں مختلف تھے۔ ہمارے ناظرین میں اگر کوئی صاحب ان دو ہستیوں میں سے کسی ایک کے ماننے والے ہوں تو وہ ناراض نہ ہوں بلکہ ہمارے پیش کردہ واقعات پر ٹھنڈے دل سے غور کریں۔

ا۔ مرزا صاحب قادیانی مذہبی اصلاح کے مدعی تھے اس لئے انہوں نے اعلان کیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں اس لئے آیا ہوں کی مسیحیت کا نام ونشان مٹا دوں اور مسلمانوں کو اعلیٰ درجہ کا متقی بنا دوں۔ (الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

۲۔ گاندھی جی سیاسی ریفارمر تھے۔ ان کی کوشش تھی کہ ہندوستان پوری آزادی حاصل کرے۔

مرزا صاحب قادیانی کو انتقال کئے آج ۲۶ سال کا عرصہ ہوا، مگر نہ مسیحیت کا نام مٹا، نہ مسلمان متقی بنے۔ بلکہ پہلے سے بھی زیادہ خراب اور تباہ ہو گئے۔

گاندھی جی بھی ان تھک کوششوں میں تھک کر کانگریس سے علیحدہ ہو گئے۔

ہندوستان آج بھی اسی طرح انگریزوں کے ماتحت ہے جیسا کہ پہلے تھا۔

لہذا ہم ان دونوں بزرگ ہستیوں کی ناکامی کے غم اور افسوس میں شریک ہیں اور خواجہ حالی مرحوم کے الفاظ میں دونوں کو (ایک کو براہ راست اور دوسرے کو بالواسطہ) تسلی دیتے ہیں:

تیمور نے اک مورچہ زیر دیوار
دیکھا تو چڑھا دانے کو لے کر سو بار
آخر سر بام لے پہنچا تو کہا
مشکل نہیں کوئی پیش ہمت دشوار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۴۔۵)

مرزا قادیانی کی یہود سے مشابہت

مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور (۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء) میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے، جماعت قادیان کے متعلق پیش گوئی۔

اس میں راقم مضمون نے لکھا ہے کہ جس طرح حضرت عیسیٰؑ کے حق میں ایک گروہ منکر ہوا جن کو یہود کہتے ہیں ایک گروہ غالی ہوا جو عیسائی کہلاتے ہیں ایک گروہ معتدل رہا جو کہ اصلی مومن ہیں اسی طرح مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے جو منکر ہیں وہ یہودی ہیں جو ان کو نبی کہہ کر غلو کرتے ہیں وہ غالی ہیں اور لاہوری پارٹی مسلمانوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح معتدل ہے۔ ناظرین مندرجہ ذیل مضمون جو اس کے جواب میں ہے، غور سے پڑھیں۔ مدیر اہل حدیث امرتسر

جناب مولوی عبدالعزیز صاحب قلعہ میہاں سنگھ سے لکھتے ہیں:

میں الزام اوروں کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

الم تر الی الذین یزکون انفسھم بل اللہ یزکی من یشاء میں اللہ تعالی نے برائی ان لوگوں کی بیان فرمائی جو اپنے آپ کو پاک خیال کرتے ہیں بلکہ اللہ تعالی جس کو چاہیں پاک بنا دیں اور ایک اور آیت شریفہ لکھی جاتی ہے جس میں اس شخص کی برائی کا ذکر ہے جو آپ گناہ کر کے دوسرے کے ذمہ لگا دے۔ وہ بھی مرزا صاحب کا خوب حال بیان کرتی ہے اور مرزا صاحب سچ مچ اس کے مصداق ہیں

و من یکسب خطیئۃ او اثماً ثم یرم بہ بریئاً فقد احتمل بھتانا و اثماً مبیناً

اب اس کے بعد واضح ہو کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے رسالہ شہادۃ القرآن کے صفحہ ۹ کی آخری سطر میں فرماتے ہیں:

پھر جب ہم دیکھتے ہیں کہ دوسری طرف ایسی حدیثیں بکثرت پائی جاتی ہیں جن میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں علماء اس امت کے یہودی صفت ہو جائیں اور دیانت اور خدا ترسی اور اندرونی پاکیزگی ان سے دور ہو جائے گی اور اس زمانہ میں صلیبی مذہب کا بہت غلبہ ہوگا اور صلیبی مذہب کی حکومت وسلطنت تمام دنیا میں پھیل جائے گی ہمارے اس زمانہ کے علماء درحقیقت یہودیوں سے مشابہ ہو گئے۔

اقول: کسی حدیث میں نہیں آیا کہ آخر زمانہ میں علماء اس امت کے یہودی صفت ہو جائیں گے۔ اگر ہے تو مریدان مرزا دکھائیں۔

اور پھر مرزا صاحب قادیانی صفحہ ۱۱ میں فرماتے ہیں:

پھر فرمایا کہ اس امت پر ایک آخری زمانہ آئے گا کہ علماء اس امت کے یہود کی مشابہ ہو جائیں گے اور دیانت اور تقوی ان میں سے جاتے رہیں گے جھوٹے فتوے اور مکاریاں اور منصوبے ان کا دین ہوگا اور دنیوی لالچوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گرفتار ہو جائیں گے اور یہود کے ساتھ شدت سے مشابہت پیدا کر لیں گے۔ یہاں تک کہ اگر کسی یہود نے ماں سے زنا کیا ہے تو وہ بھی کرینگے۔

اقول: یہ مضمون جو مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے محض افتراء علی الرسول ہے۔ کوئی اس مضمون کی حدیث علماء محمدیہ میں نہیں ہے اگر ہے تو مرزا صاحب قادیانی کے خلف الرشید پیش کریں: اگر پدر نہ کرد پسر کند

مرزا غلام احمد صاحب علمائے محمدیہ پر اس لئے خفا ہیں کہ انہوں نے آپ کو اندھا دھند مسیح موعود نہیں مانا اگر آپ کو مسیح موعود مانتے تو پھر ان کی مدح میں زمین و آسمان کے قلابے ملا دیتے۔ دیکھو حکیم مولوی نورالدین نے آپ کو مان لیا اور اپنا مال بھی مرزا قادیانی کی محبت میں تباہ کر دیا۔ اسی لئے مرزا صاحب قادیانی نے ان کی مدح میں فرمایا ہے

چہ خوش بودے اگر ہر یک مثال نورالدین بودے

مگر یہ آرزو آپ کی پوری نہ ہوئی کیونکہ علماء امت محمدیہ، نورالدین کی طرح نورِ دین سے بے بہرہ نہ تھے۔ اب ہم اصل سوال کی طرف آتے ہیں۔

سو واضح ہو کہ مرزا صاحب یہود کی طرح محرف قرآن تھے اگر کسی مرزائی کو شک ہو تو ہم ان کی تصانیف سے تحریف آیات قرآنیہ دکھا دیں گے لیکن اب نمونہ کے طور پر دو عدد تحریف اعجاز المسیح سے نقل کرتے ہیں

قال المیرزا فی اعجاز المسیح:

و الیه اشارفی قو له تعا لی و له الحمد فی الا ولی و ا لآ خر ة فا وی فیه الی ا حمدین صلهما من نعما ئه الکا ثرة فالاو ل منهما ا حمده المصطفی و رسو لنا المجتبی و الثا نی ا حمد آخر الز ما ن الذی سمی مسیحاً و مهد یاً من الله المنا ن و قد استنبت هذه النکتة من قو له الحمد لله رب العا لمین فیتبدبر من کا ن من المتد بر ین۔ (اعجاز المسیح ص ۱۳۴۔۱۳۵)

اس عبارت کا مطلب یہ کہ الحمد للہ کے علاوہ له الحمد فیالا ولی و الآ خره بھی قرآن مجید میں آیا ہے۔ اس میں پہلے حمد سے مراد احمد ﷺ ہیں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے حمد سے مراد غلام احمد قادیانی کی طرف اشارہ ہے اور یہ نکتہ مرزا صاحب نے الحمدللہ سے استنباط کیا ہے۔ سبحان اللہ! کیا ہی معارف اور حقائق قرآنیہ بیان ہو رہے ہیں جن پر مرزائیوں کو ناز ہے۔

دوسرا نمونہ بھی پڑھنے کے لائق ہے۔ مرزا صاحب اسی کتاب اعجاز المسیح کے صفحہ ۴۳ میں فرماتے ہیں:

و سمی زما ن المسیح المو عود یو م الدین لا نہ زمان یحیی فیہ الدین

مطلب اس کا یہ ہے کہ مرزا صاحب کے زمانہ کا نام یو م الدین ہے۔

سبحان اللہ۔ کیا ہی عجیب تفسیر ہے جو قرآن لانے فرشتوں کو بھی معلوم نہیں ۔اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

و ما ادرا ك ما یو م الدین ثم ما ادرا ك ما یو م الدین یو م لا تملك نفس لنفس شیئاً و الا مر یو مئذ لله

اور سورہ واقعہ میں فرمایا: هذا نز لهم یو م الدین

کیا دوزخیوں کی مہمانی، زقوم حمیم، مرزا صاحب کے زمانہ میں ہوئی

ان دو عدد تحریفوں کے سوا اور بہت سی تحریفات مرزا کی تصانیف میں ہیں اگر ایک جگہ جمع کی جاویں تو یہود سے تحریف آپ کی بڑھی ہوئی ہے۔ اور مولوی محمد علی لاہوری نے تو سارا قرآن ہی محرف کر دیا ہے اور خلیفہ ثانی بھی سخت محرِف ہیں۔

انوار خلافت آپ کی کتاب ملاحظہ ہو۔ الغرض جس کا پیرو مرشد و پیغمبر و مجدد محرف قرآن ہو بھلا ان کے خلیفے اور نائب کیوں نہ ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو آیات اپنی تصانیف میں لائے ہیں ان کو محرف کر دیا ہے کیا یہود سے یہ کم فعل ہے۔

اور دوسرا فعل آپ کا جس سے آپ یہود کے مشابہ ہیں یہ ہے کہ آپ نے کشتی نوح میں لکھا کہ مریم کی منگنی یوسف نجار سے ہوئی بعد ازاں قبل نکاح یوسف نجار سے مریم نعوذ باللہ ناجائز طور پر حاملہ ہوگئی۔

کیا یہود نے یہ نہ کہا تھا، اگر شک ہے تو یہ آیت پڑھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقولھم علی مریم بھتانا عظیماً

اوراسی بہتان سے وہ مطعون ہو گئے تھے

اور تیسرا فعل جو یہود کی مشابہ ان سے سرزد ہوا وہ یہ ہے کہ یہود نے حضرت عیسی بن مریم کو ساحر کہا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ عیسی بن مریم عامل مسمریزم تھے اور احیائے موتی وغیرہ جو ان کے معجزات ظہور میں آئے وہ سب مسمریزم کے ذریعہ سے تھے۔

پس جب مسمریزم سحر کے اقسام سے ہے تو عیسی بن مریم جادوگر ہوئے اور جو نبی کو جادوگر کہے وہ کون ہوتا ہے تصریح کی حاجت نہیں۔

پس ہم نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب قادیانی یہود کے مشابہ تھے۔

اور اب رہا کہ آیا علماء امت یہود کے مشابہ ہیں، اس کا اثبات بذمہ مرزائیاں ہے کیونکہ اس کلمہ کا قائل تو جہان سے بموجب اپنی دعائے آخری فیصلہ کے جھوٹا ہو کر چلا گیا اور خدا تعالی نے مہر کر دی کہ مرزا قادیانی چونکہ مولانا ثناء اللہ کی زندگی میں جہان سے رخصت ہو گیا لہذا وہ بقول خود جھوٹا تھا۔

خلیفہ اول بھی اس کے جواب سے بہت سٹ پٹائے تھے اور قاسم علی نے تو تین سو روپے بھی بھر دیئے۔ مگر پھر بھی جواب سے لاچار ہو گیا آج تک مرزائیوں کو اس آخری فیصلہ کا جواب نہیں آیا اور نہ آئندہ آئے گا۔

فان لم تفعلوا و لن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودھا الناس والحجارۃ اعدت للکافرین۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق یکم شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۲ ص ۵-۶)

گورنمنٹ نے خلیفہ قادیان کی سخت ہتک کی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے جلسہ احرار سے پہلے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ارادہ ظاہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا اوران کے کارندوں نے اس پر عمل بھی کیا کہ بیرون جات کے مریدوں کو حکم بھیج دیا کہ ایام جلسہ میں قادیان پہنچنے کے لئے تیار رہیں۔ حکومت پنجاب نے اس سے خطرہ محسوس کیا کہ دونوں جماعتیں غیر معمولی تعداد میں بصورت مقابلہ جمع ہوں گی تو فساد کا گمان غالب ہے، اس لئے احرار کو تو حکم دیا کہ قادیان کی سرحد کے قریب جلسہ کریں۔ اس سے مرزا صاحب کا الہام: انا انزلناہ قریبامن القادیان صحیح ہو گیا۔ ادھر خلیفہ قادیان کو بھی حکم بھیج دیا جس کے الفاظ یہ ہیں:

چونکہ پنجاب گورنمنٹ کو تسلی ہے اور چونکہ یہ باور کرنے کیلئے معقول قرائن موجود ہیں کہ تم مرزا بشیر الدین محمود احمد ساکن قادیان ضلع گورداسپور لوگوں کو قادیان بلا رہے ہو اس غرض سے کہ وہ مجلس احرار کے شعبہ تبلیغ کی اس کانفرنس پر جو کہ وہ ۲۱ لغایت ۲۳۔ اکتوبر یا اس کے قریب قادیان یا اس کے قرب وجوار میں کرنا چاہتے ہیں موجود ہوں اور چونکہ تمہارا یہ فعل امن عامہ میں خلل ڈالنے والا ہے اس لئے گورنمنٹ پنجاب تمہیں زیر دفعہ ۳ (ا) پنجاب کریمنل لاء امنڈمنٹ ایکٹ ۱۹۳۲ء ہدایت کرتی ہے کہ

ا۔ تم ایسے تمام دعوت ناموں کو جو ان تاریخوں پر لوگوں کو قادیان بلانے کے لئے تم نے بھیجے ہیں یا تمہارے زیر حکم بھیجے گئے ہیں منسوخ کردو

(۲)۔ ۲۴ اکتوبر ۱۹۳۴ء تک کسی شخص یا اشخاص کو قادیان بلانے کی غرض سے کوئی دعوت نامہ مت بھیجو

(۳)۔ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء تک نہ کوئی جلسہ قادیان میں کرو نہ، جلسہ کرنے میں ممد بنو۔

(۴)۔ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء تک کسی ایسے شخص کا جس کو تم نے بلایا ہو، قادیان میں استقبال کرنے یا اسکئے لئے کھانے اور رہائش کا انتظام کرنے سے محترز رہو۔ (الفضل یکم نومبر ۱۹۳۴ء ص ۹ کالم ۱)

اس حکم کے پہنچنے پر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان بہت خفا ہوئے۔ خفگی کا اظہار خطبہ جمعہ میں ۱۶۔ اکتوبر کو پورے غیظ وغضب سے کیا جو یکم نومبر کے اخبار الفضل میں چھپ کر آیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ صاحب قادیان نے اس خطبے میں مقدور بھرا ظہار رنج کیا، اس وجہ سے کہ یہ حکم جس قانون کے ماتحت دیا گیا ہے وہ ملک میں انقلاب پیدا کرنے والوں اور حکومت برطانیہ کو ہندوستان سے اکھاڑنے کی سازش کرنے والوں کے حق میں ہے ۔خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) صاحب کہتے ہیں

ہم کو اس قانون کے تحت حکم دینا ہماری ہتک ہے ۔

ہم قدیم سے مادر زاد وفا دار ہیں۔ وفاداری ہمارا مذہبی شعار رہے۔ ہم نے لاکھوں روپیہ گورنمنٹ کی خدمت میں خرچ کیا۔ ہزاروں آدمی خدمت کیلئے دیئے۔ حالانکہ ہم ایسے شریف ہیں کہ ہمارے دس لاکھ آدمی ہوں تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ یہ لوگ شورش کریں گے (مستری محمد حسین بٹالوی کے قتل اور مولوی عبدالکریم آف مباہلہ کے سخت مجروح ہونے سے پہلے کی بات ہوگی) گورنمنٹ کے شرابی اور عیاش افسر ہماری نسبت بدگمان ہوں اور بات ہماری جماعت نے اپنا لاکھوں روپیہ خرچ کر کے بدامنی کی تحریکات کا مقابلہ کیا۔ ہم نے کانگریس کا مقابلہ کیا۔ ہم نے سول نافرمانی کی تحریک کا مقابلہ کیا۔ گورنمنٹ کے ہزاروں روپیہ تنخواہ پانے والے اتنی خدمت نہیں کرتے جتنی خدمت ہم نے حکومت کی کی ہے۔ اس پر بھی ہمیں ایسا نوٹس ملا جو سول نافرمانی کرنے والوں یا حکومت کے خلاف سازش کرنے والوں کو ملا کرتا ہے اس لئے گورنمنٹ کا یہ کام سخت بے انصافی اور ظلم ہے۔

اس وقت میں خلیفہ ہوں۔ ہندوستانیوں پر بھی میری حکومت اور اطاعت ویسی ہی فرض ہے جیسی اہل ایران پر یا اہل امریکہ یا دنیا کے کسی دوسرے ملک کے رہنے والوں پر، لیکن اس کے لئے انگریزوں کی اطاعت فرض نہیں ۔اہل افغانستان پر میری اطاعت فرض ہے، مگر انگریزوں کی نہیں ۔اسی طرح امریکہ پر میری اطاعت فرض ہے مگر انگریزوں کی نہیں ۔ میں صرف ہندوستان کے لوگوں کا خلیفہ نہیں، میں خلیفہ ہوں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا، اس لئے خلیفہ ہوں افغانستان کے لوگوں کے لئے عرب ایران چین جاپان یورپ امریکہ افریقہ سماٹرا جاوا بلکہ خود انگلستان کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔غرض کہ کل جہان کے لوگوں کے لئے میں خلیفہ ہوں اس بارے میں اہل انگلستان بھی میرے تابع ہیں ۔ایسا نوٹس دینا حکومت کی سخت بے انصافی ہے دیکھئے کابل میں ہمارے آدمی اس لئے مارے گئے کہ جہاد کرنے کے ہم مخالف تھے ہم نے اپنی جانیں اس لئے قربان کیں کہ انگریزوں کی جانیں بچیں دنیا ہمیں انگریزوں کا ایجنٹ سمجھتی ہے اور انگریزی گورنمنٹ ہمیں قانون سازش کنندگان کے ماتحت نوٹس دیتی ہے اس لئے گورنمنٹ کی بڑی بے انصافی ہے۔

(اس ساری گلہ گذاری کے بعد اپنی جماعت احمدیہ کو ہدایت فرمائی ہے)

ہر احمدی جس کے دل میں ایمان ہے اس کا فرض ہے کہ جماعت کے وقار اور عزت کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہے جو شخص احمدیت کے اعزاز اور وقار کے لئے اپنی جان اور مال قربان کرنے کو تیار نہیں وہ احمدی نہیں کہلا سکتا حکومت نے ہماری پچاس سالہ روایات (خدمت گذاری) کو بیدردی سے کچل دیا ہے پس تمہارا (احمدیوں کا) کا فرض ہے کہ اپنے لئے خدا کے فضل سے اپنا گھر بناؤ الہام میں یہی اشارہ ہے کہ یہ امین اور آسمان تمہیں کانٹوں کی طرح کاٹیں گے ہم بھی دل رکھتے ہیں اگر اس طرح بلا وجہ انہیں مجروح کیا جاتا رہا تو ان دلوں سے ایک آہ نکلے گی جو زمین وآسمان کو ہلا دیگی ۔

نوٹ: ہم نے اس شکوے کو بہت مختصر لکھا ہے ورنہ اتنا لمبا ہے کہ الفضل یکم نومبر کا پرچہ (بمقدار ۱۲ صفحات) اسی سے بھرا ہوا ہے۔

خلیفہ صاحب نے اپنی ساری تقریر میں حکومت کا شکوہ شکایت تو بڑی تفصیل سے کیا مگر یہ نہ بتایا کہ احمدیوں کے گھر کی زمین کہاں ہے کیونکہ یہ ہندوستان کی زمین اور یہ آسمان تو ان کے لئے کانٹے ہیں۔ پھر وہ کونسی زمین ہے جہاں گھر بنانے کا ان مظلوموں مجروحوں کو حکم ہو رہا ہے خلیفہ صاحب کی شکایت اور مریدوں کے نئی زمین اور نیا گھر بنانے کا نقشہ ایک شاعر نے کیا خوب کھینچا ہے جو اپنے محبوب کی سرد مہری اور اپنی دل شکستگی کا ذکر کرتا ہوا لکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

ہاں یاد آیا کہ احمدیوں کو جس نئی زمین اور نیا گھر بنانے کا ارشاد ہوا ہے اس کی تفصیل خلیفہ صاحب کی ایک پرانی تقریر میں ملتی ہے۔ جن دنوں قادیان کا بوچڑ خانہ سکھوں نے گرایا تھا اور افسران حکومت نے کچھ سرد مہری کا اظہار کیا تھا تو خلیفہ قادیان نے تقریر کی تھی۔ بس وہی اس نئے گھر بنانے کی تشریح ہے فرمایا تھا:

اللہ تعالی کے پیارے ابتدائی حالت میں ہمیشہ کانٹوں پر ہی گزرتے ہیں اور اگر تم (احمدی لوگ) بھی اللہ تعالی کے پیارے ہو تو اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت قائم نہ ہو جائے، تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہو سکتے۔ (الفضل ۲۵۔ اپریل ۱۹۳۰ء ص ۷ کالم ۱)

ناظرین کرام! آپ تو کہتے ہوں گے کہ آج ہم ایک چودہری ظفر اللہ خان ممبر اگزیکٹو کونسل بننے پر سٹ پٹا رہے ہیں جب حسب تعلیم خلیفہ قادیان حکومت ہی جماعت احمدیہ (مرزائیہ) کی ہو جائے گی تو کیا ہوگا۔ سچ تو یہ ہے کہ ہم اس سے نہیں گھبراتے بلکہ دعا کرتے ہیں

خدا ترا بت کافر دراز سن تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۱۵۔۱۶)

ختم نبوت کا صحیح مفہوم کیا ہے؟

(اختتام نبوت کیلئے شرع واحکام الہی کی تکمیل وتحفظ لازمی امر ہے)

جناب اللہ دیا ہیڈ ماسٹر ورنیکولر ٹون سکول بھیڑہ صندل سنگھ ڈاک خانہ مظفر آباد ضلع سہارن پور لکھتے ہیں:

مذاہب عالم سوائے مذہب حقہ اسلام کے برخلاف عقیدہ رکھتے ہیں اور کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل عقلی پیش نہیں کر سکتے۔

مختصراً عرض ہے، آریہ سماجی مہاشوں کے صرف ایک عقیدہ کو روشنی میں لانا چاہتا ہوں اس سے جملہ عقاید سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

آریہ سماجی از روئے وید عقیدہ رکھتے ہیں کہ دنیا کا سلسلہ قدیم ہے مگر ہر فرد دنیا بوجہ ترکیب حادث ہے کوئی بھی فرد قدیم نہیں۔ پس بقول مولانا ثناء اللہ صاحب جس مجموعہ کا ہر فرد حادث ہو وہ مجموعہ قدیم نہیں ہوسکتا۔ اور یہ بھی عرض ہے کہ جب تسلسل محال نہیں تو دنیا کے ہر جسم کو کسی وقت ماننا کیوں ضروری ہے مثلاً اس وقت ایک شخص اپنے ماں باپ پیدا ہوئے تھے اسی طرح ہر زمانہ میں انسان اپنے ماں باپ سے پیدا ہوتے ہیں تو سرشٹی کا آد (شروع) کیوں مانا جاتا ہے بلکہ ماننا چاہیے کہ ہمیشہ سے بچہ ماں باپ سے پیدا ہوتا ہے اور اس کا کبھی شروع نہیں تاکہ پورے طور سے دہریت ثابت ہو۔ پس اگر یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ وید کی تعلیم کسی زمانہ میں الہامی تھی تو وہ اب محفوظ نہیں اس لئے ان کا دعوی ختم نبوت باطل ہے۔

یہود ونصاری از روئے توریت وانجیل خدا کے حقیقی بیٹوں نیز انسانوں کی الوہیت کے مثل ہنود قائل ہیں جو صریح شرک ہے ایسی تعلیم کو تعلیم انبیاء سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوسکتا۔ اس لئے ان کا دعوی ختم نبوت لغو ہے۔

اب اسلامی فرقوں پر غور کیجئے شیعہ صاحبان معصوم اماموں کی تعلیم کے بغیر قرآن پاک اور حدیث شریف کو نامکمل سمجھتے ہیں اور حضرات مقلدین تعلیم فقہ کے بغیر قرآن وحدیث کو معمہ قرار دیتے ہیں۔ نیز مرزائی حضرات بغیر ظلی نبی کے محض قرآن و حدیث کو ذریعہ نجات نہیں سمجھتے۔ پھر یہ کیسے تسلیم کر لیا جائے کہ یہ تینوں اسلامی فرقے حضور سرور کائنات کو حقیقی طور سے خاتم الانبیاء مانتے ہیں۔

اگر قرآن اور حدیث کے مطالب کو کوئی غیر معصوم عالم ہمیں صحیح طور سے نہیں سمجھا سکتا تو معصوم اماموں کے اقوال کو غیر معصوم عالم آج ہمیں کیسے سمجھا سکتا ہے۔ نہ آج حضور سرور کائنات سے براہ راست ہم کچھ معلوم کر سکتے ہیں نہ امام غائب سے۔ پس کوئی شیعہ صاحب مجھے اس کا فرق سمجھا دیں ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آوے گی۔

بعینہ اسی طرح جب کہ فقہ کو غیر الہامی علماء نے مدون کیا ہے تو اس کے مکمل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے پر کیا دلیل ہے اور جب کہ موجودہ زمانہ کا کوئی عالم قرآن اور حدیث کے مطالب ہمیں نہیں سمجھا سکتا تو فقہاء کے اقوال کو موجودہ زمانہ کا عالم ہمیں کس طرح سمجھا سکتا ہے دونوں کا فرق سمجھا یا جاوے متعلقہ حضرات اس پر روشنی ڈالیں۔

اب روئے سخن مرزائی حضرات کی طرف ہے کہ غیر تشریعی نبی کس ضرورت دینی کو پورا کرتا ہے اور غیر تشریعی نبی پر ایمان نہ لانے سے انسان جہنم کا سزاوار کیسے قرار دیا جا سکتا ہے محض یہ کہنا کہ امت میں نبی نہ ہونے سے حضور سردار دو جہاں رحمت للعالمین نہیں رہ سکتے، سراسر بہتان ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص بادشاہ کی غایت درجہ وفاداری کی وجہ سے وافر انعامات حاصل کر کے بہت بڑا متمول انسان اور لارڈ ہو جائے اور ممکن ہے کہ وائسرائے ہند سے بھی زیادہ بادشاہ کا معتمد ہو جاوے مگر بغیر ضرورت کے اس کو وائسرائے ہند کس طرح بنا دیا جائے گا یعنی نبوت عہدہ ہے جو شرعی اور دینی ضرورت کے وقت مستحق شخص (مصطفیٰ) کو تفویض ہو سکتا ہے، انعامات سے عہدہ کو کوئی تعلق نہیں۔ پس مذکورہ بالا عقاید میں شرک فی الرسالت بدیہی امر ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق یکم شعبان ۱۳۵۳ھ ص ۷)

خاتم النبیین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث مورخہ ۲ نومبر ۱۹۳۴ میں اطلاع دی گئی تھی کہ قادیان سے اعلان ہوا ہے کہ ۲۵ نومبر ۱۹۳۴ء کو ہر جگہ جلسے کئے جائیں اور خاتم النبیین کے مضمون پر تقریریں کی جائیں۔

خاتم النبیین کی تشریح جو ابتداء سے اہل اسلام کرتے اور مانتے چلے آئے ہیں قادیانی جماعت اس کے خلاف کہتی ہے باوجود اس کے اعلان کرتی ہے کہ ہم آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کے قائل ہیں اس لئے آج یہ مضمون خاتم النبیین کے متعلق شائع کیا جاتا ہے احباب کرام کو اختیار ہے کہ اس مضمون کو حسب ضرورت خود چھاپ لیں یا دفتر ہذا سے طلب کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین کے معنی قرآن وحدیث کی رو سے یہی ہیں کہ بعد آنحضرت ﷺ کوئی نبی پیدا نہ ہوگا کیونکہ خاتم فاعل کے وزن پر اسم آلہ کا صیغہ ہے جسے عالم قاتل اسی لئے اس کی تفسیر حدیث شریف میں آئی ہے: لا نبی بعدی یعنی ارشاد نبوی ہے کہ میرے بعد کوئی نہیں (آئے گا)

یہ حدیث ایک بڑی جماعت کی روایت سے آئی ہے۔ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ بھی یہی ہے۔ برخلاف اسکے قادیانی لوگ کہتے ہیں کہ خاتم کے معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جامع کمالات نبوت تھے آپ کے بعد کوئی شخص براہ راست نبی نہ ہوگا، جو ہوگا وہ آنحضرت ﷺ کی تابعداری سے ہوگا، پھر جو ہوگا وہ مرزا صاحب کے مریدوں میں سے ہوگا چنانچہ الفضل کے خاتم النبیین نمبر مورخہ ۱۲ جون ۱۹۲۸ء میں لکھا ہے:

آنحضرت ﷺ تمام انبیاء صاحب شریعت کے خاتم ہیں اور خاتم النبیین کے اصلی اور حقیقی معنی یہی ہیں...اور تمام انبیاء کا وارث اور قائم مقام محمد رسول اللہ ﷺ اور اسی لئے دوسرے معنوں میں وہ خاتم النبیین ہیں یعنی مہر تمام نبیوں کی۔ مہر تحریرا حکام میں راقم یا حاکم کی قائم مقام ہوتی ہے پس تمام نبیوں نے جو احکام خداوندی مستقل تعلیم روحانی کے متعلق دنیا کو اپنے اپنے وقت اور اپنے اپنے ملک میں پہنچائے وہ سب بشکل کامل قرآن میں موجود ہیں...پس یہ تفسیر خاتم النبیین کی کہ آپ تمام نبیوں کے قائم مقام ہیں پہلے ہی سے قرآن شریف کا صحیح علم رکھنے والے کرتے چلے آئے ہیں یہی نہیں ہے کہ صرف احمدیوں نے یا تابعان حضرت محمود (خلیفہ قادیان) نے اپنی طرف سے یہ عقیدہ گھڑا ہے کہ خاتم النبیین آنے والے نبیوں کے لئے روک نہیں ہے۔ انبیائے عظام حضرت مسیح موعود (مرزا) کے خادموں میں پیدا ہوں گے اور وہ ہمیشہ اسلام کے محافظ اور شائع کرنے والے ہوں گے۔ ان کا کام صرف یہی ہوگا کہ جب اسلام کے چہرہ منور اور جسم اصفا پر نفسانیت اور تیرگی علم کے باعث علمائے کج رو گرد وغبار ڈال دیں گے تو وہ اس کو صاف کر دیا کریں گے۔ (الفضل ۱۲ جون ۱۹۲۸ء ص ۱۵)

ناظرین! اس عبارت کا مضمون صاف ہے کسی شرح کا محتاج نہیں یعنی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد انبیاء کرام آئیں گے اور وہ مرزا صاحب قادیانی کے اتباع میں سے ہوں گے دوسرے فرقوں سے نہیں ہوں گے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بعد آج تک آپ کے مریدین میں سے مندرجہ ذیل اشخاص (بزعم خویش) منصب نبوت پر فائز ہو چکے ہیں:

قادیان میں احمد نور افغان

چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی میں مولوی فضل خان

گنا چور ضلع جالندھر میں عبداللطیف

تیماپور ریاست حیدر آباد دکن میں مولوی عبداللہ

ان کے علاوہ کئی اور اصحاب مدعیان الہام ہیں

پس ناظرین مطلع رہیں کہ قادیانیوں کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی اور ہیں اور ابتدائے اسلام سے آج تک اہل اسلام کے نزدیک کچھ اور۔ اس لئے ان کے منہ سے لفظ خاتم النبیین سن کر دھوکہ نہ کھایا کریں

خلیفہ قادیان اس سے بھی زیادہ وضاحت کرتے ہیں وہ سب سے لطیف اور لطف دہ ہے آپ لکھتے ہیں:

> جس طرح پہلے انبیاء کے ابتدائی نقطہ حضرت آدم تھے اسی طرح حضرت مسیح موعود (مرزا) جو اس زمانہ کے آدم ہیں آئندہ آنے والے انبیاء کے ابتدائی نقطہ ہیں۔ (مقولہ محمود مندرجہ ضمیمہ اخبار الفضل ۱۴ فروری ۱۹۲۸ء)

مطلب یہ ہے کہ جس طرح انبیاء سابقین حضرت آدم کی نسل سے پیدا ہوئے تھے اسی طرح حضرت ابراہیم، موسیٰ، عیسیٰ، محمد ﷺ آئندہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نسل سے پیدا ہوتے رہیں گے۔

ناظرین کرام! کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ ملا دو پیازہ کی نسل منقطع ہو چکی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۳ھ ص ۶۔۷)

کاہنووان میں مرزائیوں کا فرار

قصبہ کاہنووان ضلع گورداسپور میں مرزائیوں کا جلسہ تھا۔ بانی جلسہ میاں عبدالعزیز مرزائی نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کو مناظرہ کی دعوت دی ۔ قصبہ مذکور نے مولوی محمد یعقوب بامبڑوی کو بلا لیا ۔ اور مرزائی مشن کیخلاف تقاریر کروائی گئیں ۔ مولوی محمد یعقوب نے دعوت مناظرہ منظور کر لی ۔ مگر مرزائی مناظر نے مناظرہ سے صاف انکار کر دیا ۔ راقم : مرزا احمد حسین از کاہنووان ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۳ھ ص ۱۴)

تیجہ کلاں میں مباحثہ

الفضل قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۳۴ء میں محمد اسد اللہ نامی کسی مرزائی نے شائع کرایا کہ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور میں غیر احمدی چیلنج دے کر فرار ہو گئے ۔ اور سترہ افراد سلسلہ احمدیہ (مرزائیہ) میں داخل ہوئے ۔ مبلغ دوصد روپیہ مسجد کے چندہ کے لئے جمع ہوئے ۔ وغیرہ ۔

حکیم محمد عبدالرحمٰن خلیق سکرٹری انجمن اسلامیہ تیجہ کلاں پوچھتے ہیں کہ

. یہ سب کچھ یا تو خواب کا معاملہ ہے یا تیجہ کلاں کوئی اور ہوگا .

اگر تیجہ کلاں یہی ہے (جہاں میں رہتا ہوں) تو کیا اڈیٹر الفضل نامہ نگار (اسد اللہ) سے حلفیہ بیان شائع کروا سکتے ہیں کہ اس نے کب یہ واقعات سنے یا دیکھے؟

اور کون کون آدمی مرزائی ہوا؟

اور دوسو روپیہ کس سے اور کب وصول ہوا؟

لعنۃ اللہ علی الکاذبین ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۳ھ ص ۱۴)

نبوت مرزا پر مالیخولیا کا اثر

اور مرزائی اعتراضات کے جوابات

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق کئی ایک کتابیں طبی اصول سے لکھی گئی ہیں جن میں طبیبوں نے از روئے طب تحقیق کیا ہے کہ مرزا صاحب پر مرض مراق غالب تھا اس تحقیق کی بنا خود مرزا صاحب کے اقوال اور ان کے مشیران طبی کی تشخیصات تھیں ۔ یہ مضمون بھی ایک طبیب کا ہے ۔ مدیر اہل حدیث امرتسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم محمد عبدالرحمٰن خلیق تیجہ کلاں گورداسپور لکھتے ہیں:

ڈاکٹر شاہ نواز صاحب اسسٹنٹ سرجن مرزائی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جیسے مدعیان نبوت کے لئے ایک نہایت موزوں اصول ایجاد کیا ہوا ہے چنانچہ موصوف لکھتے ہیں۔

ایک مدعی الہام کی نسبت اگر یہ امر ثابت ہو جائے کہ اسے ہسٹیر یا یا مالیخو لیا یا مرگی کا مرض ہے تو پھر اس کے دعوی کی تردید کے لئے کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ یہ ایک ایسی چوٹ ہے جو اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶۔۷)

اور مرزا صاحب قادیانی کی نسبت ہم یہاں تک مسلمہ قادیانیت اور چند قابل تسلیم شہادات سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچا چکے ہیں کہ آپ فی الحقیقت مالیخو لیا کے مریض تھے مرزا صاحب کی اپنی شہادات اس امر کے ثبوت کے لئے پتھر پر لکیر ہیں مگر ہم نے بطور تائید ان کے مریدین کی شہادتوں کو بھی نقل کر کے اپنے بیان کو زیادہ قوی بنا لیا ہے۔ یہ امر تو ثابت شدہ ہے کہ مرزا صاحب... مالیخو لیائی تھے لہذا ان کے تمام دعای... کا نتیجہ ہیں مگر چونکہ ہمارے مخاطب... مرزا صاحب کی نبوت رسالت یا مجددیت اور محدثیت کے قائل ہیں اسلئے ان کی ذات سے مالیخو لیا کا دفعیہ کرنے کی غرض سے اور انہیں مذکورہ بالا دعاوی کا حامل ثابت کرنے کی غرض سے مختلف عذر تراشا کرتے ہیں۔

حضرات! مرزا صاحب قادیانی کو بیمار قرار دینے کے لئے جب ہم لفظ مراق پر صادر کرتے ہیں تو سب سے پہلے اسی مقام پر مرزائی حضرات کی توجہ خاص ہوتی ہے۔ پس ہماری اور قادیانی تعلیمات اصول میں یہ فرق ہے کہ قادیانی حضرات کہتے ہیں کہ مراق سے مراد مالیخو لیا مراقی نہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب کو مراق کی حقیقت پر آگاہی نہ تھی اور اگر آگاہی تھی تو انہوں نے مراق کو بمعنی مالیخو لیا مراقی استعمال نہیں کیا بلکہ مراق سیمراد ہے مراق کی کوئی دوسری مرض مثلاً دردسر یا دوران سر ہے (رقعات حکیم نور احمد لودی ننگلی بطرف خاکسار در ریویو ماہ اپریل ۱۹۲۵ء و ریویو مئی ۱۹۲۷ء) مگر ہمارے نزدیک یہ چیز قطعاً غلط ہے بلکہ ہمارا دعوی ہے کہ جب مفرد طور پر لفظ مراق کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال ہو بشرطیکہ مراق کے استعمال سے مقصود کسی مرض کا اظہار ہو جیسا کہ مرزا صاحب یا مرزائیوں نے استعمال کیا ہے تو اس کے معنی یقیناً مالیخولیا مراقی کے ہوتے ہیں اس چیز کا ثبوت ہمارے پاس موجود ہے بلکہ اس بات پر بحث کرنے کو میری طرف سے اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۱۸ مئی ۱۹۳۴ء میں ایک چیلنج بھی بایں الفاظ چھپ چکا ہے

اگر کوئی شخص اس دعویٰ کو باطل ثابت کرنے کی استعداد رکھتا ہے تو میدان میں آئے چشم ما روشن دل ما شاد۔ میں ہر وقت اس امر پر بحث کرنے کو تیار ہوں کہ لفظ مراق مفرد طور پر صرف اور صرف مالیخولیا مراقی کے معنی میں ہی استعمال ہوا کرتا ہے۔ کیا میں امید رکھوں کہ کوئی مرزائی طبیب یا ڈاکٹر یا مولوی وغیرہ اس خارزار میدان میں قدم رکھنے کی جرأت کرے گا۔

مگر آج تک اس کے جواب میں صدائے برنخواست۔ وہ جانتے ہیں

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

میں اب بھی اپنے اس چیلنج پر قائم ہوں۔ مگر چونکہ مرزائیوں نے اس چیلنج کو بغیر ڈکار لئے ہضم کر لیا اور بولنے کی جرأت نہ کی اس واسطے آج ہم دروغ گورا بخانہ اش باید رسانید کے ماتحت کچھ تھوڑا سا ثبوت بذریعہ اخبار ہی عرض کئے دیتے ہیں۔ غور سے سنئیے

اطباء کرام کا یہ طریق ہے کہ مالیخولیا مراقی کو وہ صرف مفرد طور پر لفظ مراق سے بھی تعبیر کیا کرتے ہیں۔ ثبوت کے لئے ملاحظہ ہو (طبی فارما کوپیا جلد اول ص ۳۴۰، ولفہ حکیم محمد حسن قریشی پرنسپل طبیہ کالج لاہور) اور تطبیق کے لئے دیکھو کتاب مذکور جلد اول صفحہ ۳۳۲ بیان علاج مالیخولیا مراقی۔

اور سنئیے:

طبری گوید کہ علاج مراقی علاج مالیخولیا دماغی است (اکسیر اعظم) گاہے در مراق لعاب دہن بافراط آید (اکسیر اعظم) برائے معدہ مراقی بادیاں وغیرہ تناول نمائند (اکسیر اعظم) مراق مالیخولیا کی ایک شاخ ہے (طب مرزائیہ بیاض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورالدین ص ۲۱۱)

کتب لغات کی شہادت ملاحظہ ہو

لغت کی مشہور کتاب غیاث اللغات میں مسطور ہے

گاہے ایں مرض را مالیخولیا مراقی ہمین است مراق نامند (ص ۶۲۶)

یہ جس قدر اقتباسات کتب طب، کتب لغات سے ناظرین کے سامنے پیش کئے گئے ہیں تمام اس امر پر شاہد ناطق ہیں کہ جب لفظ مرکب طور پر استعمال ہو، تو اس سے مراد صرف مالیخولیا مراقی ہوا کرتا ہے دگر ہیچ۔

تو ان حالات میں مرزا غلام احمد صاحب کو اس قید سے مستثنی قرار دینا بجائے خود یقیناً ماؤف الدماغی کا اعتراف ہے۔

اگر چہ کسی منصف مزاج عقلمند انسان کے لئے صرف یہی شہادات کافی ہیں مگر ہم جھوٹے کو اس کے گھر تک پہنچانے کیلئے قادیانی تحریرات سے بھی چند اقتباس پیش کرتے ہیں جن میں لفظ مراق مفرد طور پر استعمال کیا گیا ہے مگر قائلین کی مراد اس سے مالیخولیا مراقی ہے۔ اس امر پر سب سے پہلے مرزا صاحب قادیانی سے ہی دستخط کراتے ہیں ناظرین بغور سنیں

یہ بات تو بالکل جھوٹا منصوبہ یا کسی مراقی عورت کا وہم تھا۔

(کتاب البریہ حاشیہ ص ۲۴۰، ۲۴۱)

ڈاکٹر شاہ نواز صاحب مرزائی لکھتے ہیں؛

مرض مراق میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی وہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ملخصاً ص ۶)

منشی احمد حسین فرید آبادی مرزائی لکھتے ہیں:

میں نے قاضی عبدالعزیز کا دعوی خلیفہ وقت پڑھا اور ہنس کر ٹال دیا کہ مراقی ہے (ملخصاً اخبار بدر ۶ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۴)

پھر لکھا ہے:

بگوش ہوش بشنو اے مراقی ۔ بہ میخانہ نخواہی جام ساقی

(الفضل قادیان ۲۰۔ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب لاہوری قلمی ہیں کہ قادیانی حضرات مونولونیا میں گرفتار ہیں یہ غالباً مراق کا دوسرا نام ہے (ملخصاً پیغام صلح لاہور ۱۴۔اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

ناظرین کرام یہ وہ شہادات ہیں جن کی صحت سے کسی طرح بھی انکار کی گنجائش نہیں۔ یہ ثبوت محض تھوڑا سا ہم نے پیش کیا ہے، ورنہ مختلف مضامین صرف اسی مقصد کے لئے درکار ہیں۔ تو کیا اس صورت میں کہا جا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو مالیخولیا نہ تھا اور آپ صحیح الدماغ انسان تھے۔

ناظرین! اب ہم نے مرزائیوں کے اس اعتراض کا جواب دے کر اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچا دیا کہ مرزا صاحب قادیانی مالیخولیا کے مریض تھے اور کسی طرح بھی اپنے مالیخولیائی دعاوی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔

مالیخولیائے مرزا کے متعلق تفصیلی مباحث تو میری کتاب مالیخولیائے مرزا میں درج ہیں، مگر میں مرزائیوں کے جملہ اعتراضات کو مختصراً عرض کر کے مختصر جوابات دیتا جاؤں گا۔ امید ہے ناظرین دلچسپی سے پڑھیں گے۔

مرزائی دوستو! اگر ڈاکٹر شاہ نواز کے مجوزہ کلیہ کے ماتحت کسی جھوٹے نبی کی صداقت کی عمارت منہدم ہوسکتی ہے اور بیخ و بن سے اکھڑ سکتی ہے تو یقیناً ہم نے مرزا صاحب قادیانی کی عمارت کو گرا دیا۔ آہ

منصور کو ہوا لب گویا پیام موت
اب کیا کسی کے عشق میں دعوی کرے کوئی

ڈاکٹر صاحب کا مجوزہ کلیہ قرآن کریم کا بھی مصدقہ ہے۔ آئندہ اقساط میں اسی کی تائید میں قرآنی اصول پیش کر کے بحث کروں گا۔ مگر چونکہ آپ کے نزدیک مرزائیوں کا مجوزہ اصول قرآنی اصول کی نسبت زیادہ معتمد اور قوی اور قابل اعتبار ہوتا ہے اور چونکہ آپ لوگ ہر قرآنی آیت یا حدیث مصطفیٰ کی ناجائز تاویلات سے اپنا پیچھا چھڑایا کرتے ہیں، اس واسطے میری زیادہ تر گفتگو مرزائی مسلمات کے ماتحت ہو گی انشاءاللہ تا سیاہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

نوٹ: اگر میرے مسلمان دوستوں کو مرزائیوں کی جانب سے مالیخولیائے مرزا کے متعلق کوئی سوال ہو یا ہو چکا ہو تو براہ راست بذریعہ چٹھی ملفوف خاکسار کو بھیج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیں میں اسی سلسلہ میں جواب عرض کردوں گا۔ انشاء اللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۳ ص ۹۔۱۰، ص ۱۴)

خلیفہ محمود قادیانی تختِ خلافت سے معزول کیا گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان ابھی کل کی بات ہے کہ خلیفہ قادیان نے بزور اعلان کیا تھا کہ میری حکومت انگریزی حکومت سے بھی بڑی ہے، کیونکہ میں ہندوستان میں خلیفہ ہوں۔ میں انگلستان میں، میں امریکہ میں، میں عراق میں، میں انگلستان میں، میں کابل اور ایران میں خدا کا خلیفہ ہوں۔

ہم ابھی اس اعلان پر غور ہی کررہے تھے کہ قادیانی امت کے جدید نبی مولوی فضل خان راولپنڈی کا اعلان اردو اور انگریزی زبان میں مطبوعہ ہمارے پاس پہنچا جس میں علاوہ چند باتوں کے مندرجہ ذیل فقرے بھی درج ہیں:

> جن لوگوں نے خاکسار کے ہاتھ پر بیعت کی ہے وہ اسکو منسوخ سمجھیں اور تا اعلان ثانی میرے پاس کوئی نہ آئے حضرت مرزا محمود احمد صاحب کسی کو نوبت بنوبت پریذیڈنٹ مقرر کر کے تخت سے اتر پڑیں۔ جب تک نبی کریم کوئی جدید حکم نہ دیں، اپنے استعفا کا اعلان کردیں۔ بپاس ہمدردی و ہم مشربی اور خدا تعالی کے تاکیدی حکم سے یہ باتیں آپ کو سنائی گئی ہیں تعمیل کریں۔ راقم: خاکسار المسمی فی الناس مولوی محمد فضل خان احمدی قادیایانی

(اشتہار موسومہ بہ خطرہ کا الارم ۹ نومبر ۱۹۳۴ء)

ہمارے خیال میں یہ اعلان بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ بڑے مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہوا ہے کہ جو شخص الہام سے بات کرے اس کو رد نہ کرنا چاہیے بلکہ بہت غور وفکر کرنا چاہیے۔ اس لئے ہم نے اس امر میں فکر کیا تو ہماری سمجھ میں یہی آیا کہ خلیفہ قادیان نے گورنمنٹ کے سامنے تکبر کیا اور علو شان دکھایا اس لئے وہ امان اللہ کی طرح تخت خلافت سے معزول کئے گئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترکی حکومت میں دستور تھا کہ سلطان کو تخت سلطنت پر بٹھانے والا شیخ الاسلام ہوتا تھا، اور شیخ الاسلام کے فتوے ہی سے اتارا جاتا تھا۔ مگر شیخ الاسلام کی ایک نبی کے سامنے کیا حیثیت ۔ سلطان عبدالحمید شیخ الاسلام کے فتوے سے اتارے گئے ۔ قادیانی خلیفہ اپنی جماعت کے ایک نبی کے فتوے سے اتارا گیا۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے شائد اس لئے کہ سلطان مذکور ایک دینی حاکم تھا اور خلیفہ قادیان روحانی مملکت کا سلطان ہے ۔ اسی لئے مقدم الذکر کو معزول کرنے کے لئے معمولی شیخ الاسلام کا فتوی کافی ہوا، اور موخرالذکر کی معزولی ایک نبی کے حکم سے ہوئی ..

ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۴ ص ۵)

قادیانی دوورقہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں :

ایک اشتہار قادیان سے نکلا ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ کے حوالے سے مرزا صاحب متوفی کی سات پیش گوئیاں سچی بتائی گئی ہیں جن کی تفصیل یہ ہے :

۱۔ میری طرف لوگوں کا رجوع ہوگا

۲۔ مجھے مالی مدد پہنچے گی ۔

۳۔ اتنے لوگ آئیں گے کہ سڑکیں ٹوٹ جائیں گی

۴۔ خدا میری حفاظت کرے گا

۵ ۔ میری شہرت ہوگی

۶ ۔ بسبب اژدہام تو (مرزا) ان سے بدخلقی کرے گا

۷ ۔ میرے پاس آنے والوں میں سے کچھ لوگ اصحاب صفہ کہلائیں گے

یہ تو ایسی معمولی باتیں ہیں کہ ہر ایک دکاندار، ہر ایک مولوی واعظ مصنف کہا کرتا ہے کہ دنیا عنقریب میری قدر کرے گی، میری زندگی میں نہیں کرے گی تو بعد وفات ضرور کرے گی۔ ہاں بڑی قابل قدر اور اہمیت رکھنے والی پیش گوئی وہ ہے جو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظیر نہیں رکھتی۔ ہم مسلمانان دنیا بلکہ جملہ آدم اس کے وقوع کے منتظر ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ وہی ایک پیش گوئی ہے جس کو پیش گوئی کہہ سکتے ہیں باقی تو اس شعر کی طرح ہیں:

دندان تو جملہ در دہان است
چشمان تو زیر ابروان است

ہاں وہ پیش گوئی ایسی ہے کہ ہم اس کو خود مرزا صاحب ہی کے الفاظ میں بیان کریں پس ناظرین بغور پڑھیں۔ مرزا صاحب متوفی لکھتے ہیں:

هوالذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔

(حاشیہ براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)

ناظرین کرام! بات دوٹوک ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اگر مسیح موعود تھے تو یہ قرآنی اور مرزا صاحب کی تبیانی پیش گوئی کیوں سچی نہیں؟ کیا اسلام جمیع اطراف دنیا میں پھیل گیا؟

جہاں تک راستی اور صداقت کا تعلق ہے یہی جواب ہے کہ نہیں پھیلا بلکہ پہلے سے بھی کم ہو گیا۔ اس بدیہی بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا چونکہ یہ کام نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو پھر مرزا صاحب کو مسیح موعود کہنا بجز اس مصرعہ کے کیا معنی رکھتا ہے:

پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۴ ص ۶)

میدان مناظرہ میں حق کی فتح

جناب مطیع الرحمان سکرٹری ینگ مسلم کلب حسینا لکھتے ہیں:

کسی کو گمان تھا کہ حکیم خلیل حسین مرزائی مبلغ جماعت اس طرح مسلمانوں کے ہاتھ نیچا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھے گا۔ ۱۲۱کتوبر۱۹۳۴ء کی بات ہے کہ موضع حسینا صالح چک تھانہ بلیا ضلع مونگیر میں آئے دن کی مرزائیوں کی شرارت دیکھ کر مسلمانوں نے للکارا کہ آؤ میدان مباحثہ میں آؤ تمہارے مقرر کردہ نبی مرزا قادیانی کی حقیقت کھولیں تم صفائی پیش کرو۔ بہت حیلہ وٹال مٹول کے بعد مرزائی جماعت نے حکیم خلیل مونگیری کو پیش کیا مسلمانوں کی طرف سے مولوی انور صاحب پروفیسر آگے بڑھے مولوی اظہر حسین صاحب مختار رئیس حسینا کو مرزائیوں نے صدر منتخب کیا صدر صاحب نے مرزائی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ: اگر آپ ان اعتراضوں کا جواب مطابق قرآن وحدیث وحقیقت حال دے دیں گے تو میں آپ کے اعتقاد کا ہو جاؤں گا۔

گفتگو چار پانچ گھنٹے تک رہی دوران گفتگو مبلغ جماعت احمدیہ نے بارہا شان رسول اللہ ﷺ پر حملہ کیا بلکہ گالیاں دے کر مجمع کو مشتعل کر کے جان بچانی چاہی لیکن آفرین ہے مسلمانوں کے صبر پر۔ اس صبر آزما موقع پر بھی پرسکون رہے حاضرین جلسہ نے دیکھ لیا کہ تائید حق کس کی طرف تھی صدر صاحب نے اخیر میں اپنا فیصلہ سنایا:

حکیم خلیل مونگیری سے باوجود ان کی لسانی وچرب زبانی وایکٹنگ کے مولوی انور صاحب کے سوالوں کا جو نہایت سیدھے سادے اور صاف تھے ایک کا بھی جواب نہیں چل سکا۔

خود مرزائی جماعت کے مبلغ نے اپنی فرودگاہ پر اعتراضوں کے لاجواب ہونے کا اعتراف کیا۔

منجملہ اور اعتراضات کے ذیل کے دو اعتراض نموناً پیش نظر ہیں جس کے جواب دینے میں مرزائی مبلغ نے اپنی مجبوری ولاچاری ظاہر کی۔

ا۔ مولوی انور صاحب نے کتاب دکھاتے ہوئے اعتراض کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی کتاب اربعین وتحفہ گولڑویہ میں یہ لکھا ہے کہ

قرآن کریم واحادیث میں درج ہے کہ جب مسیح موعود آئیں گے تو علماء اسلام ان پر کفر اور قتل کا فتوی دیں گے۔ وغیرہ۔

مولوی انور صاحب نے مرزائی مبلغ کو چیلنج دیا کہ قرآن یا حدیث میں یہ پیش گوئی دکھاؤ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب نے کہا اگرچہ قرآن کریم واحادیث میں یہ پیش گوئی نہیں ہے ،تاہم اشارہ موجود ہے۔ اگر مان بھی لیا جائے کہ مرزا صاحب قادیانی نے جھوٹ و افتراء کیا تو بھی ان کی شان نبوت میں کوئی فرق نہیں آ سکتا کیونکہ نبی تین جھوٹ تک بول سکتا ہے۔

۲۔مولوی انور صاحب نے خود یہ دیکھ کر اور کتاب دکھا کر بتایا کہ مرزا صاحب کی تحریر ہے کہ احادیث میں پیش گوئی ہے کہ جس وقت مسیح آئیں گے اس وقت طاعون ہو گا اور حج روکا جائے گا۔مولوی صاحب نے حکیم صاحب کو للکارا کہ کسی حدیث میں یہ پیش گوئی دکھاؤ۔حکیم صاحب نے اپنی مجبوری سے بیان کیا کہ ہم نہیں دکھا سکتے ۔فقط

راقم: مطیع الرحمان سکرٹری ینگ مسلم کلب حسینا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

تعجب ہے کہ آپ کے سامنے مرزائی مناظر خاموش رہے ۔ان کی تو عادت ہے کہ دو ضرب دو ، پانچ منہ سے نکل جائے ،تب بھی خاموش نہیں رہا کرتے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر۱۹۳۴ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر۴ص ۶۔۷)

مرزائیوں کی تعداد باوجود کوشش کے کم ہو رہی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری معاصر جماعت احمدیہ بڑے فخر سے کہا کرتی ہے کہ ہم دن بدن بڑھ رہے ہیں، یہ بڑھنا ہی ہماری سچائی کی دلیل ہے۔مگر واقعہ یہ ہے کہ چند روز میں نصف تک آ گئے ہیں۔ یہ بھی ان کے اپنے بیان کے بموجب، ورنہ اصل حساب لگایا جائے تو نصف کیا ربع سے بھی کم ہو گئے ہیں۔

۱۹۲۲ء میں جب شاہزادہ ویلز (ولی عہد شاہ انگلستان) ہندوستان میں آئے تو جماعت احمدیہ کے چالیس چیدہ افراد نے ان کے سامنے ایک معروضہ پیش کیا۔ان چالیس افراد میں خاندان رسالت قادیان کے اعیان کے علاوہ سکندر آباد کے حاجی عبد اللہ الہ دین ،میاں محمد علی خان رئیس مالیر کوٹلہ چوہدری ظفر اللہ خان وغیرہ بھی شریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اس معروضہ میں سلسلہ احمدیہ کے حالات بیان کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:

ہمارا اندازہ ہے کہ دنیا میں نصف ملین (پانچ لاکھ) کے قریب نفوس جماعت میں شامل ہیں۔ (ص ۹۷)

یہ ایک مطبوعہ کتاب (تحفہ شاہزادہ ویلز) کی عبارت ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوا کہ افراد مرزائیہ کی تعداد ۱۹۲۲ء میں پانچ لاکھ تھے۔ بہت خوب!

اس کی نقیض:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ۲ نومبر ۱۹۳۴ء کو خطبہ جمعہ میں کہا:

۱۔ ہماری جماعت گورنمنٹ کی مردم شماری کی رو سے پنجاب میں ۵۶ ہزار ہے۔

۲۔ اگر سارے ہندوستان کو مدنظر رکھتے ہوئے اسے دوگنا بھی کرلیا جائے تو (ایک لاکھ بارہ ہزار ہوں گے)

۳۔ اگر ہمارے اندازے کے مطابق ہندوستان میں جماعت (احمدیہ) کو اڑھائی تین لاکھ سمجھ لیا جائے تب بھی (اتنے قلیل تعداد) کیا کرسکتے ہیں۔

(الفضل قادیان ۱۱ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۵)

ہم نے بغرض وضاحت نمبر لگادیئے ہیں چونکہ پنجاب ان کا مخرج ہے لازمی ہے کہ یہاں زیادہ ہوں۔ سارے پنجاب میں ۵۶ ہزار ہوئے۔ خلیفہ قادیان اخفاء واقعات کرکے سارے ہندوستان کی سرکاری رپورٹ کا حوالہ نہیں دیتے۔ بجائے اس کے اندازاً پنجاب کے شمار کو بزعم خود ڈبل کرتے ہیں، تو کل ایک لاکھ بارہ ہزار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد دور کی سوجھتی ہے تو زبانی ترقی کرکے تین لاکھ تک چھلانگ مار جاتے ہیں۔ مگر تحفہ شاہزادہ ویلز کی عبارت پھر بھول جاتے ہیں جس میں فخریہ پانچ لاکھ بتا چکے ہیں۔

فیصلہ۔ ہم دونوں بیانوں کو صحیح سمجھ کر مجمل نتیجہ نکالتے ہیں کہ امت مرزائیہ دن بدن کم ہورہی ہے۔ کوئی ہے؟ کہ ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کو یا نتیجہ کو غلط ثابت کرے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اس کمی تعداد کا معقول جواب سیکھنا ہوتو پانچ سیر لڈو بدست سہ صدی دوست دفتر اہل حدیث امرتسر بھیج دیں مگر جس دکان سے ہم کہیں، کیوں: اس لئے کہ:

ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۵ ص ۵)

شیطان اور قادیان

جناب احمد علی صاحب ریاست رامپور کوچہ قاضی سے لکھتے ہیں:

قارئین اہل حدیث کو یاد ہوگا کہ جو کچھ اہل حدیث اور احمدی حضرات میں بعنوان شیطان ملعون اور مرزا صاحب قادیانی مدفون، تقاریر کا سلسلہ جاری رہا ہے جس کو میں حضوری ذہن کے واسطے پھر ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تاکہ آئندہ میرا سلسلہ کلام صحیح طور پر سمجھ میں آسکے۔ ۲۲ جولائی ۱۹۳۴ء کے الفضل میں ایک یورپین کا قول نقل کر کے بتلایا گیا تھا کہ جس زمانے میں شیطان اپنے تمام ساز وسامان سے حملہ کرے گا وہ یہی زمانہ ہے۔

اس پر اخبار اہل حدیث امرتسر نے یہ اعتراض کیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو شیطان کو قتل کر چکے ہیں جس طرح کہ ان کی تحریر سے ثابت ہے۔ پھر یہ تمام عالم کیوں گمراہی میں مبتلا ہے۔

اس کے جواب میں الفضل نے جواباً یہ مضمون شائع کیا تھا کہ قتل شیطان سے یہ مراد نہیں کہ تلوار لے کر اس کا گلہ کاٹ دیا جائے کیونکہ شیطان کوئی مادی چیز نہیں ..الخ بلکہ قتل شیطان سے یہ مطلب ہے کہ لوگوں کو اس کے اثرات نہ قبول کرنے کے قابل بنا دیا جائے شیطنت اور ناپاکی سے علیحدہ کر کے قرب الٰہی کے حصول اور افضال خداوندی کے مورد بننے کی اہلیت پیدا کر دی جائے۔

پھر اہل حدیث نے ۱۴ ستمبر کے پرچہ میں اس تاویل کی تردید کر دی تھی لیکن ۳۰ ستمبر ۱۹۳۴ء کے الفضل میں اڈیٹر الفضل نے پھر اہل حدیث پر کھسیانہ حملہ کیا جس کا خلاصہ ہدیہ ناظرین ہے کہ مولوی صاحب کو ہم نے قتل شیطان کے معنی بتا دیئے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن ان کی سمجھ میں نہیں آئے۔ لکھتا ہے:

اب ہم مزید توضیح سے پھر لکھتے ہیں تا کہ مولوی صاحب خوب سمجھ لیں جیسا کہ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ قتل شیطان سے مراد یہ قطعاً نہیں کہ دنیا سے شر شرارت اور ضلالت کا نام نشان مٹ جائے اس کا مطلب صرف یہی ہے کہ جو لوگ آپ (مرزا) کے دامن کے ساتھ وابستگی پیدا کریں ان کے اندر شیطنت کے اثر سے محفوظ رہنے کی اہلیت پیدا کر دی جائے استفادہ کے لئے تعلق از بس ضروری ہے جو لوگ آپ کے ساتھ مخلصانہ اور عقیدتمندانہ تعلق پیدا نہیں کرتے ان کے لئے اس کی موت کبھی وارد نہیں ہوسکتی۔

جناب احمد علی صاحب کہتے ہیں:

الف: اچھا الفضل صاحب اہل حدیث کی طرح ہم بھی اس تاویل کو تسلیم کرتے ہیں لیکن آپ یہ فرمائیے کہ آپ کی تاویلی عبارت مرزا صاحب کے قول کے مطابق ہے یا نہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کی بنا پر عبارت اس طرح ہونی چاہیے۔

قتل انسان سے مراد لوگوں میں فلاں فلاں امور کی اہلیت پیدا کرنی تھی لہذا مرزا صاحب کے دست مبارک سے پیدا ہوگئی۔

اب اس صورت میں الفضل ہی ٹھنڈے دل سے دیکھ لے کہ مرزا صاحب کے ہاتھوں پیدا ہوئی یا نہیں۔ آیا مخلصین احمدی حضرات دغا بازی فریبی دھوکے باز ظالم لوگوں کا مال ظلم سے مار لینے والے مزدوروں کی مزدوری ملازمین کی تنخواہوں کو غبن کر لینے والے ہیں یا نہیں۔ میں تو مرزا صاحب کے صحبت یافتہ لوگوں میں آپ کے تاویل کردہ امر کے خلاف اپنے تمام بیان کردہ امور دیکھ رہا ہوں آپ اپنے آپ میں خود ہی دیکھئے اور اپنی اس عبارت کو بھی پیش نظر رکھئے۔

ب۔ اور الفضل نے تاویل کر کے مرزا صاحب کی ہمدردی نہیں کی بلکہ ان کے مقصود پر پانی پھیر دیا ہے ان کی آرزو کو ملیا میٹ کر دیا۔ مرزا صاحب کا مقصود تو یہ ہے کہ اپنی افضلیت دیگر تمام انبیاء پر ثابت کریں کہ جو کام اور نبیوں سے نہ ہوسکا ہے وہ مرزا صاحب کے ہاتھ سے ہوا۔ لیکن جب قتل شیطان کے معنی یہ ہے کہ انسانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شیطنت سے بچنے اور افضال خداوندی کے مورد بننے کی ان میں اہلیت پیدا کر دی جائے تو آفرینش عالم سے لے کر تمام انبیاء کی بعثت سے غرض وغایت یہی ہے کہ ابن آدم میں اس امر کی صلاحیت پیدا کریں جس سے مواعید الٰہی کے حصول کے اہل ہوں تمام نبیوں نے اس کی تعلیم دی ہے پھر اس سے مرزا صاحب کی کون سی افضلیت باقی رہی اور مرزا صاحب کا فرمان کہ شیطان کسی نبی سے قتل نہ ہوا اسکا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ میرے ہاتھ سے قتل ہو، کیا معنی رکھتا ہے بلکہ مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ شیطان کسی نبی سے قتل نہیں ہوا اس امر کا مقتضی ہے کہ کسی نبی نے تبلیغ کا حق ادا نہیں کیا اور حکم خداوندی کی تکمیل نہیں کی (نعوذ باللہ)

مختصر یہ کہ مرزا صاحب تشریف لائے شیطان کو قتل بھی کیا مگر وہ زندہ رہا جس پر یہ کہنا بے جا نہیں:

آئے بھی اور چلے گئے دن بہار کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۵ ص ۶)

محمدی بیگم کے نکاح کی جدید تشریح

(ایک جدید نبی کے قلم سے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہوشیار پور (پنجاب) میں ایک شخص مرزا احمد بیگ مرزا غلام احمد قادیانی کی برادری میں سے تھا۔ اس کی لڑکی کا نام محمدی بیگم تھا۔ مرزا صاحب نے لڑکی کے والد سے نکاح کی درخواست کی تھی آپ پچاس سال سے متجاوز تھے اور وہ چھوکری تھی (آئینہ کمالات اسلام)۔ لڑکی کے والد نے نہ مانا۔ آپ نے بذریعہ الہام ان پر دباؤ ڈالا کہ اگر اور جگہ اس کا نکاح ہوا، تو لڑکی کا والد اور خاوند (ہر دو)، تین سال کے عرصہ میں مر جائیں گے آخر کار وہ لڑکی بیوہ ہو کر میرے نکاح میں آئے گی۔

اولیاء دلہن اس دھمکی میں بھی نہ آئے یہاں تک کہ قادیانی مرزا جی دنیا سے رخصت ہو گئے اور آسمانی نکاح ظہور پذیر نہ ہوا۔ اس پیش گوئی نے قادیانی امت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سخت پریشان کر رکھا تھا آخر بحکم جوئندہ یابندہ ان کو کامیابی ہوگئی۔

امت مرزا میں اس وقت دو گروہ مشہور ہیں۔ ایک قادیانی دوسرا لاہوری۔ چونکہ اس پیش گوئی کی زد میں مرزا جی کی ذات پر پڑتی تھی اس لئے یہ تکلیف دونوں میں برابر تقسیم ہوتی تھی۔ اس کے جواب کی تلاش میں لاہوری پارٹی پہلے کامیاب ہو چکی ہے چنانچہ اس پارٹی کے ایک اعلیٰ رکن ڈاکٹر بشارت احمد نے بڑی محنت سے جواب پالیا تھا جس سے پبلک کو خاموش کر دیا تھا۔

یہ تو ایک ڈاکٹر کا ذکر ہے جو نہ نبی ہے نہ الہامی۔ دوسرا جواب ایک نبی کا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ

قادیان میں آج کل ایک شخص احمد نور کابلی ہے جو بظاہر ذکر الٰہی میں مشغول رہتا ہے اس نے اپنی نبوت و رسالت کا اعلان ایک رسالہ صورت میں کیا ہے جس کا نام حقیقۃ الرسالت، ہے۔ اس پر تاریخ اشاعت ۹ نومبر ۱۹۳۴ء لکھی ہے۔ اس کے شروع میں اپنی رسالت کا اظہار یوں کیا ہے:

اے پیغمبر احمد نور رسول اللہ تم قرآنی آدمی ہو تم کو قرآن دیا جاتا ہے۔

تم قرآن کے اتم مظہر ہو (ص ۲)

اس جدید نبی نے بھی محمدی بیگم کے نکاح کے متعلق ایک بیان شائع کیا ہے۔ ہم ان دونوں ڈاکٹر بشارت احمد اور نبی جدید (احمد نور) کے بیانات نقل کرتے ہیں۔ بغرض تفہیم پہلے دونوں کا خلاصہ بتاتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد عیسائی قوم ہے اور نکاح مرزا سے مراد مرزا صاحب کا ان پر غلبہ ہے جو بذریعہ دلائل قاہرہ مرزا صاحب قادیانی کو عیسائی قوم پر حاصل ہوا تھا، یہی نکاح ہے۔

جدید نبی کے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ:

محمدی بیگم سے مراد امت محمدیہ ہے۔ جتنا حصہ امت محمدیہ کا مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہے وہ مرزا صاحب کے نکاح میں آ گیا۔ اس نکاح سے دو لڑکے پیدا ہوئے ہیں، نطفہ سے خلیفہ محمود، روحانی اثر سے احمد نور جدید نبی۔

اب ہم ان دونوں بیانوں کو خود ان کے متکلموں کے الفاظ میں ہو بہو نقل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے پڑھیں اور حظ اٹھائیں:

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری کا کہنا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بڑا زور اس آسمانی نکاح پر دیا ہے۔ تو ظاہر ہے کہ ہمارے ان پیش نظر الہامات کی بنا پر تو تھا نہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور دکھایا گیا ہوگا۔ سو ظاہر ہے کہ وہ آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہوگا تو وہ روحانی ہوگا اور کسی امت یا قوم سے ہوگا، ایک معمولی عورت سے نہیں ہوسکتا۔ صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا تو نہ ہو۔ آج واقعات حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ہم ہر روز اسی دولہا کی برات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں ایسی اعلیٰ شان کی محمدی بیگم کی تزویج جس خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا (حالانکہ وہ مشروط بشرائط تھا۔ ثناء اللہ امرتسری) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جائے اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا ہمیں ایک گھوڑا ملے گا وہ تو نہ ملا حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنی انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے جو اس نام میں مضمر ہے اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا جس کا اشارہ قرآن کریم میں تھا جس کی پیش گوئی حدیث میں تھی اور جس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود (مرزا) فرماتے ہیں:

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من نہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے ینزو ج و یو لد له کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہوں گے، ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان انسان کو پیدا کرے گا..الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح لاہور۔۲ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۳۔۴)

احمد نور جدید نبی قادیان کا کہنا ہے

خدا کی گواہی بذریعہ مسیح موعود

محمدی بیگم کا نکاح آسمان میں پڑھا گیا

قوم پر خدا نے کس رنگ میں پورا کیا مگر آج احمدی قوم کو بتلا رہا ہے مشاہدہ کراتا ہے۔غور کرو مسیح موعود کے وقت محمدی بیگم آنخضرت کی امت مراد تھی جو آنخضرت کی روحانی بیوی تھی جو حصہ محمدی بیگم کا ابن مریم کے نکاح میں آیا اس حصہ سے محمد نام لڑکا پیدا ہوا (یہ جدید نبی اپنے آپ کو محمد، روحانی ولد، لکھتا ہے اسی طرف اشارہ ہے۔ثناء اللہ) آسمان میں نکاح ہوا اس لئے روحانی نطفہ قرآن سے پیدا کیا گیا آسمان سے ہی نازل ہوا ابن مریم کو دو لڑکوں کی بشارت تھی نام آپ کو محمود بتایا گیا۔سو خدا نے دونوں پورے کئے ایک ظاہری نطفہ سے اور ایک روحانی نطفہ سے۔مگر قوم کے لئے مبارک وہ جو آسمان سے آیا ہے جو تین کو چار کرنے والا ہے۔تین موجود ہیں کہ چوتھا آ گیا۔یہ اس لئے کہ تا محمدی قوم کے لئے بھی امام ہو کہ وہ امام مہدی ہے۔عاجز آنخضرت کی قوم اور امت سے بھی ہے اور ان لوگوں سے ہے جو مومن منکوحہ ابن مریم کے ہو چکے تھے۔ (رسالہ حقیقت الرسالت۔ص ۱۷)

کیسی عمدہ تاویل ہے اور کیسی اچھی تفسیر ہے غالباً اب کوئی مخالف سے مخالف بھی چوں چرا نہیں کرے گا۔زیادہ سے زیادہ یہ کہے گا کہ شیخ چلی اور ملا پیازہ ابھی زندہ ہیں۔سو یہ کوئی عیب نہیں، باکمال لوگ ہمیشہ زندہ رہتے ہیں:

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۶ ص ۴۔۶)

خلیفہ قادیان سے دردمندانہ اپیل

مفتی محمد صادق صاحب نے احمدیہ ایشیاٹک کمپنی کے نام سے ایک کمپنی کھولی تھی۔میں نے ہندوستانی اور مسلمان بھائی سمجھ کر مبلغ نو ساٹھ روپیہ کا مال بھیج دیا تھا جس میں سے مجھ کو ایک پائی بھی وصول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہوئی۔ اس مطلب کے لئے آپ سے گفتگو کے لئے قادیان گیا مگر یار لوگوں نے رسائی نہ ہونے دی ۔ پھر دارالقضا میں فیصلہ کرانا چاہا مگر جواب ملا کہ تم غیر ہو ہم فیصلہ نہیں کر سکتے ۔ اب مجبوراً میں آپ کو بذریعہ اخبار اہل حدیث توجہ دلاتا ہوں کہ آپ میرے اس معاملہ کو سمجھ کر صحیح فیصلہ کر کے مشکور فرماویں ۔

راقم: انتظام علی برائے علی حسین اینڈ سنز جنرل مرچینٹس سہارن پور۔ یوپی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۶ ص ۱۴)

آریہ سماج نے تمام ہند میں روشنی پھیلا دی ہے؟

(سوامی دیانند اور مرزا صاحب قادیانی)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک سرخی ہے جو آریہ سماج لاہور کے سالانہ جلسہ میں لالہ ہنسراج کی تقریر پر اخبار پرتاپ میں رکھی گئی ہے۔

لالہ صاحب موصوف اس وقت پنجاب کے آریوں میں ایک بڑی شخصیت رکھتے ہیں اسی لئے آپ کو مہاتما ہنسراج کہا جاتا ہے۔ آپ نے لاہور کے جلسہ آریہ سماج میں جو گذشتہ ماہ نومبر میں ہوا ہے ایک تقریر کی تھی جس میں آریہ سماج کی تعلیمی کامیابی اور کامیابی کے بعد دھرم میں کمزوری کا ذکر کیا ہے۔

یہ سرخی دیکھ کر ہمارا خیال ہوا کہ ہم واقعات کی روشنی میں اس سرخی کو جانیں کچھ شک نہیں کہ ہمارے ملک میں یہ دو بزرگ (سوامی جی و مرزا جی) بہت بلند پایہ گذرے ہیں ان دونوں صاحبوں کا دعوی تھا کہ ہندوستان میں مذہبی حیثیت سے جو ظلمت آرہی ہے ہم اس کو دور کر دیں گے۔

سوامی جی ۱۸۸۳ء میں فوت ہوئے جسے آج اکاون سال ہوتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے جسے آج ۲۶ سال ہوئے ہیں۔ باوجود اس کے ہندوستان میں مذہبی حیثیت سے کیا تبدیلی ہوئی۔ ہم اس کا جواب اپنے لفظوں میں دینے کی بجائے ناظرین کو صرف یہ کہتے ہیں کہ وہ بنارس اور اجدھیا میں جا کر مندروں کے باہر بیٹھ کر دیکھیں کیا ہو رہا ہے۔ ایسا معلوم ہوگا کہ یہاں کسی قسم کی روشنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئی ہی نہیں، بلکہ یہاں خدائے بزرگ وبرتر کی حکومت ہی نہیں۔

میں نے بنارس کے شہر میں پھر کر غور کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ ان دونوں صاحبوں نے ہندوستان میں کوئی اصلاح نہیں کی۔ آج ان کے پیرو امرتسر اور لاہور میں چند آریہ اور قادیانی ادھر ادھر پھرتے اور بولتے دیکھے اور سنے جاتے ہیں تو بس یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم نے ہندوستان میں علمی روشنی پھیلا دی چنانچہ لالہ ہنسراج کی تقریر کے چند فقرات یہ ہیں:

میں نہیں مانتا کہ آریہ سماج کے کالج اور سکولوں نے کام نہیں کیا۔ لڑکوں نے آریہ سماج کے خیالات لئے، نمستے کا شبد عام ہو گیا۔

یہ ایک ایسا ڈیموکریٹک (جمہوری) لفظ ہے جو اونچ نیچ کو مٹاتا ہے اور جن لوگوں کے لڑکے یہاں پڑھتے ہیں ان پر بھی آریہ سماج کا اثر ہوا۔

آریہ سماج نے ہندو جاتی کی بھی سیوا کی۔ آریہ سماج نے پرچار کے لئے ان سکولوں کی وجہ سے ایک وسیع میدان پیدا ہو گیا۔ اور آج دہلی کراچی اور دیگر سب جگہوں پر کام ہو رہا ہے اور انہی کالجوں کی بدولت ایسا کام ہو رہا ہے کہ گورنمنٹ کالجوں کو بھی مات کر دیا۔ تعلیم پھیلنے کی وجہ سے ہندوؤں کی اقتصادی حالت بہت بلند ہو گئی اور ان کالجوں نے ہندو جاتی کی بہت سیوا کی۔ (پرتاپ لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۳۴ء ص ۱۳)

کس قدر اصل مطلب سے غفلت ہے مندروں کی تعمیر، بتوں کی پرستش بدستور، بداخلاقی بدستور، دغا فریب جھوٹ داخل کمال۔ اس پر بھی لالہ صاحب آریہ سماج کی کامیابی کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ نمستے جاری ہو گیا۔ اللہ اکبر!

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

کامیابی کی مثال سننا چاہو تو سنو:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا ہر طرف غل یہ پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

چودھویں صدی کا مجدد کون ہے

(ایک نامہ نگار کے قلم سے)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین عہدے لئے تھے۔ مجدد، مہدی اور مسیح موعود۔ خدا کی شان ان تینوں میں سے ایک میں بھی کامیاب نہیں ہوئے۔

مجدد کا کام اصلاح ہے۔ امت مسلمہ جیسی پہلے خراب تھی اب بھی ویسی بلکہ زیادہ خراب ہے۔

مہدی کا عہدہ ہدایت دینا تھا، اس سے بھی امت مسلمہ خالی رہی۔

مسیح موعود کا کام تو ساری دنیا میں اسلام پھیلانا تھا (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)۔ وہ تو جیسا ہوا نمایاں ہے۔ مجدد کے فرض اور اس کی ادائیگی کے متعلق مندرجہ ذیل مضمون پڑھیئے (مدیر اہل حدیث امرتسر)

عن عمرو بن عوف قال قال رسول الله ﷺ ان الدين ليارز الى الحجاز كما تازر الحية الى جحرها و ليعقلن الدين من الحجاز الا روية من رأس الجبل ان الدين بدأ غريباً و سيعود كما بدأ فطوبى للغرباء و هم الذين يصلحون ما افسد الناس من بعدى من سنتى۔ رواه الترمذى

(مشكوة۔ باب الاعتصام بالكتاب و السنة)

ترجمہ: حضرت عمرو بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق دین (اسلام) البتہ حجاز کی طرف لوٹ آئے گا جیسے کہ سانپ اپنی بل کی طرف لوٹ آتا ہے اور دین (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام) حجاز کی طرف ایسا لپٹ جائے گا جیسا کہ پہاڑی بکری پہاڑی کی چوٹی سے لپٹی رہتی ہے تحقیق دین (اسلام) مسافرانہ حالت میں شروع ہوا اور عنقریب پھر اسی حالت پر آ جائے گا جیسا کہ شروع ہوا۔ پس مسافروں سے جیسے اکے دکے مسلمانوں کے لئے خوش خبری ہو اور وہ، وہ لوگ ہیں جو ان خرابیوں کی اصلاح کر دیں گے جو کہ لوگوں نے میری سنت میں ڈال دی ہوں گی۔ اسے ترمذی نے روایت کیا۔

اس روایت کے الفاظ بالکل واضح اور صاف ہیں مزید تشریح کے محتاج نہیں اب یہاں صرف یہ دیکھنا ہے کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے جو پیش گوئی کی ہے پوری ہو گئی ہے یا نہیں؟ اور دوسرے جو غرباء کی تشریح کی ہے وہ بھی پوری ہو چکی ہے یا نہیں؟

آؤ دنیا کی تاریخ سے میں سے موجودہ صدی کے واقعات اور حالات پر نظر ڈالیں اور پھر دیکھیں کہ یہ پیش گوئی اور غرباء کی تعریف کس طرح روز روشن کی طرح سچ نکلیں۔

سب سے پہلے ہم دین اسلام کے حجاز میں واپس چلے جانے کے متعلق دیکھتے ہیں تو ہمیں صاف اقرار کرنا پڑتا ہے کہ ہاں واقعی جیسا کہ آج اس چودھویں صدی کے اندر حجاز میں حقیقی اسلام پایا جاتا ہے ویسا دنیا کے کسی ملک، کسی شہر کسی گاؤں اور کسی گوشے میں دیکھنے میں نہیں آتا ہم دیکھتے ہیں کہ حجاز میں اسلامی حدیں جاری ہیں چور راہزن اور قاتل غرض ہر مجرم کے لئے وہاں شرعی سزائیں مقرر ہیں۔

نماز روزہ زکوۃ اور حج غرض تمام اسلامی احکام کی پابندی راعی اور رعایا سب کے لئے ضروری ہے حتی کہ جب اذان ہو جاتی ہے تو ہر ایک کو مسجد میں جا کر نماز باجماعت ادا کرنی پڑتی ہے اسلامی احکام اور حدود کی پابندی کا نتیجہ یہ ہے کہ وہاں اب ہر طرح کا امن وامان ہے اور کسی کی مجال نہیں کہ کوئی کسی کی طرف نظر بد اٹھا نہ دیکھ سکے یا کوئی چیز چرا سکے یا کسی کو کسی قسم کا گزند پہنچا سکے۔

اب ہم غرباء کی تعریف کو لیتے ہیں تو وہاں بھی ہم اپنے رسول اکرم محمد ﷺ کے ہر لفظ کو حرف بحرف صحیح اور سچا پاتے ہیں خانہ کعبہ میں صرف ایک ہی جگہ مقام ابراہیم و اتخذوا من مقام ابراهيم مصلى (بقرہ) (اور مقام ابراہیم کو نماز پڑھنے کی جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بناؤ) ہمارے لئے مصلی مقرر کی گئی لیکن بعد میں لوگوں نے چار مصلے مقرر کر دیئے اب پھر خدا کے فضل سے اس چودھویں صدی میں وہی و اتخذوا من مقا م ابرا ھیم مصلی کے ماتحت پھر ایک ہی مصلی مقام ابراہیم کو بنا دیا گیا ہے

قبروں کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:

ان لا تدعی تمثالاً الّا طمسته و لا قبراً مشرفاً الّا سویته

(رواہ مسلم) (جو تصویر دیکھے اسے مٹا دے اور جو اونچی قبر دیکھے اسے برابر کر دے یعنی ایک بالشت سے زیادہ اونچا نہ رہے)

چنانچہ آج چودھویں صدی میں ہم دیکھتے ہیں کہ حجاز میں ایسا ہی کیا گیا ہے کہ قبروں کو ایک بالشت اونچا رکھا گیا ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ غیر مسلموں کے لئے قرآنی نص

فلا یقربوا المسجد الحرا م بعد عا مھم ھذا (توبہ)

(اس سال کے بعد غیر مسلم خانہ کعبہ کے نزدیک پھٹکنے بھی نہ پائیں)

اور وصیت پیغمبری

اخرجوا الیھود و النصاری من جزیرۃ العرب (حدیث)

(یہودیوں اور عیسائیوں کو عرب سے نکال دو)

کے مطابق حرم میں ہر قسم کا آنا جانا بالکل ممنوع تھا۔ لیکن صدیوں سے یہ احکام پس پشت ڈال کر غیر مسلموں کو حرم میں آنے جانے کی اجازت رہی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جنگ یورپ میں شریف مکہ نے غیر مسلموں سے ساز باز کر لی۔ اور غیر مسلموں کو کھلے بندوں حرم میں آنے کی صرف اجازت ہی نہیں دی بلکہ ان کے زیر اثر حکومت کرنے لگ پڑے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون

آخر خدائی غیرت نے جوش مارا اور اس نے اپنے خاص بندے بھیج کر حرم کو غیر مسلموں سے بالکل پاک وصاف کرا دیا اور اسلام جو کس مپرسی کی حالت میں دیار غیر میں دھکے کھا رہا تھا اسے پھر مرکز اسلام میں واپس لا کر قرن اول کی طرح عظمت بخشی۔ اور آج اس چودھویں صدی میں وہ پھر صدر اول کی طرح بڑی آب وتاب سے چمک رہا ہے اور دنیا کی نظروں کو خیرہ کر رہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب شاید بعض سطحی نگاہ سے دیکھنے والے یہ کہہ اٹھیں کہ مسلمان دوسرے ممالک میں بھی پائے جاتے ہیں اور حسب استطاعت اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہیں اس لئے حجاز میں جو اسلام پایا جاتا ہے اس میں کون سی فضیلت پائی جاتی ہے؟ سو عرض ہے کہ اس سے انکار نہیں کہ دوسرے ممالک میں بھی مسلمان پائے جاتے ہیں اور حسب استطاعت اسلامی احکام کی پابندی کرتے ہیں لیکن ہم یہاں یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ حجازی اسلام اور دوسرے ممالک کے اسلام میں کیا فرق ہے؟

حجاز کے سلطان اور اس کی رعیت کو اللہ نے یہ توفیق بخشی ہے کہ وہ ہر برائی کو ہاتھوں سے دور کرتے ہیں جو کہ سب سے اعلیٰ درجہ ہے اور ہم دوسرے ممالک کے لوگ یا تو زبانی برائی کرنے سے منع کرتے ہیں یا دل سے برا جانتے ہیں اور یہ نچلے درجے ہیں کما قال رسول اللہ ﷺ

من رأى منكم منكراًفليغيره بيده فا ن لم يستطع فبلسا نه فان لم يستطع فبقلبه و ذلك ا ضعف ا لا يما ن ۔رواہ مسلم

(جو شخص تم میں سے کوئی برا کام دیکھے چاہیے کہ اسے اپنے ہاتھ سے روک دے۔ اگر ہاتھ سے روکنے کی طاقت نہیں رکھتا تو اپنی زبان سے روک دے اگر زبان سے روکنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو اپنے دل سے ہی برا جانے۔ اور یہ آخری درجہ سب سے کمزور ایمان کی نشانی ہے)

اس پر شواہد لینے کے لئے دور جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ۱۹۱۴ء میں جنگ یورپ چھڑی ہے اور ترکوں نے جرمنوں کا ساتھ دیا ہے تو سب کو معلوم ہے کہ شریف مکہ نے ترکوں سے بغاوت کی اور عیسائیوں کی مدد لی۔ اس وقت ہندوستان اور دیگر ممالک کے مسلمان بہتیرا ہی زبانی چیختے اور چلاتے رہے کہ شریف مکہ نے ظلم کیا ہے کہ کیوں اس نے عیسائیوں سے ساز باز کی ہے اور انہیں کھلم کھلا حرم میں آنے کی اجازت دے رکھی ہے۔ لیکن نتیجہ سب کو معلوم ہے کہ کچھ پرواہ نہ کی گئی اور شریف نے اپنا مسلک نہ چھوڑا اور غیر مسلموں کا حرم میں داخلہ ہوتا رہا۔

آج چودھویں صدی میں خدا کا خاص بندہ اٹھتا ہے اور اپنے ہاتھوں سے کام لیتے ہوئے تغییر منکر کے لئے شریف مکہ کو بیک بینی و دوگوش حرمس باہر نکال کر مالٹا بھیج دیتا ہے اور خدائی حکم فلا يقر بوا المسجد الحرا م بعد عا مهم هذا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر نئے سرے سے اعلان کر دیتا ہے کہ کسی غیر مسلم کو حرم کے نز دیک پھٹکنے کی بھی اجازت نہیں ہے و الحمد لله علی ذلك

ہم دوسرے مما لک کے مسلمان چیختے چلاتے ہیں کہ قبریں اونچی نہیں بنانی چاہییں میلے نہیں لگانے چاہییں غیر اللہ سے مرادیں نہیں مانگنی چاہییں لیکن طوطی کی نقار خانہ میں کون سنتا ہے؟ پرواہ نہیں کی جاتی۔ ہاں حجاز میں اس چودھویں صدی کے اندر خدا کا خاص بندہ حکم دیتا ہے کہ قبریں ایک بالشت سے زیادہ اونچی نہیں ہونی چاہییں میلے نہیں لگانے چاہییں غیر اللہ سے مرادیں نہیں مانگنی چاہییں، لیکن تعمیل کی جارہی ہے کیونکہ انہیں پتہ ہے کہ اگر نہیں کریں گے تو سلطان ہاتھوں کے ذریعہ تعمیل کروا سکتا ہے۔

ہم دوسرے مما لک کے مسلمان بے نمازوں، بے روزوں، زکوۃ نہ دینے والوں، حج نہ کرنے والوں، کو بہتیرا کہتے ہیں کہ نماز پڑھو، روزے رکھو، زکوۃ دو، حج کرو، لیکن کسی کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہاں حجاز میں اس چودھویں صدی کے اندر خدا کا خاص بندہ حکم دیتا ہے کہ نماز پڑھو، روزے رکھو، زکوۃ دو، اور حج کرو، تو سب کے سب تعمیل کر رہے ہیں۔ کیونکہ وہاں انہیں نظر آتا ہے کہ اگر نہیں مانیں گے، تو سلطان ہاتھوں کو حرکت دے گا اور ہم سے خدا کا حکم منوا کر رہے گا۔

ایسے ہی دوسرے کاموں چوری ڈاکے اور قتل وغیرہ کے متعلق آپ قیاس کر سکتے ہیں کہ زبانی کہنے سے کوئی بھی ان کاموں سے رکنے کو تیار نہیں ہے، لیکن جوں ہی کسی کا زبردست ہاتھ نظر آتا ہے، تو ایسے خلاف کام کرنے کی جرأت ہی نہیں ہوتی اور وہیں دانت پیس کر رہ جاتا ہے۔

آمدم برسر مطلب۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر خدا تعالی کسی شخص کو یہ منصب عطا کرے کہ وہ دین کی بڑھ چڑھ کر خدمت کرے اور سب سے اعلی درجہ میں کرے اور دین میں جو جو خرابیاں پیدا ہوگئی ہیں ان کو من یجدد لها دینها (حدیث) کے ماتحت آ کر دور کرے اور اسلام کو اپنے اصلی رنگ اور روپ میں عملی اور علمی طور پر پیش کرے بلکہ صدر اول رسول اللہ ﷺ اور خلفاء راشدین وصحابہ کرام کے زمانہ کی یاد تازہ کرے اور ہر طرف حضرت عمر بن العزیز کے عہد جیسا امن وامان کر دکھائے کیا وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شخص مأۃ حاضرہ یعنی چودھویں صدی کا مجدد نہیں ہوسکتا؟

اس کا جواب ناظرین پر چھوڑ کر رخصت ہوتا ہوں

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۷ ص ۷۔۹)

پنجابی نبی کے باہمی اختلافات

جناب مولوی محمد داؤد ارشد متعلم مدرسہ اہل حدیث گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

قل لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلافاً کثیراً

حضرات! یہ ایک قانون خداوندی ہے کہ ہر وہ شخص جو نبوت کا دعوی کرے اوراس کی کلام میں تناقض آئے یعنی میں آپس میں مخالف ہوں وہ شخص مامورمن اللہ نہیں ہوسکتا۔اس قانون کے تحت جب ہم اپنے پنجابی نبی کو لاتے ہیں تو اس کی زبان میں اختلاف کثیر پاتے ہیں مثلاً مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، اخبار بدر قادیان ۵ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۲ کالم ا پر لکھتے ہیں:

ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہورہی ہے اور اللہ تعالی کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اس لئے ہم نبی ہیں۔

اس کے برخلاف اسی نمبر پر ازالہ اوہام صفحہ ۲۶۷ میں لکھتے ہیں:

قرآن پاک میں رسول اسی کو کہتے ہیں جس نے احکام عقاید جبریل کے ذریعہ سے حاصل کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تیرہ سو سال سے مہر لگ چکی ہے۔

اس کا تخالف ہمیں بتاتا ہے کہ قادیانی وحی، وحی رحمانی نہیں بلکہ وحی شیطانی ہے۔

اسی طرح حضرت مسیح کے متعلق ازالہ اوہام صفحہ ۴۸۰ پر لکھتے ہیں:

حضرت مسیح علیہ السلام کی دوبارہ تشریف آوری کا ذکر قرآن مجید تو بالکل نہیں۔

لیکن دوسری جگہ شناخت مسیح موعود صفحہ ۴ میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح ابن مریم کی آخری زمانہ میں آنے کی پیشین گوئی قرآن شریف میں موجود ہے۔

اس تخالف پر کیا وہ قانون جو مرزا صاحب قادیانی نے ایام الصلح میں لکھا ہے صادق آتا ہے یا نہیں؟ چنانچہ لکھتے ہیں:

ایک شخص کی کلام کبھی کچھ اور کبھی کچھ ہو تو اس سے ایمان چھین لیا جاتا ہے۔

اس لحاظ سے مرزا صاحب کون ہوئے؟ فیصلہ خود کرلیں۔

اسی طرح دافع البلاء صفحہ ۱۰ میں رقم طراز ہیں:

جب تک طاعون میں ہے گو ستر برس تک رہے خدا قادیان کو اس سے محفوظ رکھے گا۔

لیکن حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۴ میں مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پھر طاعون کے دنوں میں جب قادیان میں طاعون زور پر تھا، تو میرا لڑکا شریف احمد بیمار ہوا۔

اس پر قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا اس وقت حضرت ٹیچی صاحب بھی طاعون سے ڈر کر کہیں دم دبا کر بھاگ گئے تھے؟ جو اولاد نبوی کو بھی محفوظ نہ رکھ سکے

پھر ضمیمہ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۹ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

لیکن تحفہ گولڑویہ صفحہ ۶۷ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

علمائے مخالفین حدیثوں کے ساتھ مجھے ناپنا چاہتے ہیں حالانکہ حدیثوں کو میرے ساتھ ناپنا چاہیے تھا۔

آخر میں ہم مرزائی حضرات کی خدمت میں بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گذارش کرتے ہیں

کیوں مانتے ہو مرزائیو تم اس خبیث کو
جو اپنے تحت لاتا ہے نبی کی حدیث کو

نیز قارئین کرام کی خدمت میں نہایت مودبانہ التماس کرتے ہیں کہ وہ شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی کلام میں اس قدر اختلاف ہو کہ وہ ہمارے آقائے نامدار ﷺ کی ذات گرامی پر حملہ کرنے سے بھی نہ ڈرے وہ مامور من اللہ تو درکنار اس کو ایمان دار کہنا بھی اپنے ایمان کو ضائع کرنا ہے۔ اس لئے اللہ تعالی رب العزت سے دعا کرتے رہا کریں کہ خدا ایسے شیطانی حملوں سے بچائے اور صحیح معنوں میں متبع رسول ﷺ بننے کی توفیق عطا فرماوے۔ آمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۸ ص ۶)

چندوسی میں سیرتی جلسہ نہ ہوسکا

(نامہ نگار)

جیسا کہ گذشتہ اشاعت میں شائع ہو چکا ہے کہ یہاں چندوسی میں محض دو یا ڈھائی شخص قادیانی اور مرزائی ہیں، گو چند ہیں مگر اپنی تبلیغ میں تیز۔ چنانچہ ۲۵ نومبر والے سیرتی جلسہ کا ارادہ یہاں کے دو ڈھائی حضرات نے بھی کیا تاکہ خلیفہ قادیان کے حکم کی تعمیل ہو جاوے۔ اور عجیب طریقہ اس کے لئے اختیار کیا گیا۔ لیکن افسوس کہ ناکامی ہوئی۔ عام مسلمانوں سے یہ جلسہ چھپایا گیا جس کسی مسلمان کو معلوم ہو گیا اس سے یہ نہیں کہا گیا کہ یہ جلسہ قادیانی حضرات کی طرف سے ہے بلکہ یہاں کے رئیس جناب محمد رضا خان صاحب آنریری مجسٹریٹ کا نام لیا گیا کہ یہ جلسہ خان صاحب مذکور کی طرف سے ہے۔ یہ چال اس لئے چلی گئی تاکہ خان صاحب کے سنی مسلمان ہونے کی وجہ سے کسی قسم کی مخالفت نہ ہو اور کام ہو جاوے۔ اور کوشش کی گئی کہ جناب رائے بہادر چودھری بھگوان داس صاحب اسپیشل مجسٹریٹ و آنریری سکرٹری چندوسی کالج یا رائے صاحب بابو موہن لال صاحب چیرمین یونسپل بورڈ چندوسی یا جناب پرنسپل صاحب چندوسی کالج اس جلسہ کی صدارت فرمائیں۔ مگر کسی صاحب نے اسے منظور نہیں کیا دوسرے یہ بھی چالاکی برتی گئی تھی کہ مذکورہ حضرات میں سے جس کسی صاحب کے پاس صدارت کی منظوری کیلئے گئے اس نے دوسرے صاحب کی سفارش پیش کر دی۔ مثلاً رائے بہادر صاحب کے پاس گئے تو یہ کہا کہ جناب محمد رضا خان صاحب نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجا ہے اور کہا کہ کہ عام مسلمانوں کا جلسہ حضرت صاحب کی سیرت پر ہے آپ اس کی صدارت فرمائیں ۔ بھلا خیال کیجئے کہ ایک سنی مسلمان کو مرزائی جلسہ اور ان کی تبلیغ سے کیا غرض ۔ پھر پرنسپل صاحب سے کہا گیا کہ رائے بہادر صاحب نے فرمایا ہے کہ اس جلسہ کی صدارت آپ کر دیں حالانکہ یہ صریح جھوٹ تھا۔ رفتہ رفتہ یہ خبر مولوی ابو مسعود خان صاحب قمر بنارسی کو پہنچی تو آپ نے اس کی اصل حقیقت واضح کی کہ بحکم قادیان آج کا جلسہ قادیانی حضرات کا ہے جس میں مسئلہ خاتم النبیین کو غلط طریقہ پر پیش کیا جائے گا ۔قمر صاحب نے اسی وقت ایک قادیانی سے جو اتفاق سے اس طرف سے گذر رہے تھے، بلا کر کہہ دیا کہ آپ لوگ ہشیار رہیں ۔ میں آپ کے جلسہ پر اعتراض کرنے آؤنگا۔ اس پیغام نے قادیانی صاحبان کو کچھ ایسا پریشان کیا کہ جلسہ ہی نہ کر سکے اور تمام ان کے ارادے خاک میں مل گئے چالاکی یہ برتی گئی تھی کہ ٹاؤن ہال کی لائبریری کے چھوٹے سے کمرے میں جلسہ ہوا جہاں دو چار آدمی اخبار پڑھنے ہی آجاتے ہیں ۔ کسی بڑے ہندو رئیس نے اگر صدارت منظور کر لی تو چند اور ہندو رؤساء کو کسی طرح بلالیں گے ۔ اس جلسہ کا مضمون قادیان سے شائع ہو ہی گیا تھا کوئی اسے پڑھ کر سنا دے گا ۔ بس جلسہ ہو گیا تمام اخباروں میں دے دیا جائے گا کہ بڑا عظیم الشان جلسہ ہوا ، ہندو مسلمان سب شریک ہوئے کمرہ بھر گیا اور کوشش یہ ہو رہی تھی کہ وہ تحریر کسی سنی مسلمان سے پڑھوائی جائے ۔مگر کوئی پڑھنے والا تک نہ ملا ۔ افسوس کہ یہاں کے قادیانی صاحبان کی اس سلسلہ میں کوئی آرزو بر نہیں آئی ۔ اور تمام ارادے خاک میں مل گئے ۔ یہ ہے ان کے کاموں اور تبلیغ کی حقیقت ۔ خدا ان کے فتنوں سے سب کو محفوظ رکھے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۴۲ نمبر ۸ ص ۶ ـ ۷)

تحریک بہائیت اور احمدیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :

یہ دونوں تحریکیں ایک صدی کی پیداوار ہیں ۔یعنی ایران میں بہاہیت کو نمودار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے آج تک نوے سال ہو گئے ہیں۔ شیخ بہاء اللہ ایرانی نے (ہماری تحقیق کے مطابق) رسالت کا دعویٰ کیا تھا۔ حکومت ایران نے حسب فتویٰ علمائے ایران ان کو ملک سے خارج کر دیا۔ اس کے بعد آپ بغداد میں قیام پذیر رہے۔ وہاں بحکم حکومت ترکی بمقام عکہ (ملک شام) ان کو قید میں رکھا گیا۔ آخرکار وہیں آپ کا انتقال ہو گیا۔

اسی مدت میں قادیان (پنجاب) میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریک ظہور پذیر ہوئی۔

ان دونوں تحریکوں میں گو اختلاف ہے مگر اپنے دعوے کے اثبات میں ہر دو فریق متفق ہیں۔ دونوں اپنی اشاعت و تبلیغ کو دلیل صداقت بتاتے ہیں چنانچہ بہائی تحریک کا آرگن، بہائی میگزین، (دسمبر ۱۹۳۴ء ص ۱۹) بڑے فخر سے اظہار کرتا ہے:

> یہ زندگی بخش تحریک انیسویں صدی میں ایران سے نمودار ہوئی ابھی نوے سال ہوئے ہیں اور یہ تحریک تمام دنیا میں پھیل گئی ہے عالم کے ہر حصے میں مضبوطی سے قائم ہو گئی ہے۔

یہی ادعا قادیانی تحریک کیا کرتی ہے گزشتہ ایام میں جب کہ جماعت قادیانیہ نے وائسرائے کو اڈریس دیا تو اپنے مراکز اتنے شمار کئے کہ ساری دنیا کو گھیر لیا مگر جب دوسرے موقع پر اپنی تعداد بتائی تو باوجود صد مبالغہ کے بمشکل تین لاکھ تک بتا سکے۔ بہائی تحریک کا سارے عالم میں پھیلنا خود اسی سے ثابت ہے کہ پنجاب جیسے وسیع ملک میں غالباً رسالہ بہائی کے اڈیٹر صاحب بھی پتہ نہیں بتا سکتے۔ ہاں ہم اس معنی سے ضرور اشاعت کا اعتراف کرتے کہ زمانہ اخباری ہے ایک ملک کی اچھی بری (ہر قسم کی) آواز دوسرے ملک میں بآسانی پہنچ جاتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ امریکہ میں کوئی جھوٹا مدعی پیدا ہوتا ہے تو اس کے خیالات مثلاً پنجاب کے ہر ایک شہر میں سنے جاتے ہیں۔ اس کی مثال میں ہم مصر اور بغداد کے عربی اخبارات پیش کر سکتے ہیں جن میں بڑی سختی اور توہین کے ساتھ قادیانی تحریک کا ردّ ہوتا ہے۔ اس قسم کی اشاعت اگر مراد ہے تو ہم مانتے ہیں کہ دونوں فرقوں (قادیانیہ، بہائیہ) کی تبلیغ شاید سارے عالم میں ہو گئی ہو۔ تاہم ان ممالک کے سوا جہاں عربی فارسی اور انگریزی کا رواج ہو چکا ہے دنیا کے دوسرے ممالک میں جن کی زبانیں مثلاً چینی جاپانی اطالوی اور فرانسیسی وغیرہ ہیں ان تحریکوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا بھی نہیں پہنچی نہ بالمعنی الاول، نہ بالمعنی الثانی

یہ تو دونوں تحریکوں کا متحدہ بیان ہے جو محتاج ثبوت ہے۔ خاص بات جو بہائی میگزین نے بتائی ہے، وہ یہ ہے کہ:

بہائی تحریک دوسری ہم عصر تحریکات میں یہ امتیاز رکھتی ہے کہ روحانی زندگی کو نیا اور تازہ کرتی ہے یہ زمانہ کی عظیم بیداری کا اظہار ہے اور موجودہ زمانہ کے حالات کے مطابق ہے اور اسی پر آئندہ زمانے کی مذہبی زندگی کے سنوارنے کا دار و مدار ہے۔ (رسالہ مذکور۔ص ۱۹)

بس یہ فقرہ ساری بحث میں تنقیح طلب ہے۔ ہم نے جہاں تک بہائی تحریک کو دیکھا ہے اس فقرے کا ثبوت اس میں نہیں ملا۔ روحانی زندگی کا سارا مدار خدا سے اعلیٰ تعلق پر ہے جس کا بیان قرآن مجید نے مطول و مختصر و مفصل و مجمل ہر طرح بیان کیا حتی کہ ایک آیت کریمہ میں ایک ہی جملے میں سمندر کو کوزے میں بند کر دیا۔ ارشاد فرمایا

و تبتل الیه تبتیلاً (بس اسی خدا کے ساتھ جڑ جاؤ)

بہائی میگزین کو اس امر کا اعتراف ہے کہ:

بہائی تحریک اپنی حقیقت اور بنیاد میں مذہب اسلام سے میل جول رکھتی ہے جیسا یہودیت اور عیسائیت میں میل جول ہے۔ (رسالہ مذکور)

اس کا مطلب یہ ہے کہ بہائی مذہب میں اسلامی کتاب (قرآن مجید) بحیثیت کتاب اللہ مسلّم ہے جس طرح عیسائیوں میں تورات مسلّم ہے مگر انجیل میں اختلاف ہے اسی طرح بہائی مذہب قرآنی احکام کو شریعت الٰہی مانتا ہے۔ مگر زمانہ موجودہ میں بہائی شریعت سے قرآن کو منسوخ قرار دیتا ہے۔ اس کی بجائے جو کچھ دیتا ہے اس پر فخر کرتا ہے اور اس کو اقتضائے زمانہ کے موافق بتاتا ہے۔ اس لئے اس ناسخ منسوخ کے چند نمونے ہم پیش کر کے پوچھتے ہیں کہ للہ فی اللہ ہم کو بتایا جائے کہ ناسخ میں خوبی ہے یا منسوخ میں۔

اسلامی شریعت نے نماز باجماعت پڑھنے کا ارشاد فرمایا مگر بہائی تعلیم میں نماز باجماعت کا حکم نہیں چنانچہ بہائی، کتاب اقدس، کے الفاظ یہ ہیں؛

کتب علیکم الصلوۃ فرادی قد رفع حکم الجماعة (ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی تم پر نماز اکیلے اکیلے پڑھنا فرض کیا گیا ہے جماعت کا حکم منسوخ ہوگیا ہے۔

ناظرین! آج کل کا تمدن افراد کے اجتماع کا مقتضی ہے جو لوگ کسی قسم کے مذہبی اجتماعات سے الگ ہیں وہ بھی اجتماعات کیلئے کوئی نہ کوئی کلب بناتے ہیں لیکن بہائی مذہب اسلامی اجتماع کو جو زمانہ رواں کے عین موافق ہے منسوخ قرار دے کر انفرادی حکم جاری کرتا ہے تو اس پر کیوں نہ کہا جائے:

رحم کی جا نہیں آجاتا ہے غصہ الٹا

دوسری مثال: قرآن مجید میں سال کے بارہ مہینے بتائے گئے وہ بھی ہلال کی وجہ سے کیونکہ ہلال سے دنیا میں ایک جدید نشان ظہور پذیر ہوتا ہے اسی لئے ارشاد ہے:

قل هي موا قيت للناس و الحج ۔

اس حکم کو منسوخ کر کے بہائی تحریک نے سال کے ۱۹ مہینے مقرر کئے ہیں چنانچہ بہاء اللہ کی ، کتاب اقدس ، کے الفاظ یہ ہیں:

ان عدة الشهور تسعة عشر شهر فى كتا ب الله (ص ۳۴)

یعنی مہینوں کا شمار اللہ کی کتاب میں ۱۹ ہے۔

معلوم نہیں یہ ناسخ حکم کس زمانہ کا اقتضا ہے آج ساری دنیا میں سال کے مہینے بارہ ہی مقرر ہیں مگر بہائی تحریک باوجود ادعائے موافقت زمانہ سب کے خلاف سال کے انیس ماہ بتاتی ہے۔ کیا ہی سچ ہے:

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

باقی (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۹ ص ۳۔۴)

لاہور بھی قادیان سے کم نہیں رہا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ کی دو جماعتیں مشہور ہیں ایک قادیانی اور دوسری لاہوری ۔ قادیانی جماعت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی خیر و برکت سے آپ کے بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مرید فیض یاب ہو کر منصب نبوت (جدیدہ) پر فائز ہو چکے ہیں، مگر لاہوری جماعت آج تک محروم تھی۔ سو اس کی کثر بھی پوری ہو گئی کیونکہ اس میں بھی ایک صاحب (شیخ غلام محمد) پیدا ہوئے ہیں جن کا نام مع القاب یہ ہے:

بشیر الدولہ، روحانی فرزندار جمند مسیح موعود مہدی مسعود سلطان القلم

چونکہ لاہوری جماعت نبوت کی قائل نہیں، اس لئے اس میں سے کامیاب ترین ممبر بھی نبوت کا نہیں بلکہ باصطلاح خاص، مصلح موعود، کا مدعی بن کر ظاہر ہوا ہے چنانچہ شیخ غلام محمد نے حال ہی میں جو اعلان نمبر ہشتم کیا ہے اس میں اپنے نام کے ساتھ مصلح موعود لکھا ہے۔ لطف یہ ہے کہ جماعت احمدیہ لاہور نے ان کو پاگل قرار دیا ہے۔ شیخ صاحب موصوف ان کے جواب میں لکھتے ہیں:

> مجال ہے کہ وہ (احمدی لوگ) غلام محمد آسمانی مصلح موعود پر کسی ایسے اعتراض اور رجس سے حملہ آور ہو سکیں جو ماموریت کے خلاف سند ہو.. احمدیوں کی مسجدوں میں نفرین و حقارت کے جذبات بلند ہوتے ہیں لیکن اپنی خبر ہی نہیں کہ ہم کس قدر ننگے اور بے شرم ہیں۔ (ص ۶)

بحیثیت مصلح آپ کو حق پہنچتا ہے کہ جس قوم کے آپ مصلح ہیں ان کے عیوب ان کے سامنے رکھ کر ان کی اصلاح کریں اس لئے آپ دونوں جماعتوں کے اماموں کی طرف متوجہ ہو کر لکھتے ہیں کہ:

> اب میں بحیثیت مجموعی دونوں قوموں کے سامنے علمی و عملی خطرناک غلطی کا منظر رکھتا ہوں جس کی وجہ سے وہ ننگی اور بے شرم ہو کر اپنے مقام سے گر چکی ہوئی ہے۔ جن دونوں کے بانی مبانی خلیفہ قادیان اور امیر جماعت لاہور ہیں۔ قادیانی گروہ نے اپنی تمام علمی و عملی عمارت کی بنیادیں شخصی وجود کی خلافت زمینی اور مکمل آزادی حکومت سے اٹھائیں اور تمام آسمانی کاروبار خلافت کو اپنے ہاتھ میں لے کر اپنی من مانی تاویلات سے اپنے موجودہ خلیفہ کو مصلح موعود کی کرسی پر آسمانی اختیارات سے بٹھلا دیا۔ اور اس کے ماتحت ماموربانی کی الوصیت کو توڑ دیا۔ اس کی نبوت حقیقی کو قائم کر لیا۔ اور اہل اسلام کو حقیقی کافر بنا دیا۔ موعودہ جلال اور روح القدس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدائی عطروں سے اپنے زمینی خلیفہ کو ممسوح کر دیا۔ آج اسے ۲۰ برس کے بعد ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ اس کا کیا حشر ہوا۔ اس زمینی مظہر جلال وروح القدس نے جو کچھ کیا وہ دنیا کے سامنے کھلا ہے۔ اس کی تمام پلیدیاں اور رجس اپنے کمال پر الم نشرح ہو چکے ہیں جن سب کی سزا اور گرفت کا وقت اب آگیا ہے..

میں انہیں انشاء اللہ العزیز عنقریب عبرت ناک سزاؤں کے ساتھ آسمانی و زمینی ڈاکہ کا وہ مزہ چکھاؤں گا جس سے ان کے ہوش خطا ہو جائیں گے اس لئے کہ میں ہر رنگ میں طاقت میں جسم میں ان سب سے بڑھ کر نورالدین کی گود کا بچہ ہوں۔ جن کو انہوں نے ان آخری زندگی میں سخت تنگ اور مجروح کیا تھا۔ خلیفہ صاحب اپنی خوش آمد حکومت اور فضول اخراجات سیاسی کا رونا بھی رو چکے ہیں جس میں لاکھوں روپئے انہوں نے غریب قوم کے اپنی رجس میں لگا دیئے اور بے زبان قوم قوم کو حیوانوں کی طرح ہانکا۔ وہ احمدیت کی ترقی کو ۲۵۰ برس پیچھے کسی مرید مصلح آسمانی کے وقت دکھلا چکے ہیں لیکن مقابلہ احرار میں حدیث کے حوالہ سے ۵۰۰ برس ترقی کو پیچھے ڈالنے والے کو سخت دشمن اسلام قرار دے چکے ہیں گویا وہ خود نصف دشمن اسلام اپنے قول سے ہی بن چکے ہیں انہوں نے اپنی تمام زندگی خلافت میں اس قدر علمی جھوٹ بولے اور عملی پلیدیاں دکھلائی ہیں کہ انسانی غیرت جوش میں آپے کے بغیر نہیں رہ سکتی اور آسمان اب سزا دیئے بغیر نہیں رک سکتا ... ان کے مقابل جماعت لاہور نے اپنی بنیادیں جس سامری امیر جماعت (محمد علی لاہوری مراد ہیں۔ ثناء اللہ) سے اٹھوائیں انہوں نے اپنے قومی وجود کو جھوٹے طور پر الوصیت پر کھڑا ہونے کا دنیا میں دھوکہ دیا۔ احمدیوں اور غیر احمدیوں سے اس دھوکہ کے ساتھ مال اور جائدادیں لیں لیکن حکومت میں تمام الوصیت اور قوم امارت کے نام سے ہی ایک شخص کے حوالے کر دی، اور وہ شخص ایسا چالاک نکلا کہ اس نے سانپ اور اژدھا بن کر مبارک کے قریب گڑھے میں جگہ بنائی تاکہ حضرت مسیح موعود کے تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلہ کو درہم برہم کر دے تمام قادیان اور اس کی وقتی حرمتوں کو بھی پامال کر دے۔ جسمانی اولاد کا بھی انکار کر دے اور روحانی حقیقی مصلح موعود کو بھی بڑی ہشیاری سے انجمن بناتے ہی تین سو برس کے لئے جواب دے دے اور اس کی جگہ اپنے تین سو برس کے دنیاوی گندے ارادوں کا انجمن میں سامان کر کے انگریزی تفسیر القرآن کی قادیان سے ذاتی چوری کر کے تمام انجمن کی قومی خیانت کا ثبوت دے دے اور سیاہ منہ ہو کر پھر بھی محمدیت کے جھوٹے وعظ سنانے سے باز نہ آئے۔ اور دنیا کو صریح دھوکہ دے کر ان کے مالوں پر ڈاکہ ڈالے اس کو شرم نہیں آتی۔ (رسالہ مذکور۔ ص ۸۔۹)

ہم تو شیخ صاحب کی اس روش کی داد دیتے ہیں کہ آپ نے اپنی صداقت پر وہی دو دلیلیں پیش کی ہیں جو مرزا صاحب قادیانی اور ان کے مریدین پیش کیا کرتے ہیں یعنی اپنی پاک دامنی اور قسم موکد بعذاب۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

سب سے پہلے میں بحیثیت مجموعی دونوں قوموں کے سامنے اپنی ذات کو نمایاں طور پر و لقد لبثت فیکم عمراً من قبلہ افلا تعقلو ن کے مطابق پیش کرتا ہوں اور تمام قوم اور ان کے اعلی لیڈروں سے چیلنج کرتا ہوں کہ وہ میری کسی زندگی میں بھی مقابلہ روحانی کر کے دکھائیں خدا تعالی کے فضل سے اللہ اعلم حیث یجعل رسا لتہ کے ماتحت خدا تعالی کا میرے وجود کا انتخاب کرنا بہترین انتخاب اور اس کے بلند علم و طاقت اور شان کبریائی کے مطابق ہے۔ (ص ۵)

دوسری دلیل کے الفاظ یہ ہیں:

(میرا منکر) میرے چیلنج کے جواب میں میدان عمل میں آئے اور اپنے اس دعوی اور خیال باطن اور ظن فاسد پر چھ ماہ کی قسم موکد عذاب کھا کر دکھلائے ۔اگر وہ اپنی قسم کے بعد عبرت ناک سزا میں گرفتار نہ ہو گیا تو میرا تمام دعوی باطل ہو گا اور خدائے واحد اس کی شہادت و تصدیق عملی کے لئے ہمارے واسطے بہترین حاکم اور منصف رہے گا اور اگر اس چیلنج سے کوئی شخص عہدہ برا ہونے کی تاب نہیں رکھتا تو پھر شرم کرے اور اپنے خدائے واحد سے نہیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ سے اور باقی دنیا سے حیا اور پرہیز کرے کہ وہ انجام کار اسے پکڑ لینے والے ہیں۔ (ص ۷)

ہاں مصلح صاحب نے اپنی صفائی اور تکمیل کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے:

میری تمام توجہ اپنے ذاتی فرائض منصبی کی تکمیل اپنی ذاتی مکمل اصلاح اور تلاش محبوب میں منہمک رہی اور جوں ہی کہ میں مراد کو پہنچ گیا تو ایک ہی لیلۃ القدر کی مشہور رات کے بعد میں بڑے شور وغل کے ساتھ غار حرا یا غار ثور سے باہر نکل آیا جس کی کوئی مثال موجودہ دنیا پیش نہیں کر سکتی۔ ایک ہی رات میں وہ عظیم الشان تبدیلی مجھ میں ظہور میں آگئی کہ میں عالم بھی ہو گیا مصنف بھی ہو گیا مقرر بھی ہو گیا امام بھی ہو گیا مصلح بھی ہو گیا اور یہ سب کچھ علم وعمل کے اتحاد کے ساتھ ظہور میں آیا مجھے جس انجمن نے اپنی تجارت میں بطور کارندہ ملازم رکھا ہوا تھا وہ انجمن (احمدیہ لاہور) حضرت خدیجۃ الکبریٰ کی طرح عنقریب میری زوجیت میں بخوشی آنے والی ہے اور اس سے بڑھ کر جس حکومت برطانیہ کا میں تاجر ہوں وہ بھی عنقریب میری زوجیت میں بخوشی آنے والی ہے۔ (ص ۷)

ہم مصلح صاحب کے ممنون ہیں کہ انہوں نے اپنی صداقت کے دونوں نشان بھی بتا دیئے ہیں انجمن احمدیہ لاہور کا اور گورنمنٹ برطانیہ کا ان کی زوجیت میں آنا، حکومت برطانیہ کا نکاح میں آنا تو حکومت کا کام ہے جو اس کے ولی کی اجازت پر موقوف ہے اور وہ دیر طلب کام ہے مگر انجمن احمدیہ لاہور کا زوجیت میں آنا تو آسان بات ہے۔

ہم وعدہ کرتے ہیں کہ حکومت برطانیہ شیخ غلام محمد کی زوجیت میں آجائے تو برادرانہ خوشی میں دعوت ولیمہ کا خرچ ہمارے ذمہ ہو گا جس کے لئے ہم ابھی سے اعلان کر دیتے ہیں:

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دوں گا خدا وہ دن کرے

نوٹ: ہم نے بہت اختصار سے کام لیا ہے ورنہ مصلح صاحب کا ٹریکٹ نمبر ۸، ۳۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفحات پر ختم ہوا ہے جو صاحب مکمل دیکھنا چاہیں وہ شیخ غلام محمد مصلح موعود احمدیہ بلڈنگس لاہور سے طلب کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۹ ص ۴-۵)

خدا بخش مرزائی چیلنج مباحثہ پر خاموش کیوں ہے؟

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲۲ جون ۱۹۳۴ء کے پرچہ اہل حدیث امرتسر کے صفحہ ۶ میں چوہدری خدا بخش مرزائی کو چیلنج مباہلہ شائع ہو چکا ہے جس کا جواب تا حال نہیں ملا اور نہ ہی آئندہ مباہلہ کی منظوری کا جواب آنے کی امید ہے۔ اور خدا کرے کہ میرا یہ خیال غلط ثابت ہو کہ چوہدری صاحب مباہلہ پر تیار ہو جائیں ۔ورنہ یاد رہے کہ میدان محشر میں مرزا غلام احمد قادیانی آپ (خدا بخش) کو بوجہ ترک کرنے سنت مرزا کے دربار الٰہی میں پیش کر کے اس بات کا مطالبہ کریں گے کہ اے اللہ! خدا بخش نے میری سنت کو چھوڑ دیا تھا اس لئے یہ میری امت سے نہیں اور نہ ہی اس (خدا بخش) نے مجھے مکمل نبی سمجھا، کیونکہ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے ساتھ مباہلہ کیا ہے (جو نتیجہ مرزا صاحب قادیانی نے اس مباہلہ سے پایا کہ مقابل سے پہلے مرگئے۔ غالباً آپ کے مقابل بھی اسی نتیجہ سے ڈر گئے ہوں گے۔ ثناء اللہ امرتسری) خاکسار پھر دوبارہ چیلنج دیتا ہے کہ اگر چوہدری خدا بخش۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو سچا نبی اللہ و رسول اللہ مانتے ہیں تو پھر مباہلہ کیوں نہیں کرتے۔

احمدی مرزائیو! اگر سچائی ہے، دیانتداری ہے تو چوہدری خدا بخش سکنہ موضع میانوالی مہاراں تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ کے باشندے کو میدان مباہلہ میں لاؤ۔ پھر دیکھنا کہ خدا کی رحمت کس کے شامل ہوتی ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ تم لوگ جو خاص متبع مرزا ہو ہم منکرین مرزا کو کافر سمجھتے ہو اور مباہلہ سے ڈرتے ہو۔

المشتہر: غلام احمد اہل حدیث سکنہ موضع میانوالی مہاراں ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۹ ص ۶)

مرزا صاحب کی زندگی میں اس بات کا اقرار مرزائیوں کو بھی تھا جیسا کہ '' ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بدر قادیان میں غلام محمد ہیڈ ماسٹر میانوالی کا یہ مضمون شائع ہوا

'مولوی ثناء اللہ صاحب حضرت اقدس (مرزا) کے سامنے مباہلہ کے لئے کبھی نہیں آئے اور نہ انہیں جرائت ہوسکتی ہے۔ کیونکہ کاذب صادق کا ہرگز ہرگز مقابلہ نہیں کرسکتا۔ ان کو بار بار مباہلہ کے لئے بلایا گیا لیکن وہ چالاکیوں سے جیسا کہ اس وطیرہ ہے اپنے لئے فرار کی راہ نکالتا رہا۔ آخر مشیت ایزدی نے ایک اور راستہ سے اس کو پکڑا اور حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا) نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ کے عنوان سے ایک اشتہار دے دیا جس میں محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا گیا ہے نہ کہ مباہلہ کیا گیا ہے۔ مولوی ثناء اللہ بچارے کو کیا جرأت کہ رب جلیل کے پہلوان کے ساتھ دعا میں مقابلہ کرے۔ مسیح زمان کے ہاتھ میں کاری حربہ تو دعا ہی کا ہے'۔ (بدر۔ ج ۶ شمارہ ۳۴۔ ۲۲ اگست ۱۹۰۷ء کالم ۱)۔

اگر غلام محمد صاحب نے حیات مرزا میں اتنے اہم معاملے پر ایک غلط مضمون قادیانیوں کے سرکاری اخبار میں شائع کرادیا تھا تو اس پر نوٹس کیوں نہیں لیا گیا۔ مفتی محمد صادق ایڈیٹر بدر نے (جو مرزا صاحب کے بعض اوقات مکتوب نگار بھی ہوتے تھے) اور مرزا صاحب کے ان مریدوں نے جو بدر کے خریدار تھے کیوں اس کی تردید نہ کی؟ اسی طرح ۹۔ مئی ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے توبہ کی شرط لگائی۔ چنانچہ مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ ثناء اللہ کے واسطے بھی میں نے توبہ کی شرط لگا دی ہے کیونکہ رحم کا مقتضا ہوتا ہے کہ توبہ سے انسان بچ جاوے۔ (بدر ج ۶ شمارہ ۱۹۔ ۹مئی ۱۹۰۷ء ص ۵)۔ یہ توبہ کی شرط کیوں درج کی جبکہ وہ فیصلہ ہی منسوخ و مردود ہو چکا تھا جس میں شرط توبہ مرقوم تھی کہ بجز اس صورت کے کہ وہ (ثناء اللہ) کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے)۔

مرزا صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق بہت کچھ اختلافات پیدا ہو رہے ہیں۔ غور کیا جائے تو یہ نزاعات سب بیکار معلوم ہوتی ہیں کیونکہ مرزا صاحب نے ان نزاعات کے تصفیہ کرنے کے لئے ایک ایسی چیز بتائی تھی جو بالکل صاف اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیدھی ہے۔مگر افسوس ہے کہ مخالف تو الگ رہے موافق بلکہ فدائی بھی ایسے بے پرواہ ہیں کہ موصوف (مرزا قادیانی) کی تجویز پر کان نہیں لگاتے۔ حالانکہ شروع میں اس کو معقول سمجھ چکے ہیں۔آج ہم درد بھرے دل سے نہ صرف مسلمانوں بلکہ پبلک کے فائدے کے لئے وہ تجویز یاد دلاتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی نے رفع نزاع کے لئے پیش کی ہوئی ہے۔وہ ساری کی ساری انہیں کے الفاظ میں درج ذیل ہے

مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ نحمده و نصلى على رسوله الكريم ۔

يستنبئونك احق هو ۔ قل اى و ربى انه لحق ۔

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام على من اتبع الهدى مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين ۔ آمين ۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و ايد

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پبلک کی ہدائت کے لئے یہ ایک معیار دنیا کے سامنے رکھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ اور مرزا صاحب قادیانی میں جو عرصہ دراز سے اختلافی جنگ جاری ہے اس میں پہلے مرنے والے کی موت بہترین معیار ہے۔ اس اعلان کی عبارت میں آٹھ جملے خبریے ہیں جن کا وقوع ضروری ہے۔

اب ایک طرف تو یہ بڑا زوردار اشتہار ہے دوسری طرف مولوی محمد علی امیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت احمدیہ لاہور کا فرمان ملاحظہ ہو کہ وہ وفات مرزا صاحب قادیانی کو کافی نہیں جانتے بلکہ فرماتے ہیں :

'ہم تو اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی بددعا اس (ثناءاللہ) کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاءاللہ دیکھ لے گا'

(محمد علی در رسالہ ریویو آف ریلی جنز۔ جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۲۹۸)

کوئی ان امیر جماعت سے پوچھے کہ نتیجہ تو موت وحیات تھا جو دنیا نے دیکھ لیا۔ اس کے علاوہ کون سا نتیجہ ہے جس کے آپ ۱۹۰۸ء میں منتظر تھے اور آج عرصہ طویلہ گذرنے پر بھی وہ ظہور پذیر نہیں ہوا؟

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا خدا بھلا کرے کہ انہوں نے اس معاملہ کو صاف کر دیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں :

جب حضرت اقدس (مرزا صاحب قادیانی) نے ثناءاللہ کی بابت دعا کی اور خدا تعالی نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہو گئی'

(تشحیذ الاذہان۔ بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

جس دعا کی قبولیت کی طرف یہاں خلیفہ قادیان نے اشارہ کیا ہے وہ اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں درج ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی نے کہا کہ ہم نے جب ثناءاللہ کے لئے دعا کی تو یہ الہام ہوا

اجیب دعوۃ الداع ۔ (خدا نے تمہاری دعا قبول کر لی)

بس اس دعا اور اس کی قبولیت کا اثر یہ ہوا کہ

کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا۔

المشتہر :

سکرٹری شعبہ اشاعت دفتر اخبار اہلحدیث امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ ۱۱ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۰۔ ۱۱ ص ۶۔ ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہائی دعویٰ نمبرا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر، شیخ بہاء اللہ ایرانی سے واقف ہوں گے آپ ملک ایران کے باشندے تھے ایران میں آپ کا پیدائشی نام (مرزا حسین علی) تھا۔ بعد میں آپ نے کسی مصلحت سے اپنا نام (بہاء اللہ) تجویز کرلیا۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی اسی ایرانی مدعی سے مستفیض تھے جیسا کہ ہم نے اپنے رسالہ بہاء اللہ اور میرزا میں ثابت کر دکھایا ہے۔ ان دونوں ریفارمروں میں یہ بات بالتفاق پائی جاتی ہے جیسا کہ یہ دونوں صاحب کہتے ہیں (بلکہ ان کے اتباع بھی ان کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہیں) کہ ہماری بابت سب انبیاء سابقین نے پیش گوئی کی ہوئی ہے یعنی ہم موعود کل انبیاء ہیں چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں کہ

> میرے خدا نے عین صدی کے سر پر مجھے مامور فرمایا اور جس قدر دلائل میرے سچا ماننے کے لئے ضروری تھے وہ سب دلائل تمہارے لئے مہیا کر دیئے اور آسمان سے لے کر زمین تک میرے لئے نشان ظاہر کئے اور تمام نبیوں نے ابتداء سے آج تک میرے لئے خبریں دی ہیں۔ پس اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو اس قدر دلائل اس میں کبھی جمع نہ ہوسکتے تھے۔
>
> (تذکرۃ الشہادتین۔ص ۶۲)

آج ہم بہائی میگزین کے اس نمبر پر توجہ کرتے ہیں جس میں اڈیٹر صاحب میگزین مذکور نے ایک بہت طویل مضمون اس امر کی توجیح کرنے کیلئے سپرد قلم کیا ہے مضمون کیا ہے بہائی عقائد کی فہرست ہے۔ اس لئے ہم اسے سارے کا سار نقل کریں گے تا کہ ہمارے ناظرین کے پاس یہ ذخیرہ موجود رہے اور وہ ان جدید مدعیان کی اور ان کے اتباع کی کوشش کا اندازہ کرسکیں کہ کہاں تک ڈوبتے ہوئے تنکے کا سہارا تلاش کرتے ہیں مضمون بہائی کے ساتھ حواشی میں اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ اڈیٹر صاحب میگزین لکھتے ہیں کہ:

طلوع بہاء اللہ: بہاء کے معنی ہیں نور، حسن، و جمال، جلال، رونق، تازگی، یہ لفظ سنسکرت میں بھی بہت آتا ہے ویدوں میں بکثرت استعمال ہوا ہے پالی زبان میں بودہ دہرم کی کتابیں اس کا بہت ذکر کرتی ہیں بلکہ آنے والے موعود کا ذکر کرتے ہوئے بودہ کتب مقدسہ میں فرمایا کہ، اس کا نام، امت بہا، ہے اور بہا کے معنی پالی میں بھی وہی ہیں جو سنسکرت اور عربی میں ہیں۔ یعنی نور جمال جلال۔

وید میں ایک جگہ فرمایا ہے کہ سب سے پہلے پرماتما کی طرف سے بہا کا ظہور ہوتا ہے پھر اور چیزیں نمودار ہوتی ہیں۔عبرانی میں بھی عربی کی طرح لفظ بہا بکثرت مستعمل ہے۔عربی بائیبل میں بھی جہاں آنے والے موعود اعظم کا ذکر ہے وہاں یہ الفاظ موجود ہیں هم يرو ن مجد الر ب بهآء الهنا

(کتاب یسعیاہ باب ۲۵)

لوگ پروردگار کی عظمت اور ہمارے خدا کے بہاء کو دیکھیں گے،

صادق اہل کتاب سچے دل سے اس ظہور پر ایمان ارہے ہیں جو بہاء اللہ کے نام سے جلوہ گر ہوا ہے جسکے معنی ہیں ،نور خدا۔اسی حقیقت اور نام کو قرآن مجید میں یوم موعود کی بشارتوں کے ساتھ یوں بتایا گیا ہے

واشرقت ا لارض بنورر بها (سورہ زمر)۔اور زمین نور پروردگار سے روشن ہوگی۔

یہی بہاء اللہ کے معنی ہیں یعنی نور خدا وہی نور رب ہے اور بہاء کے بجائے نور کا لفظ تفسیر وتشریح کے لئے اور یہ بتانے کی غرض سے رکھا گیا ہے کہ اصل چیز حقیقت ومعنویت ہے یعنی تجلی الٰہی جو جلوہ نما ہوگی اسی کی روشنی عالم میں پھیلے گی۔اگر حقیقت نہ ہو تو صرف لفظ سے کیا ہوسکتا ہے اسی جلوہء حقیقت کو کتاب مقدس بائیبل میں بہاء اللہ اور قرآن مجید میں نور رب کہا گیا ہے اور فی الحقیقت تجلی ربانی ہی ہے جو روشنی دکھاتی ہے ورنہ بغیر اس کے انسان اور دنیا دونوں تارک محض ہیں (عربی بائیبل میں بہآ ا لهنا بیشک ہے لیکن بحیثیت مرکب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اضافی نہ بحیثیت علم ۔ ایرانی بہاء اللہ نے اپنا نام بطور علم تجویز کرلیا تھا جیسے عبد اللہ عبد الرحمٰن وغیرہ۔اس کو ترکیب اضافی سے کوئی تعلق نہیں اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ قرآن شریف میں آیا ہے لما قا م عبد الله يدعو ه كا دوا يكو نون عليه لبدا ۔اس آیت میں عبد اللہ بحیثیت مرکب اضافی مستعمل ہوا ہے ۔اب اگر کوئی شخص شیخ بہاء اللہ کی طرح اپنا اصلی نام چھوڑ کر نیا نام عبد اللہ رکھ لے (جیسے مولوی عبد اللہ چکڑالوی نے اپنا پیدائشی نام غلام نبی ترک کر کے عبد اللہ رکھ لیا تھا) اور کہنے لگے کہ اس آیت میں میری طرف اشارہ ہے تو کیا کوئی عقل مند ایسا دعوی مان لے گا؟ کیا یہ بات ماننے کے لائق ہے؟ اس لئے اردو بائیبل میں یسعیاہ کے مذکورہ مقولہ کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے

وہ خداوند کا جلال اور ہمارے خدا کی حشمت دیکھیں گے۔

دیکھئے انہوں نے مرکب اضافی کو ملحوظ رکھ کر کیسا صحیح ترجمہ کیا ہے ۔اس طرح کوشش کر کے پیش گوئی بنائی جائے تو ہر ایک عبد اللہ آیت مذکورہ (لما قا م عبد الله) کو اپنے حق میں چسپاں کر لے گا۔

اسی طرح قرآن شریف میں نور رب سے مراد مرکب اضافی ہے علم نہیں ۔پس معنی یہ ہیں کہ بروز قیامت خدا کی صفت نور سے زمین روشن ہو جائے گی، یہ نہیں کہ نور سے مراد ضیاء اور ضیا سے مراد بہاء اور بہاء سے مراد بہاء اللہ۔کیا خوب!

لطیفہ: یہاں پہنچ کر ہمیں حضرت سعدی کی ہزلیات یاد آ گئیں ۔آپ نے ایک شخص سے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ اس کم بختی کے مارے نے اپنے نام کے ساتھ حاجی کا لقب لگا دیا شیخ سعدی نے فرمایا، حاجی و چاچی تجنیس خطی دارد۔ چاچی کمان را گویند۔کمان و گمان تجنیس خطی دارد۔گمان شک را گویند۔شک وسگ تجنیس خطی دارد۔معلوم شد کہ تو سگ ہستی ۔ بے چارے حاجی صاحب منہ تکتے رہ گئے)

اور موعود نام بہآ کی مناسبت سے یہودی عیسائی مسلمان وغیرہ اہل مذاہب جو اس ظہور حق کو شناخت کر کے فائز ہوئے۔ نئے نام سے اہل بہا یا بہائی کہلاتے ہیں۔ چنانچہ نئے نام کی اطلاع کتاب مقدس نے پہلے دے دی تھی

تب تو میں تیری راست بازی اور سارے بادشاہ تیری شوکت دیکھیں گے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ایک نئے نام سے کہلائے گا جسے خداوند کا منہ رکھ دے گا۔ (یسیعاہ باب ٦٣)
الحمدللہ خداوند کی طرف سے جو مقرر تھا ظاہر ہو گیا پروردگار نے اپنا وعدہ پورا کر دیا نبیوں کی صداقت آشکارا ہوئی۔ مقدس کتابوں کے نوشتے پورے ہو گئے۔ (بہائی میگزین بابت نومبر ۱۹۳۴ء ص ۱۸۔۱۹)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۳ ص ۳،۴)

ہندوستان کیلئے ایک جدید ریفارم سکیم

سائمن اور نہرو رپورٹ سے بہتر

(امت مرزائیہ کے ایک جدید ملہم کی تجویز کردہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل ہندوستانی اخباروں میں آئندہ ریفارم سکیم پر ساری توجہ مبذول ہو رہی ہے۔ اصل میں یہ بحث ۱۹۲۷ء سے چلی ہے۔ آج کل جو مسودہ رپورٹ ہندوستانیوں میں زیر بحث ہے وہ ایسا ہے کہ کانگریسی لوگ اس کو بالکل غلط کہتے ہیں۔ وزیر ہند اس کو بے نظیر سکیم بتاتے ہیں۔ وزیر ہند کا قول ہے کہ اس سے بہتر سکیم کوئی بنا ہی نہیں سکتا۔

آج ہم جو سکیم احمدی ملہم کی پیش کرتے ہیں اسے دیکھ کر وزیر ہند بھی غالباً تسلیم کریں گے کہ واقعی اس سے اچھی کیا اس جیسی سکیم بھی نہیں بن سکتی۔ بالکل صاف بالکل سیدھی نہ اینچ نہ پیچ۔

آج ہم جس احمدی ملہم کی پولیٹکل سکیم پیش کرنے کو ہیں، یہ وہی صاحب، شیخ غلام محمد سلطان القلم، امام مہدی آخر الزمان، ومصلح موعود، وقدرت ثانیہ، کلمۃ اللہ، افسر انچارج خزانہ اعلی سرکار آسمانی بادشاہت خلیفہ سلطان موعود ہیں جن کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء میں ہو چکا ہے۔ جنہوں نے لکھا تھا کہ گورنمنٹ میری زوجیت میں آجائے گی، جس کے ولیمے کا خرچ دفتر اہل حدیث امرتسر نے اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذمہ لیا تھا۔

آج کی سکیم شاید اسی تزوتج کی تشریح ہے۔ بہر حال جو کچھ بھی ہے مزیدار ہے۔ اور مرزا صاحب قادیانی متوفی کی ایک خواب کی تعبیر ہے جس کا ذکر پھر کبھی ہو گا۔ ناظرین اس سکیم کو بغور پڑھیں، چنانچہ امام مہدی فرماتے ہیں کہ:

اس وقت حکومت گورنروں وزراؤں وغیرہ کے ذریعہ تمام خزانہ اور طاقت حکومت کے استعمال سے اپنی حکومتوں کا انتظام چلا رہی ہے جس میں دوسری قوم و مذاہب کے انسان اس کے عملہ سرکاری میں داخل ہیں جن کے متعلق وہ یقین سے نہیں کہہ سکتی کہ وہ سب اس کے پورے وفادار اور امین حکومت و رعایا ہیں۔ اسی طرح وہ آسمانی خدائے واحد کی جائز اور ضرورت حقہ کی آرزو کو قبول کرے۔ اور صوبہ پنجاب سے اس کا کام شروع کر دے۔ جہاں میرا تعلق ہندوستان میں صرف موجودہ گورنر پنجاب اور گورنر جنرل ہند سے ہوگا۔ اور تمام درمیانی وسائل سے میں بالاتر اور الگ چلوں گا میرے اور ان پر دو حکام اعلیٰ کے مابین تعلق خط و کتابت و میل ملاپ اور انتظامات محکمہ کی سرانجام دہی کے لئے حسب ضرورت ایک عملہ اعلیٰ ایسا ہوگا جو اردو و انگریزی خواں مسلمان یا انگریز ہو لیکن اس کا تقرر میری سفارش کے ساتھ مجوزہ حلف وفاداری کے ساتھ گورنر صوبہ اور گورنر جنرل ہند فرماویں گے جس تمام انتظام کی منظوری حکومت ہند کو بادشاہ سلامت سلطنت برطانیہ سے حاصل کرنی ہے جس میں میرا تقرر محکمہ اصلاحات خصوصی کے افسر اعلیٰ کی حیثیت میں بھی حکومت کے منفرد مخصوص ہاتھ میں رہے گا جس کے چارج میں ایک مقررہ سالانہ بجٹ ہوگا اور جس کے تمام قواعد وحسابات اور عملہ ماتحت میرے اختیار کلی میں کام کرے گا اور کسی دوسرے محکمہ حکومت اور اس کے عملہ وغیرہ کا اس میں کسی قسم کا عمل دخل نہ ہوگا لیکن میرے محکمہ خصوصی اصلاحات کو تمام حکومت کے محکموں اور ملک کی ماتحت رعایا کے اندر دخل دینے کا پورا حق اور اختیار خصوصی حاصل ہوگا جس کے لئے تمام مشترکہ واحد انتظام عملہ وغیرہ میں مجوزہ حلف وفاداری ساتھ اپنے آخری فیصلہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام قوموں کے اندر سرانجام دونگا اور ہر سال اس کا نتیجہ حساب خزانہ اور دیگر کارگذاری بوساطت گورنر صوبہ پنجاب ہندوستان کے گورنر جنرل کی خدمت میں بھیجی جایا کرے گی جس کی تمام کاروائی میرے اختتامی نوٹ و دستخط کے ماتحت حکومت کی منظور شدہ کاروائی سمجھی جائے گی۔ جس کے کسی حصہ پر حکومت اعتراض کرنے کی مجاز نہ ہوں۔ ہاں تشریح کرانے اور آئندہ کے لئے مشورہ دینے کی مجاز ہوگی۔ اور اگر وہ دو سال ابتدائی کے بعد اس سے متفق نہ ہو یا اپنا کسی قسم کا نقصان سمجھے تو اس بات کی پوری مجاز ہوگی کہ اپنے تمام انتظام مجھ سے واپس لے لے۔

اور اگر میری کوئی ذاتی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ انتظام حکومت کے دوران موجود پائے تو اسے بحق حکومت ضبط کرلے میرے پاس نہ اس وقت اس قسم کی کوئی جائداد ہے اور نہ موت تک کوئی ایسی جائداد کھڑی ہوگی کیونکہ میں اپنے آقائے نامدار حضرت نبی کریم صلعم کا کامل بروز اور حضور محمد ﷺ کا غلام ہوں، مجھے یہی سبق اسلام نے پڑھایا ہوا ہے۔

حکومت برطانیہ کو مجھے ہر سال کے لئے کم از کم پانچ لاکھ اور زیادہ سے زیادہ دس لاکھ روپیہ کی آمدنی وخرچ کا بجٹ اپنے مشترکہ خزانہ ہند سے دینا ہوگا جس پر ہر قسم کے خرچ کا مجھے کلی اختیار حاصل ہوگا۔ لیکن تمام اخراجات کی تفاصیل بمعہ رسیدات کے مکمل حساب رکھنے اپنے محکمانہ انتظام کے اندر میں پابند ہوں گا جس حساب کا مقابلہ گورنر صوبہ پنجاب یا گورنر جنرل ہند اپنے محکمہ کے اڈیٹر سے بھی حسب ضرورت ہر سال کے بعد کرانے کے مجاز ہوں گے اور میرے تمام محکمہ کے عملہ کی تنخواہیں اور ہر قسم کے اخراجات اسی رقم کے بجٹ سے خرچ ہوں گے جس مین میری تنخواہ اور افسران اعلی سرکاری کی تنخواہ بھی شامل ہوگی جن سب کی تنخواہوں وگریڈوں کے کل فیصلہ جات اور قواعد متعلقہ کا انتظام میرے سپرد ہوگا۔ اگر دو سال کے کاروبار کے نتائج کے بعد گورنمنٹ ہند کو اس سے اتفاق نہ ہوا تو وہ محکمانہ طور پر اس محکمہ کو توڑ دینے اور آئندہ اپنے ہر قسم کے امدادی ہاتھ کو بند کرلینے کی مجاز ہوگی۔ لیکن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے آسمانی اور خلافتی کام کو اپنی حکومت کے اندر نہیں توڑ سکے گی اور میں اس صورت میں پابند ہوں گا کہ دو سال میں حکومت برطانیہ نے جس قدر بجٹ نقد میرے محکمہ میں خرچ کیا ہوا سے گورنمنٹ کا قرضی حسنہ شمار کروں اور اپنے اسلامی خلافتی کاروبار کی آمدنی سے حسب گنجائش گورنمنٹ کو رقم باقساط واپس کرتا رہوں جس کے حکومت مجھے یک دم تنگ نہ کر سکے گی۔ بلکہ اپنی رقم کی واپسی میری سہولت پر چھوڑ رکھے گی لیکن جو مدد اپنے مشترکہ محکمہ پولیس فوج وغیرہ مجھے دے گی ان کے اخراجات نہ میرے بجٹ میں ڈالے جائیں گے اور نہ ہی بعد میں ان کوئی رقم میں ادا کرنے کا ذمہ دار ہونگا ۔جس میں سے ایک سپیشل تھانہ اور عدالت میرے کام کے لئے حکومت کو وقف کرنی پڑے گی یہ تمام حد بندیاں اور تشریحات صرف فہم معاملہ اور صفائی حساب کے لئے ہیں ورنہ میں یقین رکھتا ہوں کہ میں نے بہت تھوڑا ہاتھ ہی ابھی خزانہ حکومت کو لگایا ہوگا کہ میرے اپنے آسمانی وزمینی خزانوں کے انبار میرے پاس لگے ہوں گے کیونکہ میں اسلام کے اس خدائے واحد کا مظہر اور اس کے انسان کامل (مرزا) کا بروز ہوں جو علم وروح کی کامل طاقت اور حرف کن سے آپ زمین وآسمان بنا سکتے ہیں۔

اور جو دوسروں کو حکومتوں اور خزانوں سے مالا مال کر کے دکھا سکتے ہیں مجھے بھی ایسا ہی کرنا ہے صرف ایک تھوڑا سا حکومت برطانیہ کا امتحان اور عملی قدم ہے جس کے اٹھنے کے بعد وہ دیکھ لے گی کہ میں اور میرا مذہب کیا چیز ہیں اور کس علم وعمل کے کامل اتحاد اور وحدت کا نام ہیں اور ان سے کس قدر انسانی قومی اور ملکی مذہبی اور حکومتی اصلاح سلطنت برطانیہ کے اندر ظہور میں آتی ہے جس کو ان کے کروڑوں پونڈ اور صدیوں کے علوم اور ہمتیں ہرگز ہرگز پورا کر کے نہیں دکھا سکتیں جس کے لئے مجھے تمام کام قرآن شریف کی کامل تابعداری کے اندر سرانجام دینا ہوگا کیونکہ اسی کی برتریوں، برکتوں ،خوبیوں اور اعلیٰ عملی نتائج کا مجھے اظہار دکھلانا ہے جس میں حکومت وقت جے ان تمام حصوں سے مجھے اتحاد رہے گا جو اسلامی اصولوں کے مطابق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑے ہیں ۔اور مخالف حصہ قوانین حکومت کی تبدیلی کی تکمیل تک میرے کام کا دائرہ خالص قرآن شریف کی آسمانی کتاب قوانین کے اندر ہی رہے گا اور میرے تمام اصلاحی معاملات انہی کی حدود کے اندر نہایت عدل و انصاف سے طے پائیں گے ۔ مجھے حکومت کو یہ خوش خبری دینی ہے

کہ میرے جد امجد حضرت محمد الرسول اللہ ﷺ کا روحانی وجسمانی اس قدر خزانہ آسمان وزمین پر موجود ہے جن کو کوئی حکومت گن نہیں سکتی ۔جن سب کا قانونی چارج بطور ورثہ مجھے لے کر اپنے محکمہ اصلاح میں خزانہ حکومت میں شامل کرنا اور ایک بالکل تازہ اور کثیر خزانہ میرے روحانی باپ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود کی چھوڑی ہوئی ہے جس کو بہت جلد میں نے اپنے قانونی ورثہ میں شامل کر کے خزانہ حکومت میں داخل کرنا ہے ۔اور یہ تمام خزانے اور جائدادیں میری ہر قسم کی قرآنی احکامات وحکومت وقت کے قوانین کی محکم گرفت میں موجود ہیں ،جن کا صرف فیصلہ حکومت کے بعد مجھے عدل کے ساتھ چارج لے کر دکھلا دینا ہے کیونکہ ان تمام کثیر اموال اور جائدادوں کے منتظم خائن اور مکار و چور اور سخت نا اہل واقع ہو چکے ہیں جو اس قابل نہیں رہے کہ کوئی آسمانی یا زمینی کام ان کے ہاتھ میں باقی رکھا جائے ،جن سب کی اصلاح کے لئے مجھے خدائے واحد نے بھیجا ہے تاکہ ان سب کو معطل کر کے مناسب سزائیں دے کر کام کو بہترین امین ہاتھوں کے سپرد کر دیا جائے ،کن کے ماتحت قومیں سخت کمزور اور بے وقوف ہو چکی ہیں جن کے جتھوں کی قوت پر وہ سب دنیا میں اصلاح اور نیکی پھیلانے کی بجائے جرم اور خیانت وجھوٹ پھیلا رہے ہیں ..الخ۔

(نمبر ہفتم ص۵۲تا ۵۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم تو اس سکیم کے بالکل موید ہیں مگر دیکھئے انگریزی حکومت اس پر کیا توجہ کرتی ہے۔ بہر حال سکیم اچھی ہے۔ غالباً شیخ صاحب موصوف اپنی اس رفعت شان میں اخبار اہل حدیث کے سٹاف کو نہ بھولیں گے ۔غور فرمائیں کہ آپ کے سگے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوتیلے بھائیوں (پیغامیوں اور قادیانیوں) کے کسی اخبار نے آپ کی سکیم پر ایک حرف بھی نہیں لکھا لیکن اہل حدیث نے اسکو اصل الفاظ میں شائع کیا۔ اس لئے بوقت خاص اسخدمت کا معاوضہ ملنے کی امید ہے ورنہ کہا جائے گا

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم بہر وفا کچھ تو ادھر بھی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۲ ص ۴۔۶)

بہائی دعوی۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں اس سلسلہ کے متعلق بتایا گیا ہے کہ بہاء اللہ کون ہیں اور بہائی کون ہیں اور وہ کیا کہتے ہیں۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایران میں ایک شخص مرزا حسین علی انیسویں صدی عیسوی کے شروع میں پیدا ہوا تھا جو کہ اپنے دعوی کے بعد شیخ بہاء اللہ کے نام سے موسوم ہوا ان کے اتباع ان کو موعود کل انبیاء بتاتے ہیں۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات ان کے حق میں پیش کرتے ہیں جس مضمون پر گذشتہ نمبر میں توجہ ہوئی تھی اس میں یہی ذکر ہے کہ کتب سابقہ اور قرآن مجید کا موعود شیخ بہاء اللہ ہے۔ آج دوسرا نمبر درج ہے:

بہائی میگزین کے الفاظ یہ ہیں:

نور موعود کے ظاہر ہونے کا مقام: معلوم ہے کہ سب سے اول اعلان امر حضرت بہاء اللہ نے بغداد میں کیا تھا بغداد کا دوسرا نام اسلامی تاریخ اور عرف میں دار السلام ہے اسی کا ذکر قرآن مجید میں یوں آتا ہے واللہ یدعوکم الی دار السلام و یهدی من یشاء الی صراط مستقیم خدا تعالی تمہیں دار السلام کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہے سیدھا راستہ دکھاتا ہے

حضرت بہاء اللہ کے قیام دار السلام بغداد کے زمانہ میں خداوند عالم نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی کے ظہور کا اعلان فرمایا اور آج بھی بغداد میں اہل بہاء کا ایک نقدس مذہبی مقام بیت مبارک حضرت بہاء اللہ موجود ہے۔ جو اہل بہاء کے لئے زیارت گاہ ہے جسکا معاملہ لیگ آف نیشنز میں عرصہ سے پیش ہو رہا ہے۔ (بہاء میگزین بابت نومبر ۱۹۳۴ء ص ۱۹)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: کیا اچھا ترجمہ ہے اور کیا اچھی تفسیر ہے اسی طرح باقی آیات میں بھی ناظرین ملاحظہ کریں گے۔

اس کی مثال: ہمارا اٹل دعوی ہے کہ قادیانی رسالت، بہائی رسالت کی متبع ہے۔ اسلئے اسکی مثالیں قادیانی تفسیرات میں بکثرت ملتی ہیں منجملہ ایک درج ذیل ہے

الی ربك یو مئذ ن المستقر۔

اس دن تیرے رب کے پاس ہی ٹھکانا ہوگا یعنی سوائے خدا کی پناہ کے اور کوئی پناہ نہ ہوگی ایک یہ بھی مطلب ہے کہ نجات مسلمان ہو کر مل سکے گی یہ سب باتیں قیامت پر آنحضرت ﷺ کے زمانہ پر اور حضرت مسیح موعود (مرزا) کے زمانہ پر لگتی ہیں

الی ربك یو مئذ ن المستقر

مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں اس طرح کہ ۱۹۰۵ء میں جب بڑی کثرت سے طاعون پھیلی تو پے در پے لوگوں کی بیعت کے خطوط شروع ہو گئے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اگر مامور (مرزا قادیانی) کو مان لو تب بچ سکتے ہو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔ (الفضل ۹ اگست ۱۹۱۴ء)

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: کیا اچھا ترجمہ اور کیا اچھی تفسیر ہے

ایک واقعہ: نواب محسن الملک مرحوم ثانی سکرٹری علی گڑھ کالج نے سر سید احمد خان کی تفسیر بالرائے دیکھ کر سر سید مرحوم کو ایک خط لکھا تھا جو چھپ شکا ہے جس میں ایک فقرہ یہ بھی ہے کہ:

آپ کو قرآن کے معنی وہ سوجھتے ہیں جو خدا کو بھی علوم نہیں

میں کہتا ہوں نواب صاحب مرحوم آج زندہ ہوتے تو اسی قسم کا خط اہل بہا اور اہل قادیان کو بھی لکھتے کہ آپ قرآن میں وہ معنی ٹھونستے ہیں کہ خود خدا نے داخل نہیں کیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر یہ تو ان دونوں خاندانوں کا اتحاد عمل ہے جو ہونا چاہیے ہمیں اس سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ ہم نے جو اپنے رسالہ بہاء اللہ اور مرزا میں ان دونوں بزرگوں میں اصل وفرع کو نسبت بتائی ہے وہ صحیح ہے ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تھی کیا اس وقت اس کے یہی معنی تھے کہ اللہ تمہیں بغداد کی طرف بلاتا ہے

کیا خوب حالانکہ اس وقت بغداد کا نام دارالسلام بھی نہ تھا بلکہ بغداد ہی تھا جو بغ (بت) اور داد (بادشاہ کے نام) سے مرکب ہے جیسے بعلبک۔ اسی بنا کر مرزا صاحب قادیانی لکھا ہے کہ میں نے کشف میں دیکھا کہ قرآن میں قادیان کا نام لکھا ہے تو میں نے کہا قرآن میں تین شہروں کے نام ہیں مکہ مدینہ قادیان۔ (ازالہ) جس پر قادیان کے ایک شاعر نے لکھا تھا

مظہر حق دیدہ ام گویا فرود آمد خدا
در شمار مکہ چوں نآید شمار قادیان

اصل معنی آیت کے سمجھنے کیے لئے قرآن کی اصطلاح کا سمجھنا ضروری ہے کہ دارالسلام جنت کا نام ہے جیسا کہ ایک دوسری آیت میں ارشاد ہے

لهم دار السلام عند ربهم و هوولیهم بما کانوا یعملون

(الانعام:۱۲۷) ان نیک لوگوں کے لئے دار السلام (جنت) ہے وہ خدا ان کا والی ہے بسبب ان کے اعمال صالحہ کے

حقیقت یہ ہے کہ یہ ہر دو خاندان بہائی اور قادیانی قرآن مجید کو مطلب براری کا ایک ذریعہ جان کر اس قسم کی باتیں کرتے ہیں ورنہ یہ کوئی کہنے یا سننے کی بات ہے کہ دارالسلام کی طرف خدا بلاتا ہے، اس سے مراد یہ ہے کہ کہ نزول قرآن کے بارہ سو سال بعد جب بہاء اللہ بغداد میں قید ہوگا، تو اس وقت خدا لوگوں کو بغداد کی طرف بلائے گا بھلا جناب پیر بغدادیؒ کا کوی راسخ مرید اگر اس آیت کو حضرت شیخ عبدالقادر بغدادی کے حق میں لگائے تو آپ اس کو کیا جواب دیں گے، حالانکہ بہائیوں می نسبت بہت زیادہ لوگ پیر صاحب کے مرقد کی زیارت کو جاتے ہیں میرا خیال ہے اس وقت قرآن مجید آپ دونوں کے ہاتھوں شکایت کرتا ہوا کہے گا

شد پریشان خواب من از کثرت تعبیر ہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور سنئے: لکھا ہے

مکان قریب: قرآن مجید میں آتا ہے

واستمع یو م ینادِ المناد من مکا ن من مکا ن قر یب۔ یو م یسمعو ن الصیحۃ الحق ذلك یو م الخرو ج ۔(ق:۴۱۔۴۲) متوجہ ہوکر سننا جب کہ مکان قریب سے پکارنے والا پکارے گا جس دن لوگ آواز حق سنیں گے وہی زمانہ ظہور ہوگا

مکان قریب، ایک جامع لفظ ہے عرب جہاں کلام مجید نازل ہورہا ہے وہاں سے عراق عرب (بغداد) بھی مکان قریب ہے اور ملک شام بھی قریب ہے چنانچہ مفسرین نے مکان قریب سے ملک شام ہی سمجھا ہے اور شام میں حضرت بہاء اللہ کی ندائے حق سال ہا سال بلند رہی اور بالآخر وہیں مرکز بہائی بن گیا ہے حضرت عبدالبہاء بھی عکہ اور حیفا (ملک شام) میں رہے آج کل بھی وہیں حضرت ولی امراللہ تشریف رکھتے ہیں انہیں مقامات پر کوہ کرمل واقع ہے جس کا ذکر ظہور موعود کے سلسلہ میں بائیبل نے بے شمار بار کیا ہے خود عکہ کے متعلق صاف صاف لکھا ہے کہ عکہ دنیا کیلئے امید کا دروازہ ہوگا اور خدا کے طالب یہاں آئیں گے (یسیعاہ باب ۶۵)

(رسالہ مذکور ص ۱۹،۲۰)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں؛ صحیح معنی میں یہی قرآن دشمنی ہے اور یہی انکار قرآن ہے کہ اس کے ایسے معنی میں لیا جائے جو معنی نہ متکلم کے مراد ہوں نہ مخاطب کے بلکہ اس شعر کے مصداق ہوں

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

اس کی مثال: قادیان بھلا اپنے اسلاف سے کم کیونکر رہنے لگا قادیانی ترجمہ قرآن میں لکھا ہے کہ

وبالآخرۃ ھم یوقنون متقی وہ لوگ ہیں جو آخری وحی پر جو مرزا قادیانی پر نازل ہوئی ہے ایمان رکھتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب متوفی پر ایمان لانا... بلکہ داخل ایمان ہے اس کے بغیر انسان متقی نہیں بلکہ مومن ہی نہیں ہوسکتا۔..

زبان نہیں رکتی

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر اعتراض ہوا کہ حدیث نزول مسیح موعود میں مقام نزول دمشق ہے آپ قادیان میں کیسے مسیح موعود بن گئے آپ نے کس انداز اور کس شان سے جواب دیا کہ

دمشق سے مراد قادیان ہے کیونکہ دمشق یزیدیوں کا تخت گاہ ہے اور قادیان میں بھی یزیدی الطبع لوگ رہتے ہیں۔ نیز قادیان سے خط کھینچیں تو سیدھا دمشق پر جاتا ہے۔ (ازالہ اوہام)

معترض بھی بلا کے پرکالے ہوتے ہیں جواب میں کہا گیا کہ ہاں صاحب قادیان سے خط کھینچیں تو سیدھا جہنم تک بھی جاسکتا ہے کیونکہ حکیم اقلیدس نے لکھا ہے کہ ہم ہر دو نقطوں میں خط ملا سکتے ہیں۔

بہائی صاحب! آپ نے جو آیت زیر بحث لکھی ہے وہ مکی ہے اور مدینۃ الرسول مکہ شریف سے بغداد کی نسبت اقرب ہے پھر اگر کوئی شخص یہ معنی کرے کہ عنقریب مدینۃ النبی سے اسلام کی اذان جاری ہوگی اسے تم کان لگا کر سننا اور اس کی خلاف ورزی نہ کرنا اسی دن اسلام کا کمال ظہور ہوگا چنانچہ ہوا تو آپ (بہائی) کیا جواب دیں گے ہم حیران ہیں کہ اس قسم کے استدلال کرنے والوں کے حق میں ہم کیا رائے قائم کریں بجز اسکے کہ

پیر من خس است واعتقاد من بس ست

نوٹ: کتاب یسعیاہ باب ۶۵ سے جو عکہ کے متعلق آپ نے عبارت نقل کی ہے ہم کو نہیں ملی نہ اردو بائیبل میں نہ عربی میں فاضل اڈیٹر بہائی میگزین مہربانی کرکے اس حوالے کی تصحیح کریں ورنہ کہا جائے گا

ایں ہم اندر عاشقی بالائے غم ہاء دگر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ شوال ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۳ ص ۳-۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستری ثناء اللہ کی مرزائیت سے توبہ

(مرزائی، ثناء اللہ کے نام سے تھراتے ہیں)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارے ملاقاتیوں میں ایک صاحب علی محمد اہل قرآن ہیں جو گوجرانوالی اہل قرآن کے ہم مشرب ہیں۔ ان کے خسر مستری نصیر الدین گوجرانوالی پکے احمدی ہیں جن کے صاحبزادے مستری ثناء اللہ صاحب آج کل امرتسر میں تشریف فرما ہیں۔اب کی دفعہ قادیانی جلسہ پر بھی گئے تھے۔

میری ان سے ملاقات ہوئی تو میں نے حسب عادت انہیں تبلیغ حق کی اور مرزا صاحب کی چند تحریرات مشتمل بر تعصب وخودغرضی و مغالطات وکذبات دکھائیں انہوں نے بچشم خود کتب مرزا سے پیش کردہ حوالہ جات کو بغور ملاحظہ کر کے صاف اقرار کیا کہ واقعی ان تحریرات کی رو سے مرزا صاحب مسیح موعود وغیرہ نہیں کہے جا سکتے۔ اسی دوران، آخری فیصلہ پر گفتگو چل پڑی، تو کہنے لگے کہ اب کی دفعہ قادیان میں مولوی سلیم نے اسی مسئلہ پر ایک لمبی تقریر کی تھی جس سے صاف عیاں ہے کہ اس امر میں مولوی ثناء اللہ صاحب حق بجانب نہیں۔ خاکسار نے آخری فیصلہ کے متعلق جملہ عذرات مرزائیہ کو گن کر سنایا پھر ہر ایک عذر کا معقول و مدلل جواب دیا اور مرزا صاحب کی متعدد تحریرات سے ثابت کر دیا کہ یہ مباہلہ نہیں محض دعا ہے جس کی منظوری بھی بقول مرزا صاحب، خدا تعالیٰ کی طرف سے ہو چکی تھی۔

الحمدللہ اس کا وہی اثر ہوا جس کی توقع تھی یعنی وہ اصل حقیقت کو پا گئے۔ اس کے بعد خاکسار نے چند تالیفات ثنائیہ متعلقہ قادیانی مشن مثلاً الہامات مرزا وغیرہ انہیں دیں اب بفضل خدا وہ احمدیت سے پورے طور پر بے زار ہو چکے ہیں۔ آج انہوں نے ایک عجیب داستان سنائی کہ:

> میرا نام چونکہ ثناء اللہ ہے اس لئے احمدی دوستوں کو سخت شاق گذرتا رہا ہے۔ بارہا انہوں نے میرا نام تبدیل کرنے کوشش کی کبھی نعمت اللہ رکھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی کچھ کبھی کچھ۔ اب کی دفعہ قادیان جلسہ پر بھی اکثر احمدی اس نام کی وجہ سے میرا مضحکہ اڑاتے رہے کہ یہ، ثناءاللہ امرتسری، ہے مطلب یہ کہ نام بدل دو۔ مولوی غلام رسول آف راجیکی نے از راہ تمسخر کہا کہ کیا ہوا ان کا نام ثناءاللہ ہے لوہا ہی لوہے کو کاٹتا ہے۔

مذکورہ بالا بیان سے صاف عیاں ہے کہ احمدی حضرات گو بظاہر کتنی بھی سرکشی دکھائیں مگر یہ بات اب مہر نیم روز کی طرح عیاں ہو چکی ہے کہ ثناءاللہ کا نام جملہ مرزائیوں کے قلب و روح پر چھا چکا ہے جس طرح گیارھویں صدی عیسوی میں یورپ کے قلب پر صلاح الدین چھا گیا تھا جس کی یاد بھی انہیں تڑپائے دیتی ہے اور ان مرزائیوں پر کیا منحصر ہے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی مولانا ثناءاللہ کے ہاتھوں تنگ آ کر بایں الفاظ چیختے چلاتے چل بسے کہ اے ثناءاللہ:

میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا۔ اگر میں کذاب ہوں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا۔

پھر اسی پر بس نہیں میں یقین محکم کی بنا پر کہہ سکتا ہوں کہ گو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مولانا ثناءاللہ امرتسری کے ہاتھوں شکست کھائے ۲۶ سال کے قریب گذر چکے ہیں تاہم کشفی آنکھ سے دیکھنے والے کو آج بھی یہی نظر آئے گا کہ عالم بالا میں مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری آتشی کوڑا ہاتھوں میں لئے ہوئے اہل زیغ کے پیچھے پیچھے پھر رہے ہیں۔ ذلك فضل الله ۔ له الحمد

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ اپنے ادارتی نوٹ میں فرماتے ہیں:

اہل منطق نے دلالت کی ایک قسم التزامی بتائی ہے جیسے حاتم کو سخاوت، شیر کو بہادری، ثناءاللہ نام میں دلالت التزامی کذب مرزا داخل ہے جو بغیر کسی بحث و تمحیص کے ذہن میں آتی ہے کیونکہ منطق کا قاعدہ ہے لا هجر فی التصور خیال کو روک نہیں۔ اس کی واضح مثال یہ ہے کہ کسی کے عزیز کو کوئی قتل کر دے تو باوجود مدت دراز گذر جانے بلکہ معافی ہو جانے کے بعد بھی وہ جب اسے دیکھے گا تو اسے اپنے عزیز کا قتل یاد آنے پر صدمہ ہوگا۔ یہ ایک فطرتی بات۔ چونکہ مرزا صاحب نے اعلان کیا تھا کہ ہم (مرزا قادیانی و ثناءاللہ) میں سے جو پہلے مرے گا وہ عنداللہ جھوٹا اور زندہ رہنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا ہوگا، اس فیصلہ مرزا قادیانی کا کا تصورامت مرزا کو سخت ستا تا ہے۔ اس لئے:

وہ بگڑتے ہیں کہ کوئی انہیں کیوں یاد آیا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ شوال ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۳ ص ۵)

لاہوری مرزائیوں کی شرمناک شکست

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

لاہوری مرزائیوں نے اپنے سالانہ جلسہ منعقدہ ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء میں مدثر شاہ احمدی کی تقریر،

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی طرف دعوی نبوت منسوب کرنا افتراء ہے،

پر سوال و جواب کے لئے وقت رکھا، مگر صرف آدھ گھنٹہ۔ حالانکہ یہ مسئلہ قریباً بیس برس سے قادیانی اور لاہوری احمدیوں میں بے طرح الجھ رہا ہے جس پر صدہا صفحات کی کتابیں لکھی گئیں۔ اتنے بڑے معرکۃ الآراء مسئلے پر سوال و جواب کے لئے اتنا قلیل وقت رکھنا ظاہر کر رہا ہے کہ:

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

بہر حال انجمن اہل حدیث لاہور نے بدرا بدر باید رسانید، پر عمل کرنے کے لئے اسی قلیل وقت کو منظور کر لیا مگر مرزائی اور عہد کی پابندی؟ اجتماع ضدین کا معاملہ ہے۔ جب ہم وقت پر ان کے جلسہ میں گئے تو انہوں نے اپنے پیش رو کی سنت موکدہ:

کیا وعدہ ہمیں کر کے مکرنا نہیں آتا؟

کی تقلید میں صاف جواب دے دیا کہ ہم آپ کو صرف پانچ منٹ دے سکتے ہیں۔

آہ! اس وقت کا سماں بھی قابل دید تھا، جب کہ ایک مدعی تہذیب مدعی دیانت وامانت جماعت کو ان کے شائع کردہ پروگرام اور ان کی دستخطی مرسلہ چھٹی کے مندرجہ عہد، ڈھائی بجے سے تین تک تقریر پر سوال و جواب، کی رو سے ان کی اس انوکھی دیانت کا خاکہ اڑا رہے تھے۔ آخر دام میں آئے ہوئے صاحب علم مریدوں کا رنگ دگرگوں دیکھ کر انہیں وقت دینے پر مجبور ہونا پڑا۔ چنانچہ موعودہ وقت کو بحساب ۵،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ منٹ تقسیم کر کے تین تین تقریروں کی اجازت دی گئی۔

مگر بعد میں جب کہ ابھی ہماری دو ہی تقریریں ۵۔۵ منٹ کی ہوئی تھیں اور وقت موعود سے دس منٹ باقی تھے کہ صدر جلسہ مرزائی نے اپنے مناظر کی انتہائی کمزوری اور اہل حدیث مناظر کی واضح فتح اور بین ونمایاں غلبہ اور پبلک کی بدلتی ہوئی حالت کا نقشہ ملاحظہ کر کے قبل از وقت ہی مناظرہ بند کر دیا۔

ہم نے بار ہا انہیں توجہ دلائی کہ آپ وعدہ شکنی نہ کریں۔ آپ کا یہ فعل نہ صرف خلاف قرآن و حدیث ہی ہے، بلکہ تہذیب و دیانت علم وعقل و اخلاق سے بھی بعید ہے۔ مگر انہوں نے عملاً یہی کہا کہ، ہماری تہذیب و دیانت ہمارا مرزائی مشن ہمیں مجبور کر رہا ہے کہ ہم آپ سے وعدہ وفائی نہ کریں، کیوں؟ اس لئے کہ ہمارے مجدد و مسیح موعود کی یہی سنت ہے چنانچہ ۱۹۰۲ء میں ہمارے مجدد (مرزا قادیانی) نے مولانا ثناء اللہ امرتسری صاحب کو قادیان میں آنے اور آکر پیش گوئیوں پر گفتگو کرنے کی دعوت دی مگر جب مولانا صاحب بلائے ناگہانی کی طرح سر پر جا دھمکے تو یہ کہہ کر ٹال دیا کہ :

ہمیں آپ لوگوں سے گفتگو کرنے سے خدا نے روک رکھا ہے۔

بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

ناظرین کرام! آپ حیران ہوں گے کہ آخر یہ لاہوری مرزائی باوجود صدہا ڈینگیں مارنے کہ ہم نے یہ کیا وہ کیا، یورپ میں اسلام پھیلایا، برلن میں اڈا جمایا، قرآن میں تحریف کر کے اسے انگریزی کا جامہ پہنایا، وغیرہ ذالک، مگر نبوت مرزا پر گفتگو کرنے سے کیوں جی چراتے، پیٹھ دکھاتے، سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ جاتے ہیں ؟ اس کا جواب یہی ہے کہ ان کے اکابر سب کے سب مرزا جی پر دل سے معتقد نہیں۔

اب ہم مختصر طور پر اپنے دلائل اور مرزائی نقل کرتے ہیں۔

تقریر معماری نمبرا

ہم نے آیت خاتم النبیین اور فرمان نبوی

سیکون فی امتی ثلاثون.. الحدیث (آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری امت میں تیس جھوٹے اشخاص ہوں گے جو نبوت کا دعوی کریں گے حالانکہ میں خاتم النبیین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں، میرے بعد کوئی نبی پیدا نہ ہوگا)

تلاوت کر کے کہا کہ چونکہ حسب فرمان قرآن وحدیث، بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی پیدا نہ ہوگا، اور مدعی نبوب دجال وکذاب ہوگا، بدیں وجہ لاہوری مرزائی کوشاں ہیں کہ مرزا جی کے دعوی نبوت کو ملیا میٹ کر کے انہیں اسلام کا سچا خادم ظاہر کر کے ان کی مریدی کی آڑ میں کام کریں۔ حالانکہ اگر ایک طرف مرزا جی نے مدعی نبوت کو ملعون، خسر الدنیا والآخرۃ، مسیلمہ کذاب کا بھائی وغیرہ کہا (انجام آتھم) تو دوسری طرف انہوں نے کھلم کھلا نبوت کا دعوی کیا ہے۔ ثبوت ملاحظہ ہو

پہلی دلیل: مرزا جی کا تمسک آیت لو تقوّل علینا بعض الاقاویل .. الآیہ (محمد ﷺ ہم پر جھوٹ باندھتے تو ہم ان کی قطع وتین کر دیتے) ہر ایک جھوٹا مدعی، بہت جلد، موت کے گھاٹ اتر جاتا ہے (شہادۃ الملہمین وانجام آتھم وغیرہ)۔

دوسری جگہ انہوں نے یہ شرط بڑھائی ہے کہ ایسا شخص مدعی نبوت ہونا چاہیے۔ بلکہ مدعی نبوت کے علاوہ کسی دیگر مدعی الہام کی صداقت پر اس آیت سے تمسک کرنے والے کو مرزا صاحب قادیانی نے بے ایمان وغیرہ کہا ہے۔

پھر خود مرزا جی نے اپنے دعوی پر اسی آیت سے تمسک کر کے کہا ہے کہ میں صادق ہوں کیونکہ میں مارا نہیں گیا۔ چنانچہ ان کے الفاظ یہ ہیں:

> میں نے اپنے رسالہ اربعین میں شائع کیا ہے کہ مجھ کو کاذب کہنے والے سوچیں کہ یہ ہر ایک پہلو سے فضل خدا کا جو مجھ پر ہے ممکن نہیں کہ بجز نہایت درجہ کے مقرب اللہ کے کسی معمولی ملہم پر ہو سکے ..
>
> خدا کی ساری پاک کتابیں گواہی دیتی ہیں کہ مفتری جلد ہلاک کیا جاتا ہے اس کو وہ عمر ہرگز نہیں ملتی جو صادق کو مل سکتی ہے تمام صادقوں کا بادشاہ ہمارا نبی محمد ﷺ ہے اس کو... تیئس برس کی عمر ملی۔ یہ عمر قیامت تک صادقوں تک پیمانہ ہے۔ (ضمیمہ اربعین نمبر ۴)
>
> ۲۔ خدا تعالی کی تمام پاک کتابیں اس بات پر متفق ہیں کہ جھوٹا نبی ہلاک کیا جاتا ہے اب اس کے مقابل پر یہ پیش کرنا کہ اکبر بادشاہ نے نبوت کا دعوی کیا، یا روشن دین جالندھری نے دعوی کیا ... اور وہ ہلاک نہ ہوئے۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے۔ یہ دوسری حماقت ہے جو ظاہر کی جاتی ہے بھلا اگر یہ سچ ہے..تو پہلے ان لوگوں کی تحریر سے ان کا دعوی ثابت کرنا چاہیے اور وہ الہام پیش کرنا چاہیے جو الہام انہوں نے خدا کے نام پر لوگوں کو سنایا یعنی یہ کہا کہ ان لفظوں کے ساتھ میرے پر وحی نازل ہوئی کہ میں خدا کا رسول ہوں۔اصل لفظ ان کی وحی کے کامل ثبوت کے ساتھ پیش کرنے چاہییں کیونکہ ہماری تمام بحث وحی نبوت میں ہے...غرض پہلے تو یہ ثبوت دینا چاہیے کہ کون سا کلام الٰہی اس نے پیش کیا ہے جس نے نبوت کا دعوی کیا ہے..

جب تک ایسا ثبوت نہ ہو تب تک بے ایمانوں کی طرح قرآن شریف پر حملہ کرنا اور آیت لو تقول کو ہنسی ٹھٹھے میں اڑانا ان شریر لوگوں کا کام ہے جن کو خدا تعالیٰ پر بھی ایمان نہیں صرف زبان سے کلمہ پڑھتے ہیں اور باطن میں اسلام سے بھی منکر ہیں۔ (ضمیمہ قادیانی اربعین نمبر۳۔۴ص ۱۱)

یہ تحریر صاف شاہد ہے کہ آیت لو تقول سے استدلال صرف مدعی نبوت کے حق میں ہوسکتا ہے کسی دوسرے ملہم کے متعلق اس سے استدلال کرنا بے ایمان بلکہ دہریہ کا کام ہے۔اور خود مرزا جی نے اس آیت سے اپنی نبوت اور نبوت بھی کوئی گھٹیا نہیں، بلکہ اسلامی اصطلاحی مذکورہ قرآن نبوت پر دلیل پکڑی ہے لہذا یا تو آج آپ لوگ تسلیم کریں کہ مرزا صاحب دعوی نبوت تھا یا یہ کہ مرزا صاحب بے ایمان دہریے تھے کہ انہوں نے غیر نبی ہو کر اس آیت سے تمسک کیا جو مدعیان نبوت کے متعلق ہے۔

دوسری دلیل:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ایک مرید سے پوچھا گیا کہ کیا مرزا جی مدعی رسالت ہیں اس نے جواب دیا کہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ شعر ہے:

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب
ہاں ملہم استم و ز خداوند منذرم

یہ واقعہ اس شخص نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے گوش گذار کیا تو مرزا صاحب قادیانی نے کہا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا ہے جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیے اور کسی قسم کا خوف کرنا اہل حق کا قاعدہ نہیں۔ صحابہ کرام کے طرز عمل پر نظر کرو۔ بادشاہوں کے درباروں میں گئے اور جو کچھ ان کا عقیدہ تھا وہ صاف صاف کہہ دیا اور حق کہنے سے ذرا نہیں جھجکے۔ جبھی تو
لا یخافون لومۃ لائم کے مصداق ہوئے۔
ہمارا دعویٰ ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں دراصل یہ نزاع لفظی ہے۔ خدا تعالیٰ جس کے ساتھ ایسا مکالمہ مخاطبہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بہت بڑھ کر ہو، اور اس میں پیش گوئیاں بھی کثرت سے ہوں، اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں (مگر یہ) نبوت تشریعی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کرے اور نئی کتاب لائے ایسے دعویٰ کو ہم کفر سمجھتے ہیں۔
بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے جن سے موسوی دین کی شوکت و صداقت کا اظہار ہو۔ وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے۔
بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے اور کون سا امتیازی لفظ ہے جو دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے ...آپ کو سمجھانا تو یہ چاہیے تھا کہ وہ کس قسم کی نبوت کے مدعی ہیں۔ ہمارا مذہب تو یہ ہے کہ جس دین میں نبوت کا سلسلہ نہ ہو وہ مردہ ہے۔ یہودیوں عیسائیوں ہندوؤں کے دین کو جو ہم مردہ کہتے ہیں تو اسی لئے کہ ان میں اب کوئی نبی نہیں ہوتا اگر اسلام کا بھی یہی حال ہوتا تو پھر ہم بھی قصہ گو ٹھہرتے ...آخر کوئی امتیاز بھی تو ہونا چاہیے ... معمولی ایک دو خوابوں یا الہاموں سے کوئی مدعی رسالت ہو تو وہ جھوٹا ہے ہم پر کئی سال سے وحی نازل ہو رہی ہے ...اس لئے ہم نبی ہیں۔

(اخبار بدر قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۲)

منشی معمار فرماتے ہیں کہ ہماری اس تقریر کا مرزائی مناظر نے کوئی معقول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب نہ دیا۔ صرف نامعقول یہ عذر کیا کہ اخبار بدر والی تحریر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ڈائری ہے جو مستند نہیں ہوسکتی۔ مرزا جی کا دعوی ظلی بروزی مجازی وغیرہ نبوت کا تھا، چنانچہ اس قسم کی چند تحریرات مرزا قادیانی پڑھ کر سنائیں۔

تقریر معماری نمبر۲

جواباً ہم نے اپنی دوسری تقریر میں عرض کیا کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب نے دوسری تحریرات میں اپنی نبوت کو مجازی وغیرہ کہا ہے تو ہم اس کے جواب دہ نہیں۔ یہ مرزا صاحب قادیانی سے پوچھئے گا کہ آپ کی تحریرات میں اختلاف کیوں ہے؟ کہیں حضور دماغی مرض میں مبتلا تو نہ تھے؟

صاحب من! اگر مرزا جی نے اپنی نبوت کو محض مجازی بطور استعارہ وغیرہ قرار دیا ہے تو ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ:

بغیر کسی جدید شریعت اس طور کا نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔

(اشتہار ایک غلطی کا ازالہ۔ ص۴)

الغرض اس قسم کے بیسیوں اختلافات ان کے کلام میں موجود ہیں جن کے جواب دہ بھی آپ ہیں ہمارا فرض یہ تھا کہ حسب دعوی خود مرزا جی کے اقوال سے ان کا دعوی نبوت دکھا دیں جو ہم نے دکھا دیا ہے۔

باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ ڈائری مستند نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ڈائری آپ کے اس کو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی مجلس احباب میں جو وقتاً فوقتاً گفتگو کیا کرتے تھے جسے ان کے راسخ مرید جو بقول مرزا صاحب صحابہ، صحابہ رسول میں داخل ہیں (معاذ اللہ۔ چہ نسبت خاک را بہ عالم پاک) ملاحظہ ہو صفحہ ۱۷۱ خطبہ الہامیہ، اسی وقت قلم بند کر لیتے پھر اخباروں میں شائع کر دیتے۔

پس میں بلکہ جملہ اہل علم مومن آپ کے اس عذر کی علت سمجھنے سے قاصر ہیں کہ یہ ڈائری کیوں غیر مستند قرار دی گئی۔ کیا مرزا جی کے مرید کوئی منافق تھے کہ وہ عمداً غلط باتیں مرزا جی کے نام سے منسوب کر کے انہیں شائع کر دیتے تھے۔ پھر کیا کبھی مرزا جی نے اس ڈائری کے متعلق کوئی اعتراض اٹھایا ہے؟ اگر ان باتوں سے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں تو پھر انکار کیوں ؟ کیا آنحضرت ﷺ کی احادیث جن کو آپ بلکہ جملہ اہل اسلام مستند نبویہ مانتے ہیں، حضور نے خود تحریر کی ہیں ۔نہیں وہ صحابہ کی روایات سے ہی مسلّم و مقبول و معمول بہاء ہیں ۔ (مرزا کا شعر ہے:

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو)

پس کوئی وجہ نہیں کہ آپ احادیث مرزا کو (جو ومایںطق عن الھوی.. الآیہ کا مدعی تھا (اربعین نمبر ۳ ص ۴۳) غیر مستند کہیں ۔ یہ سب عذر ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، کے مصداق ہیں ۔ پھر ہم نے تو مرزا جی کی خودنوشت تحریر اربعین سے بھی ان کا دعوی نبوت ثابت کر دیا جس کا کوئی جواب آپ نے نہیں دیا ۔ اور ہم اس قسم کی بیسیوں تحریریں پیش کر سکتے ہیں مگر افسوس ہے کہ آپ نے وقت ہی نہیں رکھا ۔

ہاں یہ جو آپ نے کہا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت محض ظلی تھی سو اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا جی نبوت دو طرح کی مانتے تھے ۔ ایک کتاب و شریعت والی جس کا نام ان کی اصطلاح میں، حقیقی نبوت، اور، مستقل نبوت، وغیرہ تھا ۔ دوسری بغیر شریعت کے نبوت جو رسول صاحب شریعت کی اتباع سے حاصل ہو ۔ قادیانی مرزا جی کا دعوی سوائے چند تحریرات کے اسی نبوت کا تھا جسے وہ ظلی کہتے تھے حاصل یہ کہ ظلی نبوت با صطلاح مرزا قادیانی یہ ہے کہ جو صاحب شریعت رسول کے فیض سے حاصل ہو ۔ (ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی ۔ص ۲۸)

اور یہ نبوت کوئی گھٹیا یا ناقص نہیں بلکہ بقول مرزا صاحب قادیانی یہ نبوت بعینہ ایسی ہے جیسی انبیاء بنی اسرائیل کی جن کے متعلق قرآن کریم میں لکھا ہے

انا انز لنا التوراۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیو ن ..ا لآ یہ

ہم نے تورات اتاری جس میں نور اور ہدایت تھی جس پر نبی حکم کرتے رہے

چنانچہ اخبار الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء میں مرزا صاحب کا فرمان مسطور ہے:

حضرت موسی کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے ۔

پس یہ جواب تمہارا محض ضد پر مبنی ہے ۔

حاصل یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اسی قسم کی نبوت کے مدعی تھے جو بنی اسرائیل کے ہزار ہا انبیاء کو ملی تھی ۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ کے بعد مدعی نبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بموجب حدیث شریف دجال وکذاب ہے۔

حضرات! یہ ہیں ہمارے وہ مختصر دلائل جو ہم نے جلسہ مرزائیہ لاہور میں پیش کیئے جس کا کوئی تسلی بخش جواب مرزائی مناظر نہ دے سکا اور نہ ہی دے سکتے ہیں ولوکان بعضھم بعض ظھیرا۔ چنانچہ اس کمزوری کو محسوس کر کے صدر جلسہ نے قبل از وقت مناظرہ بند کر دیا۔ فللہ الحمد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں؛

ہم تو اس مناظرہ کی کامیابی، پیغام صلح کے ایک فقرے سے سمجھ گئے تھے کہ:

ایک جاہل اہل حدیث مناظرہ کو آیا۔

بالکل سچ ہے جو مرزا جی کو نہ مانے وہ عالم کیسے ہو سکتا ہے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۳ ص ۶۔۸)

بہائی دعوی نمبر ۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ دو پرچوں میں یہ سلسلہ چلا آ رہا ہے۔ اس سلسلہ سے ہماری غرض یہ ہے کہ ناظرین معلوم کر سکیں کہ غلط راہ چلنے والے اپنی غلطی کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کتنی کوششیں کرتے ہیں۔ حکماء نے یہ بات بالکل سچ کہی ہے کہ ایک جھوٹ کو صحیح ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ آج کے مضمون کی قسط پہلی دو قسطوں سے بھی زیادہ پر لطف ہے۔ اس میں شیخ بہاء کے ظہور کا وقت بتایا ہے پس ناظرین بغور پڑھیں۔

وقت ظہور کی کیفیت:

وقت ظہور موعود کی کیفیت کتب مقدسہ اور قرآن مجید میں جا بجا بیان کی گئی ہے مثلاً ایک جگہ فرماتا ہے

یوم یدع الدّاع الی شیء نکر۔ خشّعاً ابصارھم یخرجون من الاجداث کانّھم جراد منتشر۔ مھطعین الی الدّاع یقول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکافرو ن ھذا یو م عسِر۔(القمر : ۵۔۸)۔

ترجمہ: جب داعی الٰہی ایک انوکھی چیز کی طرف بلائے گا لوگوں کی نظریں حیرت زدہ ہوں گی لوگ اپنی پستی کے گڑھوں سے نکل کر ٹڈی کی طرح پھیل جائیں گے وہ داعی الٰہی کی طرف ہمکتے ہوں گے اہل حجاب منکر کہیں گے یہ سخت دن ہیں۔ (بہائی میگزین ص۲۰ نومبر ۱۹۳۴ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: ناظرین اسلامی طریق پر آیت مرقومہ کا ترجمہ یوں کیا جاتا ہے:

(قیامت اس روز ہوگی) جس روز لوگ ایک غیر معروف چیزی طرف بلائے جائیں گے ان کی آنکھیں نیچے کی طرف جھکی ہوں گی قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹڈی دل (کی طرح) پھیلے ہوں گے وہ بلانے والے کی طرف دوڑے چلے آئیں گے کافر اس روز کہیں گے کہ یہ دن بہت سخت ہے۔

اس آیت کا سیاق سباق کہہ رہا ہے کہ اس میں قیامت کا ذکر ہے مگر بہائی لوگ اس کو شیخ بہاء اللہ پر جس طرح چسپاں کرتے ہیں وہ سننے کے لائق ہے۔ ناظرین غور سے سنیں۔

آج داعی الٰہی حضرت بہاء اللہ جس چیز کی طرف بلا رہے ہیں وہ نئی اور عجیب چیز ہے جسے قبول کرنے میں لوگوں کو اچنبا سا معلوم ہوتا ہے۔ پرانی شریعت کا دورہ ختم ہو جانا اور نئی شریعت کا آجانا لوگوں کی سمجھ میں مشکل سے آتا ہے۔ اس تبدیلی سے آسمان زمین بدل جاتے ہیں اور حقیقۃً انسان ایک نئے عالم میں پہنچ جاتا ہے۔ جبھی تو عقلیں حیران اور آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ جاتی ہیں۔ ایک طرف تو یہ حال ہے دوسری طرف تمام اقوام عالم میں ہلچل ہے۔ ہزاروں سال کی مردہ قوموں کے قالب میں بھی حرکت پیدا ہو رہی ہے پست سے پست جماعت بھی اپنے ذلت وپستی کے قعر ہلاکت سے اٹھ رہی ہے تمدن کی رفتار زوروں پر ہے تمام ممالک میں پرے باندھ کر مزدور اور زندگی کی جدو جہد میں شامل ہونے والے نکل رہے ہیں یہ سب کچھ ظہور جلوہ قدرت کے آثار واثرات ہیں (رسالہ مذکور ص۲۰۔۲۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ساری تقریر کا جواب خود قرآن شریف کی دوسری آیت دے رہی ہے جس میں ارشاد ہے

یو مئذ یتبعون الداعی لا عو ج له (طٰہٰ:۱۰۸)

اس روز سب لوگ اس داعی کی آواز کو قبول کریں گے اس میں ذرہ کجی نہ ہوگی۔

اگر داعی سے مراد شیخ بہاء اللہ ہیں تو بتایئے اس کی آواز کو سب لوگوں نے قبول کرلیا۔ کیا اس آواز کے قبول کرنے میں کسی کو غلطی نہیں لگی؟ آج دنیا کے سب لوگ بہائی آواز کے پیچھے جارہے ہیں؟ اگر جارہے ہیں تو پھر اس مضمون نگاری کی ضرورت ہی کیا ہے؟ (آہ! کیسی جی خوش کرنے کی بات ہے)

اس کی مثال: مرزا صاحب غلام احمد قادیانی دعوی کیا تھا کہ شیطان سب نبیوں کے زمانہ میں ادھر اودھر پھدکتا پھرتا رہا، مگر میرے زمانے میں قتل ہوگیا کیونکہ میرے زمانے میں اس کا قتل ہونا مقدر تھا (مقولہ مرزا مندرجہ الحکم ۱۴ جنوری ۱۹۳۵ء ص ۴)

کیا ہی اچھا شاعرانہ تخیل ہے۔ اس پر پوچھا گیا کہ پھر دنیا میں گمراہی کیوں ہے؟ جواب ٹاں ٹاں فش

ہم نہیں سمجھتے کہ فاضل بہائی اڈیٹر نے یہ کیا لکھ دیا ہے کہ، تمدن کی رفتار زوروں پر ہے۔

آج کل کے تمدن کو بغور دیکھنے والا سمجھ دار طبقہ مسلمان ہو، یا ہندو، انگریز ہو، یا فرنچ، رو رہا ہے اور اس تمدن کو تباہی اور بربادی جانتا ہے۔ یہ کیا تمدن ہے کہ عورتیں اور مرد کیا منکوحہ کیا غیر منکوحہ سب کے سب یکجا پھریں۔ مہذب طبقہ کے مرد غیر منکوحہ عورتوں کے گلے میں ہاتھ ڈال کر منہ سے منہ ملا کر ناچ کریں۔ بیبا کانہ ایک دوسرے سے ملیں۔ ہوٹلوں میں ہر قسم کے سامان عیش مہیا ہوں۔ حتی کہ مسافروں کے سامنے جوان لڑکیاں برہنہ کھڑی ہو جائیں جن کو وہ پسند کریں (آئینہ سکندری مصنفہ بابو امّا شنکر)۔ ربڑ کی مکشوفات عام طور پر فروخت ہوں مجردات کے لئے ربڑ کے آلات مہیا ہوں۔ غرض مولانا حالی مرحوم کی اس رباعی کا پورا مظاہرہ ہو

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی نہ رہے گا کوئی انساں میں عیب
ہو جائیں گے چھل چھلا کے سب عیب ہنر

کیا یہ تمدن باعث شرم ہے یا موجب مسرت؟ ہاں ایک مذہبی مبلغ ہونے کی حیثیت سے آپ کا فرض یہ تھا کہ آپ دنیا کی مذہبی اور اخلاقی ترقی دکھاتے نہ کہ یورپ کے مخرب اخلاق تمدن اور خلاف مذہب چال چلن کو بطور مثال پیش کرتے۔ سچ تو یہ ہے کہ موجودہ تمدن اگر شیخ بہاء اللہ کی صداقت کی دلیل ہے تو ان کی تکذیب کے لئے کسی اور دلیل کی حاجت نہیں۔

فاضل بہائی اڈیٹر صاحب نے حسب عادت اپنے دعویٰ پر ایک حوالہ بائیبل سے بھی دیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں کہ:

تم اگلی چیزوں کو یاد نہ کرو اور قدیم باتوں کو سوچتے نہ رہو، دیکھ میں ایک نئی چیز پیدا کروں گا اور اب وہ نمود ہوگی (یسعیاہ باب ۴۳)

اس حوالے کا جواب خود اس مقام کی ساری عبارت ہے جو اس طرح مرقوم ہے:

تم اگلی چیزوں کو یاد نہ کرو اور قدیم باتوں کو سوچتے نہ رہو۔ دیکھ میں ایک نئی چیز پیدا کروں گا اب وہ نمود ہوگی۔ کیا تم اس پر ملاحظہ نہ کرو گے۔ ہاں میں بیابان میں ایک راہ اور صحرا میں ندیاں بناؤں گا۔ دشت کے بہیمے، گیدڑ اور شترمرغ مری تعظیم کریں گے کہ میں بیابان میں پانی اور صحرا میں ندیاں موجود کروں گا کہ وے میرے لوگوں کو میرے برگزیدوں کو پینے کے لئے ہوویں میں نے ان لوگوں کو اپنے لئے بنایا وے میری ستائش کریں گے

(یسیعاہ۔ باب ۴۳)

ناظرین بغور دیکھئے کہ اس عبارت کو شیخ بہاء اللہ کی آمد سے کچھ دور کا تعلق بھی نہیں۔ بتایئے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کی آمد سے کس بیابان اور صحرا میں ندیاں جاری ہوئیں۔ وہ بے چارہ تو جہاں گیا، قید و بندہی میں گزارتا رہا۔ یہاں تک کہ قید ہی میں انتقال کر گیا۔

ہاں ہم بتاتے ہیں کہ یہ پیش گوئی صحرائے عرب میں بزمانہ خلیفہ ہارون رشید نہر زبیدہ وغیرہ بننے سے پوری ہوگئی جس نہر سے سارا صحرائے عرب تر و تازہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا ہے اور آئندہ بھی ہوتا رہے گا۔له الحمد

(ہفت روزہ اہل حدیث یکم فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۵۳ھ ص ۳۔۴)

آخری فیصلہ پیش گوئی تھا

(ہے کوئی جو سامنے آئے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہمارا بہت پرانا دعوی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ پیش گوئی تھا۔ پیش گوئی کیا ہوتی ہے؟ یہی نا کہ آئندہ زمانے میں فلاں کام ہوگا۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۳۴ء میں اس کا ذکر آیا تھا۔ جس پر قادیانی اخبار فاروق کے ایک نامہ نگار نے اعتراض کیا ہے۔ جسکے الفاظ یہ ہیں:

'اخبار اہل حدیث ۲ نومبر ۱۹۳۴ء میرے سامنے ہے اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے لکھا ہے مرزا صاحب قادیانی نے اپنی وفات سے پہلے میرے مرنے کی پیشگوئی کی تھی۔ مگر بحکم خدا آج ۲۶ سال ان کو انتقال کئے ہوئے ہوگئے اور خادم آج تک باذنہ تعالی زندہ ہے۔ (ص ۳ کالم ۳)۔

کیا یہ صریح غلط بیانی اور جھوٹ نہیں۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب میں دم خم ہے اور واقعی انہوں نے سچ بولا ہے اور لوگوں کو دھوکہ نہیں دیا تو وہ بتلائیں اور اپنی اخبار میں جلی حروف میں شائع کریں کہ وہ پیش گوئی کہاں ہے۔ اور کس کتاب یا کس اشتہار وغیرہ میں درج ہے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ قرآن مجید میں ایک انعام ان کے لئے مقرر ہے جو لعنة الله على الكاذبين کے الفاظ میں درج ہے۔ اور وہ یہ بھی یاد رکھیں کہ اگر وہ اس (مزعومہ) پیش گوئی کو تلاش کرتے کرتے مر بھی جائیں تب بھی یہ پیش گوئی ان کو کسی جگہ سے نہیں مل سکتی ولو کان بعضهم لبعض ظهيراً'

(فاروق قادیان ۱۴۔ جنوری ۱۹۳۵ء ص ۵)۔

(حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں) سب سے پہلے اعلان مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کو دیکھنا چاہیے۔ اس میں یہ فقرہ ہے

'اگر میں کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ (مولوی ثناء اللہ) اپنے ہر ایک پرچے میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا' (اشتہار آخری فیصلہ)۔

بتائیے یہ جملہ شرطیہ ہے یا نہیں؟

اور جملہ شرطیہ، جملہ خبریہ کی قسم ہے یا نہیں؟

یقیناً ہے۔ اور یہ ہے میری ایک دلیل۔

پھر میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان خود لکھتے ہیں:

'جب حضرت اقدس (مرزا صاحب قادیانی) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالی نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو یہ ایک وعید کی پیشگوئی ہو گئی'۔ (مقولہ محمود در رسالہ تشحیذ الاذہان جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

یہ ہے میرے اس دعوے کی دوسری دلیل کہ اشتہار آخری فیصلہ ایک پیش گوئی تھی جو بالکل سچی نکلی۔

ہمارے خیال میں یہی ایک پیش گوئی ہے جو حرف بحرف پوری ہوئی ورنہ دوسری پیش گوئیاں تو ایسی ہیں کہ ان پر مخالفوں کے اعتراضات کی ایسی بھرمار ہے کہ احمدیوں کو سر کھجانے کی فرصت نہیں۔

کیا ہے کوئی! جو دلیل کے ساتھ ہمارے دلائل کا جواب دے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۴ ص ۴-۵)

بہائی دعوی نمبر ۴

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچوں میں ظاہر کیا گیا ہے کہ بہائی لوگوں کا غلو در بارہ شیخ بہاء اللہ بتانے کے لئے یہ جوابی سلسلہ شروع ہوا ہے۔ ہم بہائیوں یا مرزائیوں کو اس سے منع نہیں کر سکتے کہ وہ اپنے اپنے مطبوع کے کمالات اور عجائبات لوگوں کو سنا کر اپنی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترغیب نہ دیں، مگر جب یہ لوگ قرآن مجید کی آیات اور معانی پر ناجائز قبضہ کرتے ہیں تو مجبور ہو کر ہم بھی اس کو ناجائز تصرف جان کر مزاحمت کرتے ہیں۔

گذشتہ پرچوں سے ہم بہائیوں اور مرزائیوں کے غلو کی مثالیں بتاتے آئے ہیں، آج ہم سلسلہ ہذا کا چوتھا نمبر ہدیہ ناظرین کر کے اسے بغور پڑھنے کی سفارش کرتے ہیں۔

روح کا ظہور:

خداوند نے فرمایا: میں اپنی روح تم میں ڈالوں گا۔

اور فرمایا: میں اپنی روح سارے بشر پر ڈالوں گا۔

انجیل میں فرمایا: جب وہ روح حق آئے گا تو وہ تمہیں سب باتیں بتائے گا۔

ان آیات میں اسی موعود محبوب کو روح، یا روح حق، کہا گیا ہے جسے بہاء اللہ کہا گیا ہے۔

روح، کے لفظ سے قرآن مجید میں بھی ظہور موعود کی خبر دی گئی ہے سورۃ النباء میں فرمایا

یو م یقوم الروح و الملا ئکۃ صفّا لا یتکلّمون ا لّا من ا ذن لہ الرّ حمن قا ل صوا با۔ (النبا:۳۸)

جب روح کا قیام وظہور ہوگا اور ملائکہ بر پا ہوں گے ملائکہ میں سے کوئی اذن رحمٰن کے بغیر کلام نہیں کرے گا اور کلام کرے گا تو درست کرے گا

انجیل میں ہے:

میری اور بھی باتیں ہیں مگر تم ابھی ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ روح الحق آئے گا تو تمہیں تمام باتیں بتائے گا وہ اپنی طرف سے کچھ نہ کہے گا بلکہ جو کچھ سنے گا وہ کہے گا اور تمہیں خبر دے گا۔ (یوحنا باب ۱۶)

پس تورات انجیل قرآن میں جو روح الحق کے ظہور کی بشارت دی گئی تھی آج حضرت بہاء اللہ کے ظہور سے پوری ہوئی اور اعلان ہو چکا ہے

قد جاء روح الحق لیر شدکم الی جمیع الحق (کتاب مبین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روح الحق آ گیا ہے تا کہ وہ تمام حق کی طرف تمہیں راہ دکھائے

اب تمام طالبان حقیقت کا فرض ہے کہ اپنے محبوب موعود کو شناخت کریں اور روح حق سے نئی زندگی حاصل کریں (بہائی میگزین نومبر ۱۹۳۴ء ص ۲۲۔۲۳)

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قرآن مجید کے سیاق سباق کو سامنے رکھ کر اس آیت کے معنی کئے جائیں تو بقول نواب محسن الملک مرحوم یہ کہنا پڑے گا کہ جو تشریح بہائی صاحب نے کی ہے وہ خدا کے علم میں بھی نہیں۔ سیاق وسباق سمجھنے کے لئے ہم آیات ذیل نقل کرتے ہیں

یو م یقو م الرّوح و الملا ئکۃ صفّا لا یتکلّمو ن ا لّا من اذن له الرّ حمن و قال صوا با ۔ ذلك الیو م الحقّ فمن شاء اتّخذ الی ربّه مآبا۔ انّا انذ ر نا کم عذا با قریباً یو م ینظر المرء ما قدّ مت یداہ و یقو ل الکا فر یا لیتنی کنت ترا با۔ (النبا: ۳۸۔۴۰)

جب کہ جبریل اور (اور) فرشتے اس کے حضور میں صف بستہ کھڑے ہوں گے کسی کے منہ سے بات تو نکلنے ہی کی نہیں مگر جسکو (خدائے) رحمٰن اجازت دے اور وہ بات بھی معقول کہے یہ (وہ) دن (ہے جس کا ہونا) برحق ہے تو جو چاہے اپنے پروردگار کے پاس اپنا ٹھکانہ بنا رکھے (لوگو) ہم نے تم کو (قیامت کے) عذاب سے ڈرایا ہے جو عنقریب آنے والا) ہے کہ اس دن آدمی ان اعمال کو دیکھے گا جو اس نے اپنے ہاتھوں (گویا زاد آخرت بنا کر) بھیجے ہیں، اور (اس دن) کافر چلا اٹھے گا کہ اے کاش میں مٹی ہوتا۔

اس سارے اقتباس میں (یو م) دو دفعہ مذکور ہے۔ کچھ شک نہیں کہ نحوی قاعدے کی رو سے دوسرا یو م پہلے سے بدل ہے۔ پہلا یو م اگر (انّ للمتقین مفازا) کے ربط سے متعلق ہے تو دوسرا بھی اسی سے ہے۔ اس صورت میں معنی یہ ہوں گے کہ جس روز نیک لوگوں کو اعمال صالحہ کا بدلہ ملے گا اس روز روح اور فرشتے سب کھڑے ہوں گے اس روز کوئی کسی کے کام نہ آئے گا۔

یہ مضمون ایسا صاف ہے کہ قرآن شریف کی دوسری کئی ایک آیات اس پر شہادت دیتی ہیں اور اگر یوم اول (لا یتکلمو ن) کے متعلق ہے تو دوسرا بھی چونکہ بدل ہے وہ مع اپنے مضاف الیہ کے سب اسی کے ساتھ لگ جائیں گے۔ پس معنی یہ ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے کہ جس روز روح اور فرشتے کھڑے ہوں گے یعنی جس روز ہر آدمی اپنے آگے بھیجے ہوئے اعمال کا بدلہ دیکھے گا اور کافر کہے گا ہائے میں مر کر مٹی ہو گیا ہوتا اس روز فرشتے مع روح بغیر اذن خدا کے کلام نہ کر سکیں گے۔

دونوں صورتوں میں مضمون صاف ہے کہ یہاں یوم سے مراد یوم الحشر و النشر ہے جسکا دوسرا نام یوم القیامت ہے

پس بعد توضیح کے ہم پوچھتے ہیں کیا آج بلکہ آج سے بیاسی (۸۲) سال قبل بروز: یوم ظہور اللہ، دنیا کے نیک و بد لوگوں نے اپنے اپنے اعمال نیک و بد کا بدلہ پا لیا تھا؟ غالباً کوئی نہ کہے گا پھر آیات قرآنیہ متعلقہ قیامت کو بہاء اللہ کے ظہور سے ملانا بالکل اس تاویل کے مشابہ ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے کی ہے جس کے الفاظ درج ذیل ہیں

له الحمد فی الاولی و الآخرة اس (اللہ) کی حمد ہے اول اور آخر اس میں اشارہ ہے دو احمدوں کی طرف اول ان میں کا احمد مصطفیٰ ہے دوسرا احمد آخر الزمان ہے جو مسیح اور مہدی خدا کی طرف سے آیا ہے (یعنی مرزا) یہ نکتہ، رب العالمین، سے مستنبط ہوتا ہے۔ (اعجاز المسیح ۱۳۴۔۱۳۵)

کیا کوئی ہے کہ قرآن میں ایسی نکتہ آفرینی کر سکے جیسی یہ دونوں گروہ کر رہے ہیں۔ ایسی نکتہ آفرینی پر ہم ان دونوں گروہوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ کوئی نیا قرآن بنائیں جس میں ایسے باریک نکتے درج ہوں۔ مہربانی کر کے پرانے قرآن پر ہاتھ صاف نہ کریں تو ہم آپ کے مشکور ہوں گے۔ اور اگر اس پرانے قرآن کو مان کر اس میں ایسی نکتہ آفرینی کریں گے تو ہم مجبوراً مندرجہ ذیل شعر آپ کی نذر کریں گے

کیے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا ناخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

مدیر بہائی میگزین نے انجیل کی جس عبارت کو پیش کیا ہے ہم وہ عبارت آگے پیچھے سے ملا کر ساری پیش کرتے ہیں (بقول یوحنا) حضرت مسیح فرماتے ہیں:

میں تمہیں سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہے کیونکہ اگر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ جاؤں تو تسلی دینے والا تم پاس نہ آوے گا پر اگر میں جاؤں تو میں اسے تم پاس بھیج دوں گا اور وہ آن کر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گا گناہ سے اس لئے کہ وے مجھ پر ایمان نہیں لائے راستی سے اس لئے کہ میں اپنے باپ کے پاس جاتا ہوں اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے، عدالت سے اس لئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہے میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں ساری سچائی کی راہ بتا دے گی اس لئے کہ وہ اپنی نہ کہے گی لیکن جو کچھ وہ سنے گی سو کہے گی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی وہ میری بزرگی کرے گی۔ (یوحنا۔ باب ۱۶)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اس ساری عبارت کی جان ایک ہی لفظ عدالت ہے جسکا مضمون صاف ہے کہ وہ موعود روح منصب عدالت پر فائز ہو گی یعنی وہ دنیا میں حکومت کرے گی۔

اس تشریح کے بعد ہمیں دیکھنا ہے کہ دو روحوں (عربی اور ایرانی) میں سے کون سی روح دنیا میں تخت حکومت پر پہنچی ہے۔ ہم اس کا جواب وہی دیں گے جس پر نہ صرف دنیا کے کل مورخین اور عقلاء بلکہ صبیان بھی متفق ہیں کہ وہی روح تخت حکومت پر پہنچی جسکے نام کے ساتھ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا جاتا ہے فداہ ابی و امی اس کے مقابلے میں دوسری روح (بہاء اللہ ایرانی) نہ صرف ماتحت رہی بلکہ مقہور بلکہ ہمیشہ کیلئے محبوس رہی یہاں تک کہ اس دنیا سے رخصت ہوگئی۔

نوٹ: عیسائی اس روح سے مراد وہ روح لیتے ہیں جو مسیح کے حواریوں پر اتری جس نے ان کو الہام کیا اور انہوں نے الہامی ہو کر اناجیل لکھیں۔ بے شک وہ ایسا اعتقاد رکھیں، ہمیں اس سے کیا؟ مگر جناب مسیح کے الفاظ کو نہ بگاڑیں کہ:

وہ روح عدالت سے تقصیر وار ٹھہرائے گی۔

ناظرین کرام! شیرخوار بچے کے سامنے بھی تین عورتیں کھڑی کی جائیں ایک اس کی ماں اور دو دوسری، وہ بچہ اپنی ماں کو پہچان کر اسی کی طرف جائے گا۔ کس دلیل سے؟ وہ جانتا ہے اور صحیح جانتا ہے ٹھیک اسی طرح ہمارے سامنے تین روحیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑی ہوں ۔ا۔ روح حواریان ۔۲۔ روح محمدی ۔ ۳ ۔ روح بہاء اللہ ایرانی
ہم حضرت مسیح کی تعلیمی روشنی میں ساف سمجھ لیں گے کہ اس سے مراد روح محمدی ہے کیونکہ ان تینوں میں سے علاوہ نبوت کے عدالت کرنے والی وہی روح ہے ۔کیا سچ ہے

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۳ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۵ ص ۵۔۷)

جدید نبی کا اعلان : قادیانی اور لاہوری خبردار!

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں :
بڑوں کی باتوں میں چھوٹوں کو دخل دینا مناسب نہیں ایک طرف حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں جن کا ارشاد ہے :

آدمم نیز احمدِ مختار در برم جامہ ہمہ ابرار

دوسری طرف مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیاں ضلع راولپنڈی (پنجاب) ہیں، جو مرزا غلام احمد صاحب کے مرید خاص ہونے کے علاوہ منصب نبوت پر بھی فائز ہیں ۔آپ نے فرمایا ہے کہ میں (فضل خاں) اور مرزا صاحب دونوں یتیم ہیں ۔
یہ راز ہم ادنی درجے کے لوگوں کی فہم سے بہت بلند ہے ۔ناظرن حیران نہ ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی تو پوتوں پڑوتوں والے تھے، اور مولوی فضل خان بھی اسّی (۸۰) سالہ بزرگ ہیں، یہ دونوں یتیم کیسے ہو گئے ۔اس حیرانی کا جواب ہم آگے چل کر دیں گے ۔جب مولوی فضل خان صاحب کی اصل عبارت پڑھ لیں گے ۔
مولوی فضل خان (جدید نبی) نے کئی ایک انکشافات کیئے ہیں جو خاص انہی کا کام ہے ۔ان کے سوا کسی دوسرے کا نہیں ۔مثلاً قادیان میں جو بہشتی مقبرہ بنا ہے، اس کے نیچے ہم دونوں یتیموں (مرزا اور فضل خان) کا خزانہ مدفون ہے جس کا ذکر سورہ کہف میں ہے جس کا ترجمہ تیرہ سو سال سے آج تک برابر غلط ہوتا ہوتا چلا آیا ہے ۔بہرحال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ چند انکشافات ہیں جو سب سے پہلے سننے کے لائق ہیں پھر آپ کے اعلان کا صحیح مطلب ذہن نشین ہو سکے گا۔

۱۔ مرزا صاحب متوفی یتیم تھے

۲۔ میں (فضل خان) ان کا بھائی انہیں کی طرح یتیم ہوں

۳۔ بہشتی مقبرہ قادیان کے نیچے ہمارا خزانہ موجود ہے

۴۔ خلیفہ محمود غاصب کشتی بادشاہ ہے جو ہمارا خزانہ کھا رہا ہے

۵۔ سورہ کہف میں جس موسی اور اس کے ساتھی کا کسی بستی میں پہنچنے کا ذکر ہے ان سے مراد مثیل موسیٰ (مرزا) اور نبی ﷺ ہیں

۶۔ بستی سے مراد قادیان ہے

۷۔ ان بستی والوں کا دعوت وغیرہ سے انکار کرنا گویا قادیان والوں کا دعوت اسلام قبول نہ کرنا ہے

۸۔ قادیانی علماء کو چیلنج کہ میرے (فضل خان) کے مقابلہ پر آئیں۔ وغیرہ

اب سنیئے مولوی فضل خان جدید نبی کی اصل عبارت:

تفاسیر تراجم القرآن میں تیرہ سوسال کی اغلاط کی اصلاح:

میں خدا تعالی کو حاضر ناظر جان کر حلفاً باللہ یہ اعلان کرتا ہوں کہ میں عرصہ ۴۷ سال سے قرآن کریم کا ترجمہ وتفسیر سیکھنے میں خدا تعالی کا شاگرد رشید ہوں۔ اس نے مجھے تراجم القرآن کی اصلاح کے لئے نبی کریم کے توسط میں مامور فرمایا ہے۔ مندرجہ ذیل باتیں سب خدا تعالی کی طرف سے ہیں؛ وہ فرماتا ہے

۱۔ حقیقت محمد یہ وکعبہ بول رہی ہے

۲۔ تیرہ سوسال میں قرآن کے جو تراجم لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں ہے۔

۳۔ وہ جاہلوں کے مجموعہ کے خیالات ہیں

۴۔ غلط فہمیوں کا سمندر موج زن ہے اصلاح کرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۔ جماعت جو کچھ کرتی وہ سب غلطیوں کے ارتکاب ہیں
۶۔ یہ چشمہ محمد کے اندر سے جاری ہوا ہے
۷۔ اس کمال کو جو پہنچتا ہے وہ اصلاح کر سکتا ہے اصول ہدایت بھول گئے ہیں اصول ہدایت قائم کرو
۸۔ محمد پر قرآن کریم کے علوم نازل ہو رہے ہیں
۹۔ قرآن ہدایت نامہ ہے تاریخ نامہ نہیں
۱۰۔ کلام مسیح قادیانی:

وہ لغو دیں ہے جس میں فقط قصہ جات ہیں ان سے رہیں الگ جو سعید الصفات ہیں۔

سورہ کہف کی چند آیات کا ترجمہ

اہل قادیان کا مظہر موسیٰ (مرزا) و نبی کریم محمد ﷺ کی مہمان نوازی سے انکار، اور مومن و منافق کے درمیان تمیز کرنے والی دیوار یعنی بہشتی مقبرہ کے شرائط کو اہل قادیان کے توڑنے اور نبی کریم کا آ کر اس کو قائم کرنے کی پیش گوئی کا ذکر فانطلقا حتی اذا اتیا اهل قرية استطعما فابوا ان یضیفوهما (کهف:۷۷) پس موسیٰ کا مظہر مسیح مقادیانی اور نبی کریم جب قادیان کے گاؤں والوں کے پاس آ کر ضیافت یعنی ادائے شہادت حقہ و ادائے دین (قرض) واجب طلب کریں گے تو وہ ان کی ضیافت سے انکار کر دیں گے۔

نوٹ: انبیاء کی صداقت کی شہادت کو ادا کرنا ان کی مہمان نوازی کی منزلت پر ہے۔

مدینہ کے جنت الفرقد و جنت البقیع کو نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ کا دوبارہ قائم کرنے کی پیش گوئی کا ذکر خیر

فاقامه قال لو شئت لاتّخذت عليه اجراً

پس مدینہ میں نبی کریم دوبارہ اس دیوار کو قائم فرمائیں گے موسیٰ ثانی کہے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر حضور چاہیں تو اس دیوار یعنی مقبرہ بہشتی کے کام پر مثل سابق کارکنوں کو تنخواہ واجرت پر لگا دینے کا حکم فرماویں

قال هذا فراق بيني و بينك ۔

نبی کریم ﷺ فرمائیں گے میں آپ کی اس بات سے متفق نہیں ہوں ۔ مقبرہ بہشتی میں یتیموں کا خزانہ ہے جب تک یتیم جوان نہ ہولیں ان کی اجازت کے بغیر اس مال میں تصرف جائز نہیں ۔ اس اجرت گیری کے کام نے پہلی دیوار کی شرائط کو توڑ دیا ہے جنہوں نے ایسا کام کیا ہے وہ مجرم ہیں لہذا ایام مکہ کے جمع شدہ سارے لشکر کو مجھ سے آپ جدا کردیں ۔ ان میں غلطیوں کے طومار ہیں جو عذاب الٰہی سے بچنا چاہیں وہ محمود احمد و محمد علی سے الگ ہو کر مدینہ میں میرے ساتھ تعارف پیدا کریں ۔

۲۔ محمد سے تعارف اچھا ہے

۳ جو بچنا چاہیں وہ محمد کے اندر آجائیں

امّا السّفينة فكا نت لمسا كين يعملو ن فى البحر فا ردتّ ان اعيبها ۔

مسیح کی بیعت کی کشتی مساکین کے لئے بنائی گئی تھی کہ وہ اسلام کے توحید کے دریا میں کام کریں گے لہذا میں چاہتا ہوں کہ اس کشتی کو ڈوب دوں

و كان وراء هم ملك يأخذ كل سفينة غصباً

کیونکہ مساکین کی کشتی پر ایک سیاسی بادشاہ طالب جاہ وجلال مرزا محمود احمد صاحب کی نظر طمع ہے ۔ وہ ایام مدینہ کی میری اور ابوبکر وعمر وعثمان وعلی کی کل کشتیوں کو ہم سے چھین کر مکی و مدنی ایام کی قرآنی شریعت کو خلط ملط کرنا چاہتا ہے

مدینہ کے دو یتیموں کی دیوار (مقبرہ بہشتی) وخزانہ کی پیش گوئی کا ذکر خیر

و اماالجدار فكان لغلا مين يتيمين فى المد ينة و كا ن تحته كنز لهما ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ: اور وہ دیوار (مقبرہ بہشتی) مدینہ کے رہنے والے دو یتیموں کی ہے۔ اور اس کے ماتحت ان دونوں کا خزانہ ہے وہ دیوار قریب الانہدام ہے اور خزانہ غیر محفوظ ہو کر کام بگڑ رہا ہے

و کان ابو هما صالحاً

اور ان دونوں کا باپ نبی کریم محمد رسول اللہ ﷺ بگڑے ہوئے کاموں کو سنوارنے والا ہے

فاراد ربّك ان يّبلغا اشدّ هما و يستخرجا كنز هما رحمة من ربّك

لہذا پروردگار کی رحمت کا تقاضا ہوا کہ وہ دونوں یتیم جب اپنے روحانی کمال کو پہنچ جائیں تو اپنا خزانہ نکال لیں

و ما فعلته من امری ذلك تاويل ما لم تستطع عليه صبراً (کہف:۸۲) اور یہ کام میں نے اپنے اختیاری امر سے نہیں کیا۔ یہ ان کاموں کا انجام و نتیجہ ہے جن پر آپ صبر نہیں کر سکتے۔

دیوار اور خزانے والے دو یتیم وارثوں کا پتہ:

یتیموں کے خزانہ پر شاہ مکہ حضرت مرزا محمود صاحب قابض ہو کر مع ارکان سلطنت اس کو یتیموں اور خدا کی مرضی کے بر خلاف صرف کر رہے ہیں اور یتیم چیخ رہے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے

ا۔ تمہاری بہن رنجیدہ ہے اٹھ بھانجا کے کان میں یہ سخن ڈال

نوٹ: بہن سے مراد ہمارے بڑے بھائی مسیح موعود (مرزا) کی بیوی ہے اور بھانجا سے مراد حضرت مرزا محمود احمد صاحب شاہ مکہ ہیں اور ان دو یتیموں سے مراد مسیح قادیانی اور خاکسار راقم فضل چنگوی ہے۔

اب ہم ہر دو بھائی روحانی جوانی کے کمال کو پہنچ کر اپنا خزانہ مقبرہ بہشتی کے اموال شاہ محمد سے مدت دراز سے تفسیر القرآن کی اشاعت کے لئے خدا تعالیٰ کے امر سے مطالبہ کر رہے ہیں۔ ابھی ہم کو اس بات کا کوئی جواب ہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا نہ کا نہیں آیا۔ خدا کرے بادشاہ سلامت کا دل نرم ہو جاوے اور ہماری حالت یتیمانہ پر غور فرمایئے

بادشاہ محمود کشور کشا
اے والیء مکہ سنو سخن ما
جہاں آفریں تا جہاں آفرید
بمثلم یتیمے نہ کردہ پدید
آگاہ شو ز نالہ و درد یتیم
کو ہا بتر قند چو لہ نالہ یتیم
احوالِ برادر من تو شنو
خدا گفت ثنایش تو از من شنو

تفصیل احوال دیوار و خزانہ اور یتیموں کا پتہ:

دیوار و خزانہ کے مالک ہم ہیں
مدینہ کے رہنے والے ہم ہیں
جنت البقیع ہے دیوار ہماری
اٹھاؤ قبضہ دیوار ہے ہماری
اس دیوار سے باہر منافق
غاصب جو ہوں وہ بھی منافق
کنز ہمارا وصایا ہماری
مقبرہ بہشت دیوار ہماری
مسیح اور فضلا دو یتیم ہیں
جوانی پہ آئے پرانے یتیم ہیں
نبی محمد باپ ہے ہمارا
کہتا ہے وید و خزانہ ہمارا

یاد رکھو کہ ہماری متفقہ اجازت کے بغیر مقبرہ بہشتی کے اموال کو صرف کرنا جائز نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر نہ دو گے خزانہ ہمارا
ناراض ہو تم سے باپ ہمارا
محمد جس سے ناراض ہو جائے
دین اور دنیا اس کی جائے

جملہ علمائے کرام قادیان وممبران صدر انجمن میری عرض داشت توجہ سے سنیں:

آپ صاحبان اگر میرے مزکورہ بالا ترجمہ القرآن والہامات کوافتراء علی اللہ جانتے ہیں تو مفتری علی اللہ انسان از روئے قرآن وحدیث مقبرہ بہشتی میں داخل نہیں ہوسکتا لہذا میری وصیت کے اموال مجھے بھیج دیں۔ مسیح موعود کے مطالبات بڑے طویل ہیں عنقریب انشاء اللہ تعالی آتے ہیں۔

اس ترجمۃ القرآن میں میرے ساتھ کوئی مناظرہ کرنا چاہے تو مطابق شرائط مندرجہ رسالہ نمبر۵ ونمبر۱۱ مجریہ ۳۰۔ اپریل ۱۹۳۴ء مجھ سے طلب فرما کر مقابلہ کرے۔ راقم، خاکسار المسمی فی الناس۔

مولوی محمد فضل خان احمدی محمدی چنگا بنگیال براستہ گوجرخان پنجاب۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کرام! آپ میں سے کوئی صاحب ان باتوں پر حیران ہوں گے تو سب سے زیادہ مرزا صاحب اور مولوی فضل خان کے یتیم پر ہوں گے سو یہ کوئی حیرانی کی بات نہیں بلکہ عارفانہ اصطلاحات ہیں

سرّ مستاں منطق الطیر ست جامی لب بہند
جز سلیمانے نہ بائد فہم ایں گفتار را

ہمارا خیال بلکہ یقین ہے کہ قادیانی احمدی مولوی فضل خان کو مخبوط الحواس کہہ دیں گے جیسا کہ گذشتہ ہفتے اخبار فاروق نے جدید نبی ساکن قادیان احمد نور کابلی کو ماؤف الدماغ کہہ کر اس کی بات کو ردّ کر دیا ہے۔ ہم ایسا کہنے سے ان کو منع نہیں کر سکتے لیکن اتنا ضرور کہیں گے کہ آپ کی پیروی میں مخالفین مرزا صاحب کو بھی ماؤف الدماغ کہنا شروع کر دیں گے پھر آپ کو ناگوار تو نہ گذرے گا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

ہم منتظر ہیں کہ اہل قادیان اور اہل لاہور (میاں محمود اور مولوی محمد علی) جدید نبی کے اس اعلان کا کیا جواب دیتے ہیں کیونکہ آج قادیان لاہور اور راولپنڈی سے جتنے مدعی ظہو پذیر ہو رہے ہیں ان سب کا یہی دعوی ہے کہ ہم فیوض مرزا صاحب سے فیض یاب ہیں۔ادھر ہم بھی یہی کہیں گے:

اے باد صبا این ہمہ آوردہ تست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۳ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۵ ص ۵۔۷)

ایک غلطی کا ازالہ

جناب مولوی محمد داؤد ارشد مدرسہ مرکز یہ اہل حدیث گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

قارئین اہل حدیث۔السلام علیکم۔

مدت سے میں مرزائیوں کے اخلاق پسندیدہ دیکھنے کا منتظر تھا اتفاقاً میں رمضان المبارک کے مہینے میں منٹگمری کی طرف آرہا تھا جب گاڑی رائے ونڈ اور پتوکی کے درمیان میں آئی تو جس ڈبہ میں میں سوار تھا وہاں سات آٹھ مرزائی حقہ پی رہے تھے جب بات چیت ہوئی میں نے عرض کیا کہ رمضان کا مہینہ ہے کم از کم اس میں تو حقہ نہ پیا کریں جواب ملا کہ (ماں کی مرائے ایسی تیسی رمضان کا مہینہ) واللہ خدا کو حاظر جان کر سچ کہتا ہوں کہ ایک شخص نے ان میں سے جو قادیان جا رہے تھے صاف لفظوں میں ایسی بکواس کی کہ جس طرح جاٹ لوگ ایک دوسرے کو ماں کی گالیاں دیا کرتے ہیں میری حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی کہ یاالٰہی یہ تجدید اسلام ہے جس کے لئے مرزا قادیانی پیدا ہوئے۔

ناظرین کرام! یہاں تک ہی نہیں بلکہ یہ لفظ سن کر میں نے کہا کہ خدا سے ڈرو ایک دن آنے والا ہے جس دن تمام اعضائے انسانی گواہی دیں گے جس کی شاہد یہ آیت ہے ان السمع و البصر و الفواد کل اولئك كا ن عنه مسئو لا جواب ملا کہ کون سی قیامت، کوئی دن آنے والا نہیں ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات ! آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ایسے لوگوں اور مشرکین مکہ میں کیا فرق ہے وہ بھی کہتے تھے کہ أأذا متنا و كنا ترا باً و عظا ماً أأنالمبعو ثو ن کہ کون سی قیامت کا دن، کوئی دن آنے والا نہیں ہے۔ میں محو حیرت تھا کہ اگر مرزا صاحب مسیح موعود ہوتے تو ان کے معتقد ایسے ہی ہوتے ؟

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ادارتی نوٹ لکھتے ہیں:

راقم مضمون کی حیرت رفع کرنے کو اتنا کافی ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی اپنے مریدوں کے اخلاق سے نالاں ہیں۔ فرماتے ہیں:

بعض ایسے کمینہ ہیں کہ کھانے پینے کی چیزوں پر لڑتے ہیں ان میں بعض بڑے متکبر ہیں وغیرہ۔ (اشتہار ملحقہ بشہادۃ القرآن مصنفہ مرزا قادیانی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۳ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۵ ص ۷)

لاہوریوں کا چیلنج قادیانیوں کو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں ؛

پنجابی زبان میں ایک مثل ہے جس کا اردو ترجمہ یہ ہے:

اگر کنویں میں بیل گر پڑے تو وہیں اس کو خصی کر دیا جائے۔ کیونکہ باہر آنے کے بعد وہ قابو نہ آئے گا۔

اس مثل کے ماتحت لاہوری جماعت نے قادیانیوں کو مبتلائے مصیبت دیکھ کر چیلنج مباحثہ کا ایک پوسٹر شائع کیا ہے جو درج ذیل ہے:

قادیان کے سرکردہ لوگوں سے اپیل

خاتم النبیین ﷺ کے بعد نبوت اور چالیس کروڑ مسلمانوں کی تکفیر کے عقاید نے آج اسلام میں ایک عظیم الشان فتنہ پیدا کر رکھا ہے غور کر کے دیکھ لیں کہ جو آگ آج احرار نے حضرت مسیح موعود کے خلاف بھڑکائی ہے اسکا ایندھن قادیان کے غلو نے مہیا کیا ہے ابتداء میں مخالف علماء نے آپ کے خلاف لوگوں کو اکسایا تو دعوی نبوت کو ہی آڑ بنایا اب اس ایک ہتھیار کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بجائے آپ نے خود وہ ہتھیار ایک نبوت کا دعوی اور دوسرا مسلمانوں کی تکفیر ان کے ہاتھوں میں دے رکھے ہیں۔

فیصلہ کی سہل صورت: پیش کرتے ہیں۔ دونوں جماعتوں کے لیڈر میدان میں نکلیں اور ان دونوں مسائل پر کہ

۱۔ کیا حضرت مسیح موعود نے دعوی نبوت کیا؟

۲۔ کیا حضرت مسیح نے سوائے اپنی بیعت کرنے والوں کے کل دنیا کے مسلمانوں کا کافر کہا ہے۔

تحریری بحث: لاہور کے مرکزی مقام میں کریں اور اس بحث میں علاوہ سامعین کی مقررہ تعداد کے بارہ ثالث حسب ذیل طریق پر منتخب کئے جائیں

۱۔ چار ثالث ممبران احمدی انجمن اشاعت اسلام لاہور سے جن کا انتخاب جناب میاں (محمود احمد) صاحب کریں۔

۲۔ چار ثالث مریدین میاں محمود احمد صاحب جن کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں۔

۳۔ چار ثالث دوسرے مسلمانوں میں سے جن میں سے دو کا انتخاب جناب میاں صاحب کریں اور دو کا انتخاب امیر جماعت احمدیہ لاہور کریں اگر یہ بارہ (۱۲) ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ کر دیں تو اس فیصلہ کے ساتھ مناظرہ کی کاروائی کو ہر دو فریق شائع کر دیں اور اگر ثالث کثرت رائے سے کوئی فیصلہ نہ کر سکیں تو صرف مناظرہ کی کاروائی کو شائع کر دیا جائے۔

الملتمسین: صدرالدین بی اے بی ٹی ۔۲۔ خان صاحب ڈاکٹر سید محمد حسین ریٹارڈ اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر ۔۳۔ خاں صاحب محمد منظور الٰہی ۔ ۴۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ ایل ایم ایس ۔۵۔ یعقوب خاں بی اے بی ٹی اڈیٹر لائٹ ۶۔ سید غلام مصطفیٰ ہیڈ ماسٹر مسلم ہائی سکول لاہور۔ ۷۔ محمد دین جان بی اے ایل بی۔ ۸۔ ڈاکٹر سید طفیل حسین اسسٹنٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیمیکل اگزامینر ۔۹۔ عزیز بخش بی اے گورنمنٹ پنشنر ۔۱۰۔ ڈاکٹر غلام محمد ایم بی بی ایس ۔ممبران احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بھی اس امر کی تائید کرتے ہیں کہ ایک نوع کی دو صنفوں کا فیصلہ ہو جانا چاہیے۔مگر لاہوری جماعت نے جو صورت فیصلہ پیش کی ہے دنیا میں کوئی مہذب جماعت پیش نہ کرے گی، نہ مانی جائے گی۔

لاہور جیسے علمی مرکز سے ایسی آواز اٹھے تو سخت حیرت کا مقام ہے کیونکہ دنیا میں کہیں بھی یہ نہیں سنا گیا کہ منصفوں کا بنچ جفت ہو، کیونکہ درصورت مساوات فیصلہ نہیں ہوسکتا۔اس لئے ہماری رائے یہ ہے کہ بغرض تخفیف فریقین میں سے دو دو اشخاص منتخب کئے جائیں۔ان کے علاوہ ہائی کورٹ کا کوئی جج یا لاہوری سروں میں سے کوئی سر لے لیا جائے۔ یہ پانچ اصحاب بالاتفاق یا بالاکثریت جو فیصلہ دیں وہ دونوں جماعتوں کو مسلّم ہو

نوٹ نمبر ۱

اس میدان مقابلہ میں اہل حدیث سٹاف اور اہل حدیث جماعت فریقین کی خدمت کے لئے حاضر ہو جائیں گے۔

نوٹ نمبر ۲

ہماری طرف سے بھی دعوت ہے کہ اس فیصلے کے بعد مرزا صاحب کے اعلان (مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ) پر ہمارے ساتھ اسی طرح فیصلہ کرایا جائے جس میں دو ممبر ہمارے اور دو فریق ثانی کے۔ان کے علاوہ ایک کوئی جج یا سر مسلمہ فریقین بھی ہونا چاہیے تاکہ آئے دن کی چھیڑ خانی ختم ہو جائے:

مٹا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی
رکے ہے ہاتھ ابھی ہے رگ گلو باقی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۶ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت احمدیہ کے اصول

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

لاہوری اخبار پیغام صلح نے جماعت احمدیہ (لاہوریہ) کے چند اصول لکھے ہیں جو درج ذیل ہیں:

احمدیت کے اصول جن پر دونوں فریق متفق ہیں، یہ ہیں:

۱۔اللہ تعالی اس امت میں اپنے اولیاء سے ہم کلام ہوتا ہے۔

۲۔ ہرصدی کے سر پر مجدد کا آنا ضروری ہے۔

۳۔حضرت عیسیٰؑ دوسرے انبیاء کی طرح وفات پا گئے۔

۴۔وہ مسیح جس کے اس امت میں آنے کی پیش گوئی ہے وہ اس امت کا ایک مجدد ہے

۵۔کوئی ایسا مہدی نہیں آ سکتا جو تلوار سے دین اسلام کو پھیلائے لا اکراہ فی الدین

۶۔آنے والا مسیح ہی مہدی معہود ہے۔

۷۔قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں نہ تا قیامت ہوسکتی ہے

۸۔ قرآن شریف کا حکم جہاد منسوخ نہیں لیکن موجودہ وقت میں اس ملک میں شرائط جہاد نہیں پائے جاتے۔

۹۔اس زمانہ کا جہاد تبلیغ اسلام ہے

۱۰۔دجال اور یاجوج ماجوج کی پیش گوئیوں کی مصداق مغربی اقوام ہیں

ان اصول کے ماتحت ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد اور مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں (پیغام صلح ۲۶ جنوری ۱۹۳۵ء ص ۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ارے بھئی! ایک اصول ہمارا بھی ان میں داخل کر لیجئے تا کہ ہم بھی تم دونوں میں تیسرے اقنوم کی حیثیت سے مل کر صحیح معنی میں تثلیث بنا دیں۔ دیکھئے وہ ایسا اصول ہے کہ اس سے انکار کرنے والے کی ساری دنیا میں جگ ہنسائی ہوئی۔ پس سنئیے وہ سنہرا اصول یہ ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ مسیح موعود کو راست گو خصوصاً خدائی الہام میں صادق ہونا ضروری ہے۔
آؤ ہم سب اس مذکورہ اسول کے ماتحت مرزا صاحب کو جانچیں:

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۶ ص ۵)

<u>ویرووال میں مرزائیوں سے مناظرہ:</u>

قصبہ ویرووال ضلع امرتسر میں مرزائیوں کی تردید کے لئے انجمن اہل حدیث کے طلب کرنے پر خاکسار وہاں گیا۔ ایک جلسہ کر کے مرزائیت کی حقیقت کو الم نشرح کیا گیا۔ اور دوسرے دن مرزائیوں کی خواہش پر ان کے مکان میں ہی قریباً دو گھنٹے صدق و کذب مرزا پر مناظرہ ہوا جس میں وہ بہت ذلیل و خوار ہوئے اور تمام لوگوں پر ان کی قلعی کھل گئی۔ راقم: محمد عبداللہ معمار۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۶ ص ۲)

<u>ایک پمفلٹ کی ضبطی</u>

حکومت پنجاب نے ایک پمفلٹ، مرزا قادیانی کا نکاح آسمانی، بحق ملک معظم ضبط کر لیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۷ ص ۲)

بہائی دعوی نمبر ۵

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۸ فروری ۱۹۳۵ء میں اس سلسلہ کا نمبر ۴ درج ہوا ہے جس میں بحث روح حق مندرجہ انجیل تک پہنچی تھی۔ ہم نے بشہادت الفاظ انجیلیہ ثابت کر دیا تھا کہ روح حق سے مراد سید الانبیاء علیہم السلام ہیں۔ اس محقق بات کو فاضل اڈیٹر بہائی میگزین محض زبانی بات سے ٹلاتے ہوئے لکھتے ہیں

لفظی جھگڑے اور وہمی مباحثے بے کار ہیں دنیا کی کوئی طاقت اس روح اقدس (بہاء اللہ) کو اپنا اثر پھیلانے سے نہیں روک سکی بلکہ بڑی بڑی سلطنتیں پسپا ہو گئیں اور یہ روح اقدس اپنے دائرہ اثر کو وسیع کرنے میں مصروف ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک ہیں وہ نفوس جو روح حق سے نئی زندگی پاتے ہیں۔

(بہائی میگزین نومبر ۱۹۳۴ء ص ۲۳۔۲۴)

بے شک ہم تسلیم کرتے ہیں کہ مثل دیگر تحریکات جون پوری قادیانی وغیرہ کے تحریک بہائی بھی نہیں رکی۔ لیکن تحریک کا نہ رکنا اگر اس کی صحت کی علامت ہوتا تو ہمیں اس کی تسلیم سے چارہ نہ ہوتا وہاں (انجیل میں) جو علامات مذکور ہیں ان میں بڑی علامت عدالت ہے وہ نہ شیخ بہاء اللہ ایرانی میں ملتی ہے نہ قادیان میں۔ وہ ملتی ہے تو اسی میں جسے کل دنیا جانتی ہے کہ جس نے مجرموں کو عدالت سے تقصیروار ٹھہرایا صلی اللہ علیہ و سلم

اس کے بعد بہائی اڈیٹر صاحب لکھتے ہیں:

روح حق کے مقابل روح باطل: یوم ظہور میں ایک طرف روح حق اپنے تاثرات سے عالم کو نئی زندگی اور نئے ہوش عطا کرنے میں مصروف ہے تو دوسری طرف روح باطل اپنے کام میں مشغول ہے روح باطل کو وہی پرانا سانپ یا ابلیس کہتے ہیں۔ اسی کا نام دجال اور اسی کے حصوں کا نام یاجوج وماجوج ہے اور یہ وہ لوگ ہیں جو روح باطل کے مظہر ہیں۔

(رسالہ مذکور۔ص ۲۴)

یہ فقرات دلیل نہیں ہیں، بلکہ قائل کا محض خیال ہے۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ قادیانی نبی بھی یہی کہا کرتے تھے بلکہ انہوں نے اس سے بھی ترقی کر کے دجال اور یاجوج ماجوج کے نام بھی بتا دیئے کہ اول الذکر پادری لوگ ہیں اور موخر الذکر برطانیہ اور روس ہیں۔ (کتاب ازالہ اوہام۔ اور حمامۃ البشری)

آگے چلئے۔

اسی بات کو قرآن مجید میں یوں فرمایا ہے کہ وہ ساعت موعود لوگوں پر اچانک آجائے گی و ھم لا یشعرو ن۔ اور اس وقت ان کا شعور نا کارہ ہوگا سورہ الحج میں زلز لۃ الساعۃ یعنی وقت موعود کے انقلا ب و اضطراب کا نقشہ یوں کھینچتا ہے

و تری الناس سکاری وما ھم بسکاری و لکن عذا ب اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شدید ۔ (سورہ حج) (اے دیکھنے والے تو دیکھے گا کہ لوگ مدہوش ہوں گے اور حالانکہ وہ نشہ میں نہ ہوں گے لیکن بات یہ ہے کہ وہ خدا کے سخت عذاب میں مبتلا ہوں گے)۔

یہ عذاب کیا ہے حق سے محرومیت ۔ حقیقی زندگی سے محرومی، جہالت تعصب عداوت جنگ وخون ریزی میں سرمست ہونا، مادی مزوں میں مگن ہونا۔

(رسالہ مذکور۔ص ۲۴۔۲۵)

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: ہم خوب جانتے ہیں کہ بہائی گروہ قرآن مجید کو اسلیئے مانتا ہے کہ اس کی بعض آیات کی تفسیر بالرائے سے دعوی بہاء کو تقویت پہنچائی جائے ورنہ حقیقت میں قرآن مجید ان کے نزدیک بے کار کتاب ہے الله اعلم ما فی صدور العالمین

تعجب ہے ۔ اس تقریر سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جناب فاضل اڈیٹر میگزین نے سبب اور مسبب علت اور معلوم میں فرق نہیں کیا ۔ کیا ہم گمان کریں کہ ان کو ان دو میں فرق اور امتیاز کی تمیز نہیں؟

ضرور ہے، لیکن اپنی بات کو قوت پہنچانے کیلیئے ان کو ایسا کرنا پڑا۔

کیا وہ نہیں جانتے کہ:

جہالت تعصب عداوت وغیرہ موجب عذاب اسباب ہیں نہ کہ خود عذاب اگر کسی الہامی نوشتے میں ان افعال قبیحہ پر عذاب کا لفظ آیا ہو تو وہ مجاز ہو گا حقیقت نہیں ہو گی۔

پس آج جو لوگ (بقول آپ کے) حق پسندی سے محروم ہیں وہ عذاب میں مبتلا نہیں بلکہ عذاب کے سبب میں ہیں جس کا نتیجہ بعد الموت ہے۔

آپ نے اپنے دعوی پر یسیعاہ کا قول پیش کیا ہے کہ:

ٹھہر جاؤ اور تعجب کرو عیش وعشرت کرو اور اندھے ہو جاؤ۔ وہ مست ہیں پر مئے سے نہیں ۔ وہ لڑکھڑاتے ہیں پر نشے سے نہیں کہ خداوند نے تم پر اونگھنے والی روح کو ڈہالا ہے ۔ (یسیعاہ ۔ باب ۲۹ ۔ ص ۲۵)

یہ سارا اقتباس مثل مشہور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کے ماتحت تو بے شک کام آسکتا ہے، مگر اصل دعوی میں کہاں تک مفید ہے ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں اس اقتباس میں یسیعاہ باب ۳۲ میں جو بیابان میں عدل بسے گا، آیا ہے بس یہی اس بحث کا خاتمہ ہے مہربانی کر کے عدل، کے وسیع معنی کو ملحوظ رکھ کر شیخ بہاء اللہ کے زمانے میں اسکا کھوج لگائیں۔ نہ ملے تو زمانہ محمدی میں جا پہنچیں۔ وہاں سے نیچے اتر کر آج ان پرانے حجازی کھنڈرات کو حکومت نجدیہ سعودیہ میں تلاش کریں تو آپ کو ماننا پڑے گا

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۷ ص ۳-۴)

مسلمان اور مسیح قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جس سج دھج سے آئے تھے اور جو کچھ انہوں نے اپنی سکیم اور مقصود بتایا تھا، سچ تو یہ ہے کہ وہ ایسا خوش شکل اور حسن المنظر تھا کہ دیکھ اور سن کر دل کو کشش ہوتی تھی۔ ناظرین ان کی سکیم ملاحظہ کریں کیا ہی دلکش ہے کہ:

میں مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بنانے آیا ہوں۔

یہ ہے وہ دل کش سکیم جو نہایت ہی خوش منظر ہے۔ اب ذرہ واقعات پر نظر ڈالیئے۔ ممکن ہے امت مرزائیہ یا احمدی پریس ہماری نظر کو دوربین نہ تسلیم کریں، اس لئے انہیں کی نظر پر انہیں کا چشمہ لگا کر پڑھیئے جو یہ کہ:

قادیان کا سرکاری اخبار ریویو آف ریلی جنز نے مسلمانوں کی خستہ حالی کا ذکر لکھا ہے کیا خوب اور کیا سچ لکھتا ہے کہ:

ذرا اس قوم کی حالت پر نظر ڈالئے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتی ہے نفاق اور بدعقیدگی کی کونسی قسم ایسی ہے جس کا انسان تصور کر سکتا ہو اور وہ مسلمانوں میں موجود نہ ہو۔

اسلامی جماعت کے نظام میں وہ لوگ بھی شامل ہیں جو اسلام کی بنیادی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلیمات تک سے ناواقف ہیں اور اب تک جاہلیت کے عقاید پر جمے ہوئے ہیں وہ بھی ہیں جو اسلام کے اساسی اصولوں میں شک رکھتے ہیں اور شکوک کی علانیہ تبلیغ کرتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو علی الاعلان انکار کرتے ہیں وہ بھی ہیں جو اسلامی عقاید اور شعار کا کھلم کھلا مذاق اڑاتے ہیں وہ بھی ہیں جو علانیہ مذہب اور مذہبیت سے بیزاری کا اظہار کرتے ہیں وہ بھی ہیں جو خدا اور رسول کی تعلیمات کے مقابلہ میں کفار سے حاصل کئے ہوئے تخیلات وافکار کو ترجیح دیتے ہیں وہ بھی ہیں جو خدااور رسول کے قانون پر جاہلیت کے رسوم یا کفار کے قوانین کو مقدم رکھتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو خدااور رسول کے دشمنوں کو خوش کرنے کے لئے شعائر اسلام کی توہین کرتے ہیں۔ وہ بھی ہیں جو اپنے چھوٹے سے فائدے کی خاطر اسلام کے مصالح کو بڑے سے بڑا نقصان پہنچانے کے لئے آمادہ ہو جاتے ہیں جو اسلام کے مقابلہ میں کفر کا ساتھ دیتے ہیں اسلامی اغراض کے خلاف کفار کی مدد کرتے ہیں اور اپنے عمل سے ثابت کرتے ہیں کہ اسلام ان کو اتنا بھی عزیز نہیں کہ اس کی خاطر وہ ایک بال برابر بھی نقصان گوارا کرسکیں راسخ الایمان اور صحیح العقیدہ مسلمانوں کی ایک نہایت ہی قلیل جماعت کو چھوڑ کر اس قوم کی بہت بڑی اکثریت اسی قسم کے منافق اور فاسق العقیدہ لوگوں پر مشتمل ہے

یہ تو ایمان کا حال۔ اب سمع و طاعت کا حال دیکھئے۔ آپ مسلمانوں کی بستی میں چلے جایئے آپ کو عجیب نقشہ نظر آئے گا۔ اذان ہوتی ہے مگر بہت سے مسلمان یہ بھی محسوس نہیں کرتے کہ موذن کس کو بلا رہا ہے اور کس چیز کے لئے بلا رہا ہے۔ نماز کا وقت آتا ہے اور گزر جاتا ہے مگر ایک قلیل جماعت کے سوا کوئی مسلمان اپنے کاروبار لہو ولعب کو یاد خدا کے لئے نہیں چھوڑتا۔

رمضان کا زمانہ آتا ہے، تو بعض مسلمانوں کے گھروں میں یہ محسوس تک نہیں ہوتا کہ یہ رمضان کا مہینہ ہے۔ بہت سے مسلمان علانیہ کھاتے پیتے ہیں اور اپنے روزہ نہ رکھنے پر ذرہ برابر نہیں شرماتے۔ بلکہ بس چلتا ہے تو الٹا روزہ رکھنے والوں کو شرم دلانے کی کوشش کرتے ہیں۔ پھر جو لوگ روزہ رکھتے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ان میں سے بھی بہت کم ہیں جو احساس فرض کے ساتھ ایسا کرتے ہیں ۔ ورنہ کوئی محض رسم ادا کرتا ہے کوئی صحت کے لئے مفید سمجھ کر رکھ لیتا ہے اور کوئی روزہ رکھ کر وہ سب کچھ کرتا ہے جس سے خدا اور رسول نے منع کیا ہے۔ زکوۃ اور حج کی پابندی اس سے بھی کم تر ہے۔ حلال اور حرام پاک اور ناپاک کا امتیاز تو مسلمانوں میں سے اٹھتا ہی چلا جاتا ہے۔ وہ کون سی چیز ہے جس کو خدا اور رسول نے منع کیا ہو اور مسلمان اس کو اپنے لئے مباح نہ کر لیتے ہوں وہ کون سی حد تک جو خدا اور رسول نے مقرر کی ہو اور مسلمان اس سے تجاوز نہ کرتے ہوں ۔ وہ کون سا ضابطہ ہے جو خدا اور رسول نے قائم کیا ہو اور مسلمان اس کو نہ توڑتے ہوں اگر مردم شماری کے لحاظ سے دیکھا جائے تو مسلمان کروڑوں ہیں مگر ان کروڑوں میں دیکھئے کہ کتنے فی صدی ،نہیں ، کتنے فی ہزار بلکہ کتنے فی لاکھ خدا اور رسول کے احکام کو ماننے والے اور اسلامی ضوابط کی پابندی کرنے والے ہیں ۔

جس قوم میں منافقت اور ضعف اعتقاد کا مرض عام ہو جائے جس قوم میں فرض کا احساس باقی نہ رہے جس قوم سے سمع و طاعت اور ضابطہ کی پابندی اٹھ جائے اسکا انجام جو کچھ ہونا چاہیے ٹھیک وہی انجام مسلمانوں کا ہوا ہے ۔ آج مسلمان قوم دنیا میں محکوم و مغلوب ہیں جہاں ان کی اپنی حکومت موجود ہ وہاں بھی وہ غیروں کے اخلاقی ذہنی اور مادی تسلط سے آزاد نہیں ہیں ۔ جہالت مفلسی اور خستہ حالی میں وہ ضرب المثل ہیں اخلاقی پستی نے ان کو حد درجہ ذلیل کر دیا ہے۔ امانت صداقت اور وفائے عہد کی صفات جن کے لئے وہ کبھی دنیا میں ممتاز تھے، اب ان سے دوسروں کی طرف منتقل ہو چکی ہیں اور ان کی جگہ خیانت جھوٹ دغا اور بدمعاملگی نے لے لی ہے ۔تقوی پرہیز گاری اور پاکیزگی اخلاق سے وہ عاری ہوتے جاتے ہیں۔ قومی غیرت وحمیت روز بروز ان سے مفقود ہوتی جاتی ہے کسی قسم کا نظم ان میں باقی نہیں رہا آپس میں ان کے دل پھٹتے چلے جاتے ہیں ۔ اور کسی مشترک غرض کے لئے مل کر کام کرنے کی صلاحیت ان میں باقی نہیں رہی ہے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیروں کی نگاہوں میں ذلیل ہو گئے ہیں قوموں پر سے ان کا اعتماد اٹھ گیا ہے اور اٹھتا جا رہا ہے ان کی قومی طاقت اور اجتماعی قوت کمزور ہوتی جا رہی ہے ان کی قومی تہذیب وشائستگی فنا ہوتی چلی جا رہی ہے اور اپنے حقوق کی مدافعت اور اپنے شرف قومی کی حفاظت سے وہ عاجز ہوتے جا رہے ہیں۔ باوجودیکہ تعلیم ان میں بڑھ رہی ہے گریجویٹ اور پوسٹ گریجوایٹ اور یورپ کے تعلیم یافتہ حضرات کا اضافہ ہو رہا ہے بنگلوں میں رہنے والے موٹروں پر چڑھنے والے سوٹ پہننے والے بڑے بڑے ناموں سے یاد کئے جانے اوالے، بڑی سرکاروں میں سرفرازیاں پانے والے، ان میں روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں، اپنی ہمسایہ قوموں پر ان جو ساکھ اور دھاک پہلے تھی وہ اب نہیں ہے۔ جو عزت وہ پہلے رکھتے تھے وہ اب نہیں رکھتے جو اجتماعی قوت وطاقت ان میں پہلے تھی وہ اب نہیں ہے اور آئندہ اس سے بھی زیادہ خراب آثار نظر آ رہے ہیں۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ فروری ۱۹۳۵ء ص ۳۵۔۳۷)

ناظرین کرام! اس عام حالت اسلامیہ کو ملحوظ رکھیں جو بالکل صحیح ہے بلکہ ہم کہیں گے کہ مسلمانوں کی حالت کا یہ نقشہ بھی اجمالی ہے تفصیلی نہیں۔ تاہم اجمالی صورت میں صحیح ہے اب اس کے مقابل میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سکیم انہی کے الفاظ میں سنیئے۔ مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں کہ:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے۔ (الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)،

احمدی ممبرو! خدا کو حاظر ناظر جان کر بتاؤ کہ مرزا صاحب قادیانی جس غرض سے آئے تھے وہ پوری ہوگئی؟ اگر پوری ہوگئی تو تمہارے رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں مسلمانوں کی بداخلاقی یا بداطواری کا ذکر کیوں ہے۔ کیا یہ غلط ہے؟ کیا مسلمان واقعی ایسے بداطوار نہیں بلکہ پکے ایمان دار متقی پرہیز گار ہیں؟ اللہ سے ڈر کر مرزا کے کلام کو واقعات سے جانچو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اگر عرض کرینگے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۷ ص ۴-۵)

قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں اشتہار بازی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

۵ فروری ۱۹۳۵ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ہم نے جس لاہوری اشتہار متضمن چیلنج کا خلاصہ بتایا ہے اور مباحثہ فریقین میں اپنی خدمات بھی پیش کی ہیں ،اس اشتہار کا جواب قادیانی پارٹی کی طرف سے نکلا ہے جسے لاہوریوں نے بہت ناپسند کیا۔ ناظرین جانتے ہیں کہ بڑا مسئلہ متنازعہ فیہ ان دونوں صنفوں میں نبوت مرزا ہے۔ قادیانی گروہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو حقیقی نبی مانتا ہے لیکن لاہوری گروہ حقیقی کی نفی کر کے مرزا صاحب کو مجازی نبی کہتا ہے۔ ہم اپنے ناظرین کو ان کے جھگڑے کی ایک مثال بتاتے ہیں چاہیے کہ ہمیشہ یاد رکھیں تاکہ مرزائیوں کی ان دونوں جماعتوں کے متعلق آگاہی رہے۔

مثال: ایک شخص نے کہا کہ میں نے شیر دیکھا ہے۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے اتباع میں اس فقرے کی بابت اختلاف رونما ہوا۔ ایک جماعت اس امر کی قائل ہوئی کہ ہمارے بزرگ نے واقعی اصل شیر دیکھا تھا دوسرا گروہ کہتا ہے کہ اصل شیر نہیں دیکھا بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ایک بہادر آدمی یعنی مجازی شیر دیکھا تھا۔

اس میں شک نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے حق میں نبی اور رسول کا لفظ استعمال کیا ہے۔ بلکہ یہ بھی کہا ہے کہ امت محمدیہ میں یہ لقب میرے سوا کسی کو نہیں ملا۔ فریقین (قادیانی اور لاہوری) مانتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حق میں نبی اور رسول وغیرہ کے الفاظ بولے ہیں۔ مگر ان الفاظ کو مرزا صاحب قادیانی کی طرف منسوب کرتے ہوئے قادیانی گروہ اصلی معنی میں مانتا ہے اور لاہوری گروہ ان سے مجازی رسول (یعنی شیر سے بہادر) مراد لیتا ہے۔ پس یہ ہے ان میں اصل نزاع۔

قادیانیوں نے لاہوری چیلنج مناظرہ کے جواب میں بڑی ہوشیاری سے کام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیا۔ یعنی لاہوری پارٹی کے ارکان کے سابقہ اقوال جو انہوں نے اختلاف ہذا پذیر ہونے سے پہلے کبھی کہے ہوئے ہیں ایک طویل اشتہار میں نقل کر کے لاہوری ارکان ہی کے نام نیچے لکھ دیئے۔ مثلاً

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ فریق لاہور فرماتے ہیں:

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہندوستان کے مقدس نبی ہیں

حضرت مرزا صاحب نبی آخرالزمان، پیغمبر آخرالزمان ہیں، وغیرہ

اسی طرح دوسرے لاہری جماعت کے ممبران کے اقوال بھی مع حوالہ نقل کئے ہیں بلکہ اشتہار کا نام ہی یہ رکھا ہے کہ:

احمدی فریق لاہوری کے صحیح عقاید۔

اس اشتہار کے جواب میں لاہوری پارٹی بہت سیخ پا ہوئی ہے جس کا ثبوت اس کے جوابی اشتہار کی سرخی ہی سے معلوم ہوتا ہے جو یہ ہے:

قادیانی دجل

اس سرخی کے نیچے لکھا ہے کہ:

تحریری بحث سے بچنے کے لئے عیارانہ چالیں۔

اس اشتہار میں لاہوری گروہ نے قادیانیوں کو برا بھلا تو بہت کہا مگر ان کے پیش کردہ حوالہ جات کا جواب نہیں دیا۔

انصاف: گو سلب نبوت مرزا میں لاہوری گروہ ہم سے قریب ہے مگر انصاف ان سے بھی قریب تر ہے پس ہم بحکم و اذا قلتم فا عدلوا و لو کا ن ذا قربی (الانعام: ۱۵۲) اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں کہ لاہوری جماعت کے جواب میں ان حوالہ جات کا جواب ہونا چاہیے تھا یعنی ان کی بابت مرزا صاحب کی طرح صرف اتنا کہنا کافی تھا کہ:

ہم نے یہ باتیں سادہ لوحی سے رسمی طور پر کہی تھیں اب ہم ان کو صحیح نہیں سمجھتے

جیسے مرزا غلام احمد صاحب نے دور اول میں حضرت مسیح کی حیات کو تسلیم کیا تھا (براہین احمدیہ ص۔ ۴۹۸۔۴۹۹) دور ثانی میں یعنی جب آپ وفات مسیح کے قائل ہوئے اور مخالفین کی طرف سے وہ حوالہ پیش ہوا تو آپ نے صاف لفظوں میں اپنی کم عقلی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے سمجھی کا اعتراف کیا۔ یعنی صاف لکھا کہ میں نے حیات مسیح کا اعتراف سادہ لوحی (بے وقوفی یا بے علمی؟) سے کیا تھا۔ (اعجاز احمدی)

پس لاہوری جماعت کا فرض ہے کہ محل نزاع (مبحث) کو صاف کرنے کے لئے اپنے سابقہ عقائد سے رجوع کریں اور صاف لکھیں کہ ہم نے ان سے رجوع کر لیا ہے اب ہم ان باتوں کے قائل نہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کریں تو گو کتنے ہی لمبے چوڑے اشتہار دیں پبلک سمجھے گی کہ لاہوری جماعت عقیدہ مرزائیت سے پھسل گئی ہے۔

یعنی یہ جماعت دل میں رو نبوت مرزا کی قائل ہے مگر ظاہری طور پر انکاری ہے جس کی تصویر اس مصرعہ میں ہے:

منکر مے بودن و ہم رنگ مستاں زیستن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۸ ص ۸)

لاہوری احمدی مصلح موعود کا نیک ارادہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

۲۸ دسمبر ۱۹۳۴ء کے اہل حدیث میں شیخ غلام محمد صاحب مصلح موعود، بشیر الدولہ، روحانی فرزندار جمند مسیح موعود، مہدی مسعود سلطان القلم وغیرہ کا ایک مضمون بابت سکیم حکومت ہند شائع کیا گیا ہے۔ شیخ صاحب موصوف نے ایک خط میں اشاعت مضمون کا شکریہ ادا کر کے لکھا ہے کہ:

مجھے میری قوم (احمدی) کے دوست کہتے رہتے ہیں کہ مجھے مولوی ثناء اللہ صاحب یا ظفر علی خان کے مقابلہ کی طرف توجہ کر کے زور لگانا چاہیے تاکہ میری مصلح موعودی کا حق ادا ہو۔ میں انہیں یہی جواب دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب دجال اور پادری ازم کو ہلاک اور تباہ کرنے آئے تھے لیکن مسلمانوں کی توقعات کے خلاف سلطنت برطانیہ کی حکومت کے حصہ کو خدا کی رحمت قرار دے کر تعریفیں کیں اسی طرح آج میں اپنے کام کے لئے ان مولوی صاحبان کی حکومت کی موجودگی کو اپنے لئے رحمت سمجھتا ہوں انہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا کام کرنے دیں وہ تمہارے علاج کے لئے ہیں میں نے احمدی پادریوں اور دجالوں کو ہلاک کر کے مغلوب بنانا ہے مدینہ میں بیٹھ کر اس کے منافقوں اور مکہ کے احمدی بت پرستوں کو مجھے پورے اور سچے مسلمان بنانا ہے اس کام میں ہمارے اسلامی غلطی خوردہ بھائی خود صحیح ہو جائیں گے سخت سے سخت دشمن جب تجربات پر پڑتا ہے تو وہ دوستوں سے زیادہ ہوشیار خبردار اور واقف راز ہو جاتا ہے۔

غلام محمد از احمدیہ بلڈنگس لاہور

آپ نے جو لکھا ہے قرآن مجید میں اس کی تائید ملتی ہے ارشاد ہے

عسی اللّٰہ ان یّجعل بینکم و بین الّذین عا دیتم منھم مو دّۃ ۔ و اللّٰہ قدیر، و اللہ غفور رحیم (الممتحنۃ : ۷) بہت جلد خدا تم میں اور تمہارے دشمنوں میں محبت پیدا کر دے گا اللہ قادر ہے اور اللہ غفور رحیم ہے)

پس آپ اسی نیت سے بقول خود احمدی پادریوں اور دجالوں کو ہلاک کرنے میں لگے رہیں خدا آپ کی مدد کرے گا انشاء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ ذی قعد ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۸ ص ۹)

مرزائیوں کا مناظرہ سے فرار

شہر لاہور اندرون یکی دروازہ کٹرہ لالہ نریندر ناتھ میں مرزائیوں سے ختم نبوت پر مناظرہ کے لئے گفتگو ہوتی رہی چنانچہ ۲۲ فروری ۱۹۳۵ء کو منشی عبداللہ معمار کو بلایا گیا فریق ثانی کی طرف سے ملک عبد الرحمٰن خادم مناظر تھے مگر وہ نقص امن کا خطرہ ظاہر کرتے ہوئے مناظرہ سے گریز کر گئے۔ منشی عبداللہ صاحب ختم نبوت اور کذب مرزا پر نہائت مدلل تقریر کی جس سے حاضرین پر حق واضح ہو گیا۔

راقم : مستری غلا احمد ہوشیار پوری از لاہور۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۹ ص ۱۴)

چوہدری خدابخش مرزائی کو یاد دہانی

چوہدری خدابخش مرزائی کو صداقت مرزا کے لئے پہلے بھی دو مرتبہ مباہلہ کے لئے چیلنج کر چکا ہوں۔ مگر وہ آج تک لیت و لعل کرتے رہے اور سامنے نہیں آئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب آخری بار اتمام حجت کے لئے پھر تیسری بار چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ مرزا صاحب کو صادق سمجھتے ہیں تو مرد میدان بنیں اور میرے ساتھ مباہلہ کرلیں۔

راقم: غلام احمد اہل حدیث سکنہ میانوالی مہاراں ڈاک خانہ بدملہی تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۔ ذی الحج ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۹ ص ۱۴)

لاہوری اور قادیانی جنگ میں ہمارا منصفانہ حصہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

آج کل ایام بیکاری میں لاہوریوں کی تحریک پر قادیانی لاہوری جنگ چھڑ رہی ہے۔ لاہوریوں نے اشتہار مباحثہ دیا جس کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۵ فروری ۱۹۳۵ء میں ہوا ہے۔ اس کا ایک جواب شخصی طور پر قادیان سے ایک شخص نے دیا، جو دراصل معارضہ بالمثل تھا۔ جس کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۳۵ء میں ہوا ہے۔ اس کے بعد قادیان کے خاص چیدہ علماء نے اس کا جواب دیا جو الفضل ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء میں شائع ہوا ہے۔ اس کی بنا بھی دراصل اسی مبنی پر ہے جس پر پہلے اشتہار کی ہے۔ مگر ایک دو باتیں اس دوسرے اشتہار میں خوب مزیدار ہیں جن کا سمجھنا ہمارا ہی حصہ ہے لکھا ہے کہ:

> ۱۔ پہلے ایک دفعہ اسی مسئلہ (رسالت مرزا اور کفر منکرین) پر ہم دونوں پارٹیوں میں بمقام شملہ بحث ہوئی تھی جس کے منصف مسٹر محمد عمر وکیل مسلمہ فریقین مقرر ہوئے۔
>
> وکیل موصوف نے باوجود غیر احمدی ہونے کے فیصلہ قادیانیوں کے حق میں دیا تھا۔ اس فیصلے کی آپ (لاہوریوں) نے کیا قدر کی تھی۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں: ہم اس سے دو نتیجے استخراج کرتے ہیں:

الف: مسائل دینے میں منصف ماننا تم دونوں پارٹیوں کے نزدیک جائز ہے۔ قارئین اسے نوٹ کرلیں۔

ب۔ بعینہ انہیں الفاظ کے ساتھ اہل حدیث بھی قادیانیوں کو کہہ سکتا ہے کہ ماہ اپریل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۱۲ء میں بمقام لوھیانہ آپ نے دو منصفوں اور ایک غیر مسلم سرپنچ کے ماتحت آخری فیصلہ پر مباحثہ کیا تھا جس کا فیصلہ بحق اہل حدیث ہوا تھا۔ آپ لوگوں نے اس کی کیا قدر کی تھی جس کی آپ سے امید رکھی جائے:

برون در چہ کردی کہ درون خانہ آئی

۲۔ دوسری بات جو قادیانی محبیوں نے کہی ہے اور کیا خوب کہی ہے کہ لاہوری بھائیو! اب تو تم ہم سے بچھڑے ہوئے ہو اس لئے کل کی باتیں چھوڑ دو۔ اس جدائی سے پہلے جب ہم اور تم ایک مرکز میں بیٹھ کر ایک خیال رکھتے تھے آؤ اس زمانے کی باتوں پر ہم متفق ہو جائیں۔

اس کے بعد لاہوری سرکردہ اصحاب کے اقوال بحق مرزا صاحب اشتہار زیر تبصرہ میں نقل کئے گئے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس جواب کی بھی ہم قدر کرتے ہیں۔ اور ساتھ ہی کچھ نتیجہ بھی اس جواب سے اخذ کرتے ہیں، جو درج ذیل ہے:

ہر دو صنف احمدی دوستو!

موجودہ اختلاف سے پہلے جب آپ اور ہم بلکہ تمہارا مجدد (بالفاظ دیگر نبی) بھی ہم سے متفق تھا، آؤ اس زمانہ کی آواز پر ہم سب (محمدی اور احمدی) متفق ہو جائیں جس کی صورت یہ ہے کہ بقول مرزا صاحب قادیانی:

مسیح موعود جب دنیا میں دوبارہ تشریف لائیں گے تو پھر ان کی برکت سے اسلام ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۴۹۹۔۵۰۰)

پس اس جدید نزاع کو چھوڑیئے اور مرزا صاحب قادیانی کے مسلمہ عقیدہ کو اختیار کیجئے۔ اگر دیر کرو گے تو بمجبوری ہم یہ شعر آپ کو پہنچائیں گے

جنگ کر دی آشتی کن ز آنکہ نزد عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۱۹ ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طلوع بہاء اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم بارہا ثابت کر چکے ہیں کہ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی ایک ہی اصول کے پابند ہیں، بلکہ پچھلا حصہ پہلے سے مستفیض ہے۔

بہائی میگزین سے دعوی بہاء اللہ کے متعلق سلسلہ ختم کیا تھا کہ ایک نیا سلسلہ مضمون معنون، طلوع بہاء اللہ، رسالہ بہائی میگزین میں ملا۔ جسکو ناظرین تک پہنچانا ہم ضروری جانتے ہیں۔

مثال: اصل رسالت اور مدعیان رسالت کی مثال ہمیں یہ ملتی ہے کہ حکیم اجمل خان صاحب مرحوم جیسے ماہر طبیب کی شہرت ان کے علمی کمال اور نتیجہ افعال سے مخفی نہیں اس کے مقابل اشتہاری حکیم خاص کر ٹرینوں میں ساتھ چل کر دوائیں بیچنے والے پڑیہ فروش کتنی فصیح و بلیغ تقریریں کرتے ہیں کہ ان کی سحر بیانی سے سننے والوں میں سے اگر سارے کے سارے مسحور نہ ہوں کچھ تو ہو جاتے ہیں۔

رسالت حقہ محمدیہ نے دنیا کو اپنے کمال اور نتیجہ افعال سے مفتوح کیا دنیا نے دیکھا کہ جس قوم میں آفتاب محمدی طلوع ہوا اس قوم نے اس سے کیا کیا روشنی پائی، مولانا حالی مرحوم کا قول بالکل صحیح ہے

وحوش اور بہائم کو انساں بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا

مثال فرض کیجئے کہ ایک کوٹھڑی میں سخت اندھیرا ہے جہاں اپنا ہاتھ بھی نظر نہیں آتا چپکے سے بجلی کا بٹن دبا دینے سے ایسی روشنی ہوئی کہ چوہوں کے بل کیا چیونٹوں چلتی بھی نظر آنے لگی وہ قوم جسے کوئی بادشاہ رعیت بنانا بھی پسند نہ کرتا تھا وہ دنیا کی بادشاہ ہوئی لطف یہ کہ دین داری راست بازی امانت داری اور تہذیب اخلاق کے ساتھ یہ ایک ایسا واقعہ ہے کہ یگانے بیگانے سب جانتے ہیں اس لئے اس کی تفصیل کی حاجت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی ہوئے کہ ہم نبوت محمد یہ کو تسلیم کرتے ہیں مگر ہماری رائے سے وہ منسوخ ہوگئی ۔ کبرت کلمة تخرج من افواھھم کیونکہ ہم سب نبیوں کے موعود ہیں چنانچہ بہائی میگزین کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت بہاء اللہ جلوہ گر ہوئے ہزارہا ارواح پاک نے قبول کیا ہر نئے طلوع آفتاب کے ساتھ اہل بہاء کی تعداد بڑھتی جاتی ہے خورشید بہائی روز افزوں قوت کے ساتھ بلند ہوتا جارہا ہے عنقریب دنیا اسے نصف النہار پر دیکھے گی حضرت بہاء اللہ کا ظہور وہ جامع وکامل ظہور ہے جو ہر نقطہ نظر سے قابل تسلیم ہے (حاشیہ: بقول سب کا پاؤں ہاتھی کے پاؤں میں ، مجموعہ کمالات محمد یہ میں دیکھئے جہاں آپ کو دین داری کے ساتھ دنیاوی رفعت بھی اعلیٰ درجہ کی ملے گی نہ کہ ساری عمر مغلوب مقہور رہ کر باوجود ہزار کمالات کے نہ خود آزاد ہوئے نہ قوم کو آزاد کرایا باوجود اس کے بہائی بھائی کمالات بہائیہ کا دعویٰ کریں تو ہم اس کے سوا کیا کہیں

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو)

یہ ظہور تمام مقدس کتابوں کا موعود ہے از آدم تا خاتم سب پیغمبروں نے اس ظہور اعظم کی بشارت دی تھی (مرزا صاحب قادیانی کا بھی یہی دعویٰ ہے کہ میرے لئے ہر نبی نے خوش خبری دی ہوئی ہے (تذکرۃ الشہادتین ص ٦٢) اس لئے ہم دونوں جماعتوں کے ذمہ دار اصحاب کو مشورہ دیتے ہیں کہ اپنے اپنے متبوع کے متعلق انبیا سابقین کی پیشگوئیاں مستقل رسالہ کی صورت میں شائع کردیں تاکہ حق و باطل میں امتیاز ہوسکے) سب قوموں کو اس کا انتظار تھا اور اگر پیش گوئی سے قطع نظر کر کے خود نفس ظہور کو دیکھیں تو بھی ماننا پڑتا ہے کہ کوئی پیش گوئی نہ بھی ہو تو بھی اس ظہور اعظم کی حقانیت روز روشن کی مانند آشکار ہے ۔ آفتاب نکل آیا ہے اس کی تابش واثرات کی خبر کسی جنتری میں نہ بھی ہو تو آفتاب کا انکار نہیں کیا جا سکتا

آفتاب آمد دلیل آفتاب
اگر دلیلت باید از وے رومتاب

دنیا نے آج تک اگر کسی ظہور حق کو مانا اور پہچانا ہے تو حضرت بہاء اللہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظہور کو شناخت کرنا بھی اس کے لئے آسان ہے جو علامات ظہور حق میں ہوتی ہیں وہ سب نہایت روشن تر پہلو سے اس ظہور میں نمودار ہوئیں

(اہل بہاء نے آج تک بہاء اللہ کے حق میں دعوی معین نہیں کیا کہ وہ کیا تھے؟ نبی تھے یا رسول؟ ولی تھے؟ یا ملہم؟ لیکن اس اقتباس میں ان کو سابقہ ظہورات میں داخل کیا جاتا ہے حالانکہ سابقہ ظہورات قطعاً انبیاء کرام تھے۔

مسلمانوں کا جواب یہ ہے کہ سابقہ انبیاء کرام کو ہم نے بشہادت رسالت محمدیہ مانا ہے اور رسالت محمدیہ کو اعلی کامیابی سے پہچانا ہے بس اس علامت سے بہاء اللہ کی شناخت کرا دو مرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں۔ کمر پتلی صراحی دار گردن)

امر مرسل من اللہ اور مبعوث من عند اللہ کی حیثیت میں اس ظہور مقدس کو دیکھا جائے تو ہر پیغمبر پر ایمان لانے والے کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ آج ظہور بہاء اللہ پر صدق دل سے ایمان لائے

(کیوں؟ بس یہی ایک تنقیح ہے جس کا ثبوت بذمہ قائل ہے)

اگر معلم اخلاق کی حیثیت میں اس ظہور کو دیکھیں تو بھی اس کی تمام تعلیمات کو ہم بہترین اخلاقی جواہرات پاتے ہیں

(اس موقع پر فاضل راقم کو چاہیے تھا کہ چند مثالیں تعلیم بہاء اللہ کی دیتے جو اسلامی تعلیم سے اچھی ہوتیں ہم ان کی کتاب اقدس کو دیکھتے ہیں تو وہ اکثر مقامات میں اسلامی تعلیم ہی پیش کرتے ہیں جہاں اسلامی تعلیم چھوڑتے ہیں وہ سراسر معقولیت سے خالی ہوتی ہے مثلاً

قد رفع حکم الجماعة الا فی صلوة المیت ۔ ص ۵ ۔ نماز با جماعت پڑھنے کا حکم اٹھایا گیا صرف جنازہ کی نماز میں رہ گیا

کیا یہ معقول ہے یا اسلامی حکم با جماعت معقول ہے؟

۲ ۔ قد کتب علی السارق النفی والحبس و فی الثالث فاجعلوا فی جبینه علامة یعرف بها لئلا تقبله مدن الله

چور کے حق میں لکھا گیا ہے کہ جلاوطن کیا جائے اور قید کیا جائے تیسری مرتبہ اس کے ماتھے میں کوئی پختہ نشانہ لگاؤ تا کہ اسے دوسرے شہروں میں رہنے نہ دیں

ہم اس حکم کو سمجھے نہیں تو اس حکم کی معقولیت کیا سمجھیں۔ نفی (جلاوطنی) کے بعد قید؟ چہ خوش یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قید کے بعد نشان پھر جلاوطنی اس پر طرہ یہ کہ غرض یہ کہ اس کو کہیں جگہ نہ ملے اس سے تو بہتر ہے کہ اسے قتل کی سزا دی جائے

من احرق بیتا متعمدا فاحرقوہ۔ص ۱۸۔

جو کوئی کسی کا گھر دانستہ جلا دے تو اسے جلا دو

گھر جلانا بے شک برا بلکہ بہت برا ہے لیکن اس کی سزا میں اسے جلا دو، یہ معقولیت نہ ہماری سمجھ میں آئی نہ کونسل یا قانون ساز اسمبلی کے کسی ممبر کی سمجھ میں آئی گے

۴۔ والذی تملک مأۃ مثقال من الذھب فلتسفه عشر مثقال للهص ۲۷۔

جو کوئی سو مثقال سونا کا مالک ہے اس سے انیس مثقال اللہ کے کے لئے ہیں

قریباً پانچواں حصہ زکوۃ میں دینا بمقابلہ چالیسویں حصے کے جو اسلام نے مقرر کیا ہے جو معقولیت رکھتا ہے وہ ظاہر ہے یہ چند مثالیں ہم نے سبقت کر کے بتائی ہیں ورنہ حق یہ ہے کہ ہم اس وقت بولتے جب بہائی مضمون نگار اپنے دعوی معقولیت کا ثبوت دے لیتے تو ہم کچھ کہتے۔مگر چونکہ نامہ نگار اپنے فرض سے غفلت کرتے ہوئے گذر گئے اس لئے ہم نے ان کو توجہ دلان ے کو چند مثالیں پیش کی ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار)

اگر عقلیت کے پہلو سے نظر ڈالیں تب بھی اس روشن ظہور کو قبول کرنا ضروری ٹھہرتا ہے کہ تمام تعلیمات سراسر عقلی روشنی سے بھری ہوئی ہیں یہاں تک کہ حضرت بہاء اللہ نے صاف فرما دیا کہ دین عقل و علم کے مطابق ہونا چاہیے آج دین و عقل کا اتحاد کلی ہو گیا ہے مذہب اور سائنس دونوں بغل گیر ہیں۔ علوم و معارف کی تحصیل آج فرائض دینی میں سے ایک اہم فریضہ ہے فرض کفایہ نہیں بلکہ فرض عین جو کسی صورت میں معاف نہیں ہوسکتا۔

ارباب علم وصنعت کی قدر ومنزلت فرض ہے تقلید اور شخصیت پرستی کے لئے نہیں بلکہ ترقی وروشنی حاصل کرنے اور پھیلانے کے لئے اہل علم واہل ہنر کی عزت کرنا لازم ہے صنعت و دستکاری عبادت ہے ہر ایک اس شخص کے لئے جو کاروبار کے لئے صداقت سے کھڑا ہوتا ہے تائید غیبی کا وعدہ ہے حضرت بہاء اللہ کے ظہور کو اگر ہم عشق و محبت کی نظر سے دیکھیں تو ہمیں یہ ظہور اس پہلو سے بھی بے نظیر نظر آتا ہے خود حضرت بہاء اللہ نے عشق الہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور محبت خلق میں جان و مال عزت وشوکت فدا کر دی دنیا کی اصلاح اور بہبودی کے لئے تمام عمر مصائب برداشت کئے اور خوش رہے خدا کی راہ میں قید و بند کو آزادی پر ترجیح دی وہ وہ تکالیف اٹھائیں کہ انسان سن کر حیران رہ جاتا ہے نہ ایک دفعہ یا ایک سال بلکہ سال ہا سال مسلسل تکالیف کا سلسلہ بندھا رہا اور حضرت بہاء اللہ میدان عشق الٰہی میں شہسوار ہو کر آگے بڑھتے چلے گئے تمام مصائب کے کڑوے کھونٹ کو شہد شیریں سمجھتے تھے آرزو کرتے تھے کہ کاش محبت الٰہی کی راہ میں جتنی مصیبتیں عاشقان جمال الٰہی پر وارد ہوسکتی ہیں وہ سب اکٹھی مجھ پر وارد ہوجائیں عشق و محبت حق کے دعاوی کو آپ کے عزم اور صبر واستقلال کے واقعات نے ثابت وآشکار کر دکھایا نہ صرف یہ کہ آپ کی روح مبارک ہی عشق سے سرشار تھی بلکہ جو جو آپ کے پاس گے وہ سرمست محبت ہو گیا حضرت بہاء اللہ نے فرمایا کہ ہم محبت کی راہ میں فدا ہونے کے لئے پیدا ہوئے ہیں اور حکم دیا کہ تم اس محبوب لا یزال کی محبت ورضا میں قتل کر دیئے جاؤ تو بھی کسی کو قتل نہ کرنا پروانگان محبت نے اس حکم کی ایسی تعمیل کی کہ دنیا میں لا ثانی نظیر قائم کر دی بیس ہزار مقدس نفوس نے جانیں فدا کر دیں گردنیں دے دیں مگر اف بھی نہ کیا اموال واولاد عزت وآبرو راہ محبت میں برباد ہوگئی مگر عاشقان الٰہی میدان وفا اور مشہد فدا میں خندہ پیشانی کے ساتھ قدم آگے ہی بڑھاتے رہے اور یوں نعرے لگاتے رہے

ما بہاء درخون بہاء را یافتم ۔ جانب جان باختن بشتافتیم (مثنوی معنوی)

اے پاک روحو! جو وفا کا جوہر اپنے اندر رکھتی ہو دیکھو تمہارے لئے اس مقدس ہستی نے اپنی تمام جاہ وحشمت کو قربان کر دیا ساری عمر تمہاری بھلائی کے لئے مصیبتیں اٹھائیں کیا تمہاری وفا شعاری تمہیں مجبور نہیں کرتی کہ تم بھی راہ محبت میں جاں نثاری وفدا کاری کرو اور اس محبت کرنے والی ہستی کی آواز پر لبیک کہہ کر استقامت کی شان دکھاؤ۔

اے پروانگان بے پروا بشتابید و بر آتش زنید۔ دوڑو اور محبت کی آگ میں کود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑو۔ اٹھو محبوب کی راہ میں فدا ہو جاؤ زندگی چندروزہ ہے جان تو بہر حال جائے گی بہتر ہے کہ راہ جاناں میں جائے۔ حضرت بہاء اللہ جس تجلی نورانی کی طرف تمہیں بلا رہے ہیں وہی سب کی مطلوب و محبوب ہے بعض لوگ اسے شناخت کر چکے ہیں اور بعض ابھی تک پہچان نہیں سکے ہیں سب اسی کی تلاش میں

جانہا بلب است دلہا بہ تب است
کل در طلب روئے تو بود

(بہائی میگزین فروری ۱۹۳۵ء ص ۱۷۔۱۹)

مولانا امرتسری لکھتے ہیں: سارا زور مضمون نگار نے اس پر لگایا ہے کہ بہائی تحریک کے ماننے والے پروانوں کی طرح جان دیتے ہیں۔ ہم کہتے ہیں مضمون نگار کو دنیا کے حالات کی شائد خبر نہیں۔ اسلامی دائرے کے اندر دیکھنا ہو، تو قادیانی اور آغا خانی سب سے بڑھ کر قربانی کے مدعی ہیں بیرون اسلام آریہ اور راداسوامی مت والوں کو دیکھئے کس قدر جان و مال فدا کر رہے ہیں۔ تو کیا اس قربانی سے ان کا مذہب سچا ہو گیا؟ نہیں۔ ہاں ہم یہ ماننے کو تیار ہیں کہ ایسا کرنے والے پکے راسخ العقیدہ ہیں بہائی دین قادیانی مذہب اس صورت میں سچے ہو سکتے ہیں جب ان کے بانی اپنے دعوے میں سچے ہوں و دونہ خرط القتاد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۹۔ ذی الحج ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۰ ص ۳۔۵)

مسیح قادیانی کا مبلغ علم اور جاہلانہ فتویٰ

قابل توجہ میاں محمود اور مولوی محمد علی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

آپ دونوں صاحب مرزا صاحب قادیانی کو مجدد مہدی مسیح موعود وغیرہ مانتے ہیں۔ ان سب عہدوں کے لئے موصوف کو علم شریعت میں جتنا کچھ حصہ وافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونے کی ضرورت ہے اظہر من الشّمس ہے مرزا صاحب کے علم وفضل کے مخالف تو کبھی قائل نہیں ہوئے مگر آپ لوگ ان کی نسبت بہت کچھ بلند خیالات رکھتے ہیں اس لئے ان کا ایک فتوی جدید الطبع پیش کر کے آپ دونوں سے ہم سوال کریں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ کوئی حافظ صاحب، مرید مرزا صاحب قادیانی تھے جن کو یہ خبط تھا کہ جو کوئی اپنے آپ کو گنہگار سمجھے اور گناہ گار کہے، اس کے پیچھے نماز جائز نہیں۔ یہ مسئلہ مرزا صاحب کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے فرمایا:

حافظ صاحب سچ کہتے ہیں جب کوئی اقراری مجرم ہو جائے تو اس کے پیچھے نماز کس طرح جائز ہو سکتی ہے۔ (الفضل ۳ مارچ ۱۹۳۵ء ص ۵)

سوال: کیا آپ دونوں صاحبان اور قادیان ولاہور کے علماء کرام نے آنحضرت ﷺ کی دعا میں یہ الفاظ نہیں پڑھے:

و اعترفت بذ نبی (الحدیث)۔

قرآن مجید میں حضرت آدم کی دعا نہیں پڑھی ہوگی ربناظلمنا انفسنا (اے خدا ہم نے اپنے نفسوں پر ظلم کئے)۔

حضرت ایوب کی دعا بھی نہیں سنی؟

لا اله الا انت سبحا نك انی کنت من الظالمين

حدیث شریف میں یہ دعا بھی نہیں پڑھی ہوگی:

اللهم انت الله لا اله انت خلقتنی انا عبد ك انا علی عهد ك و وعدك ما استطعت ابو ء لك بنعمتك علیّ و ابو ء بذ نبی فاغفرلی فا نه لا يغفر الذنو ب الا انت (الحدیث)

ان دعاؤں میں اعتراف بالذنوب ہے تو کیا ان دعاؤں کے قائلوں (حضرات انبیاء) کے پیچھے بھی اقتداء جائز نہیں؟ آج جو مسلمان ان دعاؤں کا ورد کرے اس کے پیچھے بھی جائز نہیں؟

اس کے بعد اس سوال کا جواب بھی آپ کے ذمہ ہے کہ مجدد مہدی اور مسیح موعود کے لئے اتنا ہی علم کافی ہے کہ معمولی احادیث پر بھی اس کی نظر نہ ہو یا اس سے کچھ زیادہ کی ضرورت ہے؟ اس کے بعد شیخ سعدی کے اس شعر کے معنی بھی مہربانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے بتا دیجئے گا:

ز جاہل گریزندہ چوں تیر باش
نہ آمیختہ چوں شکر شیر باش

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۹۔ ذی الحج ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۰ ص ۷)

کھلی چٹھی بنام حاجی سیٹھ عبداللہ الہ دین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

حاجی صاحب! آپ نے یا آپ کی طرف سے احباب نے بڑی بلند آواز سے انعامی اشتہار دیا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اگر مرزا صاحب کی تکذیب اور اپنے عقاید پر حلف اٹھائیں تو آپ دس ہزار روپیہ ان کو انعام دیں گے۔

یہ انعامی سلسلہ آپ کا ۱۹۲۳ء سے چلا ہے جن دنوں میں حیدرآباد دکن میں احمدی تحریک کی خدمت کر رہا تھا۔ حیدرآبادی اشتہارات اور جوابات کا مجموعہ تو سکندر آباد کی انجمن اہل حدیث نے بصورت رسالہ شائع کر دیا تھا جس کا نام ہے،

قادیانی حلف کی حقیقت،

اس کے بعد آپ نے پنجاب میں ایک اعلان شائع کرایا جس میں انعامی رقم دس ہزار سے اکیس ہزار تک بڑھا دی۔

اس کا جواب میری طرف سے پہلے ۲۳ ستمبر ۱۹۳۴ء کو دیا گیا کہ انعامی رقم سکندر آباد کے امپیریئل بنک میں جمع کرا کر مجھے رسید بھیج دیں، میں حلف کا اشتہار دوں گا، مگر آپ نے کروٹ نہ لی۔

اس کے بعد بطور یاددہانی ۲۴ دسمبر ۱۹۳۴ء کو میں نے مکرر اشتہار دیا جو آپ کو بصیغہ رجسٹری بھیجا گیا اور حیدرآباد میں بکثرت شائع ہوا تاہم آپ ایسے خاموش رہے کہ واقفان حال کے منہ سے بے ساختہ نکل گیا:

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند۔

لیکن میرا یہ گمان نہیں۔ میں آپ کو ابھی تک زندہ جانتا ہوں اس لئے اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ مکرر درج کر کے اخبار بھیجتا ہوں اور بفحوائے کلام اللہ انّ العهد کان مسؤلاً آپ سے ایفاء عہد کا سوال کرتا ہوں۔ اشتہار مذکور یہ ہے: (چونکہ یہ اشتہار پہلے بھی اسی جلد میں نقل ہو چکا ہے اس لئے اس مقام پر اسے باریک فونٹ میں درج کیا جارہا ہے۔ بہاء

میں کذب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں:

بجواب انعامی اشتہار سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دکن

سیٹھ عبداللہ! آپ جانتے ہونگے کہ میں مرزا صاحب قادیانی کا منکر محض سنے سنائے یا کسی کی تقلید سے نہیں بلکہ علی وجہ البصیرت ہوں۔ خدا کو معلوم ہے مجھے ان سے کوئی ذاتی پرخاش ہے، نہ کوئی عداوت، نہ خاندانی شراکت، نہ نزاع وراثت۔ ہاں میں ان کے دعاوی کو غلط جانتا ہوں کہ نہ آپ مسیح موعود ہیں، نہ مہدی، نہ مامور من اللہ، نہ ملہم الٰہی۔ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے متعلق اپنے عقیدے کا ثبوت متعدد کتابوں میں دیا ہے جو پبلک میں شائع ہو چکی ہیں۔ کتب مصنفہ کے علاوہ اہل انصاف کے لئے قابل توجہ خاص یہ امر ہے کہ مدعی نبوت اور صاحب وحی و رسالت مرزا صاحب قادیانی نے میرے ساتھ آخری فیصلہ کا اعلان کیا جس میں مجھے اپنے ساتھ رکھ کر خدا سے دعا کی تھی کہ:

اے خدائے قدوس! میری تیری رحمت کا دامن پکڑ کر ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جو تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں دنیا سے اٹھا لے۔

اس دعا کا نتیجہ بھی کسی فرد انسانی سے عموماً اور آپ جیسے واقف کاروں سے خصوصاً مخفی نہیں کہ مرزا صاحب موصوف کو فوت ہوئے آج ربع صدی سے زیادہ یعنی ۲۶ سال کا عرصہ گزر گیا ہے اور یہ خادم آج بھی یہ چند سطور لکھ رہا ہے۔ الحمد للہ

اس کے بعد جماعت احمدیہ کی درخواست سے اس خاص امر پر انعامی مباحثہ مقرر ہوا جو منصفوں کے سپرد کیا گیا جس کا فیصلہ اپریل ۱۹۱۲ء میں میرے حق میں ہوا اور میں نے مبلغ سہ صد روپیہ انعام وصول کیا۔ چاہیے تو یہ تھا کہ خدا کا خوف کر کے خدائی فیصلہ پر یقین کیا جاتا مگر قادیانی جماعت نے اس قدرتی اور پنچائتی فیصلے سے اعراض کر کے ایک مصنوعی طریق فیصلہ میرے سامنے پیش کیا وہ یہ کہ میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب وغیرہ پر حلف اٹھاؤں۔

یہ درخواست سب سے پہلے خود قادیان میں بموقع جلسہ اسلامیہ جس میں میں بھی شریک تھا، قادیانی جماعت کی طرف سے پیش ہوئی جس پر مبلغ دوسو روپیہ انعام بھی تجویز ہوا۔ مگر میں نے دوسو روپیہ لئے بغیر اسی جلسہ میں حلف اٹھائی جس کا ذکر قادیان کے اخبار الفضل مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں مرقوم ہے۔

اس کے بعد بھی تقاضا جاری رہا یہاں تک کہ جب میں جنوری ۱۹۲۳ء میں سکندر آباد حیدر آباد دکن پہنچا تو آپ (سیٹھ عبداللہ الہ دین) نے بھی مجھ سے تقاضا حلف کیا، میں نے وہاں بھی ایک معمولی شرط کے ساتھ حلف اٹھانے پر آمادگی کا اظہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مگر آپ سامنے نہ آئے (ملاحظہ ہو ٹریکٹ، قادیانی حلف کی حقیقت، شائع کردہ انجمن اہل حدیث سکندر آباد) اس کے بعد میں نے اپنے اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۹۲۶ء میں حلفیہ مضمون لکھا جو بعد اس کے بصورت اشتہار شائع کیا۔ باوجود ان واقعات کے مجھ سے مطالبہ حلف جاری رہا۔ اس طریق پر مطالبہ رہا کہ جو الفاظ قسم کے ہم (قادیانی) پیش کریں ان پر حلف اٹھاؤ۔ میں حیران تھا کہ حلف کے لئے شرع شریف نے خود الفاظ مقرر کر رکھے ہیں پھر کسی ایرے غیرے کا اس میں کیا دخل ہے یہاں تک کہ آپ (سیٹھ عبداللہ) کی طرف سے پھر ایک بلکہ کئی ایک اشتہار نکلے جن میں اکیس ہزار تک انعام دینے کا آپ نے اعلان کیا ۔ میں اپنے خیال میں تصنیف کے علاوہ حلف کا فرض بھی پورا کر چکا تھا اس لئے خاموش رہا۔ اتنے میں خدائے مسبب الاسباب نے میرے اور آپ کے نزاع میں فیصلہ ہو جانے کی صورت پیدا کر دی۔

سیٹھ صاحب! مجھے آپ سے محبت ہے خدا کرے آپ کسی طرح غلطی سے باہر آ جائیں۔ اب جو صورت پیدا ہوئی ہے امید آپ بھی میری طرح اس کو نمونہ بنا کر سامنے آئیں گے۔ آپ نے اخبار الفضل قادیان میں خلیفہ قادیانی کا حلفیہ بیان پڑھا ہوگا جس کی ضرورت اور حلفیہ بیان کے الفاظ خود الفضل ہی سے نقل کرتا ہوں:

> میں مرزا بشیر الدین محمود احمد امام جماعت ساکن قادیان ولد مرزا غلام احمد صاحب مدعی ماموریت اللہ تعالیٰ قسم کھا کر جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اور جس کی جھوٹی قسم کھانا انسان کو روحانی اور جسمانی ہلاکت میں ڈال دیتا ہے اور ناقابل برداشت عذابوں میں مبتلا کرتا ہے کہتا ہوں کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب میرے یقین اور ایمان کے مطابق بلا شک وشبہ مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے اور آنحضرت ﷺ سے مستفیض ہو کر مقام نبوت پر فائز ہوئے تھے اگر میں اس دعویٰ میں جھوٹا ہوں تو اللہ تعالیٰ کا وہ وعید جو جھوٹوں کے لئے مقرر ہے مجھ پر نازل ہو۔
>
> (الفضل ۴ ستمبر ۱۹۳۴ء)

سیٹھ صاحب! قرآن مجید میں مطففین کا ذکر برائی کے ساتھ ہوا ہے جو لیتے کسی ہاتھ سے ہیں دیتے کسی دوسرے سے ہیں۔ یہ بدعادت اگر آپ کو اور آپ کی جماعت کو ناپسندہ تو بس میرا اور آپ کا اختلاف مٹنے والا ہے۔ میں انہیں الفاظ سے حلف اٹھانے کو تیار ہوں جن سے آپ کے خلیفہ میاں محمود صاحب قادیانی نے اپنے والد کی صداقت پر حلف اٹھایا ہے۔ فرق اتنا ہوگا کہ جہاں انہوں نے اثبات کیا ہے میں نفی کرونگا۔ یعنی انہوں نے کہا میرے یقین میں وہ مسیح موعود تھے میں اسکی جگہ کہوں گا میرے یقین میں وہ مسیح موعود نہ تھے۔ علی ہذا القیاس۔ ساری عبارت ہو بہو نقل کر کے مثبت کو منفی کرونگا۔ پس آپ اگر مطففین کی عادت کو واقعی قبیح جانتے ہیں تو میری اس تجویز کو منظور کریں جس کا ثبوت یہ ہے کہ:

انعامی رقم بنک میں جمع کراؤ۔ انعامی رقم امپیریل بنک حیدرآباد میں جمع کرا کر اس مضمون کی رسید مجھے بھیج دیں کہ جس روز میں عبارت مذکورہ میں قسم کا مطبوعہ اشتہار حیدرآباد بھیج دوں مینیجر بنک انعامی رقم میرے نام منتقل کر دے۔ بس اب کوئی بات باقی نہیں رہی۔ آخر میں میں اعلان کرتا ہوں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مرزا صاحب کو ان کے الہامی دعووں میں جھوٹا جانتا ہوں و اللہ علی ما اقول شہید ۔

جواب باصواب کا منتظر: خاکسار ابوالوفا ثناء اللہ از امرتسر پنجاب

اب بھی اگر آپ نے رقم (اکیس ہزار) داخل بنک کرا کر مجھے اطلاع نہ دی تو مجبوراً میں بھی واقفان حال کے مذکورہ مقولہ کا مصدق ہو جاؤں گا۔ پھر آپ کو یا آپ کے کسی ہم خیال کو یہ ڈینگ مارنے کا حق نہ ہوگا کہ ہم انعام دیتے ہیں اور وہ لیتا نہیں۔ گو میں خوب جانتا ہوں کہ آپ کو دینے کا حوصلہ نہیں ۔ یہ حوصلہ خدا نے منشی قاسم علی سہ صدی کو بخشا تھا جو تین سو روپیہ ہتھیلی پر رکھ کر ۱۵۔ اپریل ۱۹۱۲ء جو بمقام لدھیانہ پہنچ گئے ۔ گو ہار گئے تاہم یہ کہنے کا ان کو حق حاصل ہو گیا:

شکست و فتح مقدر سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۹ ذی الحج ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۰ ص ۷۔۹)

اصولی بحث سے کون منہ پھیرتا ہے؟

مولوی محمد علی یا اڈیٹر اہلحدیث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہے کہ اصولی بحث وہ ہوتی ہے فروعات جس کے ماتحت آجائیں ۔ بلکہ یوں کہیے کہ اصولی بحث وہ ہوتی ہے جس کے بعد فروعات کی ضرورت باقی نہ رہے ۔ مثلاً اسلام کی اصولی بحث ہے رسالت محمدیہ یا صداقت قرآن ۔ ان میں جو بات بھی ثابت ہو جائے باقی فروعات پر بحث کرنے کی ضرورت نہ رہے گی ۔ اسی طرح قادیانی مباحث میں اصولی بحث وہ امر ہے جس کے بعد کسی اور امر پر بحث کرنے کی ضرورت نہ ہو ۔ اس قسم کی اصولی بحث کی تعیین میں فریقین (قائل اور منکر) مختلف ہو سکتے ہیں ۔ مثلاً منکر کہے کہ فلاں پیش گوئی اگر سچی ہو جائے تو میں آپ کو سچا مان لوں گا ۔ مگر دوسرا فریق اس کو معمولی سمجھ کر اس کو قابل توجہ نہ جانے ۔ اسی طرح ہر امر میں دونوں فریقوں کے درمیان اختلاف ممکن ہے ۔ لیکن اگر صاحب مذہب خود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کسی امر کو اصولی بحث قرار دے اور وہ فی الواقع ایسا ہی ہو تو فریقین کو اسے اصولی ماننے میں چون و چرا نہ کرنا چاہیے۔

پس ہم ہر دو فریق (قائل اور منکر مرزا) میں اصولی بحث آخری فیصلہ ہے جسکو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود اصل الاصول قرار دیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں

مولوی ثناءاللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ نحمده و نصلى على رسوله الكريم ۔

يستنبئونك احق هو ۔ قل اى و ربى انه لحق ۔

بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام على من اتبع الهدى

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے ۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا ۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا ۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے ۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کردے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین ۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بداثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ۔

ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين ۔ آمين ۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود

باانصاف ناظرین! آپ لوگ للہ غور کریں کہ یہ امر (آخری فیصلہ) اصل الاصول پر پوری توجہ کریں۔ مگر آپ کس قدر حیرت سے سنیں گے کہ جب کبھی امت مرزائیہ کے ان دونوں (قادیانی اور لاہوری) بلکہ کل اصناف کو اس اصل الاصول پر بحث کرنے کی دعوت دی گئی تو حیل و حجت کرکے اس کو ٹال دیا گیا۔ ان ٹلانے والوں میں مولوی محمد علی لاہوری احمدی نے جس طرح اس کو ٹالا وہ بہت ہی حیرت انگیز ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ پندرہ سولہ مسائل (وفات مسیح۔ حقیقت دجال وغیرہ) پر پہلے بحث ہوجائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ضرورت ہو تو آخری فیصلہ پر بھی سہی۔ یا للعجب
باوجود اس کے بے محل اور بے موقع خطبہ جمعہ میں ممبر رسول پر چڑھ کر کہتے ہیں کہ

'مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی ہم نے کہا تھا کہ احمدیت کی اصولی باتوں کے متعلق اسی طریق پر بحث کر لیں لیکن وہ اس پر آمادہ نہ ہوئے۔ کیونکہ ان کے دل میں چور ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۱۹ فروری ۱۹۳۵ء ص ۴)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں کہ) قرآن شریف میں دل کے چوروں کی علامت ان الفاظ میں بتائی گئی ہے

ان یروا سبیل الرشد لا یتّخذوہ سبیلا

(یعنی ایسے لوگ سیدھا راستہ دیکھ کر اسے قبول نہیں کرتے)۔

آخری فیصلہ کو بڑے میاں (مرزا غلام احمد) نے اپنا معیار بنا کر شائع کیا۔ اپنا صدق وکذب اس پر موقوف رکھا۔ جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اس کے طے ہونے سے تمام مباحث کا طے ہونا بانی جماعت احمدیہ نے تسلیم کیا ہے۔ تاہم دل کے چور زبان اور ایمان کے کمزور اس سے جی چراتے ہیں۔ پھر ان کو کیوں نہ کہا جائے کہ آیت موصوفہ میں جملہ لا یتخذوہ سبیلاً ان کے حق میں وارد ہے۔

مرزائی دوستو! دنیا میں کوئی ایسا مسلمان تم کو ملا یا مل سکتا ہے جو آنحضرت ﷺ کے کسی آخری فیصلے کو فیصلہ نہ جانے۔ یا کوئی ایسا عیسائی آپ کو ملا، یا مل سکتا ہے جو حضرت مسیح کے فیصلے کو موجب فیصلہ نہ مانے۔ کم سے کم کوئی آریہ ہی بتاؤ جو اپنے گورو سوامی دیانند کے طریق فیصلہ سے منہ پھیرتا ہو۔ اگر ایسا شخص کوئی نہیں تو تم لوگوں نے یہ نیا طریق کیوں اختیار کیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۱۶ ذی الحج ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۱ ص ۳-۴)

ظفر اللہ کی تقریر متعلق احمدیت محض ملمع ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

یوں تو احمدیہ (مرزائیہ) جماعت کا عام دستور ہے کہ تبلیغ کرتے ہیں مرزائیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی اور نام رکھتے ہیں تبلیغ اسلام کیونکہ ان کے نزدیک اسلام وہی معتبر ہے جو احمدیت کی صورت میں ہو مگر چودھری ظفر اللہ خان جیسے قانونی آدمی سے یہ امید نہ تھی کہ وہ خاص کر لاہور جیسے مرکز علم اور واقف حال شہر میں ایسی تقریر کریں گے آپ نے اپنے لیکچر کی تمہید میں کہا کہ:

احمدیت کیا ہے؟ بعض لوگ یہ خیال کرتے ہیں کہ احمدیت کوئی نیا پیغام لے کے دنیا میں نہیں آئی، اس کے مقابل ایک طبقہ یہ سمجھتا ہے کہ یہ تحریک اسلام میں ایک تغیر پیدا کرنے والی تحریک ہے اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ اسے مٹا دیں۔ اس عقدہ کو سمجھانے کے لئے میں یہ عرض کرتا ہوں کہ دراصل دونوں خیالات درست نہیں۔ میں ایک مثال دے کر احمدیت کی پوزیشن واضح کرتا ہوں۔ اسلام کی مثال ایک سمندر کی سی ہے جس میں بالکل سکون تھا اس میں ایک زبردست لہر اٹھی جس نے سمندر میں تموج پیدا کر دیا۔ یہ لہر احمدیت کی لہر ہے۔ اس لہر کو سمندر سے الگ نہیں کہا جا سکتا اور نہ ہی اس لحاظ سے کہ وہ سمندر کے پانی کا ایک جزو ہے اس کی اہمیت کو کم کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس لہر نے سکون میں حرکت پیدا کر دی ہے اسلام اور احمدیت دو مترادف لفظ ہیں احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے۔

(الفضل قادیان ۱۴ مارچ ۱۹۳۵ء ص ۵)

اس عبارت کو ہم منطقیانہ نظر سے دیکھتے ہیں تو یقین نہیں ہوتا کہ یہ کلام کسی ایسے شخص کا ہے جو گورنمنٹ کی طرف سے صیغہ تعلیم کے ایک بڑے عہدہ پر فائز رہا ہو کیونکہ سمندر اور لہر کی مثال سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت اور اسلام میں عموم اور خصوص کی نسبت ہے۔ تھوڑا آگے چل کر کہتے ہیں، اسلام اور احمدیت دو مترادف لفظ ہیں، مترادف لفظوں میں مساوات ہوتی ہے مساوات عموم خصوص سے مغائر ہوتی ہے ممکن ہے منطقی اصطلاحات سے چودھری ظفر اللہ صاحب وقف نہ ہوں کیونکہ ان کے نبی مرزا غلام احمد صاحب متوفی بھی ان اصطلاحات سے بے خبر تھے ایک خط میں حکیم نور الدین (خلیفہ اول قادیان) کو لکھتے ہیں؛

قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ میں کیا نسبت ہے مجھے ان اصطلاحات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

توغل نہیں ۔(خطوط بنام حکیم نورالدین)

مگر اصل مضمون لیکچر سے تو چودھری صاحب کو ناواقف نہ ہونا چاہیے پس آپ غور سے سنیں ۔اسلام تو یہ ہے:

بنی الاسلا م علی خمس (حدیث) اسلام کے پانچ ارکان ہیں

لا اله الا الله محمد رسو ل الله ۔نماز،روزہ،حج،زکوۃ۔

بتایئے احمدیت بھی اسی قدر ہے یااس کے علاوہ بھی اس میں کوئی چیز ہے ۔ اگر یہی ہے تو آپ اور آپ کے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) منکرین مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کافر کیوں کہتے ہیں (انوار خلافت)

پس اگر نبوت مرزا کی تسلیم بھی احمدیت میں داخل ہے تو پھر آپ احمدیت اور اسلام کو مترادف کیوں کہتے ہیں ۔اور اگر داخل احمدیت نہیں تو داخل اسلام بھی نہ ہوئی بہرحال چودھری صاحب نے باوجود قانون دان ہونے کے تنقیح طلب امر کو نظرانداز کردیا جو کسی اہل علم کے شایان شان نہیں ۔

صدر جلسہ کا ریمارک:

بروایت الفضل قادیان ،صدر جلسہ پروفیسر عبدالقادر صاحب نے چودھری صاحب کی تقریر پر فرمایا:

حضرات میں نے عرض کیا تھا کہ چودھری صاحب ایک بہت بڑے عالم دین ہیں ان کی تقریر سے میرے اس قول کی تائید ہوگئی ۔۔آپ نے اسلامی تعلیمات کو جس خوبی سے پیش کیا ہے وہ آپ ہی کا حصہ ہے ۔ جماعت احمدیہ آج کل سخت مشکلات میں سے گذر رہی ہے میں افسوس سے اس امر کا اقرار کرتا ہوں کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ناانصافی کی جارہی ہے۔

(الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۳۵ء ص ۶)

ہمیں بھی افسوس ہے کہ ہم اس امر کے اظہار کرنے میں مجبور ہیں کہ پروفیسر صاحب کو عالم شناسی کا علم نہیں دیا یاانہوں نے صدارت کا شکریہ ادا کرنے کو ایسی باتیں کہہ دیں ہم پروفیسر صاحب کو کہتے ہیں کہ عالم دین کی شان تو بہت بلند ہوتی ہے کسی ادنی طالبعلم سے پوچھیں کہ اسد اور لیث دو مترادف لفظ ہیں ۔یہ حقیقت میں متحد ہیں یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف؟ وہ فوراً کہے گا کہ متحد اگر مختلف ہوں تو مترادف کیسے؟

مگر آپ کے عالم دین چودھری صاحب اسلام اور احمدیت کو مترادف بھی کہتے ہیں اور مختلف بھی مانتے ہیں۔ اس حال میں آپ ان کو عالم دین بھی کہتے ہیں اور مخالفوں کو بے انصاف کا لقب بھی دیتے ہیں حالانکہ آپ عہدہ صدارت (محل انصاف) پر متمکن ہیں۔ کیا سچ ہے؟

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
حیف ہے وہ بھی تیرا چاہنے والا نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء مطابق ۲۳ ذی الحج ۱۳۵۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۲ ص ۴۔۵)

شیخ چلی کی یادگار قادیان میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

کہتے ہیں شیخ چلی نے تھوڑے سے سرمائے سے ایک دکان جاری کی جس میں شیشیوں کا سامان رکھا۔ جب سارا سامان لگایا گیا تو شیخ صاحب سوچ میں پڑ گئے ذہن مبارک اس نکتے کی طرف متوجہ ہو گیا کہ اس دکان سے دگنا نفع حاصل ہو گا۔ اس نفع سے ہم شادی کریں گے اس سے اولاد پیدا ہو گی بچے آئیں گے پیسہ مانگیں گے ہم ایک دفعہ ان کو دیں گے۔ وہ پھر مانگیں گے، پھر دیں گے۔ جب وہ تیسری مرتبہ مانگیں گے تو ہم اس طرح زور سے ان کو ٹانگ ماریں گے۔ اتفاق یہ ہوا کہ شیخ صاحب کی ٹانگ سامنے شیشیوں کے سامان پر جا لگی۔ وہ سارا سامان چکنا چور ہو گیا انا للہ و انا الیہ راجعون پڑھ کر خاموش رہ گئے۔

آج ہم دیکھتے ہیں کہ یہی مثال قادیان میں ہم کو ملتی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کو جب کبھی مشکلات پیش آئیں تو وہ اپنے اتباع کو تسلی دیتے کہ عنقریب تمہاری فتح ہو گی بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ (البشریٰ۔ ج ۲ ص ۲۳)

آج قریباً ستائیس سال آپ کو انتقال کئے ہو گئے مگر ابھی تک وہ مشکلات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بحال بلکہ اپنے عروج پر ہیں، لیکن وعدہ ترقی اس سے بھی زیادہ پر جوش ہے ۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بتقریب مقدمہ مولوی عطا اللہ شاہ بمقام گورداسپور اپنے مجمع میں بتاریخ ۲۵ مارچ ایک تقریر کی ہے جس میں مریدین کو بڑی خوبی سے تسلی دی ہے کہ ان مشکلات کی وجہ سے تم کو آخرت میں اتنے بڑے درجے ملیں گے کہ تم اپنی تکلیفوں اور قربانیوں کو ہیچ سمجھو گے۔ بلکہ عنقریب اس دنیا میں تم دیکھو گے کہ حکومتیں تمہاری ہوں گی۔ بادشاہ تمہارے ہوں گے۔ چنانچہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے الفاظ یہ ہیں:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی جماعت ترقی کرے گی اور اکناف عالم تک اپنی شاخوں کو پھیلا دے گی۔ تو اس وقت خدا تعالی خوش ہو کر کہے گا بتاؤ تو کوئی شخص ہے جو اسے ہلا سکتا ہو۔ تب وہی آندھیاں جو پہلے اسے جھکا دیتیں، ہلا دیتیں، اور خطرات میں مبتلا کر دیتیں تھیں، آئیں گی اور یوں گزر جائیں گی کہ پتہ بھی نہیں ملے گا۔

گویا اس کی مثال اس بیل کی سی ہوگی جس کے متعلق لوگوں نے یہ بات بنائی ہوئی ہے کہ اس کے سینگ پر ایک دفعہ کوئی مچھر بیٹھا، تو تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد کہنے لگا، اگر تم تھک گئے ہو تو میں اڑ جاؤں۔ بیل نے کہا مجھے تو یہ بھی پتہ نہیں کہ تم بیٹھے کب تھے، اڑنے کے متعلق میں کیا کہہ سکتا ہوں۔

تو اللہ تعالی احمدیت کو ایک دن ایسا مضبوط کرے گا کہ حوادثات زمانہ کا اسے پتہ ہی نہیں لگے گا۔ بے شک وہ ترقی کا زمانہ ہوگا۔ بے شک وہ دنیوی کامیابی کا زمانہ ہوگا۔ بیشک وہ آراموں اور سکھوں کا زمانہ ہوگا۔

مگر اے عزیزو! میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ آج کے دکھوں سے بڑھ کر وہ برکت والا زمانہ نہیں ہوگا۔ اگر آج ایک مومن کو کھڑا کر کے دکھایا جائے کہ ان مصائب کے بدلہ میں جنت میں اس کے لئے کتنے بلند مدارج مقرر کئے گئے ہیں، کتنی عظیم الشان اخروی ترقیات کا ابدی انعام اسے دیا جانے والا ہے، کتنی عزت اور رفعت کا اسے مالک بنایا جانے والا ہے، اور پھر اسے دکھایا جائے کہ دنیا میں احمدیت کس طرح ترقی کرے گی، اسے نظر آئے کہ کس طرح حکومتیں احمدی ہیں، بادشاہ احمدی ہیں، اور لوگ ہاتھ جوڑ جوڑ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہیں سلام کر رہے ہیں، کس طرح احمدیت لوگوں کے قلوب کو فتح کر چکی ہے۔غرض اس زمانہ کے لوگوں کی دنیوی شان دکھا کر اگر وہ اخروی جزا دکھائی جائے جو موجودہ زمانہ کے مصائب کا نتیجہ ہے، اور پھر پوچھا جائے تم دنیا میں حکومت کے تخت پر بیٹھو گے یا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے لئے ماریں اور گالیاں کھاؤ گے، تو یقیناً وہ حقارت کے ساتھ دنیا کی حکومتوں کو ٹھکرا دے گا۔ اور کہے گا:

اے میرے خدا مجھے ماریں کھانا اور تیری عزت اور جلال کے لئے تکالیف برداشت کرنا دنیوی انعاموں سے بہت محبوب ہے۔

(الفضل قادیان ۲۸ مارچ ۱۹۳۵ء ص ۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ ایک ہوشیار جرنیل جب فوج کو کمزور پاتا ہے، تو بڑی بڑی امنگیں دلا کر ان کو ثابت قدم رکھتا ہے۔ نپولین بونا پارٹ کہا کرتا تھا کہ:

اے میرے سپاہیو! دنیا تمہیں دیکھ رہی ہے عنقریب تم فتح پاؤ گے آگے بڑھتے چلو۔

اسی طرح خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اپنے اتباع کو قابو رکھتا ہے۔ جو بحیثیت ایک قائد کے ایک اچھا کام کرتا ہے۔مگر اس میں مذہبی اور روحانی طور پر جتنا حصہ ہے وہ محض خواب وخیال ہے۔جس طرح بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کے وعدے بحکم :ما مواعید ھا الا الا باطیل محض خواب وخیال ثابت ہوئے

خواب مرزا:

منجملہ خواب ہائے مرزا قادیانی ایک خواب جو حقیقتاً بیداری میں تھا، مگر واقعہ میں خواب وخیال ہی تھا، یہ ہے:

ایک روز مرزا صاحب اور حکیم نورالدین صاحب نماز جمعہ کے وقت شریک جماعت تھے خطبہ جمعہ مولوی محمد احسن امروہی نے پڑھا۔خطبہ میں (بموجودگی مرزا صاحب) کہا:

اگر اس نبی (مرزا قادیانی) کی طاعت لوگ نہ کریں گے تو انکے ساتھ وہی ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو عادیوں اور فرعونیوں کے ساتھ ہوا۔ (اخبار بدر ۳ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۵)

آپ! اس خواب پریشاں کی تعبیر کیسی الٹی ظاہر ہوئی۔ بقول مولوی محمد احسن وبتصدیق مرزا صاحب قادیانی، فرعونی اور عادی تو آج تک دندنا رہے ہیں مگر مصنوعی موسیٰ اور ہود خود ہی چل دیا۔ شعر ہٰذا کے یہی معنی ہیں:

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق یکم محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۳ ص ۴۔۵)

چندوسی میں مباحثہ

چندوسی میں مرزائیوں نے حیات مسیح ثابت کرنے کے لئے مسلمانوں کو چیلنج دیا۔ چنانچہ ایک معزز مسلمان کے مکان پر مولوی ابو مسعود قمر بناری نے حیات مسیح کو زبردست دلائل سے ثابت کر دیا۔ مرزائیوں کو سخت ندامت ہوئی۔ بعدہ چار روز مسلسل تردید مرزائیت پر تقریریں ہوتی رہیں۔ ممتاز احمد از چندوسی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵۔ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق یکم محرم ۱۳۵۴ھ ص ۲)

قصبہ ویرووال میں مناظرہ

ویرووال ضلع امرتسر میں مرزائیوں کی تردید کے لئے انجمن اہل حدیث کے طلب کرنے پر خاکسار وہاں گیا۔ ایک جلسہ کر کے مرزائیت کی حقیقت کو الم نشرح کیا گیا۔ اور دوسرے دن مرزائیوں کی خواہش پر ان کے مکان میں ہی قریباً دو گھنٹے صدق و کذب مرزا پر مناظرہ ہوا جس میں وہ بہت ذلیل وخوار ہوئے اور تمام لوگوں پر ان کی قلعی کھل گئی۔ راقم: محمد عبداللہ معمار۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵۔ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق یکم محرم ۱۳۵۴ھ ص ۲)

آخری فیصلے پر میرٹھ میں مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

۱۲ مارچ (۱۹۳۵ء) کو بتقریب جلسہ دارالعلوم عربیہ جامع مسجد شہر میرٹھ میں آخری فیصلہ مرزا پر مباحثہ ہوا۔ مقابلے میں اس روز مرزائیوں کی لاہوری جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے مولوی اختر حسین مبلغ پیش ہوئے ۔لیکن ان کے مشیر مولوی عمر الدین جالندھری معروف شملوی رہے۔

ہم نے سمجھا تھا کہ شملوی صاحب مرزائی لٹریچر کے بڑے ماہر ہیں ۔اور کئی دفعہ اس مضمون پر بحث کرنے کی آرزو کر چکے ہیں ۔ شائد انعامی مباحثہ لودہانہ کے بعد کوئی مزید معلومات آپ نے حاصل کیئے ہوں کیونکہ لودہانہ کی انعامی رقم تین سو میں مبلغ پچاس روپئے آپ کے بھی شامل تھے ۔مگر دوران مباحثہ ہمارا خیال غلط ثابت ہوا ۔کیونکہ مباحثہ میں اس طرف کوئی جدت ہم نے نہیں پائی ۔ بلکہ وہی باتیں سنیں جو ۱۹۰۸ء سے آج تک جماعت مرزائیہ پیش کرتی آئی ہے ۔اگر واقعہ کو ملحوظ رکھ کر رائے قائم کریں تو انصاف یہی ہے کہ امت مرزائیہ کو معذور قرار دیا جائے ۔آخر وہ کریں تو کیا کریں ۔ایک بت کو کھڑا کر کے اس کی پوجا کرا رہے ہیں ۔اب ان کو کہا جاتا ہے فاسئلوهم ان كانوا ينطقون اس کے جواب میں وہ اس سے زیادہ کیا کہیں گے لقد علمت ما هاء لاء ينطقون

مرزا صاحب متوفی کے اعلان کا ملخص مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب مدت سے آپ کے پرچہ میں میری تکذیب کا سلسلہ جاری ہے اگر مین خدا کی طرف سے نہیں ہوں تو آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا ۔اگر آپ میری تکذیب میں حق پر نہیں تو مکذبین کی سزا سے آپ نہیں بچیں گے ۔اے خدا میں تیرے تقدس کا دامن پکڑ کر عرض کرتا ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما ۔ جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہلاک کر ۔آمین ۔

مرزا غلام احمد مسیح موعود ۔۱۵ ۔اپریل ۱۹۰۷ء

اس فیصلے کی قطعیت پر مرزا صاحب نے اعلان کے شروع ہی میں قسم کھائی ہوئی ہے ۔ پھر یہ فیصلہ بصورت واقعہ کیوں ظہور پذیر نہ ہوتا ۔ بہر حال مباحثہ میرٹھ میں جو کچھ فریق ثانی سے بن آیا وہ انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے ۔جس کو مولوی عمر دین مذکور نے اپنے اخبار (پیغام صلح لاہور ۲۳ مارچ ۱۹۳۵ء ص ٦) میں شائع کرایا ہے ۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ہم نے بتایا کہ دراصل مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ مدتوں سے یہ جھگڑا چلا آرہا تھا کہ وہ مباہلہ کرکے فیصلہ کرلیں۔ مگر مولوی صاحب حیلہ و بہانہ سے اس تلخ پیالہ کو ٹالتے رہے۔۔۔ یہاں تک کہ جب انہوں نے ۱۹۰۷ء کے شروع میں مباہلہ پر ذرا سی آمادگی ظاہر کی تو فوراً ان کو مباہلہ کے شکنجہ میں جکڑنے کے لئے ان کا چیلنج منظور کرلیا گیا۔ مگر ان کو کہا گیا کہ چونکہ کتاب حقیقت الوحی قریباً چھپ چکی ہے اس لئے ہم اس کتاب کے ہمراہ اپنی طرف سے مباہلہ کا اشتہار شائع کردیں گے مولوی ثناء اللہ صاحب کو کتاب بھیج دی جائے گی۔ پھر مولوی صاحب کتاب کو اچھی طرح پڑھ لیں اور اگر پھر بھی ان کی تسلی نہ ہو اور وہ مباہلہ کے لئے تیار ہوں تو ہمارے اشتہار مباہلہ کے بالمقابل مباہلہ کا اشتہار دیکر آخری فیصلہ کرلیں۔ مگر اس اعلان کو مولوی صاحب نے حضرت مرزا صاحب کے فرار کے مترادف قرار دے کر شور مچایا کہ لو کرشن قادیانی وہ بھاگا وغیرہ وغیرہ۔ تب اس ظلم کو دیکھ کر حضرت مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی کے ہمراہ اشتہار شائع کرنے کی بجائے ایک علیحدہ اشتہار مباہلہ آخری فیصلہ کی غرض سے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کردیا۔"

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ شملوی صاحب کی اس عبارت کے سات فقرے حسب ذیل ہیں:

۱۔ ۱۹۰۷ء میں میں (ثناء اللہ) نے مباہلہ پر زور دیا

۲۔ مرزا صاحب نے میرا چیلنج منظور کرلیا۔

۳۔ میرے چیلنج کی منظوری دے کر مباہلہ کرنا (مرزا صاحب نے اپنی کتاب) کتاب حقیقۃ الوحی کے شائع ہونے تک ملتوی رکھا

۴۔ حقیقۃ الوحی کے ساتھ اپنی (مرزا صاحب کی) طرف سے ایک اشتہار مباہلہ دینے کا وعدہ کیا۔

۵ کتاب حقیقۃ الوحی پڑھ لینے کے بعد میرے (ثناء اللہ کے) جوابی اشتہار کا انتظار کرنا بھی ضروری قرار دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶ میں (ثناء اللہ) نے مرزا صاحب کی اس تحریر کو فرار قرار دیا۔

۷۔ مرزا صاحب نے جو اشتہار حقیقۃ الوحی کے ساتھ بغرض مباہلہ دینا تھا میرے ایسا کرنے پر وہی اشتہار بعنوان ' مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ ' ۱۵ اپریل (۱۹۰۷ء) کو شائع کردیا۔

ان سب فقرات سے (شملوی صاحب کو) یہ نتیجہ نکالنا منظور ہے کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اعلان آخری فیصلہ کے مقابلے پر منظوری کا اشتہار نہیں دیا تھا لہذا یہ مباہلہ منعقد نہیں تو دلیل بھی نہ ہوا۔

مجھے ان لوگوں پر رحم آتا ہے کہ یہ لوگ مرزا صاحب کے فیصلہ حقہ کو بماتحت آئت کریمہ لیدحضوا به الحق مکدر کرنے کے لئے بڑی جدوجہد کرتے رہے ہیں لیکن غور نہیں کرتے کہ جس خدا نے مجھے مئی ۱۹۰۸ء میں بروز انتقال مرزا صاحب اور اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لودہانہ بین فتح دی آج بھی وہی میرا حافظ و ناصر ہے ۔ و هو يتولى الصالحين ۔ میں دعوے سے کہتا ہوں کہ مولوی عمر الدین مذکور کا یہ بیان سراسر غلط ہے۔ نہ مرزا صاحب نے ایسا لکھا جو ان کی طرف منسوب کیا گیا۔ نہ میں نے ایسا لکھا جو میری طرف منسوب کیا گیا۔ مزید لطف یہ ہے کہ میرٹھ میں بوقت مباحثہ (شملوی صاحب یا مولوی اختر حسین نے) ایسا کہا بھی نہیں۔ تقاضائے صداقت تو یہ تھا کہ شملوی صاحب اس واقعہ کے متعلق مرزا صاحب کی اصل عبارت ان کے الفاظ میں نقل کرتے۔ پھر بطور نتیجہ جو کچھ چاہتے اس سے اخذ کرتے۔ مگر آپ نے ایسا نہ کیا۔ اس لئے ہم اصل الفاظ نقل کرتے ہیں تاکہ بانصاف ناظرین کو صحیح رائے قائم کرنے کا موقع مل سکے۔

اخبار الحکم میں یہ سرخی دی گئی تھی کہ

' مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا '

اس سرخی کے نیچے اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء کی عبارت نقل کرکے لکھا تھا

' حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا کہ یہ مباہلہ (مولوی ثناء اللہ کے ساتھ) چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے۔ اور امید ہے کہ بیس پچیس روز تک انشاء اللہ کتاب شائع ہو جائے گی (۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی) اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں۔ اور دو سو سے سوا اس میں نشانات بھی لکھے گئے ہیں۔ یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی اور وہ اس کو اول سے آخر تک پڑھ لے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب (حقیقۃ الوحی) میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افترا ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین '

(اخبار الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء۔ ص ۱۹)۔

اس عبارت میں مرزا صاحب قادیانی نے حقیقۃ الوحی کے ساتھ جو اشتہار دینا تجویز کیا ہے اس کا مضمون بھی بتا دیا ہے جو یہ ہے کہ

' ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب (حقیقۃ الوحی) میں ہم نے درج کئے ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افتراء ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین '

اب سنو۔ اشتہار آخری فیصلہ اگر اس مضمون کی عکسی تصویر ہے تو اس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی قسم اور کتاب حقیقۃ الوحی کا نام اور الہامات کا ذکر دکھا دیں۔

منشی عمر الدین شملوی صاحب نے اس غلط بیانی سے بڑھ کر ایک اور غلط بیانی کی ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

' مولوی (ثناء اللہ) صاحب کا ایک یہ عذر تھا کہ میں لدھیانہ میں ۳۰۰ روپئے انعام اس آخری مباحثہ میں جیت چکا ہوں۔ اس کے جواب میں کہا گیا کہ سنت صدیق اکبر کے موافق ہم مال کو بڑھا کر پھر انعامی مباحثہ کرتے ہیں۔ کیا آپ تیار ہیں؟ دس آدمی مسلمانوں میں سے ہم چن کر ثالث بنائیں گے اور دس احمدیوں میں سے آپ چن لیں۔ اور ۵ آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر جانبدار مسلمہ فریقین ہوں گے ۔ ان کا فیصلہ جو کثرت رائے سے ہو قبول کرلیا جائے ۔ مال جس قدر چاہو بڑھالو ۔ نصف ہماری جماعت کا اور نصف آپ کی جماعت کی طرف سے ہوگا (ہماری جماعت سے کیوں؟ کیا صدیق اکبر نے کفار کو ایسا کرنے کو کہا تھا؟) مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے اس کو ہوا قرار دے کر ردّ کردیا اور کہا کہ میں تو مولانا محمد علی صاحب سے ہی یہ مباحثہ کرونگا ۔ دوسرے لفظوں میں مولوی صاحب نے بہانہ سے ہمارے ساتھ انعامی مباحثہ کرنے سے انکار کردیا ۔ لیکن ہم بذریعہ اخبار پھر مولوی صاحب کو مباحثہ کی دعوت دیتے ہیں ۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ مولوی صاحب حسب عادت اس تلخ پیالہ کو خاموشی سے یا بہانہ سے ٹال دیں گے '

(پیغام صلح لاہور ۲۳ مارچ ۱۹۳۵ء)

(مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں) واقعہ یوں ہے کہ میں نے جواب میں کہا تھا کہ اعیان جماعت احمدیہ سے پہلے بمقام لودہانہ مباحثہ ہوکر فیصلہ ہو چکا ہے ۔ اب اگر ہو تو دونوں گروہوں کے سرداروں میں سے کسی کے ساتھ ہو ۔ کیونکہ یہ معاملہ دراصل میرا اور مرزا صاحب متوفی کا ہے ۔ میں تو بفضلہٖ تعالی بنفس نفیس موجود ہوں مرزا صاحب انتقال کر گئے ہیں ۔ اب ان کی جگہ جو گدی نشین ہے مرزا صاحب کی نیابت میں وہی میرے سامنے آنا چاہیے ۔ میری اس دلیل کو حاضرین جلسہ نے بہت معقول سمجھا ۔

ہاں اگر مولوی محمد علی لاہوری یا میاں محمود احمد خلیفہ قادیان سامنے نہیں آسکتے یا نہیں آتے، اور مولوی عمر الدین یا مولوی اختر حسین وغیرہ کو شوق مباحثہ ہے تو ہم آسان تجویز پیش کرتے ہیں کہ انعامی رقم صرف پانچ سو روپیہ آپ کی طرف سے منظور ہوں گے ۔ منصف بھی پانچ پانچ اور تین غیر جانبدار کل تیرہ اشخاص ہوں گے ۔ آپ مسلمانوں میں سے جو ہمارے منصف چنیں گے وہ اعیان اہل حدیث سے ہوں گے اور ہم جو چنیں گے وہ جماعت احمدیہ سے ہوں گے ۔ تین غیر جانبدار لاہور کے سروں اور مسلم پروفیسروں میں سے ہوں گے ۔ مناظر ہماری طرف سے منشی محمد عبداللہ ثالث معمار امرتسری ہوں گے ۔ بس اب تو کوئی حجت باقی نہیں رہی ۔ مقام مباحثہ امرتسر یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہور ہوگا۔ پس ہمت ہے تو آؤ ورنہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرح منہ چھپا کر یہ کہتے ہوئے سوجاؤ:

سودا کی جو بالیں پہ ہوا شور قیامت
خدام ادب بولے ابھی آنکھ لگی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۸۔ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۴ ص ۴۔۷)

پادری غلط پنڈت صحیح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

سید عطاء اللہ صاحب بخاری کے مقدمہ میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری امیر جماعت احمدیہ لاہور کی شہادت بھی ہوئی جس کی سرخی اخبار زمین دار اور احسان میں، پادری محمد علی، لکھی گئی۔ ہم نے اس بارے میں بہت غور کیا کہ کوئی وجہ مل جائے جس سے ایک مولوی کو پادری کہا جائے۔ باوجود بہت غور و فکر کے کوئی وجہ سمجھ میں نہ آئی ہاں یہ بات ذہن میں آئی کہ پادری کی بجائے پنڈت محمد علی لکھتے تو ایک مسلمہ نقلی دلیل ہوسکتی تھی وہ یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی زندگی میں ایک رسالہ منظومہ ہندی قادیان میں چھپا تھا جس کا نام تھا، کرشن اوتار، ۔ اس میں مرزا صاحب کے وفادار اصحاب کا ذکر تھا جس میں سب سے اول یار غار کے حق میں یہ شعر تھا:

پہلے پریم پنتھ جو رانچے   نور دین پنڈت وا ہو سانچے

(پہلے جس نے بیعت کی وہ پنڈت نور دین ہیں)

اس شعر میں حکیم نور الدین کو پنڈت کہا گیا ہے مولوی محمد علی لاہوری چونکہ حکیم نور الدین کے شاگرد ہیں اس اصول اور تعلق سے ان کو پنڈت لکھا جاتا تو قادیانی اصطلاح میں جائز ہوتا

پنڈت کی وجہ تو مل گئی لیکن پادری کی وجہ نہیں ملی معاصر زمین دار اور احسان کوئی وجہ رکھتے ہوں تو بیان کریں پبلک مشکور ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۵ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفضل کا اڈیٹر ثقہ راوی نہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۳۵ء میں چودھری ظفر اللہ کی تقریر کی تغلیط کرتے ہوئے صدر جلسہ (پروفیسر عبدالقادر) کے الفاظ منقولہ از الفضل قادیان کی تردید بھی کی گئی تھی۔ صدر جلسہ کے الفاظ بروایت الفضل یہ تھے:

چودہری صاحب ایک بہت بڑے عالم دین ہیں، وغیرہ

اس کے متعلق پروفیسر صاحب موصوف کا ایک عنایت نامہ آیا ہے جو آپ کے حسب منشاء درج کیا جاتا ہے:

مخدومی ومکرمی اسلام علیکم

الفضل میں میری صدارتی تقریر کا جو ملخص شائع ہوا ہے وہ کئی لحاظ سے ناقص بلکہ غلط ہے میں نے چودھری ظفر اللہ خان کو عالم دین نہیں کہا۔ میں نے حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے جن میں ہر مذہب وملت کے لوگ شامل تھے، یہ کہا تھا کہ اس وقت چودھری صاحب ایک اچھے قانون دان، ایک اچھے قانون ساز اور ایک اچھے آئین ساز کی حیثیت سے ہمارے سامنے تھے لیکن آج وہ ایک اچھے عالم کی حیثیت سے ہمارے سامنے جلوہ گر ہو رہے ہیں

مجھے امید ہے کہ آپ یہ چند سطور اہل حدیث میں شائع فرمادیں گے۔

(سید عبدالقادر اسلامیہ کالج لاہور)

نتیجہ صاف ہے کہ اڈیٹر الفضل اور اس کا مخبر راوی نہیں ہیں بلکہ باصطلاح محدثین جابر جعفی ہیں۔ باوجود اسکے ہم مانتے ہیں کہ آپ مرزا صاحب کے پکے مرید اور پورے متبع ہیں کیونکہ ممدوح بھی ادائے روایت میں ایسے ہی تھے کہ ان کی روایت شاذ و نادر صحیح ہوتی تھی۔ مثال کے طور پر ایک واقعہ سنیئے:

مولوی غلام دستگیر قصوری اور مولوی اسماعیل علی گڈھی کے حق میں مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب متوفی نے لکھا ہے کہ

ان دونوں علماء نے دعا کی تھی ہم (علمائے دین اور مرزا) میں سے جھوٹا پہلے مرے ۔آخر اپنی دعا فیصلہ کے مطابق مجھ سے پہلے مر کر جھوٹے ثابت ہوئے۔ (قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو روپیہ ص ۷)

ہم دعویٰ سے کہتے ہیں کہ ان دونوں اہل علم حضرات نے ایسا ہرگز نہیں کہا۔ اگر کوئی احمدی (قادیانی یا لاہوری) یہ دونوں حوالے مرزا صاحب کے الفاظ میں دکھا دے تو بعد فیصلہ پروفیسر عبدالقادر صاحب مبلغ پانچ پانچ روپیہ انعام کے مستحق ہوگا۔

نتیجہ: ہم نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کی ہر طرح جانچ پڑتال کی الہامات میں تو محض خالی پایا، فن تصنیف میں حسب رائے سر سید احمد خان مرحوم خام پایا (آئینہ کمالات اسلام۔از مرزا قادیانی۔ص ۱۱۹)۔فن روایت میں غیر ثقہ پایا جس کی تفصیل ہماری کتاب علم کلام مرزا میں ملتی ہے۔اس لئے جس احمدی کی بابت ہم کذب بیانی کی شکایت سنتے ہیں تو سمجھ لیتے ہیں کہ یہ متبع سنت مرزا ہے بقول:

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۵ ص ۴۔۵)

عورت کی علامت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان راوی ہے کہ مولوی عنایت اللہ آف قادیان نے ایک تقریر کے دوران میں کہا کہ آج تک مرزائیوں کا عورتوں سے معاملہ رہا، مردوں سے اب ہوا ہے (مراد مردوں سے احراری ہیں)۔

فاضل اڈیٹر الفضل اس سے نتیجہ نکالتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو احراری عورت جانتے ہیں کیونکہ احرار سے پہلے مولوی صاحب ہی سے ہمارا مقابلہ رہا ہے۔

(الفضل قادیان ۱۵۔اپریل ۱۹۳۵ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے خیال میں اڈیٹر الفضل نے مولوی عنایت اللہ صاحب کے کلام کا صحیح مطلب نہیں سمجھا مولوی صاحب موصوف نے عورتوں سے، مقابلہ نہیں کہا بلکہ، معاملہ، کہا ہے مطلب آپ کا یہ ہوگا کہ آج تک مرزائی لوگ اقتداء اور اتباع کا معاملہ ایسے شخص (مرزا غلام احمد قادیانی) سے کرتے رہے جو، حیض (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۴۳)، آنے کی وجہ سے دراصل عورت تھا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۵ ص ۵)

مرہم عیسیٰ سے ثبوت مسیحیت

شیخ قاسم علی اورسیئر پنشنر لدھانوی، بہاولپور سے لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہل حدیث سے تضیع اوقات کی معافی کا طالب ہو کر عرض پرداز ہوں کہ میرے ایک مرزائی دوست نے استدعا کی کہ میں مرزا صاحب کی تصانیف کا مطالعہ کیا کروں۔ کتابیں وہ دیں گے۔

چنانچہ ایک کتاب موسومہ: مسیح ہندوستان میں، مجھ کو دی۔ مطالعہ کیا جس میں بحوالہ کتب سیر و طب و کتب بدھ مذہب ثابت کیا گیا ہے کہ مسیح بنی اسرائیل کی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش میں جن سے مراد کشمیری و افغانی اقوام ہیں وطن مالوف سے صعوبت سفر برداشت کر کے سری نگر کشمیر پہنچے۔ چنانچہ ایک حدیث کے موافق ۱۲۵ برس عمر پا کر اسی جگہ مدفون ہوئے۔ نیز پنجاب میں بھی تشریف لائے گوتم بدھ سے ملے۔

کہیں یہ لکھا کہ بدھ مسیح سے ۵۰۰ برس پیشتر ہوئے اور مسیح نے تصانیف بدھ سے فائدہ اٹھایا۔ انجیل کی تعلیم مشابہ بدھ ازم ہے۔ اور کہیں یہ لکھا کہ بدھ نے صحبت مسیح سے فائدہ اٹھایا حالانکہ دونوں کا بعد زمانہ ۵۰۰ برس ہے۔

اور یہ بھی لکھا کہ بے پدر پیدائش میں بدھ مشابہ مسیح ہے۔ بدھ کا باپ بھی مثل یوسف نجار موجود تھا وغیرہ۔ المختصر

اس پر چند سوالات میں مرزائیوں سے کرتا ہوں۔ شافی جواب ملنے پر بحیثیت خود قدرے قلیل انعام بھی پیش کرسکتا ہوں۔ سوالات یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ممکن ہے کشمیری اور افاغنہ بموجب تحقیق مورخین بنی اسرائیل سے ہوں لیکن مسیح نے اپنی وطنی قومی تبلیغ کو ادھورا چھوڑ کر کیوں سفر کشمیر اختیار کیا اور اپنی غیر حاضری میں کس حواری کو تبلیغ جاری رکھنے کا کام سپرد کیا جیسا کہ حضرت موسی نے اپنے برادر ہارون کو سفر کوہ طور میں پیچھے چھوڑا تھا۔

اول قومی تبلیغ مسیح نے مکمل نہ کی اور نہ اس کے اجرا کا کام کسی کے سپرد کیا۔ کشمیری اور افغانی گم شدہ بھیڑوں کی تلاش کی فکر پڑ گئی۔ اس سے مسیح پر عدم تعمیل فرض وطنی تبلیغ کا الزام عاید ہوتا ہے۔ کیا بوقت سفر مسیح نے قوم کو اپنے سفر کا کوئی نوٹس بھی دیا تھا، یا اندھیری رات میں بھاگ نکلے۔ نعوذ باللہ۔

مسیح کی ۱۲۵ سال عمر والی حدیث کو علماء نے موضوع بتایا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ مسیح کی بے پدر پیدائش میں گوتم بدھ اور مسیح میں مشابہت تامہ ہے۔ اس لئے جناب مسیح پنجاب میں بھی تشریف لائے۔

اس کی نسبت اسی قدر لکھنا کفایت کرتا ہے کہ حضرت مریم کو فرشتہ نے بشارت فرزندی تھی۔ کیا والدہ بدھ کے پاس بھی کوئی فرشتہ بشارت لایا تھا؟

ثبوت بذمہ مرزائیاں

۳۔ بعد صلیب حیات مسیح کے ثبوت میں لکھا ہے کہ طب کی متعدد کتابوں میں نسخہ مرہم عیسی ملتا ہے۔ یہ نسخہ مسیح کو الہام ہوا اس سے صلیبی زخم مندمل ہوئے تھے

اس نسخہ کے الہامی الفاظ بزبان مسیح کیا ہیں؟ کوئی مرزائی اطلاع دے۔

اے حضرات! مرہم عیسی کی وجہ تسمیہ تو یہ معلوم ہوتی ہے کہ چونکہ مسیح کی بابت مشہور ہے کہ آپ مردوں کو زندہ کرتے تھے، لہذا اعجاز مسیحائی کے خیال سے کسی حکیم نے نسخہ تجویز کر کے مرہم عیسی نام رکھ دیا۔ لیجئے اخبار اہل حدیث ۴ جنوری ۱۹۳۵ء میں اشتہار ہے، مسیحائی معجون چھوہارا عنبری۔ کوئی عقل مند بتلا دے کہ یہ نسخہ بھی مسیح نے الہام پا کر تجویز کیا تھا؟

واللہ! مرزائی دلائل پر ہنسی آتی ہے۔ مرہم عیسی مجوزہ حکیم واقعی تریاق کا اثر اپنے اندر رکھتا ہوگا اس لئے مرہم عیسی نام رکھا گیا، معمولی بات ہے (عیسی ایک حکیم مجوز مرہم کا نام ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بالآخر مدعا کتاب کی تصنیف کا یہ ہے کہ مسیح فوت ہو چکے۔ قبر کشمیر میں موجود ہے لہذا آپ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) کو خدا نے مسیح موعود بنا کر بھیجا ہے تاکہ کسر صلیب کریں۔

افسوس نتیجہ خلاف واقعہ ہے۔ تثلیث پرستی، زنا، شراب بدستور بلکہ ترقی پر ہے محمدی بیگم نکاح میں نہ آئی اور نہ ہی مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اور ڈپٹی عبداللہ آتھم مدت مقررہ میں فوت ہوئے۔ لہذا کہنا پڑتا ہے کہ اونٹ رے اونٹ تیری کونسی کل سیدھی۔ اس لئے کسی حوصلہ مند نے یہ بھی لکھ دیا

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۱۴ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۵ ص ۵۔۶)

مولوی محمد علی کی شہادت میں قادیانیوں کی رعایت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے بمقدمہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری گواہی میں جو کچھ کہا اس میں چند فقرات قابل غور ہیں۔ ہم ان فقرات کو پیغام صلح سے پیش کرتے ہیں۔

۱۔ بعد نبوت محمدیہ مدعی نبوت کو (خواہ وہ کسی نوع کی ہو) کذاب یا کافر کہنا جائز ہے۔

۲۔ مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے غلطی پر ہیں۔

۳۔ قادیانی جو مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں غلطی پر ہیں۔

ان تینوں فقروں پر ہماری نظر ہے۔ مدعی نبوت کیوں کافر اور کذاب ہے بقول مولوی صاحب موصوف آیت صریحہ خاتم النبیین کی تکذیب کرتا ہے، بالکل صحیح ہے۔ لیکن جو شخص (بخیال خود) کسی مدعی نبوت کو نبی مانتا ہے وہ مدعی کی نسبت ڈبل مجرم ہے۔ ایک تو اس نے اجراء نبوت کا اعتقاد رکھا۔

دوم اس نے ایک کاذب و کافر کو صادق مصدّق نبی مانا۔ تو کیا اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت خاتم النبیین کی ڈبل تکذیب نہ کی؟ ضرور تکذیب کی۔ پھر قادیانی کیوں کافر نہ ہوئے؟ حالانکہ آپ ان کو محض غلطی کہہ کر منکر مرزا اور قائل نبوت مرزا کو محض غلطی پر یکساں قرار دیتے ہیں حالانکہ منکر مرزا کے پاس اگر کوئی دلیل انکار نہ ہو اتنی بات تو ضرور ہیکہ مسیح موعود کے نزول کے لئے جو مقامات بزبان رسالت محمدیہ (دمشق وغیرہ) مقرر ہوئے ہیں ان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نہیں آئے لہذا اتنا ہی عذر منکر مرزا کے لئے کافی ہے مگر قائل نبوت مرزا کے لئے رکیک عذر بھی نہیں کیونکہ وہ آیت صریحہ ختم نبوت کے خلاف ہے نیز بقول آپ کے بعد نبوت محمدیہ دعوی یا اعتقاد نبوت توہین رسالت محمدیہ ہے۔

قادیانیوں سے سوال:

تمہارے خلیفہ نے انوار خلافت میں لکھا ہے کہ منکر مرزا کافر ہے کیونکہ وہ ایک رسول کی رسالت کا منکر ہے۔ لاہوری افراد نبوت مرزا کے قطعاً منکر ہیں بلکہ مدعی نبوت کو کافر کہتے ہیں۔ پھر یہ کافر ہیں یا نہیں؟ بینوا توجروا

لاہوریوں سے خطاب:

قادیانی ایک غیر نبی کو نبی مانتے ہیں اور اجراء نبوت کے دعوی دار ہیں۔ بتایئے یہ لوگ کافر ہیں یا نہیں؟ بغیر لحاظ کے ایمان سے بتانا:

ایمان کی بتاؤ ایمان ہے تو سب کچھ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اپریل ۱۹۳۵ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۶ ص ۷)

قادیانی خلیفہ باپ کی جگہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بڑے مرزا صاحب متوفی نے درثمین کے ایک شعر میں اپنا مقام بتایا ہے:

کربلائیست سیر ہر آنم صد حسین است در گریبانم

(یعنی میں ہر وقت کربلا کی سیر کر رہا ہوں یعنی سخت مصائب میں ہوں۔ امام حسین جیسے سو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے جیب میں ہیں)

اس شعر میں مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے آپ کو کربلا میں دکھایا ہے۔ ہم حیران تھے کہ والد ماجد تو کربلا میں زندگی بسر کرتا ہے، مگر ولد (خلیفہ) قصر خلافت میں رہتے ہیں۔ این چه بو العجبی است ۔حسن اتفاق سے احرار کی تحریک شروع ہوئی جس کا نتیجہ فوجداری مقدمہ ہوا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی ایک امور اہل قادیان کے حق میں تکلیف دہ ظہور پذیر ہوئے تو ایک روز خلیفہ قادیان نے کھلے لفظوں میں کہہ دیا کہ

احرار نے قادیان کو ہمارے لئے کربلا بنا رکھا ہے۔

(الفضل قادیان ۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

ہم اس مشابہت ولد اور والد پر اہل قادیان کو مبارک باد کہتے ہیں۔ پھر ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ احرار کا شکریہ ادا کریں جن کی وجہ سے ولد کو والد اور امت کو نبی جیسا رتبہ ملا ہے

عدو شود سبب خیر گر خدا خواہد
خمیر مایہ دکان شیشہ گر سنگ است

ہمارا گلہ بجا ہے کہ بقول خلیفہ صاحب قادیان کربلا ہو جانے کی وجہ سے اب دارالامن والامان نہ رہا جس کی بابر اخبار الحکم قادیان میں لکھا جاتا ہے

چه گویم با تو گر آئی چها در قادیان بینی
دوا بینی و شفا بینی غرض دار الاماں بینی

اب تو بقول خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کی حالت مبدل ہو کر اس شعر کی مصداق ہو گئی ہے:

چه گویم با تو گر آئی چها در قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اپریل ۱۹۳۵ء ۲۱ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۶ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلسہ انجمن حمایت اسلام میں قادیانی برکت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

انجمن حمایت اسلام لاہور کا جلسہ ہمیشہ امن و امان سے ہوتا تھا کیونکہ اس میں اسلام کے امور عامہ پر تقریریں ہوتی تھیں۔ مگر اس دفعہ پروگرام میں خلاف معمول مضامین مخصوصہ پر تقریریں بھی درج تھیں، مثلاً ختم نبوت وغیرہ۔

ہم جانتے ہیں کہ مسئلہ ختم نبوت بھی اسلام کے امور عامہ میں سے ہے مگر چونکہ پنجاب میں فرقہ قادیانیہ ختم نبوت کا قائل نہیں اس لئے لازم تھا کہ تقریر میں اس فریق کا ذکر یا اشارہ ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

خیر یہ تو ایک معمولی بات تھی جو آئی گئی ہوگئی۔ خاص قابل ذکر بات جو ہوئی وہ یہ ہوئی ہے کہ امت قادیانیہ کے جلانے سے جلے ہوئے مسلمانوں نے آوازے کسنے شروع کر دیئے کہ وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل میں چودھری ظفر اللہ احمدی کے ممبر ہونے کے خلاف جلسہ انجمن میں ریزولیوشن پاس کیا جائے لیکن کارکنان انجمن مذکور اپنے اصول کے ماتحت اس سے انکاری رہے حاضرین جلسہ (مسلمانوں) کا جم غفیر اس پر مصر تھا۔ ۲۲۔ اپریل کو بعد دوپہر مغرب تک جلسے میں شور محشر رہا آخر کار وہی ہوا کہ ظفر علی خاں صاحب سٹیج پر آئے ان سے تقریر.. ریزولیوشن پاس کرالیا۔ کیا۔ یہ ریزولیوشن انجمن کا ہوگا یا پبلک کا؟ اس کی فیصلہ انجمن کی رویداد کرے گی۔ یہ تو ہے ایک واقعہ جس پر ہم کو تین طرح سے افسوس ہے:

۱۔ ایک یہ کہ انجمن حمایت اسلام نے اس دفعہ بیرون پنجاب سے بڑے بڑے معزز ین کو بلایا تھا ان کے سامنے ایسی بدمزگی موجب دل شکنی اور بے رعبی بلکہ بدنامی کا موجب ہے۔

۲۔ اس ہڑ بونگ میں لازم ہے کہ چندہ میں بھی کمی ہوئی ہو۔

۳۔ تیسری بڑی بھاری وجہ افسوس کی یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی ایک پیش گوئی غلط ہوگئی جس کے الفاظ مع تشریح یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا نبقی لك من المخزیات شیئاً (الوصیت)

(خدا فرماتا ہے (اے مرزا) تیری برائی اور مذمت کرنے والی چیزیں ہم اس طرح محو کر دیں گے کہ ان میں سے کوئی چیز باقی نہ رہے گی)

ہم حیران ہیں کہ چودھری ظفر اللہ خاں اس اعلیٰ عہدے پر پہنچے ہیں جس کی بابت ان کے حامی کہتے ہیں کہ وہ اپنی لیاقت سے اس عہدہ کے مستحق ہیں مگر مسلمان ان کو اس عہدے پر دیکھنا نہیں چاہتے۔ کیوں؟ محض اس لئے کہ وہ مرزا صاحب کے راسخ مرید ہیں بالفاظ دیگر مرزا صاحب کی مخزیات یہاں تک متعدی ہیں کہ ان سے گذر کر چودھری ظفر اللہ خان تک بھی پہنچ رہی ہیں۔ ایک شئے یہاں تو بہت سی اشیاء ہیں جن کا اثر موجود ہے حالانکہ مرزا صاحب کو دنیا چھوڑے ہوئے ۲۷ سال ہونے کو ہیں مگر یہ پیش گوئی ہنوز معلق ہے جس طرح آسمانی منکوحہ کے نکاح والی پیش گوئی ہنوز انتظاری کمرے میں جس کی یاد میں مرزا صاحب یہ شعر پڑھتے چلے گئے:

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

بہرحال قومی حیثیت سے یہ واقعہ موجب افسوس ہے۔ لیکن:

اب پچھتاوے کیا ہووت۔ جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۸ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۷ ص ۷۔۸)

کیا مرزائی عیسائی ہیں؟

(ایک مخفی راز کا انکشاف)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

رسالہ المائدہ (مسیحی) نے ایک راز کا انکشاف کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

اس کی کیا وجہ ہے کہ اہل اسلام مرزائیت کو مسیحیت، اس کے اماموں کو پادری اور پیرؤوں کو عیسائی اور تمام جماعت احمدیہ (لاہوری وقادیانی دونوں فریقوں) کو مسیحی امت کہتے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب یہ ہے کہ آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی، مگر مرزا جی کہتے ہیں کہ ان کو یہودیوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مر گئے مگر دراصل صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مردہ سا ہو گئے تھے۔ یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے۔ صرف، سا، کی کسر رہ گئی۔ اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا سہل ہو گیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہو گئے۔

اور اسی پر تمام دین مسیحی کا دار و مدار ہے کیونکہ پولوس رسول فرماتے ہیں کہ:
اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے،،

۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانے والے، پنجابی نبی، خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے عیسائیت کا نام ونشان مٹ جائے گا۔ (المائدہ لاہور مارچ ۱۹۳۵ء ص ۴)

۱۹۔ اپریل کے اہل حدیث میں مولوی محمد علی لاہوری کے لئے بجائے پادری کے پنڈت کا ثبوت دیا تو المائدہ کے اڈیٹر صاحب نے ایک خط کے ذریعہ ہم پر اظہار خفگی فرمایا اور لکھا ہے کہ:

ہم ہیں اصلی مسیح کے ماننے والے اصلی مسیحی۔ اور الفضلی، اور پیغامی ہیں نقلی وجعلی مسیح موعود کے پیرو یعنی نقلی وفرضی مسیحی۔ ہم اپنے اماموں کو پادری کہتے ہیں اس لئے ماری مناسبت سے انہیں بھی پادری کہنا اور پادری کہلانا ضروری ہے۔ خدا جانے آپ کو مسیحیوں سے کیا ضد ہے کہ ان کے اماموں کو پنڈت بنا کر آریہ دھرم پر احسان کرنا چاہتے ہیں (ایم کے خان مدیر المائدہ۔ لاہور)

جناب من! ہم کون ہیں کہ دو قریبیوں میں جدائی ڈالیں۔ مگر آپ کو معلوم بھی ہے کہ مرزائی مسیحیوں سے کیا رشتہ گانٹھتے ہیں۔ وہ رشتہ بہت قابل لحاظ ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ، محمدی بیگم، جس سے مرزا صاحب قادیانی کا آسمان پر نکاح ہوا تھا اس سے مراد عیسائی قوم ہے جو مرزا صاحب کے دلائل قاہرہ کے سامنے مغلوب ہو کر محمدی مذہب (اسلام) میں داخل ہو کر محمدی بیگم بن چکی ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد کے لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بڑا زور اس آسمانی نکاح پر دیا ہے۔ تو ظاہر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہمارے ان پیش نظر الہامات کی بنا پر تو تھا نہیں۔اس کے علاوہ کچھ اور د کھایا گیا ہوگا۔سوظاہر ہے کہ وہ آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اس کا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہوگا تو وہ روحانی ہوگا اور کسی امت یا قوم سے ہوگا،ایک معمولی عورت سے نہیں ہوسکتا۔صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا تو نہ ہو۔آج واقعات حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ہم ہر روز اسی دولہا کی برات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں ایسی اعلیٰ شان کی محمدی بیگم کی تزویج جس خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا (حالانکہ وہ مشروط بشرائط تھا۔ثناء اللہ امرتسری) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو کوئی سلطنت مل جائے اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا ہمیں ایک گھوڑا ملے گا وہ تو نہ ملا حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنی انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے جو اس نام میں مضمر ہے اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا جس کا اشارہ قرآن کریم میں تھا جس کی پیش گوئی حدیث میں تھی اور جس کے متعلق خود حضرت مسیح موعود (مرزا) فرماتے ہیں:

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من نہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے ینزو ج و یو لد لہ کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہوں گے،ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کسی عظیم الشان انسان کو پیدا کرے گا..الخ

(پیغام صلح لاہور۔۲ جولائی ۱۹۲۴ء ص ۳۔۴)

ہم تو اس رشتے سے خوش ہیں اور اس خوشی میں فریقین کو خصوصاً دلہن والوں کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے کہتے ہیں۔عیسائیو! مرزا کی دامادی کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت کیا کہتے ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۸ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۷ ص ۸)

مرزا جی کا کھیت پک رہا ہے

جناب مولوی عبداللہ صاحبؒ ثانی لکھتے ہیں:

دنیا میں ہر شخص جو بیج بوئے برا ہو یا بھلا، اس کا ثمرہ اسے ضرور ملتا ہے۔ مرزا جی قادیانی نے دنیا میں آ کر سب سے بڑی اسلامی خدمت یہ کی کہ اسلامی گلزار میں دھتورے کا بیج کثرت سے بولا۔ یعنی جھوٹی نبوت کے زینے کا دروازہ کھول گئے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہو گا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔

(ضرورۃ الامام۔ص ۵)

آج اس بیج کے پودے جا بجا ظاہر ہو رہے ہیں۔ اگر قادیان میں کابلی صاحب مدعی ہیں، تو ابراہیم نامی ضلع بلگام میں دعوے دار ہے۔ گنا چور میں مرزا جی کی نبوت کا ظہور ہے، تو ایک طرف چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی میں مولوی فضل صاحب نبوت کے مدارج طے کر رہا ہے۔ سر دست ہمارے سامنے فضل صاحب کے نوشتہ رسائل پیغام حق نمبر ۴، ۵، ۸، ۱۱ ہیں اس کا دعویٰ ہے کہ خدا نے اس غریب بندہ (فضل) کو مکالمہ کا شرف بخشا ہے۔ (پیغام حق۔ص ۳ نمبر ۸)

اس میں ہمارے قول کی تائید بھی ہے کہ اس خراب بیج کو بونے والے مرزا صاحب آنجہانی تھے۔ چنانچہ فضل صاحب نے مرزا جی کی الہامی عبارت نقل کی ہے:

تم خدا کے ہاتھ کا بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور ہر ایک طرف سے اسکی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ (پیغام حق نمبر ۵ ص ۸)

مدعی مذکور مرزا صاحب آنجہانی کی طرح قرآنی آیات میں بھی تصرف کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے چنانچہ لکھتا ہے:

و لقد آتینا داؤد منا فضلاً ہم نے اپنے ازلی علم میں اپنی طرف سے داؤد ثانی مہدی قادیانی کو اس کی باقی عمروں کے خزانے جمع رکھنے کے لئے ایک بڑھی ہوئی اونچی شاخ مسمی فضل عطا کرنا مقدر کر رکھا ہے۔

(پیغام حق نمبر ۸ ص ۵)

آج سے قبل قرآن کے ترجمے سب غلط ہیں:

مدعی مذکور کا دعوی ہے کہ خدا تعالی میری طرف الہام کرتا ہے:

ہم تجھ کو لوگوں کا معلم بنا کر لائے ہیں تیرہ سو سال میں جو ترجمے لکھے گئے ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں ان میں سے کوئی بھی قابل اعتبار نہیں یہی حال تفسیر بیان القرآن مولفہ مولوی محمد علی لاہوری کیے اور ہماری قادیانی جماعت احمدیہ کے ترجمان القرآن انگریزی زیر طبع کے بارہ میں خدا کا حکم یہ ہے: خدا نے فرمایا وہ خدا کی کتاب کو بگاڑ کر لوگوں کے آگے پیش کرنا چاہتے تھے۔ ان کو حکم نہیں تھا کہ تفسیر لکھیں۔ (پیغام حق نمبر ۱۱ ص ۴)

آخر میں مدعی نے خدا سے الہام پا کر لکھا ہے:

انجمن احمدیہ کے ممبر ہوشیار ہو جائیں۔ (ص ۵ نمبر مذکور)

بھاگے بھاگے آئے ہیں خدا خیر کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۸ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۷۔ ص ۸۔۹)

مولوی عطاء اللہ شاہ کے مقدمہ کا فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آخر وہ دن آ گیا کہ ہم یہ لکھنے لگے ہیں کہ اس تاریخی مقدمہ کا فیصلہ ہو گیا جو سرکار کی طرف سے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری پر اس تقریر کی وجہ سے چلایا گیا تھا جو انہوں نے احرار کانفرنس قادیان کی صدارت کے موقع پر کی تھی۔

حکومت نے اس تقریر پر دفعہ ۱۵۳۔ الف کے ماتحت مقدمہ چلایا جس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ ملزم کی چھ ماہ سزایابی پر ہوا۔

ناظرین حیران ہوں گے کہ اتنی دیر اس مقدمہ میں کیوں لگی۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ بہت جلد ختم ہوا، کیونکہ ایسے مقدمات اپنے اندر بہت الجھنیں رکھا کرتے ہیں ۱۹۰۴ء میں مولوی کرم الدین جہلمی اور مرزا صاحب قادیانی کے مابین ایک مقدمہ اسی ضلع گورداسپور میں چلا تھا جس میں عربی زبان کے چار لفظوں کے معنی بتانے کے لئے میری شہادت ہوئی تھی۔ صرف اتنے کام کے لئے قریباً ایک سال تک مجھ پر جرح ہوتی رہی تھی۔ جرح کرنے والے دو زبردست وکیل خواجہ کمال الدین صاحب اور مولوی محمد علی حال امیر جماعت احمدیہ لاہور تھے۔

شاہ صاحب پر جس دفعہ کے ماتحت مقدمہ چلایا گیا ہے اسکے الفاظ یہ ہیں:

> جو شخص بذریعہ الفاظ جو بولے گئے یا لکھے گئے ہوں یا بذریعہ اشارت یا نقل محسوسات العین کے یا اور طرح پر خیالات نفاق یا نفرت کے رعایا کی مختلف جماعتوں میں بڑھائے یا بڑھانے کا اقدام کرے اس کو سزا قید کی ہو جس کی میعاد دو سال تک ہو سکتی ہے (دفعہ ۱۵۳۔ الف۔ تعزیرات ہند)

اس دفعہ کو مع دوسری دفعات کے گہری نظر اور اصول معدلت کے ماتحت دیکھا جائے تو اس کے معنی یہ سمجھ میں آتے ہیں کہ جو کوئی اپنی طرف سے کوئی بات افتراء کر کے کسی فریق کے ذمہ لگائے جس سے دو گروہوں میں نفرت پھیلے، اس سے یہ مطلب نہیں کہ کوئی شخص کسی مصنف یا اخبار کے اڈیٹر کے شائع کردہ غلط خیالات کو رفاہ عام کے لئے ظاہر کرے جن کے سننے سے لوگ اس سے اور اس کے حامیوں سے نفرت کریں تو وہ بھی اس دفعہ کے نیچے آ جائیں مثال کے طور پر ہم دو تین واقعات پیش کرتے ہیں۔ ...نے کتاب رنگیلا رسول لکھی تھی جس سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی عیسائیوں نے کتاب امہات المومنین لکھی جس سے مسلمان رنجیدہ ہوئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے ناول نیوگ لکھی جس پر آریوں نے اظہار رنج کیا۔ ان مصنفوں اور اوران کے حامیوں سے دوسری قوم کے دل دکھے ان میں نفرت پیدا ہوئی اور بڑھی۔ اور اس نفرت کا اظہار تقریروں اور تحریروں میں کیا گیا۔ اب قانونی نقطہ نگاہ سے یہ دیکھنا ہے کہ دفعہ ۱۵۳۔ الف کے تحت کون آ سکتا ہے اصل مصنف رنج پیدا کرنے والا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا اس رنج پر چیخ و پکار کرنے والا۔

دوسری طرح سے: ایک شخص کے ہاں چور آ جائے کہ مال لے جائے یا اس کو اٹھائے مالک مکان شور مچائے اس پر چور اپنی ہتک عزت کا دعوی کرے تو چل سکتا ہے ؟ قانون کی نگاہ اول فعل پر ہوتی ہے۔ چور نے خود کام کیا۔اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ مالک مکان اپنی حفاظت کے لئے چیخ پکار کرے۔نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک اعلی وادنی معدلت سے واقف کار کی یہی رائے ہوگی کہ چور کا دعوی ہتک عزت بالکل اس کے مشابہ ہے جو شارع عام میں الف ننگا جارہا ہے لوگ اس پر ہنستے ہیں اور اس کو پاگل کہتے ہیں وہ دفعہ ۴۹۹ کے ماتحت اس کو لائیبل کیس بناتا ہے۔

اس موقع پر دفعہ (۴۹۹) کا مستثنی نمبر ۶ کا ذکر کرنا بھی ہمارے نزدیک تشریح کرنے میں مفید ہوگا دفعہ ۴۹۹ ہتک عزت کی تعریف میں ہے مگر اس میں چند مستثنیات ہیں جن پر ہتک عزت کا مقدمہ نہیں چل سکتا۔

مستثنی نمبر ۶۔ نیک نیتی سے کسی رائے کا اظہار کرنا کسی عمل کے حسن و قبح کی نسبت جسکو کسی عمل کرنے والے نے عامہ خلائق کی رائے پر چھوڑا ہو یا عمل کرنے والی کی عادات وصفات کی نسبت جہاں تک کہ وہ عادات وصفات اس عمل سے ظاہر ہوتی ہوں نہ اس سے زیادہ۔ازالہ حیثیت عرفی نہیں۔

اس کی مثال: کوئی مصنف کتاب لکھے اس کی نسبت محض تصنیف کے دائرے میں کہا جاسکتا ہے کہ اس نے دھوکہ دیا فریب کیا جھوٹ بولا وغیرہ۔ یا کوئی پیر یا رہبر اپنی طرف بلائے تو پبلک کے فائدے کیلئے اس کی ہر حرکت وسکون پر جو اس کی پارسائی سے تعلق رکھتی ہوں ہم جرح قدح کر سکتے ہیں واقعات سے اس کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں آریوں کے گوروسوامی دیانند کی سوانح عمریاں دیوسماجیوں اور جین دھرم والوں نے جو لکھی ہیں ان کو دیکھنے سے حیرت ہوتی ہے کہ کوئی برائی دنیا کی نہیں جو سوامی جی میں ثابت نہ کی ہو یہاں تک کہ ان کے حسب نسب کی بھی بری طرح چھا بین کی ہے۔ کیا حکومت نے ان مصنفوں پر مقدمات چلائے ؟ نہیں۔ کیوں ؟ اس لئے کہ وہ ایک ریفارمر پر نکتہ چینی تھی جو لوگوں کو اپنی طرف بلاتا تھا اس لئے پبلک کا حق تھا کہ اس کی ہر حرکت وسکون کو جانچے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مزید تشریح ۔ مرزا صاحب قادیانی نے اس استثنا کو اتنا وسیع کیا تھا کہ ایک ایسے بزرگ پر لعن طعن کرتے رہے جو نہ ان کے سامنے تھا نہ اس نے ان کو اپنی طرف بلایا تھا یعنی حضرت مسیح کے حق میں لکھا تھا:

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیؤ شرابی ۔ نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار ۔ خود بین خدائی کا دوسی کرنے والا (مکتوبات احمدیہ ج ۳ ص ۲۲۔۲۴)

ان وجوہات سے دفعہ ۱۵۳۔ الف کی تشریح یہ ہوتی ہے کہ بادشاہ کی رعایا میں سے دو گروہوں میں بے وجہ اور بے ثبوت منافرت پھیلانے والے کے لئے یہ سزا ہے

اس کی مثال: ایک شخص وعظ کہے کہ وہابیوں کا خدا جھوٹ بولتا ہے وہابی انبیاء و اولیاء کی توہین کرتے ہیں، پھوپھی سے نکاح جائز مانتے ہیں، وغیرہ جس سے سننے والوں میں وہابیوں کے حق میں نفرت پیدا ہو۔ لیکن جو شخص ایسی بات کہے جو اس فرقے کے علماء نے لکھی ہو تو پھر وہ واعظ اس دفعہ کے ماتحت نہیں آنا چاہیے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب کی تقریر کو ہم نے جہاں تک اخباروں میں دیکھا ہے ہمارے خیال میں قسم دوم میں شامل ہے۔ چنانچہ مسل میں اور وکیل کی بحث میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔

حکومت کی پوزیشن بھی اس مقدمہ میں عجیب قابل رحم ہے ۔ ہر فریق حکومت کا شاکی ہے۔ بظاہر یہ سمجھا جاتا تھا کہ مقدمہ میں تکلیف مخالفین مرزائیہ کو ہوئی اس لئے احمدیہ جماعت حکومت کی شکر گزار ہوگی کہ شاہ صاحب کو سزا دے کر ان کا بدلہ لیا گیا ہے مگر، واقعہ، اس کی تردید کرتا ہے کیونکہ اخبار الفضل قادیان نے صاف صاف لکھ دیا کہ:

ہم مقدمہ کی ابتداء سے ہی یہ محسوس کر رہے ہیں کہ یہ مقدمہ عطاء اللہ شاہ کے خلاف نہیں بلکہ جماعت احمدیہ کیخلاف چلایا گیا۔

(الفضل قادیان ۲۶۔ اپریل ۱۹۳۵ء ص ۱)

دوسرا احرار کا آرگن، زمین دار، (۲۸۔ اپریل ۱۹۳۵ء) لکھتا ہے:

عطاء اللہ شاہ صاحب کی سزایابی نے حکومت ہند کی مرزائیت نوازی کا ایک تازہ ثبوت دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکومت دونوں سنتی ہے اور واقعات کی رفتار کو بھی بڑے غور سے دیکھ رہی ہے وہ یہ بھی اندازہ کر رہی ہو گی کہ مولوی عطاء اللہ شاہ کی تقریر سے جو نفرت بین الفریقین پیدا ہوئی ہے وہ اس نفرت سے بہت کم ہے جو مقدمہ کے اجراء سے ہوئی ہے جس کی مرتکب خود حکومت ہے اس لئے اس کا علاج بھی وہ سوچ رہی ہو گی جس کے ظہور کا زمانہ شاید جلد ہی آ جائے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۸ محرم ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۷ ص ۱۵۔۱۶)

حرامزادے کی رسی دراز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

دو باتوں کو ہم برابر متوازی دیکھتے ہیں۔ مرزائیوں کا پروپیگنڈہ اور ہمارے مسلمان بھائیوں کا نسیان۔ یہ بھول جاتے ہیں اور وہ اپنا کام کئے جاتے ہیں۔

عرصہ ہوا بڑے مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو جب اعلان کیا تھا، مولی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔ یہ فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہا تھا کہ ہم (مرزا قادیانی وثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مرجائے۔

جب وہ اس دعا کے مطابق انتقال کر گئے، تو مرزائیوں نے بجائے توبہ کرنے کے یہ مشہور کیا کہ مولوی ثناء اللہ نے خود لکھا تھا کہ حرامزادے کی رسی دراز ہوتی ہے، چنانچہ اس قول کے مطابق وہ زندہ رہا۔

مرزائیوں کے پھندے میں پھنس کر ایک شیعہ نے بھی اس فقرہ کو شائع کر کے نتیجہ مکذوبہ نکالا۔ حسب مصلحت وقت میں نے اس پر فوجداری استغاثہ دائر کیا۔ سنا کہ وہ قادیان گیا مگر اس فقرے کی تلاش میں کامیاب نہ ہوا آخر اس نے معافی مانگی جو حسب مصلحت دی گئی۔ مگر اس پر بھی مرزائیوں کا پروپیگنڈہ جاری رہا۔ آخر کار ادھر سے بھی اس فقرہ کا سختی سے مطالبہ ہوا، تو قادیان کے جلسہ سالانہ میں ان کو کہنا پڑا،

حرامزادے کی رسی دراز والا اشتہار مولوی ثناء اللہ کا نہ تھا۔

یہ اعلان قادیان کے سرکاری گزٹ اخبار الفضل مورخہ ۶ جنوری ۱۹۲۱ء میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج ہے۔ چاہیے یہ تھا کہ اب کوئی مرزائی اس کا نام نہ لیتا لیکن مرزائی اور خاموشی:
ضدان مفترقان ای تفرق ۔

مرزائی اپنے پروپیگنڈہ میں لگے رہے۔ ہم اس امر میں اور اس جیسے دوسرے امور میں مرزائیوں کو پختہ کار پاتے ہیں مگر اپنے دوستوں کو کمزور۔ اور اسکا ثبوت بھی ایک حدیث میں ملتا ہے المومن غر کریم و المنافق خب لئیم ۔

ہمارے دوست بجائے اس کے کہ ان مرزائیوں کو جو ہماری نسبت یہ کلمہ منسوب کرتے ہیں اس کا ثبوت پوچھیں ہم سے اس کی بابت دریافت کرتے ہیں کہ کیا آپ نے ایسا (نامہذب) فقرہ کہا تھا؟

آج کا نوٹ ایسے دوستوں کے لئے لکھا گیا ہے۔ وہ یقین کریں کہ ایسا بازاری فقرہ میرے قلم سے نہ نکلا، نہ نکل سکتا ہے۔ الفضل کی تاریخ یاد رکھیں وقت پر دشمن کو قائل کیا کریں:

تا سیہ روئے شود ہر کہ درو غش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۶ صفر ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۸ ص ۴۔۵)

مولانا ثناءاللہ صاحب گھبرا گئے

(مرزائی میدان میں کودے)

جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی امرتسری لکھتے ہیں:

مرزائی امت کے افراد اپنی مدح سرائی میں سرگرم رہتے ہیں ان کو اسلامی خدمت کے پردہ میں اپنی سرگرمی ملحوظ رکھتے ہیں اور بس۔

۳۰۔۳۱ مارچ یکم اپریل ۱۹۳۵ء کو بدوملہی میں آریہ اور عیسائیوں کے جلسے ہوئے جس میں دو تین مناظرے بھی ہوئے۔

پیغام صلح لاہوری جماعت کا آرگن وہاں کی کیفیت شائع کرتا ہے جس سے ہمارے دعوی بالا کی تصدیق ہوتی ہے چنانچہ لکھتا ہے:

دوسرا مباحثہ نجات پر ہوا۔ اصل میں یہ مباحثہ مولوی ثناء اللہ امرتسری سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو نا تھا جو یہاں آریوں سے مباحثہ کرنے آئے ہوئے تھے اور پادری سلطان محمد کا بیان ہے کہ ان سے مولوی ثناء اللہ صاحب نے مباحثہ کا وعدہ بھی کیا تھا لیکن آخر کار مباحثہ کے لئے نہ نکل سکے۔ لوگ عموماً یہ خیال کرتے ہیں کہ پادری سلطان محمد سے مسئلہ نجات پر مباحثہ کرتے ہوئے مولوی ثناء اللہ صاحب گھبراتے ہیں و اللہ اعلم بالصواب بہرحال ہم میدان میں پہنچ گئے۔ (پیغام صلح ١١۔ اپریل ١٩٣٥ء ص ١)

اس عبارت میں راقم کا مقصود یہ دکھانا ہے کہ ہم (امت مرزا) میدان میں پہنچے اور مولوی ثناء اللہ گھبرا کر نہ آئے۔ یہی بات اگر کوئی اور لکھتا تو ہم کسی اور نوعیت سے جواب دیتے اور واقعات پر بحث کرتے مگر امت مرزائیہ کے نزدیک مولانا کی گھبراہٹ چونکہ مسلّمہ ہے اور وہ ایسا گھبرایا کرتے ہیں کہ گھبراہٹ میں قادیان پہنچ کر دم لیا کرتے ہیں۔

چنانچہ قادیان میں خود مجدد زمان مسیح موعود کے وقت ١٢ جنوری ١٩٠٣ء کو ایسا ہی ہوا (بقول مرزا ابوجہل بصورت ثناء اللہ) قصر عالی کے باہر محاصرہ کئے ہوئے تھا اور آنجناب (مسیح موعود) صاحب اندر سے ہی ثناء اللہ کی گھبراہٹ کا ثبوت دے رہے تھے اور میدان میں نہ آکر بہادری کے کرشمے دکھا رہے تھے

ناظرین گھبرائیں نہیں کہ مولانا ثناء اللہ صاحب (بقول مرزائی) گھبرا گئے اس گھبراہٹ سے وہ مراد نہیں جو ہر کمزور دل کیا کرتا ہے جب کہ امت مرزائیہ کے نزدیک قادیان سے مراد دمشق ہوسکتا ہے تو گھبراہٹ سے جرأت مراد ہونا کچھ بعید نہیں۔

اب سنیئے! مرزائی بہادر کی بہادری جو امت محمدیہ میں سے کوئی نہ دکھا سکے اس لئے وہ خاصہ مرزائیہ سمجھنا چاہیے وہ یہ کہ ایک حدیث کا (بزعم خود) صحیح مطلب مرزائی مناظر نے بمقابلہ پادری صاحب کے یوں بیان کیا جس کو پڑھ کر ان کی خدمت دین کا سب ناظرین اعتراف کریں گے۔

پادری صاحب نے حدیث یضع الرب قدمہ پر اعتراض کیا جس کا جواب مرزائی مناظر کی طرف سے جو دیا گیا وہ بالفاظہ درج ذیل ہے

اس حدیث کا مطلب تو یہ ہے کہ انسانی خواہشات ایک جہنم کی طرح بھڑک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہی ہیں اور هل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہیں جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو انسان کے دل میں خدا کا قدم داخل ہو تو اسے اطمینان حاصل نہیں ہوتا۔ (پیغام صلح لاہور ۱۱۔ اپریل ۱۹۳۵ء ص ۱)

سبحان اللہ! اگر کوئی شخص یوں کہے کہ قدم سے مراد فاتح قادیان ہے اور جہنم سے مراد قادیانی تحریک تو مطلب صاف ہے کہ قادیانی تحریک هل من مزید کا نعرہ لگا رہی ہے۔ دنیا کو گمراہی کے گڑھے میں لے جا کر رہے گی جب تک خدا کے ساتھ تعلق پیدا نہ ہو اور انسان کے دل میں خدا کا قدم یعنی ثنائی تبلیغ اور ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ انسان کے دل میں داخل نہ ہو تو اطمینان حاصل نہیں ہوتا یعنی سچا مسلمان اور منکر مرزا نہیں ہوسکتا جب تک خدائی قدم (ثناء اللہ کی محبت) کو اپنے قلب پر غالب نہ کرے کہیے اس مطلب اور مرزائی مناظر کے تراشیدہ مطلب میں کیا فرق ہے؟

یہ کیوں غلط ہے اور وہ کیوں صحیح ہے۔ کوئی ہے جو فرق بتائے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۶ صفر ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۸ ص ۴۔۵)

مسیح پھر زمین پر

مولوی محمد شفیع صاحبؒ قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

جناب رسالت مآب ﷺ نے حضرت عیسیٰ بن مریم کے زمین پر نازل ہونے کے متعلق جو کچھ فرمایا ہے وہ نقلاً سب اہل اسلام بلکہ نصاری (اہل صلیب) کے نزدیک بھی مسلم ہے۔ باقی رہا عقلاً تو اس بارے میں بہت سے لوگوں نے ٹھوکریں کھائی ہیں بلکہ ایک طرح سے تو روایات در بارہ نزول مسیح کو یسا موڑا توڑا ہے کہ انہیں تحریف کے درجہ تک پہنچا دیا ہے۔ یا اسفی

یہ فقیر اس مختصر مضمون میں روایات کو نقل کر کے ان کی شرح ایسی طرز پر کرنا چاہتا ہے جو کہ ان کے اصل معانی کو واضح کر دے گی کہ انشاء اللہ سلیم طبائع کو کسی قسم کا خلجان باقی نہ رہے گا۔ و باللہ التوفیق

سب سے پہلے وہ حدیثیں لیتا ہوں جن میں حضرت عیسیٰ کے زمین پر نازل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو کر اہم کام سرانجام دینے کا ذکر ہے اور وہ یہ ہیں:

۱۔ عن ابی هريره قا ل قا ل رسو ل الله و الذی نفسی بیده لیو شکن ان ینز ل فیکم ابن مر یم حکماً عادا لًا فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و یضع الجز یة و یفیض الما ل حتی لا یقبله ا حد حتی تکو ن السجدة الوا حدة خیراً من الد نیا و ما فیها ثم یقو ل ابو هريره فا قرؤا ان شئتم: و ان من اهل الکتاب الّا لیو منن به قبل مو ته ..ا لآ یه :(مشکوۃ ص ۴۷۱)۔

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ خوش حالی کا وہ مبارک زمانہ قریب ہے کہ تم میں ابن مریم حکم اور عادل ہو کر نازل ہوں گے سولی تو توڑ دیں گے خنزیروں کو قتل کریں گے اور جزیہ یعنی ٹیکسوں کو اڑا دیں گے اور لوگوں میں مال بانٹیں گے حتی کہ اسے کوئی نہیں لے گا کیونکہ لوگوں کی ایسی اچھی حالت ہوگی کہ انہیں ایک سجدہ دنیا اور دنیا کے تمام مال و دولت سے زیادہ بہتر معلوم ہوگا پھر حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا اگر تم قرآن سے سند چاہتے ہو تو یہ آیت پڑھ لو۔ ترجمہ: اور نہیں کوئی اہل کتاب میں سے مگر ایمان لائے گا ساتھ اس (عیسی) کے پہلے موت اس (عیسی) کی کے۔ اسے بخاری ومسلم نے روایت کیا۔

حدیث۲۔ و عنه قا ل قا ل رسو ل الله ﷺ و الله لینز لن ابن مر یم حکماً عادلًا فلیکسر الصلیب و لیقتلن الخنز یر و لیضعن الجز یة و لیتر کن القلا ص فلا یسعی علیها و لتذ هبن الشحناء و التبا غض و التحا سد و لید عونّ الی الما ل فلا یقبله ا حد روا ہ مسلم وفی روایة لهما قا ل کیف انتم اذا نز ل ابن مر یم فیکم و اما مکم منکم ۔(مشکوۃ ص ۴۷۱۔۴۷۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم ضرور ابن مریم حکم اور عادل ہو کر نازل ہوں گے پس وہ سولی کو توڑیں گے اور خنزیروں کو قتل کریں گے اور ٹیکس ختم کر دیں گے اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی ان پر سوار نہیں ہوا جائے گا دشمنی کینہ حسد لوگوں میں سے جاتا رہے گا اور عیسی لوگوں کو مال کی طرف بلائیں گے لیکن اسے کوئی نہیں ملے گا۔ اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم نے روایت کیا۔

اور بخاری و مسلم کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے مسلمانوں تمہاری اس وقت کیا ہی اچھی حالت ہوگی جب ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور اس وقت ایک امام مہدی بھی تم میں سے ہوں گے یعنی وہ بزرگ اعلیٰ پائے کے تم میں تمہاری ہدایت کے لئے موجود ہوں گے۔

اب سب سے پہلے کسر صلیب کی شرح کی جاتی ہے۔اس کے بعد ہر ایک بات کی شرح کی جائے گی۔کسر صلیب کی شرح کو ذرا غور سے مطالعہ کریں کیونکہ سب سے اہم یہی ہے جس کی شرح میں لوگوں نے اکثر ٹھوکریں کھائی ہیں اور صحیح شرح سمجھ میں نہ آنے کی وجہ سے کہیں کے کہیں چلے گئے ہیں اور روایات در بارہ نزول مسیح کو صحیح مانتے ہوئے تحریف کے درجے تک پہنچا دیا ہے اللہ ہمیں تحریف سے بچائے

کسر صلیب

حضرت عیسیٰؑ کے متعلق جو احادیث میں آیا ہے کہ فیکسر الصلیب یا فلیکسر ن الصلیب اس کے متعلق شارحین حدیث اس طرف گئے ہیں کہ فیبطل النصرانیۃ بعض نے صرف اشارہ سے کام لیا ہے اور بعض نے ذرا تفصیل سے کام لیا ہے غرض کسی نے کم تشریح کی اور کسی نے زیادہ کی بہرحال ان حضرات نے تاویل سے کام لیا ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ اس جگہ تاویل کی ضرورت بھی ہے یا نہیں؟

پہلے زمانہ اور موجودہ زمانہ (جب سے دنیا کے اکثر حصہ پر نصاری کا تسلط ہوا ہے) کے شارحین میں ایک نمایاں فرق ہے اس لئے ضروری ہے کہ اس حدیث کے اصل الفاظ کو اصلی معنوں میں بیان کرنے سے پہلے اسے واضح کر دیا جائے۔

انسانی طبیعت کا یہ خاصہ ہے کہ جب تک کسی چیز کو آنکھوں سے نہ دیکھ لے بہت کم اعتبار کرتی ہے اور تاویل کرنے کی کوشش کرتی ہے۔

اس اصول کے ماتحت پہلے زمانے کے شارحین کو تاویل کرنے کی اس لئے ضرورت پڑی کیونکہ اس زمانہ میں قریباً تمام دنیا پر اسلامی تسلط تھا اور نصاری کمزور تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن آج کل کے شارحین پر تعجب ہے کہانہوں نے اس کی تاویل کی زحمت اٹھائی جیسا کہ آگے چل کر یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی۔

اگر پہلے زمانے والوں نے تاویل کی تو اس کی وجہ ضرور تھی اور وہ معذور اور آج کل والوں نے جو تاویل سے کام لیا تو اس کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔ ہاں یا تو تقلید اعمی کا کرشمہ ہے یا موجودہ فلسفہ کے رنگ نے مجبور کیا کہ اس کی تاویل کی جائے الی اللہ المشتکی

فیکسر الصلیب کے معنی بالکل صاف ہیں کہ عیسی سولی کو توڑ دیں گے بلکہ مسند احمد میں یمح الصیب یعنی صلیب کا نام ونشان مٹا دیں گے اور ابو داؤد میں فید ق الصلیب یعنی صلیب کو چکنا چور کر دیں گے۔ یہ سب معانی بالکل صاف ہیں اور حقیقت پر دلالت کرتے ہیں کسی تاویل وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے۔

ہاں مزید توضیح کے لئے اس کی شرح عرض کی جاتی ہے۔

یہ سب کو معلوم ہے کہ عیسائیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ عیسی سولی پر چڑھائے گئے اور مارے گئے مگر تین دن کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چڑھ گئے۔ چنانچہ اسی بنا پر تمام عیسائی لوگ خاص کر ان کے مذہبی پیشواؤں نے سولی کو عیسائی ہونے کی علامت قرار دے رکھا ہے۔ جس عیسائی کو خاص کر پادریوں کو دیکھو تو سولی لٹکائے پھرتے ہیں۔ عیسائیوں کے گرجوں پر دیکھو، تو سولی کا نشان موجود ہے۔ غرض اس کے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ عیسائی لوگ سولی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں کیونکہ ان کا یہ عقیدہ ہے کہ عیسی نے صلیب پر چڑھ کر جان دی، اور وہ ہمارے لئے کفارہ بنے۔ دوسرے صلاح الدین ایوبی سے جو صلیبی لڑائیاں ہوئیں اس بات پر شاہد ہیں۔

اب جو حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیؑ صلیب کو توڑ دیں گے، بالکل واضح ہو جاتا ہے

آج کل دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کی حکومت ہے اور وہ اس بات کے قائل ہیں کہ عیسیؑ سولی پر چڑھ کر ان کے لئے کفارہ ہوئے تو عیسی جن کی نسبت سولی پر چڑھائے جانے کا غلط خیال عیسائیوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہے، اور صلیب کو ایک مذہبی نشان بنائے بیٹھے ہیں، وہ خود آ کر اس سولی کو توڑ دیں گے کیوں کہ اس وقت تمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل کتاب بحسب آیت

و ان من اھل الکتاب الالیومنن بہ قبل مو تہ

اور بحسب حدیث

یھلك الله فی زما نہ الملل کلھا ا لا ا لاسلا م تملأ الار ض من المسلم (اللہ عیسی کے دور ثانی میں تمام مذاہب کو نابود کردے گا مگر صرف اسلام ہی کو باقی رکھے گا) مسلمان ہو جائیں گے۔

اب بعض سطحی نگاہ والے شاید یہ اعتراض کر بیٹھیں کہ عیسی کو خود توڑنے کی کیا ضرورت ہوگی؟ کیونکہ وہ عیسائی جو اس وقت مسلمان ہو جائیں گے خود توڑ دیں گے۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ جس شخص نے صدہا نسلوں سے اسے ایک مذہبی نجات دلانے والی چیز خیال کیا ہوا ہے مشکل ہے کہ اب وہ اپنے ہاتھوں سے توڑے۔ چنانچہ طائف کے بنی ثقیف کے لوگ جب مسلمان ہوئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ ہم اپنے بتوں کو خود توڑ نہیں سکتے کیونکہ ہمیں صدمہ ہوتا ہے کہ اتنی مدت ان کی پوجا کی اور پھر خود اپنے ہاتھوں سے توڑیں۔ سو ایسا ہی اس وقت عیسائیوں سے تبدیل شدہ مسلمانوں کو دشوار ہوگا۔ پھر دیکھو کہ فتح مکہ کے دن رسول اللہ ﷺ نے خانہ کعبہ کے بتوں کو خود اپنے دست مبارک سے توڑا۔ پس عیسی کا اپنے ہاتھوں سے صلیب کو توڑنا کوئی عجیب اور نرالا کام نہیں ہے کہ جس سے حیرانی اور پریشانی ہو بلکہ خدا کے پیغمبر ایسا ہی کیا کرتے ہیں

اس کے بعد ایک اور نکتہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مثل ا لاسلا م مثل المطر لا یدری او لھا خیر ام آ خر ھا

(مشکوۃ ۵۷۵) باب ثواب ھذا الامۃ

یہ نہیں کہا جا سکتا اسلام کا زاول زیادہ شاندار ہے یا آخر۔ سو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اسلام کے اول جس طرح لوگ فوج درفوج داخل اسلام ہوتے جاتے تھے۔ کما قال اللہ: ید خلو ن فی دین الله افوا جاً ایسے ہی آخر زمانہ میں جب عیسی کا نزول ہوگا تو لوگ پہلے کی طرح داخل اسلام ہوں گے اسلام کی ابتداء میں رسول اللہ ﷺ کی زندگی ہی میں تمام عرب مسلمان ہو گیا تھا اور خلفائے عظام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عہد میں دوسرے ملکوں میں اسلام پھیل گیا تھا ویسے ہی دوبارہ عیسیٰ کے نزول کے وقت تمام دنیا مسلمان ہو جائے گی اور اسلام کے سوا کوئی مذہب نہیں رہے گا جیسا کہ اس سے پہلے قرآن شریف اور حدیث شریف سے تصریح کی جا چکی ہے اور دوسرے رسول اللہ ﷺ نے جو یہ فرمایا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر، سو تمام دنیا کے مسلمان ہو جانے سے اس کا مطلب صاف ظاہر ہے کہ اسلام کا آخر زیادہ شاندار ہوگا۔

تاویل کرنے والوں سے اتنی عرض ہے کہ اگر انہیں ضرور اس جگہ تاویل ہی کرنی ہے، تو آیئے سمجھائے دیتا ہوں کہ اس طرح تاویل کرنی چاہیے تھی کہ کم از کم دوسری آیتوں اور حدیثوں پر تو زد نہ پڑتی۔ اور وہ اسطرح ہو سکتی ہے کہ عیسائیوں کا جو یہ عقیدہ ہے کہ عیسیٰ صلیب پر چڑھا کر مار دیئے گئے، عیسیٰ بنفس نفیس خود تشریف لا کر اس عقیدہ باطل کو توڑیں گے جیسا کہ قرآن نے صلیب پر چڑھائے جانے کی نفی کی ہے۔ اگر بنظر غور دیکھا جائے تو اصلی معنی لیتے ہوئے اس تاویل کی مطلق ضرورت نہیں رہتی بلکہ یہ اصلی معنوں میں شامل ہے کیونکہ جب عیسیٰ اپنے نزول کے وقت عیسائیوں کے مسلمان ہونے پر صلیب توڑیں گے تو ساتھ ہی یہ عقیدہ بھی عیسائیوں کو چھوڑنا پڑے گا کیونکہ اگر عقیدہ قائم رہے تو پھر صلیب توڑنا بے معنی ہو جاتا ہے۔ عیسیٰ نے تو انہیں وہی بتانا ہے جو قرآن اور حدیث بتاتی ہے اور قرآن اور حدیث میں صلیب پر چڑھائے جانے کی بالکل نفی ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کے کاموں سے فیکسر الصلیب اس لئے ہے کیونکہ ان ہی کے متعلق یہ الزام ہے اسلئے اس الزام کو وہ خود ہی آ کر توڑیں گے بلکہ صلیب صلیب کو بھی توڑ ڈالیں گے تا کہ اس کے بعد پھر کسی کو خلجان نہ رہے جب اس الزام اور صلیب کی نفی اپنی زبان سے کریں گے تو عیسائی سب کے سب نشھد ان لا الٰہ الا اللہ و نشھد ان محمداً عبدہ ورسولہ پکار اٹھیں گے اور پکے مسلمان ہو کر داخل اسلام ہو جائیں گے اور حضرت عیسیٰؑ عیسائیوں کی مقدس صلیب کو توڑ کر چکنا چور کر دیں گے۔ رہی یہ بات کہ عیسیٰ اس کام کے لئے خود کیوں تشریف لائیں گے، سو یہ اس لئے ہے کہ جس شخص کے متعلق لوگوں میں اختلاف پڑ جائے بہتر یہی ہے کہ وہ خود آ کر اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف کو دور کرے اور آئندہ ہمیشہ کے لئے اختلاف مٹ جائے تاکہ پھر کسی کو غلط بیانی کی جرأت نہ ہو۔

عیسائیوں نے کفارہ کی بنیاد اسی صلیب کے واقعہ پر رکھی ہے کہ عیسی صلیب پر چڑھ کر ہمارے لئے کفارہ ہو گئے اور اسی کفارہ کی وجہ سے وہ نماز اور دیگر احکام الٰہی چھوڑ بیٹھے ہیں شائد کوئی ایک آدھ عیسائی ہوگا جو انجیل کے احکام کے مطابق نماز روزہ وغیرہ بجالاتا ہو۔

حضرت عیسیٰؑ کا صلیب کو توڑنا اس لئے ضروری قرار دیا گیا ہے کہ عیسائیوں نے جو اس کی وجہ سے احکام الٰہی کو پس پشت ڈال رکھا ہے اس کے احکام کی پابندی پر زور دیا جائے نہ بانس ہو نہ بانسری بجے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ قیامت کے نزدیک یعنی آخر زمانے میں سوائے تھوڑے سے علاقہ کے تمام دنیا پر عیسائیوں کی حکومت ہوگی اس وقت امام مہدی کا ظہور اور عیسی کا نزول ہوگا اور وہ دونوں حضرات تمام دنیا کو اسلام سے بھر دیں گے تمام دنیا ان کے عہد میں مسلمان ہو جائے گی۔

قرآن مجید کی آیت یا عیسی انی متوفيك و رافعك الیّ و جاعل الذين اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة سے بھی ایسا ہی معلوم ہوتا ہے کہ قیامت کے نزدیک عیسائی اقوام کی بادشاہت قریباً تمام دنیا پر چھائی ہوگی اور عیسی کو جو ان کے متبعین کے عروج کا وعدہ اور بشارت دی گئی ہے خود آکر اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں گے اور جس ضلالت میں عیسائی پڑے ہوئے ہیں اس سے نکال کر انہیں صراط مستقیم پر چلائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۶ صفر ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۸ ص ۶۔۸)

قادیان سے کفر کا فتوی نکلا

اور ارکان انجمن احمدیہ لاہور پر لگا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین اس سرخی سے متعجب ہوں گے کہ یہ کیسا فتوی ہے جو خاص احمدیہ لاہور پر لگا رہے ہیں۔ ہم اس حیرت میں مزید اضافہ کرتے ہیں کہ یہ فتوی آج کل کے خلیفہ قادیان کا نہیں بلکہ خود بانی فرقہ مجدد، ومہدی، ومسیح موعود وغیرہ کا ہے۔ اس لئے انجمن احمدیہ لاہور کو کسی سرتابی کی گنجائش نہیں۔ اگر چون چرا کریں گے تو پھر یہ بتانا ان کا فرض ہوگا کہ قائل مرزا قادیانی اور منکر مرزا قادیانی میں کیا فرق ہے۔

ناظرین جانتے ہوں گے کہ لاہوری احمدیہ جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب اور ان کے بزرگ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب وغیرہ کی تصریحات اس مسئلے میں بکثرت ہیں کہ حضرت مسیح بے باپ مولود نہ تھے بلکہ ان کا باپ تھا، مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر وغیرہ میں یہ ذکر مفصل ملتا ہے۔ ڈاکٹر بشارت احمد نے تو اس مضمون پر ایک رسالہ بھی شائع کیا ہے غرض یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ اس میں کسی طرح کا خفا یا فریق ثانی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ اس تمہید کے بعد بڑے مرزا مرزا صاحب کا فتوی سنیئے:

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح بن باپ تھے اللہ تعالی کو سب طاقتیں ہیں۔ نیچری جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ غلطی پر ہیں ایسے لوگوں کا خدا مردہ ہے۔ ایسے لوگوں کی دعا قبول نہیں ہوتی جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اللہ تعالی کسی کو بے باپ پیدا نہیں کرسکتا، ہم ایسے آدمی کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں (مقولہ مرزا قادیانی، در اخبار الحکم قادیان ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۵ء)

لاہوری دوستو!

تمہارے حال پر ہمیں کیا ہر سننے والے کو رحم آتا ہے ایسے ہی واقعات سے یہ مثل صادق آتی ہے: نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔ اب تم قادیان کے بہشتی مقبرے میں جاکر یہ شعر پڑھو:

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۹ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرزائیت

مولوی ابوسعید عبدالعزیز لدھیانویؒ لکھتے ہیں:

آج ہر ایک مذہب صداقت کا حامی ہے۔ خاص کر مسلمان تو فرقہ بازی کو راہ نجات تصور کرتے ہیں حالانکہ حضور ﷺ اس کا خاتمہ کرنے کے واسطے مبعوث ہوئے تھے کیونکہ حضور ﷺ کے زمانہ اقدس میں ایک طرف یہودی صداقت کے حامی تھے دوسری طرف نصاری تیسری طرف کفار مکہ۔ بہر حال ہر ایک اپنے مذہب کی صداقت پر ابراہیمؑ کے طریقہ کو پیش کرتا تھا اور نسبت ابراہیمی کو بنظر فخر دیکھتا تھا جب جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نبی مبعوث ہوئے تو باری تعالی نے اس عقدہ کو حل فرمایا کہ

ما کان ابرا ھیم یھو دیاً و لا نصرا نیاً و لکن کا ن حنیفاً مسلماً و ما کا ن من المشر کین ۔

نہ ابراہیم یہودی تھے نہ نصاری کیونکہ یہودیت ونصرانیت تو اس وقت سے شروع ہوئی جب توراۃ وانجیل نازل ہوئی اوران کا نزول حضرت ابراہیم کے بعد ہوا لیکن وہ ایک طرف تھا۔ سب بتوں کے پجاریوں سے خاص خدا کی پوجا کرنے والا، نہ تھا وہ مشرکوں سے۔

معلوم ہوا کہ نہ یہودیوں کا قول درست، نہ نصاری کا کہنا صحیح، نہ مشرکین مکہ کی نسبت درست، بلکہ ابراہیمی تو ایک گروہ ہیں جس کی تشریح یہ آیت کرتی ہے

انّ او لی النا س با برا ھیم للذین اتبعوہ و ھذا النبی و الذین آ منوا معه

ابراہیم کے قریب جو اس کے تابعدار اور یہ نبی ﷺ اور اس کے تابعدار، دگر ہیچ

تنبیہ: اس آیت میں جہاں فرقہ بازی کی تردید کی اور محمدی گروہ میں شمولیت کا حکم دیا ساتھ ساتھ نئی نبوتوں کا خاتمہ بھی کر دیا اس کی تائید یہ آیت بھی ہے

الیو م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و ر ضیت لکم الاسلا م دیناً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے آج دین کو کامل کر دیا اور نبوت کو ختم کر دیا اور اسلام کو پسند کیا

مگر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعی نبوت پنجاب (مرزا غلام احمد قادیانی) میں پیدا ہو کر یہ اعلان کرتا ہے

آنچہ داد ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام

یعنی ہر نبی کو نبوت کی پیالی ملی ان تمام کو جمع کر کے یعنی بڑا جام مجھے دیا گیا۔

اور سنیئے! درثمین کے صفحہ ۱۰۰ پر فرماتے ہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

پھر جناب سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ کی نسبت کس قدر زبان درازی کرتا ہے۔

ملاحظہ ہو ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۰

اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آ جاویں تو میرا یہی مذہب ہے جس کو میں دلیل کے ساتھ پیش کر سکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست وفہم آپ کے یعنی نبی کریم ﷺ کی فہم وفراست کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیش گوئیوں کی نسبت خود حضور نے اقرار کیا کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی، (نعوذ باللہ من ذلک)

اس سے زیادہ زبان درازی کا ثبوت ملاحظہ ہو۔ کتاب مذکورہ صفحہ ۶۲۹:

ایک بادشاہ کو چار سو نبیوں نے بموجب الہام فتح کی پیش گوئی کی اور وہ جھوٹے نکلے بادشاہ کو شکست آئی بلکہ وہ اس میدان میں مر گیا اس کا سبب یہ تھا کہ وہ الہام دراصل شیطان کی طرف سے تھا نوری فرشتہ کی طرف سے نہ تھا اور ان چار سو نبیوں نے دھوکہ کھا کر ربانی سمجھ لیا

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم سبحانک ھذا بھتان عظیم۔

یہ ہیں آج کل کے نئے نبیوں کے خیالات۔ کیا اب بھی مرزا غلام احمد قادیانی کا اعلان کرنے والو صداقت کا اعلان کرو گے۔ اگر تم اب بھی نہ سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے۔

اور سنیئے: معجزات کی نسبت کیا فرماتے ہیں مثلاً حضرت عیسیٰؑ کے معجزہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت ملاحظہ ہو ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹۔

مجھ کو الہام ہوا ھذا ھو الرب الذی لا یعلمون۔

عیسیٰ کا مردوں کو زندہ کرنا وغیرہ یہ جادوگری ہے لوگ بسبب جہالت کے معجزہ تصور کرتے ہیں۔ یاد رکھنا چاہیے کہ یہ عمل (یعنی مردوں کو زندہ کرنا) ایسا قدر کے لائق نہیں جیسا کہ عوام الناس اس کو خیال کرتے ہیں اگر یہ عاجز اس کو مکروہ وقابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا کے فضل وکرم سے ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

میں امت مرزائیہ سے پوچھتا ہوں کہ ہر مرزائی، قادیانی ہو یا لاہوری، کیا تمہارا یہی عقیدہ ہے۔ اگر نہیں تو تم کیوں ایسے شخص کو نبی یا مجدد کہتے ہو جس کا کام ہی یہی ہو کہ انبیاء کرام کی توہین کرنا، بزرگوں کی بنظر حقارت دیکھنا، پھر جماعت مرزائیہ اس کے کارناموں کو پوشیدہ کرتی ہے۔

چند دن ہوئے جب کانفرنس لدھیانہ میں منعقد ہوئی تو اس وقت سکرٹری جماعت احمدیہ کی طرف سے ایک اشتہار بعنوان احمدیت ہی حقیقی اسلام ہے اس میں مرزا صاحب قادیانی کی تعریف کے طومار جمع کئے گئے ہیں۔ نا معلوم ان لوگوں کو موصوف کی تعلیم کا پتہ نہیں یا جان بوجھ کر اس کے قولوں پر پردہ کرنے کی عادت ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۲۹ ص ۷)

مرزا نمبر: ابتداء اور انتہا مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا تھا۔ قادیانی گروہ نے اس روز کو یادگار مرزا کا تہوار بنا لیا ہے۔ لہذا ہم بھی حسب اعلان مرزا نمبر شائع کرتے ہیں کیونکہ واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے ایک گونہ ہمارا بھی تاریخی تعلق شدید لاینفک ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی تحریر اور حکیم نور الدین کی تصدیق کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۰۸ء میں ساری حسرتیں لے کر بعمر ۶۹ سال فوت ہو گئے (رسالہ نورالدین از حکیم نورالدین بجواب ترک اسلام از دھرم پال۔ص ۱۷۰)

ان حسرتوں میں سے دو حسرتیں خاص قابل ذکر ہیں:

ایک آسمانی منکوحہ کے نکاح کی۔

دوم اپنے اعلان آخری فیصلہ کے مطابق مولوی ثناء اللہ کی موت کی خبر سننے کی۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کے حق میں پندرہ ماہ میں موت اور پنڈت لیکھ رام کے حق میں چھ سال میں خرق عادت عذاب کی اور آسمانی منکوحہ کے حق میں نکاح میں آنے کی پیش گوئی کا ذکر کر کے لکھا ہے:

یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کے تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے اور ان میں سے وہ پیشگوئی جو مسلمان قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں:

۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس..کا عاجز سے نکاح ہو جاوے۔...

واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔(شہادۃ القرآن از مرزا قادیانی۔ص ۸۱)

کس لطف سے اجزاء کلام بنا رہے ہیں اور مزے سے اندر ہی اندر خوش ہو رہے ہیں اور زبان حال سے کہہ رہے ہیں:

کشش ہے جذب الفت میں تو کھینچ کر آ ہی جاؤ گے
ہمیں پرواہ نہیں گر ہم سے کچھ تم تن کے بیٹھے ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا انجام جو ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ شعر پڑھتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوئے

وصال یار میسر ہو کس طرح ضامن
ہمیشہ گھات میں رہتا ہے آسمان صیاد

دوسری حسرت نے تو درحقیقت مرزا صاحب ہی کو حسرت زدہ نہیں کیا بلکہ ساری جماعت احمدیہ بھرے لہجہ میں کہہ رہی ہے:

بلبل کو دیا نالہ تو پروانے کو جلنا
غم ہم کو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اس اجمال کی تفصیل بتانے کے لئے ایک تمہید کی ضرورت ہے

آج عرصہ چالیس سال ہونے کو ہیں کہ میں میدان مناظرہ مرزائیہ میں داخل ہوا۔ میں نے غور کیا کہ یہ گروہ قرآن سے نہیں ڈرتا، حدیث سے نہیں دبتا ۔حضرت عمرؓ نے اپنے زمانے کے ایک جدید گروہ کے حق میں فرمایا تھا یہ لوگ قرآن کی تاویلات کر جاتے ہیں ان کے سامنے قرآن نہ پیش کیا کرو بلکہ فارموھم بالسنۃ احادیث سے ان کا مقابلہ کیا کرو کیونکہ وہ اپنا مضمون بتانے میں زیادہ واضح ہے۔مگر قادیانی گروہ نے یہاں تک ترقی کی ہے کہ نہ قرآن سے خاموش ہوتے ہیں نہ حدیث سے کتنی بڑی واضح بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی موضع قادیان (پنجاب) میں پیدا ہوئے اسی جگہ ان پر وحی آئے مسیح موعود ہوئے آخر اسی زمین میں دفن ہوئے حالانکہ حدیث شریف میں صاف الفاظ میں ہے کہ، مسیح موعود دمشق میں اترے گا۔اگر حدیث ان کے لئے مسلک ہوتی تو اس حدیث کے ہوتے ہوئے کوئی مرحلہ باقی نہ رہتا۔مگر مرزا صاحب نے اس حدیث کو یوں پھیرا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے کیونکہ جس طرح دمشق میں یزیدیوں کا غلبہ تھا میری بعثت سے پہلے بھی یہاں یزیدیوں یعنی بے دینوں کا غلبہ تھا دوسری حدیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود حج کرے گا۔مرزا صاحب کہتے گئے کہ میں دجالوں (پادریوں) کو مسلمان بنا کر ساتھ لے کر حج کرونگا جب بغیر حج کئے مرگئے تو اب کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے اپنا حج بدل کرا دیا تھا، جس کا ثبوت بھی نہیں (سیرۃ المہدی میں لکھا ہے کہ مرزا کی بیوی نے ان کی وفات کے بعد حج بدل کرا دیا۔ بہاء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی مثالیں بکثرت ملتی ہیں جن میں اس گروہ کے بانی اور اس گروہ نے قرآن کے بعد احادیث پر بھی ہاتھ صاف کیا ہے۔

میں جب اس میدان میں آیا تو مجھے خیال ہوا کہ اس گروہ سے مقابلہ کس ہتھیار سے کیا جائے اس وقت دو مقدس بزرگ روحانی طور پر میرے سامنے آئے ایک طرف تو شیخ سعدی نے سمجھانا شروع کیا:

آنکس کہ بقرآن و خبر زو نرہی
اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(قرآن وحدیث جس کو اثر نہیں کرتے اس کو جواب نہ دے)

دوسری طرف حضرت شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ جیسے جلیل القدر بزرگ نصیحت کرنے لگے کہ:

جو عالم اہل کفر اور اہل بدعت کا رد نہ کرے وہ عالم نہیں (کتاب العقل)

اس لئے میں نے بعد غور وفکر قادیانی مدعی کے لئے تیسرا راستہ اختیار کیا۔ یعنی قرآن وحدیث پیش کرنے کی بجائے اس کے ذاتی کمالات الہامات وغیرہ کی تنقید کر کے دکھایا کہ اس شکل کا صغریٰ بالکل غلط ہے۔ چنانچہ پہلا رسالہ الہامات مرزا میں نے بڑی محنت سے لکھا۔ جو اتنا مقبول ہوا کہ بڑے بڑے مصنفوں نے اس کی عبارات اپنی تصنیفات میں کیں۔ پنجاب کے پیر صاحب گولڑہ (سیف چشتیائی میں) اور حیدرآباد دکن کے مولانا انوار اللہ مرحوم نے (افادۃ الافہام) تصنیفات میں الہامات مرزا سے فائدہ حاصل کیا۔ اس کے بعد میں اسی راستے کو وسیع کرنے میں لگ گیا اور پبلک کو اس راستے پر چلنے کی ترغیب دی۔ جس کا نتیجہ بحمد اللہ یہ ہوا کہ آج جہاں کہیں اس گروہ سے اہل حق کا مباحثہ ہوتا ہے ایک مضمون صداقت مرزا کا ضرور زیر بحث ہوتا ہے۔ ورنہ اس سے پہلے تو یہ لوگ ہر جگہ وفات مسیح کو لے بیٹھتے تھے جس پر مطلب براری کے لئے آیات اور احادیث پیش کر کے اپنا اثر ڈالتے تھے۔ میرا یہ طریق مرزا صاحب قادیانی کو ایسا ہوا کہ انہوں نے بحکم تنگ آمد بجنگ آمد مندرجہ ذیل اشتہار دیا

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ یستنبئونک احق ھو ۔ قل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ای و ربی انه لحق ۔ بخدمت مولوی ثناءاللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے ۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا ۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افترا میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا ۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تا کہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے ۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناءاللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے ۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناءاللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر ۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے ۔ آمین یا رب العالمین ۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے ۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لک به علم پر بھی عمل نہیں کیا ۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے ۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناءاللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔ آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين ۔ آمین ۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔ الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و ايد۔

ناظرین کرام اس اشتہار کو بنظر غور دیکھیں تو اس میں درج ذیل پانچ امور صاف صاف ملیں گے

۱۔ وجہ اشاعت اشتہار ھذا میری طرف سے سخت تحریرات کا نکلنا ۔

۲ ۔سارے اشتہار میں مرزا نے مباہلہ کا لفظ نہیں بولا بلکہ محض اپنی دعا سے فیصلہ چاہا

۳ ۔سارے اشتہار میں میرے ذمہ کوئی کام نہیں رکھا۔ بلکہ صرف اپنی دعا کو کافی سمجھا

۴ ۔اس مضمون کو سچا اور ضروری الوقوع بتانے کو شروع میں بالفاظ قرآن مجید قل ای و ربّی انّه الحق مئوکد بہ حلف بتایا ہے۔

۵ ۔سب سے اخیر میں لکھا ہے کہ مولوی (ثناء اللہ) صاحب جو چاہیں لکھیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ یعنی میرے اقرار یا انکار کا کوئی اثر نہیں ۔

(پس اس اشتہار کی اندرونی شہادت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس دعا کے متعلق میرا (یعنی ثناء اللہ کا) کچھ کام نہیں ۔ نہ میرا اقرار قبولیت کے لئے شرط ہے ۔ نہ انکار باعث رد۔ بلکہ جو کچھ ہے وہ مرزا صاحب کی دعا ہے اور بس)۔

ان امور خمسہ کے بعد مرزا صاحب کی اس دعا کے متعلق دوسرا اعلان بھی قابل غور ہے جس میں ذکر ہے کہ میں نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی تو الہام ہوا اجیب دعوة الداع (اخبار بدر قادیان ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء) ۔

یہ تو ہے مرزا صاحب کا اپنا قول جو سب جماعت احمدیہ پر حجت ہے۔ اب مزید تائید بھی سنیئے ۔مرزا صاحب کے بعد امت مرزا دو گروہوں میں منقسم ہو گئی ۔ پہلا گروہ قادیانی ہے جس کا سرگروہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ہے۔ دوسرا گروہ لاہوری ہے اس کا سرگروہ مولوی محمد علی ایم اے امیر جماعت ہے ۔ان دونوں نے اس دعاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی بابت جو رائے لکھی ہے وہ بہت صاف اور فیصلہ کن ہے۔

یہ دونوں بیان قریب وفات مرزا صاحب کے ہیں جب دونوں فریقوں میں ضد اور تعصب ابھی غالب نہیں ہوا تھا۔ خلیفہ (محمود) صاحب کا قول ہے کہ:

> جب حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی اور خدا تعالی نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیشگوئی ہوگئی'
>
> (تشحیذ الاذہان۔ مولفہ میاں محمود احمد۔ بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

اس عبارت سے مطلع بالکل صاف ہوگیا ہے کیونکہ دعا جملہ انشائیہ ہے اور پیشگوئی جملہ خبریہ ہے۔ جملہ خبریہ صادقہ کا تحقق ضروری ہے۔ مرزا صاحب نے آیت قرآنیہ کے الفاظ میں قسم کھا کر اس مضمون کو جملہ خبریہ کی صورت میں دکھایا ہے۔ اس لئے باپ بیٹا دونوں اس پر متفق ہیں کہ اشتہار جملہ خبریہ ہے جس کا وقوع ضروری ہے۔ ایک اور بات بڑی ضروری یہ ثابت ہوئی کہ مرزا صاحب کا الہام مندرجہ اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء اجیب دعوۃ الداع اسی دعا کے متعلق ہے نہ کسی اور کے۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دعا کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ خدا نے اس دعا کی منظوری کا الہام کیا۔ اسکے بعد یہ دعا پیش گوئی کے رنگ میں آگئی۔ پھر کیا ہوا:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر

کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

لاہوری گروہ کے سربراہ چونکہ انگریزی میں ایم اے ہیں لہذا انگریزیت ان پر غالب ہے اسلئے وہ اشتہار کے دعا ہونے کا اور اس کی قبولیت کا اعتراف بھی کرتے ہیں مگر انگریزی طریق پر جس میں بجائے صفائی کے تکدر غالب ہو۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف کے الفاظ یہ ہیں

> 'ہم تو اس بات کے معترف ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی بد دعا اس (ثناء اللہ) کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لے گا'
>
> (مقولہ محمد علی لاہوری در رسالہ ریویو قادیان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۲۹۸)

ناظرین یہ ہے پیر پرستی کا اثر کہ ایک طرف حق صریح ہے دوسری طرف ایک بناوٹی بت ہے جس کی حفاظت کرنے کا ٹھیکہ لے رکھا ہے اس لئے حق غلبہ کر کے زبان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلم سے نکلنا چاہتا ہے بلکہ بزور نکل گیا ہے مگر بے سمجھوں کی آنکھوں میں دھول ڈالنے کو یہ پخ لگا دی گئی ہے کہ 'نتیجہ دیکھ لیگا' ۔

احمدی دوستو! نتیجہ سوائے موت کاذب اور حیات صادق کے اور کیا ہے جس کو بزمانہ مستقبل دیکھنے سے ڈرایا جاتا ہے۔ کیا اللہ سے ڈرنے والے راست گوؤں راستی پسندوں کی باتیں ایسی ہی ہوتی ہیں: ما ھکذا یا سعد نور د الا بل

مولوی محمد علی صاحب:

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

نوٹ: یہ مضمون مباحث قادیان کا فیصلہ کن ہے اس لئے میں نے اس کے متعلق مستقل رسالہ فیصلہ مرزا اردو عربی اور انگریزی میں شائع کیا ہوا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۰ صفر ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۰ ص ۳۔۶)

جھوٹا اور پیر پرست کون؟

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب ؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین مندرجہ ذیل مضمون سے اس سوال کا جواب حاصل کریں۔

اخبار پیغام صلح لاہور میں مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کا خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے جس میں مولوی صاحب نے کذب گوئی و پیر پرستی کی بہت مذمت کی ہے جو نہایت عمدہ بات ہے واقعی جو بولنے والے اشخاص حق کی تبلیغ میں کبھی کوشاں نہیں ہو سکتے ان کی تمام لفاظی لسانی محض دنیا طلبی اور زر پرستی کے لئے ہوتی ہے۔

مگر اس کا کیا جواب کہ خود مولوی صاحب کا طرز عمل آج تک یہی رہا ہے کہ انہوں نے نہ صرف خود اپنی تمام عمر پیر پرستی میں بسر کی ہے بلکہ دیگر لوگوں کو ایک جھوٹے بت کی پرستش کے لئے بشد و مد دعوت دیتے اور دے رہے ہیں مولوی صاحب کو یہ مضمون لکھنے کی اس لئے ضرورت ہوئی کہ بقول ان کے اخبار زمیندار و احسان نے ان کے ایک بیان کو جو بمقدمہ مولوی عطاء اللہ صاحب بخاری عدالت میں دیا غلط

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھاپا ہے اور باوجود مولوی صاحب کے انکار کے بھی اس کی تردید نہیں کی۔

حالانکہ اگر یہ واقعہ صحیح ہو تو بھی ملکی اخبارات اس بات پر، خدائی مامور، نہیں کہ وہ ہر بات کی چھان بین بطریق محدثین کریں اور نہ ہی وہ قادیانی جماعت کے تنخواہ خور ہیں کہ ان کی خاطر اپنے قیمتی اخبارات کے صفحات سیاہ کریں ایک نامہ نگار کی اطلاع پا کر انہوں نے بیان کر دیا آپ کے نزدیک اس میں غلطی تھی آپ نے اس کی تردید کر دی قصہ ختم۔

مولوی صاحب! آپ کو زمین دار اور احسان پر تو بہت غصہ آیا مگر آپ کے پیر، نہیں نہیں مسیح موعود حضرت مجدد زمان نے جو صدہا خلاف واقعہ امور اپنی تصنیفات میں لکھے ہیں ان پر آپ نے آج تک نوٹس کیوں نہیں لیا؟

حالانکہ بارہا آپ کے روبرو ان واقعات کو پیش کر کے جواب طلب کیا بلکہ پانچ پانچ سو روپیہ انعام کا لالچ بھی دیا گیا مگر آپ نے محض پیر کے لحاظ سے آج تک نہ ان کی تصحیح کی اور نہ ہی پیر پرستی سے منہ موڑا اگر آپ کو یاد نہ رہا ہو تو ہم آپ کی یاد تازہ کرانے کو ایک مثال پیش کرتے ہیں ملاحظہ ہو آپ کے حضرت مسیح موعود راقم ہیں:

> مولوی غلام دستگیر (قصوری) نے اپنی کتاب میں اور مولوی اسماعیل علی گڈھ والے نے میری نسبت قطعی حکم لگایا کہ وہ (مرزا) اگر کاذب ہے تو ہم سے پہلے مرے گا اور ضرور ہم سے پہلے مرے گا کیونکہ کاذب ہے مگر جب ان تالیفات کو دنیا میں شائع کر چکے تو پھر جلد آپ ہی مر گئے اور اس طرح ان کی موت نے فیصلہ کر دیا کہ کاذب کون تھا۔ (اربعین نمبر۳ ص ۱۱)

اس مضمون کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اربعین نمبر ۳ صفحہ ۱۲، ۱۴ و نمبر ۴ صفحہ ۱۳ و ضمیمہ اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ و کتاب نزول المسیح صفحہ ۳۱ و اعجاز احمدی وغیرہ کتب میں بھی لکھا ہے حالانکہ یہ صریح خلاف واقعہ ہے۔ ان ہر دو علماء نے اپنی تالیفات میں ہرگز یہ بات نہیں لکھی۔

مولوی صاحب: کیا اس قسم کی صریح غلط بیانیاں کرنے والے شخص کو مسیح موعود وغیرہ ماننے والے اشخاص کا یہ منہ بھی ہے کہ وہ لوگوں پر پیر پرستی و کذب بیانی سے اجتناب کا وعظ کریں لم تقولون ما لا تفعلون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب! اگر آپ فی الواقع پیر پرست نہیں ہیں تو آؤ تین ججوں کے سامنے اس مسئلہ کو پیش کر کے ان سے فیصلہ کرالیں کیا آپ اس پر آمادہ ہوں گے؟ نہیں کیونکہ پیر پرستی ایک خوفناک اور نہ ہٹنے والی بیماری ہے۔ آگے چلئے آپ نے اسی ضمن میں یہ بھی لکھا ہے کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی زندگی کی طرف دیکھو آپ ہمیشہ صداقت پر قائم رہے مقدمات کے دوران آپ کو ایسے مواقع بھی پیش آئے کہ سچ بولنے میں قید کا خطرہ تھا لیکن آپ نے خطرہ کی مطلق پرواہ نہ کی۔

(پیغام صلح لاہور ۱۹۔ اپریل ۱۹۳۵ء ص ۵)

حالانکہ حقیقت اس کے سراسر خلاف ہے۔ مرزا صاحب نے مقدمات کے دوران اپنے بچاؤ کی خاطر اسی قدر جائز و ناجائز کوشش کی جتنی کہ ایک دنیا دار شخص سے ممکن ہے۔ ثبوت سنیئے،

جن لوگوں نے حکیم محمد حسین قریشی مرزائی کا رسالہ خطوط امام بنام غلام، اور مرزا صاحب کی کتب جن میں مرزا جی نے بڑے فخر سے لاکھوں روپیہ کی اپنی آمد بتائی ہے، دیکھی ہیں ان پر واضح ہے کہ مرزا جی نے مریدوں کے مال سے خوب گل چھرے اڑائے ہیں۔ آمد و خرچ کا حساب کتاب اسی لئے مرزا جی نے کوئی نہ رکھا تھا کہ جو چاہوں کروں جس طرح چاہوں عیش اڑاؤں۔

اس بات کو مرزا جی کے بعض دنیا طلب معزز مرید بھی بھانپ رہے تھے مگر یارائے دم زدن نہ رکھتے تھے۔ ایک دفعہ بعض من چلے مریدوں نے باہم مشورہ کر کے ایک مرید سے کہلوا ہی دیا (مولوی صاحب! یہ مرید آپ ہی تو نہ تھے؟ معمار) کہ حضور! غریب و نادار مریدوں کے گاڑھے پسینے کی کمائی یوں بے دردی سے مت اڑایئے۔ باقاعدہ حساب کتاب ایک کمیٹی کے سپرد کریں۔ پھر کیا تھا مرزا صاحب بہت لال پیلے ہوئے اور قائل کو خوب سنائیں ساتھ ہی کمال شان مسیحائی سے کہا کہ:

میں تاجر نہیں کہ حساب کتاب رکھوں میں کسی کمیٹی کا خزانچی نہیں کہ کسی کو حساب دوں میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ ہر ایک شخص جو ایک ذرہ بھی میری نسبت اور میرے مصارف کی نسبت اعتراض اپنے دل میں رکھتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر حرام ہے کہ کہ ایک کوڑی میری طرف بھیجے۔

(اخبار الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۵ء)

حاصل یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مریدوں کے مال سے خوب من مانی موجیں اڑائی ہیں۔اس کا مزید ثبوت سننا چاہو تو حضرت خلیفۃ المسیح یعنی مولوی نورالدین صاحب کی شہادت ملاحظہ فرمائیں جوانہوں نے بمقدمہ ٹیکس متعلقہ مرزا صاحب روبروئے تحصیل دار صاحب دی ہے کہ:

لوگ مرزا صاحب کو ان کے خرچ کے لئے بطور ہدیہ کے پیری مریدی کے طور پر دیا کرتے ہیں۔ (روداد مقدمات قادیانی۔ص ۷۴)

مگر جناب مرزا صاحب، ہاں قادیانی مسیح موعود، ہاں ہاں حضرت مجدد زمان کی راست گوئی ملاحظہ ہو کہ آپ نے اسی مقدمہ انکم ٹیکس میں جو بیان دیا ہے وہ بالفاظ تحصیل دار صاحب یہ ہے:

مریدوں سے سالانہ آمدنی قریباً چار ہزار روپئہ کے ہوتی ہے اور (مرزا) کے ذاتی خرچ میں نہیں آتی مرزا غلام احمد نے یہ بھی بیان دیا کہ اس کی ذاتی آمدنی باغ زمین اور تعلقہ داری کی اس کے خرچ کے لئے کافی ہے اس کو کچھ ضرورت نہیں کہ وہ مریدوں کا روپئہ ذاتی خرچ میں لاوے۔

(ضرورت الامام۔ص ۴۵)

مولوی محمد علی صاحب! انکم ٹیکس سے ڈر کر حکومت کی حق تلفی کرنے کو اس طرح غلط بیانی کرنا آپ کے نزدیک کذب نہیں؟ انصاف

مثال نمبر۲۔ قادیانی مرزا جی نے اپنی اغراض کو پورا کرنے کے لئے آمدنی چندہ کو بظاہر پانچ مدات پر تقسیم کر رکھا تھا (جن کا حساب کتاب کوئی نہ تھا جیسا کہ گذر چکا) وہ پانچ مدات مندرجہ ذیل ہیں:

اول مہمان خانہ، دوم مطبع، سوم مدرسہ چہارم سالانہ اور دیگر جلسہ جات، پنجم خط و کتابت۔ (رپورٹ تحصیل دار مندرجہ ضرورۃ الامام ص ۴۳۔۴۴)

ان سب مدات کے لئے جس قدر آمد خرچ ہوتا وہ سب بدست مرزا صاحب ہوتا تھا کسی غیر شخص کا اس میں دخل نہ تھا مولوی نورالدین شاہد ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض صورتوں میں مرزا صاحب کو لوگوں سے ہدایت ہوتی ہے کہ ان کا روپیہ مہمان نوازی میں خرچ ہو اور بعض میں ایسی ہدایت نہیں ہوتی .. مرزا صاحب کو اختیار ہے کہ وہ پانچ مدوں میں سے جس مد میں چاہیں خرچ کریں .. میں (نورالدین) بھی مرزا صاحب کو اپنی گرہ سے روپیہ دیا کرتا ہوں لیکن تخصیص نہیں ہوتی کہ وہ ان پانچ مدوں میں سے فلاں مد میں خرچ کریں۔ (روداد مقدمات قادیانی ص ۴۷)

اسی بیان کی تائید منشی تاج الدین تحصیل دار پرگنہ بٹالہ کی رپورٹ مندرجہ صفحہ ۴۴ ضرورۃ الامام سے بھی ہوتی ہے جس سے صاف عیاں ہے کہ جملہ مدات پر جس قدر خرچ وغیرہ ہوتا یا آمد ہوتی بلا دخل غیرے بدست مرزا جی ہوتی۔ مگر مرزا جی نے مقدمہ انکم ٹیکس میں روبروئے تحصیل دار صاحب یہ بیان دیا کہ:

جو آمدنی مدرسہ کی مد پر آتی ہے وہ اس آمدنی کے علاوہ ہے اور اسکا خرچ بھی علاوہ ہے میں نے انتظاماً وہ کام مولوی نورالدین صاحب کے سپرد کر رکھا ہے وہی حساب کتاب رکھتے ہیں اور بذریعہ اشتہار چندہ دہندگان کو اطلاع دی گئی ہے کہ اس کا روپیہ براہ راست مولوی نورالدین صاحب کے نام ارسال کریں۔ (ص ۷۲ روئداد مقدمہ۔ تائید ص ۴۳ ضرورۃ الامام)

اس بیان میں مرزا صاحب نے یہ صاف غلط بیانی کی ہے کہ مدرسہ کی آمدو خرچ کا حساب کتاب مولوی نورالدین کے سپرد ہے حالانکہ ہم اوپر خود مولوی نورالدین کے بیان سے ثابت کر آئے ہیں کہ انہیں ان امور میں دخل نہ تھا وہ خود بھی اپنا چندہ مرزا صاحب کو دیا کرتے تھے۔ اس کی مزید تائید مولوی صاحب مذکور کے اس بیان سے ہوتی ہے جو انہوں نے مقدمہ حکم فضل الدین بنام مولوی کرم الدین جہلمی عدالت رائے گنگا رام مجسٹریٹ درجہ اول گورداسپور میں دیا کہ:

مدرسہ کا کام مرزا صاحب نے میری ذمہ نہیں ڈالا ہوا مدرسہ کے چندہ کا کام جب سے مدرسہ ہوا ہے کبھی میرے سپرد نہیں ہوا چندہ میرے نام کبھی نہیں آتا۔ (بیان مورخہ ۲۵ جون ۱۹۰۳ء روداد مقدمہ ص ۱۲۰)

مولوی محمد علی صاحب! قادیانی مرزا جی کی مذکورہ بالا غلط گوئی کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کا کیا فتوی ہے؟

مثال نمبر ۳۔ ایسا ہی مقدمہ مذکورہ بالا میں حکیم مولوی نورالدین کا یہ بیان ہے کہ:

قادیان میں میرے خیال میں شاید تین چار مطبع ہیں حضرت صاحب کا اپنا مطبع کوئی نہیں (رویداد مقدمات۔ص ۱۲۲۔۱۲۳)

خود مرزا صاحب نے بھی مقدمہ حکیم فضل دین بنام مولوی کرم الدین ۱۹ اگست ۱۹۰۳ء کو بطور شاہد لکھایا کہ:

مطبع ضیاء الاسلام میرے خیال میں ۱۸۹۸ء سے جاری ہوا میں نے جاری نہیں کیا حکیم فضل دین اس کا مالک تھا آج تک وہی مالک ہے نفع نقصان کا وہی ذمہ دار ہے (رودادمقدمات۔ص ۱۴۸)

تحریرات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ مرزا جی کا اپنا مطبع کوئی نہ تھا، لہذا مرزا جی کا مقدمہ انکم ٹیکس میں سرکاری ٹیکس سے بچاؤ کی خاطر قریباً ۵۰۰ روپیہ مطبع کا خرچ لکھانا مرزا جی کے صادق ہونے پر دلیل ہے یا غیر صادق پر۔ ملاحظہ ہو بیان مرزا صاحب:

خرچ مطبع اس سال تخمیناً ایک ہزار روپیہ ہوا ہے جس کا حساب کوئی نہیں اس میں مدات ذیل ہیں ...کل کش، پریس مین ۔۔؟ اسفنجیا ...، رولیا ... سنگ ساز ۔۔ وغیرہ ۔۔ کاغذ ماہوار . کل خرچ ..؟ ..آمدنی مطبع کی حسب ذیل اس سال ہوئی: آمدنی فروخت کتب چار سو اٹھاسی روپیہ دس آنہ اس حساب سے خرچ مطبع آمدنی سے تخمیناً پانچ سو روپیہ کے قریب زیادہ آتا ہے ۔ یہ خرچ دوسری مدات سے دیا جاتا ہے۔ (رودادمقدمہ ص ۷۳)

اس بیان کی مجمل تائید ضرورت الامام کی منقولہ سابق تحریرات سے بھی ملتی ہے کہ مرزاجہ نے آمدنی چندہ از مریدین کے خرچ کے لئے مدات بیان کیں جن میں مطبع کی مد بھی ہے۔ الحاصل ان بیانات میں صدق مقال کو ملحوظ نہیں رکھا۔

مثال نمبر ۴۔ مذکورہ بالا غلط بیانی پر انتہائی غلط آمیز کاروائی اور سنیئے کہ جب مرزا صاحب نے مقدمہ فضل دین میں اپنا مطبع ہونے سے انکار کیا (جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا) تو مخالف جو ایک دور اندیش ہے (یعنی مولوی الدین صاحب جہلمی) نے فوراً مقدمہ انکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیکس والا بیان عدالت کے رو برو پیش کر دیا کہ یہ حضرت اس زمانے میں مطبع کو اپنا ذاتی قرار دے کر خرچ رولیا، اسفجیا، پریس مین وغیرہ بھی لکھا چکے ہیں پھر کیا تھا مرزا جی کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے بقول مرزا صاحب ایک جھوٹ نباہنے کو سو جھوٹ بولنا پڑتا ہے۔ مرزا جی نے اسی پر عمل کر کے یوں جواب دیا:

> جو بیان میرا رو بروئے تحصیل دار صاحب بٹالہ بمقدمہ عذر داری انکم ٹیکس (آر ۱۶) میں نے پڑھا ہے اس میں جو مطبع کا ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ مطبع میں جو کتابیں چھپوائی جاتی ہیں (روداد مقدمہ ص ۱۴۸) (یعنی مطبع مراد نہیں بلکہ طباعت مراد ہے)

احمدی بھائیو! اپنے مسیح موعود کی اس مقدس راست گوئی پر شرمندہ نہ ہو جانا کہہ دو:

سچ مچ حضرت مسیح موعود کا یہی مطلب تھا اور اگر کوئی مخالف انکم ٹیکس والے بیان سے رولیا، اسفنجیا، سنگ ساز، پریس مین وغیر دکھاوے تو کہہ دینا کہ رولیا سے مراد براہین احمدیہ کی سلائی کٹائی تہہ بندی اور اسفنجیا سے حقیقۃ الوحی کی کٹائی اور سنگ ساز و پریس مین سے مراد میر عباس علی لدھیانوی ہیں جنہوں نے براہین احمدیہ کی اشاعت میں انتہائی سعی کی تھی۔ مرزا صاحب نے کیا سچ کہا ہے:

> جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے، کون اس کو روکتا ہے۔
>
> (اعجاز احمدی۔ ص ۳)

مثال نمبر ۵۔ مرزا صاحب نے بمقدمہ یعقوب علی تراب حسب ضرورت خود مصلحت وقت ایک طرف تو بیان دیا کہ پیر مہر علی شاہ گولڑوی نے خود مجھے ایک خط لکھا تھا مگر دوسری طرف عندالحاجت یوں کہا کہ وہ خط مولوی کرم الدین کے لفافہ میں مجھ کو ملا تھا چنانچہ مرزا صاحب کے الفاظ درج ذیل ہیں:

> کارڈ پی نمبر ۵ وہ کارڈ ہے جو مولوی کرم الدین کے خط میں مجھ کو ملا جو ۲۱ جولائی ۱۹۰۲ء کو لکھا ہے۔ (روداد۔ ص ۱۳۷)

احمدیو! تمہارے حضرت مسیح موعود نے مقدمہ حکیم فضل الدین بنام کرم الدین میں مورخہ ۱۹۔ اگست ۱۹۰۳ء کو کہا تھا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عین الیقین اور حق الیقین عدالت کے ذریعہ میسر آتے ہیں۔

(روداد مقدمہ ص ۱۴۶۔۱۴۷)

اس جگہ ملاحظہ کرو کہ خود عدالت نے مرزا جی کی کذب بیانی پر دستخط کئے ہیں: بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

مولوی محمد علی صاحب! آپ کا دعوی تھا کہ مرزا جی نے مقامات کے دوران کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ خاکسار نے منجملہ کئی ایک امثلہ کے پانچ مثالیں آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں دیکھئے آپ کیا کہتے ہیں۔

مولوی صاحب! آپ کا یہ فرمان بالکل حق ہے کہ:

آج اسلام اور قرآن پر ایمان لانے والے ایسے لوگ بھی ہیں کہ ان کے ہاتھ میں ہر وقت تسبیح اور زبان پر ذکر الٰہی لیکن جب جھوٹ بولنے پر اتر آتے ہیں تو اس قدر جھوٹ بولتے ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا کذاب اور دہریہ بھی شاید نہ بول سکے بڑی بڑی مقدس شکلوں اور حیثیتوں والے لوگ عدالت میں حلف اٹھا کر کذب بیانیاں کرتے ہیں اور خدا سے نہیں ڈرتے۔

(پیغام صلح لاہور ۱۹۔اپریل ۱۹۳۵ء)

کیا میں امید رکھوں کہ آپ میرے پیش کردہ کذبات کا کوئی صحیح جواب دیں گے یا مرزا صاحب کو چھوڑ کر صادق رسول اللہ ﷺ کی غلامی کا حلقہ اپنے لئے کافی سمجھیں گے اگر آپ ایسا نہ کریں گے تو میں آپ کو پیر پرست کہنے میں حق گو ہوں گا یا غلط گو۔ خیر میں آپ کے اس قول کی دل سے تائید کرتا ہوں کہ:

پیر پرستی ایک بری بیماری ہے کوئی بیماری شاید اس سے زیادہ بری نہیں اس بیماری سے غور و فکر کا مادہ تو بالکل فنا ہو جاتا ہے

مکرم مولوی صاحب!

انہوں نے خود غرض شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں گے تو ہم ان کو بتا دیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۰ صفر ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۰ ص ۶۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جسٹس سر ظفر علی، خلیفہ قادیان کی تائید میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل اخبارات میں سر ظفر علی سابق جسٹس ہائی کورٹ پنجاب کی تحریروں کا بہت ذکر اذکار ہے کیونکہ انہوں نے آواز اٹھائی ہے کہ حکومت جماعت مرزائیہ کو مسلمانوں سے الگ اقلیت بنا دے۔ اس سے فریقین کو امن رہے گا۔ قادیانی اخبار اور قادیانی خلیفہ اس سے سیخ پا ہو رہے ہیں۔ غیظ و غضب میں کچھ بے معنی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں۔ ہم نے اس موضوع پر کئی دنوں تک غور کیا تو ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ قادیانی جماعت اور خلیفہ قادیان کو سر ظفر علی صاحب کا مشکور ہونا چاہیے آج ہم اس معمے کو حل کرتے ہیں جس سے دونوں فریقوں میں مفاہمت ہو کر غلط فہمی دور ہو جائے گی۔ اس کے بعد دونوں فریق مل کر ہمارے شکر گزار ہوں گے۔ انشاء اللہ

۱۹۲۴ء؟ میں خلیفہ قادیان نے سفر انگلستان کا تہیہ کیا تو انجمن احمدیہ قادیان سے دس ہزار روپئہ منظور کرایا۔ پٹیالہ سے درزی بلائے گئے جنھوں نے تمام پارٹی کی وردی ایک ہی شان کی تیار کی۔ بڑی شان کے ساتھ یہ کہہ کر سفر یورپ کو روانہ ہوئے کہ وہاں اسلام کی اشاعت کے ذرائع پر غور کریں گے وہاں پہنچ کر ایسی بے دردی سے روپئہ اڑایا کہ بجائے دس ہزار کے اسّی (۸۰) ہزار خرچ ہوا۔ اس سفر میں کام کیا کیا؟ وزیر ہند سے ملے اپنی وفاداری جتا کر درخواست کی کہ:

کونسلوں اور اسمبلی میں ہماری نمائندگی الگ کر دی جائے۔

وزیر ہند نے خدمات کا اعتراف کیا مگر نمائندگی علیحدہ کرنے میں اپنی مشکلات پیش کر کے انکار کر دیا۔

ہم نے اس واقعہ کو معتبر ذریعہ سے اطلاع پا کر اسی زمانہ میں اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع کر دیا تھا اور یہ بھی لکھ دیا تھا اور اب بھی لکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان اگر انکار کریں تو حلف موکد بعذاب اٹھائیں جو وہ دوسرے منکروں سے حلف طلب کیا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس واقعہ سے ثابت ہے کہ علیحدہ نمائندگی اہل قادیان کا عین مدعا ہے۔ یہ تو واضح بات ہے کہ نمائندگی میں امتیاز جماعتی امتیاز پر موقوف ہے۔ پس آج جو سر ظفر علی نے مرزائی جماعت کو علیحدہ کرنے کی تحریک کی ہے۔ یہ دراصل قادیانی تحریک کی تائید ہے۔ اس لئے قادیانی جماعت کو سر موصوف کا شکر گذار ہونا چاہیے اور دونوں کو ہمارا شکر یہ بھی ادا کرنا چاہئے کیونکہ ہم نے پرانا ریکارڈ پیش کر کے ان دونوں میں مصالحت یا کم سے کم مفاہمت کرادی۔

قادیانی ممبرو!

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۰ صفر ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۰ ص ۱۵)

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

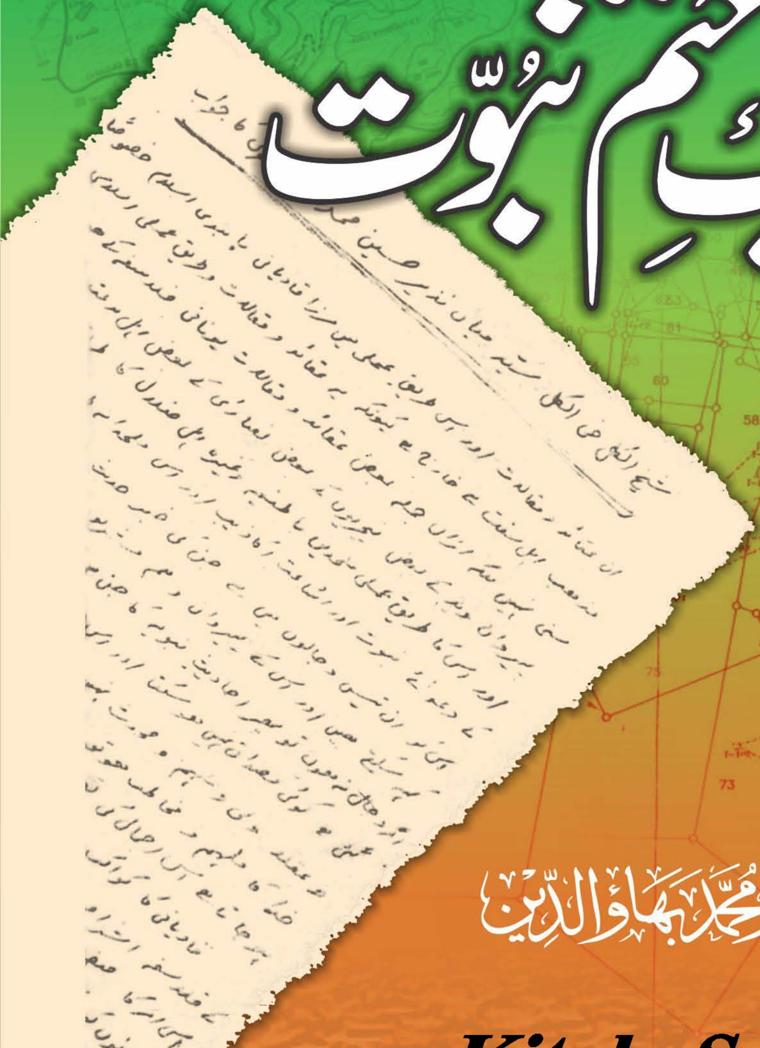

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہم (۵۰)

قادیانی مشن (۱۳)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہم (۵۰) قادیانی مشن (۱۳)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۵۱۲
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

صفحہ نمبر	عنوان
۱۱	فاتحۃ الکتاب
۱۲	خاتم النبیین
۲۱	بیانات مرزا صاحب
۲۶	فاروق کی تجویز منظور
۲۸	مسیح پھر زمین پر
۳۲	کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا
۳۷	آنے والا زلزلہ شدید ہوگا
۴۰	جدید نبی کا اعلان
۴۱	پنجابی مثلث
۴۲	شیطان مر چکا تھا مگر
۴۴	کیا مسیح موعود و حضرت مہدی آچکے؟
۴۷	پنجاب کے دو تاریخی مقدمات
۴۸	قادیانی، کفایت اللہ دہلوی، جماعت احمدیہ لاہور
۵۰	مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر
۵۳	مسیح موعود جہاد بالسیف کرے گا
۵۵	قادیان کے زلزلے
۶۱	نئے نبی کا نیا الہام
۶۲	ختم نبوت اور قادیانی امت
۶۴	امیر جماعت لاہور و خلیفہ قادیان سے ایک سوال
۶۵	ایک سوال کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احراری اور قادیانی	۷۰
مرزا قادیانی کا انتہائی درجہ اور قرآن سے تعلق	۷۲
مولانا ثناء اللہ صاحب کا کھیت پھل لا رہا ہے	۸۰
مسیح موعود کے آنے کا وقت ہے؟	۸۵
قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب آیا یا مغلوب ہوا؟	۸۷
عبدالحق لاہوری پختہ احمدی ہے	۹۰
کذب قادیانی: اڈیٹر فاروق کی زبانی	۹۱
قادیان سے اہل حدیث کو سیاسی اتحاد کی دعوت	۹۳
قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار	۹۴
خاتم النبیین: بجواب قادیانی ٹریکٹ	۹۶
بارقۃ السیف۔ا	۱۱۱
براہین احمدیہ کیوں ناقص رہی؟	۱۱۳
عبدالحق ہے یا عبدالباطل	۱۲۰
قادیانی مدعی کو مسیح موعود کہنا کم عقلی ہے	۱۲۱
انعامی رقم جمع کراؤ	۱۲۴
بارقۃ السیف۔۲	۱۲۷
عبدالباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا	۱۲۹
چیلنج بنام خلیفہ قادیانی	۱۳۱
مباہلہ مابین جماعت حنفیہ ومرزائیہ	۱۳۱
قادیانی مسیح کی تکذیب کی آواز	۱۳۵
بارقۃ السیف۔۳	۱۳۹
خاتم الخلفاء کے بعد مجدد کا سلسلہ جاری نہیں رہ سکتا	۱۴۱
بارقۃ السیف۔۴	۱۴۳
قادیانیوں اور احرار کا مباہلہ	۱۴۷
تحریف کس نے کی؟	۱۴۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنگا پور میں تبلیغ احمدیت کی حقیقت ۱۵۳
تم نے قادیانی مسیح کو کیوں قبول کیا؟ ۱۵۶
اخبار الفضل سے ایک سوال ۱۶۱
قادیان میں مباہلہ کیوں نہ ہوا ؟ ۱۶۱
احرار اور قادیان ۱۶۶
قادیان کی مسجد احرار میں نماز جمعہ نہیں پڑھی گئی ۱۶۷
قادیان میں دھوم دھام کی برات ۱۶۸
مباہلہ نہ ہوا، برا نہ ہوا ۱۷۰
مولوی محمد علی لاہوری سے ایک سوال ۱۷۳
احرار کا امیر شریعت گرفتار ۱۷۴
قادیان ہمارا حرم ہے ۱۷۵
احرار کی گرفتاری اور سزایابی ۱۷۷
مرزائیت میں توحید؟ ۱۷۹
حدوثِ مادہ وارواح ۱۸۳
کھلی چٹھی بخدمت مولوی محمد علی لاہوری ۱۸۷
بہائی اور مرزائی ۱۸۸
مسیح پھر زمین پر ۱۹۱
چیلنج بنام خلیفہ قادیانی ۱۹۶
احرار اور قادیان ۱۹۷
مسیح پرست دنیا میں ابھی ہیں؟ ۱۹۸
کشف الظنون ۲۰۰
بارقۃ السیف ۔ ۵ ۲۰۲
اخبار مجاہد کا پریشان خواب ۲۰۴
مسیح پھر زمین پر ۲۱۰
بارقۃ السیف ۔ ۶ ۲۱۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر اقبال اور محمد علی	۲۱۹
مسیح پھر زمین پر	۲۲۱
بارقۃ السیف۔ ۷	۲۲۵
انجمن حمایت اسلام اور مرزائیت	۲۳۱
احرار کے مجاہد کا خواب پریشاں	۲۳۳
کھلی چٹھی بنام میاں محمود احمد خلیفہ قادیان	۲۳۵
کیا سارا ہندوستان مرزائی ہو گیا؟	۲۳۶
سوالات مرزائیہ متعلقہ حیات مسیح	۲۳۷
بارقۃ السیف۔ ۸	۲۳۹
مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں	۲۴۶
دجال کون ہے	۲۵۰
مرزا صاحب کی متحدیانہ پیش گوئی غلط ہوئی	۲۵۳
آخری فیصلہ منظوم	۲۵۶
انعام ثالث کے پاس جمع کراؤ	۲۶۲
وجدانیات فی مدح المسیح القادیان	۲۶۵
خلیفہ قادیان اور جریدہ احسان	۲۶۷
قادیانیوں کا فرار	۲۶۸
کیا گورنمنٹ واقعی مفلوج ہے؟	۲۶۹
مرزا صاحب (مسیح موعود) کا کار عظیم	۲۷۲
براہین معماریہ بجواب دلائل مرزائیہ	۲۷۷
جہاد منسوخ؟	۲۸۰
بڑے مرزا جی کا عرس	۲۸۳
چیستان مرزا	۲۸۶
مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔ ۱	۲۹۱
مرزائیوں کو شکست فاش	۲۹۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۲	۲۹۹
کیا قادیان اب بھی دارالامان ہے؟	۳۰۳
مولانا ابوالکلام آزاد اہل قرآن کے لباس میں	۳۰۴
مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۴	۳۰۵
مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۵	۳۱۰
مولانا آزاد، مرزا قادیانی اور احادیث نبویہ	۳۱۷
مولانا ابوالکلام اور قادیان	۳۲۳
مردے سے اعلان جنگ	۳۲۷
جماعت احمدیہ لاہور کی دعوت منظور	۳۲۹
ایک سچا خواب	۳۳۰
مرزائیوں پر مرزا متوفی کا فتوی	۳۳۱
مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۷	۳۳۲
آخری فیصلہ موت ہے ؟	۳۳۷
مضامین مرزائیہ	۳۴۰
آخری فیصلہ آخرت میں کراؤ گے؟	۳۴۵
دو احمدی (مرزائیوں) میں مباہلہ	۳۴۹
مرزا قادیانی کا بے وفا مرید کون؟	۳۵۰
لمبے ہاتھ والی پیش گوئی کی حقیقت	۳۵۲
مرزا قادیانی کا بے وفا مرید کون	۳۵۵
قادیان میں جعل سازی	۳۵۸
مرزا صاحب کا بے وفا مرید کون؟	۳۶۰
آخری فیصلہ کا صدق	۳۶۲
قادیانی تحریف	۳۶۳
مرزا قادیانی منصب نبوت سے معزول کئے گئے	۳۶۶
قادیانی اور لاہوری سلسلہ تباہ کیا جائے گا	۳۶۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا خیر کرے	۳۶۸
قادیانی مقدمے کا فیصلہ پریوی کونسل میں	۳۶۹
قابل توجہ بابو عمر الدین جالندھری	۳۷۱
بیٹا باپ کے روپ میں	۳۷۲
مرزا قادیان اور حدیث سلمان	۳۷۹
مرزا قادیانی کا انتقال ہیضے سے	۳۸۱
میاں محمود اور محمد علی لاہوری کو مناظرے کا چیلنج	۳۸۲
مرزائی ہر دو صنف میں مباحثے کی تحریک	۳۸۴
مرزا غلام احمد قادیانی کا نسب نامہ	۳۸۸
قادیانی اور مصری نزاع اور اسکے فیصلے کی صورت	۳۹۱
یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج	۳۹۲
مرزا قادیانی اپنے مقصد میں فیل	۴۰۱
خلیفہ قادیان کی خدمت میں عریضہ	۴۰۴
چوہدری عبدالغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ	۴۰۶
مرزائیوں کو کھلا چیلنج	۴۰۸
قادیانی مغالطہ: نزول مسیح کی تاویل اور اسکا جواب	۴۰۹
پیغام صلح کے الفاظ میں مرزا صاحب کی دعوت	۴۱۰
بہاء اللہ کی بابت سوال اور اس کا جواب	۴۱۴
قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں مباحثہ کب ہوگا؟	۴۱۵
مرزا کرشن صاحب قادیانی	۴۱۶
معیار صداقت مسیح موعود	۴۱۸
نبیوں اور نجومیوں کی پیش گوئیوں میں فرق	۴۲۱
تبرکات مرزا	۴۲۳
میری وفات اور قادیان میں شادیانے	۴۲۴
رسول کریم کا مرتبہ قادیان کی نظر میں	۴۲۷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو	۴۲۹
مرزا قادیانی کی خدمات اسلامیہ	۴۳۴
مرزائیانہ تحریف کا جواب	۴۳۶
براہین احمدیہ کی حقیقت	۴۳۸
خلیفہ قادیانی کا خطبہ اور شیخ چلی کا خواب	۴۴۱
کھلی چٹھی بنام بابو عمر الدین جالندھری	۴۴۳
آخری فیصلہ پر مباحثہ کی درخواست	۴۴۴
امیر پیغام کا مغالطہ آمیز خطبہ	۴۴۶
احمدی مثلث	۴۴۸
مرزا صاحب کا پسر موعود	۴۴۹
یادگار مرزا	۴۵۲
مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ	۴۶۰
دوسرا خر دجال قادیان میں	۴۶۵
نبوت مرزا غلط ہے	۴۶۶
مسلمانوں کے ارتداد کی وجہ	۴۶۸
خاتم النبیین ۔ ۱۱	۴۷۰
مامور اور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے	۴۷۲
خاتم النبیین۔۱۲	۴۷۴
کیا مرزا نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا؟	۴۷۸
مرزا صاحب کی کامیاب وفات	۴۸۰
مرزا صاحب کی اسلامی خدمات	۴۸۱
مرزا کا اعجاز، بذریعہ طاعون	۴۸۷
کیا مرزا صاحب عام علماء کی طرح تھے	۴۸۹
قادیان سے مرزا قادیانی کے ابطال کی آواز	۴۹۲
مناظرہ حیات مسیح دہلوی اور مرزائی غلط بیانی	۴۹۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح ۔ دجال اور ڈاکٹر بشارت احمد	۴۹۸
خاتم النبیین ۔۱۳	۵۰۰
طاعون کا دفعیہ، مرزا کا نشان	۵۰۵
علمائے اسلام سے مرزائیوں کے سوال	۵۰۸
قادیان کی عظمت	۵۱۱
قادیان پاک لوگوں کا مقام ہے	۵۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الكتاب

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی پچاسویں (اور قادیانی مشن کی تیرھویں) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تا ۱۱۔اگست ۱۹۳۹ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، مولوی محمد شفیع قلعہ میہاں سنگھ، مولوی ابوسعید عبدالعزیز لدھیانوی، مفتی محمد جمیل ریاست مانگرول، مولوی عبدالخالق ڈیروی، مولانا ابوالقاسم سیف بنارسی، ماسٹر علم الدین مونگ گجرات، مولوی محمد اسماعیل سہوترا سنگاپور، مفتی محبوب سبحانی، مولوی قادر بخش پٹیالہ، حکیم عبدالرحمٰن خلیق تیجہ کلاں، صوفی حق نواز تحصیل فاضلکا، مفتی محمد یوسف کپورتھلہ، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، مولوی محبوب عالم تھوپور، جناب شفا مبارک پوری اعظمی، مولوی عبدالحق لائل پوری، ملک ابویحیی امام خان نوشہروی وغیرھم کی نگارشات بھی نقل ہوئی ہیں۔ نیز مولوی فضل خان احمدی، شیخ غلام محمد احمدی لاہوری، ایم طفیل مسیحی امرتسری، پنڈت آتما نند کی بعض تحریریں بھی شامل اشاعت ہیں۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۹ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام فقیر بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

خا تم النبیین

جناب منشی محمد عبداللہ صا حبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

بیسیوں آ یا ت وصد ہا ا حا دیث سے بعبارۃ النص ثا بت ہے کہ حضور سرور کا ئنات ﷺ کے بعد کوئی شخص بھی نبی بنا کر نہ بھیجا جا ئے گا۔مگر خدا بھلا نہ کر ے غیر صادق زر پر ست مدعیوں کا کہ انہوں نے اس بد یہی عقیدہ میں ر خنہ ڈا لنے کی پوری جدو جہد کی۔

منجملہ غیر صادق مدعیان کے مرزا غلام احمد قا دیانی ہیں جنہوں نے اپنے ہم مشرب مدعیان سا بق کی نقالی کر تے ہو ئے دعوی نبوت کر کے اسلا می وحدت کے شیرازہ کو بکھیر نے اور پرا گندہ کر نے کی طرح ڈالی وہ تو بیج بو کر چلے گئے اور خدا جا نے روحانی ہسپتال کے کس درجہ میں پڑ ے ہوں گے مگر ان کا ڈالا ہوا بیج پھل لا یا جس سے وہ کا نٹے دار جھاڑ یاں پیدا ہوئیں کہ دا ما ن اسلام آ ج ان کی منحوس و نا مبا رک نوکوں سے چھلنی ہوا جا تا ہے اللھم اید ا لا سلا م و المسلمین

اس فر قہ ضا لہ کی طرف سے حضرت ختم المرسلین محمد ﷺ کی ختم المرسلینی کو توڑ نے کیلئے جس قدر نا مبارک کوشش اور پراز فریب و مغا لطہ کا روائی عمل میں آ ئی ہے اسکی تر دید ہم محمد یہ پا کٹ بک بجواب پا کٹ بک مرزا ئیہ میں بخو بی کر چکے ہیں۔

مگر یہ لوگ آ ئے دن اپنی تحریفات کو اخبارات میں شائع کر کے اپنے نا مہ اعمال کی گٹھڑی کو بوجھل بنا نے کے شا ئق ہیں اسلئے ان کی تحریفات کے جواب میں یہ سطور اخبار میں شا ئع کر نے کی حاجت ہو ئی۔

الفضل قا دیان ..اپر یل ۱۹۳۵ء میں یہ مضمون شا ئع ہوا ہے کہ:

از روئے احا دیث آ نحضور ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت جاری ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون نگار نے سب سے پہلے آیت خاتم النبیین میں تحریف معنوی کی ہے کہ:

خاتم کے معنی مہر کے ہیں، مہر کی اصلی غرض تصدیق کرنا ہے لہذا خاتم النبیین کے معنی مصدق النبیین کے ہوئے۔

اس کے جواب میں ہم آیت کا صحیح ترجمہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتابوں سے نقل کر دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہو

ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین (یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔) یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول (ہوکر) دنیا میں نہیں آئے گا۔

(مرزا جی کی الہامی کتاب موسومہ ازالہ اوہام۔ ص ۶۱۴ و ۲۵۲ طبع اول)

صاف واضح ہے کہ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کو بند کرنے والا کے ہیں۔

تفسیر نبوی ﷺ۔

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین الا تعلم ان الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا ﷺ خاتم الانبیاء بغیر استثنا و فسرہ نبینا فی قولہ لا نبی بعدی۔ (حمامۃ البشری۔ ص ۲۰)۔

ترجمہ از مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور در کتاب النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۴۰:

محمد ﷺ تم میں سے کسی ایک شخص کے باپ تو نہیں مگر اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ کیا نہیں جانتے کہ خدائے کریم و رحیم نے ہمارے نبی ﷺ کو بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا اور ہماری نبی ﷺ بطور تفسیر آیت مذکور فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ عبارت بھی صاف ہے کہ خاتم النبیین کے معنی خود رسول اللہ ﷺ نے نبیوں کو ختم کرنے کے ہیں۔

صاف حدیث ہے

انّہ سیکون فی امّتی کذابون ثلاثون کلّھم یزعم انہ نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله و انا خا تم النبیین لا نبی بعدی (مشکوۃ کتاب الفتن فصل ثانی)

(یعنی آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجال پیدا ہوں گے)

(جو نبوت کا دعویٰ کریں گے۔معمار)

لفظ خاتم از روئے کتب لغات:

خا تم کسی چیز کو اس طرح بند کرنے کو کہتے ہیں کہ بند شدہ شئے سے نہ خارج ہو سکے، نہ مزید داخل ہو سکے۔ یہاں تک کہ مہر توڑی جاوے۔ جیسے لفافہ بند کرنا، یا پارسل یا بوتل چونکہ بند عموماً لاکھ کی مہر سے کیا جاتا ہے یا صرف کندہ نگینہ کے نقش کرنے سے اس لئے مجازاً اس مہر یا نگینہ کو بھی خاتم کہا جاتا ہے۔ ایسا ہی بباعث اس کے کہ نگینہ اکثر اوقات ہاتھ کی انگوٹھی میں جڑا ہوا ہوتا ہے، بدیں مناسبت انگوٹھی کو بھی خاتم کہا جاتا ہے۔ یہ سب مجازی معنی ہیں۔ لفظ خاتم بحسب الوضع حقیقی معنوں میں صرف بند کرنے کے معانی رکھتا ہے۔ یہی مفہوم اس کے مجازی معنوں میں بھی موجود ہے۔

قرآن پاک سے ایک مثال:

کفار کہتے تھے کہ محمد ﷺ نے خدا پر افتراء کیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے

فا ن یشأ الله یختم علی قلبك و یمح الله البا طل و یحق الحق بکلما ته ۔ (الشوریٰ:۲۴)

(اگر خدا چاہے تو اس کا اترنا بند کر دے پر وہ بند نہیں کرتا کیونکہ ..وہ احقاق حق اور ابطال باطل اپنے کلمات سے کرتا ہے)۔(براہین احمدیہ مصنفہ مرزا۔ص ۵۵۳)

لفظ مہر و خاتم از کتب مرزا قادیانی:

وید کی رو سے تو خوابوں اور الہاموں پر مہر لگ گئی ہے۔(حقیقۃ الوحی ص ۳)

اسی مطلب کو دوسری جگہ مرزا جی نے بدیں الفاظ ادا کیا ہے:

۱۔ وید کا پرمیشر ابتدائے زمانہ کے بعد ہمیشہ کے لئے اپنا الہام نازل کرنے سے عاجز ہو جاتا ہے۔ (چشمہ معرفت۔ص ۱۳۴)

۲۔ میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوا۔ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کیلئے خاتم الاولاد ہوں (تریاق القلوب۔ص ۱۵۷ طبع اول۔ص ۳۷۹ طبع دوم)

۳۔ خدا کی کتابوں میں مسیح موعود کے کئی نام ہیں۔ ایک نام اس کا خاتم الخلفاء ہے یعنی ایسا خلیفہ جو سب کے آخر آنے والا ہے۔

(چشمہ معرفت۔ص ۳۱۸)

۴۔ محمد ﷺ کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ (چشمہ معرفت۔ص ۲۲۴)

خاتم النبیین از کتب لغت

۱۔ و من اسماء ہ ﷺ الخا تِم و الخا تم و هو الذی ختم النبوة بمجیئه (تاج العروس) (یعنی آپ کے اسمائے شریفہ سے خاتم اور خاتم ہیں جس کے معنی ہیں کہ آپ نے نبوت کو ختم کر دیا)

۲۔ الخا تِم و الخا تم من اسما ء النبی ﷺ و فی التنز یل العزیز ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل الله و خا تم النبیین ای آ خر هم ۔ (تہذیب الازہری بحوالہ البیان)

اسی کے قریب قریب جملہ کتب لغت میں مرقوم وموجود ہے۔

آیت خاتم النبیین کی مختصر سی تشریح کے بعد ہم مرزائی مضمون نگار کی چند قابل جواب تحریفات کا جواب لکھتے ہیں۔

تحریف مرزائی

۱۔ ہم درود شریف میں آنحضرت ﷺ پر خدا کی ویسی ہی رحمت طلب کرتے ہیں جیسی ابراہیمؑ اوراس کی آل پر ہوئی، یعنی دیگر رحمتوں کے ساتھ ساتھ نبوت تھی۔ (مفہوم)

جواب: اگر درود شریف پڑھنے سے تم لوگوں کا یہی مفہوم ہوتا ہے تو تم سے بڑھ کر رسول اللہ ﷺ کی توہین کرنے والا، اور تمہاری اس دعا سے بڑھ کر لغو و لچر دعا شاید ہی کوئی ہو۔

رسول اللہ ﷺ کو وہ افضل واتم شریعت عطا ہوئی کہ جملہ انبیاء کی شریعتیں مل کر بھی اس پایہ کی نہ ہوں۔ پھر تمہاری یہ کس قدر گستاخی ہے کہ باوجود کہ آج سے تیرہ سو برس پیشتر جو اعلیٰ واحسن کامل ومکمل شریعت آنحضرت ﷺ کو عطا ہوئی تم اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عوض آنحضرت ﷺ کے لئے ایسی شریعت چاہتے ہو جو ابراہیم کو ملی تھی

اتستبدلون الذی ھو ادنی بالذی ھو خیر

آپ ہی اپنے ذرا جور و جفا کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ماسوا اس کے یہ کیا لغویت ہے کہ خدایا! محمد ﷺ کو ابراہیمؑ جیسی نبوت دے حالانکہ آپ سید المرسلین ہیں۔

باقی رہا یہ کہ جس طرح آل ابراہیم کو نبوت دی گئی، اسی طرح آل محمد کو دی جائے گی۔

یہ خیال بھی از سرتاپا مجنونانہ ہے۔ درود شریف سے یہ مفہوم نکالنا بچند وجوہ باطل لغو و لچر بے ہودہ ہے:

ا۔ نامہ نگار نے خود لکھا ہے کہ، انبیاء سابقین کی طفیل سے کوئی شخص نبی بنا، ایسا ہی مرزا جی نے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے:

حالانکہ امت محمدیہ میں باعتقادشما وہی نبوت ہے جو آنحضرت ﷺ کی پیروی سے ملے۔ (ملاحظہ ہو اشتہار ایک غلطی کا ازالہ۔ ص ۶۴۔ ۶۵، استفتاء حقیقۃ الوحی)

اندریں صورت درود شریف میں تمہارے جیسے داناؤں کا یہ مانگنا کہ الٰہی ہمیں وہ نبوت عطا کر جو انبیائے سابقہ کو ملی تھی ایک ایسا لغو مطالبہ ہے کہ لا نظیر له و لا مثال له۔

۲۔ حضرت ابراہیمؑ کی آل پر تو یہ بھی رحمت ہوئی تھی کہ ان میں صاحب کتاب و شریعت نبی ہوئے۔ کیا امت محمدیہ میں بھی تم لوگ قرآن کے بعد کسی دوسری شریعت کی آمد کے طالب ہو؟

پھر تو قادیان سے ڈیرا اٹھا کر ایرانی نبی کے ہاں اڈہ جماؤ کہ وہ صاحب کتاب نبی ہونے کا بھی مدعی ہے۔

اگر درود شریف میں شریعت والی نبوت کو تم مستثنیٰ کرتے ہو، کیونکہ ایسا دعوی مرزا کے نزدیک کفر ہے (ملاحظہ ہو بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء) تو فرمائیے یہ استثناء کس بنا پر ہے۔

اگر خاتم النبیین والی آیت اور لا نبی بعدی والی حدیث صحیح ہے جیسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ خود تم نے لکھا ہے:

ہم کہتے ہیں کہ لا نبی بعدی شرعی نبی کیلئے روک ہے غیر شرعی آ سکتا ہے،

تو یہی جواب ہمارا ہے کہ اس آیت و حدیث میں ہر قسم کی نبوت جدیدہ کی بندش ہے جیسا کہ ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں خود مرزا صاحب کی زبان سے مزید سننا چاہو تو سنو:

۱۔ لا نبی بعدی میں نفی عام ہے۔ (ایام الصلح اردو۔ص ۱۴۶)

۲۔ الا تعلم انّ الرب الرحیم المتفضل سمّی نبینا خاتم الانبیاء بغیر استثناء۔ (حمامۃ البشریٰ۔ص ۲۰)

۳۔ خدا نے اپنی تمام نبوتوں اور رسالتوں کو قرآن شریف اور آنحضرت ﷺ پر ختم کر دیا۔ (قول مرزا در اخبار الحکم ۱۷۔اگست ۱۸۹۹ء)

آمدم بر سر مطلب: درود شریف سے اجرائے نبوت پر استدلال کرنا محض یہودیانہ کھینچ تان ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی محرف کی نظر الفاظ

کما صلّیت علی ابراھیم و علی آل ابراھیم

پر ہے۔ وہ لفظ کما سے مشابہت تامہ سمجھ رہا ہے حالانکہ (مرزا نے لکھا ہے):

یہ ظاہر ہے کہ (ہر ایک جگہ) تشبیہات سے پوری پوری تطبیق (یا مشابہت مفہوم) نہیں ہوتی بسا اوقات ایک ادنیٰ مماثلت بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث ایک چیز کا نام دوسری پر اطلاق کر دیتے ہیں۔

(ازالہ اوہام طبع اول حاشیہ ص ۷۲، طبع دوم حاشیہ ص ۳۰)

خلاصہ جواب یہ کہ درود شریف میں جن رحمتوں کو طلب کیا جاتا ہے وہ نبوت کے علاوہ ہیں۔ وجہ یہ کہ:

قرآن شریف آیت الیوم اکملت لکم دینکم

اور آیت و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین

میں صریح نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم کر چکا ہے (تحفہ گولڑویہ۔ طبع اول۔ص ۵۲)

از انجملہ آیت خاتم النبیین کے مفہوم کو الٹنے کے لئے ایک دلیل مرزائی نے یہ پیش کی ہے کہ:

آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ کو مخاطب کر کے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیکم النبوۃ و المملکۃ الخلافۃ فیکم والنبوۃ

(حجج الکرامۃ ص ۱۹۷ وکنز العمال۔ج ۶ ص ۱۷۹)

جواب۔ پہلی روایت حجج الرامۃ وکنز العمال دونوں میں موجود ہے مگر دوسری صرف کنز العمال میں ہے۔ لہذا مضمون نگار کا اسے حجج الکرامۃ کی طرف نسبت کرنا جھوٹ ہے۔

دوسرا فریب یہ ہے کہ پہلی روایت کے بعد ساتھ ہی حجج الکرامۃ میں لکھا ہے واخرجہ البزاز و در سندش محمد عامری ضعیف است، جسے مرزائی محرف نے چھوا تک نہیں حالانکہ اس کا فرض تھا کہ ختم نبوت کی متعلقہ صریح و بین آیات کے مقابلہ پر اپنی روایت کو مدلل تو بڑی بات ہے کم ازکم اس کے چہرہ سے اس بدنما داغ کو مٹا تا مگر افسوس کہ اس نے اپنا فرض ادا نہ کر کے اپنی سیاہ اعتقادی کو اور بھی تاریک کر دیا ہے۔ ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ یہ سیاہ داغ جو اس جعلی روایت کے ماتھے پر قدرت نے نقش کر دیا ہے اس کے دور کرنے میں مرزائی صاحبان کبھی کامیاب نہ ہوں گے۔

الغرض یہ روایت از روئے سند صحیح نہیں پھر اس پر لطف یہ کہ درایۃً بھی اس کا کذب عیاں ہے وجہ یہ کہ یہ الفاظ حضرت عباسؓ کو مخاطب کر کے کہے گئے ہیں حالانکہ بنو عباس میں اس کے بعد آج تک کوئی شخص بھی نبی نہیں ہوا۔ باقی رہے مرزا قادیانی، وہ تو ہیں ہی مغل۔ (ملاحظہ ہو تذکرۃ الشہادتین۔ص ۳۳)

البتہ ایک طرح سے یہ روایت درایۃً صحیح ہو سکتی یعنی بعد صحت سند کے آنحضرت ﷺ کا یہ مطلب لیا جائے کہ چونکہ حضرت عباس خاندان بنی ہاشم سے آنحضرت ﷺ کے چچا ہیں لہذا فیکم النبوۃ سے مراد نبوت محمدی لی جائے اور یقیناً اگر یہ روایت صحیح ہو تو آنحضرت ﷺ کا یہی مطلب ہے۔ دلیل یہ ہے:

آنحضرت ﷺ نے بار بار فرمادیا کہ:

میرے بعد کوئی نبی (ہو کر) نہیں آئے گا۔ (کتاب البریۃ حاشیہ ص ۱۳۴)

ایک دلیل مرزائی محرف نے یہ پیش کی ہے:

حضور ﷺ نے فرمایا: تکون النبوۃ فیکم ما شاء اللہ ان تکون ثم یر فعھا اللہ تعالی ثم تکون خلافۃ علی منھاج النبوۃ ما شاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الله ... ثم تکون ملکا ما ضاً فیکو ن ما شاء الله .. ثم تکون ملکا جبر یة فیکون ما شاء الله .. ثم تکو ن خلا فة علی منها ج النبوة۔ چنانچہ اس کے مطابق خلافت راشدہ قائم ہوئی پھر اس کے بعد دولت بنوامیہ وعباسیہ کی سخت گیری کا زمانہ آیا..اس کے بعد ضروری تھا کہ کوئی آسمانی شخص پیدا ہو وہ مرزا صاحب ہیں۔ (مفہوم)

جواب: حدیث میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں کسی نئے نبی کے پیدا ہونے کا ذکر بلکہ اشارہ بھی ہو۔ صاف الفاظ ہیں کہ میرے بعد منہاج نبوت پر خلافت قائم ہوگی اور اس کے شاہی اس کے بعد جبری حکومت اس کے بعد پھر خلافت منہاج نبوت پر۔

پہلی خلافت منہاج نبوت والی خود تمہیں مسلّم ہے کہ خلافت راشدہ ہے۔ دوسری خلافت یا تو وہی ہے جس کا خود اس روایت کے راوی کو خیال ہے یعنی حضرت امام عمر بن عبدالعزیز کی خلافت، یا ہمارے زمانہ میں سلطان عبدالعزیز بن سعود کی، یا آخری زمانہ میں حضرت امام مہدی کی۔

بتلایئے اس میں نبوت کا کہاں ذکر ہے، اس لفظ پر انگلی رکھئے۔

اے جناب! نبوت تو بعد آنحضرت ﷺ کے بند ہی ہو چکی۔ تمہارے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو تو اس حدیث کی رو سے خلافت بھی نہیں پہنچ سکتی کیونکہ یہاں اس خلافت کا ذکر ہے جو عدل وانصاف کی رو سے خلافت راشدہ کے مطابق ہو تمہارے حضرت مرزا غلام احمد صاحب تو ساری عمر بقول خود یاجوج ماجوج کی چوکھٹ پر جبیں رگڑتے رہے۔ شرم شرم

آگے چلو! ایک دلیل یہ دی گئی ہے کہ حدیث میں ہے

ابو بکر خیر النّاس بعدی الّا ان یّکو ن نبی

(کنز العمال۔ ج ۹ ص ۱۲۸)

جواب: کنز العمال جلد ۹ صفحہ ۱۲۸ میں اس روایت کو تلاش کرنا کیسے۔ اس کی تو جلدیں ہی ۹ نہیں ہیں۔ بہر حال یہ حوالہ غلط ہے۔

البتہ یہ روایت کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۸ پر موجود ہے اس کے ساتھ ہی یہ لکھا ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذا الحدیث احد ما انکِر یہ حدیث ان میں سے ایک ہے جس کا انکار کیا گیا ہے۔یعنی روایت ہی موضوع نہیں بلکہ جھوٹی سے بھی ایک درجہ اتر کر جھوٹی لہذا مرزائی محرف کا اس جیسی روایت کا ذبہ پر استدلال کرنا ہمارے لئے تو مسرت کا مقام ہے۔آہ:

رسول قادیانی کی رسالت

جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

(مولانا ثناءاللہ امرتسری نے حاشیہ پر تشریح کرتے ہوئے بتایا ہے کہ یہ حدیث اصول روایت ہی سے غلط نہیں،قواعد نحویہ کی رو سے بھی غلط ہے)

ذرا ٹھہریئے۔لو ہم اس روایت کو چند منٹ کے لئے بطور فرض محال صحیح تسلیم کر لیتے ہیں تا ہم مرزائی استدلال غلط کا غلط رہتا ہے جو استدلال مرزائی نامہ نگار اس روایت سے کر رہا ہے۔یعنی امت محمدیہ میں آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت جاری ہے ۔روایت کے الفاظ اس مفہوم کے متحمل ہی نہیں ہیں معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح مرزائی مستدل ایمان و دیانت سے کورا ہے اسی طرح علوم خادمہ صرف ونحو سے بھی نابلد ہے تحقیق بالا سے صاف عیاں ہے کہ یہ رویت بصورت صحیح ہونے کے بھی ختم نبوت کے منافی نہیں اور نہ ہی اجراء نبوت پر دلیل

خلاصہ کلام یہ کہ:

ختم الله بر سولنا النبیین ۔(تحفہ بغداد ۔ص۷، ازمرزا قادیانی)

(یعنی اللہ تعالی انبیاء کے سلسلہ کو ہمارے نبی ﷺ پر ختم کر چکا ہے)۔

پس آپ کے بعد دعوی نبوت کرنے والا انہی القابات کا مستحق ہے جو خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تحریر کئے ہیں یعنی

۱۔ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں۔

(اشتہار مرزا جنوری ۱۸۹۷ء۔ در تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۲)

۲۔ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب کافر جانتا ہوں

(اشتہار مرزا ۲۱۔اکتوبر ۱۸۹۱ء در تبلیغ رسالت ج ۲ ص ۲)

۳۔ نبی ﷺ کے بعد نبی ماننا استخفاف شان محمد ﷺ تکذیب کلام الٰہی دلیری و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گستاخی ہے۔ (ایام الصلح۔ص ۴۶)

۴۔ جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین دائرہ اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (تبلیغ رسالت۔ج ۲ص ۲۲)

۵۔ (مدعی نبوت) ملعون خسر الدنیا و الآخرۃ۔ (انجام آتھم ص ۴۵)

۶۔ مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی بد بخت مفتری (انجام آتھم ص ۲۷۔۲۸ حاشیہ)

مرزائیو! تحریرات بالا کے بعد الفاظ ذیل پڑھو۔ مرزا جی راقم ہیں:

قانون قدرت صاف گواہی دیتا ہے کہ خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا اور سخت مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔

(حاشیہ استفتا۔ص ۷۔۸)

اس کے بعد انصاف سے جواب دو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ قانون قدرت کا معاملہ کن اشخاص جیسا رہا؟

انبیاء کی طرح یا سخت دل ... مجرموں جیسا:

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۱ ص ۳۔۶)

بیانات مرزا صاحب

مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت تھے۔ نبوت وہ منصب ہے جس کے آگے بڑے بڑے شاہان عالم بھی سر اطاعت خم کر دیتے ہیں اور نبی کی اطاعت کو باعث نجات اخروی جانتے ہیں۔ نبوت سے بڑا مرتبہ بنی نوع انسان میں کوئی نہیں ہے۔ کوئی شخص کتنا ہی لمبا چوڑا دعوی کرے اپنا منہ ہے لیکن جب دوسروں کو اپنا دعوی تسلیم کرائے، یا اپنے اقوال منوائے تو اس میں کلام ہوتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حسب موقعہ و محل اپنے بیانات خود ہی قلم بند کرتے رہے ہیں اور ان کا اقتباس ناظرین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ گو مرزائی لٹریچر پر اہل قلم نے کافی روشنی ڈالی ہے جن کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے ہیچ مدان کیا چیز ہے۔مگر بتقریب ماہ مئی یہ ہدیہ پیش کیا جاتا ہے کیونکہ اس ماہ میں مرزا غلام احمد صاحب کے انتقال کو ۲۷ سال کا عرصہ ہوا۔اس لئے ۲۷ نمبر مرزا صاحب موصوف کے حوالہ قلم کئے جاتے ہیں۔امید ہے کہ اہل دانش:

تا مرد سخن نگفتہ باشد　　　　عیب و ہنرش نہفتہ باشد

کے معیار پر جانچیں

۱۔ ما کان لی ان ادعی النبوۃ و اخرج من الاسلام و الحق بقوم کافرین۔　　　　(حمامۃ البشری۔ص ۹۶)۔

میرا یہ حق نہیں ہے کہ میں نبوت کا دعوی کر کے اسلام سے خارج ہو جاؤں اور کافروں سے مل جاؤں۔(آسمانی فیصلہ۔ص ۳)

۲۔میرا دعوی خدائی کا نہ اقتدار کا،اور میں ایک مسلمان آدمی ہوں جو قرآن شریف کی پیروی کرتا ہوں اور قرآن شریف کی تعلیم کی رو سے اس موجودہ نجات کا مدعی ہوں۔میرا نبوت کا کوئی دعوی نہیں۔یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں۔کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعوی کرتا ہے وہ نبی بھی ہو جائے۔　(جنگ مقدس۔ص ۶۷)

۳۔میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۸)

۴۔نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا ہوں اور دوسرے تمام لوگ اس کے مستحق نہیں۔　　　(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۱)

۵۔صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۰ منقول از حقیقۃ النبوۃ ص ۲۱۱)

۶ حدیثوں میں بتشریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کے لئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۵۷۷)

۷۔یہ بات مستلزم محال کہ خاتم النبیین کے بعد جبریل کی وحی رسالت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ زمین پر آمدورفت شروع ہو جائے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۵۸۳)

۸ جاء آیل واختار۔ اس جگہ آئل خدا نے جبریل کا نام رکھا ہے اس لئے بار بار رجوع کرتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۰۳)

۹۔ ہاں تیرھویں صدی کے اختتام پر مسیح موعود کا آنا ایک اجماعی عقیدہ معلوم ہوتا ہے۔ سو اگر یہ عاجز مسیح موعود نہیں تو پھر آپ لوگ موعود کو آسمان سے اتار کر دکھلائیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۸۵)

۱۰۔ جعلناك المسيح ابن مريم ہم نے تجھے مسیح ابن مریم بنایا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۶۳۴،۶۷۴)

۱۱۔ اے برادران دین علمائے شرع متین آپ صاحبان میری معروضات کو متوجہ ہو کر سنیں اس عاجز نے مثیل مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال بیٹھے ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۹۱)

۱۲۔ مثلاً صحیح مسلم کی حدیثوں میں یہ لفظ موجود ہے کہ حضرت مسیح جب آسمان سے اتریں گے تو ان کا لباس زرد رنگ کا ہوگا۔ (ازالہ اوہام ص ۱۸)

۱۳۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم کیے جائیں کہ حضرت عیسی کی تین پیش گوئیاں جھوٹی نکلیں۔ اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔

(اعجاز احمدی۔ص ۱۴)

۱۴۔ یہ بھی یاد رہے کہ قرآن شریف میں بلکہ توریت کے بعض صحیفوں میں بھی یہ خبر موجود ہے کہ مسیح موعود کے وقت طاعون پڑے گی بلکہ حضرت مسیح نے بھی انجیل میں یہ خبر دی ہے اور ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح۔ص ۵)

۱۵۔ اگر زمانہ حال کے منکر میرے ساتھ با استہزاء پیش آئیں تو افسوس کا مقام نہیں کیونکہ ان سے پہلے جو گذرے ہیں انہوں نے اس سے بدتر اپنے وقت کے نبیوں کے ساتھ سلوک کیا۔ مسیح سے بھی بہت مرتبہ ہنسی ٹھٹھا ہوا ایک دفعہ بھائیوں نے جو ایک ہی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے چاہا کہ اس کو دیوانہ قرار دے کر قید خانہ میں مقید کرا دیں۔ (فتح اسلام ص ۲۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶۔ مسیح تو مسیح میں تو اس کے چاروں بھائیوں کی بھی عزت کرتا ہوں کیوں کہ یہ پانچوں ایک ہی ماں کے پیٹ سے ہیں۔ (کشتی نوح۔ ص ۱۶)

۱۷۔ حضرت مسیح نے کسی جگہ تثلیث کی تعلیم نہیں دی اور جب تک وہ زندہ رہے خدائے واحد لاشریک کی تعلیم دیتے رہے اور بعد ان کی وفات کے ان کا بھائی یعقوب بھی جو ان کا جانشین تھا ایک بزرگوار انسان تھا توحید کی تعلیم دیتا رہا۔ (چشمہ مسیحی۔ ص ۳۴)

۱۸، حضرت یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت سے کھڑا ہوں (تحفہ قیصریہ۔ ص ۱۸)

۱۹۔ چونکہ اس نے مجھے یسوع مسیح کے رنگ میں پیدا کیا تھا اور توارد طبع کے لحاظ سے یسوع کی روح میرے اندر رکھی تھی۔ (تحفہ قیصریہ۔ ص ۱۷)

۲۰۔ میں وہ شخص ہوں جس کی روح میں بروز کے طور پر یسوع مسیح کی روح سکونت رکھتی ہے یہ ایک ایسا تحفہ ہے جو حضرت ملکہ معظّمہ قیصرہ انگلستان و ہند کی خدمت میں پیش کرنے کے لائق ہے (۱۸)

۲۱۔ آپ کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور تین نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جن کے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۷)

۲۲۔ اور میں اس وقت اپنی محسن گورنمنٹ کو اطلاع دیتا ہوں کہ وہ مسیح موعود خدا سے ہدایت یافتہ اور مسیح علیہ السلام کے اخلاق پر چلنے والا میں ہی ہوں۔

(حقیقت مہدی صفحہ ج)

۲۳۔ متی کی انجیل سے معلوم ہوا کہ آپ کی عقل بہت موٹی تھی ہاں آپ کو گالیاں دینا اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی آپ تو گالیاں دیتے تھے اور یہودی ہاتھ سے غصہ نکال لیتے تھے۔ یہ بھی یاد رہے کہ آپ کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت تھی۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۷)

۲۴۔ اگرچہ عباس علی صاحب کی لغزش سے رنج بہت ہوا لیکن پھر میں دیکھتا ہوں کہ جب کہ میں حضرت مسیح کے نمونہ پر آیا ہوں تو یہ بھی ضرور تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ بعض مدعیان اخلاص کے واقعات میں بھی وہ نمونہ ظاہر ہوتے تاہم یہ بات ظاہر ہوئی کہ حضرت مسیح کے بعض خاص دوست جوان کے ہم پیالہ وہم نوالہ تھے جن کی تعریف میں وحی الٰہی بھی نازل ہوگئی تھی آخر حضرت مسیح سے منحرف ہو گئے تھے۔ میاں پطرس کیسے بزرگ حواری تھے جن کی نسبت حضرت مسیح نے فرمایا تھا کہ آسمان کی کنجیاں ان کے ہاتھ میں ہیں، جن کو چاہیں بہشت میں داخل کریں اور جن کو چاہیں نہ کریں۔ لیکن آخر میاں صاحب موصوف نے جو کرتوت دکھلائی وہ انجیل پڑھنے والوں پر ظاہر ہے کہ حضرت مسیح کے سامنے کھڑے ہوکر اوران کی طرف اشارہ کر کے کہا نعوذ باللہ بلند آواز سے کہا کہ میں اس شخص پر لعنت بھیجتا ہوں (آسمانی فیصلہ ص ۳۶)

۲۵۔ یہ تو ایک ایسی خبر ہے کہ گویا آج اس نے مسلمانوں کے لئے عید کا دن چڑھا دیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حال میں بمقام یروشلم پطرس حواری کا دستخطی ایک کاغذ پر عبرانی زبان میں لکھا ہوا دستیاب ہوا ہے جن کو کتاب کشتی نوح کے ساتھ شامل کیا گیا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے حضرت مسیح صلیب کے واقعہ سے تخمیناً پچاس برس بعد زمین میں فوت ہو گئے تھے مسلمانوں تمہیں مبارک ہو آج تمہارے لئے عید کا دن ہے ان سے پہلے اپنے جھوٹے عقاید کو دفع کرو اور اب قرآن کے مطابق اپنا عقیدہ بنالو کہ آخر شہادت حضرت عیسی کے سب سے بزرگوار صحابی کی شہادت ہے یہ وہ حواری ہے کہ اپنی تحریر میں جو برآمد ہوئی ہے خود اس شہادت کے لئے یہ الفاظ استعمال کرتا ہے کہ میں ابن مریم کا خادم ہوں اور اب نوے سال کی عمر میں ایک خط لکھتا ہوں جب کہ مریم کے بیٹے کو مرے ہوئے تین سال گذر چکے ہیں۔ لیکن تاریخ سے یہ ثابت ہوا ہے کہ بڑے مسیحی علماء اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ پطرس اور حضرت عیسی کی پیدائش قریب قریب وقت میں تھی اور واقعہ صلیب کے وقت حضرت عیسی کی عمر قریباً ۳۳ سال اور حضرت پطرس کی عمر تیس چالیس سال کے درمیان تھی۔ (تحفہ ندوہ۔ ص ۱۰)

۲۶۔ اول تو یہ جاننا چاہیے کہ مسیح کے نزول کا عقیدہ کوئی ایسا عقیدہ نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو ہمارے ایمان کی جز یا ہمارے دین کے رکنوں میں سے کوئی رکن ہو بلکہ صد ہا پیش گوئیوں میں سے یہ ایک پیش گوئی ہے جس کو حقیقت سے کچھ بھی تعلق نہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۱۴۰)

۲۷۔ واضح ہو کہ مسیح موعود کے بارے میں جو احادیث میں پیش گوئی ہے وہ ایسی نہیں ہے کہ صرف آئمہ حدیث نے چند روایتوں کی بنا پر لکھا ہو بس بلکہ ثابت ہو گیا ہے کہ یہ پیش گوئی عقیدہ کے طور پر ابتداء سے مسلمانوں کے رگ و ریشہ میں داخل چلی آتی ہے گویا جس قدر اس وقت روئے زمین پر مسلمان تھے اسی قدر اس پیش گوئی پر شہادتیں موجود تھیں کیونکہ وہ عقیدہ کے طور پر اس کو ابتداء سے یاد کرتے چلے آتے تھے۔ (شہادت القرآن)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۲ ص ۴۔۵)

(مصنف کا نام درج نہیں اور پتہ نہیں چلتا کہ یہ ثنائی مضمون ہے یا کسی اور کا۔ بہاء)

فاروق کی تجویز منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی معاصر فاروق میں ہمارے ایک مضمون کا جواب چھپا ہے جو قابل دید وشنید ہے۔لکھا ہے:

چیلنج منظور: مولوی (ثناء اللہ) صاحب رقم طراز ہیں:

بہائی دین اور قادیانی مذہب اس صورت میں سچے ہو سکتے ہیں جب ان کے بانی اپنے دعوی میں سچے ہوں و دونہ خرط القتاد (اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ مارچ ۱۹۳۵ص ۵)

مولوی صاحب آپ کا اصول بالکل درست ہے اور آپ نے ان سطور میں بڑی فراخ حوصلگی سے کام لیا ہے اس لئے اب آپ پر لازم ہے کہ آپ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت پر لکھیں اور ہمارا فرض ہے کہ آپ کی رہنمائی کریں۔ پس آیئے آپ کے گوش گذار ایک سہل طریق کرنا چاہتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کوئی نئے مامور و مرسل نہیں بلکہ آپ سے پہلے ہزار ہا اللہ تعالے مامور اور مرسل گذر چکے ہیں اور آپ سب مامورین پر ایمان لاتے ہیں اور یقیناً آپ کے پاس وہ معیار ہوں گے جن کی وجہ سے آپ ان انبیاء پر ایمان لائے ہیں۔ پس سہل طریق فیصلہ یہ ہے کہ آپ وہ معیار قرآن کریم اور احادیث صحیحہ سے اخذ کر کے جو تمام انبیاء پر صادق آئے ہوں اور تمام انبیاء کی صداقت بلا استثنائے احدان سے ثابت ہوتی ہو آپ آئندہ اشاعت سے انہیں درج کرنا شروع کر دیں میں بفضلہٖ تعالی انہی معیاروں کی رو سے حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود کا من جانب اللہ ہونا ثابت کردونگا و ما توفیقی الا باللہ

(اخبار فاروق قادیان ۷ مئی ۱۹۳۵ء ص ۹۔۱۰)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہم اس منظوری کے مشکور ہیں۔ ہماری دلی خواہش ہے کہ معیار نبوت پر قادیانی نبوت جانچی جائے۔ اس لئے ہم آج وہ معیار پیش کرتے ہیں جو قرآن مجید نے پیش کیا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تسلیم کیا ہوا ہے۔ اس معیار کو ترک کرنا کسی مومن بالقرآن بلکہ کسی ذی ہوش انسان کا کام نہیں۔ چنانچہ ارشاد ہے

و انّہ لکتاب عزیز۔ لا یأ تیہ البا طل من بین ید یہ و لا من خلفہ۔ تنز یل من حکیم حمید (فصلت: ۴۱۔۴۲)

(اس کتاب عزیز کی کوئی بات پچھلی یا آئندہ بتائی ہوئی غلط نہ ہوگی)

مطلب یہ کہ نبی کے منہ سے نکلی ہوئی بات نہ گذشتہ زمانہ کے متعلق غلط ہوگی نہ آئندہ کے متعلق۔

یہ معیار نبوت جو قرآن کریم کا بتا ہوا ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا تسلیم کیا ہوا ہے، اخبار فاروق قادیان کو بھی اگر مسلّم ہو تو اس پر دستخط کر کے ہمیں اجازت دے کہ ہم نبوت قادیانی کو اس پر پرکھیں:

تا سیہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۱۴ جون ۱۹۳۵ء جلد ۳۳ نمبر ۳۳ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح پھر زمین پر

جناب مولوی محمد شفیع صاحب قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۳۵ء کے بعد)

قتل خنزیر:

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ عیسیٰؑ خنزیروں کو قتل کریں گے اسکا مطلب یہ ہے کہ واقعی عیسی خنزیروں کو قتل کرا دیں گے کیونکہ یہ ایسا جانور ہے جس کا گوشت کھانا تمام شریعتوں میں قطعی حرام ہے اور حضرت نوحؑ سے لے کر محمد ﷺ تک تمام انبیاء اسکا گوشت کھانے سے منع کرتے آئے ہیں لیکن عیسائیوں نے باوجود صریح حرمت کے اسے کھلے بندوں حلال سمجھ کر کھایا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ آکر اپنے ہاتھوں سے قتل خنزیر کریں اور ظاہر کردیں کہ یہ چیز حلال نہیں ہے بلکہ اس درجہ تک بری ہے کہ اس کا تخم تک دنیا سے مٹا دینا چاہیے جیسے کہ محمد ﷺ نے کتوں کو مارنے کا حکم دیا کیونکہ جس گھر میں کتا ہو وہاں رحمت کا فرشتہ داخل نہیں ہوتا۔ ایسے ہی جو شخص خنزیر کا گوشت کھاتا ہے تو اس میں خنزیر جیسی بے حیائی آجاتی ہے اور الحیاء شعبة من الا یما ن یعنی حیا ایمان کی ایک شاخ ہے اسلئے ایمان کو مکمل کرنے کے لئے حیا کی بھی ضرورت ہے۔ اور دوسرے حرام چیز کھانے سے خدا کی ناراضی ہوتی ہے۔ بلکہ اللہ تعالی نے بعض یہودی اقوام کو سبت کے معاملہ میں ناراض ہوکر انہیں بندر اور خنزیر بنا دیا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ ایسی چیز جسے حرام اور برا سمجھا جائے اور تمام شریعتیں ببانگ دہل اسے حرام کردیں اس کا تخم دنیا سے مٹا دیا جائے، تاکہ پھر کوئی جو شریعت کا تابع ہو اسے حرام کھانے کی جرأت نہ ہو۔ اور ایسا نہ ہو کہ حرام کھا کھا کر کہیں مورد لعنت ہوکر مسخ نہ ہو جائے۔

کسر صلیب کی طرح اس کام کے لئے بھی حضرت عیسیٰؑ کا انتخاب اس لئے کیا گیا تاکہ وہ اپنی امت کو جو کہ ضالین سے ہیں انہیں اس گمراہی سے بھی آگاہ کریں اور سیدھے راستے پر چلائیں یعنی حلت وحرمت میں تمیز کروا دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب رہا یہ سوال کہ اس کام کے لئے حضرت عیسیٰؑ کا آنا کیوں ضروری ہے؟ وہ اس لئے کیونکہ عیسائی لوگ خنزیر کو حلال سمجھ کر کھاتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہوا کی اس کی حرمت واضح کرنے کیلئے اسی امت کا نبی آئے اور اپنی امت کو سمجھائے اور اس کے کھانے سے منع کرے بلکہ ایسی حرام چیز کا تخم تک مٹا دے۔

یہ قاعدہ ہے کہ جس ہستی کو لوگ واجب الاطاعت سمجھتے ہوں، اس کی بات بلا چون چرا مان لی جاتی ہے۔ بخلاف اس کے کہ دوسرے لوگوں کی بات خواہ کتنی ہی اچھی کیوں نہ ہو، اسے سننا گوارا نہیں کیا جاتا۔ لہذا ضروری ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ بنفس نفیس تشریف لا کر اپنی امت کی تمام خرابیاں دور کر دیں۔

حکومت وعدالت:

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ حکماً عدلاً ہو کر آئیں گے، سو یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ وہ سیاست کے ساتھ آئیں گے، جیسا کہ فتح الباری کی عبارت

یکون عیسی حاکماً من حکام ھذہ الامۃ

(عیسی اس امت کے حاکم یعنی بادشاہ ہو کر آئیں گے)۔

سے ظاہر ہوتا ہے۔

دوسرے حکم کے معنی منصف (انصاف کرنے والا) بھی ہیں۔ بعض فیصلہ کرنے والے عادل ہوتے ہیں اور بعض ظالم۔ سو حضرت عیسیٰؑ کے متعلق اس بات کو صاف کر دیا کہ وہ عادل ہوں گے۔ چنانچہ جب آئیں گے تو مسلمانوں میں جو ان کا آپس میں اختلاف ہے اسے فیصلہ کر کے دور کر دیں گے۔ کیونکہ فیصلہ میں عدل سے کام لیں گے اس لئے دونوں فریق راضی ہو جائیں گے۔ اور جو وجہ اختلاف ہے اسکو چھوڑ کر خالص مسلمان ہو جائیں گے۔ اور آپس میں پھر دور اول یعنی نزول قرآن کے زمانہ کی طرح آپس میں بھائی بھائی بن جائیں گے۔

کما قال اللہ تعالی:

کنتم اعداء فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمتہ اخوانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی فرمایا اللہ نے اے مسلمانو! تم پہلے ایک دوسرے کے دشمن تھے پھر اللہ نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی پھر تم اللہ کی نعمت یعنی اسلام سے آپس میں بھائی بن گئے)

شاید کسی کو یہاں سوال پیدا ہو کہ عیسیٰؑ کے باسیاست ہونے کا کیا فائدہ؟

سو عرض ہے کہ دنیا میں جہاں تک مشاہدہ اور تجربہ گواہی دیتا ہے وہ یہی ہے کہ جب تک لاٹھی ہاتھ میں نہ ہو، تو کوئی فیصلہ ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔ دنیا میں ایسے صدہا واقعات روزانہ ہوتے رہتے ہیں کہ دو فریقوں میں جھگڑا ہو گیا۔ کسی مذہبی پیشوا یا بڑے آدمی نے صلح کی کوشش کی۔ بلکہ بعض دفعہ دونوں فریقوں نے ان کے سامنے تو صلح کر لی، مگر بعد میں سرکاری عدالت میں جا کر مقدمہ دائر کر دیا۔ وہاں سے جو فیصلہ ہوا پھر اسے لاٹھی کے زور سے مان لیا۔ جہاں لاٹھی کا ڈر نہیں تھا وہاں انکار کر دیا، خواہ زبانی خواہ عملی طور پر۔ اس لئے جھگڑوں کو چکانے کے لئے حضرت عیسیٰؑ کا سیاست کے ساتھ آنا ضروری ہے۔

دوسرے یہ بھی بات ہے کہ مسلمانوں کا عیسائیوں وغیرہ سے بھی اختلاف ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسا شخص سیاست کے ساتھ آئے تاکہ جو فیصلہ کرے سب لوگ اسے مانیں اور لاٹھی سے ڈریں۔

عادل اسلئے بھی کہا کہ وہ کسی کی بے جا رعایت نہیں کریں گے، بلکہ قرآن مجید، حدیث شریف، توریت اور بائبل کو سامنے رکھ کر جن کو وہ اللہ تعالیٰ سے اچھی طرح سیکھے ہوئے ہیں جیسا کہ اللہ فرماتا ہے:

و یعلّمه الکتاب و الحکمة و التوارة و الانجیل (آل عمران۔۴۸)

(اور اللہ اس کو (عیسی) کتاب، قرآن، حکمت، حدیث، تورات اور انجیل سکھائے گا)

ان کے مطابق فیصلہ کریں گے اس لئے کسی کو اعتراض کرنے کی گنجائش نہ ہوگی۔

ٹیکس کی موقوفی اور لڑائی کی بندش:

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ جزیہ کو موقوف کریں گے، اور ایک روایت میں ہے، لڑائی کو موقوف کریں گے۔

سو اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کے نزول کے وقت لوگ طرح طرح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ٹیکسوں اور طرح طرح کی لڑائیوں سے تنگ آ گئے ہوں گے اور رعیت ٹیکسوں کی بھرمار سے تنگ ہوگی (جزیہ کا معنی انگریزی میں ٹیکس ہے اور یہ سب لوگوں کو معلوم ہے کہ ہمارا کوئی کام اور پیشہ آمدنی اور زمین وغیرہ ٹیکس سے بچی ہوئی نہیں ہے سو نتیجہ ظاہر ہے کہ ٹیکس سے ہمارا ناک میں دم ہے) ۔عین اس وقت اللہ تعالی اپنی رحمت سے حضرت مسیح ابن مریم کو زمین میں دوبارہ بھیج دیں گے تا کہ وہ آ کر ہر قسم کا ٹیکس بند کر دیں اور بادشاہوں کو اپنا حلقہ بگوش بلکہ اسلام کا حلقہ بگوش بنا کر وحدت اسلامی قائم کر دیں اور لڑائی کا خاتمہ کر دیں اور نئے سرے سے کنتم اعداء فالّف بین قلوبکم فاصبحتم بنعمته اخوانا کا منظر دکھا کر سب کو آپس میں بھائی بھائی بنا دیں۔

دنیا کی سیاسیات کے ماہرین سے یہ مخفی نہیں کہ آج کل دنیا کسی ایسی ہستی کے لئے سراپا انتظار اور بے قرار ہے کہ وہ جلد آئے جو لڑائیاں موقوف کرے اور ٹیکسوں کی بھرمار سے نجات دلائے۔سو جب وہ ہستی نمودار ہوگی تو ان تمام تکالیف کا علاج کر دے گی اور دنیا کی بے چینی دور ہو کر امن وامان کا دور دورہ ہو جائے گا اور دنیا دیکھ لے گی کہ واقعی یہی وہ ہستی ہے جس کا اللہ کے سچے نبی محمد رسول اللہ ﷺ نے وعدہ دیا تھا اور وہ پورا ہو کر رہا کیونکہ سورج نکلتا ہے تو تمام دنیا میں اجالا ہو جاتا ہے اور سب بے اختیار پکار اٹھتے ہیں کہ سورج نکل آیا سو ایسا ہی مسیح ابن مریم کے نزول کی برکات جب ظاہر ہوں گی تو ہر ایک بے اختیار پکار اٹھے گا کہ آنے والا آ گیا۔

اب رہا یہ سوال کہ اس کام کے لئے کیوں حضرت عیسیٰؑ کا انتخاب کیا گیا؟

وہ اس لئے کیونکہ اس وقت تمام دنیا پر عیسائی اقوام کی بادشاہت ہوگی اور وہ قومیں اس ہستی کے سامنے سر تسلیم خم کر سکتی ہیں جو کہ ان کے نزدیک واجب الاطاعت ہو پس اس کام کے لئے حضرت عیسیٰؑ کا ہی آنا ضروری ہوا۔

تقسیم مال اور حبّ سجدہ

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰؑ نازل ہو کر مال تقسیم کریں گے لیکن کوئی قبول نہیں کرے گا بلکہ اس وقت مسلمانوں کو ایک سجدہ دنیا اور دنیا کے تمام مال ودولت سے زیادہ بہتر اور پیارا ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے وقت لوگوں میں اسلام کی محبت پھر ویسی ہی پیدا ہو جائے گی جیسی کہ قرن اول یعنی صدر اول کے صحابہ کرام میں موجود تھی۔ یعنی یہ کہ اسلام اور خدا کی عبادت کے مقابلہ میں دنیا اور دنیا کے مال و دولت کو حقیر خیال کریں گے۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ جو فرمایا ہے کہ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہوگا یا آخر، سو یہ اس وقت پورا ہو کر رہے گا کیونکہ رسول اللہ ﷺ کہنا یوں ہی نہیں جا سکتا۔

بعض لوگ شائد یہ کہیں کہ نعوذ باللہ اس پیش گوئی میں شک پایا جاتا ہے۔ سو یہ عرض ہے کہ ادنی تامل سے یہ شبہ دور ہو جاتا ہے اور وہ اس طرح ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو کشف میں اسلام کے اول اور اسلام کے آخر کی ترقیاں دکھائی گئی تھیں کیونکہ دونوں وقت کی ترقیاں ایک نمایاں حیثیت میں دکھائی گئیں اس لئے آپ نے وفور خوشی سے فرمایا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اسلام کا اول زیادہ شاندار ہے یا آخر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۳ ص ۵۔۶)

کوئٹہ کا زلزلہ قادیان پر گرا

(خدا شرے برانگیزد کہ دراں خیر ما باشد)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا دعوی ہے کہ دنیا کا کوئی اہم واقعہ ہو اس میں قادیانی نبی کی تکذیب کا سامان کافی ہوگا مگر امت مرزائیہ (ہر دو صنف) اس بنئے سے بھی زیادہ ہوشیار ہے جس کا قصہ امرتسر میں یوں مشہور ہے۔

امرتسر میں بزمانہ حکومت سکھاں شہر کا کوئی سکھ رئیس محلے کے کسی بنیئے پر خفا ہوتا تو اس کو حویلی میں بلوا کر دس بیس جوتے رسید کرا دیتا۔ ہوشیار بنیا پہلے ہی سوچ سمجھ کر ململ کا کم سے کم نصف تھان دھوتی کے اندر رکھ لیتا۔ جب واپس آتا تو شماتت اعداء سے ڈرتے ہوئے ڈیوڑھی میں سر جھاڑ کر ململ سر پر رکھ کر نکلتا۔ جب کوئی پوچھتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہومہاراج، سردار صاحب نے کیوں بلایا تھا۔مہاراج ململ کے تھان کی طرف اشارہ کرکے فرماتے: یہ بخسیس دینے کو۔

یہی کیفیت امت مرزا کی ہے۔کوئٹہ میں قیامت خیز زلزلہ آیا جوحقیقت میں مرزا غلام احمدصاحب قادیانی کی تکذیب کرتا ہےمگر دونوں پارٹیوں نے اس کومرزا صاحب کی صداقت پرپیش کیا ہے۔

لطیفہ: مرزائیوں کی لاہوری پارٹی کو جب کوئی کہےمرزا صاحب قادیانی کی فلاں پیش گوئی غلط ہوئی،تو کہا کرتے ہیں کہ پیش گوئی پر بحث معمولی بات ہےکسی اصول پر ہونی چاہیے۔

لیکن کوئٹہ کے زلزلہ پرخلیفہ قادیان (مرزامحمود احمد) نے خطبہ دیا تو ڈاکٹر بشارت احمدلاہوری نےبھی اس سےمسرور ہوکرایک مضمون لکھ مارا۔کیوں؟ اس لئے کہ ان تصبکم سيّئة يفرحوا بها

تفصیل سے سنیئے! کوئٹہ میں قیامت کا نمونہ زلزلہ آیا(اعا ذ نا الله منها)۔ اس پرتمام ہندوستان نے اظہارغم کیا۔خصوصاً سندھ اور پنجاب میں ماتم بپا ہوا۔مگر قادیان کےخلیفہ(مرزامحموداحمد) نے ۷ جون کواس پرایک خطبہ دیا جس میں جی کھول کر خوشی اورغلط بیانی بلکہ دھوکہ دہی سے کام لیااورخلافت پدری کا حق خوب ادا کیا۔

حیرت ہے کہ ان لوگوں کو یہ خبرہےکہ اہل حدیث زندہ ہے۔یہ بھی خبر ہے کہ اہل حدیث،مرزا صاحب قادیانی کا صحیح معنی میں مبلغ ہے۔کسی ایرے غیرے کی تحریف لفظی یا معنوی چلنےنہیں دیتا، پھربھی اخفاءحق میں جرأت کرتے ہیں توان کی بابت یہ کہنا بےجانہیں کہ بکف چراغ داشتہ چل رہے ہیں۔ہم ڈنکے کی چوٹ سے علی وجہ الیقین کہتے ہیں کہ زلزلہ کوئٹہ کےمتعلق خلیفہ قادیان نے اورڈاکٹر بشارت احمد نے سراسراخفاءحق سے کام لیاہے۔

نوٹ: کوئی انذاری واقعہ کسی مدعی کےحق میں نشان صداقت دوطرح سے ہوسکتا ہے

ا۔وہ عذاب خاص اسکےمنکروں پرآئے جیسےارشاد ہے:

و عذّ ب الّذ ين كفروا و ذلك جزا ء الكافر ين

(التوبہ:۲۶) (خدانےکافروں کوعذاب کیا۔یہی بدلہ کافروں کا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی عذاب خاص کافروں پر آئے تو نشان صداقت ہوتا ہے۔ بالکل صحیح ہے۔

کوئٹہ کا زلزلہ اس قسم کا نہیں خود مرزائی بھی اپنے شمار کے اعتبار سے کافی مرے اور مخالف بھی کافی بچے۔

۲۔ یا وہ مدعی اس واقعہ کی خبر دے تو اس کے خبر دینے کی حیثیت سے اس کے حق میں نشان صداقت ہوسکتا ہے۔ یہ اصول بھی صحیح ہے جیسے:

غلبت الرّوم۔ فی ادنی الارض و ہم من بعد غلبہم سیغلبون فی بضع سنین ۔(الروم:۲۔۳)(رومی مغلوب ہوکر غالب ہوں گے)

سوال یہ ہے کہ زلزلہ کوئٹہ نشان صداقت کس حیثیت سے ہوا؟

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی تقریر سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ دونوں حیثیتوں سے اس کو نشان مرزا جانتے ہیں ان کا اختیار ہے ہم ان کے مضمون کی روح رواں چند فقرات جانتے ہیں جن کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) صاف الفاظ میں فرماتے ہیں کہ زلزلہ کا نشان خدا تعالیٰ ۵ دفعہ دکھائے گا اور چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے یہ بھی فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کرلیا جائے تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان اور دہشت ناک ہوتا ہے۔ (الفضل قادیان ۱۰جون ۱۹۳۵ء ص ۴)

پس قادیانی دعوی قائم ہوگیا۔ اب ہمارا جواب سنیئے۔

ہمارا بیان ہمارے لفظوں میں نہیں بلکہ بڑے مرزا صاحب کے الفاظ میں ہو گا۔ ہمارا بیان سن کر ناظرین حیران ہوں گے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود) کو اتنی غلط بیانی کرنے پر جرأت کیسے ہوئی جب کہ بڑے مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیفات ملک میں پھیل چکی ہیں، خاص دفتر اہل حدیث میں پہنچ چکی ہیں۔ بہرحال اس کا جواب دینا خلیفہ قادیان کا سوال ہے۔ ہمارا کام تو بڑے میاں کے الفاظ پیش کر دینا ہے۔

نمونہ قیامت زلزلہ تو خود بڑے میاں (مرزا قادیانی) کے زمانے ہی میں ٹل ٹلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر معدوم ہو گیا تھا، اب اس سے ڈرانا یا زلزلہ کوئٹہ کو اس کا مصداق بنانا

مشتے کہ بعد از جنگ یاد آید بر کلہ خود باید زد

کا مصداق ہے۔ پس مرزا صاحب قادیانی متوفی کا کلام سنیئے جو بڑے زلزلے کو منظور محمد لدھیانوی کے گھر میں لڑکا پیدا ہونے سے وابستہ کرتے ہیں۔ جب وہ پیدا نہیں ہوتا تو نہایت لطیف حیلہ سے زلزلہ کو بھی دور کر دیتے ہیں۔ سارے الفاظ آپ کے یہ ہیں:

پہلے یہ وحی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا۔ اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہماری ترقی سلسلہ کیلئے بشارت دے۔ اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گے۔ ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا۔ اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے۔

مگر بعد اس کے میں نے دعا کی اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے اس دعا کا اللہ تعالیٰ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا جیسا کہ وہ فرماتا ہے

ربّ اخّر وقت ھذا ۔ اخّرہ اللہ الی وقت مسمی ۔

یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے۔

اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ زلزلہ نمونہ قیامت آنے میں تاخیر ہو گئی اسلئے ضرور تھا کہ لڑکا پیدا ہونے میں بھی تاخیر ہوتی لہذا پیر منظور محمد کے گھر میں ۲۷ جولائی ۱۹۰۶ء بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحی الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلے آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے گی جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد رہے کہ یہ خداتعالی کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ قیامت کی نسبت تسلی دے دی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ الله الی وقت مسمی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہو گئی۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۰۰ حاشیہ)

کیسی صاف بیانی ہے کہ زلزلہ مثل قیامت کا آنا اس شرط سے مشروط ہے کہ پیر منظور محمد کے ہاں لڑکا پیدا ہو۔ چونکہ اس کے ہاں آج تک بھی لڑکا پیدا نہ ہوا بلکہ دونوں میاں بیوی (منظور محمد، اور محمدی بیگم) اس دار فانی سے عرصہ ہوا رخصت بھی ہو گئے، پس وہ زلزلہ نمونہ قیامت بھی رخصت ہوا:

اچھا ہوا مری مالا ٹوٹی میں رام چپن سے چھوٹی

احمدی دوستو! کتاب حقیقت الوحی میں عبارت مرقومہ دیکھ کر حوصلہ کر کے خلیفہ سے پوچھو کہ جناب زلزلہ نمونہ قیامت تو منظور محمد لودہانوی کے گھر لڑکا پیدا نہ ہونے کی وجہ سے رفع دفع ہو گیا پھر کبھی زلزلہ بہار کو، اور کبھی زلزلہ کوئٹہ کو آپ موعودہ زلزلہ قرار دے کر آپ نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ ہمیں بھی شرمندہ کراتے ہیں۔ گو ہمارا ایمان تو یہی ہے کہ بقول:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

ہم خلیفہ کی ارادت مندی سے کبھی ہٹنے کے نہیں مگر جناب (خلیفہ) آپ ہمارے زخموں پر نمک پاشی کر کے ہماری تکلیفات میں اضافہ کیوں کرتے ہیں:

نہ چھیڑ اے نگہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھے ہیں ہم بے زار بیٹھے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۴ ص ۷۔۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنے والا زلزلہ شدید ہوگا

قادیانی آواز کا اثر وہمی طبائع پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی گروہ پروپیگنڈہ کرنے میں یورپ سے بھی بڑھ گیا ہے اپنی بات کو ایسے عمدہ طریق اور محنت سے پھیلاتے ہیں کہ بڑے بھاری دور اندیش کے سوا کوئی نہیں جان سکتا کہ اصلیت کیا ہے جوں ہی قادیان سے یہ آواز نکلی کہ زلزلہ کوئٹہ کے بعد ایک اور شدید زلزلہ نمونہ قیامت آنے والا ہے پس یہ آواز دھیمے دھیمے ملک میں ایسی پھیلی کہ دہلی جیسے ہشیار شہر میں بھی اس کا اثر جا پہنچا۔ ۱۱ جون کو اہل دہلی جاگتے اور دوڑتے رہے امرتسر کے وہم پسند لوگ بھی گھروں سے باہر نکلے رہے باقی مقامات کی کیفیت اخبار سیاست لاہور نے لکھی ہے جو درج ذیل ہے:

زلزلہ کے خوف سے اہالیان لاہور
گھروں سے نکل کر میدانوں میں جا سوئے

لاہور۔ ۱۳ جون۔ بروز پیر دس جون کو لوگ کوئٹہ کے زلزلہ سے بھی زبردست زلزلہ کے خوف سے میدانوں میں جا سوئے اسی قسم کی اطلاعات شیخوپوری گجرات ڈنگہ اور دیگر مقامات سے موصول ہوئی ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ کئی لوگ شب بھر عبادت گذاری میں مصروف رہے اس شبہ کی وجہ حسب ذیل بیان کی جاتی ہے۔ جب کوئٹہ میں زلزلہ کی اولین اطلاعات اشاعت پذیر ہوئیں ہیں تو اسی وقت ان لوگوں نے جو عادتاً مجبور تھے قصے کہانیاں مشہور کرنا شروع کر دیئے ایک کہانی یہ بھی بیان کی جاتی ہے جو ایک اخبار نویس کو ایک دس سالہ لڑکے نے جو کوئٹہ سے گاڑی میں آرہا تھا سنائی۔ اس نے بیان کیا کہ زلزلہ سے کچھ عرصہ پیشتر دن کو ایک فقیر بازاروں میں آیا اور لوگوں سے کہنے لگا کہ تمہارے مکانات گرد میں مل جانے والے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اگر تمہیں اپنی زندگیاں بچانے کا خیال ہے تو کوئٹہ سے فوراً نکل بھاگو۔ یہ بات سن کر لوگوں میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں لیکن فقیر ان کو انتباہ کر کے جا چکا تھا بعد میں لوگوں کو خیال آیا کہ فقیر سے کچھ اور دریافت کریں چنانچہ انہوں نے فقیر کو تلاش کرنا شروع کیا مگر اسے نہ ملنا تھا نہ ملا۔ ظاہر ہے کہ مندرجہ بالا قصہ ایک افسانہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ جب اس کہانی کا اثر عوام پر سے جاتا رہا تو افواہ گھڑنے والوں اور ان کے دوستوں نے یہ افواہ اڑائی کہ لاہور میں زلزلہ آنے والا ہے مگر بعد میں یہ بھی کہہ دیا گیا کہ نہ صرف لاہور میں بلکہ بہت سی جگہوں پر زلزلہ آئیگا، بعض اخبارات میں یہ اطلاع بھی شائع ہوئی کہ لاہور ایک آتش فشاں پہاڑ پر واقع ہے جو زلزلے کے ساتھ ہی پھٹ جائے گا اس افواہ نے آگ کی تیزی کے ساتھ شہرت حاصل کی اور پنجاب بھر میں مشہور ہو گیا کہ دس تاریخ کی شب کو زلزلہ آنے والا ہے کئی لوگ ایسے ہیں جو قسمیں کھاتے ہیں کہ ہم نے ۸، اور ۹ کی درمیانی شب کو زلزلہ محسوس کیا ہے۔ دس تاریخ کی شب کو آدھی رات کے قریب یکدم جھکڑ چلنا شروع ہو گیا کہ اب تک رات کو اس قسم کا طوفان نہیں آیا تھا اس جھکڑ سے دروازے اور کھڑکیوں کے پٹ زور زور سے کھلنے اور بند ہونے لگے جس سے کرخت آوازیں پیدا ہونا شروع ہو گئیں۔

کتوں نے جو مستقبل کو جانتے ہیں (جہلاء کا خیال ہے) زور زور سے بھونکنا شروع کر دیا ان حالات میں تو ہم پرست لوگ بہت ہی خوف زدہ ہو گئے بلکہ نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ لوگ جو میدانوں میں سوئے اس وقت جلد جلد اپنے بستر اور چارپائیاں چھوڑ کر بھاگ اٹھے اور عبادت میں مشغول ہو گئے اخبارات کا شبینہ عملہ اپنے کاروبار میں مشغول رہا بلکہ انہیں جھکڑ وغیرہ کی اطلاع بھی نہ ہوئی۔ کئی لوگ صبح تک سوئے ہی نہیں۔

یہ بے چینی صرف غیر تعلیم یافتہ لوگوں تک محدود نہ تھی بلکہ تعلیم یافتہ اور باخبر حلقہ بھی اس میں مبتلا تھا خصوصاً عورتیں تو اسی غم میں گھلی جا رہی تھیں ٹھنڈی سڑک پر چند آدمی تار گھر کے قریب رات کے ایک بجے چارپائیوں کے گرد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع ہو گئے تھے اور سو تے نہیں تھے کہ کہیں سو تے ہی میں زلزلہ نہ آ جائے ، کہ اتنے میں ایک دم جھکڑ چلنا شروع ہو گیا جس سے دو چار پائیوں کی مچھر دانیاں مع ڈنڈوں کے اڑ گئیں۔ اس واقعہ نے اس جماعت میں سخت کھلبلی ڈال دی کہ وہ سمجھے کہ زلزلہ آن پہنچا۔ اور دیگر مقامات کے افراد کو بھی اس قسم کے واقعات سے واسطہ پڑا ہو گا ،تو واقعی ان بے چاروں کے لئے وہ شب کا ٹنا سخت مشکل ہو گیا۔(ا۔پ) (سیاست لاہور ۱۴ جون ۱۹۳۵ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: زلزلہ واقعی ڈرنے کے لائق ہے مگر جس زلزلہ کی خبر صحیح ہو وہ ڈرنے کے لائق ہے نہ کہ وہ جس کا منبع ہی معلوم نہ ہو۔ زلزلہ کے متعلق صحیح خبر سنئیے جسے ہم ایسے ایسے حوالے سے بتاتے ہیں جس کی تردید یا تکذیب ناممکن ہے۔غور سے سنئیے :

یا ایها الناس اتقوا ربکم ، انّ زلزلة السّاعة شی عظیم ۔یوم ترونها تذهل کلّ مرضعة عمّا ارضعت و تضع کل ذات حمل حملها و تری النّاس سکاری و ما هم بسکاری ولکن عذاب الله شدید۔ (الحج : ۱۔۲) (بے شک زلزلہ قیامت بڑا ہولناک واقعہ ہے جس دن تم اس کو دیکھو گے اس روز ہر ماں اپنی اولاد کو بھول جائے گی اور ہر حمل والی اپنا حمل گرا دے گی اور تم لوگوں کو متوالا دیکھو گے حالانکہ لوگ متوالے نہیں ہوں گے بلکہ اللہ کا عذاب سخت ہو گا)

برادران اسلام ! قادیانی افواہوں پر توجہ نہ کرو خدائی الارم پر ایمان رکھ کر اعمال صالحہ پر توجہ کرو اور یقین رکھو کہ:

یاں رہنے کی مہلت کوئی کب پاتا ہے
آتا ہے اگر آج تو کل جاتا ہے
جو کرنے ہیں کام ان کو جلدی کر لو
طلبی کا پیام وہ چلا آتا ہے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۴ ص ۱۵۔۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جدید نبی کا اعلان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین مولوی فضل احمد ساکن چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی پنجاب کو جانتے ہوں گے جنہوں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ارادت مندی میں (بزعم خود) درجہ نبوت پایا ہے۔

آپ بھی باتباع مرزا صاحب قادیانی متوفی دنیا کی تباہی کے الہامات بکثرت کیا کرتے ہیں حال میں جو کوئٹہ بلوچستان میں زلزلہ آیا ہے موصوف کا دعوی ہے کہ ہم نے اس کی بابت پہلے ہی اعلان کر دیا تھا۔ اسی اعلان میں مزید فرماتے ہیں جو صرف ہندوستانیوں کی دل چسپی کا نہیں بلکہ ساری دنیا کے لئے اس میں دلچسپی ہے وہ یہ ہے کہ:

مورخہ ۳ جون ۱۹۳۱ء کو خدا تعالی نے غربی ممالک کے متعلق ایک قافیہ دار فقرہ میں یہ خبر فرمائی۔ یہ آئندہ کے لئے خبر ہے:

غربی دنیا مٹ جائے گی دیکھ لینا دوستو

مورخہ ۶ جون کو میں نے خدا تعالی کے حضور میں یہ عرض کی کہ آیا یہ قومیں اسلام کی طرف آئیں گی یا نہیں؟

اور پھر عرض کی گئی کہ ان کو اسلام میں لانے کی کتنی مہلت عطا فرمائی گئی۔ اس کا جواب خدا تعالی نے عربی زبان کے لہجہ میں بالفاظ ذیل مرحمت فرمایا عشرین سنة۔ یعنی بیس سال کے عرصہ کے اندر اسلام میں آ گئے، تو یہ ممالک بچ جائیں گے ورنہ فنا کئے جائیں گے پہاڑ اڑیں گے اور سمندر اچھل پڑے گا۔ (ص۳)۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: دنیا سے مراد سارا یورپ ہے جو ہندوستان سے بلکہ ایشیاء سے مغرب کی جانب ہے۔ اس لئے یہ الہام ایسا ہے کہ دنیا ساری کو اس سے دل چسپی ہے کیونکہ یورپ کی صنعت وحرفت سے ایشیا ایسا دبا ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مجال دم زدن نہیں رکھتا۔ اس لئے اس کے منہ سے ہر وقت نکلتا ہے:

اک زمانہ ہے ستم دیدہ فلک کے ہاتھ سے
یہ ہنڈولا بھی کبھی زیر و زبر ہو جائے گا

اس الہام کو ہوئے چار سال تو ہو گئے باقی رہے ۱۶ سال، سو اللہ کو علم ہے کہ یورپ جدید نبی کو مان کر بچ رہتا ہے یا انکار کر کے تباہ ہو جاتا ہے۔ خدا ہمارے ملک کو محفوظ رکھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۵ ص ۴)

پنجابی مثلث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل پنجاب میں قادیان ہی کا تذکرہ ہر ایک انسان کے زبان زد ہے مسلمان قوم اس وقت قادیان کے بارے میں تین قسموں یا مثلث کے تین ضلعوں میں منقسم ہے۔

ایک مرزائی جو کھلم کھلا مرزا غلام احمد قادیانی کو مسیح موعود اور مجدد وغیرہ مانتے ہیں۔

دوسرے مخالفین مرزا، احرار وغیرہ جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مع اتباع مرزا کے کافر قرار دیتے ہیں۔

تیسرا گروہ یا اشخاص وہ ہیں جو کفر میں تو اختلاف نہیں کرتے مگر احرار کی سخت مخالفت کرتے ہیں اور اس سخت توہین کرتے ہیں۔ اس گروہ کے سرکردہ سید حبیب شاہ صاحب مالک اخبار روزنامہ سیاست ہیں۔ لاہور میں جو احرار کے حق میں مرزائیوں سے زیادہ بدگو ہیں۔

دیکھیں مسلمانوں کا یہ مثلث کب تک قائم رہتا ہے

اللھم اھدنا لما تحبّ و ترضی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۳۵ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۵ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیطان مر چکا تھا مگر

ابھی تک رحمانی فوجوں کے ساتھ لڑ رہا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیان میں احمدیہ جماعت پر وہ مصیبت نازل ہے کہ دشمن کو بھی رحم آتا ہے۔ کہاں دارالامان تھا جس کی بابت کہا جاتا تھا:

چہ گوئی با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

خدا جانے مولوی سعد اللہ لودھانوی مرحوم کو کشف ہوا یا الہام سے انہیں قادیان کا آئندہ حال معلوم ہوا تھا کہ وہ اس کے جواب میں کہہ گئے:

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

جو لوگ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے خطبے اور اڈیٹر الفضل کے لیڈر مضامین پڑھتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ آج قادیان میں اور اس کے بعد ساری احمدیہ زمین میں جو کچھ (بقول خلیفہ قادیان) ہو رہا ہے وہ مولوی سعد اللہ مرحوم کے شعر کی عملی تفصیل ہے۔

آہ! آج (بقول قادیانی پریس) احمدیہ جماعت کی حالت زار اس شعر کی مصداق ہے:

سودا نہ نکل گھر سے کہ ہیں ڈھونڈتے تجھے
لڑکے پھرے ہیں پتھروں سے دامن بھرے ہوئے

اس لئے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نہایت قابلیت سے اپنی جماعت کو تسلی دیتا ہوا اپنے باپ کی طرح زمین آسمان کے قلابے ملاتا ہے۔ ۲۴ جون ۱۹۳۵ء کے الفضل میں جو خطبہ خلیفہ کا درج ہوا ہے اس میں احمدیوں اور احراریوں کے مقابلے کو رحمانی اور شیطانی جنگ کہہ کر آخر رحمانی (اپنی) فتح کا یقین دلایا ہے۔ خلیفہ کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا د رکھو یہ آخری جنگ ہے جو شیطان اور رحمان کی فوجوں میں ہو رہی ہے اس وقت شیطان مارا جائے گا یا خدا کے فرشتے (احمدی؟) مارے جائیں گے سچائی غالب آئے گی یا جھوٹ غالب آئے گا۔ پس میں کہتا ہوں کہ اگر تم سچائی کے دلدادہ ہو، اور اسے دنیا میں قائم کرنے کے لئے کھڑے ہو جاؤ تو تم اپنے دلوں میں حلف اٹھاؤ کہ چاہے تم پھانسی پر لٹکا دیئے جاؤ تم سچائی کو نہیں چھوڑو گے۔ (الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۵ء ص ۵)

ہم خلیفہ قادیان کی تقریر کی تحسین کرتے ہیں اور صاف کہتے ہیں کہ محصور فوج کو لڑانا قابل جرنیل ہی کا کام ہے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ کی اس مصیبت کے زمانہ میں ڈھارس بندھانا خلیفہ صاحب ہی کا کام ہے۔ مگر ہم تو بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کے قدردانوں میں سے ہیں، ان چھٹ بھیوں کی باتیں ان کے مقابلے میں ہمیں نہیں جچتیں خاص کر جہاں چھوٹے میاں اور بڑے میاں کے بیان میں اختلاف ہو ہم چھوٹے میاں کی طرف دیکھیں؟ ناممکن ہے۔

اختلاف یہ ہے کہ عرصہ ہوا بڑے میاں مرزا غلام احمد صاحب متوفی کہہ گئے ہیں کہ میرے آنے سے شیطان مارا گیا۔ مجھ سے پہلے وہ بھاگا پھرتا رہا لیکن میرے وقت میں میں وہ قتل ہو گیا۔ مرزا صاحب قادیانی کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

شیطان نے آدم کو مارنے کا منصوبہ کیا تھا اور اس کا استیصال چاہا تھا پھر شیطان نے خدا تعالی سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی الي وقت المعلوم بہ سبب اس مہلت کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا اس کے قتل کا ایک ہی وقت مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود (مرزا) کے ہاتھ سے قتل ہو۔

(ملفوظات احمدیہ۔ ج ۲ ص ۳۱۷)

ناظرین! اگر بڑے مرزا کے زمانہ میں قتل ہو چکا تو اب وہ کہاں سے زندہ ہو کر فوج تیار کر کے رحمانی فوج کے سامنے دندناتا ہوا آ گیا ہے۔ کیا کوئی متنفس مرنے کے بعد زندہ ہو کر دنیا میں آ سکتا ہے؟ نہیں بڑے میاں (مرزا غلام احمد قادیانی) کہہ گئے ہیں انّهم لا یرجعون

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کا احراریوں کو شیطانی فوج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورشیطان کوان کا قائد (سپہ سالار) کہنا محض ادعا ہے جیسا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے انتقال کے بعد ریل کے جاری رہنے پر کسی شاعر نے کہا تھا:

مرا دجال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۳۵ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۳۶ ص ۶)

کیا مسیح موعود و حضرت مہدی آ چکے؟

مولوی ابوسعید عبدالعزیز جالندھری دارالحدیث لودیانہ سے لکھتے ہیں:

یہ مسئلہ ایک معرکۃ الآراء زمانہ موجودہ میں سمجھا جاتا ہے کیونکہ گروہ مرزائی تو مرزا غلام احمد کو مسیح خیال بلکہ یقین کرتے ہیں، دوسری جماعت حقہ محمدیہ مرزا صاحب موصوف کو مسیح نہیں کہتے کیونکہ قرآن مجید اور احادیث نبویہ بھی آنے والے مسیح کو بار بار بالتصریح پیش کررہے ہیں جو اوصاف مسیح کے مذکور ہیں وہ ممدوح کے اندر قطعاً نہیں اور سب اوصاف سے قطع نظر کر کے ایک وصف کو ملاحظہ کیجئے۔ مسلم شریف میں ہے:

لید عو ن الی الما ل فلا یقبلہ ا حد

حضرت مسیح لوگوں کو مال دیں گے کوئی اس کو قبول نہ کرے گا۔ اس قدر برکتیں ہو جاویں گی کہ ہر ایک غنی بن جاوے گا۔ صاحب نصاب، زکوۃ لے کر منادی کریں گے کوئی زکوۃ نہیں لے گا۔ یہ نہ سمجھ لینا کہ خود رئیس و جاگیردار ہوگا۔ نہیں سب کا حال ایک جیسا ہوگا۔ کیا آج یہ وصف ہے۔ بقول مرزائیہ مسیح موعود ہوئے اور شیر پنجاب کی دھمکی میں کوچ کر گئے۔ افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ اس کا برعکس ثابت ہے وہ یہ کہ لوگ بھوکے پیاسے خاص کر مسلمانوں کی حالت تو جب سے مرزا غلام احمد قادیانی ہوئے ابتر سے ابتر ہوگئی۔ مزدوری ملتی نہیں۔ کئی لوگ فاقہ میں موصوف کو گالیاں دیتے ہیں بہت سے لوگ عیسائی ہو جاتے ہیں۔ کوئی آریہ، کوئی سناتنی ہو جاتا ہے۔ کیا ایسے مسیح کی پیش گوئی حدیث میں آئی ہے۔

میں یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ کوئی مرزائی بھی قادیانی ہو، یا لاہوری،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان باتوں سے انکار نہیں کرسکتا۔ بلکہ کوئی بھی ادنی سے ادنی عقل رکھنے والے کو گنجائش نہیں ہوسکتی کہ موصوف کو مسیح کہے۔ کیونکہ خود مرزا غلام احمد صاحب مسیحیت سے انکار کر رہے ہیں۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۹ پر فرماتے ہیں:

میں مسیح نہیں، مثیل مسیح ہوں۔

لفظ مثیل مضاف ہے لفظ مسیح کی طرف۔ جیسا کہ غلام زید میں غلام مضاف ہے زید کی طرف۔ جس کا معنی ہے زید کا غلام۔ لہذا نتیجہ بین ہے، کہ مضاف و مضاف الیہ دونوں ایک نہیں ہوسکتے۔ زید اور غلام مثال مذکورہ میں ایک نہیں، اسی طرح مثیل اور مسیح ایک نہیں۔ اگر اس سے زیادہ وثوق چاہتے ہو، تو پڑھیئے کتاب مذکور صفحہ ۲۰۰ پر موصوف مرزا صاحب قادیانی بڑے کھلے الفاظ میں فرماتے ہیں کہ

ممکن ہے بلکہ بالکل ممکن ہے کہ وہ مسیح جو شان وشوکت و جاہ وجلال کے ساتھ مطابق حدیث نبویہ کے آجاوے کیونکہ یہ عاجز غربت و ناتوانی و فقیری لباس میں آیا ہے۔

اب تو امید ہے کہ دونوں فریقین کی تسلی و تشفی ہوگئی ہوگی۔ اب تو سمجھ گئے ہو کہ مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ میرے منکر کو کافر نہ کہا جاوے کیونکہ کافر تو اس کو کہہ سکتے ہیں جو حضرت مسیح کا منکر ہو اور میں مسیح نہیں۔

اگر کچھ کسر باقی ہے تو میں خدا کے فضل و کرم سے پوری کر کے چھوڑوں گا۔ ملاحظہ ہو براہین احمدیہ جلد ۴۔ موصوف مرزا صاحب فرماتے ہیں:

حضرت عیسی جب دوبارہ دنیا میں نازل ہوں گے تو اسلام کو چاروں کونوں تک پہنچا دیں گے بلکہ و الله متم نورہ کا اشارہ ہی حضرت عیسی کی طرف ہے۔

آپ کو معلوم ہے یہ کس کتاب میں لکھا ہے۔ یہی وہ کتاب ہے جس پر مہر ثبت شدہ ہے، جس کے اندر کوئی غلطی نہیں جو کچھ اس کے اندر مذکور ہے خدا کے فرمان سے ہے۔

اب میں بطور خیر خواہی نصیحت کرتا ہوں کہ دنیا کے مال کی پرواہ نہ کرو۔ اللہ والے بن جاؤ۔ لنا علم و للجهّال مال کے مطابق اللہ کو راضی کرلو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کچھ کرو خوف خدا کیا حشر کو دو گے جواب
کام کس آئے گی یہ دولت کمائی آپ کی

اب رہا مہدی ہونا موصوف کا، اس پر بھی ایک حدیث مختصر الفاظ میں پیش کرتا ہوں مہدی کی وصف ابوداؤد جلد ۲ کی حدیث موجود ہے۔ حدیث

ملئت الارض عدلاً کما ملئت جوراً۔

(امام کے وقت تمام زمین عدل سے بھر جائے گی جیسا کہ پہلے ظلم واستبداد سے بھری ہوگی)۔

اب غور فرمایئے کہ اس کے مطابق مہدی آچکے ہیں جب کہ ظلم ترقی پر ہے۔ ہر طرف مظلوم رو رہے ہیں۔ خاص کر احرار اسلام کی جماعت و جماعت مرزائیہ دونوں آواز بلند کر رہے ہیں۔ ہر ایک کہتا ہے کہ ہم پر دوسرا گروہ ظلم کر رہا ہے۔ امید ہے کہ موجودہ زمانہ میں جو ظلم بین طور پر کھلم کھلا ہوتا ہے اس سے مرزائی فریقین انکار نہیں کریں گے۔ نتیجہ بین ہے کہ جس کی پیش گوئی حضور ﷺ نے فرمائی ہے وہ ابھی نہیں آیا کیونکہ اس کے والد کا نام عبداللہ والدہ کا نام آمنہ بی بی۔ پیدائش بستی قرعہ ملک یمن میں ہوگی۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے اندر کوئی بھی وصف موجود نہیں۔ البتہ وہ وصف جو انجیل متی کے باب ۷ کی آیت ۱۵ میں پیش گوئی کی ہے کہ

جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو جو تمہارے پاس بھیڑوں کے بھیس میں آئیں گے مگر باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے ہیں ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے۔

یہ پیش گوئی بالکل صاف الفاظ میں ظاہر کر رہی ہے کہ یسوع کے لباس میں ملبوس ہونے والے اپنے آپ کو مسیح کہلا کر دنیا جمع کرنے والے بیشک موجود ہیں خدا کے لئے زندگی کو غنیمت سمجھو آج ہی مرزائیت سے تائب ہو کر سچے رہبر ہادی کامل کی شفاعت چاہنے والوں میں اپنا نام کرلو ورنہ قیامت کو کوئی حامی نہیں ہوگا:

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۳۵ء مطابق ۲ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۶ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پنجاب کے دو تاریخی مقدمات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ بیس سال سے زیادہ ہوا ہوگا کہ آریوں کے اخبار ست دھرم پرچارک جالندھر میں لالہ منشی رام (سوامی شردھانند) کے قلم سے ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں اخبار عام لاہور کے اڈیٹر (پنڈت گوپی ناتھ) کو گنگا جمنی پنڈت لکھا تھا۔

پنڈت صاحب موصوف نے تعزیرات ہند کی دفعہ ۵۰۰ کے ماتحت توہین عزت کا استغاثہ کیا۔ آریوں کی طرف سے پنڈت جی کے برخلاف ایسے ثبوت پیش ہوئے کہ مجسٹریٹ نے مستغیث کے حق میں ان الفاظ سے زیادہ وزن دار الفاظ لکھے جو ملزم کے قلم سے نکلے تھے۔ کیونکہ آریوں نے یہاں تک ثبوت دیا تھا کہ پنڈت جی نے گائے کا گوشت بھی نوش فرمایا ہے۔ آریوں نے اس فیصلے کو اپنی تاریخی فتح جان کر بصورت ٹریکٹ ہزار ہا کی تعداد میں شائع کیا تھا۔

دوسرا مقدمہ قادیانی کیس ہے جو سرکار نے مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب پر دائر کیا تھا۔ جس کا فیصلہ اخباروں میں بڑی دھوم دھام سے شائع ہوتا رہا ہے۔

اس مقدمہ میں بھی بہت سے مخفی راز آشکارا ہوئے ہیں۔ اگر پنڈت جی کے گائے کا گوشت کھانے کا راز منکشف ہوا، تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے شراب منگانے کا ثبوت ہوا۔

اسی طرح دوسرے امور مخفیہ منصہّ ظہور پر آ گئے۔ قادیانی خلیفہ (جناب مرزا محمود احمد) کہتا ہے کہ یہ مقدمہ حکومت نے ہمارے مفید مطلب جان کر نہیں چلایا بلکہ ہمارے مفاد کے خلاف چلایا۔ مگر قادیانی خلیفہ کے مریدوں میں سے ایسے گواہ بھی گذرے تھے جنہوں نے بڑے جوش سے کہا تھا کہ اگر میں جلسے میں ہوتا تو عطاء اللہ شاہ کی تقریر سن کر مر جاتا یا مار دیتا۔ اس قسم کی شہادتوں سے مقدمہ کو قوت دینا مقصود تھا پھر یہ کیونکر مانا جائے کہ قادیانیوں نے مقدمہ کی پیروی نہیں کی۔

پس یہ مقدمہ امت مرزا کے حق میں اسی طرح مفید مطلب ثابت ہوا جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح لالہ منشی رام والا مقدمہ پنڈت گوپی ناتھ کے لئے مفید ہوا تھا:

خدا شرے برانگیزد کہ درآں خیر ما باشد

اس لئے پنجاب کے یہ دونوں تاریخی مقدمے یادرکھنے کے قابل ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۳۵ء ص ۱۶)

قادیانی، کفایت اللہ دہلوی، جماعت احمدیہ لاہور

مثلث مساوی الاضلاع

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح میں ایک چیلنج بنام مولانا کفائت اللہ دہلوی دیکھا گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نسبت علماء اسلام عموماً دعوی کرتے ہیں کہ انہوں نے نبوت کا دعوی کیا اور منکرین مسلمانوں کو کافر کہا، ہم (لاہوی مرزائی) آپ (مولانا کفائت اللہ) کو صدر جمعیت علماء کی حیثیت سے منتخب کر کے چیلنج دیتے ہیں کہ ہمارے امیر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے ساتھ اس خصوص میں مباحثہ کرلیں۔

اس کے جواب میں جماعت المسلمین لاہور کی طرف سے جواب نکلا کہ وہ اس چیلنج کو قبول کرتے ہیں۔

اس کے جواب میں لاہوری مرزائیوں نے لکھا کہ ہم تو ۸ کروڑ مسلمانوں کی قائم مقامی کی مدعی جماعت کے صدر کو مخاطب کرتے ہیں، تاکہ اس مناظرہ سے سب مسلمانوں کے ساتھ فیصلہ ہوسکے۔

اس کے بعد اخبار پیغام صلح لاہور میں ایک مضمون نکلا جس میں ذکر ہے کہ بابو عبدالحق صاحب احمدی مولانا کفائت اللہ کے پاس گئے اور ان سے سوالات کئے جن کے جوابات مولانا نے جو دیئے وہ (بقول ان کے) سب کے سب عدم واقفیت از کتب مرزا قادیانی پر مبنی ہیں۔ اور مولانا کفائت اللہ صاحب نے جماعت احمدیہ کی خدمات کی تعریف کی اور مبحث کے متعلق اپنی عدم واقفیت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

ہم (ثناء اللہ) تو مرزائیوں کی بلکہ خود ان کے بڑے میاں مرزا صاحب متوفی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی روایات کی بابت بہت پرانی رائے رکھتے ہیں کہ یہ جماعت مع اپنے پیشوا کے سب کے سب جابر جعفی کی پارٹی ہیں.....

ہم ان مدعیان تحقیق و تدقیق سے سوال کرتے ہیں کہ کیا یہ آپ کا انصاف اور طریقہ تحقیق ہے کہ کسی عالم کو یہ جان کر کہ وہ آپ کے لٹریچر سے پورا واقف نہیں، مخاطب کر کے اسے چیلنج دینا اور واقفوں کی طرف رخ نہ کرنا۔ پھر اس کا نام تحقیق حق اور تبلیغ دین رکھنا ابلہ فریبی نہیں تو اور کیا ہے؟ بحالیکہ آپ جانتے ہیں کہ امرتسر وغیرہ بلاد پنجاب میں آپ کے سوالوں کے جواب دینے کے لئے بفضلہٖ تعالیٰ کئی افراد موجود ہیں جن میں سے ایک کا دعویٰ ہے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کوئی پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

بس اگر آپ کو ان دونوں مسئلوں کی تحقیق کا شوق ہے جس کیلئے مولانا کفائت اللہ کو آپ نے چیلنج دیا ہے تو آپ ادھر کا رخ کیجئے۔ ہم آپ کا چیلنج قبول کر کے دونوں مسئلوں پر بحث کرنے کو تیار ہیں۔

اگر یہ خیال ہو کہ مولانا کفائت اللہ کو ہم نے جمیعت العلماء کی صدارت کی وجہ سے چیلنج دیا تھا، اور آپ اس کے صدر نہیں ہیں، لہذا ہم آپ (ثناءاللہ) سے بحث نہیں کریں گے۔ تو جواب سنو!

میں جمیعت العلماء کا صدر نہیں مگر تمہارے بانی سلسلہ کا مدمقابل ہوں۔ جس کو وہ ہمیشہ مخاطب کرتے رہے۔ یہاں تک کہ آخر کار آپ نے آخری فیصلے کا جو اعلان کیا وہ خاص میری ذات سے متعلق تھا۔ کیونکہ آپ نے میری موت کو تمام مباحث میں فیصلہ کن قرار دیا تھا۔ غور کریں میری یہ حیثیت ضائع نہیں ہوئی۔ اب بھی بحال ہے بلکہ بڑی قوت سے بحال ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اس بحث کے بعد دوسری بحث آخری فیصلے پر ہوگی۔

یعنی دو مسئلے آپ کی طرف سے زیر بحث ہوں گے اور ایک میری طرف سے۔ رہا منصفوں کا تقرر۔ سو یہ امر بالکل آسان ہے۔ مجھے وہی صورت منظور ہوگی جو آپ کے بانی سلسلہ (مرزا صاحب قادیانی) نے آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ امید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے آپ کو اس سے اعراض نہ ہوگا۔ آپ کے پوچھنے پر وہ حوالہ بتایا جائیگا۔ سر دست اتنا نوٹ کر لیجئے کہ منصفوں کی صورت وہی ہوگی جو بڑے مرزا صاحب نے آریوں کے سامنے پیش کی تھی۔ (شائد مولانا کا اشارہ مرزا غلام احمد کی اس تحریر کی طرف تھا۔

مناسب ہے کہ سوامی (دیانند) صاحب کوئی مقام اور ثالث بالخیر اور انعقاد جلسہ کی تجویز کر کے بذریعہ کسی مشہور اخبار کے مشتہر کر دیں۔ لیکن اس جلسہ میں شرط یہ ہے کہ جلسہ بحاضری چند منصفان صاحب لیاقت اعلی کہ تین ان میں سے ممبران برہم سماج اور تین صاحب مسیحی مذہب ہوں گے قرار پا ویگا۔ اول تقریر کرنے کا حق ہمارا ہوگا کیونکہ ہم معترض ہیں۔ پھر پنڈت صاحب برعائت شرائط جو چاہیں جواب دیں گے۔ پھر ان کا جواب الجواب ہماری طرف سے گذارش ہوگا اور بحث ختم ہو جائیگی۔ (نقل از کھلا خط بصورت اعلان سوامی دیانند صاحب کے نام۔ ص ۷۰ مکتوبات احمدیہ جلد دوم۔ طبع قادیان یعقوب علی تراب)۔ جس کو بحیثیت اتباع مرزا تسلیم کرنا آپ کا فرض ہے۔ کیونکہ آپ کا سارا تانہ بانہ مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کیلئے ہے۔ اگر اب آپ نے میرے ساتھ مباحثہ کرنا منظور نہ کیا بلکہ اور کسی کو مخاطب کیا تو میں ایک آہ سرد بھر کر کہوں گا:

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
اے کشتہ ستم تیری غیرت کو کیا ہوا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۳۵ء مطابق ۹ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۷۔ ص ۵۔۶)

مرزائی سوال جماعت اہل حدیث پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

جماعت مرزائیہ کلکتہ سے ایک دو ورقہ اشتہار آیا ہے جس میں علماء اہل حدیث سے (بزعم خود) ایک بڑا بھاری وزنی سوال کر کے اس کا جواب طلب کیا ہے۔ سوال کا خلاصہ یہ ہے:

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ مومن آل فرعون نے فرعونیوں کو مخاطب کر کے کہا تھا کہ حضرت یوسف تمہارے پاس آئے جب وہ فوت ہو گئے تو تم نے کہا بس اب خدا کوئی رسول نہ بھیجے گا تاہم ان کے بعد رسول آتے رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔تم اہل حدیث بھی کہتے ہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا۔
ایسا عقیدہ رکھنے والے مسرف اور شکی ہوتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک گمراہ ہیں اس سے معلوم ہوا کہ کسی نبی کے بعد یہ عقیدہ گھڑ لینا کہ آئندہ کوئی نبی نہ ہوگا گمراہی ہے۔ (ص ۱، اشتہار مذکور)

سارے اشتہار کی جان بس اتنا ہی مضمون ہے۔ احمدی ممبرو! پہلے ہمارا عقیدہ سن لو جو قرآن و حدیث کی روشنی میں یوں ہے۔ قرآن میں ارشاد ہے

ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین (محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن رسول اللہ اور خاتم النبیین ہیں)۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء کا لقب دیا ہے اس کی تفسیر آنحضرت ﷺ نے اپنے اس ارشاد کے ساتھ فرمائی ہے: لا نبی بعدی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

بتاؤ! ایسا کہنا والے گمراہ یا مہتدی۔ اگر گمراہ ہے تو اپنے گھر کی خبر لو کیونکہ یہ قول تمہارے پیشوا کا ہے جس کی نبوت پر تم بحث کرتے ہو اعتبار نہ ہو تو اس کی کتاب حمامۃ البشری عربی کا صفحہ ۲۰ دیکھو۔ اور اگر ایسا کہنے والا ان لوگوں کی طرح گمراہ نہیں ہے جنہوں نے حضرت یوسف کے بعد کہا تھا کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا پھر اہل حدیث ایسا کہنے سے کیوں ان لوگوں جیسے ہو گئے۔ ایک ہی بات کے قائل کو مومن کہنا اور اسی کے قائل کو گمراہ کہنا: کہو جی کون دھرم ہے۔

سنو! اصل بات یہ ہے کہ حضرت یوسفؑ کے بعد ایسا کہنے والوں کا قول فرمان خداوندی کی سند کے بغیر تھا اور ہمارا عقیدہ خدا کے ارشاد کے ماتحت ہے علاوہ اس کے ان لوگوں کا قول ان یبعث اللہ من بعدہ رسولًا بری نیت سے تھا ہمارا عقیدہ بھلی نیت سے ہے وہ حضرت یوسفؑ کی نبوت کے منکر تھے اس لئے انہوں نے ان کے انتقال کے بعد جو آئندہ کے لئے رسول آنے کا انکار کیا تو اس نیت سے کیا تھا کہ: یوسف کے مرنے سے بلا ٹلی اب یہ بلا پھر پیدا نہ ہوگی۔

مگر ہم اور مرزا غلام احمد صاحب مذکورہ قول میں اس نیت سے انکاری نہیں بلکہ ہمارا انکار تعلیم خدا و رسول پر مبنی ہے۔ پس دونوں میں فرق ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطیفہ: ۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جن دنوں مرزا غلام احمد صاحب اور ڈپٹی عبد اللہ آتھم کا مباحثہ تھا، ایک شخص محمد سعید طرابلسی مرزا صاحب کو ملنے آیا۔ مرزائیوں نے اس پر بڑا فخر کیا کہ دور دراز سے علماء عرب ہمارے حضرت مرزا صاحب سے ملاقات کو آتے ہیں۔ کسی طرح اس کو میری بھی خبر مل گئی، تو وہ مجھے بھی ملنے آیا۔ باتوں باتوں میں کہنے لگا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں، میں نے ایک عربی قصیدہ لکھا ہے اس پر انہوں نے مجھے دوسو روپئہ انعام دیا۔ میں (ثناء اللہ) نے کہا ذرا سناؤ تو سہی۔ اس نے سنایا تو اس میں ایک شعر مرزا صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے یوں کہا تھا:

(ترجمہ): تو (مرزا) وہ شخص ہے جس کی بابت رسول اللہ ﷺ نے خبر دی تھی ۔کیا اچھا وعدہ تھا جو سچا ثابت ہوا۔

یہ سن کر میں نے کہا: کیا تم نے اس کو مسیح موعود کہا؟

اس (محمد سعید طرابلسی) نے کہا: نہیں۔

میں (ثناء اللہ) نے کہا:

پھر تو کیوں کہتا ہے کہ تو وہی ہے جس کا رسول نے وعدہ دیا ہے۔

اس نے جواب دیا:

کیا حضور ﷺ نے دجال کا وعدہ نہیں دیا.. میں نے تعریف موعود بہ کی نہیں کی موعود بہ (دجال) برا ہے۔ وعدہ رسول پورا ہوا۔

تب میں (ثناء اللہ) نے کہا

انت مثل المتنبی یمدح مرة یھجو اخری

یہ قصہ بیان کر کے مشتہرین کلکتہ سے پوچھتا ہوں کہ تم مرزائی جب یہ شعر سنتے ہو گے اور اس شعر سے .. سمجھتے ہو گے وہ تمہارے نزدیک ایمان ہو گا، جب کہ اس سے قائل کی جو مراد ہے وہ تمہارے نزدیک .... حالانکہ کلام ایک ہی ہے

ٹھیک اسی طرح حضرت یوسف ... کی بات کہنے والے بدنیت ہیں اور رسول اللہ ﷺ کے حق میں کہنے والے سچے ہیں کیونکہ خدا کے حکم سے کہتے ہیں..

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود جہاد بالسیف کرے گا

اخبار الفضل قادیان ۴ جولائی ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں راقم مضمون (اڈیٹر الفضل) نے کمال یہ کیا ہے کہ حدیث کی رو سے لکھا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کرے گی۔ اس دعوی پر ایک روایت کو دلیل پیش کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ایک اور حدیث میں آتا ہے

عصا بتا ن من امتی ا حزر هما الله من النار عصا بة تغزوا الهند و عصا بة تكون مع عيسى بن مر يم

یعنی میری امت کے دو گروہ ایسے ہیں جنہیں اللہ تعالی آگ سے بچائے گا۔ ایک گروہ وہ ہوگا جو ہندوستان میں جہاد کرے گا اور ایک گروہ وہ ہوگا جو عیسی بن مریم کے ساتھ ہوگا۔ اس حدیث کے ماتحت امت محمدیہ کا پہلا گروہ تو وہ ہے جس نے حضرت سید احمد صاحب بریلوی کے ساتھ ہو کر جہاد کیا۔ آپ اپنی صدی کے مجدد اور نہایت راست باز انسان تھے۔ جب آپ نے دیکھا کہ پنجاب کے مسلمانوں پر سکھ ظلم کر رہے ہیں جس کی وجہ احکام دینی کی بجا آوری کے سوا اور کوئی نہ تھی، تو اس وقت آپ نے مظلوم مسلمانوں کو سکھوں کے مظالم سے نجات دلانے کے لئے اپنا وطن چھوڑ دیا ایک چھوٹے سے گروہ کے ساتھ سکھوں پر حملے کا ارادہ کر لیا.. یہ وہی بہادر جاں نثاروں کا گروہ ہے جس کی طرف آنحضرت ﷺ اپنی حدیث کے پہلے حصہ میں اشارہ فرمایا ہے مگر اس کے ساتھ ہی رسول کریم نے یہ بھی فرمایا کہ ایک دوسرے گروہ کو بھی اللہ تعالی نار جہنم سے بچائے گا اور وہ مسیح موعود کے ساتھی ہیں۔ یہ مقابلہ صاف بتلاتا ہے کہ مسیح موعود کی جماعت جہاد بالسیف نہیں کرے گی کیونکہ یہی ایک بات ہے جو ان دونوں گروہوں میں مابہ الامتیاز ہے۔ یعنی ایک تو جہاد بالسیف کرنے والے ہیں، اور ایک مسیح کے ساتھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر دونوں غازی ہوتے تو رسول اللہ ﷺ اس طرح فرق بیان نہ فرماتے کہ ایک ...الخ (الفضل مذکور)

قادیانی مضمون نگار کا سید احمد شہید اور ان کے ساتھیوں کی مجاہدانہ زندگی کا اعتراف ہمارے لئے باعث مسرت ہے الفضل ما شھدت بہ الاعداء۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے ساتھیوں کو جہاد بالسیف کی اعلیٰ خدمت سے سبک دوش کرنے کی کوشش کرنا آیت قرآنیہ کی تصدیق ہے

فلمّا کتب علیھم القتال تو لّوا (جب جہاد کا وقت آیا تو منہ پھیر گئے)

جو تن آسانیاں چاہیں اور آبرو بھی
وہ قوم آج ڈوبے گی گر کل نہ ڈوبی

سنئیے! اول تو اس حدیث کا پتہ نشان نہیں بتایا کہ کس کتاب کی ہے، کیسی ہے؟ لیکن ہم اس تکلیف میں آپ کو ڈالنا نہیں چاہتے بلکہ سیدھی راہ پر آپ کو لے جاتے ہیں۔ پس سنئیے!

اس میں شک نہیں کہ مسیح موعود، دجال کے لئے آئیں گے اس زمانہ کے مسلمانوں کا جو کام صحیح حدیث (سنن ابوداؤد) میں آیا ہے، یہ ہے

الجهاد فی سبیل الله ماض منذ بعثنی الله الی ان یقاتل آخر امتی الدجال (مندرجہ منتقی باب الجہاد فرض الکفایہ)

(یعنی فرمایا جہاد اللہ کے راستہ میں جاری ہے جب سے خدا نے مجھے نبی کر کے بھیجا ہے یہاں تک کہ میری امت کا آخری حصہ دجال کے ساتھ لڑائی کرے گا)

اگر تم پوچھنا چاہتے ہو کہ یہ کون لوگ ہوں گے، تو سنو:

ثم تغزون الروم فیفتحها الله ثم تغزون الدجال (مسلم)

(یعنی حضرت ﷺ نے فرمایا تم رومیوں سے غزا (جہاد) کرو گے خدا اس کو فتح کرے گا پھر تم دجال کے ساتھ جہاد کرو گے)

یہ حدیث صحیح مسلم کی ہے۔ اس میں جو ..الخ (اخبار اہل حدیث کے زیر نظر شمارے کا یہ ورق پھٹا ہوا ہے۔ اس لئے مضمون نامکمل ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۳۵ء مطابق ۲۳ ربیع الثانی ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۹ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان کے زلزلے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بڑے ہوشیار اور زمانہ شناس تھے۔ آپ کی امت بھی اسی قدر ہوشیار ہے۔ کوئی موقع نہیں چوکتے۔ جوں ہی دنیا میں کوئی حادثہ ہوا، انہوں نے سر اٹھایا اور فوراً اعلان کر دیا کہ ہمارا دعوی ثابت۔ چاول سفید ہوں یا سرخ زمین بہر حال گول۔

۴۔ اپریل ۱۹۰۵ء سے ۳۱ مئی ۱۹۳۵ء تک ہندوستان میں تین سخت زلزلے آئے۔ ان تینوں زلزلوں کو مرزا غلام احمد قادیانی اور امت مرزا نے اپنے صدق پر دلیل بتایا۔

پہلے زلزلہ (اپریل ۱۹۰۵ء) کے وقت مرزا غلام احمد صاحب خود زندہ تھے۔ انہوں نے اسی روز (۴۔ اپریل) ہی کو ایک طویل اشتہار دیا جس میں بجوائے، تو جان نہ جان میں تیرا مہمان، کھینچ تان کر اپنے الہاموں سے زلزلہ کی پیش گوئی ثابت کی جس کا جواب اسی زمانہ میں اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۴۔ اپریل میں دیا گیا تھا، جو ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں مکرر نقل ہو چکا ہے۔

اس کے بعد ۱۵ جنوری ۱۹۳۴ء کو صوبہ بہار میں زلزلہ آیا، تو قادیان سے صداقت مرزا کی آواز اٹھی کہ ہمارے بڑے حضرت کے کہنے کے مطابق یہ زلزلہ آیا ہے۔ اس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۹ فروری ۱۹۳۴ء اور ۲ مارچ ۱۹۳۴ء میں دیا گیا اور بذریعہ اشتہار بھی شائع کیا گیا۔

اس کا خلاصہ یہ تھا کہ جس زلزلہ کی پیش گوئی کو زلزلہ بہار پر لگایا جاتا ہے، اس کی بابت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے صاف لکھا ہوا ہے کہ میری زندگی میں پوری ہوگی۔ (ملاحظہ ہو ضمیمہ جلد ۵ براہین احمدیہ ص ۹۷)۔

اب جب کہ کوئٹہ میں زلزلہ شدیدہ آیا تو قادیان میں گھی کے چراغ جلے۔ قادیانی پریس اور قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے جی کھول کر اس سے اپنی سچائی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت دیا۔ اس لئے ہم نے اہل حدیث مورخہ ۲۱ جون ۱۹۳۵ء میں سوال کیا تھا:

اس قسم کے حادثات کو مدعی سے دو وجہ سے تعلق ہو سکتا ہے:

۱۔ ایک یہ کہ اس کے انکار کی وجہ سے ہوئے ہوں

۲۔ دوم اس وجہ سے کہ اس کی پیش گوئی کے مطابق ہوئے ہوں۔

یہ زلزلے کس قسم سے ہیں۔ قسم اول سے یا قسم دوم سے؟

ہمارے اس سوال جواب صاف لفظوں میں تو قادیان سے آیا نہیں، اس لئے ہم خود ہی بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس قسم کے حادثات کو کس وجہ سے اپنی صداقت کی دلیل بتایا کرتے ہیں۔ موصوف کی نظم متعلق زلزلہ میں سے ابتدائی اشعار یہ ہیں:

پھر چلے آتے ہیں یارو زلزلہ آنے کے دن
زلزلہ کیا اس جہان سے کوچ کر جانے کے دن
تم تو ہو آرام میں ہم اپنا قصہ کیا کہیں
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے سخت گھبرانے کے دن
کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

(حقیقۃ الوحی صفحہ اخیر)

اشعار مرقومہ کے چھٹے مصرعہ میں صاف مذکور ہے کہ زلزلے اور دیگر عذابات مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کرنے کی وجہ سے لوگوں پر آتے ہیں اور آتے رہیں گے چنانچہ قادیان کے نامی شاعر (گویا استاد داغ) مولوی غلام رسول آف راجیکی اپنی ایک نظم مشابہ نثر میں کہتے ہیں

یہ دیکھ کر نشان نصرت یہ دیکھ کر بھی نشان عظمت
نہ سوچیں پھر بھی یہ عقل والے تو صدق کیا بے نشان رہیگا
جو پہلے نبیوں کے وقت آئے ہوئے ہیں ظاہر عذاب
رہینگے جاری یہ حملے جب تک یہ کج جہاں بد عناں رہے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ قادیان ہے نبی کی بستی یہ تخت گاہ رسول حق ہے
خدائے قادر ہے یہ وعدہ یہ بلدہ دارالاماں رہے گا
خدا کی قہری تجلیوں کے ظہور کا یہ وقتِ عبرت
کہیں زلازل کہیں حوادث کا دور دورہ عیاں رہے گا

(الفضل قادیان ۱۱ جولائی ۱۹۳۵ء ص ۵)

ان اشعار میں بھی وہی اظہار ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کی مذکورہ عبارت سے عیاں ہے کہ زلزلے اور عذاب مرزا صاحب کی تکذیب اور انکار کی سزا ہے۔ پس اب یہ عذابات اور زلزلے وغیرہ اس آیت کے ماتحت ہوئے جس کے الفاظ یہ ہیں:

انزل جنودا لّم تروھا و عذّب الذین کفروا و ذلك جزاء الکافرین (التوبہ:۲۶) (یعنی خدا نے آسمانی فوج بھیجی جس کو تم لوگوں نے نہ دیکھا اور کافروں کو عذاب کیا۔ یہی سزا کافروں کی ہے)۔

نتیجہ۔ اگر یہ ارشاد مرزا غلام احمد حق ہے اور اس کے متعلق تائیدی نظم بھی صحیح ہے تو نتیجہ بھی لاریب صحیح ہے کہ

اڈیٹر اہل حدیث (فاتح قادیان) معاپنے سٹاف اور مع ممبران و کارکنان احرار خدا کے نزدیک مستوجب سزا نہیں ورنہ زلزلہ سے نہ بچتے (اعاذنا اللہ)

احمدی ممبرو! کیا کہتے ہو؟ چونکہ یہ نتیجہ بالکل صحیح اور قابل قبول ہے اس لئے اخبار الفضل کے ہشیار اڈیٹر نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف پہلو بدل کر یوں لکھا کہ:

ہم یہ نہیں کہتے کہ محض حوادث کا آنا مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت ہے بلکہ ہم جو کچھ کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی پیش گوئی کے ماتحت ان کا غیر معمولی طور آنا اور مسلسل آنا آپ کی صداقت اور خدا تعالی کے زور آور حملوں کا ثبوت ہے۔ (الفضل قادیان ۶ جولائی ۱۹۳۵ء)

پس یہ مضمون ہماری پیش کردہ دو صورتوں میں سے ...صورت میں داخل ہوا یعنی زلزلہ .... حضرت مرزا صاحب قادیان ..... وقوع ہوا۔ پس اب مطلع صاف ہے.. پیش گوئی دیکھنا چاہتے ہیں جو تینوں زلزلوں (کانگڑہ بہار اور کوئٹہ) کی بابت مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کی تھی ۔ کانگڑہ (پنجاب) میں ۴۔ اپریل 1905ء کو زلزلہ عظیم آیا۔ اس سے پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۷ فروری 1905ء کو ایک اشتہار دیا جس کی روح رواں یہ عبارت ہے

عفت الدّیار محلھا و مقامھا یعنی یہ ملک عذاب الہی سے مٹ جانے کو ہے نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی امن کی جگہ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی ۔ (اشتہار الوصیت)

جب کانگڑہ میں زلزلہ آیا تو مرزا غلام احمد صاحب نے حسب عادت جھٹ پہلو بدل کر اس اشتہار کو زلزلہ کانگڑہ پر لگا دیا۔۔ حالانکہ زلزلہ کانگڑہ اس اشتہار کی تاریخ سے صرف ایک ماہ بعد آیا تھا اگر عالم الغیب کی طرف سے مخلوق خدا کو تنبیہ کرنی ہوتی تو بہت آسان تھا کہ طاعون کی بجائے زلزلہ کہہ دیتا مگر ایسا نہیں ہوا کیونکہ یہ لفظ الہام میں نہیں ہاں بعد حدوث زلزلہ نکتہ بعد الوقوع کے ماتحت بات بنائی گئی ہے مفصل اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۳۴ء میں ملاحظہ ہو۔

زلزلہ بہار

ملک میں طاعون کی روانی دیکھ کر پہلے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا رخ طاعون کی طرف رہتا تھا زلزلہ کانگڑہ کے بعد آپ کا رخ زلزلوں کی طرف ہو گیا آپ نے ایک قیامت خیز زلزلہ کی خبر دی جس کو بعد انتقال مرزا صاحب ان کے مریدین زلزلہ بہار پر لگاتے ہیں ۔مگر قربان جائیں خدائے قدوس کے جس نے فرما دیا ہے کہ انکار کرنے والوں کے ہاتھ پاؤں گواہ گزریں گے۔ٹھیک اسی طرح ہم مرزا غلام احمد صاحب کے دست ہائے مبارکہ کو پیش کر کے ان کے دعاوی کو غلط ثابت کرتے ہیں۔ باانصاف ناظرین مرزا غلام احمد قادیانی کی ہدایت غور سے سنیں:

آپ ذرہ کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے بار بار وحی الہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ ج ۵ ص ۹۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کون نہیں جانتا کہ مرزا غلام احمد صاحب کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا اور زلزلہ بہار جنوری ۱۹۳۴ء میں آیا۔

ناظرین غور کریں ۲۶ سال کا فاصلہ کوئی معمولی بات نہیں۔ اتنے فاصلے کو قطع کر کے زلزلہ بہار کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں لے جانا مشکل بلکہ محال تو بے شک ہے، مگر ان لوگوں کے لئے سب کچھ آسان ہے جو دمشق سے مراد قادیان مان جاتے ہیں۔ جس کی بابت یہ شعر موزوں ہے

لطف پر لطف ہے املاء میں میرے یار کے یار
ہائے حطی سے گدح لکھتا ہے ھوز سے ھمار

زلزلہ کوئٹہ:

۳۱ مئی ۱۹۳۵ء کو یہ زلزلہ آیا۔ امت مرزا نے اس کو بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کا نشان بنایا ہے چنانچہ الفضل میں مرزا صاحب قادیانی متوفی کے الفاظ نقل کئے گئے ہیں:

زلزلہ کا نشان خدا تعالی ۵ دفعہ لگائے گا اور چونکہ یہ الہام زلزلہ کانگڑہ کے بعد ہوا، اس لئے یہ یقینی بات ہے کہ ابھی تین اور ہیبت ناک زلزلے آنے والے ہیں۔ پھر آپ نے فرمایا کہ یہ پانچ زلزلے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد آئیں گے۔ اگر کانگڑہ کے زلزلہ کو شامل کر لیا جائے، تب بھی دو زلزلے باقی رہتے ہیں۔ ہر دفعہ کا زلزلہ پہلے کی نسبت زیادہ نقصان دہ اور دہشت ناک ہوتا ہے۔ (الفضل قادیان ۱۰ جون ۱۹۳۵ء ص ۴)

اس حوالے میں جن پانچ زلزلوں کا ذکر ہے ... پہلے چار زلزلے ہلکے اور خفیف ہوں گے اور دنیا ان کو معمولی دیکھے گی اور پھر پانچواں زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا کہ لوگوں کو سودائی اور دیوانہ کر دے گا، یہاں تک کہ وہ تمنا کریں گے کہ وہ اس دن سے پہلے مر جاتے۔

اب یاد رہے کہ اس وحی الہی کے بعد اس وقت تک جو ۲۲ جولائی ۱۹۰۶ء ہے اس ملک میں تین زلزلے آچکے ہیں۔ یعنی ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰ مئی ۱۹۰۶ء اور ۲۱ جولائی ۱۹۰۶ء۔ مگر غالبًا خدا کے نزدیک یہ زلزلوں میں داخل نہیں ہیں کیونکہ بہت خفیف ہیں۔ شاید چار زلزلے پہلے ایسے ہوں گے جیسا کہ ۴؍ اپریل ۱۹۰۵ء کا زلزلہ تھا اور پانچواں قیامت کا نمونہ ہوگا۔ و اللہ اعلم۔ (حقیقۃ الوحی ص ۹۳ حاشیہ)

اس عبارت کی تشریح خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اسی کتاب کے صفحہ ۱۰۰ پر یوں کی ہے:

پہلے یہ وحی ہوئی تھی کہ وہ زلزلہ جو نمونہ قیامت ہوگا بہت جلد آنے والا ہے اور اس کے لئے یہ نشان دیا گیا تھا کہ پیر منظور محمد لدھانوی کی بیوی محمدی بیگم کو لڑکا پیدا ہوگا اور وہ لڑکا اس زلزلہ کے ظہور کے لئے ایک نشان ہوگا۔ اس لئے اس کا نام بشیر الدولہ ہوگا کیونکہ وہ ہمارے ترقی سلسلہ کے لئے بشارت دے گا اسی طرح اس کا نام عالم کباب ہوگا، کیونکہ اگر لوگ توبہ نہیں کریں گے تو بڑی بڑی آفتیں دنیا میں آئیں گی۔ ایسا ہی اس کا نام کلمۃ اللہ اور کلمۃ العزیز ہوگا، کیونکہ وہ خدا کا کلمہ ہوگا جو وقت پر ظاہر ہوگا۔ اور اس کے لئے اور نام بھی ہوں گے۔ مگر بعد اس کے میں نے دعا کی کہ اس زلزلہ نمونہ قیامت میں کچھ تاخیر ڈال دی جائے۔ اس دعا کا اللہ نے اس وحی میں خود ذکر فرمایا اور جواب بھی دیا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے

ربّ اخّر وقت ھذا۔ اخّرہ اللہ الی وقتٍ مسمی۔

یعنی خدا نے دعا قبول کر کے اس زلزلہ کو کسی اور وقت پر ڈال دیا ہے اور یہ وحی الٰہی قریباً چار ماہ سے اخبار بدر اور الحکم میں چھپ کر شائع ہو چکی ہے اور چونکہ ..... پیر منظور محمد کے گھر میں ۱۷ جولائی ۱۹۰۶ء کو بروز سہ شنبہ لڑکی پیدا ہوئی اور یہ دعا کی قبولیت کا ایک نشان ہے اور نیز وحی الٰہی کی سچائی کا ایک نشان ہے جو لڑکی پیدا ہونے سے قریباً چار ماہ پہلے شائع ہو چکی تھی مگر یہ ضرور ہوگا کہ کم درجہ کے زلزلہ آتے رہیں گے اور ضرور ہے کہ زمین نمونہ قیامت زلزلہ سے رکی رہے جب تک وہ موعود لڑکا پیدا ہو۔ یاد رہے کہ یہ خدا تعالیٰ کی بڑی رحمت کی نشانی ہے کہ لڑکی پیدا کر کے آئندہ بلا یعنی زلزلہ نمونہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کی نسبت تسلی دے دی کہ اس میں بموجب وعدہ اخرہ اللہ الی وقت مسمی ابھی تاخیر ہے اور اگر ابھی لڑکا پیدا ہو جاتا تو ہر ایک زلزلہ اور ہر ایک آفت کے وقت سخت غم اور اندیشہ دامن گیر ہوتا کہ شاید وہ وقت آ گیا اور تاخیر کا کچھ اعتبار نہ ہوتا اور اب تو تاخیر ایک شرط کے ساتھ مشروط ہو کر معین ہو گئی۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۰۰۔۱۰۱ حاشیہ)

پس اب تو خود مرزا غلام احمد صاحب ہی کے کلام سے ثابت ہو گیا کہ زلزلہ نمونہ قیامت ایسی شرط سے مشروط ہے جس کا تحقق اب ناممکن الوقوع ہے کیونکہ پیر منظور محمد اور اس کی بیوی (محمدی بیگم) دونوں اس جہان سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرح چل دیئے ہیں پس بحکم اذا فات الشرط فات المشروط سب کارخانہ ہی درہم برہم ہو گیا:

آں قدح بشکست و آں ساقی نماند

نہ منظور محمد کے گھر میں عالم کباب لڑکا پیدا ہوا، نہ زلزلہ نمونہ قیامت نشان صداقت مرزا قادیانی واقع ہوا۔اسی کو کہتے ہیں:

نہ نو من تیل ہو نہ رادھا ناچے

احمدی دوستو! شرط کے بغیر مشروط کو ثابت رکھ کر کیوں بے وضو نماز پڑھتے ہو:

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانہ میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اگست ۱۹۳۵ء مطابق یکم جمادی الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۰ ص ۳۔۵)

نئے نبی کا نیا الہام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی امت میں آج کل کئی ایک نبی ہیں۔ایک دو تو قادیان ہی میں ہیں۔بعض ادھر ادھر بھی نور پھیلا رہے ہیں۔ان سب سے سرکردہ نبی مولوی فضل خان ساکن چنگا بنگیال (پنجاب) ہیں۔جو اپنے الہامات شائع کر کے پبلک کو فائدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچاتے رہتے ہیں چنانچہ جدید الہام ان کا جو قلمی آیا ہے اس میں حسب سنت مرزا چند اشخاص کی موت (چھ سال کے اندر) کی خبر دی ہے:

ا۔ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان

۲ مرزا مبارک احمد ولد خلیفہ قادیان موصوف

۳۔ چودھری فتح محمد سیال قادیان

۴۔ عبداللہ خان ولد میاں محمد علی خان آف مالیر کوٹلہ

۵۔ مولوی صدر الدین آف لاہور

۶۔ ڈاکٹر مرزا یعقوب لاہور

۷۔ چودھری منظور الٰہی لاہور

۸۔ مستری غلام محمد (ملہم) لاہور

۹۔ ڈاکٹر سر اقبال لاہور

ان کے علاوہ بھی چند لوگ نا قابل ذکر ہیں

یہ خط یکم جولائی ۱۹۳۵ء کا ہے اس میں یہ بھی لکھا ہے کہ:

تاریخ معین بتانا منع ہے۔،

تاکہ غلطی نہ ہو جائے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۸ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ نمبر ۳۲ جلد ۴۱ ص ۵)

ختم نبوت اور قادیانی امت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک ٹریکٹ مرتبہ محمد علی اجمیروی (پنجابی) ہماری نظر سے گذرا جسکی سرخی ہے،

عقیدہ ختم نبوت، احمدیہ جماعت کا جز و ایمان ہے۔

اس ٹریکٹ میں اس طرح دھوکہ دیا جس طرح عیسائی لوگ بائیبل سے توحید کی آیات نکال کر کے کہا کرتے ہیں کہ ہم بھی موحد ہیں۔ یہاں تک کہ پادری فنڈر لکھتا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشرک حیوان ہے۔،

مگر توحید کی تشریح ان کے نزدیک اور ہے اور مسلمانوں کے نزدیک اور۔
اسی طرح خاتم النبیین کی تشریح مسلمانوں کے نزدیک یہ ہے

لا نبیّ بعدی آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

مگر قادیانی اصطلاح اس کے خلاف ہے۔وہ ختم نبوت کے معنی یہ کرتے ہیں:

اللہ جل شانہ نے آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا ہے یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں بخشی اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۷) (ٹریکٹ مذکور۔ص ۳)

یہ عبارت ملک کی عام زبان اردو میں ہے۔اس کا مضمون صاف ہے کہ امت مرزائیہ بلکہ خود مرزا غلام احمد بھی آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین ان معنی میں نہیں مانتے جن معنی میں سب مسلمان مانتے ہیں، بلکہ ان کا عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نبی گر خاتم ہیں۔ چنانچہ ان کے عقیدہ کا ایک شعر ان کا مافی الضمیر جاننے کو کافی ہے:

جو آئے ابتدا میں رونق غار حرا ہو کر
گئے واپس نبی گر اور ختم الانبیاء ہو کر

(الفضل قادیان ۲۶ مارچ ۱۹۳۵ء)

پس خاتم النبیین ان دو معنی کے لحاظ سے بالکل مسئلہ توحید کی مانند ہے جس کے قائل عیسائی اور مسلمان دونوں ہیں، مگر تشریح دونوں کی اس قدر الگ ہے کہ ایک دوسرے کو توحید کا منکر قرار دیتا ہے۔قرآن شریف خود عیسائیوں کے دعوی توحید کو بے اعتبار جان کر ان کے عقیدہ کے لحاظ سے فرماتا ہے

فقد کفر الذین قالوا ان اللہ ثالث ثلاثۃ (پ ۶۔ع ۱۴)

اسی طرح مسلمان بھی قادیانی تشریح کو بے اعتبار جان کر کہتے ہیں اور ٹھیک کہتے ہیں

لقد کفر الذین قالوا ان محمداً خاتم النبیین بمعنی جاعل النبیین۔ تشابهت قلوبهم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۸ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ نمبر ۳۲ جلد ۴۱ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر جماعت لاہور وخلیفہ قادیان سے ایک سوال

(ایک احمدی کے قلم سے)

حضرت مرزا صاحب (قادیانی) نے اپنے آپ کو خاتم الخلفاء اور محمدی سلسلہ کا چودھواں خلیفہ پیش کیا ہے، اور بقول مرزا صاحب قادیانی، حضرت عیسیٰ موسوی سلسلہ کے چودھویں خلیفہ اور خاتم الخلفاء سلسلہ موسویہ ہیں، جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ بھی اس کی تائید فرماتے ہیں کہ میرے اور عیسیٰؑ کے درمیان کوئی نبی نہیں۔

پس عرض ہے کہ جن مسلمانوں نے حضرت مرزا صاحب قادیانی کو مانا ہے امام آخر الزمان سمجھ کر مانا ہے، جس کا اسلام میں آخری عہدہ سمجھا ہے، تو اب سوال یہ ہے کہ جیسے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حدیث کے ماتحت صدی کے سر پر ہو کر اپنی صداقت فرماتے ہیں اب جو صدی ختم ہو کر پندرھویں صدی شروع ہوگی تو کوئی امام آئے گا یا نہیں۔

اگر کوئی آ گیا، تو حضرت مرزا صاحب قادیانی آخری نہ رہے، اور مسلمان آخری کو ہی ماننے کے قائل ہیں۔ اگر کوئی نہیں آئے گا تو حدیث ہر صدی کے سر پر مجدد آنے کی غلط ہو کر الزام قائم ہوگا۔

اگر کہو کہ مرزا غلام احمد صاحب کے تابع ہو کر صدی کے سر پر آئے گا، تو نبی کریم بند کرتے ہیں اور مرزا صاحب قادیانی اس کی تائید کرتے ہیں جیسا کہ اوپر عرض کر چکا ہوں۔ اگر آپ اسلام سے یا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے کچھ بھی تعلق رکھتے ہیں، تو میں انہی کا واسطہ دے کر آپ سے ملتمس ہوں کہ مجھے ضرور جواب دے کر مشکور فرماوین اگر خود جواب نہ دیں تو آپ کی سند سے کوئی آپ کا نمائندہ ہی جواب دے دے۔

راقم: خاکسار علی محمد منجن والا احمدی ومحمدی مسلمان وممبر انجمن اہل اسلام متصل مسلم ہائی سکول لاہور)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۸ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ نمبر ۳۲ جلد ۴۱ ص ٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سوال کا جواب

(الہامات مرزا قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری)

مفتی صاحب ریاست مانگرول۔ کاٹھیاواڑ لکھتے ہیں:

یوں تو مرزا صاحب آنجہانی کی کوئی کتاب خالی نہیں جس میں بڑے شد و مد کے ساتھ رسالت و نبوت بلکہ تشریعی نبوت کا دعویٰ نہ کیا ہو لیکن حسب ذیل جب الہامات قابل غور ہیں۔ کوئی شخص مرزا صاحب کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

۱۔ قل یاایّها النّاس انّی رسول الله الیکم جمیعاً

(اے مرزا کہہ دے کہ لوگو میں تم سب کی طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں)

(البشریٰ۔ ج ۲ ص ۵٦۔ اشتہار معیار الاخیار)

۲۔ یس انك لمن المر سلین علی صراط مستقیم

(اے سردار، مرزا، تو مرسل ہے، رسولوں میں سے ہے، سیدھی راہ پر)

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۰۷ مصنفہ مرزا صاحب)

۳۔ انا ار سلنا الیکم رسو لًا شا هداً علیکم کما ار سلنا الی فرعو ن رسو لًا (ہم، خدا، نے تمہاری طرف رسول بھیجا ہے جیسا فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا)۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۱)

۴۔ و ماارسلناك الّا ر حمة للعا لمین

(ہم، خدا، نے تجھے، مرزا، کو رحمۃ للعالمین بنا کر بھیجا ہے) (حقیقۃ الوحی۔ ص ۸۲)

۵۔ سبحا ن الذی اسری بعبده لیلاً (پاک ہے خدا جس نے اپنے بندے، مرزا، کو رات کی سیر، معراج، کرائی)۔ (ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۸۱)

٦۔ هو الذی ار سل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

ومبشراً بر سول یا تی من بعدی اسمه ا حمد

یہ سب قرآن شریف کی آیات ہیں جو سردار دو جہاں محمد رسول اللہ ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان میں نازل ہوئیں۔مرزا صاحب کا دعوی ہے کہ یہ آیات میری شان میں مجھ پر وحی کی گئی ہیں۔اس کے علاوہ جو آیات رسول اللہ ﷺ کی شان میں اور جو دوسرے انبیاء کرام کی شان میں ہیں وہ سب اللہ تعالی نے دوبارہ مرزا صاحب کی شان میں نازل کی ہیں صراحۃً رسول اللہ اور دیگر انبیاء کی برابری کا دعوی ہے خدا نے جن خطابات جلیلہ مخصوصہ سے اپنے حبیب پاک محمد ﷺ کو مخاطب فرمایا انہی خطابات سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مخاطب فرمایا ہے گویا اللہ تعالی کے نزدیک محمد رسول اللہ ﷺ اور مرزا صاحب قادیانی برابر ہیں۔آخر صاف ہی کہہ دیا

منم محمد واحمد کہ مجتبی باشد (درثمین)

پھر اللہ تعالی مرزا غلام احمد صاحب کو کہتا ہے

لو لا ك لما خلقت ا لا فلا ك

(اے مرزا اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمانوں کو پیدا نہ کرتا)۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۹۹)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلمات پر غور فرمائیے۔مطلب صاف ہے کہ اگر مرزا صاحب قادیانی نہ ہوتے تو آسمان بھی نہ ہوتے، اور محمد رسول اللہ ﷺ بھی نہ ہوتے معاذ اللہ۔رسول اللہ ﷺ کی اتنی توہین اور اپنی اتنی بڑائی۔انجام کار صاف ہی کہہ دیا کہ میں محمد ﷺ سے افضل ہوں۔

له خسف القمر المنير و انّ لی
غسفا القمران المشرقان اتنكروا

(اعجاز احمدی۔ص ۷۱)۔(یعنی محمد رسول اللہ ﷺ کے لئے ایک چاند گرہن ہوا تو کیا ہوا میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا گرہن ہوا)۔

رسول اللہ ﷺ کی توہین، اپنی بڑائی، معجزہ شق القمر کا انکار۔حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے معجزات تین ہزار ہیں اور میرے بڑے بڑے نشانات تین لاکھ ہیں۔استغفر اللہ

۷۔سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔(دافع البلاء ص ۱۱)

۸۔ہمارا دعوی ہے کہ ہم نبی و رسول ہیں۔

۹۔خدا تعالی نے میری تعلیم میری بیعت اور میری وحی کو مدار نجات ٹھہرایا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اربعین نمبر ۴ص ۶)

۱۰۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا (حقیقۃ الوحی)

۱۱۔ ایک ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۶۳)

۱۲، جو مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا وہ کافر ہے (ملخصاً حقیقۃ الوحی۔ص ۱۷۹)

۱۳۔ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۸ پر اپنی امت کو حکم ہوتا کہ تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔

(نیز فتاوی احمدیہ ص ۸۳)

ایضاً۔ یہی نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود ہی رسول تھے بلکہ آپ کے والد صاحب بھی رسول اللہ تھے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وحی میں خدا تعالی، مرزا صاحب قادیانی کو کہتا ہے

انی معك یا ابن رسول الله میں تیرے ساتھ ہوں اے رسول کے بیٹے۔

(ریویو آف ریلیجنز قادیان۔ دسمبر ۱۹۰۵ء)

معاذ اللہ۔ سردار دو جہان محمد رسول اللہ ﷺ کے والد تو رسول نہ تھے، مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے والد بھی رسول تھے۔

درثمین وحقیقۃ الوحی میں آدم سے لے کر خاتم النبیین محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء کے نام اور صفات اپنے لئے مخصوص کئے ہیں۔

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اپنی وحی پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ تمام پیغمبروں کی وحی کا۔

نیز مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وحی خطا سے ایسی ہی پاک ہے جیسا کہ قرآن۔ درثمین میں فرماتے ہیں:

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم
انبیاء اگرچہ بودہ اند بسے
من بعرفان نہ کمترم ز کسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح سے مرزا صاحب تمام شان میں بڑھ کر ہیں (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۴۸)

خدا تعالیٰ نے اپنے اختیارات مرزا غلام احمد صاحب کے حوالے کر دیئے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کی وحی میں خدا فرماتا ہے

انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون ۔(اے مرزا تیری شان یہ ہے کہ جب کسی چیز کو تو کہے کہ ہوجا، تو وہ ہو جاتی ہے)۔(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)۔

نیز نصرۃ الحق میں اس کی تصریح ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے خدا نے بیعت بھی کی۔ خدا کے پیر بھی بنے۔(دافع البلاء)

خدا نے مرزا غلام احمد صاحب کو تو حیدی ،تفریدی، القاب سے بھی ملقب کیا ہے۔ علاوہ ازیں مرزا صاحب قادیانی ،اولوالعزم رسولوں اصحابوں اماموں حتی کہ حضرت علیؓ امام حسینؓ سے بھی افضل تھے۔ فرماتے ہیں

کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است در گریبانم
اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجا است تا بہ نہد پا بہ منبرم

ما شاء اللہ آپ باوجود ان دعاوی کے شیریں زبان بھی بہت تھے۔ شیخ سعداللہ صاحب لدھانوی کی نسبت لکھتے ہیں:

ذلیل، فاسق، شیطان، ملعون، سفیہوں کا نطفہ، بدگو، خبیث، مفسد، منحوس اے ابن بغا۔ وغیرہ

مشتے نمونہ از خروارے ۔ یہ گوہر فشانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے پیروؤں کو مبارک ہو۔

قرآن شریف کا کثیر حصہ جس میں جہاد کا ذکر ہے وہ مرزا صاحب قادیانی کی وحی سے منسوخ ہوگیا۔ دیکھو اربعین وغیرہ۔

اول تو دعاوی بالا ہی جھوٹ ہیں، اس کے علاوہ بھی مرزا صاحب قادیانی نے بہت جھوٹ بولا ہے۔

کہیں لکھ دیا کہ اگر قرآن مجید نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔

کہیں کہا کہ قرآن میں انا انزلناہ قریباً من القادیان لکھا ہوا ہے۔

ازالہ اوہام صفحہ ۷۶ میں مکہ مدینہ قادیان تین شہروں کا نام قرآن میں اعزاز کے ساتھ لکھا ہوا ہے۔ (براہین احمدیہ۔ص ۵۵۸)

میرے وقت میں خدا نے حج کو جانا بند کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۹۸)۔

ایسے شخص اور اس کے پیرؤوں کے مرتد اور گمراہ ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ جو مسئلہ ختم نبوت کو باطل ٹھہرا کر اپنی نبوت کا مدعی ہو، اور دوسروں کے واسطے نبوت رسالت کا دروازہ کھولتا ہو، اپنے نہ ماننے والے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر کہتا ہو، باوجود اسکے مولوی محمد علی صاحب لاہوری مرزا غلام احمد کو مسیح موعود مانتے ہوئے کس معصومانہ انداز میں لکھتے ہیں کہ:

> ہم مرزا صاحب کو مجدد اور ظلی بروزی نبی مانتے ہیں مستقل نبی نہیں مانتے۔ آپ کے ماننے یا نہ ماننے کا سوال نہیں مدعی کے دعاوی اور مدعی کو مع دعاوی ماننے کا سوال ہے اس کا آپ اعلان کر چکے ہیں۔
>
> (اخبار پیغام صلح لاہور ج ا نمبر ۲۵)

نیز پیغام صلح جلد اول نمبر ۴۳، ۱۶ ماہ اکتوبر ۱۹۱۳ء میں پیغامیوں کا اعلان ہے، خدا کو شاہد کر کے لکھا ہے کہ:

> ہمارا ایمان ہے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اللہ تعالی کے سچے رسول تھے۔

پھر کیسے کہا جاتا ہے کہ ہم کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے۔ اگر واقعی نہیں کہتے تو پھر کلمہ گو کو کافر کہنے والے کو کافر اور اقوال بالا کے قائل کو مفتری اور کذاب کیوں نہیں کہتے۔ یا کم از کم یہی اعلان کر دیا جائے کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کی کتابوں کے ان صفحوں کو نہیں مانتے جن میں اقوال بالا اور سبّ وشتم درج ہے اور ان کی اشاعت بند کر دیں۔ مگر وہ یہ نہیں کر سکتے جب کہ مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہیں تو ان کے ایک ایک حرف کو سچا جانتے اور مانتے ہیں۔ مذہب سے ناواقف مسلمانوں اور مغرب زدہ مسلمانوں کو تقیہ (منافقت کر کے) دھوکہ دیتے ہیں۔ اور ان ہی کے روپئہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کی تصانیف کی اشاعت کرتے ہیں جن میں مندرجہ بالا اقوال درج ہیں حتی کہ مترجم قرآن شریف کی شرح اور حاشیہ میں بھی حضرت مرزا غلام احمد کی اشاعت ہورہی ہے۔ مجددیت کی بجائے احمدیت (مرزائیت) پھیلائی جارہی ہے۔ لہذا مسلمان خصوصاً علماء وزعماء محمدیان ہوشیار ہوجائیں کہ مرزائی تمام فرقے قادیانی ہوں یالاہوری کمالی ہوں یا ظہیری، سب اسلام اور محمد رسول اللہ ﷺ کے نام مبارک کو مٹا کر احمدیت اور غلام احمد کو پھیلانا چاہتے ہیں۔

یہ فرقے اسلام اور مسلمانوں کے لئے سخت خطرناک ہیں۔ یہ لوگ مرزا غلام احمد کو سرور کائنات محمد مصطفیٰ ﷺ سے کسی طرح کم نہیں سمجھتے (مولانا! معاف فرمایئے، کم کیا اونچا سمجھنے کے مکلّف ہیں اس الہام کے کیا معنی ہیں۔ تیرا، مرزا کا، تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا۔ حقیقۃ الوحی۔ ص ۸۹۔ ثناء اللہ امرتسری) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر جب کوئی اعتراض کیا جاتا ہے، تو یہ لوگ فوراً وہی اعتراض رسول اللہ ﷺ پر کردیتے ہیں۔

ہر ایک مسلمان کا فرض ہے کہ وہ احمدی (مرزائی) مذہب سے خود بچے اور مسلمانوں کو بچانے کی کوشش کرے۔ و اللہ اعلم و علمه اتم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۸ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ نمبر ۳۲ جلد ۴۱ ص ۶۔۸)

احراری اور قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پنجاب میں ایک جماعت اسلامیہ ہے جس کا نام احرار اسلام ہے۔ یہ جماعت عموماً ملکی اور مذہبی کاموں میں دخل دیا کرتی ہے اور بڑے حوصلے سے دخیل ہوتی ہے۔ تحریک کشمیر میں انہوں نے بڑا کام کیا تھا۔

چند دنوں سے ان کا رخ قادیانی قلعہ کی طرف ہے۔ جس کا اثر یہ ہے کہ قادیانی قلعہ کا افسر (میاں محمود احمد) اور قادیانی اخبارات احرار ہی کا نام ورد زبان رکھتے ہیں۔ ہائے احرار نے ستایا، ہائے احرار نے مارا۔

یہی احرار مسجد شہید گنج لاہور کی وجہ سے آج کل خواص و عام میں مورد عتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ۔ پبلک ان پر آوازے کستی ہے۔ ان کی تقریروں میں رخنہ انداز ہوتی ہے۔ منہ سے نا ملائم الفاظ نکالتی ہے، بلکہ ہاتھوں سے بھی نا شائستہ افعال کرتی ہے جو بحکم تلك الایّام نداولها بین النّاس ہمارے خیال میں بالکل معمولی بات ہے اور جس وجہ سے پبلک احرار پر خفا ہے وہ وجہ ہمارے نزدیک بھی معقول ہے۔ مگر قادیانی اخبارات اور مبلغین اس کو زیادہ اہمیت دے کر اپنی کرامت کا اظہار کر رہے ہیں ۔

یہ بات ذرہ قابل غور ہے ۔ ان کو تاریخ احمدیہ پر نظر کرنی چاہیے ۔ سب سے پہلے ٦ ستمبر ۱۸۹۴ء کی تاریخ یاد کریں کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی میعاد موت گذرنے پر جب وہ زندہ رہا، تو پبلک نے مرزا غلام احمد کے حق میں کیا کیا کہا۔ یاد نہ ہو تو اس زمانہ کے چند اشعار جو عام طور پر اشتہارات میں شائع ہوئے تھے۔ سن لیں

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے
غضب تھی تجھ پر ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ذلیل و خوار ندامت چھپا رہے تھے کہ تھا
تیرے مریدوں پہ محشر چھٹی ستمبر کی

ہم اس مخالفت اور بدگوئی کا نقشہ نہیں دکھا سکتے جن کا مظاہرہ ٦ ستمبر ۱۸۹۴ء کو کیا گیا ۔ یہ ہنگامہ ایک مقام پر نہ تھا، سارے ملک میں تھا۔ اغیار تو بازاروں میں اچھلتے کودتے پھرتے تھے اور مخلص احمدی حضرات (فدائیان مرزا قادیانی) سر چھپائے گوشہ نشین تھے ۔ ایسے دم بخود کہ کاٹو تو لہو نہیں۔ بلاؤ تو جواب نہیں دیتے

نہ چھیڑ اے نگہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھی ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

ہم انصاف سے کہتے ہیں کہ احرار کے خلاف اس وقت جو مظاہرہ ہے، اس مظاہرہ کا عشر عشیر (سواں حصہ) بھی نہیں جو مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف ستمبر ۱۸۹۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مین اپریل ۱۹۱۲ء میں ہو چکا ہے جب لدھیانہ مباحثہ میں فریق مرزائی کو شکست ہوئی اور انہوں نے سہ صد روپیہ بطور تاوان دیا۔ حالانکہ ان دونوں شکست خوردوں میں بڑا فرق ہے۔ احرار کوئی رسول نہیں، ملہم نہیں، مسیح نہیں، مہدی نہیں کہ ان کا دعوی موید من اللہ ہونے کا ہو۔ برخلاف اس کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ تیری فتح ہوگی۔ فریق مخالف جو انسان کو خدا بنا رہا ہے ۱۵ مہینوں کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ اس روز حق کی فتح ہوگی۔ لنگڑے چلیں گے اندھے دیکھیں گے۔ وغیرہ۔

اہل حق سے مراد مرزا غلام احمد کی ذات خاص تھی اور اہل باطل سے مراد ڈپٹی عبداللہ آتھم (عیسائی مناظر) اور اس کی پارٹی تھی۔ جو اس پیش گوئی کے خاتمہ پر بڑے مزے سے اچھلتی پھرتی تھی اور اشعار گاتی تھی جن میں سے ایک دو یہ ہیں:

پنجہ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

ہم امید رکھتے ہیں جس طرح پہلا پہلوان اپنی شکست سے دل برداشتہ نہیں ہوا تھا، اسی طرح احرار بہادر بھی دل گردہ مضبوط کر کے یہ شعر

گرتے ہیں شہسوار ہی میدان جنگ میں
وہ طفل کیا کرے گا جو گھٹنوں کے بل چلے

پڑھتے ہوئے میدان قادیان میں جا براجیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۸ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ نمبر ۳۲ جلد ۴۱ ص ۱۵)

مرزا قادیانی کا انتہائی درجہ اور قرآن سے تعلق

(از نامہ نگار)

مرزا غلام احمد قادیانی نے پیر مہر علی شاہ کے اس سوال کے جواب میں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں تمہاری وحی از قبیل اضغاث احلام اور حدیث النفس نہیں ہے،

نزول المسیح میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے، اس سے اختصاراً اقتباس ہدیہ ناظرین کرتا ہوں تا کہ واضح ہو جاوے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو قرآن کریم کے ساتھ کس قدر محبت عقیدت اور استفادہ کا تعلق تھا، اور کیا مرزا صاحب قادیانی نے جو درجہ پایا اور خدا کو پہچانا اور ہر برائی اور گناہ سے محفوظ رہے، یہ قرآنی رہبری اور اتباع نبوی ﷺ کی وجہ سے تھا، یا اس کلام کی برکت کا نتیجہ تھا جو مرزا صاحب قادیانی پر نازل ہوا؟

سنئے مرزا صاحب قادیانی نزول المسیح صفحہ ۸۷ پر یوں رقم طراز ہیں:

سو اسی طرح میرا حال ہے خدا کا کلام جو میرے پر نازل ہوا اور ہوتا ہے وہ میری والدہ ہے (نہ قرآن مجید) جس سے میں پیدا ہوا اس نے مجھے ایک وجود بخشا جو پہلے نہ تھا اور ایک روح عطا کی جو پہلے نہ تھی میں نے ایک بچے کی طرح اس کی گود میں پرورش پائی اور اس نے مجھے ہر ایک ٹھوکر سے سنبھالا اور ہر ایک گرنے کی جگہ سے بچالیا (نہ قرآن مجید نے) وہ کلام ایک شمع کی طرح میرے آگے آگے چلا یہاں تک کہ میں منزل مقصود تک پہنچ گیا۔ انتہی

تھوڑی سی کلام کے بعد (ص ۸۸ پر) لکھتے ہیں:

میں کیونکر اس سے انکار کروں اس نے (میرے الہام نے) تو مجھے خدا دکھلایا اور چشمہ شیریں کی طرح معارف کا پانی مجھے پلاتا رہا

پھر صفحہ ۹۹ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:

دل من برد و الفت خود داد
خود مرشد بوحی خود استاد

(میرا دل لے لیا اور اپنی محبت مجھے دی اور اپنی وحی سے خود میرا استاد ہو گیا)

اس شعر میں مرزا صاحب قادیانی صاف بتا دیا کہ بلا واسطہ غیرے خدا میرا استاد ہو گیا (غالباً ظلی نبوت کا دعویٰ ابتداء میں تھا) اور:

وحی او را عجب اثر دیدم
روئے آں مہر زاں قمر دیدم

(یعنی میں نے اس کی وحی کا عجب اثر دیکھا۔ اس سورج (خدا) کو میں نے اسی چاند (الہام) سے دیکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان عبارتوں سے بکمال وضاحت عیاں ہے کہ خدا کی معرفت قادیانی مرزا صاحب کو اپنے الہام سے ہوئی، نہ قرآن سے۔

اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب کا ہر بدی سے محفوظ رہنا اور مدراج علیا حاصل کرنے کا باعث صرف ان کا الہام ہے نہ قرآن مجید۔ قرآن اور سنت رسول اللہ ﷺ کی اتباع اور ان کے طفیل حصول نبوت کا ادعا صرف مسلمانوں کی تالیف کی وجہ سے تھا جو بعد از رفع ضرورت اصلیت آشکارا کردی۔

۲۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب کے مامور ہونے کے وقت قرآن شریف اپنے برہان اور فرقان ہونے کے درجہ سے گر چکا تھا، یا اپنی اسی سابقہ حالت نزول پر بحالہ ھدی للناس درجہ پر قائم تھا۔ اور مرزا صاحب قادیانی کی بعثت کے وقت نئے و تازہ کلام الٰہی کی ضرورت تھی، یا اس یقین کے حصول کے لئے جو انسانی ترقی اور گناہ سے بچنے اور قرب الٰہی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے قرآن حکیم ہی کافی تھا۔

سنیئے! اس کی تفصیل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، نزول المسیح کے صفحہ ۹۲ پر یوں تحریر فرماتے ہیں:

> یقین کا ذریعہ خدا کا کلام ہے جو یخرجھم من الظلمات الی النور کا مصداق ہے۔ سو چونکہ عہد نبوت پر تیرہ سو برس گزر گئے ہیں اور تم نے وہ زمانہ نہیں پایا جب کہ قرآن صدہا نشانوں اور چمکتے ہوئے انوار کے ساتھ اترتا تھا، اور وہ زمانہ پایا جس میں خدا کی کتاب، اس کے رسول اور اس کے دین پر ہزارہا اعتراض عیسائی اور دہریہ اور آریہ وغیرہ کر رہے ہیں، اور تمہارے پاس بغیر لکھے ہوئے چند ورقوں کے جن کی اعجازی قوت سے تمہیں خبر نہیں، اور کوئی ثبوت نہیں۔ اور جو معجزات پیش کرتے ہو وہ محض قصوں کے رنگ میں ہیں، تو اب بتلاؤ کہ تم کس راہ سے اپنے تئیں یقین کے بلند معیار تک پہنچا سکتے ہو، اور کس طریق سے دشمن کو بتلا سکتے ہو کہ تمہارے پاس خدا پر یقین لانے کے لئے اور گناہ سے بچنے کے لئے ایک ایسی چیز ہے جو دشمن کے پاس نہیں، تا وہ انصاف کر کے تمہارے مذہب کا طالب ہو جاوے۔ اس ... سے ایک عقل مند کو کیا فائدہ کہ ایک گوبر چھوڑ کر دوسری گوبر کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھاوے ۔سچائی کو ہرایک سعید دل لینے کو تیار ہے بشرطیکہ سچائی اپنے نور کو دکھلا وے۔جس اسلام کو آج یہ مخالف مولوی اوران کا گروہ غیر مذہب کے لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں وہ صرف پوست ہے، نہ مغز اور محض افسانہ ہے، نہ حقیقت۔ (نزول المسیح۔ص ۹۲)

عبارت بالا میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ ظاہر فرمایا ہے کہ گناہ سے بچنے اور خدا پر یقین کرنے اور مینار بلندی تک پہنچنے کا ذریعہ خدا کا کلام ہوتا ہے اور جب تک صدہا نشان اور چمکتے ہوئے انوار مشہودات کے درجہ پر قرآن حکیم کے ساتھ رہے، اس وقت تک قرآن کی رہبری مکمل رہی۔مگر جب سے وہ نشانات اور انوار درجہ شہود سے اوجھل ہوتے ہوئے منقولی رنگ اختیار کرتے گئے ،تو قرآن مجید کی رہبری کمزور ہوتی گئی۔

اب ایساوقت ہے کہ قرآن مجید مسلمانوں کے نزدیک بجز چند لکھے ہوئے ورقوں کے اور کسی درجہ کا نہیں رہا،اس کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہوگئی ،اور معجزات قصوں کے رنگ میں آگئے۔

تو اب مسلمان بتلائیں کہ کتاب اللہ پر ایسی حالت وارد ہو جانے کے بعد ان کے پاس کون سی چیز ایسی ہے جو دشمن کے پاس نہ ہو،تاکہ دشمن اسلام کا طالب ہو سکے اور عقلمند انسان ایسا نہیں کرسکتا کہ ایک گوبر کو چھوڑ کر دوسری گوبر کھائے۔
یعنی الہامی کتابیں مخالفین کے پاس بھی ہیں وہ کیونکر اپنی کتابیں چھوڑ کر قرآن شریف کی طرف متوجہ ہوسکتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے وجوہ بالا بیان کرتے ہوئے ثابت کر دیا کہ مسلمانوں کے پاس کچھ نہیں رہا۔صرف قرآن شریف تھا،مگر حالات نے اس کو اپنے اصلی درجہ پر نہیں رہنے دیا۔اوراب وہ صرف چند لکھے ہوئے ورقے ہیں اور بس۔اس سے ایسا یقین پیدا نہیں کیا جاسکتا جس سے خدا کی طرف وصول ممکن ہو یا جس سے گناہ چھوڑے جاسکیں۔

نیز غور کیجئے کہ مرزا غلام احمد صاحب کے دماغ میں دیگر مذاہب کی کتب اور قرآن شریف کی تشبیہہ کے لئے گوبر کے سوا کوئی اور چیز نہیں آسکی؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(میاں محمود خلیفہ قادیان نے لاہوری مرزائیوں کو روٹی کے اس ٹکڑے سے تشبیہ دی تھی جو گندی روڑی پر گرا ہو۔ اس تشبیہ کو لاہوری جماعت نے بہت برا سمجھا۔ کیا وہ اس گوبر والی تشبیہ کو بھی برا جانیں گے؟۔ ثناء اللہ)

قرآن مجید کے اصلی درجہ سے گر جانے کا ذکر مرزا غلام احمد صاحب دوسری جگہ یوں فرماتے ہیں:

قرآن شریف خدا کا کلام تو ہے بلکہ سب سے بڑا، مگر وہ تم سے بہت دور ہے تمہاری آنکھیں اس کو دیکھ نہیں سکتیں۔ اور اب وہ تمہارے ہاتھ میں ایسا ہے جیسا کہ تورات یہودیوں کے ہاتھ میں۔ اسی وجہ سے اگر تم انصاف کرو تو گواہی دے سکتے ہو کہ بباعث اس کے کہ اس پاک کلام کے یقینی انوار تمہاری آنکھوں سے پوشیدہ ہیں تم اس سے باطنی تقدس کا کچھ بھی فائدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ (نزول المسیح۔ ص۔ ۹۳)

صاف کہہ دیا کہ قرآن مجید کا اب وہی درجہ ہے جو قرآن کے نزول کے وقت تورات کا تھا۔ تورات ان حالات کی بنا پر جو اس پر وارد ہوئے ہدایت کرنے کے قابل نہیں رہی تھی۔ مرزا صاحب قادیانی کے عندیہ میں قرآن بھی اپنے انوار کے پوشیدہ ہو جانے سے اس قابل نہیں رہا کہ اس سے باطنی تقدس حاصل کیا جا سکے۔

۳۔ اب خدا کا پہنچنے کا ذریعہ اور تمام بیماریوں کا علاج مرزا غلام احمد صاحب اس کلام کو بتاتے ہیں جو تازہ بتازہ مرزا صاحب پر نازل ہوا۔ سنیئے:

اس لئے قبل اس کے جو تم مرو خدا کی لعنت تمہاری پردہ دری کرے گی یقین اپنے نوروں کے سمیت آیا کوئی آسمان تک نہیں پہنچا سکتا مگر وہی جو آسمان سے آتا ہے۔ اگر تم جانتے کہ خدا کا تازہ بتازہ اور یقینی اور قطعی کلام تمہاری بیماریوں کا علاج ہے تو تم اس سے انکار نہ کرتے جو عین صدی کے سر پر تمہارے لئے آیا۔ (نزول المسیح۔ ص ۹۴)

دوسری جگہ صفحہ ۹۵ پر مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

غرض تمام برکات اور یقین کی کنجی وہ کلام قطعی اور یقینی ہے جو خدائے تعالیٰ کی طرف سے بندہ پر نازل ہوتا ہے۔

نیز آپ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ کہ کیونکر یقین کی آنکھ سے خدا کو دیکھا جاوے، اس کا جواب کوئی مجھ سے سنے یا نہ سنے، مگر میں یہی کہوں گا کہ اس یقین حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے جب وہ آسمان سے اترتا ہے، تو نئے سرے سے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے۔

(نزول المسیح۔ص ۹۷)

کیا خوب ہی وضاحت فرما دی کہ تم نہیں جانتے کہ میرا الہام، جو اپنے نوروں کے سمیت آیا، خدا تک پہنچا سکتا ہے۔ اور برکات و یقین کا قفل میری الہام و کلام کی کنجی کے بغیر نہیں کھل سکتا۔ اور میں یہی کہوں گا کہ یقین کے حاصل کرنے کا ذریعہ خدا کا زندہ کلام ہے جو زندہ نشان اپنے اندر اور ساتھ رکھتا ہے۔ اور وہ وہی ہے جس کے گواہوں اور نشانوں کی فہرست نزول المسیح کے آخر میں نمبر شمار کے ساتھ آپ نے دی ہے۔ قرآن مجید کے معجزات صرف قصہ ہو گئے جو بقول مرزا صاحب ایسے قصے ہندوؤں کے پاس زیادہ ہیں اور قرآن حکیم کی اعجازی قوت مسلمانوں سے مخفی ہو گئی۔ اب قرآن مجید حسب تصریحات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نعوذ باللہ مردہ کتاب ہے۔ ہدایت کے قابل وہ زندہ کلام الٰہی ہے جس کے نشانات بھی زندہ ہیں اور مشہود ہیں اور مرزا صاحب قادیانی پر نازل ہوتا ہے۔

۴۔ مرزا غلام احمد صاحب کا الہام تورات انجیل سے کم نہیں، اور نہ قرآن مجید سے اس کا درجہ کم ہے۔ جو شخص اس کلام کو جو مرزا صاحب قادیانی پر نازل ہوا، اگر تورات انجیل اور قرآن حکیم سے درجہ میں کم سمجھے، تو وہ جھوٹا اور لعنتی ہے۔ چنانچہ نزول المسیح میں مرزا غلام احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں:

لیکن اگر کوئی کلام یقین کے مرتبہ سے کم تر ہو تو وہ شیطانی کلام ہے نہ ربانی۔ کیونکہ تم جانتے ہو کہ جب آفتاب طلوع کرتا ہے اور اپنی کرنیں زمین پر چھوڑتا ہے تو اس کی روشنی ایسی صاف دنیا پر پڑتی ہے کہ کسی دیکھنے والے کو اس کے نکلنے میں شک باقی نہیں رہتا اور نہ وہ کہہ سکتا ہے کہ کل کا سورج تو یقینی تھا مگر آج کا شکی ہے۔ (نزول المسیح۔ص ۱۰۸)۔

اس سے واضح ہے کہ جس طرح دونوں کی روشنی میں تفاضل نہیں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہر دن کی روشنی دینے والا ایک ہی سورج ہوتا ہے اسی طرح خدا بھی ایک ہے، اس کے الہام اور کلام بھی ایک درجہ پر ہوتے ہیں اور یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ہر ایک دن میں اسی دن کی روشنی کام آتی ہے نہ اس سے پہلے دن کی روشنی۔ اسی طرح وہی الہام اور کلام مفید ہوتا ہے جو اسی وقت کا ہو اور اس کے نشانات بھی زندہ ہوں اور وہ صرف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کلام ہے نہ قرآن مجید

آنچہ من بشنوم ز حکم خدا
بخدا پاک دانمش از خطا
ہمچوں قرآں منزہ اش دانم
از خطاہا ہمیں ست ایمانم

(نزول المسیح۔ص ۹۹)

(جو خدا کی وحی میں سنتا ہوں اللہ کی قسم میں اس کو خطا سے پاک سمجھتا ہوں۔ اور قرآن کی طرح اس کو منزہ جانتا ہوں اور یہی میرا ایمان ہے)

اپنے الہام کو قرآن کی طرح منزہ عن الخطا سمجھنا مرزا صاحب قادیانی کے ایمان میں داخل ہے۔ لہذا کوئی آدمی صرف مرزا صاحب قادیانی پر ایمان لا کر مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ مرزا غلام احمد صاحب کے جمیع الہام پر ایمان نہ لائے اور اس کو باقی کتب آسمانی کے برابر نہ سمجھے۔ اور یہ وہی مرزا غلام احمد صاحب ہیں جو مصلحتاً کسی وقت یہ کہتے تھے

من نیستم رسول نیاوردہ ام کتاب۔ (ازالہ اوہام)

اور: قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآن ہے۔ (براہین احمدیہ)

من خدا را بدو شناختہ ام
دل بدیں آتشش گداختہ ام
بخدا ہست ایں کلام مجید
از دہان خدائے پاک وحید

(میں نے اسی الہام سے خدا کو پہچانا اور اسی الہام سے میرا دل جلا۔ خدا کی قسم یہ، میرا الہام، کلام مجید ہے جو خدائے پاک واحد کے منہ سے نکلا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آں یقینے کہ بود عیسی را
بر کلام، کہ شد برد القا
آں یقینے کلیم بر تورات
آں یقین ہائے سید السادات
کہ نیم زاں ہمہ بروئے یقین
ہر کہ گوید دروغ ہست لعین

(وہ یقین جو عیسی کو اس کلام پر تھا جو اس پر نازل ہوا، اور وہ یقین کو موسی کو تورات پر تھا، اور وہ یقین جو سرور کائنات ﷺ کو (اپنی کتاب قرآن پر) میں اپنے الہام پر یقین کرنے میں ان سب سے کم نہیں ہوں اور جو کم کہے وہ جھوٹا اور ملعون ہے)

جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام جمیع انبیاء کے الہام اور خصوصاً قرآن کریم سے کم نہیں اور اپنے اندر اور ساتھ زندہ نشانات اور انوار اور برکات رکھتا ہے اور دوسری سابقہ کتابوں کے نشانات جب مردہ ہوگئے اور ان کے معجزات قصوں کے رنگ میں آکر محض فسانہ کی صورت اختیار کر گئے اور ان کا درجہ صرف چند لکھے ہوئے ورقوں سے زیادہ نہ رہا ہو، ان کی اعجازی قوت دنیا سے مستور ہوگئی ہو، تو پھر انصاف سے بتایئے کہ ہدایت پانے کے لئے کیا صرف وہی الہام اور کلام معین نہیں ہوگا جس میں فضائل مذکورہ تازہ بتازہ موجود ہوں ۔ اور وہ حسب تصریح مرزا صاحب قادیانی وہی زندہ کلام ہے جو ان پر ہی نازل ہوا۔ جب وہ نازل ہوتا ہے تو نئے سرے سے مردوں کو قبروں سے نکالتا ہے۔

دراصل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، الہامات کی مستقل کتاب رکھتے ہیں اور مستقل نبوت کے دعویدار ہیں باقی ظل بروز اور امتی نبی ہونے کی پیچیدگیاں وقتی اور دورانی کیفیتیں ہیں جو حصول مقصد کے لئے عوام الناس کے سامنے رکھ کر ان کی وحشت اور اضطرار کو رفع کرنے کے واسطے پیش کی گئیں

چنانچہ نزول المسیح کے صفحہ ۹۹ پر آپ تحریر فرماتے ہیں:

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ شد ہر نبی بآمدنم
ہر رسولے نہاں بہ پیراہنم

(ہر نبی کو جو جام دیا گیا مجھے وہ سب جام پوری طرح دیئے گئے ۔ ہر نبی میرے ہی آنے سے زندہ ہوا۔ ہر رسول میرے پیراہن میں چھپا ہوا ہے)

کیا یہ وہی درجہ تو نہیں جو تمام مسلمان نبی کریم ﷺ کے ساتھ مخصوص سمجھتے ہیں:

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۲ ص ۵۔۷)

مولانا ثناء اللہ صاحب کا کھیت پھل لا رہا ہے

مولوی عبدالخالق ڈیروی سابق واعظ اہل حدیث کانفرنس دہلی لکھتے ہیں:

ناظرین! آج آپ کے سامنے ایک خاص نمبر ہے مختلف مضامین زیر نظر ہوں گے ولیکن اصل یہ ہے کہ یہ تمام کاروائی بحیثیت مضمون ومناظرہ خواہ وہ کتاب قادیانی مذہب مصنفہ الیاس برنی کی صورت میں ہو، یا تصنیفات معماریہ کے رنگ میں ، چھوٹی انجمن ہو، یا جمیعت احرار کی صورت میں ، یہ نا قابل تردید حقیقت ہے کہ بنیاد دراصل جو آخری فیصلہ کی صورت میں من جانب اللہ قائم اور ظاہر ہوئی وہ مولانا فاتح قادیان (ثناء اللہ امرتسری) کا وجود ہے باقی سب اسی کی فرع اور شاخیں ہیں (اس اعلان کے بعد مرزا صاحب قادیانی دو سال کے اندر فوت ہو گئے۔ اگر موت نہ آتی تو ضرور تکمیل تک کام پہنچتا۔ تعجیل موت نے سب کام خراب کیا مرزا صاحب کا کیا قصور؟ ثناء اللہ) جس طرح کہ پنجاب کے طول وعرض میں کوئی بھی مدعی نبوت ہو وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کھیت کا پھل ہے کیونکہ آپ ہی سے باب نبوت مفتوح ہوا۔ سنیئے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ارشاد فرماتے ہیں:

یہ انتشار نورانیت اس حد تک ہوگا کہ عورتوں کو بھی الہام شروع ہو جائے گا اور نابالغ بچے بھی نبوت کریں گے اور عوام الناس روح القدس سے بولیں گے۔ (ضرورۃ الامام۔ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ہماری نگاہ میں بلکہ تمام با انصاف اور بصیرت افروز نگا ہوں میں جس طرح احمد نور کابلی، بوٹا جہلمی، عبد اللہ پٹواری، وغیرھم مدعیان نبوت مرزا غلام احمد صاحب کے کھیت کا پھل ہیں، بعینہ اسی طرح جماعتی رنگ میں ہو،خواہ انفرادی حالت، چھوٹی ہو یا بڑی جمیعت، پنجاب میں ہو یا دکن میں، جو بھی قادیانی جھوٹی نبی کے متعلق کام ہے یا آئندہ ہوگا، وہ حضرت فاتح قادیان (ثناءاللہ امرتسری) کا ثمر ہے:

اے بادِ صبا ایں ہمہ آوردہ تست

اس مختصر مگر ضروری تمہید کے بعد میری خادمانہ التجا صرف یہ ہے کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی پر منصفانہ نگاہ ڈالتے ہیں تو آپ کا مقصد تشریف آوری صرف خدمت اسلام پر مبنی نہیں بلکہ آپ نے اس کی تکمیل کو اپنا معیار صداقت ٹھہرایا ہے۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں:

اولاً مسلمان اصل اسلام پر قائم ہو جائیں۔

ثانیاً عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے۔خدا واحد کی عبادت ہو (اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مختلف مقامات پر خود اس کی تشریح کر دی ہے تاکہ فرمان جناب شرمندہ احسان اغیار نہ ہو بلحاظ اختصار دو حوالے درج ذیل ہیں۔مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

مسیح موعود جس کے نام سے میں آیا ہوں اس کے زمانہ میں تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جاویں گی اور ایک ہی مذہب اسلام ہو جائے گا۔

(چشمہ معرفت۔ص ۸۳)

ضروری ہے کہ اختلاف اور فرقہ بندی کی موجودہ عداوت مسلمانوں سے نہیں بلکہ تمام اقوام عالم کا اختلاف مٹ کر فقط اسلام کی اصل تصویر دنیا کے سامنے قائم ہو یعنی فقط ایک ہی مذہب اسلام ہو۔

۲۔میرا کام جس کے لئے میں کھڑا ہوں یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر قائم کروں پس اگر مجھ سے کروڑ ھا نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مرگیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔

غلام احمد۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

ناظرین! آپ کے اعلان سے صاف ظاہر ہے کہ اس دن ۱۹۰۶ء تک یہ دونوں حقیقی مقصد ظہور میں نہیں آئے اور مئی ۱۹۰۸ء کو آپ واصل آنجہانی ہوئے یعنی کیا مسلمانوں کی اصلاح ہوئی۔ عام مسلمان تو درکنار خود مریدوں کی بھی اصلاح نہ کر سکے۔ سنئیے! مرزا صاحب قادیانی کی شہادت ہم پیش کرتے ہیں:

ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاکدلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی میں انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بداماں ہوتے ہیں بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں وغیرہ۔ (شہادۃ القرآن۔ص۲)

(لاہور اور قادیان کے دو مرکز صرف مرزا صاحب قادیانی کے لئے مصدق بنے ہیں تاکہ کسی منکر کو انکار کی گنجائش باقی نہ رہے۔)

آیئے اصول اسلام کے ماتحت آپ کو بتلاؤں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ کا نقشہ آنجناب ﷺ نے کیا بتلایا ہے

و لتذهبن الشحناء و التباغض و التحاسد و ليعودن الى المال فلا يقبله احد۔ (مشکوۃ باب نزول المسیح) مسیح موعود کے زمانہ میں لوگوں کے بغض وحسد دور ہو جائیں گے اور مال کی طرف بلائے جائیں گے کوئی قبول نہ کرے گا

(کیا قادیان میں کوئی روپیہ قبول نہیں کرتا۔؟ الّا خلیفہ اور اس کے اتباع۔)

اب ذرا عیسی پرستی کے ستون کو دیکھئے کہ کہاں تک کمزور ہوا۔

اس کے لئے مردم شماری ۱۹۱۱ء، ۱۹۲۱ء، ۱۹۳۱ء بالترتیب شاہد ہے کہ عیسائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبادی بڑھ رہی ہے۔ کیوں نہ ہو، مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ میں نے پچاس الماریاں کتب حکومت کی تائید میں لکھیں اور اسلامی ملک میں بکثرت شائع کیں یہی وجہ ہے کہ عیسائی آرگن ببانگ دہل کہہ رہا ہے کہ قادیانی نبی عیسائیت کا مبلغ ہے۔

قادیانی اور لاہوری دوستو غور سے سنو! آج تک مسلمان یہ مانتے رہے کہ حضرت عیسیٰ کو یہودیوں نے صلیب نہیں دی، مگر مرزا جی کہتے ہیں کہ انہوں نے مصلوب کیا اور یہ سمجھ کر دفن بھی کر دیا کہ وہ مر گئے۔ مگر دراصل وہ صلیب پر مرے نہ تھے بلکہ مردہ سا ہو گئے تھے۔

یعنی مسیحیوں کا سارا عقیدہ مان گئے۔ صرف ، سا ، کی کسر رہ گئی ہے۔ اب ہمیں مسلمانوں کو یہ منوانا آسان ہو گیا کہ حضرت مسیح مصلوب ہو گئے اور اسی پر تمام مسیحی دین کا مدار ہے (یعنی وفات مسیح پر جس پر تمام قادیان کا بیت المال خرچ ہوتا ہے اور مسلمانوں کو مسیحی پادریوں کے لئے مستعد کیا جاتا ہے) کیونکہ پولوس رسول کہتے ہیں اگر مسیح مصلوب نہیں ہوا تو تمہارا ایمان بے فائدہ ہے۔

۴۰ کروڑ مسلمانان عالم کو مسیح کی مصلوبیت منوانیوالے قادیانی نبی خدا جانے کس منہ سے کہتے پھرے کہ میرے دم سے نام ونشان مٹ جائے گا (اسواسطے پچاس الماریاں پر کیں)

قادیانی دوستو! کیا اب بھی میدان مناظرہ میں آکر بولو گے کہ مسلمان عیسائیوں کا خدا زندہ بتلا کر عیسائیت کی امداد کر رہے ہیں۔ یہ وہ بات کہ حضرت فاتح قادیان ایدہ اللہ نے مدتوں پہلے فرمائی تھی کہ عیسائیت کی بنیاد کفارہ پر ہے چونکہ مسیح مصلوب نہیں ہوا اس لئے کفارہ باطل ہے نہ بانس ہو نہ بانسری بجے۔ کیا اب شھد شاھد من اھلھا کے باوجود بھی انکار پر مصر رہو گے۔ انصاف سے کہنا عیسائیت کے مروج آپ ہیں یا مناظر اسلام۔

اب نتیجہ ناظرین پر چھوڑتا ہوں کہ مرزا صاحب آنجہانی نے اسلام کی کتنی خدمت کی اور اپنے اصول مقرر کردہ کے مطابق کہاں تک کامیاب ہو کر تشریف لے گئے جلدی میں یہ نہ کہہ دینا

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا۔ ہم الٹے، بات الٹی یار الٹا

اب ذرا چیز اسلامی توقیر وتعظیم ہے وہ دیکھتے میں مغائرت کثیرہ کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بلکہ سر زمین قادیان میں بالکل کالعدم ہے یا دوسرے لفظوں میں اسلام اور ہادی اسلام سے کھلی عداوت ہے یہی وجہ ہے کہ قادیانی پریس کا ضروری اور بہترین شغل صرف مخالفت اسلام ہے۔ایک دو حوالے درج ذیل ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) کا ذہنی ارتقا، آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعود کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے (ان الفاظ کو نہایت غور سے پڑھیں۔ثناء) نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا ورنہ قابلیت تھی

(قادیانی ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۹ء)

(اہل حدیث بتلائے کہ تمدن سے کیا مراد ہے جو حضور ﷺ اور عہد فاروقی میں نہیں تھا اور آج محکومیت کے باوجود قادیانی احباب پر محیط ہے)

۲۔ یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتی کہ محمد ﷺ سے بڑھ سکتا ہے۔(ڈائری خلیفہ قادیان ۱۹۲۲ء)

۳۔ میرا ایمان ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) اس قدر رسول کریم ﷺ کے نقش قدم پر چلے کہ وہی ہو گئے ولیکن کیا شاگرد استاد کا مرتبہ ایک ہو سکتا ہے گو شاگرد علم کے لحاظ سے استاد کے برابر ہو جائے کہ جو کچھ رسول کریم کے ذریعہ سے ظاہر ہوا وہی مسیح موعود نے کر دکھایا اس لحاظ سے برابر بھی ہو سکتا ہے۔ (ذکر الہی ص ۹)

ناظرین! یہ ہے نفع مند خاردار قوم قادیانی نبی کا درخت جس کے ترشح سے دنیائے اسلام ہر وقت بیزار اور متنفر ہے خدا جانے یہ لوگ کس منہ سے عوام کو کہتے ہیں کہ ہم خدمت اسلام کر رہے ہیں صاف کیوں نہیں کہتے کہ شاہ یمن کی طرح جلسہ قادیان کو ظلی حج قرار دے کر لوگوں کو مکہ اور مدینہ منورہ سے ہٹا کر قادیان کو کعبہ بنانا قصود اصلی ہے حقیقت تو یہ ہے کہ مرزا نمبر کے لئے فقط یہی کافی ہے کہ حضرت فاتح قادیان زندہ ہیں اور آپ کا آخری فیصلہ شان ایزدی کے ساتھ خوب پھل لا رہا ہے

اصلها ثابت و فرعها فی السماء۔

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۳۔ اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۲۲ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۳ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کے آنے کا وقت ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہیضہ، طاعون وغیرہ امراض کا ہونا بے شک حکیموں اور ڈاکٹروں کو چاہتا ہے، مگر یہ امر ہر ایک دانا جانتا ہے کہ ڈاکٹروں کے آنے کا مقتضی اور نتیجہ دو چیزیں ہوتی ہیں ایک نہیں۔ مقتضی، وبا، ہے۔ اس کا نتیجہ، صحت، ہے۔ مگر قادیانی دماغ میں یہ بات نہیں سما سکتی وہ مقتضی اور نتیجہ کو ایک ہی جانتے ہیں ان کے نزدیک طاعون کے زمانہ میں ڈاکٹر کے آنے کی ضرورت ہے مگر وہ ڈاکٹر کے آنے اور ڈیوٹی پوری کر کے پنشن پا جانے کے بعد بھی طاعون کو بدستور دیکھ کر ڈاکٹر کے آنے کا زمانہ کہتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے یہ غضب بھی کرتے ہیں کہ پہلے ڈاکٹر کو ماہر فن اور کامیاب بھی مانتے ہیں چاہیے تو یہ تھا کہ ڈاکٹر کے آنے کے بعد اگر وبا دفع نہیں ہوئی تو ڈاکٹر کو ناکام بلکہ اناڑی کہتے لیکن ان کی الٹی سمجھ میں یہ سیدھی بات نہیں آتی کہ نتیجہ اور مقتضی دو چیزیں الگ الگ ہوتی ہیں۔ انہی کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے

فما لهؤلاء القوم لا يكادون يفقهون حديثاً (پ ۵ ع ۸)۔

سچ ہے

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

اس تمہید کے بعد قادیانی اخبار کا مضمون پڑھئے جس میں (بزعم خود) اہل حدیث امرتسر کا جواب دیا ہے۔ چنانچہ لکھتا ہے

مسلمان کی تعریف:

اہل حدیث ۳۱ مئی میں مسلمانوں کی حالت کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو ناظرین کی خاطر درج کیا جاتا ہے:

مسلمانوں میں ۹۹ فی صدی لوگ ایسے مسلمان ہیں جو اپنے کو مسلمان کہتے ہیں مگر نہیں جانتے کہ مسلمان ہونے کے کیا معنی ہیں مسلمان کا لفظ ہر خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و عام کی زبان سے سنا۔ لغت کی کتابوں میں بھی اس لفظ کو سینکڑوں مرتبہ پڑھا، اخباروں میں بھی مسلمانوں نے چھپا ہوا دیکھا لیکن یہ خاک نہ سمجھ سکا کہ مسلمان کون قوم ہے۔ سنی سنائی کچھ باتیں کانوں میں پڑی ہوئی تھیں ان کی بنا پر خیال کرتا تھا کہ مسلمان اس کو کہتے ہیں جس نے پتنگ بازی کبوتر بازی، مرغ بازی، بٹیر بازی، قمار بازی، اور ہم چوں قسم کی تمام بازیوں کو اپنے حق میں رجسٹر کرالیا ہو۔

ہاں اور مسلمان اس کو کہتے ہیں جس کا مایہ ناز پیشہ گدائی ہو، قلاش ہو، دھوکہ باز ہو، ہیجڑا ہو، چور ہو، چغلی ہور ہو۔

پس اس سے زیادہ مسلمان کے متعلق دماغ میں تخیل نہ تھا۔

صورت کے اعتبار سے مسلمان کا تخیل بھی عجیب تھا مسلمان اس کو سمجھتا تھا جو خوب موٹا تازہ ہو، رخسارے پر داڑھی کے بال ہوں، جبین نیاز پر سجدہ کا سیاہ داغ ہو، سر پر عمامہ بندھا ہو، خوب لمبا چوڑا چغہ زیب بدن ہو، پیروں میں پائیجامہ حد شرعی سے آگے بڑھا ہوا نہ ہو..

لیکن قرآن و حدیث والا مسلمان امیروں میں تلاش کیا، مسجدوں میں کھوجا، خانقاہوں میں ڈھونڈھا، حکومت کے دفاتر میں جستجو کی، کونسل کے ممبروں میں تلاش کیا، مگر آخرکار پریشانی بسیار کے بعد معلوم ہوا کہ اس قسم کے انسان کی پیدائش اب بالکل بند ہوگئی۔ (ص ۹۔۱۰)

ناظرین! کیا یہ لا یبقی من الاسلام الا اسمہ و لا یبقی من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ و ھی خراب من الھدی علماء ھم شر من تحت ادیم السماء کی حرف بحرف تصدیق نہیں۔ کیا اب بھی مسیح موعود کے آنے کا وقت نہیں کیا کوئی اور کسر امت مرحومہ کے خراب ہونے میں باقی ہے۔ کیا ابھی خدا بندوں کے علاج سے بے خبر ہے کیا ابھی تک اس کے کانوں میں آہ و بکا کی آواز نہیں پہنچی۔ یقیناً پہنچی۔ اور اس نے اپنے مامور و مرسل ہادی و رہنما حضرت میرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھیج دیا۔ اس سے زیادہ اور کیا دلیل آپ کی صداقت کے لئے ہوسکتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ ضرورت کے وقت تشریف لائے۔ پس مبارک ہے وہ جو آسمانی آواز کو پہچانتا ہے اور اس پر ایمان لاتا ہے اور بدقسمت ہے وہ جو ان تمام باتوں کو دیکھتے ہوئے کہتا ہے کہ ابھی ضرورت نہیں۔

(فاروق قادیان ۷۔اگست ۱۹۳۵ء ص ۹)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ہم مانتے ہیں کہ لوگوں کی گمراہی مقتضی اس امر کی ہے کہ مسیح موعود آئے۔خدا کرے کہ آئے۔

قادیانی ممبرو! تم لوگ بھی ہماری اس تمنا کی تائید کرتے ہو، اگر کرتے ہو تو راست پسندی سے مرزا صاحب کو مخاطب کرتے ہوئے کہو:

کوئی بھی کام مسیحا (مرزا) تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۰۔اگست ۱۹۳۵ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۴ ص ۴۔۵)

قادیانی مسیح مسیحیوں پر غالب آیا یا مغلوب ہوا؟

ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۲۔اگست میں ایک مضمون نکلا ہے جس کا ملخص یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اتنا بڑا کام کیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کی الوہیت توڑی جو عیسائی مذہب کا بنیادی پتھر ہے۔کس طرح توڑی؟ اس طرح توڑی کہ حیات مسیح کے عقیدہ کی تغلیط کر کے ان کی موت ثابت کر دی۔حالانکہ واقعہ اس کے برخلاف ہے جس کی تفصیل مع ثبوت آج ہم پیش کرتے ہیں اور قادیانی پریس کو چیلنج کرتے ہیں کہ ہمارے پیش کردہ ثبوت کا جواب دے۔

جون ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب قادیانی کا عیسائیوں کے وکیل ڈپٹی آتھم سے مباحثہ ہوا۔مضمون مباحثہ الوہیت مسیح تھا۔جس میں مرزا صاحب قادیانی مبطل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے اور عیسائی مثبت ۔ اس مباحثہ کی روداد مطبوعہ ملتی ہے اس مباحثہ کے خاتمہ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اظہار رائے کیا تھا اس کے الفاظ یہ ہیں:

میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں ۔ اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا۔ میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں مجھ کو ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسا ڈال دیا جائے مجھ کو پھانسی دیا جاوے ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا زمین و آسمان ٹل جائیں اس کی باتیں نہ ٹلیں گی ۔ (جنگ مقدس۔ص ۱۸۸)

ناظرین با نصاف! ان الفاظ پر غور کریں تو دو نتیجوں پر پہنچیں گے ۔

۱۔ یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب کا یہ تاریخی مناظرہ کچھ زیادہ قابل فخر نہ تھا بلکہ ایسا ہی تھا جیسے عام طور پر مناظرین کیا کرتے ہیں ۔

۲۔ دوسرا نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا طرہ امتیاز وہ پیش گوئی ہے جو آتھم کے متعلق کی گئی ہے یعنی وہ بسزائے موت ۱۵ ماہ کے عرصہ میں مر جائے گا۔

یہاں پر پہنچ کر مطلع صاف ہے ۔ کیا یہ طرہ امتیاز مرزا صاحب قادیانی کو حاصل ہوا ؟ جہاں تک واقعات کا تعلق ہے صاف معلوم ہوتا ہے کہ حسب پیش گوئی مرزا صاحب غلام احمد قادیانی، ڈپٹی آتھم کی عمر کا آخری دن ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھا مگر موت ان کی ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو واقع ہوئی (انجام آتھم ص ۱) یعنی میعاد پیش گوئی (۱۵ ماہ) سے قریباً دو سال بعد۔

مرزا صاحب قادیانی ایسے خام نہ تھے کہ اس کو بے عذر اور لاجواب چھوڑ جاتے آپ نے اس پر خوب عذر تراشے اور (بقول مریدین) بڑے بڑے دنداں شکن جواب دیئے مگر سب سے اچھا جواب یہ ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ڈپٹی آتھم بہرحال فوت ہو چکا ہے میعاد کے اندر مرا یا میعاد کے باہر، آخر مر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو گیا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۲۹۔۱۳۰)

یعنی میعاد ۱۵ ماہ کی کوئی پابندی نہیں اگر یہ بدظنی کسی کو پیدا ہو کہ اصل میعاد ۱۵ ماہ تھی اور کل میعاد ۳۰ ماہ سے بھی اوپر ہوئی کیونکہ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء سے ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء تک پورے ۲۲ ماہ ۲۲ یوم ہوتے ہیں یہ اچھی میعاد ہے کہ کل مدت موعود کے ڈیوڑھے سے بھی زیادہ ہوگئی۔ تو اسکا جواب بالکل آسان ہے جو ہم مرزا صاحب کی طرف سے دیتے ہیں کہ دنیاوی عدالتوں میں بسا اوقات اصل رقم سے سود کی رقم المضاعف (دگنی چوگنی) پر ڈگری ہوتی ہے اگر آتھم کو اصل میعاد سے ڈیوڑھی مدت مل گئی تو اعتراض کیا؟ ایسے معترض کو کہہ دینا چاہیے:

تو آشنائے حقیقت نہ ءخطا این جاست

ناظرین! اللہ غور کیجئے کہ ابطال الوہیت مسیح کا مباحثہ تو معمولی بات تھی اصل مدار مباحثہ (۱۵ ماہی پیش گوئی) کا یہ حال ہوا کہ پادری آتھم سوا سال سے تجاوز کر کے قریباً دو سال بعد فوت ہوا جس پر مسیحی لوگ اس قدر خوش تھے گویا انہوں نے فلسطین فتح کر لیا بازاروں میں اتنا شور مچاتے پھرتے تھے کہ الا مان و الحفیظ ۔ان کے رجز یہ اشعار میں سے ایک دو شعر یہ ہیں

پنجہ آتھم سے مشکل ہے رہائی آپ کی
توڑ ہی ڈالیں گے وہ نازک کلائی آپ کی
کچھ کرو شرم و حیا تاویل کا اب کام کیا
بات اب بنتی نہیں کوئی بنائی آپ کی
ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

ناظرین کرام! ان واقعات کو مطالعہ کرنے کے بعد فیصلہ آپ کے ہاتھ میں ہے کہ قادیانی مسیح، مسیحیوں پر غالب ہوا یا وہ ان پر غالب ہوئے:

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۷ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۵ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالحق لاہوری پختہ احمدی ہے

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

ہر مذہب میں پختہ وہ ہوتا ہے جو اس مذہب کے بانی اور ہادی کی سنت پر پورا چلنے والا ہو، مرزا قادیانی جیسے کچھ تھے پبلک کو معلوم ہے نہ ان کی زبان کذب سے محفوظ تھی نہ ان کی قلم۔ خاص کر اپنے مخالف کے حق میں تو ہر طرح کے افتراء کرنے کا ان کو حق حاصل تھا۔ چنانچہ حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری فاتح قادیان کے حق میں بدترین افتراء کرتے ہیں کہ

آپ کا گذارہ کفن فروشی پر ہے۔ (اعجاز احمدی)

عبدالحق لاہوری جماعت کا مبلغ ان معنی میں مرزا صاحب قادیانی کا پورا متبع ہے۔ آپ نے آج سے پہلے جب کبھی مولانا کے حق میں کوئی مضمون لکھا تو باتباع مرزا افتراء سے کام لیا۔ گذشتہ واقعات سے تو ہم چشم پوشی کرتے ہیں۔ حال کا واقعہ ناظرین کے پیش خدمت کر کے چیلنج دیتے ہیں کہ عبدالحق اگر واقع میں عبدالباطل نہیں تو اپنے دعوی کا ثبوت دے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> مولوی ثناءاللہ صاحب نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنی فاسق فاجر بتائے ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنی سے متقی ہوتے ہیں۔
>
> (اخبار پیغام صلح ۲۷۔ اگست ۱۹۳۵ء)

چیلنج: اس عبارت کا مضمون دو فقروں میں ہے۔

۱۔ ایک یہ کہ مولانا ثناءاللہ نے متقی کے معنی فاسق فاجر بتائے تھے

۲۔ دوم یہ کہ اعتراض ہونے پر بتایا کہ فاسق ایک معنی میں متقی ہوتا ہے۔

میرا چیلنج ہے کہ دونوں فقرے جھوٹ بہتان اور افتراء ہیں۔ میں اس افتراء کو ثابت کرنے کے لئے لاہور آنے کو تیار رہوں بے شک کسی اہل علم یہاں تک کہ لاہوری لیڈر ڈاکٹر بشارت احمد احمدی اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بھی منصف ماننے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوطیار ہوں بشرطیکہ وہ آپ کا ثبوت اور میرا جواب سن کر فریقین کا تحریری بیان کر کے بغیر مشورہ کسی دوسرے کے تحریری فیصلہ اسی مجلس میں دے دیں۔

اب عبدلحق کو اختیار ہے کہ عبد الحق بنے یا عبد الباطل۔ اب اگر تم فیصلہ کرنے پر آمادہ نہ ہوئے تو ہم تمہارے بڑے بھائی الفضل کا مقولہ پیش کریں گے:

یہ بھی کوئی انسانیت ہے کہ الزام لگانے کے وقت تو ذرا شرم و حیا محسوس نہ کی جائے لیکن جب فیصلہ کے لئے بلایا جائے تو سامنے آنے کی جرأت نہ کی جائے۔ (الفضل قادیان ۳ ستمبر ۱۹۳۵ء ص ۱)

او لاہوری پارٹی کے مرزائیو! ہم نے مانا کہ آپ لوگ ارادہ کر چکے ہیں کہ حق گوئی کو ایک مکروہ فعل سمجھ کر ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا جائے لیکن میں آپ کو مشورہ دیتا ہوں کہ یہ اصول کسی اور صورت میں استعمال کریں اعیان اہل حدیث تمہارے اس اصول کو ہر طرح توڑ دیں گے کیونکہ ان کو نبوت قادیانی توڑنے میں پرانی مشق ہے اعتبار نہ ہو تو مرزا صاحب کا آخری فیصلہ (۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء) پڑھو جس کے متعلق میرا ایک مضمون درج ذیل ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۶ ص ۶۔۷)

کذب قادیانی: اڈیٹر فاروق کی زبانی

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائے قادیان نے مولانا ثناء اللہ کے ہاتھوں تنگ آکر اپنی آخری عمر میں جو دعائیہ اعلام شائع کیا تھا اس کا مضمون زبان زد عام و خاص ہے خلاصہ اس کا یہ تھا کہ

گفت مرزا مر ثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خدا ست

اس اعلان کا جو نتیجہ ظاہر ہوا، وہ بھی ظاہر ہے۔ یعنی:

خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود خود کذاب لیکن گفت راست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ کے منکروں میں منشی قاسم علی صاحب اڈیٹر فاروق پیش پیش ہیں اور سچ تو یہ ہے کہ ہمیں ان کے حال پر بہت ہی رحم آتا ہے کہ ان بے چاروں نے خدا جانے کس محنت سے تین سوروپیہ اکٹھا کیا تھا وہ بھی مولانا ثناءاللہ نے لدھیانہ کے مباحثہ میں بیک جنبش جیب میں ڈال لیا۔ اخبار زمین دار میں کیا سچ لکھا تھا:

خدا شرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

منشی صاحب موصوف سے ہم کو کتنا ہی اختلاف ہو بحیثیت انسان ان سے ہمیں ہمدردی ہے۔

اس لئے محض ان کی اور دیگر قادیانیوں کی خیرخواہی کے لئے ایک فیصلہ کن حوالہ دکھاتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ والی دعا کے ساتھ ہی یہ بھی اعلان کر دیا تھا کہ میری دعا قبول ہوگئی منشی قاسم علی صاحب نے لدھیانہ کے مباحثہ میں صاف انکار کر دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام (اجیب دعوۃ الداع ..) آخری فیصلہ کے متعلق نہ تھا بلکہ یہاں تک کہہ دیا کہ:

> اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ ڈائری مندرجہ اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء (جس میں مذکورہ الہام درج ہے) مرزا صاحب کے اشتہار ۱۵۔ اپریل والے کے متعلق ہے تو بے شک مولوی صاحب سچے ہوں گے کیونکہ جب خدا نے ہی اشتہار اپنے حکم سے دلوایا اور پھر اس کے متعلق منظوری کا الہام بھی کر دیا تو ایسی صورت میں مرزا صاحب کا ہی معاذ اللہ جھوٹا ہونا لازم آتا ہے۔
>
> (رسالہ فاتح قادیان مباحثہ لدھیانہ ص ۱۷)

منشی قاسم علی صاحب کا یہ عذر چونکہ سراسر باطل اور ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کی تصویر تھا۔ منشی صاحب نے اگرچہ ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہوئے اپنے مسلّمہ ثالث کے فیصلہ سے انکار کیا تاہم مجھے یقین ہے کہ منشی صاحب موصوف اپنے مسلّمہ واجب الاطاعت امام کی بات کو ردّ نہ کریں گے۔ پس منشی صاحب موصوف پہلے اپنا مقولہ ذہن نشین کر لیں جو یہ ہے: اگر الہام اجیب دعوۃ الداع آخری فیصلہ کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثابت ہو جائے تو مرزا صاحب قادیانی جھوٹے ہیں۔

اس کے بعد خلیفہ قادیان (مرزا محمود) کا مقولہ پڑھیں جو یہ ہے:

حضرت اقدس (مرزا) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالی نے ان کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیش گوئی ہوگئی۔

(تشحیذ الاذہان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

منشی قاسم علی صاحب ملاحظہ کریں کہ آپ کا مقتدا و امام و مطاع کیا صاف تصریح کرتا ہے کہ قبولیت دعا کی اطلاع آخری فیصلہ کے متعلق ہی تھی کیا آپ حسب اقرار خود اب مرزا جی کے حق میں وہی اعتقاد رکھیں گے جو آپ نے ظاہر کیا تھا

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۶ ص ۷)

قادیان سے اہل حدیث کو سیاسی اتحاد کی دعوت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الفضل نے اپنی معمولی حکمت عملی سے شیعہ اور جماعت اہل حدیث کو سیاسی اتحاد عمل کی دعوت دی ہے۔ ایسا کیوں کیا ہے؟ چونکہ جمہور احناف کسی طرح سے بھی قادیانیوں سے تعاون نہیں کر سکتے اس لئے بقول:

جب دیا رنج بتوں نے تو خدا یاد آیا

اہل حدیث اور شیعہ ان کو یاد آئے۔ قادیانی حضرات تو احناف سے ڈر کر ادھر آئے ہیں، مگر اہل حدیث عرصہ سے قادیانیوں سے سہمے بیٹھے ہیں کیونکہ خلیفہ قادیان کا کھلا اعلان ہے کہ:

ہم درندوں سے صلح کر سکتے ہیں مگر ہمارے عقاید پر طعن کرنے والوں سے صلح نہیں کر سکتے (میاں محمود)۔ (الفضل ۸ فروری ۱۹۲۹ء ص ۵)

اہل حدیث تو مرزا صاحب اور ان کے عقاید کے جیسے کچھ مخالف ہیں وہ حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا صاحب سے معلوم ہو سکتا ہے اس لئے قادیانی اتحاد سے ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطرہ ہے جس کا اظہار کسی شاعر نے یوں کیا ہے:

حسینوں سے نہ مل اے دل ہمارے دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے سے رکنے کے ستم گر ناگ کالے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۶ ص ۱۵)

قادیانی علم کلام کا ایک نیا شاہکار

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار لکھتے ہیں:

ہم بار ہا تحریراً وتقریراً اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ قادیانی مسیح کی کوئی ادا، کوئی قول، کوئی اصول ایسا نہیں جس میں (نبوت ورسالت تو بڑا بلند مقام) معمولی خردمند انسانوں کی سی جھلک بھی موجود ہو۔

قادیانی علم کلام کا سنگین نما سرابی قصر محض نفسانیت وخودغرضی کی ریتلی اساس پر کھڑا ہے۔ ماہتاب علم کی ایک معمولی سی جھلک، نیّر عقل کی ایک مدھی سی کرن بھی اس بودے محل کے تہس نہس کرنے میں بم کے گولے کا کام دے سکتی ہے۔ مگر سمجھنے کو دل، سوچنے کو دماغ پڑھنے کو ایما کی مصفا عینک درکار ہے۔ قادیانی سلطان القلم نے جس جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی ہے، جن پر مرزائیوں کی جملہ اصناف پھر رہی ہیں، اس کے تباہ کن مجموعہ سے ایک ہلکا سا اخلاق سوز ایمان پاش اصول درج ذیل ہے۔ چونکہ مرزا جی قادیانی اپنے خودساختہ مشن کے پھیلانے کے لئے دن رات کا بیشتر حصہ تصنیف و تالیف میں اس طرح صرف کرتے تھے کہ نماز کے اوقات مفروضہ کی بھی پرواہ نہ کر کے عموماً جمع کر کے نمازیں پڑھا کرتے تھے اس لئے آپ نے اعتراضات سے بچنے کے لئے یہ اصول وضع کیا کہ:

> کوئی یہ نہ دل میں گمان کرے کہ یہ روز گھر میں جمع کر کے نمازیں پڑھا دیتے ہیں نبی کریم ﷺ نے پیش گوئی کی تھی کہ آنے والا شخص نماز جمع کیا کرے گا سو چھ مہینہ تک باہر جمع کرواتا رہا ہوں اب میں نے کہا کہ عورتوں میں بھی اس پیش گوئی کو پورا کر دینا چاہیے ہر ایک مسلمان کا فرض کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے قول کو پورا کرے کیونکہ وہ پورا نہ ہوا تو آنحضرت ﷺ نعوذ باللہ جھوٹے ٹھہرتے ہیں۔ ایک دفعہ نبی کریم نے ایک صحابی سے فرمایا کہ تیرا اس وقت کیا حال ہوگا جب کہ تیرے ہاتھ میں کسری کے سونے کے کنگن پہنائے جائیں گے۔ آنحضرت ﷺ کی وفات کے بعد جب کسری کا ملک فتح ہوا تو حضرت عمر نے اس کو سونے کے کڑے جو لوٹ میں آئے تھے پہنائے حالانکہ سونے کی چیز (پہننی) مردوں کے لئے ایسی حرام ہے جیسا کہ اور حرام چیزیں (مثل خمر وخنزیر سرقہ زنا وغیرہ۔ معمار) لیکن چونکہ نبی کریم ﷺ کے منہ سے یہ بات نکلی تھی اس لئے پوری کی گئی۔ اسی طرح ہر ایک دوسرے مسلمان کو بھی آنحضرت ﷺ کے قول کو پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان۔ ج ا نمبر ۲۔ ۱۹۰۶ء)

اول تو اس تقریر پرتزویر میں رسول اللہ ﷺ پر یہ صریح افترا ہے کہ آپ کے کسی فرمان کا یہ منشا ہے کہ

قادیان کا مشک وعنبر وکستوری کھانے والا نیز (حسب فیصلہ سیشن جج ضلع گورداسپور) شراب استعمال کرنے والا بلکہ (بقول مرزا محمود مندرجہ الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۲۹ء) افیون کھانے والا اور بقول خود فرشتگان کی گود میں پرورش پانے والا (اشتہار الانصار اکتوبر ۱۸۹۹ء) اور فرشتوں کے ہاتھوں سے دواؤں کا پڑا (بڑی پڑیا) منہ میں ڈلوا کر طاقت ور اور تندرست انسان ہو جانے والا (تریاق القلوب طبع دوم ص ۸۷) مسیح موعود، جس نے بڑھاپے میں، بستر عیش، کے الہام گھڑ کر (البشری۔ ج ۲ ص ۸۸)، پہلی بیوی کو طلاق دی اور دوسری سے نصف درجن اولاد پیدا کی اور تیسری کمسن کے ساتھ آسمان پر نکاح پڑھے جانے کا اعلان کر دیا اور ساری عمر اس کے ملنے کی امید میں گنوائی، ہاں ہاں وہ مسیح موعود جس کی معمولی سی تکلیف صحت بخشنے والی ادویہ خود بخود خاظر خدمت ہو کر خاکسار پیپر منٹ (البشری۔ ج ۲ ص ۹۴) کی مضحکہ خیز صدائیں بلند کرتی ہوں، وہ مسیح موعود ہماری کے عذر سے آرام وراحت کے دولت کدہ میں نمازیں جمع کیا کرے گا۔

خدا کی قسم یہ رسول اللہ ﷺ پر افترا دروغ بے فروغ، سیاہ نہیں سفید جھوٹ ہے۔ دوم مرزا جی کے اس اصول کی بنا پر دنیا جہان کی بدکاریاں، بدکرداریاں، فرض و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واجب قرار دی جاسکتی ہیں دیکھئے بروائت مرزا قادیانی۔رسول اللہ ﷺ کی ایک یہ بھی پیش گوئی ہے:

آخری زمانہ (جو بقول مرزا یہی زمانہ ہے۔معمار) کے اکثر مولوی یہودیوں کے مولویوں سے مشابہت پیدا کرلیں گے ...اس قدر مشابہت پیدا کریں گے کہ اگر کسی یہودی نے ماں سے بھی زنا کیا ہوگا تو وہ بھی کرلیں گے۔

(ضمیمہ نصرۃ الحق۔ص۱۴۴)

ایمان سے بتلاؤ کہ اگر تمہاری جماعت کے اکابر، آنحضرت ﷺ کی اس پیش گوئی کو خود پورا کرنے پر اتر آئیں کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حکم ہے کہ پیش گوئی خواہ حرام امور پر مشتمل ہو پوری کرنی ہر ایک کا فرض ہے، تو تم اپنے علماء کو اس فعل سے منع کروگے؟

یہی ہے تمہارے مجدد زماں مسیح دوراں سلطان المتکلمین کا علم کلام، جس پر تم لوگ نازاں ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۷ ص ۴۔۵)

خاتم النبیین: بجواب قادیانی ٹریکٹ

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

منکر ختم نبوت ہو کے اہل قادیان اپنے وقتوں کے ثمود و عاد ہو جانے لگے

ما کان محمد ابا احدٍ من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین ۔یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ (ازالہ اوہام طبع اول ۶۱۴۔طبع دوم ص ۲۵۲)

اس آیت میں خدا تعالی غیر مشتبہ الفاظ کے ساتھ:

وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول (بنا کر) نہیں بھیجا جائے گا ۔(ازالہ اوہام۔طبع اول۔ص ۵۸۶۔طبع دوم ص ۲۴۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس جس صورت میں کہ:

خدائے رحیم وکریم نے ہمارے نبی ﷺ کو بغیر استثناء کے خاتم الانبیاء قرار دیا اور نبی ﷺ نے بطور تفسیر مذکورہ فرما دیا کہ (لا نبی بعدی) میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے۔ (قول مرزا مندرجہ حمامۃ البشری)

پھر اس پر مزید تشریح یہ کہ

حدیث لا نبی بعدی میں (بھی) نفی عام ہے۔

(ایام الصلح اردو از مرزا ص ۱۴۶)

اور نبی ﷺ نے بار بار فرما دیا کہ:

دنیا کے اخیر تک قریب تیس کے دجال ہوں گے۔

(ازالہ طبع اول۔ص ۱۹۹ طبع دوم ص ۸۱)

جو نبوت کا دعوی کریں گے تو اب کس کا دل گردہ ہے کہ کلمہ گو ہوتے ہوئے حضرت سید المرسلین خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی بھی نبی کے پیدا ہونے کا یقین وایمان تو بڑا درجہ ہے وہم وگمان بھی کرے۔ پس کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ آج مدعیان اسلام بلکہ اسلام کے بلا شرکت غیرے واحد ٹھیکہ داروں کا ایک گروہ طرح طرح کے حیلوں بہانوں سے اس منصوص ومبرہن متفقہ اجماعی مسئلہ میں رخنہ اندازی پر کمر بستہ ہے۔ آہ:

اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

اس وقت ہمارے سامنے مرزائیوں کا ایک چو ورقہ اشتہار ہے جو مولوی محمد علی اجمیری پنجابی نے لکھا اور ناظر دعوت وتبلیغ قادیان نے شائع کیا۔ یہ ٹریکٹ ہمیں بعض احباب کی طرف سے برائے جواب ارسال کیا گیا ہے اگرچہ ہم مسئلہ ختم نبوت کو اپنی تصنیف محمدیہ پاکٹ بک میں بشرح وبسط ختم کر چکے ہیں اس کے بعد کسی اور مضمون لکھنے کی ہمارے نزدیل قطعاً کوئی ضرورت نہ تھی مگر بپاس خاطر احباب مرسلہ اشتہار کا جواب بھی لکھا جاتا ہے۔ و باللہ التوفیق

مرزائی اشتہار کا خلاصہ یہ ہے کہ نبی دو قسم کے ہیں ایک شریعت والے دوم بلا شریعت۔ آنحضرت ﷺ پہلی قسم کے خاتم ہیں دوسری کے نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دعوی پر مشتہر نے چند بزرگان دین کے اقوال سے استشہاد کیا ہے

مجمل جواب:

مرزائی مولوی صاحب لکھتے ہیں:

آنحضرت ﷺ نے ایک طرف یہ فرمایا کہ میرے بعد نبی نہ ہوگا دوسری طرف مسیح موعود کی آمد کی بشارت دیتے ہوئے اسے چار دفعہ نبی اللہ کہہ کر پکارا ہے ان دونوں قسم کی احادیث کی تطبیق کرتے ہوئے علمائے سلف اس نتیجہ پر پہنچے کہ آنحضرت کے بعد نبوت کے بند ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضور کے بعد تشریعی نبوت بند ہے اور مسیح موعود چونکہ آپ کی شریعت کا خادم ہوگا اس لئے اس کی نبوت نہ آیت خاتم النبیین کے منافی ہے اور نہ حدیث لا نبی بعدی کے مخالف۔ (مرزائی تبلیغی ٹریکٹ نمبر۳ ص۴)

اس تحریر سے مہر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ جن علماء نے آنحضرت ﷺ کو صرف صاحب شریعت انبیاء کا خاتم قرار دیا ہے محض حضرت عیسی کی آمد کو ملحوظ رکھ کر قرار دیا ہے نہ کہ کسی مراق وہسٹیر یا وذیابیطس کے مارے ہوئے دیہاتی مولود کے دعوی نبوت کو آنحضرت ﷺ کے بعد منافی ختم نبوت نہیں سمجھا۔ ہمارا علی الاعلان چیلنج ہے کہ:

۱۔ ایک بھی حدیث ایسی نہیں جس میں حضور کے بعد سوائے حضرت مسیح کے کسی اور نبی کی آمد کو صحیح قرار دیا گیا ہو

۲۔ ایک بھی صحابی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

۳۔ ایک بھی تابعی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

۴۔ ایک بھی امام ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

۵۔ ایک بھی مجدد ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

۶۔ ایک بھی عالم ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

۷۔ ایک بھی صوفی ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

۸۔ ایک بھی مسلم ایسا نہیں جو مذکورہ بیان کے خلاف ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مرزائیوں کا مسیح ابن مریم کی بجائے مرزا غلام احمد قادیانی کو احادیث نبویہ کا مصداق ٹھہرانا غلط بلکہ افتراء ہے حاصل یہ کہ مذکورہ بالا بیان کی بنا پر ہر مرزائی پر لازم ہے کہ وہ یا تو احادیث واقوال بزرگان سے سوائے مسیح ابن مریم کے کسی اور نبی کا بعد از خاتم النبیین آنا صحیح ثابت کریں یا مسئلہ ختم نبوت کی بجائے مرزا کے مسیح موعود ہونے پر بحث کریں۔

مفصل جواب:

مرزائی مولوی صاحب نے اس سے پہلے اپنے دعوی پر قرآن مجید سے استدلال کیا ہے کہ:

قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کی دو قسمیں ہیں اول تشریعی دوم غیر تشریعی ۔نبوت غیرتشریعی کا حامل نبی پہلی شریعت کا تابع ہوتا ہے اور اسی کے مطابق فیصلہ کرتا جیسا کہ قرآن مجید میں ہے

انا انز لناالتوراة فیهاهدی و نور یحکم بها النبیون الذین اسلموا یعنی ہم نے موسی پر توراۃ اتاری اس میں ہدایت اور نور تھا اسی کے مطابق وہ انبیا فیصلہ کرتے تھے جو فرمان بردار ہوئے۔

جواب: مرزا صاحب قادیانی راقم ہیں:

حضرت عیسی بلکہ تمام انبیاء ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھین اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی ان کو خدا تعالی نے الگ کتابیں دی تھیں اوران کو ہدایت تھی کہ کہ ان کتابون پر عمل کریں اور کراویں جیسا کہ قرآن شریف اس پر گواہ ہے۔

(ضمیمہ نصرۃ الحق طبع اول ص ۱۹۳۔طبع دوم ص ۱۸۹)

مولوی علی محمد صاحب! آپ پچھلے انبیاء میں سے بعض کو صاحب شریعت اور بعض کو بغیر تشریعی نبی قرار دیتے ہیں بخلاف اس کے آپ کے نبی جن کی صداقت ثابت کرنے کو آپ نے خدا پر افتراء کیا ہے خود آپ کے خلاف بیان دیتے ہیں۔ بتلائیے! آپ دونوں میں کون کاذب ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ہمارے نزدیک آپ دونوں یکساں ہیں۔ وہ یوں کہ قرآن پاک کی جو آیت تم نے پیش کی ہے اس سے صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء بنی اسرائیل میں بعض صاحب کتاب نبی تھے بعض بلا کتاب۔ پس مرزا صاحب کا سب کو صاحب کتاب لکھنا جھوٹ اور تمہارا بغیر کتاب والے انبیاء کو غیر تشریعی قرار دینا کذب۔ کیونکہ جو نبی بھی ہوا ہے خواہ بغیر کتاب کے ہو وہ صاحب شریعت ہوا۔ بغیر تشریعی نبی ایک بھی نہیں ہوا۔

معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں خبر ہی نہیں ہے کہ شریعت کس چیز کا نام ہے۔ سنئیے صاحب! جہاں احکام منزل من اللہ شریعت کہلاتے ہیں وہاں خود انبیاء کرام کے اقوال وافعال بھی شریعت ہوتے ہیں پڑھیئے

و ما آتاکم الرسول فخذوہ و ما نہاکم عنہ فانتھوا

(الحشر) یعنی ہمارا نبی جو کچھ تمہیں دے اسے لے لو جس بات سے منع کرے ہٹ جاؤ۔

قل ان کنتم تحبّون اللہ فاتّبعونی (آل عمران)

اے رسول کہہ دو اگر تم لوگ خدا سے رشتہ الفت جوڑنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو۔ اے لوگو!

لقد کان لکم فی رسول اللّٰہ اسوۃ حسنۃ (احزاب)

ہمارا نبی تمہارے لئے بہترین و پسندیدہ نمونہ ہے۔

مرزائی مولوی صاحب! اگر تمہیں قرآن پاک پر ایمان نہ ہو تو سنو خود تمہارا مقتدا و امام بھی یہی کہتا ہے

و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی۔

یعنی ہر نبی کی ہر بات خدا تعالی کے حکم سے ہوتی ہے نبی کا زمانہ نزول شریعت کا زمانہ ہوتا ہے اور شریعت وہی ٹھہر جاتی ہے جو نبی عمل کرتا ہے۔

(نور القرآن نمبر ۲ ص ۱۰)

بیان مذکورہ سے ثابت ہوگیا کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں اور جو بلا شریعت ہو وہ نبی کی حیثیت ہی نہیں رکھتا پس تمہارا سابقہ انبیاء میں سے بعض کو غیر تشریعی لکھنا غلط ہے۔ آگے چلو۔

اسکے بعد مرزائی مشتہر نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی کا بند ہونا مسلمہ فریقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر نبوت غیر تشریعی ہمارے نزدیک آنحضرت ﷺ کے بعد جاری ہے۔

جواب: ہم اوپر ثابت کر آئے ہیں کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی نہیں ہوا۔ لہذا ہمارے علماء کرام کا یہ کہنا کہ آنحضرت ﷺ پر تشریعی نبوت بند ہوگئی انہی معنوں میں ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی ایسا شخص نہیں پیدا ہوگا جس پر مثل انبیاء ایمان لانا فرض و واجب اور اسکے اقوال وافعال حجت شرعیہ ہوں۔ کھلے لفظوں میں ہمارا یہ ایمان ہے:

کہ بعد آنحضرت ﷺ کوئی (نیا) نبی نہیں آ سکتا اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث (اولیاء۔علماء) رکھے گئے ہیں۔ (شہادۃ القرآن از مرزا ص ۲۸)

احمدی مولوی صاحب نے قرآن کے بعد حدیث سے بھی استدلال کیا ہے کہ:

ابن ماجہ میں ہے کہ حضور ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم کی وفات پر فرمایا کہ اگر زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا۔

اس حدیث کو صحیح ثابت کرنے کے بعد ملا علی قاری فرماتے ہیں۔ یہ (حدیث) آیت خاتم النبیین کے مخالف نہیں کیونکہ خاتم النبیین کے معنی ہیں ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو

جواب: اول تو یہ حدیث ہی جھوٹی ہے جہاں سے مرزائیوں نے اسے نقل کیا ہے یعنی ابن ماجہ سے وہیں حاشیہ پر لکھا ہے کہ یہ حدیث ضعیف ہے۔ اس کا راوی ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان عبسی متروک الحدیث ہے۔ ایسا ہی تہذیب التہذیب میں بہت سے آئمہ محدثین کے اقوال اس کے متعلق منقول ہیں کہ یہ ضعیف ہے ثقہ نہیں۔ منکر الحدیث ہے، ضعیف الحدیث۔ سکتوا عنه و ترکوا حدیثه، ساقط، لا یکتب حدیثه، روی مناکیر۔ لیس بالقوی، کذبه شعبة وغیرہ۔ اس کی تائید کی ہے۔ پس اس روایت کا ناقابل استناد ہونا اس طرح بھی ثابت ہے کہ صحیح الفاظ جو آنحضرت ﷺ سے بوقت وفات ابراہیم منقول ہیں، یہ ہیں۔

لو قضِی ان یکون بعد محمد ﷺ نبی عاش ابنه و لکن لا نبی بعده یعنی اگر قضائے الہی میں آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی ہونا ہوتا تو ابراہیم زندہ رہتا لیکن آپ کے بعد کوئی نبی نہیں۔

یہ روایت صحیح بخاری میں بھی ہے اور ابن ماجہ میں بھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہا ملا علی قاری کا اس روایت کی بناپر آیت خاتم النبیین کے یہ معنی کرنا آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آ سکتا جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے باہر ہو۔ سو ظاہر ہے کہ امتی نبی حسب اصطلاح علماء و صوفیا سلف مجازی نبی ہوتا ہے چنانچہ ہم اس مضمون میں بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام اس پر مفصل عرض کریں گے۔ وجہ یہ کہ بغیر شریعت کے کوئی نبی ہوتا ہی نہیں

رسول اور امتی کا مفہوم تبائن ہے۔ (ازالہ اوہام۔ طبع دوم ص ۲۳۸)

پس اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بقول ملا علی قاری اس میں صرف مجازی نبوت کا ذکر ہے وہ بھی مخصوص بہ ابراہیم و عمر۔ حضرت ملا علی قاری کا ہرگز یہ مذہب نہیں ہے کہ آنخضرت ﷺ کے بعد کوئی حقیقی نبی بن سکے گا۔ وہ شرح فقہ اکبر صفحہ ۱۵۰ پر صاف فرماتے ہیں:

دعوی النبوة بعد نبینا ﷺ کفر بالا جماع ۔

(آنخضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دعوی کرنا بالا جماع کفر ہے)

آگے چل کر مرزائی مولوی صاحب نے حضرت شیخ ابن العربی و امام عبد الوہاب شعرانی کی تحریرات پیش کی ہیں کہ وہ بھی صرف شریعت والی نبوت کے بند ہونے کے قائل ہیں۔

جواباً معروض ہے کہ اول تو مرزائیوں کو خاص طور پر شرم کرنی چاہیے کہ جس شخص (ابن العربی) کو خود مرزا قادیانی نے وحدت الوجود کا حامی کہہ کر ملحد اور زندیق ٹھہرایا ہے (رسالہ اور خط) آج اسی شخص کی تحریروں سے مرزا قادیانی کی نبوت ثابت کی جاتی ہے وہ بھی نصوص قرآنیہ اور احادیث نبویہ کے مقابلہ پر۔

آہ! پھر اس پر مزید لطف یہ کہ ان کی تحریرات میں بھی خیانت معنوی کی جاتی ہے۔ ہم سابقاً لکھ آئے ہیں کہ کوئی نبی بغیر شریعت کے ہوتا ہی نہیں ہے۔ یہی مذہب ابن العربی وغیرہ صوفیا کرام کا ہے ہاں ان کے یہاں ایک جدید اصطلاح ہے کہ جملہ انبیاء کو تو وہ رسول کہتے ہیں اور اولیاء امت کا نام نبی رکھتے ہیں چنانچہ وہ فرماتے ہیں

الفر ق بینهما هو ان النبی اذا القی الیه الرو ح شیئاً اقتصر به ذا لك النبی علی نفسه خا صة و یحرّ م علیه ان یبلغ غیره

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثم ان قیل له بلغ ما انز ل الیك امّا لطا ئفة مخصوصةٍ کسا ئر الا نبیاء او عا مة لم یکن ذا لك ا لا لمحمدٍ سمی بهذا الو جه رسو لاً و ان لم یخصّ فی نفسه بحکم لا یکو ن لمن الیهم فهو رسو ل لا نبی و اعن بها نبوة التشریع التی لا یکو ن للا ولیاء (الیواقیت والجواہر۔ص ۲۵) یعنی نبی اور رسول کے درمیان فرق یہ ہے کہ نبی وہ ہے جس پر وحی خاص اس کی ذات کے لئے نازل ہو اور وہ اس کی تبلیغ پر مامور نہ ہو۔ پھر اگر کسی شخص کو کہا جائے کہ تو اپنی وحی کی تبلیغ کر خواہ کسی مخصوص قوم تک اس کی تبلیغ محدود ہے جیسا کہ تمام انبیاء کرام کا ہے یا اس کی تبلیغ عام ہے جیسا کہ سوائے آنحضرت ﷺ کے ایسا کوئی نبی نہیں ہے اور یہی معنی ہیں نبوت تشریعی کے یہ نبوت اولیاء کے لئے نہیں ہے۔

نوٹ: مزید وضاحت کے لئے الیواقیت والجواہر جلد۲ صفحہ ۳۷ ملاحظہ ہو

حضرات! خدارا اس تحریر پر مکرر سہ کرر غور فرمایئے کہ صوفیاء کرام تو پچھلے تمام انبیاء کرام کو صاحب شریعت قرار دے کر صاف فرماتے ہیں کہ اس قسم کی نبوت اولیاء اللہ کے لئے نہیں ہے۔ مگر مرزائی مولوی کس قدر دھوکہ دیتے ہیں کہ گویا صوفیاء کرام ان سے متفق ہیں کہ نبی دو قسم ہیں ایک تشریعی ایک غیر تشریعی۔ اف! کتنا فریب اس کے بعد سید عبدالقادر جیلانی کے اقوال پیش کئے ہیں ان میں بھی اسی طرح دھوکہ بازی کی گئی ہے کہ ان کے اصل مفہوم کو بگاڑ کر الٹ نتیجہ نکالا ہے ہم ان کی تحریر کو بتمام وکمال نقل کر دیتے ہیں: تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باش

امام موصوف فرماتے ہیں کہ حضرت موسیٰ کو نو عدد الواح خدا کی طرف سے ملی تھیں جن میں سے وہ صرف سات کی تبلیغ پر مامور تھے اور بقایا ۲ کے ترک پر۔

بخلاف محمد ﷺ فا نه ما تر ك شیئاً الا ابلغه الینا ۔ قا ل الله تعا لی ما فر طنا فی الکتاب من شیء و قا ل الله تعا لی و کل شیء فصلنا ہ تفصیلاً و لهذا کا نت ملته خیر الملل نسخ بدینه جمیع ا لا دیا ن لا نه اتی بجمیع ما اتوا به و زاد علیه مالم یا تو به فنسخت ادیا نهم لنقصها و شهر دینه بکماله قال الله تعا لی الیو م اکملت لکم د ینکم و اتممت علیکم نعمتی و لم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تنزل ھذہ الآیۃ علی نبی غیر محمد ﷺ و لو نزلت علی احد لکان ھو خاتم النبیین و ما صح ذلک الا لمحمد ﷺ فنزلت علیہ فکان خاتم النبیین لانہ لم یدع حکمۃ و لا ھدی ولا علماً ولا سرّاً الا قد نبہ علیہ و اشار الیہ علی قدر یلیق بالنبیین لذلک السّر امّا تصریحاً و اما تلویحاً و اما اشارۃ و اما کنایۃ و اما استعارۃ و اما محکماً و اما مفسراً و ما مؤ ولا و اما متشابھاً الی غیر ذالک من انواع البیان فلم یبق لغیرہ مدخلاً فاستقل بالامر و ختم النبوۃ لانہ ما ترک شیئاً یحتاج الیہ و قد جاء بہ فلا یجد الذی یاتی بعدہ من الکمل شیئاً مما ینبغی انہ ینبہ علیہ الّا وقد فعل ﷺ ذالک فیتبعہ ھذاالکامل کما نبہ علیہ و یصیر تابعاً فانقطع حکم النبوۃ التشریع بعدہ و کان محمد ﷺ خاتم النبیین لانہ جاء بالکمال و لم یجی احد بذلک فلو مر موسی علیہ السلام بابلاغ الوحین المختص بہ لما کان یبعث عیسی من بعدہ

(الانسان الکامل ۔باب ۳۶ جلد اول ص ۶۸، ۶۹)

یعنی حضرت موسیٰ تو دین الٰہی کی تکمیل نہ کر سکا مگر رسول کریم ﷺ نے کوئی حصہ دین الٰہی کا نہیں چھوڑا جسے ہم تک نہ پہنچا دیا۔ چنانچہ قرآن کریم اس پر شاہد ہے یہی باعث ہے کہ امت محمد یہ خیر الملل ٹھہری خدا نے اس امت کے دین کے ساتھ جمیع ادیان کو منسوخ کر دیا وجہ یہ کہ اس دین میں نہ صرف وہ تمام ہدایت موجود ہے جو پہلے دینوں میں تھی بلکہ علم وحکمت کے وہ بے بہا گوہر بھی چمک رہے ہیں جن کی روح پرور جھلک بھی پہلے لوگوں پر نہ پڑی تھی پس منسوخ ہوئے پہلے دین اس نقص کے باعث اور شہرہ آفاق ہوا ہمارا دین اپنے کمال کے باعث ۔فرمایا اللہ تعالیٰ نے آج کے دن کامل کر دیا میں نے دین تمہارا اور اتمام تک پہنچا دیں تم پر اپنی تمام نعمتیں۔نہیں اتاری گئی یہ آیت کسی اور نبی پر۔ اگر اتاری جاتی تو بس وہیں سلسلہ نبوت ختم ہو جاتا۔ چونکہ اور کوئی نبی اس کا اہل نہیں تھا ولہذا اللہ تعالیٰ نے حضرت نبی الاعظم ﷺ کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز فرمایا پس آنحضرت ﷺ پر سلسلہ انبیاء کو اس نعمت عظمیٰ سے سرفراز کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس آنحضرت ﷺ سلسلہ انبیاء کو اس واسطے ختم کیا گیا ہے کہ آپ نے نبوت کی کوئی حکمت کوئی ہدایت کوئی علم کوئی بھید شرمندہ حجاب نہ رکھا ہر بات تصریحاً وتلویحاً اشارۃً وکنایۃً و استعارۃً محکماً ومفسراً مؤولاً ومتشابہاً اور اس کے علاوہ جملہ انواع کمال بیان کو کماحقہ بیان فرمایا۔ ایسا کہ اب کسی اور شخص کے لئے اس گلستان نبوت میں قدم رکھنے کو ایک انچ جگہ باقی نہیں۔ پھر سنو! کہ آنحضرت ﷺ پر نبوت اس باعث ختم کی گئی کہ آپ نے کوئی بات ایسی نہیں چھوڑی کہ ہمیں اس کی حاجت ہو اور کوئی دوسرا اسے آکر پورا کرے اب ہر ایک انسان پر فرض ہے کہ وہ اس کامل واکمل رسول کے بتائے ہوئے طریق کی اتباع کرے۔ شریعت ختم ہوگئی رسول کریم پر اور آپ تمام انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں اگر حضرت موسی اپنی امت پر دین پورا کر جاتے اور وہ خاص ہر دو وحی پہنچا جاتے تو انہی پر نبوت ختم ہو جاتی اور حضرت عیسی کو مبعوث نہ کیا جاتا

حضرات! ملاحظہ فرمایئے کہ امام موصوف نے کس عمدہ احسن اور مدلل اور معقول پیرائے میں ختم نبوت کا اظہار کیا اور اس کی حکمت بیان کی ہے کہ انبیاء آتے ہی ھادی بن کر ہیں۔ اب ہدایت مکمل ہوگئی۔ لہذا نبوت ختم۔ اگر حضرت موسی دین پورا کر جاتے تو مسیح کی بعثت کی ضرورت ہی نہ تھے۔ پس ختم المرسلین مکمل ومختم حکمت و ہدایت ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں۔ مرزا صاحب قادیانی نے سچ لکھا ہے کہ:

فلاحاجة لنا الی نبی بعد محمد ﷺ (حمامة البشری۔ص ۴۹)

(ہمیں نبی ﷺ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں)۔

مرزائی مولوی صاحب کو ٹھوکر لگنے کا صرف یہ سبب ہے کہ وہ انبیاء کی دو قسمیں سمجھ بیٹھا ہے: ایک تشریعی اور دوسرے غیر تشریعی۔ پس جہاں اسے کسی کی عبارت میں نظر پڑی کہ آنحضرت ﷺ پر شریعت ختم ہوگئی وہیں اس نے منہ کی کھائی اور جھٹ شور مچانا شروع کر دیا کہ دیکھو پچھلے علماء بھی ہمارے ہم خیال تھے حالانکہ نبی بلاشریعت ہوتا ہی نہیں ہے۔ اس کے بعد مرزائی راقم اشتہار نے حضرت شاہ ولی اللہ صاحب کی کتاب تفہیمات الٰہیہ سے ایک عبارت نقل کی ہے کہ اس میں بھی صاحب شریعت انبیاء کا ختم ہونا مرقوم ہے۔ اس کا بھی وہی جواب ہے کہ حضرت شاہ صاحب کے نزدیک تمہاری طرح نبی دو قسم کے نہیں ہیں۔ پس اگر تمہیں شاہ صاحب کے قول سے فائدہ لینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے تو پہلے ان کی کسی تحریر سے یہ ثابت کرو کہ وہ ایک گروہ انبیاء کے متعلق یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ ان کے اقوال و اعمال اور ان کے افعال حجت شرعیہ نہیں ہیں۔ ورنہ خاموش کہ:

ایں شور وفغاں چیزے نیست

سنو! حضرت شاہ صاحب دہلویؒ صاف فرماتے ہیں

بعد از وے ہیچ پیغمبر نباشد (ترجمہ قرآن فارسی زیر آیت خاتم النبیین)۔

یعنی آپ ﷺ کے بعد کوئی پیغمبر نہیں ہوگا

آگے چل کر مولانا عبدالحی لکھنوی کا قول لکھا ہے کہ:

آنحضرت کے زمانہ میں یا آپ کے بعد بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے

جواب: مولانا مرحوم کا عقیدہ یہ تھا کہ موجودہ ربع مسکون کے علاوہ زمین کے اور طبقات بھی ہیں ان میں بھی ہماری زمین کی طرح انبیاء کا سلسلہ جاری ہے۔ ہر ایک طبقہ میں ایک آدم ایک شیث نوح موسیٰ عیسیٰ محمد علیہم الصلوۃ و السلام ہوا ہے جس طرح اس زمین پر حضرت محمد ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اسی طرح دوسرے طبقات میں بھی محمد خاتم الانبیاء ﷺ ہوا۔ ان پر بھی یہی قرآن نازل ہوا۔

مولانا موصوف نے اس عقیدہ پر بحث کرتے ہوئے وہ الفاظ لکھے ہیں جن سے مولوی مرزائی صاحب نے استدلال کیا ہے میری نظر سے مولانا مرحوم کا اردو رسالہ دافع الوساوس جس کا حوالہ مرزائی مولوی نے دیا ہے نہیں گذرا۔ البتہ عربی رسالہ زجر الناس میں نے دیکھا ہے اس میں بھی یہی بحث ہے اور اس کے پہلے ہی صفحہ پر مولانا نے لکھا ہے کہ ہم نے اس مضمون پر اردو رسالہ بھی لکھا ہے جس کا نام دافع الوساوس ہے۔

حاصل یہ کہ مولانا مرحوم کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں کہ ہمارے اس طبقہ زمین پر کوئی رسول آنحضرت ﷺ کے بعد آئے گا یا آسکتا ہے۔ بفرض محال مولانا کا یہی مطلب بھی ہو تو بھی ان کا یہ فرمانا کہ:

بعد آنحضرت ﷺ کے صاحب الشرع جدید ہونا البتہ ممتنع ہے۔

صاف دلیل ہے کہ نبوت حقیقی جس میں انبیاء کے اقوال و افعال شریعت میں داخل ہیں ختم ہوگئی باقی کیا رہا؟ صرف مجازی نبوت یعنی ولایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی خود راقم ہیں:

کوئی نئی شریعت اب نہیں آ سکتی اور نہ کوئی نیا رسول آ سکتا ہے مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی ہمیشہ تک راہیں کھلی ہیں وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت وامامت وخلافت کبھی ختم نہ ہوگی (تشحیذ الاذہان۔ ج انمبر ا مکتوب مرزا)

آگے چلئے۔ مرزائی مشتہر لکھتا ہے کہ

حضرت مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیو بند بھی یہی عقیدہ رکھتے تھے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین بمعنی آخری نبی نہیں تھے وہ لکھتے ہیں کہ

اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی بھی کوئی نبی پیدا ہو تو پھر بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا۔ (تحذیر الناس۔ ص ۲۸)

جواب: یہ عبارت ہی دال ہے کہ مولانا مرحوم آنحضرت ﷺ پر سلسلہ انبیاء کو ختم جانتے اور مانتے تھے اسی لئے تو آپ، بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو جائے، کے الفاظ لکھ رہے ہیں۔ پس مولانا صاحب کو اجراء نبوت کا قائل گردا ننا ایک شرمناک غلط بیانی ہے۔

حضرات! کسی امر کو فرضی طور پر تسلیم کر لینے سے اس کا امکان ثابت نہیں ہو جاتا۔ دیکھئے قرآن پاک میں ہے کہ

قل ان کان للرحمن ولد فانا اول العابدین (یارسول اللہ فرما دیجئے کہ اگر کوئی خدا کا بیٹا ہوتو میں اس کا پجاری بننے کو سب سے پہلے تیار ہوں (زخرف)

تو کیا اس سے کوئی احمق خدا کے ہاں بیٹا ہونے کے امکان کو ثابت کر دے تو وہ اس لائق نہ ہوگا کہ اسے دماغی اصلاح کے لئے کسی شفا خانہ میں داخل کرایا جاوے

کہا جاتا ہے کہ مولانا محمد قاسم صاحب تحذیر الناس صفحہ ۳ پر خاتم النبیین کے معنی آخری نبی نہیں مانتے اور دیگر علماء سے اس بارے میں مختلف ہیں۔ جواباً عرض ہے کہ یہ ان پر افتراء ہے وہ آنحضرت ﷺ کو اسی طرح خاتم النبیین سمجھتے ہیں جس طرح دیگر علماء۔ چنانچہ ان کی عبارت مذکورہ بالا اس پر شاہد ہے البتہ مولانا مرحوم آیت خاتم النبیین کے مشہور معانی کو برقرار رکھتے ہوئے بالطبع لفظ خاتم النبیین سے ایک اور مفہوم استنباط فرماتے ہیں اور ایسا کرنا کوئی عیب نہیں دیکھئے خود مرزا صاحب لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین کا لفظ جو آنحضرت ﷺ پر بولا گیا ہے بالطبع اس لفظ میں یہ مفہوم رکھتا ہے کہ وہ کتاب جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی وہ بھی خاتم الکتب ہے۔ (ملفوظات احمدیہ۔ص ۱۵)

مرزا صاحب کے اس بیان سے یہ بھی عیاں ہے کہ قرآن خاتم الکتب اس صورت میں مانا جاسکتا ہے جب کہ آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء سمجھا جاوے کیونکہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین بعبارۃ النص ہیں اور قرآن بالطبع خاتم الکتب۔ جب اصل ہی سے انکار کیا جائے گا تو ظل کہاں رہا۔

الحاصل مولانا محمد قاسم خاتم النبیین کے مشہور معانی سے منکر نہیں بلکہ ان کو بحال رکھتے ہوئے ان سے ایک مزید مفہوم استنباط فرماتے ہوئے اس کو باعث فضیلت علی الانبیاء قرار دیتے ہیں چنانچہ اس امر کو انہوں نے تحذیر الناس کے علاوہ مناظرہ عجیبہ میں بالتفصیل رقم فرمایا۔ و من شاء فلیر جع الیه

اس کے بعد کہا گیا ہے کہ حضرت عائشہ ؓ نے حضرت مسیح ابن مریم کی آمد کو ملحوظ رکھ کر فرمایا ہے:

قولوا انه خاتم الانبیاء و لا تقولوا لا نبی بعدی

(یعنی آنحضرت ﷺ کو خاتم الانبیاء تو کہو مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا)۔

جواب: اگر مرزائی صاحبان اس روایت کی صحیح سند دکھائیں تو ۵۰ روپیہ نقد انعام ان کو دیا جائے گا۔ یہ روایت محض بے سند اور بے ثبوت افتراء ہے پھر یہ ہمارے مخالف بھی نہیں ہے۔ جن معنی میں یہ کہا گیا ہے ان معنی سے ہم لا نبی بعدی بلکہ خاتم النبیین بھی نہیں کہتے۔ خاتم النبیین کے یہ معنی ہی نہیں ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے سے پہلے انبیاء کی نبوت ملیا میٹ کر دی بلکہ آیت کے یہ معنی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نیا نبی نہ بنایا جائے گا اور حضرت مسیح تو گذشتہ نبی ہیں جن کی آمد قرآن واحادیث صحیحہ سے ثابت ہے جیسا کہ اقوال مرزا بھی اس پر گواہ ہیں۔ اپنے نبی (مرزا) کے اقوال سنو:

۱۔ حضرت مسیح تو انجیل کو ناقص چھوڑ کر آسمانوں پر جا بیٹھے

(براہین احمدیہ حاشیہ۔ص ۳۶۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے (براہین احمدیہ ص ۴۹۹)

۳۔مسیح ابن مریم کے آنے کی پیش گوئی ایک اول درجہ کی پیش گوئی ہے جس کو سب نے باتفاق قبول کرلیا ہے تواتر کا اول درجہ اس کو حاصل ہے

(ازالہ اوہام طبع اول ۵۵۷۔طبع دوم ۲۳۱)

مزید وضاحت کے لئے امام زمخشری (جن کے متعلق خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی معترف ہیں کہ وہ علامہ لسان عرب ہے ،(ضمیمہ نصرۃ الحق طبع ۲ ص ۲۰۱) کی تحقیق ملاحظہ ہو۔آپ فرماتے ہیں

خاتم بفتح تا بمعنی الطا بع و بکسر ھا بمعنی الطا بَع فا عل الختم و رقویة قر أة عبد الله بن مسعود و لکن نبیاً ختم االنبیین (فا ن قلت) کیف کا ن آ خر ا لا نبیاء و عیسی ینزل فی آ خر الزما ن (قلت) معنی کو نه آ خر ا لا نبیاء لا ینبأ ا حد بعده و عیسی ممن نبیء قبله

(کشاف ج ۲ ص ۲۱۵۔وایضاً رازی۔ج ۶ ص ۶۱۷۔روح المعانی۔ج ۷ ص ۶۰)

یعنی خاتم اور خاتم ہر دو کے معنی ختم کرنے والا ہیں انہی معنوں کو حضرت عبداللہ بن مسعود کی قرأت ،لیکن محمد نبی ہے جو نبیوں کو ختم کرنے والا ہے تقویت دیتی ہے۔اگر تو یہ سوال کرے کہ جس صورت میں عیسیٰ آنے والے ہیں آنحضرت ﷺ کس طرح خاتم النبیین ہو سکتے ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کے آخری نبی ہونے کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ بنایا جائے گا اور عیسیٰ تو سابقہ نبی ہیں۔

امام زمخشری کی تحریر سے آیت خاتم النبیین کا صحیح مفہوم صاف عیاں ہو گیا خود مرزا جی بھی لفظ خاتم کے یہی معنی لیتے ہیں چنانچہ ان کا بیان ذیل گواہ ہے

میرے بعد میرے والدین کے گھر اور کوئی لڑکا لڑکی پیدا نہیں ہوا میں ان کے لئے خاتم اولاد تھا۔(تریاق القلوب طبع اول ۱۵۷ طبع دوم ۳۷۹)

جس طرح مرزا غلام احمد کا خاتم الاولاد ہونا اپنے دیگر بھائیوں کو فنا کرنے کے معنوں میں نہیں ہے اسی طرح آنحضرت ﷺ کا خاتم النبیین ہونا پچھلے انبیاء کی نبوت کو چھیل لینے پر مبنی نہیں ہے،مرزائیو!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے

اس کے بعد مرزا مظہر جانجاناں کا قول پیش کیا گیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبوت بالاصالت ختم ہوگئی مگر دیگر کمالات جاری ہیں۔

جواب: ہمارا بھی یہی مذہب ہے مگر مرزائیوں کی کھوپڑی میں جو کیڑا سرک رہا ہے وہ اور ہے۔ وہ نبوت حقیقی دو قسم کی سمجھتے ہیں ایک بالاصالت دوم بلااصالت حالانکہ:

جس قدر نبی گزرے ہیں ان سب کو خدا نے براہ راست چن لیا تھا۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۲۸)

حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے جن کمالات کی طرف اشارہ کیا ہے وہ نبوت کے علاوہ ہیں۔

ا۔ختم نبوت کے بعد اسلام میں اور کوئی نبی نہیں آ سکتا۔(راز حقیقت ص ۱۶)

۲۔ بعد آنحضرت ﷺ کوئی نبی نہیں آ سکتا۔اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث ہوں گے۔(شہادۃ القرآن۔ص ۲۸)

سب سے آخر مرزائی مولوی صاحب نے مثنوی کے دو حوالے لکھے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اس امت میں نبی آ سکتا ہے۔اس کا جواب وہی ہے جو ہم سابقاً بحوالہ تحریرات صوفیاء کرام دے آئے ہیں کہ ان کے ہاں ولایت کا نام نبوت ہے خود مثنوی کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ قول ہے:

خدا کا وجود خدا کے انسانوں کے ساتھ پہچانا جاتا ہے اسی لئے اولیاء اللہ بھیجے جاتے ہیں۔مثنوی میں لکھا ہے: آن نبی وقت باشد اے مرید

محی الدین ابن عربی حضرت مجدد (سرہندی) نے بھی یہی عقیدہ لکھا ہے۔

(قول مرزا مورخہ ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء مندرجہ اخبار بدر و حقیقۃ النبوت۔ص ۲۷۳)

صاف واضح ہے کہ مثنوی و دیگر صوفیا کی تحریرات میں جس نبوت کا تذکرہ ہے وہ ولایت ہے خلاصہ کلام یہ کہ تمام بزرگان دین نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم مانتے آئے ہیں لہذا ان کے متعلق یہ کہنے والا کہ وہ آنحضرت ﷺ کے بعد کسی نئے نبی کے پیدا ہونے کے قائل تھے مفتری اور کذاب ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۵ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۸۔۴۹ص ۵۔۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارقۃ السیف ۔۱

حضرت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

العاقب:

حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرے متعدد ناموں میں سے ایک نام میرا عاقب ہے۔ پھر اس معنی بھی ساتھ ہی حدیث میں مرقوم ہیں:

الّذی لیس بعدی نبی (صحیح مسلم)

(یعنی عاقب وہ ہے جس کے بعد کوئی نبی نہ آئے)۔

اس پر قادیانی مناظر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ معنی مذکور زہری نے کئے ہیں جیسا کہ خود صحیح مسلم میں ہے

قا ل معمر قلت للز ھری و اما العاقب؟ قا ل الذی لیس بعدہ نبی (ج ۲ ص ۲۶۱)۔

اگر آنحضرت ﷺ نے معنی بتائے ہوتے تو عبارت یوں ہوتی

الّذی لیس بعدی نبی یعنی میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ خود آنحضرت ﷺ نے عاقب کے معنی انہیں الفاظ میں ارشاد فرما دیئے ہیں جن الفاظ میں احمدیوں کا مطالبہ ہے چنانچہ چوتھی صدی کے مشہور محدث حافظ ابن عبدالبرؒ نے روایت مذکور یوں نقل فرمائی ہے

قا ل ... و انا الخا تم ختم اللہ بی النبوۃ و انا العا قب فلیس بعدی نبی (کتاب الاستیعاب برحاشیہ اصابہ مطبوعہ مصر۔ ج ا ص ۳۷)

(آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں خاتم ہوں اللہ نے نبوت میرے ساتھ ختم فرمادی ہے اور میں عاقب ہوں۔ پس میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے)۔

اسی طرح چھٹی صدی کے مشہور محدث قاضی عیاضؒ نے بھی نقل کیا ہے۔ لکھتے ہیں۔

و فی الصحیح انا العاقب الذی لیس بعدی نبی

(کتاب الشفا مطبوعہ استنبول ج ا ص ۱۹۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے)۔

ایسا ہی تفسیر خازن (سورہ صف) میں ہے

و انا العا قب الذی لیس بعدی نبی (ج ۷ ص ۷۱ طبع مصر ۱۳۴۹ھ)

ان تینوں کتابوں میں لفظ بعدی موجود ہے جس سے ثابت ہے کہ یہ تفسیر نبوی ہے۔

اس پر مرزائی فوراً بول اٹھتے ہیں کہ صحاح ستہ جو حدیث کی معتبر کتابیں ہیں ان میں تو یوں نہیں آیا ہے، لہذا حجت نہیں۔

اس کے جواب میں واضح ہو کہ صحاح ستہ میں سے جامع ترمذی میں بھی یوں ہی موجود ہے چنانچہ ترمذی ابواب الاستیذان والادب، باب ما جاء فی اسماء النبی میں حدیث صحیح مرقوم ہے

و انا العاقب الذی لیس بعدی نبی

(ترمذی طبع مصر ج ۲ ص ۱۳۷ طبع ۱۲۹۲ھ۔ و مطبع مجتبائی دہلی ص ۱۰۷ ج ۲ طبع ۱۳۲۸ھ ۱۳۴۲ھ

و مطبوع مجیدی پریس کان پور۔ ص ۱۱۲ ج ۲)

یعنی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں عاقب ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔ فالحمد لله علی ذلك

اعلام: ترمذی مطبوعہ ہند کے بعض نسخوں (مطبوع احمدی وغیرہ) میں اس مقام پر بعدہ، غلط طبع ہو گیا۔ ناظرین سے التماس ہے کہ ترمذی کے اس مقام کو درست کر لیں اور بجائے بعدہ کے بعدی بنا لیں، اس لئے کہ ترمذی کا قدیم نسخہ جو مصر میں ۱۲۹۱ھ میں طبع ہوا تھا اس میں بعدی ہے۔ اسی طرح مجتبائی اور مجیدی پریسوں کے چھاپوں میں بھی بعدی ہے اور محدثین شارحین حدیث نے بھی ترمذی کے حوالہ سے بعدی ہی نقل کیا ہے حافظ ابن حجر فتح الباری شرح بخاری میں لکھتے ہیں:

لکن وقع فی روایۃ سفیان بن عینیۃ عند الترمذی وغیرہ بلفظ الذی لیس بعدی نبی (مطبوع انصاری۔ پ ۱۴ ص ۳۱۴)

اسی طرح زرقانی نے شرح موطا میں بھی بحوالہ ترمذی بعدی نقل کیا ہے (ص ۲۷۲ ج ۴ مطبوع مصر)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۵ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۸۔ ۴۹ ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براہین احمدیہ کیوں ناقص رہی؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین جانتے ہوں گے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مایہ ناز تصنیف براہین احمدیہ ہے جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے اعلان کیا تھا کہ تین سو زبردست دلائل اس کتاب میں ایسے لکھے جائیں گے جن سے صداقت قرآن اور صداقت نبوت محمدیہ ﷺ واضح طور پر ثابت ہوگی۔

اس کے سوا بھی (چورن فروشوں کی طرح) بہت کچھ اس کتاب کی تعریف میں لفاظی کی تھی۔ مگر خدا کی شان تین سو دلائل میں سے صرف پہلی دلیل کے متعلق چند آیات لکھ کر چوتھی جلد ختم کر دی۔ تو پھر اپنی مسیحیت میں ایسے مشغول ہوئے جیسے بقول ہنود کرشن جی گوپیوں میں مشغول رہتے تھے۔ اس پر ان مخالفوں نے عموماً اور جن لوگوں نے براہین کی مطلوبہ قیمت پیشگی دی ہوئی تھی خصوصاً اعتراضات کی بھرمار کی کہ براہین احمدیہ کیوں پوری نہیں کی جاتی؟

اس پر بھی مرزا صاحب قادیانی کو اس طرف توجہ نہ ہوئی یا باعتقاد ہمارے بحکم قرآن مجید (ولكن كره الله انبعا ثهم فثبطهم. (التوبه: ٤٦) (خدا کو ان لوگوں کی تیاری ناپسند ہے اس لئے ان کو چپکا دیا) مرزا صاحب کو توفیق تکمیل نہ ملی۔ اس مضمون کو ہم نے بالتفصیل رسالہ علم کلام مرزا میں لکھا ہے۔ اس اعتراض کے جواب میں ایک مضمون جدید الفضل قادیان میں نکلا ہے جو بہت لطیف اور خوش کن ہے۔

حق تو یہ ہے کہ ہمیں اس کے پڑھنے سے بہت لطف حاصل ہوا کیونکہ ہمیں یقین ہوا کہ ہمارا قلم واقعی لوہے کا قلم ہے اور ہمارا پنجہ واقعی پنجہ شیر ہے جس سے شکار کا نکل جانا محال ہے۔ ہم اس لطف میں اپنے ناظرین کو شریک کرنا چاہتے ہیں۔ اس لئے الفضل کا مضمون سارا نقل کرتے ہیں۔ پس حضرات ناظرین تھوڑی دیر توجہ سے پڑھیں اور لطف پائیں۔ وہ یہ ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا) کا شروع میں یہی ارادہ تھا کہ حقانیت اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعلق ایک ایسی کتاب لکھی جائے جس میں تین سو دلائل فضیلت اسلام کے بیان ہوں اور اسی غرض کے لئے آپ نے تصنیف شروع فرمائی۔ مگر دوران تحریر میں جب خداتعالی نے آپ کو اصلاحِ خلق کے لئے مقرر کیا اور آپ کی توجہ کا دائرہ بہت وسیع ہوگیا تو اس ارادہ کی تکمیل ظاہری صورت میں نہ ہوسکی جیسا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے لکھا ہے کہ:

اب ہماری طرف سے کوئی ایسی شرط نہیں کہ کتاب تین سو جزو تک ضرور پہنچے بلکہ جس طور سے خداتعالی مناسب سمجھے گا کم یا زیادہ بغیر لحاظ پہلی شرائط کے اس کو انجام دے گا۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ا ص ۹۲)

ہمارا دعوی ہے کہ فضیلت اسلام ثابت کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے جن پاکیزہ ارادوں کے ماتحت براہین احمدیہ لکھنی شروع فرمائی تھی، انہیں خداتعالی نے پورا کردیا۔ اور وہ اس طرح کہ آپ کے قلم سے اسّی (۸۰) کے قریب ایسی بے نظیر کتب لکھوائیں جن میں وہ تمام دلائل بالتفصیل مرقوم ہیں جن سے اسلام دیگر ادیان پر غالب ثابت ہوتا ہے اگر کوئی شخص اس مقصد کے پیش نظر حضرت مسیح موعود (مرزا) کی کتب کا مطالعہ کرے تو اسے اسلام کی سچائی کا ثبوت ان میں سورج سے بھی زیادہ درخشاں نظر آئے گا۔

علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود (مرزا) براہین احمدیہ کے بعد جس شان میں دنیا کے سامنے جلوہ گر ہوئے یعنی نبوت و رسالت اور مسیحیت و مہدویت کا خلعت پہن کر وہ بذات خود حقانیت اسلام کا ایک اتنا بڑا ثبوت ہے کہ اگر تین سو سے زیادہ دلایل حقانیت اسلام کے براہین احمدیہ میں رقم کئے جاتے تو ان سے اسلام کو اتنا فائدہ ہرگز نہ پہنچ سکتا۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ خواہ کس قدر اسلام کی حقانیت کے علمی دلائل پیش فرماتے قرآن مجید سے بڑھ کر نہ ہوسکتے مگر مسلمان جب قرآن مجید کے ہوتے ہوئے اسلام کو ادیان باطلہ پر غالب ثابت نہ کرسکتے تھے تو ان تین سو دلائل سے کیوں کر فائدہ اٹھاتے۔ اگر اسلام غالب ثابت تو بھی علمی رنگ میں۔ مگر خداتعالی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے آپ کو ماموریت کی شان عطا فرما کر اسلام کی حقانیت کا ایک زندہ ثبوت دنیا کے سامنے پیش کر دیا۔ پس قطع نظر ان عظیم الشان تحریرات کے جو بعد میں خدا تعالی نے آپ کے ہاتھ سے شائع کرائیں اور قطع نظر ان سینکڑوں اشتہارات اور تقریروں کے جو آپ نے صداقت اسلام پر کیں براہین احمدیہ کی تکمیل سے جس قدر حقانیت اسلام ظاہر ہو سکتی تھی اس سے بہت زیادہ آپ کے وجود کے ذریعہ اسلام کی حقانیت ظاہر ہوئی اور یہی خدا تعالی چاہتا تھا کہ دنیا پر اپنے زندہ اور تازہ آسمانی نشانات سے حقانیت اسلام ظاہر کرے

غرض حقانیت اسلام کے متعلق اللہ تعالی کا جو منشاء تھا وہ پورا ہوا۔ اور اسلام کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ہاتھوں لیظھره علی الدین کله کا نشان ظاہر ہو گیا یہ حقانیت اسلام کو اس قدر نمایاں کر دینے والا نشان ہے کہ اسکے ماتحت ہر وہ معجزہ جو حضرت مسیح موعود (مرزا) کے ذریعہ ظاہر ہوا اسلام کی صداقت کا ثبوت ہے اور اگر اس رنگ میں غور کیا جائے تو صداقت اسلام کے ہزاروں دلائل حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔

براہین احمدیہ کی عدم تکمیل کے متعلق یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ گو مخالفین سلسلہ کی طرف سے یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ براہین نامکمل رہی اور آپ نے اپنے وعدوں کا پاس نہ کیا لیکن دراصل اس میں حضرت مسیح موعود (مرزا) کی صداقت کا عظیم الشان نشان مخفی ہے اور وہ اس طرح کہ ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک رؤیا دیکھا جس کا براہین احمدیہ میں آپ نے بایں الفاظ ذکر کیا ہے:

اس احقر نے ۱۸۶۴ء یا ۱۸۶۵ء میں یعنی اسی زمانہ کے قریب جب یہ ضعیف اپنی عمر کے پہلے حصہ میں ہنوز تحصیل علم میں مشغول تھا جناب خاتم الانبیاء ﷺ کو خواب میں دیکھا اور اس وقت اس عاجز کے ہاتھ میں ایک دینی کتاب تھی کو کہ خود اس عاجز کی تالیف معلوم ہوتی تھی آنحضرت ﷺ نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب کو دیکھ کر عربی زبان میں پوچھا کہ تو نے اس کتاب کا کیا نام رکھا ہے خاکسار نے عرض کیا کہ اس کا نام میں نے قطبی رکھا ہے جس کی تعبیر اس اشتہاری کتاب کے تالیف ہونے پر یہ کھلی کہ وہ ایسی کتاب ہے کہ جو قطب ستارہ کی طرح غیر متزلزل اور مستحکم ہے جس کے کامل استحکام کو پیش کر کے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دے گیا ہے۔ غرض آنحضرت ﷺ نے وہ کتاب مجھ سے لے لی اور جب وہ کتاب حضرت مقدس نبوی کے ہاتھ میں آئی تو آنجناب کا ہاتھ مبارک لگتے ہی ایک نہایت ہی خوش رنگ اور خوبصورت میوہ بن گئی کہ جو امرود سے مشابہ تھا مگر بقدر تربوز تھا۔

آنحضرت ﷺ نے جب اس میوہ کو تقسیم کرنے کے لئے قاش قاش کرنا چاہا تو اس قدر اس میں سے شہد نکلا کہ آنجناب کا ہاتھ مرفقِ مبارک تک بھر گیا۔ تب ایک مردہ کہ جو دروازے سے باہر پڑا تھا آنحضرت ﷺ کے معجزے سے زندہ ہو کر اس عاجز کے پیچھے آ کھڑا ہوا اور یہ عاجز آنحضرت ﷺ کے سامنے کھڑا تھا جیسے ایک مستغیث حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے اور آنحضرت ﷺ بڑے جاہ و جلال اور حاکمانہ شان سے ایک زبردست پہلوان کی طرح کرسی پر جلوس فرما رہے تھے پھر خلاصہ کلام یہ کہ ایک قاش آنحضرت ﷺ نے مجھ کو اس غرض سے دی کہ تا میں اس شخص کو دوں کہ جو نئے سرے زندہ ہوا اور باقی تمام قاشیں میرے دامن میں ڈال دیں اور وہ ایک قاش میں نے اس نئے زندہ کو دیدی اور اس نے وہیں کھا لی۔ پھر جب وہ نیا زندہ اپنی قاش کھا چکا تو میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ کی کرسی مبارک اپنے پہلے مکان سے بہت ہی اونچی ہو گئی اور جیسے آفتاب کی کرنیں چھوٹتی ہیں ایسا ہی آنحضرت ﷺ کی پیشانی مبارک متواتر چمکنے لگی کہ جو دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی تب اسی نور کے مشاہدہ کرتے کرتے آنکھ کھل گئی و الحمد لله علی ذلك

یہ خواب درج کرنے کے بعد حضرت مسیح موعود (مرزا) تحریر فرماتے ہیں:

یہ وہ خواب ہے کہ تقریباً دو سو آدمی کو انہی دنوں میں سنائی گئی تھی جن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پچاس یا کم وبیش ہندو بھی ہیں کہ جو اکثر ان میں سے ابھی تک صحیح و سلامت ہیں اور وہ تمام لوگ خوب جانتے ہیں کہ اس زمانہ میں براہین احمدیہ کی تالیف کا ابھی نام ونشان نہ تھا اور نہ یہ مرکوز خاطر تھا کہ کوئی دینی کتاب بنا کر اس کے استحکام اور سچائی ظاہر کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کا اشتہار دیا جائے گا لیکن ظاہر ہے کہ اب وہ باتیں جن پر خواب دلالت کرتی ہے کسی قدر پوری ہوگئی ہیں اور جس قطبیت کے اسم سے اس وقت کی خواب میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا اسی قطبیت میں کتاب کو موسوم کیا گیا تھا اسی قطبیت کو اب مخالفوں کے مقابلے میں بوعدہ انعام کثیر پیش کر کے حجتِ اسلام ان پر پوری کی گئی ہے اور جس قدر اجزاء اس خواب کے ابھی تک ظہور میں نہیں آئے ان کے ظہور کا منتظر رہنا چاہیے کہ آسمانی باتیں کبھی ٹلا نہیں کرتیں۔ (براہین احمدیہ حصہ سوم ص ۲۴۸ تا ۲۵۰ حاشیہ)

اس خواب سے جو کچھ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ حقانیت اسلام پر زبردست دلائل کا مجموعہ وہ میوہ ہے جو رسول کریم ﷺ کی متابعت کے طفیل حضرت مسیح موعود (مرزا) کو ملا۔ اس میوہ سے شہد تو بہت نکلا مگر مسلمان کہلانے والوں کے حصہ میں صرف ایک قاش آئی کیونکہ وہ شخص جو مردہ تھا اور پھر زندہ ہوا اسلام کا تمثل تھا اسی لئے آخر میں حضور نے فرمایا۔ یہ دین اسلام کی تازگی اور ترقی کی طرف اشارت تھی۔ اس رؤیا کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرزا) کو حقائق ومعارف کا بہت سا شہد خدا تعالیٰ نے دیا مگر مسلمانوں کو صرف ایک قاش براہین احمدیہ کی شکل میں ملی چنانچہ براہین احمدیہ میں ایک ہی دلیل صفحہ ۵۱۲ سے شروع ہوتی ہے۔ اس کے بعد حکمت الٰہی سے یہ کتاب بند ہوگئی اور سلسلہ صداقت اسلام ایک دوسرے نہج پر منتقل ہو گیا اور یہ جو کچھ ہوا خدا تعالیٰ کی اس بتائی ہوئی خبر کے مطابق ہوا کہ اسلام والوں کو صرف ایک قاش ملے گی اور باقی تمام قاشیں حضرت مسیح موعود (مرزا) کے پاس رہیں گی اور آپ جس طرح چاہیں گے اسے تقسیم کریں گے۔ یعنی حقانیت اسلام کے باقی دلائل اور رنگوں میں ظاہر ہوں گے پس براہین کی عدم تکمیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی حضرت مسیح موعود (مرزا) کی ایک رؤیا صداقت کا زبردست ثبوت ہے نہ آپ پر بزعم مخالفین اعتراض کرنے والا۔ (الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۳۵ء ص ۵)

اس ساری طول طویل تحریر کا خلاصہ یہ ہے کہ براہین کی چار جلدوں کے بعد جو خدمات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی مسیحیت کی معرفت صداقت اسلام کے متعلق کیں وہی براہین احمدیہ ہیں اس لئے براہین احمدیہ ناقص نہیں بلکہ مکمل ہوگئی۔

ناظرین کو یاد ہوگا ہم بہت دفعہ کہہ چکے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کے اس بارے میں مشکور ہیں کہ انہوں نے ہم کو اپنی امت کی کج روی کا جواب دینے سے سبک دوش کیا ہوا ہے۔ یعنی جون ہی یہ لوگ غلط بات کہیں ہم فوراً مرزا صاحب قادیانی کے قول سے اس کی تردید کر سکتے ہیں چنانچہ آج بھی اسی اصول سے کام لیتے ہیں۔

براہین احمدیہ کی چوتھی جلد کے اخیر میں ان تین سو دلائل حقہ میں سے ایک دلیل کو بیان کرنا شروع کیا ہے جس کے متعلق چند آیات لکھی ہیں پھر ۲۳ برس کی بندش کے بعد آپ نے پانچویں جلد شروع کی تو اسکے دیباچہ میں حسب ذیل نوٹ لکھا ہے:

اما بعد واضح ہو کہ یہ براہین احمدیہ کا پانچواں حصہ ہے کہ جو اس دیباچہ کے بعد لکھا جائے گا خدا تعالیٰ کی حکمت اور مصلحت سے ایسا اتفاق ہوا کہ چار حصے اس کتاب کے چھپ کر پھر تخمیناً ۲۳ برس تک اس کتاب کا چھپنا ملتوی رہا اور عجیب تر یہ کہ اسّی (۸۰) کے قریب اس مدت میں میں نے کتابیں تالیف کیں جن سے بعض بڑے بڑے حجم کی تھیں لیکن اس کتاب کی تکمیل کے لئے توجہ پیدا نہ ہوئی اور کئی مرتبہ دل میں یہ درد بھی ہوا کہ براہین احمدیہ کے ملتوی رہنے پر ایک زمانہ دراز گذر گیا مگر باوجود کوشش بلیغ اور باوجود اس کے کہ خریداروں کی طرف سے بھی کتاب کے مطالبہ کیلئے سخت الحاح ہوا اور مدت مدید اور اس قدر زمانہ التواء میں مخالفوں کی طرف سے بھی وہ اعتراض مجھ پر ہوئے کہ جو بدظنی اور بدزبانی کے گند سے حد سے زیادہ آلود تھے اور بوجہ امتداد مدت درحقیقت وہ دلوں میں پیدا ہو سکتے تھے مگر پھر بھی قضاوقدر کے مصالح نے مجھے یہ توفیق نہ دی کہ میں اس کتاب کو پورا کر سکتا

(دیباچہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کلام با نظام سے صاف واضح ہوتا ہے کہ ۲۳ سالہ مدت کی اسّی (۸۰) کتابوں کو مرزا صاحب براہین کی تکمیل نہیں جانتے تھے تبھی تو اس کی تکمیل کے لئے کتاب کا پانچواں حصہ لکھنا شروع کیا اس (قول مرزا قادیانی) سے الفضل کی صاف تردید ہوتی ہے جو اسی (۸۰) کتابوں کے ذریعہ خدمات مرزا کو تکمیل براہین کہتا ہے۔

احمدی دوستو! ہم نے تمہیں بارہا مشورہ دیا ہے اور اب بھی حق ہمسائیگی ادا کرتے ہیں کہ اس قسم کے دقیق مضامین کی بابت ہم سے مشورہ لے لیا کرو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ تمہارے مضامین کی اصلاح کر دیا کریں گے اور کسی کو کانوں کان خبر بھی نہ کریں گے کیونکہ تم لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے رازہائے دروں سے اتنے واقف نہیں جتنے ہم ہیں کیونکہ:

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند و پارسا ایک ایک

ہاں ایک شکایت باقی ہے غالباً امت مرزا بھی اس شکایت میں دل سے ہمارے ساتھ ہم آواز ہوگی کہ پانچویں جلد شروع تو کر دی لیکن یہ خیال بھی نہ کیا کہ اس میں مجھے کیا لکھنا چاہیے اور شروع کیسے کرنا چاہیے۔ حق تو یہ تھا کہ براہین احمدیہ کی چوتھی جلد میں جو ذکر شروع ہو کر ادھورا رہا، اسے مکمل کرتے۔ مگر افسوس ایسا نہیں کیا بلکہ پانچویں جلد میں ایک جدید مضمون شروع کر دیا گویا کہ اس پانچویں کو چوتھی جلد سے کچھ بھی تعلق نہیں۔

ہاں ایک باریک لطیفہ جس کو قادیانی معارف میں سے ایک نکتہ یا نقطہ کہنا چاہیے یہ بتایا کہ

> براہین احمدیہ کے پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچوں حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا (دیباچہ براہین احمدیہ جلد ۵)

کیا اچھا نکتہ معرفت ہے جو آج تک کسی سابق مصنف کو نہ سوجھا ہو۔ سٹاف اہل حدیث تو اس کی دل سے قدر کرے گا البتہ احرار پارٹی سے خطرہ ہے کہ وہ اپنے حلقہ اثر میں یہ تعلیم نہ پھیلا دیں کہ مرزائیوں سے پچاس روپے قرض لے کر پانچ دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا کرو۔ باقی ۴۵ کھا جایا کرو اور ایسا کرنے کے جواز میں یہ قول مرزا بطور دلیل پیش کر دیا کرو۔ اور اگر ہم سے اس فتوی پر دستخط کرانا چاہیں گے تو ہم نہیں کریں گے۔ اور اس کی وجہ یہ بتائیں گے کہ:

سر مستاں منطق الطیر ست جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نباید فہم ایں گفتار را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۵ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۴۸۔ ۴۹۔ ص ۱۱۔ ۱۳)

عبدالحق ہے یا عبدالباطل

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب رحمہ اللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین اہل حدیث کو یاد ہوگا کہ خاکسار راقم الحروف نے اہل حدیث ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء میں ایک نوٹ لکھا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبدالحق لاہوری مرزائی نے پیغام صلح ۲۷۔ اگست میں حضرت مولانا فاتح قادیان (ثناء اللہ امرتسری) کے متعلق یہ صریح افتراء باندھا ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنی فاسق فاجر بتائے ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا۔ جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی تو کہنے لگے ایسے لوگ ایک معنی سے متقی ہوتے ہیں۔

اس مرزائی غلط بیانی کو نقل کر کے میں نے لکھا تھا کہ یہ دونوں فقرے جھوٹ ہیں اس کو افتراء ثابت کرنے کے لئے لاہور آنے کو تیار ہوں بلکہ اس امر کے تصفیہ کے ڈاکٹر بشارت احمد اور مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کو بھی منصف ماننے کو تیار ہوں۔ اس کے جواب میں آج تک ادھر سے ہاں یا نہ نہیں ہوئی۔

اس لئے بطور یاددہانی مولوی عبدالحق مرزائی کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ باطل کو چھوڑ کر عبدالباطل سے عبدالحق بن جائے ورنہ یہ تو ہم مدت سے جان چکے ہیں کہ مرزائی مذہب سراپا دروغ ہے

رسول قادیانیکی رسالت۔ جہالت ہے بطالت ہے ضلالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ : یہ مضمون کتابت ہو چکا تھا کہ پیغام صلح مورخہ ۳، اکتوبر ۱۹۳۵ء دیکھنے میں آیا جسے دیکھ کر یقین ہو گیا عبدالباطل اپنے نبی کی طرح باطل کو چھوڑ نا نہیں چاہتا۔ اگر وہ واقعی عبدالحق ہے تو میرے مطالبے کے موافق اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرے۔ مسلّمہ منصف سے فیصلہ کرائے۔ ورنہ وہ یاد رکھے کہ میں معمار ہوں، ٹیڑھی اینٹ کو تراش خراش کر سیدھا کرنا میرا ذاتی ہنر ہے۔

پیغام صلح لاہور۔ ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء کا جواب پھر دونگا۔ (معمار)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۵۰ ص ۵)

قادیانی مدعی کو مسیح موعود کہنا کم عقلی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

علم اصول کا مسئلہ ہے کہ اگر حقیقت ممکن ہو سکے تو مجاز مراد نہیں ہو سکتا۔ مجاز کا موقع ہے استحالۃ الحقیقت اور قرینہ۔ یہ ایک اصولی مسئلہ ہے جس کی تائید حکیم نور الدین خلیفہ اول قادیان بھی کر چکے ہیں جہاں لکھتے ہیں:

ظاہر معانی کے علاوہ معانی لینے کے واسطے اسباب قویہ اور موجبات حقہ کا ہونا ضروری ہے۔ (خط ملحقہ بازالہ اوہام)

اس بنا پر کسی معترض نے اعتراض کیا کہ مرزا صاحب خود لکھتے ہیں کہ مسیح موعود کی بعض علامات مجھ میں نہیں پائی جاتیں پھر وہ مسیح موعود کیوں کر ہوئے؟

اس کا جواب الفضل قادیان میں دیا ہے، جو قابل دید وشنید ہے۔

نوٹ: ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ ہمارے قادیانی دوست ہر مضمون متعلقہ مشن قادیان لکھتے وقت یہ یقین ضرور کر لیا کریں کہ اہل حدیث کی نظر سے بھی گذرے گا، مبادا اس پر مواخذہ ہو جائے۔ مگر قادیانی اہل قلم ہمارے اس اعلان کو مخالفانہ رائے جان کر ٹال دیتے ہیں جس کا خمیازہ انہیں بھگتنا پڑتا ہے۔ چنانچہ آج بھی بھگتیں۔

تشریح: مسیح موعود کے معنی ہیں وہ مسیح جس کے آنے کی خبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے دی ہوئی ہے مثیل مسیح موعود کے معنی ہیں عادات واخلاق میں مسیح موعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا۔ ان دو مفہوموں میں بڑا فرق ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے ابوبکر تو حضرت ابراہیم جیسا ہے، عمر تو حضرت نوح جیسا ہے۔ مرزا صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ انبیاء کرام کے مثیل ہمیشہ ہوتے رہے ہیں اس سے ہمارا مقصد یہ ہے کہ مثیل ابراہیم خود ابراہیم نہیں مثیل نوح خود نوح نہیں۔ علی ہذا القیاس۔ مثیل مسیح موعود خود مسیح موعود نہیں۔ یہ تمہید بالکل صاف ہے اسے یاد رکھئے اور آگے چلئے۔ الفضل لکھتا ہے:

> کوئٹہ سے ایک غیر احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی کتاب ازالہ اوہام کی بعض عبارات پیش کر کے لکھا ہے کہ جب رسول کریم ﷺ کی فرمودہ بعض علامات کا آپ اپنے اوپر پورا نہ ہونے کا اقبال کرتے اور ان علامات کے مصداق مسیح موعود کا کسی آئندہ زمانہ میں آنا تسلیم کرتے ہیں تو کوئی شخص آپ کی صداقت کا کس طرح قائل ہوسکتا ہے۔ مثلاً آپ تحریر فرماتے ہیں:
>
> ۱۔ میرا یہ دعویٰ نہیں کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہ ہوگا۔ ممکن ہے کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے؛
>
> ۲۔ بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح آ جائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔
>
> ان حوالجات سے جو استنباط کیا گیا ہے وہ سراسر غلط ہے کیونکہ ان سے اگر کوئی ثابت ہوسکتی ہے تو یہ کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے نزدیک آپ کے بعد بھی مثیل مسیح آ سکتے ہیں۔ مگر اس سے یہ کس طرح لازم آ گیا کہ آپ خود مسیح موعود نہیں یا نعوذ باللہ آپ کو اپنے دعویٰ میں شبہ ہے۔
>
> (الفضل قادیان ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۳)

ہم تو قادیانی پریس پر اعتماد نہیں رکھتے ہمارا یقین تو بڑے حضرت (مرزا متوفی) پر ہے وہ اس بارے میں جو کچھ فرما گئے دیکھنے سننے کے قابل ہے۔ موصوف صاف فرما گئے ہیں کہ میں مسیح موعود نہیں ہاں مثیل مسیح ہوں۔ بلکہ جو شخص ان کو مسیح موعود جانے اور کہے وہ ان کے نزدیک کم عقل ہے۔ پس ارشاد مرزا صاحب قادیانی سنیئے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس عاجز (مرزا قادیانی) نے جو مثیل موعود ہونے کا دعوی کیا جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۹۰)

احمدی دوستو! ڈسٹرکٹ جج گورداسپور نے بمقدمہ مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری مرزا صاحب اور تمہارے خلیفہ کے حق میں جو برے الفاظ لکھے ہیں وہ چونکہ جماعتی صورت میں ہتک ہیں اسلئے تمہارے خلیفہ نے ہائی کورٹ پنجاب میں درخواست دی ہے کہ ان الفاظ کو فیصلہ سے نکال دیا جائیے۔ ہم بھی اس غیرت کو معقول جانتے ہیں مگر اس کا کیا علاج کہ بزبان مرزا صاحب ان کو مسیح موعود ماننے والے کم عقل (بے وقوف) ہیں اس فیصلے سے تم کیوں نہیں گھبراتے اور مرزا صاحب کو مسیح موعود کہے جاتے ہو۔ دیکھو اسی مضمون میں اڈیٹر الفضل نے کتنی دفعہ مسیح موعود لکھا ہے۔ پس میں تم کو نصیحت کرتا ہوں کہ بحیثیت احمدی ہونے کے مرزا غلام احمد قادیانی کی تعلیم کی پابندی میں ان کو مسیح موعود نہ کہو اور نہ لکھو ورنہ ہمیں اجازت دو کہ ہم مسیح موعود کہنے والوں کو کم عقل کہا کریں خواہ اس کا قائل تمہارا خلیفہ ہو یا امیر۔

اخبار الفضل قادیان آگے لکھتا ہے:

پھر (مرزا قادیانی) ازالہ اوہام میں ہی اس قسم کے مثیلوں کا دنیا میں آنا خدا تعالی کا ایک عام قانون بتاتے ہیں چنانچہ فرماتے ہیں:

ہمیں اس سے انکار نہیں کہ ہمارے بعد کوئی اور بھی مسیح کا مثیل بن کر آئے کیونکہ نبیوں کے مثیل ہمیشہ دنیا میں ہوتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالی نے ایک قطعی اور یقینی پیش گوئی میں میرے پر ظاہر کر رکھا ہے کہ میری ہی ذریت سے ایک شخص پیدا ہوگا جس کو کئی باتوں میں مسیح سے مشابہت ہوگی

(ص ۱۵۵ طبع اول)

پس پیش کردہ حوالہ جات میں خدا تعالی کے اسی عام قانون کا حضرت مسیح موعود نے ذکر فرمایا ہے، مثیل مسیح ہزاروں ہوں گے، موعود مسیح صرف ایک ہی ہے یعنی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی۔ (الفضل ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۳)

ہمارا حوصلہ دیکھئے کہ جو مضمون آپ نے نقل کیا ہے ہم اس پر آج بحث نہیں کرتے بلکہ بے بحث ہی اسے چھوڑ دیتے ہیں ہاں اس سے یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب مسیح موعود نہ تھے نہ ان کا دعویٰ تھا بلکہ ان کو مسیح موعود ماننا غلطی اور فتنہ پردازی ہے وہ تو فرماتے ہیں کہ میں ایسا مثیل مسیح ہوں کہ میرے جیسے دس ہزار بھی آئندہ آسکتے ہیں آج ہم اس امر پر بھی بحث نہیں کرتے کہ مرزا صاحب مثیل موعود تھے یا نہ بلکہ ہم اس شاعر کی طرح خاموش رہتے ہیں جو کسی حضرت واعظ کے حق میں خاموش تھا اس خاموشی کا اس نے اس طرح اظہار کیا تھا

واعظِ شہر کہ مردم ملکش مے خوانند
قول ما نیز ہمیں است کہ او مردم نیست

پس سنو! مرزا صاحب کو جو کم فہم لوگ مسیح موعود کہتے ہیں ہم تو ہر طرح اس عقیدہ کو غیر صحیح جانتے ہیں۔ (باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۵۰ ص ۶۔۷)

انعامی رقم جمع کراؤ

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اس کی امت کچھ اس طرح کی غلط رو واقع ہوئی کہ پناہ بخدا۔ اس جماعت کی کوئی تحریر، کوئی تقریر، کوئی حرکت وسکون بھی راستی پر مبنی نہیں۔

ان لوگوں کی عادت ہے کہ جس قدر ان کا کوئی مضمون دلائل سے خالی، عقل وانصاف سے دور، ہو اسی قدر زور شور، لفاظی ولسّانی کے ساتھ انعامی تحدیوں سے پر زور بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر ایسے انداز میں کہ موعود انعام کسی بھی حالت میں ادا نہ کرنا پڑے۔ مثلاً ان کے پیشوا مرزا صاحب قادیانی نے مسٹر عبداللہ آتھم مسیحی کے متعلق پیش گوئی کی تھی کہ اگر وہ عیسائیت پر مستقیم رہے گا تو ۱۵ ماہ کے اندر موت کے ذریعہ ہاویہ میں ڈالا جاوے گا۔ (جنگ مقدس وغیرہ)

جب مسٹر آتھم موعودہ میعاد میں فوت تو نہ ہوا تو کہہ دیا کہ دل میں ڈر گیا ہے اس لئے بچ رہا۔ اگر یہ بات غلط ہو تو ہم دو، تین، چار ہزار تک انعام دینے کو تیار ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اس انعامی وعدہ کے ساتھ ہی یہ پر از فریب شرط لگا دی کہ انعام تب ملے گا جب کہ آتھم ہمارے دعوی کے خلاف قسم اٹھا لے گا۔

مطلب مرزا جی کا اس شرط سے یہ تھا کہ انجیل میں قسم کھانے سے منع ہے لہذا آتھم قسم نہیں کھائے گا نہ انعام دینے پڑے گا۔ نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے گی۔

یہ تو ہوئی بڑے حضرت کے انعاموں کی حقیقت۔اب سنو چھوٹے بھیّوں کی کارستانیاں۔ہم نے اپنی تصنیف محمدیہ پاکٹ بک کے حاشیہ صفحہ ۵۸ پر مرزا جی کی ایک غلط پیش گوئی کا ذکر کیا تھا جو بالکل حق اور واقعات صیحہ پر مبنی تھا۔مرزائیوں نے گرفت کو مضبوط، جواب کا یارانہ پا کر یہ غلط آمیز چال اختیار کی کہ ہمیں یہ چیلنج دیا کہ:

> آپ (معمار) نے پاکٹ بک کے صفحہ ۵۸ (حاشیہ) پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ (ڈاکٹر) عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہو گا۔ اگر آپ مذکورہ الفاظ حضرت (مرزا) کی کسی تحریر سے دکھا دیں تو بیس روپیہ انعام
>
> (اخبار فاروق قادیان ۷ جولائی ۱۹۳۵ء)

جواب: ہم نے اپنی پاکٹ بک میں ان الفاظ کا دعوی نہیں کیا اگر آپ ہمارا یہ دعوی دکھا دیں تو ۲۵ روپیہ انعام۔ہم نے مرزا صاحب کی پیش گوئی متعلقہ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کے غلط ہونے کا اظہار کیا ہے۔پس آپ ان دھوکہ بازیوں کو چھوڑ کر شریف آدمیوں کی طرح ہم سے ثبوت طلب کریں۔

سنو! ہم نہ ایک بار بلکہ ہزار بار علی الاعلان کہتے ہیں کہ قادیانی مرزا جی نے ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب پٹیالوی کے متعلق مذکورہ پیش گوئی کی تھی جو سراسر غلط نکلی۔اگر تم میں صداقت کی خواہش ہے تو کسی ثالث کے پاس انعامی رقم جمع کراؤ اور اس کے روبرو ہم سے اس کا ثبوت لے لو۔

ناظرین کرام! غور فرمایئے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے صدق و کذب کا معیار اپنی پیش گوئیاں ٹھہراتے ہیں (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۸۸) مگر جب ہم مرزا جی کی پیش گوئیوں کے غلط ہونے کا اظہار کرتے ہیں تو مرزائی اصحاب حق پسند اور مومن انسانوں کے مانند ثبوت طلب کرنے کی بجائے رکیک عذرات کے ساتھ بحث کا رخ پھیرنے کی کوشش کرتے ہیں کیا انصاف اسی کا نام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیو! اگر تمہارے نزدیک کوئی مضمون صرف متکلم کے اصل الفاظ میں ہی لائق قبول ہے بصورت روایت بالمعنی افتراء ہوتا ہے تو اپنے نبی جی کی تحریر ذیل پڑھ کر بتاؤ کہ وہ کس درجہ کے مفتری تھے۔ سنو! مرزا صاحب حضرت مولانا محمد حسین بٹالوی کے بارے میں لکھتے ہیں کہ انہوں نے لوگوں کو برانگیختہ کیا کہ:

گورنمنٹ کے سامنے جا کر سیاپا کریں۔

احمدی دوستو! مذکورہ بالا الفاظ جو قادیانی مرزا جی نے مولانا محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کئے ہیں وہ بعینہا مولانا موصوف کی کسی تحریر یا تقریر سے دکھا دو اور مبلغ ۵۰ روپئے انعام وصول کرو، ورنہ خاموش کہ:

ایں شور و فغان چیزے نیست

دوسرا انعامی چیلنج:

دوسرا انعامی چیلنج اخبار فاروق قادیان ۲۱۔ ۲۸ جون ۱۹۳۵ء میں ہمیں یہ دیا گیا ہے کہ آپ نے محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۴۲۹ میں لکھا ہے کہ:

بیسیوں آیات واحادیث میں بالتصریح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لے کر ان کا رفع سماوی وحیات ونزول من السماء مذکور وموجود ہے اگر آپ قرآن مجید سے حضرت عیسیٰ کے متعلق الی السماء اور دوبارہ آمد کے متعلق من السماء دکھا دیں تو دس روپیہ انعام۔

جواب: اس سوال کا جواب تو خود محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۳۷۲ سے ۴۶۰ تک باب حیاۃ مسیح میں بدلائل قرآن وحدیث مرقوم وموجود ہے مگر اس کا کیا علاج کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی:

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

(درثمین)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۵۰ ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارقۃ السیف۔۲

حضرت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

موت جاہلیت

قادیانی حضرات اپنے متنبّی امام (مرزا قادیانی) کی طرف دعوت دیتے ہوئے ایک غیر معروف حدیث پیش کر دیا کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

من مات و لم یعرف امام زمانہ مات میتۃ الجاھلیۃ

یعنی جو شخص اس حال میں مرجائے کہ اس نے اپنے زمانہ کے امام کو نہیں پہچانا تو اس کی موت مثل اہل جاہلیت کے ہے۔

قطع نظر از یں کہ مرزا صاحب امام زمان تھے بھی یا نہیں، چند امور قابل غور ہیں۔

اول یہ حدیث مذکور الفاظ کے ساتھ حدیث کی کسی معتبر و مشہور کتاب میں موجود نہیں۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ منہاج السنۃ میں لکھتے ہیں:

ھذا الحدیث بھذا اللفظ لا یعرف۔ (ج ا ص ۲۷)

یعنی یہ حدیث ان لفظوں سے نہیں پہچانی جاتی۔

دوم۔ یہ دیکھنا ہے کہ اصطلاح شارع میں ایسی روایتوں میں، امام، سے مراد کون سی ہستی ہوتی ہے؟ پس واضح ہو کہ حدیث متفق علیہ میں وارد ہے:

لیس احد من الناس یخرج من السلطان شبراً فمات علیہ الا مات میتۃ الجاھلیۃ۔ (بخاری شروع پارہ ۲۹۔ صحیح مسلم ج ۲ ص ۱۲۸)

(یعنی آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص سلطان اسلام کی طاعت سے بالشت بھر الگ ہو کر مرجائے گا اس کی موت جاہلیت کی سی ہوگی)۔

معلوم ہوا کہ امام سے مراد بادشاہ اور سلطان ہے۔

سوم: یہ بھی معلوم کرنا ضروری ہے کہ اس امام اور سلطان کی صفتیں اور اس کی شرطیں کیا ہیں؟ تو سنیئے! آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے الآئمۃ من قریش (مسند ابی داؤد طیالسی ص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۸۴۔ منتخب کنز العمال۔ ج ۲ص ۱۴۲۔کنوز الحقائق ج ۲ص ۱۰۔فتح الباری طبع انصاری پ ۲۸ص ۳۶۷، پ ۲۹ص ۵۸۹) یعنی امام قریش سے ہونگے۔ اور قادیانی مرزا صاحب مغل تھے۔

اور فرمایا

انما الامام جنۃ یقاتل من ورائہ ویتقی بہ (مسلم ج ۲ص ۱۲۶۔ نسائی ص ۶۴۲) و فی ابن ابی شیبہ الامام جنۃ یقاتل بہ (کنوز الحقائق فی احادیث خیر الخلائق للمنادی۔ ج ۲ص ۹)

یعنی امام وہ ہے جو رعیت کے لئے سپر بنے۔اس کے ساتھ ہوکر کافروں سے قتال کیا جائے اور مسلمان اپنی مصیبتوں میں اس کی آڑ پکڑیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تو حرب وقتال کو اڑا ہی دیا ہے۔

اور فرمایا:

السلطان ظل اللہ فی الارض یأوی الیہ کل مظلوم من عبادہ رواہ البزاز و البیھقی فی شعب الایمان و فی روایۃ یاوی الیہ الضعیف وبہ ینتصر المظلوم (جامع صغیر ج ۲ص ۳۱۔ و منتخب کنز العمال ج ۲ص ۱۳۱۔۱۳۲) (یعنی سلطان زمین پر خدا کا ظل اور نائب ہے۔مظلوم اور کمزور اس کی طرف پناہ لیتے ہیں اور وہ ہر مظلوم کا بدلہ ظالم سے لیتا ہے)

کیا مرزائی یا اور کوئی ہندی امام صاحب اس کے مصداق ہوسکتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ نہیں اور جب یہ قدرت ایسے اماموں کو حاصل نہیں تو ان کی بابت دوسری حدیث ملاحظہ ہو:

عن ابن عمر قال رسول اللہ ﷺ الامام الضعیف ملعون۔رواہ الطبرانی (جامع الصغیر ج ۱ص ۱۰۳، کنوز الحقائق ج ۲ص ۸)

یعنی ملعون ہے وہ امام جو کمزور ہو۔یعنی احکام حدود وحرب نافذ نہ کرسکے جیسا کہ امام شعرانی کشف الغمہ میں اس حدیث کو نقل کرکے لکھتے ہیں:

و ھو الذی یضعف عن تنفیذ الامور الشرعیۃ و اقامتھا (ج ۲ص ۲۰۸) (یعنی جو شرعی امور کے نافذ کرنے اور قائم رکھنے سے عاجز ہو)۔

شیخ عزیزی سراج المنیر میں اور شیخ حفنی اس کی شرح میں لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا مام الضعيف من اقامة ا لا حکا م الشر عية ملعو ن ای مطرود فعليه عز ل نفسه ان اراد الخلا ص فی الد نيا و الآ خرة ۔(ج ۲ص ۱۳۳)

یعنی وہ امام جو احکام شرعیہ قائم کرنے سے عاجز ہے راندہ بارگاہ ہے ایسے کو اس منصب سے خود علیحدہ ہو جانا چاہیے اگر وہ اپنی جان کی مخلصی دنیا اور آخرت میں چاہتا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الا بصار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱، اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۲ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۵۰ ص ۸)

عبد الباطل باطل چھوڑنا نہیں چاہتا

جناب منشی محمد عبد اللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

میں نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۳ ستمبر ۱۹۳۵ء میں ایک نوٹ دیا تھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ عبد الحق لاہوری مرزائی نے جو مولانا ثناء اللہ کے حق میں بہتان لگایا ہے (اس بہتان کی عبارت یہ ہے: مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک مقدمہ میں متقی کے معنی فاسق فاجر بتائے۔ ایک عرصہ کے بعد انہوں نے اس سے انکار کر دیا کہ میں نے ہرگز نہیں کہا جب بیان کی مصدقہ نقل شائع کی گئی تو کہنے لگے کہ ایسے لوگ ایک معنی سے متقی ہوتے ہیں پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اگست ۱۹۳۵ء) اس کا ثبوت اگر وہ دے سکے تو فیصلہ کرانے کے لئے میں لاہور پہنچ جاؤنگا۔ اس کی یاد دہانی اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر میں کرائی گئی مگر آج تک وہ اس فیصلے کی طرف نہیں آیا۔ ہاں ۳۔ اکتوبر کے پیغام صلح لاہور میں ایک لمبا چوڑا مضمون اس نے لکھایا ہے جس میں اس نے اپنے پیر و مرشد قادیانی مسیح کی سنت کا مظاہرہ کیا ہے جس کا خلاصہ وہی ہے جو کہا گیا ہے۔ جواب پرلاّ باشد دھڑلاّ

سوال صاف ہے کہ جو کچھ تم نے کہا ہے اس کا ثبوت دو اور مسلّم منصف سے فیصلہ کراؤ۔ اس نے جواب دیا کہ مولانا نے فلاں آیت کی تفسیر غلط کی ہے۔ فلاں مسئلہ غلط لکھا ہے۔ یہ کیا، وہ کیا۔ آخر خدا خدا کر کے اصل مضمون پر آیا مگر نہ آنے سے بدتر۔ چنانچہ اس کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہا ان کا مطالبہ کہ انہوں نے کسی عدالت میں کاذب کو متقی نہیں ٹھہرایا، یا حسب تاویل ایک معنی میں متقی نہیں ٹھہرایا تو اس کے متعلق وہ اپنے اخبار میں پہلے ایک حلفیہ بیان شائع کریں کہ نہ کوئی ایسا مقدمہ ہوا نہ متقی کے معنوں کے متعلق ان کا کوئی بیان تھا، اور نہ انہوں نے کاذب کو متقی ٹھہرایا، تو ہم اہل حدیث کے فائلوں کی ورق گردانی انشاء اللہ کریں گے۔

(پیغام صلح لاہور۔۳۔اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۱۱)

ناظرین! ان حواریان مسیح کی دیانت اور علم ملاحظہ ہو کہ ایک بات کا دعویٰ کرتے ہیں جس میں کسی ذات پر افتراء ہو۔ جب اس کا ثبوت طلب کیا جاتا ہے تو مظلوم سے حلف طلب کرتے ہیں۔ یہ ہے ان کا مبلغ علم۔ یہ ہے ان کی دیانت اور یہ ہے ان کا علم کلام۔

او عبدالباطل! کس دلیل سے تو حلف طلب کرتا ہے شرعی حکم سے یا انگریزی قانون سے، جس وجہ سے بھی کہے اس کا ثبوت پیش کر۔ کس قدر شرم کی بات ہے ان حواریان قادیانی مسیح کے لئے کہ دعویٰ کرتے ہیں بہتان لگاتے ہیں افتراء کرتے ہیں ثبوت پوچھنے پر مظلوم سے حلف مانگتے ہیں۔

او مفتری سن! ہم تمہارے سارے اعتراضات کے جواب دے سکتے ہیں اور بوقت ضرورت دیں گے مگر پہلے تم اس لائق ہو جاؤ کہ کسی شریف آدمی کو مخاطب ہو سکو جس کی صورت یہی ہے کہ تم نے جو کچھ مولانا کے حق میں لکھا ہے اس کا ثبوت دو ورنہ سردست تم اس آیت کے ماتحت ہو جس میں ارشاد خداوندی ہے

انّما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللہ

نوٹ: یاد رکھو جب تک تم اصل افتراء کا جواب نہ دے کر فیصلہ نہ کراؤ گے تمہاری ہر بات کو گریز اور قادیانی مکر سمجھ کر یہی کہوں گا:

اینست جوابش کہ جوابش نہ دہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۵۱۔ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیلنج بنام خلیفہ قادیانی

بخدمت جناب میاں بشیر الدین صاحب خلیفہ قادیانی۔ تسلیم

آپ کا اخبار مورخہ ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء الفضل میری نظر سے گذرا جس کے صفحہ ۲ کالم ا سطر ۱۳ تا ۱۸ میں آپ کے مرید مفتی محمد صادق نے یوں ارقام فرمایا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ارشاد کے ماتحت میں نے عبرانی زبان سیکھی تھی اس کی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا کہ پہلے مسیح نے تو شادی نہ کی تھی مگر دوسرا مسیح شادی کرے گا۔ اس کے اولاد ہوگی اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔

میں اس عبارت کو مدنظر رکھتا ہوا آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ میری تسلی فرمائیں گے کہ وہ کون سی مقدس عبرانی کتابیں ہیں؟ ان کا کیا نام ہے اور کس سن میں وہ مقدس کتابیں تصنیف ہوئیں اور کون ان کے مصنف تھے؟ کہاں اور کون صحیفہ پر ہے؟ اگر آپ اور آپ کا مرید حوالہ نہ دکھا سکیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کے والد مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوی مسیح موعود میں کاذب تھے اور حضور مسیح ناصری کی آمد دوبارہ ضروری ہے۔

راقم: مسیح ناصری کا ادنی خادم: ایم طفیل مسیحی۔ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۵۱ ص ۶)

مباہلہ مابین جماعت حنفیہ و مرزائیہ

جناب علم الدین نائٹ مدرس مونگ ضلع گجرات پنجاب لکھتے ہیں:

جماعت حنفیہ اور مرزائیہ کا مباہلہ ۲۸ مئی ۱۹۳۳ء کو موضع کوٹلی افغاناں متصل مونگ میں ہوا جس کی شرائط کی تفصیل انہی دنوں اخبار زمین دار میں شائع ہو چکی ہے۔ میعاد عذاب ایک سال مقرر ہوئی تھے، ازاں پیشتر مونگ میں چند مناظرے ہوئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں وہ قابل ذکر اور شاندار مناظرہ بھی شامل ہے جس میں فاتح قادیان مولانا ثناء اللہ اور مولانا حافظ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی نے مرزائیوں کے مناظروں کو شکست فاش دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے جماعت مسلمین کو بین کامیابی عطا فرمائی۔ دلائل و براہین سے تنگ آکر بالآخر جماعت مرزائیہ مباہلہ پر اتر آئی جسے ہماری طرف سے فراخدلی سے قبول کر لیا گیا۔

اگرچہ جماعت مرزائیہ کو اپنے نبی کے مباہلہ جات کے نتائج ہی عبرت کیلئے کافی تھے مگر شومئے قسمت سے وہ آزمودہ را آزمودن کی غلطی کے یہاں بھی مرتکب ہوئے۔ قادر مطلق نے مباہلہ کے نتائج میں جو واقعات یہاں رونما کئے ان کے ہوتے ہوئے توقع تھی کہ یہ جماعت اگر بدبختی کی بدولت تائب نہ بھی ہوئی تو کم از کم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے یہاں کے باشندگان کے سامنے کبھی مرزائیت کا نام بھی ظاہر نہیں کریں گے۔ مگر مرزائی اور خاموشی؟

حیرت ہوئی جب کہ یہ سننے میں آیا کہ الفضل اخبار میں جماعت مرزائیہ نے مباہلہ کی کامیابی کا تذکرہ کر کے عوام کو گمراہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس پر عامۃ المسلمین کی آگاہی کیلئے واقعات ذیل شائع کرانے کی ضرورت لاحق ہوئی تاکہ اللہ تعالیٰ گمراہوں کو ہدایت دے اور مسلمین کو دین حق پر ثابت قدم رکھے۔ آمین

دعائے مباہلہ کے دوران سال میں فریق مرزائیہ یہ کہتا تھا کہ قادیان کے دربار خلافت سے اس مباہلہ کی منظوری نہیں ہوئی لہذا یہ مباہلہ کوئی اہمیت نہیں رکھتا گویا یہ بھی ایک فریب کارانہ چال تھی کہ اگر کوئی خاص واقعہ رونما نہ ہو تو کہہ دیں گے چونکہ خلیفہ نے منظوری نہیں دی اس لئے اس کا اثر نہ ہوا۔ سال بھر دعاؤں پر زور رہا اور قصر خلافت میں بھی دعاؤں کی دھڑا دھڑ درخواستیں کی گئیں، خود جماعت مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدرالدین صاحب مرزائے قادیان کے مقبرہ پر زاروقطار رو رو کر التجائیں کرتا رہا مگر اس کا نتیجہ جو حق نے ظاہر کیا حسب ذیل ہے:

دعائے مباہلہ میں ہر فریق کے لیڈر کے ہمراہ بیس بیس آدمی شامل دعا ہوئے۔ دعا میں نتیجہ خیز عبارت یہ تھی کہ جھوٹا ہونے کی صورت میں لعنت اللہ علی الکاذبین کے ماتحت ہم پر اور ہماری اولاد پر عبرت ناک عذاب نازل ہوتا کہ دنیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں حق اور باطل میں امتیاز ہو جائے۔

فریق اہل سنت کے لیڈر مولوی اللہ دتہ صاحب خطیب جامع مسجد مونگ تھے۔ان کے بیس ہمراہیوں میں سے صرف شرف الدین ارائیں ساکن کوٹلی افغاناں فوت ہوا سبحان اللہ مرحوم کا ایک ایسا نیک خاتمہ تھا کہ کلمہ پڑھتے ہوئے فوت ہوا۔ دیکھنے والے کہتے ہیں کہ خدا ایسی موت ہر مسلمان کو نصیب کرے۔اس کے علاوہ باقی افراد سال موعودہ میں بالکل سلامت رہے۔ اگر کسی اور نام کا مرزائیوں نے لکھا ہو تو محض افتراء ہے۔ ہر شخص موقع پر آ کر ہر وقت درست حالات دریافت کرسکتا ہے۔

بالمقابل فریق مرزائیہ کے لیڈر مولوی صدرالدین کی لڑکی جس عبرت ناک عذاب سے فوت ہوئی واللہ! خدا دشمن کو بھی نصیب نہ کرے ابھی چند سال کی ہی لڑکی تھی مگر تین دن تک اس پر موت کا ایسا دردناک عذاب رہا کہ ساری کی ساری زبان باہر نکالتی رہی حکیم اور دیگر حال پرسندگان نے یہ دردناک حالت دیکھ دیکھ کر صاف کہہ دیا بلکہ خود مولوی صاحب کی بیوی نے تسلیم کیا کہ اب ہم پر عذاب نازل ہو گیا ہے ۔لڑکی مرنے پر ہی موقوف نہیں بلکہ بیوی صاحبہ بھی عبرت ناک عذاب میں مبتلا رہیں اور وہ آواز جو حالت عذاب میں نکالتی رہیں لکھتے ہوئے شرم آتی ہے۔بس خدا ہر مسلمان کو بچائے۔ دیگر مشمولہ اشخاص میں سے امام الدین کشمیری مونگ کی لڑکی فوت ہوئی۔خوشی محمد کی والدہ، فضل الٰہی درزی ساکن کوٹھیڑہ کی لڑکی، علم دین کشمیری ساکن کوٹلی کا دوہتا، اور جمعہ کشمیری ساکن مونگ کا لڑکا بھی فوت ہوئے۔سالم ماچھی ساکن کوٹھیڑہ جو عام دعا میں شامل تھا فوت ہوا۔مگر اسی پر بس نہیں ہوئی۔سب سے اہم واقعہ جس نے جملہ مسلمین کو ان پر عذاب نازل ہونے کی طرف توجہ دلائی یہ ہوا کہ دو تین بہن بھائی فضلاں اور خوشی محمد موچی مونگ کے مرزائی جماعت کے احمد دین و روشن دین قوم موچی کی پرورش میں اس طرح آئے کہ احمد دین نے خوشی محمد کی پرورش بھی کی اور اسے اپنا داماد بھی بنا لیا۔ احمد دین کے بھتیجے روشن نے لڑکی کی پرورش کی ۔ دوران سال مباہلہ کے آخری ایام کا وقوع ہے کہ اب چونکہ لڑکی نوجوان ہو چکی ہے اس لئے چچے اور بھتیجے دونوں کی نظریں کھبنے لگیں۔ادھر چچا نے لڑکی کے بھائی خوشی محمد کو جو اس کا داماد بھی تھا نیز بیٹے کی جگہ بھی کام دیتا تھا کیونکہ اس کے ہاں اور کوئی بیٹا نہ تھا، اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات پر آمادہ کرلیا کہ اس کی ہمشیرہ اسے نکاح کر دی جائے اور بھتیجے نے جس کی پرورش میں لڑکی تھی الگ اس پر ڈورے ڈالنے شروع کیئے کیونکہ اس کے ہاں پہلی بیوی سے اولاد نرینہ نہ تھی۔ بالآخر ایک رات روشن جماعت مرزائیہ ساتھ لئے اپنے چچا احمدالدین کے پاس اپنے نکاح کی غرض سے پہنچا۔ مگر جن وہاں گفتگو سے راز کھلا تو سب نے لڑکی کے بھائی خوشی محمد کی رضا مندی کے مطابق بجائے روشن دین کے لڑکی کا نکاح احمد دین سے سکرٹری جماعت احمدیہ حیدر شاہ نے پڑھا۔ اس میں لڑکی اس کا بھائی اور روشن بھی رضامند ہو گئے تھے جب مبارک باد کی نوبت آئی تو سکرٹری صاحب کی نکاح خوانی کی شیرینی کا احمدالدین کی طرف سے وعدہ بھی ہوا۔ ادھر اس نے ایک یہ بھی غلطی کی کہ اپنے داماد کے احسان کا شکریہ تو ادا کیا مگر اپنے بھتیجے روشن کا شکریہ ادا نہ کیا۔ بس پھر کیا تھا چونکہ لڑکی اس کے قبضہ میں تھی جھٹ اسے بہکایا اور احمدالدین کے متعلق بوڑھا کہہ کر لڑکی کو بدظن کر کے اپنی طرف راغب کر لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ جھگڑا ہو گیا۔ سکرٹری جماعت نے لڑکی کو اپنے ہاں ٹھہرالیا کہ تا فیصلہ از قادیان لڑکی اس کے ہاں امانت رہے گی مگر سکرٹری نے لڑکی اس کے بھائی خوشی محمد کو تو نہ دی اور روشن کو جو اس سے نکاح کا متمنی تھا اسے دیدی۔ وہ اسے خفیہ گجرات لے گیا وہاں اس کے بیان دلا لایا۔ بعدہ بلاحصول طلاق از احمدالدین لڑکی کا نکاح سکرٹری حیدر شاہ کی اجازت سے سکرٹری تبلیغ امام الدین مرزائی نے روشن کے ساتھ پڑھا دیا۔ اس پر ان کی اس ایمانی قوت کو دیکھ کر سب مسلمان بلکہ دیگر مذاہب بھی انگشت بدنداں رہ گئے۔

احمد دین مرزائی یہاں کی جماعت کا قدیمی سرگرم رکن ہے تبلیغی جلسے وغیرہ اسی کی کوشش کا نتیجہ ہوا کرتے ہیں اسی طرح روشن بھی مرزائیت میں پیش پیش تھا اور ساتھ ہی سکرٹری جماعت اور سکرٹری تبلیغ کی احسن کارگردگی ملاحظہ فرمایئے کہ ادھر ایک کا نکاح سکرٹری جماعت قریباً ساری جماعت کے سامنے پڑھتا ہے پھر انہی کی رضامندی اور فتوی سے دوسرا سکرٹری امام الدین جماعت کے افراد کی موجودگی میں بلا حصول طلاق نکاح پڑھ دیتا ہے۔ امیر جماعت میں افتراق پڑ گیا۔ اس کے متعلق جماعت مرزائیہ اس بدنما دھبہ سے کسی طرح بچ نہیں سکتی۔ خود احمدالدین مرزائی اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تصدیق کرنے کو ہر وقت تیار ہے علاوہ بریں جس قدر وہ اس کے متعلق وضاحت کریں گے ان کے زیادہ پول کھول کر واضح کئے جائیں گے۔

اب ناظرین پر واضح ہو گیا ہو گا کہ اس سے زیادہ اور کیا عبرت ناک عذاب مرزائیوں پر نازل ہو جس سے یہ بھی راہ راست پر آ جائیں۔ خدا جملہ مسلمانوں کو ان کے دجل وفریب سے بچائے۔ آمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۵۴ھ جلد ۳۲ نمبر ۵۱ ص ۶۔۷)

قادیانی مسیح کی تکذیب کی آواز

مسیح قادیان کے گھر سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مخالفین مرزا، ان کی تکذیب یا تردید کریں تو کچھ تعجب نہیں مثال مشہور ہے، دشمن بات کرے ان ہونی،

لیکن اگر اپنے ہی پروردہ بلکہ لخت جگر تکذیب پر کمر بستہ ہو جائیں تو کیوں نہ کہا جائے

دوست ہی دشمن جاں ہو گیا اپنا حافظ
نوش دارو نے کیا کیا اثرِ سم پیدا کیا

آج ہم ہی بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے حق میں یہی مثال صادق آ رہی ہے جس کی تفصیل ناظرین کی تفریح کا موجب ہو گی۔ جناب مرزا صاحب قادیانی نے اپنی پیدائش اور بعثت کی بابت لکھا ہے:

دنیا کی تاریخ کا چھٹا ہزار گمراہی کا تھا جس کے اخیر میں میں پیدا ہوا اور ساتوں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم (مرزا) موجود ہیں (لیکچر سیالکوٹ)

مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے پہلے ضلالت پر ضلالت تھی ان کے آنے کے بعد سراسر ہدائت کا زمانہ شروع ہو گیا خاص کر مسلمانوں کے لئے عروج پر فتوح کا وقت آ گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار الفضل ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں لکھا ہے کہ مسیح موعود کی بعثت کا زمانہ گمراہی کا زمانہ ہوگا جس وقت مرزا صاحب مسیح موعود بن کر آئے تھے وہ وقت سخت گمراہی کا تھا یعنی چودھویں صدی کا شروع۔ بالکل صحیح ہے۔ مگر مسیح موعود کے آنے کے بعد ساتواں ہزار جو سراسر نور اور ہدایت کا زمانہ ہے اس کی کیا کیفیت ہے۔ الفضل ہی کے الفاظ میں ہم بتائیں گے۔ الفضل نے ایک حدیث نبوی نقل کی ہے جس میں قرب قیامت کی گمراہی کا ذکر ہے کہ قرآن خوانی کی رسم اور اسلام کا صرف نام رہ جائے گا۔ اس کے بعد لکھا ہے:

> آنحضرت ﷺ کی یہ پیش گوئی اس زمانہ میں ایسی وضاحت سے پوری ہو چکی ہے کہ اس کی تفصیل بیان کرنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ ہر ایک انسان اس بات سے واقف ہے کہ اس زمانہ میں لوگ اسلام کی تعلیم سے کتنے دور ہو چکے ہیں اور قرآن مجید پر عمل کرنا انہوں نے کس طرح ترک کر دیا ہے ...مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری بھی باوجود اشد مخالفت و معاندت کے لکھتے ہیں:
>
> سچی بات تو یہ ہے کہ ہم میں سے قرآن مجید بالکل اٹھ چکا ہے۔ فرضی طور پر ہم قرآن مجید پر ایمان رکھتے ہیں مگر واللہ دل سے اسے بہت معمولی اور بیکار کتاب جانتے ہیں۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۱۲ء)۔
>
> پس قرآن مجید کی آیات اور آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق یہ زمانہ ایسا ہے جس میں کسی برگزیدہ انسان کا مبعوث ہونا ضروری ہے
>
> (الفضل ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۳)

کیسا صاف اور کھلا اعتراف ہے کہ مسیح موعود (مرزا) کے آنے کے بعد بھی گمراہی اور زیادہ ہوگئی ہے امر حق بھی یہی ہے پنجاب کے مختلف مقامات کی سیر کرو ہندوستان کے مختلف بلاد میں پھر جاؤ بعد ازاں دوسرے ممالک میں بھی چلے جاؤ تو بغیر کسی بحث و تمحیص کے روز روشن کی طرح معلوم ہو جائے گا کہ مخلوق نے خالق کو چھوڑ دیا ہے اور نسل انسانی پر وہ وقت آ گیا جس کی بابت حضرت آدم کو ارشاد ہوا ہوگا کہ فی ہزار نو سو نوے بنی آدم دوزخ کے لائق ہیں۔ صدق رسول اللہ ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ واقعہ ایسا صاف اور نا قابل انکار ہے اس لئے مرزا صاحب کے لخت جگر میاں محمود احمد نے جن لفظوں میں اعتراف کیا ہے وہ اپنے معانی میں اور ہمارے دعوی کی دلیل بننے میں روشن ترین ہیں۔ ناظرین شہادت محمودیہ کو بغور پڑھیں۔ میاں صاحب اپنے والد کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ آپ تو ہمیں ترقی اسلام کے وعدے دیتے تھے حال یہ ہے کہ اسلام دن بدن تنزل میں ہے اور مسلمان قعر مزلت میں گر رہے ہیں خطرہ ہے کہ لوگ آپ کے وعدوں کو محبوبہ سعاد کے وعدوں کی مانند جانیں گے اور کہیں گے: ما موا عیدھا الا الا باطیل

شہادت محمودیہ جو نظم ہے قابل شنید ہے:

اے چشمہ علم و ہدی اے صاحب فہم و ذکا
اے نیک دل اے با صفا اے پاک طینت با حیا
اے مقتداء اے پیشوا اے میرزا اے رہنما
اے مجتبی اے مصطفیٰ اے نائب رب الوراء
کچھ یاد تو کیجئے ذرا ہم سے کوئی اقرار ہے

دیتے تھے تم ہر دم خبر بندھتی تھی جس سے یاں کمر مٹ
مٹ جائے گا سب شور وشر موت آئے گی شیطان پر
پاؤ گے تم فتح و ظفر ہوں گے تمہارے بحر و بر
آرام سے ہو گی بسر ہوگا خدا مد نظر
واں تھے یہ وعدے خوب تر یاں حالتِ ادبار ہے

ہر دل میں پر ہے بغض وکیں ہر نفس شیطاں کا رہیں
جو ہو فدائے نور دیں کوئی نہیں کوئی نہیں
ہر ایک کے سر میں مکیں ہے کبر کا دیو لعین
اک دم کو یاد آتی نہیں درگاہ رب العالمین
بے چین ہے جان حزیں حالت ہماری زار ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے کو سب تیار ہیں چالاک ہیں ہشیار ہیں
منہ سے تو سو اقرار ہیں پر کام سے بیزار ہیں
ظاہر میں سب ابرار ہیں باطن میں سب اشرار ہیں
مصلح ہیں پر بدکار ہیں، ہیں ڈاکٹر پر زار ہیں
حالات پر اسرار ہیں دل مسکن افکار ہے

چھینے گئے ہیں ملک سب باقی ہیں اب شام وعرب
پیچھے پڑا ہے ان کے اب دشمن لگائے تا نقب
ہم ہو رہے ہیں جاں بلب بنتا نہیں کوئی سبب
ہیں منتظر اس کے کہ کب آئے ہمیں امداد رب
پیالہ بھرا ہے لب بلب ٹھوکر ہی اک درکار

کیا آپ پر الزام ہے یہ خود ہمارا کام ہے
غفلت کا یہ انجام ہے سستی کا یہ انعام ہے
قسمت یونہی بدنام ہے دل خود اسیر دام ہے
اب کس جگہ اسلام ہے باقی فقط اک نام ہے
ملتی نہیں ہے جام مئے بس اک یہی آزار ہے

(منقول از کلام محمود احمد۔ص ۶۷۔۶۸)

ناظرین کرام! الفضل کا مضمون ضرورت موعود صحیح ہے اور میاں محمود کا بیان بھی صحیح ہے پس نتیجہ یہی نکلا کہ مسیح موعود ابھی نہیں آیا۔ اگر آ چکا ہوتا تو ایسی بری حالت نہ ہوتی۔ میاں محمود صاحب بھی جس کا گلہ کر رہے ہیں وہ واقعی قابل گلہ ہے۔

مرزائی دوستو! باپ (مرزا قادیانی) بیٹے (مرزا محمود احمد) کے بیانات بغور پڑھئے اور مسیح موعود کے آنے سے پہلے اور پچھلے زمانہ کی بابت دل سے فتویٰ پوچھ لیجئے۔ اس سے پہلے کہ پوچھے جاؤ۔ آہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ا ص ۵۔۶)

بارقۃ السیف۔۳

جناب مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

لیومنن بہ قبل موتہ:

حیات عیسیٰ کے دلائل کثیرہ میں سے ایک دلیل آیت مذکورہ بھی ہے تمام متقدمین ومتاخرین نے موتہ کی ضمیر مجرور کا مرجع مسیح کو قرار دیا ہے حتی کہ محدث ابن جریر نے بھی (ج ۶ ص ۱۴) جو مرزا صاحب کے نزدیک نہایت معتبر آئمہ حدیث، سے ہیں (حاشیہ چشمہ معرفت۔ص ۲۵۰)

باوجود اس فیصلہ کن امر کے مرزائی یہی کہتے رہے ہیں کہ ضمیر کا مرجع اہل کتاب ہیں اور دلیل یہ دیتے ہیں کہ حضرت ابیؓ بن کعب صحابی جن سے قرآن سیکھنے کے لئے لوگ مامور تھے ان کی قرأۃ میں قبل موتھم ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ موت اہل کتاب مراد ہے، نہ حضرت عیسیٰؑ۔

اس کے تین جواب ہیں۔

اول۔ حضرت ابیؓ کی یہ قرأۃ بوجہ شاذہ ہونے کے متروک، اور اس سے استدلال صحیح نہیں ہے۔ حضرت عمرؓ و دیگر صحابہ حضرت ابیؓ کی اس قسم کی قرأتوں کو نہیں مانتے تھے جیسا کہ صحیح بخاری پارہ ۲۰ کے آخر میں ہے

قال عمر ابی اقرء نا و انّا لندع من لحن ابی ... الخ۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ابیؓ بڑے قاری ہیں تو بھی ہم صحابہ لوگ ان کی غلط قرأتوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔

فتح الباری میں ہے

انہ ربما قرأ ما نسخت تلاوتہ لکونہ لم یبلغہ النسخ (فتح الباری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پ ۱۸ص ۱۷۷) یعنی حضرت ابیؓ ایسی قرأۃ پڑھتے تھے جس کی تلاوت منسوخ ہوچکی ہے اور ان کو اس کا منسوخ ہونا معلوم نہیں ہوا۔

حضرت عمرؓ کا ایک دوسرا قول حضرت ابیؓ کے بارے میں یہ ہے:

اما انه اقر أ نا للمنسو خ۔ (فتح الباری پ۲۰ص ۳۶۴)

یعنی حضرت ابیؓ الفاظ منسوخ التلاوت کو بہت پڑھا کرتے تھے۔

پس جب حضرت ابیؓ کی قرأۃ کا یہ حال ہے تو ان کی قرأت قبل مو تهم معرض استدلال میں کیسے پیش ہوسکتی ہے؟

دوم: اگر حضرت ابیؓ کی قرأت تسلیم کرلی تو جواب یہ ہے کہ ان کی قرأت محمول ہوگی ان کتابوں پر جو نزول عیسیٰؑ سے پہلے مرجاتے ہیں اور قرأت متواترہ کا تعلق ان کتابیوں سے ہوگا جو نزول عیسیٰؑ کے زمانہ میں زندہ اور باقی رہیں گے جیسا کہ ام المومنین حضرت ام سلمہؓ فرمایا

اذا کا ن عند نزو ل عیسی آ منت به ا حیاء کم کما آ منت به مو تا هم۔ (درمنثور۔ ج۲ص ۲۴۱)

یعنی حضرت عیسیٰؑ کے نزول کے وقت جو کتابی زندہ ہوں گے اسی طرح ایمان لائیں گے جس طرح نزول عیسیٰؑ سے پیشتر وہ کتابی جو اپنے مرنے کے وقت ایمان لاکر مرچکے۔ فنعم الوفاق و حبذا االاتفاق

سوم: مذہب اصولیین کے مطابق اگر قرأۃ شاذہ کو قرأۃ متواترہ کے تابع کریں تو دونوں ایک ہی محل پر محمول ہوں گی اور مطلب یہ ہوگا کہ کل امت اہل کتاب من حیث القوم (نہ من حیث الاشخاص) اپنے فنا ہوجانے سے پیشتر حضرت عیسیٰ پر ایمان لائیں گی ای یو منن به باجمعهم معا قبل مو تهم پس مو تهم مصدر کے وہی معنی ہوں گے جو آیت قرآنی، ثم بعثناکم من بعد مو تکم کے معنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل سے فرمایا کہ ہم نے تم کو زندہ کیا تم سب کے ایک دم سے مر جانے کے بعد (بنی اسرائیل نے اللہ کے دیکھنے کی التجا کی تھی اس پر ان پر بجلی گری اور سب کے سب ایک دم سے مرگئے تھے پھر حضرت موسیٰ کی دعا سے اللہ نے ان کو زندہ کیا تھا) پس جیسے بعد مو تکم کے معنی ہیں سب بنی اسرائیل کے ایک دم سے مرجانے کے بعد، اسی طرح قرأۃ حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی میں قبل موتھم کے معنی ہوں۔، سب اہل کتاب کے ایک دم سے مرجانے کے پہلے ، ، اور سب اہل کتاب کا ایک دم سے فنا ہو جانا اور ان کے کسی فرد کا باقی نہ رہنا قیامت کے قریب ہی ہوگا نزول عیسی کے بعد۔ پس قرأۃ ابی اور قرأۃ متواترہ کا حاصل ایک ہی ہوا۔ اور نزول عیسی دونوں سے ثابت ہوا جو ہمارے موافق اور موید ہے اور مرزائیوں کے مخالف اور ان کو مضر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ا ص ۶۔۷)

خاتم الخلفاء کے بعد مجدد کا سلسلہ جاری نہیں رہ سکتا

مرزائی جماعت میں ایک شخص (شیخ غلام محمد) لاہور میں پیدا ہوا ہے جس کا دعوی ہے کہ میں بزبان مرزا صاحب مصلح موعود ہوں چونکہ اس مصلح کا روئے سخن سب سے اول جماعت مرزائیہ (بہر دو صنف) کی طرف ہے اسلئے سب سے پہلے جماعت مرزائیہ کا اس غلط خیال کی اصلاح کرنا چاہتا ہے کہ مرزا صاحب متوفی کے بعد کوئی مجدد آسکتا ہے۔ مصلح مذکور بتعلیم مرزا صاحب مصر ہے کہ چودھویں صدی پر دنیا کا خاتمہ ہوگا اور سلسلہ مجددیت بھی ختم مرزائی جماعت میں جہاں اور اختلافی مباحث پیدا ہوئے ہیں یہ بحث بھی لطیف ہے۔ ہم اپنی رائے سر دست نہیں دیتے۔

۹۔ اگست کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک سوال اس مضمون کا چھپا تھا جس میں سائل نے لاہوری جماعت کے امیر سے پوچھا تھا کہ،

چودھویں صدی ہجری کے بعد دنیا رہ سکتی ہے؟ اور مجدد آسکتا ہے؟

اس سوال کا جواب لاہوری پارٹی کی طرف سے جو دیا گیا اس کو منطقی اصطلاح میں یوں کہنا چاہیے کہ مجدد اور خلیفہ میں عموم خصوص من وجہ ہے۔ اس مختصر نوٹ کے بعد مندرجہ ذیل مضمون پڑھیئے (مدیر اہل حدیث امرتسر):

اس تناقض کو رفع کرنے کے لئے جناب پیر مدثر شاہ اجمیری (لاہوری) نے اخبار پیغام صلح ۱۹ ستمبر ۱۹۳۵ء میں جو جواب دیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ خلیفہ اور مجدد کا مفہوم الگ الگ ہے خلفائے راشدہ میں سے کوئی بھی حدیث مجدد کے ماتحت خلیفہ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا لیکن ہر ایک کو خلافت حاصل تھی اسی طرح مجدد کے لئے ضروری نہیں کہ وہ خلیفہ بھی ہو چنانچہ آپ کی تحریر کا خلاصہ حسب ذیل ہے

۱۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ ایک شخص خلیفہ ہو مگر مجدد نہ ہو، یا مجدد ہو مگر خلیفہ نہ ہو، یا یہ کہ خلیفہ ہو اور مجدد بھی ہو بلکہ اس کے علاوہ مسیح موعود بھی ہو اور ہو سکتا ہے کہ وہ بلحاظ خلافت اور مسیح موعود کے آخری ہو مگر بلحاظ مجددیت آخری نہ ہو۔ بہر حال جو خلیفہ مسیح موعود ہو گا وہی خلیفہ اس امت کا خاتم الخلفاء ہو گا۔

۲۔ حضرت مرزا صاحب کی کسی تحریر سے ظاہر نہیں ہوتا کہ مسیح موعود آخری مجدد ہے مسیح موعود خاتم الخلفاء ہیں لیکن خاتم المجددین نہیں ۔

مجھے اس جواب پر اس لئے خوشی ہوئی ہے کہ مکرمی میر صاحب نے کسی غرض کو سامنے رکھ کر حضرت مسیح موعود کے دعوی خاتم الخلفاء اور اس کے مفہوم آخری خلیفہ سے انکار نہیں کیا بلکہ اسے حوالوں کے ساتھ خود واضح کیا ہے ہاں مجددین کا سلسلہ آئندہ جاری رکھنے اور چودھویں صدی کے بعد دنیا کا سلسلہ باقی رہنے کے لئے جو دلیل انہوں نے پیدا کی ہے وہ غلط ہے کیونکہ باوجود خلیفہ اور مجدد کے مفہوم میں کسی قدر فرق ہونے کے ہر مجدد کا خلیفۃ اللہ ہونا لازمی ہے۔ خلافت چار چیزوں کا نام ہے۔ اول نبوت، دوم مجددیت، سوم حکومت، چہارم جانشینی۔

ان میں سے خلفاء راشدہ کو بادشاہ اور جانشین کی وجہ سے خلیفہ کہا جاتا ہے جس کے مقابل حضرت مسیح موعود کو صرف بوجہ مجددیت ہی خلیفہ مانا گیا۔ پس خاتم الخلفاء ہونا سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا کہ آپ پر مجددین کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ جس کے ماتحت ہر احمدی کے لئے لازم ہے کہ وہ چودھویں صدی پر دنیا کے بکلی خاتمہ کا قائل ہو کر اپنے مصلح موعود (غلام محمد) کو چودھویں صدی کے اندر ہی اس وقت قبول کر کے دکھلائے۔ میر مدثر صاحب کے جواب میں حضرت مسیح موعود کی تحریر بھی پیش کی جاتی ہے:

اور یہ بھی اہل سنت میں متفق علیہ امر ہے کہ آخری مجدد اس امت کا مسیح موعود ہے جو آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا۔ اب تنقیح طلب یہ امر ہے کہ یہ آخری زمانہ ہے یا نہیں یہود و نصاری دونوں قومیں اس پر اتفاق رکھتی ہیں کہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخری زمانہ ہے اگر چاہو تو پوچھ لو۔ مری پڑ رہی ہے زلزلے آرہے ہیں اور ہر قسم کی خارق عادت تباہیاں شروع ہیں پھر کیا یہ آخری زمانہ نہیں؟ اور صلحاء اسلام نے بھی اس کو آخری زمانہ قرار دیا ہے۔ اور چودھویں صدی میں سے ۲۳ سال گئے ہیں.. میرا یہ دعوی ثابت ہے کہ وہ مسیح موعود جو آخری زمانہ کا مجدد ہے وہ میں ہی ہوں۔ (حقیقۃ الوحی طبع ۱۹۰۷ء ص ۱۹۳۔۱۹۴)

اس جگہ اسی قدر جواب پر اکتفا کیا جاتا ہے مفصل جواب کے لئے علیحدہ ٹریکٹ بھی لکھا گیا ہے جو انشاءاللہ مالی انتظام ہونے پر اشاعت میں آجائے گا۔

عاجز غلام محمد مصلح موعود احمدیہ بلڈنگز لاہور ۲۷ ستمبر ۱۹۳۵ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱ ص ۷)

بارقۃ السیف۔۴

مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

انقطاع نبوت:

انقطاع نبوت کے بے شمار دلائل میں سے مرزائیوں کے سامنے جب جامع ترمذی اور مسند احمد وغیرہ کی صحیح حدیث لو کان بعدی نبی لکان عمر (اگر میرے بعد کوئی ہوتا تو عمرؓ ہوتا) پیش کی جاتی ہے، تو اس کے خلاف وہ دو مندرجہ ذیل احادیث پیش کرتے ہیں

لو لم ابعث لبعثت یا عمر (مرقاۃ شرح مشکوۃ۔ ج ۵ ص ۵۳۹)

لو لم ابعث فیکم لبعث عمر فیکم (کنوزلحقائق۔ ج ۲ ص ۱۵۱)

(یعنی اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر تم مبعوث ہو جاتے)۔

چونکہ آپ ﷺ مبعوث ہو گئے اس لئے حضرت عمرؓ نبی نہ بنے۔

(احمدیہ ڈائری۔ ص ۵۳۷)

مرزائیوں کی دونوں حدیثوں کی حقیقت ملاحظہ ہو

ملا علی قاریؒ نے مرقاۃ شرح مشکوۃ میں تحت حدیث لو کان بعدی نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکا ن عمر لکھا ہے

و فی بعض طرق هذا الحد یث لو لم ابعث لبعثت یا عمر

(ج ۵ ص ۵۳۹)۔ (یعنی اس حدیث کے بعض طرق میں یہ الفاظ آئے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اگر میں مبعوث نہ ہوتا تو اے عمر تو نبی ہوتا)۔

لیکن ملا صاحبؒ نے نہ راوی حدیث کا نام لیا ہے نہ مخرج کا پتہ دیا ہے، نہ الفاظ مذکورہ حدیث کی کسی معتبر یا غیر معتبر کتاب میں ملتے ہیں۔ البتہ حافظ مناوی نے کنوز الحقائق میں اس کے ہم معنی روایت دو طریق سے نقل کی ایک تو ابن عدی کے حوالہ سے جس کے الفاظ یوں ہیں:

لو لم ابعث فیکم لبعث عمر فیکم (ج ۲ ص ۱۵۱)

دوسری فردوس دیلمی کے حوالہ سے جس کے الفاظ یوں ہیں

لو لم ابعث لبعث بعدی عمری ،

ملا علی قاریؒ نے غالباً اسی روایت کو مرقاۃ میں بالمعنی نقل کر دیا ہے

ہر دو روایات محدثین کے نزدیک باطل جھوٹی اور موضوع ہیں ابن جوزی نے اپنی موضوعات میں ابن عدی والی روایت دو سندوں سے نقل کی ہے اور چونکہ دونوں سندوں میں راوی واضع اور کاذب ہیں اس لئے دونوں کو موضوع کہا ہے چنانچہ سلسلہ اسناد ملاحظہ ہو۔ ابن عدی اپنی کتاب کامل میں کہتے ہیں

حد ثنا علی بن الحسین بن قدید حد ثنا ذکر یا بن یحی الوکار حد ثنا بشر بن بکر عن ابی بکر بن عبد الله بن ابی مر یم الغسا نی عن ضمرة عن غضیف بن الحا ر ث عن بلا ل بن ر باح قا ل قال النبی ﷺ لو لم ابعث فیکم لبعث عمر بن الخطا ب

۲ ۔ حد ثنا عمر بن الحسن بن نصر؟ الحلبی حد ثنا مصعب بن سعد ابو خیثمه حد ثنا عبد الله بن واقد الحرّا نی حد ثنا حیوة بن شر یح عن بکر بن عمر و عن مشر ح بن ها ما ن عن عقبة بن عا مر قا ل قا ل النبی ﷺ لو لم ابعث فیکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لبعثت عمر فيكم

ابن جوزی نے دونوں سندوں کو نقل کر کے فرمایا ہے

زكر يا كذا ب يضع و ابن وا قد متر و ك یعنی زکریا بن بھی جھوٹا ہے حدیثیں بنا تا تھا اور ابن واقد حرانی کی روایت چھوڑ دی گئی ہے (نہیں لی جاتی)

ذہبی نے میزان میں خود ابن عدی سے (جس نے روایت مذکورہ اپنی کتاب کامل میں درج کی ہے) نقل کیا ہے

قا ل ابن عدى يضع الحد يث و قا ل صا لح كا ن من الكذا بين الكبار

یعنی پہلی سند کا راوی زکریا حدیثیں گڑھتا تھا صالح نے کہا زکریا بہت بڑے جھوٹوں میں سے ہے۔

دوسری سند کا راوی ابن واقد حرانی متروک ہے جیسا کہ ابن جوزی اور جوزجانی نے کہا ہے بلکہ یعقوب بن اسماعیل نے کہا ہے کا ن يكذب (میزان) یعنی ابن واقد جھوٹ بولتا تھا۔ اس کا جھوٹ ملاحظہ ہو اس نے حدیث مذکور پر سلسلہ رجال کا وہی بنا کر لگا لیا جو ترمذی وغیرہ میں حیوۃ بن شریح سے شروع ہو کر عقبہ بن عامر پر ختم ہوا ہے۔

کنوز الحقائق کی دوسری حدیث جو بحوالہ فردوس ویلمی منقول ہے اس کی سند یوں ہے:

قا ل الو يلمى انبأنا ابى انبأنا عبد الملكبن عبد الغفار انبأنا عبد الله بن عيسى بن هارو ن انبأنا عيسى بن مر وا ن حدثنا احسين بن عبد الر حما ن بن حمرا ن حد ثنا اسحاق بن نجيح الملطى عن عطاء بن ميسره الخراسا نى عن ابى هر يره قا ل قا ل النبى ﷺ لو لم ابعث .. الخ

یہ حدیث بھی موضوع اور باطل ہے۔ اس کی سند میں اسحاق ملطی وضاع و کذاب ہے۔ ذہبی میزان میں لکھتے ہیں:

قا ل ا حمد هو من اكذ ب الناس و قا ل يحى معرو ف بالكذ ب و و ضع الحد يث (یعنی امام احمد نے فرمایا کہ اسحاق بڑا جھوٹا ہے۔ یحی بن معین نے کہا کہ اسحاق جھوٹی اور وضعی حدیثوں کے بنانے میں مشہور ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا راوی عطاء خراسانی بھی کچھ کم نہیں تہذیب میں سعید بن مسیّب کا قول منقول کذب عطاء۔ امام بخاری نے بھی تاریخ صغیر میں سعید کا قول کذب نقل کیا ہے ص ۱۵۷۔ یعنی عطا جھوٹا ہے۔ خود امام بخاری فرماتے ہیں

عامة احادیثه مقلوبة (میزان) عطا خراسانی کی حدیثیں الٹی پلٹی یعنی غلط ہوتی ہیں۔

امام بیہقی اسے کثیر الغلط کہتے ہیں (زیلعی)

حاصل کلام یہ ہے کہ کنوز الحقائق کی دونوں روایتیں باطل اور جھوٹی ہیں اور یہ کچھ ان دونوں روایتوں پر ہی موقوف نہیں ہے بلکہ کامل ابن عدی اور فردوس ویلمی کی تمام روایات کا یہی حال ہے۔ شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی عجالہ نافعہ میں طبقہ رابعہ میں بیان فرماتے ہوئے لکھتے ہیں؛

احادیثے کہ نام ونشان آنہا در قرون سابقہ معلوم نبود (تا) ایں احادیث قابل اعتماد نیستند،

پھر ایسی حدیثوں کو نقل کرنے والوں میں ابن عدی صاحب الکامل اور ویلمی صاحب الفردوس کا نام بھی تحریر فرمایا ہے (ص ۷و۸)

اور بستان المحدثین میں ارقام فرماتے ہیں:

در سقیم وصحیح احادیث تمیز نمے کند ولہذا دریں کتابِ او موضوعات وواہیات تودہ تودہ مندرج۔ (ص ۶۲)

جب واقعہ یہ ہے تو یہی حال فردوس ویلمی کی اس روایت کا بھی جاننا چاہیے جسے مرزائیوں نے اپنی ڈائری کے صفحہ ۵۱۸ میں کنوز الحقائق کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے ابو بکر افضل هذه الامة الّا ان یکون نبیّ۔ اور اس سے امکان نبوت پر دلیل پکڑی ہے حالانکہ یہ روایت بھی باطل موضوع اور جھوٹی ہے اور اس کے ثبوت کے لئے اس کے حوالہ میں فردوس ویلمی کا نام کافی ہے کیونکہ حافظ مناوی نے اسے کنوز الحقائق میں فردوس ویلمی کے حوالہ سے ہی نقل کیا ہے۔ ولعل فیه کفایة لمن له درایة

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۰ شعبان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۲ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں اور احرار کا مباہلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

نوٹ نمبر ۱۔ کوئی سے دو فریق مخالف جو ایک دوسرے کو جھوٹا جانتے ہوں دلیل بازی یا حکومت سے فیصلہ نہ کرا سکیں تو خدا کے حضور دعا کرتے ہیں کہ ہم میں سے جو فریق امر متنازعہ فیہ میں جھوٹا ہے یا اللہ! اس پر لعنت کر۔ اسکو اسلامی اصطلاح میں مباہلہ کہتے ہیں۔

نوٹ نمبر۲۔ پنجاب میں ایک اسلامی جماعت ہے جس کا نام مجلس احرار ہے۔ اس کے ممبروں کو احرار کہا جاتا ہے۔

احرار نے بہت دفعہ اعلان پر اعلان کیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تحریرات میں آنحضرت ﷺ کی کسر شان کی ہے۔ اس پر خلیفہ قادیان نے جوش میں آ کر احرار کو مباہلہ کی دعوت دی (ایک مضمون تو یہ ہے دوسرا مضمون مرزا صاحب کا صدق وکذب ہے۔ ثناء) کہ تم جھوٹ کہتے ہو بلکہ مرزا صاحب نے آنحضرت ﷺ کی بڑی عزت کی ہے اگر نہیں مانتے تو ہم سے مباہلہ کرلو۔ اس کے لئے چند شروط بھی لکھیں۔ مثلاً

میرے ساتھ میرے بھائی بند ہوں گے

اور احرار کے ساتھ خاص ارکان خمسہ ہوں گے۔

اس کے علاوہ فریقین کے ہزار ہزار کم سے کم پانچ سو، پانچ سو افراد ہوں گے۔

مباہلہ گورداسپور یا لاہور میں ہوگا۔

اگر تم چاہو تو قادیان ہی میں آ کر کرلو۔

اسی طرح اور بھی چند شروط تھیں اس کے جواب میں احرار کے جنرل سکرٹری نے لکھا کہ ہم آپ سے مباہلہ ضرور کریں اور آپ کی جملہ شروط ہم کو منظور ہیں اور مباہلہ بتاریخ ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء قادیان میں ہوگا۔

اس پر قادیانی اخبار لکھتے ہیں کہ تمہاری نیت خراب ہے تم عین میدان میں جھگڑا کرو گے اسلئے اپنے اخبار مجاہد میں ہماری پیش کردہ شرائط نقل کر کے منظوری دو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مباہلہ کی بابت ہماری ذاتی رائے جو کچھ ہے، اسے محفوظ رکھ کر فریقین کی مسل پر ہم ان کو نیک مشورہ دیتے ہیں تا کہ مباہلہ ٹل جانے سے فریقین کی اتنے دنوں کی محنت ضائع نہ ہو بلکہ نتیجہ خیز ثابت ہو۔

مشورہ: کچھ شک نہیں کہ مباہلہ میں چونکہ عاجزی کے ساتھ خدا سے فیصلہ طلب کیا جاتا ہے (اس لئے کسی فریق کو مبادی میں الجھنا مناسب نہیں ہوتا) اور نہایت صبر وسکون کے ساتھ محض دعا کی جاتی ہے جیسا کہ ۱۸۹۳ء کو امرتسر کی عیدگاہ میں ہوا تھا پس فریقین قادیانی اور احرار ایک مشترکہ تحریر لکھیں جس کی عبارت حسب ذیل ہو:

ہم فریقین قادیانی جماعت (جس کے سرگروہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ہیں) اور مجلس احرار (جس کے سرگروہ مولوی مظہر علی ہیں) اعلان کرتے ہیں کہ ہم بتاریخ... بمقام... مباہلہ کریں گے مباہلہ کی شروط جو مسلمہ فریقین ہیں درج ذیل ہیں

۱۔ قادیانی گروہ سے خاص ارکان ...شریک ہوں گے

۲۔ احرار کی طرف سے خاص ارکان ...ہوں گے

۳، اس کے علاوہ ہر فریق سے ...آدمی شریک مباہلہ ہوں گے

۴۔ مباہلہ کی کاروائی بتاریخ مذکور ... بجے ہوگی

۵۔ مباہلہ کی کاروائی شروع کرانے کے لئے فلاں صاحب ...مسلّمہ ثالث بالخیر ہوں۔

۶۔ احرار پہلے وہ عبارتیں پڑھیں گے جن سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ مرزا صاحب متوفی نے رسالت محمدیہ ﷺ کی کسر شان کی ہے۔ اس کے لئے وقت .. منٹ ہوگا

۷۔ ان عبارتوں کی صحیح تشریح کرنے کے لئے فریق قادیانی کو...منٹ وقت دیا جائے گا

۸۔ اس کے بعد ان الفاظ میں دعا کی جائے گی (دعا کے الفاظ قلم بند کئے جائیں ایک حرف ان میں کم وبیش نہ ہو یہاں تک کہ تمہید دعا حمد وصلوۃ وغیرہ بھی ساتھ ہی مرقوم ہو)

نیچے بطور معلن کے دونوں سرگروہوں کے دستخط ہو کر بصورت اشتہار یہ مضمون شائع کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان شرائط کا فریقین میں قریب قریب ایجاب قبول ہو چکا ہے ہم نے صرف شرط نمبر ۴ و ۵ زیادہ کی ہیں جو ہمارے خیال میں قابل قبول ہیں تاہم فریقین کی مرضی پر موقوف ہے۔

ہاں مذکورہ شرائط کا مسودہ تیار کرنے کیلئے فریقین کا صرف ایک ایک نمائندہ اور تیسرا وہی ثالث بالخیر مسلمہ فریقین شریک ہوکر مسودہ اشتہار تیار کریں۔

ہم مکرر اظہار کرتے ہیں کہ ہماری ذاتی رائے اس مباہلے کے متعلق جو کچھ ہے وہ ابھی پوشیدہ ہے مگر ہم چونکہ فریقین کی محنت کوٹھکانے لگا ہوا دیکھنا چاہتے ہیں اس لئے بغیر طلب محض بغرض خیر خواہی فریقین کو مشورہ عرض کر دیا ہے

گر نہ آید بگوش رنجت کس
بر رسولاں بلاغ با شد و بس

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۰ شعبان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۲ ص ۶)

تحریف کس نے کی؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الفضل ۱۸، اکتوبر ۱۹۳۵ء میں ہم پر الزام لگایا گیا ہے کہ ہم نے تفسیر ثنائی جلد اول میں یہودیانہ تحریف کی ہے۔ کیا تحریف کی؟ یہ کہ مقدمہ تفسیر ثنائی طبع اول کی کسی عبارت کو طبع دوم وسوم میں تبدیل کر دیا۔ یہی یہودیانہ تحریف ہے۔

ہم حیران ہیں کہ ہمارے مقابلے میں یہ لوگ دین و دیانت کے خلاف کہنے کے تو عادی ہیں ہی، علم و عقل کو بھی جواب دے بیٹھے ہیں۔ سنئیے صاحب!

ہر مصنف اپنی تصنیف میں حسب موقع رد و بدل یا بالفاظ دیگر اصلاح کرسکتا ہے اور کرتا رہتا ہے اس کو تحریف نہیں کہتے اس دعوی کی دلیل چاہو تو سنو۔

کلام اللہ ینسخ بعضہ بعضاً (الحدیث)

اس حدیث سے دعوی پر استدلال ہوسکتا ہے۔ ہاں تحریف کے معنی ہیں کسی دوسرے کے کلام کو بگاڑنا سب سے بڑی تحریف یہ ہے کہ خدا کے کلام کو تبدیل کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جائے ۔اس کے بعد سب سے بڑی تحریف یہ ہے کہ رسول کے کلام کو تبدیل کر کے بتایا جائے ،اس کے بعد یہ ہے کہ کسی مصنف کے کلام کو کسی غرض سے تبدیل کیا جائے ۔ہم بتاتے ہیں کہ یہ تینوں وصف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور آپ کے اتباع میں پائے جاتے ہیں۔

پہلی مثال

خدا کے کلام کو مرزا صاحب قادیانی نے تحریف کیا ہے ملاحظہ ہو آیت

یاایھا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقاناً و جعل لکم نوراً تمشون بہ

یہ آیت مرزا غلام احمد صاحب نے آئینہ کمالات اسلام میں تین دفعہ لکھی ہے صفحہ ۹۷،صفحہ ۱۷۷،صفحہ ۲۹۶۔ترجمہ بھی برابر اسی طرح کیا ہے بلکہ اس سے استدلال بھی کیا ہے حالانکہ قرآن مجید میں یہ آیت اس طرح نہیں ۔ملاحظہ ہو سورہ انفال کے چوتھے رکوع کا شروع (آیت یوں ہے: یاایھا الذین آمنوا ان تتقوا اللہ یجعل لکم فرقانا و یکفّر عنکم سیآتکم و یغفر لکم و اللہ ذو الفضل العظیم :الانفال: ۲۹)۔

یہ تو ہے تحریف قرآنی ۔اسکی مثالیں تصانیف مرزائیہ میں بکثرت ملتی ہیں۔

دوسری مثال: مرزا غلام احمد صاحب کی تحریف حدیثی کی مثال بہت ہی حیرت انگیز ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب حمامۃ البشری کے صفحہ ۱۸ پر دعوی کیا ہے کہ ہمارے مخالف مسیح موعود کے نزول کے متعلق آسمان سے اترنے کا لفظ از خود بڑھاتے ہیں حالانکہ کسی حدیث میں یہ لفظ نہیں آیا۔

لکھتے لکھتے اسی کتاب کے صفحہ ۸۸ پر پہنچے تو ضرورت ہوئی کہ اپنے دعوی پر حدیث نقل کریں۔چنانچہ یہ حدیث نقل کرتے ہیں:

سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ینزل اخی عیسی ابن مریم علی جبل افیق اماما ھادیاً ۔(ص ۸۸-۸۹)

اس حدیث میں لفظ من السماء آیا ہے(ملاحظہ ہو کنز العمال بر حاشیہ مسند احمد ج ۷ ص ۲۶۸)مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مطلب کے لئے حدیث شریف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں تحریف کر کے اس لفظ (من السماء) کو نقل نہیں کیا۔ یہ ہے وہ جرأت جو خدا سے ڈرنے والوں سے ناممکن ہے۔

دوسری حدیثی مثال

مرزا صاحب کا دعوی ہے کہ دجال، ایک شخص نہیں بلکہ ایک گروہ مراد ہے۔ اس دعوی پر دلیل وہ حدیث لائے ہیں جس میں ذکر ہے کہ قریب قیامت کے ایسے رجال (بالراء) لوگ ہوں گے جو دنیا کو دین پر ترجیح دیں گے مرزا صاحب نے اس لفظ رجال (بالراسء) کو دجال (بالدال) بنایا اور ترجمہ بھی کمال جرأت سے کام لے کر گروہ ہی لکھا۔ چنانچہ لکھا ہے:

> نسائی نے ابو ہریرہؓ سے دجال کی صفت میں آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث لکھی ہے یخرج فی آخر الزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون للناس جلود الضأن.. السنتھم احلی عن العسل و قلوبھم قلوب الذیاب یقول اللہ عز و جل أ بی یغترّون ام علیّ یجترء ون۔ الخ یعنی آخری زمانہ میں گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔ وغیرہ
>
> (حاشیہ ص ۳۷ تحفہ گولڑویہ طبع اول ۱۹۰۲ء)

ناظرین کرام! کتنی جرأت ہے اس شخص کی جو قرآن مجید میں اور حدیث نبوی میں محض اپنی غرض سے ردو بدل کرتا ہے۔ لطف یہ ہے کہ اسے اس کی بھی پرواہ نہیں کہ عربی دان میری تحریف پر ہنسیں گے کیونکہ لفظ دجال مفرد کا صیغہ ہے اور یختلسون صیغہ جمع مفرد کی طرف مسند نہیں ہوسکتا۔ اس کے علاوہ بھی کئی ایک تحریفات مرزا صاحب کی تصانیف میں ملتی ہیں۔ ناممکن تھا کہ مرزا صاحب ایک فعل کریں اور مرزائی نہ کریں کیونکہ:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

اس لئے ضروری تھا کہ مریدین بھی ایسا ہی کرتے۔ مرزا صاحب قادیانی نے (بقول خود) اپنے نبی (ﷺ) کے کلام میں تحریف کی۔ مرزائیوں نے اسی سنت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق اپنے رسول (قادیانی) کے کلا میں تحریف کی

محتسب خم شکست و من سر او

سن بالسن و الجروح قصاص

لطیفہ: شیخ عبدالعزیز صاحب جن دنوں پریس برانچ پنجاب کے افسر تھے انہوں نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ آریوں نے درخواست دی ہے کہ مرزا قادیانی کی کتابوں میں ہمارے بزرگوں اور مذہب کی توہین ہے ان کو ضبط کیا جائے اس کے مقابلے میں مرزائیوں کی درخواست آئی ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی کتابیں ہمارے نزدیک وہی حیثیت رکھتی ہیں جو عامہ مسلمین کے نزدیک قرآن مجید کی۔ان کتب کی ضبطی تو درکنار کمی بیشی ہونا بھی ہم مداخلت فی الدین جانتے ہیں۔

اس قصے کو ذہن میں رکھ کر سنیئے کہ یہ لوگ اپنے مطلب کے لئے اپنے قرآن کو بھی کیسا بگاڑتے ہیں مرزا غلام احمد صاحب نے ایک دفعہ پادری فتح مسیح نامی کو ایک لمبا چوڑا جوابی خط لکھا تھا جو کتابی صورت میں چھپ کر شائع ہو گیا اس میں سے چندالفاظ ہم نقل کرتے ہیں:

مسیح کا چال چلن کیا تھا ایک کھاؤ پیؤ شرابی نہ زاہد نہ عابد نہ حق کا پرستار متکبر خود بین خدائی کا دعوی کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ۔ج ۳ص ۲۳-۲۴)

ان الفاظ پر جب چاروں طرف سے لے دے ہوئی، مسیحی تو مسیحی مسلمان بھی جوش میں آکر مرزا صاحب کی دلیلوں میں سر دفتر یہی دلیل بیان کرنے لگے تو مرزا ئیوں نے اس عبارت کو ایسے طریق سے شائع کیا کہ مرزا صاحب کے سر سے بوجھ اتار کر بے چارے پادری کے سر پر جا پڑا۔عبارت کو اس طرح بدلا یا مرزا صاحب پادری کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں کہ مسیح کے حق میں تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ متکبر خود بین وغیرہ تھا چنانچہ وہ الفاظ یوں ہیں:

مسیح کا چال چلن آپ کے نزدیک کیا تھا ایک کھاؤ پیؤ وغیرہ..الخ

(نورالقرآن طبع دسمبر ۱۹۲۵ء نمبر۲ص ۸)

ناظرین کرام: اس جماعت مرزائیہ اوراس کے بانی کے طریق عمل پر غور کر کے فتوی دیں کہ ان لوگوں کا حق ہے کہ کسی مصنف پر اپنی تصنیف کی اصلاح کرنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہود یانہ تحریف کا الزام لگائیں اور آپ کلام خدا و رسول میں اپنی اغراض کے ما تحت من مانی تبدیلی کر لیں۔

قادیانی دوستو!

نہ تم صدمے ہمیں دیتے نہ ہم فریادیوں کرتے
نہ کھلتے راز سر بستہ نہ یہ رسوائیاں ہوتیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳ ص ۳۔۴)

سنگاپور میں تبلیغ احمدیت کی حقیقت

جناب محمد اسماعیل سہوترا، پراہوی، لکھتے ہیں:

اس عنوان سے روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۴ جولائی ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۷ پر ایک مرزائی مضمون نگار مسمی عبداللہ اختر جتوئی مقیم نارتھ برج روڈ نمبر ۲۷ سنگاپور مرزا جی کے الہام؛ میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤنگا، کو عنوان کی سرخی کے نیچے دے کر اس الہام کے متعلق اپنی تعلّی کو یوں بیان کر رہے ہیں کہ آج تک کسی جغادری مرزائی سے بھی سنگاپور کا اسلامی قلعہ فتح نہ ہوا تھا۔ بلکہ ایک زمانہ میں خواجہ کمال الدین صاحب بھی یہاں آئے لیکن اس سعادت سے محروم ہی رہے جو میں نے یہاں آ کر حاصل کی۔ لکھتے ہیں کہ میں یہاں آیا حالانکہ زبان ملائی سے نا آشنا ہوں تا ہم لوگ بڑے شوق سے میرے مکان پر آتے ہیں اور گھنٹوں احمدیت کے بارے میں گفتگو کر کے واقفیت حاصل کر رہے ہیں۔ اگر ملائی زبان سے آشنا ہوتے تو خدا معلوم کیا کچھ کر گذرتے۔

ہم سے اگر کوئی پوچھے تو ہم تو اس شخص کو پکا مرزائی اور مرزا جی کا سچا پیرو شمار کرتے ہیں جو کسی بات میں بھی سچ نہ بولے۔ اگر سچ بولے تو کچا مرزائی ہے۔ اختر صاحب بمعہ تین چار دوسرے مرزائیوں کے عرصہ چار ماہ سے سنگاپور میں آئے ہوئے ہیں دوسرے ہمراہیوں سے تو خاکسار کی ملاقات نہیں ہوئی۔ اختر صاحب سے البتہ کئی دفعہ مقابلہ ہوا۔ یہ اپنے تئیں قادیان کے مبلغ بیان کرتے ہیں۔ نوجوان عمر ہے ۲۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سال کے قریب نہ عالم ہیں نہ فاضل ۔ ادھر دوائیاں اور کانچ پتھر کی پھیری کا کام کرتے ہیں ۔ اسلامی تعلیم سے اس قدر کورے ہیں کہ ایک دفعہ سلسلہ کلام میں کہنے لگے کہ، مرزا جی کی طرح تمام انبیاء نے جھوٹ بولا ہے۔ خاص کر یونس نے قوم پر عذاب ہونے کی پیش گوئی کی تھی وہ بھی چالیس دن کی۔ ثبوت مانگا تو خاموش ۔ قرآن مجید سے قوم یونس کے ایمان لے آنے کا حوالہ دکھایا تو حواس گم ۔ اسلامی تعلیم تو رہی ان کے لئے بیگانی، خاص مرزا صاحب کے لٹریچر سے بھی اس قدر بے علمی کہ اپنے ایک سات آٹھ صفحہ کے غزلیہ ٹریکٹ میں لکھتے ہیں کہ:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے پنڈت لیکھ رام کے یوم عید کے قریب قتل ہونے کی پیش گوئی کی تھی اور وہ پوری ہوئی ۔

اختر صاحب کو باوجود مرزا جی کا مرید ہونے کے یہ بھی معلوم نہیں کہ مرزا جی نے لیکھ رام کے متعلق اپنا الہام اور پیش گوئی جو درج کی تھی اس میں نہ یوم عید کا ذکر ہے اور نہ لیکھ رام کے قتل کا بلکہ الہام کے یہ الفاظ ہیں:

عجل جسد له خوار له نصب و عذاب ۔

جس کی تشریح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عذاب شدید میں مبتلا ہونے کی کی ہے اور وہ عذاب بھی چھ سال کے اندر جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت ہو۔ (دیکھو سراج منیر۔ص ۱۲)

لیکھ رام جو چھری سے قتل ہوا جس کی مثالیں سینکڑوں واقع ہو رہی ہیں اسے خارق عادت عذاب کہنا کسی ذی عقل کا کام نہیں مرزا جی کے مریدوں کا ہی کام ہے

ناظرین ! سراج منیر صفحہ ۱۲ پر مرزا جی کی پیش گوئی کے اشتہار کو اچھی طرح پڑھیں اور اول سے آخر تک بغور دیکھیں کہ دن وقت تاریخ کا نام ونشان تک درج نہیں۔ مرزا جی اور اسکے مریدوں کو مرزا جی کے ایک اصول کے مطابق سچا پاتے ہیں:

جب انسان حیا کو چھوڑ دیتا ہے تو جو چاہے بکے، کون اس کو روکتا ہے۔

(اعجاز احمدی۔ص ۳)

مرزا جی کا ایک اور فرمان بھی سن لیجئے۔ فرماتے ہیں:

ظاہر ہے جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بھی اس کا اعتبار نہیں رہتا۔(چشمہ معرفت۔ص۲۲)

ہم مرزا جی کے اس اصول کو سچ تسلیم کرتے ہوئے مرزائیوں سے سوال کرتے ہیں کہ لیکھ رام والی پیش گوئی میں ہمیں دن وقت اور تاریخ دکھائیں۔ اگر نہ دکھا سکیں تو مرزا جی کو جھوٹا سمجھ کر دوسرے مسیحیت اور نبوت کے الہاموں اور دعووں پر بھی اعتبار نہ کریں۔ لگے ہاتھوں مرزا جی کا ایک اور اصول بھی سن لیجئے۔فرماتے ہیں:

جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے۔(حقیقۃ الوحی۔ص۲۰۶)

اختر صاحب شیریں کلامی میں ایسا درجہ رکھتے ہیں کہ مرزائے ثانی کہلانے کی مستحق ہیں جہاں بیٹھتے ہیں وہیں مرزا جی کی ڈیفنس میں کہیں قرآن مجید پر اعتراض اور کہیں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی شان میں گستاخی اور کہیں حضرت علی کی توہین اور کہیں صحابہ کرام کی ہتک، جس سے لوگ مشتعل ہو کر انہیں انسان بنانے پر مستعد ہو جاتے ہیں اگر ان کی یہی چال رہی تو یہ کہتے ہوئے سنگاپور سے نکلیں گے:

بہت بے آبرو ہو کر تیرے کوچہ سے ہم نکلے

قادیانی خلیفہ کو ہم ایک مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ اگر یہ لوگ واقعی آپ کے تنخواہ دار مبلغ ہیں تو ان کے ذریعہ ادھر قادیان اور مرزائیت کی مٹی خراب مت کرو۔ ادھر سے ان کو بلا کر مغربی سرحد کی طرف بھیج دیجئے ادھر ان کی سخت ضرورت ہے

مرزائیوں کی یہ دلیری قابل نفرین ہے کہ واقعات کو بھی اصل صورت میں پیش نہیں کرتے بلکہ بگاڑ کر بیان کرتے ہیں چنانچہ یہی اختر صاحب لکھتے ہیں

تمام علمائے نے مل کر آپ (مرزا جی) پر کفر کے فتوے لگائے اور آپ کے سلسلہ کو نیست و نابود کرنے کی کوششیں کیں مگر اس قادر خدا نے جس نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا بڑے زور آور حملوں سے معاندین کے نام صفحہ ہستی سے مٹا دیئے۔(اخبار مذکور۔ص۳ کالم۷)

اللہ اللہ! یہ منہ اور مسور کی دال۔ اختر صاحب کا یہ دعوی بلا دلیل سفید جھوٹ اور سراسر افتراء ہے۔ لیجئے مرزا جی کے اشد ترین مخالفوں کے نام سن لیجئے۔

۱۔ ابوالوفاء مولانا ثناء اللہ امرتسری۔

۲۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خاں پٹیالوی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ مولوی عبدالحق غزنوی مباہل مرزا۔
۴۔ مولانا محمد حسین بٹالوی۔
۵۔ حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی۔
۶۔ مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی۔
۷۔ شمس العلماء مولوی عبداللہ صاحب ٹونکی۔
۸۔ مولوی اصغر علی صاحب روحی

بتائیے ان حضرات سے بڑھ کر مرزا جی کا کون مخالف تھا۔ پھر کیا یہ لوگ مرزا جی کی حیات میں ہلاک ہوئے یا ان سب کی موت کی تمنا دل میں لے کر مرزا جی خود ہی ان سب کی حیات میں اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ واقعی مرزا جی سب مخالفین کی حیات میں ہلاک ہوگئے۔ گویا یہ شعر مرزا جی کا ہی تھا:

حسرت و یاس و تمنا ہیں جنازے کے ساتھ
دیکھو کس دھوم سے ہم آج سفر کرتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳ ص ۴۔۵)

تم نے قادیانی مسیح کو کیوں قبول کیا؟

(بجواب خان بہادر میاں غلام رسول صدر بلدیہ جھنگ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خان بہادر موصوف کی طرف سے ایک مضمون لاہور کے اخبار پیغام صلح میں چھپا ہے جس کی سرخی ہے:

میں سلسلہ احمدیہ میں کیوں شامل ہوا؟

اس بیان میں آپ نے کئی ایک باتیں لکھی ہیں جن میں سے بعض وجدانی ہیں اور بعض واقعات۔ وجدانی کا تو کوئی جواب نہیں وہ تو اس مصرعہ کی مصداق ہوتی ہیں:

پیر من خس است اعتقاد من بس است

پنڈت لیکھ رام آریہ لکھتا ہے میں اس جگہ ہدایت تلاش کرتا پھرا کہیں دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمعی نہ ہوئی۔سوامی دیا نند کے درشنوں ہی سے میری تسلی ہوگئی، دل مطمئن ہوگیا
پیر جماعت علی شاہ کے مرید اپنی عقیدت مندی کا اظہار یوں کرتے ہیں:

دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا
عرض مطلب یاں میرا محتاج گویائی نہیں

اس لئے اتنا حصہ تو ہم قابل جواب نہیں جانتے نہ اس پر توجہ دیتے ہیں۔ البتہ خان بہادر نے جو واقعات اپنی تائید میں لکھے ہیں وہ قابل غور ہیں۔سب سے پہلے شرک وتوحید میں دوسرے مذاہب اسلامیہ سے تعلیم مرزا کا مقابلہ کرکے احمدیت کوسب پر ترجیح دیتے ہوئے لکھا ہے کہ: احمدیت شرک سے پاک ہے۔،

ناظرین جانتے ہیں کہ مذاہب اسلامیہ میں اہل حدیث کو خالص توحید کا دعوی ہے لہذا کوئی دوسرا اس دعوی میں مقابل ہو تو اہل حدیث مارے غیرت کے جوش میں آکر کہنے لگتا ہے:

شرکتِ غم بھی نہیں چاہتی غیرت میری
غیر کی ہو کے رہے یا شب فرقت میری

اس لئے سب سے پہلے ہم مرزا صاحب کی تعلیم توحید کو پیش کرتے ہیں اور خان بہادر کی طرح دعوی بلا دلیل نہیں چھوڑتے بلکہ دلیل بھی ساتھ دیتے ہیں۔ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب نے توحید کی بجائے اپنی جماعت کو بدترین شرک میں مبتلا کیا ہے خان بہادر غصہ میں منہ نہ پھیر لیں بلکہ صبر وسکون سے ہمارے دعوی کا ثبوت سنیں۔ اس کے بعد ان کی راست روی جوان کو ہدایت کرے، عمل کریں۔آج کل کے اہل بدعت عموماً آنحضرت ﷺ کے حق میں یہ شعر پڑھا کرتے ہیں

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

اس شعر اور اس کے عقیدے کو خان بہادر صاحب بھی بدترین کفر وشرک کہتے اور جانتے ہوں گے۔اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اس شعر کے مضمون کی تائید کی ہے بلکہ اسی مضمون کو فارسی میں ادا کیا ہے چنانچہ آپ کا ایک شعر (توضیح مرام۔ص ۱۱ پر) ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد در میاں افتاد میم

ناظرین! کیا اس شعر کا ترجمہ اور مطلب وہی نہیں جو اہل بدعت کے اردو شعر کا ہے جو ہم نے نقل کیا ہے۔ اے آسمان تو گرتا کیوں نہیں۔ اے زمین تو شق کیوں نہیں ہوتی۔ اے پہاڑو تم پھٹتے کیوں نہیں؟ اے اللہ تیرا غضب بھڑکتا کیوں نہیں! کہ تیری مخلوق کو تیرے ساتھ ملا کر ایک کیا جاتا ہے باوجود اس کے دعوی مسیحیت اور مجددیت۔ آہ!

دوست ہی دشمن جان ہو گیا اپنا حافظ
نوش دارو نے کیا کیا اثر سم پیدا

خان بہادر صاحب معقول بات وہ ہوتی ہے جو واقعات پر مبنی ہو۔ آپ مرزا صاحب قادیانی کی کتاب مذکور میں ہمارا پیش کردہ حوالہ دیکھئے اگر آپ اس عقیدے کو صحیح جانیں جو مرزا صاحب قادیانی نے اس شعر میں تعلیم کیا ہے تو قرآن مجید کی اس آیت کا مطلب بتادیں:

قل انّما انا بشر مثلکم (کھف)

اس کے سوا کوئی بات نہیں کہ میں تمہاری طرح کا آدمی ہوں۔

یہ بھی بتائیں کہ ایسی توحید تو ہمارے ملک کے شہد خانوں، بھنگڑ خانوں میں مرزا صاحب کی تشریف آوری سے پہلے بھی مروج تھی۔ پھر مرزا صاحب قادیانی نے کیا جدت کی؟ بھنگڑ بھنگ پی کر گایا کرتے ہیں:

احمد احمد وچ فرق نہ کوئی ذرا اک بھید مروڑی دا   اک رانجھ میں دل لوڑی دا

اور اگر موصوف اس مرزائی عقیدے کو غلط جانتے ہیں تو کھلے الفاظ میں اعلان کریں کہ اس شعر کا مضمون بدترین کفر اور شرک ہے ہم اس شعر سے بلکہ اس کے قائل سے بیزار ہیں۔

خان صاحب!

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم و الذین معہ اذ قالوا لقومھم انّا برآؤ منکم و مما تعبدون من دون اللہ (الممتحنۃ:٤)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت

خان بہادر نے توحید کے بعد مسئلہ ختم نبوت کا ذکر کیا ہے۔آپ کے خیال میں لاہوری جماعت کی احمدیت میں یہ فضیلت ہے کہ ان لوگوں میں نہ کسی جدید نبی کی بعثت مانی جاتی ہے نہ کسی سابق نبی کا نزول ثانی۔ کیونکہ یہ دونوں صورتیں ختم نبوت کی مخالف ہیں۔،

ہم آپ کو زیادہ سمع خراشی کی تکلیف نہیں دیتے صرف اتنا کہتے ہیں کہ مرزا صاحب متوفی آپ کے نزدیک مجدد ہیں اور یہ درجہ مجددیت ان کو زمانہ تصنیف براہین احمدیہ سے پہلے ہی حاصل ہو چکا تھا۔ براہین احمدیہ انہوں نے (بقول خود) مجددی کا منصب پاکر بحیثیت مجدد لکھی ہے۔ حالانکہ براہین احمدیہ ہی میں مسیح موعود کی دوبارہ تشریف آوری مذکور ہے۔ پھر اگر کسی پرانے نبی کا آنا بھی ختم نبوت کے منافی ہوتا تو مرزا صاحب بحیثیت مجدد اس کو تسلیم نہ کرتے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ مرزا صاحب نے ۱۹۰۲ء میں اعجاز احمدی لکھی جس میں اس عقیدے کو اپنی سادگی پر محمول کیا (خیر ان کی مرضی) میں اس وقت مسئلہ کی صحت پر بحث نہیں کرتا نہ کرونگا بلکہ صرف یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مسیح موعود کے دوبارہ آنے کے متعلق ہمارا عقیدہ ختم نبوت کے منافی نہیں ورنہ مرزا صاحب بحیثیت مجدد اس عقیدہ کی صحت کے قائل نہ ہوتے۔ علم منطق کا قانون ہے کہ جو دو مفہوم کسی مادہ میں جمع ہو جائیں ان میں نسبت تبائن نہیں ہوتی۔

لیکھ رام کا قتل:

خان بہادر موصوف نے اپنے احمدی ہونے کی وجوہات میں پنڈت لیکھ رام کا واقعہ بھی لکھا ہے۔ ہم افسوس کرتے ہیں کہ موصوف نے باوجود ادعائے تحقیق کے احمدیت کے متعلق کچھ بھی تحقیق نہیں کی بلکہ ایک طرفہ بیانات پر فریفتہ ہو گئے جس کا ثبوت خود ان کی مندرجہ ذیل عبارت ہے۔ لکھتے ہیں:

> لیکھ رام نے نہایت دیدہ دلیری سے مباہلہ اور مبارزہ کے رنگ میں حضرت مرزا صاحب کے خلاف عذاب کی پیش گوئی شائع کی۔

(پیغام صلح لاہور ۳ نومبر ۱۹۳۵ء ص ۳ کالم ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم لیکھ رام کی اس عبارت کا خان بہادر سے ثبوت طلب کرتے ہیں کہ وہ اپنا دعوی ثابت کرنے کو پنڈت مذکور کی مرقومہ عبارت دکھائیں کہ کہاں لکھی ہے؟ ہم دعوی سے کہہ سکتے ہیں کہ نہیں دکھائیں گے نہ دکھا سکیں گے۔ انہوں نے مرزا صاحب کے یک طرفہ بیان مندرجہ حقیقۃ الوحی سے دھوکہ کھایا اور اعتقاد کے رنگ میں اس کو صحیح سمجھ کر انہی کی طرح ملک میں پیش کر دیا باوجود اپنے یقین کے ہم خان صاحب کا ثبوت دعوی سننے کے منتظر ہیں۔

اس کے علاوہ پنڈت لیکھ رام کے قتل کو مرزا صاحب کی پیش گوئی کے ماتحت سمجھ کر خان صاحب جرأت سے لکھتے ہیں کہ:

> وقوعہ جرم (قتل لیکھ رام) دن کے وقت اور گھر کے آدمیوں کے روبرو ہوا اور اسی وقت بے حد شور ہوا بلکہ قاتل کا تعاقب ہوا مکان کے نیچے بارات کے اتفاق سے لوگ بڑی کثرت سے جمع تھے اور مکان کی چھت دوسرے مکانات سے ملحق تھا بایں ہمہ قاتل کا آج تک بھی پتہ نہ چلا (حوالہ مذکور)

یہ سب شاعرانہ تخیل ہے واقعہ نہیں۔ خان صاحب بہادر کا فرض ہے کہ اس زمانے (۱۸۹۶ء) کی تحریرات سے اس کا ثبوت دیں۔ ایسی باتیں وہی سنے گا جو ڈپٹی آتھم کی بابت مرزا صاحب کا قول صحیح جانے گا

> کہ اس کو موت کے فرشتے نظر آنے لگے وہ موت کو سامنے دیکھتا اور موت بشکل سانپ اس کو دکھائی دی اسلئے وہ دل میں ڈر گیا لہذا اس کو مہلت ملی۔

مختصر یہ ہے کہ خان بہادر صاحب نے کوئی بہادری کا کام نہیں کیا بلکہ وہی کام کیا جو بہت عرصہ سے ہم سنتے آئے ہیں کہ خان بہادر بالکل طوطی صفت ہیں جس کی بابت کسی عارف نے کہا ہے:

آنچہ استاد ازل گفتہ ہماں مے گویم

مشورہ: مرزا صاحب قادیانی کے علمی کمالات دیکھنے ہوں تو ہمارا رسالہ علم کلام مرزا، اور روحانی صداقت دیکھنی ہو تو الہامات مرزا، ملاحظہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۴ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار الفضل سے ایک سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الفضل نے لکھا ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے لٹریچر میں جا بجا لکھا ہے:

(مرزا قادیانی) دجال اکبر، خناس، حضرت اکدس مرزا جی، فن اہلہ فریبی میں چست و چالاک ہیں۔ قادیانی کاہن، قادیانی کاہن کی روسیاہی، حضرت (گدھا علیہ السلام) مرزا کے الہامات ایک گوزشتر کی طرح ہوا میں پھیل کر بدبو پھیلا چکے ہیں، کافر، بے ایمان، دوزخی، ملحدم دشمنِ ایمان ودین، غمارفی النار، اکذب ا؛ ناس، فرعون ثانی، مسیلمہ ثانی۔

(الفضل قادیان ۵ نومبر ۱۹۲۵ء ص ۷)

ان سب الفاظ کی بابت سوال کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ یہ معمولی الفاظ ہیں۔ ہاں صرف ایک لفظ غیر معمولی اور بہت ظرافت آمیز ہے۔ گو اصولاً اس کا اشارہ قرآن مجید میں ملتا ہے تاہم اس کی تلاش ہے کہ ہم نے مرزا صاحب کو گدھا علیہ السلام کب اور کہاں کہا ہے۔ حوالہ کی ضرورت ہے۔ ایسا نہ ہو کہ ہم بے ثبوت بات کو گدھا پن کہنے پر مجبور ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۴ ص ۵)

قادیان میں مباہلہ کیوں نہ ہوا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر تیار ہو چکا تھا کہ ناگاہ خبر آئی کہ احرار کا داخلہ قادیان میں حکومت نے بند کر دیا۔ سن کر افسوس ہوا اس میں کس فریق کا قصور ہے؟ ہم اپنی رائے محفوظ رکھتے ہیں۔ سردست وہ اشتہار ناظرین اہل حدیث تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچاتے ہیں جو ہم نے بتاریخ مباہلہ شائع کیا تھا۔ اس کے بعد جیسے واقعات ہوں گے پہنچائے جائیں گے۔

قادیان میں مباہلہ کیوں نہ ہوا

(فریقین اپنی کسی نزاع کا فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہیں تو اسلامی اصطلاح میں اس کا نام مباہلہ ہے)

بہت دنوں سے شور وغل تھا کہ احرار اور اہل قادیان کے درمیان قادیان میں مباہلہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اس کی تاریخ بھی ۲۳ نومبر (۱۹۳۵ء) شائع ہوگئی تھی۔ مگر حکومت نے اس اجتماع کو موجب فساد خیال کر کے دونوں فریقوں کو قادیان میں جمع ہونے سے روک دیا۔ بظاہر یہ بندش بدامنی کے خطرے سے ہوئی۔ لیکن حقیقت میں خدا کے نزدیک اس کی وجہ اور ہے۔ اس کو معلوم کرنے کیلئے چند سال پہلے کے واقعات سامنے رکھنے ضروری ہیں۔ جو یوں ہیں۔

اصل نزاع جس کے باعث مسلمانوں میں سخت اختلاف ہو رہا ہے مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت موعودہ میں صدق وکذب ہے۔ سو اس کا فیصلہ قدرتی و انسانی دونوں طریق سے ہو چکا ہے۔ لہذا اب بغرض فیصلہ کسی دوسرے مباہلہ کی ضرورت نہیں تھی۔ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کا مباہلہ کی دعوت دینا دراصل اس فیصلہ خداوندی کو کالعدم کرنا تھا۔ اس لئے قدرت نے اندر اندر ایسے اسباب پیدا کر دیئے جن سے مباہلہ ہونے نہ پائے تا کہ (۱۹۰۸ء میں ہونے والے) فیصلہ الٰہی کی ہتک نہ ہو۔ جس کی تفصیل یہ ہے۔

جب مرزا صاحب قادیانی نے مسیح اور مہدی ہونے کا دعوی کیا تو علماء اسلام ان کی تردید پر متوجہ ہوئے۔ راقم نے اپنی تصنیفات خاص کر اخبار اہل حدیث کے ذریعہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا پے در پے سخت تعاقب کیا تو مرزا صاحب نے میرے حق میں موت کی دعا کی۔ یہ تو بالکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف بات ہے کہ مرزا صاحب متوفی ہر حیثیت میں میاں محمود احمد سے اعلی و ارفع تھے۔ یعنی

۱۔ وہ باپ تھے۔ یہ بیٹا ہے۔
۲۔ بقول خود وہ مسیح موعود نبی تھے۔ یہ ان کے ماتحت امتی ہیں۔
۳۔ وہ مامور اور ملہم تھے۔ یہ کچھ بھی نہیں۔
۴۔ ان سے خدا کا وعدہ تھا کہ میں تیری سب دعائیں قبول کرونگا (اجیب کل دعائك .. (تریاق القلوب۔ ص ۳۸) میاں محمود احمد سے ایسا وعدہ نہیں
۵۔ وہ اصل تھے یہ نائب۔ وغیر ذالك۔

پس جس امر میں انہوں نے دعا کر کے اللہ سے فیصلہ چاہا اور خدا نے اس دعا کے قبول کر لینے کا بذریعہ الہام موصوف سے وعدہ بھی کیا ہو اور میاں محمود احمد بھی اس وعدے کے معترف ہوں اور اس دعا کا اثر بھی نمایاں ہو چکا ہو پھر بھی کسی مرزائی مبحث پر بذریعہ مباہلہ خدا سے فیصلہ چاہا جائے تو سابقہ خدائی فیصلے کی سخت ہتک ہے۔ اس لئے خدائی غیرت نے اپنے سابقہ فیصلے کو ہتک سے بچانے کے لئے کسی دوسرے مباہلہ کو وقوع میں آنے سے روک دیا۔

سنئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعا کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں مرے۔ اس دعا کے قبول ہونے کا الہام آپ کو ہوا تھا۔ چنانچہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کو اس امر کا اعتراف ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

جب حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالی نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دیدی تو یہ ایک وعید کی پیش گوئی ہوگئی۔

(رسالہ تشحیذ الاذہان زیر ادارت محمود احمد جون جولائی ۱۹۰۸ء۔ ص ۷۹)

یعنی باپ بیٹے یا رسول اور خلیفہ کے بیانات سے کیسا صاف ثابت ہے کہ مرزا صاحب کا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو میری زندگی میں مر جانا تمام مرزائی مباحثات کا خاتمہ ہے۔ اب مباہلہ کی حاجت کیا ہے؟

ہمارے بیان پر مزید یقین حاصل کرنے کو ناظرین مرزا صاحب کا اصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار ملاحظہ کریں جو حرف بحرف درج ذیل ہے۔ اشتہار مذکور کی عبارت میں کسی قسم کا شک ہو تو مرزا صاحب کے اشتہارات کا مجموعہ موسومہ تبلیغ رسالت جلد دہم صفحہ ۱۱۸ پر یہ اشتہار ملاحظہ کریں

بنی نوع بھائیو!

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

راقم آثم: ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۳۵ء

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ نحمده و نصلى على رسوله الكريم ۔

يستنبئونك احق هو ۔ قل اى و ربى انه لحق ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام على من اتبع الهدى

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین ۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا ۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين ۔ آمین ۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و ايد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۵ ص ۶ ۔ ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرار اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

احرار اب کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ قادیانی گروہ کے ساتھ مسائل کا تصفیہ علماء کی طرف سے ہو چکا ہمارا ان کے ساتھ مقابلہ سیاسی رنگ میں ہے۔ چنانچہ مولوی محمد داؤد غزنوی سکرٹری مجلس احرار نے جلسہ اہل حدیث کانفرنس میں صاف کہہ دیا تھا کہ مرزائیوں کے ساتھ ہمارا مقابلہ مذہبی نہیں، بلکہ سیاسی ہے کیونکہ مرزا محمود سیاسی شطرنج پر بیٹھ کر سیاسی مہروں کو جس طرح چاہتا ہے حرکت دیتا ہے حکومت کے وزراء اور عہدہ دار بھی اس حرکت پر چلتے ہیں حکومت اسلام کے نام پر مرزائیوں کو بڑے بڑے عہدے دیتی ہے اسلئے ہم اس فریب کے جال کو توڑ دینا چاہتے ہیں۔ واقعی بات یہی ہے اور مرزائیوں کی ترقی کی وجہ بھی یہی ہے کہ ابتداء میں بانی مذہب نے حکومت کے ساتھ تعاون کر کے اس کے ساتھ اپنے اتحاد کا یقین دلایا ادھر مسلمانوں کو غلطی میں رکھنے کے لئے انگریزوں کو یاجوج ماجوج لکھ مارا غرض مرزا صاحب کلاں نے ساری عمر اس شعر پر عمل کیا

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

موجودہ خلیفہ قادیان اپنے مشیروں کے اس فن میں اپنے باپ سے زیادہ چست واقع ہوئے ہیں اس لئے احرار کا دعوی صحیح ہے کہ ہم قادیانی سیاست پر گولہ اندازی کرتے ہیں پس احرار اور قادیان کا اختلاف بالکل ایسا ہی ہے جیسا کہ مسلم لیگ اور ہندو مہا سبھا کا ہے اس لئے حسب اصول، تقسیم کار، احرار کو دوسری تبلیغی انجمنوں سے اپنا کام ممتاز کر لینا چاہیے یعنی منقولی مباحثے اور مباہلے دوسری انجمنوں اور اشخاص کے سپرد کر دیں۔ احرار ان باتوں میں دخل نہ دیں، جیسے مسلم لیگ کے ممبر ہندوؤں سے تناسخ وغیرہ مضامین پر بحث نہیں کرتے۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ احرار اہل قادیان کے دھوکے میں آ جاتے ہیں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو مباہلے کی دعوت قبول نہ کرتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر گذشتہ را صلوۃ آئندہ را احتیاط

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۵ ص ۱۳)

قادیان کی مسجد احرار میں نماز جمعہ نہیں پڑھی گئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

شہر امرتسر میں عام طور پر شہرت ہے کہ قادیان کے مسلمانوں کو نماز جمعہ (۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء) ادا کرنے سے حکومت نے روک دیا ہے۔

ہم نے اشتہار مندرجہ پرچہ ہذا بصفحہ ۶ قادیان میں تقسیم کرنے کو دو آدمی بھیجے تھے۔ انہوں نے اسی روز واپس آکر بتا تا کہ اسلامی مسجد میں نماز جمعہ پڑھنے کو اس قدر لوگ آئے ہوئے تھے کہ ان کی تعداد مرزائیوں کی نسبت بہت زیادہ تھی۔ پولیس کا انتظام کافی تھا۔ کسی نے نماز جمعہ پڑھنے سے منع نہیں کیا۔ صرف مولوی عنایت اللہ صاحب امام مسجد نے چند کلمات شکایت متعلقہ حکومت کہہ کر اعلان کر دیا کہ چونکہ ہمارے بزرگ خصوصاً امیر شریعت کو قادیان میں آنے سے روکا گیا ہے اس لئے ہم بطور احتجاج نماز جمعہ نہیں پڑھتے۔ تم لوگ (حاضرین) اکیلے اکیلے نماز ظہر پڑھ لو۔ چنانچہ سب نے اپنی اپنی نماز ظہر پڑھ لی۔

مذہبی تعلیم کے لحاظ سے یہ واقعہ ہم نے تعجب سے سنا۔ ہمیں شبہ ہوا کہ ہمارے مخبروں کو شاید حقیقت حال کا علم نہ ہوا ہو۔ ہم اسی کش و پنچ میں تھے کہ احرار کا اخبار مجاہد مورخہ ۲۴ نومبر دیکھنے میں آیا تو اس میں بھی مندرجہ ذیل اقتباس ملا:

> حسب دستور مسلمان اپنی مسجد میں جمع ہوئے مگر آج پیش آمدہ حالات کی بنا پر بالاتفاق یہ قرار پایا کہ حکومت کی متشددانہ پالیسی نے چونکہ نماز جمعہ کے لئے امن کی شرط کو مفقود کر دیا، اس لئے فریضہ جمعہ ادا نہیں کیا جا سکتا چنانچہ ہر مسلمان نے علیحدہ علیحدہ نماز ظہر ادا کی۔

یہ فقرات پڑھ کر ہمیں اصل حقیقت منکشف ہوگئی کہ نماز جمعہ کا ترک حکومت کے منع سے نہیں ہوا بلکہ حکومت نے جو چند اکابر احرار کو قادیان میں جانے سے روک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا اس خفگی میں نماز جمعہ کو ترک کیا گیا۔

اس لئے ہم اپنے قصور علم کا اعتراف کرتے ہوئے اس فعل (ترک جمعہ) سے برأت کا اعلان کرتے ہیں کہ یہ فعل شرعی ہدایت کے ماتحت نہیں ہوا۔ چونکہ احرار سیاسی جماعت ہے، ان کے خیال میں سیاست کی رو سے شاید جائز ہو۔ اللھم غفرا نا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۵ ص ۱۳، ۱۴)

قادیان میں دھوم دھام کی برات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین قادیانی مسیح کے خلیفہ اعظم مولوی فضل خان چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی سے واقف ہوں گے۔ آپ بالکل فنا فی المرزا کے درجے میں ہیں۔ آپ کو باتباع مرزا الہام بھی ہوتے ہیں۔ خدا آپ کو مخاطب کرتا ہے۔ غرض بہت کچھ (بقول خود) آپ کو خدا سے تعلق ہے۔ آپ اپنے مشن کی اشاعت کے لئے ٹریکٹ بھی شائع کیا کرتے ہیں جن میں بڑے اعلیٰ درجے کے انکشافات ہوتے ہیں۔ حال ہی میں آپ نے ایک عجیب انکشاف کیا ہے جس کی ہمیں مطلق خبر نہ تھی۔ ہمیں کیا ہوتی خاندان نبوت قادیان کو بھی خبر نہ ہوگی۔ ناظرین اس انکشاف پر بہت مسرو ہوں گے، بلکہ ہمارا خیال ہے کہ قادیان میں جو اہل ایمان کی آج کل سخت مخالفت ہو رہی ہے، اس انکشاف کے شیوع سے سب دور ہو جائیں گی۔ ہم ناظرین کو اس مسرت کے انتظار میں زیادہ دیر رکھنا نہیں چاہتے۔ پس جلدی سنیں:

زمانہ رسالت میں ایک صاحب، زید بن حارثہ صحابی تھے جن کو آنحضرت ﷺ نے پرورش اور تربیت فرمایا تھا۔ پھر زینبؓ سے ان کا نکاح کر دیا تھا۔ آخرکار میاں بیوی میں سوء مزاجی واقع ہونے پر طلاق تک نوبت پہنچ گئی۔ بعد طلاق رسالت مآب ﷺ نے زینب کو شرف زوجیت بخشا۔ اس واقعہ کی نسبت مولوی فضل خان موصوف احمدی لکھتے ہیں:

۱۔ زید بن حارثہ، مرزا صاحب قادیانی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ زینب مطلقہ مرزا صاحب کی بیوی (نصرت جہان بیگم) والدہ میاں محمود خلیفہ ثانی ہیں اس تطبیق میں کیسی جانفشانی کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے اپنی بیوی کو طلاق دے کر (غالباً بذریعہ موت طلاق دی ہوگی۔ ثناء اللہ) آنحضرت ﷺ کا پیغام نکاح دیا۔ اس کے بعد نکاح موصوف کے اصل الفاظ یہ ہیں:

نکاح ہوا تیرا۔ دولہا دولہن کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

(۹) رع حتی یصل محمد۔ ترجمہ۔ محمد ﷺ کے پہنچنے تک اپنی بیوی زینب سے بحقوق زوجیت ملاقات کر۔ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے اور ایک عظیم الشان پیش گوئی متعلقہ قرآن کریم ہے جس کا تنازعہ عرصہ نصف صدی سے چلا آتا ہے۔ اس میں ہر مسلم مسلمہ کا ادائے شہادت حقہ واجب ہے۔ اس میں سب سے پہلی شہادت حضرت زینب ثانی کے ذمہ واجب الادا ہے۔ یعنی مسیح موعود (مرزا) کی موجودہ بیوی سلمہا اللہ تعالی جو کہ خدا کے نزدیک زینب ثانی ہے۔ ان کے ذمہ اس شہادت کا ادا کرنا بذریعہ الفضل قادیان اس طرح واجب ہے کہ آیا انہوں نے ماہ فروری ۱۹۳۱ء سے لے کر ماہ فروری ۱۹۳۴ء تک مہدی مسعود و مسیح موعود قادیانی کو کشف میں بحقوق زوجیت بمثال زمانہ اول دیکھا ہے یا نہیں۔ ان کی شہادت صرف ہاں یا نہ کافی ہے۔ جب وہ شہادت ادا کر دیں تو ساری دنیا سمجھ لے کہ مسیح قادیانی کی یہی آسمانی منکوحہ ہے جس کا ذکر قرآن کریم میں بکثرت موجود ہے۔ اب زید بن حارثہ ثانی مسیح قادیانی موسی ثانی، زینب (زوجہ خود) کو طلاق دے چکے ہیں اور نبی کریم ﷺ کی طرف سے زینب اور اپنی قوم جماعت احمدیہ کے پاس نکاح کا پیغام لا کر ارشاد فرماتے ہیں ان کو کہو بہن کو جلدی لے آئیں (نوٹ)۔ اس جگہ مسیح نے زینب کو بہن اس لئے فرمایا کہ طلاق کے بعد وہ مسیح کے لئے بمنزلہ بہن کے ہوگئی۔ پہلا نظام تبدیل ہونے کی یہ پہلی مثال ہے۔ (تمہید تفسیر القرآن۔ ص ۶۔۷)

ناظرین کرام! مولوی فضل خان پکے احمدی متبع مرزا اپنے اس بیان میں اگر سچے ملہم ہیں تو عنقریب محمدی برات قادیان آنے والی ہے۔ کون مسلمان ہے جو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برات میں یا اس کے ولیمے میں شریک نہ ہو۔ اس لئے ہم سب اس ولیمہ میں شریک ہونا اپنی سعادت جانتے ہیں۔

خدا کرے کہ مذکورہ برات اور ولیمہ کی تقریب تک ارکان احرار خصوصاً مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کو بھی قادیان جانے کی اجازت مل جائے کہیں اس نعمت لازوال سے محروم نہ رہ جائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۹ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۶ ص ۴)

مباہلہ نہ ہوا، برا نہ ہوا

درد شرمندہ دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مباہلہ احرار قادیان کے متعلق ہم نے اپنی رائے محفوظ رکھی تھی۔ آج ہم اسے ظاہر کرتے ہیں۔ ہم دیکھتے تھے کہ جو شرطیں قادیان نے پیش کی تھیں وہ تو معمولی تھیں ان کے علاوہ بعض اور شرطیں ضروری تھیں جو احرار کی طرف سے ہونی چاہیے تھیں۔

چونکہ ہم سے کسی فریق نے مشورہ طلب نہ کیا تھا اسلئے بحکم حدیث (نعم الرجل الفقیه ان احتیج الیه نفع وان استغنی عنه اغنی نفسه) خاموش رہے۔

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے ساری عمر میں صرف ایک مباہلہ کیا تھا جو ماہ جون ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے ساتھ ہوا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی مولوی صاحب غزنوی سے بہت پہلے وفات پا گئے تھے، مگر چالاکی اور ہوشیاری یہ کہ مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کی زندگی ہی میں لکھتے رہے کہ جتنے لوگوں نے مجھ سے مباہلہ کیا سب مر گئے۔

خیر بڑے میاں کی بڑی باتیں تھیں۔ آج چھوٹے میاں صاحب کی سنیئے!

مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے مباہلہ کی بابت خلیفہ صاحب قادیان پر سوال ہوا جو مع جواب درج ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال: حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے مولوی عبدالحق کے ساتھ مباہلہ کیا یا نہیں۔ اگر کیا تو کیا موت کی صورت تھی یا صرف ذلت کی؟

جواب: ان کو خدا تعالیٰ نے ذلت کا عذاب دیا تھا اور جسمانی عذاب بھی۔

(الفضل قادیان۔ ۳۰ نومبر ۱۹۳۵ء ص ۴)

مباہلہ غزنوی اور مباحثہ آتھم ایک ہی وقت میں ہوا تھا۔ چونکہ مباحثہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵ ماہ تک ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کی پیش گوئی کی تھی اس لئے بعد انقضائے مدت جب وہ نہ مرا، تو اس کے نتیجے میں مرزا صاحب کی جو عزت ہوئی تھی وہ اس زمانہ کے زندہ لوگوں کو یاد ہو گی جس کا مختصر نقشہ مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم کے اشعار ذیل میں ہے۔ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پیش گوئی کے ایام پورے ہوئے تھے اس لئے چھٹی ستمبر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر سخت دوبھر تھی۔ چنانچہ مولوی سعد اللہ مرحوم لدھیانوی نے اس کا ذکر یوں کیا ہے

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ہے قادیانی جھوٹا مرا نہیں آتھم
یہ گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی

اس واقعہ کا نقشہ ہم نہیں دکھا سکتے جو امرتسر اور دیگر بلاد پنجاب میں مسیح قادیانی کے حق میں ہو رہا تھا۔ اس پر مولوی عبدالحق غزنوی مباہل نے ایک اشتہار دیا تھا جس کی پیشانی پر ایک شعر ایسا لکھا تھا جو درحقیقت آج بھی کام آ سکتا ہے وہ یہ ہے

مدد ہے مباہل کو یہ آسمانی
ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی

اس ذلت و رسوائی کے بعد خود بدولت کا انتقال بھی غزنوی مباہل سے سات سال پہلے ہو گیا تھا باوجود اسکے خلیفہ صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

کہ غزنوی کو ذلت اور عذاب پہنچا تھا۔

اللہ رے دلیری۔ اگر احرار سے بھی مباہلہ ہو جاتا اور خلیفہ قادیان کسی بڑی مصیبت میں مبتلا بھی ہو جاتے تو قادیانی پریس یہی کہتا کہ احرار کو بڑی ذلت ہوئی ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا فلاں لیڈر قید ہو گیا (جو آج کل معمولی بات ہے) یہی ہمارے مباہلے کا اثر ہے، اسلئے ہماری رائے یہ ہے کہ مباہلہ نہ ہوا برا نہ ہوا

درد شرمندہ دوا نہ ہوا
میں نہ اچھا ہوا برا نہ ہوا

مباہلہ ضرور ہو:

مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ یہاں تک ہم پہنچے تھے کہ ڈاک سے ایک خط ملا جو کسی درد رسیدہ نے درد دل سے لکھا ہے جو بعینہ درج ذیل ہے:

قادیانیوں کے بے شمار پوسٹر اور اشتہارات یو پی کے مختلف مقامات میں شائع ہو رہے ہیں اور وہ احرار کے لیڈروں کے گریز، سرخیاں جما کر لوگوں میں مشہور کر رہے ہیں کہ ہمارے مد مقابل کوئی نہیں ٹھہر سکتا۔

آپ مہربانی فرما کر بذریعہ اہل حدیث اخبار احرار کو توجہ دلائیں کہ جس طرح مظہر علی اظہر نے کمال جرأت سے قادیانیوں سے کل شرائط کی منظوری کا اعلان کر کے کامل حجت ملزمہ قائم کر دی تھی اب آخری حد ان کی یہ ہے کہ شرائط شائع کر کے دستخطی کاپی بھیج کر اخبارات میں شائع کر دیں تاکہ گریز کا کوئی باقی نہ رہے۔ وگرنہ۔

آپ ہماری طرف سے اعلان کر سکتے ہیں کہ ہم کل شرائط تسلیم کر سکتے ۔الفاظ مباہلہ حرف بحرف پکار دیں گے۔ ہم کو یقین ہے کہ ہم حق پر ہیں۔ پس کوئی وجہ نہیں کہ ہم ان کی گیدڑ بھبکیوں سے ہراساں ہوں۔

لیکن یہ ضرور ہے کہ پہلے احرار پارٹی کے اخبار مجاہد کو توجہ دلائی جائے میرے کل مقتدی تیار بیٹھے ہیں بشرطیکہ جماعت احرار کی طرف سے کوئی اعلان اس عرصہ میں نہ ہوا تو ہم ضرور اس مباہلہ کو کر کے چھوڑیں گے۔

(کمال الدین امام اونچی مسجد قیصر باغ لکھنو)

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں؛

ہماری ذاتی رائے تو وہی ہے جو ہم ابھی لکھ آئے ہیں لیکن آپ اور آپ جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دردمندوں کے نقطہ نگاہ سے ہم آپ کی طرف سے ایک احسن تجویز لکھتے ہیں ۔
احرار کی طرف سے خلیفہ قادیان کے نمائندوں کو بلا کر انکی ساری شرطیں ایک ایک کر کے لکھی جائیں اور دو پرت ان کے سامنے رکھے جائیں جن میں مقام مباہلہ امرتسر (مکان عیدگاہ مشرقی) مقرر ہو (جہاں ۱۸۹۳ء میں مرزا صاحب کلاں کا مباہلہ ہوا تھا) ایک پرت پر ان کے دستخط کرا کر رکھ لیں ۔ دوسری پرت پر کر کے ان کو دے دیں ۔
تصفیہ شروط سے ۱۵ روز بعد کی تاریخ مقرر کی جائے ۔
مباہلہ کے الفاظ مع حمد صلوۃ سب قلم بند کیئے جائیں ۔
اس کے بعد دونوں فریقوں کا دستخطی اعلان شائع ہو جائے ۔
یہ ایک ایسی تجویز ہے کہ دونوں فریق اگر مباہلہ کرنا چاہیں تو انکار نہیں کر سکتے ۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۶ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۷ ص ۵۔۶)

مولوی محمد علی لاہوری سے ایک سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے جماعت پیغامیہ (خصوصاً) مولوی محمد علی صاحب اندریں مسئلہ کہ جو شخص یہ کہتا ہے کہ
میں دعوی سے کہتا ہوں میں نبی ہوں، خدا کی اصطلاح میں تمام نبیوں کی اتفاق سے حقیقت کے اعتبار، خدا کے حکم کے مطابق نبی ہوں، مسیح ابن مریم سے تمام شان میں بڑھ کر ہوں، یوسف نبی سے افضل ہوں، میرا منکر کافر ہے، وہ مسلمان نہیں جب تک وہ مجھے نہ مانے، میرے ماننے والے غیروں کے پیچھے نماز مت پڑھیں، مکہ شریف میں بھی علیحدہ اپنا نماز کا انتظام کریں، اور غیروں کا جنازہ نہ پڑھیں اور نہ پڑھائیں، روضہ آدم میرے آنے سے مکمل ہوا ہے، میری آمد پر انبیاء نے ناز کیا ہے، اور وہ زندہ ہوئے ہیں، میں عرفان میں کسی نبی سے کم نہیں، میری صداقت پر اتنے دلائل ہیں کہ ان سے ہزار نبی کی نبوت ثابت ہو سکتی ہے۔ میں نیا نبی نہیں ہوں، مجھ سے پہلے سینکڑوں نبی آچکے ہیں، اور آنحضرت ﷺ کے بعد نبی آسکتے ہیں مگر غیر تشریعی، میں نبی کا نام پانے کے لئے مخصوص کیا گیا ہوں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا، میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وحی قرآن مجید اور تورات زبور کی طرح یقینی ہے، میرا ایمان انبیاء کے ایمان سے ذرہ کم نہیں ہے، جو مجھے نہیں مانتا وہ ایمان سے خالی ہے اس کا سورت فاتحہ پر ایمان نہیں، میرے اندر تمام انبیاء کے اوصاف جمع ہیں، خدا نے مجھ کو صدہا بار نبی کے لفظ سے پکارا ہے، وغیرہ

کیا ایسا شخص مدعی نبوت قرار دیا جا سکتا ہے یا نہیں۔ بصورت اول اپنے دعوی میں کاذب ہوگا یا صادق۔ جو خیال ہو شریعت اسلامیہ کی روشنی میں مدلل لکھ کر ظاہر کیا جاوے۔ یہ ایک عام استفسار ہے جناب مرزا صاحب کو درمیان میں لانے کی ضرورت نہیں۔

خاکسار مفتی محبوب سبحانی متوطن راجڑ نزیل لاہور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۶ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۷ ص ۶)

احرار کا امیر شریعت گرفتار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت احرار کو اس وقت ہر طرف سے مقابلہ درپیش ہے سب سے بڑا مقابلہ قادیان کے ساتھ ہے۔ اس حال میں ان کے امیر کا گرفتار ہو جانا بظاہر بہت ہی دل شکن ہے جس کی تفصیل یہ ہے:

مولوی عطاء اللہ شاہ (امیر شریعت جماعت احرار) کو بتاریخ ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء جب قادیان میں جانے بلکہ آئندہ سارے ضلع گورداسپور میں داخل ہونے سے حکومت نے منع کر دیا تھا تو انہوں نے اپنی تقریر میں اعلان کیا تھا کہ ہم ۶ دسمبر کا جمعہ قادیان میں پڑھیں گے چنانچہ اس اعلان کے مطابق ۶ دسمبر کی صبح کو ٹرین میں بٹالہ پھر بٹالہ سے قادیان پہنچنے کے ارادہ سے نکل پڑے چونکہ یہ حکم امتناعی منسوخ نہ ہوا تھا اسلئے بٹالہ سے ورلے اسٹیشن یعنی جنتی پورہ پر آپ کو گرفتار کرلیا گیا۔ آپ کی گرفتاری پر پبلک کے ہجوم سے شاید حکومت کو کسی قسم کا خطرہ ہوگا اس لئے انتظام بڑا سخت تھا ضلع کے بڑے بڑے افسر اسٹیشن بٹالہ پر موجود تھے یہاں تک کہ ڈپٹی کمشنر، سپرنٹنڈنٹ پولیس وغیرہ بھی موجود تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارا خیال ہے کہ یہ کام خلاف حکم دانستہ کیا گیا ہے کیوں کیا گیا، غالباً سوچ سمجھ کر قانون دانوں کے مشورہ سے کیا گیا ہوگا۔ امید ہے اس کا نتیجہ بھی جلد ہی نکل آئے گا۔ ہماری دعا ہے کہ خدا شاہ صاحب کو محفوظ رکھے۔

فیصلہ: یہ سطور لکھ چکے تھے کہ خبر آئی کہ شاہ صاحب کو چار ماہ قید کی سزا ہوگئی۔ دو سال کا خطرہ تھا۔ تخفیف سزا پر الحمد للہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۱۶ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۷ ص ۱۵)

قادیان ہمارا حرم ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا قادیان سے ایک نظم شائع ہوئی تھی جس کا ایک شعر یہ تھا:

مظہر حق دیدہ ام گویا فرود آمد خدا
در شمار مکہ چوں نا آید شمارِ قادیان

آج اس شعر کی مزید تشریح آئی ہے

اکابر احرار کو حکومت نے قادیان میں داخل ہونے سے منع کر دیا جو ایک معمولی بات ہے۔ اس کے متعلق خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے جمعہ کے روز ایک خطبہ پڑھا جو مذکورہ بالا شعر کی گویا تشریح ہے۔

خلیفہ مرزا محمود احمد صاحب نے قادیان کو مکہ مدینہ کے بعد اپنا مقدس مقام قرار دے کر کہا ہے کہ کوئی غیر مسلم (غیر مرزائی) یہاں نہیں آنا چاہیے۔ چنانچہ ان کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

جب کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے بعد ان سے اتر کر قادیان ہمارا مقدس مقام ہے اور جب کہ رسول کریم ﷺ کے بروز اور آپ کے نائب اور آپ کے خلیفہ اور آپ کے وجود کو اپنے اندر ظاہر کرنے والے مظہر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے سلسلہ کی ترقی اور اس کی عظمت کے لئے قادیان کو مرکز مقرر کیا تو یقیناً ہمارا حق ہے کہ ہم مطالبہ کریں کہ وہ (احرار) ہمارے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقدس مقام کو اپنے وحشی مظاہروں سے پاک رکھیں یہ وہ مسئلہ ہے جسے قرآن مجید نے پیش کیا یہ وہ اصول ہے جسے اسلام نے دنیا سے منوا لیا اور یہ وہ دلیل ہے جس کی وجہ سے رسول کریم ﷺ نے مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کو غیر مسلموں سے آزاد کر دیا... قرآن کریم سے ثابت ہے کہ حرم وہ مقام ہے جس میں کوئی غیر مسلم نہیں آ سکتا سوائے اس کے وہ آنے کی اجازت لے لے ... ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیان میں دوسرے لوگ داخل ہو کر ایسے مظاہرات نہ کریں جس سے سلسلہ احمدیہ اور بانی سلسلہ احمدیہ کی ہتک ہوتی ہو (وغیرہ)۔ (الفضل قادیان ۲۹ نومبر ۱۹۳۵ء ص ۵۔۷)

یہ ہے اس شعر کی تشریح کہ قادیان بھی قادیانی جماعت کے لئے حرم ثالث ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ مجھے کشف میں ایک قرآن دکھایا گیا اس کے ایک صفحہ پر ان تین شہروں کے نام لکھے تھے۔ مکہ، مدینہ، اور قادیان۔

اسی لئے ایک قادیانی شاعر کا کلام ہے:

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

گو مخالفین نے اس شعر کو تصرف کر کے دوسری شکل میں دکھایا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

مگر خلیفہ قادیانی کا نقطہ نظر وہی ہے جو ان کے خطبے سے ہم نے دکھا دیا ہے۔
چونکہ ہم بھی قادیان سے خاص تعلق رکھتے ہیں آج سے نہیں بلکہ بہت عرصے سے ہے، اس لئے ہم خلیفہ صاحب اور ان کے مشیروں سے ایک سوال کرتے ہیں:
سوال: جو کام کسی امت کے رسول کی زندگی میں ہو چکا ہو اس رسول کا خلیفہ اس کو ناجائز قرار دے سکتا ہے:
جواب غالباً نفی میں ہو گا یعنی ایسا نہیں ہو سکتا۔ پس اگر یہ اصول مسلّم ہے تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر بتاؤ کہ آپ کے بڑے میاں جن کی شان کے آپ لوگ گیت گاتے ہیں، یعنی جناب مرزا غلام احمد صاحب مدعی مسیحیت ومہدویت کی زندگی میں مسلمانوں کے جلسے زیر اہتمام قاضی عنایت اللہ اور منشی مہر الدین وغیرہ ارکان انجمن اسلامیہ قادیان میں ہوتے رہے اور علماء لاہور امرتسر دیوبند اور لکھنو وغیرہ قادیانی مشن کی تردید میں کافی تقریریں کرتے رہے۔ اس کے بعد خلیفہ اول کی خلافت بلکہ موجودہ خلیفہ کی خلافت میں مخالفانہ جلسے ہوتے رہے۔

اگر یاد نہ ہو تو ایک واقعہ بطور نظیر پیش کرتا ہوں جب کہ ہم قادیان میں جلسہ کر رہے تھے، میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے میرے پاس اپنے ماموں مولوی میر اسحاق صاحب کو بھیجا۔ وہ پیغام لائے کہ خلیفہ صاحب آپ لوگوں کی دعوت طعام کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انجمن اسلامیہ قادیان میں دعوت نامہ پیش کر دیا۔ انہوں نے اپنی مقامی مصلحت کے ماتحت انکار کر دیا۔

پھر کیا وجہ ہے کہ اصل بانی مذہب بلکہ خلیفہ اول ودوم کے زمانہ کے مخالفانہ جلسے مقام مقدس کی شان کے مخالف نہ ٹھہرے، تو اب اس میں کون سی مزیت آگئی ہے کہ مخالفانہ جلسے یا مظاہرے نہ کئے جائیں۔

گورنمنٹ سے روئے سخن:

حکومت سے یہ امید نہیں کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی ان بھول بھلیوں میں آگئی ہو۔ لیکن اگر انسانی طاقت نے کمزوری دکھائی ہو، تو ہمارا معروضہ جواب دیکھ کر اپنی غلطی کی اصلاح فرمائے اور قادیان میں قانون کے ماتحت مخالفانہ جلسوں کو اسی طرح ہونے دے جس طرح بڑے مرزا صاحب کے زمانہ میں ہوتے تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۳ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۸ ص ۶۔۷)

احرار کی گرفتاری اور سزا یابی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آخر وہی ہوا جس کا اندیشہ تھا کہ احرار نماز جمعہ کے لئے قادیان جائیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور گرفتار ہو کر سزا پائیں گے۔ چنانچہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری جو گذشتہ جمعہ کو مولوی محمد قاسم شاہجہان پوری اور غلام نبی جانباز امرتسری شاعر بمع اپنے ہمراہیوں کے قادیان جمعہ پڑھنے گئے۔ قادیان پہنچتے ہی گرفتار ہو گئے اسی جگہ پیش ہو کر تین ماہ قید سے سزایاب ہوئے۔

قادیان کی بابت دو احکام جاری ہیں:

۱۔ بعض لیڈران احرار کے لئے قادیان کے سارے ضلع میں داخل ہونا منع ہے چاہے وہ قادیان سے دور دراز مقام مثلاً شکر گڑھ وغیرہ کو بھی جائیں۔

۲۔ قادیان کے اردگرد چار میل تک احراری جماعت کوئی جلسہ جلوس نہیں کر سکتی۔

مولوی محمد قاسم شاہجہان پوری چونکہ ان ممنوع اشخاص سے نہ تھے، جن کو قادیان کے سارے ضلع گورداسپور میں جانا منع ہے، نہ وہ چار میل کے اندر جلسہ کرنے گئے، پھر ان کو کیوں گرفتار کیا؟

اس سوال کے جواب کے لئے پولیس نے مولوی صاحب کو بٹالہ کے سٹیشن پر وارنٹ دکھایا کہ قادیان کے نواح میں چار چار میل آپ نہیں جا سکتے۔

تاہم سوال باقی رہا کہ کیا یہ بندش پہلے حکم پر متفرع ہے یا جدید سرکلر ہے۔ پہلا حکم تو چار چار میل تک جلسہ جلوس کی بندش کا تھا، نماز جمعہ کا اجتماع جلسہ کی تعریف میں نہیں آ سکتا۔

علاوہ اس کے اگر بزور لایا بھی جائے، تو نماز جمعہ کے وقت جلسہ ہونے سے مجرم ہوتے نہ کہ محض داخلہ سے۔

یہ قانونی سقم ہماری ناقص سمجھ میں صاف نہیں ہو سکتا۔ ہاں گورنمنٹ اگر اعلان کر دے کہ ہم نے حسب منشاء خلیفہ قادیان، قادیان کو حرم ثالث منظور کر کے احرار سے قادیان کو پاک کرنے کا تہیہ کر لیا ہے، تو ہم اپنا اعتراض واپس لیں گے۔ مگر اتنا عرض کر ضرور کریں گے کہ آج سے پہلے سلطنت برطانیہ یا کسی سلطنت میں ایسی نظیر نہیں ملتی کہ ایک آباد بستی کو جہاں ہر قسم کے لوگوں کی آبادی ہو دور دراز سے آنا جا ہو، اس کو ممنوع الداخلہ قرار دیا جائے حالانکہ احمدیت کے بانی کی زندگی میں مخالفانہ جلسے برابر ہوتے تھے۔ قادیانی اخباروں میں برابر شکائیت چھپتی تھی لیکن حکومت اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادعائے مساوات پر قائم تھی۔

نوٹ: احرار کی پالیسی سے گو ہمیں بہت کچھ اختلاف ہے مگر چونکہ احرار ایک سیاسی جماعت ہے ان کے افعال کو سیاسی نظر سے دیکھ کر ہم حکومت کو مشورہ دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے کہ اس قسم کے امتیازات اصول مساوات کے خلاف ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۲۳ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۸ ص ۱۵)

مرزائیت میں توحید؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۳۵ء میں ہم نے قادیانیت کے متعلق ایک جدید انکشاف کیا تھا۔ اس سے امت مرزائیہ کی دونوں پارٹیوں میں تہلکہ پڑ گیا۔ قادیان اور لاہور دونوں مرکزوں میں اضطراب محسوس ہوا اور سخت بے چینی میں جو کچھ زبان پر آیا کہہ گذرے۔

سچی بات یہی ہے کہ اہل حدیث کی گرفت پنجہ فولادی سے کم نہیں ہوتی۔ قادیانی اخبار نے جو طریقہ اختیار کیا وہ تو کوئی نیا نہیں، اسے تو خلیفہ قادیان نے رکھا ہی اسی لئے ہے کہ آئے گئے کے گلے پڑے۔ اس لئے اس کا تو افسوس ہی نہیں۔ ہاں افسوس لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح اور اس کے مضمون نگار پر ہے جس نے باوجود مدعی تہذیب ہونے کے اتباع سنت مرزا کا کافی ثبوت دیا۔ خیر جو کچھ انہوں نے کیا اپنے ہیرو کے اتباع میں کیا ہے ہمارا اعتراض جس شعر پر تھا وہ یہ ہے:

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

(توضیح مرام تقطیع کلاں۔ ص ۱۱)

اس شعر کا جو مطلب مجیب نے بتایا ہے وہ اسی کے الفاظ میں درج ہے:

آپ (آنحضرت) خدا کی صفت توحید کے مظہر اتم ہیں کیونکہ آپ نے اپنے آپ کو بالکل فنا کر دیا کہ توحید خداوندی سے احمدیت کے رنگ میں یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاشقانہ حمد الٰہی سے آپ اس قدر رنگین ہوئے کہ تمام مخلوقات سے واحد و یگانہ ہو گئے۔ دوسرے لفظوں میں احمد سے احد ہو گئے۔

احمد کے معنی ہیں بہت تعریف کرنے والا اور اس بہت حمد کا نتیجہ یہ ہوا کہ جس کی تعریف کرتا تھا اس کی صفت احدیت کا وہ مظہر اتم ہو گیا۔ اس جیسا کوئی دوسرا نہیں ہے۔ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ احمد سے احد ہو گیا۔

(پیغام صلح لاہور ۳ دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۹)

اس ساری تقریر کا ملخص یہ ہوا، جو اردو میں کسی متصوف نے کہا ہوا ہے:

خودی جب گئی خود خدا ہو گیا

اسی تشریح کے مطابق آنحضرت ﷺ جب احمد سے احد (اللہ) ہو گئے تو لازمی ہے کہ حضور کی بشریت نہ رہی ہو گی کیونکہ اجتماع ضدین محال ہے ایسا خیال کرنا نص قرآنی انما انا بشر مثلکم کے صریح خلاف ہے۔

سنو! ہم کسی ایرے غیرے کی بات کو عقاید میں حجت نہیں جانتے۔ ہمیں کوئی آیت یا حدیث دکھاؤ جس سے یہ (مشرکانہ) عقیدہ ثابت ہو سکے کہ آنحضرت ﷺ احمد سے احد ہو گئے تھے۔

اگر نہیں دکھا سکتے تو ہم مجبور ہیں کہ زیر تبصرہ شعر و مشرکانہ رنگ سے رنگین پر از غلاظت سمجھیں کیونکہ یہی وہ اصول ہے جس نے عیسائیوں کو مسیح کی تعلیم سے ہٹایا یہی وہ اصول ہے جس نے ہندوؤں کو اوتار کا عقیدہ ذہن نشین کرایا۔ ہم تو ایسے عقیدہ کو کفر و شرک اور حضرات انبیاء کی تعلیم کے سراسر خلاف جانتے ہیں۔

ناظرین! ان صنم پرستوں کی معکوس ترقی ملاحظہ کریں کہ اہل بدعت کا حسب ذیل عیسائیانہ شعر بھی اپنی غرض سے صحیح بتاتے ہیں:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا وہ مدینے میں مصطفیٰ ہو کر

مجیب صاحب اپنی بات بنانے کے لئے اس ناپاک پر از شرک و کفر کلام کی بھی تصحیح فرماتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

مولوی صاحب بحال (اسی طرح مرقوم ہے۔ ثنا) خویش بدعتیوں کا ایک شعر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کیا ہے تاکہ ان کا شرک و بدعت ظاہر ہو۔ حضرت مرزا صاحب کے کلام کو بھی اسی مفہوم پر محمول کیا جائے۔ اور وہ شعر یہ ہے:

وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہوکر
اتر پڑا ہے مدینہ میں مصطفٰی ہو کر

مجھے تو اس کلام میں بھی وہ چیز نظر نہیں آئی جو مولوی ثناء اللہ صاحب کو نظر آ رہی ہے کیونکہ جس مسلمان نے یہ شعر کہا ہے وہ زیادہ سے زیادہ آنحضرت ﷺ کی آمد کو مجازاً خدا کی آمد قرار دیتا ہے اور یہ وہ بات کہ جو توریت وانجیل کی پیش گوئیوں میں بھی موجود ہے ورنہ جو مسلمان خدا تعالیٰ کو ازلی ابدی اور دخول وحلول، عروج ونزول اور تجسم سے حقیقتاً پاک اور مبرا جانتا ہے وہ کیونکر کہہ سکتا ہے کہ خود ذات الٰہی مجسم ہوکر آ گئی۔ پس اس کلام کا منشا صرف یہی ہوسکتا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کو مظہر ذات حق قرار دیتا ہے اور یہ امر واقعہ ہے مگر مولوی صاحب نیک پہلو بھی اختیار کرنا چاہتے ہی نہیں (پیغام صلح مذکور)

کیا ہی سچ ہے:

اس نقش پا کے سجدے نے یاں تک کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل گیا

اب ہم بتاتے ہیں کہ ان لوگوں کو اس غلط عقیدے کی تائید کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ ہم تو ان کے اندرونی مقاصد سے بھی واقف ہیں پس ہم ناظرین کو آگاہ کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعوی مشہور ہے کہ میں بروز اور ظل محمدی ہوں (تریاق القلوب) چونکہ خود مرزا صاحب قادیانی کا منشاء تھا کہ میں اپنی ذات میں اسی درجہ احدیت کا ثبوت دوں اس لئے بطور تمہید آنحضرت ﷺ کی شان میں یہ صفت بتا کر اپنے لئے اعلان کردیا کہ خدا نے مجھے یہ الہام کیا ہے:

انّما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)

یعنی خدا کہتا ہے اے مرزا تجھے اختیار ہے کہ جب تو کوئی چیز چاہے، کن (ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جا) کہدے، وہ فوراً ہو جائے گی۔

(مرزائیو! ایمان سے کہنا مرزا صاحب حسب فیصلہ آخری میری موت چاہتے تھے یا اپنی؟ نہیں یقیناً میری۔ پھر ہوا کیا؟ وہی جو خدا نے فرمایا ہے لا یحیق المکر السیء الا با ھلہ۔ثناءاللہ امرتسری)

چونکہ اصل شخصیت محمد یہ علیہ التحیۃ والسلام ذات احدیت میں مستغرق ہو کر احد ہو گئی تھی میں بروز اور ظل بھی اس درجے تک پہنچ گیا ہوں کہ یہ دعوی کروں کہ:

مجھے فنا کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے۔ (خطبہ الہامیہ ص ۲۳)

پس اصل راز یہ ہے جو خودغرضی پر مبنی ہے کہ میرے دعوے پر کوئی شخص اعتراض کرے تو میں بے خبروں کو پھانسنے کے لئے آنخضرت ﷺ کی صفت وثنا کرتا ہوا کہہ دونگا:

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم

آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

او احمدی ممبرو! تمہارا دعوی ہے کہ ہم سلسلہ انبیاء پر چلنے والے ہیں۔ ہمارے مرزا کی نبوت منہاج نبوت محمد یہ پر مبنی ہے۔ آؤ اب فیصلہ آسان ہے۔ نبوت محمد یہ میں کوئی لفظ ان معنی کا دکھا دو، ورنہ ہمیں اجازت دو کہ ہم اس بارے میں آپ کو قرآنی فیصلہ سنائیں جو بالکل صاف ہے۔غور سے سنو:

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم

(اے ایمان کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ دراصل اللہ ہی مسیح بن مریم ہے)

اس آیت کے ماتحت ہم کہہ سکتے ہیں

لقد کفر الذین قالوا انّ الا حد ھو احمد۔

دونوں کلاموں میں کچھ فرق نہیں۔

احمدی دوستو! کیوں ایک بے جان بت کی پوجا کراتے ہو۔کیوں اپنی ذمہ داری کا احساس نہیں کرتے۔ اس سے بہتر ہو کہ بہائیوں کی طرح اپنی الگ شریعت بنا لو، پھر جو جی میں آئے گاتے پھرو اور یہ کہتے جاؤ۔

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے

ہم طرز جنون اور ہی ایجاد کریں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۹۔۱۰ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدوثِ مادہ وارواح

پنڈت آتمانند مصنف ویدک تہذیب، بٹالہ سے لکھتے ہیں:

میں نے اخبار اہل حدیث امرتسر میں تین قسطوں میں اسی عنوان سے ایک مضمون شائع کرایا تھا جس میں وید منتروں، اپنشدوں درشن شاستروں پر سوامی دیانند اور دیگر آریہ سماجیوں کے ترجموں، ستیارتھ پرکاش، رگوید، آدی بھاشیہ بھومکا کے قریباً بیس حوالہ جات سے ثابت کیا تھا کہ ویدوں کے اپنشدوں، شاستروں حتیٰ کہ مہرشی سوامی دیانند جی کی تحریروں میں کہیں پر بھی روح و مادہ کو ازلی وابدی نہیں لکھا بلکہ حادث اور فانی مانا ہے۔ حتیٰ کہ لفظ پرکرتی مادہ بھی چاروں ویدوں میں ندارد ہے اور نہ مادہ۔ پرکرتی کا کوئی مترادف ایسا لفظ ہے جسے قدیم لکھا ہو۔ نیز یہ کہ اگر پرکرتی اور جیو کو ویدوں میں نِتیہ یعنی قدیم لکھا ہوا دکھلا دیں تو میں آریہ سماجیوں کو فی منتر پانچ روپئے کے حساب سے انعام دینے کیلئے تیار ہوں۔ لیکن آج تک کسی آریہ سماجی نے کوئی وید منتر اپنے اس مشرکانہ عقیدہ کی تائید میں پیش نہیں کیا۔ اور نہ تا پرلے پیش کر سکیں گے۔ یہ ہماری پیش گوئی ہے۔ اور کریں گے بھی کہاں سے جب کہ ویدوں میں اس مشرکانہ اور کافرانہ عقیدہ کی بو تک نہیں پائی جاتی۔

آج میں کتابی حوالہ جات سے قطع نظر کر کے آریہ سماج اور ان کے چیلوں چانٹوں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور خلیفہ محمود احمد وغیرہ مرزائیوں کے دلائل کی تردید شائع کرنا چاہتے ہیں کیونکہ ان دونوں فرقوں کو اپنی غیر معقول اور بودی دلیلوں پر بڑا ناز وفخر ہے۔ آریہ سماجی یہ دو دلیلیں پیش کیا کرتے ہیں:

اول: اگر روح و مادہ ازلی نہیں ہے تو خدا نے دنیا کو کس شئے سے خلق کیا؟

دوم۔ چونکہ صفات اور موصوف کا دائمی تعلق ہوتا ہے یعنی صفت اپنے موصوف سے کبھی علیحدہ نہیں ہوسکتی، اور موصوف اپنی صفت کے بغیر قائم نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا اگر مخلوق کو ازلی وابدی نہ مانا جاوے تو خدا کی صفت خالقیت بھی حادث ماننی پڑے گی اور خالقیت وغیرہ حادث صفات کا موصوف خدا بھی حادث اور فانی ماننا پڑے گا جو محال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے جب تک روح و مادہ کو قدیم اور ازلی نہ تسلیم کیا جاوے تب تک خدا بھی ازلی و ابدی نہیں مانا جا سکتا۔ اسی دلیل کے ماتحت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی الو صیۃ میں لکھتے ہیں:

اس (خدا) کی تمام صفات ازلی و ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ (ص ۱۰)

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی بھی دعوۃ الامیر میں مرزائی عقیدہ نمبر ۳ میں لکھتے ہیں:

اس (خدا) کی صفات کسی بھی وقت معطل نہیں ہوتیں وہ ہر وقت اپنی قدرت نمائی کر رہا ہے۔ (ص ۴)

اللہ تعالیٰ کی کوئی صفت معطل نہیں ہوتی۔ (ص ۱۴۵)

گویا مصنوعی اور خلیفہ صاحب کے نزدیک خدا کی صفت خالویت ازلی و ابدی بلا تعطل ہے۔ بڑے مرزا غلام احمد قادیانی اسلام اور اس ملک کے دوسرے مذاہب پر لیکچر، میں لکھتے ہیں:

ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح کتنے دور گذر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت میں آ چکے ہیں چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں ہے۔ افسوس کہ حضرات عیسائیاں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف چھ ہزار برس ہوئے کہ جب خدا نے دنیا کو پیدا کیا اور زمین و آسمان بنائے اور اس سے پہلے خدا ہمیشہ کے لئے معطل اور بیکار تھا اور ازلی طور پر معطل چلا آتا تھا۔ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ کوئی صاحب عقل اس کو قبول نہیں کرے گا۔ مگر ہمارا عقیدہ جو قرآن نے ہمیں سکھلایا ہے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ سے خالق ہے (بلفظہ ص ۳۰)

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) بھی کتاب، حضرت مسیح موعود کے کارنامے، میں لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا، یہ دونوں باتیں غلط ہیں یہ ماننا بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ کسی وقت خدا کی صفات میں تعطل تھا، خدا تعالیٰ کی صفت قیوم کے خلاف ہے ۔اسی طرح یہ کہنا بھی کہ جب سے خدا تعالیٰ ہے تبھی سے دنیا چلی آتی ہے ۔خدا کی صفات کے خلاف ہے ۔شاید بعض لوگ کہیں کہ دونوں باتیں کس طرح غلط ہوسکتی ہیں، دونوں میں سے ایک نہ ایک صحیح ہونی چاہیے لیکن یہ ان کا خیال مادیات پر قیاس کرنے کے سبب سے ہوگا ۔اصل میں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں جو عقل انسانی سے بالا ہوتی ہیں اور عقل ان کی کنہ کو نہیں پہنچ سکتی ۔دنیا کا پیدا ہونا چونکہ انسانوں، جمادات بلکہ ذرات سے بھی پہلے کا واقع ہے ۔اس لئے انسانی عقل اس کو نہیں سمجھ سکتی ۔پس صحیح یہی ہے کہ اس امر کی پوری حقیقت کو انسان پوری طرح سمجھ ہی نہیں سکتا ۔اور سچائی ان دونوں دعووں کے درمیان ہے یہ مسئلہ بھی اسی طرح محیر العقول ہے جس طرح کہ زمانہ اور جگہ اور مسئلہ ہے (ایضاً ۔ص ۲۹)

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اس بحث کا یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ نہ خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کبھی معطل ہوئی اور نہ دنیا خدا کے ساتھ چلی آرہی ہے اور صداقت ان دونوں امور کے درمیان ہے اور اس کی تشریح آپ (مرزا قادیانی) نے یہ فرمائی ہے کہ مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے، گو قدامتِ ذاتی کسی شئے کو حاصل نہیں ۔کوئی ذرہ کوئی روح، کوئی چیز ماسوائے اللہ ایسی نہیں کہ جسے قدامت ذاتی حاصل ہو لیکن یہ سچ ہے کہ خدا تعالیٰ ہمیشہ سے اپنی صفتِ خلق کو ظاہر کرتا چلا آیا ہے ۔(بلفظہ ایضاً ۴۰)۔

بلکہ یہ فرمایا ہے کہ مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے ۔،

مرزا غلام احمد صاحب کا یہ عقیدہ نکوہیدہ بعینہ آریہ سماج کی تقلید ہے جو مخلوق کو نوع یعنی پرواہ ہے ازلی وابدی وقدیم مانتے ہیں ۔اگرچہ بعض جگہ مرزا صاحب اور خلیفہ صاحب دونوں نے روح و مادہ کو ازلی وابدی بھی تسلیم کیا ہے لیکن بخوف طوالت مزید حوالے نہ دے کر اسی عقیدہ پر بحث کی جاتی ہے ۔

آریہ سماج کے اس اعتراض نے صرف مرزا صاحب کو ہی حیران و پریشان نہیں کیا بلکہ کئی دیگر علماء کو بھی چکر میں ڈال رکھا ہے کہ اگر روح و مادہ کو حادث جان کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخلوق کا آغاز اولین قبول کیا جاوے تو مخلوق کی پیدائش سے قبل ہمیشہ کے لئے خدا ازلی طور پر معطل اور بے کار ماننا پڑتا اور اسی اعتراض سے ڈر کر مرزا صاحب نے خدا کی صفت خالقیت کو بھی ازلی وقدیم بلاتعطل مان لیا ہے اور ازل سے ہمیشہ معطل اور بے کار رہنے کا الزام عیسائیوں کے خدا پر لگایا ہے اور خود نہ سمجھ سکنے سے اسے بعید از عقل اور محیر العقول قرار دیا ہے اور ساتھ ہی زمانہ اور جگہ (کال اور دشا) کو بھی قدیم اور محیر العقول تسلیم کیا ہے۔

جب کہ مرزا صاحب اور خلیفہ میاں محمود احمد صاحب کا ن اللہ نزل من السماء اور تمام مرزائی یہ اقرار کرتے ہیں کہ، کوئی ذرہ، کوئی روح، کوئی چیز ماسوائے اللہ ایسی نہیں جسے قدامت ذاتی حاصل ہو، (مسیح موعود کے کارنامے۔ص ۳۹)۔ تو لازمی طور پر ماننا پڑے گا کہ ارواح و مادہ اور تمام مخلوق حادث ہے نیز یہ بھی کہ جب مادہ وارواح حادث یعنی غیر ازلی ہوئے تو ان کے ملاپ سے پیدا شدہ مخلوق بھی حادث اور غیر ازلی ہوئی۔ اب دنیا کے خواہ کروڑ ضرب کروڑ بلکہ کروڑ کے عدد کو کروڑ دفعہ بھی ضرب دے کر جو عدد حاصل ہو اتنے بھی دور کیوں نہ فرض کر لئے جائیں ان سب دوروں بلکہ ان کی علت مادی ارواح و مادہ کی پیدائش سے بھی پہلے خدا تھا اسے ازل یعنی زمانہ ماضی غیر متناہی سے مادہ وارواح کی پیدائش سے قبل معطل اور بے کار مرزائیوں کو بھی ماننا ہی پڑے گا اور جو الزام حضرت مرزا نے عیسائیوں پر لگایا ہے بعینہ وہی الزام کہ، خدا ازل سے معطل اور بے کار تھا، لفظ بلفظ مرزا صاحب پر بھی عاید ہو جاتا ہے بقول شخصے:

ایں گناہیست کہ درشہر شما نیز کنند

خواہ دنیا کا صرف یہی ایک دور مانیں خواہ دس کھرب ایسے دور مانیں وہ سب حادث ہوں گے اور روح و مادہ کی پیدائش سے پہلے ازل سے خدا پر معطل اور بے کار رہنے کا الزام، (بشرطیکہ اسے الزام کہا جا سکے) آئے گا اور ضرور آئے گا۔ اس الزام سے نہ مرزائی بری ہو سکتے ہیں نہ آریہ سماجی۔

امید ہے کہ خلیفہ صاحب اس معمولی سی فلاسفی کی ابجد کو بخوبی سمجھ چکے ہوں گے ورنہ قدم رنجہ فرما کر بٹالہ تشریف لے آویں میں اس مسئلہ کی دیگر باریکیاں بھی سمجھا دوں گا۔ اور اگر حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب شیر پنجاب و فاتح قادیان کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفارش حاصل نہ کرسکیں تو خاکسار قادیان میں جا کر بھی سکھا سکتا ہے تا کہ ایسا نہ ہو کہ پھر کبھی:

بروئے عاقلاں شرمندہ باشی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۹۔۱۰ ص ۵۔۶)

کھلی چٹھی بخدمت مولوی محمد علی لاہوری

' معروض ہے کہ آپ کے جلسے میں مسئلہ نبوت مرزا صاحب پر مباحثہ کا ذکر دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ میں اپنا پرانا مطالبہ ایک دفعہ پھر آپ کی خدمت میں پیش کروں جس کو آپ کئی سالوں سے ٹالتے آ رہے ہیں حالانکہ وہ سب اختلافات کے لئے اصلاً فیصلہ کن ہے کیونکہ اس کو آپ کے پیر و مرشد حضرت مرزا صاحب نے آخری فیصلہ کے نام سے موسوم کیا ہوا ہے۔ جس کا پورا نام یہ ہے

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

' جس کا مضمون یہ ہے کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی و ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہو گا وہ پہلے مرے گا۔ پس جبکہ آپ کے جلسے میں کسی مسئلے پر مباحثہ کا ہونا جائز ہے جس کا ثبوت آپ کا گذشتہ ریکارڈ اور موجودہ پروگرام ہے تو پھر کیوں نہ آپ موقع دیں کہ آپ سے آخری فیصلہ پر مباحثہ ہو۔

(نوٹ۔ اوقات جلسہ اگر رک چکے ہوں تو جلسہ کے بعد دوسرے روز سہی۔ بہرحال توجہ سامی کی ضرورت ہے)۔

امیدوار جواب باصواب ابوالوفا ثناء اللہ امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۳۵ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۹۔۱۰ ص ۱۱)

یہ خط اشتہار کی صورت میں شائع کیا گیا اور پھر ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے صفحہ ۱۱ پر شائع کیا گیا۔ اس چیلنج کے جواب میں لاہوری مرزائی خاموش بیٹھے رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان سے دفعہ ۱۴۴ کی پابندی ہٹالی گئی ہے اب احرار کے نمائندوں کو وہاں جمعہ پڑھنے کی کوئی ممانعت نہیں۔ چنانچہ ۳ جنوری ۱۹۳۶ء کا جمعہ احراریوں نے قادیان میں پڑھا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء۔ ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ ص ۲)۔

مولوی محمد علی لاہوری مرزائی کو بذریعہ اشتہار (مندرجہ سابقہ پرچہ) مرزا صاحب کے آخری فیصلہ پر مباحثہ کی دعوت دی گئی تھی ابھی تک اس کا جواب نہیں آیا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء۔ ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ۔ص۲)

بہائی اور مرزائی

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے فرزانے دو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مصرعہ زیب عنوان میں ہم نے تصرف کر کے بجائے دیوانے دو کے، فرزانے دو، کہا ہے، تاکہ ان دونوں حضرات کے اتباع ناراض نہ ہوں۔

ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، شیخ بہاء اللہ ایرانی کے متبع تھے جس کا ثبوت ہم رسالہ بہاء اللہ اور مرزا میں دے چکے ہیں۔ آج ہم اس کی ایک جدید مثال پیش کرتے ہیں۔ بہائی میگزین میں ایک مضمون نکلا ہے جو بظاہر بڑا خوشنما اور دلفریب ہے مگر حقیقت میں محض سراب۔ پروفیسر پریتم سنگھ جی (بہائی) نے بہائی اعتقاد اور اس کے ظہور کا زمانہ بتایا ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> اہل بہاء کا یہ اعتقاد ہے کہ وہ وقت دور نہیں جب کہ جنگ بالکل مسدود ہو جائے گی اور روئے زمین پر صلح عمومی قائم ہوگی۔ اور خدا کی بادشاہت آجائے گی۔ قومیں ایک دوسرے پر حملے کرنا چھوڑ دیں گی۔ رنگ نسل اور زبان کے تعصّبات اور تفرقات مٹ جائیں گے۔ اور سب قومیں اور نسلیں متحد ہو کر ایک جھنڈے کے نیچے جمع ہو جائیں گی۔ نفرت اور دشمنی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور انسان آپس میں بھائیوں کی طرح محبت کریں گے۔ اس قسم کا پیغام عکہ سے قید خانہ سے اب سے اسّی (۸۰) سال پہلے دیا گیا تھا جہاں حضرت بہاء اللہ اور ان کے بیٹے عبدالبہاء قید کئے گئے تھے۔ مقدم الذکر ۲۴ سال اور موخر الذکر ۴۰ سال تک قید رہے لیکن یہ قید ان کو احکام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٰہی کی بجا آوری سے باز نہ رکھ سکی۔ چنانچہ امر مبارک کا بیشتر کام اسی قید خانہ سے کیا گیا۔ بہت سی کتب مقدسہ جن میں بہائی احکام ہیں یہیں نازل ہوئیں ...ان میں سے ایک کتاب وہ ہے جو کتاب الاقدس کے نام سے موسوم ہے یہ عربی میں ہے اس کتاب میں شریعت اور مکمل قانون ثبت کیا گیا ہے جو اس وقت نافذ ہو گا جب کہ بیت العدل قائم ہو جائے۔

(بہائی میگزین دہلی دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۳)

کیا اچھا دل فریب اور دل خوش کن تخیل ہے مگر جناب اتنا تو فرمایئے کہ ایک خریدار سے ہم کو قیمت نقد ملے اور دوسرا خریدار غیر محدود زمانہ تک ادھار کرے ہم کس سے سودا کریں۔ غالباً آپ بھی پہلے خریدار سے کرنے اجازت دیں گے۔ شیخ بہاء اللہ کو پیدا ہوئے آج ایک ۱۱۸ سال ہوئے اور آپ کو وفات پائے ۴۳ سال گذر گئے مگر ان مواعید کے ظہور کے لئے ہنوز روز اول ہے۔ وحدت قومی ہوئی، نہ امن وامان ہوا۔ ابھی معلوم نہیں کہ آئندہ کس زمانے میں یہ وعدہ پورا ہو برخلاف اس کے نبوت عربیہ نے دنیا میں جو منادی کرائی تھی اذا جاء نصر اللہ و الفتح و رأیت الناس یدخلون افواجاً جب اس کے نتیجہ کو خورد و کلاں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا تو سب کے منہ سے بیساختہ یہ شعر نکلا:

وحوش و بہائم کو انسان بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطاں بنایا

استاد سے شاگرد اچھا رہا

شیخ بہاء اللہ اور ان کے اتباع نے وحدت اقوام اور دنیا میں امن وامان کا زمانہ غیر محدود وقت تک ممتد کر کے دنیا کو انتظار میں رکھا مگر ان کے متبع مرزا صاحب قادیانی نے ہم کو انتظار میں نہیں رکھا بلکہ صاف صاف وقت بتا دیا نتیجہ اس کا یہ ہوا کہ ہم قادیانی بزرگ کی بابت صحیح رائے قائم کرنے کے لائق ہو گئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دنیا کی کل اقوام میں وحدت پیدا ہو جانے کا زمانہ اپنا زمانہ بتایا ہے چنانچہ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس تکمیل کے لئے اسی امت سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے۔

(چشمہ معرفت۔ص۸۲۔۸۳)

ناظرین کرام! کیسا اچھا دل فریب نظارہ ہے اور کیسا اچھا معشوقانہ وعدہ ہے جو اسی طرح پورا ہوا جس طرح عرب کا منہ زور شاعر کہتا ہے:

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

(محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو وہ دراصل وعدہ پورا کرتی ہے کیونکہ اس کے وعدہ میں یہ بھی داخل ہوتا ہے کہ وعدہ پورا نہ کرے گی)

احمدی دوستو! ساری دنیا کی اقوام خصوصاً بقول مرزا صاحب یاجوج ماجوج (انگریز وروس۔حمامۃ البشری) تو ضرور ہی اسلامی جھنڈے تلے آ گئے ہوں گے۔

اوہو! ہم تو دور چلے گئے یہ تو بتاؤ خود تمہارے مقام مقدس، قادیان، کے ہندو سکھ عیسائی اور چوہڑے چمار وغیرہ تمہارے اسلامی جھنڈے کے نیچے آ گئے؟ ضرور آ گئے ہوں گے۔مگر ہمارے سننے میں آیا ہے کہ انہی لوگوں (غیر مسلموں) نے بوچڑ خانہ گرادیا تھا۔

ناظرین کرام! ہم نے جو کچھ لکھا ہے دراصل دونوں فرقوں (بہائیوں اور قادیانیوں) کی تصویر کا ایک ہی رخ ہے مناسب ہے کہ ہم دوسرا رخ بھی دکھا دیں۔پس آپ غور سے سنیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فن شاعری میں اعلیٰ کمال یہ ہے کہ تخیل اور تصور کو وقوعہ بنا کر دکھایا جائے عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کی خیالی ملاقات کو کس خوبی سے بیان کرتا ہوا کہتا ہے:

عجبت لمسراھا و انّی تخلّصت
لدیّ و باب السجن دونی مغلق

(میں حیران ہوں کہ میں جیل میں قید ہوں اور دروازہ جیل بند ہے مگر وہ محبوبہ میرے پاس کیسے آجاتی ہے)

بے شک اسی شاعرانہ تخیل میں مرزا صاحب قادیانی نے ایک بات کہہ دی تھی اب اس کو واقعات میں تلاش کرنا بے کار ہے۔ مضمون شعری کو شعری حیثیت سے جانچنا چاہیے دیکھئے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں ایک شعر یوں لکھتے ہیں:

ہم مر گئے تو آئے ہمارے مزار پر
پتھر پڑیں صنم تیرے ایسے پیار پر

فن شاعری کی حیثیت میں یہ شعر موزوں اور صحیح ہے لیکن واقعہ کی حیثیت سے غلط ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرنے کے بعد نہ بولے تھے نہ بول سکتے تھے۔ پس اسی طرح ان بزرگوں کے کلام کو جانچنا چاہیے۔

دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ۔ جلد ۳۳ نمبر ۱۱ ص ۴،۳)

مسیح پھر زمین پر

جناب مولانا محمد شفیع صاحب قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

اس سے قبل مضمون کا ایک حصہ تین قسطوں میں اخبار اہل حدیث ۱۱ مئی، ۱۴ جون اور ۱۹ جولائی ۱۹۳۵ء میں طبع ہو چکا ہے۔ اب دوسرا حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ سب سے پہلے احادیث کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے پھر جس حصے کی تشریح ضروری ہے حسب استطاعت عرض کی جائے گی۔ و اللہ الموفق والمعین

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت تک نہیں ہوگی جب تک کہ رومی اعماق اور بدابق میں نہ اتریں۔ اس وقت ان کے مقابلہ میں زمین کے سب سے نیک لوگ مدینہ منورہ سے لشکر بن کر نکلیں گے پس وہ جب آمنے سامنے ہوں گے تو رومی کہیں گے کہ ہمارے اور ان لوگوں (جنہوں نے کہ ہمارے آدمیوں کو قید کرلیا ہے) کے درمیان سے ہٹ جاؤ تا کہ ہم ان سے جنگ کریں۔ اس پر کہیں گے نہیں خدا کی قسم ہم آپ کے اور اپنے بھائیوں کے درمیان میں سے نہیں ہٹیں گے پس وہ آپس میں لڑ پڑینگے۔ ایک تہائی لشکر تو بھاگ جائے گا جن کی اللہ تعالی کبھی بھی توبہ قبول نہیں کرے گا اور ایک تہائی قتل ہو کر شہید ہو جائیں گے جو کہ اللہ کے نزدیک افضل شہید شمار ہوں گے اور ایک تہائی فتح پالیں گے اور انہیں کوئی تکلیف نہیں ہوگی پھر وہ قسطنطنیہ فتح کرلیں گے اس دوران میں کہ وہ غنیمت کا مال بانٹ رہے ہوں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت سے لٹکا رکھی ہوں گی کہ شیطان چلا کر پکارے گا کہ (مسیح الدجال) دجال تمہارے گھروں میں گھس پڑا ہے پس وہ نکل کھڑے ہوں گے لیکن یہ بات جھوٹ نکلے گی ہاں جب ملک شام میں پہنچیں گے تو دجال نکل پڑے گا اس دوران میں جب کہ وہ لڑائی کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے صفیں درست کر رہے ہوں گے اور نماز کے لئے تکبیر ہو رہی ہوگی تو عیسی بن مریم اتریں گے اور انہیں امام بن کر نماز پڑھائیں گے۔ جب خدا کا دشمن (دجال) حضرت عیسی کو دیکھے گا تو ایسا پگھلنے لگے گا جیسے پانی میں نمک گھل جاتا ہے اگر وہ اسی حالت پر چھوڑ دیا جائے تو ضرور سارے کا سارا ہی گھل جائے لیکن اللہ تعالی اسے حضرت عیسی کے ہاتھوں ہی قتل کروائے گا اور عیسی لوگوں کو اس (دجال) کا خون اپنے نیزے میں دکھائیں گے

(صحیح مسلم۔ باب الملاحم)

حضرت نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ذکر کیا اور فرمایا اگر وہ نکل پڑا اور میں موجود ہوا تو آپ کی طرف سے میں اس سے جھگڑوں گا اور اس کے خروج کے وقت اگر میں موجود نہ ہوا تو ہر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمی خود ہی جھگڑا نپٹا لے گا میرا اللہ ہر مسلمان کا رکھوالا ہے۔ وہ دجال ایسا جوان ہے کہ اس کے بال گھنگریالے ہیں اور اس کی آنکھ اصل جگہ سے بہت بلند ہے گویا کہ عبدالعزیٰ بن قطن سے ملتا جلتا ہے پس جس مسلمان شخص کو ملے اسے اس کے خلاف سورہ کہف کی شروع کی آیتیں پڑھنی چاہییں کیونکہ ان آیتوں سے تم اس (دجال) کے فتنہ سے بچے رہو گے۔

دجال ملک شام اور ملک عراق کے درمیانی علاقہ سے خروج کرے گا اور دائیں اور بائیں فساد پھیلاتا جائے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا (صحابہ کہتے ہیں) ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ چالیس دن۔ پہلا دن سال کے برابر دوسرا دن مہینہ کے برابر تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور باقی (۳۷) دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم (صحابہ) نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی نمازیں ہمارے لئے کافی ہوں گی۔ فرمایا نہیں۔ وقت کا اندازہ کر کے نماز پڑھ لینا۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ اس کا زمین میں چلنا پھرنا کیسا ہوگا؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ وہ اس بادل کی طرح ہوگا جس کو ہوا اڑائے پھرتی ہے۔ ایک قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا وہ اس پر ایمان لے آئیں گے پھر آسمان کو حکم دے گا بارش ہوگی زمین پر سبزیاں اگیں گی ان کے مویشیوں کے بڑے بڑے کوہان ہوں گے بہت دودھ ہوگا اور ہر پہلو سے موٹے تازے ہوں گے پھر ایک دوسری قوم کے پاس آئے گا انہیں دعوت دے گا لیکن وہ قبول نہیں کریں گے اس پر ان سے ناراض ہو کر چلا جائے گا وہ لوگ کنگال ہو جائیں گے اور ان کے پاس کچھ نہیں رہے گا پھر ایک ویرانے پر سے گذرے گا اور اسے خزانہ پھینک نکالنے کا حکم دے گا خزانے اس کے پیچھے ایسا ہی ہو لیں گے جیسا کہ شہد کی مکھیاں اپنی رانی کے پیچھے روانہ ہو پڑتی ہیں۔ پھر ایک جوان آدمی کو بلائے گا اور اسے تلوار سے دو ٹکڑے کر کے دور پھینک دے گا پھر اسے آواز دے گا تو وہ جواب دے گا اور خوشی کے مارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسکرا رہا ہوں اس دوران میں اللہ تعالیٰ عیسیٰ بن مریم کو بھیج دے گا پس وہ دو رنگدار چادروں میں لپٹے ہوئے دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے دمشق کے سفید مشرقی مینارہ پر اس حالت میں نازل ہوں گے کہ آپ کے سر مبارک سے موتیوں کی طرح قطرے ٹپک رہے ہوں گے۔ جس کا فر کو آپ کی سانس کی ذرا بھر بھی ہوا پہنچے گی وہ مر جائے گا اور آپ کے سانس کی ہوا وہاں تک پہنچے گی جہاں تک آپ کی نگاہ کام کرے گی۔ اب حضرت عیسیٰ دجال کی تلاش میں نکل پڑیں گے حتیٰ کہ اسے باب لد میں جا لیں گے اور اسے قتل کر ڈالیں گے۔ اس کے بعد عیسیٰ اس قوم کے پاس آئیں گے جنہیں اللہ نے دجال سے محفوظ رکھا ہوگا اس قوم کی گرد جھاڑیں گے اور انہیں جنت میں اعلیٰ درجہ پانے کی بشارت دیں گے۔ اس دوران میں اللہ حضرت عیسیٰ کی طرف وحی کرے گا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جا کیونکہ اب ایسی قوم نکلنے والی ہے کہ جس کا مقابلہ کوئی شخص نہیں کر سکتا۔ اللہ یاجوج ماجوج کو نکالے گا اور وہ ٹڈیوں کی طرح بلند جگہوں سے میدان میں اتر پڑیں گے ان کی پہلی پارٹی بحیرہ طبریہ پر سے گزرے گی اور اسکا سارا پانی چٹ کر جائے گی اور جب دوسری پارٹی آئے گی تو کہیں گے کہ اس میں تو شاید کبھی ہی پانی ہوا ہوگا۔ جب وہ بیت المقدس کے پہاڑ خمر کے پاس پہنچیں گے تو کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو مار ڈالا ہے اب ہمیں آسمان والوں کو قتل کرنا چاہیے سو وہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اور اللہ ان تیروں کو خون آلودہ کر کے واپس زمین پر گرا دے گا اب اللہ کا نبی یعنی حضرت عیسیٰ اور اس کے ساتھی گھرے رہیں گے حتیٰ کہ ایک بیل کا سر سو ڈالر سے بھی زیادہ گراں ملے گا اس سے تنگ آ کر (عیسیٰ) اللہ کا نبی اور اسکے ساتھی یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے لئے دعا مانگیں گے تو اللہ یاجوج ماجوج کی گردنوں پر ایک کیڑا بھیج کر انہیں ایک ہی دفعہ ہلاک کر دے گا۔ پھر اللہ کا نبی اور اس کے ساتھی کوہ طور سے نیچے اتر آئیں گے مگر زمین پر ایک بالشت بھر ایسی جگہ نہ ہوگی کہ جو یاجوج ماجوج کے مردوں کی بدبو سے خالی ہوگی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اللہ کا نبی عیسی بن مریم اور اسکے ساتھی دعا مانگیں گے تو اللہ تعالی لمبی لمبی گردنوں والے غالباً سیمرغ بھیجے گا جو کہ یاجوج ماجوج کی لاشوں کو کہیں کا کہیں پھینک دیں گے۔

اور ایک روایت میں اس طرح آیا ہے کہ یاجوج ماجوج کی لاشوں کو وہ نہبل میں پھینک دیں گے مسلمان لوگ یاجوج ماجوج کے تیروں ترکشوں اور کمانوں سے سات سال تک آگ جلاتے رہیں گے

اس کے بعد اللہ تعالی ایسے زور کا مینہ برسائے گا کہ جس سے اینٹوں کے بنے ہوئے مکانات اور خیمے وغیرہ بہ جائیں گے اور زمین ندی نالوں کی طرح پانی سے بھر جائے گی پھر کچھ عرصہ گذرنے کے بعد زمین کو حکم ہوگا کہ وہ اپنے پھل اگائے اور ویسے ہی پہلے کی طرح خیر و برکت سے بھر جائے بلکہ اس وقت یہ حالت ہوگی کہ ایک انار جو بہت سے لوگ (جماعت) کھا سکیں گے اور اس کے چھلکے کے سایہ میں آرام کر سکیں گے اور دودھ میں اس قدر برکت ہوگی کہ ایک دودھ دینے والی اونٹنی کے دودھ سے ایک بڑا گروہ سیر ہو سکے گا اور ایک دودھ دینے والی گائے سے ایک بڑا کنبہ سیر ہو سکے گا اور ایک دودھ دینے والی بکری کے دودھ سے ایک گھر کے سارے افراد سیر ہو سکیں گے پھر اس دوران میں ہی ہوں گے کہ اللہ تعالی ایک عمدہ اور خوش گوار ہوا چلائیں گے جس سے کہ مومنوں کی بغلوں میں کچھ نکل آئے گا اور ہر مومن کی جان قبض کر لی جائے گی اور صرف برے لوگ باقی رہ جائیں گے جو کہ گدھوں کی طرح دولتیاں جھاڑتے پھریں گے پس یہی لوگ ہیں کہ جن پر قیامت قائم ہوگی۔

اس کو امام مسلم نے روایت کیا ہے مگر دوسری روایت تطرحھم بالنھبل سے سبع سنین تک ترمذی نے روایت کیا۔

ترجمہ: حضرت جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے، میری امت میں سے ایک گروہ ہمیشہ قیامت تک اللہ کی راہ میں حق کی خاطر جہاد کرتا رہے گا اور غالب رہے گا حتی کہ عیسی نازل ہوں گے اور مسلمانوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر حضرت عیسی سے کہے گا کہ آپ (عیسی) ہمیں نماز پڑھا دیں۔ تو عیسی جواب میں کہیں گے، نہیں، بعض تمہارا اوپر بعض کے امیر ہے اللہ نے اسی امت کو شرف بخشا ہے۔ اسے مسلم نے روایت کیا

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت عیسی بن مریم زمین پر اتریں گے پھر شادی کریں گے اولاد ہوگی اور ۴۵ سال تک ٹھہریں گے پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کئے جائیں گے پس قیامت کے دن میں اور حضرت عیسی ایک ہی مقبرہ سے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر کے درمیان سے اٹھ کھڑے ہوں گے اسے ابن جوزی نے کتاب الوفا میں نقل کیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۱ ص ۴۔۶)

چیلنج بنام خلیفہ قادیانی

میں اپنے ایمان کو قائم رکھ کر کہتا ہوں کہ میں مرزا غلام احمد کو دعوی مسیح موعود میں غیر صادق جانتا ہوں

بخدمت جناب میاں بشیر الدین محمود صاحب خلیفہ قادیانی۔

میں نے آپ کو بذریعہ اخبار اہل حدیث ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء چیلنج دیا تھا۔

سو میں آج تک آپ کے جواب کا انتظار کرتا رہا ہوں جس کے باعث اب میں دوبارہ آپ کو بذریعہ چیلنج دعوت دیتا ہوں کہ آپ میرے تحریر کردہ چیلنج کا جواب دیویں جو یہ ہے:

تسلیم! آپ کا اخبار مورخہ ۲، اکتوبر ۱۹۳۵ء الفضل میری نظر سے گذرا جس کے ص ۲ کالم ۱ سطر ۱۳ تا ۱۸ میں آپ کے مرید مفتی محمد صادق نے یوں ارقام فرمایا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ارشاد کے ماتحت میں نے عبرانی زبان سیکھی تھی اس کی مقدس کتابوں میں یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا تھا کہ پہلے مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے تو شادی نہ کی تھی مگر دوسرا مسیح شادی کرے گا اس کے اولاد ہوگی اور اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوگا۔

میں اس عبارت کو مدنظر رکھتا ہوا آپ سے توقع کرتا ہوں کہ آپ میری تسلی فرمائیں گے

۱۔ کہ وہ کون سی مقدس عبرانی کتابیں ہیں۔

۲۔ ان کا کیا نام ہے۔

۳۔ اور کس سن میں وہ مقدس کتابیں تصنیف ہوئیں۔

۴۔ ان کے مصنف کون تھے۔

۵۔ کہاں اور کون سے صفحہ پر ہے۔

اگر آپ اور آپ کا مرید حوالہ نہ دکھا سکیں تو آپ سمجھ لیں کہ آپ کے والد مرزا غلام احمد قادیانی اپنے دعوی مسیح موعود میں کاذب تھے اور حضور مسیح ناصری کی آمد دوبارہ ضروری ہے۔

راقم۔ مسیح ناصری کا ادنی خادم: ایم طفیل مسیح۔ مسیحی امرتسری

تحریر ۱۳ دسمبر ۱۹۳۵ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۱ ص ۶)

احرار اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان میں جلسہ مرزائیاں دسمبر کے آخری ہفتے ایام تعطیلات میں ہوا کرتا ہے اس دفعہ چونکہ احرار بھی وہاں آتے جاتے تھے (ہمارے خیال میں) گورنمنٹ نے احرار کا وہاں جانا اس لئے بند کیا تھا کہ جلسہ مرزائیاں میں دونوں جماعتوں کا تصادم نہ ہو جائے (ہمارے خیال میں) ایسا کرنا حکومت کا فرض تھا اس لئے جونہی جلسہ مرزائیہ ختم ہوگیا حکومت نے احرار پر سے پابندی اٹھالی۔ لیکن اگر ہمارا خیال صحیح ہے یعنی دونوں جماعتوں کے تصادم کے خوف سے احرار کو روکا گیا تھا تو اب کوئی وجہ نہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احرار کو قادیان میں جلسہ عام کرنے کی اجازت نہ دی جائے اصول مساوات اسی کا متقاضی ہے۔ یہ بھی ہمارا خیال ہے کہ حکومت اپنا فرض ہم سے زیادہ محسوس کرتی ہے حکومت کے حق میں یہ بات بہت ہی ناموزوں ہے کہ اسے مرزائی نواز کہا جائے اور وہ واقعہ میں بھی کسی فریق کے حق میں خاص نوازش کرتی ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۱ ص ۱۵)

مسیح پرست دنیا میں ابھی ہیں؟

(قابل توجہ جماعت قادیانیہ ولاہوریہ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا صاحب غلام احمد صاحب قادیانی بڑے دانا بزرگ تھے۔ آپ دل خوش کن دعاوی سے مسلمانوں کو خوش کر دیا کرتے تھے ہمیشہ یہی فرمایا کرتے تھے کہ گھبراؤ نہیں میں عنقریب دنیا کو کفر وشرک سے پاک کروں گا خاص کر عیسائیوں کا بحیثیت عیسائی بیج ناس کر دوں گا۔ کوئی شخص دنیا میں مسیح کو خدا ماننے والا نہ رہے گا چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوع خدا (مسیح) نظر نہ آئے دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

ایک موحد مسلمان کے لئے کیسا دل خوش کن وعدہ ہے کہ ساری دنیا سے شرک وکفر اٹھ جائے اور مسلمان متقی پرہیز گار بن جائیں۔ اللہ اللہ!

ہمارے بزرگ تو دعا کرتے کرتے گذر گئے

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ
کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ دعا مرزا صاحب کی طفیل قبولیت کا جلوہ دکھاتی تو ہمارے لئے عید سے زیادہ خوشی ہوتی۔ مگر افسوس ہے کہ ابھی مسیح کے پجاری بلند آواز سے مسیح کی عبادت کا اعلان کر رہے ہیں چنانچہ عیسائی رسالہ المائدہ (لاہور دسمبر ۱۹۳۵ء ص ۲۱۔۲۲) میں کرسمس ڈیز کے متعلق ایک نظم چھپی ہے ہے اس میں مسیح کی پیدائش کا مضمون یوں لکھا ہے:

سلامی اس کا ہوں جو خود سلام دیتا ہے
سلامتی کا مبارک پیغام دیتا ہے
خدا کا کلمہ سر طور عرش سے اب تک
ہر اک کلیم کو اپنا کلام دیتا ہے
جو اپنے دل میں جگہ دے مسیح عیسی کو
وہ اپنے پہلو میں اس کو مقام دیتا ہے
ہیں عابد اس کے ہم وہ ہمارا ہے معبود
ہم اس کو سجدہ کریں وہ سلام دیتا ہے

(پادری فنڈر نے لکھا ہے کہ حضرت موسی کو پہاڑ پر انا ربك کہنے والا مسیح تھا شعر بالا میں کلیم سے اسی کی طرف اشارہ ہے۔ثناء اللہ امرتسری)

احمدی دوستو! یہ نظم اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی سامنے رکھ کر واقعات پر نظر ڈالو اور مرزا صاحب کا دوسری دعوی سنو۔ خدا تعالی کو حاضر ناظر جان کر سنو دل کے کان کھول کر سنو۔ بلکہ ہم صاف لفظوں میں کہے دیتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اس کے کلام پر یقین رکھ کر سنو! آپ فرماتے ہیں:

> میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں۔ اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

مرزائی مبلغو! کیا آپ ہمیں اجازت دینگے کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے وعدوں اور ان کی وفا کو سامنے رکھ کر یہ عربی شعر پڑھیں جو محبوبہ سعاد کے حق میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

كانت مواعيد عرقوبٍ لها مثلاً
و ما مواعيدها الا الاباطيل

مسیحی دوستو! مرزا صاحب کے وعدے جھوٹے اور دعوے باطل مگر آپ لوگ بھی اپنا روئے مبارک ذرہ شریعت کے آئینہ میں دیکھئے کیا یہی وہ تعلیم ہے جس کے پھیلانے کے لئے خدا کی انبیاء آئے تھے۔ کیا یہی وہ تعلیم ہے جس کی بابت حضرت مسیح نے خود فرمایا تھا:

ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ دے تجھ کو (اکیلا سچا خدا) اور یسوع کو جسے تو نے بھیجا ہے جانیں۔ (یوحنا ۱۷:۳)

یعنی لا الہ الا اللہ مسیح رسول اللہ کا اعتراف کریں

اے دوستو! آؤ اس واحد خدا کی صرف اسی کی عبادت کریں جس کی عبادت کے لئے سب انبیاء کرام بلاتے رہے جس کی عبادت کا آخری پیغام لے کر وہ آیا جس کی بابت حضرت موسیٰ اور عیسیٰ فرما گئے تھے جس کی تشریف آوری کا انتظار حواریان مسیح کو بھی تھا۔ ملاحظہ ہو اعمال کا تیرا باب جس کے متعلق مولانا حالی مرحوم نے لکھا ہے:

ہوئے پہلوئے آمنہ سے ہویدا
دعائے خلیل اور نوید مسیحا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۲ ص ۳)

کشف الظنون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس نام کا ایک رسالہ ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری جماعت مرزائیہ کے رکن اعظم نے لکھا ہے جس میں مرزا صاحب سے جنون اور مراق کو دو طرح سے دفع کیا ہے سب سے اہم اور مفید ترین صورت یہ ہے کہ ان کے کام کے پیش کر کے لکھا ہے کہ ایسے کلام کسی مجنون اور مراقی سے نہیں ہو سکتے۔ ہمارے خیال میں یہ کتاب ایک متن کی طرح جیسے علم فقہ میں قدوری، اس لئے اس کی شرح کی ضرورت ہے کیونکہ مصنف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کشف نے اپنے دعاوی پر دلائل نہیں دیئے بطور مثال ہم ان کا ایک دعوی پیش کر کے اس کی شرح کرتے ہیں۔ مصنف موصوف لکھتے ہیں کہ:

آپ (مرزا) ہر ایک منکر دعا کو بڑے زور سے للکارتے ہوئے فرماتے ہیں

آنکہ گوئی گر دعا ہارا اثر بودے کجا ست
سوئے من بشتاب بنمائم ترا چوں آفتاب
ہاں مکن انکار زمن اسرار قدرت ہائے حق
قصہ کوتہ کن ببیں از ما دعاء مستجاب

(کشف الظنون۔ص ۳۶)

یعنی اے منکر دعا، میرے پاس آ کر دعائے مستجاب کا نمونہ دیکھ لے۔

ہمارے خیال میں یہ طریقہ کلام بہت اچھا ہے کیونکہ یہ استدلالی طریق نہیں بلکہ معائنہ ہے لیس الخبر کالمعائنۃ۔

مصنف نے مرزا صاحب کے اس زبردست دعوی کے ثبوت میں کوئی واقعہ پیش نہیں کیا اس لئے یہ دعوی باوجود زبردست ہونے کے معلق رہا لہذا ہم بطور مثال اس کی تشریح کرتے ہیں مثلاً حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے دعا کی تھی کہ:

اے میرے آقا میرے بھیجنے والے میں تیرے تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے اے میرے پیارے مالک تو ایسا ہی کر آمین ثم آمین۔

ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء

ناظرین کرام! یہ ایک ایسی دعا ہے کہ اس کی قبولیت کا الہام بھی حضرت ممدوح کو ہوا تھا اجیب دعوۃ الداع۔ اخبار بدر ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو اسی پرچہ بدر میں مرزا صاحب نے اس دعا کو مستجاب (قبول شدہ) فرمایا تھا اب دیکھئے دعا کے الفاظ ایک مرتبہ پھر پڑھ جایئے اور واقعہ بھی سامنے رکھئے کہ کون مر گیا اور کون زندہ رہا۔ پھر انصاف کیجئے کہ اس دعا کی قبولیت میں کسی کو شک ہو سکتا ہے؟ ہمارے خیال میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصنف ممدوح اس طرح اپنی کتاب کے دعاوی کو مدلل کریں تو کتاب بہت مقبول ہو گی اگر وہ ایسا نہ کرسکیں تو ہمیں اطلاع دیں کہ دفتر اہل حدیث کی طرف سے بابو حبیب اللہ کلرک یا منشی محمد عبداللہ معمار مصنف محمدیہ پاکٹ بک کو یہ خدمت سپرد کی جائے

و ما ذلك على الله بعزيز

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۲ ص ۴)

بارقۃ السیف۔۵

حضرت مولانا ابوالقاسم سیفؒ بنارسی لکھتے ہیں:

مسئلہ حیات عیسیٰ کی مخالفت میں مرزائی لوگ شرح فقہ اکبر مصری کے حوالہ سے ایک محرف حدیث یوں نقل کرتے ہیں۔

لو کان عیسی حیًا لما وسعه الا اتباعی (احمدیہ ڈائری۔ص ۳۲۹)۔

یعنی حضرت عیسیٰ اگر زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے حالانکہ شرح فقہ اکبر کے تمام قدیمی نسخوں میں روایت مذکورہ یوں مرقوم ہے لو کان موسی حیاً .. الخ ۔ دیکھو طبع لاہور جو مرزا صاحب کے دعویٰ نبوت سے بہت پیشتر طبع ہو کر شائع ہوئی تھے۔ پھر مطبع مجتبائی دہلی میں ۱۳۰۷ھ میں طبع ہوئی پھر اسی مطبع میں ۱۳۱۴ھ میں چھپی ۔ ان تمام نسخوں میں لو کان موسی حیاً ہے۔ البتہ ۱۳۲۳ھ میں جو نسخہ مصر میں طبع ہوا پھر اسی کی نقل ۱۳۲۷ھ میں دوبارہ مصر میں شائع ہوئی ان دونوں میں تمام قدیم مطبوع اور قلمی نسخوں کے خلاف لو کان عیسی حیاً شائع ہوا ہے۔ یہ تحریف یا تو کسی کی کارستانی ہے (کوئی معشوق ہے اس پردہ زنگاری میں) یا مطبع والوں کی غلطی اور مصحح کی کوتاہ نظری سے ہوئی ہے۔

اگر یہ عبارت صحیح ہو اور ملا علی قاری نے درحقیقت لو کان عیسی حیاً ہی تحریر کیا ہو، تو ان کی اوپر کی عبارت کے خلاف ہوتا کیونکہ وہ حدیث مذکور کے پیشتر متصل لکھتے ہیں: عند نزول عیسی من السماء یعنی حضرت عیسیٰ کا نزول آسمان سے وہ ثابت کرتے ہیں اور اسی کی دلیل میں حدیث مذکور پیش کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اگر دلیل یہ ہو کہ عیسی مر گئے اگر زندہ ہوتے تو دین محمدی کی پیروی کر تے اور دعوی یہ کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے تو ماشاء اللہ دعوی و دلیل میں کیسی تقریب تام ہوگی؟ پوچھی زمین کی تو کہی آسمان کی۔

پس مصری نسخہ میں یقیناً تحریف ہوئی ہے کیونکہ دلیل دعوی کے مخالف ہے علاوہ ازیں ملاعلی قاری نے حدیث مذکور لکھ کر اپنی شرح شفاء کا حوالہ بھی دیا ہے لکھتے ہیں؛ و قد بینت و جہ ذلك ... فی شرح الشفاء

پس دیکھنا چاہیے کہ ملا صاحب نے اپنی شرح شفا میں کیا لکھا ہے؟

ملا صاحب کی شرح شفا استنبول میں ۱۳۰۹ھ میں شرح فقہ اکبر مطبوع مصر سے بہت پہلے طبع ہوئی ہے اس کی جلد اول فصل سابع میں لکھتے ہیں:

و الیه اشار ﷺ بقوله حین ر أی عمر انه ینظر فی صحیفة من التوراة لو کا ن موسی حیاً لما وسعه الا اتبا عی

(ج ۱ ص ۱۰۶)۔ یعنی حضرت عمرؓ جب توراۃ پڑھتے ہوئے دربار نبوی میں حاضر ہوئے تو آنحضرت ﷺ نے ان کو اس حالت میں دیکھ کر فرمایا کہ اگر موسی زندہ ہوتے تو ان کے لئے بجز میری پیروی کے اور کچھ بن نہ آتا۔

دیکھو یہاں صاف صاف لفظ موسی بجائے عیسی موجود ہے اسی کو ملا صاحب نے شرح فقہ اکبر میں نقل فرمایا ہے تو شرح فقہ اکبر کی عبارت میں بھی بجائے لفظ ،عیسی ، کے لفظ موسی چاہیے جیسا کہ ہندی اور قلمی نسخوں میں موجود ہے۔ پس مصری نسخہ یقیناً غلط اور محرف ہے۔

یہی ملاعلی قاری اپنی تیسری کتاب موضوعات کبیر، جو ۱۲۸۹ھ میں طبع ہوئی تھی، میں لکھتے ہیں:

و یقو یه حدیث لو کا ن موسی حیاً لما وسعه ا لا اتبا عی

(ص ٦٧)

یہاں بھی عیسی کی بجائے لفظ موسی تحریر کیا ہے۔

ملا صاحب اپنی ممدوح اپنی چوتھی کتاب مرقات شرح مشکوۃ مطبوعہ مصر میں ارقام فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و لو کان ای موسی کما فی نسخة حیاً ای فی الد نیا

(ج ا ص ۲۵۱)۔ یعنی موسی اگر دنیا میں زندہ موجود ہوتے۔

یہاں بھی لفظ موسی بصراحت مرقوم ہے

اسی طرح مسند احمد بیہقی دارمی اور مشکوۃ وغیرہ کتب حدیث میں لو کان موسی حیاً وارد ہے اور ملا علی قاری نے انہیں حوالوں سے اپنی تمام تصانیف میں لو کان موسی حیاً نقل کیا ہے پھر یہ کیونکر باور کیا جا سکتا ہے کہ شرح فقہ اکبر میں وہ لو کان عیسی نقل کریں گے

لہذا مثل آفتاب نیم روز واضح ہو گیا کہ مصری نسخہ میں عیسی غلط طبع ہو گیا ہے جس سے مرزائیوں کا بظاہر فائدہ ہو گیا اور بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔

محمدیوں کو احمدیوں کے اس مغالطہ سے ہوشیار رہنا چاہیے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۲ ص ۵)

اخبار مجاہد کا پریشان خواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار مجاہد لاہور مجلس احرار کا آرگن ہے مجلس احرار وہ جماعت ہے جس کا اعلان ہے کہ میں شیعہ، سنی، اہل حدیث وغیرہ سب سے مرکب ہوں (مجاہد ۱۸ دسمبر ۱۹۳۵ء)۔ اسی حیثیت سے ہم آج اس کا ذکر کرتے ہیں ورنہ جس بات کا ذکر کرنا ہے وہ اگر کسی اور اخبار میں شائع ہوتی تو ہم ذکر نہ کرتے۔

مجاہد (۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء) میں ایک خواب لکھا ہے جس میں ہمارے نقطہ نظر سے دو باتیں قابل غور ہیں ایک تو نفس خواب جو کہ بناوٹی ہے دوم اس میں ہمارے ذکر میں غلط بیانی سے کام لیا گیا ہے۔

خواب کا مضمون یہ بتایا گیا ہے کہ جھوٹے مدعیان نبوت کی ایک کانفرنس ہے اس میں وہ یا ان کے نمائندے اپنا اپنا مقصد اور کارگذاری کی روداد سنا رہے ہیں۔ اس بیان میں مضمون نگار خواب بین نے رنگا آمیزی سے نمک مرچ لگا کر اپنے ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذاق ناظرین کو چند منٹوں تک ہنسایا ہے۔ پہلے ہم نفس خواب کے متعلق عرض کرتے ہیں کیونکہ یہ شرعی مسئلہ ہے حدیث میں ارشاد ہے:

انّ من افری الفری القر آ ن ان یرِ ی الر جل عینیه ما لم تریا

(بخاری) یعنی کسی پر افترا کرنا کرنا سخت گناہ ہے۔ ان سب افتراءات سے بڑا افتراء جھوٹا خواب بنانا ہے کیونکہ اس کا تعلق خدا کے ساتھ ہے۔

یعنی جھوٹا خواب بنانا بھی دراصل خدا پر افتراء کرنا ہے جو بڑا افتراء ہے۔ مجلس احرار کے اہل علم حضرات اس حدیث کو ملحوظ رکھ اس خواب ساز کے حق میں غور کریں کہ جن جھوٹے مدعیان کا اس نے نقشہ دکھایا ہے بحکم حدیث خود بھی ان میں داخل ہے یا نہیں۔ ہم اس میں کچھ نہیں کہتے لها ما کسبت و علیها ما اکتسبت

اس کے بعد ہم خواب مذکور کے اس حصے پر نظر کرتے ہیں جس میں ہم پر سخت ترین حملہ بلکہ افتراء کیا ہے۔ حملہ تو یہ ہے کہ ہم دونوں (ثناء اللہ امرتسری و ابراہیم سیالکوٹی) کی طرف اشارہ کیا ہے کہ ہم مرزائیوں سے بحث مباحثہ روٹی کمانے کے لئے کرتے تھے۔ پھر احرار کی بابت لکھا ہے کہ انہوں نے بحث مباحثہ کی بجائے ڈنڈا استعمال کیا۔

ہم اس بات کے تو قائل ہیں کہ احرار ڈنڈہ استعمال کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کے ڈنڈے میں عصاء موسوی کی برکت دے لیکن یہ بات کہ احرار نے مناظرات بند کر دیئے، ہم اس دعوی کو واقعات کی روشنی میں غلط دیکھتے ہیں

پہلا گواہ: انجمن سیف الاسلام دہلی کے جلسہ میں مرزائیوں کے دونوں اصناف کے ساتھ مناظرہ ہوا۔ جلسہ میں مولوی حبیب الرحمٰن صدر مجلس احرار، مولوی عطاء اللہ شاہ امیر احرار موجود تھے۔ (اخبار احسان لاہور ۲ مارچ ۱۹۳۵ء)

دوسرا گواہ: مولوی نور محمد صدر احرار کا مناظرہ عمر دین مرزائی کے ساتھ ہوا۔

(مجاہد ۴، اکتوبر ۱۹۳۵ء)

تیسرا گواہ: مجلس احرار (ہوتی) کی طرف سے مرزائی مبلغ کو دعوت مناظرہ دی گئی۔

(مجاہد ۴۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)

چوتھا گواہ: مولوی لال حسین اختر جن کو احرار اپنا مبلغ کہتے ہیں مرزائیوں سے جگہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جگہ مباحثات کرتے پھرتے ہیں یہاں تک کہ افریقہ میں بھی ان کو بھیجا گیا اور ان کی کاروائی کو (چاہے وہ شخصی ہو) احرار اپنا ہی کام بیان کرتے رہے۔

ان شہادات سے ثابت ہوتا ہے کہ احرار بھی مناظرات مرزائیہ کو حرام قطعی نہیں جانتے بلکہ اگر ضرورت بود روا باشد پر عمل کرتے ہیں۔ یہی ہمارا طریق ہے۔

ہاں فرق اتنا ہے کہ ہمارا مناظرہ کتابی ہوتا ہے احرار کے مناظرہ میں بقول ان کے ڈنڈہ: ہر کسے را بہر کارے ساختند

جملہ معترضہ: ہم اہل حدیث گروہ کے مناظرہ میں کبھی تلخی یا سخت کلامی نہیں ہوئی۔ جماعت مرزائیہ نے ہمارے حسن سلوک کے شکریہ کی بجائے کفران نعمت کیا تو خدا کی غیرت نے احرار کو بصورت تازیانہ ان پر مسلط کیا۔ سچ ہے:

شامت اعمال ما صورت حرّاں گرفت

بہر حال بوقت ضرورت ہم اب بھی مباحثہ کو تیار ہیں گو بفحوائے قتل داؤد جالوت جماعت اہل حدیث کے داؤد نے قادیانی جالوت مار دیا حمد اللہ وشکر اللہ تاہم بحکم: سپاہیو! لڑو گے؟ ہمارا کام کیا؟ ہم پر وقت تیار ہیں چنانچہ دسمبر ۱۹۳۵ء کے ایام جلسہ مرزائیہ میں بھی اشتہار مناظرہ دیا تھا جو اہل حدیث ۲۷ دسمبر ۱۹۳۵ء کے صفحہ ۱۱ پر درج ہو چکا ہے لیکن ادھر سے بحکم:

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

کوئی جواب نہیں آیا۔ کیوں؟

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت

افتراء علینا: اختلاف رائے ہو یا مخالفت اس میں تو انسان معذور ہوسکتا ہے لیکن افتراء کرنے یا بہتان لگانے میں معذور نہیں ہوسکتا صاف ارشاد ہے:

والذین یؤذون المومنین والمؤمنات بغیر ما اکتسبوا فقد احتملوا بھتاناً واثماً مبیناً۔ جو لوگ کسی مومن ناکردہ گناہ پر بہتان لگا کر تکلیف دیتے ہیں وہ بڑا بہتان اور صریح گناہ اٹھاتے ہیں

احرار کے اہل علم واقعات پر غور کر کے فیصلہ کریں کہ حقیقت کیا ہے۔ مجاہد کے خواب ساز نے بناوٹی کانفرنس میں قادیانی نمائندہ کی تقریر میں اشارۃً ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطعون بنانے کو یوں لکھا ہے (گویا قادیانی نمائندہ کہتا ہے):

حضرات ہم ان مولویوں کو جو ہم سے مناظرہ کیا کرتے تھے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے احرار کے مقابلہ پر ہماری امداد فراخ دلی کے ساتھ کی مولوی ثناء اللہ نے اعلان کر دیا کہ میں اور مولوی ابراہیم سیالکوٹی احرار کانفرنس میں ہر گز ہرگز شامل نہ ہوں گے کیونکہ احرار نے ہمارا مشورہ ضروی نہیں سمجھا اس کا مطلب یہ تھا کہ اہلحدیث ٹائپ کے مسلمان اس یلغار میں شامل نہ ہوں ۔مقدمہ کے دوران میں بھی ہم ان سے مدد لیتے رہے۔

(اخبار مجاہد ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء ص ۸)

خواب ساز مفتری (یہ لفظ حدیث مرقومہ سے مستنبط ہے ہمارا نہیں ۔ ثناء اللہ) نے مقدمہ میں قادیانیوں کو ہماری مدد دینے کا اشارہ کیا ہے محض جھوٹ بہتان اور افتراء ہے ۔ ہاں واقعہ یہ ہے کہ ہم نے مقدمہ احرار میں احرار کو وہ مدد دی جو کسی نے نہیں دی نہ کوئی دے سکتا تھا جس کا اظہار آج ہم اس جھوٹے افتراء کے دفعیہ کے لئے کرتے ہیں جو احراری اخبار مجاہد اور اس کے مفتری خواب ساز نے ہم پر لگایا ہے۔

مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب سے ہمارے ذاتی اور خاندانی مراسم ہیں ان کا کوئی بھی کام ہو ہم اس میں مدد کرتے ہیں اور کریں گے۔ انشاء اللہ

اسلئے مقدمہ کے دوران وہ خود مع مولوی محمد قاسم شاہجہان پوری صاحبان آئے اور مرزائی لٹریچر کی اعانت چاہی ،تو ہم نے بحکم قرآن ان استنصروكم في الدين فعليكم النصر ذخیرہ لٹریچر مرزائیہ کھول دیا۔آپ جو کچھ لے جا سکتے تھے لے گئے۔اس کے بعد پھر ان کا طلبی کا خط آیا چونکہ وہ خط مفتری مذکور کے افتراء کی بیخ کنی کو کافی ترین ہے اس لئے ہم اسے بھی درج کرتے ہیں جو یہ ہے:

امرتسر سٹیشن: ۹ جنوری ۱۹۳۵ء

مکرمی محترمی السلام علیم:

حکیم محمد غوث کو یہ رقعہ دے کر خدمت میں بھیجتا ہوں ۱۹۲۹ء کا ریویو آف ریلی جنز ان کو آج ہی عنایت فرما دیں۔ اس کی سخت ضرورت ہے۔

بار بار آپ کو تکلیف اس لئے دیتا ہوں کہ اور کوئی صاحب نظر نہیں آتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفضل کا سارا فائل اس وقت تک محفوظ ہے اور اس وقت کام دے رہا ہے میں انتخاب نہیں کرسکتا کہ کون سا رکھوں اور کون سا واپس کروں سب ہی کام دے رہا ہے رہنے دیں یہ کام بھی آخر اہمیت رکھتا ہے۔

والسلام۔ دعا گو عطا اللہ بخاری

ناظرین! غور کریں کہ ہم نے کانفرنس احرار کو چھوڑا، یا احرار نے ہم کو چھوڑا ۔ بے شک احرار نے ہم کو چھوڑا۔، جس کی وجہ ہم جانتے ہیں:

مصلحت نیست کہ از پردہ بروں افتد راز

ناظرین! یہ ہے ہماری مدد جو ہم نے اپنی حیثیت کے مطابق مقدمہ احرار میں کی۔ جس کی بابت امیر احرار خود معترف ہیں کہ کسی دوسرے سے یہ مدد طلب نہیں ہوسکتی نہ کوئی دے سکتا ہے سچ ہے اور بالکل سچ ہے:

وفا کے واسطے میری تلاش ہوتی ہے
کوئی زمانے میں جب دوسرا نہیں ملتا

یہ بات ہم کہہ چکے ہیں کہ مولوی عطاء اللہ شاہ صاحب سے ہمارے مراسم خاندانی ہیں وہ ہمارے عزیز ہیں ان کی وجہ سے یہ اعانت کچھ قابل ذکر نہیں مگر مجاہد نے ہم پر افتراء کر کے ہمیں صفائی پیش کرنے پر مجبور کر دیا الی اللہ المشتکی

مولانا ابراہیم صاحب نے بھی قادیانیوں کو کوئی مدد نہیں دی۔ ہاں خزانہ احرار میں قریباً ڈیڑھ سو روپیہ جمع کر کے بھیجا جس کی رسید مجاہد میں چھپ چکی ہے۔ یہی ان کا گناہ ہے۔

ہاں یہ صحیح ہے کہ ہم دونوں احرار کے جلسہ قادیان میں نہیں گئے تھے جس کی بابت ہمارا اعلان ہو چکا تھا جس میں مفتری خواب ساز نے تحریف کر کے اپنے ناظرین کو دھوکہ دیا ہے ہم وہ الفاظ سارے نقل کر دیتے ہیں:

جلسہ قادیان جو عنقریب ہونے والا ہے، لوگ میری شرکت کی بابت سوال کرتے ہیں۔ ان کو واضح ہو کہ بانیان جلسہ نے اپنی کسی مصلحت کے ماتحت نہ مجھ سے مشورہ لیا نہ دعوت دی۔ مولانا ابراہیم صاحب کے خط سے بھی ایسا ہی معلوم ہوا۔ ان حالات میں ہماری شرکت نہ ہوگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۴ء ص ۱۴)

اس اعلان کی وجہ یہ ہوئی کہ ایک لڑکا امرتسری ثناء اللہ نامی کراچی میں کلرک ہے۔ احرار نے اپنے اشتہار جلسہ کے مدعوین میں اس کو مولوی ثناء اللہ لکھا تھا۔ اس پر بعض احباب نے دریافت کیا تو ہم نے یہ نوٹ شائع کیا تھا جس کا ہمیں افسوس ہے کیونکہ مولوی میر محمد صاحب بھانبڑی نے بعد جلسہ قادیان ہم کو بتایا کہ آپ کی عدم شرکت کی وجہ سے لوگ مع امدادی چندہ کے واپس چلے گئے۔ و اللہ اعلم

اس کے علاوہ ہم اکابر احرار سے پوچھتے ہیں کہ سیالکوٹ میں آپ نے جو کانفرنس کی اس میں ہم کو خاص کر مولانا ابراہیم صاحب کو جو خود سیالکوٹ میں تھے اور چند روز قبل ایک امدادی رقم بھیج چکے تھے آپ نے کانفرنس میں دعوت دی؟

سچ بولنا گناہ نہیں۔ آپ کے بڑے سکرٹری صاحب جو کئی ہفتے پہلے جا کر استقبالیہ کمیٹی کا کام کرتے تھے اتنا بیان شائع کریں کہ حقیقت کیا ہے کیا ہم دونوں کو یا ہم میں سے کسی ایک کو شرکت کی دعوت دی؟ ناظرین احرار اور غیر احرار للہ غور کریں کہ کوئی جماعت یا کوئی شخص بھی ایسا ہے جو اپنے معاونین سے ایسی سرد مہری کرے اور الٹا اس پر الزام دھرے۔

مجاہد!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

اطلاع: جب تک مجاہد کے منتظم اعلیٰ اس مصنوعی خواب اور اس کے افترائی مضمون سے بیزاری کا اعلان نہ کریں ہم مجبور ہیں کہ اس مضمون میں ان سب کو شریک جانیں حضرت شیخ سعدی بھی فرماتے:

نہ سگ دامنِ کاروانے درید
کہ دہقاں ناداں کہ سگ پر درید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۳ ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح پھر زمین پر

جناب مولوی محمد شفیع صاحب قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں :

قتل دجال :

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ ، دجال کو اپنے نیزے سے قتل کریں گے بلکہ نیزے کو اس کے خون سے آلودہ کر دکھائیں گے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں عیسیٰ کو اس کام کے لئے منتخب کیا گیا ؟

جواباً عرض ہے کہ دنیا میں سنت اللہ اسی طرح سے جاری ہے کہ باطل جس رنگ اور روپ میں دنیا پر چھایا ہوتا ہے اس سے ملتا جلتا رنگ و روپ ایک خدا کا بندہ لے کر آتا ہے جو کہ باطل کو آکر مٹا دیتا ہے صرف فرق یہ ہوتا ہے کہ باطل ایک ملمع کی طرح عارضی ہوتا ہے جو کہ ذرا سے تاؤ سے اتر جاتا ہے اور حق جو کہ ایک ٹھوس اور حقیقت اس کے رگ و ریشہ میں بسی ہوئی ہوتی ہے وہ قائم رہتا ہے

قل جاء الحق و زھق البا طل انّ البا طل کا ن ز ھو قاً

(اے محمد کہہ دیں کہ حق آ گیا اور باطل مٹ گیا۔ تحقیق باطل مٹ جانے والا ہے)

جیسا کہ حضرت موسیٰؑ کو جادوگروں کے مقابلہ میں لاٹھی سے اژدھا بننے کا معجزہ دیا گیا کیونکہ جادوگر رسیوں اور لاٹھیوں ہی سے جادو کے ذریعہ سانپ بنا کر لوگوں کو مسحور کر لیتے تھے اور ہمارے پیغمبر محمد ﷺ کو قرآن مجید جو نہایت ہی فصیح و بلیغ کلام ہے بطور معجزہ دیا گیا کیونکہ عرب میں اس وقت فصاحت و بلاغت کا بڑا زور تھا۔

دجال کو یہ استدراج حاصل ہوگا کہ وہ ایک شخص کو قتل کر کے زندہ کر سکے گا جیسا کہ حدیث میں آیا

فیو شر بالمیشا رین مفر قة حتی یفرّق بین ر جلیه قا ل ثم یمشی الد جا ل بین القطعتین ثم یقو ل له قم فیستوی قا ئماً

(مشکوۃ باب العلا ما ت بین یدی السا عة و ذکر الد جا ل ص ٤٦٦)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب اس قسم کے استدراج (باطل) کے لئے ایسے شخص کی ضرورت ہے جو کہ ویسے ہی خدا کے معجزہ لے کر آئے اور اس حق کے ذریعے باطل کو دور کر سکے ۔سو خدا کے حکم سے مردہ زندہ کرنے کا معجزہ

و اذ تحی المو تی با ذنی (قرآن)

(اور اے عیسی وہ وقت یاد کر جب کہ تو میرے حکم سے مردے زندہ کرتا تھا)

سوائے عیسیٰؑ کے اور کسی کو نہیں دیا گیا۔ اس لئے ضروری ہوا کہ دجال (جس سے نوحؑ سے لے کر محمد رسول اللہ ﷺ تک تمام انبیاء ڈراتے آئے ہیں) کے مقابلہ میں عیسیٰؑ کو بھیجا جائے کیونکہ اس کے مقابلہ کے لئے ایسا ہی شخص زیادہ موزوں ہوسکتا ہے۔

اب پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیوں ایک سابق پیغمبر کو اس کام کے لئے مامور کیا جاتا ہے ؟

سو اس کا جواب یہ ہے کہ نبوت ہمارے پیغمبر محمد ﷺ پر ختم ہو چکی ہے کیونکہ دین اسلام جو ابتداء سے چلا آتا ہے ہمارے پیغمبر ﷺ کے دور میں مکمل ہو گیا

کما قا ل اللہ تعا لی: الیو م اکملت لکم د ینکم و اتممت علیکم نعمتی و ر ضیت لکم ا لاسلا م دیناً

(آج میں، خدا، نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو دین چن لیا)

و قا ل رسو ل اللہ ﷺ : لا نبی بعدی ختم بی النبیو ن

(حدیث) (میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ مجھ پر نبیوں کا خاتمہ کر دیا گیا)

اب کوئی نبی نہیں آ سکتا اس لئے عیسی کو دوبارہ دجال کے مقابلے میں بھیجا جائے گا اور وہ خدا کے حکم سے غالب ہوں گے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا یہ ضروری تھا کہ ایک سابق پیغمبر کو بھیج کر دجال قتل کروایا جائے کیوں نہ امت محمدیہ میں سے کسی کو اس کے قتل کے لئے چن لیا جاتا ؟

سو عرض ہے کہ نبوت تو محمد ﷺ پر ختم ہو چکی اور کوئی نیا نبی تو ہو نہیں سکتا (کما مرّ) اور فتنہ دجال ایک بڑا بھاری ہی فتنہ ہے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ما بین خلق آ دم الی قیا م السا عۃ امر اکبر من الد جا ل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسلم) (آدم کی پیدائش سے لے کر قیامت کے قائم ہونے تک دجال کے فتنہ سے بڑھ کر کوئی اور فتنہ نہیں)

جس کو کوئی نبی ہی دور کرسکتا ہے کسی امتی کو یہ طاقت نہیں مل سکتی کہ وہ اسے فرو کرسکے کیونکہ ایک امتی کو اس کے پیغمبر سے بڑھ کر بطور کرامت کے کچھ نہیں مل سکتا ہاں ایک نبی کو دوسرے نبی سے بڑھ کر بہت کچھ مل سکتا ہے

کما قال اللہ تعالی : تلك الرّسل فضلنا بعضهم علی بعض منهم من کلّم اللہ و رفع بعضهم درجات و آتینا عیسی بن مریم البینات و ایّدناہ بروح القدس (البقرۃ:۲۵۳)

(یہ اللہ کے رسول ہیں فضیلت دہ ہم نے بعض کو اوپر بعض کے۔ بعض ان میں سے وہ ہیں کہ اللہ نے ان سے کلام کی اور بعض کے درجے بلند کئے اور دی ہم نے عیسی بن مریم کو روشن دلیلیں اور مدد کی ہم نے اس کی حضرت جبریل سے)

پس اس سے معلوم ہوا کہ مردہ زندہ کرنے کی کرامت ایک امتی یعنی امت محمد ﷺ کو نہیں مل سکتی کیونکہ ہمارے رسول ﷺ کو مردہ زندہ کرنے کا معجزہ نہیں ملا۔ اور و انّه لعلم للساعة (وہ قیامت کے لئے نشان ہے) کے ماتحت وہ قیامت کے نشانات میں سے بھی ہے اور زندہ آسمان پر اٹھایا جا چکا ہے اسے دوبارہ زمین پر نازل کردیا جائے اور مسیح دجال جس کو مردہ زندہ کرنے کا استدراج حاصل ہے اسے مردہ کو زندہ کرنے والے معجزے سے عاجز کردے اور اسے قتل کردے۔

دجال سے تمام انبیاء حضرت نوحؑ سے لے کر ہمارے پیغمبر ﷺ تک سبھی ہی ڈراتے آئے ہیں

کما قال رسول اللہ ﷺ : ما من نبی الّا قد انذر امته الاعور ... (متفق علیہ۔ مشکوۃ۔ ص ۴۶۵)

بلکہ رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لئے ہر نماز میں یہ دعا مقرر کردی کہ ہم دجال کے فتنہ سے خدا کی پناہ مانگا کریں

و اعوذ بك من فتنة المسیح الدجال

(اے اللہ میں مسیح دجال کے فتنہ سے تیری پناہ ڈھونڈتا ہوں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سو ایسی خطرناک شخصیت کے لئے خدا کی مخلوق میں سے سب سے زبردست اور اعلی گروہ یعنی انبیاء میں سے کوئی شخص ہونا چاہیے تھا۔ سو اللہ تعالی نے یہی چاہا کہ حضرت عیسیٰؑ کو جو کہ اللہ کی طرف سے سچے مسیح ہیں ایک جھوٹے مسیح یعنی مسیح الدجال کے مقابلہ میں بھیجا جائے اور وہی اس کے فتنہ کو روک کر اسے قتل کر دے اور قل جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً کا اعلان کر دے۔

اب ہم نے یہ بھی دیکھنا ہے کہ انبیاء سے کیوں صرف حضرت عیسیٰؑ کا انتخاب کیا گیا؟ سو عرض ہے کہ دجال کے قتل کے لئے انبیاء میں صرف حضرت عیسیٰؑ کا اس واسطے انتخاب ضروری ہوا تاکہ اشتراک اسمی (یعنی دونوں مسیح کے نام سے موسوم ہوں گے) سے جو غلطی پیدا ہوا سے اسی ہی نام والے سے دور کیا جائے یعنی ایک شخص ایک نام سے جھوٹا دعوی کرتا ہے تو ضروری ہے اس جھوٹے کو سچے نام والا آ کر سچے دعوے سے مٹا دے۔

کیونکہ دجال مسیح کے نام سے اپنے آپ کو دنیا کے سامنے پیش کرے گا بلکہ حضرت عیسیٰؑ کی طرح استدراج سے مردہ زندہ کر دکھانے کے شعبدے بھی دکھائے گا۔ پس ضروری ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ جو خدا کے سچے مسیح ہیں وہ آ کر جھوٹے مسیح کو آ کر قتل کر دیں اور قل جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً کے مصداق سچ اور حق کو قائم کر دیں۔

حضرت عیسی کی پہچان:

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ سے مسلمانوں کے امام نزول کے وقت یہ کہیں گے کہ آیئے ہمیں نماز پڑھایئے اور وہ جواب میں کہیں گے کہ یہ شرف اللہ نے اسی امت کو بخشا ہے، تو اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ابن مریم (عیسیٰؑ) امت محمدیہ کا فرد نہیں ہوں گے بلکہ غیر امت محمدیہ میں سے ہوں گے اور وہ کون ہیں؟ اور وہی ہیں جن کا ذکر قرآن میں آتا ہے۔ اور ایسا سن کر کسی صحابی کو تعجب نہیں ہوتا تو وہ پوچھ لیتے کہ یہ ابن مریم کون ہونگے؟ کیونکہ صحابہ کا قاعدہ تھا کہ جس بات کو وہ نہ سمجھتے، فوراً رسول اللہ ﷺ دریافت کر لیتے۔ جیسا کہ ابھی حضرت نواسؓ بن سمعان والی حدیث میں گذر چکا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دجال کا پہلا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دن سال کے برابر ہوگا، تو کیا ایک ہی دن کی نمازیں کافی ہوں گی۔ جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں بلکہ اندازے سے نمازیں پڑھ لیا کریں۔ الغرض ماہرین علم حدیث سے یہ یہ امر مخفی نہیں۔

دوسرے یہ بات بھی ہے کہ صحابہ کو معلوم تھا کہ قرآن مجید میں حضرت عیسی کے متعلق و انّہ لعلم للسّاعۃ موجود ہے اس لئے وہی ہستی ہوسکتی ہے لا غیرہ اس سے ایک اور بات بھی واضح ہو جاتی ہے کہ امام مہدیؑ اور حضرت عیسیؑ دو الگ الگ ہستیاں ہوں گی اور دونوں حضرات کی برکت سے پھر اسلام کا بول بالا ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۳ ص ۵۔۶)

بارقۃ السیف۔ ۶

حضرت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

ریش و برودت:

یہ مسئلہ میرے خیال میں اتنا اہم نہیں کہ اس پر قلم اٹھایا جائے۔ زمانہ ماضی و حال میں اس مسئلہ پر عربی و اردو میں متعدد کتب و رسائل لکھے جا چکے ہیں۔ اور ہر قسم کے شبہات کے کافی جوابات دیئے جا چکے ہیں۔ لیکن کلکتہ کے ایک اخبار میں تین اعتراضات ایسے کئے گئے ہیں جن کے جوابات اب تک شائع نہیں ہوئے۔ اس لئے میں نے اپنے مضمون میں انہیں تین امروں کی طرف توجہ کی ہے۔ بعون اللہ

۱۔ **پہلا اعتراض** یہ ہے کہ ڈاڑھی بڑھانی کوئی شرعی مسئلہ نہیں ہے، بلکہ سامی نسل کے تمام مذہب والے (عرب بت پرست یعنی مشرکین، اور یہود و نصاری سب ہی) ڈاڑھیاں رکھتے تھے۔ صرف غیر سامی النسل جو تھے وہ ڈاڑھیاں کتراتے یا منڈاتے تھے۔ اسی لئے حدیث میں مجوس کی مخالفت کا حکم دیا گیا ہے جو سامی النسل نہ تھے۔

یہ خیال اور تحقیق محض غلط اور قصور نظر کا نتیجہ ہے۔ حدیث صحیحین میں خالفوا المشرکین کا لفظ بھی وارد ہے جس سے معلوم ہوا کہ عرب بت پرست بھی باوجود سامی النسل ہونے کے داڑھیاں نہیں رکھتے تھے، جب تو ان کی مخالفت کا حکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا گیا۔مسند بزاز میں صاف وارد ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال النبی ﷺ انّ اھل الشرک یعفون شواربھم و یھفون لحاھم فخالفوھم (آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مشرکین موچھیں بڑھاتے اورڈاڑھیاں صاف کرتے ہیں تم اے مسلمانو! ان کا خلاف کرو)

اسی طرح یہود ونصاری بھی جو سامی النسل تھے ڈاڑھیاں نہیں رکھتے تھے مسند احمد میں آیا ہے:

عن ابی امامۃ مرفوعاً ان اھل الکتاب یقصّون عثانیتھم و یوفرون سبالھم؟ فقصوا سبالکم و فروا عثانیتکم و خالفوا اھل الکتاب و عن ابی ھریرہ مرفوعاً اعفوا اللحی و جزوا الشوارب و لا تشبھوا بالیھود و النصاری (آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ یہود ونصاری اپنی موچھیں بڑھاتے اور داڑھیاں کاٹتے تھے پس تم اے مسلمانوں !موچھیں کاٹواورڈاڑھیاں بڑھاؤ۔اوراس کاالٹا کرکے یہودونصاری کے مشابہ نہ بنو)۔

مسند احمد کی دونوں حدیثوں سے معلوم ہوا کہ سامی النسل یہود و نصاری ڈاڑھیوں کے دشمن تھے۔اور بزاز وصحیحین کی حدیثوں سے مشرکین عرب (سامی النسل) کی ڈاڑھیوں سے دشمنی ثابت ہوئی۔پس واضح ہوگیا کہ یہ شرف صرف اسلام ہی کو حاصل ہے کہ اس نے اپنے ماننے والوں کو حکم دیا کہ اپنی موچھیں پست کرائیں اور اپنی ڈاڑھیاں بڑھائیں۔لہذا اس حکم کے عامل صرف مسلمان تھے اور کوئی نہیں۔

۲۔دوسرا اعتراض یہ ہے کہ جن روایات میں خمس من الفطرۃ یا عشر من الفطرۃ آیا ہے۔اس میں فطرت سے مراد عرب کا مزاج وطبیعت ہے۔

فطرت کے یہ معنی بالکل بناوٹی اور خلاف تصریحات محدثین واہل لغت ہیں ۔معترض چونکہ اقوال الرجال کو نہیں مانتا،اس لئے اس کی تسکین کے لئے کتاب وسنت سے معنی نقل کئے جاتے ہیں۔قرآن مجید میں فطرت کے معنی الدین القیم ساتھ ہی مذکور ہیں۔حدیث میں صراحۃً وارد ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال النبی ﷺ من فطرۃ الاسلام اخذ الشارب و اعفاء اللحی رواہ ابن حبان فی صحیحہ عن ابن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمر مر فوعاً انا آل محمد نعفی لحا نا و نحفی شوار بنا رواہ الد یلمی ۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ مونچھیں کاٹنی اور ڈاڑھیاں بڑھانی اسلامی فطرت ہے ہم محمد والے ڈاڑھیاں بڑھاتے ہیں اور مونچھیں پست کرتے ہیں ۔

ایک اور روایت میں عشر من فطر تی و فطر ۃ ابرا ھیم آیا ہے اور ایک روایت میں من السنۃ وارد ہوا ہے ۔ (نووی)

معلوم ہوا کہ حدیث میں فطرت کے معنی دین اسلام، سنت انبیاء، اور طریقہ محمد یہ ہے کما ثبت من ا لا حا دیث

۳۔ تیسرا اعتراض یہ ہے کہ ڈاڑھی منڈانے یا کترانے پر کوئی سزا یا وعید حدیث میں نہیں آئی ہے ۔

یہ بھی معترض کے قصور نظر کا نتیجہ ہے ۔ سنئیے ! طحاوی میں ہے

قال النبی ﷺ من قطع شعرۃ من لحیہ اومن تحت لحیۃ لا یستجا ب دعا ء ہ و لا تنز ل علیہ الر حمۃ و الا ینظر اللہ الیہ نظر ر حمۃ و تسمیہ الملا ئکۃ ملعو ناً و ھو عنداللہ بمنزلۃ الیھود والنصاری (طحاوی)

(آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنی داڑھی سے خواہ نیچے سے ہی ایک بال کاٹے گا اس کی دعا قبول نہ ہوگی اس پر رحمت نازل نہ ہوگی نہ خدا اس پر رحم کرے گا۔ فرشتے اس کا نام ملعون رکھتے ہیں اور وہ خدا کے نزدیک یہود و نصاری کے برابر ہے)۔

اور سنئیے

قا ل ﷺ من قصر او حلق لحیۃ فھو ملعو ن و مردود فی الدنیا و الآخر ۃ (شرح قنیہ)

(آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنی ڈاڑھی کترائے (یعنی ایک مشت کی مقدار سے کم کرے) وہ دنیا ے ملعون اور آخرت میں مردود ہے)۔

اور لیجئے ایک روایت میں یوں ہے :

لیس لہ عند اللہ خلا ق (طبرانی کبیر)۔ (خدا کے ہاں اس کا کچھ نہیں)

ایک اور روایت میں ہے :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لم ینل شفا عتی و لم یشر ب من حو ضی (ابن عساکر)

(اسے میری شفاعت نصیب نہ ہوگی، نہ وہ میرے حوض کوثر سے پانی پیئے گا

اس سے زیادہ وعید اور سزا کیا چاہیے؟

خاتمہ: عشرت پسند، مغرب زدہ مسلمانوں میں چونکہ قرآن وحدیث کی کوئی عزت نہیں ہے، لہذا ان کے لئے مغرب کے ہی ایک ڈاکٹر کی تحقیق پیش کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ یہ لوگ اس کو سن کر ضرور ایمان لائیں گے۔

واشنگٹن کے ڈاکٹر آرتھر میکڈانلڈ کا مضمون نیویارک کے طبی رسالہ میڈیکل ریکارڈ بابت ۱۹۲۰ء میں شائع ہوا ہے کہ:

ڈاڑھی منڈانے سے چہرہ کے عصبی اور دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں اور دانتوں اور جبڑے اور پھیپھڑے کی شکایتیں پیدا ہوتی ہیں بالآخر اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو طویل عمر نصیب نہیں ہوتی۔

آج کل کے ایک امریکن محقق کا نظریہ ہے کہ:

ڈاڑھی مونڈنے میں کم از کم فی ہفتہ ایک گھنٹہ وقت ضائع ہوتا ہے اس طرح سال میں ۵۲ گھنٹوں کا نقصان ہوتا اس نظریہ کا نتیجہ یہ ہوا کہ امریکہ میں بہت سے لوگوں نے ڈاڑھی منڈانے سے توبہ کی ہے۔

(ہند، کلکتہ ۱۸ فروری ۱۹۳۵ء)

یہ تو نقصان وقت کا بیان تھا۔ پیسوں کا نقصان جس قدر ہوتا ہے ملاحظہ ہو۔ تمام ڈاڑھیاں منڈانے والوں کی تعدا جو معمورہ عالم میں ہیں اگر ۳۶ کروڑ فرض کر لی جائے اور فی ہفتہ ہر ڈاڑھی منڈانے والے کا خرچ ۲۔ آنے مان لیا جائے، تو سارے ڈاڑھی منڈوں کا خرچ ہر سال کا دو ارب ۳۱ کروڑ ۴۲ لاکھ ۸۵ ہزار ۷۱۴ روپئے چار آنے ہوتا ہے۔ یہ ہے مسلمانوں کا اسراف۔ خدا ہم مسلمانوں کے حال پر رحم فرمائے اور اپنے رسول کی سنت کی محبت ہمارے قلوب میں بھر دے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانان عالم کے نام مسلمانان برلن کی اپیل

مسلمانان برلن کا ایک عام اور عظیم الشان جلسہ بتاریخ ۸ نومبر ۱۹۳۵ء بسرکردگی جماعت اسلامیہ برلن میں ہوا۔ جلسہ کی کاروائی چھ بجے شام سے گیارہ بجے تک جاری رہی۔ درمیان میں مسلمانان عالم مقیم برلن نے نہایت دلچسپی سے تمام کاروائی کو سنا۔ اور ان کو اصل اور پوری کیفیت سے آگاہی ہوئی جو حقیقت میں احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور نے یہاں برلن میں اپنا جال پھیلا رکھا ہے اور صرف احمدی فرقہ کی اسلام کی آڑ میں تبلیغ کی جاتی ہے مسلمانان عالم نے اس اس کو بھی ثابت کر دیا۔ اور احمدیوں کا تبلیغ کرنا بلا کسی نتیجہ کے ہے اور نہ ہی ان کی تبلیغ سے اسلام کی عزت بڑھی بلکہ اسلام کو بہت زیادہ نقصان پہنچا۔ لغو اور جھوٹ کا پروپیگنڈہ کر کے اسلام کی آڑ میں یہ کوشش کرتے ہیں کہ دنیا اس کو فراموش کر دے کہ یہ فرقہ ضالہ احمدی ایسے شخص کو مجدد خیال کرتا ہے جس کے متعلق تمام عالم نے کفر اور مرتد کا فتوی دے دیا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۳ ص ۱۶)

برلن میں فتنہ احمدیہ

جرمنی میں جب سے احمدیہ فرقہ اشاعت اسلام کے لئے وارد ہوا ہے، اس وقت سے ان کا بہترین اشاعت اسلام اس میں ہے کہ وہ مسلمانان برلن میں نا اتفاقی پیدا کریں اور ہندوستان میں باطل اور لغو پروپیگنڈہ کر کے اشاعت اسلام کے نام سے اپنا پیٹ پالیں، یہی نہیں بلکہ عیش کی زندگی بسر کریں۔ یہ رویہ ایک عرصہ سے ان احمدیوں کا برلن میں جاری ہے۔

جماعت اسلامیہ برلن جو ۱۹۲۲ء سے برلن میں نہایت کامیاب خدمت انجام دے رہی ہے، ان سے ہمیشہ اپنا اسلامی فرض خیال کرتے ہوئے ان احمدیوں سے استدعا کی کہ وہ باطل اور جھوٹ پروپیگنڈہ کر کے مسلماناں عالم کی محنت کی کمائی کو برباد نہ کریں مگر ان احمدیوں نے کبھی پرواہ نہیں۔

راقم: حبیب الرحمان قریشی جنرل سکرٹری جماعت اسلامیہ برلن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ شوال ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۳ ص ۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سر اقبال اور محمد علی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

امرتسر کی انجمن ترقی تعلیم نے جس کام کا آغاز کیا ڈاکٹر سر اقبال اس کی پیروی انجمن حمایت اسلام لاہور میں کرنی چاہتے ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ انجمن ترقی تعلیم امرتسر نے اپنے ممبروں کی فہرست سے مرزائی ممبروں کو نکال دیا۔ ڈاکٹر اقبال صدر انجمن حمایت اسلام نے تحریک پیش کی ہے کہ انجمن کو مرزائیت کے ہر قسم کے اثر سے پاک کیا جائے، ورنہ میرا استعفا منظور کیا جائے۔

اس پر مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے ایک اشتہار شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ انجمن کی ممبری اور خدمات میں جماعت احمدیہ کا قادیانی صنف داخل نہیں لاہوری صنف کے لوگ ہیں اس لئے ہم بتاتے ہیں کہ ہمارے عقاید ایسے نہیں کہ ہم کسی اسلامی انجمن سے خارج کئے جائیں۔ بڑا مسئلہ جس کی وجہ سے مسلمان احمدیت سے سخت نفرت کرتے ہیں نبوت مرزا کا مسئلہ ہے۔ سو ہم واضح طور پر بتاتے ہیں کہ نہ ہم مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں نہ مرزا صاحب نے خود نبوت کا دعوی کیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے چند عقائد امور عامہ کی شکل میں بیان کئے ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ ہم مرزا صاحب کے انکار کی وجہ سے کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے خود مرزا صاحب اپنے دعوی کے انکار کی وجہ سے کسی کلمہ گو کو کافر نہیں کہتے تھے کیونکہ وہ مدعی نبوت نہ تھے۔

ہماری رائے میں قادیانی اور لاہوری اصناف کے فیصلے کے لئے سب سے بہتر منصف خود مرزا صاحب ہی ہو سکتے ہیں ان کے حق میں ان سے بہتر بلکہ ان جیسا بھی کوئی نہ ہوگا۔ اس لئے ہم مرزا غلام احمد صاحب ہی کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔ دونوں پارٹیاں غور سے سنیں:

> احادیث نبویہ میں یہ پیش گوئی کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی امت میں سے ایک شخص پیدا ہوگا جو عیسی اور ابن مریم کہلائے گا اور نبی کے نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے موسوم کیا جائے گا یعنی اس کثرت سے مکالمہ ومخاطبہ کا شرف اس کو حاصل ہوگا اور اس کثرت سے امور غیبیہ اس پر ظاہر ہوں گے کہ بجز نبی کے کسی پر ظاہر نہیں ہوسکتے جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا فلا یظہر علی غیبہ احد الّا من ارتضی من رسول یعنی خدا اپنے غیب پر کسی کو پوری قوت اور غلبہ نہیں بخشتا جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہوسکتا ہے بجز اس شخص کے جو اسکا برگزیدہ رسول ہو اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جس قدر خدا تعالی نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر فرمائے ہیں تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آج تک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔ اگر کوئی منکر ہے تو بار ثبوت اس کی گردن پر ہے

غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے ایک ہی فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت میں گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ شرط ان میں نہیں پائی جاتی اور ضرور تھا کہ ایسا ہوتا تا کہ آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی صفائی سے پوری ہو جاتی۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۰۔۳۹۱)

ناظرین غور کریں کہ مرزا صاحب آیت قرآنیہ سے اس امر کا ثبوت دیتے ہیں کہ نبی کے واسطے امور غیبیہ پر بکثرت اطلاع پانا ضروری ہے یعنی جس کو بکثرت اطلاع ملے وہ نبی ہے اور یہ وصف ساری امت محمدیہ میں (بجز مرزا صاحب) کسی بزرگ کو حاصل نہیں۔ اسلئے مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے کوئی نبی نہ ہوسکا، نہ ہوا۔ اگر ہوئے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی ہوئے۔ اسی لئے نبوت مرزا ایک ایسا وصف ہے جو مخصوص بمرزا ہے۔

لاہوری جماعت مرزا غلام احمد صاحب کو محض مجدد کہتی ہے۔ وہ انصاف کرے کہ محض مجدد تو امت میں بہت سے ہوئے ہیں جن کو محمدی و احمدی سب تسلیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ پھر ان میں کیا کمی تھی کہ وہ نبی کے لقب سے محروم رہے اور مرزا صاحب قادیانی میں کیا مزیت تھی کہ وہ نبی ہو گئے۔

بہر حال یہ ایک سوال ہے۔ نبی ہوئے، یا نہ ہوئے۔ اس سے ہماری بحث نہیں۔ سب سے مقدم یہ دیکھنا ہے کہ جس آیت سے مرزا صاحب قادیانی دلیل لائے ہیں وہ مجددین کے حق میں ہے یا انبیاء ورسل (سلام اللہ علیھم) کے حق میں۔

کچھ شک نہیں کہ انبیاء کرام کے حق میں ہے پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش کردہ دلیل سے یہی ثابت ہے کہ وہ اپنے ادعاء نبوت کا ثبوت پیش کرتے ہیں جس پر کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

یار ما امسال دعوائے رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

نوٹ۔ مولوی محمد علی صاحب نے جو عقاید لکھے ہیں ان کی طرف سے ہمیشہ پیش ہوتے ہیں، اور ہماری طرف سے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ انہی شائع کردہ عقاید کے جوابات اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۳۳ء میں مفصل درج ہو چکے ہیں مگر ہمیں اس بحث کی طوالت میں جانے کی ضرورت نہیں جبکہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ ہمارے سامنے ہیں کیونکہ:

مدعی لاکھ پہ بھاری ہے شہادت تیری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۶ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۴ ص ۶۔۷)

مسیح پھر زمین پر

جناب مولوی محمد شفیع قلعہ میہاں سنگھ گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

حضرت عیسیٰؑ کا نزول دمشق میں:

حضرت عیسیٰؑ کا دمشق یعنی علاقہ شام وفلسطین میں اتارا جانا کیوں ضروری ہوا؟

سو جواباً عرض ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اسی علاقے سے آسمان پر چڑھائے گئے اسی لئے پھر اسی علاقے میں اتارا جانا ضروری ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ کا دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر منارہ پر اترنا اور سر کے بالوں سے قطروں کا ٹپکنا:

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب عیسیٰ دمشق کی جامع مسجد کے منارہ پر دو فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھے ہوئے اتریں گے، تو آپؑ کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوں گے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ آسمان کی طرف سے نازل ہوں گے، نہ کہ کسی ملک یا شہر سے آکر دمشق میں داخل ہوں گے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص زمین کے کسی حصہ سے سفر کر کے آتا ہے، تو اس پر گرد وغیرہ کے نشانات پائے جاتے ہیں، مگر جو شخص آسمان سے نازل ہوگا اس پر آسمانی نشانی یعنی پانی کا اثر پایا جائے۔ اس سے کسی کو انکار نہیں ہے کہ پانی ہمیشہ آسمان ہی سے برستا ہے کما قال اللہ تعالی:

و انزل من السماء ماء ۔

و ما انزل اللہ من السماء من ماء فا حیا بہ الارض بعد موتھا ۔(البقرہ:۱۶۴)

غرض بے شمار آیات قرآنی اور مشاہدہ صاف صاف بتا رہا ہے کہ پانی ہمیشہ آسمان ہی سے برسا کرتا ہے۔

فرشتوں کے پروں پر ہاتھ رکھ کر اترنا صاف بتا رہا ہے کہ عیسی اس بستی (یعنی آسمان) سے آرہے ہیں کہ جہاں فرشتے سکونت رکھتے ہیں۔

حضرت عیسی کی شادی۔ اولاد، وفات اور تدفین:

یہ جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ حضرت عیسیٰ زمین پر اتریں گے، شادی کریں گے، اولاد ہوگی، پھر فوت ہوں گے اور میرے ساتھ میرے مقبرے میں دفن کئے جائیں گے، تو اس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی زندگی کے دو دور ہیں۔

زندگی کے پہلے دور میں حضرت عیسیٰ نے نہ تو شادی کی، نہ ہی اولاد ہوئی، نہ ہی وفات پائی، اور نہ ہی دفن ہوئے۔ ہاں زندگی کے دوسرے دور میں تلافی مافات کریں گے۔

اگر یہ مطلب نہ لیں تو پھر ایسی عام باتوں کا ذکر کرنا جو کہ روزانہ دنیا میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتی رہتی ہیں (یعنی لوگ شادی کرتے ہیں، اولادیں ہوتی ہیں، وفات پاتے ہیں، اور دفن کئے جاتے ہیں) ایک بے معنی سا ہو جاتا ہے جو کہ رسول اللہ ﷺ و ما ینطق عن الھوی ان ھو الّا و حی یو حی کی شان سے بعید ہے۔

اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ زمین پر نہیں ہیں بلکہ زمین سے دوسری طرف یعنی آسمان پر تشریف فرما ہیں، اور قیامت کے نزدیک زمین پر اتریں گے۔ اور دوسرے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے ابھی وفات نہیں پائی کیونکہ اگر وفات پائی ہوتی تو ان کی قبر کا پتہ ہوتا، اور محمد ﷺ ان کا آئندہ زمانے میں وفات پانے اور اپنے ساتھ مدفون ہونے کا ذکر نہ فرماتے۔ اور صحابہ اس حدیث کو روایت ہی نہ کرتے بلکہ صحابہ جو یہود سے مسلمان ہوئے تھے انہوں نے حضرت عیسیٰؑ کا محمد ﷺ کے ساتھ دفن ہونا تورات سے بھی نقل کیا ہے جیسا کہ امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے:

و عن عبد اللہ بن سلا م قا ل مکتو ب فی التو راۃ صفۃ محمد و عیسی بن مر یم ید فن معہ قا ل ابو مو دود و قد بقی فی البیت مو ضع قبر (مشکوۃ ص ۵۰۷) باب فضائل سید المرسلین ﷺ (ترجمہ)

(حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا کہ تورات میں محمد ﷺ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور یہ بھی لکھا ہوا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم بھی آپ ﷺ کے ساتھ ہی دفن کئے جائیں گے۔

ابومودود جو کہ اس حدیث کا ایک راوی ہے اور مدینہ کا باشندہ ہے کہتا ہے کہ جس گھر یعنی حجرہ میں محمد ﷺ کی قبر مبارک ہے وہاں ایک قبر کی جگہ باقی پڑی ہے)۔

اب گویا حضرت عیسیٰؑ کا محمد ﷺ کے ساتھ دفن ہونا اللہ کے کلام (تورات) سے بھی ثابت ہو گیا و الحمد للہ علی ذا لک

دوسرے یہ بات بھی سب لوگوں کو معلوم ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی زندگی کے پہلے دور میں شادی نہیں کی جس کا نتیجہ اولاد ہوتی ہے جو نہ ہوئی۔

رسول اللہ ﷺ نے آپؑ کے دوبارہ نازل ہو کر زندگی کے دوسرے دور میں شادی کرنے کا ذکر فرمایا ہے، تاکہ لوگوں پر یہ بات بالکل واضح اور روشن ہو جائے کہ یہ وہی مسیح ابن مریم آئے گا جو کہ پہلے ہو چکا ہے اور آسمان پر اٹھایا جا چکا ہے اور کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیا مسیح نہیں آئے گا بلکہ وہی پہلا مسیح ابن مریم ہوگا جس نے اس وقت شادی نہیں کی تھی اور وہ آسمان پر اٹھایا گیا۔ اب دوبارہ نازل ہو کر شادی کرے گا اور اولاد ہوگی۔

پھر اپنی عمر طبعی کو پہنچ کر حضرت عیسیٰؑ وفات پائیں گے اور رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کیے جائیں گے جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اور تورات شریف میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

خاتمہ: مجھے یہ مضمون لکھنے کی ضرورت کیوں پڑی۔ سو عرض ہے کہ آج کل عام طور پر دیکھا جا رہا ہے کہ لوگ اپنی ناقص عقل کے بل پر خدا اور خدا کے رسول محمد ﷺ کے احکام کو اور پیش گوئیوں کو طرح طرح کی تاویلوں بلکہ تحریفوں سے ٹال رہے ہیں اور جھوٹے مدعیوں کو مختلف موڑوں اور توڑوں سے سچا کرنے میں شب و روز لگے ہوئے ہیں، حالانکہ اللہ اور اللہ کے رسول محمد ﷺ نے جو کچھ بطور پیش گوئی کے یا بطور حکم کے فرمایا ہے، وہ بالکل درست اور بجا ہے۔ اور ہر پیش گوئی اپنے لفظوں میں پوری ہوتی رہتی ہے اس میں کسی تاویل اور تحریف کی ضرورت نہیں ہوتی جیسا کہ میں قبل ازیں ایک پیش گوئی کو اس کے اپنے الفاظ میں پورا ہونا ثابت کر چکا ہوں اور وہ مضمون جس میں مذکورہ پیش گوئی کا پورا ہونا ثابت کیا گیا ہے آپ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۵ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۴ھ کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں بعنوان چودھویں صدی کا مجدد کون ہے؟ ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔

میرا یقین ہے کہ جیسا وہ پیش گوئی اپنے لفظوں میں پوری ہوئی انشاء اللہ حضرت عیسیٰؑ والی پیش گوئی بھی اپنے لفظوں میں اپنے وقت پر پوری ہو کر رہے گی۔

عرض: سب سے آخر میری یہ عرض ہے کہ ہر مسلمان کو لازم ہے کہ وہ جب اللہ اور اللہ کے رسول محمد ﷺ کا کوئی فرمان یا پیش گوئی سنے، تو دل سے اس کے سچا ہونے کا یقین کر لے۔ ہاں اگر اس کی لم یا کنہ کا کھوج لگانا چاہتا ہے تاکہ اسے مزید اطمینان حاصل ہو تو وہ ایسے طریقہ پر کھوج لگائے کہ جس سے انکار یا تحریف نہ نکلے بلکہ وہ ایسی توجیہ ہو جو کہ دوسری آیات اور احادیث کے مخالف نہ ہو، اور نہ ہی کسی آیت یا حدیث پر زد پڑتی ہو۔ اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو العلم عند اللہ کہہ کر خاموش ہو رہے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء مطابق ۶ ذی قعد ۱۳۵۴ھ نمبر ۳۳ جلد ۱۴ ص ۷۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بارقۃ السیف ۔ ۷

حضرت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

مشہور حدیث لا نبی بعدی نے خاتم النبیین کے بعد کسی جدید نبی کا امکان بھی باقی نہیں چھوڑا تھا۔ باوجود اسکے ہر صدی میں بعض مخبوط الحواس حضرات نے جھوٹی نبوت کا دعوی کر ہی ڈالے ۔ اور اپنے خلاف آیات و احادیث کی الٹی سیدھی تاویلیں کر ہی ڈالیں۔

اس صدی کے متنبّی امت (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کہا کہ حدیث لا نبی بعدی میں لفظ بعد، مخالفت کے معنی میں ہے۔ یعنی نبی ہمیشہ آتے رہیں گے لیکن میرا مخالف کوئی نہ ہوگا۔ سب میری موافقت کریں گے۔ اس دعوی پر دو دلیلیں پیش کیں:

دلیل اول: سورۃ جاثیہ میں آیا ہے بای حدیثٍ بعد اللہ و آیاتہ یؤمنون (پ ۲۵) اللہ کے بعد کا کیا مطلب؟ کیا اللہ کے فوت ہوجانے کے بعد؟ یا اس کی غیر حاضری میں؟ نہیں بلکہ معنی یہ ہیں کہ اللہ کے خلاف اور کونسی باتیں ماننے کے قابل ہیں؟۔ (احمدی پاکٹ بک۔ ص ۵۳۵)

جواب: لغت عربی میں بعد کے معنی مخالفت کے نہیں لکھے ہیں، نہ اہل زبان سے اس کی کوئی نظر موجود ہے۔ زبان عربی بحمداللہ زندہ زبان ہے اور اس کے جاننے والے ابھی صفحہ ہستی پر موجود ہیں۔ لیکن جو لوگ دمشق کے معنی قادیان، دجال کے معنی ریل گاڑی کریں، کسر صلیب سے فروغ صلیب، احمد سے غلام مراد لیں ۔ وہ بعد کے معنی مخالفت چھوڑ کر کچھ اور کرلیں، تو کون ان کا منہ بند کرسکتا ہے؟

اب حدیث لا نبی بعدی کے معنی دوسری حدیثوں سے ملاحظہ ہوں۔

صحیح بخاری میں ہے:

لم یبق من النبوۃ ۔ (مشکوۃ ص ۳۸۶)

یہاں بعد کا لفظ موجود نہیں ہے لیکن ہر قسم کی نبوت کی نفی ہے۔ کوئی نیا نبی نہ موافق آئے گا نہ مخالف۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلم شریف میں ہے:

انّی آخر الا نبیاء (ص ۴۴۶۔ج ا)۔

پس اگر کوئی نبی نیا (گو موافق ہی سہی) آجائے تو آپکی آخریت باقی نہیں رہتی

سنن ابوداؤد اور سنن ترمذی میں ہے:

انا خاتم النبیین لا نبی بعدی (مشکوۃ۔ص ۴۵۷)

یہاں لا نبی بعدی کے ساتھ ہی وصف خاتم النبین بھی مذکور ہے جو بعد کے معنی مخالفت کے لینے کی تردید کرتا ہے کیونکہ نئے موافق نبی کا آنا ختم نبوت کے منافی ہے۔

مسند احمد اور سنن ترمذی میں ہے:

انّ الرّسالۃ و النبوّۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی و لا نبی

(ابن کثیر۔ج ۸ص ۸۹)

یہاں بعد کے معنی مخالفت کے لینے کی تردید انقطعت سے ہورہی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ (موافق و مخالف ہر قسم کی) رسالت و نبوت بند ہوگئی۔ پس میری رسالت و نبوت کے بعد نہ تو کوئی رسول ہی ہوگا اور نہ نبی۔

اب سورۃ جاثیہ کی آیت مذکورہ کی تحقیق سنیئے:

قرآن مجید عربی زبان ہے اس زبان کو جاننے کے کے لئے بہت سے فنون (جو قرآن مجید کے خادم ہیں) حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ منجملہ ان کے ایک فن علم معانی کا ہے۔ اس علم میں ایک باب ایجاز کا ہے جس میں لفظ اصل مراد سے کم لیکن کافی ہوتا۔ اس کی دوسری قسم ایجازِ حذف ہے، جس میں کچھ محذوف ہوتا ہے۔ آیت مذکورہ اسی قبیل سے ہے اور بعد اللہ میں بعد کا مضاف الیہ محذوف ہے۔ چنانچہ

تفسیر معالم و تفسیر خازن میں ہے:

ای بعد کتاب اللہ۔

اور تفسیر جلالین و تفسیر بیضاوی و تفسیر کشاف و تفسیر سراج منیر و ابوالسعود و تفسیر فتح البیان و تفسیر ابن جریر میں ہے:

ای بعد حدیث اللہ و ھو القرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی کس بات پر اللہ کی بات کے بعد اور اس کی آیتوں کے بعد ایمان لائیں گے؟

اس کی تائید دوسری آیت سے بھی ہوتی ہے۔ سورہ اعراف و مرسلات میں ہے

فبایّ حدیث بعدہ یو منو ن ۔ (پ۹، پ۲۹)

ای فبای کلا مٍ یو منو ن بعدہ۔ (ابن کثیر)

(یعنی کس کلام پر اس کلام کے بعد ایمان لائیں گے؟)

قرآن پاک میں بعد کی اضافت اللہ کی طرف بہت سے مقامات میں موجود ہے اور ہر جگہ اس کا مضاف الیہ محذوف ہے اسی سورۃ جاثیہ میں ہے:

فمن یھدیہ من بعد اللہ (پ۲۵) ای بعد اضلا ل اللہ ایا ہ

(جلالین بیضاوی مدارک کشاف ابوالسعود وغیرہ) یعنی کون ہدایت دے گا اسے بعد گمراہ دینے خدا کے اسے)۔

سورہ شوریٰ میں ارشاد ہے و من یضلل اللہ فما لہ من و لیّ من بعدہ (پ۲۵) ای بعد اضلا ل اللہ ایاہ (خازن معالم مدارک جلالین)

یعنی جس کو اللہ گمراہ کر دے اس کا کوئی ولی نہیں ہے بعد گمراہ کر دینے اللہ کے اسے۔

سورہ فاطر میں ہے

و ما یمسك فلا مر سل لہ من بعدہ (پ۲۲) ای بعد امسا کہ

(جلالین بیضاوی مدارک کشاف) یعنی خدا اپنی جو رحمت روک لے تو کوئی اس کا جاری کرنے والا نہیں ہے بعد روک لینے اللہ کے۔

نیز اسی سورۃ میں ہے

ان امسکھما من ا حد من بعدہ (پ۷) ای من بعد امسا کہ

(فتح البیان ابوالسعود کشاف مدارک) (یعنی آسمان و زمین کو کوئی تھام نہیں سکتا بعد تھام لینے اللہ کے)۔

سورہ آل عمران میں ہے

و ان یخذ لکم فمن ذا الذی ینصر کم من بعدہ (پ۴) ای بعد خذ لا نہ (جلالین بیضاوی مدارک کشاف ابوالسعود وغیرہ) یعنی اگر خدا تمکو ذلیل کر دے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو کون تمہاری مدد کرے گا بعد ذلیل کر دینے اللہ کے تم کو۔

اسی طرح نبی کریم ﷺ کی بعض دعائیں جو حدیثوں میں آئی ہیں ان میں ایجازِ حذف ہے۔ دعا نوم میں وارد ہے

انت الآخر فليس بعدك شيء (مسلم ج۲ ص ۳۴۸)

اى بعد آخريتك (مرقاۃ ج ۳ ص ۱۰۸)

یعنی تو ہی آخر ہے تیری آخریت کے بعد کوئی شئے نہیں ہے۔

دوسری دعا میں آیا ہے:

فلا شيء بعده (مسلم ج۲ ص ۳۵۰) اى بعد امره بالفناء۔

اسی طرح حدیث لا نبوة بعدى (مسلم ج ۲ ص ۲۷۸) کے معنی ہیں۔ لا نبوة بعد نبوتى یعنی میری نبوت کے بعد کوئی نبوت نہیں ہے۔

مرزائیوں کی دوسری دلیل:

صحیح بخاری میں آیا ہے آپ نے فرمایا كذا بين يخرجان بعدى (پ۱۴، پ ۱۷) یعنی دو جھوٹے نکلیں گے میرے بعد۔

حالانکہ مسیلمہ اور اسود عنسی دونوں آپ کی زندگی میں ہی مدعی نبوت بن کر آپ کے مقابلہ میں ظاہر ہو گئے تھے پس لامحالہ اس حدیث میں بعد کے معنی مخالفت کے ماننے پڑیں گے یعنی دو جھوٹے میری مخالفت میں خروج کریں گے۔ (احمدیہ ڈائری)

جواب: ا۔ یہاں بھی وہی ایجازِ حذف ہے اور بعد کا مضاف الیہ محذوف ہے اى يخرجان بعد نبوتى (فتح الباری پ۲۸ ص ۵۰۷) یعنی میری نبوت کے بعد دونوں کا ظہور ہوگا چنانچہ مسیلمہ اسود عنسی کا ظہور آپ کے نبی ہو چکنے کے بعد ہی ہوا نہ قبل۔

اس محذوف پر قرینہ صحیح بخاری کی دوسری حدیث ہے جس کے الفاظ یہ ہیں: الكذابين اللذين انا بينهما (پ ۱۷، پ ۲۸) یعنی وہ دونوں جھوٹے مدعی نبوت کہ ان دونوں کے درمیان میں موجود ہوں اسی معنی کو واضح کرنے کے لئے امام بخاری نے حدیث يخرجان بعدى کے متصل ہی انا بينهما کی روایت ذکر کی ہے دیکھو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب المغازی پ ۱۷۔

۲۔ دوسرا جواب یہ ہے کہ جملہ یخر جا ن بعدی میں بعدی کا لفظ کسی راوی نے بڑھایا ہے فلا عبرة به۔ اور اس پر قرینہ یہ ہے کہ امام بخاری نے دو مقامات پر لفظ بعدی کو ذکر ہی نہیں کیا بلکہ حذف کر دیا ہے اور حدیث کو یخر جا ن پر ختم کر دیا ہے دیکھو باب قصہ اسود عنسی پ ۱۷۔ اور باب اذا طار الشیء فی المنا م، پ ۲۸۔ پس اصل الفاظ انا بینھما کا متعین رہا۔

حاصل کلام یہ کہ کتاب وسنت ولغت عرب میں لفظ بعد مخالفت کے معنی میں نہیں آتا و ھو المراد فا لحمد لله

اجرائے نبوت پر مرزائیوں کی ایک اور دلیل

سورہ حج کے آخری رکوع میں ہے:

الله یصطفی من الملا ئکة رسلاً و من الناس (پ ۱۷)

اس میں یصطفی فعل مستقبل ہے جس سے انسانوں میں آئندہ پیغمبروں کا آنا صاف ثابت ہے (احمدیہ پاکٹ بک ص ۴۹۷)

جواب: آیت مذکورہ میں فعل یصطفی مستقبل کے لئے نہیں ہے بلکہ اس میں حکایت ہے حال ماضی کی جیسے آیت فر یقاً تقتلو ن (پ ۱۔ بقرہ) میں۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اے یہودیو! تم آنحضرت ﷺ کے بعد آنے والے پیغمبروں کو قتل کرو گے بلکہ زمانہ گذشتہ کے حال کی حکایت فرمائی ہے۔ اسی طرح آیت مذکورہ میں اللہ نے اپنی سنت ماضیہ بیان فرمائی ہے اور اس پر قرینہ اور دلیل قرآن مجید کی وہ دوسری آیات ہیں جن میں اللہ تعالیٰ نے ان مصطفیٰ اور برگزیدوں کا نام لے کر بیان فرما دیا ہے چنانچہ حضرت ابراہیمؑ کا ذکر کر کے فرمایا

و لقد اصطفینا ہ فی الد نیا۔ (بقرہ:۱۳۰)

موسیٰ کو خطاب فرمایا: یا موسی انی اصطفیتك علی الناس (الاعراف: ۱٤٤)

حضرت ابراہیمؑ واسحاقؑ ویعقوبؑ کا ذکر کر کے فرمایا

و انھم عند نا لمن المصطفین ا لا خیار (ص: ٤٧)

آل عمران میں فرمایا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان اللہ اصطفی آ د م و نو حاً و آ ل ابرا ھیم و آ ل عمرا ن علی العالمین (آل عمران:۳۳)۔

انہیں پیغمبروں کا اجمالی تذکرہ آیت اللہ یصطفی.. الخ میں ہے اورآیت سورۃ انعام اللہ اعلم حیث یجعل رسا لتہ (پ۸) میں بھی۔

اس میں بھی فعل یجعل استقبال کے لئے نہیں ہے بلکہ حال ماضی کی حکایت ہے۔ جس پر قرینہ او تی رسل اللہ فعل ماضی ہے جو اس سے قبل متصل ہی مذکور ہے۔ کافروں نے گذشتہ رسولوں جیسی باتیں چاہی تھیں انہیں رسولوں کی بابت حیث یجعل رسا لتہ فرمایا گیا ہے نہ یہ کہ محمد ﷺ کے بعد کوئی جدید نبی آئے گا اور نہ کسی پیغمبر کے آنے کی کوئی ضرورت ہی ہے۔ باقی جواب محمدیہ پاکٹ بک میں از صفحہ ۳۲۶ تا ۳۳۰ ملاحظہ ہو۔

مرزائیوں کی ایک اور دلیل:

سورہ آل عمران میں ہے ما کا ن اللہ لیذر المو منین علی ما انتم علیہ حتی یمیز الخبیث من الطیّب و ما کا ن اللہ لیطلعکم علی الغیب و لکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشا ء (آل عمران :۱۷۹) اس میں بھی یجتبی فعل مستقبل ہے جس سے آئندہ زمانہ میں رسولوں کا آنا ثابت ہوتا ہے (احمدیہ پاکٹ بک ص ۴۹۹)

جواب: اس آیت میں بھی یجتبی زمانہ مستقبل کے لئے نہیں بلکہ اس میں بھی حکایت ہے حال ماضی کی۔ دلیل اس پر وہ دوسری آیتیں ہیں جن میں ان مجتبی رسولوں کا نام لے لے کر بیان کر دیا گیا ہے فرداً فرداً بھی اور یکجائی طور پر بھی۔ فرداً فرداً ملاحظہ ہو۔ حضرت آدم کے لئے اجتباہ سورۃ طہ میں آیا ہے۔ حضرت ابراہیم کے لئے اجتبا ہ سورہ نحل میں مذکور ہے۔ حضرت یونسؑ کے لئے اجتبا ہ سورہ قلم میں موجود ہے۔ یکجائی طور سے دیکھئے سورہ مریم میں دس پیغمبروں (زکریا یحیٰ عیسیٰ ابراہیم اسحاق یقوب موسیٰ ہارون اسماعیل ادریس) کے ذکر کے بعد آیا ہے ممن ھد ینا و اجتبیناہ (پ ۱۶) اور سورہ انعام میں اٹھارہ پیغمبروں (ابراہیم، اسحاق، یعقوب، نوح، داؤد، سلیمان، ایوب،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یوسف،موسی،ہارون،زکریا،یحی،عیسی،الیاس،اسماعیل،الیسع،یونس،لوط) کا تذکرہ کر کے فرمایا

اجتبینا ھم و ھدینا ھم الی صراط مستقیم (پ ۷)

انہیں رسولوں کا تذکرہ اجمالاً آیت

لکن اللہ یجتبی من رسلہ۔ (پ ۴)

میں آیا ہے۔ اور یہ وہ لوگ ہیں جو دنیا خالی کر گئے

تلك امة قد خلت۔ (بقرہ)

کوئی آسمان پر زندہ اٹھا لیا گیا اور کوئی زیر زمین دفن کر دیئے گئے۔ آنحضرت ﷺ کے بعد اب کوئی جدید نبی نہیں آئے گا، باقی جواب محمد یہ پاکٹ بک میں از صفحہ ۲۳۰ تا ۲۳۲ ملاحظہ فرمایئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۳۔ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۵ ص ۶۔۸)

انتخاب الاخبار:

انجمن حمایت اسلام لاہور نے کثرت رائے سے پاس کر دیا ہے کہ مرزائی (ہر دو صنف) انجمن مذکور کے ممبر نہیں رہ سکتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۱۳۔ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۵ ص ۲)

انجمن حمایت اسلام اور مرزائیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کچھ دنوں سے باغیرت ممبران انجمن مذکور نے تحریک اٹھائی ہے کہ اس انجمن کو مرزائیت کے عنصر سے صاف کیا جائے یعنی کوئی مرزائی انجمن کا ممبر نہ رہ سکے گا لاہوری جماعت مرزائیہ نے سارے عیوب قادیانی پارٹی کے سر تھوپ کر اپنے آپ کو پاک صاف بتایا اس پر انجمن کی طرف سے لاہوری جماعت کے امیر پر چند سوالات پیش ہوئے مولوی محمد علی نے بحیثیت امیر جماعت احمدیہ لاہور مذکورہ سوالوں کے جواب دیئے۔ جوابات کیا ہیں، اخفائے حق کی مکمل سعی ہے۔ مسئلہ نبوت مرزا کے متعلق تو اخبار اہل حدث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۳۶ء میں ہم لکھ چکے ہیں۔ آج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ اقتداء پر کچھ لکھتے ہیں۔مولوی محمد علی پر سوال ہوا جو مع جواب درج ذیل ہے:

سوال: کیا مرزا صاحب نے اپنی کتابوں میں یہ حکم دیا ہے کہ سوائے اپنے اماموں کے کسی دوسرے کے پیچھے نماز نہ پڑھیں؟

جواب: یہ حکم نہیں کہ کسی دوسرے مسلمان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔البتہ یہ حکم ہے کہ جو لوگ آپ کو کافر کہتے ہیں یا دجال اور مفتری قرار دیتے ہیں ان کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

اصل بات ہم بتاتے ہیں۔ اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مرزا صاحب متوفی کے لفظوں میں۔اس مضمون کا ایک سوال خود مرزا صاحب قادیانی کے سامنے پیش ہوا تھا۔سوال کرنے والا کوئی غیر شخص نہ تھا، بلکہ ایسا شخص تھا جو مرتے دم تک لاہوری جماعت کا رکن اعظم رہا ہے۔سوال کے اصل الفاظ ملاحظہ ہوں:

مورخہ ۱۰ جنور ۱۹۰۳ء کو خان محمد عجب خاں صاحب آف زیدہ کے استفسار پر کہ بعض اوقات ایسے لوگوں سے ملنے کا اتفاق ہوتا ہے جو اس سلسلہ سے اجنبی اور ناواقف ہوتے ہیں ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں یا نہیں۔

(فتاوی احمدیہ۔ص ۱۹)

ناظرین غور کریں کہ سوال میں لفظ (اجنبی) موجود ہے جس کے معنی آپ لوگ جانتے ہیں کہ ایسا شخص جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں تصدیق یا تکذیب نہیں کرتا محض ناواقف ہے۔ ایسے شخص کے پیچھے بھی نماز پڑھنے سے مرزا صاحب نے منع کر دیا ہوا ہے جس کے متعلق مندرجہ ذیل عبارت ملاحظہ ہو:

جواب میں مرزا صاحب نے فرمایا: اول تو کوئی ایسی جگہ میں جہاں لوگ واقف نہ ہوں اور جہاں ایسی صورت ہو کہ لوگ ہم سے اجنبی اور ناواقف ہوں تو ان کے سامنے اپنے سلسلہ کو پیش کر کے دیکھ لیا اگر تصدیق کریں تو ان کے پیچھے نماز پڑھ لیا کریں ورنہ ہرگز نہیں اکیلے پڑھ لو خدا تعالی اس وقت چاہتا ہے کہ ایک جماعت تیار کرے پھر جان بوجھ کر ان لوگوں میں گھسنا جن سے وہ الگ کرنا چاہتا ہے منشاء الہی کی مخالفت ہے۔

(فتاوی احمدیہ۔ص ۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرات! مرزا صاحب کا یہ حوالہ دیکھ کر بتائیے کہ مولوی محمد علی کا یہ کہنا کہ:

احمدی یقیناً غیر احمدی کے پیچھے نماز ادا کر سکتا ہے (جواب نمبر ۵ بجواب سوال نمبر ۵ ، از میاں عبدالمجید صاحب بیرسٹرایٹ لاء)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعلیم کے سراسر مخالف اور محض دفع الوقتی ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کا اپنا فتویٰ ہے کہ مصدقین کے سوا کسی کے پیچھے نماز نہ پڑھو (حوالہ مذکور۔فتاوی احمدیہ)

نوٹ: ہمیں (اس بزرگ) مولوی محمد علی صاحب لاہوری سے شکایت نہیں بلکہ انجمن سے ہے، جس نے ان جوابات کو تنقید کے لئے کسی ماہر لٹریچر کے سامنے پیش نہیں کیا۔ اگر کر دیتی تو ایسا غیر معقول فیصلہ نہ کرتی جو مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی طرح دفع الوقتی پر مبنی ہے۔

(انجمن حمایت اسلام کا ریزولیوشن بروایت مولوی محمد علی یہ ہے کہ انجمن ہذا کو احمدیت سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی انجمن کی پالیسی احمدیت نوازی کی ہوسکتی ہے)

کس قدر مقام حیرت ہے کہ فرقہ کا بانی تو نماز میں اقتداء غیر سے نہ صرف منع کرے بلکہ اس کو منشاء الٰہی کیخلاف قرار دے مگر پیرو کار مولوی محمد علی جیسے امیر قوم اس سے انکار کر دیں تو سوائے اس کے کیا کہا جائے:

زمانہ با تو نسازد تو با زمانہ بساز

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۶ ص ۴۔۵)

احرار کے مجاہد کا خواب پریشاں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

لاہور کی مجلس احرار کے آرگن مجاہد ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء میں ایک مصنوعی خواب شائع ہوا تھا جس میں خواب بین نے جھوٹے نبیوں کی کانفرنس بلاکر مرزا صاحب قادیانی کے ذکر میں ہم دونوں (ثناءاللہ امرتسری، ابراہیم سیالکوٹی) کو مقدمہ مولوی عطاء اللہ شاہ میں قادیانیوں کا مددگار بتایا تھا۔ ہم نے اس خواب پر دو طرح سے تنقید کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تو مذہبی حیثیت سے بتایا کہ حدیث شریف میں جھوٹا خواب بنانے والے کو مفتری اکبر فرمایا گیا ہے۔ دوسرے ہم نے اپنا ذاتی طرز عمل بتایا تھا جس میں مفصل بیان کیا گیا تھا کہ ہم نے قادیانیوں کو مدد نہیں دی، بلکہ احرار کو مدد دی تھی۔(اس کے بعد ہم نے صاف لفظوں میں لکھا تھا کہ جبتک مجلس احرار اس خواب سے بیزاری کا اعلان نہ کرے ہم اس مصنوعی خواب کی اشاعت کو بقول سعدی

نہ سگ دامنِ کاروانے درید
کہ دہقاں ناداں کہ سگ پر درید

سمجھیں گے)۔

ہمارے خیال میں اس جواب کو مجاہد کے ذمہ دار افسروں نے صحیح سمجھا۔ اسی لئے مولوی داؤد صاحب غزنوی کو دفتر اہل حدیث میں بھیجا۔ آپ نے آکر اپنا ایک نوٹ بغرض اشاعت ہم کو دیا۔ ہم نے کہا یہ تو ہماری ذات خاص کے متعلق ہے۔ حدیث شریف کے بموجب جو افتراء علی اللہ کیا گیا ہے کی تردید مجاہد میں ہونی چاہیے۔ موصوف نے کہا تردید بھی ضرور ہو جائے گی۔

مولوی داؤد صاحب موصوف تو سفر حجاز کو چلے گئے۔ امید ہے ان کے بعد انچارج دفتر اس فرض کو ادا کر دیں گے۔ خط معذرت درج ذیل ہے:

باسمہ عزوجل۔

مکرم ومحترم مولانا ثناءاللہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

اخبار مجاہد کی ۱۱ جنوری ۱۹۳۶ء کی اشاعت میں ایک مضمون انبیاء کانفرنس کے عنوان سے جو شائع ہوا، اور اس میں بعض کلمات آپ کے متعلق استعمال کئے گئے۔ نائٹ اڈیٹر کی غلطی سے وہ مضمون شائع ہوگیا۔

مجلس کو اس کی اشاعت کا دلی افسوس اور رنج ہے آئندہ انشاءاللہ ایسا نہیں ہوگا۔ مجلس احرار تو ہر اس شخص کو عزت کی نظر سے دیکھتی ہے جس نے فتنہ مرزائیت کے استیصال کے لئے کچھ بھی خدمت سرانجام دی ہو آپ نے اس فتنہ کے استیصال کے لئے جو شاندار خدمات سرانجام دی ہیں وہ عدیم النظیر ہیں اس لئے یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ مجلس کی طرف سے کوئی ایسی حرکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سرزد ہو جس میں آپ کی تخفیف کا شائبہ بھی ہو میں امید کرتا ہوں کہ اس فتنہ کے استیصال کے لئے ہم مشترکہ طور پر کام کر کے اسلام کی ایک اہم خدمت سرانجام دے سکیں گے۔ والسلام،

محمد داؤد غزنوی جنرل سکرٹری مجلس احرار اسلام ہند۔

یکم فروری ۱۹۳۶ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۶ ص ۵)

کھلی چٹھی بنام میاں محمود احمد خلیفہ قادیان

مولوی قادر بخش خطیب جماعت اہل حدیث پٹیالہ لکھتے ہیں:

کیا مرزا محمود صاحب اس آیت پر عمل کریں گے اعدلوا هو اقرب للتقوى ۔ الآیہ

۲۰ شوال ۱۳۵۳ھ کو محمد حسین صاحب مرزائی امام و خطیب جماعت مرزائیہ نے شہر پٹیالہ میں بندہ (قادر بخش) کے ساتھ ختم نبوت پر مناظرہ کیا تھا اور مناظرہ اس بات پر ختم ہوا تھا کہ اگر خاتم کا معنی کسی لغت کی کتاب میں آخر هم ثابت ہو جائے تو محمد حسین مرزائی مرزائیت کو چھوڑ کر مسلمان ہو جائے گا ورنہ یک صد روپیہ بطور انعام ادا کرے گا۔

چنانچہ مناظرہ گاہ میں حاضرین کے روبرو مجمع البحار سے خاتم کا معنی بعینہ آخرهم دکھلایا گیا۔ اس پر مرزائی مناظر محمد حسین صاحب نے بھی تسلیم کرلیا کہ حوالہ بالکل درست ہے اور جو اس کے حواری تھے انہوں نے بھی تسلیم کرلیا۔

اس پر بندہ (قادر بخش) نے کہا کہ آپ شکست نامہ تحریری دیں تاکہ اس کا مرافعہ آپ کے خلیفہ تک ہو سکے۔

چنانچہ حاضرین میں سے مرزائی صاحبان نے اور دیگر حاضرین بڑی فراخ دلی و حوصلہ سے شکست نامہ تحریر کر دیا جس کو تقریباً عرصہ ایک سال کا ہوتا ہے۔ لیکن محمد حسین صاحب مرزائی ابھی تک مرزائیت کو چھوڑ کر مسلمان نہیں ہوا، اور نہ حسب تحریر یک صد روپیہ بطور انعام ادا کیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لہذا آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ چونکہ ان کے خلیفہ ہیں اس لئے ان سے حسب تحریر مبلغ یک صد روپیہ دلا دیں۔ اگر وہ اس رقم کو از خود ادا نہ کر سکتا ہو تو آپ کچھ انتظام کرے رقم دلا دیں۔ لیکن اس رقم میں کسی مسکینہ کا مال نہ ہو جیسے لودہانہ کے انعامی مباحثہ کی سہ صد رقم میں مسماۃ فاطمہ کے پچاس روپے تھے جو منشی قاسم علی نے ان سے لے کر تین سو پورا کیا تھا۔ اثبات دعوی کے لئے مرزائی مناظر کے حواریوں کی تحریر درج کی جاتی ہے۔

منشی محمد حسین احمدی نے اقبال کرلیا ہے کہ خاتم النبیین کے معنی مولوی صاحب نے لغت کے حوالہ سے آخرھم دکھلا دیئے ہیں جو حسب شرائط نامہ ٹھیک ہیں۔ ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء؟۔

گواہان: بقلم خود حسین خان۔ العبد میاں امام الدین گلٹ ساز۔
العبد محمد صدیق۔ العبد بابو شیر محمد خان احمدی۔
العبد مستری فتح محمد۔ العبد شبیر حسین احمدی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ذی قعد ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۶ ص ۵۔۶)

کیا سارا ہندوستان مرزائی ہو گیا؟

(قادیانی اور لاہوری مرزائیوں سے سوال)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

احمدی دوستو! ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ کسی سوال کا جواب دینے سے جھجکا نہیں کرتے۔ ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ ہماری بات قبول کرنے پر تم لوگوں نے کبھی توجہ نہیں کی۔ باوجود اس کے ہم آج ایک ضروری بات پیش کرتے ہیں لیکن تمہارے مزاج کا اندازہ کر کے اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ خاص مرزا کے الفاظ سامنے رکھ کر تا کہ ہم دیکھیں کہ ہمارے سوال کا جواب تمہارے پاس کیا ہے۔ یہ نکتہ یاد رکھو کہ غلط جواب دیتے ہوئے گو تم بہت سی باتیں کہہ جاؤ اور بہت کچھ لکھ جاؤ لیکن خدا کے نزدیک وہ قبول نہیں ہوگا وہاں تمہیں کہا جائے گا اقرأ کتابک کفی بنفسک الیوم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عليك حسيباً

پس سنو! آج کل ہمارے ملک پنجاب میں خصوصاًاور ہندوستان میں عموماً طاعون بفضلہٖ تعالیٰ معدوم ہے۔ نہ کسی اخبار میں طاعون کا ذکر ہوتا ہے، نہ سرکاری رپورٹوں میں۔ لہ الحمد۔ اب سنیئے! اپنے مجدد اپنے نبی ورسول جناب مرزا غلام احمد قادیانی کا قول:

> خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب وہ تک خدا کے مامور اور رسول (یعنی خود بدولت۔ ثناء) کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگا۔ (رسالہ دافع البلاء۔ ص ۵)

پس ہمارا سوال یہ ہے کہ ہندوستان کے سب باشندوں نے رسول قادیانی کو مان لیا اگر نہیں مانا تو کیا قادیان کے لوگوں نے مان لیا؟ ہاں یہ بھی بتادیجئے کہ پنجاب کے احرار بھی مرزا صاحب کی رسالت پر ایمان لے آئے؟ اگر لے آئے تو پھر کیوں ہر جمعہ کو خطبہ ان کے نام کا پڑھا جاتا ہے؟ صاد صاف جواب دو اور یمان سے بتاؤ کہ جو عذاب بقول تمہارے نبی اور رسول (مرزا) کے انکار کی وجہ سے آیا تھا وہ اسی انکار پر اصرار کرنے سے کیسے ہٹ گیا اور اس قول مرزا کے کیا معنی ہیں جو ہم نے اوپر نقل کیا ہے واقعات سے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ الہام غلط ہے ..مگر ہم اس پر رائے زنی کرنے سے پرہیز کرتے ہیں آپ لوگوں کے جواب کا انتظار رہے دیکھیں کہ آپ لوگ حق گوئی اختیار کرتے ہیں یا اس شعر کے مصداق بنتے ہیں:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ ذی قعدہ ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۷ص ۷)

سوالات مرزائیہ متعلقہ حیات مسیح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم بارہا تحریراً وتقریراً اس امر کا اظہار کر چکے ہیں کہ مرزائیوں کے ساتھ ہمیشہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی غلط پیش گوئیوں ان کے کذبات واختلافات ان کی باطل مسیحیت پر گفتگو ہونی چاہیے ۔ یہ وہ اصل الاصول ہے جس کے ٹوٹنے کی صورت میں مرزائیت کا تمام تانا بانا ادھر کر رہ جاتا ہے۔ نہ اس کے بعد مسئلہ حیات مسیح پر بحث کی حاجت، نہ ختم نبوت پر مناظرہ کی ضرورت ۔

اور بات بھی حق ہے کہ بفرض محال مسیح فوت ہو گئے ہوں اور نبوت جاری ہو تو کیا اس سے وہ صاحب، مسیح موعود بننے کے حق دار ہو جائیں گے جن کی جملہ متحدیانہ پیش گوئیاں غلط بلکہ اغلط ثابت ہوئیں ۔ جن کے تمام اصول دفعی الوقتی اور خودغرضی پر مبنی ، تحریرات میں صدہا کذبات ہزار ہا اختلافات خدا وانبیاء کی توہین انتہائی درجہ کی غیر شریفانہ گالیاں بھری پڑی ہوں ۔ اس طرہ پر طرفہ یہ کہ ان کی جسمانی صحت بھی مراق وہسٹیریا، دردگردہ، ذیابیطس، سل ودق ونامردی جیسی نامراد امراض کے باعث قابل رحم ہو:

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

حیات مسیح کا مسئلہ کوئی ایسا بودا یا کمزور نہیں کہ ہم اس کے اثبات سے قاصر ہوں قرآن پاک کی بکثرت آیات، احادیث نبویہ کی بیسیوں بینات اس پر شاہد عادل ہیں ایسی کہ خود مرزا غلام احمد صاحب نے اس بحث میں اپنی کمزوری کا احساس کرتے ہوئے بدیں الفاظ میدان چھوڑا تھا:

۱۔ مجھ کو اس پہلو (حیات ووفات مسیح) سے بالکل نومیدی ہوئی پس خدا نے میرے دل میں ڈالا کہ میں دوسرا پہلو اختیار کروں جو اصل بنیاد میرے دعوی کی ہے یعنی سچے ملہم ہونے کا ثبوت۔

۲۔ اب پھر اسی بحث کو چھیڑنا محض شرارت اور بے ایمانی ہے۔

(یہ دونوں حوالے اس شخص کو بتائے جائیں گے جو دفتر اہل حدیث اشاعت فنڈ کے لئے ۲۔ آنے بھیجے گا)۔

پس ان اعلانات کے بعد خود مرزا صاحب یا ان کی جماعت کا اس مسئلہ کو چھیڑنا جیسا کہ حال ہی میں کسی مرزائی نے ہمارے بعض امرتسری احباب کے روبرو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵ سوال، اس مسئلہ کے متعلق تحریراً پیش کیئے ہیں بقول مرزا صاحب قادیانی سوائے شرارت اور بے ایمانی کے اور کوئی معنی نہیں رکھتے۔

مگر ہم بفضلہٖ ہر وقت اور ہر رنگ میں مرزائیت کی خانہ بر انداز تحریک کی دھجیاں فضا حق میں بکھیرنے کو آمادہ ہیں۔ ولہذا ان سوالات کے جوابات آئندہ اخبار میں درج ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۸ ص ۵۔۶)

بارقۃ السیف۔ ۸

حضرت مولانا ابوالقاسم سیف بنارسیؒ لکھتے ہیں:

امکان نبوت کی تردید:

گذشتہ شعبان میں پنجاب سے دوسوال بغرض جواب میرے پاس آئے تھے جو قادیانیوں کی پاکٹ بک صفحہ ۵۰۱ میں بھی موجود ہیں ان کے جوابات حسب ذیل بھیجے گئے۔ پہلا سوال جس کی دو شقیں ہیں، یہ ہے:

آنحضرت ﷺ کے بعد نبی کا آنا سورہ نساء کی اس آیت سے ممکن معلوم ہوتا ہے۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

اولئك الذين انعم الله عليهم من النبيين و ا لصد يقين و الشهداء و الصا لحين (پ۵)۔

اطاعت خدا و رسول سے مطیع اگر صدیق و شہید و صالح بن سکتا ہے تو نبی بھی بن سکتا ہے۔

جواب: اس کا یہ ہے کہ اللہ تعالی نے باب نبوت کو آیت خاتم النبیین (احزاب) میں مسدود فرما دیا ہے اس لئے مطیع نبی نہیں بن سکتا اور باب صدیقیت و شہادت و صالحیت کو کھلا رکھا ہے۔ ارشاد ہے

و الذين آ منوا با لله و رسله اولئك هم الصد يقون و الشهداء

(پ۲۷، حدید)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

والذین آ منوا و عملو ا الصا لحات لند خلنهم فی الصا لحین
(پ ۲۰ عنکبوت)

یعنی خدا تعالیٰ اور اس کے رسولوں پر ایمان لانے اور عمل صالح کرنے والوں کو صدیق شہید اور صالحوں کا رتبہ ملیگا۔ اسلئے مطیع صدیق وشہید اور صالح بن سکتا ہے مرزائیوں کی دلیل مذکور سے اگر مطیع نبی بن سکتا ہے تو جامع ترمذی کی حدیث

عن ابی سعید قال قا ل النبی ﷺ التا جر الصدوق ا لا مین مع النبیین والصدیقین والشہداء (مشکوۃ ص ۲۳۵)

کی بنا پر ہر سچے امانت دار تاجر کو بھی نبی ہونا چاہیے۔ حالانکہ حدیث وآیت مذکورہ کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے روز ہر پکے فرمان بردار اور سچے تاجر کو نبیوں صدیقوں اور شہداء کی معیت و رفاقت مرحمت فرمائے گا جیسا کہ آیت مذکورہ کے آخر میں خود صراحت فرما دی ہے و حسن او لئك رفیقاً۔ یہ معیت محض رفاقت لاغیر اور یہ قیامت کے روز ہوگی جیسا کہ دیگر حدیثوں میں یہ صراحت مذکور ہے۔ مسند احمد میں ہے:

عن معا ذ بن انس قال قا ل النبی ﷺ من قر أ الف آ یة فی سبیل اللہ کتب یوم القیامة مع النبیین و الصدیقین و الشہداء والصا لحین۔

یعنی جو شخص فی سبیل اللہ ایک ہزار آیتیں پڑھا کرے قیامت کے دن اسے نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کی معیت ورفاقت نصیب ہوگی۔

و عن عمر و بن مرّ ۃ الجہنی قا ل جا ء ر جل الی النبی ﷺ فقا ل یا رسو ل اللہ شہد ت ان لا الہ الا اللہ و انك رسو ل اللہ و صلیت الخمس و ا دیت زکوۃ ما لی و صمت ر مضان فقا ل من ما ت علی ھذا کا ن مع النبیین و الصدیقین و الشہداء یوم القیا مة ھکذا و نصب اصبعیه (مسند ا حمد)

یعنی ایک صحابی نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ میں کلمہ پڑھ چکا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمازیں پڑھتا ہوں۔ زکوۃ دیتا ہوں، روزے رکھتا ہوں، آپ نے فرمایا کہ ان اعمال پر جس کو موت آجائے وہ قیامت کے دن نبیوں صدیقوں اور شہیدوں کی معیت اور صحبت میں اس طرح ہوگا جیسے یہ دونوں انگلیاں۔

اسی لئے مفسروں نے آیت مذکورہ کی تفسیر میں لکھا ہے

یجعله مرا فقاً لهم (ابن کثیر)

مرا فقه اکر م الخلا ئق (بیضاوی)

مرافقة اقرب عباد الله (کشاف)

الحضور معهم (جلالین)

ان سب علماء نے مع کے معنی رفاقت اور حضور کے کئے ہیں۔ حضرت امام رازیؒ فرماتے ہیں:

اذا اراد وا الز يارة و التلا فی قد روا علیه فهذا هو المراد من هذه المعية۔ (تفسیر کبیر، کذا فی ابی السعود)

یعنی مطیعین جب نبیوں سے ملنا چاہیں گے تو مل سکیں گے، مع سے مراد یہی ہے۔

اس تفصیل سے سوال کی دوسری شق کی بھی حل ہو جاتی ہے جو یہ ہے:

جنت میں انبیاء کے درجے بہت بلند ہوں گے خاص کر آنحضرت ﷺ کا درجہ تو سب سے اعلی و بالا ہوگا صدیق اپنے درجوں میں ہوں گے شھداء اپنے درجوں میں اور غریب مومن جنت کے کسی نچلے درجہ میں ہوں گے، تو معیت اور رفاقت کہاں ہوئی؟

یہی سوال سب سے پہلے حضرت ثوبانؓ صحابی نے کیا تھا۔ انہیں کے جواب میں آیت مذکورہ اتری تھی۔ حدیث میں ہے:

انه قا ل للنبی ﷺ لا نرا ك يو م القيا مة لا نك فی الجنة فی الدر جا ت العلی۔ فقال ﷺ انت معی فی الجنة (درمنثور)

انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم آپ کو قیامت کے دن نہیں دیکھ سکیں گے کیونکہ آپ جنت کے بلند درجوں میں ہوں گے آپ نے فرمایا تمہیں جنت میں میری معیت ملے گی۔

قا ل حبشیّ للنبی ﷺ ارأیت ان آمنت و عملت الی الکا ئن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معك فی الجنة قال نعم (طبرانی کبیر)

ایک حبشی نے پوچھا اے رسول خدا! اگر میرا ایمان صحیح اور عمل صالح ہو، کیا جنت میں مجھے آپ کی معیت نصیب ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ ہاں ہوگی۔

قال رجل انی ا حب الله و رسو له فقا ل انت مع من ا حببت

(بخاری ومسلم) (یعنی ایک صحابی نے کہا کہ میں اللہ اور اس کے رسول کو دوست رکھتا ہوں آپ نے فرمایا جس سے تو محبت کرتا ہے اس کی معیت میں تو ہوگا)۔

و فی التر مذی عن انس قا ل من ا حبنی کا ن معی فی الجنة

(مشکوۃ۔ص ۲۲، ص ۴۱۸)

(اور انس کی روایت میں ہے کہ جو مجھ سے محبت رکھے گا جنت میں میری معیت میں ہوگا)

و عن سهل قا ل قا ل النبی ﷺ انا و کافل الیتیم فی الجنة هكذا و اشار بالسبابة والوسطی ۔رواه البخاری (مشکوۃ ۴۱۴)

(آپ ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کا کفیل جنت میں اسطرح ہوں گے جیسے یہ دو نگلیاں (اشارہ سے دونوں کو اکٹھی کر کے بتایا)

وعن ر بيعة قا ل قلت یا رسو ل الله اسألك مرا فقتك فی الجنة قا لفا عنی علی نفسك بکثرة السجود ۔ رواه مسلم

(مشکوۃ ص ۷۶) (یعنی ربیعہ صحابی نے کہا کہ میں جنت میں آپ ﷺ کی رفاقت کا خواہاں ہوں آپ نے فرمانا نفلیں بہت پڑھا کر تم کو میری رفاقت ملے گی)

اب حدیثو ں اور ان جیسی بہت سی حدیثو ں سے صا ف ثا بت ہوتا ہے کہ غریب مومن جنت کے اندر خواہ کیسے ہی نچلے درجہ میں ہو گا اسے آنحضرت ﷺ کی رفاقت نصیب ہوگی۔ آیت مذکورہ بالا کا مطلب بھی یہی ہے

دوسرا سوال:

آیت مذکورہ میں اگر مع کو من کے معنی میں مان لیا جائے جیسا کہ آیات مندرجہ ذیل میں ہے تو ہر مطیع، نبی بن سکے گا۔

جواب: کلام عرب میں مع بمعنی من نہیں آتا۔ نہ ان آیتوں میں مع بمعنی من آیا ہے جو ذیل میں ذکر کی جاتی ہیں اسلئے کہ اگر مع بمعنی من آیا کرتا تو خود مع پر من داخل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہوتا حالانکہ کلام عرب میں اسکا ثبوت ملتا ہے۔
لغت کی مشہور کتاب مصباح المنیر میں مع کے بیان میں ودخول من علیه نحو جئت من معه یعنی عرب جئت من مع القوم بولتے تھے۔پس مع پر من کا داخل ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ خود مع کبھی من کے معنی میں نہیں ہوتا۔
اب مرزائیوں کی دلیل والی آیتیں ملاحظہ ہوں
شیطان کے متعلق سورہ حجر میں وارد ہے :

ابی ان یکون مع الساجدین (پ۱۴)

سورہ اعراف میں ہے:

لم یکن مع الساجدین۔(پ۸)

دیکھو دونوں جگہ لفظ ساجدین آیا ہے لیکن دوسری آیت میں بجائے مع کے من آیا ہے۔
جواب: اس کا یہ ہے کہ قرآن مجید میں ایک ہی واقعہ متعدد مقامات میں باسلوب مختلفہ اس لئے بیان کیا جاتا ہے کہ اس میں ایک خاص غرض اور حکمت ہوتی ہے
سنئیے! ابلیس لعین نے ایک ہی قصور نہیں کیا تھا، بلکہ تین جرم اس سے سرزد ہوئے تھے:

۱۔اس نے تکبر کیا تھا اسکا ذکر سورہ ص میں ہے۔

استکبرت ام کنت من العالین۔

۲۔اس نے اللہ تعالی کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی اس کا بیان سورہ اعراف کی آیت ذیل میں ہے

لم یکن من الساجدین

۳۔ اس نے جماعت سے مفارقت کی تھی اسکا حال سورہ حجر کی آیت ذیل میں ہے

ابی ان یکون من الساجدین

کما فی فتح البیان ابلیس اللعین قد ادرج فی معصیة واحدة ثلاث معاصی مخالفة الامر ، و مفارقة الجماعة و الاستکبار .. الخ ۔
پس مع ہرگز من کے معنی میں نہیں ہے بلکہ دونوں کے فائدے الگ الگ ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال نمبر دو کی دوسری شق:

منافقین کی توبہ کی بابت سورہ نساء میں مذکور ہے:

الا الذین تابوا .. فاولئك مع المومنین (پ۵)

کیا یہ توبہ کرنے والے خود مومن نہیں ہیں بلکہ مومنوں کے ساتھ ہیں؟ نہیں بلکہ وہ مومنوں میں سے ہیں۔ پس ثابت ہوا کہ مع بمعنی من آتا ہے

جواب: اس کا یہ ہے کہ المومنین میں الف لام عہد کا ہے اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو شروع سے ہی خالص مومن تھے کبھی ان سے نفاق سرزد نہیں۔ ان کی معیت میں وہ لوگ جنت میں ہوں گے جو پہلے منافق تھے پھر توبہ کر کے مومن بنے۔ تفسیر ابوالسعود و تفسیر جمل میں ہے:

مع المومنین المعهودین الذین لم یصدر عنهم نفاق اصلاً منذآمنوا۔ معهم فی الدرجات العالیة من الجنة۔

ترجمہ اس بیان ہو چکا

تفسیر ابن جریر میں ہے

یدخلهم مع المومنین محل الکرامة یسکنهم معهم مساکنهم فی الجنة یعنی اللہ داخل کرے گا ان تائبین کو خالص مومنوں کے ساتھ کرامت کے محل میں اور بسائے گا ان تائبین کو ان مومنون کے ساتھ جنت میں ان کے مسکنوں میں۔

فتح البیان میں ہے؛

اولئك مصاحبون للمومنین

اور تفسیر مدارک و تفسیر کشاف میں ہے

فهم اصحاب المومنین و رفاقهم۔

یعنی یہ توبہ کرنے مومنوں کی صحبت اور رفاقت میں ہوں گے

معلوم ہوا کہ مع اپنے اصل معنی مصاحبت کیلئے آیا ہے نہ بمعنی من۔

شق سوم سوال نمبر دو:

آیت آل عمران و توفنا مع الابرار (پ۴) میں مع کو اگر من کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معنی میں نہ لو گے تو آیت کا مطلب یہ ہوگا کہ جب نیکوں کی جان نکلے تو ان کے ساتھ یا اللہ ہماری بھی جان نکال لیناو ھو کما تری حالانکہ آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہم کو نیک بنا کے مار۔ ہم کو نیکوں سے کر۔ پس ثابت ہوا کہ مع بمعنی من ہے۔ و ھو المطلو ب

جواب اس کا امام رازیؒ نے یوں دیا ہے

وفا تھم معھم ھی ان یمو توا علی مثل اعمالھم حتی یکو نوا فی در جا تھم یو م القیا مۃ، قد یقول الر جل انا مع الشا فعی فی ھذہ المسئلۃ و یر ید بہ کو نہ مساویاً فی ذلک الاعتقا د

(تفسیر کبیر) یعنی ابرار کے ساتھ تو فی کے معنی یہ ہیں کہ ان کے عملو ں جیسے عمل پہ موت آئے تا کہ روز قیامت ان کے سے درجوں میں ہوں۔ عالم شخص بولتا ہے کہ اس مسئلہ میں امام شافعی کے ساتھ ہوں اور اس سے مطلب یہ ہوتا ہے کہ میرا اوران کا عقیدہ ایک ہے (نہ یہ کہ میں ان کے ساتھ پیدا ہوا یا پڑھتا رہا)

اس لئے جملہ محققین مفسرین نے مع کو یہاں بھی مصاحبت کے لئے ہی تحریر کیا ہے تفسیر بیضاوی، تفسیر مدارک، تفسیر کشاف، سراج منیر اور ابوالسعو د میں ہے مخصوصین بصحبتھم۔

ابن جریر لکھتے ہیں: ای ا حشر نا محشر ھم و معھم

ابن کثیر فرماتے ہیں: ای الحقنا با لصا لحین

تفسیر جمل میں ہے: محشورین مع ا لا برار۔

خلا صہ مطلب یہ کہ اے اللہ! ہمارا حشر ان نیک لوگوں کی صحبت اور معیت میں کر۔ اللھم آ مین

پس ثابت ہوا کہ یہاں بھی مع بمعنی من نہیں ہے اور نہ کہیں بھی آیا ہے۔ و اللہ اعلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۳۶ء مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۸ ص ۶۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں

سائل مولانا محمد جمیل مفتی اعلی ریاست مانگرول کاٹھیاواڑ

۱۔ دہریت واحمدیت میں کیا فرق ہے۔
۲۔ نیچریت واحمدیت میں کیا امتیاز ہے۔
۳۔ مادیت واحمدیت میں کیا تبائن ہے۔

آپ کی تفسیر وتاویل اور کتب احمدیہ کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ ان میں کوئی فرق کوئی امتیاز کوئی تباین نہیں ہے، سب ایک ہیں اور ان میں سے کسی ایک کو بھی اسلام اور قرآن سے دور کا واسطہ بھی نہیں۔ بعض باتیں آپ کی تفسیر میں قدرت خدائے تعالی اور عقل انسانی کے تو خلاف ہیں ہی مشاہدہ کے بھی خلاف ہیں۔ مثلاً انسان کا مچھلی کے پیٹ میں زندہ نہ رہنا، اور اتنی بڑی مچھلی کا جس میں سالم انسان گھس سکے نہ رہنا، اور اتنی بڑی مچھلی کا جس میں سالم انسان گھس سکے نہ ہونا، حالانکہ بہت سے مشاہدے ہیں کہ کئی کئی روز بعد آدمی مچھلی کے پیٹ سے زندہ نکلے اور تاحال زندہ ہیں۔ کلکتہ ہی کا واقعہ ہے۔

نیز کرہ کا نہ ٹوٹنا، حالانکہ امریکہ میں ستارہ کے دوٹکڑے علیحدہ علیحدہ ہوگئے اور لوگوں نے فوٹو بھی لئے ہیں۔

آپ نے خواہ مخواہ معجزہ شق القمر اور یونس کے مچھلی کے پیٹ میں نہ رہنے سے انکار کر کے آیات قرآن سے انکار کیا ہے۔ یہی احمدیت ہے۔ یہی دہریت ہے۔ یہ ہی نیچریت ہے۔ اسلام اور قرآن کہتا ہے: و اللہ علی کل شیء قدیر۔ فافہم

۲۔ آپ اپنے ہر ایک اخبار اور تحریر و پمفلٹ میں ہمیشہ علماء پر سبّ وشتم کرتے رہتے ہیں۔ آپ کا ایک ٹریکٹ مجریہ ۱۹ نومبر ۱۹۳۵ء مجھ کو ملا جس میں آپ نے یہ فقرہ لکھا ہے: ایک دیوانگی کا شغف۔

آگے آپ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الا ماشاء اللہ ساری امت خوارج کے رنگ میں رنگین ہوگئی ہے۔

آپ نے اپنی خارجی جماعت احمدیہ کو مستثنیٰ کرکے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو اسلام سے خارج کر دیا ہے (مرزا صاحب مسلمانان دنیا کا شمار ۹۰ کروڑ لکھتے ہیں۔ تحفہ گولڑویہ طبع اول۔ص ۶۷۔ثناء اللہ) اور اتنا نہ معلوم ہوا کہ خوارج خارج شدہ کو کہتے ہیں۔ دنیا کے ستر کروڑ محمدیوں میں سے مٹھی بھر احمدی خارج ہو کر احمدیت کے بانی ہوئے ہیں نہ کہ محمدی احمدیت سے خارج ہوئے ہیں۔ تو احمدی جماعت خوارج کی جماعت ہے، نہ کہ محمدی۔ شقاق ونفاق تو مسلمانوں میں خود ڈالیں اور الزام علماء پر۔

اچھا یہ تو فرمایئے کہ آپ اور آپ کے پیر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علماء میں داخل ہیں یا خارج۔

آپ نے ایک آیت اور ایک حدیث علماء کے سامنے پیش کی ہے۔ کیا یہ آیت اور حدیث مرزا صاحب کو یاد نہ تھی، یا مرزا صاحب کی وحی نے اسے منسوخ کر دیا تھا۔ کیا آپ کو یہ آیت اور حدیث یاد نہیں جو مرزا صاحب کی تصانیف کی اشاعت کر کے دنیا کے ستر کروڑ مسلمانوں کو کافر وجہنمی بنا رہے ہو۔ آپ نے فی الحقیقت کافر گر مرزا کی پوری اتباع کی ہے مگر ذرا دب کر۔ مرزا صاحب صاف وصریح فرماتے ہیں:

ہر اک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں وہ مسلمان نہیں ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

ایضاً۔ یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے

ایضاً۔ جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا (حقیقۃ الوحی ص ۱۶۳)

ایضاً۔ کافر کا لفظ مومن کے مقابلہ پر ہے اور کفر دو قسم پر ہے

۱۔ ایک یہ کہ کفر ایک شخص اسلام ہی سے انکار کرتا ہے۔ اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔

۲، دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (ص ۱۷۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں احمد یو! تم اپنے مرشد کے فتوے کے مطابق دنیا کے مسلمانوں کو ایسا ہی مانتے ہو۔ یہ حوالہ جات مرزا صاحب قادیانی کی آخری تصنیف حقیقۃ الوحی کے ہیں اس کے بعد کی کوئی تصنیف نہیں ہے۔ جواب تو دو کون کافر بنا رہا ہے۔

حاشیہ اربعین نمبر۴ صفحہ ۶۔ ایضاً۔ اب دیکھو کہ خدا نے میری وحی اور میری تعلیم اور میری بیعت کو.. مدار نجات ٹھہرایا ہے۔

کیوں احمد یو! تمہارے نزدیک تمہارے مسیح موعود کے فتوے کے مطابق محمد ﷺ کی وحی اور تعلیم اور بیعت مدار نجات ہے یا نہیں۔ اگر نہیں اور ضرور نہیں تو تم دنیا کے کروڑ ھا مسلمانوں کو کافر بنا رہے ہو یا نہیں۔ اگر نہیں تو مرزا غلام احمد قادیانی کی ایسی گندی کتابوں کی اشاعت کیوں کرتے ہو۔

معیار الاخیار صفحہ ۸۔ مجھے (مرزا) خدا کا الہام ہے جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا رسول کی نافرمانی کرنے والا جہنمی ہے۔

چونکہ مرزا صاحب اپنے نہ ماننے والوں کو کافر اور جہنمی سمجھتے تھے اس لئے اپنی امت ضالہ کو حکم دیتے ہیں کہ مسلمانوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

اربعین نمبر۳ صفحہ ۲۸۔ پس یاد رکھو کہ جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔

کیوں احمد یو! تمہارا عقیدہ اور عمل اپنے پیر کے فتوے پر ہے یا نہیں۔ اگر نہیں تو بقول مرزا صاحب تمہارے عمل حبط ہو گئے اور تم احمدی نہیں رہے اور حرام قطعی کے مرتکب ہوتے ہو۔ کیوں مرزا صاحب قادیانی کو حکم مانتے ہو یا نہیں۔

اب فرمائیے کہ مرزا صاحب نے تو دنیا کے کروڑ ہا مسلمانوں کو کافر و جہنمی و شیطان بنایا اور تم نے گول مول کر کے خوارج بنایا۔ آیا آپ کے نزدیک مرزا صاحب کے نہ ماننے والے کلمہ گو اہل قبلہ کافر جہنمی ہیں یا نہیں۔ اگر ہیں تو علماء کو کیا کہتے ہو اپنے کافر گر پیر اور اپنے آپ کو کہو اور اگر تم کلمہ گو اور اہل قبلہ کو کافر نہیں سمجھتے تو تم حسب قول مرزا احمدی رہتے ہو یا نہیں۔ اگر رہتے ہو تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جھوٹے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا تم جھوٹے۔ اللہ کے بندو! مسلمانوں کو کیوں دھوکہ دیتے ہو۔ یا تو صاف صاف کہہ دو کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے قول کے مطابق سب غیر احمدیوں کو کافر جہنمی جانتے ہیں ورنہ صاف کھلا کھلا اعلان کر دو کہ ہم احمدیت سے توبہ کرتے ہیں اور محمدیوں میں شامل ہوتے ہیں۔

ا۔ یہ بھی بتلایئے کہ آپ کی تحریرات واقوال پہلے کے سچے ہیں یا پچھلے

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۷، و ۱۲۴۔ آنحضرت ﷺ ذوالبروز ہیں یعنی آپ حضرت موسیٰ کے بھی بروز ہیں اور حضرت عیسیٰ کے بھی۔

مسلمانو! غور کرو احمدیوں کے نزدیک رسول اللہ ﷺ بھی بروزی نبی ہیں۔

اشتہار تبلیغ الحق صفحہ ۴۔ حضرت عیسی، حضرت الیاس کے بروز ہیں

تریاق القلوب صفحہ ۱۵۷۔ حضرت عیسی، حضرت آدم کے بروز ہیں۔

ریویو فروری ۱۹۰۷ء۔ حضرت یوسف کو جزوی نبوت عطا ہوئی

مرزا غلام احمد اور احمدیوں کے نزدیک سردار دو جہاں خاتم النبیین محمد ﷺ و حضرت موسیٰ و حضرت عیسیٰ بروزی نبی تھے اور حضرت یوسفؑ جزوی نبی۔ ان میں سے مستقل نبی ایک بھی نہ تھا۔ از روئے تعلیم قرآن ان پر ایمان لانا ضروری ہے اور ان کا منکر (نہ ماننے والا) کافر ہے مولوی محمد علی اور سب احمدی کہتے ہیں کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب کو مستقل نبی نہیں مانتے بلکہ بروزی اور جزوی نبی مانتے ہیں۔ اور رسول تو دو کے یا ایک کے بروز ہوتے تھے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آدم سے لے کر محمد ﷺ تک سب کے بروز ہیں (صاف ظاہر ہے مرزا قادیانی احمدیوں کے نزدیک سب رسولوں سے افضل ہیں۔ معاذ اللہ)

فرمایئے مولوی محمد علی صاحب! محمد رسول اللہ ﷺ و حضرت موسی و حضرت عیسی و حضرت یوسف بروزی و جزوی نبی تھے اور آپ کے عقیدہ میں مرزا غلام احمد بھی بروز انبیاء و جزوی نبی ہیں۔ نتیجہ صاف ہے مذکورہ انبیاء بروزی و جزوی کے منکر کافر ہیں تو مرزا صاحب کے منکر بدرجہ اولی کافر۔ پھر تم کیسے نبی کے منکر کو کافر نہیں کہتے۔ تمہارے پہلے بیانات مندرجہ ریویو اردو ۱۹۱۰ء و پیغام صلح سے صاف ظاہر ہے کہ تم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی نہیں عظیم الشان نبی مانتے ہو۔ اب اگر نہیں مانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ایک نبی کے انکار سے کافر ہوتے ہو۔

میرے سوالات کا جواب دو۔ ورنہ میرے روبرو مرزا غلام احمد جو مسلمان تو درکنار ایک سچا راست باز انسان ہی ثابت کردو۔

مسلمانوں ان احمدیوں کے دھوکہ سے بچو اور ایمان کو مضبوط کرو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۹ ص ۵۔۶)

دجال کون ہے

من انداز قدرت را مے شناسم

حکیم عبدالرحمٰن خلیق صاحب ؒ تیجہ کلاں ضلع گورداسپور سے لکھتے ہیں:

عنوان بالا میری جانب سے ایک مضمون اخبار اہل حدیث امرتسر مارچ ۱۹۳۴ء میں شائع ہوا تھا جس میں زمانہ حال کے دجال کے متعلق بعض دل چسپ حقائق بیان کئے گئے تھے۔ آج پھر ناظرین کی توجہ اس مسئلہ کی طرف منعطف کرانا چاہتا ہوں لیکن دونوں میں کچھ تھوڑا سا فرق ہے۔ وہ یہ کہ سابقہ مضمون میں میں نے کتب لغت سے دجال کی معنوی پوزیشن واضح کر کے اس کی تائید میں بعض دجالی واقعات سے استشہاد کیا تھا، لیکن آج کی فرصت میں حضور سید عربی فداہ ابی و امی کے ایک فرمان کو معیار فیصلہ قرار دے کر کچھ عرض کیا گیا ہے۔

اگرچہ دجال کی ماہیت اور اس کے لغوی معنی کے لحاظ سے دونوں مضامین کی نوعیت ایک ہی ہے اور حضور کے فرمان میں دجال بھی دجل ہی سے ماخوذ ہے، مگر طرز بیان دوسرا ہے۔ حدیث ہے:

عن ابی هریره قال قال رسول الله ﷺ یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بما لم تسمعوا انتم و لا آباءکم فایاکم و ایاهم لا یضلونکم و لا یفتنونکم (حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں ایسے ایسے دجال فریبی اور جھوٹے پیدا ہوں گے کہ تمہیں (مسلمانوں) کچھ اس قسم کی حدیثیں (بنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر) سنائیں گے کہ اس سے پہلے تم لوگوں نے بلکہ تمہارے باپ دادوں نے بھی کبھی نہ سنیں ہوں گی پس تم ایسے دجال صفت کذابوں سے بچو نہ ان کے قریب پھٹکو نہ انہیں اپنے قریب پھٹکنے دو، تاکہ تمہیں گمراہ نہ کرسکیں)

حضور ﷺ کے اس فرمان سے بالصراحت جو کچھ مفہوم ہے وہ یہ ہے کہ دجالوں کی پرفریب پوزیشن وعام کے سامنے ایسی ایسی محیرالعقول جدید اور خودساختہ باتیں رکھنا ہے جنہیں سن کر یا تو قطعی طور پر ناواقفی کا اظہار کیا جائے گا کیونکہ ان کا وجود ہی انہی دجالوں کی ذہنی پیداوار کے قبیل سے ہے یا پھر حیرانی واستعجاب کی بہتات سے انسانی طبائع مختلف قسم کی پیچیدگیوں اور مخمصوں کا شکار ہوجائیں گی۔

اب ہم نے واقعات کی رو سے یہ ثابت کرنا ہے کہ حضور ﷺ کی فرمودہ صفات فی زمانہ کس ہستی کی پیشانی پر ایک چمکتا ہوا درخشاں نشان ہیں۔ مگر ہم صرف واقعات سے بحث کریں گے اور چند چیزیں ناظرین کے سامنے رکھیں گے۔ ہمارا مقصد خصوصیت سے کسی کا نام لینا نہیں۔ البتہ اگر ہماری تصریحات کسی خاص فرد پر منطبق ہوکر اسے خواہ مخواہ نشانہ بحث بنا دیں تو اس میں ہمارا کچھ دخل نہیں اس چیز کا فیصلہ کرنا کہ ان جملہ صفات دجل کے حامل کون ذات شریف ہیں، ناظرین کی فراست پر چھوڑا جاتا ہے۔

چلتے چلتے ایک اور بات کو تصریح سے عرض کردوں کہ حدیث مذکورۃ الصدر میں الفاظ یاتو نکم من الاحادیث وارد ہیں احادیث سے مراد جیسا کہ اکثر محدثین بیان کرتے ہیں حضور ﷺ کے فرمودات ہیں مگر بعض محققین کا خیال ہے کہ یہاں لفظ حدیث محض فرمودات حضور ﷺ سے ہی مختص نہیں بلکہ اس میں عمومیت پائی جاتی ہے ہم دونوں باتوں کو درست سمجھ کر اس بحث میں دونوں طریق سے اتمام حجت کریں گے پس سنئیے!

حدیث نبوی میں دجل وتلبیس کا نمونہ:

۱۔ حدیث میں ہے کہ مسیح موعود کے وقت حج روکا جائے گا (اعجاز احمدی ص ۲۔ ایام الصلح ص ۷۸۔ اربعین نمبر ۳ ص ۱۵) (محض جھوٹ اور دجل ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ احادیث صحیحہ میں وارد ہے کہ مسیح موعود صدی کے سر پر آئے گا اور چودھویں صدی کا امام ہوگا۔ (ضمیمہ نصرۃ الحق) (یہ بھی جھوٹ ہے)

۳۔ آنحضرت ﷺ حدیث میں فرماتے ہیں کہ خدا تعالی مجھے قبر میں میت نہیں رہنے دے گا، بلکہ زندہ کر کے اپنی طرف اٹھالے گا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۴۹)

کہیے ناظرین! یہ بات بھی آپ نے کبھی مصنف ازالہ اوہام سے پہلے کسی اور کی زبان سے سنی تھی۔ بلکہ سچ تو یہ ہے کہ لم تسمعوا انتم و لا آباء کم۔

۴۔ حدیث میں ہے کہ مسیح موعود کے وقت عورتوں کو بھی الہام ہوں گے اور بچے بھی نبوت کریں گے۔ (ضرورۃ الامام۔ص ۵)

یہ حدیث بھی کم از کم آج تک کتب حدیث سے نہیں مل سکی۔ ممکن ہے یہ کمی آئندہ کسی زمانہ میں صاحب موصوف کے حواریین کے ہاتھوں پوری ہوجائے۔

حضرات: یہ ہیں وہ احادیث جو نہ مسلم نے نہ ہمارے آباء نے سنیں۔ پس:

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

دجل و تلبیس کا عام مظاہرہ:

مدعی نبوت (مرزا غلام احمد قادیانی) لکھتا ہے:

۱۔ میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہوگا اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی نہیں دکھائے گویا خدا خود زمین پر اتر آئے گا (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۴)

ناظرین! دیکھئے وہی انداز تقریر ہے جو تماشہ گر لوگ کرتب دکھلانے سے قبل دکھایا کرتے ہیں اس دل فریب بلکہ پر فریب گفتگو سے حدیث بالا کی صداقت کو ملاحظہ کیجئے

۲۔ میں نے سوتے میں اپنے کو اللہ دیکھ کر یقین کرلیا کہ میں واقعہ میں خدا ہوں پھر میں نے زمین و آسمان پیدا کئے اور آسمان کو ستاروں سے زینت بخشی۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۶۴)

۳۔ خدا میرے مسکن میں نازل ہوگا۔ (البشری۔ص ۵۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں نہ ہو یا تیك من کل فج عمیق کی پیش گوئی ربنا عاج کے ہی تو راستوں کی خاک چھاننے سے پوری ہوگی

۴۔ میرے لڑکے نے ماں کے پیٹ میں دو مرتبہ باتیں کیں۔

(تریاق القلوب۔ ص ۴۱)

سوال یہ ہے کہ آپ نے وہ باتیں پیٹ پر کان رکھ کر سنیں ؟

اچھا تو صاجزادہ نے کیا کہا۔ خیر ہمیں کیا۔ کسی جگہ کان رکھ کر سنی ہوں ،ہمارا مقصد تو واضح ہے کہ یہ باتیں بالکل نئی ہیں اوران کی ذات شریف کی پرفریب گفتگو دجالانہ چالیں حدیث بالا کی صداقت کو پکار پکار کر واضح کرتی ہیں کیونکہ حدیث میں دجال اور کذاب کی صفت یہ وارد ہے کہ

یا تونکم من الا حادیث بما لم تسمعوا انتم و لا آباء کم

(یعنی دجال ایسی ایسی پرفریب گفتگو سے لوگوں کے متاع ایمان پر ڈاکہ ڈالیں گے کہ لوگوں نے بلکہ سننے والوں کے باپ دادوں نے بھی اس قسم کی باتیں نہ سنی ہوں گی)

پس یہ باتیں ہم نے انہی ذات شریف سے سنی ہیں۔اب اپنے ناظرین کو یہ تکلیف دوں گا کہ وہ اپنی فراست سے بتادیں کہ یہ ذات شریف کون بزرگ ہیں؟ تاکہ ان کی خدمت میں باقاعدہ یہ تحفہ عرض کیا جائے:

تو جہاں جاکے چھپا ہم نے وہیں دیکھ لیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۱۲ ذی الحجہ ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۱۹ ص ۷۔۸)

مرزا صاحب کی متحدیانہ پیش گوئی غلط ہوئی

(فی کل شیء له آیة تدل علی انه کاذب)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

حضرات! واقعات کسی کے ماتحت نہیں ہوتے کوئی آدمی چالاکی سے کتنی طمطراقی کرے واقعات پر اس کا اثر نہیں پڑسکتا۔ دنیا کی رفتار کی مثال ریل اور جہاز کی ہے۔ ریل میں بیٹھے ہوئے آدمی چاہے کتنی کوشش کریں کہ ریل ہمارے حکم کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماتحت ہو جائے مگر ریل ان کے ماتحت نہیں ہو گی بلکہ وہ ریل کے ماتحت رہیں گے۔ جہاں تک جائے گی ان کو لے جائے گی۔

مرزائی سپیکر، مناظر اور مصنف بڑی چالاکی سے زمانہ کو اپنے ماتحت کرنا چاہتے ہیں لیکن زمانہ کا اثر ایسا ہے کہ ان کی زبان سے بے ساختہ کبھی کبھار سچ نکل جاتا ہے مرزا صاحب نے ایک الہام یوں لکھا تھا: لا نبقی لك من المخز یا ت ذکراً اس الہام کا ترجمہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ میں یہ ہے:

ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام ونشان نہیں چھوڑیں گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ (الوصیت ص۲)

اس کے علاوہ آپ نے دنیا کی ساری عمر سات ہزار سال بتا کر لکھا تھا:

اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہو گی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر اور منصور ہو جائے گی اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔ (مقدمہ چشمہ مسیحی صفحہ ب)

ان دونوں عبارتوں کو دیکھ کر ہر انصاف پسند فیصلہ کر سکتا ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی ہی میں ان کے لئے راستہ صاف ہو جانا چاہیے تھا۔ تمام ملک میں ان کی مخالفت مٹ جاتی ان کی فتح ونصرت کے نقارے بجتے چاروں طرف سے آواز آتی

نشھد ان الرسو ل القا دیا نی جر ی الله فی حلل الا نبیاء

(قادیانی اعتقاد کا مظہر یہ کلمہ ہے)۔

مگر واقعہ کیا ہے؟ مرزا صاحب کی زندگی کا خاتمہ جس رنگ میں ہوا تھا وہ تو لاہور میں دیکھنے والوں کو معلوم ہے کہ کسی قسم کی گندی چیز نہ تھی جو جنازہ پر نہ ڈالی گئی ہو۔ کوئی گندی گالی نہ تھی جو نہ دی گئی ہو (گو ہم اس قسم کی کاروائی کو ناپسند کرتے ہیں مگر واقعات ہماری مرضی کے تابع نہیں) جسے ان کے انتقال کے بعد آج تک ۲۷ سال ہو چکے ہیں۔

آج بھی کیا حال ہے۔ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ قادیان کے جلسہ لیگ میں ایک بڑے لیکچرار کی تقریر کے الفاظ پیش کرتے ہیں جن کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ امت مرزائیہ پر ہنوز روز اول بلکہ اس سے بھی بدتر اس شعر کا مصداق ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سودا نہ نکل گھر سے کہ ہیں ڈھونڈتے تجھے
لڑکے پھرے ہیں پتھروں سے دامن بھرے ہوئے

وہ تقریر یہ ہے:

چودھویں صدی کے وسط آخر کے احمدی کی مظلومیت ایک خوں چکاں داستان، اور ایک دردانگیز کہانی ہے۔ قرون اولی کی تواریخ کی ورق گردانی اس حقیقت پر شاہد ہے کہ ترقی کرنے والی جماعت دنیا کی تاریخ کو بدل دینے والی قوم اپنے ابتدائی مراحل میں آرام وآسائش سکون اور طمانیت کی زندگی بسر نہیں کرتی بلکہ اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کا ہر باب صبر آزما حادثات کا مرقع ہوتا ہے۔ ظاہری آنکھیں اس مایوس کن نظارہ کو دیکھ کر یہ فیصلہ دے دیتی ہیں کہ اب اس قوم کی تباہی و بربادی لازمی اور اس کا خاتمہ یقینی ہے مگر یہ مصائب اور شدائد اہل بصیرت کی نظر میں عظیم الشان تغیرات کا پیش خیمہ ہوتے ہیں۔ یہ رنج والم کی تاریکیاں ظلم وستم کی آندھیاں دراصل تباہی و ہلاکت کی خبر دینے والی نہیں ہوتیں بلکہ اللہ تعالی کے عظیم الشان فضلوں اور اس کی بے انتہا رحمتوں کے بادل ہوتے ہیں۔

اسی نوعیت کا یہ انقلابی دور ہے جس میں سے اس وقت جماعت احمدیہ گذر رہی ہے۔ بے شک اس وقت ہم پر ظلم کے بادل امڈ آئے ہیں افکار (تفکرات؟) وآلام کی تاریکیاں جمع ہیں۔ مگر ہمارے دلوں کے اندر وہ برقی طاقتیں مخفی اور وہ نورانی جلوے پنہاں ہیں جن کے ذریعے یہ سب بادل پھٹ جائیں گے اور فتح ونصرت کا سورج ہم پر طلوع ہو جائے گا۔ بے شک آج اس ظلم کی کیفیت ظالم کے ہاتھ اور دل پر اس کے اکثریت کے پندار کے باعث اثر انداز نہیں ہوتی مگر مظلوموں کے دلوں سے نکلی ہوئی آہیں عرش خداوندی کو ہلا کر چھوڑیں گی اور دنیا میں وہ تغیرات ضرور رونما ہوں گے جن کے متعلق آج سوائے اس کے اور کچھ نہیں کہا جا سکتا:

آنکھ جو کچھ دیکھتی ہے لب پہ آسکتا نہیں
محو حیرت ہوں کہ دنیا کیا سے کیا ہو جائے گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الفضل قادیان ۴ مارچ ۱۹۳۶ء ص ۳)

ناظرین کرام! کس قدر پرازغم داستان ہے جو اس قتباس میں سنائی گئی ہے واقعہ اس سے بھی زیادہ دل فگار ہے۔ باوجود اس کے ہم راستی سے کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اپنے دعاوی میں کمزور ثابت ہوئے لیکن مرزائی لوگ محبت مرزا میں پختہ کار ہیں، کیونکہ ان کا دلی اعتقاد ہے

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۱۹ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۰ ص ۴۔۵)

آخری فیصلہ منظوم

مولوی عبدالعزیز قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

بعد تحمید خالق انسان
اور نعت رسول انس و جان
عرض کرتا ہے یہ عزیز فقیر
پیش صاحب دلاں روشن جان
کہ دعا کی تھی میرزا صاحب
کہ اے خدا بانی زمین و زماں
گر میں کاذب ہوں موت دے مجھ کو
رکھ ثناء اللہ کو با امن و اماں
گر وہ جھوٹا ہے موت دے اس کو
میں رہوں زندہ و خرم و شاداں
سال کے بعد مر گیا جھوٹا
قبر میں جا بسا وہ چھوڑ جہاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ستائیس سال اس کو ہوئے
ہو گیا زیر خاک اس کا مکاں
میرزائیوں پہ شاق گذری موت
کھل بلی مچ گئی بہ مرزائیاں
جب گئے قادیاں خطوط الموت
میرزا کا ہوا جو کذب عیاں
بس اٹھا پھر اڈیٹر فاروق
نام قاسم علی مگر ناداں
اس کو اتنی سمجھ نہیں آئی
کیا کروں گا میں بحث و برہاں
بحث کے واسطے ہوا تیار
ہاتھ میں لے کے اپنا تیر و کماں
اس نے امرتسری کو للکارا
لودیانہ تھا جنگ کا میداں
بس ثناء اللہ آ گیا فوراً
کیا جھجکتا کبھی ہے شیر ژیاں
پونڈ تھے بیس رقم انعامی
جمع کی قاسمِ دلیر و جواں
گر ثناء اللہ غالب آ جائے
رقم سرپنچ اس کو دے گا وہاں
بس ثناء اللہ آ گیا غالب
رقم لے کر ہوا وطن کو رواں
میرزائی رہا وہاں مبہوت
اس ہزیمت سے ہو گیا حیراں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں یہ جب خبر پہنچی
قادیان میں اٹھا تھا شور و فغاں
پھر کیا تھا شکست جب کھائی
فتح بعد از شکست کب آساں
گر کوئی کسر ہے ہزیمت میں
پھر وہی گوئے اور وہی میداں
قادیانی ہو یا ہو لاہوری
آؤ جلدی بہ حجت و برہاں
چاہو لاؤ خلیفہ جی کو تم
یا امیرِ محرف قرآن
اپنے گھر میں ہی کرکے وہ تحریف
خوش ہوا کون پوچھے اس کو وہاں
اس نے قرآن کو بگاڑا ہے
ہے مقلد وہ نیچری کا عیاں
لاؤ ان دونوں سے کسی کو تم
بحث کے واسطے بہ صدق بیان
فیصلہ جب خدا نے آپ کیا
جو نہ مانے گا کب ہے وہ انساں
ڈرتے امرتسری سے مرزائی
آتے ہر گز نہیں سوئے میداں
ہے ثناء اللہ کی گرفت شدید
اس سے رہتے ہیں خائف و ترساں
فاتح قادیان لقب اس کو
ہے بلاشبہ شان کے شایاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ زندہ تھے جب بڑے صاحب
اس زمانہ میں یہ کیا فرماں
کہ نہ آئے گا یہ ثناء اللہ
بہر تحقیق قادیان میں یہاں
جب یہ کی پیش گوئی مرزا نے
پہنچا یہ فاتح شتاب وہاں
پھر نہ نکلا مقابلہ کو وہ
تھا وہ ڈرپوک اور سست جہاں
پھر بلایا تھا اس کو مہر علی
بہر تفسیر پر نہ آیا وہاں
نام اس کا تو ہے جری اللہ
رکھ لیا اپنے گھر میں احمدیاں
پر نہ تھی اس میں جرأت و ہمت
بحث سے بھاگتا تھا یہ لسّاں
مدعی تھا دعاوی باطلہ کا
صدق کا ان میں کچھ نہ نام و نشاں
تھا کبھی بنتا وہ مثیل مسیح
تھا کبھی بنتا نوح صاحب طوفاں
تھا کبھی بنتا مرسل و مامور
تھا کبھی موسیٰ کلیم آں یزداں
اور کبھی آدم و خلیل اللہ
اور موسیٰ کلیم آں یزداں
اور کبھی احمد و محمد بھی
ایسے کلمات سے خدا کی اماں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا بے ہودہ گو کہاں دیکھا
پھر یہ بنتا ہے مرسل یزداں
جیب میں میرے سو حسین کھے
کربلا میری سیر ہے ہر آں
اور حسینؓ سے میں بہتر ہوں
اس کے اس قول سے ہے کبر عیاں
کیا ہوئی کربلا یہ قادیاں بھی
جس میں آرام کے تھے سب ساماں
قورمہ اور پلاؤ روٹی بھی
روغن زرد و گوشت بریاں
اور بادام روغن و عنبر
اور مشک ختن بھی دیکھی وہاں
ہوتی تیار آپ کی خاطر
اک مفرح برائے قلب و جناں
اور بستر بھی آپ کا تھا نرم
جس پہ سوتے وہ خرم و شاداں
کیا یہ چیزیں وہاں (کربلا میں) مہیا تھیں
از برائے حسینؓ مرد جواں
کربلا میں حسین شہید ہوئے
آپ کی اپنے گھر میں نکلی جان
جنگ کے نام سے یہ ڈرتا تھا
پھر شہادت نصیب اس کو کہاں
اس لئے لکھ دیا جہاد حرام
پڑھ کے دیکھو الازالۃ الاوہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک ہو کام جو ہے فرض عین
اس کو کہتا حرام ہے بے جاں
کیا خدا کے رسول ایسے تھے
جیسے یہ شخص ہے وہ ویسے تھے
فرض اللہ کو جو حرام کہے
وہ جہنم میں بس مدام رہے
عقل کے اندھے گانٹھ کے پورے
کچھ ہوئے ہیں مرید بجاں
ان میں ہرگز نہیں سمجھ ذرا
بلکہ ان میں نہیں کچھ ایمان
اس کے پیرو ہوئے ہیں کچھ علماء
چار پائے بصورت انساں
ان کی عقلوں پہ ہیں پڑے پتھر
آگ لی مول چھوڑ کر کے جناں (جنت)
عاقبت ہو گئی خراب ان کی
ہائے افسوس ہے یہ سخت زیاں
ہو خموش اے عزیز تو کب تک
ان کو سمجھائے یہ نہیں انساں
ہے نہیں مطلقاً مجھے امید
توبہ کر کے جو ہوں یہ باایماں
یہ تو سمجھائے بھی سمجھتے نہیں
ان کی گمراہی کا یہی ہے نشان
ان میں ہرگز نہیں ہے عقل و خرد
حمق ان میں ہے بے حد و پایاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ کہا ہے خدا نے قرآن میں
ہو گئے بھرے یہ سنیں گے کہاں
مہر ان کے دلوں پہ لگ چکی ہے جب
اور آنکھوں پہ پردہء غشیاں
آؤ مرزائیو خدا سے ڈرو
ایک دن چھوڑ جاؤ گے یہ جہاں
موت کے جب فرشتے آئیں گے
اور کہیں گے نکالو اپنی جاں
تم اکڑتے زمیں میں تھے ناحق
اور خدا پر تھے باندھتے بہتاں
ہے بلا شک یہ فرقہ بہتانی
میں یہ کہتا ہوں سچ علی الاعلان
کیونکہ خود اس کا پیشوا بھی تھا
کاذب و مفتری علی الرحمٰن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۲۶ ذی الحج ۱۳۵۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۱ ص ۴ تا ۶)

انعام ثالث کے پاس جمع کراؤ

(قادیانی اخبار فاروق کو جواب)

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار لکھتے ہیں:

جب سے لدھیانہ میں استاذی المکرّم مولانا ثناءاللہ فاتح قادیان نے منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق سے مبلغ تین صد روپیہ بطور مال غنیمت وصول کیا ہے قادیانی امت چوکنی ہوگئی ہے۔ اب اول تو انعامی رقم کا اعلان ہی نہیں کرتے، اگر بھولے بھٹکے کردیں، تو ایسے انداز میں کرتے ہیں کی انعامی رقم کی ادائیگی کی نوبت ہی نہ آئے۔

مگر ہمیں چونکہ مال غنیمت کھانے کا چسکا پڑ چکا ہے لہذا ہم ہر وقت تاک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں رہتے ہیں کہ جب بھی موقع ملے حتی الوسع حاصل کرنے کی سعی کریں السعی منی و الا تمام من اللہ۔

چنانچہ آج سے قبل جوں ہی اڈیٹر فاروق نے کوئی انعامی مضمون شائع کیا ہم نے مطلع ہوتے ہی سب سے اول اس پر لبیک کہا۔ مگر خدا جانے ہماری آواز ہے یا آسمانی کڑک، جسے سنتے ہی احمدی لوگ آیہ کریمہ

یجعلون اصابعھم فی آذانھم من الصواعق حذر الموت

کے مصداق ہو جاتے ہیں۔ انہیں یاد رکھنا چاہیے کہ

و اللہ محیط بالکافرین یکاد البرق یخطف ابصارھم

پچھلے دنوں اخبار فاروق قادیان ۷ جولائی ۱۹۳۵ء میں اعلان ہوا کہ اگر تم تحریر مرزا غلام احمد سے ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی کی موت قبل از وفات مرزا قادیانی کے الفاظ دکھا دو، تو ہم ۲۵ روپیہ انعام دیں گے۔

جب ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں مطالبہ کیا کہ، انعام جمع کراؤ، تو یوں خاموش ہو گئے جیسے سانپ سونگھ گیا۔ آہ:

کیونکر ہمیں باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

اب پھر فاروق ۷ مارچ ۱۹۳۶ء میں انعامی اعلان ہوا ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ نے تعلیمات مرزا طبع دوم کے صفحہ ۳ پر اور عبداللہ معمار نے محمدیہ پاکٹ بک کے صفحہ ۸۱ پر۔ حکیم محمد علی نے، سودائے مرزا، کے صفحہ ۱۷ پر حضرت مسیح موعود ... کی طرف آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۵۴۷ کی عبارت کا حسب ذیل ترجمہ منسوب کیا ہے:

میرے منکر مسلمان حرامزادے ہیں اور تمام مسلمانوں نے مجھے قبول کیا اور میری دعوت کو مانا مگر کنجریوں کی اولاد نے نہیں مانا۔

اس کے بعد نامہ نگار لکھتا ہے کہ: میری طرف سے آپ صاحبان کو کھلا چیلنج ہے کہ آپ حضرت ... کی کتابوں کے علاوہ احمدیہ لٹریچر سے مذکورہ بالا ترجمہ دکھا دیں تو آپ کو مبلغ ۲۵ روپیہ نقد انعام دیا جائے گا اور اگر آپ نہ دکھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکیں اور انشاء اللہ اگر تمہارے چھوتے بڑے زندہ مردہ سب مل کر بھی زور لگائیں تو ہرگز نہ دکھا سکو گے تو میری طرف سے یہ انعام بھی میرے مضمون کو پڑھتے وقت اپنے اپنے گلے میں لٹکا لینا:

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

جواب: محمدیہ پاکٹ بک صفحہ ۸۱ پر یہ الفاظ جنہیں... ہماری طرف منسوب کیا گیا ہے مسطور ومرقوم نہیں ہیں۔ اگر آپ دکھا دیں تو ۲۵ روپئے انعام۔

شاید تم لوگ یہ عذر کرو جیسا کہ تمہاری مستمرہ عادت ہے کہ حوالہ لکھنے میں کاتب سے غلطی ہوگئی، تو اچھا ساری محمدیہ پاکٹ بک سے یہ الفاظ بحیثیت مضموعی دکھا دو۔ انعام برقرار۔ اسی پر بس نہیں اور سنو! کہ سودائے مرزا صفحہ ۱۷ و تعلیمات مرزا طبع دوم صفحہ ۳ سے بھی اگر آپ لوگ یہ تمام الفاظ دکھا دیں تو انعام تمہارے باپ دادا کا ہوا۔

اگر کہا جائے کہ ہم نے ہر سہ کتب کے جملہ الفاظ کو ایک عبارت بنا دیا ہے تو بھی یہ غلط ہے کیونکہ تحریر کے الفاظ: قبول کیا،، میری دعوت کو مانا،، ہماری تینوں کتابوں میں موجود نہیں۔

آخری جواب تمہارا یہی ہوگا کہ ہماری پیش کردہ عبارت کا کچھ حصہ روایت بالمعنی کے طور پر ہے، جواباً تحریر ہے کہ پھر کیا باعث ہے کہ خود تو آپ صاحبان روایت بالمعنی کو جائز رکھتے ہیں مگر کوئی اور شخص ایسا کرے تو اس کو برا بھلا کہہ کر کوستے ہو۔

ملاحظہ ہو ہم نے محمدیہ پاکٹ بک حاشیہ صفحہ ۵۸ پر بطور روایت بالمعنی لکھا کہ:

ڈاکٹر عبدالحکیم (پٹیالوی) نے پیش گوئی کی تھی کہ مرزا میری زندگی میں مرے گا اسکے بالمقابل مرزا نے پیش گوئی کی کہ عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہو..الخ

اس پر اخبار فاروق نے ہمیں چیلنج دے دیا کہ اگر آپ مذکورہ بالا حضرت مرزا صاحب کی کسی تحریر سے دکھا دیں تو ۲۵ روپئہ انعام (فاروق ۷ جولائی ۱۹۳۵ء)

دیکھئے! ہم سے الفاظ دکھانے کا مطالبہ ہو رہا ہے۔

احمدیو! کہو یہ کون دھرم ہے

آمدم برسر مطلب۔ مضمون بالا سے عیاں ہے کہ روایت بالمعنی مرزائیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ہاں بھی مستعمل ومروج ہے ولہذا ہم علی الاعلان پکار کر کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مخالفوں کو بدکار خراب فاحشہ بازاری عورتوں (کنجریوں) کی اولاد لکھا ہے اور یہ بھی انہوں نے پیش گوئی کی تھی کہ ڈاکٹر عبدالحکیم میرے روبرو تباہ ہوگا۔

پس فاروق کے نامہ نگار میں اگر کچھ بھی دیانت وامانت موجود ہے تو وہ اپنے سابقہ و موجودہ چیلنج کی رقوم کسی مسلمہ فریقین امین کے پاس جمع کرا کر اسی کی ثالثی میں ہم سے ہمارے دعاوی کا ثبوت لے لے۔ اور اگر اب بھی اس نے ستدھی راہ کو اختیار نہ کیا تو نہ صرف دنیا جان لے گی کہ آپ لوگ کج رو ہیں بلکہ خود تمہارا ضمیر بھی گواہی دے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ فتوی واقعی صحیح ہے کہ:

حرام زادہ کی نشانی یہ ہے کہ وہ سیدھی راہ کو اختیار نہ کرے۔

(انوار الاسلام ص ۳۰)

احمدی دوستو! کیا اب بھی تم کہو گے کہ عیسائیوں کا یہ شعر غلط ہے:

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی عالم میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۳ محرم ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۲ ص ۵-۶)

وجدانیات فی مدح المسیح القادیان

غضب کا اہل فن تھا قادیانیت کا بانی بھی
کہ پچھلی امتوں کو جس کی ذریت نے شرمایا
ید طولی تھا حاصل اس کو تاویل و تناقض میں
فضائے افتراء میں اس کا پرچم خوب لہرایا
کئے قول خدا میں جا بجا رد و بدل اس نے
مقالات عرب کو ہم سر الہام ٹھہرایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تبائن کر دیا قرآن میں پیدا معاذ اللہ
کتاب اللہ میں گویا تصرف اپنا دکھلایا
جسارت دیکھ کر تحریف میں یہ کہنا پڑتا ہے
بلند اس کا فن تلبیس میں تھا بالیقین پایا
بجائے حضرت روح الامین کے ٹیچی ٹیچی کو
کہیں سے وحی احلامات کا پروانہ دلوایا
احادیث نبی صل علی کو کس دلیری سے
ہمیشہ اپنے مزعومات باطل سے پرکھوایا
یہ تھے الہا م اس کے اور یہ تھی کائنا ت ان کی
مگر اس پر بھی لاکھو ں عقل کے پتلوں کو بہکایا
کیا دق عالمان دین پیغمبر کو خوب اس نے
علی الرغم حقائق نقش باطل خوب چمکایا
خدا، ابن خدا، ظل نبی اور گوپیو ں والا
پلٹ دی اس نئی منطق نے استدلال کی کایا
وہ الہامات گو نا گو ں وہ تاویلات بو قلموں
غلام احمد ، بروز احمد مختار ، کہلایا
تھا ڈیلفک طر ز انشا میں رو کچھ ایسا کما ل اس کو
عدالت سے بھی سکہ اپنی اس خوبی کامنوایا
بھلا اعجاز سے کم ہے کچھ ایسی سخت جا نی بھی
جی سلطان القلم ، ہر جنگ سے جیتا نکل آیا
کسی دشمن نے مرنے کی جہاں اس نے تحدی کی
مدار اپنی صداقت کا اسی دعوی کو ٹھہرایا
خدا نے بس ہمیشہ ڈھیل دے دی مرنے وا لے کو
جہاں کو ، سنت اللہ ، کا نہفتہ راز سمجھایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثنا ء اللہ نے جب حضرت اقدس پہ یورش کی
اور اس کی زد سے بچ جا نا بہت مشکل نظر آ یا
توکس انداز سے خم ٹھونک کے واں ڈٹ گئے حضرت
دلائل کے مقا بل بد دعا کا زور دکھلایا
اثر میں ڈوب کر نکلی دعا ئے مستجا ب ان کی
قبولیت کا سکہ مر کے کل دنیا سے منوایا
تقاضائے حمیت تھا یہی ہم تو سمجھتے ہیں
کہ مرنا بھی انہیں اپنی دعا ہی پسند آیا
ہوئے ہیں سرخ رو دونو جہاں میں احمدی کیا کیا
کہ مر جانا بھی اعجاز مسیحائی نکل آیا
ثناء اللہ جیتا بچ گیا اور چل بسے حضرت
خدا نے مدعی کا فیصلہ منظور فرمایا

(وجدانی یکم مارچ ۱۹۳۶ء)

(ڈیلفک ۔ مبہم ذومعنی ۔کتاب البریہ فیصلہ انگریزی بمقدمہ ڈاکٹر مارٹن کلارک)۔

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۳ محرم ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۲ ص ۶)

خلیفہ قادیان اور جریدہ احسان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مریدوں کی تقویت ایمانی کے لئے پیرلوگ ہمیشہ سے اپنی کرامتیں بتاتے آئے ہیں ۔ یہ کوئی نئی بات نہیں ۔اسی اصول سے خلیفہ قادیان (محمود احمد) نے کہہ دیا کہ ہماری دعائیں ایسی مستجاب ہیں کہ حبشہ اوراطالیہ کی جنگ میں ہماری دعاؤں کا نتیجہ ہے ۔مریدوں نے سن کر سبحان اللہ اور آمنا وصدقنا کہا ۔ اس سے کسی کا کیا حرج ہوا ۔ ہم تو ان کو یہاں تک کہنے کا حق دیتے ہیں کہ لوہے کا ڈوبنا اور بھس کا تیرنا بھی ہماری دعا کا نتیجہ ہے ۔مگر اخبار احسان لاہور نے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو مورد عتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لئے لکھا ہے کہ

یورپ کے مدبرین تو جنگ حبشہ کے اسباب تلاش کرنے میں دماغ سوزی کر رہے ہیں حالانکہ اس کا باعث خلیفہ قادیانی ہے (احسان ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء)

احسان، اگر ہمارے پیش کردہ اصول پر غور کرے گا تو اسے معلوم ہو جائے گا کہ خلیفہ قادیان اپنے سابق بزرگوں کے نقش قدم پر چلتا ہے۔ اہل حدیث بھی اگر احسان کی طرح ظاہر بینی کرے تو کہہ سکتا ہے کہ اس جنگ حبشہ کے بانی دراصل مرزا غلام احمد قادیانی ہیں کیونکہ انہوں نے لکھا ہے کہ میں نے ایک دفعہ دنیا کے واقعات لکھ کر دستخط کرانے کی غرض سے مرقومہ مسل کو خدا کے سامنے پیش کیا۔ اس نے دستخط کرنے کو سرخ سیاہی کا قلم ہاتھ میں لے کر چھڑکا (تریاق القلوب)

مرزا صاحب متوفی نے چونکہ سارے واقعات دنیا اس مسل میں درج کئے تھے۔ جنگ حبشہ تو بڑا واقعہ ہے یہ تو اس میں بطریق اولی درج ہوا ہوگا۔ پس جنگ حبشہ یا اس کے بعد جتنی جنگیں ہونگی ان سب کے باعث دراصل مرزا قادیانی ہیں۔

احسان اگر خلیفہ قادیانی کو محض دعا کی وجہ سے باعث جنگ کہتا ہے جب باریک نظر سے دیکھے گا تو اس جنگ اور اس سے پہلی جنگ عظیم اور بعد کی ساری جنگوں کا باعث مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو قرار دے گا

نگاہ نکلی نہ دل کی چور زلف عنبریں نکلی
ادھر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۳ محرم ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۲ ص ۱۵۔۱۶)

قادیانیوں کا فرار

جناب صوفی حق نواز ولد پیر باغ علی چشتی تحصیل فاضلکا لکھتے ہیں:

ہمارے قریب ہیڈ سلیمان پر ہیڈ جمعدار مولوی محمد خان اور موضع جمال کوٹ لوئر مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر مولوی علی محمد صاحب وغیرہ نے قادیانی پارٹی کے مبلغ بن کر ہمارے گردونواح اور خاص کر ہیڈ سلیمان پر بے علم لوگوں میں تبلیغ مرزائیت شروع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر رکھی تھی۔آخر تنگ آکر ان کے ساتھ تاریخ مناظرہ مقرر کرنی پڑی۔

مولوی محمد خان اور مولوی علی محمد مبلغین قادیان نے ہمارے ساتھ ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء کی تاریخ مناظرہ مقرر کی۔کہ تین بجے مسئلہ صدق وکذب مرزا پر بحث ہو گی۔ فریقین میں سے جو وقت مقررہ پر حاضر نہ ہوا وہ فریق جھوٹا ثابت ہو گا۔ چنانچہ ہماری طرف سے مولوی محمد صدیق کیلوی مہتمم وصدر مدرس مدرسہ دارالاسلام صدیقیہ مقام مولیوالی ۱۱ مارچ ۱۹۳۶ء کو میدان مناظرہ میں تشریف فرما ہو گئے۔

وقت مقررہ پر مرزائی مبلغین نے میدان مناظرہ میں کھڑے ہو کر اعلان کر دیا کہ ہم مرزا صاحب کے صدق وکذب پر بحث کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں۔ہم تو صرف حیات وممات مسیح پر بحث کریں گے۔

جب ہمارے فاضل موصوف نے ان کے صاف انکار کرنے پر مسئلہ حیات مسیح پر بھی للکارا تو اس وقت تمام مرزائی لومڑی کی طرح دم دبا کر میدان مناظرہ سے بھاگ گئے۔ قل جاء الحق و زهق الباطل ان الباطل كان زهوقاً

لوگوں کا کافی ہجوم تھا۔سب نے تسلیم کر لیا کہ مرزا صاحب اپنے دعویٰ میں جھوٹے تھے۔مولانا موصوف کی تقریر کا بہت عمدہ اثر ہوا۔الحمد للہ۔

ہم ناظرین کی خدمت میں عرض کرتے ہیں کہ اگر آپ کو فرقہ باطلہ مرزائیہ کے مقابلہ کا موقع ملے تو دفتر داالسلام صدیقیہ مقام مولیوالی ڈاک خانک جنڈ ولہ بیمے شاہ تحصیل فاضلکا ضلع فیروز پور سے مولوی صاحب موصوف کو طلب کریں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۷ مارچ ۱۹۳۶ء مطابق ۳ محرم ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۲ ص ۱۴)

کیا گورنمنٹ واقعی مفلوج ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کے مقدمہ میں مسٹر کھوسلہ سیشن جج گورداسپور نے گورنمنٹ کو اس وجہ سے مفلوج لکھا کہ باوجودیکہ قادیان میں خلاف قانون واقعات ہوتے ہیں مگر گورنمنٹ ان پر مواخذہ نہیں کرتی۔لطف یہ ہے کہ دوسری جانب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفضل میں لکھا ہے :

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مقدس بانی ہیں ان کو تحریر و تقریر میں دن رات گالیاں دی جاتی ہیں مگر گورنمنٹ ایسی مفلوج ہو چکی ہے کہ اس خباثت کا سد باب کرنے سے بالکل قاصر ہے۔

(الفضل قادیان ۳۔اپریل ۱۹۳۶ء ص ۳)۔

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں: ہم تو یہ لفظ (مفلوج) گورنمنٹ کے حق میں کسی کے قلم سے بھی سننا صحیح نہیں جانتے۔ لیکن افسوس ہے گورنمنٹ اپنی ذات سے اس الزام کو دفع نہیں کرتی۔ نہ مسٹر کھوسلہ کے عدالتی فیصلے کا عمل دفعیہ کرتی ہے نہ قادیانیوں کے الزام سے اپنی صفائی کرتی ہے جس سے تیسرے فریق کو شک ہوتا ہے کہ واقعی گورنمنٹ مفلوج ہو گی۔

۔مسٹر کھوسلہ کا فیصلہ تو عدالتی ہے جس کی وجوہات انہوں نے خود لکھی ہیں۔ ہاں قادیانیوں کا الزام بے شک وزن دار ہے۔ مقدس لوگوں کو برا کہا جائے تو گورنمنٹ کی قوت مواخذہ ضرور بالفعل متحرک ہونی چاہیے۔ اس لئے ہم قادیانیوں کے لگائے ہوئے الزام کو اٹھانے کی بڑے زور سے تائید کرتے ہیں۔ اس کے متعلق گورنمنٹ پر سب کچھ واضح ہے۔ ہم صرف اتنا کہنے پر کفایت کرتے ہیں کہ اس وقت ہمارے سامنے دو مسیح دنیا میں نظر آتے ہیں ایک مسیح ناصری ؑ دوسرے مسیح قادیانی۔

قادیانی گروہ کو دوسرے مسیح کے حق میں جوش ہے تو مسیحیوں کو مسیح ناصری کی وجہ سے رنج ہے جن کے حق میں قادیانی لٹریچر میں یہ الفاظ ملتے ہیں :

یسوع مسیح ، کھاؤ پیؤ، متکبر، خود غرض ، نہ زاہد نہ عابد، شرب خور، زنا کار عورتوں کا یار، جس کی تین نانیاں اور دادیاں حرامکار عورتیں تھیں وغیرہ (مکتوبات ج ۳)

اس کی تفصیل کے لئے ہماری دو کتابیں ملاحظہ ہوں ۔ ۱ ۔ ہندوستان کے دو ریفارمر۔۲۔تعلیمات مرزا

ان واقعات کی روشنی میں گورنمنٹ کو چاہیے کہ اپنی مفلوجیت کا الزام دور کرے۔ ورنہ اس کے قائم رہتے ہوئے ہندوستان کی آئندہ تاریخ میں ان برے الفاظ کا لکھا جانا اچھا نہیں کہ : خلیفہ قادیان گورنمنٹ سے شاکی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان نے آج سے پہلے بھی کئی مرتبہ گورنمنٹ کی نا قدر دانی کی شکائت کی ہے۔ آخری شکایت وہ ہے جو الفضل ۴۔ اپریل کے ذریعہ ہم نے سنی جس میں خلیفہ صاحب قادیان کے ایسے درد بھرے الفاظ درج ہیں کہ سننے والا گورنمنٹ سے بدگمان ہو جائے چنانچہ لکھا ہے:

> کوئی جماعت من حیث الجماعت انگریزوں کیساتھ نہ تھی۔ ایسے خطرے کے وقت جب اپنے اور پرائے سب گھبرا رہے تھے، سوائے جماعت احمدیہ کے اور کون سی جماعت تھی جس نے من حیث الجماعت انگریزوں کا ساتھ دیا... مگر نہ حکومت نے ہماری قدر کی، نہ قوم (مسلمانوں) نے ہماری قدر کی۔
>
> (الفضل قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۳۶ء)

مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں: مسلمانوں کی جتنی شکایت بھی آپ کریں بجا ہے۔ واقعی انہوں نے آپ کی بلکہ آپ کے والد بزرگوار کی بھی کوئی قدر نہ کی، حالانکہ آپ کے والد بزرگوار نے اور ان کے بعد آپ نے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لئے ایک بڑے بوجھ سے سبکدوش کر دیا۔ یعنی جہاد جیسا مشکل حکم منسوخ کر کے مسلمانوں کو آرام کی نیند سونے کا موقع دیا۔ البتہ انگریزی حکومت کی بابت آپ کی شکایت کو پبلک بے جا جانتی ہے۔ کیونکہ آپ کی خدمات کے صلے میں حکومت نے آپ کی جماعت کو بڑے بڑے رتبے دیئے۔ ملازمتوں میں کافی آسامیاں دیں۔ خاص کر پولیٹکل صیغے میں تو گویا آپ ہی آپ ہیں۔ ہاں آپکو ذاتی حیثیت میں کوئی خطاب یا جاگیر نہ بخشی سو اس کی تلافی کے لئے ہم بھی سفارش کرتے ہیں کہ طرح رادھا سوامیوں کے گورو، صاحب جی، کو سر کا خطاب دیا ہے آپ کو بھی سر بنا دے۔ گو ایک طرح سے آپ سر بنے ہوئے ہیں۔ ناظرین! خلیفہ صاحب گورنمنٹ پر اپنی خدمات کا احسان جتاتے ہیں اور گورنمنٹ اپنے دل میں کہتی ہوگی کہ ہم نے تم کو زندہ رکھا

دراصل یہ گلہ اور شکایت ان دونوں فریقوں کی راز و نیاز کی باتیں ہیں

میان عاشق و معشوق رمزے است
کراماً کاتبین را ہم خبر نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مئی ص ۱۹۳۶ء ص ۶، ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب (مسیح موعود) کا کارِ عظیم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ نوٹ معمولی نہیں بلکہ احمدیت اور محمدیت میں جہاں اور کئی ایک امور فیصلہ کن ہیں یہ بھی ایک بڑا فیصلہ کن ہے۔ اس کے محرک مولوی محمد علی صاحب لاہوری ہوئے ہیں۔

مولوی صاحب موصوف نے مرزا غلام احمد صاحب کا ایک بڑا بے نظیر کام بتایا ہے جسے بخیال خود اتنا عظیم الشان قرار دیا ہے کہ سلف سے خلف تک کسی (سے ہوا) ہی نہیں۔ اس لئے ہم اس کام کی (وضاحت)..کرتے ہیں۔

بغرض اختصار ناظرین خصوصاً طلباء عربیہ کی تفہیم کے لئے بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے وہ کام کیا ہے جس کی بابت اہل منطق کا قول ہے: لا حجر فی التصور۔ اس مثال کو یاد رکھ کر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا وہ مضمون انہی کے الفاظ میں پڑھیئے۔

اس مضمون میں جتنی مرتبہ (خیال) کا لفظ آیا ہے ہم نے اسے قوسین میں ڈال دیا ہے، اس سے ہماری کچھ غرض ہے ناظرین اس بات کو معمولی نہ سمجھیں بلکہ وہ کسی ضروری چیز پر اعلام ہے۔ بہر حال مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور فرماتے ہیں:

حضرت مسیح موعود کا ایک عظیم الشان کارنامہ

حضرت مسیح موعود کے عظیم الشان کاموں میں سے ایک کام یہ ہے کہ آپ نے اس پردہ کو اٹھا دیا جو هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله پر پڑا ہوا تھا۔ انبیاء علیهم السلام اگر ایک (خیال) کو لاتے ہیں تو مجددین اس خیال کو از سر نو زندہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر یہ وحی کی تھی کہ دین اسلام کو دنیا میں غالب کرے گا۔ یہ (خیال) مسلمانوں کے دلوں سے آہستہ آہستہ بالکل محو ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جارہا تھا امام زمان کا ہی یہ کام تھا کہ اس (خیال) کو از سر نو زندہ کیا بلکہ یہ بتا دیا کہ یہی وقت اس غلبہ کا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جماعت دیوانہ وار اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے اپنی ساری قوت صرف کر رہی ہے۔ یہ آیت جو بطور وحی رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوئی، حضرت مسیح موعود کو بھی الہام ہوئی اور اس کی غرض یہ تھی کہ اس (خیال) کو از سر نو زندہ کیا جائے۔ اگر غور کرو تو کوئی اور شخص اس زمانے میں ایسا نظر نہیں آتا جس نے اس (خیال) کو اس مضبوطی کے ساتھ دلوں میں پیدا کر دیا ہو۔ آیت قرآنی موجود تھی مسلمانوں کو اس پر ایمان بھی تھا لیکن آنکھوں پر ایک پردہ پڑا ہوا تھا اس پردے کو امام نے اٹھا دیا اور دلوں پر ایک زنگ لگ گیا تھا اس کو آپ نے دور کر دیا۔ ایسے ہی اور بھی (خیالات) ہیں جن کو حضرت مسیح موعود نے زندہ کیا۔ یہ سب باتیں قرآن کریم میں موجود تھیں لیکن کسی کا خیال ان کی طرف نہ جاتا تھا۔ افسوس ہے کہ جس شخص نے ان پاکیزہ خیالات کو از سر نو زندہ کیا اس کے مجدد ہونے سے انکار کیا جاتا ہے۔ تم اور کسی آدمی کا نام لو جس نے اسلام کے لئے اس زمانہ میں اس قدر عظیم الشان کام کیا ہو جسکو خدا کی طرف سے ایسی روشنی ملی ہو۔ (پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اپریل ۱۹۳۶ء ص ۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کرام! اس عبارت کو بغور دیکھئے اس میں کتنی مرتبہ (خیال) کا لفظ لائے ہیں اس کے بعد اس امر پر غور کریں کہ خیال کیا چیز ہے وہی جس کو اہل منطق، تصور، سے موسوم کرتے ہیں۔ پس مولوی محمد علی صاحب کی اس ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب نے مسلمانوں کو تصور دلایا ہے کہ دین اسلام غلبہ پانے کے لئے آیا ہے۔ یہ کام ایسا ہے کہ کسی نے آج تک نہیں کیا۔ ہمیں اس بحث میں جانے کی ضرورت نہیں کہ کسی نے یہ کام کیا یا نہیں۔ ہم صرف یہ دکھاتے ہیں کہ مرزا صاحب کی بابت جو مولوی محمد علی صاحب نے دعوی کیا ہے، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی ایسا کہتے تھے یا مولوی صاحب ہی کی ایجاد ہے۔

کچھ شک نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کام کو محض خیال کے درجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں چھوڑا بلکہ تصدیق تک پہنچایا ہے۔ ہم حسب عادت اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ مرزا صاحب قادیانی ہی کے الفاظ میں بتاتے ہیں پس ناظرین غور سے سنیں۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

هو الذی ارسل رسوله بالهدی ودین الحق لیظهره علی الدین کله ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸،۴۹۹)

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ عبارت اس زمانہ کی ہے جسوقت مرزا صاحب کا دعوی مسیح موعود ہونے کا نہ تھا۔ جب آپ نے خود مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو اپنے کام کی مزید توضیح اور تشریح فرمادی جو قابل دید وشنید ہے چنانچہ فرمایا:

آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہوگیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں، زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے، اور اس تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنخضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هو الذی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ارسل رسو له بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کله
یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے۔ یعنی ایک عالم گیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اسلئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالم گیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۸۲۔۸۳)

ناظرین کرام! اللہ غور فرمایئے کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود کی علامتِ صدق محض، خیالی غلبہ، قرار دیا ہے یا واقعی غلبہ اسلام کو اس کا نشان بتایا ہے۔ چشمہ معرفت کی عبارت کو مکرر پڑھیئے ..کہ مرزا صاحب نے مسیح موعود کا کام بقول مولوی محمد علی غلبہ کا محض خیال بتایا ہے یا مسیح کو اسلام کے غالب کر دینے کا ذمہ دار بتلایا ہے۔مگر عبارت مذکورہ اور پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی عملاً غلبہ پالینے کی تصدیق کرتے اور کراتے ہیں۔

ایک مثال: ایک بزرگ شیخ چلی نامی گذرے ہیں۔انہوں نے اپنے نکاح پر اپنے دوستوں کو دعوت ولیمہ دینے کا وعدہ کیا رات کو نکاح کی بابت سوچتے رہے دماغ میں سامان نکاح اور سامان دعوت خوب تیار کرتے رہے۔صبح مدعو دوستوں کو دعوت ولیمہ میں بلا کر کھانا چنا دیا۔

دوستوں نے دریافت کیا کہ نکاح پر کیا خرچ آیا؟ کہاں ہوا؟ رشتہ کیسا ہے؟

جواب میں کہنے لگے خرچ کچھ بھی نہیں ہوا۔نہ کہیں آنا جانا پڑا۔رات بھر اسی ادھیڑ بن میں رہا، یہاں تک کہ نکاح بھی ہو گیا۔لطف یہ ہے کہ کسی نکاح خوان (قاضی) کی بھی حاجت نہ پڑی۔نکاح ہو کر دلہن بھی آگئی۔مگر ایسی طرح آئی جس طرح شاعر کی محبوبہ جیل میں اسکے پاس پہنچ جاتی تھی جس کا حال وہ خود بیان کرتا ہے

عجبت لمسراھا و انی تخلصت
لدی و باب السجن دونی مغلق

ناظرین کرام! مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے مسیح موعود (مرزا قادیانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ایک بڑا کارنامہ محض خیال بتایا ہے جو شیخ چلی کے نکاح سے زیادہ نہیں۔

حق یہ ہے کہ مولوی صاحب موصوف ایسا کہنے میں معذور بلکہ مجبور ہیں کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے جس غلبہ کا حتمی وعدہ کیا تھا وہ تو ہوا نہیں۔ اسلام کے غلبہ کی بجائے دن بدن کفر کا غلبہ ہو رہا ہے جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ مسیح موعود (مرزا) کی امت کا اکثر حصہ بقول مولوی محمد علی صاحب لاہوری، بوجہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی ماننے کے دین اسلام سے پھر گیا۔

خود قادیان اور لاہور بھی کفر کی نجاست سے پاک صاف نہ ہوئے۔

مرزا صاحب کی اول مخاطب قوم عیسائی ہے کیونکہ مسیح موعود کا لقب ہی یہ چاہتا ہے۔ اس کا حال یہ ہے کہ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ میں مسیحی مردم شماری پانچ لاکھ تھی۔ تازہ مردم شماری میں عیسائی ٦٨ لاکھ سے زیادہ ہیں (مسیحی جنتری)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین! عیسائی قوم وہ ہے جن کو مسیح موعود (مرزا) نے خنزیر کہہ کر مسیح موعود کے ہاتھ سے مقتول بتایا ہوا ہے آج وہ تعداد میں اس قدر بڑھ گئے ہیں کہ اس تعدادی ترقی میں (بقول مرزا) خنزیروں کو بھی مات کر دیا، جب واقعات یہ ہیں کہ مرزا صاحب کے مواعید محبوبہ سعاد کے مواعید سے بھی سبقت لے گئے جن کے حق میں کہا گیا ہے:

ما مواعيدها الا الا باطيل

مولوی محمد علی صاحب لاہوری چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے بہت پرانے دلدادہ ہیں اس لئے ان سے یہ تو نہیں ہوسکتا کہ وہ مجدد اعظم مسیح موعود سے علیحدگی اختیار کر لیں اسلئے انہوں نے مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق کو تصور بنا کر عظیم کارنامے کی شکل میں دکھایا۔ جسکی بابت بہت عرصہ پہلے کیا گیا:

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۹ ص ۵-۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براہین معماریہ بجواب دلائل مرزائیہ

جناب منشی محمد عبداللہ معمارؒ امرتسری لکھتے ہیں:

میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں کہ کوئی خدا کو ماننے والا قرآن شریف پر یقین رکھنے والا انسان کیونکر مذہبی معاملات میں عمداً! غلط روی کو پسند کرسکتا ہے سوائے اس کے کہ ایسا شخص اسی گروہ کا فرد اعلی ہو جس کے متعلق شہادت الٰہی موجود ہے۔

و اللہ یشھد ان المنافقین لکا ذبو ن

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نبوت پر جن پر از دجل و تلبیس دلائل باطلہ سے تمسک کیا ہے صدہا نہیں ہزارہا دفعہ علماء اسلام کی طرف سے ان دلائل کا باطل و بے ہودہ ہونا واضح وعیاں کیا گیا ایمان داری کا تقاضا یہ تھا کہ یا تو مرزائی اصحاب علماء اسلام کے جوابات کا ضعف ثابت کرتے یا مرزا غلام احمد قادیانی کو مفتری علی اللہ تسلیم کرتے مگر کس قدر افسوس کی جگہ ہے مرزائی اصحاب انہی (دلائل)....کو تحریروں، تقریروں مناظروں مباحثوں میں دوہرا کر عوام کو خدائے قدوس، معبود برحق کے مبارک ومقدس آستانہ سے ہٹا کر جھوٹے بت کی پرستش کروا رہے ہیں

انا للہ و انا الیہ را جعو ن۔

صدق اللہ تعالی: واشر بوا فی قلو بھم العجل بکفر ھم ..ا لآ یہ

مرزائیو! اللہ سے ڈرو اور مخلوق کو یوں دھوکہ مت دو۔ اٹھو اگر تم میں رائی کا ہزارواں حصہ بھی علم موجود ہے تو ہمارے جوابات کا غلط ہونا بدلائل صحیحہ ثابت کرو یا بت پرستی سے توبہ کرو

دلائل مرزائیہ:

جب کبھی دنیا ضلالت وگمراہی میں مبتلا ہو جاتی ہے تو خدا تعالی اس کی اصلاح کے لئے نبی مبعوث فرماتا ہے۔ چودھویں صدی میں آنحضرت ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق شیطان نے اپنا پورا زور صرف کر کے مسلمانوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے کثیر حصہ اپنے تصرف میں لے لیا (چودھویں صدی میں مسلمانوں پر شیطانی تسلط اور آمد مسیح موعود کی بشارت آنحضرت ﷺ کی کس حدیث میں ہے؟ معمار) .... عین ضرورت کے وقت خدا تعالی کا فرستادہ مسیح موعود... قادیان میں مبعوث ہوا۔ اس نے للکار کر کہا کہ میں ہی وہ مسیح اور مہدی ہوں جس کے نبی اللہ ہونے اور چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہونے کی بشارت آنحضرت ﷺ نے دی تھی۔ (الفضل قادیان ۱۶۔اپریل ۱۹۳۶ء ص ۵)

الجواب: انبیاء کرام کی بعثت کے دو ہی مقصد ہوتے ہیں خالق کے حقوق کا اظہار مخلوق کے حقوق کی تعیین سابقہ انبیاء محدود خطوں مخصوص اقوام معدود اور وقتی فرائض واحکام کے حامل و پیغام رساں ہو کر تشریف فرما ہوئے لہذا لازمی تھا کہ ہر نئی گمراہی کے انسداد، ہر نئی ضرورت کے متمم احکام کے لئے بعثت انبیاء کا سلسلہ جاری رہتا۔ بخلاف اس کے بقول مرزا صاحب قادیانی:

قرآن شریف کے لئے اب یہ ضرورت درپیش نہیں کہ اس کے بعد کوئی اور کتاب بھی آوے کیونکہ کمال کے بعد کوئی اور درجہ باقی نہیں رہا۔ ہاں اگر فرض کیا جائے کہ کسی وقت اصولِ حقہ قرآن شریف ویداور انجیل کی طرح مشرکانہ اصول بنائے جائیں... یا اس کے ساتھ... کروڑہا مسلمان... شرک ... اختیار کر لیں گے تو بے شک ایسی صورتوں میں دوسری شریعت اور دوسرے رسول کا آنا ضروری ہوگا مگر دونوں قسم کے فرض محال ہیں۔ قرآن شریف.. کا محرف ہونا... محال ...اور مسلمانوں کا پھر شرک اختیار کرنا... ممتنعات میں سے ہے ...(جب یہ صورت ہے) تو نئی شریعت اور نئے الہام (نبوت) کے نازل ہونے میں بھی امتناع عقلی لازم آیا کیونکہ جو امر مستلزم محال ہو وہ بھی محال ہوتا ہے پس ثابت ہوا کہ آنحضرت ﷺ حقیقت میں خاتم الرسل ہیں۔ (براہین احمدیہ ص ۱۱۰۔۱۱۱ حاشیہ)

یہ تو ہوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جواب جو آدھا سچ اور آدھا سفید جھوٹ ہے۔ اب سنو ہمارا جواب۔

ہم کہہ آئے ہیں کہ انبیاء کرام حقوق اللہ وحقوق العباد کی تعلیم کے لئے مرسل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے ہیں چونکہ قرآن مجید اس بارے میں کامل و اکمل کتاب ہے جس کا محفوظ رہنا موعود خداوندی ہے ولہذا اب کسی جدید رسول کا آنا فضول و بے فائدہ ہے خواہ ساری دنیا مرزائیوں کی طرح بت پرست ہو جائے۔ باقی رہی باوجود اتمام حقوق کے رحمت الٰہی سو اس کے لئے آئے کریمہ:

کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف و تنھون عن المنکر

شاہد عادل ہے۔ فلہ الحمد۔

خود مرزا غلام احمد قادیانی قائل ہے:

اگر کوئی کہے کہ فساد اور بدعقیدگی اور بداعمالیوں میں یہ زمانہ بھی تو کم نہیں پھر اس میں کوئی نبی کیوں نہیں آیا۔ تو جواب یہ ہے کہ.. اس زمانہ میں چالیس کروڑ لا الٰہ الا اللہ کہنے والے موجود ہیں

(نور القرآن نمبر ص ۷ حاشیہ)

مختصر یہ کہ فلا حاجة لنا الی نبی بعد محمد ﷺ (حمامۃ البشریٰ ص ۴۹)

پس ہر مسلمان پر لازم ہے کہ وہ جونہی کسی شخص کا دعویٰ نبوت سنے بلا پس و پیش مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ قول ہر نماز کے بعد بطور وظیفہ پڑھا کرے کہ:

ہم مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت کے نہیں بلکہ وحی ولایت کے ہم قائل ہیں۔

(اشتہار مرزا۔ تبلیغ رسالت ص ۶ ص ۲)

اور اگر کوئی مرزائی یہ کہہ کر دھوکہ دینے کی کوشش کرے کہ مذکورہ بالا اقوال ہمارے حضرت کے اسوقت کے ہیں جب کہ آپ نے ابھی نبوت کا دعویٰ نہیں کیا تھا لہذا وہ سب اجتہادی اغلاط پر مبنی ہیں تو جواب میں یہ کہا جائے کہ مرزا خود لکھتا ہے کہ میں براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت بھی نبی تھا (اشتہار ایک غلطی کا ازالہ ص ۱)۔ اور نبی اپنی نبوت کے سمجھنے میں کسی حالت میں بھی غلطی نہیں کرسکتا۔ (اعجاز احمدی ص ۲۵۔۲۶)

اس پر مزید تائید یہ کہ بقول مرزا انبیاء کے اقوال و افعال و حرکات و سکنات، خیال و اجتہادات وغیرہ سب کے سب وحی الٰہی ہوتے ہیں۔ (ریویو ۱۹۰۲ء ص ۷۰ تا ۷۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مرزائیوں کا عذر سراسر جھوٹا اور مرزا غلام احمد ہر حالت میں کاذب ہے:

رسول قادیانی کی رسالت
ضلالت ہے ضلالت ہے ضلالت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۲۹ ص ۷۔۸)

جہاد منسوخ؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل میں ایک نوٹ نکلا تھا جس میں مرزا غلام احمد صاحب متوفی کا فتوی درج ہوا تھا کہ دینی جہاد میرے (مسیح موعود) کے آنے سے منسوخ ہو گیا۔ چنانچہ آپ کی عبارت میں سے ایک شعر یہ ہے:

اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

(ضمیمہ تحفہ گولڑویہ ص ۲۶ تقطیع کلاں)

ہم نے اس نوٹ میں اپنا عقیدہ ان لفظوں میں لکھا تھا کہ:

اسلام میں جہاد کا حکم غیر منسوخ اور دائمی ہے جب کبھی اس کی شرط پائی جائیں فرض واجب ہو جاتا ہے۔

اس فقرے کو قادیانی اخبار الفضل نے سخت غلط سمجھ کر اپنے علم کا اظہار کیا ہے چنانچہ لکھتا ہے:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خود مولوی صاحب کے نزدیک بھی جہاد کے لئے بعض شرائط ہیں اگر وہ شرائط پائی جائیں تو جہاد فرض ہوتا ہے۔ مگر تعجب ہے شروط کے پائے جانے کا خود ہی ذکر کر دینے کے باوجود وہ ایسے جہاد کو دائمی قرار دیتے ہیں حالانکہ جب کسی زمانہ میں بوجہ شرائط کی عدم موجودگی کے جہاد جائز نہ ہو تو لازماً اس وقت جہاد التواء میں رہے گا پھر جس چیز میں التواء واقعہ ہو جائے اسے دائمی قرار دینا مدیر اہل حدیث کو ہی زیب دے سکتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الفضل قادیان ۱۵۔اپریل ۱۹۳۶ء ص ۳)

قادیان میں یوں تو بہت سے لوگوں کو مولوی فاضل لکھا جاتا ہے مگر جب ان کی لیاقت جانچی جاتی ہے تو ایک پرانا واقعہ صحیح ثابت ہوتا ہے جو یہ ہے:

جن دنوں ہمارے جلسے قادیان میں ہوا کرتے تھے میں نے میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کو معرفت حاجی عبدالکریم صاحب لاہوری پیغام بھیجا تھا کہ میں آپ کے علماء کو یکجا ملنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے حکم دیا تھا کہ ہاں مل سکتے ہیں۔

چنانچہ ایک کمرے میں سب جمع ہوئے۔ میرے سہ صدی دوست منشی قاسم علی صاحب تعارف کراتے ہوئے کہتے جاتے تھے۔ یہ صاحب مولوی فاضل ہیں، یہ بھی مولوی فاضل ہیں، یہ بھی مولوی فاضل ہیں وغیرہ۔ آپ بھی مولوی فاضل ہیں، تو یہ بھی مولوی فاضل ہیں۔ جب ان کے ساتھ مجھے بھی ملا کر عزت بخشی گئی تو میرے منہ سے بے ساختہ نکل گیا:

شیر قالین دگر است شیر نیستاں دگر است

آج ہم اپنے اس مقولہ کا ثبوت دیتے ہیں، ہمارا بیان (اہل علم غور فرمائیں)
قضیہ عرفیہ عامہ ہے جس میں علی الدوام بالشرط حکم ہوتا ہے۔ عرفیہ عامہ میں عدم شرط کے وقت اگر حکم نہ ہو تو عرفیہ عامہ کے صدق میں کلام نہیں ہوتا۔ اس کی مثال سنئیے:

بالدوام کل کاتب متحرك الاصابع مادام کاتباً بالکل صحیح ہے

ایک اور واضح مثال بھی سنئیے:

ہر مرزائی جب تک مرزائی ہے، قبول حق سے منہ پھیر جاتا ہے۔

ان دونوں قضیوں (فقروں) میں عدم شرط کے وقت عدم حکم کا قائل ہونا ہی غلط نہیں بلکہ ضروری ہے۔

یہ تو قادیانی علم کلام کی مثال اور ہمارے مقولہ کی تصدیق ہے اصل جواب اور تفصیل مسئلہ میں اس سے بھی زیادہ کمال دکھایا ہے چنانچہ مجیب لکھتا ہے:

قرآن شریف یونہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کا حکم فرماتا ہے جو خدا تعالی کے بندوں کو اس پر ایمان لانے اور اسکے دین میں داخل ہونے سے روکتے ہیں اور اس بات سے کہ وہ خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالیٰ کے حکموں پر کار بند ہوں گے اور اس کی عبادت کریں اور ان لوگوں سے لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بے وجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو ان کے گھروں سے اور وطنوں سے نکالتے ہیں اور خلق خدا کو جبراً اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے روکتے ہیں۔ (حوالہ مذکور)

آپ کا یہ فقرہ تسلیم کر کے ہم صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ مرقومہ عبارت میں جس جہاد کی مرزا صاحب نے اجازت دی ہے یہ دینی جہاد ہے یا دنیاوی۔ جواب میں یقیناً شق اول ہوگی۔ یعنی دینی۔ کیونکہ جو امر قرآن کے ارشاد سے بتایا جائے اس کے دینی حکم ہونے میں کیا شک ہو سکتا ہے۔ پس قضیہ کا عقد الوضع متحقق ہو گیا۔ اب مطلع صاف ہے کہ مرزا صاحب نے جس جہاد کو منسوخ اور ممنوع ہونے کا حکم دیا وہ دینی جہاد ہے اور دینی جہاد وہی ہے جو بوقت ضرورت قرآن شریف نے جاری کیا ہے پس قادیان کے مولوی فاضلو! اگر تم لوگ صحیح معنی میں مولوی فاضل ہو تو غور سے سنو:

بوقت ضرورت جہاد کرنا دینی جہاد ہے (صغریٰ)

ہر دینی جہاد اب ممنوع اور منسوخ ہے (کبریٰ)

صغریٰ کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کی مرقومہ عبارت ہے کبریٰ کا ثبوت مرزا صاحب کا یہ شعر ہے جو مجیب نے خود ہی لکھا ہے:

اب آ گیا مسیح جو دین کا امام ہے
دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے

نتیجہ صاف اور عیاں ہے کہ بموجودگی شرائط بوقت ضرورت جس جہاد کی اجازت قرآن شریف نے دی تھی وہ اب منسوخ ہے۔

احمدی ممبرو! دینی جہاد کی حقیقت سمجھ لو۔ سمجھنے کے بغیر جلدی نہ کرنا ورنہ غلطی کھاؤ گے۔ ہم پھر بتاتے ہیں کہ بقول مرزا صاح اور بقول تمہارے: دینی جہاد وہ ہے جو شرائط کی موجودگی میں ہو۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بحیثیت مسیح موعود اس کو منسوخ قرار دیا ہے پس نتیجہ صاف ہے کہ قرآنی جہاد مرزا صاحب قادیانی نے منسوخ کر دیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ عرفیہ عامہ کی نقیض حینیہ مطلقہ ہوتی ہے۔ فافہم

مجیب نے مرزا صاحب قادیانی کا ایک اور شعر نقل کیا ہے جو ہر طرح سے قابل تحسین ہے۔ وہ یہ ہے

کیوں چھوڑتے ہو لوگو! نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

ہم اس شعر کی تصدیق کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

کیوں چھوڑتے ہو لوگو ! نبی کے قرآن کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس شطان کو

(شطان مخفف از شیطان۔ ثنا)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۰ ص ۴۔۵)

بڑے مرزا جی کا عرس

بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے اعلان کے مطابق بتاریخ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء فوت ہو گئے جسے آج پورے اٹھائیس سال ہو گئے ہیں اس لئے ہم وہ اشتہار سارے کا سارا ناظرین تک پہنچاتے ہیں تاکہ مرزا صاحب کی یاد تازہ ہو۔ ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم الله الرحمن الرحيم ۔ نحمده و نصلی علی رسوله الكريم ۔

يستنبئونك احق هو ۔ قل ای و ربی انه لحق ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الهدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما لیس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين ۔ آمین ۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے ۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و ايد

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: حضرات! اس آخری فیصلہ پر مرات کرات بحث مباحثہ ہوا کتابیں لکھی گئیں اس لئے آج ہم نہایت اختصار کے ساتھ فریق ثانی کے دو مسلّمہ گواہ پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں:

۱۔ بڑے معتبر گواہ مرزا صاحب مدعی کے صاحبزادہ میاں محمود احمد ہیں۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> جب حضرت اقدس (مرزا) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالی نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیش گوئی ہو گئی۔
>
> (مقولہ میاں محمود۔ رسالہ تشحیذ الاذہان جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

یہ تو ہوئے جمہوری خلافت مرزائیہ کے گدی نشین۔

۲۔ دوسرے گواہ اقلیت کے امیر مولوی محمد علی صاحب لاہوری ہیں آپ کا بیان بھی قابل قدر ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

> ہم تو اس بات کو اب بھی مانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی اس (ثناء اللہ) کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لے گا۔
>
> (مقولہ محمد علی۔ ریویو آف ریلی جنز قادیان جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۲۹۸)

ناظرین کرام! ان دونوں صاحبوں نے تسلیم کیا ہے کہ مرزا صاحب متوفی کی مشتہرہ عبارت کا مطلب واقعی دعاء موت ہے بلکہ خلیفہ قادیان تو دعا کو مزید قوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر خدائی قبولیت حاصل کرا کر مولوی ثناء اللہ کی موت کی پیش گوئی قرار دے چکے ہیں جو اخبار بدر ۲۵ مئی ۱۹۰۷ء سے بالکل مطابق ہے۔

خود اصل مدعی کا اعلان ہی صاف عبارت میں اپنا مدعا بتانے کے واسطے کافی ہے۔ اس پر یہ دو معتبر گواہ سونے پر سہاگہ کا کام دے گئے حضرت یوسف کے معاملہ میں مدعیہ کے خاندان کا ایک ہی گواہ کافی ہوا تھا یہاں تو بقاعدہ نصاب شرعی دو معتبر گواہ موجود ہیں کیا اب بھی آخری فیصلہ کی صداقت میں شک ہے اور یہ کہنا غلط ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(نوٹ۔ جہاں مرزائیوں کی شورش ہو وہاں کے احباب اس مضمون کو چھپوا کر شائع کر سکتے ہیں۔)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۰ ص ۶۔۷)

کامیاب مناظرہ

سکرٹری صاحب انجمن اہل حدیث کوٹلی ضلع میرپور اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۸۔۲۹ مارچ کو اہل اسلام اور مرزائیوں میں حیات مسیح، ختم نبوت، اور صداقت مرزا پر شاندار مناظرہ ہوا۔ اہل حق کو فتح مبین اور فرقہ باطلہ کو شکست فاش ہوئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۰ ص ۱۴)

چیستان مرزا

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

مرزائی مذہب ہر حیثیت میں مجموعہ عجائبات ہے۔ بانی سلسلہ کی جسمانی حالت عجیب، کہیں دردگردہ، ذیابیطس دوران سر کا عارضہ تو کہیں امراض مزمنہ کمزوری نے گھیر رکھا ہے۔ ایک طرف ہسٹیریا جیسی نامراد مرض نے لاچار کر رکھا ہے، تو دوسری طرف مرض مراق نے زندگی سے بیزار کر رکھا ہے۔ دعاوی کی اس قدر بھرمار ہے کہ گنتے گنتے انگلیاں بھی تھرا جائیں۔ دلائل اس سے بھی عجیب بلکہ اعجب العجباء۔ مثلاً ایک دلیل آپ نے یہ پیش کی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں اور اگر اور کوئی بھی دلیل نہ ہوتی تو یہی... کافی تھی ...اس کو ردّ کیا جائے تو خدا تعالی کی تمام کتابیں باطل ہیں۔ (رسالہ عجائبات مرزا، از ثناء اللہ۔ ص ۱۳ بحوالہ لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۸)

ملاحظہ ہو کس قدر زور دار دلیل ہے۔ مگر جب ان ، خدا کی تمام، کتابوں کا حوالہ طلب کیا جائے تو سوائے ایک آیت کے ایک بھی حوالہ نہ ملے کہ

انما یفتری الکذ ب ا لذین لا یؤمنو ن بآ یات اللہ

انہی وجوہات کی بنا پر مولانا ثناء اللہ امرتسری نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا ہے کہ قادیانی راست گوؤں سے گفتگو کرتے وقت کتب سابقہ، قرآن و حدیث کے حوالہ جات تلاش کرنے کی ضرورت ہی نہ پڑے، بلکہ کلام مرزا سے ہی عجیب سی جدید تحریر پیش کی جائے جس سے نہ صرف مدمقابل مبہوت ہو کر رہ جائے، خود اس کلام کے متکلم حضرت سلطان القلم کی صحت بھی مشکوک ہو جائے۔

تازہ مثال سنئیے : یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو شہر میرٹھ میں مولانا ثناء اللہ صاحب کا جماعت مرزائیہ سے ایک چھوٹا سا مناظرہ ہوا۔ مگر اسکا اثر و نتیجہ نہایت عمدہ نکلا۔

مرزائی مناظر نے اگرچہ بہت ہاتھ پاؤں مارے، مگر پنجہ شیر سے رہائی نہ ملتی دیکھ کر یہ کہہ کر جان چھڑائی کہ :

میں نے آج سے پہلے کبھی اس مسئلہ پر غور نہیں کیا اب بوعدہ تدبر معافی چاہتا ہوں۔

اگرچہ ہم نے بابو عمر الدین شملوی کو پکا مرزائی سمجھتے ہوئے گمان کیا تھا کہ آپ کا یہ وعدہ ایسا ہی وفا ہوگا جیسا کہ ان کے پیشوا نے براہین احمدیہ کتاب کی قیمت پیشگی دینے والوں سے کیا تھا ما موا عید ھا ا لا الا با طیل ۔ مگر مقام مسرت ہے کہ موصوف نے باوجود مولانا ثناء اللہ کو: متفنی، مکار، کور باطن ، کہہ کر نیز تحریری جواب میں بسعی تمام تلبیس سے کام لے کر اپنی مرزائیت کو نمایاں کر دینے کے بھی اس خصوص میں مرزائیت کا پختہ اسوہ حسنہ ملحوظ نہیں رکھا۔ جزاہ اللہ ، بہرحال ہم احمدی صاحب کی محنت کو مشکور جانتے ہوئے انہی کے الفاظ میں بالاختصار مناظرہ میرٹھ کی روداد اور اس کا جواب درج ذیل کرتے ہوئے صاحب موصوف کی اصلاح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کوشش کریں گے۔ وباللہ التوفیق

ملاحظہ ہو بابو عمرالدین صاحب راقم ہیں:

میرٹھ میں یکم مارچ ۱۹۳۶ء کو موی ثناءاللہ صاحب اور خاکسار کا مظاہرہ صداقت مسیح موعود پر ہوا.. مولوی ثناءاللہ ...مناظروں میں کسی ایسی متشابہ بات کو لے بیٹھتے ہیں جس سے وہ فتنہ پیدا کرسکیں ... وہ مکاروں کی طرح کوشش کرتے ہیں...

مولوی صاحب نے تمام دلائل کو چھوڑ کر ایک چیستاں ہمارے سامنے رکھ دیا (مولوی ثناءاللہ نے کہا کہ) مرزا صاحب لکھتے ہیں:

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب (حضرت آدم سے لیکر) چھ ہزار (برس گزرنے) میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۵ طبع اول صفحہ ۱۵۴ طبع سوم۔

دوسری طرف مرزا صاحب مارچ ۱۹۰۶ء میں لکھتے ہیں:

اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے۔ چشمہ مسیحی مقدمہ صفحہ ب۔

پہلی عبارت کو دوسری عبارت سے ملا کر پڑھنے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مارچ ۱۹۰۶ء میں مرزا صاحب کی عمر ابھی گیارہ سال بھی نہیں ہوئی تھی۔

(مولانا ثناءاللہ کے مذکورہ اعتراض کو نقل کرکے عمرالدین صاحب یہ جواب دیتے ہیں کہ)

اس چیستان کا حل یہ ہے کہ تحفہ گولڑویہ میں جہاں چھٹے ہزار سے گیارہ برس رہتے اپنی پیدائش لکھی ہے وہ قمری حساب کی رو سے ہے، اور جہاں چشمہ مسیحی میں لکھا ہے کہ ابھی چھٹا ہزار ختم نہیں ہوا، وہاں شمسی حساب ہے۔

قمری سال ۳۵۵ دنوں کا ہوتا ہے اور شمسی ۳۶۵ دنوں کا قمری سال پہلے ختم ہوجاتا ہے شمسی بعد میں۔

چھ ہزار برس قمری جہاں ختم ہوتے ہیں وہاں شمسی چھ ہزار کے ختم ہونے میں قریباً ایک سو پینسٹھ سال باقی ہوتے ہیں۔

پس مولوی ثناءاللہ صاحب کا قمری اور شمسی فرق کو مدنظر نہ رکھنا ان کے زیغ قلب کا نتیجہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطف یہ کہ جس حاشیہ سے آپ (ثناء اللہ) استدلال کر رہے ہیں وہیں آگے (مرزا کے) یہ الفاظ موجود ہیں؛

مدت ہوئی ہزار ششم گذر گیا اب قریباً پچا سواں سال اس پر زیادہ جا رہا ہے اب دنیا ہزار ہفتم کو بسر کر رہی ہے۔

اب اس حساب سے حضرت (مرزا) کی عمر اس وقت جب کہ (تحفہ گولڑ ویہ ۱۹۰۲ء میں) اوپر کی عبارت لکھی جا رہی تھی ۶۱ برس تھی۔ اس لئے مولوی ثناء اللہ کا ایچا پیچی سے تمسخر اڑانا ان کے اپنے ہی کور باطن کا ثبوت۔

(مرزا کے) یہ الفاظ مدت ہوئی ہزار ششم گزر گیا بحساب قمری ہیں اس لئے چشمہ مسیحی میں جو بعد کی کتاب ہے یہ لکھنا کہ اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر ہر ہے ضرور یہ بحساب شمسی ہیں اور اس کی دوسری دلیل یہ ہے کہ چشمہ مسیحی عیسائیوں کے مقابل لکھی گئی ہے اور عیسائیوں کا حساب شمسی ہے اور تحفہ گولڑ ویہ میں سے جو حاشیہ کی عبارت زیر بحث ہے اس کے متن میں یہ مذکور ہے کہ نصاری کا حساب شمسی ہے۔ (اخبار پیغام صلح لاہور۔ ۲۰ مارچ ۱۹۳۶ء)

منشی معمار صاحب لکھتے ہیں: ناظرین کرام! مولوی عمر الدین کے مضمون میں اگرچہ جا بجا اغلاط و اسقام موجود ہیں جیسا کہ ان کا بتقلید مرزا شمسی و قمری کا فرق ۱۶۵ سال کا بتانا حالانکہ ۱۶۹ سال کے قریب ہے یا بحوالہ قول مرزا مندرجہ تحفہ گولڑ ویہ عیسائیوں کا حساب شمسی لکھنا حالانکہ تحفہ گولڑ ویہ میں شمسی قمری بائیبل کے تین علیحدہ علیحدہ حساب مرقوم ہیں اور عیسائیوں کا حساب تو اریخ بائیبل پر مبنی لکھا ہے مگر ہم ان غلطیوں کو نظر انداز کرتے ہوئے مولوی صاحب کو جاہل وغیرہ کہنے سے پرہیز کرتے ہیں ممکن ہے سبقت قلم ہو اور سہو نظر ہو۔

دلیل اول کے متعلق گذارش ہے کہ محض اس بنا پر کہ مرزا صاحب قادیانی نے تحفہ گولڑ ویہ کے ایک مقام پر ہزار ششم کو ۵۰ سال پہلے ختم ہو چکا ہوا لکھا ہے یہ نتیجہ نکالنا کہ اس کے بعد پھر ہزار ششم کو جاری ماننا ضرور کسی اور حساب (شمسی وغیرہ) کی بنا پر ہے۔ یہ حسن ظنی تو کہلا سکتی ہے دلیل نہیں۔

دلیل تو وہ ہوتی ہے جس کے مقدمات ایسے یقینی الثبوت ہوں جو فریقین کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ماننے پڑیں۔ (قول مرزا قادیانی۔ درشحنۂ حق۔ ص ۱۰۱)

مولوی صاحب! اگر آپ کی پیش کردہ تحریر میں ہزار ششم کو ۵۰ سال قبل مختتم لکھا ہے تو اسی تحفہ گولڑ ویہ کی مندرجہ ذیل عبارت میں اسی قمری ہزار ششم کو ۱۹۰۲ء کے زمانہ میں جاری لکھا ہے:

قرآن شریف کی سورہ عصر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا یہ زمانہ حضرت آدم سے ہزار ششم پر واقع ہے یعنی آدم کی پیدائش سے یہ چھٹا ہزار جاتا ہے۔

(رسالہ عجائبات مرزا بحوالہ تحفہ گولڑ ویہ۔ ص ۹۱ طبع اول۔ طبع دوم ص ۱۴۹)

مولوی عمرالدین! کیا کہتے ہو:

الغرض احمدی مجیب کا جواب غلط ہے البتہ اگر وہ منشی قاسم علی اڈیٹر فارق کی وساطت سے حسب سنت سابقہ زیادہ نہیں تو ایک آدھ پاؤنڈ ہمیں انعام بھجوائیں تو جواب ہم سے سیکھ لیں، وھو ہذا:

حضرت مرزا صاحب نے نسیم دعوت میں خود لکھا ہے کہ میرا حافظہ ٹھیک نہیں۔ اسی طرح ان کا فرمان موجود ہے کہ مجھے مراق کا مرض ہے ..پس یہ اختلاف باعث استبعاد نہ ہونا چاہیے۔

مولوی صاحب! اگر آپ یہ جواب دیں اور یقیناً صحیح یہی ہے تو ہم آپ سے وعدہ کرتے ہیں کہ ہم اس پر سکوت اختیار کر کے شعر مرزا: ندائے فتح نمایاں بنام ما باشد، کی تصدیق کر دیں گے۔

دوسری دلیل میں بھی وہی نقص ہے جو ہم پہلے عرض کر آئے ہیں یعنی قیاس کو دلیل بنانا قادیانی علم کلام تو بے شک ہے مگر داناؤں کے نزدیک کوڑی کے کام نہیں۔ ہاں صاحب ہم مانتے ہیں کہ چشمہ مسیحی عیسائیوں کے رد میں لکھا گیا ہے مگر اس کا کیا علاج کہ آپ کی بدقسمتی سے آپ کی مستدلہ عبارت چشمہ مسیحی کے مقدمہ میں درج ہے جس کے مخاطب عیسائی نہیں مسلمان ہیں چنانچہ لکھا ہے:

نادان مولویوں نے ہمیں کافر کہنے سے ہم میں اور عام مسلمانوں میں ایک دیوار کھینچ دی ہے ان لوگوں کو معلوم نہیں کہ اب وہ زمانہ جاتا رہا جس میں عیسائیت کے مکروفریب کچھ کام کرتے تھے اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہو گی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر و منصور ہو جائے گی اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔ (مقدمہ چشمہ مسیحی صفحہ الف، ب)

مولوی صاحب! غور فرمایئے کہ یہاں ایک تو مسلمان مخاطب ہیں، دوم یہ الفاظ پیش گوئی پر مبنی ہیں۔ اور یہ مسلمہ فریقین ہیں کہ پیش گوئی خدائی الہام سے کی جاتی ہے جو یقیناً قمری حساب پر مبنی ہوتی ہے:

خدا نے حساب قمری رکھا ہے۔

(قول مرزا قادیانی مندرجہ عجائبات مرزا بحوالہ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۲۵)

سوم یہ کہ اس جگہ ہزار ششم کی علامت وہی لکھی ہے جو تحفہ گولڑویہ میں درج ہے۔ یعنی وہ چھٹا ہزار جس میں الٰہی سلسلہ کی تکمیل شیطان کی شکست مقدر ہے۔ ملاحظہ ہو تحفہ گولڑویہ طبع دوم، ص ۱۴۹، ۱۵۴، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷ وغیرہ

پس ہر طرح ظاہر باہر عیاں ہے کہ ہر دو کتب میں قمری ششم ہزار مراد ہے۔

مولوی صاحب: اگر اب بھی نہ تم سمجھو تو پھر تم سے خدا سمجھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۳۶ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۱ ص ۴-۶)

(مزید یہ کہ اگر بقول عمر الدین تحفہ گولڑویہ کے وقت یعنی ۱۹۰۲ء میں مرزا کی عمر ۶۲ سال ہے تو پھر چھ سال بعد ان کی عمر بوقت وفات ۶۸ سال ہو گی جس سے ان کی عمر والی الہامی پیش گوئی غلط ہو جاتی ہے۔ بہاء)

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۱

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

صداقت بن نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کبھی خوشبو نہ آئے گی محض کاغذ کے پھولوں سے

مجھے ایک احمدی دوست نے اخبار پیغام صلح لاہور ۲۶ مئی ۱۹۳۶ء کا مسیح موعود نمبر عنایت کیا۔ اس پرچہ کو پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ احمدی فرقہ کے اہل قلم یا تو بوجہ عقاید و تعلیمات مرزا پر کامل عبور نہ ہونے کے بھاری غلط فہمی میں مبتلا ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت کا شکار ہو چکے ہیں یا عمداً خاص اغراض کے ماتحت ان لوگوں نے مخلوق خدا کو بت پرست بنانے پر کمر باندھ رکھی ہے۔

زیر نظر اخبار میں بسعی تمام ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی معصوم عن المعاصی خوش خلق مہمان نواز بے نظیر صاحب علم، کامیاب وبامراد جرنیل تھے۔ آپ نے نہ نبوت کا دعوی کیا، نہ جہاد کو منسوخ ٹھہرایا، اور نہ اپنے مخالفین پر تکفیر کی شمشیر چلائی ہے۔ آپ کے وجود سے اسلام کا بول بالا ہوا ہے وغیرہ لہذا آپ ہی مسیح موعود ہیں۔

مجمل جواب:

میں کہتا ہوں کہ اول تو مضامین مذکورہ صداقت سے کوسوں دور ہیں۔ بفرض محال ایسا بھی ہو، تو اس سے یہ کیسے ثابت ہوگا کہ آپ مسیح موعود ہیں۔

صدہا، ہزارہا نہیں، لکھوکھا ایسے مسلمان دنیا میں ہوئے جنہوں نے جہاد کو منسوخ قرار دیا۔ نہ مسلمانوں کی گردن پر تکفیر کی کند چھری چلائی، نہ نبوت کا جھوٹا دعوی کیا۔ تمام عمر پرستش الہ وخدمت اسلام میں بسر کی۔ اول درجہ کے خوش خلق مہمان نواز معاملہ فہم مخالفین اسلام کے مقابلہ پر سینہ سپر ہو کر اپنی جانوں تک کو قربان کر دینے والے وہ بھی یہ کہتے ہوئے کہ:

جان دی، دی ہوئی اسی کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

جیسا کہ صحابہ کرام، آئمہ مجتہدین آئمہ حدیث وتفسیر مجددین امت رضوان اللہ علیھم اجمعین، کیا یہ سب مسیح موعود تھے۔ انصاف والا نصاف خیر الاوصاف

نبی کریم ﷺ نے آنے والے مسیح موعود کا نام، ان کی والدہ کا نام، ان کا حسب ونسب، حلیہ منصب عمر دعوت غرض آمد، جائے نزول، جائے دفن وغیرہ کھلے اور واضح الفاظ میں بیان فرما دیئے۔ اور تمام مسلمانوں کا ایمان ہے اور حق وصحیح ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ ناطق بالوحی معلم قرآن، مفسر تعلیمات اسلام، صادق اصدق، صدیق نبی تھے۔ آپ کی ہر بات کھلی ہوتی تھی۔ آپ لوگوں کو پہیلیاں نہ بجھوایا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے بلکہ حسب فرمان قرآن لتبین للناس ما نزّل عام فہم تعلیم دیا کرتے تھے
پھر کس قدر حیرت وافسوس کا مقام ہے کہ آج مسلمانوں کا ایک گروہ حضور ﷺ کے فرمانات متعلقہ علامات مسیح موعود کو پس پشت ڈال کر غلط تاویلوں کی آڑ میں دھوکہ دہی کر رہا ہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔آہ:

دل کے پھپھولے جل اٹھے سینے کے داغ سے
اس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چراغ سے

چونکہ نبی کریم ﷺ کی بتائی ہوئی علامات مرزا میں پائی نہیں گئیں،اس لئے مرزا کو مسیح موعود تسلیم کرنا اس شخص کی غلطی و جہالت سے بدترین اور خطرناک غلطی ہے جب کہ اس کے بھائی نے خط میں لکھا تھا کہ میرا ایک دوست کام سے رخصت لے کر میرے پاس سے ہندوستان آرہا ہے۔اس کا نام فضل دین بن عمر دین،وہ ملک گجرات کا رہنے والا،لمبے قد کا،تیس سالہ،گندمی رنگ،سیاہ بال،خوش رو،راجپوت نوجوان ہے۔اس کے ساتھ میرے اہل وعیال کو بھیج دینا۔

یہ خط پاکر مرسل الیہ چشم براہ ہے۔

ادھر ایک بنارسی بھلے مانس کو بھی اس خط وکتابت کی اطلاع پہنچ گئی وہ مرسل الیہ کی مشہور سادہ لوحی سے فائدہ اٹھانے کو اسکے مکان پر جا پہنچا اور کہا کہ مجھے تمہارے بھائی نے بھیجا ہے۔اپنی بھاوجہ کو میرے ساتھ روانہ کر دو۔

مرسل الیہ پہلے تو اس کا ٹھنگنا قد،سفید بال،سیاہ رنگ، قبیح صورت،ستر سالہ عمر،دیکھ کر ہی ہکا بکا رہ گیا۔

مزید رفع شک کیلئے اس نے اس کا نام ونسب پوچھا تو بنارسی صاحب نے بکمال طلاقت لسانی جواب دیا کہ مابدولت کا نام کریم بخش والد کا نام رحیم بخش قوم بافندہ ساکن کانپور۔

اب تو مرسل الیہ اور بھی حیران و پریشان ہوا کہ: یاالٰہی یہ ماجرا کیا ہے؟

آخر تنگ آکر کہا کہ تم میں تو ایک نشانی بھی موجود نہیں جو میرے بھائی نے آنے والے کی بتائی ہے۔

بنارسی صاحب نے جواب دیا کہ تم بھی تو نرے گاؤدی ہو۔ارے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیر پھیر سے مطلب تمہارے بھائی کا یہ تھا کہ وہ تمہاری زیرکی و دانائی کی آزمائش کرنا چاہتا ہے۔ بھلا اگر میں ہی وہ شخص نہیں ہوں تو لازم تھا کہ وہ دوسرا شخص جس کے تم منتظر ہو تمہارے پاس پہنچتا۔ مگر یاد رکھو کہ میرے سوا کوئی دوسرا نہ آئے گا۔ خواہ تم سو سال تک انتظار کرتے رہو۔ بھائی ایسے معاملات میں ہمیشہ راز داری برتی جاتی ہے۔

سنو! فضل دین سے مراد کریم بخش، عمر دین سے مراد رحیم بخش ملک گجرات سے مراد کان پور لمبے قد سے ٹھگنا قد تیس سالہ نوجوان سے ستر سالہ بوڑھا، خوش رو سے قبیح صورت، گندمی رنگ سے سیاہ رنگ، سیاہ بالوں سے سفید مو، راجپوت سے بافندہ مراد ہے۔ اگر اب بھی تم نے اپنے بھائی کے خط کی تعمیل نہ کی تو میں سمجھ لوں گا تمہاری نیت خراب ہے۔ تمہارا بھائی الگ غضب ناک ہوگا۔

یہ سن کر مرسل الیہ کے پاؤں تلے سے زمین نکل گئی۔ سوچا اس قدر دانا اور عمر رسیدہ انسان ممکن نہیں کہ جھوٹ بولے۔ پھر دیکھو تو کیسے کیسے معارف اس نے بیان کئے ہیں۔ سچ ہے میں تو نرا جنگلی ہوں۔ میری کیا مجال کہ ان راز کی باتوں کی تہ تک پہنچ جاتا۔ یہ سمجھ کر اس نے اپنی نوجوان بھاوجہ کو اس کے ساتھ کر دیا اور وہ صاحب بصد مسرت اسے لے کر نو دو گیارہ ہو گئے۔

حضرات! میں اللہ کو حاضر ناظر جان کر اپنے ایمان و دیانت سے مرزائی کتب کے وسیع مطالعہ کی بنا پر شہادت دیتا ہوں کہ احمدی اصحاب نے شخص مذکور سے ہزار ہا گنا بڑھ کر اپنی خردمندی کا ثبوت دیا۔

افصح المتکلمین خاتم النبیین ﷺ نے مسیح موعود کا نام عیسی، ان کی والدہ کا نام مریم، ان کا نسب بنی اسرائیل، جائے نزول دمشق، عمر دعوت ۴۵ سال کیفیت نزول دو فرشتوں کے سہارے آسمان سے نازل ہونا، لباس دو زرد چادریں، کام قتل دجال، وغیرہ، کعبۃ اللہ کا حج کرنا، یاجوج ماجوج کو صفحہ ارض سے مٹا دینا، تمام ادیان باطلہ کو اسلامی دین میں منسلک کر دینا، مدینہ منورہ میں دفن ہونا وغیرہ، صاف صاف بیان فرما دیا ہے۔

بخلاف اس کے مرزا غلام احمد قادیانی نے ان علامات کو یوں نفسانی سانچے میں ڈھالا کہ: عیسی تو شراب انگوری کو بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزول عیسیٰ سے مراد مجھ غلام احمد کی ذات ہے۔

ابن مریم سے مراد بھی میں ابن چراغ بی بی ہوں۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ پہلے خدا نے مجھے مریم بنایا۔ پھر میں برنگ استعارہ حاملہ ہوا۔ دس ماہ کے بعد میں اپنے پیٹ سے آپ ہی عیسیٰ بن مریم پیدا ہو گیا۔

آنے والا مسیح موعود اسرائیلی نہیں ہے بلکہ مراد اس سے مغل ہے

دمشق سے مراد قادیان ہے۔

فرشتوں سے مراد دو آدمی ہیں جو مولوی نورالدین بھیروی و مولوی محمد احسن امروہی ہیں

آسمانی نزول سے مراد یہ ہے کہ آسمانی علوم مجھ پر نازل ہوتے ہیں۔

زرد کپڑوں سے مراد دو بیماریاں ہیں جو مجھ کو عرصہ دراز سے لاحق بدن ہیں۔ ایک کثرت پیشاب، دن میں سو سو دفعہ پیشاب آتا ہے، دوسری مراق کی بیماری ہے (جو بقول مرزا صاحب کے فرشتہ مولوی نورالدین کے جنوں کا ایک شعبہ ہے)۔

قتل دجال سے مراد دلائل کی رو سے فتح پانا،

یاجوج ماجوج جو انگریز روس ہیں ان کا تو میں خود کاشتہ پودا ہوں، یہ میرے لئے خدا کی رحمت ہیں۔

مدینہ منورہ میں مقبرہ نبویہ میں دفن ہونے سے مراد یہ ہے کہ میری روحانی قبر نبی ﷺ کے پاس ہے بلکہ میں اور نبی ﷺ ایک ہی ہیں۔ وغیرہ۔ آہ:

رسول قادیانی کی رسالت

بطالت ہے جہالت ہے ضلالت

احمدی دوستو! اللہ کے لئے غور کرو کہ تم کس کیچڑ میں پھنس رہے ہو۔ پھر سوچو۔ اکیلے اکیلے ہو کر خدا کو حاضر و ناظر سمجھ کر اپنے دلوں سے فتوے لو کہ تم اسلام کے حامی ہو یا اسلام کو بازیچہ اطفال بنا رہے ہو۔

اتقو اللہ۔ اتقو اللہ۔ اتقو اللہ (مفصل جواب آئندہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۴ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیوں کوشکست فاش

منشی محمد یوسف صاحبؒ ریاست کپورتھلہ سے لکھتے ہیں:

بدقسمتی سے ہمارے گاؤں میں دوتین گھر مرزائیوں کے ہیں۔ وہ آئے دن بھولے بھالے مسلمانوں کوتنگ کرتے رہتے ہیں۔ ایک دن مجھ کوان کے ساتھ گفتگو کرنے کا موقع ملا۔

مرزائی مبلغ نے مجھے کہا کہ آپ مرزا صاحب کوسچا کیوں نہیں مانتے۔

میں نے کہا ہم سچا کس طرح مان لیں ہم نے ان کی کوئی بھی ایسی بات نہیں دیکھی جس سے ہمارے دل کوتسکین ہوتو اس مرزائی نے کہا کہ حضرت صاحب کے تو بہت سے معجزات ہیں۔ اس وقت خلیفہ صاحب سے آپ جو چاہیں معجزہ دیکھ سکتے ہیں اگر آپ کویقین نہ ہوتو قادیان میں جا کر دیکھ لو۔ اور خلیفہ صاحب اندھے کوبھی بینا کر دیتے ہیں اور جومعجزہ کہ آپ چاہیں دیکھ لینا۔ اگر پورا ہوگیا تو مرزائی ہوجانا۔

میں نے یہ بات منظور کر لی ۔ پھر مرزائی مبلغ نے کہا کہ آپ پہلے مجھے ایک اسٹامپ کاغذ پر تحریر لکھ دیں کہ حضرت عیسٰی فوت ہو چکے ہیں اور مسیح موعود کے آنے کے متعلق جو پیش گوئی آنحضرت ﷺ نے کی تھی وہ پوری ہوگئی ہیں۔

میں نے کہا کہ بہتر اور ساتھ ہی کہا کہ میں یہ بھی لکھونگا کہ ابھی تک جس مسیح موعود کا وعدہ تھا وہ نہیں آئے۔

اس نے کہا کہ لکھ دو۔

پھر میں نے اس سے کہا کہ ہماری شرط بھی منظور کرو۔

اس نے کہا کہ بہت اچھا۔

میں نے کہا کہ اگر مرزا محمود احمد سے کوئی معجزہ ظاہر نہ ہوا تو اس صورت میں آپ کومسلمان ہوگا۔ اگر آپ مسلمان نہیں ہو سکتے تو پھر صبح کے وقت تم کو نیچی زمین پر بٹھا کر ۱۰۰ جوتے لگایا کریں گے۔ نہیں تو تمھیں گاؤں چھوڑنا ہوگا۔

اس نے منظور کرلیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر دوسرے مرزائیوں کے کہنے سے کہ معجزہ وغیرہ تو وہاں کوئی ظاہر نہیں ہوگا اب کیا کریں مصیبت میں پھنس گئے۔تو اس مرزائی مبلغ نے کہا شہر کپورتھلہ میں جاکر امیر جماعت احمدیہ سے ملنا چاہیے اور اس سے اس بارہ میں کوئی مشورہ کریں۔ چنانچہ اسی دن وہ کپورتھلہ کو چلا گیا۔حالانکہ دوسرے دن کا غذ اشٹامی لکھنے کے لئے کپورتھلہ کو جانا تھا۔

امیر جماعت سے جاکر عرض معروض کی کہ ابا جان میں تو مصیبت میں پھنس گیا اب میری جان چھڑاؤ۔اس نے کہا کیا ہوا؟ مرزائی مبلغ نے کہا کہ میں اپنے گاؤں میں یہ بات کر آیا ہوں کہ مرزا محمود احمد صاحب مادرزاد اندھوں کو بھی بینا کر دیتے ہیں اس بارے میں کیا کرنا چاہیے۔اس نے کہا کوئی بات نہیں۔ مادرزاد اندھوں کے متعلق جو قرآن شریف میں ذکر ہے وہ ظاہری آنکھوں والے اندھے نہیں ہیں بلکہ ان سے مراد یہ ہے کہ کئی قومیں جو مدت سے اسلام قبول نہیں کرتی تھیں عیسی کی تبلیغ سے مسلمان ہوئیں۔ گویا ان کی اندرونی آنکھیں (دل کی) کھل گئیں۔

یہ تو معمولی بات ہے مرزا صاحب کی تبلیغ سے ہزاروں آدمی راہ راست پر آ گئے ہیں۔ یہ کیا بڑی بات ہے۔

ایسی ایسی باتیں سیکھ کر کپورتھلہ سے واپس ہمارے گاؤں آ گیا۔شام کے وقت وہ مجھ سے ملا تو میں نے اس سے کہا کہ ہم تو تمہارا شہر و کچہری میں انتظار دوسرے دن کرتے رہے اور صبح یہاں بھی بہت تلاش کی مگر آپ نہ ملے۔

مرزائی مبلغ نے کچھ جواب نہ دیا بلکہ یہ کہنے لگے کہ آپ جو باتیں کہتے ہیں وہ تو ہونی مشکل ہیں کہ مادرزاد اندھے سجاکھے ہو جائیں یہ ناممکن ہے بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ وہی کہہ سنایا جوان کے امیر مرزائی نے کہا تھا۔

یہ بات سن کر میری بے چینی کی انتہا نہ رہی کہ خدایا یہ زبان ہے یا کیا بلا؟ ابھی کچھ کہہ رہے تھے ابھی کس طرف بدل گئے۔ خیر میں نے کہا چلو ہم اس بات کو بھی ماننے کے لئے تیار ہیں کہ ان کی روحانی آنکھیں بینا ہوئی تھیں چلو یہی سہی ہم دو ہندو اپنے ساتھ لے چلیں گے اگر وہ مرزا جی کی روحانی طاقت سے مسلمان ہو گئے تو خیر ورنہ پھر تمہاری وہی اوپر والی سزا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس بات کو سن کر مرزائی مبلغ کہنے لگا کہ پہلے دل اور عقیدہ صاف ہونا چاہیے، پھر اثر ہوتا ہے ویسے نہیں۔

میں نے کہا اچھا پہلے وہ دس سال مرزا جی کی پیروی کرے اور پھر جا کر ان کی روحانی طاقت کا کرشمہ دیکھے۔ واہ روحانی مذہب کیا کہنے روحانیت کے۔ میں نے اس کے جواب میں کہا کہ رسول کریم ﷺ کے پاس جو لوگ آیا کرتے تھے کیا وہ پہلے محمد ﷺ کی نسبت دل سے صاف اور انکی فرمان برداری کر کے پھر معجزہ طلب کرنے آتے تھے۔ نہیں بلکہ کئی تو مارنے کی نیت سے گھر سے نکلتے تھے مگر آنحضرت ﷺ کی روحانی طاقت کا اس قدر غلبہ ہوتا کہ مسلمان ہو جاتے۔ کیا تمہارے مرزا صاحب کی یہی روحانی طاقت ہے کہ پہلے دس سال ان کا کلمہ پڑھے پھر جا کر ان کی روحانی طاقت کا کرشمہ دیکھے۔

اس سوال و جواب سے مرزائی مبلغ بہت شرمندہ ہوا اور ایک دوسرا مرزائی جو نزدیک بیٹھا باتیں سن رہا تھا کہنے لگا منشی جی جانے دو یہ جھوٹا ہے میں آپ کی بات کو سمجھتا ہوں اور مرزائی جھوٹے ہیں۔

مرزائیوں کو زبردست شکست ہوئی۔ اب مرزائی ہمارے سامنے نہیں آتے خدا جانے ہماری روحانیت کا غلبہ ان پر پڑ گیا پہلے تو وہ زمین داروں کو بہت تنگ کیا کرتے تھے مگر اب شکل بھی نہیں دکھاتے۔

یہ ہے اس مذہب کی حقیقت جو آپ کے سامنے اظہر من الشّمس ہے۔ میرے خیال میں یہ واقعہ ان کے لئے زہر قاتل کا سا اثر رکھتا ہے اللہ تعالی ان کو سیدھی راہ پر لائے اور ہمیں دین محمدی پر ثابت قدم رکھے۔ آمین ثم آمین:

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے　　　خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

مولانا ثناء اللہ امرتسری اس پر ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

اس خط میں کوئی ایسی بات نہ تھی کہ اس کو درج کیا جاتا۔ اس لئے درج کیا ہے کہ ناظرین کو بتایا جائے کہ مرزائی اپنے فن تبلیغ میں پورے مشاق ہیں اور ہمارے دوست ناتجربہ کار۔ آج میں صاف صاف لفظوں میں اعلان کرتا ہوں کہ کسی مرزائی سے جب گفتگو کا موقع ملے تو صاف کہہ دیا کرو کہ ہمارا تمہارا کیس خاص ہے یعنی مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا آخری فیصلہ ہمارا کیس ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ مرزا اور ثناء اللہ میں سے جو پہلے مرے گا وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہوگا۔ مرزا صاحب مر گئے لہذا اپنے اعلان کے مطابق وہ جھوٹے تھے۔ پس یہ ہے مرکزی بحث۔ سب کے لئے خاص کر ناظرین اہل حدیث کے لئے۔ اگر اس بحث کے متعلق معلومات کی ضرورت ہو تو رسالہ فیصلہ مرزا منگا کر معلومات حاصل کر لیں۔

سنو! جس طرح سانپ کو کچلنے کے لئے اسکا سر کچلنا ایک مفید طریق ہے، تھوری سی دم اور دم کے بعد ایک ایک ٹکڑا جسم کا کاٹنا کچھ بھی فائدہ نہیں دیتا اسی طرح مرزائی بحث کا خاتمہ کرنے کے لئے آخری فیصلہ ہی ایک مورچہ ہے جس سے قادیانی جھگڑا ختم ہوسکتا ہے۔ کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے احباب اس پر توجہ نہ کریں۔ اسی طرح کوئی وجہ نہیں کہ مرزائی لوگ، قادیانی ہوں یا لاہوری، اس کو زیر بحث لانے سے اعراض کریں جب کہ بانی مذہب (اصل مدعی) اس کو آخری فیصلہ قرار دے چکے ہیں اور ہم خدا کے فضل سے آسمانی اور زمینی فتح (بمقام لودھیانہ) سے بہرہ مند ہو چکے ہیں۔

اطلاع: اگر ہمارے کسی دوست نے آئندہ اس سیدھی راہ کو چھوڑ کر دوسری راہ اختیار کی (کسی دوسرے طریق سے گفتگو کی یا کسی اور مسئلے پر مرزاؤں سے بحث کی) تو ہم اس کے ذمہ دار نہ ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۴ ص ۶۔۷)

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۲

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

منسوخی جہاد

پیغام صلح لاہور کے زیر تبصرہ مسیح موعود نمبر میں سب سے پہلا مضمون جناب امیر جماعت احمدیہ لاہور کا ہے۔ آپ نے اس امر کو ثابت کرنے کے لئے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اسلامی جہاد کو منسوخ نہیں ٹھہرایا کتب مرزا سے ایسے اقوال پیش کئے ہیں جن میں لکھا ہے کہ وہ جہاد حرام ہے جو علماء اسلام نے از خود قائم کر رکھا تھا۔ یعنی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مسلم کو اس وجہ پر قتل کر دینا کہ وہ اسلام قبول نہیں کرتا۔
آگے چل کر مضمون نویس راقم ہیں:

اس خیال اور عقیدہ کے خلاف امام وقت (مرزا قادیانی) نے جنگ کی اسلئے کہ اس میں اسلام کی ہتک تھی اور عیسائیوں کے اس اعتراض کو قوت پہنچتی تھی کہ اسلام کے زور سے پھیلا ہے۔

یہ ثابت کرنے سے پیشتر کہ مرزا غلام احمد نے اسلامی جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے، میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو بتا دیتا ہوں کہ عیسائیوں کے اعتراض کو تقویت پہنچانے والے ہندوستان میں سب سے پہلے فرد مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ عیسائیوں کا الزام تو محض افتراء تھا مگر مرزا صاحب قادیانی نے اپنے قلم سے اس پر دستخط کئے ہیں کہ فی الواقع اسلامی فرمان رواؤں نے ایسا ہی کیا۔ چنانچہ آپ راقم ہیں:

افسوس کہ نبوت اور خلافت کے زمانہ کے بعد اس مسئلہ جہاد کے سمجھنے میں لوگوں نے بڑی بڑی غلطیاں کھائیں اور ناحق مخلوق خدا کو تلوار کے ساتھ ذبح کرنا دین داری کا شعار سمجھا گیا۔

(کتاب پیغام صلح از مرزا قادیانی بحوالہ گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ ص ۵)

اس تحریر میں قادیانی مجدد نے صاف تسلیم کر لیا ہے کہ زمانہ نبوت اور خلافت کے بعد مسلمانوں نے واقعی تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا ہے۔

احمدیو! یہ ہیں تمہارے مجدد صاحب کی وہ خدمات جن پر تم لوگ نازاں ہو۔ اف! کس قدر جھوٹے افتراؤں بے ثبوت بہتانوں کے ساتھ سلف صالحین کے آئینہ ایمان و اخلاق کو ناپاک اتہاموں سے چکنا چور کیا ہے و یل للمفترین

ہاں صاحب! ہم مانتے ہیں کہ مرزا جی نے اس جہاد کو بھی حرام ٹھہرایا جسے انہوں نے محض اپنے اولی الامر (یعنی بقول خود یاجوج ماجوج) یورپین آقاؤں کو خوش کرنے اور اپنے الہام لك خطاب العزت کی تکمیل کے لئے خطابات کی توقع پر علماء اسلام کی طرف غلط طور پر منسوب کیا تھا۔ مگر اس سے یہ کیونکر ثابت ہو گیا کہ مرزا نے اسلامی جہاد کو برقرار رکھا ہے؟ مولوی محمد علی لاہوری قائل ہیں:

یہ بے ایمانی ہے کہ لوگوں کو اس مغالطہ میں ڈالا جائے کہ آپ (مرزا قادیانی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے قرآن کریم کی تعلیم جہاد کو منسوخ قرار دیا ہے۔

میں احمدیوں کے بڑے بڑے جھگڑالو مناظروں کی غلط گوئیاں سن کر دل میں سوچا کرتا تھا کہ کیا یہ لوگ در پردہ مومن باللہ ہیں جو کہ یوں کھلے بندوں باطل کی پوجا کرتے کراتے ہیں مگر امیر جماعت احمدیہ لاہور کی اس تحریر سے ثابت ہو گیا کہ:

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

مرزا جی کی متعدد تحریرات میں اس جہاد کو بھی منسوخ بتایا ہے جو بتعلیم الٰہی انبیاء کرام کرتے چلے آئے ہیں۔ میں مولوی محمد علی صاحب کو علی الاعلان پکارتا ہوں کہ وہ اس مسئلہ جہاد پر میرے ساتھ تقریراً یا تحریراً کسی غیر جانبدار منصف کے روبرو مناظرہ ومباحثہ کرلیں۔ اگر میں نے ثابت کردیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اس جہاد کو بھی منسوخ قرار دیا ہے جو سنت انبیاء ہے تو مولوی محمد علی صاحب پر واجب ہوگا کہ وہ بجائے ہم کو، بے ایمان، لکھنے کے ناسخ جہاد پر یہی فتوی دیں۔ اور اگر میں ثابت نہ کر سکا تو نہ صرف اسی مجلس میں تحریری معافی مانگوں گا بلکہ مبلغ یک صد روپیہ انجمن احمدیہ لاہور کو اشاعت اسلام کے لئے بطور جرمانہ جرم بھر دوں گا۔

مگر میں ببانگ دہل وجدانی پیش گوئی کرتا ہوں کہ مولوی صاحب مذکور کبھی بھی اس مقابلہ پر آمادہ نہ ہوں گے کیونکہ وہ دل میں خوب جانتے ہیں کہ سچ مچ مرزا صاحب قادیانی نے اسلامی جہاد کو منسوخ لکھا ہوا ہے۔ سر دست میں اس جگہ مرزا کی صرف ایک تحریر پیش کرتا ہوں تاکہ مولوی محمد علی لاہوری صاحب کے رہے سہے حوصلے بھی شکست ہو جائیں اور وہ میرے مقابلے سے اسی طرح جی چرائیں جس طرح مرزا غلام احمد قادیانی میرے محترم استاد مجدد زمان حضرت مولانا ثناء اللہ فاتح قادیان سے قادیان میں روپوش ہوئے تھے حالانکہ مقابلہ کی دعوت خود ہی دی تھی (ملاحظہ ہو اعجاز احمدی ومواہب الرحمٰن)۔

سنئیے! قادیانی مرزا جی رقم طراز ہیں:

جہاد یعنی دینی لڑائیوں کی شدت کو خدا تعالی آہستہ آہستہ کم کرتا گیا۔ حضرت موسی کے وقت اس قدر شدت تھی کہ ایمان لانا بھی قتل سے نہیں بچا سکتا تھا اور شیرخوار بچے بھی قتل کئے جاتے تھے۔ پھر ہمارے نبی ﷺ کے وقت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچوں اور بوڑھوں اور عورتوں کا قتل حرام کیا گیا ... پھر (مجھ) مسیح موعود کے وقت قطعاً جہاد کا حکم منسوخ کر دیا گیا۔ (اربعین نمبر ۴ حاشیہ ص ۱۵)

مولوی محمد علی صاحب خدارا انصاف سے کہیے کہ یہ جہاد جسے مرزا صاحب قادیانی نے منسوخ قرار دیا ہے، مولویانہ من گھڑت جہاد ہے، یا وہ جہاد ہے جو بحکم خدا انبیاء کرام کے وقتوں میں جاری تھا:

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو مان کر

الحاصل تحریر منقولہ بالا سے صاف عیاں ہے کہ مرزا قادیانی نے اسلامی جہاد کو منسوخ ٹھہرایا ہے حالانکہ خود مرزا اپنی الہامی کتاب میں راقم ہے کہ:

قرآن خاتم کتب سماوی ہے ایک شعشہ یا نقطہ اس کی شرائع و حدود احکام و اوامر سے زیادہ اور نہ کم ہوسکتا ہے۔ اب کوئی وحی یا الہام من جانب اللہ نہیں ہوسکتا جو احکام فرقانی کی ترمیم یا تنسیخ کرسکتا ہو اگر کوئی ایسا کرے تو وہ مومنین سے خارج ملحد کافر ہے۔

(ازالہ اوہام طبع اول ص ۱۳۷۔۱۳۸ طبع دوم ص ۵۸۔۵۹)

مولوی محمد علی صاحب! فتوی مذکورہ کو ملاحظہ کر کے، بے ایمانی، سے نہیں دیانت داری سے فرمایئے کہ مرزا صاحب بوجہ منسوخ جہاد کہنے جہاد اسلامی کے اپنے فتوے کے کامل ونمایاں مصداق ہیں یا نہیں؟ آہ! مرزا صاحب نے سچ کہا ہے کہ:

قانون قدرت صاف گواہ دیتا ہے کہ وہ (خدا) بعض اوقات بے حیا سخت دل مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے (استفتاء حاشیہ ص ۸)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۶ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۵ ص ۵۔۶)

گوجرانوالہ میں مناظرہ مرزائیہ

ینگ مین محمدیہ ایسوسی ایشن گوجرانوانہ کی دعوت پر ۲۰ جون ۱۹۳۶ء کو منشی محمد عبداللہ معمار اور مولوی اللہ دتہ جالندھری کے درمیان ایک بند مکان میں آخری فیصلہ پر دو گھنٹے مناظرہ ہوا۔

منشی محمد عبداللہ معمار نے پہلی تقریر میں اشتہار آخری فیصلہ سنایا اور کہا کہ مرزا صاحب فوت ہو گئے اور ہمارے استاد (ثناء اللہ) بفضل خدا زندہ سلامت ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی اللہ دتہ نے جواب دیا کہ یہ مباہلہ تھا جسے مولوی ثناء اللہ نے منظور نہ کیا لہذا فیصلہ مسترد ہو گیا۔ اس کے جواب میں مولوی عبداللہ معمار نے متعدد دلائل سے ثابت کر دیا کہ یہ مباہلہ نہیں تھا بلکہ محض دعا پر مبنی چال ہے۔ اس کا صحیح جواب مولوی اللہ دتہ سے نہ ہو سکا۔ مناظرہ میں حق کو نمایاں کامیابی ہوئی۔ اس کے بعد کھلے جلسہ عام میں رات کو منشی عبداللہ معمار نے مرزا صاحب کے الہامات کی پرزور تردید کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۳۶ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۵ ص ۲)

کیا قادیان اب بھی دارالامان ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عرصہ سے یہ شعر قادیان کی تعریف میں ہم سنتے آئے ہیں مگر ہم نے یہ نہ سمجھا کہ اس کا صحیح مطلب منطقی اصطلاح میں عکس نقیض ہے۔ عرصہ ہوا مولوی سعد اللہ مرحوم لدھیانوی نے اس کا عکس نقیض نکال کر پبلک کے سامنے رکھا تھا جس کے الفاظ یہ تھے

چہ گوئم با تو گر آئی چہاء در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

مگر ہم اس عکس نقیض کو مخالفانہ بیان پر محمول کرتے رہے افسوس آج ہم اس کی تصدیق کرنے پر مجبور ہیں جس کی وجہ یہ ہے کہ:

چند دنوں سے قصبہ قادیان دارالحرب والضرب بن رہا ہے۔ احرار اور ان کے زیر اثر لوگ (بقول اخبار الفضل) بہت سر اٹھا رہے ہیں یہاں تک کہ (بقول اس کے) شجرہ طیبہ مرزائیہ کی مقدس شاخ ابن مرزا پر کسی نالائق نے ڈنڈے سوٹے سے حملہ کر دیا۔ یہ بات بھی زیادہ قابل اعتنا نہ تھی مگر اب تو یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے کہ احمدی مردے بھی پولیس کی حفاظت میں دفن ہوتے ہیں الفضل کی روایت قابل شنید ہے جو یہ ہے:

قادیان ۲۲ جون۔ ایک احمدی سقہ نور محمد قادیان کا قدیم باشندہ تھا۔ بعمر ۶۰ سال فوت ہو گیا۔ چونکہ ان لوگوں کے مردے پرانے قبرستان میں دفن ہوتے ہیں، اس لئے پولیس کو اطلاع دے کر قبر کھودنے کے لئے چند آدمی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجے گئے۔ان کے پہونچنے پر احراریوں نے مزاحمت کرنی چاہی اور فساد کرنے کے لئے آمادہ ہوئے۔لیکن سب انسپکٹر صاحب جو پولیس کی جمعیت کے ساتھ موجود تھے ان کو روک دیا اور تنبیہہ کی کہ کسی قسم کا فساد نہ کریں۔ اس پر وہ چپکے سے ایک طرف کو چلے گئے۔

قبر تیار ہونے پر جب جنازہ لے جایا گیا تو صرف ۲۰۔۲۵۔آدمی ساتھ گئے جن سے کہہ دیا گیا کہ اگر احرار مزاحمت کریں تو پولیس کو اطلاع دی جائے۔اور اگر پولیس ان کو نہ روکے اور دفن کرنے میں مزاحم ہوں تو لاش کو قبرستان میں چھوڑ کر واپس آجائیں۔

لیکن پولیس کے سنجیدہ انتظام کو دیکھ کر جو غالباً افسران بالا کے ایماء سے تھا دفن کرتے وقت کسی نے مزاحمت نہ کی اور لاش کو بسہولت دفن کر دیا گیا۔

(الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۶ء ص ۲)

ہم بھی پولیس کی تعریف کرتے ہیں کہ اس نے احمدی مردے کے دفن ہونے میں معقول انتظام کیا۔مگر ان احمدیوں سے پوچھتے ہیں کہ کیا اب بھی قادیان دار الامن والامان ہے یا دار الفتنۃ و الطغیا ن۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۶ ص ۵)

مولانا ابوالکلام آزاد اہل قرآن کے لباس میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

موصوف سے کسی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت اور مجددیت کی بابت سوال کیا۔آپ کا جواب اسلامی اخبارات لاہور میں چھپا۔آپ نے جواب کافی دیا یا ناکافی دیا، سردست اس سے ہمیں تعرض نہیں۔ جواب میں ایک ایسا فقرہ نظر سے گذرا جس کی روشنی میں ہم نے دور تک جلوہ دیکھا وہ فقرہ یہ ہے:

نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی۔ قرآن آچکا ہے اور دین کامل ہو چکا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فقرے کے ضمن میں مسیح موعود کے آنے کی بھی نفی کی گئی ہے۔ میں اس عقیدہ کے غلط یا صحیح ہونے پر بحث کرنا سردست ملتوی رکھتا ہوں، اس وقت مجھے صرف ایک بات دریافت کرنا یا ظاہر کرنا ہے۔ چونکہ یہ فقرہ اس حدیث کے انکار پر مبنی ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے حلف سے فرمایا ہے:

و الذی نفسی بیدہ لیو شکن ان ینزل فیکم ابن مریم حکماً عادلاً (الحدیث) بخاری ومسلم۔ (بخدا مسیح ابن مریم تم، مسلمانوں، میں اترے گا)

اب سوال یہ ہے کہ مسیح حقیقی کے نزول کے انکار سے صرف اسی حدیث کا انکار آپ کے دل میں ہے یا مثل دیگر اہل قرآن اور اہل نیچر کے مطلق حدیث کی حجیت سے انکار ہے۔ میرا جو خیال ہے وہ بھی عرض کردوں۔

مولانا ابوالکلام اگر مطلقاً حدیث کے منکر نہ ہوتے تو اس حدیث کا نام لے کر اس پر جرح کرتے یا تاویل کرتے۔ آپ کا سباق کلام بتا رہا ہے کہ آپ جملہ عقائد کی بنا قرآن شریف پر رکھتے ہیں جیسے دیگر منکرین حدیث رکھتے ہیں۔ اس لئے یہ خیال کہ آپ مطلقاً حدیث کو اہل قرآن کی طرح جانتے ہیں راجح معلوم ہوتا ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو ہمیں سردست اس پر افسوس ہوگا۔ ابھی ہم حافظ اسلم جیراج پوری کی جدائی میں آنسو بہا رہے تھے، آپ کی جدائی اس پر مستزاد ہوگی تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلے گا:

دل کو روؤں یا جگر کو میں میری دونوں سے آشنائی ہے

امید ہے کہ مولانا ابوالکلام میرے استفسار کا جواب ایک ہفتہ کے اندر اندر دے کر مشکور فرمائیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۷ ص ۴۔۵)

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۴

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح لاہور، مسیح موعود نمبر میں ایک مضمون، کسی مامور کی آمد ثانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی حقیقت، کے عنوان سے از قلم خان بہادر غلام حسن صاحب پشاوری مندرج ہے۔ یہ مضمون اگر چہ چند سطور میں آ سکتا تھا مگر خان صاحب موصوف نے سنت مرزا پر عامل ہو کر براہین احمدیہ کی طرح بے فائد طوالت سے کام لیا ہے۔ آپ کے سارے مضمون کی روح یہ چند سطور ہیں:

یہودیوں کے اعتقاد کے مطابق جس کی بنیاد ملاکی نبی کی کتاب تھی مسیح کے آنے سے پہلے ایلیا کا واپس آنا ضروری تھا جو ان کے نزدیک آسمان پر زندہ تھا۔ حضرت مسیح کے سامنے یہودیوں نے یہ واقعہ اس کے دعویٰ کی تردید میں پیش کیا۔ آپ نے فرمایا، ایلیا کی بجائے یحییٰ آ گیا۔ اگر حضرت مسیح کی یہ تاویل اپنی صداقت ثابت کرنے کے لئے صحیح ہے تو آپ کے مقرر آنے کی تاویل بھی یہی ہو سکتی تھی کہ آپ کی جگہ آپ کا کوئی مثیل آئے...

پیش گوئیاں آیات متشابہات کی طرح ذوالوجوہ ہوتی ہیں ان کی حقیقت اس وقت معرض خفا میں رہتی ہے کہ ان کا دنیا میں ظہور ہو جائے۔ دنیا کی تاریخ میں ہمیں کوئی نظیر اس بات کی نظر نہیں آتی کہ پیشین گوئی اسی نقشہ کے مطابق ظہور میں آئی ہو جو لوگوں نے اپنے خیال میں مرتسم کیا ہوا تھا۔ پیش گوئی زیر بحث کو بھی ایسا ہی سمجھو۔

الجواب: چونکہ خان صاحب موصوف کا واسطہ اس مدعی مسیحیت سے پڑا ہے جس کی پیش گوئیاں.. گول مول ذوالوجوہ ہوا کرتی تھیں۔ مثلاً:

دو پل ٹوٹ گئے،

دو شہتیر ٹوٹ گئے،

دو بکرے ذبح ہوں گے،

کمترین کا بیڑہ غرق ہو گیا۔

میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا،

خاکسار پیپر منٹ۔

لاہور میں ایک بے شرم رہتا ہے۔

ہی ہل ٹس ان دی ضلع پشاور۔ یعنی وہ ضلع پشاور میں رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتے کا آخری دم ہے۔

افسوس صد افسوس، خیر، ۔ وغیرہ

اس لئے خان صاحب معذور ہیں کہ وہ انبیاء صادقین کی پیش گوئیوں کو بھی ایسی ہی سمجھیں ۔مگر میں انہیں بتا دینا چاہتا ہوں کہ آپ عالم الغیب والشہادۃ کی باتوں کو ٹھگ باز راولوں ،جعل ساز مفتریوں کی مانند سمجھنے میں سخت غلطی پر ہیں۔

لوگ پیش گوئیوں کے متعلق خواہ کچھ ہی دل میں ٹھان لیں ۔ان کی سند نہیں ۔پیش گوئی کرنے والا جن الفاظ و قیود و شرائط سے پیش گوئی کرتا ہے اسی کے مطابق لفظ بہ لفظ پیش گوئی کا ظہور لازمی ہے۔ دلیل یہ کہ انبیاء کرام خود عالم الغیب نہیں ہوا کرتے، ان کے اخبار وحی الٰہی پر مبنی ہوتے ہیں۔ اور خدا علیم کل ہے جس کے کلام میں جہالت ناممکن ہے۔ میں ڈنکے کی چوٹ کہتا ہوں کہ انبیاء صادقین میں سے کسی نبی کی ایسی کوئی پیش گوئی نہیں جو حرف بحرف ویسی ہی ظہور پذیر نہ ہوئی ہو جیسا کہ قبل از ظہور بتائی گئی تھی۔

جناب من ! جس صورت میں آپ کا مذہب یہ ہے کہ:

توراۃ اور قرآن نے بڑا ثبوت نبوت کا صرف پیش گوئیوں کو قرار دیا ہے۔

(قول مرزا قادیانی در رسالہ استفتاء ص ۳)

گویا پیش گوئی نبوت کی سب سے بڑی اور واحد دلیل ہے۔ نیز یہ بھی آپ کا اقرار ہے کہ:

دلیل وہ ہوتی ہے جس کے مقدمات ایسے بدیہی الثبوت ہوں جو فریقین کو ماننے پڑیں۔ (شحنہ حق از مرزا قادیانی ص ۱۰۱)

تو آپ کس منہ سے کہہ سکتے ہیں کہ پیش گوئیاں الفاظ ملہم کے مطابق ظاہر نہیں ہوا کرتیں ۔ ہاں ہاں آپ کا مسیح موعود مدعی و ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی تو کہتا ہے کہ:

پیش گوئی سے صرف یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ دوسرے کے لئے بطور دلیل کام آسکے لیکن جب پیش گوئی خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام ۔ پیش گوئی میں وہ امور پیش کرنے چاہییں جن کو کھلے کھلے طور پر دنیا دیکھ لے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۲۱۔۱۲۳)

مگر آپ اس کے خلاف کہہ رہے ہیں، فرمائیے آپ دونوں میں کون غلطی پر ہے؟

خان صاحب! تائید مرزا قادیانی کے لئے ان اصولوں سے کام لینا جو خود مرزا صاحب قادیانی نے مردود قرار دیئے ہوں، کہاں کی دیانت ہے؟ مگر سنئیے! میں آپ کو اس گناہ سے بری قرار دیتا ہوں۔ دراصل آپ نے جو معیار پیش گوئیوں کا لکھا ہے وہ بھی مرزا کے قلم کا مرہون منت ہے۔ آپ کہیں گے کہ پھر مرزا جی نے اس کے خلاف کیوں لکھا؟ اس کا جواب بھی خود مرزا جی کی زبان سے سنئیے کہ:

> خدا کا یہ فعل بھی دنیا میں پایا جاتا ہے کہ وہ بعض اوقات بے حیا... مجرموں کی سزا ان کے ہاتھ سے دلواتا ہے سو وہ لوگ اپنی ذلت اور تباہی کے سامان اپنے ہاتھ سے جمع کر لیتے ہیں۔ (استفتاء ص ۸ حاشیہ)

مکرم خان صاحب! اگر یہ جواب آپ کو سخت معلوم ہو، تو مرزا صاحب کا دوسرا جواب ملاحظہ ہو:

> صاف ظاہر ہے کہ کسی عقل منداور صاف دل انسان کی کلام میں تناقض نہیں ہوتا۔ ہاں اگر کوئی پاگل اور مجنون ... ہوتو اس کا کلام بے شک متناقض ہو جاتا ہے۔ (ست بچن۔ص ۳۰)

خان صاحب کیا فرماتے ہو: لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

رہ گیا یہ امر کہ یہود بتمسک کتاب ملاکی نبی ایلیا کی آسمان سے آمد کے قائل تھے۔ حضرت مسیح نے ایلیا سے مراد یحیٰ بتایا۔

اس کے متعلق گذارش ہے کہ خدا تعالیٰ کی ذات پاک اس سے اعلیٰ وارفع ہے کہ وہ اس طرح کے دھوکہ فریب جعل وعیاری سے کام لے کہ دنیا کو تو یہ کہے کہ ایلیا آسمان سے آئے گا، یا مسیح ابن مریم تشریف لائے گا مگر بباطن ایلیا سے مراد یحیٰ اور ابن مریم سے مراد ابن چراغ بی بی ہو۔

بات یہ اور صرف یہ ہے کہ ایلیا والہ قصہ سو فیصدی غلط ہے۔ جس تورات و انجیل کی شہادت سے آپ یہ قصہ بیان کر رہے ہیں ان کی بابت مرزا غلام احمد صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بیان سن لیجئے:

۱۔ بائیبل ردی کی طرح ہو چکی ۔ بہت جھوٹ اس میں ملائے گئے۔قرآن شریف میں فرمایا گیا کہ وہ کتابیں محرف ومبدل ہیں اور اپنی اصلیت پر قائم نہیں۔

۲۔ یہ چاروں انجیلیں ایک ذرہ قابل اعتبار نہیں۔

(چشمہ معرفت۔ص ۲۵۵۔تریاق القلوب۔ ص ۸)

خان صاحب بھلا یہ تو فرمایئے کہ اگر یہ ایلیا والا قصہ سچا ہے تو خدا تعالی اور اسکے رسول ﷺ کو اس کی اطلاع تھی یا نہیں؟

اگر جواب اثبات میں ہے اور ہونا چاہیے تو جس صورت میں اس بے ہودہ تاویل سے انکار کر کے مخلوق خدا کا ایک کثیر گروہ ضلالت و گمراہی میں جا پڑا، اور مسیح ابن مریم کی آمد بھی اسی رنگ میں تھی، تو کیا وجہ ہے کہ خدا تعالی اور خاتم الانبیاء معلم کتاب وحکمت ﷺ نے اس بہترین امت كنتم خير امة ا خر جت للناس .. کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے صاف صاف نہ فرما دیا کہ یہود کی طرح ہلاکت میں نہ پڑنا۔ مسیح ابن مریم سے مراد ابن چراغ بی بی ہے۔کیا خدا تعالی کے متعلق بھی یہی اعتقاد ہے کہ وہ ہمیشہ دھوکہ دہی کیا کرتا ہے۔معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

خاں صاحب! خدا تعالی کا صاف وعدہ ہے کہ

و ما انز لنا عليك الكتا ب الّا لتبيّن لهم الّذى اختلفوا فيه و هدى و ر حمة لقو م يؤ منو ن (النحل:٦٤)

اے نبی ﷺ اس کتاب کے نزول سے دو مقصد ہیں ۱۔ یہ کہ تجھ سے پہلے امتوں میں جو اختلافات پڑ چکے ہیں ان میں بینات کے ساتھ فیصلہ کرنا۔

۲۔آئندہ لوگوں کو ہدایت ورحمت کے گلستان راحت کے مالک ووارث بنانا۔

پس اگر یہ قصہ درست ہوتا تو خدا تعالی نہ صرف یہود ونصاری کے جھگڑوں پر قول فیصل صادر فرماتا، مسلمانوں کو بھی حسب وعدہ خود حق وصواب ہدایت ورحمت کا راستہ بتاتا۔ چونکہ ایسا نہیں ہوا، لہذا کالشّمس فی نصف النہار واضح ہے کہ اس قصہ کو ماننے والے یہود ونصاری قادیانی ولاہوری قطعاً غلطی پر ہیں۔خدا ہدایت بخشے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خان صاحب ! آپ خود تسلیم کرتے ہیں کہ عیسائیت کے بعد جب حضرت مسیح کا مبشر رسول (محمد واحمد ﷺ) آیا تو اس نے ...حضرت مسیح کا جلال کے ساتھ مکرر آنا بلا تاویل تسلیم کیا۔

جناب من! جب شارع اسلام، شارح قرآن نے آمد مسیح کے معاملہ کو بلا تاویل تسلیم فرمایا ہے، تو آپ کا کیا حق ہے کہ آپ اس کی تاویلیں نہایت ہی غلط، پر لے سرے کی ردی، خلاف علم وعقل لغو وبے ہودہ طور پر کریں؟

آپ کہتے ہیں کہ قرآن مسیح کی وفات بتاتا ہے اسلئے تاویل لازمی ہے، میں کہتا ہوں خدا کے لئے سینہ پر ہاتھ رکھ کر فرمایئے کہ آپ قرآن کے زیادہ ماہر ہیں یا وہ مصلح عالم، رحمۃ للعالمین جن کو خود خدا تعالی نے سید المرسلین خاتم النبیین دنیا کا آخری معلم حکمت وہدایت بنا کر ارسال کیا تھا؟ انصاف۔ایمان عقل۔خان صاحب:

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۷ ص ۵۔۶)

کامیاب مناظرہ

موضع شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ میں مرزائیوں سے حیات مسیح پر خاکسار نے قادیانی مبلغین سے مناظرے کئے۔ بفضلہ تعالی خاکسار کے اعتراضات کا جواب قادیانی مناظر باوجود مولوی فاضل ہونے کے نہ دے سکا۔ اہل اسلام کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ راقم: محمد عبداللہ معمار

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۷ ص ۲)

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔۵

جناب منشی محمد عبداللہ صاحبؒ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

پیغامی مسیح موعود نمبر میں ایک مضمون یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مسلمانوں کی تکفیر نہیں کی، آپ نے تو صرف یہ لکھا ہے:

یہ خیانت کہ کافر ٹھہرا دیں آپ اور ہم پر الزام لگا دیں کہ ہم نے مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا ہے جب کہ ہمیں اپنے فتووں کے ذریعہ کافر ٹھہرا چکے اور آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی اس بات کے قائل ہو گئے کہ جو مسلمان کو کافر کہے تو کفر لوٹ کر اسی پر پڑتا ہے۔ تو اس صورت میں (کیا) ہم پر حق نہ تھا کہ بموجب انہیں کے اقرار کے ہم انہیں کافر کہتے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۲۰)

جواب: اول تو مرزا غلام احمد صاحب کا یہ افتراء کہ علمائے اسلام ہر مکفر شخص پر تکفیر کے الٹ پڑنے کے قائل ہیں، علمائے اسلام کا یقیناً یہ فتویٰ نہیں ہے کہ جو شخص محض افترا کے طور پر مدعی نبوت یا مسیحیت ہے اس کو حسب ارشاد الٰہی

انّما یفتری الکذب الذین لا یومنون بایات اللہ،

وبحکم حدیث

سیکون فی امتی ثلاثون دجالون کلّھم یزعم انّہ نبی اللہ

وبموجب قول مرزا قادیانی، مندرجہ نصرۃ الحق صفحہ ۱۰:

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

کافر کہنا کفر ہے۔ پس مرزا صاحب قادیانی کا یہ جوابی فتویٰ کفر سراسر دروغ بے فروغ اور محض بہانہ ہاء بسیار کا مصداق ہے۔

احمد یو! جس صورت میں مرزا صاحب علماء اسلام کو بوجہ معتقد حیات مسیح ہونے کے کافر مشرک ملحد محرف قرار دینے کے آپ کے نزدیک حدیث مذکور کے مصداق نہیں بنتے تو پھر علماء اسلام، مرزا صاحب قادیانی کو مفتری علی اللہ سمجھ کر کافر کہنے سے کیوں حدیث مذکورہ کے مصداق ہو گئے؟ انصاف۔

بھائیو! یہی ہے نہ تمہارے مسیح موعود کی حدیث دانی؟ آہ:

اذا کان الغراب دلیل قوم
سیہدیہم طریق الھالکین

الحاصل پیغام صلح کے نامہ نگار نے جو عبارت مرزا صاحب قادیانی کی پیش کی ہے اس میں پہلی غلط بیانی تو علماء کرام پر افتراء مذکور ہے۔

دوم۔ مرزا صاحب قادیانی کا یہ لکھنا کہ ہم نے صرف ان ہی لوگوں کو کافر قرار دیا ہے جنھوں نے میری تکفیر کی ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ محض میرا انکار کفر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ یہ بھی غلط ہے

مرزا صاحب قادیانی نے بیسیوں تحریرات میں اپنے منکرین کو کافر لکھا ہے چنانچہ بطور نمونہ چند اقوال مرزا قادیانی درج ذیل ہیں:

ا۔ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ (مکتوب مرزا بنام ڈاکٹر عبدالحکم)

تحریر ہذا اپنے مدعا میں محتاج تشریح نہیں ہے صاف عیاں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا منکر مسلمان نہیں۔

اس کھلی ہوئی جرأت و جسارت کو ملاحظہ کر کے بعض لوگ کچھ بھڑک اٹھے۔ انہوں نے مرزا صاحب قادیانی کو الزام دیا کہ پہلے آپ کچھ کہتے رہے، اور اب کچھ اور ہی کہہ رہے ہیں، اس کا باعث کیا ہے۔

اس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی نے بجائے اعتراف غلطی، اپنے اس فتوے کو مدلل ثابت کرنے کی سعی کی۔ چنانچہ وہ سوال و جواب درج ذیل ہے:

سوال: حضور نے ہزاروں جگہ تحریر فرمایا ہے کلمہ گو کو کافر کہنا صحیح نہیں علاوہ ان کے جو آپ کی تکفیر کر کے کافر بن جائیں صرف آپ کے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوسکتا لیکن عبدالحکیم خان کو آپ لکھتے ہیں کہ جس کو میری دعوت پہنچی اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں۔ اس بیان اور پہلی کتابوں کے بیان میں تناقض ہے پہلے آپ تریاق القلوب وغیرہ میں لکھ چکے ہیں کہ میرے نہ ماننے سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔

ناظرین! ملاحظہ فرمائیں کہ سوال کیسا صاف ہے۔ سائل مرزا کے پہلے بیان اور موجودہ بیان میں تضاد ثابت کرتا ہے۔ لہذا اگر مرزا کا وہی مذہب اس وقت ہوتا جو پہلے تھا تو جواب دو لفظی تھا کہ میرے بیانوں میں تناقض نہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی نے جو جواب دیا وہ اگر چہ حسب عادت بہت سے ہیر پھیر کر کے دیا، لیکن فتوی کفر سے انکار نہیں کیا بلکہ اسے مدلل بنانے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ راقم ہیں کہ:

یہ عجیب بات ہے کہ آپ (مجھ کو) کافر کہنے والے اور (مجھے) نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی قسم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ کیونکہ جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ اسی وجہ سے نہیں مانتا کہ وہ مجھے مفتری قرار دیتا ہے، مگر اللہ تعالی فرماتا ہے کہ خدا پر افتراء کرنے والا سب کافروں سے بڑھ کر کافر ہے۔ پس جب کہ میں نے ایک مکذب کے نزدیک خدا پر افترا کیا اس صورت میں میں بڑا کافر ہوا۔ اگر میں مفتری نہیں تو بلاشبہ وہ کفر اس پر پڑے گا علاوہ اس کے جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا کیونکہ میری نسبت خدا اور رسول کی پیش گوئی ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص۱۶۳۔۱۶۴)

اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے ہر اس شخص کو جو مرزا کا منکر اور مخالف ہے کافر قرار دیا ہے اور صاف لکھا ہے کہ مجھے کافر کہنے والے اور مجھے نہ ماننے والے ہی ایک ہی قسم کے کافر ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہوا کہ تریاق القلوب والا عقیدہ اب ردّی ہے۔ اس دعوی پر بزعم خود دو دلیلیں بھی پیش کی ہیں۔ اول یہ کہ مجھے نہ ماننا میری تکفیر کے برابر۔ بلکہ کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ دوم یہ کہ میری نسبت نبی ﷺ کی پیش گوئی ہے جسے نہ ماننا کفر ہے۔

دلیل اول کا بے ہودہ لغو و لچر اور محض بہانہ سازی ہونا ہم پہلے ہی ثابت کر آئے ہیں۔

دلیل دوم کے متعلق گذارش ہے کہ دنیا میں کوئی بھی سچا مسلمان نبی ﷺ کی پیش گوئی کو جو آمد مسیح ابن مریم رسول اللہ کے متعلق ہے بنظر انکار نہیں دیکھتا۔ یہ مرزا کا مسلمانوں پر دروغ بے فروغ ہے۔

ہاں یہ بات علیحدہ ہے کہ کوئی ذیابیطس کا مارا ہوا انسان مسیح موعود بن بیٹھے۔ ایسے شخص کو ماننا پیش گوئی نبوی پر ایمان ہے یا ہنسی مخول ٹھٹھا:

خدا والو! خدا کو دیکھ کر کہنا خدا لگتی

فتوی تکفیر اہل اسلام پر مرزا صاحب قادیانی کی دوسری تحریر:

ہم منکر کو مومن نہیں کہہ سکتے۔ کافر منکر کو ہی کہتے ہیں کیونکہ کافر کا لفظ مومن کے مقابل پر ہے۔ کفر دو قسم ہے۔ اول یہ کفر کہ اسلام سے ہی انکار ہے دوسرے یہ کہ مثلاً مسیح موعود (بزعم خود خود بدولت) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتمام حجت کے جھوٹ جانتا ہے۔ جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے پس اسلیئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے کافر ہے اگر غور کر کے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۷۹)

عبارت ہذا مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ سابقہ سطور میں ہم عذر ہائے مرزا کا بخوبی رد کر آئے ہیں۔

فتویٰ تکفیر اہل اسلام پر مرزا صاحب قادیانی کی تحریر نمبر۳۔

خدا کا وعدہ براہین احمدیہ میں آج سے ۲۵ برس پہلے شائع ہو چکا ہے کہ خدا اس جماعت کو کار پر قیامت تک غلبہ دے گا کفار سے مراد اس سلسلہ حقہ کے انکار کرنے والوں سے ہے خواہ وہ اندرونی (مخالف مسلم) یا بیرونی (مخالف عیسائی آریہ وغیرہ)

فتویٰ تکفیر اہل اسلام پر مرزا صاحب قادیانی کی تحریر نمبر۴۔

ہمارے الہامات میں کئی بار طاعون کو جہنم قرار دیا گیا ہے یاتی علی جھنم زمان لیس فیھا احد بھی ایک الہام ہے اللہ تعالیٰ نے دو فرقوں کا ذکر فرمایا ہے ایک تو وہ سعید جنہوں نے مسیح کو قبول کیا دوسرے وہ شقی جو مسیح کو کفر کرنے والے ہوں گے ان کے لئے فرمایا کہ ہم طاعون بطور جہنم بھیجیں گے

(بدر ج ۷؟ نمبر۳)

حضرات! اگر چہ اس قسم کی بکثرت تحریرات ہیں جن میں قادیانی مرزا جی نے تمام مخالفوں کو کافر ٹھہرایا ہے جیسا کہ حضرت المکرّم سید محمد نذیر حسین نور اللہ مرقدہ کے متعلق لکھا کہ:

اس کو دعوت دین اسلام کی گئی۔ (قادیانی اربعین نمبر۴ص ۱۳)

ایسا ہی مولوی غلام رسول دستگیر مرحوم کو، کفر کی فوج کا سپاہی، قرار دیا۔

(قادیانی اربعین نمبر۳ص ۱۶)۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی جو، بیس برس، مرزائی رہ کر تائب ہو گیا مرتد لکھا (حقیقۃ الوحی) وغیرہ مگر ہم انہی حوالہ جات پر اکتفا کرتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و من یضلل اللہ فلا ھا دی لہ

احمدی مضمون نگار نے بڑا زور اس بات پر دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا فتویٰ تکفیر محض تعزیری ہے۔ آپ نے اس کو قسم دوم کا کفر قرار دیا ہے۔

جواباً عرض ہے کہ آگے چل کر خود متکلم نے تصریح کر دی ہے کہ، یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔، کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے خدا کے نزدیک ایک ہی قسم ہے۔ پس عذر غلط۔

ایک عذر یہ کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مولوی محمد حسین بٹالوی مرحوم کے متعلق لکھا ہے کہ اگر وہ مجھے کافر وغیرہ نہیں کہتے تو میں بھی ان کو یہودی وغیرہ نہ کہوں گا، جس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا صاحب کا فتویٰ محض جوابی ہے۔

جواب : مولوی محمد حسین صاحب بٹالویؒ کو کافر نہ لکھنے یا ان کے ذکر پر ان سطور کے درج کرنے سے مرزا قادیانی کو اس عہد کی پابندی مطلوب تھی جو انہوں نے عدالت کے روبرو کیا تھا کہ میں مولوی محمد حسین کو کافر وغیرہ کبھی نہ لکھوں گا۔

ماسوا اس کے ہم اوپر متعدد اقوال مرزا قادیانی نقل کر آئے ہیں کہ مرزا نے اپنے جملہ مخالفین کو کافر قرار دیا ہے۔ بدیں وجہ اس جگہ اگر عدالت کا خوف نہ بھی تسلیم کیا جائے تو بھی ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی کا کلام متضاد ہے جو بقول مرزا غلام احمد صاحب پاگلوں کی نشانی ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ اگر مرزا صاحب قادیانی مخالفوں کو کافر جانتے تھے تو پھر آپ نے ان کے جنازے کی نماز پڑھنی اپنے مریدوں کے لئے جائز کیوں رکھی۔

(فتاوی احمدیہ ج ۲ ص ۲)

ایسا ہی مرزا غلام احمد صاحب نے میاں محمود احمد کی سالی کا نکاح ایک غیر احمدی سے پڑھے جانے کی اجازت کیوں دی؟

جواب : معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ واقعات کے وقت مرزا صاحب کا دماغ صحت وسکون کی حالت میں ہوگا مگر جب جوش نبوت وزور مرض مراق جس کے ہونے کا خود مرزا صاحب کو اقرار ہے ہوتا تھا اس وقت تو مرزا صاحب گویا تخت مصر کے مالک ہوتے تھے، نادر شاہی فرمان ہوا کرتا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ جج میں آدمی یہ التزام بھی کر سکتا ہے کہ اپنے جائے قیام پر نماز پڑھے کسی کے پیچھے نہ پڑھے۔ (فتاوی احمدیہ۔ ج ا ص ۲۱)

۲۔ جو احمدی ان (منکرین مرزا) کے پیچھے نماز پڑھتا ہے جب تک توبہ نہ کرلے اس کے پیچھے (بھی) نماز نہ پڑھو۔ (فتاوی احمدیہ۔ ج ا ص ۲۲)

۳۔سوال .. ہمارے گاؤں میں طاعون بہت ہے اکثر مخالف مرتے ہیں ان کا جنازہ پڑھا جاوے کہ نہ۔

جواب: یہ فرض کفایہ ہے مگر یہاں ایک طاعون زدہ ہے جس کے پاس جانے سے خدا روکتا ہے (کہاں؟ معمار) دوسرے وہ مخالف ہے، خواہ مخواہ کیوں تداخل کیا جائے۔ تم ایسے لوگوں کو بالکل چھوڑ دو اگر وہ (خدا) چاہے گا تو ان کو دوست بنا دے گا یعنی وہ مسلمان ہو جاویں گے۔ خدا تعالی نے منہاج نبوت پر یہ سلسلہ قائم کیا ہے مداہنہ سے ہرگز فائدہ نہ ہوگا بلکہ اپنے ایمان کا حصہ بھی گنواؤ گے۔ (اخبار الحکم قادیان نمبر ۱۹ ج ۷ ص ۲)

ان ہر سہ اقوال مرزا سے مہر نیم روز کی طرح عیاں ہے کہ مرزا قادیانی نے اپنی جماعت کو مسلمانوں سے میل و جول رکھنے اور ان کے جنازوں میں شامل ہونے سے بتاکید منع کیا ہے۔ خاص کر تحریر نمبر ۳ میں تو مسلمانوں کو اسلام سے ہی خارج قرار دے کر اپنے سلسلہ، منہاج نبوت، کو پیش کر کے بائیکاٹ کا حکم نامہ صادر کیا ہے۔

پس اگر کسی وقت اس کے خلاف بھی مرزا قادیانی نے آرڈر جاری کیا ہے تو اس کی وجہ سوائے اس کے اور کچھ نہیں جو شعر ذیل میں مرقوم ہے:

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ص ۵۔۷)

چیلنج مناظرہ:

راقم الحروف مولوی احمد خان نسیم قادیانی سے تین مناظرے کر چکا ہے جس میں خاکسار کو فتح نصیب ہوئی۔ اب معلوم ہوا ہے کہ موصوف پھر مجھ سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ میں ہر وقت حاضر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں۔ جب اور جس وقت چاہیں مناظرہ کر لیں۔ مولوی ابوسعید عبدالعزیز مدرسہ دارالحدیث لدھیانہ
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ص ۱۴)

مناظرہ مرزائیہ:

مورخہ ۴-۵ جولائی ۱۹۳۶ء کو جماعت مرزائیہ شاہ مسکین کے سالانہ جلسہ پر جماعت اہل حدیث موضع قریشیانوالہ نے قریبا چھ گھنٹے مسئلہ حیات مسیح ونبوت مرزا پر مرزائیوں سے مناظرہ کیا۔ اہل حدیث کے مناظر راقم الحروف (عبداللہ معمار) نے قرآن پاک کی ۱۲۳ آیات حیات مسیح کو ثابت کیا جن کا کوئی جواب احمدی مناظر نہ دے سکا۔

خاکسار کا طریق استدلال بالکل سادہ تھا یعنی قرآن مجید کی آئت پیش کر کے اس کا صحیح ترجمہ مطابق عقائد اہل سنت والجماعت خود مرزا صاحب کی کتب سے دکھایا جاتا۔ اس طرز سے احمدی مناظر بہت ہی پریشان ہوا۔ اگر وہ ہمارے ترجمہ کو غلط کہتا تو چونکہ وہ مرزا صاحب کا مسلمہ ہوتا تھا لہذا اس کی زد براہ راست مرزا پر پڑتی تھی اور اگر وہ صحیح کہتا تو حیات مسیح مرزائیت کے تار پود کو بکھیر دیتی تھی۔ غرض مرزائی مناظر کے لئے نہ جائے رفتن تھا نہ پائے ماندن کا مضمون تھا۔

دوسرا مناظرہ صدق وکذب مرزا پر تھا۔ اس میں تو عجیب ہی سمان تھا گویا جلسہ گاہ کی زمین وہاں کی فضا سٹیج وکرسی باآواز پکار رہے تھے کہ رسول قادیانی کی رسالت ضلالت ہے ضلالت ہے۔ الحمد للہ اس مناظرہ میں مرزائیت کو مکمل ذلت کی شکست نصیب ہوئی۔ منشی محمد عبداللہ معمار
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۵ھ ص ۱۴)

مولانا آزاد، مرزا قادیانی اور احادیث نبویہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ کسی سائل کے جواب میں مولانا ابوالکلام آزاد سلمہ نے لکھا تھا کہ:

نہ کوئی بروزی مسیح آنے والا ہے نہ حقیقی۔ قرآن آچکا ہے اور دین کامل ہو چکا۔

یہ فقرہ شائع ہونے پر منکرین حدیث نے جس مسرت کا اظہار کیا وہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسرت سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہے جو اہل اطالیہ کو حبشہ فتح کرنے سے حاصل ہوئی تھی۔ اس پر محبان ممدوح کو بڑی پریشانی ہوئی۔ منکرین کی شماتت سے پریشانی میں یہ آواز بھی سننے میں آئی کہ دہلی میں حافظ اسلم لاہور میں مولوی غلام مرشد، کلکتہ میں مولوی ابوالکلام تثلیث حقہ بن کر ہمارے (اہل قرآن) کے ہم خیال ہو گئے ہیں۔ اس پریشانی اور گھبراہٹ میں ایک استفساری نوٹ اہل حدیث مورخہ ۱۰ جولائی میں درج کر کے موصوف سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ مطلق حدیث نبوی سے منکر ہو گئے ہیں یا خاص نزول مسیح والی حدیث سے مقصود یہ تھا کہ جلدی میں قدم نہ اٹھایا جائے۔ ایسا نہ ہو کہ مولانا آزاد مجھ پرانے مخلص کو الاہنا دیں کہ؛

کدو کی دوستی یک دم میں توڑی

میرے سوال کا جواب ممدوح نے دیا اور امید سے زیادہ طویل دیا۔ فجزاہم اللہ

موصوف کے جواب کا خلاصہ ہے کہ میں نہ احادیث نبویہ سے منکر ہوں نہ نزول مسیح کی حدیث سے، بلکہ میرا مقصود اور تھا۔

اب ہم آپ کا مقصود آپ ہی کے الفاظ میں درج کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

مکرمی السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ

آپ نے از راہ عنایت اہل حدیث کا جو پرچہ بھیجا تھا وہ وصول ہوا۔ جو تحریر اس میں شائع فرمائی ہے وہ نظر سے گذری۔ حیران ہوں آخران خطوں میں کون سی ایسی بات تھی جس سے ان دور از کار نتائج کی طرف آپ کا ذہن منتقل ہوا۔ یہ خطوط ایک خاص شخص کے استفسار کے جواب میں لکھے (۱) گئے ہیں اور ضروری ہے کہ اسے پیش نظر رکھا جائے مستفسر نے لکھا تھا کہ ایک عرصہ سے بعض احمدی مبلغ مجھے قادیانی طریقہ کی طرف دعوت دے رہے ہیں میں نے کئی صاحبوں سے استفسار کیا لیکن جوابات سے رد و کد کا ایک لمبا چوڑا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے، دل کا کانٹا نکلتا نہیں (۲) جو بات سب سے زیادہ مضطرب کر رہی ہے وہ یہ ہے کہ معاملہ ایمان ونجات کا ہے۔ اگر واقعی کسی نئے ظہور پر ایمان لانا ضروری ہو اور میں انہی بحثوں میں رہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاؤں تو کل کو میرا کیا حشر ہوگا ؟ میں نے اس کے جواب میں ایک موٹی سی بات لکھ دی جو مخاطب کے اذعان ورفع اضطراب کے لئے قاطع اور مختتم ہوسکتی تھی اور جس کے فہم کے لئے نہ تو اصول ومقدمات کی ضرورت ہے نہ علم وفن کے استعداد کی ۔ ایک لمحہ میں ساری ردوکد ختم ہو جاتی ہے ۔ میں نے لکھا کہ اتنی بات مانتے ہو یا نہیں کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور جن باتوں پر ایمان لانا شرط اسلام ونجات ہے وہ اس نے بتلا دیے ہیں ۔ اچھا کسی بحث میں پڑنے کی ضرورت نہیں ۔ قرآن کا کوئی ترجمہ اٹھا کر دیکھ لو کہیں یہ حکم پاتے ہو کہ آئندہ ایک زمانہ میں محمد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لانا بے سود ہو جائے گا (۳) اور ایک نئے ظہور پر ایمان لانا پڑے گا ۔ یا کسی زمانے میں اسلام کی پچھلی دو شہادتیں بے کار ہو جائیں گی ؟ اور ایک تیسری شہادت کا اضافہ ہو جائے گا مثلاً ایمان بالمجدد ؟ اگر نہیں پاتے تو پھر کون سی مصیبت آ پڑی ہے کہ اس جھگڑے میں پڑتے ہو اور اپنے ایمان ونجات کی طرف سے مضطرب ہوتے ہو

بلا شبہ اس تخاطب میں میں نے صرف قرآن کا ذکر کیا ، احادیث کا ذکر نہیں کیا ، مگر اس لئے نہیں کیا کہ مخاطب کے لئے اتنا ہی کہنا قاطع و فیصلہ کن تھا ۔ ورنہ ظاہر ہے کہ احادیث میں بھی کہیں یہ بات نہیں آئی ہے کہ آئندہ اسلام کے شرائط ایمان میں ایک نئی شرط بڑھ جائے گی اور ایک نئے رسول پر ایمان لانا ضروری ہوگا (۴)

اب فرمائیے اگر ایسا لکھ دیا گیا تو اس میں کون سی برائی کی بات ہوگئی ۔ جو اس درجہ ناگواری خاطر کا موجب ہو رہی ہے ۔ کیا قرآن کا حوالہ دینا انکار حدیث کو مستلزم ہے ۔ کیا احادیث میں مسلمانوں کو حکم دیا گیا ہے کہ نئے نئے ظہوروں پر ایمان باللہ وایمان بالرسول کی طرح ایمان لاتے رہنا ۔

اس کے بعد مستفسر نے اپنے مبلغ دوست کا قول نقل کیا کہ مسلمانوں کو ہر صدی کے مجدد پر ایمان لانے کا حکم دیا گیا ہے نیز یہ بھی ثابت ہے کہ حضرت مسیح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام بہ حیثیت رسول آئیں گے (۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اورانہی کے ہاتھوں اس دین کی تکمیل ہوگی۔ میں نے اس کے جواب میں لکھا کہ یہ صحیح نہیں ہے اسلامی عقاید میں کسی ایسے مجدد کی جگہ نہیں جس پر ایمان بالرسل کی طرح ایمان لاتے رہنے کا حکم دیا گیا ہو۔ باقی رہا نزول مسیح کا معاملہ یو شرائط ایمان کی ترمیم و تنسیخ نہایت اہم اور اساسی معاملہ ہے۔ اگر مسلمانوں کی نجات آئندہ کسی نئے ایمان پر موقوف رہنے والی ہوتی تو ضروری تھا کہ اس کا صاف صاف حکم دے دیا جاتا مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایسا کوئی حکم نہیں دیا گیا ہے۔ پس ہمارا عقیدہ یہی ہونا چاہیے کہ دین کامل ہو چکا آخری کتاب نازل ہو چکی (اوراب تکمیل دین، (٦)، کے لئے نہ کسی بروزی مسیح کی ضرورت ہے نہ حقیقی مسیح کی)

یہ ظاہر ہے کہ اس عبارت میں جو نفی کی گئی ہے وہ کسی ایسے نزول کی کی گئی ہے جو دین کی تکمیل کے لئے ہوگا۔ اور یہ بہ حیثیت رسول کے ہوگا نہ کہ نفس نزول کی۔

چنانچہ سیاق وسباق اس کی صاف شہادت دے رہا ہے۔ اس سے اوپر مجدد کی نفی کی گئی ہے اور ظاہر ہے کہ وہاں بھی مقصود ایسی تجدید ہے جس پر ایمان لانا مثل ایمان بالرسل کے ضروری ہو، ورنہ حدیث من یجدد لها دینها .. الخ موجود ہے اور مجدد لغوی سے کسی کو انکار نہیں ہوسکتا۔ ایسے مجدد یعنی مصلحین حق پیدا ہو چکے ہیں اور پیدا ہوتے رہیں گے حتی یاتی امر اللہ و ھم غالبوم

بلا شبہ روایات میں نزول مسیح کی خبر دی گئی ہے اور صحیحین کی روایات اس باب میں معلوم ومشہور ہیں۔ اس سے کسے انکار ہوسکتا ہے (٧) لیکن اس کا معاملہ تعلق قیامت کے آثار ومقدمات سے ہے نہ کہ تکمیل دین کے معاملہ سے۔ نیز انہی روایات میں تصریحات موجود ہیں کہ حضرت مسیح کا نزول بہ حیثیت رسول کے نہیں ہوگا (٨)۔ میں سمجھتا ہوں اس تیرہ سو برس میں مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ یہی رہا ہے کہ دین ناقص نہیں اور اپنے تکمیل کے لئے کسی نئے ظہور کا محتاج نہیں۔ کیا آپ سمجھتے ہیں، ایسا نہیں ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ پوچھتے ہیں احادیث کے بارے میں میرا عقیدہ کیا ہے؟ میں اس کا جواب آپ کو کیا دوں کیا آپ کو میرے عقیدہ کی خبر نہیں۔ کیا آپ کی نظر سے میری بے شمار تحریرات نہیں گزر چکی ہیں؟ یہ سوال آپ اس شخص سے کر رہے ہیں جو اپنی تحریرات میں نہ صرف حدیث کو حجت اور واجب العمل ثابت کر چکا ہے بلکہ جس کو اس فہم کی توفیق ملی ہے کہ

و یعلّمھم الکتاب و الحکمۃ میں حکمت سے مراد سنت ہے اور جس نے جا بجا مقدام کی روایت سے استدلال کیا ہے کہ

الا انی او تیت الکتاب و مثله معه

نیز روایت مشہورہ یو شك رجل شعبان علی اریکته یقول علیکم بهذا القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلّوه و ما وجدتم فیه من حرام فحرموه

اتنا ہی نہیں بلکہ جس کی تر تمام قلمی جد و جہد یکسر دعوت اتباع کتاب وسنت پر مبنی رہی ہے اور جس کے عقیدہ میں، کتاب، کا ہر وہ اتباع، اتباع نہیں جو سنت کے اتباع سے خالی ہو(۹)

ایں دو شمع اند کہ از یک دگر افروختہ اند

یہ ظاہر ہے کہ میں ایک شخص کے استفسار کا جواب لکھ رہا تھا کوئی کتاب تصنیف نہیں کر رہا تھا اس طرح کے سوالات روز لوگ کرتے رہتے ہیں اور کم سے کم جملوں میں جو جواب دے سکتا ہوں دے دیا کرتا ہوں اس استفسار کا جواب سینکڑوں آدمیوں کو دیا ہوگا۔ ہر بات کا ایک محل ہوتا ہے اور چاہیے اسی محل میں رہ کر اس پر غور کیا جائے۔ پھر خصوصاً اگر تحریر کسی ایسے شخص کی ہو جس کے عقائد و مسلک سے ہم ناواقف نہیں، تو اور زیادہ ضروری ہو جاتا ہے کہ وہی مطلب ٹھہرائیں جو اسکے عقیدہ و مسلک کے لحاظ سے ہونا چاہیے۔

اہل حق و دانش کا طریقہ جو ہمیں بتلایا گیا ہے وہ تو یہ ہے کہ

یستمعون القول فیتبعون احسنه اولئك الذین هدا هم الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اولئك هم او لو الا لبا ب ۔

یہاں تک تو آپ کے استفسار کا جواب تھا ۔ اب ایک دو لطیفے بھی سن لیجئے ۔ آپ نے اپنے مضمون کے آخر میں لکھا ہے کہ ایک ہفتہ کے اندر مجھے اس کا جواب دیا جائے ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ابھی آپ نے رائے قائم نہیں کی ہے ۔ میرے جواب کا انتظار ہے ۔ لیکن مضمون کی سرخی میں آپ نے از راہ عنایت تنا بز بالالقاب کے ساتھ میرا نام درج کر دیا گویا جزم و یقین کے ساتھ فیصلہ کرلیا ہے (۱۰) لطیفہ یہ ہے کہ اگر فیصلہ ہو چکا تھا تو پھر استفسار کیوں؟ اور اگر استفسار ہے تو پھر یہ تنا بز بالالقاب کیوں؟

دوسرا لطیفہ یہ ہے کہ خطوط میرے تھے استفسار مجھ سے کرنا ہے لیکن مضمون آپ اخبار میں شائع کرتے ہیں ۔ اور پھر اس کا پرچ ڈاک کے ذریعہ بھیجتے ہیں ۔ سوال یہ ہے کہ جس ڈاک کے ذریعہ آپ کا اخبار مجھے مل سکتا ہے، اسی ڈاک کے ذریعہ آپ کا خط مجھے نہیں مل جاتا؟ (۱۲) شاید آپ نے خیال کیا کہ خط بھیجنے کا زیادہ محفوظ ذریعہ یہی ہے کہ اخبار میں چھاپ دیا جائے ۔ خیر ۔ ہر چہ از دوست میرسد نیکوست، امید ہے مع الخیر ہوں گے ۔

ابوالکلام؛ کلکتہ ۱۳ جولائی ۱۹۳۶ء

(حواشی از مولانا ثناءاللہ امرتسری:

۱ ۔ جواب میں عام نفی نے پریشانی پیدا کردی تھی جسکا ازالہ کرانا ضروری تھا ۔

۲ قادیانی خلش کے لے کافی تھا کہ سائل کو لکھ دیتے کہ مرزا صاحب قادیانی کا اشتہار، مولوی ثناءاللہ کے ساتھ آخری فیصلہ، دفتر اہل حدیث سے منگا کر دیکھ لیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر　　　　کذب میں پکا تھا پہلے مرگیا ۔

۳ ۔ مولانا معاف فرمایئے ۔ ۔ بے سود، قادیانی بھی نہیں کہتے ۔ البتہ اپنی ضلالت سے بشرط شتی کہتے ہیں ۔

۴ ۔ ایسا ہونے سے بے شک اسلام میں زیادتی لازم آئے گی ۔ یہ الزام قادیانیوں پر تو معقول ہے ہم پر نہیں ہم تو مسیح رسول کو مانیں گے جسے آپ بھی مانتے ہیں ۔

۵ ۔ بحثیت رسول سے اگر احکام جدیدہ لے کر آنے والا مراد ہے تو بے شک ایسا نہیں ہوگا ۔ اور اگر بحثیت رسول سے مراد بوصف رسالت سابقہ ہے تو بے شک ایسا ہوگا ۔ حدیث ترمذی میں ایسا ہی آیا ہے ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔آپ کا مدعا میں صرف اتنے فقرے میں سمجھتا ہوں کہ آپ اس جملہ مرکبہ کی نفی کرتے ہیں مگر پہلے خطوط میں آپ کے الفاظ مفرد کی نفی کرتے تھے۔ (تکمیل دین کے لئے) کا جزء اس میں نہ تھا۔یعنی صاف تھا کہ نہ بروزی مسیح آئے گا نہ حقیقی۔اسلئے آپ کے احباب،قائلین حدیث،میں ہیجان پیدا ہوا۔

۷۔ جزاکم اللہ خیرالجزاء۔

۸۔ بوسف رسالت سابقہ ہوگا۔حاشیہ نمبر ۵ ملاحظہ ہو

۹،اے وقت تو خوش باد کہ وقت ما خوش کردی

۱۰۔آپ نے اہل حدیث ۱۰ جولائی کی سرخی پر شاید غور نہیں کیا۔فرمایا آج کل کے طرز انشا میں وہ جزم نہیں استفہام ہے جیسے أأنت قلت للناس اتخذو نی الآ یه

۱۱۔جس طرح عالم الغیب خدا کی طرف سے صلحاء امت کو أأنتم اضللتم عبادی هئو لاء میں مضل کا تنابز کیا گیا۔

۱۲۔معاملہ اخباروں میں آجانے کی وجہ سے پبلک ہوگیا تھا اس لئے ذاتی خط وکتابت کا موقع نہ رہا تھا علاوہ اس کے قلمی لکھتا تو شائد مجھے بھی مولانا ابراہیم میرسیالکوٹی کی طرح عدم رسی جواب کا گلہ (صحیح یا غلط) کرنا پڑتا۔ جس پر آپ کو میرے حق میں افسوس کرنے کا موقع ملتا۔

مولانا! آپ نے ہمیں جواب باصواب سے جو خرسند فرمایا ہے میں اور ناظرین اہل حدیث آپ کے شکرگذار ہیں کہ آپ نے ہم کو شماتت ہمسایہ سے بچالیا ورنہ اغیار تو مثلث متساوی الاضلاع (لاہوری دہلوی کلکتوی) بنا چکے تھے اللهم تو فنا مسلمين و الحقنا با لصا لحين)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۸ ص ۳۔۶)

مولانا ابوالکلام اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جب سے مولانا ابوالکلام نے قادیان کے متعلق آواز اٹھائی ہے قادیان کی توجہ بھی مولانا موصوف کی طرف کچھ زیادہ ہوگئی ہے۔موصوف کے متعلق تردیدی مضامین تو لکھے ہی جاتے تھے۔لطف یہ ہے کہ آپ کا سابقہ کلام (جیسا کہ ہرایک واعظ اور مصلح برموقع کہہ دیا کرتا ہے) بھی پیش کرنا شروع کردیا۔مثلاً مولانا ابوالکلام نے اگر کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع پر علماء سوء کے حق میں کچھ لکھا تھا تو بقول بلی کے بھاگوں چھیکا ٹوٹا۔ قادیانیوں نے اسکو بھی غنیمت سمجھ کر فوراً نقل کر دیا۔ اس سے مقصد ان کا یہ ہے کہ سب برائی مخالفین مرزا پر چسپاں کریں۔ مگر یہ خیال ان کا بے دلیل ہے۔ اسکے برعکس ہمارا خیال یہ ہے کہ مولانا موصوف نے جو کچھ لکھا ہے درحقیقت مرزا صاحب متوفی سے مشورہ کر کے جماعت مرزائیہ کے حق میں لکھا ہے۔ اسکا ثبوت ہمارے ذمہ ہے۔ بہر حال الفضل قادیان لکھتا ہے:

مولانا ابوالکلام آزاد لکھتے ہیں:

ا۔ سانپ اور بچھو ایک سوراخ میں جمع ہو جائیں گے لیکن علماء دنیا پرست کبھی ایک جا اکٹھے نہیں ہو سکتے۔ کتوں کا مجمع ویسے تو خاموش رہتا ہے لیکن ادھر قصائی نے ہڈی پھینکی اور ادھر ان کے پنجے تیز اور دانت زہر آلود ہو گئے۔ یہی حال ان سگان دنیا کا ہے۔ ساری باتوں میں متفق ہو سکتے ہیں لیکن دنیا کی ہڈی جہاں سڑ رہی ہو وہاں پہونچ کر اپنے پنجوں اور دانتوں پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ ان کا سرمایہ ناز علم حق نہیں ہے جو تفرقہ مٹاتا ہے۔ اور اتباع سبل متفرقہ کی جگہ ایک ہی صراط مستقیم پر چلاتا ہے بلکہ یکسر علم جدل وخلاف ہے، نفس پرستی اس کی کثافت کو خمیر دیتی اور دنیا طلبی کی آگ اس کی ناپاکی کے بخارات کو اور زیادہ تیز کرتی رہتی ہے فساق و فجار خرابات میں بھائیوں کی طرح ایک دوسرے کی تندرستی کا جام صحت پیتے ہیں اور چور اور ڈاکو مل جل کر راہزنی کرتے ہیں مگر یہ گروہ خدا کی مسجد اور زہد و عبادت کے صومعہ وخانقاہ میں بیٹھ کر بھی متحد و یک دل نہیں ہوسکتا اور ہمیشہ ایک دوسرے کو درندوں کی طرح چیرتا پھاڑتا رہتا ہے۔ الخ۔ (الفضل ۱۰ جولائی ۱۹۳۶ء ص ۴)

بقاعدہ علم منطق مولانا آزاد کا یہ بیان شکل اول کا کبری ہے جب تک اس کے ساتھ صغری نہ ملے نتیجہ نہیں دے سکتا۔ اس کے صغری کو ہم نے تلاش کیا تو مرزا صاحب متوفی کے کلام میں پایا جو یہ ہے:

اخی مکرم حضرت مولوی نورالدین صاحب سلمہ تعالی بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی ۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہو کر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے السلام علیکم نہیں کر سکتے چہ جائیکہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں، اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینے پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں ۔ (اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ ۔ دسمبر ۱۸۹۳ء)

پس ہم ان دونوں ریفارمروں (مرزا، اور ابوالکلام) کے کلام بانظام کو ملا کر بصورت شکل اول یوں رکھتے ہیں ۔

(بقول مرزا) مرزائیوں میں اکثریت بری ہے ۔

(بقول مولانا) ایسے برے لوگ ڈاکوؤں سے بدتر ہیں ۔

نتیجہ: اگر گویم زبان سوزد

کیا فرماتے ہیں علماء احمدیہ ہماری پیش کردہ شکل کے دو حصوں میں کوئی غلطی ہے ۔ صغری مسلمہ مسیح موعود ہے ۔ کبری مرقومہ ابوالکلام مصدقہ الفضل ہے پھر نتیجہ کیوں غلط ہونے لگا ۔ احمدی دوستو! خفا نہ ہونا

نگاہ نکلی نہ دل کی چور زلف عنبریں نکلی
ادھر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۸ ص ۶ ۔ ۷)

امرتسر میں مرزائی جنازہ

امرتسر میں ۱۸ جولائی ۱۹۳۶ء کو ایک مرزائی لڑکا فوت ہو گیا ۔ جسے مسلمانوں نے اپنے کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبرستان میں دفن نہ کرنے دیا آخر کار پولیس کی وساطت سے بلا قا سنگھ کے قبرستان میں دفنا یا گیا، ہزار ہا مسلمان اس موقع پر وہاں موجود تھے۔ اے۔ ڈی۔ ایم ، اور ڈپٹی کمشنر بھی موقع پر پہنچے۔ پولیس نے لاٹھی چارج کیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۸ ص ۲)

خلیفہ قادیان سے ایک ضروری سوال

میاں فضل حسین مرحوم کے انتقال پر آپ کے اخباروں میں بہت کچھ رنج و ملال کا اظہار کیا گیا ہے جو حق بجانب ہے۔ کیونکہ میاں صاحب موصوف کے آپ کے ساتھ گہرے تعلقات تھے آپ نے تعزیت کا تار بھی بھیجا۔ بہت اچھا کیا۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا آپ نے مرحوم کا جنازہ بھی پڑھا بحالیکہ کہ مرحوم کی نعش قادیان کے قریب بٹالہ میں لائی گئی۔ اگر آپ نے جنازہ نہیں پڑھا تو میاں (فضل حسین) صاحب کی قبر سے جو آواز آتی ہوگی اس کا کیا جواب:

بچہ امید تواں مردن بجنازہ ءکسے نےآئی (اہل حدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء ص ۸)

امرتسر میں مرزائی مردہ کا دفن اور اس پر ہنگامہ عظیمہ

اس ہفتے واقعہ عظیمہ یہ ہوا ہے کہ ایک مرزائی کا ایک سالہ بچہ مر گیا اس کو دفن کرنے کے لئے قبرستان میں لے گئے اہل محلّہ اور احرار کو خبر ہوئی انہوں نے اس جنازہ کا تعاقب کیا جس قبرستان میں اہل میت لاش کو لے جاتے مخالفین ان کو یہ کہہ کر منع کر دیتے کہ یہ مالمانوں کا بچہ نہیں مرزائی کا ہے۔ اس کے آگے ملاپ کے نامہ نگار کی رپورٹ یہ ہے:

امرتسر ۱۹ جولائی۔ مسلمانوں اور مرزائیوں میں نفرت بڑھتی جا رہی ہے کل ایک مرزائی شام کو سول لائن تھانہ میں گیا اور اپنا بچہ پولیس انسپکٹر کے سامنے رکھ کر اس نے تمام دن کا ماجرا سنایا۔ سب انسپکٹر پولیس نے کوتوال شہر اور کپتان پولیس کو اس سانحہ کی خبر دی جسپر کوتوال اور ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس تھانہ میں پہنچ گئے۔ ادھر ایک درجن کے قریب مرزائی بھی تھانہ میں جمع ہو گئے پولیس افسران نے ان کو اپنی امداد کا یقین دلایا اور بتایا کہ رات کو لاش کو دفنایا جائے گا۔

احراریوں نے شہر کے تمام قبرستانوں پر سخت پہرہ لگا دیا تا کہ جس طرف بھی پولیس جائے ادھر ہی پروٹسٹ کیا جائے مسلمانوں اور احراریوں کی اس پیش بندی کو مقامی حکام نے نہایت برا محسوس کیا اور اس شہر کے تھانوں کی پولیس کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا۔ ادھر پولیس اپنا انتظام کرتی رہی۔ ادھر مسلمان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا ہجوم ہر قبرستان کے پاس بڑھاتے چلے گئے نعش کو مقامی حکام نے اپنے قبضہ میں کرلیا اور رات کے ۱۲ بجے کے قریب ڈپٹی کمشنر اور کپتان پولیس کی رہنمائی میں لاش کو بلاسنگھ کے قبرستان کے باہر قلعہ کی طرف لے جایا گیا کیونکہ اس قبرستان میں صرف بچے ہی دفنائے جاتے ہیں ...اور ہندو سکھوں اور عیسائیوں کے بچے بھی یہاں ہی دفنائے جاتے ہیں ادھر شہر میں یہ خبر آناً فاناً پھیل گئی اور تقریباً ۵ ہزار مسلمانوں کا ہجوم اس قبرستان میں جمع ہو گیا۔

سپرنٹنڈنٹ پولیس نے تمام شہر کی پولیس جو چار سو کے قریب تھی قبرستان میں بلالی اور ہر ایک سب انسپکٹر کے کے ماتحت پولیس گارد کر کے ان کا پہرہ قبرستان کے چاروں طرف لگا دیا۔ ڈپٹی کمشنر نے رات کے ڈیڑھ بجے جا کر مسلمان ہجوم کو منتشر کرنے کا حکم دیا لیکن احراری لیڈر جو کافی تعداد میں پہنچے ہوئے تھے انہوں نے مسلمانوں کو کھڑا رہنے کا مشورہ دیا۔ پولیس نے دیکھ کر مسلمانوں کے ہجوم پر معمولی لاٹھی چارج کر کے ان کو قبرستان سے بہت دور ہٹا دیا اور اعلیٰ افسران کی زیر نگرانی لاش کو دفنایا گیا، پولیس نے امرتسر کے احراری لیڈر عبدالحمید بٹ کو زیر دفعہ ۲۹۷ تعزیرات ہند لاش کی بے حرمتی کرنے کے الزام میں رات کو قبرستان کے پاس جمع شدہ ہجوم سے گرفتار کیا ہے (ملاپ ۔لاہور ۲۱ جولائی ۱۹۳۶ء)

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: ۱۹۔۲۰ ماہ حال کی درمیانی شب کو احرار نے جلسہ کیا جس میں لڑکے کے دفن کرانے پر پولیس کی مذمت کی گئی مگر مانعین کی زبان پر عموماً یہ فقرہ جاری ہے کہ یہ مرزائی گروہ ایسا دشمن مسلمین ہے کہ اپنے محسن و مربی سر فضل حسین جیسے کا جنازہ بھی انہوں نے نہیں پڑھا بلکہ اس کیلئے دعائے مغفرت بھی نہیں کی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۴ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۸ ص ۱۶)

مردے سے اعلان جنگ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان کے فلسفہ کے مقابلہ میں فیثاغورس اور ارسطو کا فلسفہ ہیچ ہے۔ اسکو اگر متاخرین فلاسفہ کی موشگافیوں سے صاف کر دیا جائے تو بالکل قریب الفہم ہے مگر قادیان کا فلسفہ بالکل پیچ در پیچ ہے۔ آج ہم نے جس مسئلے پر قلم اٹھایا ہے وہ ایک ایسا اصولی مسئلہ ہے کہ قادیان سے لاہور تک ہر فرد مرزائیت اس کا مخاطب اور جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہ ہے۔ابتدا اس کی یوں ہوئی کہ اخبار الفضل قادیان (۱۶ جولائی ۱۹۳۶ء) میں ایک اعلان جنگ نکلا ہے جو بظاہر بڑا دہشت انگیز اور خوفناک ہے مگر واقف کاروں کی نظروں میں بالکل ہیچ ہے اس کی سرخی یہ ہے:

کفر سے ہماری جنگ زیادہ شدت سے آئندہ سالوں میں شروع ہوگی۔

بظاہر یہ سرخی ہر ایک مومن مسلم کی نظر اور کان کے لئے خوش کن ہے۔کونسا مسلمان ایسا ہے جو کفر سے جنگ اور جنگ میں فتح پانے کی تمنا نہ رکھتا ہو جب کہ اس کی آواز ہی یہ ہے

ہند کو اس طرح اسلام سے بھر دے اے شاہ

کہ نہ آئے کوئی آواز جز اللہ اللہ

مگر سوال یہ ہے کہ یہ بار بار کی جنگ کیسی کفر اور اسلام اور روشنی اور ظلمت کی آخری جنگ مرزا صاحب متوفی کی زندگی میں جاری ہوکر روشنی کو فتح ہو چکی ہے۔اب تو دنیا میں سراسر روشنی ہی روشنی ہے کہیں ظلمت اور کفر کا نام ونشان نہیں، پھر جنگ کس سے؟ ناظرین کرام حیران ہوں گے کہ ہم آج کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہے ہیں۔معاف فرمائیے ہم اس وقت فنا فی المرزا ہوکر انہی کی بولی بول رہے ہیں۔اس وقت ہماری حالت اس مصرع کی مصداق ہے: آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گوئم۔

سنئے آپ کے بزرگ مہدی معہود ہاں ہاں مسیح موعود بلکہ مجدد اعظم مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

اب وہ زمانہ جاتا رہا جس میں عیسائیت کے مکر وفریب کچھ کام کرتے تھے اور اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہوگی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے جس میں روشنی مظفر ومنصور ہوگی اور تاریکی کا خاتمہ ہے۔(چشمہ مسیحی مقدمہ صفحہ ب)۔

ناظرین جب کسی جنگ میں اعلیٰ افسر مارا جاتا ہے تو جنگ ختم ہو جاتی ہے۔تاریکی اور کفر کا اعلیٰ افسر (شیطان) مرزا صاحب (مسیح موعود) کے ہاتھ سے قتل ہو چکا۔چنانچہ مرزا صاحب قادیانی خود فرماتے ہیں کہ

آدم کے زمانہ سے آج تک شیطان بھاگتا رہا کسی کے ہاتھ سے قتل نہ ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ مسیح موعود کے ہاتھ سے اس کا قتل ہونا مقدر تھا سو مارا گیا۔

(ملفوظات احمدیہ۔ج ۲ص ۳۱۷)

اچھا ہوا۔ مرزا صاحب نے اس موذی کو جو بڑا گمراہ کن تھا قتل کر دیا۔ الحمد للہ۔ اب جبکہ بانی شر مر چکا ہے اور تاریکی پر روشنی غالب آ گئی پھر آئندہ سالوں میں اس شدید جنگ کا الٹی میٹم کس کو دیا جاتا ہے۔

احمدی ممبرو! کیا مردے سے جنگ کرو گے پھر تو یہ مثل صادق آئے گی

موئے کو مارے شاہ مدار

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۹ ص ۴)

جماعت احمدیہ لاہور کی دعوت منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی جماعت لاہور نے احرار کو فیصلہ کن مناظرہ کی دعوت دی تھی۔ یہ ۲۱ جون ۱۹۳۶ء کا واقعہ ہے۔ احرار کی طرف سے اس کی منظوری ہماری نظر سے نہیں گذری غالباً اسلئے کہ احرار کے خیال میں مرزائیوں سے مباحثہ کرنا پسندیدہ یا مفید فعل نہیں، اس لئے ہم یہ فرض کفایہ ادا کرنے کو دعوت قبول کرتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزائیوں کی طرف سے اس قسم کی دعوت کسی اور کو سن کر ہمیں رنج ہوتا کیونکہ:

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
او کشتہ ستم تیری غیرت کہاں گئی

مسئلہ کیا ہے؟

اجرائے نبوت اور ختم نبوت موضوع پر تبادلہ خیال ہو۔

(الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۶ء ص ۳ کالم ۳)۔

چونکہ مسئلہ شرعی ہے اس میں کوئی خصوصیت احرار و غیر احرار کی نہیں اس لئے ہم اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں (بشرط ذیل)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! اس میں شک نہیں کہ مسئلہ مذکورہ ایک اہم اعتقادی مسئلہ ہے مگر ہے تو آخر کبری شکل اول۔ یعنی ایک عام قانون کی شکل میں بحث ہوگی۔ اسی لئے اس سے نزاع فریقین کی بیخ کنی نہیں ہوسکتی۔ فرض کر لیجئے آپ اس میں حق بجانب ثابت ہو گئے۔ یعنی مسئلہ اجراء نبوت اور ختم نبوت آپ کے حسب منشاء طے ہو گیا، کسی منصف نے بھی آپ کو ڈگری دے دی تو پھر کیا ہم یہ نہ کہہ سکیں گے کہ صغری شکل اول (صلاحیت مرزا) ہنوز بحث طلب ہے اور اگر ہم کو ڈگری مل گئی یعنی منصف نے ہمارے حق میں فیصلہ کر دیا کہ سلسلہ نبوت ختم ہے پھر کیا آپ لوگ لاہوری جماعت کے عقیدہ پر احمدیت پر جمے نہیں رہ سکتے؟

اس لئے بہر دو نوع احمدیو! اگر واقعی فیصلہ کن مباحثہ چاہتے ہو، تو بعد مسئلہ ختم نبوت مرزا صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ پر بھی مباحثہ کرنا منظور کرو تاکہ شکل اول کا صغری اور کبری دونوں مبرھن اور مصدق ہو جائیں۔

ہاں یہ شرط ضروری ہے کہ اس مباحثہ کے لئے قادیانیوں کے خلیفہ قادیان اور لاہوری پارٹی کے ممبروں کو اپنے امیر جماعت کا اجازت نامہ مطبوعہ پیش کرنا ہوگا۔ کوئی ہے جو تحقیق کرنے کا حوصلہ کرے پھر دیکھئے کہ خدا کس کی مدد کرتا ہے۔

انا صخرة الوادی اذ ما زوحمت

و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۱ جولائی ۱۹۳۶ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۹ ص ۵)

ایک سچا خواب

پنڈت آتما نند صاحب، بٹالہ سے لکھتے ہیں:

میں نے گذشتہ رات سونے سے قبل حضرت محمد ﷺ کی جناب میں خیالی درخواست کی کہ آپ نے ایک مرتبہ ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء کی رات کو چاند گرہن کے بعد مجھے خواب میں بتلایا تھا کہ ابوالوفا ثناء اللہ کا طریق مذہب آپ کا صحیح راستہ ہے پھر کیا وجہ ہے کہ عرب کے لوگ اہل حدیثوں کو کافر اور گردن زدنی قرار دے رہے ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتفاق کی بات سمجھو یا میرے خیالات کا عکس کہ ۱۷ و ۱۸۔ اپریل ۱۹۳۶ء کی درمیانی گزشتہ رات ہی ایک خواب میں حضرت محمد ﷺ کو فرماتے ہوئے دیکھا کہ:

اے آتما نند! ابو الوفا ثناء اللہ ہی وہ امام اسلام ہے جو تیری مدد کے لئے میری پیش گوئی واما مکم منکم میں وعدہ دیا گیا تھا۔ تو میری زبانی اس کی بریت کر کہ وہی سچا امام اور اسی کا طریقہ سچا اسلام ہے۔ افسوس کہ میری امت باہمی تکفیر اور تفرقہ بازی سے چاہ ضلالت میں گر چکی۔...وغیرہ

خواب کی مزید گفتگو ظاہر کرنے کا ابھی موقع نہیں آیا۔

اس لئے اے جملہ مسلمانو! اگر آپ کو میری اس خواب میں ماسوائے دماغی خیالات کے کچھ صداقت نظر آوے تو اپنے کفر اور فتاوی تکفیر سے توبہ کرو اور مولوی صاحب امرتسری کو بالفاظ حضور ﷺ، امام اسلام قبول فرماؤ۔ یہی تمہارا ہادی اور امام برحق ہے۔ میں نے جو کچھ دیکھا اور سنا عرض کر دیا۔ اب قبول کرنا نہ کرنا آپ کا کام۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۷۔ اگست ۱۹۳۶ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۰ ص ۹۔۱۰)

مرزائیوں پر مرزا متوفی کا فتوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عام طور پر شور مچایا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی جب فوت ہوئے تو ان کے مرید چار لاکھ تھے۔ اب یہ امر منکشف ہوا ہے کہ مرزا غلام احمد موصوف کو چالیس مومن کامل نہ ملے تھے۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کہتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ اگر چالیس مومن مجھے مل جائیں تو میں دنیا کو فتح کر سکتا ہوں (الفضل ۷ مئی ۱۹۳۶ء ص ۸ کالم ۲)

(اس کا مطلب ہے کہ مرزا کے تین سو تیرہ اصحاب بدر، اور مسیح کے حواری بھی سارے کے سارے مومن کامل تھے۔ بہاء)

احمدیو! تمہارے مسیح اور خلیفہ مسیح کا فتوی کس قدر سخت ہے کہ کوئی عالم اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تم پر فتویٰ کفر لگا تا ہے تو تم خفا ہو جاتے ہو اور آستینیں چڑھا چڑھا کر لڑنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہو، مگر تمہارا مسیح اور خلیفہ مسیح تم کو بے ایمان کہتے ہیں مگر تم فکر نہیں کرتے۔ بتاؤ تو سہی آخر اس عبارت کے معنی کیا ہیں؟ چالیس تک تو مومنین قانتین کا عدد نہ پہنچا ، زیادہ سے زیادہ انتالیس ہوں گے۔ اب اس کی تعیین کرنا کہ وہ انتالیس مومنین کون کون تھے آپ لوگوں کا کام ہے۔ ہمارا مشورہ ہے کہ قرعہ اندازی سے فیصلہ کرلو۔

ہاں ایک سوال رہ جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت (مرزا غلام احمد) کو تو چالیس مومن کامل نہ ملے، خلیفہ صاحب کو تو مل گئے ہوں گے، اس نے کیوں نہ دنیا فتح کرلی؟

اس کا جواب آسان ہے کہ آپ دنیا کو کیا فتح کرتے، خاص آپ کی ر راجدھانی (مرکز خلافت) میں اعداء گھسے ہوئے ہیں۔ وہ تو مفتوح ہوتے نہیں، دور رہنے والے کیسے مغلوب ہو سکتے ہیں۔

مرزائی ممبرو! مقام عبرت ہے کہ تم لوگ پرچہء ایمان میں بری طرح فیل ہوئے۔ ادھر علماء اسلام نے تم پر فتویٰ کفر لگایا اور ادھر بڑے میاں بلکہ چھوٹے میاں نے بھی تم کو ایماندار قرار نہ دیا۔ اب تم پر یہ مثل صادق آ گئی:

دونوں سے گئے پانڈے   نہ حلوہ ملا نہ مانڈے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۳۶ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۲ ص ۵)

مسیح موعود نمبر پر ایک نظر۔ ۷

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

دعویٰ نبوت مرزا

پیغام صلح میں لاہور مسیح موعود نمبر میں چھٹا مضمون بقلم مولوی اختر حسین بعنوان: مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت سے واضح انکار، مندرج ہے۔ راقم مضمون نے اپنے دعویٰ کے ثبوت میں کتب مرزا سے متعدد اقوال نقل کئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایمان تھا کہ:

آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المرسلین کے بعد مدعی نبوت کو کافر جانتا ہوں ۔ وحی رسالت حضرت آدم سے شروع اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی ۔ میرا نبوت کا دعوی نہیں بلکہ محدثیت کا دعوی ہے جو خدا کے حکم سے کیا گیا ۔ میری نسبت جو نبی کا لفظ میرے الہامات میں استعمال کیا گیا ہے یہ مجاز اور استعارہ کے طور پر ہے ۔

منشی معمار صاحب فرماتے ہیں: مسئلہ نبوت مرزا عرصہ سے زیر بحث ہے یہاں تک کہ خود مدعی کافی مدت تک اس مسئلہ میں پریشان رہا۔ پس ایسے مسئلہ میں یک طرفہ تحریرات کو پیش کرنا اور فریق ثانی کے دلائل کو یکسر نظر انداز کرنا داب محققین کے خلاف ہے ۔ مضمون نویس کا فرض اولین تھا کہ وہ اپنے دعوی کو پیش کرنے سے پہلے اس مسئلہ کے مختلف پہلوؤں کا اظہار کرتا۔ فریق ثانی کے دلائل کو غلط ثابت کر کے اپنے دلائل کو پیش کرتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا کیوں؟

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

حضرات ! اس مسئلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی نے بہت پیچیدگی پیدا کر رکھی ہے۔ ایک طرف بکمال صفائی یہ مومنانہ اعلان ہے کہ:

مدعی نبوت مسیلمہ کذاب کا بھائی، ملعون خسر الدنیا و الآخرۃ

تو دوسری طرف سابق مدعیان نبوت کا ذبہ سے دو قدم بڑھ کر ادعاء علو شان ہے:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

ہاں ایک وہ بھی وقت تھا کہ آپ نے دستخطی اقرار شائع کیا کہ میرے رسائل میں:

جس قدر ایسے الفاظ ہیں کہ محدث ایک معنی سے نبی ہے یا محدثیت جزوی نبوت ہے ۔ یہ الفاظ حقیقی معنوں پر محمول نہیں لفظ نبی سے مراد صرف محدث ہے۔ سو تمام مسلمان بھائی ان الفاظ کو ترمیم شدہ تصور فرما کر بجائے اس کے محدث کا لفظ میری طرف سے سمجھ لیں۔ اور لفظ نبی کو کاٹا ہوا خیال فرمائیں ۔

۲ ۔ نبی کے لفظ سے صرف اس قدر مراد ہے کہ خدا سے علم پا کر پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا۔ سو چونکہ ایسے لفظوں سے اسلام میں فتنہ پڑتا ہے اس لئے اپنی جماعت کے بول چال محاورات میں یہ لفظ نہیں آنے چاہییں۔

مگر دوسری طرف ان تحریرات کے بعد بار بار اپنے حق میں نبی و رسول کا لفظ نہ صرف استعمال ہوتا ہے بلکہ نبوت سے انکار کرنے والے مریدوں کو ڈانٹا جاتا ہے اور علی الاعلان لکھا جاتا ہے کہ:

اس شعر (من نیستم رسول نیا وردہ ام کتاب) کی تشریح کر دینا تھا کہ ایسا رسول ہونے سے انکار کیا گیا ہے جو صاحب کتاب ہو۔ دیکھو جو امور سماوی ہوتے ہیں ان کے بیان کرنے میں ڈرنا نہیں چاہیے۔ ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں ... ہاں یہ نبوت تشریعی نبی نہیں جو کتاب اللہ کو منسوخ کر دے اور نئی کتاب لائے ایسے دعوی کو ہم کفر سمجھتے ہیں۔ بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے ہیں جن پر کوئی کتاب نازل نہیں ہوئی تھی صرف خدا کی طرف سے پیش گوئیاں کرتے تھے .. بس وہ نبی کہلائے۔ یہی حال اس سلسلہ میں ہے بھلا اگر ہم نبی نہ کہلائیں تو اس کے لئے اور کون سا امتیازی لفظ ہے جو (ہمیں) دوسرے ملہموں سے ممتاز کرے ... ہم پر کئی سالوں سے وحی نازل ہو رہی ہے اور اللہ تعالی کے کئی نشان اس کے صدق کی گواہی دے چکے ہیں اسلئے ہم نبی ہیں۔ (اخبار بدر قادیان ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۲۔ اگر خدا تعالی سے غیب کی خبریں پانے والا نبی کا نام نہیں رکھتا تو پھر بتاؤ کس نام سے اس کو پکارا جائے۔ اگر کہو کہ اس کا نام محدث رکھنا چاہیے تو میں کہتا ہوں کہ تحدیث کے معنی کسی لغت کی کتاب میں اظہار غیب نہیں مگر نبوت کے معنی اظہار غیب ہیں۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

۳۔ خدا نے میرا نام نبی رکھا مگر بغیر شریعت کے۔ (تجلیات الہیہ)

۴۔ بغیر کسی جدید شریعت کے ... نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا۔ (ایک غلطی کا ازالہ)

۵۔ ہمارے نبی ہونے کے وہی نشانات ہیں جو توارات میں مذکور ہیں میں کوئی نیا نبی نہیں پہلے بھی کئی نبی گزرے ہیں (بدر قادیان ۱۹۔اپریل ۱۹۰۸ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۔جس قدر خدا تعالی نے مجھ سے مکالمہ ومخاطبہ کیا ہے .. تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو یہ نعمت عطا نہیں کی گئی۔اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ہی ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال اقطاب گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔پس اس وجہ سے نبی کا نام پانے کیلئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۱)

۷۔ایک وہ نبی جو سلسلہ کے اول پر آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت موسی اور محمدیہ میں ہمارے سید ومولی آنحضرت ﷺ ۔دوسرے وہ نبی اور مامور من اللہ جو سلسلہ کے آخر میں آتے ہیں جیسا کہ سلسلہ موسویہ میں حضرت عیسی اور سلسلہ محمدیہ میں یہ عاجز۔ (تذکرۃ الشہادتین)۔

۸۔جس حالت میں چھوٹے چھوٹے عذابوں کے وقت رسول آئے ہیں تو ... پھر کیونکر ممکن ہے کہ اس عظیم الشان عذاب کے وقت جو آخری زمانہ کا عذاب ہے خدا کی طرف سے رسول ظاہر نہ ہو اس سے تو صریح تکذیب کلام اللہ کی لازم آتی ہے۔ پس وہی رسول مسیح موعود ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۴)

۹۔آیت و ما کنا معذبین حتی نبعث رسو لا سے صاف ظاہر ہے کہ اس قسم کے قہری عذاب نازل ہونے سے پہلے خدا کی طرف سے کوئی رسول ضرور مبعوث ہوتا ہے ...اس وقت خدا کا ایک رسول تمہارے درمیان ہے (اشتہار: النداء من وحی السماء ۱۹۰۶ء)

لاہوری احمدی دوستو! غور کرو، ابتداء زمانہ میں جب کہ بقول خود مرزا صاحب مسیح موعود بنائے جا چکے تھے اور دن رات مکالمہ الہیہ سے مشرف ہو رہے تھے بلکہ روح القدس کی قدسیت ہر وقت ہر لحظہ بلافصل ان کے ساتھ تھی (ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۹۳ حاشیہ) تو مرزا غلام احمد صاحب نے لفظ نبی کو بقلم خود کاٹ کر اس کی بجائے،صرف محدث، ہونے کا دعوی پیش کیا اور صاف صاف اعلان کیا کہ، ہماری جماعت اپنی بول چال محاورات میں لفظ نبی استعمال نہ کرے۔اس سے دھوکہ لگتا ہے اور فتنہ پیدا ہوتا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر مرزا صاحب نے اس کے بعد بار بار کیوں اسی فتنہ اندازی اور دھوکہ بازی کو شعار بنایا۔ انصاف!

ہاں سوچو، قرآن کو سچا سمجھ کر، خدا کو حاضر ناظر جان کر غور کرو کہ یہ کیا مسیحیت ہے کہ پہلے تو بزور شور لفظ نبی کو کاٹ کر، صرف محدث، ہونے سرکلر جاری کیا جاتا ہے، مگر بعد میں علی الاعلان صرف محدث ہونے سے قطعی انکار ہے۔

انجام آتھم ۱۸۹۷ء کے زمانہ میں تو اپنی نبوت کو مجازی کہہ کر سابقہ اولیاء امت کو بھی اسی طرح کا نبی بتایا جاتا ہے (انجام آتھم۔ص ۲۸) مگر اس کے بعد بیک جنبش قلم سب کو معزول کر کے نبی کا لفظ صرف اور صرف اپنے لئے پیٹنٹ کرایا جاتا ہے۔

کہاں یہ اعلان تھا کہ مجھ کو مسیح سے کیا نسبت، وہ ایک نبی ہے میں غیر نبی۔ اور کہاں یہ جرأت اور گستاخی کہ:

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

علی الاعلان دعوی ہے کہ میں ایسا نبی ہوں جیسا کہ مسیح، بلکہ اس سے ہزار ہا درجہ بڑھ کر۔ (کشتی نوح)

احمدی ممبرو!

آپ ہی اپنے ذرا ظلم و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

قادیان میں خلافت نبوت کے مدعیو! لاہور کے منکرو! غور کرو کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو بقول خود وما ینطق عن الهوى ان هوالا وحی یوحی کا مصداق کہلاتا تھا۔ ایک طرف تو غیر مشتبہ انداز میں قائل ہے:

ختم المرسلین کے بعد دوسرے مدعی نبوت کو کاذب اور کافر سمجھتا ہوں۔

مگر دوسری طرف اس قدر بے باک ہے کہ:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم نبی اور رسول ہیں۔ میں کوئی نیا نبی نہیں میرے جیسے پہلے بھی کئی نبی بنی اسرائیل میں گزرے ہیں۔

اس پر طرہ یہ کہ اپنی نبوت کو آیات قرآن سے مصدق موید کیا جاتا ہے جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے صاف واضح ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو اسلامی اور قرآنی اصطلاحی نبوت کا دعوی ہے جس کا انکار مسلمہ طور پر کفر ہے۔ پھر اس کے ساتھ ہی مرزا صاحب قادیانی کا یہ قول بھی ملحوظ رکھا جائے کہ:

اصطلاحی امر میں لغت کی طرف رجوع کرنا حماقت ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۵۳۸ طبع اول)

تو معاملہ بالکل آسان ہو جاتا ہے۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۳۶ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۲ ص ۵۔۷)

آخری فیصلہ موت ہے ؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی کو خدا بدلہ دے جنھوں نے اپنا دامن صاف کرنے کو آخری فیصلہ کا اعلان کر دیا جس میں صاف لکھ دیا کہ:

ہم دونوں (مرزا اور ثناء اللہ) میں سے جو پہلے مرے گا وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہوگا۔

یہ کوئی معمولی اشتہار نہ تھا بلکہ صاف صاف اعلان تھا کہ

من نہ کردم شما حذر بکنید

اس کے بعد اتباع مرزا نے (اس زمانہ میں جب ان میں قادیانی اور لاہوری کی تفریق پیدا نہ ہوئی تھی) اس مبحث پر ہمارے ساتھ بحث کی جس میں سہ صد بطور نشان مغلو بیت غالب کو دیا اور دنیا میں اعلان کر دیا کہ مال موذی نصیب غازی

مذہب اور تعصب ضدا ن مفتر قا ن ای تفر ق مگر جماعت مرزائیہ (ہر دو اصناف) نے ثابت کر دیا کہ مذہب اور ہٹ ا خوان متصلا ن ای تعلق تفصیل اس کی یہ ہے کہ لاہور کی قادیانی شاخ نے احرار کو مسئلہ نبوت پر بحث کرنے کا چیلنج دیا احرار اپنے اصول (ترک مباحثہ) کے ماتحت خاموش رہے۔اہل حدیث نے آمادگی ظاہر کی، مگر مبحث نبوت کے ساتھ ایک مبحث آخری فیصلہ بھی ملا دیا جس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تفصیل اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی میں مذکور ہے۔ اس پر قادیانی صنف نے تو خاموشی اختیار کرکے اپنی عافیت پسندی کا ثبوت دیا کیونکہ وہ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ قوت آزمائی کرکے قلعہ دشمن کے حوالے کر چکے ہیں، وہ جانتے ہیں کہ جس حالت میں ہم اس زمانے میں اپنے دشمن (اہل حدیث) سے عہدہ برآ نہیں ہو سکے، اب جبکہ پہلے کی نسبت جدید اسلحہ سے بہت زیادہ مسلح ہے اس کا مقابلہ کرنا مزید ذلت اٹھانے کا موجب ہوگا۔ ہم ان کی اس دوراندیشی کی داد دیتے ہیں۔

ہاں جماعت مرزائیہ کی لاہوری صنف سامنے آگئی۔ مگر ان کا آنا، نہ آنے سے بدتر ہوا کیونکہ انہوں نے محض اپنے ناواقف ہم خیالوں کو دکھا دیا کہ ہم زہر کا یہ پیالہ پینے کو تیار ہیں چنانچہ انہوں نے شرط لگائی کہ:

> اعلان مرزا (آخری فیصلہ) کے جواب میں جو مضمون اہل حدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں چھپا تھا وہ دوبارہ شائع کیا جائے۔

اس کا مفصل جواب اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اگست میں دیا گیا کہ اگر تمہارے پاس اہل حدیث مورخہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا پرچہ نہیں تو تم قادیان سے خرید لو کیونکہ انہوں نے متعدد مرتبہ اس پرچے کو چھپوایا ہے۔ کیسا صحیح مشورہ تھا مگر مرزائی اور حق پسندی ضدان مختلفان ای تخلف۔

پیغام صلح لاہور نے بجائے قادیان کے الٹا اہل حدیث ہی کو ڈانٹا ...اور ایسی باتیں کیں (جو غیر معقول تھیں)۔ ہم نے ان کے تین بزرگوں کو ایسا ہی کرتے ہوئے پایا ہے۔ اول بڑے حضرت مرزا غلام احمد صاحب ہیں جنہوں نے ۱۹۰۲ء میں مجھے چیلنج دیا کہ قادیان میں آکر میرے ساتھ بحث کرکے میری پیش گوئیاں جھوٹی ثابت کرو۔ میں پیش گوئی کرتا ہوں کہ تم نہ آؤ گے (اعجاز احمدی)۔

جب میں جنوری ۱۹۰۳ء میں قادیان جا پہنچا تو بڑے حضرت مرزا غلام احمد صاحب میرے اطلاع دینے کے باوجود حرم سرائے سے باہر نہ نکلے۔ الٹا مجھے برا بھلا کہہ کر ٹال دیا۔

دوسرے خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) ہیں جنہوں نے علماء کو بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا۔ جب اہل حدیث نے وہ چیلنج قبول کرلیا تو ادھر ادھر جھانک کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاموش ہوگئے۔ یہاں تک کہ بابو عمرالدین احمدی جالندھری نے جلسہ سالانہ میں دو دفعہ بذریعہ رقعہ آپ کو توجہ دلائی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ بجائے توجہ فرمانے کے اس کو جماعت سے خارج کر دیا وہ اپنی مرزائیت کا بوریا اٹھا کر لاہوری جماعت میں آ گیا:

دل لگی چاہیے دہلی نہیں لاہور سہی۔

تیسرے صاحب وہ بزرگ ہیں جن کو امیر جماعت احمدیہ لاہور عالم و فاضل اعلم واجل وغیرہ وغیرہ کہا جاتا ہے۔ جب پہلے پہل آپ کو آخری فیصلہ کی دعوت دی گئی تو جو جواب آپ نے دیا وہ آپ کی سوانح عمری میں جلی حروف سے لکھنے کے قابل ہے ۔ جواب کیا تھا مثال مشہور ہے: جواب ہر لا بشد دھڑ لا ، کی تصدیق تھا۔ قریباً پندرہ غیر متعلقہ مسائل لکھ مارے کہ پہلے یہ طے ہو جائیں۔ کس طرح طے ہوں؟ بارہ ممبر فیصلہ کرنے والے ہوں۔ چھ احمدی ہوں اور چھ غیر احمدی ہوں وہ ہر مسئلہ کا فیصلہ کریں۔ اس کے بعد آخری فیصلہ پیش ہو۔ واہ کیا کہنے ہیں اس طریق تصفیہ کے نہ نومن تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔

احمدیو! سچ کہنا اور ایمان و دیانت سے کہنا کہ تمہیں خود عقل نہیں یا اپنے ناظرین کو اتنا بے عقل جانتے ہو۔ کیا ایسے لوگ بھی علم کلام کا دعویٰ کر سکتے ہیں۔

اے بندہ خدا اگر کوئی مخالف اسلام تم سے حج پر بحث کرنا چاہے تو یہ کہہ کر سرخرو ہو جاؤ گے کہ: پہلے استنجا پر، پھر استنجا کے ڈلوں پر، پھر وضو پر، پھر وضو کے پانی پر، پھر نماز پر، پھر نماز میں رکوع اور سجود پر، پھر روزے پر، پھر زکوۃ پر، پھر اس پر ، پھر اس پر بحث کرلو۔ تب جاکر حج کی باری آئے گی۔

بھیا! سچ جانو ایسا کہنے اور کرنے والے کو سیدھا بریلی بھیج دیا جائے گا۔

اصل بات یہ ہے کہ ہم نے پیغام صلح لاہور کے جواب کو استعجاب سے نہیں سنا کیونکہ لیس ھذا اول قارورۃ کسرت

بہر حال پیغام صلح نے آخری جواب میں لکھا ہے کہ ہم نے جو پرچہ اہل حدیث مورخہ ۲۶ اپریل ۱۹۰۷ء کو دوبارہ چھاپنے کا تقاضا کیا ہے اس لئے کیا ہے کہ ہم دکھانا چاہتے ہیں کہ ۱۹۰۷ء میں فریقین کی پوزیشن کیا تھی۔ (پیغام صلح ۱۹۔ اگست ۱۹۳۶ء ص ۴ کالم ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت خوب! اگر اس غرض کا پورا ہونا اس بات پر موقوف ہے کہ اہل حدیث اپنا پرچہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء دوبارہ چھاپ کر شائع کر دے تو کیا تم حلفاً بتا سکتے ہو کہ تمہارے پاس وہ پرچہ نہیں ہے (تمہارے پاس یقیناً موجود ہے)۔

اگر ہے تو اس کو خود ہی چھاپ لو۔ جس طرح تمہارے بھائیوں (قادیانیوں) نے کئی مرتبہ چھاپ کر شائع کر کے فروخت کیا ہے۔ اگر بفرض محال تمہارے پاس نہیں ہے تو قادیان سے طلب کر لو۔

احمدی ممبرو! اس مطالبے میں اگر تم سچے ہو اور آئندہ کسی عیسائی سے تمہاری بحث قرار پائے تو اسے کہنا کہ ۱۸۵۷ کی بائیبل چھاپ کر لاؤ پھر ہم بحث کریں گے۔ تب دیکھنا کہ دجاجلہ تمہیں کھاتے ہیں یا تم انہیں کھاتے ہو۔

اصل بات یہ ہے کہ آخری فیصلہ پر بحث کرنا (بمقام لدھیانہ) اگرچہ ۱۹۱۲ء میں بھی مشکل تھا مگر اب تو ہم نے اتنا مواد جمع کر لیا ہے کہ یاجوج ماجوج کا سد سکندری توڑ دینا تو ممکن ہے، لیکن مرزائیوں کا ہم پر غالب آنا ناممکن ہے۔ گوش ہوش سے سن رکھیں

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۴۔ستمبر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۴ ص ۶۔۷)

مضامین مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

چونکہ اخبارات مرزائیہ کے کئی ایک مضمون قابل جواب جمع ہو رہے ہیں اس لئے آج انہی سے افتتاح کیا جاتا ہے:۔

مرزا صاحب کے اتباع بلعم باعور (مکار) ہیں

آج کل قادیانی اخبار الفضل میں اتباع مرزا کے اسماء صفاتیہ درج ہو رہے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کی مختلف تحریرات سے ماخوذ ہے۔ مثلاً ۔ ا۔ درویش۔ ۲۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام ۔۳۔ انصار ۔۴۔ درباری ۔۵۔ خدمت گار۔ یہاں تک کہ رجال (آدمی) وغیرہ بھی لکھا گیا۔ اس قسم کے اسماء بیس سے بھی زیادہ نکالے گئے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ اتباع مرزا، مرزا صاحب قادیانی کی ساری تحریرات کبھی شائع نہیں کریں گے کیونکہ ان جیسے لوگوں کے حق میں قرآن مجید میں آیا ہے

تبدو نہا و تخفو ن کثیراً ۔(الانعام: ۹۱)

اس لئے بحکم جائے استاد خالی است، اہل حدیث اپنا فرض ادا کرتا ہے کیونکہ اہل حدیث کا دعوی ہے کہ میں اقوال مرزا کا پورا مبلغ ہوں۔ پس سنیئے!

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مریدوں کے اسماء میں ایک نام بلعم بھی رکھا ہوا ہے جس کا ثبوت یہ ہے:

> اور میں اس جگہ اس بات کا اظہار بھی مناسب سمجھتا ہوں کہ جس قدر لوگ میرے سلسلہ بیعت میں داخل ہیں وہ سب کے سب ابھی اس بات کے لائق نہیں کہ میں ان کی نسبت کوئی عمدہ رائے قائم کرسکوں بلکہ بعض خشک ٹہنیوں کی طرح نظر آتے ہیں جن کو میرا خداوند جو میرا متولی ہے مجھ سے کاٹ کر جلنے والی لکڑیوں میں پھینک دے گا۔ بعض حضرات ایسے بھی ہیں کہ اول ان میں دل سوزی اور اخلاص تھا مگر اب ان پر سخت قبض وارد ہے اور اخلاص کی سرگرمی اور مریدانہ محبت کی نورانیت باقی نہیں تھی بلکہ صرف بلعم کی طرح مکاریاں رہ گئی ہیں (فتح اسلام۔ تقطیع کلاں۔ ص ۲۳)

الفضل اگر ان ناموں کا جو اس عبارت میں ملتے ہیں اضافہ کرکے ہمیں اطلاع دے گا تو ہم اور بھی بتادیں گے۔ انشاء اللہ

مرزائی اکثریت:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی میں ایک نوٹ نکلا تھا کہ بشہادت مرزا صاحب، مرزائیوں میں، اکثریت، بری ہے۔ اس پر الفضل میں ایک مضمون پر از غیظ وغضب نکلا ہے۔ مگر کیا مجال ہے کہ اہل حدیث کی گرفت سے نکل سکے یا کسی حوالے کی تردید یا تغلیط کرسکے۔ قدرتی تصرف دیکھئے کہ بعد غیظ وغضب کے خود ہی لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب کو معلوم ہونا چاہیے کہ کسی جماعت کی عام اخلاقی حالت کا اندازہ لگانے کے لئے اکثریت کا لحاظ رکھا جاتا ہے نہ کہ بعض افراد کی کمزوری کا۔ (الفضل ۲۰۔ اگست ۱۹۳۶ء ص ۶)

افسوس ہے کہ الفضل کی آنکھوں پر غیظ وغضب نے پردہ ڈال رکھا ہے ورنہ وہ دیکھ لیتا کہ ہم نے جو عبارت مرزا صاحب متوفی سے نقل کی تھی اس میں اکثریت ہی کو برا لکھا تھا جس کو تم نے خود صفحہ ۵ کالم ۲ پر نقل کیا ہے۔ بلوری چشمہ لگا کر پڑھو:

اخی المکرّم حضرت مولوی نور الدین نے بارہا مجھ سے یہ تذکرہ کیا ہے کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیزگاری پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ (الفضل قادیان ص ۵ کالم ۲)

مرزائی دوستو! بتاؤ تم سچے ہو یا تمہارے پیرومرشد نبی رسول مہدی اور کرشن رودھرگوپال بالقابہ سچے؟ ایسا نہ ہو کہ آپ ہم کو تنگ کریں تو ہم بحکم حدیث شریف احدکما کاذب کہنے پر مجبور ہوں۔

حضرت مسیح موعود کی تمام علامات پوری ہو گئیں؟

الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۳۶ء میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے جس میں بتکلف بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود.. آنے کی ساری علامتیں پوری ہو گئیں۔ اگر پوری ہو گئیں تو ہمیں ماننے میں کیا عذر مانع ہو سکتا ہے؟ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ خود مرزا صاحب کی بتائی ہوئی علامات بھی پوری نہیں ہوئیں۔ ان میں سے سب سے زیادہ واضح اور سب سے روشن حجاز ریلوے ہے جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا تھا:

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی۔ مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بیکار ہو گئے اور پیش گوئی آیت کریمہ و اذا العشار عطّلت پوری ہوئی۔ اور پیش گوئی حدیث و لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا نے اپنی پوری پوری چمک دکھا دی یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھے جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔

(اعجاز احمدی۔ص ۲)

احمدی دوستو! ایمان سے کہنا یہ علامت پوری ہوگئی؟ دور کیوں جاؤ، اپنے ملنے والے حاجیوں ہی سے پوچھ لو کہ حجاز میں ریل جاری ہوگئی؟ یا اونٹ کی سواری متروک ہوگئی؟ اسکے بعد اپنے اکبر مولوی سرور شاہ سے پوچھنا کہ:

موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ٹھیک ہے یا نہیں۔

طواف کعبہ یا حج

حدیث شریف میں آیا ہے مسیح موعود حج کرے گا، مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی زندگی میں ان پر اعتراض ہوتا رہا کہ آپ نے حج نہیں کیا۔ آپ اس کا نہایت شریفانہ جواب دیتے:

بھیا! ابھی اشاعت اسلام میں مشغول ہوں فارغ ہو کر کرونگا۔

ساری عمر اسی لیت ولعل میں گزار دی یہاں تک کہ آپ جب اس دار فانی سے تشریف لے گئے تو اعتراض مذکور اور مضبوط ہو گیا۔ ایسا مضبوط کہ جس نے اتباع مرزا کی (بہر دو صنف) کمر توڑ دی یا ٹیڑھی کر دی۔ اسکے جواب میں مرزا صاحب قادیانی کو معذور قرار دے کر الفضل میں ایک جواب نکلا ہے جس کی لمبائی چوڑائی براہین احمدیہ کی طرح ہے۔ مگر مختصر مطلب اس کا راقم مضمون ہی کے الفاظ میں یہ ہے:

احادیث میں مسیح موعود کے متعلق رسول کریم نے جو یہ خبر دی ہے کہ وہ طواف کعبہ کرے گا اس سے مراد ظاہری طواف نہیں کیونکہ اگر ظاہری طواف مراد ہو، تو یہ دجال کے لئے بھی تسلیم کرنا پڑے گا حالانکہ دجال کا طواف کعبہ کرنا بالکل محال ہے۔ (الفضل قادیان ۲۷، اگست ۱۹۳۶ء ص ۶ کالم ۲)

بھائی جان! ہم تو مرزا صاحب قادیانی کے قائل ہیں جنہوں نے ہم کو ہر قسم کی الجھنوں سے نکال کر، صاف شارع عام دکھا دیا ہے۔ ایسے ویسے کجرو جو کلام رسول اور کلام مرزا قادیانی کو بگاڑتے ہیں ان کا انتظام پہلے ہی سے فرما گئے ہیں۔ غور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے سنئیے ! آپ فرماتے ہیں:

حدیث میں جو آتا ہے کہ مسیح موعود اور دجال حج کریں گے اس سے مراد یہ ہے کہ مسیح موعود کی تعلیم سے دجال مسلمان ہو کر مسیح موعود اور دجال دونوں حج کو جائیں گے اور دجال پادری لوگ ہیں ان کو سلمان کر کے اور ساتھ لے کر ہم حج کو جائیں گے تم مسلمان تسلی رکھو۔اب اصل الفاظ بھی ملاحظہ فرمائیں :

خلاصہ چوں دجال راتمنائے ایمان و ہواء حج سرائد ہماں ایام اتام حج ما باشد ۔(ایام صلح فارسی ۔ص ۱۳۷)

احمدی ممبرو! یہ فارسی کچھ مشکل نہیں۔ تاہم اسکا ترجمہ بھی سن لو کہ جب دجال کے دل میں ایمان اور حج کی خواہش پیدا ہوگی تو وہ زمانہ ہمارے حج کا ہوگا۔ سر دست ہم دجال کے آتش کفر کو ٹھنڈا کرنے میں مصروف ہیں۔

سوال : کیا دجال مومن ہو گیا ؟ کیا مرزا صاحب کے ساتھ حج کو گیا ؟ کیا مرزا صاحب نے دجال کو مسلمان کر کے حج کیا ؟

خواب تھا جو کچھ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

مدعی کے مذکورہ بالا اعتراف کے ہوتے ہوئے مریدوں کا مندرجہ ذیل عذر کیا حیثیت رکھتا ہے۔

مخالفین کی عجیب ذہنیت : پس جب کہ حج کی ادائیگی کے لئے شریعت نے بعض شرائط مقرر کی ہیں تو یہ اعتراض کرنے سے پیشتر کہ حضرت مرزا صاحب نے کیوں حج نہ کیا، مخالفین کو چاہیے کہ وہ غور کریں کہ کہیں وہ اس انسان پر تو نہیں اعتراض کر رہے ہیں جو بعض شرائط ضروریہ کے نہ پائے جانے کی وجہ سے حج کے لئے نہیں گیا۔ (الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۶ء ص ۵)

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ تب تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی نے حج اس لئے نہیں کیا کہ ان میں بعض موانع موجود تھے۔

بہت خوب ! ثابت ہوا کہ خدا نے ان کے موانع دور نہ کئے۔ اگر آپ فی الحقیقت مسیح موعود ہوتے تو موانع بھی دور ہو جاتے اور حج بھی کر آتے۔ معتذر صاحب کا اعتذار اس مثال کا مصدق ہے : عذر گناہ بدتر از گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ تو یہ ہے کہ عدم ادائیگی حج ہی ایک ایسا امر ہے جس نے مرزا صاحب متوفی کو دعویٰ مسیحیت میں فیل بلکہ ڈبل فیل کر دیا:

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

مرزا صاحب سب پر غالب رہے:

الفضل قادیان ۸ ستمبر ۱۹۳۶ء میں ایک طویل مضمون ایک طویل اللسان شخص کے قلم سے نکلا ہے جس میں آیت کریمہ کتب اللہ لا غلبنّ انا و رسلی لکھ کر مرزا غلام احمد صاحب کو غالب علی المخالفین بتاتے ہوئے رسالت مرزا کا ثبوت دیا ہے۔ ہم طول کلامی کو اچھا نہیں جانتے، اسلئے بالاختصار چند الفاظ پیش کرتے ہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب ٹھٹھے اور ہنسی اور توہین میں دوسرے علماء سے بڑھے ہوئے ہیں۔ اس گندے طریق سے باز نہیں آتے.. الخ۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۰)

ناظرین اس عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ کو اپنا سخت ترین مخالف اور توہین کنندہ دشمن قرار دیا ہے۔ بہت خوب! آگے چلئے۔ دوسرا فقرہ یہ ہے:

میں جانتا ہوں مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔

(اشتہار آخری فیصلہ۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

او قادیانی ممبرو! انصاف سے بتاؤ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو (بقول خود) مولوی ثناء اللہ ایسے اشد ترین دشمن کی زندگی میں فوت ہو گئے، مسیح موعود ہوئے یا اپنے دوسرے فتوے کے مطابق مفسد و ناکام ٹھہرے، کیا ہی سچ ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء مطابق ۸ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۸ ص ۳-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود احمد پر حملہ

اخبار الفضل قادیان راوی ہے کہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان، قادیان ریلوے سٹیشن سے کار میں واپس آرہے تھے کہ عین اس مقام پر جہاں پہلے ان کے بھائی پر کسی نے لاٹھی سے حملہ کیا تھا ان کی کار پر پتھر مارا۔ جو موٹر کی چھت پر پڑا۔ مگر مارنے والا گرفتار نہیں ہوسکا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۳۶ء ص ۲)

آخری فیصلہ آخرت میں کراؤ گے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم جناب مرزا غلام احمد صاحب کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ باوجود بہت سے دعاوی کے پچھلی نسلوں کو فیصلہ کی ایک راہ ایسی بتا گئے کہ کسی سعید روح کو اس کے ماننے میں عذر نہ ہو سکے۔ مگر حق سے روگرداں ہمیشہ ہوتے رہے ہیں لازم تھا کہ مرزا صاحب کی بتائی ہوئی سیدھی راہ سے اعراض کرنے والے بھی آپ کے اتباع میں ہوتے: ليهلك من هلك عن بينة ويحى من حى عن بينة

مرزا صاحب کے اتباع دو قسم کے ہیں۔ ا۔ قادیانی۔ ۲۔ لاہوری۔،

قادیانیوں کی نسبت لاہوری پارٹی کو لوگ ذرا روشن خیال اور آزاد کہتے ہیں کیونکہ وہ من مانی کہتے ہیں بعض دفعہ مرزا غلام احمد صاحب کی مخالفت کی بھی پرواہ نہیں کیا کرتے (جس کی تفصیل آئندہ کبھی لکھی جائے گی) مگر وہ بھی اس آخری فیصلہ سے اعراض کر کے (شائد) اس کو آخرت پر چھوڑنے کا ارادہ کر چکے ہیں

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۴ ستمبر ۱۹۳۶ء میں آخری فیصلہ کا خلاصہ مرزا صاحب کی طرف سے ان الفاظ میں دیا تھا:

ہم دونوں (مرزا قادیانی و ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو پہلے مرے گا وہ خدا کے نزدیک جھوٹا ہوگا۔

اس خلاصہ پر لاہوری اخبار پیغام صلح میں سخت حرف گیری اور نکتہ چینی کی گئی۔ اس کو صریح جھوٹ اور بہتان وغیرہ کہا گیا۔ پھر اس پر جو تفریعات کی ہیں ان میں ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کو معذور جانتے ہیں کیونکہ آخر یہ لوگ اسی بزرگ کے اتباع ہیں جو اپنے مخالف عقیدہ ساری دنیا کے مردوں کو خنزیر اوران کی عورتوں کو کتیوں سے بدتر کہا کرتے تھے دیکھو نجم الہدی:

ان العدا صاروا خنازیر الفلا

ازواجھم من دونھن الاکلب

اسلئے ہم ان الفاظ مکروہہ کے کہنے میں ان کو متبع سنت مرزا جان کر درگذر کرتے ہیں:

آں مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آرند چوں

رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر آں

بہرحال ہمیں اپنے اس جملہ کا ثبوت مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر سے دینا ہے پہلے مرزا صاحب قادیانی کے اصل الفاظ سنیئے:

اے میرے آقا میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما جو تیری نگاہ میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھالے۔

یہ فقرہ دعائیہ نحوی قاعدے سے جملہ انشائیہ ہے جو صدق وکذب یا حق و باطل سے موصوف نہیں ہوسکتا۔ لاہوریوں میں تو اتنا جاننے والا شاید کوئی نہ ہو، قادیانیوں میں ہمارے علم میں مولوی سرور شاہ ہیں، ان سے پوچھ لو کہ جملہ انشائیہ حق و باطل یا صدق وکذب سے موصوف ہوسکتا ہے؟ جواب یہی ہوگا کہ نہیں۔

مرزا صاحب نے اس اشتہار آخری فیصلہ کے شروع میں یہ آیت لکھی ہے:

یسئلو نك ا حق ھو۔ قل ای و ر بی انه لحق (تجھ سے پوچھتے ہیں کہ یہ تیرا مضمون مندرجہ اشتہار ہذا حق ہے، تو کہدے خدا کی قسم یہ حق ہے)

اس آیت کو بطور تمثیل کے پیش کر کے اپنے بیان مندرجہ اشتہار کو بالحلف حق سے موصوف کیا ہے۔ اب ہمارے سامنے دو راستے ہیں۔

ا۔ یا تو یہ کہا جائے کہ مرزا صاحب متوفی جس طرح علم منطق سے ناواقف تھے چنانچہ مولوی نورالدین سے پوچھتے تھے کہ قضیہ ضروریہ مطلقہ اور دائمہ میں کیا نسبت ہے؟ (مکتوبات مرزا) اسی طرح علم نحو سے بھی بے خبر تھے۔ مگر ایسا کہنے کی نہ ہم ضرورت جانتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں نہ فریق ثانی اس کو تسلیم کرنے پر آمادہ ہو گا۔

دوسری صورت یہ ہے کہ یہ جملہ اقتباسیہ گو سورۃً انشائیہ ہے مگر حقیقتاً خبر یہ ہے۔ کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کو اپنی صداقت کا اور اپنے مخالف (ثناءاللہ) کے کاذب ہونے کا یقین تھا اس لئے اس انشائیہ کی تعبیر جملہ خبر یہ کے ساتھ ہو سکتی ہے۔ چنانچہ انہوں نے خود ہی اس طرف اشارہ کرتے ہوئے اسی اشتہار میں یوں فرمایا ہے:

۱۔ اگر میں کذاب ہوں تو آپ (ثناءاللہ) کی زندگی میں ہلاک ہو جاؤنگا

۲۔ اور اگر میں سچا ہوں تو آپ (ثناءاللہ) سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے

۳۔ پس اگر آپ (ثناءاللہ) طاعون ہیضہ وغیرہ سے میری زندگی میں نہ مریں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

اہل علم احمد یو! بتاؤ یہ تینوں جملے خبریئے ہیں یا کچھ اور؟ یہ بھی بتاؤ کہ کوئی شخص مرزا صاحب قادیانی کے ان تینوں فقرات کا ملخص یہ بتائے کہ:

دونوں میں سے پہلے مرنے والا جھوٹا ہے،

تو اس نے کیا غلطی کی؟

تم لوگ کہاں تک ناواقف لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالو گے۔ ارے اتنا تو سوچ لیا کرو کہ جس شخص پر تم ایسے رکیک حملے کرتے ہو، وہ وہی تو ہے جس کے آہنی پنجہ کی گرفت سے تنگ آ کر تمہارے مجدد، نبی، رسول، کرشن وغیرہ بالقابہ نے چلّا کر روتے ہوئے خدا کے حضور دعا مانگی تھی کہ اس ظالم نے مجھے بہت تنگ کیا۔ اسے دنیا سے اٹھالے۔

لیکن بد دعا کرتے ہوئے تصرف الٰہی سے ایسے الفاظ قلم سے نکل گئے جن کو خدا نے قبول کر کے دنیا میں حق و باطل کا فیصلہ کر دیا کہ:

پہلے مرنے والا جھوٹا ہے

مرزائیو! تم کیسے سادہ لوح ہو کہ مجلس مناظرہ ابھی قائم نہیں ہوئی، اپنے دلائل پہلے ہی مخالف تک پہنچانے لگ پڑے۔

بھیا! سچ تو یہ ہے کہ تم ہی وہ لوگ ہو جو زندگی میں چڑیا گھر کے لائق ہو اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موئے بعد عجائب گھر کے سزاوار ہو۔

ارے بندہ خدا! تم نے جو کچھ پرچہ پیغام صلح ۷ ستمبر ۱۹۳۶ء میں لکھا ہے اس سے زیادہ تم اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لودیانہ بوقت مناظرہ کہہ چکے ہو۔ جو دو منصفوں اور ایک سرپنچ کے فل بینچ میں مردود ہو چکا ہے۔

اور اگر کچھ زیادہ کہنا ہے تو اسے محفوظ رکھو۔ ہماری خواہش کے مطابق جب تمہارے امیر اور خلیفہ صاحب ہمارے سامنے مناظرہ کو آئیں گے ان کو یہ دلائل بتا دینا تاکہ ہم ان کے جواب سے لاجواب ہو کر مغلوب ہو جائیں اور تمہاری فتح ہو جائے سارا میدان مرزا صاحب قادیانی کی جے کے نعرہ سے گونج جائے۔

او احمد یو! ہمیں تم پر رحم آتا ہے کہ تم ایک بت کی پوجا کرانے میں کیوں وقت ضائع کرا رہے ہو۔ اگر تم سچے ہو تو بالمقابل بیٹھ کر ہمارے ساتھ مناظرہ کرلو۔ ہر پارٹی اپنے خلیفہ اور امیر کو میدان میں لائے۔ وہ خود بولیں یا ان کے حکم سے کوئی اور صاحب بولیں، مگر وہ شریک ضرور ہوں کیونکہ ہمارے اصل مخاطب مرزا صاحب متوفی تھے جن کے وہ دونوں قائم ہیں۔ اگر وہ زندہ ہوتے تو بنفس نفیس ہمارے سامنے آتے، مگر چونکہ آپ زندہ نہیں ہیں اس ئے ان کے قائم مقاموں کا فرض ہے کہ دماغ سے غرور وتکبر نکال کر محض احقاق حق کے لئے سامنے آئیں اور اس جھگڑے کا فیصلہ یوم الفصل پر نہ چھوڑیں۔ ایسا نہ ہو کہ اس روز یہ نقشہ ہو:

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۵ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۹ ص ۵۔۶)

دو احمدی (مرزائیوں) میں مباہلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی گروہ میں سے ایک شخص مہر الدین قلعی گر مدعی نبوت پیدا ہوا۔ اور لاہوری مرزائیوں میں سے شیخ غلام محمد مصلح موعود پیدا ہوا ہے۔ یہ دونوں بھی آپس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختلف ہیں ان دونوں میں مباہلہ ہوا ہے جو اول الذکر نے بھیجا ہے چنانچہ اصل الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے۔

مورخہ ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء کو مباہلہ قرار پایا مابین مہر الدین قلعی گر صاحب شریعت نبی قادیان کے اور شیخ غلام محمد صاحب مصلح موعود لاہور کے۔ شرط یہ ہے کہ جو ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے یعنی خدا نے دنیا کی رہنمائی کے نہیں بھیجا خود افتراء کرتا ہے، یاالٰہی تو اس کو ایک سال کے اندر اندر مال (ایسا ہی مرقوم ہے۔ ثناءاللہ) دے۔ یہ مباہلہ مابین دونوں کے قرار پا چکا ہے۔ آپ اپنی اخبار اہل حدیث میں شائع کر دیں تاکید ہے۔ ساتھ اس کے تمام لوگ دعا کریں کہ اگر ہم دونوں جھوٹے ہیں تو پھر اللہ تعالی ہم دونوں کو ایک سال کے اندر اندر مار دے اور حق و باطل ظاہر کر دے۔ اگر ہم دونوں میں سے ایک سچا ہے تو پھر اللہ تعالی جھوٹے کو مار کر سچے کو کامیاب کر دے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۱۵ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۴۹ ص ۱۵)

مرزا قادیانی کا بے وفا مرید کون؟

مولوی محمد علی لاہوری

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ آج کل اتباع مرزا میں بڑے گروہ دو ہیں:

۱۔ قادیانی۔ ۲۔ لاہوری۔

قادیانی تو مرزا صاحب کو نبی، رسول برحق مانتے ہیں ان کے نزدیک تو مرزا غلام احمد صاحب کی بات کو رد کرنا کفر ہے۔ لاہوری حضرات، مرزا صاحب قادیانی کو مجدد اعظم کہتے ہیں۔ پھر ان دونوں میں اس امر پر اتفاق ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسائل شرعیہ پر خصوصاً تفسیر قرآن کے بارے میں حکم عدل ہیں ان کی تصریح کی مخالفت کسی طرح جائز نہیں ہے۔

آج کا یہ مضمون ان کے اس دعوی کی تردید کرنے کو کافی ہے۔ لہذا ناظرین اسے بغور پڑھیں اور محفوظ رکھیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔قول مرزا قادیانی: کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۵۰ پر ہے:

ابراہیم چونکہ صادق اور خدا تعالی کا وفادار بندہ تھا اس لئے ہر ایک ابتلاء کے وقت خدا نے اس کی مدد کی جب کہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا خدا نے اس آگ کو سرد کر دیا

محمد علی کا مذہب:۱۔ترجمہ قرآن بزبان انگریزی صفحہ ۶۷۷ نوٹ نمبر ۱۹۱۰ پر ہے:

کسی طرح ثابت نہیں ہوتا کہ ابراہیم درحقیقت آگ میں ڈالا گیا تھا۔ایک طرف تو یہ مذکور ہے کہ اللہ نے اس کو آگ سے نجات دے دی، دوسری طرف یوں لکھا ہے کہ انہوں نے اس کو قتل کرنے یا جلانے کا ارادہ کیا۔

لہذا آگ کا مفہوم وہ مقابلہ ہے جو ان کی تدابیر میں مدنظر تھا اور قال انی مھا جر الی ر بی سے مزید ثبوت ملتا ہے کہ آگ سے نجات کا مفہوم ابراہیم کی ہجرت ہے۔

سرسید احمد خان کا عقیدہ:

رسالہ تحریر فی اصول التفسیر کے صفحہ ۱۷ پر سرسید احمد نے لکھا ہے:

حضرت ابراہیمؑ کے قصے میں کوئی نص صریح اس بات پر نہیں ہے کہ درحقیقت ان کو آگ میں ڈال دیا گیا تھا۔

۲۔ قول مرزا: کتاب، مسیح ہندوستان میں، صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے:

اب ظاہر ہے کہ یونس مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونس خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ نکلا اور آخر قوم نے اس کو قبول کیا۔

محمد علی کا مذہب: قرآن مجید کا ترجمہ بزبان انگریزی ص ۸۷۶ نوٹ نمبر ۲۱۲۳ میں ہے:

قرآن شریف میں کسی جگہ بھی مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقم سے جو یہاں مذکور ہے بالضرور لقمہ نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ صرف منہ میں اخذ کرنے کا۔ لین صاحب اپنی لغات میں التقم فا ھا فی التقبیل کی نظیر لکھ کر اس کے معنی کرتا ہے اس کا بوسہ لینے کے وقت اس نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا منہ اپنے ہونٹوں میں لے لیا۔ اس بارہ میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت یونسؑ کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا۔

سرسید احمد خان کا عقیدہ: رسالہ تحریری فی اصول التفسیر کے صفحہ ۱۷ پر ہے:

اس طرح سے حضرت یونسؑ کے قصے میں اس بات پر قرآن مجید میں کوئی نص صریح نہیں ہے کہ درحقیقت مچھلی ان کو نگل گئی تھی۔ ابتلع کا لفظ قرآن میں موجود نہیں التقم کا لفظ ہے جس سے صرف منہ سے پکڑ لینا مراد ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۲ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۰ ص ۴۔۵)

لمبے ہاتھ والی پیش گوئی کی حقیقت

معزز ناظرین! مرزائی حضرات اکثر اس پیش گوئی کو بہت پیش کیا کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری بیویوں میں سے پہلے وہ فوت ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے اس جگہ لمبے ہاتھ سے مراد سخاوت تھی جو مرزا صاحب کو بھی مسلم ہے:

دراصل لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت ہے (ایام الصلح اردو ص ۴۴)

(ہماری زبان میں اس قسم کے محاورات بولے جاتے ہیں مثلاً فلاں عورت بڑی ناک والی ہے یا بڑے دماغ والی ہے جس سے مراد شیخی اور تکبر ہوتا ہے۔ ثنا)

مگر پھر بھی کہتے رہتے ہیں کہ اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی۔

مرزا صاحب قادیانی نے اس پیش گوئی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

بخاری و مسلم میں درج ہے کہ آنحضرت ﷺ کی بیویوں سے پہلے وہ فوت ہو گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے انہوں (صحابہ کرام) نے (بعد وفات نبی ﷺ کے) زینب کی وفات کے وقت یقین کر لیا کہ پیش گوئی پوری ہوگئی حالانکہ یہ بات اجماعی طور پر تسلیم ہو چکی تھی کہ سودہ کے ہاتھ لمبے ہیں وہی پہلے فوت ہو گی۔ آنحضرت ﷺ نے ہاتھوں کو ناپتے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا۔ ثابت ہوا کہ اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو بھی معلوم نہ تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ملخص از ازالہ اوہام۔ص ۴۳۷ تا ۴۳۶)

علمائے اسلام کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے کہ آپ کے سامنے ہاتھ ناپے گئے اور آپ یہ دیکھ کر خاموش رہے اور ام المومنین سودہ کا پہلے وفات پانا اجماعی طور پر تسلیم کیا گیا تھا۔ حالانکہ سوائے چند امہات المومنین کے اور کسی کا یہ خیال نہ تھا آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات کا ایسا خیال بھی استنباطاً سمجھا جاتا ہے ورنہ اس بارے میں کوئی شہادت لفظی موجود نہیں (منقول از پاکٹ بک محمدیہ ص ۸۲۔۸۳)

میں کہتا ہوں یہ بات سچ ہوگی کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ہاتھ نہ ناپے گئے ہوں مگر بعد میں (آپ کی زندگی میں ہی) ضرور ناپے گئے ہوں گے کیونکہ قدرتی طور پر ایسے سوالوں کا حل کرنے کے لئے طبیعت خود بخود متوجہ ہو جایا کرتی ہے۔ امہات المومنین نے از خود لمبے ہاتھ سے مراد ظاہری ہاتھ لئے تھے سو یہ ان کا خیال ہے وحی الٰہی نہیں تھا۔ اب بحث تنقیح طلب یہ ہے کہ

الف۔ کیا رسول اللہ ﷺ کو اس بات کا علم تھا کہ وہ بیوی (جو پہلے فوت ہونے والی ہے) حضرت زینبؓ ہی ہیں۔

ب۔ کیا آپ کا یہ جواب کسی الہام یا وحی کی بنا پر تھا؟

ج۔ جب آپ کو اصل حقیقت معلوم ہو چکی تھی پھر اس کو چھپانے میں کیا مصلحت تھی؟

د۔ کیا اس راز سے پردہ اٹھانا منشائے الٰہی کے ماتحت تھا؟

قارئین کرام! ان سب باتوں کو جواب میرے مضمون کے اندر آ جائے گا انشاء اللہ ہمہ تن گوش ہو کر سنئیے۔ رسول کریم ﷺ کو اس کا بخوبی علم تھا کہ وہ بیوی حضرت زینبؓ ہیں جو اپنی ہم جولیوں میں بیٹھ کر بطور فخر یہ کہا کرتی تھیں کہ تمہارا نکاح تمہارے ماں باپ نے دنیا میں پڑھایا اور میرا نکاح خدا نے (فرشتوں کے سامنے) آسمان پر پڑھا۔ صرف یہی ایک بات ان کے لئے قابل فخر و ناز تھی۔ اس پر دوسری بات (یعنی پہلے وفات پا کر آنحضرت ﷺ سے ملنا) بھی باعث فخر بن جاتی جو دوسری بیویوں پر گراں گزرتی کبیدہ خاطر ہونے کا موجب بنتی۔ رشک وحسد پیدا ہو جانے کا احتمال تھا۔ کیونکہ عورتوں میں یہ عادت عموماً پائی جاتی ہے کہ وہ اپنی ہم جنسوں میں بیٹھ کر تعلیاں مارا کرتی ہیں جن کا سننا بعض کو سخت ناگوار اور شاق گزرتا ہے بلکہ بعض اوقات لڑائی جھگڑے تک نوبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچ جاتی ہے پس ایک ایسے سوال کا جواب دینا جس کا تعلق صنف نازک سے ہو بڑا مشکل کام تھا اس لئے حضور ﷺ نے سوال کی نوعیت ونزاکت کو محسوس کرتے ہوئے اور اپنی پیاری بیویوں کی خاطر داری کو ملحوظ فرماتے ہوئے اور طبقہ اناث کے فطرتی جذبات طبعیہ کو مدنظر رکھتے ہوئے کمال تدبر اندیشی کو کام میں لاتے ہوئے اور منشائے خداوندی کو پاتے ہوئے حکیمانہ رنگ میں ڈوبا ہوا ایسا ذومعنی فقرہ استعمال کیا جس کو سن کر وہ الجھن میں پڑ گئیں اصل حقیقت ان پر کھلنے نہ دی۔

حضرت زینبؓ کی وفات کے وقت سمجھیں کہ لمبے ہاتھ سے مراد ظاہری ہاتھ نہ تھے سخاوت مراد تھی۔ الغرض یہ جو کچھ بھی ہو منشائے الٰہی کے ماتحت ہوا اور اسی کے حکم سے ہوا۔ انبیاء کرام پیش گوئی کا جو مفہوم متعین کرتے ہیں وہ الفاظ ملہم کے عین مطابق ہوتا ہے (مرزا جی کے وحی اور الہام کی طرح نہیں ہوتا کہ تشریح تفہیم نہیں ہوئی۔ ۱۱ سے کیا مراد ہے۔ البشریٰ ج ۲ حصہ اول ص ۶۵) زندگیوں کا خاتمہ۔ البشریٰ ج ۲ ص ۱۰۳، کن زندگیوں کا خاتمہ ہوگا کب ہوگا کیسے ہوگا کوئی پتہ حافظہ کمزور ہے یاد نہیں رہا)

ام المومنین حضرت سودہؓ سے وجہ رشک کی کوئی بات نہیں ہوسکتی تھی کیونکہ وہ بوڑھی ہو چکی تھیں حتی کہ انہوں نے اپنی باری بھی حضرت عائشہ کو دے دی تھی۔ فافہم یہ بھی ممکن ہے کہ آپ کے دل میں یہ تمنا اور خواہش پیدا ہوئی ہو کہ حضرت زینبؓ (جو بلحاظ حسن و جمال اور سخاوت کے زیادہ محبوب تھیں) برزخی زندگی میں میرے ساتھ رہیں خدا نے اپنے محبوب کی یہ تمنا حضرت زینب کو پہلے فوت کر کے پوری کر دی ہو چونکہ آپ کی اپنی محبوب بیویوں کی خاطر ملحوظ تھی۔ خدا کو اپنے محبوب کی خاطر منظور تھی۔ (حضرت عائشہ سے بھی آپ کو غایت درجہ کی محبت تھی پھر ان کی خواہش کیوں نہ کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت صدیقہ سے دین کی خدمت لینی تھی خدا تعالیٰ نے آپ کو اسی لئے لمبی عمر عطا کی۔ ثناء)

مرزائی دوستو!

اپنے محبوب کی خاطر تھی خدا کو منظور
ورنہ زینب سے وہ سودہ ہی گزرتیں پہلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۲ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۰ ص ۵۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا بے وفا مرید کون

مولوی محمد علی لاہوری

جناب بابو مولوی حبیب اللہ کلرک امرتسریؒ لکھتے ہیں:

نمبر تین: قول مرزا: الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۱ء صفحہ ۱۱۔

ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت مسیح بن باپ تھے اور اللہ تعالی کو سب طاقتیں ہیں اور نیچری جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا وہ بڑی غلطی پر ہیں۔

قول محمد علی لاہوری: رسالۃ حقیقۃ المسیح از روئے قرآن و بائبل صفحہ ۷۔۸:

اگر معجزانہ پیدائش سے یہ مراد ہے کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تو قرآن کریم میں یہ کہیں نہیں لکھا اور اگر کہا جائے کہ اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے تو دعوی قرآن سے دلیل دینے کا تھا۔

قول سرسید احمد خان: رسالہ تحریر فی اصول التفسیر صفحہ ۱۷ پر ہے:

اسی طرح حضرت مسیح کی ولادت میں کوئی نص صریح قرآن مجید میں موجود نہیں ہے کہ وہ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے

نمبر ۴: قول مرزا قادیانی: ضمیمہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۹:

سیقو لون الذین لا یتد برو ن ان عیسی علم للسا عة و ان من اھل الکتا ب الا لیو منن به قبل مو ته ... ان المرا د من العلم تو لده من غیر اب علی طر یق المعجزة کما تقدم ذکره فی الصحف السا بقة

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان الفرقان جلد ۱ صفحہ ۳۱۵

پس یہ تمام امور اس بات پر دلیل ہیں کہ قرآن کریم حضرت عیسی کی پیدائش بن باپ بیان نہیں کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول سرسید احمد خان: تفسیر القرآن جلد۲ صفحہ۲۵:

قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں بیان ہوا کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے

نمبر۵۔قول مرزا قادیانی: مسیح ہندوستان میں صفحہ ۸۸۔

اورانجیل میں مسیح کی پیدائش بغیر باپ کے بیان کی گئی ہے۔

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن مولفہ محمد علی جلد۲ صفحہ ۱۴۰۸:

اور یہ یوسف نجار وہی ہیں جو بروئے اناجیل وتاریخ حضرت مریم کے شوہر تھے جن کے ساتھ مریم کا تعلق زوجیت یعنی میاں بی بی کا تعلق ہونا خود عیسائیوں کو مسلم ہے۔

قول سرسید احمد خان: تفسیر القرآن سرسید احمد جلد۲ صفحہ ۲۰:

پس کوئی وجہ اس بات کے خیال کرنے کی نہیں ہے کہ یوسف فی الواقع حضرت مسیح کے باپ نہ تھے؛۔

۔ہم انہی انجیلوں میں متعدد جگہ پاتے ہیں کہ یوسف کو حضرت مریم کا شوہر اور حضرت مسیح کو ان کے باپ یوسف کا بیٹا تسلیم کیا ہے۔(ص۲۲)۔

نمبر۶۔قول مرزا قادیانی: کتاب تریاق القلوب صفحہ۴۱:

اور یہ عجیب بات ہے کہ حضرت مسیح نے تو صرف مہد ہی میں باتیں کیں مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دومرتبہ باتیں کیں۔

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن جلد۲ صفحہ۱۲۱۳:

حضرت عیسی تیس سال کے نوجوان تھے پرانے بزرگوں کے سامنے وہ بچہ ہی تھے اس لئے انہوں نے کہا جو ہمارے سامنے کا بچہ ہے ہم اس سے کیا خطاب کریں اس کے سوائے من کان فی المھد صبیاً کے کچھ معنی نہیں..یہ زمانہ نبوت کا کلام ہے نہ پیدائش کے فوراً بعد۔

قول سرسید احمد خان: تفسیر القرآن جلد۲ صفحہ۳۱:

قرآن مجید سے صاف پایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ ایسے وقت میں واقع ہوا تھا جب حضرت عیسی نبی ہوچکے تھے کیونکہ آپ نے فرمایا ہے کہ انی عبد اللہ آتانی الکتاب و جعلنی نبیاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۷۔ قول مرزا قادیانی: ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۳:
وہ شخص جس نے کشتی کو توڑا اور ایک معصوم بچہ کو قتل کیا جس کا ذکر قرآن شریف میں ہے وہ صرف ایک ملہم ہی تھا نبی نہیں تھا۔

قول محمد علی لاہوری: تفسیر القرآن۔ جلد ۲ صفحہ ۱۱۸۵:
پس خضر کے اپنی وحی کو حجت ٹھہرانے سے یہ صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ رسول اور نبی تھے۔

نمبر ۸۔ قول مرزا قادیانی: نزول المسیح صفحہ ۳۹۔۴۰:
اور ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں جہاں کہیں یہ مرکب لفظ آیا ہے اس سے مراد کیڑا لیا گیا ہے مثلاً یہ آیت فلما قضينا عليه الموت ما دلهم على موته الا دابة الارض تاكل منسأته یعنی ہم نے سلیمان پر جب موت کا حکم جاری کیا تو جنات کو کسی نے ان کے مرنے کا پتہ نہ دیا مگر گھن کے کیڑے نے کہ جو سلیمان کے عصا کو کھاتا تھا۔ (سورۃ سبا)۔
اب دیکھو اس جگہ بھی ایک کیڑے کا نام دابۃ الارض رکھا گیا۔

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۵۳۶:
اصل بات یہ ہے کہ حضرت سلیمانؑ کی وفات کے جلد ہی بعد اس سلطنت کی حالت خراب ہوگئی حضرت سلیمانؑ کے بیٹے رجعام کے تخت نشین ہونے کے تھوڑی دیر بعد یربعام کی انگیخت پر بنی اسرائیل نے کچھ مطالبات پیش کئے ... پس دابۃ الارض یہی رجعام حضرت سلیمانؑ کا بیٹا تھا جس کی نظر صرف زمین تک محدود تھی اور سلیمانؑ کا عصا کھایا جانا اس کی سلطنت کی بربادی ہے۔

نتیجہ: یہ ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری بجائے مرزا صاحب قادیانی کے سر سید احمد خان کے پیرو ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۱ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں جعل سازی

(قابل توجہ مولوی محمد علی لاہور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اور لاہوری اخباروں میں ایک ضروری بلکہ نہایت ضروری مسئلہ زیر بحث آرہا ہے۔ گو وہ سنت انبیاء کرام کے خلاف ہے لیکن دنیا داروں کا طریق عمل بے شک ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی وفات کے بعد حسب دستور دنیا دار پیروں کے آپ کی قبر پر ایک کتبہ لکھا گیا تھا جس پر بقول مولوی محمد علی لاہوری، مرزا صاحب کو مجدد لکھا تھا۔ آج کل نیا کتبہ لکھا جانا تجویز ہوا ہے اس کی عبارت یوں ہے:

حضرت مرزا غلام احمد قادیانی سلطان القلم جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود مہدی معہود، برہمن اوتار پیدائش ۱۳فروری ۱۸۳۵ء۔ وفات لاہور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کہتے ہیں کہ پہلا کتبہ سب کے اتفاق سے لکھا گیا تھا اس میں سوائے مجدد صدی چہاردہم کے اور زیادہ کچھ نہ تھا۔ اب اس کتبہ میں زیادتی کی گئی ہے موصوف نے اس کو جعل سازی قرار دیتے ہیں (پیغام صلح لاہور ۳۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء ص ۳ کالم ۳)

اس امر میں فیصلہ کرنا ان دونوں فریقوں کا نج کا کام ہے اور یہ جعل سازی کوئی اتنی اہم چیز نہیں۔ ہمارے نزدیک جو جعل سازی قادیان میں ہو رہی ہے وہ ایسی ہے کہ اسکو جعل سازی کی بجائے دھوکہ بازی یا بالفاظ دیگر موجودہ پبلک اور آئندہ نسلوں سے فریب کاری کہنا جائز ہے چونکہ اس میں ہمارے مخاطب دونوں فریق ہیں پس وہ دونوں غور سے سنیں

مرزا صاحب قادیانی کا الہامی اعلان ہے کہ میری عمر ۷۵ اور ۸۵ سال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے درمیان ہوگی (جلد پنجم براہین احمدیہ) نیز آپ نے اپنی پیدائش کے متعلق صاف لکھا ہے کہ کہ ۱۸۳۹ء میں ہوئی (کتاب البریہ)۔ مرزا صاحب کی زندگی میں حکیم نورالدین نے مہاشہ دھرم پال کے جواب میں ایک رسالہ نورالدین لکھا تھا اس میں مرزا صاحب قادیانی کے اس بیان پر اعتماد کرکے آپ کی ساری عمر سال انتقال (۱۹۰۸ء) میں ۶۹ سال لکھی ہے۔ (ملاحظہ ہو رسالہ نورالدین۔ ص ۱۷۰)۔

لاہوری اور قادیانی احمدیو! مولوی محمد علی کہتے ہیں کہ کتبہ سابقہ سب کے اتفاق سے لکھا گیا تھا اس کو تبدیل کرنا جعل سازی ہے۔ ہم آپ دونوں فریقوں سے پوچھتے ہیں کہ حکیم نورالدین کی کتاب نورالدین مرزا صاحب کی زندگی میں شائع ہو چکی تھی اس میں مرزا صاحب کے بیان کے مطابق آپ کی پیدائش ۱۸۳۹ء لکھ کر ساری عمر ۶۹ سال بتائی گئی اب آپ کے سنہ پیدائش کو بجائے ۱۸۳۹ء کے ۱۸۳۵ء قرار دینا ڈبل جعل سازی نہیں تو اور کیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری سے امید ہے کہ قادیانیوں کی اس جعل سازی پر بھی توجہ فرما کر اسے طشت از بام کرکے عنداللہ ماجور ہوں گے۔

ہاں بڑی خرابی یہ لازم آئے گی جس کے خوف سے یہ ساری پیش بندی کی گئی ہے کہ: مرزا صاحب کی پیش گوئی اپنی عمر کی بابت غلط ہو جائے گی کیونکہ اس کے مطابق آپ کی عمر ۷۵، اور ۸۵ سالوں کے درمیان نہیں پہنچتی بلکہ ۶۹ سال تک ہی رہ جاتی ہے۔ باوجود اس کوشش کے پھر بھی اصل مطلب میں کامیابی نہیں ہوئی کیونکہ ۱۸۳۵ء میں پیدائش مئی ۱۹۰۸ء میں وفات ہونے سے مرزا غلام احمد صاحب کی کل عمر ۷۳ سال ہوتی ہے جو ۷۵ سال کی نسبت دو سال کم ہے۔

قادیانی ممبرو! مسیح موعود خود اور آپ کے حواری جو بقول مرزا صاحب آنحضرت ﷺ کے صحابہ کرام میں شمار ہونے کے لائق تھے ایسے ہی ہوا کرتے تھے جن کا نہ قول صحیح ہو نہ فعل۔ ایسے مسیح موعود کے حق میں تو یہ کہنا بالکل بجا ہے:

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

نوٹ: مضمون ہذا بصورت اشتہار بھی چھپ چکا ہے جو یکم نومبر کو قادیانی یوم تبلیغ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع پر دفتر ہذا سے مفت شائع ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۲ ص ۴۔۵)

مرزا صاحب کا بے وفا مرید کون؟

مولوی محمد علی لاہوری

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسری لکھتے ہیں:

نمبر ۹۔ قول مرزا قادیانی:

یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیش گوئی ہے ورنہ کوئی وجہ نہیں کہ ایسے لوگوں کا نام اصحاب رسول اللہ رکھا جائے جو آنحضرت ﷺ کے پیدا پیدا ہونے والے تھے۔ جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو نہیں دیکھا (تتمہ حقیقۃ الوحی ۶۷

قول محمد علی لاہوری: بیان القرآن جلد سوم میں و آخرین منھم کے متعلق لکھا ہے:

اور یہ آیت نص صریح اس بات پر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد دوسرا نبی نہیں آسکتا اور نہ ہی حضرت عیسی آسکتے ہیں۔

نمبر ۱۰۔ قول مرزا قادیانی:

اب بجز نبوت محمدی کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آسکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی (تجلیات الہیہ۔ ص ۲۵)

قول محمد علی لاہوری: کتاب النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۱۵ پر ہے:

نبوت کا دروازہ ہرگز اس امت میں کھلا نہیں یعنی آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا... جو شخص اس امت میں سے دعوی نبوت کرے وہ کذاب ہے۔ سوئم نبوت تشریعی اور غیر تشریعی یکساں بند ہیں۔

نمبر ۱۱: قول مرزا قادیانی:

اللہ جل شانہ آنحضرت ﷺ کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو نہیں دی گئی اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی توجہ روحانی نبی تراشتی ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔

(حقیقۃ الوحی ص ۹۷ حاشیہ)

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن جلد ۳ صفحہ ۱۵۱۵۔۱۵۱۷ کا خلاصہ یہ ہے کہ:

خاتم النبیین اور خاتم النبیین کے معنی ہیں آخری نبی (ل) اور آپ کو خاتم النبیین کہا اس لئے کہ نبوت کو آپ کے ساتھ ختم کر دیا..پس نبیوں کے خاتم کے معنی نبیوں کی مہر نہیں بلکہ آخری نبی ہیں...اور امت کا اس پر اجماع ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبی نہیں .... اور وہ احادیث جن میں آپ کے آخری نبی ہونے کا ذکر ہے اور وہ بھی در حقیقت خاتم النبیین کی تفسیر ہی ہیں، بہت سی ہیں ...آپ خاتم النبیین بھی ہیں یعنی آخری نبی اور آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

نمبر ۱۲۔ قول مرزا قادیانی:

میرا دعوی صرف یہ ہے کہ موجودہ مفاسد کے باعث خدا نے مجھے بھیجا ہے اور میں اس امر کا اخفا نہیں کر سکتا کہ مجھے مکالمہ مخاطبہ کا شرف دیا گیا ہے اور خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا اور کثرت سے ہوتا ہے اس کا نام نبوت ہے مگر حقیقی نبوت نہیں۔ نبأ ایک عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں خبر کے۔ اب جو شخص کوئی خبر خدا سے پا کر خلق پر ظاہر کرے گا اس کو عربی میں نبی کہیں گے میں آنحضرت ﷺ سے الگ ہو کر کوئی دعوی نہیں کرتا۔ یہ تو نزاع لفظی ہے۔ کثرت مکالمہ مخاطبہ کو دوسرے الفاظ میں نبوت کہا جاتا ہے دیکھو حضرت عائشہ کا یہ قول قولوا انہ خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ، اس امر کی طرف اشارہ کرتا ہے (الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء ص ۱۲ کالم ۲)

قول محمد علی لاہوری: تفسیر بیان القرآن جلد صفحہ ۱۵۱۶ پر ہے:

اور ایک قول حضرت عائشہ کا پیش کیا جاتا ہے جس کی سند کوئی نہیں قولوا خاتم النبیین و لا تقولوا لا نبی بعدہ خاتم النبیین کہو اور یہ نہ کہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اور اسکا مطلب یہ لیا جاتا ہے کہ حضرت عائشہ صدیقہ کے نزدیک خاتم النبیین کے معنی کچھ اور تھے۔ کاش وہ معنی بھی کہیں مذکور ہوتے۔ حضرت عائشہ کے اپنے قول میں ہوتے کسی صحابی کے قول میں ہوتے یا نبی کریم ﷺ کی حدیث میں ہوتے ... یہ غرض پرستی ہے خدا پرستی نہیں رسول اللہ ﷺ کی تیس حدیثوں کی شہادت ایک بے سند قول کے سامنے ردّ کی جاتی ہے۔

نتیجہ: یہ ہے کہ مولوی محمد علی اپنی تحقیقات کو مرزا صاحب کی تعلیم سے بالاتر جانتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۵۵ھ جلد ۳۳ نمبر ۵۲ ص ۵۔۶)

آخری فیصلہ کا صدق

(کوہ کندن وکاہ برآوردن)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک فارسی مثل اس موقع کے لئے ہے جہاں انتظام تو بڑا ہو مگر اس کا نتیجہ بالکل معمولی برآمد ہو۔ یہی حال ہمارے معاصرین حواریان مسیح قادیانی کا ہے۔ قادیانی مسیح نے آخری فیصلہ کا اعلان کیا جس کی وجہ بتائی۔ نتیجہ بتایا، نتیجہ کا سبب بتایا۔ وجہ یہ بتائی کہ مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت ستایا ہے۔ نتیجہ اس کا فریقین میں سے کاذب کی موت بتایا۔ اس موت کا سبب ہیضہ اور طاعون وغیرہ مقرر کیا۔ خدا کا شکر ہے کہ جو کچھ انہوں نے کہا پورا ہو گیا۔ مگر آخران کی جماعت میں لاہوری محققین کی پارٹی جب اپنے مجدد اور مسیح موعود کی طرح ہماری گرفت سے تنگ آ گئی تو اس نے پہاڑ کھود کر ایک تنکہ نکال لیا جس کی تفصیل یہ ہے۔

اخبار تنظیم میں میرے برخلاف ایک مضمون نکلا ہے جس میں میری نسبت بہت ناشائستہ الفاظ لکھ کر چند الزامات لگائے ہیں (جب ان کے جوابات دیئے جائیں گے تو پیغامی بھی اور ناظرین بھی حقیقت حال سے واقف ہو جائیں گے) ان ناشائستہ الفاظ اور الزامات کو پڑھ کر لاہوری پارٹی کا پیغام صلح اپنے جامہ میں پھولا نہیں سماتا، چنانچہ لکھتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان صاف الفاظ پر نظر رکھتے ہوئے کیا کوئی شخص اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے جو فیصلہ قرآنی اپنے عقاید کے مطابق تجویز کیا تھا وہ مولوی مذکور کی ذات پر پورا صادق نہیں آیا اور وہ آخری فیصلہ یہ ہے کہ خدا تعالی جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو بھی لمبی عمر دیا کرتا ہے تا کہ وہ اس مہلت میں اور بھی برے کام کر لیں (پیغام صلح ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۳۶ء ص ۵)

بہت خوب! اب سنئیے ہم ایک آسان اور صاف بات آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ ہم دونوں (مرزا و ثناء اللہ) نے فیصلے کی الگ الگ بات کہی۔ مرزا نے جھوٹے کی موت کا فیصلہ کن ہونا کہا۔ ۲۔ میں نے (بقول تمہارے) جھوٹے کے لئے لمبی عمر بتائی تا کہ برے کام کرلے۔ نتیجہ کیا ہوا، مرزا صاحب اپنے اعلان کے مطابق مر گئے اور میں نے بقول تمہارے لمبی عمر پائی تا کہ برے کام کروں۔ اب انصاف تمہیں کرنا چاہیے کہ مرزا صاحب کو تو قطعی جھوٹا کہو کیونکہ وہ بقول خود مر گئے اور مجھے جھوٹا کہنے کے لئے میرے جواب کا انتظار کرو کیونکہ محض کسی کا کسی کے حق میں الزام لگانا یا دشنام طرازی کرنا موجب برائی نہیں ہوسکتا۔ تاوقتیکہ وہ الزام صحیح نہ ہوں نہ محض کسی پر الزام سن کر اس کو سچا مان لینا شرعاً اور قانوناً جائز ہے۔ مخالف (اپنا ہو یا غیر) کوئی فرشتہ نہیں ہوتا کہ جو کچھ کہے سچ ہی کہے۔ کیا آپ اس وقت لاہور میں تھے جس وقت ایک مشہور تاریخی انسان کا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو انتقال ہوا تھا۔ اس وقت مسلم پبلک نے کیا کچھ کہا تھا۔ اگر بھول گئے ہو تو اس وقت کی تقریروں اور تحریروں کا ایک ہی مصرعہ سن رکھو:

مرا دجال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۳ نومبر ۱۹۳۶ء مطابق ۲۷ شعبان ۱۳۵۵ھ جلد ۳۴ نمبر ۲ ص ۵)

قادیانی تحریف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن شریف میں تحریف کا وعید بڑا سخت آیا ہے مگر تحریف اس کو کہتے ہیں جو قرآن کے معنی ایسے کئے جائیں جن کو قواعد زبان متحمل نہ ہوں۔ شیر کے معنی بہادر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لینا تحریف نہیں، صحیح تفسیر اور جائز ہے۔ لیکن شیر سے گیدڑ، اور گیدڑ کے معنی اونٹ لے لینا صریح تحریف ہے۔ اس قسم کی تحریف پر وعید آیا ہے

من فسر القر آ ن بر أ یہ فلیبوأ مقعدہ من النار

سر سید احمد خان مرحوم سے بھی ایسی تحریفات ہونے پر ان کے مخلص دوست نواب محسن الملک مرحوم نے ایک خط میں لکھا تھا آپ کو قرآن کے معنی وہ سوجھتے ہیں جو خدا کے علم میں بھی نہیں ہوتے۔......

(مرزا غلام احمد قادیانی کے سالے ڈاکٹر اسماعیل نے اپنے ایک مضمون میں مرزا صاحب کی پیش گوئیوں میں تحریف کر کے عجیب مطلب نکالے ہیں۔ مثال کے طور پر ڈپٹی آتھم عیسائی پادری والی پیش گوئی ہے جس کی طرف مضمون مذکورہ میں ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے اشارہ کیا) ہم پہلے مرزا صاحب کے الفاظ اس کے متعلق نقل کرتے ہیں اس کے بعد ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی سٹوری (حکایت) سنائیں گے۔

مرزا صاحب قادیانی نے مباحثہ آتھم کے آخری دن یہ کہا تھا:

آج رات جو مجھ پر کھلا ہے وہ یہ ہے کہ جب میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب اعلی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا اور اس کو سخت ذلت پہنچے گی بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔ (جنگ مقدس۔ص ۱۸۸)

اس میں صاف مذکور ہے کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم ۱۵ مہینوں میں مر کر جہنم میں داخل کیا جایئے گا کیونکہ اس نے ایک انسان کو خدا بنا رکھا ہے یہی اس کا جرم ہے یہی اس کی سزا ہے مگر وہ ۱۵ مہینے گذار کر تقریباً دو سال مزید زندہ رہا۔ اس کے متعلق ڈاکٹر اسماعیل لکھتے ہیں؛

مثلاً حضور (مرزا) کے مقابل پر آتھم عیسائیت کا نمائندہ بن کر آیا۔ اسے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور نے فرمایا کہ میرا خدا اسلام کو زندہ کرے گا اور دجالیت کو مار دے گا۔ اس نے کہا یہ تو میں بھی کہہ سکتا ہوں کہ عیسائیت فتح پائے گی اور اسلام برباد ہو جائے گا۔ بلکہ میرے ساتھ تمام نصرانی ممالک یہی کہتے ہیں اور نظر بھی یہی آتا ہے۔ اس پر حضور (مرزا) نے فرمایا کہ تم ۱۵ ماہ کے اندر مردہ ہو جاؤ گے اور اسلام اس طرح ایک زندہ مذہب ثابت ہوگا۔ چنانچہ وہ مبہوت ہو کر مردہ ہو گیا۔ اور ایسا مبہوت ہوا کہ کہیں نیزے والوں، اور کہیں سانپوں سے ڈرتا رہا اور ایک شہر سے دوسرے شہر میں دیوانہ وار بھاگتا پھرا اور مردہ اس طرح کہ اس کی زبان اور تمام زندگی جو اسلام کے مقابلہ میں صرف ہوا کرتی تھی وہ جاتی رہی۔ مگر پھر بھی لوگوں نے نہ مانا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اسے قسم دے کر پوچھا کہ بتا تو مبہوت ہو گیا تھا یا نہیں۔ وہ اس پر بھی اپنی غیرت دینی یا زندگی کا کوئی نشان نہ دکھا سکا۔ مگر ان لوگوں کے کہنے کہانے سے کچھ ہاں ہوں کی۔ اس پر دوبارہ حضور (مرزا) نے اسے کہا کہ لے اب تو بالکل ہی مردہ ہو جائے گا۔ ایسا کہ کسی اندھے کو بھی دھوکا نہ رہے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور تمام مخالفین اس پیش گوئی کو اس طرح پورا ہوتے دیکھ کر مبہوت رہ گئے مگر ظالموں نے پھر بھی نہ مانا۔

(الفضل قادیان ۲۰ نومبر ۱۹۳۶ء ص ۵)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ناظرین مرزا کے الفاظ دیکھیں اور ڈاکٹر صاحب کی تحریر دیکھیں تو آپ کو قادیانی تحریف کی واضح مثال ملے گی۔ کہاں سزائے موت کی پیش گوئی اور موت کے بعد جہنم میں داخلہ اور کہاں سانپوں کا دیکھنا اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا جو دراصل زندگی کا ثبوت ہے۔ اور حقیقت میں یہ ڈاکٹر صاحب کی ہی تحریف نہیں بلکہ مرزا ہی کی ایجاد کی ہوئی اور ڈاکٹر اسماعیل تو مقولہ:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

کے مصداق ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ دسمبر ۱۹۳۶ء جلد ۴۳ نمبر ۵ ص ۳ تا ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی منصب نبوت سے معزول کیے گئے

(ایک مرید مرزا کا بیان)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین مولوی فضل خان ساکن چنگابنگیال ضلع راولپنڈی کو جانتے ہیں آپ مرزا صاحب قادیانی کے پرانے فیض یاب ہونے کے علاوہ مدعی الہامات ہیں گاہے ماہے آپ کے الہامات اہل حدیث میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ آپ نے اپنے الہامات کا جو نیا ٹریکٹ مطبوعہ ۱۲۔ اپریل ۱۹۳۷ء بھیجا ہے اس میں ایک اعلان حسب ذیل بھی ہے:

> مرزا غلام احمد قادیانی کا اپنے دعوی نبوت سے معزولی کا اعلان بحکم نبی کریم مورخہ ۶ مارچ ۱۹۳۷ء کو مرزا غلام احمد قادیانی نے بحکم نبی کریم خاکسار کے پاس آکر اپنا یہ بیان لکھوایا:
>
> ۱۔ اب میں سیدھا سادھا مسلمان ہوں
>
> ۲۔ یہ ہمارے استاذ ہیں میں ان کا شاگرد ہوں
>
> میں حلفاً باللہ کہتا ہوں کہ مذکورہ بالا تینوں فقرے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ہیں
>
> قادیانی دوستو! اب بتاؤ کس کو نبی کہو گے اور کسکی مسند خلافت پر بیٹھو گے اے لاہوری ساکنان احمد یہ بلڈنگز دوستو! اب تم بولو کس کو مجدد اور مسیح موعود مانو گے۔ تم ہر دو فریقوں کا یہ حال نہ دیکھا نہ بھالا قربان گئی خالہ۔
>
> (ٹریکٹ خادم المسلمین نمبر۴ ص۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: نبی کریم ﷺ مرزا صاحب قادیانی سے معزولی کا اعلان کرائیں اور مرزا صاحب اعلان کریں اور مرزا صاحب کے خاص مرید، صاحبِ الہام مولوی فضل خان اس اعلان کی تبلیغ کریں، ہم کون ہیں جو اس اعلان میں دخل دیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہمارے بس کی بات بھی نہیں۔ ہاں افسوس ضرور ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہمارے ملک پنجاب میں ایک ہی نبی ہوا تھا سو وہ بھی معزول کیا گیا۔ ہمارے قادیانی دوستوں کو اس سے ملول خاطر نہ ہونا چاہیے کیونکہ مرزا صاحب کے فیض سے آج بھی قادیان میں ایک نبی موجود ہے جس کا نام ہے، احمد نور رسول اللہ۔ جس کی وجہ سے قادیان میں نور نبوت چمکارے مارتا رہے گا:

بعد مجنون داغ سے آباد ہے دشت جنون
اس خرابہ کے لئے بے خانماں ہو کوئی ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۳۴ ص ۶)

قادیانی اور لاہوری سلسلہ تباہ کیا جائے گا

(ایک الہامی احمدی کا اعلان)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مولوی فضل خان صاحب (جن کا تذکرہ مندرجہ بالا سطور میں ہوا) اپنے مجموعہ الہامات شائع شدہ ۱۷۔ اپریل ۱۹۳۷ء میں ذیل کے دو الہامات لکھے ہیں بقول مولوی صاحب خدا ان کو اطلاع دیتا ہے:

۱۔ ہم قادیانی اور لاہوری سلسلہ احمدیہ کا پہلا نظام توڑ دیں گے: قادر ہے وہ بارگاہ ٹوٹا کام بنائے   بنا بنایا توڑ دے کوئی اس کا بھید نہ پائے

۲۔ غلام احمد قادیانی سے بڑی غلط فہمیاں پیدا ہوئیں ان کی اصلاح کی جائے گی

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

مقابلہ تو بڑا زبردست ہے کیا قصر خلافت قادیان کی ڈیوڑی کا ... اس پر کچھ بولے گا۔ دیدہ باید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۳۴ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا خیر کرے

(اہل دہلی خبردار)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قصبہ قادیان ضلع گورداسپور سے ایک آواز اٹھی تھی کہ مجھے کشف ہوتا ہے اپنے کشف کا نمونہ اس مدعی نے یہ بتایا تھا کہ میں نے اپنے بھائی کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا تو اسکی تلاوت میں قادیان کا نام بھی سننے میں آیا میں نے اس کشفی حالت میں قرآن پر نظر ڈالی تو قادیان کا نام لکھا ہوا پایا (ازالہ اوہام)

آج کل دہلی سے بھی اسی قسم کے ایک کشف کی آواز شائع ہوئی ہے اس کشف کو دیکھنے والے مشہور اہل تصوف خواجہ حسن نظامی ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

مجھے خدا نے مکاشفہ کی نعمت دی ہے اور میں بعض اوقات لوگوں کے دلوں اور گھروں کی خفیہ حالتوں کو اپنے خداداد کشف کے ذریعہ معلوم کر لیتا ہوں اور جب مجھے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض مرد اپنی عورتوں پر ظلم کرتے ہیں اور ان کی خدمات کی قدر نہیں کرتے اور غیر عورتوں پر بری نگاہیں ڈالتے ہے تو مجھے بہت صدمہ ہوتا ہے۔ اور جو عورتیں اپنے شوہروں کی پردہ داری نہیں کرتیں اور گھر کے کام سے غافل رہتی ہیں اور اپنے شوہر کو اپنا حاکم نہیں مانتیں تو اس کا صدمہ بھی بہت ہوتا ہے مگر میں اپنے کشف کو ظاہر نہیں کر سکتا کیونکہ اس کا اظہار گناہ اور طریقت میں ناجائز ہے۔ اس لئے میں نے خوش حال برادری کے ذریعہ ایسے اصول تجویز کئے ہیں کہ ہر گھر میں میاں بیوی کے تعلقات خوش گوار ہو جائیں اور مجھے اپنے آئینہ قلب میں کسی مرید کی مکروہ صورت نظر نہ آئے جس سے مجھے اذیت ہوتی ہے۔

(منادی، دہلی۔ ۱۹ مارچ ۱۹۳۷ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ تو ہوئی ابتدا، اس کی انتہاء کہاں پہنچے گی۔ اللہ ہی بہتر جانتا ہے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس خط کو قادیانی خط کے ساتھ ساتھ متوازی چلانے کی تمہید رکھی گئی ہے اسی لئے ہم نے عنوان میں تنبیہ کی ہے کہ: اہل دہلی خبر دار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اپریل ۱۹۳۷ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۲۴ ص ۷)

قادیانی مقدمے کا فیصلہ پریوی کونسل میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

(اخبار زمین دار کے اڈیٹر نے قادیانی نمبر کے لئے مضمون طلب کیا تھا جو وہاں بھیجا گیا اس کی نقل ناظرین کے لئے درج ذیل ہے۔ ثناء اللہ)

ہر نزاع اور جھگڑے کے فیصلے کے لئے ایک منتہی ہوتا ہے جہاں کا حکم سارے نزاعات کے لئے فیصلہ کن سمجھا جاتا ہے۔ شرع اسلام اور قانون وقت دونوں اس کی نسبت متفق ہیں کہ آخری فیصلہ سے پہلے کے تمام فیصل جات کالعدم ٹھہرتے ہیں۔ اس کی مثال یوں سمجھئے کہ سب جج کے فیصلہ کی اپیل ڈسٹرکٹ جج کی عدالت میں ہوسکتی ہے ممکن ہے کہ منظور بھی ہو جائے۔ ڈسٹرکٹ جج کے فیصلہ کی اپیل ہائی کورٹ میں ہوسکتی ہے۔ اسی طرح ہائی کورٹ کے فیصلہ کی اپیل پریوی کونسل میں۔ مگر پریوی کونسل کو منتہی سمجھا گیا ہے اسی طرح شرعی اصطلاح میں خدائی فیصلے کو منتہی قرار دے کر فرمایا ہے ﴿أفغير الله أبتغي حكماً﴾ الانعام:۱۱۴ (کیا میں خدا کے سوا کسی اور سے فیصلہ کراؤں)

قادیانی نزاع کی بہت سی شاخیں ہیں جو دراصل تطویل کلام کی غرض سے محض بیکار بڑھائی گئی ہیں۔ کہیں مسئلہ حیات مسیح پر بحث ہے، کہیں آسمانی نکاح پر گفتگو ہو رہی ہے۔ کہیں ڈپٹی آتھم والی پیش گوئی پر مباحثہ ہو رہا ہے۔ کہیں، مصلح موعود، کا مصداق زیر بحث ہے۔ اگر بغور دیکھا جائے تو یہ سب مباحث قادیانی دعوی کی تحقیق میں بالکل ایسے ہی ہیں جیسے سب ججوں کے فیصلے پریوی کونسل کے فیصلہ کے مقابلے میں جو بجوئے نارزد (کوڑی کے دام کے نہیں) اصل فیصلہ پریوی کونسل کا ہے جو مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کے خلاف ہوا تھا جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

مرزا صاحب قادیانی نے ہمارے مواخذات سے تنگ آ کر ایک اعلان کیا تھا جس پر تاریخ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء مرقوم ہے، جس کی سرخی یہ تھی: مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ۔

مرزا صاحب قادیانی نے اس آخری فیصلہ میں جو لکھا تھا اس کا خلاصہ ہم دو جملوں میں پیش کرتے ہیں۔ ان میں ایک جملہ خبریہ ہے اور دوسرا انشائیہ۔

جملہ خبریہ یہ ہے:

اگر میں کذاب اور مفتری ہوں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔

واقعہ یہ ہے کہ جب اس اعلان پر تیرہ مہینے گذر گئے تو مرزا صاحب (میری زندگی میں) انتقال کر گئے۔ قابل غور بات یہ ہے کہ اگر یہ جملہ خبریہ اپنے معنی میں صادق ہے تو مرزا صاحب اپنی موت کی وجہ سے کاذب اور مفتری ثابت ہوئے۔ اور اگر یہ جملہ کاذب ہے تو مرزا صاحب اس قول کے قائل ہونے کی وجہ سے کاذب ٹھہرے۔ کیونکہ کلام کاذب کا متکلم کاذب ہوتا ہے۔

دوسرا جملہ انشائیہ جو اس اعلان میں درج ہے، یہ ہے:

اے خدا مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جو تیری نگاہ میں کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں اٹھا لے۔

یہ جملہ دعائیہ ہے۔ جس کی قبولیت کی اطلاع مرزا صاحب کو بقول ان کے ان لفظوں میں دی گئی۔ اجیب دعوة الداع۔ جس کو مرزا صاحب نے اپنے مذکورہ اعلان کے متعلق خود چسپاں کیا تھا۔ ملاحظہ ہو اخبار بدر ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء۔

پس ثابت ہوا کہ یہ جملہ انشائیہ (دعائیہ) بھی فیصلہ کن ہے۔ جو خدائی قبولیت کی وجہ سے گویا پریوی کونسل کا فیصلہ ہے۔

ناظرین کرام! کیا اس خدائی فیصلے کے بعد کسی اور فیصلے کی بھی ضرورت ہے؟ و من احسن من اللہ حکماً لقوم یوقنون (المائدة: ۵۰)۔

نتیجہ صحیحہ۔ مرزا صاحب قادیانی اس اعلان کے مطابق اپنے دعوی میں غیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صادق ثابت ہوتے ہیں۔ نہ ان کا دعوی الہام صحیح نہ مسیحیت ومجددیت کا ادعاء صحیح بلکہ بقول خود پکے کاذب اور مفتری ٹھہرے۔

اس مضمون پر جماعت احمد یہ کے ساتھ اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لودھیانہ ہمارا مباحثہ بھی ہوا تھا جس میں مبلغ تین سو روپیہ ان کی طرف سے انعام مقرر تھا جو حسب فیصلہ سرپنچ ہم نے وصول کرلیا۔ الحمد للہ۔

ان فیصلہ جات سماوی اور ارضی کے بعد جماعت ہائے محمد یہ اور احمد یہ میں کسی قسم کی نزاع باقی نہ رہنی چاہیے تھی بلکہ ضروری تھا کہ جماعت احمد یہ بہر دوصنف راست بازی سے اس آسمانی اور زمینی فیصلے کو سامنے رکھ کر اپنے خاص مشن کو بند کر دیتی لیکن ان دونوں پارٹیوں نے ایسا نہیں کیا۔ اس لئے ہم نے بارہا ان کو از سر نو چیلنج پر چیلنج دیئے کہ اگر مباحثہ لدھیانہ آپ کے نزدیک ناکافی ہے تو اس مبحث پر گفتگو کر کے مسلمان ملک کو آئے دن کی نزاعات سے نجات دلائیں مگر ان کو انہی نزاعات میں لذت آتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۳۸ ص ۵۔۶)

قابل توجہ بابو عمر الدین جالندھری

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب من! آپ نے پیغام صلح لاہور ۲۶ جون ۱۹۳۷ء میں لکھا ہے کہ امرتسری مباحثات کے متعلق،

۱۔ معمار صاحب نے اب تک ہمارا چیلنج قبول نہیں کیا۔

جواباً معروض ہے کہ اہل حدیث ۱۱ جون ۱۹۳۷ء صفحہ ۶۔۷ کو ملاحظہ کر کے اپنی جہالت کو دور کریں اور اگر آپ ایمان و دیانت کا شائبہ بھی رکھتے ہیں تو ضرور میدان میں نکلیں گے۔

ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوی کیا کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا تو یہ ہے قول کہ آئے ہیں آیئے
دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

۲۔ میں نے اہل حدیث ۴ جون ۱۹۳۷ء میں بابو عمر دین موصوف سے پوچھا تھا کہ آپ نے جو لکھا ہے کہ میں نے ثنائی مباحثہ، آخری فیصلہ، اپنے امیر مولوی محمد علی صاحب کی خدمت میں پیش کیا تھا۔

آپ کے امیر نے اس دعوت مباحثہ کا کیا جواب دیا۔ آج تک بابو صاحب نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا، میں مکرر یاد دلاتا ہوں (معمار)

(مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں) بابو عمر دین ایک روز دفتر اہل حدیث میں آئے تو ہم نے از راہ مروت منشی محمد عبد اللہ صاحب کا نوٹ نمبر ایک دکھا کر کہا کہ اس کا جواب لکھ دیجئے ساتھ ہی شائع ہو جائے گا۔ انہوں نے لکھا تو ایسا لکھا کہ نبوت مرزا کی بحث چھیڑ دی۔ ہماری یہ غرض نہ تھی بلکہ معماری رقعہ نمبر اول کا جواب مطلوب تھا۔ لہذا اس جواب کو بے تعلق جان کر درج نہیں کیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۰ جولائی ۱۹۳۷ء مطابق ۲۱ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۳۸ ص ۶)

بیٹا باپ کے روپ میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عربی مقولہ الولد سرّ لابیہ مشہور ہے بیٹا باپ کا قائم مقام ہوتا ہے۔
مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی نبوت کو ایسے طریق سے بیان کیا تھا جس سے بخیال ان کے خاتم النبیین کا عقیدہ بھی غلط نہ ہو، نبوت مرزا بھی ثابت ہو جائے۔ یعنی یہ کہا تھا کہ میں بروز محمد ﷺ ہوں۔ بروز کا معنی تصویر ہے۔ مراد یہ تھی کہ میری نبوت مستقلہ نہیں بلکہ مثل تصویر محمد (ﷺ) ہے اس کے متعلق تفصیل دیکھنی ہو تو ہمارا رسالہ محمد قادیانی دیکھیں۔

آج ہم اس نوٹ میں یہ بتانا چاہتے ہیں کہ قادیانی اعیان نے میاں محمود کو خلیفہ قادیان بنایا، امیر المومنین بنایا، حضرت اقدس بنایا، حضور معلیٰ بنایا، ہز ہولی نیس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنایا، یہاں تک کہ فاتح انگلستان بنایا، اس پر بھی ان کو صبر نہ آیا اس لئے اس کی تمہید رکھی گئی میاں محمود احمد، مرزا غلام احمد کی طرح بروزی نبوت پر فائز ہیں چنانچہ ایک خواب الفضل میں درج ہوا ہے۔ خواب بین لکھتا ہے :

سیدنا (خلیفہ قادیان) سب سے پہلے میں اس خدائے ذوالجلال کی قسم کھاتا ہوں جس کی جھوٹی قسم انسان کو اسفل السافلین تک پہنچا دیتی ہے اور مجھے یقین ہے کہ جھوٹی قسم کھانے والا خدائے قہار کی لعنت سے نہیں بچ سکتا ۔ میں منکران خلافت یا کسی اور کے ڈر سے نہیں بلکہ اس لئے قسم کھاتا ہوں تا یقین کرنے والوں کو یقین ہو اور شائد سعید روحوں کو میری اس قسم سے ہدایت نصیب ہو۔

میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضور سرور کائنات فخر موجودات نبی کریم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہونے کے لئے جا رہا ہوں ۔ مجھے کسی نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ مسجد میں تشریف فرما ہیں ۔ جب میں مسجد میں پہنچا تو محسوس کیا کہ ۹ یا ساڑھے نو بجے صبح کا وقت ہے ۔ میرے مسجد میں پہنچنے سے صرف چند منٹ ہی پہلے حضرت نبی کریم ﷺ مسجد سے حجرہ میں تشریف لے جا چکے تھے ۔ مسجد میں آنحضرت ﷺ کے چند اصحاب بیٹھے اور اکثر جا چکے تھے ۔ اور باقی اصحاب بھی گھر جانے کو تیار تھے ۔

میں جب مسجد میں داخل ہوا اور السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا تو انہوں نے وعلیکم السلام و رحمۃ اللہ و برکاتہ کہا مگر اس انداز سے جیسے کسی دیرینہ واقف کار اور ہمیشہ ساتھ رہنے والے کو کہا جاتا ہے ۔

معمولی مزاج پرسی کے بعد انہوں نے مجھ سے پوچھا کہ کس طرح آنا ہوا، اور ساتھ ہی میرے دل میں ڈالا گیا کہ یہ پوچھنے والے حضرت عمرؓ ہیں ۔

میں نے جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے آیا ہوں ۔ آپ نے فرمایا کہ کیا کہنا چاہتے ہو ۔ میں نے کہا کہ حضور ﷺ کی خدمت ہی عرض کرونگا آپ سے بیان نہیں کرتا ۔

حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ ایسی کیا بات ہے جو ہم کو نہیں بتاتے ۔ تم جو کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ سے دریافت کرنا چاہتے ہو ہم سے دریافت کرلو۔
میں نے پھر کہا میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ہی اپنے مطلب کا اظہار کرونگا۔
اس پر حضرت عمرؓ فرمانے لگے کہ رسول کریم ﷺ آج رات بہت سویرے بیدار ہوئے تھے اور صبح کی نماز کے بعد بھی ہمیں پند و نصائح فرماتے رہے ہیں۔ اب شائد آرام فرما رہے ہوں گے اس لئے ان کو تکلیف دینا مناسب نہیں۔ آپ اپنا مطلب ہم سے ہی بیان فرما دیں۔
میں نے پھر بھی یہی جواب دیا کہ میں تو آنحضرت ﷺ کے بغیر کسی سے بیان نہیں کرونگا۔
ناگاہ میں نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ نے اپنے گریبان کے اندر سے حضور کی تصویر نکالی جو چوکھٹے میں جڑی ہوئی تھی اور مجھے کہا کہ یہ لے لو۔
میں نے تصویر کو دیکھا تو بے ساختہ کہا کہ یہ تصویر تو ہمارے حضرت صاحب کی ہے۔
میرے منہ سے یہ الفاظ نکلے ہی تھے کہ حضرت عمرؓ نے بڑے جوش کے ساتھ تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کیا تم سمجھتے ہو کہ یہ (حضور) تم کو کچھ اور بتائیں گے اور نبی کریم ﷺ کچھ اور بتائیں گے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ نبی ﷺ اور یہ (حضور کی تصویر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے) دو جدا ہستیاں ہیں۔ ہرگز نہیں۔ آپ جاؤ اور جو کچھ نبی کریم ﷺ سے دریافت کرنا چاہتے ہو انہی سے دریافت کرو۔ وہ ابھی تک آپ میں زندہ موجود ہیں۔ آپ بڑے خوش قسمت ہیں جن کو ان کا عہد نصیب ہوا ہے۔
پھر دوبارہ فرمایا کہ جو نبی کریم ﷺ کو ملنا چاہتا ہے ان کو ملے کیونکہ نبی اور یہ دو جدا جدا ہستیاں نہیں بلکہ یک جان دو قالب کے مصداق ہیں۔
جب آنکھ کھلی تو صبح کا وقت تھا اور میں نے اٹھ کر صبح کی نماز ادا کی۔
طالب دعا۔ محمد یسین احمدی گجراتی حال ہیڈ ماسٹر چک نمبر ۱۶۵ ضلع جھنگ
(الفضل قادیان ۲۵ جولائی ۱۹۳۷ء ص ۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: ہم چھوٹے میاں کے متعلق کسی الہام یا خواب کو بڑے میاں کے خوابوں سے زیادہ وقعت نہیں دے سکتے۔ حیرانی یہ ہے کہ لاہوری جماعت احمدیہ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے حق میں ان خوابوں کو وقعت نہیں دیتی بلکہ ایسے بے ڈھب بولتے ہیں چنانچہ لاہوری آرگن پیغام صلح کی رائے خلیفہ قادیان کے حق میں یہ ہے:

آئمہ تلبیس

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآن را

مسلمان قوم کی تباہی و بربادی کا باعث ہمیشہ وہ گروہ رہا ہے جس نے اپنی ہوس رانیوں خواہشات نفسانی حرص و آزادنفس پرستی کی خاطر قرآن وسنت کے نام پر دنیا کو دھوکہ دیا۔ تقدس کی آڑ میں لوگوں کے ایمانوں پر ڈاکے ڈاکے۔ ان کے خون پسینہ ایک کر کے پیدا کردہ روزی کو دونوں ہاتھوں لوٹ کر عالی شان محلات تعمیر کئے جائدادیں پیدا کیں۔ عیش وعشرت میں بسر اوقات کی اور ہمیشہ مکروحیل سے غرباء کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالتے رہے۔ سچ فرمایا مخبر صادق ﷺ نے کہ ایک وقت میری امت پر آئے گا جب کہ آئمہ دین کی کثرت آئمہ تلبیس کا جامہ پہن لے گی۔ ان کے وجود فتنہ وفساد کا موجب ہوں گے وہ اپنے ناسزا اعمال کی رو سے دنیا کی بدترین مخلوق ہوں گے ان کا وجود نسل انسانی میں سوروں اور بندروں کا حکم رکھے گا ان کی زبانوں پر قرآن ہوگا مگر ان کے قلوب شیطنت کا گھوارہ ہوں گے۔ وہ یہود کے نقش قدم پر چلیں گے احکام الٰہی کی تفاسیر اپنی ذاتی اغراض کے حصول کے مطابق کریں گے اور معبودان باطل کی جگہ لیں گے

گزشتہ واقعات سے قطع نظر زمانہ حاضرہ کے رہنمایان مذہب کی اکثریت ان تمام رذائل کا مجسمہ ہے جس کی خبر دی گئی تھی مذہب کا نام انکے ہاتھ میں ایک ایسا حربہ ہے جس کے ذریعہ یہ بھولے بھالے عوام کو دھوکے میں ڈالے رکھتے ہیں اور اپنی مطلب براری کے لئے قرآن کریم کی تحریف میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہودیوں کے کان کتر جاتے ہیں۔

اشاعت امروزہ میں دیگر مولویوں سے قطع نظر اس شخص کی اسلام دشمنی پر کچھ لکھنا چاہتے ہیں جو نہ صرف اس شخص کا فرزند بلکہ جانشین ہونے کا مدعی ہے جو اس زمانہ میں ان برائیوں کو دور کرنے آیا تھا اور جو اپنی تحریروں اور تقریروں سے ان بد باطن لوگوں کی تائید کر رہا کیونکہ اگر یہودیت سے مشابہت رکھنے والوں کی اصلاح کے لئے جو مغضوب علیھم کے مصداق ہیں مسیح کا آنا ضروری تھا تو اس مسیح کے بعد مماثلت بتاتی تھی کہ نصاری کی طرح ضالین بھی ہوں جن کی حرکات تکاد السما وات ان یتفطر ن کا نقشہ دکھائیں اور یہ ہستی موجودہ خلیفہ قادیان کی ہے۔

خلیفہ صاحب نے جس قدر مسئلہ ختم نبوت کفر و اسلام وغیرھم میں قرآن و حدیث کو روندا ہے وہ محتاج تشریح نہیں۔مگر حال ہی میں ۲۶ جون کی ایک تقریر میں جس قدر قرآن کی تعلیم کو مجروح کیا ہے وہ ہر محبّ اسلام کو خون کے آنسو رلانے کے لئے کافی ہے۔

قرآن حکیم میں آتا ہے کہ اللہ اور رسول اور حاکم وقت کی اطاعت کرو۔اور اگر حاکم وقت کے ساتھ کسی قسم کا تنازع ہو جائے تو اس کے تصفیہ کے لئے قرآن وسنت کی طرف رجوع کرو اور اس کی روشنی میں فیصلہ کرو اور مجرم خواہ حاکم وقت ہو اس کو سزا دی جائے چونکہ یہ آیت خلیفہ قادیان کی من مانی کار وائیوں کے راستہ میں زبردست پتھر ہے اس لئے اس کی تفسیر کرتے ہوئے آپ نے حسن بن صباح اور علامہ مشرقی کو بھی پیچھے پھینک دیا ہے۔اللہ، رسول ﷺ اور حاکم وقت کی اطاعت کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں ؛

فا ن تنا زعتم فی شئی فردوده الی الله و الرسو ل ان كنتم تؤمنو ن با لله و اليو م ا لآ خر ذلك خير و ا حسن تا ویلا ۔

اگر تمہیں کسی ایسے حاکم سے شکوہ پیدا ہو جائے تو اسے اللہ تعالی اور اس کے رسول کے سپرد کردو جنہوں نے اس کی اطاعت کا حکم دیا ہے ۔تمہارا یہ کام نہیں کہ جھگڑے کا تصفیہ کرو کیونکہ اس صورت میں امن قائم نہیں رہ سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارا فرض یہ ہے کہ امیر کی مخالفت یا اس کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی بجائے معاملہ خدا اور اس کے رسول کے سپرد کر دو۔ پس اللہ تعالی کی طرف سے قانون یہی ہے کہ جو امیر ہو خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا یا خلیفہ ہو تمہیں اس کی فرمان برداری کرنی چاہیے۔ اگر اس فیصلہ پر تمہیں اعتراض ہو اور تم سمجھتے ہو کہ تم مظلوم ہو اور بد دیانتی سے تمہارے امیر نے ظلم نہیں کیا تو اللہ تعالی تمہاری مدد کرے گا اور وہ بھی معذور سمجھا جائے گا۔ اور اگر امیر نے تم پر ظلم کیا ہے تو بھی معاملہ خدا اور اس کے رسول کے سپرد کر دو۔ اور اطمینان رکھو کہ اگر قیامت کا کوئی دن ہے تو اس ظلم کا خود خدا بدلہ لیگا۔

(اخبار الفضل ۱۸ جولائی ۱۹۳۷ء ص ۴)۔

میاں صاحب کا یہ خطبہ سراسر القائے شیطانی ہے جس کا منشاء یہ ہے کہ دنیا میں بد معاشی بے حیائی جور وستم، لوٹ گھسوٹ اور دیگر فواحش میں سرگرم رہے (کوئی اسے نہ روکے؟) یہ بات قرآن کریم کی روح کے صریح منافی، خلفائے راشدہ، اسلام نواز شاہان اسلام اور خود مسیح موعود کا عمل اس کی تردید کرتا ہے۔ مگر جناب خلافت مآب کی تفسیر کو درست مانا جائے تو صاف بات ہے کہ خلیفہ یا حاکم وقت شراب پیئے، شرفاء کی لڑکیوں کی عصمت دری کرے، غرباء کا مال غصب کر کے ذاتی وجاہت پیدا کرے، لوگوں کو قتل کرائے، بدمعاشوں کے ہاتھوں چوریاں کرائے، ننگی عورتوں کے ناچ دیکھے۔ تمام قسم کی بے حیائیوں کا مرتکب بھی ہو تو بھی آنکھیں بند کر کے محکوم دیوثی سے کام لے، بے غیرتی دکھائے اور اول تو حسن ظنی سے کام لے ورنہ خدا کے سپرد کر دے اور دنیا میں اپنی عصمت، خاندان کی آبرو، مال و دولت اور ایمان سے ہاتھ دھوڈالے۔ قیامت کو خدا خود پوچھے گا۔ گویا کہ خلیفہ شریعت کی قیود سے بالاتر ہے۔ عام انسان زنا کرے تو اسے درے۔ اور خلیفہ سرکاری سانڈ کی طرح آزاد پھرے۔ اگر عام انسان شراب پیئے تو اسے سزا، اور خلیفہ کے منہ لگتے ہی وہ دودھ بن جائے۔ یہ ہے وہ اسلام جسے میاں صاحب پھیلا رہے ہیں۔ اور یہ ہے وہ تعلیم جس کی تعریف کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی پھولے نہیں سماتے ۔حقیقت یہ ہے کہ کسی چیز کا حسن و قبح انسان اس وقت دیکھتا ہے جب اسے اپنی ذات پر بھی وارد کرے ۔پس اس عقیدہ کے موجد اور مؤید دونوں سے ایک سوال کرتا ہوں کہ اگر ان کے علاوہ کوئی اور شخص خلیفہ یا حاکم وقت ہو اور اس کی کسی ایسی حرکت کا نتیجہ ان کی اپنی آبروریزی ہوتو ،اس صورت میں بھی ان کا یہی فتوی ہوگا کہ جناب نے جو کچھ کیا بالکل بجا ہے آپ ایسے کام بار بار کریں ہم حسن ظنی سے کام لیتے ہوئے اطاعت کرتے رہیں گے کیونکہ اس کے بغیر نظام قائم نہیں رہ سکتا ۔ہاں آپ نے یہ فعل نیک نیتی سے نہیں کیا تو قیامت کے روز اللہ تعالی آپ سے باز پرس کرے گا۔

افسوس کہ اندھی تقلید اور پیر پرستی ...ایمان وعقل سے محروم کردیتی ہے۔ قادیانیوں کے سامنے قرآن وسنت سے استہزا کیا جارہا اور ان میں وہ لوگ شامل ہیں جو کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی صحبت میں رہنے کے مدعی ہیں اور مومن کی صحبت انسان کے دل میں نقش توحید ثبت کرتی ہے اور وہ اپنے اندر اس قدر غیرت رکھتا ہے کہ دین کے معاملہ میں زبردست سے زبردست طاقت کے ساتھ ٹکرا جاتا ہے اور اس کی گردن رب کعبہ کے سوا کسی کے آگے نہیں جھکتی ۔

قادیانی دوستو! ایمانی غیرت سے کام لو ۔تمہاری محبت اور بغض محض للہ ہونا چاہیے ۔تم میں سے ہر ایک پر دین کی حفاظت عائد ہوتی ہے اس لئے خدا کے دین کی حفاظت کی خاطر کسی کو خاطر میں نہ لاؤ ۔دنیا کی ذلت آخرت کی ذلت سے ہزار درجہ بہتر ہے ۔(پیغام صلح لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۳۷ء ص ۳۔۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

واقعات مندرجہ بالا اگر صحیح ہیں تو محل افسوس ہے ۔

پیغامی دوستو! جس طرح آپ خلافت قادیانیہ کے رازہائے سربستہ کی بنا پر شاکی ہیں مسلمان رسالت قادیانیہ کے اسرار کی بنا پر نالاں ہیں ۔

(اہل حدیث امرتسر ۶۔اگست ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸ جمادی الاول ۱۳۵۶ھ جلد ۳۴ نمبر ۳۹ ص ۶۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیان اور حدیث سلمان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہل علم ناظرین خوب آگاہ ہوں گے کہ علم منطق میں غلط استدلال بھی بتایا گیا ہے جس کا نام مغالطات عامۃ الورود ہے۔ ان کو ہر دعوی پر جاری کیا جا سکتا ہے حتی کہ دو دونے پانچ ہوں یا دو دو نے چھ۔

قادیانی علم کلام کا مجموعہ بس یہی مغالطات ہیں جن کی بنا مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی ابتدائی تصنیف (ازالہ اوہام) سے رکھی ہے جس میں دو دونے پانچ کی مثال (دمشق سے مراد قادیان) بطریق مغالطات عامۃ الورود ثابت کرنے کی طرح ڈالی ہے اس کی ایک اور مثال ہم آج ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۵ نومبر ۱۹۳۷ء میں ہم نے قادیانیوں کے اس دعوی پر روشنی ڈالی تھی جو وہ عرصہ دراز سے پیش کر رہے ہیں کہ:

حدیث سلمان میں جو یہ ذکر ہے کہ دین اگر ثریا پر بھی ہوتا تو اہل فارس میں سے ایک شخص اس کو لے آتا، اس سے مراد ہمارے حضرت مرزا صاحب قادیانی ہیں۔

اس کے جواب میں ہم نے خود مرزا صاحب اور ان کے جانشین میاں محمود احمد صاحب کے اقوال سے ثابت کیا تھا کہ مرزا صاحب فارسی الاصل نہیں ہیں بلکہ چینی الاصل مغل ہیں۔

ناظرین پرچہ مذکور سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اصل عبارت ملاحظہ فرما سکتے ہیں کہ کیسی صاف اور صریح ہے مگر بحکم: قادیانی اور چپ َ ناممکن تھا کہ قادیان سے اس کا جواب نہ نکلتا۔

چنانچہ الفضل مورخہ ۱۰ نومبر میں اس کا جواب بڑے زور شور سے نکلا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب فارسی الاصل تھے کیونکہ مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے ان کو فارسی الاصل لکھا ہے۔

ناظرین کرام! آپ لوگوں نے کبھی کوئی ایسا مقدمہ سنا ہے کہ مدعی تو اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قومیت راجپوت لکھوائے اور راجپوت ہونے پر ہی اس کے دعوی کی بنا ہو۔مگر اس کا گواہ اس کو برہمن بتائے ۔اب آپ ہی انصاف کریں کہ ایسی شہادت مدعی کو مفید ہوگی ؟ ہرگز نہیں ۔ہمیں تو اس بات پر حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ جواب دیتے ہوئے اتنا بھی غور نہیں کرتے کہ ہم جس بزرگ کی حمایت میں بول رہے ہیں اس کی تعظیم کرتے ہیں یا توہین؟

اب ہم ان دونوں بزرگوں کے بیانات کو سامنے رکھ کر نتیجہ ناظرین سے پوچھتے ہیں:

بیان مرزا : میں چینی الاصل مغل ہوں ۔

بیان مولانا بٹالوی ۔ مرزا صاحب فارسی الاصل تھے

تصدیق الفضل : مولوی محمد حسین کا بیان سچ ہے

نتیجہ : اگر گوئم زبان سوزد

بقول الفضل مرزا صاحب کا بیان جھوٹا ہےاور مرزا صاحب خود...

قادیانی ممبرو ! ذرا سوچ کر بتاؤ کہ تم لوگ اپنے مجدد مسیح موعود نبی اور رسول کی تعظیم کرتے ہو یا توہین؟ کوئی شخص اپنے نبی اور رسول کی ایسی توہین نہیں کرسکتا جیسی تم نے کی ہے کہ اپنے رسول کے مقابلے میں مولوی محمد حسین صاحب مرحوم کو سچا سمجھتے ہو۔ حالانکہ ان کو بطالوی کہا کرتے ہو اور مرزا صاحب کو اپنے بیان میں جھوٹا قرار دیتے ہو۔ دراں حالیکہ ان کو صادق مصدوق مسیح موعود مانتے اور منواتے ہو

مرزا ئیو!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

سنو! اس کا جواب ہم تمہیں مرزا غلام احمد ہی کے کلام سے بتا سکتے ہیں مگر پانچ سیر لڈو بطور نذرانہ وصول کرنے کے بعد جو ہماری بتائی ہوئی دکان میں بنے ہوں ۔کیوں؟ ساقی نے کچھ ملا نہ دیا ہو شراب میں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ نومبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۱ رمضان ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۴ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا انتقال ہیضے سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان میں ایک سوال کے جواب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی موت کو پرانی بیماری دورانِ سر وغیرہ سے بتایا گیا ہے ۔ یہ محض اخفائے واقعہ ہے۔ اصل یہ ہے کہ مرزا صاحب ہیضے سے مرے ہیں۔ سب سے پہلی اطلاع جو اخبار الحکم ۲۸ مئی ۱۹۰۸ء کے ضمیمے کی صورت میں شائع ہوئی تھی اس کا ایک ہی فقرہ اس مطلب کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

مرزا صاحب کو دو اور تین بجے کے درمیان ایک اور بڑا دست آ گیا جس سے نبض بالکل بند ہوگئی۔

ایک ہی دست سے نبض کا بند ہونا بتا رہا ہے کہ یہ دست ہیضے کا تھا۔ حکیم نور الدین صاحب نے اس زمانے میں بڑے اینچ پینچ کے ساتھ اس امر کو تسلیم کیا ہے کہ مرزا صاحب کی موت ہیضے سے ہوئی۔ حکیم صاحب کے پیچ دار الفاظ یہ ہیں:

دشمن جو کہتا ہے کہ ہیضے سے مرے ہیں۔ اچھا مان لیا کہ دشمن سچ کہتا ہے۔ پھر ہیضے سے مرنا شہادت نہیں ہے؟

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: ہمیں اس جگہ شہادت ، غیر شہادت سے بحث نہیں۔ شہادت تو طاعونی موت کے لئے بھی حدیثوں میں آئی ہے، مگر مرزا صاحب قادیانی اپنی جماعت کے سوا دوسرے مسلمانوں کی موت کو، موت الکلاب ، کہتے رہے۔ یہ ایک اصطلاحی بات ہے۔ اس سے ہمیں کوئی مطلب نہیں صرف واقعہ دیکھنا ہے کہ کس مرض سے مرے۔

چونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی (بقول خود) مستجاب الدعوات تھے آپ کے الہام میں یہ خدائی الفاظ موجود ہیں، اجیب کل دعائك (میں، خدا، تیری، مرزا کی، ہر دعا قبول کرتا ہوں)۔

مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آخری فیصلے کے اشتہار میں یہ دعا کی تھی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ امرتسری) میں سے جھوٹا طاعون یا ہیضہ سے مرے، ضروری تھا کہ اس دعا کا اثر ہوتا۔ چنانچہ ہوا۔لیکن اتباع مرزا جیسا ان کی موت کو ان کی دعا کا اثر نہیں مانتے اسی طرح ان کی موت کا سبب ہیضے کو بھی نہیں مانتے ۔لیکن ان کی ایسی کوششوں سے واقعات نہیں چھپ سکتے:

سچائی چھپ نہیں سکتی بناوٹ کے اصولوں سے
کہ خوشبو آ نہیں سکتی کبھی کاغذ کے پھولوں سے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۳۔۱۰ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۸ رمضان ۱۳۵۶ھ ص ۵۔۶)

میاں محمود اور محمد علی لاہوری کو مناظرے کا چیلنج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ دونوں صاحبوں کی تحریرات متعلقہ فیصلہ کن مباحثہ اس وقت میرے سامنے ہیں جن کی ابتداء ۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء سے ہوتی ہے ۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۳۶ء کے الفضل میں یہ سلسلہ یہاں تک پہنچا ہے کہ میاں محمود احمد، مولوی محمد علی لاہوری سے بالمواجہ گفتگو کرنے پر تیار ہوگئے ہیں آپ کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں مولوی ابوالعطا صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں، آپ ان سے شرطیں طے کریں۔

سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو، جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں الا ان یشاء اللہ۔

مباحثہ کی غرض اگر ایک جماعت تک حق کی آواز پہنچانا ہو، تو اس میں مجھے عذر ہی کیا ہوسکتا ہے۔عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔

والسلام۔خاکسار مرزا محمود احمد۔ (الفضل ۲۰ ستمبر ۱۹۳۶ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مولوی محمد علی کی طرف سے منظوری کے اعلانات شائع ہوتے رہے۔ہاں اختلاف صرف مضمون بحث کی تقدیم وتاخیر میں رہا۔ خیر اسے آپ جانیں اور وہ جانیں، ہمیں اس سے کچھ مطلب نہیں۔

ہمارا مطلب یہ ہے کہ جس طرح آپ دونوں صاحبوں نے آپس میں مسئلہ نبوت مرزا پر مباحثہ کرنا منظور کریں کیونکہ آپ لوگوں کا اختلاف تو اندرونی ہے مگر ہماری مخالفت ایک بیرونی چیز ہے۔یعنی آپ دونوں مرزا غلام احمد صاحب کو ان کے دعوی میں سچا جانتے ہیں اور مسائل نبوت وتکفیر میں اختلاف رکھتے ہیں۔اس کے برخلاف ہم مرزا صاحب قادیانی کو ان کے دعوی (ماموریت من اللہ) میں سچا نہیں جانتے، اس لئے ہماری طرف سے مضمون آخری فیصلہ بطور مبحث کے پیش ہوگا۔

بغرض مزید تشریح ہم ایک مثال بھی پیش کرتے ہیں تاکہ آپ دونوں صاحب ہمارے مدعا کو اچھی طرح سمجھ سکیں۔

مثال: شیعہ اور سنی دونوں گروہ نبوت محمدیہ کے مصدق ہیں مگر آپس میں ایک دوسرے کو چیلنج کرتے ہیں کہ آؤ خلافت ثلاثہ پر مباحثہ کریں۔ اسی دوران میں ایک منکر اسلام آکر کہتا ہے کہ پہلے تم دونوں گروہ مل کر مجھ سے صداقت اسلام پر بحث کرلو کیونکہ میں اسلام کو سچا مذہب نہیں جانتا۔اب ذرا انصاف سے بتاؤ کہ ایسی حالت میں کیا ان فرزندان اسلام کا فرض نہیں کہ اپنی باہمی نزاع کو چھوڑ کر پہلے اس مشترک مخالف کی طرف متوجہ ہوجائیں۔

مولانا حالی اسکے متعلق ایک لطیف رباعی فرما گئے ہیں

کہتا تھا کل اک منکر قرآن و خبر
کیا لیں گے یہ اہل قبلہ باہم لڑ کر
کچھ دم ہے تو میداں میں آئیں ورنہ
کتا بھی ہے شیر اپنی گلی کے اندر

مولانا حالی مرحوم نے اس رباعی میں آپ دونوں صاحبوں کو نصیحت ہے کہ پہلے دونوں باہم مل کر مرزائی قلعے سے حملہ ثنائی کی مدافعت کریں۔یہی آپ کی سعادت مندی ہے اور یہی خدمت احمدیت ورنہ سمجھا جائے گا کہ آپس میں مباحثہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیلنج بازی محض ایک نمائشی چیز ہے اور مضمون آخری فیصلہ واقعی آخری فیصلہ ہے جواب کا منتظر۔ تحریک احمدیت کا پرانا خادم: ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۱۳ شوال ۱۳۵۶ھ ص ۵)

مرزائی ہر دو صنف میں مباحثے کی تحریک

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۵ ستمبر ۱۹۳۶ء سے جماعت احمدیہ کے دو فریقوں میں مباحثے کی تحریک شروع ہوئی ہے آج دسمبر ۱۹۳۷ء ختم ہونے کو ہے، اس سوا سال کے عرصہ میں ان دو جماعتوں کا ابتدائی مرحلہ بھی طے نہیں ہوا یعنی مبحث (مضمون بحث) طے نہیں ہو سکا اور مضمون بحث کی تعیین میں اتنی دیر کا لگنا بتا رہا ہے کہ اصل بحث میں پندرہ ماہ کی بجائے پندرہ سال لگیں گے۔ آخری مضمون جو اس کے متعلق اخبار الفضل میں ہمیں پہنچا ہے وہ ۱۴ دسمبر ۱۹۳۷ء میں مرقوم ہے جو ناظرین کی آگاہی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔ جناب مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین نے تحریر فرمایا تھا:

(الف): ہمارے درمیان جو اختلاف مسائل ہے اس کی اصل جڑ مسئلہ نبوت ہے اگر ہمارے احباب محض اللہ تعالیٰ سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر اسکا فیصلہ کرنا چاہیں تو اسکی راہ نہایت آسان ہے۔

(ب): میں تم کو خدا کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کرلو اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے (ٹریکٹ نبوت کاملہ تامہ اور جزئی نبوت میں فرق۔)

یہ واضح اور کھلی تحریرات لکھنے کے بعد آج اگر مولوی محمد علی صاحب خود ہی فیصلہ کی اس، نہایت آسان راہ، کو چھوڑ دیں دوسرے معاملات کو ملتوی رکھنے کی بجائے انہیں مقدم کرنا چاہیں اور سب سے پہلے اس ایک بات کے فیصلہ کرنے پر رضامند نہ ہوں تو فرمایئے کیا اس کا بدیہی نتیجہ یہ نہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب مولوی محمد علی صاحب، اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہی اور سلسلہ کی خیر خواہی کو مدنظر رکھ کر بات نہیں کر رہے۔

میں غیر مبایعین سے کہتا ہوں کہ اگر آپ ہمارا فیصلہ نہ مانیں ہمارے اخذ کردہ نتیجہ سے متفق نہ ہوں تو جائیں دنیا کے کسی عقل مند کے سامنے جناب مولوی محمد علی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت پیش کر کے پوچھیں کہ کیا ان تحریرات کا لکھنے والا اگر آج مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود پر بحث کو فیصلہ کن نہ سمجھے اور سب سے پہلے اس کے فیصلہ کے لئے تیار نہ ہو تو اس کا گریز ہے یا نہیں؟

مجھے یقین ہے کہ دنیا کے دانش مند بالاتفاق مولوی محمد علی صاحب کے رویہ کو گریز اور صریح گریز قرار دیں گے مجھے تو اس بارے میں اس قدر وثوق ہے کہ میں خود جناب مولوی محمد علی صاحب کو بھی اس کے متعلق ہم اپنا ہم خیال سمجھتا ہوں ورنہ کیا وجہ ہے کہ قریباً ایک سال سے میں جناب مولوی صاحب کی اس تحریر کو ان کے سامنے رکھ رہا ہوں مگر وہ بالکل خاموش ہیں آج تک مولوی صاحب نے ایک مرتبہ بھی اپنی اس حلفیہ تحریر کے متعلق درافشانی نہیں فرمائی۔ آخر کچھ تو ہے جس کی وجہ سے یہ خاموشی ہے۔

میں آج پھر اتمام حجت کے طور پر اللہ تعالیٰ کے نام پر جناب مولوی صاحب اور ان کے رفقاء سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اپنے مندرجہ بالا مجوزہ طریق فیصلہ پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ الثانی سے فیصلہ کن مناظرہ کر لیں ۔مناظرہ تقریری ہو تحریری ہو۔ لاہور میں ہو یا قادیان میں سب منظور ہے ۔اگر اب بھی جناب مولوی محمد علی صاحب نہ اپنے مجوزہ طریق پر فیصلہ کیلئے آمادہ ہوں اور نہ ہی اس مجوزہ طریق کی تغلیط کریں بلکہ اس کے ذکر سے ہی پہلو تہی کریں تو اے آسمان اے زمین اور اے دنیا کے منصف مزاج انسانو! سب گواہ رہو کہ مولوی محمد علی صاحب نے صریح گریز اختیار کیا اب وہ اللہ تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہیں۔

گذشتہ سال ہمارے مطالبات سے تنگ آ کر جناب مولوی محمد علی صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے امیر جماعت قادیان کو فیصلہ کن بحث کے لئے دعوت کے عنوان سے ایک مقالہ لکھا جس میں تحریر فرمایا کہ:

ساری بحث نبوت تو دو جملوں میں طے ہو جاتی ہے اگر حضرت مسیح موعود نے دوسرے مسلمانوں کا جنازہ جائز قرار دیا ہے تو آپ کے نزدیک وہ کافر نہیں بلکہ مسلمان ہیں اور اگر آپ کو نہ ماننے والے مسلمان ہیں تو یقیناً آپ کا دعوی نبوت کا نہیں ...اور اگر آپ کے ارشادات قابل تعمیل ہیں تو نبوت کا مسئلہ حل شدہ ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۱۹ نومبر ۱۹۳۶ء)

اس چیلنج کا مطلب واضح ہے مولوی محمد علی صاحب نبوت حضرت مسیح کے بارے میں بحث کے لئے بلاتے ہیں اور اس مسئلہ کے حل کے لئے حضور کے ارشادات کو قابل تعمیل ماننا ضروری قرار دیتے ہیں غرض موضوع بحث طے شدہ ہے ہاں مولوی محمد علی صاحب اسی مضمون میں لکھتے ہیں:

صرف یہ چاہتا ہوں کہ وہ (محمود) خود اپنی ذمہ داری کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک فیصلہ کن بحث کے لئے قدم اٹھائیں،

گویا آپ کا اب صرف یہ مطالبہ تھا کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے خود حضرت امیر المومنین مناظرہ کرنے والے ہوں۔ اسکے علاوہ آپ کی طرف سے کوئی شرط نہ تھی۔ چنانچہ مولوی محمد علی صاحب کے ایک معتمد بابو منظور الٰہی صاحب نے ۱۹ نومبر کا پیغام صلح بھیجتے ہوئے مجھے لکھا:

آپ اخبار پیغام صلح کا تازہ پرچہ ملاحظہ فرمالیں جس میں حضرت مولانا محمد علی صاحب نے بغیر کسی قدیم یا جدید شرط کے امیر جماعت قادیان کو مباحثہ کا چیلنج دیا ہے اگر آپ لوگوں میں تحقیق حق کا خیال ہے تو اس مباحثہ کو ہاتھ سے نہ جانے دیں کیونکہ آپ ہماری جماعت کو ایسے چیلنج دینے کے عادی ہیں۔ ہر دو جماعتوں کے بانیان میں اختلافات موجود ہیں کیوں نہ وہ خود میدان میں نکل کر باہم مباحثہ کر کے جماعت کو اختلاف سے نکالیں ہماری کس سے رشتہ داری نہیں کہ ہم خواہ مخواہ دین کے معاملہ میں کسی کی پچ کریں آپ کو خاص طور پر اس مباحثہ کی منظوری کا انتظام کرنا چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس مولوی محمد علی صاحب کی طرف سے کسی قسم کی قدیم یا جدید شرط نہ تھی ان کا اور ان کے ساتھیوں کا صرف یہ مطالبہ تھا کہ مولوی محمد علی صاحب مناظرہ حضرت امیر المومنین سے کریں۔

میں نے پیغام صلح کا پرچہ حضرت امیر المومنین کی خدمت میں پیش کیا حضور نے فرمایا میں مولوی محمد علی صاحب سے نبوت حضرت مسیح موعود کے بارے میں بحث کرنیکے لئے تیار ہوں۔ آپ میری طرف سے اعلان کر دیں ۔ چنانچہ اخبار الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۳۶ء میں خاکسار نے یہ اعلان کر دیا مولوی محمد علی صاحب نے کہا کہ حضرت امیر المومنین کی اپنی تحریر نہیں ہے اس پر حضور نے مندرجہ ذیل تحریر شائع کی:

میں تصدیق کرتا ہوں کہ میں نے مولوی ابو العطا صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں آپ ان سے شرطیں طے کر لیں سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ ا لاان یشاء اللہ

مباحثہ کی غرض اگر جماعت تک حق کی آواز کا پہنچانا ہو تو مجھے اس میں عذر ہی کیا ہو سکتا ہے عذر تو اسی صورت میں ہوتا ہے جب مباحثہ کو کھیل یا فساد کا ذریعہ بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔،

اس اعلان کے بعد مولوی محمد علی صاحب اور انکے ساتھیوں کیلئے کوئی گنجائش باقی نہ رہ گئی لیکن حق کا مقابلہ آسان نہیں اس لئے مولوی محمد علی صاحب نے اس واضح اور آسان طریق فیصلہ سے انحراف کیا اور ہرگز تیار نہ ہوئے کہ اپنے حلفیہ مجوزہ طریق فیصلہ کی رو سے تصفیہ کر لیتے حتی کہ ہمیں کہنا پڑا کہ

میں تم کو خدا کی قسم دیکر کہتا ہوں کہ آؤ سب سے پہلے ایک بات کا فیصلہ کر لو اور جب تک وہ فیصلہ نہ ہو جائے دوسرے معاملات کو ملتوی رکھو۔ اصل جڑ سارے اختلاف کی صرف حضرت مسیح موعود کی قسم نبوت کا مسئلہ ہے ۔(ٹریکٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب)

کیا مولوی صاحب اب بھی اس طریق پر فیصلہ کن مناظر کے لئے تیار ہیں

خاکسار ابوالعطا جالندھری ۔ (اخبار الفضل قادیان ۱۴ دسمبر ۱۹۳۷ ص ۵-۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ان دونوں مرزائیہ صنفوں میں تو بات کا ابتدائی مرحلہ بھی طے نہیں ہوتا اس لئے ہم نے ان دونوں کی خدمت میں پچھلے پرچہ اہل حدیث میں اپیل کی ہے کہ وہ رخ ہماری طرف پھیریں اور دونوں مل کر ہمارا مقابلہ کریں اگر وہ ہمارے مقابلہ میں ہی عاجز آجاویں تو ایسے عقیدہ کو ترک کردیں جو دین دنیا میں ان کے لئے مفید نہ ہو۔

احمدی بہادرو! مردمیدان بنو دنیا کیا کہے گی کہ اپنے پیرومرشد کی ایک بات کو ثابت کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے تصفیہ شرائط کے لئے اپنا سفیر جلدی بھیجو ہمیں زیادہ انتظار نہ کراؤ اور سن رکھو

انا سلمة ابن الاکوع

الیوم یوم الرضع

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۰ شوال ۱۳۵۶ھ ص ۴-۶)

مرزا غلام احمد قادیانی کا نسب نامہ

جناب عبدالحق صاحب لائل پور (حال فیصل آباد) سے لکھتے ہیں:

کچھ دنوں سے اخبار اہل حدیث امرتسر اور الفضل قادیان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نسب پر بحث چل رہی ہے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب، مرزا صاحب کے اپنے بیان سے ثابت کررہے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب چینی الاصل مغل تھے لیکن اخبار الفضل کا فاضل اڈیٹر مرزا صاحب کو فارسی النسل بتلاتا ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری، مرزا صاحب کی خودنوشتہ تحریروں سے مرزا صاحب کا مغل اور چینی الاصل ہونا ثابت کرتے ہیں لیکن اڈیٹر صاحب الفضل بعض مخالف اشخاص کی تحریروں سے مرزا صاحب کا فارسی الاصل جتلاتے ہیں اور پھر شخص بھی وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن کو مرزا صاحب جھوٹا قرار دیا کرتے تھے اب سوال تو یہ ہے کہ:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا صحیح نسب کیا تھا؟

بات اصل یہ ہے کہ اس خود ساختہ مسیح موعود نے جہاں بھی کوئی پیش گوئی خواہ وہ کسی اور کے متعلق ہی کیوں نہ ہو فوراً اپنے پر چسپاں کرنیکی کوشش کی اور اسی ناجائز کوشش میں ان کا حسب نسب خلط ملط ہو گیا۔ اب مرزا صاحب کہنے کے لئے تو مغل ہیں لیکن ان کی تحریروں سے ان کے صحیح حسب نسب کا کچھ بھی پتہ نہیں چلتا۔ کبھی تو وہ اپنے تیئں مغل، کبھی ترک، کبھی بنی اسرائیل، کبھی چینی الاصل، کبھی فارسی النسل، اور کبھی جاٹ بتلاتے تھے۔ مثلاً حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۰۱ حاشیہ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

> اس سے مطلب یہ ہے کہ اس (مسیح موعود) کے خاندان میں ترک خون ملا ہوا ہوگا ہمارا خاندان جو اپنی شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیش گوئی کا مصداق ہے کیونکہ اگرچہ سچ وہی ہے کہ جو خدا نے فرمایا کہ یہ خاندان فارسی الاصل ہے مگر یہ تو یقینی اور مشہود اور محسوس ہے کہ اکثر مائیں اور دادیاں ہماری مغلیہ خاندان سے ہیں اور وہ چینی الاصل ہیں یعنی چین کی رہنے والی ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کی اس تحریر سے مندرجہ ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں

۱۔ یہ کہ مرزا صاحب مغلیہ خاندان سے تعلق رکھتے تھے۔

۲۔ یہ کہ مرزا صاحب کی نسل میں ترکوں کا بھی حصہ تھا۔

۳۔ یہ کہ مرزا صاحب فارسی النسل تھے۔

۴۔ یہ مرزا صاحب کی اکثر مائیں اور دادیاں چینی الاصل تھیں

لیکن خلیفہ اول حکیم نورالدین تصدیق براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ:

ترک یاجوج ماجوج کی نسل سے ہیں۔

اس لحاظ سے مرزا صاحب میں بھی یاجوج ماجوج کا حصہ ثابت ہے۔

۲۔ مرزا صاحب کے حسب نسب کے متعلق اخبار الفضل مجریہ ۲۸ فروری ۱۹۲۳ء ص ۶ کالم ۲ میں لکھا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اس سے ظاہر ہے کہ مسیح کی بشارت کا صحیح مصداق وہی شخص ہوسکتا ہے جو اگرچہ مذہبی وملی لحاظ سے اسرائیلی نہ ہو لیکن کسی دوسری صورت کے لحاظ سے تو بنی اسرائیل کے لئے باعث بشارت ہوسکتا ہو جیسے کہ مسیح موعود نسلاً بنی اسرائیل سے ہیں ... یہ امر بھی اس کو النود؟ احمد کا مصداق ٹھہراتا ہے جو خونی اور نسلی رشتہ کے لحاظ سے پہلے مسیح کی طرح اسرائیلی ہو۔

اس تحریر سے مرزا صاحب بنی اسرائیل کی نسل سے ثابت ہیں۔

۳۔ اربعین نمبر۲ صفحہ ۱۷ حاشیہ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ:

یاد رہے کہ اس خاکسار کا خاندان بظاہر مغلیہ خاندان ہے کوئی تذکرہ ہمارے خاندان کی تاریخ میں یہ نہیں دیکھا گیا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا ہاں بعض کاغذات میں یہ دیکھا گیا ہے ہماری بعض دادیاں شریف اور مشہور سادات میں سے تھیں۔ اب خدا کے کلام سے معلوم ہوا کہ دراصل ہمارا خاندان فارسی خاندان ہے سو اس پر ہم پورے یقین سے ایمان لاتے ہیں کیونکہ خاندانوں کی حقیقت جیسا کہ اللہ تعالی کو معلوم ہے کسی دوسرے کو ہرگز معلوم نہیں اسی کا علم صحیح اور یقینی ہے اور دوسروں کا شکی اور ظنی۔

اس تحریر کا مطلب صاف ہے کہ مرزا صاحب کے خاندان کی تاریخ میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ وہ بنی فارس کا خاندان تھا اور اس خیال سے مرزا صاحب اپنے تئیں مغل ہی سمجھتے تھے لیکن بھلا ہو ملہم مرزا کا جس نے مرزا صاحب کو حقیقت حال سے آگاہ کر دیا کہ شجرہ نسب کے بیچ میں کوئی فارسی النسل بھی مداخلت کا مرتکب ہوجانے سے مرزا صاحب کا مغلیہ خاندان فارسی الاصل اور سید الحسب بن چکا ہے۔

۴۔ شری گورو نانک دیو جی مہاراج کہ نہہ کلنک اوتار کے متعلق پیش گوئی آپ کی جنم ساکھی مولفہ بھائی بالا صفحہ ۲۵۱ وصفحہ ۲۷۲ پر یہ تھی کہ وہ نہہ کلنک قوم کا جٹ ہوگا۔

لیکن مرزا غلام احمد صاحب کے پیرؤوں نے اس پیش گوئی کو بھی مرزا صاحب پر چسپاں کر دیا اور مرزا صاحب کو جٹ قرار دے دیا۔

اب ناظرین انصاف فرماویں کہ مرزا صاحب کس نسل سے تھے؟ آیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ترکوں کی نسل سے۔
۲مغلوں کی نسل سے،
۳۔ بنی اسرائیل سے،
۴ یا چینی نسل سے۔
۵۔ یا فارسی نسل سے،۔ یا
۶ وہ جٹ نسل سے۔ یا سید تھے
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۳۷ء مطابق ۲۰ شوال ۱۳۵۶ھ ص ۶۔۷)

قادیانی اور مصری نزاع اور اسکے فیصلے کی صورت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ قادیان میں ایک شخص شیخ عبدالرحمٰن نومسلم المعروف مصری ہے۔ جو عربی انگریزی پڑھا ہوا قابل معلم اور احمدیہ جماعت میں ذی وجاہت ہستی ہے۔

اس نے اپنی احمدیت کے باوجود خلافت موجودہ کے برخلاف آواز اٹھائی جس کا لب لباب بالفاظ اخبار پیغام صلح یہ ظاہر کیا کہ خلیفہ قادیانی اخلاقی کمزوری کی وجہ سے خلافت کے لائق نہیں، اس لئے جماعت کو چاہیے کہ اسے معزول کردے۔

ادھر خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے جلدی سے مصری اور اس کے اعوان و انصار کو جماعت سے خارج کر دیا جس کو انہوں نے منظور کر کے اپنے خیال کو نہ چھوڑا بلکہ فیصلے کے لئے تقاضا پر تقاضا کرتے رہے۔ چنانچہ اخیر دسمبر کو سالانہ جلسہ مرزائیہ میں مصری صاحب نے کئی ایک اشتہار دیئے جن سب کا لب لباب یہ ہے کہ ہم احمدی ہیں ہم کو احمدیت میں ذرہ شک وشبہ نہیں ہم صرف خلافت محمودیہ کے مخالف ہیں خلیفہ صاحب ہمارے طرق اربعہ میں سے کسی طریق سے فیصلہ کرلیں

۱۔ایک کمیشن مقرر ہو جو فریقین کا بیان اور ثبوت لے کر فیصلہ کرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ دوسرا ان الزامات کی بریت میں خلیفہ ہمارے ساتھ مباہلہ کرے

۳۔ خلیفہ بجائے خود اپنی بریت کی حلف مؤکد اٹھائے

۴۔ ہمیں حلف مؤکد دے اور خدائی فیصلہ کا انتظار کرے

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم خوب جانتے ہیں کہ یہی طرق اربعہ ہیں جو مرزا صاحب قادیانی متوفی اور ان کے بعد ان کے اتباع مخالفین کے سامنے پیش کرتے چلے آئے ہیں اس کی کوئی وجہ نہیں کہ آج وہ خود ان کو بالکلیہ مسترد کر دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۴)

یہ احمدیت ہے یا آریہ سماج

جناب پنڈت آتما نند لائل پوری لکھتے ہیں:

جب ہم مرزائی کہتے ہیں تو ہمارے احمدی دوست ناراض ہو کر اصرار کرتے ہیں کہ انہیں احمدی کہا جائے۔ اور کہا کرتے کہ وہ حضرت احمد صلعم کے پیرو ہیں نہ کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے۔ اور یہ بھی دعوی کرتے ہیں کہ کہ احمدیت ہی حضرت محمد صلعم کا مذہب اور حقیقی اسلام ہے۔

یہ لوگ آریہ سماج کو اس لئے مشرک بتلاتے ہیں کہ آریہ سماجی لوگ خدا کے ساتھ مادہ وارواح کو بھی قدیم مانتے ہیں۔

آج ہم دکھلانا چاہتے ہیں کہ احمدیت حقیقی اسلام نہیں بلکہ شریمتی آریہ سماج کی سگی ماں جائی بہن ہے، اور ویدک ہندو دھرم کا ایک فرقہ۔

چند روز ہوئے کہ اخبار پیغام صلح میں ہماری نظر ایک مضمون پر پڑی جس میں پہلی شرط بیعت احمدیت کا خلاصہ یہ تھا کہ بیعت کنندہ اقرار کرے کہ قبر میں جانے تک وہ شرک سے باز رہے گا۔

قرآن شریف میں بھی لکھا ہے کہ خدا ہر ایک قسم کے گناہ کو بخش سکتا ہے لیکن شرک اور مشرک کو نہیں بخشے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں یہ بھی خیال رہے کہ مسیح موعود کا شرک سے مجتنب اور مومن ہونا نہایت ضروری ہے۔ یعنی مشرک شخص جو خدا کی وحدانیت اور ہستی میں کسی غیر از خدا کو شریک مانتا ہو ہرگز ہرگز مسیح نہیں ہوسکتا۔

یہاں یہ بھی سمجھ لینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت کیا ہے ؟

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایمان عقائد اور اقوال کے مجموعہ کا نام احمدیت ہے۔ ہمارا اعتراض احمدیت پر ہے نہ کہ اس کے بانی پر۔

لیکن چونکہ اس کے بانی کے اقوال وعقاید پیش کئے بغیر احمدیت کو بیان نہیں کیا جا سکتا لہذا ہمیں صرف احمدی عقاید و مسلمات دکھلانے کے لئے ہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عقاید پیش کرنا ناگزیر معلوم دیتا ہے۔ لیکن ہماری منشاء یہ ہرگز نہیں کہ ہم احمدیت کے بانی پر حملہ کریں۔ بلکہ غلام احمدیت یا مرزائیت کا مشرک دکھلانا ہی فقط ہمیں مقصود ہے۔ اور ہمارے اس فلسفیانہ مضمون کے مخاطب قادیانی احمدی عموماً اور لاہوری احمدی خصوصاً ہیں کیونکہ قادیانیوں میں سے ہمیں کوئی ایک بھی شخص ایسا نہیں دکھلائی دیتا جو ہمارے مضمون اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریروں کو سمجھنے کی بھی قابلیت رکھتا ہو۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کو تو ضعف دماغ کی وجہ سے دورے آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ البتہ لاہوری احمدیوں میں پنڈت عبدالحق صاحب ودیارتھی فاضل سنسکرت اور ان کے بعد مولوی محمد علی ایم اے امیر جماعت لاہوری اور ڈاکٹر بشارت احمد، مولوی عمر الدین صاحب شملوی وغیرہ چند ہستیاں ضرور معلوم ہیں جو اگرچہ جواب تو نہیں دے سکیں گی البتہ ہمارے فلسفیانہ مضمون کو سمجھ ضرور سکیں گی۔ اس لئے لاہوری جماعت احمدیہ سے ہی ہمارا روئے سخن ہے۔ قادیانیوں کو ممانعت نہیں کہ وہ بھی سمجھنے اور جواب دینے کی طبع آزمائی شوق سے کریں۔

ہمارا دعوی ہے کہ ہر دو صنف کے احمدی اور حضرت مسیح قادیانی مومن نہیں تھے۔ اگر کوئی احمدی ہمارے سامنے مندرجہ ذیل اعتراضات کو رفع فرما کر مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور مجدد چھوڑ صرف ایک سیدھا سادا مومن یعنی مسلمان بھی ثابت کر دکھائیں تو ہم اقرار صالح کرتے ہیں کہ ہم بلا کسی شرط کے، احمدی، بن جائیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مان لیں گے۔

ہے کوئی احمدی عالم جو ہماری غیر مشروط بات کا جواب دے کر ہمیں مرزائی بنانے نے کا دم بھرنے کے لئے تیار ہو؟

ہمارے دعوی کے دلائل سنو:

۱۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۶ پر مرزا صاحب قادیانی کا الہام یوں درج ہے کہ

انت منی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی۔

(یعنی اے مرزا تو مجھ سے میری توحید اور تفرید کی مثل ہے)

اعتراض ۔ جب خدا کی وحدانیت اور فردیت کی جگہ مرزا صاحب بھی ہو گئے تو وحدانیت اور فردیت کس طرح باقی رہ گئی۔ کیونکہ وحدانیت اور فردیت کا مطلب یہ ہے کہ لیس کمثلہ شئی یعنی خدا کی مثل کسی بات میں کوئی نہیں۔

۲۔ مکاشفات صفحہ ۹ نیز آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۶۴ و کتاب البریۃ صفحہ ۷۹ پر مرزا صاحب قادیانی کا ایک مکاشفہ یوں درج ہے:

میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں۔

۳۔ اپنے یا حضرت محمد صلعم کے متعلق توضیح مرام صفحہ ۲۳ پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

مرزا صاحب کا اپنے تئیں یا آنحضرت ﷺ کو خدا ماننا بدترین شرک ہے

۴۔ مرزائی لوگ آریہ سماجیوں کے ساتھ مادہ وارواح کی قدامت کے خلاف محض اس لئے مناظرے کیا کرتے ہیں تاکہ مسلمانوں کو اپنے مسلمان ہونے کا دھوکہ دے سکیں ۔ ورنہ حقیقت یہ ہے کہ مرزائی لوگ خود مادہ وارواح کی قدامت کے قائل ہیں۔ پنڈت عبدالحق صاحب ودیارتھی یا مولوی محمد علی صاحب ایم اے سوچیں کہ اگر مادہ وارواح کی قدامت کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی مندرجہ ذیل تحریریں آریہ سماجی پیش کر دیں تو احمدیوں کے پاس سوائے تسلیم کے اور کیا جواب ہے؟

ہم مرزا صاحب قادیانی کے اس معرکۃ الآراء، اسلام اور اس ملک کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مذاہب، پر لیکچر صفحہ ۳۰ کا کچھ نمونہ ناظرین کی نذر کرتے ہیں جس کی مقبولیت کی پیش گوئی مرزا صاحب نے پہلے سے کی ہوئی کہی جاتی ہے۔ یہ پیش گوئی نہیں تھی بلکہ صدر صاحب نے مرزا صاحب قادیانی کے اس لیکچر کو مقبول ترین کہنے کا وعدہ پیشتر سے ہی دے رکھا تھا۔ ورنہ لیکچر کی خوبی سنئے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

ہمیں معلوم نہیں کہ دنیا پر اس طرح سے کتنے دور گزر چکے ہیں اور کتنے آدم اپنے اپنے وقت پر آ چکے ہیں چونکہ خدا قدیم سے خالق ہے اس لئے ہم مانتے اور ایمان لاتے ہیں کہ دنیا اپنی نوع کے اعتبار سے قدیم ہے لیکن اپنے شخص کے اعتبار سے قدیم نہیں ہے۔ افسوس کہ حضرات عیسائیاں یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ صرف چھ ہزار برس ہوئے کہ جب خدا نے دنیا کو پیدا کیا اور زمین و آسمان بنائے اور اس سے پہلے خدا ہمیشہ سے معطل اور بے کار تھا اور ازلی طور پر معطل چلا آتا تھا۔ یہ ایسا عقیدہ ہے کہ کوئی صاحب عقل اس کو قبول نہیں کرے گا مگر ہمارا عقیدہ جو قرآن شریف نے ہمیں سکھلایا ہے یہ ہے کہ خدا ہمیشہ سے خالق ہے۔ اگر چاہے تو کروڑوں مرتبہ زمین و آسمان کو فنا کر کے پھر ایسے ہی بنا دے اور اس نے ہمیں خبر دی ہے کہ وہ آدم جو پہلی امتوں کے بعد آیا جو ہم سب کا باپ تھا اس کے دنیا میں آنے کے وقت سے یہ سلسلہ انسانی شروع ہوا ہے اور اس سلسلہ کا پورا دور سات ہزار برس تک ہے۔ (بلفظہ)

مرزا صاحب قادیانی کی اس طویل تحریر کا خلاصہ صرف اس قدر ہے کہ

۱۔ خدا قدیم سے خالق ہے۔

۲۔ اسلئے کائنات اپنی نوع سے قدیم اور ذات سے حادث ہے۔

۳۔ اگر دنیا کی نوع (پرواہ روپ سے انادی) کے لحاظ سے ازلی نہ مانا جاوے تو خدا پر ازلیت سے معطل اور بے کار رہنے کا الزام عائد ہوگا۔ جس الزام کو مرزا صاحب جیسا کوئی عقل مند قبول نہیں کرے گا

۴۔ یہ عقاید مرزائیہ قرآ شریف سکھلاتا ہے کہ خدا ہمیشہ یعنی ازل سے خالق ہے اسلئے کروڑوں مرتبہ بلکہ ازل سے ہی زمین و آسمان کو نیستی سے ہستی میں پیدا اور ہستی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نیستی میں فنا کرتا چلا آ رہا ہے۔

مرزا صاحب اور جماعت احمدیہ کے یہ عقاید اگر چہ ہمارے دعوی کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن عام فہم بنانے کے لئے ایک درمیانی کڑی یا عقیدہ کو سمجھ لینا ناظرین کے لئے مفید ہوگا اور وہ یہ کہ مرزا صاحب الوصیت صفحہ ۱۰ پر لکھتے ہیں کہ :

اس (خدا) کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی

نیز کشتی نوح صفحہ ۱۰ پر رقم طراز ہیں کہ:

ایک قادر اور قیوم اور خالق الکل خدا سے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیر ہے ،

اگر کسی بھائی کی سمجھ میں یہ معمولی فلسفہ بھی نہ آ سکے تو میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیانی کی مندرجہ ذیل تشریح ملاحظہ فرماویں آپ ، مسیح موعود کے کارنامے ، نامی کتاب میں لکھتے ہیں کہ :

حضرت مسیح موعود (مرزا) نے فرمایا یہ دونوں باتیں غلط ہیں یہ ماننا بھی کہ کسی وقت خدا کی صفات میں تعطل تھا جو خدا تعالی کی صفت قیوم کے خلاف ہے ، اسی طرح یہ کہنا بھی کہ جب سے خدا تعالی ہے دنیا چلی آتی ہے خدا کی صفات کے خلاف ہے۔ (ص ۲۷)

: حضرت مسیح موعود نے اس بحث کا یوں فیصلہ فرمایا ہے کہ نہ خدا تعالی صفت خالقیت کبھی معطل ہوئی اور نہ دنیا خدا کے ساتھ چلی آ رہی ہے اور صداقت ان دونوں امور کے درمیان ہے اور اس کی تشریح آپ نے یہ فرمائی ہے کہ مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے گو قدامت ذاتی کسی شئے کو حاصل نہیں۔ کوئی ذرہ کوئی روح کوئی چیز ماسوائے اللہ ایسی نہیں کہ جسے قدامت ذاتی حاصل ہو لیکن یہ سچ ہے کہ خدا تعالی ہمیشہ سے اپنی صفت خلق کو ظاہر کرتا چلا آیا ہے۔ (مسیح موعود کے کارنامے۔ص ۳۸۔۳۹)

مرزا صاحب قادیانی کے خدا نے اپنے فرشتہ پنڈت مٹھن لال (عرف لیکھ رام) کی معرفت جو قرآن شریف مرزا صاحب کو سکھلایا اسکا خلاصہ یہ ہے کہ :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا ازل سے ابد تک بلا تعطل خلقت پیدا کرتا رہے گا اور کرتا چلا آیا ہے کبھی ایک لمحہ کے کروڑ ویں حصہ تک بھی اس کی صفت خالقیت کبھی معطل نہیں ہوئی اس لئے مخلوق کو قدامت نوعی حاصل ہے

جس طرح عیسائی تثلیث کا یہ مسئلہ باطل ہے کہ تین اور ایک، اور ایک اور تین برابر ہے ایک کے اور جسے انگریزی زبان میں

Three into one & One into three is equal to one

اس طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ ناممکن اور قطعی باطل مرزائیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ خدا ازل سے ایک لمحہ بھر رکنے کے بغیر کائنات کو پیدا کرتا چلا آیا ہے اور ابد تک ایسا ہی کرتا رہے گا۔ یہ بالکل پنڈت لیکھ رام کی دعائے مباہلہ اور شاگردی کا نتیجہ ہے اور بعینہ آریہ سماجی عقیدہ ہے جو اپنی نادانی سے ایسے سوالات کیا کرتے ہیں کہ جب مادہ و ارواح نہ تھے تو خدا مالک و خالق کس کا تھا؟

اور جب کوئی موحد یہ جواب دیتا ہے کہ خدا کی ایسی صفات محض نسبتی ہیں۔ جب مادہ وارواح نہیں تھے تب وہ مالک و خالق نہیں کہلاتا تھا اور نہ ہی اسے مالک و خالق کہنے والا کوئی ذی روح تھا۔ البتہ اس میں مالک و خالق ہونے کی قدرت موجود تھی تو ہمارے آریہ سماجی بھائی جھٹ اعتراض کر دیا کرتے ہیں کہ اگر اس کو مادہ و ارواح کی پیدائش سے قبل مانا جاوے تو خدا کی صفات ازلی وابدی نہیں رہتیں اور خدا پر ازلی طور پر معطل چلے آنے کا الزام عائد ہوتا ہے۔

پنڈت لیکھ رام جی سے سیکھ کر بعینہ یہی اعتراض مرزا صاحب عیسائیوں پر کرتے ہیں۔ حالانکہ آریہ سماجی بھی خدا کو زمین و آسمان کی چکی چلانے سے چار ارب بتیس کروڑ سال کی مہلت ہر کلپ میں دیتے رہتے ہیں۔ مگر شاگرد ایسے ہیں کہ ایک سیکنڈ کی بھی مہلت نہیں دیتے۔ اس سے ایک بات معلوم ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اگرچہ مرزا صاحب ضد اور تعصب سے پنڈت لیکھ رام جی کے ساتھ برسر پیکار رہے مگر دل سے پنڈت جی کے دلائل اور آریہ سماجی عقائد کے شائد قائل ہو چکے تھے۔

مرزائیوں کا یہ عقیدہ مشرکانہ ہے:

احمدیوں کا یہ عقیدہ کہ خدا ازل سے بلا تعطل خالق چلا آرہا ہے اور ابد تک ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی چلا جائے گا، یعنی اس کی صفت خالقیت میں کبھی لمحہ بھر بھی تعطل نہیں آئے گا یا یوں کہیے کہ خدا ازل سے ابد تک کبھی ایک لمحہ بھی خلقت پیدا کرنا بند نہیں کرتا۔ نہایت مشرکانہ وملحدانہ ہے بوجوہات ذیل:

۱۔ اگر کسی وقت کائنات کی موجودگی نہ مانی جاوے یا اس سے پہلی خلقت میں کائنات یا مادہ وارواح کی نیستی سے ہستی میں پیدائش مانی جاوے تو خدا پر معطل اور ازل سے بے کار رہنے کا بقول مرزا صاحب الزام عائد ہوتا ہے جو مرزا صاحب جیسا عقل مند شخص قبول نہیں کرسکتا۔ لہذا کائنات ازلی وابدی اور خدا کی شریک اور ساتھی ہوئی جو صریح شرک ہے۔

۲۔ ازلی وابدی کائنات کا خالق کوئی نہیں مانا جاسکتا ورنہ کسی وقت کائنات کی موجودگی یا پیدائش نہ ماننے سے خالق کی صفت خالقیت میں تعطل اور بے کاری کا ماننا لازم آئے گا جو مرزا صاحب کے نزدیک ناممکن ہے۔ لہذا ثابت ہوا کہ ازلی وابدی کائنات کا کوئی خالق خدا نہیں ہے۔ اور یہ کائنات ازل سے ابد تک ایسی ہی خودرو چلی آرہی ہے اور چلی جائیگی اس کا کوئی خالق خدا نہیں۔

۳۔ اگر مرزائی خالق کو خدا کہتے ہیں تو چونکہ خالق کا مخلوق سے پیشتر ہونا لازمی ہے ورنہ خالق ومخلوق دونوں کا بیک وقت اور ہم عمر یا ہم عصر ہونا خالق اور مخلوق کی نفی ثابت کرتا ہے یعنی اگر خالق اپنی مخلوق سے قبل نہ مانا جاوے اور مخلوق کو کسی وقت مقررہ سے پیدا شدہ نہ مانا جاوے تو وہ ازلی ہوگی اور اسے مخلوق کہا ہی نہیں جاسکے گا اور اگر کائنات کو پیدا شدہ یعنی مخلوق مانا جاوے تو یہ بھی ماننا پڑے گا کہ کسی وقت کائنات پیدا شدہ نہیں بھی تھی اور خدا کی صفت خالقیت میں تعطل ماننا لازمی ہوگا۔ جو مرزا صاحب کے نزدیک ناممکن ہے۔

۴۔ ہمارا پرزور دعوی ہے کہ جب تک مادہ وارواح کو آریہ سماجیوں کی مثل ازلی وابدی نہ مانا جاوے تب تک دنیا نوع کے لحاظ سے ہرگز ہرگز قدیم نہیں مانی جاسکتی، کیونکہ اگر مادہ وارواح ازلی وابدی نہیں بلکہ پیدا شدہ اور مخلوق ہیں، تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس وقت تک مادہ وارواح کی پیدائش نہیں ہوئی تھی تب تک کائنات کہاں تھی؟ کہیں بھی نہیں۔ اور جب کائنات نہیں تھی تب خدا کے اظہار خالقیت میں تعطل آگیا۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مادہ وارواح کی پیدائش اولیں ماننے سے خدا پر ازل سے بے کار رہنے کا الزام بھی عائد ہوگیا۔ لہذا مادہ وارواح احمدیوں کے عقیدہ بالا کی رو سے ازلی وابدی ثابت ہوئے۔

۵۔ ہم مرزا صاحب کے عقیدہ کو ایک ایسے فلسفیانہ رنگ میں پیش کرتے ہیں جس کو ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی تو کیا مرزا صاحب کے فرشتے پنڈت مٹھن لال، لالہ خیراتی، رام اور مہاشہ ٹیچی جی بلکہ مرزا صاحب کو الہام بھیجنے والا رب قادیان بھی نہ جانتا ہوگا اور وہ یوں کہ جس وقت مرزا صاحب کا خدا کائنات کو ایک جگہ ہستی سے نیستی میں مٹا دیتا ہے تو عین اسی وقت اور اسی لمحہ کسی دوسری جگہ کائنات کو نیستی سے ہستی میں پیدا کر دیتا ہے۔ آریہ سماجی خدا کی طرح پرانے کھنڈرات کا ملبہ اٹھا کر نہیں لے جاتا۔ یوں ازل سے ابد تک کرتا رہے گا۔ یوں ماننے سے خدا بھی خالق اور کائنات بھی مخلوق اور کائنات کا ازل سے ابد تک نوعیت کے لحاظ سے قدیم یعنی پرواہ روپ سے ازلی وابدی ہونا اور خدا کا ہر مخلوق کائنات سے قبل بھی ہونا اور مخلوق کا خالق سے بعد ہونا اور کہیں نہ کہیں ہر وقت خدا کے ساتھ مخلوق کائنات کا موجود بھی رہنا۔ اور خدا کی صفت خالقیت کا کبھی بھی معطل نہ ہونا، اور مادہ وارواح کا بھی ازلی وابدی نہ ہونا بلکہ مخلوق اور پیدا شدہ ہونا اور سچائی (دراصل بطالت) کا دونوں امور کے مابین ہونا سبھی باتیں صحیح ثابت کی جا سکتی ہیں۔

ہے کوئی آریہ سماجی یا مسلمان فلاسفر جو ہماری بیان کردہ مذکورہ بالا مرزا صاحب کی قادیانی فلاسفی کی تردید کر سکے؟

۶۔ اگر یوں بھی مانا جائے تو بھی ازل سے ابد تک کوئی نہ کوئی کائنات کہیں نہ کہیں ہمیشہ اور ہر وقت خدا کے ساتھ شریک اور موجود رہے گی اور خدا کبھی بھی وحدہ لاشریک اکیلا نہیں رہے گا، جس سے شرک لازم آئے گا۔

۷۔ اگر مادہ وارواح کو ازلی وابدی نہ مانا جائے تو مادہ وارواح کی پیدائش اولیں ضرور ماننی پڑے گی، اور اس سے پیشتر خدا ازل سے بے کار ثابت ہوگا اور جب مادہ وارواح کی نفی یا نیستی مانی جائے گی تو اس وقت کسی بھی کائنات کی کہیں بھی کوئی ہستی ثابت نہ کی جا سکے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام اسلام حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب جواب دیں:

آریہ سماج میں تو کوئی فلاسفر ورشانند جی سرسوتی اور مہا مہوا پادھیائے شری پنڈت آریہ منی جی مہاراج کے بعد ایسا دکھلائی نہیں پڑتا جو اس فلسفیانہ بطالت کا رد کر سکے پنڈت راجا رام صاحب شاستری ہی ایک باقی تھے جو فلسفیانہ مذاق رکھتے تھے مگر وہ آریہ سماجی نہیں رہے۔ اس لئے امام اسلام حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان ہی شاید اس کا جواب دے سکیں کہ اگر کوئی احمدی (مرزائی) یہ کہہ دے کہ خدا بلا وقفہ یا تعطل ازل سے ہی مادہ وارواح اور کائنات کی ہستی سے نیستی میں فنا اور نیستی سے ہستی میں پیدائش پروہ روپ سے (بہ تسلسل پیوستہ) کرتا چلا آرہا ہے اور ابد تک کرتا چلا جائے گا، یوں گو کوئی نہ کوئی کائنات کہیں نہ کہیں پر خدا کے ساتھ ہمیشہ موجود رہے گی لیکن جس طرح مولانا امام اسلام ارواح و مادہ کو ابدی اور ابدا لآباد ہمیشہ خدا کے ساتھ رہنے والے مان کر بھی صرف قدیم یعنی ازلی نہ ماننے سے مشرک نہیں، اس سے کہیں بڑھ چڑھ کر احمدی اور مرزا صاحب روح و مادہ کو مخلوق اور فانی اور ہر کائنات کو حادث اور فانی مان کر مومن کہلانے کے مستحق ہیں، مشرک نہیں۔ تو مولانا صاحب موصوف بتلا دیں کہ وہ اس کا کیا جواب دیں گے؟

کیونکہ احمدی اگرچہ کسی نہ کسی کائنات کا خدا کے ساتھ ہر وقت موجود رہنا مانتے ہیں لیکن کسی بھی کائنات کو ازلی و ابدی نہیں مانتے۔ حضرت امام اسلام یہ بھی بتلا دیں کہ آیا مرزا صاحب کے قول کے مطابق قرآن شریف یہی عقیدہ سکھلاتا ہے؟ اگر امام اسلام اس مشرکانہ مرزائیہ عقیدہ کی تردید نہ کر سکے (مولانا ثناء اللہ نے لکھا ہے اس کا جواب ہمارے رسالہ اصول آریہ میں ملے گا۔ مطالعہ کی تکلیف فرمائیں) تو ہم تردید کر دکھائیں گے اور یہی ہمارے دعویٰ مسیحیت کا ثبوت سمجھا جائے گا کیونکہ

والی را ولی مے شناسد امام اسلام را مسیح

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۴۔ ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اپنے مقصد میں فیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں؟

اس مضمون پر ہم نے کئی دفعہ نوٹ لکھا اور ثبوت بہم پہنچایا مگر ہمارا یہ دعویٰ ایسا صحیح اور مبرھن ہے کہ آئے دن اس کی نئی نئی دلیلیں پیدا ہوتی رہتی ہیں۔ لطف یہ ہے کہ وہ دلیلیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کا انکار کرنا کسی الدالخصام سے بھی ممکن نہیں ہوسکتا۔ آج ہم ایک نئی دلیل پیش کرتے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قائم مقام خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے منہ سے نکلی ہے۔ اور جو ایسی سچی اور صحیح ہے جیسے دو ضرب دو، چار۔ بلکہ اس سے بھی واضح تر۔

قبل اس کے کہ اس دلیل کے الفاظ ہم ناظرین کے سامنے پیش کریں، ناظرین کو تکلیف دیتے ہیں کہ وہ نظر اٹھا کر مسلمانان عالم کو عموماً اور مسلمانان ہندوستان کو خصوصاً غور سے دیکھیں کہ مسلم قوم ہر حیثیت سے نیچے کو جا رہی ہے۔ ان کی دنیاوی اور دینی حیثیت کمزور ہو رہی ہے۔ دینی حیثیت پر نظر کرنے سے تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان آج کل اسی حالت میں ہیں جس حالت میں قبل اسلام عرب لوگ تھے۔ شرک کفر، بے دینی، دغا بازی، حرام خوری، بدعہدی غرض سارے عیب شرعی ان میں موجود ہیں۔ چنانچہ خلیفہ قادیان اپنے خطبے میں کہتے ہیں:

> ہمارا فرض ہے کہ شریعت جو مٹ چکی ہے جو ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے مسلمانوں کے نہ عوام اس پر عمل پیرا ہیں اور نہ علماء بلکہ ان کا علم بھی کسی کو نہیں۔ حضرت مسیح نے تو کہا تھا کہ فریسی جو کہتے ہیں وہ کرو، جو کرتے ہیں وہ نہ کرو۔ مگر اب تو یہ حالت ہے کہ ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے۔ اس لئے کہ جو کہا جاتا ہے وہ بھی اسلام کے خلاف ہے اور جو کیا جاتا ہے وہ بھی خلاف ہے۔ پس ہمارا فرض ہے کہ ہزاروں توہمات اور رسومات کے نیچے دبے ہوئے اسلامی آثار کو پھر نکالیں۔ انگریز لاکھوں من مٹی کو کھدواتے ہیں اور جب نیچے سے قدیم زمانہ کا ایک مٹی کا پیالہ بھی مل جاتا ہے تو بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش ہوتے ہیں اور پھولے نہیں سماتے ۔مگر ہماری تو ساری جائداد یں ہی مٹی کے نیچے دفن ہیں ۔کیا ہمیں ان کے نکالنے کی کوئی فکر نہ کرنی چاہیے۔ شریعت کے ایسے مخفی خزانے زمین کے نیچے دفن ہیں کہ جن کی قیمت کا کوئی اندازہ ہی نہیں ہوسکتا انسانی زندگی کا کوئی ایسا شعبہ نہیں جس کے لئے مفصل ہدایات موجود نہ ہوں ۔اور جو ایسی روشن نہ ہوں کہ جنہیں دیکھ کر تیز سے تیز نظر والے انسان کی آنکھیں بھی چندھیا نہ جائیں مگر سب خزانے رسوم اور جہالتوں اور نسیان کی مٹی کے نیچے دفن ہیں اور ایک بے قیمت چیز کی طرح پڑے ہیں اور انہیں نکالنے کی طرف ہماری توجہ بالکل نہیں اور اس کام سے بالکل بے فکر ہیں ۔ (الفضل قادیان ۲۱ جنوری ۱۹۳۸ء ص ۷)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: اس اقتباس میں جو کچھ خلیفہ صاحب نے کہا ہے بالکل صحیح ہے ۔ ہر قسم کی خرابیاں قوم مسلم میں آگئی ہیں اور ان کی سب بنیادی جڑ یہی ہے کہ انہوں نے خدا کو چھوڑ دیا ہے۔ خدا کا خوف اگر منہ پر آتا ہے تو صرف دوسروں کے لئے مگر اپنی ذات کے لئے نہیں ۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آیت مرقومہ ذیل انہی کے حق میں ہے:

لقد خلقنا ا لا نسا ن فی احسن تقویم۔ ثم ر ددنا ہ اسفل سافلین ۔ (خدا فرماتا ہے کہ ہم نے انسان کو اچھی خلقت میں پیدا کیا پھر ہم نے اس کی بد اعمالی کی وجہ سے اس کو سب سے نیچے گرا دیا)

یہ حالت تو ہوئی مسلمانوں کی ۔اب مرزا صاحب قادیانی کی بعثت کی اصل غرض سنیئے جسے ہم انہی کے الفاظ میں بارہا درج کر چکے ہیں ۔فرماتے ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں ۔مسلمانوں کے لئے یہ کہ وہ تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں اور وہ ایسے سچے مسلمان ہو جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آئے ۔ دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔

(مقولہ مرزا در الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

یہ ایسا مقولہ صادقہ ہے جس کی تصدیق خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون کے شروع میں کردی ہے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی بعثت کی اصل غرض جو آپ کو الہام میں بتائی گئی یہی ہے کہ یحیی الدین و یقیم الشر یعت یعنی وہ دین کو زندہ اور شریعت کو قائم کرے گا۔

او لاہوری اور قادیانی ممبرو! ارشاد خداوندی ان تقوموا لله مثنى و فرادي کو ملحوظ رکھ کر سوچو اور شهداء بالقسط ہوکر شہادت دو کہ مرزا صاحب کی بعثت کی غرض جو خود ان کے اور ان کے خلیفہ کے قلم سے ظاہر ہوئی ہے پوری ہوگئی ہے۔ کیا مسلمانان دنیا متقی ہو گئے ہیں کیا دنیا سے مصنوعی خداؤں (مسیح اور کرشن) کے نام مٹ گئے ہیں؟ واللہ اگر یہ دونوں کام ہو گئے ہیں تو چشم ما روشن دل ما شاد۔ اور اگر بقول خلیفہ محمود احمد صاحب شریعت اسلام مٹ کر ہزاروں پردوں کے نیچے چھپ گئی ہے تو ہمیں اجازت دیں کہ ہم مرزا صاحب کی خدمت میں یہ شعر نذر کریں

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۳۸ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۵۶ھ جلد ۳۵ نمبر ۱۴ ص ۵۔۶)

ضلع کٹک میں مناظرہ مرزائیہ

موضع دھواں ساہی ضلع کٹک میں مابین مسلمانان دھواں ساہی و مرزائی جماعت تین دن تک زبردست مناظرہ ہوا۔ پہلے دن حیات عیسیٰ، دوسرے و تیسرے دن اجراء نبوت غیر تشریع و صداقت مرزا موضوع مباحثہ تھا۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد یوسف صاحب امرتسری اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی عبد الغفور مناظر تھے۔ باوجودیکہ خود قادیانیوں نے یہ شرط پیش کی تھی کہ ہر ایک مدعی اپنے دلائل قرآن سے پیش کرے، لیکن باوجود اصرار فریق ثانی نے ایک بھی آیت نہیں پیش کی جس سے اجراء نبوت غیر تشریع وصداقت مرزا کا ثبوت ہوتا ہو۔ جس سے متاثر ہوکر ایک شخص اسی محلّہ کا محمد عرفان نامی اپنے عقائد باطلہ سے تائب ہوکر حلقہ بگوش اسلام ہوا۔ الحمدللہ۔ راقم: فضل الرحمٰن قاسمی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ مارچ ۱۹۳۸ء ص ۱۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کی خدمت میں عریضہ

(ان کے مریدوں کی طرف سے)

کھلی درخواست:

بحضور حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی قادیان

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہم احمدیان جن کے نام درج ذیل ہیں حضور کی خدمت عالیہ میں دست بستہ عرض پرداز ہیں کہ جب سے منافقین مخرجین نے حضور کی ذات والا صفات پر طرح طرح کے اتہامات والزامات لگانے شروع کئے ہیں اسی وقت سے مقدس سلسلہ اور اس کے مقدس بانی پر دشمن سلسلہ قسم قسم کے اعتراضات کر رہے ہیں۔

اور اب تو یہ حال ہو گیا ہے کہ معاندین سلسلہ احمدیت کا نام تک نہیں لینے دیتے اور اگر کسی جگہ تبلیغ کرنی شروع کریں تو جھٹ مخالفین ومخرجین کے لگائے ہوئے الزامات پیش کرے شروع کر دیتے ہیں اور ہم سے پرزور مطالبہ کرتے ہیں کہ اگر آپ کے خلیفہ صاحب ان عیوب سے بری ہیں تو کیوں اپنی پوزیشن صاف نہیں کرتے جب کہ گذشتہ تمام بزرگان اپنی اپنی پوزیشن صاف کرتے چلے آئے ہیں۔ جیسا کہ حضرت یوسف قید سے باہر نہیں آئے جب تک اپنی بریت نہیں کرا لیتے۔ اور آنحضرت ﷺ اپنی پیاری بیوی حضرت عائشہ صدیقہ سے سلام کلام تک بند کر دیتے ہیں جب تک کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی بریت نہیں آ جاتی...

پھر حضرت خطبہ بند کر دیتے ہیں اور آگے خطبہ نہیں دیتے جب تک کہ معترض کے سوال کا جواب نہیں دیتے۔ پھر امام بخاری اپنی ہزار دینار کی تھیلی کو سمندر میں گرا دیتے ہیں تاکہ امام صاحب کی پوزیشن پر کسی کو شبہ نہ گذرے۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ کے خلیفہ بھی سچے ہیں تو ان کو بھی اپنی بریت کرنی چاہیے۔
حضور والا! ایک طرف تو منافقین ومخرجین کا حضور کی ذات گرامی کے متعلق گندے سے گندے الزامات لگانا دوسری طرف حضور کی خاموشی۔ یہ دونوں باتیں ایسی ہیں کہ دشمن ناجائز فائدہ اٹھا رہا ہے کہ نعوذ باللہ حضور کی ذات بابرکات میں وہ تمام گندے سے گندے عیوب پائے جاتے ہیں جو منافقین حضور کی طرف منسوب کر رہے ہیں (خاکش بدہن)
اگر حضور کی صرف اپنی ذات کا سوال ہوتا پھر تو بے شک حضور اپنی پوزیشن نہ بھی صاف کرتے لیکن یہاں تو ایک قوم کی زندگی اور موت کا سوال ہے۔
حضور کی اس خاموشی سے سلسلہ عالیہ اور اس کا بانی بدنام ہو رہا ہے۔ پس ہم حضور کو خدا اور اس کے رسول اکرم ﷺ اور حضرت مسیح موعو اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کا واسطہ دے کر عرض کرتے ہیں کہ حضور خدا کیلئے اپنی پوزیشن صاف فرما کر ہم غریب وبے کس احمدیوں کو ان مشکلات سے رہائی عطا فرمائیں۔
احمدیت اور اس کے بانی پر جو بدنما دھبہ دشمنوں کی طرف سے لگایا جا رہا ہے اس کو دور فرما کر احمدیت کے روشن چہرہ کو منور کریں تا ایک دفعہ پھر احمدیت اپنی پوری شان سے چمکے اور اصل حقیقت کھل جائے۔ اور حضور پر نور کا نورانی چہرہ بھی روشن ہو اور حضور پر گندے الزامات لگانے والے ہمیشہ کے لئے ذلیل وخوار اور تباہ و برباد ہوں۔ اور حضور پر دوبارہ کسی کو اس قسم کے گندے الزامات کی جرأت نہ ہو سکے۔
نوٹ۔ ہم نے یہ کھلی درخواست اس لئے بھجوائی ہے تا دوسری احمدی جماعتیں بھی وقت کی نزاکت اور سلسلہ احمدیہ اور اس کے بانی کی عزت کو مدنظر رکھتے ہوئے حضرت امیر المؤمنین کی خدمت میں پرزور درخواستیں بھجوائیں کہ حضور اپنی پوزیشن کو صاف فرما کر عنداللہ ماجور ہوں اور تبلیغ احمدیت میں جو روکیں پڑ گئی ہیں ان کو دور فرمائیں اور حضرت مسیح موعود کے نام کو دنیا میں روشن کریں۔
نوٹ نمبر۲۔ اس کی ایک نقل جناب خلیفہ صاحب اور اڈیٹر صاحب الفضل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اڈیٹر صاحب فاروق قادیان و دیگر اخبارات کو بھجوائی گئیں

ہم ہیں حضور کے خدام:

چوہدری برکت علی احمدی سکرٹری جماعت احمدیہ مروڑی۔ ریاست جنید۔

۲۔ چوہدری عبدالحکیم احمدی مروڑی۔ ریاست جنید۔

۳۔ چوہدری سلیمان احمدی۔ مروڑی۔ ریاست جنید، مورخہ ۲۸ مئی ۱۹۳۸ء

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: ہم کون ہیں جو اس امر میں دخل دیں۔ خلیفہ صاحب کے حمایتیوں نے تو ایک رٹ میں نجات سمجھ رکھی ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے، پس اس پر اعتراض کی مجال نہیں۔ کوئی پوچھے کون سی چیز ہے جو بحکم خالق کل شئی خدا نے نہیں بنائی۔ پھر تو چور اور زانی کی طرف سے بھی یہی جواب ہے کہ ہم کو خدا نے بنایا ہے۔ یاللعجب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۸ء ص ۴، ۵)

چوہدری عبدالغنی مرزائی کے ساتھ مباہلہ

ناظرین موضع نتھو پور متصل ٹانڈہ میں چوہدری عبداللہ سٹیشن ماسٹر دیرینہ مرزائی ہیں۔ ان کے بھائی چوہدری عبدالغنی صاحب مرزائی کے ساتھ احقر کی گفتگو ہوئی۔ چوہدری صاحب نے تنگ آ کر مباہلہ کی طرح ڈالی۔ احقر نے انکار کیا مگر آپ نہ مانے بلکہ مباہلہ پر مجبور کیا۔ آخر ۲۷ فروری ۱۹۳۷ء سے ۲۷ فروری ۱۹۳۸ء تک میعاد مباہلہ مقرر ہوئی۔ چنانچہ تاریخ آخری تک خداوند تعالیٰ نے بندہ کو صحیح و سلامت رکھا اور چوہدری عبدالغنی صاحب مندرجہ ذیل تکالیف اور مصائب کا شکار ہوئے۔

۱۔ ۵ جون ۱۰۳۷ء کو چوہدری عبداللہ چوہدری عبداللہ صاحب کے برادر کلاں بعارضہ قلب ایسے بیمار ہوئے کہ دل کی حرکت بند ہوگئی۔ ڈاکٹری علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا آخر خاکسار نے علاج کیا اور رو بصحت ہوئے۔ اس بیماری میں سارا خاندان سخت پریشان رہا۔

۲۔ اسی ماہ میں ان کی اونٹنی باہر چرنے کے واسطے چھوڑی گئی اور گم ہوگئی جس کا تا حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پتہ نہیں چلتا کوشش اور تلاش کے باوجود نہ مل سکی۔

۳۔ ۱۹ستمبر کو چوہدری عبدالغنی صاحب کے اپنے ہی ہاتھ سے دوسرے ہاتھ کے انگوٹھہ پر ایسی سخت ضرب لگی کہ پورے ایک ماہ تک زمین دارہ کام کاج سے بے کار ہو گئے اور ڈاکٹری علاج ہوتا رہا۔

۴۔ ۱۰ دسمبر کو چوہدری صاحب مباہل کی لڑکی نے اپنے ہی ہاتھ سے ایک لکڑی کے ذریعہ ایک آنکھ میں زخم کرلیا اور کئی دن پریشان رہی۔

۵۔ ۴ جنوری ۱۹۳۸ء کو پھر چوہدری عبدالغنی بخار دردسر اور نزلہ وغیرہ سے سخت لاچار اور کئی دن تکلیف میں رہے۔

۶۔ ۲۹ جنوری کو چوہدری صاحب موصوف چارہ بنانے والی مشین میں چارہ بناتے وقت کپڑوں سمیت پھنس کر مشین کے گردا گرد گھومتے رہے حتی کہ کپڑے سب چاک ہو گئے اور چوہدری صاحب خدا خدا کر کے جانبر ہوئے۔

۷۔ اسی سال چوہدری صاحب کی نظر کمزور ہو گئی اب بغیر عینک پڑھ نہیں سکتے۔

۸۔ چوہدری صاحب کے بڑے لڑکے کی زبان میں اسی سال لکنت پیدا ہو گئی ہے۔

۹۔ چوہدری صاحب موصوف کے برادر زادہ کی گردن بازو اور کمر نیز پنڈلیوں پر بیماری چنبل اس شدت سے ہوئی کہ دیکھا نہیں جاتا تھا۔

۱۰۔ ماہ بھادوں میں چوہدری صاحب کے برادرزادہ کی ایک بھینس کھاد کے ڈھیر میں ایسی دھنسی کہ گاؤں کے بہت سے لوگوں نے زور سے نکالی۔

۱۱۔ ماہ جنوری کی آخری تواریخ میں چوہدری صاحب مباہل کی تازہ شیردار بھینس کی کٹی جو شام کو بالکل تندرست تھی صبح کو مری ہوئی دیکھی گئی۔

الغرض خدا کے فضل وکرم سے خاکسار ۲۷ فروری ۱۹۳۸ء تک بالکل صحیح سلامت اور نور ایمان سے بھرپور احباب کرام کی دعاؤں سے باخیریت ہے اور چوہدری صاحب مباہل کو گیارہ نقصانات اور پریشانیاں وارد ہوئیں۔ خدا ان کو راہ ہدایت اور توبہ نصیب کرے۔ ان واقعات پر ذیل کی شہادتیں ثبت ہیں۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

گواہ شد: چوہدری شاہ محمد ساکن نتھو پوری بقلم خود۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوہدری عنایت علی نتھو پوری (نشان انگوٹھہ)،
چوہدری شان محمد۔ بقلم خود۔
چوہدری پیر بخش نتھو پوری۔ بقلم خود۔
چوہدری محمد علی نتھو پوری (نشان انگوٹھہ)۔

الراقم: محبوب عالم خطیب نتھو پور متصل ٹانڈہ ضلع ہوشیار پور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۸ء ص ۵،۶)

مرزائیوں کو کھلا چیلنج

جناب مولوی عبدالعزیز صاحبؒ لدھیانہ سے لکھتے ہیں:

حضرات ناظرین اخبار اہل حدیث سے پوشیدہ نہیں کہ آج کل مرزائی کس طرح لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب کوئی جواب دینے والا ان کو نظر آتا ہے تو سوائے ٹال مٹول حیلے بہانے کے ان کو کوئی چارہ نظر نہیں ہوتا۔ اسی طریقہ پر جماعت مرزائیہ بھی اس افسوس میں جو حضرت مولانا ثناء اللہ شیر پنجاب کو مبلغ تین سو روپیہ دے چکی ہے، چیختی چلاتی پھرتی ہے اور اس سیاہ داغ کو اتارنے کے لئے ہر طریقہ سے کوشش کر رہی ہے۔ چنانچہ اسی کوشش میں بندہ کے ساتھ چار مناظرے کر چکی ہے جس کا اثر یہ ہوا کہ تین مرزائی تائب ہو کر مسلمان ہو گئے۔

اب پھر وہ لوگوں میں اپنی صداقت کا نقارہ پیٹتی ہے۔ پس میں ایک خادم اسلام ادنی خادم ہوں جو ہر وقت مرزائی فریقین لاہوری و قادیانی صاحبان کی خدمت کرنے کو تیار ہوں۔ میں علی الاعلان کہتا ہوں کہ جس مضمون پر مرزائی چاہیں مناظرہ کر لیں اور جس جگہ چاہیں میں حاضر ہوں۔

اے مرزائیو! میں تمہاری طرح محض اعلان کرنے والا نہیں ہوں بلکہ اللہ کی مدد سے پہلے کی طرح آپ کو صحیح راستہ دکھانے والا ہوں۔ اگر واقعی تمہارے پاس سچائی ہے تو آؤ میدان میں نکلو۔ ورنہ سچے دل سے تائب ہو کر اعلان کر دو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جون ۱۹۳۸ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مغالطہ: نزول مسیح کی تاویل اور اسکا جواب

جناب شفا مبارک پوری اعظمی لکھتے ہیں:

احادیث صحیحہ صریحہ سے صاف صاف طور پر ثابت ہے کہ حضرت مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں اور پھر دوبارہ دنیا میں نزول فرمائیں گے۔ مگر جماعت مرزائیہ چونکہ حیات ونزول مسیح کی منکر ہے اسلئے وہ اپنے مسیح موعود مہدی معہود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی غلط رہنمائی میں لفظ ،نزول مسیح ، کی نہایت رکیک تاویل کرتی ہے اور وہ بھی ایسی کہ جس سے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قول کی تکذیب لازم آتی ہے۔ بہرکیف وہ تاویل یہ ہے:

> یہ امر کہ احادیث میں مسیح کے لئے نزول کا لفظ آتا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسیح آسمان سے اتریں گے۔ سو یہ بھی صحیح نہیں کیونکہ نزول کے معنی پیدا ہونے کے بھی ہیں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ہے و انزلنا الحدید یعنی ہم نے لوہا اتارا۔ تو کیا لوہا آسمان سے اترتا ہے۔
>
> (ٹریکٹ نمبر ۵ من جانب انجمن احمدیہ دہلی ص ۱۰)

ناظرین کرام! سادہ لوح مسلمان تو اس تاویل فاسد کو دیکھ کر مغالطہ وفریب میں مبتلا ہو سکتے ہیں الا ماشاء اللہ۔ مگر جن حضرات کی قرآن وحدیث پر کافی نظر ہے اور ساتھ اس کے وہ کتب مرزا کے بھی ماہر ہیں ان کے نزدیک تو یہ تاویل پادر ہوا ہے۔ پس سنئے! تاویل مذکور احادیث صحیحہ صریحہ (ازانجملہ ایک حدیث یہ ہے کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم من السماء ۔بیہقی اس حدیث میں آسمان سے اترنے کی تصریح موجود ہے) کے خلاف ہونے کے علاوہ خود مرزا صاحب کے بیان کے بھی مخالف ہے کیونکہ مرزا صاحب نے بھی تصریح کے ساتھ حدیث بیان فرمائی ہے کہ مسیح آسمان سے اتریں گے ،قادیان میں نہ پیدا ہوں گے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں

> دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیش گوئی کی تھی جو اس طرح وقوع میں آئی (اس وقت مرزا کی تاویل سے بحث نہیں) آپ نے فرمایا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ مسیح آسمان پر ہے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی تو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی یعنی مراق اور کثرت بول۔ (بدر قادیان۔ ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

چونکہ مرزا صاحب کی بیان کردہ حدیث میں مسیح کے آسمان سے اترنے کا صاف ذکر ہے اسلئے جماعت مرزائیہ کے لئے اب اس کے انکار کرنے کی بالکل گنجائش نہیں رہی۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ بقول جماعت مرزائیہ آیت بل رفعه الله اليه میں آسمان کا لفظ نہیں ہے لہذا ثابت نہیں ہوتا کہ مسیح آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ چنانچہ ٹریکٹ عجائبات مسیح صفحہ ۸ میں مرقوم ہے:

پھر یہ بھی سوچو کہ آیت میں تو کہیں آسمان کا لفظ نہیں بلکہ رفعه الله اليه ہے یعنی خدا نے حضرت عیسیٰؑ کو اپنی طرف اٹھا لیا۔ اس سے کہاں ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آسمان پر ہیں۔

پس جب کہ حدیث میں (بہ شہادت مرزا) آسمان کا لفظ موجود ہے تو مسیح کے آسمان سے اترنے کا انکار کرنا خود اپنے ہی قول بالا سے باطل ہوتا ہے۔ اور مسیح موعود مرزا صاحب قادیانی کے قول کی جو تکذیب لازم آتی ہے وہ علاوہ بریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث۔ ۱۲۔ اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ص ۶۔۷)

پیغام صلح کے الفاظ میں مرزا صاحب کی دعوت

اور ہماری طرف سے اس کی اجابت

لاہوری مرزائیوں کا اخبار پیغام صلح لکھتا ہے:

مغربی تعلیم وتہذیب اور مغربی خیالات کے رواج کے ساتھ ساتھ ملک میں دہریت کی رو بڑھ رہی ہے۔ اب تو یہ کیفیت ہوگئی ہے کہ جو کوئی شاعر اخبار نویس افسانہ نگار یا لیڈر سستی شہرت حاصل کرنے اور اپنی آزاد خیالی کا سکہ جمانے کا خواہاں ہوتا ہے وہ خدا اور مذہب کے خلاف ہرزہ سرائی شروع کر دیتا ہے پہلے ایسے آدمی زیادہ تر ہندوؤں اور دوسری غیر مسلم اقوام میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے لیکن افسوس اب مسلمانوں میں بھی بکثرت پیدا ہو گئے ہیں۔
اس سے زیادہ افسوس کی بات یہ ہے کہ وہ اپنے ان غلط ملحدانہ خیالات کو مسلمان نوجوانوں میں پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں اور اب ان کو مسلمان قوم کے اندر ہی سے قدر دان بھی ملنے لگے ہیں ان کے رسائل اور کتابیں کافی تعداد میں فروخت ہونے لگی ہیں۔
اس طرح دہریت والحاد کا زہر ہماری آئندہ نسل میں پھیل رہا ہے۔ حال ہی میں ایک مشہور شاعر (جو ایک رسالہ کے اڈیٹر بھی ہیں) کا ملحدانہ کلام شائع ہوا ہے جس کے چند اشعار درج ذیل ہیں۔ انسانوں کو مخاطب کر کے کہا ہے

آپ اے آدم کے بچے نا مراد و نا تمام
اے خدائی کے اسیر اے شہر یاری کے غلام
شہر یاری سنگ دل ہے اور خدائی بے نیاز
آدمی اے آدمی تو اور اٹھائے انکے ناز
اغنیا بے حس، خدا غافل، حکومت بے عمل
بن پڑے تجھ سے تو ان تینوں کے پھندے سے نکل
سنگ پاروں کی حقیقت کیا سوئے گوہر نہ دیکھ
نا خدا کیسا، خدا کی سمت بھی مڑ کر نہ دیکھ
کر بھی بے دخل ان ارباب عز و جاہ کو
آسمانوں پر خدا کو اور زمین پر شاہ کو

اسکے بعد شاعر صاحب یوں گویا ہوتے ہیں

ایک شاہ بحر و بر ہے ایک پر دنیا ہے تنگ
کھا چکا ہے کیا تری میزان کے لوہے کو زنگ
فاقہ کش مخلوق مضطر ہے ذرا آنکھیں تو کھول
بھوک کے کانٹے پہ اپنے رزق کے وعدے کو تول
دائرے میں رزق کے جب اتنی وسعت ہی نہ تھی
اتنی آبادی بڑھانے کی ضرورت ہی نہ تھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے خدا اے سرپرست نکتہ سنجان ریا
اے خدا اے نادر و چنگیز کے حاجت روا

ان اشعار سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ یہ مسلمان کہلانے والے غلط روشاعر کس قدر بے باک ہو چکے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کہ پہلے بھی بڑے بڑے رند مشرب اور شوخ نگار شاعر گذرے ہیں لیکن خدا سے بغاوت اور سرکشی صرف دور حاضر کی خصوصیت ہے۔

بعض اسلامی اخبارات اس روش کے خلاف آواز بلند کرتے رہتے ہیں چنانچہ ان اشعار کے خلاف بھی انہوں نے لکھا ہے اور سخت بے زاری کا اظہار کیا ہے۔لیکن یہ صرف ان کے درد اسلامی اور قوت ایمانی کی دلیل ہے۔اس سے مرض کا علاج نہیں ہوسکتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات اظہار بے زاری میں شدت مخالفت کے اندر ضد اور غلط خیالات پر مزید پختگی پیدا کر دیتی ہے۔ دہریت کا حملہ بڑا ہی سخت ہے اس کی مدافعت کے لئے انتہائی سنجیدگی اور کوشش کی ضرورت ہے۔

ہر ایک صاحب الرائے اس امر سے اتفاق کرے گا کہ اس طوفان دہریت کے ازالہ کے لئے عقلی و منطقی دلائل بہت زیادہ مفید ثابت نہیں ہو سکتے۔ان سے صرف ایک حد تک ہی کام لیا جا سکتا ہے۔ضرورت ہے کسی ایسے شخص کی جس کا خدا کے ساتھ زندہ اور حقیقی تعلق ہو جواب بات کا مدعی ہو کہ خدا موجود ہے اور اب بھی وہ انسانوں کے ساتھ کلام کرتا ہے اور جو لوگ ایک صحیح راستہ پر چل کر خدا کو دیکھنے اور اس کے ساتھ کلام کرنے کی کوشش کریں اور وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔اس زمانہ میں ایسی شخصیت صرف مرزا غلام احمد صاحب کی نظر آتی ہے انہوں نے تمام منکران مذہب و خدا کو دعوت دی کہ خدا مجھ سے کلام کرتا ہے میری التجاؤں اور دعاؤں کو سنتا ہے اس کے لئے ثبوت دیئے اور دنیا نے آپ کے اس دوی کی صداقت کے بے شمار ایمان افروز کرشمے بھی دیکھے

خوب یاد رکھئے دہریت کی رو کا مقابلہ کسی ایسی شخصیت اور ایک خالص خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرستانہ تحریک کے بغیر ناممکن ہے۔ تمام خدا پرسوں کو یا تو کوئی ایک ایسی شخصیت تلاش کرنی چاہیے اور اگر وہ ایسا نہیں کر سکتے اور یقیناً نہیں کر سکتے تو پھر اس کیسوا اور کوئی چارہ نہیں کہ تحریک احمدیت کے معاون بن کر دہریت کی رو کا مقابلہ کریں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۲ جولائی ۱۹۳۸ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: جس بزرگ کی طرف آپ نے ان گمراہ لوگوں کو دعوت دی ہے اس کے متعلق ان کا عذر بھی آپ نے سنا ہوگا، جو یہ ہے کہ اس بزرگ کے اقوال سے ان کو یقین ہوگیا ہے کہ (بقول ان کے) یا تو خدا کا الہام ہی غلط ہے یا یہ بزرگ غلط گو ہیں کیونکہ اس بزرگ کا قول تھا:

میں دنیا میں وحدت اسلامی قائم کرنے آیا ہوں۔ تمام اقوام مٹ جائیں گی صرف ایک اسلامی قوم رہ جائے گی اور وہ اک اعلیٰ درجہ کے متقی ہوں گے۔

(رسالہ چشمہ معرفت مصنفہ مرزا قادیانی)۔

جب واقعہ یہ ہے جو آپ نے لکھا ہے تو پھر اس میں کیا شک رہا کہ بقول ان کے یا تو الہام غلط ہے، یا یہ بزرگ اپنے دعوی میں غلط گو ہیں۔

پس آپ ہی بتائیے کہ وہ کون سی شق اختیار کریں۔ یہ تو وہی بات ہوئی جیسے اردو میں مثال ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا بھی کھایا۔

وہ بزرگ آئے بھی، اور تعلیم دے کر چلے بھی گئے۔ اور ان کے ماننے والوں کی نسبت ساری دنیا کے مقابلے میں وہی ہے جو شرح چغمینی وعلم ہیئت کی کتاب میں بلند سے بلند پہاڑ کی صبح عرض شعیر کے ساتھ دی گئی ہے بلکہ اس سے بھی اور وہ بھی ایسے کہ حسب اعتقاد پیغام:

سب غالی عیسائیوں کی روش پر چلنے والے، خلافت یزید کا نمونہ، سرکاری سانڈ۔ وغیرہ وغیرہ

تو پھر اس بزرگ کے دامن سے وابستہ ہونے کا فائدہ کیا۔ اور لوگ بھی جو ان بزرگ سے تعلق پیدا کریں گے وہ بھی نمک میں مل کر نمک ہو جائیں گے۔

فاعتبرا یا اولی الابصار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ص ۵،۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہاء اللہ کی بابت سوال اور اس کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

عرصہ سے مسئلہ ہماری طرف سے شائع ہوتا آیا ہے جس کا ثبوت ہم بدلائل کثیرہ دے چکے ہیں کہ شیخ بہاء اللہ مدعی رسالت تھے۔ باوجود اس کے قادیانی اخبار الفضل ۲ جون میں لکھا گیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ کا دعوی متعلقہ رسالت بہاء اللہ غلط ہے اگر وہ سچے ہیں تو اس کا ثبوت دیں۔ بلکہ وہ (بہاء اللہ) الوہیت کا دعویدار تھا۔

اصل بات یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ کا دعوی رسالت کرنے کے بعد چالیس سال تک زندہ رہنا قادیانی رسالت کے لئے سخت مضر ہے اس لئے وہ ان کو مدعی رسالت کی بجائے مدعی الوہیت بناتے ہیں۔ آج تک ہم نے جتنے ثبوت اپنے دعوی پر پیش کئے ہیں وہ سب کتب بہائیہ سے ماخوذ ہیں۔ خود شیخ بہاء اللہ کا الہام جس میں آپ لفظ رسول، سے مخاطب ہیں آپ کی کتاب اقدس میں مرقوم ملتا ہے۔ اس کے علاوہ خدا کی طرف سے قرآنی طرز پر بصیغہ خطاب بلفظ قل، بہاء اللہ کا مخاطب ہونا آپ کے دعوی نبوت ورسالت ثابت کرنے کو واضح دلیل ہے۔ ملاحظہ ہو کتاب اقدس۔ از بہاء اللہ۔ صفحات ۵۶، ۵۹، ۷۴، ۷۶ وغیرہ

اس زبردست دلیل کے بعد ہم ایک دلیل شیخ بہاء اللہ کے دعوی رسالت پر ایسی پیش کرتے ہیں جس کے سامنے قادیانی جماعت کی گردنیں بحکم (فظلت لها خاضعين) جھک جائیں گی۔ ناممکن ہے کہ بحیثیت مرزائی ہونے کے ہمارے دعوی کی تکذیب کرسکیں۔ پس سنئے:

قادیانی نبی حضرت مرزا غلام احمد جماعت مرزائیہ کے حقیقی پیشوا جو بقول جماعت مرزائیہ حکم، عدل، صادق، مصدوق، اور مسیح موعود ہو کر تشریف لائے تھے۔ ان کا اپنا قول ہے:

> آج پرچہ پیسہ اخبار ۲۷۔ اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود نام ایرانی لاہور میں فروکش ہیں وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حامی ہیں۔ (قادیانی لیکچر لاہور ٹائٹل پیج ص ۲)

اس عبارت کے نیچے صاف لفظوں میں لکھا ہے: الراقم مرزا غلام احمد قادیانی

بتایئے! مسیحیت کا مدعی رسول ہوتا ہے یا خدا؟ جو لقب بھی آپ ایسے مدعی کے لئے تجویز کریں گے ہم مرزا صاحب قادیانی کو اسی لقب سے ملقب سمجھ لیں گے کیونکہ وہ وہ بھی شیخ بہاء اللہ کی طرح مدعی مسیحیت تھے۔ اب یہ فیصلہ قادیانی جماعت کے ہاتھ میں ہے کہ بہاء اللہ ایرانی مدعی مسیحیت کو مدعی رسالت کہیں یا مدعی الوہیت

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اگست ۱۹۳۸ء مطابق ۲۱ جمادی الثانی ۱۳۵۷ھ ص ۴)

قادیانی اور لاہوری مرزائیوں میں مباحثہ کب ہوگا؟

شاید قیامت سے ایک روز پہلے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

آج قریباً دو سال کا عرصہ ہونے کو ہے کہ قادیانیوں اور لاہوریوں میں ایک فیصلہ کن مباحثے کی تحریک جاری ہے۔ دونوں طرف سے دعوت مبارزت شائع ہورہی ہے۔ آج اس سلسلہ کی آخری کڑی وہ مضمون ہے جو پیغام صلح ۲۲۔ اگست ۱۹۳۸ء میں بابو عمر الدین کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ ہم نے اس اثنا میں دونوں فریق کو مشورہ دیا ہے کہ تم لوگوں کا آپس میں اتفاق ہونا مشکل معلوم ہوتا ہے، ہاں اگر ہمارے مشورہ پر عمل کرو تو یہ مشکل حل ہوسکتی ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ تم دونوں فریق کا مبحث تو متعین نہیں ہوتا، آؤ ہم تم دونوں کو ایک متعین (طے شدہ) مضمون بتائیں وہ یہ کہ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون پر دونوں فریق مل کر ہم سے فیصلہ کن مباحثہ کرلو۔ اس سے تمہاری باہمی شکر رنجی بھی دور ہو جائے گی اور تمہارے لیڈر ایک دوسرے سے صحیح معنوں میں بغل گیر ہو جائیں گے مگر تم لوگوں نے ہماری گزارش پر توجہ نہیں کی کیونکہ یہ مباحثہ تمہارے حق میں بہت کٹھن ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم تمہیں اس میں معذور سمجھ کر ایک اور مبحث پیش کرتے ہیں جس پر (امید ہے کہ) تم دونوں فریق دل و جان سے متفق ہو جاؤ گے۔

سنئے ! آپ لوگ دو سال سے اس میں نزاع کر رہے ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی تھے یا مجدد؟ ہم دیکھتے ہیں کہ آپ (دونوں گروہ) کس کسی طرح اتفاق نہیں اس لئے آج ہم ایک دوسرا عنوان پیش کر کے امید رکھتے ہیں کہ آپ (دونوں گروہ) ہمارے مقابلہ میں متفق ہو جاؤ گے (یا ہو جانا چاہیے) وہ عنوان یہ ہے

مرزا صاحب مسلم تھے یا غیر مسلم؟

دونوں فریق کا اتفاق کرانے کے لئے کوئی مبحث اس سے زیادہ اچھا نہیں ہو سکتا۔

پس آپ ہر دو صنف اپنے محترم بزرگ مرزا صاحب مدعی مسیحیت و مجددیت کی لاج رکھ لیں جو آپ کی دونوں جماعتوں کا فرض ہے۔ کیا میں آپ لوگوں کی خوش اعتقادی بحق مرزا صاحب سے امید رکھوں کہ اس دعوت کی قبولیت سے باقاعدہ اطلاع دیں گے۔ میرا یہ مضمون بہت مجمل ہے کیونکہ استاد غالب مجھے مشورہ دے رہے ہیں

نہ دے نامے کو غالب طول اتنا مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۵)

مرزا کرشن صاحب قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مسیح کا یہ دعویٰ تھا کہ میں مسلمانوں کے لئے مسیح اور ہندوؤں کے لئے کرشن ہو کر آیا ہوں۔ اس دعویٰ کا اخبار الفضل قادیان ۶ ستمبر میں اعادہ کیا گیا ہے جو حقیقت میں مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ کی تردید ہے، مگر ان کے مخلصین غلبہ محبت میں تردید اور تائید میں فرق نہیں سمجھتے۔ آج ہم اس کی تفصیل پیش کرتے ہیں۔

کرشن جی کا قول الفضل قادیان میں نقل ہوا ہے:

جب دنیا میں دھرم کو زوال آتا ہے پاپ زور پکڑتا ہے تب میں جنم لیتا ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور پاپ کو مٹا کر پھر سے دھرم کی شان دو بالا کرتا ہوں۔

اس مقولے کے بعد لکھا ہے:

کرشن ثانی کی آمد:

مندرجہ بالا الفاظ کو سامنے رکھئے اور موجودہ زمانے کا جائزہ لیجئے۔ کیا آج یہی نقشہ حرف بحرف نظر نہیں آ رہا۔ ہر منصف مزاج کا دل گواہی دے گا کہ بے شک یہی وقت ہے موعود کرشن کے جنم لینے کا۔ لیکن سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ وعدے کے مطابق ہے کہاں؟

ہمارے ہندو بھائیوں کے پاس سوائے خاموشی کے اس کا کیا جواب ہے۔ کاش کہ انہیں معلوم ہو کہ جس کرشن کا وہ انتظار کر رہے ہیں وہ خدا کے وعدے کے مطابق قادیان میں جنم لے چکا ہے۔

(الفضل قادیان ۶ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: اس بیان میں راقم مضمون نے سبب اور مسبب دونوں کا ذکر کیا ہے۔ یا بالفاظ دیگر مقتضی اور مقتضا دونوں کا بیان کیا ہے۔ یعنی یہ بتایا ہے کہ مذہب اور دھرم کی خرابی مقتضی تھی کرشن جی کے آنے کی، چنانچہ وہ قادیان میں آ گئے۔ مگر اس کا کیا جواب کہ وہ مقتضا (دھرم مذہب کی خرابی) علی وجہ الکمال آج بھی موجود ہے۔ چنانچہ اخبار مذکور کے اسی صفحے پر میں یہ الفاظ بھی درج ہیں (جو بالکل صحیح ہیں)

آج دنیا کی ہر قوم گوشے گوشے سے چلا چلا کر بآواز بلند اپنی روحانی موت کا اقرار کر رہی ہے۔

یہ عبارت بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مذہبی اور روحانی موت ہر گوشے میں ترقی پذیر ہے۔ واقعات بھی اس کی شہادت دیتے ہیں۔ ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ فی ہزار ۹۹۹، لوگ دھرم سے پتت (مذہب سے ہٹے ہوئے) ہیں۔ چین جاپان مع اکثر حصہ یورپ کے، خدا کے منکر ہو کر مذہب کو جواب دے چکا ہے۔ باقی جو مذہب کا نام لیوا ہے وہ مسیح پرست اور صلیب پرست ہے۔ بر اعظم افریقہ بھی ایسا ہی ہے۔ ہندوستان کی حالت ہمارے سامنے ہے، جس میں کوئی قوم ہم کو مذہب و دھرم کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پابند نظر نہیں آتی۔ اور یہ رو دن بدن ترقی پکڑ رہی ہے۔ اگر کرشن جی کے کلام کے صحیح معنی یہ لئے جائیں، تو یہ زمانہ مقتضی ہے کسی مصلح اعظم کے آنے کا۔ اور اگر خدا کے علم میں اس بے دینی کی ترقی ابھی باقی ہے تو شاید یہ آمد چند دن اور ملتوی ہو جائے۔

بہر حال اگر مان بھی لیں کہ دین و دھرم کی موت سے کرشن جی کو قادیان میں آنا چاہیے تھا، تو ہم کہیں گے کہ وہ ہماری سر آنکھوں پر تشریف لائیں ہماری طرف سے یہ شعر ان کی نذر ہوگا

گر بر سر چشم من نشینی　نازت بکشم کہ نازنینی

لیکن مرزا صاحب جن دنوں مسیح اور کرشن بن کر آئے جس پر آج ساٹھ سال ہونے کو ہیں اس زمانے میں دین و دھرم اتنا مردہ نہیں تھا جتنا کہ آج کل ہے۔

اس لئے ہم کہیں گے کہ وہ قبل از وقت سواری لے آئے۔ شائد اسی لئے وہ میعاد مقررہ سے پہلے ہی تشریف لے گئے کیونکہ انہوں نے اپنی عمر کی مدت ۷۵۔ اور ۸۶ سال کے درمیان بتائی تھی اور ۶۹ سال کی عمر میں تشریف لے گئے جس پر ہمیں بافسوس یہ کہنا پڑا:

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

مختصر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نہ مسیح موعود ہیں، نہ کرشن گوپال کیونکہ دونوں کے آنے کا جو وقت ہے وہ اس سے پہلے ہی آ گئے اور پہلے ہی چلے گئے جس پر یہ شعر ہمارے منہ سے نکلا

آتے ہی کہتے ہو کہ جانا جانا
ایسا جانا تھا تو جانا تمہیں کیا تھا آنا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۴، ۵)

معیار صداقت مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید اپنے خیال میں بڑے پکے اور دھنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں ۔ ہمارے خیال میں مسیحی بھی اتنے پختہ اور دھنی نہ ہوں گے جتنے کہ یہ حضرات ہیں ۔مسیحیوں کے ساتھ تثلیث پر بحث ہو،تو مغلوبیت پا کر چند روز ساکت ہو جاتے ہیں لیکن اتباع مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ کمال ہے کہ مغلوبیت کے بعد مزید جوش دکھاتے ہیں گویا انہی کے حق میں ہے

تعزیر جرم عشق ہے بے صرفہ محتسب
بڑھتا ہے اور ذوق گناہ یاں سزا کے بعد

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت اور اس پر بحث، بڑی دلیری ہے ۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ الفضل یہ دلیری آئے دن کرتا ہے ۔ چنانچہ یکم ستمبر ۱۹۳۸ء کے پرچے میں ایک سرخی یہ نظر آئی

معیار صداقت حضرت مسیح موعود اور مخالف علماء

راقم مضمون نے اس سرخی کے نیچے بڑی کوشش سے مرزا غلام احمد صاحب کا نبی ہونا ثابت کیا ہے ۔آپ کا بیان دو حصوں میں منقسم ہے ۔ایک یہ کہ مرزا صاحب کی زندگی کے حالات قبل از دعوی نبوت بہت پاکیزہ ہیں ۔

اس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر میں بارہا دیا گیا ہے کہ یہ دعوی غلط ہے ۔مرزا صاحب قادیانی قبل از دعوی ماموریت ومسیحیت معمولی دنیاداروں کی طرح ایسے مقدمات میں پیروکار ہو جاتے تھے جو شریعت کے خلاف ہوتے تھے ۔مثلاً رواج کو بمقابلہ تعلیم اسلام مقدم کرنا ۔

دوسری دلیل جو واقعی دلیل ہے بشرطیکہ اپنے معنی میں صادق ہو اور وہ دلیل علم غیب پر اطلاع ہے، جسکے متعلق الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

> یہ معیار ایسا ہے جو ہماری طرف سے صداقت حضرت مسیح موعود (مرزا) کے متعلق مخالفین کے سامنے پیش کیا جاتا ہے ۔ہم کہتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود (مرزا) نے غیب سے خبر پا کر متعدد پیش گوئیاں کیں اور سینکڑوں ان میں سے روز روشن کی طرح پوری ہو چکی ہیں تو پھر حضور کے دعوی کی صداقت میں کیا شک باقی رہ جاتا ہے ۔(الفضل قادیان یکم ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک یہ دلیل اپنی صورت مرقومہ کی حیثیت سے صحیح ہوسکتی ہے اور اگر اس کا محکی عنہ متحقق ہو جائے۔ یعنی یہ بات ثابت ہو جائے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے جو غیبی خبر بتائی وہ پوری ہوگئی۔ ہم تو اس بات کے شاکی ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی کوئی غیبی خبر صحیح نہیں ہوئی۔ منطقی قاعدے سے موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے مگر ہم قادیانی موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ کلیہ دکھانے کو بھی تیار ہیں۔ سردست سالبہ جزئیہ پیش کرتے ہیں جو بڑا اہم ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے خدا سے الہام پاکر پیش گوئی کی کہ ایک خاتون محترمہ محمدی میرے نکاح میں آئے گی۔ اس پیش گوئی کا نام نکاح آسمانی ہے اور یہ ایسا مشہور ہے جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں نتیجہ کیا ہوا؟

سب کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو فوت ہوئے آج تیس سال ہو گئے اور منکوحہ آسمانی (محمدی بیگم) ابھی تک زندہ ہے۔ نکاح کا وقت ختم ہو چکا ہے۔ پھر اس کے کذب ہونے میں کیا شبہ ہے؟

قادیانی ممبرو! اس کا آسان جواب یہ کہ بقول مولوی محمد علی صاف کہہ دو:

ایک دو الہام غلط ہونے سے سب کی نفی نہیں ہوسکتی۔ یہ شاذ ہے۔

اگر تم یہ کہو گے تو ہم تمہیں علاوہ منطقی قاعدے کے جس کا مضمون ہم اوپر بتا آئے ہیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کا ارشاد قول فیصل کی طرح پیش کریں گے کہ:

جس شخص کی ایک بات بھی جھوٹی ثابت ہو اسکی کسی بات کا اعتبار نہیں۔

لیکن جس کی ساری باتیں جھوٹی ہوں، البتہ اس کی بابت عذر وہی کیا جا سکتا ہے جو عرب کے مشہور شاعر متنبّی نے کیا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الا يدوم لها عهد

(یعنی محبوبہ اگر وعدہ خلافی کرے تو کوئی حرج نہیں کیونکہ اس کے وعدے میں یہ داخل ہے کہ وہ وعدہ پورا نہ کرے گی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبیوں اور نجومیوں کی پیش گوئیوں میں فرق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:
اخبار الفضل قادیان میں ایک مضمون نکلا ہے جسکی سرخی ہے:

نبیوں اور نجومیوں کی پیش گوئیوں میں مابہ الامتیاز

ہم اس مضمون کو قادیانی مباحث میں فیصلہ کن جانتے ہیں اس لئے آج اس پر مختصر سا نوٹ لکھتے ہیں۔ الفضل کے نامہ نگار نے نجومیوں اور نبیوں کی پیش گوئیوں میں بڑا فرق یہ بتایا ہے کہ

نجومی اپنی پیش گوئی کو یقین کے ساتھ نہیں بیان کرتے۔ ان کے مقابلے میں نبی یقین کی سیف قاطعہ سے مسلح ہو کر اٹھتے ہیں۔ (الفضل ۲۸ ستمبر ۱۹۳۸ء)

یہ بالکل صحیح ہے۔

دوسرا امتیاز ان قادیانی نامہ نگار نے نہیں بتایا، مگر ہے وہ سب کا مسلمہ اس لئے اس کی جگہ ہم بتاتے ہیں کہ جس طرح نبیوں کی پیش گوئیاں یقین سے مسلح ہوتی ہیں ایسا ہی ان کا وقوعہ بھی یقینی ہوتا ہے۔ اگر صرف ادائے مطلب ہی میں یقین ہو اور وقوعہ بھی یقینی ہوتا ہے اگر صرف ادائے مطلب ہی میں یقین ہو اور وقوعہ پر یقین نہ ہو ایسا یقین: بجوئے نار زد (کوڑی کا نہیں)

ہمارے پیش کردہ امتیاز کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں تسلیم کیا ہوا ہے۔

پس اس اصول مسلمہ کے ماتحت ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک پیش گوئی نقل کرتے ہیں جو بڑے زبردست یقینی اسلحہ سے مسلح ہے جو آپ نے ۱۸۹۳ء میں بمقابلہ ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی مناظر سے پندرہ روز مباحثہ کے بعد فرمائی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں:

آج رات جو مجھ پر کھلا وہ یہ ہے کہ جب کہ میں نے بہت تضرع اور ابتہال سے جناب الٰہی میں دعا کی کہ تو اس امر میں فیصلہ کر اور ہم عاجز بندے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیرے فیصلے کے سوا کچھ نہیں کر سکتے تو اس نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا ہے کہ اس بحث میں دونوں فریقوں میں سے جو فریق عمداً جھوٹ کو اختیار کر رہا ہے اور سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بنا رہا ہے وہ انہی دنوں مباحثہ کے لحاظ سے یعنی فی دن ایک مہینہ لے کر یعنی ۱۵ ماہ تک ھاویہ میں گرایا جائے گا...زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔(جنگ مقدس۔ص ۱۸۸۔۱۸۹)

ناظرین مرزا قادیانی نے اس عبارت میں اپنے مخاطب مسٹر عبداللہ آتھم کا نام نہیں لیا مگر اوصاف ایسے بتائے ہیں جو ان کی شخصیت کا تعین کرتے ہیں مثلاً خدا کو چھوڑ کر انسان کو خدا بنا رہا ہے۔

یہ اوصاف سب عبداللہ آتھم کی تعیین کرتے ہیں۔اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ زوردار اور یقینی ہتھیاروں سے مسلح پیش گوئی اپنے وقت پر پوری ہوگئی۔

پہلے اس پیش گوئی کا انتہائی وقت ناظرین کو جاننا ضروری ہے۔ ۵ جون ۱۸۹۳ء کو یہ پیش گوئی کی گئی۔ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو اس پر ۱۵ مہینے پورے ہوجاتے ہیں۔ ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء اس پیش گوئی سے باہر کا دن ہے۔اس لئے چھٹی ستمبر کے روز لدہانہ کے مولوی سعد اللہ مرحوم کا ایک اشتہار منظوم ملک میں شائع ہوا جس میں چھٹی ستمبر کا خاص ذکر تھا جس کا ایک شعر یہ ہے

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

اب ہم یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ آتھم عیسائی مناظر میعاد مقررہ گذار کر کب فوت ہوئے۔اس کے متعلق ہمیں کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں،مرزا غلام احمد صاحب کا اپنا بیان کافی ہے۔آپ لکھتے ہیں:

مسٹر عبداللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوگئے۔(انجام آتھم ص۱)

اس حساب سے مسٹر آتھم پیش گوئی کی میعاد گذار کر ۲۲ مہینے بعد فوت ہوئے۔گویا اصل رقم (۱۵ ماہ) سے ڈیوڑھا (۲۲ ماہ) بطور سود انہوں نے زندگی پائی۔کیا اس مسلح پیش گوئی کو ہم نبیوں کی پیش گوئی کی طرح کہیں یا نجومیوں کی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ممبرو! محض لفاظی اسلحہ کام نہیں آتے، بلکہ واقعات میں صحیح معنی میں ظہور ہونا بھی کام آتا ہے۔ دیکھئے کیسے سادہ الفاظ میں پیش گوئی ہے

سیھزم الجمع و یولّون الدّبر

(دشمن بھاگ جائیں گے اور پیٹھ پھیر جائیں گے)

معمولی الفاظ ہیں مگر اپنے اندر صداقت کا جو زور رکھتے ہیں وہ الفاظ کا محتاج نہیں ہے۔

جس پیش گوئی میں محض الفاظ کا زور ہو اور اپنے اندر بحیثیت وقوعہ صداقت نہ رکھتی ہو وہ اس شعر کی مصداق ہے۔

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۵۔۶)

تبرکات مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

آج کل قادیانی اخباروں میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تبرکات جمع کرنے کی تحریک ہو رہی ہے۔ لطف یہ ہے کہ اس سلسلے میں میرا نام بھی لیا گیا ہے (الفضل ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۳۸ء)۔ حق تو یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے مجھے جو نسبت ہے اس کے لحاظ سے میں خود تبرکات مرزا قادیانی میں اعلیٰ درجے پر ہوں کیونکہ میرا وجود بدلالت التزامیہ دیکھنے والے کو مرزا غلام احمد صاحب کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ ہر ایک مرزائی اپنے دل سے پوچھ لے کہ مجھے دیکھ کر اس کو بحکم قانون منطق (لا حجر فی التصور) مرزا صاحب قادیانی کا تصور آتا ہے یا نہیں؟ ضرور آتا ہے۔

اس لحاظ سے کسی تبرک کی ضرورت نہ تھی، مگر قادیانی جماعت نے چونکہ تبرکات فراہم کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے اور اس سلسلے میں مرزا غلام احمد صاحب کے خطوط اور دستخط بھی جمع کئے جا رہے ہیں اس لئے میں بھی اپنے وجود مسعود کے علاوہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تبرک پیش کرتا ہوں۔

۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب اعجاز احمدی لکھی۔ اس میں مجھے قادیان میں پہنچ کر تبادلہ خیالات کرنے کی دعوت دی۔ اس کے ساتھ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینے کا چکمہ بھی دیا۔

چنانچہ میں ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچا۔ وہاں پہنچتے ہی میں نے ایک اطلاعی عریضہ لکھا کہ میں حسب دعوت آگیا ہوں۔ آپ حسب وعدہ مجھے موقع دیجئے کہ میں آپ کے متعلق اپنا دعوی ثابت کروں۔

اس عریضہ کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک وفد کے ذریعہ بھیجا جس کے رئیس مولوی سرور شاہ صاحب قادیانی تھے۔ آپ کے خط کا مضمون تو وہی تھا جو عرب کے شاعر متنبّی نے کہا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الا يدوم لها عهد

اس خط پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اپنے دستخط ثبت ہیں۔ دفتر تالیف وتصنیف قادیان (جو تبرکات مرزا جمع کر رہا ہے) اگر چاہے تو منشی قاسم علی کو بھیج کر اس کا فوٹو لے سکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۵)

میری وفات اور قادیان میں شادیانے

شور بختاں بآرزو خواہند
مقبلاں را زوال نعمت و جاہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ نومبر ۱۹۳۸ء میں ایک افتتاحیہ نوٹ نکلا تھا جس میں بعنوان، آخری التماس، میں نے ایک حدیث کے ماتحت یہ امر ظاہر کیا تھا کہ مجھے نہیں معلوم کہ میں یہ سال پورا کرسکوں گا یا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا جانے اس مسنونہ فقرے میں کیا بھرا تھا۔ ایک طرف احباب کرام کی طرف سے افسردگی کے خطوط آنے لگے اور دوسری طرف قادیان میں گھی کے چراغ جلنے لگے۔

احباب تو محبت کے ماتحت تصور موت کی وجہ سے صدمہ ہوا وہ پوچھنے لگے کہ آپ نے یہ فقرہ کیوں لکھا۔ آپ کو کوئی خواب آیا ہے یا آپ کو کوئی القاء ہوا ہے۔ کسی نے حافظ شیرازی کی طرح سخاوت میں قدم مار کر اپنی زندگی ہبہ کرنی چاہی، جیسے حافظ شیرازی نے

بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را

کہہ کر اپنی سخاوت کا ثبوت دیا۔

میں ان احباب کی فیاضی کا شکر گذار ہوں اور ان کی محبت کی قدر کرتا ہوں ۔مگر چونکہ ہماری جماعت اہل حدیث ہے اس لئے ان کو حدیث نبوی ہر وقت سامنے رکھنی چاہیے جس کا مضمون یہ ہے :

رسول اللہ ﷺ شہر سے باہر تشریف لے گئے۔ آپ نے پیشاب کے بعد استنجا کر کے وہیں پاک مٹی پر تیمّم فرمالیا۔

خادم نے ایک قریب کے مقام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ حضور وہاں پانی ہے (کیونکہ پانی ہوتے ہوئے تیمّم جائز نہیں) حضور ﷺ نے فرمایا لعلی لا ابلغه (مشکوۃ) شائد میں وہاں تک نہ پہنچ سکوں۔

یہ حدیث ہر مسلمان کو ملحوظ خاطر رکھنی چاہیے۔ اس کی تائید میں وہ حدیث بھی ہے جس کے الفاظ ہیں

اذا اصبحت فلا تحدث بالمساء (جب صبح کرو تو شام کی باتیں مت کرو)

ان دو حدیثوں اور انہی معنی اور بہت سی حدیثوں کی بنا پر میں نے یہ فقرہ لکھ دیا، تو دوستوں کے لئے مقام حیرت اور قادیان کے کے لئے مقام مسرت نہیں تھا۔ خدا کی شان قادیان کے اخبار میرے مقابلے میں اس بزرگ کو پیش کرتے ہیں جن کو وہ مسیح موعود اور مہدی معہود مانتے ہیں اور مقابلے میں کہتے ہیں کہ :

مولوی ثناء اللہ کو تو صرف اخبار کی سوجھی مگر ہمارے حضرت بہت بلند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیالات رکھتے تھے

مگران کومقابلہ کرتے ہوئے یہ یاد نہ رہا کہ آپ کے حضرت وہی تو تھے جن کا الہام اپنی عمر کے متعلق بھی سچا نہ ہوا الہام تو یہ تھا کہ :

میں تیری عمر اسّی (۸۰) سال سے کچھ کم یا زیادہ کرونگا۔

جس کی تشریح آپ نے یوں فرمائی کی :

میری عمر چھہتر سے پچاسی سال تک ہوگی۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم)

مگر جو واقعہ ہوا وہ یہ ہے کہ بقول خود بتصریح حکیم نورالدین صاحب آپ ۶۹ سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ ایسے بزرگ سے میرا مقابلہ کرنا کہاں تک زیبا ہو سکتا ہے جن کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے

ز فرق تا بہ قدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامنِ دل مے کشد کہ جا ایں جا است

آپ کی ہرایک بات نرالی ہرایک مقولہ سنہرا

الفضل ۱۹ نومبر ۱۹۳۸ء کے نامہ نگار مولوی اللہ دتہ نے اسی مضمون میں لکھا ہے اور اس بات پر فخر کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ باوجود سخت مخالفت کرنے کے احمدیت کے مقابلے میں ناکام رہا کیونکہ اس کی مخالفت نے کوئی اثر نہ کیا بلکہ احمدیت دن بدن ترقی کرتی گئی۔

میں کہتا ہوں کہ یہ سراسر جھوٹ ہے اس جھوٹ کا ثبوت قادیانی تحریروں سے دکھاتا ہوں۔

۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء کے الفضل میں جماعت احمدیہ کی تعداد تقریباً سات لاکھ سے زیادہ لکھی ہے اور ۱۷ جنوری ۱۹۳۵ء کے الفضل میں سرکاری مردم شماری کی بنا پر احمدیوں کا شمار سارے پنجاب میں ۵۶ ہزار لکھا ہے اور باقی صوبوں میں معدودے چند۔ فرض کرو کہ باقی سارے صوبوں میں تعداد پنجاب کے برابر ہوگی جو سب ملا کر ایک لاکھ ۱۲ ہزار سے زیادہ نہیں

کیا سات لاکھ سے ایک لاکھ تک پہنچنا ترقی ہے؟

مرزائی ممبرو! ہم تمہاری طرح زبانی باتیں نہیں کیا کرتے۔ ترقی کی تحریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھاؤ اور تنزلی کی ہم سے لو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۵)

رسول کریم کا مرتبہ قادیان کی نظر میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان میں ۱۵ نومبر ۱۹۳۸ء میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا ایک خطبہ شائع ہوا ہے جس کے صفحہ ۴ پر ایک سرخی

رسول کریم کی شناخت

دے کر لکھا ہے:

رسول کریم ﷺ کے مرتبہ اور درجہ کی صحیح شناخت بھی احمدیت سے باہر نظر نہیں آتی۔ منہ سے کہنا کہ ہم آپ کے عاشق ہیں اور بات ہے، لیکن ان لوگوں کی تقریروں کو سنو تو اگر وہ ہمارے دلائل کی خوشہ چینی نہیں کرتے مسیح موعود کی نقل نہیں کرتے تو ان میں سوائے اس کے اور کیا ہے کہ آپ کملی والے تھے۔ آپ کی زلفیں ایسی تھیں، وغیرہ

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: کملی والے اور زلفیں کہنے والے جو لوگ ہیں وہ اس سے کم درجہ معتوب ہیں جتنا کہ یہ کہنے والے کہ رسول اور خدا میں فرق نہیں۔ سمجھتے ہوایسا کہنے والے کون ہیں؟ اور کس نے ان کو ایسا کہنا سکھایا ہے۔ وہ حضرت قادیان کے مسیح موعود ہیں جنہوں نے توضیح مرام کلاں صفحہ ۱۱ پر رسول کریم ﷺ کی صحیح شناخت اس شعر میں کرائی ہے

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

اس کا اردو ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ سادہ فارسی ہے مگر جو لوگ اتنی فارسی بھی نہیں جانتے ان کے لئے ترجمہ لکھا جاتا ہے۔

رسول کریم ﷺ کی شان سوائے خدا کے کون جانتا ہے وہ اپنی ہستی سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے مٹ گئے کہ درمیان سے میم اٹھ گیا۔

یعنی آپ کا سم ثانی جو احمد تھا اس میں سے میم نکل جانے کے بعد آپ احد ہو گئے۔یعنی اپنی عبودیت سے نکل کر احد (معبود) بن گئے۔

یہ ہے قادیانی نبی کی تعلیم متعلقہ معرفت رسالت۔اور اس کی تہ میں کیا راز ہے؟ یہی نا کہ چونکہ مرزا صاحب قادیانی خود بھی احمد اور بروز محمد بنتے ہیں، اس لئے جو صفت اصل احمد اور محمد ﷺ میں ہو گی اس کا بروز (عکس) میں آنا لازم ہے۔اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنا مرتبہ ان لفظوں میں بیان کیا ہے

ر أیتنی فی المنا م عین الله و تیقنت اننی هو ۔

(آئینہ کمالات اسلام)۔(یعنی میں نے اپنے آپ کو خواب میں دیکھا کہ ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کر لیا میں وہی ہوں)۔

یہ ہے قادیان کی توحید اور رسالت کی صحیح شناخت جس پر خلیفہ کو ناز ہے۔

ہم جانتے ہیں کہ ایسے الفاظ کی تاویل کی جاتی ہے مگر ہم پوچھتے ہیں کہ انبیاء کے سلسلہ میں سے کسی نے ایسا کہا ہو۔مرزا غلام احمد نے رسول کریم ﷺ اور اپنی نسبت کہا ہے۔مرزا صاحب نے دونوں عقیدے ملک میں شائع کیے ان کی کوئی تاویل یا تشریح نہیں کی۔ہاں جب اعتراضات ہوئے تو مریدین اس کی تاویل و تحریف کرنے لگ گئے۔مگر اب کون سنتا ہے۔انبیاء کے سلسلے میں اس قسم کے مزلۃ الاقدام مقامات (گمراہ کن الفاظ) نہیں ملتے۔ادھر کہا جاتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی منہاج نبوت پر آئے ہیں۔اگر ان کے اپنے الفاظ کو دیکھا جائے تو نبوت کے صریح خلاف ہوتے ہیں۔درثمین میں یہ شعر بھی اسی قسم کا ہے

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہو ں نسلیں ہیں میری بے شمار

لفظ، میں، سے مراد کون ہے؟ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ذات گرامی مراد ہے تو غلط ہے۔کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نہ آدم تھے، نہ ابراہیم، نہ موسی، نہ یعقوب۔کیونکہ وہ مبارک ہستیاں ان سے بالکل جدا ہیں۔

اگر، میں، سے مراد ذات خدا ہے، تو یہ بھی غلط ہے۔کیونکہ خدا، ابراہیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسی وغیرہ نہیں ہے۔ بلکہ وہ الہ موسی والہ ابراہیم ہے۔

اگر، میں، سے مراد کوئی اور ہے تو اس کو بیان کریں۔غرض اس قسم کی بھول بھلیاں سلسلہ انبیاء میں نہیں ملتیں۔ یہ خاصہ قادیان ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۱۷ اشوال ۱۳۵۷ھ ص ۷)

مرزا قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو

مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور ۳۰ نومبر میں ایک مضمون نکلا ہے جو دراصل مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت کا خطبہ جمعہ ہے۔ اس میں مخالفین سے درخواست کی گئی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی پر انصاف سے غور کرو۔

واقعی یہ درخواست قبولیت کے لائق ہے، مگر صرف مخالفوں ہی کے حق میں نہیں، بلکہ مریدوں کو بھی اس پر عمل کرنا چاہیے کہ وہ بھی انصاف سے غور کریں۔

مولوی محمد علی موصوف اس درجہ کے معتقد مرزا قادیانی ہیں کہ ان کے حق میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں ایک قصیدہ لکھا گیا تھا جس کا ایک شعر یہ تھا

کیا ہے راز طشت از بام جس نے عیسویت کا
یہی وہ ہیں یہی وہ ہیں یہی ہیں پکے مرزائی

آج یہی پکے مرزائی مخالفین الزام دیتے ہوئے راستی اور صداقت سے کام نہیں لیتے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

مخالفین نے حضرت مرزا صاحب کی اتنی بری تصویر پیش کی ہے کہ اس میں کوئی خوبی نظر ہی نہیں آتی۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ذرا انصاف سے آپ کی لائف پڑھو اور دیکھو کہ اسلام کے اس عظیم الشان جرنیل کے دل میں کون سی تڑپ اور کون سا جوش موجزن تھا اگر کوئی انصاف اور غور سے دیکھے تو اسے صرف یہی نظر آئے گا کہ ان کے دل میں اسلام کی حفاظت اور توسیع کی تڑپ تھی۔ ان کے دل میں حضرت محمد ﷺ کی صحیح تصویر پیش کرنے کا جوش تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے علاوہ نہ اور کوئی تڑپ تھی اور نہ کوئی جوش تھ تھا۔ اور پھر جو کوئی آپ کے پاس جا کر بیٹھا اس کا دل بھی اسی تڑپ اور جوش سے معمور ہو گیا۔

حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ۔ لوگ آپ کو گالیوں سے بھرے ہوئے پلندوں کے پلندے ڈاک میں لکھ بھیجتے تھے ان سے تھیلوں کے تھیلے بھر جاتے۔ جب تھیلا بھر جاتا تو اس کو جلا دیا جاتا۔ ان کی وجہ سے آپ کو کبھی ملال نہ ہوتا تھا آپ کی پیشانی پر شکن تک نہ پڑتی تھی آپ ان گالیوں سے بھرے ہوئے خطوط کی جو دن رات آپ کو بھیجتے تھے پرواہ تک نہ کرتے تھے لیکن جب کسی عیسائی یا آریہ سماجی یا دوسرے کسی مخالف اسلام کی طرف سے رسول خدا ﷺ پر کوئی حملہ ہوتا تھا تو معاً آپ کا چہرہ سرخ ہو جاتا اور آپ کا آرام وچین رخصت ہو جاتا۔ با ہر مجلس میں ذکر کرتے کہ فلاں ناپاک انسان نے پاکوں کے سردار پر یہ حملہ کیا ہے اور اس طرح جھک ماری ہے اور جب تک اس کا جواب نہ لکھ لیتے آپ کو چین نہ آتا تھا۔

(پیغام صلح لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۳۸ء ص ۷)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: کیا یہ واقعات ٹھیک ہیں کہ مخالفین نے مرزا صاحب قادیانی کی بری تصویر پیش کی ہے؟ نہیں، سنئے!

مرزا صاحب کے چہرے کا بدنما سیاہ داغ ہے وہ ادعائے نبوت جس کام مولوی محمد علی نے اپنی تصنیفات میں دجالیت رکھا ہے۔ اس داغ کو نمایاں کرنے والی جماعت کون ہے؟ وہی جماعت جو قادیان کے تخت خلافت پر قابض ہے جن کے مقابلے میں لاہوری جماعت کا شمار شرح چغمینی کی سبع عرض عشیر (جو کا ساتواں حصہ) کی مانند ہے اس جماعت نے مرزا صاحب کی نبوت کو خوب چمکایا مولوی محمد علی کو مباحثے کے لئے للکارا مگر مولوی صاحب نے اس کو ٹال دیا۔ کیا یہ جماعت مخالفین مرزا سے ہے کھلے لفظوں میں کہہ دیجئے۔ جب ہم پوچھتے ہیں کہ ادعائے نوت بقول آپ کے کفر ہے تو کسی غیر نبی کو نبی ماننے والا کون ہے۔ آپ خاموش ہو کر اس کا جواب نہیں دیتے۔ اور جب قادیانیوں سے پوچھتے ہیں کہ کسی نبی سے وصف نبوت سلب کرنے والا کون ہے تو وہ بھی چپ سادھ جاتے ہیں۔ اس لئے ہم دونوں گروہوں کو ارشاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوندی سناتے ہیں

و اذا قلتم فا عدلوا و لو کا ن ذا قربی (الا نعام:۱۵۲)

جب بولو عدل سے بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہی ہو

اس کے بعد مولوی محمد علی لاہوری نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے عشق رسول کا ذکر کرتے ہوئے بہت مبالغے سے کام لیا ہے کہ مخالفین کی گالیوں کے خطوط سے جب تھیلے بھر جاتے تو جلا دیئے جاتے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان گالیوں کی پرواہ نہ کرتے۔

غالباً یہ تھیلے اسی قسم کے ہوں گے جس قسم کی پچاس الماریاں مرزا صاحب قادیانی نے حکومت انگریزی کی تائید میں بھر دی ہیں۔ ان پچاس الماریوں میں سے ایک بھی نہیں ملتی۔

ہاں مرزا غلام احمد صاحب پرواہ نہ کرتے تھے تو یہ مقولے کس کے ہیں:

او بدذات فرقہ مولویاں۔ او یہودی خصلت مولویو۔ جو زہر کا پیالہ تم نے خود پیا وہی عوام کو پلایا۔ (انجام آتھم)

ایسی شیریں کلامی کے مقابلے میں کسی (یہودی خصلت) مولوی یا اس کے اتباع نے مرزا صاحب قادیانی کو بقول استاد صائب

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب بہر کس کے دہی باز دہد

دو چار خطوط بھیج دیئے تو کیا برا کیا

ہاں یہ بھی خوب کہا کہ:

آریہ اور عیسائیوں کے اعتراضات سے آپ بے تاب ہو جاتے جب تک جواب نہ دے لیتے آپ کو چین نہ آتا

کس قدر غلط بیانی ہے۔ میں آپ سے پوچھتا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں عیسائیوں کا رسالہ امہات الامۃ جو ازواج مطہرات کے متعلق نکلا تھا مرزا صاحب قادیانی نے اس کا کیا جواب دیا تھا؟

اسی طرح آریوں کی طرف سے رنگیلا رسول نکلا تو ان کی جماعت نے اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا جواب دیا۔

سب سے پہلے آریوں کے گرو کی ستیارتھ پرکاش کا کیا جواب دیا۔

عیسائیوں کی کتاب، عدم ضرورت قراان، کا کیا جواب دیا۔

بڑے طمطراق سے براہین احمدیہ شروع کیا۔ اس میں اپنے الہامات اور اعلی مراتب بیان کرنے کے سوا کیا لکھا؟

براہین کے پہلے مجموعہ میں دلیل کو شروع کرتے ہی ختم کر دیا۔ بعد تقاضا بسیار پانچویں جلد شروع کی تو اس میں بھی اپنی رام کہانی کے سوا کیا لکھا۔ واقعات کو غلط بیان کرنا اور صحیح باتوں کو چھپانا اسلام اور عقل دونوں کے خلاف ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اگر فی الواقع رسول اللہ ﷺ کے عشق میں رنگے ہوتے تو آپ تریاق القلوب میں یہ دعوی نہ کرتے

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس کے بعد مولوی محمد علی صاحب نے لاہوری اور قادیانی جماعت میں امتیاز بتانے کو چار معیار بتائے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں۔

پہلا امتیاز۔ نیکی اور بلند اخلاقی قادیان میں نہیں، ہم میں ہے۔

دوسرا امتیاز۔ قادیان کی نیک شہرت بوجہ جماعت قادیانیہ کے اب نہیں رہی

تیرا امتیاز۔ خلیفہ قادیان کی بداخلاقی کا ذکر ہائی کورٹ میں آ گیا ہے (انصاف یہ ہے ہائی کورٹ میں ذکر آنے سے بداخلاقی کا ثبوت نہیں ہوا۔ ثناءاللہ)

چوتھا امتیاز: مسیح موعود (مرزا) کا دیا ہوا علم قادیان سے اٹھ گیا اور قادیانی جماعت کی ساری طاقت سیاسیات پر صرف ہو رہی ہے۔

ہم ان باتوں میں اور خاص کر آخری الزام میں مولوی صاحب کی تائید کرتے ہیں اور اس کی تائید میں ایک ایسا واقعہ پیش کرتے ہیں جو مولوی محمد علی کے ذہن میں نہیں آیا، نہ ہی قادیانی اس کی تردید کر سکتے ہیں۔ وہ واقعہ یہ ہے کہ:

مرزا ناصر احمد (پسر خلیفہ قادیان) بغرض تعلیم انگلستان گئے جس پر ہزار ہا روپئہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خرچ ہوا ہوگا۔وہاں سے آپ کیا ڈگری لائے ۔اس کا جواب افضل میں ملتا ہے کہ صاحبزادے نے انگلستان کے پالیٹیشنز سے مل کر وہاں کی پالیٹیکس کا علم حاصل کیا۔

وہ کہیں یا نہ کہیں، سمجھنے والے سمجھ سکتے ہیں کہ اس رقم کثیر کے خرچ کا نتیجہ مسیح موعود کے گدی نشین خلیفہ قادیان کے ذہن میں کیا ہے؟

ہم جیسے ناواقف سیاست یہی سمجھیں گے کہ مسیح موعود کے پوتے کو وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کا ممبر بنانے کی تمہید ہے۔

...اس کے علاوہ میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ تمہارا مسیح موعود (مرزا قادیانی) جس قوم کو خنزیروں کی طرح قتل کرنے آیا تھا اس قوم کی تعداد خاص ہندوستان میں اس کے ابتدائی دعوے کے وقت کتنی تھی اور آج کتنی ہے۔یا وہ مسیحی تلوار سے قتل ہو کر فنا ہو گئی ہے یا زندگی کے اعلیٰ مرتبے پر پہنچ چکی ہے۔

میں اس پہیلی کو ذرا صاف لفظوں میں بتا دیتا ہوں۔عیسائی قوم کا شمار براہین احمدیہ کے زمانے میں ۵ لاکھ تھا۔آج اس کا شمار ۶۲ لاکھ ۹۷ ہزار ہے۔دیکھو مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۷ء

کیا ایسے واقعات کی رو سے اگر میں کہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعویٰ میں کامیاب نہیں ہوئے، بلکہ ایسے ناکام رہے کہ ان کے حریف ان کے حق میں یہ شعر پڑھیں تو بجا ہے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

بتایئے ایک طرف وہ بزرگ جو اپنے آپ کو مسیح موعود، ابراہیم، موسیٰ، یعقوب وغیرہ ناموں سے موسوم کرے اور وہ جس قوم کو خنزیر جان کر قتل کر کے فنا کر دینے کا مدعی ہو وہ قوم اتنی ترقی کر جائے کہ پہلے کی نسبت تگنی چوگنی سے زیادہ ہو جائے، اور دوسری طرف ایک ایسا شخص ہو جو ان انبیاء کے ناموں میں سے ایک نام بھی اپنے لئے تجویز نہ کرتا ہو بلکہ محض خادم دین ہونا اپنے لئے کافی سمجھتا ہو، اس کا حریف سات لاکھ سے صرف ایک لاکھ رہ جائے تو وہ ناکام سمجھا جائے۔چہ خوش۔

مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب کا میرے ساتھ مقابلہ کرنے سے پہلے ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اور میرے دعاوی کا موازنہ بھی کر لینا چاہیے کہ وہ کن دعاوی کے مدعی تھے اور میں کس دعوی کا مدعی ہوں ۔ وہ جملہ اوصاف سے موصوف ہونے کے مدعی تھے اور میں جملہ معاصی سے آلودہ۔ پھر ہمارا مقابلہ ہی کیا۔

ہاں یہ محض فضل الٰہی ہے کہ باوجود میری موت کے متعلق ان کی پیش گوئی ہونے آج تیس سال سے زیادہ گذر گئے ہیں کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے اور میں ابھی زندہ ہوں اور احباب قادیان کو یہ مسرت انگیز خبر سناتا ہوں کہ مرزا غلام احمد صاحب ۶۹ سال کی عمر میں فوت ہوئے اور میں ۷۰ سے متجاوز ہو گیا ہوں۔ مگر اس میں کیا شک ہے کہ آخر ایک روز جدائی ہونے والی ہے۔ استاد غالب کا شعر اپنے معنی میں بہت موزوں ہے

نظر میں ہے ہماری جادہء راہ فنا غالب
کہ یہ شیرازہ ہے عالم کے اجزائے پریشان کا

قادیانی دوست میری موت کے تصور سے بھی خوش ہوتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو میری زندگی سے بہت تکلیف پہنچ رہی ہے۔ اس لئے میں ان کی خدمت میں ایک بزرگ کا شعر پیش کر کے ختم کرتا ہوں :

اے دوست بر جنازہء دشمن چو بگذری
خندہ مزن کہ بر تو ہمیں ماجرا رود

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ دسمبر ۱۹۳۸ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۵۷ھ ص ۴)

مرزا قادیانی کی خدمات اسلامیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان کی خدمات اسلامیہ جس قدر بھی ہیں وہ اظہر من الشمس ہیں ۔ ان کی کوئی کتاب کوئی رسالہ کوئی اخبار کوئی اشتہار اٹھا کر دیکھو اس میں اسلام کے نام سے نبوت مرزا ہی کا ذکر ملتا ہے۔ براہین احمدیہ سے لے کر کتاب حقیقۃ الوحی تک سب کتب میں یہی ایک اصول کام کر رہا ہے۔ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم سنتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے فلاں بادشاہ کو اسلام کی دعوت دی۔ مثلاً اخبار الفضل ۷ دسمبر ۱۹۳۸ء نے جماعت احمدیہ کی شیخی بگھارتے ہوئے لکھا ہے کہ:

جماعت احمدیہ کو خارج از اسلام کہا جاتا ہے جب عمل کا سوال ہوتا ہے تو تمام اہل اسلام کی نظریں اسی جماعت کی طرف اٹھتی ہیں (خیالی پلاؤ)

اس کے بعد لکھا ہے:

بانی سلسلہ احمدیہ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ملکہ وکٹوریہ کو اسلام کا پیغام دیا اور اس غرض کیلئے حضور نے تحفہ قیصریہ اور ستارہ قیصریہ دو کتابیں تصنیف فرمائیں

بالکل غلط: تحفہ قیصریہ کو تو شروع ہی اپنے نام سے کیا ہے کہ میں یسوع مسیح کے نام سے آیا ہوں جو ایسا اور ایسا تھا۔ سارا تحفہ قیصریہ پڑھ جایئے تو معلوم ہوگا کہ کس طرح اسلام کے نام سے اپنی ہی فضیلت بیان کی جا رہی ہے جسے دیکھ کر یہ کہنا بے جا نہیں کہ جتنا اصل مال ہے، محصول چونگی اس سے زیادہ لیا گیا ہے۔

ان کی طرف سے جو ہر سال سیرت محمدیہ کے جلسے کئے جاتے ہیں، ان میں بھی مرزا صاحب قادیانی کا محصول چونگی برابر لیا جاتا ہے۔ اس دفعہ امرتسر کے جلسہ سیرت میں جب محصول چونگی (حق مرزا) لینے لگے، تو منشی عبداللہ صاحب معمار نے (جو وہاں موجود تھے) صدر جلسہ سردار حکم سنگھ صاحب کو توجہ دلائی کہ یہ جلسہ سیرت محمدیہ کا ہے اس میں مرزا صاحب قادیانی کا نام نہیں آنا چاہیے۔

مرزائیوں نے معمار موصوف کو ہر چند چپ کرانے کی کوشش کی آخر صاحب صدر نے فرمایا کہ میں نے ان کو مرزا صاحب قادیانی کا ذکر کرنے سے روک دیا ہے

اس لحاظ سے امسال امرتسر کا جلسہ سیرت قادیانیوں کے حق میں ناکام رہا جس کا ان کو افسوس ہوا ہوگا۔

لارڈ ارون (وائسرائے ہند) کو جو تحفہ (بصورت کتاب) پیش کیا گیا تھا اس میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خاندان اور ان کی جماعت کا ذکر زیادہ تھا چنانچہ سینکڑوں مقامات کی (اصلی اور فرضی) جماعتوں کا ذکر ظاہر کیا تھا کہ ہم تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اس کتاب کی تحریر سے مرزا صاحب قادیانی کا اصل مقصد یہی تھا، نہ کہ اسلام کی تبلیغ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۴، ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیانہ تحریف کا جواب

جناب ملک ابو یحیٰ امام خان نوشہرویؒ لکھتے ہیں:

میں مرزائے قادیان سے زیادہ واقف نہ سہی مگر موصوف کی تحریفات اتنی مشہور ہو چکی ہیں کہ ان کے لٹریچر اور ان کے مریدوں سے معمولی گفتگو کے بعد بھی ان کا یہ معجزہ تسلیم کرنا ہی پڑتا ہے مثلاً مرزائی حضرات سے اگر افادات مرزا (مسیح موعود) پر گفتگو کرتے ہوئے یہ سوال کیا جائے کہ کیوں صاحب جناب عیسیٰ کی تشریف آوری سے تو اسلام کا غلبہ ہونا تھا، مگر ہندوستان میں مسلمان اس حد تک زبوں حال ہیں کہ خود قادیان کا مذبح سکھوں نے دن دیہاڑے گرا دیا، اور دارالخلافت کے رہنے والے بھی دیکھتے رہے۔ خلیفۃ المسیح (محمود احمد) قادیانی مسجد اقصیٰ، (نام نہاد) میں تلواروں کے سائے میں نماز جمعہ پڑھاتے ہیں اور پہریداروں کے جھرمٹ میں چل پھر سکتے ہیں۔

اور اسی طرح حضرت عیسیٰؑ کے ورود مسعود سے مسلمانوں کی عسرت اس حد تک تمول سے بدل جانی تھی کہ آنحضرت (عیسیٰؑ) مال دولت عطا فرمائیں گے لیکن لوگ مستغنی ہونے کی وجہ سے انکار کر دیں گے یعنی و یفیض الما ل و لا یقبلہ احد مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیان کی تلبیس نبوت کے ساتھ ہی دنیائے اسلام یکسر فقر و فاقہ میں مبتلا ہو گئی۔ حتیٰ کہ ہندوستان کے ڈھائی لاکھ ملکانے مسلمان صرف اپنی مالی تباہ حالی کی وجہ سے آریوں سے روپیہ لے کر مرتد ہونے پر مجبور ہوئے۔

مرزائی فرمایا کرتے ہیں کہ مسیح کی تشریف آوری سے مالی بے نیازی صرف اس پر ایمان لانے والوں کو ہوگی۔ سو ہماری جماعتیں سب کی سب مال سے بے نیاز ہیں۔

کاش یہ صحیح ہوتا۔ مختلف مقامات پر آ کر دیکھئے کہ قادیانی حضرات کن کن مالی مشکلات میں مبتلا ہیں۔ خود جناب خلیفہ قادیان (محمود احمد) اور امیر جماعت لاہور کی آئے دن کی چندہ طلبیاں ملاحظہ فرمایئے کیونکہ ان دونوں خلافتوں کی بین الملی ضرورتیں پوری ہی نہیں ہوتیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اسی طرح حضرت مرزا قادیانی کے قدوم میمنت لزوم سے اسلامیوں کی تعداد میں اضافہ ہونا ضروری تھا، حتی کہ عیسویت کا تو خاتمہ ہی ہو جانا تھا۔ مگر نوبت بایں جا رسید کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت سے لے کر اب تک دنیا جہان میں مسیحی عنصر کی تعداد روبہ ترقی ہے حتی کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دار الامان قادیان کے نواح میں یہ اضافہ (مسیحیت) جاری ہے اور خود قادیان بھی تثلیث پرستوں سے خالی نہیں۔

تو اس قسم کے سوالات کے جواب میں مرزائی حضرات کے پاس آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق ہے۔ جس سے استدلال یوں کیا جاتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کے قدوم میمنت لزوم سے صرف دلائل اسلام کا غلبہ مقصود تھا، جیسے مرزا صاحب نے عیسویت کے خلاف فلاں اور فلاں قسم کا لٹریچر لکھ کر حاصل کر لیا ہے۔ لیکن یہ بھی ان کی کھلی ہوئی تحریف ہے حتی کہ ان کے حق میں بھی وہ کہنا درست ہے جو نواب محسن الملک نے سرسید احمد کی تفسیر پر انہیں لکھا تھا کہ:

آپ قرآن کے وہ معنی کرتے ہیں جو خدا تعالی کو بھی نہیں سوجھتے۔

چنانچہ یہی آیت ھو لذی ارسل ... الخ ہے۔ اس کا تذکرہ ایک حدیث میں نظر سے گزرا تو مرزائے قادیان کی تحریف پر بے حد تعجب ہوا کہ ان بزرگوار نے تو قرآن پاک کو بازیچہ دجالیت بنا رکھا ہے (العیاذ باللہ)

حدیث زیر بحث کا مفاد یہ ہے کہ حضرت رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تک (دوبارہ) لات وعزی کی پرستش نہ شروع ہوگی، دنوں کی روشنی اور راتوں کی سیاہی اسی طرح رہے گی (یعنی جب تک زمانہ یونہی قائم رہے گا)۔ آنحضرت ﷺ سے یہ ارشاد جب عائشہ صدیقہؓ نے سنا تو عرض کیا کہ اے رسول خدا! آیت ھو الذی ارسل رسولہ .. الخ نازل ہونے کے بعد تو میں نے یہ سمجھ لیا تھا کہ اب دین اسی طرح (توحید اسی طرح) رہے گا، (مگر جناب یہ کیا فرما رہے ہیں کہ پھر لات وعزی کی پوجا ہونے لگے گی) آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ جب تک الہ العالمین چاہے دین (توحید) کو برقرار رکھے گا لیکن آخر میں آ کر ایک خوش گوار سی ہوا چلے گی جس کے اثر سے وہ لوگ موت کی نیند سو جائیں گے جنکے دلوں میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا مگر زندہ رہیں گے لا خیر فیہ (بدذات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے قسم کے لوگ) جو اپنے آباء واجداد کے مذہب پر لوٹ جائیں گے اور حدیث (اصل) یوں ہے۔

اخرج مسلم عن عائشه قالت سمعت رسول الله ﷺ یقول لا یذهب اللیل و النهار حتی یعبد اللات و العزی فقلت یا رسول الله انی کنت لا ظن حین انزل الله هو الذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله و لو کره المشرکون ان ذالك تاماً قال انه سیکون من ذلك ما شاء الله یبعث الله ریحاً طیبة فتوفی کل من من کان فی قلبی مثقال حبة من خردل من الایمان فیبقی من لا خیر فیه فیرجعون الی دین آباءهم (بحوالہ مشکوۃ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ دسمبر ۱۹۳۸ء ص ۴)

براہین احمدیہ کی حقیقت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب کی مایہ ناز تصنیف براہین احمدیہ ہے جس میں اسلام کی حقانیت پر تین سو دلائل پیش کرنے کا وعدہ کیا گیا اور اسی وعدے پر مسلمانوں سے زر کثیر بطور چندہ لیا گیا۔..

کیا کوئی مرزائی ہمارے سامنے یا غائبانہ بتا سکتا ہے کہ ان چار جلدوں میں حقانیت اسلام کے تین سو دلائل میں سے کتنی دلیلیں پیش کی گئی ہیں۔

اچھا ہم متعدد دلائل سے سوال نہیں کرتے صرف یہی بتا دیں کہ کہیں ایک دلیل بھی پیش کی گئی ہے۔

ہر گز نہیں۔ سوائے الہاموں کے باقی سب اللہ اللہ خیر سلا۔

اس کے بعد جب آپ اس بارے میں سالہا سال خاموش رہے، تو مخالفوں کی طرف سے اعتراضات کی بھر مار ہوئی کہ براہین احمدیہ کو مکمل کیوں نہیں کرتے۔ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے اسکی پانچویں جلد لکھی۔ اس آخری جلد میں بھی ان دلائل موعودہ میں سے ایک دلیل بھی پیش نہیں کی۔

اس امر کے تصفیہ کے لئے ہم مجلس مکالمہ کرنے کو تیار ہیں۔ یہ مجلس امرتسر میں ہو یا لاہور میں۔ جس میں کالجوں کے پروفیسر صاحبان اور ایسے ہی دیگر اہل علم حضرات جمع ہوں۔ ہم براہین احمدیہ کی ساری جلدیں میز پر رکھ دیں گے۔ جماعت احمدیہ کا کوئی نمائندہ مرزا صاحب کے موعودہ تین سو دلائل کا پتہ ہمیں بتائے۔

براہین احمدیہ کی پہلی چار جلدوں اور پانچویں جلد میں بہت نمایاں فرق ہے۔ پہلی چار جلدوں میں آپ نے حضرت عیسی علیہ السلام کو امت محمدیہ کیلئے مسیح موعود تسلیم کیا ہے۔ اور ان کی دوبارہ تشریف آوری کو مان کر ان کی خدمات کے سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ اس زمانے میں اسلام تمام دنیا کے اطراف واکناف میں پھیل جائے گا۔ مگر پانچویں جلد میں آپ خود ہی مسیح موعود کے عہدے کے انچارج بن بیٹھے۔ پانچویں جلد ساری پڑھ جایئے سوائے اپنی مسیحیت موعودہ کے اس میں کچھ بھی نہیں ملے گا۔ بس یہی ہوگا کہ میں ایسا ہوں میں ویسا ہوں

ثنائے خود گفتن نہ زیبد مر ترا صائب
چو زن پستان خود مالد حظوظ نفس کے یابد

کس قدر مقام تاسف ہے اور کتنا محل تعجب ہے کہ براہین احمدیہ کی چوتھی جلد کے آخر میں جس بات کو شروع کر کے ادھورا چھوڑا تھا، پانچویں جلد میں اس کو چھوا تک نہیں۔ مگر نام اس وہی رکھا یعنی براہین احمدیہ کی پانچویں جلد۔

براہین احمدیہ کے حصہ اول (پہلی چار جلدوں) اور حصہ دوم (پانچویں جلد) کو ملا کر پڑھنے سے مرزا صاحب کی مذہبی زندگی کا نشیب وفراز بہت اچھی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ براہین احمدیہ حصہ اول میں گو آپ خدا سے الہام پانے کے مدعی بنتے ہیں مگر پھر بھی سادگی نظر آتی ہے لیکن دوسرے حصے (پانچویں جلد) میں پہنچ کر آپ ایسے ہوشیار نظر آتے ہیں گویا یہ مصرع آپ پر خوب صادق آتا ہے

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے

خدا کی گرفت مختلف شکلوں میں ہوتی ہے۔ اور ہر صاحب فن کیلئے اسی فن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حیثیت سے ہوا کرتی ہے۔ جنگی آدمی کے لئے جنگی حیثیت سے غلطی کر کے مبتلائے تکلیف ہونا بھی ایک قسم کی خدائی گرفت ہے۔ ابوجہل جیسے آدمی کا میدان جنگ میں گر کر مر جانا بھی اس کے لئے خدائی گرفت تھی۔ رچرڈ شیر دل کا سلطان صلاح الدین سے مقابلہ کر کے ناکام واپس آنا بھی اس کیلئے خدائی گرفت تھی۔

کسی مدعی الہام کا اپنے الہام کی زد میں آجانا بھی اس کے لئے خدائی گرفت ہوتی ہے۔ کسی متکبر مصنف کا اپنی تصنیف میں کوئی فاش غلطی کر جانا بھی اس کیلئے ایک قسم کی کبر شکن گرفت ہوتی ہے۔

براہین احمدیہ میں مرزا صاحب ہم کو مصنف اور ملہم دونوں حیثیتوں کے مدعی نظر آتے ہیں۔ ہم نہائت راستی سے کہتے ہیں کہ ہم ان دونوں حیثیتوں میں مرزا صاحب قادیانی کو گرفتار عذاب پاتے ہیں۔ مجموعہ حصہ اول (براہین کی پہلی چار جلدیں) میں حضرت مسیح کی حیات اور دنیا میں آپ کی دوبارہ تشریف آوری کا اظہار کر چکے ہیں جسے اپنی عمر کے آخری حصے میں بدترین قسم کا شرک قرار دیتے ہیں۔

بحیثیت ملہم کے ان جو جو عذاب الٰہی آیا وہ یہ ہے کہ براہین احمدیہ کی پانچویں جلد میں مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی الہامی عمر ۷۵ سے ۸۵ سال بتائی ہے۔ یعنی آپ کی وفات عمر کے ۷۵ اور ۸۵ سال کے درمیان ہوگی۔ حالانکہ آپ کی عمر خود اپنے بیان اور حکیم نور دین خلیفہ اول قادیان کی تصدیق سے ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال تھی جبکہ آپ نے اس دنیا سے انتقال کیا۔

ہمارا یہ مجمل سا تبصرہ صرف مرزا صاحب کی تصنیف براہین احمدیہ سے متعلق ہے... ہم اپنی زندگی میں مرزا صاحب اور ان کے اتباع سے مختلف طریقوں سے مقابلہ کر چکے ہیں۔ تاہم مقابلے کی ایک صورت ابھی باقی ہے۔ اس کے لئے ہم تیار ہیں۔ وہ یہ کہ خاص اہل علم (علمائے عربی وانگریزی) کی ایک مجلس منعقد کی جائے۔ اس مجلس میں ہم مرزا صاحب کی تصنیفات پر تنقید (ریویو) کریں اور فریق ثانی ہماری تنقید کا جواب دے۔ لیکن دونوں فریق اپنے دلائل کو تصانیف مرزا تک محدود رکھیں۔ اس گفتگو کا فیصلہ مجلس کی اکثریت کرے یا چند منتخب حضرات کی رائے ہے ہو۔ فیصلہ کی دونوں صورتیں ہمیں منظور ہیں۔ احمدی دوستو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۵۔ جنوری ۱۹۳۹ء ص ۴۔ ۵)

خلیفہ قادیانی کا خطبہ اور شیخ چلی کا خواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بڑے مرزا صاحب قادیانی تو کہتے گئے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ دنیا کے سب مذاہب کو مٹا کر مذہب اسلام قائم کروں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ دنیا بھول جائے کہ کوئی عیسی، کوئی کرشن کوئی دوسرا معبود بھی تھا یا ہے۔

ان کے اس دعوی کی آزمائش تو دنیا نے خوب کر لی۔ ساری دنیا میں شرک و کفر دن بدن زیادہ پھیلتا جا رہا ہے ،۔ غیروں کو چھوڑ کر اسلامی آبادی کو دیکھا جائے ان میں بھی عقاید شرکیہ کفریہ بکثرت ترقی کر رہے ہیں۔

یہ تو بڑے میاں (مرزا قادیانی) کے ادعا کا انجام ہے۔ چھوٹے میاں (مرزا محمود احمد) کا دعوی سنیئے۔ آپ جلسہ سالانہ کے خطبہ میں بہت کچھ تعلّٰی آمیز تقریر کرتے ہیں۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

> ہمارے سامنے بہت بڑا کام ہے۔ اتنا بڑا کام کہ جو ہمیں اور ہماری حالت کو دیکھتے ہوئے بالکل ناممکن نظر آتا ہے۔ ہم نے دنیا کی موجودہ سلطنتوں کو، دنیا کے موجودہ مذاہب اور دنیا کے موجودہ تمدن کو، دنیا کی اقتصادی انجمنوں کے نظام کو اور ان سب کو بدل کر رسول کریم ﷺ کے لائے ہوئے نظام کو قائم کرنا ہے۔
>
> ایسی حالت میں دنیا کی حکومتیں اور مذاہب کے ادارے ہماری مخالفت کریں تو طبعی تقاضا کو مدنظر رکھتے ہوئے وہ حق بجانب ہیں کیونکہ انہیں نظر آ رہا ہے کہ ان کے لئے خدا کی طرف سے موت کا فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ پروانہ ہمارے ہاتھ میں دیا گیا ہے اور اسے ہم لائے ہیں جن کو دنیا میں حقیر اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذلیل سمجھا جاتا ہے۔ (الفضل قادیان بابت دسمبر ۱۹۳۸ء ص۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: قانون قدرت ہے کہ لیمپ کے ارد گرد جو روشنی ہوتی ہے بہ نسبت دور کے وہ بہت زیادہ صاف اور روشن ہوتی ہے۔ اسی طرح حضرات انبیاء کرام کے ارد گرد کے لوگ تقوی طہارت غیرت مذہبی اور جوش دینی میں بہت ترقی یافتہ ہوتے ہیں۔

بڑے مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں منہاج نبوت پر آیا ہوں اسلئے ہمارا حق ہے کہ ہم آپ کے ارد گرد کی روشنی کو جانچیں کہ وہ کہاں تک صاف شفاف روشن اور تیز تھی اور کہاں تک اس نے دنیا میں انقلاب پیدا کیا۔

جو کچھ کیا، وہ ہمارے سامنے ہے۔ تیس سال مرزا صاحب قادیانی کے انتقال کو بھی گزر گئے۔ نہ کوئی سلطنت دنیا کی ان کے زیر نگیں آئی، نہ کسی انجمن کا نظام آپ نے بدلا، نہ کوئی انقلاب ہوا۔ ہوا تو یہ کہ پنجاب کی بڑی انجمن حمایت اسلام لاہور اور انجمن ترقی تعلیم امرتسر سے مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں کو غیر مسلموں کی طرح نکال دیا گیا۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا خود اعتراف ہے جو بارہا اہل حدیث میں پیش کیا جا چکا ہے کہ جو مقاصد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لے کر آئے تھے ان کا اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا۔

وہ کب ہوگا؟ غالباً قیامت سے ایک ہفتہ پہلے۔

کیسا بڑا چمکیلا پروگرام ہے کہ دنیا کی سلطنتوں کا جدید نظام قائم کریں گے۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب سے سہو ونسیان ہوگیا۔ آپ اس کے ساتھ یہ بھی کہہ دیتے تو دعوی مدلل ہو جاتا کہ یورپ میں جو ڈکٹیٹر شپ جاری ہو رہا ہے یہ ہماری ہی کوشش کا نتیجہ ہے۔

اس دفعہ یہ سہو ہوا ہے، تو امید ہے اس کی تلافی آئندہ سال کر دیں گے کیونکہ بڑے میاں کا یہ بھی تو الہام ہے کہ زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا۔

ناظرین کرام! دنیا کی حکومتوں اور انجمنوں کے نظام میں کیا تبدیلی پیدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے، سب سے اول اپنی رقیب اور حریف انجمن احمدیہ لاہور میں تو تبدیلی کر لیں جو ہر روز ان کے سینے پر مونگ دلتی ہے، جو بات کوئی نہیں کہتا وہ کہتی ہے۔ ان کا آرگن پیغام صلح لاہور خلیفہ صاحب قادیانی (مرزا محمود احمد) کو سرکاری سانڈ کہتا ہے اور ان کا امیر ہر قسم کی برائیاں خلیفہ پر تھوپتا ہے۔

سب انجمنوں کی تبدیلی سے پہلے اس انجمن کی تبدیلی یا اصلاح کرنا خلیفہ یا ان کی جماعت کا فرض اولین ہے، جو انہوں نے ابھی تک ادا نہیں کیا۔

اس کے علاوہ خود قادیان میں مجلس احمدیہ قائم ہوگئی ہے جو قادیانی جماعت کیلئے نہایت ہی دل آزار ہے جس میں بقول خلیفہ صاحب پانچ سو بلکہ پانچ سو سے زیادہ منافقین شریک ہیں۔

کیا یہی تبدیلی ہے جو خلیفہ قادیان دنیا کی انجمنوں کرنا چاہتا ہے۔

بہر حال قادیانی سودا ابتدا ہی سے ادھار پر چلتا رہا، اور اب بھی ویسا ہی ادھار ہے۔ دعوی تو بروز محمدیت کا ہے اور کام میں سستی اتنی ہے کہ اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا۔

ادھر اصل متبوع علیہ السلام کو دیکھیں گے تو وہ اپنی زندگی میں ہی سب کام پورے کر کے یہ مسرت سن گئے: فاذا فرغت فانصب و الی ربك فارغب

ہم منتظر ہیں دنیا کی سلطنتوں میں قادیانی تحریک کب تبدیلی پیدا کرتی ہے۔ ابھی تک وہی حالت ہے جو ابتدا میں تھی جس کی مثال میں یہ مصرع بہت صحیح ہے:

سپنے اندر راجہ بھو جاگت بھو کنگال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ (۱۳؟) جنوری ۱۹۳۹ء ص ۶۔۷)

کھلی چٹھی بنام بابو عمر الدین جالندھری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب بابو صاحب! آپ کو یاد ہو گا جن دنوں خلیفہ قادیان نے علمائے اسلام کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا تو میں نے اس چیلنج کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول کر کے لکھا تھا آپ سادہ قرآن مجید اور قلم دوات لکھ کر بٹالے کی جامع مسجد میں آجائیں اور میرے بالمقابل بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ اس پر خلیفہ قادیان کی طرف سے یہ عذر کیا گیا تھا کہ میں عربی لغات بلکہ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا۔

اس کے جواب میں میں نے ایک خط رجسٹری کرا کر آپ کی معرفت ان کو شملہ بھیجا تھا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہر قسم کا سامان لے آئیں۔ مگر مقابلے میں ضرور آئیں۔

چند روز ہوئے قادیانی اخباروں میں یہ ڈینگ پھر سنی گئی ہے کہ خلیفہ صاحب کے مقابلے میں کوئی پر از معارف تفسیر نہیں لکھ سکتا اور یہ احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

میں آپ سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ میری چٹھی ملی تھی اور آپ نے وہ چٹھی خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کو دی تھی یا نہیں؟

اس کا جواب بذریعہ اہل حدیث اور بذریعہ پیغام صلح دیجئے۔ آپ کے جواب پر سلسلہ کلام جاری رہے گا۔ ابوالوفاء۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ (۱۳؟) جنوری ۱۹۳۹ء ص ۷)

آخری فیصلہ پر مباحثہ کی درخواست

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہمارے لئے وہ دن روز عید سے کم خوشی کا دن نہ ہوگا جس روز مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلے پر مرزائیوں سے ایک بار پھر مباحثہ ہو کر مکرر فیصلہ ہو جائے۔ اس کے متعلق مرزائی کیمپ میں چاروں طرف سناٹا چھا ہوا ہے مگر بابو عمر الدین شملوی (جالندھری) کبھی کبھی کچھ بول اٹھتے ہیں۔ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ فروری مباحثہ میرٹھ کے ضمن میں ان کا ذکر ہو چکا ہے ہم نے ان کے جواب میں لکھا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کو اگر آخری فیصلہ پر مباحثہ کرنے کا شوق ہے تو بڑی خوشی سے کر لیں مگر ایسے طریق سے کریں جو نتیجہ خیز ہو جس کی صورت ہم نے یہ بتائی تھی کہ آپ اپنے امیر مولوی محمد علی سے سند نیابت و اجازت لے کر میدان میں آئیں کیونکہ آپ بذات خود بوجہ شرکت لدھیانہ کے مباحثہ میں شکست کھا چکے ہیں بلکہ انعام تاوان میں ۵۰ روپئے بھی دے چکے ہیں۔ اب اس پر مستزاد ہونا چاہیے وہ یہی ہے کہ آپ اپنے امیر صاحب سے نیابت و اجازت حاصل کر کے آئیں۔ آپ اس کے جواب میں کیا مزے سے لکھتے ہیں کہ:

> کیا پہلے مباحثے میں منشی قاسم علی نے خلیفہ نور الدین کا سرٹیفکیٹ پیش کیا تھا؟ اگر اس وقت نہیں کیا تو اب مجھے کیوں کہتے ہو۔

اس کا جواب ہم کئی دفعہ دے چکے ہیں کہ وہ مباحثہ انفرادی حیثیت سے تھا اب جماعتی حیثیت سے ہونا چاہیے۔ اسی لئے اس کے واسطے سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہے۔ پھر لکھتے ہیں اور کیا ہی سمجھ سے لکھتے ہیں کہ:

> آپ (مولوی ثناء اللہ) جماعت اہل حدیث سے نمائندگی کا سرٹیفکیٹ پیش کریں۔

ان کو حقیقت حال معلوم نہیں یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ میں اور مرزا صاحب قادیانی ایک دوسرے کے مدمقابل تھے۔ اس لئے ہماری مثال ایسے مدعی اور مدعا علیہ کی ہے جو بذات خود عدالت میں مقدمہ لڑ رہے تھے۔ اسی دوران ایک فریق فوت ہو گیا اس کا بیٹا اس کا جانشین ہوا۔ اب توفی کے قائم مقام کو اپنی قائم مقامی کا سرٹیفکیٹ پیش کرنے کی ضرورت ہے مگر زندہ کو اس کی ضرورت نہیں۔

پس بات صاف ہے کہ اس مقدمہ میں جو شخص بھی میرے سامنے آئے گا اس کو سند نمائندگی پیش کرنے کی ضرورت ہوگی۔ اگر مجھ سے سند نمائندگی طلب کرنے کی ضرورت ہوتی تو مرزا صاحب قادیانی طلب کرتے۔ اب کون ہے جو ایسا مطالبہ کر سکے۔ یا یہ مسئلہ کسی قانون دان سے پوچھ کر سامنے آیئے ایسا نہ ہو کہ آپ کے حق میں کہنا پڑے ما لھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثاً

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۴،۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر پیغام کا مغالطہ آمیز خطبہ

خدا کی طرف سے آنے والوں کی شان اور ہمت بلند ہوتی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت مرزائیہ کا یہ طریقہ کلام ہے کہ ایک لفظ جو متعدد معنی رکھتا ہو، اس کے ایک معنی لے کر دوسرے معنی کو مخلوط کر دیتے ہیں جو علم بیان کے بالکل خلاف ہے۔ مثلاً انسان کا لفظ قرآن مجید میں برے لوگوں کے حق میں بھی آیا ہے ملاحظہ ہو

کان الانسان کفورا۔ (انسان بڑا ناشکرا ہے)

اور انبیاء پر بھی انسان کا لفظ آیا ہے۔ تو کیا ان دونوں مقاموں کو ایک کر دینا صحیح ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ امیر جماعت پیغامیہ نے اپنے خطبہ میں اس قسم کا ارتکاب کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی تعریف میں زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہوئے خطبہ فرمایا ہے جو پیغام صلح لاہور ۸۔ اپریل ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا۔ اس کے متعدد مقامات اور فقرات یہ ہیں۔

۱۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنا مدمقابل عیسائیت کو چنا ہے۔

۲۔ لوگوں نے حضرت مرزا صاحب کے مقام کو سمجھا نہیں۔ یہ شخص جو اس قدر بلند ہمت کا مالک ہے کہ اس قوم کے ساتھ ٹکر لگاتا ہے کہ جس سے ٹکر لگانے کیلئے سامان دنیا میں موجود نہیں۔ یہ دنیا کے معمولی انسانوں سے نہیں ہوسکتا۔

۳۔ آپ کو معلوم ہوگا کہ حضرت مرزا صاحب کے زمانہ سے قبل اور آپ کے زمانہ کی ابتداء میں عیسائیت اور اسلام کا باہمی تعلق کیا تھا۔ مسلمان تو ہمیشہ حضرت عیسیٰ کو نبی مانتے چلے آئے ہیں۔ اور اسی لئے عیسائیت کو باوجود اس کے غلو کے برا نہیں کہتے تھے

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: ان تین فقروں میں مولوی محمد علی لاہوری نے جو افسوس ناک مظاہرہ کیا ہے ہمارے پاس اس کے اظہار کے لئے الفاظ نہیں ہیں۔

اول تو عیسائیت اور حکومت انگریزی کو ایک دکھا کر مرزا صاحب قادیانی کی بہادری کا اظہار کیا ہے۔ حالانکہ غلط ہے۔ عیسائیت اور چیز ہے اور حکومت انگریزی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور چیز ہے۔حکومت انگریزی کے مقابلے کے لئے اس کو سامان جنگ کی ضرورت ہے جس کی بابت آپ نے فقرہ نمبر دو میں لکھا ہے: ٹکر لگانے کے لئے سامان موجود نہیں لیکن مذہب عیسائیت کیلئے کسی توپ وتفنگ کی ضرورت نہیں ۔ پرائمری کا سمجھ دار لڑکا بھی یہ کام کرسکتا ہے اگر وہ سورہ اخلاص کا ترجمہ خوب سمجھتا ہو۔

دوم ، یہ بات کیسی غلط ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پہلے مسلمان عیسائیت کو برا نہیں سمجھتے تھے ۔مولوی محمد علی لاہوری کی نسبت ہمیں یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہیے کہ وہ مرزا صاحب قادیانی سے پہلے علماء کی خدمات سے واقف نہیں ۔مولوی آل حسن کی خدمات بصورت کتاب دنیا میں موجود ہیں ۔ مولوی رحمت اللہ کیرانوی کی کتاب اعجاز عیسوی ناپید نہیں ہوئی ۔حافظ ولی اللہ لاہوری کے مباحثات ابھی مسنّ بزرگوں کو یاد ہیں ۔سید ابوالمنصور دہلوی کی نوید جاوید دنیا میں موجود ہے ۔اس قسم کی بہت سی کتابیں عیسائی مذہب کی تردید میں ملتی ہیں جو مرزا صاحب کے مبعوث بلکہ پیدا ہونے سے بھی پہلے کی ہیں ۔ پھر یہ کیا ناقدری اور ناشکری بلکہ اخفاء حق ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کی تعریف میں حد سے زیادہ کیا گیا ہے ۔ یہ اسی طرح کی شاعرانہ ترنگ ہے جو کسی شاعر نے اپنے دوست کے حسن و جمال کو بتانے کو کہی تھی

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریر سے واقعات پر مزید روشنی ڈالتے ہیں ۔موصوف نے مناظرہ عیسائیاں امرتسر میں آخری دن یہ کہا تھا :

میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا ۔معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کیا کرتے ہیں ۔اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے تھا جو فریق سچے خدا کو چھوڑ رہا ہے اور عاجز انسان کو خدا بتا رہا ہے وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جاوے گا ۔(جنگ مقدس ۔ص ۱۸۹)

انسان کو خدا بنانے والا ڈپٹی آتھم مناظر عیسائیاں تھا ۔مطلب اس پیش گوئی کا یہ تھا کہ آتھم پندرہ ماہ تک بسزائے موت جہنم میں ڈالا جائے گا ۔اس کی انتہائی تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی ۔لیکن وہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو اصل میعاد سے بائیس برس بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فوت ہوا۔ بس یہی ایک خصوصیت مرزا صاحب قادیانی کی تھی جس کا اہل مرزا صاحب سے پہلے کوئی نہیں گزرا۔ اسی نے ملک سے مرزا صاحب کے حق میں کہلوایا

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری غلط گوئی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے غلط گو پہلے

سچ تو یہ ہے کہ اس موقع پر علمائے اسلام ہوشیاری سے کام لے کر مرزا صاحب کو الگ نہ کر دیتے تو آج بقول سعدی مرحوم: بیالائد ہمہ گاوان دہ را تو تمام اہل اسلام کی گردن شرم کے مارے جھکی ہوتی۔ مولوی محمد علی کو یقین رکھنا چاہیے کہ آج دنیا اس قسم کے مبالغات سننے کے لئے تیار نہیں ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۹ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ ص ۵)

احمدی مثلث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو علم ہو گا کہ اتباع مرزا میں مشہور دو گروہ تھے یعنی قادیانی اور لاہوری۔ اب زمانہ ترقی کا ہے ان دو گروہوں میں سے دو گروہ اور پیدا ہو گئے ہیں ایک قادیانیوں سے پیدا ہوا جن کو وہ مخرجین کہتے ہیں اور وہ اپنا نام مجلس احمدیہ قادیان رکھتے ہیں جن کے رہبر شیخ عبدالرحمٰن نومسلم المعروف مصری ہیں۔ ان کا روئے سخن خلیفہ قادیان کی طرف ہے۔

دوسرا گروہ لاہوری ہے ان میں سے ایک شاخ شیخ غلام محمد کی نکلی ہے جس کا دعوی ہے کہ میں حسب پیش گوئی مرزا صاحب مصلح موعود ہوں۔ یعنی وہ شخص ہوں جو بقول مرزا صاحب قادیانی، امت مرزائیہ اور دوسرے لوگوں کی اصلاح کرے گا۔

ان صاحب کے ساتھ دونوں فریق بر سر جنگ ہیں۔ کوئی ان کو مخبوط الحواس کہتا ہے، کوئی پاگل۔ مگر وہ اپنے خیالات پر بڑی مضبوطی سے جمے ہوئے ہیں۔ اور آخر کار انہوں نے دونوں فریقوں کو نوٹس دیا ہے کہ میرے ساتھ فیصلہ کر لیں جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میری تحریرات اور آپ لوگوں کی جوابی تحریرات ایک جماعت منصفہ کے سامنے پیش کی جائیں وہ جماعت منصفین اگر میرے حق میں فیصلہ کرے تو آپ دونوں (خلیفہ قادیان اور امیر جماعت لاہور) میرے ہاتھ پر بیعت کریں اور اگر فیصلہ میرے خلاف ہو تو میں آپ کے ساتھ ہو جاؤنگا۔

تجویز تو معقول ہے اگر کوئی ذاتی غرض مانع نہ ہو تو اس پر عمل کرنا آسان ہے امید ہے کہ یہ چاروں فریق کچہریوں میں گردش کرنے کی بجائے باہم بیٹھ کر فیصلہ کرلیں گے۔

ہمارا حق ۔ اگر ہم اپنے حق کا بھی اظہار کریں تو بے جا بات نہیں ہوگی۔ اول تو یہ کہ ہم ان حضرات کی خدمت کے لئے کمربستہ رہیں گے۔ ہماری جماعت ان صاحبوں کی ہر طرح خدمت کرے گی۔ اور فیصلہ کے بعد جو فریق غالب ہوگا اس کے ساتھ ہمارا مقابلہ ہوگا جس کا مضمون ہوگا: مرزا صاحب کا آخری فیصلہ

ہم مدعی ہوں گے کہ مرزا صاحب اس دعا آخری فیصلہ کے ذریعہ وہی ثابت ہوئے جوانہوں نے کہا تھا۔ اگر مسلمہ منصف ہمارے حق میں فیصلہ دیں تو ہمارا مدمقابل احمدیت چھوڑ دے۔ اگر ہمارے برخلاف فیصلہ ملے تو ہم مخالفت چھوڑ دیں گے۔

امید ہے ہماری درخواست کو چاروں فریق نیک نیتی پر مبنی سمجھ کر توجہ فرمائیں گے تاکہ آئے دن کے جھگڑے ختم ہو جائیں اور ہم سب مل کر اسلام کی خدمت کریں

نوٹ: اس مقابلے میں چاروں فریقوں کا ایک ایک نمائندہ مناظرہ میں لیا جائے گا جو اپنے رئیسوں کی طرف سے مجاز ہوگا اور ان چاروں فریقوں کے رئیس خود گفتگو کریں گے تو فبہا و نعمت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اپریل ۱۹۳۹ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۶)

مرزا صاحب کا پسر موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۹ مئی ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب قادیانی کے پسر موعود کے تولد کو آیت عظیمہ بتایا ہے۔ ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ قادیان میں ہر ایک چیز آیت عظیمہ ہے۔ یہ عربی شعر

فی کل شیء له آیة تدل علی انه کاذب

گویا قادیان ہی کے حق میں صادق آتا ہے کیونکہ قادیان کی ہر ایک چیز مرزا غلام احمد صاحب کے متعلق شہادت دیتی ہے۔ خاص کر وہاں کا بہشتی مقبرہ۔ اس میں مرزا صاحب قادیانی کی قبر اور اس پر ایک لمبا کتبہ عجیب یاد دہانی کرا رہا۔ اس کو دیکھ کر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے

ابھی اس راہ سے کوئی گیا ہے
کہے دیتی ہے شوخی نقش پا کی

کیا اچھا اگر اس میں ایک فقرہ یہ بھی بڑھا دیا جاتا

یہ مزار اس مقدس بزرگ کا جس نے اپنے اشد ترین مخالف کے ساتھ خدا سے یہ فیصلہ چاہا تھا کہ ہم دونوں میں سے جھوٹا پہلے مرے۔
۱۹۰۸ء میں آپ بحکم خدا انتقال کر گئے۔ اور آپ کا اشد مخالف بمصلحت خداوندی آج (۱۹۳۹ء) تک زندہ ہے۔

اگر یہ فقرہ لکھا ہوتا تو ہمیں تو اس سے کوئی فائدہ نہ ہوتا مگر قادیانی تحریک کی تاریخ پر کافی روشنی پڑ جاتی۔

خیر یہ تو ایک جملہ معترضہ ہے۔ ہمارا اصل مقصد یہ ہے کہ آج کل مرزا غلام احمد صاحب کے پسر موعود کے متعلق قادیان میں سخت اختلاف پیدا ہو رہا ہے۔ کئی ایک احمدی پسر موعود ہونے کے مدعی بن بیٹھے ہیں۔ مگر ہماری بے لاگ تحقیق یہ ہے کہ ابھی پسر موعود پیدا ہی نہیں ہوا۔

ہم قادیانیوں کی طرح بے ثبوت بات کہنے کے عادی نہیں ہیں بلکہ ہر ایک بات کا ثبوت مرزا صاحب قادیانی کی تحریروں سے پیش کر سکتے ہیں۔ مرزا صاحب محترمہ محمدی بیگم (معروفہ آسمانی منکوحہ) کے نکاح میں آنے کا ذکر کرتے ہوئے اس پیش گوئی کو مؤکد کرنے کے لئے لکھتے ہیں:

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو گا۔

اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے، اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔

گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور وہ فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴ کا حاشیہ)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ (وہ خاص اولاد جس کی بابت اس عاجز کی پیش گوئی ہے) کیا مضمون بتا رہے ہیں یہی نا کہ وہ پسر موعود محمدی بیگم کے بطن سے ہوگا۔ پھر کیا وہ تولد ہوا؟

اس کا جواب بالاتفاق نفی میں ملے گا کیونکہ محترمہ (محمدی بیگم) مع اپنے خاوند کے اب تک زندہ موجود ہے۔ پھر کس شیخی پر کہا جاتا ہے کہ قادیانی گدی نشین ہی مرزا صاحب کا پسر موعود ہے۔

اخبار الفضل زیر جواب کا دوسرا حصہ مرزا صاحب کے پنجتن سے متعلق ہے جس کی بابت راقم مضمون نے بڑی ہوشیاری سے کام لیتے ہوئے واقعات کو چھپایا یا بالفاظ دیگر واقعات مکذبہ کو مصدقہ بنایا۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ الفضل نے مرزا صاحب قادیانی کی موجودہ بیوی (نصرت جہاں بیگم) سے پانچ موعود اولادوں کا پیدا ہونا اور ان سے نسل مرزا قادیانی کا جاری رہنا بتایا ہے اور بڑے فخر سے مرزا غلام احمد صاحب کا یہ شعر ان پر چسپاں کیا ہے

یہ پانچوں جو کہ نسل سیدہ ہیں
یہی ہے پنج تن جن پر بنا ہے

اس شعر کی لطافت تو اہل دہلی جانتے ہوں گے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کے خسر دہلوی تھے۔ ہم تو اس کو معنی کے لحاظ سے دیکھتے ہیں کہ واقعہ کے خلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شعر مرزا صاحب قادیانی کی کتاب درثمین اردو سے لیا گیا ہے جس کے صفحہ ۴۲ پر یہ نظم شروع ہوتی ہے اس میں ان پانچوں کے نام یوں درج ہیں۔ محمود احمد۔ بشیر احمد۔ شریف احمد۔ مبارک احمد۔ مبارکہ (لڑکی)۔ ان پانچوں میں سے مبارک احمد بحالت نابالغی فوت ہو گیا تھا۔ دختر سے نسل جاری ہونا شرعاً اور قانوناً ثابت نہیں۔ باقی رہے تین لڑکے اور ان تین کی زندگی میں پانچوں کا تحقق کیسے ہوسکتا ہے۔ اس کا جواب دینا الفضل کا فرض تھا کہ یہ پنج تن ہی رہے ہیں یا مثلث متساوی الاضلاع ہو گیا۔ اگر اس نے پہلے نہیں بتایا تو اب ہی بتائے کہ مبارک احمد کی نسل سے کون ہے اور اس کے متعلق بھی کوئی پیش گوئی تھی یا نہیں اور اس کا کیا حشر ہوا اور وہ پیش گوئی سچی ثابت ہوئی یا نہ؟

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۳۹ء ص ۷۔۸)

یادگار مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قوموں میں یہ دستور ہو گیا ہے کہ اپنے بزرگوں کی یادگار قائم رکھتے ہیں۔ بعض دفعہ جلسے بھی کرتے ہیں۔ ان جلسوں میں ان کی سوانح عمریاں بیان کرتے ہیں۔ قادیانی امت نے اس طریق کو ادھورا اختیار کیا ہے۔ ادھورا اس لئے ہے کہ مرزا صاحب کی زندگی کے واقعات سارے بیان نہیں کرتے۔ خاص کر وہ واقعات جو ان کی صداقت کے لئے معیار کا کام دیتے ہیں۔ ان میں سے ایک واقعہ آخری فیصلہ ہے اس کو مرزا صاحب نے خود اپنے نام سے شائع کیا تھا اور تمام اپنوں بے گانوں کو اس کے نتیجہ کے انتظار کا حکم دیا تھا۔ امت مرزائیہ اس واقعہ کو تازہ رکھنے کی بجائے مٹانا چاہتی ہے وہ یاد رکھیں کہ ان کے مٹانے سے یہ مٹ نہیں سکتا کیونکہ یہ خدائی فیصلہ ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لئے محک صداقت ہے۔

احمدی ممبرو! مرزا صاحب کے تبرکات جمع کرنے میں یہاں تک اہتمام کرتے ہو کہ کسی منی آرڈر فارم کے کوپن پر ان کے دستخط ہوں وہ بھی طلب کرتے ہو۔ مگر جس تحریر کو انہوں نے خدائی فیصلہ قرار دیا تھا اسے نظر انداز کرتے ہو۔ تمہاری مثال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان ابوالہوسوں کی سی ہے جو محبت رسالت میں آپ ﷺ کا اسم شریف سن کر ہاتھوں کے انگوٹھے چوم لیتے ہیں مگر اتباع سنت سے گھبراتے ہیں یہ طریق کار صادق عاشقوں کا نہیں ہوتا بلکہ بوالہوسوں کا ہوتا ہے پس ہم تمہیں مخلصانہ مشورہ دیتے ہیں کہ

جناب مرزا صاحب متوفی کے فیصلہ کو حقیقی فیصلہ سمجھیں ورنہ یہ آیت فما ذا بعد الحق الا الضلال تمہارے حق میں صادق آئے گی۔

چونکہ ۲۶ مئی کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا انتقال ہوا تھا اور یہ پرچہ (اہل حدیث امرتسر) بھی ۲۶ مئی کو شائع ہو گا اس توافق کے لحاظ سے اس کا نام یادگار مرزا تجویز ہوا ہے۔

اس یادگار کو قائم رکھنے کے لئے آخری فیصلے کی اشاعت کرنا سب سے بہترین طریقہ ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کے انتقال پر مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر بہت موزوں ثابت ہوا تھا

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شائد
مر گیا غالب آشفتہ سرا کہتے ہیں

اس یادگار کے متعلق ہمارے دوست منشی عبداللہ صاحب ثالث معمار نے ایک مضمون لکھا ہے جو درج ذیل ہے۔

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانیوں کے حق میں جرمن شعاع۔یعنی آخری فیصلہ

برادران! اگرچہ قادیانی بناوٹی نبوت کو درہم برہم کرنے کیلئے بیسیوں ایسے وزنی حربے ہیں جو توپ و بم تیر و تفنگ کا حکم رکھتے ہیں مگر میں اپنے سولہ سال کے وسیع مطالعہ اور تقریباً دس سالہ مناظرانہ تجربہ کی بنا پر حلفیہ شہادت دیتا ہوں کہ قادیانی افواج کو شکست دینے کے لئے ، آخری فیصلہ ، وہ آسمانی اور لاثانی حربہ ہے جسے اگر سائنس کی موجودہ اختراعات میں سے شعاع موت ، جیسی مہلک ترین ایجاد کا ظل و بروز مثیل و مشابہ قرار دیا جائے تو مبالغہ نہ ہو گا۔

مرزائیوں کی کثیر تعداد اور میلوں میں پھیلی ہوئی پلٹنیں خواہ فولادی لباسوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ملبوس و محفوظ کیوں نہ کھڑی ہوں، آپ کا صرف ایک سپاہی ہی انہیں نابود کر دینے کے لئے کافی ہے۔ اس کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ اس، آسمانی شعاع موت، کا رخ ادھر پھیر کر صرف ایک جھلک لشکر اعداء پر ڈال دے۔ پھر دیکھیں مدعی قادیانی کی فوج اصحاب فیل کی طرح کس طرح بھسم ہو جاتی ہے۔ شرط صرف یہ ہے کہ اس شعاع آسمانی کا مصالحہ آپ کے پاس ہو اور طریق استعمال سے واقفیت ہو چنانچہ ناظرین کے استحضار کے لئے ہم پوری عبارت آخری فیصلہ کی نقل کرتے ہیں و ھو ھذا

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم ۔ یستنبئونك احق ھو۔ قل ای و ربی انہ لحق ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے ۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں ۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے ۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی مضر نہیں ہو سکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا ۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے ۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے ۔پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں ۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے ۔ آمین مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین ۔ میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے ۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین ۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین ۔ آمین ۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و اید

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء

جناب معمار امرتسری لکھتے ہیں: مرزائی اصحاب کی طرف سے اس فیصلہ مرزا پر یہ عذرات پیش کیے جاتے ہیں کہ

آخری فیصلہ اس گفتگو مباہلہ کی ایک کڑی ہے جو مدت سے مولوی ثناء اللہ صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب کے درمیان ہو رہی تھی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے خود اس تحریر کو مباہلہ لکھا ہے جیسا کہ وہ مرقع قادیانی ماہ جون ۱۹۰۸ء میں راقم ہیں کہ کرشن قادیانی نے میرے ساتھ مباہلہ کا اشتہار شائع کیا تھا۔ اور مباہلہ فریقین کی منظوری کے بعد موثر ہوتا ہے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس کو منظور نہ کیا تھا،

معمار کہتے ہیں کہ: وہ مباہلہ جسکے بارے میں مرزا صاحب قادیانی اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے درمیان عرصہ سے گفت وشنید جاری تھی وہ تو اشتہار آخری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ سے قریباً ۱۲ یوم پیشتر ہی منفصل ہو چکا تھا خود مرزا صاحب قادیانی نے لکھ دیا تھا کہ یہ مباہلہ (آج سے قریباً دو ماہ بعد) حقیقۃ الوحی کتاب چھپنے پر کیا جائے گا۔ ملاحظہ ہوا خبار بدر مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء

حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور اشتہار آخری فیصلہ اس سے ایک ماہ پہلے یعنی ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا گیا۔ ولہذا اس اشتہار کو اس مباہلہ سے جوڑنا اس مقولہ کا مصداق ہے

کہیں کی اینٹ کہیں کا روڑا۔ بھان متی نے کنبہ جوڑا

اشتہار آخری فیصلہ کے ساتھ سابقہ زیر بحث مباہلہ سے متعلق نہ ہونے پر ایک ناقابل ردّ دلیل یہ بھی ہے کہ جب اشتہار آخری فیصلہ کے ایک ماہ بعد کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوئی، تو مولانا فاتح قادیان نے مرزا جی کے نام ایک خط روانہ کیا کہ حسب وعدہ خود آپ کتاب حقیقۃ الوحی مجھے بھیجیں تا کہ میں اس مباہلہ، کی تیاری کروں ۔اس کے جواب میں اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں لکھا گیا کہ:

> مشیت ایزدی نے آپ کو (اب) دوسری راہ سے پکڑا (ہے کہ) حضرت حجۃ اللہ (مرزا صاحب) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اس واسطے (اس سابقہ) مباہل، کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے۔ لہذا (اب) آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔،

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ یہ تحریر اشتہار آخری فیصلہ سے ایک ماہ بعد کی ہے جس میں نہ صرف یہ کہ سابقہ مباہلہ کو منسوخ قرار دیا گیا ہے بلکہ یہ بھی تصریح کی ہے کہ آخری فیصلہ صرف ایک دعا ہے جو حسب تحریک ملہم مرزا کی گئی ہے اور کافی وافی ہے۔ اس خط سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ مولانا ثناء اللہ صاحب نے جو اس خط سے پہلے اشتہار آخری فیصلہ کو خلاف قرآن اور خلاف سنت انبیاء ثابت کر کے اسے فیصلہ کن ماننے سے انکار کیا تھا اس انکار ثنائی کا آخری فیصلہ پر کوئی اثر نہیں۔ مرزا صاحب انکار ثنائی کے بعد بھی اسے فیصلہ کن قرار دیتے ہیں۔

اور یہ بات بھی حق ہے کہ اقرار یا انکار کا اثر مباہلہ سے وابستہ ہوتا ہے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تو ایک محض دعا، ہے جس کا قبول کرنا نہ کرنا خدا کے اختیار میں تھا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ بقول مرزا صاحب قادیانی ان کی یہ دعا خدا قبول بھی کر چکا تھا ملاحظہ ہو اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

رہ گیا مرزائیوں کا یہ عذر کہ خود مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس اشتہار کو مباہلہ کیا ہے، سو جواباً عرض ہے کہ مرزا جی کا یہ قاعدہ بھی تھا کہ وہ یک طرفہ دعاؤں کو مباہلہ کہا کرتے تھے جیسا کہ مولوی غلام دستگیر قصوری کی یک طرفہ دعا کو مباہلہ قرار دیا (نزول المسیح ص ۳۱) اس قاعدہ کی رو سے مرزا صاحب قادیانی اور مرزائیوں نے اس دعا کو مباہلہ کہہ کر باوجود ثنائی انکار کے بھی بحال رکھا (ملاحظہ ہو اشتہار تبصرہ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۱۰ نمبر ۲۵)

اور اسی قاعدہ کو ملحوظ رکھ کر مولانا ثناء اللہ صاحب نے الزامی طور پر مباہلہ لکھا اور ساتھ ہی یہ بھی لکھ دیا کہ:

> مرزا صاحب کو میرے حق میں دعا بد کئے ہوئے جس کو وہ اور اس کے دام افتادہ مباہلہ کے نام سے موسوم کرتے ہیں ایک سال سے کچھ روز زیادہ گذر گئے ہیں۔ (مرقع قادیانی ماہ جون ۱۹۰۸ء ص ۱۹)

اس بیان سے صاف واضح ہے کہ مولانا صاحب بتحقیق خود اسے مباہلہ نہیں بد دعا سمجھتے تھے۔ ہاں بطور الزام اسے مباہلہ بھی کہا۔ مرزائی صاحبان اپنے مسیح موعود کی سنت کے ماتحت ان الفاظ کو تو چھوڑ دیتے ہیں مگر پہلی سطور کو پیش کر کے لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں کہ دیکھو جی خود مولوی ثناء اللہ نے اشتہار آخری فیصلہ کو مباہلہ لکھا ہے۔

آہ! اف لهم و لما يفعلو ن

ایک اور واضح بیان:

حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کا ایک اور بیان سنئے

> چونکہ مرزا اور مرزا کی اندھی تقلید میں مرزائیوں نے اس (آخری فیصلہ) کا نام مباہلہ رکھا دیکھو تبصرہ ص ۱، اس لئے میں نے بھی اس کو کہیں کہیں مباہلہ کہہ دیا ہوگا ورنہ دراصل مباہلہ نہیں بد دعا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرقع قادیانی بابت ماہ اکتوبر ۱۹۰۸ء ص ۲۴)

اس تحریر نے تو روز روشن کی طرح عیاں کر دیا کہ مولوی صاحب کا مباہلہ کہنا محض الزامی رنگ میں تھا ورنہ اصل میں ایک دعا ہے جسے بقول مرزا صاحب قادیانی خدا قبول کر چکا ہے۔ لہذا مرزائی صاحبان کے جملہ عذرات قطعاً باطل ہیں مرزا صاحب قادیانی اپنی دعا کے پورے پورے مصداق ہیں جو انہوں نے اشتہار آخری فیصلہ میں بدیں الفاظ خدا تعالیٰ سے مانگی تھی کہ

اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

حاصل یہ کہ مرزا جی کا یہ آخری فیصلہ ہر لحاظ سے مرزائی مشن کے حق میں آسمانی شعاع موت کا حکم رکھتا ہے۔ پس ہمارے احباب کو چاہیے کہ جہاں تہاں مرزائیوں کو اس آسمانی حربے سے تباہ و نابود کریں اگر یہ عذر ہو کہ ہمارے پاس آخری فیصلہ کے متعلق میدان بحث میں حوالہ جات دکھانے کیلئے اخبار و رسائل نہیں ہیں تو میں آپ کو خوش خبری دیتا ہوں مرقع قادیانی بابت ماہ جون و اکتوبر ۱۹۰۸ء نیز قادیانی اخبار بدر مورخہ ۲۵ اپریل ۱۹۰۷ء و ۱۳ جون ۱۹۰۷ء جن کے اس مضمون میں میں نے حوالے دیئے ہیں کچھ زائد پرچے میرے پاس موجود ہیں آپ بواپسی ڈاک درخواستیں بھیج کر منگوا لیں چونکہ مرقع قادیانی کے قریباً قریباً پانچ پانچ نسخے ہیں اور بدر ۲۵۔ اپریل و ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کا تو صرف ایک ایک پرچہ موجود ہے۔ اندریں صورت آپ کی درخواستیں حضرت مولانا فاتح قادیان کے روبرو پیش ہوں گی وہ جن اصحاب کا نام منتخب فرمائیں گے ان کو اطلاع دے کر ان سے بمعہ محصول ڈاک ایک روپیہ منگوا کر مذکورہ بالا پرچہ جات انہیں بھیج دیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

اسلام کے مبلغ و مناظر حضرات درخواست بھیجنے میں جلدی کریں۔ پھر نہ کہنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں خبر نہ ہوئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲٦ مئی ۱۹۳۹ءمطابق ٦ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ ص ٦۔۸)

مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

پچھلے دنوں دہلی میں مرزائیوں کے ساتھ مسئلہ حیات مسیح پر مناظرہ ہوا۔ چند دن بعد مرزائیوں نے اپنی فتح جتانے کے لئے ایک اشتہار شائع کیا تو وہاں کے ایک غیور و مخلص نوجوان امرتسری حال وارد دہلی نے وہ اشتہار برائے جواب امرتسر بھیجا ۔چنانچہ بذریعہ مکتوب قلمی جو مضمون ارسال کیا گیا اس مضمون کو صاحب موصوف نے بصورت اشتہار شائع کیا جس کی ایک نقل امرتسر بھی بھیجی جو درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ابن مریم زندہ ہے حق کی قسم
آسمان ثانی پہ ہے وہ محترم

مسئلہ حیات مسیح میں مرزائیوں کا شرمناک مغالطہ

ہماوے دہلوی احباب نے ہمارے پاس مرزائیوں کا ایک اشتہار جس کا عنوان ہے: وفات مسیح کا مسئلہ، احمدیت کی فتح ۔ جواب کے لئے بھیجا ہے ۔اس اشتہار میں راقم مضمون ابوعمرالدین مرزائی مبلغ نے لکھا ہے کہ مورخہ ۱۰ محرم ۱۳۵۸ھ کو دہلی میں جو مناظرہ مرزائیوں کا امامیہ اہل حدیث سے ہوا اس میں ہم کوشاندار فتح حاصل ہوئی ہے ۔ہم اس معاملہ میں بوجہ غیر حاضر ہونے کے اگرچہ کوئی قطعی فیصلہ نہیں کرسکتے تاہم اپنے تجربات کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ مرزائی اصحاب عموماً اپنی شکست کو فتح کے نام سے ظاہر کیا کرتے ہیں اس لئے اس جگہ بھی یہی ہوا ہوگا۔ رہ گیا نفس مضمون اور مرزائی مطالبہ کی حقیقت، سو اس کے متعلق ہم بلاخوف تردید کہتے ہیں کہ مرزائی مناظر نے کمال درجہ کی دھوکہ دہی سے کام لیا ہے اور اپنے مسیح موعود کی سنت پر پورا پورا عمل کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی عادت شریفہ تھی کہ وہ عموماً اسی قسم کے پیچ پیچ کیا کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے مثال کے طور پر ان کی کتاب ازالہ اوہام ص۱۸۶ طبع اول صفحہ ۵ے طبع سوم ملاحظہ کریں جہاں مرزا جی نے اپنی جائے سکونت کو اپنے نام کے ساتھ شامل کر کے لکھا ہے کہ خدا نے میرے دل میں ڈالا ہے کہ:

اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں۔
ہندو مسلم سکھ عیسائی دوستو! کہہ دو غلام احمد کی جے۔

برادران! دیکھئے کس قدر چالاکی سے کام لیا ہے کہ اپنے نام کے ساتھ اپنی جائے پیدائش قادیان کی قید لگادی ہے۔ مطلب مرزا جی کا یہ تھا کہ اول تو قادیان نام کا گاؤں دنیا میں ہوگا ہی نہیں، اگر ہو بھی تو کیا ضرور ہے کہ اس میں کوئی غلام احمد نام کا آدمی بھی موجود ہو، اور پھر وہ میری طرح اپنے نام کے ساتھ اپنے گاؤں کا دم چھلا لگا کر غلام احمد قادیانی کہلاتا ہو۔ آہ! صدق رسول اللہ ﷺ اذا لم تستحی فاصنع ما شئت

بعینہ یہی چال اس جگہ مرزائیوں نے اختیار کی ہے۔ ملاحظہ ہو مرزائی مشتہر لکھتا ہے:

اگر قرآن مجید، احادیث، یا لغت عرب سے یہ ثابت کر دیا جائے کہ لفظ توفی کے معنی سوائے موت یا قبض روح کے کچھ اور بھی ہوتے ہیں جب کہ یہ لفظ باب تفعل سے ہو اور فاعل اللہ تعالیٰ ہو اور مفعول بہ انسان ہو اور کوئی قرینہ موجود نہ ہو تو ایسا ثابت کرنے والے کو مبلغ ۵۰ روپیہ انعام دیئے جائیں گے۔

جواباً گزارش ہے کہ لفظ توفی کے متعلق جو شرائط اور قیود مرزائیوں نے لگائے ہیں عربی کتب گریمر میں ان شرائط کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزائی لوگ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے سے پہلے خود اپنی پیش کردہ شرائط و قیود کا کسی معتبر کتاب لغت سے پتہ بتائیں ورنہ یہی سمجھا جائے گا کہ غلام احمد قادیانی الہامی نام کی طرح یہ بھی ایک پر پیچ مغالطہ ہے۔

ہمارا یہ اعتراض ایسا وزنی ہے کہ خود مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اس کی اہمیت کو محسوس کیا۔ چنانچہ انہوں نے اس کا جواب بایں الفاظ دیا ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

در بارہ لفظ توفی اتفاق اہل لغت برہمیں قاعدہ مستمرہ است کہ چوں در عبارت فاعل ایں لفظ خدا باشد ومفعول بہ انسان درآن صورت معنی توفی در میرانیدن محصور خواہد بود وبجز میرانیدن وقبض روح معنی دیگر درآنجا ہرگز نخواہد بود (اشتہار مرزا موسومہ واجب الاظہار)

ناظرین کرام! بالخصوص ہمارے مخاطب مرزائی اصحاب بغور مطالعہ کریں کہ اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی نے لفظ توفی سے متعلقہ قیود کا حوالہ، اتفاق اہل لغت، پیش کیا ہے (بہت خوب)

اب ہماری گذارش صرف یہ ہے کہ مرزائی اصحاب اہل لغت کے اقوال سے اس کا ثبوت دکھائیں لیکن اگر وہ نہ دکھا سکیں اور ہرگز نہ دکھا سکیں گے تو انہیں اقرار کرنا ہوگا کہ ہمارے مسیح موعود نے اس جگہ اہل لغت پر صریح جھوٹ باندھا ہے اور سراسر غلط بیانی سے کام لیا ہے۔

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

مرزائیو! یاد رکھو اگر تم نے اہل لغت کا یہ متفقہ فیصلہ نہ دکھایا تو پھر مرزا غلام احمد قادیانی کے وہ تمام اقوال یاد کر لینا جن میں انہوں نے لکھا ہے کہ جھوٹ بولنا اور گوہ کھانا برابر ہے، جھوٹ بولنا مرتد ہونے سے کم نہیں۔ دروغ گو لعنتی وغیرہ۔

صاحبان! جب تک مرزائی اصحاب لغت کا حوالہ تلاش کریں آپ میری طرف متوجہ ہو کر لفظ توفی کا حال سنیں

یہ لفظ تین معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ پورا لینا۔ نیند۔ موت۔

پہلے معنی اس لفظ کے حقیقی اور وضعی ہیں۔ موخر الذکر دونوں معنی یعنی نیند اور موت اس لفظ کے مجازی معنی ہیں۔ چنانچہ امام زمخشری جس کے متعلق مرزائیوں کے مسیح موعود نے خود لکھا ہے کہ:

اس کے مقابل پر کسی کو چوں چرا کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

(ضمیمہ نصرۃ الحق ص ۲۰۴)

یہ امام صاحب اپنی کتاب اساس البلاغہ میں رقم فرماتے ہیں:

و من المجاز توفی فلان و توفاہ اللہ و ادرکتہ الوفاۃ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی توفی کے معنی موت لینا مجازی ہیں۔

ایسا ہی تاج العروس شرح قاموس جلد۱۰ صفحہ ۳۹۴ میں لکھا ہے۔

امام راغب مفردات میں لکھتے ہیں:

و قدعبر عن الموت و النوم بالتوفی

یعنی موت ونیند توفی کے مجازی معنی ہیں اصلی اور حقیقی معنی توفی کے اخذ الشیء وافیاً ہیں (ملاحظہ ہو تفسیر بیضاوی وغیرہ) یعنی چیز کو پورا پورا لینا چنانچہ عرب کہا کرتے ہیں

توفیت منه دراهمی (تفسیر کبیر) میں نے اس سے اپنے درہم پورے وصول کئے

توفی کا لفظ خود وفا سے ماخوذ ہے اور وفا کہتے ہیں پورا کرنے کو۔ لسان العرب ج ۲۰ میں لکھا ہے:

الوفا ضد الغدر یعنی وفا غدر کی ضد ہے۔

چنانچہ محاورہ عرب ہے یقال وفی بعهده یعنی اس نے اپنا عہد پورا کیا

نیز اسی لسان العرب میں ہے

توفیت المال منه و استوفیته اذا اخذته کله (ج ۲۰)

یعنی توفیت المال (باب تفعل) اور استوفیتہ (باب استفعال) دونوں ہم معنی ہیں یعنی میں نے اس سے اپنا مال پورا پورا لے لیا۔

اسی کے قریب قریب علامہ فیومی نے مصباح المنیر میں رقم فرمایا ہے۔

اساس البلاغۃ میں ہے استوفاه و توفاه استکمله یعنی استوفاہ توفاہ کے معنی ہیں پورا لیا اس نے۔

لسان العرب جلد۲۰ میں یہ محاورہ بھی مرقوم ہے توفیت عدد القوم اذا عددتهم کلهم یعنی جب کوئی شخص قوم کی گنتی پوری کر لیتا ہے تو کہتا ہے توفیت عدد القوم میں نے قوم کی گنتی پوری لے لی ہے۔

الحاصل لفظ توفی کے حقیقی معنی پورا لینے کے ہیں اور یہ قاعدہ مسلمہ فریقین ہے کہ حقیقی معنی کے ہوتے ہوئے مجازی معنی لینا غلط و باطل ہیں۔ اندریں صورت آیت یا عیسی انی متوفیك و رافعك کے معنی بالکل عیاں ہیں یعنی اے عیسی میں تجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندہ لے کر اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

ایک اور طرح سے: آیت یا عیسی انی متو فیک و را فعک الی کے معنی سمجھنے کے لئے حضرت عیسیٰ کے واقعات پر ایک گہری نظر ڈالیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اس وقت کا نقشہ یہ ہے کہ حضرت مسیح محصور ہیں ان کے دشمن قتل پر آمادہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکروا و مکر اللہ و اللہ خیر الما کرین یہود نے قتل مسیح کی تدبیر کی اور ان کے بالمقابل خدا نے بھی تدبیر اور خدا بہترین مدبر ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ نے مسیح کو وعدہ دیا:

یا عیسی انی متو فیک و را فعک الیّ و مطھر ک من الذین کفروا اے میرے رسول تو خوف نہ کر کہ میں تیری تو فی کرونگا تجھے اپنی طرف اٹھا کر دشمنوں سے بچاؤنگا۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے اس وعدہ الٰہی کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

خدا نے مسیح کو وعدہ دیا کہ میں تجھے بچاؤنگا اور تیرا اپنی طرف رفع کرونگا۔

(اربعین نمبر ۳ ص ۱۰)

بنا بریں ظاہر ہے کہ مسیح کو بچانے کا وعدہ واقعہ صلیب کے وقت سے متعلق ہے جو اسی وقت پورا ہونا چاہیے تھا۔ مرزا خود اقراری ہیں کہ وعدہ ہذا کے الفاظ:

دلالت کرتے ہیں کہ یہ وعدہ جلد پورا ہونے والا ہے اور اس میں کچھ توقف نہیں۔ (دافع الوساوس۔ ص ۴۶ طبع اول۔ ص ۴۰ طبع دوم)

اب اگر اس جگہ تو فی کے معنی موت لئے جائیں جیسا کہ مرزائی کہتے ہیں تو معنی آیت یہ ہوں گے کہ اے عیسیٰ تیرے دشمن تجھے مارنا چاہتے ہیں تو کچھ غم نہ کر انّی متو فیک میں ابھی تیری جان نکال لیتا ہوں و را فعک الی اور اس کے بعد تیری روح کو اپنی طرف عزت کی موت دے کر اٹھا لوں گا (رفع کے معنی مرزا نے ازالہ اوہام میں عزت کی موت کئے ہیں۔ طبع اول ص ۴۶)۔ ومطھر ک من الذین کفروا اور تیرا خاتمہ کرنے کے بعد ان کفار دشمنوں سے تجھے پاک کرونگا۔ (تطہیر کے معنی مرزا نے ازالہ اوہام میں میں صلیبی موت سے بچانا کئے ہیں۔ طبع اول ص ۹۲۳ طبع سوم ص ۳۷۷)

صاحب علم اور منصف مزاج ناظرین! آپ خود غور فرمائیں کہ یہ ترجمہ جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی کتب پر مبنی ہے کس قدر لغو ہے۔ اگر یہ صحیح مانا جائے تو اس کا مطلب یہ نکلے گا کہ خدا تعالی کا یہ وعدہ کہ میں تجھے بچاؤنگا، کفار سے پاک رکھونگا، میں بہترین تدبیر کرنے والا ہوں وغیرہ یکسر باطل لغو لچر تھا۔ معاذ الله ثم الله ثم معاذ الله

سب سے بڑھ کر مرزائیوں کے مسیح موعود نے جو اپنی متعدد کتب میں قرآن شریف کی آیت و آوینا هما الی ربوة ذات قرارو معین ۔ میں تحریف کرتے ہوئے نیز الہام جتا کر یہ لکھا ہے کہ مسیح اس وقت صلیب سے زندہ اتر آیا تھا، کشمیر آکر ۱۲۰ برس عمر پا کر فوت ہوا وہیں اس کی قبر موجود ہے۔ یہ سب کا سب جھوٹ ثابت ہو جاتا ہے کیونکہ وعدہ الہی یا عیسی انی متو فیك تو بزمانہ صلیب دیا گیا جو اسی وقت پورا ہونا تھا اور بقول مرزائیوں کے تو فی کے معنی موت ہیں نتیجہ ظاہر ہے کہ مسیح اسی وقت فوت ہو گئے۔

خلاصہ یہ کہ اس آیت میں تو فی کے معنی موت کرنا قرآن و حدیث کتب لغت اقوال مرزا وغیرہ کے صریح خلاف ہے مرزائی لوگ تو فی کے معنی اپنے مسیح موعود کے اقوال کے ماتحت کشمیر کی طرف جانا کریں ہم بروئے آیت و رافعك الی مسیح کا آسمان پر اٹھایا جانا کریں گے۔ تو فی کے معنی موت اس جگہ ہو ہی نہیں سکتے اگر کسی مرزائی میں جرأت ہے تو کر دکھائے ایک سو روپیہ انعام کا میری طرف سے اعلان ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء مطابق ۶ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۱ نمبر ۳۰ ص ۸۔۱۰)

دوسرا خر دجال قادیان میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے بتصریح لکھا ہوا ہے کہ انگریز دجال ہیں اور ریل گاڑی اس دجال کا گدھا ہے اور قادیان مدینۃ المسیح ہے۔ یہ خر دجال ایک مرتبہ پہلے اس روز داخل قادیان ہوا تھا جب خلیفہ قادیان مع سٹاف امرتسر جنکشن پر اس کے استقبال کے لئے آئے تھے اور اس کم بخت خر دجال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے انجن کو پھولوں کے ہار پہنا کر اچھا خاصہ دولہا بنا کر قادیان میں لے گئے تھے اس وقت بھی ہم نے لکھا تھا کہ یہ کیا اندھیر ہے کہ خر دجال کی اتنی عزت کی جاتی ہے کہ کسی دلہا کی بھی نہ ہو۔

اب دوسرا خر دجال قادیان میں ڈیزل کار کی صورت میں آیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ پنجاب ریلوے نے ایک کار چلائی ہے جس کا نام ڈیزل کار ہے۔ یہ کسی جرمن صناع کیا یجاد ہے اس کا انجن بھی ریلوے سے مختلف ہے۔ یہ ڈیزل کار جب سب سے پہلے قادیان میں گئی، تو اسکے پہنچنے پر قادیانی اخباروں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا بلکہ حضرت مرزا صاحب کے پرانے بہی کھاتے سے ایک پیش گوئی بھی نکال ماری۔ ہم اس سے ان کو منع نہیں کر سکتے مگر اتنا تو ان کو خیال رکھنا چاہیے کہ بقول مرزا صاحب اگر ریل خر دجال ہے تو ڈیزل کار کیا ہوئی ؟ ہمیں افسوس ہے کہ یہ کم بخت خر دجال ایسا جری ہو گیا ہے کہ مدینۃ المسیح میں پہنچنے سے نہیں رکتا۔

ہماری دعا ہے کہ خدا اس کا پیٹ آگ سے بھرے اور یہ آگ میں جلے۔

ایں دعا از من واز جملہ جہان آمین باد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۵)

نبوت مرزا غلط ہے

کیونکہ ان کی اولاد ان کی وارث ہوئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت کا مسئلہ ایسا صاف ہے کہ جیسے دو ضرب دو چار۔ در و دیوار سے آواز آتی ہے کہ قادیانی نبوت خود ساختہ ہے۔ لا مانع تحتھا

علمائے اسلام اس کے ابطال میں بہت سے دلائل دے چکے ہیں مگر بڑی دلیل وہ ہے جو قادیانی خاندان عملی طور پر خود پیش کرتا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب متوفی کا ترکہ ورثاء میں تقسیم ہوا۔ حالانکہ حدیث صحیح بروایت بخاری موجود ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نحن معاشر الانبياء لا نورث ما ترکنا صدقة

ہم انبیاء کی جماعت ہیں ہم کسی کو ترکے کا وارث نہیں چھوڑا کرتے ہم جو مال چھوڑ جائیں وہ صدقہ فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔

یہ روایت قادیانی جماعت کو بھی مسلّم ہے۔کسی معترض کی طرف سے اس روایت کی بنا پر اعتراض ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی اگر نبی تھے تو ان کا ترکہ کیوں تقسیم ہوا۔اس کے جواب میں الفضل قادیان ۳ مئی ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں اس حدیث کو تسلیم کر کے جواب دیا گیا ہے کہ یہ حکم کہ:

انبیاء کے وارث نہیں ہوتے یہ مخصوص آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھا

اللہ! کس قدر دلیری اور جرأت ہے کہ اپنے مکذوبہ عقیدہ کو صحیح رکھنے کے لئے حدیث نبوی پر تصرف کیا جاتا ہے۔لیکن ان لوگوں سے یہ تعجب نہیں۔یہ تو یہاں تک دلیر واقع ہوئے ہیں کہ دمشق کے معنی قادیان کر لیتے ہیں۔خر دجال سے مراد ریل لیتے ہیں۔اور پھر لطف یہ کہ خود اس پر سوار ہوتے ہیں۔

اس لئے ان لوگوں کا کسی حدیث کی تاویل بلکہ تحریف کر دینا کوئی عجب امر نہیں ہے بلکہ یہ ان لوگوں کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے جو ان کو ان کے نبی نے خود سکھایا ہے۔کوئی پوچھے کہ حدیث کے الفاظ تو معاشر الانبیاء آئے ہیں جس کے معنی انبیاء کی جماعت کے ہیں اور لا نورث بھی جمع کا صیغہ ہے پھر تم اس کو مخصوص بہ ذات محمدیہ ﷺ کیسے کر سکتے ہو۔کوئی دلیل مثبت اس دعوی پر آپ نے نہیں دی پھر لطف یہ ہے کہ کس دلیری سے لکھتے ہیں کہ محققین اس حدیث کو آنحضرت ﷺ کی ذات سے مختص سمجھتے ہیں جیسا کہ بخاری شریف کی حدیث میں تصریح موجود ہے

ہمیں نہ تو بخاری شریف میں کوئی ایسا لفظ ملا اور نہ ہم ان محققین کی حقیقت سے واقف ہوئے کہ محققین تحقیق سے مشتق ہیں یا حقے سے۔

آگے چل کر لکھا ہے:

حضرت مسیح موعود (مرزا) پر کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔جمہور سنی صاحبان کا عقیدہ سراسر غلط فہمی پر مبنی ہے۔

کیوں؟ اس لئے کہ ظاہر الفاظ حدیث کے اہل سنت کی طرف ہیں یا کچھ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔حق یہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے ابطال میں یہ حدیث اصرح دلیل ہے ۔ ہاں اس کا جواب اہل قادیان ہم سے پوچھیں تو ہم بتا سکتے ہیں جو ان کے اصول پر مبنی ہوگا لیکن اس جواب بتانے کے لئے فریق ثانی کی درخواست مع نذرانہ بغرض مٹھائی آنا ضروری ہے ایسا جواب دیں گے کہ کارآمد ہو ایسا کارآمد کہ قادیانی جماعت بھی اس سے فائدہ اٹھائے اور ان کے مخالف بھی فائدے سے خالی نہ رہیں ۔ کیا اہل قادیان ہم سے جواب سیکھیں گے ۔؟ دیدہ بائد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۵۔۶)

مسلمانوں کے ارتداد کی وجہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۱ مئی ۱۹۳۹ء میں لکھا ہے:

مسلمانوں کے غلط عقاید کی وجہ سے (جن میں ایک عقیدہ حیات مسیح کا بھی ہے) دنیا کے اکثر حصے پر عیسائیوں کا غلبہ ہو گیا ہے اور بہت سے مسلمان مرتد ہو گئے ۔ وغیرہ ۔

جواب ۔ ہم نہیں کہہ سکتے کہ قادیانی لوگ اپنے ہیرو کی تصنیفات سے بے خبر ہو گئے ہیں یا سرکار نے ان سے چھین لی ہیں ۔

دوسری شق ہے تو از راہ ہمدردی ان کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کی تصانیف دفتر اہل حدیث امرتسر میں آ کر دیکھ لیا کریں ۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی (بزعم جماعت احمدیہ) لاجواب اور بے نظیر کتاب براہین احمدیہ ہے جس نے بقول ان کے کفر کے حملے کو نہ صرف روکا بلکہ حملہ آوروں کو فنا کر دیا ۔

ایسی بے نظیر اور بیمثال کتاب میں حیات مسیح کا عقیدہ درج ہے ۔ دیکھو صفحہ ۴۹۸۔۴۹۹۔

بلکہ بعد ادعائے مسیحیت حضرت موسیٰؑ کی حیات کا بھی آپ نے دعویٰ کیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کی تردید انہوں نے انتقال تک نہیں فرمائی۔ اس حیات (موسیٰ) کا حوالہ ہم نہیں دیتے بلکہ جماعت مرزائیہ کی طرف سے اس کے مطالبے کا انتظار کرتے ہیں۔ پھر ایسا عقیدہ جو مرزا صاحب کی مہدویت اور مجددیت کے خلاف نہ ہو وہ مسلمانوں کو مرتد کیسے بنا سکتا ہے اور اگر کہیں (جیسا کہ مرزا صاحب نے خود کہا ہے کہ یہ عقیدہ میری سادگی پر مبنی ہے) مرزا غلام احمد صاحب نے اس سے رجوع کر لیا ہوا تھا۔ بے شک حیات مسیح سے رجوع کر لیا تھا لیکن جس وقت یہ عقیدہ براہین میں ظاہر کیا تھا اس وقت بھی تو آپ ملہم اور مجدد تھے۔

ہماری غرض اس سے صرف یہ ہے کہ اگر یہ عقیدہ کفر اور شرک اور موجب ارتداد ہوتا تو اس وقت بھی ہوتا۔ جب اس وقت نہیں تھا تو پھر اب کیوں؟ کفر شرک ہر حال میں برا ہے۔ یہ نہیں کہ ایک وقت تو وہ مجدد میں پایا جائے اور پھر وہی موجب ارتداد ہو۔

علاوہ ازیں حیات مسیح سے رجوع کیا تو حیات موسیٰ کا اظہار کیا۔ بات ایک ہی ہے۔

ناظرین کے لئے یہ ایک نئی بات ہوگی کہ مرزا صاحب قادیانی جو وفات مسیح پر ایسے تلے ہوئے تھے کہ کوئی بھی مضمون لکھیں اس میں وفات مسیح کا ذکر لے آتے تھے وہ حضرت موسیٰؑ کی حیات کے کیسے قائل ہو گئے۔ لیکن یہ بات حیرانی کی نہیں ہے بلکہ تصرف قدرت ہے۔ اور اس کا لطف اس وقت آئے گا جب اس شعر کا مصداق ظاہر ہوگا

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۶)

منارۃ المسیح پر نام کندہ کرانے والے ہم بھی ہیں

مولانا ثناء اللہ امرتسری بتاتے ہیں کہ اخبار الفضل میں تجویز شائع کی گئی ہے کہ منارۃ المسیح (قادیان) پر خاص خاص اصحاب کے نام کندہ کرائے جائیں اور ان سے کچھ رقم وصول کی جائے۔ ہم بھی اپنا نام کندہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرانے کی درخواست کرتے ہیں مگر نام ہمارا اس طرح لکھا جائے

ابوالوفا ثناء اللہ: جن کے حق میں مرزا صاحب نے اپنے سے پہلے مرنے کی پیش گوئی کی تھی۔

اس کے لئے پانچ روپے فیس بھی ہم پیش کریں گے۔ کیوں؟

ثنا خوانوں کو ترے رخ پر گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا بھی ذکر ہوتا ترا چرچا جہاں ہوتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۶)

خاتم النبیین۔ ۱۱

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

چونکہ حدیث میں تیس کذابوں کی قید خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد قادیانی) کے مطلب کو قطعاً غلط ثابت کر رہی ہے اس لئے خلیفہ صاحب نے حسب مقولہ ڈوبتے کو تنکے کا سہارا، اس کا جواب دینے کی ناکام کوشش بدیں الفاظ کی ہے کہ:

تیس کی قید صرف ایک خاص زمانہ کے لئے ہے اور صرف ان مدعیوں کی نسبت ہے جو منہاج نبوت کے خلاف دعوی کریں اور مجنون نہ ہوں۔

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ہمیں اس جواب کی سمجھ نہیں آئی۔ منہاج نبوت سے مراد خلیفہ صاحب نے، قبل دعوی سچا ہونا، بتایا ہے جس کا مطلب وہی ہے کہ جو جھوٹا ہے اس کو سچا نبی نہ مانو۔ تیس کی قید سے اس کو کیا تعلق ہے؟ اس کا جواب آپ نے نہیں دیا اور نہ دے سکتے ہیں۔

رہ گیا آپ کا یہ کہنا کہ تیس کی قید ایک خاص زمانہ کے لئے ہے، یہ فقرہ بھی مطلب دربطن قائل کا مصداق ہے۔ بتلایئے وہ کون سا زمانہ ہے۔ اور اس کی حد کہاں تک ہے جس کے اندر تو جھوٹے انسانوں کو سچا نبی نہیں مانا جا سکتا، مگر اس کے گذر جانے کے بعد ہر کذاب و دجال مدعی نبوت کو نہ صرف یہ کہ ضرور مان لینا چاہیے بلکہ اس کے منکروں پر فتوی لگایا جاوے کہ:

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۶۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ صاحب! آپ کی یہ باتیں فرزانگی سے بعید ہیں

تیسرا امر یہ ہے۔ اگر آنحضرت ﷺ کا یہ مطلب تھا کہ: جھوٹے انسان کے دعویٰ نبوت پر ایمان نہ لانا،

تو آپ نے اس فقرہ کے بعد جو دلیل اس پر بیان فرمائی ہے کہ انا خاتم النبیین لا نبی بعدی اس کی کیا ضرورت تھی اور مطلب کیا؟

خلیفہ صاحب نے خاتم النبیین کے معنی منہاج نبوت، بتائے ہیں اور منہاج نبوت، دعویٰ سے قبل پاک زندگی کو قرار دیا ہے۔

آیئے! ہم اس مطلب کو حدیث میں داخل کر کے حدیث کا مدعا سمجھنے کی کوشش کریں ملاحظہ ہو۔ عبارت یہ بنے گی

> میری امت میں تیس ایسے اشخاص پیدا ہوں گے جن کا جھوٹ لوگوں کو معلوم ہو گا مگر وہ نبوت کا دعویٰ کریں گے و انا خاتم النبیین میں دعویٰ سے قبل صادق ہونے کی وجہ سے صادق نبیوں کے لئے معیار ہوں مگر لا نبی بعدی میرے بعد سچا نبی مبعوث نہ کیا جاوے گا۔

خلیفہ صاحب! ملاحظہ ہو یہ معنی ہم نے آپ کے مسلمات کی بنا پر کئے ہیں ان سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پر سب انبیاء کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے بعد میں جھوٹے اشخاص ہی دعویٰ نبوت کریں گے سچا کوئی نہ ہو گا۔

معلوم نہیں آپ نے اس قدر تکلفات کیوں کئے۔ بات تو پھر پھرا کے وہی رہی۔ اور بہر حال اس حدیث سے یہی ثابت ہوا کہ جوں ہی کوئی مسلمان یہ سنے کہ فلاں شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہیں بلاتامل کہہ دے کہ وہ الثلاثین میں ہے۔ یا مرزا صاحب کے لکھے ہوئے کو دوہرا دے، سنئے مرزا صاحب فرماتے ہیں:

> ۱۔ میں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ وحی رسالت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب محمد رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوئی۔ (اشتہار مرزا قادیانی ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء)
>
> ۲۔ میں مدعی نبوت کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔ (آسمانی فیصلہ)
>
> ۳۔ کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعویٰ کرتا ہے قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے۔ (انجام آتھم حاشیہ ص ۲۷ طبع دوم۔) باقی
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۱ ص ۷)

مامور اور مصلح اخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء میں عنوان بالا سے ایک مضمون شائع ہوا تھا جو آج ۳۰ مئی کو ہماری نظر سے گذرا، جسے دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے کیونکہ یہ عنوان ہمارے اور امت مرزائیہ (ہر دو صنف) کے درمیان فیصلہ کن ہے۔ ہم اپنے معلومات کی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ قادیانی تحریک کے لئے دو ہی امور فیصلہ کن ہیں۔ سب سے پہلے مرزا صاحب کا آخری فیصلے والا اعلان۔ دوسرے مذکورہ بالا عنوان۔

آخری فیصلے کے متعلق تو اہل حدیث ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء میں کافی بحث ہو چکی ہے۔ آج ہم اس عنوان سے امت مرزائیہ کے مامور اور مجدد کو جانچتے ہیں۔

سب سے پہلے اخلاق کی تعریف ہونی چاہیے۔ اخلاق نویسوں نے اخلاق کی مختلف تعریفیں اور قسمیں بتائی ہیں مثلاً شیخ سعدی فرماتے ہیں

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

یعنی جو کچھ تم اپنے لئے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کیلئے پسند نہ کرو۔ مثلاً بدگوئی اگر تم اپنے لئے نہیں چاہتے تو دوسروں کے حق میں بھی بدگوئی نہ کیا کرو۔ استاد صائب ایرانی کہتے ہیں

دہن خویش بدشنام میالا صائب
کیں زر قلب بہر کس کہ دہی باز دہد

قرآن نے اخلاق کے متعلق بڑا تاکیدی حکم فرمایا ہے اسی سے اخلاق کی تعریف بھی مستنبط ہو سکتی ہے۔ غور کیجئے کس محبت اور مودت سے ارشاد ہوتا ہے

قل لعبادی یقول التی ھی احسن ۔ ان الشیطا ن ینزع بینھم
ان الشیطا ن کان للا نسا ن عدوا مبینا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی میرے بندوں سے کہہ دو کہ جو بات کہا کریں بہت اچھی کہا کریں۔ شیطان سخت گوئی سے ان میں فساد ڈلوا دے گا کیونکہ شیطان انسان کا صریح دشمن ہے۔

اخلاق کی یہ تعریفات سب کو مسلّم ہیں اس لئے ان کو معیار قرار دے کر طول دینا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ قادیانی مصلح کو ان پر جانچنا ہمارا مقصد ہے کیونکہ پیغام صلح نے اس عنوان کے ماتحت مرزا صاحب (مصلح قادیانی) کے حق میں لکھا ہے:

ابھی زمانہ قریب ہی میں ایک مرد کامل کا ظہور ہوا۔ ایک بلند اخلاق کا انسان دنیا کے ایک غیر معروف مقام سے اٹھا۔ اور اس کا اٹھنا قیامت ہو گیا۔ اس لئے تمام مذہبی دنیا میں اپنی اخلاقی اور علمی شوکت سے شدید ردّ عمل پیدا کئے اس کی اخلاقی اور علمی عظمت پر متعصب دشمنوں نے بھی شہادت دی ہے اس عظیم الشان انسان کے سانحہ ارتحال پر تمام اسلامی دنیا نے ماتم کیا۔

(پیغام صلح لاہور ۲۷ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: پیغام صلح کا یہ قول محض دعوی ہے جس کا ثبوت اس نے نہیں دیا۔ اس لئے اس کا کام بھی ہم ہی کئے دیتے ہیں تاکہ قادیانی مصلح کا اخلاق پرکھا جائے۔ آپ علمائے اسلام کے حق میں کیا ہی لطیف فقرات فرماتے ہیں:

اے بد ذات فرقہ مولویان .... اے یہودی خصلت مولویو!۔ (انجام آتھم)

مولوی محمد حسین مولوی احمد اللہ ثناء اللہ جھوٹے ہیں، کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۲۵)

میرے منکر بغایا (کنچنیوں) کی اولاد ہیں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۴۷)

اس نالائق نذیر حسین (حضرت میاں صاحب مرحوم دہلوی) اور ان کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین بٹالوی کا یہ افتراء ہے۔ (مواہب الرحمٰن۔ ص ۱۲۷)۔

کہاں تک لکھیں۔ ہم نے مرزا غلام احمد صاحب کے اس قسم کے اخلاقی فقرات اور ان کے ساتھ ہی آریوں کے گرو سوامی دیانند کی شیریں کلامی کے نمونے ایک رسالے کی صورت میں جمع کر دیئے ہوئے ہیں جس کا نام: دو ریفارمرز، ہے۔ غالباً اس کے جواب میں کہا جائے گا کہ علمائے اسلام نے جب مرزا صاحب کے حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سخت کلامی سے کام لیا تو مرزا صاحب قادیانی نے بھی ان کو ایسا ویسا لکھا۔

ہمارے خیال میں یہ جواب مبطل الزام نہیں بلکہ موید الزام ہے کیونکہ علمائے اسلام نے اگر یہ بداخلاقی کی ہے، تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں۔ نہ وہ مہدی معہود ہیں نہ مسیح موعود۔ لیکن مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو جواب میں بداخلاقی سے کام لینا روا نہیں۔ ورنہ اس میں اور اس کے مخالفین میں کیا فرق رہے گا۔

ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خدا لگتی کہنے میں کوئی غلطی محسوس نہیں کرتے کہ بحیثیت تصنیف اور شستہ کلامی کے سرسید احمد خان مرزا صاحب کی نسبت اعلیٰ مرتبہ پر تھے۔ گو وہ بھی اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ نہ تھے، کیونکہ آپ علمائے اسلام کے حق میں بحالت خفگی کوڑ مغز ملاں اور شہوت پرست زاہد وغیرہ الفاظ استعمال کر جاتے تھے (اللھم غفر لنا) مختصر یہ کہ ہم قادیان کے مصلح اعظم اور مسیح موعود کے اخلاقی حیثیت سے کسی بلند پایہ پر نہیں دیکھتے باوجود اس کے جب ہم ان کے اتباع کو ان کے اخلاق کی تعریف کرتے ہوئے پاتے ہیں تو ہمارے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۲ ص ۵۔۶)

خاتم النبیین۔ ۱۲

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری لکھتے ہیں:

صحابہ کرام کی تعریف سے قرآن بھرا پڑا ہے۔ پھر خلفاء اربعہ ان میں بھی خلیفہ اول و دوم رضوان اللہ تعالیٰ علیھم اجمعین کی جو شان ہے وہ کسی پر مخفی نہیں۔ آج اگر کوئی شخص یہ کہتا ہے کہ میں ان سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ کا عاشق ہوں یا ان سے زیادہ متبع رسول علیہ السلام ہوں، تو میں کیا دنیا کا ہر وہ انسان جس نے صحابہ کے حالات پڑھے ہیں بلا تامل کہہ اٹھے گا کہ یہ شخص پرلے درجے کا شیخی باز بلکہ کذاب ہے۔ باوجود صحابہ کرام کی اس قدر علو شان کے بھی ان میں سے کسی کو نبی نہ بنایا گیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ ان میں ایسے انسان موجود تھے جو نبوت کے بارگراں کو اٹھا سکتے تھے چنانچہ ترمذی شریف میں فرمان نبوی موجود ہے کہ

لو کان بعدی نبی لکان عمر

یعنی تقدیر الٰہی میں میرے بعد اگر کسی شخص کو مقام نبوت دیا جانا مقدر ہوتا تو حضرت عمرؓ کو دیا جاتا۔

اس حدیث سے صاف واضح ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد امت محمدیہ میں خدا کے علم و تقدیر کے اندر ت کسی نبی کی بعثت مقرر ہی نہیں۔ چنانچہ حضرت عمرؓ جیسے فنا فی الرسول، آنحضرت ﷺ کی عکسی تصویر، اور ظل محمد، علیہ السلام (ملاحظہ ہو مرزا صاحب کی کتب فتح اسلام، ازالہ اوہام ص ۱۷۲ طبع ۲۔ ایام الصلح ص ۳۵) کو محض اسی لئے نبوت نہ دی گئی کہ نبوت ختم ہو چکی تھی۔

اسی طرح ایک اور حدیث میں فرمایا ہے کہ

كانت بنو اسرائيل تسوسهم الانبياء كلما هلك نبي خلفه نبي ولا نبي بعدي سيكون خلفاء فيكثرون (بخاری)

(یعنی بنی اسرائیل میں یہ سلسلہ رہا ہے کہ جب ایک نبی فوت ہوتا اس کا خلیفہ بھی نبی ہوتا مگر میرے بعد ایسا نہیں ہوگا کیونکہ میرے بعد نبی ہی نہیں ہاں خلفاء بکثرت ہوں گے)

اس فرمان نبوی نے تو امت کو ظلی و بروزی بھول بھلیوں سے بچانے کے لئے تصریحاً بتا دیا کہ میرے بعد خلیفے تو بے شک ہوں گے مگر نبی ہرگز نہ ہوگا۔ باوجود اس قدر کھلی کھلی ہدایات کے بھی نہ ماننے والوں نے نہ صرف یہ کہ نہ مانا بلکہ الٹا ان تصریحات نبویہ کو محرف کر کے اجرائے نبوت کا مسئلہ ان سے نکالنے کی کوشش کی۔ چنانچہ خلیفہ صاحب قادیانی (مرزا محمود احمد) نے ان احادیث پر یہ گوہر افشانی فرمائی ہے

ان (احادیث) سے محض اتنا معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کی وفات کے معاً بعد کوئی نبی نہ ہوگا ہم اس کے خلاف نہیں کہتے اللہ تعالیٰ نے اس جگہ یہی بیان فرمایا کہ پہلے نبیوں کے بعد جلد ہی ان کی ... ہو جاتی تھیں مگر (یہ) امت ایک ہزار سال کے عرصہ میں خراب ہوگی تو ایک شخص مقام نبوت پر کھڑا ہوگا۔ (ریویو آف ریلیجنز ماہ ستمبر ۱۹۳۸ء ص ۱۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب معمار کہتے ہیں: ہم نے خلیفہ جی کے اس مضمون کو آگے پیچھے نیچے اوپر ہر طرح سے دیکھا، بخدا ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہم نے احادیث نبویہ کو بھی دیکھا جن پر اس وقت گفتگو ہو رہی ہے، ان میں کوئی ایک فقرہ موجود نہیں جس کا یہ ترجمہ ہو کہ آنحضرت ﷺ کی امت ایک ہزار سال میں خراب ہو جائے گی تو ایک نبی مبعوث کیا جائے گا۔

نہ معلوم خلیفہ صاحب یہ سطور لکھتے وقت کہاں تھے۔ بہرحال اس میں کچھ راز ہے جسے کھولنا خلیفہ صاحب یا اڈیٹر صاحب ریویو آف ریلی جنز کا کام ہے۔

رہ گیا یہ امر کہ خلیفہ جی نے اس جگہ لا نبی بعدی کے معنی معاً بعد کئے ہیں، سو اس کے متعلق میرا پہلا سوال خلیفہ صاحب سے یہ ہے کہ آپ تو لا نبی بعدی کے معنی، خاتمہ نبوت، کرتے آئے ہیں یہاں آ کر اس ترجمہ کو کیوں چھوڑ دیا؟

کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے۔

قارئین کرام! نبی کریم ﷺ نے لفظ لا نبی بعدی اگرچہ متعدد بار فرمایا ہے مگر مضمون ایک ہی ہے۔ خلیفہ صاحب نے اگست ۱۹۳۸ء کے پرچہ میں مسئلہ اجراء نبوت کے راز کو لفظ مبشرات میں مستور بتا کر الفاظ فلا رسول بعدی و لا نبی کی شرح یہ کی تھی:

> اگر آنحضرت ﷺ نے یہ بات کھول کر بیان کر دی ہوتی کہ وہ نبوت ختم ہے جو شریعت والی ہے (یا جو) براہ راست ملتی ہے لیکن بغیر شریعت اتباع محمدی میں جاری ہے تو جھوٹے مدعی بھی دعوی کرتے (ص ۴۰) اس لئے یہ نہایت ضروری تھا کہ ان کے ذہنوں میں یہ بات ڈال دی جاتی کہ کوئی نبی نہیں آئے گا۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت اگست ص ۳۹۔)

یعنی لا نبی میں ہر قسم کی نبوت کا بند ہونا مراد ہے

اس کے بعد دوسرا پلٹا کھایا تو ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۳۸ء صفحہ ۶ پر لکھا:

> بعدیت سے مراد (نبوت) کا خاتمہ ہے۔

یعنی آنحضرت ﷺ کی نبوت کو ختم کر کے کوئی نبی نہیں آسکتا۔ تابع شریعت نبی آسکتا ہے۔ یہ معنی ہیں لا نبی بعدی کے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب یہاں آکر ایک نیا رنگ اختیار کیا ہے کہ بعد سے ، معاً بعد، مراد ہے۔ یعنی آنحضرتﷺ کی وفات کے ساتھ ہی کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ ہاں کچھ سو سال بعد ہوسکتا ہے۔

اس کوڑھ پر کھاج یہ، آگے آنے والا مضمون ہے۔ اس میں یہی خلیفہ صاحب آپ کو پھر یہی کہتے نظر آئیں گے کہ لا نبی بعدی کے معنی خاتمہ نبوت ہی ہیں، (ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۱۱) آہ:

صدق رسول الله : اذا لم تستحی فا صنع ما شئت

لفظ بعدی پر چونکہ ہم گذشتہ نمبروں میں کافی بحث کر آئے ہیں اس لئے مزید ضرورت نہیں۔

ہاں یہ بات ہم مکرر عرض کئے دیتے ہیں کہ احادیث زیر نظر کے الفاظ اس تاویل کے قطعاً متحمل نہیں ہیں کہ آنحضرتﷺ کے معاً بعد تو خلافت ہوگی مگر کچھ عرصہ بعد نبوت کا دور شروع ہوگا۔ ملاحظہ ہو آپ کے والد صاحب بھی اس امر میں ہمارے ہم نوا ہی ہیں وہ راقم ہیں:

الف: قرآن شریف سے ثابت (ہے) کہ اس امت مرحومہ میں سلسلہ خلافت دائمی کا اسی طور پر قائم ہے جو حضرت موسیٰ کی امت میں تھا صرف اس قدر لفظی فرق رہا کہ اس وقت تائید دین کے لئے نبی آتے تھے اور اب محدث آتے ہیں۔ (شہادۃ القرآن۔ص ۶۱ طبع دوم)

ب۔ بیعت کرنے والے کے لئے ان عقائد کا ہونا ضروری ہے کہ کوئی نئی شریعت اب نہیں آسکتی اور نہ کوئی نیا رسول آسکتا، مگر ولایت اور امامت اور خلافت کی راہیں قیامت تک کھلی ہیں۔ وحی رسالت ختم ہوگئی مگر ولایت امامت خلافت کبھی ختم نہ ہوگی۔ (مکتوب مرزا مندرجہ رسالہ تشحیذ الاذہان نمبر ۱ جلد ۱ ص ۲۳)

ج۔ ہم بھی مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں اور آنحضرتﷺ کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ ولایت کے ہم قائل ہیں۔

(اشتہار مرزا مندرجہ تبلیغ رسالت۔ ج ۶ ص ۲)

د۔ ہمارے رسول خاتم الانبیاء ہیں۔ بعد آنحضرتﷺ کے کوئی نبی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسکتا۔اس لئے اس شریعت میں نبی کے قائم مقام محدث رکھے گئے ہیں۔

(شہادۃ القرآن۔ص ۲۸ طبع ۲)

پس ہمارا اور مرزا صاحب کا عقیدہ متعلق ختم نبوت متفق ہے اس کے بعد تبعین مرزا نے جو ایجاد کی وہ ان کی غرض فاسد پر مبنی ہے۔اس سے ہم متفق نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۰ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۲ ص ۶۔۷)

کیا مرزا نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا امت مرزائیہ کو سچ بولنے کی توفیق بخشے۔آج تک تو ان کی جو تحریر ہم نے دیکھی ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کمالات اور فضائل بیان کئے گئے ہوں وہ ضرور غلط اور پر از کذب وزور (جھوٹ) ہوتی ہے۔پیغام صلح لاہور ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء میں ایک سرخی یوں لکھی ہے:

مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کی اہمیت کا خاتمہ کر دیا

اس کے نیچے یہ عبارت مرقوم ہے کہ:

آپ (مرزا قادیانی) کی جماعت میں شیعہ سنی اہل حدیث وغیرہ مختلف فرقوں کے افراد شریک ہوئے وہ اپنے ساتھ فروعی اختلافات بھی لائے لیکن جماعت احمدیہ کے اندر داخل ہوتے ہی ان اختلافات کی اہمیت یکسر زائل ہوگئی۔(پیغام صلح لاہور ۲۷ مئی ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس بیان کی تردید کرنے کی ضرورت نہیں بلکہ پیغام صلح لاہور سے چند سوال کرنا کافی ہے:

۱۔کیا مرزا صاحب قادیانی کتاب سرّ الخلافہ جو لکھی ہے وہ شیعوں کیخلاف نہیں ہے

۲۔کیا قصیدہ اعجازہ مندرجہ کتاب اعجاز احمدی میں مرزا صاحب قادیانی نے شیعوں کو مخاطب کر کے نہیں کوسا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ کیا حکیم نورالدین کو مرزا صاحب قادیانی نے بذریعہ خط یہ حکم نہیں دیا کہ آپ اہل حدیث بننے کی بجائے حنفی بنیں جس کے جواب میں حکیم صاحب نے لکھا تھا
بہ مئے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوئد۔ (راقم نورالدین حنفی)
۴۔ کیا مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مرید عبداللہ سنوری (اہل حدیث) کو نماز میں رفع یدین کرنے سے منع نہیں کیا۔
۵۔ کیا مرزا صاحب نے یہ نہیں کہا کہ میں ان خشک وہابیوں سے ہمیشہ متنفر رہا ہوں۔

ایسے حوالہ جات کئی ایک ہیں جو بوقت ضرورت پیش کئے جا سکتے ہیں۔ کیا یہ فروعات کا ترک ہے، یا ان کی اہمیت ہے کہ ایک بہت بڑے اہل حدیث عالم کو (جس کے علم وفضل کا سب نے اعتراف کیا ہے) اس کے پسندیدہ ومختار مذہب (اہل حدیث) سے ہٹا کر اپنے مذہب (حنفی) میں آنے کا حکم دیا۔ ہم اس پر اعتراض نہیں کرتے کیونکہ ہر ایک شخص اپنے مذہب کی طرف دوسروں کو دعوت دینے کا حق رکھتا ہے۔ ہاں اس جگہ ہم پیغام صلح کے اس ادعا کی تردید کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے فروعی اختلافات کو کچھ اہمیت نہیں دی۔

مرزا غلام احمد صاحب خود حنفی تھے اور حنفی بھی تھرڈ کلاس (معمولی درجے کے) جن کا عقیدہ ان کے صاحبزادے (مرزا بشیر احمد) نے سیرۃ المہدی میں یوں لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا ہے کہ:

> مردوں کی روحیں جمعرات کو اپنے گھروں میں آتی ہیں اس لئے اس روز خیرات کرنی چاہیے۔

ایسا حنفی اگر بڑے بڑے علماء کو حنفیت کی دعوت دیتا ہے تو وہ اسی قسم کی حنفیت ہوگی، اندریں حالات کس منہ سے کہا جا سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فروعی اختلافات کو نظر انداز کر دیا۔

ایسا کہنا یقیناً جھوٹ اور خلاف واقعہ ہے۔

علاوہ اس کے ہم پوچھتے ہیں کہ اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب خلافت ثلاثہ کو خلافت راشدہ سمجھتے تھے۔ پھر اگر کوئی غالی شیعہ جو اصحاب ثلاثہ کے حق میں تبرا اور بدگوئی کرنے والا ہوتا تو کیا آپ اس کو اس بدگوئی سے منع نہ کرتے۔ اگر منع کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو فروعی اختلاف نہ مٹتا۔ اگر نہ کرتے تو آپ بدگوئی کے مؤید ٹھہرتے۔ تب تو ان کے حق میں یہ شعر صادق آتا ہے

دو گونہ رنج و عذاب است جان مجنون را
بلائے صحبت لیلی و فرقت لیلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی جلد ۳۶ نمبر ۳۳ ۱۳۵۸ھ ص ۵)

مرزا صاحب کی کامیاب وفات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیغام صلح لاہور کے بڑے بھائی اخبار الفضل قادیان نے بھی اسی قسم کا ایک دل خوش کن افسانہ لکھا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات کو کامیاب بتاتے ہوئے مندرجہ ذیل عبارت کو گویا زریں حروف میں لکھ کر اپنے حلقہ بگوشوں کو قابو میں رکھنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) جب طویل اور کامیاب جدو جہد کے بعد اس دار فانی سے رخصت ہوئے تو خوش تھے۔ اسلام کی اشاعت کے لئے محکم بنیاد کے رکھے جانے پر مطمئن تھے۔ اسلام کا شاندار مستقبل آپ کے سامنے تھا۔ سب سے پیارے بلانے والے کی آواز پر آپ شاداں وفرحان لبیک کہہ رہے تھے۔ جس طرح ہونہار فرزند اپنے باپ کے مفوضہ کام کو سرانجام دے کر خوش وخرم اس کی جانب آتا ہے، اسی طرح خدا کا یہ مقدس عبد اپنے فرض سے سبکدوش ہو کر اپنے رب کی طرف جا رہا تھا۔

(الفضل قادیان ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء ص ۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ پوچھتے ہیں:

کیا انتقال کے وقت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو اپنا اشتہار متعلقہ آخری فیصلہ مجریہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء یاد نہ تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گفت مرزا مر ثناء اللہ را

میرد اول ہر کہ ملعون خدا است

اگر یاد تھا، اور ضرور یاد تھا، تو انصاف سے کہیے کہ ایسا شخص دنیا سے کیونکر خوش وخرم جا سکتا ہے جس کے مدمقابل کی زندگی اس کے اپنے اعلان کے مطابق اس کے تمام کارناموں پر پانی پھیرتی ہو۔

یہ کہنا جی خوش کرنے کی بات ہے کہ آپ انتقال کے وقت شاداں وفرحاں خدا کی طرف گئے۔

واقعات شہادت دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کو وفات کا سخت صدمہ پہنچا ہوگا اور یہ خیال آپ کے لئے سوہان روح کا باعث ہوا ہوگا کہ میرا مدمقابل تو زندہ ہے اور میں سفر آخرت کر رہا ہوں۔ حالانکہ اس فیصلے کی دعا کے متعلق قبولیت کا اعلان خود ہی کر چکے تھے۔ بلکہ اس دعا کی قبولیت کا اعتراف ان کے صاجبزادے (محمود احمد) نے بھی کیا ہوا ہے (تشحیذ الاذہان۔ جولائی ۱۹۰۸ء)۔ اندریں حالات آپ کیونکر دنیا سے شاداں وفرحاں جا سکتے تھے۔ ہمارا خیال ہے کہ مرزا صاحب قادیانی انتقال کے وقت اپنی ناکامی پر نظر کر کے یہ شعر پڑھتے ہوں گے

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا

ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۳۳ ص ۵۔۶)

مرزا صاحب کی اسلامی خدمات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی منصب کے مدعی، کسی محکمہ کے افسر، یا فوجی جرنیل کی خدمات صحیحہ وہ ہوتی ہیں جو وہ اپنے الفاظ میں خود ظاہر کرے۔ صلیبی لڑائیوں میں یورپئین افواج کا افسر رچرڈ شردل یہ کہہ کر گھر سے نکلا تھا کہ میں بیت المقدس کو فتح کئے بغیر واپس نہ آؤنگا۔ جب وہ اپنے مقصد میں ناکام رہا تو واپسی کے وقت بیت المقدس کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈھال رکھ کر چلتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مارے شرم کے اس کو دیکھ نہیں سکتا۔

ایسے لوگ قابل تعریف ہوتے ہیں جو اپنی ناکامی پر شرمندہ ہوں، اور خواہ مخواہ کی لن ترانیاں نہ سنائیں۔ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کی حالت اس کے بالکل برخلاف پاتے ہیں۔ آپ اپنے مقصد میں بری طرح فیل ہوئے چنانچہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ مرزا صاحب قادیانی جو مقصد لے کر اٹھے تھے، اس کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔ بایں ہمہ ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم مرزائی اخباروں میں یہ سرخیاں دیکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب کا عظیم الشان کام

کام کیا تھا؟ اس کا جواب مولوی محمد علی لاہوری کے الفاظ میں سنیئے۔ آپ نے پیغام صلح ۸ جون سن رواں (۱۹۳۹ء) میں مرزا صاحب قادیانی کے کاموں کی فہرست دس نمبروں میں شمار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سکھایا کہ

ا۔ قرآن شریف، حدیث اور فقہ پر مقدم ہے

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: کبھی کوئی اس سے منکر ہوا ہے۔ احناف نے تو اس کو ایسا اصل الاصول ٹھہرایا کہ صحیح خبر واحد کے ساتھ عموم قرآنی کی تخصیص بھی جائز نہیں سمجھتے۔ ملاحظہ ہوں کتب اصول شاشی وغیرہ۔

مرزا صاحب قادیانی چونکہ حنفی المذہب تھے جس کا ثبوت ہم گزشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں دے چکے ہیں، اس لئے انہوں نے اگر یہی مسلک اختیار کیا تو کوئی جدت نہیں کی۔ ہاں محدثین اور شوافع وغیرھم ایسی جرأت نہیں کرتے تھے بلکہ حتی المقدور قرآن اور حدیث میں تطبیق دینے کے کوشش کیا کرتے تھے۔ کوشش کے باوجود اگر کامیاب نہ ہوتے تو قرآن ہی کو مقدم رکھتے ملاحظہ ہوں کتب اصول حدیث (مقدمہ ابن صلاح وغیرہ)

محدثین کا یہ طرز عمل اس حدیث کے ماتحت تھا جس کے الفاظ یہ ہیں

کلامی لا ینسخ کلام اللہ ۔ میرا کلام اللہ کے کلام کو منسوخ نہیں کرسکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہر حال یہ دونوں مسلک ابتداء اسلام سے چلے آئے ہیں، مرزا غلام احمد قادیانی نے اس اصول میں کوئی جدت نہیں کی۔ ایسا کہنا محض ناواقفی پر مبنی ہے۔

۲۔ اجتہاد کا دروازہ قیامت تک کھلا ہے..اجرائے اجتہاد کے تو سب قائل ہیں . الخ

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ یہ اصول بھی کتب اہل سنت و اہل حدیث میں مصرح ملتا ہے، کوئی نئی بات نہیں۔ چنانچہ شامی میں لکھا ہے کہ امام ابن ہمام درجہ اجتہاد تک پہنچے ہوئے تھے۔

۳۔ قرآن میں ناسخ منسوخ کوئی نہیں

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ یہ بھی کوئی نیا خیال نہیں۔ تفسیر کبیر میں ابو مسلم اصفہانی اور اس کی جماعت کے اقوال موجود ہیں۔ مگر مرزا صاحب اور ابو مسلم نے اس آیت کا جواب نہیں دیا جس میں پیغمبر اسلام کے نجوی (سرگوشی) کرنے سے پہلے صدقہ دینے کا حکم دیا گیا۔ اور پھر اس سے اگلی آیت میں اس حکم کو رفع بھی کر دیا ہے۔ بہر حال یہ بھی کوئی نئی بات نہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے سر سید احمد خان بھی اسی کے قائل تھے جنکا تتبع مرزا صاحب قادیانی نے کیا ہے۔

۴۔ تعلیم اسلام کو وسیع کیا

یعنی یہ بتایا کہ دنیا کی ہر قوم میں خدا کی طرف سے مصلحین آتے رہتے ہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ یہ بھی کوئی بات نہیں۔ دنیائے اسلام کے علمائے متقدمین کے علاوہ علماء ہندوستان کے سر برآوردہ علماء خصوصاً حضرت مجدد سرہندی، مولانا عبید اللہ نبتی صاحب تحفۃ الہند اور مولانا محمد حسین بٹالوی رحمھم اللہ علیھم اجمعین اسی کے قائل تھے اور کیوں نہ ہوتے جب کہ قرآن میں صاف آیت موجود ہے:

و ان من امّة الا خلا فیھا نذیر۔ (پ۲۲ع۵)

(ہر ایک گروہ میں خدا کی طرف سے کوئی سمجھانے والا گذرا ہے)۔

ہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک جدت ضرور کی ہے اور اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی اپنی غرض مخفی تھی، جس کے باعث ہم ان کو معذور سمجھتے ہیں۔ غرض یہ تھی کہ آپ کو ہندو قوم کے لئے کرشن بننے کا شوق تھا۔ اور اس کیلئے یہ امر ضروری تھا کہ مرزا صاحب قادیانی، کرشن جی کو منصب رسالت پر فائز بتاتے اور خود ان کا بروز بنتے۔ چنانچہ آپ نے ایسا ہی کیا۔

اس جدت کے ہم بھی قائل ہیں۔ ہم بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ہندوؤں کے لئے کرشن کہنے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتے۔ ہاں یہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ ان کی گوپیوں کی تعداد کتنی تھی کیونکہ یہ بتانا اتباع مرزا کا کام ہے۔

۵۔ کفار کا دوزخ سے نکالا جانا

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں:

> مجدد وقت (مرزا قادیانی) نے اس حقیقت کو ظاہر کیا کہ مشرک اپنے شرک کی اور کافر اپنے کفر کی سزا بھگت کر سب دوزخ سے نکل جائیں گے اس کے لئے آپ نے قرآن کی تصریح ان ربك فعال لما یرید پیش کی۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ معلوم نہیں مولوی محمد علی صاحب مفسر قرآن ہو کر علم تفسیر سے اتنے بے خبر کیوں ہیں۔ کتب تفاسیر معالم وغیرہ میں ابن مسعودؓ صحابی کا یہ قول ملتا ہے کہ مشرک، کافر وغیرہ ہمیشہ جہنم میں نہیں رہیں گے۔ ایک وقت آئے گا کہ جہنم خالی ہو جائے گا مرزا صاحب قادیانی نے اس میں کیا جدت دکھائی؟

۶۔ عقل اور مذہب

اس سرخی کے ماتحت مولوی محمد علی لکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے بتایا ہے:

> مذہب کے اصول کی بنیاد وحی الٰہی پر ہے لیکن اس کے اصول سب عقل کے مطابق ہیں ... مگر اللہ تعالیٰ اور اس کی صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔

مولانا امرتسری بتاتے ہیں کہ یہ اصول بھی علم کلام میں مصرح ملتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس میں تنزل کر کے کہا ہے کہ خدا کی ذات اور صفات کو عقل انسانی دریافت نہیں کر سکتی۔ یہ بہت بڑی گراوٹ ہے۔ بلکہ قرآنی تصریحات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بھی خلاف ہے۔ افسوس ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری وغیرہ نے متکلمین کی محنت سے فائدہ حاصل نہیں کیا۔

۷۔ اسلام اور تلوار

اس کے ذیل میں مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں کہ:

مجدد وقت مرزا صاحب نے قرآن و حدیث کو پیش کر کے دکھایا کہ مذہب میں جبر کوئی نہیں۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کونسا بڑا کام کیا۔ جب قرآن کریم میں صریح آیات موجود ہیں

۱۔ لا اکراہ فی الدین۔

۲۔ افانت تکرہ الناس حتی یکونوا مومنین

ہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ جدت ضرور دکھائی کہ اسلام کے جس رکن اعظم کے لئے ارشاد نبی کہ الجهاد ماض الی یوم القیامة وارد ہوا تھا۔ آپ نے بحیثیت مسیح موعود اس کو منسوخ قرار دیا الی اللہ المشتکی

۸۔ ختم نبوت

اس سرخی کے نیچے مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں؛

مرزا صاحب نے مسئلہ وفات مسیح بیان کر کے ختم نبوت کو پایہ تکمیل تک پہنچایا

مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ واقعی کمال کیا۔ مگر ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ مرزا غلام احمد صاحب اس بارے میں سرسید احمد مرحوم علی گڈھی کے پیرو تھے۔

ناظرین حیران ہوں گے اور مولوی محمد علی لاہوری کے معلومات میں بھی یہ سن کر اضافہ ہوگا کہ حضرت مسیح کی حیات اور آمد ثانی تو ختم نبوت کے منافی اور مخالف ہو مگر حضرت موسی کی زندگی مخالف نہ ہو جس کے مرزا صاحب قادیانی بھی قائل ہیں۔ اتباع مرزا کو اگر یہ حوالہ یاد نہ ہو، تو دفتر اہل حدیث امرتسر سے پوچھ لیں مگر اس سے پہلے اعلی درجے کے پانچ سیر لڈو بطور تحفہ پیش کریں تاکہ لدھیانہ کے انعامی مباحثہ کی طرح یہ واقعہ بھی تاریخ احمدیہ میں ہمیشہ یادگار رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹۔ دجال اور یاجوج ماجوج کا ظہور

مولانا امرتسری لکھتے ہیں کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے دجال اور یاجوج ماجوج کا مصداق نہیں بتایا مگر ہمیں مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں سے معلوم ہے کہ دجال پادری لوگ اور یاجوج ماجوج انگریز اور روسی ہیں (حمامۃ البشری)۔ مگر مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اس عقدے کو حل نہیں کیا کہ جن حدیثوں میں دجال اور یاجوج ماجوج کا ذکر ملتا ہے ان میں صاف مذکور ہے کہ یہ تینوں گروہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہوں گے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دنیا سے چلے گئے مگر پادری لوگ برابر دندناتے پھرتے ہیں حتی کہ

مرزا صاحب قادیانی کے دارالامان قادیان میں بھی پہنچ جاتے ہیں۔

اور یاجوج ماجوج کی زندگی کا کیا ذکر ہے، انکی تو حکومت ہی کے زیر سایہ مرزا صاحب قادیانی نے پرورش پائی اور ترقی کی بلکہ اپنے مریدوں کو ہدایت کی کہ انگریزوں کی حکومت کو اولو الا مر منکم کے ماتحت سمجھو۔ (ضرورۃ الامام)

کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں ہے کہ مرزا غلام احمد کے اتباع اور یاجوج ماجوج ایک ہی برادری سے تعلق رکھتے ہیں جیسا کہ لفظ منکم سے ظاہر ہو رہا ہے۔

۱۰۔ سلسلہ نبوت کی صداقت پر گواہی

اس سرخی کے تحت مولوی محمد علی لاہوری فرماتے ہیں کہ:

مجدد وقت (مرزا قادیانی) نے اس حقیقت کو ظاہر فرمایا کہ گو نبوت کا سلسلہ اختتام کو پہنچ گیا مگر کلام الٰہی کا سلسلہ اس امت میں جاری رہا ہے اور آئندہ بھی قیامت تک جاری رہے گا۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: بالکل ٹھیک ہے مگر مرزا غلام احمد قادیانی جس قسم کے خطاب الٰہی سے مشرف ہونے کے مدعی ہیں اس کی بابت صاف فرماتے ہیں کہ:

مجھ سے پہلے امت محمدیہ میں ایک شخص بھی ایسے مخاطبہ الٰہی سے مشرف نہیں ہوا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۹۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معلوم نہیں تیرہ سو سال تک یہ رکاوٹ کیوں رہی؟

ناظرین! یہ ہیں وہ دس خصوصیات جو بقول مولوی محمد علی لاہوری، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں پائی جاتی ہیں جن کی وجہ سے وہ اس مرتبہ جلیلہ تک پہنچ گئے تھے کہ خدا نے انکو مخاطب کر کے فرمایا کہ:

تیرا تخت سب تختوں سے اوپر بچھایا گیا ہے۔

ہم سے پوچھو، تو خدا لگتی کہنے سے رک نہیں سکتے

نہ عارض نہ زلف دو تا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۶)

مرزا کا اعجاز، بذریعہ طاعون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں

ہماری رائے سے کوئی صاحب متفق ہوں یا نہ ہوں ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ جماعت مرزائیہ مذہبی گفتگو میں کبھی خاموش نہیں ہوسکتی۔ اس میں بڑا کمال یہ ہے کہ جس بات میں مغلوب ہو، اسی کو اپنے لئے باعث غلبہ بتاتی ہے۔ خاص کر وہ واقعات جن پر کچھ لمبی مدت گذر گئی ہو ان میں تبدیلی کرنا تو ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔ آج ہم اس کی کچھ تفصیل بیان کرتے ہیں۔

گذشتہ طاعون کے ایام میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین پیش گوئیاں کی تھیں۔

ایک قادیان کی حفاظت کے متعلق۔

دوسری اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق۔

تیسری عام مریدوں کی حفاظت کے متعلق۔

اخبار الفضل قادیان ۱۸ جون ۱۹۳۹ء میں ان پیش گوئیوں کو مرزا صاحب کی صداقت کا معیار بتایا گیا ہے۔ واہ رے مریدانہ عقیدت مندی۔ مشہور مقولہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیرمن خس است اعتقادمن بس است

انہی لوگوں پر صادق آتا ہے۔

قادیان کی حفاظت کے متعلق جو پیش گوئی تھی اس کی تردید تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حقیقۃ الوحی میں خود ہی کر دی اور اخبار الفضل نے بھی تسلیم کر لیا کہ قادیان میں طاعون پڑی تھی۔ (الفضل ۱۸ جون ۱۹۳۹ء ص ۳ کالم ۳)۔

دوسری پیش گوئی جو اپنے گھر کی حفاظت کے متعلق تھی وہ بھی صراحۃً جھوٹی نکلی جس کو الفضل نے بہت بڑی شریف قوم کی طرح چھپا لیا جس نے دربار رسالت میں آیت رجم کو چھپا لیا تھا۔

مرزا غلام احمد صاحب نے صاف الفاظ میں بتا دیا تھا کہ چار دیواری سے مراد چونے اور اینٹوں کی دیواریں نہیں بلکہ حلقہ ارادت مراد ہے۔ (کشتی نوح)

یعنی میرے مرید جہاں کہیں بھی ہوں وہ میری چار دیواری میں ہیں، وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے۔

تیسری پیش گوئی جو عام مریدوں سے متعلق تھی اس کی تکذیب تو ایسی ہوئی کہ مرزا صاحب قادیانی کو اعلان کرنا پڑا کہ ہمارے مریدوں میں سے جو طاعون سے مرے گا وہ شہید ہوگا۔ چنانچہ اخبار بدر قادیان کا اڈیٹر محمد افضل طاعون ہی سے مرا۔ محمد یامین ساکن منصوری بھی طاعون سے مرا۔ اسی طرح اور جگہ امرتسر وغیرہ میں ہوا۔ جب مرزائی لوگ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی شہادت پانے لگے تو مرزا صاحب نے اخبارات کے ذریعہ اپنے مریدوں کو ان کی جنازہ خوانی کے سلسلہ میں ہدایات جاری کیں کہ

چارپائی سے دور ہٹ کر رہا کرو۔ (فتاوی احمدیہ)

مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ تینوں پیش گوئیاں حرف غلط کی طرح بالکل غلط ثابت ہوئیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا صاحب عام علماء کی طرح تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں

شیخ فرید الدین عطار نے نفس انسانی کے متعلق دو شعر لکھے ہیں جو قابل شنید ہیں۔ شیخ عطار فرماتے ہیں:

چوں شتر مرغ شناس ایں نفس را
نے کشد بارد نہ پرّ و بر ہوا
چوں پر گوئیش گوید اشترم
در نہی بارش بگوید طائرم

یعنی انسان کا نفس امارہ شتر مرغ کی طرح ہے۔ اگر تو اس کو اڑنے کیلئے کہے تو کہتا ہے میں اونٹ ہوں۔ اگر تو اس پر بوجھ لادے تو کہتا ہوں کہ میں پرندہ ہوں۔

یہ دو شعر متصوفانہ رنگ میں جس مطلب کے لئے کہے گئے ہیں اس میں موزوں ہونے کے علاوہ قادیانی تحریک پر بھی پوری طرح چسپاں ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو یہاں تک بڑھا کر دکھایا گیا ہے کہ انکے فرضی منصب کا انکار بھی کفر قرار دیا گیا (انوار خلافت) اور جب معترضین کی طرف سے مرزا صاحب قادیانی کے اخلاق فاضلہ پر اعتراض ہوتے ہیں، تو جواب میں کہا جاتا ہے کہ آج کل کے علماء بھی تو ایسے ہی ہیں، ان کا کیا منہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی پر اعتراض کریں۔

تفصیل اس کی یہ ہے کہ ۹ جون ۱۹۳۹ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون بعنوان: مصلح اور ماموراخلاقی لحاظ سے بہت بلند ہوتا ہے، شائع ہوا تھا جو دراصل مولوی محمد علی لاہوری کے جواب میں تھا، جنہوں نے یہ دعوی کیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک بہت بلند اخلاق انسان تھے۔

ان کے جواب میں ہم نے مرزا صاحب قادیانی کے اخلاق فاضلہ کا نمونہ دکھایا تھا کہ آپ اپنے مخالفوں کو حرام زادے، یہودی خصلت اور کتے وغیرہ الفاظ سے یاد کرتے تھے۔ پھر بطور دفع دخل مقدر کے ہم نے خود ہی لکھ دیا تھا کہ علماء بھی بعض دفعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے الفاظ ایک دوسرے کے حق میں لکھ دیا کرتے ہیں یہ کوئی سند نہیں ہے۔ کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب مسیحیت اور مہدویت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز ہونے کے مدعی تھے اور ان کے اتباع ان کو اخلاقی حیثیت سے بہت بلند پایہ انسان جانتے ہیں۔

اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل ۱۵ جون میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ بالکل اسی کام کا نمونہ ہے جو دربار رسالت میں ایک شریف قوم نے کیا تھا۔ یعنی الفضل نے ہماری نصف عبارت تو نقل کر دی اور باقی نصف جس میں الفضل کو اصلی جواب دیا گیا تھا حذف کر دی۔ صرف اتنا فقرہ نقل کر دیا کہ:

علماء اسلام نے اگر بداخلاقی کی ہے تو اپنے فعل کے وہ ذمہ دار ہیں

اس سے اگلا فقرہ صاف ہضم کر گیا جسے ہم دوبارہ درج کرتے ہیں۔ ہم نے لکھا تھا:

نہ وہ (علماء) مہدی معہود ہیں نہ مسیح موعود، لیکن مہدویت اور مسیحیت کے مدعی کو تو جواب میں بھی بداخلاقی سے کام لینا روا نہیں۔

(اہل حدیث امرتسر ۹ جون ص ۶ کالم اول)۔

پہلے فقرے پر بنا کر کے الفضل نے اس اعتراض کو ٹالنا چاہا ہے لیکن دانا جانتے ہیں کہ یہ بھاری پتھر ہٹ نہیں سکتا۔

اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ کھانے پینے میں بے احتیاطی اور بد پرہیزی کا الزام کسی حکیم یا ڈاکٹر پر لگایا جائے اور وہ اس کے جواب میں عوام کی بد پرہیزی کو بطور نظیر پیش کرے تو ہر عقل مند کی نظر میں اسکا جواب غلط ہوگا۔ ایسا شخص حضرت شیخ سعدی کا جواب سن رکھے۔ آپ فرماتے ہیں کہ بے علم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسے کوئی نہتا آدمی ڈاکوؤں سے لٹ جائے، اور عالم کا غلطی کرنا ایسا ہے جیسا کسی مسلح سپاہی کو راہزن لوٹ لیں۔

فرمان خداوندی هل يستوى الذين يعلمون و الذين لا يعلمون، مقولہ سعدی کی تصدیق کرتا ہے۔ ہمارے خیال میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تیز زبانی اور بدکلامی کے جواب میں علماء کی بدکلامی کو نظیراً پیش کرنا مرزا صاحب کی توہین کرنے کے مرادف ہے۔ اس کی مثال یہ ہوئی کہ کوتوال شہر چوری کے الزام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پھنس جائے اور جواب میں کہے کہ میں نے اگر چوری کی ہے تو کیا تعجب ہے، اور لوگ بھی تو کرتے ہیں۔

ناظرین اندازہ کر لیں کہ کوتوال کا یہ جواب صحیح ہوگا؟

ایسا جواب دیتے ہوئے کیا وہ یہ نہیں سمجھتا کہ شہر کے عوام میں اور مجھ میں بہت فرق ہے۔ وہ اگر ایسے بد اطوار نہ ہوتے تو میں کوتوال بن کر کیوں آتا۔ بحیثیت کوتوال ہونے کے میرا فرض ہے کہ میں لوگوں کو بدکرداری سے روکوں، نہ کہ خود ہی بدکردار بن جاؤں۔

عذر گناہ بدتر از گناہ۔ الفضل نے یہ بھی کہا ہے کہ ابتدا علمائے اسلام نے کی تھی جس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی کو بدکلامی کرنی پڑی۔

ہمارے خیال میں یہ عذر گناہ سے بھی بدتر ہے اس کے جواب میں ہم مرزا صاحب قادیانی کا ایک سنہرا شعر پیش کرتے ہیں جو سونے اور موتی کی روشنائی سے لکھا جا کر ہر شہر اور ہر قصبہ کے چوکوں میں لٹکائے جانے کے قابل ہے تاکہ دنیا کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا پنجابی نبی کس اخلاق کا مالک تھا آپ نجم الہدی میں فرماتے ہیں

ان العدی صاروا خنازیر الفلا
ازواجھم من دونھن الاکلب

یعنی ہمارے دشمن جنگلوں کے سؤر ہیں ان کی بیویاں کتیوں سے بڑھ کر ہیں

مرزائیو! مرزا صاحب قادیانی کے دشمن تو مورد عتاب بنے ہی تھے مگر ان کی بیویوں کے کیا قصور کیا تھا ان کو تو خبر بھی نہ تھی کہ مرزا صاحب قادیانی کون تھے اور کیا کہتے تھے۔ کیا تم لوگ کسی مخالف کی بیوی کی تصنیف بحق مرزا صاحب سبّ وشتم سے بھری ہوئی دکھا سکتے ہو۔ واللہ! ایسے با اخلاق شخص کے حق میں یہ شعر بہت موزوں ہے

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جون ۱۹۳۹ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص ۴، ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان سے مرزا قادیانی کے ابطال کی آواز

(شهد شاهد من اهلها)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ امرأة العزیز نے امر واقعہ کو چھپانے میں بہت کوشش کی، آخر ظاہر ہو ہی گیا۔ اسی طرح امت مرزائیہ مرزا صاحب قادیانی کے غلط دعوی کو صحیح ظاہر کرنے کے لئے بڑی کوشش کرتی ہے لیکن آخر مثال، حق برزبان جاری گردد، اپنا جلوہ دکھا دیتی ہے۔ چنانچہ زلیخا کے حق میں یہ الفاظ قرآنی ہیں کہ جب اس نے اپنے خانگی شاہد کا بیان سنا تو بے ساختہ اس کے منہ سے نکل گیا

الآن حصحص الحق (حقیقت حال کھل گئی واقعی میں قصوروار تھی)

آج ہم قادیانی مقدمے کے متعلق قادیان کے عینی گواہ کی شہادت پیش کرتے ہیں پھر دیکھیں گے کہ جماعت مرزائیہ خاتون زلیخا کی طرح حصحص الحق کہتی ہے یا نہیں۔

اس شہادت سے پہلے ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی سناتے ہیں مرزا صاحب بارہا کہا کرتے تھے کہ میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو دین و دنیا کی ترقی پر پہنچا دوں۔ نہ صرف پہنچاؤں بلکہ دنیا کی تمام قوموں کو ایک مسلمان قوم بنادوں اور یہ بھی فرمایا کرتے تھے اگر مجھ سے کروڑوں نشان ظاہر ہوں اور یہ کام نہ ہو تو میں جھوٹا۔ پھر کیا ہوا؟ قادیان کا خانگی گواہ الفضل اس بارے میں اپنا بیان دیتا ہے جو ناظرین کے سامنے ہم پیش کرتے ہیں:

> آج ہر سنجیدہ مسلمان انتہائی افسوس کے ساتھ یہ اقرار کرنے پر مجبور ہے کہ مسلمان کہلانے والوں کی عظمت وشوکت ذلت ونکبت سے بدل گئی ان کے اقبال کا آفتاب غروب ہو گیا اور اب وہ تاریکی وظلمت میں بھٹک رہے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ چاہتے ہیں کہ روشنی کی شعاع ان تک پہنچے۔ مگر افسوس کہ انہوں نے دروازوں کھڑکیوں اور روشن دانوں کو اپنے ہاتھ سے بند کر رکھا ہے۔ نہ وہ ان دروازوں کو کھولتے ہیں نہ شعاع امید انہیں نظر آتی ہے۔

اس بے بسی و بے کسی کی حالت میں جس طرح ہر آسودہ حال جو کسی وجہ سے حوادث روزگار کا شکار ہو جائے اپنی سابقہ دولت و ثروت اور آرام و آسائش کی داستانیں سناتا رہتا ہے اسی طرح مسلمانوں کا بھی اب یہی کام رہ گیا ہے کہ وہ اپنے گزشتہ عہد زریں کو یاد کر کے آنسو بہائیں چنانچہ الامان لکھتا ہے:

یورپ کے عروج سے پیشتر کرہ ارض کی سب سے بڑی طاقت اسلام تھی یورپئین حکومتیں باب عالی کے نام سے کانپتی تھیں ہندوستان میں جب یورپئین پادری ڈاکٹر آئے تو مغلوں کی عظمت و شان کو دیکھ کر دنگ رہ گئے ۔ اس زمانہ کا ایران اور وسط ایشیاء کا تاتاری مسلمان بھی دنیا کی ایک بہت بڑی طاقت تھے اس وقت بنی نوع انسان کا احساس تھا کہ تمام کرہ ارض کی لگام مسلمانوں کے ہاتھ میں ہے مسلمانوں کی زبان سے جب صلح و امن کا لفظ نکلتا تو روئے زمین پر راحت و آرام کے بستر بچھ جاتے مگر جب جنگ کا اعلان ہوتا تو انسانیت کا کلیجہ پھٹ جاتا پہاڑ اور جنگل بید مجنوں کی طرح کانپنے لگتے آج جن ممالک کی عالم میں دھوم مچی ہوئی ہے اس زمانہ میں کسی شخص کو ان کا نام تک معلوم نہ تھا۔ انگریز جو آج دنیا کی سب سے زیادہ ترقی یافتہ قوم سمجھی جاتی ہے وہ خانہ بدوش قبائل کی طرح جنگلوں اور پہاڑوں میں رہتے تھے۔ روس اور جرمنی گمنامی کے گڑھے میں پڑے ہوئے تھے۔ امریکہ زندگی کی صف ہی سے خارج تھا۔ روما کی طاقت بے شک ایک بہت بڑی طاقت تھی، مگر بہادران اسلام کے سامنے اس کی حیثیت ایک پٹے ہوئے مہرے کی سی تھی ۔ ہم پہاڑوں کے سامنے آتے تو وہ راستہ خالی کر دیتے تھے ہم سمندروں کی طرف بڑھتے تو موجیں سیلاب اور طوفان پیچھے ہٹ جاتے تھے فتح و کامرانی ہمارے قدم چومتی تھی اور ہم جس ویرانہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدم رکھتے وہ سبزہ زار ہو جاتا۔ (الفضل قادیان ۲۴ جون ۱۹۳۹ء ص ۳)

ناظرین! یہ عبارت ملاحظہ فرمایئے۔ مسلمانوں کی حالت زبوں کا کیسا نقشہ ہے اور پھر اس نقشے کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تشریف آوری سے پہلے نقشے کے ساتھ ملا کر دیکھئے کہ اس سے بدتر ہے یا بہتر۔

جہاں تک ہمارا علم اور حافظہ کام دیتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت سے پہلے مسلمانوں کی حالت بلحاظ سیاست بلحاظ اخلاق بلحاظ مذہب اتنی بری نہ تھی جتنی کہ آج کل ہے۔ دنیا کے ہر گوشے سے آواز آتی ہے کہ

کل کون تھے آج کیا ہو گئے تم
ابھی جاگتے تھے ابھی سو گئے تم

احمدی دوستو! برا نہ منایئے ٹھنڈے دل سے ہمارے سوال کو سنئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو پیدا ہوئے سو سال ہو گیا، دعوی کئے ساٹھ سال گزر گئے انتقال کئے بھی تیس سال ہو گئے انکے جانشینوں کا زمانہ بھی اچھا ممتد ہوا اور وہ اپنی کارگزاری پر اس کا فخر بھی کرتے ہیں مگر سوال یہ ہے کہ مسلمانوں کی حالت بد سے بہتر کی بجائے بدتر کیوں ہوئی؟

یہ عذر ہرگز قابل قبول نہیں کہ مسلمانوں نے مرزا صاحب کو مانا نہیں ہے۔ مسلمانوں کا ان کو نہ ماننا بھی ان کی ناکامی کی دلیل ہے اگر وہ اپنے دعوی میں سچے ہوتے تو مسلمان بھی بلا چون و چرا ان کو مان لیتے۔

آپ لوگ جواب دینے سے پہلے خاتون زلیخا کی راستی کو سامنے رکھا کریں کہ اس بے چاری نے باوجود غلط کار ہونے کے شہادت حقہ کے سامنے اف تک نہیں کی بلکہ کھلے لفظوں میں تسلیم کر لیا کہ

میں جھوٹی میرے دعوے بھی سراسر جھوٹے
تم ہی سچے سہی اس بات کا جھگڑا کیا ہے

مگر تم ہو کہ سیدھی بات کو ٹیڑھا کرتے ہو نہ صرف ٹیڑھا کرتے ہو بلکہ اسے توڑنے کی کوشش کرتے ہو۔ آپ لوگ جو جواب دیں یا عذر پیش کریں اس کو مرزا صاحب قادیانی کی تحریرات کے ساتھ موافق کر لیا کریں ایسا نہ ہو کہ مدعی اور وکیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بیانوں میں اختلاف پیدا ہو جائے اور مدعی کو کہنا پڑے کہ

من چہ گوئم وطنبورہ من چہ گوید

سنئے مرزا صاحب قادیانی براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۸۹ پر لکھتے ہیں:

مسیح موعود جب دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو عالم کے تمام اطراف واکناف میں اسلام پھیل جائے گا۔

بتایئے مرزا صاحب کے مسیح موعود ہو کر آنے سے دنیا میں اسلام پھیل گیا یا یہ خواب ہے جو دیکھ رہے ہو یا یہ شیخ چلی کی شادی ہے جس میں پتاشوں کی بارش ہوئی تھی اور حقیقت میں اچھا دل خوش کن خواب ہے جو الفضل نے لکھا ہے کہ ہماری جماعت باوجود تھوڑی ہونے کے دنیا پر چھا گئی ہے۔ کیا اچھا شاعرانہ تخیل ہے۔ کسی شاعر نے اپنا زور بتانے کو کیا اچھا شعر لکھا ہے

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

مختصر یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بایں جمال وکمال شوکت وسطوت تشریف لائے مگر مسلمانان دنیا اسی طرح بلکہ اس سے بدتر قعر مذلت میں پڑے رہے اور اس قعر مذلت میں گرے ہوئے مرزا صاحب قادیانی کو مخاطب کرتے ہوئے یہ شعر پڑھ رہے ہیں

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۶)

مناظرہ حیات مسیح دہلوی اور مرزائی غلط بیانی

جناب منشی محمد عبداللہ معمار صاحبؒ امرتسری لکھتے ہیں:

گذشتہ ماہ محرم کے ایام میں مسئلہ حیات مسیح پر شہر دہلی میں مرزائیوں اور جماعت امامیہ دہلی کے درمیان مناظرہ ہوا۔ جس میں مرزائیوں کی طرف سے بابو عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدین اور مسلمانوں کی طرف سے مولوی حافظ اسماعیل صاحب مناظر تھے۔

دوران مناظرہ مرزائی نمائندہ نے اپنی کمزوری محسوس کر کے بکمال چالا کی بحث کا رخ پھیرنے کے لئے یہ من گھڑت مطالبہ پیش کر دیا کہ:

جہاں اللہ تعالی فاعل اور انسان مفعول بہ ہو اور توفی باب تفعل سے ہو تو وہاں سوائے موت اور قبض روح کے اور کوئی معنی نہیں ہوتے

اس مضمون کو مرزائیوں نے بعد مناظرہ بصورت اشتہار بھی شائع کیا جس کا جواب ایک غیور اہل حدیث نوجوان خواجہ عبدالرشید صاحب امرتسری حال وارد دہلی کی خواہش پر ہماری طرف سے لکھا گیا، جسے اس مخلص نوجوان نے دہلی میں بصورت اشتہار شائع کر دیا۔ (یہ اشتہار اہل حدیث ۲۶ مئی ۱۹۳۹ء میں بھی نقل ہو چکا ہے)

ہم نے اپنے مضمون میں یہ لکھا تھا کہ لفظ توفی کے متعلق جو شرائط اور قیود مرزائیوں نے لگائے ہیں عربی کتب گرامر میں ان شرائط کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ مرزائی لوگ ہم سے اس قسم کے مطالبات کرنے سے پہلے خود اپنے پیش کردہ شرائط کا پتہ کسی معتبر کتاب لغت سے بتائیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ

در بارہ لفظ توفی اتفاق اہل لغت برہمیں قاعدہ مستمرہ است

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے لفظ توفی سے متعلقہ قیود کا حوالہ اتفاق اہل لغت پیش کیا ہے مرزائی اہل لغت کے اقوال سے اس کا ثبوت دکھائیں۔

اب چاہیے تو یہ تھا کہ ہمارے مخاطب اس معاملے پر لغت، صرف ونحو کی کسی معتبر کتاب کی عبارت نقل کر دیتے کہ واقعی یہ قاعدہ ہم اہل لغت کا متفقہ ہے مگر افسوس کہ بحکم

رہا ٹیڑھا مثال زلف جاناں
کبھی مرزائی کو سیدھا نہ پایا

ہمارے مخاطب مرزائی نے کجروی اختیار کی ملاحظہ ہو۔ وہ لکھتا ہے:

مولوی عبداللہ معمار امرتسری نے ایک سو روپیہ کا چیلنج دیا ہے کہ احمدی جماعت اگر کتب لغت سے دکھا دے کہ یہ قاعدہ ہے کہ جب فعل توفی کا فاعل اللہ ہو اور مفعول بہ انسان ہو تو اس کے معنی سوائے موت یا قبض روح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اور نہیں ہوتے تو میں ایک سو روپیہ انعام دوں گا۔

(پیغام صلح لاہور ۲۷ مئی ۱۹۳۹ء)

ناظرین کرام! ہماری عبارت جسے ہم نے اوپر نقل کر دیا ہے دوبارہ ملاحظہ فرمالیں۔اس عبارت میں ہم نے لفظ توفی سے متعلق مرزائیوں کی پیش کردہ قیود کا حوالہ تو کتب لغت سے بے شک مانگا ہے مگر ایک سو روپیہ انعام کا کوئی ذکر نہیں ۔لہذا ابوعمر الدین کا یہ کھلا ہوا جھوٹ ہے۔

ہم نے ایک سو روپیہ کا انعامی چیلنج جس بارے میں دیا ہے اس کا ذکر آئندہ ہوگا۔

دوسرا جھوٹ اس بارے میں مرزائی مضمون نگار نے یہ بولا ہے کہ :

معمار صاحب کو اپنی کج بحثی پر ناز ہے اور وہ اسپر یک صد روپیہ انعام بھی مقرر کرتے ہیں اور اپنی پاکٹ بک محمدیہ میں بھی اس مطالبہ کو پیش کیا ہوا ہے

محمدیہ پاکٹ بک میں اس مطالبہ کا کوئی ذکر نہیں ہے۔خدا جانے ان مرزائیوں کے قلب و روح پر جھوٹ کا اس قدر غلبہ کیسے ہو گیا ہے کہ بڑے میاں سے لے کر چھٹے بھئیوں تک جو بات بھی منہ سے نکالتے ہیں خلاف واقع ہوتی ہے۔صدق اللہ تعالیٰ: انّ اللہ لا یھدی من ھو مسرف کذا ب

سنئے صاحب! ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اہل لغت کے اتفاق سے جو یہ قاعدہ درج کیا ہے کہ خدا فاعل انسان مفعول بہ توفی باب تفعل سے ہو تو معنی سوائے موت و قبض روح کے اور نہیں ہوتے ۔ یہ عبارت کتب لغات عربیہ سے دکھاویں ورنہ سن لیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے (نصرۃ الحق ص ۱۰) لکھا ہوا ہے کہ

لعنت ہے مفتری پہ خدا کی کتاب میں
عزت نہیں ہے ذرہ بھی اس کی جناب میں

رہ گیا ہمارا انعامی چیلنج۔سو ہمارے اشتہار کے الفاظ یہ ہیں :

اس آیت (یا عیسی انی متو فیك .. ا لآ یه) میں توفی کے معنی موت کرنا قرآن وحدیث کتب لغت اقوال مرزا صاحب وغیرہ کے صریح خلاف ہیں، ... توفی کے معنی اس جگہ موت ہو ہی نہیں سکتے ۔اگر کسی مرزائی میں جرأت ہے تو کر کے دکھائے ایک سو روپیہ کا انعام میری طرف سے اعلان ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

با بو عمر الدین صاحب! یہ ہے ہمارا چیلنج۔ اس کے مطابق اگر آپ میں جرأت ہے تو بسم اللہ! طبع آزمائی کر دیکھیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ جب چاہو اور جس جگہ چاہو مولانا ثناء اللہ صاحب مولانا خدا بخش صاحب مدرس مدرسہ امینیہ دہلی، اور ایک تیسرے غیر جانبدار ثالث کی موجودگی میں تقریری یا تحریری مناظرہ کر لیں۔

جس صورت میں آپ کو اپنے پیش کردہ علماء عظام پر اعتماد کلی نہیں ہے اور ایک تیسرے غیر جانبدار کو ثالث بنانے پر زور دے رہے ہو تو اس سے بہتر تو یہی ہے کہ صرف ایک ہی غیر جانب دار کو منصف بنا لیا جائے میرے خیال میں اگر ثالث غیر مسلموں سے ہو تو پھر پنڈت رام چندر صاحب دہلوی موزوں ہیں۔

لہذا اگر آپ کو منصف کی تجویز پیش کرنے محض فرار مطلوب نہیں ہے تو منظوری کے دستخط بھیجیں۔ اور آپ چاہیں تو میں احمدیہ بلڈنگ لاہور میں آجاؤں گا۔ اس کا اثبات دعوی آپ پر اور ابطال میرے ذمہ ہوگا۔

بالآخر میری وجدانی پیش گوئی ہے کہ آپ میرے سامنے نہیں آئیں گے یقیناً نہیں آئیں گے۔ کیوں؟

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ ص ۶۔۷)

قادیانی مسیح۔ دجال اور ڈاکٹر بشارت احمد

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں جہاں اور کمالات تھے یہ بھی ایک کمال تھا کہ وہ حدیثیں وضع کر لیتے تھے۔ جس کی مثالیں ہم پہلے کئی دفعہ پیش کر چکے ہیں۔ آج ایک اور واضح مثال پیش کرتے ہیں۔ آپ کا بیان تھا کہ دجال سے مراد ایک شخص نہیں ہے بلکہ گمراہوں کی جماعت مراد ہے۔ آپ کے الفاظ یوں ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسائی نے ابو ہریرہؓ سے دجال کی صفت میں آنحضرت ﷺ سے یہ حدیث لکھی ہے

یخر ج فی آ خر الز ما ن د جا ل یختلو ن الد نیا با لدین یلبسو ن للناس جلود الضأ ن.. السنتھم احلی عن العسل و قلوبھم قلو ب الذیا ب یقو ل اللہ عز و جل أ بی یغترّو ن ام علیّ یجتر ء و ن۔ الخ ۔آخری زمانہ میں ایک گروہ (دجال) نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے۔ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔الخ۔ (تحفہ گولڑ ویہ طبع اول۔ص ۳۷ کا حاشیہ)

اس بیان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دو کمال کئے ہیں۔ایک یہ کہ حدیثی لفظ کو کمال جرأت سے تبدیل کر دیا یعنی ر جا ل (بالرائے) کو د جا ل (بالدال) بنا دیا،۔حدیث کی کل صحیح مطبوعہ کتب میں لفظ رجال (بالرائے) لکھا ہے۔ مصر کی مطبوعہ کتب میں بھی لفظ رجال (بالراء) موجود ہے ایسا ہی ہندوستان کی صحیح مطبوعہ کتب حدیث میں لکھا ہے۔

اس حدیث میں دوسرا کمال مرزا غلام احمد صاحب نے یہ کیا ہے کہ دجال جو صیغہ مفرد ہے اس کے معنی گروہ ، کے کئے ہیں۔ خدا بھلا کرے ڈاکٹر بشارت احمد کا جو کبھی کبھی سچ کہہ دیا کرتے ہیں یا بتصرف قدرت ان کے قلم سے سچ نکل جاتا ہے۔ آپ نے حال ہی میں ایک مضمون پیغام صلح ۳ جولائی میں شائع کرایا ہے اس کا ایک فقرہ قابل غور ہے آپ نے اس امر پر بحث کی ہے کہ انبیاء کرام خصوصاً آنحضرت ﷺ نے دجال سے اتنا کیوں ڈرایا ہے۔فرماتے ہیں:

دجال سے ڈرانے کی جو وجہ تھی وہ اس لفظ دجال کے اندر موجود ہے جو دجل سے مشتق ہے جس کے معنی دھوکہ کے ہیں مبالغہ کا صیغہ ہونے کی وجہ سے دجال کے معنی یہ ہیں کہ وہ دھوکہ دینے میں ایسا کمال رکھتا ہو کہ بڑے بڑے اہل علم اور صاحبان بصیرت چکمہ کھا جائیں گے،

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دجال کو مبالغہ کا صیغہ کہنا بالکل صحیح ہے اور یہ بھی صحیح ہے کہ چونکہ یہ صیغہ مبالغے کا ہے اسی لئے مفرد ہے، جمع نہیں ہے۔ جیسے آیہ کریمہ انی لغفار لمن تاب میں غفار مبالغے کا صیغہ مفرد ہے جمع نہیں ہے۔ فعال کا وزن جو مبالغہ کے لئے ہوتا ہے اسکی جمع واؤنون کے ساتھ آتی ہے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ میرے بعد دجالون کذابون ہونگے قرآن مجید سے بھی اسکا ثبوت ملتا ہے چنانچہ ارشاد ہے: انّ فیھا قوماً جبارین۔ اس آیت میں جبارین، جبار کی جمع ہے جو مبالغے کا صیغہ ہے۔

زیادہ طول دینے کی ضرورت نہیں ادنی طالب علم بھی جانتے ہیں کہ دجال مبالغے کا صیغہ ہے جسکی جمع سالم دجالون (واؤنون) کے ساتھ آتی ہے اور جمع مکسر دجالہ آتی ہے

احمدی دوستو! اب اس امر میں فیصلہ کرنا آپ کے اختیار میں ہے کہ اس مضمون میں مرزا صاحب قادیانی سچے ہیں یا ڈاکٹر بشارت احمد صاحب؟

نگاہ نکلی نہ دل کی چور زلف عنبریں نکلی
ادھر لا ہاتھ مٹھی کھول یہ چوری یہیں نکلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ص ۴۔۵)

خاتم النبیین۔ ۱۳

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسری

(یہ سلسلہ خلیفہ محمود احمد صاحب قادیانی کے جواب میں عرصہ سے شروع ہے۔ اس سے پہلے ۹ جون ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں بارھویں قسط درج ہوئی۔ آج تیرھویں قسط درج ہے۔ مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

بعثت انبیاء کی غرض وغایت حقوق اللہ وحقوق العباد کا اظہار ہے ایسا کوئی نبی نہیں آیا جس نے کسی نہ کسی شرعی حکم کی تعلیم نہ دی ہو۔ مگر اب جب کہ قرآن مجید نے جملہ ضروریات شرعیہ کو پورا کر دیا کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی چنانچہ فرمایا الیوم اکملت لکم دینکم .. الآیۃ۔ خلیفہ محمود احمد صاحب لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت اکملت لکم سے صرف تشریعی انبیاء کا اختتام ہوسکتا ہے غیر تشریعی انبیاء اب بھی آسکتے ہیں (مفہوم)

جواباً عرض ہے کہ کسی آیت یا حدیث سے اپنے دعوی کا ثبوت دیجئے

خلیفہ صاحب کا بڑا سوال یہ ہے کہ:

نبوت ختم ہے تو کیا حکومت بھی ختم ہے وہ بھی تو نعمت ہے (مفہوم)

الجواب: اس آیت میں اتمام نعمت الہی سے مراد الہی ختم نبوت ہے مرزا صاحب بھی ایسا ہی لکھتے ہیں (تحفہ ولڑ ویہ۔ص ۳۳ طبع دوم)

ایک اور طرح سے:

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کا ارشاد ہے کہ:

اکملت لکم دینکم میں اشارہ تھا کہ امت محمدیہ میں ملوکیت اور نبوت دونوں ظلی ہوں گی۔ میری یہ مراد یہ نہیں کہ ہر مسلمان بادشاہ ظلی ہے بلکہ میری مراد (موعودہ حکومت سے) اسلامی بادشاہ ہے۔ اسلامی بادشاہ چار ہی ہوئے ہیں ابوبکر عمر عثمان اور علی۔ اور یہ ظلی بادشاہ تھے۔

(ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۴)

اسی بیان کی بنا پر اگر انعمت علیکم نعمتی سے مراد حکومت و نبوت دونوں ہی لے لیں تو کوئی مشکل باقی نہیں رہتی یعنی نبوت تو آنخضرت ﷺ پر ختم ہوگی اور حکومت موعودہ خلفاء اربعہ پر۔ مرزا جی کے لئے کیا رہ گیا۔ (غلامی کا طوق)

آیت اکمال دین واتمام نعمت نے خلیفہ صاحب کو کچھ پریشان سا کر رکھا ہے وہ ایک طرف تو لکھتے ہیں کہ اس آیت میں جو اسلامی حکومت موعود ہے وہ خلفاء اربعہ پر ختم ہو چکی ہے مگر دوسری طرف رقم فرما ہیں کہ اس آیت سے ثابت ہے کہ امت محمدیہ کو حکومت اور نبوت سے حصہ وافر ملے گا۔ (ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۴)

کہاں چار خلیفے اور کہاں حصہ وافر، خدا معلوم ہمارے مخاطب کو کیا ہو گیا ہے۔

اسی طرح ایک جگہ لکھتے ہیں کہ:

نعمت کے معنی قرآن نے صرف نبوت نہیں کئے بلکہ حکومت اور نبوت ہیں۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ اکتوبر۔ ۱۹۳۸ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گو یا ان دونوں میں حصر ہے بخلاف اس کے دوسرے مقام پر گو یا ہیں کہ نعمت کے معنی قرآن سے اول نبوت دوم حکومت سوم تکمیل شریعت ثابت ہیں ((ریویوآف ریلی جنز اکتوبر۔ ۱۹۳۸ء ص ۵)

آگے چل کر صفحہ ۶ پر خود ہی سورہ نحل کی آیت درج فرمائی ہے و اللہ جعل لکم مما خلق ظلا لا و جعلکم من الجبا ل اکنا فاً۔ جس میں پہاڑوں اوران کی گھاٹیوں یہاں تک کہ گرم وسرد لباسوں کو بھی یتم نعمته علیکم قرار دیا گیا ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ خلیفہ صاحب کو اس قدر الجھنوں میں پڑنے کی ضرورت ہی کیا تھی؟ شائد اپنی قرآن دانی کا اظہار واعلان مطلوب تھا۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب آپ اجرائے نبوت کے اثبات میں اپنی دماغی قوتوں کو خرچ نہ کریں قرآن و حدیث کے علاوہ خود آپ کے والد (مرزا غلام احمد) صاحب نے قلعہ نبوت کو ایسا سنگین بنا دیا ہے کہ انسانی حربوں سے اسے گرانا ناممکن ہے مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:

میں آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور (محض سماعاً نہیں) بلکہ یقین کامل سے جانتا ہوں کہ اوراس بات پر محکم یقین رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں محدث آئیں۔ (نشان آسمانی۔ص ۳۰)

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب حدیث انی آ خر ا لا نبیا ء و مسجدی آخر المسا جد کا یہ مطلب بیان کرتے ہیں:

محدثین اورشراح حدیث نے مسجدی آ خر المسا جد کی تشریح میں لکھا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی مسجد کے بعد جو مسجدیں بنیں گی وہ حضور کی مسجد کے تابع اوران کے نقش قدم پر بنیں گی اس تشریح کو مدنظر رکھ کر (حدیث کے) پہلے ٹکڑہ انی آ خر ا لا نبیا ء کے معنی صاف ہیں کہ اب جو نبی ہوگا وہ آنحضرت ﷺ کے اتباع میں ہوگا۔

(ریویوآف ریلی جنز۔اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۹)

منشی عبد اللہ صاحب معمار لکھتے ہیں: کیا اچھا ہوتا کہ خلیفہ صاحب ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محدثین و شراح حدیث، کا نام و پتہ بمع حوالہ کتب بیان کرتے جنہوں نے تابع مساجد کا ذکر کیا ہے تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ ملتا کہ مجھے اس معاملہ میں میاں صاحب (مرزا محمود) کے صادق نہ ہونے کا یقین ہے۔ پھر اگر کسی کے قول میں یہ ذکر مل بھی جائے تو یقیناً خطا ہے خود معلم الکتاب والحکمۃ ﷺ نے دوسرے موقع پر اس کی تشریح بیان فرما دی ہے

انا خاتم الانبیاء و مسجدی خاتم مساجد الانبیاء۔

(کنز العمال) میں انبیاء کا خاتم ہوں اور میری مسجد، مساجد کی خاتم ہے۔

لیجئے جناب آپ کا آخری سہارا بھی ٹوٹ گیا۔

رہ رہا کر خلیفہ صاحب ایک اور حیثیت سے کھڑے ہوئے کہ

حدیث میں آیا ہے او تیت جوامع الکلم جس کے معنی یہ تو ہو نہیں سکتے کہ آنحضرت ﷺ ہر قسم کے انسانی کلمات دیئے گئے۔ لازماً الکلم کے الف لام کو عہد ذہنی مان کر خاص کلمات لئے جائیں گے اور یہی ہم کہتے ہیں کہ آیت خاتم النبیین میں النبیین سے مراد یہ ہے کہ جس قسم کے نبی آنحضرت ﷺ سے پہلے آیا کرتے تھے اس قسم کے اب نہیں آئیں۔ یہ مراد نہیں کہ ہر قسم کی نبوت بند ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۳۸ء ص ۱۰)

منشی صاحب معمار لکھتے ہیں: میں چاہتا ہوں کہ تحقیقی جواب سے پہلے ایک الزامی جواب دے لوں۔ سب سے پہلے ہم جناب خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب سے یہ دریافت کرتے ہیں کہ آپ کے مذہب میں نبیوں کی کل کتنی قسمیں ہیں جن میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی داخل ہوں۔

مرزا محمود احمد قادیانی کا کہنا ہے:

میں نبیوں کی تین اقسام مانتا ہوں۔ ایک جو شریعت لانے والے ہیں دوسرے جو شریعت تو نہیں لاتے لیکن ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے۔ ایک وہ جو نہ شریعت لاتے ہیں اور نہ ان کو بلا واسطہ نبوت ملتی ہے وہ پہلے نبی کی اتباع سے نبی ہوتے ہیں۔ (القول الفصل۔ ص ۱۴)

معمار صاحب پوچھتے ہیں: پہلے نبی کس قسم کے تھے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود احمد کا کہنا ہے:

جب ہم انبیاء کے حالات کو دیکھتے ہیں تو وہ مختلف اقسام کے پائے جاتے ہیں بعض ایسے ہیں جو شریعت لائے بعض ایسے ہیں جو شریعت نہیں لائے

(حقیقۃ النبوت۔ص ۵۸)

معمار صاحب لکھتے ہیں: مرزا محمود احمد صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے نبی دو قسم کے تھے تشریعی اور غیر تشریعی۔

اب مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات کو دیکھتے ہیں تو ان سے یہ مزید انکشاف ہوتا ہے کہ انبیاء گذشتہ میں ایسے ہزاروں نبی تھے جو حضرت موسیٰؑ کی اتباع سے نبی تھے چنانچہ لکھا ہے

حضرت موسیٰ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

(الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۳)

معمار صاحب لکھتے ہیں: بیانات بالا سے عیاں ہے کہ نبیوں کی کل تین قسمیں ہیں اور گذشتہ نبی انہی تین اقسام پر مشتمل تھے۔

ادھر میاں محمود احمد صاحب لکھتے ہیں کہ آیت خاتم النبیین نے نبوت کی تمام وہ اقسام منقطع قرار دی ہیں جو آنحضرت ﷺ سے قبل رائج تھیں۔

نتیجہ ظاہر ہے۔ مرزا غلام احمد متبع نبی ہونے کے دعوی میں قطعاً کاذب تھے کیونکہ متبع نبی پہلے بھی گذرے ہیں اور آیت خاتم النبیین گذشتہ اقسام نبوت کے بند ہونے پر نص ہے۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

مرزائیو! یہ ہے قانون قدرت کا کاذب پاش نظارہ۔

تحقیقی جواب:

مرزا محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ حدیث او تیت جوا مع الکلم میں الف لام عہدی ہے خاتم النبیین کے الف لام کا بھی یہی حال ہے اس کا تحقیقی جواب یہ ہے۔

انبیاء کی بعثت کا مقصد جیسا کہ اوپر لکھا ہے، تبلیغ احکام الٰہی ہے اس لئے ان کا فرمان او تیت جوا مع الکلم ان کے عہدہ کے حسب حال کلمات وحی نبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے جانے کے معنوں میں لیا جائے گا۔ اس کے خلاف کوئی اور معنی لینے والا عند المرزا ہی نہیں کل اہل دیانت کے نزدیک غلط کار ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ کہ آیت خاتم النبیین کا الف لام بھی اپنے اصطلاحی معنوں میں استغراقی ہے اور اوتیت جوامع الکلم کا بھی استغراقی۔ آنحضرت ﷺ جس طرح جملہ انبیاء کے خاتم ہیں اسی طرح آپ جملہ کلمات نبوت کے بھی جامع ہیں فبطل ما کانوا یافکون۔ باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۳ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۶)

طاعون کا دفعیہ، مرزا کا نشان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں پنجاب سے طاعون دفع ہونے پر بہت مسرت کا اظہار کیا ہے۔ ہم بھی اس مسرت میں اس کے شریک ہیں۔ گو وجہ مسرت الگ الگ ہے۔ چونکہ ہم نے کہا ہے کہ ہم الفضل کی مسرت میں شریک ہیں اس لئے اس کی اصل عبارت پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

حکومت پنجاب کے محکمہ ہیلتھ ایڈمنسٹریشن کی حال میں ایک رپورٹ شائع ہوئی ہے جو ۳۸۔۱۹۳۷ء کے کوائف پر مشتمل ہے۔ اس میں دیگر امور کے علاوہ طاعون کا بھی ذکر ہے اور لکھا ہے:

۱۸۹۸ء کے بعد یہ پہلا سال ہے جس میں طاعون کا پنجاب میں کوئی کیس نہیں ہوا۔ یہ الفاظ جہاں پنجاب کے رہنے والوں کے لئے مسرت وانبساط کا موجب ہیں وہاں ان سے حقیقت بھی ظاہر ہے کہ ۱۸۹۸ء سے ۱۹۳۸ء تک طاعون اپنی لرزہ خیز تباہ کاریوں سے بنی نوع انسان کے ایک کثیر حصہ کو لقمہ اجل بنا چکی ہے اور کوئی سال ایسا نہیں گذرا جس میں اس موذی مرض کا مہلک حملہ نہ ہوا ہو۔ صرف ۳۷۔۱۹۳۸ء کو یہ خصوصیت حاصل ہے کہ اس میں طاعون کا کوئی کیس نہیں ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا چالیس سال کے بعد طاعون سے مخلصی کا صرف ایک سال میسر آیا مگر اور وباؤں نے ابھی تک پیچھا نہیں چھوڑا۔ چالیس سال کوئی معمولی عرصہ نہیں اتنے لمبے اور طویل عرصہ تک لوگوں کا ایک مہلک عذاب میں مبتلا رہنا باطبع دل میں یہ سوال پیدا کرتا ہے کہ آخراس کی کیا وجہ ہے۔

لوگ کہتے ہیں کہ غلاظت سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اور یہ کلیہ بڑی حد تک درست بھی ہے مگر کوئی شخص یہ ثابت نہیں کرسکتا کہ طاعون کی وجہ محض عدم صفائی تھی اگر عدم صفائی ہی اس کی اصل وجہ ہوتی تو چاہیے تھا صرف وہی لوگ اس کا شکار ہوتے جو غلیظ اور گندے رہتے، مگر واقعات سے ثابت ہے کہ بڑے بڑے صفائی پسند اور محتاط بھی اس کی نذر ہوگئے۔

پس اس مرض کی یہ تشخیص صحیح نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالی نے دنیا کی اصلاح کیلئے اپنا مامور بھیجا۔ اسے قبول کرنے کی بجائے اس کی سخت مخالفت شروع کردی گئی۔ تب خدا نے عذاب کے رنگ میں طاعون کو مسلط کیا۔ جس کی خبر پہلے ہی اس مامور کو دے دی گئی تھی۔ چنانچہ ابھی طاعون کا پنجاب میں کہیں نام ونشان نہ تھا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں لکھا کہ:

میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے خدا تعالی کے ملائکہ پنجاب کے مختلف حصوں میں سیاہ رنگ کے پودے لگا رہے ہیں میں ان سے دریافت کرتا ہوں کہ یہ کیسے پودے ہیں تو وہ جواب دیتے ہیں کہ یہ طاعون کے پودے ہیں جو عنقریب ملک میں پھوٹنے والی ہے۔

اس کشف پر کوئی زیادہ عرصہ نہیں گذرا تھا کہ طاعونی اجرام نمودار ہوئے اور اس دابۃ الارض نے لوگوں کو کاٹنا شروع کردیا۔ ہر طرف تباہی اور ہلاکت شروع ہوگئی۔ جو ایک سال نہیں، دو سال نہیں، متواتر چالیس سال جاری رہی۔ جس سے ہزاروں گھر ویران ہوگئے، ہزاروں آبادیاں اجڑ گئیں۔ اس کے ساتھ ہی اس عرصہ میں ہزاروں انسانوں نے خدا تعالی کے مامور حضرت مسیح موعود (مرزا) کو قبول کیا جن میں سے بہت سے ایسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جنکے قلوب میں طاعون کے خوفناک سیلاب اور اس کے تباہی خیز طوفان نے خدا تعالی کا خوف پیدا کیا اور وہ حق کے قبول کرنے پر آمادہ ہوئے۔

اب جب کہ خدا تعالی نے محض اپنے فضل اور ذرہ نوازی سے اس عذاب سے اہل پنجاب کو مخلصی بخشی ہے اور اس کے خوف خطر کو دور کر دیا ہے شکر گزار قلوب کا فرض ہے کہ اس فضل اور رحم کے شکرانہ میں اس کے آستانہ پر جھکیں اور اس کے مخلص بندے بننے کی پوری کوشش کریں۔

(الفضل قادیان ۲۵ جولائی ۱۹۳۹ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل کی وجہ مسرت تو ناظرین دیکھ چکے، اب ہماری وجہ مسرت بھی ملاحظہ کیجئے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے طاعون کا دفعیہ اپنے اوپر ایمان لانے کو موقوف بتایا تھا۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

خدا نے یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کرلیں جو ان کے دلوں میں ہیں یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول (مرزا قادیانی) کو مان نہ لیں تب تک طاعون دور نہ ہوگی۔ (دافع البلاء۔ ص ۵)

قادیانی ممبرو! کیا یہ شرط پائی گئی؟ ہم اسکے متعلق کیا سوال کریں۔ اہل منطق کہا کرتے ہیں کہ بدیہی کسی علم کا مسئلہ نہیں ہوتا مگر وہ بدیہی جس پر اہل جدل خواہ مخواہ ظلمت کا پردہ ڈال دیں اس کے متعلق تنبیہ کی جائے تو جائز ہے۔

اسی لئے ہم باجازت اہل منطق آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا قادیان کے سکھوں، آریوں، احراریوں اور دوسرے مسلمانوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کو مان لیا ہے؟

پھر قادیان کی تحصیل بٹالہ ہے۔ کیا وہاں کے لوگوں نے آپ کو مان لیا؟

پھر قادیان کا ضلع گورداسپور ہے۔ کیا وہاں کے لوگ مرزا غلام احمد صاحب پر ایمان لے آئے۔

گورداسپور کے بعد امرتسر قریب ہے۔ یہاں دفتر اہل حدیث کے سٹاف کو چھوڑ دیجئے جو ازلی مومن ہے، کیا امرتسر کے باقی باشندوں نے مرزا غلام احمد صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کو مان لیا ہے؟

اہل لاہور جن میں آریہ سماجی اور شیعہ بکثرت ہیں، وہ تو ضرور ہی مرزا صاحب قادیانی کے مومن ہو گئے ہوں گے۔

آہ! کیسی دل خوش کن بھول بھلیاں ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت کا بازار اسی طرح بلکہ پہلے سے زیادہ گرم ہے اور طاعون جو اس جرم کی سزا کے طور پر مرزا صاحب کے منکروں پر نازل ہوا تھا، وہ خود بخود رفع ہو گیا۔

اہل حدیث کی مسرت کی وجہ یہ ہے کہ اس کا سٹاف، اس کا خاندان، اس کا حلقہ احباب، اس کا دائرہ جماعت طاعون سے محفوظ رہا ہے۔ ان کو محفوظ حالت میں چھوڑ کر طاعون، خدا حافظ، کہتا ہوا چلا گیا جس سے یہ نتیجہ نکلا

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۴۔ اگست ۱۹۳۹ء ص ۴۔۵)

علمائے اسلام سے مرزائیوں کے سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قاعدے کی بات ہے کہ ہر ایک فرقہ دوسرے پر وہی سوال بصورت اعتراض پیش کرتا ہے جو خود اس پر وارد نہ ہو۔ لیکن جو اعتراض اس پر بھی وارد ہو، یعنی ایسا سوال جس کا مخاطب وہ خود بھی و دوسروں پر پیش کر کے جواب طلب کرے، تو سمجھا جائے گا کہ اسے خود جواب نہیں آتا، بلکہ وہ چالاکی سے سیکھنا چاہتا ہے۔

آج اسی قسم کے چند سوال اخبار فاروق قادیان سے ہم بطور نمونہ دکھاتے ہیں جو اس کے کسی ناظر نے بغرض جواب اڈیٹر فاروق کے پاس بھیجے ہیں۔ اس نے چالاکی سے ان کو ایسی سرخی کے ماتحت شائع کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ سوالات اس پر وارد نہیں ہیں بلکہ دیگر فرقوں کے علماء پر وارد ہوتے ہیں چنانچہ عنوان یوں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر احمدی علماء سے سولہ سوال

نوٹ: اس صحبت میں تو ہم ان سوالوں کے متعلق مرزائی اخبار (فاروق) کی چالا کی کا اظہار کرتے ہیں اس کا جواب آنے کے بعد ہم اصل سوالوں کا جواب دیں گے انشاء اللہ۔ چند سوالوں کا نمونہ درج ذیل ہے:

سوال نمبر ۱۔ مسیح کی پیدائش کا ذکر قرآن شریف میں بطور بشارت کے موجود ہے اور یہ بشارت اس فرشتے کے ذریعہ مریم کے پاس بھیجی گئی جس کے ذریعے تمام انبیاء کے پاس خدا کا پیغام وحی پہنچا کرتا ہے (یعنی جبریلؑ نے آ کر بشارت دی اور مریم حاملہ ہوئیں دیکھو سورہ مریم۔) اس کے مقابل محمد ﷺ کی پیدائش کا ذکر نہ بطور بشارت ہے نہ خرق عادت آپ کی پیدائش دیکھو قرآن از اول تا آخر روایات ضعیفہ قابل اعتبار نہیں۔ پس مسیح افضل ہے محمد ﷺ ۔

(اخبار فاروق قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء)

مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں: بتائیے یہ سوال آپ پر وارد نہیں ہوتا۔ اس میں کون سا جملہ ہے جو اسے غیر احمدی علماء سے مخصوص ٹھہراتا ہے۔

سوال نمبر ۲۔ مسیح کی والدہ ماجدہ مریم کی فضیلت علی نساء العالمین قرآن نے بیان کی ہے اور اس کو صدیقہ کا لقب جو انبیاء کو قرآن شریف نے دیا ہے، عطا کیا۔ دیکھو آل عمران رکوع ۵ و مائدہ رکوع ۱۰۔

بر خلاف اس کے محمد ﷺ کی والدہ کا نام تک قرآن شریف نے نہیں لیا فضیلت علی نساء العالمین و لقب صدیقہ تو در کنا۔ بعض مسلمان تو ان کے ایمان دار ہونے کے بھی قائل نہیں۔ اس لحاظ سے بھی ابن مریم افضل ہے ابن آمنہ سے۔ (حوالہ مذکور)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

اس کا جواب بھی خود کیوں نہیں دیتے۔ اس میں غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے۔

سوال نمبر ۳۔ بوقت پیدائش مسیح خارق عادت امور واقعہ ہونا مثلاً نخل ثمر دار، اجرائے چشمہ، نزول ملائکہ برائے تسکین وغیرہ (دیکھو سورہ مریم رکوع ۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بمقابل اس کے محمد ﷺ کی پیدائش کے وقت کوئی خارق عادت امر ظاہر نہیں ہوا۔ اور یہ جو مولود خوان پڑھا کرتے ہیں قابل تسلیم نہیں کیونکہ وہ بر بنا روایات موضوعہ ضعیفہ بیان کرتے ہیں جو بروئے قواعد محدثین روایتاً ودرایتاً قابل پذیرائی نہیں۔ لہذا اس سے بھی مولود (ابن مریم) کی فضیلت مولود (ابن آمنہ) پر ثابت ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: غیر احمدی علماء کی کیا خصوصیت ہے کہ خاص ان سے یہ سوال کیا گیا ہے۔

سوال نمبر ۴۔ مسیح کا تکلم فی المہد وایتاء کتاب ونبوت بزبان شیر خوارگی دلیل ہے اس کی فضیلت بر جمیع انبیاء پر دیکھو سورہ مریم رکوع ۲

برخلاف اس کے آنحضرت ﷺ کو نبوت وکتاب کے ایسے زمانے میں ملنے کا دعوی ہے جو بلوغ نہیں بلکہ پیرانہ سالی کے قریب قریب ہے جب کہ انسان خوب تجربہ کار ہو چکتا ہے اور ایتاء کتاب ونبوت اور تکلم فی المہد بعالم طفلی تو مسیح کے لئے ہی خاص ہے اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمد ﷺ سے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: اس سوال کو بھی غیر احمدی علماء سے کیا خصوصیت ہے۔ قرآن مجید کے الفاظ پر سوال ہے جن کو آپ بھی مانتے ہیں۔

سوال نمبر ۵۔ مسیح کا تکلم فی الکھولت یعنی آسمان سے نازل ہو کر بہ سن کہولت کلام کرنا اور بالنبوت نازل ہونا، کیونکہ کہولت کا ایکساں تکلم بیان ہوا ہے جس سے ظاہر ہے کہ کہولت میں بھی تکلم فی النبوت ہوگا۔ اس کے مقابلہ میں آنحضرت ﷺ کے لئے نہ تکلم فی المہد کا ذکر ہے نہ تکلم فی الکھولت کی بشارت۔ اس لئے بھی مسیح افضل ہے محمد ﷺ۔

(فاروق قادیان ۲۱ جولائی ۱۹۳۹ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ اعتراض بھی قرآنی الفاظ پر ہے۔ پھر کیوں خاص غیر احمدی علماء کو مخاطب کیا گیا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ پہلے غیر احمدی علمائے اسلام کے ساتھ ان سوالوں کی تخصیص بتایئے یا اعتراف کیجئے کہ ہم نے غیر احمدی علماء سے اس لئے پوچھا ہے کہ ہمیں جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں آتا۔ جو صورت بھی ہو اس کو صاف الفاظ میں بیان کیجئے تاکہ ہم اس کے مطابق جواب دیں۔ ورنہ سمجھیں گے کہ جس طرح قادیانی مسیح موعود علم منطق نہیں جانتے تھے اسی لئے وہ منطقی مسائل حکیم نورالدین صاحب سے پوچھا کرتے تھے (ملاحظہ ہو خطوط امام)اسی طرح قادیانی اخبارات بھی علمائے اسلام سے جواب سیکھنا چاہتے ہیں دگر ہیچ

نوٹ: جوابات بتانے میں ہمیں بخل نہیں لیکن ہم مسائل کی حیثیت کو ممتاز کرنا چاہتے ہیں اور بس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ مطابق ۴۔ اگست ۱۹۳۹ء ص ۶)

قادیان کی عظمت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی جماعت بھی عجیب دل و دماغ کی مخلوق ہے۔ اپنے حلقہ کو قابو رکھنا ان کو ایسا آتا ہے کہ یورپ کے مسولینی کو بھی مات کر دیتے ہیں۔ ایک دفعہ اخبار الفضل قادیان نے اپنے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی کرامت یوں لکھی تھی کہ کشمیر کی سیر کو گئے تو ریل سے اترتے ہی سواری مل گئی۔

اب اس سے زیادہ معجزہ لکھا ہے:

قادیان کی عظمت روز افزوں ہے۔ خدا کے فضل اور رحم سے اس میں ریل گاڑی بھی آ گئی۔ (الفضل قادیان ۲۶ جولائی ۱۹۳۹ء ص ۴)

کیا اچھا فضل ہوا کہ بقول اعلیٰ حضرت مسیح قادیان (مرزا)، دجال کا گدھا مدینۃ المسیح میں جا پہنچا۔ ہمارا خیال تھا کہ قادیانی جماعت مقدور بھر اس دجالی گدھے کو روکنے کی کوشش کرے گی مگر تقدیر غالب ہے، آخر وہ کم بخت قادیان میں پہنچ ہی گیا۔ نہ صرف پہنچ ہی گیا، بلکہ ہزاروں حواریان مسیح کو مع خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کے، اپنے سینہ پر سوار کر کے پہنچاتا ہے۔ جس پر اہل مذاق کو یہ کہنے کا موقع ملتا ہے

یہ کیسا خر دجال ہے کہ امت مسیح
بصد منت بصد خواہش کرایہ دے کے چڑھتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان پاک لوگوں کا مقام ہے

اخبار الفضل قادیان بڑے فخر سے لکھتا ہے:

قادیان جسے اللہ تعالی نے اس زمانہ میں ہدایت اور نور کا سرچشمہ بنایا ہے اور اسے اپنے رسول کا تخت گاہ قرار دیا ہے، اس میں بھی ناقص الایمان رہ نہیں سکتا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) بھی فرماتے ہیں:

جیسے روشنی میں سیاہ دل چور نہیں ٹھہر سکتا، ایسے ہی اس مقام میں جو تجلیات و انوار الہی کا مرکز ہے، کوئی سیاہ دل خائن بہت مدت تک نہیں ٹھہر سکتا۔ اسی لئے فرمایا قرآن مجید میں لا یجاورو نك فیھا الا قلیلا (بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)۔ (الفضل قادیان۔ ۲۳ جولائی ۱۹۳۹ء ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ اعلان پڑھ کر ہماری توجہ اس طرف گئی کہ قادیان میں سکھ لوگ بڑی تعداد میں ہیں۔ آریہ بھی ہیں، ہندو بھی ہیں۔ ہاں ہاں! احرار بھی جھنڈا گاڑے بیٹھے ہیں۔ سب سے بڑھ کر مصری پاشا اور ان کے ہمراہی بھی دندناتے ہیں۔ پھر کیا یہ سارے لوگ کامل الایمان، مہبط انوار و برکات ہیں۔ دیکھیں الفضل کیا جواب دیتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ ص ۶)

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

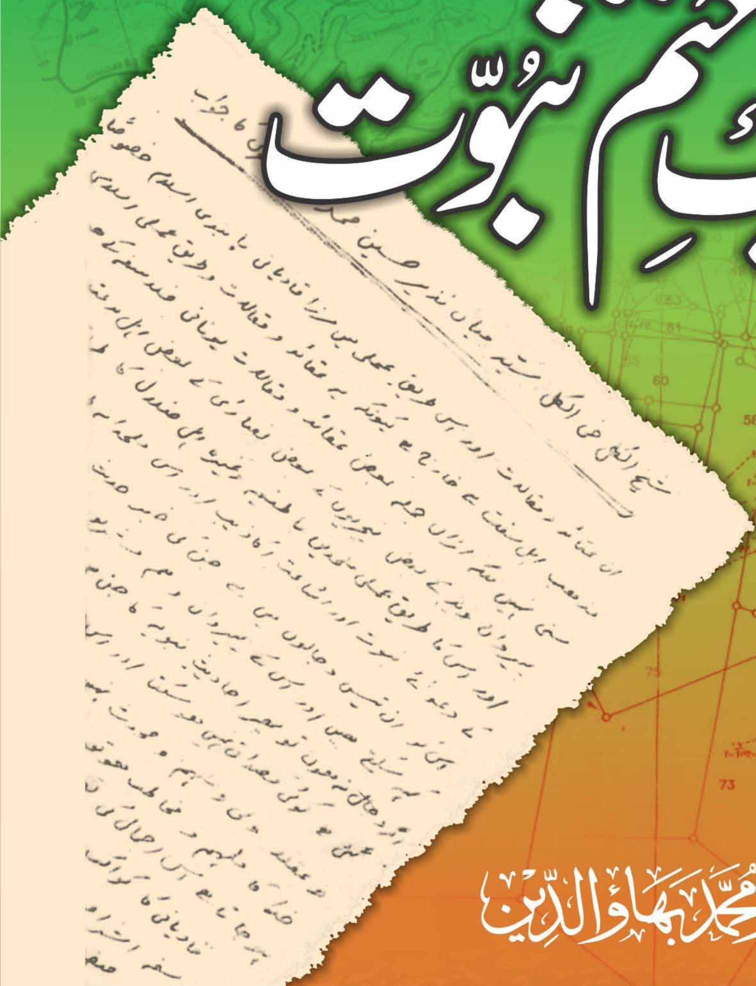

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی

کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے

درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ ویکم (۵۱)

قادیانی مشن (۱۴)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ ویکم (۵۱) قادیانی مشن (۱۴)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۳۲
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۸
مرزا قادیانی کی عمر کا الہام	۹
عیسائیت اور قادیانیت	۱۱
خلافت راشدہ قادیان میں؟	۱۷
مرزا کی تکذیب اس کے پوتے کے قلم سے	۱۹
امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟	۲۵
جماعت احمدیہ میدان جنگ میں	۲۹
قادیانی اور بہائی: دواسپہ گاڑی	۳۰
موجودہ جنگ ہندوستان میں بھی ہوگی	۳۶
جنگ یورپ دنیا کے لئے عذاب ہے	۳۹
طاعون سے قادیان خصوصاً دار مرزا کی حفاظت کا الہام	۴۰
علمائے قادیانیہ سے ایک مذہبی سوال	۴۲
مرزا کی بعثت کے بعد دنیا میں ذہنی انقلاب	۴۳
مرزا قادیانی جیسا ناکام کوئی مدعی نہیں رہا	۴۴
قادیانی تحریف	۴۹
کیا بہاء اللہ ایرانی نبی تھے	۵۱
مرزا صاحب کا نکاح آسمانی	۵۷
ہمارا سوال ہے یا ہمالہ پہاڑ	۶۱
آخری فیصلہ	۶۳
قادیانی کا فیل ہونا خلیفہ قادیان نے تسلیم کرلیا	۷۳

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح غور سے سنئے	۷۶
قادیان میں جوبلی کا جلسہ	۷۷
مرزا صاحب مسیح موعود ہو کر وقت سے پہلے آئے	۷۸
ہمارے اشتہار کا دوسرا جواب	۸۱
فاتح قادیان، فاتح انگلینڈ اور فاتح امریکہ	۸۴
چوہدری فتح محمد سیال، سیٹھ عبداللہ الہ دین کا ذکر خیر	۸۷
دجال، یاجوج ماجوج اور دوسری جنگ عظیم	۹۴
جماعت مرزائیہ کی چوکڑی	۱۰۰
قادیانی امانت: امانت ہے یا خیانت؟	۱۰۸
حدیث نزول مسیح علیہ السلام	۱۰۹
تصانیف مرزائیہ اور ثنائیہ	۱۱۲
اہل حدیث کا سوال کا، الفضل کا جواب	۱۱۴
لاہوری مصلح موعود اور اہل حدیث	۱۱۵
بہائی اور قادیانی تحریکیں (ایک اصل دوسری نقل)	۱۱۸
قادیان میں ایک نئی ایجاد	۱۲۵
دور حاضر میں مسیحا	۱۲۷
خدا کی قسم میں قادیانی کو الہامی دعوی میں سچا نہیں جانتا	۱۲۸
حدیث نزول مسیح کے متعلق استفسار	۱۳۳
براہین احمدیہ میں کیا ہے۔ محض ادعا ہے	۱۳۸
قادیانی کے جدید مصلح موعود کا اعلان	۱۴۰
ایک مرزائی کی شکست فاش	۱۴۱
کیا مرزا قادیانی محمدی خلیفہ تھے؟	۱۴۴
بہائیوں اور قادیانیوں میں مناظرہ کب ہوگا؟	۱۴۷
اب مباہلہ کیوں نہیں ہوتا	۱۵۰
شہادت الحق علی الباطل	۱۵۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کا تعارف خود ان کے قلم سے	۱۵۷
جماعت مرزائیہ ہر دو صنف میں باہمی مباحثہ	۱۶۰
مسیح قادیانی نے عیسائیت پر فتح پالی؟	۱۷۱
عمر فاروق خلیفہ ثانی، اور خلیفہ قادیانی میں مشابہت؟	۱۷۶
عیسائیت اور مرزائیت	۱۸۰
آیت خاتم النبیین پر اعتراضات اور جوابات	۱۸۳
قادیانی کی سخت کلامی اور اس کی تاویل	۱۸۸
مرزا قادیانی اور عیسی پرستی کا ستون	۱۹۶
حکومت برطانیہ کی مصیبت اور اس کا علاج	۱۹۹
بہائی اور قادیانی تحریکیں	۲۰۷
میں خلیفہ قادیان سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں	۲۱۷
سکندر آبادی سیٹھ کا تقاضا اور ہمارا جواب	۲۲۱
قادیانی یتیموں کی دیوار نصف گر گئی	۲۲۳
قادیانی اور لاہوری جماعتوں سے سوال	۲۲۵
ترک مرزائیت کا اعلان	۲۲۶
مرزا قادیانی اور انقلاب عالم	۲۲۸
قادیانی کی کامیابی کے متعلق ایک فیصلہ کن بات	۲۳۱
خلیفہ قادیان کی دعائیں	۲۳۵
قادیانی اور مباہلہ	۲۴۸
ایک سوال کا جواب	۲۵۰
سید احمد شہید، قادیانی کے مقدمۃ الجیش تھے؟	۲۵۲
مسیح قادیانی کی بعثت کا مقصد، اور اس کا حصول	۲۵۶
مسیح موعود کا نزول منارہ بیضاء کے پاس	۲۶۱
قادیانی مسیح اور ذوالقرنین	۲۶۳
قبولیت دعا کا ادعا	۲۶۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان سے مباہلے کی دعوت	۲۶۸
جنگ یورپ اور قادیانی تفسیر آیہ دخان	۲۷۰
بزم توحید کی ضرورت، قادیان سے آواز	۲۷۵
فاطمہ الزہرا اور قادیانی مسیح مرزا	۲۷۹
قادیانی کا درجہ روایت حدیث میں کیا تھا؟	۲۸۲
جنگ یورپ کا نقشہ واسباب	۲۸۶
انی مهين من اراد اها نتك	۲۹۳
لولاک (یا مرزا) لما خلقت الافلاک	۲۹۵
قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں دل چسپ گفتگو	۲۹۸
پنجاب کے دو خدارسیدہ مدعیان اصلاح	۳۰۲
مولوی محمد علی لاہوری کی غلط بیانی	۳۱۳
تحریک احمدیت کی خصوصیات	۳۱۷
مرزائی ذہن	۳۲۱
قادیانی علم کلام۔۱	۳۲۶
قادیانی علم کلام کا بنیادی پتھر: وہی غلط بیانی۔۲	۳۳۲
قادیان اور لاہور کے جلسوں میں ہمارا تحفہ	۳۴۰
خلیفہ قادیان اور حکومت پنجاب	۳۴۴
قادیان کا سالانہ جلسہ	۳۴۵
قادیانیت کی ترقی کے معراج	۳۴۷
طاعونِ قادیان	۳۴۸
انعامی جواب کا مطالبہ	۳۵۰
قادیان کی زمین حرم شریف ہے	۳۵۱
قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد	۳۵۴
مرزا صاحب مریم اور ابن مریم، دونوں؟	۳۵۷
قادیانی مثلث	۳۶۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ مصری کی شیریں کلامی	۳۶۵
اسلام میں مدعیان نبوت	۳۷۲
قادیان سے حوالوں کا مطالبہ اور ان کا جواب	۳۸۱
سیال کا سیلان	۳۸۵
اتحاد مذاہب اور مرزائی	۳۸۹
مرزا قادیانی ذوالقرنین تھے؟	۳۹۰
مرزائی اور بہائی	۳۹۶
نکات مرزا	۳۹۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الكتا ب

الحمد لله و الصلوة و السلام علی سید الا نبیاء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد اکاون (اور قادیانی مشن کی چودہویں جلد) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۸ ۔اگست ۱۹۳۹ء تا ۱۴ ۔ مارچ ۱۹۴۱ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دست یاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، مولانا ابو یحی امام خان نوشہروی، حکیم غلام قادر مخدوم پوری، مولوی عبدالوکیل خطیب نواب گنج دہلی، مولوی محمد ابراہیم کمیر پوری، شاہ محمد ہادی عطا سلونی رائے بریلی، حافظ محمد اسحاق ضلع منٹگمری، وغیرھم کی نگارشات بھی نقل کی جارہی ہیں۔ نیز شیخ غلام محمد احمدی لاہوری، پنڈت آتمانند کی بعض تحریریں بھی شامل اشاعت ہیں اور چند بہائی تحریروں کے علاوہ اخبار پیغام صلح لاہور کے متعدد شماروں سے بھی ضروری عبارات نقل کی گئی ہیں۔

کتاب کے آخر میں حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کا رسالہ نکات مرزا بھی درج کردیا گیا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۳۹ء تا ۱۹۴۱ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام   فقیر بارگاہ صمدی   محمد بهاء الدين

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

مرزا صاحب کی عمر کا الہام

اور انکے اتباع کیلئے باعث ندامت وطغیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کہتے ہیں کہ کسی نے جناب جمل (اونٹ) سے کہا آپ کی گردن بڑی ٹیڑھی ہے۔ممدوح نے جواب دیا کہ یاروں کی کون سی کل سیدھی ہے۔

یہی کیفیت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی اور الہاموں کی ہے۔ اور الہامات تو وقتاً فوقتاً ناظرین سنتے رہے ہیں آج ان کی عمر کا الہام اور ان کے اتباع کی پریشانی کا ذکر ناظرین کو سناتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام تھا کہ خدا نے مجھے کہا ہے تیری عمر اسّی (۸۰) سال یا کچھ کم یا زیادہ ہوگی۔اس کی تعیین انہوں نے بہ تفہیم الٰہی ۷۵ سے ۸۵ تک لکھی ہے۔((براہین احمدیہ جلد پنجم)

نوٹ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے کہ خدا تعالیٰ کا حساب قمری مہینوں کا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی) یعنی شمسی اور موسمی حساب انسانوں کی بدعت ہے (دیکھو ریویو آف ریلی جنز قادیان۔جنوری ۱۹۰۲ء)

پس ضروری ہے کہ ہم اس الہام خداوندی کی بزبان مرزا تحقیق اور تشریح صرف قمری حساب ہی سے کریں۔بلکہ ہر ایک معیاد زمانی کو جو مرزا صاحب قادیانی کے الہام میں درج ہو،قمری حساب ہی سے شمار کیا کریں۔چاہے مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی کی میعاد ہو، یا ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کی۔

پس سنئے اس میں شک نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء ہوا۔اس سے ان کی انتہائی عمر کا تو صاف پتہ چل گیا۔

ابتدائے عمر کا اس سے پتہ چلتا ہے جو آپ نے محل استدلال میں بتایا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین جانتے ہیں کہ محل استدلال میں ظن اور تخمین سے کام نہیں لیا جاتا بلکہ یقینیات سے استدلال ہوتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ متکلم تھے اور ان کی جماعت متکلمین (مناظرین) کی جماعت ہے اس لئے ان کو بھی یقینیات سے کام لینا چاہیے، تخمینی اور ظنی باتوں سے نہیں۔ پس سنیئے : مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی مسیحیت کے ثبوت میں دلائل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں :

> لطیفہ: چند روز کا ذکر ہے کہ اس عاجز نے اس طرف توجہ کی کہ کیا اس حدیث کا جو الآیات بعد المأتین ہے ایک یہ بھی منشا ہے کہ تیرھویں صدی کے اواخر میں مسیح موعود کا ظہور ہوگا اور کیا اس حدیث کے مفہوم میں بھی یہ عاجز داخل ہے تو مجھے کشفی طور پر اس مندرجہ ذیل نام کے اعداد حروف کی طرف توجہ دلائی گئی کہ دیکھو یہی مسیح ہے کہ جو تیرھویں صدی کے پورے ہونے پر ظاہر ہونے والا تھا پہلے ہی سے یہی تاریخ ہم نے نام میں مقرر کر رکھی ہے اور وہ نام یہ ہے۔ غلام احمد قادیانی ۔
>
> اس نام کے عدد پورے تیرہ سو ہیں اور اس قصبہ قادیان میں بجز اس عاجز کے اور کسی شخص کا نام غلام احمد نہیں، بلکہ میرے دل میں ڈالا گیا ہے کہ اس وقت بجز اس عاجز کے تمام دنیا میں غلام احمد قادیانی کسی کا بھی نام نہیں ۔
>
> (ازالہ اوہام۔ص ۱۸۵۔۱۸۶ طبع اول)

اس عبارت سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کا سن معلوم ہوگیا۔ اس کے ساتھ یہ فقرہ بھی ملا لیجئے :

> یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس پورے ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا تب خدا تعالی نے الہام کے ذریعہ سے میرے پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبہ فتنوں کا چارہ گر ہے اور یہ اس طرف اشارہ تھا کہ تو ہی مسیح موعود ہے۔ پھر اسی زمانہ میں خدا نے میرا نام عیسی بھی رکھا۔
>
> (تریاق القلوب۔ص ۶۸)

یہ دونوں عبارتیں مل کر اپنا مطلب صاف بتا رہی ہیں کہ جناب مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی ولادت ۱۲۶۱ھ کو ہوئی اور انتقال ۱۳۲۶ھ کو ہوا۔ حسب قانون شمار دونوں طرف سے سالوں میں سے ایک لیں، تو ۶۵ سال اور اگر دونوں بھی لے لیں تو سن ہجری کے حساب سے ۶۶ سال کی عمر ہوتی ہے۔ یہ حساب ایسا صاف ہے حسب قاعدہ علم کلام محل استدلال میں آیا ہے اور اس کی بنا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کشف پر ہے جو کسی طرح قابل تاویل وتحریف نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۲ رجب ۱۳۵۸ھ ص ۷۔۸)

عیسائیت اور قادیانیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسرت انگیز پیش گوئی تھی کہ عیسائیت میری وجہ سے دنیا سے مٹ جائے گی اور اس کی جگہ اسلام قائم ہو جائے گا۔

اس پر بارہا پوچھا گیا کہ عیسائیت دن بدن ترقی کر رہی ہے یہاں تک کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں عیسائیوں کا شمار ہندوستان میں پانچ لاکھ لکھا تھا، مگر گزشتہ مردم شماری (بابت ۱۹۳۱ء) میں ہندوستان کی مسیحی آبادی ۶۳ لاکھ ہے۔

بایں ہمہ ہمارے جواب میں پیغام صلح لاہور میں ایک طویل مضمون نکلا جس میں کہا ہے:

ہم مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض کریں گے کہ حضرت ایدہ اللہ نے جو کچھ ارشاد فرمایا وہ بالکل صحیح ہے۔ اسلام دنیا کے ہر ایک حصہ میں غالب آرہا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے غلبہ اسلام کی جو پیش گوئی فرمائی تھی وہ حرف بحرف پوری ہو رہی ہے ۔۔۔اگر مولوی صاحب کمزوری ایمان یا فقدان بصیرت کی وجہ سے اسلام کو غالب آتے نہ دیکھ سکیں تو اس میں کس کا قصور ہے۔ اندھے کو آفتاب کس طرح نظر آسکتا ہے؟

اسلام کچھ مقدس واعلی اصولوں اور پاکیزہ عقاید وتعلیمات کے مجموعہ کا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کسی خاص قوم جماعت یا جتھے کا نام نہیں ہے۔ اگر یہ اصول اور تعلیمات اور عقائد مقبول ہو رہے ہیں اور دشمنوں اور مخالفوں کا نقطہ نظر اور طرز عمل ان کے متعلق خوش گوار طور پر تبدیل ہو رہا ہے تو پھر ہر ایک انصاف پسند اور حق گو آدمی کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلام غالب آ رہا ہے خواہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور ان جیسے دوسرے لاکھ انکار کرتے رہیں۔

واقعات وحقائق کی روشنی میں جو کوئی ذرا آنکھیں کھول کر دیکھے گا اسے صاف نظر آ جائے گا اسلام روز بروز ترقی کر رہا ہے۔ اس کے اصول مقبول ہو رہے ہیں۔ اسلام کا سب سے بڑا دشمن یورپ اور عیسائیت تھی۔ یورپ پر سے عیسائیت کی گرفت بہت بڑی حد تک ڈھیلی ہو چکی ہے اس کے برعکس وہ اسلام کے بہت سے اصولوں کو قبول کر چکا ہے۔ اسلام نے یورپ کی ذہنیت، رجحانات، معاشرت ضابطہ قوانین وغیرہ ہر ایک چیز پر گہرا اثر ڈالا ہے۔ اسلام قرآن اور حضرت نبی کریم ﷺ کے متعلق اہل یورپ کا نقطہ نظر حیرت انگیز طور پر تبدیل ہو رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ حضرت مسیح موعود کے علم کلام کی بدولت ہوا ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۶ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۴۴ ص ۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: جواب میں ہم اپنی طرف سے کچھ پیش نہیں کرتے بلکہ اسی اخبار پیغام صلح لاہور سے ایک معزز بزرگ (امیر شکیب ارسلان) کے ایک مضمون کو نقل کرتے ہیں جس کو پیغام صلح نے عربی اخبارات سے ترجمہ کر کے نقل کیا ہے۔ لکھا ہے:

اسلام پر مسیحی مبلغوں کی خطرناک یورش

عربی اخبارات نے حال ہی میں امیر شکیب ارسلان کا ایک اہم مضمون شائع کیا ہے جو عیسائیت اور اسلام کی آویزش اور اس کے نتائج سے تعلق رکھتا ہے

مصر اور دوسرے اسلامی ممالک میں اسلام پر یلغار کرنے والے مسیحی مبلغوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے خلاف ایک شور مچا ہوا ہے اور ہر زبان ان کی ناروا کارروائیوں اور سازشوں کی شکایت میں مصروف ہے لیکن میں اعتراف کرتا ہوں کہ مجھے اپنی عمر میں آج تک کبھی اتنا تعجب نہیں ہوا جتنا پادریوں کے خلاف مسلمانوں کا جوش وخروش دیکھ کر ہو رہا ہے۔

آج سے ۴۰، ۴۵ سال پہلے جب کہ ہم نو عمر تھے اس وقت بھی ہمارے ملکوں میں یہ پادری موجود تھے، اور اپنے تمام موجودہ ناجائز طریقے ہی استعمال کرتے رہتے تھے۔ ہم برابر سنا کرتے تھے کہ اتنے مسلمان یہاں عیسائی بنا لئے گئے۔ مگر ہمیں پہلے کبھی جوش نہیں آیا۔ کیا اب پہلی مرتبہ ان پادریوں کی حرکتیں منظر عام پر آئی ہیں کہ ہم اس طرح دفعتاً مشتعل ہو گئے ہیں۔

صرف ایک اکیلے ملک جاوا میں اب تک ایک لاکھ مسلمان عیسائی بن چکے ہیں اس ملک پر ہالینڈ کا قبضہ ہے اور ہالینڈی پادری غریب مسلمانوں کو پوری آزادی سے شکار کرتے رہے ہیں۔

اسی مغرب کے جزائر میں کارڈینل لافیگر ے کے ہاتھ پر ہزارہا مسلمان عیسائیت قبول کر چکے ہیں۔ اسی قدر نہیں بلکہ ملک الجزائر میں پورا ایک بربری قبیلہ اور کئی بربری گاؤں اسلام سے نکل کر عیسائیت میں داخل ہو چکے ہیں

ہندوستان میں ہزارہا مسلمان عیسائی بن چکے ہیں اور ان سابق مسلمانوں میں سے پورے دوسو آدمی عیسائیت کے مبلغ بن کر اپنے نئے مذہب کی اشاعت میں مصروف ہیں۔

عیسائی مبلغ مسلمانوں کو عیسائی بنانے میں کتنے کامیاب ہو چکے ہیں اور ہماری غفلتیں کس حد تک پہنچ چکی ہیں اس کی تحقیق کے لئے ہمیں کسی محنت و جستجو کی ضرورت نہیں۔ خود پادریوں کی سالانہ رپورٹیں یہ تمام جگر خراش واقعات ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کرتی رہتی ہیں۔

خدا کی قسم مجھے اس بات پر تعجب نہیں ہے کہ جاوا، الجزائر، ہند، چین، فلپائن وغیرہ میں عیسائی پادری لاکھوں مسلمانوں کو اپنے مذہب میں داخل کر چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں، بلکہ اصلی تعجب اس بات پر ہے کہ وہ اب تک کروڑوں مسلمانوں کو مرتد کر دینے میں کیوں کامیاب نہیں ہو گئے حالانکہ وہ اپنی تبلیغی انجمنوں اور اداروں پر سالانہ تیس کروڑ پونڈ تقریباً ساڑھے چار ارب روپیہ صرف کیا کرتے ہیں۔

مسلمان بے حد غریب ہیں اور اپنی غربت کی وجہ سے طرح طرح کے جسمانی امراض کا شکار رہتے ہیں۔ پادریوں کے پاس دولت کے کبھی نہ ختم ہونے والے خزانے ہیں اور عظیم الشان شفا خانے موجود ہیں پھر حیرت ہوتی ہے کہ وہ اتنی کم کامیابی کیوں حاصل کر سکے۔

لاریب اگر محمد رسول اللہ ﷺ کا روحانی قلعہ سب قلعوں سے زیادہ مستحکم نہ ہوتا تو پادری اب تک اسلام کا صفایا کر چکے ہوتے کیونکہ انکے پاس کامیابی کے جملہ وسائل موجود ہیں اور اسلام گہری نیند میں خراٹے لے رہا ہے اور اپنی حفاظت پر کوئی ایک پیسہ بھی خرچ نہیں کر رہا ہے۔

محمد رسول اللہ ﷺ نے اپنی پوری امت کی طرف سے پورا پورا جہاد کیا کیا لیکن اس امت نے اپنے ہادی برحق کے احسان کا بدلہ یہ دیا کہ اس کے دین حنیف سے غافل ہو گئی بزدلی اور غفلت کی راہ اختیار کی۔ ہمت کو پیٹھ دکھائی۔ میدان سے بھاگ نکلی اور طے کر لیا کہ محمد رسول اللہ ﷺ کا جی چاہے تو اپنے پروردگار کے ذریعہ اپنے دین کی حفاظت مدافعت اشاعت کریں اور نہ جی چاہے تو چھوڑ دیں ہمیں بھی کوئی پرواہ نہیں۔

لیکن عیسائیوں نے یہ نہیں کیا انہوں نے حضرت مسیح کو اپنے دین کے ساتھ تنہا نہیں چھوڑ دیا بلکہ عیسائی نے اپنا فرض سمجھا کہ دامے درمے سخنے ہر طرح اپنے دین کو ترقی دیتا رہے۔

عیسائی پادری اگر پانچ سو بودھوں کو عیسائی بنالیں ایک ہزار ہندوؤں کو عیسائیت میں داخل کر لیں تو اتنے خوش نہیں ہوتے جتنے ایک مسلمان کو عیسائی بنا کر خوش ہوتے ہیں اور یہ اس لئے کہ عیسائیت کا اصل حریف صرف اسلام ہی ہے اور یہی سبب ہے کہ عیسائی مبلغوں کی سب سے زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوتیں اسلام ہی کے خلاف صرف ہو رہی ہیں ہر سال ان کی عام کانفرنسیں منعقد ہوتی ہیں اور ان میں مسلمانوں کو مرتد بنانے کی نئی نئی اسکیمیں بنائی جاتی ہیں مسلمان یہ سب دیکھتے ہیں اور سنتے ہیں مگر ٹس سے مس نہیں ہوتے تمام دنیا کے مسلمانوں کی حالت اس بارے میں دو سبب سے افسوس ناک ہو رہی ہے۔ ایک سبب یہ ہے کہ عام طور پر مسلمان نہایت بزدل ہو گئے ہیں خصوصاً یورپین اقوام کے مقابلہ میں۔ یورپین اقوام کی مسلمانوں پر ایسی ہیبت طاری ہو گئی ہے کہ سخت حیرت ہوتی ہے اور اس کا کوئی سبب سمجھ میں نہیں آتا۔

دوسرا سبب مسلمانوں کا بخل ہے۔ وہ اپنی جماعتی ضرورتوں پر ایک پیسہ بھی صرف کرنے کے عادی نہیں رہے ہیں۔

نتیجہ یہ ہوا کہ ان کے تمام کام سخت ابتری میں پڑ گئے ہیں۔ غرضیکہ اس وقت عیسائی مبلغوں کی طرف سے اسلام پر ہر طرف سے جو یلغار ہو رہی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری خود مسلمانوں ہی کے سر ہے لہذا مسلمانوں کو چاہیے کہ سب سے پہلے اپنے آپ ہی کو ملامت کریں

و من رعی غنما فی ارض مسبعة
و نام عنها تولی رعیها الاسد

(پیغام صلح لاہور ۲۳۔ اگست ۱۹۳۳ء)

(یہ مضمون ۱۳، اگست ۱۹۳۳ء کے انقلاب میں بھی شائع ہوا ہے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں

بتایئے ۱۹۳۳ء تک جو حملات عیسائیوں کی طرف سے ہوئے اور ان کا جو اثر اسلام اور اہل اسلام پر ہوا جس کا اعتراف امیر شکیب ارسلان اور آپ کو بھی ہے، کیا یہی آپ کے اور آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔

علاوہ اس کے آپ لوگ یہ بھی نہیں سمجھتے یا سمجھ کر مخلوق خدا کو دھوکا دیتے ہیں کہ یورپ کے عیسائی کیوں اپنے مذہب عیسویت کو چھوڑتے جاتے ہیں؟

اس کا باعث یہ ہے کہ یہ فعل ان کی الحاد پسندی کا نتیجہ ہے، نہ اسلام پسندی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا۔جس کا بہت سا اثر ہندوستان کی مذہبی دنیا پر بھی ہم دیکھتے ہیں اور آئندہ مزید دیکھنے کا خطرہ ہے چاروں طرف سے یہی آواز آرہی ہے اور آئندہ بھی آتی رہے گی religion is nothing مذہب کوئی چیز نہیں

کیا یہ بھی آپ کے مسیح موعود کی برکت ہے۔ دنیا میں عام طور پر مذہب کی مخالفت ہورہی ہے اگر کوئی کسی بات کو قبول کرتا ہے تو کسی مذہب کی ہدایت کے ماتحت نہیں کرتا بلکہ وہ ریشنلزم rationalism, کے ماتحت اپنی قوت فیصلہ سے عقلی طور پر کرتا ہے ....(اہل حدیث کے اصل شمارے میں یہاں دوتین سطور دیمک خوردہ ہیں اس عبارت پڑھی نہیں جاسکی۔ بہاء)

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریر وتقریر کی تعریف کرے۔مگر ان کے دعوی کو صحیح نہ سمجھے اور نہ ان کی تصدیق کرے تو کیا آپ اس کو بھی احمدی قرار دیں گے۔اس سوال کا جو جواب ہے واقعات کی رو سے آپ کی مزعومہ ترقی اسلام کا وہی جواب ہے۔

واقعات صحیحہ ہمیں رہنمائی کرتے ہیں کہ مذہب کی پابندی اور عزت دنیا سے اٹھتی جارہی ہے آپ کے مسیح موعود کو پیدا ہوئے آج سو سال ہوتے ہیں جو حالت دوسرے مذاہب کی عموماً اور اسلام کی خصوصاً اس وقت تھی آج اس سے بدرجہا کمزور ہے اور دن بدن کمزور ہوتی جارہی ہے۔

مزے کی بات تو یہ ہے کہ قادیانی مجدد نے دعوی تو بہت بڑا کیا تھا مگر واقعہ یہ ہوا کہ خود ان کی امت میں سے ۹۰ فی صد لوگ بقول پیغام صلح اسلام سے دور جا پڑے ہیں۔ پس آپ تعصب اور حمایت باطل چھوڑ کر واقعات پر نظر کریں تو آپ کو صاف معلوم ہوجائے گا کہ آپ کے مسیح موعود مجدد اعظم (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کی پیش گوئی متعلقہ ترقی اسلام بالکل غلط ثابت ہوئی۔جس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔اگست ۱۹۳۹ء مطابق ۹ رجب ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافت راشدہ قادیان میں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہور کے بعض اسلامی اخباروں میں اس بات کا ذکر ہوا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت راشدہ جیسا نظام قائم ہونا چاہیے۔ ادھر قادیان سے آواز آئی کہ ہیں! خلافت راشدہ تو ہمارے ہاں موجود ہے پھر اس کو قائم کرنے کے کیا معنی؟ اخبار الفضل قادیان کے الفاظ اس بارے میں قابل دید وشنید ہیں:

> جس طرح نظام خلافت راشدہ خدا تعالی نے قائم کیا تھا اسی طرح اب بھی خدا تعالی ہی ایسا نظام قائم کرسکتا ہے چنانچہ خدا تعالی نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو مبعوث فرمایا اور آپ کے بعد جماعت احمدیہ میں نظام خلافت راشدہ قائم کر دیا ہے۔ اور اس وقت صفحہ عالم پر سوائے اس نظام خلافت کے کوئی اور ایسا نظام نہیں ہے۔ اسی سے وابستگی مسلمانوں کو دین و دنیا میں کامیاب کرسکتی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ خدا تعالی نے نظام خلافت راشدہ کا احیاء فرمایا ہے۔ (الفضل قادیان ۲۳۔ اگست ۱۹۳۹ء ص ۱)

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

خلافت راشدہ کے مقابلے میں قادیانی خلافت کو پیش کرنا ایسا ہی ہے جیسے خدائے برحق کے سامنے کسی مصنوعی خدا (عاجز بندے) کو پیش کرنا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے مباحثہ میں ایسا واقع ہو چکا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے مضمون میں کہا تھا خدا نے زمین وآسمان وغیرہ سب کچھ بنایا، مسیح بھی اگر خدا ہے تو اس نے کیا بنایا؟

اس پر ڈپٹی آتھم (عیسائی مناظر) نے جواب دیا تھا کہ جو کچھ نظر آتا ہے یہ تو مسیح کا بنایا ہوا ہے، خدا کا بنایا ہوا پیش کرو کہ کیا ہے؟

مسیحی مناظر عبداللہ آتھم پادری کے اس جواب پر حاضرین وناظرین نے ایک فرمائشی قہقہہ لگایا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی کیفیت اخبار الفضل قادیان کے اس جواب کی ہے کہ خلافت راشدہ قادیان میں قائم ہے اس کی طرف رجوع کرو۔

اخبار الفضل قادیان نے غالباً خلافت راشدہ کے معنی سمجھے نہیں اور سمجھنا چاہتے بھی نہیں۔ سنیئے! خلافت راشدہ کے معنی ہیں، حکومت با سیاست شرعیہ۔

جس کا ثبوت خلافت صدیقیہ و فاروقیہ میں ملتا ہے کہ ہر قسم کی سزائیں مجرموں کو دی جاتیں۔ عدالت اپنا کام کرتی اور فوج اپنا کام کرتی۔ کفار معاندین سے جہاد کیا جاتا اور دور دور تک اسلام کا جھنڈا الہراتا جس کی تفصیل کی ضرورت نہیں۔

برخلاف اس کے قادیان کی خلافت کیا ہے؟ ایک ادنی درجے کے مجسٹریٹ کی طرف سے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے نام سمن آتا ہے، تو آپ کچہری میں پہنچتے ہیں اور گھنٹوں تک کھڑے رہ کر بیان دیتے ہیں۔

(خلیفہ صاحب) انگریزی حکومت کی جنگی خدمت کرتے ہیں۔ آدمی دیتے ہیں روپیہ دیتے ہیں۔ پھر اشارۃً حکومت سے معاوضہ بھی مانگتے ہیں۔ آپ کی سیاست میں اتنا زور ہے کہ آپ کے مدرسے کا ایک ماسٹر آپ پر سنگین الزامات لگاتا ہے اور قادیان ہی میں دندناتا پھرتا ہے۔ جب آپ کا آدمی کسی پر ہاتھ اٹھاتا ہے تو سزا پاتا ہے۔ آپ اس کی حمایت میں مقدمہ لڑتے ہیں۔ ہائیکورٹ سے گزر کر پریوی کونسل لندن تک پہنچتے ہیں، مگر ناکام واپس آتے ہیں۔ آپ کے آدمی کو پھانسی پر لٹکا دیا جاتا ہے مگر آپ اس کو نہیں چھڑا سکتے۔ آپ کے خلاف کوئی جج فیصلہ کرے، تو اس کی اپیل ہائیکورٹ تک لے جاتے ہیں اور اپنی زمین کا مالیہ رعایا کے عام افراد کی طرح سرکار انگریزی کو دیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اگر آپ کی چھٹی پر ٹکٹ نہ ہو، تو وہ بھی رعایا کی عام چھٹیوں کی طرح بیرنگ ہو جاتی ہے۔ بلکہ آپ کے مسیح موعود (جن کی خلافت کا فخر آپ کو حاصل ہے) کئی کئی گھنٹے بمقدمہ مولوی کرم الدین عدالت میں کھڑے رہتے مگر پانی پینے کی بھی اجازت نہیں ملتی۔ کیا یہ خلافت راشدہ ہے یا غلامانہ حیثیت۔

یہ بھی خوب کہی کہ قادیانی خلافت جیسا کوئی نظام دنیا میں نہیں ہے؟ ایسا کہنے والا یا تو دنیا کے حالات سے واقف نہیں، یا اپنے ناظرین کو دھوکہ دیتا ہے۔

ہم ساری دنیا کا ذکر کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔ ہندوستان کی مثالیں ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے ہیں ۔سب سے بڑا نظام سر آغا خان کا ہے جس کے حکم سے کوئی ماتحت سر تابی نہیں کر سکتا۔ بلکہ جان و مال تک قربان کرنے کو تیار رہتے ہیں ۔

دوسرے درجہ پر بوہروں کا نظام ہے جس کے سرگروہ ملا طاہر الدین بمبئی میں رہتے ہیں ۔

تیسرے درجے پر آپ کے سامنے خاکساری نظام بھی پیدا ہو گیا ہے جو اپنی تعداد آپ کی تعداد سے متجاوز بتاتے ہیں ۔

اس کے علاوہ ہر گدی نشین پیر اپنے مریدوں پر حاکمانہ اقتدار رکھتا ہے۔

ہر والی ریاست اپنی رعایا پر مکمل طور پر حکومت کرتا ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ ان سب کو چھوڑ کر قادیانی گدی کو خلافت راشدہ کی مثال سمجھا جائے۔

اخبار الفضل کا قادیانی خلافت کو خلافت راشدہ کہنا غالباً شاعرانہ تخیل ہے جس میں معشوق کو سورج سے تشبیہ نہیں بلکہ استعارہ کے رنگ میں ہو بہو سورج بنا دیا جاتا ہے جس کی مثال اس شعر میں ملتی ہے

وہ نہ آئیں شب وعدہ تو تعجب کیا ہے
رات کو کس نے ہے خورشید درخشاں دیکھا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۳ رجب ۱۳۵۸ھ ص ۷۔۸)

مرزا کی تکذیب اس کے پوتے کے قلم سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے اخبار الفضل میں کبھی معجزانہ شکل میں مرزا غلام احمد صاحب کی تردید کافی نکل جاتی ہے و ھم لا یشعرو ن ۔انہیں خبر نہیں ہوتی کہ ہم کیا لکھتے ہیں اور کیا اس کا نتیجہ ہے کیونکہ یہ تصرف قدرت ہے۔

ایک مضمون مرزا ظفر احمد بیرسٹر نبیرہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی کا اخبار الفضل ۲ ستمبر ۱۹۳۹ء میں نکلا ہے جو بظاہر مرزا صاحب کی تائید کی ہے مگر درحقیقت ان کی سخت تردید ہے۔ مضمون چونکہ قابل دید وشنید ہے اس لئے ہم ضروری حصہ انہی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ میں نقل کرتے ہیں اور بین القوسین حواشی میں اپنا مافی الضمیر بتاتے ہیں۔

مضمون مذکور کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کے لوگوں میں عموماً اور مسلمانوں میں خصوصاً بہت بڑی خرابی اور کمزوری آگئی ہے۔ نیز دجال کا بڑا زور ہے اس لئے خدا نے اس زمانے میں ایک ایسا نبی مبعوث کیا جو سوائے نبی اسلام ﷺ کے سب انبیاء سے افضل ہے۔ اس نے آکر دنیا میں بہت بڑی اصلاح کی۔ یہ ذکر نامہ نگار ہی کے الفاظ میں (مع ہمارے حواشی) سنئیے۔ و ھو ھذا۔

موجودہ زمانہ کے مسلمانوں کی حالت

حضرت نبی کریم ﷺ نے اس زمانہ کی بابت فرمایا ہے کہ اس وقت اسلام کا صرف نام ہی نام باقی رہ جائے گا۔ لوگ قرآن کریم پڑھیں گے مگر ان کے گلے سے نیچے نہ اترے گا۔ اور یہ زمانہ روحانیت کے لحاظ سے تاریک ترین زمانہ ہوگا۔ اس وقت علماء جو عام طور پر راہ دکھانے والے ہوتے ہیں سب مخلوق میں سے ذلیل ترین ہوں گے۔ اور خطرناک طور پر فتنہ پرور۔

مگر جب نبی کریم ﷺ یہ بات بیان فرمارہے تھے، صحابہ کرام بہت غم گین ہوئے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ فکر نہ کرو کیونکہ ایسے تیرہ و تار زمانہ میں ایک فارسی النسل کی بعثت مقدر ہے (آج تک یہ مسئلہ بھی علمائے قادیان سے حل نہ ہوسکا کہ مرزا غلام احمد صاحب کس قوم سے ہیں۔ چینی الاصل ہیں یا فارسی الاصل۔

نامہ نگار نے فارسی الاصل لکھا ہے اور مرزا صاحب قادیانی نے خود حقیقۃ الوحی صفحہ ۷۸ میں اپنے آپ کو چینی الاصل لکھا ہے۔ ان دونوں دعووں میں کون سا دعویٰ سچا ہے۔ ہماری رائے یہ کہ مرزا صاحب قادیانی کے دونوں دعوی شیخ عطار کے کلام کے مصداق ہیں جو یہ ہے:

چوں شتر مرغے شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرّد بر ہوا
چوں پر گوئیش گوید اشترم
در نہی بارش بگوید طائرم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا پہلوان کہ اگر ایمان ثریا پر بھی چلا جائے گا تو اسے زمین پر واپس لے آئے گا۔ سوایسا ہی ہوا۔

دنیا اس قدر تاریک ہوئی کہ اس کی مثال پہلے زمانوں میں نہیں ملتی۔ علماء واقعی بدترین مخلوق بن گئے (قادیان کے یا لاہور کے؟) اسلام کا نام و نشان نہ رہا۔ اس کی بجائے دنیا پرستی آ گئی۔ اور مسلمانوں کی وہ حالت ہو گئی کہ یہودیوں اور عیسائیوں کو بھی مات کر گئے۔

غرض مغضوب علیھم بھی بنے اور ضال بھی حتی کہ ہر جگہ ذلیل ہوئے۔ اور انجام کار اپنے مذہب کو چھوڑ کر دوسرے مذاہب میں شامل ہونے لگے۔ صرف ایک دو نہیں بلکہ سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد میں۔ اور پھر مغربیت کی کچھ ایسی رو آئی کہ رہا سہا اسلام بھی رخصت ہوا۔ اور شرم وحیا کے تمام پردے چاک ہو گئے۔ اب یہ حالت ہے کہ شراب اور سور کھائے بغیر ان میں سے بہتوں کے خیال میں انسان ماڈرن نہیں کہلا سکتا۔ اور جب تک کھلے منہ بے پردہ غیر مردوں سے ان کی عورتیں نہ ملیں وہ تعلیم یافتہ نہیں سمجھے جا سکتے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن کریم، اللہ تعالی، نیز اس کے رسول کی بابت جب تک برے الفاظ نہ استعمال کریں، تب تک یہ لوگ فیشن ایبل نہیں ہو سکتے۔ ان لوگوں کی حالت اس قدر گر گئی ہے کہ میں نے اپنی آنکھوں سے ایسے لوگوں کو رمضان کے آخری عشرہ میں شراب پیتے دیکھا ہے جن کو نجیب الطرفین ہونے کا فخر ہے جب ان لوگوں کی یہ حالت ہے تو عوام کا تو کہنا ہی کیا (جب یہ حالت ہے تو مرزا صاحب نے آ کر کیا اصلاح کی)

قصہ مختصر یہ کہ مسلمانوں کی حالت بد ہی نہیں، بلکہ بدتر ہے۔ زبانیں بہت چلتی ہیں مگر عمل کچھ نہیں (اس کے مقابلے میں مرزا صاحب کا دعوی دیکھئے کہ: میں اس لئے آیا ہوں کہ مسلمانوں کو اصلی معنوں میں متقی بنادوں الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰۔ بقول مرزا ظفر احمد، مسیح موعود کے آنے کے بعد بھی مسلمان بدتر ہیں۔ کیا ان پر یہ مثل صادق نہ آئے گی کہ: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا)

www.KitaboSunnat.com

ظلمت میں روشنی کی کرن

یہ سب کچھ ازل سے مقدر تھا۔ اور آنحضرت ﷺ نے ان فتنوں کی خبر دے رکھی تھی۔ اس لئے ان فتنوں کا ظہور ضروری تھا۔ مگر مایوسی کی کوئی وجہ نہیں۔ اس قسم کے حالات کے ساتھ ہی ساتھ نبی کریم ﷺ نے جو بشارت دی تھی کہ مسیح موعود آئے گا وہ بھی پوری ہوئی۔ اور آج حضرت مسیح موعود (قادیانی) کو مبعوث ہوئے ۵۰ سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا مگر ناعاقبت اندیش لوگ ابھی تک سوئے پڑے ہیں۔

(یہ نقشہ بالکل صحیح ہے اور واقعی رونے کا مقام ہے کہ مسیح موعود آئے اور چلے گئے مگر مسلمان اسی حالت میں رہے بلکہ اس سے بدتر حالت میں مبتلا ہو گئے، تو کون کہے گا کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے دعاوی میں پاس ہو گئے۔ اس لئے اگر ہم مرزا صاحب کو ایک بہت بڑی شخصیت کے بادشاہ سے تشبیہ دیں تو بے جا نہ ہوگا۔

اقوام یورپ کو گیارھویں صدی میں جب بیت المقدس فتح کرنے کا جنون ہوا تھا تو ان کی افواج کا کماندار شیر دل رچرڈ شاہ انگلستان بنا تھا جو اس دعوی کے ساتھ گیا تھا کہ ہم صلاح الدین سے بیت المقدس چھین لیں گے مگر تکبر کا برا ہوا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رچرڈ شکست کھا کر واپس آیا تو اپنی ڈھال سے بیت المقدس کو نظروں سے چھپا کر چلتا تھا اور کہتا تھا کہ میں مارے شرم کے ادھر منہ نہیں کر سکتا۔

ہم کہتے ہیں کہ یہ بھی ایک بہادرانہ کام ہے کہ اپنی شکست تسلیم کر لی لیکن مرزا صاحب اور ان کے اتباع اس وصف سے بھی محروم ہیں کہ وہ اپنی کمزوری کا اعتراف کریں دعوی اتنا بڑا کہ میں کل دنیا میں ایک مذہب اسلام قائم کرونگا۔ (چشمہ معرفت ص ۸۲)۔ مسلمانوں کو کامل متقی بنا دونگا۔ مگر ثبوت یہ ہے کہ آج ان کے نبیرہ صاحب کو اعتراف کرنا پڑا کہ:

آج مسلمانوں کی حالت بد سے بدتر ہو گئی ہے اور ابھی تک سوئے پڑے ہیں۔ احمدی دوستو! کیا ہمارا یہ کہنا بے جا ہے کہ:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا۔ نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا)....

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو قرآن کریم کے ذریعہ وہ روحانی معارف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیئے گئے جو پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے گئے ۔ سوائے حضرت نبی کریم ﷺ کے ۔ اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے علماء زمانہ کو کھلا چیلنج دیا کہ وہ قرآن کریم کی تفسیر نویسی میں مقابلہ کرلیں مگر کیا کوئی مقابلہ کرسکا (غالباً صاحبزادہ صاحب ان دنوں ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے تھے کہ جب مرزا غلام احمد صاحب کی دعوت پر مقابلے میں تفسیر نویسی کے لئے پیر مہر علی صاحب گولڑوی مرحوم اور یہ خاکسار مع دیگر علمائے اہل حدیث واحناف کے لاہور پہنچے تھے، مگر مرزا صاحب قادیانی باوجود دعوت دینے اوراطلاع پانے کے مقابلے پر نہ آئے۔ جس پر لوگوں نے یہ شعر پڑھا تھا:

زاہد نہ تاب داشت جمال پری رخان۔ کنجے گرفت وترس خدارا بہانہ ساخت)

غرض آپ نے ہرایک کو مقابلہ میں بلایا مگر کوئی نہ آیا اور آپ نے خدمت اسلام اور خدمت قرآن کے لئے ۷۰ سے زیادہ کتابیں عربی اردو اور فارسی میں لکھیں (ستر سے زیادہ کتابیں تو اسلام کی تائید میں لکھیں اور جو پچاس الماریاں بھرنے والی کتابیں انگریزی حکومت کی تائید میں لکھیں ان کا شمار کیا ہے۔ یا پچاس الماریاں بھرنے والی یہی کتابیں ہیں ذرا ان دونوں مضامین کے متعلق تصانیف مرزا کی فہرست الگ الگ شائع کر دیجئے۔ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب کی ایک کتاب بھی خالص اسلام کی تائید میں نہیں ہے ہر ایک میں ان کا اپنا حصہ انگریزوں کی خوش آمد اور علماء کو گالیاں بھری پڑی ہیں بڑی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ ہے اس کو بھی اگر بنظر انصاف دیکھا جائے تو جو کچھ ادھورا بھدورا مضمون ہے اس میں بھی اپنی ہی بڑائی ہے۔ تفصیل کیلئے دیکھئے ہمارا رسالہ علم کلام مرزا)

اور دوبارہ قرآن کو زندگی بخشی ۔ ایک وہ بھی زمانہ تھا کہ عیسائی اور آریہ بڑی دیدہ دلیری سے اسلام پر اعتراض کرتے تھے مگر آج وہ دن ہے کہ کسی کو اسلام کے خلاف کچھ کہنے کی جرأت نہیں (اللہ اکبر! کس قدر تعلّی یا زمانے کے حالات سے بےخبری ہے کیا قادیانیوں کی نظر سے مخالفین کی تحریریں نہیں گزریں ۔ شائد اسلئے کہ وہ انکے جواب دہ نہیں ہیں، خاموش رہتے ہیں ۔ آریوں کی طرف سے تاہنوز کتاب رنگیلا رسول قادیان میں نہیں پہنچی؟ عیسائیوں کی طرف سے تازہ کتاب اثبات التثلیث نہیں پہنچی؟ جس میں خود قادیان کے ایک مصنف کی تردید بھی ہے اسکے علاوہ مسیحی اور آریہ اخباروں میں برابر تردیدی مضامین نکل رہے ہیں مگر قادیانی اخباروں کے کانوں پر جوں نہیں رینگتی)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ کلام جتنے الہامات پیش کئے گئے ہیں اگر ان پر علیحدہ علیحدہ بحث کی جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا اسلئے ان کی ان کی تشریح و توضیح قارئین کے ذوق سلیم پر چھوڑ دی گئی ہے۔ خلاصہ یہ کہ ان سب الہامات سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ کا درجہ حضرت رسول مقبول ﷺ کے سوا باقی تمام انبیاء سے بالا ہے۔

(رسول مقبول ﷺ سے کم درجہ بتانا بھی ایک چال ہے تاکہ مسلمان بہت زیادہ بھڑک نہ جائیں ورنہ مرزا صاحب کا قول تو یہ ہے کہ ان کو وہ درجہ حاصل ہوا تھا جو نہ کسی سابق نبی کو حاصل ہوا نہ رسول کریم ﷺ کو حاصل ہوا۔ اس کا ثبوت قادیانی اور لاہوری مرزائیو کان کھول کر سنو۔ تم لوگ تو مرزا صاحب کے ادعائے نبوت پر جنگ زرگری کی طرح بحث کرتے ہو ہم سے پوچھو مرزا صاحب کے دعوی کے مقابلے پر دعوی نبوت کوئی چیز نہیں۔ کیا تم نے پڑھا نہیں یا سمجھا نہیں کہ مرزا صاحب اپنی شان رفیع کن لفظوں میں بتاتے ہیں۔

۱۔ میرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۸۹)۔،

۲۔ ان قدمی علی منارۃ ختم علیھا کل رفعۃ ۔ (خطبہ الہامیہ ص ۳۵۔)

یہ دو حوالے تو آپ کی شان رفیع بشکل رسالت بتانے کو کافی ہیں ایک اور حوالہ سنیئے جو ان سے بھی بڑھ کر ہے۔

۳۔ انّما امر ک ا ذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکو ن ۔ (حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)۔

اے مرزا، تو جس بات کا ارادہ کرتا ہے تو وہ تیرے حکم سے فی الفور ہو جاتی ہے۔

اہل قادیان کو طائفہ غالیہ کہنے والے لاہوریوں! ان غالیوں سے تو ہم نہیں پوچھتے آپ لوگوں سے پوچھتے ہیں جو کچھ اس عبارت سے مفہوم ہوتا ہے، کسی نبی نے ایسا دعوی کیا تھا؟ بہاء اللہ ایرانی کو خدائی کا مدعی بتانے والے لاہوری ممبرو! اس قسم کی نص صریح بہاء اللہ نے بھی اپنی نسبت کہی تھی جو مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حق میں کہی ہے؟ قرآن مجید دیکھنے سے یہ پتہ ضرور چلتا ہے کہ ایسے دعوے کا مدعی مصر میں ایک شخص ہوا ہے۔ اب یہ فیصلہ کرنا تمہارے ہاتھ میں ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعووں کی حیثیت سے کیا رتبہ رکھتے تھے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم یہ کہیں گے

نہ شعلہ میں یہ کرشمہ نہ برق میں یہ ادا۔ کوئی بتائے کہ وہ شوخ تندخو کیا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ہونا بھی چاہیے کیونکہ جس فتنہ کے دور کرنے کے لئے آپکو بھیجا گیا ہے، اس سے بڑا فتنہ پہلے کبھی پیدا نہیں ہوا۔یہی وجہ ہے کہ اس کی خبر پہلے تمام انبیاء دیتے آئے

(یہاں آپ کا اشارہ دجال کی طرف ہے۔ یہ سچ ہے کہ ہر نبی نے دجال سے ڈرایا، مگر بقول مرزا غلام احمد صاحب وہ دجال موعود پادری اور انگریز ہیں اور ان کا گدھا ریل گاڑی ہے۔ پس مطلع صاف ہے کہ ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ کیا مسیح موعود مرزا نے اپنے مزعومہ دجال موعود کو قتل کر کے فنا کر دیا اور اس کے گدھے کو کم سے کم کسی طویلے میں محبوس کر دیا؟ جہاں تک واقعات کی شہادت ہے کچھ نہیں کیا۔ ہاں کیا تو یہ کہ خود اس پر سوار ہوتے رہے اور ان کے جانشین اب بھی ہوتے ہیں جس پر کسی اہل دل نے کیا خوب کہا ہے

یہ کیسا خر دجال ہے کہ عیسی بہ جمع خود۔ بصد منت بصد خواہش کرایہ دے کے چڑھتا ہے

مختصر یہ ہے کہ جن خرابیوں کو دور کرنے کے لئے مسیح موعود کو آنا تھا وہ خرابیاں پہلے کی نسبت زیادہ ہیں اور مسیح موعود کو گئے ہوئے تیس سال سے زیادہ گزر گئے جس پر یہ آواز آرہی ہے:

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے)۔(الفضل قادیان ۲ستمبر ۱۹۳۹ء)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۳۰ رجب ۱۳۵۸ھ ص ۶۔۸)

امت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں کونسا اختلاف ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت احمدیہ سے ہماری مراد اتباع مرزا قادیانی ہیں اور وہ دو حصوں میں منقسم ہیں۔ایک بڑی جماعت (نوے فی صد) قادیانی جماعت ہے، دوسری جماعت (قریباً دس فی صد) لاہوری جماعت ہے۔

پہلی جماعت تو صاف لفظوں میں کہتی ہے کہ عام مسلمانوں سے ہمارا اختلاف اصولی ہے۔خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اپنی کتاب انوار خلافت میں صاف لکھتے ہیں کہ باقی مسلمانوں سے ہمارا اختلاف اصولی رنگ میں ہے۔ وہ اصول یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ ہم ایک نبی (مرزا قادیانی) کے قائل ہیں اور دوسرے مسلمان اس سے منکر ہیں اس لئے کافر ہیں۔ ہم اس صاف گوئی کی داد دینے کے بعد خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) اور ان کے اتباع سے سوال کرتے ہیں کہ صادق نبی کا انکار اگر کفر ہے تو یہ کفر بلحاظ سلب رسالت ہے یا بلحاظ سلب صلاحیت؟ یعنی کوئی شخص کسی سچے نبی کی نبوت کا انکار کر کے کافر ہو جاتا ہے یا کافر ہونے کے لئے اس کی صلاحیت کا انکار بھی ضروری ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کوئی یہودی حضرت عیسیٰ کو ایک صالح اور پرہیزگار شخص سمجھتا ہے مگر رسول نہیں مانتا، ایسا شخص کافر ہے یا نہیں؟

منطقی اصطلاح میں یوں سمجھئے کہ نبی قضیہ مشروط عامہ کا موضوع ہے ضروریہ کا نہیں ہے۔ مشروط عامہ میں موضوع سے سلبِ وصف کرنا حکم کا ابطال ہے۔

پس اب سوال یہ ہے کہ آپ کے لاہوری برادران جو مرزا غلام احمد صاحب سے اس نبوت کو مسلوب کرتے ہیں جس کو صلب کرنے سے آپ نے عام مسلمانوں کو کافر قرار دیا ہے وہ بھی کافر ہیں یا نہیں؟

صاف فتویٰ دیجئے اور بحکم خداوندی اذا قلتم فا عدلوا و لو کا ن ذا قربی۔ عدل وانصاف سے بات کیجئے۔

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی۔ اصل بات جس کیلئے ہم نے یہ سرخی قائم کی ہے وہ آگے آتی ہے۔

مولوی محمد علی لاہوری نے اپنی ایک تحریر میں اس مسئلے پر روشنی ڈالی ہے کہ ہمارا اختلاف عام مسلمانوں سے اصولی نہیں بلکہ فروعی ہے۔ اس ساری تحریر سے مقصود اپنے حق میں مسلمانوں کے تشدد کو نرم کرنا ہے۔ مولوی صاحب کے اس مقصد کو ہم مبارک سمجھتے ہیں مگر ساتھ ہی تصویر کا دوسرا رخ بھی دکھا کر مطلع کو روشن کرنا چاہتے ہیں۔ پہلے مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں جو یہ ہیں؛

گروہ اول یعنی عام مسلمانوں سے خطاب۔

گروہ اول کو تو میں کہتا ہوں کہ اگر ایک کافر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار سے مسلمان ہو سکتا ہے اور آپ لوگ بھی قادیانی جماعت کی طرح کلمہ کے عملاً منسوخ ہونے کے قائل نہیں تو ہم دن رات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کلمہ کا اقرار کرتے اور اس پر سچے دل سے ایمان لاتے ہیں اور اگر صحیح حدیث کی رو سے جو شخص قبلہ کی طرف منہ کر کے مسلمانوں کی نماز پڑھے اس کے مسلمان ہونے کا عہد اللہ اور رسول نے دیا ہے تو ہماری مسجدیں قبلہ رخ بھی ہیں اور ہماری نماز بھی مسلمانوں کی نماز ہے۔ یہ مشاہدہ کی بات ہے جو چاہے دیکھ لے اور اگر آنحضرت ﷺ پر نبوت کو ختم ماننا مسلمان کے لئے ضروری ہے تو ہم آپ کے بعد نہ قادیانیوں کی طرح نئے نبی کے قائل ہیں اور نہ آپ کی طرح پرانے نبی کے آنے کے قائل ہیں اور صحیح معنی میں نبوت کو آنحضرت ﷺ پر ختم یقین کرتے ہیں۔

(پیغام صلح لاہور ۳۰۔ اگست ۱۹۳۹ء ص ۲)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: اگر آپ کا یہ بیان صحیح ہے تو پھر آپ جمہور اہل اسلام (منکرین مرزا قادیانی) کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اگر یہ عذر کیا جائے کہ وہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کافر کہتے ہیں جو درحقیقت کافر نہیں ہیں اور حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی مومن کو کافر کہے تو کفر خود اسی پر لوٹ آتا ہے اسی لئے جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کی تکفیر کے قائل ہیں مولوی محمد علی لاہوری ان کو قابل امامت نہیں سمجھتے۔

اس کا تحقیقی جواب اہل حدیث میں بارہا دیا گیا ہے۔ آج ہم پھر وہی جواب بالاختصار پیش کرتے ہیں۔ مولوی صاحب موصوف اور انکے اتباع اگر دلی توجہ سے سنیں گے تو فائدہ اٹھالیں گے ورنہ خدا کے ہاں جواب دہ ٹھہریں گے۔

حضرت حاطبؓ (جنہوں نے مکہ شریف کی طرف آنحضرت ﷺ کی تیاری کی خبر اہل مکہ کو دی تھی) کا معاملہ جب دربار رسالت میں پیش ہوا، اور حاطبؓ حضرت نے اپنے فعل کا اعتراف بھی کر لیا تو حضرت عمر فاروقؓ نے اس کے قتل کر دینے کی اجازت چاہی۔ آپ کی اجازت طلبی کے الفاظ بڑے سخت ہیں جو قابل دید و شنید ہیں۔ آپؓ نے فرمایا

دعنی اضرب عنق هذا المنافق فانه خان الله و رسوله

(حضور ﷺ! مجھے اس منافق کی گردن مارنے کی اجازت دیجئے کیونکہ اس نے اللہ و رسول کی خیانت کی ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس درخواست میں حضرت عمر فاروقؓ نے اس پر منافقت کا حکم لگایا اور منافق اور کافر ایک ہی حیثیت میں ہیں۔ ملاحظہ ہو آیت و ما ھم بمؤمنین۔ جو منافقوں کے حق میں نازل ہوئی۔ دربار رسالت سے درخواست عمری کا جواب ملا:

دعه فا نه بد ریّ اطلع الله علی اهل بدر و قا ل اعملوا ما شئتم قد غفر ت لکم

(اس کو چھوڑ دے یہ بدری ہے۔خدا نے اہل بدر کے سب گناہ معاف کر دیئے ہیں)

فیصلہ رسالت ، حضرت حاطبؓ کو مومن کامل ثابت کرتا ہے مگر حضرت عمرؓ نے اسکو منافق کہا۔ باوجود اس تضاد کے رسول خدا ﷺ نے حضرت عمر فاروقؓ پر کفر کا حکم نہیں لگایا اور نہ توبہ کرنے کا ارشاد فرمایا کیوں؟ اس لئے کہ حضرت عمر فاروقؓ نے حضرت حاطبؓ کو عناد اور ضد کی وجہ سے کافر نہیں کہا تھا بلکہ ازروئے دلیل کہا تھا، گو وہ دلیل دربار رسالت میں مسترد ہوگئی۔

پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ کسی شخص یا گروہ کے حق میں ازروئے دلیل کفر کا فتوی دینا (چاہے وہ دلیل واقع میں کمزور بلکہ غلط ہو) حدیث اول کے ماتحت نہیں لا سکتا۔ان دونوں حدیثوں کو ملانے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کو کافر کہتے ہیں چونکہ وہ دلیل کے ساتھ کہتے ہیں (خواہ وہ دلیل امت مرزائیہ کے نزدیک کمزور یا مردود ہو) اس لئے حدیث موصوف کے ماتحت کفران پر نہیں لوٹ سکتا۔

فیصلہ: قادیانی لاہوری جماعتوں میں گو اختلاف شدید اور بون بعید ہے مگر خلیفہ نورالدین کی خلافت پر دونوں متفق ہیں اس لئے ہم اس مسئلہ میں جماعت محمدیہ اور جماعت احمدیہ میں اختلاف اصولی ہے یا فروعی،قول فیصل پیش کرتے ہیں اور امید رکھتے ہیں کہ دونوں فریق اس کی تسلیم یا عدم تسلیم سے بذریعہ اپنے جرائد (اخبارات) اطلاع دیں گے۔حکیم نورالدین بھیروی کا قول ہے:

احمدی غیر احمدی میں ناقص کامل کا فرق نہیں بلکہ بقول مسیح موعود (مرزا) کفر و اسلام کا فرق تھا (نورالدین)۔ (الفضل قادیان ۱۱ مارچ ۱۹۱۴ء ص ۳)

یہ قول جماعت قادیانی کی تائید کرتا ہے وہ تو اسے تسلیم کریں گے اور لاہوری جماعت کی بابت انتظار ہے کہ وہ اس کا جواب کیا دے گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ۔ واضح رہے کہ اصول حدیث کے ماتحت یہ قول فیصلہ نہیں رہا بلکہ بوجہ روایت بقول مرزا کے مرزائیوں کے حق میں مرفوع حکم میں ہو گیا ہے۔

پس مولوی محمد علی لاہوری آئندہ مسلمانوں کے اختلاف کو معمولی فروعی سمجھتے ہوئے اس فیصلہ خلافت کو بھی سامنے رکھ لیا کریں کیوں ان دونوں کا عقیدہ مرزا صاحب قادیانی اور حکیم نورالدین صاحب کے حق میں یہ ہے

بے چارہ خسرو خستہ را خون ریختن فرمودہ اند
عالم بمنت یک طرف آں شوخ تنہا یک طرف

مولوی محمد علی صاحب آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی حمایت میں ہمیشہ یہ کہتے آئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ مومن ہیں اس لئے ان کے مکفرین حدیث مذکور کے ماتحت کفر کے نیچے آتے ہیں۔ پس آئندہ کو آپ ایسا کہنے سے پرہیز کیا کریں یا شیعان لکھنو کی طرح امیر المومنین حضرت عمر فاروقؓ کے حق میں بھی تبرا خوانی شروع کر دیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۵۸ھ ص ۶۔۷)

جماعت احمدیہ میدان جنگ میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد صاحب) نے اعلان کیا ہے کہ میں اور میری جماعت موجودہ جنگ یورپ کے سلسلہ میں حکومت برطانیہ کے حضور میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔

ہم اس پیش کش پر خلیفہ کو شاباش کہنے کو تھے کہ اخبار احسان نے فوراً اس پر اعتراض جڑ دیا جس کا مضمون یہ ہے کہ مرزائی جماعت حسب تعلیم مرزا متوفی جہاد بالسیف کو منسوخ سمجھتی ہے پھر وہ اس جنگ میں شریک ہو کر جہاد بالسیف کرنے پر کیوں تیار ہو بیٹھی ہے۔

ہم اس اعتراض کا جواب دینے والے تھے کہ قادیان کے اخبار الفضل نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب دیا اور بہت صحیح دیا۔

قادیانی جواب کا مضمون یہ ہے کہ جہاد اس جنگ کو کہتے ہیں جس میں احد الفریقین مسلمان ہوں اس لڑائی میں تو فریقین غیر مسلم ہیں اس لئے اس جنگ کو جہاد کہنا احسان کی غلطی ہے۔

ہمارے خیال میں یہ جواب صحیح ہونے کے باوجود منفی پہلو رکھتا ہے۔یعنی الفضل قادیان کے نزدیک یہ جنگ جہاد نہیں مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر اس جنگ کا نام کیا ہے؟

اس سوال کا جواب الفضل نے غالباً اہل حدیث پر چھوڑ دیا ہے اسی لئے اس کو جواب دینے کی جرأت نہیں ہوئی ۔ پس سنئیے :

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج کہا کرتے تھے (حمامۃ البشری عربی۔ ص ۱۸) ۔

پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مزعومہ یاجوج ماجوج کی لڑائی میں کسی فریق کے مددگار کی حیثیت مرزا صاحب کے اصول پر ظاہر ہے۔

کیا فرماتے ہیں علمائے قادیانیہ (قادیانی ولاہور) اس مسئلہ میں کہ:

یاجوج ماجوج کے مددگار پر کیا فتوی صادر ہوسکتا ہے۔بینوا تو جروا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۴ شعبان ۱۳۵۸ھ ص ۷)

قادیانی اور بہائی: دو اسیہ گاڑی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اسلام کے اندر پرانے زمانے میں بہت سے فرقے پیدا ہوئے جنہوں نے مسائل فرعیہ میں بہت کچھ اختلافات کئے ان میں سے کچھ زندہ رہے اور کچھ مٹ گئے ، ایک زمانہ تھا کہ فرقہ معتزلہ نے بڑا عروج حاصل کر کے حکومت اور خلافت پر قبضہ کرلیا اور اپنے مخالف رائے علماء (محدثین وفقہاء) پر بڑے بڑے مظالم توڑے جس کا نتیجہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا کہ خود بھی ٹوٹ گئے اور ایسے ٹوٹے کہ ان کی شان میں کہا جا سکتا ہے هل ترى لهم من باقية ۔

اسی طرح روافض اور خوارج پیدا ہوئے جنہوں نے بہت کچھ غلو کیا۔ متاخرین میں سے اس وقت ایسے دو گروہ ہمارے سامنے ہیں جنہوں نے ان امور میں اختلاف کیا جن میں پہلوں نے نہیں کیا تھا۔ ان گروہوں سے ہماری مراد قادیانی اور بہائی فرقے ہیں۔ ان کا اصولی اختلاف جمہور اہل اسلام سے مسئلہ نبوت میں ہے۔ پھر ان دونوں میں بھی تھوڑا سا اختلاف ہے۔

بہائی لوگ شیخ بہاء اللہ کو پیغمبر صاحب شریعت مستقلہ کہتے ہیں، قادیانی لوگ مرزا قادیانی کو امتی نبی (بے شریعت نبی) مانتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ یہ دونوں فرقے چونکہ قرآن مجید کے بھی قائل ہیں اس لئے جو وصف (خاتم النبیین) آنحضرت ﷺ کے حق میں قرآن میں آیا ہے اسے دونوں فریق مانتے ہیں مگر مان کر اس کی تاویل جدا جدا کرتے ہیں۔ قادیانی اس کے معنی جو کچھ کرتے ہیں اس کے متعلق انہوں نے اپنا مافی الضمیر اس شعر میں بتایا ہے جو آنحضر ﷺ کے حق میں لکھا ہے

جو آئے ابتداء میں رونق غار حرا ہو کر
گئے آخر نبی گر اور ختم الانبیاء ہو کر

یعنی بقول ان کے آنحضرت ﷺ کے وصف خاتم النبیین کے معنی ہیں نبی بنانے والا۔ یعنی آپ کے کامل اتباع سے مسلمان امتی نبی بن جایا کریں گے۔ چنانچہ بقول ان کے ایسے انبیاء میں سے ایک نبی مرزا صاحب قادیانی بھی ہیں ایسے نبی کے لئے ان کا اصطلاحی لفظ بروزی نبی یا امتی نبی ہے۔

بہائی گروہ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں کرتا۔ وہ اصلی معنی میں آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین مانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ ہر ایک سلسلہ نبوت ایک خاص وقت تک ہوتا ہے۔ اس کے بعد جو پیغمبر آتا ہے وہ پہلے سلسلے کو ختم کر کے نئی شریعت جاری کرتا ہے۔ چنانچہ وہ لوگ انہی معنی سے شیخ بہاء اللہ کو ایک مستقل پیغمبر مانتے ہیں۔ اس کے متعلق بہائی میگزین میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی سرخی یہ ہے:

نئی شریعت اور نئے پیغمبر کی ضرورت۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ : عرصہ دراز تک تو بہائی جماعت شیخ بہاء اللہ کے نبی اور رسول ہونے سے انکار کرتی رہی ۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ آخر انکا منصب کیا ہے، تو جواب ملتا رہا کہ پیغمبر اور خدا کے درمیان ایک غیر مدرک درجہ ہے جو خدائی سے نیچے ہے اور پیغمبری سے اوپر۔ لیکن جب ہم نے اپنی کتاب (بہاء اللہ اور مرزا) میں اس امر پر کافی روشنی ڈال کر ثابت کر دیا کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعوی نبوت و رسالت کا تھا، تو اس کے بعد کئی ایک بہائی تحریروں میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کو پیغمبر کے لقب سے یاد کیا گیا۔ چنانچہ زیر نظر مضمون میں بھی یہ لفظ صراحۃً ملتا ہے۔ امید ہے کہ بہائی گروہ آئندہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کے حق میں یہ لفظ استعمال کرنے میں جھجکیں گے نہیں۔ بہر حال مضمون انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

خدا کا دین دو حصوں میں منقسم ہے: ۱۔ اصول ۲۔ فروع۔

اصول روح ہیں فروع جسم ۔ روح کبھی نہیں بدلتی جسم تغیر و تبدل حاصل کرتا رہتا ہے ۔ دین الٰہی ہمیشہ سے ایک ہی رہا ہے اور ایک ہی رہے گا شریعت کے احکام ہمیشہ بدلتے رہے اور بدلتے رہیں گے ۔ حقیقت میں دین ایک ہی ہے دین کے پیمانے مختلف ہیں اقتضائے وقت کے مطابق دین ایک خاص شکل میں نمودار ہوتا ہے پیمانے خواہ کتنے ہی متعدد ہوں لیکن اصل چیز ایک ہی ہے دین ایک انسان کی مانند ہے جو بچپن شباب جوانی اور بڑھاپے کی منزلیں طے کرتا ہے ۔ وہ ایک ہی انسان ہوتا ہے روح ایک ہی رہتی ہے جسم تغیرات حاصل کرتا رہتا ہے ۔

دین الٰہی ایک علاج ہے ۔ نوع انسان کی صحت اور بیماری کبھی کسی درجہ پر ہوتی ہے کبھی کسی درجہ پر ۔ علاج کا مقصد صحت و شفا ہے مرض کی حالت کے مطابق علاج و دوا میں تبدیلی لازم و ضروری ہے ۔ دین خداوندی کے وہ اصول جو کبھی ٹوٹ نہیں سکتے اور کبھی منسوخ و موقوف نہیں ہو سکتے ، ان میں سے ایک یہ قانون بھی ہے کہ شریعت ہمیشہ وقت و ضرورت کے مطابق منسوخ ہوتی رہے ۔ ایک حکم کے بجائے دوسرا حکم دیا جائے ۔

اگر احکام منسوخ نہ ہوں تو انسان ترقی کے قدم آگے نہ بڑھا سکے دین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خداوندی ایک زندہ چیز ہے اور ہر زندہ چیز حرکت کرتی ہے۔ دین الہی اگر آج سے ہزار یا دس ہزار سال پہلے کی حالت میں ہی رہے تو وہ ایک مردہ لاش سے زیادہ نہیں انسان ایسی لاش کو زیادہ عرصہ تک کندھے پر لادے ہوئے نہیں پھر سکتا۔

یہی وجہ ہے کہ فطرت انسانی مجبور ہو کر پرانے دین و مذہب سے منہ پھیر رہی ہے۔ اب اگر قدرت ایک نیا دین انسان کو نہ دے تو نوع انسانی لامذہب ہو کر رہ جائے گی۔ پرانے مذاہب کے پرزور حامی بھی اپنے مذہب پر عمل کرنے میں پورے نہیں اترتے کیونکہ ان مذاہب کی روح پرواز کر گئی ہے اور ایک بے جان قالب پڑا ہے۔ قدامت پرست مذہبی لوگوں کی عقل پر حیرت ہے کہ وہ عالم ہستی کی ہر چیز میں نشو وارتقاء دیکھتے اور مانتے ہیں اور دین کے بارے میں نشو وارتقا کا انکار کرتے ہیں۔

پرانے مذہب کے ماننے والے دوستوں کو یہ بات نوٹ کر لینی چاہیے کہ اب ان کا وقت ختم ہو چکا ہے قدرت کی جانب سے ہر روز ایسی ہوا چل رہی ہے کہ پرانے مذہب کے باغ سوکھتے جاتے ہیں۔ ان کی عمارت بوسیدہ ہو کر گرتی جاتی ہیں۔ اب آنکھ کھول کر دیکھنا چاہیے کہ خدا نے اپنے زندہ اور پائندہ دین کی نئی عمارت کیسے اور کہاں تیار کی ہے۔ پرانے مذہب کے چمن اجڑنے پر دست قدرت نیاب کہاں وہ باغ لگا یا ہے جو حقیقت پرستوں کے لئے جنت رضوان ہو۔

کیا رب العالمین ہم سے غافل ہو گیا؟ کیا وہ ہمیں بھول گیا۔ کیا ہم اس کی مخلوق نہیں۔ کیا ہمیں اس کی مدد و رہنمائی کی ضرورت نہیں؟ مصر و فلسطین میں گمراہی کے وقت حضرت موسیٰ اور پھر حضرت مسیح کو مبعوث فرمایا۔

کیا آج دنیا کی حالت اس وقت کے فلسطین سے ہزاروں لاکھوں درجہ گمراہی میں بدتر نہیں (پھر آج کل کون پیغمبر صاحب شریعت جدیدہ ہے۔ ثناء اللہ) عرب میں جب عرب باہم لڑتے تھے اور کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے گئے تھے اس وقت حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث فرمایا آج دنیا کروڑوں گنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑھ کر لڑائی میں مبتلا ہو رہی ہے۔ ہزاروں لاکھوں بت خانے آباد ہیں بلکہ ہر جماعت کے بڑے بڑے لوگ شاندار بت بنے ہوئے ہیں۔ کیا ایسے وقت میں ہادی و رہنما پیغمبر کی ضرورت نہیں۔

آج تمام قومیں اختلافات اور افتراقات میں دست وگریبان ہیں۔ کیا کسی ملانے والے کی حاجت نہیں ہے (پھر وہ کہاں ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) تمام جماعتیں ہزاروں قسم کی مشکلات میں مبتلا ہیں جن میں ان کی رہنمائی کے لئے کوئی روشنی ان کے پاس نہیں۔ کیا ایسے وقت میں خدائی روشنی کی ضرورت نہیں۔ سابقہ الہامی کتابیں اپنی تاثیر میں بہت مدھم ہوگئی ہیں۔ پرانی شریعتیں آج کی ضروریات کیلئے کافی نہیں رہیں کیا ان حالات میں نئی کتاب اور نئی شریعت کی ضرورت نہیں۔

تمام مذاہب واقوام کی کتابیں بشارت دیتی ہیں کہ تاریکی وضلالت کے وقت روشنی وہدایت کا ظہور ہوگا۔ کیا ابھی تک یہ ظہور نہیں ہوا۔ سب پیغمبروں نے وعدے دیئے تھے کہ ان حالات اور وقتوں میں موعود ظاہر ہوگا (یہی دعوی مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے اتباع کا ہے۔ کیا اچھا ہو دونوں یک جا بیٹھ کر باہم فیصلہ کرلیں۔ ثناء اللہ) اور نئے سرے سے انسان کو دینی وروحانی تعلیم دے گا۔ کیا یہ وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ اے تمام سونے والو! بستر غفلت سے سر اٹھاؤ دیکھو آفتاب نکل آیا ہے خدا کی رحمت تمہیں پکار رہی ہے۔ اٹھو اٹھو نئے طلوع کی تجلی دیکھو۔ (بہائی میگزین۔ ستمبر ۱۹۳۹ء ص ۱۰۔۱۱)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ دنیا کی ظلمت رفع کرنے کے لئے روشنی کی ضرورت ہے اور وہ روشنی شیخ بہاء اللہ کی رسالت ہے۔

اسی طرح قادیان سے ہر روز آواز اٹھتی ہے

آؤ لوگو یہاں تم نور خدا پاؤ گے

اور یہ آواز بھی کھلے لفظوں میں آتی ہے:

خدا نے موجودہ زمانے میں ایک رسول بھیجا اور وہ وہی ہے جو آج سے بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ قبل نہایت خوفناک عذابوں کی خبر دیتا رہا۔(الفضل ۲۷ستمبر ۱۹۳۹ءص ۷)

ہم ان دونوں آوازوں کی قدر کرتے اگر ان میں واقعی روشنی ہوتی ۔لیکن افسوس ہے کہ یہ دونوں تحریکیں نظر تحقیق میں اس جگنو کی مثل ثابت ہوئیں جس کا ذکر مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے اپنی مسدس میں یوں کیا ہے:

مثال ان کی کوشش کی ہے صاف ایسی
کہ کھائی کہیں بندروں نے جو سردی
ادھر اور ادھر دیر تک آگ ڈھونڈی
نظر روشنی ان کو آئی نہ اس کی
مگر ایک جگنو چمکتا جو دیکھا
پتنگا اسے آگ کا سب نے سمجھا
لیا جا کے تھام اور سب نے اسی دم
کیا گھاس پھونس اس پہ لا کر فراہم
لگے اس کو سلگانے سب مل کے پیہم
نہ کچھ آگ سلگی نہ سردی ہوئی کم
یوں ہی رات ساری انہوں نے گنوائی
مگر اپنی محنت کی راحت نہ پائی

شیخ بہاء اللہ ایرانی کو دنیا سے رخصت ہوئے آج ۴۷ سال ہو گئے اور مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی انتقال کئے آج اکتیس سال گزر گئے ۔ نہ شیخ بہاء اللہ کی روشنی سے دنیا منور ہوئی اور نہ مرزا غلام احمد صاحب کی روشنی سے روشن ہوئی ۔ یہاں تک کہ یہ دونوں گروہ بتصرف قدرت تسلیم کرتے ہیں کہ آج دنیا میں ظلمت ضلالت اختلاف و افتراق وغیرہ پہلے کی نسبت بہت زیادہ ہے ۔معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں تحریکیں دنیا کیلئے نور ثابت نہیں ہوئیں اس لئے اب کوئی اور صاحب نور آنا چاہیے۔

نوٹ: بہائی گروہ سے ہم بارہا پوچھ چکے ہیں کہ اسلام کا کوئی ایسا صریح حکم دکھاؤ جو موجودہ زمانہ سے موافق نہ ہو اور اس کے مقابلہ میں شیخ بہاء اللہ کی تعلیم پیش کرو، تاکہ مقابلہ کرنے میں آسانی ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ وہ حسب دعوی اپنے نور کی اشاعت کا نتیجہ بتائیں کہ اس نور نے دنیا کو کہاں تک منور کیا؟ کیا قصبہ قادیان بھی اس نور سے منور ہوا یا نہیں؟ ہم ان کے اس دعوی کو کہ ہماری تبلیغ دنیا کے کناروں تک پہنچ گئی ہے رامائن کی کتھا سے زیادہ وقعت نہیں دیتے کیونکہ اس کی حقیقت ہم سے مخفی نہیں۔ خدا بھلا کرے خلیفہ محمود قادیانی کا جس نے ہمیں یہ سنا کر ہماری تسلی کر دی کہ:

مرزا صاحب کے مزعومہ کام کا اربواں حصہ بھی ابھی پورا نہیں ہوا۔

(الفضل قادیان ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء)

جس پر اہل نظر کو یہ کہنے کا موقع حاصل ہے:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۵۸ھ جلد ۳۶ نمبر ۵۱ ص ۳۔۵)

موجودہ جنگ ہندوستان میں بھی ہوگی

خلیفہ قادیان کا خواب اور اس کی سچی تعبیر

خلیفہ قادیان کا پاگل پن (انگریز کی رائے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا ایک خواب شائع ہوا ہے جو قابل دید و شنید اور پر لطف و لذیذ ہے۔ ناظرین پہلے اس کا خلاصہ سن لیں۔ پھر تفصیل اسی کے الفاظ میں پڑھیں۔

خلیفہ قادیان نے خواب میں ایک بہت بڑا اژدہا دیکھا جو ایک احمدی کو پکڑنے کے لئے قادیان میں پہنچا مگر وہ احمدی بھاگ کر درخت پر چڑھ گیا۔ پھر وہ اژدھا خلیفہ قادیان کی طرف لپکا اور خلیفہ صاحب ایک ان بنی چارپائی پر چڑھ گئے۔ اس کے بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے دیکھا کہ ایک بہت بڑا میدان ہے جس میں میں کھڑا ہوں۔ اتنے میں میں کیا دیکھتا ہوں کہ عظیم الشان بلا جو ایک بہت بڑے اژدہا کی شکل میں ہے دور سے چلی آرہی ہے۔ وہ اژدہا دس بیس گز لمبا ہے اور ایسا موٹا ہے جیسے کوئی بہت بڑا درخت ہو۔ وہ اژدھا بڑھتا چلا آتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا وہ دنیا کے ایک کنارے سے چلا ہے اور درمیان میں جس قدر چیزیں تھیں ان سب کو کھاتا چلا آرہا ہے یہاں تک کہ بڑھتے بڑھتے وہ اژدہا اس جگہ پر پہنچ گیا جہاں ہم ہیں اور میں نے دیکھا کہ باقی لوگوں کو کھاتے کھاتے وہ ایک احمدی کے پیچھے بھی دوڑا۔ اس احمدی کا نام مجھے معلوم ہے مگر میں بتاتا نہیں وہ احمدی آگے آگے ہے اور اژدھا پیچھے پیچھے۔ میں نے جب دیکھا کہ اژدہا ایک احمدی کو کھانے کے لئے دوڑ پڑا ہے تو میں بھی ہاتھ میں سوٹا لے کر اس کے پیچھے بھاگا لیکن خواب میں میں محسوس کرتا ہوں کہ میں اتنی تیزی سے سے دوڑ نہیں سکتا جتنی تیزی سے سانپ دوڑتا ہے چنانچہ وہ اتنی تیزی سے دوڑتا ہے کہ میں اگر ایک قدم چلتا ہوں تو سانپ دس قدم کے فاصلے پر پہنچ جاتا ہے۔ لیکن بہر حال میں دوڑتا چلا گیا یہاں تک کہ میں نے دیکھا وہ احمدی ایک درخت کے قریب پہنچا اور تیزی سے اس درخت پر چڑھ گیا۔ اس نے خیال کیا کہ اگر میں اس درخت پر چڑھ گیا تو میں اس اژدہا کے حملہ سے بچ جاؤں گا۔ مگر ابھی وہ اس درخت کے نصف میں ہی تھا کہ اژدہا اس کے پاس پہنچ گیا اور سر اٹھا کر اسے نگل گیا۔ اس کے بعد وہ پھر واپس لوٹا اور اس غصہ میں کہ میں اس احمدی کو بچانے کے لئے کیوں اس کے پیچھے دوڑا تھا اس نے مجھ پر حملہ کیا۔ مگر جب وہ مجھ پر حملہ کرتا ہے تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ میرے قریب ہی ایک چارپائی پڑی ہوئی ہے مگر وہ بنی ہوئی نہیں صرف باہیاں وغیرہ ہیں۔ درمیان میں سوت سے اسے بنا نہیں گیا۔ پس جس وقت اژدہا میرے پاس پہنچا میں کود کر اس چارپائی پر کھڑا ہو گیا اور میں نے ایک پیر ایک سرے پر اور دوسرا پیر دوسرے سرے پر رکھ لیا۔ جب اژدھا چارپائی کے قریب پہنچا تو لوگ مجھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنے لگے کہ آپ اس اژدھا کا کس طرح مقابلہ کر سکتے ہیں...
اتنے میں وہ اژدھا میری چارپائی کے قریب پہنچ گیا اور میں نے اپنے دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا دیئے اور اللہ تعالی سے دعا مانگنی شروع کر دی... میں نے دیکھا کہ دعا کرنے کے نتیجہ میں اس اژدہا کے جوش میں کمی آنی شروع ہوگئی اور آہستہ آہستہ اس کی تیزی کم ہوگئی چنانچہ وہ پہلے تو میری چارپائی کے نیچے گھسا پھر اس کے جوش میں کمی آنی شروع ہوئی پھر وہ خاموشی سے لیٹ گیا۔ اور پھر میں نے دیکھا کہ وہ ایک ایسی چیز بن گیا ہے جیسے جیلی ہوتی ہے۔ اس کے بعد میں نے دیکھا کہ وہ اژدہا پانی ہوکر بہہ گیا اور میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ دیکھا دعا کا کیسا اثر ہوا...
اس رؤیا کے ماتحت میں سمجھتا ہوں کہ ممکن ہے یہ جنگ ہندوستان کے اندر بھی آجائے خوابیں چونکہ تعبیر طلب ہوتی ہیں اس لئے یقینی طور پر نہیں کہا جاسکتا کہ اس کی یہی تعبیر ہو۔ اور اگر ایسا ہی ہوا تو یہ امر کوئی بعید نہیں کہ جنگ کے شعلے ہندوستان کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیں۔

(الفضل قادیان ۶۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء ص ۵۔۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
اس خواب کا مضمون صاف ہے مگر تعبیر غلط ہے۔ اس کی صحیح تعبیر بتانے سے پہلے ہم ان انگریزوں کی تردید کرتے ہیں جو خلیفہ کو پاگل کہیں گے۔ ہم ہرگز خلیفہ صاحب کو پاگل نہیں کہہ سکتے اگرچہ خلیفہ صاحب اپنے آپ کو قضیہ مطلقہ عامہ کے ماتحت مراقی کہتے رہے ہیں (ریویو آف ریلی جنز بابت اگست ۱۹۲۶ء) چونکہ خلیفہ قادیان نے اپنے مذکورہ خواب کی نسبت خود لکھا ہے کہ ممکن ہے اس کی کوئی اور تعبیر ہو اس لئے اس خواب کی صحیح تعبیر ہم بتاتے ہیں۔
خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی تعبیر اس لئے غلط ہے کہ مذکورہ اژدھا سے مراد اگر جنگ ہوتی تو قادیان اور خلیفہ قادیان اور احمدی سے اس کو کوئی خاص تعلق نہ ہوتا کہ ان کے پیچھے بھاگا پھرتا۔
اس لئے صحیح تعبیر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس اژدھا سے مراد مولوی محمد علی لاہوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں جنہوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ قصبہ قادیان میں اپنا مرکز تبلیغ قائم کر کے محمودی جماعت کے عقائد کی اصلاح کریں گے اسی لئے وہ اژدھا احمدی جماعت کی تلاش میں پھرتا رہا۔

قادیانی ممبرو! افتونی فی تعبیری ان کنتم بالتعبیر عالمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء۔ ٦ رمضان ۱۳۵۸ھ جلد ۳٦ نمبر ۵۱ ص ۵۔٦)

جنگ یورپ دنیا کے لئے عذاب ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان کے تحت الفضل قادیان میں ایک مقالہ افتتاحیہ لکھا گیا ہے جس میں لائق اڈیٹر نے یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ دنیا میں عذاب چونکہ نبی کی آمد کے بعد آتا ہے اس لئے لازم ہے کہ پہلے کوئی نبی آیا ہو۔ پھر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ وہ نبی، مرزا غلام احمد صاحب متوفی ہیں اس دعوی پر دو آیتیں لکھی ہیں:

وما کان ربّك مهلك القری حتّی یبعث فی امّها رسولا۔

(القصص:۵۹)

(یعنی خدا کسی قوم کو ہلاک نہیں کرتا جب تک کسی مرکزی مقام میں اپنا رسول نہ بھیج دے)

لائق اڈیٹر نے اس آیت کو پیش کرتے ہوئے اس کے الفاظ مبارکہ پر غور نہیں کیا بلکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی محبت اور اخلاص کی رو میں اپنی تردید کو تائید سمجھ بیٹھے۔ قرآن کی یہ آیت اگر مرزا قادیانی کی نبوت سے تعلق رکھتی ہو تو ماننا پڑا کہ موضع قادیان پولینڈ کا مرکزی مقام (دارالحکومت) ہے، اسی لئے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت کا اثر پولینڈ پر بھی پہنچ گیا۔

ہاں ہاں اس کا یہ نتیجہ بھی ماننا پڑے گا کہ قادیان، جرمنی کی توپوں سے برباد بھی ہوگیا۔

اب ایک سوال باقی رہ گیا جس کا جواب دینا (اڈیٹر صاحب) الفضل پر فرض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔سوال یہ ہے کہ وہ بتائیں کہ پولینڈ کی جو تقسیم روس اور جرمنی کے درمیان ہوئی ہے اس کے بعد قادیان کس کے حصے میں آیا۔ غالباً روس کے حصے میں آیا ہوگا کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کو الہام ہوا تھا کہ زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا۔

اس کی تعبیر یہ ہوسکتی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مرکز روسیوں کے حوالہ کیا جائے گا کیونکہ مرزا صاحب کے الہاموں اور خوابوں کے معنی ایسے ہی ہوا کرتے تھے۔ مثلاً یہ کہ ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ مگر مرے لاہور میں جس پر مرزا غالب مرحوم نے مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی طرف سے یہ شعر لکھا تھا

مارا دیار غیر میں مجھ کو وطن سے دور
رکھ لی مرے خدا نے مری بے کسی کی شرم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۵۸ھ ص ۵)

طاعون سے قادیان خصوصاً دار مرزا کی حفاظت کا الہام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

طاعون کے زمانہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین الہام شائع کئے تھے۔ ایک یہ کہ قصبہ قادیان طاعون سے محفوظ رہے گا۔ دوسرا یہ کہ میرا گھر طاعون سے محفوظ رہے گا۔ تیسرا یہ کہ میرے مرید طاعون سے بچائے جائیں گے۔

خدا کی شان یہ تینوں الہام ایسے غلط ثابت ہوئے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی ان کا غلط ہونا تسلیم کرنا پڑا۔ قادیان میں طاعون آنے کا اعتراف خود مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں کیا ہے۔ خدا بھلا کرے خلیفہ قادیان (محمود احمد) کا اور اس راست گوئی کے صلہ میں ان کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب کرے جنہوں نے صاف کہہ دیا کہ:

قادیان میں بھی زور کے ساتھ طاعون پڑی۔

(خطبہ مرزا محمود احمد مندرجہ الفضل ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۳۹ء۔ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دار کی حفاظت والا الہام، جس کے متعلق خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بڑی تدلیس و تلبیس سے کام لیا ہے، کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کے الہام میں لفظ دار ہے۔ الہام کے الفاظ یہ ہیں :

انی احافظ کل من فی الدار۔

یعنی خدا فرماتا ہے کہ میں دار مرزا میں رہنے والے سب افراد کی جانیں بچاؤں گا۔

دار کے معنی کی تشریح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی کتاب کشتی نوح میں خود کی ہوئی ہے کہ اس دار سے مراد اینٹ اور چونے کا گھر نہیں ہے، بلکہ اس سے حلقہ ارادت مراد ہے۔ یعنی ہر وہ شخص جو دار مرزا سے عقیدت رکھتا ہے یعنی ان کا مرید ہے وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔

نتیجہ صاف ہے کہ دار سے مراد مرزا غلام احمد صاحب کا سکونتی مکان نہیں ہے۔ باوجود اس تشریح و تفصیل کے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) اس کی تلبیس کرتے ہوئے گویا ہوئے ہیں کہ :

> جب طاعون قادیان میں آئی اور شدت سے آئی اور اس محلّہ میں آئی جس میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا سکونتی مکان تھا اور آپ کے اردگرد کے مکانوں میں بہت سی اموات ہوئیں تو آپ کے مکان میں ایک چوہا بھی نہ مرا۔ (خطبہ مذکور)۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں: خلیفہ قادیان نے اس بیان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہام کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے حالانکہ وہ بتشریح مرزا صاحب قادیانی افراد احمدیہ کی موت بالطاعون سے مرزا صاحب کی زندگی ہی میں غلط ثابت ہو چکا ہے۔ مگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کوشش کرتے ہیں کہ اس مردہ الہام میں جان پڑ جائے شائد انہوں نے حکیمانہ مقولہ لن یصلح العطار ما افسد الدھر نہیں سنا، اسی لئے ایسی کوشش کرتے رہتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۵۸ھ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمائے قادیانیہ سے ایک مذہبی سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی جماعت چاہے مرزا صاحب قادیانی کو نبی مانتی، نبی بھی اس درجہ کا کہ اس کے انکار کو دخول جہنم کا موجب قرار دیتی ہے (انوار خلافت) لیکن باوجود ادعائے نبوت مرزا کے اس امر کی بھی قائل ہے کہ احکام شریعت محمدیہ میں مرزا صاحب قادیانی نے کوئی تغیر وتبدل نہیں کیا۔ اس لئے ہم علمائے قادیانیہ سے عموماً، ان کے اکبر العلماء مولوی سرور شاہ سے خصوصاً استفسار کرتے ہیں کہ امانت اور قرض میں کیا فرق ہے۔ اور کوئی رقم امانت کے نام سے لے کر اس میں تصرف کرنا خیانت یا غصب ہے یا نہیں؟

بنائے استفسار یہ کہ اخبار الفضل میں کئی دفعہ امانت فنڈ کے عنوان سے مضامین نکلے ہیں۔ چنانچہ ۲۹، اکتوبر ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں بھی ایک لیڈر مضمون شائع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ جماعت مرزائیہ کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنا زائد روپیہ جو بغرض حفاظت بنکوں یا ڈاک خانوں میں جمع کراتے ہیں، وہ قادیان کے امانت فنڈ میں جمع کرائیں۔ مرکز اس روپیہ کو کاروبار میں لگائے گا۔ مرکز کو اس سے سہولت ہوگی اور سانس لینے کا موقع مل جائے گا۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرکز اس امانتی روپیہ کو بجائے محفوظ رکھنے کے کاروبار پر خرچ کرے گا۔ اس لئے:

ہمارا مذہبی سوال ہے کہ امانت کے نام سے روپیہ طلب کرنا اور پھر اس کو اپنے تصرف میں لانا کیا شرع اسلام کی رو سے جائز ہے، یا دین قادیانی کی رو سے؟

مہربانی کر کے اس مسئلے کا جواب بدلائل شرعیہ دے کر مشکور فرمائیں۔ ایسا نہ ہو کہ پیغام صلح لاہور اس پر کچھ اور اضافہ کر دے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۴ شوال ۱۳۵۸ھ جلد ۳۷ نمبر ۳ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی بعثت کے بعد دنیا میں ذہنی انقلاب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا میں کوئی بھی واقعہ ہو، جاپان وچین میں جنگ ہو، کوئٹہ یا بہار میں زلزلہ آئے، پولینڈ میں آفت نازل ہو، یہ سب واقعات رسول قادیان کی تکذیب کی وجہ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اخبار الفضل کا فرض ہے کہ وہ ان واقعات کو نبوت مرزا قادیانی کے دلائل کی صورت میں پیش کرتا رہے۔

ہمیں کیا غرض کہ کسی کو اس کی ڈیوٹی سے روکیں۔ چنانچہ الفضل ۲۰، اکتوبر ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون خاص اس دعوی کے ثبوت میں لکھا گیا ہے کہ مرزا صاحب کی بعثت کے بعد دنیا میں ایک ذہنی انقلاب یہ ہوا کہ آج کل لوگ اپنے دعوی کو دلیل سے منوانا چاہتے ہیں۔

اس دعوی کے ثبوت میں جرمنی اور برطانیہ وفرانس کی جنگ کا ذکر کیا ہے۔ مگر ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ الفضل اور اس کے اعوان وانصار دنیا کے واقعات سے اتنی چشم پوشی کیوں کرتے ہیں۔ دلیل کا مطالبہ کرنا اور دلیل سے فیصلہ چاہنا تو دنیا میں بہت عرصے سے جاری ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰؑ نے فرعون سے کہا تھا کہ وہ دلیل کیسا تھ فیصلہ کرلے اور فرعون نے اس تجویز کو منظور کرلیا تھا۔ ملاحظہ ہو آیات ذیل:

قا ل او لو جئتك بشيء مبين ۔ قال فأت به ان كنت من الصادقين ۔ (الشعراء: ۳۰۔۳۱)

آج جس دلیل سے فیصلہ کا مطالبہ کیا جاتا ہے وہ ہمارے سامنے نظر آرہی ہے جس کو انگریزی میں مائٹ از رائٹ Might is Right میں بیان کیا جاتا ہے یعنی جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔ اگر دلیل سے فیصلہ کرانے پر انسانی طبیعت کا میلان ہوتا تو آج ہمارا امت مرزائیہ سے کوئی جھگڑا ہی نہ رہتا۔ مباحثہ لدھیانہ میں دلیلیں پیش ہوچکیں اور بذریعہ ثالث فیصلہ بھی ہو چکا۔ مگر امت مرزا نے نہ ماننا تھا، نہ مانا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اچھا اگر آپ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں کہ دنیا کا ذہنی انقلاب دلیل طلبی کی صورت میں ہوا ہے تو آپ بنیابت خلیفہ قادیان ہمارے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ کے متعلق مکرر فیصلہ کرلیں۔ دیکھیں آپ اس تجویز کا کیا جواب دیتے ہیں۔ ہاں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب کی بعثت کے بعد عجیب ذہنی انقلاب ہوا ہے۔ نہ بزرگوں کا ادب ہے نہ حیا وشرم نہ امانت ودیانت۔ ڈاکہ زنی چوری خیانت مجرمانہ وغیرہ افعال قبیحہ اس حد تک پہنچ گئے ہیں کہ مولانا الطاف حسین حالی کی یہ رباعی بالکل سچی معلوم ہوتی ہے

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہے گا کوئی انسان میں عیب
ہو جائیں گے کھل چھلا کے سب سے عیب ہنر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۳۹ء مطابق ۴ شوال ۱۳۵۸ھ جلد ۳۷ نمبر ۳ ص ۴)

مرزا قادیانی جیسا ناکام کوئی مدعی نہیں رہا

(بجواب الفضل قادیان ۴ نومبر ۱۹۳۹ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم بارہا اس امر کو واضح کر چکے ہیں اور بدلائل قاہرہ ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی اپنے دعویٰ میں بالکل ناکام رہے۔ ایسے ناکام رہے کہ کوئی پرائمری کا لڑکا جو دس دفعہ فیل ہو، وہ بھی اتنا ناکام نہیں سمجھا جائے گا۔

مگر امت مرزائیہ واقعات سے چشم پوشی کر کے اور مرزا صاحب کے دعاوی کو زاویہ خمول میں ڈال کران کی کامیابی کے گیت گاتی چلی جارہی ہے۔ اخبار الفضل کے پرچہ مذکور میں ہمارے اعتراض کے جواب میں بڑے فخر سے لکھا ہے کہ:

اہل حدیث کے فرسودہ اعتراض کا جواب ہم نے بارہا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم مانتے ہیں کہ دیا، بلکہ اس سے زیادہ مرتبہ جتنی مرتبہ کہ عیسائیوں نے تثلیث کے متعلق، اور آریوں نے نیوگ کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کو دیا۔

جوابات کی کمیت (تعداد) سے کیفیت صحیحہ ثابت نہیں ہوسکتی۔الفضل قادیان ۴ نومبر ۱۹۳۹ء کے پرچے میں بھی تو جواب دیا ہے جو گنتی میں تو آ جائے گا۔لیکن اہل نظر کے نزدیک وہ جواب لا جواب ہے۔آج ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ناکامی کو ایک تاریخی مثال سے تشبیہ دیتے ہیں۔

رچرڈ شیر دل شاہ انگلستان جب افواج قاہرہ لے کر سلطان صلاح الدین کے مقابلہ میں چلا تھا تو کیا دعوی لے کر چلا تھا۔یہی نا کہ میں بیت المقدس کو فتح کر کے آؤں گا۔

لڑائی میں یقیناً اس نے چند مقامات کو اپنے گھوڑوں سے پامال کیا ہوگا مگر نتیجہ کیا ہوا کہ شکست خوردہ واپسی کے وقت وہ بیت المقدس کی طرف منہ کر کے نہیں دیکھتا تھا۔

یہ اس کی شرافت کا تقاضا تھا۔اگر وہ قادیانی لٹریچر سے واقف ہوتا، انگلستان جا کر بہت بڑا جلسہ کرتا اس میں کئی ایک لاؤڈ سپیکر (اگر مہیا ہوتے) لگا کر پرزور تقریر کرتا کہ میں نے بندرگاہ پر اترتے ہی اتنے مربع میل فصل کو رونڈ ڈالا۔میری فوج نے اتنے باغات اجاڑ دیئے، کھیتوں کو برباد کیا۔اتنے مویشی ذبح کر دیئے ۔مسلمانوں کے ہزاروں آدمی ہم نے قتل کر دیئے۔

اگر کوئی پوچھتا کہ صاحب! اصل مطلب (بیت المقدس کی فتح) میں آپ کامیاب آئے یا ناکام، تو بڑی سنجیدگی سے کہہ دیتا

شکست و فتح تو قسمت سے ہے ولے اے میر
مقابلہ تو دل ناتواں نے خوب کیا

اب ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی سناتے ہیں جس میں ان کو ناکام پاتے ہیں۔ان کے اپنے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں جو اپنی وضاحت میں بے مثال ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الانبیاء ہیں، اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گزرتا کہ آپ کا زمانہ وہیں تک ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اس زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا۔ اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے۔ اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسکا نام خاتم الخلفاء ہے۔ پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے۔ اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اس کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے

هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله۔

یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اس کو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالمگیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اسلئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

(چشمہ معرفت۔ ص ۸۲۔۸۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ ہے دعویٰ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا جس کا یہ آخری فقرہ ناظرین سامنے رکھ لیں:

عالم گیر غلبہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

ناظرین یہ بھی یاد رکھیں کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) تک کے زمانہ تک یہ عالم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیر غلبہ کیوں موقوف رکھا گیا۔ اس کے جواب میں مرزا قادیانی کے مذکورہ بالا الفاظ ملاحظہ ہوں کہ اس لئے کہ شبہ نہ ہو کہ زمانہ نبوت محمدیہ، مسیح موعود سے پہلے ختم ہو گیا۔

بہت خوب! اس ساری عبارت پر یک جا نظر ڈالنے سے ہر ایک درجے کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی اپنے وقت میں عالمگیر غلبہ اور دنیا بھر میں وحدت قومی اسلامی پیدا کرنا تھا۔

سوال یہ ہے کہ ایسا ہو گیا؟ ہو گیا، تو چشم ما روشن دل ما شاد۔

اگر ہو گیا ہوتا، تو آج یورپ میں جنگ بھی نہ ہوتی، روس وغیرہ ممالک میں الحاد اور زندقہ بھی نہ پھیلا ہوتا۔ ہندوستان میں قبر پرستی کا نام ونشان نہ ہوتا، بلکہ قادیان میں آریہ سماج بھی نہ ہوتی۔

اس کے جواب میں کیا ہی بچوں کی سی باتیں کہی جاتی ہیں کہ انبیاء کرام کے زمانے میں کبھی ایسا نہیں ہوا۔

ہم مانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہوا کیونکہ انہوں نے کبھی ایسا دعوی بھی نہیں کیا کہ ہم دنیا میں وحدت قومی پیدا کرکے جائیں گے۔ وہ تو صرف تبلیغ کرنے آئے تھے اور اعلان فرماتے رہے من شاء فلیؤمن و من شاء فلیکفر

مرزا قادیانی کی امت کے ممبرو! کسی نبی کی تعلیم میں ایسے الفاظ دکھاؤ جیسے مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ ہم نے پیش کئے ہیں پھر یہ جواب دو۔ ورنہ اس عبارت کو جو ہم نے پیش کی ہے اس کتاب سے محو کردو اور اعلان کردو کہ یہ عبارت مرزا صاحب نے کسی حالت میں لکھی تھی جو بطور سکران پر وارد ہوئی تھی۔ اگر تم ایسا کرو گے تو ہم بھی تمہارا پیچھا چھوڑ دیں گے اور بقول حضرت مجدد الف ثانی یہ کہیں گے:

کلمات شطحیہ آں را پیروی نہ باید کرد

اور مرزا صاحب متوفی کی طرف سے بھی ہم یہ معذرت شائع کر دیں گے

بک گیا ہوں جنوں میں کیا کیا کچھ
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ نومبر ص ۱۹۳۹ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ جلد ۳۷ نمبر ۴ ص ۶۔۷)

(عیسائیوں نے مولانا امرتسری کی درج بالا قسم کی تحریروں کی تحسین کی تو قادیانیوں کو ناگوار گذرا چنانچہ لکھا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نورافشاں کی ظلمت فشانی

جس دن سے نورافشان کی زمام ادارت پادری سلطان محمد پال کے ہاتھ میں آئی ہے، اس کا شائد ہی کوئی پرچہ ہوگا جس میں حضرت مسیح موعود پر ناواجب طعن و تشنیع اور تمسخر واستہزاء سے کام نہ لیا جاتا ہو۔ جہاں تک مسائل کا تعلق ہے اس بات کا تو کوئی حرج نہیں کہ پادری صاحب مہذبانہ طریق سے دلائل کے ساتھ ان پر نکتہ چینی کریں لیکن ایک غلط خیال کو سامنے رکھ کر مخالفین کی غلط بیانیوں سے فائدہ اٹھا کر تمسخرانہ پیرائے میں ہرزہ سرائی کرنا اور مولوی ثناء اللہ اور دوسرے مخالفین کی تحریریں نقل کرتے چلے جانا کسی سنجیدہ اور معقول انسان کا کام نہیں..

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بے شک یہ لکھا ہے کہ میں کسر صلیب اور مسلمانوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوا ہوں، اور ان دونوں کاموں کو اپنی زندگی ہی میں تکمیل تک پہنچانے کی بھی پیش گوئی کی ہے۔لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ آپ کے فوت ہو جانے سے پہلے عیسائیت کو دنیا سے نیست و نابود ہو جانا چاہیے تھا، یا تمام مسلمان فرشتہ خصلت بن جانے چاہییں تھے، اورکوئی بری بات ان میں باقی نہ رہنی چاہیے تھی بلکہ جیسا کہ بارہا مرتبہ پیغام صلح کے صفحات میں اس بات کو واضح کیا جا چکا ہے کہ آپ کا کام محض اتنا ہی تھا کہ کسر صلیب کے لئے ایسے بہترین اصول ہمارے ہاتھ میں دے دیتے، جن سے کام لے کر آپ کے پیرو ہر میدان میں فتح یاب ہوتے جیسا کہ آج دیکھنے میں آرہا ہے۔ایسا ہی مسلمانوں کی اصلاح سے مقصد صرف اس قدر ہے کہ انہیں وہ راہیں بتا دیتے جن پر چل کر وہ کامیابی کے مدارج کو پہنچ سکتے ہیں، ایک مامورمن اللہ کا کام صرف اسی قدر ہوتا ہے کہ وہ چند راہیں دنیا کو بتا دیتا ہے جو اصل مقصد کی طرف لے جانے والی ہیں اور ایک ایسی جماعت وہ بنا دیتا ہے جو اس کے منشا کے موافق کام کرے اور ان راہوں پر دنیا کو چلانے کی کوشش کرے۔مسیح موعود نے کسر صلیب کے جو اصول ہمیں سمجھائے، وہ ایسے زبردست ہیں کہ کوئی بڑے سے بڑا مسیحی بھی ان کے سامنے نہیں ٹھہر سکتا۔ ...خاکسار بشیر احمد لاہور۔(پیغام صلح ۲۸ جون ۱۹۲۹ء ص ۵)

مرزا صاحب قادیانی کو گزرے ہوئے ایک صدی سے زائد ہوگئی ہے۔ اور ان کی جماعت کو بھی ان کے دیئے ہوئے اصولوں کے مطابق کام کرتے ہوئے اتنا عرصہ ہوگیا،لیکن عیسائیت تاحال اسی طرح دنیا میں پھیلی ہوئی ہے، صلیب کی پرستش بھی ہورہی ہے۔ ادھر مرزا صاحب اور ان کی جماعت ایک صدی قبل کی طرح آج بھی مسلمانوں میں مبغوض ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تحریف

مولانا ابویحیٰ امام خان صاحب نوشہرویؒ لکھتے ہیں:

اب تک تو مجھے قادیانیت سے نفرت تھی، مگر شوق مطالعہ کی خیر ہو جس نے آج ہمیں قادیانیت سے نفرت اور بغض کے معاملہ میں حقیقت آشنا بنا دیا۔

قادیانی (ہر دو صنف) قرآن فہمی کے گویا الہامی مدعی ہیں اور اس سلسلہ میں مرزا محمود احمد صاحب تو گویا خلیفہ موعود، بھی ہیں۔ سنا گیا ہے کہ قادیان میں آج کل بھی ایک نبی موجود ہے جس کا نام احمد نور ہے۔

مقصود قادیانی قرآن فہمی کا نمونہ دکھانا تھا، جس میں یہ دونوں طائفے (قادیانی اور لاہوری) حضرت جبریل امین سے فیض یاب ہونے کے دعویدار ہیں۔ قادیانی اخبار الفضل قادیان ۲ مارچ ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون قرآن مجید کی بعض ظاہری خصوصیات، کے عنوان سے چھپا ہے۔ اس میں قرآن مجید کی ۱۸ خصوصیت دکھائی گئی ہیں۔ اور یہ دنیا میں قرآن مجید کی پہلی ریسرچ (تحقیقات) ہے جو الفضل قادیان نے بے نقاب کی ہے۔ یعنی

۱۔ سب سے بڑی آیت قرآن مجید کی یا ایھا الذین آمنوا اذا تداینتم بدین سے شروع ہوتی ہے اور سورۃ بقرہ کی آیت نمبر ۲۸۳ ہے۔ میرے قرآن میں سترہ سطروں کی ہے۔

بتائیے۔ یہ آج تک کس نے دریافت کیا تھا؟

دوسری ریسرچ سنئے۔ فرماتے ہیں۔

۲۔ سب سے چھوٹی آیت مقطعات کو چھوڑ کر و العصر ہے یا و الحاقه اور و القارعه ہے۔ یہ آیتیں دو الفاظ سے مرکب ہیں۔

خوب! یہ نیا مطالعہ ہے۔ اب تک قرآن مجید کی چھوٹی آیت کسی کو معلوم نہ تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اس سلسلہ کی سب سے مضبوط کڑی نمبر ۱۴ ہے جس سے قرآن مجید کے متعلق قادیانی مفسر کا یہ جدید انکشاف قابل داد ہے کہ قرآن مجید نے اپنے متعلق، قرآن عربی، ہونے کا جو دعوی کیا تھا وہ بھی مزید ریسرچ کا محتاج تھا۔ ملاحظہ ہو۔

۱۴۔ یہ کتاب حکیم ب کے حرف سے شروع ہوتی ہے اور س کے حرف پر ختم ہوتی ہے مطلب یہ کہ بس ہے کہ کافی ہے ہمارے لئے اور بس ہے کہ آخری کتاب ہے۔(الفضل ۲ مارچ ۱۹۳۹ء ص ۵)

غور طلب ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے لے کر اب تک کسی نے یہ ریسرچ نہ کی کہ، بس، عربی لفظ ہے، اور کافی کے معنوں میں آتا ہے۔

اگر میری یہ عرض داشت جناب استاد سید سلیمان ندوی کے سمع عالی تک پہنچ سکے تو زہے نصیب۔ کہ جناب اپنی تالیف لغات جدیدہ میں لفظ بس بمعنی کافی کا اضافہ فرمالیں اور اس کے مولد یا دخیل ہونے کی تحقیق قادیان شعبہ تالیف وتصنیف سے فرمالیں

برائے کرم اس ریسرچ سے مستشرقین یورپ کو بھی بشارت دیجئے اور صاحب المنجد کو بھی مطلع فرما دیجئے۔

کاش یہ تمام لوگ باقاعدہ قادیان شعبہ تالیف وتصنیف سے معاملہ رکھیں تا کہ اس قسم کی نئی تحقیقیں ان کے کام آسکیں

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ نے نوٹ لکھا ہے:

قابل مضمون نگار کو شائد معلوم نہیں کہ ایسے محقق پہلے بھی گزرے ہیں جن کے حق میں کہا گیا ہے:

پس از صد سال ایں معنی محقق شد بخاقانی
کہ بورانیست باذنجان و باذنجان بورانی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ نومبر ص ۱۹۳۹ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۵۸ھ جلد ۳۷ نمبر ۴ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا بہاء اللہ ایرانی نبی تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج تک تو بہائی تحریرات میں بہاء اللہ ایرانی کی نبوت سے انکار ہوتا رہا۔ یہی سننے میں آتا تھا کہ آپ نبی نہیں بلکہ صاحبِ کتاب ہیں۔ ادھر قادیان سے بھی آواز آتی کہ شیخ بہاء اللہ نے نبوت کا نہیں بلکہ الوہیت کا دعوی کیا ہے۔ ایسا کہنے میں ان کی ایک خاص غرض پنہاں ہے۔ اس کے جواب میں بہائی جماعت کی طرف سے کہا جاتا تھا کہ شیخ بہاء اللہ نے نہ الوہیت کا دعوی کیا اور نہ نبوت کا بلکہ الوہیت اور نبوت کے درمیان ایک درجہ مجہول الکیفیت ہے جس پر آپ فائز تھے۔

ہم نے اپنے رسالہ بہاء اللہ اور میرزا میں اس مضمون پر مفصل بحث کر کے ثابت کیا ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی نبوت و رسالت تھے۔ اسکے بعد جتنی تحریرات اہل قلم بہائیوں کی طرف سے نظر سے گزریں ان سب میں شیخ بہاء اللہ کی نسبت نبی یا نبوت کا لفظ صاف پایا جاتا ہے جس سے ہمیں دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک بہائیوں کے مقابلہ میں دوسرا قادیانیوں کے مقابلہ میں۔ اس کی تفصیل پہلے بھی کئی دفعہ ہو چکی ہے اور آئندہ بھی حسب ضرورت ہوتی رہے گی۔

آج کے مضمون میں ہمارا روئے سخن بہائی میگزین بابت نومبر ۱۹۳۹ء کی طرف ہے۔ اس میں ایک مضمون اس عنوان سے درج ہوا ہے:

نئی کتاب اور نئے پیغمبر کی آمد

اس عنوان کے ماتحت اڈیٹر صاحب بہائی میگزین نے قرآن شریف کی کئی ایک آیات سے نبوت کا اجراء ثابت کرتے ہوئے شیخ بہاء اللہ کو قرآنی شہادت سے نبی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ یہ کوشش اسی قسم کی ہے جو قادیانی گروہ کے افراد اپنے نبی (مرزا صاحب قادیانی) کی تعلیم کے ماتحت کیا کرتے ہیں۔ اسی لئے ہم علی وجہ البصیرت کہا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب متوفی اپنے دعاوی میں شیخ بہاء اللہ سے مستفیض ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر اقبال مرحوم کا یہ قول رہ رہ کر ہمیں یاد آیا کرتا ہے کہ امام حسین کی شہادت کے بعد ان کے برابر بلکہ ان سے زیادہ مظلوم قرآن شریف ہے جو کوئی چاہتا ہے اس کو اپنے ظلم وستم کا تختہ مشق بنالیتا ہے یعنی متکلم کے خلاف منشاء اس سے کام لیتا ہے حقیقت میں ایسے لوگ اس آیت کے مصداق ہوتے ہیں

نبذ فریق من الذین اوتوا الکتاب کتاب اللہ وراء ظھورھم

(البقرۃ: ۱۰۱)

اڈیٹر صاحب بہائی نے شیخ بہاء اللہ ایرانی کے دعوی کے اثبات میں قابل توجہ مندرجہ ذیل آیات لکھی ہیں

۱۔ ما یأتیھم من ذکر من الرحمن محدثٍ الا کانوا عنہ معرضین

(الشعراء: ۵)

۲۔ اشرقت الارض بنور ربھا و وضع الکتاب (الزمر: ۶۹)

پہلی آیت آپ نے یہ بتانے کو پیش کی ہے کہ ذکر سے مراد کلام الٰہی ہے جو مختلف اوقات میں نازل ہوتا رہا ہے۔ دوسری آیت اس غرض سے پیش کی ہے کہ نورِ رب سے مراد شیخ بہاء اللہ ایرانی ہیں۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ جو قابل دید و شنید ہیں، درج ذیل ہیں:

ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث الا استمعوہ و ھم یلعبون ۔ لاھیۃ قلوبھم (سورہ انبیاء: ۲۔۳) (کبھی کوئی نیا ذکر پروردگار کی طرف سے لوگوں کے پاس نہیں آتا مگر لوگ اسے سن کر کھیل بناتے ہیں ان کی دل متوجہ نہیں ہوتے)

اس آیت مبارکہ میں صیغہ مضارع میں صاف صاف فرمایا ہے کہ ما یاتیھم من ذکر جس کا ترجمہ قاعدے کے مطابق حال واستقبال دونوں کو حاوی ہے جب کبھی خدا کی جانب سے نیا ذکر آتا ہے اور آئے گا لوگ توجہ سے نہیں سنتے اور نہیں سنیں گے ۔ اس میں مستقبل کے پہلو سے عیاں ہوگیا کہ قرآن کے بعد بھی ذکر آئے گا اور لوگ منکر اور غافل رہیں،

(بہائی میگزین بمبئی۔ ص ۷ نومبر ۱۹۳۹ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اقتباس میں پہلی غلطی تو یہ ہے کہ راقم مضمون نے غور نہیں کیا کہ فعل مضارع زمانہ حال اور استقبال کے معنی میں لفظ مشترک یا حقیقت ومجاز ہے؟ حقیقت ومجاز کا تو قائل کوئی بھی نہیں۔ اگر ہو بھی تو ہمیں مضر نہیں۔ رہا مشترک ہونا تو اس کے لئے یہ قاعدہ ہے کہ ایک ہی کلام کے متعدد معنی ایک ہی دفعہ مراد نہیں لئے جاسکتے بلکہ ایک موقع پر ایک ہی معنی مراد ہوتے ہیں مثلاً لفظ عین سے نہر چشمہ آنکھ اور جاسوس وغیرہ سب معانی اکھٹے مراد نہیں لے سکتے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ اس مضارع (ما یاتیھم) میں کون سے معنی مراد ہیں۔ بشہادت قرینہ یہاں حال کے معنی مراد ہیں کیونکہ الا کانوا عنہ کا صیغہ ماضی ہونا بتارہا ہے کہ یہاں مستقبل کے معنی مراد نہیں ہوسکتے مگر ہم تو یہ بھی کہنے کو تیار ہیں کہ مستقبل کے معنی بھی ہمیں مضر نہیں۔

ترجمہ بمعنی حال:

نہیں آتی ہے انکے پاس خدا کی طرف سے کوئی نصیحت مگر وہ اس سے منہ پھیر جاتے ہیں

ترجمہ بمعنی مستقبل:

نہیں آئے گی ان کے پاس خدا کی طرف سے کوئی نئی نصیحت مگر وہ اس سے منہ پھیر جائیں گے

اڈیٹر بہائی میگزین نے ان ہر دو معانی کو پیش کر کے کہا ہے کہ قرآن مجید سے اجرائے نبوت ثابت ہوتا ہے جس کو دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ بقول ان کے قرآن مجید اشارہ کرتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد بھی سلسلہ نبوت جاری رہے گا

ہم کہتے ہیں کہ ایک ہی وقت میں دو معانی مراد لینا خلاف قاعدہ ہے اسکے علاوہ مستقبل کے معنی لے کر بھی یہ مضمون ثابت نہیں ہوتا کیونکہ معنی استقبال کی صحت کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد تا انتقال ذات رسالت جو زمانہ ہے اس میں ان کی روگردانی ثابت ہو۔ اس سے یہ کیونکر مانا جائے کہ دوام استقبال مراد ہے ملاحظہ ہو آیت ذیل:

سیقول السّفهاء من النّاس ما ولا هم

بوجہ دخول س کے یقول یقیناً فعل مستقبل کا صیغہ ہے جس کی صحت کے لئے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ کا قول بھی کافی ہے نہ کہ علی الدوام الی یوم القیامۃ ۔

مذکورہ استدلال دراصل بہائی متکلم کے دعوی کیلئے بمنزل صغری کے ہے اس شکل کا کبری آپ نے آیت کریمہ اشرقت الا ر ض بنور ر بھا و وضع الکتاب سے لیا ہے اس سلسلہ میں آپ کے الفاظ بہت ہی لطف انگیز ہیں ۔ آپ اس آیت کا ترجمہ مع تشریح یوں کرتے ہیں:

زمین پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی (نور رب اور بہاء اللہ ایک معنی ہیں) اور کتاب لاکر رکھی جائے گی ۔ سورہ انبیاء اور سورہ شعراء کی آیات مذکورہ میں صاف لفظ محد ث فرمایا ہے یعنی جدید کتاب و پیغمبر کی آمد ہوگی اور شروع مضمون میں جو آیت ہم نے لکھی ہے وہ پکار پکار کر کہہ رہی ہے کہ قرآن کے بعد کوئی باطل کتاب ہرگز نہیں آئے گی اس طرح خدا نے ہمیں بتا دیا کہ حضرت بہاء اللہ کے ذریعے جو نئی کتاب آئی ہے وہ حقیقت میں خدا کی ہی کتاب ہے اور حضرت بہاء اللہ یقیناً منجانب اللہ مرسل برحق ہیں ۔

(بہائی میگزین ۔ ص ۸ ۔ بابت نومبر ۱۹۳۹ء)

ناظرین کرام : غور فرمایئے کہ کسی مدعی نبوت کے دعوے کا اثبات اس طریق سے ہوسکتا ہے جس میں نہ کسی قانون یا ضابطہ ء زبان کی پابندی ہو نہ سیاق عبارت کا لحاظ نہ تحریف کلام سے خوف ، ہم ناظرین کی آگاہی کیلئے یہ آیات پیش کئے دیتے ہیں

اشرقت الار ض بنو رر بھا و و ضع الکتاب و جآ ئ ء بالنبیین و الشھداء و قضی بینھم بالحق و ھم لا یظلمو ن۔ و وفّیت کلّ نفس ما عملت و ھو اعلم بما یفعلو ن ۔ و سیق الّذین کفروا الی جھنّم زمرا ۔ حتّی اذا جاء و ھا و فتحت ابوا بھا و قا ل لھم خز نتھا الم یأتکم رسل مّنکم یتلو ن علیکم ء ایا ت ربّکم و ینذ رو نکم لقاء یو مکم ھذا ، قا لوا بلی و لکن حقّت کلمۃ العذا ب علی الکا فر ین ۔ قیل اد خلوا ابوا ب جھنّم خالدین فیھا فبئس مثوی المتکبّر ین ۔ و سیق الّذین اتقوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربّهم الی الجنّة زمرا۔ حتّی اذا جا ء و ھا و فتحت ابوا بھا و قال لھم خز نتھا سلا م علیکم طبتم فا دخلو ھا خا لد ین ۔ و قالوا الحمد للّٰہ الذی صد قنا وعدہ و او ر ثنا ا لا ر ض نتبوّأ من الجنّة حیث نشا ء فنعم اجر العا ملین ۔ و تر ی الملا ئکة حا فّین من حو ل العر ش یسبّحو ن بحمد ر بّھم و قضی بینھم بالحق و قیل الحمد للہ ربّ العا لمین (الزمر: ۶۹-۷۵)

ان آیات میں مختلف مصادر سے پانچ فعل آئے ہیں جو ایک دوسرے سے عطف کا تعلق رکھتے ہیں۔ ان کے معنی بتانے میں ہمیں بڑی آسانی ہے کیونکہ اڈیٹر صاحب بہائی نے دو فعلوں اشرقت اور وضع کو مستقبل کے معنی میں لیا ہے پس ساری آیات کا مستقبل کے معنی میں لے کر مفہوم یوں ہوگا:

زمین اپنے پروردگار کے نور سے روشن ہو جائے گی اور اعمال نامہ کی کتاب سب کے سامنے رکھ دی جائے گی اور نبی اور شہید رو برو لائے جائیں گے جس کے بعد الحمدللہ رب العالمین کہا جائے گا

حضرات! ہر ایک صاحب خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر بتائے کہ کیا یہ سب واقعات ظہور میں آ چکے ہیں۔ مضمون نگار صاحب نے نور اور بہاء اللہ ہم کو ہم معنی کہہ لیا اور کتاب سے مراد بہاء اللہ کی کتاب اقدس لے لی مگر نبیوں اور شہیدوں کا آنا اور بندوں کے درمیان فیصلہ کلی ہونا اور منادی کا الحمدللہ کہنا، یہ کام کب ہوئے؟

سب سے بڑی بات جملہ قضی بینھم بالحق قابل غور ہے کیونکہ قرآن مجید کی متعدد آیات سے ثابت ہوتا ہے کہ قیامت کے دن قضائے بالحق کے بعد جزا و سزا کا دور شروع ہو جائے گا، اعمال کا نہیں۔

غور سے پڑھیئے آیات کریمہ جن کے الفاظ یہ ہیں:

و قا ل الشیطان لما قضی الامر انّ اللہ وعدکم وعدالحق و وعدّ تکم فا خلفتکم و ما کان لی علیکم من سلطان ا لّا ان دعو تکم فاستجبتم لی، فلا تلو مو نی ولو موا انفسکم، ماانا بمصرخکم وما انتم بمصر خی انّی کفرت بما اشرکتمو ن من

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبل انّ الظا لمین لھم عذا ب الیم۔ و ا دخل الذین آ منوا و عملوا الصالحات جنّا ت تجری من تحتھا ا لا نھار خالدین فیھا با ذن ر بھم تحیتھم فیھا سلا م (ابرا ھیم : ۲۲۔۲۳)

ان آیات کا ترجمہ ہی اپنا مطلب بتانے کو کافی ہے جو درج ذیل ہے:

جب امر مذہبی کا فیصلہ ہو جائے گا تو شیطان یہ فیصلہ دیکھ کر بنی نوع انسان کو کہے گا کہ اللہ تعالی نے تم سے سچا وعدہ کیا تھا اور میں نے تم سے غلط وعدے کئے تھے اور میرا تم پر کچھ زور بھی نہ تھا سوائے اس کے کہ میں نے تم کو برے کاموں کی طرف لگایا اور تم نے قبول کیا۔ پس تم مجھے ملامت نہ کرو بلکہ اپنے نفسوں کو ملامت کرو۔ نہ میں تمہیں چھڑا سکتا ہوں نہ تم مجھے چھڑا سکتے ہو اور میں تمہارے شرکیہ کاموں سے منکر ہوں۔ ظالموں کے لئے سخت عذاب ہوگا اور ایمان دار اچھے کام کرنے والے باغات میں داخل کئے جائیں گے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور وہ ان میں اپنے رب کے حکم سے ہمیشہ رہیں گے اور وہاں ان کا تحفہ باہمی سلام ہوگا۔

یہ آیات صاف بتا رہی ہیں کہ اس فیصلہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ نیکوکار جنت میں اور بدکار جہنم میں داخل کئے جائیں گے۔ کیا یہ سب کام پورے ہو چکے ہیں۔ کیا اہل جنت بحکم آیت کریمہ لا یسمعو ن فیھا لغوا و لا تا ثیما دنیا میں گناہ کی آواز نہیں سنتے۔ کیا ایسی آواز کہیں سے آتی بھی نہیں۔

بھائی دوستو! آپ کے اور آپ کے ہم نوا قادیانیوں کے ایسے دلائل کے جواب میں مسلمان مجبوراً یہ دعا کرتے ہیں

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے
خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ شوال ۱۳۵۸ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۹ء جلد ۳۷ نمبر ۵ ص ۴،۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا نکاح آسمانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان نے آسمانی نکاح کا قصہ پارینہ پھر چھیڑا ہے۔ ہم سمجھتے تھے کہ امت مرزائیہ اس نکاح کا تصور کر کے بھی شرمندہ ہوتی ہوگی۔ نہ اس لئے کہ یہ نکاح دنیا میں ظہور پذیر نہیں ہوا بلکہ اس اس لئے کہ اس کی تشریحات اعیان احمدیہ نے اتنی مختلف کی ہیں کہ یہ مصرع ان پر صادق آتا ہے

شد پریشاں خواب من از کثرت تعبیرہا

سب سے پہلے قادیانی حکیم الامت (خلیفہ نورالدین) نے اس بیمار (مرزا صاحب) کے لئے یہ نسخہ تجویز کیا کہ مرزا صاحب کے آسمانی خسر مرزا احمد بیگ کی بیٹی (محترمہ محمدی بیگم جس سے مرزا صاحب کا آسمان پر نکاح ہوا تھا) سے خاص محمدی بیگم مراد نہیں تھی بلکہ اس سے محترمہ محمدی کی بیٹی یا لڑکی کی لڑکی یا اسکی نواسی یا نواسی کی نواسی قیامت تک مراد ہے ...(دیکھئے تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۳۲)۔ آئندہ زمانے میں قیامت تک دونوں طرف سے جس لڑکی اور لڑکے کا باہم رشتہ ہو جائے تو آسمانی نکاح ثابت ہو جائے گا۔

حکیم نورالدین صاحب بھیروی نے نسخہ تو عجیب تجویز کیا تھا مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف ہونے کی وجہ سے استاد ذوق نے اس پر اظہار ناپسندیدگی کرنے کو یہ شعر لکھا

بیمار عشق کا جو نہ تجھ سے ہوا علاج
کہہ اے طبیب تو ہی کہ پھر تیرا علاج کیا

اس کا دوسرا جواب مفتی محمد صادق صاحب قادیانی نے یہ دیا کہ یہ نکاح مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں فسخ ہو چکا تھا۔ اب اعتراض کیا؟

یہ دو جواب تو قادیانی جماعت کی طرف سے دیئے گئے۔ لاہوری جماعت مرزائیہ نے اپنا جواب ان کے علاوہ دیا ہے۔ ان کے امیر جماعت مولوی محمد علی صاحب تو صاف تسلیم کر لیا کہ نکاح کی بابت پیش گوئی تھی مگر حق یہ ہے کہ نکاح نہیں ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری جماعت میں ایک صاحب بہت بڑے محقق ہی نہیں بلکہ مدقق ہیں۔ انہوں کافی سوچ سمجھ کر از خود ایک ایسا جواب دیا ہے جو واقعی ایک مدقق کے شایان شان ہے۔ یہ صاحب چونکہ ڈاکٹر ہیں اور آج کل ڈاکٹری میں تشخیص مرض کا ایک نیا طریقہ جاری ہوا ہے جس کو ایکس رے کہتے ہیں۔ اس عمل سے بیمار کے اندرونی اعضا کی تصویر لے لیتے ہیں۔ یہ طریقہ عموماً سل اور دق کے امراض میں زیادہ مستعمل ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے نکاح مرزا کی اندرونی تصویر یہ دکھائی ہے کہ اس پیشگوئی سے مراد گویا عرفی شرعی نکاح نہیں ہے بلکہ ہماری جماعت جو یورپ میں جا کر تبلیغ اسلام کے ذریعے سے انگریزوں کو محمدی کلمہ گو بناتی ہے اس سے یہی مراد ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جتنے لوگ مسلمان ہوئے ہیں وہ گویا محمدی جماعت میں داخل ہو کر محمدی بیگم بن گئے ہیں۔ مرزا احمد بیگ کی لڑکی محمدی بیگم سے مرزا صاحب جو نکاح آسمان پر ہوا تھا اور دنیا میں ظاہر ہونے والا تھا اس سے مراد یہی ہے کہ انگریز مرزائیوں کی تبلیغ سے مسلمان ہو رہے ہیں۔ ہمارے ناظرین یہ توجیہ سن کر جلدی میں یہ نہ کہہ دیں کہ یہ توجیہ تو اس شعر کی مصداق ہے

چہ خوش گفت سعدی در زرادی

الا یا ایها السّاقی ادر کاساً و ناولها

ایسے جلد باز معترضین کو پہلے قادیانی لغات اور اصطلاحات سے واقفیت حاصل کر لینی چاہیے۔ دمشق سے مراد قادیان، خنزیر سے مراد پادری، یاجوج ماجوج سے مراد اقوام یورپ، اور دجال سے مراد انگریز، اور خر دجال سے مراد ریل اور مریم سے مراد مرزا صاحب۔ غرض یہ ہے کہ قادیان ایسی بستی ہے جہاں سے یہ آواز آتی ہے

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

ان چار سابقہ جوابات کو الفضل نے کافی نہ جان کر ایک نیا جواب دیا ہے۔ جو پہلے چاروں سے لطیف تر ہے۔ اور طلبائے مدارس کیلئے تفریح کا سامان ہے۔ اس لئے ہم اس کو اسی کے الفاظ میں قریباً پورا نقل کرتے۔ الفضل کا قابل نامہ نگار لکھتا ہے:

'حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی صداقت کے انہیں لاکھوں نشان نظر آسکتے تھے۔ لیکن خدا ہی سنت کے ماتحت مخالفین نے اس پر عمل نہ کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیت پر مخالفین کی طرف سے جو سب سے بڑا اعتراض پیش کیا جاتا ہے وہ محمدی بیگم والی پیش گوئی سے متعلق ہے۔ حالانکہ جیسا کہ میں نے اوپر عرض کیا ہے مخالفین اس پیش گوئی پر اگر ٹھنڈے دل سے غور کریں تو یہ پیشگوئی بھی حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کی صداقت کی ایک زبردست دلیل ہے۔ اس پیش گوئی پر جتنے بھی اعتراض کئے جاتے ہیں ہماری جماعت کی طرف سے ان کے دنداں شکن جواب دیئے جا چکے ہیں۔ لیکن میں اب ایک اور رنگ میں اس پیش گوئی کے متعلق بعض باتیں کہنی چاہتا ہوں۔

اس پیشگوئی پر غور کرنے سے قبل مخالفین کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ کیا کوئی جھوٹا انسان اس قسم کی پیش گوئی کر سکتا ہے۔ وہ اپنے جھوٹ سے دنیا کو تو دھوکہ دے سکتا ہے لیکن وہ اپنے آپ کو تو خوب جانتا ہے کہ میں دعویٰ نبوت میں جھوٹا ہوں۔ اور جھوٹا مدعی نبوت کبھی اس قسم کی پیش گوئی کرنے کی جرائت نہیں کر سکتا جس کا پورا ہونا اس کے اپنے اختیار میں نہ ہو...

خدا تعالیٰ کے انبیاء جن کو وہ دنیا کی ہدائت اور رہنمائی کیلئے مبعوث کرتا ہے وہ اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ ان کو جو کچھ خدا تعالیٰ کہے اس کو وہ دنیا تک پہنچا دیتے ہیں۔ وہ اس پیغام میں ایک شوشہ تک نہ گھٹا سکتے ہیں اور نہ بڑھا سکتے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے جن مبشرات و منذرات کی ان کو خبر ملے وہ دنیا کے سامنے پیش کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں خواہ ظاہری نگاہ میں وہ باتیں پوری ہونے والی ہوں یا نہ ہونے والی ہوں۔

پس اس مثال کو مدنظر رکھتے ہوئے عقلی طور ہر شخص اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ جھوٹا مدعی نبوت اپنے ہر قول اور فعل اور تحریر و تقریر میں اعتراض کے پہلو سے بچتا دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ اسکی ساری کاروائی میں اسکی اپنی عقل اور سکیم کا دخل ہوتا ہے۔ لیکن ایک سچا اور خدا کا مقرر کردہ نبی اس قسم کی ظاہری پابندیوں سے آزاد ہوتا ہے۔ وہ وہی کہتا ہے جس کا خدا اسے حکم دے اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر اس پیشگوئی پر غور کیا جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) خدا تعالیٰ کے برگزیدہ نبی تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے وہی کچھ فرمایا جو ارشاد باری تھا۔لوگوں کے ہنسی مذاق کی قطعاً کوئی پرواہ نہ کی ۔ اگر کوئی جھوٹا مدعی نبوت ہوتا تو ایسی پیشگوئی ہرگز نہ کرتا جس کا پورا ہونا اس کے اختیار میں نہیں تھا ۔ پس اس امر سے یقینی طور پر یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) راست باز انبیاء کے زمرہ میں شامل ہیں' (بدر سلطان مجاہد تحریک جدید)

(الفضل قادیان ۱۹۔نومبر ۱۹۳۹ص ۵)

(مولانا امرتسریؒ فرماتے ہیں) ہمارے ناظرین خواہ کسی مذہب ومشرب کے ہوں للہ ہمیں اطلاع دیں کہ اس سارے مضمون میں فاضل نامہ نگار نے جواب دیا ہے یا جواب سے جواب ہے ۔عرب کا ایک شاعر اپنے محبوب سے پوچھتا ہے کہ تو مجھے کس جرم پر ستاتا ہے۔اس کا محبوب نہائت معقول جواب دیتا ہے

وجودك ذنب لا يقاس به ذنب

(یعنی تیری ہستی ہی گناہ ہے۔اس کے برابر کوئی گناہ نہیں)

اس جواب کو معیار بنا کر دیکھا جائے تو مضمون نگار کا جواب صحیح ہوسکتا ہے لیکن اگر علم مناظرہ کی عینک لگا کر دیکھا جائے تو یہ جواب اس شعر کا مصداق ہے

غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

کیوں صاحب! جماعت احمدیہ کی طرف سے جو دندان شکن جواب دیئے گئے وہ ایسے ہی دنداں شکن تھے؟ ہمارے خیال میں وہ جوابات اگر ایسے معقول نہ تھے تو اس سے کم بھی نہ تھے۔سارے جواب کی روح رواں یہ فقرہ ہے کہ جھوٹے نبی ایسی پیشگوئی کرنے کا حوصلہ نہیں کر سکتے ۔ اس کا نتیجہ اس کے دل میں یہ ہے کہ چونکہ مرزا صاحب نے ایسی پیشگوئی کی ہے جو جھوٹے نہیں کرسکتے لہذا آپ اپنے دعوی میں سچے ہیں ۔ ہماری دریا دلی دیکھئے کہ ہم آپ کی دلیل کے کسی مقدمہ پر منع وارد نہیں کرتے بلکہ نقیض بھی نہیں کرتے ۔ ہاں اتنا کہنے کی اجازت چاہتے ہیں (اگر آپ لوگ توجہ کریں) کہ ایسی پیشگوئی کر دینا ہی اگر سچائی کی دلیل ہے تو اس کے ظہور کے انتظار کی کیا ضرورت تھی ۔ کیونکہ مرزا صاحب متوفی نے گورداسپور کی عدالت ججی میں بضمن شہادت یہ کہا تھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس روز یہ پیش گوئی پوری ہوگی آج جو لوگ مجھ پر ہنستے ہیں اس روز اپنے حال پر روئیں گے۔ جو بات آج نامہ نگار نے کہی ہے کہ نفس پیشگوئی کر دینا ہی دلیل صداقت ہے۔ یہی کہہ دیتے، پھر کیوں کتاب شھادۃ القرآن میں مسلمانوں کو اس پیشگوئی کے انجام کا انتظار کرنے کا حکم دیا۔ حالانکہ بقول نامہ نگار مذکورہ خرق عادت پیشگوئی کر دینا ہی مدعی کی صداقت کا نشان ہے۔

قرآن مجید اصولاً نامہ نگار کے خیال کی تردید کرتا ہے جہاں ذکر ہے کہ کفار قرآن مجید کی خبروں کو غلط کہتے ہیں۔ اس کے جواب میں فرمایا

و لتعلمنّ نبا ہ بعد حین ۔(ص : ۸۸)

یعنی تم لوگ تھوڑے عرصے کے بعد اسکی خبروں کو صحیح پاؤ گے۔

نامہ نگار مذکور کی طرح یہ نہیں کہا کہ پیشگوئی کی انتہا دیکھنے کی کیا ضرورت ہے۔ نفس پیشگوئی ہی کافی ہے۔

قادیانی جماعت اس حقیقت کو نہیں سمجھ سکتی کیونکہ اس پیش گوئی نے ان کے دماغوں کو پریشان کر رکھا ہے۔ اس لئے ان کی مختلف حالتوں پر یہ آیت خوب چسپاں ہوتی ہے

انکّم لفی قول مختلف یوفك عنه من افك

ہم اس امر کا اعتراف کرتے ہیں کہ قادیانی جماعت باتیں بنانے میں بڑی ہشیار ہے۔ مگر مرزا قادیانی کی محبت نے ان کو مرزا غالب کے اس شعر کا مصداق بنا دیا ہے۔

عشق نے غالب نکما کر دیا
ورنہ ہم بھی آدمی تھے کام کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۹ شوال ۱۳۵۸ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۹ء جلد ۳۷ نمبر ۵ ص ۵۔۶)

ہمارا سوال ہے یا ہمالہ پہاڑ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۹ء میں قادیانی جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے یہ سوال کیا تھا کہ آپ کے دونوں گروہ جب اس مسئلہ میں اختلاف رکھتے ہیں کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہیں تھے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ جو شخص مرزا صاحب کی نبوت کا منکر ہے وہ کافر ہے (مقولہ خلیفہ قادیان) اور دوسری طرف سے یہ آواز آتی ہے کہ خلیفہ دجال ہے (مقولہ محمد علی) اس بنا پر ہم نے سوال کیا تھا کہ حسب فتویٰ خلیفہ قادیان مولوی محمد علی جو نبوت مرزا کی نفی کرتے ہیں کافر ہے یا نہیں؟

قادیانی گروہ جو مرزا صاحب کی نبوت کا مدعی ہے حسب قول محمد علی صاحب دجاجلہ ہیں یا نہیں؟ اس کے جواب میں دونوں گروہوں کے آرگن الفضل اور پیغام تو خاموش رہے البتہ قادیانی فاروق میاں درمیان میں آکودے جو خاص ایسے ہی مشکل وقت کے لئے رکھے ہوئے ہیں آپ نے اسکا جواب کیا ہی لطیف دیا ہے کہ مولوی محمد علی اور ان کے اتباع مرزا صاحب کی نبوت کا سلب کلی نہیں کرتے بلکہ تاویلاً انکار کرتے ہیں (کیا خوب) فریقین کے اخبارات شہادت دیتے ہیں کہ ان ہر دو فریق میں بنائے اختلاف نبوت مرزا ہی ہے کیا آپ لوگوں کو یاد نہیں کہ پچھلے دنوں جو مباحثے کا چیلنج دیا جاتا تھا اس کا مبحث اہل قادیان کی طرف سے یہی نبوت مرزا کو پیش کیا جاتا تھا آج اسے کیوں چھپایا جاتا ہے۔

قادیانی ممبرو! اس سوال کے بوجھ سے تم کسی طرح نہیں بچ سکتے کیونکہ یہ سوال اہل حدیث کا ہے جو اپنے حق میں کہہ سکتا ہے

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۹ شوال ۱۳۵۸ھ مطابق یکم دسمبر ۱۹۳۹ء جلد ۳۷ نمبر ۵ ص ۶۔۷)

(مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے انگریز اور روس وغیرہ کو بھی دجال قرار دیا ہے جیسا کہ آپ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۴ء کی ایک تقریر میں فرماتے ہیں:

یاجوج ماجوج کون ہیں؟...

یہ ایک عقدہ لاینحل تھا جس کو کوئی حل نہیں کر سکا یہاں تک کہ ایک شخص ہماری آنکھوں کے سامنے اٹھا۔ اس نے اس کا پتہ بتایا کہ یاجوج ماجوج کون ہیں۔ تمام مسلمان تو ہمات میں پڑے ہوئے تھے اور ان کو عجیب الخلقت مخلوق سمجھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت مرزا غلام احمد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اٹھتے ہیں اور ۱۸۹۱ء میں ایک ایسا دعوی کرتے ہیں جس سے دنیا میں ایک شور پڑ جاتا ہے۔مگر اسی سال یورپ اور امریکہ میں تبلیغ اسلام کی بنیاد رکھی جاتی ہے۔ہمارے ایک عزیز نے اس بات کی طرف توجہ دلائی کہ ۱۸۹۱ء ہی وہ سال ہے جب ووکنگ مسجد کی بنیاد رکھی گئی۔ ۱۸۹۱ء میں جب ہندوستان کے سارے لوگ آپکو مجدد مانتے تھے (کیا ہندو، سکھ، آغا خانی بوہرے، جینی دیوبندی، عیسائی، وغیرہ سبھی مرزا کو مجدد جانتے تھے؟ کیا یہ لوگ سارے ہندوستان میں شمار نہیں ہوتے تھے؟ حقیقت تو یہ ہے ۱۸۹۱ء تک مولوی محمد علی لاہوری خود بھی قادیانی نہیں ہوئے تھے۔ بہاء) آپ پر یہ انکشاف ہوتا ہے کہ حضرت عیسی جن کے متعلق مسلمانوں کا خیال ہے کہ وہ آسمان پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ فوت ہو چکے (یہ تو سرسید احمد خان نے پہلے ہی بتا رکھا تھا۔مرزا صاحب قادیانی نے کون سا تیر مارا۔ بہاء) ہیں اور ان کی آمد کے متعلق جو پیشگوئی پائی جاتی ہے وہ مجھ میں یعنی چودھویں صدی کے مجدد میں پوری ہوگئی۔ابن مریم کے نزول کے ساتھ اور بہت سی باتیں وابستہ تھیں یاجوج ماجوج کا غلبہ بھی اسی نزول مسیح کے ذکر سے وابستہ تھا۔دجال کا ذکر بھی اسی ذیل میں تھا۔مغرب سے طلوع آفتاب بھی اسی کا نشان تھا...آپ ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں؛

اور یاجوج ماجوج کی نسبت تو فیصلہ ہو چکا ہے جو یہ دنیا کی دو بلند اقبال قومیں ہیں جن میں سے ایک انگریز ہیں دوسرے روس ہیں۔دونوں قومیں بلندی سے نیچے کی طرف حملہ کر رہی ہیں یعنی اپنی خداداد طاقتوں کے ساتھ فتح یاب ہوتی جا رہی ہیں ..(ازالہ اوہام۔ص ۵۰۲)۔...

یہی حالت دجال کے متعلق بھی ہے۔سیاسی قوت کے لحاظ سے یورپ کی قوموں کا نام یاجوج اور ماجوج ہے اور مذہبی طور پر ان کا نام دجال ہے۔ دنیا کو گمراہی کی طرف لے جا رہے ہیں اسلام کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں...

(پیغام صلح لاہور ۱۰ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۶۴ھ ج ۳۳ نمبر ۲ ص ۱۔۲)

آخری فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اس آخری فیصلہ کو بارہا سن چکے ہوں گے کیونکہ یہ حقیقتاً آخری فیصلہ ہے، اسلئے کہ یہ اعلان بانی فرقہ مرزائیہ کی طرف سے ہے۔مگر قادیانی اور لاہوری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پارٹیوں کی طرف سے اس آخری فیصلے کو مٹانے کے لئے کوشش کی جاتی ہے۔ چنانچہ ریویو آف ریلی جنز قادیان نومبر ۱۹۳۹ء میں ایک مضمون بسیط نکلا ہے جو ایک ذمہ دار قادیانی عہدیدار کی طرف سے ہے جس کے نام سے کے ساتھ ایم اے بھی لگا ہوا ہے یعنی چوہدری فتح محمد سیال..

آج ہم ان کے مضمون پر گہری نظر ڈالتے ہیں۔ اس مضمون سے ہم نے یہ نتیجہ تو صاف نکالا ہے کہ یہ صاحب اس شعر کے پورے مصداق ہیں جو منشی قاسم علی نے قادیان کے جلسے میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے حق میں پڑھا تھا جس کا ایک مصرع یہ ہے:

یہی وہ ہیں، یہی وہ ہیں، یہی ہیں پکے مرزائی

مضمون نگار مذکور ایسے پکے مرزائی ہیں کہ ان کے نزدیک حق و باطل کا معیار صرف مرزا صاحب قادیانی کی موافقت یا عدم موافقت ہے۔ ہم اپنے دعویٰ کے ثبوت میں ان کا مضمون ناظرین کے سامنے رکھ کر پوچھتے ہیں کہ کیا یہ کسی راست گو اور راست رو کا لکھا ہوا ہوسکتا ہے قبل اس کے کہ مضمون شروع ہو ہم مرزا صاحب کے اعلان (آخری فیصلہ) کا اصل مضمون ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

.. ۔ یستنبئونك احق ھو ۔ قل ای و ربّی انّہ لحقّ ۔

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود دجال مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا سراسر افترا ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کرکے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی مضر نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں نے اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر وقدیر جو علیم وخبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعویٰ مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افترا کرنا میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔ انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بد آدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمين ثم آمين ۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت خير الفاتحين ۔ آمين ۔

بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

الراقم عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاه الله و ايد

مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

ناظرین کرام! عبارت مذکورہ بالا دو مطالب بتا رہی ہے۔ ایک مطلب سب سے پہلے یہ کہ ایسا اعلان کرنے کی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کیا ضرورت پیش آئی؟ میری مخالفت اور مواخذات سے تنگ آکر آپ نے یہ اعلان کیا۔ اعلان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مطلب صاف ہے۔ آپ نے دعا کی ہے کہ ہم دونوں میں سے جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے۔ شروع میں چونکہ آپ نے آیت لکھی تھی یستنبؤنك ا حق هو قل ای و ربّی انّه لحق، اس لئے آپ کو اس دعا کی قبولیت کا الہام بھی ہوا جس کے الفاظ یہ ہیں: اجیب دعوة الداع میں خدا دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہوں۔

اس الہام کو مرزا صاحب نے میرے نام کے ساتھ بہ صریح الفاظ چسپاں کیا ہے۔ دیکھو بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔ اس چسپیدگی کی تصدیق میاں محمود احمد نے بڑے زبردست الفاظ میں کر کے اس دعا کو (جو جملہ انشائیہ ہے) پیش گوئی کی شکل میں بتا کر جملہ خبریہ بتایا ہے جس کی وجہ سے اس کا تحقق بہت ضروری ہو گیا۔

ناظرین ان دونوں ثبوتوں کو ملحوظ رکھ کر مجیب کے اصل الفاظ سنیں اور ہمارے حواشی بین القوسین دیکھتے جائیے: سیال صاحب لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے حضرت مسیح موعود (مرزا) کی مخالفت حضور کے دعوی کے اوائل میں ہی شروع کر دی تھی کیونکہ اس زمانہ میں حضور کی مخالفت مسلمانوں میں فوری طور پر شہرت حاصل کرنے اور لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کا خاص ذریعہ مقرر ہو چکی تھی (اس لئے مرزا صاحب قادیانی نے آریوں اور عیسائیوں سے مقابلہ شروع کیا ہوگا۔ ثنا) اور کوئی مولوی اس زمانہ میں مولوی کہلانے کا مستحق ہی نہیں سمجھا جاتا تھا جب تک وہ اس مبارک امام (مرزا قادیانی) کی مخالفت میں اناپ شناپ نہ بکے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی مخالفت کی بنا پر علاوہ دیگر طرق فیصلہ کے ان کے سامنے بار بار اس بات کو پیش کیا گیا کہ وہ مباہلہ کر کے فیصلہ کر لیں۔ چنانچہ انہیں ۱۸۹۶ء اور ۱۹۰۷ء کے درمیان ۶ مختلف وقتوں اور مختلف ذریعوں سے مباہلہ کے لئے بلایا گیا لیکن مولوی صاحب ہمیشہ میدان مباہلہ میں آنے سے انکار کرتے رہے۔

(غلط کہتے ہو، میں نے مباہلہ میں آنے سے کبھی انکار نہیں کیا بلکہ اس کا انجام پوچھتا رہا کیونکہ مجھے خطرہ تھا کہ مجھے کبھی کھانسی زکام بھی ہو گیا تو مرزا صاحب اس کو بھی اپنے مباہلے کا اثر بتائیں گے۔ ثناء اللہ امرتسری)

میں اس بات کو یہاں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کسی شخص کی زندگی یا موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے صدق یا کذب کی دلیل نہیں ہے (بے شک موت و حیات دلیل صدق و کذب نہیں ہے۔لیکن مدعی نبوت یا مدعی الہام اگر کسی کے مرنے کو اپنی صداقت کا نشان قرار دے تو اس کا مرنا یقیناً اسکے کذب کی دلیل ہو گا س۔ثناء اللہ) حضرت رسول اکرم ﷺ ۶۳ سال کی عمر میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے حالانکہ حضور کے مخالف مشرکین اور یہود و نصاری میں سے ابھی تک بقید حیات موجود تھے ۔ ہاں جب قرآن شریف کی تعلیم کے مطابق مباہلہ واقعہ ہو جائے تو پھر یہ امر یقینی ہے کہ فریقین میں سے جو جھوٹا ہو وہ صادق سے پہلے موت کا مزہ چکھا یا جائے اور اس طرح سے کاذب اور مفتری اپنی موت سے صادق کی صداقت پر مہر کر دے

(اگر یہ قول صداقت اور ایمان سے کہتے ہو تو بتاؤ مولوی عبدالحق غزنوی امرتسری سے مرزا صاحب قادیانی نے امرتسر کی عیدگاہ میں جو مباہلہ کیا تھا اور مرزا صاحب جو مولوی صاحب موصوف سے پہلے مر گئے تھے تو بتاؤ مرزا صاحب قادیانی کیا ہوئے؟ دیکھنا سچ کہتے ہوئے جھجکنا نہیں کیونکہ قرآن کی تعلیم ہے و اذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی ، جب بولو تو سچ بولو چاہے کوئی تمہارا قریبی ہو ۔ثناء اللہ امرتسری)

لیکن مولوی صاحب مباہلہ کے لئے مقابلہ پر نہ آئے۔مگر حضرت اقدس کی تکذیب اور تضحیک سے بھی باز نہ آئے ۔ بالآخر حضرت امام ہمام نے اس امرتسری مغرور پر اتمام حجت کے لئے اشتہار آخری فیصلہ میں خود ہی دعائے مباہلہ کر دی (مباہلہ کہنے میں سچے ہو تو سارے اشتہار میں مباہلے کا لفظ ہی دکھا دو۔علاوہ اس کے سنو۔مباہلے کی دعا فریقین کی طرف سے جمع متکلم کے صیغے میں ہوتی ہے قرآن کی آیت مباہلہ ندع ابناء نا... ثم نبتھل ۔ غور سے پڑھو۔اگر قرآن کی آیت تم کو کافی نہ ہو تو مرزا صاحب کا کلام سنو جو لکھتے ہیں : مباہلہ میں فریقین کا باہم مل کر عذاب کیلئے دعا کرنا ضروری ہے۔اربعین جز دوم ۔ چونکہ اس اعلان مرزا میں صیغہ مفرد متکلم کا ہے اس لئے یہ دعا مباہلہ نہیں بلکہ حضرت نوح کی دعا کی طرح محض دعا ہے) اور مولوی صاحب کو اجازت دی کہ اس کے نیچے جو چاہیں لکھ دیں جس سے حضور کا منشاء یہ تھا کہ اب فیصلہ ضرور ہو کر رہے گا کیونکہ اس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب کوئی جائے فرار نہ تھی بہر حال حق و باطل میں فیصلہ مقصود تھا۔ حضرت مسیح موعود کے ان الفاظ میں کہ مولوی صاحب جو چاہیں اسکے نیچے لکھ دیں، مولوی ثناء اللہ صاحب کو اختیار دیا گیا تھا کہ موت وحیات کے نشان میں سے جسے چاہیں پسند کر لیں (غلط کہتے ہو۔ موت حیات نہیں بلکہ اعلان کے متعلق ہاں یا نہ مطلوب ہے۔ نتیجہ ان سب کا یہی تھا کہ اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) ان دونوں حالتوں میں حضرت مسیح موعود کی صداقت اور مولوی ثناء اللہ کے جھوٹے ہونے کا ثبوت مہیا ہو جاتا تھا جو اللہ تعالیٰ نے خود مولوی ثناء اللہ کی قلم اور اختیار سے ان کی خواہش اور عقیدہ کے مطابق مہیا کروا دیا۔ اور یہ سارا معاملہ اللہ تعالیٰ کے عجیب و غریب تصرف کا ثبوت ہے جس سے مولوی ثناء اللہ اور دیگر دہریہ مزاج انکار کرتے رہتے ہیں جیسا کہ میں لکھ چکا ہوں مولوی ثناء اللہ ۱۸۹۶ء اور ۱۹۰۷ء کے طویل عرصہ میں ۹ دفعہ مباہلہ سے انکار اور فرار کر چکے تھے اس لئے (غلط کہتے ہو، میرا مباہلے سے انکار اور فرار دعا مذکورہ کی وجہ نہیں ہے بلکہ میرے مواخذات سے مرزا صاحب تنگ آ گئے تھے جس کے بعد انہوں نے یہ دعا کی۔ اشتہار کی عبارت مولوی سرور شاہ سے پڑھوا ؤ۔ ثناء اللہ) آخری فیصلہ میں حضور نے دعا فرمائی: میں تیری رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما۔

چونکہ آخری فیصلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو اختیار دیا گیا تھا اس لئے مولوی ثناء اللہ نے اس سے فائدہ اٹھا کر کہا (ناظرین اس راست گو کی اصل عبارت میں فعل، کہا، کو دیکھ کر غور فرمائیں کہ اس کا فاعل مجھے بتایا ہے۔ پھر کیا اس کے آگے کے فقرے میرا مقولہ ہو سکتے ہیں۔ ذرا عبارت کو غور سے پڑھ کر اس بھلے آدمی کی راست گوئی کی داد دیجئے۔ ثناء اللہ) کہ مجھے موت و مباہلہ کا طریق منظور نہیں بلکہ مجھے یہ طریق منظور ہے کہ میری زندگی لمبی ہو جائے اور اس میری طول حیات کے نشان کے ساتھ ساتھ یہ نشان بھی ہو کہ میں ثناء اللہ امرتسری آپ کی صداقت اور مامور من اللہ ہونے کے بہت سے نشانات آیات اور معجزات دیکھوں، جو میرے لئے عبرت کا موجب ہوں اور تائیدات الٰہیہ کی بارش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے شرمندہ کردے... پس خدا تعالی نے مولوی صاحب کے ان مطالبات کے مطابق آخری فیصلہ کر دیا۔ یعنی مولوی صاحب کی زندگی لمبی ہو رہی ہے اور ہر سال حضرت مسیح موعود کی درجنوں پیش گوئیاں (ایک درجن بھی نہیں، ایک ہی بتائے جو مرزا صاحب کے مرنے کے بعد سچی ہوئی ہو۔ آپ تو کیا بتائیں گے لیجئے ہم ہی بتائے دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کے لاہور میں مرنے اور قادیان میں دفن ہونے سے مرزا کی پیش گوئی پوری ہوئی کہ ہم مدینے میں مریں گے یا مکے میں۔ ان دونوں مقاموں کا نام مکہ مدینہ قادیانی لغات میں ہو تو ہو لیکن عرف اسلامی بلکہ محاورہ انسانی میں تو یہ نہیں ملتا۔ اس کے جواب میں غالباً آپ کہہ دیں گے: سرمستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند۔ ثناء اللہ) اور تائیدات الٰہیہ اور نصرت ربانیہ کے نشانات ظاہر ہو رہے ہیں اور مولوی (ثناء اللہ امرتسری) صاحب یہ سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کاش وہ عبرت حاصل کریں۔

۱۹۰۷ء سے ۱۹۳۹ء تک ۳۲ سال گزرتے ہیں اس طویل عرصہ میں حضرت مسیح موعود کی زبردست انفرادی پیش گوئیاں پوری ہونے کے علاوہ اللہ تعالی کے فضل کے ساتھ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے اللہ تعالی کے الہامی وعدوں کے مطابق دن دونی رات چوگنی ترقی کی ہے (یہ ترقی ہمیں تو معلوم نہیں کس شہر میں ہوئی؟) اور مولوی صاحب کی دکان مدھم پڑ تی گئی ہے (معلوم ہوتا ہے کہ اہل قادیان کو اپنے کاموں میں اپنی دکان کی ترقی پیش نظر رہتی ہے اسلئے وہ دوسروں کو بھی اپنے پر قیاس کرتے ہیں) مولوی صاحب کا عدم اور وجود ہمارے لئے تو برابر ہے

(مولانا ثناء اللہ امرتسری حاشیہ میں لکھتے ہیں آپ کے نزدیک عدم و وجود برابر ہے تو آپ مرزا صاحب قادیانی سے کمالات میں بڑھ کر ہوئے کیونکہ ان کیلئے میرا وجود مضر تھا اس لئے انہوں نے میری موت کیلئے دعا مانگی تھی جو حسب ارشاد خداوندی لا يحيق المكر السی الا با هله انہی پر وارد ہوئی اور دنیا نے دیکھ لیا کہ کسی استاد کا یہ شعر کیسا صحیح ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا)

مولوی صاحب اس حیات مستعار سے احمدیت کی ترقی میں کوئی رکاوٹ نہیں پیدا کر سکے اور نہ ان کی مخالفت سے ہمارا کوئی نقصان ہے لیکن مولوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کا دیدہ عبرت اگر واہو اور انکے دل میں ذرہ برابر بھی خوف خدا یا اسلام کی محبت ہو تو انکی زندگی کا ہر ایک دن ان کیلئے درس عبرت ہے کیونکہ ہر نیا سورج جو چڑھتا ہے حضرت مسیح موعود کی صداقت اور مولوی صاحب کے باطل ہونے پر نیا ثبوت لے کر چڑھتا ہے ان فی ذلك لعبرة لاولی الابصار

میں اس مضمون کے ابتدا میں لکھ آیا ہوں کہ آیات ونشانات دیکھنے کیلئے مولوی صاحب کی خواہش کے مطابق ان کی زندگی کا لمبا ہونا ضروری تھا

(آج کل امت مرزائیہ کو میری لمبی عمر کا بہت غم ہو رہا ہے گویا وہ اس غم میں گھلے جاتے ہیں اس کے جواب میں میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا ہاں استاد غالب کا یہ شعر نقل کرتا ہوں

نادان ہیں جو کہتے ہیں کہ کیوں جیتا ہے غالب
قسمت میں ہے اعداء کا جلانا کوئی دن اور)

کیونکہ آیات ونشانات ایک ترتیب اور سلسلہ میں اپنے وقت پر واقع ہوتے ہیں اور اس موضوع پر کئی آیات قرآن شریف میں موجود ہیں اور یہ موضوع اس قدر واضح ہے کہ اس کے لئے شواہد کی ضرورت نہیں۔ تاہم میں مثال کے طور پر چند نشانات اور پیش گوئیوں کا ذکر کرتا ہوں۔

مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح (محمود احمد) کے متعلق دیگر الہامات کے علاوہ یہ بشارت تھی کہ آپ فضل عمر ہیں اس میں دو باتوں کی طرف اشارہ ہے اول یہ کہ آپ اس سلسلہ میں حضرت عمرؓ کی حیثیت رکھتے ہیں یعنی آپ حضرت عمرؓ کی طرح خلیفہ ثانی ہوں گے چنانچہ اس پیش گوئی کا اپنے وقت پر پورا ہونا حضرت مسیح موعود کی صداقت کا عظیم الشان نشان ہے اللہ تعالیٰ کو مولوی ثناء اللہ کو یہ نشان دکھانا مقصود تھا۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان نومبر ۱۹۳۹ء ص ۱۰۔

۱۴) (کوئی اس بھلے آدمی سے پوچھے کہ مرزا صاحب کے ساتھ میرے مقابلہ میں (مقابلہ بھی موت وحیات کا) ان کے بیٹے کا کیا دخل َ ان کی بات کرنا ہے تو شیخ عبدالرحمٰن مصری یا مولوی محمد علی یا ڈاکٹر بشارت احمد سے کیجئے تاکہ ہم وزن جواب سن سکیں۔ ہمارے نزدیک تو خلیفہ قادیان کو فضل عمر کہنا ایسا ہی ہے جیسے شیر قالین کو شیر نیستان کہنا۔ اللہ اکبر! کہاں خلیفہ عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاروق جن کے نام سے دنیا کے بادشاہ کانپتے تھے اور کہاں میاں محمود احمد جو ایک مجسٹریٹ کی طرف سے سمن پہنچنے پر سپیشل ٹرین لے کر دجالوں کی عدالت میں جائیں اور گھنٹوں کھڑے کھڑے شہادت دیں۔)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

حاصل کلام یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو لکھا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا، یہ جملہ خبریہ ہے۔ اگر پہلے مرنے والا جھوٹا ہے تو جملہ صحیح ہے اگر پہلے مرنے والا باوجود پہلے مرنے کے سچا ہے تو جملہ خبریہ جھوٹا ہے جس کا جھوٹ قائل کی طرف جائے گا۔ اس کا حل کرنا معمولی بات نہیں۔

طلبائے منطق کے لئے تمثیل: صاحب سلّم العلوم نے جملہ کلا می هذا کاذب کو بطور اشکال پیش کیا ہے جس کے حل کرنے میں ملاحسن اور قاضی مبارک جیسے استادان منطق بہت حیران و پریشان ہوئے۔ آخر کار کامیاب ہو گئے۔

لیکن اس مشکل (آخری فیصلہ) میں قادیانی علماء ایسے پھنسے ہیں کہ کامیابی نصیب ہونا تو درکنار جتنا بولتے ہیں اتنا ہی پھنستے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا تھا جسے آج قریباً ۳۲ سال ہوتے ہیں۔ اس طویل مدت میں اس مبحث کے متعلق امت مرزائیہ سے جتنے جوابات نکلے ہیں وہ اس جماعت کی پریشانی ظاہر کرنے کو کافی ہیں خدا نے چاہا تو ہم دنیا کو دکھا دیں گے کہ فرمان خداوندی

انكم لفى قول مختلفٍ يؤفك عنه من افك

کے مصداق یہی لوگ ہیں۔

مرزائی ممبرو! یاد رکھو اور مت بھولو کہ ایک وقت آنے والا ہے جب کہ یہ سب تحریریں تمہارے سامنے رکھ کر تم لوگوں کو کہا جائے گا

اقرأ كتا بك كفى بنفسك اليو م عليك حسيباً۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۲۶ شوال ۱۳۵۸ھ ص ۶، ۷، ۸، ۱۳) ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کا فیل ہونا خلیفہ قادیان نے تسلیم کرلیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں مسیح موعود کی دوبارہ تشریف آوری کا نتیجہ یہ بتایا تھا کہ دنیا کے تمام اطراف واکناف میں اسلام پھیل جائے گا۔

اس کے بعد جب آپ نے خود مسیح موعود کے عہدے کا چارج لیا تو اس کام کی تکمیل اپنے ذمہ لی، بلکہ اس کو اپنی صداقت کا نشان قرار دیا (چشمہ معرفت)

بلکہ آپ نے یہ بھی کہدیا کہ اگر میں عیسی پرستی کو نہ توڑوں تو میں جھوٹا ٹھہرونگا۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

دنیا کے واقعات کسی سے مخفی نہیں کہ نہ عیسی پرستی ٹوٹی نہ تمام دنیا کے اطراف میں اسلام پھیلا یہاں تک کہ مدعی موصوف دنیا سے تشریف لے گئے جسے آج قریباً بتیس سال ہوتے ہیں جب واقعات زمانہ نے قادیانی جماعت کی آنکھیں کھولیں تو انہیں مجبوراً ماننا پڑا کہ مرزا صاحب کے فرائض میں سے اب تک کچھ کام نہیں ہوا یہاں تک کہ خلیفہ قادیان نے اپنی ایک تقریر میں صاف اعتراف کیا کہ اب تک مرزا غلام احمد صاحب کے کام کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔

ایسا کہنے کے بعد پھر خلیفہ قادیان کی آنکھوں میں روشنی آئی تو انہوں نے دیکھا کہ مرزا صاحب کے فرائض کے اربویں حصے کے اربویں حصے ... جتنا کام بھی نہیں ہوا۔ اس لئے انہوں نے صاف کہہ دیا کہ ابھی ہمارا کام شروع نہیں ہوا جس کا صاف نتیجہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے امتحان کا پرچہ بالکل کورے کاغذ کی شکل میں دے کر چلے گئے جس پر بصد افسوس یہ شعر ہماری زبان پر آتا ہے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

ہمارے اس دعوی کا ثبوت خلیفہ صاحب کی جدید تقریر میں دیکھئے جو درج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل ہے خلیفہ صاحب نے چندہ وصول کرنے کے لئے ایک تحریک جاری کی ہوئی ہے جسکا نام ہے تحریک جدید جسکا مقصد و مدعا خود خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے الفاظ میں ناظرین کو ملے گا۔ آپ فرماتے ہیں:

تحریک جدید کی غرض و غایت یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے تو ہم ساری دنیا میں اسلام کی طرف سے مقابلہ کرنے والے پہلوان کھڑے کر دیں۔ چاہے ایک کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے دو کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے تین کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے چار کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ چاہے پانچ کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ اور چاہے دس کروڑ کے مقابلہ میں ایک انسان ہو۔ بلکہ خواہ ساری دنیا ایک طرف ہو اور دوسری طرف وہ اکیلا کمزور اور ناتواں انسان ہو جس کے کپڑے پھٹے پرانے ہوں جسکو اپنے رہنے کیلیئے مکان تک میسر نہ ہو اور جسے کھانے کیلیئے پیٹ بھر کر روٹی نہ ملتی ہو، مگر وہ اپنی ناتواں اور کمزور آواز سے لا الہ الا اللہ کا نعرہ بلند کر رہا جس دن ہم یہ کام کر لیں گے جس دن ہم جاپان میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

ہم چین میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

ہم فلپائن میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

ہم امریکہ اور اس کی ریاستوں میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

ہم انگلستان میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

ہم یورپ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

ہم سوئزر لینڈ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

ہم رومانیہ میں بھی اپنے مبلغ بھجو دیں گے

ہم یوگوسلاویہ میں بھی اپنے مبلغ بھجوادیں گے

ہم یونان میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

ہم ہنگری میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

ہم جرمنی میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ڈنمارک میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم بلجیئم میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم ہالینڈ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم فن لینڈ میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم سپین میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
ہم پرتگال میں بھی اپنے مبلغ بھجوا دیں گے
اور اگر ہم زیادہ مبلغ نہ بھجوا سکیں تو کم سے کم ایک مبلغ ہر علاقہ میں بھجوا دیں گے۔اسی طرح ہم افریقن ممالک میں ایک ایک مبلغ بھجوا دیں گے تا کہ ان ممالک میں اسلام (قادیانی اسلام نہ کہ عربی اسلام۔اڈیٹر) کا جھنڈا لہراتا رہے اس دن ہم سمجھیں گے کہ ہمارے کام کا آغاز ہوا ہے۔

(الفضل قادیان ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء ص ۴)

ناظرین کرام! اس عبارت کو ملاحظہ کیجئے کہ ہمارے دعوے کا ثبوت آخری سطر میں کیسا واضح ہے بلاتکلف غور کیا جائے تو یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی تبلیغ کے لحاظ سے ابھی قادیانی تبلیغ کا کام شروع ہی نہیں ہوا، اس کی مزید تشریح ہم اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خلیفہ قادیان ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں جو نہایت راستی سے کہتے ہیں کہ اس وقت دنیا کے مختلف حصوں میں ۶۵ ہزار عیسائی مبلغ کام کر رہے ہیں ان کے مقابلہ میں ہمارے پچیس تیس مبلغوں سے کیا بنے گا۔ (الفضل ۳۰ نومبر ص ۳)

یہ ہے وہ سچائی جو تصرف قدرت سے کبھی کبھار ان کے منہ اور قلم سے نکل جاتی ہے اس کے باوجود جب اتباع مرزا یہ کہتے ہوئے سنے جاتے ہیں کہ ہماری تبلیغ تمام دنیا میں پھیل گئی ہے تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۵۸ھ نمبر ۸ جلد ۳۷ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح غور سے سنے

جناب منشی محمد عبداللہ ثالث، معمار، امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ بعید ہوا لاہور سے ایک ٹریکٹ کسی غیر معلوم شخص اور غیر معلوم انجمن کی طرف سے چھپ کر امرتسر میں بٹا تھا جس کا نام تھا: سردار کاہن۔

اس میں مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری پر بہت سے ناکردہ گناہ بطور الزام لگائے گئے تھے جن کی بابت عبدالرحمٰن بنگالی طالب علم نے مولانا صاحب سے انٹرویو کر کے چند سوالات کئے جن کے جوابات مولانا صاحب نے دیئے۔

پھر اس نے اپنے سوالات مع جوابات بصورت اشتہار شائع کر دیئے اس اشتہار کو رسالہ مذکور کے جواب میں کافی سمجھا گیا اسی لئے اہل حدیث کے سٹاف نے اخبار میں اس کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ رسالہ کسی غیر معلوم شخص کی طرف سے تھا جس کا پتہ کرہ کرم سنگھ امرت سر لکھا تھا میں بھی کٹرہ کرم سنگھ کا رہنے والا ہوں میں نے مشتہر کو ہر چند تلاش کیا مگر نہ اس شخص کا پتہ چلا، نہ انجمن کا۔

اخبار پیغام صلح کسی خاص نیت سے اس ٹریکٹ کا بار بار ذکر کر کے اخبار اہل حدیث سے اس کا جواب مانگتا ہے حالانکہ یہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ اسکے جواب میں اشتہار نکل چکا ہے مگر اس بات پر زور دیتا ہے کہ مولانا ثناءاللہ صاحب خود کیوں جواب نہیں دیتے۔اس لئے خاکسار اس کو بتاتا ہے کہ سردار کاہن کا جواب جو اشتہار کی شکل میں نکلا تھا وہ کافی تھا اگر آپ اس کو ناکافی سمجھتے ہیں تو اپنے اخبار میں اس کو شائع کریں اور جو کمی رہ گئی ہو وہ دریافت کرلیں ساتھ ہی اس کے یہ بھی بتائیے کہ حافظ محمد الدین ساکن کلانور ضلع گورداسپور نے جو ٹریکٹ شائع کیا تھا جس کا نام تھا، عشق مجازی اور مرزا کی بوسہ بازی، مرزا صاحب قادیانی نے اس کا جواب دیا تھا یا نہیں؟

اور سنئے اخبار فاروق قادیان نے تمہارے ایک بڑے مولوی کا نام لے کر لکھا تھا: ...مولوی...سالیوں سے رنگ رلیاں مناتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہاری طرف سے اس کا بھی کوئی جواب نکلا تھا؟

اگر نکلا تھا تو وہ دونوں پرچے مجھے بھیج دیں تاکہ میں بھی دیکھ لوں کہ وہ دونوں جواب سردار کاہن کے جواب سے کچھ اچھے ہیں یا ناقص، اگر جواب نہیں دیا تو کیوں نہیں دیا؟

یاد رکھئے کہ اس قسم کی باتوں سے آپ فتح یاب نہیں ہو سکتے اور آئندہ لکھتے ہوئے یہ بھی یاد رکھیں کہ اپنا مکان شیشے کا بنا کر کسی دوسرے کے مکان پر پتھر پھینکو گے تو ساتھ اپنا مکان بھی تڑواؤ گے۔

مکرر آنکہ: مزید جواب لینے کے لئے اس اشتہار کو شائع کریں اور اس میں جو کمی ہو، وہ نیچے نوٹ کر دیں۔ اگر وہ اشتہار گم ہو گیا ہو، تو آپ مکرر مجھ سے طلب کر سکتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۵۸ھ نمبر ۸ جلد ۳۷ ص ۶)

قادیان میں جوبلی کا جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پچیس سالہ جوبلی خلافت کا جلسہ قادیان میں بڑے زور شور سے ہونے والا ہے۔ ہمیں بھی دعوت آتی تو ہم بھی صوری یا معنوی طور پر شریک ہوتے۔ گو ہم سے پوچھا نہیں گیا تاہم ایک نیک مشورہ دینے کو جی چاہتا ہے قادیانی خلیفہ نے نوجوانوں کی ایک جماعت بنائی ہے جن کو فوجی قواعد کرائی جاتی ہے، اس غرض سے کہ وہ موجودہ جنگ میں گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت کریں۔ ہم مشورہ دیتے ہیں کہ جلسے کے موقع پر ان نوجوانوں کو تیار کر کے فوراً گورنمنٹ کی نذر کر دیا جائے جیسے یہ پچیس سالہ جوبلی ہے ایسے ہی کم از کم وہ بھی پچیس ہزار ہوں۔ ان کی روانگی کی اطلاع ہمیں مل جائے تو امرتسر ریلوے سٹیشن پر ہم بھی ان کی استقبالی زیارت کو پہنچ جائیں۔ انشاءاللہ

یہ ضروری مشورہ اس لئے ہے کہ دوسری طرف خاکساروں کے لیڈر نے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آواز اٹھائی ہوئی ہے کہ ہم پچاس ہزار والنٹئر گورنمنٹ کو دیں گے۔ ایسا نہ ہو وہ سبقت لے جائیں ان کی سبقت کسی طرح پسندیدہ نہ ہوگی کیونکہ قادیانی جماعت ان سے پہلے خدمت گذاری کی دعویدار ہے کیونکہ بقول مرزا صاحب (بانی تحریک قادیان) جماعت احمدیہ گورنمنٹ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ (تبلیغ رسالت)

اس لئے اس نیک کام میں جلدی کرنی چاہیے ایسا نہ ہو کہ خاکسار جماعت سبقت کر جائے یہ ہمارا نیک مشورہ دلی تپاک سے ہے ماننا خلیفہ کے اختیار میں ہے۔

مانو نہ مانو جان جہاں تمہیں اختیار ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۳۹ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۵۸ھ نمبر ۸ جلد ۳۷ ص ۱۶)

قادیانی مسیح موعود ہو کر وقت سے پہلے آئے

اسی لئے جلدی چلے گئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تقریب پر دفتر اہل حدیث کی طرف سے ہمیشہ ایک قسم کا نیوتہ بصورت اشتہار بھیجا جاتا ہے۔ اس دفعہ بھی حسب معمول ایک اشتہار قادیان اور لاہور کے جلسوں میں تقسیم کرایا گیا جو اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء میں شائع ہو چکا ہے۔ جس کا مختصر مضمون یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے نشانوں میں سے ایک نشان یہ بھی لکھا ہے کہ جس طرح یہود کی بد عملی اور بے عملی کے زمانہ میں حضرت مسیح علیہ السلام حضرت موسیٰ علیہ السلام سے چودہ سو سال بعد آئے تھے اسی طرح میں بھی مسلمانوں کی بد عملی کے زمانہ میں آں حضرت ﷺ سے چودہ سو سال بعد مسیح موعود ہو کر آیا ہوں۔ اس بارے میں آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

جب توریت کا مغز یہودیوں کے دلوں سے اٹھایا گیا تھا وہ زمانہ حضرت موسیٰ سے چودہ سو برس بعد تھا۔ تو مسیح ابن مریم یہودیوں کی اصلاح کے لئے بھیجا گیا تھا۔ پس ایسے ہی زمانہ میں یہ عاجز (مرزا) آیا۔ جبکہ قرآن کا مغز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمانوں کے دلوں سے اٹھایا گیا۔ یہ زمانہ بھی اسی زمانہ کے قریب قریب گزر چکا تھا جو حضرت موسیٰ اور عیسیٰ کے درمیان تھا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۹۲)'

یہ عبارت باآواز بلند کہہ رہی ہے کہ مسیح محمدی کی تشریف آوری کا زمانہ پندرھویں صدی ہجری ہے۔ اخبار الفضل نے ہمارے مضمون کے جواب میں حسب عادت بہت کچھ کہا ہے اور جواب دینے سے پہلے اوچھے ہتھیار سے یوں وار کیا کہ ' مولوی ثناء اللہ نے ایک چھوٹے سے اشتہار کی قیمت ایک پیسہ لگا دی ہے ' ہم اس کو بالکل جھوٹ سمجھتے ہیں۔ کیونکہ اشتہار اشاعت فنڈ کی رقم سے شائع ہوا تھا اس لئے اشاعت فنڈ کے معاونین سے کہا گیا تھا کہ اس کو منگوا کر اپنے حلقہ میں تقسیم کریں اور فی سینکڑہ ایک روپیہ اشاعت فنڈ میں داخل کرنے کے لئے بھیج دیں۔ اس کو قیمت نہیں کہا جاتا، یہ تو اس فنڈ کی امداد ہے۔

ہاں قیمت وہ تھی جو قادیان کے ایک بڑے کتب فروش نے کتاب براہین احمدیہ کے خریداروں سے پیشگی سو سو روپیہ وصول کیا تھا۔ جس کا مضمون دربطن قائل ہی رہا۔ خیر یہ تو ایک معمولی بات تھی اصل مضمون اصل مضمون کا جواب یہ دیا ہے کہ سالوں کی تعداد سے کیا مطلب اصل مشابہت تو اس میں ہے کہ مسلمانوں کے دلوں سے اسی طرح قرآن مجید کا مغز اٹھا لیا گیا جس طرح یہودیوں کے دلوں توریت کا مغز اٹھایا گیا تھا۔ پس اصل مشابہت اسی امر میں ہے۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں

> مولوی ثناء اللہ صاحب نے اصل دلیل کے خلاف تو ایک لفظ بھی نہ لکھا اور ضمنی بات سے یہ استدلال کرنا اپنا کرنامہ سمجھ لیا کہ مسیح موعود کی تشریف آوری کا زمانہ آنحضرت ﷺ کے انتقال سے چودہ سو سال بعد یعنی پندھویں صدی ہجری ہے اور آج ۱۳۵۸ھ گذر رہا ہے۔ حالانکہ کسی چیز کی مماثلت کے لئے دونوں کا ہو بہو ہونا ضروری نہیں۔ (الفضل ۷ جنوری ۱۹۴۰ء)

اہل بصیرت عبارت مذکورہ کو بغور پڑھیں تو اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمانہ کی تعیین کو بھی اس مشابہت میں دخل ہے۔ لیکن قادیان کی اصطلاح ہی جدید ہے۔ ان کے نزدیک تو پندرہ اور چوبیس ایک ہی ہوتے ہیں۔

ناظرین حیران ہو کر پوچھیں گے کہ یہ کیا چیستان ہے اور کس کی طرف اشارہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ڈپٹی آتھم عیسائی پادری کی موت کے متعلق پندرہ ماہیہ پیشگوئی کی تھی۔مگر اس کی زندگی اس سے متجاوز ہوگئی تو مرزا صاحب قادیانی نے منجملہ اور جوابات کے ایک جواب یہ بھی دیا تھا کہ

کسی شخص کے حق میں پیشگوئی کی جائے کہ وہ پندرہ ماہ کے اندر کوڑھی ہو جائیگا۔اگر وہ پندرہ کی بجائے چوبیس میں ہو جائے تو کیا حرج ہے۔وقوعہ تو ہوگیا، وقت کی پابندی کیا چیز ہے۔(حقیقت الوحی)

ناظرین کرام !اس اصول کے مطابق کوئی بھی پیشگوئی کرنے والا جھوٹا نہیں ٹھہر سکتا ۔ یہاں تک کہ اگر کوئی شخص یہ پیش گوئی کردے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر قادیان میں ایسا زبردست زلزلہ آئیگا جو اسے تہہ و بالا کردے گا۔اور ہفتہ گزر جانے کے بعد وہ اس جواب میں کہے کہ ایک روز ایسا ہی ہو جائے گا دنوں کا شمار بے فائدہ ہے ۔استاد غالب نے ایسے ہی لوگوں کے لئے ایک شعر کہا ہے جو بہت موزوں ہے

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

اچھا صاحب ہم مانے لیتے ہیں کہ تعداد سنین کا لحاظ ضروری نہیں ۔صرف گمراہی کا زمانہ مراد ہے۔کیا آپ کو معلوم نہیں کہ مرزا صاحب نے گمراہی کے زمانے کی بابت کیا لکھا ہے اور کس زمانے کو سخت ترین گمراہی کا زمانہ قرار دیا ہے ۔آپ کی ناواقفیت پر اہل حدیث اگر یہ فرمائش کرے کہ مرزا صاحب کے حوالہ جات دفتر اہل حدیث سے پوچھ لیا کرو تو کچھ بے جا نہیں ہے ۔مگر آپ لوگ ایسے کہاں کہ فائدہ حاصل کریں۔ سنئے ۔ہم آپ کو بے پوچھے ہی بتائے دیتے ہیں۔مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے دنیا کی کل عمر سات ہزار سال بتا کر لکھا ہے:

ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں کے سر تک ختم ہوتا ہے۔(لیکچر سیالکوٹ۔ص ۷)

اگر بقول آپ کے زمانے کی تحدید ضروری نہیں بلکہ گمراہی کے زمانے میں مصلح آنا چاہیے تو مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود بن کر چھٹے ہزار میں آنا چاہیے تھا۔ لیکن آپ تشریف لائے ساتویں ہزار میں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتواں ہزار ہدائت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ (حوالہ مذکور)

اس پر یہ کہنا بے جا نہیں

آخر شب دید کے قابل تھی بسمل کی تڑپ
صبح دم کوئی اگر بالائے بام آیا تو کیا

قادیانی اور لاہوری ممبرو! بارہا آپ کی خدمت میں یہ عرض کیا گیا کہ اہل حدیث کا جواب دیتے ہوئے ذرہ سوچ لیا کرو کہ سامنے کون ہے۔ وہی ہے جس کا قول ہے

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۹/۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء ص ۶۔ ۷)

ہمارے اشتہار کا دوسرا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے اشتہار بعنوان: مسیح موعود کے آنے کا زمانہ ابھی نہیں آیا، مندرجہ اخبار اہل حدیث ۲۹ دسمبر ۱۹۳۰ء نے قادیانی کیمپ میں بڑی کھلبلی ڈال دی ہے اور چاروں طرف سے یہ آوازیں (پکڑو رے۔ مارو رے۔ دوڑو رے) برابر آرہی ہیں۔ چنانچہ قادیان سے تین جواب شائع ہو چکے ہیں، مگر تینوں ہی اس قسم کے ہیں جیسا کہ آریہ لوگ نیوگ کے ثبوت میں دیا کرتے ہیں۔ جو قادیانی صداقت اور دیانت کے لئے اچھے معیار ہیں۔ ہم حیران ہیں کہ قادیان میں مولوی فاضل بھی ہیں، مولوی کامل بھی ہونگے۔ مگر ان کو اہل حدیث امرتسر کا جواب دیتے ہوئے خدا جانے کیا پریشانی لاحق ہوتی ہے کہ وہ ہر قسم کے قواعد علمیہ (عقلیہ اور نقلیہ) کے خلاف بولتے جاتے ہیں۔ آج ہم اس دعوی کا ثبوت دینے کیلئے یہ نوٹ لکھ رہے ہیں۔

قادیان کے مولوی فاضلو! پروفیسرو اور علوم عربیہ کے استادو! سنو۔ یہ قاعدہ علمیہ آپ کو منظور ہے یا نہیں کہ قضیہ مرکبہ کی نقیض رفع احدا لجزئین سے ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ایک منطقی سوال ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب متوفی زندہ ہوتے تو ان سے یہ سوال نہ کرتے کیونکہ وہ تو اپنے عدم علم منطق کا اعتراف خود کر چکے تھے (دیکھو قادیانی خط بنام حکیم نورالدین بھیروی) اس امر میں ہم ان کی راست گوئی کا اعتراف کرتے ہیں۔ اور نہ ہم خلیفہ قادیان سے یہ سوال کرتے ہیں کیونکہ وہ نہ تو گریجوایٹ ہیں، نہ مولوی فاضل بلکہ میٹرک پاس بھی نہیں ہیں۔ بلکہ ان فاضلوں سے سوال ہے جو اپنے نام کے ساتھ مولوی فاضل لکھا کرتے ہیں۔ آپ بتائیں یہ اصول صحیح ہے یا نہیں۔ منطق کی کتب میں تو یہ مسئلہ مصرح ملتا ہے۔ نقلی (شرعی) دلیل بھی چاہو تو سنو۔ نماز چند اجزاء (قیام رکوع سجود قعدہ) سے مرکب ہے۔ کیا یہ صحیح نہیں ہے کہ ایک جزء کے عدم سے نماز کا عدم لازم آئے گا؟ بالکل ٹھیک ہے کہ: ہر کہ شک آرد کافر گردد

پس سنو! ہماری پیش کردہ عبارت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی صداقت کی علامت یہ بتاتے ہیں کہ

جس طرح حضرت عیسی اس وقت آئے تھے جبکہ یہودیوں سے توریت کا مغز اٹھا لیا گیا تھا اور وہ زمانہ چودہ سو سال کے بعد تھا اسی طرح میں ایسے وقت میں آیا ہوں کہ قرآن کا مغز مسلمانوں سے اٹھایا گیا' (محض ادعا)

اور 'یہ زمانہ بھی اس زمانہ کے قریب قریب گذر چکا تھا جو حضرت موسیٰ اور حضرت عیسی کے درمیان زمانہ تھا' (ازالہ اوہام۔ ص ۶۹۳)

اہل علم غور فرمائیں کہ علامت دو جزؤں سے مرکب ہے۔ ایک جزء بقول مرزا صاحب مسلمانوں کی قرآن شریف سے جہالت ہے۔ دوسرا جزء زمانے کی اس زمانے سے مساوات پوری یا قریب قریب۔ مرکب کے دو جزؤں میں اگر بقول جماعت قادیانیہ ایک جزء جہالت مسلمانوں میں پایا جاتا ہے تو دوسرے جزء کا کیا ثبوت کہ مرزا صاحب چودہ سو کے بعد آنا تو کیا ان کو تو تشریف لے گئے ہوئے بھی تقریباً ۳۲ سال ہو گئے۔ اس لئے یہ مرکب کیسے صادق آ سکتا ہے۔

قدرتی تصرف ۔ دیکھئے ہمارا اعتراض تو یہ ہے کہ مرزا صاحب چودہ سو سال بعد نہیں آئے بلکہ پہلے آئے۔ ابھی ہم نے ان کے آنے کا زمانہ نہیں بتایا تھا کہ قادیانی اخبار الفضل نے جواب دیتے ہوئے اوکھلی میں سر رکھدیا۔ یعنی خود ہی ایک اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آفت میں پھنس گئے ۔ لکھتے ہیں کہ چودہ سو سال مسیح کا آنا عیسائیوں کا خیال ہے یہودیوں کا اس کے خلاف ہے ۔ یہودی حضرت عیسیٰ کی بابت چودھویں صدی میں کہتے ہیں ۔ چنانچہ اخبار الفضل آپ ہی حقیقت الوحی سے نقل کرتا ہے کہ

مرزا صاحب ۱۲۹۰ھ میں شرف مکالمہ پا چکے تھے (الفضل ۱۱۔ جنوری ۱۹۴۰ء)

اور پھر کس دلیری سے لکھتا ہے کہ

’ تیرھویں کے خاتمے پر جو کام ہو، وہ چودھویں میں گنا جاتا ہے ‘

(الفضل قادیان ۱۱ جنوری ۱۹۴۰)

مرزا صاحب قادیانی خود اپنے شرف مکالمہ الہیہ کا زمانہ ۱۲۷۴ھ لکھتے ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۶۷۵ تقطیع خورد طبع اول)

اس لحاظ سے آپ بجائے پندرھویں صدی کے تیرھویں صدی میں تشریف لے آئے ۔ کیا تیرھویں صدی کو پندرھویں کہہ دینا جائز ہے ؟ بے شک اس جماعت کے نزدیک جائز ہے جو دمشق کو قادیان کہنا جائز سمجھتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی لٹریچر کچھ ایسا وسیع الذیل ہے کہ اس میں ہر قسم کی مجازات استعارات اور تشبیہات پائی جاتی ہیں ۔ بہادر کو شیر کہنا تو ہر زبان کا محاورہ ہے مگر قادیانی چاہیں تو نہائت بزدل گدھے کو بھی شیر کہہ سکتے ہیں ۔ کیونکہ قادیانی جماعت اپنے علم و فضل اور طہارت اور تزکیہ نفس میں اس قدر ترقی کر گئی ہے کہ وہ اصطلاحات لسانیہ اور احکام شرعیہ کی پابندی اپنے پر لازم نہیں سمجھتی ۔ ان کا زعم ہے کہ ہم زبان دان ہیں ۔ محاورات اور اصطلاحات کے موجد ہیں ۔ ہم جو چاہیں کہہ دیں جو چاہیں لکھ دیں کیونکہ ہمارا معلم خدا ہے اور وہ کسی دنیاوی قانون اور ضابطے کا پابند نہیں ہے ۔ ہمیں جو اپنے نبی اور مسیح موعود سے فیض حاصل ہوا ہے وہ پہلوں کو نہیں ملا ۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ:

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
خضر کیا جانے غریب اگلے زمانے والا

جہاں چاہتے ہیں تصرف کر جاتے ہیں ۔ نہ علم نحو و صرف کی پابندی ہے نہ شرعیات میں قرآن اور حدیث کی ۔ جو صاحب ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت دیکھنا چاہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ ہمارا رسالہ نکات مرزا ملاحظہ فرمائیں۔

نتیجہ کلام۔ کسی صاحب کو کسی قادیانی سے بارہ سو ننانوے روپے لینے ہوں تو وہ چودہ سو روپے کا دعوی کر سکتا ہے۔ حاکم پوچھے تمہاری بہی میں بارہ سو ننانوے روپئے درج ہیں تو تمہارا چودہ سو کا دعوی کیا، تو وہ مدعی الفضل کی عبارت مندرجہ بالا پیش کر کے چودہ سو کی ڈگری لے سکتا ہے۔ بشرطیکہ حاکم احمدی ہو اور الفضل پر اس کا ایمان ہو۔ کیا ہی مضحکہ خیز باتیں ہیں جو قادیانیوں کی زبان اور قلم سے نکلتی ہیں۔ سچ ہے

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

قادیانی فاضلو! ہم مصنف حمہ اللہ کے الفاظ میں تمہیں اطلاع دیتے ہیں قد بقي خبايا بعد في الزوايا اگر تم اس مضمون پر اب بھی بھولے تو وہ وہ سنائیں گے کہ تم اس کو نہ سن سکو اور تمہارے مسیح موعود کے اس بارے میں وہ اقوال مختلفہ پیش کریں گے کہ اہل انصاف قرآن مجید کے اس اصول عقلی اور برہان قطعی کے قائل ہو جائیں گے

لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافاً كثيراً

نہ چھیڑ اے نکہت باد بہاری راہ لگ اپنی
تجھے اٹھکیلیاں سوجھے ہیں ہم بیزار بیٹھے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ فروری ۱۹۴۰ء ص ۶۔۷)

فاتح قادیان، فاتح انگلینڈ اور فاتح امریکہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے سالانہ جلسہ کی تقریر میں فاتح قادیان کہلانے والوں پر بھی رمز کے ساتھ توہینی اشارہ کیا ہے (الفضل ۳ جنوری ۱۹۴۰ء) اور وجہ توہین یہ بتائی ہے کہ وہ آ کر دیکھیں کہ قادیان کس رونق پر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس رمز سے معلوم ہوتا ہے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا حافظہ اپنے والد ماجد (مرزا غلام احمد) کی طرح بہت کمزور واقع ہوا ہے۔ ان کو یاد نہیں رہا کہ آج قادیان جیسی بستی میں (جس کو لندن اور امریکہ کے مقابلے میں اجڑا دیار کہنا زیبا ہے) دو فاتح موجود ہیں۔ ایک فاتح وہ ہے جس کا نام مرزا محمود احمد ہے جس نے لندن جا کر اپنا لقب کنکرر آف انگلینڈ (فاتح انگلستان) اختیار کیا تھا یا ان کے اتباع نے ان کو اس لقب سے ملقب کیا تھا۔ دوسرا فاتح مفتی محمد صادق ہے۔ یہ صاحب فاتح امریکہ ہیں۔

ان دونوں فاتحوں کی فتوحات اس قسم کی تھیں کہ محض ایک دو لیکچروں کے ذریعے سے امریکہ اور انگلستان فتح ہو گئے تو کیا ایک دو لیکچر دینے والے جب اتنے بڑے ملکوں کے فاتح کہلا سکتے ہیں تو وہ شخص کیوں نہیں فاتح کہلا سکتا جس سے قادیانی جرنیل چیختا چلاتا ہوا اپنی ہی شمشیر براں سے قتل ہو کر اس کے فاتح قادیان ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹ گیا۔ اگر اتنے سے بھی کوئی فاتح قادیان نہیں کہلا سکتا تو سلطان صلاح الدین بھی رچرڈ شیر دل کے مقابلے میں فاتح کہلانے کا حق نہیں رکھتا۔

قادیانی دوستو! اہل حدیث تم لوگوں کو ہمیشہ مشورہ دیا کرتا ہے کہ تم جب بھی کبھی ایسا خطبہ دو یا کوئی ایسا مضمون لکھو جس کا اشارہ اہل حدیث کی طرف ہو، بہتر تو یہی ہے کہ مسودہ ہی دکھانے کو بھیج دیا کرو۔ نہیں تو مشورہ ہی لے لیا کرو۔ اہل حدیث تم کو اچھا مشورہ دے گا، چاہے اس کے خلاف ہی مضمون ہو۔ وہ تو تم کو اس جادوگر کے شاگرد کی طرح قتل کا ڈھب سکھائیگا جس کا ذکر حدیث مسلم میں آیا ہے۔ کیونکہ اہل حدیث تمہارے ساتھ وہی تعلق رکھتا ہے جو کسی شاعر نے اپنے دوست کے ساتھ بتایا تھا

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی
دل کو قاتل کے بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

ناظرین کرام! قادیانی اخباروں اور مریدوں کو اس دفعہ کثرت ہجوم جلسہ پر بڑا ناز ہے۔ اور اس ناز میں وہ آپس میں مختلف الاقوال بھی ہو رہے ہیں۔ خلیفہ قادیان نے مہمان خانے کی پرچیوں کے حساب سے ۳۶ ہزار کی حاضری بتائی تھی۔ اخبار فاروق نے ۴۰ ہزار بتائی۔ تفصیل ہم سے سنئیے۔

چونکہ اس دفعہ کئی ہفتوں سے مریدین کو تلقین کی جاتی تھی کہ ہر ایک قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ساتھ کسی نہ کسی مسلمان غیر قادیانی کو ساتھ لائے، چاہے اپنی گرہ سے ہی کرایہ دے کر لائے، مریدین باصفا نے اس حکم پر خوب عمل کیا۔ علاوہ اس کے پرچیوں کی کثرت کی یہ بھی وجہ ہے کہ بہت سے مہمان سالن کی طمع سے اپنے ڈیرے کی ڈبل تعداد لکھوا کر کھانا مع سالن کے دگنا لے آتے ہیں۔ یعنی چار کی بجائے آٹھ کا۔ ہمارا یہ کہنا محض گمان نہیں بلکہ الفضل کی روایت ہے۔ (دیکھو الفضل قادیان ۲۳ دسمبر ۱۹۳۹ء)

واپسی کے وقت حسب دستور دفتر اہل حدیث امرتسر میں بھی مختلف قسم کے لوگ رونق افروز ہوئے۔ ان سے جلسہ کے متعلق بہت سی باتیں معلوم ہوئیں۔ غالباً سارے جلسے کی حاضری میں نصف کے قریب غیر مریدین تھے اور اس کے علاوہ گردو نواح کے لوگ جلسے کی رونق دیکھنے اور کھانا مفت کھانے کی غرض سے بھی شریک ہوئے، اور یہ کہتے ہوئے شریک ہوئے کہ چلو میلہ دیکھ آئیں۔

ہماری یہ رائے سرسری نہیں بلکہ ہم نے اپنے آدمی جو اشتہار مفت تقسیم کرنے کو بھیجے، وہ یہ اطلاع بھی اپنے ساتھ لائے۔

اس میں شک نہیں کہ اس دفعہ جلسہ سالانہ میں دعوت دینے میں قادیانی پارٹی نے بڑی حکمت سے کام لیا۔ ایک تو اپنی کثرت بتانے کیلئے، دوسرے یہ بھی مقصود تھا کہ اس میں جو غیر مریدین آئیں گے ان پر کچھ نہ کچھ ضرور اثر ہوگا۔ اور اپنے مرید تو پختہ ہو ہی جائیں گے۔

ہم نے بعض قادیانی مریدوں کے سامنے اپنا اشتہار پیش کیا (جو اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۹ دسمبر ۱۹۳۹ء میں درج ہو چکا ہے اور وہ قادیانی مباحث کے لئے فیصلہ کن ہے) اور اس کا جواب پوچھا تو جواب ملا کہ آپ ان مناظروں میں لگے رہیں ہم تو اس درخت کا پھل دیکھتے ہیں کیسا پھل دار ہے۔ کتنے لوگ اس دفعہ آئے۔ جب ہم اس کی مثالیں بتاتے ہیں کہ ہندوستان میں ایسی جماعتیں بھی ہیں جس کو آپ لوگ قطعاً گمراہ سمجھتے ہیں جیسے آغا خانی، رادھا سوامی، بوہرے، آریہ وغیرہ۔ ان کی تقریبوں میں بھی ہزارہا کا مجمع ہوتا ہے تو جواب میں اونھ کہہ کر خاموش ہو جاتے ہیں۔

ہمیں اس موقعہ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک زریں مقولہ یاد آیا جو سونے سے لکھنے کے قابل ہے۔ آپ حقیقت الوحی میں ایک اشتہار میں لکھتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کثرت تعداد پر فخر نہیں ...

ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پرہیز گاری اور للّٰہیت باہم پیدا نہیں کی ...

بسا اوقات گالیوں پر نوبت پہنچتی ہے۔ میں انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں۔ ...

اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں' (اشتہار التواء جلسہ ۱۸۹۳ء)

مختصر یہ ہے کہ جلسوں میں کثرت ہجوم دیکھ کر متاثر ہونا انہی لوگوں کا کام ہے جن کی بابت کلام اللہ میں ارشاد ہے۔ یعلمون ظاهراً من الحيوة الدنيا اور زیادہ صحیح جواب اس کثرت کا 'پیغام صلح' دے سکتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔فروری ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

چوہدری فتح محمد سیال، سیٹھ عبداللہ الہ دین کا ذکر خیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اول الذکر (چوہدری فتح محمد) علم کی حیثیت سے موخر الذکر (سیٹھ عبداللہ الہ دین) مالی انفاق کی وجہ سے قادیانی جماعت میں معزز ترین اشخاص میں سے ہیں۔ اس لئے ہم بھی ان دونوں صاحبوں کی توجہ فرمان خداوندی کی طرف منعطف کراتے ہیں۔ ارشاد ہے:

یوم لا یغنی مولیً عن مولی شیئاً و لا هم ینصرون

(الدخان: ٤١) (جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئیگا)

هذا یوم ینفع الصادقین صدقهم

(اس دن سچوں کا ان کا سچ فائدہ دے گا)

یہ ہر دو فرمان خداوندی متلاشی حق انسان کی ہدایت کے لئے کافی ہیں کہنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوتو ہر فریق بلکہ ہر شخص اپنے کو ان ارشادات کا پابند ظاہر کرتا ہے لیکن صرف کہہ دینا ہی کافی نہیں اگر کافی ہوتا تو تیسرا ارشاد خداوندی و علی الله قصد السبیل و منها جائر (سب مذاہب کا مقصود خدا رسی ہے مگر ان میں بعض مذاہب ٹیڑھے ہیں) قرآن مجید میں وارد نہ ہوتا۔

اس آخری آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مدعیان حق کا محض دعوی ہی کافی نہیں ہے جب تک عمل اس کے مطابق نہ ہو۔ پس ہم اس ارشاد کے ماتحت ان دونوں صاحبوں کی حق پسندی اور حق گوئی کو جانچنا چاہتے ہیں۔

چوہدری فتح محمد قادیانی حکومت میں ایک بڑے عہدے (نظارت اعلی) پر ممتاز ہیں کیا بلحاظ علم و فضل اور کیا بلحاظ نظارت اعلی کے ان کی نظر بہت وسیع ہونی چاہیے تھی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ ایک بڑا اہم واقعہ ان کی نظر سے اوجھل رہا ہے۔

ہم یہ بدگمانی نہیں کرتے کہ آیت و علی ابصارھم غشاوۃ نے اپنا جلوہ دکھایا ہے یا مصرع: بدوزد طمع دیدہ ہوشمند نے اپنا اثر ڈالا ہے بہرحال واقعات جو کچھ بھی ہیں ہم آپ کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ آپ کا مضمون جو آپ نے قادیانی خلافت جوبلی کے جلسہ میں پڑھا تھا اور جو قادیانی اخباروں اور رسالوں میں بڑی عزت کے ساتھ درج ہوا ہے اس کو اہل حدیث مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء میں بروائت ریویو آف ریلیجنز نقل کر کے جواب دیا گیا تھا۔ اس جواب میں ایک فقرہ جس پر ساری گفتگو کا مدار تھا، آج اس کی مزید تشریح اس لئے کی جاتی ہے کہ چوہدری صاحب کا یہی مضمون الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء میں ہماری نظر سے گذرا ہے۔

اس بحث کا مرکزی نقطہ اصل میں یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اشتہار آخری فیصلہ جو میرے متعلق شائع ہوا ہے کس غرض سے تھا اور اس کا مطلب کیا ہے۔ ان دونوں سوالوں کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اپنے الفاظ میں صاف ملتا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

اے اللہ! مولوی ثناء اللہ نے مجھے بہت ستایا ہے وہ میرے قلعے کو منہدم کرنا چاہتا ہے اور لوگوں کو میری طرف آنے سے روکتا ہے اس لئے میں تیری درگاہ میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سچا فیصلہ فرما اس فیصلے کی صورت یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں فوت کردے
ربنا افتح بیننا و بین قو منا با لحق و انت خیر الفا تحین ۔
المشتہر۔ مرزا غلام احمد۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

اس آخری فیصلے کا نتیجہ نمایاں ہے۔ عیاں راچہ بیان کہ مرزا صاحب کو انتقال کئے ہوئے آج ۳۲ سال ہونے کو ہیں مگر ان کا مخاطب آج تک زندہ ہے جو یہ سطور لکھ رہا ہے۔ چونکہ یہ واقعہ بڑا اہم اور فیصلہ کن ہے اس لئے جن لوگوں کے حق میں ارشاد خداوندی ان یرو ا سبیل الر شد لا یتخذو ہ سبیلاً وارد ہوا ہے وہ لوگ بماتحت ارشاد یبغو نہا عو جاً اس صاف وشفاف فیصلے کو مکدر کرنے کی کوشش میں شروع سے لگے ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو صاحب خصوصاً قابل ذکر ہیں۔ ایک مولوی محمد علی ایم اے لاہوری، دوسرے چوہدری فتح محمد سیال ایم اے قادیانی۔ ان کے علاوہ جو صاحب بھی ہوں وہ دوسرے درجہ پر ہمارے مخاطب ہیں۔ مولوی محمد علی نے رسالہ آیت اللہ میں اور چوہدری فتح محمد نے اپنی تقریر سالانہ جلسہ میں جو کچھ کہا اس میں ایک امر پر دونوں متفق ہیں، وہ امر یہ ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۸۹۶ء میں جو کتاب انجام آتھم لکھی تھی اس میں چند علماء اور صوفیا کو مباہلے کی دعوت دی تھی (اس کا انجام کیا ہوا، یہ ایک الگ مضمون ہے) ان مدعووین میں میرا نام بھی تھا۔ ناظرین اس واقعہ کو ذہن نشین کرکے چوہدری فتح محمد صاحب کے الفاظ سنیں:

مولوی ثناء اللہ کی لمبی عمر

آخر میں ایک اور بات کا بھی ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالی نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو ہر فتنہ میں فتح عطا فرمائی ہے۔ گویا ابتداء میں بھی وسط میں بھی اور آخر زمانہ میں بھی فتح عطا کی۔ آخر میں جو اللہ تعالی نے آپ کو فتح بخشی وہ یہ ہے کہ ۱۸۹۷ سے لیکر ۱۹۰۷ء تک بارہا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے مولوی ثناء اللہ امرتسری کو مباہلہ کا چیلنج دیا مگر وہ ہر بار اس سے بھاگتے اور پہلو تہی کرتے رہے اور قطعاً سامنے نہ آئے مگر اب کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے میرے ساتھ مقابلہ کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ سے وفات پائی ہے ۔(الفضل قادیان ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء ص ۵)

یہی مضمون مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے جس کا مدلل جواب بواقعات صحیحہ بارہا شائع ہو چکا ہے ۔ان دونوں صاحبوں کا مطلب یہ ہے کہ آخری فیصلہ کا مضمون دراصل مباہلے کی دعوت تھی جو مولوی ثناء اللہ امرتسری کے نہ ماننے سے منعقد نہ ہوا۔

جواب دینے سے پہلے ہم ایک عدالتی مثال پیش کرتے ہیں کہ کسی شخص (زید) نے بذریعہ وکیل عمر پر ایک صد روپے کا دعوی کیا اور وکیل صاحب رقم لینے کی رسید مورخہ یکم جنوری پیش کی مگر فریق مدعا علیہ نے چپکے سے مدعی کی دستخطی رسید مورخہ یکم فروری پیش کر دی جس میں یکم جنوری کے قرضہ کی وصولی کا اقرار مرقوم تھا۔اس پر دعوی خارج ہو گیا ، وکیل صاحب بدیں وجہ کہ مجھے حقیقت سے آگاہ نہ کیا مدعی کو کوستے ہوئے کمرہ عدالت سے باہر نکل آئے ۔

ناظرین کرام !بعینہ یہی مثال ان دونوں وکیلوں کی ہے ہم بھی مدعی کی رسید پیش کرتے ہیں ۔ وہ قانونی وکیل تو شرمندہ ہو گیا دیکھیں یہ مذہبی وکیل شرمندہ ہوتے ہیں یا نہیں ۔ اخبار الحکم قادیان مورخہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۱۹ پر ایک مضمون ہے جس کے الفاظ مع سرخی یہ ہیں:

مباہلہ کے واسطے مولوی ثناء اللہ امرتسری کا چیلنج منظور کیا گیا

حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) نے پھر بھی اس (ثناء اللہ) پر رحم کر کے فرمایا کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے ...

اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں ...

یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی تا کہ وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے ۔اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہو گا جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منظور کر لیا ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

فخریہ تصدیق:

مولوی اللہ دتا جالندھری اس عبارت پر جس فخر کے ساتھ حاشیہ آرائی کرتا ہے وہ بھی قابل دید ہے۔ لکھتا ہے:

گویا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس صید لاغر (ثناءاللہ)

(مولانا امرتسری حاشیہ میں لکھتے ہیں: جانتے ہو شیخ سعدی کیا کہتے ہیں:

اسپ لاغر میاں بکار آید روز میداں نہ گاوِ پرواری) کو چند روز کی مہلت دینا چاہتے تھے اور حقیقت الوحی کی طباعت پر اسے ملتوی کرنا چاہتے تھے جیسا کہ عبارت بالا سے ظاہر ہے۔ (تجلیات رحمانیہ۔ص۔۱۵۸)

ناظرین اس پر افتخار عبارت کو ذہن میں رکھ کر چوہدری فتح محمد سیال کی حق پوشی کا اندازہ کیجئے۔

مرزا صاحب کے راسخ مریدو! میں بماتحت آیت ان تقو موا لله مثنى و فرا دی خدائے علیم وخبیر کی جلالت کا واسطہ دے کر آپ سے پوچھتا ہوں کہ یہ عبارت آپ لوگوں نے کبھی دیکھی ہے۔ اگر دیکھی ہے تو اس کا مطلب کیا سمجھا ہے۔ اسکے علاوہ یہ بھی پوچھتا ہوں کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی اور دعائے آخری فیصلہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو۔ غور کرو کہ دعائے آخری فیصلہ کو مباہلہ کیوں کر قرار دیا جا سکتا ہے کیونکہ مباہلہ کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت (ماہ مئی ۱۹۰۷ء) کے بعد ہونا تھا۔ کیا قادیان میں ماہ اپریل، ماہ مئی کے بعد آتا ہے؟ یہ ہے اس بحث کا مرکزی نقطہ جسے قادیانی مناظر اس شریف قوم کی طرح چھپاتے رہتے ہیں جس نے دربار رسالت میں حکم رجم کو چھپایا تھا۔

احمدی دوستو!

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

خلاصہ کلام: چوہدری فتح محمد کا یہ کہنا کہ سلسلہ مباہلہ ۱۸۹۷ء سے ۱۹۰۷ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک جاری رہا اور آخری فیصلے والا اشتہار اسی سلسلے کی کڑی تھی بالکل غلط اور دفع الوقتی پر مبنی ہے۔ بلکہ مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات کے بھی خلاف ہے اب ہم چوہدری صاحب سے پوچھتے ہیں کہ آپ کو سچا کہیں یا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو؟ مرزا صاحب کو جھوٹا کہیں یا آپ کو؟ اس کا جواب دینا آپ کا کام ہے۔

نوٹ ۔ ہم نے قادیانی اور لاہوری اتباع مرزا کو تنبیہ کی ہے کہ وہ اہل حدیث امرتسر کو جواب دیتے ہوئے دیکھ لیا کریں کہ سامنے کون ہے۔ یاد رکھیں ان کے سامنے وہی ہے جس کا قول ہے:

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی:

چوہدری فتح محمد کے بعد ہم سیٹھ صاحب کا ذکر کرتے ہیں جنہوں نے ایک کتاب (بشارات رحمانیہ) لکھ یا لکھوا کر شائع کی ہے جس کا ایک نسخہ ہمیں بھی بھیجا ہے (شکریہ)۔

آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پکے مرید ہیں۔ آپ نے اپنی حسن نیت اور اخلاص کا ذکر اس کتاب میں کرتے ہوئے لکھا ہے کہ میں نے قادیانی مذہب کی خدمت کے لئے تین لاکھ روپئہ خرچ کیا ہے۔ کیا ہوگا، مگر کاہے کو؟ مرزا غلام احمد صاحب کا حلقہ مسیحیت وسیع کرنے کو۔ سو اس کے متعلق آیت قرآنی سن رکھیں جو اس قسم کے اخراجات کے لئے بدیں الفاظ وارد ہے:

فسینفقونها ثم تکون علیهم حسرة ثم یغلبون۔

ہاں آپ نے بھی باتباع سنت مرزا اخفائے حق سے کام لیا ہے۔ ۱۹۲۳ء کا واقعہ ہے کہ احباب دکن کی دعوت پر میں اور مولوی محمد صاحب دہلوی سکندر آباد (حیدر آباد) پہنچے۔ وہاں مجالس وعظ میں قادیانی تردید کے بیان ہوتے رہے۔ ہر درجے کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شریک ہوتے تھے جس سے مرزائی کیمپ میں ایک کھلبلی مچ گئی ایک تحریری مباحثہ بھی ہوا جس کی روداد بصورت رسالہ مباحثہ دکن مطبوعہ میں مل سکتی ہے۔ اسی اثنا میں سیٹھ عبداللہ الہ دین نے ایک انعامی اشتہار دیا جس میں مجھ سے مطالبہ کیا کہ میں اپنے عقاید اور مرزا صاحب قادیانی کے کذب پر حلف اٹھاؤں۔ اگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہوں تو وہ مجھے دس ہزار روپئہ انعام دیں گے ۔ میں نے اس کے جواب میں وہیں بذریعہ اشتہار ان کو اطلاع دی اور اشتہار کا مسودہ ہزاروں کے مجمع میں پڑھ کر سنایا جس کی صحت سب نے تسلیم کی اس کا مضمون یہ تھا:

میں سیٹھ عبداللہ الہ دین کا مطالبہ پورا کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ وہ مجھے دس ہزار روپئہ دینے کی بجائے بمنظوری خلیفہ صاحب قادیان صرف یہ اقرار شائع کر دیں کہ میں اگر حلف کے بعد ایک سال تک زندہ رہا تو سیٹھ صاحب مع خلیفہ صاحب مرزا صاحب کو چھوڑ کر میرے ساتھ ہو جائیں گے۔

یہ بات اس لئے کہی گئی کہ ایک سال کے اندر مر جانے کی صورت میں اگر میں جھوٹا سمجھا جاؤں تو کوئی وجہ نہیں کہ سال کے بعد زندہ رہنے کی حالت میں سچا نہ ٹھہروں۔

اس کے جواب میں زبانی پیغام آتے رہے کہ ہم حلف خوری کا صلہ دس ہزار روپئہ دیتے ہیں۔ میں جواباً کہتا رہا کہ میں دس ہزار پر لات مارتا ہوں، صرف آپ کو چاہتا ہوں۔ غالباً اس وقت میرے ذہن میں یہ عارفانہ شعر تھا:

دیوانہ کنی ہر دو جہانش بخشی
دیوانہ تو ہر دو جہاں را چہ کند

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی نے اپنے کتاب میں اپنے اشتہارات کا تو ذکر کیا مگر میرے جوابات کا ذکر نہیں کیا۔ یہ عادت اس شریف گروہ کی ہے جس کی بابت قرآن شریف میں ارشاد ہے تبدو نہا و تخفو ن کثیراً۔ حالانکہ یہ سارے اشتہارات مع میرے جوابات کے انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن کی طرف سے بصورت رسالہ شائع ہو چکے ہیں۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب میں آپ کو حضرت لقمانؑ کی وعظ کے الفاظ سناتا ہوں جو انہوں نے اپنے بیٹے کو نصیحت کرتے ہوئے فرمائے تھے:

یا بنیّ انّھا ان تك مثقال حبّة من خر دل فتکن فی صخرة او فی السّما وا ت او فی ا لا ر ض یأ ت بھا اللہ ۔ ان اللہ لطیف خبیر (لقمان:۱۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اے بیٹے اگر رائی کے دانہ کے برابر کوئی چیز ہو جو کسی پتھر میں یا کہیں آسمان میں یا زمین میں چھپ جائے تو اللہ اسکو ظاہر کر دیگا کیونکہ اللہ بڑا باریک بین خبر دار ہے)

سیٹھ صاحب:

عجب مزا ہو کہ محشر میں کریں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

نوٹ: انجمن اہل حدیث سکندر آباد کو چاہیے کہ وہ اس رسالہ کی خوب اشاعت کریں۔ اگر ختم ہو گیا ہو تو اس کو دوبارہ طبع کرا کر تقسیم کریں تاکہ سیٹھ عبداللہ صاحب نے اپنی کتاب میں جو اخفائے حق سے کام لیا ہے اس کے مقابلہ میں اظہار حق ہو جائے۔

و سیعلم الذین ظلموا ایّ منقلبٍ ینقلبون

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ فروری ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۱۵ ص ۴۔۶)

دجال، یاجوج ماجوج اور جنگ عظیم دوم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حمامۃ البشری کے صفحہ ۱۸ پر برطانیہ، روس وغیرہ مغربی قوموں کو یاموج ماجوج لکھا ہے۔

آپ کے خلیفہ اول حکیم نورالدین نے بھی اپنی کتاب 'مقدمہ اہل الکتاب' حصہ اول کے صفحہ ۲۲۸ پر انگریزوں اور روسیوں کو یاجوج ماجوج لکھا ہے۔

اخبار پیغام صلح لاہور میں ایک جوابی نوٹ کے ضمن میں لکھا ہے کہ:

مرزا صاحب انگریزوں کو دجال اور یاجوج ماجوج قرار دینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ ریل کو جوان کی ایجاد ہے خر دجال قرار دیا اور مسلمانوں کو دجالی فتن سے نہائت زور کے ساتھ متنبہ کیا۔ کون کہہ سکتا ہے کہ یہ شخص (مرزا صاحب قادیانی) انگریزوں کی غلامی میں مسلمانوں کو جکڑنا چاہتا تھا'

(پیغام صلح لاہور۔ ۹ جولائی ۱۹۲۹ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث شریف میں آیا ہے کہ دجال مسیح موعود کو دیکھ کر

يذوب كما يذوب الملح فی الماء

اسی طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے'

ناظرین ان حوالہ جات کو ملحوظ رکھ کر مندرجہ ذیل مضمون ذرہ غور سے پڑھیں جو اخبار الفضل قادیان مورخہ ۴ فروری ۱۹۴۰ء میں شائع ہوا ہے:

موجودہ جنگ کے متعلق آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی

ذاب كما يذوب الملح فی الماء (مسلم)

آں حضرت ﷺ کی صداقت کے بے شمار دلائل میں سے ایک پیشگوئیاں بھی ہیں۔ جو آپ کی زندگی میں بھی پوری ہوئیں۔ آپ کے بعد بھی پوری ہوئیں۔ اور کچھ آخری زمانہ کے متعلق تھیں جو آج پوری ہو رہی ہیں۔

آخری زمانہ کی پیش گوئیوں میں سے ایک خروج دجال سے متعلق تھی۔ اور دجال کے متعلق احادیث میں آیا ہے کہ حضرت نوح سے لیکر آنخضرت ﷺ تک سب انبیاء اپنی امتوں کو ڈراتے چلے آئے ہیں۔ آنخضرت ﷺ نے صحابہ کرام کو مخاطب کر کے فرمایا میں بھی تم کو اس سے ڈراتا ہوں۔ (ترمذی ج ۲ ص ۴۶)۔ احادیث میں مذکور ہے کہ فتنہ دجال سے بچنے کے واسطے ہر جمعہ کو سورۃ کہف کی پہلی اور پچھلی دس دس آئتیں پڑھی جائیں۔ ان آیات کی تلاوت سے معلوم ہوتا ہے کہ دجال کون ہے اور اس کے کیا صفات ہیں اور اس سے بچنے کی کیا صورت ہے۔

غیر احمدی دوست سورۃ کہف کی ابتدائی اور آخری آیات کو دجال کے لئے جنتر منتر سمجھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں کہ جو شخص ان آیات کو پڑھے گا اس کے پاس دجال نہیں پھٹکے گا۔ مگر ان کا یہ خیال صحیح نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ ان آیات میں دجال کی حقیقت بیان کی گئی ہے۔ سورۃ کہف کی ابتدائی آیات میں تو دجال کے مذہب کا ذکر ہے اور آخری آیات میں اس کی صنعت و حرفت اور کاریگری کا۔ اور جو شخص ان آیات پر ذرا بھی تدبر کی نظر کرے گا وہ جان لے گا کہ دجال سے مراد وہ مغربی اقوام ہیں جو جزائر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتی ہیں۔ جو قوم کے لحاظ سے یاموج ماجوج اور عقیدہ کے لحاظ سے صلیب پرست اور دجل وفریب کے لحاظ سے دجال ہیں۔ ہمارے ملک میں عیسائی مشنریوں کے ذریعہ جو مذہبی دنیا میں دجل وفریب کیا گیا وہ ظاہر ہے۔ اسی طرح ایجادات میں جو ترقی ہوئی ہے اسے دیکھ کر انسان کی عقل ورطہء حیرت میں پڑ جاتی ہے۔ سورۃ کہف کی آخری آیات میں انہی امور کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور یہ سب کام مغربی اقوام کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح اول (حکیم نورالدین بھیروی) کے تفسیری نوٹوں میں یاجوج ماجوج کے متعلق لکھا ہے

'خدا نے انشراح صدر سے مجھے یقین دلایا ہے کہ یہ وہ قوم ہے جو بخارا سے لیکر شمال تک رہتی تھی۔ گاتھ نارمنڈے وزی گاتھ سیکسن۔ یہ لوگ جرمن فرانس اور انگلینڈ وغیرہ ممالک میں آباد ہوئے' (ص۳۷۲)

اور بائبل سے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج جزائر میں رہنے والے لوگ ہیں اور ماجوج ماسکو اور ٹوبالسک کا سردار ہے۔ چنانچہ لکھا ہے

'خداوند کا کلام مجھ کو پہنچا۔ اور اس نے کہا اے آدم زاد تو جوج کے مقابل جو ماجوج کی سرزمین کا ہے۔ اور روش اور مسک اور توبال کا سردار ہے اپنا مونہہ کر اور اس کے برخلاف نبوت کر اور کہہ کہ خداوند یہوداہ یوں کہتا ہے کہ دیکھ اے جوج روش اور مسک اور توبال کے سردار میں تیرا مخالف ہوں' (حزقیل۔ب ۳۹)

اس بیان سے ظاہر ہے کہ دجال اور یاجوج یعنی جزائر میں رہنے والے لوگ ایک ہی ہیں۔ اور ماجوج اور روش مسک اور ٹوبالسک کا سردار ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) نے اپنی تصانیف میں بڑی شرح وبسط سے اس بارہ میں لکھا ہے۔ اور ثابت کیا ہے کہ مغربی اقوام ہی دجال ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ نے جو آخری زمانہ کی علامتوں میں سے ایک علامت خروج دجال بتائی تھی وہ انہی اقوام کا خروج تھا۔ گویا پہلے جزائر میں بند تھیں مگر آخری زمانہ میں مقدر تھا کہ یہ وہاں سے نکل کر تمام ممالک میں پھیل جائیں۔ چنانچہ ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہوا۔

قرآن کریم میں جہاں دجال اور یاجوج ماجوج کا ذکر ہے وہاں یہ بھی ذکر ہے کہ آخری زمانہ میں جب یہ اقوام تمام ممالک کا احاطہ کر لیں گی تو ایک بہت بڑی اور سخت جنگ ہوگی۔ چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے

و ترکنا بعضھم یومئذ یموج فی بعض و نفخ فی الصور ...

کہ ان آخری ایام میں ہم بعض کو بعض پر ایسا لگا دیں گے کہ وہ ایک دوسرے میں سمندر کی لہروں کی طرح ٹھاٹھیں مارتے ہوئے گھسنے کی کوشش کریں گے۔ اور اپنے اختلافات کی وجہ سے ایک دوسرے پر سخت حملہ کریں گے۔ پھر ایسا ہوگا کہ گویا بگل بجا دیا جائے گا اور سب کو جمع کر دیا جائے گا اور سخت جنگ ہوگی۔ اور کافروں اور خدا کے منکرین کے سامنے جہنم پیش کر دیا جائے گا۔ اس میں یہ پیش گوئی ہے کہ اس وقت جنگ اسلحہ آتش بار سے ہوگی۔ آگے فرمایا یہ جنگ بطور سزا اور عذاب ان لوگوں کے لئے ہوگی۔

الذین کانت اعینھم فی غطاء عن ذکری و کانوا لا یستطیعون سمعا۔ (کہف:۱۰۱)

کہ جن کی آنکھیں ہمارے ذکر سے غفلت کے پردے میں تھیں اور حق کی طرف سے ان کے کانوں میں بوجھ تھا کہ وہ اس کو سن نہ سکتے تھے۔

حزقیل نبی کے بیان سے بھی اس امر کی تائید ہوتی ہے کہ یہ عذاب ان لوگوں پر ان کی لا پرواہی کی وجہ سے آئے گا کہ وہ خدا کی طرف توجہ نہیں کرتے ہونگے۔ چنانچہ لکھا ہے

'میں ماجوج پر اور ان پر جو جزیروں میں بے پرواہی سے سکونت کرتے ہیں ایک آگ بھیجوں گا اور وہ جانیں گے کہ میں خداوند ہوں' (حزقیل ب ۳۹)

نیز یوحنا کے مکاشفہ باب ۲۰ میں لکھا ہے

'اور جب ہزار سال ہو چکیں گے شیطان اپنی قید سے چھوٹے گا اور نکلے گا تا کہ ان قوموں کو جو زمین کے چاروں کونوں میں ہیں یعنی جوج و ماجوج کو فریب دے اور انہیں لڑائی کے لئے جمع کرے'

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جولوگ اخبارات پڑھتے ہیں یا ریڈیو پر روزانہ مغربی اقوام کی باہمی جنگ کی خبریں سنتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ مذکورہ پیشگوئی کس طرح حرف حرف پوری ہو رہی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے دجال کے ذکر میں فرمایا تھا کہ اول تو اسے مسیح موعود قتل کریگا۔ ورنہ وہ پگھل جائے گا۔ اور فرمایا

ذاب کما یذوب الملح فی الماء (مشکوۃ۔ص ۴۵۸)

کہ اس طرح پگھلے گا جس طرح نمک پانی میں پگلتا ہے

اور یہ ظاہر ہے کہ نمک پانی میں آہستہ آہستہ پگلتا ہے۔

فرمایا دجال کا پگلنا اور ہلاک ہونا بھی آناً فاناً نہ ہوگا بلکہ آہستہ آہستہ ہوگا۔

آنحضرت ﷺ کا مندرجہ بالا ارشاد موجودہ جنگ کی رفتار اور اس کے طریق کو دیکھ کر بالکل واضح ہو رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) جو آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق اس زمانہ کی ہدائت اور قرآن کریم کی اشاعت کے لئے مبعوث ہوئے فرماتے ہیں

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

خاکسار قمر الدین مولوی فاضل

(اخبار الفضل قادیان مورخہ ۴ فروری ۱۹۴۰ء۔ص ۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس سارے مضمون کو ہم نے غور سے پڑھا تو اس کا ایک حصہ دوسرے سے متناقض پایا۔ ایک غلطی تو یہ ہے کہ دجال اور یاجوج ماجوج دونوں کو ایک قوم بنا دیا ہے۔ حالانکہ دجال ایک شخص ہے اور یاجوج ماجوج دو قومیں ہیں۔ علم نحو کے قاعدے سے دیکھا جائے تو مطلع بالکل صاف ہے کہ الفاظ یاجوج ماجوج غیر منصرف ہیں۔ ملاحظہ ہو آیت حتّٰی اذا فتحت یاجوج و ماجوج ۔اس کے برخلاف لفظ دجال منصرف ہے کیونکہ یہ مبالغے کا صیغہ ہے۔ ہم اس سے بے خبر نہیں ہیں کہ مرزا صاحب نے دجال سے مراد باطل پسند لوگوں (پادریوں) کی جماعت سمجھی ہے۔ لیکن ان کے اتباع سے بعض اہل علم (ڈاکٹر بشارت احمد وغیرہ) نے دجال کو صیغہ مبالغہ بمعنی مفرد قرار دیا ہے (پیغام صلح ۴

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوری ۱۹۳۹ء) جو بالکل صحیح ہے۔اس لفظی تحقیق کے بعد یہ دیکھنا ہے کہ انگریز روسی جرمنی وغیرہ اقوام یورپ اگر یاجوج ماجوج اور دجال ہیں تو قادیانی مسیح موعود (یعنی مرزا صاحب) کے ہاتھ سے فنا کیوں نہیں ہوئے۔ جیسا کہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا۔ جس کا ایک فقرہ خود نامہ نگار نے نقل کیا ہے۔اس حدیث کے پورے الفاظ یوں ہیں۔

اذا راه عدو الله ذاب كما يذوب الملح فى الماء

(مشکوۃ۔کتاب الفتن) (یعنی دجال جب مسیح موعود کو دیکھے گا تو دیکھتے ہی اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے)۔

یہ الفاظ اپنا مضمون صاف بتا رہے ہیں کہ دجال کی ہلاکت مسیح موعود کی زندگی میں ہوگی، حالانکہ قادیانی مسیح کو دجال نے دیکھا بلکہ مسیح قادیانی اس کے گدھے پر سوار بھی ہوتے رہے تا ہم وہ نمک کی طرح گلا نہیں ، یہاں تک کہ آپ دنیا سے رخصت ہو گئے اور دجال ابھی بارعب وداب برابر ڈینگیں مار رہا ہے۔

ہماری حیرت کی حد نہیں رہتی جب ہم دیکھتے ہیں کہ اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج اور دجال کہہ کر اور اس جنگ کو حدیث مذکور کا مصداق بتا کر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم اس جنگ میں انگریزی حکومت کی امداد کیلئے پچیس ہزار آدمی دیں گے ....

کوئی دیانت دار عالم (قادیانی یا لاہوری) ہمیں بتائے کہ وہ پچیس ہزار آدمی میدان جنگ میں جا کر کس گروہ کے ساتھ شریک ہوں گے۔اور ان کی موت میدان جنگ میں حدیث مذکورہ کے ماتحت ہوگی یا کچھ اور؟ اور وہ بعد الموت قادیانی اصطلاح میں شہید کہلائیں گے یا کچھ اور؟

کس قدر حیرت کا مقام ہے کہ مسیح موعود جس کا آنا دجال اور اقوام یاجوج ماجوج کے قتل اور فنا کے لئے مقدر تھا اسی کا خلیفہ (مرزا محمود احمد) اور لخت جگر دجال اور یاجوج ماجوج کی جنگی خدمت کیلئے اپنے مخلص ترین مریدوں کو پیش کرتا ہے۔ایک طرف دجال اور یاجوج ماجوج سے نفرت کرنا اور دوسری طرف ان کی مدد کرنا۔اس مقولے کا مصداق ہے

منکرے بودن وہم رنگ مستاں زیستن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علماء اسلام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بوجہ ادعائے نبوت اور افتراء علی اللہ کے ان تیس دجالوں میں شمار کرتے رہے جو نبوت کے مدعی ہوں۔ جن کی بابت حدیث میں یہ الفاظ آئے ہیں کلھم یزعم انہ نبی اللہ (ان میں سے ہر ایک دعوی کریگا کہ وہ اللہ کا نبی ہے) علمائے اسلام کے اس فتوی کو مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع ہمیشہ غلط کہتے رہے مگر الفضل کے مذکورہ مضمون نے ایک گونہ اس کی تائید کی ہے۔ کیونکہ اتباع مرزا میں سے پچیس ہزار یا اور ان کے علاوہ بھی جتنے آدمی جب خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے حکم سے میدان جنگ میں بھیجے جائیں گے تو اس وقت علمائے اسلام اگر یہ کہیں کہ

کند ہم جنس با ہم جنس پرواز

تو ان کی اس آواز کو کون غلط قرار دے گا۔

نوٹ: ہمارا مقصد یہ نوٹ لکھنے سے ہرگز یہ نہیں کہ ہم قادیانیوں کو آدمی بھیجنے سے منع کریں۔ ہم منع کرنے والے کون؟ بلکہ ہم دل سے خوش ہیں کہ وہ بھیج دیں تاکہ دو امور میں سے ایک امر صحیح ثابت ہو

(۱) علمائے کرام کے فتوی کی تائید

(۲) قادیانیوں کے اس خیال کی تردید کہ اقوام یورپ ہی دجال وغیرہ ہیں۔

اگر وہ اب بھی اس پر اصرار کریں کہ نہیں ہمارا خیال صحیح ہے، تو پھر یہ بتائیں کہ دجال کی حمائت کرنے والا کون ہوا؟

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۷ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۶ ص ۵۔ ۷)

جماعت مرزائیہ کی چوکڑی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

آج کل جماعت مرزائیہ میں بڑی چہل پہل ہو رہی ہے۔ بہت سے رسائل اور اخبارات نکل رہے ہیں جن میں ایک دوسرے پر خوب گل فشانی ہو رہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے بڑے علمی نکات حل ہو رہے ہیں اور معقول و منقول کے دفتر کھل رہے ہیں جو پہلے کبھی نہ کھلے تھے۔ لا عین رأت و لا اذن سمعت

مسئلہ زیر بحث یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مصلح موعود کے متعلق جو پیش گوئی کی تھی اس کا مصداق کون ہے (مرزا قادیانی نے بزعم خود خدا سے الہام پا کر پیش گوئی کی تھی کہ میرے بعد اللہ تعالیٰ ایک مصلح موعود کھڑا کرے گا جس کی تبلیغ سے اسلام دنیا میں سب مذاہب پر غالب آ جائے گا) قادیان سے آواز آتی ہے کہ میاں محمود احمد مصلح موعود ہیں۔ اس دعویٰ پر بڑے بڑے دلائل پیش کئے جاتے ہیں گویا علم کے دریا بہائے جاتے ہیں۔ لیکن قادیان ہی سے خلیفہ کے اس منصب کے خلاف ایک آواز اٹھی ہے۔ اس آواز کے اٹھانے والے مرزا صاحب قادیانی کے راسخ العقیدہ مرید شیخ عبدالرحمٰن المعروف مصری صاحب ہیں جنہوں نے ایک مستقل کتاب (شان مصلح موعود) میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود) کے منصب (مصلح موعود) کے خلاف دلائل دیئے ہیں۔ لاہوری جماعت بھی خلیفہ قادیان کے مصلح موعود ہونے سے انکاری ہے وہ مصلح موعود کا زمانہ بڑے مرزا صاحب سے تین سو سال بعد چوتھی صدی میں بتاتے ہیں۔

یہ دو گروہ تو خلیفہ صاحب (مرزا محمود) کے اس منصب سے منکر ہیں۔ ان کے سوا دو شخص ایسے بھی ہیں جو اس منصب کے خود مدعی ہیں۔ ان میں سے ایک صاحب مولوی عبداللہ تیماپوری دکنی ہیں۔ جو اپنا نام مع القاب یوں لکھتے ہیں:

مصلح موعود مسیح مسعود و امام مہدی معہود محمد عبداللہ مہدی کلام اللہ مکہ مسجد تیماپور شریف، دکن

یہ صاحب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدین سابقین میں سے ہیں۔ ان کا دعویٰ ہے کہ مصلح موعود والی پیش گوئی میرے حق میں ہے۔ یہ صاحب بھی اپنے دعویٰ پر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ پیش کرتے ہیں۔ ساتھ ہی اس کے الہام کے بھی مدعی ہیں۔

دوسرے صاحب شیخ غلام محمد ہیں جو لاہوری جماعت سے نکلے ہوئے ہیں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور لاہوری مرزائیوں کے حق میں آپ کی رائے قابل شنید ہے۔ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے اپنے رسالوں میں روح القدس کے مخصوص نزول کے بعد ایک طرف اگر خلیفہ قادیانی کو محض ایک جسمانی وجود اور آسمانی روحانیت سے مردہ ہونا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ہی کے لفظی الہاموں سے ثابت کر دیا تو دوسری طرف لاہوری احمدیوں کی تین چار صدیوں کی زمانوی غلطی کی ظلمت کو بھی حضرت مسیح موعود کے لفظی الہامات سے ہی بالکل غلط اور شیطانی وسوسہ و دجالی دھوکہ ہونا دکھا دیا ہے۔

(سلسلہ تصنیفات محمدیہ۔ج ۱۰ص ۱۹،۲۰)

ان حضرت کا دعوی بھی الہام پر مبنی ہے جس کا ثبوت عبارت مندرجہ بالا کے علاوہ عبارت ذیل سے بھی ہوتا ہے:

اللہ تعالی نے عین وقت پر مجھے اشد ترین ضرورت کی وجہ سے مصلح موعود بنا کر بھجوا رکھا ہے..

اللہ تعالی کا یہ ارادہ ہے کہ وہ میرے مبارک روحانی وجود کے دخل سے لاہوری احمدیوں کی صداقتوں کو نہ صرف قادیانی گروہ پر بلکہ کل دنیا پر غالب فرمائے...

مجھے اللہ تعالی نے سلسلہ احمدیہ کے تمام افراد بلکہ دنیا کے تمام انسانوں کی ظلمات کے مقابل اپنے یقین میں مجسم آفتاب بنایا ہے...

اسلام اور حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی جملہ صداقتیں تو یقیناً میرے مدنی محمدی ماموارنہ وجود میں اب اپنے مقررہ وقت کے اندر غالب ہو کر رہیں گی...

اگر انہوں نے (قادیانی و لاہوری جماعتوں نے) آگے بڑھ کر میرا ساتھ نہ دیا تو ان سے بڑھ کر بدقسمت اور ناکام کوئی نہ ہوگا۔

(رسالہ تصنیفات محمدیہ۔ج ۱۰ص ۹۔۶ فروری ۱۹۴۰ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ان صاحب نے یہ مزید کمال دکھایا ہے کہ اپنے القاب یوں لکھے ہیں:

شیخ غلام محمد مصلح موعود مبارک پسر چہارم ابن محمدی بیگم روحانی۔ بشیر الدولہ و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عالم کباب مقیم مدینۃ المسیح احمدیہ بلڈنگس لاہور

ہم اعتراف کرتے ہیں کہ ان القاب کی تشریح ہم نہیں سمجھے۔ پسر چہارم کس کا؟ روحانی محمدی بیگم کون؟ اور اس کا روحانی بیٹا ہونے سے کیا مطلب؟

ہاں قادیانی اور لاہوری اخبارات اگر ان القاب کی تشریح کر دیں تو شائد ہم بھی سمجھ جائیں۔ سردست تو ہم اس شعر پر کفایت کرتے ہیں

سرّ مستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نہ باید فہم ایں گفتار را

منصب مصلح موعود کے ان مدعیان میں فیصلہ کرنا ہمارا کام نہیں، بلکہ اتباع مرزا قادیانی کا کام ہے۔ تاہم ہم اس فیصلے کا طریق بتائے دیتے ہیں، وہ بھی اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خود مرزا صاحب کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں:

ایک متدین عالم کا یہ فرض ہونا چاہیے کہ الہام اور کشف کا نام سن کر چپ ہو جائے اور لمبی چوڑی چون و چرا سے باز آ جائے۔

(ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۱۴۸)

اس معیار پر تینوں مصلحین کے دعاوی کو پرکھا جا سکتا ہے۔ قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے مصلح موعود ہونے کا دعوی خود نہیں کیا، جیسا کہ مولوی غلام حسن پشاوری نے اپنے ایک مضمون میں کہا ہے جو الفضل میں شائع ہوا ہے۔ ہاں خلیفہ صاحب کے مریدین ان کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مصلح موعود والی پیش گوئی کا مصداق ٹھہراتے ہیں۔ اس کے علاوہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب نے اگر دعوی کیا ہے، تو الہام کے ماتحت نہیں جیسا کہ مولوی عبداللہ تیماپوری اور شیخ غلام محمد لاہوری اپنے اپنے دعوی مصلحیت کو اپنے الہاموں پر مبنی کرتے ہیں۔

پس تینوں مدعیان کے دعاوی کو مرزا صاحب کے معیار مذکور پر پرکھ لیا جائے تو فیصلہ بالکل آسان ہے مگر ہمیں اس پر زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں

محتسب را درون خانہ چہ کار

مصلحین سے ہمارا فیصلہ:

متوفی (مرزا غلام احمد قادیانی) سے ہمارا قطعی فیصلہ ہوا تھا۔ اسی طرح ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصلحین کے ساتھ بھی ہمارا فیصلہ واضح طور پر ہو چکا ہے۔

مصلح اول، خلیفہ قادیان سے تو ہمارا فیصلہ یوں ہوا کہ انہوں نے مرزا صاحب متوفی کے آخری فیصلے پر (جو ہمارے ساتھ ہوا تھا) اپنی رائے کا اظہار ان لفظوں میں کیا ہوا ہے کہ:

جب حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالی نے آپ کو اس کی ہلاکت کی خبر دی تو وہ ایک وعید کی پیش گوئی ہوگئی۔

(تشحیذ الاذہان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

اس عبارت کے معنی یہ ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعا (کہ اے خدا ہم دونوں مرزا و ثناء اللہ میں سے جو جھوٹا ہے، اسکو سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے) جو پہلے بصورت جملہ انشائیہ تھی، خدائی قبولیت کے ماتحت بصورت جملہ خبریہ متشکل ہوگئی (یعنی قبول ہوگئی)۔ جملہ خبریہ کا صدق بہت ضروری ہے۔ اگر نہ ہو، تو قائل جھوٹا ٹھہرتا ہے۔ پس مرزا صاحب قادیانی کے اتباع کو چاہیے کہ وہ ان کو جھوٹ سے آلودہ نہ کریں یعنی وہ ان کی اس پیشگوئی کو (کہ پہلے مرنے والا عند اللہ جھوٹا ٹھہرے گا) سچی مان کر مرزا صاحب قادیانی کی صداقت پر مہر لگا دیں۔

مصلح دوم، مولوی عبداللہ تیماپوری (مصلح موعود) سے ہمارا فیصلہ یوں ہوا کہ آپ نے مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلے کی نسبت جو اظہار رائے کیا ہے وہ نہایت راستی پر مبنی ہے۔ آپ نے لکھا ہے:

مولوی ثناء اللہ کیلئے آخری فیصلے کی دعا کا، کہ جھوٹا سچے کے سامنے ہلاک ہو، جو کچھ اثر ہوا معلوم ہے۔ (قادیان سے) جواب دیا جاتا ہے کہ ثناء اللہ نے اس دعا کو منظور نہیں کیا۔ مظلوم کی دعا قبول ہونے کیلئے ظالم کی رضا مندی بھی شرط ہوا کرتی ہے؟ (یعنی نہیں ہوتی)

(رسالہ طوفان کفر۔ ص ۱۰ مصنفہ مولوی عبداللہ تیماپوری)

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ یہ عذر جو عام طور پر کیا جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے دعاء آخری فیصلہ کو منظور نہیں کیا تھا اس لئے وہ کالعدم ہوگئی، مولوی عبداللہ تیماپوری کے نزدیک غلط ہے، یعنی فیصلہ بحال ہے اور اس کا نتیجہ سب کو معلوم ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصلح موعود ثالث، شیخ غلام محمد لاہوری جو اس منصب کے تیسرے مدعی ہیں جن کے دعوی کے اصل الفاظ او پر نقل ہو چکے ہیں ہمارے ساتھ فیصلے کا اعلان ان لفظوں میں کرتے ہیں:

اے ثناء اللہ تیرے لئے اور تیری جماعت کے لئے اور ساری دنیا کے لئے تازہ نشان۔ اے ثناء اللہ! مبارک ہو تم کو۔ مولانا آپ کی موت کے دن قریب ہیں...

اے ثناء اللہ تیرے لئے اور خاکسار توبہ کنندہ (شیخ غلام محمد) کے لئے اللہ تعالی نے مقرر کی ہے تین سال کی معیاد جس کے بعد صادق کو کامیابی عطا ہوگی۔ اے ثناء اللہ تو دوزخ میں ذلیل ورسوا کیا جائے گا...اے اہل حدیث فرقہ والو توبہ کنندہ (غلام محمد) کا ملاحظہ کرلو یا کسی ڈاکٹر سے کرالو۔ یہ سب باتیں پوری ہوں گی خدا کی بتلائی ہوئی کبھی ٹل نہیں سکتی۔

توبہ کنندہ خاکسار غلام محمد برانڈ رتھ روڈ لاہور

اس اشتہار پر تاریخ مطبوع نہیں تھی مگر ہمارے استفسار پر شیخ غلام محمد نے از راہ مہربانی ہم کو بذریعہ پوسٹ کارڈ اطلاع دی کہ اس اشتہار کی تاریخ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء ہے، جس پر آج ساڑھے سات سال گذر گئے ہیں۔

مقام تعجب ہے کہ شیخ غلام محمد صاحب موصوف نے جس شخص کے حق میں لکھا تھا کہ تین سال کے اندر بعد موت دوزخ میں داخل ہو جائے گا، آج ہم سنتے ہیں کہ وہ (ثناء اللہ امرتسری) آج (فروری ۱۹۴۰ء) تک زندہ ہے۔ بلکہ یہ بھی سنتے ہیں کہ یہ مضمون وہی لکھوا رہا ہے۔

ناظرین کرام! یہ ہے خدائی فیصلہ بڑے میاں سے اور انکے اتباع سے، جو بقول مصلح موعود تیا پوری دنیا نے دیکھ لیا کہ قادیانی کی ساری جماعت کی روحانی توجہ کا نتیجہ وہی ہوا جو قرآن شریف نے یوں بتاہے:

لا يحيق المكر السیّ ا لا با هله (فاطر:۴۳)

(مکر کرنے والے کی برائی اسی کو گھیر لیتی ہے)

اس پر بھی اتباع مرزا کی طرف سے یہ آواز اٹھتی ہے کہ ثناء اللہ باوجود بوڑھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جانے کے ابھی تک زندہ ہے، اس میں بھی قدرت کا ایک نشان ہے۔

میں کہتا ہوں کہ واقعی نشان ہے اس کی تشریح ہم اپنے لفظوں میں ہیں بلکہ استاد غالب کے کلام سے کرتے ہیں:

نادان ہیں جو کہتے ہیں کہ کیوں جیتا ہے غالب
قسمت میں ہے اعداء کا جلانا کوئی دن اور

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۷ ص ۴۔۵)

(قادیانیوں کے یہ معروف فرد اپنے دعاوی اور دیگر حرکات کی وجہ سے ایک عرصہ تک قادیانی پریس کی زینت بنے رہے۔ ان سے متعلق ایک واقعہ قادیانی اخباروں میں یوں رپورٹ ہوا تھا:

حضرت مسیح موعود کے حرم محترم کی توہین

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ ایک شخص شیخ غلام محمد مقیم احمدیہ بلڈنگس سات آٹھ سال کے عرصہ سے انجمن اشاعت اسلام لاہور اور اس کے معزز اراکین کے متعلق گند اچھالتا رہتا تھا لیکن انجمن نے اس کی گندی کاروائیوں کو کبھی لائق اعتناء خیال نہیں کیا۔ لیکن حال ہی میں اس نے ایک ایسی عزیز اور محترم ہستی کے خلاف ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں جس سے ہر ایک احمدی شدت رنج وغم کی وجہ سے نڈھال ہے۔

واقعہ یوں ہے کہ اس نے حضرت امیر ایدہ اللہ اور دیگر بزرگان سلسلہ کو متعدد خطوط لکھ کر دھمکیاں دیں کہ دفاتر انجمن پر ۱۹۳۳ء کی طرح تالے لگا کر امن عامہ میں خلل اندازی کا مرتکب ہوگا۔ اور پھر ۱۳ فروری کو ایک ٹریکٹ بھی شائع کیا جس میں جہاں انجمن کے بزرگ ارکان کو توہین آمیز الفاظ سے خطاب کیا۔ اس کے ساتھ ہی حضرت مسیح موعود کے حرم محترم کی شان میں سخت اشتعال انگیز الفاظ استعمال کئے جس سے تمام احمدیوں میں ایک نفرت کی لہر دوڑ گئی اور انہوں نے سخت نفرین کا اظہار کیا۔

لیکن معاصر الفضل نے معاملہ کی نوعیت نہ سمجھتے ہوئے اس گندگی کی وجہ سے رونما ہونے والے حالات کے متعلق اپنے ۱۰ مارچ کے شیوع میں لکھا:

لاہور۔ ۸ مارچ۔ اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ احمدیہ بلڈنگس میں غیر مبایعین کی دو پارٹیوں میں جنگ ہوئی ... بیان کیا جاتا ہے کہ غیر مبایعین کی انجمن کے بعض ارکان نے انجمن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ایک سابق رکن شیخ غلام محمد پر حملہ کر دیا مگر وہ بچ گیا اس کے بعد اس کے بھی کچھ آدمی پہنچ گئے اور دونوں پارٹیوں میں لاٹھیوں سے لڑائی شروع ہوگئی اور نصف درجن اشخاص مجروح ہوئے۔ وغیرہ

اخبار الفضل نے اپنے بیان کی بنیاد لاہور کے مقامی اخباروں پر رکھی ہے۔ ہم اخبار زمین دار اور احسان جو سلسلہ کے بے حد معاند اخبار ہیں کے بیانات درج کرتے ہیں۔ اس سے بخوبی اندازہ ہو سکے گا کہ وہ اخبار جن پر الفضل نے اپنے نوٹ کی بنیاد رکھی ہے وہ اس واقعہ کے متعلق کیا لکھتے ہیں۔

روزنامہ احسان مورخہ ۱۰ مارچ پولیس رپورٹ کی بنا پر رقم طراز ہے

اس سے قبل ایک اور شخص انجمن کا ملازم تھا (یہاں شخص سے مراد غلام محمد ہے) جسے سو روپیہ تنخواہ ملتی تھی۔ انجمن احمدیہ کے ایک رکن اعلیٰ سے اس کا جھگڑا ہو گیا۔ اس نے گالیاں دیں جس پر اسے نکال دیا گیا۔ ملازمت کے بعد اس شخص نے کہنا شروع کیا کہ وہ مرزا غلام احمد کا روحانی بیٹا ہے۔ انجمن احمدیہ کے ارکان کے خلاف اس نے بذریعہ تحریر و تقریر پراپیگنڈہ شروع کر دیا ہر وقت انہیں برا بھلا کہتا تھا آخر ایک دن اس نے ایک رسالہ میں احمدیہ تحریک کے بڑے بڑے رہنماؤں کے خلاف لکھا۔ انجمن احمدیہ کی طرف سے اسے باز رکھنے کی کوشش کی گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سات آدمیوں کو ساتھ لے کر اور ڈانگوں سے مسلح ہو کر مسجد احمدیہ میں گھس آیا اور دو اشخاص کو ڈانگوں سے زخمی کر دیا۔

معاصر زمین دار نے بھی بالکل ایسا ہی بیان شائع کیا ہے جس کا اقتباس دینے کی چنداں ضرورت نہیں۔

مگر بہت جلد معاصر الفضل نے اپنی روش کو تبدیل کر لیا ہے ہمیں خوشی ہے کہ الفضل نے بالکل صحیح قدم اٹھایا ہے۔ لکھتا ہے:

پیغام بلڈنگس لاہور میں مقیم ایک شخص غلام محمد نے حال میں ایک ٹریکٹ: بیعت رضوان کی حقیقت، شائع کیا ہے جس میں رسالہ کے صفحہ ۱۴ پر حضرت ام المومنین جنہیں ہر احمدی اپنی حقیقی ماں سے بھی بڑھ کر قابل عزت و احترام سمجھتا ہے اور جن کی شان میں کسی قسم کی گستاخی اور بے ادبی ہرگز گوارا نہیں کر سکتا غلام محمد مذکور نے ایسے گندے اور ناپاک الفاظ استعمال کئے ہیں کہ جن کو پڑھ کر خون کھولنے لگتا ہے۔ ہم حکومت پنجاب کو توجہ دلاتے ہیں کہ فوری طور پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شرارت کی طرف متوجہ ہو اور لاکھوں انسانوں کی محترم معزز ہستی کی شان میں حد درجہ کی بدزبانی اور گستاخی کرنے والے کو کیفر کردار تک پہنچائے۔

ہم اس معاملہ میں شروع سے نفرت کا اظہار کر رہے ہیں اور اب بھی معاصر الفضل کے ہم نوا ہیں۔....(پیغام صلح لاہور ۱۳ مارچ ۱۹۳۹ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۵۸ھ جلد ۲۷ نمبر ۱۵ ص ۴)

قادیانی امانت: امانت ہے یا خیانت؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان سے جو آواز اٹھتی ہے وہ اپنے اندر پوری جدت رکھتی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ قادیان کے موذن (آواز دہندہ) آواز اٹھانے سے پہلے شرعی معیار سے نہیں جانچتے، جو چاہتے ہیں کہہ دیتے ہیں۔ ہم بھی انہیں اس میں معاف کر دیں لیکن چونکہ وہ اتباع شریعت خاص کر حنفی مذہب کا تقیید (حسب الحکم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کرتے آئے ہیں اسلئے ہم ان کو موقع بموقع تنبیہ کرتے رہتے ہیں۔ مگر قادیانی اور حق پسندی ضدا ن مفتر قا ن ای تفر ق ؟

مثلاً قادیان سے آواز اٹھی تھی کہ مخلصین قادیان کے خزانہ میں اپنا روپیہ امانت رکھ دیں، جو کاروبار پر لگایا جائے گا۔ امانت رکھنے والے جب طلب کریں گے ان کو واپس کر دیا جائے گا، مگر تجارت کے نفع میں ان کو حصہ نہیں ملے گا، صرف اصل رقم کے حق دار ہوں گے۔

اس پر ہم نے اعتراض کیا تھا کہ یہ امانت نہیں ہے، کیونکہ امانت میں تصرف کسی طرح جائز نہیں۔ اپنے دعوی پر ہم نے کتب فقہ سے حوالہ جات بھی پیش کئے تھے۔ باوجود اس کے قادیانی اخبار الفضل نے اس کو تسلیم نہیں کیا، بلکہ ایک ہی راگ الاپتا گیا کہ امانت کے معنی کبھی عام بھی ہوتے ہیں۔ مگر یہ نہیں بتایا کہ امانت بمعنی عام میں کون سی ایسی انواع ہیں جن میں اصل شئے کی حفاظت ضروری نہیں ہوتی۔ بس مرکزی گفتگو یہی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کوئی مرید (بحیثیت مرید ہونے کے) اگر حق کو مان جائے تو اس آیت کی تفسیر واقعی مشکل ہوگی

ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۷ ص ۶)

حدیث نزول مسیح علیہ السلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان کی دس ۔گیارہ فروری ۱۹۴۰ء کی اشاعتوں میں حدیث نزول مسیح پر بحث کی گئی ہے ۔مضمون اپنے معنے کے لحاظ سے کوئی جدید نہیں بلکہ بمصداق

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی تحریروں سے اخذ کیا گیا ہے ۔سارے مضمون کا خلاصہ نامہ نگار ہی کے الفاظ میں یہ ہے کہ

'حدیث میں آسمان کا لفظ قطعاً نہیں ہے ۔اور لفظ نزول ہمیشہ جسمانی طور پر اترنے کے معنوں میں نہیں آتا' (الفضل قادیان ۱۰ فروری ۱۹۴۰ ص ۴)

اس تمہید کے بعد ابن مریم کو تشبیہ کے معنی میں بتایا ہے ۔یعنی حدیث میں جو آیا ہے کہ ابن مریم آئے گا ۔اس سے مراد ابن مریم جیسا آدمی ہے ،نہ کہ خود حضرت عیسی بن مریم ۔

ہم اس نوٹ میں صرف پہلے جملے پر نظر کرتے ہیں ۔اور نظر کرنے کے بعد نتیجہ قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود تھے یا غیر ثقہ راوی ۔

محدثین کی تعریف میں مولانا حالی کا ایک شعر سونے سے لکھنے کے قابل ہے

طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملاں کو چھوڑا

... سنئے جناب! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حمامۃ البشری میں لکھتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و العجب من القوم انهم یفهمون من نزول عیسی نزوله من السماء و یزیدون لفظ السماء من عند هم ولا تجد اثراً منه فی حدیث ؎ (ص ۱۸)

پھر اسی کتاب حمامۃ البشریٰ کے صفحہ ۸۸ پر آپ نے ایک اور حدیث نقل کی ہے جو قابل دید وشنید ہے اور اس حدیث کو اپنے دعوے کی دلیل کے طور پر پیش کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں:

' فی حدیث ابن عباس قال سمعت رسول اللہ ﷺ یقول ینزل اخی عیسی ابن مریم علی جبل افیق اماماً ھادیاً حکماً عدلاً۔' الحدیث

اسی حدیث کو آپ نے کتاب ہذا کے صفحہ ۸۹ پر ایک دعوے کی دلیل میں نقل کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث آپ کے نزدیک قابل سند ہے۔

اب ہم اس حدیث کو اصل کتاب سے پورے لفظوں میں نقل کر کے جماعت مرزائیہ، امت محمدیہ، اور دیگر غیر مسلم حضرات سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے اس فعل (تحریف خودغرضانہ) کا فیصلہ کریں۔ پس غور سے سنئے کہ یہ حدیث کنز العمال برحاشیہ مسند احمد مطبوعہ مصر کے صفحہ ۵۶ پر یوں درج ہے

قال ابن عباس قال رسول اللہ ﷺ فعند ذالك ینزل اخی عیسی ابن مریم من السماء علی جبل انیق اماماً ھادیاً و حکماً عدلاً۔ (الحدیث) (یعنی ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میرا بھائی عیسیٰؑ ابن مریم ایک بڑے پہاڑ پر آسمان سے اترے گا)

با انصاف ناظرین! غور فرمائیں کہ حمامۃ البشریٰ صفحہ ۱۸ پر مرزا غلام احمد صاحب نے مسلمانوں کو مطعون کیا ہے کہ وہ اپنے پاس سے لفظ سماء بڑھاتے ہیں۔ مگر چونکہ حدیث میں یہ لفظ موجود ہے اور اسی حدیث کو مرزا صاحب اپنے ایک دعوے کے ثبوت میں دو جگہ نقل کرتے ہیں مگر اصل الفاظ حلال طیب سمجھ کر کھا جاتے ہیں۔ اور ڈکار تک نہیں لیتے اور یہ بھی نہیں جانتے کہ دفتر اہل حدیث امرتسر، حدیث کا پتہ بتانے کا ذمہ وار ہے وہ اگر اصل الفاظ پیش کر دے گا تو ہم کیا جواب دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرتی تصرف ۔ ہم سے پوچھو تو ہم اس کو قدرتی تصرف سمجھتے ہیں ۔ خدا تعالی کبھی خود مدعیان کے ہاتھوں ایسے کام کروا دیتا ہے جو ان کے لئے موجب شرمندگی ہوا کرتے ہیں۔

اس کی مثال سوامی دیانند کی ستیارتھ پرکاش میں ملتی ہے ۔ اس کتاب کے چودھویں باب میں (جس کی نسبت آریوں کا دعوی ہے کہ وہ سوامی کا لکھا ہوا ہے) قرآن مجید پر ایک سو انسٹھ اعتراضات ہیں جن کا مفصل جواب ہم نے کتاب حق پرکاش کی صورت میں دیا ہوا ہے ۔ یہاں اس کا ذکر کرنا مقصود نہیں بلکہ مقصود صرف یہ ہے کہ سوامی جی نے قرآن مجید پر بہت سے اعتراض ایسے کئے ہیں جو قرآن کے اصل ترجمہ پر نہیں ہو سکتے بلکہ سوامی جی نے خود اختراع کئے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی ہم نے بصورت رسالہ الگ شائع کیا ہوا ہے جس کا نام ہے 'سوامی دیانند کا علم و عقل' مگر ہم آریوں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے ۔ کیونکہ انہوں نے ہمارے اعتراضات کو دیکھ کر ان عبارتوں کی تصحیح کر دی ہے ۔ دیکھئے اتباع مرزا قادیانی بھی ان حوالوں کی اصلاح کرتے ہیں یا الٹا ہم پر برستے ہیں ۔ اگر وہ بجائے اصلاح کرنے کے ہم پر برس پڑے تو یاد رکھیں ہم بھی محدثین کے پیرو ہیں جن کی سان میں مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے یوں اظہار رائے کیا ہوا ہے

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ جس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
کئے جرح و تعدیل کے وضع قانون
نہ چلنے دیا کوئی باطل کا افسوں

ناظرین کرام ان حوالہ جات کے ساتھ محدثین کے اس اصول کو ملحوظ رکھ کر ہمیں بتائیے کہ جس صورت میں مدلس (جو راوی روائت میں استاد کو چھوڑ کر دادا استاد کا نام لے) کی روائت معتبر نہیں ہوتی کیونکہ وہ اپنے استاد کا نام چھوڑ دیتا ہے (حالانکہ یہ ایک معمولی سی بات ہے بعض دفعہ بغرض اختصار ساری سند چھوڑ دی جاتی ہے) تو جو شخص اپنے مدعا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف حدیث کا کوئی لفظ چھوڑ دے نہ صرف چھوڑ دے، بلکہ للکارے کہ یہ لفظ حدیثوں میں نہیں ہے، بلکہ قائلین کا افتراء ہے، تو محدثین کی اصطلاح میں ایسے راوی کا نام کیا ہے، اور اس کی روائت کا کیا حکم ہے؟

محدثین کی اصطلاح میں راویوں کی تین قسمیں ہیں ثقہ ' ضعیف ' واضع

جماعت احمدیہ کے علماء جو اصول حدیث سے واقف ہیں بحکم خداوندی:

کونوا قوّامین بالقسط شهداء لله (مسلمانو، خدالگتی منصفانہ گواہی دیا کرو)

کے ماتحت ہمیں بتائیں کہ ہم ایسے راوی کے حق میں کیا اعتقاد رکھیں جو اپنی غرض کے ماتحت حدیث کے الفاظ کو کھا جائے۔

اور اس کے اتباع (جو اس کے فعل کی تائید کریں) کے حق میں ہم کیا رائے ظاہر کریں۔ سچی شہادت شہادت دینے سے رکئے نہیں۔ سچی شہادت کو چھپانے والے کے حق میں فرمان خداوندی سنئے۔ و من یکتمها فانه آثم قلبه

پس سن رکھئے

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۸ ص ۵۔۶)

تصانیف مرزائیہ اور ثنائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۵ جنوری ۱۹۴۰ء میں مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب براہین احمدیہ کے متعلق ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس میں ہم نے مرزا صاحب کی اس مایہ ناز تصنیف پر ریویو (تبصرہ) کیا تھا، اور پوچھا تھا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کتاب میں صداقت اسلام پر جو تین سو دلائل لکھنے کا وعدہ کیا تھا، وہ دلائل یا ان میں سے کوئی ایک دلیل کس صفحہ پر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ امرتسر یا لاہور میں ایک مجلس منعقد ہو جس میں یہ دلائل دکھائے جائیں۔

ہماری طرف سے صرف یہ سوال ہو گا کہ براہین احمدیہ کے اس صفحے کا حوالہ بتایا جائے جہاں مرزا صاحب نے دلائل موعودہ کل، یا کم سے کم ایک ہی دلیل لکھی ہو۔کیسا صاف اور فیصلہ کن سوال ہے، مگر قادیان سے جواب کی امید ؟

ایں خیال است ومحال است وجنوں

چنانچہ وہی ہوا کہ جواب میں ہمیں کوسا گیا۔ جب کوستے کوستے تھک گئے تو ہماری عربی تفسیر کا ذکر کرتے ہوئے لکھ دیا کہ تم کیونکر بول سکتے ہو۔ خود تمہاری عربی تفسیر کے خلاف فتویٰ لگا ہوا ہے۔

کیا خوب ! یہ تو وہی مثال ہوئی جو کسی مولوی صاحب نے ایک بے نماز کو کہا تھا کہ میاں نماز پڑھا کرو۔ تو اس نے (شائد کسی قادیانی سکول کا طالب علم تھا) بڑی متانت سے جواب دیا کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی کے موقع پر کھانے میں نمک بہت زیادہ ڈالا تھا۔ مولوی صاحب نے کہا کہ میری بات سے اس کا کیا تعلق ؟ ہوشیار طالب علم نے کہا کہ تعلق ہو یا نہ ہو۔ یونہی بات سے بات نکل آتی ہے۔

اچھا بھائی۔ ہماری تفسیر بھی غلط سہی، تو ہم اور مرزا صاحب قادیانی دونوں برابر ہوئے۔ پس نہ ہم مسیح موعود ہیں اور نہ مرزا صاحب قادیانی۔ قصہ ختم

ناظرین یہ ہے وہ علم کلام جو قادیان میں سکھایا جاتا ہے۔ مرزائی جماعت کی عادت ہے کہ وہ گراموفون کی طرح اپنے اندر بھرے ہوئے ریکارڈ کو ظاہر کیا کرتی ہے۔ سمجھنے سے اسے کوئی مطلب نہیں۔ معترض کے اعتراض سے کوئی غرض نہیں۔ چنانچہ لاہور کا مرزائی اخبار پیغام صلح بھی اسی طرح کا راگ الاپتا ہوا لکھتا ہے کہ

> کتاب براہین احمدیہ کے شائع ہونے پر پہلی مرتبہ دنیا کو معلوم ہوا کہ ابھی اسلام میں وہ روح موجود ہے جو نہائت بے قراری سے حالات کے خلاف جدوجہد کر کے دنیا پر غالب آنا چاہتی ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء)

کچھ شک نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی لفاظی اور بے حقیقت زور کلام ایک ناواقف ناظر سے وہی کہلوا سکتا ہے جو آج امت مرزائیہ کہتی ہے۔ ہم مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی براہین احمدیہ کی لفاظی کی مثال عرب کے منہ زور شاعر متنبّی کے کلام میں پاتے ہیں، جو ہر بات میں ایسی لن ترانیاں سناتا ہے کہ سننے والا ان کو صحیح سمجھنے پر مجبور ہو جائے۔ چنانچہ اس کا یہ شعر ہم بطور نمونہ پیش کرتے ہیں

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

اردو زبان کا بھی ایک شعر ہم بطور مثال پیش کرتے ہیں۔ استاد ذوق کہتا ہے

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

ناظرین! جس طرح ان اشعار میں محض شاعرانہ تخیل ہے۔ اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی براہین احمدیہ میں محض ادعا پر ادعا ہے، اور کچھ نہیں۔

مرزائی جماعت اگر ہمارے اس بیان پر ترش رو ہو، تو ہمارے سوال کا جواب دے کر سرخروئی حاصل کر کے شیریں دہن ہو جائے۔ ورنہ زبانی باتیں سنتے سنتے تو ہمارے کان بھر گئے ہیں۔

سنئے۔ ہمارا مطالبہ یہ ہے کہ براہین احمدیہ سے کہلوایئے کہ اس میں کیا ہے۔ اور مجلس میں آ کر اظہار کیجئے کہ دلائل موعودہ فلاں فلاں ہیں اور صفحہ اتنے سے شروع ہوتے ہیں۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۲۸ محرم ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۱۹ ص ۵۔۶)

اہل حدیث کا سوال کا، الفضل کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۶ فروری میں ایک سوال کیا گیا تھا کہ قادیانی جماعت نے جنگ یورپ میں حکومت کو جو فوجی امداد دینے کا اعلان کیا ہے ہم اس کی بابت مذہبی نقطہ نگاہ سے صرف اتنا پوچھتے ہیں کہ اس جنگ میں مرنے والوں کی موت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمولی موت ہوگی یا کچھ مزیت رکھے گی۔اس کے جواب میں اخبار الفضل قادیان ۲۰ فروری ۱۹۴۰ء میں لکھا ہے:

> کہ وہ شہید ہونگے اور اس دعوی کی دلیل میں اولی الامر والی آیت پیش کی ہے کہ چونکہ انگریز ہمارے اولی الامر ہیں جن کی اطاعت ہم پر فرض ہے اس لئے جو شخص اولی الامر کی اطاعت کرتا ہوا مارا جائے وہ شہید ہے۔

اب مطلع صاف ہوگیا مگر ابھی ایک معمولی سا عقدہ باقی رہ گیا ہے امید ہے کہ الفضل اسے بھی حل کردے گا۔ وہ یہ ہے کہ جن مسلم قوموں پر جرمنی اور روس کی حکومت ہے، ان کے افراد اپنی حکومت کی طرف سے لڑکر میدان جنگ میں مارے جائیں تو کیا وہ بھی شہید ہوں گے۔ آپ کی دلیل تو یہی چاہتی ہے کہ وہ بھی شہید قرار دیئے جائیں کیونکہ وہ بھی اپنے اولی الامر کے حکم کے ماتحت لڑکر مریں گے۔ پھر دونوں جانب کے مرنے والے شہید ہوئے۔

کیا شرعیات میں اس کا کوئی ثبوت ملتا ہے کہ کسی لڑائی میں ہر دو جانب... ہلاک ہونے والے شہید سمجھے گئے ہوں۔ اب یہ بحث اصل مرکز پر آگئی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۵ صفر ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۲۰ ص ۶)

لاہوری مصلح موعود اور اہل حدیث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۴۰ء میں ایک مضمون نکلا تھا جس میں شیخ غلام محمد مصلح موعود (جماعت احمدیہ) کا ذکر بھی آیا تھا۔ اس کا خلاصہ یہ کہ شیخ صاحب موصوف نے ماہ ستمبر ۱۹۳۲ء میں ہمارے حق میں سہ سالہ موت کی پیش گوئی کی تھی جس کی میعاد ستمبر ۱۹۳۵ء میں ختم ہوگئی تھی۔ اس کے جواب میں آپ نے اپنی تازہ تصنیف میں لکھا ہے کہ وہ پیش گوئی میری طرف سے نہ تھی بلکہ وہ ایک اور شخص صوفی غلام محمد جلد ساز انجمن اشاعت اسلام لاہور نے کی تھی۔ آگے چل کر آپ لکھتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں میں نے اپنے رسالہ مطبوعہ ماہ مئی ۱۹۳۷ء کے صفحہ ۸۰ پر مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلے کا اعلان کیا ہوا ہے، اور اس سلسلہ میں ایک رسالہ بھی اسی وقت سے مکمل کر کے رکھ چھوڑا ہے، میں قادیانی مکہ کی فتح کا عظیم الشان نشان دکھانے کے بعد ان کی طرف توجہ کرونگا۔

(ضمیمہ مطبوعہ یکم مارچ ۱۹۴۰ء ص ۳۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ اقتباس پڑھ کر ہم نے رسالہ مذکور (بابت مئی ۱۹۳۷ء) کا صفحہ ۸۰ دیکھا تو اس میں یہ ذکر پایا کہ میں امرتسر کے اس مباحثہ میں شریک ہوا تھا جو اپریل ۱۹۳۷ء میں سٹیم رولر فلور اینڈ آئل ملز میں مولوی عمر الدین احمدی اور منشی عبداللہ معمار اہل حدیث کے درمیان ہوا تھا جس میں موضوع بحث مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ تھا ۔اس مباحثے میں مجھے خوف اور فکر طاری ہوا

لہذا میں نے الہی تحریک پر اس سلسلہ میں واقعی ان کے آخری فیصلہ کے لئے آخری فیصلہ کے نام سے ایک رسالہ لکھ کر قریباً مکمل کر لیا ہے جو خدا کے فضل سے سے اور مولوی ثناء اللہ کو اسی جگہ سے پکڑ کر اور گرا کر دکھائے گا جہاں سے وہ اپنے آپ کو محفوظ سمجھ کر کھڑے ہیں اور اس جھوٹی خوشی میں مصروف ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی دعا اور الہام ان کے متعلق قبول نہیں ہوئے حالانکہ وہ سب خدا تعالی کے فضل سے سنت اللہ اور باقی الہامات و دعاؤں اور شائع کردہ نقشوں کے مطابق مقبول ہو چکے ہیں جن سب کا مجموعہ مصلح موعود، بشیر ثانی جلالی مسیح قدرت ثانی اور بشیر الدولہ و عالم کباب ابن محمدی بیگم کا مدنی محمدی ماموارنہ وجود ہے جو مولوی ثناء اللہ کی مادی جسمانی لمبی عمر کو ختم کرنے کے لئے آسمان سے ماموارنہ عمر لے کر نازل ہوا ہے تاکہ حضرت مسیح موعود کے تمام مخالفوں کو ان سب کی جسمانی لمبی عمروں کے انتہاء پر قرار واقعی سزا دلوا کر دکھلائے اور ان کی شرارتوں اور فسادات کو یکسر مٹائے ۔اس قیمتی اور لاجواب اور نہایت ضروری رسالہ کی فوری اور کثیر اشاعت کے لئے مجھے یہ تحریک ہوئی کہ شیخ صاحبان ملز اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپوا دیں لیکن مجھے اس کے متعلق صرف دس روپے جناب شیخ عطاء اللہ صاحب نے ابھی تک بھجوائے ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ لاہوری اور قادیانی احمدی جو حضرت مسیح موعود کی دنیا میں صداقت کو ہر دشمن کے مقابلہ میں واضح اور بلند کر کے دکھانا چاہتے ہیں وہ اس کام کے لئے تمام درمیانی امور کو نظر انداز کر کے آگے بڑھ کر دکھلائیں تاکہ یہ رسالہ بہرحال ۲۰ مئی تک شائع ہو جائے اور حضرت مسیح موعود کے یوم وصال سے قبل اور موسم بہار کے اندر دشمنوں پر خوفناک زلزلہ پیدا کر کے دکھائے، ورنہ اللہ تعالی بہرحال اپنے کاموں کے لئے کافی ہے۔ مجھے اس کی جناب سے کوئی مایوسی نہیں۔ احمدی قوم کے لئے یہ ایک اور راہ ثواب اور خدمت کا موقع ہے۔ شائد کسی طرف سے ہی وہ قبول کر لئے جائیں۔

والسلام۔ غلام محمد۔ یکم مئی ۱۹۳۷ء

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: ہم افسوس کرتے ہیں کہ جماعت احمدیہ نے آپ کی قدر نہیں کی، ورنہ آج تک آخری فیصلہ کی وجہ سے جو شکست جماعت احمدیہ مرزائیہ کے تمام افراد کو ہو رہی ہے، جس کی وجہ سے وہ ہر میدان میں منہ چھپا کر نکل جاتے ہیں، یہ شکست یقیناً فتح سے بدل جاتی۔ کس قدر ناشکری ہے کہ ماہ مئی ۱۹۳۷ء کو گزرے ہوئے آج اڑھائی سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے مگر ابھی تک آپکا رسالہ (جو ایک بہترین مقالہ ہے) ان ناقدر شناسوں نے شائع نہیں ہونے دیا (اگر آپ ہم سے استمداد کرتے تو ہم آپ کو مباحثہ لدھیانہ کی انعامی رقم تین سو میں سے ۵۰ روپے بابو عمر الدین کا چندہ دیدیتے) نہ خود آپ نے اس طرف توجہ فرمائی حالانکہ آپ کو اشاعت کے لئے سینکڑوں روپیہ چندہ آتا ہے جس کی تفصیل بھی آپ نے شائع کی ہے کیونکہ آپ قادیان کو (جہاں بقول آپ کے فرعونی حکومت قائم ہے، سلسلہ تصنیفات محمدیہ ج ۱۱ ص ۱۸) فتح کرنے کی دھن میں لگے ہوئے ہیں۔ بہت اچھا ہم بھی اس مقدس کام کے لئے دست بدعا ہیں خدا آپ کو کامیاب کرے لیکن وہ فتح بھی ایسی نہ ہو جس کی بابت یہ شعر ہے

ایں کرامت ولی را چہ عجب۔ گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۵ صفر ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۲۰ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہائی اور قادیانی تحریکیں

ایک اصل، دوسری نقل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جن دنوں ہم نے رسالہ بہاء اللہ اور میرزا، لکھا تھا ان دنوں بہائی گروہ شیخ بہاء اللہ ایرانی کو الفاظ نبی رسول وغیرہ سے ملقب کرنا پسند نہیں کرتا تھا، بلکہ ان کے لئے رسول اور اللہ کے درمیان ایک مبہم درجہ تجویز کرتا تھا۔ مگر ہم نے اپنے رسالہ میں حوالہ جات صحیحہ پیش کئے تھے جن میں شیخ بہاء اللہ ایرانی کے حق میں رسول کا لفظ آیا ہے ۔ مگر امت مرزائیہ نے اس پر زور دیا کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی الوہیت کے مدعی تھے، یہ بات بہائی گروہ پر بہت شاق گزرتی رہی ۔ اس لئے انہوں نے ہمارے پیش کردہ صحیح حوالہ جات کے سامنے گردن جھکا دی، اور شیخ بہاء اللہ ایرانی کے حق میں پیغمبر اور رسول کا لفظ بے کھٹکا بولنے لگے۔

اس تمہید کے بعد آج کی صحبت میں ہم بہائیوں کے دست تظلم کا ذکر کرنا چاہتے ہیں کہ وہ قرآن مجید پر کیسی دست درازی کرتے ہیں۔ اس دست درازی کی مثالیں زمانہ گزشتہ میں بھی ملتی ہیں۔

ا۔ امت مسلمہ میں سے ایک عورت مدعیہ نبوت ہوئی۔ جو بڑی ہوشیار اور چالاک تھی۔ علماء نے حدیث لا نبی بعدی پیش کر کے جب اس کی نبوت کا ابطال کرنا چاہا، تو مدعیہ نے جواب دیا کہ تم لوگ حدیث کو نہیں سمجھے ۔ حدیث میں نبی کا لفظ ہے جو مذکر کا صیغہ ہے اسی پر لانفی جنس کا آیا ہے اور معنی حدیث کے یہ ہیں کہ آئندہ کوئی مرد نبی نہیں ہوگا یعنی مردوں کا سلسلہ نبوت تو ختم ہو گیا اب عورتوں کا سلسلہ نبوت شروع ہوا ہے۔

دوسری مثال: اسی طرح ایک اور شخص نبوت کا مدعی ہوا۔ اس نے دعوی نبوت کرنے سے پہلے اپنا نام، لا، مشہور کیا۔ کب علماء نے اس کے خلاف حدیث لا نبی بعدی پیش کی تو ہوشیار متنبّی نے کہا کہ آپ لوگ حدیث کو نہیں سمجھے ۔ یہ حدیث در اصل مبتداء اور خبر ہے۔ اصل عبارت یوں ہے لا، نبی بعدی ۔ یعنی آنحضرت ﷺ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں کہ میرے بعد ایسا شخص نبی ہوگا جس کا نام، لا ، ہوگا۔ چنانچہ میرا نام لا ، ہے اور میں اس حدیث کے ماتحت نبی ہوں۔

آج کل کی مثال: قادیانی نبی نے قرآن سے استدلال کرکے اپنی نبوت کا ثبوت یوں دیا کہ حضرت عیسیٰؑ نے جو فرمایا تھا کہ یاتی من بعدی اسمه احمد (پ ۲۸ ع ۹)۔ وہ احمد میں ہی ہوں۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۶۷۳)

اس پر اعتراض ہوا کہ آپ کا نام تو غلام احمد ہے پھر آپ احمد کیسے ہوئے۔ کیا کوئی غلام اپنے مالک کی جگہ لے سکتا ہے۔ انہی معنوں میں مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم نے ایک نظم لکھی تھی جس کا ایک شعر یہ ہے:

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسولِ حق باستحکام مرزا

قادیان کے خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) نے اس سوال کا جواب یوں دیا کہ آپ کا اصل نام تو احمد ہی ہے اور غلام خاندانی نام کا جزو ہے (انوار خلافت۔ص ۳۴)۔

ماننے والوں نے تو مان لیا جن کے ایمان کی ہم بھی قدر کرتے ہیں کیونکہ ان کا اصول ہے:

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

مگر یہ نہ سوچا کہ نام کا خاندانی جزو بصورت مضاف الیہ بحال رہتا ہے اور مضاف بدل جاتا ہے۔ جیسے خود مرزا صاحب کی اولاد میں اس کا ثبوت ملتا ہے۔ آپ کے بیٹوں اور پوتوں کے نام یہ ہیں۔ سلطان احمد، محمود احمد، شریف احمد، بشیر احمد، مبارک احمد، ناصر احد، عزیز احمد۔ علی ہذا القیاس

دیکھئے مضاف تبدیل ہوتا ہے اور مضاف الیہ ہر ایک نام کے ساتھ بحال ہے۔ اور صحیح بات بھی یہی ہے کہ تعدد اشخاص مضاف کے تعدد سے ہوتا ہے۔ ہم خلیفہ قادیان اور ان کے ماتحتوں سے پوچھتے ہیں، ہم نے جتنے نام شمار کئے ہیں کیا ان سب کا نام احمد ہی احمد ہے۔ اگر ایسا ہی ہے تو نام کا خاندانی جزو کیا ہے۔

خیر یہ تو ہمارے قریب کا معاملہ ہے جو ہماری تحقیق میں دراصل ایرانی مدعی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نقل ہے۔

مقام تاسف: ڈاکٹر اقبال مرحوم لاہوری نے ایک بڑے تاریخ دان عالم سے سوال کیا تھا کہ آپ کے نزدیک امام حسین شہید کربلا کے بعد کوئی ایسا شخص گزرا ہے جس پر اس قدر ظلم ہوا ہو۔

اس عالم نے اپنی تحقیق کے مطابق کچھ نام بتائے۔مگر ڈاکٹر مرحوم کا خیال کچھ اور تھا۔آپ بڑے بلند پایہ شاعر تھے آپ کا تخیل بھی بلند پرواز تھا۔آپ نے فرمایا کہ میرے نزدیک امام حسینؓ کے درجے کا مظلوم قرآن شریف ہے جس پر اہل ہوا ہر طرف سے تیر برساتے ہیں۔

ڈاکٹر اقبال مرحوم کے اس تخیل کا ثبوت ناظرین مندرجہ ذیل مضمون میں دیکھیں جسے ہم بہائی رسالہ سے نقل کرتے ہیں اور غور فرمائیں کہ کس طرح قرآن مجید پر تیروں کی، یا بندوقوں توپوں، نہیں بلکہ آتشیں بموں کی بارش کی گئی ہے۔مگر جسے خدا زندہ رکھے اسے کون مارے۔

قابل توجہ علماء کرام: حضرات آپ مضمون مندرجہ ذیل کو غور سے پڑھیں اور پڑھ کر اپنے ضمیر صافی سے سوال کریں کہ جس حال میں کتاب اللہ پر اس طرح دست تظلم دراز کیا جاتا ہو، ہمارا یہی شغل ہونا چاہیے جس میں ہم مشغول ہیں۔اگر ہم ان واقعات سے عبرت نہ پکڑیں گے تو یوم الحساب کے لئے جواب سوچ رکھیں۔بہر حال سینے پر ہاتھ رکھ کر مذکورہ مضمون پڑھیئے۔بہائی میگزین کا اڈیٹر شیخ بہاء اللہ ایرانی کی نبوت کا ثبوت دیتا ہوا لکھتا ہے:

> قرآن مجید میں بار بار فرمایا ہے کہ قانون الٰہی کے مطابق ہر امت کی ایک مقررہ عمر ہوتی ہے لکل امةٍ اجل۔اور ہر مقررہ دور کیلئے ایک کتاب الٰہی ہوتی ہے و لکل اجلٍ کتاب۔
>
> خدا اپنی مشیت سے دنیا کے حالات اور اپنے احکام میں محو و اثبات ردّ و بدل کرتا رہتا ہے یمحوا اللہ ما یشاء و یثبت۔
>
> اور کتابیں جو نازل ہوتی ہیں ان کی ماں خدا کے ہی پاس ہے یعنی خدائی مشیت و علم و عندہ امّ الکتاب، ام الکتاب آج تک بہت سی کتابیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئیں۔ اب وہ کتابوں کی ماں بانجھ نہیں ہو گئی کہ نئی کتاب دنیا میں خدا کی طرف سے پیدا نہ ہو۔ ام الکتاب موجود ہے اور خدا کی تازہ کتاب اور کتاب لانے والے پیغمبر کا ظہور لازم ہے (مرزا صاحب کے مریدو! اس پیغمبر کی آواز بھی سنتے ہو اور جانتے ہو کہ نبوت کا دعوی کر کے وہ کتنے سال تک زندہ رہا۔ قادیانی نبی سے کم یا زیادہ؟ یقیناً زیادہ۔ پھر اس کو مان لینے میں تم لوگوں کو کیا تامل ہے، جب کہ حسب تعلیم مرزا صاحب آپ لوگوں کا عقیدہ ہے کی مرزا صاحب نبوت کا دعوی کر کے بیس سال تک زندہ رہے اس لئے سچے ہیں، تو شیخ بہاء اللہ نبوت کا دعوی کرنے کے بعد ۴۰ سال تک زندہ رہا۔ پس اسکو بھی مانئے۔ اگر ایرانی نبی کو چھوڑتے ہیں تو قادیانی نبی کو بھی چھوڑ یئے۔ ثناء اللہ)۔

بلکہ خدا نے خاص طور پر اعلان اور وعدہ فرمایا ہے کہ اس دنیا میں پھر دعوت الہی قائم و نمودار ہو گی۔ چنانچہ ارشاد ہے:

یوم ندعوا کلّ اناسٍ با ما مھم۔ فمن اوتی کتابه بیمینه فاولئك یقرؤن کتابھم و لا یظلمون فتیلاً ۔ و من کان فی ھذه اعمی فھو فی الآخرة اعمی و اضلّ سبیلاً (الاسراء:۷۱،۷۲)

وقت آئے گا جب ہم سب لوگوں کو ان کے پیشوا کے ذریعہ دعوت حق دیں گے۔ پھر جسے اس کی کتاب اس کے سیدھے ہاتھ میں دی جائے گی وہ لوگ اپنی کتاب پڑھیں گے اور ان کا حق ذرہ بھر نہ مارا جائے گا۔ جو کوئی اس دعوت محمدیہ کے بارے میں اندھا رہا وہ آئندہ دعوت کے بارے میں بھی اندھا رہے گا بلکہ زیادہ گم کردہ۔

(آیت کا مطلب بالکل صاف ہے۔ الآخرہ سے مراد قرآن کی اصطلاح میں روز قیامت ہے جیسا کہ ارشاد ہے و بالآخرة ھم یوقنون۔ ایمان دار بندے روز قیامت پر بھی ایمان لاتے ہیں،۔

ایرانی اور قادیانی: ہمارا دعوی ہے کہ قادیانی نبوت ایرانی نبوت سے مستفیض ہے اس فقرے سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے کیونکہ یہی معنی قادیانی گروکرتا ہے جو مرزا صاحب کی تلقین سے کہتا ہے کہ پہلے پارے کے پہلے رکوع کی آیت وبالآخرة ھم یوقنون میں نبوت مرزا کی طرف اشارہ ہے۔ مگر بقول الفضل للمتقدم فضیلت بہر حال پہلے کو حاصل ہو گی۔ ثناء اللہ)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آیت مبارکہ میں خدا فرماتا ہے کہ ہم اپنی دعوت امام الناس کے ذریعہ بلند کریں گے امام سے مراد رسول ہے جیسا کہ ابراہیم کو فرمایا

انّی جا علك للناس اما ما۔ میں تجھے امام الناس بنانے والا ہوں،

اور امام سے مراد کتاب اللہ بھی ہوتی ہے جیسا کہ فرماتا ہے

ومن قبله کتا ب موسی اماماً و رحمة

کہ اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب امام اور رحمت تھی۔

پس آیت یو م ند عوا کل اناس با ما مھم میں دونوں مراد ہیں یعنی کہ آئندہ ہم لوگوں کو ان کے امام پیغمبر کے ذریعے دعوت دیں گے اور کتاب الٰہی کے ذریعے دعوت دیں گے۔ حقیقت میں پیغمبر اور کتاب دو متقابل چیزیں نہیں ہیں بلکہ دعوت کی حقیقت اور معنویت میں پیغمبر اور کتاب دونوں ایک ہیں۔ الغرض اس آیت میں دعوت قرآن کے بعد کتاب اور پیغمبر کی آمد کا کھلا کھلا اعلان اور صریح وعدہ ہے۔ (صریح وعدہ ملتا ہے اگر آپ کے معنی صحیح ہوں۔ اگر صحیح نہ ہوں تو بناء فاسد علی الفاس کا مصداق ہے۔ ثناء اللہ۔) اسی وعدہ کو یوں بھی ذکر کیا ہے

یوم یدعوکم فتستجیبو ن بحمده و تظنو ن ان لبثتم ا لا قلیلاً ۔ (الاسراء: ۵۲)۔ جس وقت خدا تم کو بلائے گا تو تم اسکی حمد کرتے ہوئے اس کی دعوت قبول کرو گے اور خیال کرو گے کہ یہ وعدہ کے بعد اس کے پورا ہونے کے وقت تک تم پر تھوڑا ہی زمانہ گزرا ہے۔

داعی الٰہی کی نئی دعوت: داعی الٰہی کی آمد کے سلسلہ میں خدائے تعالیٰ نے یہ بھی پہلے سے ظاہر فرما دیا ہے کہ وہ ایک نئی چیز کی دعوت دے گا (قرآن کل نبیوں کی تعلیم ایک ہی بتاتا ہے رسالت محمدیہ کو کوئی نئی چیز نہیں ٹھہراتا۔ غور سے پڑھیئے شرع لکم من الدین ما وصی به نوحاً و الذی او حینا الیك ۔ ا لآ یه ۔ ثناء اللہ) جسے پہچاننا لوگوں کے لئے بآسانی گوارہ نہ ہوگا۔ ارشاد ہے:

فتولّ عنھم یو م یدع الدّا ع الی شئی نکرٍ۔ خشّعاً ابصا رھم یخر جو ن من ا لا جدا ث کانّھم جرا د منتشر۔ مھطعین الی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الدّا ع یقو ل الکا فرو ن ھذا یو م عسر ۔(القمر:۶۔۸)
جس روز داعی الٰہی ایک ناشناختہ چیز کی طرف دعوت دے گا، لوگوں کی نظریں حیرت زدہ ہوں گی ۔لوگ اپنی پستی کے مقامات سے پراگندہ ٹڈیوں کی طرح نکلیں گے۔ داعی الٰہی کی طرف جھکے ہوئے ہوں گے منکر کہیں گے کہ یہ سخت زمانہ ہے۔

یہ وعدہ آج واقعہ بنا ہوا ہے۔حضرت باب اور حضرت بہاء اللہ کا ظہور ہوا ہے جو دعوت الٰہی کے حامل ہیں۔لوگ ظہورحق کے متعلق حیرت میں ہیں۔ منکروں کا تو یہی قول ہے کہ یہ زمانہ خراب زمانہ ہے۔ پر مومنوں کیلئے تو حقیقت میں بہترین وقت ہے جو ظہورحق کو شناخت کر کے فائز المرام ہوئے ہیں۔ دنیاداروں کے لئے ظہورحق کی شناخت میں بڑے بڑے پہاڑ حائل ہیں لیکن وقت آتا ہے جب تمام موانعات ہٹ جائیں گے

یو مئذ یتّبعو ن الدّا عی لا عوج له و خشعت ا لا صوا ت للرّحمن فلا تسمع ا لا ھمسا ۔(طٰہٰ:۱۰۸) اس وقت لوگ داعی الٰہی کی پیروی کریں گے۔کوئی ٹیڑھاپن ان کے سامنے باقی نہ رہے گا اور آوازیں خدائے رحمان کیلئے پست ہو جائیں تب تم صرف آہستہ آواز ہی سنو گے ۔

(آیت کریمہ: یتبعون الدا عی بتارہی ہے کہ سب لوگ داعی کے پیچھے چلیں گے۔اگر اس سے مراد شیخ بہاء اللہ ہوں تو کیا آپ کہہ سکتے ہیں کہ سب لوگوں نے ان کے دعویٰ کو مان لیا۔ کل دنیا کی مردم شماری کے مقابلہ میں بہائی مردم شماری کو دیکھا جائے تو شائد لاکھ اور ایک کی نسبت ہوگی۔ ہندوستان کی آبادی گزشتہ مردم شماری کے مطابق ۳۵ کروڑ اور کئی لاکھ ہے اڈیٹر صاحب بہائی میگزین شمار کر کے بتائیں کہ ان کی تعداد ہندوستان میں فی لاکھ ایک ہے یا اس سے بھی کم۔ساری دنیا کا تو حساب ہی کیا ہے۔ پھر اس آیت سے استدلال کرنیکا آپ کو کیا حق ہے۔ثناءاللہ امرتسری)

یعنی تمام مخالفتیں دب جائیں گی۔ داعی اللہ کے راستے کی سب رکاوٹیں دور ہو جائیں گی لوگ دعوت حق کو قبول کریں گے۔ امراللہ تمام جہان پر محیط ہو جائے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مولانا ثناء اللہ امرتسری حاشیہ میں لکھتے ہیں: قادیانی آواز بھی یہی ہے کہ عنقریب ساری دنیا میں احمدیت (مرزائیت) پھیل جائے گی اس قسم کی آوازوں کو سن کر ہم کبھی ہنستے ہیں اور کبھی روتے ہیں۔ ہنستے تو اس لئے ہیں کہ یہ لوگ معمولی درجے کے مذہبی نہیں بلکہ فلاسفر مذہبی کہلاتے ہوئے ایسی تک بندیوں کے پیچھے پڑتے ہیں جو شاعرانہ تخیل سے بھی بڑھ کر ہے استاد ذوق نے بھی ایسا ہی تخیل پیش کیا ہے

نہ کرتا ضبط میں گریہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر میں
کٹورے کی طرح گھڑیال کے غرق آسمان ہوتا

ان لوگوں پر رونا آتا ہے کہ یہ لوگ اپنے ایمان اور عقل جیسی قیمتی اشیاء کا سودا ادھار بیچ رہے ہیں۔ ایرانی اور قادیانی دونوں صاحب آئے اور چلے بھی گئے مگر ان کے دعاوی اور مواعید معشوقہ سعاد سے زیادہ عزت نہیں پا سکے جس کی بابت یہ مصرع موزوں کہا گیا ہے

ما مواعيد ها ا لا الا با طيل

جب پوچھو کہ ایفائے وعدہ کیوں نہیں ہوا تو جواب میں ہمیشہ صیغہ مستقبل کا سننے میں آتا ہے کہ ہاں کبھی نہ کبھی ایسا ہو جائے گا۔ سب دنیا نے روز روشن کی طرح دیکھ لیا اور مان لیا۔ وعدے کے الفاظ یہ ہیں ا ذا جاء نصر الله و الفتح و ر أيت الناس يد خلو ن فى دين الله افوا جا ۔ جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی تو تم دیکھو گے کہ لوگ اللہ کے دین میں گروہ در گروہ داخل ہوں گے۔ مولانا الطاف حسین حالی نے یوں ادا کیا:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوئی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے)

ہم لوگ ظہور حق کو پہچان چکے ہیں آج سب لوگوں سے وہی کہتے ہیں جو ظہور حق کے پہچاننے والوں نے پہلے بھی قوم کو مخاطب کر کے کہا تھا۔ اے قوم دل سے متوجہ ہو اور دعوت حق کو قبول کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا قومنا ا جیبو دا عی اللہ و آ منوا بہ یغفر لکم من ذنو بکم و یجر کم من عذا ب الیم ۔ و من لا یجب دا عی اللہ فلیس بمعجز فی ا لا ر ض و لیس لہ من دو نہ او لیا ء او لئک فی ضلال مبین ۔(الاحقاف:۳۱۔۳۲)

اے ہماری قوم داعی اللہ کو قبول کرو اس پر ایمان لاؤ خدا تمہاری کمزوریوں کو چھپا دے گا اور تمہیں دردناک عذاب سے بچائے گا اور جو کوئی داعی الٰہی کو قبول نہ کرے گا تو وہ سرزمین اہل حق کو عاجز نہ کر سکے گا۔ اور ظہور حق کے سوا اس کے لئے کوئی اولیاء نہ ہونگے ظہور حق کو قبول نہ کرنے والے کھلی ہوئی گمراہی میں مبتلا ہیں (داعی اللہ کو نہ ماننے والے بے شک گمراہی میں ہیں مگر کاذب مدعیوں کے پیچھے چلنے والے ان سے زیادہ گمراہ ہیں۔ثناءاللہ)۔

(بہائی میگزین بمبئی بابت جنوری ۱۹۴۰ء ص ۴۔۶)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۴۰ء مطابق ۵ صفر ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۲۰ ص ۳۔۵)

قادیان میں ایک نئی ایجاد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک مدت سے ہمارا دعوی ہے کہ قادیانی تحریک بہائی تاریخ کی فرع یا شاخ ہے۔ خدا کے حکم سے اس دعوے کے قرائن وشواہد آئے دن نئے نئے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ آج کل ایک نیا قرینہ پیدا ہوا ہے جو یہ ہے کہ بہائیوں نے اپنی اصطلاح میں سال کے انیس مہینے نئے مقرر کئے اور ہر مہینہ انیس دن کا شمار کیا۔

قادیانیوں نے سمجھا کہ ہم فرع ہو کر اصل سے کیوں پیچھے رہیں۔ چنانچہ جنوری کا نام ماہ صلح، فروری کا ماہ تبلیغ اور مارچ کا نام ماہ امان۔ اپریل کا نام ماہ شہادت۔ مئی کا نام ماہ ہجرت۔ جون کا نام ماہ احسان۔ جولائی کا نام ماہ وفا۔ اگست کا نام ماہ ظہور۔ ستمبر کا نام ماہ تبوک۔ اکتوبر کا نام ماہ اخا۔ نومبر کا نام ماہ نبوت اور دسمبر کا نام ماہ فتح تجویز کیا ہے (الفضل قادیان ۲۶ جنوری ۱۹۴۰ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادھر بہائیوں نے ایک سال کے انیس مہینے قرار دیکر ان کے نام مندرجہ ذیل رکھے ہیں:

بہا۔جلال۔ جمال۔عظمت۔نور۔رحمت۔کلمات۔کمال۔اسماء۔عزت۔ مشیت۔علم۔قدرت۔قوک۔مسائل۔شرف۔سلطان۔ملک۔علاء۔

اس امر میں بہائیوں سے تو ہمارا سوال نہیں کیونکہ وہ اسلام سے بالکل الگ تھلگ ہو چکے ہیں۔ وہ جو چاہیں سو کریں۔لیکن قادیانی گروہ ابھی تک اسلام اور اسلامیات کے زیر سایہ رہنے کا مدعی ہے۔اس لئے ہم ان سے سوال کرتے ہیں کہ تم لوگوں نے انگریزی مہینوں کے نام بدل کر جو ان کو اصل ٹھہرایا ہے تمہاری یہ روش نہ صرف اسلام بلکہ مرزا صاحب کی تعلیم کے بھی خلاف ہے۔کیونکہ سب کو معلوم ہے اور مرزا غلام احمد صاحب متوفی کا بھی مسلمہ ہے کہ 'خدائی حساب چاند کے حساب سے شمار ہوتا ہے' (تتمہ حقیقت الوحی ص ۲۵) نیز مرزا صاحب کا قول ہے کہ 'شمسی (انگریزی) حساب انسانوں کی بدعت ہے' رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ماہ جنوری ۱۹۰۲ء)

قادیانی ممبرو! بتاؤ تم نے اس بدعت کی اشاعت کرکے اپنے مذہب کی یا اسلام کی کیا خدمت کی ہے۔سوائے اس کے کہ تم نے بہائیوں سے ایک قسم کی مشابہت پیدا کرلی اور اپنے نبی کی زبانی بدعتی بنے۔ یہ مشابہت اور بدعت تم کو مبارک ہو۔

ہمارا مشورہ ہے کہ اپریل اور مئی کے دو مہینے قادیانی تاریخ میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔کیونکہ اپریل کے مہینے مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے آخری فیصلے کا اعلان کیا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ

'ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ امرتسری) میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا'

اس اعلان کے مطابق آپ کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہوگیا۔اس لحاظ سے اگر اپریل کا نام ماہ اعلان اور مئی کا نام ماہ فیصلہ رکھا جائے تو تاریخی واقعات کی یاد دہانی بخوبی ہوسکتی ہے۔ورنہ یہ ایجاد اس شعر کی مصداق ہے

نہ پیروی ٔ قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔۲۲۔ مارچ ۱۹۴۰ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دور حاضر میں مسیحا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ لاہور کے اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے 'کیا دور حاضر میں اسلام کو مسیحا کی ضرورت نہیں؟'

اس مضمون کا ملخص مضمون نگار ہی کے الفاظ میں یہ ہے:

'دور حاضر ظہور مسیح کیلئے موزوں ترین زمانہ ہے۔ اس سوال پر میری تحقیق یہ ہے کہ یہ دعوی کہ 'اس دور میں مسیحا کی ضرورت ہے' ایک ایسی زندہ نفسیاتی اور تاریخی حقیقت ہے جس کا انتظار کسی ایسے شخص سے نہیں ہو سکتا جو فروعی مباحث سے قطع نظر کر کے امت کی گذشتہ تاریخ اور اس کی موجودہ حالت پر ایک عمیق نظر ڈالے۔ یہ مطالعہ ہمیں اس نتیجہ پر پہنچا دیتا ہے کہ اگر مسیح کے ظہور کا وعدہ سچا ہے، تو اس کے ظہور کیلئے اس زمانہ سے بڑھ کر کوئی وقت موزوں نہیں۔ اور یہی وہ زمانہ ہے جس میں امت کی مصائب اپنی کامل صورت میں ظاہر ہو چکی ہیں' (اخبار پیغام صلح لاہور ۱۷۔ جنوری ۱۹۴۰ء ص ۳)

نامہ نگار صاحب جس مئوکل کی طرف سے وکالت کر رہے ہیں یعنی جن کو دور حاضر کا مسیحا بنانا چاہتے ہیں ان کا بیان ہر طرح قابل لحاظ رہے گا کیونکہ وکیل مئوکل کے خلاف تقریر کرے تو معتبر نہیں ہوتی۔ کسی واقف شریعت یا قانون دان سے پوچھ لیجئے کہ مئوکل بحیثیت مدعا علیہ اگر اقبال دعوی کر لے تو وکیل کی بحث ختم ہو جاتی ہے۔ پس اپنے مئوکل قادیانی مسیحا کا بیان سنئے جو فرماتے ہیں کہ

مسیح کے آنے کا زمانہ پندرھویں صدی ہجری ہے (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۶۹۲)

اسی لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قول کے مطابق نہ وہ خود مسیح موعود تھے، اور نہ چودھویں صدی کے اندر کوئی اور موعود آئے گا۔ پس گھبرائیے نہیں بلکہ پندرھویں صدی تک انتظار کیجئے تو شائد اس وقت کوئی مسیحا نفس انسان پیدا ہو جائے اور آپ کا انتظار ختم ہو کر مدعا حاصل ہو جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اس کے اس مضمون سے ہمیں یہ خوشی ہوئی کہ پیغام صلح لاہور اور اس کے نامہ نگار کے نزدیک قادیانی مسیح کالعدم ٹھہر گئے کیونکہ دور حاضر سے ان کی مراد یقیناً ۱۹۴۰ء ہے۔ اگر اس سے پہلے سال کو بھی ساتھ ملا لیا جائے تو ۱۹۳۹ء بھی دور حاضر میں آسکتا ہے۔ پس نتیجہ یہ ہوا کہ جو مدعی مسیحیت ۱۹۰۸ء میں فوت ہو چکے ہوں وہ کسی طرح دور حاضر کے مسیحا نہیں ہو سکتے۔

بہر حال یہ قصہ تو ختم ہوا جو بہت عرصہ سے باعث نزاع چلا آرہا تھا۔ خدا کا شکر ہے کہ پیغام صلح لاہور کی معرفت یہ جھگڑا بڑی خوش اسلوبی سے طے ہو گیا۔ اب اس کے متعلق یہ کہنا بالکل بجا ہے۔

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سنا افسانہ تھا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۴۰ ص ۵)

خدا کی قسم میں قادیانی کو الہامی دعوی میں سچا نہیں جانتا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حسب تعلیم مرزا غلام احمد صاحب، قادیانی جماعت کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت آنحضرت ﷺ کی نبوت کا بروز ہے بلکہ بشکل ثانی ہو بہو خود آنحضرت ہیں۔ (تحفہ گولڑویہ طبع اول۔ ص ۱۰۱)

اس لئے چاہیے تو یہ تھا کہ نبوت قادیان کے خدوخال بعینہ وہی ہوتے جو نبوت محمدیہ کے تھے، مگر یہ جماعت یورپئن ڈپلومیسی (عیاری) کی کچھ ایسی خوگر ہو گئی ہے کہ کسی اصول پر نہیں ٹھہرتی۔ آج ہم ان کی ایک خاص کارستانی کو ذرہ کھول کر بیان کرنا چاہتے ہیں جسے یہ لوگ ۱۹۲۳ء سے سیٹھ عبداللہ الہ دین کے نام سے شائع کر رہے ہیں۔ اس کی ابتداء اس زمانہ سے ہوئی جب میں حیدر آباد گیا تھا، جہاں انہوں نے مجھ سے کذب مرزا پر حلف اٹھانے کا شدید تقاضا کیا۔ چنانچہ ان کے مطالبہ حلف کا جواب میں نے تحریری اور تقریری دونوں طرح سے حیدر آباد ہی میں دے دیا تھا۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور خاموشی؟ ضدّا ن مفتر قا ن ایّ تفرق

آج کل انہوں نے پھر اس سلسلہ کو جاری کر رکھا ہے۔اس لئے میں بھی آج پھر ذرہ تفصیل سے اس کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ امید ہے قادیانی اہل قلم اپنے علم و دیانت سے کام لے کر ہمارے مضمون کا شرعی دلائل کی روشنی میں جواب دیں گے۔ پس وہ غور سے سنیں۔

۱۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی نبوت ہیں اور میں ان کا منکر۔ سلسلہ انبیاء میں سے کسی نبی خصوصاً سید الانبیا ﷺ نے اپنے کسی منکر رسالت کو حلف نہیں دیا۔منکرین رسالت کے الفاظ سادہ الفاظ میں قرآن میں منقول ہیں جیسا کہ ارشاد ہے:

ویقو ل الذین کفروا لست مر سلاً ۔(پ۱۳ع۱۲)

(منکر کہتے ہیں تم رسول نہیں ہو)

قا لوا ما انتم ا لّا بشر مثلنا۔ (پ۱۳ع۱۴)

(منکروں نے پیغمبروں سے کہا کہ تم ہمارے جیسے آدمی ہو)

اس مضمون کی بہت سی آیات ہیں جو منکرین کا انکار سادہ الفاظ میں بتا رہی ہیں ایسے منکرین سے انبیاء اور ان کے اتباع نے کبھی قسم کا مطالبہ نہیں کیا۔

پھر تم کون؟ منکر نبوت سے مطالبہ حلف کرنے والے کوئی دلیل ہے تو پیش کرو۔تا ہم بطور ار خائے عنان (احساناً) ہم نے مرزا غلام احمد صاحب کی تکذیب پر کئی بار حلف اٹھایا۔سب سے پہلے قادیان میں بموقع جلسہ اسلامیہ ۱۹۲۱ء میں حلف اٹھایا۔ چنانچہ اخبار الفضل قادیان ۴۔اپریل ۱۹۲۱ء میں اس کا ذکر موجود ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ نے قسم کھا کر کہا کہ مرزا صاحب اپنے دعوی الہام میں جھوٹے ہیں۔

اس کے بعد میں نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۲۶ء میں ایک حلفیہ مضمون لکھا جس کو بصورت اشتہار بھی شائع کیا گیا،جس کی سرخی یہی تھی جو آج کے مضمون کی ہے۔چونکہ قادیانی جماعت اپنے اندر کا پول خوب جانتی ہے اس لئے وہ سمجھتی ہے کہ ہر ایک سچا مومن مرزا غلام احمد صاحب کے کذب پر حلف اٹھا لے گا، اس لئے وہ اس کمزوری کو مضبوطی سے بدلنے کے لئے یہ پخ لگاتی ہے کہ حلف کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سال کی مدت کی شرط بھی لگاؤ۔ یعنی میں (حلف اٹھانے والا) یہ بھی کہوں کہ میں اگر جھوٹا ہوں تو ایک سال کے اندر مر جاؤں۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی نے مجھ سے اسی قسم کے حلف کا مطالبہ کیا تھا چونکہ اس شرط کا ثبوت بھی شرع میں نہیں بلکہ یہ محض لغو اور دفع الوقتی ہے، اسی لئے میں نے اس شرط کی تکمیل کے طور پر مزید یہ شرط لگائی کہ:

میں تمہارے لفظوں میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں بشرطیکہ تم (عبداللہ الہ دین) اور خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) یہ لکھ دو کہ حلف اٹھانے کے ایک سال بعد اگر میں (ثناء اللہ) زندہ رہا تو تم دونوں مرزا صاحب قادیانی کو جھوٹا سمجھو گے۔

اس شرط کو انہوں نے منظور نہیں کیا۔

ناظرین کرام! اس مہذب جماعت (حواریان مسیح) سے کوئی پوچھے کہ تمہیں کس آسمانی کتاب یا زمینی عدالت اعلیٰ (ہائی کورٹ) سے یہ اختیارات مل گئے ہیں کہ تم تو جو شرطیں چاہو لگاؤ مگر فریق ثانی کی کوئی بات بھی نہ سنو چاہے وہ کتنی معقول ہو۔ دیکھئے منکر رسالت کو حلف دینے کا ثبوت اگرچہ قرآن و حدیث سے نہیں ملتا مگر تمہاری خاطر ہم نے اس کو بھی مان لیا بلکہ پورا کر دیا، اب جو تم ایک سال تک زندہ رہنے کی قید لگاتے ہو، حالانکہ اس کا ثبوت بھی شرع میں نہیں ملتا مگر تمہاری خاطر ہم اسے بھی مانے لیتے ہیں، لیکن اس شرط کے ساتھ جو نہایت معقول اور مستحسن ہے، وہ یہ ہے کہ اگر میری زندگی ایک سال سے تجاوز کر جائے تو تم لوگ اپنی جانب کو جھوٹا سمجھو گے۔ آؤ میں تم کو اس کے ثبوت میں صحیح حدیث سے ایک واقعہ سناؤں۔ اگر راست گوئی اور راست پسندی کو تم لوگ اچھا سمجھتے ہو تو اس حدیث پر غور کرو۔

پس سنو اور دل کے کانوں سے پردہ اٹھا کر سنو۔ اور اس دن کے خوف کو دل میں جگہ دے کر سنو جس کا نقشہ قرآن مجید ان الفاظ میں بتاتا ہے

یو م لا یغنی مو لی عن مو لی شیئاً

(جس دن کوئی دوست، دوست کے کام نہ آئے گا)

واقعہ مذکور سورہ روم کے شروع میں ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

الم ۔ غلبت الرو م فی اد نی ا لار ض و هم من بعد غلبهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیغلبو ن فی بضع سنین ۔

مطلب ان آیات کا یہ ہے کہ رومی مغلوب ہونے کے بعد بضع سالوں میں غالب آجائیں گے۔ بضع کا لفظ نو تک بولا جاتا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیقؓ کو قریش نے کہا کہ بضع کی مدت کو متعین کر کے ہمارے ساتھ شرط لگاؤ۔ اگر اس مدت میں رومی غالب آگئے تو تو سچا ٹھہرے گا، ورنہ شرط ہار کر جھوٹا قرار پائے گا۔

حضرت ابو بکر صدیق اکبرؓ نے اپنے فہم سے چھ سال کی مدت مقرر کر دی۔

جب رسول اللہ ﷺ نے یہ خبر سنی تو فرمایا کہ صدیق! تو جانتا ہے کہ تیری زبان میں لفظ بضع کا اطلاق نو تک ہوتا ہے، پھر چھ سال کی مدت کیوں ٹھہرائی؟

چنانچہ یہی نتیجہ ہوا کہ رومی چھ سال کے عرصہ میں غالب نہ آئے۔ تب حضرت ابو بکر صدیقؓ نے اپنی شرط پوری کر دی یعنی جو کچھ دینا مقرر تھا دے دیا۔

اس حدیث سے ہمارا استدلال یوں ہے کہ میعاد گزرنے پر حضرت ابو بکر صدیق اکبرؓ نے اپنی ہار مان لی اور جو شرط لگائی تھی وہ پوری کر دی۔ گو آپ کے اس فعل سے قرآن مجید کی پیش گوئی پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔

قادیانی ممبرو! اپنے معاملے کو اس حدیث پر پرکھو تم میری موت کے لئے ایک سال مدت کی قید لگاتے ہو میں اس میعاد کو منظور کرتا ہوں۔ مگر اتنا کہتا ہوں کہ ایک سال گذرنے کے بعد اگر میں ایک دن بھی زیادہ زندہ رہا، تو تم لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کذب تسلیم کر لینا، ورنہ اس حدیث کا جواب دو جو عملاً موقوف ہے اور علماً مرفوع ہے۔

یاد رکھو! اہل حدیث امرتسر تمہاری بھول بھلیوں میں پھنسنے کا نہیں۔ اس کے متعلق یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو اس میں کیوں شامل کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہمیں تمہارے طرز عمل کا کافی تجربہ ہے۔

چنانچہ اپریل ۱۹۱۲ء میں تم نے لدھیانہ میں ہمارے ساتھ انعامی مباحثہ کیا اور مسلّمہ ثالثوں کے فیصلہ کے مطابق ہم نے تم سے انعام جیت لیا۔ مگر تم لوگ یہ کہہ کر پھر کھڑے ہو گئے کہ یہ کام منشی قاسم علی کا ذاتی فعل تھا جسکے متعلق اس نے خلیفہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(حکیم نورالدین) سے اجازت حاصل نہیں کی تھی، اس لئے یہ ساری جماعت پر حجت نہیں ہوسکتا۔ٹھیک اسی طرح اس حلف کے متعلق بھی تم یہی کہو گے کہ یہ فعل سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کا ذاتی ہے ساری جماعت پر حجت کیونکر ہوسکتا ہے۔

ہماری دریا دلی ملاحظہ ہو کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین اس حلف پر ہم کو ساڑھے دس ہزار روپئہ انعام دینے کا وعدہ دیتے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ اگر ہم ان کے تجویز کردہ الفاظ میں حلف اٹھالیں تو وہ پانچ سو روپئہ ہم کو اسی وقت اور سال بھر تک زندہ رہنے کی صورت میں مزید دس ہزار روپئہ بطور انعام دیں گے،مگر ہم اس دس ہزار بلکہ بیس ہزار پر بھی لات مارتے ہیں کیونکہ یہ لوگ اپنی حسب معمول درشت کلامی وسخت گوئی کے ماتحت یہی کہیں گے کہ علماء کا کیا ہے، یہ لوگ تو پیسے کے مرید ہیں ان کو سچ اور جھوٹ سے کیا مطلب؟

اس لئے ہم محض اظہار حق کے لئے ان کے پیش کردہ الفاظ میں بھی حلف اٹھانے کو تیار ہیں بشرطیکہ سیٹھ عبداللہ الہ دین ہمیں لکھ دیں کہ حلف اٹھا کر مولوی ثناء اللہ ایک سال کے بعد زندہ رہے تو میں قادیانی مذہب چھوڑ دونگا اور خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) بحثیت خلیفہ کم ازکم اجازتی دستخط کر دیں کہ میں سیٹھ صاحب کو اس معاہدے کی اجازت دیتا ہوں اور اس کو جائز رکھتا ہوں۔

قادیانی ممبرو! انصاف سے بتاؤ کیا شرط کی ہر دو جانب (نفی واثبات) ایک ہی اثر پیدا کرتی ہیں۔یعنی حلف اٹھانے کی صورت میں ایک سال کے اندر مرجاؤں تو بھی جھوٹا ٹھہروں اور بحکم خدا ایک سال گذار کر زندہ رہوں تو بھی جھوٹا قرار دیا جاؤں

اللہ رے ایسے حسن پر یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

حاجی عبداللہ صاحب! مذہبی معاملے میں آخری تعلق خدا سے ہے جہاں بھول بھلیاں کان نہیں آئیں گی۔سیدھی بات ہے کہ میں مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت اور منصب مسیحیت کا مکذب ہوں اور اس تکذیب پر اپریل ۱۹۲۱ء سے حلف اٹھاتا چلا آیا ہوں، اور آج اسی مضمون کی سرخی میں بھی میرا حلف موجود ہے۔

ان سب شرارتوں کی وجہ سے میں بقول آپ کے مورد عتاب الٰہی ہوں۔مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ یہ ہے میں بفضلہٖ تعالی اب تک زندہ ہوں، اور میرے مخاطب قادیانی نبی مرزا غلام احمد صاحب کو باوجود مقابلہ کے طور پر میری موت کی پیش گوئی کرنے کے دنیا سے کوچ کئے ہوئے ۳۱ سال سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔

پھر کیا آپ لوگوں کو کسی مزید حلف کی ضرورت باقی ہے۔ اگر آپ ہاں کہیں گے تو میری طرف سے یہی فرمان خداوندی سنا دینا کافی ہوگا

ان الذین حقت علیھم کلمت ربک لا یومنون

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

حدیث نزول مسیح کے متعلق استفسار

مولانا مدیر صاحب! آپ کا ایک مضمون اہل حدیث مورخہ یکم مارچ ۱۹۴۰ء میں حدیث نزول مسیح کے متعلق نکلا تھا جس میں آپ نے بقاعدہ علم حدیث مرزا صاحب کو خائن فی الحدیث ثابت کیا تھا۔ کیا امت مرزائیہ نے اس کا کوئی جواب دے کر مرزا صاحب کو ثقہ راوی ثابت کرنے کی کوشش کی ہے یا نہیں؟ ایک مستفسر

جواب میں شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

مرزائی اخبارات (قادیانی ولاہوری) میں سے کوئی پرچہ میری نظر میں سے نہیں گذرا جس میں اس اعتراض کا کچھ جواب دیا گیا ہو۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اس کا جواب یہ لوگ دے ہی نہیں سکتے۔ اگر دیں گے بھی تو ایسا ہی دیں گے جیسا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ کے متعلق آج تک دیتے آئے ہیں جس کا تازہ نمونہ درج ذیل ہے:

مرزا صاحب کا آخری فیصلہ، آہ! آخری فیصلہ

مرزائی جواب پیش کرنے سے پہلے بطور تمہید کچھ بتا دینا مناسب ہے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی نے اپنی جماعت کو بالکل واضح الفاظ میں حق کی طرف رہنمائی کی تھی مگر افسوس ہے کہ انہوں نے مرزا صاحب کی ہم دردی کی قدر نہ کی جس پر موصوف گویا ان کو مخاطب کر کے بالفاظ قرآن یوں کہہ رہے ہیں:

نصحت لکم و لکن لا تحبّو ن النّا صحین (الاعراف:۷۹)

(میں نے تم لوگوں کو خیر خواہی کی تھی مگر تم خیر خواہوں کو پسند نہیں کرتے)

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک دعا شائع کی تھی جس کا عنوان تھا مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ ۔اس دعا کا مختصر مضمون یہ تھا کہ:

اے خدا ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے

اس کا نتیجہ دنیا نے دیکھ لیا کہ آج قریباً ۳۲ سال گزر گئے کہ حسب دعا مذکور ایک فریق مر گیا اور دوسرا زندہ ہے۔کون مر گیا اور کون زندہ ہے؟ اظہار کی ضرورت نہیں سب جانتے ہیں۔

امت مرزائیہ نے اس کے جواب میں جو جو حیلے بہانے تراشے وہ ان کی باطل پسندی کا ثبوت ہیں۔ پھر لطف یہ ہے کہ ان باطل حیلوں کے جو جوابات دیئے جاتے رہے ہیں، ان پر یہ لوگ غور نہیں کرتے بلکہ وہی مرغے کی ایک ٹانگ کہے جاتے ہیں۔ چنانچہ چوہدری فتح محمد سیال قادیانی نے ایک مضمون ریویو آف ریلیجنز قادیان نومبر ۱۹۳۹ء اور الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۴۰ء میں شائع کرایا تھا جس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء اور ۹ فروری ۱۹۴۰ء کی اشاعتوں میں دیا گیا۔ چوہدری فتح محمد صاحب کے مضمون کا خلاصہ یہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب، مولوی ثناء اللہ کو مباہلے کے لئے ہمیشہ بلاتے رہے مگر مولوی ثناء اللہ صاحب اس کو ٹالتے رہے، آخر مرزا صاحب قادیانی نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ازخود دعائے مباہلہ شائع کر دی مگر مولوی ثناء اللہ کے انکار کی وجہ سے مباہلہ منعقد نہیں ہو سکا۔لہذا مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ والی دعا کا مضمون حجت نہیں ہے۔

اس کے بعد الفضل ۲۰ مارچ میں آپ نے پھر وہی مضمون دہرایا جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے سابقہ دو مضمونوں کا کوئی معقول جواب نہیں دیا گیا۔

ناظرین کرام! اب یہ راگنی اتنی پرانی ہو چکی ہے کہ اس سارنگی کی ایک ایک تار ہم نے توڑ دی، لیکن امت مرزا ایسی مضبوط خیال اور ایسی دھن کی پکی ہے گویا اس کا قول ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

اس لئے ہم اس بحث کو مرکز پر لا کر ناظرین کو آسانی سے فیصلہ کرنے کا موقع دیتے ہیں۔ امت مرزا میں اس وقت ہمارے مخاطب دو برگزیدہ اصحاب ہیں ایک چوہدری فتح محمد سیال ایم اے قادیانی اور دوسرے مولوی محمد علی ایم اے لاہوری (مصنف رسالہ آیت اللہ)۔ ان دونوں صاحبوں کو ہم اللہ تعالیٰ کے نام کا واسطہ دے کر توجہ دلاتے ہیں کہ وہ اس دن کو سامنے رکھ کر ہماری بات کو سنیں جس کی شان میں وارد ہے

یو م لا یغنی مو لی عن مو لی شیئاً

(جس دن کوئی دوست کسی دوست کے کام نہ آئے گا)

پس ہمارے معروضہ کو غور سے سنئے جس کا جواب دینے سے آپ لوگوں نے ہمیشہ پہلو تہی کی ہے۔ یہ پہلو تہی کب تک کرتے رہو گے اور یہ کہاں تک کارآمد ہو گی آخر وہ وقت آئے گا جب کہا جائے گا

الیو م نختم علی افوا ھھم و تکلّمنا اید یھم۔(پ۲۳ ع۳)۔

آج میں یہ مضمون جس درد بھرے دل سے لکھ رہا ہوں آپ لوگ اس کا صحیح اندازہ کر لیں تو مجھے اپنا پکا خیر خواہ سمجھیں گے۔

غور سے سنئیے! آپ لوگ جو مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ مباہلہ کے سلسلہ کو ۱۸۹۶ء سے شروع کر کے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی دعا کے ساتھ ملاتے ہیں یہ بالکل غلط اور محض دجل ہے جس کا ابطال ہم کئی دفعہ کر چکے ہیں۔ چنانچہ اخبار اہل حدیث مورخہ ۹ فروری ۱۹۴۰ء میں بھی ہم باطل پرستی کے اس قلعہ کو الحکم قادیان کا گولہ مار کر مسمار کر چکے ہیں ۔ جس کا جواب چوہدری فتح محمد سیال اور مولوی محمد علی لاہوری نے آج تک نہیں دیا اور نہ آئندہ دے سکیں گے۔ الحکم قادیان کی عبارت آج ہم پھر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقل کرتے ہیں: دل کے کانوں سے سنیئے:

حضرت اقدس (مرزا غلام احمد قادیانی) نے پھر بھی اس (ثناءاللہ امرتسری) پر رحم کر کے فرمایا کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے...

اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں..

یہ کتاب مولوی ثناءاللہ کو بھیج دی جائے گی تا کہ وہ اس کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہو گا جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناءاللہ کے مباہلہ کو منظور کر لیا ہے۔ (الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

یہ عبارت اپنا مطلب صاف بتا رہی ہے کہ مباہلہ کرنے پر میری آمادگی کی خبر سن کر مرزا غلام احمد صاحب نے مباہلہ مذکور کو حقیقۃ الوحی کے شائع ہونے تک ملتوی کر دیا اور حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی مگر دعائے آخری فیصلہ اس سے پہلے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہو چکی تھی اگر یہ دعا مرزا اسی مباہلہ کے سلسلہ کی ایک کڑی تھی تو باوجود وعدہ التواء کے ایک مہینہ پہلے ہی کیوں شائع کر دی گئی؟

اس کا جواب آج تک کسی صاحب قلم مرزائی نہیں دیا اور ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ آئندہ بھی ہرگز نہیں دے سکیں و لو کا ن بعضهم لبعض ظهيراً

ہمیں چوہدری فتح محمد صاحب سے خاص شکایت ہے کہ آپ باوجود بڑی لن ترانیاں سنانے کے اس مضمون پر نہیں آئے جو درحقیقت اس نزاع میں فیصلہ کن ہے۔

دوسری بات ہم نے یہ لکھی تھی کہ دعائے مباہلہ فریقین کی طرف سے بصیغہ جمع متکلم ہوتی ہے، جیسے قرآن مجید میں ہے:

ثم نبتهل فنجعل لعنة الله على الكا ذبين ۔(پ۳ع۱۴)

(پھر ہم مباہلہ کریں اور جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں)

مگر مرزا غلام احمد صاحب کی دعا مفرد کے صیغہ میں ہے۔ اس لئے اس کو مباہلہ کہنا نصوص قرآنیہ کے علاوہ خود مرزا صاحب قادیانی کی تصریحات کے بھی خلاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ چنانچہ اخبار اہلحدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۳۹ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عبارت بحوالہ اربعین نمبر دوم نقل کر چکے ہیں۔

ہاں چوہدری فتح محمد صاحب نے اپنے تازہ مضمون میں بڑے فخر سے یہ کہا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی دعا کے بعد جماعت احمدیہ روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ پس ہمارے حق پر ہونے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کے باطل پر ہونے کا یہی کافی ثبوت ہے۔ ہم حیران ہیں کہ متکلمین کے اس گروہ کا نام کیا رکھیں۔

چوہدری صاحب سنیئے! آپ کی اس دلیل پر نقض اجمالی یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے جس زمانہ میں عیسائی مذہب کی بیخ کنی کا دعوی کیا تھا، ان دنوں ہندوستان میں عیسائیوں کا شمار آپ نے براہین احمدیہ میں پانچ لاکھ لکھا تھا۔ مگر آج ہندوستان کے مسیحیوں کا شمار اٹھاسٹھ لاکھ انیس ہزار انتیس ہے۔ یہ شمار مسیحی جنتری بابت ۱۹۳۹ء میں شائع ہوا ہے جس کا اوسط اضافہ ہر ماہ میں ۱۵ ہزار لکھا ہے۔

بتایئے! آپ کی یہ دلیل اگر عیسائی رسالوں اور اخباروں کو معلوم ہو جائے اور وہ آپ لوگوں کے سامنے اسی دلیل سے حملہ آور ہوں، تو آپ ان کو کیا جواب دیں گے؟

اور سنیئے! ابھی کل کی بات ہے کہ خاکساری تحریک اٹھی جس کی مخالفت بھی ہوتی رہی۔ تاہم آج اس کا شمار آپ کی تعداد سے بہت زیادہ ہے۔ جس ترقی کو مولوی محمد علی احمدی نے (پیغام صلح لاہور ۲۷ فروری ۱۹۴۱ء) آپ کے سامنے بطور نقض اجمالی پیش کیا ہے جس کا جواب آپ لوگوں کی طرف سے نہیں ہو سکا۔

مختصر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی دعا کا مضمون شمار کی ترقی و تنزل سے تعلق نہیں رکھتا، بلکہ وہ فریقین میں سے ایک فریق کی موت سے تعلق رکھتا ہے جو ہیضہ یا طاعون سے ہونے والی تھی۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیضہ کی موت سے ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں فوت ہو گئے (خطبات نور)

احمدی دوستو! سنو اور غور سے سنو! تم لوگ اس بت کی پوجا کب تک کرو گے اور کراؤ گے جو آیت لا یسمن و لا یغنی کا مصداق ہے۔ یقین رکھو مجھے اس خیال سے صدمہ ہوتا ہے کہ آپ ان لوگوں میں سے نہ ہو جائیں جو کہیں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ویلتی لم اتخذ فلاناً خلیلاً ۔ لقد اضلّنی عن الذکر بعد اذ جاء نی، وکان الشیطان للانسان خذو لاً۔ (الفرقان:۲۸۔۲۹)

خدا سے ڈرو اور گمراہی سے بچو اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں دعا کرو کہ وہ تمہیں فیصلے کا طریق بتا کر رہنمائی کر گئے ۔تمہاری ان حیل حجتوں سے کچھ نہیں ہونے کا۔ ہمت ہے تو مندرجہ ذیل نوٹ پڑھو

بہائیوں اور مرزائیوں میں مباحثہ

اخبار الفضل مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء میں شیخ بہاء اللہ کے دعوی کے متعلق بہائیوں کو مباحثے کا چیلنج دیا گیا ہم اس مباحثہ میں فریقین کی خدمت میں اپنی ناچیز خدمات پیش کرتے ہیں ۔فریقین ہم سے جو خدمت لینا چاہیں لے سکتے ہیں ہماری طرف سے کوئی دریغ نہ ہوگا۔ ہاں اگر فریقین اجازت دیں گے تو ان کی باہمی گفتگو کے بعد ہم بھی ان سے مباحثہ کی درخواست کریں گے جو فریق اپنے میں ہمت پائے وہ ہماری درخواست قبول کرلے۔

مرزائیوں سے مباحثہ کا موضوع مرزا صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ ہوگا اور بہائیوں سے مباحثہ کا مضمون شیخ بہاء اللہ کا دعوی ہوگا۔

چونکہ مرزا صاحب کا مباحثہ عبداللہ آتھم عیسائی سے شہر امرتسر میں ہوا تھا اس لئے یہ مباحثہ بھی امرتسر ہی میں ہونا چاہیے ۔یہ شہر لاہور اور قادیان کے درمیان ہونے کی وجہ سے مکاناً سوی کے مصداق ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

براہین احمدیہ میں کیا ہے۔محض ادعا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ ہے۔اس میں مرزا صاحب قادیانی نے یہ دعوی کیا ہے کہ میں اسلام کی صداقت پر تین سو دلائل لکھونگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم نے اس کی بابت اتباع مرزا سے بارہا یہ مختصر سوال پوچھا کہ وہ لوگ کوئی ایک دلیل ہی ہم کو دکھائیں کہ کہاں سے شروع ہوئی اور کہاں ختم ہوئی ؟

خدا جانے یہ سوال کتنا وزنی ہے کہ نہ قادیان سے اس کا جواب آتا ہے، نہ لاہور سے ۔ اخبار الفضل قادیان ۱۹ مارچ ۱۹۴۰ء میں ایک طویل مضمون ہمارے جواب میں نکلا ہے ۔ اس میں بھی ہمارے اصل سوال کا جواب دینے کی بجائے محض ادعا پر ادعا کیا گیا ہے ۔ مثلاً کہا گیا ہے کہ آج سے نصف صدی پہلے ہزاروں نہیں لاکھوں مسلمان اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر چکے تھے ۔ اس زمانہ میں یہ مرد خدا (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کھڑے ہوئے اور دین اسلام کی حفاظت میں یہ کتاب لکھی ۔

کوئی ثبوت پوچھے تو کچھ نہیں بتا سکتے ۔ ہم سے پوچھو تو ہم بتاتے ہیں کہ خود مرزا صاحب قادیانی نے ہندوستان میں عیسائیوں کی کل تعداد ہندوستان میں پانچ لاکھ بتائی ہے ۔ مگر آپ نے یہ تفصیل نہیں بتائی کہ ان پانچ لاکھ عیسائیوں میں ہندوؤں، مسلمانوں، سکھوں بھنگیوں اور دوسری پست قوموں میں سے کتنے کتنے افراد آئے تھے ۔ مضمون نگار صاحب اگر اپنے دعوے میں سچے ہیں تو اس کا ثبوت پیش کریں کہ

'مرزا صاحب سے پہلے مسلمان لاکھوں کی تعداد میں عیسائی ہو چکے تھے'

ہم تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس دعوے کو بھی محض ادعا سمجھتے ہیں ۔ آخر لے دے کے ہمارے جواب میں مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کا نام پیش کیا جاتا ہے کہ انہوں نے براہین احمدیہ کی تعریف کی ہوئی ہے ۔

اس کا جواب یہ ہے کہ مولانا ممدوح محدث تھے اور محدثین کا اصول ہے کہ راوی اپنی جس روائت کی تکذیب کر دے وہ روائت حجت نہیں رہتی ۔ مولانا موصوف اپنی آخری عمر میں مرزا صاحب قادیانی کی کل باتوں کی تردید کرتے رہے ۔ چنانچہ ایک دفعہ ہم نے ان سے پوچھا تھا کہ آپ نے براہین احمدیہ پر تحسین آمیز الفاظ میں تبصرہ (ریویو) کیا تھا ۔ اس کی وجہ کیا تھی،؟ جواباً فرمایا کہ 'محض امکان تصور پر'

علاوہ اس کے ہم کہتے ہیں کہ قادیانی اہل علم ہمارے سوال کا جواب مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کے ریویو ہی میں بتا دیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تین سو دلائل حقہ میں سے کتنی دلیلیں براہین احمدیہ میں مرقوم ہیں اور وہ کس صفحہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع ہو کر کس صفحہ پر ختم ہوتی ہیں۔

باقی رہی ادھر ادھر کی باتیں، سو وہ اہل دانش کے نزدیک بجوئے نار زدکی مصداق ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کے مریدو! ہم نے تمہیں بارہا ہمدردانہ طور پر کہا ہے کہ اہل حدیث کی گرفت آہنی پنجہ ہے جس کی سختی سے خود مرزا صاحب قادیانی بھی نالاں ہو کر اس دنیا سے کوچ کر گئے۔ اس لئے تم لوگ جواب دینے سے پہلے اصل سوال سمجھ لیا کرو اور جواب سوال کے مطابق دیا کرو، ورنہ ہمیں کہنا پڑے گا

غالب تمہیں کہو کہ ملا ہے جواب کیا
مانا کہ تم کہا کئے اور وہ سنا کئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۰ء ص ۴۔۵)

قادیانی کے جدید مصلح موعود کا اعلان

بابت غلبہ اسلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ لاہوری جماعت مرزائیہ میں سے ایک شخص شیخ غلام محمد اعلان پر اعلان کر رہا ہے کہ میں حسب پیش گوئی مرزا صاحب قادیانی، مصلح موعود ہوں، لہذا میرے ہاتھ سے قادیانی اور لاہوری دونوں جماعتیں مفتوح ہو کر میرے ماتحت ہو جائیں گی۔ آپ نے غلبہ اسلام کے متعلق ایک اشتہار دیا ہے جس کا مختصر مضمون مع سرخی انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

غلبہ اسلام کے متعلق عظیم الشان انقلابات کی پیش گوئیاں

اسلام کی موجودہ چودھویں صدی ہجری میں فقط ۴۲ سال باقی ہیں، تمام دنیا کے لئے سب سے آخری زمانہ اور آخری صدی ثابت ہو کر رہے گی جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندر حضور اقدس حضرت محمد ﷺ کو خاتم النبیین اور حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو خاتم الخلفاء ثابت کر کے موجودہ دنیا کی مکمل صف لپیٹ دی جائے گی۔
شیخ غلام محمد مصلح موعود۔ الاہور

چودھویں صدی میں دنیا ختم ہو جانے کی صورت میں ہمیں تو کوئی ملال نہیں مگر آپ کو ملال ہونا چاہیے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید ہیں، جن کے بقول دنیا کی عمر سات ہزار سال ہے، اور وہ خود دنیا کی پیدائش کے چھٹے ہزار میں مخلوق اور مبعوث ہوئے ہیں۔ اس حساب سے دنیا کی عمر ابھی قریباً ایک ہزار سال باقی ہے چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

قرآن اور حدیث اور جملہ انبیاء کے کلام سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت آدم سے قیامت تک دنیا کی عمر سات ہزار سال (بحساب قمری) ہے کل انبیاء نے بتایا ہوا ہے کہ مسیح موعود دنیا کے چھٹے ہزار میں مامور اور مبعوث ہو کر اہل دنیا کو ضلالت اور بربادی سے بچائے گا چنانچہ میں (مرزا قادیانی) اسی چھٹے ہزار میں مبعوث ہوا ہوں۔ (عربی رسالہ مالفرق بین آدم والمسیح)

اب شیخ صاحب (مصلح موعود) خود فیصلہ کریں بلکہ اس فیصلہ میں لاہوری اور قادیانی نمائندوں کو بھی شریک کر لیں، اور بتائیں کی چودھویں صدی میں دنیا کا خاتمہ ہو جانے سے مرزا غلام احمد صاحب کا کلام غلط تو نہیں ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ یہ بھی بتائیں کہ آپ دونوں سے سچا کس کو سمجھیں:

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۰ص ۵)

ایک مرزائی کی شکست فاش

جناب حکیم غلام قادر مخدوم پوری لکھتے ہیں:

مولوی محمد فاضل صاحب جنہوں نے ہماری ساری برادری احناف سے الگ ہو کر علاقہ کبیر والا میں مرزائیت کا ڈھونگ رچا رکھا ہے، ایک دفعہ ان سے ملاقات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی۔ بندہ کے ہاتھ میں کتاب فاتح قادیان، تھی۔

انہوں نے پوچھا یہ کیا چیز ہے۔

میں نے کہا کتاب فاتح قادیان۔

تعجب میں آ کر کہا فاتح قادیان کون ہے؟

میں نے کہا ہمارے مولوی ثناء اللہ صاحب۔

انہوں نے کہا وہ تو اہل حدیث ہیں، تمہارے بزرگ کیسے ہوئے؟

بندہ نے کہا حدیث کی وہ شان ارفع ہے کہ خود مرزا صاحب آنجہانی فرماتے ہیں:

کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو
جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو

لیکن آپ ہیں کہ پابند حدیث کو بزرگ کہنے سے جھجکتے ہیں۔

پھر کہا وہ فاتح قادیان کیسے ہوئے؟ فاتح کے معنی ہیں فتح کرنے والا۔ کیا انہوں نے قادیان کا خزانہ فتح کیا ہے یا اپنا سکہ وہاں رائج کر لیا ہے؟

میں نے کہا فتح کا یہ معنی کرنا حضرت مرزا صاحب کی اصطلاح سے اختلاف رکھنے کے مترادف ہے کیونکہ مرزا صاحب قتل دجال کے یہی معنی لیا کرتے تھے کہ دلائل و براہین سے ہم نے عیسائیوں کو قتل کر ڈالا۔ جب دلائل و براہین سے قتل ہونا آپ تسلیم کرتے ہیں تو فتح کا لفظ اس معنی میں لینے سے کیوں گریز کرتے ہیں۔

پھر انہوں نے اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے مجھ سے یوں استفسار کیا، کون سی فتح تمہارے مولوی صاحب نے کی؟

میں نے کہا مرزا صاحب نے خدا کو منصف و حکم ٹھہرایا اور خدا کی درگاہ میں نہایت عاجزی و لجاجت سے التجا کی کہ اے خداوند مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور وہ جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے، اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے۔ ۱۹۰۷ء میں یہ اشتہار لکھا گیا تھا خدا کی قدرت کا تماشا دیکھئے کہ ابھی ایک سال ہی گزرنے پایا تھا ۱۹۰۸ء میں قادیانیوں کی ساری امیدوں پر پانی پھیرتے ہوئے مرزا صاحب اس دنیا سے کوچ کر گئے لیکن دوسری طرف خدا کا یہ کمال فضل ہوا کہ اشتہار مذکور کو بتیسواں سال ہوا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اپنی خداداد قوت ایمانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جہاد قلمی ولسانی بخلاف مذہب قادیانی فرمارہے ہیں۔

انہوں نے کمال چالاکی سے دیانت کو پس پشت ڈالتے ہوئے کہا کہ اس اشتہار میں مرزا صاحب نے مولوی ثناءاللہ کو کہا تھا کہ آیا آپ کو یہ مباہلہ منظور ہے یا نہیں۔تو مولوی صاحب نے نامنظور کر دیا تھا۔

میں نے کہا ہرگز نہیں،سفید جھوٹ۔مرزا صاحب قادیانی نے قطعاً ایسا نہ کہا تھا بلکہ اس کے برخلاف یوں لکھا تھا کہ:

مولوی صاحب جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے۔

میں نے اس پر خوب زور دیا اور کہا اگر آپ یہ الفاظ مرزا صاحب کے اشتہار میں دکھا دیں تو میں مرزائی بننے کو تیار ہوں۔

بازار کا موقع تھا بہت سے آدمی کھڑے تھے۔سب نے ان سے پرزور مطالبہ کیا کہ مولوی صاحب اشتہار لاؤ اور اپنے الفاظ دکھاؤ ایک شخص ابھی مرزائی بنتا ہے۔

انہوں نے اتنے لوگوں کے مطالبہ کو اس طور پورا کیا کہ یہ کوئی خاندانی شخص ہے،ایسے شخص کو مرزائی بنانے کی ہمیں کیا ضرورت؟

واقف کار لوگوں نے کہا کہ اگر یہ خاندانی نہیں،تو تم کہاں کے خاندانی ہو، تمہاری مرزائیت میں کیا ضرورت تھی؟

جب تقریر میں ہار گئے تو اوچھے ہتھیاروں پر اتر آئے۔پھر اس موضوع سے قطع نظر کرتے ہوئے کہا کہ تمہارے مولوی صاحب نے کون سی اسلامی خدمات سر انجام دیں؟

میں نے کہا بہت سی ، اپنی ساری اندگی انہوں نے اسلامی خدمات میں وقف کر رکھی ہے۔

ستیارتھ پرکاش میں بانی آریہ سماج نے قرآن مجید پر ۱۵۹،اعتراضات کئے جس کا جواب حق پرکاش کی صورت میں انہوں نے ایسا معقول دیا کہ سارے آریہ مشن سے آج تک جواب الجواب نہ بن آیا۔

دھرم پال نو آریہ کو ترک اسلام کا جواب ترک اسلام میں تہذیب اسلام کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواب تغلیب الاسلام میں نخل اسلام کا جواب تبرا اسلام میں ایسا معقول دلائل سے دیا کہ مخالف کو بھی موافق بننے کے سوا چارہ نہ رہا، یعنی اپنی کتابوں سے رجوع کر کے مسلمان بن گیا جو آج غازی محمود کے نام سے مشہور ہے۔

علاوہ ازیں رنگیلا رسول، جو آریوں کی عیاریوں پر دلالت کرتا ہوا نکلا، اس کا جواب ایسا باصواب دیا کہ ملک بھر کے چیدہ اخباروں اور اہل قلم نے پرزور ریویو لکھے اب بتایئے آپ کی طرف سے ان کا کس طرح کا جواب نکلا۔

تب ان کی طرف سے یہ جواب آیا کہ خدمت اسلام فقط قلمی نہ ہونی چاہیے بلکہ کچھ جانی قربانی بھی ہونی چاہیے۔

میں نے کہا حضرت مرزا صاحب قادیانی بھی تو قلم ہی چلایا کرتے تھے۔ بھلا وہ کون سی جنگ میں شہید ہوئے۔

تب سامعین میں سے ایک نے کہا کہ لاہور میں بیت الخلاء سے نکلتے ہی بمرض ہیضہ فوت ہوگئے تھے۔

تب خوب قہقہہ لگا۔ مخاطب مرزائی نہائت ہی ذلت کی حالت میں شرمندہ ہوا۔ اس وقت عجیب منظر تھا۔

شنیدہ کے بود مانند دیدہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۰ء ص ۵۔ ۶)

کیا مرزا قادیانی محمدی خلیفہ تھے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

تاریخ اسلام بتا رہی ہے کہ اسلام میں جتنے فرقے ہوئے ہیں ایسا گول پینیدے والہ فرقہ کوئی نہیں ہوا جیسا کہ مرزائی یا احمدی فرقہ ہے۔ ہر فرقہ نے اپنے اصل الاصول کو ہمیشہ پیش نظر رکھ کر نبھایا ہے۔ مگر فرقہ مرزائیہ (احمدیہ) اس امر میں خاص امتیاز رکھتا ہے کہ وہ حسب ضرورت جو چاہتا ہے کہہ جاتا ہے۔ یہی دستور العمل جناب مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب قادیانی کا تھا۔ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق تو اس وقت گفتگو نہیں ہے آپ کے متعلق تو ہماری کتاب تعلیمات مرزا قابل دید ہے۔ یہاں ہم ایک نئی بات ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔

آج کل لاہوری اور قادیانی اخباروں میں ایک سلسلہ مضامین مخالفہ جاری ہے جس کا موضوع ہے مولوی غلام حسن پشاوری۔

اس موضوع پر فریقین بڑی زور آزمائی کر رہے ہیں جس سے ہمیں بقول : محتسب را درون خانہ چہ کار، سر دست کوئی غرض نہیں ہے۔ ہاں اس سلسلہ میں ایک پشاوری نامہ نگار (قاضی محمد یوسف) الفضل قادیان میں لاہوری مرزائیوں کی تردید میں مضمون لکھتے لکھتے یہ بھی لکھ گئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی خلافت محمدیہ کے آخری خلیفہ تھے۔ اور مولوی نور الدین اور میاں محمود احمد اور ان کے بعد آنے والے خلفاء مرزا احمدیت کے خلیفے ہوں گے۔ مرزا صاحب متوفی کی اصطلاح میں اسم محمد جلالی یعنی باسیاست نام ہے اور اسم احمد جمالی (بے سیاست) نام ہے۔

پشاوری نامہ نگار کے الفاظ ذیل میں ملاحظہ ہوں۔ آپ مولوی محمد علی لاہوری کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

> 'جواب یہ ہے کہ جو خلافت اسم محمد کے ساتھ شروع ہوئی اور حضرت ابو بکر اس کے پہلے خلیفہ تھے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) پر ختم ہوگئی اور وہی اس کے خاتم الخلفاء ہوئے۔ مگر جو خلافت اسم احمد کے ماتحت حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) کے بعد شروع ہوئی اور حضرت نور الدین اعظم اس کے پہلے خلیفہ ہوئے مگر آج کے بعد جو مجدد یا محدث یا مصلح آئیں گے وہ اسی خلافت کے سلسلہ میں آئیں گے' (الفضل قادیان ۹۔ اپریل ۱۹۴۰ء)

اس کے متعلق پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کا کلام سن لیجئے۔ آپ فرماتے ہیں:

> 'محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی نام' (ازالہ اوہام۔ ص۶۷۳ طبع اول)

پس بقول مرزا صاحب قادیانی چونکہ محمد جلالی (باسیاست) نام ہے، اس لئے حضرت ابو بکر باسیاست (باحکومت) تھے جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ پھر مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب قادیانی، حضرت ابوبکر کی طرح باسیاست خلیفہ کیوں نہ ہوئے۔ خلافت محمدیہ کا ایک ہی سلسلہ جو باسیاست شروع ہوا اخیر میں جا کر بے سیاست کیوں ہو گیا۔

لطف یہ ہے کہ بے سیاست بھی ایسا ہوا کہ بانی سلسلہ (مرزا قادیانی) بقول خود یاجوج ماجوج کا غلام بن گیا۔ اور اسی غلامی میں اپنی ساری عمر بسر کی اور اسی غلامی کے دائمی تحفظ اور بقا کے لئے دعائیں بھی کرتے رہے۔

اس سوال کا جواب دینا قادیانی جماعت کا فرض اولین ہے جنہوں نے یہ مضمون شائع کیا ہے۔

خلیفہ نور الدین بھیروی کس کے خلیفہ تھے؟ جواب یقیناً یہی ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے۔ اب سوال یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی خلافت میں جو اسم محمد کی جلالیت داخل تھی وہ خلیفہ نور الدین میں کیوں منتقل نہ ہوئی۔ اور ان کے بعد خلیفہ محمود احمد کیوں اس سے محروم رہے؟

(نوٹ) آئندہ اگر ضرورت ہوئی تو ہم بتائیں گے کہ پشاوری نامہ نگار کی ساری تقریر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کے خلاف محض دفع الوقتی اور مقولہ در مع الدھر کے ماتحت ہے جس کے معنی یہ ہیں: چلو تم ادھر کو ہوا ہو جدھر کی اظہار حقیقت۔ مرزا صاحب قادیانی اگر حضرت ابوبکر صدیق اکبر کی طرح باسیاست خلیفہ ہوتے، تو باوجود اختلاف عقائد کے ہم سب سے پہلے ان کو تسلیم کر لیتے۔ مگر وہ جانتے تھے کہ خلافت باسیاست کا دعویٰ کرنا کانٹوں کی سیج ہے جس پر لیٹ کر نیند نہیں آسکتی۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی جیسا ضعیف القلب آدمی خلافت باسیاست کا دعویٰ کیونکر کر سکتا تھا جس نے ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور کے حسب منشا اس مضمون کی تحریر لکھ کر دستخط کر دیئے تھے کہ میں آئندہ کسی شخص کی موت کا الہام شائع نہیں کرونگا۔ اس کے بعد دعویٰ خلافت محمدیہ؟

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۰ء، ص ۴۔ ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہائیوں اور قادیانیوں میں مناظرہ کب ہوگا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بہائیوں کی طرف سے ایک ٹریکٹ شائع ہوا ہے جس کو ایک ایسے شخص نے لکھا ہوا ہے جو کچھ عرصہ پہلے حکیم نورالدین قادیانی کی شاگردی کا فخر اور قادیانیت کا اثر اپنے اندر کامل رکھتا تھا۔ اس کا نام مولوی عبداللہ کشمیری ہے۔

یہ مولوی عبداللہ صاحب بڑے پختہ قادیانی تھے۔ انہوں نے سری نگر کشمیر میں قادیانیت کو بڑی کوشش سے پھیلایا۔ اب آپ چند دنوں سے کھسکتے کھسکتے بہائی بن چکے ہیں۔ چونکہ اس سے پہلے وہ قادیانی تھے اس لئے بحکم قرآنی آت ذا القربی حقه انہوں نے اپنے قریبیوں (قادیانیوں) کا حق ادا کرنے کے لئے ایک دو ورقہ اشتہار شائع کیا ہے جس کی سرخی ہے:

علماء قادیان کی خدمت میں ایک دردمندانہ اپیل۔

باوجود بہائی ہوجانے کے آپ اس اشتہار میں یہ بھی لکھتے ہیں:

قرآن کے خلاف ہر ایک مذہبی عقیدہ اور مذہب میرے خیال میں باطل ہے

مقصود اس اشتہار سے یہ ہے کہ جو اصول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے دعوی کی صحت کے لئے بتایا ہے، اور جس کو ان کے اتباع بھی صحیح سمجھ کر مخالفین کے سامنے پیش کرتے رہتے ہیں، اسی اصول کو معیار قرار دے کر مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ ہی شیخ بہاء اللہ ایرانی کی صداقت کا اندازہ کر لیجئے۔ آپ کے اشتہار کا خلاصہ اصل الفاظ میں یہ ہے:

مختصر یہ ہے کہ جب بہاء اللہ بقول آپ کے ایک چالاک مفتری تھا اور اس نے تقیہ کی بنا پر وحی و شریعت کا دعوی کیا تھا تو ایسا مفتری اس معیار پر کس طرح پورا اتر سکتا ہے جو مرزا صاحب نے اپنی رسالت کو ثابت کرنے کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے بیان فرمایا اور جس پر یہ اصرار ہے کہ قرآن شریف اور توراۃ کا بیان کردہ معیار ہے۔ (اشتہار مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۴۰ء)

وہ معیار (پیش کردہ قادیانی) یہ ہے کہ، مدعی نبوت و رسالت دوی کے بعد اگر ۲۳ سال تک زندہ رہے تو سچا ہے۔

مولوی عبداللہ کشمیری کہتے ہیں کہ اس معیار پر شیخ بہاء اللہ ایرانی کو پرکھ لیجئے اور اس مطلب کے لئے وہ قادیانیوں کو مباحثہ کا چیلنج کرتے ہیں۔

اس چیلنج کے جواب میں اخبار الفضل قادیان ۲۴ مارچ میں ایک مضمون مرقومہ مولوی محمد اسحاق صاحب نکلا ہے جس میں اس چیلنج میں مذکورہ مبحث کو مسترد کرتے ہوئے ایک اور مبحث پیش کیا ہے جو یہ ہے کہ پہلے شیخ بہاء اللہ کی الوہیت پر بحث کی جائے۔ اس بارے میں الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

ہم اہل بہا کو یہ دعوت دیتے ہیں کہ وہ ہم سے قادیان یا لاہور جہاں وہ پسند کریں اس مسئلہ پر تبادلہ خیالات کر سکتے ہیں۔ اس بحث میں اہل بہاء مدعی ہوں گے کہ بہاء اللہ خدا تھے اور ہم اس کی نفی کریں گے۔

لیکن اگر وہ ہمارے مذکورہ بالا سوال کا یہ جواب دیں کہ بہاء اللہ خدا نہ تھے، تو پھر اہل بہاء سے اس امر پر تبادلہ خیالات کریں گے کہ آیت خاتم النبیین کے ان معنوں کی رو سے جو اہل بہا کو مسلّم ہیں بہاء اللہ کا دعوی درست نہیں۔ پس اس دعوت کے ذریعہ ہم ہر صورت میں اہل بہاء سے تبادلہ خیالات کرنے کے لئے تیار ہیں اور ہمارا یہ تبادلہ خیالات ہمارے سوال،

بہاء اللہ خدا تھے یا نہیں

کے مثبت یا منفی یعنی ہاں یا نہیں کے ہر دو پہلوؤں پر ہوگا۔ یعنی ہاں کہنے پر ہم بہاء اللہ کی خدائی کی تردید کریں گے اور نہیں کہنے پر ہم یہ ثابت کرنے کے لئے تیار ہیں کہ آیت خاتم النبیین کے وہ معنی جو اہل بہا کرتے ہیں، پھر اس دعوی کی تردید کرتے ہیں، جو خدائی کے دعوی کے علاوہ ہوسکتا ہے۔

امید ہے کہ اہل بہاء بالخصوص لاہور کے بہائی سردار پریتم سنگھ صاحب اور مولوی عبداللہ صاحب کشمیری ہمارے اس دوستانہ تبادلہ خیالات کی دعوت کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھ کرہمیں مطلع فرمائیں گے کہ آیا وہ بہاء اللہ کی خدائی پر ہم سے اظہار خیالات کرنے کے لئے تیار ہیں یا خدائی سے انکار کرکے ہر اس دعوی کی تردید ہم سے سننے کے لئے تیار ہیں جو خدائی کے دعوی کے علاوہ ہو۔

(الفضل قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء)

ناظرین کے سامنے ہم نے دونوں عبارتیں رکھ دی ہیں۔ ہم اس امر میں کیا فیصلہ دے سکتے ہیں۔ البتہ اتنا عرض کرنے کی اجازت چاہتے ہیں کہ بہائی لوگ جب شیخ بہاء اللہ ایرانی کی رسالت ونبوت ثابت کرنے کے مدعی ہوں گے، تو الوہیت بہاء اللہ کا ابطال خود بخود ہو جائے گا۔ یہ دلالت ایسی ہے جس کا م دلالت تضمنی یا التزامی نہیں (گویا) مطابقی ہے پھر اس پر یہ پخ لگانا کہ پہلے شیخ بہاء اللہ کی الوہیت پر بحث ہو، ہمارے نزدیک متکلمین کی شان کے خلاف ہے۔

مکرر گذارش:

ہم پہلے بھی اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۴۰ء میں لکھ چکے ہیں کہ ان دونوں فریقوں کے مباحثہ میں ہم خدمت کرنے کو تیار ہوں گے۔ دست شوئی یا آب خورانی مشورہ دہی یا کتاب نمائی، ہم دونوں کے خادم ہوں گے۔ البتہ گفتگو کے خاتمہ پر ہم ان دونوں خدمت میں اپنا عریضہ ان الفاظ میں پیش کریں گے

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم مہر وفا کچھ تو ادھر بھی

یعنی ہر دو فریق ہمارے ساتھ بھی گفتگو کرکے ہم کو راہ حق دکھائیں، یا ہمارا پیش کردہ حق قبول کریں تاکہ استاد ذوق کا یہ شعر صحیح ثابت ہو:

قیس و فرہاد کو بتلاؤں گا میں عشق کی راہ
اب کے جو میں طرف دشت و جبل جاؤنگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اپریل ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب مباہلہ کیوں نہیں ہوتا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق نے حکیم عبدالعزیز احمدی مصاحب شیخ عبد الرحمان مصری کو مباہلے کا چیلنج دیا تھا۔ اس کی منظوری کا اشتہار نمبر ۳ ہمارے ہاتھ میں ہے ۔ حکیم عبدالعزیز صاحب اڈیٹر فاروق سے مباہلہ کرنے کو تیار ہیں ۔مگر (اڈیٹر) فاروق صاحب کا جواب دیکھنے میں نہیں آیا۔

معلوم نہیں مباہلہ کرنے کیلئے بھی اتنے ایچ پیچ لگانے کی کیا ضرورت ہوتی ہے ۔ دنیاوی عدالتوں میں فریقین مقدمات کو اس لئے طوالت دیتے ہیں کہ حاکم عالم الغیب نہیں ہوتا۔مگر خدائے عالم الغیب کے سامنے اتنی کھینچا تانی کی ضرورت ہی کیا ہے

او لیس اللہ باعلم ما فی صدور العالمین (العنکبوت:۱۰)

معلوم ہوتا ہے کہ دال میں کچھ کالا ہے۔کبھی کوئی عذر تراشا جاتا ہے،کبھی کوئی بہانہ بنایا جاتا ہے ۔ دراصل یہ سب کچھ مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی تعلیم کا اثر ہے جنہوں نے ساری عمر میں صرف ایک دفعہ مولوی عبدالحق غزنوی سے مباہلہ کیا تھا اور اس سے پہلے اعلان کیا تھا کہ میں اس مباہلہ کے لئے استخارہ کرکے آیا ہوں۔

مگر مباہلے کے بعد جب ان کے مسلمہ اصول کے مطابق ایک سال گذر گیا اور مولوی عبد الحق صاحب غزنوی زندہ رہے تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر اعتراضات کی بوچھاڑ ہونے لگی کہ کیوں مولوی عبدالحق غزنوی نہ فوت ہوئے۔ نہ کسی قسم کی بلا یا مصیبت میں مبتلا ہوئے۔

اس کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ دیا کہ میں نے مولوی عبدالحق غزنوی کے خلاف کوئی بد دعا نہیں کی تھی ۔ جو کچھ کہا تھا اسی نے کہا تھا۔

آخر نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فوت ہوگئے اور مولوی عبد الحق صاحب غزنوی زندہ رہے ۔تب ان کے معتقدین بھی وہی کہنے لگے جو مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کہتے تھے۔

اس قسم کی باتیں باتونی لوگوں کی ہوتی ہیں۔ اللہ والے ایسی باتیں نہیں کیا کرتے۔ سیدھی بات یہ ہے کہ دونوں فریق مسجد قادیان میں جا کر اپنا اپنا دعوی بیان کریں پھر بڑی عاجزی سے فریقین میں سے جو جھوٹے فریق پر لعنت کریں۔ جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد ہے فنجعل لعنة الله على الكاذبين ٔ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۶)

شہا دت الحق علی البا طل

بجواب بہائی میگزین بمبئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حق سے ہماری مراد قرآن مجید ہے اور باطل سے مراد قادیانی اور بہائی نبوت ہے۔ ہم نے اپنے رسالہ بہاء اللہ اور مرزا ، میں یہ امر پایہ ثبوت تک پہنچا دیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی ، بہاءاللہ ایرانی کے متبع یا کم سے کم ان سے مستفیض تھے۔ آج کا یہ مضمون بھی ہمارے اس دعوی پر روشنی ڈالے گا۔

شیخ بہاءاللہ ایرانی اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی دونوں اس امر پر متفق ہیں کہ ہماری نبوتوں کا ثبوت قرآن مجید سے ملتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ دونوں حضرات قرآن مجید کی تصدیق کا اظہار کرتے تھے، اور مسلمانوں میں پیدا ہونے کی وجہ سے خاص کر مسلمانوں ہی کو اپنے اتباع میں داخل کرنا چاہتے تھے، اس لئے ضروری تھا کہ اپنے اپنے دعوی پر قرآن مجید ہی سے استدلال کرتے۔ چنانچہ انہوں نے ایسا ہی کیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سورہ جمعہ کی جن آیات سے اپنی نبوت کا ثبوت دیا ان کے الفاظ یہ ہیں:

هو الذى بعث فى ا لا ميين رسو لا منهم يتلوا عليهم آ يا ته و يز كيهم و يعلمهم ا لكتا ب و الحكمة و ان كا نوا من قبل لفى

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضلا ل مبین۔ و آ خر ین منھم لما یلحقوا بھم (الجمعہ:۲۔۳)۔
ان آیات سے آپ نے یوں استدلال کیا کہ اس سے پیغمبر اسلام کی دو بعثتیں (نبوتیں) ثابت ہوتی ہیں آپ کی ایک بعثت (نبوت) عرب کے امیوں میں ہوئی اور دوسری بعثت (نبوت) پچھلے لوگوں میں۔ یہ دوسری بعثت میرے (مرزا) کے وجود میں ظہور پزیر ہوئی۔ اس لئے میں محمد ثانی (بروزی نبی) ہوں۔ (تریاق القلوب)

یہ تو ہے قادیانی نبوت کا مجمل تذکرہ جس کی تفصیل ہمارے رسالہ محمد قادیانی میں درج ہے۔ آج ہمارا روئے سخن ایرانی نبی کی طرف ہے۔ بہائی میگزین میں ایک مضمون بعنوان شہادت الحق نکلا ہے جس میں مضمون نگار نے قرآن مجید سے استدلال کر کے ایرانی نبوت کا ثبوت دینا چاہا ہے، کہ قرآن مجید کے ساتھ ایسی بے دردی کا برتاؤ کیا ہے کہ امام حسینؑ کے بعد کسی اور کے ساتھ ایسا نہ ہوا ہوگا۔

معذرت: ہم اس مضمون کو اصل الفاظ میں (مع اپنے حواشی) پیش کرتے ہیں تا کہ ہمارے ناظرین (علماء وطلباء) معلوم کرسکیں کہ قرآن مجید پر منکرین کی طرف سے جو حملے ہوتے ہیں قائلین کے حملے ان سے زیادہ سخت ہیں۔ پس ان کو ہر قسم کے حملوں سے مطلع ہوکر جواب کے لئے مسلح رہنا چاہیے:

حق سبحانہ وتعالی اپنی خلق کے حالات سے ہر آن واقف ہے ہر دم سب کا نگران ہے کوئی ہستی اس کے سامنے سے غائب نہیں۔ ..... اس کے علم سے کوئی چیز غائب نہیں ہوتی۔ وہ فرماتا ہے

ما کنا عن الخلق غا فلین۔

ہم اپنی مخلوق سے غافل نہیں اور ہم نئی نئی مخلوق پیدا کرنے سے غفلت نہیں کرتے۔ ہم سب کے حالات سے اچھی طرح باخبر رہتے ہیں

و الله علي کل شيء شهيد ۔پ ۱۸ع ۱۔ ہر چیز ہماری نگرانی میں ہے خدائی نگرانی کا سایہ مخلوق پر ہمیشہ رہتا ہے۔ ظاہری اور باطنی ہر لحاظ سے وہ مخلوق کی باقاعدہ نگرانی رکھتا ہے۔ روحانی نگرانی کے سلسلہ میں وہ ہمیشہ اپنی جانب سے پیغمبروں کو دنیا کا نگران بنا کر بھیجتا رہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(خدا کی نگرانی دنیا کی ہستی پر اثر رکھتی ہے جس کا عمل ابتدا سے انتہاء تک جاری ہے اور رہے گا جس کا ذکر اس آیت میں ہے ان اللہ یمسك السماوات و الارض ان تزولا ۔پ ۲۲۔ خدا ہی آسمان وزمین کو گرنے سے محفوظ رکھے ہوئے ہے
انبیاء کرام کی نگرانی اس قسم کی نہیں وہ نگرانی .... متعلق ہے ۔اسی واسطے قیامت کے روز حضرت مسیح کہیں گے و کنت علیھم شھیداً ما دمت فیھم (میں جب تک اپنی امت میں موجود تھا ان کی نگرانی کرتا رہا) حضرت عیسی اور آنحضرت ﷺ کے درمیان قریباً چھ سو سال کا عرصہ گذر چکا ہے جس کا نام قرآن مجید میں فترۃ من الرسل (رسولوں کی بندش کا زمانہ) بتایا گیا ہے ۔پس یہ دونوں قسم کی نگرانی الگ الگ ہے جن میں فرق نہ کرنا قرآنی اصطلاح سے بے خبری پر مبنی ہے)۔

اس لئے پیغمبر خدا کی طرف سے شہید یعنی نگران ہوتے ہیں چنانچہ اس کا ثبوت قرآن مجید کی آیات ذیل سے ملتا ہے جن میں پیغمبر کو شہید یا شاہد بنا کر بھیجنے کا صاف صاف ذکر ہے

یا ایّھا النبی انا ارسلناك شاھداً (الاحزاب:۴۵)

(اے نبی ہم نے تمہیں شاہد نگران بنا کر بھیجا ہے)۔

اور فرماتا ہے:

انا ارسلنا الیکم رسولاً شاھداً علیکم (پ۲۹۔مزمل)

(لوگوں ہم نے تمہاری طرف رسول تم پر شاہد یعنی نگران وگواہ بنا کر بھیجا ہے)۔

انا ارسلناك شاھداً (پ ۲۶ فتح) (اے رسول ہم نے تمہیں شاہد بنا کر بھیجا ہے)

پس خدا نے جو ہر چیز کا نگران ہے اس کی نگرانی دین کے سلسلہ میں پیغمبر کے ذریعہ ہوا کرتی ہے ۔شاہد حقیقی تو خدا ہی ہے، اپنی نیابت میں پیغمبر کو شاہد مقرر کرتا ہے ۔اور جب دنیا غافل ہو جاتی ہے خداوند عالم نئے طور پر ایک پیغمبر کے ذریعہ دنیا کی نگرانی کا نیا انتظام (۲۔ یہ بھی دراصل خلط مبحث ہے آپ کے دعوے پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے البتہ یہ جملہ ہمارے لئے مفید مطلب ہے کہ، پیغمبر کے زیر سایہ رہ کر نگران ہوتے ہیں۔

یہ منصب علمائے کرام کا ہے جو پیغمبر اسلام ﷺ کا اتباع اپنی ذات پر فرض سمجھ کر آپ کی تعلیم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی نگرانی کرتے ہیں ۔ نہ کہ ان کا جو قرآن مجید کی تعلیم کو منسوخ کہہ کر ناسخ قرآن کتاب لانے اور مستقل رسالت و نبوت پانے کے مدعی ہوں جیسے شیخ بہاء اللہ ایرانی ۔) اور نیا پروگرام مرتب فرما دیتا ہے ۔ پیغمبر جو خدا کی نیابت میں شاہد و نگران ہوتا ہے پیغمبر کو قبول کرنے والے پیغمبر کے زیر سایہ رہ کر دنیا والوں کے لئے نگران ہو جاتے ہیں ۔ چنانچہ فرماتا ہے

ليكو ن الرسو ل شهيداً عليكم و تكو نوا شهداء على الناس

(الحج:۷۸)(اے مومنو! رسول تم پر نگران ہوگا اور تم عام لوگوں پر نگران ہو گے)

حضرت مسیح کی زبانی کہلاتا ہے

و كنت عليهم شهيداً ما دمت فيهم (پ ۷ مائدہ)

(میں اپنی امت کے لوگوں پر اس وقت تک نگران تھا جب تک میں ان میں رہا)

انبیاء بنی اسرائیل کے متعلق فرماتا ہے:

بما استحفظوا من كتا ب الله و كا نوا عليه شهدا ء (پ۶ مائدہ ع ۱۱۔۷)(وہ کتاب اللہ کے محافظ بنائے گئے تھے اور اس پر نگران تھے)

و انتم شهداء (پ۴ آل عمران ۔ ع ۱۔۱۰) اے اہل کتاب تم شہداء یعنی نگران ہو۔

ياايها الذين آ منوا كو نوا قوامين لله شهداء با لقسط

(پ ۶ مائدہ ع ۲۔۶) (مومنو! خدا کے لئے مضبوط کھڑے ہو جاؤ انصاف کے ساتھ گواہی دینے والے بن کر)

مذکورہ بالا آیات سے پورے طور پر ثابت ہو گیا کہ

۱۔ خدا تعالی تمام عالم کا نگران ہے

۲۔ دینی نگرانی کے سلسلہ میں خدا تعالی پیغمبر کو نگران بنا کر مبعوث فرماتا ہے

۳۔ پیغمبر کو قبول کرنے والے بھی نگرانی کے ذمہ دار ہوتے ہیں

(بالکل سچ اور صحیح ہے اسی لئے تو ہم قرآن مجید کی تحریف کرنے والے بہائیوں اور قادیانیوں کے مقابلہ میں مدافعت کرتے ہیں ۔)

۴۔ اور جب وہ نگرانی چھوڑ دیتے ہیں بلکہ اس حالت میں ہو جاتے ہیں کہ خود ان کی نگرانی کی ضرورت پڑتی ہے تو خدا تعالی پھر اپنی نگرانی کا نیا ظہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے اور ایک پیغمبر حق کو شاہد و شہید نگران و گواہ بنا کر لوگوں میں بر پا کرتا ہے (پس یہ ہے آپ کا دعوی جو دلیل کا محتاج ہے بنی اسرائیل کا ذکر کرنا آپ کو مفید نہیں کیونکہ انبیائے بنی اسرائیل میں سے کسی کے حق میں لفظ خاتم النبیین نہیں آیا جیسا کہ قرآن مجید میں آنحضرت ﷺ کے حق میں آیا۔)

جیسا کہ آیات مذکورہ میں بتایا کہ بنی اسرائیل کتاب اللہ کے نگران و گواہ بنائے گئے انہوں نے ایک مدت تک اپنا فرض ادا کیا جب وہ غافل ہو گئے خدا تعالی نے حضرت رسول کریم ﷺ کو شاہد و شہید بنا کر مبعوث فرمایا۔ اور چونکہ اپنی مخلوق کے حالات سے بے خبر نہیں اور ان کی ضروریات سے غافل نہیں اب جب کہ مسلمان بھی نگرانی کے قابل ہو گئے تو خداوند عالم نے حضرت باب و حضرت بہاء اللہ کو مبعوث فرمایا ہے کیونکہ قرآن مجید میں وعدہ فرمایا تھا کہ مسلمانوں کی حالت بدل جانے پر ہم نئے طور پر دعوت شروع کریں گے پھر نئی نگرانی ہوگی اور نئے شاہد پیدا کئے جائیں گے

(ثبوت بذمہ مدعی ہے ھا توا بر ھا نکم ان کنتم صادقین۔ آپ کی پیش کردہ دلیل مع جواب اگلے نمبر میں آتی ہے۔) ۔اور یہ مسلمہ امر ہے کہ عالم خلق میں اولین و بہترین شاہد پیغمبر ہوتے ہیں جو کتاب الٰہی اور فرمان خداوندی لاتے ہیں جیسا کہ رسول کریم ﷺ کو قرآن مجید میں بار بار شاہد کیا گیا ہے۔

اب ہم اس امر کو بیان کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں بھی محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد پیغمبر شاہد کے آنے کی خبر دی گئی ہے چنانچہ ارشاد ہے

افمن کا ن علی بینۃ من ر بہ و یتلو ہ شا ھدمنہ و من قبلہ کتاب موسی اما ماً و ر حمۃ (پ ۱۲ ھود ع ۲۔۲)

کیا وہ جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر قائم ہے یعنی محمد رسول اللہ ﷺ (باطل پر ہوسکتا ہے؟) اور محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد ایک شاہد اسی کی جنس سے (یعنی پیغمبر صاحب شریعت) آتا ہے

(آیت کی نحوی ترکیب سمجھے بغیر ایسا کہا ہے اگر ترکیب پر غور کر لیتے تو ہرگز ایسا نہ کہتے آپ کے ترجمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ یتلوہ کو ایک الگ جملہ مستانفہ بناتے ہیں حالانکہ واو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عاطفہ چاہتی ہے کہ اس کا تعلق سابق سے ہو پس اس آیت میں شاہد سے مراد وہی ہے جو دوسری آیت و شهد شا هد من بنی اسرا ئیل علی مثله ۔ پ ۲۶ ۔ ع ۱ ۔ میں مذکور ہے جس کو آپ نے آگے چل کر خود بھی نقل کیا ہے ۔ پس اس آیت کا ترجمہ مع شرح یہ ہے : کیا وہ شخص جو اپنے رب کی ہدایت پر ہو اور خدا کی طرف سے ایک گواہ (عالم کتب سابقہ) بھی اس کو شہادت کے واسطے ملتا ہو اور اس سے پہلے حضرت موسی کی کتاب (توراۃ) بھی شہادت دیتی ہو، گمراہ ہوسکتا ہے؟ ہرگز نہیں) اور محمد رسول اللہ ﷺ سے پہلے (بھی) حضرت موسی کی کتاب توراۃ شاہد تھی پیشرو اور رحمت بن کر (لوگوں کو خبر دیتی تھی)

حضرت موسیٰ نے واضح طور پر اپنے مثیل حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی خبر تورات کتاب استثنا میں یوں دی تھی :

خداوند خدا تم میں سے تمہارے بھائیوں میں مجھ سا ایک نبی برپا کرے گا ۔

اسی کا ذکر قرآن مجید میں یوں ہے :

قل ار ئیتم ان کا ن من عند الله و کفر تم به و شهد شا هد من بنی اسرا ئیل علی مثله فآ من و استکبرتم (الاحقاف:۱۰)

(کہہ دو، خیال تو کرو کہ اگر یہ خدا کی طرف سے ہے اور بنی اسرائیل میں سے شاہد عظیم اپنے مثل و مثیل کی شہادت دے چکا ہے ۔ اس نے تو مان لیا تم نے تکبر کیا) ۔

یہاں صاف فرمایا جو کہ شاہد بنی اسرائیل نے اپنے مثل کے متعلق شہادت دی تھی یہ وہی بات ہے جو من قبله کتا ب موسی میں بیان فرمائی ۔

سورۃ ہود کی مذکورہ بالا آیت پر نظر ڈالئے ۔ فرماتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ من جانب اللہ ہیں ان سے پہلے حضرت موسی نے بھی آپ کی شہادت دی تھی اور آپ کے بعد بھی آپ کی جن سے (یعنی صاحب شریعت پیغمبر) آتا ہے جو آپ کی صداقت کی شہادت دے گا اس پیش گوئی کا مصداق حضرت سید علی محمد باب ہیں جنہوں نے یہ شہادت پورے طور پر دی پس آیت یتلوا شا هد منه میں صاف فرمایا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد شاہد پیغمبر آئے گا (بہائی میگزین بمبئی بابت فروری ۱۹۴۰ ص ۶ تا ۸)

(حاشیہ ۔ ہمارے رسالہ بہاء اللہ اور میرزا کے زمانہ تالیف تک آپ لوگ شیخ بہاء اللہ کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی نہیں کہتے تھے مگر اب ان کے علاوہ علی محمد باب کو بھی نبی کہنا شروع کر دیا ہے۔ کیا آپ لوگ علی محمد باب کی تصنیفات میں سے کوئی ایسا لفظ دکھا سکتے ہیں جس سے قطعی طور پر ان کی رسالت ونبوت ثابت ہو سکے۔ یاد رکھیئے محض الہام سے اصطلاحی نبوت کا ثبوت نہیں ہو سکتا ورنہ مرزا صاحب نے ۱۲۷۶ھ میں الہام کا دعوی کیا تھا حالانکہ اس وقت آپ منصب نبوت پر فائز ہونے سے انکاری تھے،

مختصر یہ کہ آپ شیخ بہاء اللہ کا دعوی نبوت ان دلائل قاطعہ سے ثابت کیجئے جن کو آپ منکرین قرآن کے سامنے بھی پیش کر سکیں آئندہ بھی اگر آپ قرآن مجید سے ایسے ہی تمسکات پیش کریں گے تو ہم مجبوراً یہ شعر پڑھیں گے:

گر ز عشقت خبرے ہست بگوائے واعظ　　　ورنہ خاموش کہ اں شور وفغاں چیزے نیست۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اپریل ۱۹۴۰ء ص ۳۔۵)

قادیانی کا تعارف خود ان کے قلم سے

جناب مولوی عبدالوکیل خطیب نواب گنج دہلی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی جن کو اپنے لئے مختلف الفاظ استعمال کر کے اپنا تعارف کرانا پڑا کرشن مسیح موعود مہدی معہود وغیرہ، میرا خیال ہے کہ عوام نے اس بنا پر کہ اپنے منہ بڑا بننا اہل دانش کے نزدیک پسندیدہ فعل نہیں، ان مدعی صاحب کی قدر نہ کی۔ اچھا اب تو وہ آنجہانی ہو چکے اس لئے ان کا پیچھا چھوڑیئے۔

لیکن قبل اس کے کہ ان کا تعارف کرایا جائے اسی ذیل میں ایک اور ہستی کا تعارف کرانا اخلاقی فرض ہے اس لئے میں جناب مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری کا ذاتی تعارف کرانے کی بجائے ان کے نام نامی پر اکتفا کرتا ہوں۔ کیونکہ ماشاء اللہ وہ بقید حیات موجود ہیں اس لئے ان کے تعارف کی چنداں ضرورت نہیں:

آفتاب آمد دلیل آفتاب

لیکن اتنا ضرور معلوم ہو جانا چاہیے کہ آپ فاتح قادیان کے لقب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہیں جو امت مسلمہ کا دیا ہوا خطاب ہے نہ خود تجویز کردہ۔ مرزا صاحب آنجہانی نے آپ کو بہت کچھ کہا سنا مگر آپ نے جھوٹے کو جھوٹے کے گھر تک پہنچانا، مقولہ پورا کر دکھایا۔ چنانچہ تنگ آمد بجنگ آمد، خدا کا دروازہ کھٹکھٹا کر بددعا کرنے کی ٹھانی لیکن آخر ہوا کیا، وہی جو اس کی جناب سے مخلوق کو امید ہونی چاہیے بہتر ہو اگر آپ صاحبان خود مرزا صاحب قادیانی کے قلم سے اس امید کا ملاحظہ فرمائیں

پیغام صلح لاہور ۵ فروری ۱۹۴۰ کے پہلے صفحہ پر جلی قلم سے خود مرزا صاحب قادیانی کے ملفوظات کشتی نوح کے حوالہ سے اس طرح نقل کرتا ہے:

کیا خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہر ایک آلودگی سے پاک کر لیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفا داری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے۔ ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا۔ وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے۔ احمق ہے وہ شخص جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں۔ اور خدا ان کی حمایت میں۔ کون خدا پر ایمان لایا صرف وہی جو ایسے ہیں۔ ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بے باک اور گنہ گار اور بدباطن اور شریر النفس کے فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہو گا۔ جب سے خدا نے آسمان زمین بنایا کبھی ایسا اتفاق نہ ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کر دیا ہو۔ بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا۔ وہ خدا نہایت وفا دار خدا ہے اور وفا داروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں۔ دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے مگر وہ جو ان کا دوست ہے (خدا) ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے۔ کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے،

عبارت صاف ہے۔ حقیقت خود بول اٹھے معاملہ خود منکشف ہو جائے گا مرزا صاحب مولوی ثناء اللہ صاحب کو بے باک بد باطن وغیرہ بزعم خود سمجھتے ہوں گے تو پھر وہ خود کیا ہوئے؟ خود ان کے قلم سے، احمق، کی تعریف پڑھ لیجئے۔ نتیجہ کیا ہو؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی جو سب کو معلوم ہے کہ خود ہلاک ہو گئے چنانچہ کسی نے ان کی وفات حسرت ناک پت دلی جذبات کا اظہار اس طرح کیا ہے:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

مولانا ثناء اللہ امرتسری کو خدا نے حیات عطا کر کے بڑے بڑے کام دکھائے۔ مرزائی مناظر سے فتح یابی کے بعد تین سو روپئے حاصل کئے۔ سابق نواب رام پور سے فتح کی سند حاصل کی۔ جماعت اہل حدیث جو خدا کا دامن نہ چھوڑنے کی مصداق اور توحید کی علم بردار ہے جن کے ایک عالم اور مبلغ مولانا ثناء اللہ بھی ہیں جن کو خدا نے حملہ قاتلانہ کے وقت اپنے خاص فضل سے محفوظ رکھا۔ مولانا کی خدا دوستی اور سچائی کے لئے اس واقعہ میں نشان نہیں ہے؟

ہاں اہل بصیرت وانصاف پسند حضرات تعصب کو بالائے طاق رکھ کر قرآن مجید وحدیث صحیح پر عمل کریں یعنی زمرہ اہل حدیث میں شامل ہو جائیں کیونکہ اس جماعت کی سچائی حقانیت اور خدا پرستی کے لئے علاوہ قرآن حدیث پر عمل کے موقع بموقع مشکلات وغیرہ کے مقامات پر خدا کی غیبی امداد ایسی ہوتی ہے جو مومنوں اور اللہ والوں کے لئے ہی ہوسکتی ہے جیسا کہ اوپر کا اقتباس بھی ظاہر کرتا ہے اور قرآن مجید میں ارشاد ہے

حقا علينا نصر المو منين

دوسری جگہ

كذ لك ننجي المو منين

اس مختصر اور مفید اقتباس سے صحیح نتیجہ نکال کر ناظرین کے سامنے رکھا ہے خدا سمجھ اور نیک توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت مرزائیہ ہر دو صنف میں باہمی مباحثہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولانا محمد قاسم مرحوم دیوبندی میدان مناظرہ میں اپنے مخالفوں کو مخاطب کر کے ایک رباعی پڑھا کرتے تھے جسے ہم تبرکاً یہاں درج کرتے ہیں

ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دونکی بیٹھے لیا کریں
اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آیئے
دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

یہ واقعی بات ہے کہ بہادر یا قادر الکلام لوگ باتوں میں وقت ضائع نہیں کیا کرتے، بلکہ وہ اصل کام فوراً شروع کر دیتے ہیں۔

جماعت احمدیہ (مرزائیہ) عرصہ سے باہمی مناظرے کی تجویزیں کر رہی ہے۔ اس مناظرہ کی تیاری کے سلسلہ میں فریقین کی طرف سے شائع شدہ مضامین کی ایک قسط ہم نے بصورت رسالہ شائع کر دی ہے جس کا نام ہے مکالمہ احمدیہ۔ جو بالکل ہوشیار گتکا بازوں کی طرح صرف نشانہ باندھنے کی صحیح تصویر ہے۔ اب پھر نئے سرے سے اسی گفتگو کی سلسلہ جنبانی شروع کی گئی ہے جس کی ابتداء مولوی محمد علی لاہوری نے بڑے لطیف پیرائے میں کی ہے۔ اس لئے ہم یہ سارا اقتباس نقل کرتے ہیں۔

قادیانی جماعت مسیح موعود کے مقصد و مسلک سے ہٹ گئی ہے

قادیان کی جماعت حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے اصل مقصد سے ہٹ گئی ہے۔ قرآن کریم کی اشاعت کا نام تک ان کی زبان پر آنا مشکل ہو گیا ہے۔ صرف یہی نہیں کہ یہ لوگ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کے مقصد سے ہٹ گئے ہیں بلکہ یہ آپ کے مسلک سے بھی بہت دور چلے گئے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں ایک نئے مذہب کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ اس نئے مذہب میں نام تو حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا ہے لیکن درحقیقت اس کی ساری بنیاد خلافت پر ہے۔ بے شک ابھی یہ بات پورے طور پر واضح نہیں۔ لیکن کچھ وقت بعد سارے پردے ہٹ جائیں گے اور ساری پوشیدہ باتیں ظاہر ہو جائیں گی۔ یہ میں نے جو کچھ کہا ہے بالکل درست ہے۔ اس میں قطعاً کوئی غلط بیانی یا مبالغہ نہیں ہے۔ میں خانہ خدا میں اس مقام (منبر) پر کھڑا ہوں اور نہ ہمیں قادیانی جماعت سے کوئی ضد ہے۔ نئے قادیانی مذہب میں صرف محمود باقی رہتا ہے۔ اس وقت میرے ہاتھ میں الفضل مورخہ ۵۔ اپریل ۱۹۴۰ء کا پرچہ ہے۔ اس میں میاں (محمود) صاحب کا ۱۹۔ امان ۱۳۱۹ھش (قادیانیوں کا جدید سن) کا خطبہ شائع ہوا ہے۔ اس خطبہ کی ابتدا ہی میں میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کہتے ہیں

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کے زمانہ کی بات ہے۔ ابھی نہ کوئی خلافت کا سوال تھا۔ نہ اس قسم کا نظام جماعت کے سامنے تھا کہ مجھے الہام ہو ان الذین اتبعوك فوق الذين كفروا الى يوم القيامة حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) ابھی زندہ ہی تھے۔ میں نے آپ کو یہ الہام سنایا تو آپ نے اپنے ہاتھ سے الہاموں کی کاپی میں یادداشت کے طور پر اسے درج فرما لیا۔ یعنی اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں یقیناً ان کو جو تیرے متبع ہوں کے ان لوگوں پر جو تیرے مخالف ہوں گے ہمیشہ غالب رکھونگا اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا (ص ۳)

الہام میاں (محمود احمد) صاحب کو ہوا اور اسے درج حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) نے اپنی کاپی میں فرمالیا۔ گویا حضرت مسیح موعود نے بقول میاں صاحب تسلیم کرلیا کہ میرا نہیں بلکہ میرے بیٹے کا ماننا ضروری ہے اور اسی کا غلبہ تا قیامت رہے گا۔ یہ ہے وہ نیا مذہب جو آج کل قادیان میں بن رہا ہے۔ دیکھ لیجئے۔ اس میں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) باقی نہیں رہے۔ صرف محمود باقی رہ گیا ہے۔ جس طرح ماموروں کا ماننا ضروری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اسی طرح میاں صاحب (مرزا محمود احمد) نے اپنا ماننا ضروری قرار دیا ہے۔ انہیں ویسے تو ماموریت کا دعویٰ نہیں لیکن مقام وہ اختیار کیا ہے جو ماموروں کے لائق ہے۔

جماعت لاہور کے متعلق میاں صاحب کا تازہ ارشاد

اس کے بعد اسی خطبہ میں میاں صاحب نے کہا ہے کہ گذشتہ ایام سے غیر مبایعین پھر سر اٹھا رہے ہیں اور وہ اپنے دل میں یہ امیدیں قائم کر رہے ہیں کہ وہ جماعت میں پھر کوئی فتنہ پیدا کر سکیں گے۔ چنانچہ انہوں نے ایک علیحدہ اخبار ینگ مسلم اسی غرض سے جاری کیا ہوا ہے۔ اور ان کے بعض آدمی بھی وقتاً فوقتاً قادیان میں آتے اور بعض منافقین سے سنتے رہتے ہیں۔ اور وہ اپنے دل میں پھر یہ خیال کرنے لگ گئے ہیں کہ اس رنگ میں وہ کامیاب ہو جائینگے۔ مگر میں جانتا ہوں کہ وہ یقیناً ناکام رہیں گے۔ پس چاہے وہ کتنا زور لگا لیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے (۴)

اس بڑے بول کے باوجود میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کو فکر بھی ہے کہ

'جہاں اللہ کا یہ وعدہ ہمیں یقین دلاتا ہے کہ ہم غالب رہیں گے وہاں ایک اور بات کی طرف بھی ہمیں توجہ دلاتا ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ قیامت تک میرے ماننے والے منکرین خلافت پر غالب رہیں گے بتاتا ہے کہ مخالفین خلافت کسی نہ کسی صورت میں باقی رہیں گے۔ یہ بات یقیناً فکر والی ہے۔ کیونکہ اگر دشمن نے کسی نہ کسی رنگ میں رہنا ہے اور اگر مخالف نے کسی نہ کسی رنگ میں ہمیشہ ہمارے راستے میں روڑے اٹکاتے رہنا ہے تو ہمارے لئے بھی ہمیشہ ہی اس کے مقابلے کا انتظام کرتے رہنا ضروری ہوگا۔ کیونکہ انسانی جسم میں اگر کوئی مرض رہے تو بہر حال اس کا علاج ضروری ہوتا ہے۔ ایک شخص کو نزلہ ہوتا ہے اور چند دنوں کے بعد وہ اچھا ہو جاتا ہے تو وہ اتنے ہی اور دوائی کھاتا ہے جتنے دن میں بیمار رہتا ہے۔ ایک اور شخص کو بخار ہوتا ہے اور وہ اچھا ہو جاتا ہے تو وہ بھی اتنے ہی دن دوائی کھاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جتنے دن بیمار رہتا ہے۔ لیکن اگر کوئی مرض ایسا ہو جو خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو مگر ہمیشہ ساتھ رہے تو اس کے متعلق انسان ہمیشہ دوائی استعمال کرتا رہتا ہے تا کہ مرض دبا رہے اور وہ جسم پر غلبہ نہ پائے۔ پس صرف اس بات پر خوش ہونے کی کوئی وجہ نہیں کہ ہم غالب رہیں گے ... بہر حال وہ فتنہ ایسا نہیں کہ ہم اس کی طرف سے غافل ہو سکیں'

اب دیکھ لیجئے میاں (محمود احمد) صاحب صاف کہہ رہے ہیں کہ میرے ماننے والے منکرین خلافت پر ہمیشہ غالب رہیں گے۔ نہ اللہ رہا نہ رسول رہا۔ نہ مسیح موعود رہا۔ صرف خلیفہ ہی خلیفہ رہ گیا۔ اور فکر بھی صرف اس بات کی ہے کہ منکرین خلافت ہمیشہ رہیں گے۔

مسئلہ نبوت کے متعلق میاں صاحب کی افسوس ناک غلط بیانی

خیر یہ تو ایک ضمنی بات آ گئی تھی اصل چیز جو میں آپ کو بتانا چاہتا ہوں وہ ایک اور ہے۔ میاں صاحب نے اپنے خطبہ جمعہ ۱۵ مارچ (۱۹۴۰ء) میں جس کا عنوان ہے 'دینی اور دنیوی کاموں میں ہمیشہ سچ اختیار کرو' بظاہر سچ بولنے پر بہت زور دیا ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اسی خطبہ میں بہت ہی نہائت افسوسناک غلط بیانیاں کی ہیں۔ ایک جگہ مسئلہ نبوت کے متعلق آپ کہتے ہیں 'اسی طرح پہلے آپ (حضرت مسیح موعود مرزا صاحب) لکھتے رہے کہ میں نبی نہیں ہوں مگر بعد میں نبوت کا دعوی کیا۔ لوگوں نے اعتراض کیا تو یہ نہیں فرمایا کہ میرا تو پہلے بھی یہی مطلب تھا کہ میں نبی ہوں۔ 'نہیں' کا لفظ کاتب نے غلطی سے لکھ دیا۔ بلکہ سادگی سے اقرار کر لیا کہ مسلمانوں کے پرانے عقیدے کے مطابق میں اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتا تھا۔ مگر خدا تعالی کی بارش طرح وحی نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہیں رہنے دیا' (الفضل ۲۳ مارچ ۱۹۴۰ء)

گویا خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے یہ صورت قائم کی ہے کہ پہلے حضرت مسیح موعود اپنے آپ کو نبی نہیں کہتے تھے بعد میں کہنے لگے۔ اسوقت لوگوں نے اعتراض کیا تو آپ نے فرمایا بے شک میں کہتا تھا کہ میں نبی نہیں ہوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیکن یہ میرا انکار مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کے مطابق تھا۔

میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کا یہ بیان از سرتا پا غلط ہے۔ اول دیکھنے والی یہ بات کہ کیا یہ صحیح ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کبھی پہلے اپنے آپ کو نبی نہ کہتے تھے اور بعد میں کہنے لگے۔ اور لوگوں کے اعتراض پر آپ نے یہ فرمایا ہو کہ میرا انکار مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کی وجہ سے تھا۔ یہ از سرتا پا غلط ہے۔ گو اس کے اول اور آخر دوسروں کو سچ بولنے کی تلقین ہو مگر اس میں ذرہ بھر صداقت نہیں۔

حضرت صاحب پر کب اعتراض ہوا؟

اور اس کے جواب میں آپ نے کیا فرمایا؟

دوسرا سوال یہ کہ لوگوں نے کب آپ پر نبوت کی وجہ سے اعتراض کیا اور کفر کا فتوی لگایا؟ یقیناً آپ کے دعوی مسیحیت پر ہی لوگوں نے آپ پر کفر کا فتوی لگایا اور آپ کی طرف دعوی نبوت منسوب کیا۔ اس سے پہلے تو نہیں ہوا۔ اس وقت تو ان اعتراضات اور فتاوی کفر کے جواب میں آپ نے فرمایا تھا:

'کیا ایسا بد بخت مفتری جو خود رسالت اور نبوت کا دعوی کرتا ہے۔ قرآن شریف پر ایمان رکھ سکتا ہے اور کیا ایسا وہ شخص جو قرآن شریف پر ایمان رکھتا ہے کہہ سکتا ہے میں آنحضرت ﷺ کے بعد رسول اور نبی ہوں' (حاشیہ انجام آتھم۔ ص ۲۷)

گویا جو شخص آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت و رسالت کا دعوی کرتا ہے اس کے متعلق حضرت (مرزا) صاحب فرماتے ہیں کہ وہ قرآن شریف پر کیسے ایمان رکھ سکتا ہے اور جو قرآن کریم پر ایمان رکھتا وہ دعوی نبوت و رسالت ہی کس طرح کر سکتا ہے۔ یعنی آپ فرماتے ہیں کہ یہ دو متضاد چیزیں ہیں کہ ایک شخص قرآن پر بھی ایمان رکھے اور دعوی نبوت و رسالت بھی کرے۔ اس کے بعد آپ لفظ نبی کو لغوی معنوں میں استعمال کرنیکے متعلق فرماتے ہیں کہ

'غیر حقیقی طور پر کسی لفظ کو استعمال کرنا اور لغت کے عام معنی کے لحاظ سے اسے بول چال میں لانا مستلزم کفر نہیں۔ مگر میں اس کو بھی پسند نہیں کرتا کہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں عام مسلمانوں کو دھوکہ لگ جانے کا احتمال ہے ' (ایضاً)

دیکھ لیجئے جہاں حضرت (مرزا) صاحب حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد دعوی نبوت کرنے والے کو کافر اور مفتری قرار دیتے ہیں وہاں لغت کے عام معنوں کے لحاظ سے لفظ نبی کے استعمال کو مستلزم کفر قرار نہیں دیتے۔ آگے چل کر لفظ نبی کی مزید تشریح اس طرح فرماتے ہیں کہ

'بعض اوقت خدا تعالی کے الہامات میں ایسے الفاظ استعارہ اور مجاز کے طور پر اس کے بعض اولیا کی نسبت استعمال ہو جاتے ہیں اور وہ حقیقت پر محمول نہیں ہوتے۔ مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) کا نام .. نبی اللہ انہی مجازی معنوں کی رو سے ہے جو صوفیا کرام کی کتابوں میں مسلم ہیں ' (ایضاً)

قادیانیوں کا سکوت عن الحق

حضرت (مرزا) صاحب کی ان تشریحات سے معلوم ہوسکتا ہے کہ لفظ نبی کے استعمال سے آپ کی مراد کیا تھی اور میاں صاحب (مرزا محمود احمد) نے جو یہ منبر پر کھڑے ہو کر کہا ہے کہ

'سادگی' سے اقرار کرلیا کہ مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کے مطابق میں اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتا تھا '

بالکل غلط ہے۔ اب یہ نیا مذہب قادیان میں بن رہا ہے اور لوگوں کی آنکھوں کے سامنے بن رہا ہے۔ لیکن کسی کو مجال نہیں کہ وہ اس کے خلاف ایک حرف بھی زبان سے نکال سکے۔

میاں صاحب کی متضاد باتیں

حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کی طرف خواہ مخواہ دعوی نبوت منسوب کیا جارہا ہے۔ اور اس بارہ میں عجیب وغریب قسم کی متضاد باتیں کہی جارہی ہیں ۔ کبھی کہا جاتا ہے کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے ۹۱ ۔۱۸۹۰ء میں دعوی نبوت کیا ۔ کبھی ۱۹۰۱ء کا نام لیا جاتا ہے اور کبھی کہا جاتا ہے کہ ۱۹۰۲ء میں دعوی نبوت کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت صاحب کا اپنا ارشاد

حالانکہ 'ایک غلطی کا ازالہ' جو ۱۹۰۱ء کی ایک کتاب ہے اس میں حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب صاف صاف فرماتے ہیں کہ

'چالیس برس تک سلسلہ وحی نبوت کا جاری رہنا اور زمانہ آنحضرت ﷺ سے بھی بڑھ جانا آپ لوگوں کا عقیدہ ہے۔ بیشک ایسا عقیدہ تو معصیت ہے'

لیکن جس طرح میاں (مرزا محمود احمد) صاحب نے اس خطبہ میں بیان کیا ہے اس طرح حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کی وحی نبوت چالیس سال سے بڑھ جاتی ہے۔ جو حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے ہی مندرجہ بالا ارشاد کے مطابق معصیت ہے۔ اسکے بعد نبی کا لفظ لغوی معنوں میں بطور مجاز و استعارہ استعمال کرنے کا ذکر کرتے ہوئے اسی کتاب میں فرماتے ہیں کہ

'اس طور پر نبی کہلانے سے میں نے کبھی انکار نہیں کیا'

میاں صاحب اوران کی ساری جماعت کو میرا چیلنج

لیکن خلیفہ صاحب اس کے برعکس فرمارہے ہیں کہ پہلے حضرت (مرزا) اپنے آپ کو نبی نہیں کہتے تھے۔ بعد میں دعوی نبوت کیا 'سادگی سے اقرار کرلیا کہ مسلمانوں کے پرانے عقیدہ کے مطابق میں اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتا تھا' اب نہ صرف میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کو بلکہ ساری قادیانی جماعت کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ حضرت (مرزا غلام احمد صاحب) کی کسی تحریر اور کسی تقریر سے یہ بات نکال کر دکھائیں

راست گوئی کی تلقین کے ساتھ ساتھ افسوس ناک غلط بیانیاں

مجھے نہائت افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ میاں صاحب نے یہ غلط بیانی سچ بولنے کی تلقین کے وعظ میں کی ہے۔ اصل میں جھوٹ کے پیر نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی طرف دعوی نبوت منسوب کرنے میں میاں صاحب نے طرح طرح کی ٹھوکریں کھائی اور غلط بیانیاں کی ہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کبھی لکھا کہ ۱۹۰۲ء میں دعوی نبوت کیا۔کبھی یہ کہ ۱۹۰۱ء میں دعوی نبوت کیا

...

میاں صاحب تینوں اختلافی مسائل پر بحث کیلئے میدان میں نکلیں۔

فرض کرو اس طرح یہ بھی معلوم ہو جائے کہ ہم میں سے کس نے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے تو اس کا نتیجہ اس کے سوا اور کیا ہوگا کہ ہم دو آدمیوں میں سے محمد علی نے یہ غلطی کھائی ہے اور مرزا محمود نے یہ غلطی کھائی یہ پتہ نہ لگا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا مسلک کیا تھا۔اس لئے میں میاں (محمود) صاحب کو انہی کے الفاظ میں چیلنج دیتا ہوں کہ وہ ان تین مسائل کے متعلق جس طرح چاہیں ثالثوں کو رکھ کر یا بغیر اس کے یہ بحث کر لیں کہ ہم دونوں فریق لاہور اور قادیان میں سے کس کا مسلک حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کی تعلیم کے مطابق ہے اور کون اس مسلک سے دور جا رہا ہے۔ وہ تین مسائل جو دونوں جماعتوں میں وجہ نزاع ہیں یہ ہیں

۱۔مسئلہ کفر و اسلام ۔۲۔مسئلہ نبوت ۔۳۔مسئلہ خلافت۔

بے شک ثالث مقرر کر لیا جائے ۔اور کوئی معقول صورت ہو۔

میں اکیلا بحث کرونگا۔ بحث تحریری ہوگی

میں اکیلا گفتگو کرونگا اور کسی کی امداد کا خواہاں نہیں ہونگا میاں (محمود احمد) صاحب بے شک اپنی امداد کے لئے جس قدر آدمی چاہیں لے آئیں، میری امداد کے لئے خدا کافی ہے۔ ہاں بحث تحریری ہوگی'۔

(پیغام صلح لاہور ۱۸۔اپریل ۱۹۴۰ء ص ۴ تا ۶)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں) الفضل ۲۴۔اپریل میں اس چیلنج کی منظوری بھی آ گئی ہے۔اس لئے ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ یہ مباحثہ ضرور ہوگا۔اس کے علاوہ ہم بھی اس مباحثے میں اپنی خدمت پیش کرتے ہیں۔ جو فریق ہم سے کوئی مشورہ لے گا یا کوئی حوالہ پوچھے گا تو ہم بلا دریغ بتا دینگے۔ انشاء اللہ

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے ساری عمر میں ایک ہی مباحثہ کیا تھا جو ڈپٹی آتھم (عیسائی) سے امرتسر میں ہوا تھا۔ چونکہ مباحثہ مذکور امرتسر میں ہوا تھا جو کہ لاہور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور قادیان میں مکاناً سوی کا حکم رکھتا ہے۔اس لئے مجوزہ مباحثہ بھی امرتسر ہی میں ہونا چاہیے۔ہم اس کے انتظام میں مدد دینے کو حاضر ہیں۔

دوسری بات یہ ہے کہ ہم بھی جماعت احمدیہ سے پرانا تعلق رکھتے ہیں۔جو ان دو جماعتوں کے امتیازی وجود سے پہلے کا ہے۔اس لئے اس باہمی مباحثہ کے اختتام کے بعد ہمارا چیلنج ہوگا کہ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ کے متعلق دونوں جماعتیں ہم سے گفتگو کر لیں۔اور ہم خوش ہوں گے کہ اگر ہمارے مقابلہ میں دونوں جماعتیں متفق ہو جائیں۔مگر مناظر جو شخص بھی منتخب ہو، وہ فریقین کے سرگروہوں کی اجازت سے ہونا چاہیے۔مولوی محمد علی کے یہ الفاظ میں بھی دہراتا ہوں کہ میں اکیلا بحث کرونگا اور بحث تحریری ہوگی۔

باقی شرائط تقسیم اوقات وغیرہ کے متعلق جو آپ لوگوں کے مابین طے ہوں وہ مجھے بھی منظور ہوں گی۔

قادیانی و لاہوری ممبرو! ہمت کرو اور مرد میدان بن کر مقابلہ میں آؤ اور مجھے موقع نہ دو کہ میں آپ لوگوں کے حق میں یہ شعر پڑھوں۔

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آگئی
بید مجنون خوف سے انگڑائیاں لینے لگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۴۰ء ص ۴-۶)

(لاہوری مرزائیوں کے اخبار پیغام صلح میں قادیانی خلیفہ محمود احمد کی اپنے باپ سے مخالفت پر مبنی مضامین شائع ہوتے رہتے تھے اور یہ بھی بتایا جاتا تھا کہ مرزا غلام احمد کے قادیان اور خلیفہ محمود احمد کے قادیان میں کتنا فرق ہے، اور قادیان کی روحانی اور اخلاقی حالت میں کتنا تنزل آچکا ہے۔ذیل میں منشی عمرالدین شملوی کا ایک مضمون نقل کیا جارہا جس میں انہوں نے بتایا ہے کہ قتل انبیاء کے سلسلہ میں مرزا محمود احمد کا عقیدہ مرزا غلام احمد سے مختلف ہے۔یاد رہے کہ منشی عمرالدین صاحب بڑے پکے قادیانی تھے۔ قادیانیوں کے معروف مناظر تھے۔مباحثہ لدھیانہ ۱۹۱۲ء کے محرکین میں سے تھے۔بعد میں بھی مولانا ثناء اللہ کے مدمقابل آتے رہے۔اور خلیفہ محمود احمد کے مخالف ہوکر لاہوریوں سے جاملے تھے۔

دوسرا مضمون لعل دین صاحب لاہوری کا ہے جو پیغام صلح میں شائع ہوا تھا جس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مرزا غلام احمد صاحب کے قادیان کی تعریف کی گئی ہے اور اس کے علمی و اخلاقی زوال کا سبب مرزا محمود احمد کو گردانا گیا ہے۔

منشی عمر الدین صاحب شملوی لکھتے ہیں؛

قتل انبیاء:

میاں محمود احمد صاحب کا مذہب مسیح موعود کے خلاف

حضرت مسیح موعود نے بڑے شدومد سے اپنی کتاب تذکرۃ الشہادتین میں لکھا ہے کہ کسی سلسلہ کا بانی نبی اور آخری نبی لازماً قتل سے محفوظ رکھے جاتے ہیں۔ پھر ان کے قتل سے محفوظ رکھے جانے کا فلسفہ بھی بیان کیا ہے۔ اسی وجہ سے تمام جماعت کا بلا استثناء احدے یہی مذہب رہا ہے کہ کسی سلسلہ کا بانی نبی کبھی قتل نہیں ہوا۔

مگر جناب میاں صاحب نے اپنے خلیفہ ہونے کا ایک یہ بھی ثبوت دیا ہے کہ مولوی اللہ دتا صاحب کو لتاڑتے لتاڑتے حضرت مسیح موعود پر بھی ہاتھ صاف کر گئے اور کھلے لفظوں میں کہدیا:

حضرت زرتشت علیہ السلام کے متعلق تو یہ یقینی طور پر ثابت ہے کہ وہ شہید ہوئے... جب رسول کریم ﷺ نے ایرانیوں سے اہل کتاب جیسا سلوک کیا تو اس کا صاف یہ مطلب تھا کہ آپ نے حضرت زرتشت علیہ السلام کو نبی تسلیم کیا اور حضرت زرتشت علیہ السلام کے متعلق یہ ثابت ہے کہ ان کی وفات قتل سے ہوئی۔ خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸۔ اگست ۱۹۳۸ء مندرجہ الفضل ۳ ستمبر ۱۹۳۸ء

اب جب کہ زرتشت نبی کا قتل ہو جانا واقعات سے میاں صاحب کے نزدیک ثابت ہے تو لازماً ان کو یہ کہنا ہوگا کہ مسیح موعود کا مذہب درست نہیں ہے اور اگر وہ زبان سے ایسا نہ بھی کہیں لیکن ان کے ایک بانی مذہب نبی کو مقتول تسلیم کرنے کا یہ لازمی نتیجہ ہے کہ مسیح موعود کے مذہب کو غلط قرار دیا جائے۔

میں نے سالانہ جلسہ کے موقع پر کئی ایک قادیانیوں سے اس سوال کا جواب پوچھا تھا تو بعض نے کہا کہ ہمیں تو یہ علم ہی نہیں کہ میاں صاحب نے زرتشت نبی کے متعلق بھی یہ کہا ہے کہ وہ قتل ہو گئے اور بعض نے کہا کہ میاں صاحب کوئی ایسی بات تو منہ سے نکالنے والے نہیں جو غلط ہو اور جس کا اثر خاص احمدی عقائد پر پڑتا ہو ممکن ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زرتشت نبی سلسلہ کا بانی نبی ہی نہ ہو۔ پھر جب میں نے انہیں بتایا کہ میاں صاحب کو بھی یہ اقرار ہے کہ زرتشت نبی بانی مذہب ہے تو بے چارے خاموش ہو گئے اور یہ بہانہ کر کے پیچھا چھڑایا کہ اصل مضمون ہمارے سامنے ہو تو کچھ کہہ سکتے ہیں میں نے بتایا کہ حسب عادت میاں صاحب نے عورتوں پر اپنے معارف کی بارش کرتے ہوئے اور مختلف اقسام کے علوم بیان کرتے ہوئے فرمایا:

زرتشتی مذہب۔ ساتواں زرتشتی۔

زرتشتی مذہب کا علم ہے۔ یہ مذہب پانچ ہزار سال برس پہلے ایران میں پیدا ہوا تھا۔ بعض کا خیال ہے یہ ہندو مذہب سے بھی پہلے کا ہے۔ زرتشت ایک شخص ہے جس پر یہ مذہب نازل ہوا (خزینۃ المعارف۔ ص ۱۵۔۱۶ تقریر میاں صاحب ماہ فروری ۱۹۲۳ء بموقعہ جلسہ لجنہ اماء اللہ)

اب اگر خزینۃ المعارف کا اوپر والا بیان درست ہے اور یقیناً یہ صحیح بات ہے تو پھر ۱۹۳۸ء میں جناب میاں صاحب کا زرتشت نبی کو مقتول تسلیم کر لینا بتا رہا ہے کہ انہیں دراصل حضرت مسیح موعود کے بیان کردہ اصول متعلقہ قتل انبیاء پر کوئی ایمان نہیں ہے ورنہ وہ زرتشت نبی کو ہرگز مقتول تسلیم نہ کرتے۔

کیا مولوی اللہ دتا صاحب یا ان کا کوئی اور معاون میاں صاحب سے پوچھ کر بتائیں گے کہ ان کے اور مسیح موعود کے معارف میں تخالف اور تضاد کیوں ہے؟

جناب لعل دین لاہوری احمدی لکھتے ہیں:

قادیان زمانہ مسیح موعود میں اور آج

آج اتفاقیہ، کرامات مہدی، جس کو جناب اکمل آف گولیکے یکے از مریدین میاں صاحب نے ۱۳۲۹ھ میں تصنیف فرمایا تھا میری نظر سے گذری اس میں صفحہ ۱۵ نمبر ۱۲۱ پر حسب ذیل نشان تحریر فرمایا ہے:

قادیان میں آریہ تھے بالمقابل اخبار نکال رکھا تھا جس میں بدزبانی کرتے ایک مدرسہ بھی کھولا اور سماج قائم کی خدا نے تینوں چیزوں کا خاتمہ کر دیا۔

گویا جناب اکمل کے نزدیک حضرت مسیح موعود کی صداقت کا یہ ایک نشان تھا کہ قادیان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریوں کا مدرسہ اور سماج وغیرہ حضور کی زندگی ہی میں تباہ و برباد ہو گیا۔ کیا ہم ان سے دریافت کر سکتے ہیں کہ آیا خلافت ثانیہ کی برکات میں سے یہ بھی ایک برکت ہے کہ وہی تباہ شدہ سماج اور مدرسہ آج وہاں پہلے سے بھی زیادہ شان وشوکت سے قائم ہیں اور میاں محمود کو خدا نے اتنی بھی توفیق نہ دی کہ وہ اس ہائی سکول کو جو حضرت مسیح موعود کے وقت سے قائم ہے اگر ترقی دے کر کالج نہ کی شکل میں تبدیل نہ کر سکتے تھے تو کم از کم سابقہ شاندار حالت ہی میں قائم رکھتے ...اور اس کے ساتھ یہ بھی بتا دیا جائے گا کہ آیا حضرت مسیح موعود کے وقت میں اس قدر مخالف عناصر قادیان میں موجود تھے جیسا کہ خلافت ثانیہ کی معجزانہ کاروائیوں سے پیدا ہو رہے ہیں۔ خاکسار۔ لعل دین احمد کنٹونمنٹ اوورسیر لاہور چھاؤنی۔ ۱۲ جون ۱۹۲۹ء

(پیغام صلح لاہور ۲۸۔ جون ۱۹۲۹ء ص ۵)

مسیح قادیانی نے عیسائیت پر فتح پالی؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب نے اپنے لئے معیار صدق وکذب یہ قرار دیا ہوا ہے کہ:

میں عیسی پرستی کے ستون کو نہ توڑ دوں تو جھوٹا ٹھہرونگا۔

(اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

یہ معیار دراصل ایک حدیث سے ماخوذ ہے جس میں مسیح موعود کے ہاتھوں عیسی پرستی کا فنا ہو جانا مذکور ہے۔ اس لئے آج ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اسی قول کی جانچ کرتے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ اس جانچ پڑتال کے لئے ہمیں ترازو بھی قادیانی ساخت کا مل گیا ہے۔ ناظرین کی دلچسپی اور تفریح طبع کے لئے ہم ایک مضمون رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیان سے نقل کرتے ہیں۔ پس ہمارے ناظرین اور جماعت مرزائیہ مبصرین اس مضمون کو غور سے پڑھیں:

ہر سال جنوری کے مہینے میں مسیحیوں کی تبلیغی کارگذاریوں کی سالانہ رپورٹ شائع ہوتی ہے، اس سال بھی ۱۹۳۹ء کی رپورٹ سہ ماہی انٹرنیشنل ریویو آف مشنز (لندن) کی جلد ۲۹ نمبر ۱۱۳ میں شائع ہوئی ہے جو ۱۵۹ صفحات پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشتمل ہے۔

دجال کی تبلیغی تگ ودو کو دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کس طرح بحر و بر پر اس کا جال پھیلا ہوا ہے، اور شب و روز مختلف طریقوں سے یہ لوگوں کو اپنے دام تزویر میں لانے کے لئے کوشاں ہیں۔

افسوس تو مسلمانوں پر آتا ہے کہ ایک خالص تبلیغی مذہب کے پیرو ہوتے ہوئے جس کا پیغام ایک عالم گیر حیثیت رکھتا ہے اپنے فرائض کو بھلائے بیٹھے ہیں، دوسروں کو اسلام میں داخل کرنا تو کجا اپنا کمزور مدافعانہ محاذ بھی دشمن کی خطرناک یورش کے آگے ٹوٹ رہا ہے۔ ہندوستان، ایران، ترکی، فلسطین، شام، عرب، مصر، افریقہ، غرضیکہ ہر محاذ پر دجال کی فوجیں پوری طرح مسلح، ساز و سامان سے آراستہ شبخون مار رہی ہیں اور خوابیدہ مسلمان اگر ذرا انگڑائی لیتا اور آنکھیں کھولتا ہے تو اسے اس کے سوا اپنے بچاؤ کی کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ پکارے، مجھے نہ مارنا۔

یہ ایک حقیقت کا بیان ہے جیسا کہ شام اور مصر کی رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ وہاں دشمن کے اعتراضات کے جوابات دینے کی بجائے یہ کوشش جاری ہے کہ دشمن کو تبلیغ سے روکا جائے۔ مسلمان یا تو ترکی ایران اور سوڈان کی طرح خود مسیحیت کا گرم جوشی سے استقبال کر رہا ہے اور اسلامی تمدن کو خیرباد کہہ کر مغربی تمدن کو اختیار کر رہا ہے اور یا خوف زدہ شخص کی طرح منہ کھولے پڑا ہے جس سے، چور چور، کی دھیمی آواز نکل رہی ہے۔ لیکن اس کی مدد کو کون آئے اس کے ہمسائے تو اس سے بھی ابتر حالت میں ہیں۔

اس ظلمت میں ایک طرف سے نور کی شعاع نظر آ رہی ہے، پو پھٹتی معلوم ہوتی اور طلوع آفتاب کا وقت قریب آتا معلوم ہوتا ہے وہ اس طرح کہ خدا تعالیٰ نے اسی قوم میں سے جو مذہبی لحاظ سے کامل جمود کی حالت میں ہے اپنے فضل سے احمدیہ جماعت کو پیدا کیا ہے جو حیرت انگیز طریق پر نہ صرف کامیاب مدافعانہ محاذ پیش کرتی ہے بلکہ اپنے طاقت ور دشمن کو اپنا شکار سمجھتی ہوئی اس کی صفوں پر مشرق و مغرب میں دائیں بائیں آگے پیچھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے نہایت جوانمردی کے ساتھ حملے کر رہی ہے اس کے بڑے اور نو جوان مجاہدین میدان کارزار میں بارگاہ ایزدی سے داد شجاعت لے رہے ہیں۔ ان غازیوں کے دل خدائی وعدہ کے ماتحت فتح کے یقین سے پر ہیں ان کی چشم تصور تمام دنیا کے تاجوں کو احمدیت کے غلاموں کے سروں کی زینت بنا ہوا دیکھ رہی ہے انگلستان ریاست ہائے متحدہ امریکہ، نائیجریا، گولڈ کوسٹ، سیرالیون، کیپ ٹاؤن، ماریشیس، جاوا، سماٹرا، سنگاپور، ہانگ کانگ، جاپان، فلسطین، بغداد، ایران، افغانستان، آسٹریلیا، مشرقی افریقہ، ارجنٹائن، البانیہ، روم غرضیکہ شاید ہی دشمن کا کوئی محاذ ہوگا جہاں حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء (مرزا قادیانی) کے جاں نثار سپاہی نہ پہنچے ہوں۔ یہ محض خدا تعالی کے فضل اور اس کے موعود خلیفہ حضرت امیر المومنین (مرزا محمود احمد) کی کامیاب رہنمائی کی برکت ہے کہ احمدی جماعت دشمن کے مقابلہ میں مادی لحاظ سے بہت ہی کمزور ہونے کے باوجود اس قدر تندہی اور مستعدی سے لڑ رہی ہے کہ دشمن بھی اس کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکتا اور بے ساختہ اس کی پریشانی کا اظہار ہو جاتا ہے (یہ سب اپنی دکانداری کا اشتہار ہے ورنہ اس امر میں اگر کچھ صداقت ہوتی تو عیسائیوں کو اتنی ترقی نہ ہوتی بلکہ حسب دعوی مرزا صاحب ان ہی ہستی کا ثبوہی نہ ملتا۔: دل کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے۔ ثناء اللہ)

چنانچہ اس رپورٹ میں کینیا کے متعلق لکھا ہے:

نیروبی میں فرقہ احمدیہ کی کوششیں تشویش پیدا کر رہی ہیں جسکی بڑی وجہ یہ ہے کہ علیحدہ مسلمانوں میں تبلیغ کیلئے کوئی مشنری نہیں ہے مرکزی مجالس تالیف وتصنیف برائے اسلام کو کہا گیا ہے کہ وہ سادہ لٹریچر تیار کرے جو افریقی عیسائیوں کو مسلمانوںکے دلائل کا جواب دینے میں مدد دے (صفحہ ۷۷)

اور ٹانگانیکا کے متعلق لکھا ہے: کینیا کی طرح ٹانگانیکا میں بھی احمدیہ تحریک طاقت ور ہے اور بڑھ رہی ہے یہ ایک ماہوار رسالہ شائع کرتی ہے اور باتو کے اندر تبلیغ کرتی ہے جرمن مشن اس تبلیغ کے متعلق پورے چوکس رہتے ہیں اور انہوں نے دو مشنری اسلامی پروپیگنڈہ کے جواب کے لئے مخصوص کئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں۔(ص ۷۸)

اس رپورٹ میں ارجن ٹائن کے متعلق بھی ایک دل چسپ خبر دی ہوئی ہے جس میں گو احمد یہ جماعت کے متعلق ذکر نہیں کیا گیا لیکن ہر صاحب بصیرت اسے پڑھ کر بھانپ سکتا ہے عبارت حسب ذیل ہے:

ارجن ٹائن سے خبر موصول ہوئی ہے کہ مذہب سے بے پروائی جو چند سال قبل بہت نمایاں تھی اب (مذہب سے) حقیقی دل چسپی کو جگہ دے رہی ہے مذہبی مضامین طلبہ کے درمیان زیر بحث رہتے ہیں اور مزہبی کتب دل چسپی سے پڑھی جاتی ہیں نیز مذہبی مضامین روزانہ اخبارات میں بھی شائع ہونے شروع ہو گئے ہیں۔(ص ۹۲)

گو ہم نے اس مضمون میں رپورٹ کے صرف اس حصہ کا ترجمہ کیا ہے جس میں مسلمانوں میں مسیحی تبلیغ کا ذکر ہے لیکن ہندوستان کے تعلق میں بھیلوں کے درمیان مسیحی تبلیغی سرگرمیاں گذشتہ دنوں اخبارات میں خاص طور پر موضوع بحث رہی ہیں اس لئے رپورٹ کے اس حصہ کا ترجمہ بھی ہدیہ ناظرین کیا گیا ہے جس میں بھیلوں میں تبلیغ مسیحیت کا ذکر ہے اسلام میں اچھوتوں کو مساوات کا جو درجہ حاصل ہے وہ کسی اور مذہب میں حاصل نہیں ہوسکتا اگر بھیلوں میں اشاعت اسلام کا کام جاری کیا جائے تو امید کی جاتی ہے کہ عیسائی مشنری اسلام کی تعلیم کے مقابلہ میں ٹھہر نہ سکیں گے۔کاش! ہندوستانی اس ضروری مذہبی فریضہ کی طرف متوجہ ہوں۔

ہندوستان ۔اس سال ملک کے بعض حصوں میں مسیحیت کی وسیع تبلیغ کی تحریکات کو عروج حاصل ہوا ہے اس کے ساتھ ہی یہ عزم بھی زیادہ شدت سے موجود رہا ہے کہ دوسرے علاقوں میں بھی جو کم اثر پذیر ہیں تبلیغ کو پہنچایا جائے۔مثلاً مدراس کے تعلقہ میں ادنی اقوام کلیسا کی طرف حرکت کر رہی ہیں اور ترچنا پلی اور تنجور کے قریب لوگ بڑی تعداد میں شدید ایذا رسانی کی پرواہ نہ کرتے ہوئے بپتسمہ لے رہے ہیں۔بھیلوں کے درمیان تحریک، جس کا ہم نے گذشتہ سروے میں ذکر کیا تھا دوران سال میں بہت زور پکڑ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئی ہے کینیڈا مشن کے یونائیٹڈ چرچ نے نیشل کرسچن کونسل کے تعاون سے خاص تحقیقات کی ہے اور وسط ہند کے بھیلوں کے درمیان مسیحیت کو فروغ دینے کیلئے پنسالہ سکیم بنائی ہے اس میں اہم امور مندرجہ ذیل ہیں؛

ا۔ جتنی جلدی ممکن ہو بھیلوں کے ۵۰۰ دیہات میں جہاں مسطباغ مسیحی ہیں یک صدگرجاؤں کی تعمیر وقیام۔

۲۔ نئی جماعتوں اور دیہاتی حلقوں کو ایک پادری کے ماتحت رکھنا، جس کے معاونین رضا کار، دیہاتی سردار ہوں۔

۳۔ معتبر دیہاتی قائدین اور ان کی بیویوں کی تربیت کا انتظام، تا وہ ادائیگی عبادت میں پادریوں کا ہاتھ بٹائیں۔

۴۔ لوگوں کی تعلیم اور گرجے کا انتظام، مہم تعلیم ناخواندگان کا اجراء، بغیر تاخیر کے پرائمری تعلیم کا نفاذ، طبی خدمات اور جماعتی ترقی کے لئے دیگر ذرائع کا اختیار کرنا۔

ساری سکیم کا انحصار تربیت یافتہ رضا کاروں کی خدمات سے استفادہ اور بھیل مسیحوں کی مالی امداد پر ہے۔ کینیڈا مشن کے یونائٹڈ چرچ اور متعلقہ چرچ کے تمام وسائل کو اجتماعی طور پر حرکت میں لایا جارہا ہے، تا اس عظیم الشان موقعہ سے جو اس ملک میں منفردانہ حیثیت رکھتا ہے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ مہاراشٹر اور بنگال کی تبلیغی سروے کی رپورٹیں موسم خزاں میں شائع ہو چکی ہیں یہ تبلیغی سروے ہندوستان کے دیگر بڑے بڑے حصوں میں بھی کی جارہی ہیں۔

مسلمانان ہند میں کام کرنے والے مشنوں کی تاریخ میں قابل ذکر وہ کانفرنس ہے جو دسمبر ۱۹۲۸ء کو دہلی میں منعقد ہوئی اس میں ہندوستانی عیسائی اور اکناف ہند سے مسلمانوں میں تبلیغ کرنے والے مشنری، نیز مجلس ٹمبارم کے کچھ نمائندگان جو مسلمانوں میں تبلیغ کرنے پر مامور ہیں شامل ہوئے۔ ہندی مسلمانوں میں مسیحی تبلیغ کا ایک جدید قوت بڑھانے والا عنصر، سونسکا مشن فارنبڈٹ، ہوگا۔ یہ جرمنی چین چینی ترکستان سے اخراج پر بمبئی اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کراچی اور خصوصاً ترکی بولنے والے مسلمانوں میں کام کا ارادہ رکھتا ہے

(ریویو آف ریلیجنز اپریل ۱۹۴۰ء ص ۲۰ تا ۲۴)

اس میں شک نہیں کہ ان رپورٹوں کا مضمون عیسائیوں کی روز افزوں ترقی بتا رہا ہے اور مجموعی حیثیت سے یہ ترقی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی کو غلط ثابت کر رہی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مع اپنی جماعت کے پوری طرح شکست خوردہ ہیں۔

باقی رہا شیخی بگھارنا کہ ہم سے عیسائی ڈرتے ہیں کہ ہم نے ایسا زبردست مقابلہ کیا، سو اس کی مثال یہ ہے:

ایک راجپوت (رانگڑ) کا قصہ مشہور ہے کہ وہ آسودہ حالی سے گذر کر محنت مزدوری کی حالت تک پہنچ گیا اور مزدوری بھی یہ اختیار کی کہ چکی میں گیہوں پیس کر گذارہ کرتا تھا مگر گیہوں پستے وقت ایک ٹانگ چکی سے اونچی رکھتا تھا کسی نے پوچھا خان صاحب یہ کیسی نشست ہے؟ بولے

پیسنے کا پیسنا رنگڑ و کا رنگڑ و

بالکل یہی مثال ان قادیانیوں کی ہے مرزا صاحب قادیانی نمایاں شکست پا گئے اور یہ لوگ ابھی تک فتح پانے کی امید رکھتے ہیں۔ سچ ہے

سنبھلنے دے مجھے اے نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

عمر فاروق خلیفہ ثانی، اور خلیفہ قادیانی میں مشابہت؟

شیر قالیں دگر است شیر نیستاں دگر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کو بروز محمد (ﷺ) بننے کا شوق ہوا، تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اس شوق کو یوں پورا کیا کہ اپنی کتاب تریاق القلوب میں لکھ دیا کہ:

ریل تار اگنبوٹ وغیرہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ حضور جب دنیا میں تشریف لائے تھے تو ہم نے دین اسلام کی خدمت کچھ نہیں کی تھی اگر اب آپ تشریف لائیں تو ہم خدمت کو حاضر ہیں حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں خود تو نہیں آؤنگا میری صفات کا بروز مرزا غلام احمد قادیانی پنجاب میں آئے گا تو تم اس کی خدمت کرنا چنانچہ ریل تار وغیرہ میرے (مرزا قادیانی کے) کام میں برابر مدد کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اس قصے کو بڑے زور سے بیان کیا جس پر کسی اہل دل نے مرزا صاحب قادیانی کی عمر کے واقعات اوران کے باپ کے اسم شریف غلام مرتضی کو ملحوظ رکھ کر ایک ہی شعر میں سارا مضمون بھر دیا وہ شعر یہ ہے:

خیال زاغ کو بلبل کی ہم سری کا ہے
غلام زادے کو دعوی پیمبری کا ہے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مرض ذیابیطس کے غلبہ سے عموماً بھول جایا کرتے تھے۔ادھر اپنے ازالہ اوہام میں لکھا کہ ریل دجال کا گدھا ہے، ادھر حضور نبوی ﷺ میں درخواست کنندہ قرار دے کر جناب رسالتمآب ﷺ سے اس کی خدمت کو قبول کرایا حالانکہ بقول مرزا صاحب قادیانی جواب کا حق یہ تھا کہ آنحضرت ﷺ ریل سے یوں خطاب فرماتے:

اری دجال کی گدھی تو کیا میری خدمت کرے گی، تو تو اس ملعون کی گدھی ہے جس سے ہر ایک نبی نے اپنی امت کو ڈرایا ہے۔اری مسخری جا دجال کی خدمت کر جب وہ مر جائے تو اس کو کسی قریب کے ریلوے سٹیشن تک پہنچا دینا۔

حسب تصریح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ جواب صحیح ہوتا۔

خیر وہ زمانہ تو گذر گیا کہاں محمد اصلی اور کہاں محمد نقلی۔ سچ ہے:

شیر قالیں دگر است شیر نیستاں دگر

چونکہ ماننے والوں نے شیر قالین کو بھی شیر نیستاں مان لیا، اس لئے خلیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان (مرزا محمود احمد) کو یا اس کے اتباع کو شوق دامنگیر ہوا کہ ہم بھی کسی بڑے آدمی کے ساتھ مشابہت پیدا کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس منصب کے لئے خلیفہ ثانی حضرت عمرؓ کو منتخب کیا۔ یہ مضمون الفضل قادیان میں باقساط شائع ہوا کہ:

فضل عمر (خلیفہ قادیان) کئی امور میں حضرت عمر سے مشابہ ہیں

پھر اس مشابہت کی یہ وجوہات لکھی ہیں

۱۔ حضرت عمر خلیفہ دوم تھے اور میاں محمود بھی خلیفہ دوم ہیں۔

۲۔ حضرت عمر کی خلافت کے بعض لوگ مخالف تھے تو لاہوری جماعت اور شیخ مصری وغیرہ میاں محمود کے مخالف ہیں۔

۳۔ حضرت عمر نے مسجدیں بنوائیں تو خلیفہ قادیان نے بھی قادیان میں مسجدیں بنوائی ہیں۔ وغیرہ۔

ان سب مشابہتوں پر نظر کرنے سے ہمیں عرب کا ایک شعر یاد آ گیا

اريد الانسى ذكرها فكانما
تمثل لى ليلى بكل سبيل

(میں ہر چند چاہتا ہوں کہ لیلی کا ذکر چھوڑ دوں مگر وہ متمثل ہو کر ہر راستے میں میرے سامنے آ جاتی ہے)

جس طرح شاعر نے اپنی محبوبہ کے تخیل کو محبوبہ قرار دے کر یہ شعر کہا ہے اسی طرح قادیانی لوگ اپنے گدی نشین خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو فرضی و خیالی عمر قرار دے کر اصلی عمر کے مشابہ ٹھہراتے ہیں۔ ہمارے خیال میں اس کے لئے دو وجوہ میں سے ایک وجہ ضرور ہے

۱۔ ملازمت کے فرض کی ادائیگی۔ ۲۔ جذبہ محبت۔

ہم سے پوچھیں تو ہم ان مشابہتوں میں کئی ایک کا اضافہ کر سکتے ہیں مثلاً:

۱۔ حضرت عمر فاروقؓ اپنے باپ کے بیٹے تھے اسی طرح خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی اپنے باپ کے بیٹے ہیں۔

۲۔ حضرت عمر شادی شدہ تھے، ایسے ہی خلیفہ قادیان (محمود احمد) بھی شادی شدہ ہیں۔

۳۔ حضرت عمر صاحب اولاد تھے، خلیفہ قادیان بھی صاحب اولاد ہیں۔

۴۔ حضرت عمرؓ کھانا کھایا کرتے تھے خلیفہ قادیان بھی کھاتے ہیں۔ وغیرہ ذلک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں مشابہت دیکھنی ہو تو بحیثیت خلیفہ دیکھنی چاہیے سو اس کا ذکر ہی کیا ہے۔ خلیفہ ثانی کئی ایک ممالک کفریہ کو اسلام کے زیر علم لے آئے تھے چنانچہ افواج فاروقی نے قیصر و کسریٰ کے تختوں کو الٹ دیا۔ کفر کے جھنڈے کو گرا کر اس کی جگہ اسلامی جھنڈے کو لہرایا۔ غرض ایسے کام کئے جن سے اپنے بیگانے کسی کو انکار کی گنجائش نہیں ہے۔ روئے زمین کے بادشاہ تک دبدبہ عمری سے کانپتے تھے۔ مگر یہاں یہ حالت ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا اتنا رعب ہے کہ ایک ڈپٹی کے سمن آنے پر بغرض ادائے شہادت آپ مع مریدوں کے سپیشل ٹرین سے جاتے ہیں۔ یہ ہے مشابہت خلیفہ عمر فاروقؓ سے فضل عمر کی۔ ماشاءاللہ۔

قادیانی اخبار الفضل کے عملے جیسے لوگ پہلے بھی گذرے ہیں جنہوں نے اپنے محسنوں کے حق میں بڑے قصیدے لکھے ان میں سے ایک شعر یہ ہے:

ثلاثه تشرق الدنيا ببهجتها
شمس الضحى ابو اسحاق و القمر

(سورج چاند اور میرا ممدوح ابواسحاق یہ تین چیزیں ہیں جن سے ساری دنیا روشن ہے)

خلافت ثانیہ کے کاموں میں کسی کام کے ساتھ مشابہت کیسے ہو سکتی ہے جب کہ خلافت ہی وہ نہیں ہے۔ وہ خلافت باسیاست تھی یہ خلافت بے سیاست ہے بلکہ بقول مرزا صاحب قادیانی متوفی یاجوج ماجوج کی حکومت کے ماتحت ہے،

فانى هذا من ذاك

ہاں ابھی ایک اور مشابہت کا انتظار ہے دیکھیں وہ پوری ہوتی ہے یا نہیں۔ قادیانیوں کو چاہیے کہ اس کے وجود پذیر ظہور کے لئے دعا کریں شاید خلیفہ قادیان جو یہ مشابہت حاصل کرنے کا شوق نہیں ہے اس لئے وہ چند آدمیوں کو ہر وقت ہر جگہ اپنے ساتھ بطور محافظ رکھا کرتے ہیں۔ چنانچہ نماز کے وقت بھی اپنے ساتھ لٹھ بازوں کا پہرہ رکھتے ہیں۔ ادھر مشبہ بہ (فاروق اعظم) کی یہ حالت تھی کہ آپ کو اس قسم کے پہرے کا خیال تک نہ تھا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو اس بڑی مشابہت حاصل کرنے سے سخت نفرت ہے۔

اس کے برعکس حضرت عمر فاروقؓ یہ دعا کیا کرتے تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللهم ارزقنی شهادة فی سبیلك و اجعل موتی فی مدینة رسولك ۔

اس لئے ہمارا مشورہ ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو اگر حضرت عمر فاروق ؓ سے مشابہت حاصل کرنے کا شوق ہے، تو اس سخت پہرے کو ہٹا دے تا کہ شہادت بھی ممکن الحصول ہو جائے اور لاہوری جماعت کا اعتراض بھی رفع ہو جائے۔

قادیانی ممبرو! اپنے خلیفہ صاحب تک ہمارا مشورہ پہنچا دو، اور خود بھی ہماری تجویز کی تائید کرو اور ان کو یقین دلاؤ کہ موت کی گھڑی ٹلنے والی نہیں۔ کیوں آپ لاہوری جماعت کے اعتراضات اپنے سر لیتے ہیں اور تائید کرتے ہوئے قرآن و حدیث کے علاوہ استاد ذوق کا یہ شعر بھی ان کو سنا دینا:

ذوق اس بحر جہاں میں کشتیء عمر رواں
جس جگہ پہ جا لگی وہی کنارا ہو گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ مئی ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

عیسائیت اور مرزائیت

کون ترقی کر رہی ہے اور کون تنزل؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب متوفی کا دعوی تھا کہ میں الوہیت مسیح کا ستون توڑنے آیا ہوں۔ عنقریب دیکھو گے کوئی رام یا کرشن کو پوجنے والا اور مسیح کو خدا ماننے والا نظر نہیں آئے گا۔ (ازالہ اوہام)

آپ نے ترقی کر کے یہاں تک راست گوئی سے کام لیا اور فرمایا کہ
اگر یہ کام مجھ سے نہ ہوا، تو میں جھوٹا ٹھہرونگا۔

آج سے پہلے ہم کئی مرتبہ اس مضمون پر خامہ فرسائی کر چکے ہیں۔ لیکن آج پھر اس مسئلے پر لکھنے کا موقع اخبار الفضل قادیان نے ہم کو دیا ہے۔ جس نے اس قسم کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ شائع کیا ہے جس کی سرخی مع الفاظ درج ذیل ہیں

ہندوستان میں عیسائیت کی ترقی

ہندوستان میں عیسائی مشنریوں کی کارگذاری کا ذکر ایک گذشتہ پرچہ میں اختصاراً کیا جا چکا ہے۔ ہندوستان میں ۱۹۳۱ء کی مردم شماری کے مطابق چالیس لاکھ عیسائی تھے اور اندازہ کیا گیا ہے کہ اب یہ تعداد ایک کروڑ سے زیادہ ہے۔ اس وقت اس ملک میں ۱۸۷۷۹ پادری الوہیت مسیح کے پروپیگنڈہ میں مصروف ہیں اور ان کے مشنوں کی امداد کے لئے جو باقاعدہ رقوم وصول ہوئی ہیں ان کے مجموعہ کا اندازہ ۱۸۵۳۰۷۶ روپیہ ہے۔ یہ ان عطایا کے علاوہ ہے جو مختلف لوگ وقتاً فوقتاً بطور امداد دیتے رہتے ہیں۔ اور جو بعض اوقات کروڑوں تک ہوتے ہیں۔ آمد کے دوسرے ذرائع اس کے علاوہ ہیں۔ مختلف تجارتی فرموں اور مستقل جائیدادوں سے بھی بہت کافی روپیہ وصول ہوتا ہے۔ تعلیمی اور طبی اداروں کا جو جال پادریوں نے سارے ملک میں پھیلایا ہوا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں۔ ان کے علاوہ مختلف مقامات پر ۱۴۳ یتیم خانے جاری ہیں جو بہت اعلیٰ پیمانہ پر کام کرتے ہیں اور جو اس ملک میں عیسائیوں کی تعداد میں اضافہ کا ایک بڑا ذریعہ ہیں۔ ہندوستان کی تقریباً سب چیدہ چیدہ زبانوں میں بائبل کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ اس وقت بائبل کے ۲۶۳ زبانوں میں تراجم شائع ہو چکے ہیں۔

(الفضل قادیان یکم مئی ۱۹۴۰ء ص ۷)

ناظرین غور فرمائیے۔ خاص ملک ہندوستان میں بقول الفضل ۲۸۷۷۹ پادری الوہیت مسیح کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ تو الوہیت مسیح ابھی باقی ہے یا فنا ہو گئی ہے۔ اور بھی سنئے۔ خلیفہ صاحب قادیان اپنے خطبے میں فرماتے ہیں:

'عیسائیوں کی بڑی مالی طاقت ہے۔ دنیا بھر میں سوا تین لاکھ مشنری تبلیغ مسیحیت کر رہے ہیں۔ کئی کروڑ روپیہ ان کے پاس ہے۔ لاہور کے مشن کی جائیداد اسّی نوّے لاکھ روپے کی ہے۔ ساری دنیا میں ہمارے مبلغ صرف چالیس ہیں۔' (الفضل قادیان ۲۳ جنوری ۱۹۳۶ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حساب لگا لیجئے کہ چالیس مبلغ سوا تین لاکھ کے مقابلے میں کیا نسبت رکھتے ہیں۔ اس پر بھی فخر کیا جاتا ہے کہ تمام دنیا میں ہم نے مراکز تبلیغ قائم کردیئے ہیں۔ جلسے کے موقع پر اپنے مریدوں کو تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بھی اپنے ہمراہ لائیں۔ مرید ذاتی خرچ کر کے اس خدمت کو پورا کرتے ہیں۔ ہر ایک مرزائی کے ساتھ ایک ایک دو دو مسلمان ضرور آتے ہیں۔ مطبخ (باورچی خانہ) کی پرچیوں کی تعداد کو ترقی دے کر بتایا جاتا ہے کہ ہر سال پہلے سال سے زیادہ احمدی آتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی گزشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ آئے۔ اور یہ ثبوت ہے احمدیت کی ترقی کا۔

اہل حدیث خدا کے فضل سے اس گروہ سے ہے جس کی بابت مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے بہت کچھ لکھا ہے جس میں سے ایک بند یہ ہے کہ

گروہ ایک جویا تھا علم نبی کا
لگایا پتہ اس نے ہر مفتری کا
نہ چھوڑا کوئی رخنہ کذب خفی کا
کیا قافیہ تنگ ہر مدعی کا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملا کو چھوڑا

اس لئے اہل حدیث ہمیشہ اپنے اسلاف کی روش کو مدنظر رکھ کر تحقیق حال کیا کرتا ہے۔ آج بھی ہم بتاتے ہیں کہ مرزائیوں کی ترقی تعداد کے متعلق لاف زنی غلط محض جھوٹ کا پلندہ ہے۔ جس کا ثبوت ہم انہی کی تحریروں سے پیش کرتے ہیں۔ اگر نہ کریں تو جو سزا کالے چور کی وہی ہماری۔

اخبار الفضل قادیان ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء میں لکھا ہے جماعت احمدیہ سات لاکھ سے زیادہ ہے۔ لیکن گذشتہ مردم شماری کی سرکاری رپورٹ میں جب پنجاب میں جہاں بہ نسبت دوسرے ملکوں ان کی تعداد بہت زیادہ ہے پچپن ہزار بتائی گئی۔ تو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اس کو غلط قرار دے کر از راہ ترقی دو لاکھ تک پہنچا دیا (الفضل ۲۷ جون ۱۹۳۱ء ص ۵)

ناظرین اندازہ کر سکتے ہیں، اگر دونوں شمار سات لاکھ و دو لاکھ صحیح ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی زبان سے نکلے ہیں، اس کی صحت میں کوئی شک نہیں ہو سکتا۔ اور ہم دوسرے مقامات کے افراد مرزائیہ کو ملا کر تین لاکھ بھی بنالیں تو بھی نصف سے زیادہ تنزل ہے۔

اس کے مقابلہ میں الفضل کا یہ اعتراف کہ عیسائی ۱۹۳۱ء میں چالیس لاکھ تھے۔ اب ایک کروڑ سے زیادہ ہیں، کیا بتا رہا ہے۔ دونوں قوموں کے اعداد و شمار سامنے رکھ کر جماعت مرزائیہ کے ارکان سے خدا لگتا سوال پوچھتے ہیں کہ بتایئے

عیسائیت ترقی کر رہی ہے یا مرزائیت

اور یہ بھی بتایئے کہ مذہبی جماعتوں نے مذہب کی اشاعت میں کبھی جھوٹا پروپیگنڈہ بھی کیا ہے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۴۰ء ص ۵ ۔ ۶)

آیت خاتم النبیین پر اعتراضات اور جوابات

مولوی محمد ابراہیم کمیر پوری متعلم مدرسہ مسجد قدس امرتسر لکھتے ہیں:

یہ ایک نا قابل انکار حقیقت ہے کہ کسی کام کا کرنے والا ان تمام موانع کا جو اس کے کام میں حائل ہوں دور کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ بریں اصول مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا۔ اب ضروری تھا کہ وہ ان آیات و احادیث کی تاویل کرتے جو ان کے دعوی کی بیخ کنی کرتی تھیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنے دعوی کے اثبات میں ہر جائز و ناجائز کوشش کی لیکن حقیقت کے سامنے بناوٹ کس طرح ٹھہر سکتی ہے۔

مصنف احمدیہ پاکٹ بک لکھتا ہے کہ:

خاتم بہ فتح تاء بند کرنے کے معنوں میں نہیں بلکہ مہر کرنے کے معنوں میں آتا ہے۔ (پاکٹ بک مذکور۔ص ۴۲۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ خاتم النبیین کا معنی بعض نبیوں کو ختم کرنے والا ہے چنانچہ لکھا ہے کہ ہم خاتم النبیین کا معنی صاحب شریعت نبیوں کو بند کرنے والا مانتے ہیں (پاکٹ بک مذکور ص ۴۲۵)

۳۔ خاتم ہمیشہ افضل کے معنی میں آتا ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت عباسؓ کو خاتم المہاجرین اور حضرت علیؓ کو خاتم الاولیاء کہا۔ حالانکہ ہجرت اور ولایت بدستور جاری ہے۔ اور حسن بن وہب عربی نے صاحب حماسہ کو خاتم الشعراء کہا ہے، حالانکہ شاعری بھی اب تک بدستور جاری ہے (حوالہ مذکور)

ہم چاہتے ہیں کہ جواب دینے سے پہلے متنازع فیہ لفظ کا معنی لغت کی معتبر کتابوں سے نقل کر دیں۔ پس سنیئے لسان العرب میں ہے

خاتِمھم و خاتمھم آخرھم یعنی خاتِم اور خاتَم دونوں کے معنی آخری ہیں

تاج العروس میں ہے:

و من اسماءہ علیہ السلام الخاتِم و الخاتم و ھو الذی ختِم النبوۃ بمجیئہ (یعنی حضور ﷺ کے ناموں میں خاتِم اور خاتَم بھی ہیں اور یہ نام اس لئے ہیں کہ آپ کی وجہ سے نبوت ختم ہوگئی ہے)۔

قاموس میں ہے:

و انّ الخاتم آخر القوم کالخاتِم و منہ قولہ تعالی و خاتم النبیین ای آخر النبیین (یعنی خاتِم اور خاتَم قوم کے آخری آدمی کو کہتے ہیں اور ارشاد خداوندی کے بھی یہی معنی ہیں کہ آپ آخری نبی ہیں)

حضرات! لغت کی بے شمار کتابوں اور بیسیوں شعراء عرب کے کلام میں یہی معنی پائے جاتے ہیں لیکن ہم اختصار کے طور پر صرف تین حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں ۔احمدیہ پاکٹ بک کے مصنف کے اعتراضوں کا نمبروار جواب دیتے ہیں۔

۱۔ مرزائی دوست نے مرزا صاحب کی نبوت ثابت کرنے کے لئے قرآن حدیث کا خلاف تو کرنا ہی تھا لیکن افسوس کہ اعتراض کرتے وقت اقوال مرزا کو بھی بھول گیا کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خاتم النبیین کا معنی ازالہ اوہام میں نبیوں کو ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا کئے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

یہ آیت صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۶۱۴ طبع دوم۔ ص ۶۵۲)

نیز مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

خدا تعالی نے تمام رسالتوں اور نبوتوں کو آنحضرت ﷺ اور قرآن پر ختم کر دیا۔ (اخبار الحکم قادیان ۷۔ اگست ۱۸۹۹ء)

ب۔ ہاں صاحب ہم بھی چند منٹ کے لئے آپ کا معنی تسلیم کرتے ہوئے آپ سے پوچھتے ہیں کہ خاتم المہاجرین والی روایت جو بڑے ناز سے ان معنوں میں پیش کیا کرتے ہیں حضرت عباسؓ کی وجہ سے لوگ مہاجر بنا کرتے تھے اور خاتم الاولیاء کے کے یہ معنی ہیں کہ حضرت علی کی مہر سے لوگ ولی بنا کرتے تھے۔ ہاں صاحب! دور کیوں جائیں مرزا صاحب قادیانی نے جو اپنے متعلق خاتم الاولاد لکھا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے والدین کے گھر اولاد مرزا صاحب کی مہر سے ہوا کرتی تھی۔ اگر جواب نفی میں ہے اور یقیناً نفی میں ہے تو آنحضرت ﷺ پر نبوت بند اور مرزا صاحب بقول خود... ہوئے و هو المطلوب۔

جواب نمبر۲۔ قرآن مجید میں بعض کی نبوت کو بند کرنا مقصود نہیں بلکہ ہر قسم کی نبوت کی بندش مقصود ہے کیونکہ آیت مذکور کی تفسیر آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی کے ساتھ فرمائی ہے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اس کی تائید کی ہے۔ سنیئے:

الّا تعلم انّ الرب الرحیم المتفضل سمی نبینا خاتم النبیین و ... نبینا فی قوله لا نبی بعدی (حمامۃ البشری۔ ص ۳۴) (یعنی اے بے وقوفو! اجرائے نبوت کے قائلو! تمہیں اتنی خبر نہیں کہ خدا تعالی نے ہمارے نبی ﷺ کو خاتم النبیین کا لقب دیا ہے اور آنحضرت ﷺ نے اس کی تفسیر بالفاظ لا نبی بعدی فرمائی ہے)

نیز مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

کہ لا نبی بعدی میں لا نفی عام ہے (ایام الصلح۔ ص ۱۴۶)

پس جب مرزا غلام احمد صاحب خود لا نفی عام بتاتے ہیں تو تمہیں کیا حق حاصل ہے کہ ان کے خلاف ایسے لغو اور بودے اعتراض کرو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ب ۔ اس لحاظ سے تو خاتم النبیین ہونا آنحضرت ﷺ کے لئے کوئی وجہ فضیلت نہیں ہوسکتا کیونکہ صورت مذکور میں تو حضرت آدم کے بعد جتنے نبی آئے ہیں سب کے سب اپنے سے پہلے انبیاء کی نسبت خاتم النبیین تھے، حتی کہ نوح جو آدم ثانی کے نام سے مشہور ہیں وہ بھی حضرت آدم اور حضرت شیث وغیرہ کے خاتم تھے، حالانکہ بڑے بڑے اولوالعزم نبی مثلاً حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، ہارون، زکریا، یحی، عیسی وغیرھم سب حضرت نوح کے بعد آئے۔

پس معلوم ہوا کہ آیت کا صحیح معنی وہی ہے جو قرآن کی دوسری آیات اور احادیث کے موافق ہے اور جن کی تائید مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی ازالہ اوہام صفحہ ۶۱۴ میں فرما چکے ہیں۔

ج ۔ ہاں صاحب! اگر بالفرض آپ کا معنی ہی مان لیا جائے تو قرآن مجید کی بہت سی آیات اور احادیث کا خلاف لازم آتا ہے اگر تفصیل مطلوب ہو تو محمدیہ پاکٹ بک کے صفحہ ۳۹۲ کا مطالعہ کیجئے۔

جواب ۳ ۔ خاتم کے معنی لغت عرب میں افضل نہیں آتے اب آپ اپنی امثلہ پیش کردہ کا جواب سنیں۔

خاتم الاولیاء کا جواب:

یہ روایت غالباً تفسیر صافی سے نقل کی گئی ہے اور بالکل بے سند ہے لہذا حجت نہیں اگر احمدی دوست اس کی سند پیش کریں تو خدا کے فضل وکرم سے ہم جواب دینے کو طیار ہیں۔

خاتم المہاجرین کا جواب:

یہ روایت کنز العمال کی ہے اور اس کی سند حذف کر کے نقل کی گئی ہے۔ لہذا یہ روایت متصل نہیں بلکہ مرسل ہے۔ چنانچہ اس کے الفاظ یوں ہیں:

عن شهاب مرسلاً قال قال رسول الله اطمئن یا عم فانك خاتم المهاجرين.

بالفرض اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو بھی ہماری طرف سے جواب موجود ہے پس سنیئے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ ہو سورہ انفال آخری رکوع

فتح مکہ سے پیشتر چونکہ مسلمان کمزور تھے اور کفار بہت ظلم کیا کرتے تھے اس لئے ہجرت فرض تھی اور مطلب یہ تھا کہ تمام مسلمانوں کو ایک جگہ جمع ہونے کی وجہ سے طاقت بڑھ جائے گی اور ظلم کفار سے بچے رہیں گے لیکن فتح مکہ کے بعد جب مسلمانوں کی طاقت بڑھ گئی اور کفار کا زور ٹوٹ گیا تب آنحضرت ﷺ فرضیت ہجرت کو منسوخ کرنے کے لئے لا هجرة بعد فتح مكه فرمادیا یعنی فتح مکہ کے بعد ہجرت ضروری نہیں۔ اور حضرت عباسؓ نے فتح مکہ سے تھوڑا ہی عرصہ پہلے ہجرت کی تھی چنانچہ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

ها جر قبل الفتح و شهد الفتح (اصابہ۔ ج ۳ ص ۳۶)

اور ان کے بعد کسی شخص کی ہجرت ثابت نہیں لہذا آپ خاتم المہاجرین ہوئے اور آنحضرت ﷺ نے یہ الفاظ حضرت عباسؓ کے غم کو دور کرنے کے لئے فرمائے تھے چنانچہ لفظ اطمانّ قرینہ موجود ہے

خاتم الشعراء وغیرہ کا جواب

باقی رہا حسن بن وہب عربی کا صاحب حماسہ کو خاتم الشعراء کہنا یہ اس ظن کی بنا پر ہے کہ اس کمال کا آخری شخص شاید یہی ہو۔ حسن بن وھب عالم الغیب تو تھا ہی نہیں۔ بخلاف اس کے خاتم النبیین کے نازل فرمانے والا خداوند عظیم علام الغیوب ہے اور لا نبی بعدی فرمانے والا وہ شخص ہے جس کی شان میں ما ینطق عن الھوی ان ھو الّا وحی یوحی نازل ہوا ہے۔ پس قرآن مجید اور حدیث کا معنی اس عربی شاعر کے موافق کرنا بالکل نازیبا حرکت ہے جو احمدیوں ہی کا حصہ ہے۔

اب ہم ذیل میں احمدی معترض کی مزید مہمانی کے لئے دو تین اقوال مرزا قادیانی پیش کئے دیتے ہیں۔

۱۔ خاتم النبیین والی آیت کے بعد مرزا قادیانی فرماتے ہیں کہ یہ آیت صاف دلالت کررہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۶۱۴۔ طبع دوم۔ ص ۶۵۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اسی طرح میری پیدائش ہوئی جیسا کہ میں نے ابھی لکھا ہے کہ میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور وہ لڑکی پہلے پیٹ سے نکلی اور اس کے بعد میں نکلا اور میرے والدین کے گھر اس کے بعد کوئی بچہ پیدا نہیں ہوا اور میں اپنے والدین کے لئے خاتم الاولاد ٹھہرا۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۷۹)

۳۔ محمد ﷺ کی شریعت خاتم الشرائع ہے۔ (چشمہ معرفت ۔ص ۳۱۸)

۴۔ بنی اسرائیل کے خاتم النبیین کا نام عیسیٰ ہے۔

اب مرزائی دوست انصاف کریں کہ آپ کے مرشد نے ان تین جگہوں میں خاتم کے معنی مہر یا افضل کئے ہیں یا آخری کے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۴۰ء ص ۶۔۸)

قادیانی کی سخت کلامی اور اس کی تاویل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ بات مشہور ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بڑے تیز مزاج اور مخالفوں کے حق میں سخت بدگو اور سبّاب تھے۔ یہ ایک ایسی صداقت ہے کہ خود مرزا صاحب کے مرید بلکہ جانشین بھی اسے تسلیم کرتے ہیں۔ مگر اس کے ساتھ ہی سخت کلامی کو جائز بتانے کے لئے بہت کچھ تاویلیں بھی کرتے ہیں۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے ایک تازہ خطبہ جمعہ اس کی جو تاویل کی ہے وہ پہلی تاویلوں سے نرالی ہے۔ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے اس خطبہ میں اپنی جماعت کو نصیحت کی ہے کہ سخت کلامی نہ کیا کرو۔ اس ضمن میں آپ نے میرا ذکر بھی کیا ہے کہ ثناء اللہ ہمارا اشد ترین دشمن ہے۔ اس خطبے کا ضروری حصہ جو ناظرین کے قابل ملاحظہ ہے، درج ذیل ہے:

'میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ شدید سے شدید دشمن کے متعلق بھی سخت کلامی مجھے پسند نہیں۔ میرے نزدیک مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے اشد ترین دشمن ہیں۔ مگر میں نے کئی بار دل میں غور کیا ہے ان کے متعلق بھی اپنے دل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کبھی بغض نہیں پایا۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر کسی دشمن کے متعلق دل میں بغض رکھا جائے تو اس سے اسلام کو کیا فائدہ پہنچ سکتا ہے۔سوائے اس کے کہ میرا دل کالا ہو۔ ہر شخص کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے ۔اگر کسی کو سزا دینی ہے تو اس نے اور اگر کسی کو بخشنا ہے تو اس نے ۔ میں کیوں دل میں بغض رکھ کر اسے سیاہ کروں ۔ پس دل میں بغض اور کینہ رکھ کر کام نہ کرو۔ بلکہ محبت و اخلاص رکھ کر کرو۔

جوش اور اخلاص کے ساتھ ضروری نہیں کہ سختی شامل ہو۔ خدا تعالیٰ سے زیادہ صداقت کے لئے کس کو جوش ہوسکتا ہے ۔محمد رسول اللہ ﷺ سے زیادہ کسے جوش ہوسکتا ہے ۔حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) سے زیادہ کسے ہوسکتا ہے ۔ مگر دیکھ لو انہوں نے سختی سے کام نہیں لیا۔ وہ سوائے اس کے کہ جہاں مجبور ہیں کہ صداقت کو بیان کریں کبھی سختی سے کام نہیں لیتے ۔بعض لوگ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کا حوالہ دیدیتے ہیں کہ آپ نے فلاں جگہ یہ لفظ استعمال کیا ہے، مگر یہ نہیں سوچتے کہ آپ کی ایک پوزیشن مجسٹریٹ کی ہے ۔مجسٹریٹ کو مجبوراً اپنے فیصلہ میں بعض الفاظ استعمال کرنے پڑتے ہیں ۔ مثلاً جب اس کے سامنے کسی چور کا مقدمہ پیش ہو تو اسے سزا دیتے وقت اسے لکھنا پڑتا ہے کہ تم نے چوری کی ہے اس لئے میں تمہیں چھ ماہ قید کی سزا دیتا ہوں ۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ چونکہ تم نے دو رکعت نماز ادا کی ہے اس لئے چھ ماہ قید کی سزا دیتا ہوں اسے مجبوراً چور کا لفظ استعمال کرنا پڑتا ہے۔حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب) بھی خدا کی طرف سے حکم تھے اس لئے بعض دفعہ آپ نے بعض موقعوں پر بعض لوگوں کی حقیقت بیان کرنے کیلئے مجبوراً بعض الفاظ استعمال کئے ہیں ۔مگر وہ مجسٹریٹ کی حیثیت سے کئے ہیں ۔اور چونکہ ہماری پوزیشن یہ نہیں ہے اس لئے ہمیں ایسے الفاظ استعمال نہیں کرنے چاہییں ۔ ہمارے لئے ان الفاظ کا استعمال اسوہ نہیں ہے ۔ ہمارے لئے اسوہ آپ کا ذاتی معاملہ ہے ۔آپ نے ذاتی حیثیت میں جو جواب دیئے ہیں وہ ایسے نرم ہیں کہ پڑھنے والے والے کے دل اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'(فاروق قادیان۔ص۴ بابت ۷۔۱۴ مئی ۱۹۴۰ء)

مرزا غلام احمد صاحب کو مجسٹریٹ کہہ کر ان کی گالیوں کو جائز قرار دینا عجیب منطق ہے۔ مجسٹریٹ کے معنی ہیں قاضی جو کہ دو مخالف فریقوں میں فیصلہ دیتا ہے۔ اسکے لئے بھی یہ شرط ہے کہ فریقین میں سے کوئی فریق غائب نہ ہو۔ کیونکہ قضا علی الغائب جائز نہیں۔ مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی ایسے لوگوں کے حق میں بھی گالیوں کی بوچھاڑ کرتے ہیں جو ان کے سامنے فریق مقدمہ بن کر پیش نہیں ہوئے بلکہ ان کو یہ بھی خبر نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کون ہیں، کہاں رہتے ہیں۔ اور نہ انہوں نے کبھی مرزا صاحب قادیانی کے حق میں کوئی بھلا برا لفظ منہ سے نکالا۔ اس سلسلہ میں نجم الہدیٰ میں آپ کا یہ شعر ملاحظہ ہو

ان العدی صاروا خنازیر الفلا
ازواجھم من دونھن الاکلب

یعنی ہمارے دشمن جنگل کے خنزیر ہیں اور ان کی بیویاں کتیوں سے بھی زیادہ بری ہیں۔

بتائیے صاحب، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مخالفوں کی بیویاں بھی کسی معاملہ میں فریق مقدمہ ہیں؟ اگر ہیں تو کسی مخالف کی بیوی کا کوئی بیان تو پیش کیجئے جو اس نے کبھی دیا ہو۔ پھر یہ کیا اخلاق سوز طریقہ ہے کہ خود گالیاں دیکر قاضی بن بیٹھیں۔ اپنے تخیل میں شاعر لوگ اپنے معشوقوں کو سراہتے ہوئے بیشک کہا کرتے ہیں

کتنے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیوں سے بھی بے مزا نہ ہوا

مگر مجسٹریٹ (قاضی) کے مونہہ سے گالیاں نکلنا بہت ہی عیب ہے۔ کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے قاضی کیلئے ہدائت فرمائی ہے

لا تقض بین اثنین و انت غضبان

(یعنی دو شخصوں کے درمیان غصے کی حالت میں فیصلہ مت کیا کرو)

ہمارے شہر بلکہ محلے میں ایک صاحب شیخ خدا بخش مرحوم سیشن جج رہتے تھے جو نہ مسیح موعود تھے، نہ مہدی مسعود، نہ عالم، نہ فاضل، مگر اخلاق کا مجسمہ تھے۔ ڈاکوؤں اور چوروں کو سزا دیتے ہوئے آپ یوں حکم سناتے تھے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے بھائی نتھا سنگھ اب تو دس برس تک سرکار کا مہمان رہے گا

مطلب آپ کا یہ ہوتا تھا کہ میں تجھ کو دس سال قید کی سزا دیتا ہوں ۔ یہ ہے اخلاق فاضلہ کا نمونہ ۔ مگر مرزا صاحب ...گالیاں دینے میں سب سے زیادہ مونہہ زور ہیں ۔ انہی کے لگ بھگ سوامی دیانند تھے جو بغیر سخت کلامی کے بولنا جانتے ہی نہ تھے ۔ انکی سخت کلامی کی تاویل کرنے والوں نے بھی یہی تاویل کی ہے کہ سوامی جی ایک ڈاکٹر کی طرح تھے جو اپریشن کے وقت کسی کا لحاظ نہیں کرتا ۔ (سوامی کی سوانح عمری کلاں)

یہ سب خوش اعتقادی کی باتیں ہیں جن کی بابت کہا گیا ہے

پیر من خس است اعتقاد من بس است ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۴۰ء ص ۵ ۔ ۶)

(جناب مرزا غلام احمد کی سخت کلامی کے دفاع میں پیغام صلح لاہور میں ایک مضمون قسط وار شائع ہوا تھا جس کا کچھ حصہ ذیل میں نقل کیا جارہا ہے: لکھا ہے:

سب سے آخری الزام جو مولوی ظفر علی خان صاحب نے مسیح موعود پر لگایا ہے وہ یہ ہے کہ انہوں نے بعض مخالف علماء کو، اے بدذات فرقہ مولویان ، کے الفاظ میں خطاب کیا ہے اور بدکار فاحشہ عورتوں کی حرامی اولاد، انہیں قرار دیا ہے ۔

اعتراض کی اہمیت:

یہی دو فقرے بارہا امرتسری معاند مولوی ثناء اللہ نے پیش کئے ہیں اور یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ حضرت مسیح موعود معاذ اللہ سخت بداخلاق اور بدزبان واقعہ ہوئے تھے جس کے اثر سے ملک کے پیشوایان دین بھی بچ نہ سکے ۔

حضرت مسیح موعود کی اسّی سے زیادہ تصنیفات اور اس کے علاوہ بے شمار اشتہارات اور تقاریر میں سے صرف ان دو فقروں کا انتخاب اعتراض کی اہمیت کو زائل کرنے کے لئے کافی ہے ۔

جس شخص کو رات دن مولویوں سے واسطہ پڑتا ہو، اور ان سے ہر قسم کے برے کلمات اور گالیاں اسے سنی پڑتی ہوں ، جس کے خلاف قتل کے جھوٹے مقدمات مولویوں کی امداد سے بنائے گئے ہوں، اور رات دن اسے ان لوگوں کے جواب میں کتابیں اور اشتہارات لکھنے پڑتے ہوں، اس کے قلم سے اپنی تمام تصانیف میں سے صرف ایک یا دو موقعوں پر ایسے سخت کلمات کا نکل جانا ایک بالکل طبعی امر ہے جس کو کسی طرح بداخلاقی پر محمول نہیں کیا جاسکتا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح لاہور جلد ۱۷ نمبر ۵۲ ص ۲)

دوسرا فقرہ جس کو مسیح موعود ..کی سخت گوئی پر محمول کیا جاتا ہے یہ ہے کہ آپ نے مولویوں کو ذریۃ البغا یا قرار دیا ہے۔ جسکے معنی کیئے جاتے ہیں، فاحشہ بدکار عورتوں کی حرامی اولاد۔

اول تو جس جگہ آپ نے یہ لفظ لکھے ہیں وہاں مولویوں کا قطعاً کوئی ذکر نہیں بلکہ اپنے حالات زندگی کو لکھتے ہوئے اپنی بعض تالیفات کا ذکر کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان میں اسلام کی صداقت پر زبردست براہین دیئے گئے ہیں اور دین کے معارف ان میں بیان ہوئے ہیں اور اسلام کو ایسے احسن طریق پر پیش کیا گیا ہے کہ مخالفین کے منہ بند ہوسکتے ہیں اور اس کے بعد لکھا ہے کہ:

تلك كتب ينظر اليها كل مسلم بعين المحبة و المو د ة و ينتفع من معا ر فها و يقبلني و و يصدق دعو تى ا لا ذرية البغا يا الذين ختم الله على قلو بهم فهم لا يقبلو ن

ان الفاظ سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود کے مخاطب میاں مولوی ہی بالخصوص نہیں کہ ان کو خاص طور پر ذرية البغا يا قرار دیا ہو، بلکہ ہر وہ شخص جو ان حقائق ومعارف کو دیکھتے ہوئے جو آپ نے اپنی کتابوں میں مخالفین اسلام کے بالمقابل صداقت اسلام کے ثبوت میں پیش کئے ہیں، مخالفت پر اصرار کرتا ہے بلکہ جس کے دل پر اللہ تعالی نے مہر لگا دی ہے اس کو ذرية البغا يا کے نام سے پکارا گیا ہے (یعنی صرف مولویوں کو نہیں، جن کی تعداد چند سینکڑوں یا ہزاروں میں ہوگی، بلکہ ان کروڑوں مسلمانوں کو ذریۃ البغایا قرار دیا ہے جو مرزا صاحب کے منکر ہیں۔ بہاء)

کیا فی الحقیقت اس لفظ کے معنی فاحشہ بدکار عورتوں کی حرامی اولاد ہیں اور سوائے اس کے اور کوئی معنی اس فقرہ کے نہیں بنتے؟

ایک ادنی سمجھ کا آدمی بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ جس حالت میں ذرية البغا يا کی تفسیر حضرت مسیح موعود نے خود الذين ختم الله على قلو بهم کے الفاظ میں کر دی ہے تو کسی کا کیا حق ہے کہ اس کے معنی وہ کرے جو آپ کا منشائے حقیقی نہیں۔

اس میں شک نہیں کہ بغا یا کا لفظ فاحشہ عورتوں پر بھی بولا جاتا ہے لیکن ہر حالت میں اس کے یہ معنی نہیں ہوتے لغت کو اٹھا کر دیکھ لیجئے وہاں صاف طور پر اس بات کو تسلیم کیا گیا ہے کہ یہ لفظ ابتداءً لونڈیوں پر ان کے فاحشہ ہونے کی وجہ سے بولا گیا..مگر ...اس سے ..مراد نہیں اور یہ ضروری نہیں کہ اس سے ان کا فاحشہ اور بدکار ہونا بھی ثابت ہو بلکہ وہ فاحشہ اور بدکار نہ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں تو ان پر بولا جاسکتا ہے۔

لین کی عربی انگریزی لغت ایک بڑے اعلیٰ پایہ کی مستند لغات مانی گئی ہے کیونکہ اسد نے جا بجا اپنی تائید لسان العرب قاموس اور راغب جیسی مستند عربی لغت کے حوالے دیئے ہیں لفظ بغایا کا معنی کرتے ہوئے صاف لکھا ہے... بغایا کے معنی لونڈی کے ہیں خواہ فاحشہ یا بدکار ہو نہ ہو گالی اس سے مراد نہیں اگرچہ ابتداء لونڈیوں پر بوجہ ان کی بدکاری کے استعمال ہوتا تھا

عربی لغت کے اس حوالہ کے بعد کون کہہ سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود نے ذرية البغا يا میں ؟ بالضرور علمائے دین کو، فاحشہ بدکار عورتوں کی حرامی اولاد، .... نے مہر لگا دی ہے۔ ہاں اس کا فیصلہ مولوی ظفر علی خان کے ذمہ ہے کہ وہ انصاف کے ساتھ بتائیں کہ ایسے لوگ جن کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے مہر لگا دی ہو کہاں تک قابل ستائش ہیں۔ قرآن نے تو ایسے لوگوں کو

او لئك كا لانعا م بل هم ا ضل کا خطاب دیا ہے بلکہ دوسری جگہ انہیں زنیم تک کہنے سے دریغ نہیں کیا جس کے معنی لسان العرب میں زانیہ کی اولاد کئے گئے ہیں۔ مرزا صاحب نے کیا گناہ کیا کہ اگر ایسے لوگوں کو ان کی حد سے بڑھی ہوئی شرارتوں کی وجہ سے ذریۃ البغایا کہہ دیا.

(پیغام صلح لاہور جلد ۱۷ نمبر ۵۳۔ص۔۴)

(کیا خوب لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے ایک یا دو موقعوں پر سخت الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یہاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس ردیف وار فہرست کو نقل کر دیا جائے جو منشی الٰہی بخش لاہوری نے مرتب کے عصائے موسیٰ میں درج فرمائی تھی۔ اس فہرست کو دیکھ کو ناظرین کو بخوبی اندازہ ہو جائے کہ بات ایک یا دو مواقع کی ہے یا مرزا صاحب کی عادت ثانیہ کی۔

منشی الٰہی بخش صاحب عصائے موسیٰ میں لکھتے ہیں؛

اس جگہ مرزا کی خوش اخلاقی و شیریں کلامی کا جو انہوں نے اپنے کتب و اشتہارات میں ظاہر فرمائی ہے اور جس کا بالاستیعاب ذکر تو مشکل وطول ہے لیکن بطور نمونہ چند الفاظ وکلمات و فقرات اظہار حقیقت کے لئے بترتیب حروف تہجی بادل نخواستہ لکھتا ہوں اور ان کے نقل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ و بخشش مانگتا ہوں۔

اے بدذات فرقہ مولویاں تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کا الانعام کو بھی پلایا؛ اندھیرے کے کیڑو؛ ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والا؛ اندھے؛ نیم دہریہ؛ ابولہب؛ اسلام کے دشمن؛ اسلام کی عار مولویو؛ اے جنگل کے وحشی؛ اے نابکار؛ ایمانی روشنی مسلوب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے؛ احمق مخالف؛ اے پلید دجال؛ اسلام کے بدنام کرنے والے؛ اے بد بخت مفتریو؛ اعمیٰ؛ اشرار؛ اول الکافرین؛ اوباش؛ اے بدذات خبیث دشمن اللہ اور رسول کے؛ ان بیوقوفوں کے بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی۔

بے ایمان اندھے مولوی؛ بلید طبع؛ بدذات جھوٹا؛ بدگوہری ظاہر نہ کرتے؛ بے حیائی سے بات بڑھانا؛ بددیانت بے حیا انسان؛ بدذات فتنہ انگیز؛ بدقسمت منکر؛ بدچلن؛ بخیل؛ بداندیش؛ بدظن؛ بدبخت قوم؛ بدگفتار؛ بدباطن نکتہ چیں؛ باطنی جذام؛ بخل کی سرشت والے؛ بیوقوف جاہل؛ بے ہودہ۔

تمام دنیا سے بدتر؛ تنگ ظرف؛ ترک حیا؛ تقوی و دیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا؛ ترک تقوی کی شامت سے ذلت پہنچ گئی؛ تکفیر و لعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے۔

ثعلب (لومڑی جیسے) ایّھا الشّیخ الضّال و الدّجال البطال۔

جھوٹ کی نجاست کھائی؛ جھوٹ کو گونہہ کھایا؛ جاہل وحشی؛ جادہ صدق و ثواب سے منحرف و دور؛ جعل ساز؛ جیتے ہی مر جاتا۔

چوہڑے؛ چمار۔

حمار؛ حمقاء؛ حق و راستی سے منحرف؛ حق پوش۔

خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں؛ خنزیر سے زیادہ پلید؛ خطا کی ذلت انہی کے منہ پر؛ خالی گدھے؛ خائن؛ خباثت پیشہ؛ خاسرین خالیۃ من نور الرحمٰن؛ خام خیال؛ خفاش؛ خوش شدہ آید کہ حق و دین را باطل کنید۔

دل کے مجذوم۔ دھوکہ دہ۔ دیانت امانت راستی سے خالی۔ دجال۔ دروغ گو۔ ڈوموں کی طرح مسخرہ۔ دشمن سچائی۔ دشمن قرآن۔ دلی تاریکی۔ دروغ شما تا کنار ہائے بغداد منتشر خواہد شد ذلت کی موت۔ ذلت کے ساتھ پردہ دری۔ ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کر دیں گے۔

رئیس الدجالین۔ ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے۔ روسیاہ۔ روباہ باز۔ رئیس المتصلفین۔ راس المعتدین۔ راس الغادین۔

زہرناک مادے والے۔ زندیق۔

سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی۔ سفلی ملا بے بصر۔ سیاہ دل منکر۔ سخت بے حیا ہوگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جواس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے ۔ سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے ۔ سادہ لوح ، سا ہنسی ، سفلہ ، سفہاء ، سلطا ن المتکبّر ین الّذی ا ضاع دینه بالکبر والتّو هین ۔ سگ بچگان ۔

شرم و حیا سے دور ۔ شرارت وخباثت ۔ شیطانی کاروائی والے ۔ شریف از سفلہ نمی ترسد بلکہ از سفلگی او مے ترسد ۔ شریر مکار ۔ شیخی سے بھرا ہوا ۔ شیخ نجدی ۔

۔صم عمی ۔ صدرالقناة نیوش صدرک ضربہ ۔ و یر یك ر ما نی بحار دماء ۔

ضال ۔ ضررهم اکثرمن ابلیس اللّعین

طالع منحوس ۔ طبتم نفساً بالغاء الحقّ و الدّ ین

ظالم ۔ظلمانی حالت ۔

علماء السوء ۔ عداوت اسلام ، عجیب دیندار ، عدوالعقل النھی ، عقارب ، عقب الکلب

غول الاغوی ۔ غدار سرشت ۔ غالی ۔ غافل

فیمت یا عبدالشّیطا ن الموسوم بہ ۔ فریبی ۔ فن عربی سے بے بہرہ ، فرعونی رنگ ۔

قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے ۔ قست قلو بھم کما ھی عا دة النو کی ۔ قد سبق الکلّ فی الکذب و المین۔

کتے ۔ کینہ ور ۔ کمینہ ۔ کہماء (مادرزاد اندھے) ۔ کج دل قوم ۔ کوتاہ نظر ۔ کھوپڑی میں کیڑا ۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مرجاویں گے ۔

گدھا ۔ گندے اور پلید فتوی والے ۔ گندی کاروائی والے ۔ گندی عادت ۔ گندے اخلاق ۔ گندہ دہانی ۔ گندے خیال والے ذلت سے غرق ہو جاتا ۔ گندی روحو ۔

لاف وگذاف والے ۔ لعنت کی موت ۔

مولویت کو بدنام کرنے والو ۔ مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے ۔ منافق ۔ مفتری ۔ مورد غضب ۔ مفسد ۔ مرے ہوئے کیڑے ۔ مخذول ۔ مہجور ۔ مجنون درندہ ۔ مغرور ۔ منکر ۔ محجوب مولوی ۔ مکس طینت مولوی کی بک بک ۔ مردار خور مولویو ۔

نجاست نہ کھاؤ ۔ نا اہل مولوی ۔ ناک کٹ جائیگی ۔ ناپاک طبع لوگوں نے ۔ نابینا علماء ۔ نمک حرام ۔ نفسانی ۔ ناپاک نفس ۔ نابکار قوم ابھی تک حیا وشرم کی طرف رخ نہیں کرتی ۔ نفرتی و ناپاک شیوہ ۔ نادان متعصب ۔ نالائق ۔ نفس امارہ کے قبضہ میں ۔ نا اہل حریف ۔ نجاست سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھرے ہوئے۔ نادانی میں ڈوبے ہوء۔ نجاست خوری کا شوق۔

وحشی طبع۔ وحشیانہ عقاید والے۔

ہامان۔ ہالکین۔ ہندوزادہ۔

یک چشم مولوی۔ یہودیانہ تحریف۔ یہودی سیرت۔ یا ایّھا الشّیخ الضّا ل و المفتری البطّا ل۔ یہود کے علماء۔ یہودی صفت۔

نیز قادیانیوں کو یہ بھی معلوم ہو جا چاہیے کہ جن علماء اور دیگر مصنفین ومقررین نے مرزا صاحب کے خلاف سخت الفاظ استعمال کئے ہیں انہیں الہام کا دعوی نہیں تھا نہ وہ مسیح موعود یا نبی یا مہدی ہونے کے مدعی تھے۔ بہاء)

مرزا قادیانی اورعیسی پرستی کا ستون

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی شخص کا صدق وکذب آزمانا ہو تو اس کے مقصد کو دیکھنا چاہیے۔ایک فوجی جرنیل جوفوج کو لے کر اس ارادہ سے نکلے کہ میں دشمن پر فتح پاکر آؤں گا، مگر فتح پانے کی بجائے شکست کھا کر آئے اور تاویل کرنے لگے کہ گو ہم نے فتح نہیں پائی مگر لوگوں کے دلوں پر اپنی بہادری کا ایسا اثر چھوڑا کہ گویا ہم فاتح ہیں۔ایسی بات کوئی دانا آدمی تسلیم نہیں کرسکتا مرزا غلام احمد متوفی نے دعوی کیا تھا:

میرے آنے کا اثر یہ ہوگا کہ دنیا کی مختلف اقوام مٹ کر ایک ہی مسلم قوم بن جائیگی۔(چشمہ معرفت)

اخبار اہل حدیث امرتسر کی ۱۰، اور ۲۴ مئی ۱۹۴۰ء کی اشاعتوں میں اس مضمون پر روشنی ڈالی گئی ہے۔جس کے جواب میں الفضل قادیان نے توجہ کی ہے۔ہمیں خدا کے فضل سے قادیانی لٹریچر میں ایک خاص ملکہ حاصل ہے۔وہ یہ کہ ہم اس گروہ کے جواب کے جواب کے لئے کسی بیرونی تحریر یا دلیل کے محتاج نہیں ہوتے بلکہ خود انہی لوگوں کی تحریروں سے ہم جواب اخذ کر لیتے ہیں ذلك من فضل الله ۔ پس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین الفضل کا جواب مع جواب الجواب سنیں۔

الفضل قادیان کے جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی نبی کے زمانہ میں یہ بات نہیں ہوئی کہ ساری دنیا کے لوگ راہ راست پر آ گئے ہوں، یہاں تک کہ سید الانبیاء ﷺ کے زمانہ میں بھی یہ بات نہیں ہوئی۔ چنانچہ الفضل کے اصل الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے نزدیک حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا وہ دعوی جو آپ نے عیسی پرستی کے ستون کو توڑنے کے متعلق کیا ہے، اسی صورت میں پورا ہو سکتا ہے کہ دنیا کے تختہ پر کوئی مسیحی باقی نہ رہے اور عیسائیوں کی سرگرمیاں صفحہ دہر سے یک سرنا پید ہو جائیں۔

مگر انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ یہ بات سنت اللہ کے سراسر خلاف ہے۔ دنیا میں جو بھی نبی آیا اس کی بعثت کی غرض یہی بتائی گئی کہ وہ دنیا میں ہدائت پھیلائے اور گمراہی دور کرے۔

کیا کوئی ایک بھی ایسا نبی ہوا ہے جس نے آکر اپنے دائرہ عمل سے ضلالت اور گمراہی کا وجود ہی مٹا دیا ہو۔ اور تو اور خود آنحضرت ﷺ کے وقت میں بھی ایسا نہ ہوا جو سب انبیاء کے سردار ہیں۔ آپ کے وصال کے وقت دنیا میں عیسائی بھی موجود تھے، یہودی بھی، ہندو اور بت پرست بھی۔ پھر اسلام کے عروج کے زمانہ میں بھی رہے اور اب بھی موجود ہیں۔

پھر معلوم نہیں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مخالفین یہ کس طرح امید رکھتے ہیں کہ دنیا سے مسلمانوں کے سوا دوسرے تمام مذاہب کے لوگوں کا نام و نشان مٹ جائے۔ جبکہ قرآن کریم میں خدا تعالی کا یہود اور نصاری کے متعلق یہ ارشاد موجود ہے

و اغرينا بينهم العداوة و البغضاء الى يوم القيامة

یعنی یہود اور نصاری کے درمیان قیامت تک عداوت اور بغض رہے گا۔

اور بغض اسی طرح رہ سکتا ہے کہ دونوں کا وجود باقی رہے، اور جو قوم رہے گی وہ زیست کے لئے کچھ نہ کچھ ہاتھ پاؤں بھی مارتی رہے گی۔

(الفضل قادیان ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام! اس عبارت کا ایک فقرہ پھر ایک دفعہ ذہن نشین کر لیجئے کہ پہلے کسی نبی کے زمانہ میں ساری دنیا کے لوگ کسی ایک مذہب پر جمع نہیں ہوئے تو اب کیوں کر ہو سکتے ہیں۔ اس دعوی پر الفضل قادیان نے قرآن کی آیت فاغرینا بینهم العداوۃ ...پیش کی ہے۔

سطور بالا میں ہم کہہ آئے ہیں کہ ہمیں قادیانی لٹریچر میں یہ خاص ملکہ حاصل ہے کہ تردید کے لئے ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں پڑتی بلکہ ان کے لٹریچر کے اندر ہی جواب کے لئے مواد مل جاتا ہے۔ اس کا ثبوت اخبار الفضل قادیان کے اسی مضمون میں ملتا ہے جہاں اس نے ہمارے دعوی کی تصدیق اور اپنی تردید کر دی ہے۔ الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت مسیح موعود نے اپنا جو مشن بیان فرمایا ہے وہ پورا ہو رہا ہے اور سنت اللہ کے مطابق بتدریج پورا ہو رہا ہے اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اس کی تکمیل کے لئے جو میعاد مقرر کی ہے وہ یہ ہے:

ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسی کے انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نومید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب اور ایک ہی پیشوا ہوگا۔

(الفضل قادیان ۲۶ مئی ۱۹۴۰ص ۲)۔

الفضل کا آخری فقرہ بالفاظ صریح ہمارے دعوی کی تصدیق کر رہا ہے۔

کیوں صاحب! آپ کو یہ لکھتے ہوئے کہ تین سو سال کے خاتمہ پر دنیا میں ایک ہی مذہب اور ایک ہی پیشوا ہوگا، قرآن کریم کی آیت مذکرہ بالا یاد نہ رہی۔

نیز یہ کہنا کہ چونکہ پہلے کسی نبی کے زمانے میں ایسا نہیں ہوا، الفضل نے خود ہی اس کی تردید کر دی جب کہا کہ تین سو سال بعد ایسا ہو جائے گا۔ نیز مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی کہتے ہیں

خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں مسیح موعود کے زمانہ پر ڈال دی۔ (چشمہ معرفت)

اب اس وعدہ کو تین سو سال تک ملتوی کیا جاتا جس کی حکمت اور وجہ یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ سر دست تو معترضین خاموش رہیں گے جب یہ طویل زمانہ گذر جائے گا تو معترض جانیں اوران کے مجیب

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷ جون ۱۹۴۰ء ص ۵۔۶)

حکومت برطانیہ کی مصیبت اوراس کا علاج

گورنمنٹ برطانیہ کی مصیبت جنگ مرزائیوں کی بددعا سے ہے

مصیبت کا دفعیہ بھی خلیفہ کی دعا سے ہوگا

خلیفہ قادیان کی تقریر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی ہوا کا رخ خوب پہچانتے تھے اور مقولہ مشہورہ، چلو تم ادھر کو جدھر کی ہوا ہو، ہمیشہ ان کے زیر عمل رہتا تھا۔ ایک دفعہ کسی نے حکومت کے پاس مرزا غلام احمد صاحب کی ذراسی شکایت کردی، تو بس آپ نے خوش آمد کرنی شروع کردی اور جان نثاری کا اظہار کرتے ہوئے یہاں تک کہہ گئے:

ہمارا خاندان خیر خواہی اور خدمت گذاری میں گورنمنٹ برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ اس لئے گورنمنٹ اپنے ماتحتوں کو حکم کرے کہ میرے خاندان کی وفاداری اور اخلاص کے لحاظ سے مجھے اور میری جماعت کو خاص عنایت اور مہربانی کی نظر سے دیکھیں۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ۷ ص ۱۹)

اس کے علاوہ آپ نے ایک جگہ یہ بھی لکھا ہے کہ:

میری جماعت گورنمنٹ کے لئے ایک وفادار فوج ہے جس کا ظاہر و باطن گورنمنٹ کی خیر خواہی سے بھرا ہوا ہے۔ (تحفہ قیصریہ۔ ص ۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے وہ بنیادی اصول جو بانی فرقہ مرزائیہ نے قائم کیا تھا۔ ان کے بعد ان کے جانشین بھی اسی اصول پر چلتے رہے۔ مگر چونکہ وہ مرزا صاحب قادیانی کے دل و دماغ کو نہیں پہنچ سکتے تھے، اس لئے حکومت کی طرف سے تھوڑی سی بے التفاتی پر ناراض ہو کر گورنمنٹ برطانیہ کے حق میں بددعائیں بھی کرنے لگ جاتے۔ مگر چونکہ ہوا کا رخ پہچاننا ان کو وراثت میں ملا ہے اس لئے فوراً سنبھل کر سیدھے بھی ہو جاتے۔ یہ سب واقعات ناظرین خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد قادیانی) کی مندرجہ ذیل تقریر سے معلوم کر سکتے ہیں جو اخبار الفضل قادیان ۴ جون میں شائع ہوئی ہے اور جسے ہم بحذف زوائد درج کرتے ہیں:

> اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آج برطانوی ایمپائر پر بلکہ برطانوی ایمپائر ہی کیا تمام دنیا پر، اور اس تمام مہذب نقطہ نگاہ پر جو گذشتہ صدیوں کے اثرات کے نتیجہ میں پیدا ہوا ہے نہایت خطرناک حملہ ہوا ہے۔ اور اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ یہ جنگ اگر اتحادیوں کے خلاف پڑے تو دنیا میں ایسے خطرناک تغیرات رونما ہو جائیں گے کہ نہ مذاہب کے لئے امن باقی رہے گا اور نہ قوموں کے لئے امن باقی رہے گا..
>
> اتحادیوں نے اپنی غفلت اور سستی اور کبر اور خود پسندی کی وجہ سے ان سامانوں کے جمع کرنے میں بہت ہی سستی دکھائی ہے جس سامانوں کا جنگ کے لئے جمع کرنا ضروری تھا۔ اور ان کی اس سستی غفلت، اور میں کہوں گا کہ، تکبر کا ثبوت یہ ہے کہ گذشتہ .. ماہ ہمارے سیاست دان اس دعوی کے اعلان میں لگے رہے کہ ہمارے پاس سامان بہت ہے اور ہم جرمن کو بھوکا مار سکتے ہیں .. اللہ تعالی کی طرف سے ان لوگوں پر کچھ ایسی غفلت طاری ہوگئی کہ یہ سامان جنگ تیار نہ کر سکے اور اس طرح اللہ تعالی نے ان کو بتا دیا کہ محض دنیوی سامانوں پر بھروسہ انسان کے کام نہیں آ سکتا۔ چنانچہ آج بڑے کیا اور چھوٹے کیا، بادشاہ کیا اور وزراء کیا، سب کہہ رہے ہیں کہ دعائیں کرو کیونکہ دعاؤں کے بغیر کامیابی مشکل ہے...
>
> انگریز ان لوگوں میں سے ہیں جو اپنی رعایا کے ساتھ بہتر سلوک کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...اللہ تعالی کی طرف سے ان دنوں برطانیہ پر جو ابتلاء آیا ہوا ہے، اس کے متعلق چاہیں ہنسیں، چاہے ٹھٹھا اور مذاق کریں، چاہے ہمیں پاگل اور مجنون سمجھیں، حقیقت یہ ہے کہ یہ ان آہوں کا نتیجہ ہے جو ۱۹۳۴ء، ۱۹۳۵ء، اور ۱۹۳۶ء میں ہمارے دلوں سے بلند ہوئیں۔ میرے اس وقت کے خطبات چھپے ہوئے موجود ہیں، ان کو نکال کر پڑھ لیا جائے۔ میں نے متواتر ان خطبات میں کہا ہے کہ انگریز یہ مت خیال کریں کہ ان کے پاس توپیں فوجیں ہوائی جہاز اور بم ہیں کیونکہ جس خدا پر ہمارا انحصار ہے اس کے مقابلہ میں ان چیزوں کی کوئی حیثیت نہیں۔ انہوں نے اس وقت میری اس آواز پر کان نہ دھرا اور کہا کہ اس کی کیا حیثیت ہے، یہ ایک چھوٹی سی جماعت کا فرد ہے، جسے جب چاہیں ہم تباہ کر سکتے ہیں، اور جب چاہیں مار سکتے ہیں۔ اور یہ نہ سمجھا کہ خدائی مذہب انسانوں کے قید ہونے یا انسانوں کے مارے جانے کے ساتھ تعلق نہیں رکھتے، حتی کہ بعض انبیاء بھی شہید ہوئے۔ انسان قید ہوتے ہیں، حتی کہ بعض انبیاء بھی قید ہوئے۔ انسان اپنے گھروں سے نکالے جاتے ہیں، حتی کہ سید الانبیاء ﷺ بھی اپنے گھر سے نکالے گئے۔ مگر خدا تعالی کی باتیں دنیا سے کبھی مٹ نہیں سکتیں، حکومتیں مٹا دی جاتی ہیں، سلطنتیں تباہ کر دی جاتی ہیں، مگر خدا تعالی کا قول دنیا سے کبھی محو نہیں ہوتا...

لیکن اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ہمارے ساتھ جو کچھ بعض مقامی افسروں نے نے کیا تھا (کیا حکام کی تھوڑی سی بدسلوکی کی وجہ اس حکومت کے حق میں بددعا کرنا جس کی خدمت گذاری کے لئے ساری جماعت تیار کی گئی ہو، جیسا کہ تحفہ قیصریہ کی مذکورہ بالا عبارت سے ظاہر ہے، کہاں کی وفاداری اور دانشمندی ہے۔ ثناء اللہ امرتسری) حکومت برطانیہ بے شک بلا واسطہ اس کی ذمہ دار تھی اور اس وجہ سے ضروری ہے کہ ہم حالات صحیح طور پر سمجھیں۔

جب جرمنی کے مقابلہ میں اتحادی فوجوں کو فلنڈرز میں پہلی شکست ہوئی تو اس وقت میں کراچی میں تھا۔ مجھ پر اس خبر کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ رات کو میری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نینداڑگئی اور بے چینی اور اضطراب کی حالت میں میں نے اتحادیوں کی کامیابی کے لئے دعا کرنی شروع کر دی اور گھنٹوں دعا کرتا رہا۔ جب صبح ہونے کے قریب ہوئی تو اس وقت مجھے الہام ہوا:

ہم الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

میں نے بعد میں سوچا کہ اس کا کیا مفہوم ہے، تو اس کا مطلب میری سمجھ میں یہ آیا کہ ابھی دو چار سال پہلے تو بہت سے احمدیوں کے دلوں سے حکومت کے خلاف آہیں نکل رہی تھیں اور اب ان کی کامیابی کے لئے دعائیں کر رہے ہو۔ گویا اللہ تعالیٰ نے سمجھایا کہ ہماری جماعت کی طرف سے اس موقعہ پر جو بد دعائیں کی گئی تھیں وہ ضرورت سے زیادہ تھیں اور اس میں توازن کو ملحوظ نہیں رکھا گیا تھا۔ یعنی یہ نہیں دیکھا گیا کہ ظلم کتنا ہے اور آہیں کتنی بلند ہو رہی ہیں۔ اور نہ یہ سوچا کہ اگر یہ حکومت تہ و بالا ہوگئی تو اس کے بعد جو آئے گا وہ کیسا ہوگا۔ اچھا ہوگا یا برا۔...

تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس الہام کے ذریعہ یہ سبق دیا ہے کہ ہر بات میں توازن کو ملحوظ رکھنا چاہیے۔ میں تو اس وقت بھی جماعت کو روکتا تھا اور بار بار کہتا تھا کہ یہ جھگڑا چند مقامی افسروں سے ہے، حکومت برطانیہ سے اس جھگڑے کا کوئی تعلق نہیں۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس بارہ میں میں مجرم نہیں ہوں مگر مجھے ذاتی طور پر معلوم ہوا ہے کہ جماعت کے بعض دوستوں نے انگریزوں کے خلاف بڑی بڑی بد دعائیں کی ہیں۔

پس اب اللہ تعالیٰ نے یہ حالات پیدا کر کے ہمیں ہی مجبور کیا ہے کہ ہم ان کی کامیابی کے لئے دعائیں کریں کیونکہ وہ خطرہ جو آنے والا ہے بہت زیادہ سخت ہے۔ انگریزوں کی مثال درحقیقت ایسی ہی ہے جیسے قرآن کریم میں آتا ہے کہ دو یتیم بچوں کا خزانہ ایک دیوار کے نیچے دبا ہوا تھا۔ ایک مدت کے بعد وہ دیوار بوسیدہ ہو کر گرنے کے قریب ہوگئی۔ اب بظاہر دیوار کا گر جانا مفید تھا کیونکہ اس کے گر جانے سے خزانہ نکل سکتا تھا، مگر حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی نے جب اس دیوار کو گرتے دیکھے تو پھر بنا دیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب دیوار کو دوبارہ کھڑا کر دینے کے معنی یہ تھے کہ وہ خزانہ پھر دب جائے اور ظاہر نہ ہونے پائے۔ مگر حضرت موسیٰ اور ان کے ساتھی نے دیوار بنا دی اور خزانہ کو پوشیدہ کر دیا کیونکہ قرآن کریم سے ہی معلوم ہوتا ہے اس دیوار کے بنانے کی حکمت یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ چاہتا تھا وہ خزانہ قبل از وقت ننگا نہ ہو جائے، بلکہ اس وقت تک دبا رہے جب تک لڑکے اپنی جوانی کو نہیں پہنچتے، تا کہ جب وہ جوان ہو جائیں تو وہی اس خزانہ پر قابض ہوں، کوئی دوسرا اس پر قبضہ نہ جما لے۔ اسی طرح بظاہر حالات ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انگریز اور فرانسیسی وہ دیوار ہیں جن کے نیچے احمدیت کی حکومت کا خزانہ مدفون ہے اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ دیوار اس وقت تک قائم رہے جب تک خزانہ کے اصل حق دار جوان نہیں ہو جاتے۔ ابھی احمدیت چونکہ بالغ نہیں ہوئی اور بالغ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس خزانہ پر قبضہ نہیں کر سکتی، اس لئے اگر اس وقت یہ دیوار گر جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے لوگ اس پر قبضہ جما لیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم پھر ایسی دیوار کو بنا دیں تا جب احمدیت اپنی بلوغت کا ملہ کو پہنچ جائے تو اس وقت وہ اس خزانہ کو سنبھال لے۔ دنیاداروں کی نگاہ میں بیشک یہ عجیب بات ہے مگر جو بات خدا تعالیٰ کے حضور مقدر ہے وہ عجیب نہیں اور وہی طبعی اور حقیقی فیصلہ ہے۔ پس اس وقت اتحادیوں کا ضعف احمدیت اور اسلام کے لئے بظاہر خطرناک ہے۔ یوں اللہ تعالیٰ چاہے تو دلوں کو بدل سکتا ہے...

اسلام اور احمدیت کا فائدہ انگریزوں کی فتح میں ہے۔ مسیح موعود (مرزا) نے بھی دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جنگ میں انگریزوں کو فتح دے۔ پس حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی سنت کی اتباع میں اور اس وجہ سے کہ جہاں تک ہماری عقل کام کرتی ہے ہمیں انگریزوں کی فتح میں ہی فائدہ دکھائی دیتا ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعا کریں....

اسی طرح انگلستان پر جرمن حملہ کی اللہ تعالیٰ نے مجھے قبل از وقت خبر دے دی تھی۔ یہ عجیب بات ہے کہ آج حکومت برطانیہ کے وزراء یہ کہہ رہے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ وہ اس سے پہلے انگلستان پر حملہ بالکل ناممکن سمجھتے تھے لیکن اللہ تعالی نے کئی ماہ پہلے مجھے یہ خبر دے دی تھی۔ چنانچہ ابھی انگلستان پر حملے کا کسی کو وہم وگمان بھی نہ تھا کہ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ انگلستان ایسے خطرہ میں گھر گیا ہے کہ قریب ہے وہ جرمن کا غلام ملک ہو جائے اور اس نے اس خطرہ کی حالت میں بعض دوسرے ملکوں سے امداد کی درخواست کی ہے....

اللہ تعالی نے ان امور کے متعلق مجھ پر بہت سے انکشافات کئے ہیں۔ لیکن ان کی تشریحات میں مناسب نہیں سمجھتا مگر باوجود ان تمام باتوں کے میرا قلب محسوس کرتا ہے کہ انگلستان کی بھلائی میں ہماری بھلائی ہے کیونکہ رؤیا میں میں نے جب بھی انگلستان کو مشکلات میں دیکھا ہے میں نے یہی کوشش کی ہے کہ انگریزوں کے علاقہ میں چلا جاؤں۔ پس میں سمجھتا ہوں اس قوم سے ابھی ہماری قوم کے فوائد وابستہ ہیں۔ اور اس لحاظ سے ان کی فتح ہی ہمارے لئے مفید ہے اور مجھے تو یقین کامل ہے کہ اگر یہ سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں تو اللہ تعالی ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا۔ لیکن ابھی انہیں اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے اور ان کے لئے یہ ماننا مشکل ہے کہ قادیان میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی دعا سے ہٹلر کی فوجیں بھاگ سکتی ہیں۔ تاہم ان کی کامیابی کے لئے ہم دعا ہی کرتے رہیں گے۔ گو یہ دعا ویسی نہیں ہو سکتی جیسی وہ دعا جس کے لئے خود درخواست کریں۔ کیونکہ موجودہ صورت تو ایسی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ گویا انہیں ہماری دعاؤں کی احتیاج نہیں۔ لیکن اگر وہ توحید کا اقرار کر کے ہم سے دعا کی درخواست کریں تو پھر وہ دعا ایسی ہی ہوگی جیسے دعائے مباہلہ ہوتی ہے (جیسی مرزا صاحب متوفی اور مولوی عبدالحق غزنوی کے مباہلہ کی دعا موثر ہوئی تھی۔ ثناءاللہ) اور جو سیدھی اپنے نشانہ پر پہنچتی ہے۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو یقیناً ان کی تکلیف کے دن دور ہو سکتے ہیں۔

ان مختصر نصائح کے بعد میں دعا کرتا ہوں دوستوں کو بھی چاہیے کہ وہ اس دعا میں شامل ہوں۔ اور وہ یاد رکھیں کہ اس وقت انگریزوں یا فرانسیسیوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال نہیں بلکہ جہاں تک ہمارا علم ہے اور جہاں تک ہماری عقل کام کرتی ہے اسلام اور احمدیت کی تبلیغ کی آزادی حریت ضمیر اور حریت عمل کا سوال ہے پس نہایت ہی درد اور کرب سے دعا کرو۔

(الفضل قادیان ۴ جون ۱۹۴۰ء ص ۱۔۴)

شیخ الاسلام امرتسری فرماتے ہیں: ناظرین کرام! خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب نے اپنی تقریر میں برطانیہ اور فرانس کو اپنے خزانے کی حفاظت کے سلسلہ میں جو دیوار سے تشبیہ دی ہے اسکا مطلب صاف ہے کہ خلیفہ صاحب کے دل میں یہ بات جاگزیں ہے کہ احمدیہ جماعت کبھی نہ کبھی ترقی پاکر برطانیہ وفرانس کی سلطنتوں پر قابض ہو جائے گی۔ اس خیال بنا غالباً مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام پر ہوگی۔

سلطنت برطانیہ تا ہشت سال بعد ازاں ایام ضعف واختلال

(سیرۃ المہدی۔ ج ۱۔ ص ۶۱)

اسی کتاب میں اس الہام کی مختلف تشریحات کی گئی ہیں جن میں سے راجح تشریح یہ ہے کہ آٹھ سالہ میعاد مرزا صاحب قادیانی کے انتقال سے شروع ہوتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مئی ۱۹۰۸ء میں وفات پائی تھی۔ اس کے آٹھ سال تک گورنمنٹ برطانیہ کی ترقی مقدر تھی۔ اس ترقی کے بعد ضعف کے آثار کا نمایاں ہونا لازمی تھا۔ اب بقول خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) اس ضعف کا انجام بصورت حکومت احمدیہ بر فرانس و برطانیہ رونما ہونا ضروری ہے۔ سچ ہے:

سپنے اندر راجہ بھیو جاگت بھیو کنگال

ذرا باریک نظر سے دیکھیں تو (خزانے مدفون ہونے والی) عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ قادیان کی دعا بحق برطانیہ اپنی ذاتی غرض پر مبنی ہے۔ مطلب ان کا یہ ہے کہ اگر اس وقت حکومت جرمنی، حکومت برطانیہ پر غالب آ گئی، تو ہمارا اس پر غلبہ نہیں ہو سکے گا کیونکہ وہ بڑی ظالم اور سفاک اور شہ زور ہے۔ اس لئے ہماری دعا ہے کہ جب تک ہماری جماعت احمدیہ میں اتنی فوجی طاقت نہ پیدا ہو جائے کہ ہم برطانیہ اور فرانس کو مغلوب کر کے ان پر حکومت جما سکیں یا بالفاظ دیگر اپنے خزانے پر قبضہ کر سکیں دعا جاری رکھنی چاہیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی مثال یہ ہے کہ ایک یتیم بچہ اپنے متولی کیلئے اس غرض سے دعا کرے کہ جب تک میں بالغ ہو کر اپنے مال کی حفاظت کرنے کے قابل نہ ہو جاؤں اس وقت تک یہ زندہ سلامت رہے، اس کے بعد میں اس کو موقوف کر کے اپنا قبضہ جما لوں گا۔ کیا عجب کہ گورنمنٹ برطانیہ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی یہ آواز سن کر یہ شعر لکھ کر ان کو بھیج دے:

خدا تیرا بت کافر دراز سن تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

ناظرین! جماعت مرزائیہ احمدیہ کے دلی ولولوں کا اندازہ کرو کہ اپنی فتوحات کو کہاں تک ترقی دینا چاہتے ہیں۔ روسی سلطنت پر تو قبضہ جما چکے ہیں (ریویو آف ریلی جنز قادیان ستمبر ۱۹۱۷ء) اب برطانیہ اور فرانس دو سلطنتیں رہ گئی ہیں جن پر قبضہ جمانا ابھی باقی ہے۔ جس روز خلیفہ قادیان نے اپنا لقب فاتح انگلستان تجویز کیا تھا... ہم اسی روز سے اس لقب کے معنی پر غور کرتے رہے۔ آج معلوم ہو گیا کہ اس لقب کی تہ میں یہی راز تھا کہ کسی روز انگلستان اور فرانس میں قادیانی حکومت قائم ہو جائے گی۔ اب کون کہہ سکتا ہے کہ شیخ چلی کا خاندان ختم ہو گیا۔

گورنمنٹ سے ہماری درخواست:

خلیفہ قادیان نے برطانیہ کی فتح و نصرت کے لئے جو یہ تجویز رکھی ہے کہ حکومت پہلے توحید کا اقرار کرے پھر مجھ سے دعا کی درخواست کرے تو یقیناً فتح یاب ہو جائے گی، ہماری درخواست ہے کہ اس تجویز کو قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے توحید کا اقرار تو خلیفہ صاحب نے اپنے مریدوں پر خاص اثر پہنچانے کے لئے رکھا ہے، ورنہ ان کے والد ماجد قادیانی مسیح بغیر اس شرط کے گورنمنٹ کے حق میں دعا کرتے رہے۔ چنانچہ اسی مضمون میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے مرزا غلام احمد صاحب کی دعا بحق حکومت برطانیہ کا ذکر کیا ہے۔ باقی رہی درخواست دعا، سو اس میں گورنمنٹ کا حرج ہی کیا ہے۔ ہاں ہم بتائے دیتے ہیں کہ خلیفہ قادیان اس کے بعد ایک معمولی سی درخواست کریں گے جس کا پورا کرنا بالکل آسان ہے یعنی سر کا خطاب۔ جو اشارۃً جنگ عظیم (اول) کی خدمات کے صلے میں پہلے بھی کر چکے ہیں (اخبار الفضل ۲۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنوری ۱۹۳۵ء) اس کا پورا کرنا کیا مشکل ہے جہاں اور بیسیوں سر ہیں، وہاں خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب بھی سر سہی:

بات بنتی ہے میری تیرا کیا بگڑتا ہے

ہاں گورنمنٹ کو اگر یہ واہمہ ہو کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے بڑھ کر ان کے والد ماجد اپنی دعاؤں کی قبولیت کے مدعی تھے اسی بناپر انہوں نے بڑی آہ وزاری سے مولوی ثناء اللہ کی موت کے لئے دعا کی تھی کہ میری زندگی میں مرے، جسے بعنوان آخری فیصلہ اپنے صدق وکذب کا معیار قرار دیا تھا، یہ دعا موت پوری نہ ہوئی تو اس کے جواب میں ہم کہیں گے کہ گورنمنٹ اس خیال کو دل سے نکال دے اور خلیفہ صاحب سے ضرور دعا کی درخواست کرے کیوں کہ:

گاہ باشد کہ کودکے نادان
بغلط بر ہدف زند تیرے

نوٹ: اخبار فاروق کی تجویز کہ میں خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد سے مباہلہ کروں، کی منظوری آئندہ پرچے میں شائع ہوگی۔ انشاء اللہ تعالی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۴۰ء ص ۶۔۸)

بہائی اور قادیانی تحریکیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا مدت سے یہ خیال ہے، جس کی تردید ہم نے کسی معقول دلیل سے نہیں پائی، کہ ان دونوں تحریکوں میں بہائی اصل تحریک ہے اور قادیانی تحریک اس کی فرع۔ ہم آج ایک ایسی صورت پیش کرتے ہیں جس میں اصل وفرع دونوں متفق ہیں۔ وہ یہ ہے کہ سودا تو بوعدہ نقد کرتے ہیں مگر تقاضا کرنے پر ادھار سنا دیتے ہیں۔ اس کی تفصیل قال دید وشنید ہے۔

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور ان کے اتباع بارہا اس بات کو ظاہر کر چکے ہیں کہ دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبوت محمدیہ ﷺ ختم ہو چکا ہے اور دور بہائی شروع ہے اور نبوت کو نعمت قرار دے کر اس کے ختم ہونے سے انکار کرتے ہیں بلکہ اجرائے نبوت کو نعمت سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس بارے میں رسالہ بہائی میگزن میں جو مضامین نکلے ہیں وہ قابل دید ہیں۔ ہم اپنے ناظرین کی پوری واقفیت کے لئے ان کا اکثر حصہ درج کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

دین وشریعت الٰہی سب سے بڑی نعمت ہے جو خدا کی مہربانی سے نوع انسان کو ملتی رہی ہے۔ یہ نعمت کبھی بند نہیں ہوئی اور نہیں ہوگی اگر ایک دفعہ دین وشریعت کی نعمت ختم کردینا ہی خدا کو منظور ہوتا، تو بس ایک ہی بار دین وشریعت دے کر ہمیشہ کے لئے ختم کردیتا۔ مگر آج تک خدا تعالیٰ ہر ضرورت کے وقت نوع انسانی کو تازہ دین وشریعت عطا فرماتا رہا ہے۔ یہ سنت اللہ ہے

ولن تجد لسنّة اللّٰه تبدیلاً

اور خدا کی سنت میں تم ہرگز تبدیلی نہ پاؤ گے۔

ہر امت کے لئے ایک مدت وعمر معین ہوتی ہے لکل امة اجل۔

اور ہر اجل کے لئے ایک کتاب شریعت ہوتی ہے و لکل اجل کتاب۔

خداوند عالم فرماتا ہے کہ ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں مگر ہم ہر چیز ایک مقدار معین پر نازل کیا کرتے ہیں

و ان من شئی الا عندنا خزائنہ و ما ننزلہ الا بقدر معلوم ۔(الحجر:۲۱)(ہر چیز کے بہت سے خزائن ہمارے پاس ہیں اور ہم ہر چیز کو ایک مقدار معلوم پر نازل کیا کرتے ہیں)۔

دین وشریعت وتعلیم حق کے خزانے بھی رب العالمین کے پاس ہیں مگر اس کا قانون ہے کہ ہر زمانہ میں حسب ظرف وضرورت تعلیم دیتا ہے۔ آج تک یہی کرتا چلا آیا ہے واقعات عالم شاہد ہیں کہ وقت وقت پر شریعت دی گئی اور پیغمبر بھیجے گئے اور نوع انسانی درجہ بدرجہ ترقی کرتی رہی

سنة اللّٰه فی الذین خلوا من قبل و کان امر اللّٰه قدراً مقدوراً

(الاحزاب:۳۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ خدا کا طریق ان تمام لوگوں میں رہا ہے جو آج سے پہلے گذرے ہیں اور امر اللہ ایک مقررہ مقدار میں ظاہر ہوا کرتا ہے اور امر اللہ دین حق کی صورت میں زمانی لحاظ سے ایک معینہ زمانہ تک کے لئے دیا جاتا ہے۔ اقتضائے وقت اور مقام کے لحاظ سے بھی اس کا ایک دائرہ ہوتا ہے جب ایک دائرہ پورا ہو جاتا ہے، دوسرا دائرہ شروع ہوتا۔ وہی دین قدیم ترتیب جدید میں رونما ہوتا ہے احکام میں ترمیم تنسیخ کر دی جاتی ہے اسی عمل کا نام اکمال و اتمام دین ہے اسی بات کو قرآن شریف میں اکمال دین اسلام کے متعلق فرمایا ہے

الیو م اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلا م دیناً۔ (پ٦۔مائدہ)

آج میں نے تمہارے لئے اے مسلمانو! تمہارا دین کامل کر دیا تمہیں جو کچھ اس زمانہ میں تعلیم دینی تھی سب دے دی، اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی اور میں نے پسند کیا کہ خدا کے آگے گردن جھکانا ہی تمہارا دین ہو۔

اس آیت میں اکمال دین اور اتمام نعمت کا اعلان ہے۔ کسی چیز کے کامل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ چیز اپنے اجزاء میں پوری ہوگئی۔ یہی مقصد یہاں دین کے کامل کرنے کا ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے ذریعہ جس قدر دینی تعلیم دی جانے والی تھی وہ قرآن شریف میں کامل ہوگئی۔ اب دین اسلام کسی بیرونی چیز کا محتاج نہیں اور خداوند عالم نے ہر پیغمبر کے ذریعہ اس کی امت کو ضروریات زمانہ کے مطابق کامل دین ہی دیا تھا جو ضرورت وقت کے لئے کافی تھا اسی طرح اسلام اپنے دور کے لئے کافی وافی رکھا گیا۔ اسی لئے فرمایا کہ اے مسلمانو! تمہارے لئے تمہارا دین میں نے کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت پوری کر دی۔ اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہوسکتا کہ اب خدا تعالی کوئی نئی تعلیم یا نئی شریعت نہ دے گا۔ ضرورت وقت کے مطابق ضرور نئی شریعت دے گا۔ شریعت اس کی سب سے بڑی نعمت ہے اور اس کی نعمت ختم نہیں ہوسکتی اور اس کی رحمت کبھی بند نہیں ہوسکتی ...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت عیسیٰ سے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے عیسیٰ بن مریم میری نعمت جو تجھ پر اور تیری والدہ پر ہوئی، یاد کر کہ میں نے تجھے روح القدس سے موئید فرمایا اور میں نے تجھے کتاب وحکمت اور تورات وانجیل کی تعلیم دی (پ ۷ مائدہ)
ان آیات سے صاف طور پر ثابت ہو گیا کہ نبوت اور کتاب وشریعت خدا کی عظیم الشان نعمت ہے چنانچہ ایک دوسری آیت میں خدا تعالیٰ بعثت رسول کی نعمت پر اپنا احسان جتاتا ہے

لقد منّ الله على المؤمنين اذ بعث فيهم رسو لا من انفسهم

(آل عمران:۱۶۴) (خدا نے مومنوں پر احسان فرمایا ہے کہ ان میں رسول کو بھیجا)۔
سورہ فاتحہ میں بندوں کی زبانی یہ دعا کرائی گئی ہے

اهد نا الصّرا ط المستقيم صرا ط الذين انعمت عليهم

اے خدا ہمیں راہ راست دکھا یعنی ان لوگوں کی راہ جنہیں تو نے اپنی نعمت عطا فرمائی ہے۔
دوسری جگہ قرآن مجید میں بتایا کہ جنہیں نعمت الٰہی عطا فرمائی وہ نبی صدیق شہید صالح لوگ ہیں۔ خدائے تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ

ا ذكروا نعمة الله ان كنتم ايّاه تعبدو ن (پ۱۴ نحل)

تم خدا ہی کے پرستار ہو تو نعمت خداوند کا شکر ادا کرو...
جب ایک قوم کو نعمت دی گئی مگر اس قوم نے اپنے آپ کو بگاڑ لیا تو نعمت بھی چھن جاتی ہے۔ اب مسلمانوں کو غور کرنا چاہیے کہ خدا نے انہیں کتنی بڑی نعمت دین وشریعت عطا فرمائی تھی اور اس پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مسلمانوں کو روئے زمین پر حکومت وعزت عطا ہوئی لیکن جب مسلمانوں نے شریعت پر عمل کرنا چھوڑ دیا ان کی حکومت وعزت بھی جاتی رہی خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ اے مسلمانو! جب تم دین سے بے رخی کرو گے تو خدا ایک قوم کو نعمت دین عطا فرماوے گا

ان تتو لّوا يستبدل قو ماً غير كم (سورہ محمد)

مسلمانو! جب تم رخ پھیر لو گے تو تمہارے بدلے دوسری قوم تم سے الگ خدا لے آئے گا۔
اس وعدے کے مطابق دور بہائی شروع ہوا۔ نئی امت اہل بہاء کو خدا نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برپا کیا اوران کے ہاتھ میں اپنی نعمت دین وشریعت سپرد فرمائی ہے جہاں آیت الیو م اکملت لکم دینکم ہے، اس کے ذرا آگے خدا وند تعالی فرماتا ہے

ما یر ید اللہ لیجعل علیکم من حر ج و لکن یر ید لیطھر کم و لیتِمّ نعمتہ علیکم ۔(المائدۃ؛٦) خدا تمہیں تنگی میں ڈالنا نہیں چاہتا لیکن اس کا ارادہ ہے کہ وہ تمہیں کمزوریوں اورخرابیوں سے پاک کرے گا۔ اوراپنی نعمت تم پر پوری کرے گا)

سورہ اعراف میں فرما تا ہے

کما بدا کم تعودو ن ۔ فر یقاً ھدی و فر یقاً حق علیھم الضلا لۃ ۔(اعراف:۲۹۔۳۰) (اے مسلمانوں جیسے خدا نے تمہیں پہلی بار بنایا اسی طرح تم دوبارہ ہو جاؤ گے کہ ایک فریق ہدایت یافتہ اورایک فریق گم کردہ راہ ہوگا)...

ان آیات میں اتمام نبوت کا لفظ آیا ہے جو آیت اتممت علیکم نعمتی میں بھی وارد ہے جس سے مسلمانوں نے یہ غلط فہمی پیدا کر لی ہے کہ خدا نے ہم پر نعمت تمام کردی تھی یعنی اب نعمت کسی اورکو نہ دے گا اورکوئی دین و شریعت اب عطا نہ کرے گا حالانکہ اتمام نعمت ایک عام ہے جو ہمیشہ ہوتی رہتی ہے اور پہلے پیغمبروں اورقوموں پر بھی بار بار ہوئی۔ اگر اتمام نعمت سے نعمت کا ختم کر دینا اورروک دینا مراد ہوتو وہ حضرت یوسفؑ پر ختم ہو چکی بلکہ ان سے پہلے ابراہیم و اسحاق پر ختم ہو چکی ۔ حقیقت میں اتمام نعمت ایک فیض جاری ہے جو کبھی بند نہیں ہوسکتا پہلے بھی خدا نے دین وشریعت کی نعمت عطا فرمائی اب بھی عطا فرماتا ہے خدا کے دست قدرت کھلے ہوئے ہیں وہ اپنے بندوں پر ہمیشہ مہربان ہے آج بھی حضرت باب وحضرت بہاء اللہ کے ظہور سے خداوند عالم نے ازسرنو نعمت تمام کی ہے کتاب مبارک کلمات مکنونہ فارسی میں احکام وتعلیمات ونصائح کے بعد آخری عبارت میں حضرت بہاء اللہ فرماتے ہیں:

میرے دوستو! گمراہی کے دیئے بجھا دو ہدایت کی ہمیشہ رہنے والی مشعلیں اپنے قلب ودل میں روشن کرلو کیونکہ عنقریب وجود کے پرکھنے والے حضرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبود کی پیش گاہ میں خالص تقوی کے سوا قبول نہ کریں گے۔نئی معانی کی دلہن جو بیان کے پردوں میں مستور و پنہاں تھی خدائی عنایت اور الطاف ربانی سے جمال دوست کی روشن شعاع کی مانند ظاہر و ہوایدہوگئی۔اور حجت کامل اور برہان ظاہراور دلیل ثابت ہو چکی ہے اب دیکھیں تمہاری ہمت مراتب انقطاع میں سے کیا ظاہر کرتی ہے اس طرح تم پر اوران سب پر جو آسمانوں اور زمینوں میں ہیں نعمت پوری ہوگئی

والحمد لله رب العالمين (بہائی میگزین بمبئی مارچ ۱۹۴۰ء ص ۲ تا ٦)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مضمون کا خلاصہ تو اتنا ہی ہے کہ شیخ بہاءاللہ بصورت نعمت الہیہ خلعت نبوت سے ملبوس ہوکر دنیا میں آئے۔اب ہم دوسرے مضمون سے (جو اپریل کے رسالہ بہائی میں نکلا ہے) ایک اقتباس ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں اس میں مضمون نگار نے نعمت اللہ یعنی نبوت بہاءاللہ کا نتیجہ بتایا ہے جو بہت ہی لطیف ہونے کے باعث قابل شنید ہے:

قرآن مجید میں دور وحدت کی بشارت

قرآن مجید میں خداوند عالم فرماتا ہے کہ میں نے جن وانس کو اپنی عبادت کے لئے بنایا ہے اور عبادت کے احکام شریعت میں دیئے ہیں۔ ان احکام عبادت میں سے ایک بڑا حکم اتحاد و اتفاق کا ہے چنانچہ سورہ شوری پارہ۔۲۵ میں فرماتا ہے:

(شرع لكم من الدّين ما وصّى به نوحا و الّذى اوحينا اليك و ماوصّينا به ابراهيم و موسى و عيسى ان اقيموا الدّين و لا تتفرّقوا فيه، كبر على المشركين ما ندعوهم اليه، الله يجتبى اليه من يشاء و يهدى اليه من ينيب

(الشورى : ۱۳)

خدا نے تمہارے لئے دینی راستہ وہی مقرر کیا ہے جس کا حکم نوح کو دیا تھا اور جو آپ کی طرف وحی کی ہے اور وہ جس کا حکم ہم نے ابراہیم وموسی کو دیا تھا یہی کہ دین کو قائم رکھو اور تفرقہ نہ کرو،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر فرماتا ہے:

و ما تفرّ قوا الّا من بعد ما جاء هم العلم بغيا بينهم ،و لو لا كلمة سبقت من ربك الى ا جل مّسمى لقضى بينهم ،و انّ الذين او ر ثوا الكتا ب من بعد هم لفى شكّ مر يب ۔ فلذ لك فا دع و استقم كما امر ت و لا تتبع اهواء هم و قل ء امنت بما انزل الله من كتا ب و أ مر ت لا عدل بينكم، الله ر بنا و ر بكم لنا اعما لنا و لكم اعما لكم لا حجة بيننا و بينكم

لوگوں نے علم حق آنے کے بعد حق سے سرکشی اور بغاوت کر کے تفرقہ کرلیا۔ اور اگر تیرے پروردگار کی طرف سے تمام فرقوں کے مٹانے کے لئے ایک دور معین نہ ہوتا تو اب تک ان میں فیصلہ کر دیا جاتا اس کے آگے فرماتا ہے:

الله يجمع بيننا و اليه المصير ۔(الشوریٰ :۱۵)(خدا نے ہم سب کو جمع و متحد کر دیا اور آخر کار خدا کی طرف یا اتحاد و جمع کی طرف ہی لوٹ جانا ہے)

سورۃ تغابن پ ۲۸۔ آیت ۹ میں فرماتا ہے

يو م يجمعكم ليو م الجمع ذا لك يو م التغا بن(التغا بن :۹)

(خدا تعالیٰ تم کو یوم الجمع یا دور وحدت میں با ہم ملا دے گا۔ اس دن جو لوگ وحدت سے اعراض کریں گے وہ نقصان اٹھائیں گے)۔

سورہ شوریٰ میں فرماتا ہے کہ، ہم نے عربی قرآن آپ کی طرف وحی کیا ہے تا کہ آپ ام القری اور اس کے گردو پیش والوں کو متنبہ کریں اور يو م الجمع کے لئے ہوشیار و مستعد بنا دیں۔ یہ يو م الجمع ایسا زمانہ ہوگا جس میں اوہام و شک معدوم ہو کر علم الیقین کی روشنی پھیل جائے گی ایک گروہ باغ و بہار میں ہے اور ایک گروہ جلن میں ۔ اور جب مشیت الٰہی کا ظہور ہوگا تو خدا لوگوں کو ایک ہی متحدہ جماعت بنا دے گا۔ مگر یہ بھی ہے کہ قانون الٰہی کے مطابق جسے خدا چاہتا ہے اپنی رحمت میں داخل کرتا ہے اور ظالموں کے لئے کوئی یار و مددگار نہیں۔ وہ آخر خدا کی رحمت سے محروم رہ جائیں گے تفرقے میں ہلاک ہوں گے

تر كنا بعضهم يو مئذ يمو ج فى بعضٍ و نفخ فى الصور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فجمعنا هم جمعاً (کہف: ۹۹)

اور ہم لوگوں کو آزاد چھوڑ دیں گے کہ وہ موجوں کی مانند ایک دوسرے میں لہریں لیں گے نیک لوگ وحدت واتحاد کی موج میں ایک دوسرے سے ملیں گے ایک قوم دوسری قوم میں داخل ہوگی ظالم لوگ جنگ و پیکار کے لئے موجوں کی مانند ایک دوسرے پر پڑیں گے اور صور پھونک دیا جائے گا۔ ندائے امر اللہ بلند ہوگی سو ہم انہیں جمع اور باہم متحد کر دیں گے

سورہ ہود میں فرماتا ہے:

و لو شاء ربّك لجعل الناس امة واحدة و لا يزالون مختلفين ،الا من رحم ربك و لذلك خلقهم ۔(ہود: ۱۱۸۔۱۱۹)

(اور جب مشیت الٰہی کا ظہور ہوگا تو خدا سب لوگوں کو ایک متحدہ جماعت بنا دے گا اور لوگ تو باہم مختلف رہیں گے بجز اسکے جس پر خدا رحم فرمائے اور رحم فرمانے کیلئے ہی انہیں پیدا کیا ہے)

یعنی اب تو لوگوں میں ان کا خود ساختہ اختلاف موجود ہے جو رحمت الٰہی سے انہیں دور رکھتا ہے وقت آئے گا جب خدا کی رحمت عام ہوگی اور لوگوں کے اختلافات مٹ جائیں گے اور وہ آخر کار متحد و متفق ہو جائیں گے۔ خدا کی رحمت سے ایسا ہوگا اور اسی کے لئے خدا نے انہیں بنایا ہے کہ وہ اختلافات و تفرقہ سے بچ کر اتحاد و محبت کی زندگی بسر کریں کیونکہ اتحاد و محبت رحمت الٰہی کا ظہور ہے اور خدا اپنے بندوں کے لئے رحمت ہی چاہتا ہے رحمت ہی کے لئے سب کو بنایا ہے۔

تمام کائنات آسمان و زمین میں دور وحدت:

خداوند عالم نے صرف یہی بشارت نہیں دی کہ تمام روئے زمین پر وحدت واتحاد کا دور دورہ ہوگا بلکہ یہاں تک خوش خبری سنائی ہے کہ تمام کرّات علوی اور کرہ ارض باہم مل جائیں گے اور ایک کرے کے باشندے دوسرے کرے میں آیا جایا کریں گے باہم تعلق واتحاد رکھیں گے سب ایک مشترکہ روح محبت سے مل کر رہیں گے تمام کائنات آسمان و زمین میں وحدت و محبت کا عالم ہوگا یہ ایک عظیم الشان پیش گوئی ہے جسے قرآن مجید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یوں لکھا گیا ہے:

و من آ یا ته خلق السماوا ت و الا ر ض و ما بثّ فیهما من دابّة و هو علی جمعهم ا ذا یشا ء قد یر (شوری:۲۹) اور خداوند عالم کی قدرت کے ظہورات ونشانات میں سے سماوات وارض یعنی بلند کرات اور زمین کی خلقت بھی ہے اوران کرات اور زمین میں خدا نے چلنے پھرنے والی مخلوق بھی پھیلا رکھی ہے اور جب اس کی مشیت کا ظہور ہوگا تو وہ تمام بلند کرّات کے بسنے والوں کو جمع کر دے گا متحد بنا دے گا وہ قدیر ہے یعنی اس نے اس کام کے لئے ایک وقت معین مقرر کر رکھا ہے اس کا پروگرام نہایت صحیح اوراٹل ہے جو پورا ہو کر رہے گا کیا ہی مبارک وقت ہوگا جب ساری کائنات میں وحدت ہی وحدت اور تمام کائنات کے باشندوں میں محبت ہی محبت ہوگی۔ (بہائی میگزین بابت اپریل ۱۹۴۰ء ص ۱۶۔۱۷)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس اقتباس کا خلاصہ یہ ہے کہ دور بہائیہ میں ہر قسم کی عداوت اور نفسانیت وغیرہ دور ہو جائے گی سب انسان خدا کے کامل بندے آپس میں بھائی بھائی مخلص دوست اور ایک دل ہو جائیں گے۔

بعینہ یہی دعوی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کیا تھا کہ میرے آنے سے دنیا کے سب مذاہب باطلہ مٹ جائیں گے اور کل دنیا میں ایک ہی دین (اسلام) قائم ہو جائے گا۔

ناظرین غور کریں کہ یہ نظارہ کیسا دل فریب ہے اور یہ وعدہ کیسا دل خوش کن ہے مگر جب واقعات نے اس کی شہادت نہ دی اور قرینہ بھی یہی تھا کہ اس کی شہادت نہ ملے گی تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع نے اسکام کے لئے تین سو سال کی طویل مدت مقرر کر دی۔ اسی طرح اہل بہاء نے اس دل خوش کن نظارہ وحدت کے ظہور کا غیر معین وقت بتانے کو لکھا ہے:

کیا ہی مبارک وقت ہوگا جب ساری کائنات میں وحدت ہی وحدت ہوگی اور تمام کائنات کے باشندوں میں محبت ہی محبت ہوگی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب یہ ہے کہ اب تک تو اس کا ظہور نہیں ہوا مگر آئندہ ہو جائے گا عرب میں ایک شخص عرقوب نامی تھا جو دروغ گوئی میں ضرب المثل تھا جیسے راویان حدیث میں جابر جعفی بلکہ اس سے بھی زیادہ عرب کے ایک شاعر (کعب) نے اپنی محبوبہ (سعاد) کی وعدہ خلافیوں کا مقابلہ عرقوب کے ساتھ کرتے ہوئے لکھا ہے

كانت مواعيد عرقوب لها مثلاً
و ما مواعيدها الا الاباطيل

(عرقوب کے وعدے میری محبوبہ کے وعدوں سے ملتے جلتے تھے مگر حقیقت یہ ہے کہ میری محبوبہ کے وعدے سراسر باطل ہیں)

پھر شاعر نے حسرت ناک لہجے میں اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا ہے:

اكرم بها خلةً لو انّها صدقت
موعودها اولو ان النصح مقبول

(میری محبوبہ کیسی اچھی ہوتی اگر اس کے وعدے سچے ہوتے یا وہ نصیحت قبول کرتی)

دونوں مدعیوں کے مواعید کیسے دل خوشکن ہیں کاش ان کا نتیجہ ظاہر ہوتا۔

سچ تو یہ ہے آج کل یورپ و ایشیاء کی جنگیں اور عام بنی نوع انسان کے حالات ان وعدوں کے صریح برخلاف شہادت دیتے ہیں اور بزبان حال وہی کہتے ہیں جو شاعر مذکور اپنے اس تیسرے شعر میں کہتا ہے:

لكنها خلة قد سيط من دمها
وجع و دلع و اخلاف و تبديل

(لیکن میری محبوبہ سعاد، کے خون میں وعدہ خلافی، وغیرہ رچادی گئی ہے)

ان دونوں مدعیوں کی بالکل یہی کیفیت ہے۔ کہتے ہوئے اس زور سے پروپیگنڈہ کرتے ہیں کہ سننے والا یقین کرنے پر مجبور ہو جائے مگر جب واقعات کی بابت سوال کیا جائے تو پہلو بچا کر صاف نکل جاتے ہیں۔ مرزا غالب نے سچ کہا ہے:

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۴۰ء ص ۳۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں خلیفہ قادیان سے مباہلہ کرنے کو تیار ہوں

بجواب اخبار فاروق قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مسیحی رسالہ اخوت میں ایک مذاقیہ نوٹ نکلا تھا کہ مولوی ثناء اللہ بوجہ علالت ضعیف ہو گئے ہیں۔اگر وہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے مباہلہ کرلیں تو شاید ان کی عمر بڑھ جائے۔،

میں نے اس کو ایک مذاق سمجھا،مگر قادیان کے اخبار فاروق میں ایک طویل مضمون اس بنا پر شائع کیا گیا جس میں مجھ سے خلیفہ قادیان سے مباہلہ کرنے کو دعوت دی گئی۔اسلئے میں مناسب سمجھتا ہوں کہ تفصیل پیش کر کے مباہلہ کو منظور کرلوں۔

مارچ ۱۹۰۷ء میں مرزا غلام احمد صاحب کو مباہلے کو میری آمادگی کا علم ہوا تو انہوں نے اس کے جواب میں فرمایا کہ ہم مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ اس وقت کریں گے جب ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی اور ہم ان کو وہ کتاب بھیج دیں گے مولوی ثناء اللہ صاحب اس کتاب میں ہمارے دلائل صدق دیکھ کر تسلی نہ پائیں گے تو ہم ان کے ساتھ مباہلہ بھی کرلیں گے۔

اس التواء کی وجہ حاشیہ نشینان دربار قادیان نے ملا دو پیازے کے اتباع میں یہ لکھی تھی کہ

> حضرت صاحب چونکہ رحم مجسم ہیں اس لئے آپ کو مولوی ثناء اللہ کی جوانی پر رحم آیا آپ نے خیال فرمایا کہ حقیقۃ الوحی کو دیکھنے سے ثناء اللہ کی تسلی ہو جائے گی اور وہ مباہلہ کی موت سے بچ جائے گا (ملاحظہ ہو الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی مگر میرے پاس نہ پہنچی تو میں نے بذریعہ رجسٹری خط مرزا غلام احمد صاحب سے کتاب مذکور طلب کی اس خط کا جواب بذریعہ اخبار بدر قادیان ۱۳ جون ۱۹۰۷ء یہ ملا کہ کتاب حقیقۃ الوحی آپ کو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض سے بھیجنی تھی کہ آپ مباہلہ سے پہلے اسے دیکھ کر اپنی تسلی کر سکیں اب تو مباہلہ ہی نہیں رہا کیونکہ خدا نے آپ کو دوسری راہ سے پکڑ لیا ہے یعنی دعا آخری فیصلہ مشتہرہ ۱۵ ۔اپریل ۱۹۰۷ء کے ذریعہ سے۔

اس کے بعد کیا ہوا۔اس کا جواب میرے سہ صدی دوست منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق خوب دے سکتے ہیں ناظرین مناظرہ لدھیانہ کی روداد موسومہ فاتح قادیان پڑھ لیں .. یہاں پہنچ کر ہم قادیانی مباہلہ کی دعت جدید کا ذکر کرتے ہیں پس سنئیے !

دعائے آخری فیصلہ کی بنا پر آسمان وزمین کے باشندوں نے مرزا صاحب قادیانی پر ہماری نمایاں فتح تسلیم کر لی دور کی بات تو ہم نہیں کہتے اسلام کی کتب تواریخ دیکھ لو اس کی نظیر بتلانے سے قاصر ہیں کہ کسی مدعی اور اس کے مخالف کا فیصلہ اس صفائی سے ہوا ہو جیسا میرا اور قادیانی مسیح کا ہوا۔ باوجود اس کے آج فاروق ہم کو دعوت مباہلہ دیتا ہے تو کیا اس کے یہ معنی نہیں کہ وہ پہلے فیصلے کو جس میں وہ ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ تین سو روپیہ بطور تاوان بھر چکا ہے کالعدم قرار دینا چاہتا ہے۔اچھا ہم اس بات سے بھی درگذر کرتے ہوئے اعلان کرتے ہیں کہ:

ہم خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے مباہلہ کرنے کے لئے طیار ہیں بشرطیکہ وہ اپنے والد ماجد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریح کے مطابق مباہلہ کریں۔ وہ تصریح یہ ہے کہ مباہلے سے پہلے ازالہ شکوک کے لئے مباحثہ ہونا ضروری ہے دیکھو ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۶۳۸۔

پس حسب قول مرزا صاحب قادیانی ان کے جانشین صاحبزادہ صاحب کو لازم ہے کہ وہ مباہلہ سے پہلے رفع شبہات کے لئے میرے ساتھ مباحثہ کریں اس کے بعد مباہلہ اس طرح ہوگا کہ میں کہوں گا کہ:

میں مرزا صاحب متوفی کو ان کے دعوے مسیحیت موعودہ اور مہدویت مسعودہ میں سچا نہیں جانتا

میرے مقابلہ میں خلیفہ صاحب قادیان یوں کہیں گے کہ:

میں مرزا صاحب کو ان کے دعوی مسیحیت ومہدویت میں سچا سمجھتا ہوں۔

اس کے بعد ہم دونوں بحکم: فنجعل لعنة الله على الكاذبين يوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گویا ہوں گے :

ہم میں سے جو فریق جھوٹا ہے اس پر ہم خدا کی لعنت ڈالتے ہیں۔

اس کا نتیجہ اور میعاد ہم متعین نہیں کریں گے بلکہ خدا کے حوالے کریں گے۔

مقام مباہلہ وہی ہوگا جہاں مرزا غلام احمد صاحب اور مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کا مباہلہ ہوا تھا، یعنی امرتسر کی عیدگاہ بیرون دروازہ رام باغ۔ اگر اس عیدگاہ کے متولی اجازت نہ دیں گے تو یہ مباہلہ عیدگاہ اہل حدیث بیرون دروازہ لاہوری میں ہو جائیگا۔

پس اڈیٹر صاحب اخبار فاروق قادیان کو چاہیے کہ وہ بہت جلد اس کام کو انجام دیں تاکہ ہمیں یہ کہنے کا موقع نہ ملے :

بہانہ کرتا ہے ساقیا کیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہیں رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۴۰ء ص ٦)

(اخبار پیغام صلح لاہور میں لکھا ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب اور معاصر اخوت لاہور

لاہور سے ایک عیسائی رسالہ شائع ہوتا ہے جس کا نام ہے اخوت۔ اس میں ایک مضمون پادری ایس ایم پال صاحب کا شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے عملی اور اسمی مسلمان۔

اس مضمون کا روئے سخن مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی طرف ہے مضمون کے شروع میں مدیر کا نوٹ ہے جس میں لکھا ہے:

ہمیں اہل حدیث سے یہ معلوم کر کے بے حد افسوس ہوا کہ قبلہ مولوی ثناء اللہ صاحب فاتح قادیان ان دنوں صاحب فراش ہیں کل مسیحی جماعت آپ کی خدمات در بارہ مرزائیت و استیصال مسیحیت قادیان کو از بس بنظر استحسان دیکھتی ہے اور ہمارے ساتھ بہ صمیم قلب اس دعا میں شامل ہے کہ خدائے شافی آپ کو صحت عاجل اور شفائے کامل عطا فرمائے۔

معلوم دیتا ہے احمدیت کی مخالفت کی وجہ سے مولوی ثناء اللہ صاحب عیسائی دنیا میں بہت ہر دلعزیز ہیں۔ اگر ایک خالص اسلامی جماعت کی مخالفت کر کے عیسائی حلقوں میں نام پیدا ہو جائے تو برا ہی کیا ہے یار لوگوں کو تو شہرت سے غرض ہے لیکن مولوی صاحب موصوف پر یہ امر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روشن ہونا چاہیے کہ مندرجہ بالا اقتباس میں حب علی کام نہیں کر رہی بلکہ بغض معاویہ کارفرما ہے حقیقت یہ ہے کہ عیسائی مناظر اور مبلغین احمدیوں سے دبتے ہیں اور ان کے مقابلہ پر آتے ہوئے ان کی ہمت قصور کرتی ہے اور دوسرے احمدیت نے ایک منظّم صورت میں عیسائیت کے ہر محاذ پر دانت کھٹے کئے ہیں۔ اس لئے لازمی طور پر ان زخم خوردہ مبلغین کو معاندین سلسلہ احمدیہ سے ہم دردی اور محبت ہے کیونکہ طبعی طور پر انسان کو اپنے دشمن کے دشمن سے محبت ہوتی ہے۔

اس بڑھی ہوئی محبت اور انس کی ایک اور وجہ بھی ہے کہ یہ مولوی حضرات عیسائیوں کے مقابلہ میں بہت کمزوری کا اظہار کرتے ہیں چنانچہ پادری ایس ایم پال صاحب اپنے اس مذکورہ بالا مضمون میں لکھتے ہیں کہ ان کا ایک مناظرہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے گوجرانوالہ میں ہوا تھا مناظرہ مسئلہ توحید پر تھا اس کے ضمن میں پادری صاحب نے مولوی صاحب پر ایک سوال کیا تھا جس کے متعلق وہ لکھتے ہیں:

سوال کیا تھا مولوی صاحب کے لئے بم کا گولہ ثابت ہوا اس وقت مولوی صاحب کا چہرہ دیکھنے کے قابل تھا ایک رنگ آتا اور دوسرا جاتا تھا سٹ پٹائے تو بہت لیکن افغانی گرفت سے کب چھوٹ سکتے تھے۔

اب معاملہ بالکل واضح ہے کہ مولوی صاحب عیسائیوں کی گرفت میں آ کر چھوٹ نہیں سکتے اس لئے یہ انہیں عزیز ہیں اور دوسرے احمدی انہیں کیوں عزیز ہونے لگے کیونکہ احمدی جب میدان میں آتے ہیں تو قرآن مجید کی اس آیت کا نقشہ کھنچ جاتا ہے جاء الحق و زھق الباطل ان الباطل کان زھوقا اور مولوی صاحب اس میدان میں ہمیشہ زخم کھا کر پلٹتے ہیں اور ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ:

از سواد کعبہ چوں آہو رمید۔ ناوک، سیاد پہلویش درید

(پیغام صلح لاہور۔ ۳ جون ۱۹۴۰ء ص ۶۔)

عیسائیوں کے دانت کھٹے کرنے کی خوب کہی۔ قادیانیوں کے پیر و مرشد مرزا غلام احمد نے اپنی زندگی میں عیسائیوں سے جو مشہور مناظرہ امرتسر میں ۱۸۹۳ء میں کیا تھا اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ کئی روز تک جاری رہنے والے مباحثے میں جب دلائل کا ذخیرہ ختم ہو گیا اور مخالف خاموش نہ ہوا تو آسمانی نشان کا سہارا لیا کہ تم ۱۵ ماہ کے اندر مر جاؤ گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ مناظر بھی ایسا سخت جان نکلا کہ بوڑھا پنشنر ہونے کے باوجود پندرہ ماہ نکال گیا۔ مرزا صاحب قادیانی کی خوب ہنسی اڑی۔

۱۵ ماہ کی مدت کی تکمیل کے بعد جب وہ مزید ۲۲ ماہ زندہ رہ کر فوت ہوا، تو مرزا صاحب نے فرمایا: کیا ہوا کہ مدت کے اندر نہیں مرا، آخر مرتو گیا۔ بتاؤ اب آتھم کہاں ہے؟۔ خوب علم کلام ہے۔ کوئی کہے کہ پنڈت لیکھ رام نے جو مرزا غلام احمد قادیانی کی ایک خاص مدت میں مرجانے کی پیش گوئی کی تھی، وہ پوری ہوگئی کیونکہ کیا ہوا جو مرزا صاحب قادیانی، پنڈت لیکھ رام کی بتائی ہوئی مدت کے اندر نہیں مرے، آخر مرتو گئے۔ بتاؤ اب مرزا غلام احمد صاحب کہاں ہیں؟ تو اس کا کیا جواب ہوگا۔ بہاء)

سکندر آبادی سیٹھ کا تقاضا اور ہمارا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد (حیدر آباد دکن) کے رہنے والے پرانے احمدی (مرزائی) ہیں۔ ان کو قادیانیوں نے ایک ہی سبق پڑھا رکھا ہے کہ آپ مولوی ثناء اللہ سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذب پر بمیعاد ایک سال حلف مؤکد بعذاب طلب کیجئے۔ چنانچہ وہ بار بار وہی سبق دہراتے ہیں جو استاد ازل نے ان کو پڑھایا ہے۔ اخبار اہلحدیث امرتسر میں ان کو بار ہا جواب دیا گیا۔ آخری اور مفصل جواب اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء میں درج ہو چکا ہے، بلکہ بصورت اشتہار مطبوع ہوکر حیدر آباد دکن وغیرہ میں بکثرت شائع بھی ہو چکا ہے۔ اب انہوں نے پھر استاد ازل کی تعلیم کے ماتحت اخبار الفضل قادیان ۸ جون ۱۹۴۰ء میں ایک مضمون دھر گھسیٹا ہے جس کی سرخی ہے:

مولوی ثناء اللہ اور موکد بعذاب حلف

اس میں آپ نے پھر وہی راگ الاپا ہے۔ اس لئے میں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آبادی کو بطور ہمدردی آخری بات کہتا ہوں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیٹھ صاحب! سنئیے! آپ کے ساتھ ہمارا جھگڑا ایک مذہبی عقیدہ کے متعلق ہے کسی دنیاوی معاملہ کے متعلق نہیں۔ اس لئے اس کا تصفیہ بھی مذہبی ہدایت (قرآن، حدیث) کے ماتحت ہونا چاہیے۔ پس آپ حلف موکد بعذاب یا سادہ حلف طلب کرنے کی بابت کوئی آیت یا حدیث پیش کیجئے جس کا مضمون ہو کہ کسی نبی یا مامور من اللہ کے منکر پر حلف خصوصاً موکد بعذاب لازم یا واجب اس کے سوا ہم آپ کی کسی بات کا جواب دینے کے ذمہ دار نہیں ہیں۔ بلکہ آپ کی اور قادیانی جماعت کی طرف سے محض ٹال مٹول سمجھتے ہیں جیسا کہ اس کی تفصیل ہم اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء میں بخوبی کر چکے ہیں جس کا جواب قادیانی جماعت کی طرف سے نہیں آیا۔ جو صاحب اس حلف کے متعلق مفصل معلومات حاصل کرنا چاہیں وہ انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن محلّہ مشیر آباد سے رسالہ حلف طلب کریں۔

حاجی عبداللہ الہ دین صاحب سنئیے! کافر کی سزا کے لئے اس کا کفر ہی کافی ہوتا ہے اس کے لئے قسم کی ضرورت نہیں۔ کافروں نے جب کبھی انکار رسالت کیا، سادہ الفاظ میں کیا چنانچہ ارشاد ہے:

ویقول الذین کفروا لست مرسلاً (الرعد:۴۳)

ادھر جواب میں یہ نہیں کہا گیا کہ آؤ حلف اٹھاؤ۔ یہ تو بچوں کا کھیل ہے جو آپ جیسے بوڑھوں کے شایان شان نہیں۔ مگر محض آپ کی خاطر میں آج پھر اعلان کرتا ہوں کہ:

مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوی مسیحیت اور مہدویت میں جھوٹے تھے۔

پس میرا یہ قول آیت مرقومہ بالا کے مطابق دیکھ لیجئے۔ اس پر جتنی مزیت چاہیں اس کا ثبوت قرآن وحدیث سے دیجئے۔

نوٹ: آج سے پہلے کئی مرتبہ میں تکذیب مرزا پر حلف اٹھا چکا ہوں حتی کہ قادیان میں بھی بموقع جلسہ اسلامیہ حلف اٹھایا تھا جس کا ذکر الفضل مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں ملتا ہے۔ اب میں بغیر دلیل شرعی کے آپ کی کوئی بات سننے کو تیار نہیں کیونکہ میں جان چکا ہوں کہ آپ لوگوں کو تحقیق حق منظور نہیں بلکہ دفع الوقتی کرنا چاہتے ہیں۔ پس آئندہ مجھ سے جو مطالبہ کریں وہ از روئے قرآن وحدیث کریں۔ ورنہ میرا حق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ میں خاموش رہوں کیونکہ شیخ سعدی مرحوم مجھے نصیحت فرما گئے ہیں:

آنکس کہ بقران و خبر زر نہ دہی
ایں است جوابش کہ جوابش نہ دہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۴۰ء ص ۷)

قادیانی یتیموں کی دیوار نصف گرگئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے خطبہ میں ایک بڑا عارفانہ نکتہ بتایا تھا کہ سلطنت برطانیہ اور فرانس احمدیت کے لئے اس طرح کی دیوار ہیں جیسے حضرت موسیٰؑ اور حضرت خضرؑ کے زمانے میں ایک دیوار تھی جس کے نیچے یتیموں کا خزانہ تھا۔ اس دیوار کا ذکر کرنے کے بعد خلیفہ قادیان نے جو کچھ کہا ان کے الفاظ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۴۰ء میں درج ہو چکے ہیں مگر قارئین کے استحضار کے لئے دوبارہ نقل کرتے ہیں:

انگریز اور فرانسیسی وہ دیوار ہیں جن کے نیچے احمدیت کی حکومت کا خزانہ مدفون ہے اور خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ یہ دیوار اس وقت تک قائم رہے جب تک خزانہ کے اصل حق دار جوان نہیں ہو جاتے۔ ابھی احمدیت چونکہ بالغ نہیں ہوئی اور بالغ نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس خزانہ پر قبضہ نہیں کر سکتی، اس لئے اگر اس وقت یہ دیوار گر جائے تو نتیجہ یہ ہوگا کہ دوسرے لوگ اس پر قبضہ جمالیں گے۔ پس اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ ہم پھر ایسی دیوار کو بنا دیں تا جب احمدیت اپنی بلوغت کا ملہ کو پہنچ جائے تو اس وقت وہ اس خزانہ کو سنبھال لے۔ دنیاداروں کی نگاہ میں بیشک یہ عجیب بات ہے مگر جو بات خدا تعالیٰ کے حضور مقدر ہے وہ عجیب نہیں اور وہی طبعی اور حقیقی فیصلہ ہے۔

(الفضل قادیان ۴ جون ۱۹۴۰ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعات کی رو سے ہمیں سخت افسوس ہے کہ قادیان کے یتیموں کے خزانہ کی دیوار نصف ٹوٹ گئی کیونکہ سلطنت فرانس نے مغلوبیت کا اظہار کر دیا۔ یہاں تک کہ فرانس نے اپنے دشمنوں کی شرائط جو سخت ہتک آمیز ہیں منظور کر لیں۔ جن کی نسبت مبصرین کی عام رائے ہے کہ سلطنت فرانس ختم ہوگئی یا اختتام کے قریب پہنچ گئی ہے۔ تاریخی حیثیت سے بھی ہمیں افسوس ہے کیونکہ سلطنت فرانس بہت پرانی سلطنت ہے اور یورپ کے براعظم میں سب سے پہلے بیدار ہونے والی یہی قوم ہے۔ ترکوں کے عروج زمانے کے زمانے میں ترکوں کے ساتھ اس کے بڑے اچھے تعلقات تھے۔ گو کبھی کبھی جنگ کا موقعہ بھی آجاتا تھا۔ بہر حال ایک شہ زور سلطنت تھی جس کے زوال پر آج دنیا میں افسوس کیا جا رہا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس خاص اس وجہ سے ہے کہ قادیان کی احمدیت ابھی نابالغہ ہے اور اس کے خزانے کی دیوار نصف گر گئی۔ ظاہر ہے کہ جس دیوار کا نصف حصہ گر جائے خزانہ محفوظ نہیں رہ سکے گا اب اس کی حفاظت کی کیا صورت ہوسکتی ہے۔ قادیانی جماعت ہماری رائے شاید نہ سنے مگر ہم تو اپنی مخلصانہ رائے ظاہر کرنے سے رک نہیں سکتے وہ یہ ہے کہ:

قادیان کے خلیفہ (مرزا محمود احمد) مع اپنے اتباع کے جو بقول ان کے لاکھوں کی تعداد میں ہیں جلد فرانس پہنچ کر جنرل ڈیگال کے ماتحت ہوکر شیطان جرمنی کا مقابلہ کریں تاکہ گری ہوئی کھڑی ہو جائے نہیں تو احمدیت کے خزانے کا خدا حافظ۔

ناظرین کرام! آپ لوگ حیران ہوں گے کہ قادیان سے ایسی چیستانیں شائع ہوتی ہیں یا اہل حدیث ان پر افترا کرتا ہے جواب یہ ہے کہ اہل حدیث ان پر افتراء نہیں کرتا کیونکہ اہل حدیث کا عقیدہ ہے:

انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات الله (النحل: ۱۰۵)

(اللہ کی آیات پر جھوٹ موٹھ افترا وہی لوگ کرتے ہیں جو اللہ کی آیات پر ایمان نہیں رکھتے)

بلکہ واقعہ یہی ہے کہ خلیفہ قادیان یہی سمجھیں ہیں کہ ہم جو کچھ کہیں گے اس کے ماننے کو مریدان باصفا تیار ہیں ہم پیغام صلح کے اس مقولہ سے متفق نہ ہوں گے کہ:

خلیفہ قادیان (محمود احمد) کے مریدوں نے خلیفہ کے ہاتھ عقل بیچی ہوئی ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۳۱ مئی ۱۹۳۲ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اتنا تو ہم کہنے سے نہیں رک سکتے کہ جن لوگوں نے مرزا غلام احمد صاحب کو نبی ملہم یا مجدد اسلام مان لیا، ان سے ایسی باتوں کا تسلیم کرنا کوئی تعجب نہیں۔ آج کل پیری مریدی حقیقت میں یہی اثر پیدا کرتی ہے۔ پس آپ لوگ اندازہ کرلیں کہ کہاں تیموں کی دیوار، اور کہاں برطانیہ اور فرانس کی سلطنتیں، اور کہاں احمدیت کا خزانہ۔ یہ سب حقیقت میں کچھ نہیں، سوائے اس کے کہ شیخ چلی کی خاندانی یادگار ہیں جس کے ماننے والوں نے یہ عہد کیا ہوا ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
قدن سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۴۰ء ص ۶)

قادیانی اور لاہوری جماعتوں سے سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں مباحثہ کی تیاریاں ہورہی ہیں۔ مضمون مباحثہ نبوت مرزا اور تکفیر منکرین ہوگا۔ جماعت قادیان نبوت مرزا کو مبحث قرار دینے پر زور دیتی ہے اور جماعت لاہوریہ تکفیر منکرین پر۔ ہمارے خیال میں نبوت اور تکفیر آپس میں اصل اور فرع کی نسبت رکھتی ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ ان دونوں فریقوں کا مباحثہ ہوگا بھی یا نہیں، اگر ہوگا تو کب؟ اس لئے ہم ان دونوں کے سامنے ایک علمی سوال پیش کرکے جواب باصواب کے منتظر ہیں۔

قادیانیوں سے سوال:

آپ لوگ مرزا غلام احمد صاحب کے منکروں کو اس لئے کافر کہتے ہیں کہ وہ نبوت مرزا سے منکر ہیں۔ نبوت کے منکر دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ لوگ جو کسی نبی کی نبوت کو نہیں مانتے، مگر اس کو مصلح (ریفارمر) جانتے ہیں۔ جیسے آج کل برہموسماجی۔ دوسرے وہ لوگ جو سلب نبوت کے ساتھ صلاحیت کی بھی نفی کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسے ہمارے زمانہ کے آریہ سماجی۔ شرعی اصلاح میں یہ دونوں کافر ہیں۔

پس قادیانیوں سے ہمارا سوال ہے کہ لاہوری احمدی (مرزائی) جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے سلب نبوت کرتے ہیں یہ لوگ بھی برہموسماجیوں کی طرح کافر ہیں یا نہیں؟ انصاف اور دیانت سے جواب دیجئے۔

لاہوری مرزائیوں سے سوال:

کسی غیر نبی کو وصف نبوت سے موصوف ماننا خدا پر افتراء ہے یا نہیں، جیسے شیخ بہاء اللہ ایرانی کے اتباع کرتے ہیں۔ پس ایسے لوگ جو کسی غیر نبی کو نبی مانیں وہ آپ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں یا نہیں؟

یہ ایک مذہبی سوال ہے اگر آپ لوگوں نے جواب نہ دیا بلکہ حیلہ بہانہ سے ٹال دیا تو ہم خود اس کا جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصریحات کی روشنی میں شائع کر دیں گے:

ستعلم لیلی ای دین تداینت
و ای غریم فی التقاضی غریمها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۴۱ء ص ۷)

ترک مرزائیت کا اعلان

مولوی عتیق الرحمان صاحب لکھتے ہیں:

حضرات! ناچیز کی دلی خواہش تو یہی تھی کہ میں ترک مرزائیت کی وجوہات نہایت تفصیل کے ساتھ فرزندان اسلام کے سامنے پیش کروں مگر اقتضائے وقت کے ماتحت فی الحال ان مختصری چند سطور پر ہی اکتفا کرتا ہوں مفصل آئندہ انشاء اللہ تعالی

جماعت مرزائیہ میں میرا عہدہ اور مقام:

حضرات ناچیز کی جماعت مرزائیہ میں اچھی پوزیشن تھی مبلغ جماعت کی حیثیت سے کام کرتا تھا افراد جماعت میں مجھے عزت واحترام اور نظر محبت و وقار سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھا جاتا تھا۔ جماعت کی جانب سے دنیاوی معاملات میں مدد وتعاون کرنے میں کئی ایک احسانات ہیں جن کا ناچیز کو بہر صورت اقرار واعتراف ہے۔ غرضیکہ دنیاوی نقطہ نگاہ اور ظاہری خواہشات اور نفسانی ضروریات (نکاح وغیرہ) کے لحاظ سے ناچیز کا ہر مقصد و مطلب ہر طرح ہی پورا ہو چکا تھا اور کسی قسم کی تکلیف نہ تھی باوجود اس راحت و آرام اور عیش و عشرت کے جماعت مرزائیہ سے کیوں علیحدگی اختیار کی؟ پس اس سوال کا جواب دو حصوں میں عرض ہے۔

حصہ اول کا تعلق تو قادیانی خلافت کے اعمال و افعال اور اخلاق و عادات کے ساتھ وابستہ ہے خلیفہ قادیان کو ابھی تک یہ طاقت و جرأت نصیب نہیں ہوئی کہ وہ اپنے والد بزرگوار (مرزا غلام احمد قادیانی) کے مقرر کردہ معیار مباہلہ کے مطابق اپنی پوزیشن صاف کریں حالانکہ معترضین جناب خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے مریدوں کی طرف سے کئی مرتبہ مباہلہ کا چیلنج کیا گیا مگر جناب خلیفہ صاحب کی طرف سے اس کا کوئی معقول اور تسلی بخش جواب نہیں دیا گیا۔

حصہ دوم کا تعلق مرزا غلام احمد قادیانی کے غیر از حقیقت اور خالی از صداقت دعاوی کے ساتھ وابستہ ہے۔

حضرات! خادم ہذا نے دوران ملازمت میں مرزا صاحب قادیانی کی تمام کتابوں کا ترتیب وار بغور مطالعہ کیا اور مرزائیوں کے ہر دو فریق یعنی قادیانیوں اور لاہوریوں کے تمام لٹریچر کو بنظر تحقیق پڑھا۔ اس کے بعد میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی، کشوف اور پیش گوئیوں میں کاذب ہیں اور ان کی تصنیفات محض پریشان خیالات کا مجموعہ ہیں جن پر لا یسمن و لا یغنی صادق آتا ہے۔

بہر کیف ایسے مدعیوں کا پیدا ہونا آنحضرت ﷺ کی پیش گوئیوں کے مطابق ضروری تھا۔ مرزا غلام احمد صاحب کے غیر صادق ہونے کی سب سے بڑی دلیل یہ کہ مرزا قادیانی آنجہانی اپنے تمام مقاصد میں دنیا سے سراسر ناکام گئے خداوند قدوس نے اپنے مخصوص فضل و کرم سے رؤیا صادقہ کے ذریعہ مجھے اطلاع دی کی مرزائی جماعت ایک گم کردہ راہ فرقہ ہے۔

میں اپنی تمام تحقیقات و معلومات اور خداوندی بشارات و اطلاعات کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مرزائی جماعت سے علیحدہ ہوتا ہوں اور مولانا عنایت اللہ صاحب چشتی امیر جماعت مسلمانان قادیان کے دست حق پرست پر مرزائیت سے تائب ہوکر فرقہ ناجیہ یعنی جماعت حقہ اہل سنت والجماعت میں شامل ہوتا ہوں اور رب العزت سے دعا ہے کہ حق تعالی اسی حق پسند جماعت میں میرا خاتمہ بالخیر کرے اور مرزائیت سے ہر مومن کو محفوظ رکھے اور مری طرح دوسرے مرزائیوں کو بھی قادر مطلق اور ہادی برحق نور ہدایت سے منور فرمائے۔ آمین:

راقم: احقر العباد عتیق الرحمان فاروق قادیانی سابق مبلغ جماعت مرزائیہ۔

مورخہ ۸ جون ۱۹۴۰ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۴۰ء ص ۷)

مرزا قادیانی اور انقلاب عالم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جو شخص صرف قادیانی اخبارات پڑھتا ہو، اور کوئی تحریر اس کی نظر سے نہ گزرتی ہو، نہ کوئی آواز اس کے کانوں تک پہنچتی ہو، وہ یقین کرسکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی آمد سے دنیا میں بہت بڑا مذہبی انقلاب برپا ہوا ہے۔ اور خاص کر دین اسلام تو روشن چراغ کی طرح نہیں بلکہ شمس نصف النہار کی طرح تاباں و درخشاں ہو گیا ہے۔ قادیان کا کوئی پرچہ اٹھا کر دیکھو۔ مرزا صاحب قادیانی کے کمالات کا ثبوت اس میں ضرور ملے گا لیکن جب ان کمالات کی تنقیح دفتر اہل حدیث امرتسر میں کی جاتی ہے، تو اس مصرع کے مصداق ٹھہرتے ہیں۔

سپنے اندر راجہ بھیو جاگت بھیو کنگال

چنانچہ آج ہم الفضل قادیان کا ایک نوٹ بغرض جواب نقل کرتے ہیں جو ۲۱ جون کی اشاعت میں نکلا ہے اس کی عبارت یہ ہے:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ آخری زمانہ میں ایمان اور اسلام دنیا سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اٹھ جائے گا۔ جسے ایک فارسی الاصل شخص کے ذریعہ دنیا میں دوبارہ قائم کیا جائے گا۔ چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں

لو کان الایمان معلقاً بالثر یا لنا له رجل من فارس

سو اس پیش گوئی کے مطابق خدا نے حضرت مرزا غلام احمد کو جو فارسی الاصل تھے مسیح موعود بنا کر بھیجا اور آپ نے ایمان کو دنیا میں از سر نو قائم کرتے ہوئے اسلام کی خدمت اور حفاظت کے لئے ایک زبردست جماعت پیدا کر دی جس کے ذریعہ آج اسلام کو تقویت حاصل ہو رہی ہے اور نیک طبع لوگ اس جماعت میں شامل ہوتے چلے جا رہے ہیں۔

(الفضل قادیان ۲۱ جون ۱۹۴۰ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

اللہ رے دلیری! اس مضمون نگار کے نام کے ساتھ مولوی فاضل بھی لکھا ہے، مگر ان کو یہ معلوم نہیں (یا کسی غرض کے تحت قصداً چشم پوشی کی ہے) کہ لو کا حرف بلحاظ معنی ماضی کے لئے ہوتا ہے قرآن مجید سے ثبوت لیجئے ارشاد ہے:

لو کنت اعلم الغیب لا ستکثر ت من الخیر۔ اگر میں غیب جانتا ہوتا۔الخ نہ یہ کہ آئندہ جانوں گا۔

قرآن مجید کی بابت تو مولوی صاحب عذر کر سکتے ہیں کیونکہ مولوی فاضل کے نصاب میں قرآن داخل نہیں لیکن کتب عربیت تو داخل ہیں پس سنیئے۔ ایک عرب شاعر کہتا ہے

لو کنت من مازن لم تستبح ابلی

اگر میں مازن کی قوم سے ہوتا تو میرے اونٹ نہ کھوئے جاتے

پس الفضل کی پیش کردہ حدیث شریف کے معنی یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت سلمانؓ فارسی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ یہ شخص اس ذہین قوم میں سے ہے جس کی شان ہے کہ اگر دین ثریا پر بھی ہوتا تو ان میں سے ہر ایک آدمی اس کو لے آتا چنانچہ ایک دوسری روایت میں رجل کی بجائے رجال بصورت جمع آیا ہے اس لحاظ سے یہ کلام آئندہ کے لئے پیش گوئی نہیں بلکہ گزشتہ زمانہ کے متعلق پس گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔اب سنئیے اپنے اصل دعوی کا جواب۔

ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اوران کے اتباع کو کس جماعت سے تشبیہ دیں۔کہلانے کو تو یہ لوگ متکلمین کی جماعت کہلاتے ہیں اور بڑے مرزا صاحب سلطان المتکلمین بنتے تھے۔مگر واقعہ یہ ہے کہ نہ ان لوگوں کا دعوی منقح ہوتا ہے اور دلیل میں قوت۔جیسا موقع دیکھتے ہیں ویسا ہی کہہ جاتے ہیں۔علمی اصطلاح میں ان کے دلائل کو ہم مغالطات عامۃ الورود کہیں تو بجا ہے اوران لوگوں کا نام اصحاب السفسطہ رکھیں تو بالکل موزوں ہے۔دیکھئے یہاں حدیث سے اپنا مطلب لینے کے لئے مرزا صاحب قادیانی کو فارسی الاصل بنا دیا ہے۔اس کے علاوہ شیخ محی الدین ابن عربی قدس سرہ کی ایک پیش گوئی ہے جس کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تریاق القلوب میں بایں الفاظ نقل کیا ہے:

آخری بچہ جو اس دنیا میں پیدا ہوگا، وہ چین میں ہوگا اوراس کی زبان چینی ہوگی۔اس کے بعد نسل انسانی میں کوئی بچہ پیدا نہیں ہوگا اور قیامت آجائے گی۔

شیخ ممدوح کے الفاظ یہ ہیں

یکو ن مو لدہ بالصین و لغتہ لغت بلدہ و یسری العقم فی الر جا ل و النساء فیکثر النکا ح من غیر و لا دۃٍ

اس پیشگوئی کو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے حق میں لیا ہے۔چونکہ اس میں آخری بچہ کا چینی ہونا صاف مذکور ہے، اس لئے مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی کی تاویل یوں کرتے ہیں کہ:

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ (موعودلڑکا) قوم مغل اورترک سے ہوگا

پھراس پیش گوئی کو اپنی ذات پر چسپاں کیا ہے تریاق القلوب طبع اول ص ۱۵۸۔

(مرزا صاحب قادیانی کو نہ چینی زبان آتی تھی، نہ ترکی آتی تھی۔مرزا صاحب نے قوم کی تاویل تو کردی ،زبان کی کیا تاویل ہوئی۔بہاء)

اس پیش گوئی کی تفصیل میں جانا ہمارا اصل مقصد نہیں ہے۔ہمیں صرف یہ بتانا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایک ضروری مقصد کے لئے اپنی قومیت مغل اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترک بتائی ہے۔ ناممکن ہے کہ آپ اس بیان میں جھوٹے ہوں کیونکہ اگر اس میں بھی جھوٹے ہوں تو شیخ ممدوح کی پیش گوئی آپ کی ذات پر چسپاں نہ ہو سکے گی۔ اس کی مزید تشریح مرزا صاحب نے خود فرمائی ہے۔ چنانچہ حقیقت الوحی صفحہ ۲۱ پر لکھتے ہیں:

ہمارا خاندان جو شہرت کے لحاظ سے مغلیہ خاندان کہلاتا ہے اس پیش گوئی کا مصداق ہے اور ضلع گورداسپور خاص کر تحصیل بٹالہ کے سرکاری کاغذات میں قادیان کا پورا نام قادیان مغلاں لکھا جاتا ہے۔

ہاں ہم مانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعض تحریروں میں بھی آپ کا فارسی الاصل ہونا پایا جاتا ہے۔ جب وہ تحریریں ہمارے جواب میں شائع ہوں گی تو ان کا صحیح مطلب بتائیں گے اور قادیانی دوستوں سے کہلوائیں گے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس شعر کے مصداق تھے

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت جتائی جاتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ ۵۔۶)

قادیانی کی کامیابی کے متعلق ایک فیصلہ کن بات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے ہمارا دعوی ہے جس کا اظہار ہم ان لفظوں میں کرتے آئے ہیں:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

مگر اتباع مرزا ہماری بات کو مخالفت پر مبنی سمجھتے رہے۔ آج ہم واقعات صحیحہ پیش کر کے فیصلہ ناظرین کی رائے پر چھوڑتے ہیں۔

پہلے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تشریف آوری کی غرض کیا تھی۔ اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ قادیانی اخبارات کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفاظ میں بتاتے ہیں۔ قادیانی اخبار فاروق میں ایک طویل مضمون نکلا ہے جو دراصل مولوی محمد علی لاہوری کے جواب میں ہے۔ ان کے باہمی معاملہ میں دخل دینا ہمارا کام نہیں کیونکہ: محتسب را درون خانہ چہ کار

ہاں ہمارے مطلب کی بات اس میں اتنی ہے کہ مضمون نگار نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کی غرض بتائی ہے جو اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

حضرت مسیح موعود کی بعثت کی غرض نہ تو برلن میں ایک عظیم الشان مسجد بنانا تھی، نہ تین یورپئین زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم کرنا تھی، نہ پانچ زبانوں میں اسلامی رسالے جاری کرنا تھی، نہ تیں زبانوں میں کسی قدر لٹریچر شائع کرنا تھی، نہ دس ہزار کاپی انگریزی ترجمہ قرآن کی مفت دینا تھی، نہ دو ہزار جرمن ترجمہ کرنا، نہ پندرہ ہزار کاپی سیرۃ نبوی کی پہنچانا تھی، نہ پچاس ہزار سے اوپر رسالے تعلیم الاسلام پر دنیا میں مفت پہنچانا تھی، نہ دو ہائی سکول بنانا، اوران کی عمارتوں اور بورڈنگ ہاؤسوں کا اضافہ کرنا تھی، نہ وہ اسلامی لٹریچر جو کہ لاہوری جماعت نے شائع کیا، شائع کرنا تھی۔

حضور (مرزا قادیانی) کی بعثت کی غرض تو محض ایک تھی اور وہ یہ کہ انسان کا تعلق اپنے خالق اوراس کی مخلوق کے ساتھ سنور جائے۔ اس مشت خاک میں سے پھر رب ار نی کی جگرسوز آہیں نکلیں۔ وہ پھرمحبوب حقیقی کی یاد میں رویا کرے۔ بے کل ہو جائے۔ تڑپا کرے۔ سرتا پا سوز ہو جائے تا ناسوت کی خاک سے شعلے اٹھیں، اور وہ مشت خاک لاہوت کی ذات میں جذب ہو جائے۔ اور انسان پھر ایک نقطہ مرکزی پر جمع ہوجائیں۔ وہ پھر جماعت بن جائیں۔ وہ پھر ایک امیر المومنین کی اقتداء میں آجائیں اوراس نعمت سے مستفید ہوں جو برحمتہ اخوانا کا نتیجہ ہے جو اشد حباً للہ ہے لوگ اس مامور کی آواز پر مستانہ وار لبیک یا رب لبیک کہتے ہوئے آئیں اور اسلام آسمانی نشانوں اور اپنی تعلیم کی خوبی کے ساتھ ادیان باطلہ پر غالب آئے۔ (اخبار فاروق قادیان ۲۸ جون ۱۹۴۰ء ص ۵)

بس یہ وہ غرض ہے جو (بقول مرزائیاں) خدا کے علم میں مرزا غلام احمد صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تشریف سے وابستہ ہے، یعنی دنیا میں دین داری کا غلبہ ہوکر ہر قسم کی غلط کاری ختم ہو جائے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے سارے مسلمانوں کو علی وجہ الکمال متقی بنانا اپنی غرض بعثت بتائی تھی۔ مگر آج کل بعض اتباع مرزا نے اس غرض کو محدود کر کے صرف اپنی ہی جماعت کے لئے مخصوص کر لیا ہے۔ ہمیں اس سے بھی بحث نہیں کہ ان لوگوں نے دریا کو کوزے میں بند کر کے حجّرت واسعاً (تو نے وسیع چیز کو تنگ کر دیا)۔ یہ فقرہ آنحضرت ﷺ نے ایک صحابی کے حق میں فرمایا تھا جس نے دعا کرتے ہوئے محبت بھرے لہجہ میں کہا تھا

اللهم ارحمنی و محمد و لا ترحم معنا احداً۔ (اے اللہ مجھ پر اور محمد ﷺ پر رحم کر۔ ہمارے ساتھ کسی اور پر رحم نہ کر۔ ثناء اللہ) کا الزام کیوں اپنے اوپر لیا اس لئے ہم اس امر کی تحقیق کرتے ہیں کہ کیا اتباع مرزا کو یہ وصف حاصل ہو گیا؟ کلا (ہرگز نہیں) سب سے پہلے ہم بڑے مرزا صاحب کی شہادت پیش کرتے ہیں آپ نے ایک جگہ لکھا ہے:

> اخی مکرم حضرت مولوی نور الدین صاحب سلمہ تعالی بارہا مجھ سے تذکرہ کر چکے ہیں کہ ہماری جماعت کے اکثر لوگوں نے اب تک کوئی خاص اہلیت اور تہذیب اور پاک دلی اور پرہیز گاری اور للہی محبت باہم پیدا نہیں کی۔ سو میں دیکھتا ہوں کہ مولوی صاحب موصوف کا یہ مقولہ بالکل صحیح ہے۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ بعض حضرات جماعت میں داخل ہوکر اور اس عاجز سے بیعت کر کے اور عہد توبہ نصوح کر کے پھر بھی ویسے کج دل ہیں کہ اپنی جماعت کے غریبوں کو بھیڑیوں کی طرح دیکھتے ہیں۔ وہ مارے تکبر کے سیدھے منہ سے اسلام علیک نہیں کر سکتے، چہ جائے کہ خوش خلقی اور ہمدردی سے پیش آویں۔ اور انہیں سفلہ اور خودغرض اس قدر دیکھتا ہوں کہ وہ ادنی ادنی خودغرضی کی بنا پر لڑتے اور ایک دوسرے سے دست بدامن ہوتے ہیں اور ناکارہ باتوں کی وجہ سے ایک دوسرے پر حملہ ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات گالیوں تک نوبت پہنچتی ہے اور دلوں میں کینہ پیدا کر لیتے ہیں اور کھانے پینے کی قسموں پر نفسانی بحثیں ہوتی ہیں۔

(اشتہار التوائے جلسہ ۲۷ دسمبر ۱۸۹۳ء ص ۲ ملحق بشہادت القرآن از مرزا)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب کی یہ تحریر دسمبر ۱۸۹۳ء کی ہے۔ اس کے بعد گمان ہو سکتا تھا کہ شاید مرزائی جماعت نے وہ صلاحیت حاصل کر لی ہے جو مرزا صاحب کی تشریف آوری سے مقصود تھی۔ مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ قادیان کی خلافت ثانیہ کے زمانہ میں بھی خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو اپنی جماعت کی اخلاقی کمزوری کی وہی شکایت رہی جو مرزا صاحب متوفی کو تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

مجھے نہایت افسوس ہے کہ ابھی تک ہماری جماعت میں اتحاد عمل کی روح پیدا نہیں ہوئی۔ کئی لوگ بعض معمولی اور ادنی باتوں پر آپس میں لڑتے ہیں اور ایک دوسرے سے ناراض رہتے ہیں۔ (الفضل ۱۴ جنوری ۱۹۳۲ء)

اس کی مزید تصدیق لاہوری جماعت نے ان لفظوں میں کی ہے:

خلیفہ قادیان مغرور آدمی ہے اور اس کی جماعت بغض و کینہ رکھنے والی جماعت ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۸ جولائی ۱۹۳۵ء)

ناظرین کرام! فریقین کا یہ اعتراف اپنا مضمون بتانے کو کافی ہے۔ ان حوالہ جات کی روشنی میں جماعت مرزائیہ کے حق کوئی یوں کہے کہ: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا، بالکل بجا ہے۔

مقام حیرت ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب متوفی اپنے کو محمد ثانی بحیثیت بعثت ثانیہ کہا کرتے تھے، اس لئے ضروری تھا کہ قرآن مجید نے آنحضرت ﷺ کی بعثت اولی کا جو نقشہ دکھایا ہے وہی نقشہ جماعت مرزائیہ میں پایا جاتا۔ ہم بطور نمونہ جماعت اولی (صحابہ کرام) اور جماعت ثانیہ (اتباع مرزا) کی تصویر عربی الفاظ میں پیش کرتے ہیں کیونکہ جماعت اولی کا ذکر قرآن کے عربی الفاظ میں ہے اسی مناسبت سے جماعت مرزائیہ کا ذکر بھی ہم عربی الفاظ میں ناظرین کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

جماعت صحابہ:

محمد رسول الله و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم

جماعت مرزائیہ:

مرزا (علی قوله) رسول الله و الذین معه اشداء علی انفسهم متنازعون بینهم اشد تنازعاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اعیان جماعت احمدیہ! اس مقابلہ کو ذرا انصاف کی نظر سے دیکھ کر بتاؤ کہ بعثت محمدیہ ثانیہ بعثت محمدیہ اولی کے مطابق ہے؟ اگر ہے تو یہ باہمی چپقلش کیوں ہے جس کا ثبوت حوالہ جات مرقومہ میں ملتا ہے۔ اگر مطابق نہیں تو:

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۱۲ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ ص ۵۔۶)

خلیفہ قادیان کی دعائیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے یہ خطبہ دیا ہے کہ حکومت برطانیہ مجھ سے دعا کی درخواست کرے تو جنگ میں فتح یاب ہوسکتی ہے، اخبارات میں عجیب عجیب چہ میگوئیاں ہو رہی ہیں۔ ایک آریہ اخبار نے لکھا تھا کہ حکومت کو چاہیے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے منہ سے ایک نلکی لگا دے اور اس کا دوسرا سرا میدان جنگ تک پہنچا دے، تاکہ خلیفہ صاحب کے منہ کی دعا آلود ہوا دشمن کی فوج بھگا دے۔

خیر یہ تو ایک مذاق ہے کیونکہ دعا نلکی کے ذریعہ نہیں جایا کرتی بلکہ وہ براہ راست خدا کے پاس پہنچتی ہے۔ بڑے مرزا صاحب کا بھی یہ دعوی تھا کہ میری دعائیں قبول ہوتی ہیں ان کے اس دعوی کو اتباع مرزا خصوصاً مولوی محمد علی صاحب لاہوری رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں بطور معجزہ پیش کرتے رہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جیسے باپ بیٹے کے مراتب میں فرق ہے، ایسے ہی ان کی دعاؤں میں بھی فرق ہے۔ ہمارا اعتقاد ہے کہ مرزا صاحب کلاں کی دعا قبول ہوتی تھی جو شخص ہمارے دعوی کو غلط سمجھے وہ بتائے کہ مرزا غلام احمد موصوف نے جو یہ دعا کی تھی کہ:

اے اللہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں فوت کردے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس دعا کو آپ نے فیصلہ کن قرار دیا تھا۔ کیا کوئی ہے جو اس دعا کو غیر مقبول کہہ سکے۔ نہیں یہ دعا صحیح اور صریح طور پر قبول ہوئی جس کا نتیجہ پبلک نے بچشم خود دیکھ لیا مگر نہ ماننے والوں کا کیا علاج؟

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی دعاؤں کی تفصیل ہمیں ایک احمدی کے شائع کردہ ٹریکٹ (رسالہ) سے ملی ہے، جو درج ذیل ہے:

جناب خلیفہ صاحب نے اپنے خطبہ میں زور دار الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ اگر حکومت برطانیہ مجھ سے دعا کی درخواست کرے تو میری دعا کے سبب حکوت برطانیہ کو یقیناً فتح ہو گی۔ مخلص خلافت بھی جناب خلیفہ صاحب کے اس دعوی کو بڑی اہمیت دے رہے ہیں تا جناب خلیفہ صاحب کا تعلق باللہ اور دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت ثابت ہو۔ لیکن ہم اس معمہ کو سمجھنے سے قاصر ہیں کہ ایک طرف تو خلیفہ صاحب برٹش ایمپائر کی وفاداری کا راگ الاپا کرتے ہیں دوسری طرف یہ حال ہے کہ ان کی کامیابی کے لئے سچے دل سے دعا تک کرنے کو بھی تیار نہیں، جب کہ رعایا کا بچہ بچہ گورنمنٹ سے ہم دردی رکھتا ہے، اور ان کے عدل وانصاف کو مدنظر رکھتے ہوئے دلی اخلاص سے فتح کی دعائیں مانگ رہا ہے۔ اس وقت خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) حکومت کے مصائب میں اور اضافہ کرنے کا باعث بن رہے ہیں اور انہیں الٹا اپنے سامنے جھکانا چاہتے ہیں اور ان کی کامیابی کو مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں حالانکہ ہمارے بادشاہ کی کامیابی یقینی ہے۔

ہمیں تو ان کی وفاداری سمجھ نہیں آئی کہ وہ کیوں ان مشکلات کی گھڑیوں میں بھی بغیر گورنمنٹ کی درخواست کے دعائیں نہیں کر سکتے۔

لیکن دیکھنا تو یہ ہے کہ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے اس بلند بانگ دعوی میں کہاں تک صداقت ہے اور ان دعاؤں کو کہاں تک قبولیت حاصل ہے اگر ان کی دعاؤں میں ایسی ہی قبولیت ہے جیسا انہوں نے دعوی کیا ہے تو میں پوچھتا ہوں

۱۔ جب آپ نے احمدیہ سٹور قوم کے ہزاروں روپئہ کے سرمایہ سے جاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا، اوراس میں آ نے اپنی ذمہ داری پر لوگوں سے روپیہ لیا تھا، کیا اس کی کامیابی کے لئے دعائیں نہ کیں تھیں ۔ اگر کی تھیں تو سٹور کیوں تباہ و برباد ہوا جسکے صدمے سے کئی احمدی پاگل ہو گئے اور بہت سارے اپنی تمام عمر کی کمائی سٹور میں تباہ و برباد کر کے مفلس و قلاش بن کر رہ گئے ۔

۲۔ ایسٹرن ٹریڈنگ کمپنی میں قوم کا کس قدر روپیہ برباد ہوا۔ گلوب ٹریڈنگ کمپنی کا کس قدر سرمایہ تباہ ہوا۔ گڑ فیکٹری کا کیا حشر ہوا۔ پھر قومی سرمایہ سے قائم شدہ بک ڈپو کا سرمایہ کہاں گیا۔ یہ تمام کام جو قومی سرمایہ سے شروع ہوئے اور آپ کی زیر سر پرستی جاری رہے اور آپ ان کی ترقی اور کامیابی کے لئے دعائیں فرماتے رہے۔ کیا پھر بھی ان کا انجام ناکامی نہ ہوا۔ اس وقت آپ کی دعائیں کیوں کارگر نہ ہوئیں۔

۳ ۔ کیا جناب کو یاد نہیں کہ جب آپ کے نہایت قیمتی گھوڑے چور لے گئے اور آپ نے ان کی واپسی کے لئے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ گھوڑے تو کیا واپس آنے تھے الٹا آپ سے جھونکے کی رقم بھی لے کر کھا گئے۔ اس وقت آپ کی دعاؤں کو کیا ہوا۔

۵ ۔ پھر کیا جناب کو علم ہے کہ آپ نے دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان (جن کے آپ واحد مالک ہیں) کی ایک شاخ جب کٹرہ جیمل سنگھ امرتسر میں کھولی، جس کا افتتاح آپ نے خود اپنے مبارک ہاتھوں سے وہاں پہنچ کر لمبی چوڑی دعاؤں کے بعد کیا۔ اس کے بعد جو اس کا حشر ہوا کیا آپ بھول سکتے ہیں اس وقت آپ کی دعائیں کیوں بے اثر ہو گئیں ۔

۵۔ نثار ہوزری قادیان کے لئے آپ نے احمدی احباب پر کس قدر زور ڈال کر سرمایہ وصول کیا۔ اس کا جو حشر ہو رہا ہے وہ کسی تشریح کا محتاج نہیں۔ اسکے لئے آپ دعائیں نہیں فرماتے ۔

٦ ۔ قاضی محمد علی نوشہروی کو سزائے پھانسی سے بچانے کے لئے آپ نے نہ صرف خود ہی دعائیں کیں بلکہ تمام جماعت سے بھی دعائیں کروائیں، اور روزے رکھوائے ،اور قوم کا ہزاروں روپیہ خرچ کر کے پریوی کونسل تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپلیں بھی کی گئیں ۔کیا اس وقت آپ کی دعائیں روزے اور اپلیں اکارت نہ گئیں اور قاضی محمد علی کو پھانسی نہ ہوئی۔

۶ ۔کیا قادیان میں احرار کانفرنس کو روکنے کیلئے ایڑی چوٹی تک کا زور نہیں لگایا اور ہر رنگ میں اسکو روکنے کی کوششیں نہیں کیں۔ پھر کیا احرار کانفرنس قادیان میں منعقد ہوئی یا نہ۔اسوقت آپ کی دعائیں کہاں گئیں۔

۸ ۔کیا احرار کانفرنس کے بعد سید عطاء اللہ شاہ بخاری کو پھنسانے کے لئے کوئی کسر باقی رکھی۔ نتیجہ کیا ہوا۔مقدمہ بخاری کے خلاف فیصلہ آپ کے خلاف ہوا۔جسکی اپیلوں وغیرہ پر قوم کا کم ازکم چالیس ہزار روپیہ کا خرچ بتایا جاتا ہے۔اس وقت آپ کی دعائیں کہاں جا چھپیں۔

۹۔ چوہدری فتح محمد سیال کو (جو کہ آپ کے ناظر اعلیٰ ہیں) جب آپ نے الیکشن کے لئے کھڑا کیا ۔کیا ان کی کامیابی کیلئے دعائیں نہ کی تھیں جب کہ ظاہرا طور پر قوم کا پسینہ کی جگہ لہو بہا کر کمایا ہوا روپیہ ہزاروں کی تعداد میں بے دریغ بہایا گیا اور صبح سے شام تک آپ خود بڑی عرق ریزی سے قادیان پولنگ سٹیشن پر ووٹ گزارتے رہے کیا پھر بھی اس میں ناکامی کا منہ دیکھنا نہ پڑا۔اسوقت آپ کی دعائیں کیوں رد ہوئیں۔

۱۰۔کیا عزیز احمد قلعی گر کو پھانسی سے بچانے کے لئے آپ نے دعائیں نہ کیں ۔اور قوم کا ہزاروں روپیہ برباد کر کے پریوی کونسل تک اپلیں نہ کی گئیں۔اور کیا آپ کی دعاؤں کا الٹا اثر یہ نہ ہوا کہ جب آپ نے قلعی گر کو بچانے کے لئے لاہور ہائی کورٹ میں اپیل کرائی تو ہائی کورٹ نے قاتل کو تو کیا بری کرنا تھا،الٹا آپ کے خلاف ہی ریمارکس پاس کر دیئے جس پر آپ نے ایک بیان کے دوران میں تسلیم کیا کہ ان ریمارکس سے جو آپ کے خلاف ہوئے جو آگ آپ کے دل کو لگی ہوئی ہے اسکو کوئی پانی ٹھنڈا نہیں کر سکتا ۔اب آپ خدارا غور فرمائیں کہ اب بھی آپ کی دعاؤں کی قبولیت میں شک کیا جا سکتا ہے۔

۱۱۔ پھر آپ نے اس آگ کو بجھانے کیلئے تین قابل وکلاء کی خدمات حاصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے ہائی کورٹ میں ریکارکس حذف کرانے کی درخواست دی جس کے بالمقابل یہ خاکسار ایک معمولی سے وکیل کو ہی لیکر پیش ہوا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ کی تمام کوششیں اور دعائیں بے اثر ثابت ہوئیں اور اللہ تعالی نے اپنے فضل سے مجھ جیسے کمزور بے کس انسان کو فتح دی اور آپ کی اپیل خارج ہو گئی۔

اسی قسم کے اور بیسیوں واقعات جنکی تفصیل کی اس جگہ گنجائش نہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ آج تک آپ کی دعائیں الٹ ہی اثر دکھاتی رہی ہیں اس کے بالمقابل آپ کے بعض سادہ لوح مردوں کا یہ لکھ دینا کہ ہمارا فلاں کام آپ کی دعاؤں سے ہوا کچھ حقیقت نہیں رکھتا کیونکہ ایسے اتفاقی واقعات دنیا میں ہوتے ہی رہتے ہیں اور سادہ لوح مرید ایسے واقعات کو اپنے پیروں کی کرامات ہی ظاہر کیا کرتے ہیں دیکھنا تو یہ ہے کہ وہ امور جن میں آپ نے پوری کوشش توجہ اور انہاک سے دعائیں کیں اور قوم سے بھی کروائیں ان میں ناکامی کیوں ہوئی۔ اس کا تو صاف مطلب یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالی کے حضور قطعاً کوئی خاص مرتبہ حاصل نہیں۔ اور نہ ہی آپ کی دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت ہے اور اس وقت آپ کا گورنمنٹ کو دعا کی درخواست کرنے کیلئے مائل کرنے کی کوشش کرنا محض حسن بن صباح والی چال ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ آپ نے اپنے معترضین کے خلاف ہمیشہ دعا کا پاکیزہ اشتہار استعمال کرنے کی بجائے کفار والا گندہ حربہ (بائیکاٹ) استعمال کیا۔

اگر آپ یہ فرمائیں کہ اس وقت آپ کو یہ مقام حاصل نہ تھا جواب ہوا ہے تو اب بھی ہماری طرف سے آپ کو کھلا چیلنج ہے کہ اگر آپ کو یقین ہے کہ آپ خدا کے برگزیدہ اور مقرب بن چکے ہیں اور وہ الزامات جو آپ کی ذات پر آئے دن لگ رہے ہیں غلط اور بے بنیاد ہیں تو آؤ اللہ تعالی کے حضور میں مل کر دعا کریں اور میدان مباہلہ میں نکلیں تا روز روز کا جھگڑا ختم ہو کر حق و باطل میں فیصلہ ہو،۔ اور وہ تمام سعید روحیں جو آپ کی بریت ثابت نہ کرنے کی وجہ سے ہدایت سے محروم ہو چکی ہیں ہدایت پانے میں ..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ تمام مذبذب جو اس تنازع کی کی وجہ سے تذبذب میں پڑتے ہیں اور وہ تمام مخلصین جماعت جو منافق قرار دیئے جا چکے ہیں راہ راست پر آئیں اور تمام اعتراضات جو آئے دن ان حالات کی وجہ سے سلسلہ پر لگ رہے ہیں ختم ہوں۔

بالآخر میں امید کرتا ہوں کہ آپ سلسلہ احمدیہ اور اس کے بانی کی عزت کو ملحوظ رکھتے ہوئے ضرور میدان مباہلہ میں نکلیں گے اور اگر آپ نے میدان مباہلہ میں آنے کی جرأت کی تو میں نہ صرف اکیلا ہی بلکہ کم از کم بیس افراد کو اپنے ہمراہ لاؤں گا جو دعا مباہلہ میں شریک ہوں گے اور کم از کم دو ہزار ایسے اشخاص بھی ساتھ لاؤنگا جو ہمیشہ کے لئے اس نشان کے زندہ گواہ ٹھہریں گے لیکن اگر آپ اللہ تعالی کی وعید و لا یتمنو ہ ابداً بما قدمت اید یھم سے ڈر گئے اور میدان مباہلہ میں نہ نکلے تا یاد رکھیں کہ آپ کے وہ تمام دعاوی جن کو آپ آئے دن کرتے رہتے ہیں غلط اور بے بنیاد ٹھہریں گے اور ماننا پڑے گا کہ آپ کو اللہ تعالی کے حضور ہرگز ہرگز کوئی مرتبہ حاصل نہیں اور آپ کا اپنی طاقت کے نشہ میں ہم کمزور اور بے کس احمدیوں کو منافق قرار دینا غلط اور ظلم عظیم ہے ورنہ کسی ایک خدا کے برگزیدہ کی مثال پیش کرو جو منافقوں کے بالمقابل میدان مباہلہ میں نہ نکلا ہو

و السلام علی من اتبع الھدی ۔

خاکسار: حکیم عبدالعزیز احمدی سکرٹری انجمن انصار احمدیہ قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان کی دعاؤں کی قبولیت کے بارے میں ہمیں شک رہتا تھا، ہم چاہتے تھے کہ یہ شک زائل ہو جائے۔ خدا کا شکر ہے کہ حکیم عبدالعزیز صاحب کے رسالہ مذکورہ بالا کو دیکھنے سے ہمارا شک زائل ہونے کی بجائے اس درجہ تک پہنچ گیا کہ ہم خلیفہ صاحب کے حال کے بارے میں عرفی کا یہ شعر صحیح پاتے ہیں

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بتمنا گریستن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ان واقعات میں دعا کرنے سے انکار کیا ہے اور دعا کی تعریف کرتے ہوئے کہا ہے کہ دعا اس کو کہتے ہیں کہ تا حصول مقصد خدا سے مسلسل درخواست کی جائے۔ (الفضل ۲۰ جولائی)۔

شائد خلیفہ صاحب بڑے مرزا صاحب کی دعا بھول گئے جو انہوں نے، مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ، کے عنوان سے بدیں الفاظ شائع کی تھی:

اے خدا مجھ میں اور مولوی ثناء اللہ میں سچا فیصلہ کر کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائے۔،

اس درخواست کا نام مرزا غلام احمد صاحب نے دعا رکھا ہے اور میاں محمود احمد صاحب نے بھی رسالہ تشحیذ الاذہان میں اس کو دعا کہا ہوا ہے، حالانکہ اس کی قبولیت کا اظہار ایک سال ایک ماہ سے زیادہ عرصہ بعد ہوا تھا یعنی ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی ہوئی دعا ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو قبول ہوئی جب کہ مرزا صاحب قادیانی فوت ہو گئے۔

اب خلیفہ صاحب کی تحریر کے مطابق یہ دعا، دعا نہیں۔ مگر ان کے والد بزرگوار کی تصریح کے مطابق یہ دعا ہے۔ اس اعتراض کو اٹھانا خلیفہ صاحب موصوف کا کام ہے دیکھئے۔ اس کے جواب میں کیا کہتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۴۰ء مطابق ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ، ص ۷۔۹)

(خلیفہ قادیان کی دعاؤں کی تاثیر کے متعلق پیغام صلح میں ایک مضمون بایں الفاظ شائع ہوا:

الفضل کیوں خاموش ہے

پیغام صلح مورخہ ۲۶ جون ۱۹۴۰ء میں ہم نے ایک مقالہ افتتاحیہ جناب خلیفہ صاحب قادیان اور موجودہ جنگ، کے عنوان سے لکھا تھا جس میں اس امر کی خوب وضاحت کی گئی تھی کہ موجودہ جنگ جناب میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کی دعاؤں اور بد دعاؤں سے برپا نہیں ہوئی بلکہ اس کی وجوہات خالص عمرانی اخلاقی اور معاشی ہیں۔

جس کے جواب میں معاصر الفضل نے تحکمانہ انداز میں

دعاؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود کی تعلیم سے غیر مبایعین کی ناواقفیت،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عنوان سے ایک مضمون لکھا۔ جس کا جواب پیغام صلح مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء میں دے دیا گیا معاصر الفضل کا جواب دلائل کے لحاظ سے بالکل تشنہ تھا، غالبا اس کی فرومائیگی کو محسوس کرتے ہوئے جناب میاں صاحب (محمود احمد) نے ایک طویل ہمارے اس مضمون کے متعلق دیا جو الفضل اور سن رائز میں چھپ چکا ہے

لیکن جناب میاں صاحب نے بھی ہمارے اصل سوال کو چھوا تک نہیں، بلکہ سارا زور اس بات پر صرف کیا ہے کہ جماعت لاہور کے افراد دعاؤں کی قبولیت کے قائل نہیں ہیں۔

یہ درست نہیں ہے۔ ہم، خداوند تعالی کے فضل و کرم سے دعاؤں کی قبولیت کے قائل ہیں اور ہمارا ایمان ہے کہ خداوند تعالی اپنے بندوں کی دعاؤں کو سنتا ہے اور ہمارا یقین محکم ہے کہ خداوند تعالی نے حضرت مسیح موعود کی دعاؤں کو سنا۔

ہمیں جو اعتراض تھا وہ جناب میاں (محمود) صاحب کی تحدی پر تھا۔ جناب میاں صاحب نے اپنی تقریر میں کہا تھا:

مجھے یقین کامل ہے کہ اگر یہ انگریز سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے مجھ سے دعا کی درخواست کریں تو اللہ تعالی ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا لیکن ابھی انہیں اپنی طاقت پر بہت گھمنڈ ہے اور ان کے لئے یہ ماننا سخت مشکل ہے کہ قادیان میں بیٹھے ہوئے ایک آدمی کی دعا سے ہٹلر کی فوجیں بھاگ سکتی ہیں۔

ہم نے اس تحدی پر اعتراض کیا تھا۔ کیونکہ یہ تحدی خلاف اصول تھی جو دعاؤں کے متعلق حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے قائم کیا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے نزدیک سوائے ان دعاؤں کے جو فرض اور عبادت میں شامل ہیں ضروری نہیں کہ اللہ تعالی سب دعاؤں کو قبول کرے۔ یہ اس کی مرضی ہے چاہے تو قبول کرے اور چاہے تو رد کر دے۔

سو ایک مٹی کا بنا ہوا ضعیف اور عام انسان اپنی کسی خاص دعا کے متعلق اپنی طرف سے تحدی نہیں کرسکتا کہ وہ دعا یقیناً قبول ہوگی۔ ہاں اگر یہ وثوق مشیت الٰہی سے مشروط ہو تو ایک علیحدہ بات ہے۔ اس صورت میں وہ وثوق بھی خدا تعالی کی مشیت میں شامل ہوتا ہے ورنہ اس کے علاوہ جو شخص بھی تحدی کرے گا وہ شرک فی التوحید کا مرتکب ہوگا۔

اپنی دعا کی قبولیت کے متعلق کون شخص دعوی کرسکتا ہے دعاؤں کے متعلق تو بعض دفعہ انبیاء کو بھی زجر و توبیخ کر دی جاتی ہے اور جناب میاں صاحب تو عام انسانوں کی صف میں ہیں..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیغام ۲۱ صلح لاہور جولائی ۱۹۴۰ء ص ۴)

حکیم عبد العزیز احمدی نے مذکورہ بالا مضمون میں جن الزامات کی طرف اشارہ کیا کہ جو آئے دن مرزا محمود احمد صاحب کی ذات پر لگ رہے تھے، ان الزامات کا ذکر قادیانی پریس میں کئی بار ہوا ہے۔ اخبار پیغام صلح لاہور میں ۱۹۲۹ء کے ایک شمارے میں ذیل کا مضمون ہوا:

نادان مرید

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء میں اللہ دتا صاحب جالندھری سکرٹری انجمن احمدیہ خدام الاسلام کا حسب ذیل استفتاء شائع ہوا ہے:

الف نے ب پر الزام زنا لگایا مگر چار گواہ پیش نہیں کرتا بلکہ اس سے عاجزی کا اقرار پیش کر کے شریعت کے اس حکم کو ناممکن العمل قرار دیتا ہے۔ اور ب سے مطالبہ حلف کرتا ہے بلکہ اس کو مباہلہ کی دعوت دیتا ہے۔ ب مطالبہ حلف اور مباہلہ کو اس باب میں ناجائز قرار دیتا ہے از روئے شریعت اسلامیہ حقیقت اور اصلیت کیا ہے۔

اسی اخبار میں مذکورہ بالا سوال کے متعلق یہ فتوی درج کیا گیا ہے

الزام زنا کا ثبوت بے شک چار شاہدوں سے ہوتا ہے۔ اگر الزام لگانے والا شہادت مکمل پیش نہ کر سکے تو ملزم کا حق ہے کہ اس پر دعوی ہتک کر کے سزا دلائے مگر یہ دونوں صورتیں عدالت کے متعلق ہیں۔ یعنی گواہوں کا لینا یا دعوی کا سننا۔ قاضی و حاکم کا یہ کام ہے۔ اگر حکومت تک یہ معاملہ نہیں گیا تو ملزم کو چاہیے کہ جو الزام لگانے سے اس کی نسبت لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا ہوگئی ہے یا ہونے کا احتمال ہے، اس کو بحکم حدیث اتقوا مواضع التهم حلف اٹھا کر یا مباہلہ کرنے سے دور کرے۔ حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ اعتکاف میں تھے آپ کی بیوی صفیہؓ ملنے آئیں آپ ان کو رخصت کرنے کے لئے دروازہ مسجد تک تشریف لے گئے ۔ دونوں میاں بیوی دروازہ پر کھڑے تھے اتنے میں دو شخص سامنے سے گذرے حضور نے فرمایا علی رسلكما (ٹھہرو) ٹھہرا کر فرمایا کہ یہ صفیہ میری بیوی ہے۔ انہوں نے عرض کیا کیا حضور ہم میں سے کوئی بدگمان ہوسکتا تھا؟ فرمایا شیطان انسان کے خون میں جاری ہو کر اثر کر جاتا ہے۔ آج نہیں تو کل بدگمانی پیدا ہونے کا احتمال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں تعجب ہے کہ جن لوگوں کو کافراور دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا جاتا ہے انہی سے فتویٰ بھی طلب کیا جاتا ہے۔ جھگڑا تو تھا میاں صاحب اوران مریدوں کے درمیان تھا کہ مرید ان پر کچھ الزام لگاتے تھے اور میاں صاحب سے مطالبہ حلف کرتے تھے اور اس مطالبہ حلف اور مباہلہ کی تائید میں حضرت مسیح موعود کی بعض تحریروں کو پیش کرتے تھے۔ مگر اس جھگڑے میں قادیانی مولوی فاضل صاحب کا حضرت صاحب کو چھوڑ کر ان علماء کی طرف رجوع کرنا جن کو وہ دائرہ اسلام میں داخل نہیں سمجھتے الغر یتق یتثبت بالحشیش کا مصداق ہے یعنی ڈوبتا ہوا آدمی تنکوں کا سہارا پکڑتا ہے

رجوع کرنا چاہیے تھا قرآن شریف کی طرف جہاں شہادت کے نہ ہونے کی صورت میں میاں بیوی کے لئے اگر ان میں سے ایک دوسرے پر الزام دے قسم کھانا ضروری قرار دیا گیا ہے۔ یا حدیث کی طرف رجوع ہونا۔ یا بالآخر حضرت مسیح موعود کی تحریروں کی طرف۔ مگر ان سب کو چھوڑ کر ان علماء کی طرف رجوع کرنا جن کو عقیدۃً کافر سمجھا جاتا ہے شائد صرف اسی غرض سے تھا کہ اگر وہاں سے فتویٰ مل جائے کہ ایسے حالات میں حلف اٹھانا خلاف شریعت ہے تو اسی کا سہارا لیا جائے۔ میاں صاحب کو چاہیے کہ ایسی مذموم حرکات سے اپنے مریدوں کو روکیں جو واقعی ان کے نادان دوست معلوم ہوتے ہیں۔

(پیغام صلح لاہور ۳۰۔ اکتوبر ۱۹۲۹ء مطابق ۲۶ جمادی الاول ۱۳۴۸ھ جلد ۱۷ نمبر ۲۷ ص ۲)

اسی طرح ۱۹۴۲ء کے پیغام صلح کے ایک شمارے میں مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کی تحریر شائع ہوئی جس کا ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

میاں محمود احمد صاحب قادیانی پر الزامات کے متعلق ہمارا طریق عمل

فرقان جولائی ۱۹۴۲ء میں جناب چوہدری محمد اسماعیل صاحب ریٹائرڈ ای اے سی کا بیان کہ

شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری اور اس کے ساتھیوں کے الزامات محض جھوٹ ہیں

کے عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے۔ اس کا ایک کٹنگ میرے پاس کسی دوست نے جواب کے لئے بھیجا ہے۔ اگر مضمون کو چوہدری صاحب کے بیان تک محدود رکھا جاتا تو مجھے قطعاً ضرورت نہ تھی کہ اس معاملہ میں کچھ لکھتا مگر مجھے خواہ مخواہ درمیان میں لا کر اس مضمون میں یہ لکھا گیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں ان الزامات کو غلط بھی قرار دیتا ہوں جو جناب میاں (محمود احمد) صاحب کے مرید... ان پر لگاتے ہیں اور ان کی تشہیر میں مدد دیتا ہوں حالانکہ یہ دونوں باتیں غلط ہیں۔

میاں (محمود احمد) صاحب کے نادان دوست ان الزامات کی تشہیر خود کر رہے ہیں اور پھر الزام دوسروں پر دیتے ہیں۔ ایسے ناپاک الزامات کے معاملہ میں جن کے لگانے والے میاں صاحب کے اپنے مخلص مرید ہیں جس قدر خاموشی اختیار کی جاتی بہتر تھا اگر اس میں کوئی بولنے کا حق رکھتا تھا تو وہ خود میاں (محمود احمد) صاحب تھے اور ان کے لئے دو موقعے ایسے آئے تھے کہ وہ پبلک کو مطمئن کر سکتے تھے۔

پہلا موقع وہ تھا جب مولوی عبدالکریم مباہلہ والے نے میاں صاحب سے ان الزامات پر مباہلہ کرنا چاہا تھا اگر وہ اس کو منظور کر لیتے تو ان الزامات کے سچا یا جھوٹا ہونے کا فیصلہ ہو جاتا مگر قادیان کی منطق عجیب ہے میاں صاحب نے فرمایا کہ میں اس بات پر مباہلہ کرنے کو تیار ہوں کہ زنا کے الزام پر مباہلہ کرنا جائز ہے یا نہ، مگر اس بات پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار نہیں کہ مجھ پر زنا کا الزام سچا ہے یا جھوٹا۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود کی صاف تحریر موجود ہے کہ زنا کے الزام پر مباہلہ ہوسکتا ہے۔ جناب میاں صاحب نے اس معاملہ میں حضرت مسیح موعود کے جواز مباہلہ کے فیصلہ کے ہوتے ہوئے مباہلہ سے انکار کر کے کوئی اچھا اثر پبلک پر پیدا نہیں کیا۔

اس پر کچھ عرصہ گذر گیا تو ایک جماعت مخلصین کی قادیان سے اٹھی جس نے اسی قسم کے بلکہ اس سے بھی بدتر الزامات کے متعلق تحقیقات کا مطالبہ کیا اور اپنی ہی جماعت کے کمیشن کے سامنے اپنا ثبوت پیش کرنے کے لئے میاں صاحب سے درخواست کی۔

یہ بات کس قدر معقول تھی مگر میاں (محمود احمد) صاحب نے اس مطالبہ کو بھی منظور نہ کیا اور تحقیقات کے ذریعہ سے بھی اصل حقیقت کو ظاہر نہ ہونے دیا۔

ایک پیغمبر حضرت یوسفؑ پر جھوٹا الزام لگتا ہے تو وہ قید خانہ سے نکلنے سے انکار کرتے ہیں جب تک کہ ان پر الزام کی تحقیقات نہ ہو جائے۔ اور وہ تحقیقات بھی ایک غیر بادشاہ کے ذریعہ کرائی اور جھوٹ کا جھوٹ ہونا ظاہر ہو گیا۔ مگر میاں صاحب نے خود اپنی جماعت کے کمیشن کے سامنے بھی تحقیقات سے انکار کر دیا۔ مریدوں کا سوال نہیں دنیا اس سے کیا نتیجہ نکالے گی؟ تو میاں صاحب کے مریدوں نے اب ان الزامات جھوٹا ثابت کرنے کے لئے جنہیں خود میاں صاحب جھوٹا ثابت کرنے کی جرأت نہیں رکھتے یہ طریق اختیار کیا ہے کہ لوگوں کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوڑے پھرتے ہیں کہ تم ان الزامات کو غلط سمجھتے ہو یا صحیح اور کیا تم خیال کرتے ہو کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد) سے ایسے ناکردنی افعال سرزد ہوئے ہوں گے۔ اگر کہیں بیس میں سے ایک نے کہہ دیا کہ نہیں، تو بس اسی کو لے دوڑے کہ دیکھو یہ ثابت ہو گیا کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد) پر یہ الزامات غلط ہیں اور باقی انیس کا نام نہ لیں گے۔

یہ مریدوں نے نرالا طریق پیر کی بریت کا اختیار کیا ہے۔ کسی ایسے مرید سے ہی دریافت کر لیتے جو جج ہو یا جج رہ چکا ہو کہ کیا اس طریق سے کبھی کسی ملزم کی بریت ثابت ہو گئی ہے کہ ملزم خود تو کہے کہ میں نہ الزامات کا جواب دوں گا، نہ بریت کا ثبوت پیش کروں گا، نہ تحقیقات ہونے دوں گا، نہ بالمقابل حلف اٹھاؤں گا، اور ایک تیسرا شخص عدالت میں آ کر کہہ دے کہ میں ان الزامات کو غلط سمجھتا ہوں کیونکہ یہ شخص ایک بڑا لیڈر ہے، اور اس بلند مقام کے لحاظ سے اس سے یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ ایسے افعال کا ارتکاب کرے۔

چوہدری محمد اسماعیل صاحب کا بیان جسے بڑے فخر سے شائع کیا گیا ہے وہ کیا ہے؟ صرف اس قدر کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد)، حضرت مسیح موعود کے فرزند ہیں اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے ایسا کام نہیں کیا۔

مگر کیا نیکوں کے فرزندوں کے برا کام کرنے کی کوئی مثال نہیں؟

یا یہ کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد) چونکہ قادیان میں رہتے ہیں جہاں حضرت مسیح موعود رہتے تھے اسلئے انہوں نے ایسا کام نہیں کیا،

تو کیا صلحاء کے رہنے کے مقامات پر اور اچھے لوگوں کی گدیوں پر زنا اور شراب خوری اور طرح طرح کی بدکاریاں نہیں ہوتیں؟

یا یہ کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد) چار بیویوں کے خاوند ہیں، اسلئے ان کے نزدیک وہ زنا کا ارتکاب نہیں کر سکتے۔ حالانکہ نہ کسی کا مجرد ہونا اس کی زنا کاری کی دلیل ہے، نہ کسی کا چار چھوڑ چار سو بیویوں کا خاوند ہونا اس کی پاک بازی کی شہادت ہے۔

اگر میاں صاحب کے مرید دنیا کو ان الزامات کے جھوٹا ہونا کا قائل کرنا چاہتے ہیں تو اس کی اب بھی وہی دو سیدھی راہیں ہیں۔ وہ میاں صاحب کو تیار کریں کہ الزام لگانے والوں کے مقابلہ پر مباہلہ کریں یا جس طرح شیخ عبد الرحمٰن صاحب مصری نے کہا ہے اپنی جماعت کا ایک کمیشن مقرر کر کے ان الزام لگانے والوں کو موقعہ دیں کہ وہ اپنے ثبوت ان الزامات کی تائید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پیش کریں اور میاں صاحب (مرزا محمود احمد) ان کا جواب دیں....

ہم نے تو انتہائی شرافت سے کام لیا۔ کبھی ان گندے الزامات سے بھری ہوئی تحریروں کو شائع نہیں کیا جو میاں صاحب کے مریدوں نے شائع کیں۔ کبھی ان گندے الزامات سے بھرے ہوئے بیانات کا نام نہیں لیا، جو ایک کثیر تعداد میں ہمارے پاس موجود ہیں۔ اور یہ باوجود اس کے کہ میاں صاحب نے ہمارے خلاف جو کچھ مل سکا ہے اسے شائع کرنے پر اپنے اخباروں کی پیٹھ ٹھونکی۔ میں تو ان باتوں کو لکھنا بھی نہ چاہتا تھا مگر میں مجبور ہوں کہ جب میرے متعلق غلط بیانی کی جائے تو اس کی تردید کروں۔

اب میاں (مرزا محمود احمد) صاحب کا اختیار ہے کہ اپنے مریدوں کو سمجھائیں یا نہ سمجھائیں کہ ناپاک الزامات کی تشہیر کا موجب وہ خود ہیں۔ خاکسار محمد علی۔ ڈلہوزی۔ ۲۹ جولائی ۱۹۴۲ء

(پیغام صلح ۲۹ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۱۴ رجب ۱۳۶۱ھ جلد ۳۰ نمبر ۱۳۱)

اور پیغام صلح کے ۱۹۴۷ء کے ایک شمارے میں ذیل کی تحریر شائع ہوئی:

قاضی کا جرم:

جناب میاں محمود احمد صاحب اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۴ فروری (مندرجہ الفضل ۲۱ فروری) میں ارشاد فرماتے ہیں:

شریعت کہتی ہے کہ بدکاری کے جب تک چار گواہ نہ ہوں اس وقت تک ان کی گواہی قبول نہ کی جائے۔ لیکن کسی موقعہ پر کوئی شخص اکیلا گواہ ہے اور معاملہ کسی طرح قاضی کے پاس پہنچتا ہے اور قاضی اس کو گواہی کے لئے بلاتا ہے تو وہ قاضی کو کہہ سکتا ہے کہ میں نے دیکھا یا نہیں دیکھا اس کا سوال نہیں لیکن آپ کو گواہی لینے کا حق نہیں جب تک چار گواہ نہ ہوں۔

غرض اس جرم میں شریعت قاضی کو مجرم ٹھہراتی ہے کہ اس نے اس سے شہادت کیوں طلب کی اور اس شخص نے شریعت کی ہتک نہیں کی بلکہ قاضی نے شریعت کی ہتک کی ہے کہ صرف ایک آدمی سے گواہی مانگی۔

معلوم نہیں یہ کون سی شریعت ہے جو ایک سچی گواہی طلب کرنے پر قاضی کو مجرم ٹھہراتی ہے۔ یہ الگ بات ہے کہ گواہ کافی نہ ہونے یا مقدمہ کا ثبوت بہم نہ پہنچنے کی وجہ سے قاضی مقدمہ کو خارج کردے۔ لیکن گواہی لینے کو شریعت کی ہتک قرار دینا اور قاضی کو مجرم ٹھہرانا جناب میاں (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمود احمد) صاحب ہی کی انوکھی اختراع ہے۔

اسی سلسلہ میں یہ بھی غور طلب ہے کہ اگر ایک ہی شخص کی بدکاری کے مختلف واقعات کے ایک ایک یا دو دو گواہ ہوں، جن سب کی مجموعی تعداد چار یا ان سے کہیں زیادہ ہو جائے، تو کیا ایسی صورت میں بھی ان سے گواہی طلب کرنے پر قاضی ہی کو مجرم ٹھہرایا جائے گا، اور بدکاری کا مرتکب بری قرار دیا جائے گا۔ بینوا و توجروا (پیغام صلح لاہور ۱۹ مارچ ۱۹۴۷ء ص ۴)

قادیانی اور مباہلہ

بما قدّمت ایدیھم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے اپنے مخالفوں کو مباہلے کا حربہ دکھا کر دھمکایا تھا، لیکن اللہ کا ایک بندہ (صوفی عبدالحق غزنوی امرتسری) اس حربے سے نہ ڈر کر سامنے آیا، اور عیدگاہ امرتسر میں مرزا صاحب قادیانی سے مباہلہ کیا۔

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد صاحب، صوفی عبدالحق صاحب کے سامنے وفات پا گئے اور صوفی عبدالحق ان کے بعد سات سال تک زندہ رہے۔

یہ مباہلہ ..۱۸۹۳ء میں ہوا تھا اور اس سے پندرہ ماہ بعد مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی متعلقہ آتھم (عیسائی مناظر) جھوٹی نکلنے پر چاروں طرف سے مرزا صاحب پر حملوں کی بوچھاڑ ہونے لگی، اور بقول مرزا صاحب مباہلہ مذکور پر سوا سال گذر چکا تھا اس موقع پر صوفی عبدالحق غزنوی نے اشتہار دیا جس میں اپنی فتح اور قادیانی کی شکست ظاہر کرنے کو یہ شعر لکھا:

مدد ہے مباہل کو یہ آسمانی
ہوئی جس سے ہے ذلت قادیانی

مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۹۶ء میں کتاب انجام آتھم لکھی اس میں چند علماء کو مباہلہ کی دعوت دی مگر جوں ہی کوئی عالم آمادگی ظاہر کرتا، آپ پھسل جاتے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی نہ کوئی بہانہ پیش کر کے مباہلہ کوٹال دیتے ۔ چنانچہ میرے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کو جب خبر ملی کہ میں ان سے مباہلہ کے لئے تیار ہوں تو جھٹ یہ کہہ دیا کہ

ہم مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ اس وقت کریں گے جب ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے گی اور ہم وہ کتاب مولوی صاحب کو بھیج دیں گے۔ اگر مولوی صاحب ہمارے دلائل پڑھ کر بھی کہیں گے کہ میری تسلی نہیں ہوئی تو پھر ہم ان کی درخواست پر ان کے ساتھ مباہلہ بھی کرلیں گے

(اخبار الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

حاشیہ نشینان دربار مصر نے اس جواب کی بڑی تحسین کی۔ لیکن جب ۱۵ مئی کو کتاب چھپ کر شائع ہوگئی مگر میرے پاس نہ پہنچی تو میں نے طلب کی۔ مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے اس کا جواب آیا کہ اب مباہلہ کی حاجت نہیں رہی کیونکہ ہم تمہارے حق میں دعا فیصلہ کر چکے ہیں۔ یہی معنی ہیں اس شعر کے:

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

جب بڑے میاں کی جرأت کا یہ حال ہے، تو چھوٹے میاں (مرزا محمود احمد) کی ہمت کا اندازہ کرنا بالکل آسان ہے۔

قصر خلافت قادیان کے دربان اخبار فاروق نے اپنی ۲۸ مئی ۱۹۴۰ء کی اشاعت میں مجھے مباہلے کا چیلنج دیا تھا۔ جس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱ جون ۱۹۴۰ء میں قبولیت کے الفاظ میں دیا گیا جو ناظرین کی نظر سے گزرا ہوگا۔ یہ جواب کیسا صاف مدلل اور معقول تھا، مگر قادیانی اور معقول پسندی

ضدّان مفترقان ای تفرق

ہم نے سمجھا تھا کہ عنقریب مباہلہ ہو جانے کے بعد قادیانیوں کا یہ ارمان بھی نکل جائے گا۔ گو ہم جانتے تھے کہ جو لوگ خدائی فیصلہ سے بھی ہدایت یاب نہیں ہوئے ان کو کوئی چیز رہنمائی نہیں کرسکتی، کیونکہ ان کی حالت وہی ہو جاتی ہے جس کو بانی فطرت ان الفاظ میں بتاتا ہے

ان یّروا سبیل الرشد لا یتّخذوہ سبیلا ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ مذکورہ پر ہماری آمادگی دیکھ کر اخبار فاروق قادیان نے وہی راہ اختیار کی جو بڑے میاں (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کی تھی۔ یعنی لکھ دیا کہ مباہلہ کی وہ تمام شرائط تسلیم کرو جو ہم نے خواجہ حسن نظامی دہلوی اور سید محمد شریف گھڑیالوی، علمائے دیوبند اور مجلس احرار کے سامنے پیش کی تھیں۔

قادیانی دوستو! غور سے سنو۔ ہمارا تمہارا معاملہ خاص ہے جس میں (دہلوی ہو، یا گھڑیالوی، احرار ہوں یا ابرار) کوئی بھی ہمارا شریک نہیں ہے کیونکہ ہم یوسف کے خریدار اس وقت سے ہیں جب کہ وہ ابھی مصر میں بھی نہیں آیا تھا۔ اگر نہ سمجھے ہوں تو سنو ہم یہ مضمون ایک شعر کی صورت میں تم کو سمجھاتے ہیں

ہم سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

آئندہ ایسی غلطی کا ارتکاب کبھی نہ کرنا کہ ہمیں کسی اور کے فعل کا پابند بناؤ۔ سنو ہم تینوں (میں، مرزا کلاں، اور مرزا خرد) میں جو نسبت ہے وہ کسی اور میں نہیں ہے۔ اس مباہلہ کے لئے آپ مرزا صاحب خرد (مرزا محمود احمد) کو امرتسر کی عیدگاہ متصل کمپنی باغ میں لے آیئے جہاں مرزا صاحب کلاں نے مباہلہ کیا تھا اور میں بھی وہاں پہنچ جاؤنگا۔ حسب ارشاد مرزا صاحب کلاں مندرجہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ہم خلیفہ صاحب کے ساتھ مباہلہ کریں گے چلے آؤ۔ ورنہ:

خاموش کہ ایں شور وفغان چیزے نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۴۰ ص ۵)

ایک سوال کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ایک صاحب مولوی فضل صاحب چنگا بنگیال ضلع راولپنڈی، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید تھے۔ آپ مرزا صاحب کی ارادت میں یہاں تک ترقی کر گئے تھے کہ مدعی الہام بن کر پیش گوئیاں کرتے تھے۔ آخری عمر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ارادت سے تائب ہوگئے تھے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر میں کبھی کبھی تفریح کے طور پر ان کے الہام شائع ہوتے تھے۔ چنانچہ اہل حدیث ۲۸ جون ۱۹۳۵ء کے پرچہ میں بھی ان کا ایک الہام شائع ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

۳۔ جون ۱۹۳۱ء کو خدا تعالی نے عربی ممالک کے متعلق ایک قافیہ دار فقرہ میں یہ خبر فرمائی۔ یہ آئندہ کے لئے خبر ہے کہ، عربی دنیا مٹ جائے گی دیکھ لینا دوستو!

مورخہ ٦ جون کو میں نے خدا تعالی کے حضور میں یہ عرض کی کہ آیا یہ قومیں اسلام کی طرف آئیں گی یا نہیں؟

اور پھر عرض کی گئی کہ ان کو اسلام میں لانے کی کتنی مہلت عطا فرمائی گئی؟

اس کا جواب خدا تعالی نے عربی زبان کے لہجہ میں بالفاظ ذیل مرحمت فرمایا عشرین سنة یعنی بیس سال کے عرصہ کے اندر اسلام میں آ گئے تو یہ ممالک بچ جائیں گے ورنہ فنا کئے جائیں گے۔ پہاڑ اڑیں گے اور سمندر اچھل پڑے گا۔ (اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۳۵ء ص ۴)

اس اقتباس کی بنا پر ایک صاحب نے یہ سوال بغرض جواب بھیجا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

پرچہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۸ جون ۱۹۳۵ء میں مولوی فضل احمد کی پیش گوئی لکھی ہے۔ اب جب کہ یورپ میں جنگ چھڑی ہوئی ہے اور وہ پیش گوئی قریب قریب عمل میں آ رہی ہے آپ کا کیا خیال ہے۔

مدیر کاشف از علی گڑھ

ہم نے پرچہ مذکورہ کی عبارت ساری نقل کر دی ہے تا کہ جواب سمجھنے میں آسانی ہو۔

پیش گوئی مذکورہ کا مضمون صاف ہے کہ اس کی تاریخ اشاعت ۳ جون ۱۹۳۱ء سے بیس سال بعد یعنی ۳ جون ۱۹۵۱ء تک یورپ کو مشرف باسلام ہونے کی مہلت دی گئی ہے۔ اس عرصہ میں اہل یورپ اگر مسلمان ہوگئے تو بچ رہیں گے، ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تباہ کئے جائیں گے۔

موجودہ جنگ کو اس سے کیا تعلق؟

ہماری سمجھ تو یہ رہنمائی کرتی ہے کہ یہ جنگ اس پیش گوئی کی تردید کر رہی ہے۔ ایک تو اس لئے کہ موجودہ جنگ بیس سالہ مہلت گزرنے سے پہلے آ گئی ہے، دوسرے اس لئے کہ یورپ میں اسلام کی تبلیغ اور اس کی تکذیب کا قابل ذکر سلسلہ شروع ہی نہیں ہوا۔ نہ وہاں تبلیغ ہوئی نہ تصدیق یا تکذیب۔ بہرحال یہ گونگے کی بولی ہے جسے گونگے کی ماں ہی سمجھ سکتی ہے۔

مولوی صاحب اگر قادیانی ارادت سے تائب ہو کر نہ مرے ہوتے، تو ہم ان کی پیش گوئی پر یہ شعر پڑھ دینا کافی سمجھتے:

بک گیا ہے جنوں میں کیا کیا
کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔ اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۴۰ ص ۶)

سید احمد شہید، قادیانی کے مقدمۃ الجیش تھے؟

جناب شاہ محمد ہادی عطا سلونی، رائے بریلی سے لکھتے ہیں:

نئی کتابوں پر تبصرہ کرنا ایک بہت ہی مفید اور عمدہ کام ہے۔ آج کل کے تمام علمی پرچے قریب قریب یہ کام انجام دیتے ہیں۔

مارچ ۱۹۳۹ء میں ہندوستان کی سب سے بڑی تحریک جہاد کے ہیرو حضرت سید احمد شہید کی سیرت شائع ہوئی ہے۔ بہت سے رسالوں نے اس پر تبصرہ کیا اور ریویو لکھے۔ لیکن جون ۱۹۴۰ء کے ریویو آف ریلیجنز میں کتاب مذکور پر تبصرہ کی سرخی پڑھ کر مجھے بڑی مسرت ہوئی کہ خلاف امید اس رسالہ میں ایسی بات نظر آئی۔

میں نے نہایت شوق سے اس کو پڑھنا شروع کیا مگر قریب ڈیڑھ صفحہ پڑھنے کے بعد میری حیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی جب میں نے فاضل اڈیٹر کے یہ الفاظ سید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب کے متعلق پڑھے کہ:

آپ (سید احمد صاحب بریلوی) آنحضرت ﷺ کے اس ظل کامل کے ارہاص (پہلے آکر ظہور کی خبر دینے والے) تھے جس کو مسیح اور مہدی کا نام پا کر چودھویں صدی میں اسلام کو از سر نو زندہ کرنا تھا۔ جس طرح حضرت یحیٰ، حضرت مسیح کا راستہ صاف کرنے کے لئے مبعوث ہوئے تھے، سید احمد رائے بریلوی نے احمد قادیانی کا راستہ صاف کیا۔

آگے چل کر فرماتے ہیں:

آپ نے (یعنی سید احمد) نے اس حیات مستعار کے ۴۵ سالوں میں صدیوں کا کام کیا۔ شائد اس لئے کہ اللہ تعالیٰ مستقبل قریب ہی میں ایک عظیم الشان مصلح کے ذریعہ ایک نئے نظام عالم کے قیام کا ارادہ فرما چکا تھا آپ کی تحریک کامیاب نہ ہوئی لیکن اس مصلح اعظم کے راستہ کو صاف کرنے کا کام باحسن وجوہ آپ سرانجام دے گئے۔

اوپر کے الفاظ پڑھنے کے بعد مجھے یہ راز معلوم ہوا کہ کیوں اس رسالہ میں اس کتاب پر تبصرہ کیا گیا ہے۔ ساون کے اندھے کو ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے ہمارے مخاطب کو ہر جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسیحیت کا کرشمہ دکھائی دیتا ہے، اور ان کا جلوہ نظر آتا ہے۔ غور کرنے کی بات ہے اور ٹھنڈے دل سے سوچنے کا مقام ہے کہ کیا واقعی ایسا ہے؟

جن لوگوں نے سید احمد صاحب بریلوی کی سیرت پڑھی ہے اور جو ان کے حالات سے کچھ بھی واقف ہیں، وہی سمجھ سکتے ہیں کہ یہ کس قدر صریح کذب اور بہتان ہے۔ اللہ اکبر! سید صاحب کی ذات گرامی اور مرزا صاحب قادیانی کی مقدمۃ الجیش!

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

دیکھئے یہ کہنا کہ فلاں شخص فلاں کا مقدمۃ الجیش ہے، اس کا یہ مطلب ہے کہ دوسری ذات، جو پہلی سے بلند تر ہے، اس کے مقاصد اور مطالب کا ایک مختصر سا خاکہ پیش کرنا اور اس کے لئے راستہ ہموار کرنا پہلی ذات کے مدنظر ہوتا ہے اور اسی لئے پہلی ذات دوسری ذات کی پیشین گوئی کرتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت زکریا کو خطاب کر کے حضرت یحی کے متعلق قرآن نے کہا ہے کہ

انّ اللہ یبشر ك بیحی مصدقاً بکلمة من اللہ (آل عمران)

(بے شک اللہ تجھے یحی کی بشارت دیتا ہے جو تصدیق کرنے والا ہے اللہ کے کلمہ کی (مسیح کی)

معتبر اور مشہور تفسیروں میں اس کی تفسیر یہ ہے کہ حضرت یحی پیدا ہو کر کہیں گے کہ حضرت عیسیٰؑ خدا کے سچے اور برگزیدہ پیغمبر ہیں۔

اس طرح حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا

انّی رسو ل اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التوارة و مبشراً بر سو ل یا تی من بعدی اسمه ا حمد۔

(بے شک میں تمہاری طرف اللہ کا رسول ہوں میں تصدیق کرتا ہوں تورات کی اور خوش خبری دیتا ہوں اپنے بعد ایک رسول کے آنے کی جس کا نام احمد ہوگا)۔(سورۃ صف۔ع ۱)

او پر کی دو آیتوں کے نقل کرنے سے میرا مقصود قرآن سے یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ بزرگ ہستی جس کے پہلے کوئی ہستی اس کے مقدمة الجیش کی صورت میں ہوتی ہے تو وہ ضرور اس کے متعلق پیش گوئی کرتی ہے اور اس عظیم الشان ہستی کے آنے کی خبر مخلوق کو کر دیتی ہے جو اس کے بعد آنے والی ہے۔

لیکن پوری سیرت سید احمد پڑھ ڈالئے کہیں پر آپ کو یہ نہ ملے گا کہ انہوں نے اپنی ۴۶ سال کی عمر میں کچھ بھی جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے متعلق فرمایا ہو۔ ان کے ایک دو نہیں، لاکھوں مرید تھے۔کیا کسی نے ان سے کبھی کسی زمانہ میں یہ بات نقل کی؟ کیا سید احمد پر یہ صریح بہتان نہیں ہے؟

اب دوسری حیثیت سے دیکھئے۔سید احمد صاحب بریلوی نے اسلامی عقاید کی اصلاح کی۔ان کی تحریک مسلمانان ہند کی ایک عظیم الشان اصلاحی تحریک تھی۔ یہ تحریک خود اڈیٹر ریویو کے خیال کے مطابق:

ایک طرف کفر اور بے دینی کی قوتوں کے خلاف جہاد تھی اور دوسری طرف فسق جہالت بداعمالی فواحش اور دین سے بے رغبتی کے خلاف اعلان جنگ تھی ۔سیرت پر سرسری نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہو جاتا ہے کہ جہاں جہاں سید صاحب تشریف لے گئے جہالت بے ایمانی اور فسوق کے قلعے مسمار ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گئے اور خلوص للّٰہیت اتحاد اور تنظیم کی رفیع الشان عمارتیں قائم ہوگئیں۔

ان کی تحریک نے مذہبی علمی اخلاقی سیاسی اور معاشرتی غرض ہر قسم کا فائدہ پہنچا مگر مرزا صاحب کی تحریک پر نظر ڈالئے دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔

علاوہ اس عقیدہ کے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے مخصوص ہے (یعنی ختم نبوت کا مسئلہ) دوسرے تمام عقاید میں بڑا فرق ہے۔ختم نبوت کا مسئلہ ایک مستقل بحث الگ ہے، اس کو چھوڑ کر ضمنی اور سرسری طور پر دیکھئے کہ سید احمد صاحب اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں کیا نسبت ہے۔

جہاد ہی کو لیجئے۔سید احمد صاحب کی زندگی کا مقصد ان کی ہستی کا خلاصہ اور ان کے وجود کی غرض و غایت جہاد تھی۔ یہاں جہاد سرے سے مفقود بلکہ منسوخ ہے۔ سید صاحب نے جہاد کرتے کرتے اپنی جان تک قربان کر دی، یہاں عمر بھر عیش میں گذری اور جہاد ایک بغاوت متصور ہوتا رہا۔ جو جد و جہد سید احمد شہید صاحب نے مسلمانوں کی اصلاح کے لئے کی کیا اس کا عشر عشیر بھی آنحضرت ﷺ کے اس ظل کامل نے انجام دیا جس کا ارہاص سید احمد کو کہا گیا ہے: ببیں تفاوت راہ از کجا تا بہ کجا

سید احمد صاحب کی ذات وہ ذات تھی جس نے مسلمانوں کو احساس زیاں کرا کر ان کا لہو گرما دیا، اور فقر کی سان چڑھا کر انہیں تلوار کر دیا۔ پھر بھلا ان کو اس ذات سے کیا مناسبت ہوسکتی ہے جس کی امامت ملت بیضا کے لئے فتنہ ہو اور جو مسلمانوں کو سلاطین کا پرستار کرنے کی کوشش کرے۔ اس بعد المشرقین کے ہوتے ہوئے اڈیٹر صاحب ریویو کو کچھ زیب نہیں دیتا کہ وہ یہ الفاظ لکھیں کہ:

سید احمد بریلوی نے احمد قادیانی کا راستہ صاف کیا۔،

کہاں سید احمد بریلوی اور کہاں مرزا صاحب قادیانی۔

سید احمد رائے بریلوی وہ ہیں جنھوں نے اپنی عظیم الشان اصلاحی تحریک سے ملک میں ایک ہیجان برپا کر دیا تھا۔ ہر طرف ان کی بدولت اصلاح نفس اور تزکیہ باطن کی کوششیں جاری تھیں۔ ان کے اثر سے تقوی اور پرہیز گاری کا ملک بھر میں دور دورہ تھا۔ انہوں نے اسلام کی خاطر مسلمانوں کی خاطر اور حق کی خاطر اپنی جان قربان کر کے ہمیں بہت بڑا درس حریت دیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک منصف مزاج انسان ایک ہی نظر میں سید احمد صاحب اور مرزا صاحب قادیانی کا فرق جان سکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سید احمد صاحب بریلوی سے مرزا غلام احمد صاحب کو کوئی نسبت ہی نہیں۔ اگر ہے تو نسبت تبائن ہے۔

سید احمد بریلوی کا ہر خادم اسلام کا سپاہی اور مذہب کی عزت کا حامل تھا۔ ان کے ہر مرید نے مسلمانوں کی اصلاح میں بہت بڑا کام کیا ہے۔ جہاں جہاں بھی ان کے مریدوں کے قدم پہنچے وہاں دین داری تقوی اور پرہیزگاری پھیل گئی۔

انہیں بزرگوں کا فیض ہے اور انہیں کی اصلاح کا نتیجہ ہے کہ آج سو برس کے بعد بھی خدا کی عنایت سے مسلمانوں میں اتنا احساس اور اتنی دین داری موجود ہے کہ قادیانیت اپنی پوری طاقت صرف کر دینے کے باوجود بھی زیادہ کامیاب نہیں ہو سکی اور غالباً جب تک جہاں جہاں سید صاحب اور دوسرے بزرگان دین کے فیض کا چشمہ جاری رہے گا مرزائیت اور بے دینی کی وبا آسانی سے نہ پھیل سکے گی،

(مدیر اہل حدیث مع عملہ دفتر سید احمد صاحب مرحوم کے خادموں سے ایک خادم ہے اس کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو شکست فاش ہوئی تھی جس پر سارا ملک گواہ ہے۔ ثناء اللہ)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۔ اگست ۱۹۴۰ء مطابق ۲۶ جمادی الثانی ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۴۰ ص ۶۔ ۸)

مسیح قادیانی کی بعثت کا مقصد، اور اس کا حصول

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مباحث میں یہ مبحث اصلی اور فیصلہ کن ہے۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ فریقین خدا کا خوف دل میں رکھ کر اس مبحث پر خوب غور کریں تو ایک منٹ میں فیصلہ ہو سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوے میں سچے تھے یا جھوٹے۔

قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے: مسیح موعود کی بعثت کا مقصد،

جس کے راقم اور اڈیٹر کو بعد شکریہ ہم توجہ دلاتے ہیں کہ وہ دل میں خدا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوف رکھ کر ہمارے جواب کو اپنے مضمون کے ساتھ ملا کر پڑھیں۔ ریویو کا مضمون حشو و زوائد سے پر ہونے کی وجہ سے بہت طویل ہے ہم اس کو اختصار کے ساتھ ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں۔ ریویو لکھتا ہے کہ:

خدائے قہار کا غضب بھڑک اٹھا ہے کیونکہ دنیا نے اس کو بھلا دیا ہے۔ اپنے علم و عقل صنعت و حرفت ساز و سامان خود ساختہ تہذیب و تمدن کو اپنا خدا بنا لیا..

یورپ والوں نے طاقت و استیلا خودی و انانیت کے راستے میں .. مذہب کو حائل دیکھا تو اس کو اڑا دیا اور ایشیا والوں نے افسانہ خوانی میں وہ لطف پایا کہ افیونیوں کی طرح عمل سے بے نیاز ہو گئے..

یورپ خدا ہی سے بے گانہ ہو گیا اور ایشیا افسانوں میں گم۔ یاجوج ماجوج مست ہاتھیوں کی طرح زنجیریں توڑ کر اٹھ بھاگے..

تمام دنیا پر ایک تاریکی چھائی ہوئی ہے اور تمام قومیں غفلت اور عصیان کے سیلاب میں بہی جا رہی ہیں اور چلائے جا رہی ہیں کہ کوئی ہادی اور رہنما آئے جو اس ڈوبتی ناؤ کو کنارے لگائے..

جب تاریکی اپنی انتہا کو پہنچ جاتی ہے اور پیاس سے دنیا جان بلب ہوتی ہے تو خدائے رحیم سیاہ بادلوں سے انوار رحمت کی بارش کا نزول فرماتا ہے..

مبارک ہو کہ آفتاب مشرق سے نکل آیا اور مغربی افق پر اس کی کرنیں پڑنے لگیں۔ مسلمانوں کو پھر مسلمان کرنے کا وقت آ گیا۔ اس مقصد کے لئے خدا کے فرستادہ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے ایک جماعت قائم کر دی اور اس کا نام جماعت احمدیہ رکھا..

(خدا کے اس فرستادہ نے اعلان کیا کہ) اس مطلب کے واسطے خدا نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں ان سب غلطیوں کو دور کر کے اصلی اسلام پھر دنیا میں قائم کروں...

المختصر آپ (مرزا قادیانی) کا کام یہ ہے کہ اول تمام قوموں پر اسلام کی سچائی کی حجت پوری کریں۔ دوم اسلام کو غلطیوں اور الحاقات بے جا سے منزہ کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے وہ تعلیم جو روح اور راستی سے بھری ہوئی ہے خلق اللہ کے سامنے رکھیں۔
سوم، ایمانی نور تمام قوموں کے مستعد دلوں کو بخشیں..
حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) آئے اور گزر گئے نشانات دکھا گئے اور آئندہ کے لئے پیش گوئیاں بھی کر گئے...
اب بھی کوئی ہے جو قبولیت دعا کا نشان دیکھ کر یقین کی راہوں پر چلے..
ابھی ابھی خدا کی ذات پر یقین دلانے کے لئے اور اپنا خدا کی ذات پر یقین ثابت کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (محمود احمد) نے فرمایا ہے کہ:
مجھے یقین کامل ہے کہ اگر یہ (انگریز) سچے طور پر توحید کا اقرار کر کے جنگ میں فتح یابی کے لئے مجھ سے دعا کی درخواست کریں تو اللہ تعالیٰ ان کی فتح کے سامان پیدا کر دے گا...
آپ (مرزا) نے خدا سے خبر پا کر اپنی عمر کے سال بھی بتا دیئے..
پس زمانہ کو ضرورت تھی کہ خدا اور بندے کے درمیان صلح کرائی جائے اور یہ بغیر یقین اور ایمان کے ممکن نہیں۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یہ نعمت دنیا کو بخشی۔ دنیا کو ضرورت تھی کہ لوگ پاک اور صالح ہو جائیں اور یہ خدا پر یقین کے بغیر ممکن نہیں۔ یہ یقین حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنے سچے متبعین کے اندر پیدا کر دیا...
المختصر احمدیت کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی کہ دنیا کا خدا پر یقین نہیں رہا۔ اس احمدیت کا مقصد یہ ہے کہ دنیا میں خدا کا یقین قائم کر دے جس کا لازمی نتیجہ صلح اور امن ہے اور دنیا میں بادشاہت کا قیام آج کل خدا اور بندوں کے درمیان صلح نہیں رہی قوموں اور قوموں میں دشمنی پیدا ہو گئی ہے اور سوسائٹی کا ایک طبقہ دوسرے سے برسر پیکار ہے اور حکومت اور رعایا کی بن نہیں آتی۔ (ریویو آف ریلی جنز جولائی ۱۹۴۰ء ص ۳۴ تا ۵۵ ملخصاً)

ناظرین! ہمارا عقیدہ بھی یہی ہے کہ مسیح موعود اسی غرض کے لئے آئیں گے جو غرض مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت کی بتائی گئی ہے۔ پس اصولی طور پر تو ہم اور قادیانی گروہ متفق ہیں کہ مسیح موعود کے زمانہ میں بغض و تہاجر اور کینہ وعداوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وغیرہ عادات قبیحہ دنیا سے رخصت ہو جائیں گی۔اس بارے میں حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں

و لتذ هبن الشحناء و البغضاء

(مسیح موعود کی آمد کی برکت سے کینے اور عداوتیں ختم ہو جائیں)

لیکن سوال یہ ہے، کیا ایسا ہو گیا ہے؟

مرزائی دوستو! خدارا مثنی اور فرادای اور قائم اور قاعد ہو کر سوچو کہ تمہارے مسیح موعود کی بعثت کی یہ غرض و غایت حاصل ہو گئی؟

کیا مسلمان نیک و صحیح العقیدہ شرک و بدعت سے متنفر ہو کر احکام شرعیہ کے پابند ہو گئے؟

اور دنیا کے دیگر اہل مذاہب خدا پر یقین کامل پیدا کر کے امن و امان سے رہنے لگ گئے؟

اس کے جواب میں میں آپ ہی کا ایک مرقومہ شعر نقل کرتا ہوں جس میں آپ نے موجودہ دنیا کی تہذیب و شائستگی کا نقشہ دکھایا ہے۔وہ یہ ہے

پردہ تہذیب میں غارت گری آدم کشی
کل روا رکھی تھی تم نے میں روا رکھتا ہوں آج

بلکہ سچ پوچھو تو مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے دنیا کی تہذیب و شائستگی کا جو نقشہ دکھایا ہے وہ اس سے بہت بڑھ کر ہے۔آپ نے کیا ہی سچ فرمایا ہے

پوچھا جو کل انجام ترقی بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہے گا کوئی انساں میں عیب
ہو جائیں گے چھل چھلا کر سب عیب ہنر

میں اس بحث کو زیادہ طول نہیں دینا چاہتا بلکہ آپ کے جواب میں آپ ہی کے مضمون کا آخری اقتباس مکرر نقل کئے دیتا ہوں آپ اسے غور سے پڑھیئے اور بحکم خدا تعالی کو نوا قوّا مین بالقسط شهداء لله و لو على انفسكم ۔اس پر خوب غور کیجئے۔ میں اس اقتباس کو چار حصوں میں تقسیم کر کے ممتاز شکل میں دکھاتا ہوں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین بھی غور سے پڑھیں اور اپنے ارد گرد مرزائیوں کو بھی پڑھائیں اور جواب طلب کریں:

۱۔احمدیت کی ضرورت اس لئے پیدا ہوئی کہ دنیا کا خدا پر یقین نہ رہا۔
۲۔اس (احمدیت) کا مقصد یہ ہے کہ دنیا کا خدا پر یقین قائم کر دے۔
۳۔اس یقین کا لازمی نتیجہ صلح اور امن ہے اور دنیا میں خدا کی بادشاہت کا قیام۔

مندرجہ بالا تین فقرے احمدیت کا مقصد اور نتیجہ صاف بتا رہے ہیں۔ہم اپنے لفظوں میں اس کی ایک مثال دینا چاہتے ہیں جو یہ ہے:

مثال: حکومت نے کسی بستی میں ایک بڑا ہسپتال بنایا۔وجہ یہ بتائی کہ یہاں بیماری بکثرت موجود ہے ہسپتال کا مقصد بیماروں کا علاج کرنا ہے جس کا نتیجہ صحت وتندرستی کی شکل میں ظاہر ہوگا۔مگر چند روز کے بعد حکومت خود ہی اعلان کر دے کہ جس وقت ہسپتال بنا تھا اس وقت جتنی بیماری تھی آج اس سے دوگنی یا چوگنی ہوگئی ہے۔اس کا لازمی نتیجہ یہی ہے کہ ہسپتال کا مقصد حاصل نہیں ہوا۔

میں آپ ہی کے مضمون کا اقتباس پیش کر کے ایک سوال کرتا ہوں۔اقتباس یہ ہے کہ:

> ۴۔آج کل خدا اور بندوں کے درمیان صلح نہیں رہی۔قوموں اور قوموں کے درمیان دشمنی پیدا ہوگئی ہے۔ اور سوسائٹی کا ایک طبقہ دوسرے سے برسر پیکار ہے۔حکومت اور رعایا کی بن نہیں آتی۔(ص۵۴۔۵۵)

سوال: صاف صاف بتایئے کہ آپ کا مسیح موعود اپنے مقصد میں کامیاب ہوا یا حکومت کے ہسپتال کی طرح فیل (ناکام) رہا۔دنیا کے واقعات کو آپ مٹا نہیں سکتے نہ دنیا کے لوگوں کی آنکھوں میں آپ دھول ڈال سکتے ہیں۔

خلیفہ قادیان کی دعا بحق برطانیہ کا ذکر اخبار اہل حدیث کے جولائی کے ایک شمارے میں ہو چکا ہے۔اس مبحث پر ہمارے پاس بھی اور بھی بہت سا مواد موجود ہے،مگر ہم زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

تصرف قدرت دیکھئے کہ وہ آپ کی ساری تقریر کی تردید آپ ہی کے قلم سے کرواتی ہے۔چنانچہ اس کے پہلے تین فقروں کی تردید چوتھے فقرہ میں کرادی۔یہی معنی ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قریب ہے یارو روزِ محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۱ ص ص ۵۔۷)

مسیح موعود کا نزول منارہ بیضاء کے پاس

پیراشوٹ کے ذریعہ سے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیث ترمذی میں صاف الفاظ موجود ہیں کہ مسیح موعود دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے دمشق میں منارہ سفید کے پاس آسمان سے اتریں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو ان پر اعتراض ہوا کہ آپ نہ دمشق میں آئے، نہ زرد چادریں اوڑھے ہوئے ہیں۔

انہوں نے جواب دیا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے، اور زرد چاروں سے مراد میری دو بیماریاں ہیں۔ ایک ذیابیطس دوسری مراق۔

بات معقول تھی اور ماننے والے معقول تر، جنہوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ:

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

اس پیرے کو چھوڑ کر دوسرا پیرا سنیئے:

قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۳۔ اگست ۱۹۴۰ء میں ایک نوٹ نکلا ہے جس میں علمائے اسلام کی ہنسی اڑاتے ہوئے لکھا ہے کہ:

> موجودہ جنگ میں جس طرح جرمنی نے ہوائی جہازوں سے بذریعہ پیراشوٹ (فضائی چھتری) ناروے ہالینڈ اور بلجیئم میں فوج اتاری ہے اسی طرح اگر کوئی شخص دو زرد چادریں اوڑھے ہوئے دمشق (شام) کے سفید منارہ سے بذریعہ پیراشوٹ ہوائی جہاز سے اتر کر کہے کہ میں مسیح موعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں تو علمائے اسلام کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ وہ واقعی مسیح موعود ہے۔

جواب: یہ واقعہ جب ظہور میں آئے گا تو دیکھا جائے گا کہ وہاں کے مقامی علماء اس سے کیا برتاؤ کرتے ہیں۔ اگر ہماری نوبت آئے گی تو ہم جواب دیں کہ مسیح موعود کو اس کے کاموں سے پہچاننا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی شخص ذیابیطس اور مراق جیسی امراض کا مریض قادیان میں آکر کہے کہ میں مسیح موعود ہوں جو ان دو زرد چادروں (بیماریوں) کے ساتھ آیا ہوں، تو قادیان کے لوگ غالباً اسے مسیح موعود مان لیں گے۔ اگر نہ مانیں تو کیا عذر کر سکتے ہیں جب کہ وہ دونوں زرد چادریں اوڑھ کر آیا ہے۔ کیا یہ نشان غلط ہے:

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں۔ کمر پتلی صراحی دار گردن

اسی مضمون میں راقم میر محمد اسحٰق صاحب نے ایک عجیب بات لکھی ہے۔ فارسی والے کہا کرتے ہیں کہ بات کرتے ہوئے ہشیار رہا کرو، کیونکہ دیوار ہم گوش دارد (دیوار بھی سنتی ہے)۔ ہم بارہا قادیانیوں کو مشورہ دے چکے ہیں کہ مضمون لکھتے ہوئے سوچ لیا کرو کہ اہل حدیث سنتا ہے۔

غور کیجئے کہ میر محمد اسحاق صاحب کیسے مکروہ پیرائے میں مسئلہ حیات مسیح کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

> صحابہ کرام کے زمانہ میں حیاۃ مسیح کا عقیدہ رائج نہیں تھا۔ لیکن صحابہ کے بعد جلد ہی یہ ظلمت دنیا بھر پر چھا گئی اور فیج اعوج میں یہ بطالت پورا زور پکڑ گئی۔ یہاں تک کہ عیسائیوں کے عروج اور دجال اور یاجوج ماجوج کے خروج کے زمانہ میں جب یہ مسئلہ عیسائیوں کے ہاتھ میں اسلام کے خلاف بطور ہتھیار استعمال ہونے لگا، تو اللہ تعالیٰ نے اپنے مجدد بلکہ مجدد اعظم کے ذریعہ دنیا پر اس کی بطالت کی تردید شروع کی۔

میر محمد اسحاق صاحب قادیان میں ایک ذی علم آدمی ہیں۔ تعجب ہے کہ آپ بھی مرزا غلام احمد صاحب کی محبت میں گرویدہ ہوکر اضلّه الله على علمٍ کے ماتحت آگئے ہیں۔ ناظرین ان کا مندرجہ بالا اقتباس بغور پڑھیں۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعویٰ مجددیت خاص حیات مسیح کے ابطال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے تھا۔ اب ہم میر (محمد اسحٰق) صاحب اور ان کے ہم خیالوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ براہین احمدیہ کو دیکھیں کہ یہ کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بزمانہ مجددیت لکھی تھی۔ اس کے صفحہ ۴۹۹ پر حیاۃ مسیح کا عقیدہ صاف الفاظ میں ملتا ہے۔ اگر یہ عقیدہ ایسا ہی غلط اور باطل تھا کہ اس کی اصلاح کیلئے مجدد اعظم (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کو مبعوث کرنے کی ضرورت پڑی، تو خود خود مجدد اعظم کیوں اسی غلط عقیدہ کے قائل ہو کر ظلمت وضلالت میں مبتلا ہو گئے۔

صحابہ کرام کے زمانہ میں اگر یہ مسئلہ نہ ہوتا تو حضرت ابو ہریرہؓ حیات مسیح کی آمد ثانی کا ذکر کرتے ہوئے کیوں فرماتے

اقرؤ ا ان شئتم :ان من اهل الكتا ب الا ليو منن به قبل مو ته

قادیانی ممبرو! اہل حدیث تمہاری ہر چال ڈھال سے خوب واقف ہے۔ اسی لئے اس کا قول ہے:

بہر رنگے کہ خواہی جامہ مے پوش
من انداز قدت را مے شناسم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۲ ص ص ۶۔۷)

قادیانی مسیح اور ذوالقرنین

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

درج بالا شعر کسی شاعر نے اپنے معشوق کے حق میں کہا ہے جو محبت کے تقاضے پر مبنی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود اپنے حق میں اسی مضمون کے بہت سے اشعار لکھے ہیں۔ مثلاً آپ درثمین میں فرماتے ہیں:

آدم نیز احمدِ مختار
در برم جامہء ہمہ ابرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب کے اوصاف محمودہ میں سے ایک وصف ذوالقرنین بھی ہے جس کا ذکر قرآن شریف میں آیا ہے اور مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آپ کو اس لقب سے بھی ملقب کیا ہے۔قادیانی جماعت نے اس امر کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

قرآن شریف میں چونکہ ذوالقرنین کے منکروں کو کافر کہا گیا ہے اس لئے مرزا صاحب کے منکر بھی کافر ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے ذوالقرنین ہونے کی وجہ حکیم نورالدین قادیانی نے اپنے رسالہ نورالدین میں جو لکھی ہے وہ قابل دید وشنید ہے۔لکھا ہے کہ:

ذوالقرنین کے معنی ہیں دو صدیوں والا ،مرزا صاحب نے اس مروجہ سن کی دو صدیاں پائیں۔

مثلاً آپ انیسویں صدی عیسوی (۱۸۳۹ء) میں پیدا ہوئے اور بیسویں صدی (۱۹۰۸ء) میں فوت ہوئے۔

اسی طرح تیرھویں صدی (۱۲۶۱) ہجری میں پیدا ہوئے اور چودھویں صدی (۱۳۲۶) ہجری میں فوت ہوگئے۔

اسی طرح ہندی سن کی دو صدیاں پائیں۔،

باقی رہا ذوالقرنین کی حکومت اور یاجوج ماجوج کی روک تھام، سو اس کا کیا ذکر؟ سب کچھ نصیب اعداء ہے۔ یاجوج ماجوج بقول مرزا صاحب انگریز وغیرہ یورپی اقوام ہیں (حمامۃ البشری)۔ان کی تو حکومت ہی میں مرزا صاحب پیدا ہوئے بلکہ بقول خود اسی یاجوجی حکومت کے لئے تعویذ تھے۔(نورالحق حصہ دوم۔ص ۳۲۔۳۳)

حیرت ہے کہ یہ لوگ دنیا کو اتنا بے سمجھ کیوں سمجھتے ہیں یا خود بے سمجھ ہیں۔ کہاں ذوالقرنین اور اس کی شاندار حکومت اور یاجوج ماجوج کی روک تھام کے لئے سد سکندری جیسی عالی شان دیوار، اور کہاں یاجوج ماجوج کی غلامی:

بہ بیں تفاوت رہ از کجا است تا کجا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۲ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبولیت دعا کا ادعا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اعلان کیا ہے کہ انگریزی حکومت اگر مجھ سے دعا کی درخواست کرے تو جنگ میں اس کی فتح کے سامان پیدا ہو جائیں گے، اسی وقت سے قادیانی اور لاہوری اخباروں میں ان کی دعا کی بابت مذاکرہ علمیہ ہو رہا ہے۔ بڑے بڑے سربستہ راز منکشف ہو رہے ہیں جن کے اظہار کی ہمیں ضرورت نہیں۔ ہم صرف وہ اقتباس لیتے ہیں جو ہمارے متعلق ہے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی میں حکیم عبدالعزیز احمدی مقیم قادیان کا ایک مضمون درج ہوا تھا۔ اس کا جواب الفضل قادیان میں نکلا ہے اس میں ہمارے متعلق بھی یہ الفاظ درج ہیں:

> مولوی ثناء اللہ صاحب بھی یہ سمجھتے ہیں کہ جس شخص کو قبولیت دعا کا دعوی ہو اس کی ہر دعا قبول ہونی چاہیے، ورنہ اس کا دعوی درست نہیں ہوسکتا۔
>
> (الفضل قادیان ۸۔ اگست ۱۹۴۰ء ص ۳)

یہ بات ذرا تشریح طلب ہے۔ ملہم اگر اپنے الہام میں یہ بات ظاہر کر دے کہ خدا تعالی میری ہر دعا قبول کرتا ہے اور اس کے اظہار کے لئے خدا کی طرف سے یہ الہام بھی شائع کر دے

> اجیب کل دعائك الا فی شرکائك (تریاق القلوب طبع اول۔ ص ۳۸)
>
> (اے مرزا میں تیری ہر ایک دعا قبول کرونگا مگر وہ دعا جو تیرے شریکوں (برادری) کے حق میں ہوگی، قبول نہ ہوگی)

اس سے ظاہر ہے کہ مستثنی دعاؤں کو چھوڑ کر باقی ہر ایک دعا کی قبولیت یقینی ہے۔ یا کوئی شخص اپنی کسی خاص دعا کے متعلق کہہ دے کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ میں نے اسے قبول کر لیا ہے جیسا کہ مرزا صاحب نے دعا آخری فیصلہ مرقومہ ۱۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل ۱۹۰۷ء کی بابت اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں شائع کیا تھا:

ثناء اللہ کی بابت ہم نے جو دعا کی تھی اس کے متعلق مجھے الہام ہوا ہے

اجیب دعوۃ الداع۔

یعنی میں (خدا) نے تیری دعا قبول کر لی۔

ہمارا بھی یہی اعتقاد ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی یہ دعا ضرور قبول ہوئی۔ ایک تو اسلئے کہ یہ دعا الہام اجیب کل دعائك میں داخل ہے، دوسرے اس لئے کہ مرزا صاحب قادیانی کو اس کی قبولیت کی اطلاع دی گئی۔

ہاں خلیفہ قادیان کی دعاؤں میں اس قسم کی مستجاب دعاؤں کا نمونہ نہیں ملتا حکیم عبدالعزیز قادیانی اور لاہوری جماعت احمدیہ اسی کی تلاش میں ہیں جس کی بابت اخبار الفضل کیا مزے سے لکھتا ہے کہ:

حضور (مرزا محمود احمد) کی دعاؤں کے بکثرت پورا ہونے کے جماعت کے ہزاروں لوگ گواہ ہیں۔ (حوالہ مذکور)

کیا ہی اچھا ہوتا کہ الفضل خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی مقبولہ دعاؤں کی مثالیں پیش کر کے معترضین کا منہ بند کر دیتا۔ اب ہم مرزا صاحب قادیانی کی مستجاب دعاؤں میں سے ایک اور مقبول دعا کو پیش کرتے ہیں جو اپنے معنی میں بے مثال ہے۔ اس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

مجھے ایک دفعہ پچاس روپیہ کی بڑی ضرورت تھی۔ میں نے قادیان سے باہر جا کر علیحدگی میں بہت دعا کی۔ جب دعا سے فارغ ہو کر میں گھر آیا تو مجھے لدھیانہ سے ۵۰ روپئے کا منی آرڈر ملنے کی اطلاع چٹھی ملی۔

(تریاق القلوب طبع اول۔ ص ۷۳)

یہ وہ زمانہ تھا جب کہ امرتسر اور بٹالے کے درمیان ریل کا سلسلہ نہیں تھا، تو قادیان تک کیسے ہوتا۔ اس حقیقت کو ملحوظ رکھ کر اس امر کو سوچنا چاہیے کہ لدھیانہ سے منی آرڈر کب چلا، اور کتنے عرصہ میں قادیان پہنچا۔ پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ کہنا کیونکر صحیح ہو سکتا ہے کہ:

دعا کر کے گھر آتے ہی مجھے منی آرڈر آنے کی اطلاع چٹھی مل گئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین اس واقعہ کو بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ منی آرڈر کا آنا مرزا صاحب قادیانی کی دعا کا نتیجہ نہیں تھا، بلکہ اتفاقی امر تھا۔ اس کی مثال تو بالکل ایسی ہی ہے جیسے کوئی حاملہ عورت کسی پیر صاحب سے اولاد کے لئے دعا کرائے اور اتفاق ایسا ہو کہ اس عورت کو گھر جاتے ہی بچہ پیدا ہو جائے۔ اس پر پیر صاحب بڑے فخر سے کہیں کہ یہ بچہ میری دعا سے پیدا ہوا ہے۔ عورت مذکورہ پیر صاحب کے حق میں اپنا حسن عقیدہ ان لفظوں میں ظاہر کرے

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

نوٹ: اس سلسلہ میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی ایک دعا کا ذکر کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے جس کا مختصر بیان یہ ہے:

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کا کوئی مریدان کو خط لکھتا ہے کہ میں نے آپ کو اپنے کسی عزیز کی بیماری سے شفا یابی کے متعلق دعا کرنے کو لکھا تھا۔ ادھر دعا کے لئے میں نے لیٹر بکس میں خط ڈالا ادھر اس کی تکلیف رفع ہو گئی۔ الفضل نے تو اس واقعہ کو خلیفہ صاحب کی کرامت کی شکل میں پیش کیا ہے مگر مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور مضحکہ خیز پیرائے میں اس پر یوں اظہار رائے کرتے ہیں:

اب یہ واقعہ کوئی انوکھا نہیں لیکن اس کو میاں صاحب کی قبولیت دعا کا رنگ دینا قبولیت دعا کے ساتھ کھیل نہیں تو اور کیا ہے؟ گویا میاں صاحب اور خدا ایک جگہ بیٹھے تھے اور جب خدا نے دیکھا ہے کہ خلیفہ کے نام دعا کا خط لکھا گیا ہے فوراً خلیفہ کو دعا کی تحریک کرادی اور منٹوں کے اندر مصیبت دور ہو گئی۔ (پیغام صلح لاہور ۳۰ جولائی ۱۹۴۰ء ص ۵)

سوال: کیا مولوی محمد علی لاہوری اور ان کا اخبار مرزا غلام احمد قادیانی کی پچاس روپئے والی دعا کے متعلق بھی اسی قسم کی رائے ظاہر فرمائینگے یا یوں کہیں گے

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۳ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان سے مباہلے کی دعوت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا روئے سخن گو بڑے مرزا صاحب سے تھا اس لئے ان کی جو قدر و عزت ہمارے دل میں تھی اس کی بنا پر ہم ان کے حق میں تسلیم کرتے ہیں کہ ان کی دعا بعض اوقات قبول ہو جاتی تھی جس کا نتیجہ ہو بہو وہی ہو جاتا تھا جو وہ مانگتے تھے۔ جیسے آخری فیصلے والی دعا جو قبول ہوئی اور یقیناً قبول ہوئی: ہر کہ شک آرد کافر گردد

خلیفہ قادیان کی جماعت کے بعض افراد ان کے بعض افعال سے ناراض ہو کر ان سے منحرف ہو رہے ہیں۔ اس کشیدگی میں ان کو مباہلے کی دعوت بھی دے رہے ہیں۔ اس خصوص میں دوسرا ٹریکٹ ہمارے پاس پہنچا ہے جو حکیم عبدالعزیز احمدی سکرٹری انصار احمدیہ قادیان کی طرف سے ہے۔

اس میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے مباہلے کی استدعا مکرر سہ کرر کی گئی ہے۔ اس ٹریکٹ کے سارے مضمون کے لئے تو اخبار میں گنجائش نہیں چند فقرے اخیر کے جو نہایت ہی دل پر اثر کرنے والے ہیں ناظرین تک ہم پہنچاتے ہیں جو یہ ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ آپ کو اللہ تعالی کے حضور کوئی خاص مرتبہ ہی حاصل نہیں۔ پھر اگر آپ دعا کرتے بھی تو اس کا کیا فائدہ ہوسکتا تھا۔ جن امور میں آپ نے دعائیں کیں اور کروائیں ان میں کون سی کامیابی کا منہ دیکھنا نصیب ہوا تا ان امور کے متعلق افسوس کیا جائے جن میں آپ فرماتے ہیں کہ آپ نے دعائیں نہیں کیں دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت کا نشان صرف اس کے برگزیدوں کو ہی عطا کیا جاتا ہے جس سے آپ بکلی محروم ہیں۔

اگر آپ کو اللہ تعالی کے حضور قرب اور دعاؤں میں غیر معمولی قبولیت حاصل ہوتی تو مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل آپ کو چیلنج مباہلہ کر کے بچ نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے جو آج دنیاوی طور پر ایک باعزت زندگی بسر کر رہے ہیں۔

اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور خاص مرتبہ حاصل ہوتا تو سید محمد شریف صاحب گھڑیالوی کے بالمقابل میدان میں نکلنے کی بجائے آپ ٹال مٹول نہ کرتے۔

اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کا غیر معمولی قرب حاصل ہوتا تو مولوی ثناء اللہ کے بالمقابل تفسیر نویسی سے راہ فرار نہ ڈھونڈتے۔

اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور مرتبہ حاصل ہوتا تو احرار کو چیلنج مباہلہ دے کر میر قاسم علی صاحب کی طرح گریز نہ کرتے۔

اگر آپ کو اللہ تعالیٰ کے حضور کوئی مرتبہ حاصل ہے تو آپ ہی فرمائیں کہ پھر میدان میں نکل کر اس روز روز کے جھگڑے اور تنازعہ کا احکم الحاکمین کی عدالت سے فیصلہ کروالینا زیادہ آسان ہے، یا وہ انسانیت سوز مظالم جو قادیان میں ہم پر کیے جا رہے ہیں۔ مثلاً ہمارا سختی سے بائیکاٹ کرنا، ہمارے گھروں کے سامنے پہریدار بٹھانا، احمدی دکانداروں کو ہماری ضروریات زندگی تک دینے سے روکنا، خلاف ورزی کرنے والے کو سزائیں دینا، ہمیں مساجد میں جانے سے روکنا، ہمارے قریب ترین رشتہ داروں کو تنگ کرنا کہ ہم سے سلام کلام تک ترک کر دیں۔ ہمارے بیماروں اور مردوں کے لئے کسی انسانی ہمدردی کا روا، نہ رکھنا۔ ہمیں منافق و مرتد قرار دے کر ہمارے قتل کو جائز قرار دینا اور قادیان جیسی مقدس بستی میں دن دہاڑے قاتلانہ حملہ کیا جانا (جس سے خاکسار نیم مقتول اور مولانا فخر الدین صاحب ملتانی مالک احمدیہ کتاب گھر شہید ہوئے) وغیرہ زیادہ اچھے ہیں۔ (ٹریکٹ نمبر ص ۱۴-۱۵)

یہ فقرات تو حکیم عبدالعزیز صاحب راقم مضمون کے خاص اس مقدمے کے متعلق ہیں جن کا اثر جماعت احمدیہ مخلصہ تابع خلافت پر ہونا چاہیے، ہم پر جن فقرات نے اثر کیا وہ یہ ہیں:

بالآخر میں آپ کو خدا اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا واسطہ دے کر عرض کرتا ہوں کہ یا تو آپ میدان مباہلہ میں نکل کر اللہ تعالیٰ کی عدالت سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کروالیں یا پھر ان انسانیت سوز مظالم سے جو ہم پر کئے جا رہے رک جائیں ورنہ یاد رکھیں کہ ہم غریب و بے کس احمدیوں کی آہیں خالی نہ جائیں گی۔ آپ اپنی ہوشیاری اور اثر و رسوخ سے کام لے کر دنیاوی گورنمنٹ کے قانون سے تو بچ سکتے ہیں لیکن علیم وخبیر اور جبار وقہار خدا کے عذاب سے نہیں چھوٹ سکتے۔ (ٹریکٹ نمبر ۲ ص ۱۵۔۱۶)

راقم مضمون کے فقرات نے ہم پر جو اثر کیا ہے اس کو ہم راقم کی طرف سے ایک شعر میں ظاہر کرتے ہیں جو سارے مضمون سے بڑھ کر موثر ہے:

ہم خاک نشینوں کا ستانا نہیں اچھا
ہل جائیں گے افلاک جو فریاد کریں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۳ ص ۶۔۷)

جنگ یورپ اور قادیانی تفسیر آیہ دخان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم اس بات کے قائل ہیں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ کمال تھا کہ آپ قرآن وحدیث کے معنی ایسے کیا کرتے تھے جن کے حق میں یہ کہنا بالکل بجا ہے کہ

لا عین رأت و لا اذن سمعت (نہ آنکھوں نے دیکھے، نہ کانوں نے سنے)

مثلاً دمشق سے مراد قادیان، خر دجال سے مراد ریل اور دو زرد چادروں سے مراد دو بیماریاں وغیرہ، ایسی بے شمار دل بہلانے والی باتیں آپ کیا کرتے تھے۔ یہی ملکہ اب ان کے اتباع کو حاصل ہو گیا ہے جو کچھ چاہتے ہیں تفسیر قرآن کے نام سے کہہ دیتے ہیں۔

پہلی باتوں کو تو ناظرین سن چکے ہوں گے، آج ہم ان کو ایک نئی بات سناتے ہیں۔ کئی روز جنگ یورپ کی خبروں میں ایک خبر یہ بھی آئی تھی کہ جرمنی کے ہوائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جہازوں نے انگلستان پر ہوائی حملہ کرتے وقت اتنا دھواں چھوڑا کہ فضا میں کئی میل تک سخت اندھیرا چھا گیا۔ یہاں تک کہ طیارہ شکن توپوں کو حملہ آور ہوائی جہاز نظر نہ آتے تھے۔ اس دھوئیں کے متعلق قادیانی اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جسے دیکھ کر بے ساختہ ہمارے منہ سے یہ شعر نکل گیا

بوئے گل نالہ دل دود چراغ محفل
جو تیری بزم سے نکلا سو پریشان نکلا

شاعر نے کمال ادعا سے چراغ کے دھوئیں کو بھی پریشانی میں اپنے ساتھ ملا لیا۔ اسی طرح الفضل قادیان کے نامہ نگار نے بھی بڑے بلند تخیل سے کام لے کر سورہ دخان کی آیت فارتقب یوم تاتی السماء بدخان مبین کی تفسیر کی ہے ۔آپ کے مضمون کی سرخی یہ ہے: موجودہ جنگ اور صداقت اسلام۔

یہ تو اس گروہ کا خاصہ ہے کہ جو بھی نئی بات ایجاد کرتے ہیں اس میں خدمت اسلام کا ضرور اظہار کرتے ہیں گو وہ مخالفین کی نظر میں تکذیب اسلام کا باعث ہو، مگر وہ یہی کہے جائیں گے کہ ہم اسلام کی خدمت کرتے ہیں جس پر مرزا غالب کا یہ مصرع خوب صادق آتا ہے:

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

بہر حال یہ مضمون اصل الفاظ میں درج ذیل ہے:

اسلام کی صداقت اور اس کے زندہ مذہب ہونے کا ایک بہت بڑا ثبوت یہ بھی ہے کہ قرآن کریم میں ایسی پیش گوئیاں موجود ہیں جو ہر زمانہ میں پوری ہوتی رہتی ہیں۔ اس وقت صرف ایک پیش گوئی کا ذکر کیا جاتا ہے جو ایسے زمانہ میں کی گئی جب کہ موجودہ زمانہ کی ترقیات اور حالات کے پیدا ہونے کا خیال بھی کسی انسان کو نہ آ سکتا تھا مگر خدا تعالی نے سب سامان پیدا کئے تاکہ اس کا دین اور اس کا رسول سچا ثابت ہو۔

موجودہ زمانہ میں اقوام متحاربہ نے ایسی ایسی محیر العقول ایجادات و اختراعات کی ہیں کہ آج سے چند سو سال پیشتر کوئی انسان اس کا تصور بھی نہیں کرسکتا تھا۔ ان ایجادات میں سے ایک ہوائی جہاز بھی ہیں، جو نہایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلندی پر پرواز کر کے اپنے دشمن پر بے پناہ حملے کرتے ہوئے تباہ کن اور آتش گیر بم پھینکتے ہیں۔ جن سے تیل اور پٹرول وغیرہ کے ذخائر کو آگ لگ جاتی ہے۔ مکانات تباہ ہو جاتے ہیں انسانی جانوں کو نقصان پہنچتا ہے ذرائع رسل ورسائل منقطع ہو جاتے ہیں۔ ریلوے سٹیشن مسافر خانے اور گرجا گھر برباد ہو جاتے ہیں۔ لاکھوں روپے کے بحری جہازوں کو بے کار کر دیا جاتا ہے۔ اشیاء خوردنی اور معدنیات کے خزائن اور ذخائر کو تباہ و برباد کر دیتے ہیں۔ غرض ہوائی جہاز ایک بہت بڑا عذاب ہیں جو دنیا کی ہر چیز کو اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں۔ اور جب طیارہ شکن توپوں سے ان پر حملہ کیا جاتا ہے تو اپنے بچاؤ کے لئے آن کی آن میں اپنے اردگرد کئی میلوں تک سخت سیاہ دھواں پھیلا دیتے ہیں اور اس میں چھپ کر بھاگ جاتے ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں جرمنی کے ہوائی جہازوں نے انگلستان پر حملہ کیا۔ اس کا ذکر اخبار زمیندار مجریہ ۱۴۔ اگست نے اس عنوان سے کیا ہے کہ،

انگلستان کے جنوب مشرقی ساحل پر ایک سو جرمن طیاروں کا حملہ،

اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کے بعد ۱۵ میل تک دھوئیں کے بادل پھیلا دیئے..

قرآن کریم کی سورۃ دخان میں ان واقعات کی صریح پیش گوئی موجود ہے اس سورۃ کی ابتدا میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

فا ر تقب یو م تأ تی السماء بد خا ن مبین ۔ یغشی الناس ھذا عذا ب الیم (الدخان: ۱۰۔۱۱)۔

اے متلاشی حق تو اس دن کو سامنے رکھ جب کہ آسمان بہت سخت سیاہ دھواں لائے گا، اور لوگوں کو ڈھانپ لے گا (جس طرح دھواں طیارہ شکن توپیں چلانے والوں کے سامنے آجاتا ہے اور وہ دشمن کو دیکھ نہیں سکتے کہ کہاں ہے) اور دنیا پکار اٹھے گی ہائے یہ تو نہایت ہی دردناک عذاب ہے۔

آگے خدا تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ اس وقت لوگوں کی کیا حالت ہوگی۔ اور بتایا ہے کہ یہ عذاب کیوں آیا اور کس طرح رک سکتا ہے۔ فرماتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ربنا اکشف عنّا العذاب انّا مومنون (الدخان: ۱۲)
دنیا پکار اٹھے گی اور دعاؤں میں لگ جائے گی (جیسا کہ آج کل ہو رہا ہے) کہ اے ہمارے رب ہم سے اس عذاب کو ہٹا لے۔ ہم معترف ہیں کہ ہم نے دنیا میں عیش وعشرت میں پڑ کر تجھے بھلا دیا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے...
انّی لھم الذّکری وقد جاء ھم رسول مبین۔ ثمّ تولّوا عنه و قالوا معلّم مجنون (الدخان: ۱۳۔۱۴)
اب پشیمانی کس طرح فائدہ دے سکتی ہے اور معترف ہونے کے کیا معنی؟ ان پیش آمدہ حادثات سے قبل ہم ایسا رسول بھیج چکے ہیں جس کی صداقت کے دلائل واضح موجود ہیں۔ (اس رسول مبین سے آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود، مرزا، دونوں ہوسکتے ہیں) مگر انہوں نے کوئی توجہ نہ دی اور اس سے اعراض کیا بلکہ اسے معلم اور مجنون کے خطابات دیئے کہ اسے کوئی شخص اس قسم کی اٹکل پچو باتیں سکھا تا رہتا ہے اور یہ دیوانوں والی باتیں کرتا ہے۔ اور کہتا ہے اگر مجھے قبول نہ کیا تو تم پر عذاب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
انّا کاشفوا العذاب قلیلاً انّکم عائدون (الدخان: ۱۵)۔
ہم اتمام حجت کے لئے ان کی چیخ و پکار سن کر تھوڑے عرصہ کے لئے اس عذاب کو ہٹا لیں گے (جیسا کہ اب کچھ عرصہ سے فتح فرانس کے بعد عام جنگ قریباً بند ہے) مگر اے لوگو تم باز آنے کے نہیں انکم عائدون۔ تم پھر اپنی حالت کی طرف لوٹ جاؤ گے یعنی تم پھر اپنا وہی شغل بنا لو گے جو اس جنگ سے قبل تھا۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے
یوم نبطش البطشة الکبری انّا منتقمون (الدخان: ۱۶)
اگر یہی حالت رہی اور تم باز نہ آئے تو پھر ایک دن وہ آجائے گا جب کہ دنیا کی تمام سلطنتیں اور ریاستیں میدان کارزار بن جائیں گی اور دنیا پر وہ تباہی آئے گی جس کی مثال پہلے نہیں مل سکے گی۔ بہرحال ہم مجرم لوگوں کو ان کے جرم کی سزا دیئے بغیر نہیں چھوڑیں گے۔
ناظرین! یہ مضمون غور سے پڑھیئے اور بتائیے کہ دھوئیں کی شکل میں عذاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس ملک پر اور کس نے اس عذاب کے دفعیہ کے لئے ربنا اکشف عنا العذا ب کے الفاظ میں دعا کی ۔ اس ابہام کی تفصیل کے لئے نامہ نگار کے الفاظ منقولہ از زمیندار دیکھئے جن میں انگلستان کا لفظ ملتا ہے ۔ پس بقول قادیانی اخبار جرمن حملے کا عذاب انگلستان پر مرزا صاحب کو نہ ماننے کی وجہ سے آیا ہے اور ابھی باقی ہے ۔ اس کے دفعیہ کا آسان علاج یہ ہے کہ اہل انگلستان مع اپنی نوآبادیات ومقبوضات کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر دل و جان سے ایمان لے آئیں ۔ مگر ایسا ایمان نہ ہو جس کا ذکر اس آیت میں ملتا ہے کہ وہ لوگ جو اس عذاب میں مبتلا ہوں گے پھر کفر میں لوٹ جائیں گے ۔ اس خیال سے کہیں انگلستان بھی دورخی نہ کرے نامہ نگار نے پہلے ہی اسکو دھمکا دیا ہے چنانچہ لکھتا ہے کہ:

ایک دن وہ آجائے گا جب کہ دنیا کی تمام سلطنتیں میدان کارزار بن جائیں گی اور دنیا پر وہ تباہی آئے گی جس کی مثال پہلے نہ مل سکے گی (حوالہ مذکور)

نوٹ ۔ قانون مطابع کی رو سے ہر ایک جدید الطبع کتاب کا ایک نسخہ ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں دینا ضروری ہے لیکن گاہے گاہے سال کے اندر دوسری تیسری دفعہ طلبی آجاتی ہے ۔ خاص خاص کتابوں کا ایک ایک نسخہ انگلستان بھیجا جاتا ہے ۔ تفسیر ثنائی اردو ، اور الہامات مرزا کے نسخے جب دوبارہ طلب کئے گئے تو میں نے دوبارہ طلبی کی وجہ پوچھی ۔ تحصیلدار صاحب کی طرف سے جواب ملا کہ یہ نسخے ولایت کے کتب خانے کے لئے طلب کئے گئے ہیں ۔ تفسیر ثنائی اردو تو شائد قرآن فہمی کے لئے طلب کی گئی ہو ، الہامات مرزا کی بابت ہمارا خیال ہے کہ چونکہ وہاں مسیحیوں کی آبادی بکثرت ہے اس لئے مسیح موعود کی تحقیق کے لئے منگوایا ہوگا ۔ پس ہم قادیانیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ دعا کریں کہ خدا کرے وہ نسخہ انگریزوں کی نظر سے نہ گذرا ہو ، جسے پڑھ کر وہ مرزا صاحب قادیانی پر ایمان لانے سے رک گئے ہوں کیونکہ ہماری خوشی اسی میں ہے کہ انگریز قوم بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لے آئے جیسا کہ آپ کے الہام کے ماتحت روسیوں میں احمدیوں کی کثرت ہو کر خود حکومت بھی احمدی ہو چکی ہے ۔ (ریویو آف ریلیجنز قادیان ۱۹۱۷ء ص ۳۴۴)

اگر انگریز بھی مسلمان ہو گئے تو ہندوستان میں تحریک پاکستان کو بڑی تقویت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچے گی اہل انگلستان کے قادیانی اسلام میں داخل ہونے پر ہم ابھی سے ان کی خدمت میں بطور استقبال یہ شعر پیش کرتے ہیں:

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔اگست ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۴ ص ۶۔۷)

بزم توحید کی ضرورت، قادیان سے آواز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۹۔اگست ۱۹۴۰ء میں بزم توحید سے متعلق جو مضمون لکھا گیا تھا اس میں اظہار واقعہ کے طور پر یہ ذکر بھی آیا تھا کہ قادیانیوں نے قبر پرستی کے انسداد پر کوئی کوشش نہیں کی کیونکہ ان کی ساری کوشش مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شخصیت منوانے پر صرف ہوتی رہی ہے۔اس کے جواب میں الفضل قادیان میں ایک لمبا مضمون شائع ہوا ہے جو بجائے تردید کے ہمارے دعوی کی تائید ہے۔الفضل کے مندرجہ ذیل الفاظ قابل غور ہیں:

پس مسلمانوں میں توحید قائم کرنے کا یہ طریق نہیں کہ مزاروں اور مقبروں پر مارے مارے پھریں، اور جو لوگ وہاں مشرکانہ حرکات کرتے ہوں ان سے دوبدو ہوں۔اس طرح اصلاح کی بجائے فتنہ بڑھنے کا خطرہ ہے...
دراصل مسلمانوں کو اسلامی تعلیم پر کاربند کرنے کا طریق یہ ہے کہ ان میں زندہ ایمان پیدا کیا جائے..
اسی لئے خدا تعالی نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو مبعوث فرمایا۔
مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس موقع پر جماعت احمدیہ کے خلاف کوئی اور اعتراض نہیں سوجھا تو انہوں نے یہی کہہ دیا کہ اس جماعت کی ساری تگ و دو سے ان کی غرض و غایت مرزا صاحب کی شخصیت منوانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الفضل قادیان ۱۱۔اگست ۱۹۴۰ء ص ۱)

ناظرین کرام! الفضل کی عبارت مرقومہ کو بغور دیکھئے اور ہمارے بیان کی تصدیق کیجئے۔ ہم بتاتے ہیں کہ حقیقت یہ نہیں ہے کہ مزاروں پر توحید کا وعظ کہنے سے قادیانیوں کو فتنے کا خوف ہے۔ ایسا نہیں ہے بلکہ خوف کچھ اور ہے وہ یہ ہے کہ قادیانی مبلغ مثلاً اجمیر یا لاہور جا کر لوگوں کو سمجھائیں کہ تم ان بزرگوں کو حاجت روا اور مشکل کشا نہ سمجھو بلکہ قادیان میں تمہارے لئے ایک مسیح موعود آ چکا ہے اس کی بات کو مانو۔ وہ لوگ اگر قادیانی تحریرات سے واقف ہوں گے تو فوراً یہ کہہ دیں گے کہ کیا ہم اس شخص کو مسیح موعود مانیں جس کا قول ہے

اعطیت صفت الا فناء و الا حیاء (خطبہ الہامیہ طبع اول ص ۲۳)

(یعنی مجھ (مرزا) کو دنیا کے فنا کرنے اور پھر اسے زندہ کرنے کی طاقت دی گئی ہے)

ہم اپنے ولیوں اور بزرگوں کی نسبت یہی اعتقاد رکھتے ہیں تو تم نے ہمارے سابقہ عقیدے کو غلط قرار دے کر اس کی بجائے کون سا صحیح عقیدہ پیش کیا ہے۔ تب ہجوم کی طرف سے آواز آئے گی بزنید۔ جس پر حافظ مرحوم کا یہ شعر صادق آئیگا:

محتسب خم شکست و من سر او
السن بالسن و الجروح قصاص

بس یہی وہ فتنہ ہے قادیانیوں کو جس کا خوف ہے۔ اس کی ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی جو تمہید کے طور پر لکھی گئی ہے۔ اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ بزم توحید کی آواز قادیان سے کیسے آئی؟ اس کے لئے اخبار الفضل قادیان کا ایک نوٹ پڑھیں جو مع سرخی درج ذیل ہے:

مسلمانوں کی قبر پرستی کا افسوس ناک نظارہ

دہلی سے قریباً ۱۲ میل دور مہرولی میں ایک بزرگ قطب الدین صاحب بختیار کاکی کا مزار ہے۔ حال ہی میں مجھے وہاں جانے کا اتفاق ہوا چونکہ ان دنوں اجمیر میں عرس ہے، اس لئے بہت سے لوگ جن میں سے اکثر حیدر آباد دکن اور بنگال وغیرہ کے مسلمان تھے ان بزرگ کے مزار کی زیارت کرنے جا رہے تھے۔ زائرین کا تانتا بنا ہوا تھا۔ جب میں مقبرہ کے پاس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہنچا تو سنا کہ ہر ایک سے کہا جا رہا تھا کہ وضو کر کے زیارت کرنے جاؤ۔ مزار پر پہنچ کر دیکھا کہ ارد گرد چھوٹی چھوٹی دیوار بنی ہوئی ہے، مگر پاؤں کی طرف کچھ کھلی جگہ ہے۔ قبر پر ایک بہت بڑی زرد رنگ کی چادر پڑی تھی لوگ پھول اس چادر پر پھینکتے۔ اور شیرینی جو پاس مجاور بیٹھا تھا اسے دیتے۔ وہ کہتا بھائی خواجہ صاحب کی نذر کرو، تب وہ تبرک دیں گے۔ اس پر زائر کچھ پیسے قبر کے پاؤں کی طرف رکھ دیتا اور مجاور پھینکے ہوئے پھولوں میں سے کچھ پتیاں اٹھا کر اور تھوڑی سی شیرینی بھی دے دیتا۔ مزار کے پاس کھڑے ہو کر دعا کرنے والے یا خواجہ کہہ کر مرادیں مانگتے اور جو کم از کم ایک روپیہ دیتا اس کے سر پر پہلے اس چادر کے حصہ سے جو ململ کی قبر پر ڈالی ہوئی تھی ایک ٹکڑا باندھ دیتے پھر اسے قبر کے پاؤں کی طرف لا کر کہتے خواجہ صاحب کی پائنتی میں سجدہ کرو۔ وہ سجدہ کرتا اور مجاور چادر اس کے سر پر ڈھانپ دیتا۔ کچھ عرصہ وہ سجدہ میں گرا ہوا خواجہ کو مخاطب کر کے حاجات پیش کرتا اور مجاور بھی ساتھ دہراتا۔ اس کے بعد خلیفہ صاحب کے مقبرہ پر بھی یہی عمل کیا جاتا۔ واپس ہونے والوں کے رستہ میں پانی لے کر دو آدمی کھڑے ہوتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قبر کا دھویا ہوا تبرک ہے پی لو اور پیسے مانگتے ہیں۔ ایک بنگالی جب مزار پر سجدہ کر چکا تو اسے نذر دینے کے لئے کہا گیا اس بے چارے کے پاس چند پیسے تھے نکال کر وہاں پھینک دیئے مگر اسے کہا گیا کہ کم از کم ایک روپیہ دینا پڑے گا ایک مجاور دوسرے سے کہنے لگا تم کیسے آدمی ہو کہ ایسے آدمی کو بغیر نذر لئے سجدہ کرا دیا۔ میں نے کہا بھئی جس کے پاس روپیہ نہ ہو تو کیا اس کو خواجہ صاحب برکت نہیں دیتے۔ اس پر خاموش ہو گئے اور اس بے چارے کی جان چھوٹی۔ میرے دل میں تڑپ پیدا ہو چکی تھی کہ ان لوگوں کو سمجھاؤں اور میں موقع کی تلاش میں تھا۔ آخر میں نے بعض کو اپنی طرف متوجہ پا کر کہا نبی ﷺ کی ایک حدیث ہے کہ

اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کے لوگوں پر لعنت کی کہ انہوں نے اپنے نبیوں کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبروں کو سجدہ گاہ بنالیا اور یہاں تو ان لوگوں کی قبروں کو بھی سجدہ گاہ بنایا ہوا ہے جن کے متعلق خیال ہے کہ وہ ولی اللہ تھے نہ کہ نبی ۔

اکثر نے سنجیدگی سے غور کیا اور اپنے فعل کو برا گردانا ۔ مزار سے ایک طرف ایک مکان میں بہت سے لوگ بیٹھے تھے جن میں سے اکثر بنگالی تھے ان کو میں نے تبلیغ شروع کی چند لوگان میں سے اردو جانتے تھے ۔ وہ سب باتیں قبول کرنے لگے ۔ (الفضل قادیان ۲۳ ۔ اگست ۱۹۴۰ء ص ۵)

برادران توحید ! کیا یہ آواز سن کر بھی آپ لوگ بزم توحید قائم کرنے میں غفلت سے کام لیں کیا ابھی کچھ اور بھی سننا چاہتے ہیں ۔ میری رائے کو کوئی صاحب غلط نہ ٹھہرائیں تو میں یہ کہنے سے نہیں رک سکتا کہ مسلمان قوم آپس میں تقسیم کار کر لے ۔ سیاسی مسلمان جن میں مرزائی بھی شامل ہیں بے شک غیر مسلموں میں اسلام کی اشاعت کریں اور ان کو کلمہ پڑھا کر مردم شماری کی حیثیت میں مسلمانوں کی تعداد بڑھاتے جائیں جو ان کی اصلی غرض ہے مگر اہل توحید اصحاب یہ کام اپنے ذمہ لیں کہ مسلمانوں میں جو رسوم شرکیہ رائج ہو چکی ہیں وہ ان کی اصلاح پر توجہ کریں تاکہ وہ لوگ صحیح معنوں میں عنداللہ مسلمان ہو جائیں ۔

پس دونوں فریق اپنا اپنا کام کرتے جائیں ہمارے مشورہ پر عمل کریں تو دونوں اپنے اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتے ہیں ۔ میری تو دلی خواہش ہے کہ اہل توحید اپنے فرض منصبی (اشاعت توحید) پر مضبوط ہو کر مسلمانوں کو توحید و سنت اختیار کرنے کی ترغیب دیں کیونکہ ایسے نام کے مسلمانوں سے جو شرک آلودہ ہیں اسلام کی غرض پوری نہیں ہو سکتی اس لئے کہ اسلام کی غرض صرف مردم شماری میں تعداد بڑھانا نہیں ، بلکہ مسلمانوں کو خدا کے مقبول بندے موحد متبع سنت بنانا ہے :

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۷ ۔ ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاطمہ الزہراؓ ، اور قادیانی مسیح مرزا

الفضل کو ثنائی جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی علم کلام کے تو ہم مدت سے قائل ہیں کہ یہ لوگ جس دعوے کو چاہیں مغالطات عامۃ الورود سے ثابت کر سکتے ہیں۔ جن لوگوں کو ہماری بات کا یقین نہ آئے وہ مندرجہ ذیل قادیانی استدلالات کو غور سے پڑھیں تو ان کو یقین ہو جائے گا کہ دنیا میں کوئی قضیہ کاذبہ ایسا نہیں ہے جو قادیانی علم کلام سے صحیح ثابت نہ کیا جاسکے۔ ہمارے خیال میں قادیانی علم کلام کا یہ کمال ہے کہ اس کے ماہرین قدرت رکھتے ہیں کہ ہر دعوے کو صحیح ثابت کر دکھائیں آج جو مضمون ہم نقل کرنے کو ہیں اس کو دیکھ کر ناظرین کو قادیانی علم کلام کے متعلق حیرت ہوگی۔ ہم ان کی حیرت رفع کرنے کو آج سے بہت پہلے کا واقعہ جو مرزا غلام احمد صاحب متوفی کے انتقال کے متصل ہی ۱۹۰۸ء میں ظہور پذیر ہوا تھا، پیش کئے دیتے ہیں۔

مرزا صاحب کلاں کا جب انتقال ہو گیا تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوا کہ آسمانی نکاح وقوع پذیر ہونا ناممکن ہو گیا۔ یعنی آپ نے جو کہا تھا کہ محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری میرے نکاح میں ضرور آئے گی، آپ کی وفات سے یہ نکاح قطعی طور پر باطل ہو گیا۔

اس کے جواب میں خلیفہ اول حکیم نور الدین نے قادیانی علم کلام کے طریق پر یہ جواب دیا کہ چونکہ لڑکی کی لڑکی بھی اپنی ہی لڑکی ہوتی ہے، اور لڑکے کا لڑکا بھی اپنا ہی لڑکا ہوتا ہے، اس لئے مرزا غلام احمد صاحب کا لڑکا در لڑکا در لڑکا نفخہ اولی تک اور محمدی بیگم کی لڑکی در لڑکی در لڑکی فنائے دنیا تک، ان دونوں سلسلوں کو ملحوظ رکھ کر ممکن ہے کسی درجہ میں مرزا صاحب قادیانی کے کسی لڑکے کی شادی محمدی بیگم کی کسی درجے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی لڑکی سے ہو جائے۔

ناظرین کرام! یہ ہے وہ قادیانی علم کلام جس پر اتنا فخر کیا جاتا ہے۔ اب وہ مثال سنیئے جس کے لئے ہم نے یہ نوٹ لکھا ہے:

'مرزا صاحب متوفی نے اپنی کتاب میں تحریر کیا ہے کہ میں نے کشفی حالت میں دیکھا کہ میرا سر خاتون جنت فاطمہ زہراء کی ران پر ہے۔

اس پر بڑی چہ مہ گوئیاں ہوئیں۔ اس کشف کی تصحیح کیلئے قادیانی اخبار الفضل مورخہ ٦۔ستمبر ۱۹۴۰ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کے لکھنے والے مولوی میر اسحٰق، مرزا غلام احمد صاحب کے چھوٹے سالے اور موجودہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے ماموں صاحب ہیں۔ آپ نے بھی اسی علم کلام سے کام لیتے ہوئے اس کشف کی تصحیح کی ہے۔ اس کے متعلق آپ کے اصل الفاظ درج ذیل ہیں۔

'حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ایک کشف ہے کہ میں حضرت فاطمہ سے ملا۔ آپ نے نہائت محبت اور شفقت سے جو ماؤں کو بچوں سے ہوتی ہے میرے سر کو اپنے زانو پر رکھا۔ اس کشف پر مخالفوں کی طرف سے وہ بدگوئی سننے میں آئی ہے کہ الامان ...

واقعہ میں اگر حضرت فاطمہ اس دنیا میں تشریف لے آویں اور مرزا صاحب زندہ ہوں تو گو امت کو ان سے کس قدر عقیدت کیوں نہ ہو، امت کے مردوں سے معصومہ بتول پردہ کریں گی۔ کیونکہ ان کے مقدس باپ کی شریعت یہی ہے کہ کوئی عورت کسی غیر محرم کے سامنے نہ ہو۔ مگر مرزا صاحب بھی شریعت اسلام کے مطابق یہ حق رکھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ کا چہرہ دیکھیں۔ اور صدیقہ زہراء حضرت مرزا صاحب کو مادرانہ شفقت سے اپنے پاس بلا کر ان کے سر پر دست شفقت پھیریں۔ اور کیا تعجب ہے کہ وہ اپنے زانوئے مادرانہ پر پیار سے مرزا صاحب کا اپنے بیٹوں کی طرح سر رکھ دیں۔ کیونکہ مرزا صاحب گو سید نہیں مگر سید زادی سے بیاہ کر کے زہراء کے داماد بن چکے ہیں۔ اور خدا کی شریعت میں بیٹے کی طرح داماد بھی محرم ہوتا ہے۔ پس اس کشف کا مطلب تو یہ تھا کہ حضرت مرزا صاحب کی شادی ایک ایسی خاتون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہونے والی ہے جس سے نکاح کر کے آپ حضرت فاطمہ کے فرزند ہو جائیں گے۔ میں مولوی ثناء اللہ صاحب اور دوسرے مسلمان علماء سے پوچھتا ہوں کہ اگر فاطمہ زہرا اس وقت دنیا میں تشریف لے آویں تو کیا وہ ہر مسلمان سے پردہ کریں گی۔ یا سادات کے سامنے ہوسکیں گی۔ اور یہ کہ جو شخص کسی سید زادی سے بیاہا جائے وہ حضرت فاطمہ کا پوت داماد ہونے کی وجہ سے محرم بن جاتا ہے یا نہیں؟ (الفضل قادیان ۶ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۵)۔

راقم مضمون میر اسحاق صاحب چونکہ ذی علم آدمی ہیں اور قوم کے سید بھی کہلاتے ہیں، اس لئے اپنا جواب آپ کے جواب پر مبنی کرنے کو آپ سے ایک شرعی سوال کرتے ہیں کہ دو سید زادے بھائی بھائی ہیں۔ ایک کا نام اسماعیل ہے اور دوسرے کا نام اسحٰق۔ اسماعیل کا بیٹا ہے اور اسحٰق کی بیٹی۔ آپ کے مرقومہ اصول کے مطابق اسماعیل کا بیٹا بھی حضرت فاطمہ کا بیٹا ہے اور اسحٰق کی بیٹی بھی حضرت فاطمہ کی بیٹی ہے۔

تو اب کیا فرماتے ہیں قادیانی علماء دین اور مفتیان شرع متین کہ سید اسماعیل کے بیٹے کا نکاح سید اسحاق کی بیٹی سے جائز ہے یا نہیں؟

مہربانی کر کے قادیانی علماء اس پر روشنی ڈالیں کہ ان کی شرع میں اس کا کیا حکم ہے؟

اگر جائز ہے تو اس سوال کو بھی حل کر دیں کہ بھائی بہن کا نکاح ایک دوسرے سے کیونکر جائز ہوسکتا ہے؟

اگر ناجائز ہے تو یہ بھی بتا دیں کہ اس قسم کے رشتے آج تک سادات میں ہوئے بھی ہیں یا نہیں؟

اگر ایسے بے شمار رشتے ہو چکے ہیں تو کیا یہ سب نکاح ناجائز ہوتے ہیں؟

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان سیدہ زادہ ہونے کی وجہ سے حضرت فاطمہ کے بیٹے ہوئے اور ڈاکٹر اسماعیل کی بیٹی سید زادی ہونے کی وجہ سے فاطمہ زہرا کی بیٹی ٹھہری۔ اب یہ دونوں اولاد فاطمہ ہونے کی وجہ سے آپس میں بہن بھائی ہوئے۔ تو ان کا باہمی نکاح جائز ہے یا ناجائز؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ نکاح ہو چکا ہے تو اس کی بابت علماء قادیان کا کیا فتویٰ ہے؟

اگر کہیں کہ بعد نسل کی وجہ سے حرمت اصلیہ باقی نہیں رہی اس لئے اہل حدیث نے جو مثالیں پیش کی ہیں ان سب صورتوں میں نکاح جائز ہے تو ہم کہیں گے ما ھو جوابکم فھو جوابنا یعنی جس طرح بعد نسل کی وجہ سے سید زادی کا خاوند حضرت فاطمہ کیلئے ان کے حقیقی داماد کی طرح محرم نہیں اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی خاتون جنت کیلئے حقیقی محرم نہیں ہو سکتے۔ پس آپ کا جواب تار عنکبوت سے زیادہ ضعیف ہے۔

میر (اسحٰق) صاحب نے آپ نے اس مشکل مسئلہ کا جواب ہم سے طلب کیا ہے ہم نے آپ ہی کے خاندان سے مثال پیش کر دی ہے۔ اگر آپ کو اس مثال سے ملال پیدا ہو تو مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر اپنے او پر وارد کر کے پڑھ لیجئے:

دھول دھپہ اس سر پا ناز کا شیوہ نہ تھا
ہم ہی کر بیٹھے تھے غالب پیش دستی ایک دن

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۷ ستمبر ۱۹۴۰ء جلد ۳۷ نمبر ۴۸ ص ۴۔۵)

قادیانی کا درجہ روایت حدیث میں کیا تھا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے جہاں تک مرزا غلام احمد صاحب کی تصانیف کو دیکھا ہے ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہم نے آپ کو روایت حدیث کے باب میں ثقہ نہیں پایا۔

راویان حدیث میں سے دو نام عدم ثقاہت میں ایسے مشہور ہیں کہ جس روایت میں وہ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک مذکور ہو، ہر طالب علم اس روایت کو غیر معتبر جان لیتا ہے۔ ایک کا نام ابن لہیعہ ہے اور دوسرے کا نام جابر جعفی ہے۔ ابن لہیعہ کی نسبت جابر جعفی عدم اعتبار میں زیادہ ترقی یافتہ ہے کیونکہ ابن لہیعہ میں نسیان غالب تھا، مگر جابر جعفی کو محدثین نے کذاب لکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت حدیث کی حیثیت سے ہم مرزا صاحب کو ابن لہیعہ سے زیادہ یعنی جابر جعفی کے مماثل سمجھتے ہیں۔ اس کے ثبوت میں ہمارے پاس بہت سی شہادتیں ہیں جن میں سے ایک شہادت ہم اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۰ء میں پیش کر چکے ہیں جس کا جواب باوجود تقاضا کرنے کے اتباع مرزا سے آج تک نہیں ہو سکا۔

لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب روایت حدیث میں سہو ونسیان کی وجہ سے کذب بیانی نہیں کرتے تھے بلکہ اپنی اغراض کے ماتحت کرتے تھے۔ شہادت اولی مندرجہ اہل حدیث یکم مارچ میں اس کی تفصیل مذکور ہو چکی ہے، آج ہم شہادت ثانیہ پیش کر کے اہل علم ناظرین سے دادخواہی کرتے ہیں۔ خصوصاً مرزا غلام احمد صاحب کے ذی علم اتباع سے درخواست کرتے ہیں وہ از راہ مہربانی تعصب کو الگ رکھ کر ہماری پیش کردہ شہادت کو غور سے پڑھیں اگر وہ حسن عقیدت کی وجہ سے ہماری پیش کردہ شہادت پر غور کر کے منصفانہ رائے نہیں دیں گے تو وہ سن رکھیں:

اگر تو مے نہ دہی داد روزے دادے ہست

ایک عربی مقولہ مشہور ہے جس کا ترجمہ ہے کہ:

اے رسول اگر تو نہ ہوتا تو میں آسمان نہ بناتا لو لاك لما خلقت الا فلاك

اس فقرے کو حدیث قدسی کے نام سے بیان کیا جاتا ہے، مگر نہ اس کی کوئی سند ہے، نہ یہ از روئے روایت صحیح ہے۔ صرف غیر معتبر واعظوں کی زبان پر چڑھا ہوا ہے۔ اس مقولہ کے متعلق اخبار الفضل ۱۸ ستمبر ۱۹۴۰ء میں مفتی محمد صادق کا ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

رسول کریم ﷺ کی شان میں ایک حدیث قدسی بیان کی جاتی ہے جس میں اللہ تعالی نے آپ کو مخاطب کر کے فرمایا کہ

لو لاك لما خلقت الا فلاك یعنی اے محمد مصطفیٰ اگر تو نہ ہوتا تو میں زمین و آسمان کو پیدا نہ کرتا۔

لوگوں نے کہا ہے کہ یہ حدیث محدثین کے اصول کے مطابق صحیح نہیں مگر ایک دفعہ یہی سوال حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی خدمت میں پیش ہوا تو آپ نے اس حدیث کی تصدیق کی اور فرمایا گو محدثین کے اصول کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق یہ حدیث درست نہیں مگر ہمیں کشفی طور پر معلوم ہوا ہے کہ یہ حدیث اپنے مطلب اور مفہوم کے لحاظ سے صحیح ہے۔ اس حدیث سے رسول کریم ﷺ کی بلند شان کا پتہ لگتا ہے۔ (الفضل قادیان ۱۸ ستمبر ۱۹۴۰ء ص اول)۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: محدثین کے نزدیک تو یہ مقولہ بے ثبوت ہونے کی وجہ سے بجوئے نارزد، اس کے علاوہ مقصود کے لحاظ سے بھی بالکل غلط ہے کیونکہ اس سے مقصود یہ بتایا جاتا ہے کہ اگر آنحضرت ﷺ نہ ہوتے تو خدا دنیا کو بھی پیدا نہ کرتا، حالانکہ اس مطلب کے لحاظ سے عربی الفاظ یوں ہونے چاہییں لو لا ك لما خلقت الد نیا، یاما خلقت شیئاً یعنی اے پیغمبر اگر تو نہ ہوتا تو میں دنیا کو پیدا نہ کرتا، یا کوئی چیز پیدا نہ کرتا۔

بہر حال مرزا غلام احمد صاحب اور مفتی محمد صادق صاحب دونوں نے یہ بات تسلیم کر لی ہے کہ محدثین کے نزدیک یہ روایت بے ثبوت ہے۔ ہاں مرزا صاحب نے اس معنی کو صحیح قرار دیا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں آپ کی ایک غرض مخفی ہے۔ یہ مقولہ گو آنحضرت ﷺ نے اپنے حق میں ارشاد نہیں فرمایا اور نہ کوئی سچا نبی ایسا کہہ سکتا ہے لیکن مرزا صاحب قادیانی نے اس مقولہ کو اپنا الہام ظاہر کر کے اس کو اپنے حق میں بتایا ہے۔ آپ کے اصل الفاظ مع ترجمہ یہ ہیں:

یظهر ك الله و یثنی علیك لو لا ك لما خلقت ا لا فلا ك

خدا تجھے غالب کر دے گا اور تیری تعریف لوگوں میں شائع کر دے گا

(یہ ترجمہ لفظی نہیں ہے مرزا صاحب کی اپنی ایجاد ہے۔ لفظی ترجمہ یہ ہے کہ خدا تیری تعریف کرتا ہے۔ ثناء اللہ) اگر میں تجھے (مرزا کو) پیدا نہ کرتا تو آسمانوں کو بھی نہ بناتا

(حقیقۃ الوحی۔ص ۹۹)

اللہ رے تعلّیٰ: استاد داغ نے اپنے محبوب کی اسی قسم کی تعلّیٰ کا ذکر اس شعر میں کیا ہے

آ گیا داغ ان کے دل میں یہ غرور
شکل ہے دنیا میں لاثانی مری

اس روایت کو صحیح المعنیٰ بتانے سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اصل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غرض یہی ہے کہ اس کو اپنے حق میں چسپاں کریں

قادیانی اور لاہوری ممبرو! فقرہ مذکورہ کو آپ لوگ حسب تصریح محدثین آنحضرت ﷺ کا ارشاد تو نہیں مانتے ہوں گے کیونکہ سند کے لحاظ سے یہ روایت ثابت نہیں ہے۔ مگر مرزا صاحب کے الہام کے ماتحت اس کو انکے حق میں ضرور مانتے ہوں گے کہ اگر مرزا صاحب نہ ہوتے تو خدا دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ ابتدائے آفرینش سے لے کر آج تک اور آج سے فنائے عالم تک جو کچھ پیدا ہوا ہے یا آئندہ ہوگا، یہ سب مرزا صاحب کے وجود کی برکت ہے۔ کیا یہ عقیدہ کسی صحیح الفہم انسان کا ہوسکتا ہے۔ تم میں سے کوئی فرد اس کا انکار نہیں کرسکتا ہے، کیونکہ یہ مرزا صاحب کا الہام ہے جس کو صحیح جاننا اس کے ہرایک مرید کا فرض ہے اسلئے ہم ہر اس شخص سے جو اپنے نام کے ساتھ احمدی لکھتا ہے یا کہتا ہے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ وہ خدا کو حاظر ناظر جان کر اور اس کے خوف کو دل میں جگہ دے کر بتائے کہ اس قسم کی تعلیم کسی نبی یا ولی کسی مجدد یا مجتہد نے پیش کی ہے۔ جہاں تک ہمارا ناقص علم رہبری کرتا ہے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب اس میں متفرد ہیں۔ اس لئے ہمارا یہ دعوی صحیح ہے

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری اس تعلّٰی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گر چہ تم سے مدعی پہلے

مرزا غلام احمد قادیانی تو اس دنیا میں نہیں ہیں، انکو چھوڑ کر ان کے اتباع کو ہم اس بات کا یقین دلاتے ہیں کہ اسلامی دنیا میں عموماً اور ملک ہندوستان میں خصوصاً بفضلہٖ تعالی خادمان حدیث بکثرت موجود ہیں جن میں اخبار اہل حدیث امرتسر ایک ادنی خادم ہے اور یہ وہی گروہ ہے جس کی بابت مولانا الطاف حسین حالی نے کہا ہے

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مثالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح نکلا جتایا
آئمہ میں جو داغ دیکھا بتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ ملا کو چھوڑا نہ صوفی کو چھوڑا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے ان لوگوں کو چاہیے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی روایت کردہ حدیث کو پیش کرتے ہوئے یہ سمجھ لیا کریں کہ خادمان حدیث زندہ ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق یکم رمضان ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۴۹ ص ۷، ۸)

جنگ یورپ کا نقشہ و اسباب

قادیانی اخبار فاروق میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج دنیا جنگ میں مبتلا ہے ہر ایک ملک اپنی حفاظت کی فکر میں ہے۔ نار حرب کے شعلے دن بدن تیز سے تیز تر ہو رہے ہیں۔ ہر شخص اپنی سمجھ کے مطابق اسباب جنگ کی تلاش میں ہے۔ شیخ سعدی نے جنگ کا سبب جو بتایا ہے اہل دانش کے نزدیک وہی صحیح ہے۔ آپ کے شعر کا ترجمہ یوں ہے:

اگر کوئی بادشاہ سات ولایتوں پر بھی قبضہ کر لے، تب بھی اور ملکوں کی تسخیر کے فکر میں مشغول رہے گا۔

یہ ہے بادشاہوں کی لڑائی کا اصل سبب یعنی جوع الارض، مگر قادیانی گروہ اپنے پیشوا کی تعلیم کے ماتحت جنگ کے متعلق جو خیال رکھتا ہے اسے ہم قادیانی اخبار فاروق کے الفاظ میں ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ فاروق ۱۴ ستمبر ۱۹۴۰ء میں مرقوم ہے:

بحر و بر میں فساد:

ظهر الفساد فی البرّ و البحر بما کسبت ایدی النّاس لیذ یقهم بعض الّذی عملوا لعلّهم یر جعو ن (الروم:۴۱)

خشکی اور تری میں اس کی وجہ سے فساد ظاہر ہو گیا جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمایا تاکہ انہیں اس کا مزہ چکھائے جو انہوں نے کیا تاکہ وہ رجوع کریں۔

ہاتھوں کے کسب سے مراد انسان کے اعمال یا اپنے ہاتھ کی کاریگری کے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج دنیا کو اپنی صنعتوں پر بڑا ناز ہے ۔ صانع حقیقی کو یکسر فراموش کر دیا گیا لیکن اللہ تعالی اپنی قدرت کا کرشمہ دکھلائے گا اور ثابت کر دیگا کہ حقیقی صانع وہی ایک ہے انسان کے ہاتھوں نے جو کمایا، یعنی انسان کی بداعمالیاں یا عظیم الشان مصنوعات ان کی وجہ سے فسادات عظیم رونما ہونگے چنانچہ آج بحر و بر میں انسان کی بداعمالیوں شرارتوں اور صنعتوں نے وہ فساد برپا کیا کہ الامان والحفیظ ۔ موجودہ زمانہ کی جنگیں خشکی اور تری پر پھیلی ہوئی ہیں زمین پر عالمگیر فساد اور سمندروں میں بھی آتش جنگ بھڑکائی جا رہی ہے جہازوں کی غرقابی اور ہزاروں جانوں کا اتلاف گویا ایک فساد عظیم ہے جو بحر و بر پر پھیلا ہوا ہے ۔

قیامت وسطی

الف : و اما الذین فسقوا فمأ وا هم النار کلما ارادوا ان یخرجوا منها اعیدوا فیها و قیل لهم ذوقوا عذا ب النار الذی کنتم به تکذ بو ن۔ و لنذ یقنهم من العذا ب الا دنی دو ن العذاب ا لا کبر لعلّهم یر جعو ن۔ و من اظلم ممن ذکّر بآ یا ت ر بّه ثمّ اعرض عنها انّا من المجرمین منتقمون (السجدۃ : ۲۰۔۲۲)

اور جو نافرمان ہیں تو ان کا ٹھکانہ آگ ہے جب کبھی چاہیں گے کہ اس سے نکل جائیں اس میں لوٹا دیئے جائیں گے اور انہیں کہا جائے گا کہ آگ کا عذاب چکھو جسے تم جھٹلاتے تھے اور یقیناً ہم انہیں نزدیک کا عذاب بڑے عذاب سے پہلے چکھائیں گے تاکہ وہ رجوع کریں اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جسے اپنے رب کی آیتوں کے ساتھ نصیحت کی جائے پھر وہ روگردان ہو، ہم مجرموں کو سزا پہنچانے والے ہیں ۔

ان آیات میں عذاب ادنی سے مراد عذاب دنیا ہے اور عذاب اکبر سے عذاب آخرت مراد ہے ۔ قرآن مجید میں عذاب دنیا کا نقشہ عذاب آخرت کے رنگ میں پیش کیا گیا ۔ گویا دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب کا پیش خیمہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور اس کی صداقت پر گواہ۔

اور مذکورہ آیات میں بتلایا کہ کافروں کو عذاب ادنی کی صورت میں اس دنیا میں بھی آگ کا عذاب دیا جائے گا۔

آگ کا عذاب کیا ہے؟ عرب میں یہ دستور تھا کہ اعلان جنگ کے لئے کسی اونچی پہاڑی یا بلند مقام پر ایک بڑی آگ روشن کرتے تھے جو نار الحرب کہلاتی۔قرآن مجید میں بھی اس نار الحرب کا ذکر ہے

كلما أو قدوا ناراً للحر ب (المائدۃ:۶۴)

پس مذکورہ آیات میں عذا ب النار سے مراد نار الحر ب

یعنی لڑائی کی آگ ہے اور یوں بھی موجودہ جنگوں میں اسلحہ آتش بار کے ذریعہ آگ برسائی جاتی ہے پس یہ جو فرمایا کہ کافروں کو عذاب ادنی کی صورت میں آگ کا عذاب دیا جائے گا اس میں پیش گوئی ہے کہ عظیم الشان جنگیں ہوں گی جن میں اسلحہ آتش بار کے ذریعہ آگ بھڑ کائی جائے گی پھر فرمایا کلما ارا دو ان یخر جوا منھا اعیدوا فیھا

کہ جب چاہیں گے کہ اس آگ سے نکل جائیں وہ اس میں لوٹا دیئے جائیں گے۔اب دیکھو نار الحرب سے نجات پانے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا یا گیا صلح جوئی کی کوششیں کی گئیں انٹرنیشل لیگ بنائی لیکن نا کام گذشتہ جنگ عظیم میں انگلستان کے وزیر اعظم مسٹر ایسکوئتھ نے ہر ممکن کوشش کی کہ یہ عذاب الٰہی ٹل جائے مگر کچھ نہ بنا۔کہتے ہیں کہ مسٹر ایسکوئتھ کے منہ پر اس عذاب کے خوف اور نا کامی صلح کے باعث ایک رات میں بڑھاپا برسنے لگا تھا۔اور موجودہ جنگ سے پیشتر مسٹر چیمبرلین نے کیا کیا جتن نہ کئے لیکن نا کام۔اور دنیا اس آگ میں دھکیل دی گئی۔آج یورپ پر واقعی آگ برس رہی ہے خطرناک جنگ کی صورت میں جہنم بھڑک اٹھا اور و اذا الجحیم سعّرت (جہنم بھڑکائی جائے گی) کا زمانہ آنکھوں کے سامنے ہے اور قرآن مجید کی پیشگوئی کے مطابق آگ کا عذاب دیا جارہا ہے

(ب)۔ فلھم عذا ب جھنم ولھم عذا ب الحر یق (۸۵:۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کافروں کے لئے دوزخ کا عذاب ہے اوران کے لئے جلنے کا عذاب ہے ۔ ربیع سے روایت ہے کہ عذاب جہنم آخرت کا عذاب ہے اور عذاب الحریق یعنی جلنے کا عذاب اس دنیا کا عذاب ہے

(ج)۔ کذالك العذاب، و لعذا ب الآخرة اکبر لو کا نوا یعلمون (القلم:۳۳) اسی طرح عذاب (دنیا) آئے گا اور آخرت کا عذاب یقیناً اس سے بڑا ہے

(د)۔ انّ عذا ب ربك کا ن محذورا ۔و ان من قر یة الا نحن مھلکو ھا قبل یو م القیامة او معذ بو ھا عذا باً شدیداً (الاسراء: ۵۷۔۵۸) بے شک تیرے رب لا عذاب ڈرنے کی چیز ہے اور کوئی بستی نہیں مگر ہم اسے قیامت کے دن سے پیشتر ہلاک کر دیں گے یا اسے سخت عذاب دیں گے۔

مذکورۃ الصدر آیات میں صراحت سے عذاب دنیا اور عذاب آخرت یا دوسرے لفظوں میں قیامت وسطی اور قیامت کبری کا ذکر موجود ہے اور ایسے عالم گیر عذابوں کی پیش گوئی ہے جو اطراف عالم پر چھا جائیں گے جن کی لپیٹ سے ایک بستی بھی باہر نہ رہے گی ۔ ربنا آ تنا فی الد نیا حسنة و فی ا لآ خرة حسنة ....

انّا ار سلنا الیکم رسو لًا شا ھداً علیکم کما ار سلنا الی فرعون رسو لًا ۔فعصی فرعو ن الرّ سو ل فأ خذ ناہ ا خذاً وبیلاً ۔ فکیف تتّقو ن ان کفر تم یو ماً یّجعل الولدا ن شیبا ن السّماء منفطر به کا ن وعدہ مفعو لًا (المزمل:۱۵۔۱۸)

ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا جو تم پر گواہ ہے جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی سو ہم نے اسے سخت گرفت سے پکڑا ۔سو اگر تم انکار کرو تو اس دن سے کس طرح بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا آسمان اس سے لپیٹ پڑنے والا ہے اسکا وعدہ پورا ہو کر رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس طرح موسیٰ کے مقابلہ پر فرعون اٹھا تھا اسی طرح مثیل موسیٰ کے مقابل سب سے بڑا جس نے سر اٹھایا ہے وہ دجال کا فتنہ ہے اتنا عظیم الشان فتنہ کی جس کی ابتداء آفرینش سے لے کر قیامت تک کوئی ایک مثال بھی نہیں پس فرمایا کہ یہ (آخری زمانہ میں ظاہر ہونے والا) دجالی گروہ اس آخری زمانہ کے عذاب شدید سے کیونکر بچ سکتا ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا جس سے آسمان پھٹ پڑیں گے یعنی بے پناہ شدائد و مصائب اور آسمانی آفات نازل ہوں گی...

نیلی آنکھوں والے مجرم:

یو م ینفخ فی الصّور و نحشر المجر مین یو مئذ زر قاً

(طہٰ:۱۰۲) جس دن قرنا میں پھونکا جائے گا ہم اس دن نیلی آنکھوں والے مجرموں کو اکٹھا کریں گے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ اقوام یورپ کی آنکھیں نیلی ہیں جنگ کا بگل بجایا گیا اور لاکھوں نیلی آنکھوں والے مجرم مجتمع ہو گئے اور ایک دوسرے سے برسرِ پیکار ہو گئے پس یہاں حشر کے لفظ میں نیلی آنکھوں والی قوموں کے دنیوی حشر کی طرف اشارہ ہے۔

حضرت مسیح موعود (مرزا) کی جلالی آواز:

دیکھو آج میں نے بتا دیا زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر یک جو زمین کو اپنی بدیوں سے پاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے قریب ہے کہ میرا قہر زمین پر اترے کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی...

یاد رہے کہ خدا نے مجھے عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیش گوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے ایسا ہی یورپ میں بھی آئے اور ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے اور بعض ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کا نمونہ ہوں گے اور اس قدر موت ہو گی کہ خون کی نہریں چلیں گی زمین پر اس قدر تباہی آئے گی کہ اس روز کہ انسان پیدا ہوا ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہو گی اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی یہاں تک کہ ہر ایک عقل مند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ نہیں ملے گا تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہو گا کہ یہ کیا ہونے والا ہے اور بہتیرے نجات پائیں گے اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے وہ دن نزدیک ہیں بلکہ میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہیں کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔ یہ اس لئے کہ نوع انسان نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام دل اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے وہ مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے ظاہر ہو گئے۔ (منقول از فاروق ۱۴ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۵۔۷)

اس سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے

۱۔ یہ جنگ بقول مرزائیاں دجالی گروہوں کے مابین ہو رہی ہے

۲۔ نیلی آنکھوں والے یورپئن مجرموں کے درمیان ہو رہی ہے

۳۔ راستی چھوڑ کر شرارت اختیار کرنے والے گروہوں میں جاری ہے

۴۔ یہ جنگ اور سابقہ جنگ عظیم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کے مطابق ظہور پذیر ہوئیں

۵۔ اس لڑائی کا سبب یہ ہے کہ، بنی نوع انسان نے اپنے سچے خدا کی پرستش چھوڑ دی

ان سب فقروں میں قابل غور فقرہ بالفاظ مرزا یہ ہے کہ:

اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں تاخیر ہو جاتی۔

مطلب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہل دنیا نے عموماً اور ان متحارب قوموں نے خصوصاً میرا انکار کیا تو یہ جنگ بصورت عذاب ان پر نازل ہوئی جیسے کہ امم سابقہ عادیوں ثمودیوں پر انبیاء کے انکار کی وجہ سے عذاب آیا تھا۔

ہمیں یورپ کی کسی دوسری قوم سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں ہمارا تعلق انگریز قوم سے ہے جس کی ہم رعیت ہیں۔ خاص انگریزوں کے پررونق ملک انگلستان پر جنگ کی وجہ سے جو تکلیف نازل ہو رہی ہے وہ کسی اخبار بین یا باخبر انسان سے مخفی نہیں ہے۔ اس ساری تکلیف کو ملحوظ رکھ کر ہم مرزا صاحب کے اس قول پر نظر کریں تو عجیب حقیقت معلوم ہوتی ہے آپ اپنی خدمات متعلقہ حکومت برطانیہ شمار کر کے لکھتے ہیں:

میں ان امدادوں میں ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہاں تک کہ گیارہ برس انہی اشاعتوں میں گذر گئے اور میں کچھ کوتاہی نہیں کی پس میں یہ دعوی سے کہہ سکتا ہوں کہ میں ان خدمات میں یکتا ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں ان تائیدات میں یگانہ ہوں اور میں کہہ سکتا ہوں کہ میں اس گورنمنٹ کے لئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے۔ (نور الحق حصہ اول۔ ص ۳۲۔۳۳)

مرزا صاحب کی یہ عبارت اس وقت کی ہے جس وقت یورپ کی جنگ جو اقوام جو آج کل برسر جنگ ہیں اسلام کی عموماً اور مرزا صاحب کی خصوصاً منکر تھیں ان کے دل میں اسلام یا مرزا صاحب کی تصدیق کا واہمہ بھی نہ تھا باوجود اس کے مرزا صاحب حکومت برطانیہ کے حرز اور تعویز تھے پھر معلوم نہیں کہ اب انکی تکذیب کا یہ الٹا اثر کیوں پیدا ہوگیا کہ اقوام متحاربہ مع انگلستان کے عذاب کی مورد ہوگئیں حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے اتباع مختلف رنگ اختیار کر لیتے ہیں جیسا وقت آیا ویسا گیت گا دیا۔ اسلئے ہماری طرف سے یہ شعر ان کی نذر رہے

ہم بھی قاتل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق ۸ رمضان ۱۳۵۹ھ جلد ۳۷ نمبر ۵۰ ص ۳۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انّی مهین من اراد اها نتك

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب متوفی کا یہ ایک الہامی فقرہ ہے اس کا ترجمہ یہ ہے؛

اے مرزا! جو شخص تیری توہین کا ارادہ کرے گا میں اس کو ذلیل کروں گا۔

اس کا مضمون بالکل صاف ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کے حق میں یہ کبھی صادق نہیں آیا۔ ان کی توہین کرنے والوں کی توہین کبھی نہیں ہوئی بلکہ تعظیم ہوتی رہی ہے۔ آج ہم اس الہام کے معنی ایک جدید واقعہ پیش کر کے بتاتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۰ء میں حدیث

لو كا ن الا يما ن معلقاً با لثر يا

پر بحث کرتے ہوئے ہم نے یہ نحوی مسئلہ لکھا تھا کہ حرف لو اصل میں ماضی کے لئے وضع ہوا ہے اور حدیث کے معنی یہ بتائے تھے کہ اگر ایمان ثریا سے بھی معلق ہوتا تو بھی اہل فارس اس کو لے آتے۔ ہمارے دعوے کا ثبوت کافیہ کی یہ عبارت ہے:

ا ن للا ستقبا ل و ان د خلت فی الما ضی و لو عکسه ۔

یعنی حرف ان مستقبل کے لئے آتا ہے اور حرف لو ماضی کے لئے

اس کی شرح میں شارح جامی نے لکھا ہے کہ:

و لو عکسه یعنی للما ضی و ان د خلت علي الستقبل ۔

یہ ہے حرف لو کی اصل حقیقت اس کو چھوڑ کر مستقبل کے معنی مراد لینا ایسا ہی ہے جیسا اسد (شیر) سے شجاع مراد لینا جو استحالہ حقیقت اور قرینہ مجاز کا محتاج ہے حدیث میں زیر بحث دونوں امور نہیں پائے جاتے۔ یعنی نہ حقیقت کا استحالہ ہے، نہ مجاز کا قرینہ ہے۔ اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی اور اتباع مرزا جب کبھی ہماری توہین کے مرتکب ہوئے مرزا صاحب قادیانی کے مذکورہ الہام کے ماتحت انہی لوگوں کی توہین ہوئی۔ چنانچہ یہی مضمون نگار صاحب جن کا تعارف اڈیٹر صاحب فاروق نے ان لفظوں میں کرایا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکرمی مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب ذبیح مولوی فاضل،
اسی بحث میں میرے متعلق مندرجہ ذیل توہین آمیز فقرات لکھے ہیں:

مولوی صاحب تعصب کی وجہ سے اعتراض تو کر گئے لیکن نامعلوم بڑھاپے کی وجہ سے یا حق کی مخالفت کی وجہ سے وہ یہ معلوم نہ کر سکے کہ میں اس علمی نکتہ میں باب جہالت وا کر رہا ہوں۔ مولوی صاحب خدا تعالیٰ آپ کی عمر بہت لمبی کرے اور حواس خمسہ درست رکھے تاکہ آپ حسب ارشاد خود لمبی عمر پانے والوں کا فخر حاصل کرسکیں۔ آپ کی سمجھ کیلئے بطور اختصار جواب عرض کیا جاتا ہے امید ہے کہ آپ اس پر نظر غور فرما کر اپنی غلطی کا اقرار کریں گے۔ (فاروق قادیان ۲۸ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۷)

ناظرین! ان فقرات کو بغور پڑھیئے اور الہام مذکور (انی مهین ..) کا نتیجہ سنئیے! آپ حرف لو کا استعمال مستقبل کے لئے بتانے کو چند مثالیں دیتے ہیں ان میں سے ایک مثال یہ ہے:

و لو ترىٓ اذ الظّا لمو ن فی غمرات المو ت و الملا ئكة باسطوا ايد يهم ا خر جوا انفسكم اليو م تجز و ن عذا ب الهو ن (انعام۔ ۹۳) کہ کاش تو دیکھتا جب کہ ظالم موت کی بے ہوشی میں ہوں اور فرشتے اپنے ہاتھ پھیلائے ہوئے ہوں (اور کہہ رہے ہوں) نکالو اپنے آپ کو آج تم بدلہ دیئے جاؤ گے بصورت عذاب رسوائی۔ اس آیت میں بھی لفظ اخر جوا ماضی ہے لیکن بمعنی مستقبل

(اخبار فاروق تاریخ مذکور)

ناظرین کرام! لفظ ا خر جوا قرآن مجید میں بکسر الراء (رے کے کسرہ سے) صیغہ امر ہے۔ ہمارا اعتبار نہ ہو تو قادیان کا مطبوعہ قرآن دیکھ لیں یا حافظوں سے پوچھ لیں۔ قادیان کے مولوی فاضل صاحب نے اس فعل امر کو فعل ماضی بتایا ہے۔ کیوں؟ محض تصرف قدرت کے ماتحت الہام مذکور (جو مرزا صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے میرے حق میں کہا گیا ہے) ان لوگوں کو اپنا جلوہ دکھائے۔ قادیانی دوستو! غور سے سنو:

تکبر عزازیل را خوار کرد۔ بزندان لعنت گرفتار کرد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۲ رمضان ۱۳۵۹ھ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لولاک (یا مرزا) لما خلقت الافلاک

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء میں اس روایت پر بحث ہو چکی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ روائت موضوع (محض بناوٹی) ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے بھی اس کو محدثین کے نزدیک غیر ثابت کہا ہے۔ باوجود اس کے اس کو اپنے حق میں بھی بطور الہام پیش کیا ہے۔ ہم نے اتباع مرزا (ہر دو صنف) سے سوال کیا تھا کہ ہم لوگ تو آنحضرت ﷺ کی شان رفیع کو اس روایت مکذوبہ کا مصداق تسلیم نہیں کرتے یعنی ہم یہ نہیں کہتے کہ اگر آنحضرت ﷺ کی ذات مبارک نہ ہوتی تو خدا تعالی دنیا کو پیدا ہی نہ کرتا ایسا کہنے کو ہم غلو اور افتراء علی اللہ سمجھتے ہیں مگر تم لوگ (اتباع مرزا) حسب الہام مرزا صاحب قادیانی اعتقاد رکھتے ہو گے کہ مرزا صاحب نہ ہوتے تو خدا تعالی دنیا کو پیدا نہ کرتا۔ کیا یہ اعتقاد صحیح ہے؟

ایسے آسان سوال کا جواب قادیانی اخبار فاروق میں جس انداز سے نکلا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارا سوال امت مرزائیہ کے لئے بہت ہی پریشان کن ثابت ہوا ہے چنانچہ اسی پریشانی میں وہ ایسی بہکی بہکی باتیں کہہ گئے ہیں کہ مرزا صاحب متوفی نے بھی آتھم عیسائی کے متعلق اپنی پیش گوئی کی میعاد ختم ہونے پر نہ کہی ہوں گی ۔اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ:

یہ حدیث ہے تو بے سند مگر مشہور ہے۔ اور مشہور حدیث معتبر ہوتی ہے۔،

اصل الفاظ یہ ہیں:

مولوی صاحب! اس حدیث کو جو زبان زد خلائق ہے اور جس سے ہر چھوٹا بڑا مسلمان واقف و آگاہ ہے آپ ہرگز اس وجہ سے رد نہیں کر سکتے کہ اس کی کوئی سند نہیں۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حدیث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرائیل کو بھی محدثین نے بے سند مانا ہے۔ چنانچہ ملا علی قاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوعات کبیر کے صفحہ ۴۸ پر فرماتے ہیں؛

حد یث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل قا ل الد میر ی و العسقلا نی لا ا صل له و کذا قا ل الز ر کشی ۔

یعنی امام دمیری امام عسقلانی اور امام زرکشی کے نزدیک یہ حدیث بے سند ہے اور اس کا اصل ہی کوئی نہیں ۔

لیکن یہ حدیث زبان زد خلائق ہے اس لئے اس حدیث کو مشہور قرار دیا ہے ۔(فاروق قادیان ۱۴۔اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۳)

مرزائی مجیب صاحب اگر زیادہ نہیں صرف مقدمہ صحیح مسلم ہی پڑھ لیتے تو ایسا کہنے کی جرأت نہ کرتے۔ مقدمہ مذکور میں صرف ایک خاص باب ضرورة الاسناد کے نام سے مقرر ہے ۔ سند حدیث محدثین کے نزدیک ایسی ضروری چیز ہے کہ محدثین کی اصطلاح میں حدیث سند ہی کا نام ہے جہاں وہ کہتے ہیں کہ حدیث ضعیف ہے یا صحیح ہے تو اس سے مراد سند ہی ہوتی ہے الفاظ حدیث نہیں ۔ ایسا کہنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حدیث کے متن پر خود بخود حکم لگ جاتا ہے ۔

خیانت مرزائی: مرزائی مجیب نے بڑے فخر سے لکھا ہے کہ علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل کو بے سند ہونے پر بھی صرف مشہور ہونے کی وجہ سے صحیح قرار دیا گیا ہے ۔ محض جھوٹ ہے ۔ آپ نے موضوعات کبیر کا حوالہ دیا ہے اسی میں اس کی سند کا ذکر ان لفظوں میں ملتا ہے :

روی عن سند ضعیف (تذکرہ موضوعات للفتنی مطبوعہ مصر ص ۲۰)

یعنی یہ حدیث ضعیف سند سے روایت کی گئی ہے ۔

بے سند اور ضعیف السند ہونے میں بڑا فرق ہے ۔

بے سند مشہور حدیث کی مثالوں میں شرح نخبہ کے حاشیہ پر یوں لکھا ہے :

قو له ما لا یوجد له اسناد ا صلاً امثا له کثیرة منها حد یث لو لا ك لما خلقت ا لا فلا ك ۔ (شرح نخبہ ص ۹) (یعنی بے سند حدیثوں کی مثالیں بہت ہیں ان میں سے ایک یہ ہے لو لا ك لما خلقت الا فلا ك)

اس طرفہ پر طرہ یہ ہے کہ اس روایت مکذوبہ کو موضوع ماننے کے باوجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو جس کوشش سے اس کا مصداق بنایا گیا ہے وہ بھی قابل دید ہے آپ لکھتے ہیں:

ان سب بیانات سے آنحضرت ﷺ کی حدیث لو لا ك لما خلقت الافلا ك کے معنی ومطلب کا بخوبی علم ہوسکتا ہے اور اسی معنی کے لحاظ سے آنحضرت ﷺ کے طفیل اور برکت سے حضرت مسیح موعود (مرزا) کو بھی یہ فرمایا گیا کہ اگر آپ مبعوث نہ کیے جاتے تو خدا تعالی نے آنحضرت ﷺ کے امتی نبی کے ذریعہ جس روحانی زمین اور نئے آسمان کے پیدا کرنے کا ارادہ ظاہر فرمایا تھا وہ بھی پیدا نہ کرتے۔ (فاروق قادیان تاریخ مذکور۔ص۴)

اصل مطلب پر اب آئے کہ اپنے صنم (مرزا قادیانی) کو بت پرستوں کی طرح معبود کی حیثیت میں دکھائیں کیا اچھا فقرہ ہے کہ اگر مرزا صاحب قادیانی، مبعوث نہ ہوتے تو نیا آسمان زمین نہ بنتا۔

ایسا کہنے والا دراصل مرزا صاحب کی توہین کرتا ہے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے جہاں نیا آسمان بنانے کا ذکر کیا ہے وہاں اس کو اپنی نبوت کا نتیجہ نہیں بتایا بلکہ اپنی الوہیت کی شان میں پیش کیا ہے۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

ر أیتنی فی المنا م عین الله و تیقنت اننی هو ...
ثم خلقت سماء الد نیا وقلت انا زینا السماء الد نیا بمصا بیح

(آئینہ کمالات اسلام۔ص۵۶۴۔۵۶۵)

(یعنی میں (مرزا) نے خواب میں اپنے آپ کو بعینہ اللہ دیکھا اور یقین کرلیا کہ میں سچ مچ اللہ ہوں .. پھر میں نے آسمان دنیا بنایا اور کہا ہم نے آسمان دنیا کو ستاروں سے مزین کر دیا ہے)۔

ناظرین کرام! مرزائیوں کی لاہوری جماعت قادیانیوں کو اس بنا پر غالی کہا کرتی ہے کہ قادیانی لوگ مرزا صاحب کو نبی کہتے ہیں اب لاہوری جماعت ہمیں بتائے کہ ہم خود مرزا صاحب کو کیا کہیں جو اپنے آپ کو اللہ قرار دے کر خالق آسمان و زمین بنتے ہیں ایسے مہا پرش کی (جو خالق آسمان ہونے کا مدعی ہو) کس قدر توہین ہے کہ خدا کی طرف سے اس کو کہا جائے کہ اگر تو نہ ہوتا تو میں (خدا) دنیا پیدا نہ کرتا (انا اللہ)

ہم سچ کہتے ہیں کہ بت پرستوں نے اپنے بتوں کو اور مسیح پرستوں نے مسیح کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کا شریک بنایا ہے تو امت مرزا بھی ان سے کم نہیں انہوں نے مرزا صاحب کو خدائی کے درجہ تک پہنچا دیا غالباً اس کی بنا مرزا صاحب قادیانی کا یہ الہام ہے:

انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون (حقیقۃ الوحی)

(اے مرزا تیری یہ شان ہے کہ جس چیز کو تو کہہ دے، ہو جا، وہ فوراً ہو جاتی ہے)۔

اللہ رے تیری شان! سچ ہے

بت کریں آرزو خدائی کی شان ہے تیری کبریائی کی

اظہار تعجب۔ ایک ایسا مہا پرش جس کا امر کن فیکون ہو، وہ اپنے مخاطب کے حق میں (جسے اپنا سخت ترین مخالف سمجھتا ہو) آخری فیصلہ کی صورت میں پیشگوئی شائع کرے جس کا مضمون یہ ہے کہ:

ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے گا،

ناظرین غور فرمائیں کہ اس صورت میں اس مہا پرش مرزا کا اصل مطلب یہی تھا کہ ان کا مخاطب (ثناءاللہ) پہلے مرے گا اور یہ کام ان پر کوئی مشکل بھی نہ تھا۔ اتنا کہہ دینا کافی تھا مت یاثناء الله (اے ثناءاللہ مرجا)، وہ مرجاتا۔

مگر یہ کیا غضب ہے کہ وہ تو آج تک زندہ ہے اور کن فیکون کے مالک کی وفات پر آج ۳۲ سال کا عرصہ گزر گیا۔ کیا پہلے کہیں اس کی مثال ملتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ یہ ہے کون ومکان کے مالک کی بااختیار شخصیت۔ مرزائی دوستو: کیا ہی سچ ہے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا۔ یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۹ رمضان ۱۳۵۹ھ ص ۶-۷)

قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں دل چسپ گفتگو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ بطور فخر اظہار کیا کرتی ہے کہ مسلمانوں کے فرقے چھوٹی چھوٹی باتوں (مثلاً آمین بالجہر اور رفع یدین وغیرہ) پر لڑ رہے تھے کہ ہمارے مسیح موعود نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ کر ان سب مباحث کا خاتمہ کر دیا۔ بس فرما دیا کہ جس طرح کوئی چاہے عمل کرے ۔گو اپنا عندیہ منوانے کے لئے بھی کوشاں رہے۔ چنانچہ منشی عبداللہ سنوری کو رفع یدین کرنے سے اشارۃً منع کر دیا اور انہوں نے اس ارشاد کی تعمیل میں ترک بھی کر دی اور حکیم نورالدین صاحب کو حنفی کہلانے کا حکم دیا انہوں نے بھی اپنے نام کے ساتھ حنفی لکھنا شروع کر دیا۔

بہت اچھا، مگر آج کل امت مرزائیہ جن امور پر اپنا زور قلم دکھا رہی ہے وہ تو قادیانی علم کلام کے گویا اہم مسائل ہیں اس کی تفصیل قابل دید وشنید ہے۔ پس ناظرین توجہ سے سنیں اور اس گروہ متکلمین کے مشاغل ضروریہ پر حیرت کی نگاہ ڈالیں

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بیماری کے باعث بہت کمزور ہو گئے ہیں یہاں تک کہ بقول خود خطبہ کے وقت ان کی ٹانگیں کانپتی ہیں آپ حکم دیتے ہیں کہ رمضان میں روزہ دار میرے لئے دعا کریں۔

اس پر بقول خلیفہ صاحب لاہوری جماعت کے بعض افراد کہتے پھرتے ہیں کہ خلیفہ کی عمر ۵۲ سال سے زیادہ نہیں ہوگی۔، یعنی وقت قریب ہے۔

ہمارے خیال میں لاہوریوں کا یہ کہنا کہ خلیفہ قادیان جلدی مرجائے گا کسی الہام کی بنا پر نہیں ہے، بلکہ ایسا کہنے والوں کا خیال اس مشاہدہ پر مبنی ہوگا کہ جس ٹانچی میں چار ٹونٹیاں لگی ہوں وہ بہت جلد خالی ہو جاتی ہے۔

خلیفہ قادیان کہتے ہیں کہ اگر وہ لوگ میری عمر ۵۲ سال سے زیادہ نہیں سمجھتے تو وہ اس مضمون کی تحریر شائع کر دیں پھر دیکھیں کہ خدا ان کو کیسے جھوٹا ثابت کرتا ہے (الفضل ۲۴۔ اکتوبر۔ ۱۹۴۰ء)

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب کا یہ کہنا قادیانی علم کلام کے خلاف ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں کہ کسی کے حق میں ۱۵ مہینوں کے اندر مجذوم ہو جانے کی پیش گوئی کی جائے، اور پندرہ ماہ صحیح سلامت گزار کر بیسویں مہینے میں مجذوم ہو جائے تو بھی پیش گوئی جھوٹی نہیں ہوگی۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۸۵)

اگر لاہوریوں نے خلیفہ صاحب کی عمر ۵۲ سال لکھ بھی دی اور آپ ۵۲ سال کی بجائے ۷۲ سال بلکہ ۸۰ سال کی عمر میں مرگئے تو بھی کیا حرج ہوگا۔ آخر دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گروہوں کا باوا آدم تو ایک ہی ہے۔لاہوری اصحاب مرزا صاحب قادیانی کا قول پیش کردیں گے کہ ایسے تخلف سے نفس پیش گوئی پر اعتراض نہیں ہوسکتا۔

ہاں مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے خلیفہ صاحب کی بیماری اور دعا کے متعلق جو خیال ظاہر کیا ہے وہ اہل نظر کے لئے قابل غور ہے۔اسے مع جواب ہم اخبار الفضل سے نقل کرتے ہیں۔اس بارے میں الفضل لکھتا ہے:

حضرت امیر المومنین خلیفہ قادیان کی وصیت کی اشاعت پر جماعت احمدیہ نے اپنے امام کے متعلق جس اخلاص اور محبت کا ثبوت دیا ہے اور جس بے چینی اور اضطراب کا اظہار کیا ہے اس کی مثال قریب سے قریب اور عزیز سے عزیز دنیوی تعلقات میں بھی کہیں نہیں ملتی۔

دراصل جماعت احمدیہ جب حضور کے غیر معمولی فیوض اور برکات اپنی آنکھوں سے دیکھ رہی اور دل سے محسوس کر رہی ہے تو یہ قدرتی بات ہے کہ حضور کی جدائی کے تصور سے ہی مخلصین کے رونگھٹے کھڑے ہو جائیں، اور وہ بے تابانہ احکم الحاکمین کی بارگاہ میں یہ التجا کریں کہ ان پر حضور کے ذریعہ تادیر برکات کا نزول ہوتا رہے۔

چونکہ اس قسم کے اخلاص اور محبت کا غیر مبایعین میں مولوی محمد علی صاحب کے متعلق شائبہ بھی نہیں پایا جاتا۔اس لئے مولوی صاحب موصوف ہر ایسے موقعہ پر جب جماعت احمدیہ حضرت (مرزا محمود خلیفہ قادیان) کی ذات والا صفات کے متعلق کسی رنگ میں اخلاص کا اظہار کر کے غصہ سے بھر جاتے ہیں اور پھر نہایت تلخ اور ترش الفاظ میں اپنے دل کا بخار نکالنے کی کوشش کرتے ہیں۔اب کے وہ ابھی تک خاموش تھے اور ہم نے سمجھا کہ ان کے سخت دل میں بھی اس قدر نرمی ضرور پیدا ہوگئی ہے کہ اس موقعہ پر جماعت احمدیہ کا دل دکھا کر انہوں نے اس کے غم اور بے چینی میں اضافہ کرنا مناسب نہیں سمجھا لیکن افسوس کہ ہمارا یہ حسن ظن درست نہ نکلا،اور آخر مولوی صاحب بول ہی پڑے۔چنانچہ ۱۸۔اکتوبر کو انہوں نے حسب معمول تمسخر اور استہزاء سے کام لیتے ہوئے خطبہ جمعہ میں جہاں اور بہت کچھ برا بھلا کہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

،وہاں یہ بھی بیان کیا کہ خلیفہ یا اس کے چند مریدوں کو کچھ خوفناک خوابیں آگئیں اب اس پر اس قدر شور ہے کہ کہا جاتا ہے کہ ساری دعائیں ہی خلیفہ کے لئے وقف کر دینی چاہییں۔ میں کہتا ہوں کہ انسان ہی حیثیت ہی کیا ہے مٹی کا پتلا آج نہیں مرے گا تو کل مر جائے گا۔

پھر کہا:

قادیان میں ویسے تو دعاؤں پر اس قدر زور دیا جاتا ہے لیکن کن باتوں کے لئے دعائیں کی اور کرائی جاتی ہیں۔ خلیفہ بیمار ہے، اس کے فلاں فلاں رشتہ دار بیمار ہیں، ان کے لئے دعا کرو۔

بے شک بیماروں کے لئے دعا کرنی چاہیے یہ ایک انسانی فرض ہے لیکن میں کہتا ہوں کہ خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دعائیں کرو اسکے بعد بیماروں کی صحت اور دیگر دنیوی مقاصد کے لئے بھی دعائیں کرو،۔

مولوی صاحب کو چونکہ اپنا دل ہلکا کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ چاہیے اس لئے وہ اتنی سی بات پر برس پڑے کہ حضرت (مرزا محمود خلیفہ قادیان) کی صحت اور درازی عمر کے لئے خاص طور دعائیں کیوں کی اور کرائی جا رہی ہیں اور اس کی بجائے یہ حکم نافذ کیا کہ، خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے سب سے پہلے اور سب سے زیادہ دعائیں کرو،

اگر ہر دعا سے پہلے خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے دعا کرنا لازمی شرط ہے تو آج تک مولوی صاحب اور ان کے ہم نواؤں نے بھی کبھی اس پر عمل نہیں کیا اور جب وہ خود اس پر عامل نہیں تو انہیں دوسروں کو اس کی تلقین کرنے کا کیا حق ہے۔ پھر معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب نے اس بارے میں غور و فکر سے کام لینے کی ضرورت نہیں سمجھی ذرا غور تو فرمائیں کسی کو ایک ایسے عزیز کے متعلق جس سے زیادہ دنیا میں اس کے لئے کوئی عزیز نہ ہو نہایت ہی تشویشناک اطلاع ملے اور وہ بے تابانہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کی صحت و سلامتی کے لئے دعا کرنے میں مصروف ہو جائے، تو کیا اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس وقت یہ کہنا مناسب ہے کہ خدا کے قرب اور غلبہ اسلام کے لئے سب سے پہلے ارسب سے زیادہ دعائیں کرو اس کے بعد بیمار کی صحت کے لئے بھی دعا کر لینا۔ خدا کے قرب کے حصول اور غلبہ اسلام کے لئے دعا کرنا نہایت ہی ضروری ہے لیکن: ہرسخن موقعہ و ہرنکتہ مقامے دارد
ہر بات کے لئے محل اور موقعہ ہوتا ہے۔ اور بے محل اعلیٰ سے اعلیٰ بات بھی اچھا نتیجہ نہیں پیدا کرسکتی۔ (الفضل قادیان ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۴)

ناظرین کرام! متکلمین احمدیہ کا آج کل یہ مشغلہ ہے کہ ایک جماعت اپنے امام کی صحت کے لئے دعا کرتی ہے، اور دوسری اس پر ناراض ہوتی ہے۔ مگر ہماری فراخ دلی ملاحظہ فرمائیے کہ ہم خلیفہ صاحب کی زندگی الی یوم یبعثون تک چاہتے ہوئے یہ مصرع پڑھتے ہیں: تم سلامت رہو قیامت تک

دیکھئے لاہوری پارٹی اس پر آمین کہتی ہے یا نہیں:

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۷ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۴۔۵)

پنجاب کے دو خدا رسیدہ مدعیان اصلاح

بجواب انوار الصوفیہ بابت اکتوبر ۱۹۴۰ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل مسلمان ایسے راہ نما و ہادی کی تلاش میں سرگرداں اور پریشان پھرتے ہیں جو ان کی روحانی و اخلاقی رہنمائی کرسکے۔ مگر واہ رے قسمت جو مدعی اٹھتا ہے وہ اصلاح اخلاق کرنے کی بجائے اور بداخلاقی سکھاتا ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ یہ دونوں مدعی صوفیانہ رنگ میں جلوہ نما ہوئے ہیں، چنانچہ ان کا دعویٰ ہے کہ ہم مسیح زمان اور مجدد دوراں ہیں، ان میں سے ایک کا نام ہے مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معہود جن کا دعوی تھا اور جسکی اشاعت اب بھی ان کے مریدان باصفا برابر کر رہے ہیں

میں کبھی آدم کبھی موسی اور کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

اور دوسرے صاحب ان سے کچھ کم نہیں۔ بلکہ بعض وجوہ سے زیادہ ہی ہیں۔

آپ کا نام نامی مع القاب یوں شائع کیا جاتا ہے

عالی جناب، فضیلت انتساب ،اعلی حضرت، عظیم البرکت، رفیع الدرجات، امیر الملت ،مصدرالحسنات والفیوضات، معدن الخیرات والکرامات، سید السادات ،امام الاولیاء والعارفین، سلطان الاصفیاء والسالکین ،مرشد الکاملین والاکملین، محبوب رب العالمین، فرزندختم المرسلین، مہر سپہر شریعت وطریقت ،آفتاب حقیقت ومعرفت، واقف اسرارربانی، محرم رموز یزدانی، مجدد دوراں، قیوم زماں، حاجی الحرمین الشریفین، سرکار علی پوری

لازال شموسهم على رؤس المستر شدين

ہمیں ان بزرگ کے دعاوی والقاب سے کچھ رنج نہیں ہے اور نہ حسد کیونکہ ہمارے ہندوستان میں ایسے لوگ بھی ہوئے ہیں جن کا دعوی ان دونوں سے بڑھ کر ہے ان کا کلمہ یہ ہے: لا اله الا الله يحي عين الله

البتہ ہمارا سوال ان صاحبوں سے بقول شیخ سعدی یہ ہوتا ہے

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر

یعنی کام دکھاؤ صرف دعوی نہ کرو۔ بس اس سوال کے اٹھنے کی دیر ہے کہ ان لوگوں کے غیظ وغضب کی آگ بھڑک اٹھتی ہے۔ ہمارا اختلاف ان لوگوں سے بس یہی ہے کہ ہم انکے دعاوی کا ثبوت ان کے اعمال سے چاہتے ہیں اور یہ دونوں صاحب زبانی دعووں سے ہمیں خاموش کرانیکی کوشش کرتے ہیں۔

اول الذکر نے دعوی کیا تھا کہ میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں جو اصلاح انہوں نے کی وہ سب کو نظر آرہی ہے۔ مسلمان دن بدن قعر مذلت میں گرتے جارہے ہیں۔ شرک وکفر اور رسوم قبیحہ کے نشہ میں سرشار ہیں۔ مگر باوجود اس کے ان کے مریدان کی کامیابی کا ڈھنڈورہ پیٹتے جارہے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے صاحب وہ ہیں جو مسلمانوں کی سخت گھبراہٹ کے وقت اٹھ کر یوں گویا ہوئے تھے کہ میں اس اضطراب میں تمہاری رہنمائی کروں گا اور تمہاری حاجت براری کیلئے سینہ سپر ہوکر گولیاں کھاؤں گا اور پیچھے نہ ہٹوں گا۔

اپنے مریدان باصفا کے ذریعہ سے پروپاگنڈا کراکر راولپنڈی کے ایک جلسہ میں جو اسی غرض سے ہوا تھا اپنا نام امیر الملت تجویز کرایا، اور مقصد یہ قرار دیا کہ میں لاہور کی مسجد شہید گنج مسلمانوں کو دلوا کر رہوں گا۔ امیر ملت بن کر آپ نے امرتسر میں جلسہ منعقد کیا جس میں فرمایا کہ میرا نام جماعت علی ہے۔ یعنی میرے ساتھ ایک جماعت ہے جو ہمیشہ ساتھ رہے گی۔ میں کھسکلو شاہ نہیں ہوں کہ تکلیف کے وقت جماعت المسلمین کو چھوڑ کر بھاگ جاؤں۔

یہ سنکر سامعین بہت خوش ہوئے۔ آخر جو کچھ ہوا وہ سب نے دیکھ لیا کہ مسجد شہید گنج ہمیشہ کے لئے سکھوں کے قبضہ میں چلی گئی۔ باوجود اس کے انکے مرید یہ شعر پڑھے جا رہے ہیں

نظر سے ہوئے جن کے لاکھوں ولی ہیں
وہ قطب زمان شاہ جماعت علی ہیں

اپنے اپنے دعاوی میں ناکام رہنے کے علاوہ ان دونوں مدعیوں میں ایک اور وصف مشترک ہے۔ وہ ہے اپنے مخالف رائے رکھنے والے کو کوسنا، بدزبانی کرنا، گالیاں دینا، اور کہنے کو اپنا نام مجدد زمان اور مسیح دوراں بتانا۔

مرزا صاحب قادیانی کی گالیوں کا نمونہ دیکھنا ہو تو ہمارا رسالہ ہندوستان کے دورِ فارمر ملاحظہ کیجئے (اس رسالہ میں مرزا جی اور سوامی دیانند کی گالیوں کا نمونہ دکھایا گیا ہے)

پیر صاحب علی پوری چونکہ صاحب قلم نہیں اسلئے ان کی شیریں کلامی کا مظاہرہ صرف تقریروں میں ہوتا ہے جن میں وہ اپنے مخالفین کو سور، کتے وغیرہ الفاظ سے یاد کیا کرتے ہیں۔ جسکا ثبوت ہم نے رسالہ، پیر جماعت علی کی قیادت کی ابتداء وانتہاء میں دیا ہوا ہے (یہ رسالہ مفت ہے جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ محصول ڈاک بھیج کر دفتر اہل حدیث سے مفت حاصل کرسکتے ہیں) تازہ ثبوت ہم اس مضمون میں پیش کرتے ہیں۔

ناظرین کو یاد ہوگا کہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۷ ستمبر میں ایک اشتہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج ہوا تھا جسے پیر جماعت علی شاہ کے مریدان باصفانے بنگلور میں بطور اڈریس پیش کیا تھا۔ چونکہ اس کا مضمون شریعت کی حد اعتدال سے متجاوز تھا مثلاً قیوم جہان، جو خدا کی خاص صفت ہے جس کا ذکر آیت الحی القیوم میں ہے، اسی قسم کے بعض اور الفاظ بھی تھے جن پر ہم نے تعاقب کیا تھا چنانچہ اشتہار مذکور میں ہم نے مختلف مقامات پر نوٹ لگا کر اپنے ناظرین کو اس کی غلطیوں سے آگاہ کیا تھا۔ ہمارا سارا جواب قرآن وحدیث کی ہدایات پر مبنی تھا جس میں پیر صاحب کے غالی مریدوں کو ان کا غلو بتا کر رہنمائی کی گئی تھی کہ وہ آئندہ ایسی غلطی نہ کریں۔

اس کے جواب میں پیر صاحب کی طرف سے انجمن خدام صوفیہ کے سکرٹری (جو ایک بڑے صوفی صاحب ہیں) نے جس غصے کا اظہار کیا ہے وہ قابل دید وشنید ہے اور لطف یہ ہے کہ ہمارے اعتراضات پورے کیا، ادھورے بھی درج نہیں کئے اور جواب دینا شروع کر دیا۔ یہ ہے علی پوری علم کلام کا نمونہ۔ اس فاش غلطی کے باوجود آپ اپنی تعریف میں رطب اللسان ہیں کہ ہم تو صوفی صافی اور مسکین (گربہ) ہیں۔ کوئی ہمیں کتنا ہی برا کہہ جائے ہم جواب دینا پسند نہیں کرتے ہمارا مشرب مرنج مرنج ہے چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی ہرزہ سرائی کا جواب

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرار بولہبی

ہم خادمان صوفیہ کرام رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین ہیں ہمارا مسلک کسی کی دل آزاری یا اذیت رسانی نہیں۔ ہم مرنجا مرنج زندگی بسر کرتے ہیں۔ نہ رنجیدن نہ رنجانیدن پر اپنا عمل ہے۔ بلکہ جو کوئی ہماری ذات کو ایذا رسانی بھی کرے اور نقصان پہنچائے اس کے ساتھ بھی اگر موقع ملے تو نیک سلوک کرنا ہمارا دستور العمل ہے

حقد وحسد عداوت و دشمنی وبغض و کینہ سے ہماری ذات بہت دور ہے اور الحب للہ و البغض للہ ہمارا عین مسلک ہے

کفر است در طریقت ما کینہ داشتن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئین ما ست سینہ چو آئینہ داشتن

نہ ہی کسی کی ہرزہ سرائی نہ دشنام دہی سے اپنے آپ کو مخاطب کرنا چاہتے ہیں چونکہ

دشنام دہد اگر خسیسی۔ چارہ نبود بجز شنید ن
پائے کسے سگے گزیدہ، لازم نبو د درا گزیدن

ہم کسی سے کسی وقت برسر پرخاش ہونا یا الجھنا نہیں چاہتے۔ نہ ہی کسی کی بد زبانی اور اتہام اور افترا پردازی کا جواب دینا پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ ایسے زبان کاران یزید صفت و راندگان درگاہ صمدیت بیشمار دنیا میں گذرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو اپنی بوجہلی صفت یا ذریت انا خیر منه ہونے کی وجہ سے سرکار دو عالم ﷺ کی اولاد طہر و مطہر سے طبعًا حسد بغض اور کینہ و عداوت رکھتے ہیں۔ مگر جب ہم نے دیکھا کہ ایسے ہرزہ سرایان کی رسی بہت دراز ہو رہی ہے اور وہ اپنی ازلی شقاوت کی وجہ سے مودت و محبت اہل بیت سے محروم ہیں اور اپنی ژاژ خائی بے باکی اور بے ادبی میں حد سے بڑھ گئے ہیں اور امت مرحومہ کے سادہ لوح مسلمانوں کو بے راہ کرنے اور ان کے دین و ایمان پر ڈاکہ ڈالنے کی سعی لاحاصل کر رہے ہیں چونکہ بقول مولانا روم

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

چارو ناچار ایسے محرومان سعادت اور بدبختان کی عیاری دھوکہ بازی اور بے دینی اور مقبولان بارگاہ صمدیت کے مراتب سے ان کی لاعلمی اور عداوت کا راز طشت از بام کرنے کے لئے ان چند سطور کے تحریر کرنے پر ہم مجبور ہوئے۔ (انوار الصوفیہ بابت اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۱۶)

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: یہ اقتباس صوفیاء کی اس جماعت کے مافی الضمیر کا پتہ دیتا ہے کہ یہ لوگ اپنے مخاطب کو کن الفاظ سے یاد کرنے کے عادی ہیں۔ ملاحظہ ہوں الفاظ مندرجہ ذیل:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہرزہ سرا۔ ابولہب، حاقد، حاسد، دشمن، خسیس، سگ (کتا) افترا پرداز، زیاں کار، راندہ درگاہ، بوجہل صفت، ذریۃ شیطان (انا خیر منہ کہنے والا) ژاژ خا، بے باک، بے ادب، ایمان کا ڈاکو، ازلی شقی، بدبخت، دھوکہ دہ، بے دین، وغیرہ

یہ الفاظ تو مندرجہ بالا اقتباس سے مستخرج ہیں، اصل جواب کے شروع میں جس شیریں کلامی کا مظاہرہ کیا ہے اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔ صوفی صاحب لکھتے ہیں کہ:

مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بمقتضائے سرشت خود آتش حسد سے سوختہ ہوکر اپنے اخبار اہل حدیث مجریہ ۲۷ ستمبر ۱۹۴۰ء میں غلط و بے بنیاد اعتراضات کر کے اپنی کور باطنی وقساوت قلبی اور عداوت اہل بیت اطہار کا ثبوت دیا، اور خسر الدنیا و الآخرۃ کا سارٹی فیکیٹ حاصل کیا

(انوار الصوفیہ اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۲۰)

یہ ہے آج کل کے صوفیائے کرام اور سید السادات کے حاشیہ نشینان کے اخلاق فاضلہ جو سب کچھ کھا لینے کے باوجود روزہ دار کہلاتے ہیں۔ سچ ہے

گربہء مسکین اگر پر داشتے
تخم کنجشک از جہاں بر داشتے

ناظرین ہم نے جو دعوی کیا ہے کہ پیر جماعت علی صاحب تقریر کرتے ہوئے اپنے مخالفین کے حق میں سخت کلامی کیا کرتے ہیں یہ اقتباس ہمارے دعوی کی دلیل ہے کیونکہ یہ لوگ فنا فی الشیخ کی اس حد تک پہنچے ہوئے ہیں کہ ان کا مقولہ ہے

آنچہ استاد ازل گفت ہماں مے گویم

اس صوفی مجیب نے ہم پر خفگی کی وجوہات میں سے سب سے بڑی وجہ یہ بتائی ہے کہ ہم آل رسول (سید جماعت علی شاہ) کے حق میں بے ادب ہیں۔ ہم ان صاحب سے ایک سوال پوچھتے ہیں جس سے سارا عقدہ حل ہو جائے گا۔ وہ سوال ایسا ہے کہ پیر صاحب کے مرید اور ہر وہ شخص جو سید بن کر اپنے کو تعظیم وتکریم کا مستحق سمجھتا ہے نہ صرف توجہ کرے بلکہ ہمیں جواب سے بھی مطلع کرے یہ ان کا اختیار ہے کہ ہمیں پیٹ بھر کر کوس لے مگر جواب ضرور دے یہ سوال کچھ مشکل نہیں ہے۔ سنئے:

مرزا صاحب قادیانی کے خسر سید نواب ناصر دہلی کے ایک معزز خاندان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ہیں۔جن کے مورث اعلیٰ میر درد صاحب رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ سید نواب ناصر نے اپنی لڑکی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نکاح میں دے دی بلکہ خود بھی ان کے معتقد ہو گئے۔آج کل ان کے دو صاحبزادے سید اسماعیل اور سید اسحاق قادیان میں تبلیغ مرزائیت میں مصروف ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ یہ تینوں صاحبان بھی آپ لوگوں کے نزدیک عزت و احترام کے مستحق ہیں یا کچھ فرق ہے۔

اگر فرق ہے تو سوائے مذہبی غلطی کے اور کیا چیز ہے۔

پس معلوم ہوا کہ محض نسب کے لحاظ سے سید ہونا تعظیم وتکریم کے لئے کافی نہیں۔ حدیث شریف میں وارد ہے من بطائه عمله لم یسرع به نسبه اس حدیث کا مضمون عرب کے مشہور شاعر متنبّی نے یوں ادا کیا ہے

اذا لم تكن نفس انسيب كاصله
فما ذا لذى يغنى كرام المناسب

یعنی غلط عقیدہ اور غلط کار شخص کا نسب کسی کام کا نہیں ہوتا

اس سوال کا جواب آنے پر ہم اصل حقیقت بالتفصیل بیان کریں گے جس سے مدعیان سیادت کے دعویٰ کی حقیقت روشن ہو جائے گی۔

ہمارے اعتراضوں کے جو جوابات ان صوفی صاحب نے دیئے ہیں ان سے ہمارے اعتراضات مدفوع ہونے کی بجائے اور زیادہ مضبوط ہو گئے ہیں۔بطور نمونہ اب ہم چند جوابات کا ذکر کرتے ہیں

پہلا اعتراض ہم نے جملہ قیوم جہاں پر کیا تھا جو پیر صاحب کے مریدوں نے ان کے حق میں استعمال کیا تھا۔اس کا جواب دیتے ہوئے صوفی صاحب نے انوار الصوفیہ اکتوبر کے پرچہ میں مختصر سا ذکر کر کے تفصیل کے لئے ستمبر کے پرچہ کا حوالہ دیا ہے (بابت اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۲۴) اس لئے ہم ستمبر کے پرچہ کو دیکھتے ہیں جس میں قیوم کی بابت یہ عبارت ملتی ہے:

حدیث شریف قال ان الله عز وجل یبعث لهذه الا مت علی رأس کل مأة سنة من یجدد لها د ینها۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و علماء امتی کانبیاء بنی اسرا ئیل۔
ارشاد فرمایا ہے تو ان کی ظاہری تشریف بری کے بعد اس دنیا کے روحانی انتظام اور تعلق عبد و معبود کا استوار اور صحیح قائم رکھنے کے لئے ہر دور، ہر زمان ہر وقت میں ایک قیوم وقت مجدد عصر خداوند تعالیٰ کی طرف سے مقرر ہوا کرے گا۔ جسکو انتظام ملکی ملی روحانی پر ہر طرح سے دسترس حاصل ہوگی وہ مرکز انجذاب ہوگا۔ تمام ارواح کا وہ کعبہ اور قبلہ ہوا کرے گا اور تمام ارواح خود بخود اس کی نورانیت کی طرف کھنچے چلے آئیں گے۔ اور اگر وہ اپنے آپ کو مخفی بھی رکھے تو بھی اس کی نورانیت روز روشن کی طرح ظاہر و باہر ہوگی۔

(انوار الصوفیہ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ عبارت اس حدیث کی تشریح میں لکھی گئی ہے جو مجدد کے متعلق آئی ہے لیکن دراصل یہ حدیث نہیں بلکہ تحریف ہے۔ حدیث کے الفاظ ہیں من یجدد لھا دینھا، مجدد کا کام صرف دین کی اشاعت اور حفاظت کرنا ہے،۔ باقی رہی یہ بات کہ انتظامات ملکی، ملی اور روحانی مجدد کے اختیار میں ہوتے ہیں اور اس کو قیوم وقت کہا جاتا ہے یہ مضمون نہ حدیث کا ترجمہ ہے نہ حدیث اس متحمل ہے بلکہ مجیب صاحب کا اپنا دعوی ہے جس کا قرآن و حدیث سے ثبوت دینا اس کا فرض اولین ہے۔

یہ تو تھا ایک عام اصول جو باوجود غلط ہونے کے اپنے عموم پر بحال رہے گا مجیب صوفی صاحب نے اصل جواب دینے کی کوشش بھی کی ہے یعنی یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ اس قسم کے مجدد اور قیوم وقت جس کو انتظام ملکی ملی و روحانی حاصل ہوں وہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری ہیں چنانچہ لکھتے ہیں:

پیشتر اس کے کہ میں قیوم وقت مجدد مأۃ حاضرۃ قطب دوراں غوث زمان اعنی حضرت امیر ملت مدظلہ العالی کی ذات ستودہ صفات کی نسبت وہ وجوہات و واقعات وشہادتیں عرض کروں جن سے اعلیٰ حرت سرکار علی پوری کے مجدد عصر ہونے کی تصدیق ہوتی ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی طرف سے قیوم اور ضرورت قیوم پر کوئی لفظ پیش نہ کروں بلکہ صوفیاء کے اقوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برائے استفادہ ناظرین پیش کرتا ہوں۔(انوار صوفیہ ستمبر ۱۹۴۰ء ص ۶)

اس سارے مضمون میں پیر صاحب علی پوری کو قیوم یا مجدد ثابت کرنے پر اکتوبر کے رسالہ میں بھی کوئی توجہ نہیں کی (آئندہ دیدہ باید) اس لئے ہم قطع مسافت اور قصر امل کرنے کی ایک آسان تجویز پیش کرتے ہیں جو بہت معقول ہے۔ آپ شاہ صاحب علی پوری کو مجدد ثابت کرنے کی مزید تکلیف نہ کریں۔ آسان بات یہ ہے کہ چونکہ آپ کے بقول مجدد اور قیوم کو کل اختیارات ملکی وملی اور روحانی حاصل ہوتے ہیں اس لئے آپ اپنے قیوم وقت سے درخواست کریں کہ ممدوح اپنی خاص توجہ روحانی سے مسلمانوں کی حالت زار کو غور سے دیکھیں اور ان کی سابقہ دیانت و سیاست کو مدنظر رکھ کر ان کی شوکت اور دیانت مسلوبہ کی بحالی کے لئے حکم جاری فرمائیں ۔لوگ خود دیکھ لیں گے کہ واقعی مجدد اور قیوم وقت ایسے ہوتے ہیں۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا، یا پیر صاحب نے مسلمانوں کو ذلیل حالت سے اٹھا کر اعلیٰ مرتبے پر پہنچانے کی طرف توجہ نہ کی، تو ہم بلکہ جملہ مسلمانان دنیا بالخصوص مسلمانان ہند اس کا ذمہ دار پیر صاحب علی پوری کو قرار دیں گے۔ سردست تو ہم بامید اصلاح حال یہ شعر خدمت والا میں پیش کرتے ہیں

سب مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

لیکن اگر آپ کے پیر مرشد نے یہ کام نہ کیا یعنی مسلمانوں کو حالت زار میں تڑپتے ہوئے چھوڑ دیا تو یاد رکھئے مسلمان یہ دوسرا شعر آپ کی نذر کریں گے

وفا کیسی کہاں کا عشق جب سر پھوڑنا ٹھہرا
تو پھر اے سنگ دل تیرا ہی سنگ آستاں کیوں ہو

علی پور شریف سے تعلق رکھنے والے مریدو! مسلمانان ہندوستان....کو اپنی کرامات دکھا کر رام کرلو، اور اس بات کی پرواہ نہ کرو کہ ایک دفعہ پہلے ہم مسجد شہید گنج کے واقعہ میں فیل ہو چکے ہیں۔ کیا ہوا بہادر لوگ گر کر بھی اٹھا کرتے ہیں۔ پیر صاحب کے دعوے کو یاد کرو کہ میں جماعت علی شاہ ہوں کھسکلو شاہ نہیں ہوں اٹھو آگے بڑھو اور بقول مرزا غلام احمد قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرامت گرچہ بے نام ونشان است ۔ بیا بنگرز غلمان محمد

دوسرا اعتراض ہم نے لفظ روشن ضمیر پر کیا تھا۔ اس کا جواب بھی مجیب نے اپنی روش پر دیا ہے۔ قرآن حدیث سے نہیں دیا، جو مسلمانوں کا عموماً اور ہم اہل حدیثوں کا خصوصاً مسلک ہے سنئے ہمارا مسلک یہ ہے:

ناحق تجھے اور کچھ ہوس ہے۔ قرآن وحدیث تجھ کو بس ہے

روشن ضمیر کے معنی ہیں عالم الغیب جو ہر ایک بھید کو اس طرح جانتا ہو کہ اس کے حق میں وہی کہا جائے جو پیر صاحب علی پوری کے حق میں کہا گیا ہے:

دل کے بھیدوں سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا

ایسا عقیدہ کسی نبی بلکہ سید الانبیاء کے حق میں رکھنا بھی قرآن حدیث اور فقہ کی رو سے کفر ہے۔ ملاحظہ ہو کتب فقہ مسامرہ شرح فقہ اکبر اور فتاوی قاضی خان۔

صوفی صاحب نے حضرت عمرؓ کے اس قصہ سے استدلال کیا ہے جس میں یا ساریۃ الجبل کا جملہ آتا ہے۔ جواب یہ ہے کہ اول تو یہ روایت بے سند مشہور ہے۔ پیر جماعت علی صاحب کے مرید اس کی سند نقل کر دیں تو ہم ان کے شکر گذار ہونے کے علاوہ اس کی تنقید بھی کر کے دکھا دیں۔

دوم، اگر اس جماعت میں کوئی صاحب علم منطق سے واقف ہوں تو ان سے پوچھ لیں ورنہ کسی دیوبندی عالم سے پوچھ لیں کہ

مطلقہ عامہ یا وقتیہ مطلقہ دائمہ مطلقہ کو مستلزم ہوتا ہے؟

ہرگز نہیں۔ ذرا واضح لفظوں میں یوں سمجھو کہ اگر حضرت عمرؓ روشن ضمیر ہوتے، تو اپنے حملہ آور کو گرفتار کر لیتے یا کم سے کم اس کے ضرر سے بچ جاتے۔ یہی معنی ہیں اس آیت کریمہ کے

لو كنت اعلم الغيب لا ستكثرت من الخير و ما مسّنى السوء

اسی طرح آپ کے پیر صاحب علی پوری روشن ضمیر ہوتے تو اپنے صاحبزادے کے مقدمہ میں وکیلوں اور بیرسٹروں کے پیچھے کیوں بھاگے پھرتے

درخانہ اگر کس است یک حرف بس است

مسجد شہید گنج کے متعلق ہمارا اعتراض تھا کہ باوجود دعا کے پیر صاحب اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حصول میں نا کام رہے۔صوفی صاحب نے ہمارے اعتراض کو صحیح تسلیم کرلیا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں؛

مسجد شہید گنج کے قضیہ کا اعتراض بھی بالکل نا جائز ہے کیونکہ اعلی حضرت سرکار علی پوری نے ہندوستان پنجاب کے مختلف شہروں میں جلسے منعقد کر کے تمام واقعات مسجد شہید گنج اہل اسلام کے سامنے پیش کئے اور مسجد کے حصول کے لئے ہر طرح سے ان کو ترغیب دلائی اور بیت المال اور دار القضاء اور بھرتی رضا کاران کا ارشاد فرمایا...

مگر بعض نا کارہ ہستیوں نے در پردہ مخالفت کر کے اہل اسلام کے جذبات کو سرد کر دیا اور ارشادات اعلی حضرت کی تعمیل سے باز رکھا جسکے سبب سے مسجد شہید گنج کے حصول میں نا کامیابی ہوئی ۔ (انوار الصوفیہ اکتوبر ۱۹۴۰ء ص ۳۰)

ناظرین! یہ جواب پیر جماعت علی صاحب کی نا کامی کا واضح اعتراف ہے مگر نا کامی کی جو وجہ بتائی ہے وہ بجائے خود پیر صاحب کے حق میں مظہر توہین ہے، کیونکہ امرتسر کی تقریر میں پیر صاحب نے کہا تھا کہ

میرا نام جماعت علی ہے اور میرے ساتھ جماعت ہے میں کھسکلو شاہ نہیں ہوں۔

اب نا کارہ لوگوں کے ذمہ لگا دیا۔ اگر صوفی صاحب ان نا کارہ لوگوں کے نام بھی شائع کر دیتے تو پبلک ان کی صفات حسنہ سے پورے طور پر واقف ہو جاتی۔

اس واقعہ کی اصلیت صرف اتنی ہے کہ پیر صاحب نے اپنی نا تجربہ کاری کی وجہ سے شاہی مسجد لاہور میں غیر مسلموں کے بائیکاٹ کی پر زور تقریر کی۔ جس کا نتیجہ مسلمانوں کے حق میں بہت برا نکلا۔تمام محنت پیشہ لوگ مثلاً مستری راج مزدور وغیرہ تمام خوردہ فروش چھابڑی والے فریق مخالف کے ردعمل کیوجہ سے بے کار پھرنے لگے، اور پیر صاحب پر اعتراضات کی وہ بوچھاڑ ہوئی کہ توبہ ہی بھلی۔

اس وقت آپ کے مخلص مریدوں نے، جن کو آپ نے نا کارہ کہا ہے، پیر جماعت علی صاحب کو مشورہ دیا کہ آپ کی نجات اسی میں ہے کہ آپ حج کا بہانہ کر کے حجاز کو تشریف لے جائیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ آپ نے اپنی ساری جماعت کو حیرانی و پریشانی کی حالت میں چھوڑ کر راہ فرار اختیار کی، اور اپنے حق میں کھسکلو شاہ کا لقب اختیار کرنا پسند کیا۔

اگر آپ واقعی علم و فضل اور غیرت دینی کا حصہ رکھتے تو اس کام میں صدیق اکبرؓ کو اپنے لئے اسوہ حسنہ بناتے جنہوں نے فرمایا تھا کہ اگر کوئی بھی میرا ساتھ نہ دے گا، تو میں اکیلا ہی جہاد کے لئے نکلوں گا۔

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جاں شدہ آواز نیاید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۳-۶)

مولوی محمد علی لاہوری کی غلط بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

غلط گوئی کرنا ہر جگہ گناہ عظیم ہے، مگر خاص کر ممبر پر چڑھ کر خطبے میں غلط بیانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ ہم واقعات کی بنا پر افسوس سے کہتے ہیں کہ قادیان اور لاہور کے دونوں منبر جمعہ کے روز خطبے کی حالت میں بھی اس عیب سے خالی نہیں رہتے۔ تعجب ہے کہ غلط بیانی بھی ایسے واقعات کی نسبت کی جاتی ہے جن کا ثبوت سورج سے بھی زیادہ واضح ملتا ہے۔ مولوی محمد علی لاہوری کا خطبہ جمعہ ۴ نومبر ۱۹۴۰ء کے پیغام صلح میں چھپا ہے جس میں موصوف نے اپنے ماتحتوں کو درس قرآن جاری کرنے کی ترغیب دی ہے۔ بہت اچھا کیا۔ خدا ان کو اور ہر مسلمان کو قرآن سمجھنے کی توفیق بخشے۔ مگر غضب یہ کیا اور یہ کوئی انوکھی بات نہیں ہے، جماعت مرزائیہ کی عادت ہے کہ وہ خود کو ہر نیک رسم کا بانی قرار دیتی ہے، درس قرآن کے متعلق بھی انہوں نے یہی دعوی کیا ہے کہ ہم ہی اس کے بانی ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح لاہور لکھتا ہے:

غیر از جماعت حلقوں میں سلسلہ درس قرآن:

حضرت مولانا نورالدین نے نہ صرف ہماری جماعت کے اندر درس قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بنیاد رکھی بلکہ جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں کہ باقی مسلمانوں نے بھی اس بنیاد اور رواج کو قائم کیا...

درس قرآن جماعت احمدیہ کی خصوصیات وروایات میں سے ہے..اسے غیروں نے بھی ہم سے لیا ہے۔ وغیرہ۔(پیغام صلح لاہور ۴ نومبر ۱۹۴۰ء ص ۵)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یہ دعوی ایسا غلط ہے کہ ہندوستان کا بچہ بچہ اس کی تردید کرسکتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

سب سے پہلے ترجمہ قرآن مجید فارسی شاہ ولی اللہ دہلوی نے کیا جو اہل حدیث اور احناف کے مسلمہ بزرگ ہیں۔ پھر ان کے صاحبزادہ شاہ عبدالقادر صاحب نے اردو ترجمہ کیا۔ یہ سلسلہ تحریری تھا۔

اس خاندان سے فیض یافتہ حضرت شمس العلماء مولانا سید نذیر حسین عرف میاں صاحب سرگروہ اہل حدیث نے ...دہلی کی مسجد میں ترجمہ قرآن کا درس جاری کیا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ مرزا غلام احمد صاحب اور حکیم نورالدین صاحب غالباً ابھی پیدا نہ ہوئے تھے۔ اور اگر پیدا ہو چکے تھے تو نابالغ تھے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش ۱۸۴۰ء کی ہے اور حضرت میاں نذیر حسین صاحب مرحوم کا درس حدیث اور قرآن اسی زمانے کے قریب قریب جاری ہوا تھا کیونکہ ۱۸۵۷ء واقعہ غدر کے زمانہ میں آپ کے درس کی شہرت ہندوستان سے گزر کر دوسرے ملکوں تک پہنچ چکی تھی اور اس شہرت کی بنا پر حضرت عبداللہ غزنوی مرحوم ایام غدر میں میاں نذیر حسین صاحب کے ہاں حدیث پڑھتے تھے۔ اور میاں صاحب کے دونوں درس اس زمانے سے بھی پہلے جاری ہو چکے تھے۔

بتایئے اس زمانے میں مرزا غلام احمد صاحب اور حکیم نورالدین صاحب کہاں رہتے تھے۔ موجودہ دنیا میں آئے بھی تھے یا نہیں۔ تعجب تو یہ ہے کہ یہ جماعت جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی کا دعوی ہے:

من دخل فی جماعتی دخل فی صحابة محمد ﷺ۔

(خطبہ الہامیہ) (یعنی میری جماعت، رسول اللہ ﷺ کے اصحاب میں داخل ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی متبرک جماعت بھی اپنی ناموری کے لئے جھوٹے دعوے کرے تو اس آیت کی مصداق کیوں نہ ٹھہرے گی یحبّو ن ان یحمدوا بما لم یفعلوا۔

ہم نے بارہا لکھا ہے کہ ایسے مضامین لکھتے ہوئے یہ خیال کرلیا کیجئے کہ اہل حدیث زندہ ہے۔مگر یہ اپنی غلط بیانیوں کے نشہ میں ایسے سرشار ہیں کہ جو چاہتے ہیں کہہ جاتے ہیں۔اس لئے ہم ان کو ایک بار پھر متنبہ کرتے ہیں کہ وہ ایسا مضمون لکھتے ہوئے اس خیال کو دل سے نکال دیا کریں کہ اہل حدیث ان کی غلط بیانی پر خاموش رہے گا۔ایسا ہرگز نہیں ہوگا کیونکہ اس کا دعوی ہے

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں ہیں رند وپارسا ایک ایک

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۷)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کے اس مضمون پر پیغام صلح لاہور میں بایں الفاظ تبصرہ ہوا:

جماعت احمدیہ اور درس قرآن کریم: اہل حدیث کی غلط بیانی

از: مولوی دوست محمد سابق اڈیٹر پیغام صلح

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی یہ عادت ثانیہ ہوچکی ہے کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے کوئی بھی نیک تحریک ہو یا کسی نیک کام کی بنا رکھے جانے کا ذکر ہو اس کی تردید کئے بغیر نہیں رہ سکتے اور جھٹ غلط بیانی کا الزام دیتے ہیں ...ایک اسی قسم کی غلط بیانی کا الزام مولوی صاحب نے ۱۵ نومبر ۱۹۴۰ء کے اہل حدیث میں حضرت امیر (مولوی محمد علی) پر لگایا ہے اور شروع میں یہ الفاظ لکھے ہیں:

غلط گوئی کرنا ہر جگہ گناہ عظیم ہے مگر خاص منبر پر چڑھ کر غلط بانی کرنا بہت بڑا گناہ ہے ... جماعت مرزائیہ کی عادت ہوگئی ہے کہ وہ اپنے کو ہر نیک رسم کا بانی قرار دیتی ہے۔

کیا یہ کھلی غلط بیانی نہیں؟ کب جماعت احمدیہ نے ہر نیک رسم کا بانی اپنے آپ کو قرار دیا...

ہم مانتے ہیں کہ ہندوستان میں ترجمہ قرآن کی بنیاد شاہ ولی اللہ صاحب دہلوی نے رکھی اور انہوں نے اور ان کے صاحبزادہ شاہ عبدالقادر اور بعض دیگر بزرگوں نے قرآن کریم کے فارسی اور اردو تراجم شائع کرکے ایک احسان عظیم مسلمانوں پر کیا۔لیکن اس کے یہ معنی نہیں کہ جماعت احمدیہ کی طرف سے اگر کسی نیک کام کی بناڈالی گئی ہو تو اس کا ذکر تک نہ کیا جائے۔نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ایسے ذکر سے یہ سمجھا جا سکتا ہے کہ یہ جماعت اپنے آپ کو ہر نیک رسم کا بانی قرار دیتی ہے ۔ہاں مولوی ثناء اللہ صاحب اگر ایسی غلط گوئی سے کام لیں تو انہیں معذور سمجھنا چاہیے کیونکہ ان کے نزدیک تو جھوٹ بول کر بھی آدمی متقی رہ سکتا ہے (بیان عدالت گورداسپور)..

زیر نظر مضمون میں جس غلط گوئی کا الزام حضرت امیر (مولوی محمد علی) پر لگایا گیا ہے سوائے اس کے کہ اسے مولوی ثناء اللہ صاحب کی عادت ثانیہ کا نتیجہ قرار دیا جائے کہ انہیں جماعت احمدیہ کی کوئی نیک تحریک ایک آنکھ نہیں بھاتی اور کوئی حقیقت اس کے اندر نہیں۔حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے ایک خطبہ جمعہ میں فرمایا تھا:

حضرت مولانا نورالدین نے نہ صرف ہماری جماعت کے اندر درس قرآن کی بنیاد رکھی بلکہ جیسا کہ میں ابھی کہہ چکا ہوں باقی مسلمانوں نے بھی اس بنیاد اور رواج کو قائم کیا۔

درس قرآن جماعت احمدیہ کی .. روایات میں سے ہے...اسے غیروں نے بھی ہم سے لیا۔ (پیغام صلح لاہور ۴ نومبر ۱۹۴۰ء)

مولوی ثناء اللہ کے نزدیک یہ غلط گوئی ہے کیونکہ جماعت احمدیہ یا حضرت مولانا نورالدین صاحب سے پہلے شاہ ولی اللہ صاحب نے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا پھر ان کے صاحبزادہ شاہ عبدالقادر صاحب نے اردو ترجمہ کیا اور اس کے علاوہ مولوی سید نذیر حسین صاحب نے پھاٹک حبش خان دہلی کی مسجد میں ترجمہ قرآن کا درس جاری کیا۔

شاہ ولی اللہ صاحب اور شاہ عبدالقادر صاحب کے تراجم قرآن کا درس قرآن سے کیا تعلق ہے اس کو امرتسری مولوی فاضل ہی سمجھ سکتے ہیں کسی سلیم العقل انسان کی سمجھ میں آنا مشکل ہے۔

رہ گیا مولوی سید نذیر حسین صاحب کا درس قرآن، اول تو حضرت امیر (مولوی محمد علی) کے بیان سے اس کی تغلیط نہیں ہوتی، کیونکہ اگر مولوی صاحب درس قرآن دیا کرتے تھے، تو وہ ان کی زندگی کے ساتھ ہی ختم ہو گیا۔ان کے بعد اس رواج کو قائم رکھنے والے لوگ پیدا نہ ہوئے لیکن مولانا نورالدین صاحب کے درس قرآن کی تقلید نہ صرف جماعت احمدیہ میں آج تک ہو رہی ہے اور ہوتی رہے گی بلکہ عام مسلمانوں میں بھی اس کو رواج دیا جا رہا ہے۔...(سید نذیر حسین نے درس قرآن کا سلسلہ شروع کیا تو اسکے بعد برصغیر میں اہل حدیث کی بیشتر مساجد میں یہ سلسلہ چل نکلا، اور آج تک جاری ہے۔ یہ کیوں نہیں کہا جا سکتا کہ نورالدین نے بھی میاں نذیر حسین کے درس قرآن کی تقلید کی ہے۔ بہاء)(پیغام صلح لاہور ۴ فروری ۱۹۴۱ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریک احمدیت کی خصوصیات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کی یہ عادت ہے، یا یوں کہیے کہ ان کے علم کلام کا یہ اصل الاصول ہے کہ بجائے دلیل دینے کے دعوی پر دعوی کئے جاتے ہیں۔ ان کے نزدیک مصادرہ علی المطلوب کوئی چیز نہیں ہے۔ کوئی امر نظری ہونے کی وجہ سے خواہ کتنا ہی محتاج ثبوت ہو، مگر یہ لوگ اپنی چرب لسانی کے زور سے اپنے دعوے کے محض الفاظ ہی رٹتے جائیں گے اور دلیل کا نام نہیں لیں گے۔ احمدیت یا بالفاظ دیگر مرزائیت کی یہی ایک بڑی خصوصیت ہے۔ اگر ہم بھی محض دعوی ہی پیش کر کے مضمون ختم کر دیں تو ہم میں اور ان میں کیا فرق ہوا؟ اس لئے ہم اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

لاہوری مرزائیوں کے اخبار پیغام صلح میں ایک سلسلہ مضمون شائع ہوا ہے جو ہمارے دعوے کا ثبوت ہے۔ راقم مضمون لکھتا ہے:

> تحریک احمدیت کی یہ ایک نمایاں خصوصیت ہے کہ اس نے ایسے نازک اور آڑے وقت میں اسلام کی حفاظت اور مدافعت کی ہے جب کہ سب علماء ان فرائض کو فراموش کر چکے تھے اور اپنے کردار سے اسلام کے لئے باعث ننگ تھے۔ ہر وہ تحریک جو اسلام کے خلاف اٹھی احمدیت نے اس کا مقابلہ کیا ہے اور صرف مقابلہ ہی نہیں بلکہ احمدیت نے مسلمانوں کے قلوب میں جو زوال کی وجہ سے بیٹھے جا رہے تھے اور دشمنوں کی یورش کی وجہ سے ہمتیں پست ہوئی جا رہی تھیں ان کے اندر طاقت و توانائی پیدا کی۔ اور ایسے نازک وقت میں جب کہ اسلامی مدبر مغربی ثقافت اور طبعی فلسفہ کے سامنے سرنگوں اور سر بہ زانو تھے، غلبہ اسلام کا نعرہ بلند کیا۔ اور صرف نعرہ ہی نہیں بلکہ براہین قاطعہ سے اس غلبہ کو ثابت کیا۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کتابوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جو اس وقت غلبہ اسلام کے متعلق تحریریں ملتی ہیں وہ کسی مسلمان ہم عصر کی تصنیف اور تقریر میں نہیں دکھائی جا سکتیں۔ (پیغام صلح ۲۸۔ اکتوبر ۱۹۴۰ء)

بس یہی ایک بیان ہے جو بطور مقدمہ دلیل قادیانی علم کلام میں ہمیشہ پیش کیا جاتا ہے جس کی تردید واقعات سے کافی ہو جاتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کے پیدا ہونے سے پہلے بھی عیسائیوں کا مقابلہ مولوی رحمت اللہ صاحب کیرانوی اور ڈاکٹر وزیر خاں صاحب کیا کرتے تھے جن کے مقابلہ سے پادری فنڈر نے راہ فرار اختیار کی تھی ان مرحومین کی مساعی جمیلہ کی یادگار کتاب، اعجاز عیسوی، آج بھی ملتی ہے۔

منشی اندرمن مرادآبادی جب اسلام پر حملہ آور ہوئے تو ان کے جواب پر بھی علمائے زمانہ کمربستہ ہو گئے تھے۔ ان کی یادگار کتاب، سوط اللہ الجبار، آج تک موجود ہے۔ اسی زمانہ میں شہر لاہور کے اندر حافظ ولی اللہ لاہوری عیسائیوں کے مقابلہ میں بہت بڑے مناظر پیدا ہوئے، جن کے سامنے آتے ہوئے بھی عیسائی مناظر جھجکتے تھے۔ دہلی میں مولوی عبدالمجید صاحب بہت بڑے مناظر تھے جو دیگر مذاہب کے ساتھ عموماً اور عیسائیوں کے ساتھ خصوصاً مناظرے کیا کرتے تھے۔ ان کے علاوہ دہلی میں سید ابو المنصور ناصر الدین صاحب بھی بہت بڑے مناظر تھے جن کی تصنیف نوید جاوید تردید عیسائیت میں نہایت عمدہ کتاب ہے۔ مولانا محمد علی ناظم اول ندوۃ العلماء اس میدان کے شہسوار تھے اور مولوی غلام نبی صاحب امرتسری تاجر کتب اس فن کے بڑے ماہر تھے۔ اسی طرح دیگر علماء کرام بھی اپنی اپنی جگہ خدمت اسلام میں مشغول رہا کرتے تھے۔ یہ وہ زمانہ تھا جب کہ ابھی مرزا غلام احمد صاحب پیدا بھی نہیں ہوئے تھے۔ اگر پیدا ہو چکے تھے تو سیالکوٹ میں سیاہ نویسی کی خدمت پر بمشاہرہ ۱۵ روپئے ماہوار ملازم ہوں گے۔ خود مرزا صاحب قادیانی نے ان بزرگوں کی اسلامی خدمات کا اعتراف کیا ہے جس کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے۔

ہاں احمدیت کی بہت بڑی خصوصیت نامہ نگار ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ فاضل نامہ نگار اس سلسلہ میں لکھتا ہے:

تحریک احمدیت کی یہ سب سے بڑی خصوصیت ہے کہ اس نے صرف عقل کو ہی انسان کا رہنما خیال نہیں کیا، بلکہ وحی اور الہام کو اس کا حقیقی خضر راہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصور کیا ہے۔ اور بانی سلسلہ احمدیہ نے جہاں اسلام کی صداقت پر عقلی براہین و دلائل دیئے ہیں، اس کی صداقت کے لئے اپنے وجود کو پیش کیا ہے اور اپنے الہامات اور کشوف سے ثابت کیا ہے کہ اسلام کا خدا ایک زندہ خدا ہے جس کی صفت کلام کبھی ساکت نہیں ہوتی۔ (پیغام صلح ۱۲۸۔ کتوبر ۱۹۴۰ء ص۲)

بے شک یہ ایک بڑی خدمت ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کی ذات سے مخصوص ہے دوسرے علماء میں نہیں ہے۔ یعنی آپ خدا کی طرف سے الہام اور وحی پانے کے مدعی تھے اور دوسرے علماء اس سے محروم ہیں۔ اس امتیازی خصوصیت کا ذکر مرزا صاحب قادیانی نے ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کے ساتھ مناظرہ کرتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا تھا:

میں حیران تھا کہ اس مبحث میں کیوں مجھے آنے کا اتفاق پڑا۔ معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں (یہ کہنا گویا علمائے اسلام کی خدمات کا اعتراف ہے۔ ثناء)

اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کے لئے وقت تھا۔

میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹ پر ہے، وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے، تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔

مجھ کو ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈالا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے، ہر ایک بات کے لئے تیار رہوں۔ اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا، ضرور کرے گا، ضرور کرے گا، زمین آسمان ٹل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔

یہ مناظرہ ۱۸۹۳ء میں بمقام شہر امرتسر ہوا تھا جس کی مصدقہ روداد جنگ مقدس کے نام سے شائع شدہ ملتی ہے۔

عبارت مندرجہ بالا سے دو نتیجے پیدا ہوتے ہیں ایک یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب کا مناظرہ جو ڈپٹی عبداللہ آتھم کے ساتھ ۱۵ روز تک ہوتا رہا ویسا ہی مناظرہ تھا جیسا کہ عموماً اہل علم کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب قادیانی کی کتاب سے منقولہ الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ناظرین سے غور سے پڑھیں۔

دوسرا نتیجہ وہی خصوصیت ہے جس کو نامہ نگار نے بڑی خصوصیت سے تعبیر کیا ہے، اور ہم بھی اسے بڑی خصوصیت ہی سمجھتے ہیں۔ یعنی الہام خداوندی کے ذریعہ اطلاع پا کر پیش گوئی کرنا کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم ۱۵ ماہ کے اندر فوت ہو جائے گا۔

بے شک یہ اتنی بڑی خصوصیت ہے کہ دوسرے علماء اس کا مقابلہ کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ مگر دیکھنا یہ ہے کہ کیا محض دعویٰ کرنا ہی کافی ہے یا واقعہ میں اس کا ثبوت بھی ضروری ہے۔ کوئی عقل مند تو کیا بے عقل بھی نہیں کہے گا کہ صرف دعویٰ ہی کافی ہے۔ اس لئے ہم اس خصوصیت کی تنقید کرنے کو مذکورہ پیش گوئی کی تھوڑی سی تفصیل کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے یہ پیش گوئی ۵ جون ۱۸۹۳ء کو کی تھی جسکی میعاد ۴ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہو گئی مگر اس عرصہ میں ڈپٹی آتھم نہیں مرا۔ پھر کب مرا؟ اس کا جواب ہم اپنے لفظوں میں نہیں مرزا صاحب کے الفاظ میں بتاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں

مسٹر عبداللہ صاحب ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے۔

(انجام آتھم۔ ص ۱)

یعنی مقررہ میعاد (۱۵ ماہ) سے ایک سال پونے گیارہ مہینے زیادہ گزار کر فوت ہوئے۔ گویا سود اصل رقم سے زیادہ ہو گیا۔ اس کے باوجود مرزا صاحب قادیانی کا کمال دیکھئے کہ آپ اپنے مخالفین کو للکارتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

بتاؤ اب ڈپٹی آتھم کہاں ہے؟

سنو! اسی انداز میں اگر کوئی مخالف تم سے پوچھے کہ بتاؤ اب مرزا غلام احمد صاحب کہاں ہیں؟ تو تم لوگ کیا جواب دو گے؟

یہ ہے الہامی خصوصیت اور یہ ہے اس کا انجام۔ احمدی دوستو! ۱۵ مہینے کا وعدہ کر کے ۳۸ ماہ بعد رقم ادا کرنے والا بھی سچا کہلا سکتا ہے؟

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

پیغام صلح لاہور نے ہمیں مرزا غلام احمد صاحب کی خصوصیات میں سے بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خصوصیت ان کی الہامی حیثیت بتائی ہے۔ہم بہت خوش ہوں گے اگر ہمارے مخاطب اس خصوصیت پر بحث کرنے آمادگی ظاہر کریں۔ وہ اپنے دعوی پر پختہ رہیں اور آئندہ سالانہ جلسہ پر ہمیں مرزا صاحب کی اس الہامی خصوصیت پر تبادلہ خیالات کا موقع دیں

میرے ملنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

ناظرین کرام ! یہ حقیقت اصلیہ ہے کہ مرزا صاحب متوفی اور دیگر علمائے اسلام میں امتیازی نشان یہی تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب الہام اور وحی پانے کے مدعی تھے۔ چنانچہ آپ کہا کرتے تھے:

میرے ساتھ خدا ہم کلام ہوتا ہے اور میرے قلم کو روح القدس چلاتا ہے،

ان کے مقابلہ میں علماء کا یہ دعوی نہ تھا اور نہ ہے۔ اس لئے ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ واقعات کی روشنی میں مرزا صاحب قادیانی کا دعوی صحیح ثابت نہیں ہوتا۔بس واقعات کو ملحوظ رکھ کر ہمارا یہ کہنا بالکل ٹھیک ہے:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۵۔۶)

مرزائی ذہن

حافظ محمد اسحاق چک نمبر ایک ۔۴۔ایل تحصیل اوکاڑہ ضلع منٹگمری لکھتے ہیں:

ناظرین! حال ہی میں جماعت مرزائیہ کے دوٹریکٹ احقر کی نظر سے گزرے ہیں جو چار چار صفحات پر مشتمل ہیں۔ ہر دو انجمن نشر و اشاعت نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کے شائع کردہ ہیں۔ایک کا عنوان ہے:

کیا آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت غیر تشریعی کے اجراء کا قائل کافر ہے؟

اور دوسرے کا عنوان ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسمانی آواز،

اول الذکر پر مصنف کا نام نہیں دوسرا مولوی اللہ دتہ جالندھری کا لکھا ہوا ہے۔ دونوں کا مقصد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت کو ثابت کرنا ہے۔ ہمارے خیال میں پہلے کا عنوان (کیا مرزا صاحب مدعی نبوت ہو کر کافر ہیں؟) ہونا چاہیے تھا کیونکہ اجراء نبوت کا ثبوت امکان ہے اور دعوے نبوت وقوع۔ امکان شئے سے وقوع شیء ثابت کرنا مرزائی علم و فضل کی روشن دلیل ہے۔ مدعی نبوت اجراء نبوت ممکن ہونے کے باوجود بھی کافر ہوسکتا ہے۔ ملاحظہ ہو

و من اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او قال اوحی الیّ و لم یوح الیہ شیء و من قال سانزل مثل ما انزل اللہ

(الانعام: ۹۳)

فمن اظلم ممّن کذب علی اللہ وکذّب بالصدق اذ جاءہ الیس فی جہنم مثوی للکافرین (الزمر: ۳۲)

پس لازم ہوا کہ امکانی دلائل کے علاوہ وقوعی دلائل کی بھی ضرورت ہے، ورنہ ہر مدعی نبوت سچا ماننا پڑیگا۔

اجرائے نبوت کے امکان پر جو دلائل دیئے ہیں اگر چہ وہ تارعنکبوت سے بھی کمزور ہیں تاہم جو نتیجہ نکالا ہے بلفظہ نقل کیا جاتا ہے:

پس ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا دعوی نبوت جو کہ آنحضرت ﷺ کی اتباع میں اور اسلامی تعلیم اور بزرگان سلف کے اقوال کے عین مطابق ہے، درست ہے۔ اس پر کفر کا فتوی لگانا اسلام کی تعلیم سے ناواقفیت یا محض تعصب ہے۔

سچ ہے: چاول سفید ہیں لہذا زمین گول ہے۔

دوسرے ٹریکٹ کا انداز بیان پہلے سے جداگانہ ہے۔ اس کے دلائل تشریعی اور غیر تشریعی نبوت کی قید سے بالاتر ہیں بلکہ علی الاطلاق نبوت اور رسالت کو ثابت کرتے ہیں۔ چنانچہ قوم کی بداعمالی اور اس کی اصلاح کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

ایسے عذابوں سے قبل اللہ تعالی ضرور کسی عظیم الشان نبی کو مبعوث فرماتا ہے،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر قرآن مجید کی آیت بطور دلیل پیش کی ہے:

و لو انّا اھلکنا ھم بعذا ب من قبله لقا لوا لو لا ار سلت الینا رسو لًا فنتبع آیا تك من قبل ان نذ لّ و نخزی ۔(طہ:۱۳۴)

پھر آگے چل کر لکھتے ہیں:

یہ آخری زمانہ (آخری زمانہ ہے اور عظیم الشان نبی کا آنا ضروری ہے ۔سبحان اللہ ۔محمد اسحاق) اس میں بدی انتہاء کو پہنچ گئی ہے۔ بنا بریں اس زمانہ میں کسی عظیم الشان نبی کا آنا ضروری ہے ۔

کلمہ عظیم الشان اولوالعزم کا مترادف ہوکر اور آیت کا مفہوم جب کہ رسول سے مراد یقیناً آنحضرت محمد ﷺ تشریعی نبوت کے بدرجہ اولی متحمل ہیں بہر حال ان ہر دو ٹریکٹ سے دو نظریئے ماخوذ ہوتے ہیں:

۱۔نبوت غیر تشریعی کا اجراء ۔۲۔نبوت مطلق کا اجراء ۔

اس اختلاف کا ماخذ مرزا غلام احمد صاحب ہی کی متعدد تحریریں ہیں جن میں سے ہم صرف ایک دو نقل کرتے ہیں ۔الہام ہوتا ہے:

یس ۔انك لمن المر سلین ۔

سبحان اللہ کیسا صاف مرسل ہونے کا دعوی ہے ۔شاید کوئی صاحب جھٹ کہہ دیں کہ مرسل کا لغوی معنی ہے بھیجا ہوا، اور ہر نبی بھیجا ہوا ہی ہوتا ہے،لہذا لغوی معنی کے لحاظ سے مرسل کا اطلاق غیر تشریعی نبی پر بھی ہوسکتا ہے ۔لیکن یہ صحیح نہ ہوگا اس لئے کہ یہاں اصطلاحی معنی ہی مراد ہے کیونکہ یہ الفاظ قرانی ہیں جو آنحضرت ﷺ کو باشریعت اور کامل نبی بناتے ہیں اور اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ مرسل اور نبی میں نسبت عموم خصوص مطلق کی ہے۔اس کے علاوہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود مرسل کا معنی باشریعت اور مستقل نبی کرتے ہیں ملاحظہ ہووہ تحریر جس میں وہ نبوت مستقلہ کی نفی کرتے ہیں اور متبع اور مجازی نبی بنتے ہیں ۔وھو ہذا:

و ما عنی اللہ من نبو ت الّا کثرۃ المکا لمة و المخا طبة و لعن اللہ من اراد فو ق ذا لك او حسب نفسه شیئاً او اخر ج عنقه من الر بقة النبویة ۔ ان رسو لنا خا تم النبیین علیه انقطعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلسلة المر سلين فليس حق احد ان يد عی النبوة بعد رسولنا المصطفی علی الطر يقة المستقلة ۔ و ما يقی بعده الا كثرة المكا لمة و هو بشر ط ا لا تباع لا بغير متا بعة خير البر ية و و الله ما حصل لی هذاالمقا م الّا من انوار اتباع الا شعة المصطفوية و سمّيت نبياً من الله علی طر يق المجاز لا علی وجه الحقيقة (ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔ص۶۴۔۶۵)

یہاں مرزا غلام احمد صاحب مرسلین کا معنی با شریعت انبیاء کرتے ہیں، ورنہ لازم آئے گا کہ مرزا صاحب قادیانی کچھ بھی نہیں ۔ پس لاہوری مرزائیوں کی چاندی ۔ اور یہی وہ تحریریں ہیں جن کو پیش کر کے وہ نبوت کے منکر اور مجددیت کے حامی ہیں نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کی تحریریں تین مختلف نظریوں پر حاوی ہیں:

۱۔ رسالت کا دعوی ۔۲۔ نبوت کا دعوی ۔۳ ۔ مجددیت کا دعوی

اب ہم مرزا صاحب قادیانی کی ایک اور تحریر پیش کرتے ہیں لکھتے ہیں:

مسیح ابن مریم موسی کا آخری خلیفہ ہے (خدائی تصرف ہے کہ لفظ، ہے، سے عیسی کی زندگی ثابت کر گئے ۔ محمد اسحاق) اور میں آخری خلیفہ اس نبی کا ہوں جو خیر الرسل ہے

اس عبارت میں چند اشکالات ہیں؛

۱ ۔ شاید مرزائی صاحبان اب مرزا صاحب کے بعد باب نبوت مسدود سمجھتے ہیں؟ اگر ایسا ہی ہے تو اب نبوت جیسی نبوت کیوں بند ہوگئی ؟ اور اجراء نبوت کے دلائل جواب تک دیئے جا رہے ہیں جن کا اوپر ذکر ہو چکا ہے ان کا کیا مطلب ؟ اجراء نبوت کا امکان ثابت کرتے ہوئے آخری خلیفے کا کیا مفہوم ۔

۲ ۔ اگر یہ کہا جائے کہ جیسے مسیح آخری خلیفہ ہوکر نبوت کو ختم نہیں کرتے ، اسی طرح مرزا صاحب کا آخری خلیفہ ہونا ان کے بعد نبوت کو مانع نہیں ہے، تو لازم آئے گا کہ ان کے بعد صاحب شریعت نبی آئے کیونکہ موسوی دور مسیح پر ختم ہوا، اور محمدی مرزا صاحب پر ۔ اب نیا دور شروع ہوگا ۔ باایں ہمہ نبوت تشریعی کا انکار چہ معنی دارد جب کہ دور کا پہلا نقطہ ہی تشریعی نبوت ہے ۔ یہاں تو نبی ﷺ کی فضیلت بھی خطرہ میں ہے فافہموا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۔ مسیح اور مرزا کی باہمی مماثلت ثابت کرتی ہے کہ مرزا صاحب تشریعی ہوں۔ دیگر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۴۸)

سوال ۱۔ بحوالہ ریویو آف ریلی جنز جلد اول نمبر ۶ صفحہ ۲۵۷۔ یہ امر مسلم ہے کہ غیر نبی، نبی پر اور غیر تشریعی نبی، تشریعی نبی پر اپنی تمام شان میں فضلیت نہیں رکھ سکتا باوجود اس کے نبوت کا انکار یا غیر تشریعی نبوت کا اقرار چہ خوب۔

منکرے بودن ہم رنگ مستاں زیستن

حدیث تجدید (کہ ہر صدی کے سر پر اللہ تعالی ایک مجدد بھیجتا ہے جو اس کے دین کو تازہ کرتا ہے) کو صحیح مان کر آخری خلیفہ کا کیا مفہوم ہوگا؟ بہر حال یہ ایک معمہ ہے جس کو مرزائی ذہن ہی حل کرسکتا ہے۔

مولانا ثناء اللہ اپنے ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں: ہمارے ناظرین آگاہ ہوں گے کہ ہم مباحث قادیانی کے میدان میں اقرب راستہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا صدق و کذب جانتے ہیں۔ یہ ایک ایسا راستہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اسی کو تجویز کیا ہوا ہے (آئینہ کمالات اسلام)

پس نبوت کی بحث فرع ہے صادق القول کی۔ جب کوئی شخص صادق القول ہی نہیں ہے، تو اس کی نبوت پر بحث کرنا کیونکر مفید ہوسکتا ہے۔

اتباع مرزا کے ہتھ کنڈوں میں سے ایک ہتھ کنڈا یہ بھی ہے کہ وہ بے خبر لوگوں کو اجرائے نبوت اور وفات مسیح کی بحث میں مشغول کر لیتے ہیں، حالانکہ ان دونوں مسائل کے بعد بھی مرزا صاحب قادیانی کا دعوی دلیل کا محتاج رہتا ہے۔

نامہ نگار نے اچھا کیا کہ مرزائی ٹریکٹوں پر تبصرہ کردیا۔ ہمارے ناظرین جب کبھی مرزا ئیوں سے گفتگو کریں تو مرزا صاحب قادیانی کے صدق و کذب کے سوا کسی مسئلہ پر بحث نہ کریں کیونکہ یہ مبحث فیصلہ کن ہے: بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۴۰ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۵۹ھ ص ۶۔۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی علم کلام ۔۱

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے مسلمانوں میں علم کلام جاری ہوکر مختلف فرقوں میں منقسم ہوا ہے ہر فرقہ نے اپنا اپنا اصول الگ تجویز کرلیا ہے۔ کسی نے منقول کو معقول پر راجح رکھا ہے اور کسی نے معقول کو اصل سمجھ کر منقول کی تاویل کی۔ مگر قادیانی علم کلام کا اصل الاصول سب سے نرالا ہے۔ جس کا مضمون یہ ہے کہ اپنے سے مخالف رائے شخص کا جب ذکر کیا جائے تو اس پر بہتان اور افتراء اور غلط بیانیوں کی اتنی بھرمار کی جائے کہ وہ قادیانی حلقہ بگوشوں کی نظر میں نہایت ذلیل اور حقیر ہو جائے تاکہ اس کی آواز کوئی نہ سنے۔ اس کی ابتداء اصل میں قادیانی مدعی مسیح موعود نے کی جس نے بقول

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

ساری قادیانی بنیاد کو ٹیڑھا کر دیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ٹیڑھی بنیاد کو مثال پیش کر کے میں اصل مضمون پر آتا ہوں۔ موصوف نے رسالہ اعجاز احمدی میں میرے حق میں لکھا ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ دو دو آنے کے لئے خراب ہوتے پھرتے ہیں۔ مردوں کے کفن اور وعظ کے پیسوں پر ان کا گذارہ ہے۔ (اعجاز احمدی۔ص ۲۳)

حالانکہ یہ سب کچھ محض غلط اور محض بہتان ہے۔ ہم نے بارہا تقاضا کیا ہے کہ قادیانی اعیان کبھی امرتسر میں آکر اس کا ثبوت دیں۔

خیر یہ تو ایک گذشتہ واقعہ تھا جو بنیادی پتھر کی حیثیت سے تمہید کے رنگ میں پیش کیا گیا ہے۔ میرے متعلق جب کوئی واقعہ قادیان یا لاہور سے شائع ہوتا ہے، اس میں اس غلط بنیادی پتھر کا اثر نمایاں نظر آتا ہے۔ حال ہی میں پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۷ نومبر ۱۹۴۰ء میں ایک پرانا واقعہ نظر سے گزرا ہے جس میں میری شکست اور پریشانی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر اسی غلط بیانی سے کیا گیا ہے جس کی بنیادی اینٹ ان کے ہیرو قادیانی مسیح موعود نے رکھی تھی۔ اس سے پہلے کچھ اور واقعات درج کئے ہیں جو قابل دید وشنید ہیں۔ نامہ نگار جو ایک معزز سرکاری عہدہ پر فائز رہا ہے، لکھتا ہے:

مولویوں کی اسلام دشمنی

حقیقت میں مولویوں نے خود ہی دشمن کے ہاتھ میں وہ ہتھیار دے دیئے تھے جن سے وہ اسلام کا قلع قمع کرسکتا تھا۔ حضرت مسیح کی معجزانہ ولادت، اس کا بچپن میں نبوت کا دعوی کرنا، اس کا مردے زندہ کرنا، ایک دم سے بیماروں کو شفا بخشنا، جانوروں کا پیدا کرنا، اس کا زندہ آسمان پر چلا جانا، اور اب تک زندہ رہنا، وغیرہ ایسے مسلمات تھے جو اس کی خدائی کے کامل ثبوت تھے اور انہی مسلمات کو لے کر عسکر دجال اسلام کو مٹانے کی کوشش کررہا تھا۔

(پیغام صلح لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۴۰ء ص ۲)

حضرت مسیح ابن مریم کی معجزانہ ولادت خود مرزا غلام احمد صاحب نے بھی تسلیم کی ہے (اخبار الحکم قادیان ۲۴ جون ۱۹۰۱ء)۔ آسمان پر چلے جانا، اور وہاں جاکر زندہ رہنا، براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۹ پر مرقوم ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ یہ مولویوں کی اسلام دشمنی ہے یا مرزا صاحب قادیانی کی؟ حالانکہ ان دنوں بھی مرزا غلام احمد صاحب مجددیت کے مدعی تھے اور لاہوری پارٹی آج بھی ان کو اسی منصب پر فائز مانتی ہے۔ پھر ایسے دشمن اسلام کو مجدد کیوں مانا جاتا ہے۔ بس یہ بات قابل غور ہے۔

اس کے علاوہ مسیح ابن مریم کی معجزانہ ولادت وغیرہ کو اس کی خدائی کی دلیل قرار دینا بھی کتنی غلط بیانی ہے۔ اگر یہ معجزانہ ولادت کے اقرار سے حضرت مسیح کی خدائی کا ثبوت ہوسکتا ہے تو آپ کے مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یہ کیوں کہا:

من عجب تر از مسیح بے پدر۔ (ازالہ اوہام)

اس کے بعد نامہ نگار نے ہندوؤں کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ہندو قوم نے بھی بشکل آریہ اسلام پر یورش (حملہ) شروع کردیا۔ اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

ایسی حالت میں جب کہ اسلام چاروں طرف سے نرغے میں پھنسا ہوا تھا صداقت اور براہین کی تلوار لے کر وہ جلیل القدر مجاہد (مرزا قادیانی) نکلا...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محض حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے دم قدم سے اسلام بچ نکلا..
دجالی لشکر (پادری لوگوں) پراس مجاہد اسلام کا رعب طاری تھا..
صرف ایک احمدی کی موجودگی پادریوں کو بھگانے کے لئے کافی تھی۔

حضرت مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ یہ ہے فاضل مضمون نگار کا دعوی۔ ہم اس بات کی فی الجملہ تصدیق کرتے ہیں کہ عیسائیوں کے اکثر پادری مرزائیوں کے ساتھ مباحثہ کرنے کو نہیں آتے۔ کیوں نہیں آتے؟ اس لئے کہ جب سے عیسائی مناظر عبداللہ آتھم کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ۱۵ ماہی پیش گوئی غلط نکلی ،واقف حال عیسائیوں نے اپنے اپنے حلقہ اثر کے مسیحیوں کو اس امر کا یقین دلا دیا کہ قادیانی مدعی، دجال ہے اور اس کے اتباع دجاجلہ ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پادریوں نے مرزائیوں کے مقابلہ میں آنا بے فائدہ سمجھ کر ان سے روگردانی کر لی۔

ادھر مرزا غلام احمد صاحب نے مسیح کے حق میں ایسے ایسے الفاظ استعمال کئے جن سے مسیحیوں کو یقین ہو گیا کہ ان کا گمان صحیح ہے۔ وہ الفاظ اس قابل نہیں کہ کوئی مسلمان یا عیسائی دل پر پتھر رکھے بغیر ان کو آرام سے سن سکے۔ اس بارے میں مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیؤ، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۳ ص ۲۳۔۲۴)

کس قدر فحش کلامی اور بدزبانی ہے۔ چونکہ اتباع مرزا زبانی مناظروں میں بھی اپنے پیشوا کی سنت کے اتباع میں ایسے الفاظ منہ سے نکال دیا کرتے ہیں، اس لئے جمہور عیسائیوں نے ان سے گفتگو کرنا ترک کر دیا۔

تاہم بعض دل گردے کے جری پادری ایسے بھی ہیں جو قادیانیوں کے ساتھ مناظرہ کرنے کو قادیان تک پہنچے، اور اب بھی پہنچنے کو تیار ہیں۔ ان میں سے قابل ذکر پادری عبدالحق اور ان کی پارٹی کے ممبر ہیں جو قادیان میں بھی پہنچ گئے مگر قادیانی علماء نے ان سے مناظرہ نہیں کیا۔

اب ہم مرزا غلام احمد صاحب کی خوش کلامی کی ایک مثال پیش کرتے ہیں جو آپ نے ہندوؤں کے مقابلہ میں فرمائی ہے۔ آپ اپنی خوش کلامی کا مظاہرہ کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے لکھتے ہیں:

آریوں کا پرمیشور کوشلیا کا بیٹا ہے ... وید تعلیم دیتا ہے .. جو نہایت گندی اور قابل شرم تعلیم ہے۔ یعنی یہ کہ پرمیشور ناف سے دس انگل نیچے ہے۔ سمجھنے والے سمجھ لیں۔ (چشمہ معرفت۔ص ۱۰۶)

ناظرین! ایسے خوش کلام اور شستہ گفتار کے مقابلہ میں کوئی معمولی انسان کیونکر آ سکتا ہے۔ کس قدر شرمناک اور تہذیب سے گرا ہوا طرز تحریر ہے جو اس مصلح زمان مجدد دوراں اور مسیح موعود نے اختیا کیا ہوا تھا۔ باوجود اس کے اتباع مرزا کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف ہمیں برے الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ کیا خوب:

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو! ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: قریباً چالیس سال کا عرصہ ہوا کہ لاہور میں پادریوں کے بڑے انگریز پادری بشپ لیفرائے نے جلسے کر کے چند اسلامی مسائل پر مخالفانہ تقریریں شروع کر دیں۔ مسلمانوں نے ان کے جواب کے لئے مجھے بلایا۔ مجھ سے جو کچھ ہو سکا میں نے کہا۔ اس جلسہ میں مرزا صاحب قادیانی کا ایک مضمون نبی اسلام کی عصمت پر پڑھا گیا۔ اور اسی مسئلہ پر میں نے بھی تقریر کی۔ حاضرین پر اس کا جو اثر ہوا وہ قابل دید تھا۔ پیغام صلح لاہور کے قابل مضمون نگار نے اس واقعہ کا ذکر جس پیرائے میں کیا ہے وہ اسی قادیانی بنا پر مبنی ہے جس کا ذکر ہم شروع میں کر چکے ہیں۔ چنانچہ لکھتا ہے:

مسلمانوں کی پریشانی۔ لاہور کے مسلمان بہت پریشان تھے انہوں جواب دینے کے لئے امرتسر سے مولوی ثناء اللہ صاحب کو بلایا...

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے مضمون چھپوا کر بھیج دیا۔ بشپ صاحب نے بڑے زور شور سے لیکچر دیا۔ نہ صرف انجیل بلکہ قرآن شریف اور احادیث سے ثابت کیا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں۔

مولوی ثناء اللہ کی شکست اور بے بسی۔ سب کی نگاہیں مولوی ثناء اللہ کی طرف اٹھنے لگیں اور مولوی صاحب بڑی شان سے کھڑے ہوئے مگر مسیح کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زندگی کے متعلق تو کچھ نہ کہا اور کچھ کہہ بھی نہ سکتے تھے صرف وقت کوٹا لنے کے لئے اِدھر ادھر کی باتیں شروع کر دیں ...مولوی صاحب نے ایسی فاش شکست کھائی کہ خود بخود ہی شرم سار ہو گئے (ایضاً)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

یہ عبارت خود ہی اپنی تردید کے لئے کافی ہے۔کسی انگریز بشپ کی تقریر ہو، اس کا جواب بے قاعدگی سے دیا جائے تو وہ انگریز ایسی بیہودہ تقریر پر کان کیسے لگا سکتا ہے۔

اصل قصہ میں بتاتا ہوں جسے سن کر قادیانی سلطان القلم کا علم کلام معلوم ہو جائے گا۔قصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا مضمون عصمت النبی پڑھا جو مفتی محمد صادق صاحب نے پڑھا تھا۔اس میں مرزا صاحب قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی عصمت پر یہ آیت بطور دلیل پیش کی تھی:

و اللہ یعصمك من الناس (پ۶)

اس کا ترجمہ آپ نے یوں کیا تھا:

خدا آپ کو لوگوں میں سے معصوم (بے گناہ) بنائے گا۔

یہ ترجمہ سن کر حاضرین میں کھلبلی پڑ گئی کیونکہ آیت کا صحیح ترجمہ یوں ہے:

خدا آپ کو لوگوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔

چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی راستی کے زمانہ میں براہین احمدیہ میں یہی ترجمہ کیا تھا:

خدا تجھے ان لوگوں کے شر سے بچائے گا۔(براہین احمدیہ۔ص ۲۶)

چونکہ مرزا صاحب قادیانی نے اس موقع پر تحریف قرآن کا ارتکاب کیا تھا اسلئے قدرتی طور پر وہاں ایک نشان بھی ظاہر ہوا۔اس کی تفصیل یہ ہے کہ، برقی روشنی تو تھی نہیں ۔ ہاں مٹی کے تیل سے لیمپ جل رہے تھے جس لیمپ کی روشنی میں مفتی محمد صادق مرزا صاحب کا مضمون پڑھ رہے تھے اسے آگ لگ گئی ۔لوگوں نے اس کو تازیانہ قدرت سمجھا۔

یہ ہے صحیح واقعہ جس کو الٹ پلٹ کر میرے برخلاف بنایا گیا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعجب ہے کہ امت مرزا کوئی بات کہتے یا لکھتے ہوئے یہ وہم بھی دل میں نہیں لاتی کہ کوئی اس کی تردید کر دے گا تو ہم کیا جواب دیں گے۔ جو منہ میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں اور جو دل میں آتا ہے لکھ دیتے ہیں۔

اخبار الفضل قادیان کی لن ترانیوں کے جواب میں ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۲ نومبر ۱۹۴۰ء میں واقعات کی شہادت سے ثابت کیا تھا کہ علمائے اسلام مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش اور ان کے دعوے سے پہلے بھی اسلام کی خدمت بجا لا رہے تھے۔

ہم نے علماء اور ان کی تصانیف کے نام بھی بتائے تھے۔ الفضل ہمارے بیان کی تردید تو نہیں کر سکا، ہاں اس نے کھسیانے ہو کر بعض بزرگوں کی تحریریں اس مضمون کی نقل کی ہیں کہ علماء زمانہ یہود کا نمونہ بن گئے ہیں۔

اس کے بعد الفضل قادیان ایک مضحکہ خیز سوال کرتا ہے کہ:

اہل حدیث خود ہی بتائے کہ جب سیدنا (مرزا قادیانی) کی بعثت سے پہلے علماء سوء کی یہ حالت تھی، تو یہ کہنا کہ حفاظت اسلام کا کام علماء نے ہی کیا ہے، حق پوشی اور صریح غلط بیانی نہیں تو اور کیا ہے۔ (الفضل ۲۸ نومبر ۱۹۴۰ء ص ۳)

اس بھولے پن پر قربان جایئے۔ اتنا بھی نہیں جانتے کہ اس قسم کے خطابی کلاموں میں دونوں طرف قضایا مہملہ ہوتے ہیں، جن میں تعارض اور تضاد نہیں ہوتا۔ مگر اتباع مرزا اس علمی اصول کو کیسے سمجھ سکتے ہیں جن کا پیشوا اتنا بھی نہیں جانتا تھا کہ قضایا ضروریہ مطلقہ اور دائمہ مطلقہ میں کیا نسبت ہوتی ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ منطقی مسئلہ حکیم نورالدین سے پوچھا تھا۔

اس کے باوجود انکا دعوی تھا کہ میں خدا کا شاگرد ہوں کوئی عالم علم میں میرا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ استاد داغ نے انہی معنی میں کہا ہے:

آ گیا داغ اس کے دل میں غرور
شکل ہے دنیا میں لا ثانی میری

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۰ دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی علم کلام کا بنیادی پتھر: وہی غلط بیانی۔۲

شیخ عبدالرحمٰن مصری کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری تحقیق جو بصیرت پر مبنی ہے یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود اور ان کے سرکردہ اہل قلم اتباع میں سے ایک شخص بھی فن روایت کی حیثیت سے ثقہ راوی (سچا راوی) نہیں ہے۔ ہم ان محدثین کرام کے پیرو ہیں جن کا طریق کار مولانا حالی مرحوم نے یوں بتایا ہے:

کیا فاش راوی میں جو عیب پایا
مناقب کو چھانا مسالب کو تایا
مشائخ میں جو قبح دیکھا بتایا
آئمہ میں جو عیب پایا جتایا
طلسم ورع ہر مقدس کا توڑا
نہ صوفی کو چھوڑا نہ ملا کو چھوڑا

اسی لئے محدثین عظام نے صدق مقال اور صحت روایت کو اتنی اہمیت دی کہ باوجود مخالفت مذہبی کے صادق القول اہل بدعت کی روایات بھی قبول کیں کیونکہ غلط گو انسان خواہ کیسا ہی دیندار بنا پھرتا ہو، مگر فن روایت میں وہ ثقہ نہیں کہلا سکتا۔

ہم نے بارہا اپنی اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ خود بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فن روایت میں ثقہ راوی نہ تھے۔ ملاحظہ ہو اخبار اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۰ء۔ اس لئے لازمی تھا کہ بحکم:

کفر گیرد کاملے ملت شود

اس عدم ثقاہت کا اثر اتباع مرزا میں بھی پایا جاتا ہے۔ ہم ہمیشہ دیکھتے ہیں اور اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کو بھی دکھاتے رہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے اتباع کذب بیانی سے پرہیز نہیں کرتے۔ اس موقع پر ہمیں حضرت مسیح کا یہ قول یاد آجاتا ہے کہ:

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

مضامین سابقہ کے علاوہ ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۰ دسمبر میں اتباع مرزا کی غلط بیانی کا ایک نمونہ دکھایا تھا۔ آج ہم چند نمونے اور دکھاتے ہیں۔ ان نمونوں کو پیش کرتے ہوئے ہمیں خاص صدمہ ہوتا ہے کیونکہ یہ نمونے ایک ایسے شخص کے قلم سے نکلے ہیں جو اپنا آبائی دھرم چھوڑ کر اسلام میں آیا اور دینی تعلیم حاصل کرنے کو مصر بھی گیا اور اسی وجہ سے مصری کہلاتا ہے۔ ایسے شخص کو تعصب اور بے جا حمایت سے کوسوں دور رہنا چاہیے تھا۔ مگر افسوس ہے کہ مقولہ مشہورہ: ہر چہ در کان نمک رفت نمک شد، موصوف بھی غلط بیانی سے نہ بچ سکے۔ انا للہ

مزید افسوس یہ ہے کہ یہ لوگ ایسے واقعات کے متعلق بھی چراغ بکف داشتہ غلط بیانی اور دروغ گوئی سے کام لیتے ہیں جو شائع شدہ ہونے کی وجہ سے مخالفین کو اچھی طرح معلوم ہیں۔

ناظرین کرام! اس اجمال کی تفصیل ملاحظہ کیجئے۔ شیخ عبدالرحمان مصری نے ایک مضمون اخبار پیغام صلح لاہور میں شائع کرایا ہے جس کی سرخی یہ ہے:

تفسیر نویسی کا مقابلہ اور حضرت مسیح موعود کی نمایاں فتح

یہ تفسیر نویسی کس زمانے کا واقعہ ہے؟ اس پر آج چالیس سال سے زیادہ ہو گئے ہیں۔ اس واقعہ کے بیان میں عبدالرحمٰن مصری صاحب نے کئی ایک غلط بیانیاں کی ہیں:

کذب نمبر ا:

پیغام صلح (لاہور) کے جلسہ نمبر میں مضمون دینے کیلئے جب مجھے تحریک کی گئی تو میری توجہ فوراً ایک عظیم الشان نشان کی طرف پھر گئی جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی صداقت کو ثابت کرنے اور دیگر ادیان اور مخالف علماء پر حجت تمام کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ٹھیک انہی ایام میں ظاہر ہوا تھا جو کہ ایام جلسہ (۲۴ تا ۲۷ دسمبر) سالانہ کیلئے مقرر ہیں۔ اس لئے اس مناسبت کو مدنظر رکھتے ہوئے جو اس عظیم الشان نشان کو ان ایام سے ہے، میں نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی مناسب سمجھا کہ اس پرچہ میں جو خصوصیت کے ساتھ جلسہ ہی کی یادگار میں نکالا جارہا ہے اس نشان کی یاد کو بھی تازہ کر دیا جائے تاکہ اگر کوئی سعید روح اس الٰہی نشان سے فائدہ اٹھانا چاہے تو اٹھالے۔

(پیغام صلح لاہور ۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۱۶)

اس عبارت میں آپ نے یہ کذب بیانی کی ہے کہ تفسیر نویسی کے چیلنج کا زمانہ ماہ دسمبر بتایا ہے (کیونکہ لاہوری جماعت کا جلسہ ماہ دسمبر ہی میں ہے) حالانکہ اس مقابلہ کے لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کو اشتہار دیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اسی زمانہ میں پیر مہر علی گولڑہ والے مرزا صاحب قادیانی کے مقابلہ میں لاہور آگئے تھے جس کی تفصیل آگے آتی ہے۔

خیر یہ تو ایک معمولی کذب ہے۔ نمبر دو ملاحظہ ہو

کذب نمبر ۲

حضرت اقدس اور تفسیر نویسی کا چیلنج:

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے جب مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ کیا اور لوگوں کو اپنی طرف بلایا، تو علماء نے لوگوں کو حضور کی طرف متوجہ ہونے سے روکنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیا۔

حضور کو نعوذ باللہ جاہل، بے دین، ملحد، کافر، دجال، دشمن اسلام وغیرہ قرار دے کر عوام کو متنفر کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔

حضور نے .. بالمقابل قرآن شریف کی تفسیر لکھنے کا چیلنج بھی دیا...

علماء جو اپنی علمی بے بضاعتی اور تائید الٰہی سے اپنی محرومیت سے کما حقہ واقف تھے انہیں اس چیلنج کو قبول کرنے میں اپنی موت نظر آتی تھی، اس لئے وہ مختلف قسم کے حیلوں بہانوں سے اس چیلنج کو ایک عرصہ تک ٹالتے رہے لیکن چونکہ اس چیلنج کو قبول نہ کرنے میں انہیں یہ بھی خطرہ تھا کہ عوام پر اس کا برا اثر پڑے گا اس لئے عوام کو قابو میں رکھنے کے لئے ہمیشہ مکر وفریب سے کام لیتے ہوئے ان پر یہ اثر ڈالتے رہے کہ ہم تو بالمقابل تفسیر لکھنے کے لئے تیار ہیں مگر مرزا صاحب ہی نعوذ باللہ مقابل میں آنے سے بھاگ رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ (پیغام صلح مذکور)

اس اقتباس میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے کمالِ مرزائیت کا ثبوت دیا ہے پہلے تو ہمیں گمان ہوا تھا کہ شاید آپ ان دنوں نابالغ ہوں گے، مگر آپ کے سفید بالوں کو دیکھ کر یہ گمان صحیح نہیں معلوم ہوتا۔ بلکہ دراصل وہی کذب بیانی ہے جس کا اثر آپ نے مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم سے حاصل کیا ہے۔

سنئیے! اس بیان میں اول تو آپ نے مجرمانہ حد تک اخفاءِ واردات سے کام لیا ہے۔ یعنی یہ نہیں بتایا کہ جن علماء کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے بالمقابل تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا، انہوں نے اس کا کیا جواب دیا۔ کیا وہ مرزا صاحب سے ڈر کر ہندوستان سے باہر چلے گئے تھے۔ کیا وہ بالکل صم بکم ہو کر بیٹھے رہے تھے۔

ایسا ہرگز نہیں ہوا، کیونکہ مخاطبوں میں میرا نام بھی تھا اور پیر مہر علی صاحب گولڑہ والے بھی مخاطب تھے۔

میں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اشتہار ۲۰ جولائی ۱۹۰۰ء کے جواب میں ۲۶ جولائی ۱۹۰۰ء کو اپنی آمادگی کا اشتہار دیا۔ پیر مہر علی مرحوم نے تو یہاں تک آمادگی ظاہر کی کہ آپ حسب اعلان گولڑہ سے چل کر لاہور پہنچ گئے اور بزبان حال للکار کر کہتے رہے

ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں
اپنا تو یہ ہے حال کہ آئے ہیں آیئے
دعویٰ اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

مگر مرزا غلام احمد صاحب نے نہ قادیان چھوڑا نہ لاہور پہنچے۔ اس پر پیر مہر علی صاحب کے ایک مرید سلطان محمود نے اشتہار دیا جس میں مرزا صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے ایک شعر یوں لکھا تھا:

بنایا آڑ کیوں جورو کا چرخہ
نکل دیکھیں تیری تفسیر دانی

پیر صاحب گولڑہ کی تشریف آوری کی تقریب پر علماء اسلام بھی لاہور میں جمع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے تھے۔ مولانا عبدالجبار صاحب غزنوی، مولانا محمد علی صاحب بھوپڑی، قاضی عبدالاحد خان پوری، پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور یہ خاکسار (ثناء اللہ امرتسری) اور دوسرے علماء بکثرت شریک مجلس ہوئے تھے۔ جب یہ لوگ مرزا صاحب کا انتظار کرتے کرتے اکتا گئے تو انہوں نے جامع مسجد لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں شرکت کے لئے ہم لوگ جا رہے تھے تو عین اس حالت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں کی طرف سے اشتہار چسپاں پائے گئے جن کی سرخی تھی: پیر مہر علی کا فرار

لوگ ایک طرف پیر مہر علی صاحب گولڑوی کو لاہور میں موجود پاتے اور دوسری طرف ان اشتہاروں کو پڑھتے تو بے ساختہ ان کے منہ سے نکل جاتا:

عجب ہوشیاری کہ نادان بن کر
ہمیں سے ہمارا گلہ ہو رہا ہے

پھر اس کذب بیانی میں کیا شک ہے جو شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے ان الفاظ میں کی ہے کہ:

علماء کو اس چیلنج قبول کرنے میں اپنی موت نظر آتی تھی۔

ناظرین کرام! علمی دنیا میں عام طور شکایت ہے کہ ہمارے ملک ہندوستان کی تاریخ بھی صحیح نہیں لکھی گئی کیونکہ لکھنے والوں نے اپنی اپنی اغراض کے ماتحت جو چاہا لکھ دیا۔ یہ شکایت اگر صحیح ہے تو افسوس کا مقام ہے کیونکہ وقائع نگار کا فرض ہے کہ وہ واقعات کو صحیح پیرایہ میں پیش کرے۔ اگر وہ واقعات کو اپنے مذہب اور عقیدے کے ماتحت بیان کرتا ہے تو بددیانت ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے اہل قلم اتباع سراسر اس صفت سے موصوف نظر آتے ہیں۔

مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے تفسیری چیلنج کو باقاعدہ قبول کیا گیا تھا مگر مرزا صاحب خود ہی مقابلے پر نہ آئے۔ کیوں نہ آئے:

زاہد نہ تاب داشت جمالِ پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

کذب نمبر ۳

اللہ تعالیٰ نے جب دیکھا کہ یہ لوگ اپنے مکروفریب سے حق کو مشتبہ کر رہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور صدقت کو ظاہر نہیں ہونے دیتے، تو اس نے بھی بالمقابل ایک تدبیر اختیار کی جس سے ان کے تمام مکروفریب کا تانا بانا ٹوٹ کر رہ گیا اور جس سے یہ مجبور ہو کر تفسیر نویسی کے لئے میدان مقابلہ میں نکل آئے اور اپنی خطرناک ہزیمت سے خدا تعالی کے مامور کی صداقت پر ہمیشہ کے لئے مہر لگا گئے

وہ تدبیر یہ تھی کہ اللہ تعالی نے لاہور کے بعض اکابر کے دل میں یہ تحریک پیدا کر دی کہ لاہور میں ایک مذہبی جلسہ منعقد کیا جائے جس میں تمام مذاہب کے نمائندے تقریریں کریں...

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے تو فوراً منتظمین جلسہ کو اطلاع دے دی کہ حضور کا مضمون اس جلسہ میں پڑھا جائے گا۔ اگر اسلام کی طرف سے بھی صرف حضور ہی کا مضمون پڑھا جاتا اور دیگر علماء شریک نہ ہوتے اور حضرت اقدس کا مضمون غالب رہتا تو بوجہ مقابلہ نہ ہونے کے معاملہ پھر بھی مشتبہ ہی رہتا۔ کیونکہ علماء کہہ سکتے تھے کہ اگر ہمیں بھی موقع ملتا تو ہم بھی اس سے بڑھ کر نہیں تو کم از کم اس جیسا مضمون تو ضرور پیش کر دیتے۔ (پیغام صلح مذکور)

ناظرین! اس اقتباس کو غور سے پڑھیئے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یہ مذہبی جلسہ جو لاہور میں منعقد ہوا مرزا صاحب قادیانی کے تفسیری چیلنج کے بعد ہوا تھا، اسی لئے اس کو علماء کو ذلیل کرنے والی الٰہی تدبیر بتایا گیا ہے۔ حالانکہ یہ جلسہ چیلنج تفسیر نویسی سے چار سال پہلے کا ہے کیونکہ یہ ماہ دسمبر ۱۸۹۶ء کی آخری تاریخوں میں ہوا تھا اور تفسیر نویسی کا چیلنج جولائی ۱۹۰۰ء میں دیا گیا تھا۔ معلوم نہیں اس کذب بیانی سے (جو شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے کی ہے) کیا فائدہ ان کے پیش نظر ہے۔

لطف یہ ہے کہ اسی مضمون میں شیخ عبدالرحمٰن صاحب نے خود ہی جلسہ مذکور کی تواریخ ۲۶ تا ۲۸ دسمبر ۱۸۹۶ء لکھی ہیں اور قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت دسمبر ۱۹۴۰ء میں بھی چودھری فتح محمد نے اس جلسہ کی یہی تاریخیں لکھی ہیں۔ ملاحظہ ہو ریویو مذکور صفحہ ۴۲۔

میرا عقیدہ ہے کہ اس قسم کی غلط بیانیوں سے کوئی فائدہ نہیں۔ مگر پھر بھی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ کیوں کرتے ہیں، میرا خیال ہے کہ یہ تصرف قدرت ہے جو ان سے ایسا کروا رہا ہے، تاکہ اہل بصیرت کی نگاہ میں ان کی دیانت اچھی طرح ظاہر ہو جائے۔

کذب نمبر ۴

خدا تعالی کا منشاء چونکہ ہمیشہ کے لئے اس اشتباہ کو دور کرنے کا تھا اس لئے خدا تعالی نے علماء کے دل میں بھی تحریک کر دی کہ وہ بھی اس جلسہ میں شریک ہوں چنانچہ آپ نے اس قانون کے ماتحت کہ نستد رجهم من حيث لا يعلمون (کہ دشمنان حق کو بعض اوقات ہم ایسے رنگ میں مقابلہ کے لئے لاتے ہیں کہ ان کو محسوس بھی نہیں ہوتا کہ وہ مقابلہ کے لئے جارہے ہیں) وہ پکڑ کر ان علماء کو مقابلہ کے لئے لے آیا اور ان کو محسوس بھی نہ ہوا کہ وہ تفسیر نویسی کے مقابلہ کے لئے جارہے ہیں ان کے دماغ پر یہی ایک خیال مستولی رہا کہ اتنے بڑے جلسہ میں ہماری شرکت ہمارے نام کو ہمیشہ زندہ رکھے گی۔ چنانچہ پنجاب کے اس وقت کے دو چوٹی کے علماء یعنی مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے بھی اپنے اپنے مضمون پڑھنے کے لئے نام بھجوادیئے۔ (پیغام صلح مذکور)

یہ اقتباس بھی پر از کذب وزور (سراسر جھوٹ) ہے۔علماء نے جلسہ میں خواہش نہیں تھی بلکہ جلسہ کی منتظمہ کمیٹی کی طرف سے ان کو دعوت شرکت آئی تھی، اس کو انہوں نے قبول کر لیا۔ اور نہ وہ جلسہ تفسیر نویسی کے لئے تھا۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری کو لکھتے ہوئے یہ خیال نہ آیا کہ ایک ایسا جلسہ جو بالمقابل تفسیر نویسی کے لئے منعقد ہو، اس میں ہندو، سکھ، برہمو، جینی، وغیرہ آزاد منش لوگ تقریریں کریں۔ کیا وہ بھی قرآن کی تفسیر نویسی کے لئے آئے تھے؟ ان سب مقررین کی تقریریں کتاب، جلسہ مذاہب، میں درج ہیں۔ ناظرین ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

کذب نمبر ۵

مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی ثناء اللہ امرتسری کو حضرت اقدس (مرزا قادیانی) سے جس قدر دشمنی تھی، وہ کسی سے مخفی نہیں...

لیکن اس تمام کوشش کے باوجود اس مقابلہ میں انہیں سخت ناکامی کا سامنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنا پڑا اور میدان حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ہاتھ رہا۔
(پیغام صلح مذکور)

یہ اقتباس بھی شیخ عبدالرحمٰن صاحب کی صرف شیخی کا نمونہ ہے۔ میرے مضمون کی نسبت اب تو آپ جو چاہیں سو کہیں، مگر اس جلسہ کے صدر آپ کے خلیفہ اول حکیم نورالدین قادیانی تھے۔ میری تقریر کے خاتمے پر موصوف نے جو الفاظ کہے وہ درج کئے جاتے ہیں آپ کے ملاحظہ کے لئے ان کو نقل کرتا ہوں حکیم نورالدین صاحب نے کھڑے ہو کر فرمایا کہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کے محبت بھرے الفاظ آپ کو بہت پسند آئے ہوں گے میں اپنی طرف سے اور آپ صاحبان کی طرف سے مولوی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ (رپورٹ جلسہ اعظم ص ۶۶)

شیخ صاحب! آپ نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں میری دشمنی کا اظہار کیا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی وجہ سے حکیم نورالدین صاحب سے بھی میری وہی نسبت ہوگی، اس لئے میں حکیم صاحب کے الفاظ اور آپ کے قول کو سامنے رکھ کر یہ کہوں تو بالکل صحیح ہے: الفضل ما شھد ت به الاعداء

کذب نمبر ۶

اللہ اللہ! اس وقت ان علماء کے دل کی کیا کیفیت ہوگی جب کہ ان کی آنکھوں کے سامنے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے مضمون کو سن سن کر لوگ وجد میں آرہے تھے۔ وقت ختم ہو جاتا ہے لیکن مضمون کا ایک حصہ باقی رہ جاتا ہے۔ لوگوں کے اشتیاق کا یہ عالم ہے کہ وہ منتظمین جلسہ پر زور ڈالنا شروع کر دیتے ہیں کہ اس مضمون کے لئے وقت بڑھایا جائے۔ آخر لوگوں کے اصرار پر منتظمین جلسہ کو ایام جلسہ میں ایک دن کا اضافہ کرنا پڑا۔

(پیغام صلح ۱۲ دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۱۶)

یہ بھی جھوٹ ہے کہ خاص مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مضمون کے لئے ایک روز کا اضافہ کیا گیا۔ اس کذب کے اظہار کے لئے رپورٹ مذکور سے چند فقرات ذیل میں نقل کئے جاتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چوتھا اجلاس: بروز منگل بتاریخ ۲۹ دسمبر ۱۸۹۶ء۔

آج ہمارا آخری اجلاس تھا۔مختلف فرقوں کی طرف سے عام طور پر درخواست ہونے لگی کہ ان کے وکلاء کو تقریر کا موقع دیا جائے۔لیکن موجودہ حالات کے ماتحت ان درخواستوں پر کار بند ہونا محالات میں سے تھا۔ تاہم جس قدر تقریریں ضروری تھیں ان کے لئے بھی روزمرہ کے اوقات پورے نہ تھے،اس لئے مناسب یہی سمجھا گیا کہ کاروائی ساڑھے نو بجے صبح کے شروع ہو۔(رپورٹ جلسہ اعظم ص ۱۷۱)

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ چوتھا روز (۲۹ دسمبر) جلسہ کے ایام میں داخل تھا جو مختلف بقایا تقریروں کے لئے دیا گیا تھا۔اس لئے یہ کہنا کہ خاص مرزا صاحب قادیانی کی تقریر کے لئے ایک دن بڑھایا گیا،محض جھوٹ ہے۔

ناظرین کرام! کہاں تک ہم کذب شمار کریں۔ہم مکرر افسوس کرتے ہیں کہ شیخ عبدالرحمٰن مصری وہ شخص ہیں کہ جنہوں نے خلیفہ قادیان محمود احمد کے حق میں ازراہ دیانت جو صحیح سمجھا ظاہر کر دیا،گو ان کو اس میں نقصان عظیم اٹھانا پڑا مثلاً آپ جماعت قادیان سے خارج کئے گئے،آپ کا بائیکاٹ کیا گیا،ملازمت سے برطرف کئے گئے، جان کے خطرے میں پڑ گئے،وہی شیخ صاحب بڑے مرزا صاحب قادیانی کی شان بڑھانے کے لئے ایسی کذب بیانیاں کریں،تو ہمیں یہ کہنے کا حق حاصل ہوگا کہ:

ہم تو شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامے کے سوا ہیچ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۵۔۸)

قادیان اور لاہور کے جلسوں میں ہمارا تحفہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ امت مرزائیہ کے ساتھ ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاص تعلق ہے۔ اس لئے قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں میں دونوں جماعتوں کی خدمت میں ہماری طرف سے تحفہ پیش کیا جاتا ہے، یہ الگ بات ہے کہ یہ دونوں گروہ ہمارے تحفے کو ناپسند کریں مگر ہماری نیت مخلصانہ رنگ میں یہی ہوتی ہے کہ یہ لوگ جس گرداب میں پھنسے ہوئے ہیں اس سے باہر نکل آئیں۔ فرمان خداوندی

و ذكّر به ان تبسل نفس بما كسبت (الانعام: ۷۰)

ہر وقت ہمارے پیش نظر رہتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی دانش مندانہ حیثیت سے اپنے متعلق مباحث کو بہت پیچیدہ بنا رکھا ہے۔ کہیں وفات مسیح کی بحث ہے، تو کہیں اجرائے نبوت کی، اور کہیں منارہ دمشق کا جھگڑا ہے۔ ہم چونکہ ان رموز سے بخوبی واقف ہیں اس لئے جہاں تک ہم سے ہوسکتا ہے ہم اتباع مرزا کو ان الجھنوں سے نکال کر سیدھی راہ پر لانے کی کوشش کیا کرتے ہیں۔ اس دفعہ ہم نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا صدق و کذب جانچنے کے لئے جو معیار بصورت اشتہار پیش کیا ہے، وہ آسان ہونے کے علاوہ بہت ہی صاف اور روشن ہے۔ گویا وہ معیار اس آیت کا مصداق ہے هذا بصائر للناس و هدی و رحمة لقوم یوقنون۔

بغرض افادہ ناظرین وہ اشتہار درج ذیل ہے

جماعت احمدیہ کے لئے قابل غور بات

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی نے اپنے مناصب بہت سے تجویز کئے اور ہر ایک کے لئے اپنے خیال میں دلائل بھی دیئے۔ فریق مخالف کی طرف سے بھی مختلف متعدد کتابیں نکلتی رہیں جو علماء نے لکھیں اور فریقین نے پڑھیں۔ آج ہم ایک ایسی بات پیش کرتے ہیں جو بالکل صاف اور نتھری ہوئی صداقت ہے۔ ایسی کہ اس کی مثال زمانہ رسالت میں ہم کو یوں ملتی ہے کہ کفار قریش نے آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام سے بائیکاٹ کا باہمی معاہدہ چمڑہ پر لکھ کر بند کر کے کعبہ کی چھت میں بند کر دیا تھا جس کی وجہ سے صحابہ کرام کو بڑی سخت تکلیف پہنچی تو حضور ﷺ نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس معاہدہ کے چمڑے کو کرم کھا گئی ہے۔ آپ کے چچا ابو طالب نے قریش کو کہا اس معاہدہ کو نکالو۔ اگر میرا بھتیجا (محمد ﷺ) اس بات میں جھوٹا ہوگا تو میں اس کو چھوڑ دونگا۔

اس معاہدے ..کو دیکھا گیا تو واقعی اس کو کرم کھا چکی تھی۔

اسی قسم کا وعدہ مرزا صاحب متوفی نے بھی شائع کیا ہوا ہے جو اپنے الفاظ کے لحاظ سے بہت مختصر ہے مگر معانی کے لحاظ سے دریائے ناپیدا کنار ہے۔ وہ ایسا معاہدہ ہے کہ کل قادیانی مباحث اس سے فیصل ہو سکتے ہیں۔ ہم اپنی طرف سے وعدہ کرتے ہیں کہ اگر وہ صورت پائی گئی جس پر مرزا صاحب نے اپنی صداقت کو مبنی کیا ہے تو ہم مرزا صاحب کے مشن کی مخالفت چھوڑ دیں گے۔ اسی طرح جماعت احمدیہ (اتباع مرزا قادیانی) سے ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ درصورت منفی ہونے اس شرط کے وہ بھی مرزا صاحب کو چھوڑ دیں گے۔ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

اگر قرآن میں میرا نام ابن مریم نہیں رکھا، تو میں جھوٹا ہوں۔

(تحفہ ندوہ۔ص ۵)۔

احمدی دوستو! اس اعلان کو پڑھیئے اور اصل کتاب میں دیکھئے۔ از راہ مہربانی قرآن مجید کی سورۃ، آیت اور رکوع کا حوالہ دے کر الفاظ نقل کر دیجئے جہاں مرزا صاحب کے نام کی حیثیت سے لفظ ابن مریم آیا ہو۔ بتانے پہلے خود مرزا صاحب کا یہ شعر ملاحظہ کر لیجئے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے

یہ شعر صاف بتا رہا ہے کہ مرزا غلام احمد اور ابن مریم دو ہستیاں الگ الگ ہیں۔ پس زیادہ عرض کی ضرورت نہیں۔ مطلب صاف ہے

مسلمان دوستو اور احمدی ممبرو! ہر مسلمان بلکہ ہر انسان کا یہ یقین ہے کہ راستی کو چھوڑنے کذب کو اختیار کرنے کا ضرر کسی دوسرے پر نہیں، بلکہ فاعل ہی پر ہوتا ہے۔ قرآن مجید کا ارشاد واضح ہے

انما بغیکم علی انفسکم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ارشاد خداوندی کو ملحوظ رکھ کر اعلان مرزا صاحب کو پڑھ کر آپ لوگ فیصلہ کریں کہ مرزا صاحب قادیانی سچے تھے یا جھوٹے۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری ۲۵۔دسمبر ۱۹۴۰ء

ناظرین! آپ صاحبان نے کبھی عدالت میں ایسا مقدمہ دیکھا ہوگا جس میں مدعی نے یہ بیان دیا ہو کہ مدعی کا حساب میرے بہی کھاتہ میں مرقوم ہے، اگر نہ ہو تو میرا دعوی خارج۔ نیز مدعا علیہ نے کہا ہو کہ یہ صورت فیصلہ مجھے منظور ہے۔ ایسے موقع پر عدالت کا فرض ہو جاتا ہے کہ وہ مدعی کا بہی کھاتہ طلب کر کے اس کو دیکھے۔

پس ناظرین اہل حدیث سے عموماً اور اتباع مرزا سے خصوصاً ہماری درخواست ہے کہ ہمارے پیش کردہ حوالے کا ثبوت اگر مل جائے، تو اس سے صحیح نتیجہ پیدا کریں۔ رہا اتباع مرزا کا عذر جو ایسے حوالوں کی نسبت وہ پیش کیا کرتے ہیں کہ:

ایک آدھ بات سے کیا ہوتا ہے، جب کہ ہزاروں دلائل اور نشانات مرزا صاحب کی صداقت پر موجود ہیں، کوئی ایک بات اگر صحیح نہیں ہے تو نہ سہی۔

ہم ایسے بھولے بھالے لوگوں کو کیا کہیں اور ان کو کس طرح سمجھائیں کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبہ جزئیہ آتا ہے۔ یہ تو ایک عقلی اصول ہے خدا جانے امت مرزا قادیانی اس کو سمجھے یا نہ سمجھے، اس لئے ہم ان کو ایک سیدھی بات پر توجہ دلاتے ہیں۔ پس وہ غور سے سنیں۔

مدعی عدالت میں ایک کاغذ پیش کرتا ہے جو مدعا علیہ کی طرف سے قرضہ لینے کا تمسک ہے۔ اس کاغذ میں کل سولہ سطریں ہیں۔ ہر ایک سطر میں متعدد جملے ہیں۔ مگر جس لفظ کے ساتھ قرضے کی رقم مرقوم ہے، وہ شکستہ ہونے کی وجہ سے مشکوک ہے۔ مدعا علیہ عدالت کو مشکوک لفظ پر توجہ دلا کر کہتا ہے کہ مدعی کا دعوی خارج ہونے کے قابل ہے۔ اس پر اگر مدعی یہ جواب دے کہ صاحب! ایک لفظ کے غلط ہونے سے سارا اسٹامپ کیونکر غلط ہو سکتا ہے، باقی تو سارا صحیح ہے۔ تو اتباع مرزا ہمیں بتائیں کہ ایسا مدعی کس قسم کے سلوک کا مستحق ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسی واضح تکذیب کے ہوتے ہوئے بھی اگر کوئی شخص اپنی ضد پر اڑا رہے تو کہا جائے گا کہ اس کا عقیدہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں اس شعر کا مصداق ہے۔

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۵۹ھ جلد ۳۸ نمبر ا ص ۶۔۷)

خلیفہ قادیان اور حکومت پنجاب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان میں آج کل مرزائیوں کا سالانہ جلسہ ہو رہا ہے۔اس میں مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے تقریر کرتے ہوئے حکومت پنجاب کو مخاطب کر کے جو کچھ فرمایا ہے معاصر، پرتاپ، میں اس طرح مرقوم ہے:

قادیان میں شکروار کو احمدیوں کے سالانہ جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنی تقریر میں پنجاب گورنمنٹ کو انتباہ دیا کہ وہ اپنی اینٹی احمدیہ پالیسی کو ترک کر دے، ورنہ اسے پتہ لگ جائے گا۔

مرزا صاحب نے کہا کہ احمدیہ فرقہ اور گورنمنٹ کے تعلقات بڑے خراب ہوتے جا رہے ہیں۔گورنمنٹ کے اس تازہ ترین فیصلہ نے جس کی رو سے قادیان میں سکھوں کو دیوان منعقد کرنے کی اجازت دی ہے، میرے پیروؤں میں تلخی پیدا کر دی ہے۔

اگر گورنمنٹ کی پالیسی میں کوئی تبدیلی نہ ہوئی تو احمدی جوابی کاروائی کرنے پر تیار ہو جائیں گے۔

گورنمنٹ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ہمارا مذہب یہ تعلیم نہیں دیتا کہ ہم عدم تشدد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عقیدہ پر یقین رکھیں۔

مرزا (محمود احمد) صاحب نے دوسرے اندرونی اور بیرونی خطرات کا بھی ذکر کیا جو احمدیہ فرقہ کی طاقت کو زائل کرنے کے درپئے ہیں۔ اس سلسلہ میں آپ نے اپنے پیروؤں کو یقین دلاتے ہوئے کہا کہ جب تک میں خدائی احکام پر عمل کرتا ہوا آپ کا جہاز کا کپتان ہوں، میں ایسے تمام خطرات سے بچاتا رہوں گا۔

مرزا (محمود) صاحب نے یہ بھی کہا کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور بین الاقوامی صورت حالات میں خطرناک تبدیلیوں کا مجھے پہلے ہی علم ہو گیا ہے۔

سر ظفر اللہ نے جو اس جلسہ میں موجود تھے اس بات کی تصدیق کی اور کہا کہ مرزا صاحب نے یہ پیش گوئی کی تھی کہ فرانس کی شکست ہو گی اور بلجیئم کا بادشاہ تخت سے دست بردار ہو جائے گا۔ اب انہوں نے یہ پیش گوئی کی ہے کہ دنیا میں جلد امن ہو گا اور برطانیہ کی فتح ہو گی، مرزا صاحب کے چار گھنٹے تقریر کرنے کے دوران میں اللہ اکبر کے نعرے لگائے جاتے رہے۔

(اخبار پرتاپ ۳۰ دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۱۷)

مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں: دیکھئے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی اس تقریر کا حکومت پنجاب پر کیا اثر ہوتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۵۹ھ جلد ۳۸ نمبر ۱ ص ۱۶)

قادیان کا سالانہ جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہر ایک جماعت کا سالانہ جلسہ اس کے مقصود اور مخصوص کاروائی کا آئینہ ہوتا ہے۔ اس میں جس قسم کی تقریریں ہوتی ہیں وہ اس کے خاص مقصد سے متعلق ہوتی ہیں جس عنوان پر تقریر نہیں ہوتی وہ اس کے مقصد میں شامل نہیں ہوتا۔ اس دفعہ قادیان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے سالانہ جلسہ کی مجمل رپورٹ جو اخبار الفضل میں شائع ہوئی ہے اس کو دیکھ کر ایک ہم درد مسلمان کو سخت صدمہ ہوتا ہے کیونکہ ان تقریروں میں کوئی ایک تقریر بھی شرک و بدعت یا کفر و دہریت کی تردید میں نہیں دیکھی گئی۔ نہ بت پرستی یا عیسی پرستی کی تردید اور نہ قبر پرستی یا پیر پرستی کے ابطال میں نظر سے گذری، نہ بیاہ شادی کی رسومات قبیحہ کی اصلاح پر کوئی توجہ کی گئی۔ جن میں آج کل مسلمان عموماً مبتلا ہیں۔ ہاں ساری تقریروں کا مرجع مرزا صاحب متوفی کی شخصیت تھی۔ کہیں ان کی پیش گوئیاں بتائی گئیں۔ کہیں ان کے حق میں پیش گوئیاں سنائی گئیں۔ یہ بات کوئی اس سال کے جلسہ سے مخصوص نہیں ہے بلکہ قادیان کے سالانہ جلسوں میں عموماً یہی ہوتا ہے۔

قبر پرستی کا ردّ تو اس لئے نہیں کرتے کہ قادیان میں خود انہوں نے بھی اسی قسم کی کئی ایک قبریں بنا رکھی ہیں۔ پنجاب میں پاک پٹن کا شہر بہت مشہور ہے جہاں حضرت فریدالدینؒ گنج شکر کا مزار ہے وہاں ایک بہشتی دروازہ ہے جو سال بعد کھلتا ہے جس سے گزرنے والے سمجھتے ہیں کہ ہم بہشت کے وارث ہو گئے ہیں قادیان میں اس کے مقابلہ میں بہشتی مقبرہ بنایا گیا ہے۔ اس کی نسبت بھی ان لوگوں کا یہی خیال ہے کہ وہاں دفن ہونے والے بہشت کے حق دار ہیں۔ اس مقبرہ میں صرف اسی شخص کو جگہ ملتی ہے جو اپنی جائیداد کا دسواں حصہ قادیان کے لئے وقف کر دے۔

نہ صرف ہماری بلکہ ہر ایک اہل بصیرت کی نظر میں یہ صداقت لاریب ہے کہ جو شخص اسلام کی اصلاح کا مدعی ہو کر مصلحانہ شکل میں آئے وہ اگر قبر پرستی اور پیر پرستی کی تردید کو اپنا اولین مقصد ٹھہرائے تو اس کے دعوی کی تکذیب کے لئے یہی کافی ہے ہمیں افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ امت مرزائیہ (بہر دو صنف) اس امتیازی وصف سے خالی ہے۔ ان کی ساری تقریروں کا مرجع صرف مرزا صاحب کی ذات ہوتی ہے کیونکہ ان کا عقیدہ ہے:

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

ہم اس روش کو انبیاء کے طریق عمل کے خلاف سمجھتے ہیں۔ انبیاء کرام کی پہلی آواز یہی ہوتی تھی کہ ان اعبدوا اللہ و اجتنبوا الطاغوت۔ خدا کی عبادت کرو اور جھوٹے معبودوں سے بچو۔ انصاف یہی ہے کہ قادیانی اس سے خالی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۱۱ ذی الحج ۱۳۵۹ھ جلد ۳۸ نمبر ۲ ص ۵)

قادیانیت کی ترقی کے معراج

صرف ۲۵ سال باقی رہ گئے ہیں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے امسال خطبہ عید الفطر میں ایک تقریر کی تھی جو اخبار فاروق ۲۱ نومبر (۱۹۴۰ء) میں شائع ہوئی ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

اگر ہم صحابہ کی (مانند؟) ہوتے تو ہماری ترقی بھی اسی عرصہ (۲۳) میں ہو جاتی مگر چونکہ ہم میں وہ کیفیت نہیں ہے اس لئے ہماری ترقی زیادہ سے زیادہ ۷۵ سال میں ہو جائے گی جس میں سے ۵۰ سال گذر چکے ہیں اب صرف ۲۵ سال باقی ہیں۔

ہمارے خیال میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کا یہ دعوی مرزا صاحب متوفی کے بلکہ خود ان کے اپنے بیان کے بھی خلاف ہے حیرت ہے کہ یہ لوگ باوجود اتباع مرزا کہلانے کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اقوال سے کیوں اتنے بے خبر ہیں کہ اہل حدیث کو انہیں تنبیہ کرنی پڑتی ہے۔ سنیئے!

بڑے مرزا صاحب قادیانی اپنی کتاب خطبہ الہامیہ میں لکھتے ہیں:

جو شخص میری جماعت میں داخل ہوا، وہ اصحاب رسول اللہ ﷺ میں داخل ہو گیا۔

پس ثابت ہوا کہ بقول مرزا صاحب قادیانی ان کے اتباع اصحاب رسول اللہ کی مانند ہیں۔ پھر ان پر وہ برکات کیوں نازل نہ ہوئیں جو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر ہوئی تھیں۔ یہ خطبہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کے ایک سابقہ بیان کے خلاف ہے کیونکہ انہوں نے ایک دفعہ کہا تھا کہ:

تبلیغ کا جتنا کام آج تک جماعت احمدیہ نے کیا ہے وہ اس کام کے اربویں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حصے سے بھی کم ہے جس کے لئے مرزا صاحب آئے تھے۔

(الفضل قادیان ۱۶۔اکتوبر ۱۹۳۷ء)

جماعت مرزائیہ جانتی ہوگی کہ سو ہزار کا ایک لاکھ ہوتا ہے اور سو لاکھ کا ایک کروڑ اور سو کروڑ کا ایک ارب۔ ناظرین غور کریں کہ پچاس سال کی مدت میں جس کام کا اربواں حصہ بھی پورا نہ ہوا، وہ باقی کتنا رہتا ہوگا۔ وہ پچاس کے مقابلہ میں ۲۵ برس کے اندر کیسے انجام تک پہنچ سکتا ہے۔

ناظرین ۲۵ سال کا عرصہ کچھ زیادہ نہیں، انشاء اللہ جلد ختم ہو جائے گا۔ اس وقت احمدیت کی کمزور حالت دیکھ کر لوگ پوچھیں گے کہ خلیفہ صاحب کا دعوی کیوں پورا نہیں ہوا، تو جواب ملے گا کہ پیش گوئیوں میں عدد مقصود نہیں ہوتا، بلکہ بقول مرزا صاحب کام مقصود ہوتا ہے۔ (حقیقۃ الوحی)۔

پس یہ کام (غلبہ کاملہ) اگر تین سو سال میں بھی پورا ہو جائے تو بھی کوئی مضائقہ نہیں۔ اگر تین سو سال کے عرصہ میں بھی پورا نہ ہوا تو یہ عذر کیا جائے گا کہ

خداوند تعالی قادر و قیوم اور فاعل مختار ہے، وعدے کا پابند نہیں ارادہ بدل سکتا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی)

اور اپنے دعوی پر بطور سند یہ آیت پیش کریں گے یمحوا اللہ ما یشاء ویثبت۔ (الرعد:۳۹) کیا ہی سچ ہے:

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۱۱ ذی الحج ۱۳۵۹ھ جلد ۳۸ نمبر ۲ ص ۶)

طاعونِ قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی احتجاجی پیش گوئی کبھی سچی نہیں نکلی۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

دعوی کے ثبوت میں ہمارے کئی ایک رسالے الہامات مرزا وغیرہ شائع ہو چکے ہیں جن میں ایسی پیش گوئیوں کی تفصیل درج ہے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۴۰ء میں طاعون قادیان کے متعلق ایک نوٹ لکھا گیا تھا جس کا جواب الفضل ۱۹ دسمبر ۱۹۴۰ء میں نکلا ہے۔

ہمارے جواب میں اڈیٹر الفضل قادیان نے باتباع سنت مرزا پورے اخفا سے کام لیا ہے۔ سچ تو یہ ہے کہ جس طرح ہر ایک امتی کا فرض ہے کہ اپنے نبی کی پیروی کرے اسی طرح ہر ایک مرزائی کا فرض ہے کہ وہ ادائے مطلب میں خاص مرزا صاحب قادیانی کا تتبع کرے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا تھا کہ مسیح کے آسمان سے اترنے کے متعلق حدیث میں کوئی لفظ نہیں ہے۔ جب ہم نے آسمان کا لفظ دکھا دیا، تو ساری امت مرزائیہ کانوں میں روئی ڈال کر خاموش ہو بیٹھی۔

ہمارے جواب میں الفضل نے تسلیم کیا ہے کہ قادیان میں طاعون زور سے آیا مگر مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئی جھوٹی نہیں ہوئی۔ آپ کے اصل الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

> مرزا صاحب نے فرمایا تھا کہ میرے گھر کے چار دیوار (اسی طرح مرقوم ہے۔ اہل حدیث) کے اندر رہنے والے مخلص لوگ اس بیماری کی موت سے محفوظ رہیں گے...
>
> یہ پیش گوئی اس شان سے پوری نہ ہوتی جس سے کہ اب ہوئی کہ قادیان میں طاعون آئی، کئی لوگ اس سے فوت ہوئے۔ آپ کے گھر کے چار دیوار کے قریب موتیں ہوئیں لیکن آپ کے گھر میں کوئی وبا بھی نہ مرا۔
>
> (الفضل قادیان ص ۳ کالم ۴)

ہم نے جو دعوی کیا تھا کہ اتباع مرزا بہر سہ اصناف مرزا صاحب کی طرح اخفائے واقعات کے بڑے مشاق ہیں، اس کا ثبوت آج بھی ہم دیتے ہیں۔ مرزا صاحب متوفی نے اپنے گھر کے لفظ کی تشریح کی ہوئی ہے کہ اس سے مراد میرا اینٹوں کا مکان نہیں بلکہ ارادت و اخلاص کا حلقہ مراد ہے۔ آپ کے الفاظ اس کے متعلق یہ ہیں:

> اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس خاک وخشت کے گھر میں بودو باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر میں داخل ہیں۔ (کشتی نوح ص ۱۰)

گھر کا لفظ ناظرین اس تشریح کے ساتھ ملحوظ رکھیں اور مندرجہ ذیل اشخاص کی بابت سوال کریں کہ وہ کون تھے اور کس موت سے مرے؟

۱۔محمد افضل کشمیری امرتسری جو قادیان کے حلقہ ارادت میں رہتا تھا وہ کس بیماری سے اور کہاں مرا تھا؟ (اسی قادیان میں طاعون سے) اور مرنے کے بعد اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا تھا؟

۲۔محمد یاسین سہارنپوری کہاں مرا تھا اور کس بیماری سے مرا تھا؟ (قادیان میں طاعون سے)

غرض اس زمانہ میں قادیان میں بہت سے مرزائی طاعون سے فوت ہوئے اور بیرون قادیان طاعون سے مرنے والوں کا کوئی شمار ہی نہیں۔اس کے باوجود یہ عجیب لطیفہ ہے جو اڈیٹر صاحب الفضل نے لکھا ہے:

یہ پیش گوئی اس شان سے پوری ہوئی کہ قادیان میں پریشان کن طاعون نہیں آیا۔

حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب کو اعتراف ہے کہ قادیان میں طاعون زور سے نمودار ہوا،مگر مرید کہتے ہیں کہ طاعون پریشان کن نہیں ہوا۔ یہ بات ہماری سمجھ سے بالاتر ہے کہ طاعون پورے زور پر بھی ہو،مگر پریشان کن نہ ہو۔شائد قادیان کا خاصہ ہوگا: جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۱۸ ذی الحج ۱۳۵۹ھ جلد ۳۸ نمبر ۳ ص ۴۔۵)

انعامی جواب کا مطالبہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے سالانہ جلسے میں اعلان کیا گیا ہے کہ ہماری جماعت کی تبلیغی کوشش کا ثبوت یہ ہے کہ:

رسالوں وغیرہ کے ذریعہ جو اشاعت ہوئی ہے ان کے صفحات کی تعداد تیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاکھ سے زیادہ ہے۔

ایسی جماعت سے (جن کی تحریر اس قدر شائع ہوتی ہو) ایک سطر بلکہ نصف سطر سے بھی کم کا جواب نہ بن پڑنا اپنے اندر کچھ معنی رکھتا ہے۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں میں ہم نے جو اشتہار تقسیم کرایا ہے اس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عبارت صرف اتنی ہے کہ:

اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں

(تحفہ ندوہ۔ص ۵)۔

یہ فقرہ دیکھنے اور سننے میں تو بہت مختصر ہے مگر ان دونوں گروہوں (محمدی اور احمدی) میں فیصلہ کن ہے اس لئے ہم نے اشتہار میں بہت ہی اختصار کے ساتھ لکھا تھا کہ مرزا صاحب کے مرید ہمیں اس آیت کا پتہ دیں جس میں مرزا صاحب کا نام ابن مریم لکھا ہے۔ مگر آج تک قادیانی اور لاہوری اخبارات نے اس سوال کا جواب نہیں دیا اس لئے ہم یاد دہانی کے طور پر مکرر درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے مطالبہ کو پورا کرنے والا شخص یک صد روپیہ نقد انعام کا مستحق ہوگا۔ اگر مجیب متعدد ہوں تو آپس میں بانٹ لیں

کیا کوئی باغیرت احمدی اس سوال کو حل کرے گا جو بالکل آسان ہے:

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۱۸ ذی الحج ۱۳۵۹ھ جلد ۳۸ نمبر ۳ ص ۵)

قادیان کی زمین حرم شریف ہے

اور خود قادیان ایک روحانی قلعہ ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک عربی مثل ہے ابن الفقیه نصف الفقیه ۔یعنی فقیہ کا بیٹا بھی آدھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فقیہ ہوتا ہے۔اس مثل کے ماتحت ہم دیکھتے ہیں کہ خلیفہ صاحب قادیان اپنے باپ کی روش پر برابر چل رہے ہیں بلکہ بعض باتوں میں نصف سے زیادہ ترقی کر چکے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی ایک نظم میں ایک شعر یوں لکھا تھا:

زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اس پر تضمین کرتے ہوئے قادیان کو مکہ شریف کے لئے ایک حفاظتی قلعہ قرار دیا اور کہا:

خدا نے بیت اللہ سے دور ایک روحانی قلعہ قادیان میں تیار کر دیا تا دشمن وہیں حملہ کرتا رہے اور بیت اللہ تک نہ پہنچ سکے۔اور چونکہ یہ قلعہ بھی دین کی اسی طرح حفاظت کر رہا ہے جس طرح ارض حرم نے کی۔اس لئے خدا کے مسیح (مرزا قادیانی) نے فرمایا

خدا کا ہم پہ بس لطف و کرم ہے
وہ نعمت کون سی باقی جو کم ہے
زمین قادیان اب محترم ہے
ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

(الفضل قادیان یکم جنوری ۱۹۴۱ء ص ۴)۔

حضرت مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں کہ اس تشبیہ سے جو نتیجہ نکلتا ہے اس پر خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے غور نہیں فرمایا۔شائد اسے اہل حدیث کے لئے چھوڑ دیا۔ قادیان اگر حفاظتی قلعہ ہے تو ہمیں قادیان کا تبلیغی کام ختم ہوتا معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ اس قلعہ میں ہندو، سکھ، آریہ اور عیسائی وغیرہ تو پہلے ہی سے داخل تھے۔ ان کے بعد مجلس احرار نے اس کی دیواریں توڑ کر اس میں اپنا جھنڈا گاڑ دیا۔جس سے اس قلعہ کو یقیناً بہت نقصان پہنچا ہے۔ اس کا ادنی ثبوت اس سال قادیان کے سالانہ جلسہ میں نظر آتا ہے۔شرکاء جلسہ میں سے ہزار ہا اشخاص (قریباً پانچ ہزار) نے مولوی عنائت اللہ احراری کے پیچھے جمعہ پڑھا۔دوسری طرف لاہوری جماعت نے قادیان میں اپنا جلسہ کیا جس میں خلیفہ قادیان اور اس کی جماعت کے خلاف دھواں دھار تقریریں کیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ قادیانی قلعہ دشمن کے ہاتھوں سے شکست ہو گیا ہے یا ہونے والا ہے۔ خدا خیر کرے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۲۵ ذی الحج ۱۳۵۹ھ جلد ۳۸ نمبر ۴ ص ۴۔۵)

(مرزا محمود احمد نے قادیان کو مثل حرم اور سالانہ جلسہ قادیان کو حج کا مثل قرار دیا تو جہاں اسلامی حلقوں میں احتجاج ہوا وہاں احمدیوں کی لاہوری پارٹی نے بھی مخالفانہ تحریریں شائع کیں۔ مثال کے طور پر ذیل کی تحریر ملاحظہ فرمائیں:

قادیان کا ظلی حج

ایک عظیم الشان فتنہ کا پیش خیمہ

ایک مدت ہوئی جناب میاں محمود احمد صاحب نے قادیان کے جلسہ سالانہ کو ظلی حج قرار دیا تھا اور یہاں تک کہہ دیا تھا کہ مکہ معظّمہ کی چھاتیوں کا دودھ اب خشک ہو چکا ہے۔

ہماری (یعنی لاہوری احمدیوں کی) طرف سے اسی وقت اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی گئی اور یہ لکھا گیا کہ یہ محمد رسول اللہ ﷺ کے دین کو بدلنے اور آپ کی غلامی سے نکلنے کا ایک اور قدم ہے۔

پہلے ظلی نبی کو اصلی نبی بنایا گیا اور لفظ ظل کا مفہوم محض ذریعہ حصول نبوت (متابعت رسول) تک محدود قرار دے کر نفس نبوت میں مسیح موعود اور دوسرے انبیاء کی نبوتوں کو ایک قرار دیا گیا بلکہ یہاں تک کہہ دیا گیا کہ ظل اور بروز وغیرہ الفاظ حضرت مسیح موعود نے محض کسر نفسی سے استعمال کئے ہیں خدا کے الہام میں ایسے الفاظ موجود نہیں وہاں آپ کو صرف نبی کہہ کر پکارا گیا ہے تو جب نفس نبوت کے لحاظ سے ظل اور اصل میں کوئی فرق نہیں رہا تو قادیان کے سالانہ جلسہ کو ظلی کہنے والے کل کو کیوں اسے اصلی حج قرار نہ دیں گے بالخصوص جب ان کے نزدیک مکہ معظّمہ کی چھاتیوں کا دودھ بھی خشک ہو چکا ہے تو اس کی طرف جانے کی ضرورت ہی انہیں کیا ہو گی۔

ہمارے اس احتجاج پر ایک مدت تک قادیان سے کوئی آواز نہ اٹھی اب پھر میاں محمود احمد صاحب نے سال ہا سال کے بعد اسی پرانی لے کو دوہرایا ہے اور قادیان کے جلسہ سالانہ کو حج کا ایک ظل قرار دیا ہے چنانچہ آپ کے فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر معمولی طور پر یہ جلسہ جمعہ سے شروع ہوا مجھے اس میں ایک بڑی فال نیک نظر آتی ہے اور وہ یہ کہ اس دفعہ حج بھی جمعہ کے دن ہوا اور حضرت مسیح موعود کے قادیان کو بھی اس حج کا ایک ظل قرار دیا ہے اور فرمایا ہے کہ یہ بھی اس کا خدا نے ایک رنگ میں ظہور بتایا ہے چنانچہ فرماتے ہیں

ہجوم خلق سے ارض حرم ہے

نادانوں نے اس کی حکمت کو نہ سمجھتے ہوئے کہہ دیا کہ قادیانی لوگ اپنے جلسہ کو حج کہتے ہیں حالانکہ یہ پاگل پن کی بات ہے نہ ہم اسے حج کہتے ہیں اور نہ جسے خدا نے حج قرار دیا ہے اسے کوئی اور شخص منسوخ کرسکتا ہے ... جو کچھ ہم کہتے ہیں وہ یہ ہے کہ ہمارا جلسہ حج کا ایک ظل ہے اور کسی چیز کو ظل قرار دینے سے اصل کی شان بڑھا کرتی ہے کم نہیں ہوا کرتی۔

بجا ارشاد فرمایا لیکن یہ بھی فرمادیجئے کہ آیا یہاں بھی ظل کا وہی مفہوم ہے جو حضرت مسیح موعود کی ظلی نبوت کا مفہوم ہے یا کچھ اور۔؟

اگر وہی مفہوم ہے تو آپ لاکھ دفعہ کہیں کہ ہم حج کو منسوخ نہیں کرتے اور ظل سے اصل کی شان بڑھتی ہے عملاً اور مفہوم کے لحاظ سے آپ قادیان کے جلسہ اور مکہ معظّمہ کے حج کو ایک ہی چیز قرار دے رہے ہیں یوں کہہ لیجئے کہ قادیان کا جلسہ مکہ معظّمہ کی متابعت کا نتیجہ ہے لیکن حج وہ بھی ہے اور حج یہ بھی مکہ معظّمہ کا حج منسوخ نہ سہی لیکن قادیان کے جلسہ کو حج ماننے والے مکہ معظّمہ کی چھاتیوں کا دودھ خشک سمجھنے والے اس کی طرف جانے اور مکہ کے حج کا عزم کیوں کرنے لگے قادیان نزدیک ہے آسانی سے وہاں تین دن جلسہ سالانہ میں شریک ہو کر حج کا ثواب حاصل کیا جاسکتا ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۴۳ء مطابق ۲۱ محرم ۱۳۶۱ھ جلد ۳۱ نمبر ۴ ص ۱)

قادیان کے سالانہ جلسہ میں حاضرین کی تعداد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی نے اونٹ سے کہا تھا کہ بھیا! تمہاری گردن بڑی ٹیڑھی ہے۔

اس نے جواب دیا: یاروں کی کون سی کل سیدھی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی حال قادیانی پریس کا ہے۔ جو بات کہیں گے اس میں مبالغہ اور رنگ آمیزی سے ضرور کام لیں گے۔ شرکاء جلسہ کی تعداد ہمیشہ بڑھا چڑھا کر بتائی جاتی ہے قادیانی وزراء کے تدبر اور دور اندیشی کے تو ہم بھی قائل ہیں۔

جلسہ سے پہلے مریدوں کو بڑے زور سے ہدایت کی جاتی ہے کہ ہر ایک احمدی ایک غیر احمدی کو اپنے ہمراہ لائے۔ ظاہر میں تو اس کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ ایسے لوگ قادیان میں آ کر ہدایت و رشد حاصل کریں گے مگر حقیقت یہ ہوتی ہے کہ ان غیر از جماعت افراد کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی تعداد زیادہ دکھائی جائے تا کہ مخالفین مرعوب ہو جائیں۔ چنانچہ خواجہ حسن نظامی دہلوی جیسے دانا شخص بھی اس رعب میں آ کر جلسہ قادیان میں حاضرین کی تعداد ۳۵ ہزار (۲۵ ہزار مرد، ۱۰ ہزار عورتیں) بتاتے ہیں (منادی دہلی یکم جنوری ۱۹۴۱ء) حالانکہ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے پندرہ سولہ ہزار بتائی ہے (الفضل قادیان ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء)

خواجہ صاحب عموماً قادیانی رعب میں آ جاتے ہیں جن دنوں لارڈ ہیڈ لے (انگریز نومسلم) دہلی میں آئے تھے، تو وہاں لوگوں نے ایک عظیم الشان جلسہ کیا تھا جس میں مرزائی بھی بکثرت شریک ہوئے تھے۔ اس جلسہ میں خواجہ صاحب دہلوی نے کھڑے ہو کر بلا تکلف اعلان کیا تھا کہ:

لارڈ صاحب، خواجہ کمال الدین کی کوشش سے مسلمان ہوئے ہیں۔

جب آپ بیٹھ گئے تو میں نے کہا کہ لارڈ ہیڈ لے کا اپنا بیان ہے کہ میں خواجہ کمال الدین (احمدی مبلغ) کے لندن پہنچنے سے پہلے ہی مسلمان ہو گیا تھا۔ خواجہ صاحب نے جواب میں کہا کہ میں نے تو ایسا ہی سنا تھا۔

خیر! خواجہ صاحب میرے مخلص دوست ہیں آپ واقعات کی تحقیق نہیں کیا کرتے بلکہ سنی سنائی بات کہنے کے عادی ہیں۔

جلسہ قادیان میں جتنے لوگ شریک ہوئے تھے وہ سارے مرزائی نہ تھے۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مولوی عنایت اللہ احراری نے جمعہ کی نماز الگ پڑھائی جس میں قریباً پانچ ہزار مسلمان شریک ہوئے۔ یہ حضرات وہی تھے جن کو خلیفہ صاحب کے تاکیدی حکم کے ماتحت مرزائی لوگ اپنے ساتھ لائے تھے۔ ان کے علاوہ بکثرت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان ایسے بھی تھے جن کو جمعے کی جماعت علیحدہ ہونے کی خبر نہیں ہوئی، اس لئے انہوں نے مرزائیوں کے ساتھ ہی جمعہ پڑھ لیا۔

اس کے علاوہ قادیان کے اردگرد کے دیہاتی مسلمان بھی اس جلسہ میں شریک ہوجاتے ہیں کیونکہ ان ایام میں کھانا سب کو مفت ملتا ہے۔

قادیان کے جلسہ سالانہ کی تعداد کا گورکھ دھندا ایک اور طرح سے بھی حل ہو جاتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ کسی قادیانی نے اخبار الفضل قادیان میں ایک مراسلہ شائع کرایا تھا جس میں اس نے قادیانی جلسہ کے شرکاء کے اخلاق فاضلہ کا ذکر ان الفاظ میں کیا تھا کہ:

جس کمرے میں چار آدمی ہوتے ہیں وہ اپنی تعداد سولہ لکھواتے ہیں تاکہ کھانا خصوصاً سالن زیادہ مل سکے۔ مگر ٹکٹ تقسیم کرنے والے ٹکٹوں کے حساب سے آدمیوں کا شمار کرتے ہیں۔

یہ ہے اصل حقیقت۔ اس کے علاوہ خواجہ حسن نظامی صاحب نے شرکاء جلسہ کی یک دلی و یک جہتی کی تعریف بھی کی ہے۔ شاید ان کو معلوم نہ ہوگا کہ اسی قادیان میں لاہوری مرزائیوں نے اپنا الگ جلسہ کیا جس میں قادیانی خلافت پر ان لوگوں نے بڑا سخت حملہ کیا۔

مزید براں یہ شرکاء جلسہ وہی لوگ ہیں جن کی بابت خلیفہ قادیان کا اپنا بیان یوں شائع ہوا تھا کہ:

ہماری جماعت میں صداقت اور دیانت نہیں ہے (الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء)۔

پس جو لوگ صداقت اور دیانت سے خالی ہوں ان میں یک دلی اور یک جہتی کیسے ہوسکتی ہے۔ سچ ہے:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۲۵ ذی الحجہ ۱۳۵۹ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۴ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب مریم اور ابن مریم، دونوں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر کی روش بفضلہٖ تعالیٰ شروع ہی سے یہ رہی ہے کہ عام طور پر ہر ایک مذہب کے متعلق اور خاص طور پر قادیانی مشن کے حق میں کبھی کوئی غلط حوالہ نہیں دیا، کیونکہ ایسا کرنا اہل انصاف کے نزدیک صداقت اور دیانت سے بعید ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اہل حدیث کے مواخذات سے تنگ آ کر اس کے ساتھ آخری فیصلے کا اعلان کیا تھا جس میں تمہیدی طور پر اہل حدیث کے سخت حملات اور اپنی بے بسی کا ذکر ہوا ہے۔

چونکہ اہل حدیث کا مواخذہ ہمیشہ مرزا غلام احمد قادیانی کی تصریحات پر ہوتا ہے، اس لئے اس کا جواب دینا کارے دارد۔ چنانچہ اس دفعہ ہماری طرف سے قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں میں اور پھر اہل حدیث ۳ جنوری ۱۹۴۱ء میں ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں مرزا صاحب قادیانی کا یہ اعتراف نقل کیا گیا ہے کہ:

اگر قرآن میں میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ہوں۔ (تحفہ ندوہ۔ص ۵)

ہم نے یہ حوالہ نقل کر کے مرزائیوں سے پوچھا تھا کہ:

احمدی دوستو! از راہ مہربانی اس سورۃ اور رکوع کا حوالہ دے کر آیت کے الفاظ نقل کر دیجئے جہاں مرزا صاحب کا نام ابن مریم آیا ہو۔

ناظرین! اس حوالے اور مطالبے کے الفاظ کو غور سے پڑھیں کہ کیسے صاف اور سیدھے لفظوں میں اپنے معانی بتا رہے ہیں۔

اب قادیانی جواب بھی سن لیجئے۔ ان لوگوں سے جو کچھ ہو سکا وہ یہ ہے کہ اخبار الفضل قادیان ۱۵ جنوری میں اس کا جواب شائع ہوا ہے جو قابل دید و شنید ہے:

اس بارہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا جو دعویٰ ہے وہ حضور (مرزا) کے اپنے الفاظ میں نقل کر دینا ہی مولوی صاحب کی اس دھوکہ دہی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اظہار کے لئے کافی ہوگا۔حضور (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں:
کتاب براہین احمدیہ میں اول خدا نے میرا نام مریم رکھا۔اور پھر فرمایا کہ میں نے اس مریم میں صدق کی روح پھونکنے کے بعد اس کا نام عیسی رکھ دیا ۔گویا مریمی حالت سے عیسی پیدا ہو گیا اور اس طرح میں خدا کے کلام میں ابن مریم کہلایا۔اس بارہ میں قرآن شریف میں بھی ایک اشارہ ہے،اور وہ میرے لئے بطور پیش گوئی کے ہے یعنی اللہ تعالی قرآن شریف میں اس امت کے بعض افراد کو مریم سے تشبیہ دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ مریم عیسی سے حامل ہو گئی۔اور اب ظاہر ہے کہ اس امت میں بجز میرے کسی نے اس بات کا دعویٰ نہیں کیا کہ میرا نام خدا نے مریم رکھا۔اور پھر اس مریم میں عیسی کی روح پھونک دی ہے اور خدا کا کلام باطل نہیں۔ضرور ہے کہ اس امت میں کوئی اس کا مصداق ہو اور خوب غور کر کے دیکھ لو اور دنیا میں تلاش کر لو کہ قرآن شریف کی اس آیت کا بجز میرے کوئی دنیا میں مصدق نہیں۔پس یہ پیش گوئی سورہ تحریم میں خاص میرے لئے ہے۔اور وہ آیت یہ ہے کہ

و مر یم بنت عمرا ن التی ا حصنت فر جھا فنفخنا فیه من روحنا۔(التحریم:۱۲)

ترجمہ۔اور دوسری مثال اس امت کے افراد کی مریم عمران کی بیٹی ہے جس نے اپنی عصمت کو محفوظ رکھا تب ہم نے اس کے پیٹ میں اپنی قدرت سے روح پھونکی یعنی عیسی کی روح۔

اب ظاہر ہے کہ بموجب اس آیت کے اس امت کی مریم کی پہلی مریم کے ساتھ مشابہت تب پیدا ہوتی ہے کہ اس میں بھی عیسی کی روح پھونک دی جائے جیسا کہ خدا نے خود روح پھونکنے کا ذکر بھی اس آیت میں فرما دیا ہے ۔اور ضرور ہے کہ خدا کا کلام پورا ہو۔پس اس تمام امت میں وہ میں ہی ہوں۔میرا نام ہی خدا نے براہین احمدیہ میں پہلے مریم رکھا اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسی قرار دیا۔پس اس آیت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصداق میں ہی ہوں ۔ میرے سوا تیرہ سو برس میں کسی نے یہ دعوی نہیں کیا کہ پہلے خدا نے میرا نام مریم رکھا اور مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی جس سے میں عیسی ہو گیا۔ (براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۳۴۷۔۳۴۸)۔

(الفضل قادیان ۱۵ جنوری ۱۹۴۱ء ص ۳)

اس عبارت کا جواب دینے سے پہلے ہم آیات موصوفہ کے سارے الفاظ نقل کر دیتے ہیں جو یہ ہیں:

و ضرب الله مثلاً للذين آمنوا امرأت فرعون ۔ اذ قالت رب ابن لی عندك بيتاً فی الجنة و نجّنی من فرعون و عمله و نجّنی من القوم الظالمين ۔ و مريم ابنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فيه من روحنا و صدّقت بكلمات ربها و كتبه و كانت من القانتين ۔ (التحریم: ۱۱۔۱۲)

ان آیات کے پچھلے حصے کو مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حق میں لیا ہے اور ماشاء اللہ کیا ہی اچھی تفسیر کی ہے کہ پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام مریم تھا پھر مجھ میں صدق کی روح پھونکی گئی جس سے میں عیسی بن گیا، اسی وجہ سے میں ابن مریم کہلایا ۔ چونکہ مجھ سے پہلے کسی نے یہ دعوی نہیں کیا اس لئے میرا دعوی سچا ہوا۔

احمدی دوستو! (ان کنتم مومنین) خدا کو حاضر ناظر جان کر سچ سچ بتاؤ کہ براہین احمدیہ تمہارا قرآن ہے؟ کیا تم سچ مچ رمضان کی تراویح میں اسی کو پڑھا کرتے ہو؟ اور سنو! اور کان لگا کر سنو کہ تم متکلمین کی جماعت کہلاتے ہو اور مناظرے کیا کرتے ہو۔ بتاؤ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہ فقرہ کہ:

اگر قرآن نے میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا ۔

کن لوگوں کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے؟

کیا اس میں شک ہے، اس میں خطاب ان لوگوں کو ہے جو مرزا صاحب قادیانی کے الہاموں کو نہیں مانتے بلکہ ان کی کتاب براہین احمدیہ کو رامائن کی کتھا سے زیادہ وقیع سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے سامنے قرآن کا نام لینا اور جواب دیتے ہوئے براہین احمدیہ کا حوالہ پیش کرنا کہاں کی ایمان داری ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب سنیئے ساری آیت کا مطلب یہ ہے کہ :

ہم (خدا) نے فرعون کی عورت (آسیہ) اور مریم (بنت عمران) کو مسلمانوں کیلئے نیک نمونہ بنایا ہے تا کہ ایمان دار لوگ ان کی تکلیفوں کے واقعات کو یاد کر کے صبر کریں۔

بس اصل مضمون اس آیت کا اتنا ہی ہے۔

سوال: قادیانی ممبروں سے ہم ایک تفسیری سوال پوچھتے ہیں کہ مریم کا عطف امرأۃ فرعون پر ہے اور یہ دونوں اسم فعل ضرب کے مفعول بہ ہیں اور مثلاً مفعول ثانی ہے۔ اور چونکہ یہ قاعدہ ہے کہ معطوف اور معطوف علیہ ایک ہی حکم میں ہوتے ہیں، اس لئے مریم اور آسیہ ایک ہی حکم میں ہیں۔ پھر آسیہ کو چھوڑ کر مرزا صاحب قادیانی کو خاص مریم کے ساتھ کیا خصوصیت ہے؟ حالانکہ معطوف علیہ ہونے کی وجہ سے آسیہ مقدم ہے۔ مندرجہ ذیل مثال کو غور سے پڑھئے

اعطیت زیداً و عمرواً درھماً (میں نے زید اور عمرو دونوں کو ایک درہم دیا)

جس طرح زید اور عمرو درہم لینے میں دونوں شریک ہیں، اسی طرح مومنوں کے لئے مثال بننے میں آسیہ اور مریم دونوں برابر ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی مثالیں بہت ملتی ہیں منجملہ ان کے ایک آیت یہ ہے ضرب اللہ مثلاً رجلین۔ (النحل: ۷۶)۔ اس آیت میں خدا تعالیٰ نے دو آدمیوں کی مثال دی ہے اسی لئے اس تمثیل میں ان دونوں کو یکساں دخل حاصل ہے۔

ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی، شیخ بہاء اللہ ایرانی کا تتبع کرتے تھے۔ اس کی تفصیل ہم نے اپنے رسالہ بہاء اللہ اور مرزا میں کی ہوئی ہے۔ الفضل کے اس جواب سے ہمارے خیال کی تائید ہوتی ہے کیونکہ جس طرح بہائیوں نے قرآن مجید کے علاوہ بہاء اللہ کی کتاب اقدس کو الہامی کتاب مان لیا ہے، اسی طرح جماعت قادیانیہ بھی براہین احمدیہ کو قرآن کہنے لگ گئی ہے۔ اسی لئے تو قرآن کا حوالہ بتاتے ہوئے براہین احمدیہ کو پیش کرتے ہیں جو مخالفین کی نظر میں تقویم پارینہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتی۔

اللہ اللہ! یہ ہیں آج کل کے مجدد زمان اور یہ ہیں مفسر قرآن جو اپنے مقابلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کسی کو قرآن دان ہی نہیں سمجھتے۔ سچ ہے:

آ گیا داغ اس کے دل میں یہ غرور
شکل ہے دنیا میں لاثانی مری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۱۹۴۱ء مطابق ۲ محرم ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۵ ص ۴۔۵)

قادیانی مثلث

جماعت قادیانیہ، جماعت لاہوریہ، جماعت شیخیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ آج کل پنجاب میں تین حصوں میں منقسم ہے۔ ایک جماعت قادیانیہ، دوسری جماعت لاہوریہ، تیسری جماعت مصلحیہ یعنی وہ جماعت جو حال ہی میں پیدا ہوئی ہے اور ترقی کر رہی ہے جن کے لیڈر شیخ غلام محمد لاہوری بزبان خود ملہم اور مامور من اللہ اور بزبان مرزا صاحب قادیانی مصلح موعود ہیں۔

ہمارے خیال میں جو مرزا غلام احمد صاحب کے اصول پر مبنی ہے شیخ غلام محمد اپنے دعوے کے لحاظ سے اس مرتبہ پر ہیں کہ قادیانی اور لاہوری ان سے اختلاف نہیں کر سکتے، کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں بتصریح لکھا ہوا ہے کہ:

مدعی الہام کے سامنے چوں چرا نہیں کرنی چاہیے

خیر یہ تو شیخ غلام محمد صاحب جانیں یا ان کے مخاطب جانیں:

محتسب را درون خانہ چہ کار

یوں تو ان کے درمیان مباحث بہت پیدا ہو چکے ہیں مگر آج کل ایک عجیب مبحث روشنی میں آیا ہے۔ وہ یہ ہے کہ:

شیخ غلام محمد، مصلح جماعت مرزائیہ نے اپنے ایک الہام کی بنا پر کہا تھا کہ:

خلیفہ قادیان باون سال کی عمر میں فوت ہو جائے گا۔

یہ الہام سنتے ہی اس کے اثر سے یا اتفاقیہ طور پر قادیانی جماعت کے بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افراد کو کچھ ڈراؤنے خواب آئے جن میں ان کو خلیفہ قادیان کی موت قریب دکھائی گئی۔ انہوں نے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کو اس کی اطلاع کر دی جس کا اثر خلیفہ صاحب پر یہ ہوا کہ انہوں نے خوف زدہ ہو کر اپنی آخری وصیت شائع کر دی جیسے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کی تھی اور اپنے اتباع کو حکم دیا کہ میری صحت وسلامتی کے لئے دعائیں مانگو، اور صدقہ خیرات کرو، تاکہ میری موت کی بلاٹل جائے۔

چنانچہ آپ کے مریدوں نے اس حکم پر خوب عمل کیا۔ یعنی ہمہ تن متوجہ ہو کر دعاؤں اور صدقہ خیرات میں مشغول ہو گئے۔

اس پر لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح نے مذاق اڑایا کہ خلیفہ قادیان موت سے اتنا کیوں ڈرتا ہے۔

آخر دن شمار کرتے کرتے خلیفہ صاحب کی عمر ۱۱ جنوری ۱۹۴۱ء کو باون سال پوری ہوگئی جس پر قادیانی جماعت نے شادیانے بجانے شروع کر دیئے کہ خلیفہ زندہ باد۔ دشمن مردہ باد۔

پہلے تو لاہوری جماعت پر زلزلہ گرا، اس کے بعد اصل ملہم شیخ غلام محمد پر بجلی گری۔ شیخ غلام محمد کچی گولیاں تو نہ کھیلے تھے کہ خاموش ہو جاتے چونکہ وہ مرزا صاحب قادیانی متوفی کے راسخ الاعتقاد مرید، روحانی اور مصلح موعود ہیں، اس لئے انہوں نے وہی روش اختیار کی جو خود مرزا غلام احمد صاحب نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت کے متعلق اپنی پیش گوئی کی میعاد ختم ہونے پر کی تھی جس کی تفصیل یہ ہے کہ:

مرزا غلام احمد صاحب نے عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کی بابت پیش گوئی کی تھی کہ وہ آج سے پندرہ ماہ تک بسزائے موت ہاویہ (جہنم) میں گرایا جائے گا۔ اس پیش گوئی کی میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو پوری ہوگئی مگر آتھم نہیں مرا۔ اس پر چاروں طرف سے شور اٹھا کہ پیش گوئی غلط ہوگئی۔

اس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی نے کہا کہ عبداللہ آتھم اس پیش گوئی کی ہیبت سے خوف زدہ ہو گیا اور دل میں ڈر گیا۔ اور اس کے ڈرنے کا ثبوت یہ ہے کہ وہ امرتسر سے نکل کر اپنی لڑکی کے پاس فیروز پور چلا گیا جہاں اس کا داماد جج تھا۔ پس اس دہشت زدگی سے اس کی موت میں تاخیر ہوگئی کیونکہ انذاری پیش گوئیوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسا ہو جایا کرتا ہے۔

شیخ غلام محمد مصلح امت مرزائیہ نے اپنی پیش گوئی کے متعلق اعتراض کو رفع کرنے کے لئے ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام فتح مبین ہے۔ اس کی تاریخ اشاعت جنوری ۱۹۴۱ء لکھی ہے جس میں شیخ غلام محمد صاحب نے اپنے استدلال کی بنا مرزا غلام احمد صاحب کے قول پر رکھی ہے چنانچہ آپ نے کہا ہے کہ:

جس طرح مرزا صاحب قادیانی نے ڈپٹی آتھم کی موت ٹل جانے کی وجہ اس کا خوف زدہ ہونا لکھا ہے، وہی میری وجہ ہے۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) چونکہ میری پیش گوئی سے ایسا خائف ہوا کہ صدقہ خیرات کرنے، دعائیں مانگنے اور روزے رکھنے کا حکم دیتا رہا، حتی کہ وصیت بھی کردی۔ پس جس طرح آتھم کے ڈرنے سے اس کی موت میں تاخیر ہوگئی اسی طرح خلیفہ کے ڈرنے سے اس کی موت میں تاخیر ہوگئی اور بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی انذاری پیش گوئیوں میں ایسا ہو جایا کرتا ہے۔

اس بیان کو بڑی تفصیل اور بسط سے لکھا ہے پھر اسی رسالہ کے صفحہ ۱۹ پر مجھے مخاطب کر کے فیصلہ چاہا ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو خطاب

سب سے آخر میں اس پیش گوئی کے سلسلہ میں جناب مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مخاطب کرتا ہوں کیونکہ سلسلہ احمدیہ کے کے مقابل وہ ایک نمایاں حیثیت رکھتے ہیں اور اپنی انتہائی مخالفت کی وجہ سے ان کو سلسلہ کے معاملات پر کافی عبور ہے۔

وہ مہربانی کر کے اپنی ذاتی مخالفت کو بالائے طاق رکھ کر میرے اس رسالہ کو بتمام پڑھنے کے بعد اپنے اخبار میں اپنی اس انصاف کی رائے سے مطلع کریں کہ کیا جو پوزیشن ہمارے حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی ڈپٹی عبداللہ آتھم اور سلطان محمد پٹی والے کے معاملہ میں اپنی میعادی پیش گوئیوں کے سلسلہ میں واقع ہوئی تھی، بعینہ وہی پوزیشن آج مجھے اپنی پیش گوئی کے سلسلہ میں قادیانی و لاہوری احمدی جماعتوں کے اندر دوبارہ حاصل ہوگئی ہے یا نہیں؟ (رسالہ فتح مبین صفحہ ۱۹)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انصاف یہ ہے کہ اس بارہ میں میرا بیان فیصلہ نہیں ہوگا کیونکہ فریقین نے مجھ کو حکم نہیں مانا، بلکہ شہادت کا درجہ ہوگا اس لئے میں بحکم خداوندی

کونوا قوامین لله شهداء بالقسط

سچائی سے کہتا ہوں کہ شیخ غلام محمد کا بیان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے استدلال پر پورا منطبق ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب کلاں نے علم کلام ایسا ہی ایجاد کیا ہے کہ ہر مدعی کے کام آسکتا ہے۔ کوئی کیسا ہی غلط دعوی کرے، کیسی ہی پیشین گوئی کرے، ناممکن ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے علم کلام کی رو سے جھوٹی ثابت ہو سکے۔ عرب کا مشہور شاعر متنبّی اپنی محبوبہ کو وعدہ خلافی کے الزام سے بچانے کو کہتا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

یعنی میری محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو مت سمجھو کہ اس نے خلاف کیا، بلکہ سمجھو کہ وعدہ پورا کیا، کیونکہ پورا نہ ہونا اس کے وعدے کا ایک جز ہے۔

ٹھیک اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کا انجام ہوتا ہے۔

مگر میں مرزا غلام احمد صاحب کی اس زد سے بچا رہا۔ مرزا صاحب نے اپنے اعلان مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں میری بابت دعا بلکہ پیش گوئی کی تھی کہ مولوی ثناء اللہ میرے سامنے مرے گا، اگر میرے سامنے نہ مرے تو میں جھوٹا۔

یقیناً مرزا صاحب قادیانی کے اتباع بلکہ خود مرزا صاحب اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے دعائیں مانگتے رہے ہونگے۔ مگر ہوا کیا؟

یہی نا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو انتقال کئے ہوئے آج ۳۲ سال نو ماہ ہو گئے اور مولوی ثناء اللہ امرتسری آپ کے سامنے یہ سطور لکھ رہا ہے۔ پھر نہ تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئی کا اثر ہوا، اور نہ ان کے اتباع کی دعاؤں کا کچھ افسوں چلا۔ کیوں؟

نہ کچھ پیری چلی باد صبا کی
بگڑنے پر بھی زلف اس کی بنا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر اس میں میرا کچھ کمال نہیں، بلکہ خدا کا فضل ہے کہ اس نے دنیا کے جملہ انسانوں کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً بتا دیا کہ میں کون ہوں۔ سچ ہے:

ہو گا کیا دشمن اگر سارا جہان ہو جائے گا
جب کہ وہ با مہر ہم پر مہربان ہو جائے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ فروری ۱۹۴۱ء مطابق ۱۰ محرم ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۶ ص ۶۔۸)

شیخ مصری کی شیریں کلامی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شیخ مصری سے ہماری مراد شیخ عبدالرحمان صاحب قادیانی ہیں جو زمانہ طالب علمی میں ایک دفعہ مصر گئے تھے اس لئے آپ کو مصری کہا جاتا ہے۔ خیر یہ تو وجہ تسمیہ ہوئی، موصوف نے ایک طویل مضمون مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی تائید میں لکھا تھا جس کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۷ دسمبر ۱۹۴۰ء میں ہو چکا ہے۔

شیخ مصری صاحب چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے مرید ہیں اس لئے آپ نے اس مضمون میں مرزا صاحب قادیانی کی طرح بہت سے ہوائی قلعے بنائے تھے جن پر اہل حدیث نے کافی بمباری کی تھی۔

شیخ مصری صاحب پھر جواب دینے کو اٹھے، اور خوب پانی بلویا جس کے جواب کی ہمیں ضرورت نہیں کیونکہ ہم اس کا جواب دینا پسے کو پیسنا سمجھتے ہیں۔ ہاں آپ نے مضمون کے اخیر میں خاکسار کو ایک ناصحانہ نصیحت فرمائی ہے جس کی قبولیت ظاہر کرنے کو میں یہ نوٹ لکھتا ہوں۔ شیخ مصری صاحب فرماتے ہیں:

ایک ناصحانہ گذارش

میں اس مضمون کو ختم کرنے سے قبل جناب مولوی ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں ایک ناصحانہ گذارش کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ امید ہے جناب مولوی صاحب دل سے نکلی ہوئی اور ہمدردی سے بھری ہوئی گذارش کو توجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے پڑھیں گے اور اس سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں گے۔

مکرم مولوی صاحب! کسی مامور من اللہ کے دعوی پر غور کرنے کے لئے اصل چیز دیکھنے کے قابل یہ نہیں ہوتی کہ اس پر کیا کیا اعتراضات کئے جا سکتے ہیں۔ اعتراض کا سلسلہ تو نہ پہلے کبھی ختم ہوا، اور نہ قیامت تک ختم ہوسکتا ہے...آپ کو دیکھنا یہ چاہیے کہ زمانہ کسی مصلح کی ضرورت کا تقاضا کر رہا ہے یا نہیں۔ پھر یہ کہ اس مدعی کو تائید الٰہی حاصل ہے یا نہیں۔

سو اس سوال کو حل کرنے کے لئے کہ زمانہ کو فی الحقیقت کسی مصلح کی ضرورت ہے یا نہیں، رسول کریم ﷺ نے ہمیں اپنی عقلوں کا مرہون منت بنانا نہیں چاہا، بلکہ یہ فرما کر کہ ہر صدی کے سر پر خدا تعالی کسی مجدد کو مبعوث کرتا رہے گا، ہمیشہ کے لئے اس سوال کو حل کر دیا ہے۔ اب ایک طالب حق کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعاوی کو مان لینا کس قدر آسان ہو جاتا ہے جب کہ وہ دیکھتا ہے کہ صدی کا نصف سے بھی زائد حصہ گذر گیا لیکن بجز حضرت مرزا صاحب کے اور کسی نے بھی اس صدی کے لئے مجدد ہونے کا دعوی نہیں کیا۔ (پیغام صلح لاہور ۳۰ جنوری ۱۹۴۱ء ص ۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: یہ غلط خیال بہت پرانا ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے اپنے اتباع کے دل میں ڈالا ہوا ہے کہ چونکہ اس زمانہ میں میرے سوا کسی اور نے مجددیت کا دعوی نہیں کیا اس لئے میں ہی مجدد ہوں۔

میں باور نہیں کرتا تھا کہ شیخ مصری صاحب جیسے ذی علم آدمی بھی ایسی فاش غلطی میں مبتلاء ہو جائیں گے۔ حدیث مجدد میں من یجدد لھا دینھا کے الفاظ ہیں جس کے معنی یہ ہیں مجددین اسلام کی خدمت کریں گے۔ یہ مطلب نہیں کہ وہ اپنے مجدد ہونے کا دعوی بھی کریں گے۔ اگر محض دعوی کرنے سے کسی مدعی کی صداقت ثابت ہوسکتی ہے تو شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب گذشتہ زمانے کے مجددین کے حالات غور سے پڑھیں۔ سب سے پہلا مجدد خلیفہ عمر بن عبدالعزیز کو کہا جاتا ہے۔ انہوں نے کب دعوی کیا؟ پھر ان کے بعد کس نے دعوی کیا؟ لیجئے میں آپ کی تسلی کئے دیتا ہوں اگر محض دعوی کی بنا پر مرزا صاحب قادیانی کو مانتے ہیں تو غور سے سنیئے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی احمد رضا خاں بریلوی نے مجدد مائۃ حاضرہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ ان کے بعد پنجاب میں پیر جماعت علی شاہ علی پوری مجدد مائۃ حاضرہ بنتے ہیں۔ دکن میں صدیق دیندار (چنن بشویشر) بھی مجددیت کے مدعی ہیں۔ سردست آپ ان تینوں اصحاب کو تو مان لیجئے۔ مگر ہمارا جواب ان سب کو ایک ہی ہے

ہنر بنما اگر داری نہ جوہر
گل از خار است ابراہیم از آذر

خیر یہ تو ایک تمہیدی بات تھی اصل مطلب پر آپ یوں رقم طراز ہیں:

دوسری بات جو دیکھنے کے قابل ہے وہ تائید الٰہی ہے۔ سو آپ کے لئے اس کو محسوس کر لینا بھی کوئی مشکل نہیں۔ اگر آپ تھوڑی سی توجہ اس طرف مبذول فرماویں، دیکھیں ایک شخص کھڑا ہوتا ہے... اس لئے کہ وہ مرد خدا ان کے نزدیک علوم دین سے جاہل ہے لیکن جب وہ علمی میدان میں اس کے مقابلہ میں آتے ہیں تو اس کی قلم سے حقائق و معارف قرآنی کے دریا بہنے لگتے ہیں لیکن علوم عربیہ کے حصول میں عمریں صرف کر دینے والے علماء سے وہی حقائق اس طرح بھاگتے ہیں جس طرح ایک نفیس و نازک مزاج کا آدمی ایک نہایت ہی بدبودار چیز سے بھاگتا ہے۔ مباہلہ کے میدان میں آتے ہیں تو ہلاکت و مصائب کا نشانہ بنتے ہیں۔ بدعائیں کرتے ہیں تو الٹ کر انہی پر پڑتی ہیں۔ مقدمات میں پھنسانا چاہتے ہیں تو ناکامی کا منہ دیکھتے ہیں۔ غرضیکہ ہر میدان میں شکست پر شکست کھاتے ہیں اور ان کے مقابلہ میں وہ جری اللہ اپنی پیش گوئیوں کے مطابق خدائی تائیدوں و نصرتوں کے سایہ میں پھیلتا پھولتا اپنے دشمنوں کو زک پر زک دیتا ترقی پر ترقی کرتا چلا جاتا ہے۔ (پیغام صلح مذکور)۔

ہم خوش ہیں کہ آپ نے اپنے بیان میں تنقیح خوب قائم کر دی ہے۔ آپ کے بیان کے تین حصے ہیں۔

ا۔ علمی میدان میں مرزا صاحب قادیانی کا غالب آنا (کب غالب آئے؟)۔

آپ کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا سفر دہلی معلوم ہوتا تو ایسا نہ کہتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنئیے ! آپ کے مرزا صاحب قادیانی جب علمائے دہلی کے ساتھ مباحثہ کرنے دہلی گئے تو باوجودیکہ کہ مباحثے کا انتظام معقول تھا، تاہم آپ مباحثہ ادھورا چھوڑ کر واپس چلے آئے اور اپنے جواہر علمیہ نہ دکھائے حالانکہ اس کے لئے یہ موقع بہت اچھا تھا۔

دوسرا میدان مقابلہ لدھیانہ تھا۔ جب مولانا محمد حسین بٹالویؒ سے مرزا صاحب قادیانی کا مباحثہ ٹھہر گیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی مباحثہ کے مبادی ہی میں وقت ضائع کر کے خاموش ہو گئے۔

تیسرا میدان تفسیر نویسی میں مقابلہ کے لئے لاہور مقرر ہوا۔ جس میں آپ کا روئے سخن پیر مہر علی شاہ گولڑوی کی طرف تھا۔ پیر مہر علی صاحب تو مع خدام کے لاہور پہنچ گئے مگر مرزا غلام احمد نے قادیان نہ چھوڑا اور یہ عذر کیا کہ پیر صاحب کے ساتھ بہت سے سرحدی پٹھان آئے ہوئے ہیں۔ (تبلیغ رسالت۔ ج ۱۰)

اس مضمون میں آپ نے مباہلے کا ذکر بھی کیا ہے، اس میں تو آپ نے بہت بڑی ناواقفیت کا ثبوت دیا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب کے واقعات زندگی جاننے والوں پر مخفی نہیں کہ صحیح معنی میں مرزا صاحب قادیانی کا مباہلہ صرف ایک دفعہ ہوا دیگر ہیچ۔ یہ مباہلہ کب ہوا، کس جگہ ہوا اور کس سے ہوا؟ صوفی عبدالحق شاگرد مولوی عبداللہ صاحب غزنویؒ کے ساتھ امرتسر میں ۱۸۹۳ء میں (جب مرزا صاحب قادیانی ، ڈپٹی آتھم عیسائی کے ساتھ مباحثہ کرنے آئے تھے) بمقام عیدگاہ بیرون دروازہ رام باغ ہوا تھا۔ جس کی بابت فریقین نے بالمقابل دعا کی تھی۔

بس اس کے سوا اصلی معنی میں کوئی مباہلہ نہیں ہوا۔ اس مباہلے کا نتیجہ کیا ہوا؟ اور کیا ہونا چاہیے تھا؟ اس کے متعلق مرزا صاحب قادیانی اعلان کرتے رہے کہ:

مباہلے کا اثر فریق مخالف پر ایک سال تک ہونا ضروری ہے۔ (راز حقیقت)

مگر ایک سال کیا کئی سال گذر گئے یہاں تک کہ مرزا صاحب قادیانی فوت بھی ہو گئے مگر صوفی عبدالحق صاحب غزنوی زندہ رہے۔ کیا مرزا صاحب قادیانی کو مباہلے میں یہی کامیابی ہوئی تھی جس پر شیخ مصری صاحب فخر کا اظہار کرتے ہیں۔

اس کے سوا جتنے واقعات میں مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع مباہلے کا دعویٰ کرتے ہیں محض غلط ادعاء ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب اگر کچھ ثبوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں تو پیش کریں۔

۲۔شیخ مصری صاحب نے اس اقتباس میں مرزا صاحب قادیانی کی نشان نمائی کا بھی ذکر کیا ہے۔اسے دیکھ کر ہم حیران وششدر رہ گئے کہ شیخ عبدالرحمٰن صاحب جولڑکپن سے قادیانی جماعت میں شریک ہوکر سفید ریش ہوچکے ہیں انہوں نے مرزا صاحب قادیانی کی نشان نمائی کا دعوی کیوں کیا جب کہ واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے متحدیانہ نشانات میں سے کوئی ایک بھی صحیح ثابت نہیں ہوا۔

مصری صاحب! ذرا کان لگا کر سنئیے اور گوش دل سے سنئیے! مرزا غلام احمد صاحب نے شہادۃ القرآن میں اپنی تین اہم پیش گوئیوں کا ذکر کر کے ان کو تین بڑی قوموں سے متعلق قرار دیا ہے۔

ہندوؤں کے لئے آپ نے پنڈت لیکھ رام والی پیش گوئی بتائی ہے۔ عیسائیوں کے حصے میں ڈپٹی آتھم والی پیش گوئی آئی۔مسلمانوں کے حصے میں آپ نے منکوحہ آسمانی پیش گوئی کا نشان دیا۔

ہمارے خیال میں یہ تینوں پیشگوئیاں صراحۃً غلط نکلی ہیں جنکے غلط ہونے کی تفصیل ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں کی گئی ہے۔ یہاں ہم اس پیش گوئی کا ذکر کرتے ہیں جو خاص مسلمانوں کے حصہ میں آئی یعنی نکاح آسمانی والی پیش گوئی۔اس کا مختصر بیان یہ ہے کہ:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے اپنی برادری کے ایک شخص مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کو پیغام دیا کہ اپنی لڑکی (محمدی بیگم) کا نکاح میرے ساتھ کردو۔

اس نے کسی معقول وجہ سے انکار کردیا۔نہ صرف انکار کیا، بلکہ وہ لڑکی کسی دوسری جگہ بیاہ دی۔اس پر مرزا صاحب قادیانی نے ایک الہامی اعلان شائع کیا کہ:

یہ لڑکی میرے نکاح میں ضرور آئے گی خدا نے مجھے الہام کیا ہے

لا تبدیل لکلمات اللہ ۔(خدا کی باتوں میں کوئی تبدیلی نہیں)

اگر یہ نکاح نہ ہوا، تو خدا کا الہام غلط ہوجائے گا۔(تبلیغ رسالت۔ج ۳ ص ۱۱۵)۔

جب دوسری جگہ اس کا نکاح ہوجانے کے بعد مرزا صاحب قادیانی کو سخت مایوسی ہونے لگی تو ۱۹۰۷ء میں آپ نے دو پہلو بات ایجاد کی کہ میرا آسمانی نکاح تاخیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں پڑ گیا، یا منسوخ ہو گیا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۳۲)۔

آ خر مئی ۱۹۰۸ء میں جب قضا الٰہی نے آپ کی زندگی پر خط تنسیخ کھینچ دیا تو آپ کی جماعت میں بڑی کھلبلی پڑ گئی کہ یہ کیا بات ہے کہ مرزا صاحب قادیانی تو فوت ہو گئے مگر آسمانی منکوحہ اپنے خاوند کے گھر میں آباد بلکہ صاحب اولاد ہے۔

اس عقدہ کو حل کرنے کو سب سے پہلے خلیفہ اول حکیم نور الدین جو جماعت احمدیہ میں اور اعظم، اعلی، اتقی، اخشی، وغیرہ مانے جاتے ہیں میدان بلاغت میں آکر یوں گویا ہوئے کہ

اس پیش گوئی میں خاتون محترمہ محمدی بیگم بنت مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی شخصیت مراد نہیں تھی اور نہ ہی مرزا صاحب کی ذات مشخصہ مراد تھی۔ بلکہ مراد یہ تھی کہ مرزا صاحب کا لڑکا درلڑکا درلڑکا آخر تک اور خاتون محترمہ کی لڑکی درلڑکی درلڑکی آخر تک ان دونوں خاندانوں میں سے کسی لڑکے لڑکی کا باہم نکاح ہو جائے گا۔ بس یہی اس پیش گوئی کا اصل منشاء تھا۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان جون جولائی ۱۹۰۸ء)۔

ماشاء اللہ کیا اچھی توجیہ ہے اور کیا اچھی تشریح ہے۔ شیخ عبدالرحمٰن صاحب ! آپ کو بھی یہ توجیہ منظور ہے؟

آپ کے نئے رفیقوں، لاہوری جماعت میں ڈاکٹر بشارت احمد ایک خاص مذاق کے بزرگ ہیں چونکہ آپ ڈاکٹر ہیں اس لئے ہم آپ کی دماغی قابلیت کے قائل ہیں۔ آپ نے اس پیش گوئی کی جو توجیہ کی ہے وہ اس قابل ہے کہ آپ جیسے زیرک آدمی اس کی داد دیں۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے پیغام صلح لاہور مورخہ ۲ جولائی ۱۹۲۴ء میں لکھا تھا کہ اس پیش گوئی سے مراد جسمانی نکاح نہیں ہے بلکہ ہم لوگ جو کوشش کر کے عیسائیوں کو محمدی بنا رہے ہیں بس مرزا صاحب قادیانی کے الہام میں محمدی بیگم سے مراد یہی لوگ ہیں اور مرزا صاحب قادیانی اسی محمدی بیگم کے ناکح ہیں۔

لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی صاحب تو بہت سستے چھوٹ گئے جنہوں نے صاف لفظوں میں کہہ دیا کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں پیش گوئی ضرور تھی مگر پوری نہیں ہوئی۔ (پیغام صلح ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء)

اگر کوئی پوچھے کہ باوجود پیش گوئی غلط نکلنے کے آپ اب تک کیوں مرزا صاحب قادیانی کے حلقہ بگوش بنے ہوئے ہیں، تو اس سوال کا جواب ان کی طرف سے غالباً اس شعر میں دیا جائے گا

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

شیخ مصری صاحب! ان تینوں توجیہوں میں سے کون سی توجیہ آپ کو پسند ہے۔ اگر ہم سے پوچھیں تو ہم ان تینوں کے قائلین کو مخاطب کر کے یہی کہیں گے

انکم لفی قول مختلف۔ یؤفك عنه من افِك (الذاریات: ۸۔۹)

(تم لوگ مختلف کلام کرتے ہو۔ اس سے وہی بہکتا ہے جسے بہکنا ہوتا ہے)

کیا آپ انہی پیش گوئیوں کی بنا پر کہتے ہیں کہ:

مرزا قادیانی خدائی تائیدوں اور نصرتوں کے سائے میں دشمنوں کو زک دیتے رہے (پیغام صلح مذکور۔ ص ۸)

میں سچ کہتا ہوں کہ اگر اسی کا نام زک ہے تو خدا تعالی ایسی زکیں ہمیں نصیب کرے اور تم لوگوں کو ایسی فتح مندیوں سے بہرہ ور کرے۔

۳۔ آخر میں شیخ مصری صاحب نے مجھے نصیحت فرمائی ہے کہ

مولوی صاحب! آپ نے تمام عمر مخالفت میں صرف کی اور اب آپ قبر میں پاؤں لٹکائے بیٹھے ہیں۔ موت کا کوئی اعتبار نہیں کہ کب آ پکڑے۔ اس بات کا خیال نہ کریں کہ دنیا کے لوگ آپ کو کیا کہیں گے۔

خدا تعالی کا خوف دل میں لے کر اپنی عاقبت کو سامنے رکھ کر سوچیں کہ کیا مفتری کو ایسی ہی تائید الٰہی حاصل ہوا کرتی ہے۔ اللہ تعالی آپ کی آنکھیں کھولے اور مرنے سے قبل آپ کو اس آب حیات کی طرف رہنمائی کر دے جو اس زمانہ میں اس نے اپنے خاص فضل و کرم سے مردہ روحوں کو زندہ کرنے کے لئے اپنے مامور کے ذریعہ آسمان سے نازل کیا۔

(پیغام صلح لاہور ۳۰ جنوری ۱۹۴۱ء ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک میں نے اپنی عمر کا بڑا حصہ قادیان کی اصلاح کرنے میں خرچ کیا ہے جس کی بابت میں کہہ سکتا ہوں

روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامہء
من نیز حاضر مے شوم تردید مرزا در بغل

اس میدان میں خدا تعالی نے ہر طرح میری مدد کی ہے جس کی تفصیل میں جانے کا یہ موقع نہیں ہے۔ آپ کے لئے قابل غور یہی بات ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنی زندگی میں میری موت واقع ہونے کی پیش گوئی کی تھی مگر یہ امر واقع ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے انتقال پر آج ۳۳ سال ہونے کو ہے اور آپ سنتے ہوں گے کہ ابوالوفاء ثناء اللہ ابھی تک زندہ ہے بلکہ یہ سطور لکھوا رہا ہے۔

افسوس زندگی کا رہا کچھ مزا نہیں
جیتے تھے جس کے واسطے وہ دلربا نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۴ فروری ۱۹۴۱ء مطابق ۱۷ محرم ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۷۔ ص ۵۔ ۷)

اسلام میں مدعیان نبوت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں آیا ہے آنحضرت ﷺ نے ایک لمبا خط کھینچا اور اس کے دائیں بائیں کئی ایک خطوط کھینچے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ بڑا خط جو سیدھا ہے وہ میرا راستہ ہے۔ اور آیت کریمہ کے الفاظ تلاوت فرمائے

انّ ھذا صراطی مستقیماً فاتبعوہ ۔(الانعام:۱۵۳)۔

اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹے راستوں میں سے ہر ایک گمراہ کنندہ بیٹھا ہے جو لوگوں کو اپنی طرف بلائے گا اس کی بات ماننے والے سیدھے راستے سے بھٹک جائیں گے

و لا تتبعوا السبل فتفرق بکم عن سبیلہ ۔ (الانعام:۱۵۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس آیت اور حدیث کا جلوہ تاریخ اسلام میں نمایاں طور پر نظر آتا ہے خلافت راشدہ کے ختم ہوتے ہی نئے نئے راستے پیدا ہو گئے جن کی طرف گمراہ کن لوگ بلاتے رہے، اور جو اپنے مقصد میں کسی قدر کامیاب بھی ہوئے۔ اس قسم کے گمراہ کن داعیان کی مکمل فہرست آج شائع ملتی ہے۔ ہمارے زمانے اور ہم سے قریب زمانے میں جو داعیان پیدا ہوئے ہیں ان میں سے ایک شخص صدیق نامی حیدر آباد دکن میں نمودار ہوا ہے جو حقیقت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا معتقد ہے مگر دعوی میں ان سے بڑھ کر ہے آپ کی ایک کتاب دعوۃ الی اللہ ہمارے پاس پہنچی ہے اس میں آپ نے اپنے حق میں لکھا ہے کہ:

میرے اعزازی نام حسب ذیل ہیں:

اے پیران پیر۔ محمد۔ امام الغیب۔ صدیق کلیم اللہ۔ سپہ سالار۔ محبوب۔ تو محمد جلال ہے۔ مہدی آخرالزمان۔ دھن پتی۔ دیندار۔ محی الدین۔ صادق جنگ۔ سری پتی۔ اے تاج اولیاء۔ فاتح ہندوستان۔ نور محمد۔ محمود صدیق۔ جری اللہ۔ اے نبی کے فرزند۔ سکندر اعظم۔ عبدالقادر۔ عبداللہ۔ موسی۔ سلیمان۔ مولانا۔ نگہبان۔ اے عیسی۔ اے پہلوان۔ عادل۔ میراں صاحب۔ اے میرے آسمان کے تارے۔ بی بی فاطمہ کے لعل۔ اندر جوتی۔ میرے صابر۔ چراغ دہر۔ سلطان نصرالدولہ۔ گرو ناتھ۔ یا منصور۔ اے مسیحا۔ صدیق کلیم اللہ ہے۔ تم صدیق ہو۔

ان ناموں کے علاوہ بار بار مجھے یوسف پکارا گیا۔ اور کھلے الفاظ میں اللہ تعالی نے کہا، یوسف ہے بابا صدیق۔، اور کئی دفعہ اے صدیق سے اللہ تعالی نے مجھے مخاطب کیا، اور فرمایا تم صدیق ہو۔ اور یہ کہا کہ، چلے گا دور زماں یوسف کے سامنے سامنے،، اللہ نے مجھے مخاطب کر کے کہا مولانا صدیق دیندار چن بسویشور۔ اور کہا، تو ہی چن بسویشور، ہے۔

یہ اصولی بات ہے کہ کسی فرد مسلم کو اللہ تعالی کسی نبی کا مثیل ٹھہرائے اور وہ منتظر موعود ہو، تو لازمی ہوا کہ مماثل الیہ کی زندگی کے واقعات بھی اس کی تصدیق میں پورے پورے اس مثیل میں نمودار ہوں۔ تا کہ اللہ کے قول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فعل میں مطابقت ہو اگر ایسا نہیں ہے تو وہ نام اللہ تعالی کی طرف سے کسی کو دیا گیا ہے تو وہ اعزازی ہو گا۔ اس اصول کے مطابق اللہ تعالی نے جس طرح مجھ کو اپنے کلام سے یوسف پکارا مماثلت میں اپنے فعل سے بھی اس کا ثبوت دیا ہے وہ حسب ذیل ہے

لقد کان لکم فی یوسف و اخوته آیات للسائلین۔

(دعوت الی اللہ۔ص ۳۴ تا ۳۵)

مرزا صاحب قادیانی نے اپنے نام اور القاب ان اشعار میں لکھے ہیں

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد
میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

مگر صدیق صاحب اپنے القاب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے بڑھ گئے ہیں۔ موصوف نے ان القاب پر قناعت نہیں کی بلکہ مرزا صاحب قادیانی کے آگے قدم رکھا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

میں نے دیکھا حشر برپا ہے اللہ تعالی قاضی کی حیثیت سے آیا ہے ایک بلند تخت پر بیٹھا ہے جزا سزا کے فیصلے دے رہا ہے۔ میں نے دیکھا وہ میری صورت میں ہے۔ تھوڑی دیر بعد میرا وجود غائب ہو گیا وہ وجود برسر سریر تھا، وہ میرا ہی وجود تھا۔ (دعوت الی اللہ۔ص ۲۰)

خیر یہ تو آپ کے دعاوی ہوئے مگر مقصد آپ کا کیا ہے۔ اسکا جواب آپ ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

ہماری تحریک کو یوں تو تمام مسلمانان عالم کو لبیک اور خوش آمدید کہنا چاہیے کیونکہ یہ تحریک اپنے اندر ایک ہزار کے جھگڑوں کا فیصلہ رکھتی ہے مگر سب سے اول لبیک خوش آمدید مرحبا کہنے والی وہ جماعت ہونی چاہیے جن کے بانی تبلیغ اسلام کی آرزو میں دنیا سے رخصت ہوئے ہوں (مرزا قادیانی کی طرف اشارہ ہے۔ ثناء اللہ) ان میں کام کی تازہ روح ہو۔ بے ہنگام بے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موقع اختلاف کی وبا پھوٹ پڑی ہو وہ جماعت ۲۵ سال کے مسلسل ملاپ کی کوشش کے بعد نا امید ہو چکی ہو جن کا جان و مال بانی کی وصیت کے مطابق تبلیغ میں لگایا جانے کے لئے تھا۔ اس کا مصرف بے جا ہو رہا ہو۔ دریں حال وہ جماعت تبلیغ اسلام کے لئے کافی سامان کی متلاشی ہو۔ اقرب للمؤدۃ کی حدتک یہ ٹھیک بات ہے اس جماعت آخرین کے وہی اصول ہیں جو اولین کے تھے۔ اولین نے تبلیغ اسلام کے جذبہ میں ہی مسلمانوں کو متحد کرلیا تھا۔ اور یہ آخرین بھی مسلمانان عالم کو تبلیغ اسلام کے جزبہ میں ہی متحد کرنا چاہتے ہیں۔ (دعوت الی اللہ۔ ص ۷)

یہ اقتباس آپ کے مقصد کا اظہار واضح لفظوں میں کررہا ہے کہ آپ ان دو کاموں کیلئے آئے ہیں۔

۱۔ اسلامی فرقوں میں اتحاد قائم کرنا۔

۲۔ مرزائی جماعت سے تفرقہ مٹانا۔

بلکہ یوں کہنا چاہیے کہ دوسرے کام کی طرف آپ کی توجہ زیادہ ہوگی۔ چنانچہ اسی کتاب میں آپ لکھتے ہیں:

اولیاء اللہ دکن نے آج سے تقریباً آٹھ سو سال پیشتر فیصلہ کیا ہے کہ خلیفہ قادیان کے عقاید غلط رہیں گے۔ وہ اس طرح کہ میاں محمود احمد صاحب کو، ویربسنت، کہا گیا ہے اور ویربسنت، کے متعلق لکھا ہے کہ وہ چن بسویشور کے ظہور کے دس سال پیشتر گادی نشین ہوگا دنیا میں غلط عقائد پھیلاتا رہے گا اس کے عقائد کی اصلاح کے لئے چن بسویشور (صدیق دیندار) آئے گا۔

(دعوت الی اللہ ص ۵۴)

اس مضمون کی مزید تشریح اس خط میں ملتی ہے جو آپ نے خلیفہ قادیان کے نام لکھا تھا اور جسے اپنے رسالہ ،آواز، میں بھی شائع کیا ہے۔ ناظرین کی آگاہی کے لئے پورا خط درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آسف نگر حیدر آباد دکن ۔ ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۵۹ھ

محب الفقراء و رفیق الاتقیاء زاد علمه و فضله ۔

السلام علیکم و رحمة الله و برکاته ۔

میں نے ایک کاپی دعوۃ الی اللہ بھیجی تھی غالباً پہنچی ہوگی میری کتاب میری حقیقت کا آئینہ ہے غور سے پڑھیئے کہ اس کتاب میں کئی دعاوی ہیں ۔ ہر دعوی من جانب اللہ اور اسی وجہ سے ان میں نور ہے ۔ کام مسیح موعود یا زمانہ مسیح موعود ختم ہو گیا ہے اب سوائے جہاد کے کچھ نہ بنے گا کانگریس والوں کا عدم تشدد کو چھوڑ دینا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسلام پر بہت ظلم ہوگا

اذن للذین یقاتلون بانّھم ظلموا، و انّ الله علی نصرھم لقدیر۔ (الحج : ۳۹)

میں عمل ہوگا اس کام کو خلیفۃ المسیح نہیں کر سکے گا بلکہ دوسرے جلالی قہری مسیح کی ضرورت ہے جس کو دوسرے الفاظ میں جلال محمد کہا گیا ہے ان دنوں کے واقع ہونے کے آگے جہاد کے اسباب فراہم کرنا ضروری ہے جہاد پکارنے والے امام کی مدت دعوی بھی سنت رسول کے مطابق کم از کم سولہ سال ہو چکی ہے مجھ کو اللہ تعالی نے بتایا ہے کہ ۱۹۴۴ء سے یہ کام شروع ہوگا ۔ ہماری ہجرت نے اور ہماری قید نے یہ سامان کما حقہ پیدا کر رکھا ہے اور میرے دعوی ماموریت کے ابتدائی زمانہ میں اللہ تعالی نے میری زندگی میں تین اہم زمانے بتائے ہیں ۔ ایک انقلاب دس برس بعد ہوگا دوسرا انقلاب بیس برس کے بعد اور تیسرا تیس برس کے بعد ۔ زمین و آسمان ٹل جائیں گے یہ خدا کا کلام ہرگز نہیں ٹلے گا ۔ ان تینوں میں ایک انقلاب جو دنیا کے لئے عجیب واقعہ ہوا ہے وہ ہماری ہجرت کی تکالیف اور بضع سنین کو پورا کرنے کے لئے یہ میری قید ہے ۔ میں آپ کو ہمدردانہ اور مخلصانہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ظاہر کامیابی کا زمانہ آنے کے پیشتر آپ اپنی پوری طاقت سے تبلیغ اقوام دکن کی طرف قدم بڑھائیں ۔ دکن میں آپ کا انتظار کرنے والی اقوام ایک سو ایک ہیں ۔ تعداد میں کئی کروڑ انسان ہیں ۔ اس تحریک سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دین پھیلے گا اور ضمنی طور پر آپ کی غرض تبلیغ احمدیت کما درجہ پر ہو گی۔ عقاید کی بات خدا کے ہاتھ ہے۔ آپ کے وجود سے یہ برکات ظاہر ہونے والے ہیں اور اس سے غفلت کرنا لئن کفر تم انّ عذا بی لشدید کا سبب ہو رہا ہے۔ اس کمزوری کی وجہ سے ۱۹۳۵ء گورنمنٹ کے مورد عذاب بنے رہے حالانکہ میں نے اس وقت بھی دکن کے بشارات پیش کئے تھے اور قادیان پہنچ کر علانیہ اور تخلیہ میں آپ کو بڑی امیدوں سے سنائے تھے۔ اب یہ دوسرا موقع ہے ہندوستان کی دنیا منتشر اور متفرق طاقتوں میں بٹ جائے گی اور اپنی حیات کے لئے ہٹلر سے بڑھ کر جرأت اور ہمت سے لڑے گی۔ دنیا داروں کی نگاہ نے اس قیامت کے برپا ہونے کو بھانپ لیا اور تیاریاں کر رہی ہے۔ اور باقی ماندہ سست الوجود کی دنیائی طاقتیں بھی ہاتھ پاؤں مار رہی ہیں چونکہ اللہ سب سے ہوشیار ہے اس نے بڑی زبردست طاقت پیدا کرلی ہے۔ وہ ذات رب العالمین انسانوں کو کشت و خون سے بچانے کے لئے دین کے لئے خون ریزی کی شدت کو کم کرنے کے لئے دنیا کی بڑی بڑی طاقتوں کو ایک دوسرے کے مقابل میں کھڑا کر کے تباہ و برباد کر رہا ہے۔ وہ وجود ظہور میں آکر دیندار وجودوں کو ایک جگہ جمع کر رہا ہے۔ ہر دنیائی تحریک کی بلا سے بچا رہا ہے۔ دنیا کو اپنی طرف بلا رہا ہے خصوص اپنے فرستادوں کے ذریعہ جو جو جماعتیں قائم ہوئی ہیں ان سب کو ہر ممکن رغبت سے بلا رہا ہے۔ یہ کون کر سکتا تھا۔ آٹھ سو سال پیشتر بشارت سے لے کر سرو دھاری نام سونچر یعنی ۱۸۸۹ء میں وریبسنت (اولوالعزم محمود) پیدا ہو اور اس کے بال الٹے ہوں اور پیشانی پر ہری رگیں اٹھی ہوئی ہوں اور اس کی گادی نشینی ۱۹۱۴ء میں جمعہ کے دن اٹھارہ گھڑی پر ہو۔ یہ قدرت کے کرشمے ہیں۔ اللہ تعالی آپ کو آپ کے نشانات بتا رہا ہے جو انسان کی طاقت سے دور ہیں اور اپنی طرف دعوت دے رہا ہے تاکہ اس کے ساتھ ہو کر کفار دکن پر اپنے نشانوں اور طاقت کا اظہار کر کے ان کو مسلمان کریں تاکہ دشمنان اسلام کا ہر بات کا اشتباہ دور ہو جاوے اور بین طور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر حقائق اسلام ظاہر ہوں اور ثابت ہو کہ اسلام کا خدا قادر خدا ہے۔اس کے رسول خاتم النبیین سردار انبیاء ہیں۔اظہار علی الادیان والی طاقت اپنے اندر رکھتے ہیں۔اے خلیفۃ المسیح یہ مکتوب ہے،ضرور ہو کر رہے گا۔آپ کے یہ نشانات پھل لائیں گے۔چونکہ آپ غیر مامور ہیں،ان نشانوں کو بطور حجت اقوام کے سامنے پیش نہیں کر سکتے وہ ہمارا کام ہے،اور مجھ سے ہی سوال ہو رہا ہے۔آپ نے حسب پیشین گوئیاں جمالی مسیح کی خدمت میں کوئی دقیقہ اٹھا نہیں رکھا چونکہ مسیح اور رودر گوپال بھی ہے اس وجہ سے وہ قہری صورت سے ظاہر ہوا ہے۔اپنے زمانہ کا کام بھی آپ سے ہی لیا چاہتا ہے اسی وجہ سے اولوالعزم پکار اور سیاست کا دھنی بتایا ہے۔آپ کے بعض مریدوں نے آپ کو مردہ دیکھا ہے۔اس کی تعبیر یہی ہے کہ دوسرا جنم دیا جائے گا۔مجھے آج سے بارہ سال پیشتر الہام ہوا تھا کہ وشنو (مسیح) کی جمالی طاقت بھاگ جائے گی۔اب وہ پوری ہو رہی ہے۔ادھر دنیا اپنا ہر روز ایک نقشہ بدل رہی ہے اور خود کو اسلام کے قریب لا رہی ہے ایسے زمانے میں آپ کی نسبت کثرت سے بشارات ہونے چاہییں تھے،خلاف اس کے موت دکھائی دیتی ہے اس کا راز یہ ہے کہ اللہ تعالی آپ کی جمالی مسیح کی خدمت پر موت وارد کر کے آپ کو جلالی مسیح کی خدمت میں لگانا چاہتا ہے

(مرزا قادیانی کی اصطلاح میں جلالی مسیح سے مراد ہے باسیاست مسیح۔یعنی ایسا مسیح جس کو دنیا میں سیاسی غلبہ حاصل ہو۔حدیثوں میں آیا ہے کہ مسیح موعود باسیاست ہوگا۔مرزا صاحب متوفی پر اعتراض ہوا کہ آپ کیسے مسیح موعود ہیں جب کہ آپ کو سیاسی اقتدار حاصل نہیں؟۔اس کے جواب میں مرزا صاحب قادیانی ازالہ اوہام میں فرماتے ہیں:

ممکن ہے کسی زمانہ میں کوئی جلالی مسیح بھی ظاہری نشانوں کے ساتھ آجائے جس کو دنیا میں سیاسی غلبہ حاصل ہو۔ثناء اللہ) وہاں بعد الوفات جمالی مسیح ان کا کام انجام دیا تھا اب قہری مسیح کی موجودگی میں خدمت دین کرنا ہے ورنہ یہ ترقیوں کی دھوم دھام اور امیدوں کی بھرمار اور اس میں آپ کی موت کیا معنی؟ حقیقت یہ ہے کہ جب اللہ اپنی سنت کے مطابق کمزور حیثیت سے ظاہر ہو اور طاقتور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجود پر اپنے جاہ وحشم کو خیر باد کہہ کر اللہ کو مان لینا موت کے مترادف ہے۔ اے خلیفۃ المسیح! آپ ابھی مرتے نہیں جب تک دکن تشریف لا کر میرے زیر ہدایت اقوام دکن پر اسلام کو غالب نہ کریں۔ بشارات والا انسان اونتری نہیں مرا کرتا۔ آپ دکن میں قرآن کریم کے فرمان سے بہت کام کرنا ہے۔ جلالی زندگی آپ کی آخری زندگی ہوگی۔ آپ میرے ساتھ ہو کر دکن کے مدفون اور ظاہر خزانوں کے قابض ہوں گے اور اشرفیوں میں نہلائے جائیں گے۔ میرے زیر ہدایت ہندوستان کا کل کاروبار مملکت آپ کے ہاتھ ہوگا۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ جب تک عقاید کا مقابلہ طے نہیں پائے گا اور حقیقت دنیا میں چمک نہ اٹھے گی آپ دنیا سے رخصت نہیں ہوں گے۔

دکن کے اولیاء اللہ نے میری عمر ۷۲ سال بتلائی ہے اور آپ کی عمر ۸۴ سال بتائی ہے۔ آپ نے جمالی مسیح کی خدمت ۲۶ سال کی ہے اور اب جلالی مسیح کی خدمت ۳۴ سال کرنی ہے۔ یہ آپ کا پنر جنم یا نئی زندگی ہے۔ آپ خوش ہو جایئے مبارک وقت آیا ہے صدقات کی طرف جو اشارہ ہے وہ جان کی زکوۃ مال ہوا کرتا ہے جس قدر مال ہے وہ تبلیغ دکن میں میرے زیر ہدایت لگایئے۔ یہ سچی بات ہے اور مکاشفات کے انکشاف کا ذریعہ بھی یہی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ اس معاملہ میں مجھ سے خط و کتابت کریں گے۔ فقط۔

شرح دستخط۔ حضرت مولانا صدیق دیندار چن بسویشور صاحب قبلہ

(رسالہ آواز۔ ص ۹۔۱۱۔ دسمبر ۱۹۴۰ء)

قادیانی حضرات ہر ایک بات کو جو قادیانیت کے ساتھ دور کا بھی تعلق رکھتی ہو، اخبارات میں لکھ دیا کرتے ہیں مگر دو شخصوں کا ذکر انہوں نے کبھی نہیں کیا۔ ایک شخص نور احمد کابلی ہے جو خاص قادیان میں مقیم ہے اور مرزا غلام احمد صاحب متوفی کے اتباع میں مدعی نبوت بنا ہے اور اپنے الہامات رؤیا اور کشوف بصورت رسائل شائع کرتا ہے۔ چند مرزائی اس کے بھی پیرو اور معتقد ہو گئے ہیں مگر قادیانیوں نے اس کو ایسا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر انداز کیا ہوا ہے گویا وہ دنیا میں موجود ہی نہیں ہے۔ دوسرے صاحب صدیق دیندار ہیں جن کو انہوں نے ایسا نسیاً منسیا کر رکھا ہے گویا یہ صاحب پیدا ہی نہیں ہوئے۔ حالانکہ یہ دونوں مدعیان اپنی تحریرات کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب کے معتقدین میں سے ہیں۔

واقعہ عجیبہ: ثانی الذکر حضرت (دیندار صاحب) کے ایلچی اور مبلغ کبھی کبھی دفتر اہل حدیث امرتسر میں بھی آتے رہے ہیں۔ اثنائے گفتگو میں ان کی زبان پر قادیان کا ذکر بھی آتا رہا ہے۔ لیکن جب کبھی ہم نے ان سے پوچھا کہ صدیق صاحب، مرزا صاحب قادیانی سے عقیدت رکھتے ہیں؟ تو اس کا جواب ان کی طرف سے ہمیشہ نفی میں ملتا رہا۔ مگر اب ان کی مطبوعہ کتاب سے عیاں ہو گیا کہ دیندار تحریک بھی قادیانی تحریک کی ایک شاخ ہے چنانچہ ان کے رسالہ موسومہ آواز کے اڈیٹر صاحب کے الفاظ یہ ہیں:

> حضرت مولانا صدیق کی حیثیتیں اب دو طرح کی ہو جاتی ہیں، ایک بمقابل ہندوؤں کے چن بسویشور... دوسری حیثیت جماعت قادیانی کے حق میں بموجب الہامات مرزا صاحب یوسف موعود کی ہے (آواز دسمبر ۱۹۴۰ء ص ۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ صدیق صاحب کو جس منصب کا ادعاء ہے وہ مرزا صاحب قادیانی ہی کے اتباع میں ہے۔ اس لئے ہم کہتے ہیں جماعت مرزائیہ آج کل ۵ شاخوں میں منقسم ہو گئی ہے۔ ان میں سے تین شاخیں تو پنجاب میں ہیں اور دو دکن میں۔ پنجاب کی تین شاخیں یہ ہیں۔ جماعت قادیانیہ۔ جماعت لاہوریہ۔ جماعت شیخیہ (ان تینوں کا ذکر اہل حدیث مورخہ ۷ فروری ۱۹۴۱ء میں ہو چکا ہے)

دکن میں ایک شاخ صدیقیہ ہے جس کا لیڈر صدیق دین دار ہے۔ دوسری شاخ تیماپوری ہے، جو مولوی عبداللہ تیماپوری کے ماتحت ہے۔

ان میں سے جماعت قادیانیہ اکثریت میں ہے۔ جس کے لیڈر مرزا محمود احمد ہیں۔ آپ بزبان مرزا صاحب قادیانی، پسر موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ دوسری جماعت شیخیہ ہے اس کے لیڈر شیخ غلام محمد مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ دکن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت تیماپوری کے لیڈر مولوی عبداللہ صاحب تیماپوری ہیں جو بزبان مرزا صاحب قادیانی، قدرت ثانیہ کے مصداق ہونے کے مدعی ہیں۔ دکن کی دوسری جماعت صدیقیہ کے پیشوا صدیق دیندار بزبان مرزا صاحب قادیانی، یوسف موعود ہونے کے مدعی ہیں۔ جماعت لاہوریہ بزبان مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، انجمن موعودہ ہونے کی مدعی ہے۔

بہر حال یہ پانچوں شاخیں حدیث میں مذکورہ نقشہ کے ٹیڑھے خطوط پر بیٹھ کر مسلمانوں کو اپنی طرف بلا رہی ہیں اور اس نقشے کے سیدھے خط کے سرے پر ایک داعی بیٹھا ہوا ان لوگوں کو کہہ رہا ہے

مجھ سا محبوب زمانے میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے جہاں میں دل مضطر لے کر

اس لئے ہم ان سب شاخوں کو دور ہی سے سلام کرتے ہوئے کہتے ہیں

حسینوں سے نہ مل اے دل ہمارے دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے سے رکنے کے ستمگر ناگ کالے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۴۱ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۸ ص ۳-۶)

قادیان سے حوالوں کا مطالبہ اور ان کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہل حدیث مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۴۱ء میں صفحہ ۴ پر ایک فقرہ یوں لکھا گیا تھا:

خلیفہ قادیان کو غیروں کی بابت نہیں بلکہ خاص اپنی جماعت کے حق میں یہ اعتراف کرنا پڑا کہ: ہماری جماعت میں صداقت اور دیانت نہیں۔

(الفضل قادیان ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۷)

اس فقرہ پر اخبار الفضل کے اڈیٹر صاحب نے ہم پر بڑی سختی سے الزام لگایا ہے کہ ہم نے یہ حوالہ بے بنیاد دیا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

مولوی ثناءاللہ صاحب نے خود ساختہ الفاظ حضرت امیر (خلیفہ قادیان) کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرف منسوب کئے ہیں۔ ہم مولوی صاحب سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ یہ لفظ الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء میں سے دکھائیں جن میں آپ نے یہ دکھانا چاہا ہے کہ حضرت امیر نے اپنی جماعت سے صداقت اور دیانت کی کلیۃً نفی کی ہے۔ (الفضل قادیان ۲۲ جنوری ۱۹۴۱ء ص ۶)

پہلے تو ہم قابل اڈیٹر کا خبط العشواء دکھاتے ہیں کہ حوالہ تو ہم نے ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء کا دیا ہے جیسا کہ خود اس نے شروع میں الفضل کی یہی تاریخ لکھی ہے مگر مطالبہ کرتے ہوئے ہم سے الفضل ۱۹ جنوری سے حوالہ طلب کیا ہے۔ کیا ہم اس سے یہ مطلب سمجھیں کہ آپ نے ہمارا حوالہ الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں پالیا ہے۔ اب آپ الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء سے پوچھتے ہیں۔ اگر یہی مطلب ہے تو ہم اعتراف کرتے ہیں کہ الفضل ۱۹ جنوری ۱۹۳۵ء میں یہ حوالہ نہیں ہے بس ما بخیر شما بسلامت

اب سنیئے! خلیفہ صاحب کے اصل الفاظ۔ آپ فرماتے ہیں:

جب تک ہماری جماعت جھوٹ سے اتنی شدید نفرت نہیں کرتی کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان سمجھے مگر جھوٹ بولنے کے لئے طیار نہ ہو۔ جب تک ہماری جماعت دیانت پر ایسی مضبوطی سے قائم نہیں ہو جاتی کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان سمجھے مگر خیانت کیلئے تیار نہ ہو، جب تک ہماری جماعت اللہ تعالی احکام کی نافرمانی اور عصیان سے اتنی شدید نفرت نہ کرے کہ وہ موت کو آسانی سے قبول کرنے کیلئے تیار ہو جائے مگر نہ کرے، اس وقت تک نہیں کہا جا سکتا کہ ہماری زندگیاں روحانی زندگیاں ہیں اور ہمارے لئے ابتلاؤں اور آزمائشوں کی ضرورت نہیں (الفضل ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۳۵ء ص ۷)

کسی ادیب اور زبان دان کو ہماری پیش کردہ عبارت اور الفضل قادیان کا اقتباس دکھا کر پوچھئے کہ دونوں کا مضمون ایک ہی ہے یا کچھ فرق ہے؟ ہمارے نزدیک تو کچھ فرق نہیں کیونکہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی مذکورہ عبارت سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ آپ کو اپنی جماعت کی صداقت اور دیانت کا یقین نہیں ہے۔

اب قرآن مجید کا اسلوب بیان سنیئے مگر پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ اردو میں لفظ، جب تک، اور عربی میں لفظ، ما دام، دونوں ایک ہی معنی میں آتے ہیں۔ چنانچہ بنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا تھا

انا لن ند خلها ابداً ما دا موا فیها۔ (المائدۃ:۲۴)۔

(جب تک جبابرہ اس بستی میں موجود ہیں ہم اس میں داخل نہ ہوں گے)۔

معلوم ہوا کہ جس طرح ان لوگوں نے اپنے اس کلام سے اپنے دخول کی نفی کی تھی اسی طرح خلیفہ اس عبارت میں اپنی جماعت سے صداقت، دیانت، اطاعت وغیرہ کی نفی کر رہے ہیں۔ پس ہماری اور خلیفہ کی عبارتوں کا مطلب ایک ہی ہے۔

خواجہ حسن نظامی دہلی کے ادیب ہیں اور اردو زبان کے ماہر ہیں، قادیانی جماعت سے ان کو انس ہے۔ کبھی کبھار آپ دہلی میں خلیفہ قادیان کی دعوت بھی کر دیا کرتے ہیں۔ ہم ان کو اس امر میں ثالث منظور کرتے ہیں کہ وہ بتلائیں کہ ان دونوں عبارتوں میں کچھ فرق ہے یا دونوں کا مطلب ایک ہی ہے؟

ہاں قادیانی اڈیٹر کی دیانت اور لیاقت کا اظہار کرنا بھی ضروری ہے کہ اس نے لفظ کلیۃً اپنی طرف سے بڑھا کر ہم سے مطالبہ کیا ہے، حالانکہ یہ لفظ ہماری عبارت میں نہیں ہے۔ ہماری اور خلیفہ صاحب کی (ہر دو) عبارتیں منطقی اصطلاح میں قضایا مہملہ ہیں جس طرح عموماً ایسی عبارات ہوا کرتی ہیں کہ ان میں کلیۃً نفی نہیں ہوتی بلکہ بالا جمال ہوتی ہے اس کی شہادت مولانا الطاف حسین حالی مرحوم کا ایک بند ذیل میں پیش کیا جاتا ہے۔ اگر سمجھ میں نہ آئے تو دہلی کے اردو بازار میں چندروز ٹھیر کر اردو سیکھ لیجئے۔ مولانا الطاف حسین حالی فرماتے ہیں:

کرے غیر بت کی جو پوجا تو کافر
جو ٹھیرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بہر سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں

اڈیٹر صاحب بتائیے کہ اس بند میں کل مومنوں کی شکایت ہے یا بالا جمال ہے۔ اگر کل کی شکایت ہے تو آپ کے مرکب اضافی (امیر المومنین) میں لفظ مومنین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مراد جو مرزائی لوگ ہیں کیا وہ بھی ایسے ہی مومن ہیں جن کی شکایت مذکورہ بند میں کی گئی ہے۔ غالباً آپ ایسا ہرگز نہیں کہیں گے بس یاد رکھئے کہ اردو زبان بلکہ سب زبانوں کا محاورہ یہی ہے کہ مضمون کو قضایا مہملہ کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے۔

اگر اب بھی وہ نہ سمجھے تو اس بت سے خدا سمجھے۔

اڈیٹر صاحب! ہم نے تو آپ کا مطالبہ پورا کر دیا، اب ہمارا مطالبہ بھی پورا کیجئے۔ اگر آپ اکیلے نہ کر سکیں تو ساری جماعت سے امداد لے کر پورا کیجئے۔ سنئیے! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلے کے لئے بدل خواہش مند ہوں کہ فریقین (یعنی میں اور وہ) دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہی مر جائے۔ (اعجاز احمدی۔ص ۱۴)

بس آپ یہ رقعہ جس پر ہمارے دستخط ثبت ہیں ہم کو دکھا دیں، ورنہ اعتراف کر لیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایسا کہنا بھی ایک معشوقانہ انداز ہے جس کی بابت استاد غالب مرحوم کو گلہ ہے:

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

قادیان کا دوسرا مطالبہ:

اخبار فاروق ۷ جنوری ۱۹۴۱ء میں کسی شوخ نگار نے بڑی شوخی سے ہم سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم نے جو اپنے رسالہ عقاید مرزا میں مرزا غلام احمد صاحب کا الہام اسمع و لدی لکھا ہے، مرزا صاحب قادیانی کی طرف اس الہام کی نسبت غلط بلکہ جھوٹ ہے، مرزا صاحب نے ایسا کہیں نہیں لکھا۔

اس شوخ نگار کو چاہیے کہ وہ کتاب البشری مرتبہ منظور الٰہی احمدی جلد اول صفحہ ۴۹ دیکھے جس میں مرزا صاحب قادیانی کا ایک الہام یوں لکھا ہے:

انی معك اِسمع ولدی (میرے بیٹے سن! میں تیرے ساتھ ہوں)

اس کتاب سے ہم نے الہام نقل کیا تھا۔ باقی رہا یہ کہ یہ لفظ کاتب کی غلطی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے، ہم اس کے ذمہ دار نہیں۔ معترض کو چاہیے تھا کہ وہ کتاب کے مصنف پر اعتراض کرتا۔ جب تک یہ عبارت صحیح نہ ہو جاتی کتاب کی اشاعت روک دیتا۔ اگر آج تک اصلاح نہیں کی، تو آئندہ کرلے۔ مگر ایسی اصلاح نہ کرے جو مرزا صاحب کے اصل مقصود کو ضائع کردے جس کی ایک مثال بھی ہم پیش کرتے ہیں۔ غور سے سنیئے!

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے حضرت مسیح کی شان میں غیظ وغضب کا اظہار کرتے ہوئے لکھا تھا کہ:

مسیح کا چال چلن کیا تھا۔ ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خدائی کا دعوی کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۳۔ ص ۲۳۔ ۲۴)

جب اس شیریں کلامی پر اعتراضات کی بھرمار ہوئی تو طبع ثانی میں اس عبارت کے شروع میں جملہ، بقول عیسائیاں، بڑھا دیا گیا (یعنی عیسائی ایسا کہتے ہیں) حالانکہ عیسائی لوگ بھی ایسا کہنے والے کو ملحد بلکہ دجال سمجھتے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو مسیحی رسالہ المائدہ لاہور کے دفتر سے اس کی بابت دریافت کرلیں۔ پھر آپ کو یقین ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کیسے شیریں مقال تھے اس وقت آپ ان کے حق میں یہ شعر پڑھیں گے

کیسے شیریں ہیں تیرے لب کہ رقیب
گالیوں سے بھی بے مزہ نہ ہوا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ فروری ۱۹۴۱ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۹ ص ۶۔ ۷)

سیال کا سیلان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کا دعوی تھا اور ہے کہ ہم متکلمین کی جماعت ہیں، بلکہ نئے علم کلام کے موجد ہیں۔ لیکن اہل حدیث کے مقابلہ میں جب کبھی کوئی بات لکھتے ہیں تو ایسی کچی اور بھونڈی لکھتے ہیں جس کا نہ سر ہوتا ہے، نہ پیر۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یا تو ان کو علم کلام سے کوئی حصہ نہیں ملا، یا اہل حدیث کے مواخذات پنجۂ شیر ہوتے ہیں کہ جن سے چھوٹنا ان کی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ہم ایک مواخذہ کا ذکر کر کے اس کا جواب ایک چوٹی کے قادیانی کی قلم سے پیش کرتے ہیں۔ ہم ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی تھا کہ میں عیسائیت کی بیخ کنی اور کسر صلیب کے لئے آیا ہوں مگر واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی کی ابتداء کے وقت ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد پانچ لاکھ تھی جس کا ذکر خود مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں کیا ہوا ہے مگر آج (مردم شماری ۱۹۳۱ء) کی رو سے مسیحیوں کا شمار سوا اٹھاسٹھ لاکھ ہے۔ آگے چل کر ۱۹۴۱ء کی مردم شماری میں خدا جانے کتنی ہو جائے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اپریل ۱۹۴۰ء میں ہم نے اس حقیقت کا اظہار کیا تھا۔ اس سیدھے سادھے سوال کا جواب واقعات سے یہ ہونا چاہیے تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی صداقت کا ثبوت یہ ہے کہ اس زمانے میں ہندوستان کے اندر جتنے گرجے تھے آج سب گر چکے ہیں۔ مگر جواب ملا، تو ایسا انوکھا جو دیکھنے اور سننے کے قابل ہے۔

قادیان میں چودھری فتح محمد سیال ایک معزز عہدے پر فائز ہیں۔ آپ انگریزی تعلیم کے ایم اے ہونے کے علاوہ ایک ذی شعور آدمی ہیں۔ مگر خدا جانے اہل حدیث کے سوالات میں کیا جادو کا اثر ہے کہ جو شخص بھی جواب دینے کو اٹھتا ہے وہ گویا متوالا ہو کر بولتا ہے جسے کچھ خبر نہیں رہتی کہ مجھے کیا کہنا چاہیے اور میں کیا کہتا ہوں۔ جس پر مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر ہمارے منہ سے بے ساختہ نکل جاتا ہے:

ہم کو ان سے ہے وفا کی امید۔ جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

چودھری فتح محمد سیال صاحب اس سوال کو یوں حل کرتے ہیں:

> مولوی (ثناء اللہ) صاحب! جب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے دعوی کیا تھا اس وقت ہمارا کوئی مشن عیسائی ممالک میں نہ تھا۔ لیکن اب خدا کے فضل سے عیسائی ممالک میں ہمارے کئی مشن کام کر رہے ہیں۔ اور سینکڑوں نہیں ہزاروں لوگ عیسائیت چھوڑ کر اسلام کو قبول کر رہے ہیں۔ پھر قابل غور بات یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا دعوی دنیا کو تلوار سے فتح کرنے کا نہ تھا بلکہ دلائل اور روحانیت کے ذریعہ مذہب عالم پر غلبہ حاصل کرنے کا تھا۔ جو آج ہر شخص کو نظر آرہا ہے چنانچہ اس وقت روس اور جرمنی دونوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیت سے بیزار ہیں۔ روسی عیسائیوں میں سے بیس کروڑ لوگ عیسائیت چھوڑ کر دہریت اختیار کر چکے ہیں اور جرمنوں نے عیسائیت کی بجائے ایک نیا مذہب نکالا ہے۔ (الفضل قادیان ۱۸ جنوری ۱۹۴۱ء ص ۳)۔

کیا خوب: سوال از آسماں جواب از ریسماں

ہندوستان میں مسیحیت کی ترقی کا جواب نہ دینا یقیناً ہمارے اعتراض کو تسلیم کرنا ہے۔ باقی رہا یہ کہ یورپ کے لوگ عیسائی مذہب چھوڑ کر دہریہ ہو گئے ہیں، ایسا کہنا بھی گویا اس بات کا اعتراف کرنا ہے کہ وہ قومیں جو خدا کو اور سلسلہ انبیاء کو مانتی تھیں مرزا غلام احمد صاحب کے دم قدم کی برکت سے دونوں سے منکر ہو گئیں۔

چودھری صاحب! غالباً آپ نے مرزا صاحب قادیانی کے دعویٰ پر غور نہیں کیا۔ سنیئے! مرزا صاحب کے دعویٰ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

میرا کام یہ ہے کہ میں عیسیٰ پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ (قول مرزا قادیانی در بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء)

بتایئے! کیا یورپ کے دہریہ ہو جانے سے توحید پھیل گئی۔ ابھی رسالت محمدیہ کا سبق اس سے آگے ہے۔

چودھری صاحب آپ کن بھول بھلیوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ اتنا تو سوچیے کہ مرزا غلام احمد صاحب اصلاح کے لئے آئے تھے اور ان کا دعویٰ تھا کہ میں دنیا بھر کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ پھر یہ کیسی اصلاح ہے کہ وہی لوگ جن کی اصلاح مقصود تھی، سلسلہ انبیاء کو ترک کرنے کے علاوہ خدا کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں۔ اس کی مثال تو یہ ہوئی، کوئی نامی ڈاکٹر کسی بیمار کے علاج کے لئے آئے اور دعویٰ کرے کہ میں اس کی بیماری رفع کر دونگا۔ لیکن اسی کے علاج سے جب مر جائے تو ڈاکٹر کہے کہ اس کی موت سے سب بیماریاں رفع ہو گئیں۔ بس یہی میری کامیابی ہے۔

چنانچہ چودھری فتح محمد صاحب نے اسی مثال کی تائید کی ہے۔ آپ یورپ کی دہریت کا ذکر کر کے لکھتے ہیں کہ

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی دعاؤں اور انفاس طیبہ کی تاثیرات سے عیسائیت آہستہ آہستہ کمزور ہو رہی ہے۔ چنانچہ روس میں عیسائیت کا تختہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الٹ دیا گیا اور جرمنی میں بھی اس کی روح بالکل مفقود ہو چکی ہے (ص ایضاً)

چودھری فتح محمد صاحب اس عبارت کے ساتھ اگر آپ یہ الفاظ بھی بڑھا دیتے کہ:

یورپ کے دوسرے ممالک سے عموماً اور جرمنی اور روس سے خصوصاً مرزا صاحب کی دعاؤں سے خدا کی حکومت بھی اٹھ گئی ہے،

تو ہم بھی قائل ہو جاتے۔ اور مرزا صاحب کے حق میں یہ شعر پڑھتے۔

مردوں کو جو جلاتے تھے وہ تو چلے گئے
زندوں کے مارنے کو مسیح الزماں ہوئے

چودھری فتح محمد صاحب نے ایک اور چکر کھایا ہے اور اپنے ناظرین کو بھی اسی چکر میں ڈالا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:

جنگ عظیم نے مسیحی اقوام کی مالی اور سیاسی طاقت کو کمزور کر دیا ہے یہاں تک کہ جو فارن مشن عیسائیوں کے تھے وہ کثرت سے ٹوٹ گئے ہیں اور اب عیسائیت کا وہ زور ہندوستان میں نہیں رہا جو پہلے تھا، مگر مولوی ثناء اللہ صاحب پر صلیب کی سطوت کا بھوت ایسا سوار ہے کہ اترنے میں نہیں آتا۔ اور وہ یہی کہے چلے جاتے ہیں کہ صلیب اور صلیب پرستوں کی طاقت میں کوئی ضعف نہیں آیا۔ (حوالہ مذکور)

اس کے جواب میں ہم کیوں بولیں جب کہ شھد شاھد من اھلھا، آپ کے گھر کی شہادت موجود ہے چنانچہ آپ کا احمدی بھائی پیغام صلح لاہور شہادت دیتا ہے کہ:

بپٹسٹ مشنری سوسائٹی اس وقت ۲۰ لاکھ روپیہ خرچ کر رہی ہے جس میں سے آٹھ لاکھ ہند پر خرچ ہو رہا ہے۔ جنگ کے دنوں میں لندن سے روپیہ کی کمی کو امریکہ کے خدا پرست لوگ پورا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں...

یہ ہے ایک عیسائی مشنری سوسائٹی کا حال، اس کے علاوہ عیسائی سوسائیٹیاں جو کچھ تبلیغی مقاصد پر خرچ کر رہی ہیں اس کی میزان مسلمانوں کو شرمندہ اور منفعل کرنے کو کافی ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۸ فروری ۱۹۴۱ء ص ۴)

چودھری صاحب! بتایئے کہ آپ بھی اپنے بھائی کے اس غم میں شریک ہیں یا نہیں جو اس کو عیسائی مشن کی کوششوں سے ہو رہا ہے۔ مرزائی دوستو! مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب کی مورتی پوجا کب تک کرتے رہو گے اور کب تک کہتے جاؤ گے

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۸ فروری ۱۹۴۱ء مطابق یکم صفر ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۹ ص ۶۔۷)

اتحاد مذاہب اور مرزائی

جناب پنڈت آتما نند مقیم لاہور لکھتے ہیں:

عرصہ تقریباً دو سال سے جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام پیشوایان مذاہب کی سیرت پر ہر سال لیکچر دیئے جاتے ہیں جن میں مختلف مذاہب کے نمائندے اپنے اپنے مذہب کے پیشوا کی سیرت پیش کر کے اتحاد مذاہب پر تقریریں کرتے ہیں۔ امسال بھی گول باغ امرتسر میں جماعت احمدیہ کی طرف یکم دسمبر ۱۹۴۰ء بروز اتوار بوقت تین بجے سے پانچ بجے شام تک جلسہ منعقد ہوا جس میں تین سو کے قریب حاضری تھی۔

سب سے پہلے ایک یورپئن یہودی مہاجر نے تقریر کی۔ بعد ازاں گیانی شیر سنگھ جی نے، میری رائے میں گیانی جی تقریر سب سے اعلیٰ تھی۔

جلسہ کی غرض و غایت اگرچہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت کا ڈھنڈورا پیٹنے اور مرزا کو پیشوایان مذاہب کی صف میں کھڑا کر کے ان کے خلاف پبلک نفرین کو دور کرنے کے ماسوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتی، تاہم ظاہری طور پر جماعت احمدیہ کا یہ اقدام قابل تعریف ہے جو بانیان مذاہب کی پاک زندگیوں کا مطالعہ کرنے کی عوام کو توفیق دی جاتی ہے۔ مگر شبہ گذرتا ہے کہ جماعت احمدیہ اور اتحاد مذاہب یہ دو متضاد باتیں کیونکر جمع ہوسکتی ہیں۔ وہ احمدی جن کا پیشوا بلکہ نبی اپنے تئیں نبی نہ ماننے والے مسلمانوں کو کافر اور قابل مواخذہ قرار دے اور مسلمانوں کے ساتھ رشتہ مناکحت ونماز، ونماز جنازہ حرام قرار دے کیونکہ دیگر مذاہب کے ساتھ اتحاد کر سکتے ہیں؟ یہ ایک حیرانگی کی بات ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ ان جلسوں کی غرض و غایت کچھ دوسری ہی ہے...

مرزائی لوگ جو اپنی لڑکیاں مسلمانوں کے نکاح میں نہیں دیتے، کسی مسلمان کے پیچھے نماز تک نہیں پڑھتے، اور کسی مسلمان کے جنازہ میں شامل نہیں ہوتے، حتی کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر احمدی مسلمانوں کو مسلمان ہی نہیں مانتے، وہ احمدی اتحاد مذاہب میں پیش پیش ہوں تو دو میں سے ایک بات لازمی ہے:

یا یہ کہ وہ غلام احمدیت سے باز آ گئے ہیں

اور یا یہ کہ ایسے جلسوں سے ان کی غایت وغرض کچھ اور ہی ہے، یعنی یہ کہ مرزا صاحب قادیانی کو نبیوں کی صف میں کھڑا کرنا......(مختصراً)..

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۴۱ء مطابق یکم صفر ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۹۔ص ۸۔۱۰)

مرزا قادیانی ذوالقرنین تھے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی شاعر نے اپنے محبوب کو مخاطب کر کے کہا تھا:

حسین ہو مہہ جبیں ہو دلنشین ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اپنے لئے کئی ایک اسماء مبارکہ اختیار کئے ہیں، چنانچہ آپ فرماتے ہیں

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

مگر ناظرین یہ سن کر حیران ہوں گے کہ مرزا قادیانی نے ایک ایسا نام بھی اختیار کیا ہے جو ایک با اختیار صاحب سیاست کے لئے مشہور ہے۔یعنی ذوالقرنین، جس کا سورۃ کہف میں ذکر ملتا ہے۔

آپ نے براہین احمدیہ ج ۵ کے صفحہ ۹۶ پر ذوالقرنین سے متعلق آیات اپنے اوپر چسپاں کی ہیں۔قادیان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین اپنے رسالہ نورالدین بجواب ترک اسلام کے صفحہ ۱۷۰۔۱۷۱ پر مرزا کے ذوالقرنین ہونے کی تشریح یوں کرتے ہیں:

آپ نے ہر قومی سنہ کی دو صدیاں پائی۔مثلاً اسلامی سن ہجری کی تیرھویں اور چودھویں دو صدیاں، اسی طرح انگریزی سنہ عیسوی کی انیسویں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیسویں دو صدیاں۔

اخبار الفضل قادیان ۱۳ دسمبر ۱۹۴۰ء میں یہ مضمون مفصل شائع ہوا ہے ہم ناظرین کی تفریح طبع کے لئے اس کا ایک صفحہ نقل کرتے ہیں:

خدا تعالی نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالی کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء

جس کے یہ معنی ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرائیوں میں،

یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے بھی صفات ہوں کیونکہ سورۃ کہف سے یہ ثابت ہے کہ ذوالقرنین بھی صاحب وحی تھا۔ خدا تعالی نے اس کی نسبت فرمایا قلنا یا ذا القرنین۔ پس اس وحی الہی کی رو سے کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء اس امت کے لئے ذوالقرنین میں ہوں اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیش گوئی موجود ہے مگر ان کے لئے جو فراست رکھتے ہیں۔ (براہین احمدیہ۔ ج ۵ ص ۱۰۱)۔

ان اقتباسات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اس امت کے لئے ذوالقرنین ہیں اور ذوالقرنین کے متعلق قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں ان کے مقصد کے حصول کے لئے اللہ تعالی نے (اس کے) ساز و سامان عطا کئے تھے۔ ایسا ہی ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے وقت بھی ... اشاعت حق کیلئے اللہ تعالی نے پریس ڈاک اور ذرائع آمدو رفت وغیرہ کو عام کر کے آپکے مقصد کے حصول کیلئے سہولت فرمادی ہے۔

ایسا ہی قرآن مجید کے الفاظ سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اپنے فرائض کو ادا کرنے کے لئے تین قسم کے لوگوں سے واسطہ پڑے گا۔ اول مغربی ممالک کے لوگ، جو آفتاب صداقت اور ہدایت سے منہ موڑ کر تاریکی اور کیچڑ کے چشمہ میں پھنسے ہوں گے۔

دوم مشرقی ممالک کے لوگ روحانی سورج کے سامنے محض برہنہ ہونے کی حالت میں کھڑے ہوں گے اور بجائے اس کے کہ وہ آفتاب ہدایت سے کوئی فائدہ حاصل کریں تمازت آفتاب سے ان کا چمڑہ جل جائے گا رنگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ ہو جائے گا اور آنکھیں چندھیا جائیں گی

اور تیسری قسم کے لوگوں کا ذکر حضور (مرزا قادیانی) نے ان الفاظ میں فرمایا ہے:

پھر ذوالقرنین یعنی مسیح موعود ایک اور سامان کے پیچھے پڑے گا اور جب وہ ایک ایسے موقع پر پہنچے گا یعنی جب وہ ایک ایسا نازک زمانہ پائے گا جس کو بین السدین کہنا چاہیے یعنی دو پہاڑوں کے بیچ۔

مطلب یہ کہ ایسا وقت پائے گا جب کہ دو طرفہ خوف میں لوگ پڑیں گے اور ضلالت کی طاقت حکومت کی طاقت کے ساتھ مل کر خوف ناک نظارہ دکھائے گی تو ان دونوں طاقتوں کے ماتحت ایک قوم کو پائے گا جو اس کی بات کو مشکل سے سمجھیں گے .....

اور یہ تیسری قوم ہے جو مسیح موعود کی ہدایت سے فیض یاب ہوں گے تب وہ اس کو کہیں گے کہ اے ذوالقرنین یاجوج اور ماجوج نے زمین پر فساد مچا رکھا ہے پس اگر آپ کی مرضی ہو تو ہم آپ کے لئے چندہ جمع کریں تا کہ آپ ہم میں اور ان میں کوئی روک بنا دیں۔

وہ جواب میں کہے گا کہ جس بات پر خدا نے مجھے قدرت بخشی ہے وہ تمہارے چندوں سے بہتر ہے۔ہاں اگر تم نے کچھ مدد کرنی ہے تو اپنی طاقت کے موافق کرو تا میں تم میں اور ان میں ایک دیوار کھینچ دوں....

لوہے کی سلیں مجھے لا دو۔تا آمدورفت کی راہوں کو بند کیا جائے۔یعنی اپنے تئیں میری تعلیم اور دلائل پر مضبوطی سے قائم کرو اور پوری استقامت اختیار کرو اور اس طرح پر خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملوں کو روکو۔اور سلوں میں آگ پھونکو جب تک کہ وہ خود آگ بن جائیں۔یعنی محبت الٰہی اس قدر اپنے اندر بھڑکاؤ کہ خود الٰہی رنگ اختیار کرو۔

پھر آیات متذکرہ کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ذوالقرنین یعنی مسیح موعود اس قوم کو جو یاجوج ماجوج سے ڈرتی ہے کہے گا کہ مجھے تانبا لا دو کہ میں اس کو پگھلا کر اس دیوار پر انڈیل دوں گا۔

پھر بعد اس کے یاجوج ماجوج طاقت نہیں رکھیں گے کہ ایسی دیوار پر چڑھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکیں یا اس میں سوراخ کر سکیں۔ یاد رہے کہ لوہا اگرچہ بہت دیر تک آگ میں رہ کر آگ کی صورت اختیار کر لیتا ہے مگر مشکل سے پگھلتا ہے، مگر تانبا جلد پگھل جاتا ہے اور سالک کے لئے خدا تعالی کی راہ میں پگھلنا بھی ضروری ہے۔ پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ایسے مستعد دل اور نرم طبیعتیں لاؤ کہ جو خدا تعالی کے نشانوں کو دیکھ کر پگھل جائیں انسانی منصوبوں کا اس میں دخل نہیں ہوگا۔ (براہین احمدیہ۔ ج ۵ ص ۱۰۴)

حضور (مرزا قادیانی) کے ان الفاظ سے ظاہر ہے کہ احمدی جماعت کی ترقی دو باتوں سے وابستہ ہے۔ اول محبت الہی میں اس قدر ترقی کرنا کہ جس طرح لوہا آگ میں پڑ کر بالکل آگ کی سی شکل اختیار کر لیتا ہے، اس طرح جماعت خدا کے رنگ میں رنگین ہو کر ظلی طور پر اس کی صفات کو اپنے اندر جمع کر لے۔ اور خدا کے نشانوں کے نشانوں کو دیکھ کر تانبے کی طرح پگھل جائے۔ دوم حتی المقدور چندہ دے کر آپکی مدد کرے کہ اس چندہ اور اپنی خداداد طاقت سے کام لے کر آپ جماعت احمدیہ اور یاجوج ماجوج کے درمیان ایک ایسی مضبوط دیوار کھڑی کر دیں کہ جو سد سکندری کا کام دے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ سد سکندری کیا ہے جسے حضرت مسیح موعود (مرزا) نے جماعت کو یاجوج ماجوج کے حملوں سے محفوظ رہنے کے لئے تجویز کیا۔ سو اس کا جواب یہ ہے کہ سد سکندری وہ دلائل ہیں جنہیں حضور نے عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کر کے عیسائیت کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا۔ سد سکندری وہ تازہ نشانات ہیں جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ سے لے کر اب تک ہم ہر روز اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کرتے ہیں اور منجملہ ان نشانوں کے ایک نشان حضرت امیر المومنین (خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد قادیانی) کی ذات ہے۔ جن کی زبان مبارک سے نکلے ہوئے کلمات باطل کے لشکروں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جاتے ہیں اور مومنون کو یقین اور ایمان کی ایک مضبوط چٹان پر کھڑا کر دیتے ہیں۔ پھر سد سکندری وہ پاکیزہ جماعت ہے جو نیکی تقوی طہارت عزم اور استقلال میں اس قدر مضبوط بنیادوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قائم ہے کہ دشمن کی کوئی طاقت اسے اپنی جگہ سے ہلا نہیں سکتی ۔ پھر سد سکندری وہ مبلغین ہیں جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے عطا کردہ دلائل کے ہتھیاروں سے مسلح ہو کر اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں ۔

ہاں آج کل سد سکندری کی تعمیر میں بہت سا حصہ ان چندوں کا ہے جو تحریک جدید میں مخلصین دے رہے ہیں ۔ یقیناً اب وہ وقت آ گیا ہے کہ غریب مگر مخلص لوگوں کی اس قربانی سے سد سکندری کی بنیادوں کو ایسا مضبوط کر دیا جائے کہ پھر دشمن کی کوئی طاقت اس میں نقب نہ لگا سکے مخالفت کی آندھیاں آئیں مگر اسے ہلا نہ سکیں ۔

پس اے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی پاکیزہ جماعت ! یہ وقت پھر ہاتھ نہیں آئے گا ۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ بادشاہوں کے احمدیت میں داخل ہونے سے پہلے پہلے غرباء کے چندوں اور دعاؤں سے سد سکندری کی بنیادوں کو مستحکم کر دے ۔ یقیناً اسے یہ پسند نہیں ہے کہ سلسلہ عالیہ کے عظیم الشان قصر کے لئے بادشاہوں سے امداد لے ۔ اور السابقون الاولون غرباء کی جماعت اس سے محروم رہ جائے ۔ پس یہ وقت ہے ، اسے غنیمت سمجھو اور اپنی طاقت کے مطابق اس چندہ کی ادائیگی کے لئے قربانیاں کرو ۔ (الفضل ۱۳ دسمبر ۱۹۴۰ء)

ناظرین ! آپ نے اس مضمون سے جو فائدہ حاصل کیا ہے اسے تو آپ ہی جانیں ، مگر ہم نے اس سے یہ سمجھا ہے کہ شیخ چلی کی جماعت ابھی ختم نہیں ہوئی

مضمون نگار نے اپنے اس مضمون میں قرآن مجید کی آیات میں مذکورہ اسماء پر بہت کچھ تصرف کیا ہے مگر یاجوج ماجوج کی تشریح نہیں کی کہ اس سے مراد کون لوگ ہیں اور ان کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے کون سی دیوار بنائی ؟

ہم اپنے ناظرین کی واقفیت کے لئے منقولہ مضمون کی اس کمی کو پورا کر دیتے ہیں سنیئے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ :

یاجوج ماجوج انگریز اور روسی وغیرہ یورپین قومیں ہیں (حمامۃ البشری)

راقم مضمون نے حسب قول مرزا صاحب قادیانی ، جماعت احمدیہ کو سد سکندری قرار دیا ہے ۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری استقامت اختیار کرو اور اس طرح خود لوہے کی سل بن کر مخالفانہ حملے کو روکو اور سلوں میں آگ پھونکو..الخ

کیسا عجب استعارہ ہے، سچ ہے

کشتی درون دریا و دریا درون کشتی

لطف یہ ہے کہ آگے چل کر اسی سد سکندری کی بابت یوں گویا ہوئے ہیں:

سد سکندری وہ دلائل ہیں جنہیں حضور (مرزا قادیانی) نے عیسائیت کے مقابلہ میں پیش کیا ہے۔

پھر اس پر بھی کفایت نہیں کی بلکہ مزید تشریح کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

سد سکندری (ہمارے) وہ مبلغین ہیں جو اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں،

آخر جب سد سکندری کے گر جانے کا خطرہ محسوس ہوا تو پیش بندی کرنیکو فوراً کہہ دیا:

چندوں اور دعاؤں سے سد سکندری کی بنیادوں کو مضبوط کرو۔

بس یہ ہے مقطع کلام جس کی بابت کہا گیا ہے

ایں ہمہ از پئے آنست کہ زر می خواہد

احمدی ممبرو! خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر سچ بتاؤ کہ قرآن مجید پر ایمان رکھنے والے قرآن مجید سے ایسا برتاؤ کر سکتے ہیں جیسا کہ تم کر رہے ہو۔ تمہاری اس قسم کی تقریروں اور تفسیروں سے مخالفوں کے دلوں میں یہ خیال راسخ ہو جاتا ہے کہ تم لوگ نہ صرف قرآن کو بلکہ خدا کو بھی نہیں مانتے۔ اسلام کی تائید میں تمہاری جتنی تحریکیں نظر آتی ہیں سب ڈھونگ ہیں۔ تمہارے جیسے لوگوں کے حق میں حافظ شیرازی نے کیا خوب کہا ہے

حافظا! مے خور و رندی کن و خوش باش ولے

دام تزویر مکن چوں دگراں قران را

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۸ صفر ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۰ ص ۵۔۷)

تحریک بہائیت پر تبصرہ:

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب قادیانی مبلغ۔ ضخامت ۲۶۰ صفحات۔

مصنف نے بڑی محنت سے بابیوں اور بہائیوں کے حالات ابتداء سے انتہاء تک لکھے ہیں۔ کتاب اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موضوع پر مفید ہے لیکن مناظرانہ طرز کی بجائے محض مورخانہ طریق پر ہوتی تو مفید تر ہوتی ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۴۱ء ص ۱۴)

احمدیت اور بہائیت

مولوی اللہ دتا قادیانی کی کتاب ،تحریک بہائیت پر تبصرہ ۔کا ریویو اہل حدیث مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۴۱ء میں شائع ہو چکا ہے جو ناظرین کی نظر سے گزرا ہوگا اس کے جواب میں مولوی عبداللہ وکیل ، سابق اہل حدیث ، سابق مرزائی ، حال بہائی نے ، بہائیت اور احمدیت کے نام سے ایک مختصر رسالہ شائع کیا ہے ۔اس کا خلاصہ یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ کا دعوی مرزا صاحب کے دعوی سے مقدم ہونے کی وجہ سے صحت سے زیادہ قریب ہے ۔اس لئے ہم سفارش کرتے ہیں کہ جن بھائیوں نے مولوی اللہ دتا قادیانی کی کتاب پڑھی ہو یا پڑھنے کا ارادہ رکھتے ہوں ، وہ بہائیوں کے رسالہ مذکورہ کا مطالعہ بھی ضرور کریں ۔

ملنے کا پتہ : مولوی عبداللہ وکیل سری نگر ۔(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۷)

مرزائی اور بہائی

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اپنے رسالہ : بہاء اللہ اور مرزا ، میں یہ دعوی کیا تھا کہ تحریک قادیانی دراصل تحریک بہائی ایرانی سے ماخوذ ہے ۔اس کی وجوہات اسی رسالہ میں مذکور ہیں ۔ان کے علاوہ آج ہم اپنے دعوی پر ایک نئی دلیل پیش کرتے ہیں ۔

بہائی رسالہ پیامبر دہلی نے شیخ بہاء اللہ ایرانی کی رسالت کا ثبوت دینے کو قرآنی جملہ با لآ خرۃ ھم یو قنو ن پیش کیا ہے ۔تمہید کے طور پر آپ نے لکھا ہے کہ ا لآ خرہ صفت کا صیغہ ہے اور موصوف اس کا نز لۃً ہے یعنی النز لۃ ا لا خرۃ ۔اصل الفاظ یہ ہیں :

مومن آپ (ﷺ) پر اور آپ سے پہلے انبیاء پر جو نزول وحی وشریعت ہوا اس پر ایمان رکھتے ہیں اور آئندہ نزول وحی وشریعت پر بھی یقین رکھتے ہیں النز لۃ و النز و ل ۔ دونوں مصدر ہیں سورہ نجم میں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و لقد رأہ نز لۃ ا خری اسے دوسرے نزول میں دیکھا۔

خلاصہ یہ کہ آیت مذکورہ میں تینوں زمانوں کے نزول وحی شریعت کا ذکر ہے

۱۔حضرت رسول ﷺ کے وقت نزول وحی شریعت۔

۲۔حضرت رسول ﷺ سے پہلے نزول وحی شریعت۔

۳۔ حضرت رسول کے مابعد زمانے میں نزول وحی شریعت

آیت با لآ خر ۃ ھم یو قنو ن کا مفہوم جو اس وقت ہم نے بیان کیا ہے اہل بہا اسے نصف صدی قبل بیان کر چکے ہیں مشہور بہائی کتاب بحر العر فا ن میں اس آیت کے متعلق لکھا ہوا ہے موجود

(پیامبر دہلی مارچ ۱۹۴۱ء ص ۹۔۱۰)

ناظرین کچھ عرصہ ہوا قادیان سے قرآن مجید کا پہلا پارہ مع ترجمہ شائع ہوا تھا اس میں اس آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

با لآ خر ۃ ھم یو قنو ن کے لفظی معنی یہ ہیں کہ پیچھے آنے والی پر یقین رکھتے ہیں چونکہ ا لآ خرۃ صفت ہے جس کا موصوف اس جگہ مذکور نہیں اس لئے قرآن مجید کی دوسری آیات کو جن میں الدار ا لآ خر ۃ آیا ہے مدنظر رکھ کر یہاں عام طور پر ا لآ خرۃ سے مراد الدار ا لآ خرۃ مراد لی جاتی ہے لیکن اگر ماقبل دیکھا جائے تو صاف ظاہر ہے کہ ما انز ل الیك میں اس وحی کا ذکر کیا گیا ہے جو آنحضرت ﷺ پر نازل ہوئی اور ما انز ل من قبلك میں اس وحی کا ذکر ہے جو دیگر گذشتہ انبیاء پر نازل ہوئی اور الآخرۃ میں اس وحی کا ذکر ہے جو پیچھے نازل ہونے والی ہے گویا یہاں تین وحیوں کا ذکر ہے جن پر متقی ایمان لاتا ہے ایک وہ وحی جو رسول اللہ ﷺ پر نازل ہوگی اور ایک وہ وحی جو آپ سے پہلے نازل ہوئی اور وہ وحی جو پیچھے اترنے والی ہے اور یہ وہ وحی ہے جو سورۃ جمعہ آیت ۲۔۳

ھو الذی بعث فی الا مّیین رسو لاً منھم یتلوا علیھم آ یا تہ و یز کّیھم و یعلّمھم الکتا ب و الحکمۃو ان کا نوا من قبل لفی ضلا ل مبین ۔ و آ خر ین منھم لمّا یلحقوا بھم و ھو العزیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحکیم

میں موعود ہے اس آیت میں رسول کریم ﷺ کے دو بعث بیان فرمائے گئے ہیں۔ایک تو وہ بعث ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا اور ایک دوسرا بعث جو آخری زمانہ میں ہونا مقدر تھا لیکن اس دوسرے بعث سے یہ مراد نہیں ہے کہ خود محمد رسول اللہ ﷺ ہی دوبارہ تشریف لائیں گے یا یہ کہ آپ کی روح کسی اور جسم میں حلول کرکے اس دنیا میں آوے گی بلکہ آپ کے دوبارہ بعث سے آپ کے اتباع میں سے کسی شخص کا کھڑا ہونا مراد ہے جو آپ کی فرمانبرداری اور محبت میں فنا ہو کر صاحب وحی ہوگا چنانچہ احادیث اور قرآن شریف کی دیگر آیات سے ثابت ہے کہ وہ صاحب وحی شخص مسیح موعود اور مہدی معہود ہے جس کی وحی پر یقین لانا ویسا ہی ضروری ہے جیسا دوسری وحیوں پر۔ بالآخرۃ ھم یوقنون میں مسلمانوں کو یہ تعلیم ہے کہ جب وہ موعود آئے تو اس کو قبول کریں۔مگر جیسی کہ سنت اللہ ہے کہ لوگ فوراً کسی صداقت کو قبول نہیں کرتے جب وہ شخص آیا تو بہتوں نے اس کی مخالفت کی مگر رفتہ رفتہ اس کا سلسلہ بالکل اسی طرح جس طرح مسیح ناصری کا سلسلہ پھیلا تھا تمام دنیا میں پھیل رہا ہے اس کا نام جیسے کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔(قادیانی پارہ اول مترجم حاشیہ برآیت بالآخرۃ ھم یوقنون)

ان دونوں مترجموں (بہائی اور قادیانی) نے اپنی مخصوص اغراض کے ماتحت الآخرۃ سے مراد آخری وحی لی ہے مگر فرق اتنا ہے کہ مرزائی مترجم نے یہ خیال نہیں کیا کہ الآخرۃ کو میں وحی کی صفت بتاتا ہوں حالانکہ عربی میں الآخرۃ صفت مونث کا صیغہ ہے اور موصوف اس کا وحی ہے جو صیغہ مذکر ہے۔ ہاں بہائی مضمون نگار نے اس اعتراض کے رفع کرنے کو اس کا موصوف النزلۃ نکالا ہے۔

درحقیقت یہ دونوں صاحب قرآنی اصطلاح سے دور جا پڑے ہیں۔قرآن مجید میں الآخرۃ کا لفظ اصطلاحی طور پر دوسری دنیا یعنی یوم حشر کے لئے آتا ہے اس جگہ ہم بطور شہادت قرآن مجید سے دو تین آیات پیش کرتے ہیں سنیئے ارشاد ہوتا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ربنا آتنا فی الدنیا حسنة و فی الآخرة حسنة و قنا عذاب النار۔(پ۲ع۹)

۲۔انّ الذین یؤذون اللہ و رسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا و الآخرة و اعدّ لھم عذاباً مھیناً۔(پ۲۲۔ع۴)۔

وغیرہ ذلک من الآیات الکثیرة

ناظرین! ان آیات میں آخرة سے مراد یقیناً دارالجزاء ہے کیونکہ دوسری آیت میں اس کا موصوف الساعة آیا ہے چنانچہ ارشاد ہے ان الساعة آتیة۔(پ۱۶۔ع۱۰)۔ قیامت کی گھڑی آنے والی ہے

بہائی نامہ نگار کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزائی مترجم نے جو ترجمہ کیا ہے اس کے اصل موجد بہائی لوگ ہیں اور قادیانی اصحاب ان کے متبع ہیں۔

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۵ صفر ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۱ ص ۵۔۶)

☆☆☆☆☆

نکات مرزا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ اجمعین

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ پنجابی نبی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے ذمہ بے حساب عہدے لے رکھے تھے مجدد مہدی مسیح کرشن وغیرہ ان سب کے ثبوت میں ان کے پاس دو قسم کے دلائل تھے۔

ایک لفظی دوسرے روحانی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظی دلائل آیات واحادیث سے تھے جن کی حقیقت معلوم ہے۔

روحانی دلائل دو قسموں پر تھے۔

اول: الہامات ربانی متضمن پیش گوئیاں۔ دوم: قرآنی معارف اور نکات

جس طرح کہ مرزا صاحب پر بحیثیت مدعی ان تینوں قسم کے دلائل بیان کرنا فرض تھا اسی طرح ان کے منکروں کا بھی فرض تھا کہ وہ تینوں قسم کے دلائل سنیں اور غور کر کے صحیح ہونے کی صورت میں قبول کریں یا غلط ہونے کی صورت میں رد کریں۔ چنانچہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ مرزا قادیانی کے دلائل قرآنیہ اور حدیثیہ کے جواب میں بھی ہماری تحریرات شائع ہوئی ہیں اور الہامات کے متعلق بھی کئی ایک رسائل مطبوع ہیں آج ہم تیسری قسم، نکات قرآنیہ مرزائیہ، ناظرین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔ اس کی وجہ کیا ہوئی؟ مارچ ۱۹۲۵ء میں حسب معمول قادیان میں اسلامیہ جلسہ ہوا جس میں علماء دیوبند مولوی سید مرتضی حسن وغیرہ شریک تھے۔ مولوی صاحب نے اثناء تقریر میں مرزا قادیانی کے معارف قرآنیہ پر بھی چھینٹا ڈالا۔ بالفاظ دیگر مرزا قادیانی کے معارف قرآنیہ سے انکار کیا۔ اس پر اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء میں خلیفہ صاحب قادیانی کی ایک تقریر شائع ہوئی جس کے دو حصے تھے:

ایک مرزا غلام احمد (پنجابی نبی) کے بیان کردہ معارف کا،

دوسرا خود خلیفہ قادیان (میاں محمود احمد) کا چیلنج۔

پہلے حصے کے متعلق ان کے الفاظ یہ ہیں؛

دیوبندیوں کا چیلنج منظور: اگر وہ (دیوبندی) لوگ اپنی اس بات پر مضبوط اور قائم ہیں اور اس کی صداقت کا معیار قرار دینے کے لئے تیار ہیں تو اس بات کا میں ذمہ لیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی کتابوں میں سے وہ حقائق اور معارف پیش کروں جو ان مولوی صاحبان نے کبھی بیان نہیں کئے اور نہ پہلی کتابوں میں قرآن کریم سے اخذ کر کے بیان کئے ہیں۔ کہہ دینے کو تو انہوں نے کہہ دیا کہ مرزا صاحب نے کوئی معارف بیان نہیں کئے، اور جو کئے ہیں وہ سرقہ ہیں، پچھلی کتابوں میں موجود ہیں لیکن اگر اس بات پر قائم رہیں اور اس کو سچائی کا معیار سمجھیں تو اس کا میں ذمہ لیتا ہوں کہ حضرت مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود کی کتب سے ایسے قرآنی حقائق اور معارف پیش کروں جو ان مولوی صاحبان نے کبھی بیان نہیں کئے اور نہ حضرت مسیح موعود (مرزا) سے پہلے کسی نے لکھے ہیں۔

مگر دیو بندی مولوی صاحبان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن کریم میں وہ معارف ہیں جو پہلی کتب میں نہیں ہیں۔

پس حضرت مرزا صاحب کے دعوی کے پرکھنے سے پہلے ہمیں جدت و کثرت کا معیار قائم کر لینا چاہیے اور اس کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ غیر احمدی علماء مل کر قرآن کے وہ معارف بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی۔

پھر میں ان کے مقابلہ پر کم سے کم دوگنے معارف قرآنیہ بیان کروں گا جو حضرت مسیح موعود (مرزا) نے لکھے ہیں اور ان مولویوں کو تو کیا سوجھنے تھے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے۔

اگر میں کم سے کم دوگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں، تو بیشک مولوی صاحبان معارف قرآنیہ کی ایک کتاب ایک سال تک لکھ کر شائع کریں اور اس کے بعد میں اس پر جرح کروں گا جس کے لئے مجھے چھ ماہ کی مدت ملے گی۔ اس مدت میں جس قدر باتیں ان کی میرے نزدیک پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں ان کو پیش کروں گا۔ اگر ثالث فیصلہ دیں کہ وہ باتیں پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں تو اس حصہ کو کاٹ کر صرف وہ حصہ ان کی کتاب کا تسلیم کیا جائے گا جس میں ایسے معارف قرآنیہ ہوں جو پہلی کتب میں نہیں پائے جاتے۔

اس کے بعد چھ ماہ کے عرصہ میں ایسے معارف قرآنیہ مسیح موعود کی کتب سے یا آپ کے مقرر کردہ اصول کی بنا پر لکھوں گا جو پہلے کسی اسلامی مصنف نے نہیں لکھے اور مولوی صاحبان کو چھ ماہ کی مدت دی جائے گی کہ وہ اس پر جرح کر لیں اور جس قدر حصہ ان کی جرح کا منصف تسلیم کر لیں اس کو کاٹ کر باقی کتاب کا مقابلہ ان کی کتاب سے کیا جائے گا اور دیکھا جائے گا کہ آیا میرے بیان کردہ معارف قرآنیہ جو حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے گئے ہوں گے اور جو پہلی کسی کتاب میں موجود نہ ہوں، ان علماء کے ان معارف قرآنیہ سے کم از کم دوگنے ہیں یا نہیں؟ جو انہوں نے قرآن کریم سے ماخوذ کئے ہوں، اور وہ پہلی کسی کتاب میں موجود نہ ہوں۔ اگر میں ایسے دگنے معارف دکھانے سے قاصر رہوں تو مولوی صاحبان جو چاہیں کہیں لیکن اگر مولوی صاحبان اس مقابلہ سے گریز کریں یا شکست کھائیں تو دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ من جانب اللہ تھا۔ (الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا قادیانی کے معارف کا فیصلہ کم از کم تین سال کے بعد ہو سکے گا۔ چونکہ یہ ایک طویل عمل تھا اسلئے کسی نے اس طرف توجہ نہ کی۔ البتہ خلیفہ قادیان کی تقریر کا دوسرا حصہ قابل التفات ہو سکتا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

اگر مولوی صاحبان (دیوبندی) اس طریق فیصلہ کو ناپسند کریں اور اس سے گریز کریں تو دوسرا طریق یہ ہے کہ میں حضرت مسیح موعود کا ادنی خادم ہوں، میرے مقابلہ پر مولوی صاحبان آئیں اور قرآن کریم کے تین رکوع کسی جگہ سے قرعہ ڈال کر انتخاب کر لیں اور وہ تین دن تک اس ٹکڑے کی ایسی تفسیر لکھیں جس میں چند ایسے نکات ضرور ہوں جو پہلی کتب میں موجود نہ ہوں اور میں بھی اسی ٹکڑے کی اس عرصہ میں تفسیر لکھوں گا اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی روشنی میں اس کی تشریح بیان کروں گا اور کم سے کم چند ایسے معارف بیان کروں گا جو اس سے پہلے کسی مفسر یا مصنف نے نہ لکھے ہوں گے اور پھر دنیا خود دیکھ لے گی کہ حضرت مسیح موعود نے قرآن کریم کی کیا خدمت کی ہے۔ اور مولوی صاحبان کو قرآن کریم اور اس کے نازل کرنے والے سے کیا تعلق اور کیا رشتہ ہے۔ (الفضل ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

اس چیلنج کے جواب میں میں نے صاف لفظوں میں قبولیت لکھی (یعنی اس چیلنج کو قبول کیا) جو یہ ہے

ہم اس چیلنج کی منظوری دیتے ہیں:

بلا تکلف ہم کو یہ صورت منظور ہے۔ پس آپ اسی میدان میں تشریف لے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آئیں جس میں مرزا قادیانی نے امرتسر میں مباہلہ کیا تھا۔ میں آپ کی طرف سے تقرر تاریخ اور جواب باصواب کا منتظر ہوں۔ پس سنئے

ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوی کیا کریں۔ ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں

اپنا تو یہ ہے قول آئے ہیں آیئے۔ دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

میں ہوں مرزا صاحب قادیانی نبی کا پرانا باوفا۔ ثناء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۲۵ء)

اس صاف منظوری کے جواب میں الفضل ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء میں لکھا گیا:

ہمارا چیلنج علماء دیوبند کو ہے۔ تم (ثناء اللہ) ان سے وکالت نامہ حاصل کرو۔ پھر مقابلہ پر آؤ۔

اس کے جواب میں، میں نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۲۵ء میں لکھا کہ مجھے دیوبندیوں سے وکالت نامہ حاصل کرنے کی ضرورت نہیں۔ آپ (خلیفہ قادیان) امرتسر میں نہیں آتے، تو سنئے:

آپ بتراضی فریقین کوئی تاریخ مقرر کرکے بٹالہ کی جامع مسجد میں آجائیں جہاں آٹھ بجے صبح سے بارہ بجے تک مجلس ہوگی۔ جس میں، میں (ثناء اللہ) اور آپ (خلیفہ قادیان) تفسیر القرآن لکھیں گے، اس طرح کہ مجھ سے اور آپ سے قریب دس دس گز تک کوئی آدمی نہ بیٹھے گا۔ ہمارے ہاتھ میں صرف سادہ بے ترجمہ قرآن اور سادہ کاغذ اور آزاد قلم (انڈی پنڈنٹ) ہوگا۔

(اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ نومبر ۱۹۲۵ء)

اتنی واضح اور صاف قبولیت (چیلنج) پر بھی خلیفہ صاحب معارف نمائی کو نہ نکلے بلکہ اخبار الفضل ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء میں حیلے بہانے بناتے رہے۔ لہذا ضرورت ہوئی مرزا غلام احمد قادیانی کے نکات اور معارف قرآنیہ کا نمونہ پبلک کو دکھایا جائے تاکہ اپنے پرائے کو پورا یقین حاصل ہوجائے کہ واقعی مرزا قادیانی قرآن اور شریعت کے نکات جدیدہ کیسے بیان کرتے تھے۔

تعرف الاشیاء باضدادھا - یہ ایک عربی کا مقبول مقولہ ہے۔ اس کا مطلب بہت صحیح ہے کہ چیزوں کی پرکھ ان کے مقابلہ سے ہوا کرتی ہے، اس لئے مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کے مدمقابل مولوی عبداللہ چکڑالوی بانی فرقہ چکڑالویہ (اہل قرآن) کے چند معارف جدیدہ بھی ہم بتا دیں گے، جو واقعی اس قابل ہوں گے کہ پہلی کسی کتاب میں نہ ملیں گے، تاکہ مرزا صاحب کو مخاطب کر کے ہمیں یہ کہنے کا موقع حاصل ہو

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرہ دیکھ بھال کے

یوں تو مرزا غلام احمد قادیانی کی کل تصنیفات نکات سے پر ہیں مگر ہم بطور نمونہ دس نکات نذر ناظرین کریں گے تاکہ ناظرین کو نکات مرزا کا نمونہ مل جائے اور وقت بھی کم خرچ ہو

مختصر بات ہو مضمون مطول ہوئے۔ دہن و زلف کا مذکور مسلسل ہوئے

نکتہ نمبر ا

مرزا غلام احمد قادیانی نے ایک کتاب تفسیر سورہ فاتحہ کی لکھی ہے جس کا نام ہے اعجاز مسیح، یعنی (بزعم خود) مسیح موعود (مرزا صاحب) نے وہ تفسیر معجزے سے لکھی ہے۔ اس لئے اسی میں بہت سے نکات عجیبہ قابل دید و شنید ہوں گے لہذا ہم سب سے پہلے اسی سے شروع کرتے ہیں۔

موصوف نے اعوذ باللہ سے نکتہ سنجی شروع کی ہے فرماتے ہیں۔ شیطان رجیم، سے مراد دجال ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

فحاصل الکلام ان الذی یقال له الشیطان الرجیم هو الدجال اللئیم ۔ (اعجاز المسیح ص ۸۳ ۔ قادیانی خزائن جلد ۱۸ ص ۸۵)

یعنی جس کو شیطان رجیم کہتے ہیں وہ دجال لعین ہے۔

ناظرین! اس دجال سے مراد قادیانی مرزا جی کی اصطلاح میں عیسائیوں کے پادری لوگ ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب ازالہ اوہام میں اس دجال کی بابت مفصل فرماتے ہیں

اب اس تحقیق سے ظاہر ہو گیا کہ جیسے مثیل مسیح کو مسیح ابن مریم کہا گیا اس امر کو نظر میں رکھ کر کہ اس نے مسیح ابن مریم کی روحانیت کو لیا اور مسیح کے وجود کو باطنی طور پر قائم کیا، ایسا ہی وہ دجال جو آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں فوت ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکا ہے اس کی ظل اور مثال نے اسی آخری زمانہ میں اس کی جگہ لی اور گرجا سے نکل کر مشارق و مغارب میں پھیل گیا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۴۸۵۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۶۰۔۳۶۱)

پادریوں کی دجالیت کی نظیر ہرگز ہم کو نہیں ملے گی انہوں نے ایک موہومی اور فرضی مسیح اپنی نظر کے سامنے رکھا ہوا ہے جو بقول ان کے زندہ ہے اور خدائی کا دعوی کر رہا ہے۔ سو حضرت مسیح ابن مریم نے خدائی کا دعوی ہرگز نہیں کیا۔ یہ لوگ اس کی طرف سے وکیل بن کر خدائی کا دعوی کر رہے ہیں اور اس دعوی کے سرسبز کرنے کے لئے کیا کچھ انہوں نے تحریفیں نہیں کیں اور کیا کچھ تلبیس کے کام استعمال میں نہیں لائے۔ اور مکہ مدینہ چھوڑ کر اور کون سی جگہ ہے جہاں یہ لوگ نہیں پہنچے کیا کوئی دھوکہ دینے کا کام یا گمراہ کرنے کا منصوبہ یا بہکانے کا کوئی طریقہ ایسا بھی ہے جو ان سے ظہور میں نہیں آیا؟ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ یہ لوگ اپنے دجالانہ منصوبوں کی وجہ سے ایک عالم پر دائرہ کی طرح محیط ہو گئے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۴۸۹۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۶۲۔۳۶۳)

دیکھو کہ اکیس سال میں ان لوگوں نے اپنے پر تلبیس خیالات کے پھیلانے کے لئے سات کروڑ سے کچھ زیادہ کتابیں مفت تقسیم کی ہیں تا کہ کسی طرح لوگ اسلام سے دست بردار ہو جائیں اور حضرت مسیح کو خدا مان لیا جائے اللہ اکبر! اگر اب بھی ہماری قوم کی نظر میں یہ لوگ اول درجہ کے دجال نہیں اور ان کے الزام کے لئے ایک سچے مسیح کی ضرورت نہیں تو پھر اس قوم کا کیا حال ہوگا۔ (ازالہ اوہام ص ۴۹۳۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۶۵)۔

لہذا اس بات پر قطع اور یقین کرنا چاہیے کہ وہ مسیح دجال جو گرجا سے نکلنے والا ہے یہی لوگ ہیں جن کے سحر کے مقابل پر معجزہ کی ضرورت تھی اور اگر انکار ہے تو پھر زمانہ گزشتہ کے دجالین میں سے ان کی نظیر پیش کرو۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۴۹۵۔قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۶۶)

اسی دجال کے قتل کرنے کو مسیح موعود (مرزا قادیانی خود بدولت) تشریف لائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ فرماتے ہیں (عربی اور فارسی دونوں مرزا قادیانی کی ہیں)

و لا یقتل الد جال ا لا بالحر بة السماو یة، ای بفضل من الله لا بالطا قة البشریة فلا حر ب و لا ضر ب و لکن امر نازل من الحضرة ا لا حد یة ، و کا ن هذا الد جال یبعث بعض ذرا ریه فی کل مأة من مئتین لیضل المو منین و المو حد ین و الصالحین و القا ئمین علی الحق و الطا لبین و یهدّ مبا نی الدین و یجعل صحف الله عضین۔ و کا ن وعد من الله یقتل فی آ خر الز ما ن و یغلب الصلاح علی الطلا ح و الطغیا ن و تد ل ا لا ر ض و یتو ب اکثر الناس الی الر حمن و تشرق الارض بنور ر بها و تخر ج القلو ب من ظلما ت الشیطان فهذا هو مو ت البا طل و موت الد جال و قتل هذا الشعبا ن ۔ ام یقولو ن انه ر جل یقتل فی وقت من ا لاوقا ت کلا بل هو شیطا ن ر جیم ابو السئیا ت یر جم فی آ خر الز ما ن با زا لة الجهلا ت و استیصال الخز عبیلات وعد حق من الله الر حیم ۔ کما اشیر فی قو له الشیطا ن الر جیم فقد تمت کلمة ر بنا صدقا و عد لا فی هذه ا لا یا م و نظر الله الی ا لا سلا م بعد ما عنت به البلا یا و ا لآ لا م فا نز ل مسیحه لقتل الخناس و قطع هذا الخصا م و ما سمّی الشیطا ن ر جیما ا لا علی طر یق انباء الغیب فا ن الر جم هو القتل من غیر الر یب و لما کا ن القدر قد جری فی قتل هذا الد جال عند نزو ل المسیح الله ذی الجلا ل ا خبر الله من قبل هذه الواقعة تسلیة و تبشیر القو م یخا فو ن ایام الضلا ل

و دجال کسے نتواند کشت مگر بحربہ سماوی اے بفضل الٰہی غلبہ بروخواہد شد نہ بطاقت بشری پس نہ جنگ خواہد شد نہ زد و کوب ۔ مگر امرے است از خدا تعالیٰ و بود ایں دجال کہ بعض ذریات خود را در ہر صدی مامور مے کرد ۔ تا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مومنان وموحداں وصالحاں واہل حق وطالبان حق را گمراہ کند۔ وتا کہ بنیاد ہائے دین راشکند۔ وکتاب اللہ را پارہ پارہ کند۔ وعدہ ءخدا تعالی ایں بود کہ دجال درآخر زمانہ قتل کردہ خواہد شد۔ ونیکی برفساد وگمراہی غالب خواہد گردید۔ وزمین دیگر خواہد شد۔ ومردم سوئے خدا رجوع خواہند کرد۔ وزمین بنور پروردگار خود روشن کردہ خواہد شد۔ ودل ہا از تاریکی با بروں خواہند آمد۔ پس ہمیں است موت باطل۔ وموت دجال وقتل ایں اژدہائے بزرگ۔ آیا مردم ایں مے گویند کہ دجال است کہ در وقتے از اوقات قتل کردہ خواہد شد۔ ہرگز نیست بل او شیطان کشتنی است پدر بدیہا کہ درآخر زمان بدور کردن امور باطلہ گشتہ خواہد شد وعد حق است از خدا تعالی چنانچہ در کلمہ شیطان رجیم سوئے او اشارہ شد۔ پس کلمہ رب ما از روئے راستی وعدل دریں رفوز بظہور رسید۔ ونظر کرد سوئے اسلام۔ بعد زانکہ نازل شد بروبلایا ودردہا۔ پس مسیح خود را برائے قتل ابلیس نازل کرد۔ تاقطع خصومت کند۔ ونام شیطان از بہر ہمیں رجیم داشتہ شد کہ وعدہ قتل او بود چرا کہ معنی رجم قتل است بے شک وشبہ وچونکہ تقدیر چنیں رفتہ بود کہ دجال درت زمانہ مسیح قتل خواہد شد (بیاض) خبر داد خدا تعالی ازیں واقعہ برائے بشارت قومے کہ از روز ہائے ضلالت مے ترسند۔ (اعجاز المسیح ص ۸۴۔۸۷ قادیانی خزائن ج ۱۸ص ۸۶۔۸۹)

اس عبارت کا اردو میں خلاصہ یہ ہے کہ دجال موعود جس کا نام شیطان رجیم ہے اس سے مراد پادریوں کا گروہ ہے۔ مسیح موعود (مرزا قادیانی) آسمانی حربہ اور دلائل قویہ سے اس کو قتل کر ڈالے گا خدا کی تقدیر میں یوں ہی لکھا تھا کہ اس دجال کا قتل مسیح موعود کے نازل ہونے سے ہوگا۔ وغیرہ۔

مگر افسوس کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) تشریف لائے اور چلے بھی گئے مگر دجال ہنوز اپنے کام میں مشغول بلکہ پہلے سے زیادہ مستعد ہے۔

نکتہ نمبر ۲

والیہ اشار فی قولہ تعالی ولہ الحمد فی الاولی والآخرۃ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فا و می فیه الی ا حمد ین۔ و جعلهما من نعما ئه الکا ثرة۔
فا لا ول منهما ا حمد ن المصطفی و رسو لنا المجتبی ۔
و ا لثا نی ا حمد آ خر الز ما ن الذی سمی مسیحا و مهد یا من الله المنا ن
و قد استنبت هذه النکتة من قو له الحمد لله رب العا لمین فلیتد بر من کا ن من المتد بر ین ۔

وسوئے این اشارہ کردہ است درقول اوتعالی کہ اواحمد است دراول وآخر پس اشارت کردسوئے دواحمد۔ وگردانید آں ہر دورااز جملہ نعمت ہائے۔ پس اول از وشان احمد مصطفیٰ ونبی ما برگزیدہ است ودوم احمد آخرالزمان است آنکہ نام او مسیح ومہدی است از خدائے منان ومستنبط مے شود ایں نکتہ ازقول او الحمد لله رب العا لمین پس باید کہ تدبرکند ہر چہ تدبرکنندہ باشد۔ (اعجاز المسیح ص ۱۳۴،۱۳۵۔ قادیانی خزائن۔ ج ۱۸ ص ۱۳۸،۱۳۹)

مطلب اس عبارت کا بھی یہ ہے کہ الحمد لله کے علاوہ له الحمد فی الاو لی و ا لآ خرة بھی قرآن مجید میں آیا ہے اس میں پہلی حمد سے مراد حضرت احمد مصطفیٰ ﷺ ہیں دوسری حمد سے مراد غلام احمد (جو بعد میں صرف احمد رہ گیا تھا) کی طرف اشارہ ہے اور یہ نکتہ مرزا قادیانی نے الحمد لله سے استنباط کیا ہے۔ سچ ہے

غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو۔رسول حق باستحکام مرزا

علمائے کرام کی کیا مجال ہے جو یہ نکتہ کسی سابق تفسیر میں دکھا سکیں۔

نکتہ نمبر ۳

مرزا غلام احمد اسی کتاب اعجاز المسیح میں ما لك یو م الدین کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

و سمّی زما ن المسیح المو عود یو م الدین لا نه زما ن یحی فیه الدین و یحشر الناس لیقبلوا بالیقین ۔

و نام زمانہ مسیح یوم الدین نہادہ شد چراکہ اوزمانے است کہ در و دین زندہ خواہد شد۔ (اعجاز المسیح ص ۱۴۳۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۱۴۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب اس کا بھی صرف اپنی مسیحیت کا استنباط ہے یعنی مسیح موعود (قادیانی) کے زمانے کا نام یوم الدین ہے کیونکہ اس زمانہ میں دین اسلام زندہ ہو جائے گا۔

ناظرین! مسیح موعود (مرزا قادیانی) آئے اور تشریف لے گئے مگر دین اسلام کی حالت جو ہے وہ کسی سے مخفی نہیں کہ نہ اس کی ظاہری شان وشوکت رہی نہ عمل رہا۔ ظاہری شوکت کا اندازہ تو خود اسی سے ہوسکتا ہے کہ (مرزا قادیانی) سے پہلے جتنے ممالک پر اسلامی حکومت تھی وہ آج نہیں۔ بصرہ سے لے کر خدا کی مقدس سرزمین بیت المقدس تک ہزاروں میل، طرابلس، عرب کا بہت سا حصہ، افریقہ کا سارا اسلامی حصہ اسلامی جھنڈے سے باہر ہو گیا۔ عملی حالت کسی سے مخفی نہیں ہندوستان کی مجموعی اسلامی آبادی میں فی ہزار بھی ایک نہ ہوگا جو دین کی باتیں جانتا اور پابندی کرتا ہو۔ ہمارا بیان تو مخالفانہ کہا جائے گا، اس لئے ہم قادیانی اخبار فاروق ... ۱۹۲۵ء صفحہ اول کا بیان درج کرتے ہیں جو مرزا غلام احمد قادیانی کے اس دعویٰ کی کافی تردید ہے۔

یا الٰہی رحم کر اب حال پر اسلام کے
رہ گئے مومن زمانہ میں فقط اک نام کے
تارکِ صوم و صلوٰۃ و پردہ و قرآن ہیں
نا خلف کیسے ہوئے اس دور میں اسلام کے
حامیان دین نے مسلم کو کافر کر دیا
کافرستان بن گئے جو ملک تھے اسلام کے
ہیں مسلمان نام کے لیکن یہودی کام کے
آشنائے کفر ہیں نا آشنا اسلام کے
مصطفیٰ کامل سا لیڈر جب ملے احرار کو
مل کے باہم کیوں نہ ناچیں مردوزن اسلام کے
تو ہوا ہم سے خفا جب ہم ہوئے تجھ سے جدا
ہے یہی اس کی جزا دن آ گئے آلام کے
یا الٰہی! پھر وہی باد بہاری چل پڑے
جس سے ہوں پھر سے ہرے سوکھے شجر اسلام کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکتہ نمبر۴

مرزا قادیانی ایاک نعبد و ایاک نستعین سے نکتہ سنجی فرماتے ہیں:

ثم حث الناس علی العبادة بقوله ایاك نعبد و ایاك نستعین ففی هذه اشارة الی ان العابد فی الحقیقة هوالذی یحمده حق الحمد ۔ فحاصل هذا الدعاء و المسئلة ان یجعل الله احمد کل من تصدی للعبادة ۔ و علی هذا کان من الواجبات ان یکون احمد فی آخر هذه الامة علی قدم احمد الاول الذی هو سید الکائنات لیفهم ان الدعا استجب من حضرة مستجیب الدعوات

باز ترغیب داد مردم را بر عبادت بقول او ایاك نعبد و ایاك نستعین پس دریں اشارہ است کہ عابد درحقیقت ہماں شخص است کہ تعریف خدا تعالی کند چنانکہ حق است ۔ پس حاصل ایں دعا و درخواست ایں است کہ خدا عبادت کنندہ را احمد بگرداند ۔ و بناء علیہ واجب بود کہ در آخر امت احمدے پیدا شود برقدم آں احمد کہ او سید کائنات است تا فہمیدہ شود کہ ایں دعا کہ در سورۃ فاتحہ کردہ شد درحضرت احدیت قبول شدہ است

(اعجاز المسیح ص ۱۶۳۔۱۶۴۔قادیانی خزائن ج ۱۸ص ۱۶۷۔۱۶۸)

خلاصہ اس کا بھی اتنا ہے کہ جو کوئی عبادت دل لگا کر کرتا ہے خدا اس کو احمد بنا دیتا ہے، اس لئے ضروری تھا کہ پہلے احمد (ﷺ) کے طریق پر آخری زمانہ میں بھی احمد یعنی غلام احمد پیدا ہوتا، تا کہ معلوم ہو کہ دعا قبول ہوگئی ۔

لطیفہ: دعا تو مانگیں حضرت صدیق اکبرؓ سے لے کر علماء دیو بند تک ساری امت، اور احمد بنیں اکیلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۔ باقی دعا گو کیوں محروم رہیں؟ آہ! کیا سچ ہے

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکتہ نمبر ۵

قرآن مجید میں ارشاد ہے: لقد نصر کم الله ببدر و انتم ا ذلة
خدا نے تم مسلمانوں کی بدر میں مدد کی جب تم بہت کمزور تھے
یہ آیت مبارکہ صاف بتا رہی ہے کہ جنگ بدر کے متعلق ہے۔ مسلمان اس جنگ میں کل ۳۱۳ نفر تھے جن کے پاس اسلحہ جنگ بھی ناکافی تھا۔ کفار کی بکثرت مسلح فوج تھی۔ اس وقت خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو فتح دی۔
مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اس آیت سے نکتہ لطیفہ نکالتے ہیں

وقد اشار اليه القر آ ن فی قو له لقد نصر کم الله ببدر و انتم ا ذله۔ و ان القر آن ذو الو جو ہ کما لا یخفی علی العلماء الاجلة فا لمعنی الثا نی لهذه ا لآ ية فی هذا المقا م ان الله ینصر المو منین بظهور المسیح اللی مئین تشا به عد تها ایا م البدر التام و المو منو ن ا ذلة فی تلك الایام فا نظر الی هذه الآية کیف تشیر الی ضعف ا لاسلا م ثم تشیر الی کو ن هلا له بدرا فی ا جل مسمی من الله العلام کما هو مفهو م من لفظ البدر فا لحمد لله علی هذا ا لافضال و ا لا نعا م

واشارت کرد قرآن سوئے ایں معنی در قول او کہ خدا مدد شمار کرد در بدر وشما ذلیل بودید۔ وقرآن ذوالوجوہ است چنانچہ بر علماء بزرگ پوشیدہ نیست پس معنی ثانی ایں آیت دریں مقام کہ خدا مدد مومنان بظہور مسیح تا آں صدی ہا خواہد کرکہ شمار آں بدر تام را مشابہت دارد و مومناں دراں زمانہ ذلیل خواہند بود پس بنگر سوئے ایں آیت چگونہ اشارت مے کند سوئے ضعف اسلام باز اشارت مے کند سوئے اینکہ آں ہلال درآخر بدر خواہد شد و باز اشارت میکند سوئے وقت ظہور مہدی۔ چنانچہ از لفظ بدر مفہوم مے شود پس حمد خدارا بریں فضل ونعمت دادن۔

(اعجاز المسیح ص ۱۸۳۔۱۸۴۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ ص ۱۸۷۔۱۸۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب اس عبارت کا یہ ہے کہ بدر کے چودہ سو عدد ہیں چودھویں صدی میں خدا مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ مسلمانوں کی مدد کرے گا چنانچہ میرے (مرزا کے) آنے سے اسلام کا ہلال بدر ہو گیا۔

اگر کسی کو اسلام کی ترقی معلوم نہ ہو تو وہ قادیان جا کر دیکھ لے۔ کیوں؟

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر آدم دیگر

نکتہ نمبر ۶

سورہ فاتحہ کی تفسیر کے خاتمہ پر مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

و حا صل ما قلنا فی هذا البا ب ان الفاتحة تبشر بکو ن المسیح من هذہ الا مة فضلا من ر ب ا لا ر با ب

و دریں باب ہر چہ گفتیم حاصل آں ایں است کہ سورہ فاتحہ بشارت مے دہد بہ مسیح از ہمیں است (اعجاز المسیح ص ۱۸۴۔ قادیانی خزائن ۱۸ ص ۱۸۸)

حضرات ناظرین! گزشتہ مفسرین کرام میں امام مسلم اور امام رازی بڑے نکتہ سنج ہوئے ہیں امام ممدوح نے سورہ فاتحہ کی تفسیر لکھی ہے جو مطبوعہ مصر (صفحات ۱۵۸) پر ختم ہے۔ امام مسلم وہ نکتہ سنج ہیں کہ امام رازی مرحوم جیسے حکیم امت ان کے حق میں فرماتے ہیں:

هو حسن الکلا م فی التفسیر کثیر الغوص علی ا للطا ئف و الد قا ئق (تفسیر کبیر ج ۲ ص ۴۶۶ زیر آیت الا تکلم الناس)

مگر ہمارے پنجابی نبی اور مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی نکتہ سنجی کو وہ نہیں پہنچ سکے کیا علماء دیو بند ایسے نکتے کسی سابقہ تفسیر میں دکھا سکتے ہیں؟ ہر گز نہیں۔ بلکہ ان کے منہ سے بھی مجبوراً یہ نکل جاتا ہے:

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری دل فریبی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گر چہ تم سے دل ربا پہلے

لطیفہ: عرصہ ہوا مولوی ڈپٹی نذیر احمد مترجم قرآن دہلوی انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں اثناء تقریر میں یہ فرمایا کہ ہر فرقہ قرآن ہی سے دلیل لیتا ہے۔ ذرہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کوتو پوچھئے، وہ کہیں گے کہ آدھا قرآن میرے ہی حق میں اترا ہے۔
اس وقت تو ہم سامعین نے ڈپٹی صاحب موصوف کے اس مقولہ کو بذلہ سنجی پر محمول کیا، مگر بعد کے واقعات اور مرزا غلام احمد قادیانی کی تصنیفات نے اس کو صحیح ثابت کر دیا بلکہ مرزا صاحب قادیانی نے آدھے قرآن ہی پر قبضہ نہیں رکھا، وہ تو یہاں تک ترقی کر گئے، فرماتے ہیں: قرآن شریف خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں۔(حقیقۃ الوحی ص ۸۴۔ قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۸۷)

نکتہ نمبر ۷

قرآن مجید میں ارشاد ہے:

اذا الشمس کو ر ت ۔ واذاالنجو م انکد رت ۔واذاالجبال سیرت۔ و اذا العشار عطلت ۔ و اذا الو حوش حشرت۔ واذا البحار سجر ت ۔ و اذا النفوس زو جت۔ و اذا المو ء و دة سئلت ، بای ذنب قتلت ۔ و اذا الصحف نشر ت۔ واذا السماء کشطت ۔ و اذا الجحیم سعرت ۔ و اذا الجنة ازلفت۔ علمت نفس ما قدمت و ا حضرت (التکویر ۱۔۱٤)

اس سورہ میں خدا تعالیٰ نے قیامت سے پہلے کے چند واقعات بتا کر ارشاد فرمایا کہ جب یہ واقعات ہو جائیں گے تو اس وقت ہر نفس کو اپنے کئے اعمال معلوم ہو جائیں گے۔ چنانچہ ان آیتوں کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

جب کہ سورج کی روشنی لپیٹ دی جائے گی اور جب کہ تاروں کی روشنی جاتی رہے گی اور جب کہ پہاڑ چلائے جائیں گے اور جب کہ گابھن اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی اور جب کہ جانور جمع کئے جائیں گے اور جبکہ دریاؤں میں آگ لگائی جائے گی اور جب کہ (نیک و بد) نفسوں کے جوڑے ملائے جائیں گے اور جب کی زندہ دفن کی ہوئی (لڑکی) سے سوال کیا جائے گا کہ وہ کس گناہ میں ماری گئی اور جب کہ نامہ اعمال پھیلائے جائیں گے اور جب کہ آسمان (اپنے مقام سے) کھینچ لیا جائے گا اور جب کی دوزخ کی آگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھڑکائی جائے گی اور جب کہ جنت قریب کر دی جائے گی تو ہر نفس جان لے گا کہ وہ (کیا) کیا لے کر آیا ہے۔

ان آیات کا ترجمہ ہی صاف بتا رہا ہے کہ مقصود ان سے یہ بتانا ہے کہ جب یہ واقعات ظاہر ہوں گے اس روز یوم الجزاء (روز قیامت) ہوگا ان آیات میں لفظ اذا العشار عطلت ہے اس کی تفسیر میں مرزا غلام احمد قادیانی نکتہ سنجی فرماتے ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

اور یاد رہے کہ اسی زمانہ کی نسبت مسیح موعود کے ضمن بیان میں آنحضرت ﷺ نے یہ بھی خبر دی جو صحیح مسلم میں درج ہے اور فرمایا

و لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا

یعنی مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹنی کی سواری موقوف ہو جائے گی۔ پس کوئی ان پر سوار ہو کر ان کو نہیں دوڑائے گا اور یہ ریل کی طرف اشارہ تھا کہ اس کے نکلنے سے اونٹوں کے دوڑانے کی حاجت نہیں رہے گی اور اونٹ کو اس لئے ذکر کیا کہ عرب کی سواریوں میں سے بڑی سواری اونٹ ہی ہے جس پر وہ اپنے مختصر گھر کا تمام اسباب رکھ کر پھر سوار بھی ہو سکتے ہیں اور بڑے کے ذکر میں چھوٹا خود ضمناً آ جاتا ہے۔ پس حاصل مطلب یہ تھا کہ اس زمانہ میں ایسی سواری نکلے گی کہ اونٹ پر بھی غالب آ جائے گی جیسا کہ دیکھتے ہو کہ ریل کے نکلنے سے قریباً وہ تمام کام جو اونٹ کرتے تھے اب ریلیں کر رہی ہیں پس اس سے زیادہ تر صاف اور منکشف اور کیا پیش گوئی ہوگی چنانچہ اس زمانہ کی قرآن شریف نے بھی خبر دی ہے جیسا کہ فرماتا ہے

و اذا العشار عطلت

یعنی آخری زمانہ وہ ہے کہ جب اونٹنی بے کار ہو جائے گی۔

یہ بھی صریح ریل کی طرف اشارہ ہے اور وہ حدیث اور یہ آیت ایک ہی خبر دے رہی ہیں اور چونکہ حدیث میں صریح مسیح موعود کے بارے میں یہ بیان ہے اس سے یقیناً یہ استدلال کرنا چاہیے کہ یہ آیت بھی مسیح موعود کے زمانہ کا حال بتلا رہی ہے اور اجمالاً مسیح موعود کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر لوگ باوجود ان آیات بینات کے جو آفتاب کی طرح چمک رہی ہیں ان پیش گوئیوں کی نسبت شک کرتے ہیں۔ اب منصفین سوچ لیں کہ ایسی پیش گوئیوں کی نسبت جن کی غیبی باتیں پوری ہوتی آنکھ سے دیکھی گئیں شک کرنا اگر حماقت نہیں تو اور کیا ہے۔

(شہادۃ القرآن۔ ص۱۲۔۱۳۔ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۰۸۔ ۳۰۹)

ناظرین! یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ اونٹوں کی جگہ ریل کا بن جانا خاص عرب میں مراد ہے اسی لئے جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے ملک عرب کا نام بھی لیا ہیے۔ اس کی مزید توضیح دوسری کتاب میں موصوف نے فرمادی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہو گئے اور پیش گوئی آیت کریمہ و اذا العشار عطلت پوری ہوئی اور پیش گوئی حدیث و لیترکن القلاص فلا یسعی علیھا نے اپنی پوری چمک دکھا دی۔ یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن وحدیث میں ان لفظوں میں کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ (اعجاز احمدی۔ ص۲)

قادیانی دوستو! مرزا قادیانی کی اس نکتہ سنجی کو اور کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو اس کے قائل ہیں کہ یہ نکتہ خدا نے ان سے لکھوایا ہے۔ کیوں؟ تاکہ آپ لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کی مسیحیت موعودہ کو اس نکتہ سے جانچیں کہ مسیح موعود کی علامت یہ ہے کہ ملک عرب میں خاص کر حجاز میں ریل جاری ہو کر اونٹ بے کار ہو جائیں پس جب تک عرب اور حجاز میں اونٹ چلتے ہیں آپ لوگوں کا حق نہیں کہ مرزا قادیانی کو مسیح موعود سمجھیں ورنہ خود مرزا قادیانی کے ارشاد کے خلاف ہوگا۔ کیا خوب

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکتہ نمبر ۸

قرآن شریف میں ایک بدترین قوم کا ذکر آیا ہے جن کا نام یاجوج ماجوج ہے۔ جن کے حق میں فرمایا

ان یأجون مأجوج مفسدون فی الارض (کہف:۹۴)

یعنی یاجوج ماجوج ملک میں فساد کرنے والے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کی نکتہ سنج نگاہ میں یہ دونوں قومیں روس اور انگریز ہیں چنانچہ مرزا قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

فان یاجوج وماجوج هم النصاری من الروس و الاقوام البر یطانیه ۔(یعنی یاجوج ماجوج عیسائی قومیں روس اور انگریز ہیں۔

(حمامۃ البشری حاشیہ ص ۲۸۔ قادیانی خزائن ج ۷ حاشیہ ص ۲۰۹۔۲۱۰)

چونکہ یہ نکتہ انگریزوں اور انگریزی حکومت کو بدترین قوم بناتا ہے اس لئے مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی معمولی دوراندیش نگاہ سے اس کا انتظام یہ کیا کہ فوراً سے پیشتر انگریزی حکومت کی وفاداری کا اعلان فرمادیا۔ ملاحظہ ہو:

ایسا ہی یاجوج ماجوج کا حال بھی سمجھ لیں۔ یہ دونوں پرانی قومیں ہیں جو پہلے زمانوں میں دوسروں پر کھلے طور پر غالب نہیں ہوسکیں اور ان کی حالت میں ضعف رہا۔ لیکن خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ آخری زمانہ میں یہ دونوں قومیں خروج کریں گی۔ یعنی اپنی جلالی قوت کے ساتھ ظاہر ہوں گی جیسا کہ سورہ کہف میں فرماتا ہے وترکنا بعضهم یومئذ یموج فی بعض یعنی یہ دونوں قومیں دوسروں کو مغلوب کر کے پھر ایک دوسرے پر حملہ کریں گی اور جس کو خدا چاہے گا فتح دے گا۔

چونکہ ان دونوں قوموں سے مراد انگریز اور روس ہیں، اس لئے ہر ایک سعادت مند مسلمان کو دعا کرنی چاہیے کہ اس وقت (یعنی روسی انگریزی جنگ میں) انگریزوں کی فتح ہو کیونکہ یہ لوگ ہمارے محسن ہیں اور سلطنت برطانیہ کے ہمارے سر پر بہت احسان ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۵۰۸۔۵۰۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہی معنی ہیں:

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

نکتہ نمبر ۹

گذشتہ نکات تو قرآنی معارف اور نکات کا نمونہ ہیں، مناسب ہے کہ ایک نکتہ نکات حدیثیہ کا نمونہ بھی بتائیں تاکہ ناظرین مرزا غلام احمد قادیانی کو منکر حدیث نہ قرار دیں، بلکہ وہ قائل حدیث تھے اس لئے ان کی عارفانہ نگاہ نے حدیثی نکتہ آفرینی میں بھی کمی نہیں کی۔ چنانچہ مندرجہ ذیل حدیث میں بے مثل نکتہ آفرینی کا ثبوت دیا۔

ترمذی میں مسیح موعود علیہ السلام کے نزول کی بابت حدیث یوں آئی ہے

فبینما ھو کذ لك اذ ھبط عیسی بن مر یم بشرقی دمشق عند المنا رۃ البیضا ء بین مھرودتین وا ضعاً یدہ علی اجنحه ملکین ۔(ترمذی باب ما جاء فی فتنۃ الد جال۔ص۷ ج۲)

اس حدیث میں مسیح موعود کا شہر دمشق کے سفید منارہ کے قریب اترنے کا ذکر ہے ۔اور مرزا قادیانی خود مسیح موعود بننے کئے مدعی تھی حالانکہ آپ قادیان میں اترے اور دمشق کو خواب میں بھی نہ دیکھا تھا،اس لئے اپنی معمولی نکتہ سنجی سے دمشق کے لفظ سے نکتہ استنباط کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے مسیح کے اترنے کی جگہ جو دمشق کو بیان کیا تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ مسیح سے مراد وہ اصلی مسیح نہیں ہے جس پر انجیل نازل ہوئی تھی بلکہ مسلمانوں میں سے کوئی ایسا شخص مراد ہے جو اپنی روحانی حالت کی رو سے مسیح ہے ۔اور نیز امام حسین سے بھی مشابہت رکھتا ہے ۔کیونکہ دمشق پایہ تخت یزید ہو چکا ہے اور یزیدیوں کا منصوبہ گاہ۔جس سے ہزارہا طرح کے ظالمانہ احکام نافذ ہوئے وہ دمشق ہی ہے ۔اور یزیدیوں کو ان یہودیوں سے بہت مشابہت ہے جو حضرت مسیح کے وقت میں تھی۔ ایسا ہی حضرت امام حسین کو بھی اپنی مظلومانہ زندگی کی رو سے حضرت مسیح سے غایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجہ کی مماثلت ہے۔ پس مسیح کا دمشق میں اترنا صاف دلالت کرتا ہے کہ کوئی مثیل مسیح جو حسین سے بھی بوجہ مشابہت ان دونوں بزرگوں کی مماثلت رکھتا ہے (یہ مرزا قادیانی کی ابتدائی حالت ہے کہ ان دونوں بزرگوں سے مماثلت پر کفایت کی ہے چند روز بعد جو ترقی کی تھی تو فضیلت کے مدعی ہوگئے تھے چنانچہ فرماتے ہیں

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک ہے کہ اس حسین سے بڑھ کر ہے

اس امت کا مسیح موعود (مرزا) پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔

دافع البلاء ص ۱۳۔ قادیانی خزائن جلد ۱۸ ص ۲۳۳۔ ثناء اللہ امرتسری)

یزیدیوں کی تنبیہ اور ملزم کرنے کے لئے جو مثیل یہود میں اترے گا اور ظاہر ہے کہ یزیدی الطبع لوگ یہودیوں سے مشابہت رکھتے ہیں یہ نہیں کہ در اصل یہودی ہیں۔ اس لئے دمشق کا لفظ صاف طور پر بیان کر رہا ہے کہ مسیح جو اترنے والا ہے وہ بھی مثیل مسیح ہے اور حسینی الفطرت ہے یہ نکتہ ایک نہایت لطیف نکتہ ہے جس پر غور کرنے سے صاف طور پر کھل جاتا ہے کہ دمشق کا لفظ محض استعارہ کے طور پر استعمال کیا گیا ہے چونکہ امام حسین کا مظلومانہ واقعہ خدا تعالیٰ کی نظر میں بہت عظمت اور وقعت رکھتا ہے اور یہ واقعہ حضرت مسیح کے واقعہ سے ایسا ہم رنگ ہے کہ عیسائیوں کو بھی اس میں کلام نہیں ہوگی اسلئے خدا تعالیٰ نے چاہا کہ آنیوالے زمانہ کو بھی اسکی عظمت سے مسیحی مشابہت سے متنبہ کرے اس وجہ سے دمشق کا لفظ بطور استعارہ لیا گیا تاکہ پڑھنے والوں کی آنکھوں کے سامنے وہ زمانہ آجائے جس میں لخت جگر رسول اللہ ﷺ حضرت مسیح کی طرح کمال درجہ کے ظلم اور جور و جفا کی راہ سے دمشقی اشقیاء کے محاصرہ میں آکر قتل کئے گئے سو خدا تعالیٰ نے اس دمشق کو جس سے ایسے پر ظلم احکام نکلے تھے اور جس میں ایسے سنگ دل اور سیاہ درون لوگ پیدا ہوگئے تھے اس غرض سے نشانہ بنا کر لکھا کہ اب مثیل مسیح دمشق عدل اور ایمان پھیلانیکا ہیڈکوارٹر ہوگا کیونکہ اکثر نبی ظالموں کی بستی میں ہی آتے رہے ہیں اور خدا تعالیٰ لعنت کی جگہوں کو برکت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکانات بناتا رہا ہے اس استعارہ کو خدائے تعالیٰ نے اس لئے اختیار کیا کہ تا پڑھنے والے دو فائدے اس سے حاصل کریں ایک یہ کہ امام مظلوم حسینؓ کا دردناک واقعہ شہادت جس کی دمشق کے لفظ میں بطور پیش گوئی اشارہ ہی کی طرز پر حدیث نبوی میں خبر دی گئی ہے اسکی عظمت اور وقعت دلوں پر کھل جائے دوسرے یہ کہ تا یقینی طور پر معلوم کر جاویں کہ جسے دمشق میں رہنے والے دراصل یہودی نہیں تھے مگر یہودیوں کے کام انہوں نے کئے ایسا ہی جو مسیح اترنے والا ہے دراصل مسیح نہیں ہے مگر مسیح کی روحانی حالت کا مثیل ہے اور اس جگہ بغیر اس شخص کے کہ جس کے دل میں واقعہ حسین کی وہ عظمت نہ ہو جو ہونی چاہیے ہر ایک شخص اس دمشقی خصوصیت کو جو ہم نے بیان کی ہے بکمال انشراح ضرور قبول کر لے گا اور نہ صرف قبول بلکہ اس مضمون پر نظر امعان کرنے سے گویا حق الیقین تک پہنچ جائے گا اور حضرت مسیح کو جو امام حسین سے تشبیہ دی گئی ہے یہ بھی استعارہ دراستعارہ ہے جس کو ہم آگے چل کر بیان کریں گے اب پہلے ہم یہ بیان کرنا چاہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ ظاہر فرما دیا ہے کہ یہ قصبہ قادیان بوجہ اس کے کہ اکثر یزیدی الطبع لوگ اس میں سکونت رکھتے ہیں دمشق سے ایک مناسبت اور مشابہت رکھتا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ تشبیہات میں پوری پوری تطبیق کی ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بسااوقات ایک ادنیٰ مماثلت کی وجہ سے بلکہ صرف ایک جزو میں مشارکت کے باعث سے ایک چیز کا نام دوسری چیز پر اطلاق کر دیتے ہیں مثلاً ایک بہادر انسان کو کہہ دیتے ہیں کہ یہ شیر ہے اور شیر نام رکھتے ہیں یہ ضروری نہیں سمجھا جاتا کہ شیر کی طرح اس کے پنجے ہوں اور ایسی ہی بدن پر پشم ہو اور ایک دم بھی ہو بلکہ صرف صفت شجاعت کے لحاظ سے ایسا اطلاق ہو جاتا ہے اور عام طور پر جمیع انواع استعارات میں یہی قاعدہ ہے ۔سو خدا تعالیٰ نے اسی عام قاعدہ کے موافق اس قصبہ قادیان کو دمشق سے مشابہت دی اور اس بارے میں قادیان کی نسبت مجھے یہ بھی الہام ہوا کہ اخرج منه الیز یدیون یعنی اس میں یزیدی لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا کئے گئے ہیں (مرزائی فاضلو! ترجمہ صحیح ہے۔ ثناء اللہ)

اب اگرچہ میرا یہ دعوی تو نہیں اور نہ ایسی کام؟؟ تصریح سے خداتعالی نے میرے پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوگا مگر میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے مگر خدا تعالی خوب جانتا ہے اور وہ اس بات کا شاہد حال ہے کہ اس نے قادیان کو دمشق سے مشابہت دی ہے اور ان لوگوں کی نسبت یہ فرمایا ہے کہ یہ یزیدی الطبع ہیں یعنی اکثر وہ لوگ جو اس جگہ رہتے ہیں وہ اپنی فطرت میں یزیدی لوگوں کی فطرت سے مشابہ ہیں اور یہ بھی مدت سے الہام ہو چکا ہے: انا انزلنا ہ قریبا من القادیان و بالحق انزلناہ و بالحق نزل و کان وعد اللہ مفعولا۔ یعنی ہم نے اس کو قادیان کے قریب اتارا ہے (قریب اترا تو قادیانی کیوں ہوا۔ ثناء اللہ) اور سچائی کے ساتھ اتارا ہے اور سچائی کے ساتھ اترا اور ایک دن وعدہ اللہ کا پورا ہونا تھا

اس الہام پر نظر کرنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ قادیان میں خداتعالی کی طرف سے اس عاجز کا ظاہر ہونا الہامی نوشتوں میں بطور پیش گوئی کے پہلے لکھا گیا تھا۔ (ازالہ اوہام حاشیہ از ص ۶۷ تا ۷۳۔ قادیانی خزائن ج ۳ حاشیہ ص ۱۳۶ تا ۱۳۹)

ناظرین کرام! کیا اچھا نکتہ ہے۔ ہے کوئی جو اس نکتہ کا حوالہ کسی سابقہ تفسیر یا شرح حدیث میں دکھا سکے؟ کہاں دمشق، کہاں قادیان۔ کہاں یہودی، کہاں یزیدی، اور کہاں بے چارے ساکنان قادیان۔ کیا ٹھیک ہے:

چہ خوش گفت ست سعدی در زلیخا
الا یا ایھا الساقی ادر کأسا و ناولھا

نکتہ نمبر ۱۰

(الحاد کی بنیاد) حافظ شیرازی مرحوم کا شعر ہے

بمئے سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوئد
کہ سالک بے خبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر کے غلط معنی کی سند پر ملحد فقیر اپنے مریدوں کو خلاف شرع باتیں بتا کر گمراہ کیا کرتے تھے مرزا غلام احمد قادیانی نے باوجود مسیح موعود، مہدی مسعود اور مصلح اعظم اسلام ہونے کے ان گمراہ کنندوں کی تائید کی ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

شرعی والہامی امور الگ الگ رہتے ہیں۔ اس لئے کشفی یا الہامی امور کو شریعت کے تابع نہیں رکھنا چاہیے۔ وحی الٰہی کا معاملہ اور ہی رنگ کا ہوتا ہے۔ اس کی ایک دو نظیریں نہیں بلکہ ہزاروں نظاہر موجود ہیں۔ بعض وقت ملہم کو الہام کی رو سے ایسے احکام بتلائے جاتے ہیں کہ شریعت کی رو سے ان کی بجا آوری درست نہیں ہوتی۔ مگر ملہم کا یہ فرض ہوتا ہے کہ ان کی بجا آوری میں ہمہ تن مصروف رہے۔ ورنہ گناہ گار ہوگا۔ حالانکہ شریعت اسے گنہ گار نہیں ٹھہراتی۔ یہ تمام باتیں من لد نا علما کے ماتحت ہوتی ہیں۔ ایک جاہل بے بصیرت بے شک اسے خلاف شریعت قرار دے گا مگر یہ اس کی اپنی جہالت وکور باطنی ہے کہ ان باتوں کو خلاف شریعت سمجھے دراصل اہل باطن کے لئے وہ بھی ایک شریعت ہوتی ہے جس کی بجا آوری ان پر فرض ہوتی ہے ابتداء دنیا سے یہ باتیں دوش بدوش چلی آتی ہیں

(مفہوم ملفوظات ج ۶ ص ۱۱-۱۲۔ اخبار الحکم ۲۴ جون ۱۹۰۳ء مندرجہ خزینۃ العرفان ص ۵۸۲)

ناظرین! کیا اچھا عارفانہ نکتہ ہے جس کو ہر ایک ملحد زندیق سامنے رکھ کر خلاف شرع امور کو رواج دے سکتا ہے

نکتہ نمبر ۱۱

(ایجاد مرید) پنجابی میں ایک کہاوت ہے

گروجہناں دے ٹپڑیں چیلے جانشڑپ

یعنی جن کے پیر تیز رو ہوں ان کے مریدان سے بھی تیز چلنے والے ہوتے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی نے نکتہ آفرینی میں اپنے مریدوں کو بھی نکتہ آفرین بنا دیا۔ یہ نکتہ نمبر ۱۱ ان کے مریدوں کی نکتہ آفرینی کی مثال ہے۔ ناظرین بغور پڑھیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے ایک مرید مولوی عبداللہ تیماپوری دکنی ہیں۔ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بھی سورہ فاتحہ کی الہامی تفسیر لکھی ہے۔ ہم نے ساری تفسیر کو پڑھا۔ اس کے دیکھنے سے ہمیں تو کچھ سمجھ نہیں آیا کہ صاحب لاہوت کی کہتے ہیں یا ناسوت کی۔ مگر ایک مقام سے ان کا نکتہ ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے ملا جو نقل کرتے ہیں۔ لیکن پہلے اس نکتہ کے مصنف کی عقیدت بحق مرزا قادیانی اور مصنف کا اعلی درجہ انہی کے الفاظ میں بتاتے ہیں مصنف صاحب شروع ہی میں لکھتے ہیں:

ناظرین! یہ وہی تفسیر کبیر ہے (یعنی تیماپوری کی تصنیف) جس کو حضرت اقدس مسیح موعود مرزا غلام احمد نے اپنے ایک رؤیا (خواب) میں دیکھا ہے۔ آپ کے ملفوظات کے سنہری چوغہ کو شیطان نے لوگوں کی نظروں سے غائب کرنے کے لئے لے بھاگا یہ خاکسار شیطان سے چھین کر واپس لایا ہے اس کی تعبیر خود حضرت صاحب نے یہ کی ہے کہ وہ تفسیر ہمارے لئے موجب عزت وزینت ہوگی الحمد للہ اس تفسیر مبارک سے حضور کی رؤیائے صادقہ روحانی وجسمانی طریق میں مجسم بن کر پوری ہوئی یہ خاکپائے غلامان رسول اللہ آپ ہی کے اتباع کی برکت سے مردگی سے زندہ ہوکر ایک قاش عرفان الٰہی وعشق نبوت محمدی کی آپ ہی کے ہاتھوں سے کھایا ہے جس کی خوش خبری براہین کے حاشیہ درحاشیہ صفحہ ۲۴۸ میں دی گئی ہے اور اس عاجز کی زندگی کے ساتھ دین اسلام کی تروتازگی وترقی منظور الٰہی ہے میرے ذریعہ سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی صداقت زور آور حملوں کے ساتھ دوبارہ ظاہر ہوگی۔ (تفسیر آسمانی سبعا من المثانی مولفہ عبداللہ تیماپوری ص۔الف)

اس کے بعد مصنف موصوف تفسیر سورہ فاتحہ کے الفاظ الرحمن الرحیم سے نکتہ نکالتے ہیں جو مرزا قادیانی کے نکتہ سے کم نہیں بلکہ بڑا نکتہ ہے فرماتے ہیں:

رحمان ورحیم۔ یا باسم محمد واحمد۔ یہ ایک تخم کی دو پھانک ہیں۔ یہ دونوں شقوں کے درمیان سے نور اللہ کا موڑ بذریعہ عشق نکلا۔ اس کی ایک شاخ و ڈالی میں توحید کے خوش نما پھول لگے۔ یوں وحدت کثرت میں آکر اپنا جلوہ دکھائی اور امتداد زمانہ کی وجہ سے وحدت الوہیت کا تاج کثرت کے سر پر رکھا جاتا ہے تو خدا کا جلال ظاہر ہوتا ہے چونکہ وہ ذات اپنی الوہیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں شرکت کو پسند نہیں کرتی لہذا اس کی اصلاح کے لئے مامور من اللہ آیا کرتے ہیں چنانچہ فی زمانہ حضرت مسیح ناصری کو خدا کے نادان بندوں نے اس کی خدائی میں شریک گردانا ہمیشہ کے لئے مسیح کو زندہ ماننا حقیقی پرندوں کے پیدا کرنے والا۔ مردوں کو جلانے والے یقین کر لیا اسی مشرکانہ عقیدہ کو مٹانے کے لئے اللہ اک نے اپنے ایک برگزیدہ غلام احمد کو مسیح احمد بنا کے بھیجا پھر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا پھر وہی بادشاہ زمین و آسمان نے اس عاجز کو چن لیا تاکہ زور آور حملوں سے غلام احمد کی سچائی کو ظاہر کرے اور اس کے ذریعہ سے بذریعہ الہام ایک نور حق کے آنے کی پیش گوئی بھی سنائی جو اس عاجز کے وجود سے پوری ہوئی۔ وہ یہ ہے

وجاءك النور و هوافضل منك۔

اور اس نور کی بزرگی میں بطور استعارہ یہ الہام نازل ہوا

كأن الله نزل من السماء

یہ مرتبہ خاتم ولایت محمدی کی طرف اشارہ ہے اور الہام

پائے محمدیاں برمنار بلندتر محکم افتاد

میں ظاہر ہونیوالے راز کو کھولا ہے۔ غرض ایک وجہ سے مرتبہ احمدیت مرتبہ محمدیت کا ظل ہے اور ایک وجہ سے مرتبہ محمدیت مرتبہ احمدیت کا ظل ہے۔،

لہذا آپ (مرزا قادیانی) خاتم ولایت احمدی ہوئے اور اس عاجز کے وجود سے یہ کشف مرتبہ ناز روحانی میں ظل رحمانی کے درجہ پر یوں پورا ہوا کہ حضرت اقدس مسیح احمد از روئے تولد روحانی مظہر جمال تھے۔ آپ کے وجود میں جمال کا غلبہ زیادہ تھا اور جلال ان میں پوشیدہ تھا اس معنی کو جمالی رنگ میں آپ کا تولد ہوا اور یہ عاجز آپ کے پیچھے اور ساتھ میں مرتبہ جلال و جمال پر تولد پا کے خاتم ولایت محمدی ہوا ہے۔ اول بآخر نسبت کا دورہ پورا ہو کر قدرت ثانی کا دوسرا دور، دور محمدی کا آغاز ہوا یہ مرتبہ ظل رحمانی ہے۔ مرتبہ راز اللہ ہی اللہ ہے خدا ہی جانے کیا سے کیا ہونے والا ہے۔،

(تفسیر آسمانی سبعا من المثانی۔ حصہ اول ص ۶۷۔۶۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! یہ ہیں وہ نکات جدیدہ جن کی بنا پر مرزا قادیانی مجدد اور مسیح موعود بنتے تھے جن کی جدت سے کسی مسلمان کو انکار نہ ہونا چاہیے بلکہ صاف لفظوں میں کہہ دینا چاہیے کہ:

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گر چہ تم سے فتنہ گر پہلے

حضرات کرام! ان سارے نکات کا خلاصہ اور نتیجہ یہ ہے کہ قرآن کی سورہ فاتحہ بلکہ دیگر مقامات قرآن سے بھی مرزا قادیانی کی بابت پیش گوئی اور نبوۃ (بروز محمد) کی طرف اشارہ ہے۔ کیا خوب

خیال زاغ کو بلبل کی ہم سری کا ہے
غلام زادے کو دعوی پیمبری کا ہے

تصویر کا دوسرا رخ

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کو مرزا قادیانی کی نکتہ آفرینی پر بہت فخر ہے کہ وہ قرآن مجید سے ایسے نکات نکالتے تھے کہ پہلی کتابوں میں ان کا نشان نہیں ملتا ۔ہم اصولاً ایسے نکات جدیدہ کے ماننے کے لئے تیار ہیں جو قرآن شریف سے استنباط ہوں خواہ پہلے کسی نے نہ لکھے ہوں، مگر ایسے نکات ہوں کہ عربی عبارت قرآنی بقاعدہ زبان عربی ان کی متحمل ہو۔ نہ کہ بالکل اجنبی محض بلکہ متضاد ہوں۔ مگر مرزا قادیانی اپنی جدت طرازی میں کسی اصول کے پابند نہ تھے۔ بلکہ ان کو محض یہ منظور تھا کہ جس طرح ہو کوئی نئی بات بنائی جائے۔ جس کی مثالیں گذشتہ صفحات پر ہم دکھا آئے ہیں۔ چونکہ ایسی ہی بے قاعدہ تجدید کرنے والا مرزائی اصطلاح میں مجدد ہوتا ہے اس لئے اس عنوان کے تحت ہم ایک ایسے شخص کو پیش کرتے ہیں جس کو مرزا قادیانی ملحد اور کیا کیا نہیں کہا کرتے تھے، یعنی مولوی عبداللہ چکڑالوی بانی فرقہ اہل قرآن لاہور جو حدیث نبوی کے منکر تھے اور صرف قرآن مجید کو وحی الٰہی مانتے تھے۔ حالانکہ ان کے نکات اور معارف اپنی جدت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے نکات سے کم نہیں۔ چنانچہ وہ بھی عشرہ کاملہ کی صورت میں درج ذیل ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکڑالویہ نکتہ نمبر۱

قرآن مجید میں آنحضرتﷺ کو ارشاد ہوتا ہے:

قل ان کنتم تحبو ن الله فاتبعو نی یحببکم الله

اے نبی تو کہہ دے کہ اگر تم اللہ سے پیار کرتے ہو تو میری تابعداری کرو ۔خدا تم سے پیار کرے گا۔

اس آیت میں خاص صیغہ قل امر مخاطب کا ہے جس کے مخاطب خاص آنحضرتﷺ ہیں ۔مگر مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی نے اس میں عجیب جدت پیدا کی ہے ۔لکھتے ہیں:

قل ان کنتم تحبو ن الله فاتبعو نی

کہہ دے تو (اے صاحب قرآن) اگر تم رضا مندی چاہتے ہو اللہ تعالی تو میرے موافق صرف قرآن مجید ہی پر عمل درآمد رکھو

حاشیہ۔ پاس اس آیت میں ہر ایک مسلمان (قیامت تک) قل کا مخاطب و مکلّف ہے ۔ اور ہر ایک مومن مسلمان کو بقدر اپنی قدرت و طاقت کے قیامت تک یہ کہنا فرض ہے کہ اے عبادالرحمٰن میری موافقت کرو۔

یہاں کوئی قرینہ حالی ومقالی ماقبل یا مابعد اشارۃ یا کنایۃ وہم وخیال تک میں بھی نہیں آسکتا کہ اس آیت کے مخاطب و مکلّف خاص محمد رسول اللہ سلام علیہ ہی ہوں ۔ (پ۳۔قرآن معہ تفسیر چکڑالوی۔ص ۱۳۶)

ناظرین! کیا یہ نکتہ جدیدہ نہیں؟

چکڑالویہ نکتہ نمبر۲:

حضرت عیسیٰؑ کے ذکر میں اللہ تعالی فرماتا ہے:

و اذ تخلق من الطّین کهیئة الطّیر با ذ نی فتنفخ فیها فتکو ن طیرا باذ نی۔اے عیسیٰ تو مٹی سے جانور بناتا تھا پھر ان میں پھونکتا تھا پھر وہ اڑنے والے جانور بن جاتے تھے۔

اس آیت کا ترجمہ مولوی عبداللہ چکڑالوی صاحب کرتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و اذ تخلق من الطّين كهيئة الطير با ذ نى فتنفخ فيها فتكو ن طيرا باذ نى ، اور تحقیق اصلاح و درست کرتا تھا تو اچھی طرح عباد الرحمٰن کی فطرت و خلقت کو مثل درست کرنے چار مخصوص شکاری پرندوں (باز۔ باشہ۔شاہین۔ چرخ) کے مطابق ارشاد میری کتاب کے یعنی تو ایمانی روح (کتاب اللہ) کا علم پہنچا تا تھا رجوع کرنے والی فطرت میں ۔ پس وہ فرمان بردار ہو جاتی تھی کتاب اللہ کی مثل فرمان بردار ہونے ان چاروں مخصوص شکاری پرندوں کے اور تو یہ سب کچھ کرتا تھا مطابق ارشاد کتاب میری کے ۔ (ترجمہ قرآن چکڑالوی۔پ ۷ص ۱۶)۔مرزائی دوستو ! داد دو۔

چکڑالویہ نکتہ نمبر۳

قرآن مجید میں ارشاد ہے: و او حينا الى موسى ان الق عصاك۔ فا ذا هى تلقف ما يأفكون (ہم نے موسیٰ کو حکم دیا کہ تو اپنا عصا دے مار۔ پس وہ فوراً ہی ان (جادوگروں) کے بنائے ہوئے سانپ نگل رہا تھا)۔

اس آیت کا ترجمہ مع تفسیر چکڑالوی صاحب درج ذیل ہے:

و او حينا الى موسى ان الق عصا ك فا ذا هى تلقف ما يأفكو ن ۔ پھر ہم نے حکم بھیجا موسیٰ کی طرف یہ کہ اب تو بیان کر اپنی نذارت کا ہر ایک مسئلہ پس نا گاہ وہ ہر ایک مسئلہ ملیا میٹ کر گیا اس کے سارے باطل بیان کو (سورہ اعراف پ ۹۔ ترجمہ چکڑالوی۔ص ۹)

مرزائی دوستو ! کیا یہ نکتہ جدیدہ نہیں؟

چکڑالویہ نکتہ نمبر۴

قرآن شریف میں مذکور ہے:

جس وقت موسیٰ پہاڑ پر آئے انکے ہاتھ میں عصا تھا خدا نے پوچھا اے موسیٰ یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ جواب میں عرض کیا یہ میرا عصا ہے، حکم ہوا اسے پھینک دے۔ وغیرہ

اس آیت کا ترجمہ اور نکتہ مولوی عبداللہ چکڑالوی مجدد لکھتے ہیں؛

و ماتلك بيمينك يا موسى۔ قا ل هى عصاى اتو كوا عليها و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اهش بها علی غنمی و لی فیها مآ ر ب ا خری۔ قال القها یا موسی۔ فا لقا ها فاذا هی حیة تسعی ۔ قال خذ ها و لا تخف سنعید ها سیرتها ا لاو لی۔ و ا ضمم ید ك الی جنا حك تخر ج بیضاء من غیر سو ء آیة ا خری ۔لنر یك من آ یاتنا الکبری ۔

جب کہ یہ ضروری اصول دین کے بیان ہو چکے تو پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کیسے نظر آئے ہیں یہ عالی شان احکام میرے تیری مبارک سمجھ میں اے موسیٰ ۔اس نے عرض کیا کہ یہ ہر ایک مسئلہ میری نذارت کا ہے ۔میں خود بھی پورا پورا عمل در آمد اور مدار رسالت رکھوں گا ان پر۔ اورضرور ہی شائع و جاری کروں گا میں یہ کل مسائل اپنے تابعداروں میں بھی۔ کیونکہ ضرور ہی مجھ کو ان کے سبب سے طرح طرح کے فوائد و درجات جنت الفردوس مرزوق و موہوب ہوں گے۔ارشاد ہوا کہ ہاں اب جا کر تو سنا پڑھا اے موسیٰ ۔

پس موسیٰ نے ان مسئلوں کے سنانے پڑھانے کی نسبت اپنے دل میں سوچا سمجھا کہ میں کس طرح جا کر بیان کروں گا۔

پس نا گاہ اس کو اپنے دل میں موہوم ہوئے وہ مسائل بڑے سانپ کی مانند جو کہ دوڑتا ہوا آرہا تھا۔فرمایا علیم بذات الصدور نے کہ جا عمل در آمد کر ان کی اشاعت اجرا میں اور ہرگز مت ڈر کسی سے۔ضرور ہی پھر دیویں گے ہم ان کو تیری پہلی اطمینان والی حالت میں ۔

پھر جب بشارت کے احکام صادر ہوئے تو ارشاد ہوا کہ پہلے مسائل نذارت کے بعد ان مسائل بشارت کو بھی کا کر سنانا پڑھانا کیونکہ تمام حاضرین مجلس کو یہ مسائل بشارت ظاہر و باہر طور پر بہت ہی خوش اور روشن نظر آئیں گے ہرگز ان سے ان کو ذرہ بھر بھی غصہ و جوش نہیں آئے گا کیونکہ یہ بشارت کے مسائل اور ہی ڈھنگ کے ہیں آئندہ بھی ہمیشہ ہم پڑھاتے سکھاتے رہیں گے تجھ کو احکام اپنے جو کہ بہت ہی عظیم الشان وجلیل القدر ہوں گے۔

(سورہ طہ۔پ ۱۶، ترجمہ چکڑالوی۔ص ۱۹)

قادیانی ممبرو! انصاف سے دیکھو تو یہی ایک نکتہ صدی کا مجدد بننے کو کافی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر تم ایسے بخیل ہو کہ سوائے اپنے مجدد کے کسی دوسرے کو کب ماننے لگے۔ لیکن دنیا تو دیکھ رہی ہے کہ جن نکات کی وجہ سے تم مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد اور مسیح موعود وغیرہ وغیرہ مان رہے ہو، اسی قسم کے نکات جب دوسرا کوئی شخص بھی بتا سکتا ہے تو پھر وہ کیوں مجدد نہ ہو کیا یہ سچ ہے

یختلف الرزقان و الشیء واحد
الی ان یری احسان هذا لذا ذنبا

چکڑالویہ نکتہ نمبر ۵

مولوی عبد اللہ چکڑالوی اہل قرآن چونکہ حدیث نبوی کے حجت شرعی ہونے سے منکر تھے لہذا ان پر اعتراض ہوا کہ نمازوں کی رکعتیں دو تین چار قرآن مجید سے دکھاؤ، تو آپ نے مندرجہ ذیل آیات سے یہ سوال حل کیا:

الحمد لله فا طر السما وا ت و الارض جا عل الملائکة رسلا او لی اجنحة مثنی و ثلاث و ر باع یز ید فی الخلق ما یشاء ان الله علی کل شیء قدیر

تمام نمازیں قرآنی خالص واسطے رضا مندی اللہ تعالیٰ ہی کے لئے کیونکہ وہ ہمیشہ پاک فطرت پیدا کرتا رہتا ہے تمام آسمانوں والے فرشتوں اور کل روئے زمین والے جن وانس کی اور بھیجتا رہتا ہے اپنے فرشتوں جبرائیلوں کو تمہاری طرف اپنی رسالت کتاب اللہ دے کر خصوصا وہی لاتے تمہاری صلواتوں یعنی رکعاتوں کو ہمیشہ دو دو بار پڑھا کرو ہر صبح جمعہ اور عیدین کو اور تین تین پڑھا کرو ہر شام کے وقت اور چار چار پڑھا کرو ہر ظہر عصر عشاء کو اس لئے کہ جبر نقصان کر دیتا ہے اللہ تعالیٰ نماز پڑھنے سے تمہاری تبدیل شدہ فطرت کا جس قدر کہ ہر ایک نمازی خود ہی چاہے خشوع خضوع کے ساتھ کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے ہر ایک ارادے پر ہمیشہ ہر طرح قادر رہتا ہے۔

(پ ۲۲ سورہ فاطر۔ ترجمہ چکڑالوی۔ ص ۲۷)

مرزائی دوستو! واللہ غور سے دیکھو تو پھڑک جاؤ تمہارا دل مان جائے کہ نکتہ تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے، مجدد تو یہ ہے۔ اور تم بے ساختہ عبداللہ چکڑالوی کے حق میں یہ شعر پڑھو

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشین ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

چکڑالویہ نکتہ نمبر ۶

قرآن مجید میں حضرت یونسؑ کا ذکر ہے کہ وہ اپنی بستی سے بھاگ کر بھری بیڑی میں جا بیٹھے۔ وہاں قرعہ اندازی ہوئی آخران کو دریا میں کودنا پڑا۔ دریا میں ان کو مچھلی نے نگل لیا۔ ان آیات کا مشرح ترجمہ چکڑالوی صاحب فرماتے ہیں؛

اذ ابق الی الفلك المشحو ن فساهم فکا ن المد حضین فالتقمه الحو ت و هو مليم فلو لا انه کان من المسبحین للبث في بطنه الی یو م یبعثو ن

تحقیق وہ اپنی قوم سے ناراض ہوکر جا سوار ہوا ایک بہت ہی بھری ہوئی کشتی پر۔ پس ملاحظہ و معائنہ طبی کیا کسی سرکاری حکیم نے کشتی والوں کا، تو بہت سے لوگ بسبب کسی مرض وقواعد حفظان صحت وغیرہ کے اس کشتی سے اتار دیئے گئے۔ پس انہیں میں آپ کو بھی اتار دیا گیا۔ پھر چڑھا لیا اس کو ایک ماہی گیر نے اپنے چھوٹے سے مچھوے میں، درآنحالیکہ وہ اپنے آپ کو ملامت کرنے والا تھا اپنی قوم سے ناراض ہوکر چلے آنے پر۔ پس اگر وہ اس وقت نہ ہوتا خالص قرآنی توبہ کرنیوالوں میں سے، تو ضرور وہ رہ جاتا دریا ہی میں جہاں سے وہ روز قیامت تک نہ نکلتا (صافات پارہ ۲۳، ترجمہ چکڑالوی۔ ص ۱۹)

کیا اچھا نکتہ ہے اور کیا اچھا ترجمہ ہے جو کسی عربی یا فارسی قاعدہ کا محتاج نہیں۔ مرزائیو! کیا کہتے ہو۔

چکڑالویہ نکتہ نمبر ۷

قرآن مجید میں ایمان داروں کو ارشاد ہے کہ اللہ اور رسول سے آگے نہ بڑھنا۔ یعنی اللہ ورسول جب تک دین میں کوئی کام نہ بتاویں تم اسے دین کا کام نہ سمجھنا۔ مولوی عبداللہ صاحب چکڑالوی چونکہ اتباع کے موقع پر رسول کے معنی قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں اس لئے ان آیات کا ترجمہ بہت ہی عجیب کیا ہے۔ ملاحظہ ہو

یا ایھا الذین آمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ و رسولہ و اتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم

اے قرآنی مومنو! ہرگز کبھی بھی پیش نہ کرو کسی غیر اللہ کی تقریر و تحریر کو اللہ کے سامنے یعنی اس کے بھیجے ہوئے قرآن مجید کے آگے۔ ضرور ہی ہمیشہ بچتے رہو اس مخالفت کتاب اللہ سے، کیونکہ تحقیق اللہ تمہاری تمام ظاہری و مخفی باتیں یکساں سننے والا اور تمہارے دلی خیالات کو بھی بہت ہی اچھی طرح جاننے والا ہے۔ (پارہ ۲۶ سورہ حجرات۔ چکڑالوی ترجمہ۔ ص ۲۶)

چکڑالویہ نکتہ نمبر ۸

قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ قیامت کی فنا کے وقت ملائکہ آسمان کے کناروں پر ہوں گے اور عرش کو آٹھ فرشتے اٹھائینگے۔ اس آیت کا ترجمہ مولوی چکڑالوی فرماتے ہیں

و الملک علی ارجائھا و یحمل عرش ربک فوقھم یومئذ ثمانیۃ

اور آسمان کے پھٹ جانے کے وقت تمام فرشتے دوڑ جائیں گے اس کے کناروں کی طرف۔ پھر وہ سب کے سب فوراً فنا ہو جائیں گے اور کتاب اللہ پر پورا پورا عمل درآمد کرنے والے سب کے سب عباد الرحمٰن اس روز بلحاظ درجہ و مرتبہ آٹھ گروہ ہوں گے (پ ۲۹ سورہ الحاقہ۔ چکڑالوی ترجمہ۔ ص ۱۰)

چکڑالوی نکتہ نمبر ۹

مشہور تاریخی واقعہ ہے کہ نبوۃ محمدیہ سے پہلے فارس کی فوج ہاتھیوں پر سوار ہو کر کعبہ شریف کو گرانے آئی تھی۔ خدا تعالیٰ نے ان پر ابابیل بھیج کر ان کو تباہ کر دیا۔ ان کو اصحاب الفیل کہا جاتا ہے ان آیات کا چکڑالوی ترجمہ ملاحظہ ہو

الم تر کیف فعل ربک باصحاب الفیل الم یجعل کیدھم فی تضلیل و ارسل علیھم طیرا ابابیل ترمیھم بحجارۃ من سجیل فجعلھم کعصف مأکول

اے ہر ایک صاحب قرآن کیا نہیں دیکھتا رہتا تو ہمیشہ یہ کہ کس طرح ذلیل و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حقیر کرتا رہتا ہے پروردگار تیرا کتاب اللہ کے بے خبر و نادان لوگوں کو جو کہ خود ہی اپنے تعصب مذہبی وہٹ دھرمی کے باعث بالکل سست عقل و ضعیف الرائے خود ہی ہو جاتے ہیں۔ اور کیا نہیں کر ڈالتا اللہ ان کی بداندیشی و بدخواہی کو جو کہ قرآنی مومنوں کے حق میں کرتے رہتے ہیں سراسر خسارہ دارین کا باعث۔ یعنی غلبہ دیتا ہے ان پر ضعیف و عاجز قرآنی مومنوں کو باوجودیکہ وہ ان کی نسبت مچھروں و مکھیوں کی طرح اور بالکل پریشان حال پراگندہ روزی پراگندہ دل بھی ہوتے رہتے ہیں، آخرکار وہی عاجز مومن بھگا دیتے ہیں ان بڑے جاہ وجلال اور شان وشوکت والے کفار و مشرکین کو محض چھوٹے چھوٹے ذریعوں و سامانوں ہی سے جو کہ معمولی بیکار کنکروں کی طرح ہی ہوا کرتے ہیں۔ پس کر ڈالتا ہے ان بے فرمانوں کو اللہ تعالیٰ مویشیوں کے اس چارہ کی طرح جو کہ بسبب گندہ ہونے کے ان کے کھانے سے پیچھے بالکل بیکار ہی رہ جائے۔

مرزائی دوستو! اب تو مان جاؤ کہ مولوی عبداللہ چکڑالوی واقعی نکتہ آفرینی کی وجہ سے مجدد تھا۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو نہ مانو، مگر جس وصف سے تم مرزا صاحب کو مجدد اور مسیح موعود مانتے ہو، اسی وصف میں اگر کوئی اور بھی شریک ہو تو اس کو بھی اس لقب میں شریک کرنے سے تمہیں کون امر مانع ہے؟ پس اگر مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اور مجدد ہیں تو مولوی عبداللہ چکڑالوی کیوں نہیں؟

چکڑالویہ نکتہ نمبر ۱۰

قرآن مجید کی سورہ کوثر مشہور ہے جس کا ترجمہ بھی مشہور ہے کہ خدا نے آنحضرت ﷺ کو کوثر دیا اور حکم فرمایا کہ نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ مجدد چکڑالوی جو اس کا مطلب بتاتے ہیں وہ قابل شنید نہیں بلکہ لائق دید ہے۔ چنانچہ وہ یہ ہے:

انااعطیناك الکو ثر فصل لر بك و انحر

ان شا نئك هو ا لا بتر

اے ہر ایک صاحب قرآن! تحقیق عطا فرمایا ہے ہم نے تجھ کو یہ کامل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفات جامع کمالات قرآن مجید۔ جس میں سعادت دارین ہے پس تو ہمیشہ ہر ایک خالص قرآنی نماز ہی پڑھا کر خاص اپنے پروردگار کی رضامندی کے لئے خصوصاً اپنے وجود کے اونٹ (کان) ذبح (ذلیل وحقیر یعنی پکڑا) کر ہر تکبیر کے وقت کیونکہ تحقیق ہر ایک مخالف تیرا اس قرآنی نماز سے خودبخود بالکل محروم و بےنصیب ہی رہتا ہے۔ (کوثر۔ پ۳۰۔ چکڑالوی ترجمہ صفحہ ۴۵)

ناظرین کرام! ہم نے آپ کا بہت سا وقت بے فائدہ کام میں لیا، کیونکہ بلحاظ عقیدہ نہ تو آپ نکات مرزا کے قائل ہوں گے نہ معارف چکڑالویہ کے معتقد۔ بلکہ درحقیقت اصل مطلب ہمارے لکھنے اور آپ کے پڑھنے کا صرف اتنا ہے کہ ایسے جدید مدعیوں کی وہ دلیل دیکھیں جن پر ان کے دعوی کی بنیاد ہے یعنی قرآن مجید سے معارف نمائی۔ سو ہم نے دکھا دیا اور آپ نے دیکھا الحمدللہ ان سب کو کھوٹا پایا۔

مرزا کے مریدو! نکات مرزائیہ کے ساتھ ساتھ نکات چکڑالویہ بھی پڑھو اور ہمارے مندرجہ ذیل شعر کی تصدیق بھی کرو،

آج دعوی ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا
رو برو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

خادم دین اللہ ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری مصنف تفسیر ثنائی وغیرہ
ماہ رجب ۱۳۴۵ھ۔

(منقول از احتساب قادیانیت جلد ۹)

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

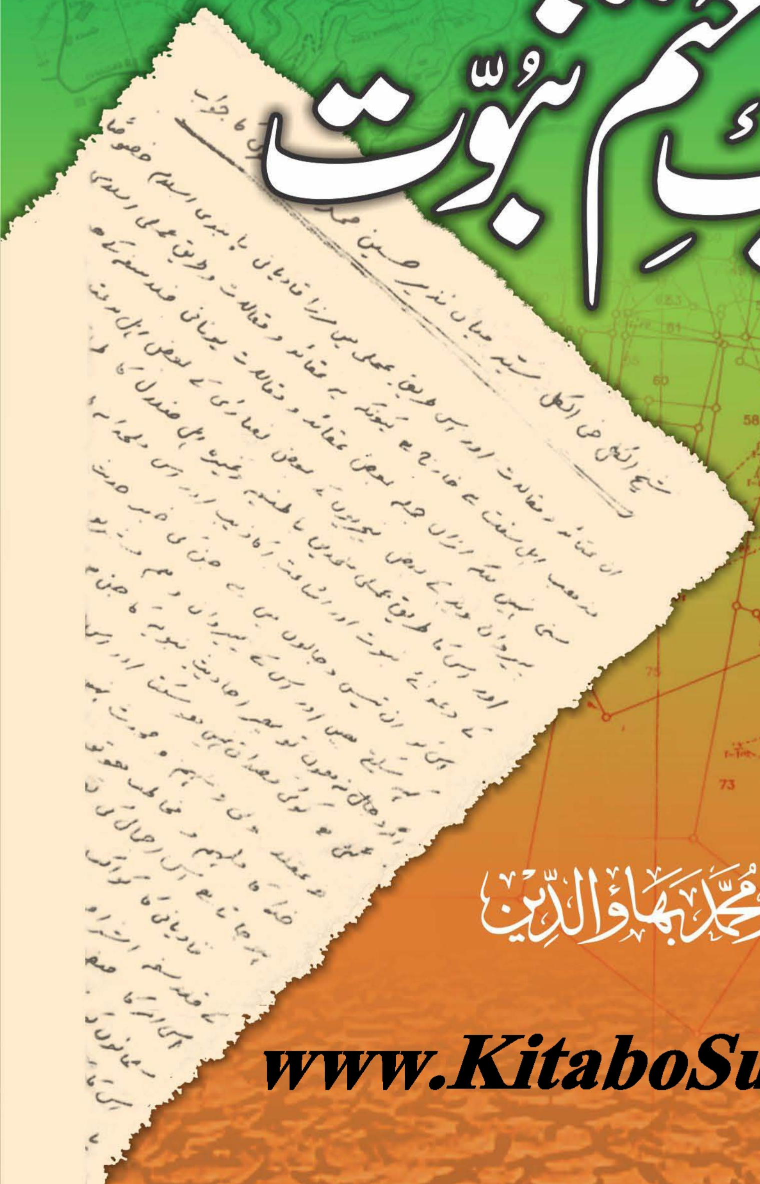

ڈاکٹر محمد بہاؤ الدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ و دوم (۵۲)

قادیانی مشن (۱۵)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ و دوم (۵۲) قادیانی مشن (۱۵)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۷۳
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیراہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان | صفحہ نمبر

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۹
قیامت کی حقیقت اور بہائی عقیدہ	۱۰
مرزا کے آخری فیصلہ پر سیال کا سیلان	۱۳
مناظرہ فجو پورہ	۱۸
اہلحدیث کا ایک مطالبہ اور قادیان سے اس کا جواب	۲۱
قادیانی توحید	۲۶
علمائے اسلام اور مرزا قادیان	۳۲
مرزائیت سے توبہ	۳۶
اللہ دتا جالندھری مقیم قادیان توجہ فرمائیں	۳۷
مرزا صاحب کی پیش گوئی بابت غلبہ اسلام	۳۹
قادیان میں شیطان کا غلبہ، اور مصلح موعود کی اصلاح	۴۲
پیغام صلح لاہور اور الفضل قادیان	۴۶
معاصر انقلاب اور قادیان	۴۸
قادیانی کے دعوی پر خدا تعالی کی فعلی شہادت	۵۲
لو جلالی مسیح بھی آ گئے	۵۵
اخبار الفضل قادیان روزانہ رہے؟	۵۷
مرزا، بہاء اللہ اور قیامت	۵۸
قادیانی پیش گوئیاں	۶۲
مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ	۶۶
خلیفہ قادیان خطاب ،سر، کا متمنی ہے	۶۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتنی بڑی جرأت ہے؟	۷۱
مولوی محمد علی لاہوری اور تعداد مرزائیہ	۷۲
خلیفہ قادیان کی غلط بیانی	۷۳
جنگ یورپ مرزا قادیانی اور ڈاکٹر اقبال	۸۳
کیا مرزا کے عقاید دنیا تسلیم کر چکی ہے	۸۵
خلیفہ قادیان کو جنگ میں بھیجا جائے تو فتح یقینی ہے۔ا	۹۰
مرزا کا آخری فیصلہ اور چودھری فتح محمد سیال	۹۳
مولانا محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی	۹۶
خلیفہ قادیان جنگ میں جائے تو فتح یقینی ہے۔۲	۱۰۰
خلیفہ قادیان جنگ میں جائے تو فتح یقینی ہے۔۳	۱۰۴
اب خلیفہ قادیان کو جنگ میں جانا ضروری ہے۔ ۴	۱۰۶
کیا ہٹلر دجال ہے؟	۱۰۹
خلیفہ کو حکومت ملنے کا وعدہ، پس وہ جلدی جنگ کیلئے جائیں۔ ۵	۱۱۶
قادیان سے تفسیر کبور کی اشاعت	۱۱۹
فرقہ بہائیہ اور حشر اسلامیہ	۱۲۵
خلیفہ قادیان اور انکے چالیس صالح نوجوان۔ ۶	۱۲۹
مرزا صاحب کا آخری فیصلہ	۱۳۴
مرزا قادیانی کی ولادت اور وفات	۱۳۶
اخبار صدق اور پیغام صلح	۱۳۹
پیش گوئیوں کے اصول	۱۴۱
قادیانی علماء سے ایک اہم سوال	۱۴۳
مسئلہ قیامت اور بہائیت	۱۴۵
ایران کی مصیبت پر قادیان میں گھی کے چراغ	۱۵۱
باپ بیٹے کے گول مول الہام	۱۵۶
پولیس نے خلیفہ قادیان کی توہین کیوں کی؟	۱۵۹

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی دعاوں کی حقیقت ۱۶۲
دو احراریوں کے اختلاف پر الفضل کی شماتت ۱۶۶
کلام الملوک ملوک الکلام ۱۶۹
قادیانی تفسیر کبور اور اس کا جواب الجواب ۱۷۰
جنگ یورپ اور قادیانی ملہم ۱۸۰
مسیح ابن مریم کب آئیں گے ۱۸۲
نکاح آسمانی اور امیر پیغامی ۱۸۴
مرزا قادیانی کی نبوت اور وراثت ۱۸۶
قادیانی مسیح کی یادگار ہونی چاہیے ۱۸۹
پوتے کی وراثت میں مرزائی غلطی ۱۹۰
جلسہ جمعیت تبلیغ لائل پور میں مرزائیوں سے گفتگو ۱۹۳
بطش قدیر گویا غضب قدیر ہے ۱۹۷
ثنائی دعوی کا ثبوت اور مرزائی دعوی کا مطالبہ ۲۰۱
مرزا صاحب کی یادگار ۲۰۵
عمر مرزا ۲۰۷
بلی اور چوہا ۲۱۲
محمد علی لاہوری اور محمود احمد قادیانی کا مباحثہ ۲۱۷
دنیا میں جنگ پر ماتم، قادیان میں خوشی کے نقارے ۲۱۹
مسیح اور قرآن ۲۲۰
تمام احمدی جماعتوں اور افراد سے ایک سوال ۲۲۵
مرزا صاحب نہ نبی تھے، نہ مجدد ۲۲۶
حضرت عیسی مسیح کی توہین ۲۲۸
کیا تصانیف ثنائیہ مرزائیت کیلئے کھاد ہیں؟ ۲۳۰
قادیان میں موسم بہار ۲۳۱
کیا مرزا صاحب ایک قابل مصنف تھے ۲۳۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں قرآن مجید کی نئی تفسیر	۲۳۷
مرزا قادیانی کی روش پران کا ایک مرید	۲۴۱
آسمانی نکاح میں پھر تازگی	۲۴۵
مرزا صاحب بحیثیت مصنف	۲۴۸
مسیح موعود نمبر	۲۵۰
مرزائی مداحوں کا شعری تخیل	۲۵۳
مولانا محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی	۲۵۷
مرزا صاحب کی کامیابی	۲۶۴
چودھویں صدی کے مجدد: مرزا صاحب؟	۲۶۶
مرزا صاحب کا سر صلیب؟	۲۶۹
قادیانی مسیح موعود اور یاجوج ماجوج	۲۷۱
خلیفہ قادیان اور گورنمنٹ برطانیہ	۲۷۴
خلیفہ قادیان اور گورنمنٹ برطانیہ	۲۷۹
مسیح قادیان قابل مصنف نہ تھے	۲۸۰
اخبار ایمان، صدق، پیغام صلح اور مسیح موعود	۲۸۱
مولانا اسماعیل علی گڑھی اور مرزا قادیانی	۲۸۴
موضوعات قادیانیہ	۲۸۸
لیکھ رام اور مرزا	۲۹۰
مرزا قادیانی اپنے دعوی میں ناکام گئے	۲۹۱
مرزا صاحب کی صلح جوئی اور مصالحت	۲۹۳
قادیان میں میرا نزول	۲۹۸
مرزا صاحب کی کامیابی اور ناکامیابی	۳۰۲
قادیانی مولود مصلح موعود	۳۰۴
مولانا محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی	۳۰۷
سیٹھ عبداللہ سکندر آبادی مولوی محمد علی لاہوری	۳۰۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان اور گاندھی جی	۳۱۱
قادیان میں کارگاہ	۳۱۶
لاہوری مصلح موعود کا اعلان	۳۱۹
نظام نو اور قادیانی	۳۱۹
اخبار مسلمان اور خلیفہ قادیان	۳۲۲
نشانات مرزا	۳۲۳
قادیان میں کوئی آفت آنے والی ہے؟	۳۲۶
مرزا کے دعویٰ نبوت سے پہلے کی حالت	۳۲۷
مرزا صاحب کی صداقت کا معیار	۳۲۹
قادیان سے مرزا صاحب کے خلاف آواز	۳۳۲
خلیفہ قادیان تشریح کریں	۳۳۴
حکیم نورالدین اور ڈاکٹر بشارت احمد	۳۳۹
مرزا صاحب اپنے مقصد میں ناکام گئے	۳۴۳
قادیانی سوال کا جواب	۳۴۵
قادیانی مسیح کی صداقت کا ثبوت	۳۴۸
قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں مباحثہ	۳۵۰
مرزا صاحب یقیناً ناکام گئے	۳۵۴
ناقابل مصنف	۳۵۶
شیعہ ، قادیانی اور علی محمد ایرانی	۳۵۹
مرزا قادیانی اور استاد ذوق	۳۶۵
قادیانی توحید	۳۶۸
ختم نبوت پر خاتم النبیین کی شہادت	۳۷۱
موضع بھامڑی میں لڑائی	۳۷۳
بعثت مجددین	۳۷۵
مرزا قادیانی کا مباہلہ اور اس کا اثر	۳۸۰

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مشن پر اعتراض اور جواب	۳۸۲
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا	۳۸۳
قادیان میں درس حدیث کی شکل میں تحریف حدیث	۳۸۵
ستیارتھ پرکاش کے زہر کا قادیانی تریاق	۳۸۹
احمدیوں کا باہمی مباحثہ اور منصفوں کا تقرر	۳۹۳
حج کی بندش مرزا قادیانی کی وجہ سے ہے	۳۹۵
ہندوستان کے دو ریفارمر	۳۹۷
ناقابل مصنف مرزا	۴۱۵

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحة الکتاب

الحمد لله و الصلوة و السلام علی سید الا نبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد باون (اور قادیانی مشن کی پندرھویں جلد) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء تا ۲۷۔ اگست ۱۹۴۳ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دستیاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ منشی محمد حسین صابری، مولانا محمد ابراہیم میر، منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، مولانا رضاء اللہ ثنائی، قاری عبدالعزیز مدرسہ اشاعت العلوم بریلی، حضرت مولانا اعزاز علی دارالعلوم دیوبند، حضرت مولانا عبداللطیف مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور، حضرت مولانا عبیداللہ رحمانی دہلی، حضرت مولانا ابوسعید شرف الدین دہلوی وغیرھم کی نگارشات بھی نقل ہوئی ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کے دو رسائل: ہندوستان کے دو ریفارمر اور ناقابل مصنف مرزا بھی شامل اشاعت ہیں۔ کہیں کہیں بائیبل سے انگریزی عبارات کا اضافہ میں نے خود کیا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۴۱ء تا ۱۹۴۳ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام　　　　فقیر بارگاہ صمدی　　　　**محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

قیامت کی حقیقت اور بہائی عقیدہ

بابو محمد حسین صابری صاحب، بریلی سے لکھتے ہیں:

گذشتہ ایام میں جناب محترم مدیر اہل حدیث امرتسر (حضرت مولانا ثناء اللہ) نے رسالہ بہائی، اور پیامبر، کے جواب میں مسئلہ قیامت کے متعلق لکھنا شروع کیا تھا ۔ میں جو مذہبی مضامین پڑھنے کا شائق ہوں، طرفین کے دلائل کو بغور دیکھ رہا تھا۔ لیکن مدیر محترم نے کچھ دنوں سے بالکل خاموشی ہی اختیار کر لی اور مسئلہ زیر بحث ادھورہ سارہ گیا۔

کئی سال ہوئے ایک بہائی نے رسالہ بہائی میگزین میں اسی مسئلہ قیامت کے متعلق ایک سوال کیا تھا جس میں علماء دیو بند، بریلی، اور مونگیر، نیز مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور، مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان اور محترم مدیر صاحب اہل حدیث کو مخاطب کیا گیا تھا۔ میرے نزدیک دیو بندی علماء ہوں یا بریلوی اور مونگیری اس مسئلہ قیامت کے متعلق کچھ بہتر نہیں لکھ سکتے کیونکہ ان کو ان مناظرات سے دلچسپی نہیں ہے۔ البتہ امیر جماعت احمدیہ لاہور (مولوی محمد علی) اور خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کو ضرور دعوی ہے کہ وہ دنیا کے تمام مذاہب پر ریویو کر سکتے ہیں۔ نیز قرآن دانی میں بھی اپنے آپ کو باقی فرقہ ہائے اسلام سے اعلی پائے پر خیال کرتے ہیں۔ لیکن بدقسمتی سے ان کے راستے میں ایک بہت بڑا پتھر حائل ہے جسے ہٹا دینا ان کی طاقت سے باہر ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مدعی مسیحیت نے خود اپنی کتاب میں قیامت کی آیات کو اپنے اور اپنے زمانے پر چسپاں کیا ہے۔ اور پھر لطف یہ کہ کسی جگہ یہ بھی تحریر فرما گئے ہیں کہ قیامت کی آیات دونوں طرف کام میں لائی جا سکتی ہیں۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

و نفخ فی الصور فصعق من فی السما وا ت و من فی ا لارض الّا ما (قرآن میں ما کا لفظ نہیں بلکہ اس کی جگہ من ہے۔صابری) ثم نفخ فیه اخری فا ذا هم قیا م ینظرو ن ۔یہ آیتیں ذوالوجوہ ہیں قیامت سے بھی تعلق رکھتی ہیں اوراس عالم سے بھی (شہادۃ القرآن ازمرزاطبع چہارم ص ۲۵)

ظاہر ہے کہ جب ان کے پیر ومرشد (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس اہم مسئلہ میں دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہوا ہے، تو مرید بیچارے کیا کر سکتے ہیں ۔اوران کا ذاتی علم یہاں کس کام آسکتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ قادیانی اورلاہوری اصحاب اہل بہاء سے اصولی بحث نہیں کرسکتے ۔میں یہ الفاظ علی وجہ البصیرت کہہ رہا ہوں کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ڈاکٹر بشارت احمد، مولوی عمرالدین شملوی، مولوی اللہ دتا جالندھری، مولوی فضل الدین وغیرھم نے وقتاً فوقتاً کیا لکھا ہے اورکیا لکھتے رہتے ہیں ۔گویا وہ بہائیت پر اعتراض توکرسکتے ہیں لیکن اصولاً اپنے عقایدکوان کے مقابل صحیح ثابت نہیں کرسکتے۔ انصاف سے دیکھئے تو یہ بات کس قدرافسوس ناک ہے۔

الغرض لے دے حضرت مولانا مدیراہل حدیث (ثناءاللہ امرتسری) کی ذات گرامی پر بھروسہ تھابقول شخصے

ہم مریضوں کی ہے تمہیں پہ نگاہ
تم مسیحا بنو خدا کے لئے

چنانچہ آپ نے جواب دیااوربحث میں وقتاً فوقتاً حصہ لینے لگےلیکن آخرکار نامکمل چھوڑ دیا۔(مولانا ثناءاللہ امرتسری حاشیہ میں لکھتے ہیں: اہل حدیث امرتسر کامخاطب صرف ایک گروہ نہیں ہے۔آپ کومعلوم ہے کہ متعدد گروہ ہیں ۔اس لئے بحکم ائت کل ذی حق حقه (ہرایک کاحق اداکرناواجب ہے) اسی بناپرکبھی اہل بہاء کے خطاب میں ناغہ ہوجاتا ہے۔کیوں؟

معشوق مابمذہب ہرکس برابراست   باماشراب خورد وبزاہدنمازکرد۔) یہاں تک کہ پیامبر بابت فروری ۱۹۴۱ء میں بایں الفاظ ایک مضمون بعنوان، قیامت اسی دنیا میں، نکلاجس کی ابتدائی سطوردرج ذیل ہیں۔

ہم نے مختلف دلائل سے یہ ثابت کردیا ہے کہ فنائے عالم کا نام قیامت نہیں ہے۔نہ اس کرہ کے فنا کے بعد قیامت ہے۔بلکہ قیامت اسی دنیا میں ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ ہر صاحب شریعت پیغمبر کی آمد سے گزشتہ امت کا حساب وکتاب لیا جاتا ہے۔ انہیں جزا، سزا، ترقی و ہلاکت ملتی ہے۔ ایک نئی امت برپا ہوتی ہے عالم انسانی کا ایک نیا قیام ہوتا ہے۔ قیامت کی حقیقت یہی ہے۔ کائنات ہستی کے فنا اور معدوم ہوجانے کا نام قیامت نہیں ہے (ص ۲۲)

سچ بات یہ ہے کہ اب تک کی بحث کا تو یہی نتیجہ صحیح ہے جو، پیامبر، نے لکھا ہے۔ آئندہ خدا بہتر جانتا ہے کہ کب وہ آیات قرآن مجید سے پیش ہوں گی جو اہل اسلام کے متفقہ عقیدہ قیامت کو ثابت کرتی ہوں گی۔

میں ان سطور کے ذریعہ سے حضرت مولانا (مدیر اہل حدیث) صاحب کے علاوہ دیگر محقق علماء کی خدمت میں گزارش کرتا ہوں کہ وہ قیامت کے متعلق بہائی عقیدہ معلوم کرنے کے بعد اسلامی عقیدے کو قرآن مجید سے ضرور ثابت کرنے کی کوشش فرماویں (ان اعتراضات بہائیہ جواب اہل حدیث امرتسر ۱۷ مئی، ۵۔۱۲ جولائی، ۳۰۔ اگست اور یکم نومبر ۱۹۴۰ء میں مفصل دیا گیا ہے جو آپ کے ملاحظہ سے گذرے ہوں گے۔ اگر نہیں گذرے تو ملاحظہ کرلیجئے۔ جوابات کی مزید ضرورت ہو، تو یار زندہ صحبت باقی۔ ثناء اللہ امرتسری) کیونکہ تقلیداً کسی بات کو ماننا تو درست نہیں۔ ایمان کی بنیاد تحقیق پر ہونا چاہیے۔

علاوہ اس کے یہ بات بھی سوچنے کی ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی جیسے شخص کے پیچھے ہندوستان اور پنجاب کے ہزاروں مسلمان محض مسئلہ وفات مسیح کی وجہ سے لگ گئے ہیں حالانکہ حیات وممات مسیح نہ تو جزو ایمان ہے، نہ ہی مرزا صاحب نے اسے اپنے الہام سے منکشف کیا ہے، تو جب مسئلہ قیامت کی بہائیت کے عقیدے کے مطابق اشاعت ہوجائے گی اور علماء کرام مسکت جواب نہ دے سکیں گے، تو اہل اسلام کا کیا حال ہوگا۔ حالانکہ یہ مسئلہ قیامت مسلمانوں کا جزو ایمان ہے۔ اور قرآن مجید میں توحید باری تعالی کے بعد سب سے زیادہ اسی کا بیان ہوا ہے۔ نیز یہ کہ اس کا انکشاف بھی بہائی پیشواؤں نے کیا۔ باقی سب تفاسیر قریباً اس کے خلاف ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۵ صفر ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۱ ص ۱۱۔۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت سے توبہ

میں کچھ دنوں سے مرزائی ہو گیا تھا مگر مولوی محمد یعقوب صاحب مبلغ اسلام کے سمجھانے سے مرزا صاحب قادیانی کو ان کے دعووں میں سچا نہ جان کر تائب ہوتا ہوں۔ مستری فضل الدین۔ فجو پورہ متصل دھاریوال۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۱۵ صفر ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۱ ص ۱۴)

مرزا کے آخری فیصلہ پر سیال کا سیلان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ کیا چیز ہے۔ حق تو یہ ہے کہ آپ کا آخری فیصلہ قادیانی جدال کے لئے واقعی آخری فیصلہ ہے۔ جس طرح عربی میں ایک کہاوت مشہور ہے آخر الحیل سیف (آخری تدبیر تلوار ہے) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اہل حدیث کے مواخذات سے تنگ آ کر چیختے چلاتے ہوئے ایک مضمون شائع کیا تھا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

مولوی ثناء اللہ نے ہم کو بہت تنگ کر رکھا ہے۔ وہ ہمارے بنائے ہوئے قلعے کو گرانا چاہتا ہے اس لئے ہم دعا کرتے ہیں کہ اے خدا ہم دونوں (مرزا قادیانی و ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔

کوئی وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ آدمی کے منہ سے نکلی ہوئی بات فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کی یہ دعا قبول ہو گئی جسے دنیا نے دیکھ لیا۔ آخر آپ ایک اچھے آدمی تھے اور کسی مرتبہ پر پہنچے ہوئے تھے۔ خدا نے منہ مانگی چیز دے دی۔ اس پر اعتراض کیا؟

چاہیے تو یہ تھا کہ قادیانی اور لاہوری جماعتوں کے مرزائی افراد مرزا صاحب قادیانی کی موت کو اس دعا کا مصداق قرار دے کر جھگڑا چکا دیتے، مگر وہ خواہ مخواہ پسے ہوئے کو پیس رہے ہیں اور پانی بلو رہے ہیں جس پر ہمیں بھی کچھ کہنا پڑتا ہے اسی لئے ہمارے ہی مخلص دوست مولوی ظفر علی خان جیسے ادیب بظاہر ہمیں پر عتاب کا اظہار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے کہتے ہیں

خدا شرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

باوجودیکہ آخری فیصلہ صحیح معنوں میں آخری فیصلہ ہے، تاہم جن لوگوں کے دلوں میں جو دو استکبار بھرا ہوا ہے، وہ انکار ہی کئے جاتے ہیں۔ ان متکبر منکرین میں سے ایک صاحب چوہدری فتح محمد سیال قادیانی بھی ہیں، جنہوں نے لانسلّم کہتے ہوئیاس مضمون پر کئی بار قلم اٹھایا، اور مدلل جواب پا کر بھی ان کی تسلی نہ ہوئی، اور متواتر مزید تقاضا کرتے رہے۔ چنانچہ اخبار الفضل قادیان کی فروری و مارچ ۱۹۴۱ء کی اشاعتوں میں ان کی طرف سے کئی ایک نوٹ شائع ہوئے ہیں۔ ان سب کا خلاصہ بقول: مرغ کی ایک ہی ٹانگ، یہ ہے کہ:

آخری فیصلہ والی دعا دراصل اس مباہلہ کی زنجیر کی ایک کڑی ہے جو ۱۸۹۶ء میں بصورت کتاب انجام آتھم شائع ہوا تھا جس میں مرزا صاحب نے علمائے اسلام کو عموماً اور مولوی ثناء اللہ کو خصوصاً دعوت مباہلہ دی تھی چونکہ یہ دعا اسی مباہلہ کی کڑی تھی اور واقعہ یہ ہے کہ مباہلہ منعقد ہی نہیں ہوا، اس لئے یہ اشتہار بھی قابل استناد نہ رہا۔

اس کے جواب میں بارہا کہا گیا کہ یہ اشتہار اس سلسلہ کی کڑی نہیں بلکہ ایک الگ مستقل مضمون ہے۔

سیال صاحب کی خیانت:

آپ نے اخبار الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء اور اخبار بدر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے حوالوں سے ثابت کرنا چاہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اشتہار آخری فیصلہ مباہلہ سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ پڑھ کر ہمیں سخت افسوس ہوا اور اسی افسوس میں ہمیں ایک گذشتہ واقعہ یاد آ گیا جس کی تفصیل یہ ہے۔

مدینہ منورہ میں ایک شریف قوم رہتی تھی جس نے دربار رسالت میں توراۃ پڑھتے ہوئے اصل حوالے کو ہاتھ سے چھپا کر ادھر ادھر کی عبارت پڑھ دی تھی۔ حضرت عبداللہؓ بن سلام نے ان کا ہاتھ اٹھوا کر کہا کہ، یہاں سے پڑھو،۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ سنتے ہی اس شریف قوم پر منوں برف پڑ گئی، اور مارے ندامت کے سر نہ اٹھا سکے۔

ہمارے علم میں اس واقعہ کی نظیر اسلامی تاریخ میں نہیں ملتی۔ ہاں قادیانی مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) اور ان کے حواریوں نے اس کی نظیر پیدا کر دی جس کے لئے ہم ان کے شکر گذار ہیں۔

ناظرین! ہاتھ رکھ کر پوشیدہ کی ہوئی عبارت ہم اخبار الحکم قادیان اور اخبار بدر قادیان کے حوالوں سے پیش کرتے ہیں۔غور سے سنیئے

میرا مضمون متعلقہ درخواست فیصلہ نقل کر کے اخبار الحکم اور اخبار بدر نے جواب میں لکھا کہ:

> اس مضمون کے جواب میں، میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو بشارت دیتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے ان کے اس چیلنج کو قبول کر لیا ہے۔ وہ بے شک قسم کھا کر بیان کریں کہ یہ شخص اپنے دعوے میں جھوٹا ہے اور بے شک یہ بات کہیں کہ اگر میں اس بات میں جھوٹا ہوں تو
>
> لعنة الله على الكا ذ بين
>
> اور اس کے علاوہ اس کو اختیار ہے اپنے جھوٹا ہونے کی صورت میں ہلاکت وغیرہ کے جو عذاب اپنے لئے چاہے خدا سے مانگے۔ لیکن خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں اور ان کی ہر وقت یہی خواہش ہوتی ہے کہ کوئی شخص ہلاکت اور مصیبت میں نہ پڑے، اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دل آزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جاوے۔

(اخبار الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء۔ اخبار بدر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ عبارت ہے جس کو چودھری فتح محمد صاحب نے اس شریف قوم کی طرح چھپایا ہے جس کی شان میں آیا ہے تبدو نها و تخفو ن كثيراً (تم لوگ توراۃ کا کچھ حصہ ظاہر کرتے ہو اور بہت سا چھپاتے ہو) چونکہ یہ عبارت بآواز بلند پکار رہی ہے کہ مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب نے (بزعم خود) میری دعوت مباہلہ کو کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے پیچھے ڈال دیا (بہت اچھا!) کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی اور دعائے آخری فیصلہ کے اشتہار پر تاریخ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء مرقوم ہے جو ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے بدر میں شائع ہوا، یعنی حقیقۃ الوحی کی اشاعت سے ایک مہینہ پہلے۔

اگر آخری فیصلے والا اشتہار اس مباہلے سے تعلق رکھتا، تو نہایت ضروری تھا کہ یہ اشتہار کہیں جون جولائی ۱۹۰۷ء میں جا کر شائع ہوتا کیونکہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۵ مئی کو شائع ہونے والی کتاب میرے پاس بھیج دیتے، اور میں اس کو سمجھ کر پڑھ لیتا تو کم سے کم ایک مہینہ لگ جاتا۔ اس کے بعد دیکھا جاتا مباہلہ ہوتا یا نہ ہوتا۔ مگر جو واقعہ ۱۵ مئی کے بعد کسی تاریخ کو ہونا تھا اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو وقوع میں آگیا۔

قادیانی ممبرو! کیا قادیان کے نئے کیلنڈر میں اپریل کا مہینہ مئی کے بعد لکھا ہے؟۔ اگر بہرحال پہلے ہی ہے، تو ایسا دھوکہ کیوں دیا جاتا ہے۔

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

ہاں اس میں شک نہیں کہ الحکم مذکور میں ایک اور تجویز بھی لکھی ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ چاہے تو حقیقۃ الوحی چھپنے سے پہلے قادیان میں آ کر مرزا غلام احمد صاحب سے مباہلہ کر لے۔ چودھری فتح محمد صاحب اپنی خوش فہمی سے اس عبارت کو پہلی عبارت کا گویا ناسخ قرار دیتے ہیں، حالانکہ دونوں عبارتوں کو پڑھنے سے دو فعل الگ الگ ثابت ہوتی ہیں، ایک فعل مرزا قادیانی کا، دوسرا میرا اپنا۔

مرزا صاحب قادیانی کا فعل یہ تھا کہ ان کی طرف سے میرے ساتھ جو مباہلہ ہونے والا تھا، اس سے پہلے ہرگز نہیں ہوسکتا تھا۔ نہ اس کے لئے قادیان میں ہونا شرط تھا۔ میرا فعل یہ تھا کہ میں اگر چاہتا تو حقیقۃ الوحی کے شائع ہونے سے پہلے ہی قادیان میں جا کر مباہلہ کر لیتا۔ لیکن قادیان میں پہنچ کر مباہلہ کرنا مجھ پر واجب نہ تھا بلکہ میرا اختیاری فعل تھا۔ نیز میں جنوری ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب قادیانی کی دعوت پر قادیان میں پہنچ کر مرزا صاحب قادیانی کے حیلے بہانے دیکھ چکا تھا، اس لئے میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے قادیان میں جانا ایک عبث کام سمجھ کر پہلی صورت کو اختیار کیا یعنی حقیقۃ الوحی کی اشاعت کا انتظار کرنا ضروری سمجھا۔ لیکن جب میں نے دیکھا کہ حقیقۃ الوحی شائع ہونے کے باوجود میرے پاس نہیں پہنچی، تو میں نے بذریعہ خط کتاب کا تقاضا کیا جس کا جواب آیا کہ اب تمہیں کتاب بھیجنے کی ضرورت نہیں رہی کیونکہ خدا نے تمہیں اس دعا کے ذریعہ سے پکڑ لیا ہے جو بصورت آخری فیصلہ شائع ہو چکی ہے (بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء)

بس اب مطلع صاف ہے کہ: دعا آخری فیصلہ ایک مستقل مضمون ہے اور سابقہ دعوت مباہلہ کے سلسلہ کے ساتھ اس کا تعلق نہیں ہے۔

قادیانی اور لاہوری جماعتوں کا باہمی اختلاف خواہ کتنا ہی ہو لیکن اس فن (اخفائے حق) میں دونوں گروہ اس شریف قوم کے مشابہ ہیں جو (عہدرسالت میں) مدینہ منورہ کے اردگرد رہتی تھی۔

مولوی محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور نے اس موضوع پر ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام آیت اللہ ہے۔ اس میں آپ نے سارا زور اس بات پر صرف کیا ہے کہ دعائے آخری فیصلہ سلسلہ مباہلہ سے تعلق رکھتی ہے مگر وہ بھی ہماری پیش کردہ عبارت کو کھا گئے جس پر سارا مدار کار رہے جس طرح چودھری فتح محمد سیال صاحب اصل مقام سے اسکو چھوڑ گئے ہیں۔

بڑے صاحب کی خیانت:

اب ہم یہ دکھاتے ہیں کہ یہ دونوں صاحب جن حضرت کے پیرو ہیں وہ خود (یعنی مرزا غلام احمد قادیانی) بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے ناظرین توجہ سے سنیں۔ اگر اتباع مرزا ان کو ملیں تو ان سے مندرجہ ذیل واقعہ کا جواب طلب کریں۔

مرزا غلام احمد صاحب، حمامۃ البشری میں لکھتے ہیں:

و العجب کل العجب انهم یز یدو ن لفظ السماء من عند هم و لا تجد ا ثراً منه فی حد یث (ص ۱۸) (یعنی تعجب ہے کہ مسلم علماء نزول مسیح کے متعلق آسمان کا لفظ اپنے پاس سے بڑھا دیتے ہیں حالانکہ کسی حدیث میں اس کا ثبوت نہیں ملتا)

پھر آگے چل کر آپ نے حدیث نزول مسیح لکھی ہے جس میں الفاظ نبوی یوں نقل کئے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ینزل اخی عیسی ابن مریم علی جبل اخیق (ص۸۸۔۸۹)

حالانکہ جس کتاب (کنز العمال) سے یہ حدیث نقل کی ہے اس میں اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں

ینزل اخی عیسی ابن مریم من السماء علی جبل اخیق

(عیسی بن مریم آسمان سے اتریں گے)

اللہ اللہ! کس قدر دلیری ہے کہ مونچھوں پر تاؤ دے کر دن دہاڑے علمی ڈاکہ ڈالا جاتا ہے۔ جس جماعت کا نبی، مسیح موعود، اور مجدد وقت نقل روایت میں خائن ہو اس جماعت کے افراد اور اکابر کیوں ایسے نہ ہوں۔

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۲ صفر ۱۳۶۰ھ ج ۳۸ نمبر ۱۲ ص ۵۔۶)

مرزائیوں سے مناظرہ

میانہ پورہ شہر سیالکوٹ میں ۲۳ فروری ۱۹۴۱ء کو اہل اسلام اور مرزائیوں کے مابین مسئلہ حیات مسیح پر ایک مناظرہ ہوا۔ اہل اسلام کی طرف سے حافظ محمد شریف اور مرزائیوں کی طرف سے ملک عبدالرحمٰن خادم مناظر تھے۔ مناظرہ تین گھنٹے جاری رہا۔ حافظ صاحب نے آیات قرآن احادیث نبویہ اور مرزا کے اور حکیم نوردین کے اقوال سے حیات مسیح کا ثبوت دیا مگر خادم صاحب نے جواب تو وہی دیا جو وہ پہلے دیا کرتے ہیں۔ پبلک پر واضح ہوگیا کہ حضرت عیسی آسمان پر زندہ ہیں اور مرزا صاحب کی تاویلات بالکل غلط ہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۲ صفر ۱۳۶۰ھ ج ۳۸ نمبر ۱۲ ص ۱۴)

مناظرہ فجو پورہ

منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری بتاتے ہیں کہ فجو پورہ متصل دھاریوال ضلع گورداسپور میں ۲ مارچ ۱۹۴۱ء کو ایک اسلامی جلسہ ہوا۔ جس میں شور وغل ڈالنے کے لئے قادیان اور موضع اٹھوال سے بہت سے لٹھ بند مرزائی بھی شامل ہوئے اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مناظرے کا چیلنج دیا۔ اہل اسلام نے ان کے چیلنج کو منظور کر کے صدق و کذب مرزا پر مناظرہ مقرر کیا۔ چنانچہ سوا تین بجے سے سوا چھ بجے دن تک مناظرہ ہوا۔

اہل اسلام کی طرف سے خاکسار (منشی محمد عبداللہ معمار) اور مرزائیوں کی طرف سے مولوی اللہ دتہ جالندھری مناظر ہوئے۔

مرزائیوں کی طرف سے حسب عادت بہت سی بے تعلق باتیں پیش ہوئیں جن کا مفصل مدلل جواب دیتے ہوئے مسلمانوں کی طرف سے نکاح محمدی بیگم، پیش گوئی متعلقہ عبداللہ آتھم، پیش گوئی متعلقہ ڈاکٹر عبدالحکیم، آخری فیصلہ نیز بہت سے کذبات مرزا پیش کئے گئے۔ جن کا کوئی صحیح جواب ان سے بن نہ پڑا۔

خاص بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ کہ پیش گوئی محمدی بیگم کے ذکر میں مولوی اللہ دتہ صاحب نے کہا کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری والد محمدی بیگم کے مرنے سے پیش گوئی کا ایک حصہ پورا ہو گیا۔

اس کے جواب میں بتایا گیا کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی موت کی میعاد تین سال تھی اور اس کا ذکر پیش گوئی میں دوسرے نمبر پر تھا اور مرزا سلطان محمد (ناکح محمدی بیگم) کا ذکر پہلے اور میعاد اڑھائی سال بتائی گئی تھی جو دال ہے کہ پہلے سلطان محمد فوت ہو گا۔ اس کے بعد مرزا احمد بیگ مرے گا۔

مرزائی مولوی صاحب نے کہا کہ احمد بیگ کی موت کے لئے تین سال کی قیدیں ہی تھی۔ مرزا صاحب نے صاف لکھا تھا کہ مو تك قريب (تیری موت قریب ہے)۔ یہ عبارت آئینہ کمالات اسلام (مصنفہ مرزا قادیانی) سے پڑھ کر سنائی۔

خاکسار (منشی عبداللہ معمار) نے کہا کہ یہ کتاب احمد بیگ کی وفات (جو ستمبر ۱۸۹۲ء میں ہوئی۔ دیکھو آئینہ کمالات اسلام۔ حاشیہ۔ ص ۲۸۶) کے بعد ۱۸۹۳ء میں تصنیف ہوئی (ملاحظہ ہو ٹائیٹل پیج اول کتاب مذکور) پس یہ الفاظ مو تك قريب مرزا غلام احمد صاحب نے بطور افتراء بعد میں لکھ کر پبلک کو دھوکہ دیا ہے۔ اگر مرزائی اصحاب مرزا احمد بیگ کے متعلق اس کی موت سے قبل کسی پیش گوئی میں یہ الفاظ شائع شدہ دکھا دیں تو بعد فیصلہ ثالث مبلغ دس روپیہ انعام دوں گا۔

مولوی اللہ دتا صاحب نے بڑی تحدی سے کتاب تبلیغ رسالت (مجموعہ اشتہارات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب) سے یہ الفاظ دکھانے کا ادعا اور بصورت دیگر مرزا غلام احمد صاحب کو غیر صادق ماننے پر آمادگی کا اعلان کیا۔

جس پر میں (عبداللہ معمار) نے خدا کی قسم کھا کر کہا کہ یہ مرزا صاحب کا قطعاً افتراء ہے۔ میں دس کیا، پچاس روپئے انعام دینے کو تیار ہوں ۔آپ ابھی تبلیغ رسالت نکال کر دکھائیں ورنہ کذب مرزا کا اقرار کریں۔

مولوی اللہ دتا صاحب نے کہا کہ کتاب اس وقت نہیں ہے ۔ہم ایک ہفتہ تک دکھا دیں گے ۔

میں (عبداللہ معمار) نے کہا کہ یہ ٹال مٹول میں نہیں ماننے کا۔ قادیان یہاں سے دور نہیں (صرف چند میل کے فاصلہ پر ہے)۔آپ آدمی بھیج کر کتاب مذکور منگوا لیں اور کل اسی میدان میں ایک شخص غیر جانبدار کو ثالث مقرر کر کے اس معاملہ پر ایک گھنٹہ مناظرہ کریں ۔ پھر ثالث جو فیصلہ دے فریقین کو منظور ہوگا۔

فریق ثانی نے کہا کہ آپ اس انعامی چیلنج کو لکھ کر دیویں ہمیں منظور ہے ۔

میں نے اسی وقت اپنا انعامی وعدہ لکھ دیا۔

اتنے میں وقت مناظرہ ختم ہوگیا۔

بعد مناظرہ میں نے کہا کہ لیجئے یہ میرا چیلنج اور اس کے مقابل آپ بھی تحریر کر دیں کہ اگر ہم زیر بحث الفاظ جو مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی موت قریب ہونے پر اس کی زندگی میں شائع کئے گئے ہوں نہ دکھا سکیں تو حسب فیصلہ ثالث مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو کاذب تسلیم کریں گے ۔

افسوس مرزائی مولوی صاحب باوجود گھنٹہ بھر کے اصرار و تکرار کے اس پر آمادہ نہ ہوئے ۔جس سے پبلک پر واضح ہوگیا کہ مرزائی یقیناً جھوٹے ہیں۔

ہم اس وقت بھی اپنے چیلنج پر قائم ہیں ۔اگر اب بھی جبکہ مرزائی دوست تبلیغ رسالت وغیرہ ملاحظہ کر چکے ہوں گے کچھ دیانتداری کا مادہ رکھتے ہیں تو اپنے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ثالث کا تقرر کر کے اسی فجو پورہ میں تاریخ مقرر فرما کر آجائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۲ صفر ۱۳۶۰ھ ج ۳۸ نمبر ۱۲ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اہلحدیث کا ایک مطالبہ اور قادیان سے اسکا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امسال قادیان کے سالانہ جلسہ کے موقع پر دفتر اہل حدیث امرتسر کی طرف سے ایک اشتہار تقسیم کرایا گیا تھا جو بعد میں اہل حدیث مورخہ ۳ جنوری ۱۹۴۱ء میں بھی شائع ہوا تھا۔ قادیانی مباحث کے لئے یہ اشتہار فیصلہ کن تھا۔ اس کی مثال بالکل یہ ہے کہ مدعی اپنے بیان میں عدالت اور مدعا علیہ کے سامنے کہتا ہے کہ میری رقم کا حساب اگر مدعا علیہ کے روز نامچہ میں نہیں ہے، تو میں بھی جھوٹا اور میرا دعوی بھی جھوٹا۔ مدعا علیہ اس بیان سے اتفاق کر کے اپنا روز نامچہ عدالت کے سامنے رکھ دیتا ہے اور عدالت سے کہتا ہے کہ مدعی کا حساب میرے روز نامچہ کے جس صفحے پر مرقوم ہے مدعی وہ صفحہ نکال کر دکھاوے۔ اس کے جواب میں مدعی کا جو فرض منصبی ہونا چاہیے وہ بالکل واضح ہے کہ مدعی مدعا علیہ کے روز نامچہ میں اپنا حساب دکھا دے ورنہ اپنا دعوی واپس لے۔ اگر مدعی ادھر ادھر کی باتیں کر کے جھگڑے کو ناحق طول دے گا تو ذلیل ہوگا۔

ہم نے اپنے اشتہار میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک عبارت تحفہ الندوہ سے پیش کی تھی جس میں مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا تھا کہ:

قرآن نے اگر میرا نام ابن مریم نہیں رکھا تو میں جھوٹا (تحفہ ندوہ۔ ص ۵)

اس کے جواب میں الفضل قادیان میں ایک وکیل صاحب کا مضمون شائع ہوا جن کا نام یوں مرقوم ہے۔ محمد عبدالمجید ایڈوکیٹ ہائی کورٹ پنجاب

آپ نے اس جواب میں عجیب وغریب رنگ دکھائے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ قابل وکیل ہی ایسا کیا کرتے ہیں۔ جس کی مثال یہ ہے کہ حاکم مدعی سے اس کے دعوی کا ثبوت طلب کرتا ہے کہ بتاؤ تم نے یہ رقم مدعی کو کب دی اور اس کا کیا ثبوت ہے؟

مدعی کا قابل وکیل اٹھ کر دھواں دھار تقریر شروع کر دیتا ہے کہ حضور! میرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موکل بڑا ساہوکار ہے لاکھوں کی تجارت کرتا ہے بمبئی اور کلکتے میں اس کی کئی ایک کوٹھیاں ہیں اس کا باپ بڑا مشہور تاجر تھا اس کا دادا کوٹھی دار تھا اس کے گھر میں پچاس نوکر ہیں اور دس موٹر کاریں ہیں۔

یہ باتیں سن کر حاکم کہتا ہے کہ ان باتوں کو اصل واقع سے کوئی تعلق نہیں، قرضے کا ثبوت پیش کرو۔

قابل وکیل کہتا ہے ہاں حضور سنئیے! میں عرض کرتا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میرے موکل کے دعوت کا ثبوت ان معنی میں نہیں ہے جو بظاہر عرضی دعوے سے مفہوم ہوتے ہیں۔

ناظرین! بتایئے کہ حاکم ایسی صورت میں کیا فیصلہ دے گا۔

خطرہ ہے کہ آپ لوگ ہماری مثال کو مضحکہ خیز اور بناوٹی سمجھیں گے اس لئے ہم وکیل صاحب کے اصل الفاظ پیش کر کے ناظرین سے اپنی مثال کی تصدیق چاہتے ہیں۔ وکیل صاحب لکھتے ہیں:

جناب مولوی صاحب عام مسلمانوں کو ایک نہایت نازک پوزیشن میں رکھ رہے ہیں اور اس مطالبہ اور اس کے نتائج سے ایک بڑی ذمہ داری اپنے سر لے رہے ہیں کیونکہ معیار صداقت کے لئے جناب مولوی صاحب کا حربہ ایک فضول اور بے ہودہ مطالبہ ہے اور سمجھ دار پبلک کو ہنسی کا موقع مل رہا ہے۔ نہ خود جناب مرزا صاحب کا منشاء ایسا تھا جس پر اعتراض ہو رہا ہے اور نہ کوئی سمجھ دار مسلمان ایسا تسلیم کرنے کو تیار ہے کیونکہ یہ امر عامہ پبلک کے سامنے ایک سے زیادہ مرتبہ آچکا ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کا دعوی ابن مریم ہونے کا کیا ہے اور کس رنگ میں ہے۔ خود جناب مولوی صاحب اپنے دل میں اچھی طرح جانتے ہیں اور دیگر جوان سے بخوبی آگاہ ہو چکے ہیں مغالطہ دہی ذرا مشکل ہے جناب مرزا صاحب نے اس مسئلہ پر تقریری اور تحریری بے شمار رنگوں میں روشنی ڈالی ہے جس کا اعادہ یہاں ضروری نہیں ہے بھلا ایک ایسے امر کے جس کی وضاحت اور تشریح ایک سے زیادہ مرتبہ ہو چکی ہو، اور خود جناب مرزا صاحب اس کے متعلق متعدد بار تحریر کر چکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوں ان کے منشاء اور مطلب کے خلاف معنی لے کر ایسا اعتراض کرنا اور اس کو معیار صداقت جماعت احمدیہ قرار دینا ایک بچوں کی سی بات نہیں تو اور کیا ہے۔ جناب مولوی صاحب سے ایسے امور کی نہ تو امید ہے اور نہ ان کے شایان شان ہے اور نہ ہی عام مسلمان انہیں ایسی اجازت دے سکتے ہیں ایسے بے وزن اور غیر معقول مطالبات سے جناب مولوی صاحب اپنے دیگر مطالبات کو بھی بے وقعت کر کے جماعت احمدیہ کے ہاتھ مضبوط کر رہے ہیں...

بہر حال میں اپنے یقین کو دہراتا ہوں کہ جناب مولوی صاحب اپنے اس اعتراض میں اور اسے معیار صداقت و دعاوی جناب مرزا صاحب قرار دینے میں محض چھیڑ خانی سے کام لے رہے ہیں جو ان کی شان کے مناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اعتراض تو فی نفسہ بالکل بودا اور بے جان ہے اور مطالبہ محض شائیلوک کا سیر بھر گوشت کا مطالبہ ہے۔ اور اگر جناب مولوی صاحب سچ مچ اپنے ایمانیہ رنگ میں اس اعتراض کو متانت اور سنجیدگی سے پیش کر رہے ہیں تو پھر ان کا طرز استدلال اور رنگ اعتراض نہایت ہی گھٹیا درجہ کا ہے اور ان کی روش مباحثہ اور طریق مناظرہ بالکل وہی ہے جو کسی وقت (اب سے دور) امرتسر میں آریہ سماج کے آتمارامی جلسوں میں اختیار کیا جاتا تھا۔ اور غرض جس کی محض حاضرین میں ہاہو پیدا کرنے کی ہوا کرتی تھی۔ (الفضل قادیان ۱۵ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۵)

ناظرین! یہاں تک تو آپ نے دیکھ کہ بالکل وہی مثال ہے جس کو عدالت نے بے کار قرار دیا تھا اب اور آگے سنیئے! وکیل کے ملفوظات کا دوسرا حصہ یہ ہے:

مسلمانوں کا وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کا منتظر ہی نہیں ہے وہ تو اس تنازعہ سے پاک ہے۔ وہ اگر جناب مرزا صاحب کی صداقت کا قائل ہوگا تو اس دعویٰ کو محض اک استعارہ سمجھے گا۔ پھر وہ گروہ جو حضرت عیسیٰ کی دوبارہ آمد کا منتظر ہے۔ اس میں بعض تو انہیں فوت شدہ سمجھتے ہیں، ان کے لئے تو آنے والا موعود نسبتاً ہی ابن مریم ہوسکتا ہے۔ اور مثیل ہونا ہی وجود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم کی طرف توجہ دلا سکتا ہے۔ اور یہی احمدیوں کا عقیدہ ہے۔ اور وہ لوگ جو ابھی تک سچ مچ حضرت عیسیٰ کو زندہ بجسد عنصری ویسے کا ویسا تمام فضاء کائنات کل اور موجودات اتم میں سمایا ہوا یقین رکھتے ہیں اور پھر ایک نقطہ پر سمٹ سمٹا کر منارہ دمشق پر ان کے نزول کا ایمان رکھتے ہیں ان کے لئے البتہ یہ اعتراض کچھ حقیقت رکھتا ہے لیکن افسوس یہ ہے کہ جناب مرزا صاحب ایسا اعتقاد نہیں رکھتے۔ ان کے نزدیک ابن مریم، موعود چودھویں صدی ہجری کا مصلح اور خلیفہ ہے اور چند ایک نسبتوں اور خصوصیتوں کی وجہ سے وہ ابن مریم کہلاتا ہے۔

جناب مولوی صاحب! ذرا سنیئے تو! جو صاحب مرزا صاحب کو موعود زمانہ اور موعود مسیح تسلیم کرے گا اور انہیں خلیفۃ الرسول (فداہ ابی وامی وروحی) مانے گا اور پھر سلسلہ موسوی اور سلسلہ محمدی کی مماثلت پر از روئے قرآن شریف ایمان رکھے گا تو وہ از روئے قرآن شریف انہیں مماثلتی سلسلہ میں ابن مریم بھی کہہ لے گا۔ اور مدعی کا ایسا دعوی از روئے قرآن شریف لازماً درست بھی ہوگا کیونکہ مسیح موعود خلیفۃ الرسول ہو کر ہی اس نے اپنا نام قرآن شریف میں ہونا بیان کیا ہے۔ بھلا مریم میں پھونکی ہوئی روح مجسم ہو کر متمثلاً ابن مریم نہ ہوگی۔ تو آپ ہی بتلائیں کہ اس کا کیا نام ہوگا۔ یہ حقیقت بیان کردہ قرآن شریف ہے۔ لاکھ ہیرا پھیری کریں انکار کی گنجائش محض فریا نہ ہوگی اور جو شخص ان کو مسیح موعود زمانہ ہی نہ مانے گا، اس کے لئے آپ کا یہ سن گورکھ دھندا ایک بکھیڑا ہی ہوگا۔ دیکھئے خلفاء کا ہونا امت موسیٰ میں ابن مریم کا ہونا، موسوی اور محمدی سلسلوں سلسلہ کا مشابہت تامہ ہونا، بطن مریم سے ابن مریم کا ظہور میں آنا۔ یہ سب قرآنی صداقتیں ہیں اور اگر جناب مرزا صاحب کا مسیح موعود، موعود زمانہ، خلیفۃ الرسول ہونا درست ہے تو یقیناً اور حتماً ان کا نام ابن مریم قرآنی حقیقت ہے اور اس سے انکار غلط اور صد بار غلط ہے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اس عبارت میں ہوشیار وکیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اشارۃً ہم کو اطلاع دی ہے کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے دعوی کو غلط سمجھیں کیونکہ اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مانتا ہوگا وہ ان کا یہ دعوی بھی مان لے گا۔ اور جو نہیں مانتا وہ اسے بھی تسلیم نہیں کرے گا۔

ہم چونکہ مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود اور مثیل مسیح نہیں مانتے، اس لئے ہم اگر ان کا نام ابن مریم قرآن میں نہ پائیں، تو ہم حق بجانب ہیں۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ وکیل صاحب نے کمال ایمان داری سے مدعی کے دعوی کو بے ثبوت کہہ دیا ہے۔ یہ مقولہ نقل کرنے سے پہلے ہم یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری حیثیت منکر کی ہے اور مرزا صاحب نے منکرین ہی سے تسلیم کرانے کیلئے یہ دعوی کیا تھا کہ قرآن میں میرا نام ابن مریم ہے اگر نہ ہوا تو میں جھوٹا ٹھہروں گا۔ بس ہماری حیثیت اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا منصب ملحوظ رکھ کر وکیل صاحب کی مندرجہ ذیل تحریر ملاحظہ فرمائیے۔ آپ لکھتے ہیں:

> یہ تو جناب مولوی صاحب جانتے ہیں کہ جناب مرزا صاحب نے قرآن شریف ضرور پڑھا ہوگا اور ہر ایک مسلمان جس نے قرآن شریف پڑھا ہے خوب جانتا ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا م لیکن (غالباً اصل لفظ، لیکن، نہیں لے کر، ہے۔ثناء اللہ) ابن مریم کہیں درج نہیں ہے اور نہ ہی ایسا کہہ کر اور لکھ کر جناب مرزا صاحب کسی کو یقین دلا سکتے تھے اور اپنی سچائی پر ایسی دلیل لا سکتے تھے۔ (الفضل قادیان ۱۵ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۵)

ناظرین! اس آخری اقتباس کو ملاحظہ کر کے فیصلہ کیجئے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے مخالفوں کے سامنے ایسی دلیل پیش کرتے ہیں جو بقول وکیل صاحب ان کے سامنے پیش کرنے کے قابل نہیں ہے۔ جن لوگوں نے عمر بھر میں ایک مرتبہ بھی قرآن کو باترجمہ پڑھا ہوگا وہ ہمارے دعوی کی تصدیق کر سکتے ہیں کہ قرآن شریف جہاں کہیں مخالفوں سے خطاب کرتا ہے تو نہایت پختہ دلیل سے کرتا ہے۔ مثلاً مشرکوں سے خطاب ہے تو زبردست دلیل سے، اگر مسیحیوں سے خطاب ہے تو برہان قاطعہ سے۔ لیکن قادیان کے مسیح موعود جو سلطان القلم کہلاتے ہیں ایسے اوچھے ہتھیاروں سے مقابلہ کرتے ہیں جن کی شان میں یہ کہنا بالکل بجا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیغ تو اوچھی پڑی تھی گر پڑے ہم آپ ہی
دل کے قاتل کو بڑھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

ناظرین کرام! قادیانی نے مباحث نے جتنا طول کھینچا ہے آپ لوگوں سے مخفی نہیں۔ ہر ایک متلاشی حق ان طویل مباحث کو پڑھ کر ملول و مایوس ہو جاتا ہے اس لئے ہم ہمیشہ اسی فکر میں رہتے ہیں کہ مختصر لفظوں میں اصل مطلب کی بات پیش کرے جھگڑے کو نپٹا دیں۔ استاد غالب مرحوم بھی ہمیں یہی مشورہ دیتے ہوئے کہتے ہیں۔

نہ دے نامے کو اتنا طول غالب مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۴۱ء مطابق ۲۹ صفر ۱۳۶۰ھ ج ۳۸ نمبر ۱۳ ص ۵۔۷)

قادیانی توحید

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ مارچ ۱۹۴۱ء میں ایک مفصل مضمون شائع ہوا تھا جس میں کئی فرقوں کے خیالات متعلقہ توحید بتائے گئے تھے۔ ان میں فرقہ قادیانیہ کے بانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک شعر نقل کیا گیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

اس شعر کی تشریح اس کے صریح الفاظ کے ماتحت ہم نے یوں کی تھی کہ:

بقول مرزا صاحب آنحضرت ﷺ نے ایسی ترقی کی کہ آپ کے اسم مبارک احمد سے میم اٹھ گئی اور باقی لفظ احد رہ گیا یعنی آیت قل ھو اللہ احد آپ پر صادق آ گئی۔

اخبار الفضل نے ایک افتتاحیہ اس کے جواب میں لکھا ہے جسے پڑھ کر معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے آخری فیصلہ والے اشتہار میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے مواخذات سے تنگ آ کر جو شور و فغاں بلند کیا اس میں آپ حق بجانب تھے جب کہ مرزا صاحب قادیانی جیسے ذی شان بزرگ اہل حدیث کے مواخذات سے چیخ اٹھے تو ان کے اتباع کو جواب دینے کی کیا سکت ہوسکتی ہے۔ اس لئے وہ جب کبھی جواب دینے کو قلم اٹھاتے ہیں تو ان کی مثال اس مکھی کی ہوتی ہے جو شہد سے نکلنے کی کوشش کرتی ہوئی اسی میں پھنس کر مزید مشکلات میں مبتلا ہو جاتی ہے۔

ناظرین ہمارا یہ دعوی مبالغہ پر مبنی نہ سمجھیں ہم اسی مضمون سے اپنے دعوے کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ فاضل اڈیٹر الفضل قادیان نے مرزا غلام احمد صاحب کی اشاعت توحید کا ذکر یوں شروع کیا ہے کہ:

> حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے شرک سے یہاں تک اجتناب سکھایا اور توحید الٰہی پر اتنا زور دیا کہ حیات مسیح بجسد عنصری کے عقیدہ کو بھی مفضی الی الشرک قرار دیا اور اس کے لئے دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ اس قدر تلقین فرمائیں کہ اب اہل حدیث کے نام نہاد سردار (ابوالوفا) بھی اس موضوع پر گفتگو کرنے سے گھبراتے ہیں، اور صاف انکار کرتے ہوئے یہ مسئلہ حل شدہ قرار دیتے ہیں۔ (الفضل قادیان ۱۹ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۱)

لا ریب! مسئلہ حیات مسیح اس روز سے فیصل شدہ ہے جس روز ریاست رام پور میں بموجودگی علمائے ذی شان اس خاکسار اور زبدۃ الاخوان قادیان کے مابین ۱۹۰۹ء میں نواب محمد حامد علی خان صاحب کے روبرو مباحثہ ہو کر اس حد تک پہنچ گیا تھا کہ نواب صاحب موصوف نے فیصلے کا سرٹیفیکیٹ ان الفاظ میں رقم فرمایا تھا:

> رام پور میں قادیانی صاحبوں سے مناظرہ کے وقت مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی گفتگو ہم نے سنی۔ مولوی صاحب نہایت فصیح البیان ہیں اور بڑی خوبی یہ ہے کہ برجستہ کلام کرتے ہیں۔ انہوں نے اپنی تقریر میں جس امر کی تمہید باندھی اسے بدلائل ثابت کیا۔ ہم ان کے بیان سے محظوظ و مسرور ہوئے۔ محمد حامد علی خان۔

ہم اس روز سے اس مسئلہ کو فیصل شدہ سمجھتے ہیں۔ یہ سرٹیفیکیٹ گویا ہائی کورٹ کا فیصلہ ہے۔ ہاں آپ کا عقیدہ حیات مسیح کو شرک قرار دے کر دیگر فرقوں کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے تردیدی مضامین کو اشاعت توحید قرار دینا لکھی کی مذکورہ مثال کو صحیح ثابت کرنا ہے اس کی تفصیل یہ ہے:

براہین احمدیہ کے زمانہ میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی الہام اور مجددیت کے مدعی تھے بلکہ مثیل مسیح بھی کہلاتے تھے اسی لئے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۹ پر مرزا صاحب قادیانی کی قلم سے حیات مسیح کا ثبوت ملتا ہے۔ پھر کیا بقول الفضل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس وقت مشرک تھے؟ باوجود مجدد ملہم اور مثیل مسیح ہونے کے وفات مسیح کے دلائل قاہرہ اور براہین ساطعہ ان سے مخفی رہیں اور عرصہ بعید کے بعد جب مسیح موعود بننے کا شوق ہوا تو ازالہ اوہام میں وفات مسیح کا مسئلہ مقدم رکھا اور اس پر وہ لے دے کی کہ اللہ دے اور بندہ لے۔

ناظرین! امت مرزائیہ کے افراد و اعیان کہا کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوی الہام سے پہلے بالکل بے گناہ تھے اس لئے بحکم فقد لبثت فیکم عمراً من قبله (پ۱۱۔ع۷) آپ کا دعوی صحیح ہونا چاہیے۔

خدا اڈیٹر الفضل کا بھلا کرے جنہوں نے مرزائیوں کی اس دلیل کو پارہ پارہ کر دیا کیونکہ براہین احمدیہ کا زمانہ تالیف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت موعودہ سے پہلے کا ہے۔ آپ اس زمانہ میں مشرک تھے۔ شرک سے بڑھ کر اور کونسا گناہ ہوسکتا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوی مسیحیت موعودہ میں سچے نہ تھے۔ قادیانی ممبرو! ہاتھ لا استاد کیوں کیسی کہی۔

اچھا آگے چلئے۔ اڈیٹر صاحب الفضل نے ہماری تشریح کو من مانی اور بہتان عظیم کہہ کر جو تشریح خود کی ہے اسے ہم ناظرین کے سامنے رکھ کر جواب دیتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

> اس شعر میں تو حضور (مرزا قادیانی) نے یہ بتایا ہے کہ حضرت ختمی مرتبت علیہ التحیۃ نے اپنی خودی کو یہاں تک چھوڑا اور اپنی ہستی کو حضور باری تعالی میں ایسا فنا کیا کہ آپ اپنی ہستی سے گویا جدا ہو گئے اور تخلّقوا با خلاق الله کا مجسمہ اور حتی اکون سمعه و بصره کا مصداق بن گئے اور ایسا ہونے میں آپ فرد یگانہ تھے۔ چنانچہ مثال میں فرمایا کہ جیسے احمد میں سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکا درمیانی حرف میم جدا کر دیں تو احد رہ جاتا ہے اسی طرح آپ نے اپنے آپ کو راہ مولی میں اتنا مٹایا اور مخلوق خدا کی اصلاح میں ایسا لگایا کہ تمام دنیا میں آپ ہی ایک کامل واکمل فرد اور یگانہ بن گئے۔ جو توحید کو کام (قائم؟) کرنے والے اور دیگر ہستیوں کو خداوندکریم کی ہستی کے مقابل میں فانی اور لاشئے قرار دینے والے تھے۔آپ اپنی ہستیء ہوت (ہیئت کذائی۔ ثناء) سے جدا ہو کر اپنے آپ کو کھو کر عبدیت کے مقام پر فرد واحد ہو گئے ۔یعنی بندگان خدا میں کامل اطاعت گذار اور اطاعت شعار بندہ۔اسی لئے قرآن کریم میں رسول اللہ ﷺ کو فرمان برداروں میں اول نمبر پر یعنی فرد یگانہ، واحد، و، احد، فرمایا۔اسی کی تفسیر میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے فرمایا کہ حضرت سید المرسلین کی نماز قربانی عبادت زندگی اور موت سب کچھ رب العالمین کے لئے ہو چکی۔آپ اپنی ہستی اور خودی کو اسی حضور میں مٹا کر احد ہو گئے۔اور بندگان الٰہی اور فرمان برداروں میں سے یگانہ بندہ ہونے کا خطاب پایا۔ یہ سب کچھ برکت بہ اتباع حضرت نبی ﷺ تھا۔پس آپ کی شان کا تو کیا کہنا۔اور اسے سوائے خدا تعالی کے اور کون کما حقہ بیان فرما سکتا ہے چنانچہ آپ کو حضرت باری تعالی سے ارشاد ہوتا ہے

قل یا عبا دی الذین اسر فوا علی انفسھم لا تقنطوا من ر حمة اللہ۔(الزمر:۵۳)

یہ وہ مقام جمع و وحدت ہے جو اول المسلمین کو عطا ہوتا ہے اور اسی نکتہ کو سمجھتے ہوئے صحابہ کرام جواب میں اللہ و رسو لہ ا علم عرض کیا کرتے تھے۔

(الفضل قادیان ۱۹ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۱)

اہل علم ناظرین ہماری تشریح کے ساتھ اڈیٹر الفضل قادیان کی تشریح کو بھی ملاحظہ فرمائیں۔ پھر ان دونوں تشریحوں میں مقابلہ کر کے دیکھیں کہ کون سی تشریح شعر مذکور کے مفہوم کے لحاظ سے قریب الفہم ہے اور کون سی بعید الفہم۔

سب سے پہلے یہ سوچنا چاہیے کہ خداوند تعالی کا وہ کون سا نام ہے جو احمد کی میم اٹھ جانے کے بعد رہ جاتا ہے۔اور یہ بھی سوچنا ہوگا کہ آنحضرت ﷺ کا وہ کون سا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام ہے جو میم کے ساتھ آپ کی ذات پر صادق آئے اور میم کے بغیر صرف خدا پر بولا جائے۔

اس کا جواب یہی ہے کہ خدا کا وہ نام احد ہے جو اس کا صفاتی نام ہے جس کے ساتھ میم مل جائے تو بصورت احمد آنحضرت ﷺ کا نام بن جاتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کے قول کے مطابق جب احمد میں سے میم اٹھ گیا تو باقی احد رہ گیا۔ گویا اشھد ان محمد عبد الله کی تعبیر یوں ہوئی کہ اشھد ان محمداً عین الله۔

مولانا حالی مرحوم نے غالباً قادیان کی طرف منہ کر کے یہ شعر کہا ہوگا

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں

مرزا قادیانی کی خودغرضی:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بڑے ہوشیار آدمی تھے۔ انہوں نے اپنے حق میں لکھا تھا کہ میں خواب میں ہو بہو اللہ بن گیا۔ اور اس کا مجھے یقین بھی ہو گیا کہ میں اللہ ہوں۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

رأیتنی فی المنا م عین الله ۔و تیقنت اننی هو (آئینہ کمالات اسلام)

(مرزا صاحب قادیانی کی یہ عبارت ذرا تفصیل سے یوں ہے۔

ر أیتنی فی المنا م عین الله و تیقنت اننی هو …

میں نے اپنے ایک کشف میں دیکھا کہ میں خود خدا ہوں اور یقین کیا کہ وہی ہوں اور میرا اپنا کوئی ارادہ اور خیال اور عمل نہیں رہا اور میں ایک سوراخ دار برتن کی طرح ہو گیا ہوں۔ یا اس شئے کی طرح جسے کسی دوسری شئے نے اپنی بغل میں دبا لیا ہو اور اسے اپنے اندر بالکل مخفی کر لیا ہو یہاں تک کہ اس کا کوئی نام و نشان باقی نہ رہ گیا ہو۔ اس اثنا میں میں نے دیکھا کہ اللہ تعالی کی روح مجھ پر محیط ہو گئی اور میرے جسم پر مستولی ہو کر اپنے وجود میں مجھے پنہاں کر لیا یہاں تک کہ میرا کوئی ذرہ بھی باقی نہ رہا اور میں نے اپنے جسم کو دیکھا تو میرے اعضا اس کے اعضا اور میری آنکھ اس کی آنکھ اور میرے کان اس کے کان اور میری زبان اس کی زبان بن گئی تھی میرے رب نے مجھے پکڑا اور ایسا پکڑا کہ میں بالکل محو ہو گیا اور میں نے دیکھا کہ اس کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوت اور وقدرت مجھ میں جوش مارتی ہے اور اس کی الوہیت مجھ میں موجزن ہے ...اس حالت میں میں یوں کہہ رہا تھا کہ ہم ایک نیا نظام اورنئ زمین اور نیا آسمان چاہتے تھے۔سو میں نے پہلے تو آسمان اورزمین کو اجمالی صورت میں پیدا کیا جس میں کوئی ترتیب وتفریق نہ تھی پھر میں نے منشاء حق کے موافق اس کی ترتیب وتفریق کی اور میں دیکھتا تھا کہ میں اس کے خلق پر قادر ہوں۔پھر میں نے آسمانم دنیا کو پیدا کیا۔اورکہا انا زینا السماء الد نیا بمصا بیح پھر میری حالت کشفی سے الہام کی طرف منتقل ہوگئی اور میری زبان پر جاری ہوا ار د ت ان استخلف فخلقت آ د م انا خلقنا ا لا نسا ن فی احسن تقویم۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص۵۶۴۔۵۶۵)

اسی لئے انہوں نے معترضین کا منہ بند کرنے کو یہ لقمہ دیا تھا کہ دیکھو میں تو اسلام اور پیغمبر اسلام کا ایسا فدائی ہوں کہ میں آنحضرت ﷺ کے حق میں یہ عقیدہ رکھتا ہوں کہ:

آنحضرت ﷺ اپنے اسم مبارک احمد میں سے میم مرفوع ہونے کے بعد احد رہ گئے یعنی اللہ بن گئے تھے۔

تعجب ہے کہ نادان لوگ لفظوں کو اللہ کی ذات سمجھتے ہیں اور یہ حقیقت نہیں جانتے کہ اللہ تعالی ذات وصفات لفظوں سے بالاتر ہے۔اللہ، احد اور احمد وغیرہ سب الفاظ حادث ہیں۔ان میں میم ہو ،یا نہ ہو، حدوث میں سب برابر ہیں۔مگر اللہ اور احد کا مصداق ذات اقدس قدیم ہے، اور احمد کا مصداق حادث ہے وہ کسی طرح قدیم نہیں ہوسکتا، کیونکہ وہ عبدہ ورسولہ ہے۔

قادیانی ممبرو! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی غلط باتوں کی تصحیح کرکے اپنی بت پرستی کا ثبوت کب تک دیتے رہو گے۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

تصرف قدرت:

چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے غلط عقیدہ کی حمایت کرنے کو اڈیٹر الفضل قادیان نے قلم اٹھایا ہے اس لئے اس سے ایک ایسی ادبی غلطی سرزد ہوگئی ہے جو مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کے عقیدہ شرکیہ سے کم نہیں ہے ان کی منقولہ عبارت میں سے :

یہ سب کچھ برکت بہ اتباع حضرت نبی ﷺ تھا۔ پس آپ کی شان کا تو کیا کہنا۔ اور اسے سوائے خدا تعالی کے اور کون کما حقہ بیان فرما سکتا ہے۔،

کو ناظرین غور سے پڑھیں گے تو اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ مقولہ قبیحہ کون الشئی سبباً لنفسہ میں صحیح ہے جس کی تھوڑی سی تفصیل یہ ہے کہ کوئی چیز اپنے نفس کے لئے علت یا سبب نہیں ہوسکتی۔ یہ مقولہ فلاسفہ میں متفق علیہ ہے کیونکہ سبب اور مسبب یا علت ومعلول میں اثنیت (دوئی) ضروری ہے مگر مذکورہ الفاظ میں یہ قباحت پائی جاتی ہے کیونکہ الفضل کی اس عبارت کا ملخص یوں ہے:

آنحضرت ﷺ اس رتبہ علیا کو بہ برکت حضرت نبی کریم ﷺ پہنچے تھے

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایها الساقی ادر کا ساً و ناولها

مرزائی دوستو! یادرکھو کہ اہل حدیث کے سامنے مرزا صاحب آنجہانی کے اغلوطات (مغالطات) نہ چل سکے اسی لئے وہ بجائے جواب دینے کے بصورت آخری فیصلہ چیختے چلاتے ہی دنیا سے سدھار گئے، تمہاری تو بساط ہی کیا ہے۔ اہل حدیث کے مقابلہ مین بھی ابھی دودھ کے دانت بھی نہیں نکلے۔ سنو! اہل حدیث کہتا ہے:

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۶ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۴ ص ۵۔۷)

علمائے اسلام اور مرزا قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۷ مارچ ۱۹۴۱ء میں علمائے اسلام کے علمی کارناموں کا ذکر ہوا تھا اس سے اخبار الفضل قادیان کے پیٹ میں قر، قرا ہوا کہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ کیا ہوا؟ ہمارے سلطان المتکلمین مرزا غلام احمد صاحب کی اسلامی علمی خدمات کا ذکر نہیں کیا گیا۔ اس لئے اس نے اس کے جواب میں ایک طویل نوٹ لکھا جس میں اپنے نبی و رسول مسیح موعود و مہدی مسعود بلکہ کرشن قادیانی کا بڑے فخر سے ذکر کیا ہے۔ چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

بے شک ایسے قابل فخر علماء گذرے ہیں جن کی علمی کاوشیں دنیا کی موجودہ علمی ترقیات کی بنیاد و اساس ثابت کر چکی ہیں اور جنہوں نے علوم متداولہ کے بحر ذخار کو غیر معمولی ہمت و استقلال کے ساتھ کھنگال ڈالا۔ لیکن ایسا کوئی مرد مجاہد نظر نہیں آتا جس کے سامنے یہ بلند نصب العین اور یہ مقصد و مدعا رہا ہو کہ اسلام کو ادیان عالم میں افضل ترین اور اکمل ترین ثابت کیا جائے۔ اور ضمنی باتیں اگرچہ کتنی ہی قابل قدر کیوں نہ ہوں، لیکن انہیں نصب العین قرار نہیں دیا جا سکتا۔

پس یہ ایک ایسی خصوصیت ہے کہ اس کے متعلق جتنا غور کریں جتنا سوچیں اور جتنا اس کی گہرائیوں میں جائیں، اتنا ہی بلند و بالا مقام حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا نظر آتا ہے اور آپ کی صداقت آفتاب نیم روز کی طرح واضح ہو جاتی ہے کیونکہ آپ اور صرف آپ ہی وہ انسان ہیں جو حفاظت اور اشاعت اسلام کے مقصد کو لے کر کھڑے ہوئے اور پھر اپنی زندگی کی ہر ساعت اور ہر لمحہ اس کے لئے وقف کر دیا۔ یہ مقصد اور یہ نصب العین کسی وقت بھی آپ کی نظروں سے اوجھل نہ ہوا۔ آپ عمر بھر اسی جہاد میں مصروف رہے اور ہر مخالف اسلام کے ساتھ کامیابی کے ساتھ مقابلہ کر کے اسلام کا بول بالا کیا۔ پھر نہ صرف یہ کہ خود عمر بھر اس میں مصروف رہے پھر نہ صرف یہ کہ خود عمر بھر اس میں مصروف رہے بلکہ آپ نے ایک ایسی منظّم جماعت قائم کی جو آپ کے بیان فرمودہ دلائل اور براہین کے ذریعہ نہایت کامیابی کے ساتھ خدمات اسلام بجا لا رہی ہے۔

(الفضل قادیان ۱۱ مارچ ۱۹۴۱ء ص ۳)

بے شک امت مرزائیہ کا یہی دعویٰ ہے کہ اشاعت و حفاظت اسلام ہمارا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل مقصود ہے مگر کیا واقعہ بھی یہی ہے ۔ ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی ذات خاص کے متعلق جو الہامات اور تعلیمات اور دعاوی کئے ہیں ان کو آپ کی تصنیفات سے کم کر دیا جائے تو باقی اوراق بمشکل اتنے رہ جائیں گے جن کے دو چار پتنگ بن سکیں ۔ جہاں دیکھو وہیں ان کا اپنا ذکر پایا جاتا ہے۔ آپ کی سب سے بڑی اور مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ ہے جس کی پانچ جلدوں کو اگر غور سے دیکھا جائے تو سوائے اپنے ذاتی فضائل اور کمالات کے کچھ نظر نہیں آتا۔

اتباع مرزا قادیانی کے لئے قابل غور بلکہ مقام شرم ہے کہ براہین احمدیہ جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت محمدیہ کے اثبات کے لئے لکھنی شروع کی تھی اور جس میں آپ نے تین سو دلائل دینے کا وعدہ کیا تھا اس کی پہلی چاروں جلدوں میں نبوت محمدیہ کے متعلق ایک دلیل بھی نہیں لکھی، اور ہزار ہا روپیہ مسلمانوں سے پیشگی قیمت کے طور پر وصول کر لیا۔

جب اس کی تکمیل کا تقاضا ہوا تو سال ہا سال بعد آپ نے پانچویں جلد لکھنی شروع کر دی ۔ حق یہ تھا کہ جس دلیل کو چوتھی جلد میں شروع کر کے نا تمام چھوڑا تھا، پانچویں میں اسی کو مکمل کرتے ۔

یہ جھوٹا فخر کرنے والے ہمیں بتائیں کہ اس کتاب (پانچویں جلد) کو نبوت محمدیہ سے کیا تعلق ہے ۔ سوائے اس کے کہ اس میں بھی اپنی ہی مسیحیت اور مہدویت کا رونا رویا گیا ہے۔

اسی طرح مرزا غلام احمد قادیانی کی کتاب آئینہ کمالات اسلام کو دیکھئے۔ وہ بھی اسی قسم کا مجموعہ تعلیات اور مخالفین کے حق میں مجموعہ سبّ وشتم ہے، جس کا نمونہ ایک ہی فقرہ کافی ہے

کل مسلم یقبلنی و یصدّق دعوتی الّا ذریة البغا یا

(ص ۵۴۷۔۵۴۸)۔ (سوائے حرام زادوں کے سب مسلمان مجھے مانتے ہیں)

کیا ہی اچھا نمونہ ہے اشاعت اسلام کا۔

غور سے سنو! ہم تمہارے مسیح کے علم کلام سے خوب واقف ہیں ۔ ان کے علم کلام یعنی تبلیغ اسلام کے دلائل کا خلاصہ یہ ہے کہ اسلام ایسا سچا مذہب ہے کہ اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتباع سے میرے جیسے با کمال آدمی پیدا ہوتے ہیں۔

بس یہ ہے ایک دلیل جو سب دنیا کو معلوم ہے کہ آپ کیسے با کمال بزرگ تھے جس کا ثبوت یہ ہے کہ جو بات بطور دلیل الہام کی صوت میں پیش کرتے وہ یقیناً غلط ہو جاتی۔ مثال کے طور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے متعلق پیش گوئی دیکھئے کہ اس کو کس شان وشوکت سے بطور دلیل پیش کیا گیا اور پھر جو اس کا انجام ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ اسی طرح لیکھ رام والی پیش گوئی کو کس طرح موم کی ناک بنایا گیا۔

اس کے مقابلہ میں علمائے کرام امام غزالیؒ وغیرہ کو دیکھئے کہ انہوں نے اسلامی خدمات میں اپنی شخصیت کا ذرہ بھر حصہ نہیں رکھا جو کچھ کیا وہ محض اسلام کی خاطر کیا (شکر الله سعیهم)

ہاں یہ بات بھی قابل ذکر ہے جس کا آپ ہمیشہ فخر کیا کرتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدمت اسلام کے لئے ایک منظّم جماعت پیدا کی۔ یہ بھی غلط بلکہ اغلط ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی وفات سے لے کر آج تک جماعت مرزائیہ کی جملہ تصنیفات کو دیکھا جائے تو ساری کی ساری مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی یا آپس کی نزاعات سے پر ہیں۔ مخالفین اسلام کی طرف سے جتنی کتابیں نکلتی ہیں ان میں سے کسی ایک کا جواب بھی قادیان سے نہیں نکلتا

اگر قرآن مجید کی نام نہاد تفسیر لکھتے ہیں تو اس میں بھی مرزا غلام احمد صاحب ہی سامنے آجاتے ہیں مثلاً آیت بالآخرة هم یوقنون کی تفسیر کی جاتی ہے کہ ایمان دار وہ ہیں جو پہلی الہامی کتابوں کے علاوہ پچھلی وحی کو بھی مانتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی پر اتری ہے۔ خود مرزا غلام احمد صاحب نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر عربی میں لکھی جس میں ساری فاتحہ اپنی ذات خاص پر چسپاں کی۔

اگر فرقہ بہائیہ کے خلاف کچھ لکھتے ہیں تو اس میں بھی اپنا محصول چنگی (تائید مرزا قادیانی) ضرور وصول کرتے ہیں حکیم ابوالعتاہیہ کا یہ شعر انہی معنی میں ہے

لا یحلبون لجیّ درّ لقحته
حتی یکون لهم صفو الذی حلبوا

(یعنی ہمارے زمانہ کے لوگ کسی کی گائے بھی نہیں دوہتے جب تک دودھ کے اوپر کی بالائی نہ لے لیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعینہ یہی حال قادیانیوں کی اسلامی خدمت کا ہے جب تک اپنے مسیح موعود کا حصہ وصول نہ کرلیں کوئی اسلامی خدمت نہیں کرتے گویا انہی کے حق میں کہا گیا ہے:

غرض کی تواضع غرض کی مدارات

ادھر آیئے ہم آپ کو تبلیغ اسلام کرنے والی جماعت اوراس کے محرک کا ذکر سنائیں جانتے ہو مولانا اسماعیل شہید کون تھے؟ وہی تھے جنہوں نے خدمت اسلام میں اپنا اور اپنے اعزہ واحباب کا سرقربان کردیا۔ ان کے حق میں یہ کہنا بجا ہے

بنا کردند خوش رسمے بخاک و خون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کی تعلیم سے جولوگ مستفید ہوئے ہیں وہ آج لاکھوں کی تعداد میں توحید وسنت کی اشاعت وحفاظت کررہے ہیں۔ اور لطف یہ ہے کہ قادیانیوں کی طرح اپنے اتباع کی جیبوں سے لاکھوں روپئہ بھی نہیں نکالتے۔ مگر خدمت بھی ایسی کرتے ہیں کہ اس میں نہ اپنے نفس کا حصہ رکھتے ہیں اور نہ اپنے کسی بزرگ کی شرکت ڈالتے ہیں بلکہ خالص توحید وسنت کی اشاعت کرتے ہیں۔ یہ ہے جماعت خالصہ اور مخلصہ، نہ وہ جو ہر کام میں اپنا حصہ محفوظ رکھتی ہے۔ قادیانی ممبرو!

اولئك آبائی فجئنی بمثلهم
اذا جمعتنا یا جریر المجامع

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۵ ص ۵۔۶)

مرزائیت سے توبہ

بندہ آج سے ایک سال جماعت مرزائیہ قادیانیہ میں حقیقت واقعی خیال کرتے ہوئے داخل ہوا تھا۔ لیکن ایک طویل تلخ تجربات اور علمی دلائل کی بنا پر مجھے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا پڑا۔ لہذا میں اخبار ہذا کے ماتحت عام اعلان کررہا ہوں کہ آئندہ جماعت مرزائیہ سے میرا کوئی تعلق نہیں اور میں ہر دو جماعتوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ میرے ساتھ مندرجہ ذیل امور پر مباحثہ کرلیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۔ اجرائے نبوت بعد آنحضرت ﷺ
۲۔ علامات مسیح ومہدی مرزا صاحب میں قطعاً پوری نہیں ہوئیں
۳۔ تشخیص دعاوی مرزا صاحب۔ ۴۔ تکفیر مسلمین
۵۔ ناسخ منسوخ ہمارا عقیدہ ہے یا مرزائیوں کا
۶۔ عصمت انبیاء۔ ۷۔ مسئلہ جہاد۔
۸۔ معیار لو تقول کی حقیقت۔
۹۔ اسمہ احمد کا مصداق کون ہے؟

ان نو امور پر شرائط طے کر کے مباحثہ کرلیں۔ اور مباحثہ کے لئے مقام بھی بعد میں تجویز ہوگا۔

ظفر احمد صدیقی پکھووال ڈاکخانہ وضلع گورداسپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۵ ص ۲)

اللہ دتا جالندھری مقیم قادیان توجہ فرمائیں

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری قادیانی نے فرقہ بہائیہ کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے۔ اس میں واقعات گذشتہ لکھنے کے بعد فرقہ بہائیہ کے موجودہ قائد شوقی آفندی کو اپنے حلقہ کی طرف سے چیلنج دیا ہے کہ ہمارے ساتھ بالمشافہ بذریعہ دعا کے فیصلہ کرلو۔ اس کے متعلق اہل حدیث کے قابل نامہ نگار ابو محمد حسین صابری کا مضمون مندرجہ ذیل قابل دید ہے۔ (مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب منشی محمد حسین صابری بریلوی لکھتے ہیں:

جناب مولوی صاحب مکرم! آپ نے اپنی کتاب بنام، تحریک بہائیت پر تبصرہ، میں جناب شوقی آفندی (جو اہل بہاء کے موجودہ پیشوا ہیں) اپنے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے مقابلے پر بلایا ہے اور لکھا ہے کہ کتاب مذکور شوقی آفندی کے پاس بھجوا رہا ہوں خلیفہ صاحب کا جو چیلنج آپ نے نقل کیا ہے وہ عام ہے۔ اور اس میں مندرجہ ذیل دو امور پائے جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول ۔ اگر کوئی شخص ایسا ہے جسے اسلام کے مقابلہ میں اپنے مذہب کے سچا ہونے کا یقین ہے تو آئے اور آ کر ہم سے مقابلہ کر لے ۔

دوم ۔ ان کو مقابلہ پر آنا چاہیے جو کسی مذہب یا فرقہ کے قائم مقام ہوں اس وقت دنیا کو معلوم ہو جائیگا کہ خدا کس کی دعا قبول کرتا ہے میں دعوی سے کہتا ہوں کہ ہماری ہی دعا قبول ہوگی (ص ۲۵۷)

امر اول کے متعلق عرض ہے کہ شوقی آفندی صاحب اپنے مذہب بہائیہ کو سچا یقین کرتے ہیں لیکن جیسا کہ آپ کو معلوم ہے اسلام کے بھی منکر نہیں ۔ جب وہ خود ہی اسلام کی تصدیق کرتے ہیں تو اسکا مقابلہ کیوں کریں گے ۔ البتہ آپ کے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) انہیں مذہب مرزائیہ کے مقابلہ پر بلائیں تو معقول بات ہو ۔ براہ عنایت اس پر نظر ثانی فرما کر صحیح صحیح مطلب و مقصد بیان فرماویں ۔

امر دوم کی بابت یہ عرض ہے کہ جب خلیفہ صاحب نے دعا کا تعین نہیں فرمایا کہ وہ کس قسم کی ہوگی اور قبولیت کیسے تسلیم کی جاوے گی تو یہ امر محض مشتبہ سا ہو کر رہ جائے گا۔ خاص کر اس صورت میں کہ آپ لوگ صاف اور سیدھی دعا کے قبول ہونے اور صحیح نتیجہ برآمد ہونے پر بھی ادھر ادھر کی باتوں کو ٹال دینے کی کوشش فرمایا کرتے ہیں ۔ مثلاً مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والی دعا فرمائی اور وہ قبول بھی ہوگئی ۔ اس کا نتیجہ بھی خاطر خواہ برآمد ہوا ۔ جس میں کسی قسم کا شبہ باقی نہیں رہا۔ چنانچہ مذہبی دنیا قریب قریب سب اس سے آگاہ ہو چکی ہے تاہم آپ لوگ آج تک انکار پر تلے ہوئے ہیں اور وقتاً فوقتاً مختلف حیلے اور بہانے بناتے رہتے ہیں ۔ اس لئے اس امر کو بھی واضح کریں کہ کیسی دعا ہوگی اور قبولیت کا کیا نشان ہوگا ۔

واضح رہے کہ شوقی آفندی صاحب حیفہ (فلسطین) جیسے دور دراز سفر کے بعد قادیان آئیں گے اگر اس امور کی تشریح نہ کی گئی تو ظاہر ہے کہ انہیں خواہ مخواہ کی تکلیف ہوگی اور بے وجہ کسی مخالف کو بھی مشقت میں ڈالنا بے انصافی کی بات ہے

(آفندی صاحب کا بعد مسافت ملحوظ رکھ کر مقام مقابلہ کم از کم بمبئی ہونا چاہیے جیسا کہ حضرت موسیٰؑ نے فرمایا تھا مکاناً سوی ۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

ایک اور بات بھی واضح کر دیں تو اچھا ہے کہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شوقی آفندی سے کس زبان میں مقابلہ کریں گے۔ عربی فارسی اورانگریزی میں کسی زبان کے بھی آپ کے خلیفہ صاحب عالم نہیں اورشوقی آفندی صاحب ان زبانوں کے علاوہ فرانسیسی اورترکی وغیرہ کے بھی ماہر ہیں (رسالہ دور بہائی حصہ تعلیمات بہائی ص ۳۵) ۔اگر خلیفہ صاحب اردو میں مقابلہ کرنا چاہیں گے (جیسا کہ مقابلہ تفسیر نویسی کے وقت خلیفہ صاحب نے عذر کیا تھا کہ میں عربی نہیں جانتا تو حضرت مولانا ثناء اللہ نے از راہ شفقت بزرگانہ اردو میں تفسیر نویسی کی اجازت مرحمت فرما دی تھی ۔مگرافسوس کہ خلیفہ صاحب مقابلہ پر بھی نہ آئے)۔تو شوقی آفندی صاحب شائد اردو نہ جانتے ہوں تو پھرمقابلہ کیسے ہوگا۔وہی بات ہوگی کہ:

زبان شوخ من ترکیست ومن ترکی نمی دانم

اور مقابلہ بے معنی سا ہو کر رہ جائے گا اس لئے خلیفہ صاحب (مرزامحمود احمد) سے مشورہ کرکے اس چیلنج کو ذرا واضح فرما دیجئے تا کہ غیر جانبدار لوگ بھی دلچسپی لے سکیں۔

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں؛ حکیم افلاطون کے شاگردوں میں ایک گروہ اشراقیہ بھی تھا جو کتابی علم حاصل نہیں کرتا تھا بلکہ بغیر الفاظ کے محض مراقبہ کے ذریعہ سے علم حاصل کر لیتا تھا۔خلیفہ صاحب قادیانی اورشوقی آفندی دونوں صاحب چونکہ روحانی پیشوا ہیں اس لئے ان کا مقابلہ اشراقیہ کی طرح ہوگا جہاں کا نظارہ یہ ہے:

لب ببند وچشم بند وگوش بند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۱۳ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۵ ص ۷۔۸)

مرزا صاحب کی پیش گوئی بابت غلبہ اسلام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی نے اونٹ سے کہا کہ تیری گردن ٹیڑھی ہے۔اس نے کہا یاروں کی کون سی کل سیدھی ہے۔

یہی مثال قادیانی مشن کی ہے کہ جس بات کو مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے لئے بطور نشان پیش گوئی کی صورت میں پیش کیا ہوگا، وہ ضرور ہی غلط ثابت ہوگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منجملہ اور پیش گوئیوں کے ایک یہ بھی ہے جو ہم نے کئی دفعہ پیش کی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے کہا ہوا ہے کہ:

میرے زمانہ میں اسلام سب ادیان پر غالب آ جائے گا بلکہ بجز اسلام کے کوئی مذہب نہیں رہے گا۔ (چشمہ معرفت)

ان لوگوں سے ہم نے بارہا پوچھا کہ کیا دوسرے مذاہب سب فنا ہو گئے اور اسلام ان سب پر غالب آ گیا؟

تو جواب یہی ملتا رہا کہ تین سو سال تک اسلام غالب آ جائے گا۔ تازہ جواب جو اخبار الفضل قادیان ۱۲ مارچ ۱۹۴۱ء میں نکلا ہے وہ قابل شنید ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

اس سوال کے جواب میں بارہا بتایا جا چکا ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے کسر صلیب کے لئے ایسے دلائل مہیا فرما دیئے ہیں کہ ان کی وجہ سے یسوع پرستی کا قصر بالکل منہدم ہو چکا ہے۔ عیسائی کہلانے والے عملی اور اعتقادی طور پر اس سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی صاحبان جماعت احمدیہ کے ساتھ مناظرات کرنے سے کوسوں دور بھاگتے ہیں۔ (الفضل قادیان مذکور۔ص۳)

کیسی طفل تسلی ہے۔ ہم بارہا بتا چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے دلائل میں سے بڑی زبردست دلیل ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیش گوئی ہے جس کو مرزا صاحب نے بڑے طمطراق سے پیش کیا تھا آخر اس کا انجام کیا ہوا؟ وہی جو اس شعر کا مضمون ہے

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بڑی دلیل وفات مسیح ہے جس سے وہ ثابت کرتے ہیں کہ مسیح خدا نہیں تھا۔ حالانکہ خود انجیل میں لکھا ہے:

مسیح نے چلّا کر جان دی۔ (انجیل متی۔ باب ۲۷: ۵۰)

پھر مرزا صاحب قادیانی نے اس میں کیا کمال دکھایا جب کہ عیسائی لوگ خود ہی دو ہزار سال سے مانتے چلے آئے ہیں کہ مسیح پر موت وارد ہوئی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باقی رہا یہ کہ لوگ عیسائی مذہب سے کوئی واسطہ نہیں رکھتے اسکا جواب خود آپ کے خلیفہ صاحب (مرزامحمود احمد) نے دیا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

ساری دنیا میں عیسائی مبلغ ۶۵ ہزار ہیں اور ہمارے پچیس تیس۔

(کلام محمود۔ الفضل قادیان ۳ نومبر ۱۹۳۹ء)

کہیے ۲۵ کو ۶۵ ہزار سے کیا نسبت؟ کیا یہ حال اس قوم کا ہوسکتا ہے جس نے اپنے مذہب کو چھوڑ دیا ہو۔ خدا سے ڈرو، دنیا کو کیوں بھول بھلیوں میں پھنساتے ہو۔

ہاں یہ بھی خوب کہی کہ:

عیسائی جماعت احمدیہ کے ساتھ مناظرے کرنے سے بھاگتے ہیں۔

ہم بھی اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ عیسائیوں نے تم لوگوں سے تقریری اور تحریری رنگ میں خطاب کرنا چھوڑ رکھا ہے اس وقت سے چھوڑا ہے جب سے تمہارے مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کے حق میں پیش گوئی کی تھی کہ وہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں مرجائے گا اور وہ اس عرصہ میں نہیں مرا۔ (مرزا صاحب قادیانی نے ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کیا تھا۔ مباحثہ کے خاتمہ پر آپ نے پیش گوئی کی کہ عیسائی مناظر ۱۵ ماہ تک بسزائے موت جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر کہا کہ اگر یہ واقعہ نہ ہوا تو میں جھوٹا ٹھہرونگا۔ میرے گلے میں رسہ ڈال کر مجھے سولی پر چڑھا دیا جائے۔ مگر واقعہ یہ ہوا کہ عیسائی مناظر میعاد مذکور گزار کر بہت عرصہ تک زندہ رہا۔ اس پر عیسائیوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا۔ یعنی ۶ ستمبر ۱۸۹۴ء کو انہوں نے ڈپٹی عبداللہ آتھم کا جلوس نکالا اور بڑے بڑے اشتہار نظم ونثر میں شائع کئے جن کا خلاصہ ان دو شعروں میں ہے۔

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے۔ سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا۔ پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے)

عیسائیوں نے اس کو اپنے حق میں فتح مبین سمجھا، اس لئے پادریوں نے عیسائی مناظرین کو مرزائیوں کے ساتھ گفتگو کرنے سے منع کردیا ہے۔ تاہم اگر پادری عبدالحق جیسا کوئی من چلا عیسائی قادیان تک پہنچ جاتا ہے، تو آپ لوگ اس سے گفتگو نہیں کرتے۔

ابھی حال ہی کا واقعہ ہے کہ بمقام ویرووال ضلع امرتسر میں مرزائیوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں میں مناظرہ ہوا جس میں عیسائی اپنی فتح کے گیت گاتے ہوئے واپس آئے۔

حقیقت یہ ہے کہ آپ لوگ جب کبھی مناظرہ میں مخالفوں کے سامنے آتے ہیں، تو اسلام کی مدافعت کا پہلو اختیار کر لیتے ہیں۔ جس پر فریق ثانی کہتا ہے کہ ہمارے ساتھ اپنے مذہب مرزائیت پر گفتگو کرو۔ اسلام کی نمائندگی تم لوگ نہیں کر سکتے کیونکہ تم ایک جدید نبی کی امت ہو۔

بتائیے ایسی حالت میں کمزوری کس فریق میں ہوتی ہے۔ ناظرین واقعات صحیحہ شہادت کاملہ ہوتے ہیں۔ ذرا نظر اٹھا کر دیکھئے کہ دنیا میں کفر شرک اور عیسائیت کی ترقی کہاں تک ہے اور سچائی کس طرح مغلوب ہے۔ احمدی ممبرو!

ستبدی لك الایام ما کنت جاهلاً
و یأتیك بالاخبار من لم تزوِد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۲۰ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۶ ص ۴۔۵)

قادیان میں شیطان کا غلبہ، اور مصلح موعود کی اصلاح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی تحریک بھی عجیب تحریک ہے جس کی شان میں یہ شعر بہت ہی موزوں ہے:

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا ایں جا است

ایک زمانہ تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریریں نکلتی تھیں جن کا خلاصہ مضمون یہ ہوتا تھا کہ شیطان کی زندگی مسیح موعود یعنی میری بعثت تک تھی، سو وہ میرے آنے سے قتل ہو گیا۔ انبیاء سابقین کے زمانہ میں وہ بھاگتا رہا لیکن مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں بھاگ نہیں سکا بلکہ قتل ہو گیا۔ (ملفوظات۔ ج ۲ ص ۳۱۷)

ہم بہت خوش تھے کہ دنیا کی شرارت کا سرچشمہ ختم ہو گیا مگر مصلح موعود (مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمود احمد) کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قتل نہیں ہوا بلکہ آج کل خاص قادیان میں براجمان ہے۔

ناظرین! آپ لوگ آگاہ ہوں گے کہ امت مرزائیہ میں دو گروہ تو مشہور ہیں۔تیسرا مدعیٔ اصلاح ان میں شیخ غلام محمد لاہور میں پیدا ہوا ہے جس کا دعوی ہے کہ میں حسب پیش گوئی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان دونوں گروہوں کے لئے مُصلح موعود بن کر آیا ہوں۔سب سے پہلے میری نظر اصلاح جماعت احمدیہ پر ہے جو اپنے خلیفہ(مرزا محمود) اور امیر (مولوی محمد علی) کی غلط روش کی وجہ سے گمراہ ہو رہی ہے۔

آپ اپنے دعوی کی اشاعت بذریعہ مطبوعہ رسائل بڑے زور سے کرتے رہتے ہیں۔ آپ کی شائع کردہ کتاب، مُصلح موعود کی شیطان اور اس کے لشکروں سے آخری جنگ حصہ دوم، بابت اپریل اس وقت ہمارے سامنے ہے۔اس میں سے چند ضروری اقتباسات ہم ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں جن سے آپ کا دعوی اور مقصد معلوم ہو جائے گا۔آپ اس کتاب کے صفحہ ۹ پر لکھتے ہیں:

احمدی قوم نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی وفات کے بعد اس دجالی زمانہ میں جب دنیوی ارادوں کی ملونی سے اپنی عبادت کو عبث بنا کر آسمان پر اپنا نام پرستش شیطان کے خانہ میں درج کرا لیا تو اللہ تعالی نے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے مدنی زمانہ میں ان کی آسمانی نصرت کرنے کی بجائے مجھے ان سے الگ کر لیا تاکہ الوصیت کی خلاف ورزی کرنے والوں کو آسمانی نشانوں سے کیڑوں مکوڑوں کی طرح ہلاک کر کے اللہ تعالی کو آسمان پر خوشی پہنچائی جائے اور ان میں سے صرف انہیں لوگوں کے نفسوں کو روح القدس سے پاک کیا جائے جو مُصلح موعود کی مقدس روح کے نظام توحید کے نیچے اپنی روحانی تکمیل وتزکیہ کے لئے کوشاں ہوں

خلیفہ قادیانی اپنے جسمانی تعلقات اور زمینی اجتہادات کی بنیادوں پر جو شرک کی عمارت قادیان مثیل مکہ میں بنا کر بظاہر غالب دکھائی دے رہے ہیں، یا لاہوری امیر اپنے اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے انسانی اجتہادات کی عارضی عمارتوں میں فروکش نظر آرہے ہیں، اللہ تعالی ان سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کشف مذکورہ کے مطابق میرے ماموارنہ روحانی وجود کی آسمانی توحید کے مقابل عنقریب گرا دینے والا ہے۔ چنانچہ حوالجات ذیل اس پر بخوبی روشنی ڈالتے ہیں...

غرض اللہ تعالی نے جس طرح حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو اپنے ماموارنہ وجود میں مجسم توحید بنایا تھا تاکہ آپ تمام قوموں کے شرک کے خلاف زبردست جہاد کریں اسی طرح آپ کے کشف کے ماتحت اللہ تعالی نے مجھے بھی اپنے ماموارنہ وجود کو مجسم توحید بنا کر توحید کے قائم کرنے پر کھڑا کر دیا ہے اور چونکہ میرا پہلا زمین و آسمان سلسلہ احمدیہ ہے اس لئے میں سب سے پہلے اسی کے اندر پیدا شدہ شرک کا استیصال کر کے اس زمانہ کی دجالیت کو پاش پاش کر رہا ہوں اور شیطان کو اس کی تمام نحوستوں سے بھگا رہا ہوں...

خلیفہ قادیانی اگر غور کریں تو بالکل اسی کے مطابق حضرت مسیح موعود (مرزا) کی موت کے بعد ۱۹۱۴ء میں وہ سلسلہ احمدیہ کے کثیر حصہ پر جبراً قابض ہو گئے۔ اور روح القدس کے میدان کے قرب سے بعد اختیار کر کے انہوں نے قوم کو شرک میں مبتلا کر کے ان کی روحانی ترقیوں کو روک دیا ہوا ہے۔ پس خدا تعالی کی حکمت نے چاہا کہ اس ظلم کے بانیوں کو اب تباہ کر کے سلسلہ احمدیہ کے موجودہ حالات کو توحید کے نظام سے بدل دے....

ایک طرف مصلح موعود ہیں اللہ تعالی نے اپنی کامل توحید اور روحانی نزول کو حضور نبی کریم ﷺ اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی مدنی محمدی زندگی کی ماموارنہ حالتوں میں ربوبیت کے کمال پر مقام محمود پر مبعوث ہونے کا انتظام فرما دیا ہے اور دوسری طرف اس کے مقابل اسلام کے آخری زمانہ میں مصلح موعود کے جملہ منکروں اور مخالفوں کو شیطان اور اس کے لشکروں کی کثرت اموال و اولاد کے تکبر و فخر میں اس کے کمال پر پہنچا دیا ہے جن میں مکی مشرکوں مدنی منافقوں دمشقی یہودیوں اور اہل نصاری کی مثل مصلح موعود کے مقابل اسلام کے اندرونی خطرناک دشمن احمدی مسلمان بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موجود ہیں۔اور بیرونی خطرناک دشمن ہندومشرک عیسائی اور باقی اقوام بھی موجود ہیں۔لیکن مصلح موعود کواللہ تعالی نے ان سب کے لئے آسمانی رحمت اور بشیر ومبارک بنایا ہے...

الہا م ۔نصر ت با لر عب و ا حیت بالصدق ایها الصدیق نصرت و قا لوا لات حین منا ص ۔

ترجمہ:تو رعب کے ساتھ مدد کیا گیا اور صدق کے ساتھ زندہ کیا گیا۔اے صدیق تو مدد کیا گیا۔اور مخالفوں نے کہا کہ اب گریز کی جگہ نہیں یعنی امداد الٰہی اس حد تک پہنچ جائے گی کہ مخالفوں کے دل ٹوٹ جائیں گے اور ان کے دلوں پر یاس مستولی ہو جائے گی۔اور حق آشکارا ہو جائے گا۔

اس الہام میں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو اپنے مسیحی واحمدی زمانہ میں قرآنی سنت کے مطابق نا مقبول ہو جانے کی وجہ سے مصلح موعود کے ماموارانہ وجود میں اسلام کی مدنی محمدی زندگی کی طرح رعب ناک نصرت ملنے کا وعدہ دیا گیا تھا۔

واقعات اس پر شاہد ہیں کہ ایسی نصرت نہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو اپنی جسمانی زندگی کے آخر تک حاصل ہوئی،اور نہ ہی بعد میں آپ کی دونوں جماعتوں کے ذریعہ اب تک حاصل ہو چکی ہے۔ بلکہ قادیانی و لاہوری دونوں جماعتیں ایسی نصرت کا زمانہ تین سو برس کے بعد مقدر دکھاتے ہیں۔لیکن افسوس کہ وہ اس نصرت سے قبل اور اس کے بغیر سلسلہ احمدیہ کے صدیق اور فضل عمر فاروق بننے کے جھوٹے دعوے کرتے ہیں۔

(مصلح موعود کی شیطان اور اس کے لشکروں سے آخری جنگ۔حصہ دوم۔ص ۹ تا ۱۳)

ناظرین کرام! جس طرح مرزا غلام احمد صاحب کی کتب جو انہوں نے بخیال خویش نصرت اسلام کے لئے لکھی تھیں،کا خلاصہ یہی ہے کہ میں چنیں ہوں،میں چناں ہوں،اسی طرح ان مصلح کی کتب کا خلاصہ بھی یہی ہے کہ میں ایسا،میں ویسا۔

سوال ہوسکتا ہے کہ ہمارے حق میں ان دونوں میں فرق کیا ہے؟ ہم نے جو سمجھا ہے وہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی مسیحیت احادیث نبویہ پر مبنی تھا،اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم چونکہ احادیث نبویہ کو مانتے ہیں اس لئے ہمارا حق تھا کہ ہم ان کے الہامات اور دعاوی کی تنقید کریں ۔ مگر شیخ غلام محمد مصلح موعود کے دعوے کی بنا پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہاموں پر ہے جو ہمارے مسلّمہ نہیں ہیں، اس لئے ہم ان کے دعوی کی تنقید کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے بلکہ اتنا ہی کہنا کافی جانتے ہیں بحکم الثمرة تنبئى عن الشجرة جیسے مرزا صاحب قادیانی کے الہامات تھے ویسے ہی ان کے مصلح موعود کا دعوی ہے۔ ہماری نظر میں دونوں یکساں ہیں ۔

دل کو روؤں یا جگر کو میں ۔ میری دونوں سے آشنائی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۷ ص ۷۔۸)

مونگ میں مباحثہ مرزائیہ:

مونگ میں ۱۹۳۲ء میں مناظرہ ہوا تھا۔ مگر مرزائیوں کے پھر سر اٹھانے پر گذشتہ اکتوبر (۱۹۴۰ء) میں حیات مرزا۔ نبوت مرزا۔ الہامات مرزا پر مباحثہ ہوا۔ جو نہائت کامیاب رہا۔ الحمد للہ کہ تین مرزائی تائب ہو کر داخل اسلام ہوئے۔ راقم: منشی محمد خان گوندل مونگ ضلع گجرات

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ اپریل ۱۹۴۱ء مطابق ۲۷ ربیع الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۷ ص ۱۴)

پیغام صلح لاہور اور الفضل قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائیت کی دونوں صنفوں کے اخباروں میں عرصہ دراز سے باہم رقیبانہ گفتگو خوب ہو رہی ہے جس میں دخل دینے کی ہمیں ضرورت نہیں۔ ہاں آج ہم اس کے متعلق پیغام صلح لاہور سے ایک نوٹ نقل کر کے ناظرین کے سامنے لاتے ہیں۔

پیغام صلح نے بڑے تعجب سے لکھا ہے کہ:

کیا جماعت قادیان نے فتح پائی ؟

الفضل مورخہ ۲۸ مارچ ۱۹۴۱ء میں جناب میاں (محمود احمد) صاحب کا خطبہ جمعہ مورخہ ۲۱ مارچ ۱۹۴۱ء درج ہوا ہے۔ اس میں آپ فرماتے ہیں؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح ۱۹۲۷ء کی مجلس شوری میں میں نے بیان کیا تھا کہ:

آج سے دس سال کے اندر اندر ہندوستان میں اس بات کا فیصلہ ہو جانے والا ہے کہ کون سی قوم زندہ رہے اور کس کا نام ونشان مٹ جائے..

اگر دس سال کے اندر اندر ہماری جماعت نے فتح نہ پائی اور وہ تمام راہیں جو ارتداد کی ہیں بند کر کے وہ تمام دروازے جو اسلام قبول کرنے کے ہیں کھول نہ دیئے، تو ہماری جماعت کی زندگی کی صورت نظر نہیں آتی۔(رپورٹ مجلس مشاورت ۱۹۲۷ء)

اب ۱۹۴۱ء ہے اور مندرجہ بالا بیان ۱۹۲۷ء کا ہے جس پر پورے ۱۳ سال گزر چکے ہیں اور دس سال تو ۱۹۳۷ء میں ہی ہو چکے تھے۔ہم جناب میاں صاحب (مرزا محمود احمد) سے استفسار کرتے ہیں کہ کیا ان دس سالوں میں جماعت قادیان نے فتح پائی؟

کیا ارتداد کی تمام راہیں بند ہو گئیں؟

کیا وہ تمام دروازے جو اسلام قبول کرنے کے ہیں وہ کھول دیئے گئے؟

اور اگر ایسا نہیں ہوا تو کیا جماعت قادیان کی زندگی کی کوئی صورت ہے؟

جہاں تک ہمارا خیال ہے جماعت قادیان کو کوئی فتح نہیں ہوئی۔ نہ ارتداد کی راہیں بند ہوئیں، اور نہ اسلام قبول کرنے کے دروازے کھلے۔لیکن اس کے باوجود جماعت قادیان زندہ ہے اور جماعت قادیان کی زندگی جناب میاں صاحب کی پیش گوئی کا بطلان کر رہی ہے۔

ہمارے خیال میں جماعت قادیان کو اپنے موعود خلیفہ کی پیش گوئی کو پورا کرنے کے لئے دم سادھ کر ختم ہو جانا چاہیے کیونکہ پیش گوئی پورا ہونے کی یہی ایک صورت ہے دوسری کوئی صورت نہیں۔

(پیغام صلح لاہور ۴۔اپریل ۱۹۴۱ء ص ۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: پیغام صلح لاہور کے اس سوال کا بہتر جواب تو الفضل قادیان ہی دے گا، مگر ہم بھی پیغام صلح کو مخاطب کر کے ان دونوں صنفوں سے پوچھتے ہیں کہ آپ جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے سوال کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تمہاری فتح ہوئی یا نہیں؟ آپ بڑے میاں متوفی سے کیوں نہیں پوچھتے کہ آپ نے جو چشمہ معرفت میں لکھا تھا کہ

میرے زمانہ میں تمام ادیان مٹ کر صرف ایک دین اسلام رہ جائے گا

(چشمہ معرفت۔ص ۸۰۔۸۱)

کیا ایسا ہو گیا؟ اگر نہیں، تو کیوں اس پیش گوئی کو غلط قرار نہیں دیا جاتا۔ اس کا جو جواب پیغام صلح لاہور دے گا وہی جواب الفضل دے سکتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیان میں سال ۳۶۵ دن کا نہیں بلکہ پچاس ہزار دن کا ہوتا ہے جیسا کہ کسی شاعر کا قول ہے:

تم سلامت رہو ہزار برس

ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار

پس پیغام صلح کا یہ اعتراض قادیانی اصطلاح سے ناواقفیت پر مبنی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ۲۔مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۸ ص ۴۔۵)

معاصر انقلاب اور قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سال چھ ماہ کے بعد قادیان میں یہ مسئلہ زیر بحث آ جاتا ہے کہ ہم سیاسی حیثیت سے کس جماعت میں شامل ہوں۔ کانگریس میں یا مسلم لیگ میں؟ اس پر معاصر انقلاب لاہور تعجب کرتا ہوا لکھتا ہے:

بزرگان قادیان کی بعض ادائیں بے حد دلچسپ ہوتی ہیں۔ مثلاً وہاں سال ہا سال سے یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ احمدی جماعت کانگریس میں شامل ہو یا مسلم لیگ میں۔ اور لطف یہ کہ اس دفعہ مجلس مشاورت کے موقع پر پھر ایک سب کمیٹی مقرر کر دی گئی جو اس اہم اور پیچیدہ مسئلہ پر بحث کر کے حضرت صاحب کی خدمت میں اپنی آخری تجویز پیش کرے گی۔ یعنی ایک جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس میں بڑے بڑے عالم فاضل اور زیرک وفہیم حضرات شامل ہیں اور جن کا ایک مختار عام بھی موجود ہے، اس کو سیاسی صحرا میں رستہ ہی نظر نہیں آتا کہ کرے تو کیا کرے اور جائے تو کہاں جائے...

کیا کبھی یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنی امامت کی مسند سے اتر کر گاندھی جی کے احکام کی تعمیل پر آمادہ ہو جائیں گے اور چرخہ اور کھدر اہنسا اور ستیا گرہ کا پرچار شروع کر دیں گے۔ اگر یہ تصور نہیں کیا جا سکتا تو پھر احمدیوں کو کانگریس میں شریک ہونا کیونکر ممکن ہے؟

(اخبار انقلاب لاہور۔ ۹۔ اپریل ۱۹۴۱ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: معاصر موصوف کو اس بنا پر تعجب ہے کہ سال ہا سال ان تحریکوں پر گذر گئے مگر ابھی تک اصحاب قادیان کی سمجھ میں یہ بات نہ آئی کہ کس جماعت سے ملنا چاہیے۔ معاصر مذکور کو شائد قادیانی لٹریچر کے مطالعہ کی فرصت نہ ہوگی، ورنہ آپ ایسا نہ کہتے۔ سیاسی حیثیت سے کسی جماعت میں داخل ہونا یا نہ ہونا تو معمولی بات ہے جس پر ایمان کا دارومدار نہیں ہے۔ ارباب قادیان بلکہ بانی تحریک قادیان کو تو ایمانیات میں بھی تردد بلکہ بھول رہتی تھی۔ مرزا غلام احمد ۱۸۸۰ء سے پہلے کے مورد الہام تھے، مگر بقول میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ۱۹۰۱ء تک آپ یہ فیصلہ نہیں کر سکے کہ میں نبی ہوں۔ ہاں ۱۹۰۱ء کے بعد آپ کو یقین ہو گیا کہ میں واقعی نبی ہوں... کیا یہ روایت معاصر موصوف کے شک کو رفع کرنے کے لئے کافی نہیں ہے۔ پس معاصر انقلاب قادیانی لٹریچر کا مطالعہ کریں گے تو ان کو معلوم ہو جائے گا کہ یہ شعر انہی کے حق میں ہے

پس از صد سال ایں معنی محقق شد با خاقانی
کہ بورانی است با دنجاں و با دنجان بورانی

یہ نوٹ ہم لکھ چکے تھے کہ انقلاب لاہور مورخہ ۲۳۔ اپریل دیکھنے میں آیا۔ اس میں اڈیٹر صاحب نے بحوالہ الفضل لکھا ہے کہ قادیان میں مجلس شوری اس لئے نہیں ہوئی کہ جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت کانگریس میں شامل ہو یا مسلم لیگ میں۔ بلکہ اس امر پر غور کرنے کے لئے ہوئی تھی کہ افراد احمدیہ انفرادی حیثیت سے کانگریس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور مسلم لیگ میں سے کس جماعت میں شریک ہو سکتے ہیں۔

تعجب ہے کہ معاصر انقلاب نے اس جواب کو صحیح سمجھا حالانکہ یہ بھی غلط ہے۔ سر ظفر اللہ صاحب جو چوٹی کے احمدی ہیں مسلم لیگ کے اجلاس دہلی میں صدر بن چکے ہیں۔ یہ اس زمانے کا واقعہ ہے جب مسلمانان دہلی سیاہ جھنڈیوں کے ساتھ ان کا استقبال کرنے کو اسٹیشن پر پہنچے تھے اور فتح پوری ہال میں ان کے خلاف جلسہ کیا تھا۔ انہی دنوں میں (ثناء اللہ) اور مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی بھی مدرسہ رحمانیہ دہلی کے جلسہ میں شریک تھے اور یہ دونوں واقعات ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے تھے۔ اس سے پہلے بھی سر ظفر اللہ اور ان کے کئی ساتھی لیگ کے جلسوں میں برابر شریک ہوتے رہے ہیں کبھی کسی کو اعتراض نہیں ہوا۔ پھر اس کے لئے مجلس شوریٰ کوہ کندن وکاہ بر آوردن کا مصداق نہیں تو اور کیا ہے۔

اس کے علاوہ ہمیں اس سے بھی بحث نہیں کہ قادیان کی مجلس شوریٰ جماعتی شرکت کے لئے تھی یا انفرادی شرکت کے لئے۔ ہمارا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ قادیانی جماعت اسی قسم کی بھول بھلیوں میں پھنسی رہتی ہے اور ایسا کرنے میں اس کی بڑی دور اندیشی ہے جو اس شعر کا مصداق ہے

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

ہمارے خیال میں اس جماعت کے کارکن اور محرک مع اپنے بانی کے زمانہ شناسی اور سیاسیات میں انگلستان کے وزیر اعظم گلیڈسٹون متوفی سے کم نہیں ہیں۔ کسی غرض کے ماتحت گورنمنٹ پر دباؤ ڈالنا ہو، تو خلیفہ قادیان کانگریس کی تعریف کے گیت گانے لگ جاتے ہیں (اگر ضرورت ہوئی تو ہم بتا دیں گے) اور پنڈت جواہر لال نہرو لیڈر کانگریس کے ورود لاہور کے موقع پر ان کا استقبال قادیانی جماعت کے بے شمار افراد کرتے ہیں اور اس پر ایک بڑی رقم خرچ کی جاتی ہے۔ شاید یہ رقم بھی اشاعت اسلام کے اخراجات کی مد میں داخل کی جاتی ہوگی۔ اور حسب ضرورت دوسرا رخ بدلنے کو یہ امر مجلس شوریٰ میں زیر بحث لایا جاتا ہے کہ ہم کس سیاسی جماعت میں شامل ہوں؟ اللہ رے ہوشیاری اور چالاکی۔ سچ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوچھتے ہیں یہ کہ غالب کون ہے
کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا

مسلمان مقررین کو تنبیہ خلیفہ قادیان کی زبان سے:

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۳۔ اپریل میں خلیفہ قادیان کا ایک خطبہ درج ہے جس میں آپ اس امر کا ذکر کرتے ہیں کہ مسلم لیگ میں شریک ہونے سے پہلے ہم مسلم لیگ والوں سے اس بات کا جواب لینا چاہتے ہیں کہ:

وہ ہم کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں۔

کئی سال خط و کتابت کرتے ہوگئے مگر لیگ کی طرف سے کوئی تسلی بخش جواب نہیں ملا۔ اس سوال کا جواب ان کو صاف لفظوں میں مل جانا چاہیے۔

اس خطبے کی بنا پر ہم ان علماء اسلام کو متوجہ کرتے ہیں جو قادیانیوں کے جلسوں میں اس نیت سے شرکت کیا کرتے ہیں کہ ان میں عموم اسلامی (سیرت نبویہ وغیرہ) کے متعلق تقریریں ہوتی ہیں اور اسی لئے وہ ہم کو دعوت دیتے ہیں، ہم ان اجلاسوں میں شرکت کو حرج نہیں سمجھتے۔

اس لئے میں ان مقررین اسلام کو متوجہ کرتا ہوں کہ مسلم لیگ بھی مقاصد عمومیہ اسلامیہ کو مدنظر رکھتی ہے کسی فرقہ کے خصوص سے اس کو مطلب نہیں۔ باوجود اس کے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اس بات پر تلے ہوئے ہیں کہ ہم مسلم لیگ میں اسوقت داخل ہوں گے جب وہ ہم کو مسلمان سمجھے۔

کیا یہی حق ان علمائے مقررین و شرکائے جلسہ قادیانیہ کو نہیں کہ دعوت پہنچنے پر قادیان کے جلسہ سے دریافت کرلیا کریں کہ آپ ہم کو مسلمان سمجھتے ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں سمجھتے تو قصہ ختم۔ نہ ہم تمہارے نہ تم ہمارے۔ لکم دینکم و لی دین۔

اگر مسلمان سمجھتے ہو تو پھر ہم لوگوں پر تمہارا فتوی کفر مندرجہ انوار خلافت کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے۔ پس پہلے اس بات کی تسلی کیجئے کہ ہم مسلمان ہیں یا نہیں؟ اس کے بعد ہم جلسہ میں شرکت کا فیصلہ کریں گے۔

حضرات علماء کرام! عربی شاعر کی یہ رباعی آپ لوگوں کے ملاحظہ کے درج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہوں

ما انا بالنکس الدّنی و لا الذی
اذا صدّ عنی زو المؤدّتِ احرب
و لیکننی ان دام دمت و ان یکن
له مذهب عنّی فلِی عنه مذهب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۸ ص ۵۔۶)

قادیانی کے دعوی پر خدا تعالی کی فعلی شہادت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۰۔ اپریل ۱۹۴۱ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی سرخی ہے:

حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ثبوت خدا تعالی کی فعلی شہادت سے

اس سرخی کے نیچے عبارت یوں لکھی ہے:

کسی مامور کے صدق و کذب کو پہچاننے کا ایک بہت بڑا ذریعہ یہ ہے کہ اس کے تعلق باللہ کا مشاہدہ کیا جائے۔ یعنی دیکھا جائے کہ اس کا خدا سے اور خدا کا اس سے کیسا تعلق ہے۔

یہ ایک حقیقت ہے کہ اللہ تعالی کے علم سے کوئی چیز باہر نہیں۔ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اس کے علم میں ہے۔ اور سینہ کے تمام پوشیدہ اسرار اس پر پوری طرح عیاں ہیں۔ ان حالات میں یہ قطعی طور پر ناممکن ہے کہ خدا ایک شخص کی بدعملیوں کی وجہ سے اس سے ناراض ہو، وہ شخص جھوٹا اور کاذب ہو اور پھر بھی خدا کی تائید اور نصرت اسے حاصل ہو...

غرض کسی مدعی کی صداقت معلوم کرنے کا یہ بھی ایک زبردست معیار ہے کہ اس کے تعلق باللہ کو دیکھا جائے اور خدا کے اس سلوک کو دیکھا جائے جو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ہے۔ اگر خدا کی نصرت اور تائید اس کے شامل حال ہو تو یہ گواہی اس بات کا ثبوت دے گی کہ وہ اپنے دعوی میں سچا ہے۔

(الفضل قادیان ۲۰۔ اپریل ۱۹۴۱ء ص ۳)

ہم اس اقتباس کی دل سے تائید کرتے ہیں اور اس کو اپنے اور اپنے مخاطبین کے درمیان اصول موضوعہ کی طرح مسلّمہ تمہید قرار دے کر اس پر اپنی شہادت حقہ پیش کرتے ہیں۔ ہمارے پاس مرزا غلام احمد صاحب کے کذب دعوی پر بے شمار شہادات موجود ہیں مگر یہاں ہم شرعی اور قانونی نصاب شہادت پورا کرنے کو صرف دو شہادتیں پیش کرتے ہیں جو اہل نظر کے نزدیک اپنے اندر کافی سے زیادہ ثبوت رکھتی ہیں۔

پہلی شہادت:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی صداقت پر یہ دلیل پیش کی تھی کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم مسیحی مناظر اگر حق کی طرف رجوع نہ کرے گا، تو ۱۵ مہینے کے عرصے میں بسزائے موت جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

یہ میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء کو شروع ہو کر ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہوگئی۔ مگر ڈپٹی آتھم مذکور اس عرصہ میں نہیں مرا۔ حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس پیش گوئی پر خود ہی یہ نتیجہ مرتب کیا تھا کہ:

ڈپٹی آتھم اگر بصورت عدم رجوع ۱۵ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت جہنم میں نہ پڑ جائے، تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کے لئے تیار رہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جائے۔ روسیاہ کیا جائے۔ میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے۔ مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ ہر ایک بات کے لئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا۔ زمین آسمان ٹل جائیں، پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ (کتاب جنگ مقدس۔ ص ۱۸۹)

سوال یہ ہے کہ اس پیش گوع کا وقوع اسی طرح ہوا تھا جس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے؟ ہم اپنے لفظوں میں نہیں کہتے بلکہ مرزا صاحب کے الفاظ دکھاتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو آتھم کی موت ہوئی۔ (انجام آتھم۔ص ۱)

یعنی میعاد مقررہ سے ۲۲ ماہ، یعنی ایک سال ۱۰ مہینے کے بعد فوت ہوا۔ اس شہادت کی نسبت قادیان کی طرف سے جو عذرات پیش کئے گئے ہیں ان سب کے جواب لاجواب ہماری کتاب الہامات مرزا میں درج ہیں۔ اڈیٹر الفضل اور دیگر اتباع مرزا کو ہم صحیح مشورہ دیں کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے ارشاد کے ماتحت ان کے حق میں اپنی رائے قائم کریں یا کسی ایرے غیرے کے کہنے پر، واضح رہے کہ ہم سے یہ تو ہو نہیں سکتا کہ ہم اپنے اصلی مخاطب (مرزا قادیانی) کو چھوڑ دوسری طرف توجہ دیں:

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی۔ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

دوسری شہادت

ہمارے نصاب کی آسمانی منکوحہ کا نکاح ہے۔ اس کی تفصیل کرنے کی ضرورت نہیں۔ قادیانی مباحث سے دلچسپی رکھنے والے سب لوگ جانتے ہیں۔ ہاں ایک حوالہ یہاں پیش کرنا نہایت مفید ہوگا جو جملہ قادیانی عذرات کے لئے بیخ کن ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی مسمات محمدی بیگم میرے نکاح میں ضرور آئے گی۔ اس کے متعلق آپ کے تاکیدی الفاظ یہ ہیں کہ:

> نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے متعلق الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے لا تبدیل لکلمات اللہ (یعنی خدا کی یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی)۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے (تبلیغ رسالت۔ ج ۳ ص ۱۱۵)

احمدی دوستو! قادیانی اور لاہوری ممبرو! بتاؤ یہ نکاح ہوا۔ اگر نہیں ہوا اور یقیناً نہیں ہوا تو خدارا ہمیں صحیح مشورہ دو کہ ہم کیا رائے قائم کریں؟ یہی نا:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۱۱ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۱۹ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لو جلالی مسیح بھی آ گئے

منتظر تھیں جن کی آنکھیں جن کے دل مشتاق تھے
شکر ہے صد شکر اب وہ بام پر آنے کو ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو اعتراض ہوا کہ حضرت مسیح موعود کی بابت حدیثوں میں ذکر ہے کہ وہ صاحب سیاست یعنی مالک حکومت ہوں گے۔ آپ کی یہ حالت ہے کہ ایک متنفس پر بھی آپ کو حکومت حاصل نہیں ہے، بلکہ خود محکوم ہیں۔

آپ نے اس کا جواب دیا کہ میں جمالی مسیح ہوں۔ یعنی بے سیاست اور نرم صرف وعظ ونصیحت سے تبلیغ کرنے والا۔ آپ نے مزید فرمایا:

ممکن ہے اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آ جائے جن پر حدیثوں کے ظاہری الفاظ صادق آ سکیں (یعنی وہ باحکومت ہو) کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت و بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۲۰۰)

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ آپ (مرزا قادیانی) کے نزدیک ان ظاہری نشانوں والے کا نام جلالی مسیح ہے یعنی باحکومت وسیاست۔

ایک عرصہ سے ہم انتظار کر رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے کہنے کے مطابق کوئی جلالی مسیح آئے تو ہم بھی اس سے مستفیض ہوں اس لئے بر وقت ہمارے کان میں یہ آواز آئی کہ جلالی مسیح آ گیا۔ دنیا کے لوگو! ہوشیار ہو جاؤ کہ:

اوپر سے ڈرانے والا آیا۔

بس اب سب جھگڑے بہت جلد ختم ہو جائیں گے کیونکہ جلالی مسیح صاحب سیاست ہوگا۔ ہمارے ناظرین اس امر پر مطلع ہوں گے کہ اتباع مرزا میں ایک صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے ہیں جن کا نام نامی شیخ غلام محمد لاہوری ہے۔آپ دعوی کرتے ہیں کہ میں حسب الہام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جماعت مرزائیہ کے لئے مصلح موعود ہوں اور سب سے مقدم میرا کام قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کی اصلاح کرنا ہے (اہل حدیث امرتسر ۲۵۔اپریل ۱۹۴۱ء ملاحظہ ہو)۔ان مصلح صاحب نے جنگ کے متعلق ایک رسالہ شائع کیا ہے جس میں حکومت برطانیہ سے موجودہ جنگ کے پیش نظر بہت کچھ خطاب کیا ہے اس میں آپ نے اپنا اور اپنے پیرومرشد اور مبدءفیض مرزا غلام احمد قادیانی کا ذکر جن لفظوں میں کیا ہے وہ یہ ہیں:

اللہ تعالی نے ملک ہندوستان میں مجھ سے قبل حضرت مرزا غلام احمد قادیانی کو جمالی مسیح اپنی روحانیت میں بنایا اور اب ان کی وفات کے بعد مجھے شہر لاہور مدینۃ المسیح میں جلالی مسیح روحانی بنایا ہوا ہے۔(ص۱۲)

پس یہ خوشی کا مقام ہے کہ حسب اعلان مرزا صاحب قادیانی، جلالی مسیح آگئے۔یہ خوشخبری سن کر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل گیا

خواستین آنچہ ما فراز آمد
آب از جوئے رفتہ باز آمد

پس اب ہم اس جلالی مسیح کے جلالی فعل کے منتظر ہیں کہ سب سے پہلے آپ حسب حکم احادیث شریفہ ان شخصوں یا قوموں کا صفایا کردیں جن کا نام جمالی مسیح نے دجال اور یاجوج ماجوج رکھا ہوا ہے۔پس شیخ صاحب ممدوح کو چاہیے کہ قادیانی اور لاہوری جماعتوں کی اصلاح کے بعد فوراً اس کام کی طرف توجہ کریں کیونکہ ہم اسی کام کے انجام کے منتظر ہیں۔چونکہ اس سے پہلے ہم بڑے میاں (جمالی مسیح) سے ادھار کھا چکے ہیں انہوں نے ہم کو بڑے بڑے وعدے دیئے تھے اور خوب سبز باغ دکھائے تھے جنکی بابت ہمارا یہ عقیدہ پختہ ہوگیا

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

اس لئے ہم جلالی مسیح کے فرائض مفوضہ کا انجام دیکھ کر اگر ان کے حق میں صحیح رائے قائم کریں گے اگر وہ اپنے دعوی میں سچے ہوئے تو ہم مان جائیں گے ورنہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر جلالی مسیح بھی جمالی کی طرح نکلے تو ہم دور بیٹھے یہ شعر پڑھ دیں گے

رقیبوں سے نہ مل اے دل ہمارے دیکھے بھالے ہیں
نہیں ڈسنے سے رکنے کے ستم گر ناگ کالے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۰۔ص ۴۔۵)

اخبار الفضل قادیان روزانہ رہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کاغذ کی گرانی کی وجہ سے قادیان کی مجلس شوری میں یہ بات پیش ہوئی کہ اخبار الفضل کا خرچ زیادہ ہے، آمد کم۔ ایک ممبر نے جرأت کر کے کہا کہ روزانہ کی ضرورت نہیں۔ مطلب اس کا یہ تھا کہ سابقہ حالت پر دو روزہ یا سہ روزہ کیا جائے۔ اس کے جواب میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بڑے زور سے کہا جس طرح پانچ نمازیں روزانہ پڑھی جاتی ہیں پانچ کی بجائے ایک نماز کافی نہیں، اسی طرح اخبار الفضل چونکہ مذہبی اخبار ہے، یہ بھی روزانہ ہی رہنا چاہیے اس میں کمی نہیں چاہیے۔

اصل مقصد میں تو ہم متفق ہیں کہ اخبار روزانہ ہی رہنا چاہیے مگر خلیفہ قادیان کی دلیل کا معارضہ ہمارے پاس ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے وعدہ کیا تھا کہ میں اربعین کے رسالے کے چالیس نمبر نکالونگا۔ چار نمبر نکال کر سلسلہ ختم کر دیا۔ سوال ہوا کہ چالیس کیوں پورے نہیں کیئے۔ جواب دیا، نمازیں پچاس فرض ہوئی تھیں مگر پچاس کے بعد پانچ رہ گئیں۔ پس جیسے پچاس کے قائم مقام پانچ ہیں، اسی طرح چالیس کے قائمقام چار۔

خدا کرے کہ روزانہ کے خلاف کہنے والے ممبر کو یہ دلیل نہ ملے۔ وہ اس دلیل کے زور سے خلیفہ (مرزا محمود احمد) اور الفضل کے سٹاف کو اپنا ہم خیال بنالے گا کیونکہ یہ ان کے مسیح موعود کا اصول ہے۔

قادیانی ممبرو! تم کسی پر چالیس روپئے کا دعوی کرو۔ اور وہ عدالت کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سامنے تمہارے مسیح موعود کا یہ اصول پیش کر کے بجائے چالیس کے چار دینے پر اصرار کرے تو مان جاؤ گے؟ بینوا توجروا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۰ ص ۷)

مرزا، بہاء اللہ اور قیامت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سلطنتوں کے کے قوانین انتظام ملکی کے لئے ہوتے ہیں۔ یعنی ظالم کو ظلم سے روکنے اور مظلوم کا بدلہ لینے کے لئے ہوتے ہیں۔ باوجود اس کے مولانا الطاف حسین حالی نے قانون کے متعلق ایک رباعی لکھی ہے جو قابل شنید ہے:

قانون کہ ہے بیشتر یقیناً بے کار
حاشا کہ ہو اس پہ نظمِ عالم کا مدار
جو نیک ہیں ان کو نہیں حاجت اس کی
جو بد ہیں وہ بنتے نہیں نیک اس سے زنہار

ٹھیک اسی طرح ہم دیکھتے ہیں کہ مذہبیات میں کسی امر کے متعلق خواہ کیسی ہی نص صریح ہو، متعصب اور ضدی لوگ اپنی کوشش سے اس کو ایسا محرف کر دکھاتے ہیں گویا وہ مشہور معنی میں نازل ہی نہیں ہوئی۔

اس قسم کے مدعی ہمارے سامنے کئی ایک ہیں، مگر سر دست ہم دو فرقوں کا ذکر کرتے ہیں جو اس امر میں مساوی الاقدام ہیں۔ ان میں سے ایک قادیانی فرقہ ہے دوسرا بہائی فرقہ۔

ہماری یہ تحقیق غیر متبدل ہے کہ یہ دونوں فرقے باہم مستفیض اور مفیض کی نسبت رکھتے ہیں۔ یعنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے شیخ بہاء اللہ ایرانی کی تحریرات سے فیض پایا تھا۔ ہمارا یہ دعویٰ محض ادعاء ہی نہیں بلکہ اس کا ثبوت بھی ہم اپنے رسالہ، بہاء اللہ اور مرزا، میں ناقابل تردید دلائل سے دے چکے ہیں۔ آج ہم اس کے متعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو مثالیں پیش کرتے ہیں جن سے ثابت ہوگا کہ ان دونوں گروہوں کو اپنے اپنے مقاصد کے لئے نصوص میں تحریف کا ملکہ کہاں تک حاصل ہے۔

حدیث شریف میں آیا ہے کہ مسیح موعود دمشق (شام) میں نازل ہوں گے (دمشق ایک شہر کا نام ہے جسے سب جانتے ہیں) جیسے کوئی کہے کہ اخبار اہل حدیث کا دفتر امرتسر میں ہے۔ اس بات کے سننے والے کو یقین ہو جائے گا کہ جس مقام کا نام امرتسر ہے دفتر اہل حدیث اسی جگہ ہے۔ یہ فقرہ کسی طرح قابل تاویل نہیں ہے۔ مگر مرزا قادیانی نے قادیان پنجاب میں پیدا ہو کر قادیان ہی کو دمشق بنا دیا۔ کس طرح بنایا؟ محض زور قلم اور خود غرضی سے تحریف کر کے کہا کہ دمشق میں یزیدی الطبع لوگ رہتے ہیں اسی خصلت کے لوگ قادیان میں بھی رہتے ہیں لہذا قادیان بھی دمشق ہو گیا (ازالہ اوہام)

کون پوچھے کہ جس وقت یہ لفظ دمشق جناب رسالتمآب ﷺ کی زبان وحی ترجمان سے نکلا تھا اس وقت بھی دمشق میں یزیدی صفت لوگ رہتے تھے۔ یا وہ کسی کے خواب و خیال میں بھی نہ تھے۔ مثال کے طور پر ہم استاد غالب مرحوم کا ایک شعر پیش کرتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

غم نہیں رہتا آزادوں کو بیش از یک نفس
برق سے کرتے ہیں روشن شمع ماتم خانہ ہم

آج جس برق (بجلی) سے شہروں میں روشنی ہو رہی ہے، کیا استاد غالب کی مراد یہی برق تھی۔ ہرگز نہیں۔ کیونکہ اس وقت یہ برق ان کے خواب و خیال میں بھی نہ تھی۔ اسی لئے برق سے آپ کی مراد آسمانی برق تھی جو چمک کر زمین کو روشن کرتی ہے جس طرح استاد غالب کے کلام میں یہ مصنوعی برق (بجلی) مراد نہیں ہو سکتی ٹھیک اسی طرح دمشق سے مراد یزیدی صفت لوگوں کی جائے سکونت نہیں ہو سکتی چاہے وہ قادیان ہو یا لاہور۔

دوسری مثال بہائیوں کی ہے جو نصوص قرآنیہ کو اپنے خیالات کے مطابق ڈھالنے کا خاص ملکہ رکھتے ہیں۔ قرآن مجید میں قیامت کے کئی ایک نام آئے ہیں ان میں سے ایک نام یوم القیامۃ بھی ہے چنانچہ ارشاد ہے:

ثمّ انکم یوم القیامۃ عند ربّکم تختصمون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الزمر ۳۱۔پ ۲۳۔ع۔۱۷)

یو م البعث بھی آیا ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

لقد لبثتم فی کتا ب الله الی یو م البعث، فهذا یو م البعث و لکن لا تعلمو ن (الروم:۵۶)

اسی طرح اور بھی بہت سے نام آئے ہیں مثلاً

القارعه ، الصا خه ۔ یو م الحسرت ۔ یو م الآ ز فه ، یوم الخروج ۔ اور طا مّة الکبری وغیرہ

جہاں جہاں یہ نام آئے ہیں وہاں ساتھ ساتھ بنی آدم کے نیک و بد اعمال کا فیصلہ اور اس کا نتیجہ بھی مذکور ہے جیسا کہ ارشاد ہے:

انّ ر بك یقضی بینهم یو م القیا مة فیما کا نوا فیه یختلفو ن (یونس:۹۳)

اس فیصلے کی تفصیل بھی مصرّ ح ملتی ہے۔آیات ذیل ملا حظہ ہوں:

۱۔ فر یق فی الجنة و فر یق فی السّعیر

۲۔ کلوا و اشر بوا هنیئا بما اسلفتم فی الا یا م الخا لیة

(الحاقۃ:۲۴) (گذشتہ دنوں، دنیاوی زندگی میں، تم نے جو نیک اعمال کئے تھے ان کے عوض خوب کھاؤ پیؤ)

۳۔ انّ جهنم کا نت مر صا داً۔ للطّا غین مآ با (النبا:۲۱)

(بے شک جہنم گھات کی جگہ، اور، سرکشوں کے رہنے کا مقام ہے)

بہائی لوگوں کا زعم ہے کہ قیامت سے مراد شیخ بہاء اللہ ایرانی کی بعثت کا زمانہ ہے اور یہی قیامت ہے۔ اس کے سوا قیامت کا کوئی خاص دن مقرر نہیں ہے چنانچہ بہائی رسالہ پیامبر دہلی بابت مئی میں قیامت کے متعلق ایک مکالمہ (اصلی یا فرضی) شائع ہوا ہے جس کی سرخی ہے:

قیامت کے متعلق بات چیت

اس گفتگو کو ہم نے غور سے پڑھا۔ چونکہ یہ گفتگو مصنوعی معلوم ہوتی ہے اسلئے متکلم نے ادھر ادھر کی باتوں میں وقت لگا دیا۔قرآن مجید میں جس قدر آیتیں روز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت مردوں کے قبروں سے زندہ ہو کر نکلنے کے متعلق وارد ہوئی ہیں ان کا ذکر تک نہیں کیا۔ ہم نے ہر چند اس مکالمہ کو دیکھا، ان آیات صریحہ کا کہیں ذکر نہیں پایا۔ مثلاً

۱: و اذا القبور بعثرت۔ علمت نفس ما قدمت و اخرت ۔(الانفطار:۴۔۵)) (جب اہل قبور اٹھائے جائیں گے تو ہر نفس اپنے اگلے پچھلے اعمال کو جان لے گا)۔

۲۔ خشعاً ابصارھم یخرجون من الاجداث کأنھم جراد منتشر ۔مھطعین الی الداع ۔ یقول الکافرون ھذا یوم عسر (القمر: ۷۔۸) (جس دن لوگ قبروں سے نکلیں گے تو کثرت تعداد کی وجہ سے پھیلی ہوئی مکڑیوں کی طرح نظر آئیں گے پکارنے والے کی طرف دوڑیں چلے جائیں گے۔ کافر کہیں گے یہ دن تو بڑا سخت ہے)

۳۔ و نفخ فی الصور فاذا ھم من الاجداث الی ربھم ینسلون (یٰس:۵۱)

(جب قرنا میں پھونکا جائے گا تو لوگ فوراً اپنے پروردگار کی طرف بھاگ کھڑے ہوں گے)

ان تین آیات کے علاوہ اور بہت سی آیات ان معنی میں نص صریح ہیں کہ قیامت کے روز مردے قبروں سے نکل کھڑے ہوں گے ، یہ ایسی بات ہے کہ کسی طرح اس کی تاویل نہیں ہوسکتی ۔

فرقہ بہائیہ اپنے عقیدہ کی پابندی میں جو کچھ کہے گا وہ اس شاعرانہ تخیل سے زیادہ نہیں ہوگا جو غالب مرحوم نے یوں ادا کیا ہے:

جاتے ہوئے کہتے ہو قیامت کو ملیں گے
کیا خوب قیامت کا ہے گویا کوئی دن اور

نوٹ ۔ دیکھیں اہل بہاء ان آیات پر کیا تصرف کرتے ہیں ۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۱ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی پیش گوئیاں

بجواب مولوی شیر علی قادیانی

ما مواعیدھا الّا الاباطیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں کو اس بات کا پختہ یقین ہے کہ پبلک کا حافظہ کمزور ہوتا ہے، اس لئے وہ واقعات مکذوبہ کو صحیح واقعات کی صورت میں پیش کر دیتے ہیں۔ خصوصاً تیس چالیس برس کی پرانی پیش گوئیاں جن کا کذب نمایاں ہو چکا تھا، آج سچائی کے لباس میں پیش کی جاتی ہیں۔

مثال کے طور پر آج ہم مرزا غلام احمد صاحب کی دو مکذوبہ پیش گوئیوں کا ذکر کرتے ہیں جن کو قادیان کے ایک مسنّ بزرگ مولوی شیر علی صاحب نے بڑے طمطراق سے سچائی کے لباس میں پیش کیا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۷ مئی ۱۹۴۱ء میں موصوف کا ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعض پیش گوئیوں کا ذکر ہے۔ ان میں سے ایک پیش گوئی زلزلے سے متعلق ہے۔ اس کے الفاظ یہ ہیں:

عفت الدیار محلھا و مقامھا

یہ عربی جملہ عرب جاہلیت کے قصیدے کا ایک مصرعہ ہے۔ عرب قومیں خانہ بدوش رہتی تھیں۔ جہاں ان کو کوئی جگہ نظر آتی، وہیں اپنے ریوڑ چھوڑ دیتے۔ جب وہاں گھاس چارہ ختم ہو جاتا، تو دوسری جگہ چلے جاتے۔ شعرائے عرب اپنی محبوبہ کو ایسے ہی قبائل میں شمار کرتے تھے۔ قافلہ چلے جانے کے بعد جنگل کا نظارہ تصور میں لا کر اپنی محبوبہ کو یاد کرتے۔ چنانچہ اس کے متعلق امرء القیس کہتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کانی غدات البین یوم تحمّل
لدی سمرات الحی ناقف حنظل

(جس روز محبوبہ کا قافلہ ڈیرہ کوچ کر گیا میں کیکر کے پیڑ نیچے بیٹھ کر اتنا رویا جیسے کوئی حنظل (اندرائن) توڑتا ہوا آنسو بہاتا ہے)

مرزا غلام احمد صاحب نے اس مصرع کو اپنے الہام کی صورت میں پیش کیا ہے۔اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ آپ کے الہاموں کی حقیقت کیا تھی۔اہل دانش سمجھ لیں۔مولوی شیر علی نے اس الہام کے متعلق جو لکھا ہے وہ یہ ہے:

جب آپ (مرزا قادیانی) ظاہر ہوئے تو اس ملک میں سال ہا سال سے کوئی زلزلہ نہ آیا۔مگر آپ نے ۱۹ دسمبر ۱۹۰۳ء کو زلزلہ کی خبر دی اور فرمایا زلزلہ کا ایک دھکا۔(اخبار البدر یکم جنوری ۱۹۰۴ء ص ۶)

پھر جون ۱۹۰۴ء میں فرمایا:

عفت الدیار محلها و مقامها (البدر ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء ص ۱۵)۔

یعنی ایک علاقہ مٹ جائے گا اور وہ ایسا علاقہ ہوگا جہاں بعض لوگوں کی مستقل رہائش ہوگی اور بعض کی عارضی۔گویا اس جگہ یہ بھی پتہ دے دیا کہ وہ علاقہ پہاڑی ہوگا کہ جہاں بعض لوگ رہائش رکھتے ہیں اور بعض صرف موسم گرما میں عارضی طور پر جا کر رہتے ہیں۔

چنانچہ ۴۔اپریل ۱۹۰۵ء کو زلزلہ آیا اور ایسا آیا کہ کئی ملکوں نے زلزلہ کا ایسا دھکا نہ دیکھا تھا۔ہندوستان میں کانگڑہ، بھاگسو، پالم پور، سجان پور، تیرہ اور دیگر مقامات کلّو وغیرہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی پیشگوئی کے بعد جب وہ زلزلہ آیا تو ۲۵ ہزار آدمی ایک آن کی آن میں ہلاک ہو گئے۔

(الفضل قادیان ۷ مئی ۱۹۴۱ء ص ۳)

ہم مولوی شیر علی صاحب کے شکر گذار ہیں کہ انہوں نے اس الہام کی تاریخ بتادی گو ہمیں پہلے ہی معلوم تھی۔اسی لئے ہم اسی اخبار سے الہام مذکور کی تشریح بزبان مرزا صاحب قادیانی نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں:

دوستو! خدا تعالیٰ آپ لوگوں کے حال پر رحم کرے آپ صاحبوں کو معلوم ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا کہ میں نے آج سے قریباً نو ماہ پہلے الحکم اور البدر میں جو قادیان سے اخباریں نکلتی ہیں خدا تعالی کی طرف سے اطلاع پا کر یہ وحی الٰہی شائع کرائی تھی کہ عفت الدیار محلها و مقامها یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی، اور نہ عارضی امن کی جگہ۔یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔

(دیکھو اخبار الحکم پرچہ مورخہ ۳۱ مئی ۱۹۰۴ء نمبر ۱۸ جلد ۸، اور اخبار بدر نمبر ۲۰، ۲۱ صفحہ ۱۵ مورخہ ۲۴ مئی و یکم جون ۱۹۰۴ء)

ناظرین! اس عبارت کو غور سے پڑھئے۔مرزا غلام احمد صاحب اپنے الہام کی تشریح لفظ یعنی کہہ کر طاعون سے کرتے ہیں جس سے ثابت ہوا کہ یہ الہام طاعون سے متعلق تھا۔مگر چونکہ طاعون سے کوئی بستی اس طرح برباد نہیں ہوئی جس کے محل اور مقام سب مٹ گئے ہوں اور جس کا نام نشان بھی کوئی نہ جانتا ہو اس لئے یاروں نے کوشش کی کہ اس کو طاعون سے ہٹا کر زلزلہ سے متعلق کیا جائے۔ورنہ صاف بات ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ابتداء ہی میں اس کو طاعون سے متعلق بتایا تھا۔چونکہ طاعون سے کسی بستی کی ایسی حالت نہیں ہوئی لہذا یہ پیش گوئی غلط ٹھہری۔

دوسری پیش گوئی بنگال کے متعلق ہے۔اس کے بارے میں مولوی شیر علی قادیانی کے الفاظ یہ ہیں۔

بنگال کے دو حصے مشرقی بنگال اور مغربی بنگال کر دیئے۔ اس تقسیم کے خلاف ہندوؤں نے بہت شور مچایا۔مگر ان کی شنوائی نہ ہوئی۔ لارڈ کرزن کے بعد دوسرا وائسرائے آیا۔اسوقت بھی اس تقسیم کے خلاف کوشش کی گئی مگر اس نے بھی کچھ نہ کیا۔ یہاں تک کہ پارلیمنٹ میں یہ معاملہ پیش کیا گیا، وہاں سے بھی یہی جواب ملا کہ یہ طے شدہ فیصلہ ہے۔غرض سال ہا سال تک جلسے کر کے کوشش کی گئی مگر بے سود۔آخر ہندو مایوس ہو گئے۔انہی دنوں فروری ۱۹۰۶ء میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے خدا تعالی سے اطلاع پا کر یہ خبر شائع کی کہ:

پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دل جوئی ہو گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بدر قادیان ۱۶ فروری ۱۹۰۶ء ص۲)

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے جب یہ خبر شائع کی تو چونکہ تقسیم بنگالہ کی طرف لوگوں کی نظریں لگی ہوئی تھیں اس لئے لوگوں نے بڑی دل چسپی لی۔ گو حالات اس خبر کے پورا ہونے کے بالکل برخلاف تھے لیکن پھر بھی یہ خبر جو خدا نے بتائی تھی اپنی پوری شان سے پوری ہوئی۔ (الفضل ۷ مئی ۱۹۴۱ء ص۴)

ناظرین کرام! مولوی شیر علی ایک شریف قوم کی طرح جس نے توراۃ میں آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر مخفی کیا تھا، خاموشی سے آگے چلے گئے۔ یعنی آپ مرزا صاحب قادیانی کے الہام کی تشریح کا ایک ایسا فقرہ ہضم کر گئے جس سے ان کی ساری پیش گوئی سچی ثابت ہونے کی بجائے غلط ٹھہرتی ہے۔ وہ فقرہ ہم ظاہر کرتے ہیں۔

ناظرین مرزا صاحب قادیانی کے ماہوار رسالہ ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۶ء میں یہ عبارت ملاحظہ کریں:

اب گورنمنٹ صرف ایسا طریق اختیار کرے گی جس سے بنگالیوں کی دل جوئی ہو۔ جس کا یہ صاف صاف مفہوم ہے کہ جو خیال لوگوں کے دلوں میں ہیں وہ دونوں پورے نہیں ہوں گے بلکہ ایک ایسا طریق اختیار کیا جائے گا کہ تقسیم بھی منسوخ نہ ہو اور اہل بنگال کی دل جوئی بھی ہو جائے (ص ۳۴۰)۔

قادیانی ممبرو! تمہیں یاد ہے کہ خدا نے اس پیش گوئی کی تکذیب کے لئے کیا سامان پیدا کیا تھا؟

قیصر ہند شاہ انگلستان جارج پنجم ہندوستان میں بذات خود تشریف لائے اور دہلی میں دربار منعقد کر کے تقسیم بگال کی منسوخی کا اعلان کیا، حالانکہ یہ بالکل معمولی کام تھا جسے آپ انگلستان میں بیٹھے ہوئے بھی بذریعہ شاہی فرمان کر سکتے تھے مگر خدا تعالی اپنے کاموں کی حکمت خود ہی جانتا ہے کہ اس نے شاہ ممدوح کے دل میں ڈال دیا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ہمارے نام سے غلط پیش گوئی کی ہے اس لئے تم خود ہندوستان جا کر اس کی عملی تردید کرو تا کہ اس پیش گوئی کی تکذیب مستند ہو جائے۔ چنانچہ ہم نے اسی زمانے میں ایک رسالہ لکھا تھا جس کا نام ہے شاہ انگلستان اور مرزا۔

ناظرین! یہ ہیں مرزا صاحب کی پیش گوئیاں اور ان کے اتباع کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ان کے متعلق مساعی کہ کسی طرح تکذیب کی زد سے بچ جائیں۔ سچ ہے:

پیراں نمے پرند و مریداں ہمے پرانند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۲۵ ربیع الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۱ ص ۴-۵)

مرزا قادیانی کا آخری فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس آخری فیصلے کے اعلان کو پڑھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعی آخری فیصلہ ہے اور بالکل صاف فیصلہ ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس میں محض دعا کے ذریعہ خدا سے فیصلہ چاہا تھا کہ:

> ہم دونوں (مرزا غلام احمد قادیانی و ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔

خدا نے اس دعا کے جواب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام کیا اجیب دعوۃ الداع (بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء) یعنی میں (اللہ تعالی) نے آپ کی دعا قبول کر لی کہ جھوٹا سچے سے پہلے فوت ہو جائے۔

چونکہ آخری فیصلے والی مرزا صاحب قادیانی کی دعا مرزائی قلعے کے لئے آتشیں بم کا گولہ ہے اس لئے قادیانیوں نے اس بم کی زد سے بچنے کے لئے مکانوں پر پھوس کی چھتیں ڈالیں۔ ایک چھت یہ بنائی کہ یہ دعا دراصل دعائے مباہلہ ہے اور اس سلسلہ مباہلہ کی کڑی ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۸۹۶ء میں مولوی ثناء اللہ اور دیگر علماء سے شروع کیا تھا۔ اور چونکہ مولوی ثناء اللہ امرتسری مقابلے میں نہیں آیا اس لئے مباہلہ منعقد نہیں ہوا۔

ہم نے بارہا اس کی تکذیب پر مرزا صاحب قادیانیکے اقوال پیش کئے مگر مرزائی اور حق پسندی؟ ان یّروا سبیل الرشد لا یتّخذوہ سبیلاً

آج کل اس بارے میں قادیانی جماعت کے بڑے ذمہ دار افسر سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آرہے ہیں جن کا نام چودھری فتح محمد سیال ہے۔ ہر چند آپ مرزا صاحب قادیانی سے بھی طویل نویسی میں بڑھے ہوئے ہیں، مگر کیا مجال کہ مرکزی نقطہ کی طرف آئیں ۔ہم نے کئی دفعہ لکھا اوراب بھی اسی کو مرکز کلام بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ہمارے ساتھ مباہلہ کرنا حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک موقوف رکھا تھا۔ چنانچہ فرمایا تھا کہ حقیقۃ الوحی چھپ جائے گی تو مولوی ثناءاللہ صاحب کے پاس بھیج دی جائے گی ۔اس کے پڑھنے سے اس کی تسلی نہ ہوئی تو اس سے مباہلہ کیا جائے گا۔

حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ کو شائع ہو گئی مگر میرے پاس نہیں پہنچی ،اس لئے میں نے قیمتاً منگوالی (یہ واقعہ بجائے خود تکذیب مرزا قادیانی پر ایک مستقل دلیل ہے) اب قابل غور بات یہ ہے کہ جو واقعہ (مباہلہ) ۱۵ مئی کے بعد وقوع پذیر ہونے والا تھا اور جو کسی معمولی آدمی کی زبان سے نہیں نکلا تھا بلکہ مامور من اللہ، نبی اللہ، مسیح زماں، مہدی دوراں، کرشن قادیانی، کی زبان سے نکلا تھا وہ ایک مہینہ پہلے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء کو کیونکر واقع ہوسکتا ہے؟

اس کے جواب میں چوہدری فتح محمد سیال یوں گویا ہوئے ہیں، اچھا ہوتا کہ نہ ہوتے ، ہم مناسب سمجھتے ہیں کہ ان کے سارے الفاظ نقل کردیں تا کہ ناظرین ان کا مافی الضمیر خوب سمجھ سکیں آپ سرخی لکھتے ہیں :

مباہلہ کسی وقت بھی منقطع نہیں کیا گیا۔

اس سے مولوی ثناءاللہ کا یہ عذر بھی باطل ہو جاتا ہے کہ مباہلہ کے لئے حقیقۃ الوحی کی اشاعت کی ضرورت تھی کیونکہ حضرت مسیح موعود نے انجام آتھم والے مجموعہ الہامات ہی کو کافی سمجھا ہے۔ اورفرمایا ہے کہ اس مجموعہ الہامات کو جو میں انجام آتھم میں شائع کرتا ہوں ہاتھ میں لے کر قسم کھاؤں گا کہ یہ کلام الٰہی ہے اور اگر میں اپنے اس ادعا میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر اللہ تعالیٰ کا عذاب اور لعنت ایک سال کے اندر اندر نازل ہو۔ اور فریق مخالف سے بھی یہی مطالبہ تھا کہ وہ اس مجموعہ الہامات کو جو کہ انجام آتھم میں شائع کیا گیا تھا ہاتھ میں لے کر قسم کھائے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی وحی سے نہیں ہے بلکہ محض افتراء علی اللہ ہے اور اگر ہم اس قسم میں جھوٹے ہیں تو ہم پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالی کا عذاب ایک سال کے اندر اندر نازل ہو۔ اس سے ساری کی ساری شرائط پوری ہو جاتی ہیں اور وہ مباہلہ کا چیلنج جو انجام آتھم میں آپ (ثناء اللہ) کو دیا گیا کبھی واپس نہیں لیا گیا۔ اس لئے یہ کہنا کہ یہ (دعائے آخری فیصلہ) مباہلہ نہیں اور (مباہلہ) کسی وقت منقطع ہو گیا تھا غلط ہے۔ یہ کسی وقت بھی منقطع نہیں کیا گیا۔ اس لئے یہ کہنا کہ ہم آخری فیصلہ والی دعوت کو انجام آتھم کے مباہلہ سے خواہ مخواہ ملاتے ہیں بالکل غلط ہے۔

(الفضل قادیان ۸ مئی ۱۹۴۱ ص ۵)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں کہ چوہدری فتح محمد صاحب کی تردید کے لئے ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے الفاظ نقل کر دیتے ہیں جو ایمان داروں کے لئے کافی ہیں:

حضرت اقدس نے پھر بھی اس (ثناء اللہ) پر رحم کر کے فرمایا کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے۔ اس کتاب میں ہر قسم کے دلائل سلسلہ حقہ کے ثبوت میں خلاصۃً بیان کئے گئے ہیں ... یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جائے گی تا کہ وہ اسے اول سے آخر تک بغور پڑھ لے۔ اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہوگا جس میں ہم یہ ظاہر کر دیں گے کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے۔ (الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ دیکھئے اور ان کے ساتھ چوہدری فتح محمد صاحب کا کہنا کہ مباہلہ کسی وقت بھی منقطع نہیں ہوا، کہاں تک صحیح ہے؟

سنئے ہمارا دعوی مباہلہ منقطع ہونے کا نہیں بلکہ التواء کا ہے۔ اگر کوئی مجسٹریٹ مقدمے کی تاریخ مئی کے آخری ہفتے میں ڈال دے اور فریقین گھروں کو چلے جائیں۔ پھر ۱۵ اپریل کو فیصلہ کر دے تو کیا وہ مجسٹریٹ عادل کہلائے گا یا ظالم۔ مجنوں کہ ہوش مند؟

ذرہ سوچ کر جواب دینا اور یہ بھی بتانا کہ ایسے فیصلے کی اپیل بھی ہو سکے گی یا نہیں۔ اور اس اپیل میں مجسٹریٹ پر عدالت عالیہ سے کوئی عتاب بھی ہوگا یا نہیں، بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ اس منصب کے لائق بھی رہے گا یا نہیں۔

ناظرین کام! یہ ہے پنجہ شیر کی سخت گیری جس سے تنگ آ کر بڑے میاں نے چیختے چلاتے آخری فیصلہ کا اعلان کیا تھا اور دل میں چاہا تھا کہ ان پر سخت تنقید کرنے والا ان کی زندگی میں مر جائے مگر ہوا یہ کہ وہ خود مر گئے۔اب ان کے مریدین ان کے مزار شریف پر کان لگا کر سنتے ہیں تو آواز آتی ہے۔

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
وہ بھی کم بخت ترا چاہنے والا نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ مئی ۱۹۴۱ء مطابق ۳ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۲ ص ۵۔۶)

خلیفہ قادیان خطاب ،سر، کا متمنی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بڑے مرزا صاحب قادیانی کو بھی خطاب کا شوق تھا۔اسی شوق میں آپ کو الہام ہوا تھا: لك خطاب العزت۔جو ساری عمر پورا نہ ہوا۔

اس کے بعد آپ کے صاحبزادے خلیفہ قادیان نے یکم جولائی ۱۹۳۲ء کو ایک خطبہ دیا جو اخبار الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۱ء میں مکرر چھپا ہے۔اس میں آپ نے ان لوگوں کو ملامت کی ہے جو گورنمنٹ کی خدمت کر کے کسی قسم کے بدلے کے خواہش مند ہوتے ہیں۔خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے الفاظ درج ذیل ہیں:

مجھے تعجب آتا ہے۔ابھی تک ہماری جماعت میں یہ بلندی پیدا نہیں ہوئی۔ کئی لوگ ہیں جو لکھ دیتے ہیں۔فلاں موقعہ پر میں نے گورنمنٹ کا فلاں کام کیا تھا اب مجھے ضرورت ہے میرا فلاں کام کرا دیا جائے مجھے اسوقت یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس نے گویا میرے منہ پر چپیڑ ماردی۔میں حیران ہوتا ہوں کہ سوائے کسی ذاتی فائدہ کی تمنا کے ہم کیوں کام نہیں کر سکتے...

یہ نہایت ہی افسوس ناک بات ہے اور یہی ہندوستانیوں میں نقص ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول تو وہ کام نہیں کرتے اور جب کرتے ہیں تو معاً خیال آ جاتا ہے کہ ہمیں کچھ اس کے بدلہ میں ملنا چاہیے۔ (الفضل ۲۰ مئی ۱۹۴۱ء ص اول)

اس کے بعد ۱۹۳۵ء میں آپ نے ایک اور خطبہ دیا جو بظاہر اس مضمون پر حاوی ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ گورنمنٹ کی خدمت کر کے کسی فائدے کی تمنا نہیں رکھنی چاہیے مگر استاد غالب مرحوم کے قول کے ماتحت نہایت بلیغ الفاظ میں خلیفہ صاحب نے گورنمنٹ سے سر کا خطاب طلب کیا تھا چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

کیا ہم نے کبھی حکومت سے کچھ مانگا؟ یا جماعت کی خدمات کی بنا پر کچھ مانگا؟ جنگ عظیم میں ہم نے تین ہزار کے قریب افراد مہیا کئے اور ہزار ہا روپئہ خرچ کیا اتنی ہی تعداد اور ایک شخص کی طرف منسوب کی گئی حالانکہ اس نے اتنے آدمی نہ دیئے تھے اسے سر کا خطاب مل گیا مگر ہم نے کچھ نہیں مانگا ۔ (الفضل قادیان ۲۰ جنوری ۱۹۳۵ء ص ۷)

ناظرین! ان الفاظ کو سامنے رکھ کر غالب مرحوم کا یہ شعر پڑھنا چاہیے

بنا کر فقیروں کا ہم بھیس غالب
تماشائے اہل کرم دیکھتے ہیں

استاد غالب مرحوم کے اس شعر سے یہ مفہوم ہوتا ہے کہ سوال دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک صریح الفاظ میں، دوسرا خاص حالت یا اشارہ وغیرہ سے۔

خلیفہ کا مطالبہ خطاب دوسری قسم سے ہے جس کو اہل سخن خوب سمجھ سکتے ہیں اگر آپ کو سر کے خطاب کی ضرورت نہیں ہے، تو آپ نے دوسرے شخص کی خدمت کو کم درجہ دکھا کر سر کے خطاب کا ذکر کیوں کیا؟ حالانکہ علم نحو کا قاعدہ (صفت بحال متعلقہ) کے ماتحت ہے۔ ایک دفعہ آپ کو سر کا خطاب مل چکا ہے جسے سب لوگ جانتے ہیں مگر آپ اس کو کافی نہ سمجھ کر صفت بحالہ کے متقاضی ہیں۔

آپ کی روش کو ہم اس سے زیادہ غامض نظر سے دیکھتے ہیں جس نظر سے آپ کے برادران لاہوری جماعت کے افراد دیکھتے ہیں ہم بلا خوف تردید کہہ سکتے ہیں کہ آپ سر آغا خان کی لائن پر چلتے ہیں اور اسی عزت کے متمنی ہیں جو سر موصوف کو حکومت کے ہاں حاصل ہے اس لئے ہم بھی اپنی سرکار سے سفارش کرتے ہیں کہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو سر کا خطاب ضرور ملنا چاہیے جس روز آپ کو یہ خطاب ملے گا اس روز ہم اپنی اور لاہوری پارٹی کی طرف سے یہ شعر آپ کی نذر کریں گے

سر کٹانے کی تمنا اب ہمارے دل میں ہے
دیکھنا ہے زور کتنا بازوئے قاتل میں ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جون ۱۹۴۱ء مطابق ۱۰ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۳ ص ۵۔۶)

کتنی بڑی جرأت ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ خاص جرأت تھی کہ اپنے مرتبہ کو اتنا بڑھا چڑھا کر بیان کرتے تھے کہ سلسلہ انبیاء میں بھی کسی نبی نے اپنا مرتبہ ایسا ظاہر نہ کیا ہوگا۔ مثلاً آپ نے بزعم خود خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک الہام اپنی ذات خاص کے متعلق یوں بیان کیا

انّما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون (حقیقۃ الوحی)

(اے مرزا جب تو کسی چیز کو چاہے تو تیرا اس کو اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ ہو جا، پس وہ ہو جایا کرے گی)۔

چونکہ آپ اس مرتبہ پر پہنچنے کے مدعی تھے جس پر پہنچنے کا دعویٰ کسی نبی نے نہیں کیا، اس لئے آپ کے اتباع بھی بلند پروازی کریں تو تعجب کی کوئی بات نہیں چنانچہ اخبار الفضل قادیان ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۱ء کے صفحہ ۴ پر لکھا ہے:

صحف مقدسہ کی پیش گوئیوں کے مطابق قادیان کی مبارک سرزمین میں آیا اور جس نے دنیا میں ایک عظیم الشان انقلاب کی بنیاد اپنے مقدس ہاتھوں سے رکھی۔ یہ انقلاب شروع ہے اور ہم یقین رکھتے ہیں کہ اس کا انجام اسلام اور احمدیت کی حیرت انگیز ترقی کی صورت میں رونما ہو کر رہیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ درمیان میں بے شک کئی قسم کی رکاوٹیں حائل ہوں گی اور بڑے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے ہولناک بادیہ ہیں جن کو ہمیں عبور کرنا پڑے گا مگر بالآخر فتح احمدیت کی ہی ہوگی کیونکہ وہی آج سچا اور منجانب اللہ مذہب۔

(الفضل قادیان ۱۹۔اپریل ۱۹۴۱ء ص۴)۔

تمام صحف مقدسہ کی پڑتال کرنے کی تکلیف ہم آپ کو نہیں دیتے، ذرہ قرآن شریف ہی سے دکھا دیجئے کہ ہمارا مسیح موعود فلاں آیت کے ماتحت نازل ہوا ہے۔اگر بقول مرزا صاحب قادیانی،قرآن میں اس کا ذکر نہیں ہے(شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا) بلکہ حدیثوں کے ماتحت آپ کا نزول ہوا ہے تو حدیث کی کسی کتاب میں دکھا دیجئے کہ قادیان میں مسیح کے اترنے کا وعدہ دیا گیا ہو۔

اس کے خلاف ہم دیکھتے ہیں کہ حدیثوں میں مسیح موعود کے اترنے کا مقام دمشق آیا ہے جو ملک شام میں ہے۔ہمیں تو ابھی مسیح موعود کے آنے کا انتظار ہے۔کیا اچھا ہوتا کہ آپ لوگ مرزا صاحب قادیانی کو ان کی زندگی میں مشورہ دیتے کہ قادیان چھوڑ کر دمشق چلے جاؤ تاکہ حدیث کی رو سے آپ پر اعتراض وارد نہ ہو۔

ناظرین! اسی کو کہتے ہیں:

پیراں نمے پرند مریداں ہمے پرانند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جون ۱۹۴۱ء مطابق ۱۰ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۳ ص ۶)

مولوی محمد علی لاہوری اور تعداد مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی لاہوری،خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو الزام دیتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے حق میں تمہارے غلو کرنے (نبی بنانے) سے جماعت قادیانیہ کی ترقی رک گئی ہے۔۱۹۲۸ء میں جب آپ ولایت (انگلستان) کی سیر کر کے آئے تھے تو آپ نے اظہار کیا تھا کہ ہماری جماعت دس لاکھ ہے۔آج بھی دس لاکھ ہی کا دعوی ہے،کوئی ترقی نہیں ہوئی کیوں نہیں ہوئی۔صرف آپ کے غلو کی وجہ سے (پیغام صلح لاہور مسیح موعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۲۶ مئی ۱۹۴۱ء)

مولوی محمد علی صاحب موصوف قادیانی تحریروں کو پوری توجہ سے نہیں پڑھتے۔ اچھا ہم بتاتے ہیں کہ جماعت قادیانیہ کو ترقی ہوئی اور ضرور ہوئی کیونکہ ترقی دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک ترقی فاضل دوسری ترقی معکوس (الٹی)۔ ہم واقعات پیش کرتے ہیں مولوی محمد علی صاحب اور ان کے اعوان وانصار اور دیگر ارکان مرزائیہ غور سے پڑھیں اور بتائیں کہ ترقی ہوئی یا نہیں؟

الفضل قادیان ۲۰۔ اکتوبر ۱۹۳۱ء میں مرزائیوں کی تعداد سات لاکھ بتائی گئی ہے۔ کیا دس لاکھ سے سات لاکھ ہو جانا ترقی نہیں؟

اس کے علاوہ رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت جولائی ۱۹۴۰ء کے صفحہ ۳۱ پر چار لاکھ لکھی ہے۔ کیا یہ ترقی نہیں؟ ضرور ہے۔

ہاں یہ سوال باقی رہا کہ یہ ترقی کس قسم کی ہے۔ فاضل یا معکوس؟ کچھ بھی ہو، ترقی تو ہے۔ بقول استاد غالب مرحوم

گو واں نہیں پہ واں سے نکالے ہوئے تو ہیں
کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی

نوٹ: قادیان سے ہمارے جواب میں کوئی انٹ سنٹ نوٹ نکلا تو ہم اور حوالے بھی ان کی ترقی معکوس کے بتائیں گے انشاء اللہ؛

ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ جون ۱۹۴۱ء مطابق ۱۰ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۳ ص ۷)

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درج بالا شعر اپنے معنی میں ہمیشہ سچا ثابت ہوتا آیا ہے اور ہوتا رہے گا۔

مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کی یہ عادت تھی کہ اپنے مخالف کے حق میں ہر قسم کی غلط گوئی آپ جائز سمجھتے تھے۔ خود میری مثال موجود ہے، میرے حق میں لکھا تھا:

مولوی ثناء اللہ کا گذارا کفن فروشی پر ہے۔ (اعجاز احمدی)

اسی طرح مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری اور مولوی اسماعیل صاحب علی گڈھی کی بابت لکھا کہ

انہوں نے میرے ساتھ بدیں مضمون مباہلہ کیا کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مرجائے گا چنانچہ وہ دونوں مجھ سے پہلے مر کر میری صداقت پر مہر لگا گئے۔

(قادیانی اشتہار انعامی پانچ سو۔ ص ۷)

مولانا محمد حسین بٹالویؒ کے حق میں تو آپ ادھار کھائے ہوئے تھے۔

انہی کی روش پر چل کر ان کے صاحبزادہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) غلط گوئی کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں، حالانکہ اسلام کی تعلیم کے ماتحت شریف لوگ اپنے مردہ مخاطب کو برائی سے یاد نہیں کرتے۔ مگر قادیانی اور شرافت:

روا ہے انہیں سب کو جو ناروا ہے

جمعہ کے روز مسجد میں منبر پر کھڑے ہو کر آپ نے فرمایا کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے پادریوں کے مقدمہ میں مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف گواہی دی تھی۔ پھر اس پر بہت کچھ افسوس ظاہر کیا کہ پادریوں کے ساتھ کفر و اسلام کا مقابلہ تھا اور یہ مولوی مسلمانوں کا پیشوا ہو کر پادریوں کی حمایت کو گیا۔ وغیرہ

حالانکہ یہ واقعہ بالکل کذب بلکہ افتراء ہے۔ قدرتی تصرف کے قربان جائیں کہ خود خلیفہ قادیان کے قلم سے اس کی تردید کرادی جس کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ

مئی ۱۸۹۳ء میں ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے درمیان شہر امرتسر میں ڈاکٹر ہنری کلارک مشنری کی کوٹھی میں مباحثہ ہوا۔ ڈاکٹر موصوف اس مباحثہ میں پریذیڈنٹ تھے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے آخری پرچے میں ڈپٹی آتھم کی موت ۱۵ ماہ کے اندر واقع ہونے کی پیش گوئی کی تھی۔ مگر وہ اس میعاد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے اندر نہیں مرا۔ بلکہ قریباً دو سال بعد فوت ہوا۔

اس اثنا میں مرزا صاحب قادیانی اور عیسائیوں کے مابین مخالفانہ رنگ میں اشتہار بازی ہوتی رہی۔ بات بڑھتی بڑھتی یہاں تک پہنچ گئی کہ ڈاکٹر ہنری کلارک نے مرزا صاحب قادیانی کے برخلاف حکومت کو اطلاع دی کہ انہوں نے میرے قتل کے لئے کسی آدمی کو مقرر کیا ہوا ہے جو میرے پاس آتا جاتا ہے۔

اسی اثنا میں مرزا صاحب قادیانی نے مولوی محمد حسین مرحوم بٹالوی کے حق میں تکلیف یا موت کی پیش گوئی بھی کی ہوئی تھی۔ مولوی صاحب موصوف نے اپنے ضلع گورداسپور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں درخواست دے دی کہ مجھے اسلحہ رکھنے کی اجازت دی جائے کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے میرے حق میں موت کی پیش گوئی کی ہوئی ہے، اس لئے مجھے خطرہ ہے کہ وہ مجھے قتل کرا دیں گے۔

اسی بنا پر زیر دفعہ ۱۰۷ تعزیرات ہند عدالت میں مرزا صاحب کی طلبی ہوئی۔ مولوی صاحب موصوف اپنے اسی مقدمہ کی پیروی کرنے کو گورداسپور جایا کرتے تھے مولوی صاحب کے اس کیس کا جو فیصلہ ہوا، اس کا ذکر ہم آگے چل کر کریں گے۔ سردست ہم اتنا بتاتے ہیں کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے جو کہا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب عدالت میں مرزا صاحب قادیانی کے خلاف پادریوں کی تائید میں شہادت دینے گئے تھے بالکل غلط ہے۔ اس کے غلط ہونے کا ثبوت خود خلیفہ صاحب کے الفاظ میں ملتا ہے جو یہ ہیں:

> مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی تو آپ (مرزا قادیانی) کے خلاف یہ گواہی دینے کے لئے آئے کہ یہ شخص (مرزا قادیانی) ایسا ہی ہے۔ اس نے ضرور یہ بات کہی ہوگی۔ (الفضل یکم جون ۱۹۴۱ء ص ۴)

کوئی مسلمان عالم یا کوئی وکیل بیرسٹر ہم کو بتائے کہ کسی مقدمہ میں خصوصاً الزام قتل کے مقدمہ میں گواہ کا یہ کہنا کہ یہ بات اس نے ضرور کہی ہوگی، کچھ وقعت رکھتا ہے یا اس کو بیان شہادت کہہ سکتے ہیں؟ یا ایسی شہادت سے فریق ملزم کو کچھ نقصان یا مستغیث کو کچھ فائدہ پہنچ سکتا ہے؟

خلیفہ صاحب کو شائد معلوم نہ ہوگا کہ ادائے شہادت اور امکان شہادت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہت فرق ہے۔ یہ ہے قدرتی تصرف جس نے خلیفہ قادیان کے بیان کی تردید خود انہی کی زبان سے کرادی۔

امرتسر میں قیصری باغ میں جانب شرق ایک مسجد ہے جو میاں صمدو والی مسجد کے نام سے مشہور ہے۔ ایک دفعہ کا واقعہ ہے کہ وہاں اہل بدعت نے جماعت اہل حدیث اور اس کے امام مولوی احمد اللہ صاحب مرحوم پر بلوے کا مقدمہ کھڑا کر دیا۔ مولوی صاحب موصوف کو پھانسنے کے لئے ایک گواہ نے بیان دیا کہ موصوف اپنے مقتدیوں کو بایں الفاظ تلقین کرتے تھے: ماروان کافروں کو شہید کردو۔

کپتان پولیس کا جو بیان لکھ رہا تھا وہ اسلامی اصطلاحات سے واقف تھا اس نے کہا کہ ہیں؟ کافر بھی شہید ہوا کرتے ہیں؟

گواہ نے بزور کہا کہ ہاں حضور۔ ایسا ہی کہتے تھے۔

بس اتنے سے بیان پر چالان خراب ہوگیا اور ملزم رہا کر دیئے گئے۔

یہی مثال خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے بیان کی ہے کہ اپنی تردید آپ کر رہے ہیں کہ شہادت میں الفاظ قطعیہ کی بجائے مشکوک الفاظ، یہ بات کہی ہوگی، وغیرہ بولتے ہیں۔ جو شہادت میں کوڑی قیمت نہیں رکھتے۔ اسی کو کہتے ہیں:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے کیس کا کیا انجام ہوا۔ اس فیصلے کی مطبوعہ نقل ہمارے پاس موجود ہے جسے ہم ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے درج کرتے ہیں چونکہ یہ ایک تاریخی مقدمہ تھا اس لئے اس کے فیصلہ کی نقل بہت مفید ہے جس سے مرزا صاحب کے دعوی الہام پر بھی خوب روشنی پڑتی ہے ناظرین اس نقل کو غور سے پڑھیں اس کے بعد ہمارا نوٹ بھی ملاحظہ کریں۔ نقل فیصلہ یہ ہے:

نقل فیصلہ مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب بہادر آئی سی ایس ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور بمقدمہ مرزا غلام احمد ساکن قادیان۔

سرکار قیصر ہند مستغیث..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنام ..مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور۔ملزم الزام زیر دفعہ ۱۰۷ مجموعہ ضابطہ فوجداری۔...

حکم: ہم نے دو اقرار نامہ جات کا مسودہ مشتمل بر چھ دفعات طیار کیا ہے جس کو مرزا غلام احمد قادیانی اور مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی نے خوشی سے منظور کر لیا ہے ان اقرار نامہ جات کی نظر سے یہ مناسب ہے کہ کارروائی حال مسدود کی جائے۔لہذا ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو رہا کرتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں کہ مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی کے برخلاف کوئی کاروائی نہ کی جائے۔جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

نقل اقرار نامہ مرزا غلام احمد قادیانی

بمقدمہ فوجداری اجلاسی مسٹر جے ایم ڈوئی صاحب بہادر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور..

سرکار دولت مدار بنام مرزا غلام احمد ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور الزام زیر دفعہ ۱۰۷۔مجموعہ ضابطہ فوجداری۔

اقرار نامہ:

میں مرزا غلام احمد قادیانی بحضور خداوند تعالی باقرار صالح اقرار کرتا ہوں کہ آئندہ:

۱۔ میں ایسی پیش گوئی شائع کرنے سے پرہیز کروں گا جس کے یہ معنی ہوں یا ایسے معنی خیال کئے جا سکیں کہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلت پہنچے گی یا وہ مورد عتاب الہی ہوگا۔

۲۔ میں خدا کے پاس ایسی اپیل (فریاد و درخواست) کرنے سے بھی اجتناب کروں گا کہ وہ کسی شخص کو (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی وغیرہ) ذلیل کرنے سے یا ایسے نشان ظاہر کرنے سے کہ وہ مورد عتاب الہی ہے یہ ظاہر کرے کہ مباحثہ مذہبی میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔

۳۔ میں کسی چیز کو الہام جتا کر شائع کرنے سے مجتنب رہوں گا جس کا یہ منشا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو یا جو ایسا منشاء رکھنے کی معقول وجہ رکھتا ہو کہ فلاں شخص (یعنی مسلمان ہو خواہ ہندو ہو یا عیسائی) ذلت اٹھائے گا یا مورد عتاب الٰہی ہو گا۔

۴۔ میں اس امر سے بھی باز رہوں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کے ساتھ مباحثہ کرنے میں کوئی دشنام آمیز فقرہ یا دل آزار لفظ استعمال کروں یا کوئی ایسی تحریر یا تصویر شائع کروں جس سے ان کو درد پہنچے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ ان کی نسبت یا ان کے کسی دوست اور پیرو کی نسبت کوئی لفظ مثل دجال کافر کاذب بطالوی نہیں لکھوں گا (بٹالوی کے ہجے بٹالوی کئے جانے چاہییں جب یہ لفظ بطالوی کر کے لکھا جاتا ہے تو اسکا اطلاق باطل پر ہوتا ہے) میں ان کی پرائیویٹ زندگی یا ان کے خاندانی تعلقات کی نسبت کچھ شائع نہیں کرونگا جس سے ان کو تکلیف پہنچنے کا عقلاً احتمال ہو۔

۵۔ میں اس بات سے بھی پرہیز کروں گا کہ مولوی ابوسعید محمد حسین یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو اس امر کے مقابلہ کے لئے بلاؤں کہ وے خدا کے پاس مباہلہ کی درخواست کریں تاکہ وہ ظاہر کرے کہ فلاں مباحثہ میں کون سچا اور کون جھوٹا ہے۔ نہ میں ان کو یا ان کے کسی دوست یا پیرو کو کسی شخص کی نسبت کوئی پیش گوئی کرنے کے لئے بلاؤنگا۔

۶۔ جہاں تک میرے احاطہ طاقت میں ہے میں تمام اشخاص کو جن پر میرا کچھ اثر یا اختیار ہے ترغیب دونگا کہ وہ بھی بجائے خود اسی طریق پر عمل کریں جس طریق پر کاربند ہونے کا میں نے دفعہ ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶ میں اقرار کیا۔ العبد: مرزا غلام احمد بقلم خود۔

گواہ شد: خواجہ کمال الدین بی اے ایل ایل بی

دستخط: جے ایم ڈوئی ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء

(عدالتی کاروائی کے بعد مرزا قادیانی حسب ذیل اشتہار جاری کیا:

اپنے مریدوں کی اطلاع کیلئے

جو پنجاب اور ہندوستان اور دوسرے ممالک میں رہتے ہیں اور نیز دوسروں کیلئے اعلان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو کہ ایک مقدمہ زیر دفعہ ۱۰۷ ضابطہ فوجداری مجھ پر اور مولوی ابوسعید محمد حسین بٹالوی اڈیٹر اشاعۃ السنہ پر عدالت جے ایم ڈوئی ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور میں دائر تھا بتاریخ ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء بروز جمعہ اس طرح پر فیصلہ ہوا کہ فریقین سے اس مضمون کے نوٹسوں پر دستخط کرائے گئے کہ آئندہ کوئی فریق اپنے کسی مخالف کی نسبت موت وغیرہ دلآزار مضمون کی پیش گوئی نہ کرے کوئی کسی کو کافر اور دجال اور مفتری اور کذاب نہ کہے کوئی کسی کو مباہلہ کیلئے نہ بلائے اور قادیان کو چھوٹے کاف سے نہ لکھا جائے اور نہ بٹالہ کو طا کے ساتھ اور ایک دوسرے کے مقابل نرم الفاظ استعمال کریں، بدگوئی اور گالیوں سے مجتنب رہیں، اور ہر ایک فریق حتی الامکان اپنے دوستوں اور مریدوں کو بھی اس ہدایت کا پابند کرے۔ اور یہ طریق نہ صرف باہم مسلمانوں میں بلکہ عیسائیوں سے بھی یہی چاہیے۔

لہذا میں نہایت تاکید سے اپنے ہر ایک مرید کو مطلع کرتا ہوں کہ وہ ہدایت مذکورہ بالا کے پابند رہیں اور نہ مولوی محمد حسین اور نہ اس کے گروہ اہل حدیث اور نہ کسی اور سے اس ہدایت کے مخالف معاملہ کریں۔ بہتر تو یہی ہے کہ ان لوگوں سے بکلی قطع کلام اور ترک ملاقات رکھیں۔ ہاں جس میں رشد اور سعادت دیکھیں اس کو معقول اور نرم الفاظ سے راہ راست سمجھائیں اور جس میں تیزی اور لڑنے کا مادہ دیکھیں تو اس سے کنارہ کریں۔ کسی کے دل کو ان الفاظ سے دکھ نہ دیں کہ یہ کافر ہے یا دجال ہے یا کذاب ہے یا مفتری ہے گو وہ مولوی محمد حسین ہو یا اس کے گروہ میں سے یا اس کے دوستوں میں سے کوئی اور ہو۔ ایسا ہی کسی عیسائی اور کسی دوسرے فرقہ کے ساتھ بھی ایسے الفاظ جو فتنہ برپا کر سکتے ہوں استعمال میں نہ لاویں اور نرم طریق سے ہر ایک سے برتاؤ کریں۔

اور ہم مولوی محمد حسین صاحب کی خدمت میں بھی عرض کرتے ہیں کہ چونکہ اس نوٹس پر ان کے بھی دستخط کرائے گئے ہیں بلکہ اسی تحریری شرط سے عدالت نے ان پر مقدمہ چلانے سے ان کو معافی دی ہے، لہذا وہ بھی اسی طور سے اپنے گروہ اہلحدیث امرتسری، لاہوری، لدھانوی ، دہلوی اور راولپنڈی کے رہنے والے اور دوسرے اپنے دلی دوستوں کو بذریعہ چھپے ہوئے اعلان کے بلاتوقف اس نوٹس سے اطلاع دیں کہ وہ حسب ہدایت مجسٹریٹ ضلع گورداسپور اپنے فریق مخالف یعنی میری نسبت کافر دجال اور مفتری اور کذاب کہنے اور گندی گالیاں دینے سے روکے گئے ہیں اور اس معاہدہ کی پابندی کے لئے نوٹس پر دستخط کر دیئے گئے ہیں کہ آئندہ نہ مجھے کافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں نہ دجال نہ کذاب نہ مفتری اور نہ گالیاں دیں گے اور نہ قادیان کو چھوٹے کاف سے لکھیں گے اور ایک حد تک اس بات کے ذمہ دار رہینگے کہ ان کے دوستوں اور ملاقاتیوں اور گروہ کے لوگوں میں سے کوئی شخص ایسے الفاظ استعمال نہ کرے۔ سو سمجھاویں کہ اگر وہ لوگ بھی اس نوٹس کی خلاف ورزی کریں گے تو اس عہد شکنی کے جواب دہ ہوں گے۔ غرض جیسا کہ میں نے اس اعلان کے ذریعہ سے اپنی جماعت کے لوگوں کو متنبہ کر دیا ہے مولوی محمد حسین کی دل کی صفائی کا یہ تقاضا ہونا چاہیے کہ وہ بھی اپنے اہل حدیث اور دوسرے منہ زور لوگوں کو جو ان کے دوست ہیں بذریعہ اعلان متنبّی کریں کہ اب وہ کافر دجال کذاب کہنے سے باز آجائیں اور دلآزار گالیاں نہ دیں ورنہ سلطنت انگریزی جو امن پسند ہے باز نہ آنے کی حالت میں پورا پورا قانون سے کام لے گی۔

اور ہم تو ایک عرصہ گذر گیا کہ اپنے طور پر یہ عہد شائع کر چکے ہیں کہ آئندہ کسی مخالف کے حق میں موت وغیرہ کی پیش گوئی نہیں کریں گے اور اس مقدمہ میں جو ۲۴ فروری ۱۸۹۹ء کو فیصلہ ہوا ہے ہم نے اپنے ڈیفنس میں جو عدالت میں دیا گیا ثابت کر دیا ہے کہ یہ پیش گوئی کسی شخص کی موت وغیرہ کی نسبت نہیں تھی محض ایسے لوگوں کی غلط فہمی تھی جن کو عربی سے ناواقفیت تھی۔ سو ہمارا خدا تعالی سے وہی عہد ہے جو ہم اس مقدمہ سے مدت پہلے کر چکے۔ ہم نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۷ میں شیخ محمد حسین اور اس کے گروہ سے یہ بھی درخواست کی تھی کہ وہ سات سال تک اس طور سے ہم سے صلح کر لیں کہ تکفیر اور تکذیب اور بدزبانی سے منہ بند رکھیں اور انتظار کریں کہ ہمارا انجام کیا ہوتا ہے لیکن اس وقت کسی نے ہماری درخواست قبول نہ کی اور نہ چاہا کہ کافر اور دجال کہنے سے باز آجائیں یہاں تک کہ عدالت کو امن قائم رکھنے کے لئے وہی طریق استعمال کرنا پڑا جس کو ہم صلح کاری کے طور پر چاہتے تھے۔

یاد رہے کہ ڈپٹی کمشنر نے مقدمہ کے فیصلہ کے وقت مجھے یہ بھی کہا تھا، وہ گندے الفاظ جو محمد حسین اور اس کے دوستوں نے آپ کی نسبت شائع کئے آپ کو حق تھا کہ عدالت کے ذریعہ سے اپنا انصاف چاہتے اور چارہ جوئی کراتے اور وہ حق اب تک قائم ہے۔۔ اس لئے میں شیخ محمد حسین اور ان کے دوستوں جعفر زٹلی وغیرہ کو مطلع کرتا ہوں کہ اب بہتر طریق یہی ہے کہ اپنے منہ کو تھام لیں اگر خدا کے خوف سے نہیں تو اس عدالت کے خوف سے جس نے یہ حکم فرمایا اور یہ فہمائش کی اپنی زبان کو درست کر لیں اور اس بات سے ڈریں کہ میں مظلوم ہونے کی حالت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بذریعہ عدالت کچھ چارہ جوئی کروں۔ زیادہ کیا لکھا جاوے۔

خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان ۲۶ فروری ۱۸۹۹ء

(اخبار الحکم قادیان ضمیمہ ۳ مارچ ۱۸۹۹ء)

نوٹ: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس اقرار سے یہ بات بالکل واضح معلوم ہوتی ہے کہ آپ کا دعویٰ الہام ونبوت اختیاری تھا، ماموری نہ تھا۔ ورنہ باختیار خود اپنے الہامات روک رکھنے کا اقرار نہ کرتے۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنا منصب بروز محمد بتایا کرتے تھے۔ اسی لئے ضروری تھا کہ آپ کے جملہ تبلیغی افعال تبلیغ محمدی کے مشابہ ہوتے جس کا ایک ہی نمونہ پیش کرنا کافی ہے۔

کفار عرب نے آنحضرت ﷺ کو کہا تھا کہ آپ کے ساتھ ہماری مصالحت ہو سکتی ہے کہ آپ قرآن میں ہمارے معبودوں کا ذکر نہ کریں جس کے جواب میں ارشاد خداوندی نازل ہوا

قل ما یکون لی ان ابدّله من تلقاء نفسی ان اتبع الّا ما یوحی الیّ (یونس:۱۵) (آپ کہہ دیجئے کہ یہ میرے بس کی بات نہیں کہ میں اپنی طرف سے قرآن میں کوئی ردبدلی کروں میں تو وحی الٰہی کا پابند ہوں)

یہ ہے خدا کی سچی ماموریت۔ نہ وہ جس کا نمونہ مرزا صاحب قادیانی نے دکھایا کہ ایک ضلع کے افسر کے کہنے پر اپنے الہامات کی اشاعت بند کرنے کا وعدہ کرلیا

شعراء عاشق صادق کے مقابلہ میں محبت کے جھوٹے دعویداروں کو بوالہوس قرار دے کر صادقوں اور کاذبوں میں امتیاز کرنے کو کہا کرتے ہیں کہ

بس ہو رہے گا عشق و ہوس میں بھی امتیاز
آیا ہے اب مزاج تیرا امتحان پر

قادیانی مشین میں جہاں اور پرزے کذب و افترا کے ڈھلتے رہتے ہیں وہاں ایک پرزہ خاص طور پر بکثرت ڈھلتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کے مخالفوں کو ہر بات میں مورد طعن بنایا جاتا ہے مثلاً یہ کہ وہ اسلام اور کفر کے مقابلے میں کفر کی حمایت کرتے ہیں کیونکہ مرزا صاحب کفر کے مقابلے میں کھڑے ہوتے ہیں اور یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ مرزا صاحب کی مخالفت کر کے کفر کو تقویت پہنچاتے ہیں جس کا ذکر خلیفہ قادیان نے اپنے مذکورہ خطبے میں بمرات وکرات (بار بار) کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ سراسر یورپئین پروپیگنڈہ ہے جس کو شرعی اصطلاح میں دجل کہا جاتا ہے۔

ہمارے دعوی کی تصدیق کے لئے مرزا صاحب قادیانی کے مضامین کو پڑھنا ضروری ہے کیونکہ وہ دو قسم کے ہیں ایک اسلامی عقاید اور مسائل کے متعلق۔ دوسرے اپنی ذات خاص کے متعلق۔ علمائے اسلام پہلی قسم میں کبھی مرزا صاحب کے مخالف نہیں ہوئے البتہ دوسری قسم میں مخالفت کرنا ان کا حق تھا اور ہے۔

اس کی واضح مثال امرتسر کا مباحثہ (جو مرزا قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم کے درمیان ۱۸۹۳ء میں ہوا) کافی ہے۔ مرزا صاحب نے جتنے دلائل ابطال الوہیت کے متعلق عیسائی مناظر کے سامنے پیش کئے۔ ان کی مخالفت کسی عالم نے نہیں کی۔ لیکن آخری دن جب انہوں نے اپنی شخصیت کو پیش کیا کہ مجھے خدا نے بتایا ہے کہ آتھم ۱۵ مہینوں کے اندر بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔ لیکن جب وہ اس مدت میں نہ مرا تو علمائے اسلام اور اہل اسلام نے اس حصے کو مورد اعتراض ٹھہرایا ورنہ اصل مناظرے کی مخالفت کسی نے نہیں کی۔

جو لوگ علم منطق سے واقف ہیں ان سے مخفی نہیں ہوگا کہ نوع جو جنس فصل سے مرکب ہوتا ہے اس کی فصل کو زیر بحث لانے سے ساری جنس پر اعتراض لازم نہیں آتا۔ مرزا صاحب کی شخصیت دو حیثیتوں سے مرکب تھی۔ ایک حیثیت مصنف اسلام کی۔ دوسری حیثیت صاحب الہام کی۔ علماء نے جب کبھی اعتراض کیا تو ان کے صاحب الہام ہونے پر کیا۔ ہاں اگر کسی تصنیف کو انہوں نے اپنے الہامی دعوے کے ثبوت میں پیش کیا تو اس کو بھی زیر بحث لانا علماء کا حق تھا۔ پس جو لوگ علماء اسلام کے اس طریق پر یہ اعتراض کرتے ہیں وہ اسلام کے مقابلے میں کفر کی حمایت کرتے ہیں ایسے اشخاص سے کیا توقع ہوسکتی ہے کہ وہ اس باریک سوال کا جواب دیں گے کہ عقل بڑی یا بھینس۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جون ۱۹۴۱ء مطابق ۱۷ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۴ ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ یورپ مرزا قادیانی اور ڈاکٹر اقبال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اخباروں میں اس بات کا بڑا چرچا ہو رہا ہے کہ یورپ میں جو جنگ جاری ہے اور اس کی وجہ سے جو تباہی ہو رہی ہے اس کے متعلق مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی پہلے سے موجود ہے چنانچہ آپ نے لکھا ہوا ہے:

اے یورپ تو بھی امن میں نہیں، اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں، میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وغیرہ۔

(الفضل ۸ جون ۱۹۴۱ء)

اس موضوع پر قادیانی اخباروں میں آئے دن مضامین لکھے جا رہے ہیں اور رائی کا پہاڑ بنا کر دکھایا جا رہا ہے جو قیاس سے باہر ہے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کی مذمت آئی ہے جو دو قسم کے پیمانے اور باٹ رکھتے ہیں۔ ان کا نام مطففین ہے اور ان کی سزا جہنم کی آگ بتائی ہے۔

مصنفین کے پاس دو قسم کے پیمانے نہیں ہوتے البتہ دو قسم کے اصول ہو سکتے ہیں۔ ایک اصول وہ جو مخالف کے ساتھ گفتگو کرتے ہوئے پیش کرتے ہیں۔ دوسرا وہ جو اپنی تائید میں پیش کریں۔ ہماری رائے میں ایسے مصنفین بھی مطففین میں داخل ہیں۔ اس اجمال کی تفصیل یہ ہے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت مسیح کی پیش گوئیوں اور معجزات کے متعلق ناک بھوں چڑھاتے ہوئے لکھتے ہیں:

مسیح کے معجزات اور پیش گوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں ایسے شبہات پیدا ہوئے ہیں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا۔ اور پیش گوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ ابتر ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ بھی پیش گوئیاں ہیں کہ زلز لے آئیں گے، مری پڑے گی، لڑائیاں ہونگی۔قحط پڑیں گے۔اس سے زیادہ تر قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیش گوئیاں غلط نکلیں اس قدر صحیح نہیں نکل سکیں۔

(ازالہ اولام طبع اول۔ص ۷۰۶)

حضرت مسیح کی ایسی پیش گوئیوں کو مرزا صاحب قادیانی نے بنظر حقارت کیوں دیکھا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسے واقعات دنیا میں ہوتے رہتے ہیں کہ کبھی ایک ملک میں کبھی دوسرے ملک میں وبا پڑتی ہے۔جنگیں بھی ہوتی ہیں۔قحط بھی پڑتے ہیں اس لئے مرزا صاحب نے حضرت عیسی کی ایسی پیش گوئیوں کو قابل قبول نہیں قرار دیا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دوسرا پیمانہ دیکھئے کہ اسی قسم کی پیش گوئیوں کو اپنی صداقت کا نشان بنایا ہے۔غالبًا ان کو اپنی پہلی تحریر (ازالہ اوہام) یاد نہیں رہی جو ۱۸۹۱ء کی مطبوعہ ہے اسی لئے انہوں نے اپنی دوسری تحریر (حقیقۃ الوحی مطبوعہ ۱۹۰۷ء) میں دوسرا پیمانہ پیش کر دیا شائد اس کی وجہ یہ ہوگی کہ آپ سمجھے ہوں گے کہ پندرہ سولہ سال پہلے کی تحریر کس کو یاد ہوگی، یا قدرت الٰہی کو اپنی جلوہ نمائی منظور ہوگی کہ دنیا پر واضح کر دے کہ

ویل للمطفّفین ۔الّذین اذ ا اکتالوا علی النّاس یستو فو ن

(المطففین:۱۔۲)۔

ماپ تول میں کمی کرنے کا جلوہ آج بھی دیکھا جا سکتا ہے

اب ہم بتاتے ہیں کہ جس پیش گوئی کو قادیانی اخبارات بڑے فخر اور غرور سے پیش کر رہے ہیں پنجاب کے غیر الہامی مفکر اور مشہور و معروف شاعر ڈاکٹر اقبال مرحوم نے اس سے بڑھ کر واضح الفاظ میں پیش گوئی کی ہوئی ہے جو یہ ہے

ڈھونڈتا ہے فرنگ عیش جہان کا دوام
وائے تمنائے خام وائے تمنائے خام

اور سنیئے! موصوف فرماتے ہیں:

جہاں نو ہو رہا ہے پیدا وہ عالم پیر مر رہا ہے
جسے فرنگی مقامروں نے بنا دیا ہے قمار خانہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر موصوف کے یہ دونوں شعر اور اسی قسم کے دوسرے اشعار کسی الہام پر مبنی نہیں ہیں، بلکہ یورپ کی جنگی تیاریوں اور باہمی رقابتوں پر نظر کر کے ایک مفکر کی حیثیت سے آپ نے ایسا کہہ دیا۔ بتایئے ڈاکٹر اقبال کے اتباع اگر دعوی کریں کہ ہمارے ہیرو نے جو کچھ کہا تھا آج وہی صحیح ثابت ہو رہا ہے تو قادیانیوں کے پاس اس کا کیا جواب ہے؟

ہاں مرزا صاحب قادیانی نے جو لکھا ہے کہ مسیح کی پیش گوئیاں صحیح کی نسبت غلط زیادہ نکلیں، قادیانی جماعت کو اگر یہ اصول منظور ہو کہ جس مدعی کی پیش گوئیاں صحیح کی نسبت غلط زیادہ ہوں وہ قابل اعتبار نہیں ہوتا، تو ہم اس مقابلے کے لئے بھی تیار ہیں ۔ بلکہ ہمارا عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی متحدیانہ پیش گوئیاں اکثر نہیں، بلکہ سب غلط نکلیں ۔

پس اہل قادیان اپنے لاہوری برادران کے ساتھ ہمارے سامنے آئیں اور ہر روز ایک ایک پیش گوئی پر اسی طرح گفتگو ہو جس طرح ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر مرزا صاحب قادیانی اور ڈپٹی آتھم کے درمیان ہوئی تھی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جون ۱۹۴۱ء مطابق ۲۴ جمادی الاول ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۵۔ص ۵)

کیا مرزا کے عقاید دنیا تسلیم کر چکی ہے

جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ کی یہ عادت طبعی ہو رہی ہے کہ جو بات کہیں گے اس میں عجیب تعلّی سے کام لیں گے خاص کر ان دونوں جماعتوں کے امیر (میاں محمود اور مولوی محمد علی) کی لا ینفک عادت ہے کہ مبالغہ کی حد سے گذر کر شاعرانہ تخیل تک پہنچ جاتے ہیں۔ شاعر اپنے معشوقوں کو کہا کرتے ہیں

کسے نہ ماند کہ دیگر بہ تیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح یہ لوگ جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعریف کے پل باندھنے لگتے ہیں تو ایسے ایسے مبالغے کر جاتے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ ایک مذہبی جماعت ہوکر ایسی غلط بیانیاں کرتی ہے اس فن میں ہم کسی ایک کو دوسرے پر ترجیح نہیں دے سکتے کیونکہ دونوں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔

اگر ہم اس دعوی کی مثال نہ دیں تو ہمارا دعوی بے ثبوت رہ جاتا ہے اس لئے ہم مولوی محمد علی صاحب کا خطبہ مندرجہ پیغام صلح ۲۶ مئی بطور مثال پیش کرتے ہیں آپ نے مرزا صاحب کے کمالات میں سے بڑا کمال یہ دکھایا ہے کہ مرزا صاحب نے وفات مسیح کا مسئلہ دنیا سے منوا لیا (اف رے مبالغہ یا غلط بیانی) مسئلہ حیات مسیح کے قائل مسلمان جیسے پہلے تھے ویسے ہی آج بھی ہیں البتہ سرسید احمد خان مرحوم چونکہ اس مسئلہ میں اول محرک ہوئے ہیں جنہوں نے اپنی تفسیر میں اس مسئلہ پر مفصل بحث کی ہے اس امر کو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی امام صلوۃ نے بھی اپنی کتاب سوانح مرزا میں تسلیم کیا ہے کہ مسئلہ وفات مسیح سرسید کی ایجاد ہے اس لئے سید احمد صاحب کے معتقدین یا ان سے حسن ظن رکھنے والے ...قائل ہو گئے ہوں تو یہ ممکن ہے، باقی رہے عام مسلمان اور علمائے اسلام سو وہ بدستور اپنے سابقہ عقیدے پر قائم ہیں۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری اگر منظور کریں تو ہم فیصلے کی آسان صورت پیش کرتے ہیں جو یہ ہے کہ لاہور امرتسر اور دہلی کی جامع مسجدوں میں نماز جمعہ کے بعد حاضرین سے معلوم کر لیا جائے کہ آپ لوگ حیات مسیح کے قائل ہیں یا وفات مسیح کے؟ تو حقیقت حال معلوم ہو جائے گی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جماعت مرزائیہ اگر یہ معقول اصول الفضل للمتقدم (فضیلت کا حق پہلے کو حاصل ہے) تسلیم کر لیں تو وفات مسیح کی قبولیت (جس قدر بھی ہے) مرزا صاحب قادیانی کی طرف کبھی منسوب نہ کریں کیونکہ ہندوستان میں مرزا قادیانی سے پہلے اس کے بانی سرسید احمد خان مرحوم ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان کے پس رو۔ پس اس کی کامیابی اگر کچھ ہے تو اس کا سہرا سرسید احمد خان صاحب کے سر پر ہے۔

دوسری غلط بیانی یہ کی ہے کہ عام مسلمانوں کا یہ عقیدہ بتایا ہے کہ امام مہدی آ کر تلوار کے زور سے اسلام پھیلائیں گے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اس غلط عقیدہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اصلاح کر دی۔

ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ کسی مسلمان (عالم یا جاہل) کا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ امام مہدی کے حق میں جو حدیثیں آئی ہیں ان میں یہ صریح الفاظ موجود ہیں

یملأ الارض عدلاً کما ملئت جوراً

(زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ وہ پہلے ظلم سے بھرپور ہوگئی تھی)

اس میں شک نہیں کہ عدل کا صحیح نمونہ زمانہ رسالت وخلافت میں ملتا ہے۔ غیر مسلموں کے ساتھ جو برتاؤ خلافت راشدہ میں ہوا تھا، وہی برتاؤ امام مہدی کے زمانہ میں بھی ہوگا۔ دگر ہیچ

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے مرزا صاحب کی بڑی کامیابی جو بتائی ہے وہ ایسی ہے کہ اس کو اگر مذاق سمجھا جائے تو بجا ہے یعنی دجال اور یاجوج ماجوج کی حقیقت کا اظہار۔ بقول آپ کے مرزا صاحب نے بتایا کہ دجال سے مراد عیسائی اقوام اور یاجوج ماجوج سے مراد یورپی اقوام روس اور برطانیہ وغیرہ ہیں۔ (حمامۃ البشری)

یہ بات عجیب مضحکہ خیز ہے کیونکہ حدیثوں میں تو آیا ہے کہ مسیح موعود دجال اور یاجوج ماجوج کو قتل کریں گے مگر یہ دجال اور یاجوج ماجوج ایسے مقبول خدا ہیں کہ قادیانی مسیح موعود کہتے ہیں کہ اس کی سلطنت کی حفاظت کے لئے میں تعویذ ہوں (نور الحق۔ص۳۲۔۳۳) یعنی میری ہی وجہ سے ان کی ترقی اور حفاظت ہو رہی ہے۔

واہ مسلمان کیسے بدقسمت ثابت ہوئے کہ مسیح موعود جسے اسلام اور اہل اسلام کی حفاظت اور ترقی کے لئے آنا تھا، وہ دجال اور یاجوج ماجوج کی حفاظت کا تعویذ بن گیا۔ مسلمانوں کی سیہ بختی کا ثبوت اس سے زیادہ اور کیا ہوگا جس پر یہ شعر صادق آتا ہے کہ:

سیہ بختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے
کہ تاریکی میں سایہ بھی جدا رہتا ہے انساں سے

مولوی محمد علی صاحب بحیثیت راوی حدیث:

ہم نے کئی دفعہ مرزا صاحب قادیانی کے متعلق یہ امر ثابت کیا ہے کہ آپ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بحیثیت روایت ثقہ نہ تھے، ضعیف بھی نہ تھے۔ بلکہ کچھ اور تھے آج ہم مولوی محمد علی صاحب کی ایک عبارت پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ آپ بھی اس حیثیت سے مرزا صاحب قادیانی سے کچھ کم نہیں ہیں وہ عبارت یہ ہے کہ:

عجیب بات ہے کہ دجال کی علامات حدیث میں جہاں بیان ہوئی ہیں وہیں ساتھ ہی یہ بھی فرمایا ہے کہ ایک شخص میری امت میں سے اٹھے گا اور کہے گا هذه الدجال الذى ذكره رسول الله ﷺ یہ وہ دجال ہے جس کا ذکر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔ (پیغام صلح ۲۶ مئی ۱۹۴۱ء ص ۵ کالم ۳)

مولوی صاحب کو چاہیے کہ وہ پہلے تو اس حدیث کا ماخذ بتائیں کہ یہ حدیث کس مستند کتاب میں مرقوم ہے۔ دوسرے یہ بتائیں هذه جو اسم اشارہ مؤنث ہے اس کا مشار الیہ دجال ہے جو مذکر ہے کیا یہ عربی زبان کے مطابق ہے۔ اگر دجال کو مؤنث کہا جائے تو پھر الذی اسم موصول اور ذكره میں ضمیر منصوب (ہ) دونوں مذکر کے صیغے اس کی طرف کیوں پھیرے گئے ہیں۔

اظہار شکریہ: مرزا صاحب کی حدیث دانی اور بیان روایت کا نمونہ وہ حدیث بھی ہے جس میں آپ نے دجال کا لفظ ٹھونس کر آنحضرت ﷺ کے الفاظ یوں بتائے ہیں

يخرج فى آخر الزمان دجال يختلون الدنيا بالدين

(یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے گا جو دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے (تحفہ گولڑویہ تقطیع کلاں حاشیہ۔ ص ۴۳)

مرزا صاحب قادیانی نے اس عبارت میں دجال مفرد کا فعل يختلون (جمع کا صیغہ) لکھ کر یہ ثابت کرنا چاہا ہے کہ دجال ایک جماعت یا گروہ کو کہتے ہیں جو بقول آپ کے پادریوں کا گروہ ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں ہم ان سے پوچھتے رہے کہ ان لفظوں کے ساتھ یہ حدیث کہاں ہے کسی صحیح الطبع کتاب کا نام بتائیے۔ آپ تو ساری عمر نہ بتا سکے ہاں مولوی محمد علی صاحب کے ہم شکر گذار ہیں کہ انہوں نے روایت مرقومہ ایسے الفاظ میں بتائی ہے جن سے ثابت ہوتا ہے کہ دجال مفرد کا صیغہ ہے مولوی صاحب کے خسر ڈاکٹر بشارت احمد صاحب نے بھی دجال کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیغہ مفرد بمعنی مبالغہ لکھا ہے اس لئے ہم دونوں صاحبوں کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے بے خبری میں مرزا صاحب قادیانی کی خوب تردید کی ہے

شادم از رقیباں دامن کشاں گزشتی
گو مشت خاکِ ماہم برباد رفتہ باشد

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تعریف میں یہ فقرہ بھی لکھا ہے کہ:

مرزا صاحب نے عیسائیوں کا مقابلہ بڑے زور کے ساتھ کیا جس کی نظیر نہیں ملتی۔ (ص۴)

ہم مانتے ہیں کہ واقعی آپ نے عیسائیوں کا مقابلہ ایسے طریق سے کیا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پہلے جتنے مسلم علماء عیسائیوں سے مناظرات کرتے رہے مثلاً حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری، مولوی رحمت اللہ کیرانوی اور مولوی محمد علی صاحب مونگیری وغیرھم مرحومین۔ مرزا غلام احمد صاحب کی قوت استدلالیہ کو واقعی نہیں پہنچ سکے کیونکہ یہ حضرات عیسائیوں سے گفتگو کرتے ہوئے اپنے ایمان کی حفاظت بھی کیا کرتے تھے اس لئے وہ گفتگو کے وقت حضرت عیسی کی شان میں کوئی ایسا لفظ نہیں بولتے تھے جو ایمانی جہاز کو بھی غرق کر دے مرزا صاحب کی قوت استدلالیہ کی مثال سنیئے۔ آپ فرماتے ہیں:

مسیح کا چال چلن کیا تھا، ایک کھاؤ پیو، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعوی کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۳ ص ۲۳۔۲۴)

اس موقع پر ہم عیسائیوں کے صبر و برداشت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتے کہ انہوں نے گالی دینے والے کے باپ کو گالی نہیں دی۔

خیر! یہ تو ہوئی آپ کی قوت استدلالیہ کی مثال۔

اب روحانی قوت استدلالیہ کا نمونہ ملاحظہ ہو۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے امرتسر میں عیسائیوں کے ساتھ پندرہ روزہ مباحثہ کو معمولی قرار دے کر روحانی استدلال یوں پیش کیا تھا کہ عبداللہ آتھم ۱۵ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت جہنم میں داخل ہو جائے گا، جس کے پورا نہ ہونے پر عیسائیوں نے نظم ونثر میں اشتہارات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع کئے جن میں سے ایک دو شعر یہ ہیں

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

اس لئے ہم بھی مانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عیسائیوں کا مقابلہ ایسا کیا کہ ان سے پہلے کسی نے نہیں کیا ہوگا۔

قادیانی مرزا جی کے مریدو! مباحثہ میں فریقین کے مسلمہ بزرگ کو ایسی بے نقط سنانا کسی سابق مناظر کی تحریر یا تقریر میں نہیں ملتا اس لئے آپ لوگوں کے حق میں یہ کہنا صحیح ہے:

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۷ جون ۱۹۴۱ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۶ ص ۶۔۷)

خلیفہ قادیان کو جنگ میں بھیجا جائے تو فتح یقینی ہے۔ا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل حکومت برطانیہ پر جو تکلیف کا وقت آ گیا ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے۔ وزیر اعظم انگلستان کی تقریروں کے علاوہ خود خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی تقریریں بکثرت ایسی ہیں جن میں یہ ذکر بار ہا آتا رہا ہے کہ اس نازک موقع پر انگریزی حکومت کی مدد کرنا ہمارا مذہبی فرض ہے۔ اس لئے ہم آج ایک تجویز پیش کرتے ہیں جس سے ان کا مذہبی فرض ادا ہونے کے علاوہ انگریزوں کو فتح بھی آسانی سے حاصل ہو جائے۔ بلکہ یہ نتیجہ بھی پیدا ہو جائے کہ سارا یورپ بلکہ ساری دنیا احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہو جائے اور دنیا کی اس اصلاح کا موقع میسر آ جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کا ذکر بلکہ تمنا خلیفہ قادیان نے اپنے خطبوں میں بار ہا کی ہے کہ ساری دنیا کی اصلاح کرنا ہمارا فرض ہے۔ ان کی تقریروں میں یہ اعلان بھی ملتا ہے کہ:

ساری دنیا کی حکومت ہم احمدیوں کے ہاتھ میں ہوگی۔

بہر حال وہ تجویز ایسی ہے کہ عمل کے لحاظ سے بالکل آسان اور نتیجہ کے لحاظ سے بہت مفید ہے۔ اس تجویز کی بنا جس کلام پر ہے اسے ہم پہلے پیش کر دیتے ہیں:

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا ہے کہ اگر چالیس مومن مجھے مل جائیں تو میں دنیا کو فتح کر سکتا ہوں۔ خوب یاد رکھو بزدل لاکھوں بھی دنیا کو نفع نہیں دے سکتے بے وفا کروڑوں بھی کسی کام کے نہیں مگر متوکل اور وفادار چالیس بھی ہوں تو دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ (خطبہ محمود مندرجہ الفضل ۷ مئی ۱۹۳۶ء ص ۸)

یہ کلام دراصل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ہے جس کی تصدیق خلیفہ قادیان کے بیان سے ہوگئی ہے۔ پس گورنمنٹ کو چاہے کہے یا نہ کہے خلیفہ صاحب قادیان اپنے اس مذہبی فرض کی حیثیت سے جو گورنمنٹ کی خدمت کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتا ہے اور جس کے متعلق آپ کہا کرتے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کی خدمت کسی لالچ کی وجہ سے نہیں کرتے بلکہ مذہبی حیثیت سے فرض سمجھتے ہیں چالیس مومنوں کو منتخب کر کے میدان جنگ میں پہنچ جائیں۔

قادیانی اخباروں کا دعویٰ ہے کہ جماعت احمدیہ لاکھوں کی تعداد میں ہے۔ لاکھوں میں سے چالیس آدمیوں کا انتخاب کرنا کیا مشکل ہے۔ ہمارا حق نہیں کہ ہم کسی کو نامزد کریں۔ تاہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہ ہمارے خیال میں مرکزی انجمن احمدیہ کے ممبر تو یقیناً کامل احمدی مومن ہوں گے۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری اور ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری بھی پکے احمدی مومن ہیں، اس لئے اگر ان کو بھی منتخب کرلیا جائے تو کوئی حرج نہیں۔ مگر ہم اس پر زور نہیں دیتے نہ ایسا کرنے کا ہمیں حق ہے۔

احمدی دوستو! خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی خدمت میں عرض کر کے ان کو جنگ میں جانے پر آمادہ کرو اور کہہ دو کہ اس سے بڑھ کر اور کون سا وقت ہوگا۔ خصوصاً جب کہ ساتھ ہی احمدیت کی اشاعت بھی ہوتی ہو، اور بڑی بات یہ ہو کہ اہلحدیث جیسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرانے دوست کی تجویز بھی بروئے کار آتی ہو، پھر اس پر عمل کرنے میں تمہیں کیا عذر ہوسکتا ہے۔

ناظرین کرام! ہم سچ کہتے ہیں کہ اگر خلیفہ قادیان کی طرف سے ہمیں اطلاع مل جائے کہ ہم فلاں تاریخ کو چالیس مومن مریدوں کے ساتھ میدان جنگ کی طرف روانہ ہوں گے اور ہماری گاڑی اتنے بجے امرتسر سٹیشن پر پہنچے گی تو ہم اگر زیادہ نہیں تو سٹیشن پر ٹی پارٹی (چائے نوشی) کا انتظام ضرور کردیں گے۔ اگر کھانے کا وقت ہوگا تو نان جویں بھی حاضر کردیں گے۔ اور جوں ہی ہم آپ کی گاڑی کا انجن امرتسر سٹیشن کی طرف آتا دیکھیں گے، فوراً بآواز بلند یہ شعر پڑھیں گے

انگلیاں سرو اٹھاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں
شوق سے گل کھلے جاتے ہیں کہ وہ آتے ہیں

قادیانی ممبرو! اگر تم نے اور تمہارے خلیفہ نے ایسا نہ کیا تو سمجھا جائے گا کہ نہ تمہارے بڑے میاں کو چالیس مومن ملے اور نہ تمہارے خلیفہ صاحب کو، اور یہ نتیجہ بھی برآمد ہوگا کہ تمہارے کاغذات میں جتنے احمدی مندرج ہیں یا تو بقول خلیفہ قادیان منافق ہیں یا بقول شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری دہریہ ہیں۔ اس بارے میں ہم خود کچھ نہیں کہتے ہاں تمہاری طرف سے جو کچھ وقوع میں آئے گا پبلک کو اس کے متعلق رائے قائم کرنے کا حق ہوگا۔

اس موقع پر تمہاری جماعت میں سے اگر چالیس آدمی میدان جنگ میں نہ گئے تو پبلک آپ لوگوں کو آیت کریمہ فلما کتب علیهم القتال تو لوا کے ماتحت سمجھنے کا حق رکھے گی۔ پس اٹھو اور ہمت کرو اور دنیا کو دکھا دو کہ ہم وعدے کے پکے اور قول کے سچے ہیں۔ ہماری نسبت یہ کہنا کہ ہم جنگ سے یا موت سے ڈرتے ہیں بالکل غلط ہے، دیکھو ہم جاتے ہیں اور فتح حاصل کرکے واپس آئیں گے۔ جنگ کو جاتےہوئے یہ عربی شعر پڑھتے جانا

ما مات منّا سیّد حتف انفه
ولا طلّ منّا حیث کان قتیل

ناظرین کرام! مرزا صاحب کلاں کے مذہبی دعوے تو آپ لوگوں نے بہت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنے ہوں گے، مگر یہ جنگی دعوی جو ہم نے آج پیش کیا ہے شائد کبھی نہ سنا ہوگا۔ للہ فی اللہ ان لوگوں (اتباع مرزا) سے پوچھئے کہ مرزا صاحب کے اس قسم کے دعاوی کبھی سچے بھی نکلے ہیں پھران سے یہ بھی کہہ دیجئے کہ اس دعوی کی تائید کا وقت اس سے اچھا اور کون سا ہوگا جو ہم خرما و ہم ثواب کا مصداق ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہو کہ دنیا تمہارے پاؤں کے نیچے پامال ہو جائے جس سے تمہاری پرانی تمنا بر آئے حتی کہ ہٹلر، مسولینی، اسٹالن جیسے سرکش تمہارے سامنے پابزنجیر لائیں جائیں۔ اور تم ان کو کلمہ احمدیت لا اله الا الله مرزا احمد رسول الله کی تلقین کرسکو کیا اچھا موقع ہو کہ یہ سب سرکش لوگ تمہاری فتح کے نتیجہ میں نبوت مرزا کا کلمہ پڑھیں اور لاہور کی پیغامی جماعت تمہارا منہ تکتی رہ جائے اور تم ان کی طرف اشارہ کر کے بطور مسرت یہ شعر پڑھو

کامل اس فرقہ زہاد (لاہوری) سے اٹھا نہ کوئی
جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز (قادیانی) ہوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۴۔ جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۷ ص ۵۔۶)

مرزا کا آخری فیصلہ اور چودھری فتح محمد سیال

وہی فرقت کی بیماری جو پہلے تھی سو اب بھی ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: ناظرین کو یاد ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلے والے مضمون کے متعلق آج کل ہمارے مخاطب قادیان کے ایک بڑے ذمہ دار عہدیدار چودھری فتح محمد صاحب سیال ہیں جنہوں نے گویا قسم کھا رکھی ہے کہ آخری فیصلے کے متعلق اہل حدیث کے ہر ایک مضمون کا جواب دیں گے اور اتنا طول دیں گے کہ ان کے سامنے مرزا غلام احمد صاحب کی طول کلامی بھی ماند پڑ جائے ہمیں تو استاد غالب کا یہ مشورہ ملحوظ رہتا ہے کہ:

نہ دے نامے کو طول اتنا غالب مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا

اس لئے ہم طول کلامی کے پیچھے نہیں جایا کرتے بلکہ نفس مضمون اخذ کر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا اور اپنے ناظرین کا وقت غیر متعلق باتوں سے ضائع ہونے سے محفوظ رکھتے ہیں۔ نئے خریداروں کی اطلاع کے لئے آخری فیصلے کا مختصر سا مضمون بتا دینا ضروری ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اہل حدیث کے مواخذات سے تنگ آ کر ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار دیا تھا جس کا عنوان تھا

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

....فریق ثانی عموماً اور چودھری فتح محمد خصوصاً از راہ انکار و استکبار اس کے جواب میں یہی کہتے آئے ہیں کہ یہ دعا اسی مباہلہ کے سلسلہ کی ایک کڑی ہے جس کی دعوت مرزا صاحب قادیانی نے ۱۸۹۶ء میں علمائے اسلام کے ساتھ مولوی ثناء اللہ کو بھی دی تھی جس کے جواب میں مولوی ثناء اللہ نے مباہلہ کرنے سے انکار کر دیا تھا اسی لئے یہ مباہلہ منعقد نہیں ہوا۔

اس کے متعلق اخبار اہل حدیث امرتسر میں کئی دفعہ مفصل مضامین لکھے گئے ہیں جن میں اس خیال کی کافی تردید کی گئی۔ ہم اپنے ہر مضمون میں یہ بات واضح کرتے آئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ہمارے ساتھ اپنا مباہلہ حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھا۔ اور یہ کتاب ۱۵ مئی کو شائع ہوئی تھی ہمارا جواب یہ ہے کہ اگر یہ (آخری فیصلے والی) دعا اسی مباہلہ کی کڑی ہوتی تو اس کتاب کی اشاعت کے بعد جون یا جولائی وغیرہ کے مہینے میں شائع کی جاتی۔ حالانکہ یہ دعا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو یعنی کتاب کی اشاعت سے ایک مہینہ پہلے شائع ہو چکی تھی۔ پھر کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ یہ دعا اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ چودھری فتح محمد کے آخری مضمون میں اس کا جو جواب نکلا ہے وہ ایک لاجواب تنقیح ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں:

> حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک مباہلہ کو ملتوی کرنا مفتی صادق قادیانی (ایڈیٹر بدر قادیان) کی طرف سے ایک تجویز تھی جو اس شرط کے ساتھ مشروط تھی کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب تحریری طور پر اس تجویز کو منظور کر کے بواپسی اطلاع دیں تو حقیقۃ الوحی کی اشاعت تک یہ مباہلہ ملتوی ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔
>
> (الفضل قادیان ۱۵ جون ۱۹۴۱ء ص ۳)

چودھری صاحب! اب اس کا جواب سنیئے! دیانت اور امانت کو ملحوظ رکھ کر سنیئے!

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار الحکم (۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء) میں مرزا صاحب کا قول یوں نقل کیا گیا تھا:

خدا کے رسول چونکہ رحیم کریم ہوتے ہیں اس واسطے باوجود اس قدر شوخیوں اور دلآزاریوں کے جو ثناء اللہ سے ہمیشہ ظہور میں آتی ہیں حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جبکہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر تیار ہو جائے۔

یہ اردو عبارت بتاتی ہے جو اپنا مضمون بتانے میں بالکل صاف ہے کہ مرزا صاحب قادیانی میرے ساتھ اپنے مباہلے کو کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھتے ہیں۔ یہ تو ہے اعلی حضرت کا کلام۔ اس کے مقابلے پر چودھری فتح محمد صاحب جیسے غیر ذمہ دار کی غیر ذمہ داری ملاحظہ ہو کہ از خود ایک بات پیدا کر کے اس تصریح مرزا قادیانی کی تردید کر رہے ہیں۔ یعنی مرزا صاحب تو مباہلہ کو حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھتے ہیں اور چودھری فتح محمد صاحب بقول مفتی صاحب اس توقف کا انکار کرتے ہیں اسی کو کہتے ہیں: من چہ میگوئم وطنبورہ من چہ می گوئد

حیرت ہے کہ یہ لوگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو حکم عدل مانتے ہیں مگر جب مشکل آن پڑتی ہے تو ان کے کلام کو نہائت ادب کے ساتھ طاق نسیاں پر رکھ دیتے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے حق میں کہا گیا ہے

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

اگر ہم محدثین کی اصطلاح پر کلام کریں تو چودھری صاحب کی منقولہ عبارت درصورت صحیح ہونے ایک موقوف روائت ہے کیونکہ وہ مفتی صادق کا قول ہے۔ اور ہماری پیش کردہ عبارت مرفوع روائت ہے کیونکہ یہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کلام ہے جو، فرمایا، کا مقولہ ہے۔ پس ہمارا دعوی ثابت ہے کہ آخری فیصلے والی دعا سلسلہ مباہلہ کی کڑی نہیں بلکہ ایک مستقل دعا ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ قادیان کے ذمہ دار اصحاب بھی غلط بیانی کرنے سے نہیں جھجکتے اور جہاں تک ہو سکے اپنے ناظرین کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں چونکہ ان کے مذہب کی بنا ہی غلط بیانی پر رکھی گئی ہے اس لئے بحکم:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا ثریا مے رود دیوار کج

ان سے جو کچھ بھی ظہور پذیر ہوگا وہ ایسا ہی ہوگا۔ اب چونکہ یہ بحث مرکز پر آ گئی ہے اسلئے ہم زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں سمجھتے۔

گفتگو آئین درویشی نہ بود
ورنہ با تو ماجرا ہا داشتیم

ہم چودھری فتح محمد صاحب کو جوابی مضمون لکھنے سے منع نہیں کر سکتے مگر اتنا مشورہ دینے سے بھی نہیں رک سکتے کہ آپ الحکم کی اس عبارت کا جواب دیں جو مباہلے کا توقف ثابت کرتی ہے ادھر ادھر کی باتیں کرنے سے کچھ فائدہ نہیں، نفس مطلب کا جواب دینا چاہیے ورنہ کہا جائے گا کہ یہ تحریرات کسی خاص غرض پر مبنی ہیں۔

آپ اگر میرے بیان میں شک کریں تو اپنے محترم بھائی مولوی محمد علی کا بیان سن لیں جو اعتراف کرتے ہیں:

حضرت اقدس نے اس (ثناء اللہ) پر رحم کر کے فرمایا ہے یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ جائے۔ (آیۃ اللہ۔ص ۱۱۔۱۲)

مولوی محمد علی صاحب لاہوری ابھی زندہ ہیں ان سے مشورہ کر کے جواب دیں کیونکہ یہ سنہرا مقولہ ہے: خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے فرزانے دو

بہر دو صنف مرزائی دوستو! یہ فیصلہ خداوندی ہے اس کو جھٹلانا مصدقین کا کام نہیں یہ ایک پہاڑ ہے جو اس سے ٹکرائے گا چکنا چور ہو جائے گا۔ اعتبار نہ ہو تو منشی قاسم علی صاحب سے پوچھ لیجئے جو ایک دفعہ لدھیانہ میں نتیجہ بھگتے ہوئے ہیں اور بزبان حال کہہ رہے ہیں: من نہ کردم شما حذر بکنید

(اہل حدیث امرتسر ۱۱ جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۱۵ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۲۸ ص ۴۔۵)

مولانا محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مضمون لکھنے لگے تھے کہ پہلے ہی ان دو ہستیوں (مولانا بٹالوی، و مرزا قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

) کا نام قلم سے لکھتے ہی توجہ کسی اور طرف ہوگئی۔

دل میں خیال آ گیا کہ کبھی یہ بزرگ ہمارے دیکھتے ہوئے باہمی گفتگو دوستانہ اور پھر مخالفانہ کیا کرتے تھے اور آج دونوں ہماری نظروں سے اوجھل ہیں۔ کہاں جا بسے کہاں رہتے ہیں؟ استاد غالب مرحوم نے اس بستی کا پتہ دینے کو فرمایا

رہیے اب ایسی جگہ چل کر جہاں کوئی نہ ہو
ہم نشین کوئی نہ ہو اور ہم زبان کوئی نہ ہو
بے در و دیوار سا اک گھر بنایا چاہیے
ہم سخن کوئی نہ ہو اور پاسباں کوئی نہ ہو
گر پڑیں بیمار تو کوئی نہ ہو تیمار دار
اور اگر مر جائے تو نوحہ خواں کوئی نہ ہو

خدا جانے ایسی بستی کہاں آباد ہے جہاں روزانہ مسافر جا کر ٹھیر جاتے ہیں پھر آنے کا نام بھی نہیں لیتے اس لئے ہم جانے والوں کی معرفت یہ پیغام بھیجتے ہیں:

عدم کو جانے والو! بزم جاناں تک اگر پہنچو
ہمیں بھی یاد رکھنا ذکر گر دربار میں آئے

میں اس وقت رقت قلب میں سچ کہتا ہوں میری آنکھیں ترستی ہیں کہ ان دونوں ہستیوں کو دیکھوں اور پوچھوں کہ وہاں اس ملک کی حالت کیا ہے جہاں آپ دونوں جا کر بسیرا کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ہم سب کو حکم ہے کہ اس وطن کی یاد تازہ رکھا کرو جس کی طرف روزانہ مسافر بھری گاڑیوں کے ذریعے جا رہے ہیں اور ہمیں بھی ایک روز چلنا ہے۔ استاد ذوق نے کیا صحیح کہا ہے

کریں جدائی کا کس کس کی رنج ہم اے ذوق
کہ ہونے والے ہیں ہم سب بھی عنقریب جدا

یہ سطور ایک وجدانی حالت میں لکھ کر اصل مضمون شروع کرتا ہوں۔

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے اپنے کسی خطبہ میں مولانا محمد حسین مرحوم کا ذکر بہت ہی بری طرح کیا جوان کو زیبا نہ تھا۔ اگر وہ بری طرح میں ان کو برا کہتے تو ہم کو اتنا گلہ نہ ہوتا جتنا کہ ان کی کذب بیانی پر ہوا جس کی تفصیل اخبار اہل حدیث امرتسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳ جون ۱۹۴۱ء میں پہلے ہو چکی ہے آج جواب الجواب کی شکل میں پھر ہوتی ہے

۱۸۹۷ء میں ایک عیسائی ڈاکٹر کلارک نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر مقدمہ کیا کہ انہوں نے ایک آدمی عبدالحمید میرے مارنے کو بھیجا۔ اس مقدمے میں ڈاکٹر کلارک مذکور نے کئی ایک گواہ استغاثے کے لکھوائے جن میں مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کو بھی گواہ لکھوا دیا۔ کون نہیں جانتا کہ گواہ کو جب بذریعہ سمن بلایا جائے تو بحکم قانون اور بحکم شریعت اس کو حاضر ہونا پڑتا ہے ارشاد خداوندی ہے لا یاب الشھداء اذا ما دعوا

مولانا موصوف کی شہادت کی نقل خود مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب، کتاب البریۃ کے صفحہ ۲۱۶ پر لکھی ہے جو ہمارے سامنے ہے۔ مگر خلیفہ قادیان نے کمال کیا۔ اپنے سادہ پن میں ایک ایسا فقرہ مولانا محمد حسین بٹالوی کی طرف منسوب کر دیا جو کوئی ذی ہوش تو کیا ناقص العقل بھی نہ کہے۔ آپ نے کہہ دیا کہ :

مولوی محمد حسین بٹالوی مرزا صاحب کے خلاف گواہی دینے کے لئے کہ یہ شخص مرزا ایسا ہی اس نے ضرور یہ بات کہی ہوگی

اس پر ہم نے مواخذہ کیا کہ یہ فقرہ شہادت کا نہیں ہوسکتا کہ کہی ہوگی۔ ماضی شکیہ کے صیغے شہادت میں نہیں ہوسکتے۔

اخبار الفضل مورخہ ۱۹ جون ۱۹۴۱ء میں ایک مضمون ہمارے جواب میں شائع ہوا جس میں مولانا موصوف کے شہادتی الفاظ بھی تھوڑے سے نقل ہوئے مگر اس فقرے کا ثبوت نہیں دیا گیا جو خلیفہ قادیان نے منبر جمعہ پر کھڑے ہوکر مولانا محمد حسین بٹالوی کی شان میں کہا، نہ دیں گے اور نہ دے سکتے ہیں۔

اس لئے ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب کلاں اور مرزا صاحب خورد اور ان کے دیگر ہم نوا فن روائت میں ثقہ نہیں ہیں۔ ان دونوں باپ بیٹوں کو کسی مخالف پر غلط الزام لگانے سے کبھی پرہیز نہیں ہوا۔ ناظرین اہل حدیث امرتسر ۱۳ جون ۱۹۴۱ء صفحہ ۵ ملاحظہ کریں۔ ہم نے الفضل قادیان یکم جون سے ہی فقرہ نقل کیا ہے، جس کا ثبوت ان سے نہیں ہوسکا۔

دوسرا الزام مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم پر یہ رکھا کہ، مولانا مرحوم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پادریوں کی تائید میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلاف گواہی دی۔

ہمارا دعوی ہے کہ یہ بھی جھوٹ ہے۔ یہ لوگ چونکہ اپنے آپ کو دین مجسم کہتے ہیں، اس لئے ان کی عادت ہے کہ جو بھی ان کے کسی ذاتی فعل پر نکتہ چینی کرے یا شہادت دے، بس چلانے لگتے ہیں کہ دین اسلام پر حملہ ہو گیا۔

ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب البریۃ سے ایک حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے ثابت ہوگا کہ مولانا محمد حسین موصوف نے عدالت میں ادائے شہادت میں کہاں تک انصاف کو ملحوظ رکھا ہے۔

نوٹ: یہ تو ناظرین جانتے ہیں کہ عدالت میں جو سوال ہو، اسی کا جواب دینا گواہ کا فرض ہے، کوئی لفظ کم وبیش از خود نہیں کہہ سکتا۔ مولانا موصوف طلبیدہ گواہ تھے۔ آپ سے پوچھا گیا کہ:

مرزا صاحب قادیانی نے رسالہ انجام آتھم میں صفحہ ۴۴ پر جو لکھا ہے کہ جھوٹ کی بیخ کنی خدا کرے گا اس کا کیا مطلب ہے۔

ڈاکٹر کلارک کا مقصد یہ تھا کہ مولانا محمد حسین بٹالوی اپنے جواب یہ میں کہیں کہ یہ مستغیث کی موت کی طرف اشارہ ہے، تاکہ استغاثے کو قوت حاصل ہو۔ مگر مولانا محمد حسین مرحوم نے اس کا جواب یہ دیا کہ:

اسکا مطلب یہ ہے کہ جھوٹ ضائع ہوگا اس عبارت سے میں نہیں سمجھتا کہ کوئی خاص دشمنی مرزا صاحب کی ڈاکٹر کلارک سے ہے (کتاب البریہ ص ۲۱۶)

یہ ہے وہ صداقت اور دیانت جس کا حکم قرآن مجید میں ہے

لا یجر منکم شنآ ن قو م علی ان لا تعد لوا اعد لوا هو اقر ب للتقوی (شہادت میں کسی کی دشمنی سے عدل اور حق وصداقت نہ چھوڑا کرو)

اللہ اللہ! کیا صداقت ہے۔ اور کیا ہی ناشکری ہے قادیانی جماعت کی۔ مختصر یہ ہے کہ دو فقرے جو مولانا محمد حسین مرحوم کی طرف خلیفہ قادیان نے لگائے ہیں وہ دونوں غلط ہیں۔ اگر ان دونوں فقروں کا ثبوت ہم کو دیں تو ہم حافظ شیرازی جیسے سخی تو نہیں کہ سمرقند و بخارا انعام میں بخش دیں، ہاں لدھیانے کے مباحثے میں حاصل کردہ تین سو روپئوں میں سے ایک روپئہ انعام دیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کوئی مرزائی یا احمدی جو خلیفہ کی صداقت کا ثبوت دے۔ یاد رکھو اگر اس کا ثبوت تم لوگوں نے نہ دیا، تو میاں محمد صادق رکن لاہوری جماعت کا جو دعوی ہے کہ خلیفہ قادیان غلط گوئی سے کام لیا کرتا ہے ان کے دعوے کو مزید تقویت پہنچے گی۔ پس اتنا فائدہ سوچ سمجھ لیجئے

من نہ گویم کہ ایں مکن آں کن
مصلحت بیں و کار آساں کن

نوٹ: ہم نہایت راستی سے اعتراف کرتے ہیں کہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جون ۱۹۴۱ء میں ہم سے خلط مبحث ہو گیا یعنی ۱۸۹۷ء اور ۱۸۹۹ء کے دو مختلف واقعات سہواً ہم سے ملا دیئے گئے۔ مگر ہمارا اصل مقصد حاصل ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے مولانا محمد حسین بٹالوی پر ناحق بہتان لگایا۔ دیکھیں وہ اپنے ان بہتانوں کو واپس لیتے ہیں یا فیصلے کے دن پر چھوڑتے ہیں جہاں مولانا موصوف مدعی ہوں گے اور خلیفہ قادیان اور ان کی ساری جماعت مدعا علیہ

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۸ جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۶۰ھ ج ۳۸ نمبر ۲۹۔ ص ۶۔ ۷)

خلیفہ قادیان جنگ میں جائے تو فتح یقینی ہے۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے ایک مضمون اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ جولائی ۱۹۴۱ء میں شائع ہوا تھا جس کا ملخص یہ ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا بیان اخبار الفضل مورخہ ۷ مئی ۱۹۳۶ء میں نکلا تھا جس کا مضمون یہ تھا کہ خلیفہ قادیان کو اگر چالیس مومن مرد مل جائیں تو وہ ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔ اس کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ اس دعوی کی تصدیق کے لئے یہ زمانہ بہت موزوں ہے۔ اس لئے خلیفہ قادیان کو چاہیے کہ وہ اپنی جماعت میں سے چالیس مومنوں کو اپنے ساتھ لے کر میدان جنگ میں جائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ ملکی فتوحات حاصل ہونے کے علاوہ احمدیت کی اشاعت بھی خوب ہو جائے۔

اس نوٹ کے جواب میں اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ جولائی ۱۹۴۱ء میں جو جواب نکلا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔مولوی ثناء اللہ مدیر اہل حدیث استہزاء کرتے ہیں جو ایک عالم کی شان سے بعید ہے

۲۔اس فتح سے مراد ملکی فتح نہیں بلکہ روحانی فتح ہے۔یقیناً چالیس مخلص مومن اپنی نیم شبانہ دعاؤں سے دنیا کی مذہبی اور روحانی حالت میں انقلاب عظیم پیدا کر سکتے ہیں۔

۳۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کبھی ملکی فتوحات کی خواہش ظاہر نہیں کی کیونکہ یہ فتوحات دنیائے دوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

جواب نمبر ا۔ ہمارے مضمون میں سے ان الفاظ کو جو استہزاء کا رنگ رکھتے ہیں مضمون نگار اگر نقل کر دیتے تو ہم بھی انہی کے ہم وزن الفاظ بڑے مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات سے دکھا کر اپنی سرخروئی حاصل کر لیتے کیونکہ ہماری نظر تو بڑے میاں کی طرف لگی ہوئی ہے۔

پس قادیانی پریس آئندہ ہم پر جو الزام لگائے اس کے الفاظ نقل کر دیا کرے تاکہ ہم آئینہ میں معشوق کی تصویر دکھا کر یہ شعر ان کی نذر کر دیا کریں

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

جواب نمر۲-۳۔ قادیانی مباحث میں ہم صرف منہ سے باتیں نہیں کرتے کیونکہ قادیانی لٹریچر ہم کو ایسا کرنے سے بے نیاز کر چکا ہے اس لئے ہم ان دونوں نمبروں کے جواب میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) ہی کی ایک تقریر نقل کر دیتے ہیں جو انہوں نے ایک جلسہ میں اپنی جماعت کے تمام نمائندوں کے سامنے فرمائی تھی اس تقریر میں آپ نے فرمایا تھا:

> ہندوستان میں انقلاب پیدا ہونے والا ہے اور ہندوستانیوں میں اس وقت جو جذبہ حریت پیدا ہو رہا ہے گورنمنٹ زیادہ دیر تک اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی بے شک وہ مقابلہ تو کرے گی لیکن آہستہ آہستہ وہ خود بخود ہندوستانیوں کو حقوق دینے پر آمادہ ہو جائے گی اور وہ نادان احمدی جو ایک حد تک تحریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حریت کو ہندوستان کے لئے مفید سمجھتے ہیں اس وقت دیکھیں گے کہ وہ لوگ جن کی ظاہر داری کو دیکھ کر وہ انہیں اپنا ہم درد سمجھتے ہیں ان کی مثال اس بلی کی طرح ہے جس کا جسم نہایت ملائم اور پشم بہت نرم ہے لیکن ناخن خوفناک ہوتے ہیں اور وہ دیکھیں گے کہ کس طرح ان کی آنکھوں کو نکالنے اور چہرہ کو نوچنے کی کوشش کرتے ہیں۔(الفضل قادیان ۲۵۔اپریل ۱۹۳۰ء ص ۷)

یہ ملکی حالات بطور تمہید بتا کر آگے چل کر فرماتے ہیں:

۲۔سلسلہ احمد یہ ایک الٰہی سلسلہ ہے اور الٰہی سلسلوں سے قومیں صلح کر کے نہیں رہا کرتیں جس سلسلہ کے ماننے والے ابتداء ہی میں پھولوں پر سے گذرتے ہیں وہ سلسلہ خدا کی طرف سے نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ کے پیارے ابتدائی حالت میں ہمیشہ کانٹوں پر سے گذرتے ہیں اور اگر تم بھی اللہ کے پیارے ہو تو اس وقت تک کہ تمہاری بادشاہت نہ قائم ہو جائے تمہارے راستے سے یہ کانٹے ہرگز دور نہیں ہوسکتے۔(حوالہ مذکور)

قادیانی ممبرو! اس حوالے میں بادشاہت کا لفظ غور سے پڑھ کے بتایئے کہ اس کے کیا معنی ہیں؟ روحانی فتوحات پر بادشاہت کا لفظ بولنا کسی زبان کا محاورہ نہیں ہے۔شاید تم لوگ اس حوالے کو بھی تحریف کی چھری سے ذبح کر ڈالو اس لئے ہم ابھی سے فیصلے کی آسان صورت پیش کئے دیتے ہیں جو یہ ہے کہ اس اقتباس میں بادشاہت کا جو لفظ آیا ہے اس کے متعلق تمہاری صدر انجمن اور خود خلیفہ قادیان ایک حلفیہ بیان شائع کر دیں کہ اس سے ہماری مراد ملکی بادشاہت نہیں بلکہ روحانی بادشاہت (مذہبی غلبہ) ہے۔واللہ! جب تم لوگ ایسا کر کے اپنا فرض منصبی ادا کر لو گے تو ہم ایک دوسرے راستے سے آکر تم سے مصافحہ کریں گے اور تم سے کہلوا دیں گے کہ اہل حدیث امرتسر کا یہ دعویٰ بالکل صحیح ہے

اندکے با تو بگفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

احمدی دوستو! سابقہ اور لاحقہ حوالوں کی بنا پر لبیک کہہ کر آگے بڑھو اور اپنی جماعت کے چالیس مخلص مومنین کو لے کر میدان جنگ میں پہنچ جاؤ اور دشمنوں پر فتح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاصل کر کے حکومت برطانیہ کی خدمت کے علاوہ احمدیت کی اشاعت کا فرض بھی ادا کرو۔ اب تو تمہیں ایک اور آسانی ہوگئی ہے کہ تمہارے روسی بھائی حکومت برطانیہ کے حلیف بن گئے ہیں۔ ان میں سے بھی چالیس آدمی تم کو مل جائیں گے۔ تب تم لوگ چالیس کا ڈبل (دو چند) ہو کر حضرت موسیٰؑ کے ستّر منتخب اصحاب سے بھی زیادہ ہو جاؤ گے، تو تمہاری فتح میں کسے شک ہوسکتا ہے۔

پس اٹھو اور ہمت کرو۔ جس طرح ولایت کی سیر کے موقع پر تم لوگوں نے خاص قسم کی وردیاں بنوائی تھیں، اسی قسم کی وردیاں پہن کر اپنے خلیفہ صاحب کے ہاتھ میں جھنڈا دے کر ان کی زیر سرکردگی نکلو، اور دنیا کو دکھا دو کہ ہم اس ظلی نبی کی امت ہیں جنہوں نے کہا ہوا کہ میری امت کے چالیس مخلص مومن ساری دنیا کو فتح کر سکتے ہیں۔

مناسب ہے کہ ان چالیس مخلصین میں مولوی محمد علی اور ڈاکٹر بشارت احمد لاہوریوں کو بھی شامل کیا جائے کیونکہ وہ بھی بڑے میاں کے ہر قول و فعل کے ذمہ دار ہیں لیکن اگر آپ لوگوں کو ان سے کسی قسم کی رقابت ہے تو ہم بھی اس پر اصرار نہیں کرتے:

محتسب را درون خانہ چہ کار

بس یاد رکھو اگر تم نے ذرا بھی غفلت سے کام لیا تو ہم مولانا حالی مرحوم کی یہ رباعی شائع کر دیں گے جو تمہارے حق میں خوب صادق آئے گی

زاہد کہتا تھا کہ جان ہے دین پر قرباں
پر آیا جب امتحاں کی زد پر ایمان
کی عرض کسی نے کہیے اب کیا ہے صلاح
بولے کہ بھائی جان جی ہے تو جہاں

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۵ جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۲۹ جمادی الثانی جلد ۳۸ نمبر ۳۰ ص ۵-۶)

مناظرہ سے فرار

موضع بھیکو والی متصل بھاگووال قریب قادیان میں ۲۲ جون ۱۹۴۱ کو مناظرہ مقرر تھا۔ مرزائی علماء نے شرائط طے کرنے میں سارا دن ضائع کر دیا۔ مگر خدا کا شکر ہے کہ ہم جس شخص کو راہ راست پر لانے کے لئے گئے تھے وہ اور اس کے ساتھ ایک مرزائی دونوں مرزائیت سے تائب ہو گئے۔ توبہ نامہ درج ذیل ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم دونوں مرزائی ہو گئے تھے۔آج مستری محمد عبداللہ معمار امرتسری کی تبلیغ سے مرزائیت سے تائب ہوتے ہیں ۔خدا تعالی ہم کو استقامت بخشے ۔العبد محمد حسین ولد خیر دین کشمیری موضع بھکوال۔العبد سردار محمد ولد فضل دین جٹ موضع کلوسوہل متصل قادیان۔گواہ شد غلام محمد ولد بھولا۔گواہ شد سید محمد لطیف۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۵ جولائی ۱۹۴۱ء مطابق ۲۹ جمادی الثانی جلد ۳۸ نمبر ۳۰ ص ۱۳)

خلیفہ قادیان جنگ میں جائے تو فتح یقینی ہے۔۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس سلسلہ کے دو نمبر اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۸ و ۲۵ جولائی ۱۹۴۱ء میں درج ہو چکے ہیں۔ان دونوں پرچوں میں ہم نے بڑے اور چھوٹے میاں (باپ بیٹا) کا کلام نقل کیا تھا کہ اگر چالیس آدمی ہمیں مل جائیں تو ہم ساری دنیا فتح کر لیں۔ اس کی نقل سے جو ہماری غرض تھی ہم نے وہیں ظاہر کر دی تھی کہ خلیفہ قادیان اگر ایسا کرے تو حکومت کی خدمت کا فرض بھی ادا ہو جائے گا اور احمدیت کی اشاعت بھی کما حقہ ہو جائے گی کیونکہ دنیا جب دیکھے گی کی دشمن کی توپوں اور ہوائی جہازوں کے گولے برسنے کے باوجود قادیانیوں کے چالیس آدمیوں نے فتح پالی ہے تو کون ایسا بدنصیب شخص ہوگا جو احمدیت قبول کرنے سے انکار کرے گا۔

لاہوری جماعت کی بابت تو ہم کہہ نہیں سکتے کہ وہ اس صورت میں بھی محمودی خلافت کو یزیدی خلافت کہے گی یا اپنی رائے میں تبدیلی کر لے گی ہاں عام انسان بلاتردد جوق در جوق احمدیت میں شامل ہو جائیں گے یہاں تک کہ دنیا کے بادشاہ بھی احمدیت کے قدم چومیں گے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کا الہام بھی صحیح ہو جائے گا کہ دنیا کے بادشاہ میرے کپڑوں سے برکت حاصل کریں گے۔

مگر افسوس ہے کہ قادیانی جماعت ہمارے اس نیک مشورہ کی قدر نہیں کرتی بلکہ الٹا ہم پر اعتراض رکھا کہ ہم ان سے تمسخر کرتے ہیں۔مگر یہ نہ سمجھا کہ پہلے تمسخر کی باتیں کون کرتا ہے۔سچ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے کہنے کو سب ہیں تو بھلا کیوں ہو گیا مجنوں
انہیں کوئی نہیں کہتا کہ وہ کیوں بام پر آئے

نیز ان باتوں کا جواب ہم اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۵ جولائی ۱۹۴۱ء میں دے چکے ہیں۔ آج ہم خلیفہ قادیان کا ایک بہت بڑا دعوی پیش کرتے ہیں جو ناظرین میں سے بہت کم لوگوں نے سنا ہوگا۔ آپ نے دسمبر ۱۹۳۱ء کے سالانہ جلسہ قادیان میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ:

(احمدیت کے مقابلہ میں) اگر انگریز، جرمن، امریکن، فرانسیسی سب مل جائیں تو بھی جس طرح مچھر مسلا جاتا ہے اسی طرح مسلے جائیں گے اور ساری قومیں احمدیت کا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی۔ نعرہ ہائے اللہ اکبر

(الفضل قادیان ۱۰ جنوری ۱۹۳۲ء ص ۴)

شاعر لوگ اس قسم کے بلند بانگ دعوے کیا کرتے ہیں مثلاً داغ کہتا ہے

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کر دوں تو داغ نام نہیں

شاعروں کا ایسا کلام فن شاعری میں اپنے اندر کمال مبالغہ اور حسن رکھتا ہے مگر انبیاء اور صلحاء کے منہ سے ایسا کلام نکلے تو مبالغہ نہیں بلکہ حقیقت پر مبنی ہونا چاہیے۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بقول خود ایک اولوالعزم نبی کا بیٹا بلکہ قمر الانبیاء ہے پھر اس کے کلام کو مبالغہ اور مجاز پر محمول کرنا کسی طرح صحیح نہ ہوگا بلکہ حقیقت یہی ہوگی کہ احمدیت کے مقابلہ میں یورپ کی سب طاقتیں مل جائیں تو مچھر کی طرح مسل دی جائیں گی۔ خلیفہ صاحب کے کلام میں انگریزوں کا ذکر فرضی طور پر ہے کیونکہ انگریزوں کو تو بڑے میاں اولوا لا مر منکم کا مصداق مان چکے ہیں (رسالہ امام الزمان)

خیر کچھ بھی ہو اس وقت جتنی طاقتیں دشمن کے ساتھ ملی ہوئی ہیں وہ سب انگریزوں کی مخالف ہیں اور احمدیت یا بالفاظ دیگر قادیانیت بقول مرزا صاحب کلاں حکومت برطانیہ کا خود کاشتہ پودا ہے۔ (تبلیغ رسالت ج ۷ ص ۱۹)

پھر اس احسان کا بدلہ اتارنے کے لئے اور کون سا موقع ہوگا۔ جن لوگوں نے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے الفاظ سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا تھا وہ ہمیں بتائیں کہ وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہاں بیٹھے تھے۔ کسی مجلس مشاعرہ میں بیٹھے تھے یا کسی دینی مجلس میں بیٹھے قمر الانبیاء کی تقریر سن رہے تھے۔ ایسی بے پر کی باتیں تو مجالس مشاعرہ میں اڑائی جاتی ہیں اور وہیں سجتی بھی ہیں۔ استاد غالب کہتا ہے

میں نے روکا رات غالب کو وگرنہ دیکھتے
اس کے اشک چشم سے گردوں کف سیلاب تھا

لیکن ہم باور نہیں کرتے کہ ان لوگوں نے خلیفہ صاحب کی تقریر غالب کے شعر کی طرح سن کر نعرہ تکبیر بلند کیا ہوگا۔ نہیں بلکہ مذہبی عقیدت سے سنی ہوگی۔ اگر ہمارا یہ خیال صحیح ہے کہ قادیانی اصحاب خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی تقریروں کو مذہبی عقیدت کے ماتحت سنا کرتے ہیں تو پھر وہ کیوں خلیفہ صاحب سے عرض نہیں کرتے کہ وہ اٹھیں اور دنیا کو اپنے اس دعوی کی صداقت دکھائیں۔ اس سے بہتر اور کون سا موقع ہوگا۔

اگر مرزا محمود احمد صاحب کو بیماری کا عذر ہے تو اپنے بیٹے کو اپنا قائم مقام بنا کر بھیج سکتے ہیں جو یورپ جا کر مسولینی، ہٹلر اور ان کے فوجی افسروں جیسے سرکشوں کو پابزنجیر کر کے قادیان میں لائے تاکہ لوگ ان کو دیکھ کر عبرت حاصل کریں اور ان سفاکوں کو یہ شعر سنائیں

دیدی کہ خون ناحق پروانہ شمع را
چنداں اماں نہ داد کہ شب را سحر کند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۶ رجب ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۳۱ ص ۴-۵)

اب خلیفہ قادیان کو جنگ میں جانا ضروری ہے۔۴

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم کئی ہفتوں سے اس مضمون پر قادیانی خلیفہ اور ان کی اتباع کو توجہ دلا رہے ہیں کہ وہ میدان جنگ میں جا کر اپنے دعوے کا ثبوت پیش کریں، اس کام کے لئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج سے اچھا موقع کبھی نہ آئے گا۔ اس سلسلہ میں ہم بڑے میاں اور چھوٹے میاں کا یہ بیان شائع کر چکے ہیں کہ صرف چالیس کامل مومن ہمیں مل جائیں تو ہم ساری دنیا کو فتح کر لیں۔ اس سلسلہ کے تین نمبر گذر چکے ہیں، آج چوتھا نمبر ہم ایک نرالی طرز میں پیش کرتے ہیں۔ ناظرین اسے غور سے پڑھیں۔

ہمارا دعوی ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو آج کل لازم بلکہ الزم ہے کہ وہ اپنے سارے اتباع (زن و مرد) کو لے کر روسی محاذ جنگ پر پہنچ جائیں کیونکہ آج کل روس کی حالت جس قدر زبوں اور خراب ہو رہی ہے وہ الفضل قادیان کے اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے:

روس میں عبرت ناک تباہی و بربادی

موجودہ جنگ اگرچہ تمام ممالک کے لئے ہی بہت بڑے مصائب اور آلام کا موجب بن رہی ہے اور ان میں نہایت ہی عبرت ناک تباہی و بربادی پھیل رہی ہے لیکن روسی محاذ پر جو کچھ ہو رہا ہے اور روس جس تباہی کا مورد بن رہا ہے اس کا تصور بھی لرزہ براندام کر دینے کے لئے کافی ہے۔

سینکڑوں میل لمبے محاذ پر ۹۰ لاکھ افراد ایک دوسرے کی ہلاکت میں مصروف ہیں۔ بے تحاشہ کشتوں کے پشتے لگائے جا رہے ہیں اور وحشت و درندگی کے ایسے مناظر پیش کئے جا رہے ہیں کہ کہا جا سکتا ہے جب سے موجودہ دنیا کی ابتداء ہوئی ہے اتنی بڑی اتنی خوں ریز اور اتنی وحشت ناک جنگ کبھی نہیں ہوئی۔

جنگ کی خبریں پڑھنے والے جانتے ہیں کہ موجودہ جنگ میں ایک دوسرے کو زیادہ سے زیادہ جانی اور مالی نقصانات پہنچانے کے لئے غیر معمولی ذرائع سے کام لیا جا رہا۔ نہ صرف بری اور بحری جنگوں میں ایسے اسلحہ اور ایسے طریق استعمال کئے جا رہے ہیں جو پہلے کسی کے وہم و گمان میں بھی نہ تھے بلکہ ہوا کو بھی انسانی ہلاکت کا بہت بڑا ذریعہ بنا لیا گیا ہے یعنی قسما قسم کے ہوائی جہازوں سے بڑے بڑے وزنی بم گرا گرا آبادیوں کو ویرانے شہروں کو کھنڈرات کارخانوں کو راکھ کے ڈھیر اور انسانوں کو لاشوں کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تودے بنایا جا رہا ہے۔
یہی سب کچھ روس میں بھی ہو رہا ہے اور اتنے وسیع پیمانے پر ہو رہا ہے کہ موجودہ جنگ میں باوجودیکہ بڑے بڑے بھیانک نظارے رونما ہوئے، اور کسی جگہ نہیں ہوا۔ لیکن قضا وقدر نے روس کے لئے اسے کافی نہیں سمجھا بلکہ اس میں بہت کچھ اضافہ ضروری قرار دیا ہے۔ اور وہ اس طرح کہ اہل روس کو یخربو ن بیوتھم بایدیھم کے مصداق بنادیا گیا ہے۔ جب جرمنی نے روس پر حملہ کر کے آگے بڑھنا شروع کر دیا، اور روسیوں کی مزاحمت کامیاب نہ ہوسکی تو روسی مختار کل سٹالن نے روسیوں کو یہ حکم دے دیا کہ کسی مقام سے پیچھے ہٹنے سے قبل وہاں سے جو چیز ساتھ نہ لے جاسکو اسے اپنے ہاتھوں سے تباہ و برباد کر دو تا کہ دشمن کے ہاتھ نہ پڑے اور وہ اس سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔ روسی اس پر عمل کرتے ہوئے اپنے شہروں آبادیوں فصلوں حتی کہ جنگلوں کو بھی نذر آتش کر رہے ہیں۔ حال ہی میں اخبارات میں یہ خبر چھپی ہے کہ پیشتر اس کے کہ دشمن سمولنسک کے شہر پر قبضہ کرتا روسیوں نے اسے آگ لگا کر تباہ کر دیا اور وہ کئی روز تک جلتا رہا۔

(الفضل قادیان ۲۵ جولائی ۱۹۴۱ء ص ۱)

ہم نے ناظرین کے سامنے روس کا واقعہ الفضل کے الفاظ میں اس لئے پیش کیا ہے کہ مندرجہ ذیل عبارت کا مطلب ان کے ذہن نشین ہو جائے جسے ہم رسالہ ریویو آف ریلی جنز آف قادیان بابت ستمبر ۱۹۱۷ء سے نقل کرتے ہیں۔ اس رسالہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ پیش گوئی درج کی گئی ہے کہ:

زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا جائے گا۔

پھر اس پیش گوئی سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کے ملک میں احمدیت کثرت سے پھیلے گی حتی کہ حکومت بھی احمدی ہو جائے گی۔

ہم حیران تھے کہ روس جیسی جابر اور زبردست حکومت جرمنی جیسی چھوٹی سی حکومت کے مقابلہ میں کیوں پسپا ہو رہی ہے، لیکن جب ہماری نظر اس حوالے پر پڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو ہم سمجھے کہ یہ سب کچھ برکت ہے کہ مرزا صاحب کلاں کی پیش گوئی کے بموجب جس کی تشریح رسالہ ریویو نے کی ہے۔ روس میں احمدیت اس کثرت سے پھیل گئی گویا حکومت خود احمدی ہوگئی جس کے نتیجہ میں روس کو یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ جو حکومت ترکی جیسی زبردست سلطنت کے مقابلہ میں فتح یاب ہوتی رہی، آج وہ جرمنی جیسی معمولی حکومت کے سامنے ذلیل وخوار ہو رہی ہے جیسا کہ خود الفضل نے مندرجہ بالا نوٹ میں اس امر کا اعتراف کیا ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے اس مضمون کی ایک رباعی لکھی ہے جو تھوڑے تصرف کے ساتھ یوں ہے

دیکھو جس سلطنت کی حالت درہم
سمجھو کہ وہاں ہے کوئی برکت کا قدم
یا کوئی بیگم ہے مشیر دولت
یا کوئی احمدی وزیر اعظم

احمدی دوستو! حق تو یہ ہے کہ اگر یہ پیش گوئی اپنی تصریح کے ساتھ شیخ چلی کی بڑ نہیں ہے تو آپ لوگوں کا فرض ہے کہ اس کی صداقت دنیا سے منوائیں جس کی صورت بس یہی ہے کہ خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) سے کہہ دیں کہ بیماریوں کا عذر چھوڑ دیجئے اور چالیس مخلص مومنین بلکہ اپنے سارے اتباع کو لے کر میدان جنگ میں پہنچ جائیے اور ہاتھ میں لوائے احمدیہ لے کر یہ شعر پڑھتے ہوئے سفاک جرمنوں اور انکے مددگاروں پر حملہ آور ہو جائیں:

آج میں وہ ہوں کہ رستم کو بھی گرا ڈالوں
پہاڑ ہووے تو اک آن میں ہلا ڈالوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۳۲ ص ۴۔۵)

کیا ہٹلر دجال ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عیسائیوں کی بائبل کے حصہ عہد عتیق میں ایک کتاب مکاشفہ دانیال نبی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ یہ کتاب ایسی پیچیدہ اور گول مول ہے کہ ہر مدعی اس کو اپنی طرف لگا لیتا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بھی اس میں سے اپنے حق میں ایک پیش گوئی نکالی ہوئی ہے کہ:

دانیال نبی نے میرے مبعوث ہونے کی تاریخ ۱۲۹۰ھ بتائی ہوئی ہے

(حقیقۃ الوحی)۔

خدا کی قدرت کے قربان کہ وہ مدعیوں کو اپنے ہی الفاظ میں پھنسا دیتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے خود ہی دانیال کی کتاب سے لکھا ہے کہ:

آخری زمانہ اس مسیح موعود کا (یعنی مجھ مرزا کا) دانیال ۱۳۳۵ھ لکھتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی)

اس کا مطلب صاف ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کو بحیثیت مسیح موعود ۱۳۳۵ھ تک زندہ رہنا چاہیے تھا، حالانکہ آپ کی وفات ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ مطابق مئی ۱۹۰۸ء میں ہوئی۔ بس قدرت کا یہی جواب کافی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے ہی پیش کردہ معیار کی رو سے فیل ہیں۔ اسی کے حق میں کہا گیا ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

دانیال کی اسی کتاب سے اخذ کر کے رسالہ اخوت لاہور نے ایک مضمون شائع کیا ہے جس میں ہٹلر (آمر جرمنی) کو بدترین ظالم گمراہ انسان مسیحیت کا مخالف خدا کا منکر خدائی کا مدعی بت پرست خونخوار دنیا کو تباہ کرنے والا اور سفاک وغیرہ ٹھہرا کر اس کی جنگ کا خاتمہ فروری ۱۹۴۳ء میں بتایا ہے۔

ہٹلر کی نسبت مسیحی رسالے نے جو کچھ شائع کیا ہے اپنے ناظرین کی اطلاع کے لئے ہم بھی نقل کر دیتے ہیں مگر مضمون نگار نے ہٹلر کی طرف بعض ایسی باتیں بھی منسوب کی ہیں جن کا ذکر آج تک اخباروں میں نہیں آیا، اس کا ذمہ دار وہ خود ہے۔ بہر حال مضمون دل چسپ ہے اس لئے ہم اسے اہل حدیث میں نقل کرتے ہیں ناظرین بنظر غائر شوق سے پڑھیں اور حواشی بھی ملاحظہ کرتے جائیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہٹلر بائیبل میں :

عرصہ عنقریب دو برس کا ہوا چاہتا ہے اور ابھی یہ جنگ نہ چھڑی تھی کہ مشہور و معروف مسیحی سادھو جیوا رتنم صاحب لاہور میں وارد ہوئے ، اورانہوں نے ایک یا دو روز نولکھا کے گرجا میں درس دیئے ۔جن میں پیش آنے والے واقعات عالم کے متعلق کتاب مقدس سے وضاحت فرمائی اور نہایت صراحت اور صفائی سے استدلال کر کے ہٹلر کو گناہ کا مرد ، اور مخالف مسیح ثابت کیا..

سادھو صاحب نے دانی ایل نبی کے صحیفہ کے باب ۱۱ سے خاص طور پر استدلال کیا ملاحظہ ہوں آیات ۲۱ سے ۴۵ تک ۔

پھر اس کی جگہ ایک پاجی برپا ہوگا جو سلطنت کی عزت کا حق دار نہ ہوگا لیکن وہ ناگہاں آئے گا اور چاپلوسی کر کے مملکت پر قابض ہو جائے گا اور وہ سیلابِ افواج کو اپنے ساتھ رگید ے گا اور شکست دے گا اور امیر عہد کو بھی نہ چھوڑے گا اور جب اس کے ساتھ عہد و پیمان ہو جائے گا تو دغا بازی کرے گا کیونکہ وہ بڑھے گا اور ایک قلیل جماعت کی مدد سے اقتدار حاصل کرے گا اور ایام امن میں ملک کے زرخیز مقامات میں داخل ہوگا اور جو کچھ اس کے باپ دادا اوران کے آباء واجداد سے نہ ہوا تھا کر دکھائے گا وہ غنیمت اور لوٹ اور مال ان میں تقسیم کرے گا اور کچھ عرصہ تک مضبوط قلعوں کے خلاف منصوبے باندھے گا...

وہ اپنے باپ دادا کے معبودوں کی پرواہ نہ کرے گا اور نہ عورتوں کی مرغوبہ کو اور نہ کسی اور معبود کو مانے گا بلکہ اپنے آپ ہی کو سب سے بالا جانے گا اور اپنے مکان پر معبود حصار کی تعظیم کرے گا اور جس معبود کو اس کے باپ دادا نہ جانتے تھے سونا چاندی اور قیمتی پتھر اور نفیس ہدیئے دے کر اس کی تکریم کرے گا ۔ وہ بے گانہ معبود کی مدد سے محکم قلعوں پر حملہ کرے گا ۔ جو اس کو قبول کریں گے ان کو بڑی عزت دے گا اور بہتوں پر حاکم بنائے گا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رشوت میں ملک کو تقسیم کرے گا...

وہ دیگر مما لک پر بھی ہاتھ چلائے گا اور ملک مصر بھی بچ نہ سکے گا۔لیکن مشرقی اور شمالی اطراف سے افواہیں اسے پریشان کریں گی اور وہ بڑے غضب سے نکلے گا کہ بہتوں کو نیست و نابود کرے اور وہ شاندار مقدس پہاڑ اور سمندر کے درمیان شاہی خیمہ لگائے گا لیکن اسکا خاتمہ ہو جائے گا اور کوئی اسکا مددگار نہ ہو گا۔

اس کے علاوہ آپ مطالعہ کیجئے:

دانی ایل ۷۔۹ ،حزقی ایل ۳۸ و ۳۹ ، متی ۲۴: ۱،۲ ، کرنتھیوں ۶: ۱۵ ، یہوواہ ۲ ، پطرس ۳،۳ ، یوحنا ۲: ۱۸، ۲۲، ۴:۴ ، ۳ ،۲، یوحنا ۷ باب ۲ ۔ تھسلنیکیوں ۱۲: ۳۔۱۲

اس کے بعد مکاشفہ ۱۳ باب کا بھی مطالعہ فرمائیں ۔ یہ تمام باب گذشتہ جنگ عظیم اور موجودہ جنگ کی ایک صحیح تصویر ہے

...اس کا زخم کاری اچھا ہو گیا اور ساری دنیا تعجب کرتی ہوئی اس حیوان کے پیچھے پیچھے ہولی...

اور بڑے بول بولنے اور کفر بکنے کے لئے اسے ایک منہ دیا گیا اور اسے بیالیس مہینے تک کام کرنے کا اختیار دیا گیا (اس حساب سے موجودہ جنگ جو ماہ ستمبر ۱۹۳۹ء میں شروع ہوئی تھی آخر ماہ فروری ۱۹۴۳ء تک جاری رہے گی۔اخوت) اور اس نے خدا کی نسبت کفر بکنے کے لئے منہ کھولا اور اسے یہ اختیار دیا گیا کہ مقدسوں سے لڑے اور ان پر غالب آئے اور اسے ہر قبیلے اور امت اور اہل زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا....

اور اس نے سب چھوٹے بڑوں دولت مندوں اور غریبوں آزادوں اور غلاموں کے دہنے ہاتھ یا ان کے ماتھے پر ایک ایک چھاپ کرا دیا، تا کہ اس کے سوا جس پر نشان یعنی اس حیوان کا نام یا اس کے نام کا عدد ہو اور کوئی خرید و فروخت نہ کر سکے حکمت کا یہ موقع ہے جو سمجھ رکھتا ہے وہ اس حیوان کا عدد گن لے کیونکہ وہ آدمی کا عدد ہے اور اس کا عدد چھ سو چھیاسٹھ (۶۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے‘۔

1.And I stood upon the sand of the sea, and saw a beast rise up out of the sea, having seven heads and ten horns, and upon his horns ten crowns, and upon his head the name of blasphemy.

2. And the beast which I saw was like unto a leopard, and his feet were as the feat of a bear, and his mouth as a mouth of a lion; and the dragon gave him his power, and his seat, and great authority.

3. And I saw one of his heads as it were wounded to death; and his deadly wound was healed: and all the world wondered after the beast.

4.And they worshipped the dragon which gave power unto the beast: and they worshipped the beast, saying, Who is like unto the beast? who is able to make war with him?

5. And there was given unto him a mouth speaking great things and blasphemies; and power was given unto him to continue forty and two months.

6. And he opened his mouth in blasphemy against God, to blaspheme his name, and his tabernacle, and them that was dwell in heaven.

7. And it was given unto him to make war with the saints, and to overcome them: and power was given him over all kindreds, and tongues, and nations.

8. And all that dwell upon the earth shall worship him, whose names are not written in the book of life of the Lamb slain from the foundation of the world.

9. If any man have an ear, let him hear.

10. He that leadeth into captivity shall go into captivity; he that is killeth

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

with the sword must be killed with the sword. Here is the patience and the faith of the saints.

11. And I beheld another beast coming up out of the earth; and he had two horns like a lamb, and he spake as a dragon.

12. And he exerciseth all power of the first beast before him, and causeth the earth and them which dwell therein to worship the first beast, whose deadly wound was healed.

13. And he doeth great wonders, so that he maketh fire come down from heaven on the earth in the sight of men.

14. And deceiveth them that dwell on the earth by the means of those miracle which he had power to do in the sight of the beast; saying to them that dwell on the earth, that they should make an image to the beast, which had the wound by a sword, and did live.

15. And he had power to give life unto the image of the beast, that the image of the beast should both speak, and cause that as many as would not worship the image of the beast should be killed.

16. And he causeth all, both small and great, rich and poor, free and bond, to receive a mark in their right hand, or in their foreheads;

17. And that no man might buy or sell, save he that had the mark, or the name of the beast, or the number of his name .

18. Here is wisdom. Let him that hath understanding count the number of the beast; for it is the number of a man; and his number is six hundred three score and six. (Revelation, 13 : 1.18)

حال ہی میں مجھے ایک نسخہ آئینہ احوال مصنفہ ڈاکٹر چارلس ومسٹر ہلاسی رام صاحب موصول ہوا ہے اس کے باب پنجم، مخالف مسیح، کے زیرعنوان جو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علامتیں مخالف مسیح کی بتائی گئی ہیں، یعنی خدا اور اس کے کلام یا کلمہ کا منکر،، اپنے آپ کو خدا کے برابر سمجھنے والا بلکہ خود خدا ہونے کا مدعی (آج تک اخباروں میں اس کا ثبوت نہیں ملا۔ ثناء اللہ) اپنی قدرت اور اپنے معجزات دنیا کو دکھلانے والا، سب ہٹلر پر چسپاں ہوتی ہیں اور مخالف مسیح کے جو مختلف نام کتاب مقدس میں آئے ہیں وہ بھی سب اس باب میں بتائے گئے ہیں یعنی گناہ کا شخص، ہلاکت کا فرزند، بے دین، گمراہ کرنے والا، اور بت پرست (نمبر اول اگر صحیح ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ خدائی کا مدعی بت پرست نہیں ہوسکتا اور بت پرست خدائی کا مدعی نہیں ہوسکتا۔ ثناء اللہ) یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ فوق الانسانی قوت اور معجزات کرنے کی قوت کا مالک ہوگا (یہ صفت قریب قریب دجال کی ہے ہم نے آج تک اس صفت کا ظہور ہٹلر میں نہیں پایا۔ ثناء اللہ) تاکہ بنی آدم کو گناہ کے فریب میں پھنسا دے اس کے نام کا عدد ٦٦٦ ہوگا....

مسیحی دوستو! ہم از بس ہولناک ایام میں سے گذر رہے ہیں کتاب مقدس کی پیش گوئیوں کے مطابق روئے زمین کے مسیحی کلیسا پر شدید ترین مصائب اور اذیتوں کے پہاڑ ٹوٹنے والے ہیں ایسی مصیبتیں کہ ابتدائے آفرینش سے آج تک دیکھنے سننے میں نہیں آئیں۔ کلیسا کے ایمان کی آزمائش ہونے کو ہے۔ مخالف مسیح کی طاغوتی طاقتیں کلیسا کو ملیا میٹ اور نیست و نابود کرنے کے لئے بروئے کار آرہی ہیں اس لئے کلیسائے جامعہ (مسیح کی دلہن) کا فرض اولین یہ ہونا چاہیے کہ وہ اس روحانی جنگ کے مقابلہ کے لئے تیار اور کمر بستہ ہو اور اس نجس و ناپاک دنیا کی آلودگیوں سے اپنے دامن ایمان و جائے عصمت کو بچائے رکھے اور اپنے نوشہ کے استقبال کے لئے اپنے آپ کو آراستہ کرے طعنہ زن طعن کرتا اور پوچھتا ہے کہ، اس کے آنے کا وعدہ کیا ہوا؟ اس کا جواب خود خداوند مسیح دیتے ہیں؛ دیکھو میں جلد آنے والا ہوں بلکہ دروازہ پر ہوں۔ اے کاش! اس کی تائید میں کلیسا یوں کہے آمین اے خداوند یسوع آ (روس میں جب ہر ایک مذہب کو بند کیا گیا مذہبی معابد کو بھی مسمار کرایا گیا اس وقت چاہیے تھا کہ مسیحیوں پر رنج وغم کے پہاڑ ٹوٹتے اس لحاظ سے سچی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات کہنا اگر گناہ نہیں تو ان سب برائیوں کا مصداق روس کا اول ڈکٹیٹر لینن اور اس کا جانشین سٹالن ہونا چاہیے کیونکہ ان لوگوں نے نہ صرف مسیحیت پر بلکہ اسلام پر بلکہ کل ادیان پر ہاتھ صاف کیا، جو حالات جاننے والوں سے مخفی نہیں۔ثناءاللہ امرتسری)

(اخوت لاہور بابت جولائی ص ۱۷۔۱۹)

بعض احادیث میں پیش گوئی آئی ہے کہ قیامت کے قریب ملحمہ کبری ہوگا یعنی بہت بڑی جنگ۔ اسلئے گذشتہ جنگ عظیم کے موقع پر ہم نے اس جنگ کو ملحمہ کبری سمجھا تھا مگر حالات حاضرہ نے بتایا کہ گذشتہ جنگ یعنی ۱۹۱۴۔۱۹۱۸ء ملحمہ کبرہ تو تھی لیکن کبری نہ تھی۔ بے شک موجودہ جنگ پہلی کی نسبت ملحمہ کبری ہے اس لئے اس کو اگر اس حدیث کا مصداق سمجھا جائے تو غلط نہ ہوگا۔

اس میں شک نہیں کہ زمانہ ترقی کرتا جارہا ہے خاص کر خونخواری وسفا کی میں ۔ملائکہ کرام کی بنی آدم کے متعلق پیش گوئی اتجعل فيها من يفسد فيها و يسفك الد ماء ۔خدا جانے کہاں تک اپنا جلوہ دکھائے ۔ قیاس ہی جانتا ہے کہ آئندہ کبھی جنگ ہوگی تو بلحاظ ترقی زمانہ اس سے بھی زیادہ سخت ہوگی ۔اس وقت کے مسلمانوں کو اختیار ہوگا کہ وہ اس کو ملحمہ کبری قرار دیں۔ سردست تو ہماری رائے یہی ہے کہ یہی ملحمہ کبری ہے جس کے متعلق حدیثوں میں خبر آئی ہے العلم عند الله

آخر میں ہماری دعا ہے کہ اخوت کے مکتوبہ مضمون میں جو اس لڑائی کا خاتمہ فروری ۱۹۴۳ء میں بتایا گیا ہے خدا کرے یہ میعاد غلط ہو اور جلدی اسکا خاتمہ بالخیر ہو جائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۳۳ ص ۳۔۴)

خلیفہ کو حکومت ملنے کا وعدہ، پس وہ جلدی جنگ کیلئے جائیں ۵

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ سلسلہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ جولائی ۱۹۴۱ء سے جاری ہے۔ ہم نے یہ سلسلہ اس لئے جاری کیا تھا کہ قادیانی مسیح کی پیش گوئی سچی ثابت ہو اور جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیہ اپنا دین و مذہب دنیا میں پھیلا سکے۔ مگر قادیانی لوگ جنگ سے ان لوگوں کی طرح ڈرتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید میں ان لفظوں میں آیا ہے:

ینظرون الیك نظر المغشی علیه من الموت ۔(پ۲۶ع۷)

حالانکہ یہ وقت ایسا تھا کہ گورنمنٹ برطانیہ کی خدمت بھی ہو سکتی اور ملکی فتوحات بھی حاصل ہو جاتیں۔

لطف یہ ہے کہ قادیانی پریس ہمارے پیش کردہ حوالہ جات کا جواب بھی نہیں دیتا۔ نہ ان کے کچھ معنی بتاتا ہے۔ اخبار الفضل قادیان نے ۱۱ جولائی ۱۹۴۱ء کی اشاعت میں صرف اتنا لکھا کہ:

مرزا صاحب نے کبھی ملکی فتوحات کی خواہش ظاہر نہیں کی کیونکہ یہ فتوحات دنیائے دوں سے تعلق رکھتی ہیں۔

اس کا جواب ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۴۱ء میں دے دیا تھا۔ اس کے علاوہ آج دوسرا جواب اس سے زیادہ واضح اور مفید مطلب پیش کرتے ہیں جس سے سرتابی کرنے کا کسی احمدی کو قادیانی ہو یا لاہوری حیدرآبادی ہو یا پشاوری اختیار نہ ہوگا۔

اخبار الفضل کا سٹاف اور دیگر اتباع مرزا اس حوالہ کو غور سے پڑھیں اور دلی یقین کے ساتھ اس کا مطلب سمجھیں اور پڑھنے کے بعد اس امر کا اعتراف کریں کہ اہل حدیث اقوال مرزا کو اتباع مرزا سے زیادہ جانتا ہے اسی لئے اہلحدیث کا بمقابلہ اتباع مرزا کے یہ قول ہے:

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مسیح قادیان اپنی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۱۔۹۲ میں لکھتے ہیں:

خدائے رحمان کا حکم ہے اس کے خلیفہ کے لئے جس کی آسمانی بادشاہت ہے اس کو ملک عظیم دیا جائے گا اور خزانے اس کے لئے کھولے جائیں گے یہ خدا کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب۔ کہہ اے منکرو میں صادقوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں سے ہوں پس تم میرے نشانوں کا ایک وقت تک انتظار کرو۔

اس عبارت پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک حاشیہ لکھا ہے جس سے ہر طرح کی تشریح اور تفصیل حاصل ہوتی ہے۔اس کے الفاظ یہ ہیں:

کسی آئندہ زمانے کے متعلق یہ پیشین گوئی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروق کے زمانے میں ہوا۔

یہ حاشیہ متن کی پوری تشریح کرتا ہے کہ ملک ملنے سے مراد دنیاوی ملکی فتوحات ہیں جیسی کہ حضرت عمرؓ کے زمانہ میں ہوئیں تھیں۔

میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی کو قادیانی جماعت فضل عمر کہا کرتی ہے یعنی عمر ثانی اور حضرت عمرؓ کے مشابہ اور مثیل۔

پس یہ حاشیہ اور متن بکمال وضاحت بتا رہے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کو بحیثیت خلیفۃ اللہ کے جو ملک ملنے کا وعدہ دیا گیا تھا وہ موجودہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے ذریعہ سے پورا ہونا ضروری ہے۔ہم تو اسی پر متعجب تھے کہ وعدہ محمدی تو حضرت عمرؓ کی دس سالہ حکومت میں پورا ہو گیا لیکن قادیانی وعدہ فضل عمر کے ۲۶ سالہ عہد خلافت میں بھی پورا نہ ہوا اور جب پورا ہونے کا زمانہ آیا تو اتباع مرزا بقول:

چناں خفتہ اند کہ گوئی مردہ اند

بالکل خاموش ہو گئے۔

احمدی ممبرو! فرمان خداوندی غور سے پڑھو اور اس عذاب کا خوف کرو جس کا ذکر اس فرمان ذی شان میں ہے:

ما لکم ا ذا قیل لکم انفروا فی سبیل الله اثّا قلتم الی الا ر ض ار ضیتم بالحیوة الد نیا من ا لآ خر ة ۔ فما متاع الحیوة الدنیا فی ا لاخر ة الّا قلیل ۔الّا تنفروا یعذ بکم عذا باً الیماً و یستبدل قو ماً غیر کم و لا تضروه شیئاً و الله علی کل شیء قدیر ۔(التوبہ:۳۸۔۳۹)

جہاد جو فتوحات ملکی کا ایک ذریعہ ہے اس سے منہ پھیرنے والوں کی بابت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوان آیات میں وعید شدید وارد ہے وہ خلیفہ قادیان اور ان کے اتباع کے لئے (جن کے حق میں) ملکی فتوحات ملنے کا وعدہ بزبان مرزا دیا گیا تھا قابل غور ہے۔

قادیانی ممبرو! کب تک آرام کی کھاؤ گے اٹھو مخلصین جماعت احمدیہ کے چالیس آدمی لے کر روسی محاذ جنگ میں جلدہ پہنچو جہاں تمہارے بھائی (روسی احمدی) گرفتار بلا ہو رہے ہیں (دیکھو اہل حدیث سابق نمبر بحوالہ الفضل)

آخر اس لیت ولعل کی وجہ بھی کوئی ہے کیا تم نے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامی وعدوں کو کسی محبوبہ کے وعدوں کی طرح سمجھ رکھا ہے جس کی شان میں کہا گیا ہے

كانت مواعيد عرقوب لها مثلاً
و ما مواعيدها الّا الاباطيل

یا استاد غالب مرحوم کے شعر کا مصداق سمجھ رکھا ہے جو کہتے ہیں

تم ان کے وعدے کا ذکر ان سے کیوں کرو غالب
یہ کیا کہ تم کہو اور وہ کہیں کہ یاد نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۳ ص ۵)

قادیان سے تفسیر کبور کی اشاعت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے نام سے چند سورتوں (سورہ یونس سے کہف تک) کی ایک تفسیر شائع ہوئی ہے جس کا نام انہوں نے تفسیر کبیر رکھا ہے۔

تفسیر کبیر چونکہ امام رازیؒ کی تفسیر کا نام ہے جو کل دنیائے اسلام میں مشہور اور متداول ہے، لازماً اس نام سے ادھر ہی ذہن متوجہ ہوتا ہے۔اس لئے ہم نے بطور مشورہ کے کبیر کی بجائے کبور لکھا ہے جو معنی کے لحاظ سے ایک ہی ہے۔قادیانی پارٹی ہم سے بدگمان رہتی ہے، ورنہ وہ ہم سے پہلے ہی مشورہ کر لیتی تو اس سے بھی اچھا نام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تجویز کرتے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آیا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی تفسیر کا نام تفسیر کبیر کیوں رکھا گیا۔ الّا ایک وجہ ذہن میں آئی کہ قادیان میں سب کچھ ظلی ہے نبوت بھی ظلی رسالت بھی ظلی یہاں تک کہ مرزا صاحب (بڑے میاں) محمد اور احمد، موسی، عیسی وغیرہ سب کچھ ظلی رنگ میں ہیں۔ چنانچہ تریاق القلوب میں لکھتے ہیں:

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

غالبًا اسی لئے انہوں نے اپنی تفسیر کبیر کو بھی ظلی تفسیر کبیر قرار دیا ہوگا۔ خیر ہمیں اس سے زیادہ بحث نہیں وہ جانیں اور ان کا کام۔ آج ہم اس تفسیر پر کچھ نظر کرتے ہیں۔

قادیانی تفسیر کبور کیا چیز ہے، محض اغلوطات خیالات اور تحریفات کا مجموعہ۔ ہم نے اس کو چھ روپے قیمت میں خریدا اور دیکھا خیال ہوا کہ تفسیر بالرائے کا جو سلسلہ ہماری طرف سے جاری ہے، اس کی دوسری جلد میں اس کا ذکر کیا جائے گا۔ لیکن جوں ہی میری نظر سورۃ یونس کی آیت افمن کان علی بیّنۃ پر پڑی تو مجھے اس بات کا خوف ہوا کہ تفسیر بالرائے کی جلد ثانی خدا جانے کب چھپے اور اس سے پہلے ہی مجھے داعی اجل بلا لے، تو میں خدا کے سامنے کیا جواب دونگا کہ تحریف قرآن کو میں نے پڑھا اور جلدی جواب نہ دیا۔ اس لئے تفسیر کبور پر مستقل رسالہ رسالہ لکھنا تجویز ہوا جو تفسیر بالرائے سے الگ شائع ہوگا انشاء اللہ اس کا نام تجویز ہوا بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر۔

میرا خیال ہے جو میں بلا خوف تردید ظاہر کرتا ہوں کہ پادری سلطان محمد خان بھی اگر تفسیر قرآن پوری کر دیتے تو اس میں اتنی تحریف قرآن نہ ہوتی جتنی قادیانی تفسیر میں ہے۔

اس تفسیر کبور سے مجھے جس قدر صدمہ ہوا کسی قادیانی کتاب سے اتنا صدمہ نہیں ہوا۔ تعجب یہ ہے کہ ان لوگوں کے دل میں یہ خیال کیوں بیٹھ گیا کہ ہندوستان میں بجز اتباع مرزا کے کوئی قرآن جاننے والا نہیں ہے۔ خدا کا خوف تو بڑی چیز ہے علماء وطلباء کے تعاقبات کا بھی کچھ خیال ہو تو آدمی اتنی جرأت نہیں کرسکتا۔

سرسید احمد خاں مرحوم اور دیگر ہندوستانی مولفوں نے قرآن مجید کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضامین خلاف منشاء قرآن ظاہر کئے ہیں، مگر میری تحقیق یہ ہے کہ مرزا غلام احمد اور اتباع مرزا قادیانی اس کام میں بہت بڑھ گئے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ یہ شعر ایسے ہی لوگوں کے حق میں ہے

گر تو قرآں بریں نمط خوانی   ببری رونق مسلمانی

ایک واقعہ: میں پچھلے مہینے دینانگر کے جلسہ میں جارہا تھا کہ ریل گاڑی میں دو جنٹل مین قادیان کو جارہے تھے دونوں انگریزی تعلیم یافتہ تھے۔ انہوں نے مجھ سے اس تفسیر کے متعلق میری رائے پوچھی تو میں نے کہا محض بور کے لڈو ہیں۔

یہ جواب ان کو بڑا تلخ معلوم ہوا۔ میں نے کہا اچھا کسی وقت مجھے ملئے گا میں آپ ہی سے اقرار کرادونگا انشاء اللہ۔

پھر آپس میں باتیں کرتے ہوئے انہوں نے خلیفہ قادیان کے علم وفضل کا ذکر کیا۔ ایک ان میں سے ایم اے تھا۔ اس نے کہا ہمیں تو پانچ منٹ خلیفہ صاحب کی صحبت مل جائے تو پانچ منٹ میں اتنا علم حاصل کر لیتے ہیں جو دو سال میں بھی نہ ہو سکے میں نے دل میں کہا سچ ہے: پیراں نمی پرند و مریداں ہمے پرانند

ایسے مرید نہ ہوں تو ان پیروں کا کارخانہ کیسے چلے۔

نوٹ: تعجب ہے اتباع مرزا کی لاہوری پارٹی پر جو اس تفسیر پر منہ بسورتی ہے مگر تردید یا اصلاح کے لئے بھی قلم نہیں اٹھایا شاید کچھ سوچ رہے ہوں گے۔

خیر اس تمہید کے بعد ہم ناظرین کو تفسیر کبور سے ایک نمونہ دکھاتے ہیں۔

آیت کریمہ جس کا ذکر اوپر آیا ہے اس کے پورے الفاظ یہ ہیں:

افمن کان علی بینة من ربه و یتلوه شاهد منه و من قبله کتاب موسی اماماً و رحمةً اولئك یومنون به۔ (ھود:۱۷)

اس آیت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

پس کیا جو شخص اپنے رب کی طرف سے ایک روشن دلیل پر قائم ہے اور اس کی صداقت کا ایک گواہ اس (خدا تعالیٰ) کی طرف سے آکر اس کی پیروی کرے گا اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب تھی جو لوگوں کے لئے امام اور رحمت تھی (ایک جھوٹے مدعی جیسا ہوسکتا ہے) وہ یعنی موسیٰ کے سچے پیرو اس پر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضرور ایمان لاتے ہیں۔ (ص ۱۶۴)

اس غلط ترجمے کے بعد اپنا ما فی الضمیر اور مقصود اصلی یوں بتاتے ہیں کہ شاهد سے مراد مرزا غلام احمد (قادیانی مسیح موعود) ہیں۔ چنانچہ آپکے الفاظ یہ ہیں:

پس جاننا چاہیے کہ اس جگہ خصوصیت کے ساتھ حضرت مسیح موعود (مرزا) کا ہی ذکر ہے جن کا نزول خدا تعالی کی طرف سے اسی رنگ میں ہونا تھا جیسے پہلے بینہ کا نزول ہوا تھا۔ جن کی آمد کی غرض یہ تھی کہ وہ اسلام کی صداقت کی شہادت تازہ مثالوں سے دیں جب کہ اسلام کی صداقت اور اس کی قوت قدسیہ کے خلاف بہت سے امور جمع ہونے والے تھے۔ (ص ۱۶۷)

اس تفسیر میں کئی ایک غلطیاں ہیں خلیفہ قادیان کو تسلیم ہے کہ قرآن مجید کی صحیح تفسیر کے لئے عربیت کی ضرورت ہے (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۳۱ء) اس لئے ہم عربیت کے قاعدے سے اس ترجمے کو پرکھتے ہیں۔ پس ناظرین غور سے سنیں:

۱۔ و من قبله کا واو عطف کے لئے ہے کتاب معطوف ہے شاهد پر یہ دونوں فاعل مفعول ہیں یتلوا کے مگر قادیانی ترجمہ میں اس کا لحاظ نہیں رکھا گیا بلکہ کتاب موسی کو مستقل جملہ بنایا گیا۔ دیکھئے الفاظ (اور اس سے پہلے موسی کی کتاب تھی) یہ ترجمہ اس صورت میں ہوتا اگر عبارت یوں ہوتی من قبله کان کتاب موسی اور کان بھی تامہ ہوتا کیونکہ ناقصہ ہونے کی صورت میں اس کی خبر کی ضرورت ہوتی۔

۲۔ اور اماماً و رحمة حال ہے کتاب موسی کا جو معطوف ہے شاهد پر اور شاهد فاعل ہے یتلوا کا مگر آپ نے ترجمہ میں اس کو بھی مستقل جملہ بنا دیا چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں، جو لوگوں کے لئے امام اور رحمت تھی۔، یہ ترجمہ لفظوں کا نہیں بلکہ ایجاد بندہ ہے۔

۳۔ پھر اولئك یومنون به کا ترجمہ ایسا بے ڈھنگا کیا ہے کہ نہ کوئی عالم ایسا غلط ترجمہ کر سکتا ہے اور نہ کوئی طالب علم سن سکتا ہے۔

آپ کے الفاظ ملاحظہ ہوں: (وہ موسی کے سچے پیرو اس پر بھی ایمان لاتے ہیں،) اولئك اسم اشارہ ہے جو مشار الیہ کو چاہتا ہے آپ نے اس کا مشار الیہ موسی کے سچے پیرو بتایا ہے حالانکہ وہ مذکور نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۔ منہ کی ضمیر اللہ کی طرف پھیری ہے یہ بھی غلط ہے

۵۔ اس کے علاوہ ایک بڑی غلطی ہے جو علم بلاغت اور علم کلام دونوں کے خلاف ہے کہ یتلوہ شاھد منہ سے مراد نزول آیت سے تیرہ سو سال کے بعد آنے والا شخص لیا گیا ہے یعنی مرزا صاحب۔ اس لئے دیکھنا یہ ہے کہ کسی بزرگ کا تیرہ سو سال بعد آنا صحابہ مومنین کے فعل سے کیا تعلق رکھتا ہے یعنی من کان علی بینۃ کے اول مصداق صحابہ کرام ہیں اور ان کے بعد صلحائے امت ہیں اور مرزا صاحب مسیح موعود ہو کر تیرہ سو سال بعد آئے ہیں تو ان کا آنا صحابہ کے حق میں صفت بحالہ ہے یا بحال متعلقہ۔ آخر اس کا تعلق کیا ہے اور اس آنے والے یا اس کے آنے کے فعل نے ان صحابہ اور صلحائے امت میں کیا مزیت پیدا کی۔ بحالیکہ ان کے وہم و گمان میں بھی اس بزرگ کا وجود نہ تھا تو اس پر یقین کیا ہوتا اور اگر صورت حال یہی ہے اور یقیناً یہی ہے تو یتلوا کے جملہ فعلیہ کو من کان کے جملہ اسمیہ پر کیوں عطف کیا گیا۔ یہ عجیب وصل ہے کہ فصل سے بھی بدتر ہے۔

۶۔ مؤلف تفسیر کبور نے آخر میں قوس کے اندر یہ لفظ لکھے ہیں (وہ جھوٹے مدعی کی طرح ہو سکتا ہے) دراصل انہوں نے اپنے زعم میں من کان بہ کی خبر نکالی ہے اور یہ غلط ہے اگر یہ من کی خبر ہوتی تو من کان علی بینۃ کی نقیض ہوتی کیونکہ تقدیر عبارت یوں ہونی چاہیے افمن کان علی بینۃ من ربہ کمن لم یکن علی بینۃ۔ جھوٹا مدعی اس کی نقیض نہیں ہوسکتا مثلاً! طرح کوئی دہریہ یا بت پرست یا عیسائی یا یہودی قرآنی اصطلاح میں علی بینۃ نہیں ہے اسی طرح جھوٹا مدعی نبوت بھی نہیں ہے اس لئے مدعی کا لفظ نکالنا غلط ہے بلکہ وہی صحیح ہوگا جو ہم نے کہا ہے یعنی کمن لم یکن علی بینۃ۔ جیسے دوسرے مقام پر فرمایا:

افمن یعلم انّما انزل الیك من ربك الحق کمن ھو اعمی (الرعد۔ ۱۹)

یہاں اعمی سے من لم یکن علی الحق مراد ہے یہ بات علم بلاغت جاننے والوں سے مخفی نہیں، گر حقیقت یہ ہے کہ حذف نکالنے کی حاجت ہی نہیں کیونکہ من کی خبر اولئك یومنون آیت میں مذکور ہے جیسا کہ ہم نے ترجمہ میں ظاہر کیا ہے

اب سنیئے آیت موصوفہ کے اصل معنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے یہ سمجھ لیجئے کہ شا ھد منہ سے مراد مومن کا قلب سلیم ہے جو صداقت کی طرف رہنمائی کرتا اور ہدایت خداوندی کی تائید کرتا ہے اور منہ کی ضمیر من کی طرف ہے پس آیت کے صحیح معنی یہ ہیں، جو لوگ خدا کی ہدایت (قرآن) پر قائم ہیں اور ان کا قلب سلیم بھی اس ہدایت کی تائید کرتا ہے اور اس سے پہلے موسی کی کتاب بھی امام اور رحمت ہونے کی حیثیت سے اس کی تائید کرتی ہے، یہی لوگ (جو خدا کی بینہ پر قائم ہیں اور قران کا ضمیر اور موسی کی کتاب بھی اس کی تائید کرتے ہیں) کتاب اللہ پر پختہ ایمان رکھتے ہیں

ہمارے اس ترجمہ پر کوئی نحوی اعتراض نہیں ہے من مبتداء ہے متضمن معنی جمع اور اولئك یو منو ن جملہ اسمیہ اس کی خبر ہے۔

کوئی ہے جو قادیانی ترجمہ پر کئے گئے اعتراضات کا جواب دے اور ہمارے ترجمہ پر اعتراض کرے۔

یہ کہنا کہ شا ھدمنہ سے مراد مرزا صاحب قادیانی ہیں اس کے متعلق ہمیں ایک واقعہ یاد آیا ۔ مدت دراز ہوئی کہ انجمن حمایت اسلام لاہور کے جلسہ میں مولوی ڈپٹی نذیر احمد دہلوی مرحوم نے اثنائے تقریر میں کہا تھا کہ ہر ایک مسلمان قرآن سے استدلال کرتا ہے مرزا صاحب قادیانی سے پوچھئے تو وہ کہیں گے کہ نصف قرآن میرے ہی حق میں اترا ہے ۔ جب سے میں یہ فقرہ سنا اور مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات کو دیکھا تو ڈپٹی صاحب مرحوم کا یہ فقرہ صحیح پایا۔ کہیں کسی کا ذکر ہو، وہ اپنی طرف لگا لیتے ہیں۔ ذوالقرنین کا ذکر قرآن مجید میں ملتا ہے۔ مرزا صاحب کلاں اور ان کے بیٹے میاں محمود مؤلف تفسیر کبور ذوالقرنین سے اشارۃً مرزا صاحب قادیانمراد لیتے ہیں اور لطف یہ کہ حکیم نورالدین صاحب بھیروی نے بھی رسالہ نورالدین میں اس کی تائید کی ہے۔ سچ ہے: لنکا میں سارے باون گز کے

ناظرین کرام ! یہ نمونہ ہے تفسیر کبور کی تحریفات کا اس سے زیادہ تفصیل کے ساتھ رسالہ بطش قدیر میں ذکر ہوگا انشاء اللہ۔

غالب ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوش اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفاں کئے ہوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲۔ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۲۷ رجب ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۳۴ ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرقہ بہائیہ اور حشر اسلامیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یوں تو فرقہ بہائیہ قرآن مجید کو الہامی مانتا ہے لیکن الہامی ماننے کے باوجود اس کو منسوخ بھی کہتا ہے۔ اس فرقہ کو خدا جانے کیا ضد ہے کہ قرآن مجید کے ساتھ اخوان صفا کا سا برتاؤ کرنے پر تلا ہوا ہے۔ چونکہ بہائیوں کا عقیدہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ ایرانی مدعی نبوت کی بعثت ہی قیامت کا ظہور ہے اس لئے اخبار اہل حدیث کے کئی ایک گذشتہ پرچوں میں اس امر پر بحث ہوتی رہی ہے۔

آریوں کی طرح فرقہ بہائیہ بھی اگر اپنے اعتراضات کی بنا قرآن کریم کے انکار و تکذیب پر رکھتا، تو چنداں مضائقہ نہ تھا مگر اس کی ستم ظریفی دیکھئے کہ زبانی لسانی تو قرآن کی تصدیق کرتا ہے لیکن عملی رنگ میں تکذیب۔

چونکہ یہ فرقہ اس بات کا قائل ہو چکا ہے قیامت سے مراد شیخ بہاء اللہ کی بعثت ہے اس لئے وہ قیامت کے عقیدہ پر جو قرآن مجید کے علاوہ کتب سابقہ مقدسہ میں بھی صریح مذکور ہے سختی سے اعتراض کرتا ہے۔ اور قیامت سے متعلق جملہ آیات کی اس حد تک تاویل کرتا ہے کہ تحریف تک پہنچ جاتی ہے۔ اس کا ذکر اخبار اہل حدیث میں کئی دفعہ ہو چکا ہے۔

بہائیوں کا رسالہ پیامبر دہلی ہم سے اس امر کا تقاضا کرتا رہا کہ ہم قیامت کے روز دنیا کی کل چیزوں کے فنا ہو جانے کا ثبوت دیں۔ اس کی یہ ساری کوشش خود غرضی پر مبنی ہے کیونکہ وہ شیخ بہاء اللہ کی بعثت کو قیامت کہتا ہے، حالانکہ اس وقت دنیا فنا نہیں ہوئی۔ اس لئے وہ اس امر پر اصرار کرتا ہے کہ قرآن مجید سے بھی دنیا کے فنا ہونے کا عقیدہ ثابت نہیں ہوتا۔ اس کا جواب ہم اخبار اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۴۰ء اور ۲۰ جون ۱۹۴۱ء وغیرہ میں مفصل دے چکے ہیں جہاں قرآن مجید کی صریح آیات پیش کر کے بتلایا گیا ہے کہ قیامت کے پہلے حصے میں دنیا فنا ہو جائے گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے حصہ میں انسانوں کا حشر نشر ہوگا۔

منجملہ دوسری آیتوں کے مندرجہ ذیل دو آیتیں بھی پیش کی تھیں جن کا جواب بہائیوں کی طرف سے آج تک ہماری نظر سے نہیں گذرا۔

۱۔ انا لجا علو ن ما علیها صعیداً جزرا (پ ۱۵۔ع ۱۲)

(جو کچھ زمین پر ہے اسے فنا کر کے ہم زمین کو چٹیل میدان بنا دیں گے)

۲۔ فا ذا نفخ فی الصور نفخة وا حدة ۔ و حملت ا لار ض و الجبا ل فد کتا دکة وا حدة ۔ فیو مئذ وقعت الواقعة ۔ و انشقت السماء فهی یو مئذ وا هیة ۔(الحاقۃ: ۱۳۔۱۶)

(پھر جب کہ صور ایک دم پھونک دیا جائے گا زمین اور پہاڑ اٹھا لئے جائیں گے اور یکا یک چکنا چور کر دیئے جائیں گے اور اسی دن قیامت واقع ہوگی اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن بالکل بودا ہو جائے گا)

ان آیات کا جواب بہائی رسالہ نے نہیں دیا اس کی بجائے مسئلہ حشر ونشر پر اعتراضات شروع کر دیئے چنانچہ اس بارے میں اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

کہا جاتا ہے کہ قیامت کے دن مردے قبروں سے جی اٹھیں گے اور میدان محشر کی طرف چلیں گے۔

اس کے متعلق بنیادی بات تو یہی ہے کہ اول فنائے عالم اور اس کا نام قیامت قرآن مجید سے ثابت کیا جائے۔ پھر یہ بھی ثابت کیا جائے کہ مرکر سب قبروں میں پڑے رہتے ہیں۔ کیا تمام جہان کا یہ مشاہدہ نہیں ہے کہ مردے قبروں میں خاک ہو جاتے ہیں اور خاک کہاں کہاں چلی جاتی ہے۔ کب معلوم ومسلّم ہے کہ قبروں میں مردے دھرے نہیں رہتے تو قبروں سے ان کا نکلنا کیا معنی رکھتا ہے؟

پھر یہ بھی قابل غور بات ہے کہ جب قیامت کے پہلے حصے میں دنیا کی سب چیزیں فنا ہو جائیں گی تو تمام قبریں بھی فنا ہو جائیں گی کیونکہ جب ساری زمین ہی معدوم ہوگئی تو پھر قبریں کہاں رہیں۔ اس صورت میں مردوں کا قبروں سے اٹھنا ایک بے پایہ بات نہیں تو اور کیا ہے؟ جب زمین ہی ندارد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئی تو قبریں کہاں ہوں گی اور جب قبریں ہی مفقود ہوئیں تو قبروں میں سے مردے کیونکر نکلیں گے؟

کیا دوبارہ قبریں بنائی جائیں گی؟ اور ان میں از سر نو مردے ڈالے جائیں گے اور پھر نکالے جائیں گے؟..

جب کہ یہ عقیدہ ہے کہ کل کائنات قیامت میں پہلے فنا اور معدوم ہو جائے گی تو پھر یہ بات کیونکر درست ہو سکتی ہے کہ مردے جی اٹھیں گے۔ مردے تو فنا اور معدوم ہو چکے ہوں گے۔ یوں کہنا چاہیے کہ تم مر جاؤ گے قیامت کے دن فنا اور معدوم ہو جاؤ گے پھر خدا تمہیں عدم سے وجود میں لائے گا۔ مگر ایسا نہیں کہا گیا۔ یہی کہا گیا کہ مردے زندہ کئے جائیں گے جس سے لازم آتا ہے کہ قالب بے روح موجود رہیں گے جن میں روح ڈالی جائے گی۔ اس سے بھی واضح ہو گیا کہ فنائے کلی کا اعتقاد درست نہیں۔

(پیامبر جولائی ۱۹۴۱ء ص ۱۶۔۱۷)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

ان سوالات کا جواب خود قرآن مجید نے دیا ہوا ہے۔ پہلے کفار منکرین حشر کا قول نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں؛

ء اذا متنا و کنا ترا باً۔ ذلك ر جع بعيد ۔(ق:۳)

(جب ہم مر کر مٹی ہو جائیں گے تو یہ واپسی محال ہے)

(فرقہ بہائیہ بھی ایسا ہی کہتا ہے)

اس اعتراض کا جواب خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں یوں دیا ہے:

قد علمنا ما تنقص ا لا ر ض منهم و عند نا كتاب حفيظ (ق:۴)

(زمین ان کے مردہ جسموں کو کھا کر جس قدر کم کر رہی ہے ہم خوب جانتے ہیں ہمارے پاس ایک محفوظ نوشتہ ہے)

تکمیل جواب کے لئے مزید ارشاد ملاحظہ ہو جس کے بعد کسی مومن بالقرآن بلکہ کسی انسان کے لئے بھی مجال سخن نہیں رہ سکتی۔ ارشاد ہے:

و ضر ب لنا مثلاً و نسی خلقه ۔ قا ل من يحی العظا م و هی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رمیم ۔ قل یحییھا الذی انشا ھا او ل مر ۃ و ھو بکل خلق علیم ۔ الذی جعل لکم من الشجر ا لا خضر نا راً فا ذا انتم منه تو قدو ن ۔أولیس الذی خلق السماوات و الا ر ض بقا در علی ان یخلق مثلھم بلی و ھوالخلاق العلیم ۔ انما امرہ ا ذا اراد شیئاً ان یقو ل له کن فیکو ن (یس: ۷۸۔۸۲)

ہمارے لئے اس منکر حشر نے مثل بیان کی اور اپنی خلقت کو بھول گیا کہنے لگا کہ ہڈیوں کو جب کہ وہ بوسیدہ ہو جائیں گی کون زندہ کرے گا ؟ تم کہہ دو کہ ان کو وہی زندہ کرے گا جس نے ان کو اول مرتبہ پیدا کیا تھا اور وہ ہر مخلوق کے حال سے واقف ہے ...آیا وہ جس نے آسمانوں اور زمینوں کو پیدا کیا ہے اس پر قادر نہیں ہے کہ ان کی مثل اور پیدا کر دے ضرور (قادر ہے) وہ بڑا پیدا کرنے والا اور جاننے والا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ وہ جب کسی چیز کو پیدا کرنا چاہے تو اسے ہو جا کہتا ہے پس وہ ہو جاتی ہے۔

یہ آیت بمنطو قھا بہائیہ کے مذکورہ بالا سوالات کا کافی جواب ہے۔ یخلق مثلھم کے الفاظ میں اس امر کا صریح ثبوت ہے قیامت کے روز جو نئے اجسام محشور ہوں گے وہ پہلے اجسام کی مانند ہوں گے مثل کا لفظ اسی لئے ہے کہ پہلے اجسام مٹی میں مل کر مٹی ہو جائیں گے اس مٹی سے خدا تعالی نئے اجسام پیدا کر دے گا جو پہلے اجسام کی مثل ہوں گے۔ کیسے پیدا کرے گا ؟ اس کا جواب قادر وقیوم نے ان الفاظ میں دیا ہے:

انما امرہ اذا اراد شیئاً ان یقول له کن فیکون (یس: ۸۲)

فرقہ بہائیہ کے لئے اگر اتنی تصریحات قرآنیہ بھی کافی نہ ہوں تو ہم شیخ سعدی مرحوم کے اس مشورہ کے ماتحت خاموش رہیں گے :

آن کس کہ بقران خبر زو نہ دہی
این است جوابش کہ جوابش نہ دہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۶۰ھ ۔ جلد ۳۸ نمبر ۳۵ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان اور انکے چالیس صالح نوجوان۔ ٦

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ جولائی ۱۹۴۱ء سے یہ سلسلہ مضمون شروع ہوا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب کلاں اور خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے مشترکہ قول کے مطابق اگر ان میں سے کسی کو چالیس صالح نوجوان مل جاتے تو وہ ساری دنیا کو فتح کر لیتا۔ اس لئے ہم نے بزور مشورہ دیا تھا کہ خلیفہ صاحب چالیس نوجوان لے کر میدان جنگ میں جائیں اور حسب قول والد صاحب (جوان کو بھی تسلیم ہے) فتح یاب ہو کر دنیا پر اپنی صداقت واضح کر دیں۔ اس کا جواب قادیانی اخبار الفضل ۱۱ جولائی اور ۱۰۔ اگست میں دیا گیا جس کا جواب الجواب ہم نے اہل حدیث امرتسر ۲۵ جولائی اور اس کے بعد کی اشاعتوں میں مفصل دیا۔ آج ہم الفضل کا سابقہ جواب نقل کر کے ایک اور طرح سے اس پر نظر کرتے ہیں۔ الفضل قادیان ۱۱ جولائی میں جو جواب نکلا تھا وہ مکرر درج ذیل ہے:

> مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ محض دھوکہ دہی کی ایک افسوس ناک مثال ہے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے جو کچھ فرمایا اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر چالیس مومن آپ کی جماعت میں نور ایمان اس معیار کے مطابق حاصل کرنے والے ہوں جو آپ کے پیش نظر تھا تو وہ دنیا کی مذہبی اور روحانی حالت میں ایک انقلاب عظیم پیدا کر سکتے ہیں۔ ان کی نیم شبانہ دعائیں ان کا نیک اور پرکشش نمونہ اور ان کا مومنانہ عزم اور استقلال اور نصرت الٰہی کے لئے انتہائی جذب کی اہلیت ان کی راہ میں حائل ہونے والی تمام روکاوٹوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا کر لے جائے گا۔ یہی بات ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا) نے بیان فرمائی اور اسی کا ذکر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود) نے کیا (الفضل قادیان ۱۱ جولائی ۱۹۴۱ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب متعدد حوالوں سے دیا گیا کہ اس فتح سے مراد ملکی فتح ہے خصوصاً اہل حدیث امرتسر ۵، اگست میں صفحہ ۵ کالم ۲ پر مرزا صاحب قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی سے صریح حوالہ دیا گیا تاکہ قادیانی اور لاہوری دونوں جماعتوں پر اتمام حجت ہو جائے۔ اس حوالے کا جواب آج تک نہیں آیا، نہ آئندہ آنے کی امید ہے۔

آج ہم محترم ناظرین کو اس مضمون کی تصویر کا دوسرا رخ دکھاتے ہیں الفضل کا جواب اوپر نقل ہو چکا ہے۔ ناظرین کرام کو اس کو ایک دفعہ پھر پڑھ لیں اس کا مطلب صاف ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے چالیس مخلص مومن اگر دعا کریں تو اشاعت احمدیت کے راستے کے تمام موانع دور ہو کر مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت دنیا میں پھیل جائے۔ کوئی فرد انسانی ان کے فیض سے محروم نہ رہے۔ گویا اس وقت ان پر یہ شعر صادق آئے

کسے نہ ماند کہ دیگر تبیغ ناز کشی
مگر کہ زندہ کنی خلق را و باز کشی

اب ہم ناظرین کو بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کو ایسے چالیس مخلص مومن یقیناً مل گئے تھے۔ اس وقت ہمارے ہاتھ میں مرزا صاحب قادیانی کی تصنیف ازالہ اوہام طبع اول ہے جس کے صفحہ ۷۷۷ پر آپ لکھتے ہیں:

اب میں ان مخلصوں کے نام لکھتا ہوں جنہوں نے حتی الوسع میرے دینی کاموں میں مدد دی یا جن پر مدد کی امید ہے یا جن کو اسباب میسر آنے پر طیار دیکھتا ہوں۔

۱۔ حبی فی اللہ حکیم نور الدین صاحب بھیروی (ان کی تعریف میں قریباً دو ورق پر کئے ہیں)

۲۔ حکیم فضل الدین بھیروی

اس سلسلے کا انتالیسواں نمبر یوں لکھا ہے:

حبی فی اللہ مولوی تفضّل حسین صاحب۔ مولوی صاحب ممدوح میرے ساتھ سچے دل سے اخلاص اور محبت رکھتے ہیں۔

اس کے بعد چالیسواں نمبر یوں لکھا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منشی محمد جلال الدین صاحب میر منشی

اس نام کے بعد اور بھی بہت سے مخلصین کے نام لکھے ہیں مگر ہمیں چونکہ صرف چالیس کے عدد سے مطلب ہے، اس لئے ہم اس اربعین کو ملحوظ رکھ کر قادیانی اصحاب سے یہ پوچھنے کا حق رکھتے ہیں کہ یہ چالیس مخلص مومنین جو جان و مال سے حاضر تھے مرزائیت کی روحانی ترقی کے لئے ضرور دست بدعا رہتے ہوں گے۔ پھر کیا ان کی نیم شبانہ دعاؤں سے ساری دنیا احمدی ہوگئی یعنی احمدیت کے جھنڈے تلے آ گئی؟ ہرگز نہیں۔ اس کے برعکس ہم دیکھتے ہیں کہ باوجود صد کوشش کے پنجاب میں احمدیوں کی تعداد سرکاری کاغذات مردم شماری کے مطابق ۵۶ ہزار ہے جس کی تصدیق خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بھی کئی دفعہ کی ہے۔

دور جانے کی ضرورت نہیں۔ ہندوستان کے ہر شہر اور ہر بستی میں دیکھ لیجئے کہ اتباع مرزا قادیانی کا شمار کتنا ہے۔ پس اب واقعات کی روشنی میں قادیانیوں کے سامنے دو راستے ہیں۔

اول یہ کہ صاف اعتراف کریں کہ یہ چالیس آدمی جن میں سے اول نمبر پر حکیم نور الدین صاحب بھیروی تھے اس درجے کے مومن نہیں تھے جس درجے کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چاہتے تھے ہمارا خیال ہے کہ یہ لوگ ایسا کہنے کی جرأت نہیں کریں گے۔

دوسرا راستہ یہ ہے کہ اپنے اس دعویٰ کو واپس لے لیں کہ چالیس مخلص مومنوں کی دعاؤں سے ساری دنیا فتح ہو سکتی ہے۔

ناظرین کرام! آیئے ہم آپ کو ایک اور طرح سے قادیان کے ہوائی قلعہ کی سیر کرائیں۔ چالیس مومنوں کی دعاؤں کی بھی حاجت نہیں بلکہ ساری دنیا کو فتح کرنے کے لئے اکیلے مرزا صاحب کلاں کی دعا ہی کافی ہو سکتی ہے کیونکہ آپ کو بزبان خداوندی الہام ہوا تھا

اجیب کل دعائك (تریاق القلوب۔ ص ۳۸) اے مرزا میں تیری سب دعائیں قبول کرونگا۔

ضرور ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مشن کی ترقی و کامیابی کے لئے دعا کرتے ہوں گے کیونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ میری دعا کی قبولیت میرا معجزہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور یہ رسالہ ریویو آف قادیان کے زمانہ ادارت میں بڑے زور سے دعوی کرتے تھے کہ مرزا صاحب قادیانی کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے اور یہ ان کا معجزہ ہے۔

قادیانی جماعت کے ممبران مع مولوی محمد علی صاحب لاہوری ہمیں بتائیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعا سے کیوں ساری دنیا فتح نہ ہوئی مگر جلدی میں کہیں یہ آیت تلاوت نہ کر دیں:

و ما دعاء الکافرین الّا فی ضلال ۔(پ۲۴ ع۱۰)

کیونکہ ایسا کرنے سے ان کا سب تانا بانا ٹوٹ جائے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی اور مواعید محبوبہ سعاد کے دعاوی اور مواعید کے مشابہ ہیں جس کا عاشق صادق کہتا ہے

لا تمسك بالوعد الذی زعمت
الا کما تمسك الماء الغرابیل

(محبوبہ اپنے وعدے کو اس طرح محفوظ رکھتی ہے جس طرح چھلنی پانی کو)

ایک اور طرح سے:

اب ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کو دعا کرنے کی بھی ضرورت نہ تھی کیونکہ دعا کرنے والا اس فعل کو خود نہیں کر سکتا بلکہ خدا سے درخواست کرتا ہے ۔مرزا صاحب قادیانی تو بقول خود باذن اللہ فاعل مختار تھے چنانچہ مرزا صاحب کا اعلان ہے جس کے خدائی الفاظ یہ ہیں:

انما امرك اذا اردت شیئاً ان تقول له کن فیکون

(حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵)۔

(یعنی اے مرزا! تجھے اتنا اختیار دیا گیا ہے کہ کسی چیز کو، ہو جا، کہہ دے، وہ فوراً ہو جائے گی)۔

اس الہام کے ماتحت مرزا صاحب دنیا کو ایک لفظ سے فتح کر سکتے تھے۔

دفع دخل مقدر:

ممکن ہے کہ کوئی جلد باز اس پر اعتراض کر دے کہ اگر مرزا صاحب قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اتنی قوت ہوتی تو وہ اپنے اعلان آخری فیصلہ مورخہ ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کے ماتحت مولوی ثناء اللہ امرتسری کو ضرور مار دیتے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ آخری فیصلہ میں یہ دعا نہ تھی کہ مولوی ثناء اللہ پہلے مر جائے، بلکہ یہ دعا تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔اس لئے اس الہامی دعا کا نتیجہ یہی ہونا چاہیے تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرجاتا۔لوگ کہتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا:

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں کیسے
مر گیا غالب آشفتہ نوا کہتے ہیں

اسلئے ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ دعا قبول ہوئی اور ضرور ہوئی۔فاندفع ما اورد

پرانی باتوں کو چھوڑ دیجئے صرف اپنے سامنے کے منظر پر نگاہ ڈال کر دیکھئے کہ خود خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی اسی امر کے مدعی ہیں کہ چالیس مومنوں کی دعاؤں سے ساری دنیا فتح ہوسکتی ہے۔پس ان کو چاہیے کہ فوراً سے پیشتر صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ممبروں کو جمع کریں (اگر ڈاکٹر بشارت لاہوری کو بھی اس اجتماع میں شریک کر لیں تو بہت اچھا ہے کیونکہ وہ بھی اس خصوص میں خلیفہ قادیان کو موید ہوں گے) پھر ساری جماعت مل کر ساری دنیا کے مفتوح ہونے کے لئے دعا کریں (ہمارا گمان ہے کہ ایسی دعا کرتے ہوں گے بلکہ کر چکے ہوں گے)

ناظرین جانتے ہیں کہ ان کی دعاؤں کا نتیجہ ساری دنیا کے سامنے ہے۔آئندہ جو نکلے گا اسے بھی دنیا دیکھ لے گی۔آج تک تو دنیا نے قادیانی دعاؤں کا نتیجہ وہی دیکھا ہے جو ایرانی شاعر عرفی نے اس شعر میں بتایا ہے:

عرفی اگر بگریہ میسر شدے وصال
صد سال مے تواں بتمنا گریستن

باوجود ہماری ترغیب وتحریص کے قادیانی جماعت نے چالیس مخلصین کا انتخاب کر کے دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ نہیں کیا، ہمارا خیال ہے یہ جماعت دل سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس قسم کی باتوں کو شاعرانہ تخیل ہی سمجھتی ہے۔اس کی مثال ذوق مرحوم کے اس شعر سے ملتی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کرتا ضبط میں گر یہ تو اے ذوق اک گھڑی بھر میں
کٹو رے کی طرح گھڑیال کے غرق آسمان ہوتا

اخیر میں ہم دعا کرتے ہیں کہ خدا اتباع مرزا کو سمجھ دے کہ وہ راہ راست اختیار کریں اور اگر وہ اپنی ہی روش کو راہ راست سمجھتے ہیں تو حسب ایماء مرزا صاحب قادیانی چالیس آدمی خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی سرکردگی میں میدان جنگ میں جائیں اور یورپ کو فتح کر کے ساری دنیا کو اپنے زیرنگیں کرلیں۔

اگر ایسا نہ کرسکیں تو عیدگاہ قادیان میں نکل کر آہ وزاری سے دعا کریں کہ خداوندا! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس تمنا کے مطابق ساری دنیا کو احمدیت میں داخل کردے۔

اگر وہ ایسا نہیں کریں گے تو خطرہ ہے کہ لوگ کہیں گے کہ:

دونوں سے گئے پانڈے نہ حلوہ ملا نہ مانڈے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔ اگست ۱۹۴۱ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۶۰ھ۔ جلد ۳۸ نمبر ۳۵ ص ۴۔۶)

مرزا صاحب کا آخری فیصلہ

واقعی آخری فیصلہ ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی دور اندیشی کی داد دیتے ہیں کہ انہوں نے اپنے اتباع کی ہدایت کے لئے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اشتہار بعنوان آخری فیصلہ شائع کیا تھا، جس میں آپ نے خدا سے دعا کی تھی کہ

الٰہی! ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے، اس کو سچے کی زندگی میں فوت کردے۔

اس کا نتیجہ جو نکلا وہ سب کو معلوم ہے مگر قادیانی اور تسلیم حق؟ ضدا ن مفترقان ایّ تفرّق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے قادیانی اور لاہوری ہر دو جماعتیں اس فیصلہ خداوندی کو غلط قرار دینے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں۔ ان سب کے بیانات کا متفقہ مضمون اتنا ہی ہے کہ:

مرزا صاحب قادیانی کا ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء والا اعلان آخری فیصلہ کوئی جدید دعا نہیں، بلکہ ۱۸۹۶ء والے چیلنج مباہلہ سے متعلق ہے۔

آج کل اس غلط گوئی کے انچارج افسر چودھری فتح محمد صاحب سیال ہیں۔ ہم نے بارہا لکھا ہے کہ اعلان آخری فیصلہ مباہلہ نہیں ہے، بلکہ دعا ہے کیونکہ مباہلہ کو مرزا صاحب قادیانی نے کتاب حقیقۃ الوحی کے شائع ہو جانے پر موقوف رکھا تھا۔

اس کے ثبوت میں ہم نے اخبار الحکم قادیان سے مرزا غلام احمد صاحب کا مقولہ ذیل نقل کیا تھا:

حضرت اقدس نے اس (مولوی ثناءاللہ) پر رحم کر کے فرمایا ہے کہ یہ مباہلہ چند روز کے بعد ہوگا جب ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ جائے۔

(اخبار الحکم قادیان ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

اس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مباہلے کا انعقاد مرزا صاحب قادیانی نے کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف رکھا تھا۔ یہ کتاب ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی اور اعلان آخری فیصلہ پورا ایک مہینہ پہلے یعنی ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع ہوا۔

اس سے صراحۃً معلوم ہوتا ہے کہ یہ مضمون ایک جدید دعا ہے اور ۱۸۹۶ء والے چیلنج مباہلہ سے اس کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس بحث کے لئے بس یہی ایک نقطہ مرکزی ہے چودھری فتح محمد صاحب سیال نے باتباع سنت مرزا قادیانی، الحکم والے حوالے کے متعلق صرف اتنا کہا ہے کہ:

مولوی صاحب نے یہ حوالہ نامکمل نقل کیا ہے (الفضل ۳۔ اگست ۱۹۴۱ء ص ۳)

جواب یہ ہے کہ اگر ہم نے حوالہ نامکمل نقل کیا تھا تو آپ پورا حوالہ نقل کر کے ہماری تردید کر دیتے۔ اب بھی آپ پورا حوالہ نقل کر دیجئے ہم دیکھ لیں گے کہ ہم نے بیان مغیّر کا کون سا حصہ چھوڑ دیا ہے۔

سنئیے! اگر ہم نے اخبار الحکم قادیان کا حوالہ ادھورا نقل کیا ہے تو مولوی محمد علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب لاہوری نے اپنے رسالہ آیت اللہ میں پورا حوالہ لکھا ہے، اسے دیکھ لیجئے۔ اسمیں ہمارے خلاف کی کون سی بات ہے۔

اچھا اسے بھی جانے دیجئے، آپ خود پورا حوالہ نقل کر کے بتائیے کہ ہم نے بیان مغیّر کا فلاں حصہ چھوڑ دیا ہے۔ یوں ہی کہہ دینا کہ حوالہ نامکمل نقل کیا ہے اہل دانش کے نزدیک بجوئے نارزد (کوڑی کے کام نہیں) اس کے علاوہ آپ نے جو لکھا ہے کہ مباہلہ کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر موقوف نہیں تھا مرزا صاحب قادیانی کے کلام سے اس کا حوالہ نہیں دیا۔ پس گفتگو کا سارا مدار اسی فصل (وقفہ) پر موقوف ہے جو قادیانی اخبارات الحکم اور بدر وغیرہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کلام کے حوالہ سے مرقوم ہے۔ چودھری صاحب:

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں۔تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۳۶ ص ۶)

مرزا قادیانی کی ولادت اور وفات

مدت ہوئی کہ غالب مرگیا پر یاد آتا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اونٹ سے کسی نے کہا، تیری گردن بڑی ٹیڑھی ہے۔

اس نے جواب دیا، یاروں کی کون سی کل سیدھی ہے۔

یہی مثال مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ہے جن کی ہر ایک بات میں معشوق کی زلف کی طرح خم پایا جاتا ہے۔

۲۹۔ اگست ۱۹۴۱ء کے الفضل میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو مسئلہ کفر و اسلام میں جواب دیتے ہوئے مضمون نگار نے ہماری توجہ ایک پرانے مضمون کی طرف پھیردی، اس سے ہماری مراد مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش کا زمانہ ہے۔ اس کے متعلق ہمارا ایک مستقل رسالہ عجائبات مرزا شائع شدہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں اسی قسم کے عجائبات دکھائے گئے ہیں۔ یہ رسالہ بوجہ صحت مضامین اس قدر مقبول عام ہوا کہ آج تک قادیانیوں سے اس کا جواب نہیں ہوسکا۔

قابل مضمون نگار نے مرزا غلام احمد صاحب کے ایک الہامی شعر سے مضمون شروع کیا ہے جس کا ضروری اقتباس درج ذیل ہے:

چو دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

اس شعر کی تشریح فرماتے ہیں:

دور خسروی سے مراد اس عاجز کا عہد نبوت ہے مگر اس جگہ دنیا کی بادشاہت مراد نہیں بلکہ آسمانی بادشاہت مراد ہے جو مجھ کو دی گئی۔

خلاصہ معنی اس الہام کا یہ ہے کہ جب دور خسروی یعنی دور مسیحی جو خدا کے نزدیک آسمانی بادشاہت کہلاتی ہے ششم ہزار کے آخر میں شروع ہوا جیسا کہ خدا کے نبیوں نے پیش گوئی کی تھی، تو اس کا یہ اثر ہوا کہ وہ جو صرف ظاہری مسلمان تھے وہ حقیقی مسلمان بننے لگے جیسا کہ اب تک چار لاکھ کے قریب بن چکے ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۹۔ اگست ۱۹۴۱ء ص ۵)

اس اقتباس میں ہزار ششم کا لفظ ہمارا مقصود ہے۔ ہزار ششم کا آخر ایک مجمل لفظ تھا، مرزا غلام احمد صاحب نے از راہ مہربانی اس کی پوری تعیین کردی ہے۔ آپ نے بالتصریح لکھا ہوا کہ دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار میں سے گیارہ سال رہتے تھے جب میری پیدائش ہوئی۔ (تحفہ گولڑویہ۔ ص ۹۵ کا حاشیہ)

بہت اچھا! ہزار ششم پورا ہونے تک مرزا صاحب قادیانی کی عمر ۱۱ سال ہوئی ہوگی۔ کیا ۱۱ سال کی عمر میں آپ نے مسیحیت کا دعوی کیا تھا؟ اس کا کوئی ثبوت ہے؟ پھر بالغ ہوکر مختاری کا امتحان دیا جس میں آپ فیل ہوگئے اور سیالکوٹ میں بمشاہرہ پندرہ روپے ماہوار سیاہ نویسی کے کام پر مامور ہوئے۔ کیا یہ سب کام آپ کی مسیحیت کے زمانہ میں ہوئے۔

غالبًا کوئی قادیانی، ہاں، میں جواب نہیں دے گا۔ پھر یہ فقرہ کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے جو نامہ نگار نے لکھا ہے کہ: دور مسیحی ہزار ششم کے آخر میں شروع ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک اور نظر سے :

ناظرین اس حوالے کو خوب یاد رکھیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی پیدائش اس وقت ہوئی جب چھٹے ہزار میں سے ۱۱ سال باقی تھے۔ مطلب اس کا یہ ہوا کہ ہزار ششم بالکل ختم ہو جانے پر آپ کی عمر مبارک کا سنہ ۱۱ سال تک پہنچا تھا۔

اب ہم ناظرین کی تفریح طبع کے لئے ایک اور عجیب حوالہ پیش کرتے ہیں۔ آپ نے ایک کتاب یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو شائع کی تھی اس میں آپ فرماتے ہیں:

> اب چھٹا ہزار آدم کی پیدائش سے آخر پر ہے جس میں خدا کے سلسلہ کو فتح ہو گی اور روشنی اور تاریکی میں یہ آخری جنگ ہے۔

(مقدمہ چشمہ مسیحی صفحہ ب۔ مورخہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۱۹۰۶ء تک ہزار ششم بالکل ختم نہیں ہوا تھا بلکہ قریب الختم تھا کہ اسی اثنا میں (ماہ مئی ۱۹۰۸ء) کو مرزا غلام احمد صاحب کا انتقال ہو گیا۔ فرض کیجئے کہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو ہزار ششم کی جو تھوڑی سی مدت باقی تھی وہ مئی ۱۹۰۸ء میں پوری ہو گئی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی گیارہ سال کی عمر میں فوت ہو گئے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مخالف پوچھا کرتے ہیں کہ مرزا صاحب نے بحیثیت نبی ہونے کے کیا معجزہ دکھایا تھا۔

ان مخالفوں کو ہماری طرف سے یہ جواب ہے کہ اس سے بھی بڑا کوئی معجزہ ہو سکتا ہے کہ آپ نے صرف ۱۱ سال کی عمر پائی اور اسی عمر میں آپ کئی اولادوں کے باپ بنے۔ دادا بنے۔ غالباً پڑدادا بھی بنے۔ اول بے ریش رہے۔ پھر سیاہ ریش ہوئے۔ آخر سفید ریش ہونے کی وجہ سے مخنّی ریش (مہدی سے سرخ) بھی ہوئے اور عمر صرف ۱۱ سال۔ پھر کیا اس شعر کی صداقت میں کسی کو کلام ہو سکتا ہے:

این کرامت ولیّ ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

ایک اور طرح سے :

مرزا صاحب نے بالتصریح لکھا ہے کہ ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت ﷺ نے فیج اعوج رکھا ہے (لیکچر سیالکوٹ ص ۷)

واقعات مرقومہ ملانے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب بقول خود گیارہ سال کی عمر میں گمراہی کے زمانہ میں تشریف لائے اور اسی زمانے میں واپس تشریف لے گئے۔ داغ کہتا ہے

اپنی آنکھوں میں ابھی کوند گئی بجلی سی
ہم نہ سمجھے کہ یہ آنا ہے کہ جانا تیرا

ناظرین رسالہ عجائبات مرزا دیکھیں گے تو اس سے بھی زیادہ لطف اٹھائیں گے

ہماری مضمون کے عنوان کا دوسرا جز وفات مرزا ہے۔ یہ بھی عجوبہ ہے آپ کو خدا کی طرف سے الہام ہوا:

میں تیری عمر اسّی (۸۰) سال یا کچھ کم یا زیادہ کرونگا۔

اس کی تشریح میں آپ فرماتے ہیں کہ:

۷۵ اور ۸۵ سال کے درمیان میری عمر ہوگی۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم)

حالانکہ آپ کی عمر بقول خود اور بشہادت مرزا صاحب ۱۹۰۸ء میں جو آپ کا سن وفات ہے ۶۹ سال کی تھی پھر کیونکر کوئی کہہ سکتا ہے کہ آپ کی ولادت اور وفات دونوں ہی عجائبات زمانہ سے نہیں ہیں

ز فرق تا بقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل مے کشد کہ جا ایں جا ست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۶۰ھ، جلد ۳۸۔ نمبر ۳۷۔ ص ۵۔۶)

اخبار صدق اور پیغام صلح

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار صدق لکھنو نے صدق کے اثر سے مرزا صاحب قادیانی کو تعظیمی الفاظ کے بغیر سادے لفظوں میں ذکر کیا۔ مثلاً مرزا یا مرزا قادیانی وغیرہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بس پھر کیا ہوا، غضب ٹوٹ پڑا۔ اخبار پیغام صلح لاہور نے احمدیت کے جوش میں ایک لمبا مضمون لکھ مارا کہ ہمارے حضرت صاحب کا ذکر بغیر تعظیمی الفاظ کے کیا گیا ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۳۰۔ اگست ۱۹۴۱ء)

معلوم نہیں صدق اس کا کیا جواب دے گا چونکہ مرزائی مباحث میں اہل حدیث امرتسر کا حصہ سب سے زیادہ ہے اس لئے ہم دو چار مثالیں پیش کر کے فریقین میں مصالحت کی طرح ڈالتے ہیں۔

اول: جن دنوں ڈپٹی آتھم کی پیش گوئی کی میعاد ختم ہوئی تو موضع سوہل ضلع گورداسپور کے دوستوں نے حکیم نورالدین صاحب کو خط لکھا کہ میعاد ختم ہوگئی ہے اور ڈپٹی آتھم مرا نہیں۔

حکیم صاحب نے جواب میں لکھا کہ میرے نزدیک یہ پیش گوئی پوری نہیں ہوئی مگر میری طبیعت میں جلد بازی نہیں میں دیکھتا ہوں مرزا کیا کہتا ہے۔

دوم: مرزا صاحب کے مرید اور پیغامی پارٹی کے قابل فخر رکن رکین خواجہ کمال الدین اپنی کتاب مجدد کامل میں لکھتے ہیں:

> آج کوئی مرزا کا نام لیوا اٹھے۔ مرزا کے رنگ کی ایک کتاب لکھے پھر دیکھے کہ دشمنان اسلام سیدھے ہوتے ہیں یا نہیں۔ (مجدد کامل۔ ص ۷۲)

سوم: اخبار بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ یوں درج ہیں:

> ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے۔

چہارم: چوتھا ثبوت جو قدرت کا تصرف ہے یہ ہے کہ یہی پیغام جو مرزا صاحب کو صاحب وغیرہ نہ لکھنے پر سخت خفا ہو رہا ہے اسی پرچے مورخہ ۳۰۔ اگست کے صفحہ ۳ کالم ۳ پر ایک نامور قابل عزت شخص کو جو ہندوستان کے مایہ ناز عالم گذرے ہیں یعنی مولانا شبلی مرحوم کا ذکر کیسے سادہ لفظوں میں کرتا ہے کہ:

> شبلی نعمانی نے دور حاضر کے جدید تصورات سے بھاگ کر ماضی میں پناہ لی

(حوالہ مذکور)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائی دوستو! دیکھا:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۶۰ھ، جلد ۳۸۔ نمبر ۴۷ ص ۶)

پیش گوئیوں کے اصول

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت مرزائیہ میں یہ کمال ہے جس گرفت سے تنگ آ جائے اس سے بچنے کے لئے اصول اور ضوابط از خود بنا لیتی ہے جس پر وہ اتنا اختیار رکھتی ہے کہ فریق مقابل سے ہاں یا نہ کرانے کی ضرورت بھی نہیں سمجھتی، بلکہ یہی کہتی ہے کہ جو کچھ میں کہوں وہی نوشتہ ازلی کی طرح واجب التسلیم ہے۔

اخبار الفضل مورخہ ۱۵ جولائی، ۲۵ جولائی اور ۶ ستمبر ۱۹۴۱ء میں پیش گوئیوں اور معجزات کے متعلق چند اصول لکھے ہیں جو سارے کے سارے اس غرض کے ماتحت بنائے گئے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں پر مخالفوں کے اعتراضات وارد نہ ہوں۔ ہم ان پر مفصل گفتگو پھر کسی موقع پر کریں گے انشاء اللہ۔ آج ہم بغرض تسلیم صرف اپنے حق کے متعلق گفتگو کرتے ہیں۔

قابل مضمون نگار نے دس اصولوں میں سے چوتھا اصول یہ لکھا ہے:

تمام انذاری پیش گوئیاں توجہ الی اللہ کی شرط کے ساتھ مشروط ہوتی ہیں خواہ یہ شرط صراحۃً الفاظ میں موجود ہو یا نہ ہو۔ (الفضل ۶ ستمبر ۱۹۴۱ء ص ۵ کالم ۴)

مطلب اس سے یہ ہے کہ کسی قوم یا شخص کی بابت خدا کا کوئی نبی یا ماموران کے کسی فعل بد کی وجہ سے ان کی تباہی یا ہلاکت کی انذاری پیش گوئی کرے اور وہ شخص پیش گوئی کے بعد اس فعل سے باز آ جائے تو وہ بربادی اور تباہی ٹل جاتی ہے۔ مثال کے طور پر حضرت یونسؑ کی قوم کا واقعہ پیش کیا جاتا ہے۔ جن کے حق میں ارشاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لمّا آ منوا کشفنا عنھم عذا ب الخز ی فی الحیوۃ الد نیا ۔(یونس
:۹۸)(جب حضرت یونس کی قوم ایمان لے آئی تو ہم نے ان سے دنیوی عذاب ہٹالیا)

مگر یہ شرط ضروری ہے کہ جس برے کا م پر ہلاکت کی پیشگوئی کی گئی ہے، مجرم اس کو ضرور چھوڑ دے ۔ اس تشریح کے ساتھ ہم بھی اس اصل کی تصدیق وتسلیم کرتے ہیں صدقنا فا کتبنا مع الشا ھدین ۔

اب ہم اس اصول کو اپنے حق میں ملحوظ رکھتے ہیں ۔غور سے سنیئے ! جناب مرزا صاحب کلاں نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک اعلان کیا تھا جس کی سرخی تھی :

مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ

اس کا خلاصہ مضمون بالفاظ دعا یہ تھا کہ:

اے علیم وبصیر خدا! تو دیکھتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ نے مجھ کو بہت ستایا ہے میرے اس قلعے کو جسے تو نے بنایا ہے گرانا چاہتا ہے دور دراز مما لک میں برائی کے ساتھ میری شہرت کر دی ہے میں تجھ سے عاجزانہ دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو تیرے نزدیک جھوٹا ہے اسے سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے ۔ وغیرہ

مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ اس دعا کے بعد مجھے الہام ہوا

ا جیب دعوۃ الدا ع ۔(میں (خدا) نے دعا کرنے والے کی دعا قبول کر لی ہے)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس دعا میں دعا کی بنا بھی لکھی ہے یعنی صاف بتایا ہے کہ مولوی ثناء اللہ میری دینی تبلیغ میں مزاحمت کرتا ہے۔

اس بیان کو یہاں تک ملحوظ رکھ کر کچھ اور بھی سنیئے ۔مرزا غلام احمد صاحب کے صاحب زادے یعنی موجودہ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد نے مرزا صاحب کی دعا اور اس کی قبولیت کا ذکر کر کے لکھا تھا کہ:

یہ دعا قبولیت کی اطلاع کے بعد انذاری پیش گوئی ہوگئی ۔

(تشحیذ الاذہان جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

پس اب مطلب صاف ہے کہ انذاری پیش گوئی توجہ الی اللہ سے مشروط ہوتی ہے یعنی مجرم (مدعوعلیہ) اس جرم کو جو باعث دعا ہے چھوڑ دے۔ اور خدا کی طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متوجہ ہو جائے جیسے حضرت یونس کی قوم نے کیا تھا تو وہ عذاب اس شخص سے ٹل جاتا ہے۔پس اب یہ بحث اس مرکز پر آ گئی کہ قادیانی جماعت بتائے کہ یہ انذاری پیش گوئی متضمن موت مولوی ثناء اللہ کس وجہ سے ٹل گئی؟

کیا مولوی ثناء اللہ نے وہ جرم جس کی بنا پر یہ پیش گوئی کی گئی تھی چھوڑ دیا تھا یعنی مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب وتردید کا سلسلہ بند کر دیا تھا، یا کوئی اور مخفی فعل ہے جس کی وجہ سے یہ پیش گوئی ٹل گئی بلکہ الٹی مرزا صاحب پر پڑ گئی۔

بس یہ ہے ایک مرکزی سوال جس کا حل کرنا قادیانی جماعت کا فرض اولین ہے۔اخبار الفضل قادیان کے سٹاف اور اس کے قابل نامہ نگار سے امید ہے کہ وہ خود حل کر دیں گے:

بس اک نگاہ پہ ٹھیرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۳۸ ص ۴۔۵)

قادیانی علماء سے ایک اہم سوال

حضرت مولانا محمد ابراہیم میرؒ سیالکوٹی لکھتے ہیں:

کیا فرماتے ہیں علمائے قادیان اس بارے میں کہ مرزا صاحب آنجہانی نے ازالہ اوہام میں حضرت عیسیٰؑ کی وفات کے دلائل میں جو تیس آیات بخیال خود لکھی ہیں ان میں نمبر ۲۱ پر یہ آیت لکھی ہے

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم و لکن رسو ل الله و خاتم النبیین (الاحزاب۔پ۲۲)۔

مرزا صاحب قادیانی کا استدلال اس طرح ہے کہ جب آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں، تو آپ کے بعد عیسی، جو وہ بھی رسول خدا ہیں، نہیں آ سکتے۔اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسی فوت ہو چکے ہیں۔

اگر چہ یہ استدلال نصوص قرآنیہ وحدیثیہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سراسر باطل ہے۔جیسا کہ ہم نے اپنی کتاب شہادۃ القرآن حصہ دوم میں بالتفصیل بیان کر دیا ہے لیکن اس مقام پر ہم قادیانی جماعت سے سوال کرتے ہیں کہ آیا اس استدلال سے مرزا صاحب آنجہانی کے دعویٰ نبوت و رسالت میں تو کوئی خلل واقع نہیں ہوتا۔اس سوال کے جواب سے پہلے ہماری ذیل کی معروضات پیش نظر رہیں۔

اول: یہ کہ مرزا صاحب نے تمام مسلمانوں کی طرح خاتم النبیین کا ترجمہ یوں کیا ہے: ختم کرنے والا نبیوں کا۔

جب آنحضرت ﷺ نبیوں کے ختم کرنے والے ہوئے تو جس طرح حضرت عیسی جو آگے ہی نبی اللہ ہیں نہیں آسکتے، اسی طرح مرزا صاحب بھی جو نئے نبی بنتے ہیں نبی نہیں ہو سکتے۔پس آپ کا دعویٰ نبوت آپ کے اپنے ترجمے اور استدلال کے خلاف ہے۔

دیگر یہ کہ مرزا جی کی دعویٰ مسیحیت کی صورت اس آیت کو ملحوظ رکھ کر یہ ہے کہ بے شک احادیث میں نزول عیسی کی خبر موجود ہے لیکن چونکہ وہ نبی برحق ہیں اور آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اس لئے حضرت عیسی بھی نہیں آسکتے۔پس احادیث کی رو سے جس عیسی کے آنے کی خبر ہے اس سے مراد ان کا مثیل ہے نہ عین، اور وہ میں (بذات خود) ہوں۔

جب مرزا جی کے دعوے کی صورت یہ ہوئی تو مرزا صاحب خود بھی رسول و نبی نہیں ہو سکتے کیونکہ حضرت عیسی جو بوصف رسالت موصوف ہو کر نہیں آسکتے تو مرزا صاحب بھی مثیل مسیح بوصف رسالت نہیں ہو سکتے۔ہاں رسالت سے معرا ہو کر مثیل مسیح بنتے تو الگ بات تھی۔کیا قادیانی علماء اس مشکل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے؟

نوٹ: فی الحال یہ سوال صرف قادیانی علماء سے ہے اس کے بعد انشاء اللہ اسی سوال کو دوسرے پیرائے میں بیان کر کے لاہوری جماعت سے بھی حل کرایا جائے گا واللہ الموفق

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۳۸ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسئلہ قیامت اور بہائیت

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
ناظرین آگاہ ہونگے کہ مسئلہ قیامت کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر میں عرصہ سے چلا آرہا ہے جس میں فرقہ بہائیہ کے عقیدے کی تغلیط اور اسلامی عقیدے کی تائید مذکور ہوتی رہی ہے۔ اس سلسلے میں ایک مراسلہ بہائی رسالہ پیامبر دہلی میں چھپا ہے جس میں راقم مضمون نے اپنی حیثیت غیر جانبدارانہ بتائی ہے مگر ان کے فحوی کلام سے بہائیہ کی پوری ہمدردی معلوم ہوتی ہے۔ اسی ہمدردی میں ان کو اپنے کلام میں تناقض بھی معلوم نہیں ہوتا۔ مثلاً وہ لکھتے ہیں:

> جناب مدیر پیامبر نے علمائے اسلام کو بارہا چیلنج دیا کہ وہ قیامت کا مفہوم فنائے کائنات ثابت کریں لیکن آج تک مختلف اسلامی فرقوں کے علماء کا اس چیلنج کے مقابلہ میں ساکت وخاموش رہنا ہی اس امر کا ثبوت ہے کہ وہ اس موضوع پر بہائیوں سے گفتگو کرنے کی طاقت اپنے اندر نہیں پاتے۔ مسلمانوں کے مختلف فرقے جب آپس میں ایک دوسرے کو خانہ جنگی کے لئے بلاتے ہیں تو ہر فرقہ کے علماء رجز پڑھتے ہوئے میدان میں آجاتے ہیں۔ لیکن ہمیں حیرت اور انتہائی تعجب ہے کہ جس وقت بہائی لوگ مسلمان علماء سے کہتے ہیں کہ قیامت کا مسئلہ ایک خاص اصولی مسئلہ ہے جس پر ایمان اور یقین رکھنا باعثِ نجات ہے۔ اور ایسا مسئلہ کو مدارِ نجات ہو اس کا مفہوم واضح، متعین، غیر مشکوک طور پر صاف ہونا چاہیے، تو تمام مسلمان عالم یا غیر عالم دم بخود ہو جاتے ہیں۔ (پیامبر دہلی ستمبر ۱۹۴۱ء ص ۸)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ بیان منطقی اصطلاح میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالبہ کلیہ کی شکل میں ہے اس کی مثال قرآن مجید میں یوں ملتی ہے

و ما قدرواالله حق قدره اذ قا لوا ما انز ل الله علی بشرِ من شیء ۔(الانعام :۹۱)

بعض یہود نے ضد اور عناد میں کہہ دیا تھا کہ خدا نے کوئی کتاب کسی بندے پر نہیں اتاری ۔ان کا یہ کلام قضیہ سالبہ کلیہ کی شکل میں منقول ہے اس سالبہ کلیہ کے ابطال کے لئے قرآن مجید نے منطقی قاعدے کے موافق موجبہ جزئیہ پیش کیا چنانچہ ارشاد ہے:

قل من انز ل الکتا ب الذی جاء به موسی نوراً و هدی للناس

(الانعام :۹۱)(اے پیغمبر! تم ان لوگوں کے جواب میں کہو کہ کس نے تورات اتاری ہے جو موسیٰ لائے تھے)

یعنی تم لوگ جو سلب کلی کرتے ہوئے کہتے ہو کہ کسی بشر پر خدا نے کوئی کتاب نازل نہیں کی ۔ بتاؤ حضرت موسیٰ پر کتاب کا نزول تمارے دعوی سلب کلی کی نقیض ہے یا نہیں ؟ اس قرآنی اسلوب کے مطابق نامہ نگار کے جواب میں ہم اہل حدیث امرتسر کے مضامین بجواب بہائیہ کا ذکر کرتے تو ہمارا حق تھا۔یعنی یہ بتاتے کہ اگر فرقہ بہائیہ کو کسی عالم نے جواب نہیں دیا تو اہلحدیث میں کس نے جوابات دیئے ؟

تصرف قدرت ملاحظہ ہو کہ خدا تعالی نے نامہ نگار کے قلم سے ہمارا کام لیا ہے چنانچہ آپ اپنے سالبہ کلیہ کی نقیض خود ہی موجبہ جزئیہ لکھتے ہیں ۔آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں :

جس وقت جناب مولانا ثناء اللہ صاحب مدیر جریدہ اہل حدیث نے اس موضوع پر قلم اٹھایا تو ہمیں بہت مسرت ہوئی کہ مولانا مشہور مناظر پختہ کار اہل قلم اور ہمدرد ملت بیضا ہیں وہ ضرور بہائی دلایل کا فیصلہ کن جواب دیں گے لیکن اسوقت تک کی جملہ بحثوں کو متواتر اور سلسلہ وار مطالعہ کرنے کے بعد افسوس ہے کہ ہماری تمام مسرت خاک میں مل گئی اور مولانا کے جوابات سے بہائی صاحبان تو درکنار خود راقم الحروف اور اور اسکے احباب بھی جن کو مولانا سے بہ حیثیت ہمدردِ اسلام ہونے کے اچھی خاصی عقیدت ہے مطمئن نہ ہوئے جب مولانا موصوف ہی کم ازکم اب تک فنائے کائنات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے عقیدہ کو ثابت کرنیں ناکام رہے ہیں تو دیگر علماء کرام سے کچھ زیادہ توقع نہیں رہی۔اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ (پیامبر دہلی تاریخ مذکور)

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں یہ ہے تصرف قدرت۔اب ہم آپ کے سب کلی اور اعتراف جواب کو یوں ادا کرتے ہیں۔

۱۔کسی فرقے نے بہائیہ کا جواب نہیں دیا

۲۔اہل حدیث نے دیا۔

خیر ہم نے یہ تو تصرف قدرت کا نمونہ دکھایا ہے۔رہا یہ کہ اہل حدیث کے جوابات سے راقم مضمون کی تسلی نہیں ہوئی، ممکن ہے نہ ہوئی ہو۔کیونکہ انسانی طبائع مختلف ہوتی ہیں بعض کو اشارہ سے فائدہ ہو جاتا ہے بعض کو تصریحات سے بھی نہیں ہوتا ہے۔چنانچہ شیخ سعدی اسی اختلاف طبع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہتے ہیں:

فہم سخن گر نہ کند مستمع

قوتِ سمع از متکلم مجو

(سننے والا اگر بات کو نہ سمجھے تو سننے کی طاقت متکلم سے طلب نہ کرو)

فاضل نامہ نگار نے اپنی عدم تسلی کی وجوہات نہیں لکھیں اس لئے ہم بھی اس کے جواب کی طرف رخ نہیں کرتے بلکہ اسے کسی اور موقع پر چھوڑ کر قابل مضمون نگار کے سوال کا جواب دیتے ہیں جو انہوں نے بڑی محنت اور کاوش سے لکھا ہے۔آپکے الفاظ یہ ہے:

اس وقت راقم الحروف اور اس کے احباب کے پیش نظر سورہ ہود کی ایک آیت ہے...ہم چاہتے ہیں کہ مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری اس آیت پر مفصل روشنی ڈالیں۔آیت یہ ہے

ذلك يو م مجموع له الناس و ذلك يو م مشهود۔ و ما نؤخره الا لاجل معدود۔ يوم يأت لا تكلم نفس الا با ذنه فمنهم شقى وسعيد۔ فا ما الذين شقوا ففى النار لهم فيها ز فير و شهيق۔ خا لدين فيها مادا مت السما وا ت وا لارض الاما شا ء ر بك، ان ربك فعّال لما ير يد۔ و اما الذين سعِدوافقى الجنة خا لدين فيها ما دا مت السما وا ت و ا لا ر ض الاما شاء ر بك عطا ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غیر مجذوذ (ہود: ۱۰۳۔۱۰۸) (یہ وہ دن ہے جس میں لوگ جمع ہوں گے اور یہی وہ دن ہے جسکی گواہی دی جاتی رہی ہے۔ یہ دن جسے ہم نے خاص وقت تک کے لئے روک رکھا ہے جب آجائے گا تو کوئی شخص خدا کی اجازت بغیر کلام نہ کر سکے۔ ان میں کچھ لوگ شقی اور کچھ نیک بخت ہوں گے۔ بد بخت لوگ آگ میں ڈالے جائیں گے جس میں وہ فریاد کرتے ہوں گے دوزخ میں وہ آسمان اور زمین کے رہنے تک رہیں گے بجز اس کے کہ خدا کچھ اور چاہے کیونکہ وہ اپنے ارادہ کا مالک ہے اور نیک بخت لوگ بھی جنت میں داخل ہوکر آسمان و زمین کے رہنے تک رہیں گے بجز اسکے کہ خدا کو کچھ اور منظور ہو۔ یہ بخشش اختتام پذیر نہ ہوگی)

ہم نے اس آیت پر بے حد غور کیا مگر کسی طرح مطلب حل نہ ہو سکا امید ہے کہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب اس آیت کا مفصل طور پر مطلب بیان فرما کر شکریہ کا موقع دیں گے لیکن مطلب بیان فرماتے وقت حسب ذیل سوالات پیش نظر رہیں:

خدا فرماتا ہے کہ قیامت کے دن دو گروہ ہوں گے۔ بد اور نیک۔ بدلوگوں کا گروہ دوزخ میں اس وقت تک رہے گا جب تک کہ آسمان و زمین قائم ہیں بموجب عقیدہ اہل اسلام آسمان و زمین صرف یوم قیامت تک ہی قائم ہیں اس کے بعد فنا ہو جائیں گے۔ پس اس کا مطلب یہ ہوا کہ بد لوگ قیات تک دوزخ میں رہیں گے اور اگر خدا نے چاہا تو یوم قیامت سے پہلے وہ دوزخ سے نکل بھی آئیں گے حالانکہ بدکاروں کا یوم قیامت سے پہلے دوزخ سے نکل آنا بموجب عقیدہ اہل اسلام بالکل باطل ہے۔ ایسی صورت میں آیت کے صحیح معنی کیا ہوں گے۔ (پیامبر دہلی مذکور)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: آپ کو اور دیگر باخبر حضرات کو علم ہوگا کہ قرآن مجید پر سوال کرنے والے دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک وہ جو واقعی سمجھنا چاہتے ہیں جن کا ذکر قرآن مجید کی متعدد آیات میں سأل یسئلو نك و غیرہ الفاظ سے آیا ہے۔ قرآن کا مطلب ان کی سمجھ میں تو خوب آجاتا ہے مگر بعض لوگ بظاہر اخلاص مگر بباطن بدنیتی سے پوچھتے ہیں جن کا ذکر اس آیت میں ہے:

وقالوا ء آلھتنا خیر ام ھو ۔ ما ضر بوہ لك ا لا جد لاً ۔ بل ھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم خصمو ن (الزخرف:۵۸)

(یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے معبود اچھے ہیں یا وہ مسیح ؟ انہوں نے یہ مثل تمہارے سامنے جھگڑ نے کے لئے بیان کی ہے بلکہ وہ لوگ عادتاً ہی جھگڑالو ہیں)۔

ان دونوں گروہوں کا ذکر اس آیت میں ہے:

یضل بہ کثیراً و یھدی بہ کثیراً (پ ۱ ع ۳)

سائل موصوف کی نیت کا حال ہم نہیں جانتے ۔ہاں ان کی عبارت میں ایک قرینہ ایسا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سوال کو بغرض فہم پیش نہیں کرتے بلکہ بطریق جدل پیش کرتے ہیں ۔ ہمارا یہ خیال اگر غلط ہے تو خدا ہمیں معاف فرمائے۔ وہ قرینہ یہ ہے کہ آپ ایک ایسے گروہ کے ساتھ مل کر سوال کرتے ہیں جو کل مسلمانان دنیا (سلف سے خلف تک) کی رائے کی پرواہ نہیں کرتے ۔ بلکہ کھلے لفظوں میں کہتے ہیں کہ مسلمانوں نے عموماً اور علماء اسلام نے خصوصاً قرآن مجید پر غلطیوں کا غلاف چڑھا دیا ہے اس لئے یہ دیکھ کر ہمیں تعجب ہوا کہ آپ قرآن فہمی میں اہل اسلام کے عقیدہ کو مانع قرار دیتے ہیں چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ:

بموجب عقیدہ اہل اسلام آسمان زمین صرف قیامت تک قائم ہیں۔

فن مناظرہ کی اصطلاح میں اس طریق کلام کا نام مجادلہ کے سوا اور کچھ نہیں ملتا ۔ ہاں اگر بجائے عقیدہ اہل اسلام کے آپ کوئی آیت پیش کرتے تو ہم یہ رائے قائم نہ کرتے جس کا ہم نے آپ کی نسبت اظہار کیا ہے۔ خیر یہ تو فاضل مضمون نگار کے اسلوب بیان پر ہماری طرف سے اظہار رائے ہے۔ اب اصل جواب سنئیے !

قرآن مجید کی کسی آیت سے ثابت نہیں ہوتا کہ قیامت کے ابتدائی حصہ میں یا آخری حصہ میں زمین وآسمان فنا ہو جائیں گے ۔ ہاں اتنا ثابت ہوتا ہے کہ ان میں تبدیلی ہو جائے گی چنانچہ مجمل بیان یہ ہے:

یو م تبدل الا ر ض غیر الا ر ض و السما وا ت (پ ۱۳۔ع ۱۹)

یعنی آسمان وزمین تبدیل ہو جائیں گے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ بتاتی ہے:

یسئلو نک عن الجبا ل فقل ینسفھا ر بی نسفاً ۔فیذ ر ھا قا عاً

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفصفاً ۔لا تری فیھا عوجاً و لا امتاً ۔ (طہٰ: ۱۰۵۔۱۰۷) (یہ لوگ تم سے پہاڑوں کا حال پوچھتے ہیں تم کہہ دو کہ میرا پروردگار ان کو ذرہ ذرہ کر دے گا پھر ان جگہ اس زمین کو چٹیل میدان کر دے گا جس میں اونچائی نچائی نہیں دیکھو گے)

اس کے علاوہ ایک اور آیت میں زمین کا ذکر ملتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

اشرقت الارض بنور ربھا ۔ (پ۲۴۔ع۴)

(یعنی زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی)۔

یہ آیت روز حشر کے متعلق ہے کیونکہ اس کے ساتھ ذکر ہے:

و جیء بالنبیین و الشھداء و قضی بینھم با لحق ۔ و ھم لا یظلمون (یعنی اعمال نامے رکھ دیئے جائیں گے اور نبی اور گواہ حاضر کئے جائیں گے اور ان پر کوئی ظلم نہ کیا جائے گا)

آسمان کی تبدیلی کا ذکر اس آیت میں بھی ملتا ہے:

و انشقّت السّماء فھی یومئذ واھیة (الحاقہ: ۱۶)

(آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن بالکل بودا ہو جائے گا)

پس اس دنیا کے تبدیل شدہ آسمان و زمین کو اس جہان میں ملحوظ رکھ کر آیت کا مطلب سنیئے:

نیک و بدلوگ جنت اور دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے (جب تک دوسرے جہان کے بدلے ہوئے) آسمان و زمین قائم رہیں گے۔

اس آیت میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ چونکہ تبدیل شدہ آسمان و زمین ہمیشہ قائم رہیں گے لہذا دوزخی دوزخ میں اور جنتی جنت میں ہمیشہ رہیں گے۔ ہاں بعض اصحاب نے قرآن مجید کے اسلوب بیان سے یہ سمجھا ہے کہ دوزخی دوزخ میں ہمیشہ نہیں رہیں گے بلکہ لمبی سزا بھگتنے کے بعد خدا کے رحم سے دوزخ سے نکالے جائیں گے۔قابل مضمون نگار کے مندرجہ ذیل سوال سے ہمارے گمان کو قوت پہنچتی ہے کہ آپ قرآن فہمی کی غرض سے سوال نہیں کرتے بلکہ کسی اور نیت سے کرتے ہیں و اللہ یعلم المفسد من المصلح (عفا اللہ عنا)۔

سوال کیسا معقول ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب بدکار لوگ دوزخ سے نکل آئینگے تو فرمایئے کہ جنتی اور دوزخی لوگوں میں فرق ہی کیا رہے گا (ص۱۰)

(حاشیہ میں مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: یہ، ہی، تو استاد غالب کے، جب، سے بھی لطیف تر ہے جو فرماتے ہیں:

دیکھو اس چشم کی شوخی جب کسی پارسا سے لڑتی ہے)

ناظرین! ہم سائل سے تو نہیں پوچھتے وہ جانیں اور ان کا کام۔ ہاں ہم آپ صاحبوں کو توجہ دلاتے ہیں کہ اگر کسی قتل کے مقدمہ میں دو شخص ملزم گردانے جائیں، ایک تو ججی میں بری کر دیا جائے دوسرے کو حبس دوام کی سزا ہو جائے جو حسب قانون بیس سال پورے کر کے نکل آئے اس پر کوئی فہیم شخص بالفاظ نامہ نگار یہ سوال کرے کہ ان دونوں میں کیا فرق رہا؟ کیا آپ لوگ اس سوال کو معقول سمجھیں گے یا اس کو اس مصرع کا مصداق جانیں گے:

گل است سعدی در چشم دشمناں خاراست

نوٹ: ہماری مندرجہ بالا تقریر سے فاضل مضمون نگار کا اصل جواب غالباً حل ہو گیا ہوگا۔ باقی رہی طول کلامی سو اس کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ استاد غالب اس سے منع کرتے ہیں:

نہ دے نامے کو طول اتنا غالب! مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرضِ ستم ہائے جدائی کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۴۔ رمضان ۱۳۶۰ھ۔ جلد ۳۸ نمبر ۳۹ ص ۳۔۵)

ایران کی مصیبت پر قادیان میں گھی کے چراغ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی شاعر نے اپنے دوست کے انکار وصل پر اسکی خدمت میں عرض کیا تھا

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

اس معشوق نے اس پر عمل کیا یا نہیں، اس کا تو ہمیں علم نہیں، ہاں مرزا صاحب قادیانی اوران کے اتباع اپنے الہاموں میں ہمیشہ اس اصول کو مدنظر رکھتے تھے اور رکھتے ہیں آپ ایسا گول مول الہام شائع کر دیا کرتے تھے جو ہر جگہ کام دے سکے۔ پھر یہی نہیں کہ ایک جگہ کام لے کر اس کو ختم کر دیں بلکہ منطقیوں کے نکرہ منتشرہ کی طرح اس سے ایک جگہ کام لے کر دوسری جگہ پھر تیسری جگہ کام لیتے ہیں۔ مثلاً مرزا صاحب قادیانی کا ایک الہام ہے شاتان تذبحان (دو بکریاں ذبح کی جائیں گی) کسی وقت ان دو بکریوں سے مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری اور ان کا داماد مراد لئےگئے۔ پھر کابل میں دو مریدوں کے قتل کے واقعہ پر یہ الہام چسپاں کیا گیا۔ اس طرح

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک الہامی شعر یہ ہے

دبدبہ خسروی ام شد بلند زلزلہ در گور نظامی فگند

اس شعر کا شاعر (غالباً خسرو) کہتا ہے کہ جب میری خسرویت کا غلغلہ بلند ہوا تو نظامی (مصنف سکندر نامہ) کی قبر میں زلزلہ پڑ گیا۔ یہ مقابلہ اس لئے ہے کہ خسرو بھی شاعر تھا اور نظامی بھی۔ خسرو فن شاعری میں نظامی کے ساتھ مقابلہ کرتا ہوا اپنی برتری کا دعوی کرتا ہے جیسا کہ اس شعر سے مفہوم ہوتا ہے۔ فن شاعری میں ایسے مبالغہ آمیز مقابلے ہوا ہی کرتے ہیں۔ چنانچہ استاد ذوق کہتا ہے

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی

بید مجنوں دیکھ کے انگڑائیاں لینے لگا

مجلس شعراء میں تو اس قسم کے مبالغے مقبولیت سے سنے جاتے ہیں۔ مگر بزم صلحاء میں ایسے مبالغوں کو پسند نہیں کیا جاتا بلکہ جھوٹ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت ﷺ نے یہ مصرع پڑھنے سے منع فرمایا تھا

فینا نبی یعلم ما فی غداً (ہم میں ایک نبی ہے جو کل کی باتیں جانتا ہے)

مگر مرزا صاحب بقول خود نبی بھی ہیں اور شاعر بھی۔ اس لئے آپ کو ایسے مبالغوں سے نفرت نہیں تھی۔ کسی شاعر کا کیسا ہی مبالغہ آمیز شعر ہو جس سے ان کا مطلب کبھی نہ کبھی نکل سکتا ہو، تو وہ شعر الہامی زبان سے جاری فرما دیتے۔ چنانچہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ شعر انہوں نے کبھی اسی غرض سے پڑھا ہوگا۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ جب میری (مرزا قادیانی) حکومت کا دبدبہ بلند ہوا تا نظامی کی قبر میں زلزلہ پڑ گیا

۱۹۰۸ء میں حیدر آباد دکن کی موسی ندی میں طوفان اٹھا۔ جس سے حیدر آباد کے بڑے بڑے پختہ مکان بھی تباہ ہو گئے۔ قادیان میں اس وقت حکیم نور دین کا زمانہ خلافت تھا۔ فوراً ایک کتاب موسومہ صحیفہ آصفیہ لکھی گئی جو حکیم صاحب کے نام سے شائع ہوئی۔ اور جس میں حضور نظام دکن کو اس طوفان کی طرف متوجہ کر کے احمدیت کی تبلیغ کی گئی۔ اس میں اس الہام کی تشریح یوں کی گئی کہ کہ نظامی سے مراد حضور نظام والی دکن ہیں اور گور نظامی سے مراد بلدہ حیدر آباد ہے اور زلزلہ سے مراد موسی ندی کا طوفان ہے۔ کیا خوب۔ جو بات کی خدا کی قسم لا جواب کی۔ اس کے جواب میں ہم نے فوراً ایک رسالہ صحیفہ محبوبیہ اسی زمانے میں شائع کر دیا تھا۔ جس کا جواب قادیان یا لاہور سے آج تک نہیں نکلا۔

اسی طرح ایک اور مصرع کو الہامی شکل دے کر آج کل قادیان میں شائع کیا جا رہا ہے جو یہ ہے

تزلزل در ایوان کسری افتاد

اس کی تفصیل یہ ہے کہ ایران میں انگریزی اور روسی فوجوں نے خاص خاص مقامات پر قبضہ کر لیا ہے جس کی اطلاع اخباروں میں آ چکی ہے۔ اس کی وجہ سے مسلمانان دنیا کو سخت صدمہ ہوا۔ مگر قادیان میں گھی کے چراغ جلے۔ جس کا ذکر الفضل قادیان مورخہ ۴ و ۵ ستمبر ۱۹۴۱ء کی اشاعتوں میں مفصل کیا گیا ہے۔ بڑی خوشی کی گئی اور شادیانے بجائے گئے کہ حضرت مرزا صاحب قادیانی کا الہام تزلزل در ایوان کسری فتاد بالکل سچا نکلا ہے۔

ایوان کسری سے حکومت ایران مراد لے کر خوشی کے نعرے بلند کئے کہ حضرت مرزا صاحب کا الہام دو مرتبہ پورا ہو گیا ہے۔ پہلے اس کا ظہور اس وقت ہوا تھا جب ایران کے غافل بادشاہ کو ایرانیوں نے حکومت سے معزول کر کے ایران میں پارلیمنٹ (قومی حکومت) قائم کی تھی۔ چنانچہ اصل الفاظ یہ ہیں:

یہ پیش گوئی حرف بحرف پوری ہوئی کہ اس الہام الٰہی کے بعد بہت ہی جلد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شاہ ایران تخت سے معزول کیا گیا۔اور پارلیمنٹ بنائی گئی ۔

(البشری ۔ج ۲ص ۱۰۶۔)

ان سب تو ہمات کا ایک ہی جواب ہے ۔وہ بھی ہماری طرف سے نہیں بلکہ حدیث شریف سے ماخوذ ہے۔حدیث شریف کے الفاظ یہ ہیں

اذا هلك كسرى فلا كسرى بعده

جب ایران کا بادشاہ کسری مر جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسری نہیں ہوگا ۔

ایران میں اسلام داخل ہونے سے پہلے شاہان فارس کا لقب کسری تھا جیسے مصر کے سلاطین کا لقب اسلام سے پہلے فرعون تھا ۔ اسلامی زمانے میں ایران کے بادشاہ کا نام شاہ ایران رکھا گیا۔

پس اسلامی اصطلاح میں کسری بول کر شاہ ایران مراد لینا گو یا حدیث شریف کی تکذیب کرنا ہے جو قادیانیوں کو تو زیبا ہوسکتا ہے مگر دوسرے مسلمان یہ جرأت نہیں کر سکتے۔ پس مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام کو ایران کے کسی واقعہ سے وابستہ کرنا کسی طرح صحیح نہیں ہے ۔ بلکہ اسلامی اصطلاح میں سراسر غلط ہے۔

اب اصل حقیقت سنیئے ۔مرزا صاحب کی عادت تھی کہ شعراء کے کلام میں سے ایک آدھ مصرع پڑھ دیتے۔ پھر چند یوم گذرنے کے بعد اگر کوئی ایسا واقعہ پیش آجا تا جو اس مصرع سے ادنی مناسبت بھی رکھتا تو فوراً اس مصرع کو الہام بتا کر اس واقعہ کو اس کا مصداق بنا لیتے ۔ سبعہ معلقہ میں سے چوتھے معلقے کا پہلا مصرعہ یہ ہے

عفت الديار محلها و مقامها (محل اور مقام سب اجڑ گئے قافلہ محبوبہ کو لے کر چلا گیا)۔

عرب کے بادیہ نشین (خانہ بدوش) ملک میں جا بجا پھرتے رہتے۔ جہاں ان کے مویشیوں کے لئے چارہ ملتا وہاں ٹھیر جاتے ۔ جب ختم ہو جاتا تو کوچ کر جاتے ۔ اس آمد ورفت کو شاعر لوگ اپنے قصائد کی تشبیب بنایا کرتے تھے۔ چنانچہ امرء القیس بھی اسی تشبیب پر کہتا ہے

كانى غداة البين يوم تحملوا
لدى ثمرات الحى ناقف حنظل

ان کا طرز کلام ایسا مقبول ہوا کہ آج ہندوستان کے اہل سخن بھی اسی تشبیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اپنے قصائد کی بنا رکھتے ہیں۔ چنانچہ نواب صدیق حسن بھی اپنے قصیدہ کو اسی تشبیب سے شروع کرتے ہوئے کہتے ہیں:

لسلمة دار للدخول فحومل
عفا آ یا ھا جنوب و شمشل

چوتھے معلقہ کا پہلا مصرع عفت الدیار کہیں مرزا صاحب قادیانی کے منہ سے نکل گیا۔ اس وقت تو آپ نے یہ مصرع سرسری طور پر پڑھ دیا اس کے بعد جب ملک میں طاعون پھیل گیا جس سے بعض بستیاں ویران ہو گئیں۔ مرزا قادیانی نے اس مصرع کو الہامی قرار دے کر طاعون کے واقعات پر چسپاں کر دیا۔ اور لمبی چوڑی تحریریں شائع کر دیں جن میں اپنی نبوت کا ڈھول خوب پیٹا۔

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کے الہام تزلزل در ایوان کسری فتاد کی حقیقت بھی یہی ہے کہ کسی وقت یہ مصرع آپ کی زبان پر جاری ہو گیا جو بعد ازاں حسب موقع وضرورت الہام قرار دیا گیا۔ یہ فارسی مصرع دراصل بوستاں سے لیا گیا ہے پورا شعر یوں ہے

چو صیتش در افواہ دنیا فتاد
تزلزل در ایوان کسی فتاد

یہ شعر آنخضرت ﷺ کی نعت میں مذکور ہے۔ اس کے معنی یہ ہیں کہ جب آنخضرت ﷺ کی ولادت کی آاز دنیا میں پہنچی تو کسری (بادشاہ ایران جو اس وقت نوشروان تھا) کے محلات میں زلزلہ پڑ گیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مجلس میں آنخضرت ﷺ کے ذکر مبارک کے سلسلے میں کسی شخص نے اس بیت کا پہلا مصرع پڑھا تو دوسرا مصرع مرزا صاحب قادیانی کے منہ سے نکل گیا۔ پس یاروں نے اس کو مرزا صاحب کا الہام بنا کر ایران کے واقعات پر چسپاں کرنا شروع کر دیا۔

پس ناظرین شیخ سعدی کے مافی الضمیر کو ملحوظ رکھ کر اس مصرع کو پہلے مصرع کے ساتھ ملا کر پڑھیں گے تو مطلب صحیح ہو جائے گا۔ مگر اس میں مرزا صاحب کو کمیشن کا حق نہیں ملے گا بلکہ بحکم حق بحق دار رسید مضمون نعت محمدیہ میں خصوص رہے گا۔

پس اہل قادیان اگر اس مصرع کو مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی بنائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے تو نہ صرف اصل متکلم شیخ سعدی کے منشا کے خلاف ہوگا بلکہ غلام (مرزا قادیانی) کی طرف سے اصل مالک (آنحضرت ﷺ) کی ہتک ہوگی کیونکہ مرزا صاحب کا اپنا قول ہے: غلام احمد ہر جا باشم۔

قادیانی اخباروں نے اس الہامی مصرع پر بہت کچھ لکھا مگر یہ ان سے نہ ہو سکا کہ اس کا اول مصرع ساتھ ملا کر پورا شعر ساتھ لکھ دیتے اور یہ بھی بتاتے کہ یہ شعر کس کتاب سے ماخوذ ہے اور جہاں مرقوم ہے وہاں اس کا اصل مفہوم کیا ہے۔ کیونکہ اس سے ان کو مطلب نہیں۔ ان کا مقصد صرف یہ ہے کہ ان کے صنم کی پوجا کی جائے۔ ہندوستان میں طاعون ہو تو یہی مقصد۔ جاپان یا امریکہ میں زلزلہ آئے تو یہی مقصد۔ یورپ میں جنگ ہو تو یہی مقصد۔ استاد داغ نے کیا صحیح کہا ہے

کیا کہونگا جو کہا اس نے کہ کہیے کیا ہے
بات اے داغ محبت کے سوا کون سی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲٦ ستمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۴ رمضان ۱۳٦۰ھ۔ جلد ۳۸ نمبر ۳۹ ص ۵۔۷)

باپ بیٹے کے گول مول الہام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ بات ہم کئی دفعہ بتا چکے ہیں کہ قادیان کی الہامی مشین سے ایسے گول مول کل پرزے نکلتے ہیں کہ کسی جگہ بھی نہیں ٹھہرتے اور ہر جگہ ٹھہرائے بھی جا سکتے ہیں۔ سچ پوچھو تو ہم قادیان کی الہامی مشین کے اس امر میں مداح ہیں کہ اس سے الہامی پرزے نکلتے ہیں جو ہر موقع پر فٹ کئے جا سکتے ہیں۔ مثلاً بڑے میاں کا الہام تخرج الصدور الی القبور ایک مشہور الہام ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ بڑے بڑے لوگ قبروں میں پہنچائے جائیں گے۔ یہ الہام ایسا صاف اور صحیح ہے جو کہ ہر بڑے آدمی کی موت پر چسپاں ہوسکتا ہے یہاں تک کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے خلیفہ اول حکیم نورالدین صاحب پر بھی لگ جائے تو تعجب نہیں۔ چنانچہ اس الہام کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باستثنائے ارکان احمد یہ ہر بڑے نکتہ چین کی موت پر چسپاں کیا گیا۔

دوسری مثال: اسی طرح چھوٹے میاں (مرزا محمود احمد) کو انگریزی زبان میں ایک الہام ہوا ہے جو یہ ہے Abdicated تخت سے دستبر دار ہو گیا۔ اس کے متعلق قادیانی اخباروں نے جو گل کھلائے ہیں وہ الفضل قادیان کے الفاظ میں قابل دید و شنید ہیں۔ چنانچہ الفضل لکھتا ہے:

خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد) کو خدا تعالیٰ کی طرف سے موجودہ جنگ کے متعلق ایسی باتوں کا قبل از وقت علم دیا جو اپنے وقت پر پوری ہو کر سکینت قلب اور اطمینان روح کا باعث ہوئیں۔ حضور (مرزا محمود احمد) نے اپنی ۲۶ مئی ۱۹۴۰ء کی تقریر میں فرمایا تھا کہ حضور کے سامنے کشفی طور پر ایک بادشاہ لایا گیا اور اس کے ساتھ ہی یہ الفاظ کہ.. Abdicated. یعنی تخت سے دست بردار ہو گیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ الہام اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ کوئی بادشاہ تخت سے دست بردار ہو۔ یا کسی ایسے بادشاہ کے ذریعہ حالات جنگ پلٹا کھائیں جو تخت چھوڑ چکا ہو۔ خدا کی قدرتیں غیر محدود ہیں۔ نہ معلوم یہ الہام کن کن مواقع پر پورا ہو۔ لیکن اس کے جلد بعد ہی بلجیئم کا بادشاہ لیو پولڈ تخت سے دست بردار ہو گیا۔ اس کے بعد رومانیہ کا شاہ کیرل تخت سے دست بردار ہوا اور سب اخبارات نے ان کے متعلق لفظ Abdicated. شائع کیا۔

اب ہم ایک بار پھر اس الہام الٰہی کو پورا ہوتا دیکھ رہے ہیں جب کہ شاہ ایران کے تخت سے دست بردار ہونے کی خبر آئی ہے۔ اس موقعہ پر بھی اسی الہام کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ہر مرتبہ جب یہ لفظ پورا ہو کر ہمارے سامنے آتا ہے ہمیں خدا کی قدرتوں کے بے پایاں ہونے کا پہلے سے زیادہ یقین حاصل ہوتا ہے۔ (الفضل قادیان ۲۰ ستمبر ۱۹۴۱ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: ہم نے کسی گذشتہ پرچے میں یہ اعتراض کیا تھا کہ دنیا کے کئی ایک بادشاہ معزول کئے گئے۔ مثلاً سلطان عبدالحمید خان والی ترکی، امیر امان اللہ خان والی افغانستان، اور نزول الہام کے بعد شاہ بلجیئم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور شاہ ایران وغیرہ تخت سے دست بردار ہوئے مگر الہامی لفظ Abdicated انگریزی زبان کا فعل ہے جس کا زمانہ ماضی (پاسٹ ٹینس) ہے اس کی کیا وجہ ہے؟ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ معزول بادشاہ ایسا ہونا چاہیے جس کی ملکی زبان انگریزی ہو۔

صاحب الہام خلیفہ قادیان کی مادری یا ملکی زبان بھی انگریزی نہیں ہے۔ ان کی عام تقریری زبان پنجابی ہے اور تحریری زبان اردو ہے جب تک یہ الہام کسی ایسے بادشاہ سے متعلق نہ ہو جس کی ملکی زبان انگریزی ہو، اس الہام کا انگریزی میں نزول بے معنی ہے۔

ہمارا مشورہ: ایک دفعہ پہلے بھی ہم لکھ چکے ہیں اور آج پھر لکھتے ہیں کہ چونکہ یہ الہام شاہ انگلستان ایڈ ورڈ ہشتم کی معزولی کے بعد نازل ہوا ہے اور ویسے بھی یہ لفظ فعل ماضی ہے اور ایڈ ورڈ ہشتم کی زبان بھی انگریزی تھی اس لئے یہ الہام یقیناً اسی کے متعلق ہے۔ اس کی اصلیت کہ کسی شخص کے منہ سے یہ انگریزی لفظ Abdicated جو اس نے کسی اخبار میں پڑھا ہوگا خلیفہ صاحب نے اس کو اپنا الہام قرار دے کر پیش کر دیا جیسا کہ ان کے والد ماجد کی زبان مبارک سے فارسی مصرعہ ،تزلزل در ایوان کسری فتاد، نکل گیا۔ پھر یاروں نے اس کو الہام کہہ کر ہر ایرانی واقعہ پر چسپاں کرنا شروع کر دیا (جس کی تفصیل ایک سابقہ پرچے میں ہو چکی ہے)

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے الہام کی حقیقت یہی ہے جو ہم نے بتائی ہے ہاں ہم معاصر الفضل کے مندرجہ ذیل بیان سے متفق ہیں اور اسکی تحسین کرتے ہیں اس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

بہت ممکن ہے کہ یہ الہام اپنی وسعت (کے؟) مطابق اور بھی کئی مرتبہ پورا ہو کر ہمارے ایمان میں زیادتی کا باعث بنے (حوالہ ایضاً)

ہم اس بیان کی تصدیق اور تحسین اسلئے کرتے ہیں کہ ہم نے منطق کی کتابوں میں کلی جزئی کی بحث میں ایک عقدہ لا ینحل پڑھا ہوا ہے جو اس الہام کے مشابہ ہے۔

اہل منطق کہا کرتے ہیں کہ جزئی حقیقی وہ ہے جس میں تعدد نہ ہو پھر وہ خود ہی سوال کیا کرتے ہیں کہ کوئی مرغی جو آج ایک انڈہ دیتی ہے وہ انڈا یقیناً جزئی حقیقی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔اس کے سامنے سے انڈا اٹھا کر ایک دوسرے انڈہ رکھ دیا جائے تو وہ اسی کو اپنا انڈہ سمجھ کر اپنے پروں کے نیچے رکھ لیتی ہے۔اسی طرح اگر تیسرا انڈہ رکھا جائے تو اس کو بھی اپنا ہی انڈہ سمجھ لیتی ہے

مطلب یہ ہے کہ مرغی کا انڈہ جو جزئی حقیقی ہے اس کے بہت سے مصداق بن جاتے ہیں جس سے جزئی حقیقی میں تعدد لازم آتا ہے۔

پھر اس سوال کا جواب یوں دیتے ہیں کہ ایسا ہونا مرغی کے فہم ناقص کی وجہ سے ہے ورنہ جزئی حقیقی میں تعدد نہیں ہے ۔ بالکل اسی طرح اس الہام کی وسعت مریدوں کی زیادتی ایمان کا باعث ہے ورنہ حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔یہی معنی ہیں :

جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۱ رمضان ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۰ ص ۵۔۶)

پولیس نے خلیفہ قادیان کی توہین کیوں کی؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۲ستمبر ۱۹۴۱ء میں ایک لمبی تقریر کی جو اخبار الفضل میں چھپ کر شائع ہوئی اس کا مختصر یہ ہے کہ خلیفہ قادیان مع سٹاف خود ڈلہوزی میں مقیم تھے کہ ان کے چھوٹے بیٹے خلیل احمد (کو) ایک پیکٹ پہنچا جس کو باپ بیٹا دونوں ....کی وجہ سے باغیانہ لٹریچر سمجھا ابھی وہ پیکٹ کھولا بھی نہیں تھا کہ پولیس نے آ کر اس کا مطالبہ کیا اور نیچے کا سارا کمرہ گھیر لیا اور پولیس والے کمرے میں پڑی ہوئی کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

آخر انہوں نے وہ پیکٹ زبردستی چھین لیا۔اسی اثنا میں مسلح پولیس گارد بھی آ گئی جن کے ہاتھوں میں بندوقیں تھیں اس طرح یہ ہنگامہ طویل ہو گیا۔

آخر کار گورنر صاحب پنجاب کو بذریعہ تار اس واقعہ کی اطلاع دی گئی۔ چند روز کے بعد ان کی طرف سے جواب آیا کہ یہ معاملہ بغرض تحقیق ضلع کے ڈپٹی کمشنر کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سپرد کیا گیا ہے۔

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے پولیس کی مداخلت کو اپنی سخت توہین سمجھ کر بہت واویلا کیا اور دوسرے اخباروں سے بھی کرایا، یا انہوں نے ازخود کیا۔ چونکہ اہل حدیث کو قادیانی واقعات سے خاص تعلق ہے اس لئے ہم بھی خلیفہ صاحب کی تکلیف میں ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں۔

اس کے بعد ہم اس کی تہہ بتاتے ہیں کہ بہت عرصہ سے پولیس اور خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے درمیان کچھ ان بن چلی آتی ہے۔ جس کا ثبوت یہ ہے کہ قادیان میں پہلے پولیس تھانہ نہیں تھا، جب آبادی بڑھ گئی تو حکومت نے وہاں ایک تھانہ قائم کر دیا جس کو قادیانی جماعت نے ناپسندیدگی کی نظر سے دیکھا۔ چنانچہ الفضل ۲۸ فروری ۱۹۳۵ء میں اس کا ذکر یوں ملتا ہے کہ:

قادیان میں پولیس وغیرہ احراریوں کے کہنے اور ان کو طاقت پہنچانے کے لئے پولیس بٹھائی گئی۔

یہ ہے قادیانی جماعت اور پولیس میں سوءظنی کی ابتداء۔ اب ہم اس توہین کا عارفانہ نکتہ بتاتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام ہے:

انّی مهین من اراد اها نتك

(خدا کہتا ہے کہ اے مرزا جو شخص تیری اہانت کا ارادہ بھی کرے گا میں اس کی توہین کرونگا)

اس الہام سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔ ایک یہ کہ خدا تعالیٰ مرزا غلام احمد صاحب کی توہین کرنے والے کی توہین ضرور کرتا ہے۔ دوسری بات یہ کہ اہل حدیث اور اس کا سٹاف جو آج تک توہین سے محفوظ رہے ہیں، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اہل حدیث مع سٹاف کے مرزا صاحب قادیانی کی توہین کرنے والا نہیں ہے بلکہ مرزا صاحب قادیانی کا آنریری مبلغ ہے۔ ورنہ کسی نہ کسی طرح اس کی بھی توہین ہو جاتی۔ مگر خدا کے فضل سے آج تک نہیں ہوئی۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ قادیانی جماعت نے مع خلیفہ صاحب کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کیا توہین کی ہے جس سے ان کی اپنی توہین ہوگئی۔ پس قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت توجہ سے سنے:

ایک دفعہ قادیان میں جلسہ منعقد ہوا جس میں نظم و نثر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مدح سرائی کی گئی جو دراصل متضمن توہین تھی یعنی ان کی مدح میں ایک نظم پڑھی گئی جس کا ایک شعر یہ تھا

ختم نگیں اولیاء ظلّ مہمین انبیاء
ساری ادائیں دلربا نور خدا نور خدا صل علی مسیحنا صل علی محمد

(الفضل قادیان ۴ جنوری ۱۹۲۷ء)

یعنی مرزا غلام احمد صاحب انبیاء کی توہین کرنے والوں کے عکس ہیں۔ عکس یا فوٹو چونکہ اصل کے حکم میں ہوتا ہے اس لئے اردو دان اصحاب خوب سمجھ سکتے ہیں کہ مصرعہ اول میں مرزا صاحب کو انبیاء کی توہین کرنے والا قرار دیا گیا ہے جو دراصل ان کی سخت ہتک ہے۔ ہم اسی وقت چونک اٹھے تھے کہ کبھی نہ کبھی یہ گل کھلے گا چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ الہام جماعت مرزائیہ کے حق میں بالکل صحیح ثابت ہوا جس سے بقول ان کے نبوت مرزا کی خوب تائید ہوتی ہے۔ یہی معنی ہیں:

ایں کرامت و لیّ ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

واقعہ ڈلہوزی کے متعلق ہمیں جو معلومات حاصل ہوئے ہیں ان کی بنا پر ہم خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) سے چند سوالات کرنا چاہتے ہیں۔

خلیفہ مرزا محمود احمد صاحب جواب دیں جس وقت پولیس نے آ کر کوٹھی کے نچلے کمرے پر قبضہ کیا تھا آپ نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا تھا کہ پولیس والوں پر شوٹ (فائر) کرو۔

۲۔ ان کے شوٹ نہ کرنے پر ڈلہوزی کے کسی معزز شخص کے سامنے اظہار افسوس کیا تھا۔

۳۔ کیا مسلح پولیس آپ کی کوٹھی پر شوٹ کا حکم سن کر آئی تھی یا کسی اور وجہ سے

۴۔ کیا آپ کے علم میں ہے کہ آپ کے چلے آنے کے بعد عطا محمد مختار کوٹھی کو آپ کے آدمیوں نے اس لئے پیٹا تھا کہ اس نے کوٹھی اور سامان کے کرایہ کا تقاضا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا۔

۵۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ اس کو پیٹنے کے بعد آپ کے آدمیوں نے پانچ روپے کی بجائے دس روپے دے کر اس سے صلح صفائی کی اور معافی مانگی
اگر یہ واقعات صحیح ہیں تو آپ نے اپنی جمعہ والی تقریر میں ان کا ذکر کیوں نہیں کیا؟
امید ہے کہ ان سوالوں کے جواب بزبان خود یا بقلم خود دے کر مشکور فرمائیں گے

مختصر یہ ہے کہ چونکہ اہل حدیث امرتسر کو قادیان سے چولی دامن کا ساتھ ہے، لہذا اہل حدیث امرتسر قادیان کے ہر ایک رنج اور خوشی میں ساتھ ساتھ رہتا ہے چنانچہ ڈلہوزی کے واقعہ سے اہل حدیث کو رنج بھی ہے اور بڑے میاں کا الہام سچا ہونے کی خوشی بھی ہے۔

یہ متضاد ایک ہی دماغ اس طرح جمع ہوں گئے ہیں جس طرح استاد غالب مرحوم کے دل و دماغ میں دو متضاد مضمون تھے جس کا اظہار انہوں نے یوں کیا تھا:

میرے دل میں ہے غالب! شوق وصل و شکوہء ہجراں
خدا وہ دن کرے جو اس سے میں یہ بھی کہوں وہ بھی کہوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۱ رمضان ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۰ ص ۶۔۷)

قادیانی دعاوٗں کی حقیقت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کہتے ہیں کہ لومڑ اپنی غار میں سیدھے راستے کے علاوہ ایک مخفی راستہ بھی رکھتا ہے تاکہ مخالف سے بچ کر دوسرے راستہ سے نکل جائے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی ایسے ہی دور اندیش واقع ہوئے تھے کہ صاف صریح بات کہہ کر بھی اپنے دل میں بچاؤ کا کوئی نہ کوئی پہلو رکھ لیتے تھے۔ دعوی کرتے ہوئے ایسے صریح اور واضح الفاظ استعمال کرتے تھے کہ کسی نبی نے بھی ایسے محکم الفاظ استعمال نہ کئے ہوں۔ یہاں تک کہہ دیتے کہ اگر یہ بات پوری نہ ہو تو میرے ... گلے میں رسہ ڈالا جائے، میرا منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کالا کیا جائے، مجھے سولی پر چڑھایا جائے۔ (جنگ مقدس)

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۹۔ اگست میں ایک مضمون کے ضمن میں ہم نے لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام ہے

اجیب کل دعائك (اے مرزا میں (خدا) تیری ساری دعائیں قبول کروں گا)۔

اہل علم جانتے ہیں کہ کل کا لفظ قضیہ کلیہ کا سور؟؟ ہے جس سے کوئی فرد باہر نہیں رہتا۔ اس کی مثال میں کہا کرتے ہیں جاء القوم کلھم (ساری قوم آئی) ۔اسی بنا پر ہم نے لکھا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ الہام باوجود جامع ہونے کے ایسا کمزور ثابت ہوا ہے کہ کبھی ان کی ضرورت میں کام نہیں آیا۔ ان کی دعا نہ ان کے مشن میں کام آئی نہ آخری فیصلے میں موثر ثابت ہوئی۔ اس کے جواب میں الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جو قابل دید ہے اور مع سرخی یہ ہے

ہر دعا کا قبول ہونا ضروری نہیں

۲۹۔ اگست کے اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنا ایک فرسودہ اعتراض دوہراتے ہوئے لکھا ہے:

چالیس مومنوں کی دعاؤں کی بھی حاجت نہیں بلکہ ساری دنیا کو فتح کرنے کیلئے اکیلے مرزا صاحب کلاں کی دعا ہی کافی ہوسکتی تھی کیونکہ آپ کو بزبان خداوندی الہام ہوا تھا اجیب کل دعائك (تریاق القلوب ص ۳۸) (اے مرزا میں تیری سب دعائیں قبول کروں گا)۔ ضرور ہے کہ مرزا صاحب اپنے مشن کی ترقی وکامیابی کے لئے دعا کرتے ہوں گے کیونکہ وہ کہا کرتے تھے کہ میری دعا کی قبولیت میرا معجزہ ہے..

قادیانی جماعت کے ممبران مع مولوی محمد علی صاحب ہمیں بتائیں کہ مرزا صاحب کی دعا سے کیوں ساری دنیا فتح نہ ہوئی۔

یہ اعتراض کرتے ہوئے مولوی صاحب نے حسب عادت دھوکہ دینے اور جانتے بوجھتے ہوئے خواہ مخواہ اعتراض پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ قبل اس کے کہ یہ بتایا جائے حضرت مسیح موعود (مرزا) کے اس الہام کا صحیح مفہوم کیا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا) کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقیدہ حضور کے اپنے الفاظ میں پیش کیا جائے اور بتایا جائے کہ آپ نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا کہ میری ہر دعا جس ظاہری رنگ میں کی جائے اس طرح قبول ہو جاتی ہے آپ تحریر فرماتے ہیں:

یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ خیال کہ مقبولین کی ہر ایک دعا قبول ہو جاتی ہے سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مقبولین کے ساتھ خدا تعالیٰ کا دوستانہ معاملہ ہے کبھی وہ ان کی دعائیں قبول کر لیتا ہے اور کبھی وہ اپنی مشیت ان سے منوانا چاہتا ہے جیسا کہ تم سمجھتے ہو کہ دوستی میں ایسا ہی ہوتا ہے بعض وقت ایک دوست اپنے دوست کی بات کو مانتا ہے اور اس کی مرضی کے موافق کام کرتا ہے اور پھر دوسرا وقت ایسا بھی آتا ہے کہ اپنی بات اس سے منوانا چاہتا ہے اسی کی طرف اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں ارشاد فرماتا ہے جیسا کہ ایک جگہ قرآن شریف میں مومنوں کی استجابت دعا کا وعدہ کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ

ادعونی استجب لکم یعنی تم مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعا قبول کروں گا

اور دوسری جگہ اپنی نازل کردہ قضا وقدر پر خوش اور راضی رہنے کی تعلیم کرتا ہے جیسا کہ فرماتا ہے

و لنبلونّکم بشیء مّن الخوف والجوع و نقص من الاموال والانفس و الثّمرات و بشّرالصّابرین۔ الّذین اذا اصابتھم مصیبۃ قالوا انّالله و انّا الیه راجعون (البقرۃ:۱۵۵۔۱۵٦)

پس ان دونوں آیتوں کو ایک جگہ پڑھنے سے صاف معلوم ہو جائے گا کہ دعاؤں کے بارہ میں کیا سنت اللہ ہے اور رب اور عبد کا کیا باہمی تعلق ہے

(حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۹)۔(الفضل ۳ستمبر ۱۹۴۱ء صفحہ اول)

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: یہ قادیانی کیسے ہوشیار ہیں۔ کبھی بات کو غلط نہیں ہونے دیتے ہم سمجھتے ہیں متنبّی نے انہی لوگوں کے عمل کی وجہ بتانے کو یہ شعر لکھا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الا یدوم لها عهد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو اس کو وعدہ خلافی مت سمجھو کیونکہ اس کے وعدے میں یہ داخل ہے کہ وہ پورا نہیں کرے گی۔

ان لوگوں کو ذرا خیال نہیں آتا کہ بڑے میاں نے یہ دعوی کیا تھا تو ان کے نزدیک اس کا کیا مطلب تھا اور عام طور پر کیا سمجھا گیا تھا؟

جب یہ لوگ مواخذہ میں آجاتے ہیں تو پہلو بدل لیتے ہیں۔ باوجود اس کے ہماری فراخ دلی دیکھئے کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کی ان دونوں کلاموں کو صحیح سمجھتے ہیں اور بقاعدہ محدثین ان میں تطبیق دیتے ہیں۔ پس سنئیے

مقبولین کی دعاؤں کے متعلق جو اصول مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے وہ بجائے خود صحیح ہے مگر یہ ان مقبولین کے لئے ہے جو مرزا صاحب قادیانی کے سوا ہیں کیونکہ انہوں نے اپنے حق میں یہ الہام نہیں بتایا اجیب کل دعا ئك میں تیری ہر ایک دعا قبول کروں گا۔ مگر مرزا صاحب کے الہام میں یہ الفاظ ملتے ہیں جسکو اہل شرع کی اصطلاح میں خاصہ کہتے ہیں جس کی مثال قرآن مجید کے الفاظ میں یہ ہے

و امرأة مومنة ان و هبت نفسها للنبی ان اراد النبی ان یستنکحها خالصة لك من دو ن المو منین ۔ (الا حزاب:۵۰)

یہ بات بدیہی ہے کہ کسی نبی نے اپنی کل دعاؤں کی قبولیت کا اعلان نہیں کیا مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کیا ہے یعنی اس کو بطور حدیث قدسی کے خدائی وعدہ قرار دیا ہے

فلاتحسبنّ اللّٰہ مخلف وعدہ رسلہ ،انّ اللّٰہ عز یز ذو انتقا م

(ابرا ھیم :۴۸) (خدا نبیوں سے جو وعدہ کرے اسکی خلاف ورزی کا وہم بھی نہ کرو

پس مقطع کلام یہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعوی میں سچے تھے تو ان کا یہ کلام کیوں سچا نہ ہوا۔ آپ جب کبھی کسی موقع پر مؤکد دعا کرتے وہ غلط ہو جاتی اور پبلک کی طرف سے آواز آتی

تھے دو گھڑی سے شیخ جی شیخی بگھارتے
وہ ساری ان کی شیخی جھڑی دو گھڑی کے بعد

مرزا غلام احمد صاحب نے ڈپٹی آتھم کے متعلق دعائیں کیں، کیا نتیجہ ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمدی بیگم کے اپنے نکاح میں آنے کی بابت دعائیں کیں، کیا نتیجہ ہوا؟

ہاں ہم مانتے ہیں اور بدل اقرار کرتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی بہت بڑی ضرورت میں ایک دعا بلاریب قبول ہوئی جسکا مختصر مضمون یہ تھا کہ

الٰہی ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں فوت کر دے۔

یہ دعا ایسی قبول ہوئی کہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو چاروں طرف سے آواز آئی

وحشت و شیفتہ اب مرثیہ کہویں شائد
مر گیا غالبِ آشفتہ نوا کہتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء ۱۸ رمضان ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۱۔ ص ۴۔۵)

دو احراریوں کے اختلاف پر الفضل کی شماتت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دو احراری ارکان (مولوی بہاء الحق اور چودھری افضل حق صاحبان) میں کچھ عرصہ سے اس مسئلہ پر بحث ہو رہی ہے کہ ضروریات زندگی کے علاوہ مال جمع رکھنا جائز ہے یا نہیں؟ چودھری افضل حق صاحب اس سے منکر ہیں اور مولوی بہاء الحق صاحب اسکے قائل ہیں۔ بحث کے سارے مراسلات اخبار زمزم لاہور میں چھپتے رہے ہیں۔ اس بحث میں فریقین نے ...ایک دوسرے کے حق میں کچھ نامناسب الفاظ بھی استعمال کئے ہیں۔ احمدیوں کے اخبار الفضل قادیان نے بڑی خوشی کے نعرے لگاتے ہوئے مندرجہ ذیل الفاظ فریقین کے حق میں لکھے ہیں:

احراری زعماء اور ان کے قائدین کی متانت وسنجیدگی کے متعلق آسانی سے رائے قائم کی جاسکتی ہے اور ظاہر ہے کہ جو لوگ آپس میں تبادلہ خیالات کرتے وقت ایسی پست سطح پر اتر آئیں ان سے دوسروں کو کسی بلند اخلاق کی کیا توقع ہوسکتی ہے۔ (الفضل قادیان ۲۵ ستمبر ۱۹۴۱ء ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک اصل مضمون کے علاوہ ذاتی حملے کرنا کسی متکلم کے شایان شان نہیں ہے۔قرآن مجید اس کی بابت ہدایت فرماتا ہے

قل لعبادی یقو لوا التی ھی احسن ، (الاسراء:۵۳)

اے پیغمبر! میرے بندوں کو کہہ دیجئے کہ بہت اچھی بات کہا کریں

احراری فریقین کے متعلق ہماری رائے محفوظ ہے۔البتہ الفضل کوایک بات سمجھاتے ہیں کہ مسلمان احراری ہوں یاغیر احراری، شمع نبوت سے بہت دور پڑے ہوئے ہیں، مگر قادیانی اورلاہوری احمدی اپنی مزعومہ شمع نبوت کی تازہ روشنی سے مستفیض ہیں۔ابھی جمعہ جمعہ آٹھ روز بھی نہیں گذرے کہ ان کا نبی ان میں موجود تھا جس کا دعوی تھا کہ من د خل فی جماعتی د خل فی اصحاب محمد ﷺ۔اس لئے اتباع مرزا کانمونہ اخلاق دوسرے مسلمانوں سے کچھ اچھا ہونا چاہیے تاکہ یہ مثال ان پر صادق نہ آئی کہ تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

مگرہم دیکھتے ہیں کہ دونوں فریق جب آپس میں گفتگو کرتے ہیں توان احراری لیڈروں کی گفتگو سے ان کی گفتگوئی گنا تلخ ہوتی ہے۔ چندالفاظ جو ایک دوسرے کےحق میں کہے جاتے ہیں بطورنمونہ یہ ہیں:

یزیدی خلافت، گوبھی کے سڑے چھلکے چلتی پھرتی جہنم کی چنگاریاں ، سرکاری سانڈ، آتش حسد سے جلے ہوئے،حق گوئی سے نا آشنا۔وغیرہ

ان الفاظ کو بجائے خودرہنے دیجئے اب ہم ایک فریق کے امیر مولوی محمدعلی لاہوری کے کلام سے تازہ مثال پیش کرتے ہیں جس میں دونوں فریقوں کے مکالمہ کا نمونہ ملتاہےمولوی محمدعلی صاحب لکھتے ہیں:

میری شکایت: میں نے شکایت یہ کی تھی کہ میاں صاحب (خلیفہ قادیان) ہمارا نام ،پیغامی، رکھ کر باوجود ہمارے بار بارتوجہ دلانے کے کہ یہ ہمارانام نہیں لا تنابزوا بالالقاب کے مرتکب ہورہے ہیں اس کے جواب میں میاں صاحب نے ۱۹۱٦ء سے شروع کرکے ۱۹۴۱ءتک پیغام صلح کے فائلوں میں سارے حوالے تلاش کراکر سخت الفاظ کےنمونے پیش کئے ہیں حالانکہ اس کاتعلق بحث سے کچھ نہ تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میاں صاحب کی دماغی کیفیت:

مگر وہی ان کی دماغی کیفیت غالب آجاتی ہے کہ کسی طرح مریدوں کو یہ دکھایا جائے کہ یہ، پیغامی، بڑے قابل نفرت ہیں تا کہ ان کے دلوں پر دلائل کا کچھ اثر نہ ہو۔ میں جانتا ہوں کہ اس وقت یہ ہتھیار جناب میاں صاحب کو اچھا کام دے رہا ہے۔ مگر یہ ہمیشہ کام آنے والی چیز نہیں اور ان باتوں سے کچھ حاصل نہیں اگر اس کے مقابل میں جناب میاں صاحب کے سرکاری اور غیر سرکاری اخباروں سے ایسے ہی الفاظ نکلوانے شروع کر دوں تو نتیجہ کیا ہوگا۔ یہی کہ اب اخباروں کے اوراق انہی باتوں پر ضائع ہوں۔ کون ان باتوں کی وجہ سے ہمیں عقل مند کہے گا؟

یہ تو انتہاء درجہ کی بے وقوفی ہوگی کہ جو گند پہلے اچھالا گیا ہے اب اسے پھر تازہ کر کے لوگوں کے سامنے رکھا جائے۔

سخت کلامی کا مقابلہ:

ہاں یہ میں میاں صاحب کو یقین دلاتا ہوں کہ اگر اس غلاظت کو تولنے کی ضرورت ہے تو اس سوال کو الگ کر کے بھی کہ یہ گند، پیغام صلح، نے پہلے اچھالنا نہیں شروکیا بلکہ جواباً سختی اختیار کی اس لئے کہ دوسرے فریق کی تعلّی اور سخت کلامی جو بعض وقت.... تک پہنچ جاتی تھی حد سے بڑھتی جاتی تھی اگر ایک پلڑے میں پیغام صلح کے اٹھائیس سال کے فائل کی سخت کلامی رکھ دی جائے اور میاں صاحب کے خالد، الفاروق کا ایک سال کا فائل گندہ ذہنی کا دوسرے پلڑے میں رکھ دیا جائے تو، پیغام صلح، کا پلڑا آسمان کی طرف اٹھ جائے گا۔ (پیغام صلح لاہور ۱۲ستمبر ۱۹۴۱ء ص ۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: جماعت احمدیہ اور ان کے ہیرو کے دعاوی سن کر اور ان کی تحریریں پڑھ کر بے ساختہ منہ سے نکل جاتا ہے

سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جن کی پارسائی کا
وہ سب رندِ کرابات اپنے نکلے ہم نوا نکلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۶۰ھ نمبر ۴۲ جلد ۳۸ ص ۶۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کلام الملوک ملوک الکلام

رسالہ بطش قدیر پرنواب صاحب مانگرول کا ریویو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

نواب صاحب ممدوح مذہبی امور سے جو شغف رکھتے ہے وہ کسی سے مخفی نہیں ہے رسالہ بطش قدیر کو دیکھ کر موصوف نے مندرجہ ذیل تقریظ ارسال کر کے دفتر ہذا کو مشکور فرمایا ہے۔

آپ کا مرسلہ رسالہ بطش قدیر موصول ہوا اور میں نے مطالعہ کیا آپ کی خداداد قابلیت و ذہانت و خدمات دینی کا معترف ہوں آپ کی ہر تحریر پر احسنت ومرحبا نکلتا ہے اللہ تعالی جزائے خیر عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے اور آپ کی خدمات دینی سے امت مرحومہ کو مستفید فرمائے۔ محمد جہانگیر از مانگرول

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲ شوال ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۳ ص ۵)

(لاہوری قادیانیوں کے نواب جہانگیر سے خاصے مراسم تھے، اور ایک دفعہ انہوں نے شائد یہ بھی مشہور کر دیا تھا کہ نواب صاحب موصوف لاہوری احمدی بن گئے ہیں۔ پیغام صلح ۳ مئی ۱۹۲۹ء کے صفحہ ۳:۔ نواب صاحب مانگرول اور خواجہ حسن نظامی کے عنوان سے ایک خبر یوں درج ہے:

۲۶۔اپریل کے منادی میں خواجہ حسن نظامی کا جو روزنامچہ شائع ہوا ہے اس میں ۶۔اپریل ۱۹۲۹ء کی تاریخ کے نیچے سفر مانگرول کے واقعات کو ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

دہلی میں مجھے اطلاع دی گئی تھی کہ گزشتہ ہفتہ میں لاہوری جماعت قادیانیہ کے امیر مولانا محمد علی صاحب (لاہوری) مانگرول آئے تھے اور ایک عام جلسہ میں انہوں نے نواب صاحب اوران کے خاندان اوران کے درباری لوگوں کو دعوت دی تھی کہ وہ احمدیہ عقیدہ قبول کرلیں اور نواب صاحب نے احمدیہ عقیدہ قبول کرلیا۔

میں (حسن نظامی) نے اطلاع دینے والے کو جواب دیا تھا کہ میں اس خبر پر ہرگز یقین نہیں کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتا۔نواب جہانگیر خان صاحب عرصہ دراز سے خواجہ کمال الدین اور لاہور کی جماعت احمدیہ کے تبلیغی کاموں کو مالی امداد دیتے ہیں، مگر وہ قادیانی عقائد کے موافق میں نہ ہو سکتے ہیں کیونکہ وہ ہر بات کو نہایت غور اور بحث کے بعد قبول کیا کرتے ہیں اور جو شخص قادیانی عقائد پر عقل و تجربہ اور علم کی نظر سے غور کرے گا وہ احمدیہ جماعت کی شرکت ضروری نہیں سمجھے گا۔

یہاں آ کر میرے جواب کی تصدیق ہوگئی نواب صاحب نے خود کہا کہ میں قادیان کے کسی عقیدہ کو نہیں مانتا۔البتہ لاہور کی جماعت کی تبلیغی خدمات کو پسند کرتا ہوں ۔اور حیات مسیح کے مسئلہ میں مجھے اطمینان نہیں ہے اور میرا خیال ہے کہ حضرت عیسی کا انتقال ہوگیا۔اس کے علاوہ میں مرزا غلام احمد صاحب کو نہ مسیح مانتا ہوں اور نہ مہدی۔

نواب صاحب مانگرول کی وفات کے موقع پر پیغام صلح لاہور میں لکھا گیا:...

شیخ محمد جہانگیر میاں صاحب والی ریاست منگرول وفات پا گئے

یہ خبر جماعت کے تمام حلقوں میں انتہائی ملال کے ساتھ سنی جائے گی کہ جناب شیخ محمد جہانگیر میاں نواب صاحب آف مانگرول مورخہ ۲۴ مئی ۱۹۴۲ء کو وفات پا گئے ۔انا للہ وانا الیہ راجعون جناب نواب صاحب ممدوح نہایت قابل صاحب اخلاق اور بلند پایہ والی ریاست تھے۔ ریاست مانگرول کے لئے آپ کا وجود باعث رحمت تھا۔آپ کے عہد میں ریاست کے تمام شعبوں نے بہت ترقی کی اور ریاست کی دولت وسطوت میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔مرحوم و مغفور جماعت احمدیہ لاہور اور حضرت امیر کی خدمات اسلامی کے بہت مداح اور قدردان تھے ووکنگ مشن اور انجمن اشاعت اسلام کی معاونت بھی فرماتے رہے)۔

قادیانی تفسیر کبور اور اس کا جواب الجواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہل منطق کہا کرتے ہیں کہ ضِحك (ہنسنا) انسان کا خاصہ ہے ۔ ان پر اعتراض وارد ہوتا ہے کہ بندر بھی کبھی کبھی ہنستا ہے پھر ضِحك انسان کا خاصہ کیوں کر ہو سکتا ہے ۔ اہل منطق اس کا جواب دیا کرتے ہیں کہ بندر ہنستا نہیں بلکہ ہنسنے کی نقل کرتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ جماعت مرزائیہ عموماً جماعت قادیانیہ خصوصاً ہر بات کا جواب دیتی ہے مگر وہ ضحک نہیں ہوتا بلکہ ضحک کی نقل ہوتی ہے۔

قادیانی تفسیر پر ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۲۔ اگست میں معمولی سا تبصرہ کیا تھا۔ اس کا جواب اخبار الفضل قادیان میں ۱۲ ستمبر سے ۲۱ ستمبر تک چار قسطوں میں نکلا ہے جس میں اپنے پیشوا کی سنت کے اتباع میں بہت کچھ کذب بیانی سے کام لیا گیا ہے مثلاً لکھا ہے کہ:

جب کبھی مولوی ثناء اللہ کو مقابلہ پر بلایا گیا تو نہیں آیا مگر پیچھے ڈینگیں مارنے لگتا ہے۔،

بالکل جھوٹ اور محض افتراء ہے کوئی ایک واقعہ ہی پیش کرو جو تمہارے اس دعوی کی تصدیق کرتا ہو جواب دیتے ہوئے مرزا صاحب کلاں کی دعوت پر ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو میرا قادیان پہنچنا بھی یاد کیجئے گا اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا میرے ساتھ حسن سلوک بھی سامنے رکھ لیجئے گا۔ جس کا مجمل بیان یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب اعجاز احمدی کے متعدد صفحات پر مجھے دعوت دی ہوئی ہے کہ میں قادیان پہنچ کر مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں کی تحقیق کروں۔ اسی کتاب کے صفحہ ۳۷ پر پیش گوئی بھی مرقوم ہے کہ میں قادیان نہیں پہنچوں گا۔

آپ سمجھتے تھے کہ قادیان میں کسی اکیلے دوکیلے آدمی کا آنا مشکل ہے کیونکہ وہاں ان دنوں نہ احرار کا دفتر تھا، نہ آریہ سماج کا زور تھا۔

آخر جب جنوری ۱۹۰۳ء میں میں دو تین رفیقوں کے ہمراہ قادیان پہنچ گیا تو کسی شخص نے آپ کو میرے آنے کی اطلاع دی۔ سن کر کہا ہمیں کیا ہزاروں راہ رو آتے ہیں اور چلے جاتے ہیں (البدر قادیان ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء)۔ کیا خوب!

میرے آنے کی خبر سن کر پہلے تو وہ چپ رہے
پھر کہا تو یہ کہا منہ پھیر کر، لے گا وہ کیا

ناظرین! کیسا تجاہل عارفانہ ہے۔ آخر جب میرا دستخطی مکتوب ملاحظہ سامی سے شرف یاب ہوا تو بھی محل سرائے سے باہر تشریف نہ لائے بلکہ عذر کر دیا کہ:

میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ میں مولویوں سے مناظرہ نہیں کرونگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ بات محض غلط تھی آپ نے کوئی ایسا وعدہ نہیں کیا تھا اگر کوئی مرزائی ہمیں یہ وعدہ دکھا دے تو پانچ سیر لڈو ہم سے انعام پائے۔

اسی طرح ایک دفعہ مرزا غلام احمد صاحب نے مجھے اور پیر مہر علی شاہ آف گولڑہ وغیرہ علماء کو تفسیر نویسی کی دعوت دی جس پر ہم دونوں مقررہ مقام (لاہور) میں پہنچ گئے مگر مرزا صاحب قادیانی ہمارے مقابلہ میں تشریف نہ لائے۔

پھر تمہارے خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے علمائے دیو بند کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا جس کے جواب میں، میں نے کہا کہ میں بھی تعلیمی حیثیت سے دیو بندی ہوں، سادہ قرآن اور قلم دوات لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں آ جاؤ، اور سامنے بیٹھ کر تفسیر لکھو۔ تو خلیفہ صاحب نے جواب دیا کہ میں نے کب کہا ہے کہ میں بڑا عربی دان ہوں، میں تو اور کتابوں کے علاوہ نجوم الفرقان بھی اپنے پاس رکھوں گا۔

میں نے جواب دیا کہ اچھا سب کچھ رکھو، مگر سامنے بیٹھ کر معارف جدیدہ ولطیفہ لکھو۔ تو کہنے لگے میں تو اپنے والد ماجد مسیح موعود کے بتائے ہوئے معرف بیان کروں گا۔ یہ جواب سنکر میں نے کہا: بس جی معلوم شد بافندگی بافندگی

اس واقعہ کی مزید تصدیق مطلوب ہو تو بابو عمر الدین صاحب جالندھری سے پوچھ لو۔ انہوں نے جب قادیان کے سالانہ جلسہ میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کو رقعہ بھیجا کہ مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں تفسیر نویسی کا قصہ بیان کیجئے تو ان کو کیا جواب ملا تھا جسکی شکایت وہ آج تک کرتے ہیں۔

قادیانی ممبرو! ایسے غلط واقعات لکھتے ہوئے دیکھ لیا کرو کہ سامنے کون ہے وہی ہے جسکی گرفت سے تنگ آ کر بڑے میاں (مرزا غلام احمد) چیختے چلاتے تشریف لے گئے اور تم کو نصیحت کر گئے: من نہ کردم شما حذر بکنید

ہم نے قادیانی تفسیر کبیر کا نام تفسیر کبور رکھا تھا اور اس تبدیلی کی وجہ بھی بتا دی تھی کہ تفسیر کبیر امام رازیؒ والی مشہور ہے۔ اس کے علاوہ دونوں لفظوں کے معنی میں بھی فرق نہیں ہے کیونکہ فعیل اور فعول (کبیر اور کبور) دونوں مبالغے کے صیغے ہیں۔ قرآن مجید میں مبالغہ کے یہی دو صیغے غفور رحیم اکٹھے آئے ہیں۔

یہ ایک ایسا نیک مشورہ تھا کہ قادیانی اس کی قدر کرتے۔ مگر مجیب صاحب اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر سخت خفا ہیں کہ ہماری تفسیر کا نام کیوں تبدیل کیا ۔اور غصے میں کہتے ہیں کہ تمہاری تفسیر کا نام ثنائی کی بجائے صنائی (بالصاد) لکھیں گے۔

معلوم نہیں کہ مجیب غیظ وغضب میں ایسا خودرفتہ کیوں ہو گیا کہ اسے یہ بات بھی سمجھ میں نہیں آئی کہ کبیر اور کبور کے معنی تو ایک ہیں، مگر ثنائی اور صنائی کے معنی ایک کہاں ہیں ۔دوسرے یہ کہ ثنائی کے نام سے کسی تفسیر کے ساتھ اشتباہ کہاں ہے ہم نے تو رفع اشتباہ کے لئے مشورہ دیا تھا۔

الفضل قادیان نے یہ اعتراض بھی کیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے کیوں آٹھ مہینے خاموش رہ کر تفسیر کبیر پر تعاقب کیا۔ اس کا اصل جواب تو یہی ہے کہ اس عرصہ میں ہم ایک ضروری تصنیف اسلام اور مسیحیت کی تصنیف میں مشغول رہے۔ نیز تفسیر کبور کے ملنے میں بھی ہمیں دقت پیش آئی۔ قادیان آدمی بھیجا تو اس روز کتب خانہ بند تھا۔ آخر اتفاقاً ایک اور آدمی بغرض فروخت لایا تو ہم نے اس سے خرید لی۔

یہ تو ہمارا جواب ہے۔ اب تم بھی بتاؤ کہ آپ اور آپ کا پیر (نبی) جو عیسائیوں اور آریوں کی تردید کے واحد ٹھیکے دار بنے بیٹھے ہو، عیسائیوں کی کتاب عدم ضرورت قرآن مصنفہ پادری صفدر علی اور آریوں کے گرو کی کتاب ستیارتھ پرکاش سے لے کر رنگیلا رسول شائع ہونے تک کئی سال گزر جانے کے باوجود تمہارے مشن نے ان کتابوں کا جواب کیوں نہیں دیا۔ اگر مٹھائی کھلانے کا وعدہ کرو تو ہم تم کو صحیح جواب بتا دیں۔ صاف کہہ دو کہ تصنیفات ثنائیہ کو ہم نے اس بات میں کافی سمجھا

ایک بڑا زوردار اعتراض یہ کیا ہے کہ آیت افمن کان کو سورہ یونس کی آیت لکھا ہے حالانکہ یہ آیت سورہ ہود کی ہے یہ مولوی صاحب کی یہ بہت بڑی غلطی ہے۔ ہم ناظرین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۲۔ اگست ۱۹۴۱ء کا صفحہ ۵ ملاحظہ فرمائیں کہ جہاں آیت نقل کی ہے وہاں سورہ ہود کا حوالہ دیا ہے۔

ہاں آئینہ میں ذرا اپنی شکل بھی دیکھئے کہ آپ کے پیر ومرشد بلکہ نبی جن کا دعوی تھا کہ میرا قلم خدا چلاتا ہے اور میری زبان پر روح القدس بولتا ہے، ان کا یہ حال ہے کہ آپ آیتوں کی آیتیں غلط لکھ جاتے ہیں اور ترجمہ بھی غلط کر جاتے ہیں۔

مگر نہ ان (مرزا غلام احمد) کو سوجھتی ہے، اور نہ ان کے اتباع کو نظر آتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔ یہاں ہم صرف ایک مثال پیش کرتے ہیں سنیئے ! آپ کے نبی رسول جری الله فی حلل الانبیاء جن کا دعوی تھا کہ

آدمم نیز احمدِ مختار۔ در برم جامہء ہمہ ابرار

آپ لکھتے ہیں کہ وہ (خدا) فرماتا ہے

یوم یأتی ربك فی ظلل من الغمام ۔

اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۴)

(یاد رہے کہ حقیقۃ الوحی کے موجودہ اڈیشن میں قادیانیوں کو آیت کو درست صورت میں لکھ دیا ہے۔ اور عبارت یوں ہے: خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اترے گا جیسا کہ وہ فرماتا ہے هل ینظرون الّا ان یأتیهم الله فی ظلل من الغمام (البقرہ: ۲۱۱)) یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور اپنا چہرہ دکھائے گا۔حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۴)

جب کہ یہ مکمل آیت اور اس کا ترجمہ یوں ہے:

هل ینظرون الّا ان یأتیهم الله فی ظلل من الغمام و الملائکة و قضی الامر و الی الله ترجع الامور کیا لوگوں کو اس بات کا انتظار ہے کہ ان کے پاس خود اللہ ابر کے سائبانوں میں آجائے اور فرشتے بھی اور کام انتہاء تک پہنچا دیا جائے اللہ ہی کی طرف تمام کام لوٹائے جاتے ہیں۔

اور اس کی تفسیر میں مولانا حافظ صلاح الدین یوسف نے لکھا ہے:

یہ یا تو قیامت کا منظر ہے جیسا کہ بعض تفسیری روایات میں ہے۔ابن کثیر۔یعنی کیا یہ قیامت برپا ہونے کا انتظار کر رہے ہیں؟ یا پھر اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالی فرشتوں کے جلو میں اور بادلوں کے سائے میں ان کے سامنے آئے اور فیصلہ چکائے۔تب وہ ایمان لائیں گے لیکن ایسا اسلام ابل قبول ہی نہیں، اس لئے قبول اسلام میں تاخیر مت کرو اور فوراً اسلام قبول کر کے اپنی آخرت سنوار لو)

مرزائی دوستو!

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی نامہ نگار نے ہماری عربی دانی پر بہت کچھ خفگی کا اظہار کیا ہے۔آیت زیر بحث یہ ہے

افمن كا ن على بيّنة من ر به و يتلو ه شا هد منه و من قبله كتاب موسى اما ما و ر حمة ۔او لئك يؤمنون به ۔(ھود:۱۷)

اس آیت کے متعلق ہم نے لکھا تھا کہ کتاب موسیٰ کا شاہد پر عطف ہے اور شاہد فعل ...کا فاعل ہے۔لہذا یہ بھی اس کا فاعل ہونا چاہیے مجیب اس پر ہماری تجہیل کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

مولوی صاحب نے اس اعتراض کے ضمن میں عربی سے اپنی جہالت کا ثبوت دیا ہے چونکہ عربی میں واؤ صرف عطف کے لئے ہی نہیں ہوتی بلکہ اس کے اور معانی بھی ہوتے ہیں مغنی اللبیب میں ہے کہ واؤ عطف کے علاوہ مستانفہ بھی ہوتی ہے۔ (الفضل ۱۶ستمبر۔ص۳)

مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں : مغنی اللبیب کا فیصلہ ہمیں منظور ہے کسی مسلمہ عربی دان سے اس عبارت کا آیت زیر بحث پر اس کا اطباق پوچھ لیں تا سیاہ روئے شود ہر کہ درروغش باشد

واؤ مستانفہ وہاں ہوتی ہے جہاں کلام میں وصل نہ ہو بلکہ فصل ہو جیسے آیت

و اذ قا ل ر بك للملا ئكة میں واؤ مستانفہ ہے...

و اذ قا ل ر بك للملا ئكة میں واؤ مستانفہ ہے...

واؤ مستانفہ کا احتمال پیدا کیا جائے تو قرآن مجید کا نظم ونسق بگڑ جائے گا مثلاً آیت ان الله بر یء من المشر كين و رسو له (التوبہ:۳) کہہ دیجئے کہ ورسولہ کا واؤ مستانفہ ہے،(کیا خوب)

اس قسم کی اور کئی باتیں لکھی ہیں جو بندر کی ہنسی کے مشابہ ہیں تفسیر بالرائے کی جلد دوم میں ان سب کو ملحوظ رکھا جائے انشاءاللہ تعالی

قادیانی ممبرو! ہم نے تو تمہاری تفسیر پر علمی رنگ میں اعتراض کئے ہیں مگر آپ کے حقیقی بھائی لاہوری مرزائیوں نے اس کا جو مضحکہ اڑایا ہے وہ بھی آپ کو معلوم ہے؟

ہاں میں سچ کہتا ہوں کہ آپ لوگوں کی طرز تحریر پر لاہوریوں نے جو مضحکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اڑایا ہے وہ زیادہ موزوں ہے۔ آپ لوگوں کی عادت ہے کہ اہل حدیث کے جس مواخذہ سے تنگ آجاتے ہو، وہاں اپنے نبی کے اتباع میں ذاتی حملے اور دل آزاری شروع کردیتے ہو، ہم اپنے نبی کے اتباع میں ان کا جواب دینے سے معذور ہیں

وہ اپنی خو نہ چھوڑیں گے ہم اپنی وضع کیوں بدلیں
سبک سر بن کے کیوں پوچھیں کہ ہم سے سرگراں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲ شوال ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۳ ص ۵۔۷)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کی اس تحریر میں ایک مقام پر بابو عمر الدین احمدی شملوی کا ذکر ہوا ہے کہ آپ نے ان کے ذریعہ مرزا محمود احمد صاحب کو خط لکھا تھا...وغیرہ.

مولانا امرتسری نے ایک مرتبہ بابو عمر الدین صاحب سے ایک کھلی چٹھی کے ذریعہ درخواست کی تھی کہ وہ خط لکھے جانے اور مرزا محمود احمد صاحب کو یہ خط پہنچانے کے واقعہ کی شہادت دیں۔ جواب میں بابو عمر الدین صاحب نے پیغام صلح لاہور ۳۰ جنوری ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۹ پر لکھا:

کھلی چٹھی کا جواب بنام مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری،

جناب مولوی (ثناء اللہ) صاحب

آپ نے اخبار اہل حدیث مجریہ ۱۳ جنوری ۱۹۳۹ء کے صفحہ ۷ پر ایک کھلی چٹھی میرے نام پر شائع کی ہے اور اس میں لکھا ہے:

جناب بابو صاحب! آپ کو یاد ہوگا جن دنوں خلیفہ قادیان نے علمائے اسلام کو مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا تو میں نے اس چیلنج کو قبول کر کے لکھا تھا آپ سادہ قرآن مجید اور قلم دوات لکھ کر بٹالے کی جامع مسجد میں آجائیں اور میرے بالمقابل بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ اس پر خلیفہ قادیان کی طرف سے یہ عذر کیا گیا تھا کہ میں عربی لغات بلکہ کلید قرآن بھی ساتھ رکھونگا۔

اس کے جواب میں میں نے ایک خط رجسٹری کرا کر آپ کی معرفت ان کو شملہ بھیجا تھا کہ میں آپ کو اجازت دیتا ہوں کہ آپ ہر قسم کا سامان لے آئیں۔ مگر مقابلے میں ضرور آئیں۔

چند روز ہوئے قادیانی اخباروں میں یہ ڈینگ پھر سنی گئی ہے کہ خلیفہ صاحب کے مقابلے میں کوئی پر از معارف تفسیر نہیں لکھ سکتا اور یہ احمدیت کی صداقت کا ثبوت ہے۔

میں آپ سے حلفاً پوچھتا ہوں کہ کیا آپ کو وہ میری چٹھی ملی تھی اور آپ نے وہ چٹھی خلیفہ قادیان میاں محمود احمد کو دی تھی یا نہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جواب بذ ریعہ اہل حدیث اور بذ ریعہ پیغام صلح دیجئے۔ آپ کے جواب پر سلسلہ کلام جاری رہے گا۔ ابوالوفاء۔

چونکہ اللہ تعالی کا حکم ہے کہ گواہی کو نہ چھپایا جائے اور جو سچی بات ہو وہی کہی جائے اس لئے میں جہاں تک مجھے یاد ہے حلفاً بیان کرتا ہوں و اللہ علی ما اقول شہید

آپ (مولوی ثناء اللہ صاحب) نے مجھے شملہ پر ایک رجسٹرڈ خط لکھا تھا جس میں آپ نے مقابلہ تفسیر نویسی کو عملی جامہ پہنانے کے لئے جناب میاں (محمود احمد) صاحب کو اجازت دی تھی کہ وہ جن کتب تفاسیر کو مقابلہ کے وقت ساتھ رکھنا چاہتے ہیں رکھ لیں، مگر مقابلہ رو در رو اور ایک ہی وقت میں ہوگا۔ یعنی یہ اجازت نہ ہوگی کہ کچھ آج ہو اور کچھ کل۔ بلکہ ایک وقت معینہ کے اندر تفسیر لکھنی ہوگی اور تفسیر لکھنے کے وقت یہ اجازت نہ ہوگی کہ کوئی فریق گھر سے کچھ نوٹ لکھ کر ساتھ لے آئے۔

میں نے آپ کا خط خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کو پہنچا دیا تھا خلیفہ صاحب ان دنوں شملے پر ہی تھے میں نے..آپ کے خط کے ہمراہ ایک اپنا نوٹ بھی لکھ کر دیا تھا جس میں بصد ادب یہ التجا کی تھی کہ حضرت مہربانی فرما کر اب آپ اس تفسیر نویسی کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو پیچھے ہٹنے کا موقع نہ دیں۔ اگر اب آپ پیچھے ہٹے تو پھر یہ احمدی جماعت کی کھلی شکست قرار دی جائے گی اور اس داغ کو دھونا بہت ہی مشکل ہوگا۔

میں نے اس موقع پر یہ بھی لکھا تھا کہ اس تفسیری مقابلہ میں جہاں ایک طرف حضرت مسیح موعود کا ایک پرانا دشمن رحمانی حجت سے پاک ہو جائے گا، وہاں خود آپ کی ذات پر جس قدر ناپاک اور گندے الزامات مباہلہ والوں نے لگائے ہیں دھل جائیں گے کیونکہ آیت کریمہ لا یمسه الا المطهرون کی رو سے علوم قرآنی خدا کی طرف سے کبھی کسی ناپاک اور گندے انسان پر نہیں کھولے جاسکتے

مجھے افسوس ہے کہ جناب میاں (محمود احمد) صاحب نے میرے اور آپ کے مطالبہ کی ذرہ برابر پرواہ نہ کی اور ایسے خاموش ہوئے کہ گویا ان سے کسی نے مطالبہ کیا ہی نہیں۔ مگر میں نے اسی سال سالانہ جلسہ کے موقع پر پھر تحریراً یاددہانی کرائی اور ہر طرح غیرت دلائی اور آپ کے مطالبہ کے ساتھ ساتھ مولوی محمد شریف گھڑیالوی امیر اہل حدیث کے مطالبہ مباہلہ کی طرف بھی توجہ دلائی کیونکہ میرے نزدیک مولوی محمد شریف صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گھڑیالوی کا مطالبہ مدلل ومعقول تھا اور انہوں نے اپنے آخری اشتہار میں میاں صاحب کے مباہلہ سے گریز کا ثبوت دیتے ہوئے ان پر حجت پوری کردی تھی اور میاں صاحب نے اس معقول و مدلل مباہلہ سے فرار کرکے و لا یتمو نه ابداً بما قد مت اید یھم کی حجت اپنے اوپر وارد کرلی ہوئی ہے۔مگر جناب خلیفہ صاحب (مرزامحمود احمد) ایسے ہوشیار نکلے کہ تفسیر نویسی اور مباہلہ میں مقابلہ پر نکلنے کی بجائے انہوں نے مجھے (منشی عمرالدین احمدی شملوی) ہی اپنی جماعت سے خارج کرنے کا اعلان کردیا انا لله و انا الیه را جعو ن

آپ (ثناء اللہ) نے لکھا ہے کہ میاں (محمود احمد) صاحب نے عربی لغت اورکلید القرآن اپنے ساتھ رکھنے کولکھا تھا مگر مجھے یاد ہے کہ اس وقت اصل جھگڑا یہ تھا کہ قرآن مجید کی تفاسیر ساتھ رکھنے کی اجازت ہونی چاہیے۔آپ کہتے تھے کہ نہیں ایسا نہیں ہوسکتا۔میاں (محمود) صاحب فرماتے تھے کہ ایسا ہونا چاہیے تاکہ یہ دیکھ لیا جائے کہ جو معارف لکھے جارہے ہیں وہ واقعی جدید معارف ہیں یا پہلے لوگوں کے ذہن بھی اس طرف گئے ہیں۔

میں اس وقت یہ کہتا تھا کہ جب خلیفہ (محمود احمد) صاحب یہ کہتے ہیں کہ میں تمام معارف وہ بیان کروں گا جو سب کے سب جدید ہوں گے تو تفاسیر کو بیچ میں رکھنا بے معنی ہے کیونکہ وہ جدید معارف تو خدا نے بتانے ہیں اور خدا کے علم میں وہ سب تفاسیر ہیں۔لیکن چلو یک مفت کی حجت کو یوں ہی توڑ دیا جائے اور اجازت دے دی جائیے کہ تفاسیر وغیرہ جو چاہیں ساتھ رکھ لیں۔سوآپ نے میاں (محموداحمد) صاحب کو یہ اجازت اس رجسٹرڈ خط میں دے دی۔

خلیفہ صاحب سے مطالبہ

اول تو مجھے یقین ہے کہ خلیفہ (محمود احمد) صاحب میرے اس بیان کی تردید نہیں کریں گے کیونکہ وہ بہت ہوشیار ہیں اور جانتے ہیں کہ اس موقع پر خاموشی میں فائدہ ہے۔لیکن اگر کوئی ان کا مرید یا کوئی سرکاری گواہ یہ چاہے کہ میری تکذیب کرے تو وہ مہربانی کرکے خلیفہ صاحب کے حلفیہ بیان کے ساتھ ایسا کریں اور یا میرا وہ نوٹ اور مولوی ثناء اللہ والا خط شائع کردیں تاکہ حق و باطل میں فیصلہ آسانی سے ہوجائے۔

اگر جناب میاں صاحب کو بات یاد نہ رہی ہو تو اپنے پرائیویٹ سکرٹری سے پوچھ لیں غالباً یہ ۱۹۳۱ء کا واقعہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں جانتا ہوں کہ جناب میاں صاحب کا دماغ بہت اعلی ہے اور وہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے بدر جہا بہتر معارف بیان کر سکتے ہیں چنانچہ میں نے اس وقت بھی میاں صاحب کو لکھ دیا تھا کہ یقیناً مولوی ثناء اللہ صاحب آپ کے مقابل معارف قرآنی نہیں لکھ سکتے میاں صاحب کے خادموں میں کئی ایک عالم ہیں جو یقیناً اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ان سے مقابلہ کریں تو وہ مولوی ثناء اللہ صاحب پر غالب آ جائیں گے مگر با ایں ہمہ جناب خلیفہ صاحب نے راہ فرار ہی اختیار کی اور جو شخص بھی حقیقت سے مطلع ہو گا وہ میرے ساتھ اتفاق کرلے گا۔ و السلا م علی من اتبع الھد ی)۔

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کے قرآنی معارف کی بات چل رہی ہے لہذا انہی منشی عمر الدین صاحب کی ایک تحریر بھی یہاں نقل کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

منشی عمر الدین شملوی لکھتے ہیں:

پندرہ سولہ سال کی بات ہے کہ فاضل راجے کی صاحب دہلی میں بابو اعجاز حسین صاحب احمدی کے مکان پر درس قرآن دیا کرتے تھے ایک دن اسمہ ا حمد کی پیش گوئی پر درس دیتے ہوئے فرمایا کہ احمد رسول اکرم ﷺ کا نام ہے اور یہ پیش گوئی انہیں کے حق میں ہے۔ اور جو لوگ اس کے خلاف کہتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

کسی کے اس کہنے پر کہ احمد رسول کے متعلق ھو ید علی الی الاسلا م کے الفاظ بتا رہے ہیں کہ یہ احمد رسول آنحضرت نہیں بلکہ مرزا صاحب ہیں مولانا غلام رسول صاحب نے فرمایا کہ ایسا کہنے والوں کو سوچنا چاہیے کہ اگر ھو ید عی الی الا سلا م سے مراد احمد رسول کا اسلام کی طرف بلایا جانا مراد لیا جائے تو پھر احمد کو مفتری علی اللہ قرار دینا پڑے گا کیونکہ جس ذات کی طرف ھو کی ضمیر ید عی الی ا لاسلام میں ہے اسی کے لئے و من ا ظلم ممن افتری علی اللہ کذ با کا فقرہ بھی ہے۔ اس لئے یہ کہنا پڑے گا کہ احمد بڑا ہی ظالم ہے جو اللہ پر افتراء کرتا ہے۔

میں (منشی عمر الدین شملوی) نے کہا جزاک اللہ۔ مولانا مگر یہ تو جناب میاں (محمود احمد) صاحب فرماتے ہیں کہ ھو ید عیہ الی ا لاسلا م کے الفاظ احمد رسول کے تعین کے لئے ہیں اور اس سے احمد کا مدعو الی ا لاسلا م ہونا ظاہر ہے۔ لہذا یہ حضرت مرزا صاحب کے متعلق صحیح ہے اور وہی احمد رسول ہیں جنہیں علماء نے کفر کا فتوی لگاتے ہوئے دعوت الی الاسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دی ہے۔

یہ سن کر مولوی (غلام رسول راجیکی) صاحب نے کہا تو میری تفسیر غلط بکواس ہے جو جناب میاں ص(مرزا محمود احمد) احب نے لکھا ہے وہ ہی درست ہے۔

میں نے کہا کہ ابھی تو معارف قرآنی بیان ہو رہے تھے، ابھی وہ سب کچھ بکواس ہو گیا۔

(پیغام صلح لاہور ۹ جولائی ۱۹۴۷ء ص ۷)

جنگ یورپ اور قادیانی ملہم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ کمال تھا کہ قدرت کا کوئی واقعہ نادرہ ان کے سامنے پیش آتا تو اس کے متعلق فوراً اپنا کوئی الہام پیش شائع کر دیتے۔ پھر موقع بموقع اسی سے کام لیتے رہتے۔

پھر ان کو اس بات کی پرواہ نہ ہوتی کہ ہم اس الہام کو اس کے خلاف کسی موقع پر چسپاں کر چکے ہیں۔ اس کی مثال میں ہم دو بکریوں والا الہام اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۴۱ء میں پیش کر چکے ہیں۔

آج ہم مرزا صاحب قادیانی کا زلز لے والا الہام پیش کرتے ہیں جس کے متعلق ہمارے پاس دہلی سے ایک مطبوعہ ٹریکٹ پہنچا ہے۔

امریکہ میں ایک دفعہ سخت زلزلہ آیا جس کی خبر اخباروں میں بھی شائع ہوئی تھی۔ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی طبیعت زکیہ کے مشورہ سے یہ پیش گوئی شائع کی:

> انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔ یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلز لے آئے اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا منہ دیکھو گے۔ اے یورپ تو بھی امن میں نہیں اور اے ایشیا تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

آج کل اتباع مرزا، مرزا صاحب قادیانی کے ان الفاظ کو یورپ کی موجودہ جنگ (جنگ عظیم دوم) پر چسپاں کرتے ہیں۔ ہم اس الہامی پیش گوئی کو مثل دیگر الہامات کے غلط جانتے ہیں اور اس نزاع کے فیصلے کے لئے کسی بیرونی دلیل کو پیش نہیں کرتے بلکہ مرزا صاحب قادیانی ہی کے اصل لفظ پیش کئے دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

اب ذرا کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی۔ یہ خیال سراسر غلط ہے کہ جو محض قلت تدبر اور کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ ج ۵ ص ۹۷)

مرزائی دوستو! اپنے حکم عدل مسیح موعود مہدی مسعود نبی جری اللہ فی حلل الانبیاء کی بات مانو گے یا نہیں۔ دیکھو وہ صاف فرما رہے ہیں کہ:

زلزلے کی یہ پیش گوئی میری زندگی ہی میں میرے فائدے کے لئے میرے ہی ملک میں ظہور پذیر ہوگی۔

بتاؤ! یہ جنگ (عظیم دوم) مرزا صاحب قادیانی کے ملک پنجاب یا ہندوستان میں ہو رہی ہے یا روس میں۔ نیز بتاؤ کہ آج کل مرزا صاحب قادیانی زندہ ہیں؟

اچھا اگر جنگ پھیل کر ہندوستان میں بھی آ جائے تو بھی اس پیش گوئی کی مصداق نہیں ہوسکتی کیونکہ صاحب الہام (مرزا غلام احمد) زندہ نہیں ہیں۔ ان کا زندہ ہونا ضروری تھا مگر وہ زندہ نہیں ہیں، بلکہ وفات یافتہ ہیں جن کی قبر قادیان کے بہشتی مقبرہ میں نمایاں نظر آتی ہے۔ پھر کیا اس پیش گوئی کے غلط ہونے میں کسی کو شک ہوسکتا ہے؟

قادیانی ممبرو سنو!

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: مولوی محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور کا ایک مضمون اسی موضوع پر اخبار پیغام صلح ۲۱۔ اکتوبر میں شائع ہوا ہے۔ ان کا جواب بھی ہمارے مضمون میں آ گیا ہے۔ اگر یہ کافی نہ ہوا تو مزید جواب دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ مولوی محمد علی لاہوری نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کذب بیانیوں پر جو پردہ پوشی کی ہے وہ سب کھول کر رکھ دی جائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء مطابق ۹ شوال ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۴ ص ۴،۵)

مسیح ابن مریم کب آئیں گے

بجواب پیغام صلح لاہور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے کہ:

میرا دعویٰ ہے کہ میں مسیح موعود کا مثیل ہوں، جس کو کم سمجھ لوگوں نے مسیح موعود سمجھ لیا ہے یعنی مجھ کو اس حدیث کا مصداق قرار دینا جو مسیح موعود کے متعلق وارد ہوئی ہے کم فہم اور نادان لوگوں کا کام ہے۔

اس عبارت کا مطلب صاف ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ میں مسیح موعود کا مثیل ہوں (اس کی مانند) ہوں نہ کہ خود مسیح موعود۔

پھر مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ:

یہ کوئی نیا دعویٰ نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو...

میں نے یہ دعویٰ ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں...

میں تو مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسیٰ کے بعض روحانی خواص اور عادات اور اخلاق وغیرہ خدا تعالیٰ نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں۔

(ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۱۹۰)

حضرت مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: ایسے ہی لوگوں کی طرف سے جو بقول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کم فہم ہیں، پیغام صلح میں ایک سوال شائع ہوا ہے کہ:

مرزا صاحب اگر مسیح موعود نہیں ہیں تو آنے والا مسیح موعود کب آئے گا اور اس کے آنے کا کون سا وقت آیا ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۱۔ اکتوبر۔ ص ۵)

جواب: یہ سوال کرنے والے چونکہ حسب فتوی مرزا صاحب کم فہم ہیں اس لئے انہوں نے ایک کم فہمی تو یہ کی کہ مرزا صاحب کو حدیث مسیح موعود کا مصداق مان کر سوال اٹھایا دوسری یہ کہ یہ سوال فقط علمائے اسلام سے کیا ہے حالانکہ یہ سوال سب سے پہلے مرزا صاحب قادیانی پر ہونا چاہیے تھا کیونکہ مرزا صاحب بتصریح تام لکھتے ہیں

اس بات سے اس وقت (زمانہ تصنیف براہین احمدیہ میں) انکار نہیں ہوا اور نہ اب انکار ہے کہ شائد پیش گوئیوں کے ظاہری معنوں کے لحاظ سے کوئی اور مسیح موعود بھی آئندہ کسی وقت پیدا ہو۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۲۶۱)

حدیثوں میں مسیح موعود کے ظاہری نشانات جو آئے ہیں وہ یہ ہیں:

۱۔ منارۃ البیضاء دمشق کے پاس اترنا۔ ۲۔ صاحب حکومت ہونا۔

۳۔ آخری علامت آنحضرت ﷺ کے مقبرہ میں دفن ہونا۔

پس ایسی علامات والے مسیح موعود کا آنا ہم میں اور مرزا صاحب قادیانی میں متفق ہے۔ مرزا صاحب نے ازالہ اوہام میں صاف لکھا ہے کہ میں مجازی مسیح ہوں یہ مسئلہ علم معانی علم اصول اور علم منطق میں مصرح ہے کہ امکان حقیقت کے وقت مجاز کی طرف رجوع کرنا جائز نہیں پس ہم بقول مرزا صاحب قادیانی ایسے کم فہم سائلوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ یہ سوال علمائے قادیان خصوصاً خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے سامنے پیش کر کے پوچھیں کہ

وہ مسیح موعود جو احادیث نبوی میں مذکورہ ظاہری نشانوں کے ساتھ آنے والا ہے، وہ کب آئے گا؟

اور اس سوال کے ساتھ یہ شعر بھی اہل قادیان کی نذر کریں

یاں کے آنے کا مقرر قا صدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ نومبر ۱۹۴۱ء۔ مطابق ۱۶ شوال ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۵ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح آسمانی اور امیر پیغامی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب امیر پیغامیاں ان مرزائی اصحاب میں سے ایک بزرگ ہیں جن کا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں گویا اعلان ہے

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

اس کا ثبوت ہم پہلے بھی کئی دفعہ دے چکے ہیں۔آج ہم اس کے متعلق ایک نیا واقعہ پیش کرتے ہیں۔مولوی صاحب موصوف نے منبر رسول پر (جو نہایت خوف کا مقام ہے) کھڑے ہو کر موجودہ جنگ کا ذکر بڑی رنگ آمیزی سے کرتے ہوئے دفع دخل کے طور پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آسمانی نکاح کا ذکر بھی کیا اور ایسی خوبی سے کیا کہ اس کے سامنے یہ مصرع بھی ماند پڑ گیا

ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

مولوی محمد علی صاحب لاہوری فرماتے ہیں کہ:

اصل بات یہی ہے کہ جو امور انسان کی اپنی ذات سے تعلق رکھتے ہیں ان کے فہم میں بسا اوقات غلطی لگ جاتی ہے لیکن وہ جو واقعات عالم سے تعلق رکھتے ہیں ان میں فہم اور اجتہاد کا دخل کم ہوتا ہے میں تو محمدی بیگم کی پیش گوئی کو ایک تنکے کے برابر وقعت نہیں دیتا۔کیا یہ صحیح نہیں کہ لیکھ رام کے متعلق پیش گوئی کتنے صحیح طور پر پوری ہوئی۔اگر محمدی بیگم کے متعلق پیش گوئی اس رنگ میں پوری نہیں ہوئی جس رنگ میں حضرت مرزا صاحب نے اسے سمجھا تھا، تو اس سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر کوئی حرف نہیں آتا۔جب وہ پیش گوئی نہ کی گئی تھی اس وقت صداقت میں کوئی نقص نہ تھا، نہ اس کے اس رنگ میں پورا نہ ہونے سے کوئی بڑا فرق پڑتا اگر وہ پیش گوئی اس طرح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پوری ہو جاتی جس طرح آپ نے سمجھا تھا۔ (پیغام صلح ۔۲۱۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء ص ۷)

ناظرین کرام! اس اقتباس کے مضمون کے دو حصے ہیں۔

ایک یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے پیش گوئی کا مطلب ہی نہیں سمجھا، دوسرا یہ کہ یہ پیش گوئی کوئی اہمیت نہیں رکھتی، بالکل معمولی پیش گوئی ہے۔

جواب دینے سے پہلے ہم ایک مثال پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں

ایک شخص نے کسی سوداگر سے سو روپے لینے کا دعوی کر دیا۔ مدعا علیہ نے جواب میں اقبالی دعوی کیا، اور مقدمہ کسی وکیل کے سپرد کر دیا۔ وکیل صاحب نے تسلیم دعوی سے انکار کیا۔ حاکم نے کہا کہ آپ کا موکل (اصل مدیون) اقبال دعوی کر چکا ہے یہ اختلاف بیانی کیوں ہے؟

ہوشیار وکیل کہتا ہے کہ میرے موکل نے دعوی کا مضمون نہیں سمجھا، اس کو اسکے سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔ علاوہ اس کے یہ رقم بھی بہت قلیل ہے اس قابل نہیں کہ اس پر مزید بحث کی جائے۔

چونکہ مولوی محمد علی صاحب وکیل بھی ہیں اسی لئے میں ان سے ایک قانونی مسئلہ پوچھتا ہوں کہ ایسی حالت میں عدالتی فیصلہ کیا ہوگا۔ مدعا علیہ کا اقبال دعوی معتبر ہوگا یا وکیل کا انکار دعوی؟

ہمارا آئندہ بیان سن کر ناظرین اس امر میں خود ہی فیصلہ دے سکتے ہیں۔ پس سنئے

جس پیش گوئی کو مولوی محمد علی صاحب نہایت حقیر قرار دے کر نا قابل ذکر سمجھتے ہیں اس کو صاحب الہام مدعی کس قدر اہم جانتا ہے، مندرجہ ذیل الفاظ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ غور سے سنئے:

> نفس پیش گوئی یعنی اس عورت کا اس عاجز کے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی کیونکہ اس کے لئے الہام الٰہی میں یہ فقرہ موجود ہے کہ لا تبديل لكلمات الله یعنی میری یہ بات ہرگز نہیں ٹلے گی۔ پس اگر ٹل جائے تو خدا تعالیٰ کا کلام باطل ہوتا ہے۔ (تبلیغ رسالت جلد سوم۔ ص ۱۱۵)

مرزائی دوستو! بقول مولوی محمد علی صاحب پیش گوئی ٹل گئی اور بقول صاحب الہام (مرزا صاحب قادیانی) پیش گوئی ٹل جانے سے کلام الٰہی باطل ہو گیا۔ پھر کیا اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کے دونوں جزوں کا نتیجہ یہ نہیں کہ خود صاحب الہام کا دعوی ہی باطل تھا

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

باقی رہی پنڈت لیکھ رام والی پیش گوئی ہمارے خیال میں وہ بھی غلط ثابت ہوئی ہے۔اس کی تفصیل ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں ملاحظہ ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۶ شوال ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۵ ص ۶)

مرزا قادیانی کی نبوت اور وراثت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ایک منطقی مسئلہ ہے: الشئی اذا ثبت ثبت بلوازمه

یعنی جب سورج ہوتو دھوپ کا ہونا لازمی ہے۔اہل سنت والجماعت کے کل فرقوں کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام کی وراثت مالی ان کے ورثاء تک نہیں پہنچتی بلکہ ان کا ترکہ صدقہ فی سبیل اللہ ہوتا ہے۔شیعہ جماعت بظاہر اس مسئلہ میں اہل سنت سے مخالف ہے مگر ان کی کتابوں میں اہل سنت کی تائید ملتی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پہلے حنفی المذہب اہل سنت تھے۔اسی مذہب میں انہوں نے نبوت کا دعوی کیا۔آخر ان کی وفات کے بعد جب ان کا ترکہ ان کی اولاد میں تقسیم ہوا، تو اعتراض اٹھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو نبی تھے پھر ان کا ترکہ تقسیم کیوں کیا گیا؟ تو بجائے اس کے کہ قادیانی جماعت اس اعتراض کو تسلیم کر کے تقسیم ترکہ سے رک جاتی اور اس مال کو فی سبیل اللہ صدقہ کر دیتی، الٹا حدیث نبوی پر دست تصرف دراز کرنے لگی۔چنانچہ الفضل قادیان ۲۔اکتوبر میں اعتراض مذکور کا جواب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ فرمایا ہے یہ عام قاعدہ نہیں ہے بلکہ صرف اپنی ذات خاص کے لئے ہے۔(ص۱)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمارے خیال میں قادیانیوں کی یہ کوئی نئی حرکت نہیں ہے۔ ان لوگوں کا طرز عمل ہی یہ ہے کہ حدیث نبوی چاہے بگڑ جائے، مگر مرزا صاحب قادیانی کا دعوی نہ بگڑے۔ چنانچہ حدیث دمشقی مشہور ہے جس کا مضمون ہے کہ مسیح موعود منارہ بیضاء کے پاس اتریں گے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فوراً اس حدیث پر تصرف کیا کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔ انکے اتباع بھی اسی لائن پر چل پڑے۔ کیا حدیث شریف کو ماننے کے یہی معنی ہیں کہ جو جی میں آیا کہہ دیا۔

ان حضرات نے تو یہاں تک حدیثوں پر قبضہ کیا ہے کہ لکھتے ہیں:

حدیث اور قرآن کے متعلق جو فیصلہ میں کروں وہی معتبر ہے چاہے ساری دنیا اس کے مخالف ہو کیونکہ میں حکم عدل ہوں۔ (اعجاز احمدی)

اس شکوے کی تفصیل کا یہ مقام نہیں ہے۔ اس کے لئے بہت بڑی کتاب درکار ہے۔

مقام حیرت ہے کہ منشی عطا محمد امرتسری (نیچری المشرب) نے مرزا غلام احمد صاحب کو لکھا تھا کہ مجھے اپنی مسیحیت کا ثبوت صرف قرآن مجید سے دیجئے، حدیثوں کو میں نہیں جانتا۔ مرزا صاحب قادیانی اس پر اتنے برسے کہ ایک مستقل رسالہ شہادۃ القرآن اس کے ردّ میں لکھ مارا جس میں حدیث کی عظمت بڑے زور سے ثابت کی لیکن جب کبھی کوئی حدیث اپنے خلاف پائی فوراً اسکا گلا گھونٹ دیا۔ جب کوئی حدیث پیش کی گئی تو اس کو منسوخ نہیں بلکہ ممسوح کر دیا (مسخہ اللہ)

وراثت انبیاء کے متعلق حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

نحن معا شر الا نبیاء لا نورث ما ترکنا صدقۃ۔

یعنی ہم انبیاء کی جماعت اپنا کسی کو والی وارث نہیں کرتے ہمارا ترکہ فی سبیل اللہ صدقہ ہوتا ہے

دیکھئے اس حدیث میں معا شر الا نبیاء جمع کا صیغہ ہے مگر چونکہ یہ حدیث مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کیخلاف ہے اس لئے اس کو نبوت محمدیہ سے مخصوص ٹھہرا دیا۔ اسی کا نام تفسیر بالرائے ہے۔

محض دھوکہ دینے کو مرقاۃ شرح مشکوۃ جلد پنجم سے ایک قول حضرت حسن بصریؒ کا نقل کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

هذا الحکم مختص نبینا ﷺ ... قال ابن علیة ذلك لنبینا علیه السلام ۔(ج ۵ ص ۵۰۶)

یعنی حسن بصری اور ابن علیہ کہتے ہیں کہ یہ حکم آنحضرت ﷺ کے ساتھ خاص ہے۔

مگر اسی مرقاۃ میں یہ فقرہ نہ دیکھا:

اجمع اهل السنت ان هذا حکم جمیع الانبیاء (حوالہ مذکور)

اس کے علاوہ یہ بھی لکھا ہے:

خالف الحسن البصری فی مسئلة العامة ... و صوب الجمهور خلاف قوله لخبر النسائی انا معاشر الانبیاء لا نورث

یعنی جمہور علماء اہل سنت نے حضرت حسن بصری کا قول غلط قرار دیا ہے کیونکہ نسائی کی روایت میں انبیاء بصیغہ جمع آیا ہے۔

اس لئے حسن بصری کے قول سے سند پکڑنا اور حدیث کو چھوڑنا:

بہ بیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی

کا مصداق بنتا ہے

مختصر یہ کہ حدیث شریف میں حکم تمام انبیاء کا ہے اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت غلط ہے یا تقسیم وراثت مرزا غلط ہے۔

اطلاع: قادیانی دوست ایسے مشکل مسائل میں ہم سے مشورہ لیا کریں تو ہم ان کو بہت اچھا مشورہ دیا کریں۔ مثلاً وہ یوں کہیں کہ مرزا صاحب بحیثیت مسیح موعود ہونے کے حضرت مسیح کے مشابہ ہیں جیسا کہ انکا دعوی ہے اور بقول نصاری حضرت مسیح کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک خدا کی دوسری مخلوق کی۔ اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کی بھی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک امتی کی، دوسرے نبی ہونے کی۔ نبی ہونے کی حیثیت سے تو ان کا منکر کافر ہے (حقیقۃ الوحی) اور امتی ہونے کی حیثیت سے ان کی وراثت جاری ہے۔ شیخ عطار نے نفس انسانی کی اسی طرح تشریح کی ہے

چوں شتر مرغ شناس ایں نفس را
نے کشد بار و نہ پرّد بر ہوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گر   پر   گو   ئیش   بگو   ید   اشترم
در   نہی   با   رش   بگوئد   طائرم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۶ ص ۴، ۵)

قادیانی مسیح کی یادگار ہونی چاہیے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل اور پیغام صلح دونوں میں عید الفطر کے خطبات درج ہوئے ہیں جن کا مختصر مطلب یہ ہے کہ بزرگوں کی یادگار ہونی چاہیے۔ بعض بزرگوں کے نام بھی لئے ہیں جن کی یادگاریں جائز یا ناجائز طور پر مشہور ہیں۔ مگر افسوس ہے کہ ان دونوں گدیوں کے امیروں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یادگار کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ اس لئے اس کمی کو ہم پورا کرتے ہیں کیونکہ قادیانی نبی کے ساتھ ہمیں خاص تعلق ہے۔ دونوں امیر اور ان کے اتباع ہماری تجویز کو توجہ سے سنیں۔

ہر سال ۲۶ مئی کو لاہور اور قادیان میں بہت بڑے جلسے کئے جائیں جس میں مرزا صاحب قادیانی کے فضائل و کمالات بیان کر کے ان کی دعا آخری فیصلہ کو پڑھ کر پرزور تقریریں کی جائیں کہ دیکھو یہ بزرگ کیسے مستجاب الدعوات تھے ان کی یہ دعا کیسی حرف بحرف پوری ہوئی۔ دعا کا خلاصہ یہ تھا:

> الٰہی ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے، اس کو سچے سے پہلے مار دے۔

خدا نے یہ دعا ایسی واضح طور پر قبول کی کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اپنے رسالے تشحیذ الاذہان میں اور مولوی محمد علی امیر لاہوری امیر جماعت، رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء میں لکھتے ہیں؛

> ہم اس بات کو مانتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب کی دعا ثناء اللہ کے حق میں منظور ہوئی۔ (ص ۲۹۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ان دونوں صاحبوں کی راست گوئی کی داد دیتے ہیں ۔ اس قسم کی تقریریں اس جلسہ یادگار میں ہونی چاہییں ۔ بلکہ اگر ہمت ہوتو لاہور کے جس مکان میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے انتقال فرمایا، اسی مقام پر ایک بلند منارہ بنایا جائے جس کے ارد گرد قطب صاحب کی لاٹ کی طرح آخری فیصلے کا اشتہار کندہ کرایا جائے ۔ اور اس کے خاتمے پر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اور مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کے الفاظ پورے نقل کر دیئے جائیں ۔ یہ ہے صحیح معنی میں یادگار مرزا جس کے متعلق یہ کہنا صحیح ہوگا کہ :

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

مرزائی دوستو! اس یادگار کے خرچ کیلئے چندے کی ضرورت ہو، تو ہم بھی شریک ہوں گے ۔ اور اس کے متعلق جو خدمت ہم سے لی جائے ہم حاضر ہیں کیونکہ یہ دینی کام ہے اور بزرگوں کی یادگار ہے ۔ کیا تم لوگ اس تجویز کی تائید کرو گے ۔

جہاں تک میرا گمان ہے، نہیں کرو گے کیونکہ تمہارے دل میں یہ غلط فہمی ہے کہ یہ تجویز قادیانی مشن کے دشمن کی طرف سے ہے ۔ اس غلط فہمی کو دل سے نکال دیجئے بلکہ اسکی بجائے اس شعر کو جگہ دیجئے

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گرچہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۶ ص ۴۔۵)

پوتے کی وراثت میں مرزائی غلطی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے اتباع قسم کھائے بیٹھے ہیں کہ جائز و ناجائز ہر امر میں علماء اور فقہاء کی مخالفت کریں گے ۔ قادیانی جماعت تو اس بارے میں اعلیٰ معراج پر ہے ۔ لاہوری جماعت کے ارکان بھی اس امر میں ان سے کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کم نہیں ہیں ۔ لطف یہ ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرنے سے پہلے ہی علماء اور فقہاء پر جارحانہ حملے شروع کر دیتے ہیں ۔ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کی ساری تفسیر میں یہی طرزِ عمل ملتا ہے ۔ اس جماعت کے دوسرے بڑے رکن ڈاکٹر بشارت احمد صاحب ہیں جو عربی میں ناکافی قابلیت رکھنے کے باوجود فقہ میں امام ابوحنیفہ سے حدیث میں امام بخاری سے اور تفسیر میں امام رازی سے اعلیٰ ہونے کا زعم (گمان) رکھتے ہیں ۔ چنانچہ پیغام صلح لاہور مورخہ ۸ ۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء میں یتیم پوتے کی وراثت کے متعلق آپ کا ایکمضمون نکلا ہے جس کے الفاظ مع سرخی یہ ہیں :

پوتے کی وراثت میں اجتہادی غلطی

ان مسائل میں سے جن میں بعض فقہاء کو غلطی لگی ہے پوتے کی وراثت کا مسئلہ بھی ہے ۔ ان کے نزدیک کسی شخص کے دادا کی زندگی میں اگر اسکا باپ مر جائے تو چچا کی موجودگی میں دادا کے ترکہ سے وہ پوتا محروم ہوئے گا ۔ مثلاً زید کے دو بیٹے بکر اور عمر ہیں ۔ اگر عمر اپنے باپ کی زندگی میں مر جائے تو اس کا بیٹا خالد اپنے دادا زید کے ترکہ سے محروم ہو جائے گا اور سارا ترکہ اس کے چچا بکر کو مل جائے گا ۔

جہاں تک میں نے غور و فکر اور تحقیقات کی ہے پوتے کی محرومی غلط ہے ۔ قرآن میں صاف لفظوں میں ارشاد ہے

یوصیکم الله فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین (النساء)

اللہ تمہیں وصیت کرتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں کہ مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ ملے گا ۔

جس کے صاف معنی ہیں کہ زید کی جتنی اولاد ہو لڑکے ہوں یا لڑکیاں سب کو زید کے ترکہ میں سے حصہ دیا جائے ۔ کوئی وجہ نہیں کہ ایک باپ کی اولاد میں سے ایک شاخ کو ملے اور دوسری کو نہ ملے ۔ (پیغام صلح لاہور ۸ ۔ اکتوبر ۱۹۴۱ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں : طریقہء تحقیق یہ ہے کہ اس مسئلہ پر بحث کرنے سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ قرآن مجید کے ارشاد گرامی یوصیکم الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فی او لا دکم میں اولاد کا لفظ بیٹوں اور پوتوں کو یکساں شامل ہے یعنی کلی متواطی ہے یا حقیقت و مجاز کی قسم سے ہے۔ ڈاکٹر بشارت صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیٹوں اور پوتوں دونوں کو اولاد حقیقی کا مصداق جانتے ہیں۔....

پس وہ ہمارا سوال حل کرنے کیلئے تیار رہیں

زید کے دو بیٹے بکر اور خالد ہیں پھر بکر کے دو بیٹے ہیں عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔

زید کے مرنے کے وقت اسکے دونوں بیٹے اور دونوں پوتے زندہ ہیں۔ اب ڈاکٹر بشارت صاحب بتائیں کہ زید کا ترکہ کتنے رؤس پر تقسیم ہوگا۔

بقول آپ کے چار افراد پر تقسیم ہونا چاہیے کیونکہ چاروں اولاد ہیں جسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ ایک بیٹا اپنے دو بیٹوں کے ساتھ مل کر روپے میں سے بارہ آنے لے جائے گا دوسرا صرف چار آنے۔

علی ہذا القیاس اس کی کئی صورتیں ہوسکتی ہیں۔ اور صلبی اولاد کو سراسر نقصان ہے۔ کیا یہ صورت حال صحیح ہے؟ اگر اسکو غلط کہیں، تو بیٹوں کے مدارج تجویز کر کے بتائیں حقیقی کون ہیں اور مجازی کون؟ اگر دو پوتوں کے بارہ پوتے ہوں، تو کیا ترکہ چودہ پر تقسیم ہوگا۔ بینوا تو جروا۔

اگر جواب میں کہیں کہ چونکہ اصل (باپ) زندہ ہے اس لئے وہی حق دار ہے تو ہمارا عین مقصد ہے کہ اولاد کا لفظ پوتے کو حقیقۃً شامل نہیں ہے جیسا کہ آج کل ہم انسانوں کو یا بنی آدم کا لفظ شامل ہے۔ پس نتیجہ صاف ہے کہ جولڑ کا بلاواسطہ اولاد کا مصداق ہے وہ بالواسطہ اولاد سے مقدم ہے...

سوال: پوتی کے نکاح کے موقع پر پوتی کا باپ اور دادا دونوں زندہ ہیں۔ نکاح کا ولی کون ہوگا۔ باپ یا دادا؟

دونوں میں اختلاف ہونے کی صورت میں ترجیح کس کو ہوگی؟

ڈاکٹر بشارت احمد سمجھتے ہوں گے کہ انہوں نے فقہاء کی بڑی غلطی نکالی ہے اور یتیم پوتے کو وارث بنا دیا ہے۔ اسلئے ہم ان کو بتاتے ہیں کہ یہ آواز دراصل پہلے امرتسر سے اٹھی تھی۔ مولوی احمد الدین امرتسری متوفی منکر حدیث نے سب سے پہلے یہ آواز اٹھائی تھی جسکا جواب اہل حدیث میں بارہا دیا ہے اس لئے آپ ...دعوی کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے اگر ے کہیں تو غلط...

ہم پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ نومبر ۱۹۴۱ء۔ مطابق ۳۰ شوال ۱۳۵۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۷۔ ص ۴۔۵)

جلسہ جمعیت تبلیغ لائل پور میں مرزائیوں سے گفتگو

جلسہ ہذا کی مفصل روداد اور جلسہ کے اندرونی واقعات تو ناظم صاحب لکھیں گے، سردست ایک مختصر سی مجلس کی روداد لکھتا ہوں جسکے متعلق قادیانی مبلغ مولوی اللہ دتا صاحب نے غلط بیانی اور اخفاء سے کام لیا ہے۔

ایام جلسہ میں اتفاقاً مرزائیوں کی دونوں جماعتیں لائل پور میں موجود تھیں اسلئے دونوں کو دعوت دی گئی اور کافی وقت ان کی خدمت میں خرچ ہوا۔

حاجی عبدالکریم صاحب لاہوری کے اصرار پر مولانا ثناء اللہ صاحب نے تجویز فرمایا کہ ایک مختصر سی مجلس قادیانیوں سے گفتگو کیلئے مقرر کی جائے۔ مولانا صاحب نے اجازت دی کہ ایک مناظر چار آدمیوں کے ساتھ میرے ڈیرے پر آجائے اور بعد نماز مغرب آٹھ بجے شب تک مرزا صاحب کے آخری فیصلے والے اشتہار پر گفتگو ہو جائے۔ چنانچہ مولوی اللہ دتا صاحب غالباً پندرہ بیس مرزائیوں کے ساتھ آ گئے اور آہستہ آہستہ کئی اور آدمی بھی شامل ہو گئے یہاں تک کہ لاہوری جماعت کے افراد بھی شریک مجلس ہو گئے حاجی عبدالکریم صاحب لاہوری کو وقت بتانے کے لئے گھڑی دے دی گئی۔

مولانا ثناء اللہ صاحب ابھی تقریر کرنے ہی لگے تھے کہ مولوی اللہ دتا صاحب قادیانی نے کہا کہ پہلی تقریر ہماری ہوگی کیونکہ ہم مدعی ہیں۔

اس کے جواب میں مولانا ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ پہلی تقریر ہماری ہوگی جس طرح لدھیانہ میں ہوئی تھی۔ اس مسئلے پر اسی طریق سے بحث ہونی چاہیے۔ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے علاوہ مرزا صاحب کی مثال کافی ہے جنہوں نے امرتسر میں عیسائیو کے ساتھ بحث کرتے ہوئے پہلے تقریر کی تھی۔

مولوی اللہ دتا قادیانی یہی کہتے رہے کہ میں مدعی ہوں۔

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کہتے رہے کہ لدھیانہ کے مباحثہ میں اسی مضمون میں میں مدعی تھا۔

مولوی اللہ دتا صاحب قادیانی اپنی ضد پر قائم رہے اور آخر تک یہی کہتے رہے کہ پہلے میں تقریر کروں گا۔

سامعین سے مکان بھر گیا منتظم جلسہ نے کہا کہ جلسے کا وقت قریب آ گیا ہے ابھی مہمانوں کو کھانا کھلانا ہے، بے فائدہ وقت ضائع نہ کیجئے گفتگو ختم کیجئے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب نے فرمایا کہ آپ اخبار الفضل میں رپورٹ دیجئے بے شک دیجئے اور جو چاہیں اس میں لکھیں، مگر یہ ضرور لکھیں کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنی پہلی تقریر کے جواز میں دو مثالیں پیش کیں تھیں میں نے دونوں کو رد کر دیا۔

چنانچہ یہی ہوا کہ مولوی اللہ دتا صاحب نے الفضل ۱۱ نومبر ۱۹۴۱ء میں جلسہ لائل پور کی رپورٹ میں یہ واقعہ بھی لکھا ہے۔ لیکن اس بات کا مطلق ذکر نہیں کیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی پیش کردہ دو مثالوں کو میں نے تسلیم نہیں کیا۔

واقعات کا یہ اخفاء کسی خاص غرض پر مبنی ہے۔

اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ جب مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھیوں نے ان کو میری بات ماننے کے لئے کہا تو آپ ان سے جھگڑنے لگ گئے۔

میں اس مجلس میں موجود تھا۔ مولانا ثناء اللہ امرتسری کے کسی ساتھی نے ایسا نہیں کہا بلکہ حافظ محمد شریف صاحب سیالکوٹی مولانا صاحب کی تائید میں زور سے تقریر کر کے مولوی اللہ دتا صاحب کو قائل کرتے رہے۔

غرض یہ مجلس اسی طرح مولوی اللہ دتا صاحب قادیانی کی ضد اور ہٹ کی وجہ سے ناکام برخاست ہو گئی۔

مولوی صاحب کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی تحریرات یورپین طریق پر ہوتی ہیں یعنی آپ واقعات کو ایسے گول مول پیرائے میں پیش کرتے ہیں کہ ان کی شکل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسخ ہو جاسکتی ہے چنانچہ آپ کی مندرجہ ذیل عبارت قابل توجہ ہے:

لائل پور سے واپسی پر ۳ نومبر ۱۹۴۱ء کو بارہ بجے دن لاہور سے امرتسر کیلئے جس گاڑی میں سوار ہوا حسن اتفاق سے اسی گاڑی میں مولوی ثناء اللہ صاحب بھی آ گئے۔ (ص ۵)

یہ فقرہ ایسا گول مول بنایا گیا ہے کہ آج کل کی جنگی خبریں بھی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتیں۔ اصل واقعہ یوں ہے کہ

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے پاس انٹر کلاس کا ٹکٹ تھا۔ آپ قلی کے ساتھ انٹر کی گاڑی دیکھنے جا رہے تھے کہ گاڑی نے سیٹی دے دی۔ اسی اثنا میں مولوی اللہ دتا صاحب تھرڈ کلاس گاڑی کے دروازے پر کھڑے تھے۔ مولانا ثناء اللہ صاحب کو دیکھ کر کہنے لگے:

آیئے آیئے یہیں تشریف لایئے۔

مولانا صاحب نے کہا اچھا یہیں بیٹھ جاتا ہوں۔

مولوی اللہ دتا صاحب کے ساتھ ایک اور احمدی بھی تھے۔ راستے میں خوش طبعی کی باتیں (بغیر مذہبی جھگڑے کے) ہوتی رہیں۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ اس واقعہ کو یوں کیوں لکھا گیا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب حسن اتفاق سے آ گئے۔ غالباً اس لئے لکھا گیا کہ اصل واقعہ ظاہر کرنے سے ان داتا خفا ہو جائے گا۔

یہ ہے ان لوگوں کی صحیح اطلاعات کا نمونہ۔

راقم: رضاء اللہ۔ شریک مجلس

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۳۰ شوال ۱۳۵۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۷۔ ص ۵۔ ۶)

(لائل پور میں اس کانفرنس کے موقع پر حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سے قادیانیوں کا ایک مکالمہ ہوا۔ جسے پیغام صلح لاہور ۴ دسمبر ۱۹۴۱ء کے شمارے میں نقل کیا گیا ہے ملاحظہ فرمایئے:

لائل پور میں تبلیغی جدوجہد...

۳۱۔ اکتوبر لغایت ۲ نومبر ۱۹۴۱ء اہل حدیث کانفرنس تھی...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ابراہیم صاحب نے اپنی تقریر میں کہا کہ مرزا غلام احمد نے اپنا ایک باغ پانچ ہزار روپے میں اپنی بیوی کے پاس رہن رکھا۔ بیوی کے پاس روپیہ کہاں سے آیا؟ ہمارے اہل حدیث ارشاد فرماتے تھے کہ میں نے براہین احمدیہ کی قیمت ادا کی مگر مرزا صاحب نے بدعہدی کی اور کتاب نہ بھیجی۔ براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے حضرت عیسیٰ کو زندہ لکھا بعد میں کہا کہ حیات مسیح ایک مشرکانہ عقیدہ ہے گویا پہلے خود مشرک رہے۔

مولوی (ابراہیم) صاحب کی اس تقریر پر ہم نے جواب کے لئے وقت مانگا۔ پانچ پانچ منٹ کی تین تقریروں کا ہمیں وقت دیا گیا۔ ہماری طرف سے جناب اختر حسین شاہ صاحب گیلانی مولوی فاضل بی اے جواب کے لئے کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ میر ناصر نواب ایک مشہور خاندان سے تعلق رکھنے والے تھے۔ اتنا روپیہ صاحبزادی کو بطور جہیز دے سکتے تھے (مشہور خاندان سے ہونے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ امیر صاحب حیثیت بھی تھے۔ میر صاحب ایک غریب شخص تھے، جن کی کوئی جائداد نہیں تھی اور نہایت معمولی ملازمت کرتے تھے۔ بہاء)۔ حضرت مرزا صاحب بھی صاحب جائیداد تھے۔ دس ہزار کی جائیداد تو براہین کا جواب لکھنے والے کے لئے انعام رکھی تھی (انعام تو براہین کا جواب لکھنے پر مقرر تھا، جائداد مکفول نہیں کرائی گئی تھی۔ پھر شائد انعام دینے سے بچنے کے لئے ہی آپ نے براہین کو اپنی ساری زندگی میں مکمل نہ کیا، کہ کوئی جواب لے کر آئے اور انعام کا طلب گار ہو۔ تیس جلدیں لکھنے کا وعدہ تھا لیکن جو آخری جلد یعنی پانچویں لکھی اسے بھی اپنی زندگی میں شائع نہیں کیا بلکہ مسودہ چھپائے رکھا، جسے ان کی موت کے بعد شائع کیا گیا۔

اور شادی کے اخراجات کے لئے انہوں نے پانچ سو روپیہ قرض لیا تھا۔ اس سے پہلے اور بعد میں بھی وہ ادھر اودھر سے قرض لیتے رہتے تھے۔ ان کے باپ بھی مقروض رہے اور خود مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ انہوں نے مقدمات پر بے پایاں خرچ کیا اور ناکامی اور نامراد تھے۔ شائد ان کا گذارہ بھی طب کی آمدنی سے تھا جو پیشہ انہوں نے اختیار کر رکھا تھا۔ بہاء) کسی مامور پاس روپیہ کا ہونا کوئی برا نہیں حضرت نبی کریم ﷺ کی بیوی حضرت صفیہ کے پاس کثرت سے روپیہ تھا۔ اگر کوئی اہل حدیث مولوی حضرت مرزا صاحب کے دعوی کے بعد بدعہدی کا الزام لگاتا ہے تو یہ ایسا ہی ہے جیسا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کو دعوی نبوت سے پہلے الا مین الا مین کہنے والے دعوی کے بعد نعوذ باللہ ساحر اور کذاب کہنے لگے (یہ کس دعوی کی بات ہو رہی ہے۔ براہین کے وقت نہ تو مرزا صاحب نے نبی ہونے کا دعوی کیا تھا نہ مثیل مسیح، نہ مسیح موعود، نہ مہدی ہونے کا۔ بہاء) حضرت مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کے دعوی سے پہلے اہل حدیث کے سردار مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مرزا صاحب کی نیکی، تقوی، امانت، علم اور قربانی پر بڑے زور سے گواہی دی۔ حضرت عیسی کی حیات کو مشرکانہ عقیدہ اسی رنگ میں کہا گیا ہے جس میں اہل حدیث حضرات اہل سنت کی پیر پرستی کو مشرکانہ فعل قرار دیتے ہیں حالانکہ پیر پرستی کے باوجود اہل سنت مسلمان، مسلمان سمجھے جاتے ہیں۔ (یعنی مرزا صاحب اسی طرح کے مشرک تھے جس طرح کے عام پیر پرست لوگ ہوتے ہیں۔ بہاء)

بطش قدیر گویا غضب قدیر ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی تفسیر کبور پر (جو دراصل مجموعہ اغلوطات ہونے کی وجہ سے تحریف قرآن کے لقب سے ملقب ہونے کی حقدار ہے۔ثناء اللہ) سر دست دس تعاقبات کا مجموعہ رسالہ بطش قدیر ہم نے شائع کیا تھا۔ ہماری نظر میں تو وہ رسالہ علمی حیثیت سے تفسیر کبور کا معمولی جواب تھا مگر قادیانیوں کے دماغوں پر اس کا کچھ ایسا اثر ہوا گویا اس میں غضب قدیر بھرا ہوا ہے۔ قادیانی پارٹی نے اس کے جواب میں ایک سلسلہ مضمون بظاہر ایک نوجوان کے نام سے شروع کیا ہوا ہے۔ بغور پڑھ کر ہم اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ دانا لوگوں نے یہ سچ کہا ہے کہ ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے کئی ایک جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ مثلاً کوئی شخص دو ضرب دو پانچ کا دعوی ثابت کرنا چاہے، تو ایسا کرنے کے لئے وہ اتنے صحیح اصولوں کی تردید کرے گا جن کا شمار نہیں ہوسکتا۔

مجیب پارٹی جواب دینے میں کچھ ایسی حواس باختہ ہوگئی ہے کہ انہیں کچھ نہیں سوجھتا کہ ہمیں کیا کہنا چاہیے، یا ہم کیا کہتے ہیں۔

کتاب مذکور کے صفحہ ۱۵،۱۶ پر ہم نے کسی تقریب کی بنا پر لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو میری موت کے متعلق جو اشتہار دیا تھا اس کے مضمون کو مؤلف تفسیر (خلیفہ محمود احمد) نے رسالہ تشحیذ الاذہان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء میں اس کو پیش گوئی لکھا ہے۔ مجیب پارٹی اس پر اتنی خفا ہوئی کہ ہماری طرف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذب جیسے فعل قبیح کو منسوب کر دیا۔ یعنی ہم نے بقول ان کے تشحیذ الا ذہان کا جھوٹا حوالہ دیا تھا۔ یہ ایسی جرأت ہے کہ آج تک ہمارے کسی اشد مخالف کو بھی ہمارے حق میں ایسا کہنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔

ہم تو یہی سمجھے تھے کہ جھوٹا حوالہ دینا خاصہ قادیان ہے جو قرآن و حدیث کے صریح غلط حوالے دینے سے بھی نہیں جھجکتے چنانچہ حدیث شریف میں آیا ہے

یخرج فی آخر الزمان رجال (بالراء) یختلون الدنیا بالدین،

مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کو اپنی غرض فاسد سے رجال کی جگہ دجال لکھا ہے۔ اور دجال سے مراد گروہ اور گروہ سے مراد پادری لوگ بتائے ہیں۔ (دیکھو تحفہ گولڑویہ۔ حاشیہ ص ۷۳)۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرح قادیانی پارٹی بھی غلط حوالہ دینے سے نہیں بچ سکی جو دراصل تصرف قدرت ہے جس کا ثبوت آگے آتا ہے۔ اس لئے ہم اس الزام کی پرزور تردید کرتے ہیں تاکہ کہیں قادیان کا یہ خاصہ عرض عام نہ ہو جائے۔ پارٹی مذکور کے اصل الفاظ یہ ہیں:

> مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے اپنے اعتراض میں حضرت امیر المومنین (خلیفہ قادیان محمود) کے متعلق لکھا ہے کہ انہوں نے اس فیصلہ کو پیش گوئی لکھا ہے۔ مولوی صاحب کے اس جھوٹ (یہ لفظ یاد رہے اسی پر ساری بحث ہے۔ ثناء اللہ) کو ظاہر کرنے کے لئے میں حضرت امیر المومنین کی عبارت تشحیذ الا ذہان میں سے نقل کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ تاکہ قارئین خود اندازہ لگا لیں کہ مولوی صاحب کہاں تک.... درست کہتے ہیں۔ حضور (مرزا محمود احمد) فرماتے ہیں:
>
> یہ ایک فیصلہ کا طریق تھا جس سے جھوٹے اور سچے میں فرق ہو جائے۔ اور اس کی غرض سوائے اس کے کچھ نہ تھی کہ حق اور باطل میں کچھ ایسا امتیاز پیدا ہو جائے کہ ایک گروہ بنی نوع انسان کا اصل واقعات کی تہ تک پہنچ جائے۔ اور شرافت اور نیکی کا مقتضا یہ تھا کہ مولوی ثناء اللہ اس دعا کو پڑھ کر اپنے اخبار میں شائع کر دیتا کہ ہاں مجھ کو یہ فیصلہ منظور ہے۔ مگر جیسا کہ میں پہلے لکھ چکا ہوں۔ اس کو سوائے ہوشیاری اور چالاکی کے اور کسی بات سے تعلق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی نہیں اور اگر ایسا وہ کرتا تو خداوند تعالی اپنی قدرت دکھلاتا۔ اور ثناء اللہ اپنی تمام گندہ دہانیوں کا مزہ چکھ لیتا

(کوئی ان بھلے آدمی سے پوچھے کہ گندہ دہانی کی سزا ثناءاللہ کی چالاکی سے کیوں رک گئی۔ کیا کبھی ایسا ہوا کہ کوئی شخص کسی نبی کے حق میں گستاخ اور گندہ دہن ہو، لیکن جب اس پر عذاب الٰہی آنے کا موقع آئے تو اس کی چالاکی سے رک جائے۔

نادانو! کہتے ہوئے یہ تو سوچ لیا کرو کہ ملک میں بفضل خدا قرآن وحدیث کے جاننے والے آج بکثرت ملتے ہیں۔ مانا کہ تمہاری بھول بھلیوں میں بعض ناواقف پھنسے ہوئے ہیں مگر الہامی نوشتوں کے واقف اور عقل خداداد کے مالک بھی تو اکثر زندہ ہیں جو تمہاری ان باتوں کو جانچ سکتے ہیں۔ کیا ابوجہل اور ابولہب اپنی چالاکیوں سے عذاب الٰہی کو ٹال سکتے تھے۔ یا فرعون آخری وقت میں اظہار ایمان کر کے عذاب الٰہی سے بچ گیا تھا۔ او خود غرضو! جب تک مخلوق خدا کو دھوکے میں رکھو گے آخر ایک دن آنے والا ہے جس کی شان میں ہے یوم تبلی السرائر فما له من قوة و لا ناصر۔

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستین کا

ناظرین باوجود اس سخت کلامی کے جو میاں محمود احمد نے تشحیذ الاذہان کے مرقومہ نمبر میں اٹھائیس صفحات تک اس پیش گوئی کے سلسلہ میں میرے حق میں کی ہے ایک صحیح فقرہ بھی ان کے قلم سے نکل گیا جو دراصل تصرف قدرت ہے۔ اسی پر سارے مقدمے کے فیصلے کا مدار ہے۔ وہ فقرہ وہی ہے جو اسی کتاب کے صفحہ ۷۵ سے ہم نے اسی پرچے میں نقل کیا ہے۔ اسی تصرف قدرت کا اثر گاہے گاہے ظاہر ہوتا ہے جس کے متعلق عربی مثل ہے قضى الرجل على نفسه ۔ اس مضمون کا اردو شعر یوں ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں۔ لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا۔)

اور اسے معلوم ہو جاتا کہ ایک ذات پاک ایسی بھی ہے جو جھوٹوں اور سچوں میں فرق کر دکھلاتی ہے اور جو بدی اور بدذاتی کرتا ہے اپنے کئے کی سزا کو پہنچتا ہے اور شریر اپنی شرارت کی وجہ سے پکڑا جاتا ہے مگر جب کہ برخلاف اسکے اس نے فیصلہ سے بھی انکار کر دیا اور لکھ دیا کہ مجھ کو یہ فیصلہ منظور نہیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج جبکہ حضرت صاحب فوت ہو گئے ہیں، اس کا یہ دعویٰ کرنا کہ میرے ساتھ مباہلہ کرنیکی وجہ سے فوت ہوئے ہیں اور یہ میری سچائی کی دلیل ہے، کہاں تک سچائی پر مبنی ہے (تشحیذ الاذہان جلد ۳ ص ۶۔۷) (الفضل ۱۸ نومبر ۱۹۴۱ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ناظرین کرام! مجیب پارٹی کی اس جرأت کو ملحوظ رکھ کر جواب سنیئے۔

قادیان کے رہنے والو! اوران سے حسن ظن رکھنے والو! ہم پہلے تم لوگوں کو ایک حدیث نبوی سناتے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص کسی پر غلط الزام لگائے گا وہ نہیں مرے گا جب تک خود اسی الزام سے ملزم نہ ٹھہرے۔

ناظرین! دیکھئے اس مجیب نے ہم پر جھوٹا حوالہ دینے کا غلط الزام لگایا ہے حالانکہ وہ خود جھوٹ کا مرتکب ہو رہا ہے، مجیب مذکور مرقومہ عبارت کا تشحیذ الاذہان کے صفحہ ۶۔۷ پر حوالہ دیتا ہے۔ اگر وہ دکھادے، تو ہم اسے ایک روپے کے لڈو کھلائینگے

اس نزاع کے فیصلے کے لئے ہم قادیان کے اکبر العلماء مولوی سرور شاہ صاحب کو منصف ماننے کو تیار ہیں۔ موصوف گو مرزا صاحب قادیانی کے راسخ العقیدہ مرید ہیں مگر ہمیں ان پر اعتماد ہے۔ پس وہ رسالہ مذکور کا صفحہ ۶۔۷ دیکھ کر عبارت زیر بحث کے متعلق اپنا فیصلہ بھیج دیں۔ اگر ان کا فیصلہ مجیب کے حق میں ہوا، تو ہم انعامی لڈو مولوی عنایت اللہ صاحب امام اہل سنت قادیان کی معرفت بھیج دیں گے۔

اگر منصف مذکور کا فیصلہ ہمارے حق میں ہوا، تو مجیب پارٹی اپنی کذب بیانی کا اعتراف شائع کرے۔

اب سنئے ہمارے حوالے کا ثبوت۔ ہم نے میاں محمود احمد کی جس کتاب کا حوالہ دیا ہے اس کا صفحہ ۹۷ نکال کر سامنے رکھ لیجئے اس میں صاف لکھا ہے:

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) نے ثناء اللہ کی نسبت دعا کی اور خدا تعالیٰ نے آپ کو (مرزا کو) اس (ثناء اللہ) کی ہلاکت کی خبر دے دی تو وہ ایک وعید کی پیش گوئی ہوگئی۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۹۷ سطر ۷۔۸)

ناظرین کرام! یہ ہے ہمارا حوالہ اور یہ ہے اصل عبارت۔ قانون شہادت میں مدعا علیہ کو گواہ کی صورت میں پیش کرنا جائز لکھا ہے مگر ہم اس سے بڑھ کر یہ جرأت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھاتے ہیں کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو منصف تجویز کرتے ہیں۔ اگر آپ اپنے رسالے کا مرقومہ مقام دیکھ کر ہمارے حوالے کی تردید کردیں، یعنی لکھ دیں کہ یہ عبارت رسالہ تشحیذ الاذہان کے صفحہ مذکور پر نہیں ہے اور یہ حوالہ دینا مولوی ثناء اللہ کا جھوٹ ہے جیسا کہ مجیب پارٹی کا بیان ہے، تو ہم اس فیصلے کی یادگار میں بھی ایک روپے کے لڈو منشی مہر الدین صاحب قادیانی کی معرفت قادیان بھیج دیں گے۔

ہاں اگر میاں محمود احمد صاحب تسلیم کریں کہ واقعی میری کتاب میں یہ عبارت ہے، تو مجیب پارٹی کے ممبر غور کریں کہ پیش گوئی تو جملہ خبریہ ہوتی ہے۔ اور جملہ خبریہ کے صدق کے لئے وقوعہ ضروری ہے۔ پھر اس پیش گوئی کیلئے کون سا وقوعہ ہوگا جس کی وجہ سے اس کو سچا سمجھا جائے۔

اگرچہ ہم بھی اس پیش گوئی کو سچا ہی سمجھتے ہیں، یعنی ہم مانتے ہیں کہ کہ مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے گا، بالکل سچی ثابت ہوئی۔ مگر تم لوگ اس کی صحت کو اپنے حق میں مضر سمجھتے ہو، تو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے یہ عقدہ حل کراؤ کہ اس جملہ خبریہ کی حکایت کا محکی عنہ کہاں ہے۔

قادیانی ممبرو! تم میں کوئی اس حوصلے کا مالک ہے کہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) سے اس عقدے کو حل کرا کر ہمیں ان کا تحریری فیصلہ دکھا کر ہم سے انعامی لڈو پائے۔ سنو! ہمای جرأت کا استاد غالب کے شعر سے موازنہ کرو

اسد بسمل ہے کس انداز کا قاتل سے کہتا ہے
تو مشق ناز کر خون دو عالم میری گردن پر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۸ ذی قعد ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۸ ص ۴-۵)

ثنائی دعوی کا ثبوت اور مرزائی دعوی کا مطالبہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۷ نومبر ۱۹۴۱ء میں قادیانی مشن کے نوٹ میں ایک حوالہ لکھا گیا تھا جس سے یہ ثابت کرنا مقصود تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں مثیل مسیح موعود ہوں جس کو کم فہم لوگوں نے مسیح موعود سمجھ لیا ہے۔

پہلے اس مضمون کو صفحہ ۲ کالم ۵ پر روایت بالمعنی کی شکل میں لکھا گیا، چونکہ یہ روایت بالمعنی تھی اس لئے اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ اس کے متصل ہی چند سطور نیچے جہاں روایت باللفظ لکھی ہے وہاں ازالہ اوہام صفحہ ۱۹۰ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ اس کے باوجود اخبار پیغام صلح ۸ نومبر میں اس روایت بالمعنی کا حوالہ بڑے زور سے طلب کرتے ہوئے ہم پر بہت کچھ ناراضگی کا اظہار کیا گیا ہے۔ ہم ان دو روایتوں بالمعنی اور باللفظ کو درج ذیل کر کے ناظرین سے انصاف چاہتے ہیں۔

روایت بالمعنی:

(قول مرزا) میرا دعوی ہے کہ میں مسیح موعود کا مثیل ہوں جس کو کم سمجھ لوگوں نے مسیح موعود سمجھ لیا ہے یعنی مجھ کو اس حدیث کا مصداق قرار دینا جو مسیح موعود کے متعلق وارد ہوئی کم فہم اور نادان لوگوں کا کام ہے (حوالہ ندارد)

روایت باللفظ:

(قول مرزا) یہ کوئی نیا دعوی نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو۔ میں نے یہ دعوی ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں۔ میں تو مثیل مسیح ہوں، یعنی حضرت عیسی کے بعض روحانی خواص اور عادات اور اخلاق وغیرہ خدا تعالی نے میری فطرت میں بھی رکھے ہیں۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۱۹۰)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ دونوں عبارتوں میں کچھ فرق ہے۔ دونوں متفق ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے آپ کو مسیح موعود کا مثیل کہتے ہیں کیونکہ مثیل مسیح موعود مرکب اضافی ہے اور مسیح موعود مرکب توصیفی۔ موعود کے معنی ہیں جس کے آنے کا وعدہ بزبان رسالت ہم کو دیا گیا ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ مضاف، مضاف الیہ کی جگہ نہیں لے سکتا۔ یعنی عبداللہ، اللہ نہیں ہوسکتا، غلام محمد، محمد نہیں ہوسکتا۔ اور غلام احمد، احمد نہیں ہوسکتا۔ اسی لئے مرزا صاحب قادیانی نے ان لوگوں کو کم فہم قرار دیا جنہوں نے ان کو مسیح موعود سمجھا۔ یعنی مضاف کو مضاف الیہ کی جگہ دینے والے بقول مرزا صاحب کم سمجھ ہیں (گو بعد میں خود بھی اس فتوی کے نیچے آگئے)

یہاں تک تو روایت بالمعنی اور روایت باللفظ کی بحث تھی۔ اب ہم یہ بتاتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ روایت بالمعنی کے مرتکب ہم ہی نہیں ہیں، بلکہ مرزا صاحب کلاں بھی ایسا کرتے تھے۔ پیغامی لیڈر اور قادیانی علماء ذرا غور سے سنیں۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ ما زنا زان و هو مومن و ما سرق سارق و هو مومن (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۶۵)

احمدی ممبرو! اس حدیث کے ان لفظوں کا پتہ دے سکتے ہو کہاں ہیں؟ بتاؤ ورنہ ہمارا مشورہ مانو کہ مرزا صاحب قادیانی نے یہ روایت بالمعنی کی ہے۔

دیکھا! ہم تمہارے کتنے خیر خواہ ہیں۔ ہمیشہ نیک مشورہ دیا کرتے ہیں مگر تم ہو کہ لا تحبّون النّاصحین کے ماتحت عناد کے چشمے سے دیکھتے اور بغض کے کانوں سے سنتے ہو۔ سچ ہے کہ:

مجھ میں ایک عیب بڑا ہے کہ وفادار ہوں میں
ان میں دو وصف ہیں بدخو بھی ہیں خودکام بھی ہیں

ہمارے مضمون کا دوسرا حصہ یہ تھا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ:

ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں (ظاہری نشانوں کی مثال یہ ہے) کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں آیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۰۰)

لفظ ،کیونکہ، سے لے کر آخر تک ظاہری نشانوں کی مثال ہے۔ اس لئے ہم نے بھی اہل حدیث ۷ نومبر میں صفحہ ۵ پر ظاہری نشانوں میں سے ایک نشان صاحب حکومت ہونا لکھا تھا۔ حقیقت میں یہی ایک نشان فیصلہ کن ہے اس کی فرع یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعویٰ میں سچے نہ تھے کیونکہ آپ باسیاست مسیح نہ تھے۔ اس کے جواب میں پیغام صلح لاہور کس دلیری سے لکھتا ہے:

پیش گوئیوں کے ظاہری معنی سے صرف ظاہری شان اور غلبہ مراد ہے۔

(پیغام صلح مذکور۔ص ۴ کالم ۳)

معلوم نہیں اس ظاہری غلبہ سے اڈیٹر صاحب پیغام صلح کی مراد کیا ہے۔ اگر وہی ہے جس کو مرزا صاحب قادیانی نے بادشاہت اور حکومت سے تعبیر کیا ہے تو فهو المراد اگر اس کے سوا کچھ اور مراد ہے تو کہا جائے گا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من چہ مے گویم وطنبورہ من چہ گوید

بہر حال مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مرقومہ بالا عبارات سے مندرجہ ذیل دو امر ثابت ہوتے ہیں۔

۱۔ مرزا صاحب قادیانی اپنے مسیح موعود ہونے کا انکار کرتے ہیں۔

۲۔ کسی وقت با حکومت مسیح موعود آنے کا امکان تسلیم کرتے ہیں۔

اب ہم اتباع مرزا قادیانی کے سامنے ایک علمی اصول صحة المجاز استحالة الحقيقة پیش کر کے دیانت اور راستی کا واسطہ دے کر پوچھتے ہیں کہ شیر قالین شیر نیستان کا مصداق ہوتا ہے۔

نوٹ۔ ہم نے جس عبارت کو روایت بالمعنی کہا ہے پیغام صلح نے اس پر اس لئے اعتراض کیا ہے کہ وہ عبارت ممتاز شکل میں بصورت منقولہ لکھی گئی۔ اس کا جواب یہ ہے کہ باوجود عبارت منقولہ شکل میں ہونے کے عبارت بالمعنی ہی ہے کیونکہ حوالہ نہیں لکھا گیا اور ہمارا دستور ہے کہ ہم منقولہ عبارت کا حوالہ ضرور لکھا کرتے ہیں۔

بحمد اللہ ہم پیغام صلح کے تقاضا سے فارغ ہو چکے اب ہم ان سے ایک مطالبہ کرتے ہیں۔ ذرا ہوشیار ہو کر سنیں اور غور سے جواب دیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

> صاحب تفسیر ثنائی لکھتا ہے کہ ابو ہریرہ فہم قرآن میں ناقص ہے اور اس کی درایت پر محدثین کو اعتراض ہے۔ ابو ہریرہ میں نقل کرنے کا مادہ تھا اور درائت اور فہم سے بہت ہی کم حصہ رکھتا تھا (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۳۴)

بتایئے تفسیر ثنائی کی کس جلد اور کس صفحے پر یہ مضمون لکھا ہے۔ اگر بتائیں گے تو ایک سیر لڈو انعام بھی پالیں گے۔ یاد رکھئے

سنے ہوں گے چمن میں سینکڑوں نالے ہزاروں کے
کلیجہ تھام لو اب دل جلے فریاد کرتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء مطابق ۸ ذی قعد ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۸ ص ۵۔۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی یادگار

پیغام صلح کی ترمیم مع اضافہ منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر کے ایک گذشتہ شمارے میں لکھا تھا کہ مولوی محمد علی اور میاں محمود احمد صاحبان اپنے خطبوں میں بزرگوں کی یادگار کا ذکر کرتے ہیں مگر اپنے بزرگ مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی یادگار کا ذکر نہیں کرتے۔ انہیں چاہیے کہ مرزا صاحب قادیانی کی یادگار قائم رکھنے کے لئے ایک مینار بنائیں اور اس پر آخری فیصلہ کے اشتہار کا مضمون نہایت خوش خط لکھوائیں۔

لاہوری اخبار پیغام صلح ۱۷ نومبر ۱۹۴۱ء نے ہماری تجویز منظور کرتے ہوئے اس امر کا اضافہ کیا ہے کہ اہل حدیث امرتسر ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کی عبارت بھی اسکے ساتھ لکھوائی جائے جسکے الفاظ یہ ہیں:

خدا تعالی جھوٹے دغاباز مفسد نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ یہ بات ہمیں بھی منظور ہے بشرطیکہ مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کے الفاظ جوان دنوں قادیان میں رہتے تھے، درج کئے جائیں جو یہ ہیں:

ہم تو اس بات کو اب بھی مانتے ہیں کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) صاحب کی بد دعا اس (ثناء اللہ) کے حق میں منظور ہوئی اور وہ اس کا نتیجہ بھی انشاء اللہ دیکھ لے گا۔ (ریویو آف ریلیجنز بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۲۹۸)

دونوں گدی نشینوں (مولوی محمد علی صاحب اور میاں محمود احمد صاحب قادیانی) کے الفاظ بھی اہل حدیث کے الفاظ کے ساتھ ہی درج ہوں۔ میاں محمود احمد کے الفاظ یہ ہیں:

مرزا صاحب نے ثناء اللہ کی نسبت ہلاکت کی دعا کی اور خدا تعالی نے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب کوثناء اللہ کی ہلاکت کی خبر دی اور وہ ایک وعید کی پیش گوئی ہوگئی۔

(تشحیذ الاذہان جون جولائی ۱۹۰۸ء ص ۷۹)

اب ہمارا اور پیغام صلح لاہور کا اتفاق ہوگیا کہ مینار بننا چاہیے اور یہ چاروں عبارتیں اس پر لکھ دینی چاہییں تاکہ پچھلی نسلوں کو صحیح علم ہوسکے۔ کیا وہ ایسا کریں گے، غالباً نہیں۔ کیوں

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۵ ذی قعد ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۹ص ۴۔۵)

(جس قادیانی مضمون کی طرف مولانا ثناء اللہ نے اشارہ فرمایا ہے وہ پیغام صلح لاہور ۱۷ نومبر ۱۹۴۱ء کے صفحہ ۴ پر بایں الفاظ شائع ہوا تھا

مولوی ثناء اللہ کی یادگار

مولوی ثناء اللہ کی تجویز ہے کہ:

ہر سال ۲۶ مئی کو لاہور اور قادیان میں بہت بڑے جلسے کئے جائیں جن میں حضرت مرزا صاحب کی دعا آخری فیصلہ پڑھ کر سنائی جائے کہ، دیکھو یہ بزرگ کیسے مستجاب الدعوات تھے ان کی یہ دعا کیسی حرف بحرف پوری ہوئی۔

۲۔ بلکہ اگر ہمت ہوتو لاہور کے جس مکان میں مرزا صاحب نے انتقال فرمایا اسی مقام پر ایک بلند منارہ بنایا جائے جس کے اردگرد قطب صاحب کی لاٹ کی طرح آخری فیصلے کا اشتہار کندہ کیا جائے۔

دونوں تجاویز کی ہم بصدق دل تائید کرتے ہیں اس قدر بڑھانا چاہتے ہیں کہ جلسوں میں آخری فیصلہ کی دعائے مباہلہ ( ) پڑھ کر سنانے کے بعد سامعین کو یہ بھی بتا دیا جایا کرے اور یہی الفاظ منارہ پر آخری فیصلہ کا اشتہار نقل کرنے کے بعد کندہ کر دیئے جائیں کہ:

مولوی ثناء اللہ نے اس اشتہار کے جواب میں یہ لکھا کہ:

یہ تحریر تمہاری مجھے منظور نہیں اور نہ کوئی دانا اسے منظور کرسکتا ہے۔

خدا تعالی جھوٹے دغا باز مفسد اور نافرمان لوگوں کو لمبی عمریں دیا کرتا ہے تاکہ وہ اس مہلت میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بھی برے کام کرلیں (اہل حدیث ۲۶۔اپریل ۱۹۰۷ء)

سو خدا نے مولوی (ثناءاللہ) صاحب کی سن لی اور انہیں لمبی عمر دے کر بتا دیا کہ:

جھوٹا دغا باز مفسد اور نافرمان کون ہے؟،

امید ہے مولوی صاحب اس کو پسند کریں گے۔ یہ ان کی ایسی یادگار دنیا میں رہ جائے گی جس سے آنے والی نسلیں بہت کچھ سامان عبرت حاصل کرسکتی ہیں)۔

عمر مرزا

قاری عبدالعزیز مدرس مدرسہ اشاعت العلوم بریلی لکھتے ہیں:

یادش بخیر! مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے نئے وکیل مصنف احمدیہ پاکٹ بک نے جو تحقیقات ارقام فرمائی ہیں وہ پاکٹ بک دیکھنے والوں پر مخفی نہیں۔ جناب مصنف صاحب نے میرزا صاحب قادیانی پر سے اعتراضات دفعہ کرنے کی کوشش کیا فرمائی ہے حقائق شناس اصحاب کیلئے اچھا خاصہ تفریح کا سامان پیدا کردیا۔ ایک الزام تاویل کر کرا کے دفعہ کردیا تو دوسرا الزام قوی ہوگیا۔ ایک گھر بنایا تو نادانستگی سے دوسرا اجاڑ دیا۔ پھر تعجب یہ ہے کہ مرزائی اصحاب استار عنکبوت کو حصن حصین تصور فرمائے ہوئے ہیں۔ دلائل کی اور حوالجات کی لمبی فہرست دیکھ کر بغلیں بجاتے ہیں۔ اگرچہ محمدیہ پاکٹ بک کا مصنف (خدا تعالی اسے جزائے خیر عطا فرمائے) ان سب کے جوابات سے فراغت حاصل کر چکا ہے مگر تاہم احقر ناظرین کی ضیافت طبع کے لئے خادم صاحب مصنف احمدیہ پاکٹ بک کی کوششوں کے چند نمونے پیش کرتا ہوں۔ خدا چاہے ساری پاکٹ بک کی حقیقت اور مرزائیت کی اصلیت انہی چند امور سے واضح ہوجائے گی۔ مصنف پاکٹ بک جناب خادم صاحب نے اگر اس پر کچھ توجہ فرمائی تو ہم اور نمونے پیش خدمت کریں گے۔

نمونہ پیش کرنے سے پہلے ناظرین مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کا تحریر کردہ یہ اصول سامنے رکھ لیں تو خود مرزائی مشعل کی روشنی میں پاکٹ بک کی حقیقت واضح سے واضح تر ہوجائے گی وہ اصول یہ ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہوجائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔ (چشمہ معرفت ۔ص ۲۲۲)

اب جناب خادم صاحب قادیانیے جو جو کاروائیاں کی ہیں وہ اس مضمون میں نمونۃً عرض کی گئی ہیں اسے دیکھ کر ناظرین انصاف کریں کہ یہ جھوٹ ہوا یا نہیں۔ اگر ہوا تو بقول مرزا صاحب قادیانی ان کی دوسری باتوں کا اعتبار نہ رہا تو ساری پاکٹ بک جھوٹی ہوگئی۔

اب اس اصول کو پیش نظر رکھئے اور پاکٹ بک مرزائیہ کا صفحہ ۷ اڈیڈیشن سوم نکالئے تو یہ عبارت ملے گی:

تیری عمر اسّی (۸۰) برس یا اس کے قریب ہوگی۔ حضور فرماتے ہیں جو الفاظ وحی عمر کے متعلق ہیں وہ چوہتر اور چھیاسی سال کے اندر اندر عمر کی تعیین کرتے ہیں۔ (براہین احمدیہ حصہ پنجم ۔ص ۹۷ حاشیہ)

خادم صاحب قادیانی پھر فرماتے ہیں:

پھر حضور کو الہام ہوا۔ اسی (۸۰) یا اس سے پانچ چار زیادہ یا پانچ چار کم۔

(حقیقۃ الوحی ۔ص ۹۶)۔ (احمدیہ پاکٹ بک ص ۷۲۲)

مصنف صاحب پھر یوں گہرافشاں ہوتے ہیں:

چنانچہ اس پیش گوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود ساڑھے پچھتر سال کی عمر میں فوت ہوئے۔ (احمدیہ پاکٹ بک ص ۷۲۳)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مخالفین نے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب اپنی پیش کردہ الہامی عمر سے پہلے فوت ہوگئے اور ان کے دوسرے الہاموں کی طرح یہ الہام بھی غلط ثابت ہوا اس کے جواب میں خادم صاحب نے پاکٹ بک صفحہ ۷۲۲ سے ۷۳۳ تک سیاہ کردی اور حساب وغیرہ لگا کر یہ ثابت کیا کہ مرزا جی اپنی الہامی عمر کے مطابق فوت ہوئے۔

خلاصہ حساب اس طرح لگایا گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۹۹ سے ثابت ہے کہ مرزا صاحب پر ۱۲۹۰ھ میں سلسلہ وحی والہام ہوا اور اس وقت مرزا صاحب قادیانی کی عمر ان کی کتاب تریاق القلوب کے صفحہ ۸۶ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطابق چالیس برس کی تھی تو معلوم ہوا کہ ۱۲۹۰ ے میں عمر چالیس سال تھی تو اب ۱۲۹۰میں سے چالیس کم کر دینے سے ۱۲۵۰ ہوتے ہیں۔تو ثابت ہوا کہ سنہ پیدائش مرزا جی ۱۲۵۰ھ ہے اور وفات ۱۳۲۶ھ میں ہوئی تو بحذف کسر ۷۶ سال ہوئی۔ تاریخ ولادت ۱۴ شوال ۱۲۵۰ اور تاریخ وفات ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ ہے تو کل عمر چھتر سال ۶ ماہ دس دن ہوئی۔

یہ خلاصہ ہے تحقیقات خادم صاحب کا۔ ملاحظہ ہو پاکٹ بک صفحہ ۷۲۶

اورلطف یہ کہ اس حساب پر بڑا ناز ہے اور اس تحقیقات کو قطعیات اور یقینیات سے تصور فرما رہے ہیں۔صفحہ ۷۲۶ سطر ۱۵ میں فرماتے ہیں

غرضیکہ مندرجہ بالا تحقیق کی رو سے قطعی اور یقینی طور پر معلوم ہو گیا۔

ناظرین اس خلاصہ تحقیقات کو یاد رکھیں اور دوسرا رخ ملاحظہ فرمائیں

مصنف محمدیہ پاکٹ بک نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آیت تقول پر استدلال لکھا تھا کہ یہ آیت مدعیان نبوت کے لئے ہے، مگر مرزا صاحب نے دعوی نبوت تو ۱۹۰۱ء میں کیا ہے (احمدیہ پاکٹ بک۔ص ۴۹۹) اس اعتراض کا حاصل یہ ہے کہ اگر بقول مرزا صاحب مدعی نبوت و مفتری علی اللہ آیت تقول کی رو سے ۲۳ سال کی طویل زندگی نہیں پا سکتا اور اس آیت سے مرزا صاحب کا اپنی حقانیت پر استدلال درست ہے تو مرزا صاحب قادیانی نے دعوی نبوت ۱۹۰۱ء میں کیا اور ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے تو ۲۳ سال کب مہلت ملی بلکہ تقریباً ساڑھے سات سال یا سات سال کی مہلت ملی لہذا مرزا صاحب کا مفتری ہونا خود ان کے استدلال کی بنا پر بھی ثابت ہو گیا

اس اعتراض کا جواب دے کر خادم صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

پس حضور کو دعوی نبوت و الہام و وحی کے بعد تیس برس کے قریب مہلت ملی جو آپ کی صداقت کی بین دلیل ہے (احمدیہ پاکٹ بک۔ص ۵۰۱)

اور یہ کہ مرزا صاحب قادیانی نے براہین میں دعوی نبوت کیا ہے اور براہین کے زمانہ میں بھی ہمارے عقیدہ میں حضور نبی تھے اور براہین کے بعد قریباً تیس سال تک مرزا صاحب زندہ رہے۔ ملاحظہ ہو ان کی پاکٹ بک صفحہ ۴۹۹

یہ ہے خادم صاحب قادیانی کا جواب محمدیہ پاکٹ بک کے ردّ میں۔ اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہمیں دیکھنا ہے کہ آیا واقعی مرزا غلام احمد صاحب دعوی الہام، و وحی کے بعد... تیس سال کے قریب زندہ رہے۔

وحی الہام مرزا جی پر ۱۲۹۰ھ میں شروع ہوا چنانچہ خادم صاحب پاکٹ بک صفحہ ۲۶۷ پر فرماتے ہیں:

ٹھیک ۱۲۹۰ھ میں حضرت مسیح موعود پر سلسلہ وحی والہام شروع ہوا

تو ۱۲۹۰ھ میں وحی والہام شروع ہونے کے بعد ۱۳۲۶ھ میں انتقال ہوا تو مرزا جی ۳۶ سال بعد دعوی نبوت ووحی والہام کے زندہ رہے، نہ کہ حسب ارشاد خادم صاحب قریباً تیس سال۔ تو خادم صاحب کی یہ تحقیق غلط کہ قریباً تیس سال زندہ رہے اور گر یہ تحقیق درست مانی جائے کہ براہین میں دعوی نبوت الہام وحی کے بعد قریباً تیس سال زندہ رہے تو ۱۲۹۰ھ میں وحی کے شروع ہونے کا قصہ غلط۔

اور اگر مرزا صاحب قادیانی واقعی دعوی نبوت والہام کے بعد قریباً تیس سال زندہ رہے، تو ان کا سن وفات ۱۳۲۰ھ ہونا چاہیے نہ کہ ۱۳۲۶ھ کیونکہ ۱۲۹۰ھ سن ہے دعوی کا اور تیس سال بعد دعوی کے زندہ رہے تو ۱۳۲۰ھ سنہ وفات ہونا چاہیے۔

اور اگر یہ صحیح ہے کہ چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی اور وحی شروع ہوئی (جیسا کہ ہر مامور کے لئے سنت الہیہ ہے) تو پھر عمر مرزا صاحب قادیانی کی ستر برس ہونا چاہیے کیونکہ چالیس برس کی عمر میں نبوت ملی اور تیس برس بعد دعوی نبوت کے زندہ رہے تو کل عمر ۷۰ برس ہوئی۔

خلاصہ یہ کہ

۱۔ اگر یہ صحیح ہے کہ الہام ووحی ۱۲۹۰ھ میں شروع ہوا اور وفات ۱۳۲۶ھ میں تو بعد دعوی کے ۳۶ سال زندہ رہے نہ کہ قریباً تیس سال۔

۲۔ اگر یہ صحیح ہے کہ براہین احمدیہ کے زمانہ میں بھی نبی تھے تو یہ غلط ہے کہ الہام ووحی ۱۲۹۰ھ میں شروع ہوا۔

۳۔ اور اگر بعد دعوی نبوت کے قریب ۳۰ سال کے زندہ رہے تو عمر ستر برس ہونا چاہیے۔ جو الہامی عمر سے کئی سال کم ہے، تو پچھتر سال کی عمر ہونا غلط اور عمر والا الہام جھوٹا۔

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: قادیانی جماعت کا اصول بھی عجیب ہے۔ اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مطلب کیلئے قرآن کو بھی لیتے ہیں اور حدیث کو بھی بلکہ اقوال مرزا اور اپنے صدیق اکبر (خلیفہ اول حکیم نور الدین) کے اقوال کو بھی سر پر رکھ لیتے ہیں۔ مگر جہاں مطلب بگڑتا ہو وہاں سب کچھ چھوڑنے میں بھی تامل نہیں کرتے۔ مرزا صاحب کی عمر کا فیصلہ خود مرزا صاحب اور خلیفہ اول قادیان (جن کو صدیق اکبر کہا جاتا ہے) کا کیا ہوا موجود ہے

دھرمپال کے رسالہ ترک اسلام کے جواب میں حکیم نور الدین صاحب نے ایک رسالہ نور الدین لکھا تھا۔ اس کے صفحہ ۹۰۔۹۱ پر مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش سن وار مفصل خود مرزا صاحب قادیانی کے قول سے لکھی ہے اور قریباً دو صفحوں پر ان کی عمر کا حساب لگایا گیا ہے۔ ۱۹۰۸ء میں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے انتقال کا سنہ ہے مرزا صاحب قادیانی کی عمر انہتر سال (۶۹) بتائی ہے۔

حکیم نور الدین صاحب کی یہ تحریر وفات مرزا قادیانی سے پہلے کی ہے جس وقت ان لوگوں کو خیال نہ تھا کہ آئندہ کیا مصیبت ہم پر نازل ہوگی۔

جب آپ کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا پھر وہی باتیں بنانے لگے جو خادم کی عبارات میں نامہ نگار صاحب نے نقل کی ہیں۔ اس پر ہمیں عرب کی ایک بڑھیا عورت کا قصہ یاد آگیا جو سر کے سفید بالوں کے لئے وسمہ لینے جا رہی تھی۔ کسی شاعر نے اس سے پوچھا بڑی بی! کہاں جا رہی ہو۔ اس نے جواب دیا کہ سر کے سفید بالوں کے لئے وسمہ لینے جا رہی ہوں۔ شاعر نے فی البدیہہ کہا

تروح الی العطار تبغی شبابها
لن یصلح العطار ما افسده الدهر

بڑھیا عطار سے جوانی (سیاہ بال) لینے جا رہی ہے جس کو زمانے نے خراب کر دیا ہو عطار اس کو کیسے اچھا کرے گا

یہی حال قادیانیوں کا ہے سچ ہے: مرتا کیا نہیں کرتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۱۵ ذی قعد ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۴۹ ص ۵۔۷)

مرزائیت سے توبہ

خاکسار عنایت اللہ ولد الہ دین سکنہ اوڑ ضلع جالندھر کا عرصہ چار سال سے مرزائیوں کے دھوکے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں آکر ایمان کھو چکا تھا اب اللہ کے فضل و کرم اور عبد الرحمٰن ولد حاجی عبد اللہ کی تبلیغی کوشش سے واپس ایمان لا کر فرقہ مرزائیہ سے توبہ کرتا ہوں احباب بھی دعا کریں کہ اللہ تعالی استقامت بخشے۔ آمین ثم آمین، خلیفہ قادیان کو چاہیے کہ میری بیعت منسوخ سمجھ کر اپنے دفتر بیعت سے میرا نام خارج کر دیں۔

العبد عنایت اللہ بقلم خود

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۵۰۔ ص ۲)

بلی اور چوہا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کہتے ہیں بلی کبھی کبھی چوہے کو منہ میں پکڑ کر چھوڑتی ہے جب وہ دو چار قدم چلتا ہے، پھر پکڑتی ہے۔ پھر چھوڑ دیتی ہے، آخرکار کھا جاتی ہے۔

ہم بھی کبھی کبھی جماعت مرزائیہ سے تفریح کرتے ہیں۔ جسکی صورت یہ ہوتی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی کتابوں سے کچھ الفاظ نقل کرتے ہیں کچھ چھوڑ جاتے ہیں، جو ایک ہی صفحہ پر ہوتے ہیں۔ اسپر مرزائی اڈیٹر خوب اچھلتے اور کودتے ہیں۔ ہمیں برا بھلا کہہ کر جی خوش کر لیتے ہیں، دیکھو اہل حدیث کی بے ایمانی دیکھو، اس کی ڈھٹائی۔ آجکا نوٹ اسی تفریح کی ایک مثال ہے جسکا ذکر اوپر ہوا ہے ناظرین کی یاددہانی کیلئے ہم پچھلا حوالہ دیتے ہیں۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۷ نومبر ۱۹۴۱ء میں یہ ذکر ہوا تھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں میں مثیل مسیح موعود ہوں جسے کم فہم لوگوں نے مسیح موعود سمجھ لیا۔

اخبار پیغام صلح لاہور نے اس کا حوالہ طلب کیا تو ہم نے ۲۸ نومبر کے اہل حدیث میں مفصل حوالہ لکھا، بغرض تفریح اس حوالہ میں سے ایک لفظ مخفی رکھا گیا جو مرزا صاحب قادیانی کی کتاب ازالہ اوہام کے اسی صفحہ پر مرقوم ہے لیکن پیغام صلح کو بحکم علی ابصارھم غشاوۃ یہ لفظ نظر نہ آیا۔ اس ساری بحث کا مرکزی نقطہ یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں مرزا صاحب قادیانی نے ازالہ اوہام میں اپنے مسیح موعود ہونے سے انکار کیا اور اپنا دعوی فقط مثیل مسیح موعود قرار دیا ہے اور مرزا صاحب کو مسیح موعود ماننا کم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سمجھوں کا فعل بتایا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے صفحہ ۱۹۰ پر اپنے لئے دو مرتبہ مثیل کا لفظ لکھا ہے۔ ایک دفعہ تو اس کو موعود کا مضاف بنایا ہے یعنی مثیل موعود لکھا ہے دوسری مرتبہ مسیح کا مضاف بنایا ہے یعنی لکھا ہے میں مثیل مسیح ہوں۔ دونوں عبارتیں ایک ہی صفحہ پر قریب قریب مرقوم ہیں۔ ہم نے ۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء کے پرچے میں دوسری عبارت نقل کی تھی اور پہلی کو بغرض تفریح موش چھوڑ دیا تھا۔ اس پر پیغام صلح آپے سے باہر ہو کر غضب ناک لہجے میں لکھتا ہے:

> (اہل حدیث کی) اس ڈھٹائی کی بھی کوئی انتہاء ہے کہ حضرت مسیح موعود کے الفاظ مولوی صاحب نے یہ نقل کئے ہیں کہ،
>
> میں نے یہ دعوی ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں میں تو مثیل مسیح ہوں اور اس کے معنی یہ بیان کرتے ہیں کہ مسیح موعود کا مثیل ہوں، مثیل مسیح، اور مسیح موعود کا مثیل، ایسے الفاظ نہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب یا کوئی اور ادنی سمجھ کا انسان بھی ان کے معانی اور مفہوم کا فرق نہ سمجھ سکتا ہو۔
>
> باوجود اس کے مولوی صاحب کی ڈھٹائی ملاحظہ ہو کہ دونوں کو متفق المعنی قرار دے رہے ہیں اور پھر خود ہی، مسیح موعود، اور مثیل مسیح موعود، میں مرکب توصیفی اور مرکب اضافی کا فرق بیان کر کے حضرت صاحب کو مسیح موعود ماننے والوں کو کم فہم بتانے لگ گئے کیا اس تعریف و تلبیس اور اس دیدہ دلیری کی کوئی مثال دنیا میں مل سکتی ہے؟ (پیغام صلح لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء ص ۴)

پیغام صلح لاہور کی اس خفگی پر ہم اسی طرح ہنستے ہیں جس طرح بلی چوہے کے فرار پر ہنستی ہے، آخر اسے ہڑپ کر جاتی ہے۔ پس سنئے وہ لفظ جسکو آپ تلاش کرتے ہیں... مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

> اس عاجز نے جو مثیل مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۱۹۰)

دوسری عبارت کے الفاظ یہ ہیں کہ میں مثیل مسیح ہوں اہل علم کے لئے قابل غور بات یہ ہے کہ پہلی عبارت میں موعود کا لفظ جو مضاف الیہ ہے وہ در اصل صفت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صیغہ ہے اس کا موصوف کون ہے یقیناً مسیح کا لفظ ہے جو دوسری عبارت میں مرقوم ہے پس پہلی عبارت کے معنی دوسری کو ملا کے یہ ہوتے ہیں کہ اس عاجز نے جو مثیل مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے کم فہم لوگ اس کو مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔

اب بتایئے اہل حدیث نے کیا غلطی کی ۔ یہی نا کہ ایک صفحہ کی عبارت میں سے ایک لفظ نقل نہیں کیا جو بالکل واضح تھا، وہ بھی اسی لئے کہ چوہا خوشی میں ذرہ حرکت کرلے پھر خود بخود پکڑا جائے گا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا ۔اب تو پیغام صلح کی شکایت رفع ہوگئی دونوں عبارتوں کا مطلب صاف واضح ہوگیا کہ مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود ماننے والے بقول مرزا صاحب کم فہم اور نادان ہیں۔

رہا یہ کہ پیغام صلح لاہور، اہل حدیث امرتسر کو ڈھٹائی کا مرتکب بتاتا ہے ہم اس کے جواب میں ڈھٹائی کو اسکی طرف منسوب نہیں کرتے کیونکہ ہم ڈھٹائی کو پیغام کی طرف منسوب کرنے میں ڈھٹائی کے لفظ کی توہین سمجھتے ہیں کیونکہ پیغام صلح اور اسکے ہم نوا ایک ایسے بزرگ کے پیرو ہیں جن پر یہ مصرع صادق آتا ہے

انت جمیل الوجه مستحسن الکذب

نوٹ: ہم نے اعیان مرزائیہ سے مرزا صاحب قادیانی کے دوحوالوں کا ثبوت مانگا تھا۔ دونوں اخبار (قادیانی اور لاہوری) جواب دینے سے خاموش رہے ۔اگر جرأت ہے تو ان کا ثبوت دیں، ورنہ ہمیں اجازت دیں کہ ہم ڈھٹائی کے لفظ سے بڑھ کر کوئی اور لفظ ان کی شان کے مطابق تجویز کریں۔

ایک حوالہ یہ تھا کہ تفسیر ثنائی میں ہم نے ابو ہریرہؓ کو کم فہم لکھا ہے۔

دوسرا حوالہ مطلوبہ یہ تھا کہ مرزا صاحب نے ما زنی زانٍ و ھومومن کو حدیث قرار دیا ہے۔ یہ حدیث کہاں ہے۔

ان دونوں کا ثبوت دیجئے ورنہ ہمیں اجازت دیجئے کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں یہ شعر پڑھیں

كانت مواعيد عرقوب لها مثلاً
و ما مواعيدها الا الاباطيل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۵۰۔ص ۴۔۵)

پیغام صلح لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۴۱ء کے صفحہ ۴ پر شائع ہونے والے جس مضمون کا جواب مولانا ثناء اللہ مرتسری نے دیا ہے وہ مضمون یوں ہے:

مولوی ثناء اللہ کی روایت بالمعنی

پیغام صلح ۸ نومبر ۱۹۴۱ء میں ہم نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی ایک غلط بیانی کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ انہوں نے اہل حدیث ۱۷ نومبر میں ازالہ اوہام کے حوالہ سے حضرت مسیح موعود کی طرف ایسی بات منسوب کی ہے جو آپ نے ہرگز نہیں لکھی یعنی یہ کہ:

میرا دعوی ہے کہ میں مسیح موعود کا مثیل ہوں جس کو کم سمجھ لوگوں نے مسیح موعود سمجھ لیا ہے۔یعنی مجھ کو اس حدیث کا مصداق قرار دینا جو مسیح موعود کے متعلق وارد ہوئی ہے کم فہم اور نادان لوگوں کا کام ہے۔،

یہ الفاظ مولوی ثناء اللہ صاحب نے ایسے طریق سے علیحدہ نقل کئے تھے کہ پڑھنے والا اس کو حضرت مرزا صاحب کے اپنے الفاظ سمجھے بغیر نہیں رہ سکتا۔اسی لئے ہم نے یہ مطالبہ کیا تھا کہ ازالہ اوہام کے جس صفحہ سے یہ الفاظ مولوی صاحب نے نقل کئے ہیں اس کا حوالہ دیا جائے۔ ورنہ وہ اقرار کریں کہ ان الفاظ کو حضرت مرزا صاحب کی طرف منسوب کرنے میں انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا ہے۔،

لیکن چودھویں صدی کے مولوی سے یہ امید کرنا کہ وہ اپنی غلطی کو مان لے ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کو سوئی کے ناکے سے گزارنے کی کوشش کرنا۔چنانچہ ۲۸ نومبر ۱۹۴۱ء کے اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس روایت کو روایت بالمعنی قرار دے کر اپنا پیچھا چھڑانا چاہا ہے یعنی یہ تو اعتراف کرلیا ہے کہ یہ حضرت صاحب کے اپنے الفاظ نہیں ہیں لیکن اس بات پر انہیں اصرار ہے کہ یہ ان کی عبارت کا مفہوم ہے جو روایت بالمعنی کے طور پر لکھا گیا ہے۔

ہمیں خوشی ہوتی اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کے اس بیان میں ہی صحت وسچائی کا کوئی شائبہ ہوتا لیکن قارئین کرام یہ دیکھ کر حیران ہوں گے کہ اس روایت بالمعنی کی تائید میں حضرت مسیح موعود کے جو الفاظ مولوی صاحب نے خود نقل کئے ہیں انہیں اس معنی ومفہوم کے ساتھ دور کا بھی تعلق نہیں جو منقولہ بالا الفاظ میں مولوی صاحب نے بیان کیا ہے۔ذیل میں ہم مولوی صاحب کی روایت بالمعنی،اوران کی اپنی نقل کردہ روایت باللفظ لکھتے ہیں اوراس بات کا انصاف قارئین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرام پر چھوڑتے ہیں کہ جس بات کو مولوی صاحب نے روایت بالمعنی قرار دیا ہے وہ بے یہودیانہ تحریف وتلبیس کا صحیح نمونہ ہے یا نہیں۔

مولوی صاحب کی روایت بالمعنی

(قول مرزا) میرا دعوی ہے کہ میں مسیح موعود کا مثیل ہوں جس کو کم سمجھ لوگوں نے مسیح موعود سمجھ لیا ہے یعنی مجھ کو اس حدیث کا مصداق قرار دینا جو مسیح موعود کے متعلق وارد ہوئی کم فہم اور نادان لوگوں کا کام ہے (حوالہ ندارد)

مولوی صاحب کی روایت باللفظ

(قول مرزا) یہ کوئی نیا دعوی نہیں جو آج ہی میرے منہ سے سنا گیا ہو میں نے یہ دعوی ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں میں تو مثیل مسیح ہوں یعنی حضرت عیسی علیہ السلام کے بعض روحانی خواص اور عادات اور اخلاق وغیرہ خدا تعالی نے میری فطرت میں رکھے ہیں۔ (ازالہ طبع اول ص ۱۹۰)۔

ان دونوں عبارات کو یک جا لکھ کر مولوی صاحب اپنے ناظرین کو یوں خطاب کرتے ہیں:

ناظراین کرام! ملاحظہ فرمائیں لکہ دونوں عبارتوں میں کچھ فرق ہے۔ دونوں متفق ہیں کہ مرزا صاحب اپنے آپ کو مسیح موعود کا مثیل کہتے ہیں۔

چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد۔ اس ھٹائی کی بھی کوئی انتہاء ہے کہ حضرت مسیح موعود کے الفاظ مولوی صاحب نے یہ نقل کئے ہیں کہ میں نے یہ دعوی ہرگز نہیں کیا کہ میں مسیح ابن مریم ہوں میں تو مثیل مسیح ہوں۔ اور اس کے معنی یہ بیان کرتے ہیں کہ مسیح موعود کا مثیل ہوں۔ مثیل مسیح، اور مسیح موعود کا مثیل، ایسے الفاظ نہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب یا کوئی اور ادنی سمجھ کا انسان بھی ان کے معانی اور مفہوم کا فرق نہ سمجھ سکتا ہو باوجود اس کے مولوی صاحب کی ڈھٹائی ملاحظہ ہو کہ دونوں کو متفق المعنی قرار دے رہے ہیں اور پھر خود ہی، مسیح موعود، اور مثیل مسیح موعود، میں مرکب توصیفی اور مرکب اضافی کا فرق بیان کر کے حضرت صاحب کو مسیح موعود ماننے والوں کو کم فہم بتانے لگ گئے۔ کیا اس تحریف وتلبیس اور اس دیدہ دلیری کی کوئی مثال دنیا میں مل سکتی ہے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد علی لاہوری اور محمود احمد قادیانی کا مباحثہ

اور ابوالوفا ثناء اللہ کی مداخلت بجا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین آگاہ ہوں گے کہ اتباع مرزا صاحب قادیانی میں مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق عرصہ سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ فریقین کی تحریریں شائع ہوتی رہتی ہیں مگر اس دفعہ جلسہ سالانہ سے پہلے ہی مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو مباحثہ کی دعوت دی ہے جس کیلئے اونہی کے مختصر الفاظ یہ ہیں:

جلسہ سالانہ پر دعوت مناظرہ:

میں (محمد علی لاہوری) نے بہت چاہا ہے، سالہا سال سے خواہش کر رہا ہوں اور بارہا میاں محمود احمد صاحب سے کہہ چکا ہوں کہ یہ جو دن رات تو تو میں میں ہو رہی ہے، کیوں نہیں کھلے طور پر میدان میں آکر اپنے دلائل پیش کرتے اور میرے دلائل اپنی جماعت کو سننے دیتے ...

میں نے یہ بھی لکھا ہے کہ اگر وہ میری باتوں کو سننا اور اپنی جماعت کو سنانا پسند نہیں کرتے تو ہمارے ہی جلسہ پر لاہور تشریف لے آئیں۔ جلسہ میں آکر مسئلہ نبوت اور کفر اسلام پر ایک گھنٹہ تقریر کر لیں اور دوسرے گھنٹے میں میرے سوالات کا جواب دیں ...

اب میں اس انتظار میں ہوں کہ میاں (محمود احمد) صاحب کیا جواب دیتے ہیں۔ (اخبار پیغام صلح مورخہ ۸ دسمبر ۱۹۴۱ء ص ۵۔۶)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: تصفیہ کے لئے یہ تجویز معقول ہے مگر میاں محمود احمد صاحب قادیانی نے اس تجویز کو منظور نہیں کیا اس کے متعلق ہم کچھ نہیں کہتے صاحب البیت ادری بما فیہ

البتہ مولوی محمد علی صاحب سے (انہی کے دعوت کے الفاظ کے ماتحت) کہتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ دونوں صاحبوں کا اختلاف جس قدر بھی ہے، وہ ہمارے اور آپ کے اختلاف سے بہت کم ہے۔ کیونکہ آپ دونوں فریق مرزا صاحب قادیانی کو صادق مصدوق مان کر صرف ان کے منصب نبوت میں مختلف ہیں، لیکن ہم اور آپ ان کے صادق اور مصدوق ہونے میں مختلف ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ یہ اختلاف آپ دونوں کے اختلاف سے بہت بڑا ہے۔ لہذا میں اگر آپ ہی کے الفاظ میں آپ سے درخواست کروں تو بے جا نہیں کہ:

مجھے اپنے جلسہ میں موقعہ دیجئے کہ میں مرزا صاحب متوفی کے آخری فیصلہ پر آپ سے مباحثہ کرنے کے لئے حاضر ہو جاؤں۔

آپ نے اپنی جماعت کے حق میں الفاظ مدحیہ خوب لکھے ہیں:

ہماری جماعت بڑی فعال (بڑی کارکن) ہے (حوالہ مذکور)

پس میں اس فعال جماعت سے یہ امید کیوں نہ رکھوں کہ میری درخواست ضرور قبول کرے گی اگر باوصف فعال ہونے کے جماعت کے سردار نے میرے ساتھ گفتگو کرنے سے انکار کیا یا کوئی عذر کیا تو کہا جائے گا

خود سوئے ماندید و حیا را بہانہ ساخت

آخر میں آپ نے اپنی جماعت کے افراد کو حکم دیا ہے کہ

فرداً فرداً قادیانیوں تک یہ بات پہنچا دیں کہ یہ سیدھی بات خدا کرے انکے دل پر اثر کر جائے اور وہ اس سیدھے فیصلہ کی طرف آ جائیں۔ آخر کیا بات ہے کہ وہ کیوں سامنے آنے سے خائف ہیں کیوں بالمقابل سوال و جواب کی جرأت نہیں کرتے۔ (پیغام صلح مذکور۔ ص ٦)

انہی الفاظ میں، میں بھی لاہوری مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ وہ (درصورت انکار) آپ کو اور آپ کی جماعت کے افراد کو فرداً فرداً سمجھائیں کہ آپ سامنے آنے سے کیوں خائف ہیں وغیرہ وغیرہ۔ کیا استاد غالب کا یہ قول صحیح ہے

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی
بید مجنون دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۹ ذی قعدہ ۱۳۶۰ھ جلد ۳۸ نمبر ۵۱ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں جنگ پر ماتم، قادیان میں خوشی کے نقارے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اور لاہوری مرزائیوں کے اخبار بڑی بغلیں بجارہے ہیں کہ یورپ کی لڑائی (جنگ عظیم دوم) سے جو تباہی ہوئی ہے وہ ہمارے حضرت صاحب کی اس پیش گوئی کے مطابق ہے جس میں حضرت صاحب نے یورپ امریکہ اور ایشیا کو زلزلہ سے بالتفصیل ڈرایا ہوا ہے۔ اس لئے ان واقعات میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی سچائی کا ثبوت ملتا ہے۔

دونوں پارٹیاں اس پر پھولی نہیں سماتیں۔ ہم کہتے ہیں کہ جماعت مرزائیہ اپنا مطلب نکالنے میں بڑی ہوشیار رہی ہے۔ جو واقعہ مرزا صاحب کی تکذیب کا مظہر ہوتا ہے وہ اس کی تصدیق کا مظہر بنالیتے ہیں۔ بے شک مرزا صاحب قادیانی نے زلزلہ عظیمہ کی خبر دی ہوئی ہے بلکہ اس کی نسبت یہ بھی کہا ہوا ہے کہ:

ہم بار بار لکھ چکے ہیں کہ ظاہر الفاظ وحی سے زلزلہ ہی معلوم ہوتا ہے۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ص ۹۹)

یہ تو ہے مرزا صاحب قادیانی کی تصریح، مگر آجکل اتباع مرزا اس زلزلہ کو جنگ یورپ پر چسپاں کر رہے ہیں حالانکہ خود مرزا صاحب قادیانی مذکورہ بالا تصریح کے ساتھ ہی لکھتے ہیں کہ:

ہماری رائے تو یہی ہے کہ سو میں سے نوے (۹۰) وجوہ یہی بتلاتی ہیں کہ حقیقت میں زلزلہ مراد ہے نہ کچھ اور (حوالہ مذکور)

تاہم ہم اس بحث میں نہیں جانا چاہتے کہ اس زلزلہ موعودہ سے بھونچال مراد ہے یا جنگ یورپ، باوجود اس کے کہ ہم للکار کر کہتے ہیں اور ڈنکے کی چوٹ سے کہتے ہیں کہ یہ پیشین گوئی بہر دو معنی مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کرنے کو کافی ہے کیونکہ اس کا زمانہ وقوع مرزا صاحب قادیانی نے خود مقرر کیا ہوا ہے جسے جماعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزائیہ بحکم تبدو نہا وتخفونہا کثیراً مخفی کرتی رہتی ہے لیکن اہل حدیث چونکہ مخفیات مرزا قادیانی کوظاہر کرنے کا مشتاق ہے اسلئے آج اس راز کو مخفی نہیں رکھنا چاہتا بلکہ ظاہر کرتا ہے۔ پس سنیئے ۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس زلزلہ موعودہ کا زمانہ ان الفاظ میں بتایا ہوا کہ:

بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی (زلزلہ کی) میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی

(حوالہ مذکور۔ص ۹۷)

احمدی دوستو! سچ بتانا اور ایمان سے بتانا کہ یہ بڑا زلزلہ یعنی جنگ یورپ مرزا صاحب کی زندگی میں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ملک میں آیا ہے۔ جواب دیتے ہوئے سمجھ لینا کہ سامنے کون ہے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۲۹ ذی قعد ۱۳۶۰ھ۔جلد ۳۸ نمبر ۵۱ ص ۵)

مسیح اور قرآن

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مسیحی رسالہ اخوت بابت اکتوبر ۱۹۴۱ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے: عصمت مسیح۔

یہ مضمون مسٹر اکبر مسیح متوفی کا ہے جو جمہور عیسائیوں کے خلاف مسیح کی عبودیت (بندہ ہونے) کے قائل تھے۔ آپ نے الوہیت مسیح کے ابطال میں کئی ایک کتابیں لکھی تھیں ۔ آپ ایک شیعہ مولوی کے بیٹے تھے۔ عربی اور انگریزی جانتے تھے۔ ایک دفعہ شہر باندہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا تھا جس میں آپ بھی شریک تھے۔

موصوف میرے ڈیرے پر تشریف لائے ۔میں نے آپ کو عربی دان سمجھ کر کہا آپ کا نام اکبر مسیح ہے ۔اکبر اسم تفضیل (سپرلیٹو ڈگری) کا صیغہ ہے جو مضاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مسیح کی طرف ،جس کے معنی یہ ہوئے کہ آپ مسیح سے بھی بڑے ہیں ۔ایسا خیال کرنا آپ کے نزدیک بھی کفر ہے۔

معلوم ہوتا تھا یہ سوال ان پر نیا وارد ہوا ہے۔جلدی میں کہا آپ بھی تو اللہ اکبر کہتے ہیں۔

میں نے عرض کیا کہ ہم اللہ کو اکبر کہتے ہیں آپ خود کو مسیح سے اکبر کہتے ہیں کیونکہ اعلام جتنے بھی ہوں مبتداء محذوف کی خبر ہوتے ہیں ۔ان کا مبتدا لفظ انا (میں) ہوتا ہے۔مثلاً کوئی مجھ سے پوچھتا ہے تم کون ہو تو میں جواب دیتا ہوں ثناء اللہ یا عبد اللہ۔یعنی میں ثناء اللہ یا عبداللہ ہوں ۔

میرا یہ جواب سنکر آپ نہایت شرافت کے ساتھ خاموش ہو گئے ۔

مختصر یہ ہے کہ آپ خوش خلق،خوش کلام موحد عیسائی تھے ۔کیا اچھا ہو کہ رسالہ اخوت ان کے مضامین متعلقہ الوہیت مسیح بھی وقتاً فوقتاً شائع کرتا رہے تا کہ ان کی یادگار قائم رہے۔

بہر حال مسٹر موصوف کا مضمون جیسا بھی ہے ،اس سے ہمیں خوشی حاصل ہوئی کیونکہ اس سے انجیل کی ایک پیش گوئی بزبان مسیح علیہ السلام بحق نبی اسلام علیہ السلام صحیح ثابت ہوتی ہے جس کی تفصیل آج ہم اس مضمون میں کرتے ہیں۔

مسٹر اکبر مسیح نے مسیح کی عصمت (بے گناہی) کا ثبوت صرف قرآن مجید سے دیا ہے۔اپنی الہامی کتاب انجیل وغیرہ کا نام تک نہیں لیا۔کیوں نہیں لیا؟ اس کی وجہ بھی ہم بتلائیں گے ناظرین مسٹر موصوف کا مضمون ملاحظہ فرمائیں۔آپ فرماتے ہیں:

> باوجودیکہ انبیاء اولوالعزم جن کی تاریخ و حالات قرآن میں قلم بند ہیں مثلاً آدم ،نوح، ابراہیم ،موسیٰ یا اور انبیاء مثل داؤد، سلیمان، ایوب، یوسف، یونس وغیرہ کے سب نے ضرور کہا کہ اپنی خطا و ذنب میں اپنے پروردگار کے روبرو توبہ کریں ..گناہوں کا اقرار کریں صرف مسیح ایک نبی ہے جس کے حالات قرآن میں ہم کو مشرّح ملتے ہیں مگر تاہم کسی ایک مقام پر بھی کوئی حرف نہیں جس سے ثابت ہو کہ وہ اپنے تئیں خامل یا عاصی جانتے تھے یا خدا سے انہوں نے خطا کی معافی چاہی یا خدا نے کوئی وعدہ مغفرت یا عفو کا ان سے کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا استغفار کی ہدایت کی۔ اور اس حالت کے لحاظ سے وہ بالکل فرشتوں کی مانند ہیں جن کو نہ کوئی ضرورت ہے کہ وہ خواستگار عفو کے ہوں کیونکہ کسی خطا کا سرزد ہونا ان سے ثابت نہیں، نہ خدا کا کوئی وعدہ ان کی بابت مغفرت کا ہے۔ پس اس دلیل منفی سے عصمت مسیح اسی طرح ثابت ہوتی ہے جس طرح عصمت ملائکہ۔ اس وجہ سے شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں:

کان عیسی علیہ السلام کا نہ ملك یمشی علی وجہ الارض

عیسی گویا فرشتے تھے جو زمین پر چلتے تھے (اخوت لاہور بابت اکتوبر ۱۹۴۱ء ص ۱۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: مضمون نگار (مسٹر اکبر مسیح) صاحب نے جو کچھ لکھا ہے ٹھیک ہے اور ہمارا ایمان ہے کہ مسیح معصوم اور بے گناہ تھے، مگر اس کے ثبوت میں صرف قرآن مجید ہی کو پیش کرنا اور انجیل کا نام تک نہ لینا دراصل تصرف قدرت ہے جسکی تفصیل یہ ہے۔

انجیل یوحنا باب ۱۶ میں مسیح کا قول مذکور ہے

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میرا جانا تمہارے لئے فائدہ مند ہے کیونکہ اگر میں نہ جاؤں، تو وہ مددگار تمہارے پاس نہ آئے گا۔ لیکن اگر جاؤں گا تو اسے تمہارے پاس بھیج دونگا۔ اور وہ آکر دنیا کو گناہ اور راست بازی اور عدالت کے بارے میں قصور وار ٹھہرائے گا۔ گناہ کے بارے میں اسلئے کہ وہ مجھ پر ایمان نہیں لاتے۔ راست بازی کے بارے میں اس لئے کہ میں باپ کے پاس جاتا ہوں، اور تم مجھے پھر نہ دیکھو گے۔ عدالت کے بارے میں اسلئے کہ دنیا کا سردار مجرم ٹھہرایا گیا ہے۔ مجھے تم سے اور بہت سی باتیں کہنی ہیں مگر اب تم ان کی برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ (سچائی کا روح) آئے گا تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا۔ اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا لیکن جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا وہ میرا جلال ظاہر کرے گا۔ (بائبل مطبوعہ ۱۸۸۳ء میں جلال کی بجائے میری بزرگی لکھا ہے)۔

Nevertheless I tell you the truth; It is expedient for you that I go away: for if I go not away, the comforter will not come unto you; but if depart,

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

I will send him unto you.

And when he is come, he will reprove the world of sin, and of righteousness, and of judgement.

Of sin, because they believe not on me;

Of righteousness, because I go to my father, and ye see me no more.

Of judgement, because the prince of this world is judged.

I have yet many things to say unto you, but ye cannot hear them now.

However when he, the Spirit of truth is come, he will guide you into all truth: for he shall not speak of him self; but whatsoever he shall hear, that shall he speak.

He shall glorify me; for he shall receive of mine and shall shew it unto you. (St John 16 : 7-14_

خیر کچھ بھی ہو، مطلب دونوں لفظوں (جلال اور بزرگی) کا ایک ہی ہے۔ یعنی مسیح فرماتے ہیں آنے والا موعود نبی میری بزرگی یا جلال (عزت) کا اظہار کرے گا۔ مطلب یہ ہے کہ وہ موعود نبی مسیح کی معصومیت نبوت اور رسالت سے لوگوں کو مطلع کرے گا۔

یہ بالکل ٹھیک ہے یہودیوں نے جو کچھ حضرت مسیح کے حق میں کہا ہے اور آج تک کہتے ہیں اس کو قرآن مجید نے بہتان عظیم قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو آیت کریمہ

و قولهم علي مريم بهتانا عظيما

انجیل نے مسیح کا قول جو ان کی والدہ صدیقہ کے حق میں نقل کیا ہے وہ قرآن اور تورات کی اصطلاح میں گناہ کبیرہ ہے کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ اپنے ماں باپ کو جھڑکا نہ کرو، بلکہ عزت سے خطاب کیا کرو۔ ملاحظہ ہو آیت:

فلا تقل لهما اف و لا تنهر هما و قل لهما قولاً كريما۔

ماں باپ کو اوں (ہوں) بھی نہ کرو اور جھڑکا بھی نہ کرو بلکہ عزت سے خطاب کیا کرو۔

تورات میں بھی ماں باپ کی تعظیم وتکریم کرنے کا حکم ہے مگر انجیل میں مسیح کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قول ان کی والدہ صدیقہ کے حق میں قابل غور ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:

پھر تیسرے دن قانائے گلیل میں ایک شادی ہوئی اور یسوع کی ماں وہاں تھی اور یسوع اور اسکے شاگردوں کی بھی اس شادی میں دعوت تھی اور جب مئے ہو چکی یسوع کی ماں نے اس سے کہا کہ ان کے پاس مئے نہیں رہی یسوع نے اس سے کہا اے عورت مجھے تجھ سے کیا کام ابھی میرا وقت نہیں آیا،

(انجیل یوحنا باب ۲ فقرہ ۱۔۲)

And the third day there was a marriage in Cana of Galilee; and the mother of Jesus was there .

And both Jesus was called, and his disciples, to the marriage.

And when they wanted wine, the mother of Jesus said unto him, They have no wine.

Jesus said unto her, Woman, what have I to do with thee, mine hour is not yet come. (St John 2 :1.4)

یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ معاذ اللہ مسیح سے بقول انجیل دو گناہ سرزد ہوئے ایک شراب کی مجلس میں حاضر ہونا، دوسرا اپنی ماں کی تعظیم کرنے کی بجائے اس کو توہین آمیز لفظوں میں مخاطب کرنا۔

غالباً اسی لئے مسٹر اکبر مسیح نے مسیح کی عصمت کے متعلق انجیل کا حوالہ نہیں دیا قرآن ہی سے استدلال کیا اور باوجود اس احسان کے قرآن سے انکار بھی کیا جاتا ہے اور جب کوئی شہادت نہیں ملتی تو قرآن ہی کو بطور شہادت پیش کیا جاتا ہے۔اس لئے قرآن بزبان حال کہتا ہے:

وفا کے واسطے میری تلاش ہوتی ہے
کوئی زمانے میں جب دوسرا نہیں ملتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۷ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ نمبر ۵۲ جلد ۳۸۔ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمام احمدی جماعتوں اور افراد سے ایک سوال

یہ مطبوعہ اشتہار حسب معمول قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں کے موقع پر تقسیم کیا گیا۔

حدیث شریف میں آیا ہے

من کذب علیّ متعمداً فلیتبوٴا مقعدہ فی النار۔

(ترجمہ: جو شخص مجھ (رسول اللہ ﷺ) پر جھوٹ لگائے یعنی میری طرف کوئی جھوٹی بات منسوب کرے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے یعنی وہ جہنمی ہے)

یہ حدیث شریف سب مسلمانوں میں مسلّم ہے اور سب کا عقیدہ ہے کہ پیغمبر اسلام کے نام سے جھوٹی حدیث بیان کرنے کی سزا جہنم ہے۔

پس اب احمدی (مرزائی) بتائیں کہ مرزا صاحب متوفی نے جو یہ حدیث لکھی ہوئی ہے کہاں ہے:

آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا کہ آج کی تاریخ سے سو برس تک تمام بنی آدم پر قیامت آجائے گی۔

(ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۲۵۳)

اگر اس مضمون کی کوئی حدیث ہے، تو پتہ بتائیں۔ اگر حدیث کا پتہ نہ بتا سکیں تو یہ بتائیں کہ مرزا صاحب اس کو حدیث کہنے کی وجہ سے خدا کے کس جزاء کے مستحق ہوں گے۔

نوٹ: خدا نہ کرے غیر مسلم (کافر) مرزا صاحب کی یہ تحریر دیکھ لیں ورنہ مرزا صاحب کے مریدوں کی تبلیغ روک دیں گے۔ سب سے پہلے یہی کہیں گے کہ پیغمبر اسلام (ﷺ) کی اس حدیث کے مطابق دوسری صدی ہجری میں قیامت نہیں آئی۔ بتاؤ پیغمبر اسلام کا قول معاذ اللہ جھوٹ ہے یا مرزا صاحب کی روایت جھوٹ ہے؟ ہم تو صاف کہدیں گے کہ مرزا صاحب کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت جھوٹ ہے

مرزائیو! تم کیا کہو گے۔ صحیح جواب سے اطلاع دو

المشتہر : خاکسار۔ رضاءاللہ

انچارج شعبہ اشاعت متعلقہ دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء مطابق ۷ ذی الحجہ ۱۳۶۰ھ نمبر ۵۲ جلد ۳۸ ص ۴)

مرزا صاحب نہ نبی تھے، نہ مجدد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہوری جماعت مرزائیہ کا اخبار پیغام صلح ایک مضمون کی سرخی یوں لکھتا ہے:

اس دور کے مجدد کو کیوں نہیں مانتے (پیغام صلح ۱۷ جنوری ۱۹۴۲ء ص ۳)

چونکہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں نبوت و رسالت کا عقیدہ نہیں رکھتا لیکن ان کو مجدد مانتا ہے، اس لئے ہم سے سوال کرتا ہے کہ ہم مرزا صاحب کو مجدد کیوں نہیں مانتے؟ آج کی صحبت میں ہم اس سوال کا جواب دیتے ہیں اور پیغامی جماعت سے اس کی قبولیت کی امید رکھتے ہیں۔

مجدد کا وقت

حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالی اس امت کی اصلاح کے لئے ہر صدی کے سر پر ایسا شخص یا اشخاص پیدا کرتا رہیگا جو دین اسلام کو رسوم قبیحہ سے پاک صاف کر کے پیش کرتے رہیں گے

اس میں کچھ شک نہیں کہ ایسے شخصوں کو مجدد کے لقب سے ملقب کیا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات اوران کی جماعت کی تصنیفات و اخبارات سے یہ امر بالوضاحت ثابت ہوتا ہے کہ صدی کے سر سے مراد ان صاحبوں کے نزدیک صدی کا شروع ہے۔ دیکھئے ان کے رسائل ضرورت مجدد اور امت محمدیہ وغیرہ۔

اب ہم یہ بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی مجددیت کس زمانہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شروع ہوا۔ اس سے پہلے اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ مرزا صاحب کے دعاوی کتنے اور کیا کیا ہیں۔ اور ان میں نسبت کیا ہے؟

اسلامی اصطلاح میں آپ کے دعاوی تین ہیں۔ مجدد، مسیح موعود، رسول۔

رسول کا لفظ ان سب کو جامع اور اعلی ہے۔ مجدد اس کے ماتحت ہونے کی وجہ سے کم درجہ ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی، حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں:

مجھ سے پہلے مجدد تو بہت ہوئے مگر رسول کا نام میرے سوا کسی کو نہیں ملا۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۱،۱۹۳)

منطقی اصطلاح میں یوں سمجھنا چاہیے کہ مجدد رسول سے عام ہے اور رسول خاص ہے۔ ان میں عموم خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

یہ بات بالکل بدیہی ہے کہ خاص کے مادے میں عام کا تحقق ہوتا ہے۔ جیسے انسانیت کے ساتھ حیوانیت کا بھی تحقق ہوتا ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چودھویں صدی کے آغاز سے بہت عرصہ پہلے تیرھویں صدی کے اخیر میں مدعی رسالت ہو چکے تھے۔ چنانچہ آپ اپنے ایک اشتہار: ایک غلطی کا ازالہ، میں (ص ۱۴ پر) صاف لکھتے ہیں:

براہین احمدیہ میں صاف طور پر اس عاجز کو رسول کر کے پکارا گیا ہے۔

یہی مضمون براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۸ پر ملتا ہے جس سے صاف پایا جاتا ہے کہ آپ زمانہ تصنیف براہین احمدیہ میں رسالت متضمنہ مجددیت کے مدعی تھے۔ چنانچہ اسی لئے آپ نے براہین احمدیہ کے اشتہار میں صاف لکھا ہے کہ:

مصنف (براہین) کو اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے۔

پس ہمارا مختصر جواب یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نہ نبی و رسول تھے، نہ مجدد تھے، کیونکہ آپ چودھویں صدی کے شروع میں مدعی مجددیت نہیں ہوئے، بلکہ تیرھویں صدی کے اخیر میں مدعی بنے جو قبل از وقت ہے۔

ہم لوگ چونکہ فرمان رسالت کے تابع ہیں اس لئے اس کام کے لئے حدیث میں جو وقت آیا ہے اس سے سرمو انحراف نہیں کر سکتے۔

ہمارے مخاطب بھی اس حدیث کو مانتے ہیں بلکہ اسی کی بنا پر وہ ہمیں مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غلام احمد صاحب کی مجددیت کا قائل کرنا چاہتے ہیں۔اس لئے ہمارا بھی حق ہے کہ ہم ان کو حدیث کے دائرے میں محصور کر کے پوچھیں:

شروع صدی سے دس بیس سال پہلے دعوی کرنے والا اس حدیث کا مصداق ہوسکتا ہے؟

اگر کہیں کہ ہوسکتا ہے تو براہ مہربانی ہمارے استفتا کا جواب دیں جو یہ ہے:

کیا فرماتے ہیں علماء احمد یہ اس مسئلہ میں کہ کوئی شخص زوال آفتاب سے پہلے نماز ظہر پڑھ لے، تو اس کا فریضہ نماز ادا ہو جائے گا۔ بینوا تو جروا

احمدی دوستو! یہ ہے بحث کا مرکزی نقطہ

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ فروری ۱۹۴۲ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۶ ص ۴۔۵)

حضرت عیسیٰ مسیح کی توہین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۶۔ جنوری ۱۹۴۲ء میں ہم نے لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے حضرت مسیح کو کھاؤ پیئو، متکبر اور شرابی وغیرہ لکھا ہے۔

قادیانی اخبار الفضل نے اپنی فضیلت کا مظاہرہ کرتے ہوئے جواب میں کہا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے وہ الزامی طور پر ہے، جس طرح خود تم نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۶ دسمبر ۱۹۴۱ء میں انجیل کی رو سے مسیح کو گنہ گار ثابت کیا ہے۔

اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ الزامی جواب تو اس کو کہتے ہیں جو مخالف کے مسلمات کی بنا پر ہو، ہم نے تو اپنے دعوی کا ثبوت انجیل سے دیا ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کی سخت کلامی کا ثبوت انجیل میں کہاں ہے۔

اس کے جواب میں الفضل مورخہ ۲۰،۲۱ جنوری ۱۹۴۲ء نے جتنی لوٹنیاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھائی ہیں وہ لوٹن کبوتر سے زیادہ دلفریب ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگوں ے دلوں پر بچھڑے کی محبت نے پورا قبضہ کیا ہوا ہے و اشر بوا فی قلو بھم العجل ۔ دوطرح سے جواب دیا ہے۔ ایک تو اس طرح کہ مرزا صاحب قادیانی نے جو کچھ لکھا ہے وہ الزامی طور پر ہے، ورنہ آپ دل سے مسیح کی عزت کرتے تھے ۔ اسی لئے ہم نے کہا تھا کہ الزامی جواب مسلمات خصم پر مبنی ہوتا آپ مسلمہ خصم ایسا حوالہ دکھایئے جس میں مسیح کے حق میں الفاظ مکروہہ آئے ہوں۔

اس کا جواب الفضل نے بڑی چالاکی سے دیا ہے جو قابل داد ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی پارٹی نے بڑی محنت کر کے ایک حوالہ نکالا ہے جو حقیقت میں ان کو مضر ہے۔ حضرت مسیح یہودیوں کی بدکلامی کا ذکر ان لفظوں میں کرتے ہیں:

ابن مریم کھاتا پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں دیکھو کھاؤ پیئو اور شرابی آدمی محصول لینے والوں اور گنہ گاروں کا یار۔ (متی ۱۱:۱۹ بحوالہ الفضل ۲۱ جنوری ۱۹۴۲ء ص ۱)

الفضل قادیان نے اس سے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ چونکہ یہ بات انجیل سے ثابت ہے اس لئے مرزا صاحب قادیانی نے بھی ان کو ایسا ہی لکھا ہے۔ مگر اس نے یہ نہیں سمجھا کہ یہ کلام مسیح کے دشمنوں (یہودیوں) کا ہے، مسیحیوں کا نہیں ہے۔ اس لئے جو شخص بھی مسیح کے حق میں ایسا کہے گا وہ یہودیوں کا ہم نوا سمجھا جائے گا۔

قادیانی ممبرو! جس طرح یہود مسیح کو ان مکروہ الفاظ سے یاد کرتے تھے اسی طرح کفار مکہ آنحضرت ﷺ کو شاعر ساحر اور مجنون وغیرہ کہا کرتے تھے جس کا ذکر قرآن مجید میں آیا ہے کیا کسی مخالف کا آنحضرت ﷺ کی شان میں ایسی گستاخی کرنا الزامی جواب ہوسکتا ہے

مالھؤلاء القوم لا یکادون یفقھون حدیثا

اگر آپ کا جواب ہاں میں ہے، تو بتایئے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں مخالفین نے جو جو الفاظ کہے ہیں کوئی شخص تم کو جواب دیتے ہوئے ان الفاظ قبیحہ پر بنا کر کے تم کو الزامی جواب دے سکتا ہے۔ اگر نہیں اور ہرگز نہیں، تو اس اصول کو یاد رکھو

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ عجیب بات ہے جو آپ بار بار کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے مسیح کی تعریف کی ہوئی ہے۔

واقعی ہم مانتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کبھی کبھی مسیح کی تعریف بھی کیا کرتے تھے۔ یہی تو ہمیں گلہ ہے کہ تعریف کرنے کے باوجود کبھی کبھی توہین بھی کر جاتے تھے۔ مسیح کی یہ توہین اسلام کی حمایت میں نہ ہوتی تھی، بلکہ کسی خاص غرض کے ماتحت ہوتی تھی۔ گویا مرزا صاحب قادیانی کا طرز عمل اس شعر کا مصداق تھا

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ فروری ۱۹۴۲ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۷ ص ۵)

کیا تصانیف ثنائیہ مرزائیت کیلئے کھاد ہیں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میری تصانیف متعلقہ قادیان کا ذکر اخبار الفضل میں اسی طرح آتا ہے جس طرح استاد داغ مرحوم نے لکھا ہے

داغ کے نام سے نفرت ہے وہ جل جاتے ہیں
ذکر خوش بخت کا آنے کو تو اکثر آئے

اخبار الفضل مورخہ ۲۹ جنوری ۱۹۴۲ء میں لکھا ہے کہ:

ثنائی تصانیف متعلقہ قادیان بجائے مضر ہونے کے ہمیں مفید ہیں کیونکہ قادیانی کھیتی کے لئے کھاد کا کام دیتی ہیں۔ ان تصانیف نے کسی احمدی کو راہ راست سے نہیں بھٹکایا۔

سنیئے جناب! تصانیف ثنائیہ کا مصنف نہ الہام کا مدعی ہے، نہ مجددیت کا دعویدار ہے، نہ ہی نبی ہے، نہ رسول بلکہ ایک معمولی صاحب قلم ہے۔ برخلاف اس کے ہم آپ کے مجدد نبی و رسول کی تصنیف کا ذکر سناتے ہیں۔ آپ کے نبی صاحب اپنی کتاب براہین احمدیہ کی تعریف میں لکھتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کتاب سے ہمیشہ مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہو جائے گا۔

(براہین احمدیہ صفحہ و)

قادیانی اور لاہوری مرزائی دوستو! ایمان سے سچ بتاؤ خدا سے ڈر کر اور مخلوق سے شرم کر کے بتاؤ کہ آپ کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ سے یہ نتیجہ پیدا ہوا یا مجادلات دن بدن بڑھتے چلے گئے اور غیر مسلم جماعتوں میں سے جو دو گروہ (عیسائی اور آریہ) مرزا صاحب قادیانی کے خاص مخاطب تھے ان پر بھی اس کتاب کا کوئی اثر ہوا؟ ہاں اتنا اثر ضرور ہوا کہ دونوں گروہ ہزاروں کے شمار سے لاکھوں کی تعداد تک پہنچ کر مرزا صاحب قادیانی کے غرور اور تکبر کا جواب دیتے ہیں

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شئے ہے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ فروری ۱۹۴۲ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۷ ص ۵)

رسالہ بطش قدیر پر برہان دہلی کا تبصرہ

خلیفہ قادیانی نے تفسیر قرآن کی ایک جلد (از سورہ یونس یا سورہ کہف) شائع کی ہے جس میں انہوں نے اپنے مسلک و مشرب باطل کے مطابق قرآن مجید میں جا بجا تحریف سے کام لیا ہے مولانا ثناء اللہ صاحب نے جو اس پیرانہ سالی میں بھی ردّ قادیان کے معاملہ میں جوانوں کی سی ہمت رکھتے ہیں، اس مختصر رسالہ میں تفسیر موصوف کے دس مقامات پر دس تعاقبات کئے ہیں اور بدلائل قویہ قادیانی تفسیر کی رکاکت کو ظاہر کیا ہے۔ جن لوگوں کو بدقسمتی سے اس تفسیر کے مطالعہ کا اتفاق ہوا ہو انہیں بطش قدیر کا ضرور مطالعہ کرنا چاہیے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ فروری ۱۹۴۲ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۷ ص ۶)

قادیان میں موسم بہار

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مارچ کا مہینہ بہار کا موسم ہے۔ صوبہ پنجاب میں شالا مار باغ کا میلہ اسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مہینے میں ہوتا ہے جس میں بڑی چہل پہل ہوتی ہے۔اس موقع پر شائقین لوگ تفریح کرتے نظر آتے ہیں۔اسی ماہ مارچ میں قادیان میں بڑی چہل پہل نظر آرہی ہے۔مگر ان دونوں خوشیوں میں فرق وہی ہے جو کہ بوندی کے لڈوؤں اور بور کے لڈوؤں میں ہوتا ہے۔

قادیانی اخباروں نے خوشی کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مارچ کے مہینہ میں حضرت مرزا صاحب کے دو الہام بڑے زور شور سے صحیح ثابت ہوئے ہیں۔ایک پنڈت لیکھ رام کے قتل سے متعلق ہے جو ٦ مارچ کو پورا ہوا ،اور دوسرا موسم بہار میں جنگ تیز ہوجانے کے بارہ میں ہے۔الفضل نے اس خوشی میں صفحوں کے صفحے لکھ مارے ہیں۔

ہمارے خیال میں مرزا صاحب قادیانی کی یہ دونوں پیش گوئیاں ان کی دوسری پیش گوئیوں کی طرح بالکل غلط ثابت ہوئیں۔پس احمدی دوستو!

نالہ بلبل شیدا (الفضل) تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

مرزا غلام احمد صاحب کا الہام پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی ، کی تاریخ نزول ۹ مئی سنہ ۱۹۰۵ء ہے (البشریٰ حصہ دوم۔ص۹۷)۔ اس کے متعلق پہلے ہم الفضل قادیان کے الفاظ پیش کرتے ہیں جو یہ ہیں:

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
یہ خدا کی وحی ہے اب سوچ لو اے ہوشیار

اب ہر وہ شخص جو عقل وسمجھ سے کام لے کر اور خدا کے خوف کو دل میں جگہ دے کر موجودہ جنگ اور ایام بہار کے تعلق پر غور کرے اسے تسلیم کرنا پڑے گا کہ فی الواقعہ یہ وہی المناک عذاب ہے جس کی خبر آج سے کسی سال پہلے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے دی تھی اور فرما دیا تھا کہ بہار کے ایام میں وہ عذاب خاص شدت اور وسعت اختیار کرلے گا۔چنانچہ گذشتہ دو سال میں ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔سردی کے ایام میں جنگ ہر محاذ پر مدھم پڑ جاتی رہی ہے۔اور پھر ایام بہار آتے ہی اس میں غیر معمولی شدت پیدا ہوجاتی رہی ہے۔اب کے بھی ایسا ہی ہونے والا ہے اور پہلے کی نسبت بہت زیادہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زور کے ساتھ ہونے والا ہے جیسا کہ ایک طرف اتحادی اور دوسری طرف ہٹلر بڑے زورشور سے کہہ رہا ہے۔(الفضل یکم مارچ ۱۹۴۲ء صفحہ اول)

مولانا امرتسری فرماتے ہیں: سب سے پہلے ہم اس بات کی تحقیق کرتے ہیں کہ مرزا جی، صاحبِ الہام نے اس الہام کی تشریح کیا فرمائی تھی۔ اس کے لئے ہمیں اپنے الفاظ پیش کرنے کی ضرورت نہیں خود مرزا صاحب قادیانی ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم میں زلزلہ شدیدہ کی بابت اپنے الہام کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

خدا تعالی کا ایک الہام یہ بھی ہے:

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلہ موعودہ کے وقت بہار کے دن ہوں گے (حاشیہ۔ص ۹۷)

یہ عبارت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے کھلی تصریح ہے کہ یہ الہام زلزلہ موعودہ کے متعلق ہے جو بقول ان کے موسم بہار میں آنا مقدر تھا۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا موسم بہار کا موعودہ زلزلہ دنیا میں آیا؟ ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہرگز نہیں آیا کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی صفحہ مذکور پر لکھتے ہیں کہ

بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ (زلزلے والی) پیش گوئی میری زندگی میں، میرے ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی۔(حوالہ مذکور)

ناظرین کرام! مرزا صاحب کے مریدوں سے پوچھئے کہ اس الہام کے بعد مرزا صاحب کی زندگی میں ان کے ملک میں اور موسم بہار میں زلزلہ شدیدہ کب آیا؟

ایک اور طرح سے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا یہی الہام دوسرے لفظوں میں بھی آیا ہے۔ حقیقۃ الوحی میں دونوں الہام اکٹھے مرقوم ہیں، اس لئے ہم بھی یہ دونوں الہام یکجا دکھاتے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں

پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی
پھر بہار آئی تو آئے ثلج کے آنے کے دن

ان دونوں الہاموں کی تشریح خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جن الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں فرماتے ہیں، وہ ان الہاموں کے بین السطور مرقوم ہیں:

بہار جب دوبارہ آئے گی تو ایک اور زلزلہ آئے گا پھر جب بار سوم آئے گی تو اس وقت اطمینان کے دن آ جائیں گے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۹۹۔۱۰۰)

یہ تشریح بآواز بلند پکار رہی ہے کہ، پھر بہار آئی والا، الہام اس شدید زلزلہ کے متعلق تھا جس کے بعد اطمینان کا زمانہ آنا مقدر تھا اور بقول مرزا صاحب قادیانی ان کی زندگی ہی میں ان سب واقعات کا وقوع پذیر ہونا ضروری تھا۔

احمدی دوستو! کیا ایسا ہوا؟ ہم سے پوچھو تو ہم اسکے متعلق عرب کا یہ شعر پیش کرتے ہیں

لا تغرنك ما منت و ما وعدت
ان الامانىّ و الاعلام تضليل

ناظرین کرام! مرزا غلام احمد صاحب کے اپنے الفاظ میں اس الہام کی تشریح کافی ہو چکی ہے۔ اب ہم ان چھٹ بھیوں (مخلص مریدوں) کے ہتھ کنڈے ناظرین کو دکھاتے ہیں۔ یہ لوگ ایسے دلیر اور من چلے ہیں کہ ان کو اپنی بات کہتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی کی مخالفت کا خوف بھی نہیں ہوتا۔ یا یہ وجہ ہے کہ ان کو اقوال مرزا یاد نہیں رہتے۔ ان کی دلیری ملاحظہ کیجئے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اس زلزلہ بہار کو اپنے منکرین کے لئے عذاب بتاتے ہیں مگر یہ قادیانی چھٹ بھیئے جوش میں آ کر اس کو قادیان پر، بلکہ اپنی ہی جماعت پر وارد کر لیتے ہیں۔

۱۳ مارچ ۱۹۱۴ء کو حکیم نور الدین خلیفہ اول کی وفات ہوئی۔ ان کی جگہ میاں محمود احمد خلیفہ ثانی مقرر ہوئے جس پر لاہوری جماعت الگ ہو گئی۔ الفضل میں ان تینوں واقعات کو یک جا دکھا کر اس (بہاری) الہام کا مصداق بتایا ہے اصل الفاظ یہ ہیں:

ایک زلزلہ تو ہمارے اپنے گھر میں ہی آیا اور ۱۳۔ مارچ کو حضرت خلیفہ اول کی وفات کی صورت میں آیا۔ اس کے بعد خلافت کے تقرر پر شر الذين انعمت عليهم (پیغامی ممبرو! کیا کہتے ہو۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) کی حالت میں آیا۔ خدا کے مسیح کی مرادیں خلافت ثانی کے رنگ میں پوری ہوئیں۔ خدا تعالی اچانک فوجوں کے ساتھ آیا اور فتح نمایاں کا ظہور ہوا اور یہ سب کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موسم بہار ہی میں ہوا (اخبار الفضل قادیان ۲۹۔اپریل ۱۹۱۴ء ص ۱۹ کالم اول)

مرزائی دوستو! کیا بہاری الہام کی یہی تفسیر ہے جسکو آپ لوگ پیش کر کے اپنے اوپر وارد کر رہے ہو۔کیا ہی سچ ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

اس الہام کے متعلق ابھی ہمارے پاس لکھنے کو بہت کچھ ہے

اندکے با تو گفتم و بدل ترسیدم
کہ دل آزردہ شوی ورنہ سخن بسیار است

نوٹ: پنڈت لیکھرام والی پیشگوئی کی بابت انشاء اللہ آئندہ ہفتے لکھا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۴۲ء مطابق یکم ربیع الاول ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۱۲ ص ۴۔۵)

کیا مرزا صاحب ایک قابل مصنف تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۴۲ء میں اس عنوان کے ماتحت ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح مہدی اور کرشن وغیرہ تو کیا ہوتے، آپ ایک قابل مصنف بھی نہیں تھے۔ہم نے اتباع مرزا کو چیلنج دیا تھا کہ وہ اگر چاہیں تو اس مضمون پر ہم سے مباحثہ کرلیں۔ یہ امر ثابت کرنا ہمارے ذمہ ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی کوئی بڑے پایہ کے مصنف نہ تھے۔قادیانی اخبار الفضل ۱۰۔مارچ نے اسکے جواب میں جو نوٹ لکھا ہے آج ہم اس کا جواب الجواب دیتے ہیں۔

الفضل قادیان نے ہم سے ہمارے دعوی کا ثبوت تو پوچھا نہیں،جلدی میں معارضہ کرنے بیٹھ گیا۔چونکہ آپ بھی دراصل اسی بزرگ کے متبع ہیں جو اصول کلامیہ سے ناواقف ہونے کی وجہ سے لکھ چکے ہیں کہ معترض کی تقریر پہلے ہونی چاہیے کیونکہ وہ معترض ہے (حوالہ بروقت پیش کریں گے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے اڈیٹر الفضل قادیان نے اگر اپنے نبی کی سنت کے اتباع میں ایسا کیا ہے تو یہ فعل قابل تعجب نہیں۔ کیوں؟

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانۂ خمار دارد پیر ما

ہماری تردید میں آپ نے ایک دو گواہ بھی پیش کئے ہیں جنہوں نے مرزا صاحب قادیانی کی کتاب براہین احمدیہ کی تعریف کی ہوئی ہے ان میں سے ایک مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم بھی ہیں انہوں نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں ایک مضمون شائع کیا تھا جس میں آپ نے اس کتاب (براہین احمدیہ) پر تبصرہ کیا تھا۔

کچھ شک نہیں کہ انہوں نے کتاب مذکور اور اس کے مصنف (مرزا) کی تعریف کی ہے۔ مولانا مرحوم اب اس دنیا میں موجود نہیں ہیں کہ اس کا مفصل جواب دے سکیں۔ البتہ ہم نے ان کی زندگی میں ان سے پوچھا تھا کہ آپ نے ایسا تبصرہ کیوں کیا ہے، انہوں نے ہمیں جواب دیا کہ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے کتابی پروگرام پر اعتماد کر کے ایسا لکھ دیا، ورنہ حقیقت یہ نہیں ہے۔

حق تو یہ ہے کہ مولانا موصوف چونکہ دوسری دنیا میں چل بسے ہیں، اسلئے اصولاً نہ الفضل ان کو بطور گواہ پیش کر سکتا ہے اور نہ ہم ان سے جواب دلوا سکتے ہیں۔ اس لئے ہم اتباع مرزا کو گفتگو کے مرکز پر لانے کے لئے کہتے ہیں کہ کسی مصنف کی نسبت اچھی یا بری رائے قائم کرنے کیلئے بہترین شہادت اس کی تصنیف ہی ہو سکتی ہے بیرونی شہادتوں سے کام نہیں چلانا چاہیے۔

اگر الفضل بیرونی شہادت کو کافی سمجھتا ہے تو ہم بھی اس کو ہندوستان کے ایک عالی دماغ مصنف کی رائے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصنیفات کی نسبت سناتے ہیں۔ اپنے الفاظ میں نہیں بلکہ خود مرزا غلام احمد صاحب کی زبان سے سنئیے۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

> سر سید احمد خان علی گڈھی نے اپنے ایک دوست کے نام جو سیالکوٹ میں رہتے ہیں اس عاجز کی تصنیفات کی نسبت لکھا تھا کہ وہ ایک ذرہ کسی کو فائدہ نہیں پہنچا سکتیں۔ (دافع الوساوس۔ص ۲۳۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شہادت آپ کے نزدیک بھی کچھ وزن رکھتی ہے یا نہیں۔ اور سنیئے:

ہم جماعت مرزائیہ کی دونوں صنفوں (قادیانی ہوں یا لاہوری) کو چیلنج کرتے ہوئے اپنے دعوی کو دہراتے ہیں کہ: مرزا صاحب ایک قابل مصنف نہ تھے۔

بحث کو مرکز پر لانے کیلئے ہم مرکزی نکتہ بتائے دیتے ہیں۔ غور سے سنیئے!

علمائے کلام کے نزدیک قابل مصنف (مومن ہو یا کافر) وہ ہوتا ہے جس کے استدلال میں تقریب اور صحت نقل ہو۔ اسکا مطلب نہ سمجھے ہوں تو کسی متکلم سے پوچھ لیجئے۔ مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات میں یہ بات نہیں۔

مذکورہ بالا دونوں صنفوں میں سے کوئی صنف یا دونوں مل کر اپنے اپنے امیر کی نیابت میں ہم سے گفتگو کرلیں اس کام کیلئے بہتر مقام لاہور ہے کیونکہ لاہور اپنی مرکزی پوزیشن کے علاوہ بقول مرزا صاحب قادیانی بڑی عزت و شرافت رکھتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے کہ: ہم مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ چونکہ آپ لاہور میں فوت ہوئے، لہذا جماعت مرزائیہ کے نزدیک لاہور ہی مکہ یا مدینہ ہے۔ اس لحاظ سے لاہور کو دینی و دنیوی دونوں قسم کی شرافت حاصل ہے۔ سچ ہے

ہر اک مکان کو ہے مکیں سے شرف اسد
مجنوں جو مر گیا ہے تو جنگل اداس ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل ۱۹۴۲ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۱۴ ص ۴)

قادیان میں قرآن مجید کی نئی تفسیر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ڈاکٹر اقبال مرحوم لاہوری نے کسی صحبت میں کہا تھا کہ امام حسینؑ کے بعد سب سے بڑا مظلوم قرآن مجید ہے، جو چاہتا ہے اس کی من مانی تفسیر کر لیتا ہے۔

قادیانی اخبار الفضل میں ایک سلسلہ مضمون کئی قسطوں میں شائع ہوا ہے جس میں سورہ کہف اور سورہ مریم کی بعض آیات کی تفسیر اپنے حسب منشاء کی گئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون نگار کی زیادہ توجہ لفظ بأس شدید پر مرکوز رہی ہے جو سورہ کہف میں اس طرح آیا ہے لینذر بأسا شدیداً من لدنه (الکھف :۲)

اس بأس شدید سے مراد موجودہ جنگ بتائی ہے اور اس میں شامل ہونے والی اقوام کو یاجوج ماجوج قرار دے کر آیت موصوفہ کا مصداق بتلایا ہے جسکا صاف نتیجہ یہ ہے کہ موجوہ جنگ یاجوج ماجوج کے حق میں عذاب الٰہی کی شکل میں نازل ہوئی ہے۔ اسی اثنا میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس جنگ کا ذکر کرتے ہوئے اظہار خدمت کے طور پر کہا ہے کہ

> ہماری جماعت اپنی طاقت اور قوت سے بڑھ کر فوجی کاموں میں حصہ لے رہی ہے۔ فوجی رنگروٹ دے رہی ہے۔ اس کے جگر گوشے اور بھائی لڑائی میں شریک ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۲ مارچ ۱۹۴۲ء)

چونکہ ان دونوں مضمونوں کو ملا کر پڑھنے والے کے دل میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے جس کا رفع کرنا راقم مضمون کا فرض تھا اس لئے انہوں نے خود ہی یہ سوال اٹھا کر اس کا جواب دینے کی کوشش کی ہے۔

سوال یہ ہے کہ اس جنگ میں جو بأس شدید کی شکل میں نازل ہوئی ہے اس میں مسلمان عموماً اور قادیانی جماعت خصوصاً کیوں شامل ہے؟

اس بارے میں قابل مضمون نگار لکھتے ہیں:

> ایک سوال باقی ہے جو میرے دل میں کھٹکتا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب موجودہ یورپین جنگیں بأس شدید والے انذار کی مصداق ہیں تو جماعت احمدیہ کیوں اس میں حصہ لیتی اور کیوں برطانیہ کی فتح کے لئے دعائیں کرتی ہے۔ اس لئے اس بارہ میں احمدی نقطہ نظر سے خیالات کا اظہار کرنا ازبس ضروری معلوم ہوتا ہے۔
>
> سو اس کے متعلق ایک جواب تو میں دے چکا ہوں جب میں نے کہا تھا کہ سورہ مریم کی آیت:
>
> فوربك لنحشرنهم و الشيا طين ثم لنحضرنّهم حول جهنم جثيّاً ۔(مریم:۶۸)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں یہ پیش گوئی بھی کی گئی ہے کہ اس ہمہ گیر موعودہ ہنگامہ آرائی میں ناخلف مسلمان اقوام بھی عیسائی اقوام کے ساتھ شریک کی جائینگی فسو ف یلقون غیا تاکہ اپنی ناخلفی اور کجروی کی وہ بھی سزا پائیں۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب یہ قیامت خیز بأس شد ید دنیامیں قائم ہوگا تو دونوں قومیں عیسائی اور مسلمان خداتعالیٰ سے غافل اور شہوات نفس کے تابع ہوں گی عیسائی اقوام یاجوج ماجوج کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

من اغفلنا قلبه عن ذکر نا و اتبع هوا ه وکان امر ه فر طا (الکهف :۲۸)

اور مسلم اقوام کی بھی تقریباً یہی حالت بتائی گئی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: فخلف من بعدهم خلف اضا عوا الصلوة و اتبعوا الشهوا ت (مریم:۵۹)

صرف اس قدر فرق ہوگا کہ عیسائی اقوام بے دینی اور ضلالت میں

و کان امره فر طا

حدود سے گزری ہوئی ہوں گی اور مسلمان نمازیں تو پڑھیں گے

ا ضا عوا الصلوة

مگر نہ پڑھنے کے برابر ہوں گے واتبعوا الشهوات اور شہوات کے پیرو ہوں گے غرغ غفلت کیلحاظ سے دونوں قوموں کی حالت تھوڑے سے فرق کے ساتھ یکساں ہوگی اس لئے یہ ناخلف مسلمان بھی (فسو ف یلقو ن غیا) اپنی کجروی کی سزا پائیں گے (فو ر بك لنحشرنهم و الشیاطین) اور انہیں بھی ضرور اس محشر میں شریک کیا جائے گا

۲۔ پس جماعت احمدیہ جو عالم اسلام کاایک حصہ ہے ایک ہزا ر سالہ شطِ تاریک والے فیج اعوج کے بداثرات سے باہر نہیں رہ سکتی علاوہ ازیں بأس شدید کی سزا بھی عام گیر ہونے کی وجہ سے سب کو شامل کرنے والی ہے جو سب پر اثر انداز ہونے والی ہے اس سے ہم بھی متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اس لئے اگر ہم اس جنگ میں شریک ہیں تو ہماری یہ شرکت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح غیرا ختیاری ہے جس طرح تمام اقوام عالم کی شراکت ان معنوں میں گیرا ختیاری ہے کہ حالات نے ہم سب کو اس میں شریک ہونے کیلئے مجبور کر دیا ہے۔ (الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۴۲ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: قابل مضمون نگار کا یہ اقتباس دو حصوں پر مشتمل ہے۔

پہلا حصہ اس جنگ میں نا خلف مسلمانوں کی شرکت کے متعلق ہے۔ نا خلف کا لفظ قادیانی جماعت کو بھی شریک ہے جسکا ذکر خود خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ میں کیا ہے اور سب جانتے ہیں کہ نا خلف کے معنی نالائق کے ہیں اسلئے قادیانی مضمون نگار صاحب اپنی جماعت کو نالائق کے وصف سے بچانے کی عجیب توجیہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

قادیانی جماعت اپنے مسیح موعود کی ہدایت کے ماتحت اس جنگ میں شریک ہوئی ہے اس لئے وہ نا خلف نہیں ہے۔

اس توجیہہ پر ہمارا سوال یہ ہے کہ یہ بأس شدید جو عذاب کی صورت میں یاجوج ماجوج پر نازل ہوا ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اتباع کے حق میں عذاب کی بجائے ثواب کیوں کر ہوسکتا ہے؟ کیا شریعت میں اس کی نظیر ملتی ہے کہ کوئی گناہ کبیرہ کسی غیر شارع کے حکم سے ثواب ہوجائے ان لهم شركاء شر عو لهم من الدين مالم يأذن به الله

کیا اس استثناء کا یہ نتیجہ نہیں ہے کہ سوائے قادیانی افراد کے دوسری اقوام کے افراد جو فوج میں بھرتی ہوکر اس جنگ میں شریک ہوئے ہیں قادیانی فتوے کے ماتحت سب نا خلف ہیں۔

دوسرا حصہ : فاضل مضمون نگار قادیان میں ایک معزز عہدیدار ہونے کے باوجود اقوال مرزا سے بے خبر معلوم ہوتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی کی تصریح کی خلاف موجودہ زمانے کو فیج اعوج (گمراہی کا زمانہ) کہتے ہیں حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب نے چھٹے ہزار کو فیج اعوج کا زمانہ قرار دیا ہے (ملاحظہ ہو لیکچر سیالکوٹ)

مرزا صاحب مسیح موعود اور مہدی مسعود وغیرہ جو کچھ بھی بنے ساتویں ہزار میں بنے جو بقول ان کے ہدایت کا ہزار ہے چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے ...اس ششم کے لوگوں کا نام آنحضرت ﷺ فیج اعوج (سخت گمراہ لوگ) رکھا ہے ساتواں ہزار ہدایت کا ہزار ہے جس میں ہم موجود ہیں (قادیانی لیکچر سیالکوٹ ۔ص ۷)

مرزا صاحب قادیانی نے کل ۶۹ سال عمر پائی ۔ دس سال چھٹے ہزار سے لئے اور ۵۹ سال ساتویں ہزار سے پائے آج ان کے انتقال کو قریباً ۳۴ سال ہو گئے ہیں اور ۳۴ کو ۵۹ سال میں جمع کرنے سے ۹۳ سال بنتے ہیں جو ساتویں ہزار میں سے گزر چکے ہیں لیکن جماعت مرزائیہ بقول، مضمون نگار صاحب ابھی تک فیج اعوج کے بد اثرات کے دلدل میں پھنسی ہوئی ہے جس سے باہر نکلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ کیا کوئی امت اپنے نبی کی حدیثوں کو ایسے ہی یاد رکھا کرتی ہے جسکا نمونہ قادیانی جماعت نے دکھایا ہے اسلئے ہم نے بارہا ان کو مشورہ دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی کتب کے حوالہ ہم سے پوچھ لیا کرو، کیوں۔

رند بھی ہوں میں پارسا بھی ہوں
میری نگاہ میں رند و پارسا ہیں ایک ایک

مختصر یہ کہ یا تو قادیانی تفسیر غلط ہے یا بقول ان کے اس جنگ میں شامل ہونے والی دیسی اقوام کے افراد سب ناخلف ہیں۔

بس یہی ایک مرکزی نقطہ ہے جس پر مولوی زین العابدین صاحب اور ان کی پارٹی کو خاص توجہ مبذول کرنی چاہیے

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اپریل ۱۹۴۲ء مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۱۵ ص ۴۔۶)

مرزا قادیانی کی روش پر ان کا ایک مرید

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اہل حدیث امرتسر آگاہ ہوں گے کہ امت مرزائیہ دو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعتوں میں منقسم ہے۔ایک قادیانی جماعت، دوسری لاہوری۔ لاہوری جماعت میں سے ایک شخص مسمی شیخ غلام محمد صاحب نکلے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے روحانی فرزند ہونے کے مدعی ہیں۔مگر لاہوری جماعت نے ان کو اپنے سے علیحدہ کر دیا ہے۔اسی طرح قادیانی جماعت بھی ان سے بے تعلق ہے۔اس لئے اب وہ مستقل اور نڈر ہوکر اپنے کام میں سرگرم ہیں۔ آپ الہام الٰہی کے دعوی دار ہیں۔ بلکہ منصب مہدویت کے بھی مدعی ہیں۔اور اپنے خیالات کی اشاعت کے لئے رسائل شائع کرتے رہتے ہیں۔آج تک تو ان کی تحریرات کا رخ قادیانی اور لاہوری جماعتوں کی طرف رہا ہے مگر ماہ اپریل سنہ رواں میں آپ نے جو تبلیغی رسالہ شائع کیا ہے اس میں ہندو اور عیسائی اقوام کو بھی مخاطب کیا گیا ہے۔آپ کے الفاظ قابل دید وشنید ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ابتداء میں مرزا صاحب قادیانی متوفی کی بھی یہی روش تھی کہ آپ ہندو عیسائی اور آریہ وغیرہ غیر مسلم اقوام کو مخاطب کر کے اشتہارات وغیرہ شائع کیا کرتے تھے۔اس روش کے ماتحت ہم شیخ غلام ،محمد صاحب کو پکا مرزائی یا بالفاظ دیگر احمدی سمجھتے ہیں۔

قادیانی جماعت مرزا صاحب کی روش کو چھوڑ کر سیاست میں مشغول ہوگئی ہے۔ چنانچہ ان کی زیادہ توجہ سیاسیات پر لگی رہتی ہے۔اس لئے ہم خوش ہیں کہ شیخ غلام محمد صاحب یا نئی جماعت ثالثہ مرزا صاحب قادیانی کی راہ پر گامزن نظر آتے ہیں۔آپ ہندو قوم کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

> ہندو قوم کو معلوم ہے کہ ہندوستان ہی تمام ممالک میں سرسبز وشاداب ہے اور تمام دنیا کی نعمت اور دولتیں اسی میں محفوظ رکھی گئی ہیں۔ اور اس میں صوبہ پنجاب وہ واحد صوبہ ہے جس میں پانچ دریاؤں اور بے شمار انہار سے ہندو قوم سب سے زیادہ فائدہ اٹھاتی ہے۔پس اسکے مطابق اللہ تعالیٰ نے اس آخری زمانہ میں اسلامی روحانیت کی تمام سرسبزی وشادابی اور بے شمار قیمتی خزانوں کو میرے واحد وجود میں اکٹھا اور محفوظ فرما کر ملک پنجاب میں پہنچا دیا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ آزمائے کہ ہندو قوم کتنی عقل مندی اور ہشیاری سے مجھے جلد سے جلد قبول کر کے مجھ پر اپنا قدیمی قبضہ پاکر آسمانی دولتوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے مالا مال ہو جاتی ہے، یا پنجاب کی مسلمانوں کی اکثریت اور ہندوستان کی انگریزی حکومت کے غلبہ کے مقابل میرے معاملہ میں وہ پیچھے رہ کر اپنی اکثریت و آزادی حکومت کو برباد کر لیتی ہے کیونکہ وہ قدرت اور اس کے کاموں و بہترین انتخاب سے بے فائدہ اور جاہلانہ مقابلہ کرنے کی عادی و مجرم ہے اسلئے خطرہ ہے کہ اگر اس نے اپنی پرانی عادت کو نہ چھوڑا تو مجھے انگریزوں کی دانش مند قوم ہی سب سے پہلے خرید لے گی جس طرح ایک مومن مسلمان جنت کو اپنی جان و مال کی مکمل قربانی سے خرید لیتا ہے اگر ایسا ہی ظہور میں آیا تو جو قوم سب سے پہلے میرا خیر مقدم کرے گی میرا آسمانی رحمانی خدا اس سے جو اسلامی صلح حدیبیہ کا فیصلہ کر لے گا اسے سب پر مقدم رکھا جائے گا۔

میری پیاری ہندو قوم کے بزرگو و دانشمندو! آپ کو تمام اقوام عالم کے مقابل قدیمی ہونے کا دعوی ہے جس کے قابل اسلام اور مسلمانوں کو سب سے آخر گذشتہ ساڑھے تیرہ صدیوں سے پیدا ہونے کا دعوی ہے اور اب آپ کے قدیمی مذہب اور اس کے عمر رسیدہ علم برداروں کا اسلام کے بالکل تازہ اور نوجوان فرزند غلام محمد کی آسمانی روحانیت سے اسی طرح مقابلہ درپیش ہے جس طرح منٹو پارک کے میدان میں دوشنبہ کے دن دو نامی گرامی پہلوانوں کا مقابلہ ہوا تھا جس میں اللہ تعالی نے ایک مسلمان کشمیری تازہ دم نوجوان کو محض غیرت توحید اور اسلام کی مفید و بہترین طاقت و جسمانی غذاؤں کے سبب ہندو مشرک پہلوان پر فتح مبین عطا فرمائی ۔اور اب اس بھی بڑھ کر نہایت صفائی کے ساتھ اللہ تعالی میرے روحانی وجود میں اسلام کی توحید کو ہندو قوم کے شرک پر فتح مبین عطا فرمانے والا ہے ۔تم سوچ لو اور خوب غور کر لو کہ اس مقابلہ میں کیسی بدمزگی ہوگی جب ایک طرف ہندوستان کی قدیم قوم کے عمر رسیدہ نامی گرامی لیڈر جو میرے قدیمی تعلقات کے لحاظ سے میرے جسمانی باپ ہیں وہ میرے مقابل زور آزمائی کے لئے نکل کر شرمندہ ہوں گے کیونکہ ان کے ایسا کرنے پر اسلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی آسمانی توحید میری روحانیت کو سخت جوش اور غیرت دلائے گی کہ میں اپنے تازہ دم اور نوجوان وجود سے اپنے بوڑھے بزرگوں اور باپوں کے مقابل نکل کر انہیں خاک میں لیٹا ہوا دکھاؤں اور اپنے مقابل انہیں ذلیل و خوار بنا کر حسرت و نامرادی کی نیند سلاؤں۔ پس میں انہیں ان کی قدیمی عزتوں اور پدری تعلقات کو ملحوظ رکھ کر نہایت خلوص دل سے یہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ میرے مقابلہ میں کشتی لڑنے کا نام تک نہ لیں بلکہ انہیں اس بات کے لئے اکسائے اور جوش دلائے اسے شیطان اور خطرناک دشمن یقین کریں ان کے لئے بہترین صورت صرف یہ ہے کہ وہ مجھے اپنا ہی نوجوان بچہ اور اپنا ہی جسم و جان اور اپنے ہی ملک ہندوستان کے اکھاڑے کا پہلوان سمجھ کر اپنی گود میں بٹھالیں اور مجھ پر فخر اور خوشی کرتے ہوئے مجھے ہر میدان مقابلہ میں غیروں کے سامنے پیش کریں اور میری عظیم الشان کشتی کا اپنی طرف سے انعامی اشتہار دیکھ کر میری بیشمار آمدنیوں سے اپنے گھروں کو مالا مال کریں، تا کہ میں ان کی ہندوقوم کا فرزند بنوں۔ جس نے اسلام کے اندر پہنچ کر اس کے انتہائی کمال کے انعام سے اسکے تمام روحانی خزانوں کا ورثہ پالیا ہے اور عنقریب میں اسلام کے روحانی خزانوں کے کثیر حصہ کی تقسیم اس کے قریبی اور مناسب حق داروں میں عدل و انصاف سے کرنے والا ہوں۔ (رسالہ، ہندوقوم اور کانگریس کے نام، ص۱۴۔۱۵)

مرزا غلام احمد صاحب کی ایک تحریر مندرجہ ازالہ اوہام کے پیش نظر بہت عرصہ سے ہمیں ایک سوال کھٹکتا ہے جس کو مرزا صاحب قادیانی کی دونوں جماعتوں میں سے کسی نے آج تک حل نہیں کیا، لیکن ہمیں امید ہے کہ شیخ غلام محمد صاحب اس کو حل کر دیں گے جس کا مضمون یہ ہے کہ عنقریب ہندوقوم نظر نہیں آئے گی، کوئی پڑھا لکھا ہندو نہیں کہلائے گا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اصل الفاظ یہ ہیں:

عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے، مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔سو تم ان کے جوشوں سے گھبرا کر نو میدمت ہو، کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں ۔(ازالہ اوہام طبع اول: ۳۲)

شیخ غلام محمد صاحب بتائیں کہ اگر مرزا صاحب قادیانی کی یہ پیش گوئی پوری ہو چکی ہے تو وہ کون سی قوم ہے جس کو آپ مخاطب کر رہے ہیں۔ اگر پیش گوئی پوری نہیں ہوئی تو ایسے پیر و مرشد کو آپ چھوڑتے کیوں نہیں؟

خیر آپ کی مرضی ۔ بہر حال ہم بھی اس کا نتیجہ دیکھنے کے متمنی ہیں:

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

نوٹ: عیسائیوں کے متعلق آپ کے خطاب کا ذکر آئندہ ہفتے ہوگا۔ انشاءاللہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۳۹ نمبر ۱۹ ص ۵۔۶)

آسمانی نکاح میں پھر تازگی

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام کو یاد ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی برادری کے ایک شخص کو اس کی لڑکی کے ساتھ اپنے نکاح کا پیغام دیا تھا۔

لڑکی کے ولی کے انکار کرنے پر آپ نے الہامی پیش گوئی کی کہ خدا نے مجھے الہام کیا ہے کہ زوجنا کھا (ہم نے تیرا نکاح اس سے کر دیا)۔اس کا نام ہے آسمانی نکاح ۔مگر مرزا غلام احمد صاحب کے انتقال تک یہ نکاح نہیں ہوا۔

اس نکاح کے متعلق اخبارات ورسائل میں بکثرت مضامین لکھے گئے۔ اس لحاظ سے یہ نکاح ایک معنی سے تقویم پارینہ ہوگیا تھا مگر اخبار الفضل قادیان نے اس کے متعلق ایک نوٹ شائع کر کے اس کو نئے سرے سے تازہ کر دیا اس پر اہل حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرتسر کا خاموش رہنا کیونکر مناسب ہوتا جس کا قول ہے:

غالب! ہمیں نہ چھیڑ کہ پھر جوش اشک سے
بیٹھے ہیں ہم تہیہ طوفاں کئے ہوئے

اخبار الفضل مورخہ ۳ مئی ۱۹۴۲ء میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آسمانی منکوحہ کے والد مرزا احمد بیگ کی وفات کے بعد اس کے عزیز و اقارب متوجہ الی اللہ ہو گئے۔ خصوصاً مرزا سلطان محمد بیگ ناکح منکوحہ آسمانی بہت کچھ خائف ہوا۔ وغیرہ۔

کیونکہ پیش گوئی کا اصل مقصد مرزا احمد بیگ کے بے دین گھرانے کو خدا کی طرف متوجہ کرنا تھا اور بس، جو حاصل ہو گیا اس لئے نکاح بھی فسخ ہو گیا۔

اس پیش گوئی کے متعلق ہماری طرف سے متعدد تحریریں شائع شدہ ہیں یہاں تک کہ ایک مستقل رسالہ (نکاح مرزا) بہت مشہور ہوا ہے۔ مگر آج ہم ایک حدیث سے آسمانی نکاح کا فیصلہ سناتے ہیں پہلے قرآن مجید کا ارشاد سنیئے۔

فلا و ربّك لا یؤ منو ن حتّی یحکّمو ك فیما شجر بینهم ثم لا یجدوا فی انفسهم حر جاً مما قضییت ویسلّموا تسلیماً

(النساء: ۶۵) (اے پیغمبر! واللہ یہ کلمہ گو لوگ ہرگز مومن نہیں ہوں گے جب تک آپ کو اپنے تمام جھگڑوں میں منصف نہ ٹھیرائیں)

اس ارشاد خداوندی کے ماتحت ہم ایک حدیث پیش کرتے ہیں جو اس نزاع میں فیصلہ کن ہے۔ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس حدیث کو اس مخصوص امر میں پیش کیا ہوا ہے اس لئے ہم یہ حدیث مرزا صاحب قادیانی ہی کے الفاظ میں پیش کئے دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں:

اس پیشگوئی (آسمانی نکاح) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہوئی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہو گا۔

اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۔، بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان (بصورت آسمانی نکاح) ہوگا۔ اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہوگی جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ ص ۵۳ کا حاشیہ)

قادیانی اور لاہوری ممبرو! یہ حدیث نبوی مرزا صاحب قادیانی کی پیش کردہ ہے۔ اس کا مطلب آپ لوگوں کو سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی کا آسمانی نکاح کوئی معمولی نکاح نہیں بلکہ یہ نکاح ایسا عظیم الشان ہے جو مدینہ کے دربار رسالت میں رجسٹری ہو چکا ہے۔

اس کے دو جزء ہیں۔ ایک اصل نکاح کا وقوع، دوسرے منکوحہ آسمانی سے اولاد پیدا ہونا۔ کیا تم لوگ بتا سکتے ہو کہ یہ دونوں واقعات جو حدیث میں مذکور ہیں ظہور پذیر ہو گئے ہیں۔ اگر ہو گئے ہیں تو وہ اولاد کہاں ہے؟ اور تاویل یا تحریف کرو تو غلط ہوگی۔ تھوڑے سے تغیر کے ساتھ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ سن لو:

گویا رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل محرفوں کو تنبیہہ فرماتے ہیں کہ یہ باتیں اپنے وقت پر ضرور وقوع میں آنے والی ہیں پس جس مدعی میں یہ نشانات نہ ہوں وہ سچا مسیح موعود نہیں۔

ناظرین کرام! کیا ہمارا یہ استنباط غلط ہے، یا نص صریح کے موافق ہے۔ اسکے باوجود اگر الفضل اور پیغام صلح وغیرہ کچھ ٹیڑھی ترچھی باتیں کہتے جائیں، تو ہم یہ کہنے میں مجبور ہونگے کہ انہیں حق پسندی سے مطلب نہیں بلکہ مرزا پرستی کے متعلق انکا عقیدہ ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا

ناظرین! کس قدر ظلم اور کجروی ہے کہ ایک شخص کو مہدی مسعود اور مسیح موعود مانتے ہیں، قرآن وحدیث کے صحیح معنی بتانے میں اس کو حکم وعدل کہتے ہیں، مگر جب وہ اپنے منصب کے ثبوت میں کسی آیت یا حدیث سے استدلال کرتا ہے اور اسی دلیل سے اس کا منصب غلط ٹھہرتا ہے تو بھی اس کو نہیں چھوڑتے۔

کوئی قادیانی یا لاہوری ممبر ہے کہ مرزا صاحب کے استشہاد کے ماتحت اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کا جواب دے۔ ہاں جس قسم کا جواب وہ دیتے ہیں ہم پہلے ہی بتا دیتے ہیں۔
یہ لوگ اپنے ناظرین کے حواس پر قبضہ کرنے کے لئے تمہید یوں اٹھایا کرتے ہیں:

امرتسری ناکام دشمن ہمیشہ کٹ حجتیں کرتا ہے اور منہ کی کھاتا ہے اور اپنی جہالت کی پردہ دری کرتا ہے حضرت مسیح موعود کے نشانات جو بارش کی طرح برس رہے ہیں دیکھ کر انکار اور استہزاء کرتا جاتا ہے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی اس کی نظر میں کانٹے کی طرح کھٹکتی ہے وہ رات دن آہ و بکا کرتا ہے کوئی اس کی بات نہیں سنتا چنانچہ اس دفعہ بھی اس نے ال حدیث میں ایک عظیم الشان سچی پیش گوئی (آسمانی نکاح والی) کے متعلق ہرزہ سرائی کی ہے جس کا جواب سلسلہ عالیہ کی طرف سے بارہا دیا گیا ہے۔ وغیرہ

ناظرین! یہ ہے ان لوگوں کا علم کلام یا ابلہ فریبی۔ ہم اجازت دیتے ہیں کہ ہمارے حق میں جو چاہو کہو کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تم لوگ مرزا صاحب قادیانی سے زیادہ درشت کلامی نہیں کر سکتے۔ وہ اس فن میں مہارت تامہ رکھتے تھے یا ابن بغاء، اوبدذات فرقہ مولویان وغیرہ الفاظ ان کے وردزبان رہتے تھے۔

ہماری درخواست تو صرف یہ ہوگی کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس حدیث کو جو اپنے دعوے کے ثبوت میں پیش کیا ہے، آخر اس کا کیا مطلب ہے۔

گالیاں دو یا بدکلامی کرو، ہم اس سے نہیں روکتے نہ گھبراتے ہیں، ہاں صحیح جواب کے خواستگار ہیں۔ ہم پیش گوئی کرتے ہیں کہ دونوں تینوں بلکہ چاروں (قادیانی لاہوری شیخی، تیماپوری) پارٹیوں سے اس کا جواب نہ ہو سکے گا۔ کیوں:

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے۔ وہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔مئی ۱۹۴۲ء جلد ۳۹ نمبر ۲۰ ص ۴۔۶)

مرزا صاحب بحیثیت مصنف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۔ اپریل میں ایک نوٹ لکھا تھا کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کوئی قابل مصنف نہ تھے۔ اس پر قادیانی اور لاہوری اخبارات تو ایک دفعہ بیرونی شہادت پیش کر کے خاموش ہو گئے، البتہ قادیانی رسالہ ریویو آف ریلی جنز نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مریدی کا پورا ثبوت دیا ہے۔

اتباع مرزا کتاب براہین احمدیہ پر مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی کا ریویو ہمیشہ پیش کیا کرتے ہیں۔ ہم نے اس کے جواب میں لکھا تھا کہ بیرونی شہادت مفید نہیں ہے، خود مرزا صاحب کی تصنیفات سے شہادت ہونی چاہیے۔ اگر بیرونی شہادت کوئی چیز ہے، تو سر سید احمد خان صاحب علی گڈھی نے مرزا صاحب کی کتب کے متعلق جو رائے دی ہوئی ہے وہ بھی قابل اعتبار ہونی چاہیے۔ سر سید احمد صاحب کی رائے ہماری طرف سے ایک معارضہ تھا۔ اس کو نہ سمجھتے ہوئے اڈیٹر صاحب ریویو لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کو متکلم ہونے کا بڑا دعوی ہے اور وہ بار بار اپنے مضامین میں اپنی علم کلام سے واقفیت کا ڈھول پیٹتے رہتے ہیں مگر اتنا نہیں جانتے کہ مخالف کی رائے کو حجت کے طور پر نہیں پیش کیا جا سکتا۔

(ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۴۲ء ص ۸)

اڈیٹر صاحب ریویو آف ریلی جنز نے جلدی میں ایسا لکھ دیا، ورنہ وہ اگر غور کرتے تو سمجھ جاتے کہ ہم نے سر سید احمد خان کے کلام کو بطور حجت پیش نہیں کیا تھا بلکہ معارضہ کے طور پر کیا تھا۔ جو شخص ان دو مفہوموں میں فرق نہ جانے اس کا حق نہیں کہ متکلم کہلائے۔

بعد اللتیا و التی ہم جماعت مرزائیہ کو پر زور چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ہمارے سامنے آ کر اس موضوع پر بحث کریں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک قابل مصنف تھے یا نہیں؟

منفی جانب کے مدعی ہم ہوں گے۔ مثبت جانب کے مدعی اتباع مرزا ہوں گے۔ ہمیں یہ بھی منظور ہے کہ یہ مباحثہ احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ہو (میں عاجز محمد ابراہیم میر سیالکوٹی جو اس وقت اتفاق سے دفتر اہل حدیث میں موجود ہوں، اس تجویز مباحثہ کو پسند کرتا ہوں لیکن اتنی ترمیم عرض کرتا ہوں کہ یہ مباحثہ بجائے لاہور کے سیالکوٹ میں ہونا چاہیے۔ کیونکہ لاہور میں آج کل جنگی توجہات کی وجہ سے مباحثہ کا انتظام مشکل ہوگا۔ نیز مرزا صاحب سیالکوٹ میں بسلسلہ ملازمت سرکاری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرصہ تک اقامت فرما چکے ہیں سیالکوٹ میں مباحثہ ہونے کی صورت میں جملہ انتظامات مجھ عاجز کے ذمہ ہوں گے۔محمد ابراہیم میر بقلم خودنزیل امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۴۲ء) اگر اس مباحثہ میں جماعت احمدیہ کی تمام پارٹیاں مل کر ہمارے سامنے آئیں تو ہم بہت خوش ہوں گے۔

اگر خدانخواستہ احمدیہ بلڈنگ میں انتظام نہ ہو سکے یا بلڈنگ والے اجازت نہ دیں،تو اس کے سامنے ہی مسجد مبارک میں اس مباحثے کا انتظام ہوسکتا ہے۔مباحثہ تحریری ہو یا تقریری، دونوں صورتیں ہمیں منظور ہیں۔

احمدی دوستو!

ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
اپنا تو ہے یہ قول کہ آئے ہیں آیئے
دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

امید ہے کہ اتباع مرزا قادیانی خاموش رہ کر ہم کو یہ موقع نہ دیں گے کہ ہم اس موضوع پر کوئی رسالہ شائع کردیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۴۲ء جلد ۳۹ نمبر ۲۲ص ۷)

مسیح موعودنمبر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح نے ۲۶ مئی کو یعنی مرزا غلام احمد صاحب کی وفات کے روز ایک خاص نمبر (مسیح موعودنمبر) نکالا ہے۔اس نمبر میں مشہور مصرع،

پیراں نمے پرند مریداں ہمیں پرانند،

کی پوری تصدیق ہوگئی ہے۔اس قسم کا ہوائی قلعہ بنا کر دکھایا ہے کہ دیکھنے والا حیران رہ جاتا ہے۔باوجود طول کلامی کے ایک ضروری واقعہ چھوڑ گئے حالانکہ یہ واقعہ بہت مختصر تھا غالباً اہل حدیث امرتسر کے لئے چھوڑ گئے ہوں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

واقعہ یہ ہے کہ ۲۶ مئی کا دن خدائی فیصلے کا دن تھا جس کو مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اعلان میں یوم الفصل قرار دیا تھا۔ جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ مرزا اور ثناء اللہ میں سے جھوٹا سچے سے پہلے مر جائے گا۔

لیجئے جو بات آپ لوگوں نے اہل حدیث امرتسر کے لئے چھوڑی تھی ہم نے اسے پیش کر کے کمی پوری کر دی۔ اس نمبر میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے فضائل وکمالات بہت کچھ لکھے ہیں۔ ان سب کا خلاصہ اتنا ہی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی عام انسانوں کی خصوصاً مسلمانوں کی اصلاح کے لئے آئے تھے۔ چنانچہ آپ نے بہت بڑی اصلاحیں کیں۔ اس بارے میں اصل الفاظ یہ ہیں۔ اڈیٹر پیغام صلح لکھتے ہیں:

جب حضور (مرزا) احیائے اسلام کیلئے مامور ہوئے تو اس وقت مسلمانوں میں اسلام سے تغافل اور تساہل کے علاوہ ایسی اخلاقی اور روحانی بیماریاں پیدا ہو چکی تھیں جو مردہ اقوام میں پیدا ہو جایا کرتی ہیں ہر لحاظ سے مسلمانوں کی حالت ناگفتہ بہ تھی حضرت سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا

کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم اماکم منکم (اس وقت تمہاری حالت کیا ہوگی جب ابن مریم نازل ہوگا جس حالت میں کہ وہ تمہارا امام ہوگا)

اس ارشاد نبوی میں زوال کا نقشہ کھینچا گیا ہے جو آج سے نصف صدی قبل تھا ان عوارض کو دور کرنے کے لئے ایک مسیحا کی ضرورت تھی اور اس کی آمد کا مسلمانوں سے وعدہ بھی تھا۔ (پیغام صلح مسیح موعود نمبر ۲۷ مئی ۱۹۴۲ء ص ۳)

اس کے متعلق کسی ایرے غیرے کے نہیں بلکہ خود مرزا صاحب قادیانی ہی کے الفاظ پیش کرتے ہیں تاکہ ان کا دعوی اور مقصد بالفاظ دیگر فرض منصبی پوری روشنی میں آجائے چنانچہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

۱۔ میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کے لئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں۔ وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوع خدا نظر نہ آء دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔

(مقولہ مرزا قادیانی مندرجہ الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء ص ۱)

ناظرین! اب سوال یہ ہے کہ کیا مرزا غلام احمد صاحب اس فرض کی ادائیگی سے سبک دوش ہوئے۔ یا بالفاظ دیگر اس امتحان میں کامیاب ہوئے۔ واقعات ہمارے سامنے ہیں مولانا حالی نے مسلمانوں کی جو شکایت کی ہوئی ہے:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی۔ اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اسے بھی ہم نظر انداز کرتے ہیں۔ ہاں بحکم شهد شاهد من اهلها خود مرزا غلام احمد صاحب کے گھر کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ قادیان کا سرکاری آرگن الفضل مسلمانوں کی حالت زار کا نقشہ یوں دکھاتا ہے:

آج نہ مسلمانوں کے کسی معاہدے کا اعتبار ہے نہ کسی معاملے کا۔ لین دین ان کا خراب ہو چکا ہے۔ کسی سے قرض لیں تو واپس نہ دیں گے۔ مصیبت زدہ لوگوں کے ساتھ ان لوگوں کا سلوک ہمدردانہ نہیں۔ ہمسایوں سے بھی سلوک اچھا نہیں۔ (الفضل قادیان ۳۰ جولائی ۱۹۴۱ء ص ۵)

کیا یہ اصلاح شدہ قوم کا حال ہے۔ یہ نہ کہیے گا کہ یہ حالت مرزا صاحب قادیانی کے منکروں کی ہے خود قادیان میں بھی اس وقت ایسے لوگ ہیں جن کا نقشہ اسی کے قریب قریب ہے۔

ممکن ہے پیغام صلح، الفضل کی شہادت غیر معتبر سمجھے کیونکہ اس کے نزدیک وہ فرقہ غالیہ کا آرگن ہے اس لئے ہم پیغام صلح ہی کے الفاظ پیش کرتے ہیں چنانچہ اڈیٹر صاحب پیغام صلح رقم طراز ہیں:

مسلمانوں کی افسوس ناک حالت

افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ جس قدر بلند مقصد اسلام نے پیش کیا تھا اسی قدر مسلمان اس سے دور جا پڑے ہیں۔ ان کی نظریں تنگ ہوگئی ہیں۔ عقائد کی اس قدر پیچیدگیاں ان میں پیدا ہوگئی ہیں اور اسلام کی سادہ تعلیم سے اس قدر دور نکل گئے ہیں کہ حیرت ہوتی ہے کہ کیا یہ وہی مسلمان ہیں جن کی طرف اسلام جیسا اعلیٰ مذہب آیا تھا۔ (پیغام صلح ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۱ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس یہ دوشہادتیں اور واقعات صحیحہ بتا رہے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوی میں بری طرح فیل ہوئے باوجود اسکے مرزا صاحب قادیانیکی جماعت ان کو کامیاب سمجھے تو ان کے حق میں کہا جائے گا

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جون ۱۹۴۲ء جلد ۳۹ نمبر ۲۳ ص ۶۔۷)

مرزائی مداحوں کا شعری تخیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہل منطق کے نزدیک ایک صناعت شعری ہوتی ہے جس میں متکلم محض اپنا تخیل محسوس کر کے دکھاتا ہے، حقیقت اس کی کچھ نہیں ہوتی۔ مثلاً استاد غالب کہتا ہے:

یوں ہی گر روتا رہا غالب تو اے اہل جہاں
دیکھنا ان بستیوں کو تم کہ ویراں ہو گئیں

اس لئے جس استدلال کو اہل منطق غلط کہنا چاہتے ہیں اس کو ان کا کلام شعری کہنا ہی کافی ہوتا ہے۔

ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں اور اس کہنے کی دلیل بلکہ دلائل رکھتے ہیں (اگر موقع ملا تو انشاء اللہ سیالکوٹ کے مباحثے میں پیش کریں گے۔ بحوالہ اہل حدیث ۲۹ مئی) کہ مرزا صاحب قادیانی کے استدلالات عموماً کلام شعری ہوتے تھے۔ وہ اس قسم کے ہوائی قلعے بناتے تھے کہ ناواقف دیکھنے والے ان کو انٹورپ کا قلعہ سمجھتے تھے۔ مثلاً ہم وہ واقعہ پیش کرتے ہیں جس میں انہوں نے ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر سے موت کی پیش گوئی ٹلنے تک کے متعلق ذکر کیا ہے۔

اللہ اللہ! کس قدر شاعرانہ تخیل سے ڈپٹی آتھم کو سانپوں کا نظر آنا، اس کا موت سے گھبرانا، اسی گھبراہٹ میں امرتسر سے فیروز پور چلے جانا، ہر وقت موت کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصور رکھنا، اوراس سے ڈرتے رہنا، بتا کر اپنی پیش گوئی کو سچا دکھایا ہے جو حقیقت میں اس شعر کا مصداق ہے

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

اس قسم کے شاعرانہ تخیلات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے ساتھ ہی نہیں لے گئے بلکہ اپنے حلقہ بگوشوں کو پوری تعلیم دے گئے ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی کے اس قسم کے حلقہ بگوشوں میں ایک صاحب ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری ہیں، جو اس خاص وصف میں یدطولی رکھتے ہیں۔ آپ مرزا صاحب کی باتوں کو اس طرح بناتے ہیں کہ خود مرزا صاحب قادیانی کے ذہن میں بھی نہ آئی ہونگی۔ آپ ہی وہ استادِ فن ہیں جنہوں نے مرزا صاحب قادیانی کے آسمانی نکاح کی یہ تاویل کی تھی کہ، یہ نکاح مسماۃ مخصوصہ سے نہیں ہے بلکہ اس سے مراد وہ انگریز ہیں جو ہماری تبلیغ سے مسلمان ہوئے ہیں۔ مرزا صاحب کی پیش گوئی میں انہی کو محمدی بیگم کہا گیا ہے۔

عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کے خلف وعد کا ذکر کرتا ہوا کہتا ہے:

كانت مواعيد عرقوب لها مثلاً
ما مواعيدها الا الاباطيل

(شخص عرقوب بڑا کذاب ہے اس محبوبہ کی مثل نہیں ہوسکتا کیونکہ محبوبہ کے کل وعدے جھوٹے ہیں وہ اس سے بھی بڑھ گئی ہے)

اسلامی فرقوں میں شیعہ فرقہ شاعرانہ تخیل کا بڑا دلدادہ ہے۔ عموماً ان کی تحریرات خصوصاً واقعہ کربلا کے متعلق اسی قسم کی ہوتی ہیں۔ مگر ہماری تحقیق یہ ہے کہ مرزا صاحب کی تعلیم سے جماعت مرزائیہ اس وصف میں ان سے بھی بڑھی ہوئی ہے۔ آج ہم جس مضمون پر کچھ لکھنا چاہتے ہیں وہ ڈاکٹر بشارت احمد کا مضمون ہے جو پیغام صلح لاہور کے مسیح موعود نمبر مورخہ ۲۷ مئی ۱۹۴۲ء میں شائع ہوا ہے جس میں بالکل شاعرانہ تخیل سے کام لیا گیا ہے آپ کے قصیدہ مدحیہ نثر کا اختصار یہ ہے کہ:

مرزا صاحب کے اثر سے ذہنی انقلاب بہت ہوا ہے مثلاً حیات مسیح کا مسئلہ لوگ اسے بھول گئے ہیں کہ اب اس کا ذکر تک نہیں کرتے عیسائیت مرزا صاحب کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سامنے ایسی کمزور ثابت ہوئی ہے کہ یورپ میں بھی اس کا کوئی نام نہیں لیتا۔

چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

آپ (مرزا قادیانی) کا بڑا مقصد کسر صلیب تھا۔ وفات مسیح کا مسئلہ نہ صرف مریدین نے مانا بلکہ معاندین کے دلوں میں بھی گھر کر گیا۔ حیات مسیح کے مسئلہ کو جس طرح زوال ہوا ہے وہ قابل صد عبرت ہے۔ اب کوئی اس کا نام بھی نہیں لیتا۔ مسیحیت کی تردید میں آپ نے نہ صرف زبردست لٹریچر پیدا کیا بلکہ ذہنیتوں میں ایسا انقلاب آ گیا کہ عیسائیت خود بخود نظروں سے گر گئی خود عیسائی ممالک میں اس کی کوئی عزت واحترام باقی نہیں رہا وہ مذہب مر گیا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ (پیغام صلح مذکور۔ ص ۴)

وفات مسیح کے بانی سرسید احمد خان ہیں۔ اگر بقول ڈاکٹر بشارت صاحب اس میں کچھ فتح ہوئی ہے، تو اس کا سہرا سرسید احمد خان کے سر ہے۔ مولوی عبدالکریم سیالکوٹی امام مرزا صاحب قادیانی نے بھی اپنی کتاب سیرت مسیح موعود میں تسلیم کیا ہے کہ اس مسئلے کے بانی سرسید احمد خان ہیں۔ لہذا فتح اگر کچھ ہے تو انہی کے نام کی ہے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ یہ فتح نہیں ہے کئی ایک مقامات پر خود میرے ساتھ اس مسئلے پر مباحثے ہوئے ہیں۔ امرتسر میں مولوی نظام الدین کے ساتھ۔ ریاست رام پور میں بانتظام نواب صاحب زبدۃ الاعیان احمد یہ کے ساتھ اسی مسئلے پر مباحثہ ہوا جس میں نواب صاحب موصوف نے مجھے اعلیٰ درجے کا سرٹیفکیٹ عنایت فرمایا۔ مگر چونکہ علماء اسلام مرزا صاحب قادیانی کی چال کو سمجھ گئے کہ وہ مسئلے کی آڑ میں اپنے دعاوی کو پیچھے رکھتے ہیں جو اصل مقصود ہیں اس لئے انہوں نے بھی ہمیشہ کے لئے اس مسئلے کو زیر بحث لانے سے پہلو تہی اختیار کر لی مگر یہ وجہ نہیں کہ غلط سمجھ کر چھوڑ دیا بلکہ مرزائی بہانہ سمجھ کر اس کو زیر بحث لانے کی ضرورت نہ سمجھی۔ رہا یہ کہ عیسائیوں کے مقابلے میں مرزا صاحب قادیانی کا لٹریچر زبردست ہوتا ہے یہ ذرا تفصیل طلب ہے

مرزا صاحب کا لٹریچر عیسائیوں کے متعلق دو حصوں میں تقسیم ہوسکتا ہے ایک قلمی دوسرا الہامی۔ قلمی کا نمونہ مباحثہ امرتسر ہے جو ۱۸۹۳ء میں ڈپٹی آتھم سے ہوا۔ مباحثہ بڑا زبردست تھا۔ غالباً ساری عمر میں یہی ایک مباحثہ مرزا صاحب نے کیا تھا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ کے بعد آپ نے اپنے مباحثہ کے متعلق یہ الفاظ کہے کہ

میں خود حیران تھا کہ اس بحث میں مجھے کیوں آنا پڑا۔ آخر رات کو مجھے الہام کے ذریعہ بتایا گیا کہ عیسائی مناظر ۱۵ مہینے کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ میں ڈالا جائے گا، تو میں سمجھا کہ اس مباحثہ میں میرا آنا اس غرض سے ہے۔ (جنگ مقدس)

بس یہ ہے امتیازی ہتھیار جو مرزا صاحب قادیانی نے عیسائیوں کے مقابلہ میں برتا۔ اس ہتھیار کے استعمال میں مرزا صاحب قادیانی کہاں تک کامیاب ہوئے؟ اس کا جواب ڈپٹی عبداللہ آتھم کی موت سے ملتا ہے کہ وہ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک مرنے کی بجائے جولائی ۱۸۹۶ء میں مرا۔ اس پر بھی مرزا صاحب قادیانی اپنے شاعرانہ تخیل سے خاموش نہیں رہتے۔ کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھا کہ

کسی کی نسبت اگر یہ پیش گوئی ہو کہ وہ پندرہ مہینے میں کوڑھی ہو جائے گا، اگر وہ ۱۵ کی بجائے ۲۰ مہینوں میں ہو جائے تو کوئی حرج نہیں۔ آخر ہو تو گیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۸۵)

کیا ہی شاعرانہ تخیل ہے:

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کی وعدہ خلافی کا عذر کرتا ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے بھی ہو سکتا ہے:

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الّا يدوم لها عهد

(محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو سمجھو کہ اس نے وعدہ پورا کیا کیونکہ اس وعدہ میں داخل تھا کہ وہ وعدہ پورا نہیں کرے گی)

دنیا کے کسی اخلاقی یا الہامی نوشتے یا قانون سلطنت میں یہ مسئلہ نہیں ملتا کہ ۱۵ دن یا ۱۵ مہینے کا وعدہ کرنے والا ۲۴ مہینوں میں وعدہ پورا کرے، تو بھی اسے وعدہ وفا سمجھا جائے۔ یہ اصطلاح خاص قادیانی مسیح کی ہے۔ معلوم ہوا کہ آج کل جو وعدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلافی کی ترقی ہو رہی ہے یہ دراصل مرزا صاحب قادیانی ہی کی تعلیم کا اثر ہے۔

رہا عیسائیت کا تنزل، سو ہندوستان کی مردم شماری کی رپورٹ تو یہ بتاتی ہے کہ پچھلی مردم شماری میں سب قوموں سے زیادہ ترقی عیسائیوں نے کی ہے۔

رہا یورپ میں عیسائی مذہب کا تنزل، تو وہ مرزا صاحب قادیانی کی بدولت نہیں، بلکہ الحاد و دہریت کی ہوا کی بدولت ہوا ہے۔ وہاں مذہب تو کیا، وہ تو خدا کو بھی چھوڑے ہوئے ہیں۔ چنانچہ آپ کے بڑے بھائی الفضل کی شہادت ہے:

کون نہیں جانتا کہ یورپ کی زندگی میں آج عبادت گاہوں کو کوئی خاص وقعت حاصل نہیں۔ لوگوں کو بالعموم مذہب سے کوئی خاص دلچسپی نہیں۔ اگر کہیں کوئی لگاؤ نظر آتا بھی ہے تو برائے نام۔ (الفضل ۴ جون ۱۹۴۲ء ص ۱)

اس لئے اس کو بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا غلبہ بتانا اسی قسم کا ہے جو کسی شاعر نے اپنے محبوب کے حق میں کہا ہے:

ناوک نے ترے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جون ۱۹۴۲ء جلد ۳۹ نمبر ۲۴ ص ۵۔۶)

مولانا محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی

خلیفہ قادیانی اپنے باپ سے بڑھ گئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا کے اخلاق نویسوں نے اس بات کو بہت برا منایا ہے کہ کسی شخص پر بہتان لگایا جائے۔ خاص کر فوت شدہ شخص پر جو اس دنیا میں آکر جواب دینے کے قابل نہیں ہے۔ مگر قادیانی اصطلاح میں یہ سب کچھ جائز ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں ان پر ایک مقدمہ ہوا تھا جس میں مستغیث ایک عیسائی ڈاکٹر تھے اور مرزا صاحب قادیانی ملزم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مستغیث نے اپنے دعوے کے اثبات کیلئے مولانا محمد حسین صاحب بٹالوی مرحوم کو گواہ لکھوا دیا تو مجبوراً ان کو عدالت میں پیش ہونا پڑا۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اس شہادت کے متعلق افسانہ تراشا۔ جس کا مضمون یہ تھا کہ عدالت میں مجھے تو کرسی ملی ہے مگر مولوی محمد حسین بٹالوی کو نہیں ملی۔ اس کا ذکر مرزا صاحب قادیانی کی کتاب، کتاب البریہ میں ملتا ہے۔

اس غلط بیانی کا تردیدی جواب مولانا محمد حسین موصوف نے اسی زمانہ میں اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ (جلد ۱۸ نمبر ۹ ص ۲۸۰ ۔ ۲۸۳) میں دیدیا تھا۔ اس کے علاوہ مرزا صاحب قادیانی کو ایک چٹھی بھی لکھی تھی جس کے چند الفاظ خود مرزا صاحب قادیانی نے بھی نقل کئے ہیں جو یہ ہیں:

میاں غلام احمد۔ خدا آپ کو راہ راست پر لائے۔

آپ نے کتاب البریہ صفحہ ۱۱ ' ۱۴ ' ۱۵ میں تین دعوے کئے ہیں۔

اول یہ کہ محمد حسین نے صاحب ڈپٹی کمشنر سے کرسی طلب کی اور کہا کہ اس کو عدالت میں کرسی ملتی تھی اور اس کے باپ کو بھی کرسی ملتی تھی۔ جس پر صاحب ڈپٹی کمشنر نے اس کو تین جھڑکیاں دیں اور کہا تو جھوٹا ہے۔ بک بک مت کر ۔ دوسرا یہ دعوی کہ پھر وہ باہر کے کمرے میں ایک کرسی پر جا بیٹھا تو کپتان صاحب کی نظر اس پر جا پڑی اس وقت کنسٹیبل کی معرفت جھڑکی کے ساتھ اس کرسی سے اٹھایا گیا۔

تیسرا یہ دعوی کہ پھر وہ ایک شخص کی چادر لے کر اس پر بیٹھ گیا تو اس شخص نے چادر اس کے نیچے سے کھینچ لی۔

یہ تینوں دعوی محض دروغ ہیں جن میں راستی کا شمہ دخل اور شائبہ تک نہیں۔

(تبلیغ رسالت جلد ہفتم۔ ص ۲۹)۔

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں) اس کے بعد بات آئی گئی ہوگئی۔ مگر خلیفہ قادیان (محمود احمد) کو گڑے مردے اکھاڑنے کا شوق ہوا تو آپ نے اپنے خطبہ جمعہ میں اس واقعہ کو دہرایا اور نہائت مکروہ الفاظ میں اس کا ذکر کیا۔ آپ کے پاکیزہ اور شستہ کلام کا نمونہ ملاحظہ ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈپٹی کمشنر گورداسپور نے مولوی محمد حسین کے کرسی مانگنے پر کہا:

بک بک مت کر۔ پیچھے جوتیوں میں کھڑا ہو جا۔(الفضل ۳۰ مئی ۱۹۴۲ء)

یہ کلام ایسا جھوٹ اور مکروہ افتراء ہے کہ باپ کو بھی نہ سوجھا تھا۔کیا خلیفہ قادیان کے مرید ہمیں بتا سکتے ہیں کہ عدالت میں جوتیوں کے لئے کوئی خاص جگہ ہوتی ہے جہاں مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کو کھڑا ہونے کو کہا گیا۔

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) تو ان دنوں نابالغ بچے کی صورت میں پھدکتے پھرتے ہوں گے، پھر کیا وہ بتا سکتے ہیں کہ یہ روائت ان سے کس نے بیان کی ہے۔تا کہ ہم اس راوی کا جائزہ لے سکیں کہ وہ جابر جعفی ہے یا اس کچھ کم وبیش ہے۔

لطف یہ ہے کہ اس واقعہ کو مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام کا مصدق بتایا گیا ہے جس میں بقول ان کے خدا ان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے

انّی مهين من اراد اهانتك

(اے مرزا جو تیری اہانت کا ارادہ بھی کرے گا میں اس کو ذلیل کرونگا)۔

یہ الہام پیش کر کے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب چونکہ مرزا صاحب کے خلاف گواہی دینے گئے تھے اس لئے خدا نے ان کو ذلیل کیا (جل جلالہ)

یہ واقعہ صحیح ہو یا غلط۔مگر اتنی بات تو بالکل صحیح ہے کہ اسی ضلع کے ڈپٹی کمشنر نے مولانا محمد حسین بٹالوی کے حفظ امن کا دعوی دائر کرنے پر مرزا غلام احمد صاحب سے یہ وعدہ لیا تھا کہ

'میں (مرزا قادیانی) اپنے الہام کی بنا پر کسی کی موت کی پیشگوئی نہیں کرونگا ۔اور مولوی محمد حسین کے حق میں توہینی الفاظ بطالوی وغیرہ ہرگز نہیں لکھونگا'

اس واقعہ کے بعد مرزا غلام احمد صاحب اپنے مخالفوں کے حق میں موت کی پیشگوئی نہیں کرتے تھے۔بلکہ کسی کو مباہلے کی دعوت دینے کی جرأت بھی نہیں کرتے تھے ۔چنانچہ اعجاز احمدی میں لکھتے ہیں

ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کر سکتے کیونکہ حکومت کا معاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔ (ص ۱۴)

آہ! نبوت مرزا چھن گئی۔مخالفین کی موت کی پیش گوئیاں بند ہو گئیں۔آتھم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی موت کے متعلق میعاد پوری ہونے پر پبلک نے نعرے لگائے کہ

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی

آسمانی منکوحہ کے ساتھ مرزا صاحب قادیانی کا نکاح نہ ہونے پر عدالتوں میں ہنسی اڑائی گئی۔ مرزا سلطان محمد ناکح منکوحہ آسمانی کی زندگی مرزا صاحب قادیانی کے لئے موجب ہتک ہوکر ان کی موت کا باعث بنی۔ آخر کار نوبت یہاں تک پہنچی کہ مطابق دعا آخری فیصلہ (۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء) ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں جب آپ کا انتقال ہوا تو لاہور شہر میں آپ کی نعش مبارک کی جو توہین کی گئی خدا کسی کی نہ کرے۔

اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ آخری فیصلہ پر مباحثہ ہوکر ساری جماعت احمدیہ کے لئے موجب ہتک اور ندامت ہوا (اس کے متعلق پورے الفاظ دیکھنے ہوں تو پیغام صلح لاہور ۱۲۔ اپریل ۱۹۱۲ ملاحظہ کیجئے جس میں لکھا ہے کہ قاسم علی (قادیانی مناظر) نے ساری جماعت احمدیہ کو ذلیل کیا)۔ وغیرہ ذالک۔ مگر پھر بھی مرزا غلام احمد صاحب کی فتح کے نقارے بجائے جاتے ہیں۔ غالباً ایسے موقع کے لئے یہ پنجابی ضرب المثل مشہور ہے کہ:

جاٹ کی پینتا لیس عزتیں

جب مذکورہ بالا واقعات ظاہر کئے جاتے ہیں تو سر ظفر اللہ خان جیسے معزز رکن جماعت احمدیہ بھی اپنی تقریر میں کہہ دیا کرتے ہیں کہ اس قسم کے توہینی واقعات انبیاء کے ساتھ بھی ہوتے رہتے ہیں۔ سچ ہے:

ہم جو چپ ہوں تو سڑی کہلائیں
شیخ چپ ہو تو توکل ٹھہرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۴۲ء مطابق ۴ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۲۵ ص ۴۔۵)

(حضرت شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ نے کرسی والے اس معاملے پر اظہار خیال فرماتے ہوئے لکھا تھا:

کشتی نوح میں اس مقدمہ خون کا حال، جو عیسائیوں نے اس پر دائر کیا تھا، ذکر کر کے مرزا قادیانی صفحہ ۵۱ و ۵۲ میں کہتا ہے:

مسیح بن مریم ایک مجرم کی طرح عدالت کے سامنے کھڑا تھا لیکن میرے مقدمہ میں اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برعکس ہوا یعنی یہ کہ برخلاف دشمنوں کی امیدوں کے کپتان ڈگلس نے جو پیلا طوس کی جگہ عدالت کی کرسی پر تھا، مجھے کرسی دی۔

اور جب مولوی محمد حسین نے، جو گواہی کیلئے آیا تھا، مجھے کرسی پر بیٹھا ہوا پایا اور جس ذلت کو دیکھنے کیلئے میری نسبت اس کی آنکھ شوق رکھتی تھی، اس ذلت کو اس نے نہ دیکھا، تب مساواۃ کو غنیمت سمجھ کر وہ بھی اس پیلاطوس سے کرسی کا خواہش مند ہوا، مگر اس پیلاطوس نے اسے ڈانٹا اور زور سے کہا کہ تجھے اور تیرے باپ کو کبھی کرسی نہیں ملی۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالویؒ فرماتے ہیں کہ یہ دروغ گوئی بھی کمال بے حیائی اور ہٹ دھرمی پر مبنی ہے مرزا قادیانی اور اس کے اتباع اس کو ۱۸۹۷ء سے شائع ومشتہر کر رہے ہیں اور باوجودیکہ اس کا جواب پہلی دفعہ کے اشتہار پر اشاعۃ السنہ جلد ۱۸ کے صفحہ ۲۸۰ سے ۲۸۴ تک ایسا دیا گیا تھا کہ اگر کوئی ان میں سے خوف آخرت یا شرم دنیا رکھتا تو پھر اس قصہ کرسی کا نام نہ لیتا، مگر یہ حضرات ایسے باشرم اور صاحب حیا ہیں کہ اس کا ذکر مسلسل میں کئے جاتے ہیں۔ اور اب کشتی نوح میں مرزا قادیانی نے میرے والد ماجد کی (جو اہل دنیا اور اہل دین دونوں جماعتوں میں معزز اور مسلّم بزرگ تھے) توہین کی ہے اور مجسٹریٹ گورداسپورہ سے یہ غلط بات نقل کی کہ اس نے خاکسار محمد حسین بٹالوی کو کہا کہ تجھے اور تیرے باپ کو کبھی کرسی نہیں ملی۔ لہذا حمیت وحمایت پدری نے مجھے اس امر پر مجبور کیا کہ ایک دفعہ پھر اس قادیانی کا دروغ پبلک پر ظاہر کروں۔

پس پہلے تو میں خدا تعالی کے حضور، جو منتقم حقیقی ہے، اس کے جھوٹ اور افتراء کو پیش کر کے دعا مانگتا ہوں کہ اے باری تعالی تو اس بات میں جھوٹ بولنے والے پر ہزار لعنت کر۔ اور اس جھوٹ کی سزا میں اس کو دنیا میں بھی ذلیل وخوار کر۔ آمین ثم آمین۔ و یرحم الله عبداً قال آمینا پھر میں ناظرین پر اس دروغ گوئی کے ثبوت میں سرکاری تحریر کی شہادت پیش کرتا ہوں جس سے ہر شخص کو یقین ہوگا کہ کپتان ڈگلس مجسٹریٹ نے ہرگز وہ بات نہیں کہی جو مرزا قادیانی نے ان سے نقل کی ہے۔

میرے والد ماجد شیخ رحیم بخش صاحب رئیس بٹالہ سکھوں کی عمل داری میں بھی معزز عہدوں پر مامور رہے، انگریزی عمل داری میں وہ تحصیلدار وغیرہ رہ چکے ہیں۔ ایسے عہدہ دار کی نسبت کوئی حاکم باخبر کب کہہ سکتا ہے کہ اس کو کبھی کرسی نہیں ملی۔ ۱۸۷۷ء میں بمقام امرتسر قیصری دربار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا، تو شیخ صاحب مرحوم اس میں مدعو ہوئے اور یہ بات مخفی نہیں ہے کہ جو دربار میں مدعو ہوتے ہیں ان کو کرسی ملتی ہے۔ ذیل میں ہم وہ اعلان نقل کرتے ہیں جو ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی طرف سے شیخ صاحب مرحوم کے نام پہنچا تھا:۔

از دفتر ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور

جلسہ بتقریب اختیار کرنے القاب قیصر ہند جنابہ ملکہ معظّمہ

اعلان بنام شیخ رحیم بخش صاحب رئیس بٹالہ

ایک جلسہ بمقام امرتسر بروز عام اعلان اختیار کرنے القاب قیصر ہند جنابہ ملکہ معظّمہ یکم جنوری ۱۸۷۷ء کو ہوگا، اس اطلاع کی رو سے لکھا جاتا ہے کہ واسطے شمول جلسہ مذکور کے بمقام امرتسر آؤ۔ ۳۱ دسمبر ۱۸۷۶ء و یکم جنوری ۱۸۷۷ء کے واسطے مکان رہائش اور کھانا من جانب سرکار والا، معرفت ڈپٹی کمشنر امرت سر ملے گا۔ المرقوم ۲۱ دسمبر ۱۸۷۶ء مقام گورداسپور

شیخ الاسلام بٹالوی فرماتے ہیں کہ میں اپنا حال کیا کہوں؟ صفحہ ۲۸۲ جلد ۱۸، اشاعۃ السنہ میں لکھ چکا ہوں۔ تاہم صرف مرزا کا جھوٹ ظاہر کرنے کی غرض سے (نہ اپنی بڑائی بیان کرنے کی نیت سے)، صرف اس قدر کہتا ہوں کہ باوجودیکہ میں ایک گوشہ نشین خادم دین ہوں، جب کبھی قومی ضرورتوں کیلئے وائسراؤں، کمانڈران چیف، لفٹیننٹ گورنروں، اوران کے سکرٹریوں اور صاحبان فنانشل کمشنرز، کمشنرز، ڈپٹی کمشنرز کے گھروں پر انکی ملاقات کیلئے گیا ہوں، یا درباروں میں شامل ہوا ہوں، تو انہوں نے میری عزت کی اور مجھے کرسی دی ہے۔ سب سے آخری دربار کارونوشن (دربار تاج پوشی) دہلی میں وائسرائے کی طرف سے مدعو ہوا تھا اور یہ امر دیسی اخباروں (وطن وغیرہ) میں مشتہر ہو چکا ہے۔ اس شمولیت دربار کا اعزازی تمغہ بھی خاکسار کو حکومت کی طرف سے عطا ہوا ہے جیسا کہ ایک اور رئیس بٹالہ میاں غلام فرید خان بہادر کو عطا ہوا ہے۔ اگر کبھی خاکسار کو مرزا کے مقابلہ میں کسی عدالت میں پہنچنے کا اتفاق ہوا تو میں اس تمغے سے مرزا کو برسر عدالت شرمندہ کرونگا۔ شائد اسی تمغہ کو دیکھ کر مرزا کی زبان وقلم جھوٹے قصہ کرسی سے بند ہو۔ مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ تحریر وائسرائے (گورنر جنرل) کو جو خاکسار کے نام دعوت دربار کے متعلق پہنچی تھی، نقل کروں۔ مرزا اب بھی کسی تحریر میں اس قصہ کرسی کو نقل کرے گا تو پھر اس تحریر کو نقل کروں گا۔

شیخ الاسلام مولانا محمد حسین بٹالوی اس مقام پر حاشیہ میں لکھتے ہیں کہ مرزا کے مقدمہ خون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں، میں سرکاری گواہ تھا، میں نے عدالت کے عام دستور کے مطابق کھڑے ہو کر شہادت دی تو اس سے مرزا نے جھوٹا قصہ کرسی بنا لیا۔ مگر خدا تعالیٰ نے اس کا صلہ و معاوضہ اس کو بہت جلد ایک مقدمہ ملتان کی شہادت میں دے دیا ہے۔ اور اس پر یہ بیت سچا کر دکھایا

دیدی کہ خون نا حق پروانہ شمع را
و چنداں اماں ندارد کہ شب را سحر کند

اور اگست سن حال (۱۹۰۳ء) میں اس معاوضہ پر اور یہ اضافہ ہوا کہ مقدمہ مولوی کرم الدین صاحب ساکن بھین میں ایک ہندو مجسٹریٹ گورداسپورہ کی عدالت میں جس میں بہت سے حکام ضلع و دیگر شرفاء کرسیوں پر بیٹھے رہے، شہادت کیلئے پیغمبر قادیان کو پانچ گھنٹہ کامل کھڑا رہنا پڑا جس سے اس کا منہ سوکھتا تھا اور پل بہ پل اس کو برف ملا کر دودھ پلایا جاتا تھا۔

کرسی والے معاملے پر بعد میں بھی لکھا جاتا رہا جب مرزا صاحب کو عدالتوں میں خود کھڑے ہو کر گواہی دینا پڑتی تھی۔ اخبار وطن بحوالہ سراج الاخبار لکھتا ہے کہ:

اگست (۱۹۰۳ء) میں عدالت رائے چندو لال مجسٹریٹ درجہ اول ضلع گورداسپور میں کئی مقدمات یکے بعد دیگرے پیش ہوئے...

پہلے گواہان استغاثہ پر من جانب وکلاء مولوی کرم دین کچھ جرح کی گئی۔ پھر مرزا صاحب کا، جو بطور گواہ ملزم طلب ہوئے تھے، بیان ہوا جو ۱۱ بجے سے شروع ہو کر ۴ بجے ختم ہوا۔ مرزا صاحب کا سارا بیان عام گواہوں کی طرح اجلاس میں کھڑا کر کے لیا گیا۔ اس عرصہ میں مرزا صاحب تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دودھ میں برف ملا کر نوش جان فرماتے رہے۔ باقی گواہوں کے لئے ۲۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء کی تاریخ مقرر ہوئی۔

(شحنہ ہند ضمیمہ۔ یکم ستمبر ۱۹۰۳ء۔ ص ۵)

جناب قاسم علی خان ہیڈ کلرک محکمہ نہر، مرزا صاحب کو توجہ دلاتے ہوئے لکھتے ہیں:

اب شمار کر لو کتنی ذلتیں ایک ہی جون میں بھوگنی پڑیں اور ابھی تو پہلا ہی پیالہ ہے کیونکہ مرزا جی کا خود قول ہے کہ اسی دنیا میں بہشت اور دوزخ شروع ہو جاتی ہے۔...

دس بجے سے لے کر برابر پانچ بجے شام تک بلا وقفہ عدالت میں کھڑے رہنا اور سیروں دودھ اور برف کھڑے کھڑے اوڑا جانا۔ جو شخص مرض ذیابیطس میں مبتلا ہو وہ سیروں دودھ اوڑا جائے پھر دس بجے سے پانچ بجے شام تک یعنی سات گھنٹہ تک برابر کھڑا رہے اور بول کی بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجت نہ ہو...اگر ذیابیطس نہ ہوتا تو شاید دھڑیوں اور منیوں دودھ اور برف اڑا جاتے ۔..

(شحنہ ہند میرٹھ ضمیمہ ۲۴۔اپریل ۱۹۰۴ء)

مولانا احمد حسن شوکت مرزا صاحب کے ایک مقدمہ کے بارے میں لکھتے ہیں:

یہ وہ مقدمہ ہے جس میں مرزا قادیانی تقریباً دوسال کش مکش میں مبتلا رہے ۔ نہ دن کو آرام نہ رات کو نیند۔تصانیف بند، الہامات منقطع ۔ یہ وہ مقدمہ ہے جس میں روزمرہ آپ کو متواتر (پیشی کے دنوں میں) چھ چھ گھنٹے پاؤں پر کھڑا رہنا پڑا۔اور یہ وہ مقدمہ ہے جس کے غم وخوف سے اثناءِ تحقیقات میں مرزا جی پر طرح طرح کی بیماریوں نے سخت حملے کئے اور مختلف پیشیوں پر ناگہانی غشی سکتہ وغیرہ طاری ہوتے رہے ۔ ہاں یہ وہ مقدمہ ہے جس میں آپ نے شدت پیاس سے گھبرا کر پانی کا مطالبہ کیا تھا،لیکن نصیب نہ ہوا۔

(شحنہ ہند میرٹھ۔ضمیمہ ۱۶۔اکتوبر ۱۹۰۴ء۔ص ۲)

مرزا صاحب کی کامیابی

اپنی بعثت کی اغراض میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پریس شروع سے آج تک یہی کہتا چلا آیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنی بعثت کی اغراض سے پورے کامیاب ہوکر فوت ہوئے۔

آپ کی بعثت کی اغراض کیا تھیں ۔ بقول الفضل ۱۴ جون یہ تھیں:

۱۔اسلام کو دیگر ادیان پر غالب کرنا۔

۲۔کسر صلیب کرنا بالفاظ دیگر عیسائیت کو شکست فاش دینا۔

۳۔مسلمانوں کے باہمی اختلافات کا فیصلہ کرنا۔

۴۔ایمان جو اٹھ چکا ہے اس کو دلوں میں دوبارہ پیدا کرنا۔ وغیرہ

ان سب اغراض کی تکمیل کا مجمل جواب خلیفہ قادیان کے الفاظ میں یہ ہے کہ:

ابھی تو مرزا صاحب کے مقاصد کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الفضل قادیان ۱۶۔اکتوبر ۱۹۳۷ء)

ناظرین خود مرزا صاحب قادیانی کا اپنا ارشاد بھی سن لیجئے اور بتائیے کہ کیا واقعہ میں ایسا ہو گیا ہے۔آپ فرماتے ہیں:

مسیح کے نزول کے وقت اسلام دنیا میں کثرت سے پھیل جائے گا اور ملل باطلہ ہلاک ہو جائیں گی اور راست بازی ترقی کرے گی (ایام صلح۔ص ۱۳۶)

قادیانی ممبرو! بتاؤ تو سہی کہ بدھ مذہب، عیسائی مذہب، یہودی مذہب، وغیرہ مذاہب باطلہ دنیا سے نابود ہو گئے ہیں؟

جواب دیتے ہوئے سمجھ لینا کہ دنیا میں باخبر اصحاب بھی موجود ہیں۔سب قادیانی ہی نہیں ہیں۔

دور جانے کی ضرورت نہیں صرف قادیان کا حال ہی بتائیے۔کیا وہاں سب ملل فنا ہو گئی ہیں؟ کیا ہندو نہیں ہیں؟ آریہ نہیں ہیں؟ عیسائی اور سکھ وغیرہ نہیں ہیں؟ ذرا اوپر نظر کر کے بتائیے کہ ضلع گورداسپور میں ان مذاہب کا شمار کتنا ہے؟ پھر پنجاب میں کتنا اور سارے ہندوستان میں کتنا ہے؟ ہاں یہ بھی بتا دیجئے کہ وہ زمانہ کب آئے گا جس کی بابت مسیح موعود فرما گئے ہیں کہ:

عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے، مگر ان پڑھے لکھے لوگوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دے گا۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۳۲)

ہندو کالک پندو یونیورسٹی اور ہندو مہا سبھا وغیرہ، کیا ان الفاظ میں ہندو کا معنی وہی ہے جو اس شعر سے مفہوم ہوتا ہے:

چو ہندو رفت در کعبہ مسلمان گشتہ بے ایمان
چو کفر از کعبہ بر خیزد کجا ماند مسلمانی

ناظرین کرام! اتباع مرزا قادیانی، اپنا شمار چھ لاکھ بتا کر اس پر فخر کیا کرتے ہیں۔آج کل اخباروں میں سندھ کے حالات شائع ہو رہے ہیں جہاں پیر پگاڑو کے مریدوں (حروں) نے بڑا اودھم مچا رکھا ہے۔ ان کا شمار بھی چھ لاکھ بتایا جاتا ہے۔ گویا یہ تعداد قدرت کی طرف سے اتباع مرزا کا جواب ہے کہ محض چھ لاکھ کا شمار کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قابل فخر بات نہیں ہے۔ پیر پگاڑو کے مریدوں کو ہم عارفانہ نظر سے دیکھتے ہیں تو قادیانیوں کی تعلیموں کے جواب میں بے ساختہ ہمارے منہ سے یہ شعر نکل جاتا ہے:

آج دعویٰ ان کی یکتائی کا باطل ہو گیا
رو برو ان کے جو آئینہ مقابل ہو گیا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسلمانوں کے اختلافات کیا مٹائے قابل غور بات یہ ہے کہ خود مسلمانوں میں ایک بہت بڑا اختلاف پیدا کر دیا کہ میرے ماننے والوں کے سوا باقی سب کافر ہیں۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۶۳؟)

کیا اچھا اختلاف رفع ہوا۔ غالباً اس کا بدلہ خدا نے ان کو یہ دیا کہ ان کے اتباع میں اس مسئلے پر وہ سر پھٹول ہو رہا ہے کہ الامان و الحفیظ۔

یعنی یہ مسئلہ زیر بحث ہے کہ مرزا صاحب نبی تھے یا نہ؟ منکرین نبوت مرزا (لاہوری جماعت) نبوت مرزا کے قائلین کو سخت گمراہ اور غالی وغیرہ الفاظ سے یاد کرتی ہے۔ قائلین نبوت مرزا، منکرین نبوت کو بدترین الفاظ سے یاد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی اختلافات پیدا ہو گئے ہیں جس پر استاد داغ کا یہ شعر تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ صادق آتا ہے؛

کبھی معشوق تھے وہ بھی جو اب عاشق کہاتے ہیں
کسی کا دل دکھایا تھا اسی کی داد پاتے ہیں

ہاں کسر صلیب جو کیا، اس کے جواب میں عیسائی رسائل سرنگوں ہیں دیکھیں المائدہ، اخوت، نور افشاں، مسیحی مزدور، اور حق وغیرہ، اس کا کیا جواب دیتے ہیں۔

ہاں اتنا ہم کہہ سکتے ہیں کہ براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانے میں بقول مرزا صاحب قادیانی، ہندوستان میں عیسائی پانچ لاکھ تھے، لیکن تازہ مردم شماری میں پچاس لاکھ سے بھی متجاوز ہیں، اگر اتباع مرزا قادیانی اس کا عذر یہ کریں کہ:

مرض بڑھتا گیا جوں جوں دعا کی

تو ہم بھی جواب میں کہیں گے کہ یہ عذر ٹھیک ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۴۲ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۲۶ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چودھویں صدی کے مجدد: مرزا صاحب؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت مرزائیہ کی لاہوری شاخ نے مرزا صاحب قادیانی کے منصب نبوت کا ثبوت کٹھن یا غلط سمجھ کر ان کی طرف دعوی نبوت منسوب کرنا چھوڑ دیا مگر دعوی مجددیت وغیرہ برابر منسوب کئے جاتے ہیں۔ ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں اور اپنے اس دعوی کا ثبوت دینے کو ہر وقت طیار ہیں کہ مرزا صاحب نہ نبی تھے، نہ مجدد، نہ ملہم، نہ محدث، نہ ثقہ راوی تھے، نہ قابل مصنف۔ ان دعاوی کا ثبوت ہم بارہا دے چکے ہیں اور اب بھی دینے کو تیار ہیں۔ لیکن وائے برحال امت مرزائیہ کہ سنی بات کو ان سنی کردیتی ہے کانّ فی اذنیه وقراً

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۶ فروری ۱۹۴۲ء میں ایک مضمون لکھا تھا جس کا عنوان تھا: مرزا صاحب نہ نبی تھے، نہ مجدد۔ اس مضمون میں ہم نے کتب مرزا قادیانی کے حوالہ جات سے اپنا دعوی ثابت کیا تھا قادیان اور لاہور کے کسی اخبار یا رسالہ میں اس کا جواب ہماری نظر سے نہیں گزرا۔ ہاں اخبار پیغام صلح ۱۰ جون میں وہی پرانی رٹ لگائی گئی ہے جو مرزا صاحب قادیانی کے دعوے کے آغاز سے لگاتے چلے آئے ہیں۔ یعنی گزشتہ صدیوں کے صلحاء امت اور مجددین اسلام کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ:

اے نام لیوایان اسلام! اے غفلت شعاران امت محمدیہ! اے تشنہ کامان بادیہ ضلالت!...

صدی کا سرگذر چکا ہے بلکہ اس پر کئی برس اور بھی گزر گئے ہیں۔ لیکن آہ! صد آہ! کہ رسول کریم ﷺ کا وہ ارشاد تمہارے نزدیک پورا نہ ہوا اور کوئی مجدد دنیا میں نہ آیا...

مگر نہیں رسول اللہ ﷺ کے وعدے ٹل نہیں سکتے۔ اللہ تعالی نے ایک خاص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بندہ اس وقت بھی ہم میں مبعوث فرمایا ہے اور اپنے زبردست نشانوں اور زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو ظاہر کیا ہے۔ وہ آیا بھی اور اپنا پیغام دے کر چلا بھی گیا لیکن افسوس کہ تم خواب غفلت سے ابھی تک بیدار نہ ہوئے۔ (پیغام صلح لاہور ۱۰ جون ۱۹۴۲ء ص ۸)

۶ فروری کے اہل حدیث امرتسر میں ہم ثابت کر چکے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنا دعویٰ چودھویں صدی کے سر پر نہیں کیا، بلکہ براہین احمدیہ کے زمانہ تالیف میں آپ مجددیت کے مدعی ہوئے جو تیرھویں صدی کا آخری حصہ ہے۔ ملاحظہ ہو ازالہ اوہام و آئینہ کمالات اسلام وغیرہ۔پس چونکہ مرزا صاحب نے چودھویں صدی کے شروع میں دعویٰ مجددیت نہیں کیا،اس لئے آپ اس صدی کے مجدد نہیں ہو سکتے اور نہ تیرھویں صدی کے مجدد ہو سکتے ہیں کیونکہ تیرھویں صدی کے اخیر میں دعویٰ کیا تھا جیسا کہ ازالہ اوہام وغیرہ سے ثابت ہے۔

رہا یہ سوال کہ پھر اس صدی کا مجدد کون ہے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ ہم ایک دو نہیں بلکہ بیسیوں مجدد پاتے ہیں۔ ہر ایک فرقہ اپنے خیال کے مطابق اپنے مقتداء کو مجدد کہتا ہے۔ بریلوی حنفیہ کے نزدیک مجدد مأۃ حاضرہ مولوی احمد رضا خان صاحب ہیں جو اسی صدی میں گذر رہے ہیں۔ جماعت اہل حدیث کے نزدیک نواب صدیق حسن خان صاحب بھوپالی مجددین میں شمار ہوتے ہیں۔آپ بھی اسی صدی میں فوت ہوئے ہیں۔ رہی یہ بات کہ مرزا صاحب قادیانی نے پیغام دیا مگر لوگوں نے قبول نہ کیا، ہم بھی اس کے قائل ہیں۔ دیکھئے ان کا پیغام کیسے صاف لفظوں میں ہے جس کا نام انہوں نے خود ہی آخری فیصلہ رکھا ہے، اور جس کے مقابلہ میں پہلے سب نشانات ہیچ بلکہ کالعدم قرار دیئے ہیں جس کا مضمون یہ ہے کہ:

اے میرے دعویٰ کو ماننے والو!

بلکہ اے میرا نام سننے والو!

اے میرے مریدو اور غیر مریدو!

غور سے سنو کانوں کے پردے ہٹا کر سنو!

میں اپنے دعویٰ کی صداقت کا مدعی ہوں مگر مولوی ثناء اللہ میری تکذیب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے۔ اسلئے میں تم کو آخری پیغام دیتا ہوں کہ میں نے خدا کے حضور اس نزاع کے تصفیہ کے لئے یوں دعا کی تھی:

الٰہی ہم دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں فوت کر دے۔ (اشتہار ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

خدا نے میری یہ دعا قبول کر لی اور بالفاظ قرآنی الہام اجیب دعوۃ الداع مجھ پر نازل فرمایا۔

پس اے میرے مریدو! بلکہ میرا نام سننے والو! تم سب گواہ رہو کہ یہ آخری فیصلہ ہے جب یہ واقع ہو جائے تو تم اس پر ایمان لانا

ہم بھی پیغام صلح کے الفاظ میں افسوس سے کہتے ہیں کہ:

اے نام لیوایان احمدیت! اے غفلت شعاران قادیانیت! اے تشنہ کامان بادیہ ضلالت! تمہیں کیا ہو گیا کہ تم مرزا صاحب کے اس کھلے فیصلے اور پیغام حق کو قبول نہیں کرتے اور حجت پر حجت کئے جاتے ہو۔ یاد رکھو ایک دن آنے والا ہے جب تمہیں اس گمراہی غفلت شعاری اور مرزا صاحب کی ناقدرشناسی کا جواب دینا ہوگا

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیونکر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۲۷ ص ۴-۵)

مرزا صاحب کا سر صلیب؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عیسیٰ، مسیح موعود ہو کر دنیا میں تشریف لائیں گے تو صلیب کو توڑ دیں گے (یکسر الصلیب)۔ مطلب یہ کہ عیسائی مذہب مغلوب ہو جائے گا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جب مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو ان پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال وارد ہوا کہ بحیثیت مسیح موعود ہونے کے آپ کے فرائض میں کسر صلیب بھی داخل ہے۔ہم دیکھتے ہیں کہ صلیب کی شکست نہیں ہوئی۔

اس سوال کا جواب مرزا صاحب قادیانی اور ان کے اتباع کی طرف سے ہمیشہ وہی دیا گیا جو اخبار الفضل ۲۶ مئی میں نکلا ہے کہ:

کسر صلیب سے مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب نے دلائل کے ساتھ ثابت کر دیا کہ مسیح کی موت صلیب پر نہیں ہوئی ،اس لئے ان کا کفارہ بھی نہیں ہوا ،کیونکہ عیسائی عقیدہ کی رو سے کفارہ کیلئے صلیبی موت شرط ہے جو واقع نہیں ہوئی۔اس سے عقیدہ کفارہ خود ہی باطل ہو گیا۔پس یہی کسر صلیب ہے۔

آج معلوم ہوا کہ علماء اسلام کا عقیدہ متعلقہ حیات مسیح تردید کفارہ کے لئے بہترین حربہ ہے کیونکہ اس عقیدہ سے مثل مشہور: نہ بانس رہے نہ بانسری بجے۔،خود صادق آتی ہے یعنی کفارے کا تصور خود بخود اٹھ جاتا ہے۔اب یہ علماء قادیان کا کام ہے کہ اس امر کا فیصلہ کریں کہ کفارہ مسیح کی تردید کے لئے کون سا مذہب ابلغ اور مفید تر ہے۔اس کی تفصیل ہم یہیں چھوڑ کر عیسائیوں کا جواب پیش کرتے ہیں جو انہوں نے الفضل قادیان کو دیا ہے۔اخبار الحق راولپنڈی لکھتا ہے کہ:

ان (مرزا غلام احمد قادیانی) کے دعویٰ کسر صلیب کا یہ اثر ہے کہ آج ملک ہند کے شہروں کے علاوہ دیہاتوں میں بھی صلیب کے نشان دکھائی دیتے ہیں اور مسیحیت کا بطلان کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ مرزا جی اور ان کے دعاوی کا بطلان کرنے والوں میں زیادہ تعداد ان مسیحیوں کی ہے جو مسلمانوں کے گھروں میں پیدا ہوئے اور اب مسیح پر ایمان لا کر صلیب کے شیدائی بنے ہوئے ہیں اور اگر مرزا جی کی کسر صلیب سے یہی مراد ہے کہ صلیب کے پیرؤوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جاء تو اس کسر صلیب پر قادیانیوں کو ناز نہیں کرنا چاہیے۔(الحق راولپنڈی ۲۰ جون ۱۹۴۲ء ص ۵)

احمدی ممبرو!

مشکل بہت پڑیگی برابر کی چوٹ ہے۔آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۲۷ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح موعود اور یاجوج ماجوج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عیسائی لوگ حضرت عیسی کی الوہیت کا ثبوت دینے میں جس قدر زور آزمائی کرتے ہیں، مرزائی اصحاب مرزا غلام احمد صاحب کی مسیحیت ثابت کرنے میں اس سے کچھ کم زور نہیں لگاتے، مگر ریگ کی دیوار میں جو قوت ہوتی ہے اس کو سب جانتے ہیں۔ آج ہم اس کی ایک جدید مثال پیش کرتے ہیں۔

لاہور کے مرزائی اخبار پیغام صلح میں ایک مضمون چھپا ہے جس میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود بنا کر زمانہ مسیح موعود کے نشانات کا ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً یاجوج ماجوج کا خروج، طاعون کا پھیلنا، حج کا روکا جانا، رمضان میں کسوف وخسوف وغیرہ

اخبار اہل حدیث امرتسر میں ان باتوں کا مفصل جواب کئی دفعہ دیا گیا ہے مگر چونکہ یہ لوگ اپنے اخباروں اور رسالوں میں بار باران باتوں کا ذکر کرتے ہیں، اس لئے ان کا جواب دینا ضروری ہے۔ بقول مضمون نگار یاجوج ماجوج سے مراد یورپ کی اقوام ہیں جن کے مابین آج کل جنگ (عظیم دوم) ہو رہی ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ بتائی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں یورپ کی عیسائی اقوام تمام دنیا پر پھیل جائیں گی اور خشکی اور تری کے تمام مقامات پر ان کا تصرف ہوگا۔ (پیغام صلح لاہور ۳ جون۔ ص ۶)

حضرت مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: حیرت ہے کہ یہ لوگ مذہبی امور میں کتنے دلیر واقع ہوئے ہیں، اور ہوائی قلعے بنانے میں کس قدر مشّاق ہیں۔ پہلے تو اپنے پیرومرشد قادیانی کی تعلیم کے ماتحت اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج ٹھہرایا ہے (حمامۃ البشری)، پھر ان کے ملکی تصرفات کو ان کا خاص نشان قرار دیا ہے۔ مگر حدیثوں میں یاجوج ماجوج کا جو صریح نشان آیا ہے اس کو چھپا لیا اور حدیث کی تحریف کر کے خوش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو گئے کہ ہم نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود ثابت کر دیا۔

سنئے! حدیثوں میں دجال اور یاجوج ماجوج کے واقعات کا ذکر اس ترتیب سے ملتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰ، دجال کو قتل کر کے فارغ ہوں گے تو خدا ان کو اطلاع دے گا کہ میں ایسے انسان بھیجنے والا ہوں کہ تم میں سے کسی کو ان کے ساتھ مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں ہے۔

فحرز عبادی الی الطور و یبعث اللہ یاجوج ماجوج و ھم من کل حدب ینسلون۔ (مشکوۃ کتاب الفتن باب علامات بین یدی الساعۃ)۔

(پس میرے فرمانبردار بندوں کو کوہ طور پر لے جاؤ اس وقت اللہ تعالی یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر بلندی سے نیچے اتر آئیں گے)

یہ حدیث جو بحوالہ ترمذی شریف مشکوۃ میں ملتی ہے اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج اس وقت خروج کریں گے جب مسیح موعود، دجال کے قتل سے فارغ ہو جائیں گے۔ لیکن ان کے خروج سے پہلے مسیح موعود کو حکم ہوگا کہ میرے بندوں کو کوہ طور پر لے جاؤ اور وہ ان کو لے جائیں گے۔

یہ ترتیب تو حدیثوں میں مذکور ہے۔ اس کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد صاحب کی تصریحات یہ ہیں کہ مسیح موعود میں ہوں، دجال سے مراد عیسائیوں کے پیشوا پادری لوگ ہیں۔ اور یاجوج ماجوج سے مراد یورپی اقوام جرمنی، روس اور انگریز وغیرہ ہیں۔ (حمامۃ البشری)۔

(مولوی محمد علی امیر جماعت مرزائیہ لاہور نے مرزائیوں کے لئے ایک اور مشکل پیدا کر دی ہے۔ آپ نے واضح الفاظ میں کہہ دیا ہے کہ:

موجودہ زمانہ کی یورپین اقوام دجال ہیں۔ (پیغام صلح یکم جولائی ۱۹۴۲ء ص ۵)۔

بالفاظ دیگر جرمنی، اٹلی، روس اور انگلستان وغیرہ میں بسنے والی قومیں بقول موصوف دجال ہیں۔ لطف یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، دجال کو قتل کرنے کی بجائے اس کی حکومت کے ماتحت رہے، اور اس ماتحتی پر عمر بھر فخر کرتے رہے یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔ اب ان کے اتباع بھی دجال کے ماتحت ہیں۔

کیا خوب مسیح موعود ہیں کہ آئے تو تھے دجال کو قتل کرنے، مگر خود اس کے غلام بن گئے۔

ناظرین یہ ہے اس جماعت متکلمین کا علم کلام جو نہ دیکھا جائے نہ سنا جائے۔ امام کچھ کہتا ہے اسکے اتباع کچھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہتے ہیں۔کیا خوب! من چہ سرائم طنبورہ من چہ سراید)

اب سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دجال یعنی پادریوں کو کب قتل کیا؟ وہ تو اب تک زندہ پھرتے ہیں۔ اور اعتبار نہ ہو، تو پادری برکت اللہ صاحب اوران کے احباب کو دیکھ لیں کس طرح دندناتے پھرتے ہیں۔اور آئے دن اسلام کے خلاف لکھتے رہتے ہیں۔ ہاں مرزا صاحب قادیانی خود بدولت عرصہ ہوا وفات پا چکے ہیں۔

اگر کہا جائے کہ دجال کے قتل سے مراد جسمانی قتل نہیں بلکہ دلائل کے ساتھ غلبہ پانا مراد ہے جو مرزا صاحب قادیانی پا چکے ہیں تو جواب میں ہم کہیں گے کہ یہ تو شاعرانہ قتل ہے جس کا ذکر استاد ذوق نے یوں کیا ہے

دیکھنا اے ذوق ہو جائیں گے پھر لاکھوں کے خون
ہے لگایا آج اس نے لب پہ لاکھا پان کا

شاعرانہ نقطہ نگاہ سے تو یہ تخیل موزوں ہے، مگر واقعہ کے خلاف ہے اور شرعی اصطلاح میں کذب ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا دجال بھی زندہ ہے اور یاجوج ماجوج بھی خوب ترقی پر ہیں۔خود مرزا صاحب آج دنیا میں نہیں ہیں۔

گئی محفل کی رونق داغ کے ساتھ
وہی بس تھا غنیمت وہ نہیں ہے

طاعون کا ذکر حدیثوں میں مسیح موعود کی علامات کے سلسلہ میں نہیں آیا۔ ہاں مرزا صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ قادیان میں طاعون نہیں آئے گا۔اس لئے ان کی تکذیب کرنے کو قادیان میں طاعون ضرور آیا (حقیقت الوحی۔ص ۸۴ حاشیہ ملاحظہ ہو)۔

اس لحاظ سے تو طاعون کا نشان ٹھیک ہے کہ اس سے مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی نمایاں طور پر باطل ثابت ہوتا ہے۔

مضمون نگار نے لکھا ہے کہ مرزا قادیانی کے زمانہ میں بحکم سرکار حج روک دیا گیا تھا۔یہ روکاوٹ بھی آپ کی صداقت کی دلیل ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ حج کبھی نہیں روکا گیا۔ بیماری پھیل جانے کی وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صرف ٹیکہ کرا کر جانے کا حکم ہوا تھا۔

مسیح موعود کی علامتوں میں سے آگ ظاہر ہونے کی علامت کا ذکر کسی صحیح حدیث میں نہیں ملتا۔

اسی طرح رمضان کی خاص تاریخوں میں سورج گرہن مسیح موعود کی علامتوں میں سے کوئی علامت نہیں ہے۔اس کے علاوہ وہ مکذوبہ روایت جو اس گرہن کے متعلق پیش کی جاتی ہے، نہ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے نہ کسی صحابی کا قول۔ بلکہ بہت پیچھے آنے والا ایک شخص محمد بن علی کہتا ہے کہ ہمارے مسیح موعود کی دو بڑی نشانیاں ہیں جب سے زمین آسمان پیدا کئے گئے وہ واقع نہیں ہوئیں۔ یعنی رمضان میں قمر کی پہلی تاریخ کو چاند گرہن لگے گا، اور نصف رمضان میں سورج کو۔

مرزا غلام احمد کو اس بات کا اعتراف ہے کہ ۱۳۱۱ھ (مرزا کی زندگی) سورج اور چاند کے دو گرہن جو وقوع پذیر ہوئے ایسے گرہن پہلے بھی ہو چکے تھے (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۹۶)۔

مختصر یہ ہے کہ روایت مذکورہ نہ حدیث ہے، نہ کسی صحابی کا قول۔ اگر کچھ ہے بھی تو اس سے مرزا صاحب قادیانی کی صداقت ثابت نہیں ہوتی کیونکہ ان کو تسلیم ہے کہ ایسے گرہن پہلے بھی ہو چکے ہیں۔

ہاں ان کا یہ کہنا کہ پہلے گرہنوں کے وقت کوئی شخص مدعی نہیں ہوا۔

ہوتا کیسے جب کہ روایت کے مطابق وقوعہ ہوا ہی نہیں۔ یہ تو آپ ہی کا خاصہ ہے کہ قرآن و حدیث کے صریح الفاظ کے خلاف ان کے معانی بتاتے ہیں۔

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۴۲ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۶۱ھ جلد ۳۹ نمبر ۲۸ ص ۵۔۶)

خلیفہ قادیان اور گورنمنٹ برطانیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) عرصہ سے اپنے رؤیا اور الہام وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع کر رہے ہیں کہ اس جنگ میں آخر کار انگریزوں کی فتح ہو گی ۔ ۲۸ مارچ ۱۹۴۱ء کے الفضل میں خلیفہ صاحب کی طرف سے ہدایت شائع ہوئی تھی کہ ۳۔ اپریل کو روزہ رکھو اور ۴۔ اپریل بروز جمعہ انگریزوں کی فتح کے لئے دعا کرو۔

پھر اس سے بھی بڑھ کر دعوی کیا کہ انگلستان کی حفاظت کا کام خدا تعالی نے میرے سپرد کیا ہے۔ (الفضل ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۱ء ص ۵)

ان حالات کے ماتحت یقین کیا جاتا تھا کہ انگریزوں کو ضرور فتح حاصل ہو گی مگر لیبیا میں طبروق کی حالت دگرگوں دیکھ کر خلیفہ قادیان کے تیور بھی بدل گئے۔ چنانچہ ۳ جولائی سن رواں کے الفضل میں خلیفہ صاحب کا خطبہ شائع ہوا ہے جس میں آپ نے ستمبر ۱۹۴۰ء کے ایک خواب کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے:

میں نے رات کو رؤیا دیکھا کہ گویا میں مصر میں ہوں اور لیبیا کے محاذ پر دشمن کی فوجوں کے درمیان جنگ ہو رہی ہے۔ اس وقت لڑائی کا میدان مجھے اس شکل میں دکھایا گیا کہ گویا انگریزی علاقہ ایک ہال کی طرح ہے۔ اس ہال میں ایک طرف سے سیڑھیاں اترتی ہیں۔ چوڑی چوڑی سیڑھیاں کچھ دور تک سیدھی جا کر پھر ایک طرف کو مڑ جاتی ہیں۔ گویا وہ اس ہال میں آنے کا راستہ ہے۔ میں نے دیکھا کہ انگریزی فوج دشمن کے دباؤ کو برداشت نہ کرتے ہوئے پیچھے ہٹی ہے۔ وہ بڑی بہادری سے لڑتی ہے مگر دشمن کا زور اتنا زیادہ ہے کہ وہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی...

میں نے یہ رؤیا ۱۹۴۰ء کے جلسہ پر بھی پچیس ہزار کے مجمع میں سنایا تھا اور غالباً جلسہ کی روداد میں شائع بھی ہو چکا ہے۔ (الفضل ۳ جولائی ۱۹۴۲ء ص ۱)

نکتہ بعد الوقوع کے اصول سے یہ خواب برمحل بنایا گیا ہے۔ ہم نے اس لئے کہا ہے کہ خلیفہ صاحب نے ۱۹۴۰ء کے جلسہ قادیان کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میں بھی یہ خواب ہزارہا کے مجمع میں سنایا گیا۔ اس کے علاوہ یہ خواب غالباً ۱۹۴۰ء کے جلسہ کی روداد میں بھی شائع ہوا ہے۔ سو تلاش کرنے پر معلوم ہوا کہ اس جلسہ کی روداد الفضل ۳۱ دسمبر ۱۹۴۰ء میں اور خلیفہ صاحب کی تقریر یکم جنوری ۱۹۴۱ء کے الفضل میں چھپی ہے۔ ان ہر دو پرچوں میں نہ تو مصر و لیبیا وغیرہ کی جنگ کا ذکر ہے، نہ ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ خواب کا۔ البتہ الفضل یکم جنوری ۱۹۴۱ء میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے ایک اور خواب کا ذکر بعنوان سیر روحانی مندرج ہے۔ اس میں بھی اس خواب کے متعلق کوئی اشارہ تک نہیں ہے۔

اب معاصر الفضل قادیان کا فرض ہے کہ وہ ہمیں اس پرچے کا پتہ بتائے جس میں خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کا یہ خواب شائع ہوا ہے ورنہ ہمارا جملہ نکتہ بعد الوقوع تسلیم کرے اور اس تسلیم سے نہ گھبرائے کیونکہ اس قسم کی مثالیں قادیانی لٹریچر میں بکثرت ملتی ہیں جن میں حکایات تو ہوتی ہیں مگر محکی عنہ نہیں ہوتا۔ مثال کے لئے یہ فقرہ سامنے رکھ لے:

تفسیر ثنائی میں لکھا ہے ابو ہریرہ ناقص الفہم تھا۔ (براہین احمدیہ ج ۵ ص ۲۳۴)

معاصر پیغام صلح لاہور بھی ہمارے اس دعوی (نکتہ بعد الوقوع) کی تائید کرتا ہوا ۸ جولائی کی اشاعت میں صفحہ ۳ پر رقم طراز ہے:

یہ خوابیں اور پیش گوئیاں بھی عجیب ہیں۔ واقعہ جب ہو چکتا ہے تو اس کے بعد خواب اور پیش گوئی شائع ہوتی ہے۔ یہ تو محض عوام کی ذہنیت سے ناجائز فائدہ اٹھانا روحانیت نہیں۔ (پیغام صلح ۸ جولائی ۱۹۴۲ء ص ۳)

دوسرا رخ۔

خلیفہ صاحب الفضل کے اسی پرچہ میں پینترا بدلتے ہوئے لکھتے ہیں:

اگر میں اور جماعت احمدیہ دعا کریں تو انگریزوں کو کامیابی ہوسکتی ہے

(الفضل قادیان ۳ جولائی ۱۹۴۲ء ص ۲)

کیوں صاحب! یہ اگر مگر کیسا۔ انگلستان کی حفاظت کا کام آپ کے سپرد کیا گیا۔ آپ نے اپنے مریدوں کو بتاکید حکم دیا کہ روزہ رکھ کر نماز جمعہ کی دوسری رکعت میں انگریزوں کے لئے دعا کریں۔ چاہیے تو یہ تھا کہ اس کے بعد انگریزوں کو کامیابی حاصل ہوتی۔ مگر ہوا کیا؟ وہی جس کا سب کو علم ہے۔

آگے چل کر ایک اور پینترا بدل کر خلیفہ صاحب کہتے ہیں:

میں نے متواتر انگریزوں کو توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ سچے دل سے ہماری طرف دعا کے لئے متوجہ ہوں تو اللہ تعالی ان کی مشکلات دور کر دے گا۔ مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس کہ اپنی مادی ترقیات کی وجہ سے ان کو یہ تحریک نہیں ہوتی کہ ہمیں دعا کے لئے کہیں ...

مگر بعض مشیروں نے یہ رائے دی ہے کہ اس سے مختلف قوموں میں انگریزوں کے متعلق بدظنی پیدا ہو جائے گی۔ حالانکہ انگریزی قوم اس وقت ایسے مصائب میں سے گزر رہی ہے کہ ایسی بدظنیوں کی کوئی پرواہ نہ کرنی چاہیے۔ اب کیا مختلف قوموں میں اس کے متعلق بدظنی نہیں پائی جاتی۔ ہر قوم اس پر الزام لگاتی ہے کہ وہ ہر موقع پر دوسری سے مل جاتی ہے اور فساد پیدا کر دیتی ہے کانگریس کو یہ شکایت ہے کہ وہ مسلم لیگ سے مل کر ہندو مسلم اتحاد نہیں ہونے دیتی۔ مسلم لیگ کہتی ہے کہ وہ کانگریس سے ڈر کر مسلمانوں کو ان کے جائز حقوق سے محروم رکھ رہی ہے۔ سوشلسٹ کہتے ہیں کہ وہ مالداروں کے ہاتھ میں ہے۔ اور کیپٹلسٹ شور مچاتے ہیں کہ وہ برطانوی کیپلسٹوں کو فائدہ پہنچانے کے لئے ہمیں نقصان پہنچاتی ہے۔ غرض کہ کوئی ایک قوم بھی نہیں جو موجودہ حکومت پر خوش ہو۔ پھر کوئی وجہ نہیں کہ وہ ان قوموں میں بدظنی پیدا ہو جانے کے ڈر سے دعا کرانے کی طرف متوجہ نہ ہوں اور اللہ تعالی سے مدد نہ چاہتی ہوئی اپنی مشکلات کو لمبا کرتی جائے۔

(الفضل ۳ جولائی ۱۹۴۲ء ص ۲)

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ مریدوں کو بتاکید دعا کرنے کا حکم دیا جاتا ہے کہیں انگلستان کی حفاظت اپنے ذمے لی جاتی ہے مگر جب دیکھتے ہیں کہ میری دعاؤں کا اثر وہی ہوا ہے جو استاد مومن خان نے کہا ہے:

آخر تو دشمنی ہے دعا کو اثر کے ساتھ

تو یہ شرط لگا دی کہ انگریز مجھ سے دعا کی درخواست کریں اور درخواست نہ کرنے کی صورت میں چند غیر ضروری واقعات بھی پیش کر دیئے۔ اس کے باوجود اصل مقصد میں ہم خلیفہ قادیان کی تائید کرتے ہیں کہ انگریزی حکومت ان سے دعا کی درخواست کرے کیونکہ آپ ایسے باپ کے بیٹے ہیں جن کی دعائیں قبول ہوتی تھیں۔ جس کی ایک ہی مثال پیش کرنا کافی ہے جناب ممدوح نے ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک دعا شائع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تھی جس کے مختصر الفاظ یہ ہیں:

الٰہی مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما ہم دونوں میں سے تیرے نزدیک جو جھوٹا ہے اسکو سچے کی زندگی میں ہلاک کر دے۔

یہ دعا ایسی قبول ہوئی کہ سب نے اس کی قبولیت کا نظارہ دیکھا کہ حسب دعا مرزا غلام احمد صاحب بفرمان اماما ینفع الناس فیمکث فی الارض سچا آج تک زندہ ہے۔ کسی مومن یا کافر کو اس میں شک کرنے کی گنجائش نہ رہی۔ خلیفہ صاحب بھی اسی باپ کے بیٹے ہیں اس لئے ان کی بھی دعاؤں کی قبولیت میں کوئی شبہ نہ کرنا چاہیے کیا ہی سچ ہے:

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

ناظرین کرام! قادیانی بھول بھلیاں ملاحظہ کیجئے۔ بڑے میاں بزرگوار مرزا صاحب قادیانی تو لکھتے گئے۔

انا حرز للبرطانیہ (نور الحق۔ص۳۲) میں حکومت برطانیہ کے لئے تعویذ ہوں۔

بقول ابن الفقیہ نصف الفقیہ خلیفہ جی نے بحیثیت ذمہ داری خلافت انگلستان کی حفاظت کا ذمہ لیا اور مریدوں کو روزہ رکھ کر جمعہ پڑھنے اور جمعہ میں برطانیہ کے لئے دعاء فتح مانگنے کا حکم دیا۔ اب اخیر میں کہہ دیا کہ حکومت برطانیہ ہم سے درخواست کرے کہ ہم اس کے لئے فتح کی دعا کریں تو فتح یقیناً ہوگئی۔ چہ خوش!

کوئی ان مقدس لوگوں سے پوچھے کہ انگلستان کی حفاظت کی ذمہ داری کو پورا کرنے کے لئے حکومت سے درخواست کرانے کی کیوں ضرورت پیش آئی۔ اس کے متعلق دوسرے نمبر میں کچھ اور بھی لکھیں گے:

نہیں معلوم تم کو ماجرائے دل کی کیفیت
سنائیں گے تمہیں ہم ایک دن یہ داستان پھر بھی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جولائی ۱۹۴۲ء جلد ۳۹ نمبر ۲۹ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان اور گورنمنٹ برطانیہ

ایک اور پینترا بدلا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ ہفتے اس مضمون کی پہلی قسط میں ہم بتا آئے ہیں کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے فرض (حفاظت انگلستان) سے خود بخود سبکدوش ہونے کی بجائے انگریزوں کو کہا کہ:

جنگ میں فتح یابی کے لئے مجھ سے دعا کرانے کی درخواست کرو تو خدا تم کو یقیناً فتح دے گا۔

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کا ایسا کہنا کیسی غیر معقول بات ہے جب کہ خود ہی اقرار کرتے ہیں کہ خدا نے انگلستان کی حفاظت کا کام میرے سپرد کیا ہے۔

(الفضل ۱۱۔اپریل ۱۹۴۱ء)

اس اعتراف ذمہ داری کے باوجود انگریزوں کو حکم دیتے ہیں کہ مجھ سے دعا کی درخواست کرو۔ آج ہم جو حوالہ پیش کرنا چاہتے ہیں وہ اس سے بھی زیادہ عجیب ہے۔ اخبار الفضل اپنے خلیفہ کے خطبہ جمعہ کا اقتباس یوں نقل کرتا ہے:

پھر (خلیفہ صاحب) فرمایا کہ اگر یہ لوگ خدا تعالی کے حضور استدعا کریں کہ ہم تجھ سے وعدہ کرتے ہیں کہ تیری صداقت جہاں ملے گی ہم اسے ضرور قبول کریں گے اور اگر متحارب قوموں سے کوئی اتنی تبدیلی کے ساتھ خدا تعالی مدد مانگے تو مجھے یقین ہے کہ وہ اس مصیبت کو ٹال دے گا۔

(الفضل ۴ جولائی ۱۹۴۲ء ص ۶)

متحارب قوموں کے معنی ہیں لڑنے والی قومیں۔ ان معنی سے جہاں یہ لفظ ایک طرف انگریزوں اور ان کے اتحادیوں کو شامل ہے، تو دوسری طرف جرمنی اور اٹلی وغیرہ کو بھی شامل ہے۔ پس خلیفہ صاحب کے مندرجہ بالا کلام کے معنی یہ ہوئے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر جرمنی اور اٹلی وغیرہ بھی خلیفہ صاحب سے دعا کی درخواست کریں تو آپ کی دعا ان کے لئے بھی مفید ثابت ہوگی یعنی ان کو بھی فتح حاصل ہوگی ایسا ہی اگر جاپان بھی درخواست کرے تو وہ بھی فتح یاب ہوگا۔

کیوں نہ ہو، قادیانی فیض کا چشمہ سب کے لئے کھلا ہے:

پیاسو! سبیل ہے سرکوثر لگی ہوئی

ایک طرف بالخصوص انگریزی حکومت کو اولی الامر منکم کا مصداق ماننا (ضرورۃ الامام از مرزا قادیانی) دوسری طرف کل متحارب اقوام کو اپنی دعا سے فائدہ پہنچانے کا شوق دلانا اس شعر کا مصداق ہے

حلف عدو سے قسم مجھ سے کھائی جاتی ہے
الگ ہر ایک سے چاہت بتائی جاتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۴۲ء جلد ۳۹ نمبر ۳۰ ص ۵۔۶)

مسیح قادیان قابل مصنف نہ تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج سے پہلے کئی پرچوں میں ہم نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے بلکہ جماعت مرزائیہ (قادیانی ہو، یا لاہوری، پوربی ہو، یا پچھمی، دکنی ہو، یا اتری) کو چیلنج بھی دیا ہے کہ وہ ہمارے ساتھ اس موضوع پر بحث کرلے۔

مولانا محمد ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اس مباحثہ کے لئے سیالکوٹ میں انتظام کرنے کا وعدہ بھی کیا تھا۔ ملاحظہ ہو اہل حدیث امرتسر ۲۹۔مئی ۱۹۴۲ء

ہمارے اس چیلنج پر قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت جولائی ۱۹۴۲ء میں توجہ کی گئی ہے۔ ادھر ادھر کی حشو و زوائد باتیں کرنے کے بعد لکھا ہے کہ ہمیں یہ مباحثہ منظور ہے مگر تحریری ہونا چاہیے۔ جس کی صورت یہ بتائی ہے کہ ایک طرف اہل حدیث امرتسر میں مباحثے کے پرچے شائع ہوتے رہیں، دوسری طرف ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ریویو آف ریلی جنز میں شائع کرتے رہیں گے۔

تحریری مباحثہ ہمیں منظور ہے۔مگر اس طرح نہیں جس طرح اڈیٹر صاحب ریویو آف ریلی جنز نے لکھا ہے ۔اس طریق سے یہ مباحثہ بہت طویل ہوتا چلا جائے گا کیونکہ اخبار اہل حدیث امرتسر ہفتہ وار ہے اور ریویو آف ریلی جنز ماہوار ۔مثلاً اہلحدیث یکم جنوری میں جو مضمون چھپے گا، یکم فروری تک اس کے جواب کا انتظار کرنا پڑے گا ۔لہذا ہم ایک ایسی تجویز پیش کرتے ہیں جس سے انکار کرنا جماعت مرزائیہ کو عموماً اور جماعت قادیانیہ کو خصوصاً ہرگز جائز نہیں ۔وہ یہ ہے کہ تحریری مباحثہ اس طرح ہو جس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے امرتسر میں ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی سے کیا تھا ۔جس کی صورت یہ تھی کہ ہر ایک مناظر بصورت املاء تقریر کرتا جاتا تھا اور فریقین کے محرر لکھتے جاتے تھے اور پرچہ مکمل ہونے کے بعد سب کو سنا دیا جاتا تھا۔ اسی طریق سے تحریری مباحثہ ہمیں منظور ہے۔

پس ہم نے قادیانیوں کے سامنے ان کے نبی کا اسوہ حسنہ پیش کر دیا ہے جس سے انکار کرنا ان کے لئے کسی طرح زیبا نہیں بلکہ جائز بھی نہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے:

عالم بمنت یک طرف　　　آں شوخ تنہا یک طرف

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جولائی ۱۹۴۲ء جلد ۳۹ نمبر ۳۰ ص ۶)

اخبار ایمان، صدق، پیغام صلح اور مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۷۔اگست روایت کرتا ہے کہ پٹی کے اخبار، ایمان، نے اور صدق لکھنو نے مان لیا ہے کہ یاجوج ماجوج یورپ کی اقوام ہیں۔

پیغام صلح لاہوران دونوں اخباروں کے اس تسلیم کرنے پر ان سے سوال کرتا ہے کہ مسیح موعود کہاں ہیں؟ یعنی جب تم دونوں اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج مان گئے، تو مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مان لو، ورنہ بتاؤ مسیح موعود کہاں ہے؟

اس سوال کا معقول جواب تو یہ اخبارات ہی دیں گے مگر اہل حدیث امرتسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سوال کا جواب ملتوی رکھ کر پوچھتا ہے کہ:

یاجوج ماجوج کہاں رہتے ہیں؟

پیغام صلح لاہور کے اسی پرچے کے صفحہ ۵ پر یاجوج ماجوج کے متعلق ایک روایت لکھی ہے جس میں گو اپنے مجدد قادیانی کی طرح پوری تحریف کی ہے تاہم اصل مطلب فوت نہیں ہوسکا۔ پہلے ہم روایت مذکورہ کے الفاظ سنن ترمذی سے نقل کرتے ہیں پھر ان پر بحث کریں گے وہ روایت یہ ہے:

یو حی اللہ الیہ ان حرّز عبادی الی الطور فا نی قد انزلت عبا داً لی لا ید ان لا حدا بقتا لھم قا ل و یبعث اللہ یا جو ج و ما جو ج .. فیر غب عیسی ابن مر یم الی اللہ و اصحا بہ قا ل فیر سل اللہ علیھم النغف فی رقا بھم فیصبحو ن فر سی موتی کمو ت نفس وا حدۃ (ترمذی باب فتنۃ الدجال۔حدیث نمبر ۲۲۴۰)

اس روایت کا ترجمہ یہ ہے:

اللہ تعالی مسیح موعود کو اطلاع دے گا کہ میرے ایمان دار بندوں کو طور کی طرف لے جا۔ میں ایسے لوگ بھیجنے والا ہوں جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں پھر خدا تعالی یاجوج ماجوج کو بھیج دے گا (یہاں تک کہ) حضرت عیسی اوران کے ساتھی اللہ کی طرف دعا کرتے متوجہ ہوں گے تو خدا تعالی یاجوج ماجوج کی گردنوں میں زہریلی پھنسی پیدا کردے گا جس سے وہ سب یک دم مرجائیں گے۔

ناظرین! حدیث کے الفاظ اور ترجمہ ملحوظ رکھ کر پیغام صلح کے الفاظ سنیئے۔

پیغام صلح لاہور اپنے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانے کے طاعونی کیڑوں کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے:

یہ وہی طاعونی کیڑا ہے جس کا ذکر حدیث میں ان الفاظ میں موجود ہے فیر غب عیسی و اصحا بہ فیرسل اللہ علیھم النحف (اسی طرح مرقوم ہے۔ثنا) فی رقا بھم فیصبحو ن فر سی کمو ت نفس واحدۃ

(پیغام صلح لاہور ۲۷۔اگست ۱۹۴۲ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کا ترجمہ یوں کیا ہے:

پس خدا کا نبی مسیح موعود اور اس کے اصحابی متوجہ ہوں گے اور خدا تعالی ان مخالفوں کے خیموں میں ایک پھوڑا ظاہر کرے گا پس ایک چیرے پھاڑے ہوئے شخص کی موت کی طرح ہو جائیں گے۔

(پیغام صلح۔۲۷۔اگست ۱۹۴۲ء ص ۵)

مضمون نگار نے اس ترجمے میں جو کمال کیا ہے اسے ہم اہل علم کی تفریح کے واسطے چھوڑ دیتے ہیں۔ہاں اس ہم یہ سوال کرتے ہیں کہ یورپئن اقوام جن کو مرزا صاحب قادیانی اور آپ لوگ اور آپ کے ہم نوا یاجوج ماجوج کہتے ہیں، ہمیں بتائیں کہ ان کی گردنوں یا بقول پیغام صلح خیموں میں پھوڑے کب پیدا ہوئے اور مسیح موعود اور ان کے ساتھیوں کی دعا سے یہ لوگ کس زمانہ میں مرے؟

ارے بھیا! سچ تو یہ ہے کہ اگر یورپئن اقوام یاجوج ماجوج ہونے کی حیثیت سے اس حدیث کے مصداق ہوتے، تو آپ کے مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی زندگی ہی میں مر کر ختم ہوگئے ہوتے اور آج دنیا ان کی وجہ سے اس مصیبت میں مبتلا نہ ہوتی جس میں کہ ہو چکی ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کے مریدو! لگے ہاتھ اس سوال کا جواب بھی بتا دو کہ کوہ طور کا مقام کہاں ہے جہاں حضرت مسیح موعود نے اپنی جماعت کو لے جانا تھا۔

کیا قادیان کے منارہ پر تو نہیں لے گئے۔ہم بھی اس تاویل کو مان لیتے مگر مشکل یہ ہے کہ منارہ تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں تعمیر ہوا ہی نہیں ۔گو اسکا نام منارۃ المسیح ہے۔

بھئی واللہ! تمہاری ایسی ایسی باتیں سن کر سید ابوالحسن ملا دو پیازہ مرحوم کی زندگی کے واقعات سامنے آ جاتے ہیں۔کیا اچھا شاعرانہ تخیل ہے جو استاد ذوق نے اس شعر میں پیش کیا ہے:

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی
بید مجنون دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ستمبر ۱۹۴۲ء ص ۵،۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا اسماعیل علی گڈھی اور مرزا قادیانی

بجواب پیغام صلح لاہور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو (بقول اتباع خود) اپنا علم کلام ایجاد کیا تھا اس میں ایک طریق استدلال یہ تھا کہ کوئی مخالف مرجاتا تو فوراً آپ اس کی بابت لکھ دیتے کہ اس نے کہا تھا کہ ہم میں سے جھوٹا مر جائے گا، چنانچہ وہ مرگیا، اس لئے وہ جھوٹا تھا اور میں سچا ہوں۔ چاہے متوفی کو یہ مضمون خواب میں بھی نہ سوجھا ہو۔ ہمارے پاس اس کی مثالیں بکثرت ہیں۔

پیغام صلح لاہور نے مولانا اسماعیل علی گڈھی مرحوم کا ذکر کیا ہے اس لئے آج ہم اس مثال پر بحث کرتے ہیں۔

مولانا اسماعیل مرحوم جماعت اہل حدیث میں بڑے ذی اقتدار عالم اور رئیس تھے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۳۰۸ھ میں دعویٰ مسیحیت کیا تو مرحوم نے فوراً ۱۳۰۹ھ میں ان کی تردید میں ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح ۔اس کتاب کا جواب مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے ہم نے نہیں دیکھا۔ مرحوم ۷ شوال ۱۳۱۱ھ مطابق ۴ مئی ۱۸۹۴ء کو فوت ہوگئے۔ رحمہ اللہ ۔یعنی کتاب کی اشاعت کے دو سال بعد۔

ناظرین یہ تمہیدی نوٹ یاد رکھیں اور آگے چلیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے جدید علم کلام سے (دوسرے لفظوں میں جس کا معزز لقب افتراپردازی ہے) جھٹ لکھ دیا:

> مولوی اسماعیل نے صفائی سے خدا تعالیٰ کے روبرو یہ درخواست کی کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ مرجائے ۔سو خدا نے اس کو بھی اس جہان سے جلد تر رخصت کردیا۔ان وفات یافتہ مولویوں کا ایسی دعاؤں کے بعد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرجانا خداترس مسلمان کیلئے کافی ہے۔ (قادیانی اشتہار انعامی ۵۰۰ روپیہ ص ۷)

مضمون بالکل صاف ہے۔ ہم نے مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی ہی میں یہ سوال اٹھایا تھا کہ مولوی اسماعیل صاحب کی عبارت کا حوالہ بتایئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ ہم نے سمجھا کہ یہ سب کرشمے قادیانی جدید علم کلام کے ہیں۔ جس کے موجد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔

حال ہی میں کسی معترض نے مولانا علی گڈھی کی بابت یہ سوال اٹھایا تو پیغام صلح لاہور نے اپنے پیشوا اور اپنے مجدد سلطان القلم کی حمایت میں جو لکھا وہ کذب بیانی میں اصل سے بھی بدرجہا ترقی پذیر ہے۔ چنانچہ پیغام صلح کا نامہ نگار لکھتا ہے:

رہا مولوی محمد اسماعیل علی گڈھی کا معاملہ، یہ صرف آپ جیسے مولویوں کی بددیانتی اور ناخداترسی کا نتیجہ ہے کہ ان کی کتاب کے وہ الفاظ اور وہ بددعا جوان کی موت کا باعث ہوئی آج ہمارے سامنے نہیں کیونکہ کتاب ابھی زیر طبع تھی کہ مولوی اسماعیل مرگیا اور حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا ثبوت اپنے پیچھے چھوڑ گیا۔ اس کی موت کے بعد مولویوں نے اس خیال سے کہ وہ الفاظ حضرت مرزا صاحب کی صداقت کے لئے ایک زبردست گواہ کا کام دیں گے، انہیں کتاب سے نکال دیا۔ اصل کتاب کو ایک احمدی مولوی عبداللہ سنوری (یہ عبداللہ سنوری وہ معتبر گواہ ہیں جن کو مرزا صاحب اپنے اس دعوی پر پیش کیا کرتے تھے کہ میں نے دنیا کی قضاوقدر کی ایک مسل مرتب کی اور اس پر خدا سے دستخط کرانے چاہے۔ خدا نے سرخی سے دستخط کرنے کے لئے جو قلم چھڑکا تو روشنائی کے سرخ نشان میرے کرتے پر پڑ گئے۔، وہ کرتہ عبداللہ سنوری کے پاس موجود ہے۔

میرے مطالبہ پر ایک دفعہ عبداللہ سنوری مع چند ارکان قادیانیہ کے صبح سویرے ہی ثنائی درس قرآن میں آگئے اور کہا کہ ہم حلف اٹھانے کو تیار ہیں آپ ہم سے حلف لیجئے۔

میں نے کہا آپ یوں کہیے کہ میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ خدا نے میرے سامنے سرخ دوات میں قلم ڈبویا اور چھڑکا۔ اس کا نشان مرزا صاحب کے کرتے پر پڑ گیا۔

بولے یہ حلف تو میں نہیں اٹھاتا۔ میں تو یہ حلف اٹھاؤنگا کہ میں نے مرزا صاحب کے کرتے پر سرخ نشان دیکھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے کہا یہ شہادت کافی نہیں۔ ممکن ہے چھپکلی نے گلاب کے پھول کھائے ہوں اور چھت پر چلتے ہوئے سرخ پیشاب کر دیا ہو۔

آخر اس نزاع میں وہ چلے گئے۔

دوسرا نشان ان عبداللہ سنوری صاحب کا یہ ہے کہ آپ نماز میں رفع یدین سنت سمجھ کر کیا کرتے تھے۔ مرزا صاحب قادیانی چونکہ حنفی المذہب تھے انہوں نے کہا

عبداللہ! رفع یدین بہت کر چکے۔

عبداللہ نے صرف اتنا فقرہ سن کر رفع یدین چھوڑ دی (سیرت المہدی)

کوئی ایسے مریدوں سے پوچھے کہ جس کام کو تم مسنون سمجھ کر کرتے رہے، اسے غیر شارع (مرزا قادیانی) کے کہنے سے تم نے چھوڑ دیا، تو تمہارے حق میں یہ آیت صادق نہ آئے گی؟ ام لم یعرفوا رسولھم فھم له منکرون (المومنون: ۶۹) کیا انہوں نے اپنے رسول کو پہچانا نہیں ہے کہ اس کی رسالت اور سنت سے انکار کر بیٹھے۔

ناظرین! خواجہ کے گواہ ایسے ہی ہوتے ہیں جن کے حق میں کہا گیا ہے:

وزیرے چنین شہر یارے چناں   جہاں چوں نہ گیرد قرارے چناں)

نے دیکھا تھا جن کی شہادت کی بنا پر حضرت مرزا صاحب نے حقیقۃ الوحی میں لکھا کہ:

مولوی محمد اسماعیل نے اپنے رسالہ میں میری موت کے لئے بددعا کی تھی پھر بعد اس بددعا کے جلد مر گیا اور اس کی بددعا اسی پر پڑ گئی۔

اگر یہ صحیح نہیں تو چاہیے تھا کہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں آپ پر اعتراض کیا جاتا۔ لیکن اس وقت تمام آپ جیسے معترضین کو سانپ سونگھ گیا اب آپ کی وفات کے پچیس تیس سال بعد اس کو جھوٹ قرار دینا اپنے جھوٹا ہونے کی شہادت دینا ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۳ ستمبر ۱۹۴۲ء ص ۹)

ہم نے حکماء کا یہ مقولہ نہ سنا ہوتا کہ ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے کئی جھوٹوں کا ارتکاب کرنا پڑتا ہے، تو بھی وہ جھوٹ ثابت نہیں ہوتا، تو ہمیں اس مضمون نگار کی بدگوئی اور کذب بیانی پر تعجب ہوتا مگر اس قسم کی باتیں ہمارے کانوں میں نئی داخل نہیں ہوئیں بلکہ ہم نے اخلاق نویس استادوں سے سنا ہوا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چو حجت نماند جفا جوئے را
بہ پیکار کردن کشد روئے را

کوئی قادیانی مسیح کے حواریوں سے پوچھے کہ تمہارے اس بیان کا ثبوت کچھ ہے جس کو تم نے بددیانت مولویوں کی طرف منسوب کرکے اپنے قافلہ سالار کی غلط بیانی کو مٹانا چاہا ہے۔

او ظالمو! کب تک نادانوں کی آنکھوں میں خاک ڈالو گے۔ یہ کتنا بڑا جھوٹ ہے جو تم نے لکھا ہے کہ: کتاب ابھی زیر طبع تھی کہ مولوی اسماعیل مرگیا۔

او عقل مندو! کیا تم سمجھتے ہو کہ مرحوم کی کتاب نایاب ہوگئی ہے۔

سنو دفتر اہل حدیث میں بچشم خود دیکھ لو اس پر سنہ طباعت ۱۳۰۹ھ لکھا ہے اور مرحوم کی تاریخ وفات کا ثبوت درکار ہو تو مرحوم کے صاحبزادہ کی تحریر دیکھ لو۔ یعنی دو سال بعد ہوئی۔ علاوہ اس کے مولانا اسماعیل مرحوم کوئی معمولی آدمی نہ تھے، علی گڑھ میں عالمانہ اور رئیسانہ حیثیت رکھتے تھے۔ اب بھی علی گڑھ جاکر موتی مسجد کے متولی خاندان سے مرحوم کی تاریخ وفات معلوم کر سکتے ہیں۔ مگر اس تحقیق کے بعد یہ ظاہر کرنا ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے غلط لکھا ہے۔

ہاں ۱۳۰۹ھ سے پہلے کی کوئی مطبوعہ کتاب ان کی ہو تو پیش کرو۔ مگر یاد رہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعوی ۱۳۰۸ھ میں کیا۔ دعوی سے پہلے تردیدی کتاب شائع نہیں ہوسکتی۔

لطیفہ: حدیث شریف میں آیا ہے کہ جھوٹا آدمی جھوٹ بولنے کا عادی ہو جاتا ہے، تو اس کے منہ سے بے ساختہ جھوٹ نکلتا رہتا ہے، اسے اس جھوٹ کی خبر بھی نہیں ہوتی۔ حدیث کے جملہ حتی یکتب عند اللہ کذابا کے یہی معنی ہیں۔

مضمون نگار کا بے ساختہ کذب دیکھئے۔ لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی وفات کو پچیس تیس سال گذر گئے ہیں۔ حالانکہ ان کی وفات مئی ۱۹۰۸ء میں ہوئی تھی جسے آج پورے ۳۴ سال ہوتے ہیں۔ بھلا چونتیس لکھ دیتے تو آپ کے مضمون میں کچھ ضعف آجاتا؟ نہیں بلکہ قوت پیدا ہو جاتی۔ مگر کیسے لکھتے قدرت کو منظور تھا کہ حدیث نبوی اثر دکھائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تابع متبوع کے نقش قدم پر:

ناظرین کی تفریح کے لئے ہم مرزا غلام احمد صاحب کی تحریر سے بھی ایک ایسی ہی مثال پیش کرتے ہیں۔

موصوف ایک موقعہ پر قادیان کا محل وقوع بتاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ قادیان ضلع گورداسپور میں ہے جو لاہور سے جنوب مغرب میں ہے۔ حالانکہ ضلع گورداسپور، لاہور سے شمال مشرق میں ہے۔ صحیح لکھ دیتے تو اصل مطلب میں کمی نہ آجاتی لیکن حدیث موصوف کا اثر ثابت نہ ہوتا، جو ہونا ضروری تھا۔

ناظرین کرام! یہ ہے قادیانی علم کلام کے نمونے جن کی بابت یہ کہنا بے جا نہیں ہے:

كانت مواعيد عرقوب لها مثلاً
ما مواعيدها الا الاباطيل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ستمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۶۱ھ ص ۵۔۶)

موضوعات قادیانیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

محدثین کی تحریروں میں کسی روایت کو اسرائیلی لکھا جائے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ یہ صحیح نہیں ہے۔ اسی طرح آج مسلمانوں کی تحریروں میں روایت قادیانیہ کا لفظ ملے تو اس کے یہی معنی سمجھے جاتے ہیں کہ یہ روایت جھوٹی ہے۔

اخبار الفضل قادیان میں سلسلہ روایات شروع کیا گیا ہے جس کے دیکھنے سے معلوم ہوتا کہ اسرائیلی سلسلہ سے کم نہیں ہے۔ حسب گنجائش ہم بھی انشاء اللہ اس کے متعلق وقتاً فوقتاً لکھا کریں گے کیونکہ تنقید روایات قادیانیہ کا ملکہ بفضلہٖ تعالیٰ ہمیں حاصل ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۹۰۲ء میں کتاب اعجاز احمدی شائع کی جو ایک معنی میں میرے ہی لئے موضوع تھی۔ اس میں مرزا صاحب قادیانی نے مجھے بصورت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چیلنج دعوت دی کہ میں قادیان پہنچ کر ان کی ڈیڑھ سو پیش گوئیوں کی تحقیق کروں۔اور اس تحقیق پر کل انعام ایک لاکھ پندرہ ہزار روپئہ دینا منظور کیا۔

آخر میں ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو مرزا صاحب قادیانی کے اس چیلنج پر قادیان جا پہنچا۔لیکن میرے پہنچ جانے پر مرزا صاحب قادیانی نے گفتگو کرنے سے انکار کر دیا۔ اب جب کہ واقعہ پرانا ہو گیا ہے قادیانی راوی کلام کو روایت گھڑنے کا موقع مل گیا چنانچہ یکم ستمبر ۱۹۴۲ء کے اخبار الفضل میں صفحہ ۴ پر ایک روایت یوں درج ہے :

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے زمانہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری قادیان میں پولیس کے سپاہیوں کے ساتھ آئے اور آریوں کے مکان میں اترے۔جس میں پہلے کبھی پنڈت لیکھ رام اترا تھا۔پولیس کو اس لئے ساتھ لائے کہ احمدی مجھے نہ ماریں۔ان کی آمد کی غرض یہ تھی کہ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کی پیش گوئیوں کے متعلق دریافت کریں۔کسی صحابی نے مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق ذکر چھیڑا کہ وہ حضور کی پیش گوئیوں کے متعلق تحقیق کرنے آئے ہیں۔اور اس مکان میں ٹھہرے ہیں جس میں لیکھ رام اترا تھا۔ اس پر حضور (مرزا قادیانی) نے فرمایا اگر وہ ہمارے پاس آتے تو ہم ان کو مکان دیتے، اور مہمان نوازی کرتے، اور پیش گوئیوں کے متعلق بھی سمجھا دیتے۔حضور نے اور بھی بہت سی عمدہ باتیں فرمائی تھیں مگر افسوس کہ وہ مجھے یاد نہیں رہیں۔(الفضل قادیان یکم ستمبر ۱۹۴۲ء ص ۴)۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں کہ ہم اس کے متعلق اپنی طرف سے کچھ کہنا نہیں چاہتے بلکہ اسی زمانہ کے قادیانی اخبار البدر مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۰۳ء سے یہ واقعہ نقل کرتے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں:

عصر کے وقت خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح کو خبر ملی کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری قادیان میں آئے ہوئے ہیں۔مگر آپ نے اس کے متعلق صرف یہی فرمایا کہ ہر روز ہزاروں راہ رو لوگ آتے ہیں ہمیں اس سے کیا۔

اس عبارت میں لفظ ،صرف، کے معیار سے قادیانی روایت جانچیئے۔ہمیں یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ قادیان میں ہمارا کوئی مکان نہ تھا، آریوں نے ازراہ مسافر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوازی ہمیں جگہ دی۔ جنوری کا مہینہ بڑا سخت سرد ہوتا ہے ہم نے سر چھپانے کو بسا غنیمت سمجھا۔اس میں کیا عیب ہوا۔ اگر ہوا تو کس پر؟ داعی پر یا مدعو پر؟

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے کوئی پیغام ان کے مکان پر پہنچنے کا ہمیں نہیں ملا۔غنیمت ہے قادیانی راوی نے بھی اس پیغام مرزا کا ذکر نہیں کیا بلکہ ایک چلتا فقرہ کہہ دیا کہ :

وہ (ثناءاللہ) ہمارے پاس آتے تو ہم ان کو مکان دیتے۔

حقیقت میں قادیانی راوی کی یہ روایت بھی موضوعہ ہے۔قادیانی ممبرو! سن رکھو گوش دل سے سن رکھو کہ : ورنہ در مجلس رنداں خبرے نیست کہ نیست

دیکھیں قادیان کا پرانا اخبار الحکم اس کے متعلق کیا کہتا ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۶۱ھ ص ۵۔۶)

لیکھ رام اور مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب متوفی اوران کے اتباع کو پنڈت لیکھ رام والی پیشگوئی پر بڑا ناز ہے۔ ہم نے اس کے متعلق رسالہ الہامات مرزا میں مختصر ذکر کیا ہوا ہے، مگر مریدان مرزا کی بار بار کی تعلّی اوراصرار کی وجہ سے ہم نے مزید تحقیق کی تو اس پیش گوئی کو دوسری پیش گوئیوں سے زیادہ غلط اور جھوٹا پایا،تو اس کے متعلق ایک رسالہ لکھا جس کا نام زیب عنوان ہے یعنی: لیکھ رام اور مرزا۔

یقین ہے کہ کوئی راسخ العقیدہ مرید مرزا بھی اس رسالے کو بنظر انصاف دیکھے گا تو اس کا دل ہی مان جائے گا کہ یہ پیش گوئی نہ صرف غلط ہی ثابت ہوئی بلکہ مرزا صاحب قادیانی کی بہت سی کارستانیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ ہمارے دوست جو قادیانی دعاوی کو باطل سمجھ کر اس کا دفعیہ کرنا چاہتے ہیں وہ اس رسالے کو خرید کر اپنے اپنے حلقہ میں مرزائیوں تک پہنچائیں ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۶۱ھ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اپنے دعوی میں ناکام گئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ادعا اور اختراع سے ہمیں اتنا رنج نہیں ہے جتنا اس بات سے ہے کہ وہ اپنے دعوے میں ناکام گئے۔ اس لئے ان کا صدق و کذب پرکھنے کے لئے یہی ایک معیار کافی ہے۔

آپ کا دعوی کیا تھا؟ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ قادیان کے آرگن اخبار الفضل کے الفاظ میں بتائیں گے۔ مگر پہلے ہم ناظرین کو مسلمانوں کی حالت کا نقشہ دکھاتے ہیں۔

نہ صرف ہندوستان کے مسلمان بلکہ کل دنیا کے مسلمان اپنی حالت زار پر مرثیہ خوانی کرنے میں مشغول ہیں۔ اپنی زبوں حالی پر آٹھ آٹھ آنسو رو رہے ہیں۔ ان کے پاس نہ دولت و ثروت ہے، نہ اخلاق حسنہ ہے، نہ دینداری۔ بلکہ ان چیزوں کی بجائے بداخلاقی رسوم شرکیہ اور بدعات ہر جگہ ترقی پر ہیں۔ اس بدحالی کا مجمل ذکر مولانا حالی مرحوم کے اس شعر میں ملتا ہے:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

اس بدحالی کی اصلاح کیلئے مرزا صاحب آئے تھے چنانچہ الفضل لکھتا ہے:

موجودہ زمانہ میں مسلمانوں کی اسی حالت کو بدلنے کے لئے جس پر وہ ماتم کرنے کے لئے وقف ہو رہے ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا) کو بھیجا اور آپ نے ایسے باکمال انسان پیدا کئے (کون کون؟ بہاء) جو اسلام کی حقیقی تعلیم کا نمونہ ہیں۔ آج اگر کوئی اپنی کورچشمی کی وجہ سے انہیں شناخت نہ کرے تو نہ کرے۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے جب تسلیم کیا جائے گا کہ فی الواقعہ شجر اسلام باثمر شجر ہے اور اس نے ایسے ثمر پیدا کئے ہیں جن کی مثال اور کہیں نہیں مل سکتی۔ (الفضل ۱۳ستمبر ۱۹۴۲ء ص۱)

اہل نظر کے نزدیک قابل غور بات یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی سے پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسلمان اپنی جس حالت زار پر رو رہے تھے حسب بیان الفضل موجودہ زمانہ کے مسلمان بھی اسی بدحالی پر رو رہے ہیں تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آنے سے ان کی اصلاح کیا ہوئی ؟

بڑے فخر سے کہا جاتا ہے کہ قادیان کے سالانہ جلسہ میں پچیس تیس ہزار نفوس جمع ہو جاتے ہیں جو سب اصلاح شدہ ہیں ۔ مرزا صاحب کی یہ بہت بڑی کامیابی ہے ۔ ہمارے نزدیک یہ کامیابی ایسی ہے کہ اس پر مثال مشہور کوہ کندن و کاہ برآوردن صادق آتی ہے ۔ کہنے کو تو کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی صرف پنجاب نہیں، بلکہ بلکہ کل دنیا کی اصلاح کے لئے آئے تھے (الفضل ۲۲ ستمبر) لیکن واقعہ یہ ہے کہ کل دنیا میں بدعملی بداخلاقی لادینی اور لامذہبی روز افزوں ترقی پذیر ہیں، مگر قادیانی لوگ پچیس تیس ہزار کی حاضری پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں حالانکہ اس موقع پر تماشہ بین غیر مرزائی اصحاب بھی بکثرت شریک ہوتے ہیں ۔

اے کاش ! یہ لوگ ذرا ہندوستان نہیں صرف پنجاب کے مزارات کی سیر کرتے جہاں ہر سال اعراس ہوتے ہیں تو وہاں لاکھوں کا شمار دیکھ کر خود ہی شرما جاتے

اجمیر میں کیا ہوتا ہے ؟ ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ ایک معتبر عالم مولوی معین الدین صاحب مرحوم مدرس عثمانیہ اجمیر کی زبانی سناتے ہیں ۔ مرحوم نے اجمیر ہی میں عندالملاقات ہمیں بتایا کہ میں اجمیر کے زائرین اور ساکنین کو کہا کرتا ہوں کہ تم لو مشرک نہیں ہو جو کوئی تمہیں مشرک کہتا ہے غلط کہتا ہے کیونکہ مشرک تو وہ ہوتا ہے جو خدا کے ساتھ کسی کو شریک کرے یعنی خدا سے بھی مانگے اور غیر خدا سے بھی مانگے ۔ مگر تم لوگ تو خدا سے مانگتے ہی نہیں تمہیں تو سب کچھ دینے والے خواجہ صاحب ہیں اس لئے تم مشرک نہیں ہو ۔

مولوی صاحب مرحوم کا یہ فقرہ بڑا بامعنی ہے ۔ اے کاش ! مرزا صاحب قادیانی صرف اجمیر کے عرس کی اصلاح کر جاتے اگر اجمیر کو دور سمجھ کر وہاں نہیں جا سکے تو صرف لاہور میں حضرت علی ہجویری معروف بہ داتا گنج بخش کے مزار پر جو سالانہ عرس ہوتا ہے اسی کی اصلاح کر جاتے تو ہم سمجھتے کہ آپ بہت بڑا کام کر گئے ۔

مزارات پر بڑی دھوم دھام سے عرس ہوتے ہیں ۔ بت خانے بھرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ہیں۔عیسائی (خاص جن کے مٹانے کے لئے مرزا صاحب قادیانی تشریف لائے تھے) دن بدن ترقی کررہے ہیں۔زمانہ تالیف براہین احمدیہ میں بقول مرزا صاحب عیسائی پانچ چھ لاکھ تھے مگر آج ان کی تعداد ایک کروڑ تک پہنچ گئی ہے۔کیا اندریں حالات مرزا صاحب قادیانی کی ناکامی میں کچھ شک ہے؟

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ایک موقع پر بالکل سچ کہا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کے مواعید میں سے اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا (الفضل ۱۶۔اکتوبر ۱۹۳۷ء)۔

ہمارا بھی یہی قول ہے:

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اکتوبر ۱۹۴۲ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۶۱ھ ص ۵۔۶)

مرزا صاحب کی صلح جوئی اور مصالحت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرب کی عباسی حکومت جب ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی ،تو ہر ٹکڑے کا والی اپنی جگہ پر بادشاہ بن بیٹھا ،اوران کے درباری شاعر بھی ان کو بڑھانے چڑھانے لگے۔ایک شاعر اپنے بادشاہ کی تعریف میں کہتا ہے

یصعّد حتی یظن الجهول
ان له حاجة فی السماء

(میرا ممدوح ترقی کے درجات پر چڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ ناواقف لوگ سمجھتے ہیں کہ اس کو آسمان میں کوئی کام ہے)

ہم دیکھتے ہیں کہ یہی کیفیت دربار قادیان کی ہے۔مرزا غلام احمد صاحب اوران کے جانشین کا کوئی کام کتنا ہی بھونڈا ہو، قادیان کے اہل قلم اس کو ایسا خوش نما ظاہر کرتے ہیں کہ عرب کے خوش آمدی شاعروں کو بھی مات کر دیتے ہیں۔عرب کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خوش آمدی شاعر اپنے ممدوح کی تعریف میں کہتا ہے:

ثلاثة تشرق فی الدنیا ببهجتها
شمس الضحی و ابو اسحاق و القمر

(دنیا کو تین چیزوں سورج چاند اور میرے ممدوح ابو اسحاق سے روشنی ملتی ہے)

آج ہم قادیانی دربار میں اس شعر کی مثال بتاتے ہیں اخبار الفضل ۲۷ ستمبر ۱۹۴۲ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے:

ہندو مسلم اتحاد کرنے والی بہترین تجویز۔

یعنی ہندو مسلمانوں میں مصالحت کی سب سے اچھی تجویز وہ ہے جس کی بنیاد مرزا صاحب قادیانی نے رکھی تھی۔ اور جس پر خلیفہ مرزائیہ (مرزا محمود احمد) نے عمارت کھڑی کر دی۔ اس کے ثبوت میں الفضل نے مرزا صاحب کلاں کی کتاب پیغام صلح سے کچھ اقتباسات نقل کئے ہیں ہم ان کو اصل الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

۱۔ ہم وید کو خدا کی طرف سے مانتے ہیں۔

۲۔ خدا تعالی کی تعلیم کے موافق ہمارا پختہ اعتقاد ہے کہ وید انسان کا افترا نہیں ہے۔

۳۔ ہم خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں (ص ۲۳۔۲۵)

اسکے بعد لکھتے ہیں کہ:

۴۔ اگر اس قسم کی صلح تام کے لئے ہندو صاحبان اور آریہ صاحبان تیار ہوں تو وہ ہمارے نبی ﷺ کو خدا کا سچا نبی مان لیں اور آئندہ توہین و تکذیب چھوڑ دیں تو میں سب سے پہلے اس اقرار نامے پر دستخط کرنے کو تیار ہوں کہ ہم احمدی سلسلہ کے لوگ ہمیشہ وید کے مصدق رہیں گے۔

(کتاب پیغام صلح از مرزا۔ ص ۲۵۔۲۶)

ناظرین ذرا غور کریں کہ ان دونوں اقتباسوں میں کہاں تک اختلاف ہے۔ پہلے تین نمبروں میں بلاشرط ویدوں کی تصدیق کرتے ہیں لیکن چوتھے نمبر میں شرط لگا دی ہے کہ ہندو صاحبان ہمارے پیغمبر پر ایمان لے آئیں تو ہم ویدوں کی تصدیق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گے۔

اس کی مثال تو یہ ہوئی کہ ایک شخص کسی کے متعلق تین مجلسوں میں علی الاعلان کہہ دیتا ہے کہ یہ میرا باپ ہے، لیکن تھوڑی دیر کے بعد کہتا ہے کہ اگر یہ شخص اپنی جائیداد کا نصف حصہ مجھے ہبہ کردے، تو میں اسے باپ ماننے کو تیار ہوں۔

کیا قرآن مجید کی تعلیم یہی ہے اور کسی دانا کا شیوہ ہوسکتا ہے کہ پہلے کسی بات کو اس لحاظ سے تسلیم کرے کہ وہ واقعی ہے پھر اس کی تسلیم کے لئے کوئی ایسی بھونڈی شرط لگادے جو پوری نہ ہوسکے۔

ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس رویہ کی تردید قرآن مجید سے بھی پیش کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں یہود کے ذکر میں ارشاد ہے

و یکفرو ن بما ورا ئه

(یہودی اپنی کتاب کے علاوہ باقی الہامی کتب قرآن وغیرہ کا انکار کرتے ہیں)

باوجود اس کے مسلمانوں کے لئے یہودیوں کی الہامی کتاب کو ماننا داخل ایمان قرار دیا۔ اس شرط سے مشروط نہیں ٹھہرایا کہ تم یہودی ہمارے قرآن کو مان لو تو پھر ہم تمہاری تورات کو مان لیں گے بلکہ صاف لفظوں میں فرمایا

یؤمنو ن بما انز ل الیك و ماانز ل من قبلك (البقرۃ:۴)

یعنی متقی وہ لوگ ہیں جو قرآن کو اور اس سے پہلی تمام الہامی کتب کو مانتے ہیں

پس مرزا غلام احمد صاحب کا پہلے ویدوں کو بلاشرط کلام الٰہی تسلیم کرنا پھر ان کی تسلیم کے لئے ایک جدید شرط لگانا اقرار کرنے کے بعد انکار کرجانے کے مترادف ہے جس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

علاوہ اس کے مصالحت کی یہ کون سی صورت ہے کہ ہندو اور آریہ لوگ ہمارے پیغمبر کی رسالت کی تصدیق کریں پھر ہم ان کے وید کی تصدیق کریں گے۔ اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ ہندو مسلمان ہوجائیں تو صلح ہوسکتی ہے۔ یہ اصول بھی قرآن مجید کی تجویز کردہ مصالحت کے خلاف ہے چنانچہ ارشاد ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قل یااھل الکتا ب تعا لوا الی کلمة سواء بیننا و بینکم ان لا نعبد الّا الله ولا نشر ك به شیئاً و لا یتخذ بعضنا بعضاً ارباباً من دو ن الله (آل عمران ؛۶۴) (اے اہل کتاب آؤ ہم ایک ایسی بات پر متفق ہو جائیں جو ہم دونوں میں برابر ہے وہ یہ ہے کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں ہم میں سے کوئی کسی کو خدا کے سوا رب نہ بنائے)

دیکھئے! اس آیت میں نبوت محمدیہ اور قرآن مجید کی تسلیم کا کوئی ذکر نہیں ہے کیونکہ یہ امر فریقین میں مساوی نہیں ہے متنازعہ فیہ ہے متنازعہ فیہ کو بنائے مصالحت قرار دینا گویا منازعت پیدا کرنا ہے۔

ناظرین کرام! اس جگہ ہم زمانہ رسالت کا ایک واقعہ پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش کردہ صورت مصالحت بھی سنت نبویہ کے خلاف ہے۔

صلح حدیبیہ کے موقع پر آنحضرتﷺ اور قریش مکہ کے مابین ایک صلح نامہ لکھا جانا تجویز ہوا، تو صلح نامہ کے کاتب نے اپنی خوش اعتقادی سے اس کی پہلی سطر یوں لکھ دی:

یہ وہ صلح نامہ ہے جو محمد رسول اللہﷺ اور قریش مکہ کے درمیان ہوا ہے۔

قریش مکہ نے اس پر سوال کیا کہ اگر ہم آپ کو رسول اللہ مان لیں تو پھر تو جھگڑا ہی ختم ہو گیا۔

اس پر آنحضرتﷺ ان کا عذر معقول قرار دے کر حکم دیا کہ محمد رسول اللہ کی بجائے محمد بن عبداللہ لکھ دو۔

کیا ہی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ اخلاق اور عقل مندی کا ثبوت ہے مگر مرزا صاحب قادیانی مصالحت کے لئے ایک ایسی شرط لگاتے ہیں جو ناممکن ہونے کے علاوہ اسوہ حسنہ نبویہﷺ کے بھی خلاف ہے۔شائد یہ غرض ہو کہ بول: نہ نو من تیل ہو گا نہ رادھا ناچے۔مصالحت ہونے کی نوبت ہی نہ آئے۔

اب ہم ایک اور واقعہ بتاتے ہیں جس سے ثابت ہو گا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نہ تو کوئی بلند پایہ مصنف تھے اور نہ اپنی بات کے پکے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ جس وید کی تصدیق ان حوالہ جات میں کر چکے ہیں اور مسلمانوں کو عموماً اور اپنی جماعت کو خصوصاً تاکید کرتے ہیں کہ وہ بھی وید کی تصدیق کریں، ناظرین سینے پر ہاتھ کر اسی وید کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مقولہ سنیں:

کئی مرتبہ ہم لکھ چکے ہیں کہ وید توحید اور معرفت الٰہی کا سخت مخالف اور دشمن ہے اور ایک گمراہ کرنے والی کتاب ہے۔ پس جس کتاب نے ایسی گندی تعلیم پھیلائی ہے کہ نہ توحید کو باقی چھوڑا، اور نہ عمل صالح کی ترغیب دی، اور نہ ایک ذرہ بھر اس میں کوئی خوبی ہے، اس کی ایسی تعریف کرنا کہ گو یا اس کے بعد کسی الہامی کتاب کی حاجت نہیں، یہ سراسر بے حیائی ہے اور خواہ نخواہ خدا کی کتابوں پر بے جا حملہ ہے۔ (چشمہ معرفت۔ ص ۱۸۵)

ایضاً۔ اگر آریہ ورت میں اس آتش پرستی اور آفتاب پرستی اور گنگا وغیرہ کی اصل جڑ وید نہیں ہیں تو پھر وہ کون سی کتاب ہے جس نے یہ گند آریہ ورت میں پھیلا دیا۔ ہر ایک دانش مند رگ وید کا پہلا صفحہ ہی دیکھ کر بلکہ پہلی سطر ہی دیکھ کر ضرور اس بات کا اقرار کرے گا کہ بلاشبہ یہ سب گند وید کے ہی ذریعہ سے پھیلا ہے۔ (چشمہ معرفت۔ ص ۲۵۷)

مرزا صاحب قادیانی کے مریدو! بتاؤ ایسی کتاب جس کی بابت تمہارے نبی مجدد مسیح اور مہدی نے یہ رائے قائم کی ہے جو مذکورہ اقتباسات سے معلوم ہوتی ہے اس کی تصدیق کر کے تم لوگ خدا کے نزدیک مومن رہ سکتے ہو؟ یا خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس تصدیق کے بعد مومن رہے تھے؟

مقولہ مشہور الانصاف خیر الاوصاف کو ملحوظ رکھ کر انصاف سے کہنا کہ مرزا صاحب نے ہندوؤں سے مصالحت کی جو تجویز بتائی ہے اس کی بیل منڈھے چڑھی یا نہ چڑھی لیکن تمہارے ایمان پر بم کا گولی مارا گیا یا نہیں؟ کیونکہ ایسی کتاب کو داخل ایمان کیا گیا جس کے متعلق خود مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ (گندی تعلیم دینے والی، توحید کے مخالف وغیرہ) اوپر نقل کئے گئے ہیں۔

ناظرین کرام! یہ ہیں راز کی وہ باتیں جن کی وجہ سے ہم علی وجہ البصیرت کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی ملہم و مامور تو کجا ایک قابل مصنف بھی نہ تھے۔ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ڈنکے کی چوٹ اعلان کرتے ہیں کہ اس قسم کی وجوہات ہم سے علی الاعلان سن لیجئے۔ مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی اس مناظرہ کا انتظام اپنے ذمہ لے چکے ہیں ملاحظہ ہو اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۴۲ء۔ مگر قادیانی پہلوان ہمارے سامنے آنے سے جھجکتے ہیں۔ کیوں؟

نہ خنجر اٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔۱۶۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۶۱ھ ص ۵۔۷)

قادیان میں میرا نزول

فاذا نزلنا بساحتهم فساء صباح المنذرين

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام! آپ لوگ غالباً ہم سے متفق ہوں گے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں اور کوئی کمال تھا یانہیں، لیکن ایک کمال تو ان میں ضرور تھا جس کو خلط مبحث کہتے ہیں۔ یعنی بحث کسی بات پر ہو اور لے جائیں کسی اور طرف۔

شاعروں کے قصیدے اور غزلیں ہر زبان میں ہزاروں لاکھوں ہیں مگر ان سب کا مضمون ایک ہی ہے جو اس شعر میں ملتا ہے:

مصور کھینچ وہ نقشہ کہ جس میں یہ رسائی ہو
ادھر تلوار کھینچی ہو ادھر گردن جھکائی ہو

یہی رنگ مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات میں نظر آتا ہے۔ جو کوئی گہری نظر سے ان تصنیفات کو دیکھے گا، اس وصف خاص (خلط مبحث) میں مرزا صاحب کو یکتا پائے گا۔ یہ امر لازمی تھا کہ یہ وصف ان کے اتباع میں بھی اپنا اثر دکھاتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آج ہم اس کی جدید مثال پیش کرتے ہیں۔

۲۵ ستمبر ۱۹۴۲ء کے اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون نکلا تھا جو ناظرین کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ سے گزرا ہوگا۔اس میں ہم نے بتایا تھا کہ الفضل کے نامہ نگار نے میرے نزول قادیان (بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کے ذکر میں غلط بیانی سے کام لیتے ہوئے لکھا ہے کہ :

حضور (مرزا) نے فرمایا کہ اگر وہ (ثناء اللہ) ہمارے پاس آتے تو ہم ان کو مکان دیتے اور مہمان نوازی کرتے اور پیش گوئیوں کے متعلق بھی سمجھا دیتے (الفضل یکم ستمبر ۱۹۴۲ء)

ان فقرات کی تردید میں ہم نے اسی زمانہ کے قادیانی اخبار بدر سے ایک حوالہ نقل کیا تھا جس میں اس مضمون کا کوئی لفظ نہ تھا چاہیے تو یہ تھا کہ الفضل ہمارے جواب میں اپنی غلطی مان لیتا یا ہمارے پیش کردہ حوالہ کا جواب دیتا مگر اس نے ایسا نہیں کیا ہاں باتباع سنت مرزا خلط مبحث کرنے کو اس زمانے کے واقعات (میرے قادیان پہنچنے اور مرزا صاحب کے انکار کرنے) کا ذکر چھیڑ بیٹھا،

اہل دانش تو اس سے سمجھ گئے ہوں گے کہ اس کے پاس اصل الزام کا جواب نہیں ہے۔اس لئے ہم بھی اس بات کو نظر انداز کر کے دوسرے محاذ پر اس کا مقابلہ کرتے ہیں۔الفضل قادیان نے جو کچھ لکھا ہے ناظرین اس کا ملخص مندرجہ ذیل نمبروں میں ملاحظہ فرمائیں۔

۱۔ جن شرائط پر مرزا صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ کو بلایا تھا مولوی صاحب نے ان کو پورا نہیں کیا۔

۲۔مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ فریقین کی گفتگو منہاج نبوت کے ماتحت ہوگی۔

۳۔ مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ مولوی صاحب مغرض تحقیق آئیں مباحثہ کے لئے نہ آئیں۔اس کے باوجود مولوی صاحب مجلس عام میں مباحثہ کرنا چاہتے تھے۔

۴۔ کتاب انجام آتھم میں مرزا صاحب نے خدا سے وعدہ کیا تھا کہ اب میں مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا اس لئے مولوی صاحب کو کورا جواب دیا (الفضل یکم اکتوبر ۱۹۴۲ء)

جوابات:

پہلے نمبر کا جواب یہ ہے کہ میں نے کسی ایسی شرط کے ماننے سے انکار نہیں کیا جو مرزا صاحب قادیانی نے مجھے قادیان میں پہنچنے کی دعوت دینے کے ساتھ لگائی ہو۔ یہ بالکل جھوٹ ہے۔

۲۔ میں نے منہاج نبوت کی تسلیم سے انکار نہیں کیا، نہ انکار کرنا میں جائز جانتا ہوں۔ یہ بھی مجھ پر افتراء ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۳۔ مجلس میں گفتگو کرنا میرا مقصود تھا۔ اس سے مرزا صاحب نے بھی انکار نہیں کیا۔ ہاں اتنا کہا تھا کہ مجلس میں لمبی گفتگو نہیں کرنی ہوگی مجھے بھی اس کی ضرورت نہ تھی۔

۴۔ یہ دعوی محض جھوٹ ہے۔ چاہے مرزا صاحب کے قلم سے نکلا ہو یا الفضل کے قلم سے۔ اگر الفضل اپنے اس منقولہ فقرہ کو جو بقول اس کے مرزا صاحب کا مرقومہ ہے (یقیناً مرزا صاحب ہی کا ہے) کتاب انجام آتھم سے ثابت کر دے تو ہم لدھیانہ کی انعامی رقم مبلغ تین سو میں سے ایک سو روپیہ بطور انعام دیں گے۔

یاد رہے کہ کتاب انجام آتھم ہمارے پاس موجود ہے اس کے آخری صفحہ پر مرزا صاحب کے اصل عربی الفاظ یوں ہیں:

از معنا ان لا نخاطب العلماء بعد هذه التو جيها ت و لو سبو نا ... و هذه منا خا تمة المخا طبا ت۔ (انجام آتھم)

(یعنی ہم نے قصد کر لیا ہے کہ ان توجیہات کے بعد اب ہم علماء کو مخاطب نہیں کریں گے اور یہ رسالہ ہماری طرف سے علماء کے ساتھ مخاطبات کا خاتمہ ہے)۔

اس عبارت میں نہ خدا کے ساتھ کوئی وعدہ ہے نہ کسی مباحثہ کا ذکر ہے۔ بلکہ صرف اپنا ارادہ ظاہر کیا ہے کہ ہم علماء سے خطاب ہی نہ کریں گے۔ یہ بات ہر طالب علم جانتا ہے کہ خطاب اور چیز ہے مباحثہ اور چیز۔ قرآن مجید میں کئی جگہ

یا ایها الذ ین آ منوا ...

یا ایها الذین کفروا وغیرہ الفاظ آئے ہیں۔

یہ خطابات الٰہیہ تو ہیں، مگر مباحثات الٰہیہ نہیں ہیں۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی اس بات پر بھی پختہ نہیں رہے۔ واضح رہے کہ رسالہ انجام آتھم ۱۸۹۶ء کا مطبوعہ ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے پختہ ارادہ کے ماتحت ۱۸۹۶ء کے بعد علماء کو ناقابل خطاب سمجھ کر ان کو شرف خطاب نہ بخشے، لیکن واقعہ یہ ہے کہ اس کے بعد بھی آپ ہر تحریر میں علماء اسلام کو اپنی عادت حسنہ کے ماتحت الفاظ قبیحہ سے یاد کرتے رہے۔ چنانچہ اس کتاب کے بعد دوسری کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں علماء کو ان لفظوں میں مخاطب فرماتے ہیں:

عبدالحق غزنوی مولوی محمد حسین بٹالوی مولوی احمد اللہ امرتسری یا مولوی ثناء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ امر تسری قسم کھانے سے اپنا تقوی دکھائیں..مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے۔ ہرگز نہیں کیونکہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۲۵)

قادیانی اور لاہوری ممبرو! مرزا صاحب کی اس شیریں کلامی کے جواب میں اگر گنبد سے کوئی آواز نہ آئے تو تمہیں تلخ تو نہیں معلوم ہوگی۔ افسوس ہے کہ مرزا صاحب پر ناصح مشفق کی نصیحت کا بھی کچھ اثر نہ ہوا۔ سنیئے ناصح مشفق فرماتے ہیں:

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

آپ کی ہر کتاب میں علماء کا ذکر اسی طرح ملتا ہے۔ طوالت کے خوف سے ان سب باتوں کو جانے دیجئے، اسی کتاب اعجاز احمدی کو سامنے رکھ لیجئے جو خاص مجھ کو مخاطب کر کے لکھی گئی ہے۔ یہ کتاب ۱۹۰۲ء کی مطبوعہ ہے۔ یعنی انجام آتھم کی طباعت کے چھ سال بعد طبع ہوئی تھی۔ اگر مرزا صاحب قادیانی اپنے ارادہ (مندرجہ انجام آتھم) پر پختہ تھے تو آپ نے مجھے قادیان میں آنے کی دعوت کیوں دی تھی۔

اس سے صاف معلوم ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے ارادہ پر پختہ نہیں رہے جب میں حسب دعوت گرامی قادیان میں جا پہنچا تو اپنے ارادہ کو یہاں تک اہمیت دی کہ اس کو خدا سے وعدہ قرار دے کر مجھے ٹال دیا

عرب کا ایک مقبول شاعر اپنی محبوبہ سعاد کے حق کیا خوب کہتا ہے:

لا تدوم علی حال تکون بها
کما تلون فی اثوابها الغول

(میری محبوبہ ایک حال پر نہیں رہتی بلکہ جنگلی چھلاوے کی طرح مختلف شکلیں بدلتی ہے)

ہم نے بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں یہی پایا ہے کہ ان کے وعدے محبوبانہ وعدے ہوتے تھے۔

پس الفضل مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی انجام آتھم سے دکھا کر اپنی اور مرزا صاحب کی تصدیق کردے اور ہم سے سو روپیہ انعام پائے۔

ناظرین اس واقعہ کی تفصیل ہماری کتاب الہامات مرزا میں ملاحظہ فرمائیں تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس شعر کی تصدیق کرنے پر مجبور ہوں گے

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

مرزا صاحب قادیانی کی بابت کوئی ہم سے پوچھے تو ہم خدا لگتی کہیں گے کہ آپ کسی بات پر پختہ نہیں رہتے۔ نہ کسی مذہبی عقیدہ پر، نہ کسی وقوعہ پر، نہ کسی وعدہ پر، نہ وعید پر۔ غرض آپ اس عربی شعر کے پورے مصداق تھے جو عرب کے کسی شاعر نے اپنی محبوبہ کے حق میں کہا ہے:

لكنها خلة قد سيط من دمها
فجع و ولع و اخلاف و تبديل

(میری محبوبہ ایسی پیاری ہے کہ بے قراری وعدہ خلافی اور تبدیلی گویا اس کے خون میں ملائی گئی ہے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۴۲ء ص ۵۔۶)

مرزا صاحب کی کامیابی اور ناکامیابی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بارہا اس مضمون کو مدلل لکھ چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے مشن میں ناکام گئے، مگر مرزائی پریس ایسا ضدی واقع ہوا ہے کہ ہماری دلیل پر توجہ نہیں کرتا، زبانی باتیں بنائے جاتا ہے۔ ہم نے بارہا لکھا کہ کسی شخص کا کامیاب ہونا یہ ہے کہ اس کا مقصد پورا ہو جائے، اور ناکام ہونا یہ ہے کہ مقصد پورا نہ ہو۔

مثلاً ایک شخص اپنا مقصد یہ ظاہر کرے کہ میں ایک کالج بناؤں گا۔ اگر نہ بناؤں تو میں ناکام سمجھا جاؤں۔

لیکن واقعہ یہ ہو کہ وہ اپنی زندگی میں پرائمری سکول بھی مکمل نہ کر سکے، بلکہ پہلے ہی فوت ہو جائے تو کہا جائے گا کہ وہ یقیناً ناکام مرا، لیکن اس کے حامی اس کو کامیاب ثابت کرنے کے لئے دوسرے سکولوں کے مقابلہ میں اپنے پرائمری سکول کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رونق اورلڑکوں کی کثرت بطور ثبوت پیش کریں تو ان کو کہا جائے گا:

سخن شناس نہء دلبرا خطا ایں جاست

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی بعثت کا مقصد کیا بتایا ہوا ہے مرزا صاحب قادیانی کے مریدین ذرا توجہ سے سنیں۔ آپ فرماتے ہیں:

طالب حق کے لئے میں یہ بات پیش کرتا ہوں کہ میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا ہوا ہوں یہ ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔ پس اگر مجھ سے کروڑوں نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ پس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو سب لوگ گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۲ء)

ناظرین کرام! یہ ہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت اور تبلیغی زندگی کے مقصد کے الفاظ۔ خدارا انصاف فرمائیے کہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ مقصد پورا ہو گیا؟ یعنی عیسی پرستی دنیا سے معدوم ہو کر توحید الٰہی پھیل گئی؟

واللہ اگر ایسا ہو گیا ہوتا تو ہم بھی مرزا صاحب کے اس دعوی کے مصدق ہوتے۔ مگر افسوس ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ عیسائیت اور تثلیث دن بدن ترقی کر رہی ہے اور ہر دس برس کے بعد مردم شماری کے کاغذوں میں عیسائیوں کی کثرت نظر آتی ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ کے شروع میں عیسائیوں کی تعداد ہندوستان میں چھ لاکھ لکھی ہے، مگر آج ہندوستان میں عیسائیوں کا شمار (بقول مسیحی رسالہ المائدہ اگست) ایک کروڑ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کے مریدو! کب تک نادانوں کی آنکھوں میں کنکریٹ ڈالو گے۔ ہمارے جواب میں الفضل کس ہشیاری سے لکھتا ہے کہ بہت سے انبیاء ایسے گذرے ہیں جن کے ماننے والوں کا شمار بہت کم تھا۔ کیا وہ انبیاء کرام بقول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ نا کام گئے؟

اس کا جواب ہماری پیش کردہ مثال اور مرزا غلام احمد صاحب کی منقولہ عبارت میں ملتا ہے جسے ہم پھر دہراتے ہیں کہ نا کام وہ ہوتا ہے جو اپنے بتائے ہوئے مقصد میں فیل ہو جائے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اپنا مقصد واضح لفظوں میں بتا ہوا ہے اس مقصد کے لحاظ سے وہ نا کام گئے یہاں تک کہ ان کے صاحبزادے امیر مرزائیہ کو کہنا پڑا کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے وعدوں کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا (الفضل ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۳۷ء) اسی لئے ہم بھی کہتے ہیں:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۴۲ء ص ۴۔۵)

قادیانی مولود مصلح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کسی نے اونٹ سے کہا کہ تیری گردن بہت ٹیڑھی ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یاروں کی اور کون سی کل سیدھی ہے۔

یہی حال قادیانی پیش گوئیوں کا ہے۔ بڑے میاں کی کوئی پیش گوئی ہو، وہ اپنی گولائی کی وجہ سے ہر نقطہ پر ٹھہرائی جاسکتی ہے۔

کچھ تو اس کی گولائی قابل تعریف ہوتی ہے، اور کچھ قادیانی علم کلام کا کمال جو اس کو مشین کے ہر ایک پرزے پر فٹ کر دیتا ہے۔ کیسی صاف پیش گوئی تھی جو مرزا صاحب قادیانی نے کی تھی کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کی لڑکی محمدی بیگم سے میرا نکاح ہوگا اور اس سے اولاد ہوگی جسکی بشارت مجھے بذریعہ الہام دی گئی ہے اور حدیث نبوی میں بھی اس کی تصدیق ہے۔

جب یہ نکاح وقوع میں نہ آیا، تو قادیانی اہل علم نے اس کو مختلف خرادوں پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چڑھا کر سیدھا کرنے کی کوشش کی۔ بلکہ بزعم خویش کر ہی دیا، چنانچہ مفتی محمد صادق صاحب نے تو اس نکاح کو مفسوخ (فسخ شدہ) قرار دیا۔ کیوں؟ وہ جانیں۔

حکیم نورالدین صاحب جو قادیان میں چوٹی کے عالم بلکہ اعلم تھے اور جن کو نورالدین اعظم لکھا جاتا تھا، اپنے کمال علمی کا جوہر دکھانے کو یوں گویا ہوئے کہ اس پیش گوئی میں

> مرزا احمد بیگ کی کوئی خاص لڑکی مراد نہیں ہے، اور نہ مرزا صاحب قادیانی کی ذات خاص مراد ہے۔ بلکہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی درلڑکی درلڑکی قیامت تک اور مرزا صاحب کا لڑکا درلڑکا قیامت تک ان دونوں سلسلوں کے جس درجہ میں بھی لڑکے اور لڑکی کا رشتہ ہو گیا تو یہ پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان۔ص ۴۷۹۔ ۱۹۰۸ء)

اس کی مفصل بحث ہمارے رسالہ نکاح مرزا میں ملتی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ دنیا کے فنا ہونے تک اس پیش گوئی کا انتظار کرو۔ اس سے پہلے کسی کو اعتراض کرنے کا حق نہیں۔ چلو چھٹی ہوئی

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز! آپ کسی کے خدا نہیں

لطیفہ: ہم عرصہ سے سنتے آئے ہیں کہ بنگالے میں ایسے جادوگر ہیں جو آدمی کو مکھی بنا کر دیوار پر بٹھا دیتے ہیں۔ وہ لوگ تو ہم نے دیکھے نہیں مگر قادیان میں ایسے علم دار ضرور پائے جاتے ہیں جو سیدھی بات کو ٹیڑھی اور ٹیڑھی کو سیدھا کرنے میں کمال رکھتے ہیں جن کا یہ قول ہے

نازک کلامیاں میری توڑیں عدو کا دل
میں وہ بلا ہوں شیشے سے پتھر کو توڑ دوں

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۴۲ء میں اس پیش گوئی کے متعلق کچھ لکھا تھا اور مرزا غلام احمد صاحب کی مندرجہ ذیل عبارت پیش کی تھی آج پھر اسے نقل کرتے ہیں:

> اس پیشگوئی (آسمانی نکاح) کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے سے ایک پیش گوئی فرمائی ہوئی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔

اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان (بصورت آسمانی نکاح) ہوگا۔ اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہوگی جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتین جرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ کا حاشیہ)

اس عبارت میں دو جملے قابل غور ہیں جو یہ ہیں:

۱۔ اس منکوحہ سے اولاد ہوگی۔

۲۔ جسکی بابت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر کے پرچہ مذکور میں لکھا تھا کہ اس مبشر اولاد سے مصلح موعود مراد ہے جس کی بشارت مرزا صاحب کو دی گئی تھی۔ ان دنوں قادیانیوں اور لاہوریوں میں یہ مسئلہ زیر بحث تھا کہ مصلح موعود کون ہے۔ قادیانی کہتے تھے مرزا محمود احمد (موجودہ خلیفہ مرزائیہ) مصلح موعود ہے، لاہوری اس سے سخت منکر تھے اور ہیں۔ ہم نے لکھا تھا کہ ان دونوں جماعتوں کی اس نزاع کا فیصلہ مرزا صاحب قادیانی کی اس عبارت سے ہوسکتا ہے کیونکہ مصلح موعود لڑکا آسمانی منکوحہ کے بطن سے پیدا ہونا مقدر تھا جب آسمانی نکاح ہی نہیں ہوا تو منکوحہ بھی نہیں اور منکوحہ کے بغیر اولاد مبشر بھی نہیں ہوئی۔ بقول: نہ بانس ہوا نہ بانسری بجی۔

اس کا جواب الفضل مورخہ ۴ فروری میں نکلا ہے کہ اہل حدیث امرتسر نے اس پیش گوئی کا مطلب نہیں سمجھا۔ مصلح موعود لڑکا مرزا صاحب قادیانی کی دوسری بیوی سے پیدا ہوا جس کا ذکر کتاب ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ پر ہے اور یہ منکوحہ آسمانی بعد نکاح تیسری ہوتی ...

پس ہم اس بحث کو مختصر کرنے کے لئے الفضل قادیان سے ایک سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر کے اس کے جواب کی امید رکھتے ہیں۔

سوال: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو اس عبارت میں حدیث نبوی پر بنا کر کے مسیح موعود کی علامت اس کے لئے اعجازی لڑکا پیدا ہونا بتائی ہے اس کی پیدائش اس اعجازی (آسمانی) منکوحہ سے مقدر تھی یا کسی اور بیوی سے؟

یعنی حدیث مرقومہ کے لفظ یولد له میں منکوحہ آسمانی کی اولاد مراد ہے یا کسی اور بیوی کی؟

جواب دیتے ہوئے نفس حدیث کا مضمون اور مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی کے الفاظ (اعجازی لڑکا پیدا ہونے کی بشارت دی گئی ہے) کو ملحوظ رکھ کر جواب دیجئے کیونکہ سارا فیصلہ اسی پر موقوف ہے۔

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۴۳ء مطابق ۲۰ صفر ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۹ ص ۴۔۵)

مولانا محمد حسین بٹالوی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۹ جون ۱۹۴۲ء اور ۵ فروری سنہ رواں میں ان دونوں صاحبوں کا ذکر ہو چکا ہے۔ اب الفضل نے ۱۲ فروری میں پھر ایک جوابی نوٹ شائع کیا ہے ہم اس بحث کو مختصر کرنے کے لئے الفضل سے دو سوال کرتے ہیں:

۱۔ مرزا صاحب قادیانی نے کتاب البریہ میں اس قصہ کے ضمن میں لکھا ہے کہ امرتسر سے میرے نام وارنٹ جاری ہوا جو روکا گیا کیونکہ مجسٹریٹ کو بعد میں معلوم ہوا کہ دوسرے ضلع میں وارنٹ بھیجنے کی قانوناً اجازت نہیں (کتاب البریہ)

کسی قانون دان سے پوچھ کر بتایئے کہ مرزا صاحب قادیانی کے اس دعوی میں کچھ صداقت ہے؟ کیا واقعی امرتسر سے گورداسپور یا گورداسپور سے لاہور وارنٹ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بھیجا جا سکتا۔

۲۔ آپ کے خلیفہ میاں محمود احمد نے جو بیان دیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر نے مولوی محمد حسین بٹالوی کو کہا تھا کہ جوتیوں میں کھڑا ہو جا، اس کا بھی کوئی ثبوت ہے؟

کیا عدالت میں جوتیوں کے لئے کوئی خاص جگہ ہوتی ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی کو ڈپٹی کمشنر نے کہا تھا کہ سیدھا کھڑا ہو جا۔ (کتاب البریہ)

ان دونوں بیانوں میں سچا کون ہے اور جھوٹا کون؟ اس سوالات کا جواب پہنچنے پر ہم محدثین کے قاعدہ متعلقہ وضع حدیث کے بموجب (جو حقیقۃ الوحی میں مرزا صاحب قادیانی کو بھی مسلّم ہے) جانچیں گے کہ جھوٹا راوی کون ہے:

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۴۳ء مطابق ۲۰ صفر ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۹ ص ۵)

سیٹھ عبداللہ سکندر آبادی مولوی محمد علی لاہوری

سیٹھ صاحب دس ہزار روپیہ فوراً بھیج دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے اتباع کو ایک خاص سبق دیا ہوا ہے کہ مخالف کی بات کا ذکر تک نہ کرو، اور اپنی ہی کہے جاؤ۔

جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر نے اپنی کتاب میں لکھا ہوا ہے کہ جھوٹ کو سچ باور کرانے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے بار بار کہتے جاؤ۔ بالکل یہی اصول اتباع مرزا کا معمول ہے جو انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے سیکھا ہوا ہے۔

۱۹۲۳ء کا واقعہ ہے جب میں حیدر آباد دکن گیا تو وہاں کے ایک سوداگر سیٹھ عبداللہ الہ دین نے جو مرزا صاحب قادیانی کے مخلص ترین مریدوں میں سے ہیں، مجھ سے درخواست کی کہ میں مرزا صاحب قادیانی کے متعلق حلفیہ بیان دوں جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے لئے ایک سال کے اندر موت کی دعا کروں، اور ایسا کرنے پر میں (عبداللہ) آپ کو دس ہزار روپیہ دوں گا۔

اسکے بعد وہاں جو کچھ ہوا، اس کا ذکر رسائل اور اخبارات میں بار بار ہو چکا ہے اور آج بھی ہم اس مضمون کے اخیر میں کریں گے مگر پہلے ان دونوں بھائیوں قادیانیوں اور لاہوریوں کا جھگڑا ناظرین کو سنالیں۔ اخبار الفضل قادیان لکھتا ہے:

گذشتہ سال جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے جناب مولوی محمد علی صاحب کے سامنے ایک حق اور فیصلہ کن طریق پیش کیا تھا یعنی اگر مولوی صاحب موصوف مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں کہ ان کا مسلک اور ان کے عقاید ۱۹۱۴ء تک وہی تھے جو آج ہیں، تو ایسا حلف اٹھانے پر سیٹھ صاحب کی طرف سے دو ہزار روپیہ بطور انعام دیا جائے گا...

لیکن جناب مولوی صاحب نے بالکل وہی جواب دیا جو اس قسم کی چیلنج کا مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے دیا تھا چنانچہ لکھا:

جہاں تک مجھ سے حلف موکد بعذاب کا مطالبہ ہے میں اس کے لئے صرف ایک بات چاہتا ہوں یعنی یہ کہ سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے کیا اس کی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے (پیغام صلح ۱۴۔ اپریل ۱۹۴۲ء)۔

(الفضل قادیان ۱۷ جنوری ۱۹۴۳ء ص ۳)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے جو جواب دیا ہے وہ صحیح ہے کیونکہ مذہبی امور میں مذہب کی ہدایت کے مطابق فیصلہ ہونا چاہیے۔ مگر اس کے ساتھ میرا ذکر غلط پیرایئے میں کیا گیا ہے۔ اس میں وہی طریق اختیار کیا گیا ہے جو انہوں نے ہٹلر کی کتاب اور مرزا صاحب کی تحریرات سے سیکھا ہے۔

سکندر آباد دکن میں جب یہ معاملہ میرے سامنے پیش ہوا، تو میں نے اس پر دستخط کر دیئے۔ عرصہ ہوا کہ میرا حلف نامہ انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن نے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کر دیا تھا جو اسی رسالہ کے حوالہ سے درج ذیل ہے:

حلف نامہ تحریر کردہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کے لئے خان صاحب احمد الہ دین صاحب غلام حسین الہ دین صاحب اور قاسم علی الہ دین کی جانب سے جو حلف نامہ کی عبارت پیش کی گئی تھی جس میں مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب اور انکار کے متعلق الفاظ تھے بجنسہ مولانا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری نے مندرجہ ذیل حلف نامہ ٦ فروری ۱۹۲۳ء کو لکھ دیا جو عبداللہ الہ دین صاحب کے حوالہ کیا گیا تاکہ وہ اپنے خلیفہ قادیان مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب سے وہی حلف نامہ لکھوا دیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

میں ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبداللہ الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار روپئہ والا بھی بغور پڑھا مگر میں نہایت وثوق اور کامل ایمان ویقین سے یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی و دلائل جو چودھویں صدی کے مجدد امام وقت مسیح موعود وامتی نبی ہونے کے ہیں وہ سراسر جھوٹ اور افتراء و دھوکہ وفریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں ۔برخلاف اس کے حضرت عیسیٰؑ وفات نہیں پائے بلکہ وہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے ہیں اور ہنوز اس جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر موجود ہیں اور وہی آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور وہی مسیح موعود ہیں ۔ اور مہدی علیہ السلام کا ابھی ظہور نہیں ہوا جب ہوگا تو وہ امام مہدی حسب ضرورت تلوار اور جہاد سے بھی کام لیں گے مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں نہ مہدی ہیں نہ مسیح موعود ہیں نہ امتی نبی ہیں بلکہ ان غلط دعاوی کے سبب میں میں ان کو مفتری اور دجال سمجھتا ہوں۔ اگر میرے یہ اعتقاد خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن اور صحیح احادیث کے خلاف ہیں اور مرزا غلام احمد اپنے دعووں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک سچے ہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادر خدا ذوالجلال خدا تو تمام روے زمین کا مالک واحد ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں تو قہار و غالب و منعم حقیقی ہے تو علیم وقدیر و سمیع و بصیر ہے اگر میں اپنے اس حلف میں محض ضد وہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو تا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالی کی طرف سے مجھے یہ سزا ملی۔ آمین آمین

سال تمام ہو کر بھی میں زندہ رہا تو سچا سمجھا جاؤں گا خلیفہ قادیان اسکا اقرار کرے کہ بعد سال قادیانی مذہب سے تائب ہو کر بحکم خداوندی کونوا مع الصادقین میرے ساتھ قادیانی مذہب کی تردید کریں۔ مفصل یہ بات میں پبلک جلسہ میں اور اشتہار ۶ فروری ۱۹۲۳ء میں ظاہر کر چکا ہوں،

دستخط بقلم خود۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: چونکہ یہ واقعہ ۱۹۲۳ء کا جس پر آج بیس سال گذر گئے اور میں بفضلہ تعالی زندہ ہوں، اسلئے سیٹھ صاحب اگر صداقت کے ساتھ انعام دینا چاہیں تو انعامی رقم بھیج دیں ورنہ کہا جائے گا کہ سیٹھ صاحب کے انعام بھی مرزا صاحب قادیانی کے انعاموں کی طرح درحقیقت بور کے لڈو ہیں

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۰ ص ۵۔۶)

خلیفہ قادیان اور گاندھی جی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی جماعت کا معمول ہے کہ ملک میں کوئی بھی تحریک یا آواز اٹھے، اس میں ان کی شرکت ضرور ہوتی ہے کیونکہ اسی میں زندگی کا ثبوت ہے۔ رہی یہ بات کہ ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی بات کوئی سنتا ہے یا نہیں، اس کی انہیں پرواہ نہیں بقول:

کس بشنود یا نشنود من گفتگوئے مے کنم

گذشتہ ایام میں گاندھی جی کے برت کی بڑی شہرت رہی ہے۔ جس طرح قادیانی جماعت اپنے اصول پر کام کرتی ہے اسی طرح گاندھی بھی ایک اصول رکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنے عقیدہ کے مطابق ۲۱ روز کا برت رکھا، اور اسے کامیابی سے ختم کیا۔ ملک کے اس سرے سے اس سرے تک اسکا چرچا ہوا۔ اخبارات میں بھی دھوم مچی۔ دہلی میں لیڈرز کانفرنس بھی ہوئی جس نے گورنمنٹ کو توجہ دلائی کہ وہ گاندھی جی کو غیر مشروط طور پر رہا کر دے تا کہ وہ اپنا برت کھول دیں۔

ناممکن تھا کہ اس برت کے متعلق قادیان سے کوئی آواز نہ اٹھتی۔ چنانچہ یہ آواز بڑے زور سے اٹھی۔ یعنی خلیفہ قادیان نے گورنر بمبئی کی معرفت گاندھی جی کو تار بھیجا کہ مجھے خدا تعالی طرف سے فارسی زبان میں الہام ہوا ہے جسکا اردو ترجمہ یہ ہے:

افسوس ہے ایسے علم پر جو اپنے رکھنے والے کی تباہی کا باعث بن جاتا ہے۔

(الفضل قادیان ۲۴ فروری۔ ۱۹۴۳ء ص ۱)

اس کے بعد اس الہام کی تشریح آپ نے یوں کی ہے کہ

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ علم جو آپ کو دیا گیا ہے اسے آپ (گاندھی جی) کو ایسے رنگ میں استعمال نہیں کرنا چاہیے جو خود آپ کی ہلاکت کا خطرہ پیدا کر دے۔ (حوالہ ایضاً)

اس تشریح میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے اس کو گاندھی جی پر لگایا ہے اور بذریعہ تار ان کو مطلع کیا کہ تم اپنا برت کھول دو۔

ہم منتظر تھے کہ جدید ملہم کے اصل الفاظ دیکھیں تا کہ غور کیا جائے کہ الہام کے معنی کیا ہیں اور خلیفہ صاحب کی نفسی تشریح کیا ہے کیونکہ ان کے مورث اعلی نے بتایا ہوا ہے کہ ملہم بعض اوقات اپنے الہام کی تشریح غلط بھی کر جاتا ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ الفضل میں الہام کے فارسی الفاظ بھی شائع ہو گئے ہیں جو یہ ہیں:

وائے بر علمے کہ برباد کند عالم را (الفضل ۵ مارچ ۱۹۴۳ء ص ۱)

خلیفہ قادیان نے اعتراف کیا ہے کہ میں نے فارسی نہیں پڑھی نہ فارسی کتب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مطالعہ کیا ہے (حوالہ مذکور) اس لئے آپ کو الہام کے سمجھنے میں غلطی لگی بلکہ آپ نے الہام میں دانستہ بے جا تصرف اور خیانت سے کام لیا ہے کیونکہ ترجمہ میں الفاظ (اپنے رکھنے والے کو) خواہ مخواہ اپنی طرف سے داخل کر کے مطلب بگاڑا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ صحیح معنی میں ملہم نہیں ہیں۔ خیر اس کا فیصلہ تو لاہوری جماعت کرے گی ہم تو بڑے میاں (مرزا محمود احمد) اور چھوٹے میاں (مرزا غلام احمد) دونوں کو ایک ہی سمجھتے ہیں۔

آپ اقرار کرتے ہیں کہ عالم کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں یا بکسر اللام (لام کی زیر سے) ہوگا یا بفتح اللام (لام کی زبر سے) ہوگا باوجود اس کے آپ خود کہتے ہیں کہ عالم کا لفظ جو الہام میں ہے اس کی دو صورتیں ہو سکتی ہیں زبر ہوگی یا زیر۔ باوجود اس کے کہ آپ نے زیر والی صورت کو ترجیح دے کر اسکو گاندھی جی پر لگا دیا ہم اس کے صحیح معنی بتاتے ہیں۔

ہمارے نزدیک عالم بالفتح ہے جس کے معنی دنیا یا جہان کے ہیں۔ پس قادیانی الہام کے صحیح معنی یہ ہیں کہ:

افسوس ہے اس علم پر جو جہان کو برباد کرے۔

غالباً خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) رات کو سوتے وقت اس خیال میں ہوں گے کہ یورپ نے علم سائنس میں کتنی ترقی کی ہے اور کیسے کیسے آلات حرب اور آلات صنعت اور آلات حرث ایجاد کئے ہیں۔ کتنا بڑا علمی کمال یورپ کو حاصل ہے۔ اس غلط خیال کی اصلاح کیلئے آپ کو رہنمائی کی گئی ہے کہ یورپ جس علم سے دنیا کو برباد کر رہا ہے اس پر افسوس ہے یعنی وہ علم نہیں جہالت۔ علم دراصل خدا کی ذات و صفات کو جاننے اور اس سے ڈرنے کا نام ہے۔ قرآن شریف کی ایک آیت بھی ہماری اس تشریح کی تائید کرتی ہے جسکے الفاظ مبارکہ ہیں

اضله الله على علم

(ایسے لوگ بھی ہیں جن پر خدا تعالی ان کے علم کی وجہ سے گمراہی کا حکم لگا دیتا ہے)

ہاں ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ یہی معنی صحیح ہیں اگر خلیفہ کی تشریح مراد ہوتی تو فارسی عبارت یوں ہونی چاہیے تھی کہ:

وائے بر علمے کہ برباد کند صاحبش را

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس قسم کی غلطی کہ ملہم الہامی لفظ کے خلاف اس کی تشریح کر جائے کوئی بڑی بات نہیں، بلکہ آپ کو ورثہ پدری میں ملی ہوئی۔ ہم اس پر سر دست دو شہادتیں پیش کرتے ہیں۔

پہلی شہادت:

ایک دفعہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ایک لڑکا پیدا ہونے کی خوش خبری ملی۔ آپ کے ہاں لڑکا پیدا ہوا۔ آپ نے فوراً اشتہار دیا کہ لڑکا مبشر پیدا ہو گیا جو ایسا ہو گا، اور ویسا ہو گا:

کان اللہ نزل من السماء (گویا آسمان سے خود خدا نازل ہو گیا)۔

تھوڑے دنوں کی زندگی پا کر وہ مر گیا۔ مخالفین کی طرف اعتراضوں کی بوچھاڑ ہوئی، تو آپ نے جواب دیا کہ اس لڑکے کی تعیین میرا اجتہادی فع تھا جو غلط ہو گیا مگر لڑکا پیدا ہونے کے متعلق نفس الہام صحیح ہے

(قادیانی اشتہار حقانی بر وفات بشیر یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

دوسری شہادت:

ڈپٹی عبداللہ آتھم کی بابت پیش گوئی شائع کی کہ وہ پندرہ مہینوں کے اندر بسزائے موت ہاویہ (جہنم) میں گرایا جائے گا (جنگ مقدس)

جب وہ پندرہ ماہ کی میعاد کے اندر نہ مرا، تو منجملہ تاویلات رکیکہ کے ایک تاویل آپ نے یہ کی کہ سزائے موت کا لفظ میرا ذاتی اجتہاد ہے جو بطور تشریح درج ہو گیا تھا۔ یہ اگر غلط ہو گیا تو کوئی ہرج نہیں، اصل الہام تو صحیح ہے۔ ہاویہ یہی ہے کہ آتھم موت کے ڈر کے مارے امرتسر سے فیروز پور اپنی لڑکی کے پاس چلا گیا سچ ہے:

بت کریں آرزو خدائی کی۔ شان ہے تیری کبریائی کی

چونکہ قادیانی تحریک کے بانی نے یہ نمونہ دکھایا ہے کہ الہام کی تشریح میں ملہم سے کبھی غلطی ہو جاتی ہے اس لئے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے بھی غلطی ہو جانی کوئی امر مستبعد نہیں بلکہ خاندانی وراثت ہے۔

دوسری طرح سے:

اب ہم مانے لیتے ہیں کہ عالم (بالکسر) ہے اور ترجمہ بھی آپ کا کیا ہوا صحیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے مگر اس کے معنی کیا ہوئے؟ یہی کہ جو علم دار اپنے علم پر عمل نہ کرے وہ علم اس کی تباہی کا باعث ہے بالکل صحیح ہے قرآن شریف ایسے عالموں کو جو اپنے علم پر عمل نہ کریں گدھا قرار دیتا ہے غور سے پڑھئے کمثل الحمار یحمل اسفا را

شیخ سعدی مرحوم نے اسی آیت سے یہ مضمون اخذ کیا ہے

علم چنداں کہ بیشتر خوانی
چوں عمل در تو نیست نادانی
نہ محقق بود نہ دانشمند
چارپایہ برو کتابے چند

پس یہ الہام اپنے عموم کی حیثیت سے قادیان امرتسر لاہور وغیرہ بلاد پر سب جگہ کے بے عمل علماء کو شامل ہے۔

پھر اس کو خصوصیت سے گاندھی جی کے برت پر چسپاں کرنا اگر حکومت کی بے جا خوش آمد نہیں تو کیا ہے۔ ہاں گاندھی جی نے اس کا کیا جواب دیا ہوگا ہمارا گمان ہے کہ یہی کہا ہوگا

ناصحا اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہوں کیا تجھ سے بھی ناداں ہوں گے

اس الہامی تبلیغ کے بعد خلیفہ قادیان گاندھی جی اور انکے ساتھیوں کو جو ملکی آزادی کے خواہش مند ہیں چکمہ دیتے ہوئے کہتے ہیں:

> مجھے خدا کی طرف سے یہ علم دیا گیا ہے کہ ہندوستان کی آزادی کا وقت آرہا ہے مگر آپ کو کچھ اور وقت انتظار کرنا ہوگا اور آپ کو وقت کے آنے سے پہلے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہیں ڈالنا چاہیے اگر آپ ایسا کریں گے تو آپ خدا کے سامنے اس شخص کی طرح ہوں گے جو خدا کی دی ہوئی طاقتوں کو خود اپنے ہاتھ سے ضائع کر دیتا ہے۔ (الفضل ۲۴ فروری ۱۹۴۳ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے اس اقتباس میں ہندوستان کے آزاد ہو جانے کا ذکر کیا ہے۔ کیا یہ ملکی آزادی اس زمانہ میں حاصل ہوگی جب کہ حکومت کی باگیں احمدیوں کے ہاتھوں میں ہوں گی جیسا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے خطبہ جمعہ مندرجہ الفضل ۱۷ جنوری ۱۹۳۷ء میں مرقوم ہے جس کے متعلق آپ نے ابھی سے اپنی جماعت کو حکم دے رکھا ہے کہ جس طرح سلطان محمود غزنوی نے بت توڑے تھے اسی طرح تم بھی ریڈیو توڑ دینا کیونکہ اس کے ذریعہ سے گانے بجانے کا پروگرام نشر کیا جاتا ہے۔ (الفضل قادیان ۲۵ فروری ۱۹۴۳ء)

مقام تعجب ہے کہ بڑے میاں (مرزا غلام احمد) تو ساری عمر یہی کہتے رہے کہ میری تحریک روحانی ہے، سیاسی نہیں۔ مجھے حکومت سے کچھ سروکار نہیں۔ بلکہ میری تحریک حکومت کا خود کاشتہ پودا ہے (تبلیغ رسالت) مگر چھوٹے میاں (مرزا محمود احمد) کو حکومت کے خواب آنے لگے ہیں۔ غنیمت ہے۔

لاہور کے پیغامی آپ کا یہ الہام اور اعلان پڑھ کر شائد خطرہ محسوس کریں گے کہ ریڈیو کے ساتھ احمدیہ بلڈنگ لاہور بھی نہ اڑادی جائے کیونکہ آپ کے ایک مرید نے پہلے سے ہی آپ کی فوج کو تاکید کر رکھی ہے کہ

سن لے اے لشکرِ محمود ! یہ شور ناقوس
شہر لاہور میں پنہاں کوئی بت خانہ (احمدیہ بلڈنگ) نہ ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۴ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۱ ص ۵۔۶)

قادیان میں کارگاہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۸ جنوری سنہ رواں میں... ہم نے مولوی شیر علی قادیانی کے ایک بیان پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا کہ یہ بیان غلط ہے اگر قادیانی جماعت ہمیں یہ حوالہ دکھادے تو مبلغ پچاس روپئہ تک انعام دینے کو تیار ہیں۔ الفضل قادیان ۲ فروری میں اسکا جواب نکلا کہ ہمیں یہ چیلنج منظور ہے مولوی صاحب انعامی رقم کسی کے پاس رکھوا دیں ہم زیر بحث حوالہ دکھانے کو تیار ہیں۔

اس کے جواب میں ہم نے اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری میں لکھا کہ حوالہ سے ہمارا مطلب یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا قول متعلقہ آتھم بحیثیت بناء پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھایا جائے ۔اب پھر الفضل ۲۳ فروری میں ایک نوٹ نکلا ہے جس کا مضمون یہ ہے کہ اہل حدیث امرتسر انعام دینے سے گریز کرتا ہے۔ وغیرہ

جواب دینے سے پہلے ہم الفضل قادیان کی متنازعہ عبارت جو اہل حدیث مورخہ ۱۸ فروری میں شائع ہو چکی ہے دوبارہ نقل کرتے ہیں:

حضور (مرزا) کے لٹریچر (تحریات) میں جہاں بھی سختی ہے جو مخالف کو ناگوار ہے اس کی تہ میں ہمیشہ یہی جذبہ غیرت (بحق رسالت محمدیہ) کام کر رہا ہے بلکہ آپ کی تین بڑی پیش گویاں بھی آپ کے اسی جذبہ غیرت کا نشان ہیں عیسائیوں سے آپ نے آتھم کے حق میں جو پیش گوئی فرمائی اس کی وجہ بھی یہی غیرت تھی کیونکہ آپ نے اپنی پیش گوئی کے وقت آتھم کو یہی کہا تھا کہ تم نے اپنی کتاب اندرونہ بائیبل میں آنحضرت ﷺ کو دجال کہا ہے۔

(الفضل ۸ جنوری ۱۹۴۳ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اس عبارت پر غور کر کے ہر ایک اردو دان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ مولوی شیر علی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آتھم نے چونکہ آنحضرت ﷺ (کے دشمنوں) کو اپنی کتاب اندرونہ بائیبل میں دجال لکھا تھا، اس غیرت سے متاثر ہو کر مرزا صاحب نے آتھم کے حق میں پیش گوئی کر دی یعنی آتھم کا آنحضرت ﷺ کو ایسا کہنا اس پیش گوئی کا مدار تھا ورنہ اس غیرت پر پیش گوئی کو مرتب کرنیکے کیا معنی ہیں۔ تعجب ہے قادیان کو مرکز علم کہنے والے بھی اردو عبارت کو نہیں سمجھتے

قادیان والو! سنو! اہل حدیث للکار کر تمہیں کہتا ہے

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
ہندوستان میں دھوم ہماری زبان کی ہے

مولوی شیر علی کو دراصل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے کلام سے یہ بات کہنے کی جرأت ہوئی جو انہوں نے صفحہ ۶ پر اعتماد کر کے کہی ہے کہ اس پیش گوئی کی بنا یہی تھی کہ ڈپٹی عبداللہ آتھم نے آنحضرت ﷺ کو اپنی کتاب اندرونہ بائیبل میں دجال کہا تھا (الفضل ۸ جنوری ۱۹۴۳ء)

ہم نے جو مبلغ پانچ سے پچاس روپئے تک انعام دینے کا چیلنج کیا تھا اس کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے یہ شرط تھی کہ اگر مولوی شیر علی صاحب یا کوئی اور صاحب، مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئی متعلقہ ڈپٹی آتھم کی بنا آنحضرت ﷺ کو دجال کہنا، جنگ مقدس، سے دکھا دیں تو ہم انعام دینے کو تیار ہیں۔

ہمیں گمان تھا کہ قادیانی جماعت مولوی شیر علی کو کذب بیانی سے محفوظ رکھنے کی کوشش نہ بھی کرے تو خیر، لیکن اپنے نبی و رسول (مرزا قادیانی) کی ذات والا صفات کا داغ کذب سے آلودہ ہونا کسی طرح گوارا نہ کرے گی اس لئے وہ اصل کتاب (جنگ مقدس) سے حوالہ دکھانے کی ضرور کوشش کرے گی جس سے مرزا صاحب اور مولوی شیر علی دونوں کی پوزیشن صاف ہو جائے گی۔ مگر افسوس کہ انہوں نے ایسا نہ کیا اور کر بھی کیسے سکتے ہیں جب کہ قانون قدرت ہے

لن يصلح العطار ما افسد الدهر

اب اڈیٹر صاحب الفضل کا ہم پر یہ الزام لگانا کہ ہم انعامی چیلنج دے کر پھر گئے ہیں بالکل غلط ہے۔ سنیئے جناب! ہم پھرے نہیں ہیں بلکہ اس پر مضبوطی سے قائم ہیں۔ آپ کو چاہیے کہ وہ مولوی شیر علی کی ساری عبارت جو ہم نے دوبارہ نقل کر دی ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس فقرہ کے ساتھ ملا کر غور سے پڑھیں جس کے زیر اثر مولوی شیر علی نے ایسا کہا ہے تو آپ کو ہمارا مطلب سمجھنے میں ذرا دقت نہ ہوگی۔ ہاں انصاف شرط ہے۔

بہت اچھا! اگر آپ لوگ مولوی شیر علی کی ذات سے الزام دفع کرنا نہیں چاہتے یا نہیں کر سکتے تو نہ سہی، لیکن بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کی ذات گرامی سے تو الزام دفع کیجئے جنہوں نے کشتی نوح میں ڈپٹی عبداللہ آتھم کا آنحضرت ﷺ کو دجال کہنا اپنی پیش گوئی کی بنا قرار دیا ہوا ہے مجلس میں اس کا ثبوت پیش کر کے ہم سے انعام لیں مگر یاد رکھیں کہ اہل حدیث کا یہ آہنی پنجہ وہ ہے جس کی گرفت سے بڑے میاں بھی چیختے چلاتے گئے۔ اہل حدیث اب بھی انعام دینے کو تیار ہے گریز نہیں کرتا۔ ذرا مرد میدان بن کر سامنے آؤ:

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۲ جلد ۴۰ نمبر ۱۲ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری مصلح موعود کا اعلان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اہل حدیث کو یاد ہوگا کہ مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں میں ایک شخص شیخ غلام محمد لاہور میں رہتا ہے جو مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئی کے ماتحت جماعت احمدیہ کیلئے مصلح موعود ہونے کا مدعی ہے۔اس نے ایک مضمون دفتر اہل حدیث امرتسر میں بغرض اشاعت بھیجا ہے جسکا خلاصہ یہ ہے کہ

میں بزبان مرزا صاحب قادیانی، مصلح موعود ہوں اور قادیانیوں نے میاں محمود احمد صاحب کو میرے قابل مصلح موعود بنا رکھا ہے۔

میاں صاحب (محمود احمد) نے جو فارسی الہام شائع کر کے گاندھی جی پر چسپاں کیا ہے جس کے الفاظ ہیں کہ :وائے بر علمے کہ بر باد کند عالم را

میں اس کو خدا کی طرف سے مانتا ہوں لیکن اس کا مصداق میاں محمود احمد صاحب ہی کو ٹھہراتا ہوں کیونکہ میں ان کی اصلاح کے لئے خدا کی طرف سے مصلح موعود ہو کر آیا ہوں مگر وہ مجھے نہیں مانتے (غلام محمد از لاہور)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بھئی! یہ آپ کا اندرونی مسئلہ ہے کہ مصلح موعود کون ہے:

محتسب را درون خانہ چہ کار

ہم تو دونوں کو ایک ہی تنے کی شاخیں سمجھتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۲ جلد ۴۰ نمبر ۱۲ ص ۵)

نظام نو اور قادیانی

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے

وہ طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شاہی زمانہ میں مسافر لوگ سراؤں میں اترتے تھے۔ ایک سرائے میں کوئی سفید پوش رہتا تھا جسکا گذارہ اس طرح تھا کہ جو مسافر کھانا کھانے لگتا، اسکے سالن میں لیموں کا ٹکرا نچوڑ کر خود بھی کھانے میں شریک ہو جاتا۔ اس وجہ سے اسکا نام ہی لیموں نچوڑ مشہور ہو گیا۔

یہی حال قادیانی جماعت کا ہے ملک میں کسی واقعہ کا چرچا ہو یہ اس میں دخل دینے کو تیار ہو جاتی ہے بلکہ دخیل ہو جاتی ہے۔ گاندھی جی نے برت رکھا تو اس میں بھی دخل دے دیا۔ آج کل اخباروں میں نظام نو کا چرچا ہو رہا ہے یعنی جنگ ختم ہونے کے بعد دنیا کا ایک نیا نظام حکومت قائم ہوگا۔ اس آواز کے پہلے منادی ڈاکٹر اقبال مرحوم ہیں جنہوں نے جنگ سے بہت پہلے ایک شعر یوں کہا تھا

جہان نو ہو رہا ہے پیدا وہ عالم پیر مر رہا ہے
جسے فرنگی مقامروں نے بنا دیا ہے قمار خانہ

آجکل مختلف آوازیں اٹھ رہی ہیں کہ دنیا کا نیا نظام کیسا ہوگا۔ جتنے منہ اتنی ہی باتیں۔ اس وقت دنیا میں بڑے نظام دو ہی ہیں: روسی اور غیر روسی۔ روسی نظام میں شخصی سرمایہ داری نہیں ہے جو غیر روسی نظام میں پائی جاتی ہے اس وقت اس کی تفصیل میں جانا ہمارا مقصد نہیں ہے۔

رہا یہ سوال کہ دنیا میں آئندہ کون سا نظام ہوگا، یہ خدا کے علم میں ہے۔ ہاں قادیان سے آواز اٹھی ہے (ہم بھی اس جرأت کی داد دیتے ہیں) کہ دنیا کا آئندہ نظام جماعت احمدیہ کے ہاتھ سے قائم ہوگا۔ کب قائم ہوگا؟ یہ بات قابل غور ہے۔ خدا بھلا کرے اخبار الفضل قادیان کا جس نے صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ جب تک دنیا میں احمدیت کی کثرت نہیں ہو جائے گی ہمارا نظام قائم نہیں ہوسکتا چنانچہ الفضل کے فاضل نامہ نگار کے الفاظ یہ ہیں:

اکثریت اس لئے ضروری ہے کہ اگر بالفرض یہ جماعت ایک صوبہ یا ایک ملک تک ہی محدود رہے تب تمام دنیا کے وسیع علاقے میں اپنا نظام قائم نہیں کرسکتی یا بالفرض ہر ملک میں کچھ احمدی پائے جائیں مگر ان کی اکثریت نہ ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تب بھی غلبہ کفر کا باقی رہے گا اور نظام شریعت کا نفاذ اور اس پر عمل محال ہو جائے گا پس نیا آسمان نئی زمین بنانے کے لئے یہ ضرورت ہے کہ یہ جماعت ہر ملک اور ہر خطہ زمین میں اس قدر بڑھ جائے کہ دوسرے لوگ بقول حضرت مسیح موعود (مرزا) صرف سانسی اور خانہ بدوش اقوام کی طرح رہ جائیں اگر یہ اکثریت ہم پیدا نہ کر سکے تو گو ایک محدود علاقے میں نئے نظام کو صرف ایک ناتمام حد تک چلانے میں کامیاب بھی ہو جائیں تب بھی یہ نظام نو آفاق پر نہیں چھا سکے گا۔ (الفضل ۱۱ مارچ سنہ رواں۔ ص ۶)

قادیانیوں کی ایسی اکثریت کب ہوگی؟ اس کا جواب مولوی محمد علی لاہوری کی ایک تقریر سے مفہوم ہو سکتا ہے جس میں انہوں نے قادیانی جماعت کا کل شمار اڑھائی لاکھ بتایا ہے (پیغام صلح لاہور ۲۸ جنوری ۱۹۴۳ء)

مرزا صاحب متوفی نے لکھا تھا کہ چودھویں صدی کے شروع میں مجھے الہام ہوا کہ تو اس صدی کا مجدد ہے۔ آج ۱۳۶۲ھ ہے۔ اتنے طویل عرصہ میں (بقول مرزا صاحب لاکھوں معجزات ظاہر ہونے کے باوجود) اڑھائی لاکھ کی مٹھی بھر جماعت پیدا ہوئی ہے تو پھر ایسے متقی احمدیوں کی اکثریت کب ہوگی جو دوسری قوموں کے مقابلہ میں غالب آ کر دنیا میں ایسا نظام جاری کر سکے۔ اس کا جواب دینا الفضل کا فرض ہے۔

ہمارا مشورہ: ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ جولائی ۱۹۴۱ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کا ایک قول پیش کیا تھا کہ آپ فرماتے ہیں:

اگر چالیس مخلص مومن مجھے مل جائیں تو میں دنیا فتح کر سکتا ہوں

(الفضل قادیان ۷ مئی ۱۹۳۶ء)

یہ قول پیش کر کے ہم نے مشورہ دیا تھا کہ خلیفہ قادیان اپنی اڑھائی لاکھ جماعت میں سے چالیس مخلص مومن منتخب کر کے جنگ کے کسی محاذ پر چلے جائیں تو فتح یقینی ہے۔ آپ کو میدان جنگ میں جو فتح حاصل ہوگی اسے دیکھ کر سب لوگ آپ کے مرید بن جائیں گے اور قادیانی نظام بھی بآسانی جاری ہو سکے گا۔

مگر افسوس ہے کہ انہوں نے ہمارا مشورہ قبول نہ کیا بلکہ دنیا کو جنگ کی مصیبت میں مبتلا دیکھنا گوارا کیا۔ اگر وہ آج بھی ہمارے اس مخلصانہ مشورہ پر عمل کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی چالیس مومن کامل (جو قادیانی جماعت میں بآسانی مل سکتے ہیں) لے کر خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) خود جائیں، یا ان کو اپنے بیٹے کی قیادت میں بھیج دیں، تو ان سب کی مرادیں پوری ہوسکتی ہیں۔ اور اس بات سے نہ ڈریں جو کسی شاعر نے کہا

پہنچ کر وہیں کے ہو نہ رہنا
کوئی جا کر یہ کہہ دے نامہ بر سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۳ ص ۵)

اخبار مسلمان اور خلیفہ قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے خطبہ جمعہ ۸ جنوری میں (جو الفضل ۷ فروری ۱۹۴۳ء میں شائع ہوا ہے) اپنا تبحر علمی ظاہر کرتے ہوئے کہا تھا کہ اس سال جمعہ کے دن کئی بڑے بڑے کام ہوئے ہیں۔ مثلاً قادیان کا سالانہ جلسہ بھی بوجہ سرکاری تعطیلات کے جمعہ کے روز شروع ہوا۔ حج بھی جمعہ کے روز ہوا۔ مرزا صاحب کی پیدائش بھی جمعہ کے روز ہوئی تھی اس دفعہ شمسی اور قمری سال بھی جمعہ کے دن ہی شروع ہوئے ہیں۔ جمعہ ہفتے کا ساتواں دین ہے غیر المغضوب علیھم ولاالضالین بھی سورہ فاتحہ کی ساتویں آیت ہے۔

ان تمام امور سے (مرزا محمود احمد نے) یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اس سال احمدیت کے عالمگیر غلبہ کی بنیاد رکھی گئی ہے جو آئندہ چند سالوں میں وقوع میں آنے والا ہے۔

اخبار مسلمان لاہور نے ظریفانہ رنگ میں اس نوٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ

خلیفہ صاحب نے بھان متی کا کنبہ خوب جوڑا ہے (مسلمان ۲۸ فروری۔ص ۱)

اس کے باوجود اڈیٹر صاحب مسلمان ایک ضروری بات اخبار اہل حدیث امرتسر کیلئے چھوڑ گئے ہیں جو خاص اسی کا حصہ ہے۔

خلیفہ مرزائیہ نے بڑی کاوش سے چند واقعات کا وقوع جمعہ کے روز بتایا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جن میں ایک حج بھی ہے حالانکہ امسال حج جمعہ کے روز نہیں ہوا بلکہ بدھ کے روز ہوا ہے جیسا کہ شیخ عبدالرحمٰن مظہر رئیس الحجاج کے تار سے معلوم ہوا ہے جو اخبارات میں شائع ہو چکا ہے۔ ہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے جمعہ کے دن پیدا ہونے سے کسی پرانے شاعر کا ایک شعر ہمیں یاد آ گیا جو شائد اسی مناسبت سے اس نے جمعہ کے متعلق کہا تھا

ہر گناہے کہ کنی در شب آدینہ (جمعہ) بکن
تا کہ از صدر نشینانِ جہنم باشی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مارچ ۱۹۴۳ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۳ ص ۵-۶)

نشانات مرزا

فی کل شیء له آیة ۔ تدل علی انه واحد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شعر مندجہ بالا کسی عارف خدا کا ہے جو فرماتے ہیں ہر چیز میں نشانی ہے جو دلالت کرتی ہے کہ اللہ ایک ہے۔

اسی طرح ہم سمجھتے ہیں کہ ہر بڑے واقعہ میں ایک نشان ہوتا ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوی پر روشنی ڈالتا ہے۔

یہاں تک تو ہمارا اور قادیانیوں کا اتفاق ہے۔ آگے تھوڑا سا اختلاف ہے وہ اس روشنی میں مرزا صاحب قادیانی کی صداقت دیکھتے ہیں اور ہم ان کی بطالت پاتے ہیں۔ یہ فرق کچھ زیادہ نہیں ہے دونوں فریق دیانت داری اور صداقت شعاری سے غور کریں تو یہ اختلاف مٹ سکتا ہے۔

مثلاً آجکل کے جنگی واقعات بے شک بڑے اہم واقعات ہیں اسی لئے ان کے متعلق اہل قادیان مسلسل مضامین لکھ رہے ہیں۔ چنانچہ مولوی زین العابدین قادیانی جلسہ سالانہ قادیان میں ایک تقریر کی تحریر پڑھی تھی جو اخبار الفضل ۹ مارچ ۱۹۴۳ء تک سات قسطوں میں چھپ کر ہمارے پاس آئی ہے۔ قابل مضمون نگار نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنی ساری ہمت ایمان داری اور دیانتداری سے آج کل کے جنگی واقعات کو مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کا نشان بتایا ہے۔

اہل عرب چونکہ بڑے بہادر لوگ تھے جاہلیت کے زمانے میں بھی ان میں یہ وصف تھا کہ وہ اپنے بہادر دشمن کی جنگی قابلیت کی تعریف کر کے کہا کرتے تھے کہ ہم نے ایسے بہادر دشمن پر فتح پائی ہے۔ عرب کے اس دستور کے مطابق ہم بھی اپنے مخاطب اصحاب کی تعریف کرتے ہیں کہ وہ بات بنانے میں بڑے مشاق ہیں مگر اہل حدیث کے مقابلہ میں ان کی مشاقی نہ چلے تو الگ بات ہے۔

قابل مضمون نگار نے مرزا صاحب قادیانی کی بہت سی پیش گوئیاں نقل کر کے ان کو موجودہ جنگوں پر چسپاں کیا ہے۔ ان پیش گوئیوں میں جو زلزلے کا لفظ بار بار آیا ہے اس سے مراد کی زمین کی جنبش نہیں بلکہ موجودہ جنگیں بتائی ہیں۔

بہت خوب ! اس طریق سے ان لوگوں نے موجودہ جنگ کی روشنی میں صداقت مرزا قادیانی کا ثبوت دیا ہے۔

ناظرین ! اب ہمارا طریق بھی ملاحظہ کیجئے جس سے ہم مرزا غلام احمد صاحب کے کلام کی روشنی میں ان کی بطالت پاتے ہیں

قادیانی اور لاہوری ممبرو!

نالہ بلبل شیدا تو سنا ہنس ہنس کر
اب جگر تھام کے بیٹھو میری باری آئی

اپنی دلیل پیش کرنے سے پہلے مولوی زین العابدین اور مولوی قمرالدین مضمون نگار الفضل کے اس شریفانہ طرز عمل کا ذکر نا مناسب جانتے ہیں جو مدینہ میں ایک شریف قوم نے آنحضرت ﷺ کے سامنے اختیار کیا تھا۔ مولوی زین العابدین نے خدائی تصرف سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے یہ الفاظ نقل کئے ہیں کہ:

وہ زلزلہ تیری زندگی میں آئے گا۔ (الفضل ۴ مارچ ۱۹۴۳ء ص ۳)

مگر اس شریف قوم کی طرح آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر آگے چل دیئے جن کے حق میں ارشاد باری ہے تبدو نها و تخفو ن کثیرا نازل ہوا تھا۔ گو یہ الفاظ (میری زندگی میں) بھی ہمارے دعوے کے ثبوت کیلئے کافی ہیں لیکن ہم ان پر کفایت نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے بلکہ ہم مرزا صاحب کے وہ سارے الفاظ نقل کر دیتے ہیں جو ہمارے اور ہمارے مخاطب کے درمیان فیصلہ کن ہیں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ان زلزلوں (یا بقول ہمارے مخاطبین، جنگوں) کے متعلق بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدے کے لئے ظہور میں آئے گی (براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹۷)

قادیانی دوستو! خدا کو حاضر ناظر سمجھ کر ہمارے سوال کا جواب دو کہ کیا یہ جنگیں مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں اور مرزا صاحب کے ملک میں ہو رہی ہیں؟ کیا روس جرمنی اور تیونس وغیرہ مرزا صاحب قادیانی کے ملک ہیں؟

اگر ہاں میں جواب دو گے تو ہم ایک آسان درخواست کریں گے کہ آپ لوگ مرزا صاحب قادیانی کے قائم مقام اصحاب سے روس اور جرمنی کی زبانوں میں لیکچر دلوا دیجئے تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ لوگ واقعی ان ملکوں کے رہنے والے ہیں۔

ناظرین کرام! یہ ہے اہل حدیث کا وہ طریق استدلال جسکا جواب اتباع مرزا قادیانی سے ہرگز نہیں دے سکتے۔ صاف الفاظ ہیں جن کا مفہوم یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں

یہ واقعہ (زلزلہ یا جنگ) اگر میری زندگی میں اور میرے ملک میں نہ ہوا تو میں جھوٹا ٹھہروں گا۔

اسکا نتیجہ صاف ہے کہ یہ جنگیں اگر مرزا صاحب قادیانی کے الہام کی مصداق ہیں تو مرزا صاحب اپنے دعوے میں جھوٹے تھے کیونکہ یہ جنگیں نہ مرزا صاحب قادیانی کی زندگی میں ہوئیں اور نہ ان کے ملک میں ہوئیں۔

کون نہیں جانتا کہ مرزا غلام احمد صاحب پنجابی تھے اور پنجاب ہی آپ کا ملک تھا۔ چنانچہ آپ کا ایک الہام یہ بھی ہے انا انزلناه قریباً من القادیان یعنی ہم (خدا) نے مرزا صاحب کو قادیان کے قریب اتارا ہے۔

ہم نے جو اپنا مسلک بتایا ہے کہ ہم مرزا صاحب قادیانی کے کلام کی روشنی میں ان کی بطالت پاتے ہیں بالکل صحیح ہے نہایت مشکل بلکہ ناممکن ہے کہ اتباع مرزا اہل حدیث کے مواخذہ کا جواب دے سکیں۔ کیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام میر اسن کے مجنوں کو جمائی آ گئی
بید مجنون دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۴ ص ۴۔۵)

قادیان میں کوئی آفت آنے والی ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الفضل میں بڑی گھبراہٹ سی معلوم ہوتی ہے یہاں تک کہ خلیفہ محمود احمد کی والدہ کی طرف سے ایک اشتہار نکلا ہے جو درج ذیل ہے:

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کا ارشاد

آجکل حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کیلئے خصوصیت سے دعائیں کی جائیں

چونکہ آج کل بعض احباب نے میرے پیارے بیٹے محمود اور جماعت کے موجودہ سربراہ کے متعلق بعض خوابیں دیکھی ہیں، اسلئے میں جماعت کے احباب سے درخواست کرتی ہوں کہ وہ اپنے امام کے لئے آج کل خصوصیت کے ساتھ دعائیں کریں کہ اللہ تعالی اسے تمام خطرات اور تکالیف سے محفوظ رکھے اور اعلی سے اعلی خدمت دین کے ساتھ لمبی اور صحت کی عمر عطا کرے آمین ۔ ام محمود۔ ام المومنین۔قادیان ۱۵ مارچ ۱۹۴۳ء

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ہم متفکر ہیں کہ یہ گھبراہٹ کیسی ہے۔کیا اسکا باعث وہ واقعہ تو نہیں کہ میاں محمود احمد کو ایک دفعہ خواب میں ایک اژدہا نظر آیا تھا جو انکی چارپائی کی طرف دوڑا آرہا تھا۔ بہرحال جو کچھ ہوگا وہ پبلک دیکھ لے گی ہم بھی اس دعا میں شریک ہیں۔

۲۵ مارچ کی صبح درس ثنائی میں ام محمود احمد کا یہ اعلان پڑھا گیا اور دعا کی گئی کہ خدا تعالی میاں محمود احمد کو ہدایت بخشے اور ہدایت کے ساتھ محفوظ رکھے۔

یہ ہے مخلصانہ دعا جو حلقہ اہل حدیث کی طرف سے قادیان پہنچائی جاتی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان والو:

مجھ سا مشتاق جہاں میں کہیں پاؤ گے نہیں
گر چہ ڈھونڈو گے چراغ رخ زیبا لے کر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۴ ص ۵۔۶)

مرزا کے دعوی نبوت سے پہلے کی حالت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مبلغوں اوراخباروں میں یہ کمال ہے کہ اپنی کاغذی عمارت کو ہر پختہ عمارت کے مقابلہ میں پیش کر دیتے ہیں، چاہے نتیجہ کچھ ہی ہو،ایک دفعہ تو مقابلہ میں ضرور آجاتے ہیں۔ہم انکی اس جرأت اور بہادری کی داد دیتے ہیں۔

اخبار احسان لاہور میں کسی صاحب کی ایک تقریر چھپی تھی جس میں انہوں نے آنخضرتﷺ کے دعوی نبوت سے پہلے کے حالات صادقہ پیش کر کے نبوت محمدیہ کا ثبوت دیا تھا۔اخبار الفضل قادیان ۲۳ مارچ میں اس تقریر پر قادیانی نبوت کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔لکھا ہے کہ جس طرح آنخضرتﷺ کے حالات قبل نبوت غیر مشکوک تھے کسی کو ان حالات پر انگشت رکھنے کی جرأت نہ تھی، اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کے حالات زندگی قبل از دعوی پیغمبری غیر مشکوک اور غیر مشتبہ تھے۔اس سے نتیجہ یہ نکالا ہے کہ نبوت مرزا قادیانی، نبوت محمدیہ کی طرح سچی ہے۔

اہل قادیان عموماً یہی تقریر مرزا غلام احمد صاحب کے منکرین کے سامنے کیا کرتے ہیں۔اسلئے ہمارا حق ہے کہ ہم اسپر کچھ روشنی ڈالیں۔ پس اہل قادیان غور سے سنیں اورسچائی کو مدنظر رکھ کر اس کا جواب دیں۔ہم پھر کہتے ہیں کہ دل سے محبت اور جانب داری نکال کر غور سے سنیں اور واقعات صحیحہ سے جواب دیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے براہین احمدیہ کا اشتہار دے کر مسلمانوں کو بڑے زور دار لفظوں میں ترغیب دی کہ اس کتاب کے شائقین پیشگی قیمت دیں تاکہ کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپ جائے۔ یہ کتاب کیسی ہے؟ اس کے متعلق مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

یہ کتاب تین سو محکم اور قوی دلائل حقیت اسلام اور اصول اسلام پر مشتمل ہے کہ جن کے دیکھنے سے صداقت اس دین متین کی ہر ایک طالب حق پر ظاہر ہو گی۔ (براہین احمدیہ۔ص ۱۳۶)

کتاب براہین احمدیہ کے یہ توصیفی الفاظ دیکھ کر حامیان اسلام نے پیشگی قیمتوں کی صورت میں کافی امداد بھیجی۔ مگر افسوس صد افسوس باوجود گراں قدر رقوم پہنچ جانے کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین سو دلائل والی براہین شائع نہ کی اور رقوم بغیر ڈکار لئے ہضم کر گئے۔

یہ واقعات ۱۸۸۰ء۔۱۸۹۰ء کے درمیان رونما ہوئے تھے اور آپ نے دعوی نبوت بقول میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ۱۹۰۱ء میں کیا۔

ناظرین کرام! یہ ایک ہی واقعہ کئی ایک جرائم پر متضمن ہے:

۱۔ بحکم اوفوا بالعهد وعدہ ایفاء نہ کیا۔

۲۔ مسودہ کتاب ابھی مرتب نہ ہوا تھا کہ مکمل ہونے کا اعلان کر دیا۔

۳۔ غلط بیانی سے مبلغات وصول کئے۔

۴۔ قیمتیں وصول کرلیں مگر کتاب نہ دی۔

۵۔ خریداروں کے تقاضا کے باوجود اپنے ذاتی مشاغل میں مشغول ہوگئے۔

۶۔ تئیس سال کے بعد مجبوراً ایک کتاب شائع کی جسکا نام براہین احمدیہ حصہ پنجم رکھا۔ اس میں بھی تین سو دلائل موعودہ میں سے ایک دلیل بھی نہ لکھی۔

قرآن شریف میں یہودی علماء سوء اور صوفیا دنیا پرست کے ذکر میں آیا ہے کہ لوگوں کا مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں۔ ارشاد ہے

ان كثيرا من الاحبار والرهبان ليأكلون اموال الناس بالباطل (التوبۃ:۳۴)

(بہت سے یہودی عالم اور درویش لوگوں کا مال ناجائز طریق سے کھاتے ہیں)۔

معلوم ہوا کہ ناجائز طریق سے مال کھانا گناہ کبیرہ ہے۔ واقعات صحیحہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے براہین احمدیہ کا اشتہار مبالغہ آمیز الفاظ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے کر سید ھے سادھے مسلمانوں سے پیشگی رقم وصول کر لی مگر کتاب شائع نہ کی بلکہ اس کا مسودہ بھی مکمل نہ لکھا، اندریں حالات اس آیت کے ماتحت آپ کی اخلاقی حالت دعوی نبوت سے قبل کیسے صحیح ہوسکتی ہے۔

قادیانی ممبرو! وہ براہین احمدیہ جس میں تین سو دلائل موعودہ حقیت اسلام کے درج ہیں، ہمیں دکھاؤ تو ہم اپنا اعتراض واپس لے لیں گے۔

ہم ڈنکے کی چوٹ کہتے ہیں کہ ہرگز نہ دکھا سکو گے چاہے لاہوری جماعت کو بھی اپنے ساتھ ملالو و لوکان بعضکم لبعض ظهيراً

پھر کس منہ سے کہتے ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حالات قبل از دعوی نبوت بے غبار اور بے داغ تھے۔

جامی چہ لاف زنی از پاک دامنی
بر خرقہء تو ایں ہمہ داغِ شراب چیست

نوٹ: اس مضمون میں ہم نے مرزا صاحب کی اخلاقی حالت کا صرف نمونہ دکھایا ہے ورنہ اس کے اس کے سوا اور بہتیرے واقعات ہیں جو حسب ضرورت پیش کئے جاسکتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۳ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۵ ص ۵۔۶)

قادیانی وفد کا دورہ یورپ

قادیانی وفد آج کل تبلیغ کی غرض سے یورپ کا دورہ کر رہا ہے۔ جہاں جائے وہاں کے احباب اگر ضرورت سمجھیں تو انکی تردید کے لئے دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر سے لٹریچر (کچھ مفت کچھ قیمتاً) منگوا سکتے ہیں۔

(اہل حدیث امرتسر ۱۶۔اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۱۰۔ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۶ ص ۲)

مرزا صاحب کی صداقت کا معیار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل قادیان نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک پرانی کتاب نشان آسمانی کے حوالہ سے ایک نوٹ لکھا ہے جسکا مضمون یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے استخارہ کے ذریعہ اپنی صداقت پرکھنے کا جو معیار بتایا ہے وہ بہت مفید ثابت ہوا ہے کئی ایک اشخاص نے اس سے فائدہ اٹھایا ہے۔

مضمون نگار کے اصل الفاظ بالاختصار درج ذیل ہیں:

اول توبہ نصوح کرکے رات کے وقت دو رکعت نماز پڑھیں جس کی پہلی رکعت میں سورہ یس اور دوسری رکعت میں اکیس مرتبہ سورہ اخلاص اور پھر بعد اس کے تین سو مرتبہ درود شریف اور تین سو مرتبہ استغفار پڑھ کر خدا تعالی سے یہ دعا کریں کہ

اے قادر کریم تو پوشیدہ حالات کو جانتا ہے اور ہم نہیں جانتے اور مقبول اور مردود اور مفتری اور صادق تیری نظر سے پوشیدہ نہیں رہ سکتا

پس ہم عاجزی سے تیری جناب میں التجا کرتے ہیں کہ اس شخص کا تیرے نزدیک جو مسیح موعود اور مہدی اور مجدد الوقت ہونے کا دعوی کرتا ہے کیا حال ہے؟

کیا صادق ہے یا کاذب اور مقبول ہے یا مردود۔

اپنے فضل سے یہ حال رؤیا یا کشف یا الہام سے ہم پر ظاہر فرما تا اگر مردود ہے تو اس کے قبول کرنے سے ہم گمراہ نہ ہوں اور اگر مقبول ہے اور تیری طرف سے ہے تو اس کے انکار اور اسکی اہانت سے ہم ہلاک نہ ہوجائیں۔

ہمیں ہر ایک قسم کے فتنہ سے بچا کہ ہر قوت تجھ کو ہی ہے۔آمین

(الفضل قادیان ۱۳ مارچ ۱۹۴۳ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: عرصہ دراز ہوا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں حکیم نورالدین صاحب قادیانی نے مجھے مشورہ دیا تھا کہ تم بھی اسی طرح استخارہ کرو۔چنانچہ ان کے کہنے کے مطابق میں نے بڑی صفائی قلب سے استخارہ کیا۔اس کے نتیجہ میں میں نے مرزا صاحب قادیانی کو جس شکل میں دیکھا اسکا ذکر میرے رسالہ الہامات مرزا میں مفصل مل سکتا ہے۔

یہ تو ہوا الفضل کا پیش کردہ معیار۔اب ہم خود مرزا صاحب قادیانی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتایا ہوا معیار پیش کرتے ہیں۔ امید ہے کہ الفضل کا سٹاف اور دوسرے قادیانی ممبر اس پر غور کر کے ہمیں نتیجہ سے اطلاع دیں گے۔ وہ معیار بقول مرزا صاحب ایسا ہے اس کے مقابلے میں اور کوئی معیار ہو ہی نہیں سکتا۔ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ

بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان ہو ہی نہیں سکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۸۸)

ناظرین کرام! مرزا صاحب قادیانی نے اپنی صداقت کے اظہار کے لئے بطور معیار تین بڑی قوموں کے لئے تین پیش گوئیاں شائع کر کے انکے نتائج کا انتظار کرایا تھا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، کتاب شہادۃ القرآن میں لکھتے ہیں:

اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیش گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے یہ تینوں پیش گوئیاں ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں۔ یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے، ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں:

۱۔ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری (والد منکوحہ آسمانی) تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ پھر داماد اس (احمد بیگ) کا اڑہائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳، پھر مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح کے فوت نہ ہو۔

۵۔ پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

(شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا قادیانی۔ ص ۸۱)

ان تینوں پیش گوئیوں کا جو حشر ہوا وہ سب کو معلوم ہے۔ ڈپٹی عبداللہ آتھم اور آسمانی نکاح والی پیش گوئیوں کا انجام تو ایسا برا ہوا جس سے خود مرزا صاحب قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کے اتباع سخت پریشان نظر آنے لگے۔ البتہ پنڈت لیکھ رام والی پیش گوئی پر ان لوگوں کو کچھ ناز تھا لیکن جب سے ہماری طرف سے ایک نیا رسالہ لیکھ رام اور مرزا شائع ہوا ہے جس میں پہلی دو پیش گوئیوں کی طرح اس پیش گوئی کو بھی غلط ثابت کیا گیا ہے یہ لوگ کچھ کھسیانے سے نظر آتے ہیں۔

کیا اخبار الفضل قادیان بتاسکتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا آسمانی نکاح، جس کو آپ نے عظیم الشان پیش گوئی قرار دیا تھا، کب وقوع میں آیا؟

خدا جزائے خیر دے مولوی محمد علی لاہوری کو جنہوں نے صاف اقرار کیا کہ، یہ نکاح نہیں ہوا۔ (پیغام صلح لاہور ۱۶ جنوری ۱۹۲۱ء ص ۵)

مقام غور ہے کہ ان تین شاندار پیش گوئیوں میں سے ایک بھی پوری نہ ہوئی اگر ان کے ساتھ چوتھی پیش گوئی بھی ملالیں تو معاملہ بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ اس کا عنوان ہے: مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

یہ پیش گوئی تو دوسری تمام پیش گوئیوں پر گویا سیمنٹ کا کام دیتی ہے۔ ہم نے مرزا صاحب قادیانی کی اجازت کے ماتحت آپ کی تمام متحدیانہ پیش گوئیوں کو جانچا اور خوب جانچا، آخر ہم نے آپ کو اس شعر کا مصداق پایا

ہزار وعدوں میں اگر ایک بھی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۱۰۔ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۶ ص ۲)

قادیان سے مرزا صاحب کے خلاف آواز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخبارات اگرچہ ملمع سازی میں بڑے مشاق ہیں، واقعات کو تبدیل کر کے گویا مسخ کر دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے، مگر واقعات بھی اپنے اندر بہت بڑا اثر رکھتے ہیں، اسلئے بحکم حصحص الحق وہ اپنا جلوہ دکھا دیتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ازراہ ہمدردی ہم نے بار ہا لکھا ہے کہ قادیانی اخبارات و رسائل مضامین لکھنے سے پہلے ہمیں دکھالیا کریں ہم ان کو اس نظر سے نہیں دیکھیں گے کہ وہ صحیح ہیں یا غلط ؟ بلکہ اس نظر سے دیکھیں گے کہ وہ بڑے میاں (مرزا غلام احمد صاحب قادیانی) کی تصریحات کے خلاف تو نہیں۔

ہماری طرف سے یہ تجویز ایسی خدمت کی پیش کش ہے کہ اہل قادیان کو چاہیے تھا کہ اسے شکریہ کے ساتھ قبول کرتے۔ ہم نے جو کچھ لکھا ہے اس کا ثبوت دینا ہمارے ذمہ ہے۔

ہم نے لکھا ہے کہ واقعات صحیحہ اپنا اثر دکھا دیتے ہیں چاہے وہ اثر موجودہ جماعت مرزایہ یا بانیء جماعت مرزائیہ کے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔

ناظرین سے مخفی نہیں کہ اس زمانہ میں مذہب سے غفلت اورضلالت دن بدن ترقی پر ہے چنانچہ اسی کا اثر ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے ہیں کہ

> اس پرفتن پرشورش اورطرح طرح کی گمراہیوں سے معمور زمانہ میں بچوں کی تعلیم وتربیت کا کام نہایت نازک اور بڑی ذمہ داری کا ہے۔
>
> (الفضل قادیان ۲۔اپریل ص ۱)

ناظرین ! یہ فقرہ اپنے اندر پوری صداقت رکھتا ہے۔ بے شک یہ زمانہ بڑے فتنہ وفساد کا ہے مگر افسوس ہے کہ بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کی تصریحات اس کے خلاف ہیں۔آپ فرما چکے ہیں کہ

> ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سر تک ختم ہوتا ہے۔ اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت ﷺ نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔(قادیانی لیکچر سیالکوٹ۔ص ۷)

ناظرین کرام ! قادیانی مسیح موعود جس زمانہ کو ہدایت کا زمانہ کہیں، اس کا فرزند اسی کو گمراہی کا زمانہ قرار دے تو ایک ثالث بالخیر بحکم حدیث احدکما کاذب کہنے پر مجبور ہوگا۔اور مرزا صاحب اس تبدیلی پر یہ شعر پڑھتے ہوں گے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے گیا دل کون میرا ذوق کس کا نام لوں
سامنے آجائے تو شائد بتا دوں دیکھ کر

قادیانی لٹریچر میں اس مضمون کی یہ ایک ہی مثال نہیں ہے بلکہ اس کے علاوہ بیسیوں مثالیں اور ہیں جن میں باپ بیٹا بلکہ قادیانی مسیح موعود اور ان کی امت کے مابین بڑا اختلاف پایا جاتا ہے۔ مزید وضاحت کے لئے ایک اور مثال سنیئے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، حضرت مسیح کی ولادت کو بن باپ مانتے تھے اور کہا کرتے تھے کہ

من عجب تر از مسیح بے پدر۔ (ازالہ اوہام)

مگر مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور اور ان کے بہت سے اعوان وانصار مسیح کی ولادت باپدر ہونے کے قائل ہیں (تفسیر بیان القرآن)

حالانکہ مسیح موعود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو حکم عدل، شارع شریعت، ملہم ربانی اور مجدد زمان کہتے ہیں۔ باوجود اس کے مخالفت بھی کرتے ہیں تو کیوں نہ کہا جائے کہ: تیلی بھی کیا اور سوکھا کھایا

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۳۔ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۱۷۔ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۷ ص ۴۔۵)

خلیفہ قادیان تشریح کریں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) گول مول بات کرنے میں اپنے باپ کے نقش قدم پر چل رہے ہیں۔ کیوں نہ ہو، نسلی اور تبعی دونوں لحاظ سے آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس وصف خاص کے وارث ہیں۔ آپ نے اپنا ایک خواب شائع کیا ہے جسکا سمجھنا حاشہ خیالی سے بھی زیادہ مشکل ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے دل میں کوئی بات ہے مگر بیرونی دباؤ کی وجہ سے اس کو ظاہر نہیں کرتے۔ اس میں بھی آپ اپنے والد کے پورے متبع ہیں۔

بڑے میاں (مرزا غلام احمد) نے ڈپٹی کمشنر گورداسپور کی عدالت میں وعدہ کیا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں کسی شخص کی موت کی پیش گوئی نہیں کروں گا۔ اس وعدہ سے آپ ایسے متاثر تھے کہ ایک دفعہ آپ کے دل میں مخالفت کا جوش اٹھا تو آپ نے لکھا:

میں نوح نبی کی طرح ہاتھ پھیلا کر رب انی مغلوب کہتا ہوں بغیر فا نتصر کے۔ (اشتہار ملحقہ تریاق القلوب طبع اول)

اسی طرح خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنا ایک خواب شائع کیا ہے مگر ڈر کے مارے ایسے پیرائے میں بیان نہیں کیا جس سے اسکا مطلب صاف مفہوم ہو حالانکہ قرین قیاس یہ تھا کہ اگر مخلوق کا خوف مانع تھا تو اس کو شائع ہی نہ کرتے۔

آپ ناظرین خلیفہ صاحب کا خواب پڑھیں اور ساتھ حواشی میں تشریح نوٹ بھی پڑھتے جائیں۔ آپ خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں:

میں نے ایک رؤیا (خواب) دیکھا ہے جس سے میں سمجھتا ہوں کہ یہ جنگ ابھی کئی شکلیں تبدیل کرنے والی ہے جن میں سے بعض شکلیں اسلام کیلئے بہت خطرناک ہوں گی اسی قسم کے اور رؤیا میں نے پہلے بھی دیکھے تھے مگر میں ان دو کو الگ الگ واقعات نہ سمجھتا تھا لیکن اس رؤیا نے بتا دیا ہے کہ وہ ایک ہی واقعہ کی دو شکلیں نہیں بلکہ آگے پیچھے آنے والے الگ الگ واقعات ہیں۔ اس تازہ رؤیا کو میں عام طور پر بیان نہیں کر سکتا اور شاید اس کا بیان کرنا حکومت کی مصلحت کے بھی خلاف ہو۔ اشارۃً صرف اتنا بتاتا ہوں کہ میں نے دیکھا ہے کہ یورپ کی دو طاقتیں ہیں اور ایک ایشیائی طاقت ہے (واقعات کی روشنی میں معلوم ہوتا ہے کہ یورپ کی دو طاقتوں سے مراد برطانیہ اور روس ہیں اور ایشیائی دو طاقتیں چین اور جاپان ہیں مگر شریک مشورہ ہونے والی طاقت چین ہے جاپان نہیں۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) ایشیائی طاقت کا سردار ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سمجھتا ہے کہ اسکے ملکی معاملات کے بارہ میں میرا مشورہ بھی مفید ہو سکتا ہے یا شائد اسے احمدیت سے کوئی دلچسپی ہے۔ وہ اپنے ملک کے حالات بیان کر کے مجھ سے مشورہ پوچھتا ہے کہ ان حالات میں ہم کیا کریں۔ میں نے اسے کوئی مشورہ دیا ہے مگر یہ یاد نہیں کہ اس نے کیا پوچھا اور میں نے کیا بتایا...

پھر میں دیکھتا ہوں کہ ان دو یورپین حکومتوں میں سے ایک کے نمائندہ اور اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایشیائی حکومت کے سردار کے درمیان کمیٹی ہوئی ہے۔ دونوں جمع ہوئے ہیں کہ صورت حالات پر غور کریں اور سوچیں کہ کیا کاروائی کرنی چاہیے۔ میں بھی وہاں گیا ہوں اور پرے ہٹ کر کھڑا ہوں۔ اس مغربی ملک کا نمائندہ ایک کھلے میدان میں کسی پتھر پر یا ایسی کرسی یا کوچ ہو جس کی پشت نہیں بیٹھا ہے اور ایشیائی حکومت کا سردار کھڑا ہے اور اس سے بات کرتا ہے کہ ہمارے ملک کے یہ حالات ہیں ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اجتماع کسی معاہدہ کی بات چیت کے لئے یا آئندہ کسی کے لئے کوئی سکیم بنانے کیلئے ہے۔ دس بارہ گز ہٹ کر میں بھی کھڑا ہوں اور گفتگو سن رہا ہوں (یہ گفتگو کس زبان میں ہوئی تھی کیا آپ وہ زبان جانتے ہیں۔ اڈیٹر) ایشیائی حکومت کے نمائندہ اس مغربی حکومت کے نمائندہ کو بتاتا ہے کہ ہمارے ملک کے فلاں فلاں علاقوں میں فلاں یورپین ملک کی فوجیں موجود ہیں جسے ہم پسند نہیں کرتے ہمارا ملک آزاد ہے پھر کوئی وجہ نہیں کہ اس کی فوجیں وہاں موجود رہیں۔ اس پر وہ یورپین حکومت کا نمائندہ پوچھتا ہے کہ کیا تم نے اس پر احتجاج نہیں کیا۔ تمہیں چاہیے تھا کہ اسپر احتجاج کرتے۔ وہ جواب دیتا ہے کہ ہم نے احتجاج تو کیا ہے مگر وہ حکومت جواب دیتی ہے کہ یہ فوجیں ہم نے تمہارے فائدہ کیلئے رکھی ہیں۔ جب وہ یہ بات بیان کرتا ہے تو مغربی حکومت کا نمائندہ حقارت کے ساتھ مسکراتا ہے جسکا مطلب گویا یہ ہے کہ یہ کیسا بے وقوفی کا جوا ہے، اسے کون مان سکتا ہے۔ اس موقعہ پر وہ ایشیائی حکومت کا سردار اس سے کہتا ہے کہ میں نے ان سے (مجھ سے) بھی مشورہ لیا ہے اور انھوں نے (یہ) مشورہ دیا ہے مگر مجھے پھر پتہ نہیں کہ اس نے کیا بتایا کہ اس نے کیا مشورہ پوچھا تھا اور میں نے کیا دیا۔ اس پر اس مغربی حکومت کے نمائندہ نے حیرت کا اظہار کیا کہ اچھا ان سے بھی تم نے مشورہ لیا ہے۔ پھر وہ آپس میں بحث کرتے ہیں کہ کیا کریں اور کیا نہ کریں۔، اس وقت میں صورت حالات کو پوری طرح معلوم کر کے گھبراتا ہوں (گھبرانے کی وجہ کیا تھی؟ اپنی قوت یا ضعف۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور خیال کرتا ہوں کہ ہمیں بھی اب کسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقدام کی ضرورت ہے

(یہ اقدام وہی ہے جسکا ذکر ہم نے اہل حدیث ۴ جولائی ۱۹۴۱ء میں کیا تھا کہ آپ بڑے میاں کے دعوی کے ماتحت چالیس کامل مردمومن لے کر میدان جنگ میں جائیں اور دشمن پر فتح پا کر اس کو پابہ زنجیر قادیان میں لائیں۔ خدا کی طرف سے خواب میں بھی آپ کو اسپر متوجہ کیا گیا ہے اوراس کے سامنے یہ شعر پڑھیں

نچائیں گے تجھے اک ناچ ایسا۔ یہی بس ہے مصمم دل میں ٹھانی

اب تو میدان جنگ میں جانے سے کوئی عذر مانع نہ ہوگا۔ پس جلد کیجئے ورنہ وقت نکل جائے گا۔ پھر پچھتاوے کیا ہو وت، جب چڑیاں چگ گئیں کھیت) جوں ہی یہ خیال میرے دل میں آتا ہے ایک صورت میرے سامنے نمودار ہوتی ہے جومعلوم ہوتا ہے کہ خدتعالی کا فرشتہ ہے اور وہ کہتا ہے:

دعا سے کام لینا ہی اچھا ہے آخروقت تو معلوم ہوگیا ہے

اور میں معاً خیال کرتا ہوں کہ درحقیقت دعا سے کام لینا ہی اچھا ہے

اس رؤیا کے بعض حصے ہیں جو میں نے بیان نہیں کئے (کیوں بیان نہیں کئے کیا اس شریف قوم کا تتبع کیا ہے جس کے حق میں ارشاد ہوا تبدو نها وتخفون كثيرا۔ اڈیٹر اہل حدیث) اوران میں سے بعض دوسرے حصوں کی تشریح ہو جاتی ہے بہرحال جو باتیں بتائی گئی ہیں ان سے معلوم ہوتا ہے کہ آئندہ بعض فتنے بہت زیادہ خطرناک آنے والے ہیں اور وہ اسلام کے لئے بہت زیادہ مضر ہوں (اسلام کی فکر نہ کیجئے اپنے قدح کی خیر منائیے۔ اڈیٹر اہل حدیث) مگر یہ ہمارے بس کی بات نہیں جیسا کہ رؤیا میں فرشتہ نے بتایا ہے دعا سے کام لینا ہی اچھا ہے۔ یہ جو کہا گیا ہے کہ آخر وقت تو معلوم ہوگیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ ابھی وقت ہے ...ایک وقت دعا کی قبولیت کا نہیں ہوتا اور ایک ہوتا ہے

(عرصہ ہوا کہ خلیفہ قادیان نے لکھا تھا کہ حکومت ہم سے دعا کی درخواست کرے تو اسے ضرور فتح ہوگی۔ اسکے جواب میں حکومت نے غفلت سے یا کسی مصلحت سے قادیان میں دعا کی درخواست نہیں بھیجی۔ غالبًا یہی وجہ ہے کہ جنگ طویل ہوگئی ہے۔ شائد گورنمنٹ کو خیال ہوگا کہ قادیانی ملہموں کی دعائیں ایسے رنگ میں قبول ہوتی ہیں جو داعی کے خلاف منشاء ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ مرزا صاحب نے دعا کی تھی جس کا مفہوم یہ تھا کہ: مولوی ثناء اللہ مجھ سے پہلے مر جائے۔ اس دعا کی قبولیت کا اعتراف خلیفہ قادیان اور امیر جماعت مرزائیہ لاہور دونوں نے کیا تھا مگر نتیجہ وہی ہوا جسکا اظہار استاد مومن خان نے یوں کیا ہے:

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی، آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ۔ (اڈیٹر اہل حدیث)

یہ جو کہا گیا ہے کہ آخر وقت تو معلوم ہو گیا ہے اس کے معنی یہی ہیں کہ جو وقت بتایا گیا ہے اس کے فاصلہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی دعا کا وقت ہے جس سے اللہ تعالیٰ ان فتنوں کو دور کر سکتا ہے یا ان کی ایسی شکل بدل سکتا ہے کہ وہ اسلام اور احمدیت کیلئے مضر نہ رہیں۔ اس رؤیا کے بعض حصے میں نے بیان نہیں کئے جن سے مضمون بالکل واضح ہو جاتا ہے مگر بہر حال اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ دنیا میں ایسے تغیرات ہونے والے ہیں کہ جو عقل مند اور درد مند دلوں کو ہلا دینے والے ہوں گے اور گو وہ دنیوی اور جنگی نوعیت کے ہوں گے مگر احمدیت اور اسلام کیلئے اتنا خطرناک اثر رکھنے والے ہوں گے کہ جسے دیکھ کر جنون کی کیفیت طاری ہو جائے (آپ ان تغیرات سے ڈرتے کیوں ہیں جب کہ آپ نے اعلان کیا ہوا ہے کہ اس جنگ میں برطانیہ کو فتح ہوگی۔ الفضل ۱۰ مئی ۱۹۴۲ء۔ پھر خوف وہراس کیسا! خلیفہ صاحب

دورنگی چھوڑ دے یک رنگ ہو جا۔ سراسر موم ہو یا سنگ ہو جا

۔اڈیٹر اہل حدیث) (الفضل قادیان ۱۴۔ اپریل ۱۹۴۳ء ص ۳۔۴)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۲۴۔ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۸ ص ۵)

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب

رکن جماعت احمدیہ لاہور کافی عمر پا کر انتقال کر گئے سب کا راستہ یہی ہے متوفی حکیم نورالدین خلیفہ اول قادیان کی طرح خاص فلسفیانہ دماغ رکھتے تھے آئندہ پرچے میں ہم ان دونوں فلاسفروں کی فلسفیانہ تحقیقات کا نمونہ دکھائیں گے انشاء اللہ۔ ڈاکٹر بشارت میں ایک خاص وصف تھا کہ میاں محمود خلیفہ قادیان کو کھری کھری سنانے میں باک نہیں محسوس کرتے تھے۔ اس لئے ہمیں بھی ان کے انتقال پر افسوس اور ان کے متعلقین سے ہمدردی ہے (اہل حدیث ۳۰۔ اپریل ۱۹۴۳ء مطابق ۲۴۔ ربیع الثانی ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۸ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم نورالدین اور ڈاکٹر بشارت احمد

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے فرزانے دو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ ہفتے ہم نے لکھا تھا کہ آئندہ پرچے میں ان دونوں صاحبوں کی فلسفیانہ تحقیقات میں مقابلہ کر کے دکھائیں گے۔ اتباع مرزا میں یہ دونوں صاحب بڑی عزت کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ حکیم نورالدین کو نورالدین اعظم لکھا جاتا ہے اور ڈاکٹر بشارت احمد کے حق میں مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں کہ:

ایک معمولی انسان نہ تھے بلکہ اولیاء اللہ میں سے تھے

(پیغام صلح ۲۸۔ اپریل ۱۹۴۳ء ۳۱)

اس لئے ہم بھی ان کی فلسفیانہ تحقیقات دقیقہ کو پبلک کے سامنے لانا چاہتے ہیں تاکہ معلوم ہو سکے کہ مسیح قادیان (مرزا غلام احمد) کے اتباع سے انسانی دماغ کہاں تک ترقی کر سکتا ہے۔

حکیم نورالدین صاحب پرانی طب کے ماہر تھے اسلئے ان کا فلسفہ بھی پرانا تھا۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جدید علم طب (ڈاکٹری) کے ماہر تھے، اس لئے ان کا فلسفہ تحقیقات بھی جدید تھا۔ جس طرح یونانی فلاسفر اور جرمن ڈاکٹر کسی مضمون میں باہم مختلف ہوں تو تعجب نہیں اسی طرح یہ دونوں صاحب کسی ایک مسئلہ کی تحقیق میں مختلف ہوں تو مقام تعجب نہیں۔

اب ہم بغیر طول کلامی کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ایک پیش گوئی کے متعلق ان دونوں صاحبوں کی فلسفیانہ تحقیقات باہم مختلف ہونے کے باوجود قابل قدر ہیں۔ ناظرین کو خوب یاد ہوگا کہ مرزا صاحب نے اپنی برادری کی ایک لڑکی کے والد کو پیغام نکاح دیا تھا۔ اس لڑکی کا نام محمدی بیگم اور اس کے والد کا نام احمد بیگ تھا جو ہوشیار پور (پنجاب) کا باشندہ تھا۔ آپ نے پیغام میں کہا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ اگر یہ لڑکی کنوار پن کی حالت میں میرے نکاح میں نہ آئی تو اسکا خاوند مر جائے گا اور وہ بیوہ ہوکر میرے نکاح میں آئے گی۔

(کتاب شہادۃ القرآن۔ص ۸۰۔۸۱۔آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۷۶)

اس پیش گوئی کا انجام جو کچھ ہوا وہ سب کو معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مئی ۱۹۰۸ میں فوت ہو گئے اور مسمات محترمہ آج (مئی ۱۹۴۳ء) تک اپنے خاوند کے گھر میں آباد ہے جب یہ نکاح نہ ہوا تو مخالفوں کی طرف سے اس پیش گوئی پر سخت اعتراضات ہوئے مگر ان ہر دو نامور فلاسفروں نے اس عقدہ لاینحل کو باتوں باتوں میں حل کر دیا جس طرح کسی شاعر نے جزء لایتجزی کی تقسیم کا مسئلہ (جس نے بڑے بڑے فلاسفروں اور متکلمین کو پریشان کر رکھا تھا) ایک لمحہ میں حل کر کے رکھ دیا جسکے متعلق اس شاعر کا ایک شعر یوں ہے

تقسیم جزء لایتجزی کی ہو گئی
سہواً سخن جو ان کے دہن سے نکل گیا

جس طرح شاعر نے یہ معرکہ آراء مسئلہ بڑی آسانی سے حل کر دیا اسی طرح ان دونوں فلاسفروں نے منکوحہ آسمانی کے مرزا صاحب قادیانی کے نکاح میں نہ آنے پر کئے گئے اعتراضات کو بڑی خوش اسلوبی سے حل کر دیا، ناظرین کی واقفیت کیلئے ہم دونوں صاحبوں کی علمی تحقیقات ذیل میں درج کرتے ہیں۔

حکیم نورالدین صاحب کی تحقیقات کا خلاصہ یہ ہے کہ محمدی بیگم سے مراد اسکی ذات خاص نہیں بلکہ اس کی اولاد در اولاد در اولاد اخیر تک، اسی طرح مرزا صاحب کی بھی خاص شخصیت مراد نہیں بلکہ اسکی اولاد در اولاد در اولاد اخیر تک، جب بھی مرزا صاحب کے خاندان میں سے کسی لڑکے کا نکاح محمدی بیگم کی اولاد یا اولاد در اولاد سے کسی لڑکی کے ساتھ ہو گیا تو یہ پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔

ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کے کلام کا خلاصہ یہ ہے کہ اس نکاح سے مراد عرفی نکاح نہیں ہے بلکہ وہ تبلیغی کوششیں مراد ہیں جن کے ذریعہ سے جماعت احمدیہ انگلستان میں انگریزوں کو امت محمدیہ میں داخل کرتی ہے ان دونوں خلاصوں کے ملحوظ رکھ کر ناظرین موصوفین کے اصل الفاظ ملاحظہ کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حکیم صاحب نے پہلے وہ آیات لکھی ہیں جن میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تم نے یہ کیا، تم نے وہ کیا، حالانکہ ان کے پرانے بزرگوں نے کیا تھا، اس کے بعد حکیم نورالدین صاحب لکھتے ہیں:

اب میں تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی؟ کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات (لڑکیوں کی لڑکیوں) کو حکم بنات نہیں مل سکتا (بنات ذوی الفروض ہیں بنات البنات ذوی الارحام ہیں پھر ایک حکم میں کہاں۔ اڈیٹر) اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں؟ میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آسکتا (تزلزل کیسے آتا جب کہ گویا آپ کا قول ہے:

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جا۔ بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا۔ اڈیٹر)

پھر یہی وجہ بیان کی والحمد لله رب العالمين۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ۱۹۰۸ء ص ۴۷۹)

اور ڈاکٹر بشارت احمد صاحب لکھتے ہیں:

آسمانی نکاح کسی شخصیت کے ساتھ نہ تھا بلکہ اس حقیقت کے ساتھ تھا جو محمدی بیگم کے نام کے اندر مضمر تھی اور مامور من اللہ کی شان کا تقاضا بھی یہی ہے کہ اسکا نکاح آسمان پر اگر کسی سے ہوگا تو وہ نکاح روحانی ہوگا اور کسی امت یا قوم سے ہوگا ایک معمولی عورت سے نہیں ہو سکتا۔ صحیح تعبیر کی طرف اس وقت ذہن منتقل نہ ہوا، تو نہ ہو (کس کا ذہن، صاحب الہام کا یا آپ کا۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) آج واقعات حقیقت کو ظاہر کر رہے ہیں۔ ہم ہر روز اسی دولہا کی بارات کو یورپ اور امریکہ میں چڑھتے دیکھتے ہیں ایسی اعلیٰ شان کی محمدی بیگم کا تزوج جس خوش قسمت کے ساتھ ہو اس سے مطالبہ کرنا کہ فلاں عورت سے نکاح کیوں نہ ہوا (حالانکہ وہ مشروط بشرائط تھا) ویسا ہی ہے جیسے کسی کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوئی سلطنت مل جائے اور لوگ اس سے مطالبہ کریں کہ تم نے تو کہا تھا ہمیں ایک گھوڑا ملے گا، وہ نہ ملا۔ حالانکہ اس بڑے انعام کے سامنے ادنی انعامات کوئی حقیقت نہیں رکھتے بلکہ اسی کے ضمن میں آجاتے ہیں۔

پس محمدی بیگم سے مراد وہی حقیقت ہے جو اس نام میں مضمر ہے اور یہ آسمانی نکاح ازل سے مقدر تھا جسکا اشارہ قرآن کریم میں تھا جس کی پیش گوئی حدیث میں تھی اور جسکے متعلق خود حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

اور یہی وہ محمدی بیگم ہے جس سے یتزوج و یولد له کے ماتحت معلوم ہوتا ہے کہ عالم کباب نے پیدا ہونا ہے یعنی مسیحی قوموں میں سے جو لوگ مسلمان ہوں گے ان میں فیضان محمدی اور تعلق روحانی مسیح موعود سے اللہ تعالیٰ کس عظیم الشان انسان کو پیدا کرے گا یہاں بھی وہی غلطی لگی جو پہلے لگی تھی۔ (پیغام صلح لاہور ۲ جولائی ۱۹۲۳ء ص ۳۔۴)

ناظرین کرام! یہ ہے ان دونوں احمدی بزرگوں کا فلسفہ تحقیقات جس پر جماعت احمدیہ جتنا بھی ناز کرے بجا ہے۔ یہ فلسفہ کیسی عجیب وغریب علمی تحقیقات پر مبنی ہے جو ان دونوں حضرات نے پبلک کے سامنے پیش کی ہے اور کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ جماعت احمدیہ ان دونوں صاحبوں کے تبحر علمی پر فخر کرتی ہے۔ سچ ہے:

آ گیا داغ اس کے دل میں یہ غرور
شکل ہے دنیا میں لاثانی میری

(ہفت روزہ اہل حدیث ۷ مئی ۱۹۴۳ء مطابق یکم جمادی الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۹ ص ۴۔۵)

پٹی میں تو مبلغ موجود ہے

جناب منشی محمد عبداللہ معمار لکھتے ہیں: الفضل قادیان میں موضع پٹی ضلع لاہور کے لئے ایک دیوانہ وار تبلیغ کرنے والے احمدی مبلغ کی ضرورت کا اشتہار نکلا ہے۔ ہمارے خیال میں پٹی میں کسی تنخواہ دار مبلغ کی ضرورت نہیں۔ وہاں تو احمدیت کا ایک بہت بڑا مبلغ پہلے سے موجود ہے یعنی جناب مرزا سلطان محمد صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نا کح محترم محمدی بیگم منکوحہ آسمانی۔ وہ بفضل خدا فارغ البال بھی ہیں کیوں نہ انہی سے کام لیا جائے۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مئی ۱۹۴۳ء مطابق یکم جمادی الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۱۹ ص ۶)

مرزا صاحب اپنے مقصد میں ناکام گئے

قادیان سے اس کی تصدیق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ناممکن ہے کہ ملک میں کوئی حرکت ہو، اور قادیانی جماعت اس میں اپنی تبلیغی شرکت نہ کرے۔ بلاخوف لائمۃ لائم ہم قادیانیوں کی اس جرأت کی داد دیتے ہیں کہ وہ کسی اچھے موقع محل کو ضائع نہیں جانے دیتی۔ مسلمانوں کو عموماً اور جماعت اہل حدیث کو خصوصاً چاہیے کہ ان لوگوں سے سبق حاصل کر کے غفلت کو چھوڑ دیں۔

دیکھئے پچھلے دنوں دہلی میں مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس ہوا اس موقع پر قادیانی جماعت کی طرف سے ایک تبلیغی ٹریکٹ شائع کیا گیا جس میں مسلمانوں کو مرزا صاحب کے حلقہ ارادت میں داخل ہونے کی دعوت دی گئی مگر قدرت کے اسرار نہایت دقیق ہوتے ہیں جن کو سمجھنا راسخین فی العلم ہی کا کام ہے۔ ٹریکٹ مذکور کی تمہید میں لکھا ہے:

> آپ پر واضح ہو کہ آپ کی جدو جہد کا مرکزی نقطہ مسلمانان ہند ہیں اس لحاظ سے یہ مقصد محدود ہے اور اسکا دائرہ ایک ملک کے بسنے والے مسلمانوں تک منحصر ہے اور حالت یہ ہے کہ اس وقت دنیا بھر کے مسلمان اپنے مذہبی سیاسی تمدنی اور اقتصادی انحطاط کے پیش نظر بہت بڑے انقلاب کے محتاج ہیں جو تنزل و ادبار اس وقت جمہور مسلمانوں پر حاوی ہے اس کی گذشتہ تاریخ میں نظیر نہیں ملتی۔ سلطنتیں مضمحل ہو رہی ہیں کچھ قومیں تو اسلام سے اس قدر دور جا چکی ہیں کہ انہیں اسلام سے محض نام کا رشتہ رہ گیا ہے اور کچھ حکومتیں غیر مسلموں کے زیر سایہ زندگی گذار رہی ہیں۔ امراء کی حالت آپ سے مخفی نہیں۔ اور علماء جو درحقیقت دین کے علم بردار ہوتے ہیں ان کے اطوار میں نمایاں تغیر ہو چکا ہے وہ دوسروں کی اصلاح کرنے کی بجائے خود اصلاح کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محتاج ہیں ۔ ذی ثروت اشخاص کی زندگی تعیش اور لہو و لعب میں گذر رہی ہے۔ مسلم قوم بہ حیثیت قوم اس وقت اسلامی نظام سے یکسر محروم ہے۔ افراد اس دینی روح اور سچے تقوی سے بے بہرہ ہو چکے ہیں جن پر مذہبی جماعتوں اور دینی سلسلوں کی بنیادیں استوار ہوا کرتی ہیں خلاصہ یہ کہ مسلمان کہلانے والے اسلام پر عمل پیرا نہیں اور دین حنیف اس وقت کسمپرسی کے عالم میں ہے سچ ہے

بے کسے شد دین احمد ہیچ خویش و یار نیست
ہر کسے درکارِ خود با دینِ احمد کار نیست

...اندریں حالات ضروری تھا کہ اللہ تعالی خود مسلمانوں کی دستگیری فرماتا اور اپنے کسی مامور کو برپا کرتا ۔ چنانچہ اس نے چودھویں صدی کے سر پر اپنے مجدد اعظم مسیح موعود و مہدی معہود حضرت میرزا غلام احمد قادیانی کو آنحضرت ﷺ کی ظلیت کاملہ کے لباس میں اپنی طرف سے مامور کر کے بھیجا تا نہ صرف ایک ملک کے مسلمانوں کو باعزت زندگی نصیب ہو بلکہ سارے ممالک کے مسلمان اور دوسرے لوگ اسلام کے اس پرچم کے نیچے جمع ہوکر ابدی نجات پائیں اور مذہبی تمدنی سیاسی اور اقتصادی مشکلات سے آزاد ہوں حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب قادیانی) کہ یہ دعوت قرآن پاک کی تعلیم کے ماتحت ساری قوموں اور سارے ملکوں کیلئے ہے لیکن مسلمان اسکے اولین مخاطب ہیں۔

(الفضل قادیان ۲۵ ۔ اپریل ۱۹۴۳ء ص ۴)

مسلمانوں کی جس حالت کا نقشہ اس عبارت میں دکھایا گیا ہے بالکل ٹھیک ہے۔ بلکہ صورت حال اس سے بھی بدتر ہے اور دن بدن بدترین ہوتی جارہی ہے۔ مگر غورطلب بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آنے کے بعد مسلمانوں کی حالت بہتر ہوگئی یا اور زیادہ خراب ہوگئی؟

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں مسلمانوں کی کامل اصلاح کرنے کی غرض سے آیا ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

میرے آنے کے دو مقصد ہیں۔ مسلمانوں کیلئے یہ کہ اصل تقوی اور طہارت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر فائز ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی چاہتا ہے اور عیسا ئیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا نظر نہ آوے اور دنیا اسکو بھول جاوے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔

(الحکم قادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)

قادیانی دوستو! اپنے اس ٹریکٹ کی روشنی میں مسلمانوں کا حال زار دیکھ کر تم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں کیا رائے قائم کرو گے؟ کیا وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر گئے یا ناکام گئے؟

آپ ہی اپنے ذرا فعل عبث کو دیکھیں
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۴ مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۸ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۰ ص ۳۔۴)

قادیانی سوال کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

الفضل قادیان ۲۳۔ اپریل کے افتتاحیہ کی بنیاد پر سوال کیا ہے:

کیا ملہم کو الہام سمجھنے میں غلطی لگ سکتی ہے؟

یہ سوال اس روایت کی بنا پر کیا گیا جس میں ذکر ہے کہ جب آنحضرت ﷺ عبداللہ بن ابی منافق کا جنازہ پڑھنے لگے، تو حضرت عمر فاروقؓ نے عرض کیا کہ حضور! خدا تعالی نے آپ کو منافقوں کا جنازہ پڑھنے سے منع کیا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے مجھے اختیار دے کر فرمایا ہے کہ اگر ستر دفعہ بھی استغفار کرو گے تو بھی میں ان کو نہیں بخشوں گا لیکن میں (پیغمبر) ان کے حق میں از راہ شفقت ستر دفعہ سے زیادہ بخشش مانگوں گا۔

اس روایت کی بنا پر الفضل ہم سے پوچھتا ہے کہ اس میں حضرت عمرؓ کی غلطی تھی یا آنحضرت ﷺ کو وحی الہی سمجھنے میں غلطی لگی؟

ہم الفضل کی اصل غرض کو سمجھ کر جواب دیتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کو وحی کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفہوم سمجھنے میں غلطی نہیں لگی، البتہ حضرت عمرؓ کے فہم میں غلطی واقع ہوئی۔ اسی لئے دوسری آیت میں صاف لفظوں میں لا تصلّ علی احدٍ منھم کہہ کر منع فرمایا۔ رہا نسخ کا سوال سو یہ بھی وارد نہیں ہوتا کیونکہ نسخ کا محل جملہ انشائیہ ہوتا ہے خبریہ نہیں فاندفع ما اورد

ناظرین اب الفضل کی اصل غرض سنیئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے کئی ایک الہامات بالفاظ وحی شائع کئے۔ جب واقعات نے ان کی تکذیب کی، تو کہہ دیا کہ الہام کا مفہوم سمجھنے میں میرے فہم کی غلطی ہے۔ حالانکہ جس حصہ کو آپ فہم کی غلطی کہتے تھے وہ یا تو الہامی الفاظ ہوتے تھے یا الہامی الفاظ کا مقتضیٰ۔ زمانہ دراز کے واقعات کو چھوڑیئے، ہم زمانہ قریب کا ایک واقعہ پیش کرتے ہیں۔ ناظرین غور سے سنیں:

۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کے درمیان مسئلہ الوہیت مسیح پر مناظرہ ہوا۔ اس مناظرہ کے اخیر میں مرزا صاحب قادیانی نے پیش گوئی کی کہ عیسائی مناظر جو مسیح کو خدا مانتا ہے، وہ ۱۵ مہینے کے اندر ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

ہاویہ میں گرنے کے لئے موت مقتضیٰ میں داخل ہے کیونکہ علم اصول کی اصطلاح میں موت کا ذکر اقتضاء النص سے مفہوم ہوتا ہے۔ چنانچہ سورۃ تبت میں اس کی مثال ملتی ہے ارشاد ہے

سیصلی نارا۔ (ابو لہب) مرنے کے بعد جہنم میں داخل ہوگا،

حالانکہ مرنے کا لفظ آیت میں نہیں ہے مگر مراد یہی ہے۔ اسی اصول سے مرزا صاحب قادیانی نے بھی ہاویہ کی تشریح میں بسزائے موت کا لفظ بڑھا کر یوں لکھا:

> وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا کے اٹھانے کے لئے تیار ہوں۔
>
> (جنگ مقدس۔ آخری ورق)

جب اس مدت میں ڈپٹی عبداللہ آتھم پر موت وارد نہ ہوئی، تو مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حواریوں کے مشورہ سے بات یوں بنائی کہ موت کا لفظ الہام میں نہیں تھا، بلکہ میرا فہم تھا اور ہاویہ (جہنم) میں پڑنے سے مراد یہ ہے کہ ڈپٹی عبداللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آتھم جو امرتسر میں اکیلا رہتا تھا پیش گوئی کی ہیبت سے امرتسر چھوڑ کر اپنی لڑکی کے پاس فیروز پور چلا گیا (جہاں وہ بیاہی ہوئی تھی)

ناظرین یہ ہے مدعیان وحی والہام کی کوشش اور یہ ہے ان کے الہاموں کا انجام۔ جو پہلے تو بڑی جرأت سے صریح الہام پیش کرتے ہیں جب پورا نہیں ہوتا تو ندامت مٹانے کو دوراز کار تاویلیں کرتے ہیں۔ سچ ہے

لو ان صدور الفعل یبدون للفتی
کاعقابه لم تلفه یتندموا

دوسرا فقرہ۔ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔ اپریل ۱۹۴۳ء میں لکھا گیا تھا کہ مرزا نے اپنے لیکچر سیالکوٹ میں اعلان کیا ہوا ہے کہ:

ہمارا زمانہ صلاحیت کا ہے۔

اس پر ہم نے سوال کیا تھا کہ پھر دنیا میں یہ بدکاری اور بداعمالی کیوں ہے؟

الفضل قادیان ۱۱ مئی ۱۹۴۳ء اس کا جواب دیتا ہے کہ صلاحیت کا یہ کام تین سو سال میں ہو جائے گا۔ مرزا صاحب نے اتنی ہی مدت لکھی ہے۔

ہم کہتے ہیں کہ ایسا کہنا بالکل غلط اور دفع الوقتی ہے کیونکہ مرزا صاحب نے دنیا کی عمر کے چھٹے ہزار کو گمراہی کا زمانہ بتا کر صاف لکھا ہے کہ:

ساتواں ہزار ہدایت ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ (لیکچر سیالکوٹ ص ۷)

اسی صاف تصریح کو تین سو سال پر ڈال دینا دفع الوقتی نہیں تو کیا ہے؟

سنئے آپ لوگوں کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی منہاج نبوت کے مطابق آئے ہیں۔ یہ دعوی غلط ہے کیونکہ منہاج نبوت تو یہ ہے کہ نبی کی زندگی میں رشد و ہدایت اعلی پیمانہ پر ہوتی ہے، اس کے بعد تنزل شروع ہو جاتا ہے۔ حدیث کے الفاظ میں جملہ ثم یفشوا الکذب ہمارے دعوی کی تائید کرتا ہے۔ خدا نے ہمارے نبی ﷺ کو سراجاً منیراً کا لقب دیا ہے۔ یہ بدیہی بات ہے کہ چراغ کے پاس روشنی زیادہ ہوتی ہے اور دور کی روشنی کم ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ بالکل فنا ہو جاتی ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں بروز محمد، بلکہ خود محمد ہوں ملاحظہ ہو تریاق القلوب کلاں صفحہ ۱۰۱ پر ان کا یہ شعر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

اس لحاظ سے ضروری تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ہدایت کی روشنی اتنی تیز ہوتی جتنی کہ حیات محمدی ﷺ میں تھی۔ لیکن ہوا کیا؟

آج ہر طرف سے اسلام اور اہل اسلام پر مرثیئے پڑھے جاتے ہیں اور کہا جاتا ہے

گر مسلمانی ہمیں است کہ ایشاں دارند
وائے گر پس امروز بود فردائے

ہمارا سوال الفضل سے

ہمیں امید نہیں کہ الفضل ہمارا جواب دے، تاہم پبلک کی آگاہی کیلئے ہم سوال پیش کرتے ہیں جو زیادہ مشکل بھی نہیں۔

سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کسی تصنیف میں کسی سائل کے جواب میں ایک فقرہ لکھا ہے جو یہ ہے:

نمازیں اپنے گھروں میں پڑھا کرو عنقریب یہ سب مسجدیں تمہیں مل جائیں گی

کیا یہ واقعہ ظہور پذیر ہو چکا ہے یا ہونے والا ہے۔

ہم سے پوچھو تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس وعدہ کو مرزا غالب کے اس شعر کا مصداق جانتے ہیں

تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۱ مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۱ ص ۴-۵)

قادیانی مسیح کی صداقت کا ثبوت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۵ مئی ۱۹۴۳ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کا ثبوت کئی وجوہ سے دیا ہے۔ اس مضمون کو پڑھ کر سورہ عنکبوت ہمیں یاد آ گئی جس میں ذکر ہے

كمثل العنكبوت اتّخذت بيتاً و انّ او هن البيو ت لبيت العنكبو ت۔(العنكبو ت :٤١)

ارشاد ہے مکڑی اپنا گھر بنا کر سمجھتی ہے کہ میں پناہ میں ہوں حالانکہ سب سے کمزور گھر مکڑی کا ہوتا ہے۔

یہی کیفیت مسیح قادیانی کی ہے مگر ہم ان کے اتباع کی ہمت کی داد دیتے ہیں کہ وہ ایک ریت کی دیور کو مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہیں مضمون مذکور کے دو حصے ہیں۔

ا۔ مریدان مرزا صاحب قادیانی کی قربانیاں یعنی باوجود تکلیف اور مصائب شاقہ کے انہوں نے احمدیت کو نہیں چھوڑا۔

۲۔ مرزا صاحب قادیانی کے زمانہ میں شیطان کی آخری جنگ تھی جو ہو چکی۔

پہلی دلیل کا جواب یہ ہے کہ احمدیوں میں مرزائیوں کو جو تکلیفیں ہوئی ہیں وہ بہائیوں کی تکالیف سے بہت ہی کم ہیں۔خود قادیانیوں کی اپنی ہی شہادت ہے کہ ہزاروں بہائی اپنے مخالفوں کے ہاتھوں سے قتل ہوئے (کتاب تحریک بہائیت)

دوسری تکالیف ان کے علاوہ ہیں۔ پھر کیا بہائیوں کا حال اس دلیل پر نقض اجمالی نہیں ہے۔ بے شک ہے اس کا جواب دینا مضمون نگار کا فرض ہے۔

دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ بے شک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ میرے زمانے میں شیطان کی آخری جنگ ہے لیکن آپ کی ساری عبارت دیکھنے سے حقیقت حال معلوم ہو سکتی ہے جو یہ ہے:

> شیطان نے خدا تعالی سے مہلت چاہی اور اس کو دی گئی۔ اسی وقت بہ سبب اس کے کسی نبی نے اس کو قتل نہ کیا۔ اس کے قتل کا وقت ایک ہی مقرر تھا کہ وہ مسیح موعود کے ہاتھ سے قتل ہو۔ اب تک وہ ڈاکوؤں کی طرح پھرتا رہا لیکن اب اس کی ہلاکت کا وقت آ گیا ہے۔ اب تک اخیار کی قلت اور اشرار کی کثرت تھی لیکن شیطان ہلاک ہوگا اور اخیار کی کثرت ہوگی اور اشرار چوہڑے چماروں کی طرح ذلیل بطور نمونہ کے باقی رہ جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(منظور الہی) (ملفوظات احمدیہ جلد دوم۔ص ۳۱۷)

مرزا غلام احمد صاحب نے شیطان کو اپنے ہاتھوں قتل کر کے جو نتیجہ بتایا ہے وہ صحیح ہے؟ نتیجہ یہ ہے کہ اشرار ذلیل وخوار یعنی کمیت اور کیفیت میں ان کی کوئی قدر نہ ہوگی۔ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ایسا ہوگیا؟

سب سے بڑے شریر اس وقت بقول مرزا غلام احمد صاحب، یاجوج ماجوج ہیں۔کیا وہ ذلیل ہوگئے؟

دوسرے درجے پر انبیاء کے مخالف ہیں۔کیا وہ ذلیل ہوگئے؟

تیسرے درجے پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مخالف ہیں جن کے حق میں مرزا صاحب کا یہ عربی شعر ہے

ان العدی صاروا خنازیر الغلا
ازواجھم من دونھن الاکلب

(میرے دشمن جنگلوں کے سور ہیں ان کی بیویاں کتیوں سے بدتر ہیں)

کیا واقعہ میں ایسا ہوگیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے مخالف چوہیڑے چماروں کی طرح ذلیل ہوگئے ہوں۔

یہ خواب کی باتیں ہیں جن کے حق میں کہنا بجا ہے
سپنے اندر راجہ بھیو جاگت بھیو نگال

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مئی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۲ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۲ ص ۵)

قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں مباحثہ

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کے اتباع کی کئی ایک جماعتیں ہیں مگر مشہور دو ہیں قادیانی لاہوری۔ان میں چند مسائل کے متعلق مدت سے اختلاف چلا آتا ہے۔سب سے بڑا اختلافی مسئلہ جو مدار کل ہے وہ نبوت مرزا کا مسئلہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مسئلہ اور اس کے فروعات کے متعلق ان دونوں جماعتوں میں تحریری اورتقریری رنگ میں عرصہ سے چھیڑ چھاڑ جاری ہے۔ اس کے باوجود کبھی کبھی ان کو فیصلہ کن مناظرہ کا شوق بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر تعجب ہے کہ اس شوق پر کیا چیز غالب آجاتی ہے کہ آخر کار یہ شوق دب جاتا ہے۔

اس مباحثہ کے متعلق گزشتہ تحریکات قابل ذکر نہیں ہیں، حال ہی میں جو تحریک پیدا ہوئی ہے وہ عجیب تر ہے ۔خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو اس شرط پر مباحثہ کی منظوری دی کہ:

میں (خلیفہ قادیان) مدعی ہونگا۔ پہلا پرچہ میرا ہوگا۔

دوسرا پرچہ محمد علی کا بحیثیت فریق ثانی۔

تیسرا پرچہ پھر میرا اور بحث ختم۔

جہاں تک قادیانی لٹریچر اور واقعات کا ہمیں علم ہے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) ایسا کہنے میں اپنے باپ قادیانی مسیح کے متبع ہیں۔

۱۹۰۲ء میں جب انہوں نے مجھے تحقیق حق کیلئے قادیان پہنچنے کی دعوت دی اور میں جا پہنچا اور پہنچ کر اطلاع دی کہ میں آ گیا ہوں تشریف لائیے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے جواب دیا کہ تم اپنے سوالات دو تین سطروں میں لکھ کر دے دو۔ میں اس کے جواب میں تین گھنٹے تقریر کرونگا، ہر گھنٹہ کے بعد تم سے پوچھا جائے گا کہ کیا تمہاری تسلی ہوگئی؟ تم جواب میں صرف دو تین سطریں لکھ کر دے دینا، منہ سے نہ بولنا۔ بلکہ یہ بھی فرمایا کہ تمہارے منہ میں لگام دے کر تم کو صم بکم بٹھایا جائے گا

میں نے کہا واہ! سلطان القلم تیرے کیا کہنے۔

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

اس قسم کی شرائط ماننے کے قابل نہیں ہوتیں ۔ اسی لئے مولوی محمد علی لاہوری نے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی پیش کردہ شرائط کو منظور نہیں کیا۔

ہم بحیثیت غیر جانبدار ہونے کے کہہ سکتے ہیں کہ ہمارا کہنا بالکل بجا ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ ہر دو فریق کیلئے مرزا صاحب قادیانی کا طریق عمل اسوہ حسنہ ہے۔ پس جس طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر عیسائیوں سے مناظرہ کیا تھا اسی طرح آپ بھی کیجئے۔

یہ مناظرہ دو ہفتے تک بلا ناغہ جاری رہا تھا۔ آپ دو ہفتے نہیں کرنا چاہتے تو ایک ہفتہ ہی سہی، بلکہ اس سے بھی کم مدت کافی ہے مگر طریق عمل وہی ہو جو مرزا صاحب قادیانی اور عیسائیوں نے اختیار کیا تھا۔

یہ صورت ایسی ہے کہ فریقین میں سے کسی فریق کو اس سے انکار نہیں کرنا چاہیے۔ بلکہ جائز بھی نہیں۔ جو فریق اس سے انکار کرے اس کے متعلق سمجھا جائے گا کہ وہ اپنے اندر ضعف پاتا ہے یا پکا احمدی نہیں ہے۔

ہمارا تجربہ یہ ہے کہ قادیانی جماعت اس سے انکار کرے گی کیونکہ وہ اس سے پہلے ہمارے مقابلہ میں انکار کر چکی ہے۔

ہم نے آواز اٹھائی تھی کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی قابل مصنف نہ تھے۔ احمدی جماعت چاہے تو اس مضمون پر ہمارے ساتھ مباحثہ کر کے آزما لے۔

قادیان سے اس چیلنج کی منظوری قریب قریب اسی طرح کی آئی جس طرح کی خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے مولوی محمد علی لاہوری کو دی تھی۔ اس پر ہم نے لکھا کہ ہمارا مباحثہ مرزا صاحب کے مباحثہ کی طرح نہ ہونا چاہیے۔ یہ سن کر انکار نہیں بلکہ فرار کر گئے۔ ایسا کیوں کیا محض اپنے ضعف کی وجہ سے اسی طرح قادیانی اور لاہوری مباحثہ کا وقوع پذیر ہونا مشکل ہے۔

ہماری درخواست:

چونکہ یہ مباحثہ (اگر ہوا) باتباع مرزا امرتسر میں ہوگا یا ہونا چاہیے، اس لئے ہم اپنی خدمات بلا طلب پیش کرتے ہیں۔

بڑی خدمت ہماری طرف سے یہ ہوگی کہ مسئلہ متنازعہ کے متعلق جو فریق ہم سے از قسم معلومات مدد طلب کرے گا ہم اس سے دریغ نہیں کریں گے چاہے کوئی فریق ہو۔

اسکے علاوہ آرام و آسائش کے متعلق جو کچھ ہم سے بن پڑے گا ہم مہمانوں کی خدمت کریں گے کیونکہ ہمارا دلی مقصود ہے کہ ان دونوں فریقوں میں اختلاف رفع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو جائے اور وہ دونوں مل کر ایک محاذ بنا کر سامنے آ جائیں۔

اس خدمت کے صلہ میں ہم یہ درخواست کریں گے کہ آپ دونوں فریق ہمارے سامنے صنفی صورت چھوڑ کر نوعی شکل اختیار کر کے بیٹھ جائیں۔ ہمارے ساتھ اسی طریق سے گفتگو کریں جس طریق سے آپ دونوں فریق نے آپس کی ہوگی۔ ہماری گفتگو کا موضوع ہوگا: مرزا صاحب اپنے دعوی میں سچے نہ تھے۔

ناظرین کرام! ان دونوں فریقوں کا جھگڑا اس حد تک پہنچ گیا ہے کہ ایک فریق کسی دوسرے فریق کے غم اور مصیبت میں تعزیت تک کرنے کا روادار نہیں۔ یہاں تک کہ اگر ایک فریق کا کوئی بڑا آدمی مر جاتا ہے تو دوسرا فریق اس کی موت کی خبر تک شائع نہیں کرتا۔ اس کی تازہ مثال ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کی موت ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف جماعت میں ایک ممتاز رکن اور بڑی شخصیت کے مالک تھے۔ قادیانی اخباروں نے بہت عرصے کے بعد ان کا ذکر ناپسندیدہ الفاظ میں کیا۔ تعجب نہیں کہ ڈاکٹر صاحب عالم ارواح میں یہ خبر سن کر کہتے ہوں

میرے مرنے کی خبر سن کر پہلے تو وہ چپ رہے
پھر کہا تو یہ کہا منہ پھیر کر اچھا ہوا

باوجود اس اختلاف کے ہر دو فریق مرزا غلام احمد کے دعوی کی صداقت پر متفق ہیں۔ گو دعوی کی تشریح اپنے اپنے رنگ میں کرتے ہیں۔ اس لئے ان کی مثال شیعہ سنی کی سی ہے۔ باوجود اختلاف شدید کے دونوں گروہ صداقت محمد یہ کے قائل ہیں۔ اگر کوئی ایسا وقت آ جائے کہ کسی مخالف اسلام کی طرف سے چیلنج دیا جائے کہ مسلمان میرے ساتھ نبوت محمد یہ پر بحث کر لیں، تو کیا اس وقت ان دونوں فریقوں (شیعہ سنی) کا فرض نہ ہوگا کہ وہ اپنا باہمی اختلاف چھوڑ کر اس کی طرف متوجہ ہوں کیونکہ نبوت محمد یہ کا ثبوت دینا دونوں کا فرض ہے (جیسا کہ ۱۹۰۴ء میں نگینہ ضلع بجنور میں مسلمانان نگینہ، شیعہ سنی، نے کیا تھا) اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو دعوی ایمان میں جھوٹے ٹھہرینگے۔ مرزائیو!

اے مرغ سحر عشق ز پروانہ بیاموز
کاں سوختہ را جان شد و آواز نیاید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۴۳ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۳ ص ۳۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب یقیناً ناکام گئے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انبیاء کرام جس بات کی خبر دیتے تھے وہ بحکم الٰہی پوری ہو جاتی تھی۔ کیوں؟ اس لئے کہ مولانا رومی بتاتا ہے:

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئیاں جب غلط ثابت کی جاتی ہیں تو ان کے مریدین ایسا جواب دیتے ہیں جس سے علم و تقدیر الٰہی پر دھبہ لگتا ہے۔

۱۔ جب پوچھا جاتا ہے کہ منکوحہ آسمانی سے مرزا صاحب قادیانی کا نکاح کیوں نہیں ہوا، تو جواب ملتا ہے کہ جب اس کا خاوند مرا ہی نہیں تو نکاح کیسے ہوتا (مولوی اللہ دتا) (مرنا بھی تو ضروری نہ تھا وہ مطلقہ بھی تو ہو سکتی تھی، اور مرزا کی عمر بھی ۱۹۴۹ تک بڑھائی جا سکتی تھی کہ سلطان محمد کے مرنے کے بعد وہ اس کی بیوہ سے شادی کر لیتے۔ بہاء)،

۲۔ اگر سوال ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہو کر حج نہیں کیا حالانکہ حدیث شریف میں مسیح موعود کے حج کرنے کا ذکر آیا ہے۔ تو جواب ملتا ہے کے مرزا صاحب قادیانی کے حق میں راستے کا امن نہیں تھا۔

۳۔ اگر سوال ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ میرا خاص مقصد مسلمانوں کو اعلیٰ درجے کا متقی بنانا ہے، کیا سب مسلمان متقی ہو گئے (مفصل در اہل حدیث ۱۴ مئی سال رواں)

اس سوال کا جواب بھی الفضل قادیان اسی اصول پر دیتا ہے جس پر مذکورہ بالا دو جواب مبنی ہیں۔ معاصر کے الفاظ یہ ہیں:

> مولوی ثناء اللہ کو اتنا تو سوچنا چاہیے کہ جو لوگ آپ (مرزا قادیانی) پر ایمان ہی نہیں لاتے اور آپ کے زمرہ متبعین میں شامل ہی نہیں ہوتے ان کی اصلاح ہو تو کیسے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جو بیمار طبیب کا بتایا ہوا نسخہ استعمال ہی نہ کرے اور اس کی ہدایات پر کار بند ہی نہ ہو، وہ اگر صحت یاب نہ ہو، تو طبیب کی قابلیت پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ہر عقل مند جس کو تعصب نہ اندھا نہ کر دیا ہو، یہ بات سمجھ سکتا ہے کہ جو لوگ ان کے معتقد ہی نہیں ان کی اصلاح کیسے ہو سکتی ہے۔

(الفضل قادیان ۲۵ مئی ۱۹۴۳ء ص ۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: مجیب نے ہمارا سوال سمجھا ہی نہیں یا سمجھ کر دانستہ طرح دی ہے۔

سنئیے! ہمارا سوال مرزا صاحب قادیانی کے الہام اور اخبار پر تھا کیونکہ خدا تعالی کا الہام و اخبار صحیح واقعات پر مبنی ہوتا ہے مثلاً ارشاد ہوا تھا

۱۔ سیھزم الجمع و یولون الدبر۔ (القمر: ۴۵)۔

(مخالف لشکروں کو شکست ہوگی اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ جائیں گے)

۲۔ و ھم من بعد غلبھم سیغلبون ۔ فی بضع سنین ۔ (الروم: ۳-۴)

) رومی مغلوب ہونیکے بعد چند سالوں میں غالب آجائیں گے)

علم الٰہی ہمیشہ سچا ہوتا ہے اگر اطلاع خداوندی میں کوئی رکاوٹ ہو، تو قدرت اس کو اٹھا دیتی ہے۔ بنی اسرائیل پر فرعون کے مظالم کا ذکر کر کے فرمایا

و نرید ان نمنّ علی الّذین استضعِفوا فی الارض و نجعلھم آئمّۃ و نجعلھم الوارثین ۔ (القصص: ۵) (ہم چاہتے تھے کہ کمزوروں پر احسان کریں اور ان کو لوگوں کا پیشوا اور زمین کا وارث بنا دیں)

ان آیات کی روشنی میں یہ اصول بالکل صاف ہو جاتا ہے کہ خدا کے سچے ملہموں کی بتائی ہوئی خبریں کسی مانع کے منع کرنے، یا دشمن کے مزاحمت کرنے سے رک نہیں سکتیں۔ اس اصول کو ملحوظ رکھ کر الفضل کا عملہ اور دوسرے قادیانی و لاہوری ارکان مرزا صاحب قادیانی کا مندرجہ ذیل اعلان غور سے پڑھیں۔ آپ فرماتے ہیں:

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں، یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت اور شان دنیا پر ظاہر کروں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

مرزا جی کے مریدو! خدا کے سچے کلام قرآن مجید کی سنو! ارشاد ہے:

فلا تحسبنّ الله مخلف وعده رسله۔ ان الله عزیز ذو انتقام

۔(ابراہیم: ۴۸) (خدا کو اپنے پیغمبروں سے وعدہ خلافی کرنے والا ہرگز گمان نہ کرنا)

اس آیت کریمہ میں تین الفاظ تحسبنّ موکد بنون ثقیلہ، عزیز، اور ذوانتقام، قابل غور ہیں۔ پس جو شخص اللہ کے کلام پر ایمان رکھ کر خدائی وعدوں کو متخلف جانے، اس نے گویا خدا کو اس شعر کا مصداق سمجھا جو کسی شاعر نے اپنے محبوب کو مخاطب کر کے کہا ہے:

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جون ۱۹۴۳ء مطابق ۷ جمادی الآخر ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۴ ص ۵۔۶)

نا قابل مصنف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ ہوا ہم نے اتباع مرزا کو چیلنج کیا تھا کہ ہم اپنی تحقیق کی بنا پر مرزا غلام احمد صاحب کو فن تصنیف میں نا قابل مصنف سمجھتے ہیں۔ آپ لوگ اگر اس کے خلاف عقیدہ رکھتے ہیں، تو اس مضمون پر ہمارے ساتھ مباحثہ کر لیجئے۔ بحث اسی طریق پر ہو گی جس طریق پر مرزا صاحب قادیانی کی عیسائیوں کے ساتھ امرتسر میں ہوئی تھی۔

اس چیلنج کو اس شرط کے ساتھ نہ قادیانیوں نے منظور کیا، نہ لاہوریوں نے ۔لاہوری تو بالکل ہی چپ سادھ گئے ملاحظہ ہو اہل حدیث امرتسر ۲۷ فروری، ۳۔ اپریل، ۲۹ مئی، ۲۴ جولائی، ۲۸۔ اگست، ۱۳۰ اکتوبر، ۲۰ نومبر، ۱۸ دسمبر ۱۹۴۲ء نیز اہل حدیث ۲۲ جنوری ۱۹۴۳ء۔

چونکہ ہماری تحقیق علم کلام اور علم منطق کے اصول پر مبنی تھی اسلئے ہم نے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغرض افادہ عام اس مضمون کو رسالے کی شکل میں جمع کر دیا جس کی کاپیاں مطبع میں جا چکی ہیں۔ اس ہفتے یا اس سے اگلے ہفتے یہ رسالہ شائع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

اس رسالہ میں ہم نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے استدلالات کو جانچا ہے جو انہوں نے مخالفین کے سامنے پیش کئے ہیں۔ خاص کر براہین احمدیہ جو آپ کی مایہ ناز کتاب ہے۔ علم کلام کی حیثیت سے ہم نے تصنیفات مرزا میں سے تین کتابوں کا انتخاب کیا ہے۔

اول: براہین احمدیہ۔ دوم: آئینہ کمالات اسلام۔ سوم: چشمہ معرفت۔

ان تینوں کتابوں میں سے مرزا صاحب قادیانی کے عقلی دلائل پر نظر کی ہے اور کمال دیانت اور علمی ترازو سے جانچ کر ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب قابل مصنف نہ تھے اسلئے اس کتاب کا نام بھی یہی تجویز ہوا: نا قابل مصنف (مرزا)

مرزا غلام احمد صاحب کے جن استدلالات پر ہم نے تعاقب کیا ہے ان میں سے ایک استدلال آج یہاں نقل کرتے ہیں کیونکہ پیغام صلح لاہور نے حال ہی میں مرزا صاحب قادیانی کے طریق استدلال (دلیل) پر بڑے فخر سے مضمون لکھا ہے۔

ناظرین کو یہ بتا دیا مناسب ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں اس مضمون پر بڑا زور دیا ہے کہ عقل انسان کو خدا کی ہستی کا یقین نہیں کرا سکتی، صرف امکان بتا سکتی ہے۔ یقین الہام ہی سے ہوسکتا ہے پیغام صلح نے اس مضمون کو اپنے الفاظ میں ادا کیا ہے کہ:

> حضرت (مرزا قادیانی) صاحب نے اس امر کا ثبوت کہ اللہ تعالی کا اپنے بندوں سے ہم کلام ہونے سے ہی اس کی ہستی کا ثبوت ملتا ہے، ایک مثال سے واضح کیا ہے۔
>
> آپ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی کمرہ اندر سے بند ہو، تو عقلی طور پر یہ اس کی شہادت ہے کہ اس کمرہ کے اندر ضرور کوئی زندہ ہستی ہونی چاہیے۔ لیکن امکانی طور پر یہ بھی ممکن ہے کہ کسی وقت کوئی ہستی اندر موجود تھی، لیکن اب اس پر موت وارد ہو چکی ہے لہذا وہ ہستی تو ہے لیکن مردہ یا یہ صورت ہے کہ اتفاقی طور پر اندر سے کسی طرح چٹخنی یا کنڈی وغیرہ لگ گئی ہے اور اندر کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہستی موجود نہیں۔

لیکن اگر باہر سے دستک دینے یا بلانے پر اندر سے یہ آواز آئے کہ انا الموجود تو یہ ایک ایسا زبردست تجربہ ہوگا جس کی بنا پر بلانے والے کو یقین ہوتا ہے کہ کوئی زندہ ہستی موجود ہے جو بذریعہ الہام یا کلام اپنی ہستی کا ثبوت دے رہی ہے۔

یہی وہ تجربہ ہے جس کو قرآن کریم نے بھی ان الفاظ میں پیش کیا ہے

ادعونی استجب لکم یعنی مجھے پکارو اور میں تمہیں جواب دونگا۔ اور تمہاری پکار قبول کرونگا اور جس کے ثبوت کے لئے حضرت صاحب نے اپنے وجود کو پیش کیا ہے۔

یہ نقشہ بھی یاد رہے کہ چونکہ اس زمانہ میں کیا دہریوں اور منکرین الہام کی طرف سے اور کیا دیگر مذاہب والوں کی طرف سے اور کیا عام مسلمانوں کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی صفت تکلم کا بڑی شدومد سے انکار کیا گیا تھا، لہذا اب ضروری تھا کہ اسی شدومد کے ساتھ اس زمانہ کا روحانی معالج اس الہام کے وجود کو پیش کرتا اور اللہ تعالیٰ نے بھی اسی وجہ سے آپکے ساتھ بڑی کثرت سے ہم کلامی کی اور اس کی اہمیت اور ضرورت کو ہمارے دل و دماغ میں منقش کرنے کے لئے اس Phenomena کا اظہار لفظ نبی سے کر دیا لیکن ساتھ ہی وضاحت فرمادی کہ اس لفظ سے حقیقی نبوت مراد نہیں (یہ بحث آپ دونوں بھائیوں، قادیانی لاہوری میں متنازعہ ہے آپ جانیں اور وہ، ثناءاللہ)۔

(پیغام صلح لاہور۔۲ جون ۱۹۴۳ء ص ۱)

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم نے اس استدلال کا ضعف رسالہ مذکور میں یوں بتایا ہے کہ یہ دلیل خاص ملہم (مخاطب الہام) کے حق میں مفید ہوسکتی ہے مگر غیر ملہموں کے حق میں یہ دلیل منقوض ہے کیونکہ غیر ملہم جو الہام پر ایمان لائیں گے تو اپنے کشف اور الہام سے نہیں لائیں گے بلکہ صاحب الہام پر حسن ظن ہونے کی وجہ سے اس کی بات کو مانیں گے جس کا ثبوت امت مسلمہ کے پہلے طبقہ میں ملتا ہے کہ صحابہ کرام جو ایمان سے مشرف ہوئے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدائی الہام پا کر نہیں ہوئے تھے بلکہ رسالت مآب پر حسن ظن رکھنے کی وجہ سے مشرف با ایمان ہوئے تھے۔ ان کا طریق استدلال یوں تھا کہ چونکہ صاحب الہام راست گو اور بڑا دیانت دار ہے اسلئے جو کچھ یہ کہتا ہے درست ہے اس کو الہام نہیں بلکہ حسن ظن کہا جاتا ہے۔

پس آپ کے مجدد صاحب نے منکرین خدا کے سامنے جو دلیل پیش کی تھی اس میں تقریب تام نہیں ہے (تقریب تام اس وصف کو کہتے ہیں کہ دلیل اپنے افراد کو جامع ہو اور غیر افراد کو مانع دخول ہو۔ یعنی نہ اس کے اپنے افراد باہر رہیں اور نہ غیر اس میں داخل ہوسکیں۔ دلیل کسی قسم کی ہو اس میں یہ وصف ہونا ضروری ہے) اور جس دلیل میں تقریب تام نہ ہو وہ ناقص ہوتی ہے۔ پس مرزا صاحب کی یہ دلیل جس کو پیغام صلح نے بڑے فخر سے نقل کیا ہے ناقابل تسلیم ہے۔ اور مرزا صاحب قادیانی ایسی دلیلیں پیش کرنیکی وجہ سے ناقابل مصنف ہیں۔

مرزا غلام احمد کی اس قسم کی بہت سی دلیلوں پر ہم نے عقلی اور نقلی اعتراضات کر کے ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب نہ صرف مسیح موعود نہ تھے بلکہ قابل مصنف بھی نہ تھے۔

نہ عارض نہ زلف دوتا جانتے ہیں
خدا جانے ہم ان کو کیا جانتے ہیں

نوٹ: رسالہ مذکور اپنی نوعیت میں پہلا رسالہ ہے جس میں خاص علم کلام اور علم منطق کے قواعد سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو ناقابل مصنف ثابت کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ خاص کر علماء وطلباء کے دیکھنے کے قابل ہے باوجود اصطلاحات علمیہ کے اس کو عام فہم اور آسان کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی گئی تاکہ عوام اردو خوان اصحاب بھی فائدہ اٹھاسکیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جون ۱۹۴۳ء مطابق ۱۴ جمادی الآخر جلد ۴۰ نمبر ۲۵ ص ۴، ۵)

شیعہ، قادیانی اور علی محمد ایرانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ان تینوں فرقوں میں باہم بہت کچھ اختلاف ہے مگر ایک امر میں یہ تینوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شریک ہیں۔ وہ ہے عقیدہ امام مہدی۔ اہل سنت بھی امام مہدی کے ظہور کا عقیدہ رکھتے ہیں۔ امام مہدی کی روایات کے متعلق مشہور عربی مورخ علامہ ابن خلدون کا قول ہے کہ ان میں سے کوئی روات صحت کو نہیں پہنچتی۔ تمام روایات ضعیف ہیں۔

آج کی صحبت میں ہم اس بحث میں پڑنا نہیں چاہتے کیونکہ آج ہمارا مقصود بہائی رسالہ پیامبر کو جواب دینا ہے۔ قادیانی اور بہائی دونوں متفق ہیں کہ امام مہدی ظاہر ہو چکے ہیں۔ شیعہ اصحاب امام مہدی کے منتظر ہیں۔ ہم حیران ہیں بلکہ ہر دانش مند جب بہائیوں کے دلائل پر غور کرتا ہے تو ششدر رہ جاتا ہے کہ اتنا اہم عقیدہ اور دلائل ایسے کمزور جن پر ارشاد خداوندی کمثل العنکبوت صادق آئے۔

مرزائیوں اور بہائیوں کی ایک دلیل مشترک ہے جسے دونوں گروہ اپنے اپنے امام مہدی پر لگاتے ہیں۔ قادیانی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو امام مہدی قرار دے کر اور بہائی علی محمد باب کو مہدی مان کر روایت مہدی کا مصداق ٹھہراتے ہیں۔ لطف یہ ہے کہ روایت کے الفاظ پر دونوں فریق غور نہیں کرتے۔ یوں ہی ایک دوسرے کے پیچھے بھاگے جاتے ہیں۔

سنئیے روایت کے الفاظ یہ ہیں:

لو کان الایمان معلقاً عند الثریا لنا له رجل من ابناء فارس

علم نحو میں بالتصریح مذکور ہے کہ حرف شرط لو ماضی کیلئے آتا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے سلمان فارسی صحابی کو ملحوظ رکھ کر اہل فارس کی ذہانت کی تعریف فرمائی تھی کہ اگر ایمان وعرفان کا علم آسمان پر بھی چلا جاتا تو اہل فارس میں سے ایک آدمی اس کو وہاں سے بھی لے آتا۔

اس رجل سے کون مراد ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ سلمان فارسی کی ذات خاص مراد ہے مگر ہم اس امر کو زیر بحث نہیں لانا چاہتے۔ اس وقت تین گروہ (قادیانی، بہائی اور حنفیہ) ہمارے سامنے موجود ہیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ پہلے ان سے نپٹ لیں۔

قادیانی گروہ اس روایت کو مرزا غلام احمد صاحب پر لگاتا ہے حالانکہ مرزا صاحب نسلاً مغل تھے (تریاق القلوب تقطیع کلاں۔ ص ۱۵۸ طبع اول) اور مغل قوم ایرانی نہیں ہے بلکہ چینی ترکستان کی رہنے والی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب نے شیخ محی الدین ابن عربی کی ایک پیش گوئی جو کسی چینی بچے کے متعلق ہے، اپنے اوپر لگائی ہوئی ہے۔ قادیانیوں کے دعویٰ کی تردید کے لئے تو اتنا ہی کافی ہے کہ مرزا صاحب فارسی الاصل نہیں تھے۔

دوسرا گروہ حنفیہ کا ہے جنکے بعض علماء امام ابوحنیفہ کو فارسی الاصل قرار دے کر یہ روایت ان پر چسپاں کرتے ہیں حالانکہ امام موصوف عراقی تھے نہ کہ فارسی۔ چونکہ ہمارا روئے سخن آج کی صحبت میں بہائیوں سے ہے اسلئے ہم انہی کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

ناظرین بہائیوں کا عقیدہ ہے کہ علی محمد (جس کو وہ باب کہتے ہیں اور جو بوجہ دعویٰ مہدویت حکومت ایران کے حکم سے قتل کیا گیا) چونکہ تیرھویں صدی ہجری میں مہدی ہونے کا مدعی ہوا تھا اس لئے حقیقۃً امام مہدی تھا۔

اس دعویٰ کے ثبوت میں بہائی رسالہ پیامبر دہلی نے جو کچھ لکھا ہے وہ قابل دید وشنید ہے۔ ہمارے خیال میں یہ تحریر ایسی ہی دل چسپ اور لذید ہے جیسی عیسائیوں کی تحریر متعلقہ الوہیت مسیح ہوا کرتی ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین بھی اس لطف میں شریک ہوں جو ہم نے پایا۔ اسلئے ہم اس کا ضروری اقتباس نقل کرتے ہیں۔ ناظرین حواشی میں جوابی نوٹ ملاحظہ کریں۔ بہائی مضمون نگار لکھتا ہے:

> مسلم دنیا میں یہ امر مسلّم ہے کہ آخری زمانہ میں اہل اسلام کی ناگفتہ بہ حالت کو سدھارنے کے لئے قائم آل محمد (مہدی موعود) اور مسیح موعود کا ظہور ہوگا، اس فرصت میں ہم صرف مہدی آخرالزمان کے اسم گرامی کے متعلق ہی بحث کریں گے۔
>
> اسلامی دنیا میں آج تک بے شمار مدعیان مہدویت ومسیحیت گذر چکے ہیں ہم ان کے صدق وکذب کے متعلق بحث کرنا نہیں چاہتے کیونکہ حق بذات خود ایسی روشن ہے کہ باطل اس پر کبھی غاکب نہیں آسکتا۔ اس لئے مہدی آخر الزمان کی چند خصوصیات کا اولاً ذکر کر دینا ضروری ہے جو اسلامی لٹریچر میں موجود ہیں۔
>
> پہلی خصوصیت یہ ہے کہ اسکا ظہور آخری زمانہ میں ہوگا ((یہ نمبر فیصلہ کن ہے اس کا مفصل ذکر آگے آتا ہے۔ثناءاللہ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری خصوصیت یہ ہے کہ وہ صاحب شریعت ہوگا (صاحب شریعت مستقل رسول کو کہتے ہیں، یہ ہمیں مسلّم نہیں۔ ثناءاللہ)

تیسری خصوصیت یہ ہے کہ اس کا ظہور، ظہور مسیح سے پہلے ہوگا۔

چوتھی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ۷ سال زندگانی کرے گا۔

چھٹی خصوصیت یہ ہے کہ مسیح اس کا جنازہ پڑھے۔

ساتویں خصوصیت یہ ہے کہ مسیح اس کے تابع ہوگا۔

آٹھویں خصوصیت یہ ہے کہ وہ اپنا کام مسیح کے سپرد کردے گا۔

نویں خصوصیت یہ ہے کہ ظہور مسیح نویں سال ہوگا کیونکہ مدت مہدی نو سال ہے

(تیسرے اور چھٹے نمبر میں تضاد ہے۔ تیسرے میں زمانہ مہدی سات سال بتایا گیا ہے اور چھٹے میں نو سال، اس کے بعد مسیح کا ظہور ہوگا۔ چوتھے نمبر میں کہا گیا ہے کہ مسیح موعود امام مہدی کا جنازہ پڑھے گا حالانکہ نمبر ۳ کی رو سے مہدی، مسیح موعود کے ظہور سے دو سال پہلے فوت ہو چکے ہوں گے۔ پھر نمبر ۵ کی رو سے مہدی اپنا کام مسیح کے سپرد کریں گے جو ان کی وفات کے دو سال بعد ظاہر ہونگے۔ ثناءاللہ)

دسویں خصوصیت یہ کہ مسیح ۱۹ سال بعد اعلان عام کرے گا کیونکہ زمانہ مہدی ۱۹ سال ہے۔

(یہ نمبر تیسرے اور چھٹے دونوں نمبروں کے خلاف ہے۔ نمبر ۳ کی رو سے مدت مہدی ۷ سال اور نمبر کی رو سے مدت ۹ سال ہے۔ ثناءاللہ)

گیارھویں خصوصیت یہ کہ مہدی قتل ہوگا۔

بارھویں خصوصیت یہ کہ وہ باشندگان ایران کا ایک فرد ہے (ان دونوں نمبر کا ثبوت مدعی کے ذمے ہے۔ ثناءاللہ)۔

تیرھویں خصوصیت یہ کہ علم ثریا پر چلا جائے گا تو اسکے ذریعہ ملے گا (اسکا جواب تمہیدی نوٹ میں آچکا۔ ثناءاللہ)۔

چودھویں خصوصیت یہ کہ اسکا نام علی محمد ہوگا۔

(عربی زبان میں ناموں کی ترکیب اس قسم کی نہیں ہوتی کہ دو نام ملائے جائیں مثلاً محمد علی، علی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد اور محمد حسن وغیرہ۔ اس کے علاوہ یہ حدیث صریح کے بھی خلاف ہے کیونکہ حدیث مرفوع میں امام مہدی کے نام کے متعلق یہ الفاظ یہ ہیں

یوا طیء اسمه اسمی و اسم ابیه اسم ابی، ابوداؤد و ترمذی وغیرہ۔

یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ امام مہدی کا نام محمد بن عبد اللہ ہوگا۔ کون مسلمان ہے جو ایک تصریح نبوی کے مقابلہ میں کوئی اور بات کہے یا سنے۔ ثناء اللہ)۔

پندرھویں خصوصیت یہ ہے کہ وہ قریشی ہاشمی النسل بنی فاطمہ میں سے ہوگا۔

متذکرۃ الصدر خصوصیات مہدی موعود کو ہم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ سب سے بڑی خصوصیت اس کا آخری زمانہ میں ظاہر ہونا ہے۔ اس لئے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ آخری زمانہ کونسا ہے

آخری زمانہ کا تعین

نواب صدیق حسن خان صاحب اپنی کتاب حجج الکرامۃ کے صفحہ ۳۹۵ پر تیرھویں صدی کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

ملاحظہ انقلاب عالم وتقلب احوال بنی آدم کہ دریں زمان آخر است شاہد عدل است برآنکہ پیش ازیں رنگ گیتی بایں عنوان نبود۔ (لوگوں کے حالات کی تبدیلی اور دنیا کا انقلاب عظیم جو اس آخری زمانہ میں مشاہدہ میں آرہا ہے اس امر پر گواہ ہے کہ دنیا کی حالت اس سے پہلے کبھی ایسی نہ تھی)۔

پس جب علمائے دین نے اپنی دینی کتب کے حساب سے آخری زمانہ کو پالیا اور وہ زمانہ تیرھویں صدی ہے تو ضرور تھا کہ اس تیرھویں صدی میں کہ آخری زمانہ ہے، امام آخرالزمان کے ظہور کا انتظار کیا جاتا۔

(نواب صدیق حسن مرحوم نے خروج مہدی کے زمانہ کے متعلق مختلف اقوال نقل کئے ہیں اور یہ بھی کہا ہے کہ تیرھویں صدی کا زمانہ پہلی صدیوں کے زمانہ سے برا تھا لیکن اس سے یہ نتیجہ نکالنا کہ نواب صاحب کے نزدیک خروج مہدی کا زمانہ تیرھویں صدی ہے مضمون نگار کی اپنی ایجاد ہونے کی وجہ سے غلط ہے کیونکہ نواب صاحب نے اس بحث کے اخیر میں جو فیصلہ دیا ہے وہ قابل دید وشنید ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

ایں ہمہ تواریخ مستخرجہ مکاشفاں وعاملاں حجت رانمے شایند بلکہ نوع از ادعا علم الغیب ست کہ حق تعالی مستاثر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بودہ واحدے ازخلق دراں باوے شریک نیست وخطا درکشف بسیاراست ۔ حجج الکرا مہ ص ۳۹۵ ۔ کہ یہ سب تاریخیں قیاسات اور مکاشفات ہیں جو دلیل کا کام نہیں دے سکتے بلکہ ایسا کہنا علم غیب کا دعوی کرنا ہے جو خدا کے ساتھ مخصوص ہے اور کشف وغیرہ میں غلطی بہت واقع ہوتی ہے ۔

اس فیصلہ کے باوجود مضمون نگار کا یہ کہنا کہ اسلام کے علماء اور صوفیا نے ظہور مہدی کے لئے تیرھویں صدی مقرر کی ہے تارعنکبوت سے زیادہ کمزور ہے۔عربی کی مثل الغریق یتشبث بالحشیش ، اپنے معنوں میں بالکل صحیح ہے جس کا ترجمہ اردو میں یہ ہے: ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ ثناءاللہ)

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی تاریخ ظہور او درلفظ چراغ دین ، یافرہ وبحساب جمل عدد وے یک ہزار ودوصد وشصت وہشت میشود ۔

(حجج الکرا مۃ ص ۳۹۴)۔

(شاہ ولی اللہ نے امام آخر الزمان کے ظہور کی تاریخ لفظ چراغ دین میں پائی ہے اور حساب جمل کی رو سے چراغ دین کے اعداد ۱۲۶۸ھ ہوتے ہیں)

لیجئے ۱۲۶۸ھ بھی تیرھویں صدی میں ہی ہے ۔ اس سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عرفاء اسلام کے نزدیک تیرھویں صدی ہی آخری زمانہ ہے ۔ ورنہ اس صدی میں آخری زمانہ کے ظہور کی خبر کے کیا معنی ۔

شاہ صاحب کے قول کے متعلق نواب صاحب کا فیصلہ بالکل صاف ہے کیونکہ آپ کو ان سب بزرگوں سے پیچھے آنے کی وجہ سے سب کے اقوال پر اپنی رائے ظاہر کرنے کا موقع ملا ۔ اسی لئے آپ مختلف اقوال کے سلسلہ میں شاہ صاحب کے قول کی چند توجیہات کر کے لکھتے ہیں کہ

این سالہا گزشت واز مہدی نشانے درعالم یافتہ نشد وایں کشف صحیح نیامد

(ص ۳۹۴)۔یعنی یہ تمام سال یکے بعد دیگرے گزر گئے مگر امام مہدی کا ظہور نہ ہوا۔لہذا یہ کشف بھی صحیح ثابت نہ ہوا۔

مختصر یہ کہ بہائی مضمون نگار نے امام مہدی کی جتنی خصوصیات بتائی ہیں ان میں بالخصوص ، قابل توجہ صرف ایک ہے یعنی آپ کا اسم مبارک محمد بن عبداللہ ہوگا ۔ ہاں آپ کی ایک اہم خصوصیت جسکو بہائی مضمون نگار چھوڑ گیا ہے وہ مقام خروج ہے اسکے متعلق نواب صدیق حسن صاحب مرحوم لکھتے ہیں :

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر گفتہ برآمدن او در روز شنبہ دہم محرم یوم عاشورا باشد میان کن و مقام (ص ۳۹۳)۔

یعنی امام ابوجعفرؒ فرماتے ہیں کہ امام مہدی کا ظہور عاشورہ کے دن حرم کعبہ میں ہوگا۔ یعنی آپ وہاں کھڑے ہوکر دعوی کریں گے کہ میں مہدی موعود ہوں۔

اس موضوع پر باقی بحث ہم قادیانیوں کے لئے چھوڑتے ہیں کیونکہ ان کو اس مضمون سے خاص تعلق ہے ایسا نہ ہو کہ ان کو شکایت پیدا ہو کہ اہل حدیث نے ہمارا حق بھی نہیں چھوڑا۔ ہاں اگر انہوں نے اہل حدیث کے جواب کو کافی سمجھ کر خاموشی اختیار کرلی تو اس کو یہ کہنے کا حق حاصل ہوگا کہ:

وفا کے واسطے میری تلاش ہوتی ہے
کوئی زمانے میں جب دوسرا نہیں ملتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جون ۱۹۴۳ء مطابق ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۶ ص ۳-۴)

مرزا قادیانی اور استاد ذوق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مریدوں میں ایک خاص وصف ہے کہ اپنے پیر کی مدح سرائی میں مبالغہ سے پرہیز نہیں کرتے۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ جب کسی آدمی کا اعتقاد اعتدال سے گزر جائے تو پھر قابو میں نہیں رہتا۔ جب یہ لوگ ایسے شخص کو مہدی مسیح موعود نبی اور رسول یا مجدد مانتے ہیں جو کسی طرح بھی ان القاب حسنہ کا مستحق نہیں ہے پھر اس کے کے حق میں جو کچھ بھی کہیں ان سے بعید نہیں ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعاوی کمالات کو کسی حیثیت سے بھی دیکھیں، اپنے اندر کمال نہیں دکھاتے۔ مجددیت میں فیل، مسیحیت میں فیل، کرشنیت میں فیل، ملہمیت میں فیل۔

آخری دعوی فن تصنیف میں کمال کا تھا اس کی تنقید بھی ہم نے اپنی تصنیف جدید رسالہ ناقابل مصنف مرزا میں کر دی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج ہم مرزا صاحب قادیانی کی شاعری پر کچھ لکھتے ہیں۔ اگر وہ باکمال شاعر ہوتے تو ہمیں زیادہ مفید ہوتا، بہ نسبت آپ کے بے کمال ہونے کے کیونکہ شاعری اور نبوت محمدیہ دونوں متضاد مفہوم ہیں ملاحظہ ہو آیت کریمہ

ما علّمناه الشّعر و ما ینبغی له۔

یہ آیت آنحضرت ﷺ کی شان میں ہے اور مرزا صاحب بروز محمدیت کے مدعی ہیں اس لئے جو وصف اصل میں مذموم ہو وہ بروز (نقل) میں بھی مذموم ہوتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی اپنی بروزیت محمدیہ کا ثبوت اس مصرع میں دیتے ہیں

منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد (تریاق القلوب)

اس لئے شعر گوئی آپ کی شان میں ویسی ہی بعید ہونی چاہیے تھی جیسی اصل کے حق میں ما ینبغی له کے ماتحت بعید تھی۔

خیر ہمیں اس سے کیا مطلب۔ ہم دیکھتے ہیں کہ مرزا صاحب کی شاعری پر بھی فخر کیا جاتا ہے چنانچہ پیغام صلح مورخہ ۹ جون ۱۹۴۳ء کے صفحہ ۳ پر ایک مضمون نکلا ہے جس میں مرزا صاحب کی شاعری کو بہت سراہا گیا ہے۔ بڑی تعریف یہ کی گئی ہے کہ مرزا صاحب کی شاعری میں دوسرے شاعروں کی طرح کذب بیانی اور فحش گوئی نہیں ہے۔ ہم اس جگہ دو شعر نقل کرتے ہیں ایک مرزا قادیانی کا دوسرا استاد ذوق کا پھر ناظرین سے پوچھتے ہیں کہ ان دونوں میں کیا فرق ہے؛

استاد ذوق دہلوی کہتے ہیں

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی
بید مجنون دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

یہ شاعرانہ تخیل ہے اور بہت اچھا مضمون ہے البتہ شاعرانہ تخیل ضرور ہے۔

اب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شعر بھی سن لیجئے۔ آپ کسی مخالف کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں؛

الا انني نبر و انت مذهب
الا انني اسد و انك ثعلب

یعنی میں خالص سونا ہوں تو ملمع ہے۔ میں خالص شیر ہوں تو لومڑ ہے (کرامات الصادقین)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مذکورہ بالا دونوں شعر (اردو وعربی) اظہار مبالغہ میں ہم معنی ہیں اس قسم کے اور بھی کئی اشعار مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتب میں ملتے ہیں جن میں شاعرانہ طریق پر مبالغہ آمیزی ہے۔

اب ہم مرزا صاحب کی فحش گوئی کی مثال میں ایک دو شعر پیش کرتے ہیں۔

آذیتنی خبثاً و لست بصادق

ان لم تمت با لخزی یابن بغاء

(مولوی سعد اللہ لدھیانوی کو مخاطب کر کے لکھا ہے: تو نے مجھے بہت تکلیف دی اے زانیہ کے بیٹے۔ اگر تو ذلت سے نہ مرے تو میں سچا نہیں۔ انجام آتھم۔)

کیا ہی لطیف کلام ہے۔

مرزا جی کے مریدو! کسی شخص کو زانیہ کا بیٹا کہنا اس کی ماں پر زنا کی تہمت ہے یا نہیں۔ اور زنا کی تہمت پر شریعت نے کتنے درے مقرر کئے ہیں۔ قرآن شریف کی سورۃ نور دیکھ کر اس کا جواب دینا اور یہ بھی بتانا کہ تم لوگ بھی یہ شعر پڑھنے کی وجہ سے سزا میں شریک ہوگے یا نہیں؟

دوسرا شعر۔ مرزا صاحب کی فحش گوئی اور دشنام دہی اپنے حق میں بدگوؤں تک محدود نہ تھی بلکہ ان کی بے گناہ عورتوں تک بھی پہنچ جاتی تھی۔

آپ لکھتے ہیں؛

ان العدی صاروا خنازیر الغلا

ازواجھم من دونھن الاکلب

(میرے مخالف جنگلوں کے سور ہیں اور ان کی بیویاں ایسی بری ہیں کہ کتیوں سے بھی کم درجہ ہیں (نجم الہدی)

ناظرین یہ دو تین مثالیں اس بزرگ کے کلام کی ہیں جو اپنے آپ کو بروز محمد کہتا تھا یعنی محمد ﷺ کا عکس یا فوٹو۔ اور محمد ﷺ کی شان میں قرآن مجید ناطق ہے

انك لعلی خلق عظیم اے پیغمبر آپ بڑے خلق پر ہیں۔

اور حدیث کے الفاظ ہیں

لم یکن رسول اللہ ﷺ فاحشاً ولا متفحشاً۔

(رسول اللہ ﷺ فحش گو اور بدکلام نہ تھے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرب کا شاعر امرء القیس بڑا فحش گو تھا اس کی فحش گوئی کا نمونہ یہ شعر ہے

اذا ما بقی من خلفها ان صرفت له
بشق و تحتی شقها لم تحول

اس شعر میں شاعر فحش ترین لفظوں میں اپنی محبوبہ کے آسن کا ذکر کرتا ہے مگر مرزا صاحب قادیانی کی طرح کسی کو ماں بہن یا بیوی کی دشنام نہیں دیتا۔ ناظرین اس سے اندازہ کر لیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فن شاعری کو بھی کیسے چار چاند لگائے ہیں۔ اس پر دعوی ہے کہ:

آدم نیز احمد مختار   در برم جامہ ہمہ ابرار

مرزا غلام احمد قادیانی صاحب اگرچہ احمد مختار اور تمام ابرار کا لباس رکھنے کے دعویدار ہیں، مگر اس حسن اخلاق اور حسن کلام کا نمونہ آپ میں نہیں ملتا جو اصل میں تھا۔ سچ ہے

گر مصور صورت آن دلربا خواہد کشید
حیرتے دارم کہ نازش را چساں خواہد کشید

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جون ۱۹۴۳ء مطابق ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۶ ص ۵)

قادیانی توحید

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

جماعت مرزائیہ کا یہ دعوی ہے کہ ہمارے نبی نے وہ توحید سکھائی ہے جو کسی نے نہیں سکھائی۔ مگر جب ان کی توحید کے حوالے پیش کئے جاتے ہیں تو حسب عادت (قرآن و حدیث کی نصوص صریحہ کی تاویلات کی طرح) مرزا صاحب قادیانی کی صریح عبارات پر بھی دست تصرف دراز کر جاتے ہیں۔ چنانچہ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۱ جون ۱۹۴۳ء میں ہم نے دو حوالے متعلقہ توحید پیش کئے تھے۔ اخبار الفضل قادیان (۱۸ جون ۱۹۴۳ء) نے ان دونوں پر اپنا دست تصرف پھیر کر ان کا مفہوم بدل دیا۔ ایک حوالہ خطبہ الہامیہ کا تھا جس کی عبارت مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ میں یہ ہے:

اعطیت صفة الا فناء والا حیاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مجھ، مرزا، کو فنا کرنے اور زندہ کرنے کی طاقت دی گئی)

اس کی تاویل الفضل نے یوں کی ہے کہ یہ افناء اور احیاء ہدایت کے متعلق ہے اور افناء سے مراد مخالفوں کے عقاید توڑنا ہے۔

حالانکہ مقام عبارت میں اس مفہوم کا کوئی قرینہ نہیں ہے۔ حقیقۃ الوحی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے خدا کے الہامی الفاظ یہ ہیں:

انّما امرك اذا اردتّ شيئاً ان تقول له كن فيكون (اے مرزا تیری شان یہ ہے کہ جب تو کسی چیز کا ارادہ کرتا ہے تو اسے ہوجا کہہ دیتا ہے وہ فوراً ہوجاتی ہے)۔

الفضل اس حوالہ کے متعلق کیا ہی ناز سے لکھتا ہے کہ:

ہوسکتا ہے کہ اس الہام میں مرزا صاحب کو تعلیم دی گئی ہو کہ تم خدا کو مخاطب کر کے ایسا کہا کرو۔

الفضل کی یہ تاویل غلط بلکہ تحریف ہے کیونکہ الہامی عبارت کے سیاق میں صراحتاً یا دلالۃً صیغہ خطاب یعنی لفظ قل وغیرہ نہیں ہے، جس سے وہ مفہوم نکل سکتا جو الفضل قادیان نے نکالا ہے۔

آج ہم تیسرا حوالہ پیش کرتے ہیں جس سے مرزائی توحید کا پول کھل جائے گا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے توضیح المرام میں آنحضرت ﷺ کی شان میں یہ شعر لکھا ہے

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آن چناں از خود جدا شد کز میان افتاد میم

یعنی آنحضرت ﷺ اپنی ہستی سے ایسے خالی ہوگئے کہ میم درمیان سے اٹھ گئی۔ یعنی احمد سے احد ہوگئے۔

پس سورہ اخلاص کے الفاظ (قل هو الله احد) کے معنی یہ ہوئے کہ میں (رسول اللہ) احمد بے میم (احد) ہوں

سچ ہے: خودی جب گئی خود خدا ہوگیا

قادیانی ممبرو! کتاب وسنت سے مرزا صاحب کے شعر کے مضمون کا ثبوت دے سکتے ہو: ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین ....

الفضل کے اسی پرچہ میں ہے کہ وہ جماعت

(اہل حدیث پر اس وجہ سے شرک کا الزام لگاتے ہیں کہ وہ حضرت مسیح کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج بھی زندہ مانتے ہیں)۔

یہ الزام کوئی نیا نہیں ہے۔ مرزا صاحب کی متعدد تصانیف میں یہ مذکور ہے (ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام ص ۴۴ وغیرہ)۔

ہم اس الزام سے بہت خوش ہیں کیونکہ ہم تو اسکا جواب رکھتے ہیں مگر جماعت مرزائیہ پر اس الزام کا جو ردّ عمل ہوتا ہے وہ اسے دفع نہیں کر سکتی۔

ہمارا جواب تو یہ ہے کہ کسی جاندار (انسان ہو یا حیوان) کی زندگی ذاتی نہیں ہے بلکہ اذن الٰہی کے ماتحت ہے۔ ایک انسان آج ہمارے سامنے پیدا ہوتا ہے کل مر جاتا ہے کوئی سو سال عمر پاتا ہے، کوئی دو سو سال، کوئی پانچ سو سال، کوئی سات سو سال، بعض اس سے بھی زیادہ۔ چنانچہ حضرت نوح کی تبلیغی عمر قرآن مجید میں ساڑھے نو سو سال ملتی ہے۔ پھر اپنے مخالفین کے غرق ہونے کے بہت عرصہ بعد بھی زندہ رہتے ہیں جن کی زندگی کی آخری مدت ۱۴۰۰ سال بیان کی جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ انسانی زندگی کا مفہوم قضیہ ضروریہ مطلقہ نہیں ہے بلکہ مشروطہ عامہ ہے۔ جب تک مالک زندہ رکھنا چاہے زندہ رکھ سکتا ہے

ما کان لنفس ان تموت الا باذن الله کتبا مؤجلا

مرزائی دوستو! قضیہ ضروریہ مطلقہ، اور قضیہ مشروطہ عامہ کے سمجھنے میں کچھ دقت ہو تو مولوی سرور شاہ سے پوچھ لیں بشرطیکہ قادیان میں رہ کر ان پر بھی یہ مصرع صادق نہ آ گیا ہے:

جو پڑھا لکھا تھا نیاز نے اک دم میں سارا بھلا دیا

تو یقیناً وہ ان دو قضیوں کے معنی بتا دیں گے۔

سوال: قادیانی ممبرو! چھٹی صدی ہجری میں جن مسلمانوں کا عقیدہ تھا کہ حضرت مسیح زندہ ہیں کیا ان پر بھی شرک کا الزام لگا سکتے ہو یا نہیں؟

اگر لگا سکتے ہو تو نوحؑ کی بابت کیا رائے رکھتے ہو۔

اگر اتنی مدت تک شرک لازم نہیں آتا تو اس سے زیادہ مدت تک کیوں لازم آتا ہے جبکہ کسی انسان کی حیات کا مضمون قضیہ ضروریہ مطلقہ نہیں ہے بلکہ مشروطہ عامہ ہے۔

جماعت احمدیہ ہر دو صنف سے ایک سوال:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی حیات گو طول طویل ہو گی، مگر آخر کسی وقت ختم ہو جائے گی بحکم فلما توفیتنی (قرآن) اور بحکم حدیث یأتی علیه الفنا (تفسیر معالم) مگر اہل جنت کی زندگی تو غیر محدود ہو گی خالدین فیها ابداً۔ غور سے پڑھو۔

کیا اہل جنت کو غیر محدود مدت تک زندہ ماننا مسیح کی محدود زندگی سے زیادہ متضمن شرک نہیں ہے؟ ذرا سوچ سمجھ کر جواب دینا اور یہ سمجھ کر دینا کہ سائل کون ہے؟

سمجھ کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

ہے کوئی احمدی جو اس سوال کو اٹھائے۔ ہرگز نہیں کیونکہ یہ وہ بوجھل پتھر ہے جس کی بابت کہا گیا ہے

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۷ ص ۴۔۵)

ختم نبوت پر خاتم النبیین کی شہادت

مرزا قادیانی کی تصدیق

قادیانیوں کا انکار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مسلک کے متعلق ہمیں دو طرح کا رنج ہوتا ہے۔ ایک تو اس کی خام بنیاد پر، دوسرے اس کے حامیوں کی غلط گوئی اور غلط کاری پر۔ آج ہم بادل نخواستہ دوسرے رنج کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔

ہم بارہا کہہ چکے ہیں کہ بعض باتیں ایسی ہیں جو مرزا صاحب متوفی نے کھلے لفظوں میں تسلیم کی ہیں، مگر ان کے حواریوں نے قرآن و حدیث کی طرح مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کو بھی تبدیل کر دیا جس کا ہمیں سخت افسوس ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کی دو وجوہ ہوسکتی ہیں۔ یا تو یہ لوگ مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کو غلط سمجھتے ہیں، یا ان کو ان اقوال کا علم نہیں ہے۔ بہرحال ان باتوں میں سے ایک کی تعیین کرنا ان کا کام ہے۔ اس وقت اخبار الفضل قادیان ۲۵ جون کا پرچہ میرے سامنے ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا سلسلہ جاری ہے۔ اس کی دلیل میں حضرت عائشہؓ کا قول نقل کیا ہے۔ اصل الفاظ یہ ہیں:

حضرت عائشہؓ جن کا علمی پایہ محتاج تصریح نہیں انہوں نے خود اس غلطی کا ازالہ کیا۔ اور جب انہیں محسوس ہوا کہ بعض لوگ خاتم النبیین کا یہ مفہوم سمجھنے لگ گئے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے بعد کسی قسم کا نبی مبعوث نہیں ہوسکتا تو آپ نے سختی سے اس کی تردید کی اور فرمایا

قولوا خاتم الانبياء و لا تقولوا لا نبی بعده

تم یہ تو کہو کہ رسول کریم ﷺ خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ (الفضل ۲۵ جون ۱۹۴۳ء ص ۱)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: حضرت عائشہؓ کے اس قول کی جو تشریح لغات حدیث کی مشہور کتاب مجمع البحار میں کی گئی ہے، سردست ہم اس کا ذکر نہیں کرتے بلکہ خود خاتم الانبیاء ﷺ کا ارشاد مع تصدیق وتشریح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہاں نقل کر دینا کافی سمجھتے ہیں۔ سنیئے مرزا غلام احمد صاحب حدیث نبوی کی تصدیق کرتے ہوئے اس کی تشریح یوں کرتے ہیں:

ا لا تعلم ان الرب الرحيم المتفضل سمّی نبينا ﷺ خاتم الانبياء بغير استثناء و فسره نبينا فی قوله لا نبی بعدی ببيان واضح لطالبين (حمامۃ البشری۔ ص ۲۰)۔ ترجمہ: کیا تم نہیں جانتے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے نبی ﷺ کا نام بلا استثنا (بغیر قید تشریعی و غیر تشریعی) خاتم النبیین رکھا اور خود آنحضرت ﷺ نے لا نبی بعدی کے واضح الفاظ میں اس کی تفسیر کردی (یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا)

نہ صرف محدثین بلکہ کل اہل اسلام کا متفقہ اصول ہے کہ حدیث مرفوع کے مقابلہ میں قول صحابی کچھ وقعت نہیں رکھتا۔ پس ہم اس اصول کے ماتحت حضرت عائشہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قول سند نہیں سمجھتے ۔ اس کے علاوہ اس قول کی سند کی صحت کا ثبوت دینا مدعی کے ذمہ ہے اور مجمع البحار میں اس کی تشریح دیکھنا بھی اس کا فرض ہے ۔

بہرحال ہم مذکورہ بالا قول کو حدیث مرفوع کے مقابلہ میں سند نہیں مانتے اور قادیانی جماعت کے لئے بھی اس قول کے پیش کرنے کا حق نہیں جانتے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حدیث نبوی کے الفاظ لا نبی بعدی کی تصدیق وتشریح کر کے اس قول کو رد کر چکے ہیں ۔

مرزائی ممبرو! اگر آنحضرت ﷺ کا ارشاد لانبی بعدی اور اس کے متعلق آپ کے حکم عدل مرزا صاحب قادیانی کی تصدیق بھی آپ لوگوں کا یہ غلط عقیدہ چھوڑانے کو کافی نہیں تو ہم تمہیں حوالہ خدا کرتے ہیں ۔

باقی رہا نزول مسیح کا مسئلہ جسے الفضل نے مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت کے منافی قرار دیا ہے، سو وہ بھی حدیث لا نبی بعدی کی روشنی میں بالکل صاف ہے کہ اس سے مراد وہ نبوت ہے جو بعدی کی مصداق ہو نہ وہ جو قبلی کی مصداق کی ہو ۔ حضرت عیسیٰ کو نبوت آنحضرت ﷺ سے پہلے حاصل ہو چکی تھی نزول ثانی کے بعد ان کو نئی نبوت نہیں ملے گی ۔ مجمع البحار میں اسی نکتہ کی طرف اشارہ ہے ۔ ان دو مفہوموں میں فرق نہ کرنے والے کے حق میں یہ شعر صادق آئے گا

الٹی سمجھ کسی کو بھی ایسی خدا نہ دے
دے آدمی کو موت پہ یہ بد ادا نہ دے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۵ رجب ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۸ ص ۴)

موضع بھامڑی میں لڑائی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان کے قریب بھامڑی ایک موضع ہے ۔ گزشتہ ایام میں وہاں جماعت مرزائیہ اور مقامی مسلمانوں کے درمیان لڑائی ہوئی جس کی مفصل رپورٹیں فریقین کی طرف سے ہمارے پاس پہنچی ہیں ۔ قادیانی رپورٹ تو اخبار الفضل کے ذریعہ آئی ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور بھامڑی کے مسلمانوں کی رپورٹ قلمی پہنچی ہے۔ دونوں رپورٹوں میں بہت سا حصہ مشترک ہے اور کچھ اختلافی بھی ہے۔

مشترک مضمون کو سامنے رکھ کر اختلافی حصہ سامنے آ سکتا ہے۔ مشترک حصہ یہ ہے کہ قادیان سے ایک جماعت اپنے طریق پر مسلح ہو کر تبلیغی جلسہ کرنے کو بھامڑی پہنچی۔ بھامڑی والوں نے جلسے کا انعقاد ناپسند کیا۔ نہ صرف دل سے ناپسند کیا بلکہ زبان سے بھی روکا کہ یہاں جلسہ مت کرو۔ مگر قادیانیوں نے جلسہ کرنے پر اصرار کیا بلکہ ایک مرزائی کے مکان میں جلسہ کر دیا جس کے جواب میں مسلمانانِ دِہ نے بھی قریب ہی کسی جگہ جلسہ کیا۔

یہاں تک بات رہتی تو آئی گئی ہو جاتی، مگر بھامڑی کی رپورٹ مظہر ہے کہ قادیانیوں نے موضع کی گلیوں میں بشکل جلوس دورہ کر کے دلآزار نعرے لگائے۔ جس کا نتیجہ یہ خون خرابہ ہوا۔

ہم اس امر میں کچھ نہیں کہہ سکتے کیونکہ مقدمہ عدالت میں جا پہنچا ہے۔ ہاں قادیانی جماعت کو ایک آیت پر توجہ دلاتے ہیں جسکے الفاظ یہ ہیں:

انلزمکموھا و انتم لھا کارھون

حضرت نوحؑ اپنے مخالفوں کو کہتے ہیں کہ کیا ہم دینی تعلیم تم پر ٹھونستے ہیں اس حال میں کہ تم اس کو ناپسند کرتے ہو۔

موضع بھامڑی کے مسلمان جب زبان سے بالاتفاق تمہارا وعظ سننا نہیں چاہتے تھے بلکہ سننے سے سخت نفرت کرتے تھے تو کیا ضرورت تھی کہ وہاں زبردستی جلسہ کیا گیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ قادیانی جماعت کی نیت محض تبلیغ نہیں تھی بلکہ اپنا رعب جمانے کی بھی تھی۔

قادیانی بسیط رپورٹ میں یہ عجیب فقرہ لکھا گیا ہے کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ پرامن تبلیغ کرتی ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ ہم اس فقرہ کو واقعات کی روشنی میں صحیح نہیں پاتے کیونکہ جو لوگ خود باامن تبلیغ کرتے ہیں وہ دوسروں کو بھی اجازت دیا کرتے ہیں۔ احرار سے پہلے قادیان میں مسلمانوں کے پرامن جلسوں میں قادیانیوں نے لیمپ توڑے لٹھ چلائے خشت باری کی جن کی سزا بھی بھگتی۔ یہاں تک کہ ان کے بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خونخوار کارکن پھانسی پر لٹکائے گئے جن کی اپیل پریوی کونسل میں پہنچ کر خارج ہوگئی۔ ہم اس کے متعلق کچھ زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں سمجھتے، البتہ حکام ضلع گورداسپور کو توجہ دلاتے ہیں کہ جبری تبلیغ کے کام کو خواہ کسی فریق کی طرف سے ہو، روک دیا کریں کیونکہ اس سے بدامنی پیدا ہوتی ہے۔

اخیر میں ہم سخت دلی رنج کا اظہار کرتے ہیں جو مذہبی جماعتوں کے ایسے تصادم سے ہوتا ہے۔ مذہبی تبلیغ اخلاق اور محبت سے ہونی چاہیے جہاں کوئی سننے سے بزور انکار کرے وہاں ارشاد خداوندی

اذا خاطبھم الجاھلون قالوا سلاماً

پر عمل پیرا ہونا چاہیے۔ اس مقدمہ کا جو انجام ہوگا وہ ناظرین تک پہنچایا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۵ رجب ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۲۸ ص ۴۔۵)

بعثت مجددین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تین روحانی مراتب کے دعویدار تھے:

مجدد، مہدی، مسیح موعود۔

چوتھے درجے پر یہ علمی دعوی تھا کہ میں سلطان القلم ہوں۔

الغرض جملہ القاب حسنہ آپ نے اپنے لئے انتخاب کئے ہوئے تھے۔ ان تینوں دعاوی کا ثبوت موصوف اپنی زندگی میں مختلف طریقوں سے دیتے رہے، مگر ان کے مریدین ان سے آگے بڑھ گئے۔ آج ہم ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔

لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح میں بعثت مجددین کے عنوان سے ایک مضمون چند قسطوں میں نکلا ہے جس میں مضمون نگار نے بزعم خود بڑی تحقیق سے قرآن وحدیث کی روشنی میں مرزا صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد ثابت کیا ہے۔

ہم نامہ نگار کی محنت کی داد دیتے ہیں اور صاف لفظوں میں اعتراف کرتے ہیں کہ آپ کی محنت عیسائیوں کی محنت متعلقہ اثبات الوہیت مسیح اور آریوں کی محنت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متعلقہ اثبات نیوگ سے کسی طرح کم نہیں ہے، بلکہ ان دونوں سے بڑھ کر ہے۔ مگر یہ حکیمانہ قول بھی صحیح ہے

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

قابل مضمون نگار نے مندرجہ ذیل دعاوی کیئے ہیں:

۱۔ بحکم حدیث مجدد شروع صدی ہجری میں آنا چاہیے۔

۲۔ لیلۃ القدر ہزار راتوں یعنی ۸۳ سال ۴ ماہ سے افضل ہے۔

۳۔ ہر مجدد کی پیدائش ہر صدی کے ۸۴ ویں سال میں مقدر ہے تاکہ وہ صدی کے اخیر تک بالغ ہو کر خدمت دین انجام دے سکے۔

۴۔ مجدد اگر دعوی کرے تو اس کو مان لینا چاہیے، اگر نہ کرے تو اکابر امت کی شہادت کافی ہے۔

۵۔ مجدد کا کام ایک جدید علم کلام کی بنیاد ڈالنا اور ایک ایسی جماعت پیدا کرنا ہے جو اس علم کلام کے زور سے مخالفین پر غلبہ حاصل کرے۔

ان تمام دعاوی سے آپ نے نتیجہ نکالا ہے کہ اس زمانہ کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں اس بارے میں نامہ نگار کے اصل الفاظ یہ ہیں:

مدت کی تعیین بھی بتا دی ہے کہ اتنی مدت کے بعد خدا تعالی ایسے لوگوں کو مبعوث فرماتا ہے

انّ اللہ یبعث لهذه الامة علی رأس کل مأة سنة من یجدد لها دینها ۔(سنن ابو داؤد)۔ (کہ خدا تعالی ہر صدی کے سر پر اس امت کے لئے ایک آدمی بھیجتا رہے گا جو اس کے دین (اسلام) کی تجدید کرے گا)۔

قرآن کریم کی سورہ القدر اس حدیث کا اجمال ہے سورہ القدر میں لیلۃ القدر کو ایک ہزار ماہ سے افضل بتایا ہے یعنی ۸۳ سال ۴ ماہ سے یہ ایک رات بہتر ہے جس میں خدا کا نور طلوع ہوتا ہے مدت بلوغت سمیت یہ ایک سو سال بنتے ہیں معلوم ہوا کہ آیت سے بھی یہی صدی کا سر مراد ہے۔

مجدد کا سب سے بڑا کام ایک ایسی جماعت کا قیام ہوتا ہے جو دین کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفاظت کرتی رہے۔ مجدد ان کے ہاتھوں میں وہ علم کلام دیتا ہے جو اس وقت کے مشکلات کا حل اور اعتراضات کا جواب ہوتا ہے۔

(پیغام صلح ۳۰ جون ۱۹۴۳ء ص ۷)

اب ہم اس حدیث اور قرآن کے مطابق بعثت مجددین پر نظر ڈالتے ہیں کہ خدا تعالی نے اب تک اپنے اس سچے وعدہ کے مطابق امت میں کتنے مجدد بھیجے ہیں ۔ ہر صدی کے مجدد کی بعثت پر امت کا اتفاق رہا ہے اور امت مسلمہ ہر صدی پر کسی نہ کسی آدمی کو ضرور مجدد تسلیم کرتی اور اس کے دعوی کی تصدیق کرتی رہی ہے لیکن میں یہاں صرف ان لوگوں کا ذکر کرنا چاہتا ہوں جن کے دعاوی ہمیں ان کی تصنیفات سے بتصریح مل چکے ہیں باقی مجددین جن کے دعاوی ہمیں نہیں مل سکے ان کو امت مسلمہ کے مجدد تسلیم کرنے سے ہی ہم ان کو مجدد تسلیم کرتے ہیں۔ (پیغام صلح لاہور ۷ جولائی ۱۹۴۳ء ص ۶)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مضمون نگار نے مجددین کی فہرست جو پیش کی ہے اس میں سب سے پہلے امام غزالیؒ کو لیا ہے، اسی لئے ہم بھی انہی کو مقدم رکھتے ہیں۔

امام غزالی کی پیدائش ملک خراسان کے ضلع طوس کی ایک بستی طاہران میں ۴۵۰ھ میں ہوئی (الغزالی ص ۵) حالانکہ بقول مضمون نگار چاہیے تھا کہ آپ ۴۸۴ھ میں پیدا ہو کر ۵۰۰ھ میں اپنی مجددیت کا اظہار کرتے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ چھٹی صدی کے شروع میں آپ نے درس تدریس کا سلسلہ ترک کر کے گوشہ نشینی اختیار کر لی اور مرتے دم تک اسی حالت پر رہے (الغزالی۔ ص ۲۳)

ان واقعات سے نامہ نگار کا تیسرا دعوی غلط ٹھہرا کہ کسی مجدد کی پیدائش ہر صدی کے ۸۴ ویں سال میں ہونی چاہیے۔

اب ہم بحث کے مرکز پر آ کر دیکھتے ہیں کہ قادیانی مجدد مرزا صاحب کی پیدائش کس سنہ میں ہوئی۔ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اعتراف ہے کہ میں ۱۲۶۱ھ میں پیدا ہوا۔ آپ لکھتے ہیں:

یہ عجیب بات ہے کہ میری عمر کے چالیس سال پورے ہونے پر صدی کا سر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی آ پہنچا۔تب خدا نے اپنے الہام کے ذریعے مجھ پر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔ (تریاق القلوب طبع اول۔ص ۶۸)

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ مرزا قادیانی کی اس عبارت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ بقول مضمون نگار صاحب مجدد نہ تھے ورنہ اس کا تیسرا دعوی غلط ٹھہرے گا۔

ایک اور نظر سے بھی مرزا صاحب قادیانی کی مجددیت غلط ٹھہرتی ہے۔ کیونکہ آپ نے براہین احمدیہ کی تالیف ہی کے زمانہ میں یعنی تیرھویں صدی کے اندر ہی مجدد کا لقب اختیار کر لیا تھا، حالانکہ صدی کے پورے ہونے میں ابھی کئی سال باقی تھے (اشتہار بابت براہین ملحق بہ سرمہ چشم آریہ)۔

معلوم نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی گاڑی قبل از وقت کیوں سٹیشن پر پہنچ گئی حالانکہ قرآن کریم جو قانون بتاتا ہے وہ یہ ہے

لا الشمس ينبغي لها ان تدرك القمر و لا الليل سابق النهار و كل فى فلك يسبحون ۔(یس:۴۰)

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ خدائی تقدیریں بدلا نہیں کرتیں کیونکہ ان کی شان ہے ذلك تقدير العزيز العليم ۔مگر قادیان کا لیل ونہار اور ہی ہے جسکی بابت کہا گیا ہے

بیا در بزم رنداں تا بہ بینی عالم دیگر
بہشت دیگر و ابلیس دیگر و عالم دیگر

اس موضوع پر ہماری طرف سے تین کتابیں شائع ہو چکی ہیں جن کے نام یہ ہیں: علم کلام مرزا۔عجائبات مرزا۔ ناقابل مصنف مرزا۔

یہاں ہم نہایت اختصار کے ساتھ بتاتے ہیں کہ قادیانی مجدد اعظم نے اپنی بعثت کے زمانہ کا اکثر حصہ :

۱۔حضرت عیسیٰؑ کی وفات ثابت کرنے میں صرف کیا (بڑا کام کیا)۔

۲۔الہامی چیلنج دے کر کفار کو مرعوب کیا (بہت بڑا کام کیا)

۳۔یورپین اقوام (برطانیہ اور روس) کو بزعم خویش یاجوج ماجوج ثابت کیا (خوب کیا)

۴۔عیسائی قوم کے پادریوں کو دجال کہا اور ریل کو دجال کا گدھا قرار دیا۔

یہ ہے مرزا صاحب قادیانی کے جدید علم کلام کا خلاصہ بطور نمونہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ اپنی مجددیت کے سارے زمانہ میں حضرت عیسیٰؑ کی حیات کا اعلان کرتے رہے (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۹)۔

ہاں مجددیت کے مرتبہ سے ترقی کر کے جب آپ نے ۱۳۰۸ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو آپ نے حیات مسیح کا عقیدہ اپنے دعوی مسیحیت کے خلاف جان کر مسیح کی وفات کا اعلان کر دیا۔

سرسید احمد خان علی گڑھی کی تفسیر سے دلائل اخذ کر کے کچھ ایجاد بندہ کے ساتھ شائع کرنے شروع کر دیئے۔

اس موقع پر ہمیں ایک سوال سوجھا ہے جو جماعت مرزائیہ کی ہر دو صنف کے لئے قابل غور ہے۔ وہ یہ کہ وفات مسیح کے متعلق تو انجیل متی میں صاف لکھا ہے کہ :

مسیح نے چلا کر سولی پر جان دی :

پھر مرزا غلام احمد صاحب نے وفات مسیح ثابت کر کے عیسائیوں کا کون سا قلعہ فتح کر لیا جب کہ وہ خود ہی وفات مسیح کے قائل چلے آتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب مجددیت کے زمانہ میں حیات مسیح کے قائل رہے۔ ہاں اپنی مسیحیت موعودہ کے زمانہ میں آپ نے اس سے انکار کر دیا یہاں اس سے بحث نہیں اس کی تردید کا موقع اور ہے۔

قادیانی علم کلام کے الہامی حصہ کے تو کیا کہنے۔اس کے متعلق ہماری کتاب الہامات مرزا قابل ملاحظہ ہے۔

ہاں آپ نے مبلغین کی جو جماعت پیدا کی اس میں قریباً ۹۵ فی صدی ایسے لوگ ہیں جن کے حق میں نامہ نگار اور اس کی جماعت کی طرف سے فرقہ غالیہ اور طائفہ ضالہ وغیرہ القاب ہر روز شائع ہوتے رہتے ہیں۔

اگر قاعدہ للاکثر حکم الکل، صحیح ہے (جو یقیناً صحیح ہے) تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا علم کلام اور ان کی امت کا فرقہ غالیہ ہونا مرزا صاحب کی صداقت کی دو بڑی نشانیاں ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۰ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کا مباہلہ اور اس کا اثر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب بڑے فخر سے کہا کرتے تھے کہ جن لوگوں نے میرے ساتھ مباہلہ کیا وہ سب مر گئے اور یہ میری سچائی کی دلیل ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے صحیح معنی میں مباہلہ ہمارے علم میں ایک شخص کے سوا کسی سے نہیں کیا۔ باصطلاح شریعت اسلامیہ اور حسب تصریح مرزا صاحب صحیح معنی میں مباہلہ یہ ہے کہ فریقین بالمقابل دعا کریں (اربعین نمبر ۲)

اس قسم کا مباہلہ آپ نے صرف مولوی عبدالحق غزنوی کے ساتھ مئی ۱۸۹۳ء میں کیا تھا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب، مولوی عبدالحق صاحب سے پہلے فوت ہو گئے اور مولوی عبدالحق صاحب، مرزا صاحب قادیانی کے بعد عرصہ دراز تک زندہ رہے۔ اس کے جواب میں جماعت مرزائیہ یہی کہتی رہی کہ یہ مباہلہ نہیں تھا بلکہ حضرت مرزا صاحب نے صرف اپنے لئے دعا کی تھی فریق مخالف کے لئے نہیں۔

شکر ہے کہ اس عذر بارد کا جواب خود قادیانی اخبار الفضل نے شائع کر دیا اس نے بڑی دور تیر مارا ہے یعنی اپنے نبی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک پرانا اشتہار نقل کر دیا جو بالاختصار درج ذیل ہے:

حضرت مسیح موعود کا آج سے ۵۰ سال پہلے کا ایک مکتوب:

سیدنا حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ۱۸۹۳ء میں جب مسٹر عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثہ کرنے کے لئے امرتسر تشریف لے گئے تو وہاں پہنچ کر حضور نے جہاں مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے ساتھ مباہلہ کرنے کی اطلاع اور مقام مباہلہ اور تاریخ کی تعیین ایک اشتہار کے ذریعہ پبلک میں مشتہر فرمائی وہاں مولوی عبدالحق صاحب غزنوی کے ایک خط کے جواب میں خود بھی ایک مکتوب تحریر فرمایا۔ چونکہ حضور کا یہ مکتوب مجموعہ مکاتیب و اشتہارات میں شائع نہ ہوا، اس لئے آج مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تاریخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا سے لے کر الفضل میں شائع کیا جاتا ہے۔ خاکسار ملک فضل حسین
صیغہ تالیف وتصنیف

بسم اللہ الر حمن الر حیم۔ نحمدہ و نصلی
ازطرف عاجز عبد اللہ الصمد غلام احمد عافاہ اللہ و یدہ۔
میاں عبدالحق غزنوی کو واضح ہو کہ اب حسب درخواست آپ کے جس میں آپ نے قطعی طور پر مجھ کو کافر اور دجال لکھا ہے مباہلہ کی تاریخ مقرر ہو چکی ہے اور میرے امرتسر میں آنے کی دو ہی غرضیں تھیں، ایک عیسائیوں سے مباحثہ، دوسرے آپ سے مباہلہ۔
میں بعد استخارہ مسنونہ انہیں دوغرضوں کے لئے مع اپنے قبائل کے آیا ہوں اور جماعت کثیرہ دوستوں کی جو میرے ساتھ کافرٹھہرائی گئی ہے، ساتھ لایا ہوں اور اشتہارات شائع کر چکا ہوں اور متخلف پر لعنت ہوگی اب جس کا جی چاہے لعنت سے حصہ لے میں تو حسب وعدہ میدان مباہلہ یعنی عیدگاہ میں حاضر ہو جاؤنگا۔ خدا تعالی کاذب اور کافر کو ہلاک کرے ...الخ۔

(الفضل قادیان ۱۶ جولائی ۱۹۴۳ء)

حضرت مولانا ثناءاللہ لکھتے ہیں: مرزائی دوستو! کیا اب بھی تم یہی کہو گے کہ یہ مباہلہ نہیں تھا؟ یا حسب دعا مرزا صاحب کافر کاذب پہلے ہلاک نہیں ہوا؟
چونکہ یہ واقعہ ہمارے شہر میں ہوا، اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ صحیح معنی میں یہی ایک مباہلہ ہوا تھا۔ باقی سب مرزا صاحب کی ایچا پیچیاں ہیں۔
مولوی غلام دستگیر مرحوم کا نام لیا جاتا ہے کہ انہوں نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا حالانکہ یہ بالکل غلط ہے۔ کہیں مولوی اسماعیل علی گڈھی کو مباہلہ بنایا جاتا ہے، حالانکہ ان کے مباہلے کا کوئی ثبوت نہیں۔
اہل حدیث میں بارہا ان فرضی مباہلوں کا ذکر آ چکا ہے درحقیقت جو مباہلہ ہوا اور جس کا نتیجہ ظاہر ہوا یعنی حسب دعا مرزا صاحب، صادق کی زندگی میں کاذب ہلاک ہو گیا۔ اس کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے حالانکہ یہ مباہلہ فیصلہ کن ہے اور اس کا نتیجہ مہر نیم روز کی طرح بالکل واضح اور روشن ہے جس پر یہ کہنا بجا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۶ رجب ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۱ ص ۵)

قادیانی مشن پر اعتراض اور جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جن علاقوں میں قادیانی تحریک نہیں ہے وہاں کے احباب اس سلسلہ کو اہل حدیث میں بے کار جان کر اعتراض کیا کرتے ہیں ان کے لئے ایک خط کا اقتباس درج ذیل ہے جو دفتر میں راج گڑھ ریاست الور سے آیا ہے۔ نامہ نگار لکھتا ہے

قادیانی فتنہ اور اسکا پروپیگنڈہ ان دنوں زوروں پر ہے اس کے مبلغ بڑی تعداد میں ہر جگہ پہنچ رہے ہیں بہت سے پمفلٹ اردو انگریزی تقسیم کئے جارہے ہیں جن میں سے بعض میرے پاس بھی پہنچے ہیں جو اپنے اثر کے لحاظ سے خطرہ سے خالی نہیں۔ ایک انگریزی پمفلٹ کے ابتدائی حصہ کا ترجمہ اس عریضہ کے ہمراہ پیش ہے جس میں جناب والا کو بھی عبداللہ نامی شخص انجمن ترقی اسلام (جماعت احمدیہ) سکندرآباد (حیدرآباد دکن) نے اکیس ہزار روپئہ کا چیلنج دیا ہے ممکن ہے کہ جناب والا کو اس کا علم نہ ہو۔ غرضیکہ اس جماعت احمدیہ کی جانب سے کہیں مسلم لیگ کی حمایت کے نام سے اس کے پلیٹ فارم پر اپنے مشن کا پروپیگنڈہ کیا جارہا ہے کہیں اپنے آپ کو مسلمان اور مسلمانوں کا بہی خواہ کہہ کر دھوکہ دیا جاتا ہے اور اپنی طرف مائل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے بدقسمتی سے انگریزی خواندہ طبقہ ان کے پروپیگنڈے سے زیادہ متاثر نظر آرہا ہے۔ بعض احباب نے ایسے ہی سوالات مجھ سے کئے جن سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کا رجحان اس طرف ہو چلا ہے۔

جمیل احمد فاروقی از راج گڈھ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں انہی حالات کی وجہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اہل حدیث میں قادیانی مشن کا سلسلہ ضروری سمجھا گیا ہے۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین کے انعام کا جواب یہ ہے کہ موصوف کا وعدہ انعام بھی قادیانی نبی کے وعدوں کی طرح تھا جس کی تفصیل انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن نے ایک رسالہ میں شائع کی ہوئی ہے جس کا نام ہے قادیانی حلف کی حقیقت۔ اسکا ایک نسخہ راقم خط کو بھیجا گیا ہے کوئی اور صاحب بھی اس رسالہ کو دیکھنا چاہیں تو ایک آنے کا ٹکٹ بھیج کر دفتر اہل حدیث امرتسر سے طلب کرلیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۶ رجب ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۱ ص ۵-۶)

کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

علماء کرام کی آراء رسالہ نا قابل مصنف مرزا پر

مولانا اعزاز علی شیخ الحدیث دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں

رسالہ نا قابل مصنف، مصنفہ جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری دیکھا مرزا غلام احمد کی بعثت کاذبہ، معاشرت، ... وغیرہ کے تمام گوشے منظر عام پر آچکے تھے لیکن چونکہ اون کے نام سے کتابیں زیادہ شائع ہوئی ہیں اسلئے بہت سے اصحاب کو یہ شبہ ہوتا تھا کہ موصوف اپنے زمانہ کے بیمثل ..مصنف تھے اور اسکے خلاف لوگوں کے ذہن نشین کرنے میں صعوبت ہوا کرتی تھی قادر مطلق جزائے خیر دے مصنف ممدوح (مولانا ثناءاللہ امرتسری) کو کہ انہوں نے اس پہلو کو بھی اس طرح واضح کر دیا کہ کسی سمجھ دار کے ذہن میں یہ خیال باقی نہیں رہ سکتا ہے کہ وہ مصنفین کتب کی فہرست میں لکھے جاسکتے ہیں دعا ہے کہ موفق حقیقی مصنف علام کی اس سعی کو مشکور فرما کر اپنی مرضیات کی توفیق بیش از بیش عطا فرماوے۔

محمد اعزاز علی غفرلہ مدرس دارالعلوم دیوبند۔ ۱۱ رجب ۱۳۶۲ھ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء مطابق ۲۶ رجب ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۱ ص ۶)

مولانا حافظ عبداللطیف ناظم مدرسہ مظاہر العلوم فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا ثناء اللہ صاحب کی تازہ تصنیف نا قابل مصنف ، میں مرزا صاحب آنجہانی کی چند کتابوں پر ناقدانہ نظر ڈالی گئی ہے اور مصنف نے خود ان ہی کی شہادت سے یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب کا طرز استدلال اصول مناظرہ اور قواعد منطق کے خلاف ہے اور مرزا صاحب ان علوم سے نا آشنا تھے اس لئے وہ متکلم یا معقولی نہیں ہو سکتے اور نہ ان کے دلائل علم منطق اور مناظرہ کی میزان میں پورے اتر سکتے ہیں۔ اس لئے ان کی تصانیف ناقص اور وہ نا قابل مصنف تھے۔

اس موضوع پر اب تک علماء نے توجہ نہیں کی تھی اور گویا یہ عنوان اب تک اچھوتا تھا۔ مولانا ثناء اللہ صاحب نے اس سلسلہ کو شروع فرما کر ایک بڑی ضرورت کو پورا فرما دیا۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔

مولانا کی لطیف محققانہ منصفانہ اور مناظرانہ تنقیدوں کو پڑھنے کے بعد یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ رسالہ اپنے مقصد میں کامیاب ہے اللہ تعالیٰ مصنف کو خدمت اسلام کی مزید توفیق عطا فرمائیں اور قادیانی فتنہ کو نیست و نابود فرمائیں آمین ثم آمین۔ العبد۔ عبداللطیف

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اگست ۱۹۴۳ء مطابق ۱۰ شعبان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۳ ص ۵)

مولانا عبیداللہ رحمانی مبارک پوری، مولانا نذیر احمد دہلوی رحمانی، مولانا حکیم محمد بشیر مبارک پوری، مولانا عبدالجلیل رحمانی، مولانا عبیدالرحمٰن طالب رحمانی مدرسین مدرسہ رحمانیہ دہلی فرماتے ہیں:

اس کتاب (نا قابل مصنف) میں مولانا ثناء اللہ صاحب نے مرزا غلام احمد قادیانی کی تین مایہ ناز کتابوں براہین احمدیہ، آئینہ کمالات اسلام اور چشمہ معرفت پر جو ناقدانہ تبصرہ فرمایا ہے قابل دید ہے۔ منطق و کلام اور مناظرہ کے اصول وضوابط کے استعمال و اجراء پر مصنف علام کو جو قدرت خدا داد حاصل ہے زیر نظر کتاب میں آپ نے اوس سے پورا کام لیا ہے۔

اس کتاب کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ مرزا صاحب کے دعاوی مجددیت مہدویت مسیحیت نبوت کی طرح سلطان القلم ہونے کا دعویٰ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی باطل ہے ..ہمیں امید ہے کہ مرزائی لٹریچر سے دلچسپی رکھنے والے حضرات اس کتاب کی قدر کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اگست ۱۹۴۳ء مطابق ۱۸ شعبان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۴ ص ۵)

مولانا شرف الدین شیخ الحدیث و ناظم مدرسہ سعیدیہ عربیہ دہلی فرماتے ہیں:

میں نے رسالہ نا قابل مصنف کا مطالعہ کیا۔واقعی مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب نے جو مرزا صاحب قادیانی کے نا قابل مصنف ہونے کے دلائل لکھے ہیں وہ براہین قاطعہ ہیں، اس لئے کہ کسی مصنف کے نا قابل ہونے یہ معنی ہیں کہ اس کا کلام سراسر صدق ہو، تناقض وحشو وزوائد طول ،فضول و فحش و بدحواسی سے پاک ہو۔قواعد علمیہ کے مطابق ہو ۔سومولانا نے ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب قادیانی کا کلام ان امور سے بالکل معری ہے لہذا ان کی نا قابلیت ثابت ہوئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔اگست ۱۹۴۳ء مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۵ ص ۵)

قادیان میں درس حدیث کی شکل میں تحریف حدیث

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میر محمد اسحاق قادیانی (خلیفہ محمود قادیانی کے ماموں) ایک عالم شخص ہیں جو قادیان میں حدیث کا درس دیتے ہیں۔حدیث کا درس سن کر ہمارے ناظرین خوش ہوئے ہوں گے کیونکہ جماعت اہل حدیث کا قول ہے:

کیا تجھ سے کہوں حدیث کیا ہے ۔ دردانہ درجِ مصطفیٰ ہے

مگر قادیانی درس حدیث میں ہم ایک خاص بات پاتے ہیں جو کسی اور درس حدیث میں نہیں ملتی۔اگر چہ وہ خاص بات جزئی حقیقی کی شکل میں نہیں ہے بلکہ وہ دراصل قادیانی سلسلہ تعلیم کی ایک کڑی ہے۔اس سلسلہ کی پہلی کڑی وہ فقرہ ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ حدیث میں جو آتا ہے کہ مسیح موعود دمشق میں نازل ہوگا (ازالہ اوہام) اس سلسلہ کی غلط کڑیاں کئی ایک ہیں جن میں سے ایک اور آج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم پیش کرتے ہیں۔

قرآن اور احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج دو مفسد اور خونخوار قومیں قیامت کے نزدیک ظاہر ہوں گی۔ صحیح حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسی زمانہ میں دجال پیدا ہوگا جو یاجوج ماجوج کے علاوہ ایک شخص ہوگا۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب بھی ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں کہ یاجوج ماجوج کا ذکر قرآن مجید میں ہے مگر دجال کا نہیں ہے۔ (ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۷۳۲)۔

غرض یہ دو ہستیاں بالکل الگ الگ ہیں اور انکے افعال بھی الگ الگ ہیں۔

اس تمہیدی نوٹ کے بعد قادیان کا درس حدیث سنئے۔

میر اسحاق صاحب کا درس جو الفضل مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۴۳ء صفحہ ۳ پر شائع ہوا ہے، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یاجوج ماجوج اور مسیح الدجال کا مصداق ایک ہستی ہے اور وہ یورپین اقوام ہیں جنہوں نے دنیا پر سیاسی تسلط جما رکھا ہے۔ میر اسحاق صاحب کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں۔

> مسیح دجال سے حضور ﷺ نے پناہ مانگی ہے۔ المسیح الدجال کون ہے۔ پہلے اس کی لغوی لحاظ سے تشریح سمجھ لینی چاہیے۔ لفظ مسیح۔ م س ح سے مشتق ہے اور بروزن فعیل صفت مشبہ ہے۔ اور یعنی ممسوح ہے، جس کے معنی ہاتھ پھیرنے کے ہیں۔
>
> حضرت مسیح ناصری کو مسیح اسلئے کہتے ہیں کہ خدا نے ان پر خیر و برکت کا ہاتھ پھیرا ورنہ اصل نام تو ان کا یسوع ہے اور المسیح الدجال کو دجال اس لئے قرار دیا کہ اس پر لعنت و پھٹکار کا ہاتھ پھیرا اور اس کو ملعون قرار دیا۔
>
> پھر اگر م زائد مانا جائے تو لفظ مسیح ساح یسیح میں سے بروزن مفعل ہوگا۔ اور اس کے معنی سیاحت کرنے والے کے ہیں....
>
> رسول کریم ﷺ کا اشارہ یورپین اقوام کی طرف ہے کیونکہ یہ قومیں تمام دنیا میں گھوم جانے والی تھیں۔ دنیا میں کون سی جگہ ہے جہاں ان کے قدم نہیں پہنچے۔ ہر جگہ ان کی سیادت و قبضہ کا سکہ جما ہوا ہے۔ خود قرآن مجید نے ان کے متعلق آج سے ساڑھے تیرہ سو برس قبل یہ وحی شائع کی من کل حدب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ینسلو ن ۔یعنی ہر بلندی سے دوڑ پڑیں گے جس طرح عقاب اوپر سے اپنے شکار کو دیکھ کر جھپٹتا ہے بعینہ قرآنی الفاظ میں ان کا ذکر ہے ذرا کہیں نشیب والی جگہ پائی جھٹ وہاں جا پہنچے ہیں ۔.....

یورپئن اقوام کی دو حیثیتیں ہیں ایک حیثیت تو مذہبی ہے جس کی وجہ سے انہیں دجال کہا گیا ہے اور دوسری حیثیت ان کی ایجادات و اختراعات کو فروغ دینے کے متعلق ہے اسلئے ان کا دوسرا نام یاجوج ماجوج بھی ہے یعنی آگ اور پانی سے کام لینے والے لوگ ۔

قرآن وحدیث سے بھی اس کی تصدیق ہوتی ہے کہ یہ اقوام صنائع و بدائع اور اختراع میں اس قدر ترقی کریں گی کہ انکی مثل کوئی اور قوم پیش نہ کر سکے گی ...(کیا جاپانی قوم بھی ان کی مثل پیش نہیں کرسکتی ۔ ثناء اللہ امرتسری) ...

پس یورپئن اقوام کی دو حیثیتیں ہیں ۔ایک دنیاوی یعنی ایجادات وصناعات واختراعات میں اس قدر ترقی کہ جس کی نظیر کوئی اور دوسری قوم نہیں پیش کر سکتی ۔ اور یہی وجہ انکی ترقی کی ہے دوسری حیثیت ان کی مذہبی ہے مگر مذہب کے لحاظ سے یہ سراسر دجال ہیں ان کے عقیدہ کفارہ میں حقیقت و صداقت کا ذرہ بھی نہیں ۔(الفضل قادیان ۲۴ جولائی ۱۹۴۳ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں : ناظرین اس عبارت کو غور سے دیکھیں تو ان کو صاف معلوم ہو جائے گا کہ میر اسحاق صاحب کے نزدیک دجال اور یاجوج ماجوج مختلف حیثیت سے یورپئن اقوام کے دونام ہیں ۔ حالانکہ ایسا کہنا احادیث صریحہ کے خلاف ہے ۔احادیث نبویہ میں یاجوج ماجوج کا فعل فساد فی الارض آیا ہے اور مسیح الدجال کا فعل دعوی الوہیت آیا ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ ان اقوام میں سے کوئی بھی الوہیت کا دعوی نہیں کرتی ۔ میر صاحب نے اپنے مزعومہ مسیح الدجال کا عقیدہ کفارۃ المسیح بتایا ہے حالانکہ کفارۃ المسیح کے ماننے والے اپنے لئے الوہیت کے مدعی نہیں ہیں ۔ ہم اس بارے میں دو معتبر گواہ پیش کرتے ہیں ۔ پادری سلطان محمد خان صاحب اور پادری برکت اللہ صاحب ۔ان دونوں سے پوچھا جائے کہ کیا وہ اپنے لئے یا اپنی عیسائی قوم کے لئے الوہیت کے مدعی ہیں ؟ ہرگز نہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر یہ کیا انصاف ہے کہ کسی گروہ یا شخص کے ذمہ وہ بات لگائی جائے جس کا وہ قائل نہیں۔ میر اسحاق صاحب نے عرب کا شعر سنا ہوگا

قد اصبحت ام السّلیم تدعی
علیّ ذنب کلہ لم اصنع

یعنی ام سلیم مجھ پر ایسے الزام لگاتی ہے جن میں سے کسی کا ارتکاب میں نے نہیں کیا۔

خطرہ ہے عیسائی ارباب قلم اہل قادیان پر وہی الزام نہ لگائیں جو عرب شاعر نے ام سلیم پر لگایا تھا۔

میر اسحاق صاحب کے اس بیان میں لایدان لاحدٍ کا جملہ بھی ملتا ہے۔ یہ جملہ دراصل صحیح ترمذی کی روایت میں یاجوج ماجوج کے حق میں کلام خدا کی شکل میں آیا ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ:

کسی کو ان یاجوج ماجوج کے مقابلہ کی طاقت نہ ہوگی۔

ہم خوش ہیں کہ میر اسحاق صاحب نے ترمذی کی یہ روایت پیش کی ہے اس لئے ہم بھی ایسی روایت کو مدار فیصلہ قرار دیتے ہیں۔ ترمذی کی روایت مذکورہ کے اخیر میں یہ جملہ بھی آیا ہے کہ:

خدا تعالیٰ یاجوج ماجوج کی گردن میں ایک پھوڑا پیدا کردے گا جس سے وہ یک دم مرجائیں فیموتون کموت نفس واحدۃ۔

اور یہ واقعہ مسیح موعود کی زندگی میں ان کی آنکھوں کے سامنے وقوع پذیر ہوگا اور مسیح الدجال یاجوج ماجوج کی موت سے پہلے باب لد پر حضرت مسیح موعود کے ہاتھوں قتل ہوچکا ہوگا۔

ان دونوں قوموں کی موت کے بعد حضرت مسیح موعود عرصہ دراز تک زندہ رہیں گے اور شادی کریں گے جس سے اولاد بھی پیدا ہوگی۔ ان واقعات کی تفصیل کتب احادیث صحیح ترمذی وغیرہ میں ملتی ہے۔

قادیانی دوستو! ہمیں اس بات کا گلہ نہیں ہے کہ آپ لوگ قرآن وحدیث میں تحریف کرتے ہیں کیونکہ یہ کام تو آپ کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے بلکہ آپ کے مذہبی قلعہ کی بنیاد اسی بنا پر قائم ہے۔ ہاں گلہ ہے تو یہ ہے کہ تم لوگ مرزا صاحب کو مسیح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موعود بنانے میں جو کوشش کرتے ہو وہ الٹی ان کے خلاف پڑتی ہے۔ دیکھئے بقول تمہارے یاجوج ماجوج اور دجال آج تمہارے سامنے زندہ دندناتے پھرتے ہیں حالانکہ تمہارے مسیح موعود عرصہ ہوا سرکھپا کر اور قلم توڑ کر تشریف لے گئے۔ اس پر بھی تم ایسی تحریریں شائع کرتے ہو جن سے قادیانی مسیحیت موعودہ کو نقصان پہنچتا ہے اس لئے تمہارے حق میں یہ کہنا بالکل بجا ہے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

لطف یہ ہے کہ جن قوموں کو مرزا صاحب قادیانی خود اور انکے اتباع یاجوج ماجوج کہتے ہیں انکی غلامی کا طوق اپنی گردن میں رکھتے ہیں اور ظاہر کرتے ہیں کہ بحیثیت مذہب ان کی اطاعت اور انکی اعانت فرض و واجب ہے حالانکہ ان قوموں کا ہلاک اور تباہ ہونا مسیح موعود کی دعا سے مقدر ہے۔ باوجود اسکے میر اسحاق صاحب موصوف انہی حدیثوں کو درس میں پڑھاتے اور پیش کرتے ہیں۔ کیا ہی سچ ہے:

منکر مے بودن وہم رنگ مستاں زیستن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اگست ۱۹۴۳ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۲ ص ۴-۵)

ستیارتھ پرکاش کے زہر کا قادیانی تریاق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میرے زمانہ طالب علمی کا سنا ہوا واقعہ ہے۔ مولانا محمود حسن صاحب مرحوم فرمایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ دیوبند میں سخت وبا پڑ گئی۔ لوگ ایک ہندو عطار کے پاس دوا لینے جاتے جو ایک ہی بوتل سے ہر قسم کا شربت دے دیتا۔ جب اس کا راز کھلا تو لوگوں نے اس پوچھا کہ لالہ جی یہ کیا کرتے ہو۔ ہوشیار لالہ جی نے کہا کہ میاں سفا (شفا) پرمیسر کے ہاتھ میں ہے، شربت کا کیا ہے کوئی پی لیا۔

اسی عطار کی بوتل کے مشابہ قادیان میں بھی ایک بوتل ہے جس سے ہر قسم کے شربت نکالے جاتے ہیں۔ نیلوفر کی ضرورت ہو، یا بنفشہ کی، یا بزوری کی ہو، سب ایک ہی بوتل سے دیئے جاتے ہیں۔ وہ بوتل کیا ہے، حضرت مسیح موعود مرزا غلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمد صاحب قادیانی کی ذات باصفات۔

سوامی دیانند نے ستیارتھ پرکاش لکھی جو حقیقت میں کتاب نہیں ہے بلکہ دو دھاری تلوار ہے ،جس میں ہر مذہب کا ردّ ہے ۔خصوصاً قرآن شریف پر ۱۵۹ ، اعتراض کیئے ہیں۔ یہ اعتراض کیسے ہیں اور انکا اثر کیا ہے ۔اخبار الفضل قادیان ۳۔ اگست ۱۹۴۳ء کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں کہ :

ستیارتھ پرکاش نے مسلمانوں کے دلوں میں ناسور پیدا کر رکھا ہے ۔

قادیانی اطباء نے آج تک اس ناسور کا کوئی نسخہ تجویز نہیں کیا (بخل اور رقابت کا برا ہو۔ثناء اللہ)۔اپنی اسلامی خدمت کے تقاضا کے اثر سے ان سے یہ بھی نہ ہو سکا کہ لکھ دیتے کہ اس ناسور کا نسخہ حق پرکاش دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر سے شائع ہو چکا ہے ۔ ہاں مدت مدید اور عرصہ دراز کے بعد یہ نسخہ تجویز کیا کہ ہماری الہامی بوتل سے شربت منگوا لو یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود کی کتب متعلقہ تردید آریہ پڑھو۔ چنانچہ الفضل قادیان کے اپنے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

> آریہ سماج کے پھیلائے ہوئے زہر کے ازالہ کے لئے موجودہ زمانہ کے مصلح موعود نے جو تریاق مہیا فرمایا ہے اس سے فائدہ اٹھایا جائے یعنی اس لٹریچر کا خصوصیت سے مطالعہ کیا جائے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے آریوں کے اعتراضات کے جواب میں شائع فرمایا ہے۔ایک خاص بات جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی تصانیف میں پائی جاتی ہے اور جو آریوں کے خلاف قلم اٹھانے والے اور کسی مصنف کی تحریروں میں نہیں پائی جاتی وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تازہ بتازہ نشانات والہامات کے ذریعہ اسلام کو زندہ مذہب ثابت کر دیا۔
>
> (الفضل قادیان ۔۲۳ جولائی ۱۹۴۳ء ص ۱)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں : بس یہ ہے الہامی بوتل جس سے ہر قسم کے شربت نکالے جاتے ہیں۔مگر حقیقت یہ ہے کہ اس بوتل میں سوائے رنگ دار پانی کے کچھ نہیں ہے ۔ فالودہ فروشوں کی دکانوں پر رنگارنگ پانی کی بوتلیں رکھی ہوتی ہیں جن میں سوائے پانی کے کچھ نہیں ہوتا، مگر نادان لوگ انہی کو شربت سمجھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔یہی حال مرزا قادیانی الہامی بوتل کا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب شہادۃ القرآن میں لکھا ہے کہ میری تین پیش گوئیاں تین بڑی قوموں کے لئے ہیں۔عیسائیوں کے لئے ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیش گوئی، ہندوؤں خصوصاً آریوں کے لئے پنڈت لیکھ رام والی پیش گوئی، مسلمانوں کے لئے محمدی بیگم والی پیش گوئی۔

ہم نے ان تینوں پیش گوئیوں کی بابت خصوصاً لیکھ رام والی پیش گوئی کی بابت جو تحقیق کی اس سے معلوم ہوا کہ یہ بالکل فالودہ فروشوں کی بوتلوں کے مشابہ ہے پنڈت لیکھ رام کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے جو الہامی پیش گوئی کی تھی وہ اس کی زندگی میں پوری ہونی چاہیے تھی۔اس کا مرنا،خاص کر قتل سے مرنا، پیش گوئی کی تکذیب کرتا ہے۔مگر قادیانی عطار غلط کو صحیح ثابت کرنے میں ایسے مشاق ہیں کہ یورپین وقائع نگار بھی ایسے مشاق نہ ہوں گے۔ یہ دراصل بڑے میاں کی تعلیم کا اثر ہے جن کی طرف سے یہ عام اعلان تھا:

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے۔

پنڈت لیکھ رام کی موت سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تکذیب کس طرح ہوتی ہے، اس کی تفصیل ہمارے رسالہ لیکھ رام اور مرزا میں ملاحظہ ہو۔

جس طرح آپ نے آریوں کے مقابلہ میں یہ الہامی پیشگوئی بڑے فخر سے کی تھی اسی طرح عیسائیوں کے مقابلے میں بھی ڈپٹی آتھم کی موت کے متعلق پیش گوئی کی تھی ۔ایسے ہی منکوحہ آسمانی زوجہ مرزا سلطان محمد کے متعلق پیش گوئی تھی کہ اس کا میرے نکاح میں آنا تقدیر مبرم ہے جو کسی طرح ٹل نہیں سکتی ۔ یہ تینوں پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں جس پر ہمیں بڑے افسوس سے یہ کہنے کا موقع ملا

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

باقی رہا مرزا صاحب قادیانی کے دلائل بمقابلہ سماج، سو اس کا نمونہ ہماری جدید تصنیف ناقابل مصنف مرزا میں ملاحظہ ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اگست ۱۹۴۳ء مطابق ۱۰ شعبان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۳ ص ۴، ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(بعدازاں ستیارتھ کے چودھویں باب کی اشاعت پر سندھ حکومت نے پابندی لگادی تھی جیسا کہ پیغام صلح لاہور کے ذیل کے نوٹ سے ظاہر ہوتا ہے۔

حکومت سندھ اور ستیارتھ پرکاش

حال ہی میں حکومت سندھ نے ڈیفینس آف انڈیا رولز کے ماتحت حکم دیا ہے کہ سندھ کے حدود کے اندر ستیارتھ پرکاش کی طباعت اور اشاعت اس وقت تک ممنوع رہے گی جب تک چودھواں باب اس میں سے نکال نہ دیا جائے۔

حکومت سندھ نے امن عامہ کی حفاظت کے پیش نظر یہ حکم صادر کیا ہے۔اس مذکورہ باب میں اسلام اور قرآن مجید پر اتنے خطرناک اور غیر معقول دل آزار حملے کئے گئے ہیں کہ دنیا کا کوئی اخلاقی مذہبی اور قانونی ضابطہ اس کی اجازت نہیں دیتا اور صرف اسلام ہی نہیں بلکہ دوسرے مذاہب مثلاً عیسائیت ہندومت اور سکھ ازم پر بھی اس کتاب میں اتنے خطرناک حملے کئے گئے ہیں جو ان مذاہب کے متبعین کے لئے سخت اذیت رساں ہیں۔اور اس کتاب کی دل آزاری اور اشتعال انگیزی کے خلاف تقریباً نصف صدی سے آواز بلند ہو رہی ہے اور ان تمام مذاہب کی طرف سے پرزور احتجاج کیا جارہا ہے۔

حکومت سندھ نے اس کتاب کے چودھویں باب پر پابندی عائد کر کے جس میں اسلام پر خطرناک حملے کئے گئے ہیں نہایت دانش مندانہ قدم اٹھایا ہے اور مذہبی دنیا میں رواداری اور رفق و ملائمت کے جذبات پیدا کرنے کے لئے یہ حکم صادر کیا ہے۔لیکن حکومت سندھ کے اس واجب اور معقول اور نہایت دانش مندانہ حکم کے نفاذ پر آریہ سماج کے حلقوں میں ایک ہیجانی اور بحرانی کیفیت پیدا ہوگئی ہے اور بجائے اس کے آریہ صاحبان اس حکم کی معقولیت پر ٹھنڈے دل سے غور کرتے انہوں نے اس حکم کے خلاف اندھا دھند پروپیگنڈہ شروع کر دیا ہے اور اچھے پڑھے لوگوں نے ستیارتھ پرکاش دنیا کی الہامی کتب میں شامل کرنا شروع کر دیا حالانکہ اس کتاب کا مصنف نہ الہام کا مدعی تھا، اور نہ اس نے اس کتاب کو بطور الہامی کتاب کے دنیا کے سامنے پیش کیا۔اور اب تو یہ بات بھی پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ اس کتاب کے جتنے اڈیشن سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی زندگی میں شائع ہوئے ان میں تیرھواں اور چودھواں باب شامل تھے یہ بھی ثابت ہو چکا ہے کہ یہ باب سوامی دیانند جی کی تصنیف نہیں ہیں بلکہ یہ بعد میں تصنیف کر کے کتاب میں شامل کئے گئے۔(پیغام صلح ۱۵ نومبر ۱۹۴۴ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیوں کا باہمی مباحثہ اور منصفوں کا تقرر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اور لاہوری جماعتوں کے مابین مباحثہ کی تحریک ہو رہی ہے اس میں تین منصف مقرر ہوئے ہیں جو اس مباحثہ میں امر تنقیح کا فیصلہ کریں گے۔ مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور نے اس میں مداخلت کر کے اپنے فیصلہ کے لئے یہی صورت پیش کی ہے۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ

لاہوری اور قادیانی جماعتوں میں جتنے اختلافی مسائل ہیں ان پر مباحثہ کرنے کی دعوت لاہوری جماعت کی طرف سے دی جاتی ہے قادیان سے اسکی مقبولیت بھی آجاتی ہے مگر منصفوں کے تقرر کی گتھی نہیں سلجھتی۔ اس کے متعلق مولوی محمد علی کے الفاظ یہ ہیں:

میں کوئی بیس سال سے ... اختلافی مسائل کے متعلق ثالثوں کے تقرر کا مطالبہ کر رہا ہوں اور قادیانی جماعت اپنے خلیفہ کی سرکردگی میں اسکا انکار کر رہی ہے حالانکہ میرا ثالثوں کے تقرر کا مطالبہ نہایت معقول بھی تھا کہ کوئی غیر اس میں شامل نہ ہو، بلکہ تین چار ثالث میں جماعت قادیان سے منتخب کر لوں اور اسی قدر جناب میاں صاحب (مرزا محمود احمد) ہماری جماعت سے چن لیں۔ اور یہ لوگ صرف اس قدر فیصلہ کر دیں کہ کس فریق کے دلائل وزنی ہیں۔ ان کے اس فیصلہ کی وجہ سے کوئی فریق اپنے عقاید کو تبدیل کرنے کا پابند نہیں۔ میرے اس مطالبہ سے بیس سال سے لگا تار انکار ہو رہا ہے لیکن اب خود جماعت قادیان نے اس طریق کو جائز اور پسندیدہ قرار دیا اور اغلب یہ ہے کہ جناب میاں (محمود احمد) صاحب کی منظوری سے ایسا ہوا ہے۔

(پیغام صلح لاہور۔۴۔اگست ۱۹۴۳ء ص ۱)

ہم اس بارہ میں مولوی محمد علی صاحب کی تائید کرتے ہیں مگر بایں تفصیل کہ:

منصف کے لئے جماعت ہی سے کسی شخص کا ہونا ضروری نہ قرار دیا جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ منصف کی ذہانت اور قابلیت پر نظر کی جائے جیسا کہ مرزا صاحب متوفی نے کیا تھا چونکہ دونوں جماعتیں مرزا صاحب سے مستفیض ہیں اسلئے ہم انہیں کا فعل دونوں کے سامنے پیش کرتے ہیں جو ان کے لئے سند ہے۔

مرزا صاحب موصوف نے سوامی دیانند کے ساتھ مباحثہ میں منشی اندرمن مرادآبادی، سرسید احمد خان علی گڈھی، اور پادری رجب علی امرتسری کو منصف منظور کیا تھا۔ انکا یہ فعل دونوں جماعتوں کے لئے سند ہونا چاہیے کیونکہ ہر دو فریق کے نزدیک مرزا صاحب قادیانی پیشوا اور مقتداء ہیں۔

نتیجہ اس گفتگو کا یہ ہونا چاہیے کہ احمدیوں کے یہ دونوں فریق مل کر یا الگ الگ بسر کردگی اپنے امیروں کے پہلے میرے ساتھ مباحثہ کریں۔ عنوان مباحثہ مرزا صاحب قادیانی کا آخری فیصلے والا اشتہار ہوگا۔ اور اس بحث کیلئے ہائی کورٹ پنجاب کا کوئی جج ہو تو سب سے بہتر ہے۔ اگر نہ ہو سکے تو کم از کم سیشن جج ہونا چاہیے۔ مباحثہ تحریری ہوگا اور منصف کے سامنے ہوگا۔ میں اس امر کا مدعی ہونگا کہ مرزا صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ میرے حق میں ہے۔ یعنی مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوی میں غلطی پر تھے۔ یعنی آپ ملہمیت اور ماموریت کے دعاوی میں سچے نہ تھے۔ اس کا جواب دینا فریق ثانی کا حق ہوگا۔ پرچوں کی تعداد اور تحریر کے وقت کی حد بندی منصف کے سپرد ہوگی۔

ناظرین اگر شیعہ اور سنی اپنے اختلافی مسائل پر مباحثہ کرنے کی تیاری کر رہے ہوں اتنے میں کوئی غیر مسلم پادری یا پنڈت دونوں کو چیلنج دے کہ تم آپس میں کیا مباحثہ کرتے ہو، پہلے تم دونوں میرے ساتھ مباحثہ کرلو۔ تم اسلام کی فروعات پر جھگڑا کرتے ہو میں سرے سے اسلام کا ہی منکر ہوں اس لئے تمہارا مقدم فرض یہ ہے کہ پہلے میرے ساتھ مباحثہ کرلو۔ اس حالت میں شیعہ اور سنی جماعتوں کا یہ فرض ہوگا کہ وہ روس اور برطانیہ کے (جنگ عظیم دوم میں) اتحاد سے سبق حاصل کریں اور اپنی خانہ جنگی کو ملتوی کر کے مشترک دشمن کے سامنے ڈٹ جائیں۔ بے شک ان کا یہی فرض ہوگا اگر وہ ایسا نہ کریں گے تو دونوں اسلام کے خیر خواہ متصور نہ ہوں گے۔ ٹھیک اسی طرح قادیانی اور لاہوری جماعتیں آپس میں خواہ کتنا ہی اختلاف رکھتی ہوں لیکن ہمارے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ تو ان کا اختلاف انکے اپنے اختلاف سے بڑھ کر ہے۔ مولانا حالی مرحوم نے ایک رباعی میں ہماری پیش کردہ مثال کو بڑی خوش اسلوبی سے نظم کیا ہے۔ فرماتے ہیں

کہتا تھا کل اک منکر قرآن و خبر
کیا لیں گے یہ اہل قبلہ باہم لڑ کر
کچھ دم ہے تو میدان میں آئیں ورنہ
کتا بھی ہے شیر اپنی گلی کے اندر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اگست ۱۹۴۳ء مطابق ۱۸ شعبان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۴ ص ۴، ۵)

حج کی بندش مرزا قادیانی کی وجہ سے ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عربی زبان کا ایک شعر ہے جس کا ایک مصرع یہ ہے :

تمثل لی لیلی بکل سبیل

اس کا مطلب اردو مصرع میں یوں سمجھنا چاہیے : جدھر دیکھتا ہوں ادھر تو ہی تو ہے یہی حال امت مرزائیہ کا ہے۔ دنیا میں کوئی واقعہ ہو۔ اچھا ہو یا برا۔ اس میں ان کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تصویر نظر آتی ہے۔

جاپان میں زلزلہ آئے، یا امریکہ میں، فوراً کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب کی وجہ سے آیا ہے۔ کئی سال سے حج بند ہے۔ گورنمنٹ نے اعلان کر دیا ہے کہ اس سال بھی عازمین حج کے لئے انتظام نہیں ہوسکتا، جس سے مسلمانوں کو سخت رنج ہوا، مگر قادیان میں گویا گھی کے چراغ چلے۔

بندش حج کی وجہ بقول اخبار الفضل یہ ہے کہ مسلم مخالفوں نے مرزا صاحب قادیانی کے حج نہ کرنے پر اعتراض کیا تھا حالانکہ آپ کے حق میں راستہ مخدوش تھا مگر مخالفوں نے اس عذر کو تسلیم نہیں کیا۔ خدا نے ان کو یہ دن دکھایا کہ راستہ مخدوش ہونے کی وجہ سے حج بند کیا۔ اس کے متعلق الفضل کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

جو لوگ رستہ کے پر خطر ہونے کے باوجود حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حج نہ کرنے کی وجہ سے اعتراض کرتے رہتے ہیں، انہیں معاصر احسان کے ان الفاظ کو غور سے پڑھنا چاہیے کہ ،

اگر راستہ پر خطر ہو، تو وہ امر مجبوری ہے،

اگر مسلمان حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر یہ سراسر بے جا اعتراض نہ کرتے تو ممکن ہے اللہ تعالی انکے لئے ایسے حالات پیدا ہی نہ ہونے دیتا کہ وہ سعادت حج سے محروم رہ کر راستہ کے خطرات کی مجبوریوں کا احساس کرتے ۔ (الفضل قادیان ۔۱۰۔ اگست ۱۹۴۳ء ص ۱)

مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں ۔ اس جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمانوں کے معاندانہ اعتراض کی وجہ سے خدانے مرزا صاحب قادیانی کی صفائی کرنے کو حج بند کر دیا اور بتا دیا کہ راستہ مخدوش ہونیکی وجہ سے حج نہ کرنا قابل اعتراض نہیں ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ الفضل قادیان کا یہ جواب حق وصداقت سے بہت دور ہے۔ مسلمانوں کا اعتراض مرزا غلام احمد کے حج نہ کرنے پر ان کی وسعت اور تمول کے لحاظ سے نہ تھا ، بلکہ صادق ومصدوق رسول اللہ ﷺ کی پیش گوئی کی وجہ تھا۔ مسلم کی روایت میں ہے

مسیح موعود حج کریں گے اور مقام فج الروحاء سے احرام باندھیں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نہ فج الروحا سے احرام باندھا ،اور نہ یلملم سے باندھا۔ نتیجہ صاف ہے کہ اگر آپ مسیح موعود ہوتے تو راستہ کی مشکلات خدا تعالی خود ہی اٹھا دیتا۔ جب اس نے نہیں اٹھائیں، تو معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی خدا تعالی کے نزدیک مسیح موعود نہیں تھے ۔

پس الفضل کا مضمون مسلم معترضین کی تردید میں نہیں ہے بلکہ تائید میں ہے ۔ مرزا صاحب قادیانی کے ایسے مرید بہت کم ہوں گے جو حقیقت میں مرزا صاحب کی مدافعت کرتے ہوں ورنہ بہت سے ایسے ہیں جو بجائے مدافعت کے معترضین کی موافقت کر جاتے ہیں ۔ ان کے حق میں یہ کہنا بجا ہوگا:

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔ اگست ۱۹۴۳ء مطابق ۲۵ شعبان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۵ ص ۴)

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان کے دو ریفارمر

(مصنفہ صفر ۱۳۴۶ھ۔اگست ۱۹۲۷ء)

حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

تمہید: قرآن مجید کی تعلیم یہ ہے:

قل لعبادی یقو لوا التی ھی ا حسن ان الشیطا ن ینزع بینھم ان الشیطا ن کان للا نسا ن عدوا مبینا۔ (بنی اسرائیل:۵۳)

(یعنی اے رسول میرے بندوں کو کہہ دے کہ بات بہت ہی اچھی کیا کریں سخت کلامی سے شیطان ان میں عداوت ڈلوائے گا بے شک شیطان انسان کا صریح دشمن ہے)۔

اخلاقی صورت میں ہر ایک حکیم اور مصلح یہی تعلیم دیتا ہے۔ ہماری کتاب کے دو ہیرووں میں سے سوامی دیانند کا قول ہے

ہر جگہ اور ہر وقت انسان کو مناسب ہے کہ وہ شیریں کلامی کو کام میں لاوے کسی اندھے کو: اے اندھے، کہہ کر پکارنا سچ تو ضرور ہے لیکن سخت کلامی کے باعث ادھرم (بے دینی کا کام) ہے۔(اپدیش منجری۔ص۲۰)

یہ تو ہے سوامی دیانند جی کا قول، مگر فعل کیا ہے؟ اس کا ثبوت دو طرح سے ہے: ۱۔ اجمالی۔۲۔ تفصیلی۔

اجمالی بیان سوامی جی کی سوانح عمری کلاں کے دیباچہ میں لالہ منشی رام جی (بعد سوامی شردہانند جی) نے خود لکھا ہے جس کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

ایک روز اثناء دیان کھیان (تقریر) میں شری سوامی جی مہاراج پورانوں کی اسمبھو (ناممکن) باتوں کا کھنڈن (ردّ) کرتے کرتے ان کے اخلاقی تعلیم کا کھنڈن کرنے لگے اس وقت پادری سکاٹ، مسٹر ریڈ کلکٹر (ضلع بریلی) اور مسٹر ایڈورڈس صاحب کمشنر قسمت معہ پندرہ بیس صاحبان انگریز کے رونق افروز تھے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوامی جی نے پورانکوں کی پنج کنواروں کا ذکر کرتے ہوئے ایک ایک کے وصف بیان کرنا شروع کئے اور پورانکوں (ہندوؤں) کی عقل پر افسوس کیا کہ درو پدی کو پانچ خصم کرا کے اسے کماری قرار دینا، اور اسی طرح کنتی، تارا مندودری وغیرہ کو کماری کہنا پورانکوں کی اخلاقی تعلیم کو ناقص ثابت کرتا ہے سوامی جی کا طرز بیان ایسا پر مذاق تھا کہ سامعین ٹھکنے کا نام نہیں جانتے تھے اس پر صاحب کلکٹر صاحب کمشنر وغیرہ ہنستے اور اظہار خوشی کرتے رہے۔ لیکن اس مضمون کو ختم کر کے سوامی جی مہاراج بولے، پورانیوں (ہندوؤں) کی تو یہ لیلا (حالت) ہے اب کرانیوں کی لیلا سنو۔ یہ ایسے بھرشت (ناپاک) ہیں کہ کماری (کنواری) کے بیٹا پیدا ہونا بتلاتے ہیں اور دوش (گناہ) سرو گیہ شدہ سوروپ پر ماتما (بے عیب خدا) پر لگاتے اور ایسا گھور پاپ کرتے ہوئے تنک بھی لجت (ذرہ بھی شرمندہ) نہیں ہوتے۔ اتنا کہنا ہی تھا کہ صاحب کلکٹر اور صاحب کمشنر کے چہرے غصے سے سرخ ہو گئے لیکن سوامی جی کا دکھیان اسی زور شور سے جاری رہا اس روز عیسائی مت کا دیا کھیان کے خاتمہ تک کھنڈن کرتے رہے۔ دوسرے روز صبح کو ہی خزانچی لکھشمی نارائن صاحب کی کمشنر بہادر کی کوٹھی پر طلبی ہوئی صاحب بہادر نے فرمایا کہ اپنے پنڈت صاحب کو کہہ دو کہ بہت سختی سے کام نہ لیا کریں ہم عیسائی لوگ تو مہذب ہیں ہم تو بحث مباحثہ میں سختی سے نہیں گھبراتے لیکن اگر جاہل ہندو اور مسلمان برافروختہ ہوئے تو تمہارے پنڈت سوامی کے دیا کھیان بند ہو جائیں گے۔ خزانچی صاحب یہ پیغام سوامی جی کے پاس پہنچانے کا وعدہ کر کے واپس چلے آئے لیکن سوامی جی تک یہ مضمون پہنچانے والا بہادر کہاں سے ملتا۔ کئی ایک ڈیہوڑی برداروں سے خزانچی نے استدعا کی لیکن کوئی بھی آگے بڑھنے کی ہمت نہ کر سکا آخر کار چٹھی ایک ناستک (دہریہ) پر پڑی اور اس کا ذمہ ٹھہرایا گیا کہ وہ معاملہ پیش کر دیوے۔ خزانچی صاحب معہ اس ناستک اور چند ایک دیگر آدمیوں کے اندر کمرے کے پہنچے جس پر ناستک نے صرف یہ کہہ کر (کہ خزانچی صاحب کچھ عرض کرنا چاہتے ہیں کیونکہ انہیں صاحب کمشنر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے بلایا تھا) کنارہ کیا۔اور کل مصیبت گویا خزانچی صاحب کے سر پر ٹوٹ پڑی ۔اب خزانچی صاحب کہیں سر کھجلاتے ہیں کہیں گلا صاف کرتے ہیں آخر پانچ منٹ تک حیرت سے دیکھتے ہوئے سوامی جی نے فرمایا بھئی تمہارا تو کام کرنے کا سمہ ہی نہیں اس لئے تم سمہ کی قیمت نہیں سمجھ سکتے۔ میرا سمہ امولیہ ہے جو کچھ کہنا ہے کہہ دو۔اس پر خزانچی صاحب بولے:

مہاراج اگر سختی نہ کی جائے تو کیا حرج ہے۔اس سے اثر بھی اچھا پڑتا ہے اور انگریزوں کو ناراض کرنا بھی اچھا نہیں ہے۔وغیرہ وغیرہ۔

یہ باتیں اٹک اٹک کر بڑی مشکل سے خزانچی صاحب کے منہ سے نکلیں۔

اس پر مہاراج ہنسے اور فرمایا:

ارے بات کیا تھی جس کے لئے گڑگڑاتا ہے اور ہمارا اتنا سمہ خراب کیا۔ صاحب نے کہا ہوگا کہ تمہارا پنڈت سخت بولتا ہے دیا کھیان بند ہو جائیں گے یہ ہوگا وہ ہوگا۔ ارے بھائی میں ہوّا تو نہیں کہ تجھے کھا لوں گا۔اس نے تجھ سے کہا تو مجھ سے سیدھا کہہ دیتا۔ ویرتھ اتنا سمہ (بے فائدہ اتنا وقت) کیوں گنوایا۔ (دیباچہ۔ص ۶۔۷)

اس اجمال ہی سے سوامی جی کا سبھاؤ اور طرز کلام معلوم ہوسکتا ہے تاہم تفصیل کے لئے ناظرین حوالہ جات مندرجہ ذیل ملاحظہ فرمائیں

سوامی جی کی مخاطب چار قومیں تھیں ہندو سکھ عیسائی اور مسلمان۔ چینی بدھ وغیرہ ہندوؤں میں داخل ہیں۔مندرجہ ذیل حوالجات سے ثابت ہوگا کہ سوامی جی نے تیرِ کلام چلانے میں کسی قوم کا لحاظ نہیں کیا بلکہ ہر ایک کو مساوی حق بخشا جس پر یہ کہنا بجا ہے

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں

ہندوؤں کے متعلق سوامی جی کی تیز کلامی

۱: راجہ بھوج کے ڈیڑھ سو برس بعد ویشنومت کا آغاز ہوا ایک سیٹھ کوپ نامی کنجروان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قوم میں پیدا ہوا تھا اس سے یہ تھوڑا سا پھیلا اس کے پیچھے منی دا ہن بھنگی خاندان میں پیدا شدہ۔ (ستیارتھ پرکاش۔ باب اافقرہ نمبر ۳۱)

(نوٹ: چونکہ ستیارتھ پرکاش کئی مرتبہ چھپی ہے اس کے صفحات باہمی مختلف ہیں کسی ناظر کے پاس کوئی طبع ہوگی کسی کے پاس کوئی۔ ہم نے ان کی آسانی کے لئے یہی مناسب سمجھا کہ ستیارتھ پرکاش کے باب اور فقرے کا نمبر بتایا جائے۔ ثناء اللہ امرتسری)

۲۔ (ہندوؤں کے مہادیو بزرگ کی بابت): واہ رے ماں سے شادی نہ کی اور ہمشیرہ سے کر لی۔ کیا اس کو جائز سمجھا جائے۔ پھر اندر وغیرہ کو پیدا کیا۔ برہما، وشنو، رودھ اور اندران کو پالکی کے اٹھانے والے کہار بتایا۔ اس قسم کے گپوڑے لمبے چوڑے طبع زاد لکھے ہیں (ستیارتھ پرکاش۔ باب اافقرہ ۳۳)

۳۔ جیسے کوئی کسی چھلے۔ چڑاوے تو گھنٹہ لے اور انگوٹھا دکھاوے۔ اس کے آگے سے سب چیزیں لے کر آپ بھوگے۔ ویسے ہی لیلا (حالت) ان پجاریوں یعنی پوجا بمعنی نیک اعمال کے دشمنوں کی ہے۔ یہ لوگ چٹک مٹک جھلک بتوں کو بنا ٹھنا آپ ٹھگوں کی مانند بیچارے بیوقوف غریبوں کا مال اڑا کر موج کرتے ہیں (ستیارتھ پرکاش۔ باب اافقرہ نمبر ۵۲)

۴۔ (بت خانوں کے متعلق): پنڈے پوجاری اندر کھڑے رہتے ہیں جب ایک طرف شالے نے پردہ کھینچا جھٹ پٹ بت آڑ میں آجاتا ہے۔ تب سب پنڈے اور پوجاری پکارتے ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش۔ باب اافقرہ ۵۲)

تم بھینٹ کرو تمہارے گناہ چھوٹ جائینگے اب زیارت ہوگی جلدی کرو۔ وے بیچارے سادہ لوح آدمی دغا بازوں کے ہاتھ لٹ جاتے ہیں۔ (ستیارتھ پرکاش۔ باب اافقرہ ۵۸)

۵۔ (ہردوار کے ذکر میں) پہاڑ کے اوپر سے پانی گرتا ہے گئو کے منہ کی شکل ٹکہ لینے والوں نے بنائی ہوگی۔ اور وہی پہاڑ پوپ کا بہشت ہے۔ وہاں اتر کاشی وغیرہ مقامات عابدوں کے لئے اچھے ہیں لیکن وہ دوکان داروں کے لئے وہاں بھی دوکانداری ہے۔ دیوپریاگ پران کے گپوڑوں کی لیلا ہے۔ ایسی گپیں نہ ہانکتے تو وہاں کون جائے وہاں مہنت پوجاری اور پنڈے آنکھ کے اندھے گانٹھ کے پوروں سے مال اڑا کر عیش وعشرت کرتے ہیں ویسے ہی بدری نارائن میں ٹھگ ودیا والے بہت سے بیٹھیں۔

(ستیارتھ پرکاش۔ باب اافقرہ ۶۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۔(پنڈتوں کو مخاطب کر کے) اس تمہارے سورگ سے یہی جہان اچھا ہے جس میں دھرمشالا ہیں لوگ دان دیتے ہیں عزیز دوست اور ذات میں خوب دعوتیں ہوتی ہیں اچھے اچھے کپڑے ملتے ہیں تمہارے کہنے کے مطابق سورگ میں کچھ نہیں ملتا ایسے بے رحم کنجوس کنگال سورگ میں پوپ (ہندو پنڈت) جی خراب ہوں۔ وہاں بھلے لوگوں کا کیا کام ہے۔(ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۱ فقرہ ۸)

۹۔(ہندو سادھوؤں کے ذکر میں): یہ سب اوصاف غیر مہذب بے عقل گروکنڈوں (گپیوں) کے ہیں سادھوؤں کے نہیں۔(ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۱ فقرہ ۹۰)۔

۱۰۔(ہندو پنڈتوں کے متعلق) ان لوگوں نے اپنے پیٹ بھرنے اور دوسروں کی بھی عمر برباد کرنے کے لئے ایک پاکھنڈ کھڑا کیا ہے۔(ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۱ فقرہ ۱۰۰)

۱۱۔ وید کے جاننے والے ایشور پر یقین رکھنے اور اس کو جاننے والے گورو کے پاس جاوے۔ ان پاکھنڈیوں (ہندو پنڈتوں) کے دام میں نہ پھنسے۔(ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۱ فقرہ ۱۰۶)

۱۲،(ویشنو نانک پینتھ کبیر پینتھ وغیرہ مت کے متعلق): یہ سب مذہب بے علمی سے پیدا ہوئے اور علم کے خلاف ہیں۔ جاہل کمینے اور وحشی لوگوں کو بہکا کر اپنے جال میں پھنسا کر اپنی مطلب براری کرتے ہیں۔(ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۱۔ فقرہ ۱۰۶)

۱۳؛(ہندو پنڈتوں کے ذکر میں): پوپ جی کے زبانی گپوڑوں میں ایودھیا بہشت کو اڑ گئی۔ یہ گپوڑہ لفظوں کی صورت میں اڑتا پھرتا ہے۔،(ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۱ فقرہ ۶۷)

جینیوں کے متعلق

۱۴۔ جینیوں کے سوائے اور کون ہوں گے جو ان کے برابر متعصب ہٹ دھرمی ضدی اور علم سے بے بہرہ ہوں۔ (ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۲ فقرہ ۹۵)

۱۵۔ جین مذہب سب کے ساتھ دشمنی کرنے، مخالفت رکھنے، مذمت کرنے، حسد وغیرہ رکھنے کیلئے برے کاموں کے سمندر میں ڈبونے والا ہے۔(ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۲ فقرہ ۹۶)

۱۶۔ جینیوں کی مانند سنگ دل گمراہ کمینہ اور مذمت کرنے والا اور بھولا ہوا کوئی بھی دوسرے مذہب والا نہ ہوگا۔(ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۲ فقرہ ۹۸)

۱۷۔ جس طرح جین مذہب غیروں کے کینہ رکھنے والا ہے ایسا اور کوئی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ستیارتھ پرکاش۔ باب۱۲فقرہ۱۰۱)

۱۸۔ الغرض یہ (جینی) لوگ اپنے مذہب کی کتابوں مقولوں اور سادھوؤں وغیرہ کی ایسی بڑائیاں مارتے ہیں کہ گویا یہ جینی لوگ بھاٹوں کے بڑے بھائی ہیں۔

(ستیارتھ پرکاش۔ باب۱۲فقرہ۱۰۷)

۱۹۔ اگر کوئی شخص حاسد اور کینہ ور بھی ہوتا ہم جینیوں سے بڑھ کر وہ بھی نہ ہوگا۔

(ستیارتھ پرکاش۔ باب۱۲فقرہ۱۰۸)

۲۰۔ اگر جینی لوگ طفلانہ عقل والے نہ ہوتے تو ایسی باتیں کیوں مان بیٹھتے جس طرح بازاری عورت اپنے سوائے اور کسی کی تعریف نہیں کرتی اس طرح یہ بھی دکھائی دیتی ہے۔(ستیارتھ پرکاش۔ باب۱۲ فقرہ۱۰۹)

۲۱۔ یہ بات جینیوں کی ہٹھ تعصب اور بے علمی کا نتیجہ نہیں تو کیا ہے

(ستیارتھ پر کاش۔ باب۱۲فقرہ۱۱۰)

۲۲۔(جینیوں کو مخاطب کر کے) واہ جی واہ! علم کے دشمنوں! تم نے یہی سمجھا ہوگا کہ ہماری جھوٹی باتوں کی کوئی تردید نہیں کرے گا۔ اسی لئے یہ خوف دلانے والے الفاظ لکھے ہیں مگر یہ ناممکن ہے اب تم کو کہاں تک سمجھاویں تم تو جھوٹی مذمت اور دوسرے مذاہب سے مخالفت اور دشمنی کرنے پر ہی کمر بستہ ہو کر اپنی مطلب براری کرنے میں حلوا کھانے کی برابر (لذت) سمجھتے ہو۔(ستیارتھ پرکاش۔باب۱۲ فقرہ ۱۱۴)

۲۳:(جینیوں کے ذکر میں) بھلا جاہلوں کو اپنے مذہب کے پھندے میں پھنسانے کی اس سے بڑھ کر دوسری کون سی بات ہوگی ایسا بھونڈو (بے سمجھ) مذہب کون ہوگا۔

(ستیارتھ پرکاش۔باب۱۲فقرہ۱۱۵)

۲۴: مورتی پوجا کا جتنا جھگڑا چلا ہے وہ سب جینیوں کے گھر سے نکلا ہے اور پاکھنڈوں کی جڑ یہی جین مذہب ہے۔(ستیارتھ پرکاش۔باب۱۲فقرہ۱۱۹)

سکھوں کے متعلق سوامی جی تیز کلامی

۲۵۔ نانک جی کا مدعا تو اچھا تھا لیکن علمیت کچھ بھی نہیں تھی ہاں زبان اس ملک کی جو گنواؤں کی زبان ہے اس کو جانتے تھے ویدآدی شاستر اور سنسکرت کچھ بھی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جانتے تھے اگر جانتے ہوتے تو، نبھے، کو، نر بھو، کیوں لکھتے اوراس کی مثال ان کا بنایا ہوا سنسکرتی شوتر ہے چاہتے تھے کہ میں سنسکرت میں بھی قدم رکھوں لیکن بغیر پڑھے سنسکرت کیوں کر کیسے آ سکتی ہے عام گنواروں کے سامنے جنھوں نے سنسکرت کبھی سنی بھی نہیں تھی سنسکرتی بنا کر سنسکرت کے بھی پنڈت بن گئے۔ بات اپنی بڑائی عزت اور اپنی شہرت کی خواہش کے بغیر کبھی نہ کرتے ان کو اپنی شہرت کی خواہش ضرور تھی نہیں تو جیسی زبان جانتے تھے کہتے رہتے اور یہ بھی کہہ دیتے کہ میں سنسکرت نہیں پڑھا جب کچھ خود پسندی تھی تو عزت اور شہرت کے لئے کچھ دمبھ بھی کیا ہوگیا اسی لئے ان کے گرنتھ میں جا بجا ویدوں کی مذمت اور تعریف بھی ہے کیونکہ اگر ایسا نہ کرتے تو ان سے بھی کوئی وید کا معنی پوچھتا۔ جب نہ آتے تب عزت میں فرق آتا اس لئے پہلے ہی اپنے چیلوں کے سامنے کہیں کہیں ویدوں کے خلاف کہتے تھے اور کہیں کہیں وید کے بارے میں اچھا بھی کہا ہے۔ (ستیارتھ پرکاش۔ باب ۱۱ فقرہ ۹۸)

۲۶۔ سکھ بت پرستی تو نہیں کرتے لیکن اس سے بڑھ کر گرنتھ (کتاب) کی پرستش کرتے ہیں کیا یہ بت پرست نہیں ہے؟ کسی بے جان چیز کے سامنے سر جھکانا یا اس کی پرستش کرنی تمام بت پرستی ہے جیسے پوجاری لوگ بت کا درشن کراتے اور نذریں لیتے ویسے نانک پنتھی لوگ گرنتھ (کتاب) کی پرستش کراتے کراتے بھینٹ بھی لیتے ہیں۔ لیکن بت پرستی والے جتنی وید کی عزت کرتے ہیں اتنی یہ لوگ گرنتھ صاحب والے نہیں کرتے۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۱ فقرہ ۹۸)

عیسائیوں کے متعلق سوامی جی کی تیز کلامی

۲۷: خدا جھوٹا اور بہکانے والا ٹھہر۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۷)

۲۸: اگر ایسی باتوں کے کرنے والا انسان فریبی اور مکار ہوتا ہے تو خدا ویسا کیوں نہیں ہوا؟ کیونکہ اگر کوئی دوسرے سے مکاری کرے گا تو وہ خود فریبی مکار کیوں نہ ہوگا؟ اور جن تینوں کو لعنت دی وہ بلاقصور تھے تو پھر وہ خدا غیر منصف نہ ہوا؟ اور یہ لعنت خدا پر ہونی چاہیے تھی۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۷)

۲۹: انجیلی حاسد خدا نے سب کی زبان خلط ملط کر کے ستیاناس کر دیا اس نے یہ بڑا گناہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا۔ کیا یہ شیطان کے کام سے بھی برا کام نہیں ہے (ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ص ۱۶)
۳۰۔ تعجب ہے کہ جھوٹ اور مکر وفریب کی برکت سے اولیاء اور پیغمبر بن جاتے ہیں۔ جب ایسے عیسائیوں کے ہادیء دین ہوں ان کے مذہب میں کیوں نہ گڑ بڑ مچے۔

(ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۳۰)

۳۱۔ خوب آدھی رات کو ڈاکو کی مانند بے رحم ہو کر انجیلی خدا نے لڑکے بالے بوڑھے اور چوپایوں تک کو بلاقصور مار ڈالا اور اسے ذرا بھی ترس نہ آیا۔ (ستیارتھ باب ۱۳ فقرہ ۳۹)
۳۲۔ خدا کا بیلوں کی قربانی لینا اور قربان گاہ پر لہو چھڑکنا یہ کیسی وحشیانہ اور ناشائستہ بات ہے۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۴۵)
۳۳۔ دھن ہو موسیٰ پیغمبر دہن ہے تمہارا خدا جو کہ عورت بچے بوڑھے اور جانور وغیرہ کی جان لینے سے بھی باز نہیں رہتا۔ اس سے ساف ظاہر ہوتا ہے کہ موسیٰ زنا کار (معاذ اللہ) تھا کیونکہ اگر زنا کار نہ ہوتا تو باکرہ یعنی کنواری لڑکیوں کو اپنے لئے کیوں منگواتا اور ایسی بے رحمی اور زنا کاری کا حکم کیوں دیتا۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۵۴)
۳۴۔ (یسوع مسیح کی پیدائش کے متعلق) ان باتوں کو کوئی عالم نہیں مان سکتا ان باتوں کا ماننا بے علم غیر مہذب آدمیوں کا کام ہے شائستہ اور عالموں کا نہیں۔ (ستیارتھ باب ۱۳ فقرہ ۶۰)
۳۵۔ اگر یسوع اب آپ خود علم سے محروم اور بچوں کی سی عقل والا نہ ہوتا تو اوروں کو لڑکوں کی مانند بننے کی تعلیم کیوں دیتا۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۷۵)
۳۶۔ اس بات کو دیکھ کر معلوم ہوتا ہے کہ عیسیٰ غصہ ور تھا اور اسے موسموں کا علم نہ تھا اور اس کی بے علم آدمیوں کی سی خصلت تھی۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۷۸)
۳۷۔ واہ عیسیٰ صاحب آپ نے کس علم سے بتایا کہ ستارے گر پڑیں گے اور آسمان کیکون سی فوج ہے جو گر جائے گی؟ اگر عیسیٰ تھوڑا بھی علم پڑھا ہوتا تو ضرور جان لیتا کہیہ ستارے سب دنیا ہیں اور وہ کیوں کر گر سکتے ہیں چونکہ عیسیٰ بڑھئی کے گھر کا پیدا ہوا تھا ہمیشہ لکڑی چیرنے چھیلنے کاٹنے اور جوڑنے کا کام کرتا رہا ہوگا اسے اس جنگلی ملک میں جب پیغمبر بننے کا شوق پیدا ہوا تب ایسی باتیں بنانے لگا کتنی باتیں اس کے منہ سے اچھی بھی نکلیں لیکن بہت سی بری بھی ہیں وہاں کے لوگ جنگلی تھے اس کی باتوں پر یقین کر بیٹھے جیسا آج کل یورپ ترقی کر رہا ہے اگر ایسا ہی وقت ہوتا تو اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے معجزے کوئی بھی نہ مانتا باوجود کسی قدر علم ہونے کے عیسائی لوگ اب بھی ہٹ دھرمی اور پیچیدگی کی معاملات کی وجہ سے اس ردی مذہب سے کنارہ کش ہو کر مکمل سچائی سے بھرے ہوئے ویدمارگ کی طرف رجوع نہیں ہوتے یہی ان میں نقص ہے۔

(ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۷۹)

۳۸۔ بھلا ایسی بات بجز بے علم اور سادہ لوح کے کوئی یہ بھی شائستہ آدمی کرسکتا ہے؟ عیسی کی اس بات کو آج کل کے عیسائی خداوند کا کھانا کہتے ہیں یہ بات کیسی بری ہے۔

(ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۸۳)

۳۹۔ واہ رے عیسائیوں کے پیشین گو خدا کے فرشتے نرسنگے کی آواز قیامت کی لیلا محض لڑکوں کا کھیل معلوم ہوتا ہے۔ (ستیارتھ پرکاش باب ۱۳ فقرہ ۱۰۷)

۴۰۔ (عیسائیوں کے بہشت کے متعلق) یہ گھوڑا پرانوں کے گپوڑوں کا بھی باپ ہے۔

(ستیارتھ پرکاش فقرہ ۱۲۷)

مسلمانوں کے متعلق ستیارتھ پرکاش

نمونہ شیریں کلامی شری دیانند سوامی ختم ہوا ناظرین ملاحظہ فرما کر دوسرے حصہ پر چلیں (یہ حصہ میں نے حذف کر دیا ہے۔ شائقین احتساب قادیانیت میں دیکھ سکتے ہیں۔ بہاء)

مرزا غلام احمد قادیانی

ہمارے پنجاب کے ضلع گورداسپور میں بٹالہ اسٹیشن سے گیارہ میل خام سڑک پر قصبہ قادیان ہے اس قصبہ میں مرزا قادیانی ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے آپ نے بہت کتابیں تصنیف فرمائیں جن میں سے کئی غیر مسلموں کے متعلق ہیں اور بہت سی مسلمانوں سے متعلق ہیں۔ ان کتابوں میں اپنے مخاطبوں (مسلموں اور غیر مسلموں) کو جب تیز کلامی سے مخاطب کیا تو مخالفوں کی طرف سے ان پر اعتراض ہوا کہ آپ سخت کلامی کیوں کرتے ہیں، تو آپ نے بجائے رک جانے کے اپنی سخت کلامی کی فلاسفی اور معقول حکمت اور فائدہ بنانے کو فرمایا اور خوب مفصل فرمایا آپ کے الفاظ یہ ہیں؛

سخت الفاظ کے استعمال کرنے میں ایک یہ بھی حکمت ہے کہ خفتہ دل اس سے بیدار ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کے لئے جو مداہنہ کو پسند کرتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک تحریک ہو جاتی ہے مثلاً ہندوؤں کی ایک قوم ایسی قوم ہے کہ اکثر ان میں سے ایسی عادت رکھتے ہیں کہ اگر ان کو اپنی طرف سے چھیڑا نہ جائے تو وہ مداہنہ کے طور پر تمام عمر دوست بن کر دینی امور میں ہاں سے ہاں ملاتے رہتے ہیں بلکہ بعض اوقات تو ہمارے نبی ﷺ کی تعریف و توصیف اور اس دین کے اولیاء کی مدح و ثنا کرنے لگتے ہیں لیکن دل ان کے نہایت درجہ کے سیاہ اور سچائی سے دور ہوتے ہیں ان کے روبرو سچائی کو اس کی پوری مرارت اور تلخی کے ساتھ ظاہر کرنا اس نتیجہ خیر کا منتج ہوتا ہے کہ اسی وقت ان کا مداہنہ دور ہو جاتا ہے اور بالجہر یعنی واشگاف اور اعلانیہ اپنے کفر اور کینہ کو بیان کرنا شروع کر دیتے ہیں گویا ان کی دق کی بیماری محرقہ کی طرف انتقال کر جاتی ہے سو یہ تحریک جو طبیعتوں میں سخت جوش پیدا کر دیتی ہے اگرچہ ایک نادان کی نظر میں سخت اعتراض کے لائق ہے مگر ایک فہیم آدمی بخوبی سمجھ سکتا ہے کہ یہی تحریک رو بحق کرنے کے لئے پہلا زینہ ہے جب تک ایک مرض کے مواد مخفی ہیں تب تک اس مرض کا کچھ علاج نہیں ہو سکتا لیکن مواد کے ظہور کے وقت ہر ایک طور کی تدبیر ہو سکتی ہے انبیاء نے جو سخت الفاظ استعمال کئے حقیقت میں ان کا مطلب تحریک ہی تھا، تا خلق اللہ میں ایک جوش پیدا ہو جائے اور خواب غفلت سے اس ٹھوکر کے ساتھ بیدار ہو جائیں اور دین کی طرف خوض اور فکر کی نگاہیں دوڑانا شروع کر دیں اور اس راہ میں حرکت کریں گو وہ مخالفانہ حرکت ہی سہی اور اپنے دلوں کا اہل حق کے دلوں کے ساتھ ایک تعلق پیدا کر لیں ۔ گو وہ عدوّانہ ہی تعلق کیوں نہ ہو اسی کی طرف اللہ جل شانہ فرماتا ہے

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا

یقیناً سمجھنا چاہیے کہ دین اسلام کو سچے دل سے ایک وہی لوگ قبول کریں گے جو بباعث سخت اور پرزور جگانے والی تحریکوں کے کتب دینیہ کے ورق گردانی میں لگ گئے ہیں اور جوش کے ساتھ اس راہ کی طرف قدم اٹھا رہے ہیں گو وہ قدم مخالفانہ ہی سہی ۔ ہندوؤں کا وہ پہلا طریق ہمیں بہت مایوس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرنے والا تھا جو اپنے دلوں میں وہ لوگ اس طرز کو زیادہ پسند کے لائق سمجھتے تھے کہ مسلمانوں سے کوئی مذہبی بات چیت نہیں کرنی چاہیے اور ہاں میں ہاں ملا کر گزارہ کر لینا چاہیے لیکن اب وہ مقابلہ پر آ کر اور میدان میں کھڑے ہو کر ہمارے تیز ہتھیاروں کے نیچے آ پڑے ہیں اور اس صید (شکار) قریب کی طرح ہو گئے ہیں جس کا ایک ہی ضرب سے کام تمام ہو سکتا ہے ان کی آہوانہ سرکشی سے ڈرنا نہیں چاہیے دشمن نہیں ہیں وہ ہمارے شکار ہیں عنقریب وہ زمانہ آنے والا کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہیں دے گا سو تم ان کے جوشوں سے گھبرا کر نو میدمت ہو کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۹۔۳۲۔قادیانی خزائن جلد ۳ ص ۱۱۷۔۱۱۹)

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے گو اپنا مافی الضمیر ظاہر کرنے میں زور بلاغت دکھایا مگر خدا کی پاک کتاب (قرآن مجید) سخت کلامی سے منع کیا ہے حکیم اور مصلح لوگ بھی یہی کہہ گئے ہیں

بد نہ بولے زیر گردوں گر کوئی میری سنے
ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی اپنی تلخ کلامی کو بڑی حکمت پر مبنی جانتے تھے اس لئے ناظرین ان کی تلخ کلامی کو خوش کلامی کی طرح سنیں۔ آپ فرماتے ہیں

۱۔ (عیسائیوں نے) آپ (یسوع مسیح) (اس جگہ مرزا صاحب نے یسوع نام لکھا ہے مگر یسوع مسیح دراصل ایک ہی بزرگ ہیں چنانچہ خود مرزا صاحب لکھتے ہیں حضرت یسوع مسیح کی طرف سے سفیر کی حیثیت سے کھڑا ہوں اس لئے ہم نے اس جگہ دونوں نام یسوع مسیح لکھے ہیں۔ثناءاللہ) کے بہت سے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ (یسوع مسیح) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ اور اس دن سے کہ آپ (یسوع مسیح) نے معجزہ مانگنے والوں کو گندی گالیاں دیں اور ان کو حرام کار اور حرام کی اولاد ٹھہرایا اسی روز سے شریفوں نے آپ سے کنارہ کیا اور نہ چاہا کہ معجزہ مانگ کر حرام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کار اور حرام کی اولاد بنیں ۔ آپ (یسوع مسیح) کا یہ کہنا کہ میرے پیرو زہر کھائیں گے اور ان کو کچھ اثر نہیں ہوا یہ بالکل جھوٹ نکلا کیونکہ آج کل زہر کے ذریعہ سے یورپ میں بہت خود کشی ہو رہی ہے ۔ ہزار ہا مرتے ہیں ایک پادری خوا کیسا ہی موٹا ہو، تین رتی امٹرکنیا کھانے سے دو گھنٹے تک بآسانی مر سکتا ہے یہ معجزہ کہاں گیا ۔ ایسا ہی آپ (یسوع مسیح) فرماتے ہیں کہ میرے پیرو پہاڑ کو کہیں گے کہ یہاں سے اٹھ، وہ اٹھ جائے گا ۔ یہ کس قدر جھوٹ ہے،۔ بھلا ایک پادری صرف بات سے ایک الٹی جوتی کو تو سیدھا کر کے دکھلائے (ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۶۔۷ ۔ قادیانی خزائن ۔ ج ۱۱ ص ۲۹۰۔۲۹۱)

۲۔ آپ (یسوع مسیح) کا خاندان بھی نہایت پاک اور مطہر ہے تین دادیاں اور نانیاں آپ کی زنا کار اور کسبی عورتیں تھیں جنکے خون سے آپ کا وجود ظہور پذیر ہوا۔ مگر شائد یہ بھی خدائی کیلئے ایک شرط ہوئی آپ کا کنجریوں سے میلان اور صحبت بھی شائد اسی وجہ سے ہو جدی مناسبت درمیان ہے۔ ورنہ کوئی پرہیز گار انسان ایک جوان کنجری کو یہ موقعہ نہیں دے سکتا کہ وہ اس کے سر پر اپنے ناپاک ہاتھ لگا وے اور زنا کاری کی کمائی کا پلید عطر اس کے سر پر ملے اور اپنے بالوں کو اس کے پیروں پر ملے سمجھ والے سمجھ لیں ایسا انسان کس چلن کا آدمی ہو سکتا ہے آپ (یسوع مسیح) وہی حضرت ہیں جنہوں نے یہ پیش گوئی بھی کی تھی کہ ابھی یہ تمام لوگ زندہ ہوں گے تو میں پھر واپس آجاؤں گا حالانکہ نہ صرف وہ لوگ بلکہ انیس نسلیں ان کے بعد بھی انیس صدیوں میں مر چکیں مگر آپ اب تک تشریف نہ لائے خود تو وفات پا چکے مگر اس جھوٹی پیش گوئی کا کلنک اب تک پادریوں کی پیشانی پر ہے سو عیسائیوں کی یہ حماقت ہے کہ ایسی پیش گوئیوں پر ایمان لاویں۔

(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۷۔۸ ۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۲۹۱،۲۹۲)

۳۔ مسیح کی راست بازی اپنے زمانہ میں دوسرے راست بازوں سے بڑھ کر ثابت نہیں ہوتی بلکہ یحیٰی نبی کو اس (مسیح) پر ایک فضیلت ہے کیونکہ وہ شراب نہیں پیتا تھا اور کبھی نہیں سنا گیا کہ کسی فاحشہ عورت نے آ کر اپنی کمائی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مال سے اس کے سر پر عطر ملا تھا یا ہاتھوں اور اپنے سر کے بالوں سے اس کے بدن کو چھوا تھا یا کوئی بے تعلق جوان عورت اس کی خدمت کرتی تھی۔

(دافع البلاء حاشیہ ص ۴۔ قادیانی خزائن ج ۱۸ حاشیہ ص ۲۱)

۴۔ یورپ کے لوگوں کو جسقدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسی علیہ السلام (اس جگہ قادیانی نے صاف لفظوں میں عیسی لکھ کر ساتھ اس کے علیہ السلام بھی لکھا ہے جس سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مراد حضرت عیسی رسول اللہ ہی ہیں نہ کوئی اور۔ ثناء اللہ) شراب پیا کرتے تھے شائد کسی بیماری کی وجہ سے یا پرانی عادت کی وجہ سے۔ (کشتی نوح حاشیہ ص ٦٦۔ قادیانی خزائن ج ۱۹ حاشیہ ص ۱۷۱)

۵۔ ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسی علیہ السلام کی تین پیش گوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں اور آج کون زمین پر ہے جو اس عقدہ کو حل کر سکے۔ (اعجاز احمدی ص ۱۴۔ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۱۲۱)

٦۔ غرض حضرت مسیح کا یہ اجتہاد غلط نکلا۔ اصل وحی صحیح ہوگی مگر سمجھنے میں غلطی کھائی۔ افسوس ہے کہ جس قدر حضرت عیسی کے اجتہادات میں غلطیاں ہیں اس کی نظیر کسی نبی میں نہیں پائی جاتی۔ شائد خدائی کے لئے یہ بھی ایک شرط ہوگی مگر کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان کے بہت سے اجتہادوں اور غلط پیش گوئیوں کی وجہ سے ان کی پیغمبری مشتبہ ہوگئی ہے۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۲۵)

۷۔ حضرت مسیح کے معجزات (عمل الترب) یعنی مسمریزم کے طریق سے تھے ایسے عملوں سے کاملین پرہیز کرتے رہے ہیں اگر یہ عاجز (مرزا قادیانی) اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا تو خدا تعالی کے فضل و توفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

(ازالہ اوہام ص ۳۰۵، ۳۰۹۔ قادیانی خزائن ج ۳ حاشیہ ص ۲۵۵، ۲۵۸)

۸۔ اینک منم کہ حسب بشارات آمدم۔ عیسی کجاست تا بنہد پا بمنبرم

(ازالہ اوہام ص ۱۵۸۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۱۸۰)

میں (مرزا) حسب بشارت آگیا ہوں عیسی کہاں ہے کہ میرے منبر پر قدم رکھے)

۹: کربلائے ایست سیر ہر آنم۔ صد حسین است در گریبانم۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(نزول المسیح ص ۹۹۔قادیانی خزائن ج ۱۸ص ۴۷۷)

ترجمہ: میری سیر ہر وقت کربلا میں ہے۔سو(۱۰۰) حسین میری جیب میں ہیں۔

۱۰۔

شتان ما بینی و بین حسینکم
فانی اؤید کل آن و انصر
و ما حسین فاذکروا دشت کربلا
الی ھذہ الایام تبکون فانظروا
و انی بفضل اللہ فی حجر خالقی
أربی و اعصم من لیام تنمروا

اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے کیونکہ مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید مل رہی ہے مگر حسین پس تم دشت کربلا کو یاد کرلو اب تک روتے ہو پس سوچ لو اور میں خدا کے فضل سے اس کی کنار عاطفت میں ہوں پرورش پا رہا ہوں اور ہمیشہ کے لئے ان کے حملہ سے جو پلنگ صورت میں بچایا جاتا ہوں۔(اعجاز احمدی۔ص ۶۹۔قادیانی خزائن ج ۱۹ص ۱۸۱)

۱۱۔اے بدذات فرقہ مولویاں! تم کب تک حق کو چھپاؤ گے کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑو گے اے ظالم مولویو تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا۔

(انجام آتھم حاشیہ ص ۲۱۔قادیانی خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۲۱)

۱۲۔(پیش گوئی متعلقہ موت عبداللہ آتھم کے کذب پر) اصرار کرتا ہے تو وہی قسم کھاوے اگر محمد حسین بطالوی اس خیال پر زور دے رہا ہے وہی میدان میں آوے اگر مولوی احمد اللہ امرتسری یا ثناء اللہ امرتسری ایسا ہی سمجھ رہا ہے تو انہیں پر فرض ہے کہ قسم کھانے سے اپنے تقوی دکھلا دیں مگر کیا یہ لوگ قسم کھالیں گے ہرگز نہیں کیونکہ یہ جھوٹے ہیں اور کتوں کی طرح جھوٹ کا مردار کھا رہے ہیں۔(ضمیمہ انجام آتھم حاشیہ ص ۲۵)

۱۳۔چاہیے کہ ہمارے نادان مخالف انجام کے منتظر رہتے اور پہلے سے اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بدگوہری ظاہر نہ کرتے بھلا جس وقت یہ سب باتیں (مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ کی موت، آسمانی منکوحہ محمدی بیگم کا میرے نکاح میں آنا وغیرہ) پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف جیتے ہی رہیں گے اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائینگے ان بے وقوفوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ ص ۳۳۷)

۱۴۔ (مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم کو مخاطب کر کے): اے احمق! دل کے اندھے! دجال تو تو ہی ہے... دجال تیرا ہی نام ثابت ہوا یا کسی اور کا۔ حق سے لڑتا رہ... آخر اے مردار! دیکھے گا کہ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ سے لڑتا ہے۔

(اشتہار انعامی تین ہزار۔ ص ۱۲۔ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۲ ص ۷۸۔۷۹)

۱۵۔ (پادری آتھم کی پیش گوئی متعلقہ موت کی میعاد ختم ہونے کے موقع پر علماء اسلام کو مخاطب کر کے): اے بے ایمانو! نیم عیسائیو! دجال کے ہمراہیو! اسلام کے دشمنو! کیا پیش گوئی کے دو پہلو نہیں تھے، تو پھر کیا آتھم صاحب نے دوسرے پہلو رجوع الی الحق کے احتمال کو اپنے افعال اور اپنے اقوال سے آپ قوی نہیں کیا۔ کیا وہ نہیں ڈرتے رہے۔ کیا انہوں نے اپنی زبان سے ڈرنے کا اقرار نہیں کیا۔ پھر اگر وہ ڈر انسانی تلوار سے تھا نہ آسمانی تلوار سے تو اس شبہ کو مٹانے کے لئے کیوں قسم نہیں کھاتے۔ پھر جب کہ اس طرف سے ہزار ہا روپیہ انعام کا وعدہ نقد کی طرح پا کر پھر بھی قسم سے انکار اور گریز ہے تو عیسائیوں کی فتح کیا ہوئی کیا تمہاری ایسی تیسی ہے۔

(اشتہار انعامی تین ہزار حاشیہ۔ ص ۵۔ مجموعہ اشتہارات۔ ج ۲ حاشیہ ص ۶۹۔۷۰)

۱۶۔ اب جو شخص اس صاف فیصلہ کے برخلاف شرارت اور عناد کی راہ سے بکواس کرے گا اور اپنی شرارت سے بار بار کہے گا کہ (پادری آتھم کے زندہ رہنے سے مرزا صاحب کی پیش گوئی غلط اور) عیسائیوں کی فتح ہوئی اور کچھ شرم وحیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو کام میں نہیں لائے گا اور بغیر اس کے کہ ہمارے اس فیصلہ کا انصاف کی رو سے جواب دے سکے انکار اور زبان درازی سے باز نہیں آئے گا اور ہماری فتح کا قائل نہیں ہوگا تو صاف سمجھا جائے گا کہ اس کو ولد الحرام بننے کا شوق ہے اور حلال زادہ نہیں ہے پس حلال زادہ بننے کے لئے واجب یہ تھا کہ اگر وہ مجھے جھوٹا جانتا ہے اور عیسائیوں کو غالب اور فتح یاب قرار دیتا ہے تو میری اس حجت کو واقعی طور پر رفع کرے جو میں نے پیش کی ہے ورنہ حرام زادہ کی یہی نشانی ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہ کرے۔

(انوار الاسلام۔ص ۳۰۔ قادیانی خزائن ج ۹ ص ۳۱۔۳۲)

تلك کتب ینظر الیها کل مسلم بعین المحبة و المو دة و ینتفع من معارفها و یقبلنی و یصدق دعوتی ا لا ذریة البغا یا الذین ختم الله علی قلو بهم فهم لا یقبلو ن ۔ترجمہ: ان میری کتابوں کو ہر مسلمان محبت کی آنکھ سے دیکھتا ہے اور ان کے معارف سے فائدہ اٹھاتا ہے اور مجھے قبول کرتا ہے اور میری دعوت کی تصدیق کرتا ہے مگر بدکار رنڈیوں (زناکاروں) کی اولاد جن کے دلوں پر خدا نے مہر کی ہے وہ مجھے قبول نہیں کرتے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۷۔۵۴۸۔ قادیانی خزائن ج ۵ ص ۵۴۷۔۵۴۸)

۱۸۔ مولانا شمس العلماء سید نذیر حسین (المعروف میاں صاحب) محدث دہلوی مرحوم کے حق میں لکھا:

اس نالائق نذیر حسین اور اس کے ناسعادت مند شاگرد محمد حسین کا یہ سراسر افتراء ہے۔ (انجام آتھم ص ۴۵۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ ص ۱۱)

۱۹: حضرت میاں صاحب مرحوم کی وفات کی تاریخ مرزا صاحب نے یوں لکھی:

ما ت ضال ھا ئماً۔ یعنی نذیر حسین گمراہی اور پریشانی میں مر گیا۔

(مواہب الرحمٰن ص ۱۲۷۔ قادیانی خزائن ج ۱۹ ص ۳۴۸)

۲۰۔ (پادری آتھم کی پیش گوئی کے خاتمہ پر علماء اسلام کو مخاطب کر کے):

اے ہماری قوم کے اندھو! نیم عیسائیو! کیا تم نے نہیں سمجھا کہ کس کی فتح ہوئی

(اشتہار انعامی چار ہزار ص ۱۰۔ مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ ج ۲ ص ۱۰۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱: (موعود لڑکا پیدا نہ ہونے پر مخالفوں کو مخاطب کر کے لکھا):

واضح ہو کہ بعض مخالف نا خدا ترس جن کے دلوں کو زنگ بخل تعصب نے سیاہ کر رکھا ہے ہمارے اشتہار کو یہودیوں کی طرح محرف ومبدل کر کے اور کچھ کے کچھ معنی بنا کر سادہ لوح لوگوں کو سناتے ہیں اور نیز اپنی طرف سے اشتہارات شائع کرتے ہیں تا کہ دھوکہ دے کر ان کے یہ ذہن نشین کریں کہ جو لڑکا پیدا ہونے کی پیش گوئی تھی اس کا وقت گذر گیا اور وہ غلط نکلی۔ ہم اس کے جواب میں صرف لعنة الله علی الکا ذبین کہنا کافی سمجھتے ہیں لیکن ساتھ ہی ہم افسوس بھی کرتے ہیں کہ ان بے عزتوں اور دیوثوں کو بباعث سخت درجہ کے کینہ اور بخل اور تعصب کی اب کسی کی لعنت ملامت کا بھی کچھ خوف اور اندیشہ نہیں اور جو شرم اور حیا اور خدا ترسی لازمہ انسانیت ہے وہ سب نیک خصلتیں ایسی ان کی سرشت سے اٹھ گئی ہیں کہ گویا اللہ تعالی نے ان میں وہ پیدا ہی نہیں کیں۔

(تبلیغ رسالت ج ۱ ص ۸۴۔ مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج ۱ ص ۱۲۵)

۲۲۔ ہزار لعنت کا رسہ ہمیشہ کے لئے ان پادریوں کے گلے میں پڑ گیا جو علم عربی میں دخل رکھنے کا دم مارتے تھے۔

(اشتہار انعامی ۳ ہزار۔ ص ۱۰۔ مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج ۲ ص ۷۷)

یہ بہت تھوڑا نمونہ ہے مرزا قادیانی کے کلمات ملفوظہ کا گو مرزا قادیانی نے اس قسم کی سخت کلامی کے جواز بلکہ استحسان کے لئے بہت زور قلم دکھایا ہے جو کتاب ہذا پر پہلے نقل ہو چکا ہے لیکن حق چونکہ فطرت کی آواز ہے اس لئے بقول:

حق برزبان جاری گردد

جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے خود ہی اس قسم کی سخت کلامی اور دلآزاری کی نسبت نہایت مستحسن رائے ظاہر فرمائی جو یہ ہے

تجربہ بھی شہادت دیتا ہے کہ ایسے بدزبان لوگوں کا انکام اچھا نہیں ہوتا خدا کی غیرت اس کے پیاروں کے لئے آخر کوئی کام دکھاتی ہے بس اپنی زبان کی چھری سے کوئی اور بدتر چھری نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(خاتمہ چشمہ معرفت۔ص ۱۵۔قادیانی خزائن ج ۲۳ص ۳۸۶۔۳۸۷)

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ قول بمنزلہ اعتراف جرم کے ہے اس لئے ہم بھی ان کے حق میں ایک فارسی شعر پڑھتے ہیں

بخش دے اس بت سفاک کو اے داور حشر
خون خود مجھ میں نہ تھا خون کا دعوی کیسا

حضرات ناظرین! یہ کتاب مناظرات رنگ میں نہیں ہے کہ مصنف اپنی قوۃ استدلالیہ سے نتیجہ پیدا کرکے آپ کے سامنے رکھے بلکہ ایک تاریخی کتاب ہے جس میں مصنف کا اتنا ہی فرض ہے کہ واقعات صحیحہ ناظرین کے سامنے رکھ کر نتیجہ ان کی رائے پر چھوڑ دے سو میں (ثناءاللہ) ان دونوں ریفارمروں (سوامی جی اور مرزا جی) کے ملفوظات پیش کرکے یہ سوال کہ، ایسے تلخ گو ریفارمر ہو سکتے ہیں، آپ کے سامنے رکھ کر جواب کا منتظر ہوں۔

ابوالوفا ثناءاللہ امرتسری مصنف کتاب ہذا۔ اگست ۱۹۲۷ء

(منقول از احتساب قادیانیت جلد ۹)

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا تجادلوا اھل الکتاب الا بالتی ھی احسن

ناقابل مصنف

جس میں مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات کی اندرونی شہادات کی بنا پر ثابت کیا گیا ہے
کہ آپ قابل مصنف نہ تھے

مولفہ: مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مولوی فاضل امرتسری

ثنائی برقی پریس ہال بازار امرتسر میں طبع ہوا

جمادی الآخر ۱۳۶۲ھ مطابق جون ۱۹۴۳ء

بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ لہ الحمد
نحمدۃ و نصلی علی النبی و اھلہ

پہلے مجھے دیکھئے

مرزا صاحب قادیانی سب سے پہلے بحیثیت مصنف نمودار ہوئے تھے۔ پھر مجدد بنے۔ پھر ترقی کرکے مسیح موعود بنے۔ ان سب ترقیوں کے ساتھ ساتھ فن تصنیف میں بھی ترقی کرتے گئے۔ یہاں تک کہ آپ کو الہام کے ذریعے سلطان القلم کا لقب ملا۔ (ریویو قادیان۔ بابت اگست ۱۹۴۲ء)۔ آپ کی مجددیت اور مسیحیت کی تنقید پر علماء کرام نے بکثرت کتابیں لکھیں۔ ہماری طرف سے بھی کئی ایک کتابیں شائع ہوچکی ہیں۔ البتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کے فن تصنیف پر کسی نے توجہ نہ کی تھی۔ حالانکہ یہ مضمون ضروری تھا۔ اس کے متعلق دو رسالے شائع کئے۔ ایک 'علم کلام مرزا' دوسرا 'عجائبات مرزا'۔ مرزا صاحب کے اتباع کو جواب دینے کی جرائت نہ ہوئی۔ ہاں اس کا اثر ان کے دلوں پر یہ ہوا کہ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری جو قادیانی مباحثات میں آج کل پیش پیش رہتے ہیں ۔ رسالہ علم کلام مرزا ہاتھ میں لے کر قادیان کے سالانہ جلسہ منعقدہ دسمبر ۱۹۴۳ء میں یوں گویا ہوئے کہ

مسیح موعود (مرزا صاحب) کو متکلمین کی اصطلاحات پر پرکھنا غلطی ہے۔
آپ نے اس کا دعوی ہی نہیں کیا۔ بلکہ آپ کو انبیاء کے طریق پر پرکھنا چاہیے
۔ (الفضل قادیان دسمبر ۴۲ء)۔

حالانکہ یہی مولوی صاحب ہیں جو مذکورہ رسالہ شائع ہونے سے پہلے بڑے لمبے چوڑے مضمون لکھا کرتے تھے۔ جن کے عنوانات کا نمونہ یہ ہے

مسیح موعود (مرزا) کے علم کلام کی شاندار فتح ۔ (مفصل در علم کلام مرزا۔ص ۷)

مرزا صاحب اپنے آپ کو انبیا کرام کے طریق پر شناخت کروانے سے انکار کرتے ہیں ۔ ملاحظہ ہو مکتوبات احمدیہ جلد پنجم صفحہ ۳۱ ۔ اس کے باوجود ہم نے مرزا صاحب کو انبیاء کے طریق پر جانچا اور خوب جانچا۔ (رسالہ الہامات مرزا وغیرہ ملاحظہ ہو) مگر اتباع مرزا مرزا صاحب کی تصنیفات کو معجزانہ تصنیفات کہہ کر ان کے دعاوی کی صحت پر بطور برہان پیش کیا کرتے ہیں ۔ اس لئے اس حیثیت سے بھی ان کو جانچنا ضروری ہوا۔

اظہار واقعہ: ہم نے بغرض تحقیق اخبار اہل حدیث میں چیلنج دیا تھا کہ مرزا صاحب قابل مصنف نہ تھے۔ مرزا صاحب کے مرید چاہیں تو اس موضوع پر ہم سے مباحثہ کر لیں۔ مباحثہ اسی طریق سے ہوگا جس طریق سے مرزا صاحب اور ڈپٹی آتھم عیسائی کے درمیان بمقام امرتسر مئی ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا۔

قادیانی رسالہ ریویو آف ریلیجنز مباحثہ پر کچھ آمادہ ہوا ۔ مگر بعد میں طریق مذکور پر بحث سے انکار کر کے میدان چھوڑ گیا۔ اس کی وجہ دراصل بقول شاعر یہ تھی کہ

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آگئی
بید مجنوں دیکھ کر انگڑائیاں لینے لگا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس چیلنج اور جواب الجواب کا ذکر اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۷ فروری ۔۳۔اپریل ۔۲۹ مئی ۔۲۴ جولائی ۔ ۲۸ ۔اگست ۔۳۰ ۔اکتوبر ۔۲۰ نومبر ۔ ۱۸۔ دسمبر ۱۹۴۲ء نیز اہل حدیث ۱۲۔ جنوری ۱۹۴۳ء میں اور رسالہ ریویو قادیان بابت اپریل مئی جون جولائی اکتوبر دسمبر ۱۹۴۲ء نیز ریویو جنوری ۱۹۴۳ء میں ملتا ہے۔

اطلاع: رسالہ علم کلام مرزا اور عجائبات مرزا میں مرزا صاحب کی تصنیف پر بالائی نظر کی گئی ہے۔اس رسالہ میں ان کے استدلات پر متکلمانہ طرز سے تنقیدی نظر ڈالی گئی ہے۔ جو بہت ضروری ہے۔

ناظرین سے عموماً اور اتباع مرزا سے خصوصاً درخواست ہے کہ وہ اس رسالہ کو دیکھنے سے پہلے مرزا صاحب کی عداوت یا محبت سے الگ ہو کر محض متکلمانہ حیثیت سے مطالعہ کریں ۔اگر میرے کسی تعاقب میں غلطی پائیں تو از راہ کرم مجھے مطلع فرمائیں ۔ میں شکریہ کے ساتھ قبول کرونگا۔

بر کریماں کار ہا دشوار نیست

خاکسار: ابو الوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ امرتسری۔
جمادی الآخر ۱۳۶۲ ھ مطابق جون ۱۹۴۳ء

مرزا صاحب کے استدلالات پر تنقید

دیباچہ کتاب ھذا میں لکھا گیا ہے کہ اس سلسلہ کے دو حصے پہلے شائع ہو چکے ہیں ۔ پہلا حصہ علم کلام مرزا کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ یہ اس کا تیسرا حصہ ہے۔ ناظرین ان تینوں حصوں میں نمایاں فرق پائیں گے۔

نوٹ: مرزا صاحب کی تصنیفات میں چند کتابیں ایسی ہیں جو متکلمانہ طریق پر خاص مخالفین اسلام کے خطاب میں لکھی گئی ہیں ۔ان کے نام ہی ان کا مضمون بتاتے ہیں ۔ مثلاً براہین احمدیہ، آئینہ کمالات اسلام، چشمہء معرفت وغیرہ۔ میں نے بھی اس کتاب میں انہی کتابوں پر نظر رکھی ہے ۔آپ کی باقی تصانیف جو آپ کے دعوی مسیحیت وغیرہ کے متعلق ہیں ان کا حال انہی کتب ثلاثہ سے معلوم ہوسکتا ہے۔ بحکم

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود اس کے اگر ضرورت محسوس ہوئی تو دیگر کتب پر بھی تبصرہ کیا جائیگا۔ انشاء اللہ

مکرر گذارش: یہ رسالہ علم کلام کی حیثیت سے لکھا گیا ہے۔ یعنی علم منطق اور علم مناظرہ کے قواعد سے تصنیفات مرزا کو جانچا گیا ہے۔ اس رسالے کا اصل مقصد یہی ہے۔ مذہبی رنگ میں نکتہ چینی مقصود نہیں ہے۔ پس عام ناظرین کو عموماً اور اتباع مرزا صاحب کو خصوصاً چاہیے کہ وہ بھی اس رسالہ کو اسی حیثیت سے مطالعہ کریں۔

ہماری تحقیق کے مطابق مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیفات براہین سے لے کر اخیر تک سب کی سب علوم معقولہ کے خلاف ہیں۔

توہم اول: اگر کسی صاحب کو یہ وہم گذرے کہ تصنیفات مرزا خصوصاً براہین احمدیہ اگر واقعی معقولیت سے گری ہوئی ہیں تو اس زمانہ کے علماء نے ان کی تعریف کیوں کی تھی؟۔

اس وہم کا دفعیہ یوں ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اس کتاب کے فوائد ایسے کچھ دلفریب بتائے تھے جن کو سن کر ہر ایک ہم درد اسلام گرویدہ ہوسکتا تھا۔ جس کی مثال آجکل کی اشتہاری دعائیں ہیں کہ ایک ہی دعا کے ایسے فوائد بتائے جاتے ہیں کہ ضرورتمند کو گمان ہو جاتا ہے کہ یہ دوا واقعی ہر ایک مرض کیلئے مفید ثابت ہوگی۔ اب ہم ناظرین کی اطلاع کیلئے وہ فوائد نقل کرتے ہیں۔ ناظرین ان فوائد کو دیکھ کر اپنے اندر جو اثر پائیں گے اس سے اندازہ لگاسکیں گے کہ اس زمانہ کے نیک مسلمانوں پر اس تحریر کا کیا کچھ اثر ہوا ہوگا۔ وہ فوائد بالفاظ مرزا صاحب قادیانی یہ ہیں۔

> بالآخر بعد تحریر تمام مراتب ضروریہ کے اس بات کا واضح کرنا بھی اسی مقدمہ میں قرین مصلحت ہے جو کن کن قسموں کے فوائد پر یہ کتاب مشتمل ہے تا وہ لوگ جو حقانی صداقتوں کے جان لینے پر جان دیتے ہیں اپنے روحانی محبوب کی خوشخبری پاویں اور تا ان پر جو راستی کے بھوکے اور پیاسے ہیں اپنی دلی مراد کا راستہ ظاہر ہو جاوے سو وہ فوائد چھ قسم کے ہیں جو بہ تفصیل ذیل ہیں
>
> اول۔ اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ یہ کتاب مہمات دینیہ کے تحریر کرنے میں ناقص البیان نہیں بلکہ وہ تمام صداقتیں کہ جن پر اصول علم دین کے مشتمل ہیں اور وہ تمام حقائق عالیہ کہ جن کی ہیئت اجتماعی کا نام اسلام ہے وہ سب اس میں مکتوب اور مرقوم ہیں اور یہ ایسا فائدہ ہے کہ جس سے پڑھنے والوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضروریات دین پر احاطہ ہو جاویگا اور کسی مغوی اور بہکانے والے کے پیچ میں نہیں آئینگے بلکہ دوسروں کو وعظ اور نصیحت اور ہدائت کرنے کیلئے ایک کامل استاد اور ایک عیار رہبر بن جائیں گے۔

دوسرا یہ فائدہ کہ یہ کتاب تین سو محکم اور قوی دلائل حقیقت اسلام اور اصول اسلام پر مشتمل ہے کہ جن کے دیکھنے سے صداقت اس دین متین کی ہر یک طالب حق پر ظاہر ہوگی بجز اس شخص کے کہ بالکل اندھا اور تعصب کی سخت تاریکی میں مبتلا ہو۔

تیسرا یہ فائدہ کہ جتنے ہمارے مخالف ہیں یہودی عیسائی مجوسی آریہ، برہمو، بت پرست، دہریہ، طبعیہ، اباحتی، لا مذہب کے شبہات اور وساوس کا اس میں جواب ہے اور جواب بھی ایسا کہ دروغ گو کو اس کے گھر تک پہنچایا گیا ہے۔ اور پھر رفع اعتراض پر کفائت نہیں کی گئی بلکہ یہ ثابت کر کے دکھلایا گیا ہے کہ جس امر کو مخالف ناقص الفہم نے جائے اعتراض سمجھا ہے وہ حقیقت میں ایک ایسا امر ہے کہ جس سے تعلیم قرآنی کی دوسری کتابوں پر فضیلت اور ترجیح ثابت ہوتی ہے نہ کہ جائے اعتراض۔ اور پھر وہ فضیلت بھی ایسے دلائل واضحہ سے ثابت کی گئی ہے کہ جس سے معترض خود معترض الیہ (اصل میں اسی طرح مرقوم ہے۔ ثناء اللہ) ٹھہر گیا ہے۔

چوتھا یہ فائدہ جو اس میں بمقابلہ اصول اسلام کے مخالفین کے اصول پر بھی کمال تحقیق اور تدقیق سے عقلی طور پر بحث کی گئی ہے اور تمام وہ اصول اور عقائد ان کے جو صداقت سے خارج ہیں بمقابلہ اصول حقہ قرآنی کے انکی حقیقت باطلہ کو دکھلایا گیا ہے کیونکہ قدر ہر یک جوہر بیش قیمت کا مقابلہ سے ہی معلوم ہوتا ہے۔

پانچواں اس کتاب میں یہ فائدہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے حقائق اور معارف کلام ربانی کے معلوم ہو جاویں گے اور حکمت اور معرفت اس کتاب مقدس کی کہ جس کے نور روح افروز سے اسلام کی روشنی بھی سب پر منکشف ہو جائے گی کیونکہ تمام وہ دلائل اور براہین جو اس میں لکھی گئی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور تمام کامل صداقتیں جو اس میں دکھائی گئی ہیں وہ سب آیات بینات قرآن شریف سے ہی لی گئی ہیں۔ اور ہر ایک دلیل عقلی وہی پیش کی گئی ہے جو خدا نے اپنی کلام میں آپ پیش کی ہے اور اسی التزام کے باعث سے تقریباً باراں (اصل میں اسی طرح مرقوم ہے۔ ثناء اللہ) سیپارہ قرآن شریف کے اس کتاب میں اندراج پائے ہیں ۔ پس حقیقت میں یہ کتاب قرآن شریف کے دقائق اور حقائق اور اس کے اسرار عالیہ اور اس کے علوم حکمیہ اور اس کے اعلیٰ فلسفہ ظاہر کرنے کیلئے ایک عالی بیان تفسیر ہے کہ جس کے مطالعہ سے ہر ایک صادق اپنے مولیٰ کریم کی بے مثل و مانند کتاب کا عالی مرتبہ مثل آفتاب عالمتاب کے روشن ہوگا۔

چھٹا یہ فائدہ ہے جو اس کتاب کے مباحث کو نہائت متانت اور عمدگی سے قوانین استدلال کے مذاق پر مگر بہت آسان طور پر کمال خوبی اور موزونیت اور لطافت سے بیان کیا گیا ہے اور یہ ایک ایسا طریقہ ہے کہ جو ترقی علوم اور پختگی فکر اور نظر کا ایک اعلیٰ ذریعہ ہوگا کیونکہ دلائل صحیحہ کے توغل اور استعمال سے قوت ذہنی بڑھتی ہے اور ادراک اور امور دقیقہ میں طاقت مدرکہ تیز ہو جاتی ہے اور بباعث ورزش براہین حقہ کے عقل سچائی پر ثبات اور قیام پکڑتی ہے اور ہر ایک امر متنازعہ کی اصلیت اور حقیقت دریافت کرنے کیلئے ایک ایسی کامل استعداد اور بزرگ ملکہ پیدا ہو جاتا ہے جو کہ تکمیل قوائے نظریہ کا موجب اور نفس ناطقہ انسان کے لئے ایک منزل اقصیٰ کا کمال ہے کہ جس پر تمام سعادت اور شرف نفس کا موقوف ہے ‘‘۔ (براہین احمدیہ ص ۱۳۵ تا ۱۳۸)

ناظرین! یہ ہیں وہ فوائد جو ایک مومن مسلمان کو اس کتاب کی طرف مائل کرنے کیلئے کافی سے زیادہ ہیں ۔ اسی لئے اس زمانہ کے مسلمانوں نے عموماً اور بعض علماء نے خصوصاً اس کتاب کی تعریف کی اور اس کی اشاعت میں مرزا صاحب کی مدد کی ۔ لیکن غور طلب سوال یہ ہے کہ کیا یہ فوائد حاصل ہوئے بھی ؟

اس کا صحیح جواب یہی ہے کہ جبکہ موعودہ کتاب ہی وجود میں نہیں آئی تو اس کے فوائد کیسے حاصل ہو سکتے ۔ رہی یہ بات کہ کتاب کیسے وجود میں نہیں آئی ۔ حالانکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

براہین احمدیہ کے نام سے یہ کتاب فروخت ہو رہی ہے۔اس کا جواب ہم اپنے رسالے علم کلام مرزا میں مفصل دے چکے ہیں ۔ یہاں بالا جمال عرض کرتے ہیں کہ ان تین سو براہین حقہ میں سے ایک برہان بھی شائع نہیں ہوئی۔جس پر یہ کہنا بالکل بجا ہے

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم ان کو بے وفا کہتے

توہم دوم: دوسرا وہم یہ کیا جاتا ہے کہ مخالفوں نے اس کا جواب دیکر دس ہزار روپیہ انعام وصول کیوں نہیں کیا۔جس کا اشتہار مرزا صاحب نے دے رکھا تھا۔ اس شبہ کا جواب یہ ہے کہ جس حالت میں دلائل ظہور پذیر ہی نہیں ہوئے تو جواب کس چیز کا ہوتا؟ آج تک مخالفوں کی طرف سے یہ معقول مطالبہ کیا جاتا رہا کہ وہ دلائل پیش کرو تو ہم غور کریں گے ۔ پس ہم اس کتاب کے مصنف کو ان مواعید کی وجہ سے عرب کی محبوبہ سعاد کی مثل پاتے ہیں ۔جس کے عاشق صادق نے کہا ہے

كانت مواعيد عرقوب لها مثلاً
ما مواعيدها الا الاباطيل

اظہار واقعہ: پنڈت لیکھ رام نے اس کتاب کے جواب میں جو تکذیب براہین لکھی تھی ہم اس کو بھی مصنف پنڈت صاحب کی جلد بازی پر مبنی سمجھتے ہیں ۔ان کو چاہیے تھا کہ وہ مرزا صاحب سے ان کی تین سو دلائل والی کتاب کا تقاضا کرتے ۔ اور جب تک مرزا صاحب قادیانی اپنی موعودہ کتاب شائع نہ کرتے، یہ شعر پڑھتے رہتے

مفت اٹھنے کے نہیں در سے تیرے یار کبھی
ایک مطلب کے لئے باندھ کے اڑ بیٹھ گئے

اصل کتاب کی براہین پر تنقید

(۱) براہین احمدیہ مضامین کے لحاظ سے اصل میں دو حصوں پر منقسم ہے ۔ ایک اصل کتاب ہے دوسرے حواشی ۔ ان دونوں حصوں میں جو کچھ حشو و زوائد اور طول پر ملول اور تکرار بے شمار ملتا ہے اسے ہم زیر بحث نہیں لاتے ناظرین اسے خود دیکھ سکتے ہیں ۔ اس جگہ ہم اصل مقصود کا ذکر کرتے ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس سے ہماری مراد مرزا صاحب کی طرز تصنیف پر بحث کرنا ہے۔ جس سے کسی مصنف کی قابلیت یا عدم قابلیت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔ اصل کتاب کے شروع میں ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں چند مقاصد ہیں۔

علماء کی اصطلاح میں مقدمہ کتاب کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو مضمون کے لحاظ سے اص لکتاب سے جدا ہوتا ہے مگر اس میں کچھ مبادی ذکر کئے جاتے ہیں۔ چنانچہ علم نحو اور علم منطق میں مقدمہ کو یوں بیان کیا جاتا ہے

المقدمة فی المبادی التی یجب تقدیمها علی المقاصد

(هدائت النحو وغیره)

علم نحو میں مبادی کی مثال کلمہ کلام مفرد اور مرکب وغیرہ کی تعریفات ہیں اور علم منطق میں دلالت کی تقسیم تضمنی التزامی وغیرہ مبادی کی مثالیں ہیں۔ علم اقلیدس میں خط نقطہ وغیرہ کی تعریف اور چند علوم متعارضہ بیان کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد مقاصد شروع ہوتے ہیں۔ کیونکہ مبادی مقاصد نہیں ہوتے اور مقاصد مبادی نہیں ہوتے۔ ان دونوں میں امتیاز ہے۔ مگر مرزا صاحب نے مقدمہ میں مقاصد لکھے ہیں۔ (براہین ص ۸۳ ملاحظہ ہو)۔ جو اہل علم کی اصطلاح کے بالکل خلاف ہے۔ پھر لطف یہ ہے کہ جو کچھ لکھا ہے وہ مقاصد نہیں ہیں۔ گویا آپ نے دو غلطیاں کی ہیں۔ ایک تو مضمون مقدمہ کو مقاصد کہا ہے اور دوسرے جو کچھ اس میں بیان کیا ہے وہ مقاصد نہیں ہیں۔ ہماری گفتگو اہل علم کی اصطلاح پر مبنی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یا ان کے مرید اگر اہل علم کی اصطلاحات کے پابند نہیں ہیں تو ہم بھی ان کی طرف سے یہ شعر پڑھ کر اس اعتراض کو ختم کردیں گے

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

(۲) تمہیدات: مقدمہ ختم کرنے کے بعد آپ نے آٹھ تمہیدات لکھی ہیں۔ جو پانچ سو گیارہ صفحات میں ختم ہوئی ہیں۔ ان تمہیدات کو مضمون کے لحاظ سے مبادی کہہ کر مقدمہ میں درج کرتے تو بجا ہوتا مگر موصوف نے ایسا نہیں کیا بلکہ ان کو مقدمہ سے بالکل الگ کردیا اور ان کی جگہ مقاصد کو دیدی۔ درس قرآن میں اس کی مثال یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قاعدہ بغدادی میں پارہ عم کو داخل کر دیا اور پارہ عم و قاعدہ بغدادی کے حروف (ا ب ج د وغیرہ) کی جگہ دیدی۔ ادنی طالب علم بھی اس طرز عمل کو اس مصرع کا مصداق سمجھے گا۔

خرد کا نام جنوں رکھدیا جنوں کا خرد

تمہیدات میں کیا مذکور ہے؟ ہم بالاختصار بتاتے ہیں۔

تمہید اول۔ قرآن مجید آنے سے پہلے زمانے کے حالات ایسے خراب تھے جو کتاب اللہ کے نزول کے مقتضی تھے۔

تمہید دوم۔ وہ براہین جو قرآن شریف کی حقیقت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں چار قسم پر ہیں۔ ایک وہ امور جو محتاج الاصلاح سے ماخوذ ہیں۔ دوسرے وہ امور جو محتاج التکمیل سے ماخوذ ہیں۔ تیسرے وہ امور جو قدرتیہ سے ماخوذ ہیں۔ چوتھے وہ جو امور غیبیہ سے ماخوذ ہیں۔ (براہین ص ۱۳۹)۔

تمہید سوم۔ جو چیز محض قدرت کاملہ خدا سے ظہور پذیر ہو خواہ وہ چیز اس کی مخلوقات میں سے کوئی مخلوق ہو خواہ وہ اس کی پاک کتابوں میں سے کوئی کتاب ہو جو لفظاً اور معناً اس کی طرف سے صادر ہو اس کا اس صفت سے متصف ہونا ضروری ہے کہ کوئی مخلوق اس کی مثل بنانے پر قادر نہ ہو۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۱۴۶)

تمہید چہارم۔ خداوند تعالی کی تمام مصنوعات سے یہ اصول ثابت ہوتا ہے کہ جو عجائب و غرائب اس نے اپنی مصنوعات میں رکھے ہیں ایک تو عام فہم ہیں۔ دوسرے وہ امور جن میں دقت نظر درکار ہے۔ (براہین احمدیہ۔ ص ۳۸۱۔۳۸۲)

تمہید پنجم: جس معجزہ کو عقل شناخت کر کے اس کے منجانب اللہ ہونے پر گواہی دے وہ ان معجزات سے ہزارہا درجہ افضل ہوتا ہے جو صرف بطور کتھا یا قصہ کے مد منقولات میں بیان کئے جاتے ہیں۔

تمہید ششم جسطرح محجوب الحقیقت معجزات عقلی معجزات سے برابری نہیں کر سکتے ایسا ہی پیشگوئیاں اور اخبار ازمنہ گذشتہ نجومیوں اور رمالوں اور کاہنوں اور مورخوں کے طریقہ بیان سے مشابہ ہیں۔ ان پیشگوئیوں اور اخبار غیبیہ سے مساوی نہیں ہوسکتیں کہ جو محض اخبار نہیں ہیں بلکہ انکے ساتھ قدرت الوہیت بھی شامل ہے (براہین ص ۴۶۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہید ہفتم ۔ قرآن شریف میں جس قدر باریک صداقتیں علم دین کی اور علوم دقیقہ الہیات کے اور براہین قاطعہ اصول حقہ کے مع دیگر اسرار اور معارف کے مندرج ہیں اگرچہ وہ تمام فی حد ذاتہا ایسے ہیں کہ قوی بشریہ ان کو بہ ہیئت مجموعی دریافت کرنے سے عاجز ہیں اور کسی عاقل کی عقل ان کے دریافت کرنے کیلئے بطور خود سبقت نہیں کرسکتی۔ کیونکہ پہلے زمانوں میں نظر استقرائی ڈالنے سے ثابت ہوگیا ہے کہ کوئی حکیم یا فیلسوف ان علوم و معارف کا دریافت کرنے والا نہیں گذرا (مخالف کے حق میں یہ تمہید خود متنازع ہے مسلم نہیں ہے) لیکن اس جگہ عجیب بر عجیب بات ہے یعنی یہ کہ وہ علوم اور معارف ایک ایسے امی کو عطا کئے گئے جو لکھنے پڑھنے سے نا آشنا محض تھا ۔ (براہین ص ۴۷۰۔ ۴۷۱)

تمہید ہشتم: جو امر خارق عادت کسی ولی سے صادر ہوتا ہے وہ حقیقت میں نبی متبوع کا معجزہ ہوتا ہے جسکی وہ امت ہے اور یہ بدیہی اور ظاہر ہے (براہین ص ۴۹۹)۔

ان تمہیدات ثمانیہ کو مقدمہ میں درج کرکے مبادی بنا دیا جاتا تو کچھ صحت ہو جاتی مگر ایسا نہیں کیا گیا۔ خیر جو کچھ کیا گیا وہ ناظرین کے سامنے ہے۔ ان تمہیدات سے معلوم ہوتا ہے کہ مصنف کتاب براہین احمدیہ نے جو تین سو دلائل بقول خود اس کتاب میں جمع کی ہیں ان سے یہ امور مشمولہ تمہیدات ثابت ہوتے ہیں۔ مگر حیرت کا مقام ہے کہ ان تمہیدات کو اتنا طول دیا ہے کہ اصل مضمون کے لئے جگہ نہیں رہی ۔ یعنی اصل کتاب کے صفحہ ۱۳۹ سے ۵۱۲ تک ان تمہیدات کو جگہ دی گئی ہے اور صفحہ ۵۱۲ پر جب اصل مضمون شروع کیا تو محض چند آیات کسی قدر تشریح کے ساتھ درج کرکے کتاب کو صفحہ ۵۶۲ پر ختم کردیا اور ایسا بے موقع ختم کیا کہ دیکھنے والے کے منہ سے بے ساختہ یہ مصرع نکلتا ہے

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ء

لطف یہ ہے کہ ۲۳ سال انتظار کرانے کے بعد ایک اور کتاب شائع کی ۔ بظاہر تو اس کا نام براہین حصہ پنجم رکھا ۔ مگر حقیقۃً اس کو اصل کتاب سے نہ صوری تعلق نہ معنوی ۔ حالانکہ صفحہ ۹۳ اور ۱۳۶ وغیرہ پر مکرر سہ کرر لکھ چکے تھے کہ براہین کا مسودہ جس میں تین سو دلائل ہیں تیار ہو چکا ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ وہ کہاں گیا۔ نہ اپنے وعدے کی وفا کی ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ قیمت پیشگی ادا کرنے والوں کے تقاضا کی پرواہ کی۔ جس پر پیشگی قیمت ادا کرنے والوں کی زبان پر یہ شعر آنے لگا

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

(۳) طریق استدلال: مرزا صاحب نے اس کتاب کے مقدمہ میں اپنا طریق استدلال بھی بتایا ہے جو قابل دید وشنید ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کوئی دلیل تمام نہیں ہوسکتی جب تک فریق مخالف کا نام نہ لیا جائے۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں۔

'کامل تحقیقات اور باستیفا بیان کرنا جمیع اصول حقہ اور ادلہ کاملہ کا اسی پر موقوف ہے کہ ان سب ارباب مذاہب کا جو برخلاف اصول حقہ کے رائے اور اختلاف رکھتے ہیں غلطی پر ہونا دکھلایا جائے۔ پس اس جہت سے ان کا ذکر کرنا اور ان کے شکوک کو رفع کرنا ضروری ہوا اور واجب ہوا۔ اور خود ظاہر ہے کہ کوئی ثبوت بغیر رفع کرانے عذرات فریق ثانی کے کما حقہ اپنی صداقت کو نہیں پہنچتا۔ مثلاً جب ہم اثبات وجود صانع کی بحث لکھیں تو تکمیل اس بحث کی اس بات پر موقوف ہوگی جو دہریہ یعنی منکرین وجود خالق کائنات کے ظنون فاسدہ کو دور کیا جائے۔' (براہین۔ص ۸۳)

مرزا صاحب کا یہ بیان عقلی اور نقلی دونوں طریق کے خلاف ہے۔ علماء منطق کے نزدیک بہترین دلیل برہان ہے جو یقینی مقدمات سے مرکب ہوتا ہے۔ جس کی مثال یہ قیاس ہے۔ العالم مرکب و کل مرکب حادث ۔نتیجہ العالم حادث۔ اس دلیل کا نتیجہ بالکل صحیح ہے۔ حالانکہ اس میں کسی منکر کا ذکر نہیں ہے۔ برہان میں ضرورت نہیں ہوتی کہ کسی مخالف یا منکر کا ذکر کیا جائے۔ شائد آپ کو یاد نہیں رہا کہ آپ کی کتاب کا نام براہین ہے جو برہان کی جمع ہے۔ پھر آپ کا یہ کہنا کہ دلیل میں مخالف کا ذکر ضروری ہوتا ہے علم مناظرہ اور علم میزان کے صریح خلاف ہے۔ ہاں ہم مانتے ہیں کہ جدلیات میں مخالف کا ذکر ضروری ہوتا ہے مگر براہین اس پر موقوف نہیں ہوتیں۔ مرزا صاحب کا ایسا کہنا نقلی دلیل (قرآن مجید) کے بھی خلاف ہے۔ قرآن شریف نے دہریوں کے رد میں بہت سے دلائل دیئے ہیں جو حقیقۃً براہین قطعیہ ہیں مگر ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دہریوں کا نام تک نہیں ہے ۔ چنانچہ ہم اس جگہ دو آیتیں درج کرتے ہیں جو یہ ہیں ۔

هوالذی جعل الشمس ضياءً و قدره منازل لتعلموا عدد السنين و الحساب ۔ ما خلق الله ذالك الا بالحق ۔ يفصل الآيات لقوم يعلمون ۔ ان فی اختلاف الليل و النهار وما خلق الله فی السموات و الارض لآيات لقوم يتقون ۔ پارہ ۱۱ رکوع ۶

(مختصر ترجمہ۔ چاند سورج کی پیدائش اور رات دن کے آگے پیچھے آنے میں اور دوسری مخلوقات میں غور کرنے والوں کیلئے بہت سے دلائل ہیں)۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب کا یہ اصول علم کلام عقل اور نقل دونوں کے خلاف ہے ۔

(۴) عقل اور الہام: مرزا صاحب نے براہین احمدیہ کے متن اور حواشی میں ان دونو لفظوں [عقل اور الہام] پر بڑی بحث کی ہے ۔ ہم نے بھی اس بحث کو بڑے غور سے مطالعہ کیا اور جس قدر غور کیا مرزا صاحب کے قلم کو خبط العشوا (کج رفتار) پایا ۔ عرب میں جو اونٹنی کج رفتار سے چلا کرتی ہے اسکی رفتار کو خبط العشوا کہتے ہیں ۔ چنانچہ معلقہ کا شعر ہے

رائيت المنايا خبط عشواء من تصب
تمته ومن تخط يعمره فيهرم

شاعر کہتا ہے کہ میں موت کو کج رفتار اونٹنی کی طرح دیکھتا ہوں جو کبھی کسی پر جا پڑتی ہے اور کبھی کسی پر ۔ میں نے مرزا صاحب کی تصنیفات میں ان کے قلم کو ایسی ہی اونٹنی جیسا پایا ہے جو اپنی چال میں بے قابو رہتی ہے ۔ مرزا صاحب کا قلم بھی لکھتے ہوئے بے قابو ہو جاتا ہے ۔ اس حال میں ان کو اجتماع ضدین یا ارتفاع نقیضین کی بھی خبر نہیں رہتی ۔ اس عنوان کے ماتحت ہم اپنے اس دعوی کا ثبوت دیتے ہیں ۔

مرزا صاحب قادیانی ایک اصول وضع کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ

۔ اگر کوئی کتاب مدعی الہام کی کسی ایسے امر کی تعلیم کرے جس کے امتناع پر کھلی کھلی دلائل عقلیہ قائم ہوتی ہیں تو وہ امر ہرگز درست نہیں ٹھیر سکتا ۔ بلکہ وہ کتاب ہی باطل یا محرف یا مبدل کہلائے گی کہ جس میں کوئی ایسا خلاف عقل امر لکھا گیا ۔ پس جبکہ تصفیہ ہر ایک امر کے جائز یا ممتنع ہونے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عقل ہی کے حکم پر موقوف ہے اور ممکن اور محال کی شناخت کرنے کیلئے عقل ہی معیار ہے تو اس سے لازم آیا کہ حقیقت اصول نجات کی بھی عقل ہی سے ثابت کی جائے۔ (براہین احمدیہ۔ص ۸۸)

ناظرین کے ذہن میں اس اقتباس کا مضمون آ گیا ہوگا کہ بقول مرزا صاحبعقل کو الہام پر ترجیح ہے ۔ بالفاظ دیگر الہامی تعلیم کو جانچنے کے لئے عقل ہی معیار ہے۔ اس کا خلاف بھی ملاحظہ کیجئے۔ آپ لکھتے ہیں:

'اب ہم کہتے ہیں کہ وجود قدیم حضرت باری میں تب ہی دہریہ کو ایک قیاس پرست کے ساتھ نزاع کرنے کی گنجائش ہے کہ مخلوقات پر نظر کرنے سے واقعی شہادت صانع عالم پیدا نہیں ہوتی۔ یعنی یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ فی الحقیقت ایک صانع عالم موجود ہے۔ بلکہ صرف اس قدر ظاہر ہوتا ہے کہ ہونا چاہیے۔ اور اسی وجہ سے امر معرفت صانع عالم کا صرف قیاسی طور سے دہریہ پر مشتبہ ہو جاتا ہے۔ ... پس جس کے نزدیک معرفت الٰہی صرف مخلوقات کے ملاحظہ تک ہی ختم ہے اس کے پاس اس اقرار کرنے کا کوئی سامان موجود نہیں کہ خدا فی الواقعہ موجود ہے بلکہ اس کے علم کا اندازہ صرف اس قدر ہے کہ ہونا چاہیے۔ اور وہ بھی تب کہ جب دہریہ مذہب کی طرف نہ جھک جائے۔ یہی وجہ ہے کہ جو لوگ حکماء متقدمین میں سے محض قیاسی دلائل کے پابند رہے انہوں نے بڑی بڑی غلطیاں کیں۔ اور صدہا طرح کا اختلاف ڈال کر بغیر تصفیہ کرنے کے گزر گئے۔ اور خاتمہ ان کا ایسی بے آرامی میں ہوا کہ ہزارہا شکوک اور ظنون میں پڑ کر اکثر ان میں سے دہریے اور طبعی اور ملحد ہو کر مرے۔ اور فلسفہ کے کاغذوں کی کشتی ان کو کنارہ تک نہ پہنچا سکی۔'

(براہین احمدیہ۔ص ۱۵۰۔۱۵۱)

ناظرین کرام اس عبارت کو بغور پڑھیں گے تو نتیجہ صاف پائیں گے کہ مرزا صاحب نے عقل کو بہت کم درجہ میں رکھ کر اتنا گھٹایا ہے کہ وہ خدا کی ہستی کا ثبوت دینے سے بھی قاصر ہے۔ حالانکہ پہلے اسی عقل کو معیار بتا چکے ہیں اور یہ بات ہر اہل علم پر واضح ہے کہ معیار کا رتبہ ذی معیار (مثبت) سے اعلیٰ ہوتا ہے کیونکہ مثبت کا حسن و قبح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار ہی سے پرکھا جاتا ہے۔ اہل منطق نے منطقی قوانین کو استدلال کا معیار بتایا ہے کیونکہ منطق کی تعریف یہ ہے

آلة قانونية تعصم مراعاتها الذهن عن الخطاء فی الفکر

(تہذیب منطق)۔

یعنی علم منطق ایسا علم ہے کہ اس کا لحاظ رکھنے سے انسان کے استدلال اور فکر میں غلطی نہیں ہوتی۔ اس کے خلاف اگر کوئی کہے کہ علم منطق کے قواعد سے استدلال صحیح حاصل نہیں ہوسکتا تو یہ علم منطق کی صریح توہین ہے۔

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب کا یہ کلام الہام خداوندی کے بھی خلاف ہے۔ حالانکہ آپ الہام ہی کی تائید میں لکھ رہے ہیں۔ اسکی تفصیل ملاحظہ ہو۔

قرآن مجید نے جن امور کا یقین دلایا ہے ان سب کیلئے کلمہ طیبہ بطور عنوان مقرر کیا ہے جس کے دو جزء ہیں۔ پہلا جزء لا اله الا الله ہے دوسرا جزء محمد رسول الله ہے۔ پہلے جزء کے اثبات کیلئے ارشاد ہے و هو الذی مد الارض و جعل فیها رواسی و انهاراً۔ و من کل الثمرات جعل فیها زوجین اثنین یغشی الیل النهار۔ ان فی ذالك لآیات لقوم یتفکرون ۔ (پارہ ۱۳۔ رکوع ۸)

یعنی زمین کے پھیلانے پہاڑوں کے نصب کرنے دریاؤں کے جاری کرنے اور مختلف قسم کے پھلوں کے پیدا کرنے میں فکر کرنے والوں کیلئے بہت سے نشانات ہیں۔

دوسرے جزء کے اثبات کے لئے ارشاد ہے قل انما اعظکم بواحدة۔ ان تقوموا لله مثنی و فرادی ثم تتفکروا ما بصاحبکم من جنة۔ ان هو الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید (پارہ ۲۲۔ رکوع ۱۲)۔ یعنی اے منکرو تم اکیلے اکیلے یا دو دو مل کر غور کرو کہ تمہارے ساتھی (پیغمبر) کو جنون نہیں ہے بلکہ وہ سخت عذاب سے ڈرانے والا ہے۔

ان دونوں آیتوں میں فکر کرنے والوں کو خاص توجہ دلائی گئی ہے کہ اپنے فکر سے مسئلہ الوہیت اور رسالت کو سمجھیں۔ فکر اگر غیر مفید فعل ہوتا یعنی اس سے یقین کا درجہ حاصل نہ ہوسکتا تو کلام اللہ میں اسکو علم کا ذریعہ نہ بتایا جاتا۔ فکر کے معنی اہل منطق کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نزدیک یہ ہیں ترتیب امور معلومة لاثبات المطلوب

پس معلوم ہوا کہ خود الہامی کتاب نے فکر کو ذریعہ ایمان بتایا ہے یعنی فکر ہی سے کلمہء اسلام کے دونوں جزء ثابت ہو سکتے ہیں۔ مرزا صاحب نے جس امر (الہام) کی حمایت میں فکر اور قیاس کی تذلیل کی تھی اسی نے ان دونوں کو قوت دیکر تائید فرمادی۔ اب مرزا صاحب عالم برزخ میں یہ شعر پڑھتے ہوں گے

ہم نے چاہا تھا کہ حاکم سے کریں گے فریاد
حیف ہے وہ بھی تیرا چاہنے والا نکلا

ایک اور طرح سے: مرزا صاحب کا مافی الضمیر یہ ہے کہ فکر و قیاس بغیر تائید الہام کے یقین کے درجہ تک نہیں پہنچا سکتے۔ آپ کا یہ دعوی بہت کمزور بلکہ منقوض ہے۔ آپ نے خیال نہیں فرمایا کہ الہام کے مخاطب دو قسم کے اشخاص ہوتے ہیں۔ ایک خود صاحب الہام یعنی جس پر الہام نازل ہوتا ہے اور دوسرے اس کے سننے والے۔ ملہم (صاحب الہام) کے حق میں تو آپ ایسا کہہ سکتے ہیں لیکن سننے والے تو اپنی عقل و فکر ہی سے کام لیکر یقین کا درجہ پائیں گے۔ ان کے فکر کی ترتیب یوں ہوگی

کہ یہ ملہم ہمیشہ سچ بولتا ہے۔ اس لئے اس نے الہام کا نام لیکر خدا پر افترا نہیں کیا۔ چنانچہ شاہ نجاشی حضرت ابوبکرؓ اور عبداللہؓ بن سلام سے اسی قسم کا فکر منقول ہے۔ قرآن مجید کی آیہ کریمہ ثم تتفکروا میں (جو اوپر مذکور ہوئی ہے) اسی غور و فکر کی دعوت دی گئی ہے۔ لطف یہ ہے کہ خود بھی کتاب براہین کے صفحہ ۲۱۴ پر دلیل انی کو برہان قرار دیا ہے۔ دلیل انی اسکو کہتے ہیں کہ اثر کے وجود سے مؤثر کا علم ہو۔ جیسے روشن دان سے دھوپ دیکھ کر سورج کا علم حاصل کیا جائے۔ یہ دلیل یقینیات کی قسم سے ہے۔ خود مرزا صاحب قادیانی نے چشمہ معرفت کے صفحہ ۵۶ پر اس دلیل کا ذکر کیا ہے۔

(۵) الہامی کتاب اپنی دلیل خود بیان کرے۔ اس عنوان کا مطلب یہ ہے کہ بقول مرزا صاحب الہامی کتاب وہی ہوتی ہے جو خود ہی اپنا دعوی بیان کرے اور خود ہی دلائل دے۔ مرزا صاحب نے اس اصول کو اپنی مختلف تصانیف میں بڑی رنگ آمیزی سے بیان کیا ہے۔ یہاں تک کہ ان کے اتباع مرزا صاحب کے علم کلام کا یہ طرہ امتیاز بتاتے ہیں۔ ہم کئی مرتبہ بتا چکے ہیں کہ اس اصول کے موجد علامہ ابن رشد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اندلسی ہیں ۔ ان کی کتاب فلسفہ ابن رشد میں اس کا ثبوت ملتا ہے ۔ خیر ہمیں اس سے مطلب نہیں ہے ۔ بلکہ ہمارا مقصد مرزا صاحب کے استدلال پر گفتگو کرنا ہے ۔ علم کلام میں دلیل کے واسطے تقریب تام کا ہونا ضروری ہے اور تقریب تام کے معنی یہ ہیں کہ دلیل کے تمام مقدمات صحیح ہونے کے علاوہ دلیل اپنے تمام افراد کو جامع ہو ۔ اور غیر افراد کو مانع ہو ۔ اگر جامع نہ ہو تو ایسی دلیل پر جو اعتراض وارد ہو اسکو نقض اجمالی کہتے ہیں ۔ مرزا صاحب کی اس دلیل پر نقض اجمالی صاف وارد ہوتا ہے کیونکہ آپ سابقہ الہامی کتب کو مانتے ہیں حالانکہ ان میں یہ وصف نہیں پایا جاتا ۔ یہ بات مرزا صاحب کو بھی مسلم ہے ۔ چنانچہ آپ کتب سابقہ کو ناقص کہتے ہیں ۔ ملاحظہ ہو براہین کا حاشیہ صفحہ ۱۰۹ ۔ ۱۱۰ ۔ اس لئے آپ قرآن مجید ہی کو اس وصف سے موصوف مانتے ہیں ۔ اس اصول کو قرآن مجید کی فضیلت یا خصوصیت میں بیان کرتے تو اچھا ہوتا یعنی یوں لکھتے کہ

'قرآن مجید میں یہ فضیلت یا خصوصیت ہے کہ وہ اپنے دعوے کی دلیل بھی بیان کرتا ہے اور دوسری الہامی کتب اس وصف سے خالی ہیں' ۔

تو ایسا کہنے سے نقض اجمالی وارد نہ ہوتا لیکن سلطان القلم کو کون سمجھاتا ۔

(۶) **کلام الٰہی کا بے مثل ہونا ضروری ہے** ۔ مرزا صاحب نے اس بات پر زور دیا ہے یا یوں کہیے کہ بطور دلیل پیش کیا ہے کہ الہامی کتاب کا بے مثل ہونا بھی ضروری ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ جو الہامی کتاب بے مثل نہ ہو یا بے مثل ہونے کی مدعی نہ ہو وہ حقیقۃً الہامی کتاب نہیں ہے ۔ یعنی بے مثل ہونا اسکی صداقت کی دلیل ہے ۔ یہ دلیل بھی منقوض ہے کیونکہ قرآن مجید کے سوا کوئی الہامی کتاب بے مثل ہونے کی مدعی نہیں ہے پھر وہ الہامی کتاب کیسے ہو سکتی ہے ۔ اس نقض اجمالی کا جواب مرزا صاحب نے کیوں نہیں دیا ۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ نقض ان کے خیال میں نہیں آیا ۔

(۷) **نجات کیلئے یقین چاہیے** ۔ اس کی تشریح مرزا صاحب یوں کرتے ہیں ۔

'یقینی طور پر نجات کی امید یقین کامل پر اس لئے موقوف ہے کہ مدار نجات کا اس بات پر ہے کہ انسان اپنے مولی کریم کی جانب کو تمام دنیا اور اس کے عیش و عشرت اور اس کے مال و متاع اور اس کے تمام تعلقات پر یہاں تک کہ اپنے نفس پر بھی مقدم سمجھے اور کوئی محبت خدا کی محبت پر غالب ہونے نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پائے ۔'' (براہین احمدیہ۔ صفحہ ۱۴۸)

یہ دعویٰ اگر صاحب الہام کیلئے مخصوص ہے تو اعتراض نہیں ۔ اگر آپ کی مراد عام ہے تو صاحب الہام ہو یا غیر ہو تو منقوض ہے کیونکہ تمام امت کو یہ درجہ حاصل نہیں ہے۔ اسی لئے قرآن مجید کی نص صریح میں اشاد ہے ۔

یظنون انهم ملاقوا ربهم (پارہ ا رکوع ۵)۔

یعنی خدا سے ملنے کا ظن غالب رکھتے ہیں۔ ظن راجح خیال کا نام ہے جس کا درجہ یقین سے کم ہوتا ہے۔ اس پر بھی قرآن مجید نے نجات متفرع کی ہے۔

(۸) ایک سوال اور اس کا جواب

مرزا صاحب نے براہین کے صفحہ ۱۴۳ پر چند تمثیلیں لکھی ہیں۔ جن کا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ واقعات اور مسائل دقیقہ فلسفیہ اور الہامیہ کو نہ جاننے والہ جاننے والے کی طرح بیان کردے تو ماننا پڑے گا کہ ایسے شخص کو امور غیبیہ پر اطلاع ملتی ہے۔ اس سے آپ کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے باوجود ناخواندہ ہونے کے مسائل دقیقہ الہامیہ بتائے۔ جس سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ پر خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا۔ اس مقام پر آپ نے ایک معترض کا سوال نقل کیا ہے۔ جس کے الفاظ یہ ہیں۔

شائد کوئی معترض اس تمہید پر یہ اعتراض کرے کہ ان سہل اور آسان منقولات کا بیان کرنا جو مذہبی کتابوں میں مدون اور مرقوم ہیں بذریعہ سماعت بھی ممکن ہے ۔ جس میں لکھا پڑھا ہونا کچھ ضروری نہیں ۔ کیونکہ ناخواندہ آدمی کسی واقعہ کو کسی خواندہ آدمی سے سن کر بیان کرسکتا ہے۔ یہ کچھ مسائل دقیقہ علمیہ نہیں ہیں جنکا جاننا بغیر تعلم باقاعدہ کے محال ہو (براہین احمدیہ ص ۱۴۳)

یہ اعتراض ایک ایسے شخص کی طرف سے بھی ہوسکتا ہے جو قرآن مجید کے سوا کسی اور الہامی کتاب کو مانتا ہو اور ایسے شخص کی طرف سے بھی جو خدا کو تو مانتا ہو مگر کسی کتاب کو الہامی نہ مانتا ہو۔ اسی طرح ایسے شخص کی طرف سے بھی وارد ہوسکتا ہے جو نہ خدا کو مانتا ہو اور نہ کسی الہامی کتاب کو یعنی دھریہ ۔ یہ ہے اعتراض کی وسعت ۔

اب مرزا صاحب قادیانی کا جواب سنئے ۔

آپ نے جواب دیتے ہوئے معترض کو ایک خاص قسم میں محدود کر دیا ہے اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے جواب ناقص ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یہ ہیں:

’ ایسے معترض سے یہ سوال کیا جائیگا کہ تمہاری کتابوں میں کوئی ایسی باریک صداقتیں بھی ہیں یا نہیں جن کو بجز اعلیٰ درجہ کے عالم اور اجل فاضل کے ہر ایک شخص کا کام نہیں کہ دریافت کر سکے بلکہ انہیں لوگوں کے ذہن ان کی طرف سبقت کرنیوالے ہیں جنہوں نے زمانہ دراز تک ان کتابوں کے مطالعہ میں خون جگر کھایا ہے اور مکاتب علمیہ میں کامل استادوں سے پڑھا سیکھا ہے۔ پس اگر اس سوال کا یہ جواب دیں کہ ایسی اعلیٰ درجہ کی دقیق صداقتیں ہماری کتابوں میں موجود نہیں ہیں بلکہ ان میں تمام موٹی اور سرسری اور بے مغز باتیں بھری ہوئی ہیں جن کو عوام الناس بھی ادنیٰ التفات سے معلوم کر سکتے ہیں اور جن پر ایک کم فہم لڑکا بھی سرسری نظر مار کر ان کی تہ تک پہنچ سکتا ہے اور جن کا جاننا کچھ فضیلت علمیہ میں داخل نہیں بلکہ غائت کار مثل ان کتابوں کے ہیں جن میں قصے کہانیاں لکھی جاتی ہیں یا جو محض اطفال اور عوام کے مطالعہ کے لئے بنائے جاتے ہیں۔ تو افسوس ایسی گئی گذری کتابوں پر ...لیکن اگر کسی قوم کی یہ رائے ہو کہ ان کی الہامی کتابوں میں باریک صداقتیں بھی ہیں جن پر احاطہ کرنا بجز ان اعلیٰ درجہ کے اہل علم کے جن کی عمریں انہیں میں تدبر کرتے کرتے فرسودہ ہوگئی ہیں اور جن میں ایسی صداقتیں بھی ہیں جن کی تہ اور مغز تک وہی لوگ پہنچتے ہیں جو نہائت درجہ کے زیرک اور عمیق الفکر اور راسخ فی العلم ہیں تو اس جواب سے خود ہمارا مطلب ثابت ہے۔ کیونکہ اگر ایک امی اور ناخواندہ آدمی ان حقائق دقیقہ کو ان کتابوں میں سے بیان کرے جن کو باقرار ان کے عوام اہل علم بھی بیان نہیں کر سکتے صرف خواص کا کام ہے تو بلا شبہ بیان اس امی کا ثبوت اس بات کے کہ وہ امی ہے امور غیبیہ میں داخل ہوگا اور یہی تمثیل سوم کا مطلب ہے‘۔ (براہین احمدیہ ص۱۴۳ تا ۱۴۵)

ناظرین خود ملاحظہ فرمائیں کہ ہمارے اس دعویٰ میں کہ مرزا صاحب نے معترض کے وسیع اعتراض کو تنگ کرکے جواب دیا ہے۔ کچھ شک ہے؟ سر دست ہم اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر بحث نہیں کرتے کہ یہ جواب صحیح ہے یا غلط؟ مگر اس میں شک نہیں کہ جواب کو محدود کر دیا گیا ہے اور ان اشخاص سے مخصوص کر دیا ہے جو کسی کتاب کو الہامی مانتے ہوں۔ یہ امر قابل مصنف کی شان سے بعید ہے۔

مرزا صاحب کے مریدو! ہم پہلے لکھ آئے ہیں کہ ہماری تنقید کو مرزا صاحب کیعقیدت مندی سے الگ ہوکع دیکھنا۔ اگر اسی عقیدت مندی میں مبتلا ہو کر دیکھو گے تو نتیجہ کچھ نہ تھا۔ اور تمہارا طرز عمل اس شعر کا مصداق ہوگا۔

مجھے تو منظور مجنوں کو لیلی
نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(۹) مرزا صاحب کا حسن کلام۔

جملہ معترضہ: یہاں پہنچ کر ہماری نظر مرزا صاحب کی اس عبارت پر پڑی جو مرزا صاحب کے حسن کلام کا نمونہ ہے۔ آپ کلام الہی کی فصاحت و بلاغت وغیرہ کا ذکر کرتے ہوئے اس کے منکروں کو ایسی شیریں کلامی سے مخاطب کرتے ہیں جو اپنے اندر خاص کیفیت رکھتی ہے۔ یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ براہین احمدیہ اس زمانہ کی تصنیف ہے جبکہ عوام اہل اسلام کی طرف سے مرزا صاحب کی مخالفت نہیں ہوئی تھی۔ علماء اسلام کے خلاف آپ نے ابھی کوئی لفظ نہیں لکھا تھا اور غیر مسلموں کے برخلاف بھی اس وقت تک کوئی قابل ذکر تصنیف شائع نہ ہوئی تھی۔ اس کے باوجود آپکی طبیعت کی تیزی ملاحظہ ہو کہ غیر مسلموں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں۔

’غافلو اور عقل کے اندھو۔ کیا تمہارے نزدیک خدا کے کلام کی فصاحت بلاغت مکھی کے پروں اور پاؤں سے بھی کم تر اور خوبی میں فروتر ہے‘۔

(براہین احمدیہ۔ ص ۱۷۵)

اس کے بعد جب آپ نے علماء سے مخاطبت شروع کی تو آپ کی طبیعت میں سختی اور کلام میں تیزی بہت بڑھ گئی۔ جس کا نمونہ یہ فقرہ ہے۔

’او بدذات فرقہ مولویاں۔ تم کب تک حق چھپاؤ گے۔ کب وہ وقت آئے گا کہ تم یہودیانہ خصلت چھوڑو گے۔ اے ظالم مولویو۔ تم پر افسوس کہ تم نے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا وہی عوام کالانعام کو پلایا۔ (انجام آتھم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔

لگے ہو منہ چڑانے دیتے دیتے گالیاں صاحب
زباں بگڑی تو بگڑی تھی خبر لیجئے دہن بگڑا

(۱۰) خاتمہ کتاب براہین احمدیہ

ہم پہلے ذکر کر آئے ہیں کہ مرزا صاحب نے مطبوعہ براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ براہین احمدیہ جس میں تین سو دلائل حقیت قرآن اور صداقت نبوت محمدیہ دئے گئے ہیں ہم مکمل طور پر تصنیف کر چکے ہیں۔صفحہ۹۳ ص ۹۹ ص ۱۳۶ (براہین احمدیہ) ملاحظہ ہوں۔اب حقیقت واقعیہ سنئے۔آپ کتاب ہذا کے صفحہ۵۱۲ پر لکھتے ہیں کہ

'باب اول ۔ : ان براہین کے بیان میں جو قرآن شریف کی حقیت اور افضلیت پر بیرونی شہادتیں ہیں'۔

اس کے بعد چند آیات مع ترجمہ لکھ کر صفحہ ۵۶۲ پر کتاب کا خاتمہ ایسے ناپسندیدہ طریق پر کیا ہے جس پر کوئی قابل مصنف تو کیا معمولی مصنف بھی نہیں کرسکتا ۔مثلاً آپ لکھتے ہیں کہ

'سوئی بغیر دھاگہ کے ناکارہ ہے اور کوئی کام سینے کا اس سے انجام پذیر نہیں ہوسکتا۔اسی طرح عقلی فلسفہ بغیر تائید خدا کی کلام کے متزلزل اور غیر مستحکم اور بے شہادت اور بے بنیاد ہے۔

پائے استدلالیاں چوبیں بود پائے چوبیں سخت بے تمکیں بود'

منقد ۔ناظرین غور فرمائیں کہ آپ نے اپنی تصنیف کی کشتی کس طرح منجدھار میں چھوڑی ہے جس پر یہ کہنا بجا ہے

درمیان قعر دریا تختہ بندم کردہ ء
باز مے گوئی کہ دامن تر مکن ہشیار باش

حسب دستور یہ بھی نہیں لکھا کہ باقی مضمون آئندہ جلدوں میں شائع ہوگا۔ یہاں تک کہ اخیر میں 'باقی دارد' بھی نہیں لکھا۔

اس کے تئیس سال کے بعد براہین کی پانچویں جلد شائع کی ۔اس کو صرف اپنی مسیحائی کے ذکر سے پر کردیا۔چوتھی جلد کی انتہا کا کوئی ربط پانچویں جلد کی ابتدا کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ نہیں دکھایا۔اس کی تفصیل ہمارے رسالہ 'علم کلام مرزا' میں مل سکتی ہے۔اس کے باوجود کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب نے ایک بے نظیر کتاب (براہین احمدیہ) شائع کر کے اسلام کی بہت بڑی خدمت کی ہے جس پر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلتا ہے

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

ناظرین! ہم نے بطور اختصار چند نمونے پیش کئے ہیں۔ورنہ قد بقی خبایا فی الزوایا (یعنی ابھی بہت سی باتیں مخفی رہ گئی ہیں)۔مرزا جی کے مریدو۔

کبھی فرصت میں سن لینا بڑی ہے داستاں میری

خلیفہ قادیان اور امیر جماعت لاہور سے درخواست

آپ دونوں صاحب گو چند مسائل میں باہم مختلف ہیں۔اسی لئے آئے دن ایک دوسرے کو مباحثہ کا چیلنج دیتے رہتے ہیں۔مگر اس امر پر متفق ہیں کہ مرزا صاحب کی تصنیفات خواص اور عوام کو مفید ہیں۔اسی لئے قادیانی اور لاہوری دونو جماعتیں مرزا صاحب کی کتب کو مکرر سہ کرر چھپوا کر شائع کر رہی ہیں۔آپ لوگوں کے اسی فعل پر ہماری درخواست متفرع ہے کہ وہ براہین احمدیہ جس کا مسودہ مرزا صاحب تیار کر چکے تھے اور جس کا ذکر مرزا صاحب نے اس کتاب کے صفحہ ۹۳ وغیرہ پر کیا ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔جس کی عدم اشاعت کا اعتراف اور آئندہ اشاعت کا مژدہ مرزا صاحب نے آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۳۰۶ پر دیا ہوا ہے۔سب کام چھوڑ کر سب سے پہلے اس کتاب کے مسودہ کو شائع کر دیں تاکہ اسلام کی خدمت مکمل ہو جائے جس کیلئے مرزا صاحب مبعوث ہوئے تھے اور آپ نے اس کتاب کی تعریف کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اعلان کیا تھا کہ

'اس کتاب میں دھوم دھام سے حقانیت اسلام کا ثبوت دکھلایا گیا ہے کہ .....جس سے ہمیشہ کے مجادلات کا خاتمہ فتح عظیم کے ساتھ ہو جائیگا۔'

(اشتہار عرض ضروری ملحقہ براہین احمدیہ)

اگر آپ لوگوں نے یہ اسلامی خدمت انجام نہ دی اور ہمارا یقین ہے کہ نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دینگے۔تو ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں گے کہ مرزا صاحب کا یہ بیان متعلقہ تکمیل مسودہ کتاب حقیقت نہیں بلکہ شاعرانہ تخیل تھا۔جس کی مثال عرب کے مشہور شاعر متنبّی کے کلام میں ملتی ہے۔جو یہ کہتا ہے۔

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فا ننی الجوزاء

تنقید۔'آئینہ کمالات اسلام

اس کتاب کا نام اپنا مضمون بتانے کو کافی ہے کہ یہ کتاب اس غرض سے لکھی گئی ہے کہ اس میں اسلام کے کمالات بتائے جائیں۔اس لئے ہم نے اس کو بڑے غور وفکر سے پڑھا مگر افسوس ہے کہ ہمیں اس میں متکلمانہ طریق استدلال کی حیثیت سے کوئی کمال نظر نہیں آیا۔ ہاں اسلامی کمالات پیش کرنے کی بجائے آپ نے اپنے کمالات کا اظہار کیا ہے۔ بالفاظ دیگر اپنی مسیحیت موعودہ کا ڈھنڈورہ پیٹا ہے اور اسی کو اسلامی کمالات کا نمونہ قرار دیا ہے جو بالاختصار درج ذیل ہے۔

(۱) صداقت اسلام پر دلیل۔

'خدا جس کے وجود پر ایمان ہے اس کی ہستی اور قدرت کے کچھ آثار بھی ظاہر ہوں پہلے زمانہ کے نشان دوسرے زمانہ کیلئے کافی نہیں ہو سکتے کیونکہ خبر معائنہ کی مانند نہیں ہوسکتی اور امتداد زمانہ سے خبریں ایک قصہ کے رنگ میں ہو جاتی ہیں۔ ہر ایک نئی صدی جو آتی ہے تو گویا ایک نئی دنیا شروع ہوتی ہے۔اس لئے اسلام کا خدا جو سچا خدا ہے ہر ایک نئی دنیا کیلئے نئے نئے نشان دکھلاتا ہے۔اور ہر ایک صدی کے سر پر اور خاص کر ایسی صدی کے سر پر جو ایمان اور دیانت سے دور پڑ گئی ہے اور بہت سی تاریکیاں اپنے اندر رکھتی ہے ایک قائم مقام نبی کا پیدا کر دیتا ہے جس کے آئینہ فطرت میں نبی کی شکل ظاہر ہوتی ہے اور وہ قائم مقام نبی متبوع کے کمالات کو اپنے وجود کے توسط سے لوگوں کو دکھلاتا ہے اور تمام مخالفوں کو سچائی اور حقیقت نمائی اور پردہ دری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے رو سے ملزم کرتا ہے ۔ سچائی کی رو سے اس طرح کہ وہ سچے نبی پر ایمان نہ لائے پس وہ دکھلاتا ہے کہ وہ بھی سچا تھا اور اس کی سچائی پر آسمانی نشان یہ ہیں ۔ اور حقیقت نمائی کی رو سے اسی طرح کہ اس نبی متبوع کے تمام تعلقات دین کا حل کر کے دکھلا دیتا ہے اور تمام شبہات اور اعتراضات کا استیصال کر دیتا ہے ۔ اور پردہ دری کی رو سے اس طرح کہ وہ مخالفوں کے تمام پردے پھاڑ دیتا ہے اور دنیا کو دکھلا دیتا ہے کہ وہ کیسے بیوقوف اور معارف دین نہ سمجھنے والے اور غفلت اور جہالت کی تاریکی میں گرنے والے اور جناب الٰہی سے دور ومہجور ہیں ۔ اس کمال کا آدمی ہمیشہ مکالمہ الہیہ کا خلعت پا کر آتا ہے اور زکی اور مبارک اور مستجاب الدعوات ہوتا ہے اور نہائت صفائی سے ان باتوں کو ثابت کر کے دکھلا دیتا ہے کہ خدا ہے اور وہ قادر اور بصیر اور سمیع اور علیم اور مدبر بالارادہ ہے اور درحقیقت دعائیں قبول ہوتی ہیں اور اہل اللہ سے خوارق ظاہر ہوتے ہیں ۔ پس صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ آپ ہی معرفت الہیہ سے مالا مال ہے بلکہ اس کے زمانہ میں دنیا کا ایمان عام طور پر دوسرا رنگ پکڑ لیتا ہے اور وہ تمام خوارق جن سے دنیا کے لوگ منکر تھے اور ان پر ہنستے تھے اور ان کو خلاف فلسفہ اور نیچر سمجھتے تھے یا اگر بہت نرمی کرتے تھے تو بطور ایک قصہ کہانی کے ان کو مانتے تھے اب اس کے آنے سے اور اس کے عجائبات ظاہر ہونے سے نہ صرف قبول ہی کرتے ہیں بلکہ اپنی پہلی حالت پر روتے اور تاسف کرتے ہیں کہ وہ کیسی نادانی تھی جس کو ہم عقلمندی سمجھتے تھے اور وہ کیسی بے وقوفی تھی جس کو ہم علم اور حکمت اور قانون قدرت خیال کرتے تھے ۔ غرض وہ خلق اللہ پر ایک شعلہ کی طرح گرتا ہے اور سب کو کم وبیش حسب استعدادات مختلفہ اپنے رنگ میں لے آتا ہے ۔ اگرچہ وہ اوائل میں آزمایا جاتا اور تکالیف میں ڈالا جاتا ہے اور لوگ طرح طرح کے دکھ اس کو دیتے طرح طرح کی باتیں اس کے حق میں کہتے ہیں اور انواع اقسام کے طریقوں سے اس کو ستاتے اور اسکی ذلت ثابت کرنا چاہتے ہیں ۔ لیکن چونکہ وہ برہان حق اپنے ساتھ رکھتا ہے اس لئے ان سب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر غالب آتا ہے اور اس کی سچائی کی کرنیں بڑے زور سے دنیا میں پھیلتی ہیں اور جب خدا تعالی دیکھتا ہے کہ زمین اسکی صداقت پر گواہی نہیں دیتی تب آسمان والوں کو حکم کرتا ہے کہ وہ گواہی دیں۔ سو اس کیلئے ایک روشن گواہی خوارق کے رنگ میں دعاؤں کے قبول ہونے کے رنگ میں اور حقائق و معارف کے رنگ میں آسمان سے اترتی ہے اور وہ گواہی بہروں اور گونگوں اور اندھوں تک پہنچتی ہے اور بہتیرے ہیں جو اس وقت حق اور سچائی کی طرف کھینچے جاتے ہیں۔ مگر مبارک وہ جو پہلے سے قبول کر لیتے ہیں کیونکہ انکو بوجہ نیک ظن اور قوت ایمان کے صدیقوں کی شان کا حصہ ملتا ہے اور یہ اس کا فضل ہے جس پر چاہے کر دے۔

اب اتمام حجت کیلئے یہ ظاہر کرنا چاہتا ہوں کہ اسی کے موافق جو ابھی میں نے ذکر کیا ہے خدائے تعالی نے اس زمانہ کو تاریک پا کر اور دنیا کو غفلت اور کفر اور شرک میں غرق دیکھ کر اور ایمان اور صدق اور تقوی اور راستبازی کو زائل ہوتے ہوئے دیکھ کر مشاہدہ کر کے مجھے بھیجا ہے کہ تا وہ دوبارہ دنیا میں علمی اور عملی اور اخلاقی اور ایمانی سچائی کو قائم کرے اور تا اسلام کو ان لوگوں کے حملہ سے بچائے جو فلسفیت اور نیچریت اور اباحت اور شرک اور دہریت کے لباس میں اس الہی باغ کو کچھ نقصان پہنچانا چاہتے ہیں' (ص ۲۴۶ تا ۲۵۱)

منقد ۔ ناظرین کرام! اس سارے اقتباس کا مفہوم استدلال کی شکل میں اتنا ہے کہ اسلام اس لئے سچا مذہب ہے کہ اس میں باکمال انسان پیدا ہوتے آئے ہیں۔ اس زمانہ میں ان کی مثال میں ہوں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی میسحیت کی تنقید ہم اپنے متعدد رسائل الہامات مرزا وغیرہ میں کر چکے ہیں۔ یہاں ضرورت نہ تھی مگر چونکہ مرزا صاحب نے اپنے دعوی میسحیت کو اسلام کی صداقت پر بشکل استدلال پیش کیا ہے اس لئے اس پر بحث کرنا اس کتاب کے موضوع میں آسکتا ہے۔ مذکورہ بالا دعوی کا معیار بھی آپ نے اسی کتاب میں بتایا ہوا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

'بد خیال لوگوں پر واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کیلئے ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشگوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان [معیار] نہیں ہوسکتا ۔' (ص ۲۸۸)

ہم ایک پیشگوئی بطور مثال اسی کتاب سے پیش کرتے ہیں ۔ مرزا صاحب نے پیش گوئی کی تھی کہ محمدی بیگم بنت احمد بیگ ہوشیار پوری میرے نکاح میں ضرور آئیگی ۔ اس کو آپ نے اپنے صدق یا کذب کا معیار قرار دیا تھا ۔ چنانچہ آپ کسی سائل کے جواب میں لکھتے ہیں

' (یہ پیشگوئی) میرے صدق اور کذب کی شناخت کیلئے کافی شہادت ہے۔ کیونکہ ممکن نہیں کہ خدا تعالی کذاب اور مفتری کی مدد کرے لیکن ساتھ اس کے میں یہ بھی کہتا ہوں کہ اس پیشگوئی کے متعلق دو پیش گوئی اور ہیں جن کو میں اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں شائع کر چکا ہوں جن کا مضمون یہی ہے کہ خدا تعالی اس عورت کو بیوہ کرکے میری طرف رد کریگا ۔ اب انصاف سے دیکھیں کہ نہ کوئی انسان اپنی حیات پر اعتماد کرسکتا ہے نہ کسی دوسرے کی نسبت دعوی کرسکتا ہے کہ وہ فلاں وقت تک زندہ رہے گا یا فلاں وقت تک مر جائے گا ۔ مگر میری اس پیشگوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوی ہیں ۔

اول ۔ نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔

دوم ۔ نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا زندہ رہنا ۔

سوم ۔ پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا ۔

چہارم ۔ اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ تک مر جانا ۔

پنجم ۔ اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا ۔

ششم ۔ پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اسکے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا ۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۲۴ و ۳۲۵)

گو یہ عبارت مرزا صاحب کا مافی الضمیر بتانے کیلئے کافی ہے تاہم مزید توضیح کے لئے ہم ایک اور کتاب کی عبارت بھی پیش کرتے ہیں ۔ مرزا صاحب نے کتاب ضمیمہ انجام آتھم میں بھی اس پیشگوئی کا ذکر کرکے مدینہ منورہ زادھا اللہ شرفاً کے دربار میں گویا اس کی رجسٹری کرادی ہے ۔ چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'اس پیشگوئی کی تصدیق کیلئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے سے ایک پیشگوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کریگا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔ اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر کرنا عام طور پر مقصود نہیں۔ کیونکہ عام طور پر شادی ہر ایک کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے۔ اس میں کچھ خوبی نہیں۔ بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان ہوگا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے۔ گویا رسول اللہ ﷺ ان سیہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔' (حاشیہ ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)۔

اس موقع پر ہم بصد مسرت اظہار کرتے ہیں کہ مسمات محترمہ (محمدی بیگم) اور اس کا خاوند ماہ اپریل ۱۹۴۳ء تک (اپریل ۱۸۹۲ء میں ان کا نکاح ہوا تھا اس لئے ہم نے اپریل ہی لکھا ہے) بحکم خدا دونو زندہ ہیں۔ نہ مسمات مذکور کا خاوند فوت ہوا اور نہ خود بیوہ ہو کر مرزا صاحب کے نکاح میں آئی۔ بلکہ مرزا صاحب خود ہی ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو عدم آباد تشریف لے گئے۔ جس پر آج ۳۵ سال گزر گئے ہیں۔ اس موقع پر یہ کہنا ہمارا حق ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے جس دلیل کو اپنی صداقت پر پیش کیا ہے اسی کو ہم بطور معارضہ ان کی تکذیب پر پیش کر سکتے ہیں کیونکہ عدم تزوج بزبان رسالت، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پوری تکذیب ہے۔ سچ ہے

حباب بحر کو دیکھو یہ کیسا سر اٹھاتا ہے
تکبر وہ بری شے کہ فوراً ٹوٹ جاتا ہے

پس باصطلاح علم کلام مرزا صاحب کے استدلال میں تقریب تام نہ پائی گئیجو ناقابل مصنف ہونے کا ثبوت ہے۔

(۲) نشان طلب کرنا فاسقوں کا کام ہے

مرزا صاحب نے باریک نظر سے ایک خاص نکتہ پیدا کیا ہے جسے انہوں نے اپنے خیال میں اسلام کی بڑی خدمت سمجھا ہے۔ آپ نے اس بارے میں جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ کسی نبی سے نشان مانگنا بدکار لوگوں کا کام ہے۔ اور نشان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیکھنے کے بعد ایمان مقبول نہیں ہے۔اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

'ایمان اسی بات کا نام ہے کہ جو بات پردہ غیب میں ہو اس کو قرائن مرجحہ کے لحاظ سے قبول کیا جائے یعنی اس قدر دیکھ لیا جائے کہ مثلاً صدق کے وجوہ کذب کے وجوہ پر غالب ہیں اور قرائن موجوہ ایک شخص کے صادق ہونے پر بہ نسبت اس کے کاذب ہونے کے بکثرت پائے جاتے ہیں۔ یہ تو ایمان کی حد ہے لیکن اگر اس حد سے بڑھ کر کوئی شخص نشان طلب کرتا ہے تو وہ عنداللہ فاسق ہے اور اسی کے بارے میں اللہ جل شانہ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ نشان دیکھنے کے بعد اس کو ایمان نفع نہیں دے گا۔'

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۳۴)

اس بیان میں آپ کی کچھ ذاتی غرض بھی ہے۔ چونکہ مرزا صاحب نبوت و رسالت کے مدعی تھے اس لئے لوگ مرزا صاحب سے نشان بھی مانگتے تھے جس کا پورا کرنا ان کیلئے مشکل تھا۔ اس لئے آپ نے اس تدبیر سے ان کو روک دیا۔ یہ مضمون آپ نے انجیل متی سے اخذ کیا ہے جس میں یہ فقرہ مسیح کی طرف منسوب کیا گیا ہے کہ آج کل کے حرام کار نشان مانگتے ہیں۔ (باب ۲۹ فقرہ ۱۲)۔ حالانکہ قرآن مجید میں مذکور ہے کہ مسیح کے حواریوں نے مائدہ کا نشان مانگا تھا اور ساحران فرعون موسوی معجزہ دیکھ کر ایمان لائے تھے جو خدا کے ہاں مقبول ہوا۔

ناظرین! یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا علم کلام جو نہ منقول سے ماخوذ ہے نہ معقول کے مطابق ہے۔

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

(۳) **دعوی مجددیت پر دلیل** ۔ آپ نے اس کتاب میں اپنی مجددیت پر دلائل دیئے ہیں۔ ان میں سے ایک دلیل یہ دی ہے کہ میں حدیث شریف کی رو سے چودھویں صدی کے سر پر مبعوث ہوا ہوں اس لئے مجدد ہوں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں

'اول وہ پیشگوئی رسول اللہ ﷺ کی جو تواتر معنوی تک پہنچ گئی ہے جس کا مطلب یہ کہ خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ ہر ایک صدی کے سر پر وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایسے شخص کو مبعوث کریگا جو دین کو پھر تازہ کر دیگا اور اس کی کمزوریوں کو دور کر کے پھر اپنی اصلی طاقت اور قوت پر اس کو لے آویگا۔ اس پیشگوئی کی رو سے ضرور تھا کہ کوئی شخص اس چودھویں صدی پر ہی خدا تعالی کی طرف سے مبعوث ہوتا اور موجودہ خرابیوں کی اصلاح کیلئے پیش قدمی دکھلاتا۔ سو یہ عاجز عین وقت پر مامور ہوا ہے۔ اس سے پہلے صدہا اولیاء نے اپنے الہام سے گواہی دی تھی کہ چودھویں صدی کا مجدد مسیح موعود ہوگا اور احادیث صحیحہ نبویہ پکار پکار کر کہتی تھیں کہ تیرھویں صدی کے بعد ظہور مسیح ہے۔ پس کیا اس عاجز کا یہ دعوی اس وقت عین اپنے محل اور اپنے وقت پر نہیں ہے۔'

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۴۰)

ناظرین! یہ دلیل غلط ہے کیونکہ آپ کی کتاب براہین احمدیہ ۱۲۹۷ھ میں طبع ہوئی۔ اثناء تصنیف میں آپ نے اس کتاب کا جو اشتہار دیا تھا اس میں لکھا ہے کہ:

'مصنف کو اس بات کا علم دیا گیا ہے کہ وہ مجدد وقت ہے اور روحانی طور پر اس کے کمالات مسیح ابن مریم کے کمالات کے مشابہ ہیں۔'

(تبلیغ رسالت جلد اول ص ۱۵)

اس عبارت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب چودھویں صدی کے مجدد نہیں بلکہ یوں کہیے کہ مجدد ہی نہیں ہیں۔ کیونکہ مجدد صادق ہر صدی کے شروع میں آتا ہے اور جو شخص صدی کے اخیر میں مجددیت کا دعوی کرے اس کی تردید کیلئے خود اس کا دعوی ہی کافی ہے۔

اپنے دعوی مجددیت کے ثبوت میں لکھتے ہیں کہ

'اس زمانہ کے مجدد کا نام مسیح موعود رکھنا اس مصلحت پر مبنی معلوم ہوتا ہے کہ اس مجدد کا عظیم الشان کام عیسائیت کا غلبہ توڑنا اور ان کے حملوں کو دفع کرنا اور ان کے فلسفہ کو جو مخالف قرآن ہے دلائل قویہ کے ساتھ توڑنا اور ان پر اسلام کی حجت پوری کرنا ہے کیونکہ سب سے بڑی آفت اس زمانہ میں اسلام کیلئے جو بغیر تائید الہی دور نہیں ہوسکتی عیسائیوں کے فلسفیانہ حملے اور مذہبی نکتہ چینیاں ہیں۔ جن کے دور کرنے کیلئے ضرور تھا کہ خدا تعالی کی طرف سے کوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آوے اور جیسا کہ میرے پر کشفاً کھولا گیا۔ حضرت مسیح کی روح ان افتراؤں کی وجہ سے جوان پر اس زمانہ میں کیے گئے اپنے مثالی نزول کیلئے شدت جوش میں تھی ...سو خدا تعالی نے اس جوش کے موافق اس کی مثال کو دنیا میں بھیجا تا وہ وعدہ پورا ہو جو پہلے کیا گیا تھا۔' (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۴۱)

اس دعوی کی تائید میں آپ کی ایک ڈائری بھی ہے جس میں ذکر ہے کہ مسیحی مذہب کو ملیا میٹ کرنا میرا فرض ہے۔ چنانچہ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں:

'میرا کام جس کیلئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں اور آں حضرت ﷺ کی جلالت اور عظمت و شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔ پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔'

(اخبار بدر قادیان ۱۸ جولائی ۱۹۰۶ء)

واقعات سے بڑھ کر کوئی شہادت نہیں ہوسکتی۔ واقعہ یہ ہے کہ براہین احمدیہ کی تصنیف کے وقت مرزا صاحب نے عیسائیوں کا شمار پانچ لاکھ لکھا ہے (اشتہار عرض ضروری۔ ص ۵۔ ملحقہ براہین احمدیہ)۔ آج یہ شمار کہاں تک پہنچا ہے؟ اس بارے میں عیسائی رسالہ المائدہ ملاحظہ ہو جس میں لکھا ہے کہ

جدید مردم شماری (۱۹۴۱ء) کی رو سے ہماری تعداد ایک کروڑ ہے۔

(المائدہ۔ لاہور۔ بابت ماہ اگست ۱۹۴۲ء ص ۲)

پس نتیجہ صاف ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی اور دلیل میں تقریب تام نہیں ہے۔ جو ایک لائق متکلم کی شان سے بعید ہے۔ اگر اتباع مرزا میں سے کوئی صاحبیوں کہیں کہ ہمارے حضرت صاحب نے عیسائی مذہب کا ستون یوں توڑا ہے کہ مسیح کو مردہ ثابت کر دیا ہے۔ تو ہم کہیں گے کہ مسیح کی بابت تو انجیل میں بھی لکھا ہے کہ اس نے چلا کر جان دی (انجیل متی)۔ پس مرزا صاحب نے اگر قرآنی دلائل سے مسیح کی وفات ثابت کی ہے تو آپ سے پہلے سر سید احمد علی گڑھی بھی کر چکے ہیں۔ اس لئے بحکم الفضل للمتقدم یہ فضیلت سرسید کو حاصل ہے۔ اور بقول مرزا صاحب مجدد ہونے کے حق دار بھی وہی ہیں مگر وہ بھی چونکہ شروع صدی میں نہیں آئے اس لئے انکے اتباع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی اگر دعوی کریں تو غلط ہے۔

(۴) مسلمان کسی غیر مسلم سے میرا مقابلہ کرائیں۔

مرزا صاحب نے اپنے دعوی کی صداقت پر یہ دلیل بھی پیش کی ہے:

'یہ لوگ جو مسلمان کہلاتے ہیں اور میری نسبت شک رکھتے ہیں کیوں اس زمانہ کے کسی پادری سے میرا مقابلہ نہیں کراتے' (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۴۸)

اس بیان کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بطور دلیل پیش کیا ہے۔اس لئے اس پر نظر کرنا ہمارا حق ہے۔

غیرت خداوندی: مرزا صاحب قادیانی کی کتاب آئینہ کمالات اسلام فروری ۱۸۹۳ء میں چھپی ہے جس میں مرزا صاحب نے بڑی تعلیٰ سے اپنے آپ کو مناظرانہ رنگ میں پیش کر کے مسلمانوں کو چیلنج کیا کہ میرا مباحثہ کسی پادری سے کیوں نہیں کراتے۔خدا کی غیرت دیکھئے کہ جونہی یہ کتاب شائع ایک معمولی شخص (محمد بخش پاندہ) کے ذریعہ سے عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ کی تحریک اٹھی۔شدہ شدہ اسی سال مئی ۱۸۹۳ء میں بمقام امرتسر عیسائیوں سے مرزا صاحب کا مباحثہ ٹھن گیا۔جو پندرہ روز تک جاری رہا۔ جس کے آخر میں اپنا کمال ظاہر کرنے کو آپ یوں گویا ہوئے کہ

میں حیران تھا کہ اس بحث میں کیوں مجھے آنا پڑا۔معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کیلئے وقت تھا۔میں اس وقت اقرار کرتا ہوں کہ اگر یہ پیش گوئی جھوٹی نکلی یعنی وہ فریق جو خدا تعالی کے نزدیک جھوٹ پر ہے۔ وہ پندرہ ماہ کے عرصہ میں آج کی تاریخ سے بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر ایک سزا اٹھانے کیلئے تیار ہوں۔ مجھ کو ذلیل کیا جاوے۔ روسیاہ کیا جاوے۔میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جاوے۔مجھ کو پھانسی دیا جاوے۔ ہر ایک بات کیلئے تیار ہوں اور میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کریگا۔زمین آسمان بدل جائیں پر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی۔ (جنگ مقدس۔ص ۱۸۹)

اس بیان کی تنقید کرنے کی ضرورت نہیں۔ساری دنیا جانتی ہے کہ آپ کا مد مقابل مسیحی مناظر ڈپٹی آتھم عیسائی جس کی بابت آپ نے ۵۔ جون ۱۸۹۳ء کو پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گوئیکی تھی کہ وہ پندرہ ماہ تک ہاویہ میں گرایا جائے گا ۔ جس کی انتہائی تاریخ ۵ ۔ ستمبر۱۸۹۴ء تھی ۔ وہ پندرہ ماہ کی مقررہ مدت گذار کر بلکہ ۲۳ ماہ ۲۲ دن مزید زندہ رہ کر ۲۷ ۔ جولائی ۱۸۹۶ء کو فوت ہوا ۔ (کتاب انجام آتھم ص ا) ۔

ناظرین ! یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا متکلمانہ استدلال اور روحانی طاقت کا نمونہ ۔ باقی کو اسی پر قیاس کر لیجئے ۔

قیاس کن ز گلستان من بہار مرا

نوٹ اس مضمون کو ہم مرزا صاحب قادیانی کے ان الفاظ پر ختم کرتے ہیں کہ مدعی کاذب کی پیش گوئی ہرگز پوری نہیں ہوتی ۔ (آئینہ کمالات اسلام ص ۳۳۶)

سچ ہے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

تنقید بر : چشمہ معرفت

اس کتاب پر ہم نے خاص طور پر نظر ڈالی ہے کیونکہ یہ آریوں کے جواب میں لکھی گئی ہے ۔ مگر افسوس ہے کہ متکلمانہ طرز پر استدلال کا ثبوت اس میں بہت کم ملتا ہے ۔ جو کچھ ملتا ہے نفی کے قریب ہے ۔ ساری کتاب میں دعوے پر دعوی اور بیان پر بیان پایا جاتا ہے ۔ استدلال کی شکل نہیں ہے ۔ ایسی کتاب مریدوں کے حق میں تو مفید ہوسکتی ہے مگر مخالف اس کو بجوئے نار زد (بے فائدہ چیز) کا مصداق سمجھ کر ردی کی ٹوکری میں پھینک دیتا ہے ۔ اس کتاب کے شروع میں آپ نے ایک اشتہار لکھا ہے جس میں دعوی کیا ہے کہ میں نے قرآن حدیث اور مباہلوں سے اپنی مسیحیت ثابت کردی ۔ اس مقام پر آپ نے چند اشخاص کا نام بھی لیا ہے جن کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب نے بزعم خویش مباہلہ کیا تھا ۔ اور وہ آپ کی زندگی میں فوت ہوگئے تھے ۔ آپ کے اصل الفاظ یہ ہیں ۔

’ پہلے میں نے صاف صاف ادلہ کتاب اللہ اور حدیث سے اپنے دعوے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کوثابت کیا مگر قوم نے دانستہ ان دلائل سے منہ پھیرلیا۔ پھر میرے خدا نے بہت سے آسمانی نشان میری تائید میں دکھلائے مگر قوم نے ان سے بھی کچھ فائدہ نہ اٹھایا اور پھر ان میں سے کئی لوگ مباہلہ کیلئے اٹھے اور بعض نے علاوہ مباہلہ کے الہام کا دعوی کر کے پیشگوئی کی کہ فلاں سال یا کچھ مدت تک ان کی زندگی میں ہی یہ عاجز ہلاک ہو جائے گا مگر آخر کار وہ میری زندگی میں خود ہلاک ہو گئے ...کہاں ہے مولوی غلام دستگیر جس نے اپنی کتاب فیض رحمانی میں میری ہلاکت کیلئے بددعا کی تھی اور مجھے مقابل پر رکھ کر جھوٹے کی موت چاہی تھی؟ کہاں ہے مولوی چراغدین جموں والہ جس نے الہام کے دعوے سے میری موت کی خبر دی تھی اور مجھ سے مباہلہ کیا تھا۔کہاں ہے فقیر مرزا جو اپنے مریدوں کی بڑی جماعت رکھتا تھا جس نے بڑے زور شور سے میری موت کی خبر دی تھی اور کہا تھا کہ عرش پر سے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ یہ شخص مفتری ہے آئندہ رمضان تک میری زندگی میں ہلاک ہو جائے گا ۔لیکن رمضان آیا تو پھر آپ ہی طاعون سے ہلاک ہو گیا۔

کہاں ہے سعد اللہ لودہانوی جس نے مجھ سے مباہلہ کیا تھا اور میری موت کی خبر دی تھی۔آخر میری زندگی میں ہی طاعون سے ہلاک ہو گیا۔

کہاں ہے مولوی محی الدین لکھو کے والہ جس نے مجھے فرعون قرار دے کر اپنی زندگی میں ہی میری موت کی خبر دی تھی اور میری تباہی کی نسبت کئی اور الہام شائع کئے تھے۔آخر وہ بھی میری زندگی میں ہی دنیا سے گزر گیا۔

کہاں ہے بابو الہی بخش صاحب مئولف عصائے موسی اکونٹنٹ لاہور جس نے اپنے تئیں موسی قرار دیکر مجھے فرعون قرار دیا تھا اور میری نسبت اپنی زندگی میں ہی طاعون سے ہلاک ہونے کی پیشگوئی کی تھی۔اور میری تباہی کی نسبت اور بھی بہت سی پیشگوئیاں کی تھیں ۔ آخر وہ بھی میری زندگی میں ہی اپنی کتاب عصائے موسی پر جھوٹ اور افترا کا داغ لگا کر طاعون کی موت سے بصد حسرت مرا۔' (اشتہار چشمہ معرفت)

ان اصحاب میں سے کسی کے ساتھ آپ کا حقیقی مباہلہ نہیں ہوا کیونکہ حقیقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کی جو تعریف ہمارے اور مرزا صاحب کے درمیان مسلم ہے وہ یہ ہے کہ فریقین بالمقابل دعا کریں (اربعین نمبر۲)۔ مذکورہ اصحاب میں سے کسی کے ساتھ ان معنی کی رو سے مرزا صاحب قادیانی کا مباہلہ نہیں ہوا۔ ہاں جس بزرگ سے ہوا آپ نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ وہ ہیں صوفی عبدالحق غزنوی مرحوم۔ جن سے مباہلہ کرنے کو آپ استخارہ کرکے امرتسر آئے اور عیدگاہ بیرون دروازہ رام باغ میں مئی ۱۸۹۳ء میں آپ نے بالمقابل مباہلہ کیا تھا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ آپ پہلے مرگئے تھے اور صوفی عبدالحق صاحب بہت عرصہ بعد فوت ہوئے (جس کے بہت سے گواہ موجود ہیں)۔ اس لئے آپ کی یہ دلیل ناقص بلکہ انقص ہے۔ باقی رہا قرآن اور حدیث سے ثبوت تو اس کا کہنا ہی کیا۔ قرآن مجید سے تو کیا ہی ثابت ہوگا وہ تو سارا ہی آپ کی تکذیب سے پر ہے۔ ایک حدیث بھی سن لیجئے۔

مسیح موعود کے حق میں آنحضرت ﷺ نے قسمیہ فرمایا ہے کہ وہ مقام فج الروحا سے حج اور عمرے کا احرام باندھیں گے چنانچہ حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

عن ابی ہریرة قال والذی نفسی بیدہ لیہلن ابن مریم بفج الروحاء حاجاً او معتمراً الحدیث صحیح مسلم ج ا باب جواز التمتع فی الحج والقران

اس حدیث کے ماتحت آپ نے نہ حج کیا نہ عمرہ کیا اور نہ ہی احرام باندھا۔ ساری عمر یہی کہتے رہے کہ میرے لئے راستے کا امن نہیں ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ اگر آپ سچے مسیح موعود ہوتے تو آپ کیلئے امن ہو جاتا تا کہ آنحضرت ﷺ کی قسمیہ پیشگوئی سچی ثابت ہوتی۔ پس بقول آپ کے جبکہ آپ کے حق میں امن نہیں تھا تو معلوم ہوا کہ اس حدیث کی روشنی میں آپ سچے مسیح موعود نہیں ہیں۔ لہذا آپ کا یہ بیان آپ کے دعوی کا مبطل ہے۔

(۲) تردید تناسخ

آریوں کے عقیدہ تناسخ کی تردید بلکہ ابطال وید کرتے ہوئے آپ نے یہ بڑی دلیل پیش کی ہے کہ کسی آریہ کی موجودہ بیوی پچھلی جون میں شائد اس کی ماں بہنہو۔ چنانچہ آپ کے شستہ الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

'تناسخ کے عقیدہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پرمیشر پاکیزگی کی راہوں پر چلانا نہیں چاہتا کیونکہ تناسخی جنم کے ساتھ کوئی فہرست پرمیشر نہیں بھیجتا جس سے معلوم ہو کہ دوبارہ آنے والی روح فلاں شخص کی ماں ہے اور فلاں شخص کی دادی اور فلاں شخص کی بہن اور اس طرح پر محض پرمیشر کی لا پرواہی کی وجہ سے لوگ دھوکہ کھا کر حرامکاری میں پڑ جاتے ہیں ۔ کیونکہ جس مرد کی کسی عورت سے شادی ہوئی اور شادی سے ایک مدت دراز پہلے اس کی ماں اور دادی اور ہمشیرہ مر چکی ہیں تو اس بات کا کیا ثبوت ہے کہ جس عورت سے شادی کی گئی ہے شائد وہ اس کی ماں ہی ہو ۔ یا دادی ہو ۔ یا ہمشیرہ ہو ۔ اور معلوم ہوتا ہے کہ ایسی حرامکاری پھیلنے کی پرمیشر کو کچھ پرواہ نہیں بلکہ وہ عمداً چاہتا ہے کہ ناپاکی دنیا میں پھیلے ۔' (چشمہ معرفت ص ۳۴)

مرزا صاحب نے اس اعتراض میں علم منطق کا خلاف کیا ہے ۔ علم منطق کا قانون بتانے سے پہلے یہ بتانا مفید ہوگا کہ ہر قوم میں نکاح کا رشتہ موت یا طلاق تک رہتا ہے ۔ باصطلاح منطق اس کو قضیہ مشروط عامہ کہنا چاہیے ۔ اس قضیہ میں وصف اٹھ جانے سے حکم بدل جاتا ہے ۔ اہل منطق اس قضیہ کی مثال یوں دیا کرتے ہیں ۔ الكاتب متحرك الاصابع ما دام كاتباً ۔ (کاتب کی انگلیاں حرکت کرتی ہیں جب تک وہ کاتب ہے) ۔ جب کتابت کا فعل ختم ہو جائے تو حرکت ضروری نہیں ہے ۔ اسلامی شریعت میں اس کی واضح مثال ملتی ہے کہ منکوحہ عورت کو اپنے خاوند سے پردہ نہیں ہے لیکن طلاق ہو جانے کے بعد نکاح ٹوٹ جاتا ہے تو پردہ بھی لازم ہو جاتا ہے ۔ اس اصول کے مطابق آریہ کہہ سکتے ہیں کہ والدین اور اولاد وغیرہ کا تعلق موت تک ہے اس کے بعد نہیں ہے ۔ بالفاظ دیگر قضیہ مشروط عامہ ہے ۔ جس طرح اسلام میں نکاح کا تعلق موت یا طلاق تک ہے ۔ پس آپکا سارا استدلال تار عنکبوت سے زیادہ کمزور ہے

(۳) وید پر شرک پھیلانے کا الزام

آپ نے بڑے حوصلہ سے وید پر الزام لگایا ہے کہ وہ شرک کی تعلیم دیتا ہے ۔ آپ اس دعوی پر کوئی وید منتر لکھ دیتے تو ہم اسے دیکھتے کہ وہ آپ کے دعوے کا مثبت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے یا نہیں ۔لیکن جو دلیل آپ نے پیش کی ہے وہ ایسی خام ہے کہ اس کا نام مضحکۃ الصبیان (بچوں کا کھلونا) رکھا جائے تو بالکل موزوں ہوگا۔

حقیقت ہے کہ آپ نے وید نہ سنسکرت میں پڑھے نہ ہندی میں ۔ بلکہ شائد اردو میں بھی نہیں دیکھے۔محض سنی سنائی باتوں سے کام لیتے رہے۔اس لئے اس بارے میں آپ کے اقوال بھی مختلف ہیں ۔ چنانچہ اسی کتاب میں وید کی تعلیم کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ

(۱) ' اگر وید جل کی پوجا کی ہدائت نہ کرتا تو گنگا مائی کے پوجنے والے کیوں پیدا ہو جاتے ۔ ہردوار وغیرہ مقامات کے بڑے بڑے میلوں پر جا کر دیکھنا چاہیے کہ کس صدق اور کس ارادت سے کئی لاکھ ہندو گنگا کی پوجا کرتے ہیں ۔اور گنگا کے لاکھوں برہمنوں کا ان کے چڑھاووں پر گذارہ ہے اور گنگا سے انواع اقسام کی مرادیں مانگی جاتی ہیں ۔اور یہ سب لوگ وید کے پیرو کہلاتے ہیں ۔اگر وہ وید کے ماننے والے نہ ہوتے تو ہندو مذہب میں شمار نہ کئے جاتے ۔ بلاشبہ اب بھی ایک بڑا حصہ ہندووں کا گنگا کو پرمیشر کرکے مانتا ہے یہاں تک کہ یہ قدیم سے رسم ہے کہ پہلا بچہ گنگا مائی کی نذر کیا جاتا تھا جس کو جل پردا کہتے تھے اور اس طرح پر نہائت بے رحمی سے گنگا میں ڈال کر اس کو ہلاک کر دیتے تھے ۔مگر گورنمنٹ انگریزی نے اپنے خاص حکم سے اس بد رسم کو دور کر دیا اور لاکھوں جانوں کو ہلاکت سے بچایا۔'

(چشمہ معرفت ۔ص ۳۷)

ناظرین اس اقتباس کا مطلب صاف ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ہندووں کی گمراہی (گنگا پرستی وغیرہ) کا باعث وید کی تعلیم کو قرار دیتے ہیں ۔ اب اس کی تردید سنئے ۔آپ فرماتے ہیں ۔

(۲) ' ہم یہ نہیں کہتے کہ درحقیقت یہی ویدوں کی تعلیم ہے ۔ بلکہ ہر ایک جگہ جو ہم اس رسالہ میں ایسا کریں گے تو اس سے مراد یہی ہے کہ غلطی سے یہی تعلیم ویدوں کی سمجھی گئی ہے اور پھر رفتہ رفتہ اس پر حاشیے چڑھائے گئے یہاں تک کہ مخلوق پرستی اصل مذہب آریہ ورت قرار دیا گیا' (چشمہ معرفت ص ۳۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں ویدک تعلیم کو شرک سے خالی ٹھیرا کر ویدوں کی بریت ظاہر کی گئی ہے ۔اب تیسرا اقتباس اس کے خلاف ملاحظہ ہو۔

(۳)۔ ’’یہ فتنہ جو آریوں میں مخلوق پرستی کا پیدا ہوا دراصل تمام الزام اس کا وید کی تعلیم پر ہے۔ کیونکہ جب رگ وید اور دوسرے ویدوں میں صریح اور کھلے طور پر آتش پرستی آب پرستی اور آفتاب پرستی اور ماہتاب پرستی وغیرہ مخلوق پرستیوں کا ذکر ہے تو پھر جن لوگوں نے یہی تعلیم وید کی سمجھ لی ان کا کیا قصور ہے؟ اگر ویدوں میں صاف اور صریح لفظوں میں مخلوق پرستی کی ممانعت ہوتی تو ویدوں کے ماننے والے اور پڑھنے پڑھانے والے پنڈت کیوں مخلوق پرستی میں گرفتار ہو جاتے اور کیوں بڑے بڑے پنڈت جن کو وید کنٹھ کہتے ہیں اس بلا میں پھنس جاتے؟ اور کیوں ہندو لوگ بت شکن بادشاہوں کے جانی دشمن بن جاتے اور کیوں وہ لڑائیاں ہوتیں جو سلطان محمود غزنوی کے مقابل سومنات کے بت کی حمائت کیلئے ہندو راجاؤں نے کیں اور باہمی لڑائیوں سے خون کی ندیاں بہ گئیں؟ پس یہ تمام گمراہ فرقے اور بت پرستی کے حامی درحقیقت وید سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔‘‘

(چشمہ معرفت۔ص ۳۷)

ناظرین! یہ عبارت اپنا مضموں بتانے میں صاف ہے کہ ہندووں کی مخلوقپرستی ویدوں کے سر تھوپی گئی ہے۔اب اس کی بھی تردید سنئے۔آپ اپنی کتاب پیغام صلح میں لکھتے ہیں کہ

(۴) ’ہم خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں [شارحین] کی غلطیاں ہیں۔‘

(کتاب پیغام صلح۔ ص ۲۵)

اس کے بھی برخلاف سنئے۔

(۵)۔ ’ وید نے انسان کی حالت پر رحم کر کے کوئی نجات کا طریق پیش نہیں کیا۔ بلکہ وید کو صرف ایک ہی نسخہ یاد ہے جو سراسر غضب اور کینہ سے بھرا ہوا ہے۔اور وہ یہ کہ ایک ذرہ سے گناہ کیلئے ایک لمبا اور ناپیدا کنار سلسلہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جونوں کا تیار کر رکھا ہے ' (چشمہ معرفت ۔ ص ۴۳)

ناظرین ! ایسا شخص بھی علم کلام کی رو سے قابل مصنف کہلا سکتا ہے جس کے اقوال اتنے مختلف ہوں جتنے مرزا صاحب کے آپ نے ملاحظہ کئے ہیں ۔ اس کے باوجود [بقول: اس برتے پہ تتا پانی] آپ سلطان القلم اور رئیس المتکلمین بھی ہیں ۔ سچ ہے

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

وید اور خدا کی ہستی

مندرجہ ذیل اقتباس میں مرزا صاحب نے دعوی کیا ہے کہ ویدوں سے خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں ملتا ۔ کیونکہ خدا روح اور مادے کا خالق نہیں ہے ۔ اس بارے میں آپ کے الفاظ یہ ہیں ۔

' افسوس وید نے ایک ایسا حلیہ پرمیشر کا دکھلایا ہے گویا ہر ایک عیب اور غضب اور کینہ وری اور بے رحمی میں اس کی کوئی نظیر نہیں ۔ نہ قدرت کامل نہ رحم نہ اخلاق نہ اپنے وجود کا پتہ دے سکا کہ میں موجود ہوں کیونکہ اس کے وجود کا پتہ یا تو اسکی خالقیت سے ملتا ہے تا مصنوع کو دیکھ کر صانع کو شناخت کیا جاتا مگر بموجب تعلیم وید کے وہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کنندہ نہیں اور یا اس کے وجود کا پتہ اس کے تازہ نشانوں اور معجزات سے ملتا ۔ سو وہ نشانوں کے دکھلانے پر قادر نہیں ۔ پس درحقیقت آریوں کا ایسے پرمیشر پر احسان ہے کہ باوجودیکہ اس نے کوئی ثبوت اپنی ہستی کا نہیں دیا پھر بھی اس کو مانتے ہیں ۔' (چشمہ معرفت ۔ ص ۵۱)

(اس پر تبصرہ کرنے سے پہلے ہم قارئین کو بتاتے چلیں کہ الفضل مورخہ ۸ جون ۱۹۴۳ء میں ملک فضل حسین کے نام سے ایک مضمون نکلا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ویدوں میں کہیں نہیں ملتا کہ روح مادہ قدیم ہے ۔ اس احمدی مضمون نگار نے احمدی ہونے کے باوجود مرزا صاحب کی تردید کردی ۔ افسوس)

مرزا غلام احمد صاحب کا یہ بیان بھی علم منطق کے خلاف ہے ۔ اگرچہ آریہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لوگ روح اور مادہ کو قدیم مانتے ہیں مگر ان سے مرکب چیز کو قدیم نہیں کہتے۔ مادہ کے اجزا باہم ترکیب پا کر عناصر اربعہ بنتے ہیں۔ مادہ اور ارواح کی ترکیب سے کل حیوانات (انسان وغیرہ) بنتے ہیں۔اہل منطق کا مشہور قیاس ہے کہ

العالم مرکب و کل مرکب حادث فالعالم حادث فله محدث

پس جب عالم مرکب ہے اور ہر مرکب حادث ہے تو بقول اہل منطق اس کیلئے محدث (پیدا کنندہ) کا ہونا ضروری ہے۔اس لئے ویدوں یا آریوں کے روح مادہ کو قدیم کہنے سے خدا کی ہستی کا انکار لازم نہیں آتا۔کیونکہ از روئے مقولہ مرکبات کو ترکیب دینے والا یا وجود میں لانے والا کوئی ہونا چاہیے۔پس وہی خدا ہے۔ایسی حالت میں وید پر یہ الزام لگانا کہ اس نے خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں دیا بالکل غلط ہے اور علم منطق سے ناواقفی کی دلیل ہے۔

(۵) مرزا صاحب کے کمال علمی کی مثال

منطقی اصطلاح میں دلیل دو قسم کی ہوتی ہے۔ انی اور لمی ۔دلیل انی اس کو کہتے ہیں جس میں معلول سے علت کا علم حاصل ہو۔جیسے مخلوق سے خالق کا علم حاصل ہوتا ہے۔ اور حرارت بدن سے بخار کا علم ۔ اور دلیل لمی اس کو کہتے ہیں جس میں علت سے معلول کا علم حاصل ہو۔جیسے روشن دان میں سورج دیکھنے سے دھوپ کا علم حاصل ہوتا ہے۔اب مرزا صاحب کا علم کلام ملاحظہ ہو۔آپ فرماتے ہیں۔

’اب جاننا چاہیے کہ دلیل دو قسم کی ہوتی ہے۔ایک لمی اور لمی دلیل اس کو کہتے ہیں کہ دلیل سے مدلول کا پتہ لگا لیں۔جیسا کہ ہم نے ایک جگہ دھواں دیکھا تو اس سے ہم نے آگ کا پتہ لگا لیا۔اور دوسری دلیل کی قسم انی ہے اور انی اس کو کہتے ہیں کہ مدلول سے ہم دلیل کی طرف انتقال کریں جیسا کہ ہم نے ایک شخص کو شدید تپ میں مبتلا پایا تو ہمیں یقین ہوا کہ اس میں ایک تیز صفرا موجود ہے جس سے تپ چڑھ گیا۔‘

(چشمہ معرفت۔ص ۵۵۔۵۶)

اس اقتباس پر ہم کئی وجوہ سے نظر کرتے ہیں۔ دونوں تعریفوں میں مرزا صاحب نے مدلول کا لفظ بولا ہے جس سے دونو تعریفیں غلط ہوگئی ہیں۔ کیونکہ مدلول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو کہتے ہیں جس کو ثابت کیا جائے ۔ دلیل انی اور لمی میں دونو چیزیں مدلول بھی ہوتی ہیں اور دلیل بھی ۔ مثلاً آپ کا یہ کہنا کہ دلیل لمی اس کو کہتے ہیں کہ ۔ دلیل سے مدلول کا پتہ لگائیں ۔ یہ تعریف انی پر بھی صادق آتی ہے کیونکہ اس میں بھی دلیل ہی سے علم حاصل کیا جاتا ہے ۔ مثلاً مخلوق سے خالق کا علم حاصل کرنے میں مخلوق دلیل ہے اور خالق مدلول ہے ۔ اسی لئے دنیائے جہاں کو عالم کہا جاتا ہے جو اسم آلہ کا صیغہ ہے (فصول اکبری وغیرہ) ۔ اس کے معنی ہیں ما یعلم به الصانع اس لئے دلیل لمی کی تعریف منقوض ہے ۔ اسی طرح دلیل انی کی تعریف بھی غلط ہے ۔ بقول مرزا صاحب دلیل انی اس کو کہتے ہیں کہ مدلول سے دلیل کی طرف انتقال کریں ۔ یہ تعریف فی نفسہ غلط ہے ۔ ہم بتا آئے ہیں کہ مدلول اس کو کہتے ہیں جس کو ثابت کیا جائے ۔ چاہے وہ علت ہو یا معلول ۔ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب جو علمی اصطلاحات نہ جاننے کی وجہ سے غلطی کھا گئے ہیں ۔ اسی لئے وہ مدلول اور معلول کو مترادف سمجھتے ہیں ۔ دلیل اور علت کو ہم معنی قرار دیتے ہیں ۔ حالانکہ یہ غلط ہے ۔ دلیل لمی میں دلیل علت ہوتی ہے اور مدلول معلول ہوتا ہے ۔ اور دلیل انی میں اس کے برعکس دلیل معلول ہوتی ہے اور مدلول علت ہوتا ہے ۔ جیسے حدوث عالم میں عالم دلیل ہے اور خالق مدلول ۔ مرزا صاحب چونکہ علوم عقلیہ سے ناواقف تھے جس کا ثبوت اس مثال کے علاوہ مرزا صاحب کا وہ قول ہے جو کتاب سرمہ چشم آریہ میں آپ نے بڑے زور سے لکھا ہے کہ قضیہ دائمہ مطلقہ قضیہ ضروریہ مطلقہ سے اخص ہوتا ہے ۔ (طبع چہارم ص ۹۴) ۔ اسی لئے آپ دلیل لمی اور انی کی تعریفیں غلط کر گئے ۔ اس پر بھی آپ کو دعوی ہے کہ میں سلطان القلم ہوں ۔ سچ ہے

بت کریں آرزو خدائی کی
شان ہے تیری کبریائی کی

(۲) اس مقام کا دوسرا اقتباس یہ ہے ۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں ۔

'اس جگہ ہم انشاء اللہ تعالی دونوں قسم کی دلیلیں پیش کریں گے ۔ سو پہلے ہم لمی دلیل ضرورت الہام کے لئے پیش کرتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ اس میں کچھ شک نہیں کہ انسان کے جسم کا جسمانی اور روحانی نظام ایک ہی قانون

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت کے ماتحت ہے۔ پس اگر ہم انسان کے جسمانی حالات پر نظر ڈال کر دیکھیں تو ظاہر ہوگا کہ خداوند کریم نے جس قدر انسان کے جسم کو خواہشیں لگا دی ہیں ان کے پورا کرنے کیلئے بھی سامان مہیا کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کا جسم بباعث بھوک کے اناج کا محتاج تھا سو اس کیلئے طرح طرح کی غذائیں پیدا کی ہیں۔ ایسا ہی انسان بباعث پیاس کے پانی کا محتاج تھا سو اس کیلئے کوئیں اور چشمے اور نہریں پیدا کر دی ہیں۔ اسی طرح انسان اپنی بصارت سے کام لینے کیلئے آفتاب یا کسی اور روشنی کا محتاج تھا سو اس کیلئے خدا نے آسمان پر سورج اور زمین پر دوسری اقسام کی روشنی پیدا کر دی ہے۔ اور انسان اس ضرورت کیلئے کہ سانس لے اور نیز اس ضرورت کیلئے کہ کسی دوسرے کی آواز سن سکے ہوا کا محتاج تھا سو اس کے لئے خدا نے ہوا پیدا کر دی ہے۔ ایسا ہی انسان بقائے نسل کیلئے اپنے جوڑے کا محتاج تھا سو خدا نے مرد کیلئے عورت اور عورت کے لئے مرد پیدا کر دیا ہے۔ غرض خدا تعالی نے جو جو خواہشیں انسانی جسم کو لگا دی ہیں ان کیلئے تمام سامان بھی پیدا کر دیا ہے۔ پس اب سوچنا چاہیے کہ جبکہ انسانی جسم کو باوجود اس کے فانی ہونے کے تمام اس کی خواہشوں کا سامان دیا گیا ہے تو انسان کی روح کو جو دائمی اور ابدی محبت اور معرفت اور عبادت کیلئے پیدا کی گئی ہے کس قدر اسکی پاک خواہشوں کے سامان دئے گئے ہوں گے۔ سو وہی سامان خدا کی وحی ہے۔"

(چشمہ معرفت۔ ص ۵۶)

اہل علم حضرات غور فرمائیں۔ اس اقتباس کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح خدا تعالی نے جسمانی ضروریات کا انتظام کیا ہے اسی طرح روحانی ضرورتوں کا بندوبست بھی کیا ہے۔ پس یہ تمثیل ہے۔ دلیل لمی نہیں۔ ورنہ کوئی صاحب ہمیں بتائیں کہ اس میں علت کیا ہے اور معلول کیا؟ کچھ بھی نہیں بلکہ تمثیل ہے اور تمثیل کو دلیل لمی یا انیکہنا انہی لوگوں کا کام ہے جو کہتے ہیں کہ دمشق سے مراد قادیان ہے۔

مرزا صاحب قادیانی میں ایک کمال تھا جس کا اعتراف ہمیں بھی ہے کہ وہ طول کلامی میں اتنے بڑھ جاتے تھے کہ ناواقف سامع کو ان کے اصل مدعا اور حشو و

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوائد میں تمیز نہیں رہتی تھی۔ بلکہ بعض دفعہ وہ خود بھی اصل مقصود بھول جاتے تھے۔ مثلاً آپ نے مذکورہ اقتباس کے شروع میں لکھا ہے کہ

'اس جگہ ہم انشاء اللہ دونوں قسم کی دلیلیں (انی اور لمی) پیش کریں گے۔ پہلے ہم دلیل لمی ضرورت الہام کیلئے پیش کرتے ہیں۔' (ص ۵۶)۔

آپ کو چاہیے تھا کہ آپ دلیل لمی کے بعد دلیل انی سے بھی کام لیتے۔ مگر افسوس ہے کہ کہ ہمیں صفحہ ۵۶ سے ۸۷ تک دلیل انی کا کوئی پتہ نہیں چلا۔ ہاں تحریر طوالت کی وجہ سے دلفریبی ضرور ہے۔ جس کی تمنا استاد غالب مرحوم نے بھی کی ہے جو کہتے ہیں۔

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کیلئے

درخواست: مرزا صاحب کے مریدوں میں سے کوئی صاحب ہمیں مرزا صاحب کی پیش کردہ دلیل انی کا پتہ بتائیں تو ہم ان کے بہت مشکور ہوں گے۔

(۵) مرزا صاحب کی غلط گوئی بلکہ فحش گوئی

ہم نہائت افسوس سے اظہار کرتے ہیں کہ مرزا صاحب کے علم کلام میں ایک خاص وصف تھا وہ غلط گوئی کے علاوہ فحش گوئی سے بھی اپنے مخاطب کو ساکت کرنے کی کوشش کیا کرتے تھے۔ آپ کی یہ عادت مخالفین اسلام کے علاوہ علماء اسلام کے حق میں بھی برابر نظر آتی ہے۔ ہمیں اپنے موضوع سے نکل جانے کا اندیشہ ہے ورنہ ہم بہت سی مثالیں پیش کر سکتے تھے۔ تفصیل کیلئے ہمارا رسالہ 'ہندوستان کے دو ریفارمر' ملاحظہ ہو۔ جس میں مرزا صاحب قادیانی اور سوامی دیانند بانی آریہ سماج کی خوش کلامیوں کا نمونہ دکھایا گیا ہے۔ سردست ہم اس کتاب [چشمہ معرفت] سے ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ آپ لکھتے ہیں:

'جو کچھ وید نے اپنا فلسفہ اور علم طبعی ظاہر کیا ہے وہ یہی ہے کہ ہندوؤں کے پرمیشر کو ایک انسان کا فرزند قرار دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اندر آریوں کا پرمیشر کشلیا کا بیٹا ہے۔ اور نیز یہ کہ عناصر اور اجرام سماویہ سب پرمیشر ہی ہیں۔ اور نیز وہ تعلیم دیتا ہے کہ ان تمام چیزوں سے مرادیں مانگی جائیں۔ اور نیز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ تعلیم جو نہائت گندی اور قابل شرم تعلیم ہے یعنی یہ کہ پرمیشر ناف سے دس انگلی نیچے ہے (سمجھنے والے سمجھ لیں)۔' (چشمہ معرفت۔ص ۱۰۶)

اس اقتباس میں مرزا غلام احمد صاحب نے کئی ایک دعاوی غلط کئے ہیں اور فحش نویسی سے کام لیا ہے۔ تفصیل ملاحظہ ہو۔

پہلی غلطی تو یہ ہے کہ اس کتاب میں آپ کا خطاب آریوں سے ہے اور ذکر ہندووں کا لے بیٹھے۔ اور ہندوستان کا ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے کہ اس بارے میں آریوں اور ہندؤوں کا سخت اختلاف ہے۔ کوئی آریہ، کوشلیا کے بیٹے کو پرمیشر نہیں مانتا اور نہ عناصر کو خدا جانتا ہے۔ بلکہ ہم کہتے ہیں کہ ہندو بھی اس کے قائل نہیں ہیں کیونکہ عناصر مرکب ہیں اور ہر مرکب حادث ہوتا ہے۔ البتہ ہندو لوگ اوتار کا عقیدہ بے شک رکھتے ہیں۔ لیکن ان کے ہاں اوتار کی تشریح یہ ہے کہ کسی انسان کے ساتھ پرمیشور کا خاص تعلق ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے وہ انسان پرمیشور کا مظہر اتم بن جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر اس بارے میں مرزا صاحب بھی ہندووں کے ہم عقیدہ ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

' رائیتنی فی المنام عین اللہ فتیقنت اننی هو (آئینہ کمالات ص ۵۶۴)۔ (یعنی میں نے خواب میں اپنے کو خدا دیکھا پس میں نے یقین کر لیا کہ میں وہی ہوں)۔ ناف سے دس انگلی نیچے والی چیز کو پرمیشور کوئی بھی نہیں کہتا۔ اللہ رے! دعوی مسیحیت اور یہ فحش گوئی

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

(۶) مرزا صاحب کے حوالوں کی کیفیت اور گرفت کی کمزوری

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی عادت تھی کہ آپ حوالہ دیتے ہوئے احتیاط نہیں کرتے تھے یہاں تک کہ قرآن مجید کی آیات بھی غلط لکھ دیتے تھے۔ (مثال کے طور پر یہ آیت ہے یوم یاتی ربك فی ظلل من الغمام ۔ (حقیقۃ الوحی ص۔۱۵۴)۔ استدلال بھی انہی الفاظ سے کیا ہے) ناظرین مندرجہ ذیل اقتباس بغور پڑھیں گے تو سلطان القلم کا زور قلم ملاحظہ کرینگے۔ آپ لکھتے ہیں۔

' جب ہم نے وید کو غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ درحقیقت وید کے پرمیشر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے کئی جگہ وید میں جھوٹ بولا ہے۔ چنانچہ وید کا یہ صریح جھوٹ ہے جو پنڈت دیانند اپنی کتاب ستیارتھ پرکاش میں وید کے حوالہ سے لکھتے ہیں کہ جب روح بدن سے نکلتی ہے تو وہ اکاش میں پہنچ کر پھر رات کو کسی گھاس پات پر پڑتی ہے اور اس گھاس کو کوئی کھا لیتا ہے تو وہ روح نطفہ کی شکل میں ہو کر کسی عورت کے اندر چلی جاتی ہے اور اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اب بتلاؤ کہ اس سے زیادہ جھوٹ کونسا ہوگا کہ روح کو ایک جسمانی چیز بنا دیا۔

(چشمہ معرفت۔ ص ۱۱۴)

مرزا صاحب نے یہ مضمون اس کتاب میں متعدد مرتبہ لکھا ہے (ملاحظہ ہو صفحات ۱۲۲، ۱۲۸، ۱۲۹ وغیرہ)۔ اس اقتباس میں وید کے پرمیشور پر جھوٹ کا الزام لگایا ہے۔ حالانکہ جھوٹ کے مرتکب خود ہوئے ہیں۔ اس کا ثبوت دینا ہمارے ذمہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب نے ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور پنجاب میں ماسٹر مرلی دھر آریہ سے مباحثہ کیا تھا۔ جس میں وہ حوالہ دیا تھا (جس کی تفصیل آگے آتی ہے)۔ جب مباحثہ مطبوع ہو کر شائع ہوا تو پنڈت لیکھرام آریہ مصنف کتاب 'خبط احمدیہ' کے صفحہ ۶۱ پر بڑی سختی سے اس حوالے کا مطالبہ کیا۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

'ہم مرزا صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اس کا ثبوت دیں کہ ستیارتھ پرکاش میں کہاں ہے کہ روح اوس کی طرح زمین پر کسی بوٹی وغیرہ پر گرتی ہے' (نسخہ خبط احمدیہ ص ۲۶۳)

شکایت بجا ہے۔ یہاں پہنچ کر ہم پنڈت لیکھرام کی شکایت کرنے سے بھی نہیں رک سکتے کہ انہوں نے مرزا صاحب کے مزاج شناس ہونے کے باوجود مرزا صاحب کے اس فعل کو قرآن مجید کی تعلیم کا اثر بتایا ہے۔ چنانچہ پنڈت جی کے دلآزار الفاظ یہ ہیں:

'ناظرین خود ہی انصاف کریں کہ قرآنی تعلیم کی برکت سے حضرت (مرزا صاحب) نے کس قدر چالاکی کی اور کیا ہی الہامی تائید سے اصل عبارت کو راستی سے صحیح صحیح نقل کیا ہے۔' (نسخہ خبط احمدیہ۔ ص ۲۶۳)

پنڈت لیکھرام کی اس تحریر کو جس میں مرزا صاحب کا فعل قرآن مجید کی ہدایت کے ماتحت بتایا گیا ہے ہر ایک آریہ (بشرطیکہ اپنے چوتھے اصول کو ملحوظ رکھے) ناپسند کریگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس مباحثے کا ذکر اسی کتاب (چشمہ معرفت) میں یوں کیا ہے:

'مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ بمقام ہوشیار پور مجھے ایک آریہ مرلی دھر نام سے مباحثہ کا اتفاق ہوا اور میں نے اس کے آگے یہی بات پیش کی کہ دیانند کا یہ قول کہ روح شبنم کی طرح کسی گھاس پات پر پڑتی ہے اور اس کو کوئی شخص کھالیتا ہے تو روح اس ساگ کے ساتھ ہی اندر چلی جاتی ہے اور اس سے بچہ پیدا ہوتا ہے یہ سراسر باطل قول ہے اور اس سے روح کا دو ٹکڑہ ہونا لازم آتا ہے۔ اور اس تقریر میں میں نے ستیارتھ پرکاش کا حوالہ دیا جو دیانند کی ایک کتاب ہے۔ تب مرلی دھر نے ستیارتھ پرکاش پیش کی کہ کہاں اس میں ایسا لکھا ہے۔ تب میرے دل میں خیال گذرا کہ ضرور اس شخص نے کوئی چالاکی کی ہے جو یہ کتاب پیش کرتا ہے ۔ میں نے وعدہ کیا کہ چونکہ میں ناگری نہیں پڑھ سکتا اس لئے بعد میں تلاش کر کے وہ موقعہ اپنی کتاب میں لکھ دونگا۔ پھر میں قادیان آیا اور ایک برہمو صاحب جو نیک طبع اور بے تعصب تھے اور ان کا نام نوبین چندر تھا میں نے انکی طرف ایک خط لکھا کہ کیا آپ مجھے بتلا سکتے ہیں کہ ایسا مضمون ستیارتھ پرکاش کے کس موقعہ پر ہے۔ ان کا جواب آیا کہ یہ مضمون ستیارتھ پرکاش میں موجود ہے مگر یہ آریہ لوگ بڑے چالاک اور افترا پرداز ہیں۔ انہوں نے پہلی کتاب جس میں یہ مضمون تھا تلف کردی ہے اور نئی کتاب چھپوائی ہے اور اس میں سے یہ مضمون نکال دیا ہے اور لکھا کہ وہ پہلی کتاب میرے پاس موجود ہے مگر اب میں لاہور جانے والہ ہوں اور میں نے تمام کتابیں وطن کی طرف بھیج دی ہیں اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ بیس دن کے اندر ستیارتھ پرکاش کے اس مقام کی نقل کر کے بیجدونگا۔ چنانچہ انہوں نے اپنے وعدہ کے مطابق اس مقام کی نقل بھیج دی اور میں نے اس کو اپنی کتاب سرمہ چشم آریہ میں درج کردیا۔'

(چشمہ معرفت ۔ ص ۱۱۸ ۔ ۱۱۹)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے حسب وعدہ سرمہ چشم آریہ میں (

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طبع اول کے بعد) اس کا حوالہ یوں نقل کیا ہے۔

'اب ہم ستیارتھ پرکاش کا وہ مقام لکھتے ہیں جسکے لکھنے کا ماسٹر مرلی دھر کو وعدہ دیا گیا تھا اور وہ یہ ہے۔ ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء آٹھواں سملاس صفحہ ۲۶۳۔

سوال۔ جنم اور موت وغیرہ کس طرح ہوتے ہیں؟

جواب۔ لنگ شریر یعنی جسم دقیق (روح) اور ستھول شریر جسم کثیف باہم ملکر جب ظاہر ہوتے ہیں تب اس کا نام جنم یعنی پیدائش ہوتا ہے اور دونوں کی علیحدگی سے غائب ہو جانے کو موت کہتے ہیں۔

سو اس طرح سے ہوتا ہے کہ روح اپنے اعمال کے نتائج سے گردش کرتی اور اپنے افعال کی تاثیر سے گھومتی ہوئی پانی یا کسی اناج یا ہوا سے ملتی ہے۔ پھر جب وہ پانی یا کسی بوٹی وغیرہ سے مل جاتی ہے تو جیسے جس کے افعال کا اثر یعنی جتنا جس کو سکھ یا دکھ ہونا ضروری ہے خدا کے حکم کے موافق ویسی جگہ اور ویسے ہی جسم میں مل کے شکم مادر میں داخل ہوتی ہے اس کے جسم کے حصہ کی کشش سے اس کا جسم بنتا ہے۔ اس طریقہ سے پرمیشر نے مقرر کر رکھا ہے روح نکلنے کے بعد آفتاب کی کرنوں کے ساتھ اوپر کو کھینچی جاتی ہے اور پھر چاند کے نور کے ساتھ [اوس کی طرح] زمین پر کسی بوٹی وغیرہ پر گرتی ہے۔ پھر بموجب طریقہ مذکورہ بالا جسم اختیار کرتی ہے۔''

(حاشیہ سرمہ چشم آریہ۔ طبع چہارم۔ ص ۶۸۔ ۶۹)

ہر چند مرزا صاحب نے کسی برہمو دوست سے امداد لیکر حوالہ بتانے میں سبکدوشی حاصل کرنے کی کوشش کی۔ مگر ہمارے خیال میں سبکدوشی حاصل نہیں ہوئی۔ بلکہ مزید ذمہ داری بڑھ گئی۔ مرزا صاحب کے پاس تو ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء کی تھی ہی نہیں اور نہ وہ ہندی پڑھ سکتے تھے۔ جس کا ان کو اعتراف ہے۔ ہاں ہم خدا کے فضل سے ہندی پڑھ سکتے ہیں اور ہندی کی اصل ستیارتھ پرکاش ۱۸۷۵ء ہمارے پاس ہے۔ اس لئے ہم اس کی ہندی عبارت مع اردو ترجمہ ناظرین کے سامنے رکھ دیتے ہیں (یہاں مولانا امرتسری نے ہندی عبارت لکھی ہے جو ہمیں لکھنا نہیں آتی اس لئے اس کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھوڑ دیا گیا ہے اور صرف اردو ترجمہ پر اکتفا کیا جارہا ہے جو یوں ہے)۔ اردو ترجمہ ۔روح اور جسم کی ملاوٹ سے ظاہر ہونا اس کا نام پیدائش ہے اور روح و جسم کا علیحدہ ہو کر غائب ہو جانا اس کا نام موت ہے۔ جو اس طرح ہوتا ہے کہ روح اپنے اعمال کی وجہ سے گھومتی ہوئی پانی یا کسی جڑی بوٹی یا ہوا میں ملتی ہے۔ پھر جیسا جس کے افعال کا اثر یعنی سکھ دکھ جتنا جس کو ہونا ضروری ہے پرمیشور کے حکم کے مطابق ویسی جگہ اور ویسے ہی جسم میں مل کر شکم میں داخل ہو جاتی ہے ....روح جسم سے نکل کر باہر کی ہوا میں مل جاتی ہے۔ پھر ہوا کے ساتھ ادھر ادھر گھومتی ہے۔کبھی سورج کی کرنوں کے ساتھ اونچے اور چاند کی کرنوں کے ساتھ نیچے آ جاتی ہے یعنی ہوا کے ساتھ اوپر نیچے اور درمیان رہتی ہے۔'(ترجمہ ہندی ستیارتھ پرکاش مطبوعہ ۱۸۷۵ء)

ناظرین یہ ترجمہ پڑھ کر ہمیں بتائیں کہ مرزا صاحب نے جو دعوی کیا تھا کہ روح اوس کی طرح جڑی بوٹی پر گرتی ہے (جس کا مطالبہ پنڈت لیکھرام نے کیا تھا) مرزا صاحب اس سے سبکدوش ہو گئے ؟ ہر گز نہیں ہوئے۔(حاشا وکلا)۔پس ثابت ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس حوالہ میں غلطی ہی نہیں کی بلکہ بہت ہی جرائت اور دیدہ دلیری سے کام لیا ہے جو ایک قابل مصنف کی شان سے بہت بعید ہے۔مرزا صاحب قادیانی نے یہ الزام آریوں پر کئی جگہ لگایا ہے۔جس کی مثال تاریخ تصنیف میں نہیں ملتی۔ مرزا جی کے مریدو۔

قتل عاشق کسی معشوق سے دور نہ تھا
پر تیرے عہد سے پہلے تو یہ دستور نہ تھا

اس کے علاوہ مرزا صاحب کی جرائت ملاحظہ ہو کہ سوامی دیانند کی تحریر کی غلطی کی وجہ سے ویدوں کو اور ویدوں کے پرمیشر کو جھوٹا کہا [قرآن مجید نے ایسے فعل کو نہائت مذموم قرار دے کر ارشاد فرمایا ہے انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات اللہ ۔ پارہ ۱۴ ۔رکوع ۱۳۔یعنی جھوٹ افترا کرنا بے ایمان لوگوں کا کام ہے] بلکہ اس کتاب میں بہت کچھ تحقیر آمیز الفاظ میں ویدوں کا مذاق اڑایا گیا ہے۔مندرجہ ذیل اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

(ا) الہامی کتاب کی ایک یہ بھی نشانی ہے کہ جس میں یہ مذکور ہو کہ روح بدن سے نکل کر پھر شبنم کی طرح کسی گھاس پات پر پڑتی ہے اور دو ٹکڑے ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرد اور عورت کے اندر چلی جاتی ہے ۔' (چشمہ معرفت ۔ ص ۱۳۰۔۱۳۱)

(۲) غرض اس وجہ سے مضمون پڑھنے والے (آریہ) نے اس نشانی کا ذکر نہیں کیا کہ یہ وید کا بیان ایک غلط بیان ہے ۔ غالباً اس کو یہ بات سوجھ گئی ہے کہ اس نشانی کے پیش کرنے سے وید کا تمام تار و پود جھوٹ کا مجموعہ ثابت ہوگا اور نہ صرف جھوٹ بلکہ اس کی جہالت اور ناواقفیت بھی ثابت ہوگی کہ ایسا خدا کے قانون قدرت سے بے خبر ہے کہ روح کو شبنم کی طرح گھاس پات پر نازل کرتا ہے ۔ حالانکہ گھاس پات کے مادہ کے اندر خود کیڑے موجود ہیں ۔ ان پر یہ کونسی ایسی شبنم پڑی تھی ۔ اس سے کون انکار کرسکتا ہے کہ زمین کے سب نباتات جمادات حیوانات کیڑوں سے بھرے ہوئے ہیں ۔ اور زمینی مادہ کے سب کچھ اندر ہے اوپر سے کچھ نہیں آتا'۔

(چشمہ معرفت ۔ ص ۱۳۲)

(۳) کیا وید کے رشیوں کے معدہ اور دماغ اور دوسرے اعضاء میں کیڑے نہیں تھے؟ اور مرد اور عورت کی منی بھی کیڑوں سے خالی نہیں ۔ اور زمین اور زمین کے نیچے کون سا ایسا مادہ ہے جو کیڑوں سے خالی ہے ۔ آریوں کو خیال کرنا چاہیے تھا کہ کب اور کس راہ سے ان پر شبنمی روح پڑ گئی ۔ آخر جھوٹ کی کوئی حد ہے ۔ لیکن وید تو جھوٹ بولنے میں حد سے بڑھ گیا اور اس نے خدا کے بدیہی اور محسوس اور مشہود اور قدیم قانون قدرت کو ایسا ہاتھ سے پھینک دیا جیسا کہ کوئی ایک کاغذ کو ٹکڑے ٹکڑے کرکے پھینک دے ۔'

(چشمہ معرفت ۔ ص ۱۳۲)

ناظرین کرام ! جرمنی کے ڈکٹیٹر ہٹلر نے اپنی کتاب میری جدوجہد میں لکھا ہے کہ جھوٹ کو باور کرانے کا طریق یہی ہے کہ بار بار اس کا ذکر کیا جائے ۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ لوگ آخر کار باور کرلیں گے ۔ ہم نے سمجھا تھا کہ اس تجویز کا موجد ہٹلر ہے لیکن مرزا صاحب کی تصنیفات دیکھ کر ہماری رائے بدل گئی ۔ اب ہم اس رائے پر مضبوطی سے قائم ہوگئے ہیں کہ اس تجویز کے اول مرتکب عامل مرزا صاحب قادیانی ہی ہیں جو جھوٹ کو باور کرانے کیلئے اس کو بار بار دہرایا کرتے تھے ۔ یہ تو ایک ہی مثال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ہم نے آپ کی تصنیفات میں ایسی بہت سی مثالیں دیکھی ہیں جن کے ذکر کرنے کا یہاں موقع نہیں ہے۔ ملاحظہ فرمایئے کہ آپ نے سوامی دیانند کی کتاب ستیارتھ کا حوالہ دیا ہے جو بجائے خود غلط ہے، پھر اس غلطی کو ویدوں کے سر تھوپ دیا ہے۔ حالانکہ سوامی دیانند نے اگر ایسا کہا ہے تو ویدوں کے حوالہ سے نہیں کہا۔ پھر خواہ مخواہ ویدوں کی تحقیر کرنا اور مذاق اڑانا کسی قابل مصنف کا کام نہیں ہوسکتا۔ مرزا صاحب

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تمہارے زمانے میں دستور نکلا

(۷) عقیدہ قدامت نوعی

آریوں کا عقیدہ ہے کہ روح اور مادہ قدیم ہے۔ مرزا صاحب نے اس عقیدہ تو خوب مذاق اڑایا ہے مگر خود اپنا عقیدہ جو بتایا ہے وہ اس سے بھی زیادہ پر مذاق ہے۔ اسکی تشریح یہ ہے کہ مخلوق کے افراد تو یقیناً حادث ہیں خواہ وہ کسی نوع کے ہوں مگر سلسلہ نوع قدیم ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں۔

خدا کی صفات خالقیت رازقیت وغیرہ سب قدیم ہیں حادث نہیں ہیں۔ پس خدا تعالی کی صفات قدیمہ کے لحاظ سے مخلوق کا وجود نوعی طور پر قدیم ماننا پڑتا ہے نہ شخصی طور پر۔ یعنی مخلوق کی نوع قدیم سے چلی آتی ہے۔ ایک کے بعد دوسری نوع خدا پیدا کرتا چلا آیا ہے۔ سو اسی طرح ہم ایمان رکھتے ہیں اور یہی قرآن شریف نے ہمیں سکھایا ہے۔ [چشمہ معرفت۔ ص۱۶۰]

ایضاً۔ اس مضمون کی تکمیل مرزا صاحب نے اسی کتاب میں دوسری جگہ یوں کی ہے۔

’خدا کی صفت افنا اور اہلاک بھی ہمیشہ اپنا کام کرتی چلی آتی ہے۔ وہ کبھی معطل نہیں ہوتی‘ (چشمہ معرفت۔ ص ۲۶۸)

ناظرین! اس تکمیل کی تشکیل قادیان کے ممتاز عالم مولوی میر محمد اسحاق جو مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کے ماموں ہیں۔ مرزا صاحب کی تعلیم کے ماتحت یوں کرتے ہیں۔

’جب سے خدا ہے تب ہی سے وہ مخلوق پیدا کرتا چلا آیا ہے اور جب تک وہ رہے گا اور ہمیشہ رہیگا اس وقت تک وہ مخلوق پیدا کرتا چلا جائیگا۔ نہ خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے پیدا کرنے کی ابتدا ہے نہ انتہا۔ (کتاب حدوث روح و مادہ۔ص ۲۴۴)

مرزا صاحب کے مذکورہ بالا اقتباس میں کئی غلطیاں ہیں۔جن کی تفصیل یہ ہے۔

اول: کسی موصوف کی صفات دو قسم کی ہوتی ہیں۔ایک اضطراری دوسری اختیاری۔ اضطراری صفت وہ ہوتی ہے جسے موصوف روک نہ سکے۔ جیسے سورج کی صفت روشنی ہے اور آگ کی صفت حرارت وغیرہ۔اختیاری صفت وہ ہوتی ہے جسے موصوف اپنے حسب منشا جاری کرسکتا ہے یا روک سکتا ہے۔ جیسے کاتب کا لکھنا یا متکلم کا بولنا۔یہ بات قابل غور ہے کہ خدا تعالی کی صفات کس قسم کی ہیں۔اضطراری ہیں یا اختیاری ؟ اسلامی شریعت کے علاوہ عقل سلیم بھی شہادت دیتی ہے کہ خدا کی صفات اضطراری نہیں ہیں بلکہ اختیاری ہیں۔خود مرزا صاحب قادیانی خدا کو مدبر بالارادہ مانتے ہیں۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۴۸)۔

سب سے بڑا ثبوت جو ہر ایک سمجھ سکتا ہے یہ ہے کہ بظاہر خدا تعالی کی بعض صفات میں تضاد بلکہ تناقض ہے مثلاً احیا (زندہ کرنا) اور اہلاک (مار ڈالنا)۔اگر یہ دونوں صفتیں باوجود قدامت اضطراری ہوتیں تو مخلوقات کی کیا حالت ہوتی ؟ اگر احیا کا اثر ہوتا تو سب چیزیں موجود ہو جاتیں۔اگر افنا کا اثر ہوتا تو کوئی چیز وجود پذیر نہ ہوتی۔

دوسری غلطی: علم منطق کا اصول ہے کہ کلی طبعی کا وجود خارجی اسکے افراد میں ہوتا ہے۔ والحق ان وجود الطبعی بمعنی وجود اشخاصه (تہذیب منطق) پس نوع بحیثیت نوع ایک کلی طبعی ہے۔اس کا خارجی وجود کسی فرد کے ضمن میں ہوگا وہ فرد چونکہ مرکب ہوگا اس لئے بحکم کل مرکب حادث وہ حادث ہوگا۔پھر قدامت نوعی کا وجود کیسے متحقق ہوگا۔

تیسری غلطی: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مادہ کو حادث مانتے ہیں اور مادہ اولی سے عناصر بنتے ہیں اور عناصر کی ترکیب سے موالید ثلاثہ بنتے ہیں۔جس نوع کا مادہ حادث ہے وہ نوع کیسے قدیم ہوسکتی ہے۔

چوتھی غلطی: مرزا صاحب کا مسلمہ ہے کہ مادہ ہر حالت میں حادث ہے اور آریوں کا عقیدہ ہے کہ مادہ حالت اولی میں قدیم ہے مگر بصورت عناصر مرکب ہونے کی وجہ سے حادث ہے۔اس لئے پرمیشور [خدا] کی ضرورت ثابت ہوتی ہے۔مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریوں کو الزام دیتے ہیں کہ تمہارے عقیدہ (قدامت مادہ وغیرہ) کی رو سے خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں ملتا۔ آریہ ان کے جواب میں کہہ سکتے ہیں کہ اگر ہمارے عقیدہ (قدامت مادہ) کی وجہ سے خدا کی ہستی کا ثبوت نہیں ملتا تو تمہارے عقیدہ قدامت نوعی سے بھی نہیں مل سکتا۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق مرکب کی ترکیب اگر خالق کے وجود کی مثبت نہیں ہے تو آپ کے عقیدہ کی رو سے کیسے مثبت ہوگی؟

مرزا صاحب کا کمال: موصوف کی تصنیفات میں ہم نے یہ کمال دیکھا ہے کہ وہ اپنی بہت سی باتوں کی تردید خود ہی کر جاتے ہیں۔ انکو اسکی خبر بھی نہیں ہوتی جو دراصل تصرف قدرت ہے۔ چنانچہ اسی مسئلہ کے متعلق فرماتے ہیں۔

ابتدا میں خدا کی صفت وحدت کا دور تھا... یہ دور قدیم اور غیر متناہی ہے۔
صفت وحدت کے دور کو دوسری صفات پر تقدم زمانی (حاصل) ہے۔'

(چشمہ معرفت۔ص ۲۶۳)

اہل علم غور فرمائیں کہ جس صورت میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسلم ہے کہ وحدت الٰہی کو دوسری صفات پر تقدم زمانی حاصل ہے تو مخلوقات کیلئے قدامت نوعی کہاں رہی۔ سچ ہے

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا

(۸) خدا کہاں سے پیدا ہوا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آریوں سے یہ عجیب سوال کیا ہے کہ خدا کہاں سے پیدا ہوا؟ چنانچہ آپ کے الفاظ ہیں۔

' آریوں کی بڑی غلطی یہ ہے کہ وہ خدا کی بے انتہا قدرتوں اور بے انتہا اسرار کو اپنے نہایت محدود علم کے پیمانہ سے ناپتے ہیں اور جو باتیں انسان کیلئے غیر ممکن ہیں وہ خدا کے نزدیک بھی غیر ممکن ٹھراتے ہیں۔ اسی بنا پر ان کا اعتراض ہے کہ روحیں کہاں سے پیدا ہوئیں اور مادہ کہاں سے پیدا ہوا؟ تعجب کہ وہ پہلے کیوں اس سوال کو حل نہیں کرتے کہ خدا کہاں سے اور کس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طرح پیدا ہوا۔ جبکہ اس بات کو ماننا پڑتا ہے کہ خدا کی قدرتیں ناپیدا کنار ہیں اور اس کے اسرار وراء الوراء ہیں اور ہمارے مشاہدات اسکے گواہ ہیں۔ تو پھر یہ بیہودہ منطق خدا تعالیٰ کی قدرت کی نسبت کیوں استعمال کی جاتی ہے'۔

(چشمہ معرفت۔ص ۱۶۱)

یہ سوال سن کر ہماری حیرت کی حد نہیں رہی کہ ہم مرزا صاحب کی نسبت کیا رائے قائم کریں۔ ہم سچ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب اگر زندہ ہوتے تو ہم ان کی خدمت میں حاضر ہو کر باادب پوچھتے کہ جناب آپ کا یہ سوال آریوں پر اس صورت میں وارد ہوسکتا تھا جبکہ روح مادہ اور خدا کی حقیقت فریقین میں یکساں مسلّم ہوتی۔ حالانکہ ایسا نہیں ہے۔ آپ روح مادہ کو مخلوق و حادث مانتے ہیں اور آریہ ان کو غیر مخلوق اور قدیم کہتے ہیں۔ مگر خدا کی ذات کو دونو فریق قدیم مانتے ہیں۔ اس لئے آریہ آپکے عقیدہ حدوث روح و مادہ کی بنا پر آپ سے پوچھتے ہیں کہ خدا نے ان چیزوں کو کس چیز سے پیدا کیا۔ آپ اس کا جوب کسی اور طریق سے دیتے تو اچھا ہوتا لیکن یہ کیا غضب کیا کہ الٹا ان پر سوال کر دیا کہ خدا کہاں سے پیدا ہوا؟ کیا آریہ لوگ خدا کو مخلوق مانتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ پھر ان پر یہ سوال کیوں وارد کیا گیا؟

ایک مولوی صاحب نے کسی دیہاتی بے نماز کو نماز کا وعظ فرمایا۔ دیہاتی نے کہا کہ مولوی صاحب پہلے یہ سوال حل کر دیجئے کہ آپ نے اپنے بیٹے کی شادی میں جو دعوت کی تھی تو کھانے میں نمک زیادہ کیوں ڈالا تھا۔ مولوی صاحب نے بڑے تعجب سے کہا کہ میری نصیحت سے اس بات کا کیا تعلق؟ دیہاتی نے جواب دیا کہ تعلق ہو نہ ہو یونہی بات سے بات نکل آتی ہے۔

(۹) مرزا صاحب کی معقولیت یا نسیان

آپ نے اس کتاب میں ایک عجیب اصول لکھا ہے کہ۔

' یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی زبان تو کوئی اور ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہ سکے۔ کیونکہ اس میں تکلیف ما لا یطاق ہے (چشمہ معرفت۔ص ۲۰۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے برعکس آپ براہین احمدیہ میں اپنا انگریزی الہام

آئی لو یو

[I Love You]۔

آئی شل گو یو لارج پارٹی آف اسلام

[I shall give you large party of Islam]

درج کرکے لکھ چکے ہیں کہ میں اس کا ترجمہ نہیں جانتا۔ اصل الفاظ یہ ہیں

' چونکہ اس وقت کوئی انگریزی خواں نہیں ہے اور نہ اس کے پورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنی کے لکھا گیا۔' (براہین احمدیہ۔ ص ۵۵۶)

ناظرین! اگر الہام کے وقت کوئی انگریزی دان نہیں تھا تو کاپی لکھتے وقت مل جاتا یا کتاب کی طباعت کے وقت مل سکتا تھا۔ یہ کتاب امرتسر میں چھپی ہے جہاں اس زمانہ میں بھی سینکڑوں انگریزی دان موجود تھے۔ جانے دیجئے کہ انگریزی دان موجود تھے یا نہیں۔ بہر حال الہام کے مخاطب (مرزا صاحب) انگریزی دان نہیں تھے۔ تاہم الہام ان کو انگریزی میں ہوا۔ بقول مرزا غلام احمد صاحب اس کی ایک وجہ تو الہام کی بیہودگی ہے۔ دوسری وجہ بقول شاعر

شوخ من ترکی و من ترکی نمے دانم

(۱۰) پنڈت لیکھرام کی موت سے ویدکی تردید

مرزا غلام احمد صاحب اور ان کے حواری لیکھ رام کے قتل کے واقعہ کو بہت بڑا معجزہ بتایا کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس واقعہ کو ویدوں کی تکذیب پر بطور دلیل پیش کرتے ہیں۔ ہم پہلے بتا چکے ہیں کہ اس رسالہ میں ہماری غرض مرزا صاحب کے استدلالات پر بحث کرنا ہے۔ ان کے عقائد اور الہامات سے تعرض کرنا نہیں ہے۔ چونکہ مرزا صاحب قادیانی نے اس واقعہ (قتل لیکھ رام) کو تکذیب وید پر بطور دلیل پیش کیا ہے اس لئے اس پر بحث کرنا اس رسالہ کے موضوع میں آسکتا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں نے لیکھ رام کے قتل ہونے کا الہام شائع کیا تھا بلکہ تاریخ بھی بتادی تھی۔ اس کے متعلق آپ لکھتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا بموجب اصول آریوں کے وید کے بعد الہام الٰہی ہونا یہ خارق عادت امر نہیں ہے پس جب لیکھ رام کی موت نے اس بات کو ثابت کردیا کہ وہ قادر خدا اس زمانہ میں بھی برخلاف وید کے مقرر کردہ قانون کے الہام کرتا ہے تو وید کا سارا قانون قدرت دریا برد ہوگیا۔اس صورت میں وید کی بات کا کوئی بھی اعتبار نہ رہا۔ظاہر ہے کہ جب ایک بات میں کوئی جھوٹا ثابت ہو جائے تو پھر دوسری باتوں میں بھی اس پر اعتبار نہیں رہتا۔'

(چشمہ معرفت۔ص۲۲۲)

اس اقتباس کو ہم اپنے لفظوں میں دلیل کی شکل میں پیش کریں تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ بقول آریہ قضیہ سالبہ کلیہ کے طور پر ویدوں کے بعد الہام کا نزول بند ہے۔مجھ مرزا قادیانی کو پنڈت لیکھ رام کے قتل کے متعلق جو الہام ہوا تھا وہ سچا ہوگیا۔لہذا میرا یہ الہام بصورت موجب جزئیہ کے ویدوں کے سالبہ کلیہ کی نقیض بن کر ابطال وید کا موجب ہوا۔

ناظرین! یہ ہے ہمارے لفظوں میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے استدلال کی منطقیانہ تقریر۔اب اس کا جواب سنئے۔

پنڈت لیکھ رام سے متعلق مرزا غلام احمد صاحب نے جو پیشگوئی کی تھی وہ اس کے قتل یا موت کی نہ تھی بلکہ خارق عادت عذاب کی تھی۔ہمارے اس دعوی کا ثبوت اس معاہدہ سے ہوسکتا ہے جو پنڈت لیکھ رام اور مرزا صاحب قادیانی کے درمیان پیش گوئی کے خاتمہ کے متعلق ہوا تھا۔جسے خود مرزا صاحب قادیانی نے بھی شائع کیا تھا۔آپ کے الفاظ میں مذکورہ معاہدہ کی عبارت یہ ہے۔

'وہ معاہدہ جو نشانوں کے دیکھنے کے لئے اس راقم (مرزا) اور لیکھ رام کے مابین تحریر پایا تھا...اس معاہدے کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کوئی پیشگوئی لیکھ رام کو سنائی جائے اور وہ سچی نہ ہو تو وہ ہندو دھرم کی سچائی کی دلیل ہوگی (مولانا امرتسری یہاں فرماتے کہتے ہیں یہ کیسی غلط شرط ہے۔مرزا صاحب کی یا کسی اور ملہم کی پیشگوئی غلط ہونے سے یہ نتیجہ تو نکل سکتا ہے کہ پیشگوئی کرنے والہ جھوٹا ہے لیکن اس سے یہ ثابت کرنا یا اسے تسلیم کرنا کہ ہندو مذہب سچا ہے کسی قابل مصنف کا کام نہیں۔مرزائی دوستو کیا کہتے ہو)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور فریق پیش گوئی کرنے والے (مرزا ملہم) پر لازم ہوگا کہ آریہ مذہب اختیار کرے یا تین سو ساٹھ روپیہ لیکھ رام کو دیدے ...اگر پیش گوئی کرنے والہ سچا نکلے تو اسلام کی سچائی کی یہ دلیل ہوگی اور پنڈت لیکھ رام پر یہ واجب ہوگا کہ اسلام قبول کرے ...پھر اس کے بعد وہ پیشگوئی بتائی گئی جس کی رو سے ٦ ۔مارچ ١٨٩٧ء کو لیکھ رام کی زندگی کا خاتمہ ہوا۔'

(استفتاء مصنفہ مرزا غلام احمد۔ ص ۹)

ناظرین کرام! یہ معاہدہ صاف بتا رہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی الہامی پیش گوئی کا وقوع ایسے طریق پر ہونا چاہیے تھا کہ پنڈت لیکھ رام اسلام قبول کر سکتا یعنی زندہ رہتا۔ پس اس کا مر جانا یا مارا جانا پیش گوئی کی تصدیق نہیں بلکہ تکذیب کرتا ہے ۔ کیونکہ اس کیلئے اسلام قبول کرنے کا موقع ہی نہیں رہا۔ یہ ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا استدلال اور ہماری طرف سے اس کا ابطال۔اس پیشگوئی کی تفصیل ہمارے رسالہ 'لیکھ رام اور مرزا' میں ملاحظہ ہو۔

(۱۱) نیستی سے ہستی کا ثبوت

فلاسفہ یونان اور براہمہ ہند پیدائش دنیا کے سلسلہ میں قدامت مادہ کے قائل رہے ہیں۔یعنی وہ نیستی سے ہستی نہیں مانتے۔موجودہ آریہ بھی انہی کے ہم خیال ہیں کہ نیستی سے ہستی نہیں ہوسکتی۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان سب کو جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔

'جب سے خدا نے مجھے یہ علم دیا ہے کہ خدا کی قدرتیں عجیب در عجیب اور عمیق در عمیق اور وراء الوراء اور لا یدرک ہیں۔تب سے میں ان لوگوں کو جو فلسفی کہلاتے ہیں پکے کافر سمجھتا ہوں اور چھپے ہوئے دہریہ خیال کرتا ہوں۔ میرا خود ذاتی مشاہدہ ہے کہ کئی عجائب قدرتیں خدا تعالی کی ایسے طور پر میرے دیکھنے میں آئی ہیں کہ بجز اسکے کہ ان کو نیستی سے ہستی کہیں اور کوئی نام ان کا ہم رکھ نہیں سکتے ... اس کی قدرت کا یہ راز ہے کہ وہ نیست سے ہست کرتا ہے جیسا کہ اس بات پر ہزارہا نمونے ہماری نظر کے سامنے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض درخت ایسے ہیں کہ ان کے پھل جیسے جیسے پکتے جاتے ہیں وہ پر دار کیڑوں کی طرح بنتے جاتے ہیں اور بعض درخت ایسے ہیں کہ ان کے پتوں میں بڑے بڑے پرندے پیدا ہو جاتے ہیں ان میں سے ایک آک کا درخت بھی ہے اور اسکی نظیریں ہزارہا ہیں نہ صرف ایک دو۔ پس اس جگہ بجز اس کے کیا کہہ سکتے ہیں کہ وہ نیستی سے ہستی ہے اور یہ ایک ایسا راز قدرت ہے کہ ہم اس کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتے۔' (چشمہ معرفت ص ۲۶۹)

ہم حیران ہیں کہ اس کو مخالف کے دعوی کی تردید کہیں یا تسلیم۔ مرزا صاحب کے مریدوں کو اس پر خاص توجہ کرنی چاہیے نہ بحیثیت مرید جس کا اصول ہو کہ

پیر من خس است اعتقاد من بس است

بلکہ ایک محقق متکلم کی طرح سوچنا چاہیے۔ مرزا صاحب نے جو مثالیں پیش کی ہیں ان میں نیستی سے ہستی کا ثبوت ملتا ہے یا ہستی سے ہستی کا؟ پھلوں وغیرہ میں کیڑے پیدا ہونا تو مادے کا ثبوت دے رہا ہے۔ آریہ کہہ سکتے ہیں کہ پھل وغیرہ تو بجائے خود کیڑوں کی پیدائش کیلئے مادہ کا حکم رکھتے ہیں۔ ہمارے خیال میں مرزا صاحب قادیانی بدن کی جوؤں اور چارپائی کے کھٹملوں کی مثالیں پیش کرتے تو مذکورہ بالا مثال سے اچھا ہوتا۔ گو یہ بھی اس شعر کا مصداق ہوتا

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید و گفت باراں شد

لطیفہ ۔ مذکورہ بالا اقتباس میں مرزا صاحب فلاسفروں پر بہت خفا نظر آتے ہیں۔ چنانچہ آپ ان کا نام پکے کافر رکھتے ہیں۔ لیکن آگے چل کر آریوں کے اعتراض متعلقہ شیطان کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں کہ انسان کے دل میں دو قسم کے القا ہوتے ہیں۔ ایک نیک دوسرا بد۔ نیک القا کی تحریک فرشتہ کی طرف سے ہوتی ہے اور بد القا کی تحریک شیطان کی طرف سے۔ پھر اپنی دلیل کی تائید یا پشتیبانی انہی پکے کافروں کے قول سے کرتے ہیں۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں۔

' قدیم عقلمندوں اور فلاسفروں نے مان لیا ہے کہ القاء کا مسئلہ بیہودہ اور لغو نہیں ہے۔ بے شک انسان کے دل میں دو قسم کے القاء ہوتے ہیں۔ نیکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا القاء اور بدی کا القاء۔ (چشمہ معرفت ۔ص ۲۸۰ ۔ ۲۸۱)

مجھے خیال آتا ہے کہ یہ پکے کافر (فلاسفر) مرزا غلام احمد صاحب کا یہ اقتباس دیکھ کر بڑے ترنم سے یہ شعر پڑھیں گے

وفا کے واسطے میری تلاش ہوتی ہے
کوئی زمانہ میں جب دوسرا نہیں ملتا

(۱۲) اہل زمانہ کی حالت سے استدلال

مرزا غلام احمد صاحب نے اس استدلال میں بہت طوالت سے کام لیا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ عوام کی گمراہی کے علاوہ علماء اسلام اور امرائے اسلام کی بد اعمالیاں میرے مبعوث ہونے کے اسباب ہیں ۔ میری پیشگوئیاں اور دعائیں اور مخالفین کے ساتھ میرے مباہلے میری صداقت کے نشانات ہیں۔ چنانچہ آپ کی طویل عبارت کو ہم بالاختصار چند نمبروں میں پیش کرتے ہیں۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں۔

۱: عوام الناس میں جس قدر بد رسمیں پھیلی ہوئی ہیں جو مخلوق پرستی تک پہنچ گئی ہیں ان کے بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔بعض پیر پرستی میں اس قدر حد سے بڑھ گئے ہیں جو اپنے پیروں کو معبود قرار یدیا ہے۔ (چشمہ معرفت ۔ص ۳۱۱)

۲: وہ لوگ جو پیر اور سجادہ نشین کہلاتے ہیں اکثر لوگوں میں ان میں سے بدعملی حد سے بڑھ گئی ہے اور وہ لوگ خدا تعالی کی طرف نہیں بلکہ اپنی طرف بلاتے ہیں اور اکثر ان میں بڑے چالاک اور دین فروش ہوتے ہیں ۔ (چشمہ معرفت ۔ص ۳۱۱)

۳: اکثر علماء کے کام ملونی سے خالی نہیں ہیں۔ وہ علوم نبویہ کے وارث کہلاتے ہیں مگر ان پاک علوم کے خلاف کام کرتے ہیں۔ روحانیت اور اخلاص اور صدق و وفا سے کچھ بھی ان کو خبر نہیں۔ (چشمہ معرفت ۔ص ۳۱۱)

۴: اس زمانہ میں اسلام کے اکثر امراء کا حال سب سے بدتر ہے ۔ وہ گویا خیال کرتے ہیں کہ وہ صرف کھانے پینے اور فسق و فجور کیلئے پیدا کئے گئے ہیں۔ دین سے وہ بالکل بے خبر اور تقوی سے خالی اور تکبر اور غرور سے بھرے ہوئے ہوتے ہیں (چشمہ معرفت ۔ص ۳۱۲)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵: یہ تو اس زمانہ کے اکثر مسلمانوں کا اندرونی حال ہے اور جو بیرونی مفاسد پھیل گئے ہیں انکا تو شمار کرنا مشکل ہے۔ اسلام وہ مذہب تھا کہ اگر مسلمانوں میں سے ایک آدمی بھی مرتد ہو جاتا تھا تو گویا قیامت برپا ہو جاتی تھی۔ مگر اب اس ملک میں مرتد مسلمان جو عیسائی ہو گئے یا جنہوں نے اور مذھب اختیار کرلیا ہے دو لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔ بلکہ مسلمانوں کی ادنی اور اعلی قوموں میں سے کوئی ایسی قوم نہیں جس میں سے ایک گروہ عیسائی نہ ہو گیا ہو۔ (چشمہ معرفت۔ص۔۳۱۲)

۶: اس زمانہ میں جس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے خدا تعالی نے مجھے اصلاح کرنے کیلئے مامور کر کے بھیجا اور میرے ہاتھ پر نشان دکھلائے .. جو معجزات مجھے دیئے گئے بعض ان میں سے وہ پیشگوئیاں ہیں جو بڑے بڑے غیب کے امور پر مشتمل ہیں کہ بجز خدا کے کسی کے اختیار اور قدرت میں نہیں کہ ان کو بیان کر سکے اور بعض دعائیں ہیں جو قبول ہو کر ان سے اطلاع دی گئی اور بعض بد دعائیں ہیں جن کے ساتھ شریر دشمن ہلاک کئے گئے۔ (چشمہ معرفت۔ص۳۱۳)

اس تقریر کو بطریق استدلال یوں سمجھنا چاہیے کہ چونکہ اس زمانہ میں بیشمار مفاسد پیدا ہو گئے تھے جو اس امر کے متقاضی تھے کہ کوئی مصلح آئے جو ان خرابیوں کی اصلاح کرے، اس بنا پر خدا نے مجھے مصلح اعظم بنا کر بھیجا ہے۔ میرے دعوے کی صداقت میری پیشگوئیاں میری دعائیں اور میرے وہ مباہلے گواہ ہیں جن کے اثر سے میرے دشمن ہلاک ہو گئے۔

ناظرین! مرزا صاحب نے اپنے دعوے کی صداقت پر اپنی پیش گوئیوں سے جو استدلال کیا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ آپ کی پیش گوئیوں میں سے تین اہم پیش گوئیاں اس ملک کی تین بڑی قوموں سے متعلق تھیں۔ پہلی پیش گوئی کا تعلق مسلمانوں سے تھا جس کا مفصل ذکر کتاب ہذا میں سابقاً ہو چکا ہے۔ دوسری پیشگوئی عیسائیوں کے متعلق تھی یہ بھی غلط ثابت ہوئی جیسا کہ بتایا جا چکا ہے۔ تیسری پیش گوئی ہندوؤں سے متعلق تھی اس کا ذکر بھی اسی کتاب میں سابقاً آچکا ہے۔ ان کے علاوہ مرزا صاحب کی کچھ اور پیشگوئیاں بھی ہیں۔ ان سب کا ذکر ہماری کتاب 'الہامات مرزا' وغیرہ میں ملتا ہے۔ جس میں آپکی تمام پیشگوئیوں کو غلط ثابت کیا گیا ہے۔ مباہلہ والی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دلیل بھی غلط ہے کیونکہ مباہلے کی صحیح تعریف جو فریقین میں مسلم ہے بالفاظ مرزا صاحب قادیانی یہ ہے۔

'مباہلہ کے معنی لغت اور نیز شرعی اصطلاح کے رو سے یہ ہیں کہ دونو فریق ایک دوسرے کے لئے عذاب اور خدا کی لعنت چاہیں۔' (اربعین نمبر۲)

اس تعریف کے ماتحت مرزا غلام احمد صاحب کا مباہلہ صرف ایک ہی شخص (صوفی عبدالحق غزنوی) کے ساتھ بمقام امرتسر ماہ مئی ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مرزا صاحب صوفی صاحب سے پہلے فوت ہو گئے تھے۔

البتہ مسئلہ دعا خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ جماعت احمدیہ مرزا صاحب کی دعا کی قبولیت سے منکر ہو جاتی ہے۔ سنئے۔ آپ کی اہم اور اشہر دعا ہم پیش کرتے ہیں جس کی قبولیت کے متعلق بقول مرزا صاحب ان کو خدا کی طرف سے الہام بھی ہوا تھا۔ اس کی سرخی مرزا صاحب کے قلم سے یوں مرقوم ہے۔

<u>مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ</u>

اس سرخی کے نیچے قرآن مجید کی ایک آیت لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں۔

یستنبئونك احق هو۔ قل ای و ربی انه لحق

اس آیت سے آپ کا مقصود یہ بتانا ہے کہ میں نے مولوی ثناء اللہ کے حق میں جو دعا کی ہے وہ بحکم خدا ضروری پوری ہو کر رہے گی۔ اس دعا کا خلاصہ یہ ہے:

مولوی ثناء اللہ صاحب! تم نے مجھے دکھ دیا۔ دور دراز ملکوں میں مجھے بدنام کیا کہ یہ شخص جھوٹا ہے۔ پس میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر مطلق خدا! ہم دونوں میں سچا فیصلہ فرما۔ جو تیری نظر میں جھوٹا ہے اس پر سچے کی زندگی میں موت وارد کر۔ ربنا افتح بیننا و بین قومنا بالحق و انت خیر الفاتحین۔ مرزا غلام احمد مسیح موعود۔ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء۔

اس دعا کے بعد مرزا صاحب کو الہام ہوا:

اجیب دعوة الداع۔ اخبار بدر قادیان۔ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

پس مرزا صاحب کی یہی ایک دعا ہے جس کی بابت ہمارا عقیدہ ہے کہ ضرور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبول ہوئی ۔مگر جماعت احمدیہ اس کی قبولیت سے انکاری ہے۔

المختصر: ساری کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نہ مسیح موعود تھے، نہ مجدد زماں، نہ صاحب الہام ۔ یہاں تک کہ قابل مصنف بھی نہ تھے ۔ باوجود اس کے ان کے اتباع محض اپنی قلبی شہادت سے ان کو مسیح موعود، مجدد اور تصنیف میں سلطان القلم سمجھتے ہیں ۔گویا یہ شعران کے حق میں بخوبی صادق ہے کہ

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے وہ ان میں کیا دیکھتے ہیں

اطلاع ۔ضرورت ہوئی تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی باقی کتابوں پر بھی نظر کی جائیگی ۔انشاءاللہ

وما توفیقی الا باللہ ابوالوفا ثناءاللہ کفاہ اللہ امرتسری

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

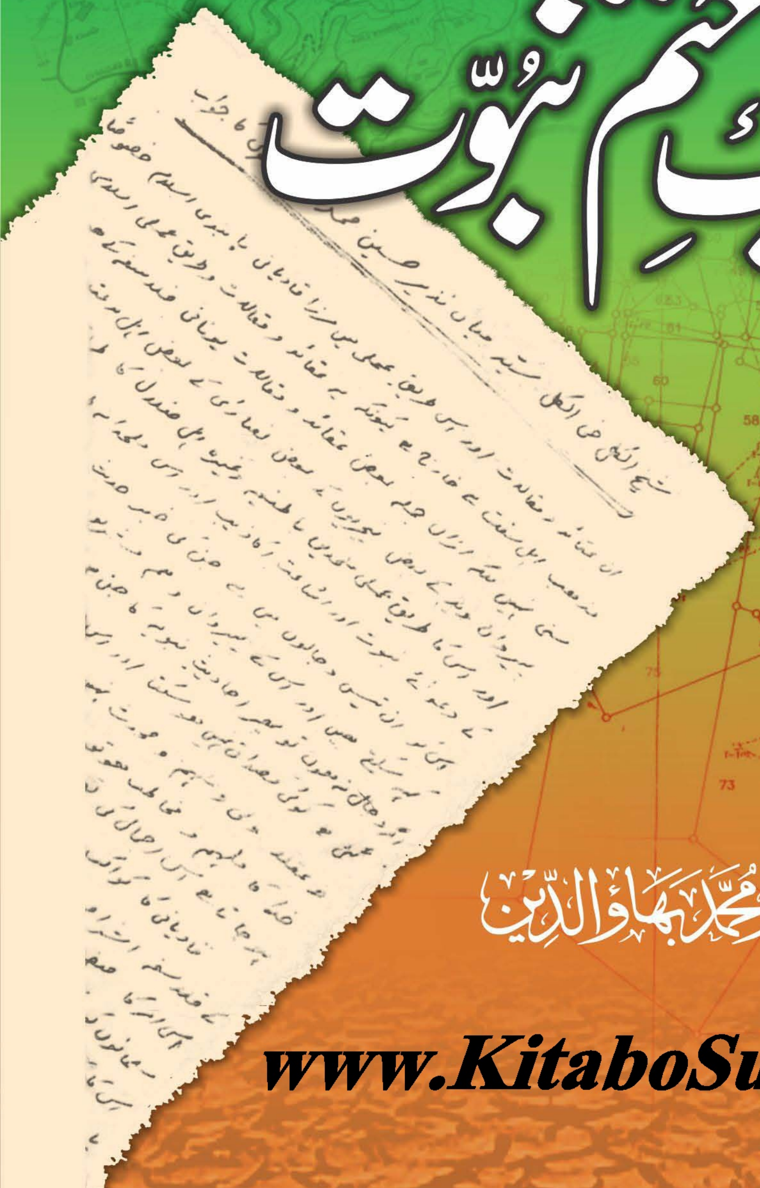

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم
مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام
قل أطیعوا اللہ وأطیعوا الرسول
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

ا

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ و سوم (۵۳)

قادیانی مشن (۱۶)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ و سوم (۵۳) قادیانی مشن (۱٦)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۴۴۸
سال اشاعت	۲۰۱۴ء
زیر اہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۱۱
کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا	۱۲
تصنیفات مرزا	۱۶
الفضل کو ہمارا جواب	۱۸
مسیح موعود اور فریضہ حج	۲۰
سیالکوٹ میں درس قرآن پر قادیان میں غیظ وغضب	۲۱
امام مہدی شیعہ اور بہائی	۲۳
سرحدی ملاؤں کی حالت اور مرزا کی ناکامی	۲۵
اتحادیوں کی فتح اب تک کیوں نہیں ہوئی	۲۸
خلیفہ کی اطاعت	۲۹
اہل پیغام لاہور جواب دیں	۳۱
سیاست اور مسیح موعود	۳۲
کیا مرزا صاحب صادق نبی تھے	۳۴
جماعت احمدیہ کے لئے قابل غور ایک بات	۳۶
اصلی اور نقلی احمد۔۱	۳۷
اصلی اور نقلی احمد۔۲	۴۳
اصلی اور نقلی احمد۔۳	۴۵
و اذا العشار عطلت	۴۸
کاٹھیاواڑ کے دوست خبردار	۵۱
مصلح موعود آیا اور چلا گیا	۵۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری مصلح موعود	۵۵
علمی اور روحانی قابلیت کا معیار۔۱	۵۸
علمی اور روحانی قابلیت کا معیار۔۲	۶۱
مصلح موعود قادیانی اور حضرت عمر خلیفہ ثانی	۶۵
مصلح موعود اور جلسہ ہوشیار پور	۶۸
مصلح موعود لڑکا	۷۰
لاہوری مصلح موعود	۷۲
لاہوری امیر کی رائے قادیانی جماعت کے متعلق	۷۷
پیر پرستی لعنت ہے	۷۸
احمدیت کے غلبہ کے لئے دعا	۸۲
پیغام صلح کیوں نہیں بولتا؟	۸۵
امیر جماعت لاہوری کا فیصلہ	۸۶
مکتوب مفتوح بنام چوہدری ظفر اللہ قادیانی	۸۸
بہائیہ اور مرزائیہ میں مشابہت	۸۹
خلیفہ قادیان کا چیلنج تفسیر نویسی	۹۲
ظفر اللہ کا جواب اور میرا جواب الجواب	۹۶
واقعہ دہلی کا اثر خلیفہ قادیان کے دماغ اور زبان پر	۹۸
ثناء اللہ کا انجام کیا ہوگا	۱۰۲
لاہور قادیان اور دہلی کیوں خاموش ہیں	۱۰۵
یہ تصحیح ہے یا تسلیم؟	۱۰۷
صداقت مرزا	۱۰۸
لاہوری مصلح موعود کا جواب	۱۱۱
قادیان میں تقسیم کار	۱۱۲
مولوی محمد علی لاہوری کو دعوت بیعت	۱۱۶
قادیان میں علم وعرفان کی بارش	۱۸۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کہاں ہوگا؟ امرتسر میں	۱۹۹
متفرقات مرزائیہ	۱۲۱
شان محمدیہ سے بڑھنا ممکن ہے	۱۲۲
مصلح موعود کی پیشگوئی مرزا کی صداقت کیلئے تھی، تو نتیجہ؟	۱۲۴
فتاوی	۱۲۶
مرزا محمود کا خطبہ نکاح خلاف سنت، اور نکاح ناجائز	۱۲۷
قادیانیوں کے سات تبلیغی مراکز	۱۲۹
قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں اختلاف شدید	۱۳۱
مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں	۱۳۳
یہ جواب ہے یا تسلیم اعتراض	۱۳۵
خلیفہ قادیان کے خطبے	۱۳۸
خلیفہ قادیان کا بڑا بول	۱۴۰
مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں	۱۴۲
قادیانی وعدے اور عرقوب عرب	۱۴۴
قادیانی تلون	۱۴۷
مرزا صاحب کا حسب نسب	۱۵۰
مصلح موعود والا الہام پورا ہوگیا؟	۱۵۶
قادیان میں دواء اور شفاء	۱۵۸
ناظرین اہل حدیث ہوشیار ہوجائیں	۱۶۰
سکندر آبادی سیٹھ کو چیلنج	۱۶۱
مکذوبہ پیش گوئی صادقہ کی شکل میں	۱۶۲
قادیان سے ہم کو دو انعام	۱۶۵
مصلح موعود کے دو جھوٹ	۱۶۷
قادیانی پیش گوئیوں کی حقیقت	۱۶۸
خلیفہ قادیان کا دوبارہ تاکیدی حکم	۱۷۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی انعام کی حقیقت	۱۷۴
مردہ باپ کا جنازہ اور استغفار	۱۷۵
ہٹلر آف جرمنی اور سیٹھ عبداللہ سکندر آبادی	۱۷۶
قادیانیوں کی نئی چال	۱۷۸
مصلح موعود کون ہے	۱۷۹
عقاید مرزائیہ	۱۸۱
مرزا کے گول مول الہامات	۱۸۳
خلیفہ قادیان کی بلند پروازی	۱۸۴
آخری فیصلہ کا اثر قادیانی جماعت پر	۱۸۸
مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی اور مرزا قادیانی	۱۹۰
قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔ ۱	۱۹۲
قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔ ۲	۱۹۴
کیا اب بھی مسلمان پوچھیں گے قادیانی مسلمان ہیں؟	۱۹۶
قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔ ۳	۲۰۰
خلیفہ قادیانی کی دعا متعلق جنگ عظیم	۲۰۲
خاتمہ جنگ سے متعلق خلیفہ قادیان کی پیش گوئی	۲۰۵
مرزا محمود کے ابراہیمی دعوی پر پیغام کا اظہار غضب	۲۰۹
قادیانی کی شان میں ایک عرب کا قصیدہ	۲۱۲
مرزا صاحب کی صداقت کا نشان	۲۱۳
مرزا قادیانی اور سوامی دیانند سرستی	۲۱۵
مرزا قادیانی اور سوامی دیانند سرستی	۲۱۷
مرزا قادیانی اور یاجوج ماجوج برطانی	۲۲۰
مرزا قادیانی اور مولوی سعداللہ لدھیانوی	۲۲۲
سیٹھ عبداللہ الہ دین کی دعوت منظور	۲۲۴
بندہ نے سالانہ جلسہ قادیان پر کیا دیکھا	۲۲۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کے خلاف آواز، قادیان سے	۲۲۹
عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کو جواب الجواب	۲۳۲
عطاء اللہ شاہ بخاری کی خدمت میں گذارش	۲۳۵
قادیانی مسیح کے آنے سے کیا فائدہ ہوا؟	۲۳۶
مرزا قادیانی اپنے مشن میں قطعاً ناکام رہے	۲۳۸
مباحثہ شملہ کے متعلق قادیانی غلط بیانی	۲۴۰
سواد اعظم اور مرزا اعظم	۲۴۱
مسلم لیگ اور قادیانی جماعت	۲۴۳
قادیانی انعاموں کی حقیقت	۲۴۶
مرزا قادیانی اور مولوی داؤد غزنوی	۲۴۸
قادیانی کذب بیانی	۲۴۹
قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود	۲۵۱
اقوال مرزا کا حافظ کون ہے؟	۲۵۲
قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں ۔۱	۲۵۴
کھسیانی بلی کھمبا نوچے	۲۵۷
قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں ۔۲	۲۵۹
قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں ۔۳	۲۶۱
قادیانی مسیح موعود کی تکذیب پر قادیان سے آواز	۲۶۶
ثناء اللہ کی وجہ سے تین نشان کذب مرزا پر	۲۶۷
سمندر میں خوفناک طوفان: قادیان خبردار	۲۶۸
لمبی عمر پانے والا کون	۲۶۹
قادیانی مسیح اور اس کا صاحبزادہ خلیفہ قادیان	۲۷۰
امن کا شہزادہ آیا اور دنیا کو بے امنی میں چھوڑ گیا	۲۷۳
مرزا کا آخری فیصلہ مباہلہ نہیں تھا	۲۷۶
نزول مسیح کی حدیث اور قادیانی دست تصرف	۲۷۸

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی دور بینی	۲۸۰
قادیانی مسیح کا ذکر قرآن مجید میں	۲۸۳
ہندؤوں کے متعلق مرزا صاحب کی پیش گوئی	۲۸۷
خلیفہ قادیان کے خواب	۲۹۰
قادیان میں ایک نبوت کی بنیاد	۲۹۴
قادیانی غلط بیانی	۲۹۵
قادیانی مسیح سچا یا خلیفہ قادیان سچا	۲۹۸
آریہ اور مرزائیہ	۲۹۹
قادیانی مسیح کے برخلاف قادیان سے آواز	۳۰۰
مباحثہ منظور ہے	۳۰۳
اخلاق مرزا	۳۰۵
وید، مرزا، اور آریہ	۳۰۶
براہین احمدیہ کی ابتدا اور انتہا بحکم خدا ہے؟	۳۰۹
مرزا صاحب کا ایک مکتوب	۳۱۱
خلیفہ قادیان اور نیکی کا معیار	۳۱۲
افریقہ میں اشاعت احمدیت	۳۱۴
قادیانی علم کلام	۳۱۶
قادیانی لاہوری اور امرتسری التثلیث حق	۳۱۸
قادیانی علماء سے ایک سوال	۳۲۰
مرزا صاحب اور فلسفہ	۳۲۱
ابوالکلام اور مرزا	۳۲۲
قادیان میں اونٹوں کی مانگ	۳۲۴
عیسی مسیح خدا کا بیٹا مصلوب ہوا؟	۳۲۵
قادیانی اور آتھم کا مناظرہ ۱۸۹۳ء	۳۲۷
معیار صداقت اور مامورین	۳۳۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح کا عمل	۳۳۴
مکالمہ احمدیہ	۳۳۶
مکالمہ احمدیہ بابت مباحثہ باہمی	۳۳۹
مسلمان ترقی کیوں کر کر سکتے ہیں	۳۴۱
احمدی مبلغ یاجوج ماجوج کی حمایت میں	۳۴۲
اللہ تعالیٰ کے نشانات مرزا کے حق میں	۳۴۴
قادیانی حدیث دانی۔۱	۳۴۷
دنیا کو فتح کرنا قادیانیوں کا نصب العین ہے	۳۵۰
قادیانی حدیث دانی۔۲	۳۵۱
قادیانی حدیث دانی۔۳	۳۵۳
خلیفہ قادیان کا خواب غلط ہوا	۳۵۷
قادیان اور لاہور میں حلفیہ فیصلہ	۳۶۰
آخر وہی ہوا جو ہم نے لکھا تھا	۳۶۲
جلسہ سالانہ میں خلیفہ قادیان کی تقریر	۳۶۳
خلیفہ قادیان کی جلسہ میں آمد	۳۶۵
قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں مخالفہ	۳۶۹
قادیانی اور لاہوریوں میں مباحثہ اور مباہلہ	۳۷۷
کیا یہ مطالبہ حلف ہے یا پانی بلونا	۳۸۶
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۱	۳۸۷
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۲	۳۸۹
خلیفہ قادیان سے ایک سوال	۳۹۲
قادیانی حلف کی ابتداء و انتہاء۔۳	۳۹۳
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۴	۳۹۷
مرزا قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری	۴۰۰
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۵	۴۰۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہائی اور مرزائی۔۱	۴۰۶
قادیانی مشن کی ابتداء اور انتہاء۔۶	۴۰۸
بہائی اور مرزائی۔۲	۴۱۳
قادیانی مجدد کے دلائل صدق یا کذب	۴۱۵
ولایتی مرزائی کا چیلنج منظور	۴۱۸
بہائی اور مرزائی۔۳	۴۱۹
مرزا صاحب کا ارشاد دعا کے متعلق	۴۲۱
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۷	۴۲۳
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۸	۴۲۷
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۹	۴۲۹
قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۱۰	۴۳۱
عیسائی اور مرزائی مناظرہ	۴۳۴
امیر جماعت احمدی لاہوری متوجہ ہوں	۴۳۵
علماء ربانی اور مرزا صاحب قادیانی	۴۳۶
مذہب کی اشاعت	۴۳۸
پیغام صلح کو جواب	۴۳۹
فیصلہ مرزا	۴۴۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فاتحۃ الکتاب

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد ترپن (اور قادیانی مشن کی سولہویں جلد) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۳ ستمبر ۱۹۴۳ء تا یکم اگست ۱۹۴۷ء کے دورانیہ کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے دست یاب شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، مولانا احمد علی لاہوری، مولانا محمد اسماعیل گجرانوالہ، مولانا عبدالجبار کھنڈیلوی، مولانا عبدالوہاب آروی، جناب شفا مبارک پوری اعظمی، مولانا رضاء اللہ ثنائی ۔ ماسٹر محمد خان سیف منڈی بہاء الدین، حکیم غلام قادر مخدوم پور ضلع ملتان، منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری، کپتان حسن محمد سیالکوٹی ۔ جناب محمد صادق حسین بانسڈیہہ ضلع بلیا، مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ، مولوی محمد عبداللہ ثانی، مولوی محمد رفیق خطیب جنڈیالہ گورو، مولوی حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشی نظام آبادی وغیرھم کی نگارشات بھی نقل ہوئی ہیں ۔ نیز چند عیسائی اور لاہوری احمدیوں کی تحریریں بھی شامل اشاعت ہیں ۔ اور آخر میں حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری کا مشہور لیکن مختصر سا رسالہ فیصلہ مرزا بھی نقل کر دیا ہے ۔ کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۴۳ء تا اگست ۱۹۴۷ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کیلئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں ۔ ممنون ہونگا ۔

نومبر ۱۹۰۳ء میں اخبار اہل حدیث امرتسر جاری ہوا، اور اگست ۱۹۴۷ء میں بند ہوا ۔ اسکے صفحات پر ردّ قادیانیت میں شائع ہونے والی جو تحریریں مجھے ملی ہے انہیں قادیانی مشن کی ۱۶ جلدوں میں اہل علم کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے ۔ کچھ تحریریں اخبار اہل حدیث امرتسر میں شائع ہونے کے باوجود ان ۱۶ جلدوں میں دکھائی نہیں دیں گی کیونکہ (۱) یا وہ شمارہ نہیں ملا جس میں جس تحریر موجود ہے (۲) یا شمارہ تو مل گیا ہے، لیکن اس تحریر والے صفحات کسی صاحب ذوق نے نکال لئے ہوئے ہیں (۳) یا موجود شمارے میں رد قادیانیت والے مضمون کا معتدبہ حصہ کاغذ کے خستہ یا کرم خوردہ ہونے کی وجہ سے پڑھا نہیں جا سکا ہے ۔ بنا بریں درخواست کی جاتی ہے کہ اگر کسی کو ایسا شمارہ ہاتھ لگ جائے جس کا مضمون متعلقہ قادیانیت ہماری ان سولہ جلدوں میں نہ ہو، تو اس شمارے کی طرف رہنمائی فرما دی جائے تا کہ کسی مناسب موقع پر تلافی مافات کی صورت بن جائے ۔ والسلام ۔ فقیر بارگاہ صمدی **محمد بہاء الدین**

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

کہتی ہے تجھ کو خلق خدا غائبانہ کیا

علمائے کرام کی آراء متعلق نا قابل مصنف مرزا

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی فرماتے ہیں:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ..

اما بعد وحید العصر فرید الدہر جناب مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری نے ایک نئی کتاب بنام نا قابل مصنف تصنیف فرمائی ہے۔ آپ نے اس میں بدلائل ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی باوجود ہر طرح کے ادعا کے فن تصنیف میں کوئی قابل مصنف نہ تھے۔ یہ کتاب اپنے سلسلہ کی تیسری ہے مولانا ممدوح اس سے پیشتر اسی موضوع پر علم کلام مرزا اور عجائبات مرزا دو کتابیں تصنیف فرما چکے ہیں۔ عربی علوم مدونہ میں مولانا موصوف کا تبحر علمی اور قادیانی لٹریچر میں مہارت تامہ محتاج بیان نہیں۔ بات تو واقعی بھی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی علوم درسیہ میں بالخصوص علم منطق اور علم کلام میں صفر تھے۔ جب ہم نے مولانا صاحب امرتسری کی اس جدید تصنیف کا مطالعہ کیا تو بے ساختہ سویدائے قلب سے دعائیں نکلیں کہ خدا تعالیٰ حضرت مولانا ممدوح کو اپنے دین کی نصرت کے لئے تادیر صحیح وسلامت رکھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲ رمضان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۶ ص ۴)

حضرت مولانا احمد علی لاہوری تحریر فرماتے ہیں:

حضرت مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ صاحب امرتسری فاتح قادیان کی تازہ تصنیف نا قابل مصنف جو حال ہی میں طبع ہوئی ہے، اسے میں نے متعدد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مقامات سے بغور دیکھا۔ حضرت مولانا ممدوح نے مسیح قادیان کی تین کتابوں براہین احمدیہ، آئینہ کمالات اسلام اور چشمہ معرفت پر علم کلام کے لحاظ سے تنقید فرمائی ہے اور اس میں مرزا صاحب قادیانی کی طرز تصنیف پر بحث کی ہے۔

ناقابل مصنف کا حاصل یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نہ مسیح موعود تھے، نہ مجدد زمان، نہ صاحب الہام، حتی کہ ایک قابل مصنف بھی نہیں تھے۔

حضرت مولانا موصوف نے مرزا صاحب کی عبارات کو نقل کر کے نہایت ہی دیانت داری سے بہترین منصفانہ تنقید فرمائی ہے جس میں تعصب کی بوتک نہیں ہے اور ثابت کر دیا ہے کہ مرزا صاحب کی یہ تصنیفات کذب وافتراء سے قطع نظر کر کے علم منطق اور علم مناظرہ کے لحاظ سے بھی گری ہوئی تصنیفات ہیں۔ قادیانیت کے فتنہ سے بچنے کیلئے یہ مختصر سا رسالہ ایسا ہی کار آمد ہے جس طرح فتنہ یاجوج وماجوج کے مقابلہ میں سد سکندری ہے۔

اللہ تعالی حضرت مولانا ممدوح کی اس خدمت کو قبول فرمائے یہ چیز مسلمانوں کی ہدایت کا ذریعہ بن جائے اور مولانا کی نجات آخرت کی کفیل ہو۔ آمین ثم آمین

احقر الانام احمد علی عفی عنہ از دروازہ شیرانوالہ لاہور ۲۵ رجب ۱۳۶۲ھ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۶ رمضان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۸۔ ص ۴)

حضرت مولانا محمد اسماعیل صاحب گجرانوالہ سے تحریر فرماتے ہیں:

پیش نظر رسالہ میں.... حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کی نگاہ تنقید مرزا صاحب کی مایہ ناز کتب براہین احمدیہ سرمہ چشم آریہ چشمہ معرفت پر ہے۔ کتاب میں موضوع کی سنجیدگی اور رسوخ استدلال اس حد تک ہے کہ احمدی تصانیف اور مصنفین قطعاً اس شرف کے مستحق نہیں اور احمدیت کا مزاج اس شرف تخاطب اور تکلم سے بالکل نا آشنا ہے۔ دعا ہے کہ حضرت مولانا کو عمر نوح عطا ہو تا کہ ملت ان سے دیر تک مستفید ہو سکے۔ کتاب کا انداز علمی ہے۔ اہل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم اس سے حظ اٹھائیں گے۔
محمد اسماعیل مدرس مدرسہ محمدیہ وخطیب مسجد اہل حدیث گوجرانوالہ
۳۰ جولائی ۱۹۴۳ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۳ رمضان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۹ ص ۴۔۵)

❁ حضرت مولانا عبدالجبار صاحب کھنڈیلوی تحریر فرماتے ہیں:

حضرات ناظرین! آج میں نے ایک رسالہ موسومہ ناقابل مصنف مرزا مولفہ حضرت مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب فاضل امرتسری کا اول سے آخر تک مطالعہ کیا۔ ماشاء اللہ دیکھ کر طبیعت پھڑک اٹھی کہ واقعی مولانا ثناء اللہ نے جو مرزا صاحب قادیانی کو ناقابل مصنف ثابت کیا ہے وہ درحقیقت واقعیت پر مبنی ہے، اوراس پر براہین قاطعہ قائم ہیں کوئی شاعرانہ تخیل نہیں۔ اورحضرت مولانا نے صرف مرزا صاحب کو ناقابل مصنف ہی نہیں ثابت کیا بلکہ طلباء وعلماء کو ایک طریقہ تصنیف وتالیف کا بھی سکھا دیا ہے پس ہر یک طالب علم و عام کا فرض ہے کہ رسالہ ناقابل مصنف کو اپنے پاس رکھے اللہ تعالی مولانا موصوف کی عمر وعلم میں برکت فرمائے آپ آئے دن کوئی نہ کوئی نئی تصنیف شائع فرماتے رہتے ہیں۔

خاکسار ابومحمد عبدالجبار سلفی صدر مدرس مدرسہ مصباح العلوم کھنڈیلہ راجپوتانہ
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۴۲ ص ۵)

❁ اخبار زمین دار لاہور رقم طراز ہے:

مرزا صاحب قادیان کی مجددیت ومسیحیت کی تنقید پر علماء کرام نے بکثرت کتابیں لکھی البتہ مرزا صاحب کے فن تصنیف پر کسی مصنف نے توجہ مبذول نہ کی تھی حالانکہ یہ ایک ضروری کام تھا۔ حضرت العلامہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ مدیر اہل حدیث امرتسر سب سے پہلے مصنف ہیں جنہوں نے اس اہم موضوع پر نہایت خوبی اورخوش اسلوبی سے قلم اٹھایا ہے اور ناقابل مصنف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے نام سے ایک رسالہ تحریر فرمایا ہے جو اپنی نافعیت و جامعیت کے اعتبار سے قابل قدر اور لائق مطالعہ ہے یہ رسالہ علم کلام کی حیثیت سے لکھا گیا ہے یعنی علم منطق اور علم مناظرہ کے قواعد سے تصنیفاے مرزا کو جانچا گیا ہے اس رسالہ کا مقصد یہی ہے۔ مذہبی رنگ میں نکتہ چینی مقصود نہیں۔

حضرت مولانا نے یہ کتاب لکھ کر عظیم الشان اسلامی خدمت انجام دی ہے۔ آپ نے دلائل قطعیہ سے لیکن نہایت دلچسپ اور دلآویز طریق پر ثابت کر دیا ہے کہ مرزا صاحب کی تصنیفات براہین سے لے کر اخیر تک سب کی سب علوم معقولہ کے خلاف ہیں۔ جو لوگ مرزا صاحب کی تصنیفات کو معجزانہ تصانیف کہہ کر ان کے دعاوی کی صحت کو جانچتے ہیں ان کے لئے حضرت مولانا ثناء اللہ کا یہ رسالہ خصوصیت سے مفید ثابت ہوگا۔

زمین دار۔۲۔اکتوبر۱۹۴۳ء۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۲۲۔اکتوبر۱۹۴۳ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۶۲ھ جلد۴۰ نمبر۴۳ ص۴)

حضرت مولانا عبدالوہاب صاحب صدر مدرس مدرسہ انوار احمدیہ آرہ صوبہ بہار تحریر فرماتے ہیں

حضرت علامہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب امرتسری کی تازہ تصنیف ناقابل مصنف مرزا، بالاستیعاب پڑھنے کا موقع ملا۔ مرزا غلام احمد قادیانی اور انکی امت کا دعوی ہے کہ مرزا صاحب اپنے وقت کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ قابل مصنف تھے، پروردگار جزائے خیر دے مولانا امرتسری کو کہ ممدوح نے مرزائی جماعت کے اس بلند بانگ دعوی کی طرف بھی توجہ فرمائی اور ناقابل مصنف لکھ کر ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب قادیانی ناقابل مصنف تھے۔ مولانا المحترم کے اسلوب تحریر طرز بیان طریقہ استدلال اور زور قلم کی تعریف کرنا سورج کو چراغ دکھانا ہے۔ مولانا ممدوح کے قلم حقیقت رقم سے مرزا قادیانی کے دعاوی باطلہ مجددیت مہدویت ومسیحیت وغیرہ کی دھجیاں فضاء آسمانی میں اڑ رہی تھیں اب آپ کی تازہ تصنیف ناقابل مصنف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت مرزائیہ کی آخری پناہ گاہ بھی منہدم ہوگئی فللہ الحمد۔

مرزائی جماعت کے دام سے محفوظ رہنے کیلئے ہر خواندہ مسلمان کیلئے ناقابل مصنف کا مطالعہ ضروری ہے ہماری دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ احقاق حق اورابطال باطل کیلئے حضرت مولانا ممدوح کو تادیر سلامت رکھے آمین۔

خاکسار عبدالوہاب آروی صدر مدرس وناظم دارالعلوم انوار احمدیہ آرہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۵ ذی قعد ۱۳۶۲ھ جلد ۴ نمبر ۴۵ ص ۵)

معزز جریدہ برہان دہلی رسالہ ناقابل مصنف مرزا کے متعلق لکھتا ہے

ناقابل مصنف: از مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب امرتسری

ضخامت ۶۰ صفحات

مولانا ابوالوفا ثناءاللہ صاحب نے اس رسالہ میں اپنے خاص ظریفانہ اور مناظرانہ انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی کی تین کتابوں براہین احمدیہ، آئینہ کمالات اور چشمہ معرفت پر متکلمانہ حیثیت سے بحث کی ہے اور یہ ثابت کیا ہے کہ مرزا صاحب جس طرح مجدد یا مسیح نہیں تھے اسی طرح وہ مصنف بھی قابل نہیں تھے۔ رسالہ بہت دلچسپ ہے اور مولانا نے جس انداز میں تنقید کی ہے اس سے مولانا کی ذہانت و طباعی اور پختہ استعداد علمی کا ثبوت ملتا ہے علاوہ ایک مذہبی بحث ہونے کے فن تنقید کے لحاظ سے بھی یہ رسالہ لائق مطالعہ ہے۔ برہان دہلی۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۲ ذی قعد ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۴۶ ص ۴)

تصنیفات مرزا

جناب شفا مبارک پوری اعظمی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے جتنی زیادہ کتابیں لکھیں اتنی کتابیں دنیا کے شائد ہی کسی بڑے اہل قلم (مصنف) نے لکھی ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب تریاق القلوب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں:

میں نے ممانعت جہاد، انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہارات شائع کیئے ہیں کہ اگر وہ رسائل و کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں (تریاق القلوب۔ص ۱۵)۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جن کا دعوی یہ ہے کہ:

روح القدس ہر وقت ساتھ رہتا ہے اور نیز جب میں عربی یا اردو میں کوئی عبارت لکھتا ہوں تو میں محسوس کرتا ہوں کہ کوئی اندر سے مجھے تعلیم دے رہا ہے۔(نزول المسیح ۔ص ۵٦)

اگر انہوں نے اتنی زیادہ کتابیں لکھی ہوں کہ ان سے پچاس الماریاں بھر سکتی ہیں تو کیا بعید ہے ۔مگر تعجب ہے حضرت مولانا ثناء اللہ سے کہ آپ اپنے رسالہ علم کلام مرزا میں تریاق القلوب کی عبارت منقولہ بالانقل کرنیکے بعد چیلنج کرتے ہیں:

احمدی دوستو! آؤ اسی سے اپنے احمد مسیح کی صداقت کا اندازہ کرلو کہ ان کی جملہ تحریرات شائع شدہ سے کتنی الماریاں بھرتی ہیں...

اس کے بعد فیصلہ آسان ہو گا کہ تمہارا ہیرو بحیثیت مصنف صادق القول متکلم ہے یا مبالغہ گو شاعر۔

میں کہتا ہوں بالفرض پچاس الماریوں کی بجائے پانچ ہی بھر جائیں تو بھی نہ جائے اعتراض ہے اور نہ اس میں کذب ومبالغہ کی گنجائش کیونکہ مرزا صاحب پچاس کا وعدہ کر کے پانچ ہی پر اکتفا کر دیں تو بھی وہ اپنے اصول کے مطابق سچے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی براہین احمدیہ حصہ پنجم کے دیباچہ میں تحریر فرماتے ہیں:

پہلے پچاس حصے لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ کر اکتفا کیا گیا اور چونکہ پچاس اور پانچ کے عدد میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ حصوں سے وہ وعدہ پورا ہو گیا۔

اب احمدی دوستوں کو لازم ہے کہ وہ مرزا صاحب کی جملہ کتابوں اور تحریرات کو اکٹھا کر کے ان سے کم از کم پانچ الماریاں بھر کر ثابت کر دیں کہ مرزا صاحب صادق القول ہیں۔مگر کیا وہ ایسا کریں گے؟ جب کہ وہ خود ہی شائع کر چکے ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نے اسّی (۸۰) کے قریب کتابیں لکھی ہیں۔

(پیغام صلح لاہورے۔ اگست ۱۹۳۲ء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲ رمضان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۶ ص ۴۔۵)

الفضل کو ہمارا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ہمارے کسی سوال کا جواب نہیں دیا کرتا مگر ہم تو اتنا بخل نہیں کر سکتے کہ اس کو جواب نہ دیں کیونکہ ہمارا تو اعلان ہے

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

الفضل نے جو سوال کیا ہے اسی کے الفاظ میں درج ذیل ہے تاکہ ناظرین اصل مطلب کو خوب سمجھ جائیں۔

جناب مولوی ثناء اللہ صاحب سے کسی نے دریافت کیا کہ:

اگر کتاب احکام شرعیہ کا نام ہے اور وہ نبی ان معنوں میں صاحب کتاب نہ تھے جنہوں نے لوگوں کو نہ تو جدید احکام سنائے اور نہ ہی کوئی شریعت لائے تو ان حالات میں ان کی غرض بعثت کیا تھی اور ان کے الہامات جن میں احکام شریعت جدیدہ نہ تھے کس قسم کے تھے۔

اس کے جوب میں مولوی صاحب لکھتے ہیں کہ:

بعض انبیاء کرام پہلی نازل شدہ کتاب کی صحیح تفسیر بتانے اور تنفیذ احکام کیلئے مبعوث ہوتے تھے۔ غور سے پڑھیئے

یحکم بھاالنبیون الذین اسلموا للذین ھادوا (المائدہ:۴۴) ان کے الہام کا مقصد کلام اللہ سابق کی تفہیم کرنا تھا۔ (اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اگست)

مولوی صاحب کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مہربانی فرما کر اس سوال پر بھی روشنی ڈالیں کہ جب پہلے انبیاء کرام پر نازل شدہ کتابوں کی صحیح تفسیر بتانے کے لئے نبی مبعوث ہوتے تھے جو جدید شریعت نہ لاتے تھے اور کلام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ سابق کی تفہیم کیلئے ان پر الہام بھی نازل ہوتا تھا تو یہ سلسلہ اب کیوں بند کیا گیا۔کیا اب اسکی ضرورت نہیں رہی۔اب کیوں قرآن کریم کی صحیح تفسیر کی احتیاج باقی نہیں رہی۔(الفضل قادیان ۲۸۔اگست ۱۹۴۳ء ص ۱)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں ؛

الفضل کو اس کا جواب اپنے نبی (مرزا صاحب متوفی) سے پوچھنا چاہیے تھا جو فرما چکے ہیں مجھ سے پہلے نبی کا نام کسی نے نہیں پایا۔(تتمہ حقیقۃ الوحی)

حالانکہ آپ کی بعثت سے پہلے سخت گمراہی کا زمانہ تیرہ سو سال کا لمبا گذر گیا جس میں کئی ایک گمراہ فرقے پیدا ہوئے جنہوں نے قرآن مجید کی غلط در غلط تفسیریں لکھیں مگر کوئی نبی ان کے سمجھانے کو نہیں آیا صرف علماء اسلام ہی اس خدمت کو انجام دیتے رہے شکر اللہ سعیھم اب چودھویں صدی میں کون سی ضرورت داعیہ پیدا ہوگئی جو قادیان میں ایک نبی قرآن مجید سمجھانے کو آ گئے جن کی شان میں یہ کہنا بجا ہے:

لا عين رأت و لا اذن سمعت

جس نے قرآن مجید کی ایسی تفسیر کی جسکی نہ لغت متحمل ہو اور نہ محاورات عرب۔جس کے چند نمونے ہم نے کتاب نکات مرزا میں دکھائے ہیں۔

پس الفضل کے اصل سوال کا جواب مرزا صاحب کلاں کے ذمہ تھا۔وہ تو دنیا میں نہیں ہیں ہاں ان کے جانشین صاحبزادہ (مرزا محمود احمد) سے پوچھنا چاہیے۔سوال کا مضمون یوں ہو کہ رمضان کا روزہ جو آج کل تقریباً پونے آٹھ بجے افطار ہوتا ہے روزہ دار نے سات بجے تک آسانی سے نبھاہ لیا۔اب تھوڑے سے وقت میں کون سی ضرورت داعیہ پیدا ہوگئی جس میں وہ افطار کی اجازت چاہتا ہے۔

پس ذرا ہوش سنبھال کر جواب دیجئے اور یہ سمجھ کر قلم اٹھائیے کہ سامنے وہی ہے جسکا قول ہے

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت
و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۶رمضان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۸۔ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود اور فریضہ حج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۷۔ اگست ۱۹۴۳ء میں ذکر آیا تھا کہ مسیح موعود کی بابت حدیث میں آیا ہے کہ وہ حج کریں گے اور فج الروحاء سے احرام باندھیں گے، قادیانی مدعی نے چونکہ حج نہیں کیا اسلئے ثابت ہوا کہ وہ مسیح موعود نہ تھے۔ اخبار الفضل قادیان مورخہ ۹ ستمبر ۱۹۴۳ء میں اسکا جواب نکلا ہے۔ جواب کیا ہے، وہی جس کی بابت مشہور ہے

سوال از آسمان جواب از ریسمان

سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے کہ کچھ تو حدیث پر جرح کی ہے کچھ اس کو قرآن کے خلاف بتایا ہے۔ یہ سب کچھ کرکرا کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر حج کرنا موانع کی وجہ سے فرض واجب نہ تھا۔

ہم اسکے جواب میں مرزا صاحب ہی کا قول پیش کرکے امت مرزائیہ (بہر دوصنف) سے سوال کرتے ہیں امید ہے جواب باصواب سے ہمیں مشکور کریں گے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی زندگی میں ان پر سوال ہوا تھا کہ مسیح موعود کی بابت حدیث میں آیا ہے کہ وہ حج کریں گے، لیکن آپ نے حج نہیں کیا تو پھر آپ مسیح موعود کیسے ہوئے۔

اس کے جواب میں فرمایا کہ میرے حج کا وقت ہے جب سب پادری لوگ مسلمان ہوجائیں گے اور ہم سب مل کر حج کو جائیں گے۔ چنانچہ آپ ایام الصلح صفحہ ۱۳۷ پر موجود آپ کی فارسی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ پادری لوگ جو بقول مرزا صاحب دجال ہیں، مسلمان ہوجائیں گے، تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان کو ساتھ لے جائیں گے اور طواف کعبہ اکٹھے کریں گے۔

آپ نے حدیث کا مضمون یہی بتایا ہے ہم منتظر تھے کہ سارے پادری نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سہی، پنجاب کے مشہور پوادر خصوصاً پادری سلطان محمد خان صاحب پال ، پادری برکت اللہ صاحب اورموسی خان صاحب اور پادری عبدالحق صاحب وغیرہ جو خدام اسلام کی اولاد ہیں،ضرور مرزا صاحب کے ساتھ ہوکر حج کو جائیں گے۔مگر افسوس ایسا نہ ہوا۔ یہ پادری صاحبان ابھی تک مسیحی مذہب کے مبلغ ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کودنیا چھوڑے ہوئے ۳۵ سال ہوگئے ہیں۔

جماعت احمدیہ ہر دوصنف سے ہمارا سوال ہے کہ بحکم قرآن مجید مرزا صاحب قادیانی پر حج کرنا فرض تھا اور بحکم حدیث حج کرنا مسیح موعود کی علامت ہے اور باقرارخود مرزا صاحب کا پادریوں کومسلمان کر کے ساتھ لے جانا ضروری تھا جو نہ ہوا، پھر کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم یہ شعر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نذر کریں

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفا ہی کریں گے
کیا وعدہ انہیں کر کے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ستمبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۳ رمضان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۳۹ ص ۴۔۵)

سیالکوٹ میں درس قرآن پر قادیان میں غیظ وغضب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے ماہ شعبان میں بذریعہ اہل حدیث اعلان کیا تھا کہ میں رمضان میں درس قرآن دوں گا، ذہین طلبا اس سے فائدہ اٹھائیں ۔چنانچہ طلباء قرآن مجید رمضان شریف میں آئے اور فائدہ اٹھا کر اپنے اپنے گھروں کو چلے گئے ۔ خدا جانے قادیان میں اس اعلان سے کیوں جوش پیدا ہوا ،الفضل نے بڑے زور سے ایک نوٹ لکھا جسکا مختصر مضمون یہ ہے کہ تم درس قرآن کیا دو گے، قران مجید میں تو ارشاد ہے لا یمسّہ الا المطھرون

اس آیت کو پیش کر کے اسکا ترجمہ یوں کیا کہ:

قرآن مجید کو پاک لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس ترجمہ سے ان کا مطلب یہی ہے کہ تم کہاں کے پاک ہو، جب تک کوئی آدمی احمدیت میں داخل نہ ہو وہ پاک نہیں ہوسکتا۔ اور آپ (سیالکوٹی) تو قادیانی نور سے بے نور ہیں ۔ غالبًا آپ اس بے نصیبی پر مسرور بھی ہیں پھر آپ قرآن مجید کو کیا سمجھیں گے اور کیا پڑھائیں گے۔

اس کا اصل جواب تو مولانا سیالکوٹی دیتے شائد وہ مشاغل رمضان کی وجہ سے فارغ نہ تھے، اسلئے جواب نہیں دے سکے۔ لہذا ہم ہی قادیانی تفسیر دانی کی ایک مثال پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوجائے گا کہ قادیان کے ہیرو مسیح موعود قرآن فہمی میں کیا رتبہ رکھتے تھے۔ ناظرین ذرا غور سے سنیں۔

قرآن مجید میں ذوالقرنین اس کی سلطنت اس کے سفر اور اس کی دیوار کا ذکر جو یاجوج ماجوج کو روکنے کیلئے اس نے بنائی تھی تفصیل کے ساتھ آیا ہے جس میں سب صیغے ماضی کے ہیں۔ مرزا صاحب نے دعوی کیا کہ ذوالقرنین مسیح موعود ہی ہے جو میں ہوں۔ ذوالقرنین کے معنی ہیں دو صدیاں پانے والا۔ میں نے ہر ایک قوم کی دو صدی پائی ہے۔ یعنی انیسویں شمسی صدی پاکر بیسویں شمسی صدی میں مرا، ہجری صدی بھی تیرھویں اور چودھویں دونوں پائیں۔

حکیم نور الدین خلیفہ قادیان نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس دعوی کی پشتی بانی کرنے کو کئی ایک قوموں کی دو دو صدیاں بیان کی ہیں جو مرزا صاحب قادیانی نے پائی ہیں (رسالہ نور الدین)

مرزا صاحب قادیانی یاجوج ماجوج، ذوالقرنین اور سد سکندری کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یاجوج ماجوج سے مراد یورپ کی عیسائی اقوام ہیں، اور سد سکندری سے مراد ہمارے دلائل قاہرہ ہیں جن سے ہم نے ثابت کیا ہے کہ مسیح ناصری وفات پا چکا ہے اسلئے وہ خدا نہیں ہے۔ اس دیوار کو توڑنا عیسائی اقوام یعنی یاجوج ماجوج سے ممکن نہیں۔ ان سارے وجوہات سے ثابت ہوا میں مسیح موعود یعنی ذوالقرنین ہوں (مفصل در کتاب براہین احمدیہ جلد پنجم۔ ص ۹۶)

ناظرین کرام! یہ ہیں وہ معارف قرآنیہ جو قادیانی تقوی سے حاصل ہوتے ہیں اسلئے ہم تصدیق کرتے ہیں کہ سیالکوٹی ہوں، یا امرتسری، دہلوی ہوں، یا غزنوی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بے شک ایسے معارف بیان نہیں کر سکتے اور جواب میں وہی کہتے ہیں جو کسی عاشق نے اپنے معشوق کو کہا ہے

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۴۰ ص ۵۔۶)

امام مہدی شیعہ اور بہائی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امام مہدی علیہ السلام کے متعلق روایات مرویہ چاہے کسی درجہ کی ہوں تاہم شیعہ سنی اس امر پر متفق ہیں کہ امام مہدی ضرور آئیں گے۔ سنی شیعہ کے علاوہ بہائی اور مرزائی بھی امام مہدی کو موعود مانتے ہیں اس لئے امام مہدی کے متعلق ہمارے سامنے چار گروہ نظر آتے ہیں۔

اول: سنی گروہ (اپنے تمام فرقوں کے ساتھ)۔ دوسرے شیعہ گروہ۔ تیسرے جماعت بہائیہ۔ چوتھے فرقہ مرزائیہ۔

ان چاروں میں فرق بتا کر ہم اصل مقصد کی طرف رجوع کریں گے۔ سنی فرقہ اس بات کا قائل ہے کہ امام مہدی پیدا ہوں گے۔ ان کی پہلی علامت یہ ہوگی کہ ان کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا۔

شیعہ گروہ کہتا ہے کہ پیدا ہو چکے ہیں اور آج تک زندہ موجود ہیں (شیعہ اصحاب بتائیں کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کرتے ہیں، اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) (الواعظ لکھنو اگست ۱۹۴۳ء)

مرزائیہ اور بہائیہ نے مزید ترقی کی ہے وہ کہتے ہیں کہ امام مہدی پیدا ہو کر فوت بھی ہو گئے۔ فرقہ مرزائیہ کے نزدیک امام مہدی مرزا قادیانی ہیں جو ماہ مئی ۱۹۰۸ء میں بعمر ۶۹ سال فوت ہو گئے۔

اور بہائیہ کے نزدیک امام مہدی علی محمد ایرانی ہیں جو باب کے لقب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مشہور ہیں جو بہت عرصہ ہوا ایران میں وفات پا گئے۔

ان تینوں گروہوں کے جواب میں فرقہ سنیہ کے پاس صریح حدیث موجود ہے جس میں الفاظ نبویہ یوں وارد ہیں

یوا طی اسمه اسمنی واسم ابیه اسم ابی (ابوداؤد کتاب الفتن)

(یعنی امام مہدی کا نام محمد بن عبداللہ ہوگا)

یہ روایت مرزائیہ اور بہائیہ کے عقیدہ کی صاف تردید کرتی ہے۔ ہم نے یہ روایت اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۵ جون ۱۹۴۳ء میں پیش کی تھی۔ حوالہ میں دو کتابوں سنن ابوداؤد و سنن ترمذی کا نام لکھا تھا جس سے ہمارے دو مطلب تھے۔

بہائی رسالہ کے قابل ایڈیٹر نے کمال راست گوئی سے کام لیتے ہوئے سنن ترمذی کی روایت کا تو انکار کر دیا مگر سنن ابوداؤد کی روایت کا نام تک نہیں لیا۔ بہائی مضمون نگار نے اس حدیث کی جو تشریح کی ہے وہ تحریف اور توہین سے بھی بڑھ کر ہے اور تاریخ تصنیف میں نمبر اول پر ہے۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں

کاش اعتراض سے قبل مولوی (ثناء اللہ) صاحب نے ترمذی شریف کا باب ماجاء فی المھدی کا مطالعہ کر لیا ہوتا تاکہ معلوم ہو جاتا کہ ان کی نقل کردہ مرفوع حدیث کے الفاظ ترمذی شریف میں کیا ہیں...

یعنی ترمذی میں ابن مسعود کے یہ الفاظ ہیں کہ دنیا نہ جائے گی یہاں تک کہ مالک ہوگا عرب کا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کہ اس کا اسم میرے اسم کو کچلتا ہوگا۔

ملاحظہ کیجئے کہ ترمذی میں اسم ابیه اسم ابی کے الفاظ نہیں ہیں اور یوا طی خواہ وطاء سے ہو یا وِطاء سے دونوں ہم معنی ہیں (ملاحظہ ہو منجد) اور وطاء کے معنی ہیں پامال کرنا۔ کچلنا۔ پس اسمه اسمی کے معنی ہوئے مہدی کا نام میرے نام کو کچلتا ہوا ہوگا یعنی مہدی کا نام اوپر ہے اور میرا نام نیچے۔ جیسا کہ وہ چیز جو کچلی جائے نیچے ہوتی ہے در اصل اسمه علی وانا تحت رجله یوا طی اسمه اسمی ہی تشریح ہے یعنی اسکا نام علی ہے اور میں یعنی میرا نام اس کے پاؤں کے نیچے ہے یعنی علی محمد۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیامبر دہلی بابت ستمبر ۱۹۴۳ء ص ۱۹)

حضرت مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: اس عبارت میں اڈیٹر صاحب پیامبر نے دوکمال دکھائے ہیں۔ایک اخفاء دوسرا تحریف۔اخفاء یہ ہے کہ سنن ابوداؤد کی روایت کا نام تک نہیں لیا، سنن ترمذی کی نفی کرتے گئے۔ حق تو یہ تھا کہ ہمارا حوالہ اگر غلط تھا تو ابوداؤد کی روایت کی بھی نفی کرتے مگر جو کام ان سے نہ ہوسکتا تھا وہ کیوں کر کرتے۔

بھائی دوستو! اپنے قابل اڈیٹر سے پوچھ سکتے ہو کہ سنن ابوداؤد کی روایت کے متعلق کیوں نہیں لکھا: کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

تحریف میں تو کمال ہی کر دیا ہے لکھا ہے کہ

آنحضرت ﷺ کا نام، علی (ایرانی مدعی مہدویت) کے پاؤں تلے ہے۔،

اللہ رے توہین رسالت ۔ ہائے آسمان! تو کیوں نہیں ٹوٹ پڑا۔اے زمین! تو کیوں نہیں پھٹ گئی ۔اے قلم! تو کیوں نہیں ٹوٹ گیا۔

اے اللہ تیرا حلم کب تک ایسے لوگوں کو مہلت دے گا ۔اچھا تیری مرضی ۔ ہمارا تو اعتقاد ہے۔ دیر گیری سخت گیری مردرا

چونکہ یہ روایت سنن ابوداؤد میں موجود ہے کہ امام مہدی کے باپ کا نام عبداللہ ہوگا اور مجموعی نام آپ کا محمد بن عبداللہ ہوگا اس لئے نہ مرزا غلام احمد قادیانی مہدی ہیں اور نہ علی محمد ایرانی مہدی ہیں مختصر یہ ہے کہ ہمارے مہدی کے دونشان ہیں ایک نشان ذات کا اسم مبارک ہے دوسرا نام آپ کی ولدیت ہے۔جو ان دونوں مدعیان میں نہیں پائے جاتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۴۲ ص ۳۔۴)

سرحدی ملاؤں کی حالت اور مرزا کی ناکامی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار انقلاب لاہور نے ملاؤں کی جہالت کا ایک نمونہ دکھایا ہے جو مقام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افسوس ہے ۔اس نوٹ کو اخبار الفضل نے نقل کیا ہے جس کے دیکھنے سے ڈبل افسوس ہوتا ہے ۔وہ نوٹ یہ ہے:

معزز معاصر انقلاب ۲۹ ستمبر میں افکار وحوادث کے زیر عنوان لکھتا ہے:

جن علاقوں میں جہالت کا زور ہے وہاں روزے اور سحری اور افطاری کے متعلق عجیب وغریب توہمات رائج ہیں اور لطف یہ ہے کہ ان علاقوں کے مولوی بھی قال اللہ اور قال الرسول کو پس پشت ڈال کر من مانے فتوے دیتے ہیں اور انہی پر عمل کراتے ہیں۔

مثلاً میانوالی سے ایک دوست نے لکھا ہے اس علاقے میں دیہاتی ملانوں نے عجیب حالت پیدا کر رکھی ہے۔ یہ لوگ سحری کو ایک گھنٹہ پہلے ہی بند کرا دیتے ہیں اور جب تک شام کو تارے نہیں نکل آتے افطاری کی اجازت نہیں دیتے۔ حالانکہ حضور ﷺ نے تاکید فرمائی ہے کہ سحری میں تاخیر کرو اور افطار میں تعجیل ۔لیکن یہ ملاں کچھ ایسی اوندھی کھوپڑی واقع ہوئے ہیں کہ اپنے آپ کو شارع ﷺ سے بھی زیادہ محتاط سمجھتے ہیں ۔بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ان جاہل ملاؤں کو اپنی جہالت کے باعث جان سے ہاتھ دھونے پڑے ہیں ۔اس لئے کہ یہ بالکل فطرت کے خلاف فتوی دے دیتے ہیں اور اسلام دین فطرت ہے اور پرصحیح الفطرت مسلمان ان کے فتووں سے بغاوت کر جاتے ہیں ۔اور چونکہ تیز وتند اور جنگ جو قسم کے لوگ ہیں اس لئے نوبت کشت وخون تک آجاتی ہے ۔ چند مویشی فروش پنجاب سے مویشی خرید کر لا رہے تھے ان میں سے ایک دو گرمی کی شدت اور روزے کی وجہ سے رستے میں جاں بحق ہو گئے۔ ملا نے جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا۔ ان کے ساتھیوں اور ملا کے حامیوں میں سخت لڑائی ہوئی آخر بڑی مشکل سے بچ بچاؤ کر کے مردوں کی تکفین وتدفین ہوسکی۔(الفضل ۳۰ ستمبر ۱۹۴۳ء ص ۵)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

الفضل قادیان کو اس مقولہ کے پڑھنے سے ندامت ہونی چاہیے تھی ۔ غالباً اسنے اس کو تدبر اور فکر سے نہیں پڑھا، وہ اسی پر خوش ہو گیا کہ ملاؤں کی مذمت ہے ۔ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچ ہے کہ ملاؤں کی جہالت دور دور تک پہنچی ہوئی ہے۔اس کی ایک مثال ہم بھی بیان کرتے ہیں جو خاص قادیان کے ضلع گورداسپور کا واقعہ ہے۔

اخبار وکیل امرتسر میں ایک واقعہ ہم نے پڑھا تھا جو کسی مسافر کا بیان تھا کہ میں ایک سڑک پر جارہا تھا لب سڑک جنازہ رکھا دیکھا۔مسلمان کا جنازہ سمجھ کر میں بھی شریک ہو گیا۔

دیکھتا ہوں امام صاحب آئے۔ان کے ہاتھ میں چھڑی تھی۔انہوں نے جنازہ کی چارپائی کے چار پایوں کو چھڑی سے ٹھکرا کر فرمایا: اسے اٹھالو۔

میں نے کہا کیا جنازہ پڑھا گیا۔فرمایا ہاں۔

میں نے کہا کیسے؟

فرمایا، میرے والد ماجد زیادہ سے زیادہ تین پایوں کو ٹھکرایا کرتے تھے میں نے چار پایوں کو ٹھکرا دیا۔کیا ابھی نماز جنازہ باقی ہے؟

اس قسم کے واقعات پر از جہالت اتنی کثرت سے ہیں اگر جمع کئے جائیں تو براہین احمدیہ کی پانچوں جلدوں سے بڑھ جائیں۔اس کے مقابلہ پر حضرت مرزا کلاں کا دعوی سنیئے۔فرماتے ہیں:

> میں اس لئے مبعوث ہو کر آیا ہوں کہ مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی مسلمان بنادوں جو خدا کے نزدیک متقی کے معنی ہیں۔(الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰)۔

احمدی ممبرو! خدارا انصاف سے بتاؤ کہ یہ جاہلانہ فتوے اور افعال جن کو تم نقل کر کے ملاؤں کی ہنسی اڑاتے ہو، تمہارے مسیح موعود کے دعوی اور وعدے کو کچھ صدمہ پہنچاتے ہیں یا نہیں؟ ہم سے پوچھو تو ہم عرب کے شاعر متنبّی کے الفاظ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرف سے معذرت کئے دیتے ہیں

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

(محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو سمجھو اس نے وعدہ پورا کیا کیونکہ اس کے وعدہ میں شامل ہے کہ وعدہ پورا نہ ہوگا)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۴ شوال ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۴۲ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتحادیوں کی فتح اب تک کیوں نہیں ہوئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو یاد ہوگا ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۴ جولائی ۱۹۴۱ء میں لکھا تھا کہ موجودہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اپنے باپ سے راوی ہے کہ چالیس مرد مومن مجھ کو مل جائیں، تو میں دنیا فتح کرلوں۔

ہم نے اس قول کو نقل کر کے بزور مشورہ دیا تھا کہ اس الہامی کلام پر عمل کرنے کا اب سنہری موقع پیدا ہو گیا ہے۔خلیفہ قادیان چالیس احمدی مومن لے کر میدان جنگ میں تشریف لے جائیں، اور کل اتحادی افواج کو بالکل علیحدہ کر دیں اور انہی چالیس مومنوں کو لے کر دشمنوں پر حملہ کر دیں۔ وہ چالیس مومن یقیناً فتح نصیب ہوں گے۔ فتح حاصل ہونے کے بعد وہ ہٹلر اور مسولینی وغیرہ سرکردہ دشمنوں کو پا بزنجیر ہندوستان لائیں اور جگہ جگہ دکھا کر احمدیت کی تبلیغ کریں پھر دیکھیں کس طرح احمدیت کی اشاعت ہوتی ہے۔

ہمارے اس مخلصانہ مشورہ پر جب قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے عمل نہ کیا تو ہمیں گمان ہوا کہ قادیانی جماعت ماتحت ارشاد خداوندی کتب علیکم القتال و ھوکرہ لکم شاید میدان جنگ میں جانا پسند نہیں کرتی ورنہ تاخیر کی کوئی وجہ نہ تھی۔

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۲۔ اکتوبر سنہ رواں کا صفحہ ۲ دیکھنے سے ہمارا گمان بدل گیا کیونکہ اس میں لکھا ہے:

آج ہزار ہا احمدی اتحادیوں کی طرف سے لڑ رہے ہیں۔ (الفضل مذکور، کالم ۲)

یہ فقرہ دیکھ کر ہم چونک پڑے کہ الٰہی یہ کیا ماجرا ہے۔ جماعت مقدسہ احمدیہ کے ہزارہا آدمی جنگ لڑ رہے ہیں اور جنگ اتحادی فتح کی صورت میں ختم نہیں ہوتی

ایں چہ مے بینم بہ بیداری است یا رب یا بخواب

تو اس کا جواب ہمارے دل میں ڈالا گیا کہ فتح کی اس تاخیر کی وجہ یہ ہے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد صاحب) لڑنے والی جماعت کے قائد نہیں ہیں۔اگر آپ قائد (کمان افسر) ہوتے تو فتح میں تاخیر نہ ہوتی۔

پس خلیفہ قادیان کو ہم توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بغرض اشاعت احمدیت فوراً محاذ جنگ میں پہنچ کر جماعت احمدیہ محاربہ کی کمان اپنے ہاتھ میں لے کر ان کو لڑائیں۔پھر دیکھیں کس قدر جلد ان کو فتح حاصل ہوتی ہے۔دیر نہ کریں۔تاخیر میں تمام ملک کا اور خاص کر احمدیت کا نقصان عظیم ہے۔اگر اپنی بیماری کا عذر ہو،تو اپنے صاحبزادہ ولی عہد یا اپنے بھائی بشیر احمد کو بھیج دیں۔لوگ جنگ کی تکلیف کی وجہ سے دست بدعا ہیں کہ خدا تعالی اس کا خاتمہ جلدی کرے۔پس آپ اٹھئے اور ہمت کیجئے۔آپ کے اٹھنے کی برکت ہوگی ایسا نہ ہو کہ مخالفوں کو مولانا الطاف حسین حالی مرحوم کی رباعی پڑھنے کا موقع ملے جو فرماتے ہیں

زاہد کہتا تھا جان ہے دین پر قربان
پر آیا جب امتحان کی زد پر ایمان
کی عرض کسی نے کہیے اب کیا ہے صلاح
بولے کہ بھائی جان جی ہے تو جہان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲۔اکتوبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۴۳ ص ۴)

خلیفہ کی اطاعت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اسلام میں پیغمبر کی اطاعت کے بعد خلیفہ وقت کی اطاعت بھی فرض ہے کیونکہ وہ پیغمبر کا نائب ہوتا ہے۔اس لئے حدیثوں میں بکثرت آیا ہے کہ جو خلیفہ کی اطاعت سے منہ پھیرے اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔اس مضمون کا مفصل ذکر اہل حدیث امرتسر ۲۲۔اکتوبر سنہ رواں میں ہو چکا ہے۔اس کے متعلق اخبار الفضل قادیان میں ایک نوٹ نکلا ہے جس کے ضروری الفاظ یہ ہیں:

اہل حدیث اصحاب اور ان میں سے جناب مولوی ثناء اللہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو بالخصوص غور کرنا چاہیے کہ ان کیلئے اس ارشاد نبوی کے رو سے جاہلیت سے بچنے کی کیا صورت ہوسکتی ہے۔ حیرت کی بات ہے کہ ایک طرف تو یہ لوگ ایمان رکھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا یہ فرمان ہے کہ جو شخص خلیفہ کی اطاعت سے نکل گیا وہ جہالت کی موت مرا، اور دوسری طرف یہ احساس کہ یہ سب کے سب آج خلیفہ کی اطاعت کے حلقہ سے باہر ہیں ان کے قلوب میں کوئی بے چینی پیدا نہیں ہوتی۔ (الفضل قادیان ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء ص ۱)

اخبار الفضل قادیان کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ قادیان میں خلیفہ (مرزا محمود احمد) موجود ہے پھر اہل حدیث خلیفہ کی تلاش میں کیوں سرگرداں ہیں اور اس کی اطاعت کیوں نہیں کرتے۔

الفضل ایسا کہتے ہوئے اشتراک اسمی کا اصول بھول جاتا ہے یا نظر انداز کر جاتا ہے۔ پس وہ غور سے سنے۔ خلیفہ رسول کا نائب ہوتا ہے رسول کبھی صادق ہوتا ہے اور کبھی مدعی یعنی کاذب۔ مثلاً زمانہ رسالت محمدیہ میں دو رسول ہمارے سامنے نظر آتے ہیں ایک صادق دوسرا کاذب۔ صادق وہی ذات مقدس ہے جس کا کلمہ ہم پڑھتے ہیں یعنی محمد رسول اللہ ﷺ۔ دوسرا مدعی یعنی مسیلمہ نظر آتا ہے۔

جس طرح رسول دو قسم ہے اسی طرح خلیفہ بھی دو قسم ہے۔ صادق کا خلیفہ صادق، کاذب کا خلیفہ کاذب۔

پس خلیفہ کی اطاعت واجب کہنے سے پہلے اس کے مضاف الیہ (رسول) کی صداقت ثابت کرنی ضروری ہے۔ اسلئے اب الفضل کا فرض ہے کہ وہ قادیانی خلیفہ کی اطاعت فرض کہنے سے پہلے رسول قادیانی کی رسالت ثابت کر دے۔ اگر وہ ثابت ہو جائے تو خلیفہ قادیان کی خلافت بھی ثابت ہو جائے گی۔

ساری گفتگو اسی امر پر موقوف ہے۔ ہم اسکو آسان طریق سے حل کر دیتے ہیں۔ رسول قادیان نے اپنی رسالت کے ثبوت میں بہت سی دلیلیں پیش کی تھیں۔ ان میں سے ایک بڑی زبردست دلیل یہ تھی کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری میری زندگی میں مرے گا (قادیانی اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

اسکا نتیجہ کیا ہوا؟ وہی جو کسی نے کہا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۵ ذی قعد ۱۳۶۲ھ جلد ۴ نمبر ۴۵ ص ۴۔۵)

اہل پیغام لاہور جواب دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہل پیغام سے ہماری مراد وہ جماعت احمدیہ ہے جس کو لاہوری جماعت کہتے ہیں جس کا اخبار پیغام صلح کے نام سے شائع ہوتا ہے، اسی وجہ سے قادیانی لوگ ان کو پیغامی کہتے ہیں اور پیغامی ان کو قادیانی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔

قادیانی جماعت تو کھلے لفظوں میں فتویٰ دیتی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی بیعت نہ کرنے والے سب کافر ہیں، مگر پیغامی جماعت کہتی ہے کہ کسی کلمہ گو مسلمان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اس لئے وہ اس پر یہ فرع جماتے ہیں کہ مرزا صاحب کا انکار محض موجب کفر نہیں ہے۔ ہاں چونکہ مرزا صاحب قادیانی مسلمان ہیں اس لئے ان کو کافر کہنے والا خود کافر ہے۔

ان کے اس اصول پر آج ہم ان سے ایک استفسار کر کے جواب کے امیدوار ہیں۔

اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷۔ اکتوبر سنہ رواں میں ایک چھٹی قادیان کے دفتر بہشتی مقبرہ کی چھپی ہے جس میں اہل پیغام کو فاسق فاجر بلکہ کافر تک جی کھول کر لکھا ہے۔ اس پر اہل پیغام سے ہمارا ایک سوال ہے۔ امید ہے کہ وہ اسے معقول سمجھ کر صحیح جواب دینے سے بخل یا پس و پیش نہیں کریں گے۔

سوال: یہ ہے کہ آپ کی پیغامی جماعت بخیال خود یقیناً مسلمان ہے لیکن قادیانی آپ کو کافر کہتے ہیں۔ اب بتائیے کہ آپ کے حسب فتویٰ (مسلمان کو کافر کہنے والا کافر ہے) قادیانی جماعت کے افراد چھوٹے سے بڑے تک کافر ہیں یا نہیں۔ اس سوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا جواب دینے میں کسی قسم کی رورعایت نہ کیجئے گا کیونکہ ارشادخداوندی ہے

اذا قلتم فاعدلوا ولوکان ذا قربی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۱۲ ذی قعد ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۴۶ ص ۴)

سیاست اور مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۴۳ء میں بجواب الفضل ہم نے لکھا تھا کہ مسیح موعود صاحب سیاست ہوگا۔ یعنی اس کو ظاہری حکومت حاصل ہوگی اس پر ہم نے خود مرزا صاحب کی براہین احمدیہ سے حوالہ نقل کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں:

جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح موعود کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔

(براہین احمدیہ۔ ص ۴۹۸)

یہ عبارت اپنا مضمون ظاہر کرنے میں صاف ہے۔ الفاظ واضح ہیں کہ:

جب حضرت مسیح موعود دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔،

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس تصریح پر ہم نے سوال کیا تھا کہ مرزا صاحب مسیح موعود تو بن گئے، مگر نہ ان کو سیاست نصیب ہوئی، اور نہ ان کے ہاتھ سے ساری دنیا میں اسلام غالب ہوا۔

الفضل قادیان اس کا جواب دیتا ہے۔ جواب کیا ہے ہمارے اعتراض کی تائید ہے۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ

ہندوستان کی قومیں مسلمانوں سے ہر پہلو میں ترقی یافتہ ہیں۔ مال میں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عزت میں، تجارت میں، تعداد میں ۔مسلمانوں کی حکومت ایسے لوگوں پر کیسے قائم ہوسکتی ہے ۔(الفضل قادیان ۷نومبر ۱۹۴۳ء ص ۱)

ناظرین غور فرمائیں کہ یہ ہماری تردید ہے یا تائید؟ بے شک ہندوستان کی قومیں مسلمانوں سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں، بے شک مسلمان ان سے کمزور ہیں ، بے شک ان پر حکومت کرنا مشکل ہے، لیکن خدائی وعدہ بھی یقیناً سچا ہے آیات مندرجہ ذیل کو غور سے پڑھو۔ ارشاد ہے :

۱ ۔ان الله لا يخلف الميعا د۔

۲۔ انك لا تخلف الميعاد

۳۔ فلا تحسبن الله مخلف وعده رسله ان الله عزيز ذو انتقا م

ان آیات شریفہ کا متفقہ مضمون یہ ہے کہ اللہ تعالی کا وعدہ غلط نہیں ہوسکتا پس اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سچے مسیح موعود ہوتے اور ان کے حق میں سیاست کا حاصل ہونا مقدر ہوتا، تو خدائے تعالی ان موانع کو خود بخود اٹھا دیتا کیونکہ وہ قادر قیوم ہے ۔اس کو کوئی چیز حکم جاری کرنے سے روک نہیں سکتی ۔ جو کوئی ایسا خیال کرے کہ خدا تعالی اپنے وعدہ کو بوجہ مخالفت مخلوق کے پورا نہیں کرسکتا تو وہ کافر ہے ۔خدا تعالی کی شان کبریائی کا تھوڑا سا نقشہ مولانا الطاف حسین حالی نے جو دکھایا بالکل صحیح ہے ۔فرماتے ہیں :

خرد اور ادراک رنجور ہیں واں
مہ و مہر ادنی سے مزدور ہیں واں
جہاندار مغلوب و مقہور ہیں واں
نبی اور صدیق مجبور ہیں واں
نہ پرسش ہے رہبان و احبار کی واں
نہ پرواہ ہے ابرار و احرار کی واں

الفضل کے ہم شکر گزار ہیں کہ اس نے تسلیم کیا کہ موانع کی وجہ سے مرزا صاحب قادیانی کو سیاست حاصل نہیں ہوئی ۔ ہم کہتے ہیں کہ سیاست حاصل نہ ہونا موانع کی وجہ سے نہیں ہے کیونکہ خدا تعالی موانع کو اٹھانے پر قادر ہے البتہ اس وجہ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے اسلئے مسیح موعود کی موعودہ سیاست انکو نہ ملی۔

الفضل بلکہ قادیانی امت کے افراد (تقریباً سب) مجھے بوڑھا کہہ کر موت یاد دلاتے رہتے ہیں میں اس بارے میں ان کا شکر گذار ہوں۔اس شکریہ میں ایک شعر ان کی نذر کرتا ہوں

نصیحت گوش کن جانا کہ از جان دوست تر دارند
جواناں سعادت مند پندِ پیرِ دانا را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ نومبر ۱۹۴۳ء مطابق ۲۰ ذی قعد ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۴۷ص ۴-۵)

کیا مرزا صاحب صادق نبی تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی گروہ عرصہ سے ڈھنڈورہ پیٹ رہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی اللہ و رسول اللہ تھے۔علماء اسلام اس کی تردید کرتے رہے مگر اخبار الفضل نے ہم کو ایک نیا نکتہ سمجھایا ہے جو سب سے نرالا ہے۔یہ نکتہ الفضل ہی کے الفاظ میں اچھی طرح سمجھا جائے گا۔چنانچہ ہم اسی کے الفاظ پیش کرتے ہیں۔الفضل لکھتا ہے:

بادشاہ اس بات کے ذمہ دار نہیں ہوتے کہ جو خطاب انہوں نے دیا ہے اس کے مفہوم کے موافق وہ شخص اپنے تئیں ہمیشہ رکھے جس کو ایسا خطاب دیا گیا ہے۔مثلاً کسی بادشاہ نے کسی کو شیر بہادر کا خطاب دیا تو وہ بادشاہ اس بات کا متکفل نہیں ہوسکتا کہ ایسا شخص ہمیشہ اپنی بہادری دکھاتا رہے گا۔بلکہ ممکن ہے کہ ضعف قلب کی وجہ سے ایک چوہے کی تیز رفتاری سے بھی کانپ اٹھتا ہو، چہ جائے کہ کسی میدان میں وہ شیر کی طرح بہادری دکھائے۔لیکن وہ شخص جس کو خدا تعالی سے شیر بہادر کا خطاب ملے اس کے لئے ضروری ہے کہ وہ درحقیقت بہادر ہی ہو کیونکہ خدا تعالی انسان نہیں ہے کہ جھوٹ بولے یا دھوکہ دے یا کسی پولیٹکل مصلحت سے ایسا خطاب دیدے جس کی نسبت وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے دل میں جانتا ہے کہ دراصل وہ شخص اس خطاب کے لائق نہیں ہے۔ اس لئے یہ بات محقق امر ہے کہ فخر کے لائق وہی خطاب ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتا ہے۔ دیکھو (ضمیمہ تریاق القلوب طبع ثانی۔ص ۴۰۲۔۴۰۳؛) حضرت مسیح موعود حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۹ و ۱۵۰ پر لکھتے ہیں کہ:

اسی طرح اوائل میں (یعنی بوقت تحریر تریاق القلوب، ص ۵۷۔۵۸ طبع اول) یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے (کیونکہ) وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین سے ہے۔ اور کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزوی فضیلت قرار دیتا۔ مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا گیا، مگر اس طور سے کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔ (الفضل قادیان ۲۶ نومبر ۱۹۴۳ء ص ۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں الفضل کا یہ اصول بالکل صحیح ہے۔ نبی اپنے منصب سے کبھی لغزش نہیں کھاتے اور جو لغزش کھا جائے وہ نبی نہیں۔ کسی نبی کی بڑی لغزش یہ ہے کہ خدائی پیغام پہنچانے میں غیر خدا سے ڈرے۔ مندرجہ ذیل ارشاد خداوندی اسی اصول کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ حضرت موسیٰؑ کو فرمایا تھا:

یا موسی لا تخف انّی لا یخاف لدیّ المرسلون۔ (النمل:۱۰)

(اے موسیٰ خدا کے رسول میرے نزدیک پہنچ کر ڈرا نہیں کرتے)۔

ہم مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی کے حالات دیکھتے ہیں تو ان کو اس اصول سے گرا ہوا پاتے ہیں۔ ڈپٹی کمشنر گورداسپور پنجاب انہیں حکم دیتا ہے کہ کسی کی موت کی پیش گوئی نہ کیا کریں۔ اس کے جواب میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ عذر نہیں کرتے کہ میں پیش گوئی اپنی طرف سے نہیں کیا کرتا بلکہ خدا کے حکم سے کرتا ہوں، کیونکہ خدا کے بتائے بغیر پیش گوئی کرنا کسی انسان کا کام نہیں (رسالہ شہادۃ القرآن از مرزا) بلکہ بغیر چون و چرا کے اس حکم کو قبول کر لیتے ہیں اور ساری عمر اس وعدہ کی پابندی کرتے رہے اور ہمیشہ لکھتے رہے کہ ہم حکومت کے ساتھ اپنے وعدہ کی پابندی میں پیش گوئی نہیں کر سکتے۔ (اعجاز احمدی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی ممبرو! بتاؤ اس شیر بہادر نے بہادری کا خطاب پاکر کیا بہادری دکھلائی؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ نومبر ۱۹۴۳ء ۲۷ ذی قعد ۱۳۶۲ھ جلد ۴۰ نمبر ۴۸ ص ۴)

جماعت احمدیہ کے لئے قابل غور ایک بات

ناظرین کو یاد ہوگا کہ ہر سال قادیانی جلسہ کے موقع پر ایک تبلیغی اشتہار قادیان اور لاہور میں تقسیم ہوا کرتا ہے۔ باوجود گرانی اور کم یابی کاغذ کے اس دفعہ بھی اشتہار بعنوان مرقومہ بالا شائع ہوا جو درج ذیل ہے:

احمدی ممبرو! میں نہایت ہمدردی کے ساتھ آپ کو ایک مرکزی نقطہ پر توجہ دلاتا ہوں جس کو مرزا صاحب نے اپنے دعوی کے لئے معیار قرار دیا ہوا ہے۔ اگر آپ سوچیں گے تو میری مخلصانہ درخواست کا شکریہ ادا کریں گے۔ اگر تعصب سے اس اشتہار کو پھینک دیں گے تو ہم دونوں خدا کے ہاں مناسب بدلہ پائیں گے کیونکہ مذہب کا معاملہ خدا کے ساتھ ہے۔

پس سنئیے! جناب مرزا صاحب قادیانی مسیح موعود اپنی مسیحیت کے ثبوت میں لکھتے ہیں کہ مکہ مدینہ کے درمیان ریل کا جاری ہو جانا مسیح موعود کی نشانی ہے۔ آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے ووقت کا یہ نشان ہے (اعجاز احمدی۔ص۲)

پس مطلع صاف ہے آپ لوگ معلوم کرلیں حاجیوں سے پوچھ لیں کہ آج تک بھی مکہ اور مدینہ میں ریل جاری ہوئی ہے؟

جواب صاف ملے گا کہ نہیں۔ جب علامت نہیں پائی گئی تو مرزا صاحب مسیح موعود کیسے بن گئے۔ اگر بغیر اس علامت کے مسیح موعود بننا ہوتا تو آپ ایسا کیوں لکھتے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس ذرہ سوچئے اور اپنا عقیدہ متعلق مسیح موعود ٹھیک کیجئے ورنہ یاد رکھئے کہ ایک دن آنے والا ہے جس دن سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کیا جائے گا

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

المشتہر: خاکسار رضاء اللہ انچارج شعبہ اشاعت دفتر اہل حدیث امرتسر
۲۵ دسمبر ۱۹۴۳ء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جنوری ۱۹۴۴ء مطابق ۱۰ محرم ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱۔ نمبر ا ص ۵)

اصلی اور نقلی احمد۔ا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

نہ صرف ہم بلکہ ہمارے ناظرین بھی اس بات کے مقر ہیں کہ قادیانی نبی اور ان کی امت تصنیفی صنعت کاری میں بڑے ماہر ہیں۔ اہل منطق کے ہاں بعض قضایا مغالطات عامۃ الورود کے نام سے موسوم ہیں۔ ہماری تحقیق میں سارا قادیانی علم الکلام اسی قسم سے ہے۔ مثال کے طور آج ہم اخبار الفضل قادیان کا مضمون پیش کرتے ہیں جو کسی مولوی اکمل صاحب قادیانی نے آیت خاتم النبیین کی تشریح کرنے کو قادیانی جلسہ میں پڑھا، جو الفضل میں چار قسطوں میں درج ہوا ہے۔ اس مضمون میں آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے پر مفصل بحث کرتے ہوئے بزعم خود اجراء نبوت کا ثبوت دے کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو احمد نبی ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ ہم نے اس مضمون کو غور سے پڑھا تو اس منطقی قضیہ سے مشابہ پایا جو کسی نے کبوتر کی دیکھ کر کہا تھا کہ:

یہ کبوتر ہے (صغری)۔
اور ہر کبوتر اڑا کرتا ہے۔ (کبری)۔
یہ کبوتر بھی اڑے گا۔ (نتیجہ)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب جانتے ہیں کہ یہ نتیجہ بالکل غلط ہے۔

مضمون نگار پہلے محمد کے لفظ پر بحث کرتا ہوا لکھتا ہے کہ :

پس جب کسی ہستی کو محمد کہیں گے، یعنی حد درجہ کی تعریف کیا گیا، تو یہ اسی صورت میں درست ہوگا جب اس میں حد درجہ کی خوبیاں بھی پائیں جو اس کو حقیقی معنوں میں محمد کہلانے کا مستحق قرار دیں۔ اور اس بات کا ثبوت کہ کس ہستی میں حد درجہ کی خوبیاں پائی جاتی ہیں بجز کسی احمد یعنی حد درجہ کی حمد کرنیوالے کے نہیں مل سکتا۔ اور حد درجہ کی تعریف کسی ہستی کی کوئی اسی وقت کرسکتا ہے جب اسے اعلی درجہ کا فیض حاصل ہو۔ (الفضل ۶ جنوری ۱۹۴۴ء ص ۱)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ کیسی مغالطہ آمیز عبارت ہے۔ اس کا مطلب مختصر لفظوں میں یہ ہے کہ محمد کسی احمد نبی کو چاہتا ہے، اور وہ مرزا قادیانی ہیں۔

کیا تیرہ سو سال تک جو تمام امت آنحضرت ﷺ کی تعریف کرتی چلی آئی ہے اس سے بھی محمد کا مفہوم مکمل نہیں ہوسکا، جب تک قادیان میں احمد نبی (جو دراصل غلام احمد ہے) پیدا نہ ہوا۔

کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بعثت بلکہ پیدائش سے پہلے آنحضرت، محمد نہ تھے؟ یقیناً تھے (غور سے پڑھئے محمد رسول اللہ و الذین معہ ۔ الآیہ) اس وقت ان کی حمد کرنے والا کون تھا۔ پس ثابت ہوا کہ مضمون نگار کا یہ استدلال مغالطات عامۃ الورود کی قسم سے ہے۔

دوسری طرح سے : مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو احمد کہنا مرزا صاحب قادیانی کی تکذیب کرنے کے مترادف ہے، کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی بعثت کا ثبوت سورہ **و العصر** سے دیا ہوا ہے۔ فرماتے ہیں:

و العصر کے تیرہ سو اعداد ہیں اور میرے نام، مرزا غلام احمد قادیانی، کے اعداد بھی تیرہ سو ہیں۔ (ازالہ اوہام)۔

اگر مرزا صاحب قادیانی کا نام صرف احمد ہوتا تو سورہ **و العصر** سے استدلال نہ کرتے۔ پس یا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا استدلال غلط ہے، یا نامہ نگار (مولوی اکمل قادیانی) کا خیال غلط۔ ہم الگ ہو کر حدیث نبوی کے الفاظ تلاوت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہوئے کہتے ہیں: ا حد کما کا ذب

اس کے بعد مولوی اکمل صاحب قادیانی نے خاتم کے لفظ پر بحث کرتے ہوئے کہا ہے کہ

آنحضرت ﷺ کو خاتم النبیین اس لئے کہا گیا ہے کہ مہر کے سارے نقوش عکس میں آجاتے ہیں۔ جو شخص آنحضرت ﷺ کا پورا متبع ہو، اس کو آنحضرت ﷺ کے سارے اوصاف سے موصوف ہونا چاہیے جس میں نبوت بھی داخل ہے۔ (الفضل قادیان ۶ جنوری ۱۹۴۴ء)

مطلب آپ کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت جو نبوت محمد یہ کا عکس ہے اتباع محمدی سے حاصل ہوئی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ بھی کئی وجہ سے غلط ہے۔

اول ۔ یہ کہ اتباع محمدی میں اگر نبوت ملنے کیلئے علت تامہ ہوتا، تو مرزا صاحب سے پہلے بہت سے کامل مسلمان نبی ہو جاتے ۔ اگر کوئی نہیں ہوا تو آپ کے حسب تسلیم ہر صدی کا مجدد تو ضرور نبی ہوتا۔ خلفاء اربعہ بھی ضرور نبی ہوتے ۔ آئمہ اربعہ بھی ضرور نبی ہوتے ۔ پھر علت سے معلول کا تخلف کیوں ہوا۔

دوم ۔ اصل خاتم میں جو نقش ہے اس میں صاحب شریعت ہونا بھی داخل ہے۔ تو کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی صاحب شریعت نبی تھے؟

ہرگز نہیں۔ بلکہ صاحب شریعت نبی کے آنے کا عقیدہ انکے ہاں کفر ہے۔ غور سے پڑھو

من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب ۔ (ازالہ اوہام)

سوم ۔ مولوی اکمل صاحب قادیانی کی تشریح مرزا صاحب قادیانی کی تصریح کے خلاف ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

آیت خاتم النبیین فسّرہ النبی الکریم لانبی بعدہ ۔ (حمامۃ البشری)۔

یعنی اس آیت کی تفسیر خود آنحضرت ﷺ نے فرما دی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔

چہارم : شیشہ میں جو عکس آتا ہے وہ اپنے اصل کے برابر نہیں ہوتا۔ ہاں بٹیر بازوں میں یہ دستور ہے کہ بٹیرے کو لڑائی کی مشق کرانے کے لئے آئینہ کے سامنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ہیں۔ وہ اپنے عکس کو دوسرا بٹیر سمجھ کر منہ اور پاؤں مارنا سیکھ جاتا ہے۔

احمدی دوستو! لا یعقل حیوانوں کی ریس نہ کرو بلکہ ذی عقل بنو۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ تمہارے جیسے شاعروں نے بھی اپنے معشوق کے عکس کو اصل کے برابر سمجھ کر یوں نصیحت کی ہے:

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء مطابق ۱۷ محرم ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱۔ نمبر ۲ ص ۷)

(جن مولوی قاضی اکمل قادیانی کے جواب میں درج بالا مضمون لکھا جارہا ہے یہ وہی شخص ہے جس نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی شان میں کہا تھا کہ:

محمد پھر اتر آئے ہیں قادیان میں، اور پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں۔،

مسلمان تو ابتداء ہی سے اس شعر پر نفرت کا اظہار کر رہے تھے، پھر مرزا محمود احمد نے بھی بوجوہ اپنے مرید قاضی اکمل کے اس شعر پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔ اور بعدازاں مولوی محمد علی لاہوری نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اس پر قاضی اکمل اور لاہوری گروپ کے درمیان مخالفانہ تحریریں لکھی گئیں۔ ذیل میں پیغام صلح لاہور سے دو تحریریں نقل کی جارہی ہیں۔

قاضی اکمل صاحب جواب دیں

خلیفہ صاحب کی تنبیہ پر کیوں خاموش رہے

جناب قاضی اکمل صاحب نے الفضل مورخہ ۲۲۔ اگست میں ایک مضمون لکھا ہے کہ حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے قاضی صاحب کے شعر

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
مگر پہلے سے بڑھ کر ہیں اپنی شان میں

کو بگاڑ کر قادیانی خلافت کی تعلیم و تربیت کا نتیجہ قرار دیا ہے، حالانکہ یہ شعر اس نظم کا حصہ ہے جو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے حضور میں پڑھی گئی اور خوش خط لکھے ہوئے قطعے کی صورت میں پیش کی گئی اور حضور اسے اپنے ساتھ لے گئے۔ یہ نظم بدر میں بھی چھپی۔ اس وقت بدر کی پوزیشن وہی تھی بلکہ اس سے کچھ بڑھ کر جو اس عہد میں الفضل کی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا شرف سماعت حاصل کرنے اور جزا کم اللہ تعالیٰ کا صلہ پانے اور اس قطعے کو اندر خود لے جانے کے بعد کسی کو حق ہی نہیں پہنچتا تھا کہ اس پر اعتراض کر کے اپنی کمزوری وقلت ایمان کا ثبوت دیتا۔

اس کے علاوہ قاضی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ اکابر جماعت لاہور اور حضرت امیر (مولوی محمد علی) کو اس نظم میں کوئی امر ناپسندیدہ ہوتا تو وہ انہیں اس وقت کہہ سکتے تھے یا مفتی محمد صادق ادیٹر بدر سے کہہ کر اس کی تردید یا کم از کم تشریح یا قاضی صاحب کو تنبیہ کرا سکتے تھے۔

ان واقعات کے پیش نظر حضرت امیر (مولوی محمد علی لاہوری) الزام لگانے میں حق بجانب نہیں اس لئے انہیں صفائی کے ساتھ اسے واپس لینا چاہیے۔

دراصل اس مضمون میں قاضی اکمل صاحب نے حضرت امیر (مولوی محمد علی لاہوری) کو سامنے رکھ کر اپنے ہمدم دیرینہ خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کو کوسا ہے قاضی صاحب کو بعض نامساعد حالات کی وجہ سے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی شان میں قصائد کہہ کر بین السطور لکھنے کی مہارت ہوگئی ہے کیونکہ وہ قصائد دراصل قاضی صاحب کے شکووں اور خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی سرد مہری کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔

اگر یہ درست ہے کہ یہ نظم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے حضور پیش ہوئی اور حضور نے اسے پسند فرمایا اور قاضی اکمل صاحب کو جزا کم اللہ تعالیٰ کا صلہ دیا تو پھر خود قاضی صاحب کے پیش کردہ اصول کے مطابق خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) نے ۱۹۔ اگست ۳۴ کے الفضل میں انہیں تنبیہ کر کے اپنی کمزوری ایمان وقلت عرفان کا ثبوت دیا۔

زاغ و بوم آ شفتہ تر گویند ایں فسانہ را۔ کا مصداق بنے۔ کیا خلیفہ (محمود احمد) صاحب اس حقیقت سے واقف نہ تھے کہ یہ نظم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے عہد میں لکھی گئی۔ خلیفہ صاحب (مرزا محمود) اور قاضی اکمل صاحب کا ان دنوں چولی دامن کا ساتھ تھا۔ اگر اس حقیقت کو جانتے ہوئے خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے انہیں تنبیہ کی تھی تو اس مضمون میں قاضی اکمل صاحب کا روئے سخن دراصل خلیفہ صاحب کی طرف ہے۔ انہیں خلیفہ صاحب سے بھی ایسا ہی مطالبہ کرنا چاہیے جو انہوں نے حضرت امیر (مولوی محمد علی) سے کیا ہے۔ قاضی اکمل صاحب مکرم جواب دیں کہ آج سے دس سال قبل خلیفہ (مرزا محمود) صاحب کی تنبیہ پر وہ کیوں خاموش رہے اور انہوں نے اپنی خاموشی سے پبلک کو کیوں دھوکے میں رکھا؟ اگر خلیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب اس زمانہ میں حدیث العہد تھے جس زمانہ میں یہ نظم لکھی گئی تھی تو اس زمانہ میں تو وہ حدیث العہد نہیں تھے جس زمانہ میں انہوں نے قاضی صاحب کو تنبیہ کر کے اس معمہ کو حل کیا۔ اگر جواب میں قاضی اکمل صاحب فرمائیں کہ وہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کے رعب، کمشن کے ڈر، اور کارخاص، کے خوف سے خاموش رہے تو اس کی ذمہ داری بہرحال ان پر عائد ہوتی ہے اور ہر ایک حدیث العہد یہ کہنے کا حق رکھتا ہے کہ ۱۹۳۴ء میں آپ نے خاموش رہ کر انتہائی اخلاقی کمزوری کا ثبوت دیا اور آج حضرت امیر (مولوی محمد علی لاہوری) کا نام لے کر،۔ یاروں، کا ماتم کیا ہے اور جلے دل کے پھپھولے پھوڑے ہیں۔

(پیغام صلح لاہور ۲۳۔ اگست ۱۹۴۴ء مطابق ۳ رمضان ۱۳۶۳ھ جلد ۳۲ نمبر ۳۳ ص ۱)

قاضی اکمل صاحب کے شعر کا صحیح مفہوم

تحریر: شیخ عبدالرحمٰن مصری

قاضی اکمل صاحب کی ایک نظم ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء کے اخبار بدر قادیان میں شائع ہوئی تھی اس نظم میں ایک شعر تھا:

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں
اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شان میں

جناب میاں محمود احمد صاحب کے سامنے یہ شعر اس وقت آیا جب کہ آپ قاضی موصوف پر بعض خاص وجوہ کی بنا پر، جن کی تفصیل کی اس وقت ضرورت نہیں، سخت غضب ناک تھے اور اپنے انتظام کی چکی میں انہیں بری طرح پیس رہے تھے۔ اور اپنی جماعت کی نظر میں انہیں کلیۃً گرا دینے کا پورا تہیہ کئے بیٹھے تھے۔ چنانچہ اس شعر کے سامنے آتے ہی انہوں نے اس کو بھی قاضی اکمل صاحب کے گرانے کا ایک ذریعہ بنالیا۔ الفضل خود راوی ہے کہ اس شعر کی وجہ سے قاضی صاحب کو جناب میاں (محمود احمد) صاحب کی طرف سے تنبیہ کی گئی جس پر قاضی قہر درویش بر جان درویش کی مثل کو سامنے رکھتے ہوئے بالکل خاموش رہے چونکہ خود جناب میاں (محمود احمد) صاحب نے اس شعر کو قابل اعتراض قرار دیا اس لئے حضرت امیر (محمد علی لاہوری) نے بھی اسے قابل اعتراض لکھ دیا جناب میاں (محمود احمد) صاحب کے اپنے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرید کے شعر کو قابل اعتراض ٹھہرا دینے کے بعد انہیں ضرورت نہ تھی کہ وہ اس امر کی تحقیق کرتے کہ یہ شعر کب کہا گیا اور کس مفہوم کو مدنظر رکھ کر کہا گیا ہے اس پر قاضی اکمل صاحب کو حضرت امیر (مولوی محمد علی لاہوری) کو سامنے رکھ کر جناب میاں (محمود احمد) صاحب کے خلاف اپنے دل کے پھپھولے پھوڑنے کا موزوں موقعہ میسر آ گیا اور انہوں نے اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جناب میاں (محمود احمد) صاحب کو خوب سنائیں اور ثابت کر دیا کہ ان کا اس شعر پر اعتراض کرنا ایک کھلی دلیل ہے اس بات پر کہ انہیں سلسلہ کے لٹریچر اور اس کے علم کلام سے قطعاً کوئی واقفیت نہیں اور یہ کہ وہ حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے اصلی مقام کو بالکل سمجھے ہی نہیں۔

قاضی اکمل صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ یہ نظم انہوں نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے حضور پڑھی حضور نے اس کو پسند فرمایا اور حضرت اقدس کے پسند فرمانے کے بعد کسی احمدی کا کیا حق ہے کہ اس شعر کو قابل اعتراض ٹھہرائے۔گو اخبار بدر کا وہ پرچہ تو جس میں یہ نظم شائع ہوئی ہے قاضی اکمل صاحب کے اس بیان کے متعلق خاموش ہے لیکن میں قاضی صاحب کے اس بیان کو درست تسلیم نہ کرنے کی کوئی وجہ نہیں پاتا۔اس تمام نظم میں ایک شعر بھی ایسا نہیں جو قابل اعتراض ٹھہرائے جانے کے قابل ہو یا اسلامی عقائد یا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے عقاید کے منافی ہو....(پیغام صلح لاہور ۳۰ نومبر ۱۹۴۴ء ص ۷)

اصلی اور نقلی احمد۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین پچھلے پرچہ میں اس سلسلے کا نمبر اول ملاحظہ کر چکے ہیں۔آج اس کا دوسرا نمبر درج کیا جاتا ہے۔

الفضل کے مضمون نگار نے آنحضرتﷺ کی بڑی تعریف کی ہے جس سے اس کا مقصود یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کو ظلی نبی بنا کر اوصاف مذکورہ سے موصوف ثابت کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر وہ اس دعوی میں کامیاب ہو جاتا تو ہم خوشی سے دستخط کر دیتے مگر افسوس ہے کہ کامیاب نہیں، بلکہ بری طرح فیل ہوا۔ نامہ نگار (مولوی اکمل قادیانی) لکھتا ہے کہ:

کسی نبی کا صاحب کمالات عظمی ہونا بجز اس کے کسی طرح ثابت نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنی امت میں ان کمالات کو منتقل کرنے والا ہو... اگر کوئی نبی اپنی فیض رسانی سے کسی کو اپنے رنگ میں رنگین نہیں کرسکتا تو پھر کس کو معلوم ہو کہ وہ خود بھی صاحب کمالات عظمی ہے۔ (الفضل قادیان ۵ جنوری ۱۹۴۴ء)

نقض اجمالی: بتایئے حضرت موسیٰؑ نے اپنے جیسا باکمال نبی کس کو بنایا تھا؟ کسی کا نام لیجئے۔ اور نام لیتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب کی تصنیفات کا مطالعہ کر لیجئے گا۔ کہیں ان میں آپ کی تردید نہ مل جائے۔

اس کے علاوہ آپ کا مقصود یہ ہے کہ آنخضرتﷺ نے اپنے مجموعہ کمالات مع کمال نبوت امت کی طرف منتقل کئے۔

اگر یہ ٹھیک ہے تو کیا مرزا صاحب سے پہلے کوئی ایسا مدعی صاحب کمالات بتا سکتے ہو؟ ھا تو ابر ھا نکم۔ ہرگز نہیں بتا سکو گے تو ہم کہنے کا حق رکھتے ہیں کہ یہ تعریف نہیں دراصل آنخضرتﷺ کی تنقیص ہے۔ ہاں آپ نے یہ خوب کہا کہ:

مرزا صاحب نے رسول خداﷺ کی تعریف بہت کی ہے باوجود تعریف کرنے کے آپ قائل ہیں کہ میں پوری تعریف نہیں کر سکا۔ (حوالہ مذکور)

ہم ناظرین کو بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آنخضرتﷺ کی کیا تعریف کی ہے اور وہ کہاں تک صحیح ہے۔ توضیح مرام کے صفحہ ۱۱ پر آپ کا ایک جامع شعر یہ ہے

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ آنخضرتﷺ جو احمد تھے ترقی کرتے کرتے احد (اللہ) کے مصداق بن گئے۔

کیا یہی اسلام کا عقیدہ ہے؟

اگر آپ اس عقیدے کو صحیح مانیں گے تو عیسائیوں کے سامنے کھڑے نہیں رہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکتے۔ قرآن مجید عیسائیوں کے اس عقیدہ پر اظہار نفرت کرتا ہوا فرماتا ہے

لقد کفر الذین قالوان اللہ ھو المسیح ابن مریم

(کافر ہیں وہ لوگ جو کہتے ہیں کہ اللہ ہی مسیح ابن مریم ہے)

اس شعر کے ماتحت آپ کو یہ کہنا چاہیے

نشھد ان محمداً ھو اللہ احد

غالباً مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے آپ ہی لوگوں کے حق میں کہا ہے

نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں

ناظرین کرام! کیا کسی نبی یا صدیق یا ولی کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ میں آپ کو یہ دعوی ملتا ہے کہ انا اللہ الاحد۔ ہرگز نہیں۔ ہاں اس کے خلاف صاف لفظوں میں یوں ملتا ہے: انما انا بشر مثلکم

نامہ نگار کے کلام کا نتیجہ یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ باوجود جامع کمالات ہونے کے منصب تعلیم میں فیل رہے، کیونکہ آپ کی امت میں تیرہ صدی کے خاتمہ تک کوئی بھی باکمال نبی پیدا نہ ہوا۔ مرزا صاحب بھی اس نفی کے قائل ہیں۔ اس کی مثال آج کل کی اصطلاح میں یہ ہے کہ علی گڑھ کالج جو بہت بڑا کالج ہے جب سے بنا، اسنے ایک بھی باکمال بی اے یا ایم اے پیدا نہیں کیا۔ تو اس حالت میں کیا اس کالج کو کامیاب سمجھا جائے گا؟ ہرگز نہیں

احمدی دوستو! ایسی تعریف کرنے پر تمہارے حق میں یہ کہنا بجا ہے

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۴۴ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳ ص ۴)

اصلی اور نقلی احمد۔۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین گذشتہ پرچوں میں اس سلسلہ کے دو نمبر ملاحظہ کر چکے ہیں آج تیسرا نمبر درج ہے۔ اس نمبر میں قادیانیوں کے عقیدہ کے علاوہ ان کی علمی کھینچ تان کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علم بھی بخوبی حاصل ہو جائے گا۔ قرآن مجید میں جو ارشاد ہے
و وجدك عائلاً فا غنی (اللہ نے تجھ کو غریب پایا تو غنی کر دیا)

قادیانی نامہ نگار (مولوی اکمل قادیانی) لفظ اغنی کی تفسیر کرتا ہوا لکھتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو خدا نے جملہ کمالات انبیاء سابقین کے ساتھ موصوف کیا۔ پھر اس پر یہ از خود اضافہ کرتا ہے کہ تجھ کو ایسا غنی کیا کہ تو اپنے کامل متبعین کو ان اوصاف کے ساتھ موصوف کر کے نبی بنا سکتا ہے چنانچہ مرزا صاحب قادیانی، آنحضرت ﷺ کے اتباع سے نبی بن گئے۔ انہی معنی میں یہ قادیانی شعر آنحضرت ﷺ کے حق میں کہا گیا ہے

جو آئے ابتداء میں رونق غار حرا ہو کر
گئے آخر نبی گر اور ختم الانبیاء ہوکر

نامہ نگار کے اصلی الفاظ یہ ہیں:

پس اے سننے والو سنو! اور اے سوچنے والو! سوچو کہ اللہ تعالی نے اپنے پیارے محبوب کو تمام نبیوں کے کمالات اور ان تمام کمالات سے بھی بڑھ کر کمالات دیگر آپ کا نام غنی رکھا۔

اور پھر ساری دنیا کو سنا کر کیسے شاندار انداز سے دنیا کو بتادیا سارے انعامات سابقہ آنحضرت ﷺ کی بدولت حاصل ہو سکتے ہیں جس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اب نہ صرف ایک نبی کے انعامات حاصل ہو سکتے ہیں بلکہ جس جس نبی کے کمالات آنحضرت ﷺ میں جمع ہیں وہ سب مل سکتے ہیں۔ اور اس طرح صرف موسی وعیسی کی امتوں کے انعام حاصل کر کے صرف شہید اور صدیق کے مقام تک ہی نہیں ٹھہر سکتے بلکہ آنحضرت ﷺ کے طفیل اور آپ کی تاثیر قدسی سے موسی بھی بن سکتے ہیں اور عیسی بھی اور ابراہیم بھی اور داؤد بھی، کرشن بھی، اور رام چندر بھی، یحی بھی زکریا بھی۔ یہی وہ رمز ہے جس کا انکشاف آنحضرت ﷺ کے بعد آج تک صرف ایک انسان پر ہوا یعنی حضرت مسیح (مرزا قادیانی) پر جس نے کہا:

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور جب یہ سارے انعامات اس سائل کو آنحضرت ﷺ کی بدولت مل چکے اور آپ نے ان سے دنیا کو بہرہ ور کرنا شروع کیا تو ساتھ ہی اس راز حقیقی سے سب کو واقف اور خبردار کرتے ہوئے فرمایا:

ایں چشمہء رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہء ز بحر کمالِ محمد است

(الفضل قادیان ۷ جنوری ۱۹۴۴ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اللہ رے جرأت! پہلے تو یہی غلط ہے کہ آنحضرت ﷺ کا نام غنی بتایا ہے جو قرآن مجید کے صریح خلاف ہے۔ غور سے پڑھو

یا ایھاالنّاس انتم الفقراء الی اللّٰہ و اللہ ھوالغنی الحمید

(فاطر: ۱۵) بنی آدم سب خدا کے محتاج ہیں خدا کی ذات ہی غنی اور حمید ہے کسی آیت یا حدیث میں نہیں ملتا کہ آنحضرت ﷺ کا نام غنی ہے۔

اغنی سے مراد یہ ہے کہ وہ غریبی جو حضرت خدیجہؓ کے ساتھ نکاح سے پہلے تھی اسے خدا تعالی نے دور کر دیا۔

قادیانی اور لاہوری ممبرو! ہوشیار ہو کر سنو ہم کچھ پوچھنا چاہتے ہیں۔ بتاؤ انبیاء سابقین میں حضرت موسیٰؑ جیسے صاحب شریعت اور داؤدؑ اور سلیمانؑ جیسے صاحب سیاست بھی گذرے ہیں۔ ان سب کے اوصاف مجموعی حالت میں آنحضرت ﷺ میں جمع ہوئے اور بقول تمہارے آنحضرت ﷺ کے اتباع سے متبعین کو پہنچے۔ سب سے آخر اس زمانہ میں ان اوصاف سے موصوف مرزا صاحب قادیانی ہوئے۔

اول: اب بتاؤ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں صاحب شریعت اور صاحب سیاست ہونے کا وصف تھا؟ اگر نہیں تھا، تو آپ کا یہ دعوی کبھی آدم کبھی موسی وغیرہ کیسے صحیح ہوسکتا ہے۔

دوم، مرزا غلام احمد صاحب کہتے ہیں کہ میں چودھویں صدی کے شروع میں مبعوث ہوا ہوں (تریاق القلوب)۔ آپ سے پہلے تیرہ سو سال کی اسلامی تاریخ میں کتنے انبیاء جامع کمالات پیدا ہوئے ہیں۔ ان کا شمار مع اسماء بتائیے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری ممبرو! بقول خود اس اشاعت دجل (جماعت احمدیہ لاہوریہ کا عقیدہ ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ ہر ایک مدعی نبوت دجال ہے۔ اسی کی طرف ہم نے اشارہ کیا ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) کب تک خاموش رہو گے۔

کچھ تو کہیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء مطابق یکم صفر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۹ ص ۴۔۵)

و اذا العشا ر عطلت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس آیت زیب عنوان کا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے روز اونٹ جیسا جانور جو عرب میں بہت محبوب ہے، چھوڑ دیا جائے گا۔ اس آیت کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے حق میں لیا ہے بایں تفسیر کہ اونٹ چھوڑے جائیں گے ان پر کوئی سواری نہیں کرے گا کیونکہ ریل جاری ہو جائے گی اس وقت مسیح موعود آجائے گا۔

سلطان عبد الحمید خان مرحوم نے عرب میں ریل جاری کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دمشق سے لے کر مدینہ شریف تک سڑک بھی بن گئی اور گاڑی کی آمد و رفت بھی شروع ہو گئی۔ زائرین مدینہ نے دیکھا ہو کہ ریل کا انجن وہاں کھڑا ہے۔

ناظرین! مرزا صاحب قادیانی بڑے زمانہ شناس تھے انہوں نے سمجھ لیا کہ چونکہ سلطان عبد الحمید خان جیسا قاہر بادشاہ اپنے ارادہ کو عملی صورت دیئے بغیر نہیں چھوڑے گا، اسلئے یہ تصور کر لیا کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہو چکی ہے، اس تصور کو تصدیق کا جامہ پہنانے کے لئے لکھ دیا کہ مکہ مدینہ میں ریل کا جاری ہونا مسیح موعود کی آمد کی نشانی ہے پس میں مسیح موعود ہوں۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۲)

قادیان کے جلسہ سالانہ کے موقع پر دفتر اہل حدیث سے اشتہار نکلا کرتا ہے اس دفعہ جو اشتہار نکلا تھا، وہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۷ جنوری ۱۹۴۴ء میں درج ہو چکا ہے جس کے ضروری الفاظ یہ ہیں کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حاجیوں سے پوچھ لو کہ ابھی تک مکہ مدینہ میں ریل جاری نہیں ہوئی جسکا نتیجہ یہ ہونا چاہیے کہ مرزا صاحب مسیح موعود نہیں۔

اس کے جواب میں اخبار الفضل قادیان میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں حسب عادات اہل قادیان مدیر اہل حدیث امرتسر کو پہلے تو خوب کوسا ہے۔ پھر جواب دیا تو اپنے ہی حق میں مضر دیا۔ مضمون نگار کے الفاظ یہ ہیں:

افسوس مولوی ثناء اللہ صاحب کے اخبار نے نہ صرف واقعات پر پردہ ڈالنا چاہا ہے بلکہ دیانت سے بھی کام نہیں لیا یعنی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی اس بارہ میں مکمل عبارت عمداً نقل نہیں کی۔ چنانچہ اعجاز احمدی کی پیش کردہ عبارت یوں شروع ہوتی ہے۔

آسمان نے بھی میرے لئے گواہی دی اور زمین نے بھی، مگر دنیا کے اکثر لوگوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ میں وہی ہوں جس کے وقت میں اونٹ بے کار ہوگئے اور پیشگوئی آیت کریمہ اذا العشار عطلت پوری ہوئی اور پیش گوئی حدیث ولیترکن القلاص فلایسعی علیھا نے اپنی پوری پوری چمک دکھلا دی۔

یہاں تک کہ عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن اور حدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے (اعجاز احمدی ص۲)

(الفضل قادیان ۲۲ جنوری ۱۹۴۴ء ص۴)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ عبارت جو قادیانی مجیب صاحب نے نقل کی ہے اپنا مطلب بتانے میں صاف ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عرب وعجم کے اڈیٹروں کے نام سے جو قول نقل کیا ہے وہ قرآن وحدیث کی صحیح تشریح سمجھ کر اپنی تائید میں لکھا ہے۔ مگر چونکہ واقعہ ایسا نہیں ہوا کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل جاری ہوگئی ہو، اس لحاظ سے اڈیٹروں کا یہ قول جسے مرزا صاحب قادیانی نے صحیح تسلیم کیا ہے مرزا صاحب کی تردید

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ہوا یا تائید میں؟

بس یہی ایک بات سوچنے کی ہے۔ اس کی صحیح مثال یہ ہے کہ ایک مدعی اپنی شہادت میں کسی شخص کو معتبر اور ثقہ جان کر پیش کرتا ہے۔ مگر اس کی شہادت مدعی کے خلاف ہوتی ہے۔ تو بتایئے اس سے مدعی کے دعوی کی تائید ہوگی یا تردید؟ یقیناً تردید ہوگی۔

اس کے آگے مجیب نے جو لکھا ہے وہ لطیف تر ہے۔ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

> حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے اس بیان میں قرآن کریم اور حدیث شریف کو پیش کر کے بتایا گیا ہے کہ مسیح موعود کا ایک نشان اونٹ بیکار ہونا ہے، خواہ وہ موٹر کار کے جاری ہونے سے ہو، یا ریل کے، اور خواہ ہوائی جہاز کے باعث ہو....
>
> اسی نشان کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ ملک کے اخبارات نے پکار پکار کر کہہ دیا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ریل کا جاری ہونا بھی قرآن کریم اور رسول اللہ ﷺ کے نشانات کے مطابق ہے اس نشان کا مدعا مسیح موعود کے زمانہ میں نئی سواریوں کے نکل آنے اور اونٹوں کی سواری کے بیکار ہو جانے سے ہے اور چونکہ حضرت مسیح موعود مرزا کے زمانہ میں ہی اخبارات میں مدینہ اور مکہ وغیرہ کو ریل جاری ہونے کی خبریں شائع ہوئیں اس لئے حضور نے وہاں ریل کا ذکر اخبارات کے حوالہ سے (نہ کہ اپنی طرف سے) فرمایا مگر کیا یہ امر واقع نہیں کہ وہاں اب بھی اونٹ کی سواری بیکار ہے کیونکہ یہی اصل چیز ہے جسے حضور نے قرآن و حدیث کی رو سے اپنی صداقت کیلئے بطور نشان پیش فرمایا چنانچہ ان حجاج مکہ سے بجائے اونٹ کے ریل، موٹر اور جہازوں سے کام لیتے ہیں۔
>
> (الفضل قادیان ۲۲ جنوری ۱۹۴۴ء ص ۴)

بہت اچھا صاحب! سارے کلام کا مطلب یہ ہوا کہ قرآن و حدیث کی پیش گوئی کا اصل مطلب یہ ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں اونٹ بے کار ہو جائیں گے۔ ان پر کوئی سواری نہیں کرے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ یئے اب ہم آپ کو روشن کمرے میں لا ئیں۔ مرزا غلام احمد صاحب کا انتقال مئی ۱۹۰۸ء میں ہوا۔ میں (ثناء اللہ امرتسری) سفر حج کو ۱۹۲۶ء میں گیا۔ میں نے اور میرے ساتھیوں نے، بلکہ کل حجاج نے اونٹوں پر سفر کیا۔ حالانکہ مسیح موعود ہونے کا مدعی پیدا ہو کر فوت بھی ہو چکا تھا مگر اونٹ اب تک چل رہے ہیں۔

راجپوتانہ میں چلتے ہیں۔ اروا ڑ میں چلتے ہیں۔ مصر میں چلتے ہیں۔ سوڈان میں چلتے ہیں۔ مراکش میں چلتے ہیں۔ یہاں تک کہ گورنمنٹ کی فوج میں اونٹ سوار رسالہ (کیمل کور) بھی ریگستانی ملکوں میں اونٹوں پر سفر کرتا ہے۔

قرآن وحدیث کا جو اصل مضمون آپ نے بتایا ہے وہ صحیح ہے لیکن اس کو خاص عرب یا حجاج سے خصوصیت نہیں بلکہ ساری نیا سے تعلق ہے۔ حالت یہ ہے کہ جو اونٹ پہلے پچاس روپئے میں ملتا تھا آج وہ تین چار سو روپئے میں بمشکل ملتا ہے

فلا یسعی علیھا (ان پر کوئی نہیں چڑھتا) مختصر یہ ہے کہ آیت موصوفہ کی قادیانی تفسیر غلط ہے اس کے علاوہ یہ آیت مرزا صاحب قادیانی پر چسپاں بھی نہیں ہے حالانکہ بقول مرزا غلام احمد صاحب ان کی یہ علامت تھی۔ علامت نہ ہونے سے ذی علامت بھی معدوم سمجھا جاتا ہے جیسا کسی شاعر نے کہا ہے:

میرے معشوق کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۸ صفر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۵ ص ۴۔۵)

کاٹھیاواڑ کے دوست خبردار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی گزٹ میں خبر شائع ہوئی کہ قادیانی مبلغین کا وفد کاٹھیاواڑ میں بھیجا گیا ہے۔ ان لوگوں کے کام بڑی حکمت عملی سے ہوتے ہیں، جس سے ناواقف دھوکا کھا جاتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب سے پہلے یہ لوگ اسلام کی تعریف اور تحسین کرتے ہیں۔ پھر اس کی تبلیغ کی ضرورت بتاتے ہیں۔ پھر یہ بتاتے ہیں کہ اسلام کی تبلیغ کرنے والی قادیانی جماعت ہی ہے اور کوئی نہیں۔ پھر اس کا نتیجہ ذہن نشین کرتے ہیں کہ یہ سب برکت حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی ہے جو اس زمانہ کے نبی تھے۔

ہمارے کاٹھیاواڑی دوستوں کو چاہیے کہ ان کے ساتھ حکمت اور دانائی سے پیش آئیں۔ یعنی یہ کہیں کہ اسلام اپنی ذات میں بے شک مستحق تعریف وتحسین ہے مگر قادیانی مسیح کا دعوی غلط ہے۔ اس کے ثبوت میں لمبی چوڑی تقریر یا تحریر کی ضرورت نہیں مرزا صاحب کا وہ اشتہار ہی کافی ہے جسکا عنوان یہ ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

دفتر اہل حدیث سے منگوا کر حسب ضرورت چھپوا کر وہاں بکثرت شائع کر دیں اسکے علاوہ بھی دفتر اہل حدیث کی تصنیفات جو قادیانی مذہب کے متعلق شائع شدہ ہیں منگوا کر تقسیم کریں انشاء اللہ مخالف کا اثر نہ ہوگا۔ مزید ضرورت ہو تو خط وکتابت کے ذریعہ بھی دریافت کر سکتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۸ صفر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۵ ص ۶)

مصلح موعود آیا اور چلا گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مصلح موعود کے متعلق لاہوری اور قادیانی جماعتوں میں اختلاف چلا آ رہا ہے جو ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کے بعد جنگ کی صورت اختیار کر گیا ہے۔

پیغام صلح لاہور نے قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی تردید میں ۲ فروری ۱۹۴۴ء کے پرچہ میں ایک مضمون شائع کیا ہے۔

ہمارے اور ان کے اختلاف کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی آپس میں جھگڑ رہے ہیں۔ ایک کہتا ہے کہ ہمارے والد نے اس متروکہ مکان کے متعلق میرے حق میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وصیت کی ہوئی ہے۔ دوسرا کہتا ہے نہیں والد مرحوم نے اس مکان کی وصیت اولاد میں سے کسی کے حق میں نہیں کی بلکہ فلاں مسجد کے حق میں تھی۔ تیسرا اجنبی شخص کہتا ہے کہ تم دونوں کا دعوی غلط ہے، بلکہ تمہارے والد نے یہ مکان خود بیچ کر اپنے قبضہ سے نکال دیا تھا۔نہ تمہارا ہے اور نہ تمہارے باپ کا۔

ناظرین اس مثال کو ذہن میں رکھ کر ہمارا مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں۔

قادیانی جماعت اپنے فن میں ایسی ماہر اور کامل ہے کہ اس کی نظیر دنیا میں نہیں ملتی۔ پھر کمال یہ ہے کہ اپنے اس کمال کو مذہبی شکل میں پیش کرتی ہے، حالانکہ مذہب ایسے کمال کا نام دجل اور فریب رکھتا ہے۔

اس اجمال کی تفصیل یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کی تحریرات میں ایک پیش گوئی یہ بھی تھی کہ میری اولاد میں ایک مصلح موعود ہوگا، جو کل دنیا کی اصلاح کرے گا۔ ایسا ہوگا ، ویسا ہوگا ۔کان اللہ نز ل من السماء (گویا خود خدا آسمان سے اتر آئے گا)۔

اس مصلح موعود کے متعلق عرصہ دراز سے قادیانیوں کی تحریریں نکلتی رہی ہیں جن میں میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کو مصلح موعود بتایا جاتا رہا ہے۔ وہ خود بھی اپنی خاموشی سے اس لقب کو پسند کرتے رہے۔ آخر ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء کے خطبہ جمعہ میں آپ نے کھلے لفظوں میں کہا کہ مصلح موعود میں ہی ہوں۔

اس پر چاروں طرف سے مبارک مبارک کی آوازیں آنے لگیں، جلسے ہوئے، جشن ہوئے۔ ہمیں تو اس سے کوئی نقصان نہیں کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) مصلح موعود بنے یا مسیح موعود بنے، کیونکہ ہم نے بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کو دیکھا ہوا ہے۔ جیسے وہ تھے ،ویسے ہی ان کے جانشین ہوں گے۔لیکن بغرض تحقیق حق اس امر کی تنقید کرنے کو آج ہم یہ نوٹ لکھتے ہیں۔

اخبار الفضل مورخہ ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء میں خلیفہ قادیان کو ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء والے اشتہار کا مصداق بتایا گیا ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے اشتہار مذکور میں جس مصلح موعود لڑکے کی پیدائش کا الہام شائع کیا تھا وہ لڑکا ۷ اگست ۱۸۸۷ء کو پیدا ہوا جس پر اظہار خوشی کرتے ہوئے بعنوان خوش خبری مرزا صاحب قادیانی نے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار شائع کیا جس میں آپ نے صاف لفظوں میں لکھا:

اے ناظرین میں آپ کو بشارت دیتا ہوں کہ وہ لڑکا جسکے تولد کے لئے میں نے اشتہار ۸ ۱۔ اپریل ۱۸۸۶ء میں پیش گوئی کی تھی اور خدا تعالی سے اطلاع پا کر اپنے کھلے کھلے بیان میں لکھا تھا ...آج ۱۶ ذی قعد ۱۳۰۴ھ مطابق ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء بارہ بجے رات کے بعد ڈیڑھ بجے کے قریب وہ مولود مسعود پیدا ہو گیا فالحمدلله علی ذلك (قادیانی اشتہار ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء)

یہی لڑکا حسب الہام اور حسب تصریح مرزا صاحب مصلح موعود تھا جو سولہ مہینے زندہ رہ کر مرزا غلام احمد صاحب کو داغ مفارقت دے گیا اس کے مرنے پر جب شور و غوغا اٹھا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مخالفوں کو چپ کرانے کیلئے ایک اشتہار دیا جس کے ضروری فقرے درج ذیل ہیں:

واضح ہو کہ اس عاجز کے لڑکے بشیر احمد کی وفات سے جو ۷۔ اگست ۱۸۸۷ء روز یک شنبہ پیدا ہوا تھا، اور ۴ نومبر ۱۸۸۸ء کو اسی روز یک شنبہ ہی میں اپنی عمر کے سولہویں مہینے میں بوقت نماز صبح اپنے معبود حقیقی کی طرف واپس چلا گیا۔ عجیب طور کا شور و غوغا عام لوگوں میں اٹھا اور رنگا رنگ کی باتیں خویشوں وغیرہ نے کیں اور طرح طرح کی نافہمی اور کج دلی کی رائیں ظاہر کیں۔

(قادیانی اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۸ء)

ناظرین! ان حوالجات کی روشنی میں غور فرمائیں کہ مصلح موعود لڑکا پیدا ہو کر فوت بھی ہو گیا، اس پر بھی قادیانی جماعت خلیفہ محمود احمد کو مصلح موعود ہونے کا دعوی کرنے پر مبارک بادیاں دے رہی ہے، تو ہم ان مبارک بادیوں کو کیوں نہ نامبارکبادیاں کہیں

مجھے تو ہے منظور مجنوں کو لیلی۔ نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

دیکھئے! پیغام صلح اس پر کیا بولتا ہے۔ خلیفہ قادیان کو مصلح موعود کہنا لاہوری جماعت کے بھی خلاف منشاء ہے، اور ہماری تحقیق کے بھی خلاف ہے۔ ہم نے تو اپنا فرض ادا کر دیا دیکھیں پیغام صلح کیا کرتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۱۵ صفر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۶ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری مصلح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اوپر کے مضمون میں ملاحظہ فرما چکے ہوں گے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مصلح موعود سولہ مہینے زندگی پا کر فوت ہوگیا۔ بایں ہمہ ان کے مریدوں میں اس عہدہ کے تین مدعی ہیں:

اول، خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد)۔

دوم۔ مولوی عبداللہ تیماپوری (حیدرآباد دکن)

سوم۔ شیخ غلام محمد لاہوری۔

موخر الذکر نے ان دنوں ہمارے پاس دو خط برائے اشاعت بھیجے ہیں ان میں سے ایک کا مختصر مضمون یہ ہے:

خلیفہ قادیان اور مولوی محمد علی امیر جماعت لاہور اپریل سنہ رواں تک توبہ کرکے میرے ہاتھ پر بیعت کرلیں ورنہ....،

۲۸ جنوری سنہ رواں کو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے جب مصلح موعود ہونے کا دعوی کیا، تو لاہوری مصلح موعود نے خلیفہ قادیان کو ایک تادیبی خط لکھا۔ جس کی نقل دفتر اہل حدیث امرتسر میں بغرض اشاعت بھیج دی، جسکا ضروری حصہ درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

مکرمی خلیفہ صاحب قادیان۔ السلام علی من اتبع الھدی

چونکہ آپ نے مصلح موعود کا سراسر جھوٹا دعوی ۲۸ جنوری کے جمعہ میں کردیا ہے، جسے ۳۰ جنوری کے الفضل میں چھاپا گیا ہے، اس لئے روح القدس نے چاہا ہے کہ آپ کا اور میرا آخری اور قطعی فیصلہ ہوجائے۔

لہذا میں ایک دعا ہمراہ ارسال کررہا ہوں آپ اس کو پڑھ کر الفضل و العرفان ہردو میں جلد سے جلد نمایاں چھپوانے کا انتظام کردیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ کے حکم سے ہی آپ کے ادارے چھاپیں گے۔ میں ایک کاپی مولوی ثناء اللہ صاحب کو امرتسر بھیج رہا ہوں اور جگہ بھی ارسال کر رہا ہوں۔

آپ بھی اپنی صداقت کا ثبوت مرد میدان بن کر ایسی ہی دعائے مباہلہ یا یک طرفہ دعا سے دیں اور بلعم باعورانہ مکاریوں سے باز آئیں۔

غلام محمد لاہور یکم مارچ ۱۹۴۴ء

بارگاہ رب العزت میں آسمانی فیصلہ کی دعا

یہ احقر شیخ غلام محمد لاہوری مصلح موعود اللہ تعالیٰ کی ہزاروں ہزار بار قسم کھا کر نہایت کامل یقین وصدق اور اخلاص سے یہ اعلان کرتا ہے کہ سلسلہ احمدیہ کے اندر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی کا بہ حیثیت مصلح موعود کے میں ہی واحد مصداق ہوں۔ مجھے چونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے گذشتہ تیرہ سالوں سے روح القدس کی مخصوص تجلیات سے وحی خفی کے ذریعہ چودھویں سال میں ذوالحج کی تجلی میں میں کامل فرما دیا گیا ہے اس لئے ۱۹۴۴ء کے موسم بہار میں مجھے دوشنبہ مبارک مخصوص لیلۃ القدر بیعت رضوان صلح حدیبیہ کی مثل اور ان کے بعد مدنی محمدی ماموریت سے قادیانی خلیفہ ولاہوری امیر پر کامل فتح کا حاصل ہونا اٹل امر ہے۔

میری فتح اور روحانی غلبہ کی راہ میں خلیفہ قادیانی وامیر لاہوری فرعون مصر و مکہ اور بلعم باعور سے بڑھ کر خطرناک روک چل رہے ہیں۔

اور اب یہی ڈپٹی عبداللہ آتھم وسلطان محمد اور لیکھ رام کا کامل بروز ہیں مجھے اپنی مذہبی ماموری صداقت پر ایسا ہی کامل یقین ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کی کامل توحید وحضور نبی کریم ﷺ کی وقرآن کریم کی اور حضرت مسیح موعود کی کامل صداقت پر یقین حاصل ہے

اور مجھے یہ کامل یقین ہے کہ میرے دشمن اس بات میں سراسر جھوٹے اور مفتری اور ظالم ہیں کہ میں پاگل یا شریر یا مفتری وغیرہ ہوں بلکہ جس طرح مجھے اپنی ماموانہ صداقت پر کامل یقین ہے ویسے ہی مجھے اپنے مقابل خلیفہ قادیانی کے دعوی مصلح موعود، مثیل خلیفہ ثانی، فضل عمر کے افتراء ودجل اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کذب ہونے کا کامل یقین حاصل ہے۔

ایسا ہی اپنے ماسوا ہر مدعی ماموریت مثلاً مولوی عبداللہ تیما پوری و محمد صدیق حسن حیدر آبادی کے متعلق مجھے کامل یقین ہے کہ وہ سب بلعم باعور اور مسیلمہ کذاب کی مثل ہیں اور یہی حیثیت خلیفہ قادیانی کی ہے۔

میں اپنے اس اعلان پر اللہ تعالی کو بھی گواہ رکھتا ہوں اور اس کی جناب سے یہ آسمانی فیصلہ چاہتا ہوں کہ اگر اس کے علم اور فیصلہ میں، میں صادق اور محمدی مامور مصلح موعود نہیں ہوں، بلکہ میں وہی کچھ ہوں جو میرے مخالفوں نے میری نسبت مشہور کر رکھا یا سمجھ رکھا ہے، اور مصلح موعود میرے سوا کوئی اور ہے، تو

اے قادر قہار اور علیم و خبیر اور سمیع و احکم الحاکمین خدا تو بغیر اس کے کہ کوئی میرے مقابل اپنے صدق اور میرے کذب کی آزمائش میں دعائے مباہلہ کرے تو مجھ کو اپنے قہر کی تجلی سے ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء سے قبل الوصیت والے مقررہ موسم بہار میں اس دنیا سے ہمیشہ کے لئے اٹھا لے تاکہ بندگان خدا میرے فتنہ سے محفوظ ہو جائیں اگر میں جہنم کے لائق ہوں تو وہی میرا ٹھکانہ ہو۔ غلام محمد۔ لاہور یکم فروری ۱۹۴۴ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ ان تینوں صاحبوں کا دعوی مرزا غلام احمد صاحب کے الہامی دعوی پر متفرع ہے۔ اور ہم مرزا صاحب قادیانی کے الہامی دعووں (وعدوں) کو جیسا کچھ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہیں اسکی بنا پر کہہ سکتے ہیں کہ وہ استاد غالب کے اس شعر کا مصداق ہیں

تیرے وعدے پر جئے ہم یہ تو جان جھوٹ جاناں
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۱۵ صفر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۶ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی اور روحانی قابلیت کا معیار۔ا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرب کے لوگ بڑے جنگ جو اور بہادر تھے اس لئے ان کی عادت تھی کہ دشمن کی بہادری اور شجاعت کی تعریف کر کے اس پر اپنی فتح یابی کا اظہار کرتے۔

ان لوگوں کا خیال تھا کہ کمزور دشمن پر فتح پانا کمال نہیں بلکہ کمال یہ ہے کہ زور اور دشمن پر فتح حاصل کی جائے۔ مگر آج کل ہمارے زمانہ کے اہل قلم کا یہ دستور ہو رہا ہے کہ اپنے مخالف کی بات کا جواب دینے سے پہلے اس کو بے علم اور جاہل بتاتے ہیں پھر اتنے بڑے دعوی پر کوئی معتبر شہادت پیش نہیں کرتے بلکہ کسی مخالف کا قول پیش کر دینا کافی سمجھتے ہیں قادیانی اہل قلم میں یہ عام دستور ہے آج ہم اس کی ایک تازہ مثال پیش کرتے ہیں۔

اخبار الفضل مورخہ ۳ فروری ۱۹۴۴ء میں ایک مضمون نکلا ہے جسکی سرخی ہے،

مولوی ثناء اللہ صاحب کی علمی قابلیت

اس میں تمہیدی الفاظ قابل دید وشنید ہیں لکھا ہے:

احمدیت کے ناکام مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب ہمیشہ اپنی علمی قابلیت کا ڈھنڈورا پیٹا کرتے ہیں۔ (الفضل ۳ فروری ۱۹۴۴ء ص ۴)

راقم مذکور نے اس میں دو لفظ صریح غلط لکھے ہیں:

اول احمدیت کے ناکام مخالف،

یہ اسلئے غلط ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب حقیقۃ الوحی میں مجھ کو اشد ترین مخالف کے لقب سے عزت بخشی ہے اور اشتہار آخری فیصلہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھتے ہیں کہ

جھوٹا آدمی اپنے اشد ترین مخالفوں کے سامنے ناکام مر جاتا ہے۔

ناظرین ان دونوں فقروں کو سامنے رکھیں۔ یعنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں (ثناء اللہ) قادیانی تحریک کا اشد ترین مخالف ہوں،
مفتری شخص اپنے اشد ترین مخالف کے سامنے ناکام مرجاتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کو یہ دنیا چھوڑے ہوئے ۳۵ سال گذر چکے ہیں، اور دنیائے اسلام کو معلوم ہے کہ جس شخص کو مرزا صاحب قادیانی اپنا اشد ترین مخالف کہہ کر عزت بخشتے تھے وہ عرصہ دراز تک ان کے بعد زندہ رہا۔ (میں سنتا اور دیکھتا ہوں کہ آج ۱۴ فروری ۱۹۴۴ء تک بھی مرزا صاحب قادیانی کا اشد ترین مخالف (ثناء اللہ) زندہ ہے۔ رضاء اللہ)

پس ناظرین بتائیں کہ ان واقعات کے بعد ناکام کے معزز لقب کا مستحق کون ہے؟

مرزائی دوستو!

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

الفضل نے دوسری غلط بات یہ لکھی ہے کہ

مولوی ثناء اللہ ہمیشہ اپنی علمی قابلیت کا ڈھنڈورا پیٹا کرتے ہیں۔

میں نے کبھی علمی قابلیت کا ڈھنڈورہ نہیں پیٹا۔ ہاں یہ کہا کرتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں کہ کلمات مرزا قادیانی کے ماننے والے اور قادیانی علم کلام کے ماہر خواہ کتنے ہی ہوں، سارے مل کر بھی میرے سامنے اعلمیت کا دعوی نہیں کر سکتے اس کا ثبوت میں ہمیشہ دیتا رہا ہوں اور اب بھی دینے کو تیار رہوں۔

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

اس کے بعد قادیانی راقم مضمون نے جو لکھا ہے وہ اس سے بھی عجیب تر ہے روپڑی اخوان کا قول مندرجہ اہل حدیث ۱۴ جنوری ۱۹۴۴ء نقل کیا ہے کہ

مولوی ثناء اللہ علم منطق میں یتیم ہیں اور عربیت میں اتنے کمزور ہیں کہ جماعت اہل حدیث کی بدنامی کا باعث ہیں۔

اس بیان کو قادیانی راقم نے بڑا معتبر اور وقیع سمجھ کر نتیجہ نکالا ہے کہ علماء اہل حدیث کے نزدیک مولوی ثناء اللہ کی علمی قابلیت یہ ہے۔

میں حیران ہوں کہ یہ حواریان مسیح قادیانی عدل وانصاف سے اتنے دور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیوں جا پڑے ہیں۔ پہلے تو میں ان حضرت سے منطقی سوال کرتا ہوں کہ آپ کے کلام کا موضوع (علماء اہل حدیث) کلیہ ہے یا مہملہ۔

اگر کلیہ ہے تو اس کا ثبوت ہر ایک عالم اہل حدیث کی شہادت سے ہونا چاہیے۔ اگر مہملہ ہے تو تلازم الجزیہ کی وجہ سے دلیل اور حجت نہیں ہوسکتا فافهم ولاتکن من القاصرین

اب اصل جواب سنیئے! اس میں کوئی شک نہیں کہ روپڑی اخوان میرے مذہبی اہل حدیث بھائی ہیں۔ مگر کیا آپ کو معلوم نہیں کہ حضرت یوسفؑ کے حق میں سگے بھائیوں نے کیا شہادت دی تھی۔ یاد نہ ہو تو سنیئے انہوں نے کہا تھا:

ان يسرق فقد سرق اخ له من قبل

بھائیوں کی شہادت سے صاف الفاظ میں چوری کرنے کا الزام ملتا ہے، تو کیا آپ بھی اخوان یوسف کی شہادت کو معتبر جان کر یہ کہیں گے کہ یوسفؑ کی دیانت اور امانت کا اندازہ انکے بھائیوں کی شہادت سے ہوتا ہے۔

قادیانی ممبرو!

چھوڑ ان بردہ فروشوں کو کہاں کے بھائی
بیچ ہی ڈالیں جو یوسف سا برادر پائیں

۱۴ جنوری کے اہل حدیث میں، میں نے ایک قرآنی جملے ماانزل الله على بشرمن شيء کی تعبیر ان لفظوں سے کی تھی

لا احد من الانسان بمنزّل عليه الكتاب

قادیانی راقم مضمون اس پر ناک بھوں چڑھا کر لکھتا ہے کہ
اس فقرہ کی فصاحت کو دیکھ کر مولوی ثناء اللہ صاحب کی عربی دانی پر ترس آتا ہے (الفضل مذکور)

الفضل کی سرخی (مولوی ثناء اللہ صاحب کی علمی قابلیت) اور روپڑی اخوان کی شہادت پر نظر کرکے مجھے خوف ہوا کہ میرا یہ تعبیری فقرہ غالباً عربیت کی حیثیت سے غلط ہونے کے باعث جماعت اہل حدیث کی بدنامی کا باعث ہوگا۔

شکر ہے کہ معترض نے اس فقرے کو فصاحت سے گرایا ہے صحت سے نہیں،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب میں کہہ سکتا ہوں کہ میرا یہ تعبیری فقرہ عربیت کی حیثیت سے صحیح ہے اگرچہ بقول معترض فصاحت سے خالی ہے۔ اس موقع پر میں معترض صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ قادیانی علماء سے مشورہ کر کے اس صحیح غیر فصیح فقرہ کو فصاحت کا لباس پہنا کر شائع کردیں تو میں بھی فائدہ حاصل کرونگا دو نہ خرط القتاد

آمدم برسر مطلب: میں نے لکھا تھا کہ آیت کریمہ قل من انزل الکتاب الذی جاء به موسی ، یہ قضیہ موجبہ جزئیہ ہے اور پہلی آیت سالبہ کلیہ ہے یہ موجبہ جزئیہ سالبہ کلیہ کی نقیض کی شکل میں آیا ہے۔ اسی پر روپڑی برادران نے مجھ کو یتیم فی المنطق کہا تھا۔ قادیانی مضمون نگار اگر روپڑی اخوان کے بیان کو صحیح سمجھتے ہیں تو دونوں مل کر میرے سامنے کسی مجلس میں بیٹھ کر گفتگو کرلیں اگر منظور کریں تو کسی بڑے منطقی عالم کو منصف مان کر فیصلہ کرالیں تاکہ ثابت ہو جائے کہ یتیم فی المنطق کون ہے اور بالغ کون؟

سنو:

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۲۲ صفر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۷ ص ۵۔۶)

علمی اور روحانی قابلیت کا معیار۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ نمبر میں اخبار الفضل قادیان کے قابل نامہ نگار کے جواب کی پہلی قسط درج ہو چکی ہے، آج دوسری قسط درج کی جاتی ہے۔

موصوف نے مرزا غلام احمد صاحب کی روحانیت کا ثبوت دیتے ہوئے مرزا صاحب قادیانی کی طرح بہت سی غلط بیانیوں سے کام لیا ہے، جس کا ہمیں یا کسی اور صاحب کو افسوس نہیں ہونا چاہیے۔ کیوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

قادیانی نامہ نگار صاحب لکھتے ہیں:

ہم احمدیوں کے نزدیک تو ظاہری علم قابل فخر چیز نہیں۔ اصل چیز روحانی علم ہے ...روحانی مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ صاحب ہر طرح سے ہزیمت خوردہ ہیں۔ مباہلہ کی دعوت سے انہوں نے گریز کیا۔ قبولیت دعا کے مقابلہ سے وہ عاجز آ گئے۔ معارف قرآن کے بیان میں انہیں مقابلہ کی ہمت نہ ہوئی۔ عربی فصیح و بلیغ بتائید الہی لکھنے میں قصیدہ اعجازیہ نے ان کا عجز روز روشن کی طرح ثابت کر دیا۔ اس حقیقت باہرہ کے پیش نظر مولوی ثناء اللہ صاحب کی علمی تعلیاں بجوئے ناززد کی مصداق ہیں۔ (الفضل ۳ فروری ۱۹۴۴ء ص ۴)

ناظرین! یہ بیان واقعات کے سراسر خلاف ہے مرزا صاحب قادیانی کا بیان مباہلہ کے متعلق اخبار الحکم میں شائع ہوا تھا جسکے الفاظ یہ ہیں کہ

کتاب حقیقت الوحی بیس پچیس رروز تک چھپ جائے گی اس میں ہم نے اپنی سچائی کے دلائل لکھ دیئے ہیں اسکا ایک نسخہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھیج دیا جائے گا تاکہ وہ غور سے پڑھ لے اس کے بعد فریقین تحریری مباہلہ کریں گے۔ (الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء)

یہی مضمون تتمہ حقیقۃ الوحی میں بھی ہے۔

اسکے بعد ۱۵ مئی ۱۹۷ء کو کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوگئی مگر مجھے نہ پہنچی، تو میں نے حسب وعدہ مرزا صاحب قادیانی سے کتاب طلب کی۔ آپ کی طرف سے جو جواب ملا وہ اخبار بدر قادیان ۱۳ جون ۱۹۰۷ء میں شائع ہوا ہے جس میں آپ نے اپنے سکرٹری سے لکھوایا کہ:

چونکہ .... بالقاء الہی حضرت صاحب نے تمہارے حق میں ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو دعا شائع کر دی ہے اس لئے اب مباہلہ کی حاجت نہیں رہی لہذا کتاب بھیجنے کی بھی ضرورت نہیں۔

اسکا مطلب صاف لفظوں میں یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی روحانیت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا مکمل آئینہ وہی ۱۵۔اپریل والی دعا ہے جس کی سرخی ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

اس روحانی آئینہ مجلی نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جو تصویر دکھائی اسے سب دیکھ چکے ہیں۔

ایسا ہی اعجازی قصیدہ کا واقعہ بھی غلط لکھا ہے۔ اس میں شک نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۹۰۲ء میں ایک کتاب لکھی جسکا نام اعجاز احمدی رکھا۔ اس میں آپ نے قصیدہ اعجازیہ کے نام سے ایک قصیدہ لکھا جسکے دو شعر نمونہ کے طور پر درج ذیل ہیں

ایا ارض مدّ قد دفاك مدمّر
و ارداكِ ضلّیل و اغراكِ موغر
أ آ خیت ذئبا عایشاً او ابا الوفاء
أ وافیت مدّا او رأیت امرتسر

مد ایک موضع ہے۔ وہاں ۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں سے میرا مباحثہ ہوا تھا جس میں وہ کافی عزت پا کر یہ شعر پڑھتے ہوئے نکلے تھے

نکلنا خلد سے آدم کا سنتے آئے تھے لیکن
بہت بے آبرو ہوکر ترے کوچے سے ہم نکلے

انہوں نے قادیان پہنچ کر اپنی شکست و باصطلاح قادیانی، فتح، کا ذکر حضرت مرزا صاحب کی خدمت میں عرض کیا تو مرزا صاحب بحکم:

عارف کہ برنجد تنک آب است ہنوز

بہت خفا ہوئے۔ اسی خفگی میں انہوں نے یہ رسالہ لکھا جس میں یہ قصیدہ بھی درج کیا۔ اسی لئے اس میں موضع مد کی زمین و مخاطب کر کے کہتے ہیں

اے مد کی زمین! تیرے پاس ایک تباہ کرنے والا اور گمراہ کرنے والا اور بھڑکانے والا آیا ہے (پھر کسی غیر معین کو اصطلاحاً کر کے کہتے ہیں) کیا تو بھیڑیئے کا بھائی ہے یا ابوالوفا (ثناء اللہ) کا بھائی بند ہے، کیا تو موضع مد میں کبھی گیا ہے یا امرتسر تو نے دیکھا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین پہلے بیت کو ملاحظہ کریں تو اسکا آخری حرف (ر) مرفوع ہے وہاں تو پیش صحیح ہے دوسرے بیت میں رئیت کا مفعول بہ امرتسر ہے۔ اسے بھی مرفوع لکھا ہے۔ علم نحو کا کوئی قاعدہ اس رفع کو کو صحیح ثابت نہیں کر سکتا ایسے ہی کئی ایک اشعار اس قصیدہ میں ہیں جن میں فصاحت و بلاغت کے علاوہ علم نحو میں کمال دکھایا گیا ہے اسلئے ہم بھی تسلیم مرتے ہیں کہ یہ قصیدہ بے نظیر ہے اس جیسا غلط قصیدہ کوئی نہیں لکھ سکتا بایں ہمہ اس کے مقابلہ کے لئے بہت کم وقت (معدودایام) رکھ کر اعجاز احمدی جتنی مطبوعہ کتاب مجھ سے طلب کی گئی جسکا مطلب یہ ہے کہ کتاب اور قصیدہ کا لکھنا تو خاص میرا کام تھا اس کے ساتھ ہی کاتب کی کتابت اور مطبع کی طباعت بھی میرے کام کا جزو بنائی گئی جو کسی طرح جائز نہیں ہو سکتا بحالیکہ ان دنوں پریس بھی میرا اپنا نہ تھا

اس پر بھی میں خوش ہوا کیونکہ مرزا صاحب اپنا نام محمد ثانی رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ میں بروز محمد ہوں اسی لئے نبوت محمدیہ کا عکس میرے اندر موجود ہے اس مضمون کو ایک شعر میں انہوں نے تریاق القلوب میں یوں ادا کیا

منم مسیح زمان منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

نبوت محمدیہ ﷺ کے متعلق قرآن شریف میں ارشاد ہے

ماعلّمناه الشّعر و ماینبغی له شعر گوئی نبوت محمدیہ کے لائق نہیں ہے

مرزا صاحب قادیانی بقول خود اعجازی شاعر تھے لہذا ہمارا مدعا ثابت ہوا کہ آپ کو نبوت محمدیہ سے تعلق نہ تھا یہ سب ان دعاوی تھے جن کی بابت یہ کہنا بجا ہے

ما موا عید ها الا الا با طیل

مختصر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی روحانیت سب لفظی تھی اور محض دعویٰ ہی دعویٰ تھا جس کی بابت یہ کہنا بالکل صحیح ہے

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی
جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ فروری ۱۹۴۴ء مطابق ۲۹ صفر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۸ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مصلح موعود قادیانی اور حضرت عمر خلیفہ ثانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں مصلح موعود کا مسئلہ بڑے زور سے زیر بحث آرہا ہے۔ قادیانی لوگ پروپیگنڈہ کرنے میں یورپ سے بھی زیادہ کمال رکھتے ہیں۔اسی بنا پر انہوں نے بیس فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور میں ایک جلسہ منعقد کیا جس میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق خطبہ دیا۔

ہوشیار پور اس کام کے لئے کیوں منتخب کیا گیا؟ صرف اس لئے کہ مرزا غلام احمد صاحب فروری ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پور میں مقیم تھے۔اسی اثنا میں انہوں نے ۲۰ فروری کو اپنی نسل سے مصلح موعود پیدا ہونے کا اشتہار شائع کیا تھا۔بس اس مناسبت سے جلسہ کیلئے ہوشیار پور کو منتخب کیا گیا۔

ہوشیار پور والو شاباش! ہوشیار پور کے مسلمان بھی اس جلسہ کی دھوم دھام اور ضرر رسانی سے بے خبر نہ تھے اس لئے انہوں نے فوراً اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱ فروری سے مضمون نقل کر کے بصورت اشتہار شائع کر دیا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب مصلح موعود پیدا ہو کر مر بھی گیا۔ ہوشیار پور والوں نے اشتہار شائع کر کے اس شعر کو اپنے اوپر خود صادق کر دکھایا جو سر عبد القادر لاہوری نے ہوشیار پور کے جلسہ میں پڑھا تھا جبکہ نواب وقار الملک مرحوم جلسہ اسلامیہ ہوشیار پور میں تشریف لائے تھے وہ شعر یہ ہے

اس کو ہوشیار پور کہتے ہیں
اس میں ہوشیار لوگ رہتے ہیں

ہم بھی ہوشیار پور والوں کی پھرتی اور ہوشیاری کی داد دیتے ہوئے کہتے ہیں

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

اب اصل بات سنئے جس کیلئے یہ نوٹ لکھا گیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخبار الفضل ۲۰ فروی سنہ رواں میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں قادیانی مضمون نگار نے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو مصلح موعود کے علاوہ فضل عمر ثابت کرنا چاہا ہے اس سے زیادہ زبردست دلیل سے ثابت کیا ہے جو زمین کی گولائی ثابت کرنے کے لئے مشہور ہے۔ وہ کیا ہے یعنی چاول سفید ہیں اسلئے زمین گول ہے

مضمون نگار صاحب لکھتے ہیں کہ حضرت عمر فاروقؓ کے ساتھ خلیفہ قادیان کی مشابہت چار وجوہ سے ہے آپکے الفاظ اس بارے میں یہ ہے:

اگر غور کیا جائے تو ایسی محکم علامات چار ہیں۔

۱۔ آپ کا حضرت مسیح کے تخم ذریت اور نسل سے ہونا۔

۲۔ آپ کا نو سالہ میعاد کے اندر پیدا ہونا۔

۳۔ آپ کا بشیر اول کے معاً بعد تولد ہونا۔

۴۔ اور آپ کا حضرت مسیح موعود کی جماعت کا دوسرا خلیفہ ہونا۔

اس مخصوص فضل کے سوا بعض اور فضیلتیں بھی حضرت عمرؓ کی ہیں جو حضرت فضل عمر میں پائی جاتی ہیں۔ چنانچہ جس طرح حضرت عمرؓ کے زمانہ میں فتوحات بہت وسیع ہوگئی تھیں اور اسلام نے بہت ترقی کی تھی اور اکثر متمدن ممالک میں افواج اسلامیہ اور مبلغین اسلام جا پہنچے تھے اسی طرح حضرت فضل عمر کے زمانہ میں بھی احمدیت اور اسلام کے مبلغ دنیا کے اکثر ممالک اور زمین کے اکثر گوشوں اور کناروں تک پہنچ گئے ہیں یا پہنچ چکے ہیں اور سلسلہ کی کتابیں حالات اور اخبارت اکثر بیرونی اور اجنبی ممالک میں نفوذ کر چکے ہیں اور احمدیت کی فتوحات رعب وسعت اور غنائم محتاج بیان نہیں۔ (الفضل قادیان۔ ۲۰ فروری ۱۹۴۴ء ص ٦)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ناظرین عموماً اور لاہوری جماعت کے اعیان خصوصاً ہمارا جواب غور سے پڑھیں اور پھر بتائیں کہ قادیانی لٹریچر میں ہم کو کہاں تک واقفیت حاصل ہے جناب مرزا صاحب کلاں اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں:

خدا کے خلیفہ کو ملک عظیم دیا جائے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس فقرہ میں خدائی خلیفہ سے مراد مرزا غلام احمد صاحب کی ذات خاص ہے ۔اسی لئے انہوں نے اس مقام پر یہ حاشیہ لکھا ہے کہ:

کسی آئندہ زمانہ کی نسبت (مجھے ملک عظیم دینے کی) یہ پیشگوئی ہے جیسا کہ آنحضرت ﷺ کے ہاتھ میں کشفی رنگ میں کنجیاں دی گئی تھیں مگر ان کنجیوں کا ظہور حضرت عمر فاروق کے ذریعہ سے ہوا (حقیقۃ الوحی۔ص ۹۱)

اس عبارت کا مطلب یہ ہوا کہ مجھ (مرزا قادیانی) کو ملک عظیم دینے کا خدا کی طرف سے جو وعدہ ہے، وہ میرے خلیفہ کے زمانہ میں پورا ہوگا جس طرح آنحضرت ﷺ کو فتوحات کا وعدہ دیا ہوا حضرت عمر خلیفہ ثانی کے زمانہ میں پورا ہوا۔

اب سوال قابل غور یہ ہے کیا حضرت عمرؓ کے زمانہ میں یہی فتوحات تھیں کہ ممالک بعیدہ میں واعظوں اور اشتہاروں کے ذریعے سے تبلیغ کردی گئی اور بس۔ (حاشا وکلا) ہرگز نہیں، بلکہ ملکی فتوحات بذریعہ افواج قاہرہ کے حاصل ہوئی تھیں جس کی شہادت تاریخ اسلام خصوصا اور تاریخ دنیا عموماً دے رہی ہے۔

میاں محمود کو مصلح موعود اور فضل عمر کہنے والو! ہوش کرو۔ ایک عاجز انسان کو ایک قاہر سلطان کے ساتھ تشبیہ دیتے ہوئے اتنا تو خیال کرلیا کرو کہ دنیا تمہاری یہ باتیں سن کر کیا رائے قائم کرے گی۔ ایسی نادانی نہ کیا کرو جس پر ہندوستان اور دیگر ممالک کے رہنے والے سارے پنجابیوں کی پھبتیاں اڑائیں کہ یہ پنجابی لوگ ایک ایسے شخص کو جو معمولی حاکم کے سمن پر حاضر جناب، حاضر جناب، کہتا ہوا مولوی عطاء اللہ شاہ بخاری کی شہادت میں پیش ہوکر کھڑا ہوجائے، اس قاہر سلطان جلالۃ الملک خلیفہ رسول اور امیر المومنین (حضرت عمر فاروق) کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں جسکی ایک انگلی کے اشارہ سے روم، شام، فلسطین، ایران وغیرہ اسلامی جھنڈے کے نیچے آگئے۔ کیا ان لوگوں کو یہ کہتے ہوئے خیال نہیں آتا کہ عارفان خدا نے کیا کہا ہوا ہے

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر وشیر

لاہوری ممبرو! تمہیں میاں محمود کے مصلح موعود بننے اور کہلانے پر ضرور رنج ہوتا ہوگا، اور ہونا بھی چاہیے۔ مگر اس بات پر بھی تم نے غور کیا کہ جس بنا پر تم کو میاں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمود احمد کے اس دعوی پر صدمہ ہتا ہے اسی بنا پر ہم مسلمانوں کو بڑے میاں کے دعاوی (مسیح موعود، مہدی مسعود، موسیٰ، عیسیٰ، محمد، احمد وغیرہ) پر کیوں صدمہ نہ ہو، حالانکہ مصلح موعود اور مسیح موعود میں بہت فرق ہے جب کہ ہم دونوں کے نزدیک خفگی کا معیار ایک ہی ہے یعنی جھوٹے مدعی کا ادعا تو آپ لوگ ہم کو تکذیب مرزا غلام احمد قادیانی میں کیوں معذور نہیں سمجھتے اعدلوا ھو اقرب للتقوی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مارچ ۱۹۴۴ء مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۹ ص ۴۔۵)

(مرزا محمود احمد کے متعلق خود مرزائیوں کے خلیفہ اول حکیم نورالدین کی رائے بھی کوئی زیادہ اچھی نہیں تھی۔ انہوں نے اپنی وفات سے دس ماہ قبل کسی کو ایک خط میں اس دور کے قادیانی اکابرین کا ذکر فرماتے ہوئے لکھا تھا:

رسول کریم ﷺ فداہ ابی وامی کو کیسے کیسے آدمی ملے۔ مرزا کو کس قدر آدمی ملے۔ یہ سب فضل، فضل، فضل ہے۔

مجھے ابتداء آپ لوگوں نے دبایا۔ مدت تک اس مصیبت میں رہا۔ جب کبھی نکلنا چاہا، رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی۔ آخر بحمد اللہ نجات ملی۔ الحمد للہ رب العالمین۔

پھر باہم تنازع شروع ہوئے۔ نواب، میر ناصر، محمود، نالائق، بے وجہ جوشیلے ہیں۔ یہ بلا اب تک لگی ہے۔ یا اللہ نجات دے۔ آمین۔ پھر میں خود بیمار ہوں۔ برسوں بیمار رہا۔ ذیابیطس کا رخ ہے۔ والسلام نورالدین ۱۳ مئی ۱۹۱۳ء

(پیغام صلح لاہور ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۱ء ص ۸۔ نورالدین صاحب کے ایک تاریخی خط کا عکس)

مصلح موعود اور جلسہ ہوشیار پور

جواب طلب ایک سوال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی امت اپنے کام میں بڑی ہوشیار ہے اس نے یورپ کے پروپیگنڈہ کرنے والوں کو بھی مات کر دیا ہے۔ ۱۸۸۶ء میں جب کہ ابھی مرزا غلام احمد صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک معمولی مصنف کی حیثیت میں تھے، آپ نے بمقام ہوشیار پور (پنجاب) ایک مکان میں چلہ کشی کی تھی (کیونکہ آپ عقیدۃً حنفی تھے) اسی مکان میں ایک اشتہار لکھا تھا جس میں ذکر تھا کہ میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا جو امت مسلمہ کیلئے مصلح ہوگا۔

جب وہ پیدا ہوا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشتہار کے ذریعہ اعلان کیا کہ وہ لڑکا پیدا ہو گیا ہے۔ مگر غیرتِ قدرت کے ماتحت وہ سولہ مہینے عمر پا کر مر گیا، جس کی تفصیل اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱ فروری میں شائع ہو چکی ہے۔ آج ہم اس واقعہ پر ایک اور طرح سے نظر کرتے ہیں۔

۲۰ فروری ۱۹۴۴ء کو ہوشیار پور میں قادیانی جماعت نے ایک مکان کے اندر جلسہ منعقد کیا جس میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بذات خود اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا اور مکان مذکورا سلیئے منتخب کیا گیا تھا کہ وہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے چلہ کیا تھا۔ اس جلسہ کی شرکت کے لئے قادیان سے جو قافلہ چلا اس کی کیفیت بڑی شان و شوکت سے بتائی گئی ہے۔ لکھا ہے کہ قادیان سے ایک بوگی گاڑی ریزرو کرائی گئی تھی اور راستہ میں پلیٹ فارموں پر اذانیں دے دے کر نمازیں ادا کی گئیں۔ تہجد کی نمازیں بھی پڑھی گئیں۔ تسبیح و تہلیل کرتے ہوئے جلسہ میں شریک ہوئے۔ قادیانی قافلہ کے سفر کا حال پڑھ کر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا صحابہ کرام کی فوج مکہ مکرمہ فتح کرنے جا رہی ہے۔

اس مذہبی کیفیت پر ہمارا ایک سوال ہے کیا یہ سفر اس قسم کا تو نہ تھا جس قسم کا ان لوگوں نے کیا تھا جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں شجرہ بیعت رضواں کو دیکھنے گئے تھے یا کسی اور قسم کا تھا۔ ذرا توجہ کر کے امیر قافلہ اس کا جواب دیں۔

دونوں پارٹیوں سے مشترکہ سوال:

قادیانی کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کا بتلایا ہوا مصلح موعود میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ہے۔ لاہوری کہتے ہیں کہ مصلح موعود ہمارا ہر ایک فرد ہے۔ اسلئے ہم دونوں سے سوال کرنے کا حق رکھتے ہیں مگر سوال کرنے سے پہلے مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت نقل کرتے ہیں جو یہ ہے:

ایک اور نشان یہ ہے جو یہ تین لڑکے موجود ہیں ہر ایک کے پیدا ہونے سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پہلے اس کے آنے کی خبر دی گئی ہے۔ چنانچہ محمود جو بڑا لڑکا ہے اس کی پیدائش کی نسبت اس سبز اشتہار میں صریح پیش گوئی معہ محمود کے نام کے موجود ہے، جو پہلے لڑکے کی وفات کے بارے میں شائع کیا گیا تھا جو رسالہ کی طرح کئی ورق کا اشتہار سبز رنگ کے ورقوں پر ہے اور بشیر جو درمیانی لڑکا ہے اس کی خبر ایک سفید اشتہار میں موجود ہے جو سبز اشتہار کے تین سال بعد شائع کیا گیا تھا اور شریف جو سب سے چھوٹا لڑکا ہے اس کے تولد کی نسبت پیش گوئی ضیاء الحق او انوار الاسلام میں موجود ہے اب دیکھو کہ کیا یہ خدائے عالم الغیب کا نشان نہیں ہے کہ ہر ایک بشارت کے وقت قبل از وقت وہ بشارت دیتا رہا۔ (ضمیمہ انجام آتھم)

سوال یہ ہے کہ یہ موعود لڑکا کب پیدا ہوا تھا، اور اس کا نام کیا تھا، اور وہ کہاں ہے۔ دونوں جماعتیں اس کا جواب دیں۔ کیونکہ یہ بڑے میاں کا کلام ہے جسکو دونوں فریق مانتے ہیں۔ جواب محققانہ اور دیانت دارانہ ہو، اور یہ سمجھ کر دیا جائے کہ پوچھنے والا وہی ہے جسکا قول ہے :

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۴۴ء مطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۰ ص ۴۔۵)

مرزا محمود کی اہلیہ کا انتقال

خلیفہ قادیان کی بیوی جو عرصہ سے بیمار تھی اور جس کی صحت یابی کیلئے جماعت مرزائیہ بالحاح و زاری روزانہ دعائیں کرتی رہی ہے، فوت ہوگئی۔ خلیفہ قادیان کو دس کنواریاں ملنے کی جو بشارت ہے ان میں سے چھ کنواریاں تو مل چکی ہیں، باقی چار بھی ضرور مل جائیں گی، وہ تسلی رکھیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مارچ ۱۹۴۴ء مطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۰ ص ۶)

مصلح موعود لڑکا

اصلاح: اہل حدیث مورخہ ۱۰ مارچ میں صفحہ ۴ پر ضمیمہ انجام آتھم سے جو عبارت نقل ہوئی ہے اس سے پہلے کا کچھ حصہ سہواً رہ گیا تھا جو یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک اور الہام جو فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا اس وقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں نام ونشان نہ تھا اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہوں گے اور پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کرے گا سو ایک بہت بڑا حصہ اس کا پورا ہو گیا یعنی خدا نے تین لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کئے جو تینوں موجود ہیں صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا اب دیکھو کہ یہ کیسا بزرگ نشان ہے۔ کیاانسان کے اختیار میں ہے کہ اول افتراء کے طور پر تین یا چار لڑکوں کی خبر دے اور پھر وہ پیدا بھی ہو جائیں۔

حضرت مولانا ثناء اللہ لکھتے ہیں: یہ کتاب ضمیمہ انجام آتھم جنوری ۱۸۹۷ء میں چھپی تھی چنانچہ کتاب کے آخری صفحہ پر یہی تاریخ مطبوع ہے۔ یہ عبارت جو اوپر نقل ہوئی ہے بآواز بلند کہہ رہی ہے کہ ۱۸۹۷ء تک فروری ۱۸۸۶ء والا پسر موعود پیدا نہیں ہوا تھا اور عبارت منقولہ مندرجہ اہل حدیث مورخہ ۱۰ مارچ میں جن تین لڑکوں کے پیدا ہونے کا ذکر کیا گیا ہے ان کے نام یہ ہیں محمود، بشیر اور شریف۔

فروری ۱۸۸۶ء میں جس موعود لڑکے کے پیدا ہونیکی پیش گوئی کی تھی اس کی پیدائش مذکورہ تینوں لڑکوں کے بعد مقدر تھی اسی لئے آپ نے لڑکا لکھا ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

یہ مضمون اپنی صحت اور صفائی میں دو دونی چار سے کم نہیں ہے۔

پس اب ہمارا سوال یہ ہے کہ قادیانی پارٹی بتائے کہ میاں محمود احمد اپنی پہلی پیدائش کے بعد چوتھے درجے میں دوبارہ پیدا ہوکر مصلح موعود بنے ہیں یا پہلی پیدائش کے لحاظ سے۔

دونوں صورتیں غلط ہیں۔ چوتھے درجے میں ان کا دوبار پیدا ہونا کسی کے دیکھنے میں نہیں آیا، نہ بقاعدہ تناسخ ہوسکتا ہے کیونکہ تناسخ میں پہلی زندگی کا ختم ہونا ضروری ہے جو میاں محمود احمد کے حق میں نہیں ہوئی۔ پہلی پیدائش کے لحاظ سے بھی آپ مصلح موعود نہیں ہوسکتے کیونکہ بقول صاحب الہام موعود لڑکے کی پیدائش چوتھے درجے پر مقدر تھی۔ ہمارا یہ سوال تو قادیانیوں سے ہے وہ اس کا جواب دیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری پارٹی سے سوال یہ ہے کہ مصلح موعودلڑکا خواہ کوئی ہو، میاں محمود ہو، یا مولوی محمد علی ، یہ بتاؤ کہ چوتھالڑکا جسکے انتظار کرنیکا مرزا صاحب قادیانی نے حکم دیا تھا وہ کب پیدا ہوا اور وہ کون ہے؟

ہم تو یہی سمجھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس موعودلڑکے کے انتظار میں یہ کہتے ہوئے چل بسے

انتظاری نے تیری خوب دکھایا لہرا
صبح سے شام ہوئی شام سے پچھلا پہرا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۲ ص ۴)

لاہوری مصلح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان نے ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو لاہور میں بھی جلسہ کرکے اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا۔ چونکہ لاہور میں بھی مرزا غلام احمد صاحب کے مریدوں میں سے ایک صاحب اسی منصب (مصلح موعود) ہونے کے مدعی ہیں، اس لئے انہوں نے مرزا صاحب متوفی کی طرح بڑے غیظ وغضب سے بذریعہ خط ہمیں اطلاع دی ہے کہ مجھے الہام کے طور پر بتایا گیا ہے کہ خلیفہ قادیان ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء تک فوت ہوجائے گا۔

ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی نے مرزا صاحب قادیانی کے حق میں لکھا تھا کہ ۴۔ اگست ۱۹۰۸ء تک فوت ہوجائیں گے۔ یہ پیش گوئی پوری ہوئی تھی۔ دیکھئے لاہوری مصلح موعود کی پیش گوئی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء مطابق ۲۸ ربیع الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۲ ص ۴۔۵)

(مرزا محمود احمد قادیانی کے مصلح موعود ہونے دعوی پر لاہوری حضرات نے تنقیدی تحریریں شائع کیں۔ ذیل میں اخبار پیغام صلح لاہور سے بطور نمونہ کچھ نقل کیا جاتا ہے۔ بہاء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی مصلح موعود اور جناب میاں صاحب کا تازہ کارنامہ

(ایس محمد آصف بی اے مدیر پیغام صلح)

الفضل ۳۰ جنوری ۱۹۴۴ء کے مختلف مضامین اور مقالہ افتتاحیہ میں یہ لکھا گیا ہے کہ جناب میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۴۴ء میں اپنے مصلح موعود ہونے کا اعلان کر دیا۔

وہ خطبہ جمعہ چونکہ ابھی تک ہمارے پاس نہیں پہنچا، اس لئے اس کے متعلق کچھ نہیں لکھا جا سکتا۔ البتہ ہم میاں (محمود احمد) صاحب کے متضاد بیانات کو پیش کرتے ہیں اور ان کے مذکورہ اعلان کے پس منظر کو قارئین کے پیغام صلح کے سامنے نہایت اختصار کے ساتھ رکھتے ہیں جس کا اس اعلان سے گہرا تعلق ہے، تاکہ آئندہ اس پس منظر کی روشنی میں ان کے موجودہ اعلان کا جائزہ لیا جا سکے۔

یہ امر تمام احمدی دوستوں پر روشن ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) نے ایک عظیم الشان انسان اور مصلح کی آمد کی پیش گوئی فرمائی ہے، جس کا ذکر آپ نے سب سے پہلے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والے اشتہار.. میں کیا۔

اس پیش گوئی کو حضور (مرزا قادیانی) نے پہلے بشیر اول پر چسپاں کیا جو فوت ہو گئے۔

اور اس کے بعد تریاق القلوب میں مبارک احمد جو حضور (مرزا قادیانی) کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے اور آپ (مرزا قادیانی) کی زندگی ہی میں اس دار فانی سے رحلت فرما گئے کو اس پیش گوئی کا مصداق قرار دیا۔

لیکن ان کی وفات کے بعد آپ (مرزا قادیانی) نے کسی لڑکے کو اس پیش گوئی کا مصداق قرار نہیں دیا، اور حضور (مرزا قادیانی) پر یہ حقیقت عیاں ہوگئی کہ اس پیش گوئی کا تعلق ان کی موجودہ اولاد سے ہرگز نہیں۔ چنانچہ ساری احمدیہ اور جناب میاں (محمود احمد) صاحب خود بھی اس امر پر متفق رہے۔ اور سب کا یہی خیال رہا کہ اس پیش گوئی کا تعلق کسی معمولی لڑکے کی پیدائش سے نہیں، بلکہ ایک عظیم الشان مصلح سے ہے جو آئندہ ہوگا اور صاحب شکوہ وعظمت ہوگا وہ دنیا میں آئے گا، اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماری سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے اپنے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وفات کے بعد مخالفین نے پیش گوئیوں پر اعتراض کئے تو جناب میاں (محمود احمد) صاحب نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ہے:

صادقوں کی روشنی کون دور کرسکتا ہے۔

اس کتاب میں (مرزا محمود احمد) رقم طراز ہیں:

تیسری بات جس پر اعتراض کیا جاتا ہے وہ پانچویں بیٹے کی پیش گوئی ہے جس کی نسبت مخالفین سلسلہ کا خیال ہے کہ وہ اب تک پوری نہیں ہوئی کیونکہ حضرت اقدس (مرزا غلا احمد) نے مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۲۹ پر صاف طور پر لکھا ہے کہ

بشر نی بخامس فی حین من ا لا حیان

یعنی مجھے ایک پانچویں بیٹے کی بشارت دی گئی ہے۔

اور اسی طرح اور بہت سے الہامات سے ثابت ہوتا ہے کہ ان کے ہاں ایک اور لڑکا پیدا ہونے والا ہے۔ مثلاً یہ کہ

انا نبشر ك بغلا م حليم ينز ل منز ل المبا ر ك سا هب لك غلا ما ذكيا ر ب هب لی ذرية طيبة انا نبشر ك بغلا م، اسمه يحی مظهر الحق و العلا ء كأ ن الله نز ل من السماء ...

پس جب نبیوں سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے اور انہوں نے آئندہ زمانہ کی خبریں بھی دیں اور بتایا کہ میری نسل سے ایک ایسا لڑکا ہوگا جس کی ہیبت اس قدر ہوگی کہ گویا خدا آسمان سے اس کی مدد کے لئے اتر آیا تو کیا ہوا اس سے تو ان کی اور بھی سچائی ثابت ہوگی اور اس وقت کے لوگ اس پیش گوئی کو پورا ہوتے دیکھیں گے اور مزہ اٹھائیں گے ...

ورنہ جیسا کہ میں لکھ آیا ہوں کہ یہ بیٹے کی پیش گوئی ایسے لڑکے کی نسبت ہے جو آپ کی نسل سے ہوگا اور بڑی شان کا آدمی ہوگا اور خدا کی نصرت اس کے ساتھ ہوگی اور یہ بھی ثابت کر آیا ہوں کہ حضرت اقدس (مرزا غلام احمد) کے الہامات میں ہی اس قسم کے استعارات نہیں ہیں بلکہ پہلے نبیوں کے کلام میں اور قرآن مجید و حدیث میں بھی ہیں کہ بیٹا کہا جاتا ہے اور مراد نسل میں سے کوئی آدمی ہوتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہا جا سکتا ہے کہ اس اقتباس میں میاں (محمود احمد) صاحب نے مصلح موعود کا ذکر نہیں کیا لیکن علامات سب کی سب مصلح موعود کی ہیں مثلاً غلاما زکیا۔ ذریة طیبة ۔ غلام حلیم ۔ یہ سب مصلح موعود کی علامات ہیں اور اس مضمون میں جو شان اس لڑکے کی بیان کی گئی ہے یعنی مظهر الحق و العلاء کان الله نزل من السماء یہ الہام مصلح موعود کی شان میں اور اس کی تصدیق الفضل کئی مرتبہ کر چکا ہے حضرت مسیح موعود نے کبھی ان علامات کو اپنی موجودہ اولاد پر چسپاں نہیں کیا اور جناب میاں (محمود احمد) صاحب کی آئندہ لڑکے کو ان علامات کا مصداق قرار دیتے رہے ہیں تو اب یہ تبدیلی کیوں رونما ہوگئی۔ کیا وہ علامات میاں صاحب میں نمایاں ہوگئی ہیں کہ میاں (محمود احمد) صاحب مصلح موعود بن سکیں ۔ حضرت مسیح موعود نے بھی جناب میاں محمود احمد صاحب کو ان علامات کا مصداق قرار نہیں دیا ۔

(پیغام صلح لاہور ۲ فروری ۱۹۴۴ء ص ۲)

ایک قادیانی کا سوال اور اس کا جواب

ایک قادیانی دوست لکھتے ہیں .....

معروض کہ خاکسار نے حقیقت الوحی انجام آتھم اور ایک غلطی کا ازالہ کے متعلق تحریر کیا تھا صرف انجام آتھم ملا ہے۔ حقیقت الوحی، رسالہ ایک غلطی کا ازالہ نہیں ملا ۔

انجام آتھم میں حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا ایک الہام پڑھا گیا جو کہ صفحہ ۵۸ میں مندرج ہے

انا نبشرك بغلام حليم مظهر الحق و العلاء كأن الله نزل من السماء اسمه عمانوايل يولدلك الولد و يدنى منك الفضل ۔

اس کے متعلق جواباً تحریر کریں کہ یہ الہام حضور کا کس لڑکے کے متعلق ہے۔ کیا وہی نہیں جس نے مصلح موعود کا دعویٰ بھی کر دیا ہے۔ خدارا غور کریں ہم کو بھی تفصیلاً جواب سے مشرف فرماویں ۔ فقط والسلام خاکسار محمد حسین فٹر۔ احمدی

جواب: آپ نے کتاب انجام آتھم میں سے جو الہام انا نبشرك بغلام حليم وغیرہ کا حوالہ دے کر دریافت کیا ہے کہ یہ کس لڑکے کے متعلق ہے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکے کے متعلق ہے جو ان کا مصداق ہوگا خود حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے لڑکے مبارک احمد کی نسبت قیاس کیا تھا کہ وہ ان کا مصداق ہوگا۔لیکن وہ چھوٹی عمر میں فوت ہو گیا اور ان کا مصداق نہ بنا تو حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کو الہام ہوا انا نبشر ك بغلام حليم ينزل منز ل المبا رك یعنی ہم نے تجھے ایک حلیم لڑکی کی بشارت دیتے ہیں جو مبارک کی جگہ لے گا۔

پس میاں محمود احمد تو مصلح موعود نہیں ہو سکتے خواہ وہ اب دعویٰ بھی کر رہے ہوں کیونکہ وہ مبارک احمد کے بعد نہیں پیدا ہوئے۔

صرف دعوی کرنے سے کوئی مصلح موعود نہیں بن سکتا اس کے لئے کوئی ثبوت چاہیے۔

اور علاوہ ازیں میاں محمود احمد صاحب کا تو مذہب ہی حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے مذہب کے خلاف ہے وہ ان کے خلیفہ کیسے ہو سکتے ہیں۔

ہاں چونکہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) مثیل نوح بھی تھے،اس لئے وہ نوح کے بیٹے کے مثیل ہیں جو ان کی تعلیم کو نہیں مانتا تھا۔...

حضرت (مرزا قادیانی) صاحب تو مباحثہ عبدالحکیم (کلانوری) میں لکھ دیں کہ میرا دعوی نبوت کا نہیں، محدثیت کا ہے اور میاں محمود احمد) صاحب کہیں کہ حضرت (غلام احمد) صاحب کا دعوی نبوت کا تھا اور انکار صرف اس لئے کرتے تھے کہ آپ کو نبی کی تعریف نہ آتی تھی۔اور جب ۱۹۰۱ء میں نبی کی تعریف سمجھ میں آئی تو آپ نے نبی ہونے کا دعوی کر دیا،اور نبی کی تعریف بدل دی۔

شاباش! اچھے خلف الرشید اور مصلح موعود ہیں کہ اپنے والد بزرگوار (مرزا غلام احمد) کو نادان بھی قرار دیں اور چالاک بھی۔ایسے شخص کی تو صحبت سے بھی گریز کرنا چاہیے نہ کہ اس کی بیعت کر کے اس کو مصلح موعود مان لینا....

خاکسار عزیز بخش آنریری جائنٹ سکرٹری احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور

(پیغام صلح لاہور ۲۱ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاہوری امیر کی رائے قادیانی جماعت کے متعلق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۲ مارچ ۱۹۴۴ء کے پیغام صلح لاہور میں مولوی محمد علی لاہوری کا خطبہ جمعہ قادیانی جماعت کے متعلق شائع ہوا ہے جس میں پہلا ہی فقرہ یہ ہے:

پیر پرستی لعنت ہے۔

ہم بھی اس کو لعنت ہی سمجھتے ہیں مگر اس کی تشریح کیا ہے؟ اسکی تشریح وہی ہے جو حدیث میں آئی ہے کہ کسی پیرومرشد کی بات کو خدا اور رسول کے مقابلہ میں ماننا پیر پرستی ہے۔ اگر یہ تعریف صحیح ہے اور یقیناً صحیح ہے تو ہم مولوی صاحب موصوف کی پیر پرستی کا ذکر بعد میں کریں گے پہلے ناظرین ان کا مضمون غور سے پڑھیں۔ مولوی محمد علی صاحب اپنے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں

قادیانی جماعت کی موجودہ حالت:

پیر پرستی ایک لعنت ہے کیونکہ یہ شرک ہے آپ قادیان کی جماعت کو دیکھیں گے کہ اب ان کو دلیل کی ضرورت نہیں رہی اس بات پر فخر کیا جاتا ہے کہ میاں صاحب (مرزا محمود احمد) کی ایسی وفادار جماعت پیدا ہوگئی ہے کہ وہ جو چاہیں ان سے کام لیں اور کہا جاتا ہے کہ یہ میاں صاحب کا کمال ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ کیا پیر پگاڑو سے زیادہ وفادار جماعت پیدا ہوگئی۔ کیا انہوں نے سر آغا خان سے زیادہ وفادار جماعت بنالی ہے؟ جو کچھ ان جماعتوں میں ہوتا ہے وہی کچھ ان کی جماعت میں ہو رہا ہے۔ میاں صاحب نے لوگوں کی قوت متفکرہ کو بے کار کرنے والی باتوں پر زور دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جو شخص مجھ پر سچے اعتراض کرتا ہے وہ بھی جہنم میں جائے گا کیونکہ اس نے خلیفہ کی ذات پر اعتراض کیا ہے۔ اصول تو یوں ہونا چاہیے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال النبی و احب الجهاد الی اللہ کلمۃ حق یقال لامام جائر

۔ آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں خدا کے نزدیک سب سے محبوب جہاد وہ کلمہ حق ہے جو کسی ظالم امام کے سامنے کہا جائے،

مگر آج ایک شخص کہتا ہے کہ مجھ پر اگر سچا اعتراض بھی کرو گے تو جہنم میں جاؤ گے۔ آج جو قادیان میں ہورہا ہے وہ اس بات کا نتیجہ ہے کہ لوگوں کی قوت متفکرہ بے کار کر دی گئی ہے۔ (پیغام صلح لاہور ۲۲ مارچ ۱۹۴۴ء ص۲)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں، مولوی محمد علی صاحب نے جو کچھ کہا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ لاہوری جماعت بھی اس وصف میں قادیانیوں کے ساتھ شریک ہے۔ مثلاً مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے میرے ساتھ آخری فیصلہ کے متعلق جو اشتہار دیا تھا وہ محض دعا تھی جسکا مختصر مضمون یہ تھا کہ

اے خدا! ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ امرسری) میں سے جو جھوٹا ہے اسکو سچے کی زندگی میں ماردے۔

لیکن جب یہ دعا قبول ہوگئی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر گیا تو نہ قادیانی جماعت نے مانا، اور نہ لاہوری جماعت نے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء مطابق ۵ ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۳ ص ۴۔۵)

پیر پرستی لعنت ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ فقرہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا خطبہ جمعہ میں بولا ہوا پیغام صلح میں نقل ہو کر اہل حدیث امرتسر ۳۱ مارچ ۱۹۴۴ء میں درج ہو چکا ہے۔ پیر پرستی کے معنی بھی ہم نے وہاں بتا دیئے تھے کہ پیر کی بات غلط ثابت ہونے پر بھی اس کو صحیح مانتے جانا۔ پرچہ مذکورہ پر ہم نے ایک طرح سے نظر ڈالی تھی آج دوسری طرح نظر کرتے ہیں۔ ہماری اس نظر کا باعث الفضل قادیان کی عبارت مندرجہ ذیل ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کا ہزار ہزار شکر ہے کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیش گوئی کے مطابق یہ عید کا دن ہمیں نصیب ہوا کہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح کے وجود مبارک میں اس بشارت کو پورا ہونا ہم نے اپنی آنکھوں دیکھ لیا۔

سو اے وہ لوگوں جو صحابی حضرت مسیح موعود ہو، آج سب ملکر عید مناؤ اور خوشی سے اچھلو اور سب مل کر اس سلامتی کے شاہزادے کے لئے یہ آواز بلند کرو

مبارک برتو اے مرد مبارک۔

سلامت برتو اے مرد سلامت۔

کرامت برتو اے مرد کرامت۔ (الفضل ۱۶ مارچ ۱۹۴۴ء صفحہ اول)

الفضل نے اس مسرت نامہ میں جس اشتہار کا حوالہ دیا ہے اس کے ضروری فقرے ہم ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں جو یہ ہیں:

سو تجھے (اے مرزا قادیانی) بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا۔ ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا۔ وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اسکا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے۔ اسکو مقدس روح دی گئی ہے ...

کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری سے پر کیا جائے گا اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (تبلیغ رسالت۔ص ۵۹۔۶۰)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اعلان کے بعد کیا ہوا اس کا ذکر ہم اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ مارچ میں کر چکے ہیں جسکے اعادہ کی ضرورت نہیں۔ یہاں پر ہم صرف اتنا بتاتے ہیں کہ اسی الہام کے مطابق مرزا صاحب قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں مندرجہ ذیل عبارت لکھی تھی:

پھر ایک اور الہام جو فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا۔ اس وقت ان تین لڑکوں کا جواب موجود ہیں، نام و نشان نہ تھا۔ اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہوں گے پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کرے گا۔ سو ایک بڑا حصہ اسکا پورا ہوگا یعنی خدا نے تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکے مجھ کو اس نکاح سے عطا کیئے جو تینوں موجود ہیں، صرف ایک کی انتظار ہے جو تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

اب دیکھو کہ یہ کیسا بزرگ نشان ہے۔ کیا انسان کے اختیار میں ہے کہ اول افتراء کے طور پر تین یا چار لڑکوں کی خبر دے اور پھر وہ پیدا بھی ہو جائیں

اس منقولہ عبارت میں مرزا صاحب نے دو باتوں کا اظہار کیا ہے:

اول: تین لڑکے پیدا ہو چکے ہیں جن میں محمود احمد موجودہ خلیفہ قادیان مدعی مصلح موعود نمبر اول پر ہے۔ دوسرے، تین کو چار کرنے والا یہ فقرہ الہامی ہے حالانکہ پورا نہیں ہوا۔ پس قادیایوں سے ہمارا سوال صرف یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے اس قول کے مطابق میاں محمود احمد مصلح موعود کیسے ہو سکتے ہیں۔ مصلح موعود ان کے علاوہ ان کے دو بھائیوں کے بعد پیدا ہونے والا تھا جو نہیں ہوا، اس لئے تمہارا دعوی غلط۔

اس کے بعد قادیانی اور لاہوری دونوں پارٹیوں سے مشترک سوال یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی یہ الہامی پیشین گوئی کب پوری ہوئی جب کہ مرزا صاحب قادیانی کا کوئی لڑکا ایسا نہیں ہے جو حسب بیان مرزا صاحب قادیانی تین کو چار کرنے والا ہو۔ اس سوال کیلئے دونوں فریق ہمارے مخاطب ہیں کیونکہ اس کا اثر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامی دعوی پر پہنچتا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ پیشین گوئی کے مطابق چوتھا لڑکا اگر پیدا ہوا ہے تو اس کا نام و نشان بتائیں اور اگر نہیں ہوا تو پیر پرستی کی لعنت سے بچنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب سے اپنا تعلق ہٹالیں۔

من نہ گوئم کہ ایں مکن آں مکن
مصلحت بیں و کار آساں کن

اس بارے میں ہم قادیانیوں کی جرأت کی داد دیتے ہیں کہ وہ اس سوال کا جواب دینے کی بجائے مختلف شہروں میں جلسوں کی دھوم مچا رہے ہیں۔ ان جلسوں میں یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ یہی نا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی آواز دنیا کے ہر کونے میں پہنچ گئی ہے بس یہی ان کے مصلح موعود ہونے کا ثبوت ہے یہ بات سن کر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ علم کلام سے ایسے ناواقف کیوں ہو رہے ہیں عرب میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک سنہری مقولہ ہے

ثبت العرش ثم انقش (پہلے تخت بناؤ پھر اس پر نقش کرو)

اس مقولہ کے مطابق جماعت احمدیہ (بہر دو صنف) کا فرض اولین ہے کہ وہ حسب مضمون ضمیمہ انجام آتھم چوتھے لڑکے کا نام ونشان بتائیں، پھر اس کی شہرت کا ذکر کریں بغیر نام ونشان بتانے کے یہ سب کچھ ہوائی قلعہ سمجھا جائے گا۔

بے جا شکایت: اخبار الفضل قادیان سخت شاکی ہے کہ لدھیانہ کے احراری مسلمانوں نے ہمارے جلسہ کے ایام میں سخت اوباشانہ حرکتیں کیں۔ مرزائیت کا مصنوعی جنازہ بنا کر بازاروں میں پھرایا، اور کلمات ناشائستہ منہ سے نکالتے رہے۔

ہم کہتے ہیں یہ طریقہ ہمیں بھی پسند نہیں مگر واقعات بتا رہے ہیں کہ اس حرکت کی ابتداء بھی قادیانی جماعت نے کی ہوئی ہے۔ کیا قادیانی جماعت ان مظالم کو بھول گئی ہے جو اس نے قادیان میں اسلامی جلسہ پر توڑے تھے جو احرار کے ظہور سے پہلے وہاں ہوا کرتا تھا۔ گیس لیمپ توڑ دیئے۔ شیم شیم کہتے ہوئے جلسہ گاہ میں سوئے ہوئے اشخاص پر ٹوٹ پڑے۔ اور ان کو خوب مارا۔ یہاں تک کہ بعض ملزم عدالت سے سزایاب بھی ہوئے۔

کیا یہ بھی ان کو یاد نہیں کہ گورداسپور سے چلی ہوئی لاری میں ان کے ایک غازی نے ایک مسلمان کو قتل کر دیا، دوسرے کو سخت زخمی کیا۔ جب اس سزا سے وہ ہائی کورٹ تک پہنچ کر بھی بری نہ ہو سکا، تو تم لوگ اس کا کیس پریوی کونسل لندن تک لے گئے۔ جب وہاں سے بھی نہ چھوٹا تو تم نے اس کی پھانسی کی سزا پر ایک الہام بنایا جو نہایت مضحکہ خیز ہے۔

اس کے علاوہ اس قسم کے کئی ایک واقعات تمہارے قادیان میں ہوئے اور ہو رہے ہیں جن پر یہ کہنا بجا ہے

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷۔ اپریل ۱۹۴۴ء مطابق ۱۲ ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۴ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیت کے غلبہ کے لئے دعا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی نے ابتداء ہی سے قبولیت دعا کو اپنا بڑا معجزہ قرار دیا ہوا ہے۔ ایک جگہ آپ فرماتے ہیں کہ

قبولیت دعا ہی بڑی کرامت ہے۔ (اخبار بدر قادیان ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

اسی اصول کے مطابق خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی آج کل دعاؤں میں بڑے مشغول ہیں۔ بیوی کی بیماری میں بھی دعاؤں میں مشغول رہے اور اپنے اتباع کو بھی دعا کرنے کا حکم دیتے رہے۔ اسی طرح اپنے ماموں میر اسحاق کی بیماری میں بھی دعاؤں پر بڑا زور دیتے رہے۔ نتیجہ جو کچھ ہوا ناظرین نے سن لیا ہوگا۔ اب ایک اور کام کے لئے دعاؤں کا سلسلہ شروع کیا ہے اس کے متعلق الفضل کے الفاظ یہ ہیں:

حضرت امیر (خلیفہ) نے کل بعد نماز مغرب اعلان فرمایا تھا کہ میں آئندہ چالیس روز تک اسلام و احمدیت کی کامیابی غیر معمولی کامیابی کے لئے خاص دعائیں کروں گا۔ احباب بھی میرے ساتھ شریک ہوں۔

چنانچہ آج مورخہ ۸۔امان (مارچ) کو بعد نماز عصر حضور خدام کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ بہشتی مقبرہ میں تشریف لے گئے۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے مزار کی چار دیواری میں داخل ہونے سے قبل دروازہ پر کھڑے ہو کر حضرت نے تمام خدام سے خطاب فرمایا جسکا ملخص میں اپنے الفاظ میں درج کرتا ہوں۔

حضور (مرزا محمود احمد) نے فرمایا کہ ہمارا مقصد یہ ہے کہ ساری دنیا اسلام و احمدیت کی حلقہ بگوشی میں داخل ہو جائے اور الٰہی قانون یہ ہے کہ امت کو وہی فتوحات حاصل ہوتی ہیں اور وہی ملک دیئے جاتے ہیں جو اس امت کے نبی کو حاصل ہوتے ہیں۔ اس لئے اسلام کی فتوحات کے لئے دعا سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیشتر یہ نہایت ضروری ہے کہ آنحضرت ﷺ پر درد دل سے درود پڑھا جائے۔
حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر درود بھیجا جائے تا اللہ تعالی ان کیلئے
دنیا کے ممالک اور اقالیم فتح مقدر فرمائے جس جس ملک کے متعلق آسمان پر
فیصلہ ہوتا جائے گا کہ وہ آنحضرت ﷺ اور حضرت مسیح موعود کی غلامی میں
داخل ہو جائے وہ ملک ہماری تبلیغ کے لئے کھل جائے گا اور اللہ تعالی اپنے
فضل سے اس میں احمدیت کو غلبہ اور کامیابی عطا فرماتا جائے گا۔

(الفضل ۱۴ مارچ ۱۹۴۴ء ص۔ اول)

اس اقتباس کو پڑھ کر ہمیں بہت خوشی ہوئی۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعاؤں کی قبولیت کے ہم پہلے ہی سے قائل ہیں کیونکہ ان کی دعا جو ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو انہوں نے کی تھی یقیناً قبول ہوئی۔ جسکا ملخص یہ تھا کہ

اے خدا اگر میں جھوٹا ہوں تو مولوی ثناء اللہ کے سامنے مجھے موت دے
میری موت سے اس کو اور اس کی جماعت کو خوش کر۔

یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ مرزا صاحب قادیانی کے انتقال پر کون خوش ہوا۔ ہاں یہ کہہ سکتا ہوں کہ ان کی دعا خدا تعالی نے منظور فرمائی۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا مندرجہ ذیل قول جو منقولہ بالا عبارت سے ملتا ہے ہمارے لئے بھی موجب مسرت ہے بلکہ حق و باطل کا معیار ہے۔ آپ فرماتے ہیں:

الٰہی قانون یہ ہے کہ امت کو وہی فتوحات حاصل ہوتی ہیں اور وہی ممالک
دیئے جاتے ہیں جو اس امت کے نبی کو حاصل ہوتے ہیں۔ الخ

نبی اسلام ﷺ کو جو فتوحات حاصل ہوئیں ان کی نوعیت کیا تھی۔ کسی سے مخفی نہیں کہ یہ فتوحات ملکی سیاسی اور دینی نوعیت کی تھیں جو امت محمدیہ کو حاصل ہوئیں قرآن مجید میں اسی کی طرف اشارہ ہے

الّذین ان مکناھم فی الارض اقاموا الصلوۃ و اتوا الزکوۃ و
امروا بالمعروف و نھوا عن المنکر (الحج: ٤١)

(یعنی مسلمان فتوحات حاصل کر کے نماز قائم کرائیں گے اور نیک کاموں کا حکم دیں گے اور برے کاموں سے روکیں گے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اسلام ﷺ کی فتوحات محض تبلیغی نہ تھیں، بلکہ تبلیغ اس پر مرتب تھی۔ دراصل وہ فتوحات سیاسی تھیں اور یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ اس سے کسی اپنے بیگانے کو اختلاف ہو۔

پس ہم منتظر ہیں کہ وہ دن جلدی آئے کہ احمدیت کا ملکی جھنڈا قادیان کے مسیحی منارہ پر لہرایا جائے اور قادیانی فوج مسلح ہو کر ملکی فتوحات حاصل کرے۔ دنیا کو دکھا دے کہ یہ ہماری سچائی کا نشان ہے کہ ہم عرب کی مسلم افواج قاہرہ کی طرح ممالک غیر کو اسلام کے جھنڈے تلے لا رہے ہیں

خلیفہ قادیان نے جس تبلیغ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ:

وہ ملک ہماری تبلیغ کیلئے کھل جائے گا۔

یہ کوئی فتوحات نہیں کیونکہ یہ کلام اس معیار کے خلاف ہے جو خلیفہ نے خود بتلایا ہے کہ امت کو وہی فتوحات حاصل ہوتی ہیں جو نبی کو حاصل ہوتی ہیں۔

پس یہ معیار ان بڑے معیاروں میں ایک ہے جو قادیانی تحریک کو سچا یا جھوٹا ثابت کرنے کیلئے پیش ہو سکتے ہیں۔

ہماری دعا ہے کہ یہ معیار قادیانی جماعت کو ملحوظ رہے اور وہ اسکے نتیجہ سے فائدہ حاصل کریں اس معیار کے ساتھ بھی ویسا ہی برتاؤ نہ کریں جیسا کہ اس سے پہلے معیاروں کے ساتھ کر چکے ہیں جو ان کے خلاف منشاء ظاہر ہوئے۔

مثلاً پندرہ ماہ کے اندر آتھم کی موت کی پیشگوئی، منکوحہ آسمانی کے خاوند کے مرنے کی پیش گوئی، اور منکوحہ آسمانی کے نکاح میں آنے کی پیش گوئی، اور اپنے آخری فیصلہ مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء والی پیش گوئی۔ یہ سب کے سب معیار اس شعر کے مصداق ثابت ہوئے

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اپریل ۱۹۴۴ء مطابق ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۵ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح کیوں نہیں بولتا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

داناؤں کا قول ہے

دو چیز طیرہ عقل است دم فرو بردن
بوقت گفتن و گفتن بوقت خاموشی

یعنی بے عقلی کے دو نشان ہیں:

اول، بولنے کے وقت خاموش رہنا۔

دوم، خاموش رہنے کے وقت بولنا۔

اس حکیمانہ شعر کے معنی یہ ہیں کہ جس وقت انسان کا بولنا ضروری ہو، اس وقت چپ نہ کرے۔ اور جب چپ رہنا مفید ہو، تو نہ بولے۔ اگر اس کے خلاف کرے گا تو بے عقل ہوگا۔

ہم دیکھتے ہیں کہ لاہوری جماعت مرزائیہ کا پیغام صلح اس کے خلاف کر رہا ہے جس کی تفصیل یہ ہے کہ

قادیانی جماعت اپنی خاص غرض کے تحت مختلف شہروں میں جلسے کر رہی ہے جن میں صرف میاں محمود خلیفہ قادیان کے مصلح موعود ہونے کا ڈنڈھورہ پیٹا جاتا ہے۔ قادیان کی یہ آواز لاہوری جماعت کے بالکل خلاف ہے۔ اسی طرح اہل حدیث کے بھی مخالف ہے۔ پیغام صلح لاہور نے معمولی طریق سے اس پر توجہ کی ہے مگر پوری نہیں کی۔ اہل حدیث امرتسر نے اپنا فرض پورا ادا کرنے کو اہل حدیث ۱۱ فروری اور ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء میں مرزا صاحب قادیانی کی عبارات نقل کی ہیں جن کا مضمون یہ ہے کہ تین لڑکوں کے بعد یعنی محمود احمد (موجودہ خلیفہ) بشیر احمد اور شریف احمد کے بعد جو لڑکا پیدا ہوگا وہ مصلح موعود ہوگا۔ (انجام آتھم ضمیمہ ص ۲۰) ۔ پرچہ مذکور میں ہم نے پوچھا تھا کہ چوتھا لڑکا جو محمود کے بعد چوتھے درجے پر پیدا ہونے والا تھا وہ کہاں ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری غرض اس سے یہ تھی کہ چوتھا لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا۔ اگر پیدا ہو کر مر گیا تو بانس رہا، نہ بانسری بجی، سارا قصہ ہی ختم ہوا۔

یہ ایک ایسا صاف اور سیدھا راستہ ہے کہ پیغام صلح لاہور کو بھی ہماری تائید کرنی چاہیے تھی، لیکن چونکہ اس سے بڑے میاں کی پیش گوئی پر بھی زد پڑتی ہے اس واسطے پیغام صلح ہماری تائید کرنے سے خاموش رہا۔ مگر کیا اس خاموشی سے واقعہ بدل سکتا ہے۔ عرب کا مشہور شاعر صاحب معلقہ کہتا ہے

مهما يكن في امرءٍ من خليقة
و ان خالها تخفى على الناس تعلم

(کسی انسان میں کوئی بات بھی ہو وہ اگرچہ سمجھے کہ چھپی رہے گی مگر وہ ظاہر ہو جائے گی)

پیغام صلح لاہور کی اس خاموشی سے چھپی نہیں رہ سکتی۔ پس اگر وہ اس مصلحت سے خاموش ہے کہ اس سے بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کی پیش گوئی پر زد پڑتی ہے، تو وہ تسلی رکھے کہ خاموش رہنے سے وہ اس زد سے نہیں بچ سکتے کیونکہ اہل حدیث بفضلہ تعالی زندہ ہے، وہ اس کو مرزا غالب مرحوم کے الفاظ میں توجہ دلاتا رہے گا

کچھ تو کہیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اپریل ۱۹۴۴ء۔ مطابق ۲۶ ربیع الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۶ ص ۳۔۴)

امیر جماعت لاہوری کا فیصلہ

مرزا صاحب مسیح موعود نہ تھے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان ہے کبھی کبھی سخت سے سخت متعصب کے منہ سے بھی صحیح بات نکل جاتی ہے۔ اسی مضمون کو شعراء نے اس پیرائے میں بیان کیا ہے

گاہ باشد کہ کودکِ ناداں ۔ بغلط بر ہدف زند تیرے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امیر جماعت لاہور (مولوی محمد علی) کے منہ سے ایک بات ایسی نکل گئی ہے جو اس شعر کی پوری مصداق ہے، اور جو مرزا صاحب قادیانی کے دعوی مسیحیت موعودہ پر کافی روشنی ڈالتی ہے۔خلیفہ قادیان نے اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق جو خواب بیان کیا تھا، اس میں مثیل موعود کا لفظ تھا۔اس پر پیغام صلح لاہور، قادیانی خلیفہ کو آڑے ہاتھوں لیتا ہوا لکھتا ہے کہ:

(خلیفہ کے جواب میں) موعود کا لفظ مفقود ہے.... خلیفے اور مثیل تو سینکڑوں ہو سکتے ہیں۔فرض کر لیجئے کہ وہ مثیل ہیں تو وہ مثیل ہونے سے موعود کس طرح بن گئے۔مثیل اور چیز ہے اور موعود اور چیز ہے۔(پیغام صلح ۸ مارچ ۱۹۴۴ء ص۲)

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا یہ قول صحیح ہے اور بالکل صحیح ہے۔اصل اور چیز ہے اور اس کی مثل یا مثیل اور چیز ہے۔اس مضمون کو فارسی شاعر نے بڑی خوبی سے یوں ادا کیا ہے:

ترا دیدہ و یوسف را شنیدہ
شنیدہ کے بود مانند دیدہ

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حق میں مثیل مسیح موعود لکھا ہے اور اپنے حق میں مسیح موعود رکھنے والوں کو نادان قرار دیا ہے۔فرماتے ہیں:

اس عاجز نے مثیل موعود ہونے کا دعوی کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔(ازالہ اوہام طبع اول۔ص ۱۹۰)۔

مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے اس عبارت میں دو باتیں کہی ہیں:

ایک تو یہ کہ میں مثیل مسیح موعود ہوں۔

دوسری یہ کہ مجھ کو نادانوں نے مسیح موعود سمجھ لیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے قول کے مطابق بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود نہیں ہو سکتے اگر کوئی ان کو مسیح موعود کہے تو وہ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کم فہم یعنی نادان ہے۔

تعجب ہے کہ باجود اس کے مولوی محمد علی صاحب لاہوری اپنے رسالے کا نام مسیح موعود رکھتے ہیں اور مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود مانتے ہیں۔اس لئے مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی گویا ان کو مخاطب کر کے کہتے ہیں

ناصحا ! اتنا تو دل میں تو سمجھ اپنے کہ ہم
لاکھ نادان ہیں کیا تجھ سے بھی ناداں ہوں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۴۴ء مطابق ۳ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۷ ص ۴)

مکتوب مفتوح بنام چوہدری ظفر اللہ قادیانی

بخدمت آنریبل چوہدری سر ظفر اللہ خاں صاحب جج فیڈرل کورٹ دہلی

چوہدری صاحب ! اس خط کے لکھنے کا باعث یہ ہے کہ مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان نے اپنے مصلح موعود ہونے کے متعلق جو جلسہ دہلی میں کیا حسب بیان اخبارات آپ بھی اس میں شریک تھے۔ اس سے میں سمجھا کہ اس امر میں آپ کو خاص دلچسپی ہے۔

میں جانتا ہوں کہ آپ مرزا صاحب قادیانی کے راسخ مرید ہیں، اور میں یہ بھی جانتا ہوں کہ آپ ملک کی سب سے بڑی عدالت کے جج بھی ہیں۔

اس لئے میں آپ کو اپنے خاص معاملہ میں جج تجویز کرتا ہوں۔

معاملہ یہ ہے کہ مرزا محمود احمد اپنے والد کی زبانی مصلح موعود ہونے کے مدعی ہیں اور اسی دعوی کا اعلان کرنے کو متعدد شہروں میں جلسے کر چکے ہیں۔

میرا دعوی ہے کہ آپ مصلح موعود والی پیش گوئی کے مصداق نہیں ہیں، بلکہ وہ پیش گوئی سرے سے صحیح بھی ثابت نہیں ہوئی۔

آپ ہم دونوں کے بیانات باقاعدہ سن کر فیصلہ دیں کہ حق بجانب کون ہے ۔ غالبًا اس امر کے اظہار کرنے کی ضرورت نہیں کہ آپ فیصلہ کرتے ہوئے اپنے عقیدہ سے الگ ہو کر محض فریقین کے بیانات پر فیصلہ دیں گے۔

اس امر کے ظاہر کرنے کی بھی ضرورت نہیں کہ فریقین کے بیانات کا خلاصہ بیان کر کے فیصلہ تحریر فرمائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بیانات تحریری ہوں گے۔فریق ثانی کی منظوری آنے پر میں اپنا پرچہ آپ کی خدمت میں بھیج دونگا۔

پرچوں کی تعداد مقرر کرنے میں عدالتی قانون ہم دونوں کو مسلّم ہونا چاہیے۔

نوٹ: تاریخ اشاعت سے دس روز تک میں جواب کا منتظر رہوں گا اس کے بعد نا امید ہو کر اس تجویز کو چھوڑ دونگا۔

آپ کا ہوا خواہ:

ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔اپریل ۱۹۴۴ء مطابق ۳ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۷ص ۷)

بہائیہ اور مرزائیہ میں مشابہت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری تحقیق تو یہ ہے کہ تحریک مرزائیہ تحریک بہائیہ کی فرع یا اس کی نقل ہے۔ ہماری اس رائے سے کسی کو اختلاف ہو تو ہم اسے منع نہیں کر سکتے، مگر اس امر میں تو کسی کو اختلاف نہ ہو گا کہ ان دونوں تحریکوں میں ایک خاص وصف ضرور مشترک ہے، وہ ہے طول کلامی اور قلیل معانی۔

اخبار کی ضخامت اجازت نہیں دیتی، ورنہ ہم ان دونوں تحریکوں کی بے معنی طول کلامی کی مثال اخبار الفضل مورخہ ۲۷۔اپریل ۱۹۴۴ء اور رسالہ پیامبر جنوری ۱۹۴۴ء سے دکھاتے۔ یہ ان دونوں جماعتوں کا خاص طرہ امتیاز ہے۔

ہم اپنے رسالہ تحریک خاکساری میں اس بات کا ثبوت دے چکے ہیں کہ ہمارے زمانہ کے بعض اہل قلم اس وصف میں خاص امتیاز رکھتے ہیں۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس میں اول نمبر پر ہیں۔ بہائی بھی ان سے کم نہیں ہیں۔ پادری برکت اللہ اور لیڈر خاکساران بھی انہیں کے ہم وزن ہیں۔ خیر اس بنا پر تو ہم ان کو مورد طعن نہیں بناتے کیونکہ ہر ایک کا مسلک جدا جدا ہے۔بعض اہل قلم کا اصول ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر الکلام ما قلّ و دلّ اور بعض کا اصول اسکے برعکس وہ ہے جس کی مرزا غالب نے خواہش کی ہے

ملے تو حشر میں لے لوں زبان ناصح کی
عجیب چیز ہے یہ طول مدعا کے لئے

الفضل کے پرچہ مذکور میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا خطبہ جمعہ چھپا ہے۔ مرید تو سر دھنتے ہوئے کہتے ہوں گے سبحان اللہ مرحبا کیا علم کا دریا بہہ رہا ہے۔ مگر ہم سمجھتے ہیں کہ خلیفہ قادیان کو یہ وصف آبائی وراثت میں ملا ہے۔ مضمون صرف اتنا ہے کہ نبی کی بعثت بھی ایک قسم کی قیامت ہے جو بہائی عقیدہ کی موافقت ہے

بہائی ممبرو! قادیان کا توافق تمہارے ساتھ مبارک ہو

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

مگر طول کلامی اتنی ہے کہ الامان والحفیظ

اسی طرح رسالہ پیامبر کی اشاعت مذکورہ میں کتاب الفرائد سے ایک مضمون کا ترجمہ نقل ہوا ہے جسکی سرخی ہے:

عقائد اہل بہاء اور دلائل۔

اس میں پہلا عقیدہ یہ بتایا ہے کہ سارے ادیان کے موعود دو شخص ہیں۔ ایک علی محمد باب (مہدی) اور دوسرا بہاء اللہ (مسیح موعود)۔

خیر ہمیں اس سے کیا مطلب؟ کوئی اپنے لڑکے کا نام یوسف رکھے، کوئی اس کو حاتم طائی کہے:

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

ہمیں تو دو باتوں سے مطلب ہے۔ ایک طول کلامی جو اتنی ہے کہ پڑھتے پڑھتے طبیعت ملول ہو جاتی ہے۔ دوسرے اصل مدعا، جس پر ہمیں نظر کرنا ہے طول کلامی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔

اصل مدعا بہت مختصر ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں حدیثوں میں دو بزرگوں کی بابت وعدے آئے ہیں۔ امام مہدی اور حضرت مسیح ابن مریم۔ یہی دعوی بہائیوں کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ان دونوں بزرگوں کے حق میں ہے لیکن غضب یہ ہے کہ جس زبان مبارک سے موعود کا لفظ حاصل کرتے ہیں اسی زبان فیض ترجمان سے اس کی جو تفسیر آئی ہے اسے قبول نہیں کرتے تلك اذا قسمة ضيزى

مثلاً امام مہدی اور مسیح موعود کے حق میں یقیناً ایسے الفاظ آئے ہیں جن سے ان کا باسیاست ہونا معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً ارشاد ہے

يملأ الارض قسطاً كما ملئت جوراً

(زمین جس طرح ان سے پہلے ظلم سے بھری ہوگی اسی طرح وہ اس کو انصاف سے بھر دینگے)

یہ قدر مشترک دونوں بزرگوں کے حق میں ہے۔ یہ نہیں ہے کہ مہدی مسعود ایسے کمزور ہوں گے کہ حکومت کرنے کے بجائے خود حکومت وقت کے حکم سے قتل کئے جائیں گے جیسے علی محمد باب قتل ہوا۔ مسیح موعود ایسے کمزور ہوں گے کہ چالیس سال کا طویل عرصہ جیل میں مقید رہیں گے جیسے شیخ بہاء اللہ ایرانی عکہ میں مقید رہے۔ اصل مہدی اور مسیح کے مقابلہ میں ایسے مہدی اور مسیح کے حق میں یہ کہنا بالکل بجا ہے

شیر قالین دگر است شیر نیستان دگر

لطیفہ: بہائیوں نے یہ دونوں منصب مہدی اور مسیح الگ الگ دو اشخاص کے حق میں تسلیم کئے ہیں، مگر قادیانیوں نے حسب تعلیم مرزا صاحب قادیانی یہ کمال کیا کہ یہ دونوں منصب ایک ہی بزرگ کے حق میں تجویز کر لئے۔

ہمیں اس پر بھی کلام نہیں۔ ہاں ہمیں یہ کہنے کا حق حاصل ہے کہ جس زبان مبارک سے یہ الفاظ نکلے ہیں ان کی تفسیر اور تشریح بھی اسی زبان سے نکلی ہوئی منظور کرنی چاہیے ورنہ مثال مشہور آدھا تیتر آدھا بٹیر صادق آئے گی ان دونوں گروہوں (بہایوں اور قادیانیوں) کا یہ کہنا کہ ہمارے بزرگ (باب بہاء اللہ اور مرزا صاحبان) بزبان رسالت مآب موعود ہیں مگر رسالت مآب کی تشریح کو نہ ماننا اس شعر کا مصداق ہے

اكرم بها خلة لو انها صدقت
موعودها او لو ان النصح مقبول

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مئی ۱۹۴۴ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۸ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کا چیلنج تفسیر نویسی

پھر دوبارہ عشق کا دل میں اثر پیدا ہوا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۳۔ اپریل ۱۹۴۴ء سے معلوم ہوا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے دہلی کے جلسہ میں علماء اسلام کو اپنے مقابلے میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا ہے۔ ناظرین آگاہ ہوں گے کہ ان کا یہ چیلنج نیا نہیں ہے بلکہ اس سے پہلے آپ کے والد مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۹۰۰ء میں علماء اسلام کو عموماً اور پیر مہر علی شاہ مرحوم ساکن گولڑہ (راولپنڈی) اور مجھ خاکسار کو خصوصاً تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا مگر جب میں اور دیگر علماء مقررہ تاریخ کو لاہور پہنچ گئے تو آپ قادیان سے نہ نکلے۔

اس کے بعد ۱۹۲۵ء میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے باپ (مرزا غلام احمد) کی ریس میں علماء اسلام کو چیلنج دیا۔ اس کے جواب میں ہم نے صاف لکھ دیا کہ ہم اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں۔

بے شک آپ سادہ قرآن شریف لے کر بٹالہ کی جامع مسجد میں جو آپ سے قریب ہے، آجائیں اور میرے سامنے بیٹھ کر تفسیر لکھیں۔ ترجمہ والا قرآن شریف بھی ہاتھ میں نہ ہو، اور کوئی تفسیر بھی ساتھ نہ ہو اور تفسیر عربی زبان میں لکھی جائے۔

اس کے جواب میں آپ نے لکھا تھا میں کوئی عربی دان عالم نہیں ہوں۔ میں تو کلید قرآن بھی ساتھ رکھوں گا اور تفسیر بھی رکھوں گا پھر اپنے والد ماجد (مسیح موعود مرزا) کے لکھے ہوئے نکات بتاؤں گا۔

اس کے جواب میں ہم نے لکھا تھا کہ والد کے بتائے ہوئے نکات لکھنا اور ان کو اپنی لیاقت کا ثبوت بنانا (معاف کیجئے) آریوں کے نیوگ کے مشابہ ہے۔

یہ سلسلہ کلام جولائی ۱۹۲۵ء سے ۲۴ مارچ ۱۹۳۱ء تک جاری رہا۔ اسی عرصہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں بعض مخلص احمدیوں (بابو عمر دین وغیرہ) نے خلیفہ قادیان کو غیرت بھی دلائی۔ جلسہ سالانہ میں ایک رقعہ بھی دیا کہ آپ اس امر کا ذکر بھی کریں کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو جو چیلنج دیا تھا اسکا انجام کیا ہوا۔ مگر آپ اس پر بھی خاموش رہے۔ کیوں:

نام میرا سن کے مجنوں کو جمائی آ گئی

اس سارے مکالمے کی روئیداد مرقع قادیانی بابت جنوری ۱۹۳۲ء میں درج ہے۔شائقین اس کا ملاحظہ کر کے صحیح رائے قائم کریں۔

دوبارہ اب جو خلیفہ قادیان نے علماء اسلام کو عام طور پر چیلنج دیا ہے سب سے پہلے ہم اس کی قبولیت میں سبقت کرتے ہیں۔ کیوں

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے

پس خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اوران کے مریدین سن رکھیں۔ ہم اس چیلنج کی قبولیت میں بسہ شروط سبقت کرتے ہیں:

اول: اپنے والد یا کسی اور مصنف کے بتائے ہوئے نکات نقل نہیں کرنے ہوں گے، کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کے نکات بیان کر دینے میں کون سا کمال ہے ۔یہ تو ہر ایک مرزائی کرسکتا ہے اور اس میں نیوگ کا اشتباہ بھی ہے۔

دوم: اس مقابلہ میں لکھی ہوئی تفسیروں کی صحت کے کیلئے کوئی غیر جانبدار منصف ہونا چاہیے ۔

سوم: اس تفسیر نویسی کے مقابلہ میں کوئی فریق غالب آ جائے (میں یا آپ) تو اس کے مذہبی عقیدے پر اثر نہیں پہنچ سکتا ۔مثلاً میں غالب آ گیا تو آپ کہہ سکتے ہیں کہ میرا مذہبی عقیدہ قادیانی صحیح ہے یہ کمزوری میری علمی کمزوری ہے عقیدہ کی نہیں ۔اس لئے لازمی ہے کہ اس مقابلے کے بعد آپ کے عقیدہ کے بنیادی پتھر پر بھی بحث کی جائے، وہ ہے مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت موعودہ کا موضوع۔

اس موضوع پر اچھی بسیط بحث ہونی چاہیے اور اس کے لئے بھی کوئی ذی فہم اور ذی علم منصف مقرر ہونا چاہیے ۔میری رائے میں اس بحث کے لئے کوئی ایسا شخص منصف ہو جو ہائی کورٹ کا جج یا سیشن جج رہ چکا ہو یا اتنی قابلیت رکھتا ہو۔

ارخاء عنان۔ اگر مسیحیت موعودہ پر بحث کرنا آپ کو ناگوار یا مشکل معلوم ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتو آپ اپنے مصلح موعود ہونے پر بحث کر لیں۔ ہم اس کے ابطال کے لئے بھی تیار ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ ہم ٹھوس کام کرنا چاہتے ہیں جس سے ہمارے اور آپ کے مذہبی اختلاف میں فیصلہ ہو سکے اور کوہ کندن و کاہ برآوردن کا مصداق نہ ہو۔ پس آپ تیار ہو کر اور ہوش سنبھال کر آیئے اور میں آپ کو اعلان کر دوں تو بے جا نہ ہوگا

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنوں
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مئی ۱۹۴۴ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۸ ص ۴)

(تفسیر نویسی کے مرزا محمود احمد کے چیلنج کو احمدیوں کے لاہوری گروپ نے بھی قبول کیا تھا۔ جیسا کہ ذیل کے مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ شیخ عبدالرحمٰن مصری احمدی نے اس چیلنج کے قبول کرنے کا اعلان کیا تو میاں محمود احمد صاحب نے بذات خاموشی اختیار کر کے اپنے مریدوں کے شیخ صاحب مصری کے پیچھے لگا دیا۔ بنا بریں شیخ عبدالرحمٰن مصری صاحب نے پیغام صلح لاہور میں لکھا:

مولوی اللہ دتا و مولوی جلال الدین شمس صاحب کا چیلنج تفسیر نویسی کن شرائط پر قبول کیا جا سکتا ہے

جناب میاں (محمود احمد) صاحب نے دنیا کے تمام علماء کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا۔ اس چیلنج میں یہ دعوی تھا کہ انہیں تمام کا تمام قرآن دیگر تمام مسلمانوں سے زیادہ آتا ہے۔

چونکہ یہ دعوی میرے نزدیک بے جا تعلّی پر مبنی ہونے کی وجہ سے بالکل غلط اور خلاف واقع تھا اس لئے میں نے اس کو قبول کر لیا تھا۔

جناب میاں (محمود احمد) صاحب کو تو میدان مقابلہ میں آنے کی جرأت ہی نہیں ہوئی لیکن ان کے دو رفیقوں یعنی مولوی اللہ دتا صاحب و مولوی جلال الدین صاحب شمس نے مجھے مقابلہ کے لئے للکارا ہے۔

تمام احباب جانتے ہیں کہ میں نے تو جناب میاں (محمود احمد) صاحب کی طرح اس قسم کی کوئی تعلّی نہیں کی کہ میں دنیا کے تمام مسلمانوں سے بڑھ کر قرآن کا علم رکھتا ہوں۔ میں نے تو صرف جناب میاں (محمود احمد) صاحب کا غرور و تکبر توڑنے کے لئے ان کے چیلنج کو قبول کیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا،سوخدا کے فضل سے اس میں مجھے کامل اور نمایاں کامیابی حاصل ہوئی ہے۔دنیا نے دیکھ لیا کہ جناب میاں (محموداحمد)صاحب کا چیلنج تفسیر نویسی ایک ناواجب تعلیٰ سے بڑھ کر کوئی حقیقت نہ رکھتا تھا۔

ان کے چیلنج کو قبول کر لینے کے بعد انہیں مقابلہ میں آنے کی جرأت ہی نہیں ہوئی بلکہ میں تو سمجھتا ہوں کہ مولوی جلال الدین صاحب شمس نے بھی ایک رنگ میں ان کے دعوی کو توڑ دیا ہے۔وہ لکھتے ہیں کہ سورہ یاسین دوسرے رکوع کی تفسیر جوانہوں نے لکھی ہے،وہ پہلے کسی نے نہیں لکھی۔اس کے معنی یہ ہوئے کہ جناب میاں (محموداحمد)صاحب نے بھی نہیں لکھی۔

اگر وہ تفسیر درست ہے تو کم از کم قرآن کے اس حصہ کا علم تو ان کا جناب میاں (محموداحمد) صاحب سے بڑھ گیا ہے جس سے جناب میاں صاحب کا یہ دعوی کہ وہ تمام مسلمانوں سے قرآن کا علم بڑھ کرر کھتے ہیں ٹوٹ گیا۔

گو میں نے نہ کوئی چیلنج دیا ہے،اور نہ مجھے کسی قسم کی تعلیٰ کا ادعاء ہے،تاہم میں ان دونوں صاحبان کے چیلنج کو دوشرطوں سے قبول کرنے کے لئے تیار ہوں:

شرط اول: یہ (جلال دین شمس اور اللہ دتا قادیانی) بھی جناب میاں (محموداحمد)صاحب کی طرح سب سے بڑھ کر قرآن دانی کا دعوی کریں۔پھر میں ان کے دعوی کو توڑنے کے لئے بھی میدان میں انشاء اللہ و بتوفیقہ نکل آؤنگا۔آیت خاتم النبیین اور آیت استخلاف کی تفسیر سے اگر یہ لوگ گریز کریں گے،تو قرعہ اندازی کے ذریعہ انتخاب شدہ آیات کی تفسیر لکھنے کے لئے اللہ تعالی مدد سے خاکسار تیار ہو جائے گا۔

دوسری شرط۔اگر یہ نہیں تو جناب میاں (محموداحمد) صاحب سے یہ شائع کرادیں کہ اگر مولوی اللہ دتا صاحب یا مولوی جلال الدین صاحب شمس تفسیر نویسی کے مقابلہ میں شکست کھا گئے تو یہ شکست جناب میاں (محموداحمد)صاحب کی متصور ہوگی اور آئندہ کے لئے وہ تسلیم کرلیں گے کہ قرآن دانی کا جودعوی ان کا ہے وہ غلط ہے۔

ان شرائط کے پورا ہوتے ہی خاکساران کے مقابل میں تفسیر نویسی کے میدان میں نکل آئیگا۔

(پیغام صلح لاہور یکم نومبر ۱۹۴۴ء ص ۵)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ظفر اللہ کا جواب اور میرا جواب الجواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میں نے ایک کھلی چٹھی سر ظفر اللہ خان صاحب کے نام اخبار اہل حدیث مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۴۴ء میں درج کی تھی۔ مجھے امید تھی کہ سر ظفر اللہ خان صاحب میری درخواست کو قبول کر کے بحیثیت ہمدرد اسلام فریقین میں فیصلہ فرمائیں گے۔ آپ نے میرے معروضہ کا جواب اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲ مئی ۱۹۴۴ء میں دیا ہے۔ شکریہ۔ مگر فریقین میں منصف بننے سے انکار کر دیا۔ کیوں انکار کیا، اس کا جواب انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

> اہل حدیث کے پرچہ مورخہ ۲۸ اپریل ۱۹۴۴ء میں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے خاکسار کو مخاطب کر کے ایک کھلی چٹھی شائع کی ہے جس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ اگرچہ انہیں میرے عقاید کا علم ہے لیکن پھر بھی وہ چاہتے ہیں کہ میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی پیش گوئی بابت مصلح موعود کے متعلق جماعت احمدیہ کے دلائل اور مولوی صاحب کے دلائل کا موازنہ کر کے محض دلائل کی بنا پر فیصلہ دوں کہ کون سا فریق حق پر ہے۔
>
> مولوی صاحب کی غرض اس دعوت سے صرف اس قدر تو ہو نہیں سکتی کہ وہ اپنے دلائل پر مجھے غور (بے شک میری یہی نیت ہے کہ آپ میرے دلائل پر غور کریں مگر فیصلہ سے پہلے فریق ثانی کا بیان بھی میرے جواب میں ملاحظہ فرمالیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے اور قانون عدالت بھی یہی ہے۔ ثناء اللہ) کرنے کا موقعہ مہیا کریں کیونکہ اگر چہ یہی غرض ان کے پیش نظر ہو تو یہ تو اس طرح پوری ہو سکتی ہے کہ وہ اپنے دلائل مجھے بھیج دیں (آپ کے حسب منشاء بھیجتا ہوں۔ ثناء اللہ) اور میں اپنے طور پر ان پر غور کر لوں۔ مجھ سے دلائل کی بنا پر فیصلہ چاہنے کی غرض تو یہی ہو سکتی ہے کہ اس فیصلہ کی بنا پر کسی تنازعہ یا قضیہ کو ختم کیا جائے اور فریقین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا ان میں سے کسی کو پابند کیا جائے۔ جماعت احمدیہ کو تو مجھ سے ایسے کسی فیصلہ کی احتیاج نہیں اور نہ انہوں نے مجھ سے ایسا فیصلہ (جب فریق احمدیہ نے آپ سے فیصلہ طلب نہیں کیا اور نہ وہ اس کا خواہش مند ہے تو پھر آپ کا فیصلہ دراصل فیصلہ بین الفریقین نہ ہوگا بلکہ یک طرفہ محض اظہار رائے ہوگا۔ ثناء اللہ) طلب کیا ہے۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب کو میرے فیصلہ پر اعتماد ہے اور وہ اپنے تئیں اس کا پابند کرنے کو تیار ہیں تو میں ان کی طرف سے یہ اعلان ہونے پر انشاء اللہ جس قدر وقت ضروری ہوگا فریقین کے دلائل پر غور کرنے کیلئے نکال کر اللہ تعالی عطا کردہ توفیق سے محض ان دلائل کی بنا پر فیصلہ صادر کرنے کے لئے تیار رہوں گا اور اگر مولوی صاحب کی یہ غرض نہیں یا انہیں میرا فیصلہ قبول کرنے میں کوئی تامل ہے تو پھر محض ایک مشغلہ کے طور پر ان کا میرے وقت (اسی طرح مرقوم ہے۔ ثناء اللہ) کا مطالبہ کرنا کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرسکتا۔

خاکسار۔ظفر اللہ خان (الفضل قادیان ۲ مئی ۱۹۴۴ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

سر ظفر اللہ خان صاحب نے کمال بلاغت سے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو فریق نہ بننے کا ایماء کیا ہے۔ چاہیے تو یہ تھا کہ آپ میری چٹھی پڑھنے کے بعد خلیفہ موصوف کو لکھتے کہ آپ بھی مجھ کو منصف مانتے ہیں تو منظوری دیجئے۔ پھر وہ جو کچھ کہتے اس کی اطلاع مجھے دیتے۔ مگر انہوں نے کسی مصلحت سے ایسا نہیں۔ قانون شریعت اور قانون عدالت تو یہ ہے کہ فریق مدعی کا بیان مع وجوہات کے فریق ثانی کو دیا جائے۔ ان وجوہات کے جواب میں فریق ثانی جو کچھ کہے اس کو ملحوظ رکھ کر دونوں پر غور کیا جائے۔ یہ تو ہے فیصلے کا اصل طریق جس سے سر موصوف نے انکار کیا۔ باوجود اس کے کہ آپ کا یہ فرمانا کہ

فریقین کے دلائل پر غور کرکے فیصلہ صادر کروں گا۔،

میری سمجھ سے بالا ہے۔ کیونکہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) جب تک میرے دلائل کا جواب نہ دیں وہ فریق ثانی کے نام سے موسوم نہیں ہوسکتے۔ ان کو میرے ساتھ ملا کر فریقین کہنا کیا معنی رکھتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر بین الفریقین با قاعدہ فیصلہ کرنے سے تو موصوف (سر ظفر اللہ) نے انکار کر دیا، مگر میرے دلائل مجھ سے طلب کئے ہیں۔ اسکا بھی شکریہ ہے۔

میں اپنے دلائل کا مفصل بیان بصورت اشتہار بھیجتا ہوں۔ جسکا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب متوفی نے ضمیمہ انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء میں مصلح موعود کے حق میں لکھا ہے کہ وہ موجودہ تین بیٹوں کے بعد چوتھے درجے میں پیدا ہوگا اور موجودہ تین بیٹوں کے نام یہ بتائے ہیں: محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد۔

میرا سوال یہ ہے کہ ان تینوں بیٹوں کے علاوہ چوتھا بیٹا جو مصلح موعود ہونا تھا کون ہے اور کہاں ہے؟

اس کے جواب میں جو کچھ آپ فرمائیں گے وہ فیصلہ بین الفریقین نہ ہونے کی وجہ سے کسی فریق پر حجت نہیں ہوگا بلکہ آپ کی طرف سے محض اظہار رائے ہوگا۔

سر! اعدلوا هو اقرب للتقوى

پس اب میں آپ کے جواب کا منتظر ہوں، ابوالوفاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ مئی ۱۹۴۴ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۱۹ ص ۵)

واقعہ دہلی کا اثر خلیفہ قادیان کے دماغ اور زبان پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دہلی میں بتاریخ ۱۶۔ اپریل ۱۹۴۴ء قادیانیوں نے مصلح موعود کے متعلق جو جلسہ کیا تھا اس میں جو ہنگامہ اور زدوکوب ہوئی اس کی تفصیل بیان کرنا ہمارا مقصود نہیں اور نہ یہ بیان کرنا مطلوب ہے کہ ابتداء کس فریق نے کی۔ بلکہ ایک خاص بات کا اظہار کرنا مقصود ہے کہ خلیفہ قادیان پر اس واقعہ ہائلہ کا اس قدر اثر ہوا کہ باوجود کئی روز گذر جانے کے ان کی زبان اور دماغ ٹھکانے پر نہیں آئے (اسی پریشانی کا اثر ہے کہ آپ کو ۹ مئی کی شب کو بھی ایک منذر خواب آیا جو الفضل قادیان ۱۱ مئی میں چھپا ہے۔ اس میں بھی آپ نے اپنی جماعت احمدیہ کو مع عورتوں کے پٹتے ہوئے پایا۔ اگر یہ خواب واقعہ دہلی کا اثر نہیں ہے تو شائد آئندہ کیلئے پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے بہر حال آپ کے دماغ میں ابھی پریشانی باقی ہے۔ ثناء اللہ) ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ تقریر کرتے ہو سنبھلنے کی بہت کوشش کرتے ہیں، مگر سنبھل نہیں سکتے۔ شائد اس کی وجہ ہے کہ ان کے داماد عبدالرحیم احمد کو اور بعض دیگر تعلق داروں کو بڑی خطرناک چوٹیں آئی ہیں۔ ہمیں اس تکلیف میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) سے ہمدردی ہے۔ اسی ہمدردی میں ہم کہتے ہیں کہ آپ نے مصلح موعود ہونے کا جو منصب اختیار کیا ہے اس کا لازمی نتیجہ ہے کہ آپ ان تکلیفوں میں مبتلا ہوں۔ بقول:

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا۔ آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

آپ کو اپنے منصب (مصلح موعود) کا لحاظ کر کے اپنے دماغ اور زبان کو قائم رکھنا چاہیے۔ ایسی بہکی بہکی باتیں نہیں کہنی چاہییں جن سے مخالفوں کو ہنسی کا موقع ملے

آپ نے ۲۱۔ اپریل کو خطبہ جمعہ میں واقعہ دہلی (جلسہ دہلی کے فساد کی بنا یہ ہوئی خلیفہ قادیان کے بیٹے ناصر احمد نے آیت کریمہ انّ قرآن الفجر کان مشھو دا کی تلاوت کرتے ہوئے قرآنِ الفجر پڑھ دیا تھا۔ ثناء اللہ) بیان کرتے ہوئے جو کہا ہے اس کے چند فقرات بطور نمونہ نقل کرتے ہیں:

> عزیزم مرزا ناصر احمد نے تلاوت قرآن کریم شروع کی تو ایک لفظ میں زیر کی جگہ زبر ان کے منہ سے نکل گئی انہوں نے قرآن الفجر کی بجائے قرآنِ الفجر کہہ دیا۔ بس یہ الفاظ ان کے منہ سے نکلنے تھے کہ یہ لوگ جو منتظر تھے کہ شور وغیرہ کرنے کا کوئی موقعہ مل سکے فوراً کھڑے ہو گئے اور شور مچانے لگے کہ قرآن کریم غلط پڑھا جا رہا ہے (الفضل ۲ مئی ۱۹۴۴ء ص ۲)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس چھوٹے سے فقرے میں کتنا تضاد ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ قرآن کا صحیح لفظ خلیفہ جی کے نزدیک اصل میں مکسور (زیر والا) ہے بقول آپ کے غلطی سے ناصر احمد کے منہ سے زیر نکل گئی حالانکہ قرآن میں زبر ہی صحیح ہے۔ پھر اس کو غلط کہنا خلیفہ جی کی زبان کا اضطراب ہے یا قرآن سے ناواقفی نہیں تو اور کیا ہے۔ علاوہ اس کے اگر زیر پڑھی ہوتی تو مسلمان سامعین اس پر شور کیوں مچاتے۔

ناظرین! دوسرا فقرہ ملاحظہ ہو آپ فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں تو کوئی شبہ نہیں کہ ان کے منہ سے زبر کی بجائے زیر نکل گئی مگر اس پر اتنا شور مچانے کی تو کوئی وجہ نہ تھی۔ اتنا کافی تھا کہ ان میں سے کوئی صاحب کھڑے ہوتے اور کہہ دیتے کہ قاری صاحب قرآن کے لفظ پر زبر نہیں بلک زیر ہے تو ہم لوگ ان کے ممنون ہوتے (الفضل تاریخ مذکور)

ناظرین اس فقرے سے معلوم ہوتا ہے کہ خلیفہ جی کے نزدیک اصل لفظ زبر سے ہے اور یہی صحیح ہے ان قرآن الفجر کان مشھودا، اگر صاحبزادہ نے زبر سے پڑھا تو واقعی غلطی کی۔ لیکن پہلے اقتباس میں خلیفہ جی کہہ آئے ہیں کہ اصل قرآنی لفظ زیر سے ہے اس کی بجائے ناصر احمد نے زبر پڑھ دی اور یہ غلطی کی۔ سبحان اللہ ! زیر بھی غلط اور زبر بھی غلط۔ اب اس کی اصلاح سنئے فرماتے ہیں

معترض کہہ دیتے کہ قاری صاحب زبر نہیں زیر ہے

کیا خوب اصلاح ہوتی خلیفہ جی کا مطلب یہ ہے کہ سامعین بھی زبر کی بجائے زیر بتا کر ان کی طرح اپنے دماغی اضطراب کا ثبوت دیتے مگر سامعین ایسی کچی گولیاں نہیں کھیلے تھے کہ خلیفہ جی کے حسب منشاء غلطی کر کے اپنے دماغی توازن کا ثبوت دیتے۔

لطیفہ: ایک طالب علم کا قصہ مشہور ہے کہ وہ فقہ کی کتاب کنزالدقاق پڑھتا تھا۔ کسی نے پوچھا کیا پڑھتے ہو؟ کہا کِنز الدقائق۔

اس نے کہا، کیا، کہ نہیں کنز الدقائق (ک کی پیش کے ساتھ)

اس نے پھر زور سے کہ کیا کہتے ہو۔

طالب علم نے سمجھا اب تیسری صورت رہ گئی غالباً یہی صحیح ہوگی کہا کہ کنزالدقائق

ناظرین: مزید لطیفہ سنئے خلیفہ جی اپنے بیٹے (ناصر احمد) کی غلطی کو معمولی قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں:

پھر جو غلطی ہوئی وہ ایسی نہ تھی جو صرف ونحو کے اصول سے بالکل ناجائز ہوتی۔ یہ عربی میں جوار کے لحاظ سے بھی اعراب آجاتے ہیں اور قرآن کریم میں اس کی بعض مثالیں موجود ہیں پس اگر قاری کے منہ سے ایسی غلطی نکل جائے تو یہ کوئی ایسی غلطی نہیں جو علمی لحاظ سے زیادہ قابل اعتراض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو (الفضل تاریخ مذکور)

اس فقرے میں آپ نے علم نحو کے ساتھ صرف ملا کر اپنی ناواقفی کا پورا ثبوت دیا ہے جر جوار کا ز مسئلہ علم نحو میں تو ہے لیکن علم صرف سے اسکا کوئی تعلق نہیں ہاں ایک شعر یا آیا اسی طرح کا تعلق ہوگا

چہ خوش گفت است سعدی در زلیخا

الا یا ایھا الساقی ادر کاسا و ناولھا

اچھا صاحب! یہاں کون سا جوار (پڑوسی) ہے جس کی وجہ سے قر آن الفجر کے نون کے نیچے جرّ آ سکتی ہے اور یہ علم نحو کا کون سا قاعدہ ہے کہ حرف انّ کا اسم مجرور ہوسکتا۔

رفع تعجب: ناظرین خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) کی اس علمی قابلیت سے تعجب نہ کریں، آپ کے والد ماجد بھی خیر یت سے ایسی ہی باتیں کہہ دیا کرتے تھے آپ کے قصیدہ اعجازیہ میں ایک شعر ہے جو اس کی مثال کے لئے کافی ہے

أ آ خیت ذئبا عایشاً او ابا الوفاء

أ وافیت مدّا او رأیت امرتسر

ر أیت کا مفعول بہ (امر تسر) مرفوع بنانا قادیانی اعجاز کا نمونہ ہے

ناظرین کرام! یہ وہی خلیفہ جی ہیں جو دنیا بھر کے علماء اسلام کو اپنے مقابلہ میں تفسیر نویسی کا چیلنج دیا کرتے ہیں جن کے اضطراب اور علمی قابلیت کا کچھ نمونہ آپ کو دکھایا گیا ہے۔

حق تو یہ ہے مجھے خلیفہ جی کی ایسی مضطربانہ باتوں سے تعجب نہیں ہوتا کیونکہ وہ خیریت سے اسی ذہنیت اور قابلیت کے مالک ہیں جسکا ذکر لائل پور کی تقریر میں آپ نے خود ہی کیا تھا کہ میں پانچویں جماعت سے دسویں تک برابر فیل ہوتا رہا بلکہ تعجب قادیان کے ان علماء سے ہے جو باوجود معقول مشاہرات پانے کے خلیفہ جی کی ایسی بہکی بہکی باتوں کی اصلاح نہیں کرتے شاید اس لئے نہیں کرتے کہ بقول اخبار پیغام صلح لاہور وہ اپنی عقلوں کو خلیفہ جی کے ہاتھ پر بیچ چکے ہیں۔ اس لئے ان کے حق میں یہ شعر موزوں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ مئی ۱۹۴۴ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۰ ص ۴۔۶)

ثناء اللہ کا انجام کیا ہوگا

اچھا ہوگا انشاء اللہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اظہار کیا ہے کہ خواب میں مجھے میرے والد ماجد (بڑے مرزا صاحب قادیانی) کی زیارت ہوئی کیا سوال جواب ہوئے۔ اس کا ذکر انہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے:۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی وفات کے قریباً دو سال کے بعد جب یہ سوال اٹھا ہوا تھا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا انجام کیا ہوگا۔ میں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں۔

میں دوڑ کر گیا تا کہ آپ کے آنے کی لوگوں کو خبر دوں۔

جب آپ پہونچے اور گفتگو فرمانے لگے تو میں نے پوچھا: ثناء اللہ کا انجام کیا ہوگا۔

آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ اور دوسری بات شروع کر دی۔

میں نے پھر پوچھا۔ پھر آپ نے اسی طرح کیا۔

مگر میں نے اصرار سے پوچھا۔

تو آپ نے فرمایا۔ انجام کیا ہوگا۔ انجام کیا ہوگا۔ انجام کیا ہوگا۔ میرے الہام میں جو موجود ہے کہ طاعون سے ہلاک ہوگا۔

طاعون کا مفہوم کئی رنگ میں پورا ہوسکتا ہے۔ گویا تین دفعہ آپ نے انجام کیا ہوگا، کے الفاظ دہرائے اور پھر اپنے ایک الہام کی طرف اشارہ فرمایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد میں نے آپ کی ایک کاپی دیکھی جس میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے متعلق بقیّة الطاعون الہام درج تھا۔(الفضل ۱۰ مئی ۴۴ ۔۶)

مولانا ثناء اللہ کہتے ہیں ہم اس کی تحقیق سناتے ہیں۔ مواہب الرحمٰن کے صفحہ ۱۰۸ پر یہ الہام درج ہے جس کے متعلق مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں

ارِیت قرطاساً من ربی العلام و اذا نظرت فوجدت عنوانه بقية الطاعون (مجھے ایک کاغذ دکھایا گیا جس پر بقية الطاعون لکھا تھا)

یہ کتاب ۱۹۰۳ء میں چھپی ہوئی ہے۔ غالبًا الہام اس سے پہلے کا ہوگا۔ اس میں میرا یا کسی اور کا کوئی ذکر نہیں (اس وقت آخری فیصلہ کا کوئی اشتہار نہیں تھا) علاوہ اس کے یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ بقية الطاعون کی ترکیب کیا ہے۔ مبتداء ہے یا خبر۔ فاعل ہے یا مفعول ہے۔

میری وجہ سے قادیانی امت میں جو اضطراب ہے وہ مرزا صاحب قادیانی کے اعلان آخری فیصلہ کی وجہ سے ہے جس میں آپ نے لکھا تھا کہ ہم دونوں میں سے جو جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں ہیضہ یا طاعون سے ہلاک ہو جائے گا۔

یہ اعلان ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو کیا تھا اس لئے ۱۹۰۳ء والے الہام کو ۱۹۰۷ء والے واقعہ پر چسپاں کرنا سخت بے انصافی ہے۔

بہت اچھا یہ بھی سہی۔ مرزا غلام احمد صاحب ۱۹۰۸ء میں انتقال کر گئے۔ آج اس پر ۳۶ برس گزر گئے۔ خدا کے فضل سے اس الہام کا ظہور اب تک نہیں ہوا۔ (ویسے جب ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب مر کر اپنا جھوٹا ہونا ثابت کر گئے تو اس بات کی کوئی اہمیت نہیں رہتی کہ ثناء اللہ اگلے ہی روز کسی بھی مرض سے مر جاتے، کیونکہ فیصلہ تو ہو چکا۔ مزید یہ کہ مولانا کی وفات جب ہوئی تو طاعون کا دور دور تک نشان نہیں تھا۔ بہا)۔ خلیفہ جی کو چاہیے تھا کہ اپنے والد سے یہ بھی کہہ دیتے کہ ثناء اللہ ہیضے سے مرے یا طاعون سے۔ اس سے ہمیں کیا فائدہ؟ فائدہ تب ہوتا اگر وہ آپ کے بقول آپ سے پہلے مرتا۔ اب وہ طاعون سے مرے یا بخار سے ہمیں اس سے کیا مطلب۔

خلیفہ جی کہتے ہیں کہ بڑے مرزا صاحب کے انتقال کے دو سال بعد خواب میں مجھ سے یہ بات چیت ہوئی تھی۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وفات مرزا کے دو سال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعد تک بھی قادیان میں اضطراب باقی تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کا اعلان بابت وفات ثناء اللہ کیوں غلط ہوگیا۔ اس کی کوئی صحیح توجیہ چاہیے۔ اسی لئے خلیفہ جی نے پریشانی کی حالت میں اپنے والد صاحب سے اس عقدہ کو حل کرانا چاہا۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ حل نہیں ہوسکا۔

تمثیل: عرب کا ایک شاعر کسی دوکان پر بیٹھا تھا۔ ایک بڑھیا لاٹھی ٹیکتی ہوئی جارہی تھی۔ اس نے پوچھا بڑی اماں کہاں جارہی ہو۔ بڑھیا نے کہا سر کے سفید بالوں کیلئے وسمہ لینے جارہی ہوں۔ شاعر نے کہا:

تروح الی العطار تبغی شبابها
و لن یصلح العطار ما افسد الدهر

(یہ بڑھیا عطار سے اپنی جوانی لینے جارہی ہے بھلا جس چیز کو زمانہ کے دور نے خراب کردیا ہو عطار اس کی کیا اصلاح کرے گا)

یہی مثال خلیفہ قادیان کی ہے۔ خدائی واقعات کا جواب مرزا صاحب متوفی سے پوچھتے ہیں۔ بھلا ان کے اختیار میں ہوتا تو مولوی ثناء اللہ سے پہلے مرتے ہی کیوں، حالانکہ ان کا الہامی قول ہے

اعطیت صفت الا حیاء و الا فناء (خطبہ الہامیہ)

مجھے زندہ کرنے اور ماردینے کی طاقت دی گئی ہے۔

پھر یہ طاقت یہاں کیوں استعمال نہیں کی؟ قادر وقیوم کے تصرف سے نہیں کرسکے۔

اظہار تعجب: ہمارے ناظرین مولوی ظفر علی آف زمین دار لاہور کو جانتے ہونگے۔ آپ نے ایک دفعہ قادیانیت کے متعلق قصیدہ لکھا تھا۔ اس میں ایک شعر تھا جسے اس وقت شاعرانہ تخیل سمجھا گیا مگر اب اسکی حقیقت کھل گئی موصوف لکھتے ہیں:

خدا شرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

قبر کے مضمون کو شعراء نے کئی طرح باندھا ہے، مگر میرے اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی متوفی کے حق میں وہ مصرع بڑا موزوں ہے جو مرزا صاحب زبان حال سے کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قبر میں تیرے خنجر کا مزہ یاد آیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء مطابق ۲ جمادی الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۱ ص ۴-۵)

لاہور قادیان اور دہلی کیوں خاموش ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے مصلح موعود ہونے کا دعوی کیا ہے لاہوری اور قادیانی جماعتوں میں اس موضوع پر ایک حرکت پیدا ہوگئی ہے۔ جس قدر قادیانی جماعت، خلیفہ قادیان کے دعوی پر مصرّ ہے، اسی قدر لاہوری جماعت اس سے متنفر ہے۔

اسی زمانہ سے ہم یہ مطالبہ کرتے آئے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کی عبارت مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۲۰ کا مصداق چوتھا لڑکا کون سا ہے اور کہاں ہے۔

یہی سوال ہم نے سر ظفر اللہ خان جج فیڈرل کورٹ دہلی کی خدمت میں بھی بذریعہ اخبار اہل حدیث پیش کر کے جواب طلب کیا تھا۔ مگر وہ بھی خاموش رہے۔

ایک مثال: شیعہ اور سنی دو گروہ خلافت صدیقیہ پر جھگڑ رہے ہیں۔ اتنے میں ایک آریہ آ کر یہ سوال کرنے لگے کہ تم لوگ تو خلافت صدیقیہ پر جھگڑتے ہو جو دراصل رسالت محمدیہ کی فرع ہے، مجھے تو نفس رسالت پر ہی اعتراض ہے۔ پہلے اسے تو دفع کرو۔

کیا اس وقت ان دونوں گروہوں شیعہ سنی برادران اسلام کا فرض نہ ہوگا کہ وہ خلافت کا جھگڑا چھوڑ کر منکر رسالت کی طرف متوجہ ہوں اور اس کی تشفی کریں۔ اگر ایسا نہ کریں گے تو ان کے دعوی اسلام پر کہا جائے گا:

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

اس مثال کی تکمیل کے لئے میں کہتا ہوں کہ مولوی محمد علی لاہوری بار بار خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو مباحثہ کا چیلنج دیتے ہیں۔ چنانچہ پیغام صلح لاہور ۱۷ مئی ۱۹۴۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک چیلنج شائع ہوا ہے جس کا عنوان ہے :

میاں صاحب (خلیفہ قادیان) مقابلہ میں کیوں نہیں نکلتے (پیغام صلح مذکور۔ص۳)

میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے الفاظ کو تھوڑی سی تبدیلی کے ساتھ پیش کر کے کہتا ہوں کہ :

مولوی محمد علی لاہوری اور میاں محمود احمد قادیانی میرے مقابلے میں کیوں نہیں نکلتے ؟

میرا دعوی ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب متوفی کی اصل پیش گوئی جو چوتھے بیٹے (مصلح موعود) کے متعلق تھی سرے سے غلط ثابت ہوئی۔

اس گفتگو کیلئے بٹالہ، امرتسر، لاہور تینوں شہروں میں سے جو شہر وہ پسند کریں وہیں میں پہنچ جاؤنگا۔ مناظرے کا طریق وہی ہوگا جو مرزا غلام احمد صاحب اور ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کے مابین ۱۸۹۳ء میں تھا۔

اگر اس پر بھی فریقین خاموش رہیں گے تو ہم مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر ان کی نذر کریں گے

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

لاہوری مصلح موعود خبر دار:

اخبار اہل حدیث امرتسر کے ناظرین واقف ہوں گے کہ لاہوری جماعت میں سے ایک صاحب شیخ غلام محمد مصلح موعود اور صاحب الہام ہونے کے مدعی لاہور میں رہتے ہیں۔ ان کا ایک منذر الہام اخبار اہل حدیث ۲۴ مارچ ۱۹۴۴ء میں شائع ہوا تھا جس میں انہوں نے لکھا تھا کہ ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء تک مولوی محمد علی لاہوری اور میاں محمود احمد قادیانی دونوں وفات پا جائیں گے۔

۳۱ مئی گزر چکی ہے ان دونوں کی وفات کی خبر ہم تک نہیں پہنچی۔

کیا شیخ غلام محمد صاحب مصلح موعود اس کی کوئی تاویل کریں گے۔ ہم جانتے ہیں کہ فن تاویل میں شیخ صاحب، مرزا غلام احمد صاحب متوفی کے شاگرد رشید ہیں، مگر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم ان کی زبانی سننا چاہتے ہیں:

کچھ تو کہیے کہ لوگ کہتے ہیں
آج غالب غزل سرا نہ ہوا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جون ۱۹۴۴ء مطابق ۹ جمادی الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۲ ص ۳۔۴)

یہ تصحیح ہے یا تسلیم؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۹ مئی ۱۹۴۴ء میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے خطبہ متعلقہ فساد دہلی پر جو نکتہ چینی کی گئی تھی، اس کے جواب میں الفضل قادیان نے کتابت کی غلطیاں تسلیم کر کے تصحیح کی ہے۔ مگر تصحیح ایسی کی ہے جو تسلیم کے برابر ہے۔ لکھا ہے کہ خلیفہ صاحب نے یہ کہا تھا کہ ناصر احمد نے زبر کی جگہ زیر پڑھ دی، تو مخالفوں نے شور مچایا۔ حالانکہ اتنا کہنا کافی تھا کہ قاری صاحب زیر نہیں زبر ہے صحیح انّ قرآن الفجر ہے۔

بہت اچھا تمہارے کاتب کی غلطی ہو، یا مرتب خطبہ کی، یا خود خطیب کی، اسے ہم نظر انداز کئے دیتے ہیں۔ مگر خلیفہ جی کا یہ علمی نکتہ کیا معنی رکھتا ہے کہ

صرف نحو کے قواعد سے بعض وقت جر جوار بھی ہوا کرتی ہے

ہم نے پوچھا تھا یہاں کون سا جوار ہے جس کی وجہ سے بقاعدہ علم صرف نحو جر (زیر) کا آنا جائز ہوسکتا ہے۔ الفضل نے اس ضروری سوال کا جواب بھی نہیں دیا۔ ہم اس کا جواب دیتے ہیں الفضل کو پسند ہو تو اسے شائع کر دے۔

شائد خلیفہ قادیان کے نزدیک جرّ جوار سے انّ قرآن الفجر میں انّ کے ہمزہ (الف) کا کسرہ مراد ہے بہت ٹھیک ہم بھی اس کی داد دیں گے اگر خلیفہ جی تسلیم کر کے اخبار الفضل میں شائع کرا دیں تو ان کو انعام بھی دیں گے۔

قادیانی ممبرو! تم کہا کرتے ہو کہ ثناء اللہ ہماری مخالفت کی کوششوں میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نامراد ہے۔ کیا کوئی مسلمان قرآن خوان آیت شریفہ قتل داؤد جالوت پڑھ کر بھی حضرت داؤد کو ناکام کہہ سکتا ہے۔ سوچ سمجھ کو جواب دو۔

تمہارا خلیفہ اپنے والد ماجد (مرزا غلام احمد قادیانی) کو گھبراہٹ سے پوچھتا ہے کہ ثناء اللہ نے جو ہمیں بہت ستایا ہے اس کا انجام کیا ہوگا۔

والد بزرگوار جواب دیتے ہیں وہی ہوگا جو میرے الہام میں درج ہے کہ طاعون سے مرے گا۔

خلیفہ جی کو اس پر بھی تسکین نہیں ہوتی اس لئے طاعون کو وسیع معنوں میں لے کر کہتے ہیں کہ

طاعون کا مفہوم کئی رنگ میں پورا ہوسکتا ہے

(الفضل ۱۰ مئی ۱۹۴۴ء مندرجہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ مئی ۱۹۴۴ء)

کیا خوب! طاعون ایک بیماری کا نام ہے۔ اس کو بھی عام کر کے دکھانا گویا اپنے الہام کی خود تردید کرنا ہے۔ کیا ایسے مخالف کو بھی ناکام کہا جاسکتا ہے جس سے تنگ آکر بڑے میاں نے چیختے چلاتے دعا آخری فیصلہ میں اسکی کی موت کا اعلان کیا ہو، مگر بحکم لا یحق المکر السیء الا باھله عزرائیل امرتسر آتا آتا احمدیہ بلڈنگ لاہور میں چلا گیا، جہاں سے مرزا صاحب کی نعش مبارک کوا ٹھا کر قادیان میں لا کر دفن کیا گیا۔ اب تو مرزا صاحب قادیان کے قبرستان سے گویا مجھے آواز دے رہے ہیں

کبھی تو شہیدوں کی قبروں پہ آؤ
یہ سب گھر تمہارے بسائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جون ۱۹۴۴ء مطابق ۱۶ جمادی الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۳ ص ۴)

صداقت مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان میں عنوان بالا کے تحت ایک مضمون نکلا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب اپنے دعوی میں اسلئے سچے تھے کہ وہ کسی کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوئے بلکہ انکی جماعت ان کے قائم مقام ہوکر کام کر رہی ہے یہ ان کی سچائی معیار ہے۔ (ریویو مذکور۔ جون ۱۹۴۴ء)۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں کہ کسی وکیل کا بیان موکل کے بیان کے خلاف صحیح نہیں سمجھا جا سکتا ہم مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ میں مدعی کا معیار صدق کذب بتاتے ہیں۔ آپ اپنے اشتہار آخری فیصلہ میں لکھتے ہیں:

اگر میں جھوٹا ہوں جیسا کہ مولوی ثناء اللہ اپنے اخبار میں میری نسبت لکھتے ہیں تو میں ان کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤنگا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہو جاتا ہے۔

(اشتہار آخری فیصلہ مطبوعہ اپریل ۱۹۰۷ء)

ناظرین یہ ہے معیار صدق کذب مسلمہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، قرآن شریف بھی اس کی تائید کرتا ہے۔ ارشاد ہے:

فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذباً او کذب بآیاتہ انہ لا یفلح المجرمون۔

اس معیار کے مطابق بتائیے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے اشد مخالف کے سامنے فوت ہوئے یا نہیں۔ اشد دشمن کون تھا؟ وہی تھا جس کی موت اپنی زندگی میں بتا کر اپنی صداقت کا ثبوت دیا تھا۔

ذلت کی موت سے مراد وہی موت ہے جو ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو لاہور میں ہوئی جس کے جنازہ پر اینٹ پتھر کے علاوہ کچھ اور بھی ڈالا گیا تھا اور یہ نعرہ لگایا:

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۴۴ء مطابق ۲۳ جمادی الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۴ ص ۳، ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیغام صلح لاہور میں میں کامیابی اور ناکامی سے متعلق ذیل کا مضمون شائع ہوا:

حضرت مسیح موعود اور آپ کے مخالفین: کامیاب کون ہے؟

کسی شخص کی کامیابی کی سب سے بڑی علامت یہ ہے کہ جس مقصد کو لے کر وہ دنیا میں آئے اس میں ہر قسم کی مخالفت کے باوجود اسے پوری کامیابی حاصل ہو۔ اسی سے اس تحریک کے بانی کی کامیابی و ناکامی کو پرکھا جاسکتا ہے کہ آیا وہ اپنے مقصد و مراد میں کامیاب ہوا یا نہیں۔

(مرزا صاحب کی بعثت کے مقاصد خود ان کی زبانی کسر صلیب، وغیرہ ہیں۔ مرزا صاحب چل بسے، صلیب بھی موجود ہے، عیسی پرستی بھی موجود ہے۔ بنابریں مرزا صاحب کی ناکامی واضح ہوجاتی ہے۔ بہاء)

اس کے بیسیوں نظائر ہمارے سامنے ہیں حضرت مسیح موعود ایک تحریک لے کر اٹھے ...مولوی محمد حسین بٹالوی کی فتوی بازی نے تمام طول وعرض ہند بلکہ دوسرے مسلمان ملکوں میں بھی ایک آگ لگادی ایک ہیجان برپا کردیا جس کے ہلاکت خیز نتائج سے حضرت مسیح موعود اور آپ کے ساتھیوں کا بچ نکلنا بظاہر ناممکن نظر آتا تھا لیکن وہ قادر خدا جس نے اپنے مامور کو دنیا کی ہدایت و رہنمائی کے لئے بھیجا تھا اس فتنہ وفساد کی آگ بجھانے اور اپنے پاک بندوں کو صحیح سلامت باہر نکالنے کا موجب ہوا یا نار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم کا نظارہ پھر ایک دفعہ دنیا نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ اور اس کے ساتھ ہی وہ جو اس آگ کو مشتعل کرنے کا موجب تھے خود اس کے بھڑکتے ہوئے شعلوں کی نذر ہوگئے۔

مولوی محمد حسین بٹالوی کی جس نے کہا تھا کہ میں نے مرزا کو اٹھایا اور میں ہی اس کو گراؤں گا ذلت وخواری کا عبرت ناک نظارہ دیکھنے والے اب تک موجود ہیں۔

نذیر حسین دہلوی، عبدالحق غزنوی، چراغ دین جمونی، الٰہی بخش لاہوری، مہر علی شاہ گولڑوی اور اسی قسم کے بیسیوں مخالفین کے نام آج کون جانتا ہے، سوائے اس کے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کی کتابوں میں ان کی افسوس ناک کرتوتیں اور عبرت ناک انجام کا ذکر ہے، کون ان کے ناموں سے واقف ہے۔

بالمقابل خدا کا وہ مامور جس کی مخالفت میں ان لوگوں نے ایڑی چوٹی کا زور لگایا آج بھی زندہ ہے اس کے شاندار کارنامے آج بھی نوک زبان ہیں...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراس کی جماعت کے شاندار کارنامے جوآج زبان زدخلائق ہیں رہتی دنیا تک اس کے نام لکھے جائیں گے۔

ہاں ایک مخالف مولوی ثناء اللہ امرتسری اب تک زندہ ہے اور اپنی زندگی سے آپ کی صداقت کو ثابت کررہا ہے اس نے خود کہا تھا اور مسیح موعود کی دعوت مباہلہ کا یہ جواب دیا تھا:

بدکاروں کو خدا کی طرف سے مہلت ملتی ہے ...خدا تعالی جھوٹے دغاباز اور نافرمان لوگوں کو بھی لمبی عمریں دیا کرتا ہے۔،

پس اس نے اپنی زندگی اور لمبی عمر پاکر یہ ثابت کردیا کہ اس کو خدا کی طرف سے جو مہلت ملی ہے وہ اس کو جھوٹے دغاباز مفسد اور نافرمان لوگوں میں شامل کرنے کے لئے ہے۔

لیکن صرف یہی نہیں کہ محض اس کا لمبی عمر پانا ہی اس کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہے بلکہ دیکھنا چاہیے کہ اس نے اس زندگی اور لمبی عمر سے کیا فائدہ اٹھایا اور کون سے ایسے کام سرانجام دیئے جو اس کی پاکیزگی اور نیکی پر دال ہیں کیا اس کو کوئی خدمت اسلام کی توفیق ملی کیا اس نے اعلائے کلمۃ اسلام کے سلسلہ میں کوئی ایسا کام کیا جو خدا اور اس کے رسول کی خوشنودی کا موجب ہوا کیا الہامات مرزا وغیرہ کتب اس کے اسلامی کارناموں میں شمار ہوسکتی ہیں...

(اس مضمون میں مرزا غلام احمد صاحب کی کامیابی کے جو دلائل دیئے گئے ہیں، اس سلسلہ کتب میں جابجا ان کے جوابات دیئے جا چکے ہیں۔ قادیانیوں کا یہ کمال تھا کہ وہ ایک جھوٹ کو دوہرائے جاتے تھے۔

نیز مرزا صاحب نے اس کے علاوہ کیا کیا کہ چند قادیانیوں کے سوا دنیا بھر کے مسلمانوں کو کافر بنادیا۔ یہ اتنی اتنی بڑی خدمت ہے کہ جس کی مثال تاریخ میں نہیں مل سکتی ؟ بہا)

(پیغام صلح لاہور ۴۔اپریل ۱۹۴۵ء ص ۳۔۲۰ ربیع الثانی ۱۳۶۴ھ)

لاہوری مصلح موعود کا جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

شیخ غلام محمد لاہوری جماعت کے ایک فرد ہیں انہوں نے مرزا صاحب کلاں کی پیش گوئی کے ماتحت مصلح موعود ہونے کا دعوی کیا تو لاہوری جماعت نے ان کو علیحدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر دیا۔ شیخ صاحب موصوف نے پیش گوئی کی مولوی محمد علی صاحب لاہوری اور میاں محمود احمد قادیانی ۳۱ مئی تک مر جائیں گے۔ جب وہ نہ مرے تو ہم نے اہل حدیث ۲ جون ۱۹۴۴ء میں لاہوری مصلح موعود سے سوال کیا کہ آپ کے دونوں مخاطب نہیں مرے۔ آپ اس کی صحیح تاویل کیجئے۔

شیخ غلام محمد صاحب کا جو مراسلہ آیا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل اللہ کے نزدیک زندگی روحانی ہوا کرتی ہے جسمانی زندگی کوئی چیز نہیں۔ بقول استاد

زندگی زندہ دلی کا نام ہے
مردہ دل خاک جیا کرتے ہیں

آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

آپ کو خوب معلوم ہے کہ خلیفہ قادیانی و امیر لاہوری نے مارچ سے مئی تک کے تین مقررہ مہینوں میں میرے مقابل اپنی روحانی زندگی کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں دیا بلکہ قتل و موت کے خوف سے پامال و مضطرب ہو کر اپنے حیوانی دن کاٹے ہیں اور میری پیش گوئی کی آخری غرض اس دفعہ یہی تھی جسے خدا تعالی نے پورا فرمالیا ہے۔ شیخ غلام محمد از لاہور ۳ جون ۱۹۴۴ء

مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں: حق یہ ہے کہ ہم ظاہر بین قادیانی روحانیت کو نہیں سمجھ سکتے اس کا سمجھنا انہی لوگوں کا کام ہے جنکے حق میں کہا گیا ہے

سرّ مستاں منطق الطیر است جامی لب بہ بند
جز سلیمانے نہ باید فہم ایں گفتار را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جون ۱۹۴۴ء مطابق ۲۳ جمادی الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۴ ص ۴)

قادیان میں تقسیم کار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ میں ایک خاص وصف یہ ہے کہ وہ تقسیم کار کے اصول پر کام کرتی ہے۔ یعنی ہر صیغہ کے لئے الگ الگ آدمی رکھے ہوئے ہیں۔ ایک صیغہ ان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دشنام طرازی بھی ہے۔اس کے انچارج منشی قاسم تھے۔ان کے انتقال کے بعد معلوم نہیں کون مقرر ہوا ہے ۔ایک صیغہ ان میں تقسیم انعام بھی ہے ۔اس کے انچارج سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی ہیں۔ جب سے وہ اس صیغہ کے انچارج ہوئے ہیں لاکھوں کے وعدے دے چکے ہیں۔گوان کے وعدے عرب کی محبوبہ سعاد سے کم نہیں ہیں جس کی بابت کیا گیا ہے ما مواعیدها الا الاباطيل

آپ نے الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۴ء میں ایک انعامی چیلنج شائع کرایا ہے جس میں بیالیس ہزار روپیہ میرے حصے میں رکھا ہے آپ کے الفاظ اس بارے میں یہ ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں۔ان کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اس سلسلہ کے خلاف جو عقاید رکھتے ہیں، وہی عقاید ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں ،تو ان کو اکیس ہزار روپئہ انعام دیا جائے گا مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں۔...

مولوی ثناءاللہ صاحب کے لئے دوسرا انعام:

آخری فیصلہ کی دعا کے متعلق حلف اٹھانے پر گیارہ ہزار روپئہ انعام۔

(الفضل قادیان ۱۱ جون ۱۹۴۴ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے اس بیان میں وہی کرتب دکھایا ہے جو بڑے میاں مرزا صاحب کلاں نے دکھایا تھا کہ کتاب اعجاز احمدی مطبوعہ ۱۹۰۲ء میں مجھے قادیان پہنچ کر مباحثہ کرنے کا چیلنج دیا اور کل انعام ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ رکھا۔جس کی تفصیل یہ بتائی کہ اس وقت میری ڈیڑھ سو پیش گوئی ہے ۔ ہر پیش گوئی کے ابطال پر سو روپیہ یعنی کل پندرہ ہزار روپیہ جیب خاص سے دوں گا۔اس کے علاوہ اس وقت ایک لاکھ اشخاص میرے مرید ہیں،ان سے بھی ایک ایک روپیہ بطور انعام تم کو دلادونگا۔ کل ایک لاکھ پندرہ ہزار ہوگا۔

اور یہ بھی فرمایا کہ تم (ثناءاللہ) دو دو آنے کا کفن بیچ کر گزارہ کرتے ہو،ایک لاکھ ۱۵ ہزار تمہارے لئے بہشت ہو جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

موصوف نے سمجھا ہوگا کہ میں قادیان پہنچنے سے ڈر جاؤنگا۔ ڈرتا کیوں؟ میں تو سبعہ معلقہ پڑھا ہوا ہوں جس میں شاعر کہتا ہے

اذا القوم قالوا من فتی قلت اننی
اتیت فلم اکسل و لم اتبلد

میں اور پیچھے رہوں؟ حالانکہ لوگ مجھے شیر پنجاب کہتے ہیں۔
پیچھے رہتا تو شیر پنجاب نہ ہوتا، شیر قالین ہوتا۔

پس مورخہ ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو بوقت دوپہر قادیان جا پہنچا۔ جاتے ہی اطلاعی خط لکھا کہ میں حسب دعوت حاضر ہو گیا ہوں۔ بس آپ میدان میں تشریف لائیے۔ جواب قلمی خط میں آیا (یہ خط آج تک میرے پاس موجود ہے اگر ضرورت ہوئی تو بطور تبرک کسی نمائش میں رکھوا دونگا) خط کا لہجہ بہت ہی شریفانہ تھا۔ فرماتے ہیں کہ

تم چوروں کی طرح خاموشی سے آ گئے تمہیں مباحثہ کا موقعہ نہیں دیا جائے گا کیونکہ میں نے خدا کے ساتھ وعدہ کر لیا ہے کہ میں مولویوں کے ساتھ مباحثہ نہیں کرونگا (حالانکہ یہ بھی غلط ہے کبھی وعدہ نہیں کیا کوئی مرزائی یا احمدی اس وعدے کا ثبوت دے تو ہم سے ایک سو روپیہ انعام لے)

ناظرین! ایک لاکھ پندرہ ہزار لینے کے لئے جب میں قادیان گیا تو وہی محبوبہ سعاد والا جواب ملا۔ بڑے میاں نے جب اپنا وعدہ پورا نہیں کیا تو ان کے کسی مرید سے کیا امید ہوسکتی ہے۔

ہاں میں غلط بیانی کا مرتکب ہونگا اگر اعتراف نہ کروں کہ انعامی وعدہ سچا کر دینے والے مرزا غلام احمد صاحب کے مریدوں میں سے دو صاحب ہیں۔ ایک منشی قاسم علی قادیانی دوسرے بابو عمرالدین جالندھری جنھوں نے تین سو روپیہ اپنی شکست کی صورت میں انعام رکھا تھا جسے انہوں نے اپریل ۱۹۱۲ء میں بمقام لدھیانہ منصفوں کے فیصلے سے مجھے ادا کر دیا۔ جس پر کسی اہل قلم نے کہا ہوا ہے:

مال موذی نصیب غازی

اب سنیئے سیٹھ عبد عبداللہ سکندر آبادی کا قصہ۔ اس کا جواب موصوف نے تو اپنے پیشوا رسول قادیانی سے بھی زیادہ کمال دکھایا ہے۔ اس کی تفصیل سنیئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۲۳ء میں جب میں حیدر آباد دکن گیا اور وہاں تقریروں کا غلغلہ ہوا تو قادیانی کیمپ میں بھی حرکت عظیمہ پیدا ہوئی۔ سیٹھ عبداللہ نے اشتہار دیا کہ حلف اٹھاؤ حلف کے بعد ایک سال تک اگر زندہ رہے، تو تم انعام کے مستحق ہو گے۔

میں نے فوراً اسی جگہ جواب دیا جو ہزار ہا کے جلسہ میں پبلک سے منظور کرا کر شائع کیا اس کا خلاصہ یہ تھا کہ

سیٹھ صاحب! آپ نے میری زندگی کی حد بعد حلف سال بھر لگائی ہے آپ کی اس تحریر کے مطابق اگر میں سال کے اندر مر گیا تو یقیناً جھوٹا، لیکن سال پورا ہونے کے بعد ایک دن بھی زندہ رہا تو پھر میں سچا ٹھہرونگا۔

بس آپ اپنا روپیہ اپنے پاس رکھئے مجھے اس سے مطلب نہیں، مجھے صرف یہ لکھ دیجئے کہ حلف کے بعد پورا سال گزار کر مولوی ثناء اللہ سچا ٹھہرے گا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چھوڑ کر میرے ساتھ ہو جایئے گا۔ میں آپ کے روپئے کو چھوتا بھی نہیں۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے زبانی جواب دیا کہ میں روپیہ دیتا ہوں، تو پھر دوسری شرط کیوں لکھوں۔ میں یہی کہتا رہا کہ میں آپ کو لینا چاہتا ہوں آپ کا روپیہ لینا نہیں چاہتا۔

ناظرین کیسا بے لاگ اور بے طمع جواب ہے۔ مگر سیٹھ صاحب جیسے منصف مزاج نے اس کو نہیں مانا۔ کیوں نہیں مانا اسلئے کہ صیغہ تقسیم (فرضی) انعام کے خاص انچارج ہیں۔ اسی لئے وہ اپنا اشتہار انعامی میرے نام بلکہ مولوی محمد علی لاہوری کے نام پر بھی وقتاً فوقتاً شائع کرتے رہتے ہیں جس کی حقیقت صرف اتنی ہوتی ہے:

لینے دینے کے سر خاک ڈالو پاک محبت اچھی ہے

اچھا صاحب پچھلا قصہ جانے دیجئے۔ آپ اپنی نئی عبارت مندرجہ ذیل کو سامنے رکھئے:

> مولوی ثناء اللہ کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اس سلسلہ کے خلاف جو عقاید رکھتے ہیں وہی عقاید ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں تو ان کو ۲۱ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ (الفضل قادیان ۱۱ جون ۱۹۴۰ء ص ۳)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر آپ کی اس دعوت میں کچھ صداقت ہے تو آپ موعودہ رقم کسی معتبر آدمی کے پاس دہلی امرتسر یا لاہور میں رکھوادیں، بایں شرط کہ میں (ثناءاللہ) تحریر بالا کے مطابق حلف اٹھا جاؤں تو روپیہ مجھ کو مل جائے گا۔

اس کے بعد بٹالہ تحصیل قادیان امرتسر یا لاہور جو شہر آپ معین کریں گے میں وہاں پہنچ کر حلف اٹھالوں گا۔انشاءاللہ

بس اب دیر نہ کیجئے۔ میں مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ میں آپ کو تنبیہ کرتا ہوں لعنة الله على من تخلف

میرا مطالبہ بھی سنیئے۔ اس فیصلہ حلف کے بعد میں آپ سے اور آپ کی ساری جماعت سے مطالبہ کروں گا کہ آپ لوگ جو آج کل خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے مصلح موعود ہونے کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۲۰ پر جس چوتھے بیٹے کو مصلح موعود لکھا ہے وہ کون ہے۔اور کہاں ہے۔

میرا مطالبہ پورا کرنے والے کو لدھیانہ میں تین سو روپیہ لیا ہوا واپس دے دوں گا۔پس آپ جلدی کیجئے اور یہ بات دل سے نکال دیجئے کہ میں یا میرے دوست اس مطالبہ کو چھوڑ دیں گے

ستعلم ليلى اى دين تداينت
و اى غريم فى التقاضى غريمها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۴۴ء مطابق ۳۰ جمادی الآخر ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۵ ص ۳-۵)

مولوی محمد علی لاہوری کو دعوت بیعت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۱۸ جون ۱۹۴۴ء میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے نام ایک خط شائع ہوا ہے جس میں ان کو مصلح موعود (محمود احمد) کی بیعت کرنے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دعوت دی گئی ۔ دعوت کے الفاظ یہ ہیں :

مولوی محمد علی صاحب سے عرض ہے کہ آپ جلد مصلح موعود کی بیعت کرلیں ۔(الفضل قادیان ۱۸ جون ۱۹۴۴ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں : مولوی محمد علی صاحب سے امید ہے کہ آپ اس دعوت پر کامل غور وفکر سے کام لے کر کوئی رائے قائم کریں گے ۔آج کئی ہفتوں سے اہل حدیث ، امت مرزائیہ کے دونوں گروہوں سے تقاضا کر رہا ہے ۔اگر آپ نے مصلح موعود کی بیعت کر لی تو دونوں فریقوں کا بوجھ آپ کے کندھوں پر آپڑے گا ۔ یعنی اہل حدیث کے اس سوال کا جواب دینا آپ ہی کے ذمہ ہوگا کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے انجام آتھم ضمیمہ کے صفحہ ۱۶ پر مصلح موعود کی جو پیش گوئی کی ہوئی ہے جس کی رو سے موجودہ تین بیٹوں کے علاوہ چوتھا بیٹا پیدا ہونا مقدر تھا ، وہ کون ہے؟ اور کہاں ہے؟ بیعت کرنے کے بعد آپ کا یہ عذر نہیں سنا جائے گا کہ میاں محمود احمد کے مریدوں نے اپنی عقل میاں صاحب کے ہاتھ بیچ دی ہوئی ہے۔

احمدی دوستو ! کیا اہل حدیث تمہاری نظروں سے نہیں گزرتا ۔یا کیا اس کی زبان چینی یا جاپانی ہے، جسکا سمجھنا آپ لوگوں کو مشکل ہے ۔پھر کیا وجہ ہے کہ اس سوال کا جواب نہیں دیتے ۔

کیا اس سوال کو حل کئے بغیر مولوی محمد علی صاحب کو بیعت میں داخل کر لینا تم کو کچھ مفید ثابت ہوگا ۔ ہرگز نہیں، بلکہ مولوی محمد علی صاحب پر ہماری گرفت موجودہ حالت کی نسبت ڈبل ہو جائے گی ۔

دیکھئے مولوی محمد علی صاحب لاہوری اس کا کیا جواب دیتے ہیں اور امت مرزائیہ بہر دو نوع ہمارے اس سوال کو حل کرنے پر کب توجہ کرتی ہے

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جون ۱۹۴۴ء مطابق ۸ رجب ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۶ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں علم وعرفان کی بارش

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یوں تو قادیان میں علم وعرفان کے دریا سالہا سال سے جاری ہیں مگر آج کل بقول اخبار الفضل (چاہے لاہوری جماعت اس کو برا منائے) بڑے جوش سے بہہ رہے ہیں۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے ملفوظات اور الہامات اور تفسیرات شائع ہوتی ہیں۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو اپنے حق میں سارے انبیاء اور اسماء اور القاب چسپاں کر کے کہا کرتے تھے

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

مگر حال ہی میں قادیان کے دریائے عرفان میں بہتا ہوا ایک جدید موتی ہمارے پاس پہنچا ہے۔قادیانی اخبار الفضل خلیفہ قادیان کے ملفوظات میں لکھتا ہے کہ

انا اعطینا ك الكوثر میں جو الکوثر ہے اس سے مراد مرزا صاحب ہیں۔

اس سے پہلے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کچھ کمی نہیں چھوڑی تھی۔ کل انبیاء کرام کے اسماء والقاب اپنے حق میں لینے کے علاوہ جملہ اولیاء کو اپنے اندر دکھاتے ہوئے درثمین میں کہا تھا:

آدمم نیز احمد مختار در برم جامہء ہمہ ابرار

بلکہ اپنی ذات کو ایک ایسی چیز کا مصداق بھی بتایا تھا جس کا مصداق اپنے کو کسی نہیں بتایا اور نہ کوئی ایسا کہہ سکتا ہے۔آپ نے اپنے استفتاء عربی کے صفحہ ۴۱ پر لکھا تھا کہ:

حجر اسود میں ہوں۔

پس جب یہاں تک نوبت پہنچ گئی ہے تو اب اس پر کوئی کیا کہہ سکتا ہے:

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

مرزا صاحب قادیانی کے مریدو! تم سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ حضرت مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی کی ساری نعش مبارک نہ سہی، صرف سر مبارک الگ کر کے اس کے اندر مشک عنبر بھر کر کعبہ شریف کی دیوار میں حجر اسود کے اوپر جڑ وا دیتے اور اس پر مرزا صاحب قادیانی کے یہ عربی الفاظ لکھوا دیتے

لا له الا الله مرزا حجر اسود رسو ل الله (حقیقۃ الوحی، الاستفتاء قادیانی)

اس سے آریہ اور دیگر مخالفین کا اعتراض (حجر اسود کے متعلق) اٹھ جاتا اور آپ کا نام بھی روشن ہوتا، اور کسی شاعر کی یہ تمنا بھی پوری ہو جاتی

ثنا خوانوں کو تیرے رخ پہ گر کندہ کیا ہوتا
ہمارا ذکر بھی ہوتا تیرا چرچا جہاں ہوتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جولائی ۱۹۴۴ء مطابق ۱۵ رجب ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۷ ص ۳۔۴)

مباہلہ کہاں ہوگا؟ امرتسر میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ دراز سے جماعت احمدیہ کے دونوں گروہوں میں ایک نزاع چلی آ رہی ہے۔ لاہوری جماعت کے امیر مولوی محمد علی کہتے ہیں کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کی رسالت کو بھی جزو ایمان بنا لیا ہے اس لئے کلمہ اسلام لا اله الا الله محمد رسو ل الله ان کے نزدیک نجات کے لئے ناکافی ثابت ہو کر گویا منسوخ ہو گیا ہے۔

خلیفہ قادیان کی طرف سے اس کے متعلق جوابات نکلتے رہے۔ آخرکار بحکم تنگ آمد بجنگ آمد، خلیفہ قادیان نے مولوی محمد علی صاحب کو اس مضمون کا چیلنج دیا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ میں کلمہ طیبہ کو منسوخ کہتا ہوں، میں اس کو افتراء جانتا ہوں۔ اس لئے میں آپ کو دعوت دیتا ہوں کہ آپ اس موضوع پر میرے ساتھ مباہلہ کر لیں۔ اپنی جماعت اور بیوی بچوں کو میدان میں لے آئیں، میں بھی لے آؤنگا اور پھر مل کر مباہلہ کریں گے۔ (الفضل مورخہ ۷ جولائی ۱۹۴۴ء)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوم تحریر ۱۱ جولائی تک (اس کے بعد پیغام صلح ۱۲ جولائی ۱۹۴۴ء میں دعوت مباہلہ کا جواب نکلا ہے لیکن بات طے نہیں ہوئی۔ آئندہ جو کچھ ہوگا ناظرین تک پہنچایا جائے گا۔ ثناء اللہ)

ہم نہیں کہہ سکتے کہ مولوی محمد علی اس کا کیا جواب دیں گے اور مباہلہ ہوگا بھی یا نہیں۔ ہاں ہم اتنا ضرور کہتے ہیں کہ اگر یہ مباہلہ ہو تو امرتسر میں ہونا چاہیے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے ساری عمر میں ایک ہی مباہلہ کیا تھا جو صوفی عبدالحق غزنوی کے ساتھ ۱۸۹۳ء میں امرتسر ہی میں ہوا تھا۔ اس لئے مرزا صاحب قادیانی کی نسبت دونوں فریقوں کے لئے بحکم کفی به قدوة واجب العمل ہے۔

ہم خوشی سے اس بارے میں اپنی خدمات پیش کرتے ہیں۔ میدان مباہلہ میں انتظام ہم کریں گے۔ فریقین کا ایک ایک نمائندہ ہمارے پاس آجائے، وہ نشست کا جو نقشہ ہمیں بتائے گا ہم اسی کے مطابق تیار کرا دینگے۔

اس میں ہماری کوئی ذاتی غرض نہیں ہے۔ بلکہ صرف امرتسری ہونے کی حیثیت سے ہم یہ خدمت اپنے ذمہ لیتے ہیں۔

ہاں آپ دونوں فریق اگر اجازت دیں گے تو بعد مباہلہ اسی میدان میں ہم درخواست کریں گے کہ آج کل جو مصلح موعود والی پیشگوئی کا چرچا ہو رہا ہے، اس کے متعلق ہمارے ساتھ بھی گفتگو کرلی جائے۔

ہمارا دعویٰ ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ میں یہ پیش گوئی بالبداہت غلط ثابت ہوئی ہے۔

اس گفتگو کا ایک عمدہ نتیجہ آپ دونوں فریقوں کے حق میں یہ ہوگا کہ آپ دونوں فریق (لاہوری قادیانی) باوجود بین مخالفت کے ہمارے مقابل میں یک جا نظر آئیں گے کیونکہ ہمارا اعتراض قادیانی یا لاہوری مصلح پر نہیں ہوگا بلکہ سرے سے اس کی زد شجر قادیان کی بیخ پر پڑے گی جس کی حفاظت کرنا آپ دونوں کا فرض ہے۔ پس اس درخواست کو نامنظور نہ کیجئے گا بلکہ موجب خیر و برکت جان کر قبول کیجئے گا۔ شاید بحکم

خدا شرے برانگیزد کہ در آں خیر ما باشد

آپ کے لئے یہ گفتگو خیر و برکت کا باعث ہو، اور آپ دونوں فریق ایک دوسرے کو اس کام کیلئے یوں بلائیں جیسے شاعر بلبل کو بلاتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آ عندلیب مل کے کریں آہ و زاریاں
تو ہائے گل پکار میں چلاؤں ہائے دل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۴۴ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۹ ص ۴۔۵)

متفرقات مرزائیہ

بہائیوں اور مرزائیوں میں مباحثہ

حشمت اللہ صاحب بہائی نے خلفیہ قادیان کو چیلنج دیا ہے کہ ہم سے بحث کرلو کہ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی میں سے کون سچا موعود ہے۔

ہم بھی اس مباحثہ کو سننا چاہتے ہیں بلکہ ہمارے متعلق کوئی خدمت ہو تو ہم اس کو بھی انجام دینے کے لئے تیار ہیں۔ فریقین اگر منظور کریں گے تو ہم بھی اپنا حصہ ڈالیں گے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر

قادیانیوں کا مباحثہ سے فرار:

دہلی میں مسٹر عابد مرزائی سے میری قرارداد ہوئی کہ ہم میں ان تین باتوں پر مباحثہ ہوگا:

۱۔ خلیفہ قادیان اعلم الناس ہیں اور ان کے مقابلے میں تفسیر لکھنے کے لئے کوئی تیار نہیں

۲۔ سیٹھ عبداللہ الہ دین، مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو حلف دیتے ہیں وہ کیوں حلف نہیں اٹھاتے۔

۳۔ مرزا صاحب کا آخری فیصلہ

باوجود قرارداد کے مسٹر عابد مذکور بحث مباحثہ کرانے سے منحرف ہو گئے افسوس۔ راقم: حافظ گوہر دین آف ورک۔ گورداسپور

(نوٹ از نائب اڈیٹر: سیٹھ عبداللہ الہ دین والے معاملے کا جواب اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں دیکھئے۔ مولانا نے اس پر پوری آمادگی ظاہر کی ہے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جولائی ۱۹۴۴ء مطابق ۲۹ رجب ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۲۹ ص ۸)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شان محمدیہ سے بڑھنا ممکن ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تو کسی خاص غرض کے ماتحت اپنی کتاب فتح اسلام میں یہ مدحیہ شعر لکھا تھا

شان احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم

یعنی رسول کریم احمد مصطفیٰ کی شان خدا کے سوا کون جان سکتا ہے وہ تو اتنی ترقی کر گئے ہیں کہ آپ کے نام احمد سے میم نکل گئی یعنی آپ ھو اللہ احد کے مصداق ہو گئے۔

یہ وہ مبالغہ ہے جو عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کے حق میں کیا اور کر رہے ہیں آپ کے صاحبزادہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ۱۳ جون کو ایک خطبہ دیا جو ۱۶ جون کے اخبار الفضل قادیان میں چھپا ہے۔ اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہر آدمی جو چاہے وہ آنحضرت ﷺ سے بڑھ سکتا ہے۔

اس پر مسلمان اخباروں میں بے چینی کی لہر دوڑ گئی۔ بلکہ قادیانیوں کے علاتی بھائیوں (لاہوریوں) میں بھی ناراضگی کا جوش پیدا ہوا۔ پیغام صلح لاہور نے اس کو آنحضرت ﷺ کی توہین قرار دیا اس پر قادیان کا اخبار الفضل اور خلیفہ بہت بگڑے۔ بجواب پیغام صلح غصہ میں آ کر متضاد باتیں بھی کہہ گئے۔ مثلاً

۱۔ ہم (قادیانی) یہ کہتے ہیں کہ اگر محمد ﷺ سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے، خدا نے اس دروازے کو بند نہیں کیا۔ (الفضل قادیان ۹ جولائی ۱۹۴۴ء ص ۱)

۲۔ اڈیٹر الفضل نے اس کی تشریح میں لکھا ہے:

آج تک آنحضرت ﷺ سے بڑا مرتبہ پانے والا انسان کسی ماں نے نہیں جنا اور نہ قیامت تک جنے گی۔ یہ امر نہ صرف بلحاظ واقعہ محال ہے بلکہ عقلاً بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محال ہے۔ (الفضل ۹ جولائی ۱۹۴۴ء ص ۱)

ناظرین ملاحظہ فرمائیں کہ خلیفہ کا کلام، بڑھ سکتا ہے، جو قضیہ ممکنہ عامہ ہے اور اڈیٹر لکھتا ہے کہ ایسا واقع ہونا عقلاً محال ہے ۔ یہ دونوں بلکہ شائد سارے قادیان کے اہل علم بھی بھول گئے ہوں گے کہ مادہ محال قضیہ ضروریہ ہوتا ہے اور ضروریہ اور ممکنہ میں تناقض ہوتا ہے پھر ان دونوں متناقض کلام بولنے والوں کے حق میں یہ مقولہ کیوں صحیح نہ ہو: من چہ مے سرائم وطنبورہ من چہ سرائد

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا مذہب تو معلوم ہو گیا کہ وہ رسول کریم ﷺ سے کسی شخص کا بڑھ جانا ممکن سمجھتے ہیں۔ اس دعوی پر آپ کی دلیل قابل غور بلکہ مضحکہ خیز ہے۔ پیغامیوں پر خفگی کے لہجہ میں فرماتے ہیں کہ:

> تم میرے سامنے وہ آدمی لاؤ جو محمد ﷺ سے مقاماتِ قرب کے حصول میں زیادہ سرعت اور تیزی کے ساتھ اپنا قدم اٹھانے والا ہو۔ ہوسکتا اور چیز ہے اور ہونا اور چیز ہے ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالی رسول کریم ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ تو عیسائیوں سے کہدے کہ اگر خدا کا بیٹا ہوتا تو میں سب سے پہلے اس کی عبادت کرنے والا ہوتا۔
>
> اب اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ واقعہ میں خدا کا کوئی بیٹا ہے۔
>
> اسی طرح ہم یہ نہیں کہتے کہ دنیا میں کوئی شخص ایسا ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ سے اپنے درجہ میں آگے نکل گیا۔ (الفضل قادیان ۹ جولائی ۱۹۴۴ء ص ۱)

یہ سوال علم منطق سے ناواقفی پر مبنی ہے خلیفہ جی کا کلام قضیہ ممکنہ کا مادہ ہے اور قضیہ ممکنہ کے وقوع سے سوال کرنا علم منطق کو نہ جاننے کا اقرار کرنا ہے۔

آپ کو معلوم نہیں یا دانستہ تجاہل کرتے ہیں کہ آپ کے بھائی پیغامی اور دیگر مسلمان آپ کے قضیہ ممکنہ ہی کو غلط سمجھتے ہیں ۔ یہ نہیں ہے کہ اسکے وقوع پر بحث کرتے ہیں۔ اور اس کے علاوہ آپ کا اپنے دعوی پر ان کان للرحمان ولد آیت کریمہ کو پیش کرنا بھی بے علمی کا اعتراف کرنا ہے کیونکہ آیت موصوفہ قضیہ شرطیہ ہے اور شرطیہ میں مقدم کا محال ہونا بھی جائز ہے کیونکہ قضیہ شرطیہ کی صحت کا مدار شرط اور جزاء کے تلازم پر ہے اور یہ تلازم آیت موصوفہ میں موجود ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ناظرین کرام ! یہ ہیں وہ خلیفہ جی جن کا دعوی ہے کہ دنیا کے علماء میری تصنیفات سے فائدہ اٹھاتے ہیں میری ہی تصنیفات سے اسلام کو غلبہ حاصل ہے اور ہوسکتا ہے کیا ہی سچ ہے

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جولائی ۱۹۴۴ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۰ ص ۴-۵)

مصلح موعود کی پیشگوئی مرزا کی صداقت کیلئے تھی، تو نتیجہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اہل منطق کا قول ہے کہ ہر قضیہ کا عکس لازم ہے اسی طرح ہر مدعی کے بیان کے دو پہلو ہوتے ہیں بیان سچا ہے تو قائل سچا۔ بیان جھوٹا ہے تو قائل بھی جھوٹا۔

محدثین کرام کا اصول ہے کہ جس راوی کا کذب ایک دفعہ معلوم ہو جائے اس کی کوئی روایت معتبر نہیں ہوتی یہ اصول مرزا صاحب قادیانی کو بھی مسلّم ہے (حقیقت الوحی) شکر ہے کہ ہم میں اور ان میں بناء کلام مسلّم ہے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے ایک خطبہ میں کہا ہے کہ:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے پسر موعود اور مصلح موعود کے متعلق جو پیش گوئی کی ہے وہ اپنے دعوی کی صداقت کے ثبوت کے لئے کی ہے جب ہوشیار پور میں آپ نے دعا کی تو یہی کی کہ الٰہی میں جو دعوی صداقت اسلام اور برتری کا دنیا کے سامنے پیش کرتا ہوں لوگ اسے نہیں مانتے۔ اے خدا تو میری صداقت کا کوئی زندہ نشان دکھا۔ اس دعا کی قبولیت میں آپ کو پسر موعود کا نشان دیا گیا۔ اب پسر موعود کا ظہور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے دعوی کی تکمیل کے لئے ہے اس سے علیحدہ کوئی چیز نہیں...

جہاں تک اس کے نام مصلح موعود کا تعلق ہے وہ غیر احمدیوں کے لئے ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(الفضل ۵ جولائی ۱۹۴۴ء ص ۳)

چونکہ یہ عبارت صاف بتا رہی ہے کہ اس پیش گوئی کے مخاطب ہم محمدی مسلمان ہیں اس لئے ہمارا حق ہے کہ ہم اس کی تحقیق کریں۔ خلیفہ جی اور ان کے اتباع بلکہ کل اتباع مرزا کا فرض ہے کہ وہ ہماری تسلی کریں۔

ہم صرف یہ پوچھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے مصلح موعود بیٹے کا نمبر شمار اپنے بیٹوں میں چہارم بتایا ہے اور اس بیٹے نے اپنی ماں کے پیٹ میں سے دو مرتبہ اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ میں تمہارے پیچھے آتا ہوں۔ (فرمایئے یہ قول کس نے سنا۔ ماں نے، یا باپ نے، بھائی نے، اور وہ کس زبان میں تھا۔ پنجابی میں، اردو میں، وہ زبان اس نے کیسے سیکھی تھی یہ سوالات معقول ہیں جن کا دفعیہ کرنا اتباع مرزا کا فرض ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) اسی بیٹے کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ پر مصلح موعود قرار دے کر انتظار کا حکم دیا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ چوتھا لڑکا (مصلح موعود) کہاں ہے اور اس کا نام کیا ہے۔

جواب دینے سے پہلے تریاق القلوب مصنفہ مرزا صاحب قادیانی کو بھی مطالعہ کر لیں ورنہ ہمیں عبارت نقل کرنے پڑے گی۔ پھر کیا ہوگا

مشکل بہت پڑے گی برابر کی چوٹ ہے
آئینہ دیکھئے گا ذرا دیکھ بھال کے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اگست ۱۹۴۴ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۱ ص ۴۔۵)

خلیفہ قادیان نے چوتھی شادی

مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے چوتھی شادی ۲۹ سالہ باکرہ لڑکی سے کی ہے۔ اسی روز ضعف قلب کے باعث بے حس ہوگئے۔ مقویات و مفرحات دی گئیں۔ ایسی حالت میں کون دانا خلیفہ صاحب کو مبارک باد کہہ سکتا ہے، دیکھئے اہل پیغام کیا کہتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اگست ۱۹۴۴ء مطابق ۱۳ شعبان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۱ ص ۷)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فتاویٰ

سوال: یا بنی آ دم امّا یأتینکم رسل منکم یقصو ن علیکم آ یاتی فمن اتقی و ا صلح فلا خو ف علیهم و لاهم یحز نو ن (الاعراف:۳۵)

مذکورہ بالا آیت سلسلہ نبوت کے جاری رہنے پر صریح دال ہے کیونکہ اس میں مخاطب لفظ بنی آدم سے امت محمدیہ ہی ہے اور نون مشدّد کا استعمال یہ بتارہا ہے کہ رسولوں کی آمد ضروری ہوگی یقصو ن علیکم. الخ وہ ہماری آیتیں سناتے رہیں گے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے کیونکہ خود نبی کریم ﷺ پر یہ آیت نازل ہورہی ہے اور آپ اس کو صحابہ کے سامنے سنارہے ہیں۔ اور اس کے بعد کسی قسم کی صراحت مذکور نہیں۔ اسلئے اس آیت کو قادیانی اپنے دعوی کی دلیل بنارہے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس میں کوئی تاویل اور تحریف نہیں ہے۔ لہذا جواب سے مطلع فرمائیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

قادیانی مباحث میں یہ آیت بہت مدت سے زیر بحث ہے۔ اس کے جوابات کئی دفعہ دیئے گئے ہیں اما یأتینکم دولفظوں سے مرکب ہے امّا یہ اصل میں ان ما ہے۔ دوسرا لفظ موکد با نون ثقیلہ ہے اس آیت کی مثال دوسری آیت ہے امّا ینزغنك من الشیطان نزغ ان دونوں آیتوں کا مضمون شرطیہ ہے۔

منطقی قانون میں یہ مسلّم ہے کہ شرطیہ میں مقدم کا امکان بھی ضروری نہیں ہوتا کجا تحقق۔

پس اگر سائل کی پیش کردہ آیت سے بعد ختم رسالت وقوع یا امکان نبوت کا ثبوت ملتا ہے تو ہماری پیش کردہ آیت سے نزغ شیطان بحق رسالت کیوں ثابت نہیں حالانکہ یہ عقیدہ (نزغ شطان بحق رسالت) قرآن وحدیث کے خلاف ہے۔

قرآن میں ہے ان عبادی لیس لك علیهم سلطان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث میں آیا ہے لکنّ اللہ اعاننی علی الشیطان فاسلم،
پس قادیانیوں کا فرض ہے کہ اس آیت کا جواب دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مباحث میں اس قسم کے مضمونوں کو زیر بحث لانا قادیانیوں کی ایک حکمت عملی ہے۔ حق یہ ہے کہ جس شخص کی نبوت کی بابت بحث کی جاتی ہے اس کو پرکھا جائے کہ وہ کیا ہے۔ قیاس کا صغری ہی جب صحیح نہیں ہے، تو کبری کیا کام دے گا۔ مگر قادیانی اپنی عقل مندی سے اس مضمون کو زیر بحث لاتے ہیں اور ہمارے دوست اپنی سادہ لوحی سے اس میں الجھ جاتے ہیں فافهم و تدبر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اگست ۱۹۴۴ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۲ ص ۲)

مرزا محمود کا خطبہ نکاح خلاف سنت، اور نکاح ناجائز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اپنے نکاح کا خطبہ بھی آپ ہی پڑھا اور قبول بھی آپ ہی کیا (بہت اچھا)۔

آپ کا خطبہ اخبار الفضل قادیان یکم اگست ۱۹۴۴ء کے آٹھ صفحات پر شائع ہوا ہے۔ خطبہ کیا ہے، الف لیلہ کا پورا مقابلہ ہے۔ نہ کوئی آیت ہے اور نہ حدیث۔ اپنے خواب اور حالات اور سسرال جدید کے حالات کہ فلاں مرد نے یہ کہا اور فلاں عورت نے یہ کہا۔ اس نے وہ خواب دیکھا، میں نے یہ خواب دیکھا۔ ساری دنیا کی بے جوڑ باتیں جمع کر کے خطبہ مرتب کیا گیا ہے۔

ہم سفارش کرتے ہیں کہ مخالفین خلیفہ قادیان یعنی لاہوری جماعت کے ممبر جب کبھی مجلس میں تفریح کرنا چاہیں تو اس خطبہ کو پڑھ لیا کریں۔

اہل قادیان کے کسی فعل کو خلاف سنت کہنے کی حاجت نہیں کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اصل دعوی ہی خلاف سنت ہے، تو فرع کا کیا کہنا۔ مگر چونکہ یہ لوگ اسلام اور سنت کے مدعی ہیں، اس لئے ان کے اقوال وافعال کی تنقید کرنے کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیال آجاتا ہے۔

حدیثوں میں صاف ملتا ہے کہ خطبہ نکاح آنحضرت ﷺ یوں پڑھا کرتے تھے۔ حمد وصلوۃ کے بعد تین آیات مندرجہ ذیل تلاوت فرماتے

یا ایھاالناس اتقوا ربکم

یا ایھا الذین آمنوا اتقوااللہ حق تقاتہ

یاایھا الذین آمنوا اتقوااللہ و قولوا قولاً سدیداً

اس کے بعد ایجاب وقبول ہوتا۔ ایجاب لڑکی یالڑکی کے ولی کی طرف سے درخواست کا نام ہے، اورقبول ناکح کی طرف سے قبولیت کا نام ہے۔

ایجاب قبول مجلس نکاح میں گواہوں کے سامنے ہونا چاہیے۔ صرف ایجاب یا محض قبول سے نکاح منعقد نہیں ہوتا۔

خلیفہ قادیان نے کیا کیا۔ الف لیلہ کی طرح طویل لیکچر دے کر اخیر میں کہا میں اس نکاح کو قبول کرتا ہوں۔ منکوحہ یا ولی منکوحہ کی طرف سے مجلس نکاح میں ایجاب کا ذکر نہیں ملتا۔

پس کیا فرماتے ہیں علماء لاہور اور قادیان کہ بغیر ایجاب کے صرف ناکح کے قبول کرنے سے نکاح منعقد ہوجاتا ہے؟

ہم جانتے ہیں کہ یہ کہا جائے گا کہ مجلس نکاح منکوحہ کے ولیوں کی منشاء سے منعقد ہوئی تھی، یہی ان کی طرف سے ایجاب ہے۔ میں کہتا ہوں یہ جواب غلط ہے۔ اگر مجلس کاانعقاد فریق منکوحہ کی طرف سے ایجاب ہے، تو فریق ناکح کی طرف سے قبول بھی یہی ہوگا۔ پھر ناکح کو قبول کہنے کی حاجت کیا۔ اصل یہ ہے کہ دونوں رکن ایجاب اورقبول مجلس نکاح میں واقع ہونے چاہییں جو نہیں ہوئے۔

خلیفہ قادیان (مرزامحموداحمد) نے نکاح کی علت یہ بتائی ہے کہ پہلی بیوی کے بچوں کی حفاظت یہی منکوحہ کرسکے گی کیونکہ یہ اس کی بھتیجی ہے۔

میں کہتا ہوں یہ عذربھی خلاف شرع ہے۔ جس بچے کی ماں انتقال کرجائے اس بچے کی پرورش کا حق شرع نے نانی کو دیا ہے۔ ان بچوں کی نانی زندہ ہے، اسکواس حق سے محروم کرکے دوسری کے سپرد کرنا قادیانی شریعت میں جائز ہوگا اسلامی شریعت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نہیں۔

خاص اس خطبہ نکاح کو ہم نے خلاف سنت کہا ہے حالانکہ خلیفہ جی کے سارے خطبے خلاف سنت ہوتے ہیں۔ قادیان میں خطبہ کا یہ طریق وضع کیا گیا ہے کہ سورہ فاتحہ پڑھ کر کسی مضمون کا لیکچر دے دیتے ہیں حالانکہ حدیثوں میں آنحضرت ﷺ کے خطبہ کے متعلق یہ الفاظ آئے ہیں

کانت لرسول الله ﷺ خطبتان یقرأ القر آن ویذکر الناس فیھما۔ آنحضرت ﷺ جمعہ کو دو خطبہ دیتے ان میں قرآن پڑھتے اور مخاطبین کو نصیحت فرماتے

قادیان کے خطبے سننے والے کوئی صاحب ہمیں بتائیں کہ قادیان کے خطبے اس حدیث کے مطابق ہوتے ہیں۔ ہرگز نہیں ہوتے۔ پس اہل قادیان شیخ سعدی کی نصیحت غور سے سن لیں

مپندار سعدی کہ راہ صفا۔ تواں رفت جز در پئے مصطفیٰ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اگست ۱۹۴۴ء مطابق ۲۰ شعبان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۲ ص ۵۔۶)

قادیانیوں کے سات تبلیغی مراکز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے اعلان کیا ہے ہمیں ضرورت ہے کہ ہم بڑے بڑے شہروں میں تبلیغی مرکز قائم کریں۔ بمبئی، کراچی، کلکتہ، دہلی، لاہور، پشاور اور مدراس۔ ان مقامات پر ہماری کوئی بڑی مسجد ہو۔ کتب خانہ ہو۔ مہمان خانہ ہو۔ اور مبلغ خانہ ہو۔ ہر ایک مرکز کی تعمیر کے لاکھ لاکھ روپئہ کے حساب سے سات لاکھ روپئہ تجویز کیا ہے جس میں سے بہت سی رقم وصول ہونے کا اعلان کیا ہے اور بہت سے وعدوں کا بھی اظہار کیا ہے۔

ان مرکزوں میں کیا ہوگا، وہی جو آج کل قادیان میں ہو رہا ہے۔ یعنی صوبوں کا ہیڈ آفس مقامات مذکورہ میں ہوگا۔ باقی اردگرد مقامات پر مبلغین پھرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہیں گے۔ یہ انتظام ایسا ہی ہے جیسے عیسائیوں کے مشن کا۔

ہم بحیثیت انتظام اور بلحاظ ہمت کے اس سکیم کی تحسین کرتے ہیں۔ مگر سوال یہ ہے کہ قادیانی مشن میں جو ضعف اور کمزوریاں ہیں، ان میں قوت کیسے آئے گی۔

عیسائیوں کی طرف سے کوئی مناظر آ پہنچا اور اس نے آ کر آتھم والی پیشگوئی پیش کر دی تو مبلغ صاحب کیا جواب دیں گے۔

دوسرے مرکز میں کوئی معترض آ پہنچا اور اس نے آ کر آسمانی نکاح والی پیش گوئی پیش کر دی تو کیا جواب ہوگا۔

تیسرے مرکز میں کوئی آریہ معترض آ پہنچا اور اس نے ہمارا رسالہ لیکھ رام اور مرزا ہاتھ میں لے ثابت کر دیا کہ پنڈت لیکھ رام کا قتل ہونا کذب مرزا کی دلیل ہے۔ پھر کیا جواب ہوگا۔

چوتھے پانچویں چھٹے مرکز میں آ کر کوئی صاحب مرزا صاحب قادیانی کا آخری فیصلہ لے بیٹھا تو کیا جواب ہوگا۔

ساتویں مرکز میں کوئی شخص مصلح موعود والی پیش گوئی لے کر پوچھ بیٹھا کہ یہ چوتھا بیٹا کون ہے جو مصلح موعود ہونا تھا۔ اس کا جواب کیا ہوگا۔

یہ مصلح موعود والا سوال اگر ساتوں مرکزوں میں پیش ہو گیا تو سب مراکز کے لئے مشکلات پیدا کر دے گا۔ بہتر ہے اس کا فیصلہ بٹالہ امرتسر یا لاہور میں ہمارے ساتھ کر لیں۔ سوال صرف اتنا ہی ہے کہ بقول مرزا صاحب (ضمیمہ انجام آتھم) مصلح موعود جو ان موجودہ بیٹوں کے بعد پیدا ہونا تھا وہ کب پیدا ہوا اور کہاں ہے؟

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

اس کے بعد ہم مسلمانان ہندوستان سے عموماً اور دینی غیرت رکھنے والے اہل حدیثوں سے خصوصاً سوال کرتے ہیں کہ اس قادیانی حملہ کی روک تھام ان کے خیال میں بھی کچھ ضروری ہے یا نہیں۔ ہم نے سر دست اس کے متعلق ایک رسالہ لکھا ہے جس کا نام ہے مصلح موعود۔ ہمارا خیال ہے کہ وہ قادیانی زہر کے لئے تریاق کا کام دے گا۔ انشاء اللہ کاغذ کی تنگی کی وجہ سے سر دست اس کے معدود نسخے چھپوانے کا خیال ہے۔ اگر فضا اچھی ہوگئی اور احباب کرام نے توجہ کی تو لاکھوں کی تعداد میں چھپوا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر مفت شائع کیا جائے گا۔ انشاء اللہ

مسلمان اور اہل حدیث دوستو! ہم نے قبل از وقت آپ لوگوں کو اس حملہ کی اطلاع دے کر اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ اب ہم دیکھیں گے کہ آپ لوگ اپنا فرض کیا ادا کرتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اگست ۱۹۴۴ء مطابق ۲۷ شعبان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۳ ص ۴)

قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں اختلاف شدید

بابت شان محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں جو بھی اختلاف رونما ہوتا ہے، وہ شدت اور غلاظت اختیار کر جاتا ہے۔ ہم یہ فیصلہ نہیں کر سکتے کہ شدت کی ابتداء کس کی طرف سے ہوتی ہے۔ ہاں اتنا ضرور کہتے ہیں کہ شدت کسی کی طرف سے بھی ہو اچھی نہیں۔ شدت کی ابتداء کرنے والے کے حق میں حدیث شریف میں آیا ہے

المستبان ما قالا فعلی البادی منهما مالم یعتدی المظلوم۔

یعنی دو بدگوئی کرنیوالوں کا سارا گناہ شروع کرنیوالے پر ہے جبتک کہ مظلوم زیادتی نہ کرے

مظلوم کے حق میں عارفان خدا نے کہا ہے:

درعفو لذتے است کہ در انتقام نیست

سچ تو یہ ہے کہ ہم ان دونوں فریقوں کو سمجھا بھی نہیں سکتے کیونکہ ہر ایک امت اور قوم اپنے نبی اور پیشوا کی سنت پر چلنے کی شائق ہوتی ہے۔ دونوں فریقوں کے پیشوا مرزا غلام احمد قادیانی کا خلق یہ تھا کہ علماء کو کھلے لفظوں میں کہا کرتے تھے:

او بدذات فرقہ مولویاں۔ او یہودی خصلت مولویو!۔ (انجام آتھم ص ۱۲)

اس لئے دونوں فریق اتباع سنت مرزا قادیانی کے رنگ میں رنگے ہوئے جو چاہیں کہیں ہم کون ہیں کہ اس سنت مرزا سے ان کو روک سکیں۔ خطرہ ہے کہ وہ ہمیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ شعر سنا دیں

یا عازل العاشقین دع فئةً
اضلّها اللہ کیف ترشدھا

ان دونوں جماعتوں میں جو جدید اختلاف پیدا ہوا ہے اس کی بنیاد ہم پہلے بھی بتا چکے ہیں آج مکرر بتاتے ہیں۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بلند آواز سے خطبہ جمعہ میں کہا تھا کہ:

اگر محمد ﷺ سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے خدا نے اس دروازے کو بند نہیں کیا۔ (الفضل قادیان ۹ جولائی ۱۹۴۴ء ص ۱)

لاہوری جماعت اس کے مخالف ہے۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے اس فقرہ میں دو باتوں کا اظہار کیا ہے سب سے بڑی اور پہلی بات یہ ہے کہ کمالات محمد یہ کو یا ان کے امثال کو کسبی قرار دیا ہے حالانکہ اہل اسلام کا متفقہ عقیدہ یہ ہے کہ کسبی نہ تھے بلکہ وہبی تھے۔

دوسری بات یہ کہی ہے کہ ان کمالات کے برابر کیا، ان سے بڑھ جانا بھی ممکن ہے۔

یہ بھی اہل اسلام کے عقیدہ کے خلاف ہے۔

اس پر لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح اور دیگر اسلامی اخباروں نے مخالفت کی آواز اٹھائی ہے۔ ہم سمجھتے ہیں کہ یہ عقیدہ گو غلط ہے، مگر دراصل اس کے بانی بھی مرزا غلام احمد صاحب متوفی ہیں جنہوں نے اپنے حق میں لکھا ہوا ہے کہ:

خدا نے مجھے کہا تیرا تخت سب تختوں سے اونچا بچھایا گیا۔

(اشتہار ملحق بہ تریاق القلوب)

سب سے اونچا، کا لفظ ان سب باکمال انسانوں کو شامل ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پہلے گزرے ہیں۔

ایک اور مقام پر مرزا قادیانی نے کہا ہے

انّ قدمی ھذہ علی منارةٍ ختم علیھا کل رفعةٍ

یعنی میرا قدم اس روحانی منارہ کے اوپر ہے جہاں سارے روحانی کمالات ختم ہو جاتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے میاں محمود احمد کا یہ کہنا غالباً اپنے باپ کے اقوال پر مبنی ہے۔ فرق اتنا ہے کہ باپ نے اپنا کمال بتایا ہے، اور بیٹے نے غیر کی شکل میں اظہار کیا ہے۔ مطلب دونوں کا ایک ہی ہے۔

ہم عقیدةً لاہوری جماعت کو اس خصوص میں حق پر سمجھتے ہیں اور قادیانیت کے بانی کو غلط رو جانتے ہیں۔ مگر موجودہ خلیفہ قادیان کی غلط روی کو بانی سلسلہ کی غلطی پر متفرع سمجھتے ہیں کیوں:

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اگست ۱۹۴۴ء مطابق ۵ رمضان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۴ ص ۴)

مولوی محمد علی لاہوری جواب دیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

پیغام صلح لاہور ۹۔ اگست ۱۹۴۴ء میں مولوی محمد علی کا ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے: میاں محمود صاحب جواب دیں۔

اس میں موصوف نے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو مباحثہ اور مباہلہ کی دعوت دی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

> حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر جو افتراء میاں محمود احمد نے کئے ہیں میں ان کو افتراء ہی کہتا رہا ہوں اور کہتا رہونگا۔ اگر وہ مجھے جھوٹا سمجھتے ہیں تو ان کا فرض ہے کہ وہ میری اس دعوت کو قبول کریں اور مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں میں بھی مؤکد بعذاب حلف اٹھاآنگا ورنہ جو الزام میں ان پر دے رہا ہوں وہ ایک ثابت شدہ حقیقت قرار پائے گا۔ دیکھئے میں پھر صاف الفاظ میں ان الزامات کو دہراتا ہوں
>
> ۱۔ جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے اور حضرت مسیح موعود

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مرزا غلام احمد قادیانی) پر یہ افتراء کیا ہے کہ ۱۹۰۱ء میں آپ نے اپنے دعویٰ میں تبدیلی کی کہ انکار نبوت کرتے کرتے اور مدعی نبوت پر لعنتیں بھیجتے بھیجتے خود دعویٰ نبوت کر دیا اور اپنی سابقہ سال ہا سال کی انکار نبوت کی تحریروں کو منسوخ کر دیا۔

۲۔ جناب میاں محمود احمد صاحب نے یہ جھوٹ بولا ہے اور حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر یہ افتراء کیا ہے کہ آپ خود یہ فرمایا کرتے تھے ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا۔

۳۔ جناب میاں محمود احمد نے یہ جھوٹ بولا ہے اور حضرت مسیح موعود پر افتراء کیا ہے کہ ۱۹۰۱ء کے قریب حضرت مسیح موعود کی مجالس میں یہ چرچا رہتا تھا کہ حضرت صاحب کا سابقہ اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں نکلا۔

اگر جناب میاں صاحب کو یہ جرأت ہے تو ان الزامات کی بنیاد پر چاہیں وہ مجھ سے بحث کر لیں جن میں میں ان کے اپنے مریدوں کو ثالث بناؤنگا اور چاہیں تو بحث کے بعد مباہلہ بھی کر لیں۔ یعنی وہ مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں کہ ان کے عقاید جو آئینہ صداقت کے صفحہ ۳۵ پر درج ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے عقاید کے مطابق ہیں۔ اور میں مؤکد بعذاب حلف اٹھاؤنگا کہ ان کے یہ عقاید حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے قطعی خلاف ہیں۔ مگر مباہلہ سے پہلے مباحثہ بہرحال ضروری ہوگا۔

(پیغام صلح لاہور۔ ۹۔ اگست ۱۹۴۴ء ص ۴)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بھی مولوی صاحب لاہوری کے تتبع میں موصوف کو مباحثہ کی دعوت دیتے ہیں مضمون مباحثہ آخری فیصلہ یا مصلح موعود والی پیش گوئی ہوگا۔ دونوں میں سے جو آپ پسند کریں، آپ کی آسانی کے لئے ہم اپنا سوال قبل از انعقاد مجلس پیش کئے دیتے ہیں پس آپ توجہ سے سن کر جواب کیلئے تیار ہو جائیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴، ۱۵ پر جس چوتھے بیٹے کا الہامی مصلح موعود ہونا بتایا ہے وہ کون ہے اور کہاں ہے۔ اس کا انتظار کب تک ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مباحثہ کے لئے آپ امرتسر آ جائیں یا مجھے لاہور بلالیں میں حاضر ہو جاؤنگا۔

ہم قادیانیوں اور لاہوریوں کی طرح بنیوں کی سی لڑائی لڑنا نہیں چاہتے بلکہ ہم فوراً میدان میں پہنچ جانے والے ہیں۔ آپ کو یاد ہوگا کہ ۱۹۰۲ء میں بذریعہ کتاب اعجاز احمدی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مجھے قادیان میں بالمشافہ گفتگو کے لئے بلایا تھا۔ میں فوراً وہاں پہنچ گیا

اذا القوم قالوا من فتی قلت اننی
عنیت فلم اکسل و لم اتبلّد

مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے میاں محمود احمد کو چیلنج قبول نہ کرنے کی صورت میں مندرجہ ذیل الفاظ سے یاد کیا ہے:

اور اگر میاں صاحب اب بھی خاموش رہیں تو دیکھئے میں ان الزامات کو دہراتا رہوں گا یہاں تک کہ ان کے مریدوں میں یہ ایمانی جوش پیدا ہو کہ وہ میاں صاحب سے ان الزامات کی بریت کے متعلق سوال کریں۔

(پیغام صلح تاریخ مذکور)

کیا مولوی محمد علی صاحب لاہوری مجھے بھی اجازت دیں گے کہ میں بھی آپ سے یہی سوال دہراتا رہوں اور آپ کے انکار کرنے پر آپ کو کہتا رہوں:

آنچہ بخود نہ پسندی بدیگراں مپسند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اگست ۱۹۴۴ء مطابق ۵ رمضان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۴ ص ۴۔۵)

یہ جواب ہے یا تسلیم اعتراض

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی اخباروں کا عام طرز کلام خصوصاً اہل حدیث امرتسر کے ساتھ یہ ہے کہ جواب دینے سے پہلے دو چار خوش کلامیاں کر کے اپنے ناظرین کو قابو رکھنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کوشش کیا کرتے ہیں ۔مثلاً میری نسبت عام طور پر ان کے اصطلاحی الفاظ یہ ہیں:

سلسلہ احمدیہ کا نا کام دشمن ، جھوٹ بولنے والا ، افتراء کرنے والا وغیرہ

اگر ان سب الفاظ کی بجائے الفاظ ذیل لکھ دیا کریں تو کافی ہے کیونکہ ان کا ثبوت بھی تو مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں میں ملتا ہے۔ وہ یوں لکھ دیا کریں:

ہمارے اعلی حضرت کو ستانے والا ، اور ان کو سخت تکلیف پہنچانے والا ، اور ان کی زبانی آخری فیصلہ کرانے والا ، اور پھر کوشش کر کے عزرائیل کو امرتسر سے قادیان بھجوانے والا ۔

یہ القاب ایسے صحیح ہیں کہ ہم کیا کوئی بھی ان کی تردید نہیں کرسکتا ۔

خیر! یہ تو ہمارا مشورہ ہے آگے ان کو اختیار ہے جو چاہیں لکھیں ۔ان کی خوش کلامی اور دل آزاری ہمارے نزدیک کوئی نئی چیز نہیں ہے ۔ جب یہ لوگ بڑے میاں کے معتقد ہیں تو انہی کی چال چلیں گے: روبسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

آج کے نوٹ کی اصل بنا یہ ہے کہ ہم نے لکھا تھا خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا نکاح جو حال ہی میں ہوا ہے ، نا جائز ہے کیونکہ نکاح کے دو رکن ایجاب اور قبول ہیں ، جو مجلس میں سب کے سامنے ہونے چاہییں ۔ خلیفہ جی کے مطبوعہ خطبہ میں تو ایجاب کا ثبوت نہیں ملتا ۔

اڈیٹر الفضل قادیان نے بہت سی آئیں بائیں کے بعد جواب دیا ہے کہ ایجاب کا ذکر اخبار میں نہیں ہے ، مگر عدم ذکر سے عدم شئے لازم نہیں آتا ۔یعنی منکوحہ کی جانب سے ایجاب ہو گیا تھا مگر اخبار میں ذکر نہیں ہے ۔ (الفضل ۱۷، ۱۸ ۔اگست ۱۹۴۴ء)

ہمارا خیال ہے کہ ہمارا اعتراض کمیٹی میں پیش ہوا ہے ۔ بعد حیص وبیص کے پاس کر کے یہ بات بنائی گئی ہے کہ عدم ذکر سے عدم شئے لازم نہیں آتا ۔ یہ مقولہ براہین احمدیہ سے نقل کیا گیا ہے جسے نہ اعلی حضرت نے سمجھا اور نہ ان کے اتباع نے ۔

اگر عدم شئے لازم نہیں آتا تو عدم ذکر سے ثبوت بھی تو نہیں ہوتا ۔ ہمارا اعتراض مطبوعہ مسل پر تھا جس کی مثال محکمہ اپیل ہے کہ جو کچھ مسل میں ہوتا ہے محکمہ اپیل اسی پر فیصلہ کرتا ہے ۔

بہر حال ثابت ہوا کہ ہمارا اعتراض مطبوعہ تحریر پر صحیح ہے ، اور الفضل کا جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبوت طلب واقعہ پر مبنی ہے۔

میں ایک مثال پیش کر کے قادیانی علماء اور وکلاء سے پوچھتا ہوں وہ اس کا جواب دیں۔

خون کے مقدمہ میں ملزم سیشن سپرد ہو گیا۔ سیشن جج کہتا ہے کہ مسل میں قاتل ومقتول کی عداوت کا ثبوت نہیں ملتا۔ اس لئے مقدمہ بناوٹی معلوم ہوتا ہے۔

وکیل استغاثہ اگر کہے کہ حضور عدم ذکر سے عدم شئے لازم نہیں آتا، تو سیشن جج اپنے فیصلہ میں صاف لکھے گا کہ وکیل استغاثہ قانون نہیں جانتا، لہذا ملزم بری ہے۔

ہم نے اخبار الفضل کی بنا پر اعتراض کیا تھا جیسے ہماری پیش کردہ مثال میں سیشن جج نے مسل کی بنا پر ملزم کو بری کر دیا اور اس قاعدہ کو نہیں مانا کہ عدم ذکر سے عدم شئے لازم نہیں آتا۔ دراصل بات یہ ہے کہ جہاں ذکر کی ضرورت ہو، وہاں ذکر ہونا چاہیے عدم لزوم کا موقعہ اور ہے۔

مختصر یہ ہے کہ ہمارے اعتراض کی صحت الفضل نے تسلیم کر لی۔ واقعی الفضل میں ایجاب کا ذکر نہیں ہے، اس لئے نکاح ناجائز ہے۔ یہی ہمارا مقصد تھا اور اگر واقعہ میں ایجاب ہوا ہے تو ہمیں کیا۔ یہ قصور تو مضمون نگار کا ہے۔ اخبار الفضل چونکہ خلافت قادیان کا جانب دار گواہ ہے، اس لئے ہم اس کی روایت کو صحیح نہیں سمجھتے۔ اس کا جدید ثبوت خود اس کے اسی بیان میں ملتا ہے۔ ہم نے عدم جواز نکاح کی دلیل عدم ایجاب بتائی تھی چنانچہ استفتاء بخدمت علماء قادیان میں ہمارے الفاظ یہ تھے:

کیا فرماتے ہیں علماء قادیان کہ بغیر ایجاب کے صرف ناکح کے قبول کرنے سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے (اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اگست ۱۹۴۴ء ص ۶)۔

مگر اڈیٹر الفضل اپنی معمولی دیانت سے عدم جواز نکاح کی علت ہماری طرف منسوب کرتا ہے۔ ناظرین اس کے الفاظ یہ ہیں:

اب نکاح کے ناجائز ہونے کی دلیل بھی سن لیجئے، یعنی نانی کا ہونا۔

(الفضل قادیان ۱۸، اگست ۱۹۴۴ء ص ۱)

حالانکہ ہم نے نانی کا وجود عدم جواز نکاح کی دلیل نہیں ٹھہرایا۔ یہ معمولی قادیانی صنعت ہے: جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہم اخبار الفضل قادیان کی کوئی روایت بلا تحقیق قبول نہیں کر سکتے۔ یہی طریق محدثین کا ہے۔

نوٹ: اخبار الفضل قادیان نے اس مضمون کا جواب دینے کی تو جلدی کی مگر مصلح موعود کے متعلق جو سوال ہم فروری ۱۹۴۴ء سے لے کر آج تک کر رہے ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے:

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر مورخہ ۱۸۹۷ء کے مطابق چوتھا لڑکا جو مصلح موعود ہونا تھا، وہ کہاں رہتا ہے؟ ابھی بالغ ہوا ہے یا نابالغ ہی ہے؟

غار سر من رائے میں ہے، یا قادیان میں؟

اس سوال کے جواب میں اتنی لمبی خاموشی کیوں ہے۔ کیا مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر تو صادق نہیں ہے:

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم ستمبر ۱۹۴۴ء۔ ۱۲ رمضان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۵ ص ۴)

خلیفہ قادیان کے خطبے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان میں پیر پرستی کا اتنا غلبہ ہے کہ اتنا پیران کلیر اور اجمیر میں بھی نہ ہوگا۔ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کوئی فعل کتنا ہی خلاف سنت کرے مگر آپ کے مرید اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ شائد اس لئے کہ بقول مولوی محمد علی صاحب لاہوری خلیفہ قادیان کے مرید اپنی عقل خلیفہ کے ہاتھ بیچ چکے ہیں۔

میں کہتا ہوں کہ شائد بالکل معدوم کر چکے ہیں۔ ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۱۔ اگست ۱۹۴۴ء میں لکھا تھا کہ قادیان میں جمعہ کے خطبہ کی صورت یہ ہوتی ہے کہ خلیفہ قادیان سورہ فاتحہ پڑھ کر اپنی جماعتی ضروریات پر ایک لمبی تقریر کر دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتا ہے جو خاص ان کے فرقہ سے تعلق رکھتی ہے۔ کبھی کسی پر حملہ ہوتا ہے، اور کبھی کسی کا جواب ہوتا ہے۔ کبھی کانگریس کا ذکر ہوتا ہے، تو کبھی لیگ کا۔ ہم نے ایسے خطبوں کو خلاف سنت قرار دیا تھا اور یہ حدیث لکھی تھی:

کانت لرسول اللہ ﷺ خطبتان یقرأ القرآن و یذکّر الناس فیھما

اور یہ ثابت کیا تھا کہ قادیانی خطبوں میں یہ نمونہ نہیں ملتا کہ قرآنی آیات مقررہ کے ماتحت تقریر کی جائے۔

الفضل نے اس کا جواب دیا ہے کہ خلیفہ صاحب سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد اس کے نکات بیان کرتے ہیں اسلئے قادیانی خطبہ خلاف سنت نہیں ہوتا۔

ہم خوش ہوتے اگر واقعی ایسا ہوتا، حالانکہ نہیں ہے۔ الفضل کسی مہینے کے سارے خطبے جمع کر کے ہمیں دکھائے کہ اس میں سورہ فاتحہ کے فلاں فلاں نکات بیان ہوئے ہیں۔ اگر وہ ایسا نہ کر سکے تو ہم یہ شعر پڑھنے میں حق بجانب ہوں گے

گر ز عشقت خبرے ہست بگوا ے واعظ

تقاضا: تعجب ہے کہ الفضل ایسی باتوں کا جواب تو فوراً لکھتا ہے اگر نہیں لکھتا تو اس تقاضا کا جواب نہیں لکھتا کہ مرزا صاحب قادیانی کے قول مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم مطبوعہ ۱۸۹۷ء کے مطابق محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد کے بعد چوتھا لڑکا مصلح موعود کون ہوا تھا اور وہ کہاں ہے؟

اخبار الفضل قادیان یاد رکھے کہ اس کی خاموشی سے ہمارا تقاضا ٹلے گا نہیں کیونکہ یہ تقاضا اس شعر کا مصداق ہے

ستعلم لیلی ای دین تداینت
و ای غریم فی التقاضی غریمھا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ ستمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۱۹ رمضان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۶ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کا بڑا بول

کبرت کلمة تخرج من افواھھم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جب سے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے خطبہ میں کہا ہے کہ کوئی شخص جو آنحضرت ﷺ سے مراتب میں بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے، جس کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر میں بھی کئی دفعہ آیا ہے۔ اسلامی جرائد میں عموماً اس فقرہ پر نفرت کا اظہار کیا گیا ہے۔ پٹی کا اخبار، ایمان، جو اسلامی فرقوں کے جھگڑوں سے بالکل الگ تھلگ رہا کرتا ہے، ان الفاظ پر خاموش نہیں رہ سکا مندرجہ ذیل مضمون اسی سے ماخوذ ہے۔

کائنات کا دل کباب ہوگیا

محمود! اپنے الفاظ واپس لو

تاریخ انسانی کے سب سے بدتر الفاظ یہ ہیں:

بلکہ سچ تو یہ ہے کہ بعض صحابہ سے بھی بڑا درجہ حاصل کرنا چاہیں تو حاصل کر سکتے ہیں۔ بلکہ ہم اپنے درجے میں ترقی کر کے وہ مقام بھی حاصل کر سکتے ہیں جب ہم رسول کریم ﷺ کے بروز بن جائیں، بلکہ اگر کوئی مجھ سے پوچھے کیا محمد رسول اللہ ﷺ سے بھی کوئی شخص بڑا درجہ حاصل کرسکتا ہے؟ تو میں (محمود قادیانی) کہا کرتا ہوں خدا نے اس مقام کا دروازہ بند نہیں کیا۔ ہم یہ کہتے ہیں کہ محمد ﷺ سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے (مرزا محمود خلیفہ قادیان)

اخبار ایمان:

اسلام بلکہ کفر کی گود میں آج تک کوئی ایسا کم ظرف اور سفلہ انسان پیدا نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا جو مخدوم انسانیت ، برگزیدہ ہستی خواجہ کائنات حضرت محمد ﷺ کی بزرگی کے ساتھ اس طرح کھیلا ہو جس طرح بشیر الدین محمود کھیلا ہے۔ قرآن کہتا ہے:

قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں حضرت عیسیٰ معذرت پیش کریں گے

اے رب العالمین! میں نے عیسائیوں کو یہ تعلیم نہیں دی تھی کہ وہ مجھے خدا کا بیٹا کہیں میں ان کے اس قول سے بری ہوں۔،

لیکن اب حضرت عیسیٰ سے زیادہ حضرت آدم اور حضرت حواء کو بارگاہ الٰہی میں معذرت پیش کرنی ہوگی کہ ان کی نسل میں ایک ایسی شخص کو جگہ مل گئی جو سرور موجودات عالم کے متعلق ایسے الفاظ کہہ رہا ہے جو سر بسر انسانیت سوز ہیں۔

قرآن عظیم عیسائیوں کی زبان درازی کا شکوہ سنج تھا مگر خدا کی قسم! مرزا محمود کی تازہ زبان درازی ان سے بھی میلوں آگے نکل گئی ہے۔

مرزا محمود نے وہ بوجھ اٹھایا ہے جس کے اٹھانے کی کوئی بھی انسان جرأت نہیں کرسکتا۔ مرزا محمود نے وہ الفاظ کہے ہیں جو انسانیت کی حد سے باہر ہیں ان الفاظ نے چہرہ انسانیت کو سیاہ کر دیا ہے۔ یہ الفاظ قیام قیامت کا نشان ہیں:

میں کہا کرتا ہوں کہ اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ سے بھی بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے۔،

میں کہا کرتا ہوں، یہ کس قدر ذلیل فقرہ ہے ،

میں کہا کرتا ہوں، یہ کس قدر منحوس اور ناپاک الفاظ ہیں۔

میں کہا کرتا ہوں، یہ کس قدر نجس اور مکروہ قول ہے ۔

اے ہندی غلام کے بیٹے! تم اپنے گریبان میں منہ نہیں ڈالتے؟ تم حضرت محمد ﷺ پر حکم لگاتے ہو۔

اے محمود! اپنے الفاظ واپس لو ۔

وہ ہوا جس میں تمہارے الفاظ جذب ہوئے رو رہی ہوگی،

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ فضا جس میں تمہاری صدا گونجی، تڑپ رہی ہوگی۔
وہ زمین جس پر کھڑے ہوکر تم نے یہ ناروا تعلیٰ کی، فرط حیرت سے جاں بلب ہوگی۔
وہ سورج کی کرنیں جنہوں نے تمہارے الفاظ سنے غش کھا گئی ہوں گی،
اے محمود! اپنے الفاظ واپس لو، اور خدا کی معصوم ہوا کو، بے گناہ فضا کو، اوراس پاک زمین کو درد و مصیبت سے بچالو۔
اے محمود! میں تمہارے سامنے اس پوری انسانیت کا نہیں بلکہ اس پوری کائنات کا مطالبہ پیش کررہا ہوں:
اپنے الفاظ واپس لو، بلا تاویل واپس لے لو۔
اس دنیا میں کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک مکھی ستارے توڑنے کے لئے اڑی ہو
کبھی ایسا نہیں ہوا کہ ایک مچھر چہرہء ماہتاب پر ڈنگ چلانے کیلئے دوڑا ہو۔
اے قادیانی! تم میں اور رسول جن وانس میں تو مچھر اور ماہتاب کی نسبت بھی نہیں، پھر زبان درازی کا کیا مطلب؟
کیا تم اپنے بعد ایسے برے الفاظ کا ورثہ چھوڑ رہے ہو جن پر اس کرہ ارض کا ہر ذرہ قیامت تک لعنت کرے گا۔
محمود! اپنے الفاظ واپس لو (اخبار ایمان، ۲۰۔اگست ۱۹۴۴ء ص ۷)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ ستمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۱۹ رمضان ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۶ ص ۴۔۵)

مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
رسالہ ریویو آف ریلی جنز میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے:
ظہور مصلح موعود اور ہماری ذمہ داریاں۔
اس میں مصلح موعود کے زمانہ کی فتوحات لکھتے ہوئے راقم مضمون بڑی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسرت سے (بالفاظ خلیفہ) لکھتا ہے:

اللہ تعالی یقیناً ایسا دن لائے گا جب دنیا کی حکومتیں اور طاقتیں ہمارے قبضہ میں آجائیں گی مگر جب ان حکومتوں کو سنبھالنے کی ہمارے اندر قابلیت نہیں ہوگی جب تعلیم کے لئے ہمارے پاس مدرس نہیں ہوں گے، جب وعظ و نصیحت کے لئے ہمارے پاس علماء نہیں ہوں گے، جب روحانیت کا درس دینے کے لئے ہمارے پاس عارف نہیں ہوں گے۔ جب تبلیغ و تربیت کے لئے ہمارے پاس مبلغ نہیں ہوں گے، جب زہد و اتقا کی روح قائم کرنے کے لئے ہمارے پاس سالک اور عابد نہیں ہوں گے، تو اس وقت ہم کیا کر سکیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ چونکہ اس جائیداد کو ہم سنبھال نہیں سکیں گے، اس لئے وہ اسلام کے لئے فتح کئے ہوئے دل، وہ اسلام کیلئے فتح کی ہوئی جانیں، وہ اسلام کے لئے فتح کئے ہوئے قبائل، وہ اسلام کے لئے فتح کی ہوئی قومیں کچھ دن تو ہمارا انتظار کریں گی مگر پھر ان کے دلوں میں زنگ لگنا شروع ہو جائے گا پھر خدا کی جائیداد دوبارہ شیطان کے قبضہ میں جانی شروع ہو جائے گی۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ ستمبر۱۹۴۴ء ص ۸)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: واقعی یہ دوراندیشی کی بات ہے جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے بتائی ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس وقت جو آپ کے فرائض ہوں گے وہ ملک داری اور سیاست مدن کے لحاظ سے ہوں گے جس کے حق میں ہم بڑی خوشی سے کہتے ہیں:

خدا ترا بت کافر دراز سن تو کرے
جفا کے تو بھی ہو قابل خدا وہ دن تو کرے

مگر آج کل آپ کے فرائض اس بارے میں کچھ نہیں ہیں۔ سب سے اول آپ کا فرض یہ ہے کہ آپ ہمیں بتائیں کہ آپ مرزا غلام احمد کی تصریحات مندرجہ ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۴، ۱۵ کے مطابق مصلح موعود کیسے بن سکتے ہیں؟

کیا اخبار اہل حدیث کا تقاضا فروری سے آج تک آپ کے سمع مبارک تک نہیں پہنچا۔ سنو اور یاد رکھو:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مفت اٹھنے کے نہیں در سے تیرے یار کبھی
ایک مطلب کیلئے باندھ کے اڑ بیٹھے ہیں

(اہلحدیث امرتسر ۱۵۔۲۲ستمبر۱۹۴۴ءمطابق ۲۶ رمضان ۳ شوال ۱۳۶۳ھ جلد۴۱ نمبر ۳۷۔۳۸ ص ۴۔۵)

قادیانی وعدے اور عرقوب عرب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرب میں ایک شخص عرقوب نامی مشہور تھا جس کی وعدہ خلافی کی اتنی شہرت تھی کہ شعراء اپنی محبوبہ کی وعدہ خلافیوں کو اس کے وعدوں کے ساتھ تشبیہ دیا کرتے تھے قصیدہ بانت سعاد کا مصنف لکھتا ہے

کانت مواعید عرقوب لها مثلاً
و ما مواعيدها الا الاباطيل

یہی حال قادیانی وعدوں کا ہے۔ قادیانی امت نے اپنی نبی سے یہی سیکھا ہے کہ وعدے کئے جاؤ اور وفا کی بابت وہی کہو جو متنبّی شاعر نے اپنی محبوبہ کی وعدہ شکنی کے متعلق کہا ہے

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها الا يدوم لها عهد

(محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو اس کو وعدہ وفائی سمجھو کیونکہ اس کے وعدہ میں یہ بھی داخل ہے کہ وہ وعدہ پورا نہیں کرے گی)

مرزا صاحب نبی قادیان نے کئی ایک لوگوں سے انعام دینے کا وعدہ کیا۔ منجملہ ان کے مجھ سے کتاب اعجاز احمدی میں ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ دینے کا وعدہ فرمایا تھا۔ لیکن جب دینے کا وقت آیا تو جواب ملا

لینے دینے کے سر خاک ڈالو پاک محبت اچھی ہے

سکندر آباد متصل حیدر آباد دکن میں ایک مسنّ بزرگ رہتے ہیں۔ قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت میں آپ بہت بڑے سخی واقع ہوئے ہیں۔ ہر ایک مخالف کو ہزاروں روپیہ دینے کا وعدہ، یہاں تک کہ اپنے علاتی بھائی مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو بھی ہزاروں دینے کا وعدہ کرتے ہیں۔ معلوم نہیں وہ لیتے ہیں یا نہیں۔ ہم اپنا معاملہ سمجھیں تو یہی کہیں گے کہ دیتے ہی نہیں۔

۱۹۲۲ء میں میں حیدر آباد دکن گیا تھا تو موصوف نے انعامی اشتہار میرے حق میں دیا تھا۔ اس کے بعد بھی کبھی کبھی یاد فرماتے رہے۔ پچھلی مرتبہ آپ نے (سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے) مجھے الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۴ء میں یاد کیا تھا جس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں بالفاظ ذیل دیا گیا

میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں

اچھا صاحب! پچھلا قصہ جانے دیجئے آپ اپنی نئی عبارت مندرجہ ذیل سامنے رکھئے کہ: مولوی ثناء اللہ کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ وہ اس سلسلہ کے خلاف جو عقائد رکھتے ہیں وہی عقائد ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں تو ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ (الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۴ء ص ۳)

سیٹھ صاحب! اگر آپ کی اس دعوت میں کچھ صداقت ہے تو آپ یہ رقم موعودہ دہلی امرتسر یا لاہور کے کسی معتبر آدمی کے پاس امانت رکھوا دیں بایں شرط کہ میں (ثناء اللہ) تحریر بالا کے مطابق حلف اٹھا جاؤں تو روپیہ مجھ کو مل جائے اس کے بعد بٹالہ (تحصیل قادیان) امرت سر یا لاہور جو شہر آپ معین کریں میں وہاں پہنچ کر حلف اٹھا لوں گا۔ انشاء اللہ۔ بس آپ دیر نہ کیجئے میں مرزا صاحب کے الفاظ میں آپ کو تنبیہ کرتا ہوں لعنت اللہ علی من تخلف (اہل حدیث امرتسر ۲۳ جون ۱۹۴۴ء ص ۵)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

اخبار اہل حدیث کے متعدد پرچے قادیان میں تو جاتے ہی ہیں، سیٹھ صاحب کو بھی یہ خاص پرچہ سکندر آباد بھیج دیا گیا۔ اسکے بعد ہم منتظر تھے کہ رقم مذکور (۲۱ ہزار) کسی معتبر شخص کے پاس رکھوا کر ہم کو حلف اٹھانے کیلئے بلایا جائے گا اور ہم مندرجہ بالا الفاظ میں حلف اٹھا کر یہ حقیر رقم وصول کرلیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیٹھ صاحب کو بذریعہ خط بھی توجہ دلائی مگر سیٹھ صاحب نے بجائے رقم موعودہ رکھوانے کے اور دعوت دینے کے دوسرا پہلو اختیار کیا۔ یعنی الفضل ۸ ستمبر ۱۹۴۴ء میں پھر ایک انعامی چیلنج شائع کر دیا جس میں اپنے پہلے چیلنج اور ہمارے جواب کا مطلق کوئی ذکر نہیں کیا، گویا جواب ہی نہیں دیا۔ اس کی دو وجوہات ہیں۔

اول سیٹھ صاحب بوڑھے ہیں، کان سے بہرے ہیں۔ ان کے سر پر قادیان کے ایک دو پولیٹکل ایجنٹ بشکل مبلغ بیٹھے رہتے ہیں، جو کان بھرتے رہتے ہیں۔ چند روز گزرنے کے بعد کوئی مضمون لکھ کر سیٹھ صاحب کی طرف سے بھجوا دیا کرتے ہیں۔ بس یہ ہے ان کے پہلو بدلنے کی حقیقت۔

پہلو بدلنے کی دوسری وجہ یہ ہے کہ ہم نے مذکورہ پرچہ اہل حدیث میں سیٹھ صاحب اور تمام قادیانی امت سے ایک مطالبہ کیا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں۔

> میرا مطالبہ: بھی سنیئے اس فیصلہ حلف کے بعد میں آپ سے اور آپ کی ساری جماعت سے مطالبہ کرونگا کہ آپ لوگ جو آج کل خلیفہ قادیان کے مصلح موعود ہونے کا ڈھنڈورہ شہر بشہر پیٹ رہے ہیں جناب مرزا متوفی نے ضمیمہ انجام آتھم صفحہ ۱۵ پر جس چوتھے بیٹے کو مصلح موعود لکھا ہے وہ کون ہے اور کہاں ہے۔ میرا یہ مطالبہ پورا کرنے والے کو لدھیانہ میں بطور انعام حاصل کیا ہوا تین سو روپیہ واپس دیا جائے گا۔ (اہل حدیث ۲۳ جون ۱۹۴۴ء ص ۵)۔

مولانا امرتسری فرماتے ہیں چونکہ یہ کام قادیانی جماعت پر مشکل بلکہ محال ہے اس لئے آپ نے ہمارے جواب کو لاجواب سمجھ کر چھوا بھی نہیں۔

سیٹھ صاحب! دنیا چند روزہ نہیں بلکہ چند سانس ہے، بلکہ کسی سانس کا بھی یقین نہیں۔ آپ کب تک قادیانی بھول بھلیوں میں پھنسے رہیں گے اور اپنے مبلغین کو پھنسائے رکھیں گے، کیوں سیدھی سڑک پر نہیں آ جاتے۔ آپ حلف دیجئے ہم حلف اٹھانے کو تیار ہیں۔ ہمارا مطالبہ پورا کیجئے پس زیادہ باتوں کی ضرورت نہیں:

نہ دے نامے کو اتنا طول غالب مختصر لکھ دے
کہ حسرت سنج ہوں عرض ستم ہائے جدائی کا

(اہلحدیث امرتسر ۱۵۔۲۲ ستمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲۶ رمضان ۳ شوال ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۳۷۔۳۸ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی تلون

لا تدوم علی حال تکون بها
کما تلوّن فی اثوابہا الغول

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ درج بالا شعر میں عرب کا شاعر اپنی محبوبہ کی تلون مزاجی کا ذکر کرتا ہوا کہتا ہے کہ وہ کبھی ایک بات پر قائم نہیں رہتی، جنگلی چھلاوے کی طرح مختلف شکلیں بدلتی رہتی ہے۔

محبوب اور معشوق کے لئے یہ وصف حسن رکھتا ہے، مگر کسی مذہبی جماعت اور مذہبی اشخاص کے لئے نہایت قبیح ہے۔ جو لوگ مذہبی کاموں میں اس قسم کی تلون مزاجی کریں ان کا اعتبار نہیں رہتا۔ قادیانی جماعت اپنے نبی کی متبع ہے اس لئے لازمی ہے کہ اس میں بھی وہ وصف پایا جائے جو متوفی مرزا غلام احمد میں تھا۔ بات کہہ کر پھر جانا اور وعدہ کر کے مکر جانا، یہ معشوقانہ انداز متبوع اور تابع دونوں میں پایا جاتا ہے۔ میں سچ کہتا ہوں اور اپنے دعوی پر شہادات رکھتا ہوں کہ میں قادیانی وعدے سنتے سنتے اس حد تک پہنچ گیا ہوں کہ میرے منہ سے یہ شعر بے ساختہ نکلتا ہے:

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۹۰۲ء میں ایک کتاب اعجاز احمدی لکھی اس میں مجھے دعوت دی کہ میں قادیان پہنچ کر آپ کی پیش گوئیوں پر گفتگو کروں۔ جب میں حسب دعوت مرزا غلام احمد صاحب ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ گیا تو فوراً معشوقانہ انداز میں مجھے فرمایا:

میں تم سے مباحثہ نہیں کر سکتا کیونکہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ علماء سے بحث نہیں کرونگا (حالانکہ یہ بھی غلط ہے اور بالکل غلط)

یہ تو متبوع کے وعدے کی مثال ہے۔ اب تابعین کی مثال بھی سنئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹۲۲ء میں میں حیدرآباد دکن گیا تھا۔ وہاں قادیانی خیالات کا ذکر وعظوں میں ہوتا رہا۔ وہاں کی قادیانی جماعت میں سیٹھ عبداللہ الہ دین بڑے سید ھے سادھے بزرگ ہیں، انہوں نے اشتہار دیا کہ میں اپنے عقائد کی تصدیق پر اور مرزا صاحب کے عقاید کی تکذیب پر حلف اٹھاؤں۔ اس کے بعد سال تک زندہ رہوں تو دس ہزار روپیہ وہ مجھے انعام دیں گے۔ میں نے وہیں جواب شائع کر دیا کہ دس ہزار روپیہ آپ اپنے پاس رکھیں مجھے اس کی حاجت نہیں ما آتانی اللہ خیراً ہاں یہ لکھ دیں اور اپنے خلیفہ سے بھی اس کی منظوری لے دیں کہ اگر میں حلف کے بعد سال تک زندہ رہا تو آپ اور خلیفہ قادیانی، قادیانی نبی کو چھوڑ کر میرے ساتھ ہو جائیں گے۔

اس شرط کو خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) نے ماننے سے انکار کر دیا بلکہ سیٹھ صاحب کو بھی ماننے سے منع کر دیا۔ اس کا مفصل ذکر ایک رسالہ کی صورت میں ملتا ہے جس کا نام ہے: قادیانی حلف کی حقیقت۔ اس کو انجمن اہل حدیث سکندرآباد نے شائع کیا تھا

اس کے بعد قادیانی تلون مزاجی نے دوسرا رنگ دکھایا۔ یعنی سیٹھ عبداللہ الہ دین نے اخبار الفضل قادیان ۱۱ جون ۱۹۴۴ء میں یہ اعلان شائع کیا کہ مولوی ثناء اللہ اپنے ان عقاید پر جو وہ احمدیوں کے خلاف رکھتے ہیں، حلف اٹھائیں تو ۲۱ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

اس کے جواب میں ۲۳ جون ۱۹۴۴ء کے اہل حدیث امرتسر میں، میں نے قبولیت کا اعلان شائع کر دیا۔ میری اس قبولیت پر انعامی رقم امانت رکھنے کی بجائے قادیانی محبوب نے پھر رنگ بدلا، یعنی الفضل ۱۲ستمبر ۱۹۴۴ء میں مولوی اللہ دتہ قادیانی نے سیٹھ عبداللہ صاحب کی وکالت میں ایک مراسلہ میرے نام شائع کیا جس کا مضمون یہ ہے کہ میں موکد بعذاب حلف اٹھاؤں اور سال تک انتظار کروں۔ ایک سال کے اندر مر جاؤں تو جھوٹا ٹھہروں، سال گزرنے بعد زندہ رہوں تو انعام پاؤں۔

اس امر کی شرائط طے کرنے کے لئے مولوی اللہ دتہ صاحب، سیٹھ مذکور کی طرف سے امرتسر آئیں گے۔

میں کہتا ہوں بہت اچھا آیئے تشریف لایئے۔ میری طرف سے منشی محمد عبد اللہ صاحب معمار مصنف محمد یہ پاکٹ بک وکالۃً گفتگو کریں گے۔ گفتگو مندرجہ ذیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امور پر ہوگی:

اول: الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۴ء میں شائع شدہ سیٹھ عبداللہ کا چیلنج اور اہل حدیث ۲۳ جون میں شائع شدہ مولوی ثناء اللہ کا جواب کیوں چھوڑا جائے۔

دوم۔ منکر رسالت یا منکر دعوی ملہم کو حلف دینے کا ثبوت کتاب وسنت میں کہاں ہے

سوم: سال کی مدت کا ثبوت کہاں ہے۔

چہارم: سال گزر جانے پر حلف اٹھانے والے فریق کو کیوں سچا نہ مانا جائے۔

پنجم: اگر سچا ہے تو اس کے ہاتھ پر بیعت کیوں نہ کی جائے۔

یہ امور زیر بحث ہوں گے۔ پس آپ یا آپ کے وکیل امرتسر میں ڈاکٹر منیر امیر جماعت احمدیہ کے مطب میں (جو دفتر اہل حدیث کے قریب ہی ہے) بیٹھ کر گفتگو کریں ان دونوں صاحبوں کو اختیار ہوگا کہ یہ گفتگو خاص مجلس میں کریں یا عام میں۔ ہاں جو شرط طے ہو جائے وہ دونوں کے دستخطوں سے قلم بند ہو جائے۔

کیا قادیانی حضرات وعدہ پورا کریں گے؟

ہم اپنا خیال ظاہر کئے دیتے ہیں کہ نہیں کریں گے۔ کیوں؟ مرزا غالب اس کے جواب میں کہتا ہے

تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

نوٹ۔ قادیانی نبی کی غلط بیانی پر حلف اٹھانا میرے لئے کوئی نئی بات نہیں (قادیان کے جلسہ اسلامیہ میں) ایک دفعہ قادیانیوں نے مجھے حلف اٹھانے پر دوسو روپیہ انعام دینے کا چیلنج کیا۔ بلکہ منشی قاسم روپیہ لینے کے لئے گھر بھی چلے گئے۔ مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی نے مجھے مشورہ دیا کہ روپے کا خیال بھی مت کرو اور بغیر روپیہ لئے حلف اٹھالو۔ چنانچہ میں نے حلف اٹھائی کہ:

مرزا صاحب اپنے دعوی میں سچے نہ تھے۔

جس کا ذکر الفضل قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں درج ہے۔

اس کے بعد پھر کسی تقریب پر اخبار اہل حدیث امرتسر میں اس مضمون پر حلف اٹھائی پھر اسی مضمون کو اشتہار کی صورت میں بھی شائع کر دیا جس کی سرخی ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدا کی قسم مرزا صاحب اپنے دعوی الہام میں صادق نہ تھے

اس کے باوجود سیٹھ عبداللہ الہ دین کا ان حلفوں کو بھول جانا اور نئے حلف کا تقاضا کرنا بالکل دفع الوقتی یا بالفاظ دیگر تلون مزاجی ہے جس کی تہ میں یہ راز ہے کہ اپنے حلقہ کے لوگوں کو کسی نئے شغل میں رکھا جائے اور یہ شہرت دی جائے کہ دیکھو ہمارا عقیدہ ایسا صحیح ہے کہ مخالف باوجود انعام کثیر کے حلف اٹھانے پر جرأت نہیں کرتا۔ یہ ہماری سچائی کا ثبوت ہے۔

میں کہتا ہوں یہ سچائی کا ثبوت نہیں بلکہ کسی اور وصف کا ثبوت ہے جس کا ذکر حدیث شریف اذا لم تستحی فا صنع ما شئت میں آیا ہے۔ میں چونکہ اپنے دعوی پر پختہ ہوں، میں دیکھتا ہوں کہ خدا نے اس میں میری بار بار مدد کی ہے، اور کر رہا ہے، اس لئے میں بغیر کسی اینچ پیچ کے آج پھر وہی اپنا حلف شائع کرتا ہوں:

خدا کی قسم مرزا صاحب قادیانی اپنے دعوی نبوت و الہام میں صادق نہ تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ ستمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۱۰ شوال ۱۳۶۳ھ ص ۴۔۵)

مرزا صاحب کا حسب نسب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ہر تحریر اور ہر دعوی اپنے اندر دو رنگی بلکہ سو رنگی رکھتا ہے۔ اسی دو رنگی سے آپ کے اتباع میں یہ شگاف پیدا کر دیا ہے کہ وہ دو گروہوں (لاہوری اور قادیانی) میں منقسم ہو گئے ہیں۔ لاہوری مرزا صاحب قادیانی سے نبوت کی نفی کرتے ہیں۔ مرزا صاحب صاحب کے کلام کو اپنے دعوی کے ثبوت میں پیش کرتے ہیں۔ قادیانی اثبات نبوت کرتے ہیں۔ وہ بھی ممدوح ہی کے کلام کو پیش کرتے ہیں۔ آج ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حسب نسب کے متعلق ایک مضمون الفضل سے نقل کرتے ہیں جو قادیانی جماعت کے ایک معزز رکن (ڈاکٹر میر محمد اسماعیل ماموں خلیفہ قادیان مرزا محمود) کا لکھا ہوا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج تک ناظرین سنتے آئے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی، مغل تھے۔آپ کے گاؤں کواسی بناپر قادیان مغلاں کہا جاتا تھا۔ ڈاکٹر اسماعیل صاحب نے نیاانکشاف کیاہے کہ مرزا صاحب مغل نہ تھے بلکہ پٹھان تھے۔آپ کا یہ مضمون دیکھنے سننے کے قابل ہے، اس لئے ہم اس کو نقل کرتے ہیں۔ ناظرین بغور پڑھیں اور قادیانی محققین کی داد دیں اسکے بعد ہمارا جواب بھی پڑھیں۔ڈاکٹر اسماعیل صاحب لکھتے ہیں

سوال ۔محمود آباد جہلم کے ایک دوست دریافت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود مرزا صاحب تو سلمان فارسی کی آل سے ہیں بنی فاطمہ میں سے کس طرح ہو سکتے ہیں۔ سلمان فارسی کس قوم میں سے تھے۔

جواب: حضرت مسیح موعود (مرزا) سلمان فارسی کی نسل میں سے نہیں ہیں۔ آنحضرتﷺ نے صرف یہ فرمایا تھا کہ:

جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا (۱) تو اہل فارس میں سے ایک شخص یعنی فارسی الاصل انسان اسے ثریا سے زمین پر واپس لائے گا ۔ اور ساتھ ہی سلمان فارسی پر ہاتھ رکھ کر ارشاد فرمایا کہ وہ انسان ان لوگوں میں سے ہوگا۔

اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ سلمان فارسی کی اپنی اولاد میں سے ہوگا بلکہ یہ مراد ہے کہ جس طرح سلمان فارسی اہل عرب میں سے نہیں ہیں بلکہ فارس والوں میں سے ہیں اسی طرح مسیح موعود بھی عرب نہ ہوگا بلکہ فارس والوں میں سے ہوگا

اہل فارس ہونے سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے قدیم بزرگ یا اصل ان لوگوں میں سے تھی جو فارس کے متوطن تھے ...

اور مراد اس حدیث سے یہ ہے کہ جس طرح سلمان فارس کے رہنے والے ہیں اسی طرح مورث اعلی (۲) حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے بھی ملک فارس کے رہنے والے ہوں گے۔

اب رہا یہ سوال کہ حضور بنی فاطمہ بھی ہیں، یہ اس طرح سے ہے کہ حضور کی بعض دادیاں سادات میں سے تھیں، اس وجہ سے آپ بحیثیت نسل بنو فاطمہ سے بھی تعلق رکھتے ہیں کیونکہ سیدوں کی نسل آنحضرتﷺ کے کسی لڑکے کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معرت نہیں چلی تھی بلکہ ایک لڑکی حضرت فاطمہ کی وساطت سے چلی تھی۔ پس جب اور بنی فاطمہ سید کہلاتے ہیں اسی طرح حضرت مسیح موعود بھی سید کہلا سکتے ہیں اور وہ جو مہدی کیلئے بعض احادیث میں آیا ہے کہ وہ بنی فاطمہ میں سے ہوگا وہ بات حضور میں پوری ہوجاتی ہے۔

سوال ۲: نبی ہونے کی رو سے مسیح موعود تو سید ہیں مگر سادات خاندان میں سے نہیں ہیں۔ اگر حضور خاندان سادات میں سے ہوتے تو اپنے نام کے پہلے بجائے میرزا کے سید ضرور لکھا کرتے۔

جواب: یہ صحیح ہے کہ بحیثیت نبی ہونے کے حضور سید بمعنی سردار ہیں اور عرفاً سادات کے خاندان سے نہیں ہیں لیکن آل رسول یا بنی فاطمہ ضرور ہیں کیونکہ بعض سید عورتوں کی وجہ سے آپ نے آنحضرت ﷺ کا خون اور اثر اپنے اندر لیا ہے لیکن نسباً چونکہ دنیا کے خاندان نرینہ لائن پر چلتے ہیں اس وجہ سے آپ نے بھی اپنے تئیں اپنے آباء کی طرف ہی منسوب کیا ہے نہ کہ امہات کی طرف۔

سوالات کے جواب کے بعد میں یہ بتاتا ہوں کہ مرزا صاحب کو الہاماً معلوم ہوا تھا کہ حضور مغل بھی نہیں ہیں میرزا کا لفظ عزت وتکریم کے طور پر حضور کے آباء واجداد کو بادشاہان وقت کی طرف سے ملا ہوا تھا نہ یہ کہ حضور خاندان مغلیہ میں سے تھے۔ چنانچہ حضور نے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے:

کہ ان تمام کلمات الہیہ سے ثابت ہے کہ اس عاجز کا خاندان دراصل فارسی ہے نہ مغلیہ نہ معلوم کس غلطی سے مغلیہ خاندان کے ساتھ مشہور ہوگیا۔

اب یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ حضور اپنی اصلیت کے لحاظ سے ملک فارس سے تعلق رکھتے ہیں، مگر اسے ذات یا قوم نہیں کہا جاتا۔ اور الہام الٰہی نے یہ بتایا کہ آپ مغل نہیں ہیں، پھر آپ کی ذات کیا ہوئی؟

اس سوال کے جواب میں میں خود کچھ مدت سرگرداں رہا اور آخر یہ سمجھ میں آیا کہ جب الہام الٰہی نے مغل ہونے کی نفی کی ہے تو ضرور ہے کہ الہام الٰہی ہی حضور کی ذات بتائے اور کوئی نہیں بتا سکتا۔ اسکے بعد میں اس معاملہ کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نسبت الہامات کی پڑ تال کرتا رہا اور اشارۃ النص کے طور پر یہ معلوم کیا کہ حضرت مسیح موعود کے فرزند موعود کا نام خدا کی وحی میں کلمۃ اللہ خان ، اور شادی خان ، رکھ کر کلام الہٰی نے یہ اشار کر دیا ہے کہ حضور کی ذات دراصل پٹھان ہے (جو بنی اسرائیل ہی کی ایک شاخ ہے) اور مزید غور کرنے پر معلوم ہوا کہ دو اور قرینے بھی اس بات کی تائید میں موجود ہیں ایک یہ کہ حضور کی دونوں لڑکیاں منشائے الہٰی کے ماتحت پٹھانوں میں بیاہی گئیں ہیں گویا خداتعالی نے حضور کی لڑکیاں حضور کے اپنے اصلی اہل کفو میں دلوائی ہیں بلکہ دو بیٹے بھی ۔ اور جیسے کہ خان سے مخاطب کرنا الہٰی قول تھا اسی طرح پٹھانوں سے لڑکیوں کا رشتہ کرانا الہٰی فعل ہے۔

دوسرا تائیدی قرینہ یہ ہے کہ حضور (مرزا قادیانی) کے خاندان میں پٹھانوں والی نمایاں خاصیتیں پائی جاتی ہے نہ کہ مغلوں والی ۔

مغل بادشاہوں کی بڑی مشہور خاندانی بات یہ ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کے جانی دشمن اور خون کے پیاسے ہوا کرتے تھے بلکہ اکثر باپ کے بھی۔ اور تخت پر بیٹھتے ہی پہلے اپنے خاندان کا صفایا کیا کرتے تھے اور اس کا نام انصاف تیموری رکھا ہوتھا۔

برخلاف اس کے پٹھان بادشاہ اپنے بھائیوں کو اپنا دست راست اور قابل تعظیم و محبت سمجھتے تھے۔ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے جس محبت اور عزت سے اپنے بڑے بھائی صاحب کو یاد کیا ہے اور حضور کی اولاد میں جس قدر بھائیوں کا آپس میں تعلق اور سلوک ہے وہ مغلیہ سلوک نہیں ہے، بلکہ پٹھانوں والا سلوک ہے حتی کہ مرزا سلطان احمد صاحب جو سوتیلے بھائی تھے ان کو بھی رام اور گرویدہ کر کے جنت میں پہنچا دیا۔ پس یہ سلوک قومی خاصیت کی طرف اشارہ کرتا ہے ان وجوہ سے میرا کچھ مدت سے یہی خیال ہے کہ ملک و وطن کے لحاظ سے آپ کی اصلیت فارس کی ہے اور نسب کے لحاظ سے آپ پٹھان ہیں ۔

اب مجھے دو اعتراضوں کا جواب دینا ہے۔ پہلا یہ کہ حضور کے الہامات میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا کا لفظ بھی آیا ہے اس کا جواب یہ ہے کہ یہ محض عرف کی پابندی ہے جو جس نام سے مشہور ہوتا ہے اسی نام اور عرف سے الہام میں بھی پکارا جاتا ہے لیکن خدا کی وحی نے حضور کو یہی بتایا ہے کہ آپ مغل نہیں ہیں۔

دوسرا اعتراض یہ ہے کہ خان کا لفظ بھی صرف اعزازی لفظ ہے جیسے مرزا کا۔ اس سے ذات کیوں کر ثابت ہوئی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ پرانے زمانہ میں تو خان کا لفظ اعزاز کا لفظ ہی تھا مگر اس زمانہ میں تو وہ پٹھان قوم کیلئے مخصوص ہوگیا ہے اور الہام بھی اسی زمانہ کا ہے نہ کہ قدیم زمانہ کا۔ پس موجودہ زمانہ کا الہام جسے خان کہے اس سے مراد ہم افغان یا پٹھان ہی لیں گے۔

غرض بنیاد اس سارے استنباط کی یہ ہے کہ حضور کو وحی الٰہی نے کہا ہے کہ آپ بنی فارس ہیں مگر بنی فارس ہونا نسباً کوئی ذات یا قوم نہیں ہے صرف اصلی اور قدیم ملک کی طرف نسبت ہے جیسے کسی کو ہندوستانی یا جاپانی کہنا۔ ساتھ ہی حضور کو وحی الٰہی نے سمجھا دیا تھا کہ تم مغل نہیں ہو۔،

اب ہم اپنے پاس سے حضور کی ذات یا قوم نہیں بتا سکتے جب وحی نے ہی انکار کیا ہے تو وحی الٰہی ہی صحیح قوم بھی بتا سکتی ہے اور وہ خان بتائی گئی ہے اور نہ صرف الٰہی قول سے ثابت ہے بلکہ کفو کے متعلق خدا کے فعل سے بھی ثابت ہے اور ایک بڑی قومی خصوصیت سے بھی ثابت ہے۔ ہاں اگر کسی دوست کے پاس کچھ دلائل اس کے برخلاف ہوں تو مہربانی کر کے آگاہ فرما کر مشکور کریں۔ (الفضل قادیان ۲۱ ستمبر ۱۹۴۴ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے اس مضمون میں بھی عجیب دورنگی دکھائی ہے۔ آپ کو خیال ہوا کہ میں شیخ محی الدین ابن عربی کی پیشگوئی کا مصداق ہوں جس میں شیخ موصوف نے ظاہر کیا کہ قیامت کے قریب جو آخری بچہ پیدا ہوگا وہ چین میں ہوگا اس کے بعد کوئی انسانی بچہ پیدا نہیں ہوگا یکون مولدہ بالصین ولغتہ لغت بلدہ اس کی پیدائش چین میں ہوگی اور اسکی زبان بھی چینی ہوگی۔ ..

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قوم مغل اور ترک سے ہوگا پھر اس پیش گوئی کو اپنے حق میں لگایا ہے (ملاحظہ ہو تریاق القلوب طبع اول۔ص ۱۵۸)۔

اس کے بعد جب آپ کو خیال ہوا کہ میں حدیث سلمان کا مصداق ہوں جس کے الفاظ یہ ہیں لوکان الدین عند الثریا لنالہ رجل من ابناء فارس۔ جسکا ترجمہ ڈاکٹر اسماعیل نے یوں کیا ہے:

جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو اہل فارس میں سے ایک شخص یعنی ایک فارسی الاصل انسان اسے ثریا سے زمین پر واپس لائے گا۔

یہ غلط ترجمہ کرنے سے مرزا صاحب قادیانی نے اور ان کے اتباع نے یہ ثابت کرنا چاہا کہ مرزا صاحب فارسی الاصل ہیں حالانکہ صحیح ترجمہ کرنے سے پہلے یہ دیکھنا چاہیے کہ حرف لو جو اس حدیث کے سر پر ہے اس کی اصل وضع ماضی کیلئے ہے نہ کہ مستقبل کیلئے قرآن مجید میں اس کی کئی ایک مثالیں ملتی ہیں۔ارشاد ہے

لوکان فیھما آلھۃ الااللّٰہ لفسدتا (الانبیاء:۲۲)

(یعنی اگر آسمان زمین میں متعدد معبود ہوتے تو دونوں برباد ہو گئے ہوتے)۔

چونکہ ان معنی سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کام نہیں بنتا تھا اس لئے انہوں نے اور ان کے مریدوں نے خلاف قاعدہ عربیت بجائے ماضی کے مستقبل کے معنی کر کے فارسی الاصل بنا دیا۔

ایک اور لطیفہ سنیئے ! مرزا غلام احمد صاحب کے بیٹے کتاب سیرۃ المھدی میں مرزا صاحب قادیانی کو برلاس کے خاندان سے بتاتے ہیں جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی، براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں کہ یہ مغل تھے۔

یہ سب کچھ جو ہو ہوا کر ڈاکٹر اسماعیل نے اپنی تحقیق یہ بتائی ہے کہ مرزا صاحب پٹھان تھے کیونکہ ان میں پٹھانوں کی علامت پائی جاتی ہے۔ وہ علامت اولاد کی باہمی محبت ہے۔ میں کہتا ہوں کہ یہ علامت ڈاکٹر اسماعیل صاحب کی تجویز کردہ ہے مرزا صاحب نے پٹھان قوم کی جو خاص علامت بتائی ہے وہ کچھ اور ہے وہ یہ ہے کہ ان میں جس لڑکے اور لڑکی کی باہمی نسبت ہو جاتی ہے وہ بسا اوقات آپس میں ملنا جلنا بھی شروع کر دیتے ہیں موصوف کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسا اوقات آبتنی مے شود (کتاب ایام الصلح فارسی)

یعنی قبل از نکاح منسوبہ لڑکیوں کو حملہ بھی ہو جاتا ہے

کیا ڈاکٹر اسماعیل صاحب یہ مخصوص علامت خاندان مرزائیہ کے افغانوں میں دکھا سکتے ہیں۔ ہمارا گمان ہے کہ نہیں۔

قادیان سے ایک کتاب احمدی جنتری شائع ہوئی تھی اس میں بھی مرزا صاحب کو خاندان مغلیہ سے لکھا تھا ہم سے کوئی پوچھے تو ہم یہ بات کہنے سے نہیں رکتے کہ مرزا صاحب قادیانی کے کمالات میں سے دو وصف تھے متضاد کلامی اور غلط بیانی۔

میرے محبوب کے دو ہی پتے ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء مطابق ۱۷ شوال ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۰ ص ۳۔۵)

مصلح موعود والا الہام پورا ہو گیا؟

ایں کرامت ولی ما چہ عجب گربہ شاشید گفت باراں شد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

خدا اس پیری مریدی کی غلط عقیدت کو دنیا سے اٹھا لے تو دنیا راستی سے بھر جائے۔ شعر مذکور پیری مریدی کی عقیدت کا مظہر ہے کسی پیر نے اپنا الہام ظاہر کیا تھا کہ کل بارش ہو گی۔ بارش تو نہ ہوئی پختہ مکان میں بلی نے پیشاب کر دیا۔ مریدوں نے اسی کو بارش قرار دے کر خوشی کا اظہار کیا۔ یہ شعر اسی مضمون کو ادا کر رہا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء جو ایک الہام شائع کیا تھا کہ میری اولاد میں ایک لڑکا مصلح موعود پیدا ہو گا جو ایسا اور ویسا ہو گا۔ اسیروں کو نجات دلائے گا اس کے کمالات کا شمار ہی کیا کانّ اللہ نزل من السماء۔ (گویا خدا آسمان سے اتر آیا)

اسی الہامی پیش گوئی کا ذکر کرتے ہوئے ۱۸۹۷ء میں ضمیمہ انجام آتھم میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لکھتے ہیں مصلح موعود لڑکا ان تینوں لڑکوں (محمود، بشیر، شریف) کے بعد پیدا ہوگا۔

مطلب یہ کہ ان تینوں میں سے کوئی بھی مصلح موعود نہیں ہے، بلکہ ان تینوں کے بعد چوتھا پیدا ہوگا۔

ہم فروری سن رواں سے آج تک لگا تار پوچھتے رہے کہ وہ چوتھا لڑکا جو مصلح موعود بننے والا تھا۔ کہاں ہے۔ احمدیت کی دونوں پارٹیاں اس کے جواب سے خاموش ہیں .. بہت اچھا ان کی مرضی جواب سے خاموش رہیں ہم تو یہی کہیں گے

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اخبار الفضل قادیان ۲۸ ستمبر ۱۹۴۴ء میں ایک مضمون نکلا ہے ممکن ہے کوئی ذکی الحس اس کو ہمارا جواب سمجھ لے۔

راقم مضمون نے کمال مریدانہ عقیدت مندی سے افریقہ کی بعض وحشی قوموں کا ذکر لکھا ہے جس میں بتایا ہے کہ وہ لوگ بالکل وحشت اور جہالت میں مبتلا تھے ہماری تعلیم سے وہ ہوش میں آ گئے۔ یہی معنی ہیں اسیروں کو رہائی دلانے کے۔

کیا اب بھی کسی کو شعر مذکور کا مصرع ثانی صادق آنے میں کچھ شبہ ہے، حالانکہ خود ہی لکھتے ہیں کہ وہ لوگ احمدیت کی وجہ سے قید بھی ہوئے مگر روحانی طور پر آزاد ہو گئے۔

ہم نے سمجھا تھا کہ افریقہ کی جنگ میں (جو حبشہ اور اٹلی کے درمیان ہوئی تھی) فریقین کے جو لوگ قید ہوئے تھے شاید وہ چھوٹ گئے ہوں مگر نہیں قادیان کا باوا آدم ہی نرالا ہے۔ یہاں اسیری کے معنی بھی اور ہیں اور آزاد کے معنی بھی اور۔ بہر حال ہمارا سوال حل نہیں ہوا۔ ناظرین کی خاطر ہم اپنا سوال پر دہراتے ہیں پس وہ غور سے سنیں:

ہم پوچھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے جو تین بیٹوں کے بعد چوتھا بیٹا مصلح موعود بتایا تھا وہ کون ہے اور کہاں ہے۔

اب ہم حوصلہ کرکے بتانے والے کے لئے ایک بہت بڑا انعام مقرر کرتے ہیں یعنی ایک روپئہ۔ قادیانی ممبرو! انعام کے لئے دوڑو بھاگو۔ کوئی مشکل کام نہیں۔ صرف نام بتا دینا کافی ہے، بشرطیکہ وہ ان تینوں کے بعد پیدا ہو۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ادا سے دیکھ لو جاتا رہے گلہ دل کا
بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

اعلان: مصلح موعود رسالہ چھپ گیا ہے جس میں اس پیش گوئی پر مفصل بحث کی گئی ہے ...جواب دینے والے کے لئے سو روپیہ انعام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲۴ شوال ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۱ ص ۴۔۵)

قادیان میں دواء اور شفاء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ایک زمانہ تھا کہ قادیان کی تحریک جدید میں یہ شعر لکھا جاتا تھا

چہ گوئم، با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

یہاں تک دعوی کیا جاتا تھا کہ طاعون کے مریض بھی قادیان میں آ جائیں تو اچھے ہو جاتے ہیں (دافع البلاء مصنفہ مرزا صاحب) اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام تھا انی احافظ کل من فی الدار (میں تیرے گھر کے رہنے والے سب لوگوں کو بیماریوں سے محفوظ رکھوں گا)۔

خدا جانے قدرت کو کیا ضد ہے کہ جو بات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے منہ سے نکلی قدرت نے اسکا جواب دیا۔

تقسیم بنگالہ کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب نے الہام شائع کیا کہ یہ تقسیم منسوخ نہیں ہوگی، البتہ بنگالیوں کی دل جوئی کی جائے گی۔

قدرت نے اس کے جواب میں شاہ جارج پنجم کو دہلی بھیج کر اس کی منسوخی کا اعلان کرا دیا۔

۲۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے الہام شائع کیا کہ حجاز میں جو ریل بن رہی ہے، یہ میری مسیحیت موعودہ کی دلیل ہے۔ (اعجاز احمدی)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قدرت نے کہا گو اس میں فائدہ عامہ ہے مگر مرزا قادیانی کی تردید کرنے میں اس سے زیادہ دینی فائدہ ہے، اس لئے قدرت نے حجاز ریلوے کو بند کرا دیا۔

ٹھیک اسی طرح قادیان کی دارالشفاء ہونے کی تردید آج کل خوب ہو رہی ہے۔ قادیانی نبوت کے خاندان کے ممبروں کی بیماری کا ذکر اخبار الفضل قادیان میں روزانہ چھپتا رہتا ہے۔ آج ہم بطور نمونہ یکم اکتوبر سے ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء تک نقل کرتے ہیں:

الفضل یکم اکتوبر۔ نواب محمد علی خان (داماد مرزا صاحب کلاں جو عرصہ سے بیمار چلے آئے ہیں ان کی بابت لکھتے ہیں) خدا کے فضل سے خون میں (جو پیشاب کے راستے آتا ہے) اب کمی ہے مگر درد زیادہ ہے۔

الفضل ۲۔ اکتوبر بوجہ تعطیل شائع نہیں ہوا۔

الفضل ۳۔ اکتوبر حضرت خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو پاؤں میں نقرس کا درد زیادہ ہے۔ بیگم مرزا بشیر احمد (ولد مرزا کلاں) کو دل کے دورہ کی تکلیف ہے اور بلڈ پریشر بھی کچھ بڑھ گیا ہے۔ صاحبزادی امۃ الوکیل کی طبیعت پھر زیادہ خراب ہو گئی ہے بخار بھی ہو گیا ہے اور کمزوری بھی زیادہ ہے اور ساتھ ہی بے چینی بھی۔

الفضل ۴۔ اکتوبر۔ حضرت خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) پر جمعہ و ہفتہ کی درمیانی رات دانت درد کا شدید ترین حملہ ہوا جو تقریباً چار سے پانچ گھنٹے تک رہا۔ ہفتہ کی صبح کو دائیں ٹخنے کے جوڑ پر درد نقرس کا حملہ ہوا جو رات کے آخری حصہ میں شدید ہو گیا۔ بیگم مرزا بشیر احمد کی طبیعت ابھی تک پوری صاف نہیں ہوئی۔

الفضل ۵۔ اکتوبر۔ حضرت خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی طبیعت ناساز ہے۔ صاحبزادی امۃ الوکیل کی طبیعت بدستور خراب اور تشویشناک ہے۔ اہلیہ مولوی عبد السلام بن حکیم نور الدین بعارضہ بخار بیمار ہیں۔

الفضل ۶۔ اکتوبر۔ حضرت خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے درد نقرس میں پہلے کی نسبت کمی ہے لیکن اب تک پاؤں پر بوجھ ڈال کر کھڑے نہیں ہو سکتے۔ زوجہ مرزا صاحب کلاں کی طبیعت بوجہ سر درد اور قبض ناساز ہے۔ صاحبزادی خلیفہ قادیان کے بخار میں کمی ہے لیکن ابھی حرارت ہو جاتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الفضل ۷۔اکتوبر۔حضرت خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے درد نقرس میں کمی ہے مگر پورے طور پر رفع نہیں ہوا گذشتہ رات سے گلے میں بھی تکلیف ہے۔زوجہ مرزا کلاں کو زکام کی شکایت ہے۔

الفضل ۸۔اکتوبر۔صاحبزادی امۃ الوکیل بدستور علیل ہے بخار اور بے چینی کسی قدر زیادہ ہے۔

الفضل ۹۔اکتوبر بوجہ تعطیل شائع نہیں ہوا۔

الفضل ۱۰۔اکتوبر۔حضرت خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو دانت درد کی تکلیف ہے۔پاؤں کے درد میں نسبتاً آرام ہے۔

الفضل ۱۱۔اکتوبر۔حضرت خلیفہ (محمود احمد) کی طبیعت دانت کے درد کی وجہ سے زیادہ خراب ہے اور حرارت بھی ہے۔زوجہ مرزا کلاں کو سر درد کی شکایت ہے۔صاحبزادی امۃ الوکیل کو ٹیکے لگائے جا رہے ہیں لیکن بخار اور بے چینی کی کیفیت وہی ہے۔

الفضل ۱۲۔اکتوبر۔حضرت خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو ابھی دانت درد کی تکلیف بدستور ہے اور بخار بھی ہے۔زوجہ مرزا کلاں کی طبیعت ناساز ہے سر درد اور نزلہ ہے۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ان واقعات ہائلہ اور امراض شتی کی وجہ سے ہمیں خاندان قادیان سے ہمدردی ہے مگر واقعات ہی کی بنا پر ہم مجبور ہیں کہ شعر مذکور کی ترمیم یا اصلاح یوں کریں جو بالکل صحیح ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
وبا بینی، خزاں بینی ،غرض دار الزیاں بینی

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۰۔اکتوبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲ ذی قعد ۱۳٦۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۲ ص ۵۔٦)

ناظرین اہل حدیث ہوشیار ہو جائیں

مرزائیت کا بم آتا ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

خلیفہ قادیان نے اپنے مریدوں کو سخت ہدایت کی ہے کہ وہ اپنے رشتہ داروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے گھر جائیں اوران کواحمدیت کی تبلیغ کریں اور کہہ دیں کہ :

اب مجھے یہاں سے مرکر ہی اٹھنا ہے ورنہ یا تم مجھ کو سمجھا دو کہ میں غلط راستہ پر ہوں یا تم خود سمجھ لو کہ تم غلط راستہ پر جا رہے ہو (الفضل ۲۰۔اکتوبر۱۹۴۴ء ص ۲)

ناظرین اہل حدیث مرزائیت کی اس تعلیم کو معمولی نہ سمجھیں بلکہ یوں سمجھیں کہ دشمن نے اپنے خیال میں ایک بم تجویز کیا جس کا توڑ ہمارے پاس بحمداللہ موجود ہے۔ جدید رسالہ مصلح موعود ہر ناظر اہل حدیث جس کو مرزائیوں سے رشتہ داری ہو یا نہ ہو وہ اس کے پاس آئیں یا نہ آئیں، خود مرزائیوں کو تلاش کرے جہاں کوئی مرزائی اسے ملے اس کو پکڑ کر محبت سے کہے کہ تم اپنے خلیفہ کی ہدایت کے مطابق ہم کو سمجھا دو کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ضمیمہ انجام آتھم میں جس چوتھے لڑکے کو مصلح موعود بتایا تا وہ کہاں ہے۔ جب تک وہ نہ بتائے اس کو چھوڑے نہیں ۔موعود لڑکے کا پتہ بتائے یا مرزائیت سے توبہ کرے۔ صحیح بتائے تو حسب اشتہار ایک سو روپیہ انعام بھی پائے زیادہ بحث مباحثہ کی ضرورت نہیں۔

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ نومبر ۱۹۴۴ء مطابق ۱۶ ذی قعد ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۴ ص ۶)

سکندر آبادی سیٹھ کو چیلنج

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب! آپ تو سیٹھ ہیں جو ہزاروں بانٹتے ہیں۔ ہم تو غریب آدمی ہیں ہم تو اتنا انعام تجویز کرتے ہیں جتنا ہم دے سکیں۔ یعنی یک صد چہرے دار۔ پس آپ ہماری جدید تصنیف (محمود مصلح موعود؟) کا جواب لکھ دیں یا لکھا دیں تو ہمارے اعلان کے مطابق یک صد چہرے دار ہم سے وصول کرلیں۔

اسی پرچے کے ساتھ رسالہ بھی بھیجا جاتا ہے۔ اخبار کی اشاعت کے بعد ۱۵ روز تک آپ کے جواب کا انتظار کیا جائے گا۔اس مختصر سے کام کے لئے یہ وقت کافی ہے جواب میں طول طویل بحث کی ضرورت نہیں ۔صرف یہ دکھا دینا ہوگا کہ حسب تحریر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ضمیمہ انجام آتھم چوتھا لڑکا کون ہے جو مصلح موعود بننے والا تھا

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۳ نومبر ۱۹۴۴ء مطابق ۱۶ ذی قعد ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۴ ص ۶)

مکذوبہ پیش گوئی، صادقہ کی شکل میں

قادیان سے ہم کو دو انعام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مدینہ شریف میں ایک شریف قوم رہتی تھی جس میں ایک بڑا وصف یہ تھا کہ وہ آدھی بات ظاہر کرتی اور آدھی کو چھپا جاتی، جس کے حق میں قرآن مجید میں آیت کریمہ تبدو نها و تخفو ن كثيرا (کچھ ظاہر کرتے ہو اور کچھ چھپا جاتے ہو) نازل ہوئی۔ اس قوم کا نمونہ جو صاحب دیکھنا چاہیں وہ قادیان میں دیکھ سکتے ہیں۔

قادیانی جماعت میں یہ خاص وصف ہے کہ وہ اپنے ناظرین کی آنکھوں پر مضبوط پٹی باندھ کر ان کو مغالطہ میں رکھتی ہے۔ اس کا فیصلہ ہم نہیں کرتے کہ علی ابصا ر هم غشا وة کا وصف لکھنے والوں میں ہے یا سننے والوں میں بھی ہے۔ آج جس مضمون کو ہم پیش کرتے ہیں وہ ہمارے دعوی کا ایک بین ثبوت ہے۔

اخبار الفضل قادیان کے ایک نامہ نگار وکیل صاحب نے موجودہ جنگ (جنگ عظیم دوم) کے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جو نہایت دلفریب ہے۔ اور عجیب پیرائے میں چراغ بکف داشتہ، مدینہ کی شریف قوم کی مثال دکھائی ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایک پیش گوئی سخت زلزلہ کے متعلق کی تھی۔ لکھا تھا کہ ظاہر تو اس سے مراد زلزلہ ہی ہے، مگر کوئی اور مصیبت بھی مراد ہو سکتی ہے۔

ہم اس وقت اس بحث میں جانا نہیں چاہتے کہ اس مرزائی پیش گوئی میں خاص زلزلہ (بھونچال) ہی مراد ہے یا کوئی اور مصیبت۔ بلکہ جو کچھ بھی مرزا غلام احمد صاحب خود یا الفضل کے نامہ نگار صاحب مراد لیں، ہم وہی مانے لیتے ہیں۔ اور اس کا جواب خود نہیں دیں گے بلکہ مرزا صاحب قادیانی کے کلام سے پیش کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ناظرین الفضل کے نامہ نگار وکیل صاحب کی وکیلانہ تحریر سنیں۔ آپ لکھتے ہیں:

تمام دنیا جو اس وقت اللہ تعالیٰ کی عبرت ناک سزا کا مورد بنی ہوئی ہے یہ آخر کیوں ہے۔

خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ

ما کنا معذّبین حتّی نبعث رسولا

جب خدا کی طرف سے شیطان اور اس کی ذریت سے جنگ چھڑی ہوئی ہو تو یہ (بغیر) الٹی میٹم دینے والے سفیر کے نہیں چھڑ سکتی۔ عذاب تو اس وقت موجود ہے۔ سوچنا چاہیے کہ وہ سفیر کہاں ہے۔

خدا کے برگزیدہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے آج سے ۳۸ سال پہلے اس عذاب کی ہو بہو تصویر الفاظ میں کھینچی ہے۔ اب جائے غور ہے کہ جب بالکل مطابق پیش گوئی وہ عذاب واقع ہو رہا ہے، تو یہی ماننا پڑے گا کہ اس کے موجبات بھی وہی ہیں جو پیش گوئی کرنے والے نے بیان فرمائے۔

میں یہاں اس پیش گوئی کے الفاظ حضور (مرزا قادیانی) کی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۵۷ سے نقل کر دیتا ہوں تا جس کے کان ہوں سنے، اور فائدہ اٹھائے۔ حضور (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں:

یاد رہے کہ خدا نے بھی عام طور پر زلزلوں کی خبر دی ہے۔ پس یقیناً سمجھو کہ جیسا کہ پیش گوئی کے مطابق امریکہ میں زلزلے آئے، ایسا ہی یورپ میں بھی اور نیز ایشیا کے مختلف مقامات میں آئیں گے۔ اور بعض ان میں قیامت کا نمونہ ہوں گے۔ اور اس قدر موت ہوگی کہ خون کی نہریں چلیں گی۔ اس موت سے پرند چرند بھی جان بر نہیں ہوں گے۔ اور زمین پر اس قدر سخت تباہی آئے گی کہ اس روز سے کہ انسان پیدا ہوا ہے ایسی تباہی کبھی نہیں آئی ہوگی۔ اور اکثر مقامات زیر و زبر ہو جائیں گے کہ گویا ان میں کبھی آبادی نہ تھی۔ اور اس کے ساتھ اور بھی آفات زمین و آسمان میں ہولناک صورت میں پیدا ہوں گی۔ یہاں تک کہ ہر ایک عقل مند کی نظر میں وہ باتیں غیر معمولی ہو جائیں گی اور ہیئت اور فلسفہ کی کتابوں کے کسی صفحہ میں ان کا پتہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ لگے گا۔ تب انسانوں میں اضطراب پیدا ہوگا کہ یہ کیا ہونے والا ہے۔
اور بہتیرے نجات پائیں اور بہتیرے ہلاک ہو جائیں گے۔
اور وہ دن نزدیک ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ دروازے پر ہے کہ دنیا ایک قیامت کا نظارہ دیکھے گی اور نہ صرف زلزلے بلکہ اور بھی ڈرانے والی آفتیں ظاہر ہوں گی۔ کچھ آسمان سے اور کچھ زمین سے۔
یہ اس لئے کہ نوع انسانی نے اپنے خدا کی پرستش چھوڑ دی اور تمام ہمت اور تمام خیالات سے دنیا پر ہی گر گئے۔
اگر میں نہ آیا ہوتا تو ان بلاؤں میں کچھ تاخیر ہو جاتی، پر میرے آنے کے ساتھ خدا کے غضب کے مخفی ارادے جو ایک بڑی مدت سے مخفی تھے، ظاہر ہو گئے۔ جیسا کہ خدا نے فرمایا

ما کنّا معذّ بین حتّی نبعث رسو لا

اور توبہ کرنے والے ایمان پائیں گے اور وہ جو بلا سے پہلے ڈرتے ہیں، ان پر رحم کیا جائے گا۔
کیا تم خیال کرتے ہو کہ تم ان زلزلوں سے امن میں ہو گے، یا تم اپنی تدبیروں سے اپنے تئیں بچا سکتے ہو۔ ہرگز نہیں۔ انسانی کاموں کا اس دن خاتمہ ہوگا۔
یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے اور تمہارا ملک محفوظ رہیگا۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شائدان سے زیادہ مصیبت کا نمونہ دیکھو گے۔
اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔
میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھائے گا جس کے کان سننے کے ہوں سنے کہ وہ وقت دور نہیں۔
میں نے کوشش کی کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ یہ ضروری تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوں۔ میں سچ کہتا ہوں کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آجائے گا اورلوط کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔توبہ کرو، تا تم پر رحم کیا جائے جو خدا کو چھوڑتا ہے وہ ایک کیڑا ہے نہ کہ آدمی اور جو اس سے نہیں ڈرتا وہ مردہ ہے نہ کہ زندہ۔

(الفضل قادیان ۱۵۔اکتوبر ۱۹۴۴ء ص ۶۔۷)

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ہے نامہ نگار مذکور کی ساری کوشش۔کس ہوشیاری سے اپنے ناظرین کے ذہن نشین کرتے ہیں کہ اس وقت دنیا میں جنگ کی صورت میں جو کچھ ہو رہا ہے مرزا صاحب قادیانی کا بتایا ہوا ہے۔

نامہ نگار چونکہ وکیل ہیں اس لئے جواب دینے سے پہلے میں ایک عدالتی مثال پیش کرتا ہوں۔

مدعی دعوی کرتا ہے کہ زید نے مجھ سے سو روپیہ یکم جنوری ۱۹۴۴ء کو قرض لیا تھا قرضدار کی رسید اور شہادت بھی پیش کرتا ہے۔

وکیل صاحب بھی دھواں دھار تقریر کر کے حاکم کے ذہن نشین کرتے ہیں کہ میرے موکل کا دعوی ثابت ہے۔اس لئے ڈگری ملنی چاہیے۔

مدعا علیہ نہایت متانت کے ساتھ شہادت کا بیان اور وکیل کی تقریر سنتا ہے۔

حاکم جب اس کی طرف خود متوجہ ہو کر جواب پوچھتا ہے تو وہ چپکے سے مدعی کی نوشتہ رسید مورخہ یکم فروری ۱۹۴۴ء پیش کر کے کہتا ہے کہ حضور یہ ملاحظہ فرمالیں۔

مدعی تو جانتا ہی تھا کہ اس نے رسید دی ہوئی ہے،مگر وکیل صاحب اس رسید کو دیکھ کر حیرت زدہ ہو کر کمال ایمان داری سے گویا ہوتے ہیں کہ میرے موکل کا دعوی صحیح نہیں۔اس نے مجھ سے اس رسید کا ذکر کیا ہوتا تو میں آج یہ مقدمہ لے کر شرمندہ نہ ہوتا۔

ناظرین اس مثال کو سامنے رکھ کر مرزا صاحب قادیانی کا بیان سنئے جو غالباً نامہ نگار مذکور کی نظر سے اوجھل رہا ہے یا دانستہ انہوں نے نظر انداز کر دیا ہے۔بہر حال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی کا بیان درج ذیل ہے۔آپ اس زلزلہ کا زمانہ اور مقام دونوں بتاتے ہیں، مرزا صاحب قادیانی مذکورہ پیش گوئی کا مفصل ذکر کر کے فرماتے ہیں:

اب ذرا کان کھول کر سن لو کہ آئندہ زلزلہ کی نسبت جو میری پیش گوئی ہے اس کو ایسا خیال کرنا کہ اس کے ظہور کی کوئی بھی حد مقرر نہیں کی گئی، یہ خیال سراسر غلط ہے کہ جو محض قلت تدبر اور کثرت تعصب اور جلد بازی سے پیدا ہوا ہے کیونکہ بار بار وحی الٰہی نے مجھے اطلاع دی ہے کہ وہ پیش گوئی میری زندگی میں اور میرے ہی ملک میں اور میرے ہی فائدہ کے لئے ظہور میں آئے گی۔(ضمیمہ براہین احمدیہ جلد پنجم۔ص ۹۷)

ناظرین ملاحظہ فرمایئے زلزلہ کی پیش گوئی کو جنگ یورپ پر چسپاں کرنا بحالیکہ نہ مرزا صاحب قادیانی اس وقت زندہ ہیں، نہ یہ جنگ مرزا صاحب کے ضلع گورداسپور یا ملک پنجاب میں ہے۔ بالکل اس شعر کا مصداق ہے

چہ خوش گفت سعدی در زلیخا
الا یا ایها الساقی ادر کاسا و ناولها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ نومبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲۳ ذی قعد ۱۳۶۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۵ ص ۴۔۶)

قادیان سے ہم کو دو انعام

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی کبھی کبھی ہم کو انعام دیا کرتے ہیں۔ ۱۹۱۲ء میں تین سو روپیہ لدھیانہ میں انعام دیا تھا، اس کے بعد خاموشی رہی۔

۲۲۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء کو تقسیم انعام کا پھر ولولہ اٹھا۔ اخبار الفضل کے مذکورہ پرچے (یعنی الفضل مورخہ ۱۵۔اکتوبر ۱۹۴۴ء) میں ہمارے لئے دو انعام تجویز ہوئے ہیں۔ رقم قلیل ہے، مگر خیر انعام دینے والے کی حیثیت اتنی ہی ہوگی۔ پانچ پانچ روپئے کے دو انعام رکھے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اول سائل احمد علی سیالکوٹی کہتے ہیں کہ تم (اہل حدیث) نے جولکھا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام تھا کہ تقسیم بنگالہ منسوخ نہیں ہوگی، اگر یہ مضمون دکھا دوتو پانچ روپیہ انعام پاؤ۔

دوم، قادیان میں طاعون کے متعلق پرچہ (اہل حدیث) ۲۰۔اکتوبر ۱۹۴۴ء میں جودعوی کیا ہے وہ دکھادو، توپانچ روپیہ انعام پاؤ۔

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری فرماتے ہیں؛

سردست ہم ایک حوالہ پیش کرتے ہیں۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے حقیقۃ الوحی میں صفحہ ۲۹٦ پر تقسیم بنگالہ کی بحالی کوالہامی بتایا ہے۔پس اس حوالہ کو دیکھ کر پانچ روپیہ کامنی آرڈر بھیج دیں۔

ہم دوسرا حوالہ پیش کرکے دوسراانعام بھی حاصل کرینگے۔انشاءاللہ۔خدانہ کرے کہ آپ بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی طرح ایک لاکھ پندرہ ہزارانعام (اعجاز احمدی میں) کا وعدہ کرکے پھر جائیں جس پر مجھے کہنے کا موقع ملے

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰نومبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲۳ ذی قعد ۱۳٦۳ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۵ ص ٦)

مصلح موعود کے دوجھوٹ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور سخت شا کی ہیں کہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے دوجھوٹ بولے ہیں۔مولوی محمد علی صاحب، خلیفہ صاحب قادیان سے پوچھتے ہیں کہ تم جوکہتے ہوکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے دعوی نبوت کیا تھایا غیراحمدیوں کا کافرکہاتھاوغیرہ، یہ مرزاصاحب قادیانی کے حق میں جھوٹ ہے۔

اس سوال کو بارہا دہرایا اوردہراتے چلے جارہے ہیں اورسوال پرسوال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرر ہے ہیں۔ ہمیں ان دو جھوٹوں سے کوئی سروکار نہیں: محتسب را درون خانہ چہ کار ہم تو صرف یہ پوچھتے ہیں اور دونوں صاحبوں سے عرصہ دراز سے پوچھ رہے ہیں اب پھر دونوں کو ایک ہی صف میں کھڑا کر کے پوچھتے ہیں کہ مہربانی کر کے اپنے اختلافات کو الگ رکھو اور ہمارے سوال کا جواب دو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۵ پر جس چوتھے بیٹے کو مصلح موعود قرار دیا تھا وہ چوتھا بیٹا کہاں ہے؟

دونوں صاحب مل کر اس سوال کو حل کیجئے۔ یہ سوال کسی خاص فریق پر نہیں ہے، بلکہ آپ دونوں پر ہے۔

ایسا موعود بیٹا جس نے باپ کی پشت سے اور ماں کے پیٹ سے بھائیوں کو آواز دی تھی کہ میں عنقریب تمہارے بعد آتا ہوں۔ اسکا نام ونشان کیوں نہیں بتایا جاتا۔ آخر وہ پیدا ہوا کہ نہیں۔ کیا پیدا ہو کر مر گیا، یا کیا ہوا؟

جو کچھ ہوا ہو ہمیں اس کی اطلاع دیجئے تا کہ ہماری تسلی ہو۔

ایک فریق خود مصلح موعود بنتا ہے دوسرا اس کو اس دعوی میں جھوٹا کہتا ہے۔ ہم خاموشی سے دونوں کی باتیں سنتے ہیں اور دل میں سوچتے ہیں کہ الٰہی ان کو کیا ہو گیا کہ ہماری طرف توجہ ہی نہیں کرتے حالانکہ ہمیں دونوں سے مساوی نسبت ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ نومبر ۱۹۴۴ء مطابق ۳۰ ذی قعد ۱۳۶۴ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۶ ص ۴)

قادیانی پیش گوئیوں کی حقیقت

خلیفہ قادیان کے الفاظ میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

کسی نجومی نے کسی عورت کا پیٹ ابھرا ہوا دیکھ کر بچہ پیدا ہونے کی پیش گوئی کی تھی اور کہا تھا کہ ہوسکتا ہے کہ لڑکا پیدا ہو، اور ممکن ہے کہ لڑکی پیدا ہو۔

ایسی پیش گوئیوں کو جو اپنے اندر دونوں پہلو رکھتی ہیں کون جھوٹا کہہ سکتا ہے کیونکہ وہ اس شعر کی مصداق ہوتی ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

اسی طرح بڑے مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیاں بھی گول مول ہوتی تھیں۔ مثلاً

دو بکریاں ذبح کی جائیں گی،
یا، بڑے بڑے لوگ قبروں میں چلے جائیں گے،
یا، میں سوتے سوتے جہنم میں پڑ گیا۔ وغیرہ وغیرہ

اس لئے ان کی کوئی مثال بتانے کی ضرورت نہیں مگر آج ہم دکھاتے ہیں کہ خود خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) بھی مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئیوں کو ایسی ہی گول مول بتاتے ہیں۔ اخبار الفضل کا مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ ہو:

آنرایبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے عرض کیا کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ میرے ذریعہ اسلام کو جو غلبہ حاصل ہوگا وہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے گی (تذکرۃ الشہادتین۔ ص ۶۵) اس سے مراد آیا جسمانی غلبہ ہے یا روحانی؟

حضرت امیر المومنین (خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد) نے فرمایا اس غلبہ سے جسمانی غلبہ بھی مراد ہوسکتا ہے جیسے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے تحریر فرمایا ہے کہ جو بزرگ ہماری جماعت میں شامل نہیں ہوں گے، رفتہ رفتہ وہ ایسے ہی ذلیل اور بے حیثیت ہو جائیں گے جیسے چوڑھے چمار ہوتے ہیں۔ اور اس سے روحانی غلبہ بھی مراد ہے۔ اور پھر ممکن ہے کہ تنزل سے مراد صرف روحانی تنزل ہی نہ ہو بلکہ ظاہری تنزل بھی ہو۔

درحقیقت انبیاء کی پیش گوئیاں اپنے وقت پر ہی کھلتی ہیں۔ وقت سے پہلے ان کے متعلق کچھ نہیں کہا جاسکتا۔

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اگر ایک طرف یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ غلبہ قیامت تک رہے گا، تو دوسری طرف آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ ایک زمانہ گذرنے کے بعد پھر دنیا میں فساد اور شرک اور ظلم عود کرے گا، اور بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بعض کو کیڑوں کی طرح کھائیں گے، اور جاہلیت غلبہ کرے گی اور دوبارہ مسیح کی پرستش شروع ہوجائے گی، اور یہ سب فساد عیسائی مذہب سے اس زمانہ کے آخری حصہ میں دنیا میں پھیلیں گے (تذکرہ۔ص۲۱۳)...

پس حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے بھی جہاں یہ فرمایا ہے کہ ایسا غلبہ قیامت تک رہے گا اس سے بھی موجوہ دور کا آخر ہے ورنہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) یہ کیوں فرماتے کہ ایک زمانہ پھر ایسا آئے گا جب عیسائیت دنیا پر غالب آجائے گی۔

جہاں تک میں سمجھتاہوں عیسائیت سے مراد احمدیت سے پیدا ہونے والی خرابیاں ہیں یہ مطلب نہیں کہ موجودہ عیسائیت پھر دنیا پر غالب آجائے گی۔ اس مسیح کا جہاں تک تعلق ہے وہ مرگیا اور اب دوبارہ اسکی قوم کو عروج حال نہیں ہوسکتا مگر چونکہ الفاظ ایسے ہیں جن سے عیسائیت کی طرف خیال جاتا ہے اسلئے میرا خیال ہے اس زمانہ میں جب لوگوں کو ان کی گمراہی کی طرف توجہ دلائی جائے گی اور کہا جائے گا کہ اس کی پہلے سے خبر موجود تھی تو وہ یہی کہیں گے کہ اس سے مراد ہم کہاں ہیں یہاں تو عیسائیت کی خرابیوں کا ذکر کیا گیا ہے ہم تو ان غلطیوں سے پاک ہیں۔

پس میرے نزدیک اس جگہ عیسائیت کی خرابیوں سے مراد احمدیوں کے آخری دور کی خرابیاں ہیں کیونکہ ہر جماعت کے آخر ایک تنزل کا وقت بھی ہے یہ تنزل کسی زمانہ میں جماعت احمدیہ پر بھی آئے گا اور وہ غالبًا ان لفظوں سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے۔ (الفضل قادیان۔ ۷نومبر۱۹۴۴ء صفحہ اول)

مولانا امرتسری لکھتے ہیں: مرزائیوں کو شاباش! جن کا قول ہے کہ:

پیرمن خس است واعتقاد من بس است

وہ کیوں کسی بات میں شک کرنے لگے۔ لیکن غیر جانبدار لوگ الگ رہ کر غور کریں کہ ایسی گول مول پیش گوئیوں کو جو اپنے اندر کئی پہلو رکھتی ہیں، فریق مخالف کیسے قبول کرسکتا ہے۔

بہت اچھا! ہم اس بحث کو یہیں چھوڑ کر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سوال کرتے ہیں جس کو حل کرنا آپ کا فرض ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کا دعوی تھا کہ میں بروز محمد ہوں یعنی آنحضرت ﷺ کی مثل ہوں چنانچہ درثمین میں آپ کا شعر ہے

آدم نیز احمد مختار۔ در برم جامہء ہمہ ابرار

چونکہ ہم پوچھنے کا حق رکھتے ہیں اس لئے پوچھتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا زمانہ شروع نبوت سے لے کر انتقال فرمانے تک ضلالت (گمراہی) ہی رہا، یا ہدایت سے پر ہوگیا ۔اور قرآن مجید میں جو آیا ہے کہ اذا جاء نصر الله والفتح و رأیت الناس یدخلو ن فی دین الله افوا جاً جب اللہ کی مدد اور فتح آئے گی تم دیکھو گے کہ لوگ جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوجائیں گے، یہ وعدہ آنحضر ﷺ کی زندگی میں پورا ہوا یا نہیں۔

اس تمہید کو ہم یہیں چھوڑ کر آگے بڑھ کر کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۹ پر لکھا ہے:

مسیح موعود کے زمانہ میں اسلام اطراف واکناف عالم میں پھیل جائے گا۔

اس فقرہ کو ملحوظ رکھ کر ہم اصل اور بروز (محمد ﷺ اور مسیح قادیانی) کے زمانوں کا مقابلہ کرکے دیکھتے ہیں تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے:

شیر قالین دگر است وشیر نیستان دگر

زمانہ محمدی کا جو نقشہ ہم پاتے ہیں اس کا اظہار ان لفظوں میں کرتے ہیں

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمین جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

مگر جب ہم بروز محمد کا زمانہ دیکھتے ہیں تو اسلام میں کفار کا داخلہ تو الگ رہا، برعکس بت خانوں کی طرح مزارات آباد ہیں۔ مخلوق کو سجدے ہو رہے ہیں۔ شراب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوشی، قمار بازی اور زنا کاری کا عام رواج ہے۔ بداخلاقی کی حد نہیں رہی۔
غرض مسلمانوں مسلمانوں کی حالت اس شعر کی مصداق ہے

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

کیا مسیح موعود کا اتنا ہی کام تھا کہ اپنی تعریفمیں چند کتابیں اور چند اشتہارات لکھے اور چلتے بنے۔

آیئے ہم آپ کو ایک غیر مدعی الہام بندہء خدا کے ساتھ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا مقابلہ کر کے دکھائیں۔ تعصب اور سخن پروری کو الگ رکھ کر سنیئے مولانا اسماعیل شہید قدس سرہ کی آواز نے ایسا اثر کیا کہ لاکھوں نہیں کروڑوں بندگان خدا کو توحید کی سمجھ آ گئی۔ خدا پرستی اور قبر پرستی وغیرہ میں امتیاز حاصل ہو گیا۔

اے کاش! مسلمانوں سے صرف مزار پرستی کی بیماری ہی رفع ہو جاتی تو بھی ہم مرزا صاحب قادیانی کے حق میں کہہ سکتے: اے آمدنت باعثِ آبادی ما

مگر افسوس کہ کچھ نہ ہوا۔ مزارات پہلے کی طرح مرجع خلائق بنے ہوئے ہیں۔ لاہور، اجمیر، پیران کلیر، گونڈہ (مزار سالار غازی) وغیرہ میں بڑے بڑے معبد نظر آتے ہیں، جن کو دیکھ کر بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا

ہمیشہ سے اسلام تھا جس پہ نازاں
وہ دولت بھی کھو بیٹھے آخر مسلماں

(اہلحدیث امرتسر ۲۴ نومبر۔ یکم دسمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۷۔۱۴ ذی الحج ۱۳۶۴ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۷۔۴۸۔ ص ۳۔۵)

خلیفہ قادیان کا دوبارہ تاکیدی حکم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) اور ان کی وزارت آئے دن ایسے تاکیدی حکم جاری کرتے رہتے ہیں جن سے مرزائیت ترقی کرے۔ ہمارے دوست ان تدبیروں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے جوڑ توڑ سے غافل ہیں۔ غفلت کا نتیجہ جو ہوتا ہے وہ ظاہر ہے۔

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے پہلے بھی اپنے مریدوں کو ایک حکم دیا تھا کہ اپنے رشتہ داروں پر زور ڈالو کہ وہ احمدیت قبول کریں۔ ان کے ہاں جاؤ ان کو پکڑ لو، اور چھوڑو نہیں جب تک وہ ہمارے ساتھ متفق نہ ہو جائیں۔ اس کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳ نومبر ۱۹۴۴ء میں ہو چکا ہے۔ اب پھر انہوں نے تاکیداً یہی حکم جاری کیا ہے، اس لئے یہاں ہم زمانہ سلف کا ایک واقعہ سنا کر اپنا جواب دہراتے ہیں۔

صحابہ کرام کے زمانہ میں ایران کے ساتھ جو جنگ ہوئی اس میں ایرانی فوج کے افسر کی لڑکی بڑی خوش شکل اور جمیلہ تھی۔ اس کو بڑے بڑے تاجدار اپنے لئے چاہتے تھے۔ اس افسر نے یہ چال کی کہ اعلان کر دیا کہ جو ایرانی سپاہی مسلمان افسر کا سر کاٹ کر میرے پاس لائے گا، میں اس کے ساتھ اپنی لڑکی بیاہ دوں گا۔

اس کا اثر مسلمان افسر کے دل پر بہت گہرا ہوا۔ وہ متفکر تھا کہ اس کا کیا انتظام کیا جائے کیونکہ ایرانی فوج میں اس طمع کی وجہ سے غیر معمولی جوش پیدا ہو گیا تھا۔

مسلم افسر کے مشیر نے مشورہ دیا کہ اس کا جواب آسان ہے۔ آپ بھی اعلان کر دیجئے کہ جو مسلمان سپاہی ایرانی افسر کا سر کاٹ کر لائے گا، میں اس ایرانی افسر کی لڑکی اس کے ساتھ بیاہ دوں گا۔

اس اعلان کا نتیجہ خاطر خواہ ہوا۔

اسی قصہ کے تتبع میں ہم بھی اعلان کرتے ہیں کہ

خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے حکم کے مطابق کوئی مسلمان کسی مرزائی رشتہ دار سے ملے، یا کوئی غیر رشتہ دار مرزائی سامنے آئے، تو اس کو روک لے، اور بڑی نرمی سے پوچھے کہ مرزا صاحب کلاں نے جو پیشگوئی کی تھی کہ میرے تین بیٹوں کے بعد چوتھا بیٹا مصلح موعود ہو گا، وہ چوتھا بیٹا کون ہے؟

یہ سوال جب تک حل نہ ہو جائے اس مرزائی شخص کو محبت اور نرمی کے ساتھ روک رکھے اور نہ چھوڑے جب تک اس سوال کا صحیح جواب نہ دے یا مرزائیت سے تائب نہ ہو جائے۔ اس کام کے لئے رسالہ مصلح موعود دفتر اہل حدیث امرتسر سے منگوالیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس مرزائی کو کہہ دیں کہ بس ہمارا سوال صرف اتنا ہے۔ زیادہ کرید کرنے کی ضرورت نہیں۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ دسمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲۱ ذی الحج ۱۳۶۴ھ جلد ۴۱ نمبر ۴۹ ص ۴)

قادیانی انعام کی حقیقت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان سے ہمارے لئے دو انعام پانچ پانچ روپے کے تجویز ہوئے تھے جن کا ذکر اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۴۴ء میں ہو چکا ہے۔

انعام دینے والے صاحب نے جو حوالہ طلب کیا تھا ہم نے اس حوالہ کا پتہ مع صفحہ کتاب بتا دیا تھا۔ ملاحظہ ہو اہل حدیث مذکور۔

اس کے جواب میں انعام دہندہ نے اصل عبارت نقل کرنے کا مطالبہ کیا تھا ہم اس کا مطالبہ پورا کرنے کو بھی تیار ہیں مگر چونکہ خطرہ ہے کہ کوئی کج فہم اس عبارت میں تحریف نہ کرے، اسلئے اس عبارت کے صحیح معنی بتانے کیلئے ہم مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت لاہور کو تجویز کرتے ہیں۔

مولوی محمد علی آج کل کا محمد علی نہیں، بلکہ اسی زمانہ کا محمد علی ہے جب وہ پیش گوئی شائع کی گئی تھی۔ یعنی بقول، مرزا صاحب کلاں تقسیم بنگالہ منسوخ نہ ہوگی۔

دیکھئے فریق ثانی اس قابل منصف کو مانتا ہے یا نہیں۔

اس فیصلہ کے بعد انعام پہنچنے پر ہم دوسرا مطالبہ طاعون قادیان بھی پورا کر دیں گے۔ پس جلدی کیجئے جتنی دیر ہوگی آپ کی طرف سے ہوگی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲۸ ذی الحج ۱۳۶۴ھ جلد ۴۱ نمبر ۵۰ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مردہ باپ کا جنازہ اور استغفار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جو اصحاب پوچھا کرتے ہیں کہ قادیانی مردہ کا جنازہ پڑھنا چاہیے یا نہیں، ان کے جواب کیلئے اخبار الفضل قادیان سے ایک فتویٰ نقل کرتے ہیں۔ غور سے پڑھیں۔

سائل پوچھتا ہے کہ:

جب میرے والد صاحب فوت ہوئے تو میں نیا نیا احمدی تھا۔ میں نے لاعلمی میں ان کا جنازہ بھی پڑھا۔ اور اس کے بعد ان کی قبر پر جا کر فاتحہ بھی پڑھا کرتا تھا کہ ایک دوست نے بتایا کہ غیر احمدی باپ کی قبر پر جا کر فاتحہ پڑھنا اور ان کی مغفرت کی دعا کرنا منع ہے۔ اب میں کیا کروں؟

جواب: جو غلطی آپ لاعلمی سے کرتے تھے اور علم ہونے پر آپ نے وہ چھوڑ دی تو گویا آپ نے سچی توبہ کرلی۔ اب مزید کسی کارروائی کی ضرورت نہیں سوائے اس کے کہ والد کی جگہ اپنے لئے استغفار کریں۔

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی مفتی نے یہ نہیں بتایا کہ تم اپنے باپ کے ترکہ سے بھی کچھ نہ لینا کیونکہ علم الوراثت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ مورث اور وارث کے دین کا اختلاف بھی مانع ارث ہوتا ہے۔

ہمارے احباب متنبہ رہیں کہ جہاں کسی متوفی کی اولاد میں کوئی وارث مرزائی ہو گیا ہو اور وہ متوفی کے جنازہ میں شریک نہ ہو جیسا کہ ان کو حکم ہے، تو مورث کے ترکہ سے اسکو حصہ نہ دیں۔ یہ کوئی انصاف نہیں ہے کہ جنازہ کے مسئلہ میں باپ کو کافر سمجھا جائے اور ترکہ کے مسئلہ میں اس کو مسلمان سمجھ کر اس کا مال لیا جائے تلك اذاقسمة ضیزی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ دسمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۲۸ ذی الحج ۱۳۶۴ھ جلد ۴۱ نمبر ۵۰ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہٹلر آف جرمنی اور سیٹھ عبداللہ سکندر آبادی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا جانے ہٹلر کو اسکا کیا بدلہ ملے گا جو اس نے اپنی کتاب (میری جدوجہد) میں یہ اصول لکھ مارا ہے کہ جھوٹ کو باور کرانے کا یہی طریقہ ہے کہ کہ بار بار کہتے جاؤ یہاں تک کہ اس کے سننے والے باور کر لیں۔

اسی طریق کو قادیانیوں کے وکیل سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی نے اپنا معمول بنا رکھا ہے۔ بار ہا لکھ چکے ہیں پھر بھی لکھتے چلے جاتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کو اکیس ہزار روپیہ انعام، مولوی محمد علی صاحب کو بیس ہزار روپیہ انعام، فلاں صاحب کو اتنے ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ کس کام پر؟ صرف اس بات پر کہ مولوی ثناء اللہ اپنے عقاید کی صحت اور ہمارے عقائد کی غلطی پر حلف اٹھائے تو اکیس ہزار روپے انعام لے۔ حالانکہ ہم کئی دفعہ حلف اٹھا چکے ہیں یہاں تک کہ قادیان کے جلسہ اسلامیہ میں بھی حلف اٹھایا تھا۔ مگر یہ ہٹلر کی طرح اپنی ہی رٹ لگائے جاتے ہیں تاکہ لوگ ان کی غلط بیانی کو باور کر لیں چنانچہ ہمارے جواب میں لکھتے ہیں کہ:

> مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں کہ انہوں نے حلف اٹھایا ہے مگر ہماری شرط تو یہ ہے کہ حلف موکد بعذاب ہو، اور ایک خاص پبلک جلسہ میں ہو۔ مگر یہ ان کے لئے موت ہے۔ اسی لئے تو وہ اکیس سال سے ٹالتے ہی رہتے ہیں اور مرتے دم تک ٹالتے ہی رہیں گے۔

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن۔ (الفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۴۴ء ص ۶)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: اس اقتباس میں سیٹھ صاحب کو تسلیم ہے کہ میں نے حلف اٹھایا مگر ان کی شرط کے مطابق نہیں۔ وہ شرط کیا ہے۔ شرط یہ ہے کہ درصورت جھوٹا ہونے کے اپنے لئے عذاب طلب کروں۔

عذاب ان کی اصطلاح میں ایسی کلی مشکک ہے کہ امرتسر سے لاہور کا سفر بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا ایک فرد ہو سکتا ہے۔نزلہ اور زکام تو بہت بڑے اکمل فرد ہیں ۔ چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عبداللہ آتھم عیسائی کے متعلق پیش گوئی کی میعاد میں ان کے امرتسر سے فیروز پور تک آنے جانے کو ہاویہ قرار دیکر فرمایا تھا کہ یہی وہ ہاویہ ہے جسکے متعلق میری پیش گوئی تھی ۔ (رسالہ ضیاء الحق وانوار الاسلام)

ایسے لوگوں کا صحیح اور پختہ جواب یہی ہے کہ ان کو قرآنی نصوص سے انچ بھر بھی ادھر اودھر نہ جانے دیا۔ان کو کہا جائے کہ اپنے خیالات اور شرائط اپنے پاس رکھئے اور مولوی محمد علی صاحب کے سامنے پیش کیجئے ہمارے نزدیک ان کی قیمت پر کاہ کے برابر بھی نہیں۔ہم تو قرآن مجید اور حدیث شریف کے پابند ہیں۔سنیئے :

قرآن شریف کافروں کا انکار متعلقہ رسالت محمدیہ ﷺ نقل کرتا ہے مگر ان سے کسی قسم کی حلف خصوصاً موکد بعذاب کا کوئی مطالبہ نہیں کرتا کیونکہ کافر کا کفر ہی اس کی سزا کے لئے کافی ہے حلف کی کیا ضرورت ہے غور سے پڑھو:

یقول الذین کفروا لست مر سلا ۔ قل کفی باللہ شھیداً بینی و بینکم ۔ (الرعد:۴۳) یعنی کافر آنحضرت ﷺ کو کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے تم (ان کو) کہو کہ میرے تمہارے درمیان خدا کافی ہے۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ کافر پر انکار کے ساتھ قسم نہیں ہے، بلکہ نبی پر قسم ہے کہ وہ اپنا بیان حلفیہ شائع کرے ۔ پس آئندہ کو مرزائی لوگ ہشیار ہو جائیں اور ہم سے وہ مطالبہ نہ کریں جو قرآن وحدیث میں ہے۔ ورنہ:

آنچہ نہ قال است نہ قال الرسول
فضل بود و فضل مخواں اے فضول

رہا پبلک جلسہ تو قادیان کا جلسہ اسلامیہ بھی تو پبلک تھا جس میں ہم نے حلف اٹھایا تھا جسکا ذکر اخبار الفضل میں ملتا ہے۔

تازہ حلف: حلف کوئی کوئی روٹی یا چائے نہیں ہے جو روز کھائی جائے تاہم ہم جماعت قادیانیہ کی خاطر تازہ حلف اٹھاتے ہیں کہ:

خدا کی قسم ہم مرزا صاحب قادیانی کو ان کے الہامی دعوی میں سچا نہیں سمجھتے ۔

بتایئے ! ہمارا یہ بیان آیت کریمہ لست مر سلا کے مطابق ہے یا نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ بھی بتائیے کہ قرآن مجید کی آیت پر اپنی طرف سے اضافہ کرنا کس کا کام ہے۔

پس اگر آپ انعامی وعدے میں سچے ہیں تو اکیس ہزار کی رقم یوں تقسیم کر دیجئے کہ دس ہزار روپیہ ہمیں بھیج دیجئے اور پانچ ہزار پیغام بلڈنگ لاہور میں بھیج دیا جائے اور پانچ ہزار قادیانی مصلح موعود (مرزا محمود احمد جو ہمیشہ بیمار رہتے ہیں) کی اور ان کے اہل وعیال کی ضرویات طبیہ کیلئے محفوظ رکھیں اور ایک ہزار غریب احرار قادیان کو دے دیجئے۔

دیکھئے سیٹھ عبداللہ سکندر آبادی صاحب اپنا وعدہ پورا کرتے ہیں یا نہیں۔

ہمارا تو ان کی نسبت یہ پرانا حسن ظن ہے

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۵ محرم ۱۳۶۴ھ جلد ۴۱ نمبر ۵۱ ص ۴)

قادیانیوں کی نئی چال

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس میں شک نہیں کہ قادیانی جماعت کے افراد یورپین مدبرین کی طرح نئی نئی چالیں سوچتے رہتے ہیں۔ ہمارے ناظرین اور عام مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ ان سے واقف رہیں اور ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے ناظرین کو متنبہ کریں۔

قادیانیوں نے دیکھا کہ ہمارے مقابلے میں جو مسلمان مناظر پیش ہوتے ہیں، وہ پرانے طریق کے تعلیم یافتہ ہوتے ہیں۔ مولوی فاضل کی ڈگری ان کے پاس نہیں ہوتی۔ اگر ہوتی ہے تو بہت کم۔

ہمیں اطلاع ملی ہے کہ آجکل مناظرات میں قادیانیوں کی طرف سے منجملہ دیگر شرائط کے یہ شرط ضروری ہوتی ہے کہ ہمارے مقابل مناظر مولوی فاضل کی سند رکھتا ہو۔ اگر ایسا نہیں تو وہ قابل خطاب نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسکا جواب ہمیں ذاتی طور پر سوچنے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہم فضلہ تعالی بہت پرانے مولوی فاضل ہیں۔ ہاں عام مسلمانوں کو اس کا جواب یہ دینا چاہیے کہ:

جناب مرزا غلام احمد صاحب مولوی فاضل نہ تھے ۔حکیم نور الدین مولوی فاضل نہ تھے۔مولوی محمد احسن ،مولوی عبدالکریم یہاں تک کہ خلیفہ وقت میاں محمود احمد بھی مولوی فاضل نہیں ہیں ، بلکہ وہ انٹرنس تک تمام جماعتوں میں فیل ہوتے رہے ہیں جس کا اعتراف انہوں نے جلسہ لائل پور کی تقریر میں کیا ہوا ہے۔ پھر یہ شرط کیوں پیش کی جاتی ہے۔

دوسرا جواب ان سے قدرت نے یوں دلوایا ہے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اپنے خطبہ میں بصراحت کہتے ہیں:

> اس زمانہ کے مولوی فاضل پاس اور پرانی طرز کے علماء میں بہت بڑا فرق ہے ۔مولوی فاضل کا امتحان ایک خاص قسم کا نصاب پڑھ کر دیا جا سکتا ہے، مگر اسے پاس کر کے کوئی شخص ایسا عالم نہیں ہوسکتا کہ ہر قسم کی علمی مشکل کو حل کرنے کے قابل ہو۔ بہت سی علمی کتابیں ایسی ہیں کہ جنہیں نہ وہ پڑھتے ہیں اور نہ ہی ان کے پڑھنے کا ان کو موقعہ مل سکتا ہے۔
>
> (الفضل قادیان ۲۸ نومبر ۱۹۴۴ء)

ناظرین اس شرط کو ہرگز منظور نہ کیا کریں بلکہ یہ کہا کریں کہ یہ شرط تمہارے مذہب کے بانی اور ان کے جانشینوں میں بھی نہیں پائی جاتی اس لئے ہم اس کو تسلیم نہیں کرتے۔ بلکہ یہ کہیں کہ ہم مولوی فاضلوں کو حسب فتوی خلیفہ قادیان نا قابل سمجھتے ہیں ہمارے علماء تعلیم میں ان سے بدرجہا اچھے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ دسمبر ۱۹۴۴ء مطابق ۵ محرم ۱۳۶۴ھ جلد ۴۱ نمبر ۵۱ ص ۴۔۵)

مصلح موعود کون ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیان اور لاہور کے سالانہ جلسوں کے موقع پر اہل حدیث کے شعبہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشاعت فنڈ سے اشتہار نکلا کرتا ہے جو قادیانیوں اور لاہوریوں کے جلسوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔امسال جو اشتہار شائع ہوا، وہ درج ذیل ہے۔

جماعت احمدیہ سے ایک فیصلہ کن سوال بتقریب جلسہ ہائے سالانہ

اس سال جماعت احمدیہ میں مصلح موعود کا سوال بہت زیر بحث رہا ہے، اس لئے میں بھی جماعت احمدیہ سے اسی پر ایک سوال کرتا ہوں جو فیصلہ کن ہے جناب مرزا صاحب متوفی نے مصلح موعود کی بابت جو لکھا ہے وہ یہ ہے:

میرے تین لڑکے اس وقت موجود ہیں محمود بشیر اور شریف۔ چوتھا لڑکا (مصلح موعود) ان تینوں کے بعد ہوگا۔(ضمیمہ انجام آتھم مصنفہ مرزا صاحب ص ۱۴-۱۵)

سوال: صرف یہ ہے کہ جماعت احمدیہ اپنے جلسوں میں بتائے کہ وہ چوتھا لڑکا (مصلح موعود) کون ہے اس کا نام کیا ہے، وہ کہاں رہتا ہے۔تاکہ یہ فیصلہ ہو سکے کہ پیش گوئی سچی ہے یا جھوٹی۔ اور خلیفہ قادیان کا دعوی مصلح موعود ہونے کے متعلق صحیح ہے یا غلط؟

میرے اس سوال کے مخاطب قادیانی اور لاہوری دونوں جماعتیں ہیں۔

اطلاع: دفتر اہل حدیث امرتسر سے ایک مختصر سا رسالہ مصلح موعود شائع ہو چکا ہے جسکے مجیب کے لئے ایک روپیہ انعام تجویز کیا گیا ہے اعیان احمدیہ اگر چاہیں تو ہمت کر کے انعام بھی حاصل کر سکتے ہیں خاموش رہنے سے یہ سوال ٹل نہیں جائے بلکہ ہمیشہ کیلئے بحال رہے گا

قریب ہے یارو روز محشر چھپے گا کشتوں کا خون کیوں کر
جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

المشتہر۔رضاء اللہ مینجر دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۴۴ء

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: افسوس کی بات ہے کہ ایسے آسان سوال کا جواب نہ قادیانیوں نے دیا، نہ لاہوریوں نے۔لطف یہ ہے کہ قادیانی جماعت میں سے بہت بڑے بڑے انعامات تقسیم کرنے والے سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآبادی بھی ایسے خاموش رہے گویا انہوں نے سنا ہی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہم ان کو پھر یاد دلاتے ہیں کہ وہ دوسروں کو انعام دینے کی بجائے خود انعام حاصل کرنیکی کوشش کریں۔ آخر دقت ہی کیا ہے۔ مرزا صاحب کے اتباع اس آسان سوال کا جواب کیوں نہیں دیتے۔ ہمارا سوال بالکل مختصر الفاظ میں یہ ہے کہ وہ چوتھا لڑکا (مصلح موعود) کون سا ہے اسکا نام بتاؤ اور شرط مذکورہ اس پر صادق کر کے دکھاؤ ورنہ ہم یہ کہنے پر مجبور ہوں گے

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ا ص ۴، ۵)

عقاید مرزائیہ

جناب ماسٹر محمد خان سیف منڈی بہاء الدین سے لکھتے ہیں:

برادران ملت! راقم التحریر آج کی صحبت میں امت مرزائیہ کے چند عقاید بیان کرتا ہے

۱۔ میر منکر کافر ہے۔ (حقیقۃ الوحی، ص ۱۶۳)

۲۔ خدا عرش پر میری تعریف کرتا ہے۔ (انجام آتھم۔ ص ۵۵)

۳۔ میں خدا کے نزدیک اس کی اولاد کے رتبہ میں ہوں۔ (اربعین وغیرہ)

۴۔ میرے تمام دشمن سور ہیں اوران کی عورتیں کتیوں سے بڑھ کر۔ (نجم الہدیٰ ص ۱۷)

۵۔ مجھے مردوں کو زندہ کرنے اور زندوں کو مارنے کی قدرت دی گئی ہے (خطبہ الہامیہ)

۶، میرا قدم اس منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہوتی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ)

۷۔ مرزا دنیا کا باوا آدم ہے۔ (الفضل ۱۴۔ فروری ۱۸۴۴ء) (گویا حضرت آدم کا درجہ معمولی ہے)

۸۔ مرزا کی ذہنی ترقی آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھی (ریویو قادیان بابت جون ۱۹۲۹ء قول محمود)

۹، مرزا کی اولاد میں انبیاء پیدا ہوں گے۔ (الفضل خاتم النبیین نمبر۔ ص ۱۰۸)

۱۰، مجھ کو خدا نے وہ معرفت ونور دیا جو تمام جہان میں کسی کو نہیں دیا۔ (خطبہ الہامیہ)

۱۱۔ آنحضرت ﷺ کے تین ہزار معجزات تھے (چشمہ مسیحی۔ ص ۱۲) مگر میرے دس لاکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معجزات ہیں۔(تذکرۃ الشہادتین)

۱۲، میں مسیح موعود ہوں نبی اللہ رسول اللہ ہوں (حقیقۃ الوحی وغیرہ) (کیالاہوری جماعت کے لئے نبی اور رسول نہ تھے۔سیف)

۱۳۔ میرے آنے سے پہلوں کے سورج ڈوب گئے۔(خطبہ الہامیہ)

۱۴، میں خواب میں اللہ ہوگیا اور میں نے یقین کرلیا کہ واقعی میں اللہ ہوں، (انجام آتھم)

۱۵۔ غیراحمدی سب ہمارے دشمن ہیں، (الفضل ۲۵۔اپریل ۱۹۳۱ء)

مسلمانو! سوچو اور بتاؤ ہم مرزائیوں کے نزدیک کیا درجہ رکھتے ہیں۔کیا اب بھی مرزائیوں کو مسلمان سمجھو گے۔

۱۶۔ مرزا کے اتباع میں اولوالعزم نبی پیدا ہوں گے۔(الفضل خاتم النبیین نمبر ص ۲۸)

۱۷۔ ہمارا جلسہ بھی حج کی طرح ہے۔خدا نے قادیان کو اس کام (حج) کیلئے مقرر کیا ہے اب حج کا مقام قادیان ہے۔(برکات خلافت)

۱۸، یہ بالکل صحیح ہے کہ ہر شخص ترقی کرسکتا ہے اور بڑے سے بڑا درجہ پاسکتا ہے حتی کہ حضرت محمد ﷺ سے بھی بڑھ سکتا ہے۔(ڈائری خلیفہ قادیان)

جہاد اسلامی کے متعلق مرزا صاحب فرماتے ہیں شعر ملاحظہ ہو

دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد
دین کے لئے حرام ہے اب جنگ و قتال

۱۹۔ غیراحمدی (مسلمانوں) کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔(انوار خلافت۔ص ۹۸۳)

۲۰۔ غیراحمدی (مسلمان) معصوم بچے کا جنازہ بھی پڑھنا جائز نہیں۔(ایضاً)

۲۱۔ مرزا صاحب کا دعوی تھا کہ حوض کوثر مجھے ملا ہے۔الفاظ یہ ہیں

انا اعطیناك الكوثر (انجام آتھم۔ص ۵۸)

۲۲۔ سب مسلمانوں نے مجھے مان لیا مگر بدکار اور فاحشہ عورتوں کی اولاد نے نہیں مانا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۷)

۲۳۔ ہمارا فرض ہے کہ غیراحمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور انکے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

مسلمانو! امت مرزائیہ کا ایک اور عقیدہ سینہ تھام کر سنئے

۲۴۔ حضرت مسیح موعود (مرزا) کا ذہنی ارتقاء آنحضرت ﷺ سے زیادہ تھا۔اس زمانہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمدنی ترقی زیادہ ہے اور یہ جزوی فضیلت ہے جو صرف مسیح موعود (مرزا) کو آنحضرت ﷺ پر حاصل ہے نبی کریم ﷺ کی ذہنی استعدادوں کا ظہور تمدن کے نقص کے باعث نہ ہوا اور نہ قابلیت تھی۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان جون ۱۹۲۹ء)

ناظرین! کس دیدہ دلیری سے سردار دوجہان رئیس الانبیاء کی شان گرامی میں گستاخی سے کام لیا گیا ہے اعاذنا اللہ منه

بھائیو! آپ نے امت مرزائیہ کے عقاید ملاحظہ فرما لئے۔ دعا ہے کہ اللہ میاں ہر مسلمان کو ان سے محفوظ ومصئون رکھے، اور شریعت محمدیہ پر کاربند ہونے کی توفیق بخشے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲ ص ۳۔۴)

مرزا کے گول مول الہامات

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

کوئی مانے یا نہ مانے ہم تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مداح ہیں کہ آپ ایسی گول مول بات کیا کرتے تھے جس کے کئی پہلو ہوا کرتے تھے۔ مثلاً فرمایا کہ دو بکریاں ذبح ہوں گی۔

اس الہام کو کبھی کہیں لگا دیا اور کبھی کہیں۔

انہی میں ایک پیش گوئی یہ بھی ہے کہ میری چار دیواری میں رہنے والے طاعون سے نہیں مریں گے (انی احافظ کل من فی الدار)۔

اس میں دو قسم کی وسعتیں ہیں۔ چار دیواری کے معنی کیا ہیں۔

اس سے چونے اور اینٹوں کی دیوار مراد نہیں، بلکہ ارادت اور عقیدت کی دیوار مراد ہے (کشتی نوح از مرزا صاحب قادیانی)

دوسرے قادیان میں جو کوئی رہتا ہو وہ مرزا صاحب قادیانی کی چار دیواری ہی میں رہتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح لاہور مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۴۴ء دوسری وسعت کو تو قبول کر لیتا ہے مگر پہلی وسعت کا ذکر نہیں کیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بہت سے مرید بیرون قادیان طاعون سے مر چکے ہیں اور بہت سے قادیان میں بھی مرے ہیں اس لئے یہ پیش گوئی بھی اپنے معنی میں بالکل غلط ثابت ہوئی ہے اسی پر ہی کیا موقوف ہے مرزا صاحب قادیانی کی کل پیش گوئیاں ایسی ہی ہیں لیکن اس پر یہ کہنا صحیح ہے

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

اس کی مفصل تشریح ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں ملاحظہ فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۴ صفر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۳ ص ۴۔۵)

خلیفہ قادیان کی بلند پروازی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ماضی میں ایک صاحب، شیخ چلی ہوئے ہیں۔ جو اپنی بلند پروازی میں بہت مشہور تھے بڑے بڑے بلند حوصلے رکھتے تھے بڑی بڑی سکیمیں سوچتے تھے۔ اسلئے بڑے نام آور اور ضرب المثل تھے۔ لوگ ان کا نام بڑی عزت سے لیتے تھے۔ جہاں کہیں کسی شخص نے بلند خیال سوچا بس لوگوں نے کہہ دیا حضرت شیخ چلی کی بڑ ہے۔

دراصل انسان میں بلند خیالی کا وصف قابل تعریف ہے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) میں یہ وصف کمال درجہ تک پایا جاتا ہے جو دراصل ان کو باپ سے وراثت میں ملا ہے آج ہم خلیفہ صاحب کی بلند خیالی کی ایک مثال ناظرین تک پہنچاتے ہیں تا کہ جو لطف ہم نے ان کی سکیم سے حاصل کیا ہے اسے ناظرین بھی حاصل کریں۔

آپ نے عراق عرب میں احمدیت کی اشاعت کا مضمون سوچا ہے جسکو بڑی خوبی سے بیان کیا ہے جسے پڑھ کر ہمیں خیال گذرا کہ حضرت شیخ چلی گو مر گئے ہیں مگر بلند خیالی کا وصف ابھی دنیا میں موجود ہے خلیفہ قادیان کہتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری طرف سے اس وقت تک شام، فلسطین اور مصر میں تو تبلیغ جاری ہے لیکن میں سوچ رہا تھا عراق میں ابھی تک ہماری طرف سے تبلیغ نہیں شروع کی گئی۔ حضرت مرزا صاحب کا ایک الہام ہے کہ

يدعون لك ابدال الشام (تذکرہ۔ص ۱۳۱)

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالی شام کی طرف ہماری جماعت کی ترقی کی صورت پیدا کرنے والا ہے۔ لیکن آج مجھے یہ خیال آیا کہ عراق کا بھی حضرت مرزا صاحب کے الہام میں ذکر آتا ہے چنانچہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا ایک الہامی نام عبدالقادر رکھا ہے (تذکرہ۔ص ۹۱، ۵۰۷، ۶۵۷)

اور سید عبدالقادر صاحب جیلانی بغداد میں رہتے تھے۔

گویا شام کے متعلق یہ الہام ہے کہ يدعون لك ابدال الشام شام کے ابدال تیرے لئے دعائیں کرتے ہیں تو عراق کے متعلق یہ الہام ہے کہ تم ابدال العراق میں سے ہو یعنی جو کام عبدالقادر جیلانی نے کیا تھا وہی کام اس علاقہ میں ہم تم سے لیں گے (مدیر اہل حدیث حاشیہ میں لکھتے ہیں: اسی لئے حیدر آباد کے مرزائیوں کی طرف سے ایک نظم چھپی تھی جس میں مرزا صاحب قادیانی اور شیخ عبدالقادر جیلانی کا مقابلہ اس طرح دکھایا تھا

سرمہ ءچشم بناتے تیری خاک پا کو۔ غوث اعظم شاہ جیلانی رسول قدنی) کیونکہ سید عبدالقادر صاحب جیلانی ساری دنیا کے لئے نہیں بلکہ ایک مخصوص علاقہ کی ہدایت کیلئے بھیجے گئے تھے اس طرح اللہ تعالی نے آپ کو عبدالقادر قرار دے کر اس امر کی طرف اشارہ فرما دیا کہ جیسے عبدالقادر صاحب عراق کے لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ ہوئے تھے ویسے ہی حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ذریعہ عراق کے لوگ احمدیت کو قبول کریں گے۔

پھر میں نے سوچا کہ اللہ تعالی نے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو ہندوستان میں پیدا کیا ہے اور ہندوستان میں جہاں مغلوں کی جسمانی حکومت رہ چکی ہے اللہ تعالی نے آپ کے ذریعہ پھر ایک روحانی حکومت مغلوں کی قائم کر دی ہے۔ دنیوی بادشاہ جب دین سے غافل ہو جاتے ہیں تو کئی قسم کے مظالم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر اتر آتے ہیں، لیکن مغلوں کو یہ ایک بہت بڑی خوبی نصیب رہی ہے کہ انہوں نے فاتح ہوکر بڑی جلدی اسلام قبول کر لیا اور اس کی اشاعت میں مشغول ہو گئے۔ جب کسی قسم میں کوئی نیکی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اسے بدلہ دے دیتا ہے....

شاید انکی اس نیکی کی وجہ سے ہی اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں اپنا مامور مغلوں میں سے بھیجا ہے (خود مرزا صاحب قادیانی اپنے مغل ہونے سے انکاری ہیں۔ قادیانی ممبرو! بتاؤ باپ سچا ہے یا بیٹا احد هما کاذب۔ اڈیٹر اہل حدیث) اور تاریخ سے یہ امر ثابت ہے کہ مغلوں کا پہلا خروج بغداد پر ہوا جس کو انہوں نے تباہ و برباد کر دیا تھا۔ پس جیسے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے یہ لکھا ہے کہ پہلا آدم آیا اور اسے جنت سے نکالا گیا مگر یہ دوسرا آدم اسلئے آیا ہے تا کہ شیطان کو جنت سے نکال دے (مرزا صاحب تو لکھ چکے ہیں کہ میں شیطان کو مار ڈالنے کیلئے آیا ہوں خلیفہ صاحب لکھتے ہیں جنت سے شیطان کو نکالنے کیلئے آئے ہیں دونوں میں سے کون سچا ہے ۔اڈیٹر اہل حدیث) اور خود اس میں داخل ہو جائے پہلا مسیح آیا اور اسے دشمنوں نے صلیب پر لٹکا دیا لیکن یہ دوسرا مسیح اس لئے آیا ہے تا کہ صلیب کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے (عیسائیوں کی مردم شماری دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صلیب دن بدن ترقی پذیر ہے۔ براہین احمدیہ کی تصنیف کے زمانہ میں عیسائیوں کی آبادی پانچ لاکھ تھی آج نصف کروڑ سے بھی زیادہ ہے۔ کیا صلیب توڑنا اسی کو کہتے ہیں۔ اڈیٹر اہل حدیث) پہلا یوسف آیا اور اسے لوگوں نے زندان میں ڈالا لیکن یہ دوسرا یوسف اسلئے آیا ہے کہ لوگوں کو کاندان (غالباً یہ لفظ غلط چھپا ہے صحیح زندان ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) میں سے نکالے۔ اسی طرح ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ پہلے زمانہ میں مغلوں کو (گو وہ مسلمان نہیں تھے) اللہ تعالیٰ نے اس بات پر مامور کیا کہ وہ سزا کے طور پر بغداد میں داخل ہوں مگر اس زمانہ میں مغلوں کیلئے خدا نے یہ مقدر کر دیا ہے کہ وہ انعام کے طور پر بغداد میں داخل ہوں اور اسکے لئے ایک نئی زندگی کا موجب ہوں

ان دونوں نسبتوں سے میں نے یہ سمجھا کہ عراق بھی خدائی سکیم سے باہر نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ اس میں شامل ہے اگر ہمیں شام کے متعلق بعض الہامات نظر آتے ہیں تو عراق کے متعلق بھی ایسے الہامات پائے جاتے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیت کا وہاں پھیلنا مقدر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ عرب پر غلبہ حاصل کرنے کی پہلی سیڑھی عراق ہے اور ضروری ہے کہ اس علاقہ میں احمدیت کی اشاعت کی طرف توجہ کی جائے اگر عراق میں احمدیت کا غلبہ ہوجائے تو بحرین کے جزائر جو اس کے قرب میں ہی ہیں وہاں اثر پہنچ سکتا ہے اور پھر وہاں سے آہستہ آہستہ سارے عرب میں احمدیت پھیل سکتی ہے پھر اگر عراق میں احمدیت پھیل جائے تو افغانستان اور ایران دونوں گھر جاتے ہیں اوران دونوں مما لک پر ایک طرف ہندوستان سے اور دوسری طرف عراق سے ایسا تبلیغی اثر ڈالا جاسکتا ہے کہ ان مما لک کے لئے احمدیت میں داخل ہونے کے سوا کوئی چارہ ہی نہ رہے۔

(الفضل قادیان ۱۵ جنوری ۱۹۴۵ء ص ۱)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: کیسی دلفریب سکیم ہے۔ ہمیں اس سے بحث نہیں ہے کہ یہ سکیم پوری ہوگی یا نہیں، بلکہ ہماری نظر اس موقع پر یہ ہے کہ جس بنا پر یہ سکیم تیار کی گئی ہے وہ سرے سے ہی غلط ہے۔ بنا یہ کہ مرزا صاحب قادیانی مغل قوم سے تھے اور خدا تعالی مغلوں سے روحانی خدمت لیتا رہا ہے اور اسی طرح احمدیت کی اشاعت بھی ان سے کرائے گا حالانکہ خود مرزا غلام احمد صاحب کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۷۸ پر اپنے مغل ہونے سے انکار کرتے ہیں۔

جس کی اصل ہی نہیں ہے اس کی فرع کہاں ہوگی۔ ہم نے بارہا لکھا ہے کہ قادیانی اہل علم مرزا صاحب کے مقالات کے حوالے ہم سے پوچھ لیا کریں تاکہ انہیں شرمندگی نہ ہو مگر وہ اپنی تعلّی اور خودرائی سے کام لیتے ہیں اس لئے غلطی کر جاتے ہیں ہمیں مرزا صاحب کی کتابوں کے حوالے بتانے میں کبھی بخل نہیں ہوگا دیکھئے سردست ایک حوالہ کیسا صحیح بتاتے ہیں آپ نے فرمایا تھا کہ میں نے مولوی ثناء اللہ کی بابت دعا کی تھی کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے خدا نے مجھے الہام کیا اجیب دعوۃ الداع خدا فرماتا ہے کہ میں نے تیری دعا قبول کر لی یعنی جھوٹا پہلے مرے گا (اخبار بدر ۲۵۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپریل ۱۹۰۷ء) نتیجہ کیسا صحیح نکلا

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جنوری ۱۹۴۵ء مطابق ۱۱ صفر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۴ ص ۴۔۵)

آخری فیصلہ کا اثر قادیانی جماعت پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے میرے مواخذات سے تنگ آ کر ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو ایک دعا شائع کی تھی جس کا مضمون یہ تھا کہ ہم دونوں (مرزا و ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے، وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔ اس کا نتیجہ جو ہوا وہ اظہر من الشمس ہے۔ اللہ تعالی نے مرزا صاحب قادیانی کی دعا قبول فرمائی۔

اس الٰہی فیصلہ کا اثر یہ ہونا چاہیے تھا کہ جماعت مرزائیہ مرزا صاحب کے حق میں وہی رائے رکھتی جس کا اظہار خود مرزا صاحب قادیانی کر گئے تھے ..مگر جماعت مرزائیہ نے پہلے تو اس مضمون پر بحث اٹھائی جس میں حسب فیصلہ منصفان ان کو تین سو روپیہ مجھے انعام دینا پڑا۔ یہ واقعہ اپریل ۱۹۱۲ء کا ہے۔ اس کے بعد بھی وہ کچھ نہ کچھ کہتے ہی رہے، یہاں تک کہ اخبار الفضل ۶ فروری ۱۹۴۵ء میں ایک بسیط مضمون اس کے جواب میں نکلا ہے جس کے اصل مطلب کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر میں کئی دفعہ دیا گیا ہے مگر اب پھر الفضل میں بصورت جدیدہ یہ مضمون کیوں دیا گیا؟ صرف اس لئے کہ ۲ فروری کے اہلحدیث میں میری بیماری کا ذکر دیکھ کر اچھل پڑے اور مارے خوشی کے نعرے لگانے لگے۔ الفضل کے سارے مضمون کا خلاصہ یہ ہے:

۱۔ مرزا صاحب کا مضمون دراصل مباہلہ تھا۔

۲۔ مولوی ثناء اللہ نے اس کو قبول نہ کیا لہذا مباہلہ منعقد نہ ہوا۔

۳۔ مولوی ثناء اللہ اپنی زندگی پر فخر کرتا ہے حالانکہ اس کی زندگی بقول اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے بدکاروں کی زندگی ہے۔

۴۔ اب وہ اپنی بیماری کا اعتراف ۲ فروری کے پرچہ اہل حدیث میں خود کرتا ہے۔

خدا جزائے خیر دے میاں محمود احمد گدی نشین کو جنہوں نے ان سب باتوں کا جواب خود دیا ہوا ہے، اس لئے مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔ موصوف نے اپنے رسالہ تشحیذ الاذہان بابت جون جولائی ۱۹۰۸ء میں لکھا تھا کہ جب حضرت صاحب کلاں نے ثناء اللہ کی بابت دعا کی اور خدا کی طرف سے اس کی قبولیت کا الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع، یہ دعا انذاری پیش گوئی ہوگئی۔

مطلب یہ کہ دعا جملہ انشائیہ ہوتی ہے جو صدق یا کذب سے موصوف نہیں ہوتی مگر پیش گوئی جملہ خبریہ ہوتی ہے جس کے لئے احد الوصفین (صدق یا کذب) ضروری ہوتا ہے۔ پس میاں محمود احمد کی تشریح کے مطابق کلام مرزا کا مطلب یہ ہوا کہ: ہم میں سے جھوٹا ضرور سچے کی زندگی میں مرے گا۔

اہل علم مرزائیو! میں تم کو تمہارے علم کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں ان دونوں باپ بیٹے کے متن سے اور شرح سے جو نتیجہ میں نے پیش کیا ہے آپ لوگ اس کی بابت کیا رائے رکھتے ہیں۔

الفضل کا میری علالت پر خوشی منانا بہت ہی بے موقع ہے کیونکہ ان کا نبی ہمیشہ بیمار رہتا تھا۔ آج بھی اس کا خاندان لاہور کے میوہسپتال کا نمونہ نظر آتا ہے۔ کہیں خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) کو کھانسی کا عارضہ ہے، کہیں ان کے بھائی کو نقرس کا دورہ ہے۔ کہیں بہنوئی دم شماری کر رہا ہے۔ اگر ان کی روزانہ رپورٹیں غلط نہیں ہیں، تو یہ کہنا بالکل صحیح ہے کہ قادیان دار الایمان بالکل لاہور کا میوہسپتال ہے جس پر یہ شعر بخوبی صادق آتا ہے

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ فروری ۱۹۴۵ء جلد ۴۲ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد حسین مرحوم بٹالوی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عنوان میں مذکور پنجاب کے یہ دونوں مشہور مصنف کسی زمانہ میں ایک دوسرے کے بڑے دوست اور یار غار تھے۔ جوں ہی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خلاف شریعت دعوی کرنے شروع کئے مولانا محمد حسین موصوف ان سے علیحدہ ہونے لگے یہاں تک کہ مولانا موصوف نے مرزا صاحب قادیانی کے حق میں ایک فتوی مرتب کر کے علماء سے دستخط حاصل کئے۔ پھر تو ایسی بگڑی کہ قادیان کو چھوٹے کاف سے کادیان یعنی مکرو فریب کا مقام لکھنے لگےء ادھر مرزا صاحب بٹالہ کو ط کے ساتھ بطالہ یعنی جھوٹ کا مقام لکھنے لگے۔

لطیفہ: میں ایک دفعہ دینانگر کے جلسہ پر جارہا تھا کہ دو اچھے تعلیم یافتہ مرزائی میرے ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ مختلف قسم کی باتیں متضمن مذاق کرتے رہے۔ بٹالہ کا سٹیشن آیا تو قادیان کی گاڑی پر بیٹھنے کے لئے اترنے لگے۔ ان میں سے ایک نے مجھے سنانے کے لئے کہا کہ بطالہ آگیا۔ میں نے کہا جناب! قادیان کس تحصیل کے ماتحت ہے۔، اس کا جواب وہ نہیں دے سکے کیونکہ قادیان تحصیل بٹالہ کے ماتحت ہے۔

خیر دنیا میں تو ان دونوں صاحبوں کے آپس میں تعلقات رہے آخر بحکم کل من علیھا فان دونوں اس دار فانی سے تشریف لے گئے۔

دونوں کا انجام خدا کو معلوم ہے مگر بظاہر ہم دیکھتے ہیں کہ دونوں میں بہت فرق ہے مولانا محمد حسین بٹالوی کو اگر کوئی شخص کلماتِ تحسین کے ساتھ یاد نہیں کرتا، تو مذمت بھی نہیں کرتا۔

مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا حال عیاں راچہ بیاں، سب جانتے ہیں۔ چاروں طرف سے آوازے کسے جارہے ہیں۔ کوئی کسی نام سے یاد کرتا ہے، کوئی کسی سے۔ کوئی نظم لکھتا ہے، کوئی نثر لکھتا ہے۔ غرض آئے دن یہ ہنگامہ بپا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باوجود اس نمایاں فرق کے قادیانی گروہ مرزا صاحب قادیانی کو فوقیت مولانا موصوف پر ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً ۲۳ فروری کے اہل حدیث میں کسی صاحب نے پوچھا کہ مولانا محمد حسین مرحوم کی تاریخ وفات کیا ہے؟

معمولی بات تھی جسکا جواب اہل حدیث ہی کی فائل سے مل سکتا تھا۔ بس الفضل قادیان نے اس کورائی کا پہاڑ بنادیا اور اس کے متعلق ایک لمبا مضمون لکھ مارا کہ مولوی محمد حسین کی یہ عزت ہے کہ ان کی تاریخ وفات بھی کسی کو یاد نہیں۔ ہمارے حضرت صاحب ایسے اور ویسے ساری دنیا میں مشہور ہیں۔

حیرت ہے کہ اس قسم کے واقعات سے کیا ثابت ہوتا ہے۔ کیا مرزا صاحب قادیانی کے مقابل سوامی دیانند پنڈت لیکھ رام اور ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کی تاریخ وفات لوگوں کو معلوم نہیں ہے۔ تعجب ہے کہ ایسا دعوی وہ لوگ کرتے ہیں جو اپنے نبی کی تاریخ پیدائش، وہ خود بھی صحیح نہیں بتاتے، کبھی چار سال آگے کر دیتے ہیں اور کبھی پانچ سال پیچھے۔

امرتسر میں حضرت عبداللہ صاحب غزنوی رحمۃ اللہ علیہ بڑے با کمال بزرگ گذرے ہیں۔ جن کے کمال اور بزرگی کا اعتراف خود مرزا صاحب قادیانی بھی کیا کرتے تھے۔ ان کی تاریخ وفات بھی کسی کو معلوم نہیں۔

اور اوپر چلئے آنحضرت ﷺ کی تاریخ وفات اور ولادت میں اختلاف ہے۔ تاریخ ابن خلدون وغیرہ ملاحظہ ہو۔

پھر یہ کیا کمال ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تاریخ وفات لوگوں کو معلوم ہے اور مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم کی تاریخ وفات معلوم نہیں، حالانکہ اخبار اہل حدیث امرتسر میں ملتی ہے۔ یہ فضیلت اور کرامت تو اسی وزن کی معلوم ہوتی ہے جو کسی شاعر نے اپنے پیرومرشد کی بتائی ہے

این کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشد گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۰ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔ا

(الثمرة تبنیء عن الشجرة)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

درج بالا مثال کا مفہوم اردو زبان میں یوں ادا کیا جاتا ہے:

درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی مسیح موعود ہونے کا تھا، جو ہمارے نزدیک بالتحقیق غلط اور افتراء علی اللہ ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے اپنی پیشگوئی میں اپنے ایک بیٹے کو مصلح موعود قرار دے کر اعلان کیا کہ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

یہ اعلان بھی اسی طرح غلط ثابت ہوا جس طرح مرزا صاحب قادیانی کا اپنا دعوی غلط تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بقول درخت اپنے پھل سے پہچانا جاتا ہے، مرزا صاحب کی میسیحیت موعودہ کو بھی اس کا اثر پہنچا۔ اس کا مفصل ذکر ہمارے رسالہ مصلح موعود میں ہے۔ ناظرین اسے دیکھ سکتے ہیں۔ رسالہ مذکور میں جو کچھ لکھا ہے اسکا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے مصلح موعود بیٹے کے حق میں لکھا ہے

ا۔ وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔

۲۔ محمود، بشیر احمد، شریف احمد جو اس وقت زندہ ہیں وہ ان کے بعد پیدا ہوگا (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴۔۱۵)۔

بس ساری گفتگو کا مدار ان دو فقروں پر ہے۔ ظاہر ہے کہ دونوں فقرے اپنے معنی اور زبان اردو کے قاعدہ سے اپنے مفہوم میں بالکل صاف ہیں۔ میں قادیانی اہل قلم کی ہمت کی داد دیتا ہوں کہ ان میں یہ خاص ملکہ ہے کہ وہ علی الاعلان کہہ سکتے ہیں

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

باوجود اس کے کہ ان کے سب اہل قلم اس فن میں باکمال ہیں، مگر کلی مشکک کے ماتحت بعض افراد بعض پر فضیلت رکھتے ہیں۔۔ بہ نسبت دوسروں کے مولوی اللہ دتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب جالندھری کو اس فن میں خاص امتیاز حاصل ہے۔وہ اس امتیاز میں اس درجہ ترقی کر گئے ہیں کہ استاد داغ کا شعران پر صادق آتا ہے

آ گیا داغ اس کے دل میں یہ غرور
شکل ہے دنیامیں لا ثانی مری

موصوف نے ہمارے رسالہ کے جواب میں قلم اٹھایا،اس کا پہلا نمبر جنوری ۱۹۴۵ء میں اخبار الفضل قادیان میں نکلا۔اس کے بعد نمبر دوم ایسا گم ہوا کہ ہم نے سمجھا کہ براہین احمدیہ کے باقی حصص کے ساتھ شائع ہوگا۔آخر دوسرا نمبر ۹ فروری کے پرچہ میں شائع ہوا۔

نمبر اول میں براہین احمدیہ جلد اول کی طرح ادھر اودھر کی باتیں بھری ہوئی ہیں۔نمبر دوم میں جولکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ انبیاء کے کلام میں آیات متشابہات بھی ہوتی ہیں اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کے کلام میں بھی بعض الہام متشابہہ ہوتے تھے۔مقصود متکلم کا یہ ہے کہ مصلح موعود والا الہام بھی متشابہہ ہے۔

جواب یہ ہے کہ خود متکلم جس حصہ کلام کو محکم کہتے ہیں اس کو متشابہہ کہنے والا کون۔اگر اس کو بھی متشابہہ کہا جائے تو پھر اس مقولہ معقولہ کے کیا معنی ہوں گے

تاويل الكلام بمالا يرضى به قائله (فاندفع ما توهم)
یعنی متکلم کی تصریح کے خلاف کسی کلام کے معنی بیان کرنا غلط ہے۔

یہ تو نمبر دوم کا اصل جواب ہے۔باقی مولوی اللہ دتا کا میرے حق میں طعن تشنیع کرنا یا اہل حدیث کانفرنس کے کاموں کا ناقدری سے ذکر کرنا اصل مضمون سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔تاہم مولوی صاحب موصوف میرے جواب کے منتظر ہوں تو سن لیں کہ میاں محمود احمد خلیفہ قادیان خود معترف ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جن جن کاموں کے کرنے کے وعدے کئے تھے،ابھی تک ان کا اربواں حصہ بھی پورا نہیں ہوا۔استاد داغ اپنے محبوب کے مواعید میں سے ہزارویں حصہ پر اکتفا کرتے ہوئے کہتے ہیں

ہزار وعدوں میں گر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر خلیفہ قادیان قادیان اوران کے اتباع اپنے نبی کے مواعید میں سے اربواں حصہ بھی پورا نہ ہونے پران کو باوفا ہی سمجھتے ہیں۔ سچ ہے:

نظر اپنی اپنی پسند اپنی اپنی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۱ص ۳۔۴)

قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔ ۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مجیب (مولوی اللہ دتا) نے مرزا غلام احمد صاحب کے مصلح موعود والے الہام کو متشابہ بنانے کی کوشش کی ہے۔ اس کا جواب پہلے نمبر میں آچکا ہے۔ اسی ضمن میں قادیانی مجیب نے اپنے جواب میں بڑے طمطراق سے الزام لگایا ہے کہ میں نے مرزا صاحب قادیانی کی عبارت میں سے تین کو چار کرنے والا فقرہ نقل کیا ہے۔ اور مرزا صاحب کا یہ کہنا کہ، اس جملہ کے معنی سمجھ میں نہیں آئے، نقل نہیں کیا۔

اس سے آپ کا مقصد غالباً یہ ہے کہ یہ فقرہ اس پیش گوئی کو متشابہ قرار دیتا ہے۔ یہ الزام غلط ہے کیونکہ میں نے اپنے رسالہ مصلح موعود میں وہ فقرہ نقل کیا ہے جو مرزا صاحب قادیانی نے کہا تھا کہ اس لڑکے نے میری پشت اور ماں کے پیٹ میں اپنے بھائیوں کو مخاطب کر کے کہا ہے کہ میں تمہارے پیچھے ایک دن کے بعد آتا ہوں۔ (رسالہ مصلح موعود۔ ص ۸)

اور وہ تینوں بھائی یہی ہیں جن کے نام محمود، بشیر، شریف، مرزا صاحب نے لکھے ہیں۔ بس اس سے زیادہ تشریح کیا ہوگی۔، محدثین کا اصول ہے کسی ایک حدیث سے عدم علم ثابت ہو اور دوسری سے علم تو علم والی حدیث موخر ہوتی ہے فاندفع ما اورد

اسی نمبر میں مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے بڑا زور اس بات پر دیا ہے کہ تین کو چار کرنے والا فقرہ متشابہات سے ہے۔

میں کہتا ہوں یہ دعوی علم شریعت اور اقوال مرزا صاحب قادیانی کے سراسر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاف ہے۔ جب خود صاحبِ وحی اس فقرے کو محکم اور مفصل قرار دے تو اس کو متشابہ کہنے والا صاحبِ وحی کی مخالفت کرتا ہے۔ مرزا صاحب نے صاف الفاظ میں تین کو چار کرنے والے سے بیٹا مراد لے کر لکھا ہے کہ وہ محمود، بشیر اور شریف کے بعد پیدا ہوگا (ضمیمہ انجام آتھم) اب کس کو یارا ہے کہ وہ احمدی ہو کر اس کے خلاف کہہ سکے۔ مرزا غلام احمد صاحب کی تصریحات صاف بتا رہی ہیں کہ تین کو چار کرنے والا جملہ متشابہ نہیں ہے بلکہ محکم ہے۔ اس کو متشابہ کہنے والا اہل زیغ ہی نہیں بلکہ اہل تحریف ہے۔

اس نمبر میں مولوی اللہ دتا صاحب نے تین کو چار کرنے والے کے متعلق جو کمال دکھایا ہے، وہ انہی کا حصہ ہے۔ آپ کی ساری تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے سارے بیٹوں (سلطان احمد، فضل احمد، بشیر اول، محمود، بشیر ثانی، اور شریف) میں سے چوتھا لڑکا محمود ہے۔ یہی معنی ہیں تین کو چار کرنے والہ کے۔

حالانکہ اس وقت فضل احمد اور بشیر اول مر چکے تھے۔ موئے ہوؤں کو شمار میں لے کر محمود احمد کو چوتھا قرار دینا مرزا صاحب قادیانی کی تاویلات سے بڑھ کر رکیک تاویل ہے جو اس پنجابی مثل کی مصداق ہے: گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے ننھ شڑپ

قبل از جواب ناظرین کو یہ بتانا مفید ہوگا کہ بشیر اول کون تھا۔ بشیر اول وہ لڑکا تھا جس کی بابت مرزا صاحب قادیانی نے بڑے زوردار الفاظ میں پیش گوئی کی تھی کہ ایسا ہوگا، ویسا ہوگا، کانّ اللہ نزل من السماء گویا خدا آسمان سے اتر آئے گا

وہ پیدا ہوا۔ چند مہینے زندہ رہ کر مر گیا۔ جس پر مخالفوں نے نظم و نثر میں اشتہار لکھے، جس کا ایک شعر یہ تھا

بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا
تیرا اعزاز اور اکرام مرزا

اس واقعہ کی بنا پر ہمیں یقین تھا کہ کوئی قادیانی بشیر اول کا نام نہیں لے گا۔ مگر قادیانیوں کو سب کچھ روا ہے۔ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری کی تاویل کی خبر مرزا صاحب کو ہو جائے تو وہ سخت ناراضگی سے کہیں گے کہ جالندھری کو اس علمی اصول کی بھی خبر نہیں کہ تاویل الکلام بما لا یرضی به قائله باطل یعنی متکلم کے خلاف منشاء کسی کلام کے معنی کرنا غلط اصول ہے۔ میں (مرزا کلاں) جب کہ صاف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لفظوں میں کہہ چکا ہوں کہ چوتھا لڑکا جو مصلح موعود ہوگا، وہ ان تین لڑکوں محمود، بشیر اور شریف کے بعد ہوگا، پھر کون ہے جو احمدی ہو کر میرے کلام کو بگاڑے۔ ایسے نادان دوست کے حق میں، میں (مرزا غلام احمد) کہوں گا

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۴۵ء مطابق ۸ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۲ ص ۴)

کیا اب بھی مسلمان پوچھیں گے قادیانی مسلمان ہیں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی تحریک کو پچاس سال سے زیادہ عرصہ گزر رہا ہے ہر قسم کی تحریریں فریقین کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں۔ یہاں تک کہ علماء اسلام کا متفقہ فتوی بابت تنسیخ نکاح مرزائیاں بھی شائع ہو چکا ہے۔ غرض قادیانی تحریک کا مسئلہ قد تبین الرشد من الغی کے ماتحت آچکا ہے۔ باوجود اس کے کسی نہ کسی جانب سے یہ سوال آجایا کرتا ہے کہ قادیانی مسلمان ہیں یا غیر؟ ہم ایسے سائلوں کے جواب کے لئے آج ایک مضمون الفضل سے نقل کرتے ہیں۔ ایسے سائل، اس کو پڑھیں اور خود ہی فیصلہ کر لیں کہ قادیانی کیا ہیں۔ خود قادیانی مسلمانوں کو کس نظر سے دیکھتے ہیں اور ان کی نسبت کیا اعتقاد رکھتے ہیں۔ مضمون مندرجہ ذیل کا خلاصہ یہ ہے کہ اہل قادیان اپنے اور مسلمانوں کے درمیان مرزا غلام احمد کی شخصیت کو حد فاصل جانتے ہیں جو ان کی طرف ہو وہ مومن جو اس طرف ہو وہ کافر۔ جس طرح نبوت محمدیہ مسلمانوں اور غیر مسلمانوں میں حد فاصل ہے ۔ پس اس تمہید کے بعد ناظرین مندرجہ ذیل مضمون پڑھیں اور قادیانیوں کے اسلام اور غیر اسلام کا سوال چھوڑ دیں۔ وہ مضمون یہ ہے:

احمدیہ سلسلہ کی عورتوں پر جو ذمہ داریاں خداتعالی طرف سے ڈالی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ کسی احمدی لڑکی کا نکاح غیر احمدی مرد کے ساتھ نہ ہونا چاہیے۔ یہ مسئلہ آج کا نہیں، بلکہ قدیمی ہے اور کسی نے کبھی یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ سنا ہوگا کہ اگلے زمانہ میں کسی مسلمان عورت کا کسی ہندو عیسائی یہودی مجوسی یا مشرک سے نکاح کیا گیا ہو، اور مسلمان قوم نے اس کو برداشت کرلیا ہو۔ مسئلہ یہ ہے کہ مسلمان مرد تو اہل کتاب عورت سے شادی کرسکتا ہے لیکن مسلمان عورت نہ کسی کافر سے شادی کرسکتی ہے، نہ اہل کتاب مرد سے ۔ اہل کتاب سے مراد یہودی عیسائی ہندو پارسی وغیرہ قومیں ہیں جو کسی شریعت پر چلتی ہیں اور کوئی کتاب ان کے پاس ہے ۔ مرد چونکہ عورت کے ماتحت نہیں ہوتا اس لئے اس کو اجازت دی گئی ہے کہ وہ بوقت ضرورت کتابی عورت سے شادی کرلے، لیکن عورت چونکہ مرد اور اس کے خاندان کے دباؤ کے نیچے زندگی بسر کرتی ہے اس لئے اس کا دین محفوظ رکھنے کے لئے شریعت اسلامیہ کا یہی حکم ہے کہ وہ نہ کافر کے ماتحت ہو اور نہ اہل کتاب کے ورنہ اس کے بچے بے دین ہو جائیں گے اور خود اس کا ایمان بھی خطرہ میں پڑ جائے گا۔

یہاں تک ... لینا تو بالکل صاف بات ہے اب اس زمانہ میں جب خدا تعالی نے احمدیت کو دنیا میں ظاہر کیا تو اس سلسلہ نے بھی اسی مسئلہ پر عمل کرنا شروع کیا اور صرف اتنا زیادہ کر دیا کہ جس طرح احمدی عورت کسی ہندو عیسائی اور یہودی مرد سے نہیں بیاہی جاسکتی اسی طرح غیر احمدی مرد سے بھی اس کی شادی نہیں ہوسکتی ورنہ اس کے دین کی تباہی ہے اس لئے اس سلسلہ کے مقتداء اور خلفاء نے بار بار یہ حکم دیا کہ کوئی احمدی لڑکی غیر احمدی سے نہ بیاہی جائے کیونکہ مذہب کا کفو سب سے زبردست کفو ہے اور بغیر اس کے نکاح جائز نہیں ہوتا اور ہمارا مذہب وہ مذہب ہے جسے لوگ احمدیت کہتے ہیں اس پر بعض مردوں نے یہ چالاکی کرنی شروع کی کہ نکاح کے لئے وہ بظاہر احمدی ہو جاتے تھے اور نکاح کے بعد پھر غیر احمدی کے غیر احمدی، اس بات کی روک تھام یوں کی گئی کہ کسی ایسے احمدی سے کسی احمدی لڑکی کی شادی نہ کی جائے جسے بیعت کئے ہوئے ایک سال کا عرصہ نہ گزر گیا ہو اور اس ایک سال میں اس مرد نے اپنے تئیں عملی طور پر جماعت کا کارآمد فرد اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا احمدی ثابت نہ کر دیا ہو مگر باوجود اس کے کہیں کہیں اب بھی کمزور والدین یا دوسرے رشتہ دار کسی دباؤ کے ماتحت غریب احمدی لڑکیوں کا رشتہ غیر احمدیوں میں دے دیتے ہیں لڑکی چونکہ قدرتاً ایسے رشتہ داروں کے زیر اثر ہوتی ہے اور شائد جانتی ہے کہ میں اب کیا کر سکتی ہوں کچھ شرم و حجاب بھی مانع ہوتا یا دین کی واقفیت نہیں ہوتی اس لئے وہ بھی خاموش رہتی ہے اور اس طرح اپنی اور اپنی آئندہ نسل کی زندگی تباہ کر لیتی ہے اس لئے اب وقت آ گیا ہے کہ لڑکیاں خود اس معاملہ میں دلچسپی لیں اور اپنے سلسلہ کے مفاد اور وقار کی خاطر اور اپنے دین و مذہب کے بچاؤ کے لئے اس اصلاح کی طرف خود متوجہ ہوں اور جب بھی وہ دیکھیں کہ ہمارا رشتہ کسی غیر احمدی مرد سے تجویز ہونے لگا ہے تو وہ فوراً اپنے والدین یا بزرگوں سے کہہ دیں کہ یہ بات ناممکن ہے ہمیں ساری عمر کنوارا رہنا منظور ہے مگر ہم خلاف شریعت بات کبھی نہ ہونے دیں گے یہ محال ہے کہ ہم کسی غیر احمدی سے نکاح کریں ہمیں اپنا دین اور مذہب تباہ کرنا کسی صورت میں منظور نہیں۔

اور اس قسم کے اعلان کو اپنی بہنوں سہیلیوں ماؤں اور خالاؤں وغیرہ رشتہ داروں کی معرفت اس طرح مشتہر کر دیں کہ سرپرست مجبور ہو جائیں کہ ایسی حرکت نہ کر سکیں اگر پھر بھی کامیابی کی صورت نظر نہ آئے تو ایسی مظلوم لڑکی کا فرض ہے کہ وہ اپنے مقامی جماعت کے امیر تک تحریری یا بوساطت کسی احمدی عورت کے اطلاع پہنچائے کہ میرا باپ یا ماں یا چچا یہ غضب کرنے لگے ہیں آپ لوگ میری مدد کریں یا مرکز میں امیر کی معرفت اطلاع کرائے یا خود اطلاع دے اور واقعات کا اظہار صفائی سے کرے تب وہ خدا کے روبرو بے قصور ٹھہر سکتی ہے ورنہ وہ خود بھی ایسی ہی گنہ گار ہوگی جیسے اس کے رشتہ دار نیز اس طرح سے ہمارے سلسلہ کی خواتین کی مذہبی غیرت بھی بیدار رہے گی کیا یہ شرم کی بات نہیں کہ اگر کسی احمدی لڑکی کا رشتہ کسی ہندو یا عیسائی یا سکھ سے ہونے کا ذکر آئے تو لوگ ایسے آدمی کی گردن توڑنے کے لئے مستعد ہو جائیں مگر وہی رشتہ اگر غیر احمدیوں میں تجویز کیا جائے جن کے پیچھے نماز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تک حرام ہے جن کا جنازہ تک پڑھنے کی ممانعت ہے جن کے عقاید مشرکانہ ہیں جو خدا کی جماعت سے بالکل الگ ہیں اور جن کا سلوک احمدیوں کے ساتھ گذشتہ پچاس سال سے نہایت ظالمانہ چلا آ رہا ہے تو کہہ دیا جائے کہ کیا ہرج ہے لڑکی غیروں میں تو نہیں جا رہی اپنے غیر احمدی چچا کے ہاں ہی جا رہی ہے۔ ایسی مشکلات کا علاج اب یہی ہے کہ لڑکیاں خود دینی جرأت اور غیرت دکھائیں اور ایسے نالائق اور بزدل والدین یا رشتہ داروں کے مقابلہ میں سد سکندری کی طرح کھڑی ہو جائیں کہ ہمیں مرنا منظور ہے ہمیں کنوارا رہنا منظور ہے، مگر یہ ناجائز امر جو شرعاً حرام اور سلسلہ کے احکام کے برخلاف ہے کرنا منظور نہیں۔ (الفضل قادیان ۱۹ مارچ ۱۹۴۵ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: کیسا صاف بیان ہے۔ ہم راقم مضمون کی صاف گوئی کی داد دیتے ہیں اور مسلمانوں کو بھی غیرت دلاتے ہیں کہ وہ ایسی جماعت کے حق میں اسلام کا سوال کرنا چھوڑ دیں آج تک اسلامی دنیا میں جتنے فرقے ہوئے ہیں سب کا تنا نبوت محمدیہ ﷺ ہی رہا ہے، باقی سب اس کی شاخیں ہیں گو وہ شاخیں آپس میں بہت مختلف رہیں اور ہیں مگر تنا کی وحدت کی وجہ سے دین اسلام ایک ہی رہا لیکن قادیانیوں کے غلو کی وجہ سے تنے دو ہو گئے ہیں جب تنے دو ہو گئے ہیں تو اسلام بھی ایک نہ رہا، بلکہ دو ہو گیا۔ ایک مدنی دین ایک قادیانی دین۔ ایسا کہنے میں ہم کسی قسم کی غلطی اور جانبداری نہیں کرتے بلکہ حق یہ ہے کہ اس میں ہم قادیانیوں کی ترجمانی کرتے ہیں بس مختصر یہ ہے کہ جس طرح قادیانی مسلمانوں کو غیر مومن سمجھتے ہیں مسلمانوں کا بھی حق ہے کہ وہ قادیانیوں کو غیر سمجھیں

آہ مرزا صاحب قادیانی! آپ نے آ کر اسلام کو جو فائدہ پہنچایا اس کی بابت یہ کہنا بالکل بجا ہے

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶۔ اپریل ۱۹۴۵ء مطابق ۲۲ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۴ ص ۵۔ ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود۔۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے رسالہ مصلح موعود کا جواب جو مولوی اللہ دتا جالندھری قادیانی نے دیا ہے وہ بالکل قادیانی لٹریچر کے مطابق ہے۔ قادیانی امت میں یہ کمال ہے کہ کوئی واقعہ خواہ کھلم کھلا ان کی تکذیب اور تردید کرتا ہو، وہ اپنے زور قلم سے اس کو اپنا لیا کرتے ہیں۔ عبداللہ آتھم کی پیش گوئی کا انجام کیسا صریح اور صاف تکذیب مرزا پر ہوا تھا مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کمال ہے کہ انہوں نے اس کو اپنی تائید بنانے کیلئے ہر طرح کی کوشش کی۔ یہاں تک لکھ دیا کہ ۱۵ ماہ کے اندر مرنے سے مراد یہ ہے کہ پیش گوئی کا مفہوم یہی تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے گا چنانچہ وہ مجھ سے پہلے مر گیا۔ مرحبا ہے ماننے والوں کو کہ انہوں نے بھی بقول: پیر من خس است و اعتقاد من بس است، اسی کو تسلیم کر لیا۔

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کی ہر پیش گوئی جو صاف لفظوں میں غلط ثابت ہوئی، مریدان باصفا نے اس کو صحیح مان کر اپنے ایمان کا ثبوت دیا۔

اس لئے قادیانی مجیب (مولوی اللہ دتا) کا اپنے مضمون کو ہمارے رسالہ مصلح موعود کا جواب سمجھنا کوئی نئی بات نہیں ہے، اصل مرکزی نقطہ اس بحث کا اتنا ہے کہ مصلح موعود فرزند کے لئے کیا کیا لفظ آئے ہیں۔ ہم نے وہ الفاظ اپنے رسالہ مصلح موعود کے صفحہ ۶، ۷ پر نقل کئے ہیں جو یہ ہیں؛

> سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا وہ لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے اور وہ نور اللہ ہے بزرگ وہ جو آسمان سے آتا ہے اس کے ساتھ فضل ہے وہ صاحب شکوہ اور عظمت اور دولت ہو گا وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا وہ کلمۃ اللہ ہے کیونکہ خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا۔ (تبلیغ رسالت جلد اول ص ۵۹۔۶۰)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: ہماری منقولہ عبارت پر مجیب نے تو کوئی اعتراض نہیں کیا البتہ ایک خام الزام ہم پر لگایا ہے کہ ہم نے مرزا کا فقرہ:

تین کو چار کرنے والا ہوگا، اس کے معنی سمجھ میں نہیں آئے،

نقل نہیں کیا۔ مجیب نے اپنی عادت کے مطابق اس پر بہت سی زبان درازی کی ہے، حالانکہ یہ اس کی نافہمی یا ناانصافی کا ثبوت ہے کیونکہ ایک موقعہ پر اس فقرے کے معنی مرزا صاحب قادیانی کی سمجھ میں نہیں آئے تو دوسرے موقعہ پر آ گئے جو ہم نے رسالہ مصلح موعود کے صفحہ ۸ پر ضمیمہ انجام آتھم سے نقل کئے ہیں۔ اس میں صاف ذکر ہے کہ تین بیٹوں کو شمار کر کے چوتھے بیٹے کا وعدہ کیا ہے۔ پھر مبارک احمد پیدا ہوا، تو مرزا صاحب قادیانی نے اس کو کھلے لفظوں میں تین کو چار کرنے والے کا مصداق قرار دیا۔ ملاحظہ ہو مصلح موعود صفحہ ۵، ۶ منقول از تریاق القلوب

مجیب کے رویہ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ تین کو چار کرنے والا حصہ مصلح موعود سے الگ کرتا ہے اور مصلح موعود اپنے خیال میں اور محض اپنی ذاتی رائے سے مرزا محمود احمد کو بناتا ہے۔ حالانکہ ساری بحث کا نچوڑ اتنا ہی ہے کہ تین کو چار کرنے والا ہی آسمانی برکتوں کے ساتھ آئے گا اور وہ دنیا میں نور پھیلائے گا۔ وغیرہ

یہی اوصاف مصلح موعود کے ہیں ان کو الگ الگ کرنا بال کی کھال اتارنے کے مشابہ ہے اسی کو کہتے ہیں: کوہ کندن وکاہ برآوردن

اب دیکھنا یہ ہے کہ تین کو چار کرنے والا مبارک احمد کو قرار دیا تھا اور سب اوصاف اس پر چسپاں کئے تھے جسکا حوالہ ہم نے رسالہ مصلح موعود کے صفحہ ۵، ۶ پر پورا کر دیا لیکن وہ فوت ہوگیا۔ اب اگر اس کی جگہ کوئی آئے تو اسپر بحث ہوگی۔

اس ساری بحث کا اختصار یہ ہے کہ تین کو چار کرنے والا حسب تصریح اشتہار بیس فروری مصلح موعود ہوگا اور وہ ان تینوں موجودہ بیٹوں کے بعد آنے والا تھا (ضمیمہ انجا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

م آتھم ص ۱۴، ۱۵) اور تینوں بیٹے محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد ہیں۔ ان کے بعد چوتھا لڑکا جو تین کو چار کرنے والا مصلح موعود کا لقب پانے والا پیدا ہونا مقدر تھا وہ کون ہے؟

اگر مبارک احمد مصلح موعود نہیں تو ہماری بلا سے۔ اب بتاؤ ان تینوں کے بعد چوتھا لڑکا کون ہے۔ اگر کوئی نہیں ہے، تو پیش گوئی سرے سے غت ربود ہوگئی۔ یہ ہے بحث کا مرکز جس کا جواب دینا مجیب کے ذمہ تھا جو اس نے پورا نہیں کیا۔

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

نوٹ: ہماری مذکورہ تحریر سے مجیب کے باقی حصہ کا جواب بھی آ گیا جو الفضل مورخہ ۱۳ و ۲۶ فروری ۱۹۴۵ء میں لکھا ہے۔ مجیب مطلع رہے کہ ضمیمہ انجام آتھم نے مہر لگا دی ہے کہ تین کو چار کرنے والا بیٹا موجودہ بیٹوں (محمود احمد، بشیر احمد، شریف احمد) میں سے کوئی نہیں ہے۔

اطلاع: رسالہ مصلح موعود کے سرورق پر ہم نے بطریق عدالت فیصلہ ہونے پر سو روپیہ روپیہ مجیب کے لئے رکھا ہے۔ بطریق عدالت یہی ہے کہ فریقین کی تقریریں ہوتی ہیں، دو مدعی کی ایک مدعی علیہ کی۔ چوتھی کوئی نہیں۔ تینوں تقریریں ہو چکیں، فریقین چاہیں تو مسلّمہ ثالث مقرر کر کے فیصلہ کرا لیں ہم فیصلے کے لئے تیار ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ اپریل ۱۹۴۵ء مطابق ۲۹ ربیع الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۱۵ ص ۴)

خلیفہ قادیانی کی دعا متعلق جنگ عظیم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچہ میں ہم نے ذکر کیا تھا کہ خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) اور ان کے حواری اتحادیوں کی فتح پر اپنی شیخی بگھارتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ ہمارے خلیفہ نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ فتح اتحادیوں کی ہوگی، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

پرچہ مذکورہ میں ہم نے بتایا تھا کہ فتح کی پیش گوئی وزیر اعظم برطانیہ بھی کرتے رہے، آپ نے اگر ان کی آواز میں اپنی آواز ملا دی، تو کیا کمال کیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہاں آپ کا کمال یہ ہوتا کہ آپ کی دعا سے فتح ہوتی اور دعا سے بھی اس طرح کہ انگریز آپ سے دعا کی درخواست کرتے ،اور اس پر آپ دعا کرتے اور انگریزوں کی فتح ہوتی تو آپ کا کمال ثابت ہوتا۔

ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ انگریز آپ کی ایسی باتیں سن کر آپ کو پاگل کہتے ہیں۔آج کے پرچے میں ہم اس بحث کو مفصل لکھتے ہیں جس سے معلوم ہو جائے گا کہ قادیانیوں کی مثال وہی لیموں نچوڑ کی سی ہے جو تھوڑا سا لیموں مسافر کے کھانے میں نچوڑ کر خود اس میں شریک ہو جاتا تھا۔

پس ناظرین نمبروار سنیں خلیفہ قادیان کا قول ہے:

نمبر اول: اور یہ جو آفتیں آنے والی ہیں ان پر اصل غلبہ دعا کے ذریعہ ہی ہو گا اور کیا تعجب ہے کہ اس جنگ میں ایک وقت ایسا آ جائے جب کہ اتحادی ہم سے دعا کی درخواست کریں۔اور جیسا کہ رؤیا بتاتی ہے اگر وہ اخلاص سے اس طرف توجہ کریں تو خدا تعالی میری دعا کی برکت سے یہ مصیبت ان سے دور کر دے گا۔لیکن ابھی ان کے دماغ ایسے مقام پر نہیں آئے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھیں۔ بلکہ اس وقت اگر کسی انگریز کے سامنے میری اس تقریر کا یہ حصہ رکھ دیا جائے تو وہ کہے گا کہ یہ کوئی پاگل ہے جو پاگل خانہ سے چھوٹ کر آیا ہے۔کیا ہماری حفاظت کے لئے ہمارے پاس توپ خانے اور بحری بیڑہ اور ہوائی جہاز اور بڑے بڑے اسلحہ موجود نہیں۔اور اگر ان ہتھیاروں کے باوجود ہمیں فتح حاصل نہ ہو تو اس کی دعا سے فتح کس طرح حاصل ہو سکتی ہے۔ (الفضل ۱۶ مئی ۱۹۴۵ء بحوالہ ۶۔اکتوبر ۱۹۳۹ء)

ناظرین! کتنی صاف اور واضح بات ہے کہ انگریزوں کی فتح کو اپنی دعا سے وابستہ کیا جاتا ہے،اور اپنی دعا کو انگریزوں کی درخواست پر مبنی کیا گیا ہے۔

اور انگریزوں کا دعا کرنا تو کجا انگریزوں کے قول میں معاذ اللہ خلیفہ صاحب کو پاگل اور مجنون بتایا گیا ہے (ہم اس کی تصدیق نہیں کرتے۔ثناءاللہ)

اس مضمون کی مزید تائید مندرجہ ذیل اقتباس میں ملتی ہے۔خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) فرماتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے انگریزوں کو بارہا توجہ دلائی ہے کہ اگر وہ چاہیں اور جماعت احمدیہ سے دعا کی درخواست کریں، تو اللہ تعالیٰ ہماری دعا سے ان کی مشکلات کو دور کر دے گا...

اگر وہ ہماری طرف دعا کے لئے دل سے متوجہ ہوں تو اللہ تعالیٰ اس فتنہ کو دور کر دے گا اور ان کے امن و آسائش کے ایام واپس لے آئے گا۔ مگر باوجود اس کے کہ ایک عرصہ سے یہ اعلان ہماری جماعت کی طرف سے ہو چکا ہے گورنمنٹ نے اس سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا،

(الفضل ۱۶ مئی ۱۹۴۵ء بحوالہ ۱۲ نومبر ۱۹۴۲ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: یہ عبارت کیسی صاف ہے جو اپنے معنی بتانے میں بالکل واضح ہے۔ انگریزی حکومت نے خلیفہ جی کی درخواست کو بڑی توہین سے ٹھکرا دیا ہے جس کی شکایت خود خلیفہ (مرزا محمود احمد) کرتے ہیں۔ پھر کیوں کہا جاتا ہے کہ انگریزوں کی فتح ہماری دعا سے ہوئی۔ حالانکہ انگریزوں نے نہ دعا کی درخواست کی، اور نہ توجہ کی بلکہ اپنی درخواست کو نامقبول پا کر خلیفہ قادیان مرزا غالب مرحوم کا یہ شعر پڑھتے ہوئے خاموش ہو گئے

بے نیازی حد سے گذری بندہ پرور کب تلک
ہم کہیں گے حال دل اور آپ فرمائیں گے کیا

مرقومہ بالا دونوں اقتباسوں کی مزید وضاحت مندرجہ ذیل اقتباس سے ہوتی ہے۔ خلیفہ قادیان کہتے ہیں:

ہم دعائیں تو اب بھی کرتے ہیں اور میں جماعت کو ہمیشہ کہتا رہتا ہوں کہ انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعائیں کیا کرے۔ مگر ان دعاؤں میں اور اس دعا میں بہت بڑا فرق ہے۔ بعض نادان کہا کرتے ہیں کہ اگر تمہاری دعاؤں سے ہی یہ لڑائی دور ہو سکتی ہے تو تمہارے دلوں میں دعا کے لئے کیوں جوش پیدا نہیں ہوتا۔ دنیا میں اتنا خون خرابہ ہو رہا ہے اور تم دعا نہیں کرتے۔ وہ نادان اور احمق یہ نہیں سمجھتے کہ دعا کے لئے جوش پیدا ہونے کے مختلف اسباب میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے۔ اور اس فرق کی وجہ سے وہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جوش کبھی کم پیدا ہوتا ہے اور کبھی زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اس وقت بھی ہم بے شک انگریزوں کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں، مگر اس لئے کہ ہمارے نزدیک انگریز مظلوم ہیں اور ان کا دشمن ظالم ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ ظالم کو فتح حاصل ہو لیکن اگر انگریز ہم سے دعا کی درخواست کریں تو چونکہ اس درخواست کے نتیجہ میں اسلام اور احمدیت کی سچائی ظاہر ہوگی اس لئے اسلام کی فتح احمدیت کی فتح کے لئے ہمارے لوں میں دعا کے لئے جس قدر جوش پیدا ہوسکتا ہے وہ جوش موجودہ صورت میں کہاں پیدا ہوسکتا ہے۔

(الفضل قادیان۔تاریخ مذکور)

یہ مقولہ بالکل فیصلہ کن ہے کہ احمدیت اس صورت میں فخر کرسکتی ہے جب حکومت انگریزی خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) سے دعا کی درخواست کرتی۔ وہ تو بقول خلیفہ جی اپنے ساز وسامان اور اسلحہ جنگ کے گھمنڈ میں مگن رہی۔ دعا کی درخواست کی بجائے خلیفہ جی جیسے مصلح موعود کو پاگل اور مجنون سمجھتی رہی۔ پھر یہ کیونکر صحیح ہوسکتا ہے کہ انگریزوں کی فتح سے احمدیت کی صداقت کا نشان ظاہر ہوا۔ یہ تو اس سے بھی کم ہے جو کسی شخص کے پیر نے بارش کی پیش گوئی کی تھی اور بلی کے پیشاب کرنے پر مرید نے بطور فخر یہ شعر کہا تھا

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جون ۱۹۴۵ء مطابق ۱۹ جمادی الآخر ۱۳۶۴ھ جلد ۴۲ نمبر ۲۲ ص ۴۔۵)

خاتمہ جنگ سے متعلق خلیفہ قادیان کی پیش گوئی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی جماعت کے بانی اور خود جماعت قادیانی بات بنانے میں ایسے مشاق ہیں کہ ان کی مثال ملک میں شائد ہی کوئی ملتی ہو۔ مشہور قصہ ہے کہ بادل اٹھتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے ایک ظریف کہا کرتا تھا کہ میں کہتا ہوں مینہ برسے گا، اور میری بیوی کہتی ہے کہ نہیں برسے گا۔

آخر دونوں میں سے ایک کی بات صحیح نکلتی ہے تو کرامت گھر کی گھر ہی میں رہتی ہے۔

قادیانی جماعت مع اپنے ہیرو کی اسی طرح کی کرامتیں پبلک کو سناتی رہتی ہے۔

ناظرین مندرجہ ذیل اقتباس ملاحظہ فرمائیں گے تو ہمارے دعویٰ کا ثبوت پائیں گے:

میرے اس استدلال کی بنیاد کہ جنگ اپریل ۱۹۴۵ء میں ختم ہو جائے گی اس بات پر تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تحریک جدید کے بواعث کے نتیجہ میں یہ جنگ پیدا کی گئی ہے۔ چنانچہ اس مضمون کے متعلق کثرت سے میرے خطبات موجود ہیں کہ گورنمنٹ کی طرف سے ہماری جماعت کو جو تکالیف دی گئی ہیں ان کے نتیجہ میں اسے یہ ابتلاء پیش آیا ہے۔ اور تحریک جدید کے ساتھ اس کی وابستگی ہے۔ چنانچہ میں نے جو یہ کہا تھا کہ جنگ اپریل ۱۹۴۵ء کے آخر میں ختم ہو جائے گی یہ اسی بنا پر کہا تھا کہ تحریک جدید کا آخری سال وعدوں کے لحاظ سے تو ۱۹۴۴ء میں ختم ہوتا ہے لیکن جہاں تک سارے ہندوستان کے لئے چندوں کی ادائیگی کا تعلق ہے اس لحاظ سے یہ مدت اپریل ۱۹۴۵ء میں ختم ہوتی ہے...

اب یہ عجیب بات ہے کہ چندوں کی ادائیگی کی آخری تاریخ جو مقرر ہے وہ سات ہوتی ہے...

ہندوستان کے ان علاقوں کیلئے جہاں اردو بولی اور سمجھی نہیں جاتی وعدوں کی ادائیگی کی آخری میعاد سات مئی مقرر ہے۔ اب یہ عجیب بات ہے کہ جس دلیل پر میری بنیاد تھی کہ تحریک جدید کے آخری سال کے اختتام پر یہ جنگ ختم ہوگی میری وہ بات اسی رنگ میں پوری ہوئی کہ جنگ نہ صرف اسی سال اور اسی مہینہ میں ختم ہوئی جو میں نے بتایا تھا بلکہ عین سات مئی کو آکر سپردگی کے کاغذات پر دستخط ہوئے...

گویا قانونی طور پر عین اسی تاریخ آکر جنگ ختم ہوئی جو تحریک جدید کے چندوں کی ادائیگی کے لحاظ سے سارے ہندوستان کے لئے آخری تاریخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔(الفضل ۱۴ مئی ۱۹۴۵ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ناظرین خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کی کیسی صاف کرامت ہے مگر لاہوری جماعت کچھ ایسی سخت دل واقع ہوئی ہے کہ وہ اس پر بھی خلیفہ جی کو مصلح موعود نہیں مانتی۔

ہمارا پہلا سوال اس حوالہ پر یہ ہے کہ اس جنگ سے کون سی جنگ مراد ہے صرف جرمنی کی جنگ یا ساری حکومت انگریزی کا ابتلاء میں پھنسنا جو بقول آپ کے آپ کو ایذا رسانی کی وجہ سے اس کو پیش آیا ہے یہ ابتلاء جاپانی جنگ کو بھی شامل ہے یا نہیں۔ بحالیکہ جاپان کے ساتھ جنگ میں انگریزی حکومت کو جو نقصان (سنگاپور وغیرہ ہاتھ سے نکل جانے سے) ہوا وہ جرمنی کی جنگ میں نہیں ہوا۔

واقعات بتا رہے ہیں کہ برطانیہ کے لئے ابھی بہت سے مصائب باقی ہیں۔ چنانچہ ہندوستان میں بھی ان کا اثر باقی ہے۔ غلہ کا راشن ہے۔ کپڑا گویا ندارد ہے۔ دن بدن قحط کی شدت ہے۔ آدمیوں کی بھرتی جاری ہے۔ پھر معلوم نہیں کہ خلیفہ جی کس جنگ کو ختم کر چکے ہیں اور کس کے خاتمہ پر خوشی سے بغلیں بجا رہے ہیں۔

خلیفہ جی کی عبارت میں کوئی ایسا لفظ ہم کو نہیں ملتا جو جنگ موعود کو جرمنی کے ساتھ مخصوص کر سکے۔ بہرحال جنگ جاری ہے اور خلیفہ جی کی پیش گوئی متعلقہ اختتام جنگ غلط ہے۔ خلیفہ جی کی عبارت سے ہم یہ نتیجہ پیدا کریں تو حق بجانب ہوں گے کہ حکومت انگریزی قادیانیوں کو تکلیف دینے سے جب تک دست بستہ توبہ نہ کرے جنگ ختم نہیں ہوگی۔

لطیفہ گذشتہ: ۱۸۸۶ء میں ہوشیار پنجاب میں جہاں مرزا صاحب قادیانی نے چلہ کیا تھا ہندو مسلم فساد ہوا۔ اس فساد میں وہاں کے معزز مسلمان رئیس شیخ مہر علی مرحوم بھی گرفتار ہو کر سزایاب ہوئے۔ آخر کار چیف کورٹ سے بری ہو گئے۔ بس پھر کیا تھا بڑے مرزا صاحب قادیانی نے شیخ مہر علی صاحب پر زور ڈالا کہ چونکہ میری دعا سے آپ بری ہوئے ہیں، اس لئے میری تصدیق کرو ورنہ میں دعا واپس لوں گا۔

شیخ مہر علی صاحب مرحوم پرانی وضع کے سنی مسلمان تھے انہوں نے اس مطالبہ کا جواب خاموشی سے دیا۔ یہ طریقہ قادیانی جماعت کا بہت پرانا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسری مثال: بڑے میاں لکھتے ہیں کہ مجھے ایک دفعہ روپے کی ضرورت پیش آئی۔ میں نے قادیان سے باہر جا کر بہت دعا کی۔ مکان پر آیا تو پوسٹ مین نے آواز دی کہ منی آرڈر آیا ہے لے لو۔

یہ منی آرڈر لدھیانہ سے آیا تھا۔ اس منی آرڈر کا پہنچنا آپ نے اپنی دعا کی قبولیت کا نشان بتایا مگر دانا سمجھ سکتے ہیں کہ یہ منی آرڈر لدھیانہ سے چلا کب تھا۔ حالانکہ اس وقت مابین امرتسر بٹالہ اور قادیان ریل بھی نہ تھی، دعا سے کتنے روز پہلے چلا ہوگا۔ حقیقت یہ ہے کہ دعا سے پہلے دعا کا قبول ہونا ڈبل کرامت ہے۔ کسی پنجابی شاعر نے ایسا ہی کہا ہے

اسیں آدم تھیں اگّے ہوئے دادا گود کھڈایا

یعنی ہم آدم سے بھی پہلے تھے اور اپنے دادا کو گود میں کھلایا تھا

دوسری طرح: خلیفہ جی (مرزا محمود احمد) نے خاتمہ جنگ کا زمانہ اپریل ۱۹۴۵ء تا جون ۱۹۴۵ء مقرر کیا تھا، مگر واقعہ میں کیا ہوا؟ جنگ مئی ۱۹۴۵ء میں ختم ہوگئی اگر اس کو ختم کہہ سکیں۔

اس کی ایک مثال ہم پیش کرتے ہیں: حیدرآباد میں ایک معزز ہندو مقبول فریقین تھے اس لئے ہندوان کو جلانے کے متعلق سوال کرتے تھے اور مسلمان دفنانے کے متعلق۔

انہوں نے کہا میں وصیت میں لکھ جاؤں گا اس پر عمل کرنا جھگڑا نہ کرنا۔

وصیت میں لکھا: جلانا مت گاڑنا۔

انتقال پر جھگڑا ہوا کیونکہ عبارت ذو وجہین تھی، مت کو پہلے لگانے سے جلانے کی نفی ہوتی تھی اور گاڑنا سے آگے لگانے سے گاڑنے کی نفی۔

یہی کیفیت خلیفہ جی کی پیش گوئیوں کی ہے۔ گفتگو صلح اخباروں میں آرہی تھی، اس لئے آپ نے اس فیصلے کے لئے تین مہینوں کو گھیر لیا تھا، تاکہ وہ شعر صادق آجائے جو کسی شاعر نے اپنے معشوق سے درخواست کرتے ہوئے کہا تھا کہ

مجھ کو محروم نہ کر وصل او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۴۵ء مطابق ۳ رجب ۱۳۶۴ جلد ۴۲ نمبر ۲۴ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا محمود کے ابراہیمی دعوی پر پیغام کا اظہار غضب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گزشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں یہ ذکر آ چکا ہے کہ خلیفہ قادیان نے اپنے باپ کی طرح ابراہیمی لقب اختیار کیا ہے۔ ہم نے تو اپنے طرز پر اس کا ذکر کیا تھا قادیان کی دوسری شاخ لاہوری جماعت کے اخبار پیغام صلح نے برادرانہ طور پر غیظ وغضب کا اظہار کیا ہے جو اس کا حق ہے ناظرین کی آگاہی کے لئے ہم اس مضمون کا ملخص نقل کرتے ہیں۔ پیغام صلح لکھتا ہے:

خلیفہ صاحب قادیان کی ایک نئی تعلیٰ

حضرت ابراہیمؑ جیسے عظیم الشان پیغمبر کی عظمت پر حملہ

ملفوظات کے عنوان سے خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کی ایک نئی تعلیٰ الفضل مورخہ ۸ جون میں شائع ہوئی ہے جس میں

فیہ آیات بینات مقام ابراھیم ۔ (آل عمران۔ ع۱۰)۔

کی ایک طویل تشریح فرمائی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ آیات بینات سے مراد درجہ ابراہیمی ہے۔

کئی ابراہیم امت محمدیہ میں پیدا ہوں گے اور درجہ ابراہیمی تواتر وتکرار سے ظاہر ہوتا رہے گا۔

امت محمدیہ میں ابراہیم کثرت سے پیدا ہو کر حفاظت اسلام کا فرض سرانجام دیتے رہیں گے یعنی بار بار امت محمدیہ میں ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے جو ابراہیمی نمونہ پر آئیں گے اور ان کے ذریعہ بار بار خانہ کعبہ کی تعمیر ہوتی رہے گی گویا جب بھی اسلام پر کوئی مصیبت کا وقت آئے گا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک ابراہیم کھڑا کیا جائے گا جو اسلام کے احیاء کا باعث ہوگا اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لوگوں کے دلوں میں جو شکوک وشبہات پیدا ہو چکے ہیں ان کو دور کرے گا .....محض خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے اپنی ایک تعلیٰ کے لئے قرآن مجید کی اس آیت کے متعلق ایچا پیچیاں کی ہیں۔ خلیفہ صاحب اپنی مغالطہ آمیز منطق سے قرآن مجید کی آیات سے کھیلنے کی کوشش کرتے ہیں انہوں نے دین کو بازیچہ اطفال بنا کر رکھ دیا ہے جو منہ میں آتا ہے کہتے چلے جاتے ہیں۔ انکی یہ دیرینہ عادت ہے کہ گزشتہ انبیاء کے مقام عظمت اور اثر ونفوذ پر حملے کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ حضرت محمد ﷺ کی علانیہ توہین سے بھی نہیں چوکتے۔ چنانچہ انہوں نے گزشتہ سال یہ کہہ کر: محمد ﷺ سے کوئی شخص بڑھنا چاہے تو بڑھ سکتا ہے خدا نے اس دروازے کو بند نہیں کیا۔، ساری اسلامی دنیا میں ایک آگ لگا دی اور شائد ابھی تک فضا میں اس آگ کے شرارے موجود ہیں۔ اس واقعہ پر ایک سال نہیں گزرنے پایا تھا کہ آپ نے حضرت ابراہیم جیسے عظیم الشان پیغمبر کی عظمت پر حملہ کر دیا اور انکی شان کو کم کرنے کے لئے مقام ابراہیم کو عام کر دیا۔ اور یہ صرف اس لئے کیا تاکہ یہ تعلیٰ کرنے کی گنجائش پیدا ہو جائے کہ درجہ ابراہیمی کے تسلسل کی ایک کڑی خلیفہ صاحب خود ہیں۔

لیکن ہم سوال کرتے ہیں کہ اگر درجہ ابراہیمی کے تواتر سے احیائے اسلام مراد ہے تو میاں صاحب نے کون سا احیائے اسلام کا کام کیا ہے؟

کیا قرآن وحدیث کی صریح تعلیم کے خلاف اجرائے نبوت کا عقیدہ تراشنا احیائے اسلام ہے، یا دنیا کے ساٹھ کروڑ مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج کرنا تجدید دین ہے، یا حضرت نبی کریم ﷺ کی علانیہ توہین کرنا اسلام کی حفاظت ہے۔

آخر ہمیں بتایا جائے کہ خلیفہ صاحب نے کون سے کارہائے نمایاں کئے ہیں۔ ان کی فرد عمل کے ہر خانہ میں صفر لکھا ہوا ہے۔ ان کا دور قیادت ایک ترقی معکوس ہے۔ وہ تحریک احمدیت جیسی ثقافتی اور حرکی قوت کے راستہ میں سنگ گراں ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدیت کو جتنا نقصان ان کی وجہ سے پہنچا ہے شائد معاندین سلسلہ کی وجہ سے نہیں پہنچا۔ اس نقصان کی تفصیلات میں جاتے ہوئے انگلیاں فگار اور خامہ خوں چکاں ہے .... خلیفہ صاحب نے آج تک کوئی تخلیقی اور تعمیری کام نہیں کیا اس لئے ان کے گرد ایک عملی خلا پیدا ہو گیا ہے جس کو پر کرنے کیلئے وہ یہ تعلیاں کرتے ہیں اور اپنے مریدوں کو خوابوں کی افیون کھلا کر پینک میں رکھتے ہیں وہ اپنی بعض مصالح کے پیش نظر جو چاہیں کریں لیکن انہیں گزشتہ انبیاء کے منہ آنے سے گریز کرنا چاہیے کیونکہ اس کے نتائج کبھی بہتر نہیں ہو سکتے بلکہ خطرناک یقیناً ہو سکتے ہیں (پیغام صلح لاہور ۱۳ جون ۱۹۴۵ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

سچ کہنا اگر جرم نہ ہو اور سننے والوں بھی تلخ معلوم نہ ہو، تو ہم یہ کہنے سے نہیں رک سکتے کہا گر پیغام صلح لاہور کی خفگی چھوٹے مرزا (مرزا محمود احمد) پر دینی خدمت نہ کرنے کی وجہ سے ہے، تو بڑے مرزا صاحب (غلام احمد) پر مسلمانوں کی خفگی بھی اسی وجہ سے ہے کہ انہوں نے دین کی کوئی خدمت نہیں کی، صرف اپنے آپ کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے رہے کہ میرا تخت سب تختوں سے اوپر بچھایا گیا ہے (حقیقۃ الوحی۔ص ۸۹)

ان کی ساری تصنیفات میں سے انکے ذاتی کمالات کو الگ کر دیا جائے تو دینی خدمت صفر کے درجہ میں رہ جاتی ہے۔ براہین احمدیہ اور آئینہ کمالات اسلام کو بطور فخر پیش کیا جاتا ہے ان کی حقیقت ہم ناقابل مصنف مرزا میں دکھا چکے ہیں۔

مختصر یہ کہ بڑے مرزا (غلام احمد) اور چھوٹے مرزا (مرزا محمود احمد) دونوں کو ہم اس شعر کا مصداق سمجھتے ہیں

نہ عارض نہ زلف دوتا دیکھتے ہیں
خدا جانے ہم ان میں کیا دیکھتے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جون ۱۹۴۵ء مطابق ۱۷ رجب ۱۳۶۴ھ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کی شان میں ایک عرب کا قصیدہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

۱۸۹۳ء کا واقعہ ہے جن دنوں مرزا غلام احمد صاحب کا مباحثہ ڈپٹی آتھم عیسائی سے مناظرہ ہوا۔ ان دنوں ایک شامی طالب علم مرزا صاحب قادیانی کی جماعت میں پھرتا نظر آیا، جس پر جماعت مرزائیہ کو بڑا فخر تھا کہ یہ ملک شام سے حضرت صاحب کی بیعت کرنے آیا ہے۔

میرا نام سن کر وہ مجھے ملنے آیا۔ باتوں باتوں میں ذکر کیا کہ میں نے مرزا صاحب قادیانی کے حق میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس کے صلہ میں انہوں نے مجھے دوسو روپئہ انعام دیا ہے۔ وہ قصیدہ اس نے مجھے سنایا۔ اس کا ایک شعر تھا

انت الذی وعد الرسول و حبّذا

و عدٌ به قد صحت الانباء

یعنی تو وہ شخص ہے جس کا رسول نے وعدہ دیا تھا۔ یہ وعدہ کیا اچھا ہے جو وقت پر پورا ہوا،

گفتگو عربی میں ہو رہی تھی۔ میں نے کہا، پھر یہ شخص مسیح موعود ہے؟

بولا نہیں۔

میں نے کہا: پھر تو نے یہ کیوں کہا کہ تو وعدہ رسول کے مطابق آیا ہے؟

بولا، کیا دجال کا وعدہ نہیں کیا تھا؟

میں نے ذرا غور کر کے جواب دیا کہ دجال کا وعدہ بھی تھا مگر تو مدح کرتا ہے۔ مقام مدح چاہتا ہے کہ دجال مراد نہیں بلکہ مسیح موعود مراد ہے۔

شاطر شاعر نے کہا تم نے غور نہیں کیا۔ میں وعدہ کی تعریف کرتا ہوں، موعود بہ کی نہیں کرتا۔ وعدہ اور موعود بہ دو الگ الگ چیزیں ہیں۔

آخر میں اس کا مطلب سمجھ گیا کہ یہ شاعر ہے جن کی بابت فرمان خداوندی ہے فی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کل وا دٍ یھمیو ن ۔ ہر جنگل میں پھر جاتے ہیں ۔
یہ قصہ میں نے اس غرض سے بیان کیا ہے کہ موعود کے بھی دو معنی ہیں ۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء ص ۴)

مرزا صاحب کی صداقت کا نشان

یاجوج ماجوج اور مسیح موعود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
حدیثوں میں بصراحت ملتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں یاجوج ماجوج خروج کریں گے ۔ رہا یہ سوال کہ یاجوج ماجوج کون ہیں، اس پر آج کا نوٹ ہم نے لکھا ہے جو دراصل الفضل مورخہ ۶ جولائی ۱۹۴۵ء کا جواب ہے ۔
الفضل پرچہ مذکور میں لکھتا ہے کہ یاجوج ماجوج انگریز اور روسی دو قومیں ہیں ۔ یہی مضمون مرزا صاحب نے حمامۃ البشری میں لکھا ہے ۔
الفضل کہتا ہے کہ چونکہ یاجوج ماجوج کا خروج ہو چکا ہے لہذا مسیح موعود کا خروج بھی ہونا چاہیے ۔ میں کہتا ہوں کہ اول تو یہ ترتیب ہی غلط اور حدیثوں کے خلاف ہے حدیث میں مفصل ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود کو حکم پہنچے گا میرے بندوں کو پہاڑ پر لے چلو میں ایسی قوم بھیجونگا جس کے مقابلے کے لئے کسی کو طاقت نہ ہوگی ۔ یہ بھی ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود کی دعا سے سب مرجائیں گے ۔ تفصیل اس کی صحیح ترمذی میں ملاحظہ ہو ۔
مگر یہاں یہ بات ہے کہ انگریز اور روسی مرزا صاحب قادیانی کی پیدائش سے پہلے ہی دنیا میں موجود بلکہ برسر حکومت تھے ۔ یہ بھی ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی بددعا سے یہ دونوں قومیں فنا نہیں ہوئیں بلکہ مرزا صاحب ان کی موجودگی میں ختم ہوگئے ۔ علاوہ اس کے یاجوج ماجوج دو قومیں اپنی برائی کی وجہ سے مشہور ہیں ۔ باوجود اسکے مرزا صاحب قادیانی اپنی امت کو ہدایت کرتے ہیں کہ تم انگریزوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو اولی الا مر منکم کا مصداق سمجھ کر ان کی اطاعت کرو (رسالہ ضرورت الامام)

اب کلام مرزا قادیانی کے یہ دو جملے ہمارے سامنے ہیں:

۱۔ انگریز اور روسی یاجوج ماجوج ہیں۔

۲۔ انگریزوں کو اولی الامر سمجھ کر ان کی اطاعت کرو۔

نتیجہ صاف ہے کہ جماعت احمدیہ یاجوج ماجوج کی قسم سے ہے

احمدی دوستو! کیا علم منطق کی رو سے یہ نتیجہ غلط ہے؟

اسی طرح باقی نشانات بھی لا یسمن و لا یغنی من جوع کے مصداق ہیں۔ مثلاً رمضان میں چاند سورج کا گرہن مسیح موعود کا نشان ہونا کسی مرفوع حدیث میں نہیں آیا اور جو واقعہ ہوا ہے ایسا پہلے بھی ہو چکا ہے۔

ہاں مرزا صاحب قادیانی نے موقعہ شناسی سے کام لیتے ہوئے ایک بڑا دعوی کیا تھا جس میں خدا تعالی کی قدرت نے انکو خوب مزہ چکھایا۔ عبدالحمید خان مرحوم سلطان ترکی کے زمانہ میں حجاز میں ریل جاری ہونے کا امکان پیدا ہو گیا تھا۔ دمشق سے چل کر مدینہ منورہ تک سڑک (پٹڑی) تیار ہو کر گاڑی بھی چلنے لگ گئی تھی۔ بس پھر کیا تھا، مرزا صاحب قادیانی نے اعجاز احمدی میں فوراً لکھ دیا کہ مکہ مدینہ میں ریل جاری ہو گئی ہیں وہ میری صداقت کا نشان ہے۔

قدرت نے ایسا تصرف کیا کہ گاڑی مع انجن مدینہ شریف میں پہنچ کر وہیں رک گئی جو آج تک کھڑی ہے (۱۹۴۵ء تک) تا کہ مرزا صاحب قادیانی کا دعوی غلط ثابت ہو جائے۔ کوئی احمدی ہے جو سامنے آئے اور اس نشان کو پورا کر کے دکھائے۔ بس مکہ مدینہ کے درمیان ریل گاڑی کا جاری ہونا اگر بقول مرزا صاحب، مسیح موعود کی صداقت کی دلیل تھی تو اس کا رک جانا مرزا صاحب قادیانی کے کذب کی دلیل ضرور ہو گا۔ یہ ایسی دلیل ہے کہ مرزا صاحب نے خود اس کو تسلیم کیا ہوا ہے۔

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۴۵ء ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور سوامی دیانند سرستی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ملک ہندوستان میں یہ دو نامی بزرگ ایسے گزرے ہیں جن کو کئی باتوں میں باہم مشابہت حاصل ہے۔سب سے بڑی بات ان میں جو مشترک ہے یہ تھی کہ غصہ میں ان کی زبان وقلم قابو میں نہیں رہتے تھے گویا دونوں صاحب اس شعر کے پورے مصداق تھے:

دریائے فراواں نشود تیرہ بسنگ
عارف کہ بر نجد تنک آب است ہنوز

سوامی دیانند کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ آپ کی ایک تقریر میں اس علاقہ کے کمشنر صاحب بھی آئے۔کمشنر کے ساتھ اور افسر بھی تھے جلسہ کا انتظام ایک سرکاری ملازم کے ہاتھ میں تھا واپس جاتے ہوئے کمشنر صاحب نے سوامی جی کی تقریر پر اظہار رائے کرتے ہوئے منتظم جلسہ کو یوں کہا کہ آپ کے سوامی کی تقریر میں سختی بہت ہوتی ہے۔ بانی جلسہ چونکہ سرکاری ملازم تھا اس پر کمشنر کے کہنے کا اثر ہونا لازمی تھا۔ صبح کو سوامی جی کے سامنے حاضر ہوا اور کمشنر کے آنے کا ذکر بھی کیا اور ہاتھ باندھ کر کہا حضور کمشنر صاحب..

کے آگے میں بول نہ سکا۔

تو سوامی جی نے کہا کہتے ہوئے ڈرتا کیوں ہے یہی کہا ہوگا کہ تمہارا سوامی سختی کرتا ہے۔ہم کوئی سختی نہیں کرتے۔اتنا کہہ کر خاموش کر دیا۔

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریر وتقریر میں ہمیشہ سختی کرتے بلکہ گالی گلوچ تک سے بھی پرہیز نہ کرتے۔ اور اذا خاصم فجر کا پورا نمونہ دکھاتے۔ تاہم جواب دیتے کہ ہم جو کچھ کہتے اور لکھتے ہیں واقعہ کے مطابق کہتے ہیں۔ چنانچہ الفضل ۱۷۔اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اس کا ذکر یوں آیا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخالفین کی طرف سے اور خاص کر علماء کہلانے والوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپ نے علماء کو گالیاں دیں، اور بہت برا بھلا کہا۔

اس میں شک نہیں کہ آپ کی بعض تحریروں میں علماء سوء کے متعلق ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جنہیں سخت تو کہا جا سکتا ہے مگر گالیاں کسی صورت میں بھی نہیں قرار دیا جا سکتا۔ اور سختی بھی ایسی جس کے سوا چارہ نہ تھا۔ یہ بات خود حضرت مسیح موعود نے تسلیم کی ہے چنانچہ رقم فرمایا:

یہ بات میں بھی تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھے۔ (کتاب البریہ۔ص۱۰)۔

لیکن آپ کے استعمال فرمودہ کسی سخت سے سخت لفظ کو گالی اور بدگوئی اس لئے نہیں کہا جا سکتا کہ آپ نے کسی مغلوب الغضب انسان کی طرح جو زبان پر آیا وہ نہیں کہہ دیا بلکہ جو کچھ کہا اظہار واقعہ کے طور پر کہا ہے۔

(الفضل قادیان ۲۷۔اکتوبر ۱۹۴۵ء ص۱)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں: الفضل کے اس اقتباس میں اس بات کا ثبوت یقینی ملتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے سخت کلامی سے کام لیا اور ضرور لیا۔ مگر انکا غصہ مغلوب الغضب کی طرح نہیں تھا بلکہ اظہار واقعہ تھا۔

ہم اس کے متعلق ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں جن سے فیصلہ ہو سکے گا کہ یہ کلام اصلاحی ہے یا مغلوب الغضبی کا نمونہ ہے۔

لدھیانہ کے مولوی سعد اللہ نومسلم مرحوم مرزا صاحب قادیانی کے خلاف لکھا کرتے تھے مگر انہوں نے ہمیشہ شریفانہ لہجہ ملحوظ رکھا۔ کبھی مرزا صاحب کی والدہ ماجدہ یا کسی دیگر خاتون کا ذکر برائی سے نہیں کیا۔ ان کے حق میں مرزا صاحب کا ایک شعر ہم بطور نمونہ پیش کرتے ہیں مرزا صاحب قادیانی انجام آتھم میں لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آذیتنی خبثا فلست بصادقٍ
ان لم تمت بالخزی یا ابن البغاء

(اے زانیہ کے بیٹے سعد اللہ تو نے مجھے تکلیف دی ہے اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں جھوٹا ٹھہرونگا)

قادیانیو! بتاؤ کیا یہ گالی نہیں۔ اگر نہیں ہے تو کیا مولوی سعد اللہ اور ان کے یار دوستوں کو بھی حق ہے

کہ وہ بھی قادیانی مخالفوں کو ایسا کہہ سکیں۔

اس کے بعد تمام مخالفوں کے حق میں آپ یہی لفظ استعمال کرتے ہیں۔ کتاب آئینہ کمالات میں لکھتے ہیں ؛

کل مسلم یقبلنی ا لا ذریۃ البغا یا۔

(صرف بدکار عورتوں کے بیٹے مجھ کو نہیں مانتے)۔

بتائیے یہ بھی گالی ہے یا نہیں؟ یہ خوش کلامی از راہ جوش ہے یا از راہ محبت؟

مرزا جی کے مریدو! انصاف سے کہنا ان مسلمانوں (ذریۃ البغایا) کی مائیں عموماً اور مولوی سعد اللہ مرحوم کی ماں خصوصاً روز جزا مرزا صاحب پر اگر الزام زنا کا استغاثہ کریں گی تو کیا فیصلہ ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ نومبر ۱۹۴۵ء ۳ ذی الحج ۱۳۶۴ھ ص ۵۔۶)

مرزا قادیانی اور سوامی دیانند سرستی

(۹ نومبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہونے والا درج بالا عنوان پر شائع ہونے والا مضمون بارِ دگر شمارہ زیر نظر میں مع چند اضافات شائع ہوا۔ بہاء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارے ملک ہندوستان میں یہ دو نامی بزرگ ایسے گذرے ہیں جن کو کئی باتوں میں باہم مشابہت حاصل ہے۔ سب سے بڑی بات ان میں جو مشترک تھی یہ تھی کہ غصہ میں ان کی زبان اور قلم قابو میں نہیں رہتے تھے گویا دونوں صاحب اس شعر کے پورے مصداق تھے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دریائے فراواں نشود تیری بسنگ
عارف کہ برنجد تنک آب است ہنوز

سوامی دیانند کی سوانح عمری میں لکھا ہے کہ آپ کی ایک تقریر میں اس علاقہ کے کمشنر صاحب بھی آئے۔ کمشنر صاحب کے ساتھ اور افسر بھی تھے۔ جلسہ کا انتظام ایک سرکاری ملازم کے ہاتھ میں تھا۔ واپس جاتے ہوئے کمشنر صاحب نے سوامی جی کی تقریر پر اظہار رائے کرتے ہوئے منتظم جلسہ کو یوں کہا کہ آپ کے سوامی کی تقریر میں سختی بہت ہوتی ہے۔ بانیء جلسہ چونکہ سرکاری ملازم تھا اس پر کمشنر کے کہنے کا اثر ہونا لازمہ تھا۔ صبح کو سوامی جی کے سامنے حاضر ہوا اور کمشنر کے آنے کا بھی ذکر کیا اور ہاتھ باندھ کر کہا: حضور کمشنر صاحب...

(اس) کے آگے میں بول نہ سکا،

تو سوامی جی نے کہا کیا کہتے ہوئے ڈرتا کیوں ہے؟ یہی کہا ہوگا کہ تمہارا سوامی سختی کرتا ہے۔ ہم کوئی سختی نہیں کرتے۔ اتنا کہہ کر خاموش کر دیا۔

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی اپنی تحریر و تقریر میں ہمیشہ سختی کرتے بلکہ گالی گلوچ سے تک سے بھی پرہیز نہ کرتے تھے اور اذا خاصم فجر کا پورا نمونہ دکھاتے تاہم جواب دیتے کہ ہم جو کچھ کہتے اور لکھتے ہیں واقعہ کے مطابق کہتے ہیں چنانچہ اخبار الفضل مورخہ ۲۷۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء میں اس کا ذکر یوں آیا ہے:

> مخالفین کی طرف سے اور خاص کر علماء کہلانے والوں کی طرف سے حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) پر ایک اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ آپ نے علماء کو گالیاں دیں اور بہت برا بھلا کہا۔ اس میں شک نہیں کہ آپ کی بعض تحریروں میں علماء سوء کے متعلق ایسے الفاظ استعمال ہوئے ہیں جنہیں سخت تو کہا جا سکتا ہے مگر گالیاں کسی صورت میں بھی قرار دیا جا سکتا۔ اور سختی بھی ایسی جس کے سوا چارہ نہ تھا۔ یہ بات خود حضرت مسیح موعود نے تسلیم کی ہے چنانچہ رقم فرمایا ہے:
>
> یہ بات میں بھی تسلیم کرتا ہوں کہ مخالفوں کے مقابل پر تحریری مباحثات میں کسی قدر میرے الفاظ میں سختی استعمال میں آئی تھی، لیکن وہ ابتدائی طور پر سختی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے بلکہ وہ تمام تحریریں نہایت سخت حملوں کے جواب میں لکھی گئی ہیں مخالفوں کے الفاظ ایسے سخت اور دشنام دہی کے رنگ میں تھے جن کے مقابل پر کسی قدر سختی مصلحت تھی۔ (کتاب البریہ۔ص ۱۰)

لیکن آپ کے استعمال فرمودہ کسی سخت سے سخت لفظ کو گالی اور بدگوئی اس لئے نہیں کہا جاسکتا کہ آپ نے کسی مغلوب الغضب انسان کی طرح جو زبان پر آیا وہ نہیں کہہ دیا بلکہ جو کچھ بھی کہا اظہار واقعہ کے طور پر کہا۔

(الفضل قادیان ۲۷۔اکتوبر ۱۹۴۵ء ص ۱)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: الفضل کے اس اقتباس میں اس بات کا ثبوت یقینی ملتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے سخت کلامی سے کام لیا اور ضرور لیا مگر ان کا غصہ مغلوب الغضب کی طرح نہیں تھا بلکہ اظہار واقعہ تھا۔

ہم اس کے متعلق ایک دو مثالیں پیش کرتے ہیں جن سے فیصلہ ہو سکے گا کہ یہ کلام اصلاحی ہے یا مغلوب الغضبی کا نمونہ ہے۔

لدھیانہ کے مولوی سعد اللہ نومسلم مرحوم مرزا صاحب کے خلاف لکھا کرتے تھے مگر انہوں نے ہمیشہ شریفانہ لہجہ ملحوظ رکھا کبھی مرزا صاحب قادیانی کی والدہ ماجدہ یا کسی دیگر خاتون کا ذکر برائی سے نہیں کیا۔ ان کے حق میں مرزا صاحب ایک شعر بطور نمونہ ہم پیش کرتے ہیں مرزا صاحب قادیانی انجام آتھم میں لکھتے ہیں:

آذیتنی خبثاً فلست بصادق
ان لم تمت بالخزی یا ابن بغائی

اے زانیہ کے بیٹے سعد اللہ تو نے مجھے بہت تکلیف دی ہے اگر تو ذلت سے نہ مرا تو میں جھوٹا ٹھہروں گا۔

الفضل اور قادیان کے ممبرو! بتاؤ کیا یہ گالی نہیں ہے اگر نہیں ہے تو کیا مولوی سعد اللہ اور ان کے یار دوستوں کو بھی حق ہے کہ وہ بھی قادیانی مخالفوں کو ایسا کہہ سکیں۔

اس کے بعد تمام مخالفوں کے حق میں آپ یہی لفظ استعمال کرتے ہیں۔

کتاب آئینہ کمالات اسلام میں لکھتے ہیں:

کل مسلم یقبلنی ا لا ذریة البغا یا،

(صرف بدکار عورتوں کے بیٹے مجھ کو نہیں مانتے)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتائیے یہ بھی گالی ہے یا نہیں؟ یہ خوش کلامی از راہ جوش یا یا از راہ محبت

مرزا جی کے مریدو! انصاف سے کہنا اور خدا سے ڈر کر کہنا ان مسلمانوں (ذریۃ البغایا) کی مائیں عموماً اور مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم کی ماں خصوصاً روز جزاء مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر اگر الزام زنا کا استغاثہ کریں گی تو کیا فیصلہ ہوگا۔ یہی نا، جو کسی شاعر نے کہا ہے

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

نوٹ: ان دونوں لیڈروں (سوامی دیانند اور مرزا صاحب قادیانی) کی شیریں کلامی اور دشنام دہی کا نمونہ دیکھنا ہو تو ہماری کتاب ہندوستان کے دو ریفارمر ملاحظہ کیجئے۔ پھر انصاف کیجئے جن لوگوں نے ان دونوں صاحبوں کے حق میں سخت کلامی سے کام لیا ہے وہ کہاں تک حق بجانب ہیں۔ ایران کے اخلاق نویس استاد صائب نے سچ کہا

دہن خویش بدشنام میالا صائب
ایں زرِ قلب ہر کس کہ دہی باز دہد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۴۵ء مطابق ۱۰ ذی الحج ۱۳۶۴ھ ص ۵۔۶)

مرزا قادیانی اور یاجوج ماجوج برطانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۵ء میں مولانا مودودی کے خطاب میں لکھا گیا تھا کہ قرآن مجید سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت یوسفؑ کافر بادشاہ کے ماتحت انتظام حکومت کرتے تھے۔ اس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ حکومت کافرہ کی ملازمت جائز ہے۔

اس پر اخبار الفضل ۱۲ دسمبر ۱۹۴۵ء میں ایک قابل نامہ نگار نے اہل حدیث پر اعتراض کیا ہے کہ غیر احمدی مسلمان مرزا صاحب قادیانی پر جو اعتراض کرتے آئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں کہ مسیح موعود ایک غیر مسلم سلطنت میں کیوں رہے، یہ اعتراض اہل حدیث کے اس فقرہ سے ملیا میٹ ہو جاتا ہے۔

مطلب آپ کا یہ ہے کہ جیسے حضرت یوسفؑ غیر مسلم حکومت میں رہے ویسے ہی ہمارے مرزا صاحب بھی غیر مسلم حکومت میں رہے تو اس میں کیا حرج ہے۔

میں (ثناء اللہ) کہتا ہوں کہ یہ جواب غلط ہے۔ اس وجہ سے کہ مرزا صاحب قادیانی نے انگریزوں اور دیگر اقوام یورپ کو یاجوج ماجوج لکھا ہوا ہے (حمامۃ البشری) حضرت یوسفؑ کی حکومت غیر مسلم یاجوج ماجوج نہ تھی۔ یاجوج ماجوج کے لئے قرآن مجید میں الفاظ مفسدون فی الارض آئے ہیں۔ پس اس لحاظ سے انگریزی حکومت بقول مرزا صاحب قادیانی قضیہ مشروطہ عامہ کے حکم میں ہے حضرت یوسفؑ والی حکومت غیر مسلم مطلقہ کے حکم میں تھی مشروطہ عامہ پر جو حکم لگایا جائے بسا اوقات مطلقہ عامہ اس کا متحمل نہیں ہوتا

قادیانی علم وفضل کے دعویدارو! الیس منکم رجل رشید۔

الفضل قادیان کے قابل نامہ نگار نے دوسری بات یہ کہی ہے کہ ہمارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ کہا تھا کہ مجھ پر کوئی اعتراض ایسا نہ کرو جو پہلے نبیوں پر وارد ہوتا ہو۔

بے شک ہم ایسا اعتراض نہیں کرتے اور نہ کرنا جائز سمجھتے ہیں۔ پس آپ ہوشیار ہو کر اور سینے پر پتھر باندھ کر سنئیے! ہم صرف ایک ہی بات کہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے وعدے محبوبہ سعاد سے بڑھ کر نہ تھے جس کی بابت اس کے عاشق صادق نے کہا ہے:

لا يغرنك ما منّت وما وعدت
ان الامانی و الاحلام تضليل

یعنی میری محبوبہ سعاد جو وعدہ کرے اس سے فریب نہیں کھانا چاہیے کیونکہ اس کے وعدے سرا سر جھوٹ اور اغلاط کے طومار ہوتے ہیں

قادیانی ممبرو! کیا اس اصول کو پختہ پکڑ کر ہمارے سامنے آسکتے ہو۔ ہمارا دعوی ہے کہ آپ کے ہیرو مرزا صاحب قادیانی میں یہ وصف کمال درجے پر تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں وہ قول کا پورا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱ص ۵۔۶)

مرزا قادیانی اور مولوی سعد اللہ لدھیانوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۶ نومبر ۱۹۴۵ء میں اس بات کا ذکر آ گیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی غصہ میں بدگوئی کرتے ہوئے آپے سے باہر نکل جاتے تھے۔ مولوی سعد اللہ لدھیانوی کو انہوں نے زانیہ کا بیٹا لکھ دیا، حالانکہ مولوی سعد اللہ مرحوم نے ان کی والدہ ماجدہ کو ایسے مکروہ الفاظ سے کبھی یاد نہیں کیا۔

اس کے جواب میں الفضل قادیان کے ایک نامہ نگار نے قادیانی علم کلام کے طریق پر سوال از آسماں جواب از ریسماں، کے مطابق یہ جواب دیا ہے کہ مولوی سعد اللہ نے اپنی نظموں میں بہت برے لفظوں سے مرزا صاحب قادیانی کا ذکر کیا ہے چنانچہ مولوی سعد اللہ مرحوم کے چند اشعار بھی نقل کئے ہیں جو یہ ہیں:

ارے او بے وفا غدار مرزا
ارے پر فتنہ و مکار مرزا
ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے منحوس نا فرجام مرزا
مسیح کاذب و مہدیء کذاب
سراپا جھوٹ کے انبار مرزا
ڈبویا قادیان کا نام تو نے
کہیں کیا اے بدو بدنام مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا بحث نصاری میں باآخر
مسیحائی کا یہ انجام مرزا

(الفضل قادیان ۲۹ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۳)

حضرت مولانا ثناء اللہ فرماتے ہیں کہ ان اشعار سے راقم مضمون نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ مولوی سعد اللہ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے حق میں سخت بدگو تھے۔

ہم بھی مانتے ہیں وہ سخت گو تھے لیکن ہمارا سوال یہ تھا کہ مولوی سعد اللہ مرحوم نے مرزا صاحب قادیانی کی والدہ ماجدہ کو ان الفاظ سے یاد نہیں کیا جن لفظوں سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مولوی سعد اللہ کی والدہ کا ذکر کیا ہے۔ یعنی اس کو بغاء (زانیہ) لکھا ہے۔

قانون رائج الوقت کی دفعہ ۵۰۰ میں ذکر ہے کہ کسی مصنف کے حق میں بدگوئی کرنا جو اس کی تصنیف اور دعوے سے تعلق رکھتی ہو توہین نہیں ہے، مگر اس حد سے تجاوز کر کے اس کو حرام زدہ وغیرہ کہنا، یہ سزا کا مستوجب ہے۔

قادیانی ممبرو! قرآن وحدیث سے تم اگر دور ہٹ گئے ہو، تو قانون وقت سے تو دور نہیں ہو سکتے۔ مرزا غلام احمد صاحب مولوی سعد اللہ پر ان کے الفاظ مذکورہ کی بنا پر دفعہ ۵۰۰ کے ماتحت استغاثہ نہیں کر سکتے تھے، مگر سعد اللہ مرحوم، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ کی بنا پر استغاثہ کر سکتا تھا۔

اور اگر اس نے زندگی میں نہیں کیا مگر یوم الجزاء کو جب منشی سعد اللہ صاحب لدھیانوی کی والدہ قذف (تہمت زنا) پر استغاثہ دائر کرے گی، تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے حواری کیا جواب دیں گے۔ یہی نا، جو کسی شاعر نے اپنے ظالم معشوق کے حق میں کہا ہوا ہے

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۲۹ محرم ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ا ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیٹھ عبداللہ الہ دین کی دعوت منظور

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کو ہمارے ناظرین جانتے ہوں گے۔ آپ بھولے بھالے بزرگ ہیں۔ قادیانی محبت میں ایسے گرویدہ ہیں کہ شعر مندرجہ ذیل گویا ان کی زبان پر جاری ہے۔ آپ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مخاطب کر کے کہتے ہیں:

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا

جنوری ۱۹۲۳ء میں جب میں حیدر آباد دکن گیا تو انہوں نے مجھے بتکذیب مرزا حلف اٹھانے کا انعامی اشتہار دیا جس کو میں نے وہیں منظور بھی کر لیا مگر آپ دعوت دے کر سامنے نہ آئے۔

اس کے بعد قادیانی اخبار الفضل کے ذریعہ چورن فروشوں کی طرح اشتہار دیتے رہے، جن کے جوابات ناظرین کی نظر سے گذرتے رہے ہیں۔ آج ایک خاص مضمون اسی سلسلہ کا ناظرین کے سامنے لاتا ہوں۔

مولوی ثناء اللہ صاحب سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سب سے بڑے مخالف سمجھے جاتے ہیں ۔ ان کو یہ چیلنج دیا گیا کہ وہ اس سلسلہ کے خلاف جو عقاید رکھتے ہیں وہی عقاید ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کریں تو ان کو اکیس ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔ مگر اکیس سال کا عرصہ ہوتا ہے کہ وہ ٹالتے ہی رہتے ہیں...

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے دوسرا انعام، آخری فیصلہ کی دعا کے متعلق حلف اٹھانے پر گیارہ ہزار روپیہ انعام۔ (الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۴ء ص ۳)

اس مضمون کے پہلے حصے کا جواب اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دیا گیا تھا کہ میں حلف اٹھانے کو تیار ہوں، آپ رقم لے کر مقام دہلی امرتسر لاہور یا بٹالہ آ جائیے۔اس پر بھی وہ نہ آئے تو میں نے شعر مندرجہ ذیل پر مضمون ختم کر دیا

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

اس سے فراغت پا کر میں دوسرے حصہ کا ذکر کرتا ہوں جو آخری فیصلہ کے متعلق ہے۔سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے دعوی کے الفاظ مکرر پیش کرتا ہوں۔ ناظرین اسے دوسری دفعہ پڑھ کر ذہن میں رکھیں

مولوی ثناء اللہ صاحب کے لئے دوسرا انعام۔آخری فیصلہ کی دعا کے متعلق حلف اٹھانے پر گیارہ ہزار روپیہ انعام۔(الفضل ۱۱ جون ۱۹۴۴ء)

موصوف نے اس حلف کی تفصیل نہیں بتائی کہ اس کا مضمون کیا ہوگا۔کیا یہی ہوگا کہ آخری فیصلہ کا اشتہار مرزا صاحب قادیانی کا ہے یا نہیں یا کچھ اور۔

بہر حال آپ اس کی تفصیل شائع کریں تو میں اس کے متعلق اپنی آمادگی کا اظہار کرونگا۔

میں اس میں حیران تھا کہ آخری فیصلہ کا مضمون بہت بڑی اہمیت رکھتا ہے کیونکہ احمدیت اور محمدیت کا فیصلہ اسی پر موقوف ہے مگر لدھیانہ کے مباحثہ میں جو اپریل ۱۹۱۲ء میں ہوا تھا فریق ثانی کی شکست پر مجھے تین سو روپیہ انعام ملا تھا۔جو کام کی حیثیت سے بہت کم تھا۔اب معلوم ہوا کہ قدرت کو منظور ہے کہ کام کی اہمیت کے مطابق مجھ کو انعام دلوائے۔اس لئے خدا نے سیٹھ عبداللہ الہ دین کے دل میں ڈالا کہ اس مضمون کے متعلق گیارہ ہزار روپیہ انعام کا وعدہ شائع کرے۔اس لئے میں بلند آواز سے اعلان کرتا ہوں، آپ اس کے متعلق اپنی مطلوبہ حلف کے الفاظ شائع کر دیں مگر یہ یاد رہے کہ وہ الفاظ ایسے ہوں جن کی شرع محمدی اجازت دیتی ہو۔یہ نہیں کہ آپ اپنی من مانی باتیں اس میں درج کر دیں۔آپ کو یاد ہوگا نہیں تو آپ یاد رکھیں کہ میں کون ہوں؟ میں وہی ہوں جس کی بابت عرب کے شاعر نے کہا ہے

اذا القوم قالوا من فتی قلت اننی
اتیت فلم اکسل ولم ابتلد

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترجمہ اس شعر کا قادیانی علماء سے پوچھئے
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۶ صفر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲ ص ۴)

بندہ نے سالانہ جلسہ قادیان پر کیا دیکھا

بندہ امسال جب سالانہ جلسہ قادیان پر گیا تو جماعت احمدیہ دو فرقوں میں منقسم دیکھی۔ ایک انجمن خدام الاحمدیہ۔ دوسری انجمن انصار الاحمدیہ۔

انجمن خدام الاحمدیہ کا سالانہ جلسہ دیکھا

ان کے خلیفہ وقت کی تقریر بھی سنی۔ مگر خدا کو حاضر ناظر جان کر ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ مجھے فقط احمدیہ حضرات کا جلسہ دیکھ کر جتنی مرزائیت سے نفرت ہوئی اتنی احرار کا جلسہ دیکھنے اور اس میں خلاف مرزائیت تقریریں سننے سے نہیں ہوئی۔

انجمن انصار الاحمدیہ کی طرف سے (مرزائیوں کا دوسرا گروہ جو موجودہ خلیفہ قادیان کو قابل خلافت نہیں سمجھتے، جو وہاں قادیان ہی میں مقیم ہے) ایک پوسٹر قلمی جو برسر بازار بورڈ پر چسپاں تھا، دیکھا جس کی من وعن بندہ نے نقل کر لی تھی اور میرے ساتھ ڈائری لینے والوں نے بھی نقل کی تھی، وہ اخبار اہل حدیث میں بغرض اشاعت بھیج رہا ہوں۔

مرزا محمود احمد مصلح موعود قادیان کو مبلغ ایک ہزار روپئہ کا انعامی چیلنج

فتمنوا الموت ان کنتم صادقین

ترجمہ۔ اگر تم سچے ہو تو موت کی تمنا کرو۔ یعنی میدان مباہلہ میں نکلو۔

آپ نے ہمارے سیدو آقا حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد صاحب متوفی) کی عظیم المرتبہ پیشگوئی المصلح الموعود کا مصداق ہونے کا دعویٰ کر دیا ہے حالانکہ مصلح موعود کی تعریف یہ بیان کی گئی ہے کہ وہ پاک ومطہر اور راست بازوں اور پاکوں کا بروز کامل ہوگا۔ اس کی آمد گویا خدا تعالیٰ آمد ہوگی۔ لیکن آپ کے چال چلن کے متعلق آپ کے مخلص اور مرید اور مریدنیاں اپنے چشم دید واقعات کی بنا پر سخت سے سخت الزامات عائد کر رہے ہیں۔ جیسے بیان شیخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحمٰن صاحب مصری ۔ اگر چہ آپ کے نزدیک وہ تمام الزامات غلط اور جھوٹے ہیں تو حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے فتوی کا مندرجہ الحکم ۲ مارچ ۱۹۰۲ء

غرض مباہلہ صرف ایسے لوگوں سے ہوتا ہے جو اپنے قول کی قطع اور یقین پر بنا رکھ کر دوسرے کو مفتری یا زانی قرار دیتے ہیں

کے مطابق میدان مباہلہ میں نکلیں ۔ اگر آپ مباہلہ کے لئے نکلیں تو ہم کم از کم بیس افراد ساتھ لے کر مباہلہ کرنے کو تیار ہیں تا کہ آپ کے سچا ہونے کی صورت میں آپ کے بیس مخالفین کی تباہی و بربادی سے ہمیشہ ہمیش کے لئے آپ کی پاکیزگی تقوی طہارت اور تعلق باللہ پر مہر لگ جائے اور آئندہ کسی بد باطن کو آپ کی ذات والاصفات پر جھوٹا الزام لگانے کی جرأت نہ ہو۔ مباہلہ کرنے کی صورت میں مبلغ ایک ہزار روپیہ نقد اسی وقت آپ کو بطور انعام پیش کریں گے۔

اگر آپ حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کے فتوی کے مطابق الزامات سے بریت نہ فرماویں تو اس صورت میں آپ جھوٹے ثابت ہوں گے ۔ اور آپ کے تمام تر بلند بانگ دعاوی غلط اور بے بنیاد تصور کئے جائیں گے۔

نیز جو دوست جناب خلیفہ صاحب کو مباہلہ کے لئے آمادہ کریں ان کو بھی بطور انعام مبلغ دوسو روپیہ پیش کیا جائے گا۔

پس گواہ رہ اے زمین و آسمان، اور گواہ رہ اے زمین و آسمان کے خالق و مالک کہ ہم نے اپنی طرف سے فیصلہ میں کوئی کوتاہی نہیں کی ۔ ہم اپنے فرض سے سبکدوش ہیں وما علینا الا البلاغ

(نوٹ: بارہ سو روپیہ کے بارہ میں ہر طرح سے تسلی کرائی و دلائی جا سکتی ہے ۔ سکرٹری ڈاکٹر محمد عبداللہ کامل)۔

المشتہر: پریذیڈنٹ انجمن انصار الاحمدیہ ۔ حکیم عبدالعزیز قادیان،،

الراقم ۔ شیر محمد معمار مخدوم پوری ضلع ملتان ۲ جنوری ۱۹۴۶ء

سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کہاں ہیں؟ کیوں یہ انعام حاصل نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتے ۔کیا اپنے غلط انعامی اعلان کی طرح اس کو بھی غلط سمجھتے ہیں ۔ یہ تو مقدس مقام قادیان سے شائع شدہ ہے۔

دوسری شہادت:

میں بزعم خود اسلامی فرقوں میں احمدیہ جماعت کو مقرر مبلغ اور کارکن فرقہ سمجھتا تھا۔ میں بڑے شوق ذوق سے بہت سی امنگیں دل میں رکھ کر سفر کے مصائب اور موسم کی جانکاہ سردی کی مزاحمت جھیل کر وہاں پہنچا،تو کیا دیکھا کہ مثل سراب ایک دھوکہ تھا۔ میں سمجھتا تھا کہ نئی روشنی کے ذریعہ جو عامۃ الناس میں الحاد پھیل رہا ہے اور ارکان اسلامی سے تغافل وتساہل کی وبا عام ہو چکی ہے،یہ لوگ توحید اور جملہ ارکان اسلامی پر فلسفیانہ اور نیچرل (قدرتی) طور خداوند تعالی کا جملہ پیغمبروں کو یکے بعد دیگرے مبعوث کرنا مقصد ذوالجلام کی وضاحت بالبداہت بطریق احسن فرمائیں گے۔مگر وہاں جاکر کیا دیکھا کہ ان کے متعلق تذکرہ کیا نام تک بھی نہ تھا۔ جس سے بخدا یقین ہو گیا کہ یہ اسلامی فرقہ کیا بلکہ اسلام سے متضاد گروہ ہے:

ہم نے تو سمجھا تھا کہ جلسہ سے کچھ جانیں گے
پر جانا تو کیا جانا کہ کچھ نہ جانا

مگر نہیں، بہت کچھ جانا۔ان کا مختصر اسلامی مزعومہ اصول فقط یہی دیکھا کہ مرزائی مردم شماری بڑھائی جائے اور اس میں چندہ زیادہ سے زیادہ دیا جائے۔فقط۔

حضرت صاحب جن کو کہتے تھے، ان کی تقریر سنی ۔آپ نے نہایت عمدہ طریق سے واضح کر کے جماعت کے مبلغین کے خرچ کو زیادہ سے زیادہ دکھانے کی کوشش کی اور اپنے مریدوں کو تحریک جدید میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی تاکید فرمائی ۔ان سے پہلے احمدیہ جماعت کی صاحب اقتدار ہستی اٹھی جن کا اسم گرامی سر ظفر اللہ تھا انھوں نے اپنی ایک تصنیف شدہ کتاب کے متعلق مؤثر انداز میں خرید کرنے کی جماعت کو تلقین فرمائی ۔اور اس بات کے سوا مطلق کوئی تذکرہ نہ کیا۔

دوسرے دن پھر حضرت صاحب جن کو جماعت مذکورہ کے لوگ سیدنا حضرت امیر المومنین کہتے ہیں، آپ نے اپنی تفسیر خود ساختہ کے متعلق وہ مضمون نویسی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دکھلائی کہ ایک ہوشیار دوا فروش جو بازاروں میں کھڑے ہوکر عجیب انداز سے لوگوں کو اپنی ادویہ خریدنے پر مجبور کرتا ہے، ویسے ہی آپ نے فرمایا کہ یہ تفسیر فقط ڈیڑھ ہزار باقی ہے، پھر تو آپ پچیس تک بھی ملنی محال ہو جائے۔ کاغذ اگرچہ سستا ہو گیا تو بھی تقریباً یہی موجودہ قیمت ہوگی۔ لہذا کاغذ سستا ہونے کا بھی انتظار نہ کرو۔ ابھی خرید لو۔

الغرض سارے جلسہ کا خلاصہ مرزا غلام احمد کی نبوت کا ڈھونگ۔ مرزا محمود احمد کی رؤیا صادقہ میں فرشتوں کا آنا، اور مرزائی تصنیفات کی خریداری کی اپیل ببانگ دہل تھی۔ اسکے سوا کچھ نہ تھا۔

راقم: حکیم غلام قادر سند یافتہ پنجاب یونیورسٹی لاہور۔ مخدوم پور۔ ضلع ملتان

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۳ صفر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳ ص ۴۔۵)

مرزا کے خلاف آواز، قادیان سے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم دیکھتے ہیں دنیا میں بہت سے پیشہ ورغلط گوبھی اپنی غلطی کو ثابت کرنے کے لئے ملمع سازیاں کرتے ہیں، مگر کبھی کبھی قدرت بھی اپنا تصرف دکھاتی ہے کہ ان کے منہ سے بھی سچی بات نکل جاتی ہے۔ اس کا ثبوت ہم کو یوسف زلیخا کے قصے میں ملتا ہے۔ ہر چند زلیخا نے اپنی غلط گوئی کو حق گوئی کی شکل میں دکھایا لیکن آخر اس کے منہ سے نکل گیا

انا راودته عن نفسه (سورہ یوسف) میں نے ہی اس کو گمراہی کی طرف مائل کیا

اسی طرح قادیانی اخبار بلکہ خود قادیانی تحریک کے بانی اپنی طاقت لسانی سے اپنے غلط دعوے کو صداقت کی شکل میں دکھانے کے مشاق ہیں، مگر قدرت ان پر بھی متصرف ہے کہ وہ ان سے بھی کبھی کبھی ایسے طریق سے حق کا اظہار کرا دیتی ہے کہ انہیں خبر بھی نہیں ہوتی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لطیفہ اظہار حق: ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ قادیانی اہل قلم اور اہل زبان تحریرات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پورے واقف نہیں ہیں۔ اگر ہیں تو دانستہ حق چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ بھی کئی دفعہ بطور ہمدردی کے اظہار کر چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کسی تحریر کا حوالہ پوچھنا ہو تو ہم سے پوچھ لیا کریں

عشق کی راہ کٹھن کوئی ہم سے پوچھے
قیس کیا جانے غریب اگلے زمانے والا

ناظرین کرام! گذشتہ واقعات کے علاوہ آج بھی ہم اپنے دعویٰ کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔ ہمارا یہ دعویٰ متکبرانہ نہیں ہے بلکہ ابوحمید ساعدی صحابیؓ کے دعوے کی طرح ہے جس نے صحابہ کے مجمع میں کہا تھا

انا اعلمکم بصلوہ رسول اللہ ﷺ (سنن ترمذی)

(میں تم سب سے زیادہ آنحضرت ﷺ کی نماز جانتا ہوں)۔

موصوف کا یہ دعویٰ متکبرانہ نہیں تھا بلکہ اظہار واقعہ کے لئے تھا۔ اسی طرح میں بھی کہتا ہوں انا احفظکم بکلام مرزا۔ کیوں:

عمر گذری ہے اسی دشت کی سیاحی میں

پس ناظرین توجہ سے سنیں۔ الفضل قادیان مورخہ ۷ جنوری ۱۹۴۶ء میں مسلمانوں کی گمراہی اور بدحالی کا ذکر ان لفظوں میں کیا گیا ہے:

موجودہ زمانہ تو انتہائی گمراہی اور جہالت کا ہے۔ ایک طرف دنیا میں مادہ پرستی الحاد اور دہریت کا زور ہے خود مذاہب کے ماننے والوں میں بھی خدا تعالیٰ پر کامل ایمان نہیں اور وہ اس کے عرفان سے محروم ہیں اور دنیا کی سفلی زندگی کو اپنا مقصد بنا رہے ہیں مسلمان اپنی حالت پر خود مرثیہ خوان ہیں۔

(الفضل ۷ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶)

ہم مانتے ہیں یہ اقتباس مسلمانوں کی حالت زار کا آئینہ دار ہے۔ خواجہ حالی مرحوم نے بھی سچ کہا ہے جن کا شعر الفضل نے خود نقل کیا ہے:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اب ہمارا سوال یہ ہے کہ حالت موجودہ کے متعلق جناب مرزا غلام احمد صاحب متوفی نے کیا فرمایا ہوا ہے۔ وہ غور کے قابل ہے۔ الفضل جو چاہے سو کہے اس کی بات سند نہیں ہے، سند تو بڑے میاں کا کلام ہے۔ اسے ہم پیش کرتے ہیں۔ موصوف نے دنیا کی عمر آدم سے لے کر فنا دنیا تک سات ہزار سال لکھی ہے۔ پھر ان سات ہزار کو ہدایت اور گمراہی کے لحاظ سے تقسیم کیا ہے۔ چھٹے ہزار کو بزبان رسالت فیج اعوج (سخت گمراہی کا زمانہ) بتایا ہے اس کے بعد ساتویں ہزار کی بابت یوں ارشاد کرتے ہیں:

ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ (لیکچر سیالکوٹ۔ ص ۶۔ ۷)

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اس کلام کو ملحوظ رکھیں اور الفضل اور دیگر اتباع مرزا سے پوچھیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا فرمان کہ ساتواں ہزار ہدایت کا ہے، اور الفضل قادیان کا یہ کہنا کہ اس زمانہ میں سراسر گمراہی ہے، ان دونوں میں سے سچا کون ہے۔

ہم سے کوئی سچی شہادت پوچھے تو ہم الفضل کی تصدیق اور تائید کریں گے۔ اس کے بعد ہم الفضل اور اتباع مرزا سے پوچھیں گے کہ وہ کس کلام کی تصدیق کرتے ہیں۔ یعنی ساتویں ہزار کو جو موجودہ زمانہ ہے ہدایت کا زمانہ مانتے ہیں یا گمراہی کا۔ گمراہی کا زمانہ مانتے ہیں تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کلام غلط ٹھہرتا ہے۔ ہدایت کا مانتے ہیں تو واقعات اس کی تردید کرتے ہیں۔ اس لئے ہم امت مرزا کے بیان کے منتظر ہیں کہ وہ کیا کہتی ہے۔

ایسا نہ ہو کہ مرزائیوں سے مرزا غلام احمد صاحب کی جانبداری پا کر پبلک کو یہ کہنے کا موقع ملے:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہء خمار دارد پیر ما

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء مطابق ۲۰ صفر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴ ص ۴۔ ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کو جواب الجواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ان لوگوں کے سے دل و دماغ کے بزرگ ہیں، جن کا قول تھا قلو بنا غلف (ہمارے دل بالکل محفوظ ہیں)۔

وجہ یہ ہے کہ اپنی رائے سے تو کچھ کرتے نہیں، قادیانی مبلغ ان پر مسلط ہیں جو چاہتے ہیں ان سے لکھوا دیتے ہیں اور شائع کر دیتے ہیں۔ اس میں نہ ان کو صدق کلامی سے مطلب ہوتا اور نہ غلط بیانی سے اعراض۔

کیوں نہ ہو، آپ اس نبی کے امتی ہیں جن کو اس وصف میں خاص کمال تھا جس کی مثال یہی کافی ہے کہ ۱۹۰۲ء میں موصوف نے بذریعہ کتاب اعجاز احمدی مجھے قادیان پہنچ کر گفتگو کرنے کی دعوت دی۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ میرے لئے انعام بھی رکھا۔ ۱۲ جنوری ۱۹۰۳ء کو میں قادیان جا پہنچا اور اپنے پہنچنے کی اطلاع دی۔ کسی نے حضرت مرزا صاحب کو بھی خبر کر دی کہ ثناءاللہ آ گیا ہے۔ فرمایا:

ہمیں کیا؟ ہزاروں رو آتے ہیں (بدر جنوری ۱۹۰۳ء) اور جاتے ہیں۔

جس پر میرے منہ سے بے ساختہ نکلا

مجھے قتل کر کے وہ بھولا سا قاتل
لگا کہنے کس کا یہ تازہ لہو ہے

میرے اطلاعی خط کے جواب میں ایک معزز آدمی بسر کردگی مولوی سرور شاہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا خط لے کر آیا، جو آج تک میرے پاس محفوظ ہے۔ شائد موقعہ ملا تو کسی نمائش میں رکھ کر ناظرین کو زیارت کرنے کا موقعہ دونگا۔ اس خط میں لکھا تھا کہ:

میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا۔ (حالانکہ جھوٹ سراپا کذب اور افتراء ہے۔ جو مرزائی اس وعدے کا ثبوت دے ہم اس کو سو روپیہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انعام دینے کا اعلان کئی دفعہ کر چکے ہیں۔ثناء اللہ) تمہارے منہ میں لگام دے کر تم کو بٹھایا جائے گا تم کو صم بکم ہو کر میرا بیان سننا ہوگا۔

اس پر میرے منہ سے بے ساختہ نکلا

کیونکر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کرو گے
کیا وعدہ تمہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

سکندر آبادی سیٹھ صاحب اس نبی کی امت کے اعلیٰ رکن ہیں، پھر کیوں نہ اپنے نبی کی سنت کا اتباع کریں جن کی شان میں یہ شعر بہت موزوں ہے:

لا تدوم علی حال تکون بھا
کما تلون فی اثوابھا الغول

(میری محبوبہ اپنے وعدے پر پختہ نہیں رہتی بلکہ وہ جنگلی چھلاوے کی طرح مختلف شکلیں بدلتی رہتی ہے)

۱۹۲۳ء میں جب میں حیدر آباد دکن گیا، آپ نے انعامی اشتہار دینا شروع کیا۔جس کا جواب میں نے حیدر آباد ہی میں دے دیا جو کئی دفعہ اخبار اہل حدیث میں شائع ہو چکا ہے۔ان سب جوابوں میں آپ کی انعامی رقم کو نظر انداز کرکے آپ کے ایمان کی خیر مناتا رہا۔یعنی یہی کہتا رہا کہ آپ اپنی انعامی رقم اپنے پاس رکھئے

(ما آتانی اللہ خیر مما آتاکم)

مجھے اس سے مطلب نہیں۔مگر جب آپ زیادہ ہی مصر ہوئے اور اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ جون ۱۹۴۴ء میں آپ نے ایک مضمون حلف میرے سامنے پیش کیا، تو میں نے فوراً اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء میں اس چیلنج کو قبول کرلیا اور لکھا کہ آپ اپنی موعودہ رقم لے کر دہلی یا لاہور یا امرتسر میں آجائیے۔

اس کے جواب میں آپ نے پھر قادیانی نبی کی طرح پہلو بدلا۔چنانچہ ایک اشتہار حیدر آباد سے چھپا ہوا میرے پاس پہنچا ہے جس میں آپ نے اخبار اہل حدیث ۲۶۔اکتوبر ۱۹۴۵ء نہ پہنچنے کی شکایت کی ہے۔

جواباً عرض ہے کہ دفتر اہل حدیث امرتسر میں عام قانون ہے کہ جس کے متعلق کچھ لکھا جائے اس کو پرچہ بھیجا جاتا ہے۔ہمارا دستور العمل پنجابی نبی کی طرح نہیں ہے جنہوں نے حقیقۃ الوحی مجھے بھیجنے کا وعدہ کیا تھا مگر جب چھپ گئی تو کتاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھیجنے سے انکار کر دیا (الحکم ۱۳ جون ۱۹۰۷ء)۔ممکن ہے اخبار اہل حدیث امرتسر ڈاک کی غلطی سے نہ ملا ہو،لہذا آپ کی شکایت بے جا نہیں ہے تو قابل توجہ بھی نہیں ہے۔

اب سنیئے اصل مسئلہ: کسی منکر نبوت کا انکار کرنا،

محض انکار ہی موجب سزا ہے۔خاص کر جب وہ تکذیب رسالت پر حلف بھی اٹھائے تو مزید سزا کا مستوجب ہو جاتا ہے۔

اس کے لئے سال یا چھ ماہ یا ہفتے کی حد لگانا کسی آیت اور حدیث سے ثابت نہیں ہے۔نصاری نجران جب آنحضرت ﷺ کے مقابلے کے لئے آئے اور آپ نے ان کو مباہلے کی دعوت دی انہوں نے مباہلہ سے انکار کیا۔اس موقعہ پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر وہ مباہلہ کرتے

لا ضطر م علیھم الوادی (تفسیر معالم)

وہی میدان ان کے لئے آگ ہو کر ان کو بھسم کر دیتا۔

قرآنی آیات احادیث اور ان واقعات سے ثابت ہوتا ہے کہ اول تو منکر رسالت پر حلف لازم نہیں ہے۔اگر وہ کسی وجہ سے حلفیہ انکار کرے،تو فوراً اس کو سزا مل جائے گی۔اس کے بعد آپ غور کیجئے کہ میں نے مرزا غلام احمد صاحب کے الہامی دعوے کی تکذیب پر ۱۹۲۱ء میں قادیان میں حلف اٹھایا جس کا ذکر اخبار الفضل ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں ملتا ہے۔اس کے بعد اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء میں میں نے حلفیہ مضمون شائع کیا جس کو احباب دکن نے اشتہار کی صورت میں طبع کرا کر حیدر آباد اور دیگر اضلاع میں شائع کر دیا۔اس کے علاوہ کئی دفعہ حلف کے تقاضے پر حلف اٹھایا۔

ان واقعات کے بیان کرنے کے بعد میں سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے دوستوں سے پوچھتا ہوں کہ میرے حلف اٹھانے کا اثر مجھ پر کیوں نہ ہوا۔

برخلاف اس کے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس دنیا سے تشریف لے گئے۔اس کا جواب قرآن شریف سے یہ ملتا ہے:

امّا ما ینفع الناس فیمکث فی الا رض (الرعد:۱۷)۔

اسی کو کہتے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثبت است بر جریدہ عالم دوام ما

مختصر یہ ہے کہ حلف منکر رسالت پر لازم نہیں ہے۔ پڑھو آیت

و یقول الذین کفروا لست مرسلاً

جس امر پر شرع میں حلف واجب نہیں ہے، تم کون ہو اس پر حلف واجب کرنے والے۔ اور اگر آپ حلف کی ضرورت ہی سمجھتے ہیں تو میں حلف بھی کئی دفعہ اٹھا چکا ہوں۔

قادیانی ممبرو! سن لو اور کان لگا کر سن لو میں اب بھی کہتا ہوں

خدا کی قسم مرزا صاحب اپنے دعویٰ الہام میں سچے نہ تھے۔

پس اپنا انعام فوراً بذریعہ منی آرڈر میرے پاس بھیج دو۔ میں اس میں سے خمس نکال کر باقی مصارف قرآنیہ پر خرچ کروں گا کیونکہ ہمارے ہاں لکھا ہے:

مال موذی نصیب غازی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۵ ص ۴۔۵)

عطاء اللہ شاہ بخاری کی خدمت میں گذارش

مولوی محمد صدیق مدرس مدرسہ دار الحدیث محلہ اعوانان لدھیانہ لکھتے ہیں:

مولانا عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری نے ۱۰ جنوری ۱۹۴۶ء کو لدھیانہ میں تقریر کرتے ہوئے بیان فرمایا کہ

بعض لوگ کہتے ہیں کہ اگر شوربہ وغیرہ میں مکھی پڑ جائے تو اس کو غوطہ دے کر نکالنا چاہیے۔

اس پر آپ نے فرمایا کہ

اس طرح سے تو اس کا خوب شوربہ نکل آئے گا۔ میں تو اس کو نہیں مانتا۔

مولانا صاحب! آپ نہ مانیں۔ آپ کا اختیار۔ لیکن یاد رہے کہ یہ مقولہ کسی معمولی انسان کا نہیں بلکہ سید الانبیاء حضرت محمد ﷺ خود ارشاد فرماتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا وقع الذ با ب فی شرا ب ا حد کم فلیغمسه ثم لینزعه

(کہ جب مکھی پانی وغیرہ میں پڑ جائے تو اسے ڈبو کر نکالنا چاہیے)۔

فا ن فی ا حد جنا حیه داء و فی ا لآ خر شفاء

(کہ اس کے ایک پر میں بیماری اور دوسرے میں شفاء ہے) (بخاری)

دوسری روایت میں شرا ب ا حد کم کی جگہ انا ء ا حد کم ہے، جو پانی کے علاوہ دیگر ماکولات کو بھی شامل ہے

اس لئے آنجناب کی خدمت میں التماس ہے کہ بلاتحقیق کسی مقولہ کو اپنی تقریر میں استہزاء ادا نہ کیا کریں مبادا یہ استہزاء اسوہ رسول ﷺ پر ہو کر حبط اعمال کا موجب ہو (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم فروری ۱۹۴۶ء جلد ۴۳ نمبر ۵ ص ۵، ۶)

قادیانی مسیح کے آنے سے کیا فائدہ ہوا؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی پریس اپنے کام میں بڑا ہوشیار ہے۔ زمین و آسمان کے ایسے قلابے ملاتا ہے کہ شیخ چلی کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔ مثلاً کہا جاتا ہے کہ عیسائی مذہب کو ہم نے فنا کر دیا، آریہ سماج ہمارے سامنے مر گئی، مسلمان مباہلہ کرنے والا کوئی زندہ نہیں رہا۔ الغرض دہلی تک مارتے چلے گئے کوئی سامنے نہیں آیا۔

حال یہ ہے کہ تمام دنیا کفر و شرک بدعات اور بے دینی سے بھرپور ہے، بے دینی دن بدن غالب آ رہی ہے۔ حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب کا یہ دعوی تھا کہ یہ زمانہ جس میں ہم ہیں، دنیا کی عمر کا ساتوں ہزار ہے اور یہ ہدایت کا سال ہے (لیکچر سیالکوٹ) اس کے برخلاف اخبار الفضل کا بیان سنئیے جو یہ ہے

اس جنگ کے تھپیڑوں نے ان کی توجہات کو اور زیادہ ٹیڑھے رخ پر کر دیا ہے۔ پہلے سے زیادہ دہریت مادیت اور مذہب سے بے گانگت کا اظہار پایا جاتا ہے۔ مذہب سے دلچسپی میں کمی اور لا مذہبیت کی طرف میلان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادتی ہوگئی ہے...

ذیل کے چند امور سے برطانیہ کی مذہبی حالت کا کچھ تصور ہوسکتا ہے

سب سے پہلی بات اس سلسلہ میں یہ ہے کہ چرچ کو ملک کی موجودہ مذہبی حالت سے بہت تشویش پیدا ہوگئی ہے ایک روز ریڈیو پر یہ خبر نشر کی گئی کہ چرچ کے ذمہ دار ارکان کی رائے میں چرچ کی روحانیت کا دیوالہ نکل گیا ہے اس لئے اس صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے ایک مہم عظیم شروع کی جائے گی یہ خبر اخبارات نے چرچ کی طرف سے کفار کے خلاف مذہبی جنگ، کے عنوان سے یوں شائع کی ہے:

کل چرچ اسمبلی نے تبلیغ کے بارہ میں کمیشن کی ایک رپورٹ کو منظور کیا۔ اس رپورٹ میں یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ لامذہبیت کے خلاف ایک وسیع اشاعتی مہم جاری کی جائے یہ تجویز کیا گیا کہ اشاعت واشتہار پر دس لاکھ پونڈ کی رقم خرچ کی جائے۔ اس رپورٹ کو بالاتفاق منظور کیا گیا۔

(الفضل قادیان ۲۳ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۶)

برطانیہ وہ ملک ہے جہاں قادیانیوں کے مبلغ کام کر رہے ہیں بلکہ بقول اخبار قادیان خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے انگلستان جاکر ایک ہی لیکچر سے سارے انگلستان کو فتح کرلیا تھا جس کی وجہ سے قادیانی جماعت نے اپنے خلیفہ کو کنکرر آف انگلینڈ (فاتح انگلستان) کا خطاب دے دیا تھا۔ دوسرا ملک برطانیہ کا ہم پلہ امریکہ ہے، اس کو بھی مفتی محمد صادق نے اپنے لیکچروں سے فتح کیا تھا جس کی وجہ سے اس کو فاتح امریکہ کا لقب دیا گیا تھا۔

لطیفہ: جس کے مقابلے میں قادیان کا ہیرو (مرزا غلام احمد) شکست فاش کھا کر دنیا سے رخصت ہوگیا اس کو فاتح قادیان کہتے ہوئے کیوں ہچکچاتے ہیں۔

اس کا جواب قادیانی جماعت کا فرض ہے۔

خیر یہ جملہ معترضہ بطور لطیفہ کے ذکر کیا گیا ہے اب ہم اصل بات کا ذکر کرتے ہیں۔

برطانیہ کے بعد روس کا ملک خاص قابل توجہ ہے جس میں ایک دفعہ خدا کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بت بنا کر اس پر سنگین مقدمہ بنایا گیا تھا، اس جرم میں کہ تم نے اپنی مخلوق میں سے بعض کو امیر اور بعض کو غریب کیوں بنایا اس لئے تم پھانسی کے مستحق ہو۔ چنانچہ اس مصنوعی خدا کو پھانسی دی گئی۔

اس کے بعد فرانس، جرمنی، اٹلی وغیرہ چھوٹے موٹے ممالک گمراہی اور بے دینی میں ایک دوسرے سے بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں۔ یہی حال جاپان اور چین کا ہے جو خدا سے بھی منکر ہیں۔ آیئے ہندوستان میں، یہاں بھی دہریوں کی کمی نہیں ہے۔ دہریت کے علاوہ بت خانے بھی آباد ہیں۔ قبر پرستی مزار پرستی بکثرت ہو رہی ہے۔ اس کے علاوہ شراب خوری، جوا بازی، زنا کاری اور بدکاری کی بھی کمی نہیں ہے۔ بلکہ دن بدن زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ ان سب واقعات کو سامنے رکھ کر قادیانی جماعت ہم کو بتائے کہ مسیح موعود کے آنے سے کیا فائدہ ہوا:

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسیٰ سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۵ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۶ ص ۴۔۵)

مرزا قادیانی اپنے مشن میں قطعاً ناکام رہے

اخبار الفضل قادیان کی شہادت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۴۵ء میں یہ مضمون شائع ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی جو دعویٰ کیا تھا اور اپنی بعثت کا انتہائی مقصد بتایا تھا، وہ پورا نہیں ہوا، اس لئے مرزا صاحب قادیانی کو ہم کھلے لفظوں میں ناکام (فیل شدہ) سمجھتے ہیں کیونکہ انہوں نے بتایا تھا کہ

میرے آنے کا مقصد یہ ہے کہ کفر مٹ جائے گا اور مسلمان کامل متقی بن جائیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ جو نکلا اس کا ذکر ہم پرچہ مذکور میں کر چکے ہیں۔ اس کا جواب الفضل نے خوب دیا ہے۔ جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ لوگوں نے مرزا غلام احمد صاحب کی اطاعت نہیں کی۔ قصور ان کا ہے مرزا صاحب کا نہیں (الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۲)

یہ جواب قادیان سے کوئی نیا نہیں آیا۔ آسمانی نکاح والی پیش گوئی پر جب اعتراضات ہوئے کہ آسمانی منکوحہ مرزا صاحب کے نکاح میں کیوں نہ آئی، تو مولوی اللہ دتا صاحب قادیانی نے جواب دیا کہ اس کا خاوند مرا ہی نہیں، مرزا صاحب قادیانی کے نکاح میں کیونکر آتی۔

یا للعجب۔ ان لوگوں کا کیا ہی علم کلام ہے۔ کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ یہ لوگ اتنا بھی نہیں جانتے، یا نہیں سمجھتے کہ جو امور تکوینی ہوتے ہیں یعنی قضا اور قدر میں مقرر ہو چکے ہوتے ہیں، ان کے اسباب خدا تعالیٰ خود پیدا کر دیتا ہے۔

سنیئے! مسلمانوں کو غلبہ دینا مقدر تھا۔ سبب یہ بنایا کہ آنحضرت ﷺ کو کافروں کی جماعت خواب میں تھوڑی دکھائی گئی اور مسلمان کافروں کی نظر میں تھوڑے دکھائے گئے تاکہ فریقین جرأت کے ساتھ آگے بڑھیں اور زور کا رن پڑے

لیقضی اللہ امراً کان مفعولاً (پ۱۰۔ع۱)۔

یعنی نتیجہ اس کا یہ ہو کہ جو کام خدا کے ہاں مقدر ہو چکا ہے، وہ وقوع پذیر ہو جائے۔ یہ ہے قرآن مجید کی تعلیم۔ یہ نہیں کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر اسباب ظاہر نہ ہونے سے رک جاتی ہے۔

اسی لئے تو خدا کو مسبب الاسباب کہتے ہیں یعنی اسباب کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ اسباب کا محتاج ہے۔ آسمانی نکاح اگر خاوند (مرزا سلطان محمد) کے زندہ رہنے سے رک گیا تو اس خاوند کو پہلے ہی کیوں نہ اٹھا لیا۔ چنانچہ اس کا مرنا بھی پیش گوئی کا جز تھا۔ ضمیمہ انجام آتھم ملاحظہ ہو۔

جو پیش گوئی جھوٹی ثابت ہو، اس کے لئے ہمیشہ یہی عذر لنگ پیش ہوتا ہے۔ حقیقت میں یہ سارے عذر اس شعر کے مصداق ہیں جو عرب شاعر نے اپنی محبوبہ کے حق میں کہا ہوا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا یدوم لها عهد

محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو اس کو خلاف نہ سمجھو کیونکہ اس کے وعدے میں یہ داخل ہوتا ہے کہ اس کو پورا نہیں کرے گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

مباحثہ شملہ کے متعلق قادیانی غلط بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۴۶ء میں مباحثہ شملہ کا ذکر شائع ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلم فریق کی طرف سے یہ دعوی کیا گیا تھا کہ احمد، آنخضرت ﷺ کا ذاتی نام ہے۔ مگر جب جماعت مرزائیہ مباحثہ کے لئے پہنچی تو فریق ثانی نے اس مضمون پر مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا۔

فریق ثانی کی طرف سے بابو رحمت اللہ صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ یہ دعوی قادیانی اخبار نے بالکل غلط شائع کیا ہے۔ اصل مضمون تھا آنخضرت ﷺ کا نام تھا۔ یہ نہیں تھا کہ ذاتی نام ہے۔ یہ ہمارے دعوے کا جزء بھی نہیں۔ انہوں نے اس مضمون پر مباحثہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اصل واقعہ اتنا ہی ہے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں: اصل بات تو یہ ہے کہ دونوں فریق یعنی محمدی اور احمدی میں سے، احمد کے نام کو ذاتی کوئی نہیں کہتا۔ ذاتی کے معنی ہیں جو نام ماں باپ تجویز کرے۔ مسلمان یہ نہیں کہتے کہ احمد کا نام آنخضرت ﷺ کے لئے ماں باپ نے تجویز کیا تھا۔ اسی طرح مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنا نام احمد لکھا ہے (حمامۃ البشری) وہ بھی ذاتی یعنی پیدائشی نہیں ہے کیونکہ پیدائشی نام کی نسبت ان کا اپنا قول ہے:

غلام احمدم کہ ہر جا کہ باشم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ ان کی مہر کا سجع یوں ہے۔

الیس اللہ بکا ف عبدہ مرزا غلا م ا حمد

پس دونوں فریقوں کا اس پر اتفاق ہے کہ یہ نام مبارک نہ آنحضرت ﷺ کا ذاتی ہے، اور نہ مرزا صاحب قادیانی کا۔ دیکھنا یہ ہے کہ قرآن شریف میں جہاں یہ آیت آئی ہے وہاں کس ذات پر چسپاں ہوتا ہے

فلمّا جاء ھم با لبیّنا ت قا لوا ھذا سحر مبین (پ۲۸۔ع۹)

یعنی وہ احمد جب ان کے پاس کھلے نشان لے کر آ گیا تو انہوں نے اس کو جادوگر کہا۔

یہ دونوں صیغے ماضی ہیں اور یہ بتا رہے ہیں کہ یہ واقعہ ہو چکا، یہ نہیں ہے کہ تیرہ سو سال تک اس کا انتظار کیا جائے۔ پھر جب پیدا ہو تو پھر وہ دعوی کرے کہ اس کا مصداق میں ہوں۔ اور ہم اس کی تصدیق کریں:

ایں خیال است ومحال است وجنوں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۷ ص ۵۔۶)

سوادِ اعظم اور مرزا اعظم

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ایک حدیث شریف میں یہ الفاظ ہیں اتبعوا السوا د ا لا عظم بڑی جماعت کی تابعداری کیا کرنا۔

یہ حدیث اگرچہ صحت کو نہیں پہنچتی تاہم اپنے اندر ایک سیاسی اصول رکھتی ہے کیونکہ اس میں جمہوری حکومت کی طرف اشارہ ہے۔ آج تک ہم اس حدیث کو مقلدین حضرات سے ان کے حق میں سنتے رہے کیونکہ وہ اپنی کثرت تعداد کو اپنے متبوع ہونے کی دلیل میں پیش کیا کرتے تھے۔ کہتے تھے کیونکہ ہم سواد اعظم (بڑی جماعت) ہیں اس لئے تم ہمارا اتباع کرو۔ ادھر سے مختلف جوابات دیئے جاتے رہے منجملہ ان کے ایک جواب یہ بھی ہوتا تھا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قلیل من عبادی الشکور (میرے شکر گذار بندے تھوڑے ہیں)

حقیقت میں یہ حدیث جمہوری حکومت کی بنیاد بتاتی ہے۔ مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ مجلس شوری کے ممبروں میں جدھر اکثریت ہو رعایا کے لوگو! تم اس کی پیروی کرنا۔ یہی جمہوریت کا بنیادی پتھر ہے جس پر آج یورپ اور دیگر ممالک متمدنہ فخر کرتے ہیں اور اسلام کہتا ہے کہ اس جمہوری حکومت کا بانی میں ہوں۔

لے اڑی طرز فغاں بلبل نالاں ہم سے
گل نے سیکھی روش چاک گریباں ہم سے

خیر یہ تو اس حدیث کا مجمل بیان ہے، جس غرض کے لئے ہم نے یہ نوٹ لکھنا شروع کیا ہے وہ قابل ذکر اور لائق غور ہے کیونکہ اس سے ہمارا اور اہل قادیان کا فیصلہ بآسانی ہوسکتا ہے۔

قادیان کے اخبار الفضل مورخہ ۶ فروری ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں اتباع مرزا میں سے قادیانی جماعت کی اکثریت دکھا کر لاہوری جماعت پر دباؤ ڈالا ہے کہ تم سواد اعظم کے تابع ہو جاؤ کیونکہ حدیث میں سواد اعظم کی پیروی کا حکم آیا ہے۔

معلوم نہیں لاہوری جماعت کیا جواب دے گی۔ ہم اس دلیل کو اپنے حق میں بہت مفید پاکر اس کا اجراء یوں کرتے ہیں کہ امت مسلمہ کے مقابلے میں اتباع مرزا قادیانی کا شمار آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں بلکہ علم ہیئت میں جو سبع عرض شعیر کا مسئلہ ہے اس کے برابر بھی نہیں۔

ضمنی تشریح: شرح چغمینی جو علم ہیئت کی کتاب ہے اس میں ذکر ہے کہ زمین کا کرہ اتنا بڑا ہے کہ اونچے سے اونچا پہاڑ بھی اس کے مقابلے میں وہی نسبت رکھتا ہے کہ ایک ہاتھ قطر کے کرہ پر جو کی چوڑائی کا ساتواں حصہ رکھ دیا جائے تو اس کی کرویت میں جو کا یہ حصہ خلل انداز نہیں ہوگا۔

قادیانیوں کا شمار اڑھائی لاکھ نہ سہی، پانچ لاکھ سہی، بلکہ زیادہ بھی مان لو، تاہم امت مسلمہ کے مقابلے میں وہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ کیونکہ مرزا صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے کہ مسلمانوں کا شمار دنیا میں نوّے کروڑ ہے۔ کروڑ ہا کے مقابلے میں دو تین یا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچ لاکھ افراد کیا وقعت رکھتے ہیں۔ پس الفضل قادیان اور اس کے نامہ نگار نے جس پیمانے سے وزن کر کے اپنے بھائیوں کو دیا ہے، اسی پیمانے سے وہ ہم سے لے لے یعنی قادیانی جماعت قلیلہ کو چھوڑ کر مسلم سواد اعظم کی پیروی کرے۔ کیا ہی سچ ہے

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا میرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۸ ص ۵)

مسلم لیگ اور قادیانی جماعت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بہت سے غیرت مند مسلمان مذہبی جوش میں مسلم لیگ پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اس نے قادیانیوں کو بھی اپنے اندر شامل کر لیا ہے حالانکہ پاکستان کے اول محرک ڈاکٹر اقبال مرحوم نے اپنی صدارت کے زمانہ میں انجمن حمایت اسلام سے قادیانیوں کو نکلوا دیا تھا۔

یہ بالکل صحیح ہے اس میں بھی شک نہیں کہ قادیانی جماعت جمہور مسلمانوں سے جس قدر علیحدہ ہے اور کوئی فرقہ اس قدر علیحدہ نہیں ہے۔ ہاں اس میں شک نہیں کہ سیاسی حیثیت میں قوموں کا شمار منطقی اصول سے نوع کی شکل میں ہوتا ہے اصناف کی شکل میں نہیں ہوتا۔ ورنہ قادیانیوں میں اسلام سے جس قدر دوری پائی جاتی ہے، شیعوں میں ان سے کم نہیں پائی جاتی جن کا قول ہے (معاذ اللہ) ابوبکر فرعون بود و عمر ہامان (حیات القلوب)

اسی طرح اصحاب القبور میں بھی اسلام برائے نام ہے، غرض اصل اسلام ان غلط رو فرقوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے:

جگہ کس کس کو دوں دل میں تیرے ہاتھوں سے اے قاتل
کٹاری کو چھری کو بانک کو خنجر کو پیکاں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس لئے سیاسی مفکر مجبور ہوتے ہیں کہ ان امور کو زیر بحث نہ لائیں بلکہ نوع من حیث النوع پر نظر رکھیں۔

یہ تو ہے سیاسی نظریہ، مگر صحیح واقعہ جو بعد میں منکشف ہوا یہ ہے کہ مسلم لیگ نے قادیانیوں کو بحیثیت جماعت شامل نہیں کیا چنانچہ خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد خود اعلان کرتا ہے:

> میں نے تو پنجاب میں مسلم لیگ کو یہاں تک پیش کش کر دی تھی کہ اگر وہ یہ فیصلہ قطعی طور پر کر دیں کہ مسلم لیگ میں احمدی شامل ہو سکتے ہیں، اور اسی طرح ان کے حقوق ہوں گے جس طرح دوسرے لوگوں کے تو میں سب احمدی امیدواروں کو بٹھا دیتا ہوں۔ مگر افسوس کہ احرار وغیرہ سے ڈر کر انہوں نے اس فیصلہ کی بھی جرأت نہ کی۔ (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱)

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے یہ الفاظ صاف دلالت کرتے ہیں کہ غیرت مند مسلمانوں کو جو شکایت تھی وہ سنی سنائی تھی۔ اس کے علاوہ ہم اور دو حوالے پیش کرتے ہیں جن سے حقیقت حال معلوم ہو جائے گی۔

پنجاب کے ضلع سیالکوٹ میں ایک احراری لیڈر جس کا نام صاحبزادہ فیض الحسن ہے پنجاب اسمبلی کے لئے امیدوار کھڑا ہوا۔ جس کی بابت اخبار الفضل میں اس نواح کے قادیانیوں کو یہ ہدایت شائع ہوئی تھی:

> تحصیل ڈسکہ کی جماعتوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ تمام احمدی ووٹ نیز ان کے زیر اثر ووٹ صاحبزادہ فیض الحسن صاحب آلومہار کے حق میں گذارے جائیں۔ (الفضل ۳۱ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۱۲)

جو لوگ مسلم لیگ کے قواعد سے واقف ہیں وہ جانتے ہیں کہ مسلم لیگ اپنی شاخوں کو اجازت نہیں دیتی کہ وہ اپنے حریف کو ووٹ دیں۔ احرار تو مسلم لیگ کے بڑے بھاری حریف ہیں۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) مسلم لیگ میں شامل ہونے کے باوجود ایسا کرنے کی جرأت کرتا۔

اس نفی کا تیسرا ثبوت یہ ہے:

> بعض احمدی دوست بھی بطور امیدوار کھڑے ہوئے ہیں۔ جن جن حالات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں اور جس جس پارٹی کے متعلق ہم نے مناسب سمجھا اس کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے بعض جگہ ہم نے مسلم لیگ کی مدد کی ہے اور بعض جگہ یونینسٹ پارٹی کی مدد کی ۔ (الفضل ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء ص ۱)

یہ اقتباس بھی بتا رہا ہے کہ قادیانیوں کو مسلم لیگ نے اپنے اندر داخل نہیں کیا اور نہ وہ اس میں مدغم ہوئے بلکہ اپنی ہستی میں آزاد ہیں، جس سے چاہیں ملتے ہیں جس سے چاہیں الگ ہو جاتے ہیں۔ یا بالفاظ دیگر وہ اپنی غرض کے بندے ہیں جن کی بابت یہ شعر ہے

معشوق ما بمذہب ہر کس برابر است

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے غیور مسلمانوں نے جماعت مسلم لیگ کو صالحین کی جماعت سمجھ لیا ہے، اس لئے وہ اپنی غیرت دینی کی وجہ سے مسلم لیگ پر مذہبی نکتہ چینی کرتے ہیں، حالانکہ مسلم لیگ بحیثیت جماعت کوئی صالحین کی جماعت نہیں ہے بلکہ اس قوم کا ایک حصہ ہے جس کا شمار ہندوستان میں نو دس کروڑ تک کیا جاتا ہے اور ساری دنیا میں چالیس سے نوے کروڑ تک ہوتا ہے، جس کی بابت حدیث شریف میں وارد ہے الناس کالمأۃ الا بل لا تکاد تجد راحلۃ

ہم اہل علم دوستوں کو اس امر کے متعلق مشورہ دیتے ہیں وہ قبول کریں تو ان کو فائدہ ہوگا اور ہمیں خوشی ہوگی ۔ وہ مشورہ یہ ہے کہ مہربانی کر کے مشکوۃ میں باب تغیر احوال الناس دیکھیں تو اس کی روشنی میں وہ دنیا کے لوگوں کو عموماً، ہندوستان کے لوگوں کو خصوصاً اور مسلم لیگ کی جماعت کو اخصاً مولانا الطاف حسین حالی مرحوم کے اس شعر کا مصداق پائیں گے

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک رہ گیا اسلام کا نام باقی

پھر ان کے حق میں یہ دعائے خیر کیا کریں اللھم اصلح امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء مطابق ۱۹ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۸ ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی انعاموں کی حقیقت

ما مواعیدھا الا الا باطیل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء میں بطور مذاق ایک فقرہ دوستانہ لکھا گیا تھا کہ مولانا ابراہیم میر صاحب سیالکوٹی اوروں کو انعام دیتے ہیں ہمیں یاد نہیں فرماتے۔

مولانا سیالکوٹی آج کل انعام تقسیم کرنے میں بہت فیاضی سے کام لے رہے ہیں مسلم لیگ کے متعلق ایک مضمون کا جواب دینے والوں کے لئے آپ نے تین ہزار انعام رکھا ہے خدا جانے کسی نے وصول کیا ہے یا نہیں۔ اب مولانا حسین احمد مدنی اور مولانا ابوالکلام آزاد کے لئے پانچ ہزار روپئہ انعام رکھا ہے دیکھیں کون وصول کرتا ہے۔ ایسے فیاضانہ انعامات کے اعلانات سن کر ہمارے منہ سے بے ساختہ نکلتا ہے:

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے ابر کرم مہر وفا کچھ تو ادھر بھی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء ص ۸)

اس پر اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۱ فروری ۱۹۴۶ء میں دخل در معقول دے کر کہا گیا ہے کہ مولوی ثناء اللہ ہم قادیانیوں سے انعام کیوں نہیں لیتے۔

اس کا جواب ہم بار ہا لکھ چکے ہیں کہ قادیانی ہیرو نے ۱۹۰۲ء میں بذریعہ کتاب اعجاز احمدی ہم کو بغرض تحقیق الہامات خود قادیان پہنچنے کی دعوت دی۔ انہیں کیا خبر تھی کہ میں جس کو بلاتا ہوں وہ وہی ہے جس کا قول ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا القوم قالوا من فتی قلت اننی
اتیت فلم اکسل فلم ابتلدی

اس پر مرزا غلام احمد صاحب نے ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ میرے لئے انعام بھی رکھا۔ میں ایسے انعاموں کی حقیقت جانتا تھا اور اب بھی جانتا ہوں، تاہم میں نے ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو قادیان پہنچ کر خط لکھا کہ میدان میں تشریف لایئے۔

جواب وہی ملا جس کی ان سے امید تھی کہ ہم نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ ہم مولویوں سے مباحثہ نہیں کریں گے۔ تم لعنتی ہو چلے جاؤ۔

مرزا غلام احمد صاحب کا یہ جواب دراصل اس سوداگر کی طرح تھا جس کی ہنڈی وصول کرنے کو قرض خواہ آن پہنچے اور وہ اپنی ناداری چھپانے کو بیوی کی علالت کا بہانہ کرے۔ آخر میں یہ کہتا ہوا قادیان سے واپس آیا:

خود سوئے ما ندید حیا را بہانہ ساخت

جس قوم کے ہیرو ایسے وعدہ شکن، نادار بلکہ دیوالیہ ہوں ان کے مریدوں سے کیا امید وفا ہوسکتی ہے۔ چاہے وہ اپنے آپ کو کتنا ہی سیٹھ کہلائیں۔ آخر ہیں تو قادیانی۔ اس لئے سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی اگر ہمیں حلف اٹھانے پر انعام نہ دیں تو کوئی تعجب نہیں، کیونکہ پنجابی میں ایک فلسفیانہ مثال ہے

گورو جنہاں دے ٹپنے چیلے جانھ شڑپ

اسی مضمون کو حافظ شیرازی نے ایک شعر میں یوں ادا کیا ہے

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

پس الفضل کا یہ کہنا کہ مولوی ثناء اللہ ہم سے انعام کیوں نہیں لیتا۔ کیا اس سے لیتے جو دینا نہیں جانتا:

تم کو ان سے ہے وفا کی امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۹ ص ۵،۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور مولوی داؤد غزنوی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامات میں خاص خوبی یہ تھی کہ الہام کے الفاظ کم اور معانی بہت ہوتے۔ مثلاً یہ الہام

تخرج الصّدور الی القبور (بڑے بڑے لوگ قبروں میں چلے جائیں گے)

یہ الہام ایسا ہے کہ مولوی نورالدین قادیانی سے لے کر ہٹلر تک سب کو شامل ہے۔ لطف یہ ہے کہ اس الہام کی تصدیق قرآن شریف بھی کرتا ہے۔ ارشاد ہے

کلّ من علیھا فان (سورہ رحمان)

آج ہم آپ کے جس الہام کا ذکر کرتے ہیں وہ بھی اسی قسم کا پر معنی الہام ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

غزنوی ، (اخبار بدر قادیان ۱۸۔اپریل ۱۹۰۷ء)

یہ ایک ایسا مبتداء ہے کہ اس کی خبریں جتنی چاہو بنا لو۔ مثلاً

مولوی عبدالواحد غزنوی فوت ہو گئے۔ ،

اب جو مولوی داؤد غزنوی پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں کامیاب ہو گئے تو اس کی خبر یوں ظاہر ہو گی:

مولوی داؤد غزنوی کامیاب ہیں۔،

پس ان کی کامیابی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو بھی دخل ہے۔ اس لئے مولوی داؤد کو چاہیے کہ اپنی پارٹی کو لے کر مرزا صاحب قادیانی کے مزار شریف پر جا کر عقیدت کے پھول چڑھائیں اور سب مل کر یہ شعر پڑھیں

بادہ خواری کا کیا قبرِ مغاں پہ جلسہ
ہم نے امسال بڑی دھوم سے توڑی توبہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۹ ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی کذب بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۴۶ء میں ایک واقعہ کا ذبہ لکھا گیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

سکندر آباد سے ایک اہل حدیث صاحب امرتسر مولوی ثناء اللہ صاحب کے پاس محض اس غرض سے پہنچے کہ ان سے حلف اٹھوائیں مگر جس طرح اوروں کو ٹالتے رہے اس طرح ان کو بھی ٹال دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ یہ صاحب بھی احمدی ہو گئے۔ اگر اہلحدیث بھائی اپنے عقاید صحیح سمجھتے ہیں تو مولوی ثناء اللہ صاحب کو مجبور کریں کہ وہ حلف اٹھائیں ورنہ ان کو چاہیے کہ احمدیت کی طرف رجوع کریں۔ یہ احمدیت کی عظیم الشان فتح ہے کہ غیر احمدیوں کا ایسا مشہور مولوی اس طرح مغلوب ہو گیا اور حلف اٹھانے سے صاف انکار کر رہا ہے جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ کئی اصحاب احمدی ہو چکے ہیں۔

(الفضل قادیان ۲۱ فروری ۱۹۴۶ء ص ۲)

اس واقعہ کی اصلیت یہ ہے کہ اخیر دسمبر ۱۹۴۵ء میں جلسہ سالانہ قادیان کے موقع پر سیٹھ عبد اللہ سکندر آبادی ایک صاحب کو جن کا نام مولوی عبد الصمد حیدر آبادی ہے، گھیر کر لائے اور یہ سبق پڑھاتے آئے کہ مولوی ثناء اللہ ہمارے طلب کرنے پر حلف نہیں اٹھاتے۔ جلسہ سے واپسی پر جب وہ ایک اور قادیانی کے ہمراہ میرے پاس آئے اور کہا کہ اصل قصہ کیا ہے، آپ حلف کیوں نہیں اٹھاتے۔ میں نے ان کے سامنے اخبار اہل حدیث کے پرچے رکھ کر کہا آپ ان کو پڑھ لیجئے۔ میں کتنی دفعہ قسم کھا چکا ہوں اور آئندہ بھی حلف اٹھانے کو تیار ہوں۔

وہ صاحب پرچہ ہائے اہل حدیث خصوصاً اہل حدیث مورخہ ۲۳ جون ۱۹۴۴ء دیکھ کو بولے میری تسلی ہو گئی۔ فریق ثانی نے مجھے گھبراہٹ میں ڈالا تھا اب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پرچہ دیکھنے سے میری گھبراہٹ رفع ہوگئی۔الحمدللہ۔

نتیجہ یہ ہوا کہ انہوں نے سیٹھ عبداللہ الہ دین کا ساتھ چھوڑ دیا۔ وہ اکیلے یہاں رہ گئے ۔ یہاں سے مولانا ابراہیم صاحب کی ملاقات کرنے کے لئے سیالکوٹ گئے ۔وہاں سے اپنے رشتہ داروں کی ملاقات کرنے کو پشاور گئے۔ وہاں سے پھرتے پھراتے کئی دنوں کے بعد پھر امرتسر آ کر مجھ سے ملے ،اور ملتے ہی کہا کہ میری بیوی کا خط آیا ہے کہ یہاں کے لوگوں میں مشہور ہوگیا ہے کہ آپ احمدی ہو گئے ہیں ۔کیا یہ صحیح ہے ۔ بولے میں نے لکھ دیا ہے کہ یہ بات غلط ہے ۔کئی دنوں تک یہاں امرتسر میں ٹھہرے رہے ۔گھر کے خط کا انتظار تھا بچوں کو بیمار چھوڑ آئے تھے، پتہ دفتر اہل حدیث کا دیا ہوا تھا۔آخر انہوں نے سیٹھ عبداللہ کے ماموں میاں پیر محمد صاحب کو تار دیا کہ میرے متعلقین کا حال بتائیے ۔ پیر محمد صاحب کا تار ۲۱ فروری کو پہنچا جس میں لکھا تھا کہ سب اچھے ہیں۔مگر مولوی صاحب اس وقت دہلی جا چکے تھے۔ دفتر ھذا کی طرف سے ان کا تار بذریعہ ڈاک حاجی حافظ حمید اللہ کو دہلی بھیجا گیا۔

یہ واقعہ بتا کر میں کہتا ہوں کہ اگر وہ میری وجہ سے مرزائی ہو گئے ہوتے تو میرے پاس کیوں ٹھہرتے اور میرے پتہ پر کیوں اپنی ڈاک منگواتے میں۔ ناظرین تک اس کا نتیجہ پہنچاتا ہوں جو عربی کا مقولہ یوں ہے :

الشجرة تنبیء عن الشجرة (یعنی پھل اپنے درخت کا پتہ دیتا ہے)

ناظرین کرام ! ان لوگوں کی اطلاعات جو اخباروں میں چھپتی ہیں کہ فلاں ملک یورپ میں اتنے احمدی ہو گئے، فلاں میں اتنے ہو گئے، ان اطلاعات کو بھی اسی کی مثال سمجھا کریں۔ مرزا غالب مرحوم نے کیا ہی سچ کہا ہے

تیرے وعدے پر جئے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مر نہ جاتے اگر اعتبار ہوتا

نوٹ ۔ اگر مولوی عبدالصمد حیدرآباد پہنچ گئے ہوں، تو مرزا محمود علی سکرٹری انجمن اہل حدیث ان کے قلم سے اصلی حالات لکھوا کر ایک کالم میں الفضل کی عبارت دوسرے کالم میں مولوی صاحب کی عبارت بصورت اشتہار چھپوا کر شائع کر دیں اور چند اشتہار بطور نمونہ یہاں بھیج دیں ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح موعود اور مصلح موعود

(الفضل قادیان میں اعلان ہوا تھا کہ ۲۰ فروری ۱۹۴۶ء کو مصلح موعود کے متعلق جلسے کئے جائیں اس کے دفعیہ کے لئے یہ اشتہار شائع کیا ضرورت منداصحاب جوابی کارڈ بغرض محصول ڈاک بھیج کر بیس اشتہار طلب کر سکتے ہیں۔ رضاء اللہ)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تھا جن کی تکذیب کے لئے آیات اور احادیث علماء کی طرف سے بکثرت پیش ہوئیں منجملہ ایک حدیث صحیح مسلم کی روایت میں یوں ہے کہ

حضرت مسیح موعود جب آئیں گے مقام فج الروحاء سے حج کا احرام باندھیں گے۔

مرزا صاحب قادیانی نے نہ فج الروحاء سے احرام باندھا، نہ یلملم سے، بلکہ خدا نے ان کو فریضہ حج سے محروم ہی رکھا تا کہ ان کے دعوے کا کذب ثابت ہوئے۔

مرزا محمود خلیفہ قادیان نے مصلح موعود ہونے کا دعوی کیا جس کی بابت ان کے باپ مرزا صاحب کلاں نے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو پیش گوئی کی تھی اور اس کو اپنے لڑکے مبارک احمد پر چسپاں کیا تھا۔ ملاحظہ ہو تبلیغ رسالت جلد اول۔ ص ۵۹۔۶۰۔

آخر وہ لڑکا مبارک احمد جن کو مصلح موعود کہا تھا بعمر ۸ سال نابالغی میں مر گیا (قادیانی اشتہار تبصرہ ۵ نومبر ۱۹۰۷ء)۔

بات تو یہیں ختم ہوگئی تھی مگر مرزا محمود نے آواز اٹھائی کہ مصلح موعود (جس کی بابت میرے والد نے پیش گوئی کی تھی) میں ہوں۔ اس کی منادی جگہ بجگہ کرائی گئی چنانچہ ۲۰ فروری ۱۹۴۶ء کو امرتسر وغیرہ بلاد میں جلسے ہوں گے۔ اس لئے ہم بذریعہ اشتہار ہذا مسلمان اور دیگر اصحاب کو مطلع کرتے ہیں کہ مرزا محمود کا یہ دعوی غلط ہے کیونکہ مرزا صاحب کلاں نے ضمیمہ انجام آتھم کے صفحہ ۱۴ پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاف لکھا ہے کہ مرزا محمود بشیر اور شریف میرے تین لڑکے ہیں اور مصلح موعود (چوتھا لڑکا) آئندہ پیدا ہوگا (تریاق القلوب ص۴۳ مطبوعہ ۱۹۰۲ء)۔

ان دونوں عبارتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مصلح موعود ان تین لڑکوں میں سے کوئی نہیں۔ مبارک احمد کا لقب مصلح موعود رکھا گیا تھا وہ مر کر قصہ ختم کر گیا۔ اب مرزا محمود کا اپنے متعلق دعوی مصلح موعود کرنا ایسا ہی غلط ہے جیسا کہ ان کے باپ کا مسیح موعود ہونے کا دعوی غلط تھا

(نوٹ: مصلح موعود والی پیش گوئی کی تفصیل ایک رسالہ میں ملتی ہے جس کا نام ہے: محمود مصلح موعود؟)

ایم رضاء اللہ ناظم شعبہ تبلیغ واشاعت دفتر اہل حدیث امرتسر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۳ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۰ ص ۵، ۶)

اقوال مرزا کا حافظ کون ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

معلقہ میں ایک شعر ہے

اذا القوم قالوا من فتی قلت اننی
اتیت فلم اکسل و لم اتبلد

(شاعر کہتا ہے کہ قوم کی طرف سے آواز آئے کہ کون بہادر ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ میری طرف اشارہ ہے۔ پھر میں میدان جنگ میں پہنچنے میں نہ سستی کرتا ہوں اور نہ دیر لگاتا ہوں)

بالفاظ دیگر اس شعر کا مطلب یہ ہے کہ ملک پنجاب میں جب آواز اٹھے کہ اقوال مرزا قادیانی کا حافظ کون ہے، تو میں حق رکھتا ہوں کہ کہوں: میں ہوں۔

ہمارے دوست کہیں گے کہ اقوال مرزا کا یاد رکھنا کیا خوبی ہے؟ میں ایسے دوستوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ امام بخاری کو تین لاکھ حدیثیں یاد تھیں، ان میں سے دو لاکھ موضوع اور ضعاف تھیں۔ اس سے غرض تنقید روایت تھی تاکہ وقت پر پیش کر سکیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آج کل اقوال مرزا کا یاد رکھنا بھی مفید ہے کیونکہ قادیانی نبی اور ان کی امت سب کے سب فن روایت میں جابر جعفی سے کم نہیں بلکہ زیادہ ہیں۔

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۸ مارچ ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون بعنوان: قادیانی کذب بیانی، شائع ہوا ہے جو مولوی عبدالصمد حیدر آبادی کے متعلق ہے۔ یعنی ان کو حیدر آباد دکن میں مرزائی مشہور کر کے اپنی فتح یابی کا ڈھنڈورا پیٹا گیا۔ اس کے متعلق موصوف کا ایک خط دفتر ہذا میں موصول ہوا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے:

> یہاں کے قادیانی مجھے بدنام کر رہے ہیں اللہ کی قسم میں نے محمود کے ہاتھ پر بیعت نہیں کی۔ جملہ قادیانی کافر اور .... کا لشکر ہیں۔ بڑے ...اور جھوٹے ہیں۔عبدالصمد خان ۲۶ ربیع الاول ۱۳۶۵ھ

اس عبارت میں جن الفاظ پر ہم نے نقطے ڈالے ہیں وہ دراصل قادیانیوں کے دعوی متعلقہ عبدالصمد کی کافی تردید ہیں مگر ہم نے ان کو اپنی طبیعت کے تقاضا سے سخت سمجھ کر حذف کر دیا۔ خیر یہ تو ایک تمہید ہے اصل مضمون آج یہ ہے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۴۶ء میں ہم نے قادیانیوں کو ان کی خیر خواہی کے طور پر مشورہ دیا تھا کہ کتب مرزا صاحب کے حوالہ جات ہم سے پوچھ لیا کریں، ہم ان کو خوب جانتے ہیں۔

اس کے متعلق کسی نامہ نگار نے الفضل ۲۲ فروری ۱۹۴۶ء میں ہماری تردید لکھی ہے۔ خلاصہ تردید یہ ہے کہ تم نے جو کہا ہے کہ میں جب ۱۹۰۳ء میں مرزا صاحب کے بلانے پر قادیان پہنچا تو مرزا صاحب قادیانی نے گفتگو کرنے سے انکار کیا، وجہ یہ بتائی کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا، حالانکہ یہ جھوٹ تھا۔

اس کے جواب میں قادیانی مضمون نگار لکھتا ہے کہ یہ مولوی ثناءاللہ کی لاعلمی کا ثبوت ہے۔ پھر اس کے ثبوت میں کتاب انجام آتھم سے عبارت نقل کی ہے۔ اس کے عربی الفاظ یہ ہیں

> و عزمنا ان لا نخاطب العلماء

جس کا فارسی ترجمہ مرزا صاحب قادیانی نے خود کیا ہوا ہے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قصد کردیم کہ بعد ایں توضیحات علماء را مخاطب نہ کنیم ۔

قادیانی مجیب نے اردو میں اس کا ترجمہ یوں کیا ہے:

ہم نے قصد کرلیا ہے کہ اب ان توضیحات کے بعد علماء کو مخاطب نہ کریں ۔

یہ ساری عبارتیں سامنے رکھ کر ہم ناظرین سے عموماً اور قادیانی اہل علم سے خصوصاً پوچھتے ہیں کہ ان میں سے کون سا لفظ ایسا ہے جس کا مطلب خدا سے وعدہ کرنے کا ہو۔ جو مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ ہیں ۔

کیا فی نفسہ کسی فعل کا ارادہ کرنا خدا سے وعدہ کرنا ہوتا ہے ۔

مرزا صاحب قادیانی نے ارادہ کیا تھا کہ خاتون محمدی بیگم بنت احمد بیگ سے نکاح کرونگا۔ کیا یہ وعدہ الٰہی ہو گیا۔

یا کوئی شخص ارادہ کرے کہ میں آج پلاؤ کھاؤں گا۔ کیا یہ بھی خدا تعالیٰ سے وعدہ ہے۔

میرے خیال میں ایسا فتوی ملا دو پیازہ یا اس کے قائم مقام بھی نہ دیں گے قادیانی ممبرو! ایک بت کی پوجا کرانے کے لئے ایسی حرکات کرتے ہو جن کو دیکھ کر اور سن کر اہل علم ہنستے ہیں اور تمہاری نسبت یہ شعر پڑھتے ہیں

نہ پہنچا ہے نہ پہنچے گا تمہاری ظلم کیشی کو
بہت سے ہو چکے ہیں گرچہ تم سے فتنہ گر پہلے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۰ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۱ ص ۴)

قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں ۔ ا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

نصف صدی سے زیادہ عرصہ گذرا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے حق میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تھا۔ اس عرصہ میں ان کی تکذیب کے وجوہات خدا کے حکم سے اتنے پیدا ہو گئے جو گننے میں نہیں آ سکتے ۔ بعض وجوہ ایسے بھی ہیں جن میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اقرار کیا ہوا ہے کہ اگر یہ نہ ہوا، تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہرونگا۔ مجھے پھانسی دیا جائے، وغیرہ۔ سب سے آخر میں یہ بھی کہا تھا کہ مولوی ثناء اللہ میری زندگی میں نہ مرے، تو میں جھوٹا سمجھا جاؤں گا۔ پھر ہوا کیا؟ وہی جو کسی شاعر نے کہا ہے

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

مگر قادیانیوں کے دلوں پر کچھ ایسے نشان لگے ہوئے ہیں کہ بحکم ارشاد خداوندی ان یروا سبیل الر شد لا یتخذو ہ سبیلاً سیدھے راستے پرنہیں آتے، بلکہ ہمیشہ ٹیڑھی چال چلتے ہیں۔ چنانچہ اخبار الفضل مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء میں علماء سے چند سوال کئے گئے ہیں۔

سوالات سے پہلے اپنی طرز پر مرزا صاحب قادیانی کی سچائی کی بڑی ڈینگیں ماری ہیں۔ ان سوالوں کے جواب دینے ضروری نہ تھے کیونکہ یہ اسی قسم کے ہیں جیسے کسی ملاں نے دیہاتی کو کہا تھا تم نماز کیوں نہیں پڑھتے۔ اس نے کہا تم نے اپنے بیٹے کی شادی پر کھانے میں زیادہ نمک کیوں ڈالا تھا۔

اس قسم کے سوالوں کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ لوگوں کو اصلی مبحث (صدق و کذب مرزا قادیانی) سے ہٹا کر دوسری طرف لگایا جائے۔ دیگر علماء کرام تو قادیانی کا م ختم کر چکے اس لئے وہ تو ان کو قابل خطاب ہی نہیں سمجھتے مگر اہل حدیث ابھی ضرورت سمجھتا ہے اس لئے جواب دیتا ہے۔

سوال اول: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ حضرت عیسی کی والدہ حضرت مریم صدیقہ کو حضرت عیسی کی پیدائش کی خوش خبری دینے کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے

و رسولاً الی بنی اسرا ئیل

یعنی وہ رسول ہوں گے بنی اسرائیل کی طرف (آل عمران: ع ۵)

اب اگر جیسا کہ مولوی صاحبان کا عقیدہ ہے یہ مانا جائے حضرت عیسی آخری زمانہ میں مسلمانوں اور دیگر ساری دنیا کی اصلاح کے لئے مسیح موعود بن کر آئیں گے، تو کیا اس وقت یہ آیت نعوذ باللہ منسوخ ہو جائے گی، کیونکہ اس میں تو صرف بنی اسرائیل کی طرف ان کے رسول بنا کر بھیجے جانے کا ذکر ہے چنانچہ وہ خود بھی یہی کہتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہے کہ

میں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا
۔(متی ۱۵:۲۳)

پس وہ ساری دنیا کے رسول کیوں کر ہوں گے ؟ اگر ہوں گے تو اس آیت کو مولوی صاحبان اس وقت کیسے پڑھیں گے ۔(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء ص ۵)

یہ سوال اسی قسم کا ہے کہ ایک دفعہ شیعہ سنی مباحثہ میں سنی عالم کی طرف سے یہ آیت پیش ہوئی:

وعد الله الذ ین آ منوا منکم و عملوا الصا لحا ت لیستخلفنهم فی الا ر ض (سورہ نور) (یعنی خدا نے مومنوں سے وعدہ کیا ہے کہ وہ ان کو زمین میں خلیفہ بنائے گا)۔

شیعہ مناظر نے کہا کہ اس آیت میں مستقبل کا صیغہ ہے۔ اب اس آیت کو قرآن سے نکال دو، ورنہ غلط بیانی لازم آئے گی ۔اسی قسم کا خود غرضانہ یا جاہلانہ سوال آج ہمارے سامنے آیا ہے۔سنو!

رسو لًا الی بنی اسرا ئیل ماضی کا واقعہ ہے۔مسیح موعود کا دنیا بھر کے لئے آنا مستقبل کا واقعہ ہے۔دو مختلف زمانوں میں تناقض نہیں ہوا کرتا۔اگر تم ہماری نہ سنو، تو آؤ ہم تمہارے نبی کی سناتے ہیں وہ براہین احمدیہ صفحہ ۴۸۹ پر لکھتے ہیں:

حضرت مسیح جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کی تبلیغ سے اسلام تمام دنیا میں پھیل جائے گا۔

بتاؤ حضرت مسیح کے دوبارہ آنے کے وقت آیت کریمہ رسو لًا الی بنی اسرا ئیل پڑھتے رہو گے یا چھوڑ دو گے۔

سوچ سمجھ کر اپنی پارٹی میں پیش کر کے جواب دیجئے گا۔

سنو! حضرت عیسی مسیح کی دو حیثیتیں ہیں۔ایک اپنی رسالت کی جس کا ذکر آیت مرقومہ میں ہے۔دوسری خلافت محمدیہ کی، جب وہ دوبارہ دنیا میں آئیں گے تو دوسری حیثیت سے کام کریں گے جس کے متعلق حدیث کے الفاظ پڑھو

یاٌمّھم بکتا ب الله

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(مسیح موعود اس زمانہ کے لوگوں کو کتاب اللہ، قرآن، کے ساتھ تبلیغ کریں گے)

اب ہمارا سوال بھی سنو!

قادیانی مسیح نے جو براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ مسیح موعود دوبارہ آکر ساری دنیا میں اسلام پھیلا دیں گے، کیا تمہارے مسیح موعود نے یہ کام کرلیا؟

بتاتے ہوئے قادیان اور قادیان کی تحصیل بٹالہ اور ضلع گورداسپور سے شروع ہوتے ہوئے پنجاب میں پھرتے پھراتے سندھ، بلوچستان، ایران اور اس سے آگے روس میں چلے جایئے۔ وہاں جاکر دیکھ آیئے۔ پھر ہمیں بتایئے کہ وہاں کوئی اللہ کا نام لینے والا بھی ہے؟

پھر تمہیں پتہ چل جائے گا کہ قادیانی مسیح کے وعدے محبوبہ سعاد کے وعدوں سے کچھ زیادہ وقعت نہیں رکھتے جن کی بابت کہا گیا: ما مواعیدھا الا الا باطیل

سوال نمبر۲: حدیث شریف میں آتا ہے حضرت رسول مقبول ﷺ نے فرمایا کہ مجھے پانچ ایسی خصوصیتیں دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں۔ ان میں سے حضور ﷺ نے ایک یہ بیان فرمائی ہے کہ میں تمام جہان کی طرف بھیجا گیا ہوں اور مجھ سے پہلے سب رسول خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔

اب اگر یہ عقیدہ رکھا جائے کہ حضرت مسیح ہی مسیح موعود ہوکر آئیں گے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ ساری دنیا کے لئے مبعوث ہوکر آئیں گے۔ کیا یہ عقیدہ حضرت رسول مقبول ﷺ کی اس خصوصیت کو نہیں توڑے گا۔ (الفضل تاریخ مذکور)

اس سوال کا جواب پہلے نمبر میں آگیا ہے۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۷ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۲۔ ص ۴۔۵)

کھسیانی بلی کھمبا نوچے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ مثال اس موقع پر بولی جاتی ہے جب کوئی شخص کسی بات میں مغلوب ہوکر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہکی بہکی باتیں کرنے لگ جاتا ہے۔آج کل یہی مثال قادیانیوں کی میرے حق میں ہے۔احباب کرام کی دعاؤں سے میں باوجود حملہ قاتلانہ وغیرہ کے زندہ رہ کر قادیانی خدمت کر رہا ہوں۔قادیانی میری زندگی سے اسی طرح ناخوش ہیں جس طرح مرزا غالب مرحوم کے معاصرین ان کی زندگی سے ناخوش تھے جن کے حق میں مرزا غالب نے کہا تھا

ناداں ہیں جو کہتے ہیں کہ کیوں جیتا ہے غالب
قسمت میں ہے اعداء کا جلانا کوئی دن اور

ایک بریلوی مولوی نے مجھے لکھا تھا اب تو عمر کی آخری منزل میں ہو، اب تو توبہ کرو۔اس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ آخری منزل تو کیا تو میں بحکم حدیث (عد نفسك من اصحاب القبور) اپنے کو قبر میں پڑا ہوا سمجھتا ہوں۔میرے اس کہنے پر قادیان میں گھی کے چراغ جلائے گئے کیوں اور کیسے بقول:

میرے مرنے کی خبر سن کر پہلے تو وہ چپ رہے
پھر کہا تو یہ کہا منہ پھیر کر اچھا ہوا

چنانچہ قادیان کے اخبار الفضل ۲۷ فروری ۱۹۴۶ء صفحہ ۹ پر ایک نوٹ شائع ہوا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

> مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری خود اقراری ہیں کہ میں تو بحکم حدیث عد نفسك من اصحاب القبور قبر میں ہوں، اہل حدیث ۱۵ فروری ۱۹۴۶ء
> گویا خدا نے ان کو لمبی عمر دے کر، قبر میں، اس امر کی حجت پوری کر دی۔

او قادیانی ممبرو! کہتے ہوئے کچھ تو خیال کر لیا کرو کہ ہم کیا کہتے ہیں۔میرا جواب دیتے ہوئے ایسے کھسیانے کیوں ہو جاتے ہو کہ تمہیں آگے پیچھے کی کچھ خبر ہی نہیں رہتی۔اپنے اکبر العلماء مولوی سرور شاہ سے پوچھ کر بتاؤ کہ اس حدیث کا مخاطب تمہارا خلیفہ بھی ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کو بھی مردہ کہو گے، اور اگر نہیں ہے تو خطاب رسالت سے باہر ہے؟

او بندگان خدا! کہتے ہوئے خدا تعالی کا خوف دل میں نہ ہو، تو مخلوق سے تو شرم کیا کرو۔پیغمبر اسلام ﷺ کی امت کہلا کر ان کی تعلیم میں تحریف نہ کیا کرو، ورنہ یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہنا صحیح ہوگا :

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسمان کیوں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۱۷ ربیع الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۲ ص ۵۔۶)

قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں۔۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عربی میں ایک مثل ہے الغریق یتثبت بالحشیش جس کا مطلب ہے: ڈوبتے کو تنکے کا سہارا۔ کہلانے کو تو یہ لوگ متکلمین کی جماعت کہلاتے ہیں مگر ان کا علم کلام ایسا کمزور ہے کہ دنیا میں کسی گروہ کا نہیں ہوگا۔ اہل حدیث مورخہ ۲۲ مارچ ۱۹۴۶ء میں ان کے دو سوال مع جواب درج ہو چکے ہیں آج اس سلسلے کا تیسرا سوال درج کیا جاتا ہے۔ اس سوال کا اختصار یہ ہے کہ

سوال نمبر۳۔ آنحضرت ﷺ نے معراج کی رات حضرت یحیٰ کو حضرت عیسیٰ کے ساتھ جنت میں دیکھا تھا۔ اگر حضرت عیسیٰ مسیح دنیا میں تشریف لائیں گے تو جنت سے نکل کر آئیں گے حالانکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ جنتیوں کو جنت سے نکالا نہیں جائے گا و ما ھم منھا بمخرجین ۔پس اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ زندہ نہیں ہیں اور دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ جواباً لکھتے ہیں:

مخرج اسم مفعول کا صیغہ ہے جس کے معنی ہیں بطور خفگی کے نکالا ہوا۔ اس کا صیغہ فعل ماضی کی شکل میں یوں آیا ہے کما اخرج ابویکم من الجنة پس معنی یہ ہوئے کہ جنتی جنت سے کسی خطا یا جرم یا ختم میعاد کی وجہ سے نہیں نکالے جائیں گے لیکن کسی ضروری ڈیوٹی کے لئے مامور ہو کر دنیا میں آئیں تو وہ مخرج نہیں ہیں۔ جیسے کسی ضلع کے افسر کو گورنر کسی دوسرے ضلع میں ڈیوٹی کے لئے بھیجے تو وہ مخرج نہیں ہوتا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلکہ مامور ہوتا ہے۔ اسی لئے مرزا صاحب کلاں نے براہین احمدیہ میں لکھا تھا کہ مسیح موعود جب دوبارہ دنیا میں تشریف لائیں گے تو اسلام ان کے ذریعہ سے ساری دنیا میں پھیل جائے گا۔ یہ دراصل ان کی حسن خدمت کا اعتراف ہے۔ جب یہ ڈیوٹی پوری کر چکیں گے تو پھر اصل مقام پر چلے جائیں گے ایسے مامور کو مخرج کہنا ان لوگوں کا کام ہے جو مسیح اصلی اور مسیح نقلی میں فرق نہ جانتے ہوں انہی کے حق میں کہا گیا ہے

سخن شناس نہء دلبرا خطا ایں جاست

چوتھا سوال ۔ اس سوال کی عبارت ایسی لطیف ہے جی چاہتا ہے کہ ناظرین کے سامنے ساری رکھ دوں تا کہ وہ خود ان قادیانی متکلمین کی ذکاوت اور ذہانت کا اندازہ لگا سکیں۔ چنانچہ لکھا ہے:

حدیث میں آتا ہے کہ دجال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہوگا (مشکوۃ کتاب الفتن) اب مولویوں کے عقیدہ کی رو سے اس سب سے بڑے فتنہ کو دور کرنے کے لئے تمام نبیوں میں سے صرف مسیح کو زندہ رکھنا کیا یہ ثابت نہیں کرتا کہ حضرت مسیح کی روحانی طاقت تمام نبیوں کی روحانی طاقت سے بڑھی ہوئی ہے اور وہی سب سے افضل رسول ہیں۔ حتی کہ نبی ﷺ سے بھی نعوذ باللہ روحانی طاقت میں بڑھ کر ہیں کیونکہ جتنا بڑا فتنہ ہوتا ہے اسے فرو کرنے کے لئے اتنا ہی بڑا آدمی بھیجا جاتا ہے۔ اگر حضرت رسول مقبول ﷺ میں بھی اتنی روحانی طاقت ہوتی تو ضرور حضور ﷺ کو زندہ رکھا جاتا اور اس فتنے کو فرو کرنے کے لئے آپ کو بھیجا جاتا۔ (الفضل ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء ص ۵)

جواب: اگر یہ اصول صحیح ہے کہ دجال کے مقابلے کے لئے جو آئے گا وہ سب نبیوں سے بڑھ کر روحانی قوت والا ہوگا، تو ہم پوچھتے ہیں کہ تمہارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جو دجال کے مقابلہ کے لئے آئے اور بڑے تیر مار کر تشریف بھی لے گئے، کیا وہ سب نبیوں خصوصاً آنحضرت ﷺ سے بھی بڑی قوت والے تھے؟ صاف کہہ دو کہ ہاں مرزا صاحب سید البشر سے افضل تھے تا کہ آئے دن کا یہ جھگڑا ہی ختم ہو جائے اس کے بعد ہمیں یہ کہنے کا حق ہوگا:

بازی بازی باریش بابا بازی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصل حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالی کے علم میں جو کام کسی کے سپرد ہوتا ہے، وہی اس کو کرتا ہے۔ اس میں اعلی ادنی کا کوئی امتیاز نہیں۔ ابو جہل جیسے شدید دشمن کا قتل دو بچوں کے سپرد ہوا تھا۔ انہوں نے ہی اس کو انجام دیا حالانکہ ان سے بڑی شخصیتیں بھی موجود تھیں۔ ایک بڑے مجدد اسلام کو ایک معمولی مولوی کے مقابلے میں فنا کر دیا حالانکہ اس سے بڑے بڑے علماء موجود تھے۔ سچ ہے:

ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء مطابق ۲۴ ربیع الاخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۳ ص ۴۔۵)

قادیان سے چند سوال علماء کی خدمت میں۔۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی سائل کے سوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قرآن شریف کے مضامین سے اتنے ہی ناواقف ہیں جتنے بعض لوگ لحم البقر کے بھاؤ سے۔ دعوی یہ ہے کہ ہم ایسے معارف قرآن جانتے ہیں جو کسی کو معلوم نہیں۔ آج کا سوال ہمارے اس دعوی کا ثبوت ہے ناظرین غور سے پڑھیں۔ ہم سارا سوال نقل کرتے ہیں:

سوال نمبر ۵۔ حدیث شریف میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے لوگ آخری زمانہ میں یہود کے مشابہ ہو جائیں گے (مشکوۃ باب کتاب العلم)

کیا نبی کریم ﷺ کے لئے یہ مقام غیرت نہیں کہ امت تو آنحضرت ﷺ کی بگڑے مگر اس کی اصلاح کے لئے بنی اسرائیل کا ایک رسول دوبارہ دنیا میں بلایا جائے کیا یہ عقیدہ قرآن مجید کی آیت کنتم خیر امة اخرجت للناس کے صریح خلاف نہیں کیونکہ آیت کا ترجمہ یہ ہے کہ امت محمد یہ تم تمام امتوں سے بہتر امت ہو جو لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ سورہ آل عمران۔ ع ۱۱۔ (الفضل ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ سائل کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ انبیاء کرام کو بھی دنیاوی قوموں کی طرح متبائن سمجھتے ہیں، حالانکہ قرآن مجید ان سب کو ایک قوم قرار دیتا ہے۔ غور سے پڑھو

انّ ھذہ امّتکم امّۃ واحدۃ

(یہ سب انبیاء تمہاری ایک ہی جماعت ہے)

حدیث شریف میں آیا ہے

الانبیاء اخوۃ علاتیۃ انبیاء (سب ایک باپ کے بیٹے باہم بھائی بھائی ہیں)

اس لئے حضرت عیسی کا اصلاح امت کے لئے آنا کسی اجنبی کا آنا نہیں ہے بلکہ وہ اپنی جماعت کے ایک فرد کی حیثیت سے آئیں گے۔

سوال تو یہیں ختم ہو جاتا ہے مگر میں ذرا آپ کے گھر کی بھی بتا دوں تاکہ آپ کو قدر عافیت بھی معلوم ہو جائے

بتایئے مغلوں کو اسلام سے کیا نسبت رہی ہے۔

اس کے سمجھنے کے لئے زوال بغداد کی تاریخ سامنے رکھ لینا کافی ہے۔ جو تباہیاں مغلوں کے ہاتھوں اسلام اور اہل اسلام کی ہوئی ہیں وہ گذشتہ جنگ یورپ میں بھی نہیں ہوئیں۔ اس پر بھی تمہارے مسیح موعود مغلوں کی نسل سے آئے اور مولوی سعد اللہ مرحوم لدھیانوی کو یہ کہنے کا موقع ملا:

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزاں بینی غرض دار الزیاں بینی
یکے قطاع نسل و یکے امام بھنگیاں بینی
مسیح ابن مریم بچہء چنگیز خان بینی

(مرزا غلام احمد صاحب کا چچازاد بھائی مرزا جمال الدین جس نے فقیر ہو کر اپنا آلہ تناسل کٹوا دیا تھا، اس کی طرف قطاع نسل میں اشارہ ہے۔ نیز مرزا قادیانی کا چچازاد بھائی مرزا امام الدین بھنگیوں کا گورو تھا۔ اس کا ذکر ہے۔ ثناء اللہ)

ایں خانہ ہمہ آفتاب است

چھٹا سوال: قرآن شریف میں نبی کریم ﷺ کو خاتم النبیین کہا گیا ہے اور ہمارے مخالف مولوی صاحبان خاتم النبیین کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو۔

اب اگر آخری زمانہ میں بنی اسرائیل کے رسول حضرت مسیح تشریف لائیں گے تو کیا خاتم النبیین حضرت عیسی ہوں گے یا نبی کریم ﷺ؟

کیونکہ نبی کریم کے بعد حضرت مسیح آئیں گے۔ مگر حضرت مسیح کے بعد کوئی نبی نہ آئے گا، نیا اور نہ پرانا۔ پس اس عقیدہ کی رو سے اصل خاتم النبیین حضرت مسیح ہوں گے، یا حضرت نبی کریم ﷺ۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری فرماتے ہیں: معلوم نہیں لوگوں کو ایسے سوال کرنے کا کیا چسکا پڑ گیا ہے جو خود ان کے مسلمات کے بھی خلاف ہیں۔ مرزا صاحب قادیانی حمامۃ البشری میں آیت خاتم النبیین لکھ کر فرماتے ہیں

فسره النبی ﷺ بقوله لا نبی بعدی یعنی آنحضرت ﷺ نے اس آیت کی تفسیر خود فرمائی ہے کہ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔

اس حدیث میں قابل غور بات یہ ہے کہ لا نبی میں جو لا نفی جنس کا ہے اس کی خبر کیا ہے۔ ہماری تحقیق یہ ہے کہ اس کی خبر مخلوق ہے یعنی کوئی نبی میرے بعد پیدا نہیں ہوگا۔ اس لئے حضرت مسیح موعود اس حدیث کے ماتحت نہیں آسکتے فاندفع ما اوردہ ما کادیرد

ساتواں سوال: یہ بات بالکل صاف ہے کہ حضرت مسیح معبودان باطلہ میں سے ہیں، اور تمام معبودان باطلہ کے حق میں اللہ تعالی فرماتا ہے

اموات غیر احیاء وما یشعرون ایان یبعثون

یعنی وہ مردہ ہیں ہرگز زندہ نہیں۔ اور انکو تو اتنی بھی خبر نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے۔

اب یا تو حضرت مسیح کو اس آیت کے مطابق فوت شدہ تسلیم کرو ورنہ ماننا پڑے گا کہ وہ خدا ہیں یا فرشتوں میں سے ہیں۔ اگر بشر ہیں تو ان کو ماننے سے قرآن شریف کی یہ آیت نعوذ باللہ باطل ٹھہرتی ہے۔

شیخ الاسلام مولانا امرتسری فرماتے ہیں کہ یہ سوال آیت قرآنی نہ سمجھنے کی بنا پر ہے آیت موصوفہ میں اموات کا جو لفظ آیا ہے جس سے سائل نے استدلال کیا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے معنی فوت شدہ کے نہیں ہیں، بلکہ اس کے صحیح معنی محل موت کے ہیں۔

سنو اموات کا لفظ میت کی جمع ہے اور میت کا لفظ آنحضرت ﷺ پر زندگی کی حالت میں بھی بولا گیا: انّك ميّت و انهم ميّتو ن

بقول آپ کے کیا اس کا یہ ترجمہ صحیح ہے کہ اے پیغمبر تو مر چکا ہے اور تیرے مخالف بھی مر چکے ہیں۔

ایسی بات کوئی نہیں کہے گا الّا من سفه نفسه بلکہ معنی اس کے یہ ہیں کہ تو بھی محل موت ہو جو اپنے وقت پر آئے گی اور وہ بھی محل موت ہیں ان پر بھی آئے گی۔

اسی طرح اس آیت موصوفہ کے معنی ہیں جو آپ نے پیش کی ہے، معبودان باطلہ محل موت ہیں نہ دائم الحیات معبود کے لئے الحی القیوم ہونا ضروری ہے۔

آؤ ہم تمہارے معنی میں ایک اور غلطی بتائیں۔ کون نہیں جانتا کہ آیت موصوفہ کے اترنے سے پہلے بھی جس طرح معبودان باطل بنائے گئے تھے اسی طرح اس کے نزول کے بعد بھی سینکڑوں سال تک نئے نئے بنائے گئے اور بنائے جا رہے ہیں۔ بغداد، اجمیر، پیران کلیر، بہرائچ (گونڈہ) لاہور وغیرہ میں جن مزارات کو پوجا جا رہا ہے، یہ تو اس وقت پیدا بھی نہ ہوئے تھے۔ پھر آیت موصوفہ آپ کے ترجمہ کے مطابق ان کو کیسے شامل ہوئی۔

پس یا تو ان مزارات والوں کو اس آیت کے ماتحت دکھاؤ یا قرآنی بیان کو ناقص مانو۔ ورنہ ہمیں کہنے کا موقع دو:

گر تو قرآں بریں نمط خوانی   ببری رونقِ مسلمانی

آٹھواں سوال: حضرت مسیح کو زندہ رکھنے سے اللہ تعالی کی قدرت پر حرف آتا ہے کیونکہ ہر ایک شخص جانتا ہے کہ وہی آدمی کسی چیز کو سنبھال کر رکھتا ہے جس کو یہ خوف ہو کہ اگر میرے ہاتھ سے یہ چیز نکل گئی تو شاید پھر میسر نہ آسکے۔ امراء کبھی باسی کھانا اٹھا کر دوسرے وقت کے لئے نہیں رکھ چھوڑتے کیونکہ ان کو دوسرے وقت تازہ کھانا ملنے کا یقین ہوتا ہے یہ کام صرف غرباء ہی کیا کرتے ہیں۔

پس اللہ تعالی کو حضرت مسیح کا زندہ رکھنا ثابت کرتا ہے کہ خدا تعالی سے ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دفعہ حضرت مسیح جیسا آدمی بن گیا ہے، اب اس کو نعوذ باللہ ڈر ہے کہ اگر میں اس کو مار دوں تو شائد اس جیسا انسان پھر مجھ سے پیدا نہ ہو سکے، اس لئے اس کو زندہ رکھوں ۔ ورنہ جس کی قدرت وسیع ہے جو ایک چھوڑ بے شمار حضرت مسیح جیسے انسان پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اس کو کیا ضرورت پڑی کہ تمام انبیاء کو تو فوت کر کے اٹھا لے اور حضرت مسیح کے ساتھ سب سے انوکھا معاملہ کرے کہ ان کو زندہ اٹھا لے ۔

(الفضل ۲۳ فروری ۱۹۴۶ء ص ۶)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

یہ سوال پڑھ کر ہمارے تعجب کی حد نہیں رہی۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ ایک مصنوعی بت کی پوجا کرانے کو کتنی کوشش کر رہے ہیں۔

اچھا صاحب یہ تو بتایئے کہ حضرت نوح اپنی قوم میں ساڑھے نو سو برس وعظ فرماتے رہے اور بعد نجات بہت سی مدت زندہ رہے۔ اور تمہارے نبی نے کہا تھا میں ۸۵ سال تک عمر پاؤں گا (رسالہ نور الدین) حالانکہ ۶۹ سال تک عمر پائی ۔ یہ اتنی کمی بیشی کیوں ہوئی ۔ کیا حضرت نوح کو اتنی لمبی عمر دینے میں خدا تعالی کو اندیشہ تھا کہ میں ایسا آدمی پیدا نہیں کر سکوں گا اسی کو رہنے دوں ۔

قادیانی ممبرو! تم چاہو تو ہمیں مخالف سمجھو، مگر ہم تمہارے مخالف نہیں ہیں اس لئے تم کو مشورہ دیتے ہیں کہ ایسے سوالات بغرض اصلاح ہمارے پاس بھیج دیا کرو ۔ تمہیں اختیار ہوگا ہماری اصلاح مانو یا نہ مانو، مگر سن تو لیا کرو۔ ورنہ ہمارا حق ہوگا کہ یہ شعر تمہاری خدمت میں پیش کریں

حافظا مے خور و رندی کن و خوش باش ولے
دام تزویر مکن چوں دگراں قرآن را

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۲ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۴ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح موعود کی تکذیب پر قادیان سے آواز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بارہا لکھ چکے ہیں کہ قادیانی اخبار کتنی ہی حق پوشی کریں تاہم تصرف قدرت ان پر حاوی ہو کر حق کا اظہار کرا دیتا ہے۔ آج کا حوالہ بھی ناظرین کی دلچسپی کا موجب ہوگا۔

مرزا غلام احمد صاحب متوفی کا دعوی تھا کہ میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ کفر کی جڑ کاٹنے اور مسلمانوں کو اصلی معنی میں متقی بنانے کے لئے آیا ہوں۔ مگر مسلمانوں کی حالت جو آج کل ہے وہ الفضل کے الفاظ میں درج ذیل ہے:

> اسلام ساری دنیا میں ہی خطرے میں ہے اور ہندوستان کو اس سے مستثنی کرنا کسی صورت میں بھی درست معلوم نہیں ہوتا۔ آج اسلام کو محفوظ سمجھنا ایک مسلمان کی مذہبی حس کی موت کی علامت ہے۔ کیا اسلام کیلئے اس وقت خطرہ پیدا ہوگا جب اس کا نام بھی مٹ جائیگا کیونکہ اس وقت عام مسلمانوں میں سوائے نام کے اسلام کا باقی ہی کیا ہے۔ (الفضل ۲۶ مارچ ۱۹۴۶ء ص ۶)

قادیانی ممبرو!

بقول تمہارے مسیح موعود آیا اور آ کر چلا بھی گیا۔ مسلمانوں پر کوئی زمانہ ایسا نہ آیا کہ وہ اچھی حالت میں نظر آتے پھر ایسے مسیح نے آ کر کیا کیا۔

صاف کہہ دو کہ کچھ نہیں کیا تاکہ ہم بھی تمہارے جواب میں یہ شعر پڑھیں:

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۵ ص ۳،۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ثناءاللہ کی وجہ سے تین نشان کذب مرزا پر

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ پرچوں میں یہ ذکر کئی دفعہ آچکا ہے کہ ۱۹۰۲ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بغرض تحقیق الہامات مجھے قادیان میں بلایا تھا۔ میں ۱۰ جنوری ۱۹۰۳ء کو وہاں جا پہنچا مگر مرزا صاحب قادیانی نے عذر لنگ کیا کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ اب میں آئندہ مولویوں سے مناظرہ نہیں کرونگا۔ حالانکہ یہ کہنا ان کے دعوی مسیحیت کی طرح بالکل غلط تھا۔ کتاب انجام آتھم میں صرف عزمنا کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کہ ہم ارادہ کر چکے ہیں کہ اب آئندہ علماء کو مخاطب نہیں کریں گے۔ اس کے معنی صرف اتنے ہیں کہ ہم ارادہ کر چکے ہیں۔

شاباش ہے قادیانی اخباروں پر کہ انہوں نے بت پرستوں کو بھی مات کر دیا۔ بت پرست اپنی بت پرستی کی تائید میں بڑے بڑے دلائل لاتے ہیں منجملہ ان کے ایک مصرع یہ ہے:

بت کو سامنے بٹھا کے یاد خدا کروں

اس سے ثابت کرتے ہیں کہ بت کی عبادت یعنی بت میں عبادت خدا کرنے کا ثبوت ملتا ہے۔ الفضل نے کمال کیا ہے اور یہ کمال اس کا کوئی نیا بھی نہیں ہے دراصل ایسے کمالات قادیانی جماعت میں موروثی ہیں۔ لفظ کچھ ہوتا ہے معنی کچھ کرتے ہیں غرض یہ شعران پر پورا صادق آتا ہے

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

اخبار الفضل ۲۵ مارچ ۱۹۴۶ء میں کئی جگہ زبانی بحث کا لفظ بڑھایا گیا ہے۔ یعنی مطلب اس عبارت کا یہ بتایا گیا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کہتے ہیں کہ ہم خدا کے ساتھ وعدہ کر چکے ہیں کہ ہم علماء کو زبانی بحث کے لئے مخاطب نہیں کریں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان متکلمین کو یہ خبر نہیں ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے اس اعلان سے پہلے کتنے علماء سے زبانی مباحثے کئے تھے جواب توبہ کرنے لگے۔ جھوٹ بولتے ہوئے خدا کا خوف نہ ہو، تو مخلوق سے شرم آنی چاہیے۔ سیدھی بات ہے کہ وہ میرے مواخذات سے چھوٹنے کی طاقت نہیں رکھتے تھے، وعدہ خدا کا بہانہ کرلیا سچ ہے:

زاہد نہ داشت تاب جمال پری رخاں
کنجے گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۵ ص ۴)

سمندر میں خوفناک طوفان: قادیان خبردار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس ہفتے بحرالکاہل میں بڑا زبردست طوفان آیا جس سے سخت جانی اور مالی نقصان ہوا۔ جزیرہ ہوائی کے بحری حکام کا اندازہ ہے کہ تین سو اشخاص ہلاک ہوئے اور دس ہزار اشخاص بے خانماں ہوگئے ایک سو جہاز لاپتہ ہوگئے۔

ایلاسکا کے سمندر میں جو زلزلہ آیا اس کی وجہ سے جھٹکے پانچ سو میل فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتے رہے۔ ان جھٹکوں سے سمندر میں بڑی بڑی لہریں اٹھیں جو دو ہزار میل کا فاصلہ طے کرنے کے بعد بھی تباہی مچاتی رہیں۔ درہ خیبر اور راس کماری کے درمیان دو ہزار میل کا فاصلہ ہے۔ اس سے اندازہ ہوسکتا ہے کہ لہروں کی رفتار کس قدر تیز تھی ان کی بلندی سو فٹ تک بیان کی جاتی ہے۔

یہ خبر نقل کرنے کے بعد حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

قادیان سے کسی منذر الہام کا انتظار ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۵ ص ۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لمبی عمر پانے والا کون

بجواب الفضل مورخہ ۳۔ اپریل ۱۹۴۶ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخباروں کو جب مضمون نہیں ملتے تو بھرتی سے کام لیتے ہیں۔ بھرتی کے لئے بڑا مضمون انہوں نے یہ رکھا ہوا ہے کہ:

> مرزا غلام احمد صاحب کا اشتہار آخری فیصلہ والا سن کر مولوی ثناء اللہ نے کہا تھا بعض دفعہ جھوٹے آدمی لمبی عمر پاتے ہیں۔ پس مولوی ثناء اللہ اپنی تحریر کے مطابق جھوٹا ثابت ہوا۔

ان بھرتی والوں کی زبان بند ہونے سے تو نہ رہے گی، تاہم ناظرین کے لئے ہم ایک انصاف کی بات بتاتے ہیں۔ وہ یہ ہے کہ جس طرح عدالت میں فریقین کے وکیل ایک دوسرے کے خلاف تقریریں کرتے ہیں، دیکھا یہ جاتا ہے کہ جج نے کس تقریر پر صاد کیا۔ یعنی کس کو صحیح سمجھ کر قبول کیا۔ بس وہی تقریر قابل حجت ہوگی۔ دوسری نہیں۔ یہی قانون محکمہ قضا کا ہے اور یہی طریقہ ہائی کورٹ کا ہے۔

دیکھنا یہ ہے کہ ہمارے معاملہ میں خدائی ہائی کورٹ کا فیصلہ کس جانب ہے مرزا غلام احمد صاحب نے جس روز آخری فیصلہ کی دعا شائع کی تھی جس کا مضمون مختصر یہ ہے کہ الٰہی جھوٹے کو سچے کی زندگی میں موت دے۔ آپ کو فوراً الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع یعنی خدا نے اس دعا کی قبولیت کا وعدہ فرمالیا۔ یہ واقعہ ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اخبار بدر قادیان میں شائع ہو چکا ہے۔

میرا جواب ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے پرچے میں نکلا ہے۔ یہ تاریخیں اور ہائی کورٹ خداوندی کا جواب بالفاظ اجیب دعوۃ الداع اس نزاع کو بالکلیہ ختم کرتا ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب کا دعا کے لئے ہاتھ بڑھانا، اور اس کی قبولیت کا الہام

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہونا بالکل آیت کریمہ قد تبیّن الرّشد من الغی کا مصداق ہے۔

نادانو! خدا کی شان اور اس کے الہام واجب الاذعان کی قدر کرو ورنہ یاد رکھو میں تم کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا تمہاری بابت فیصلہ کر چکا ہے اور زمانے کے لوگ بھی فیصلہ کرنے کو ہیں کیونکہ وہ جان چکے ہیں:

بہانہ کرتا ہے ساقیا! کیا نہیں ہے شیشے میں مئے کا قطرہ
خدا نے چاہا تو دیکھ لیں گے تیرا سبو بھی نہ رہے گا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۱۶ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۶ ص ۴)

قادیانی مسیح اور اس کا صاحبزادہ خلیفہ قادیان

دونوں میں سے سچا کون ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیحیت موعودہ بارہا اظہار کر چکے ہیں کہ میں ساری دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہوں۔ کفر شرک میرے ہاتھ سے مٹ جائے گا۔ مسلمان میرے ذریعہ سے پکے متقی پرہیزگار بن جائیں گے (الحکم ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء)

ان کی زندگی میں ان کے معتقدین کا یہ حال خود ان کی زبان وقلم سے سنتے رہے کہ ہماری جماعت کے لوگ کتوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹتے ہیں۔ کھانے پینے کی چیزوں پر لڑتے ہیں (اشتہار ملحقہ بشہادۃ القرآن)۔

ہم سمجھتے رہے کہ تحریک احمدیت ابھی ابتداء میں ہے۔ شائد انجام میں مکمل ہو کر پورا اثر دکھا سکے۔ مگر افسوس: خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیں

قادیانی مسیح کے صاحبزادہ مرزا محمود احمد نے اپنے خطبہ میں جو واقعات ظاہر کئے ہیں ان کو ہم اخبار الفضل مورخہ ۱۳۔ اپریل ۱۹۴۶ء سے نقل کرتے ہیں۔ ان واقعات کو پڑھنے سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں پر یہ مثال صادق آتی ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بڑے دعوے سے کہا جاتا تھا کہ ہماری جماعت ایسی پاک اور مقدس ہے کہ اس کے برابر کوئی جماعت نہیں، مگر خطبہ مذکورہ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ استاد ذوق نے جو کہا ہے وہ ان کے حق میں بالکل صادق ہے

سنا کرتے تھے شہرہ ذوق جن کی پارسائی کا
وہ سب رند خرابات نکلے اپنے ہم نوا نکلے

سنئیے ! خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب فرماتے ہیں:

سچ تبلیغ کے لئے سب سے بڑا حربہ ہے۔ اگر ہماری جماعت سچ پر کاربند ہو جائے تو ہماری تبلیغ بہت موثر اور نتیجہ خیز ہو سکتی ہے۔

اس زمانہ میں جھوٹ اس قدر عام ہو گیا ہے کہ سچی بات کا تلاش کرنا محال ہو گیا ہے۔ مجالس میں علی الاعلان جھوٹ بولا جاتا ہے اور اگر کوئی شخص وہاں سچ بول دے تو ساری مجلس کی فضا بدل جاتی ہے۔

عدالتوں میں لوگ اپنی دوستی اور لالچ کی خاطر خوب جھوٹ بولتے ہیں اور ایسے طور پر بنا بنا کر جھوٹ بولتے ہیں کہ جج کو ان کے جھوٹ کا علم نہ ہو سکے اور جب عدالت سے باہر نکلتے ہیں تو اپنی چالاکی اور ہوشیاری دوسرے لوگوں کے سامنے بیان کرتے ہیں کہ ہم نے جج کو یوں دھوکہ دیا۔ ہم نے اس طرح بات کو بدلا کر بیان کیا۔ گویا دوسرے لفظوں میں وہ اس بات کا اعلان کرتے ہیں کہ ہم ایسے ایسے جھوٹے ہیں کہ ہمارے جھوٹ کا جج کو بھی پتہ نہیں لگ سکتا....

ہمارے زمانہ میں تو عدالتوں میں سچ بالکل مفقود ہو چکا ہے۔ مدعی اور مدعا علیہ دونوں خوب دل کھول کر جھوٹ بولتے ہیں اور بعض لوگ تو بغیر کسی خطرہ کے اور بغیر کسی وجہ کے بے تحاشا بولتے چلے جاتے ہیں اور جھوٹ ان کی عادت ثانیہ ہو چکا ہوتا ہے۔

میرے نزدیک ہماری جماعت بھی ابھی سچائی کے اس اعلیٰ مقام پر کھڑی نہیں جس پر اسے کھڑا ہونا چاہیے تھا۔ ابھی ہمارے تمام افراد میں سو فیصد سچ بولنے کی عادت پیدا نہیں ہوئی...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابھی احمدیوں میں بعض ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو یہ خیال کرتے ہیں کہ اگر وہ اس قسم کا فقرہ بولیں جس کے لفظ بظاہر کم ہوں مگر معانی ؟ غلط ہو تو وہ اس میں حرج نہیں سمجھتے یہ وہ لوگ ہیں جو یہ دعوی کرتے ہیں کہ ہم سچائی کو دنیا میں ..کریں گے مجھے ان کی اس حرکت سے سخت تکلیف ہوتی ہے مومن وہ ہے کہ جو بات اس سے پوچھی جائے اسے صاف طور پر بیان کرے تا کہ پوچھنے والا کسی نتیجہ پر پہنچ سکے۔لیکن آج کل حالت یہ ہے کہ عوام کے نزدیک اس قسم کا جھوٹ جھوٹ سمجھا ہی نہیں جاتا اور سچ بولنے کی وجہ سے جو شرمندگی اور ندامت اٹھانی پڑتی ہے اس کو برداشت کرنے کے لئے لوگ تیار ہی نہیں ہوتے ۔جھوٹ بول کر سرخ رو ہونے کی کوشش کرتے ہیں...

اور میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ جس وقت تک ہماری جماعت ہر رنگ میں اچھا نمونہ قائم نہیں کرتی اس وقت تک کوئی بڑی تبدیلی پیدا کرنا ایک مشکل امر ہے اگر ہماری جماعت کے کارکن سچائی کے پابند ہو جائیں تو ہمیں معاملات کی حقیقت سمجھانے میں وہ مشکلات پیش نہ آئیں جواب ہمیں پیش آتی ہیں...

اور جن لوگوں نے یہ میرا؟ وقت ضائع کیا اور سچ نما جھوٹ بولنے کی کوشش کی وہ قریباً سارے کے سارے واقف زندگی ہیں (قادیان میں ایک جماعت تیار کی گئی ہے جنھوں نے اپنی زندگی کو دینی خدمت کے لئے بغیر معاوضہ کے وقف کر دیا ہے۔مرزا محمود نے انھی کی طرف اشارہ کیا ہے۔ثناء) جو اور بھی قابل افسوس ہے جھوٹی عزت کی خاطر انہوں نے میرے سامنے جھوٹ بول دیا۔(الفضل قادیان ۱۳۔اپریل ۱۹۴۶ء ص ۱۔۳)

ناظرین کرام ! یہ خطبہ سامنے رکھ کر مندرجہ ذیل تصریحات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی بھی سنیئے :

۱۔مرزا صاحب قادیانی نے دنیا کی ساری عمر سات ہزار برس بتائی ہے اور اپنا وجود ساتویں ہزار میں بتایا ہے۔چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں ؛

یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالی کی تمام کتابوں سے یہی نکلتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوراسی دلیل سے میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا بھی ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس تقسیم کی رو سے ہزار ششم ضلالت کا ہزار ہے اور وہ ہزار ہجرت کی تیسری صدی کے بعد شروع ہوتا ہے اور چودھویں صدی کے سرتک ختم ہوتا ہے اس ششم ہزار کے لوگوں کا نام آنحضرت ﷺ نے فیج اعوج رکھا ہے اور ساتواں ہزار ہدایت کا ہے جس میں ہم موجود ہیں۔ (قادیانی لیکچر سیالکوٹ۔ص ۷)

ناظرین اس عبارت کو غور سے پڑھیں یہ زمانہ بقول مرزا غلام احمد صاحب ہدایت اور رشد کا ہونا چاہیے تھا، مگر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی زبان سے معلوم ہوا کہ یہ زمانہ ہدایت اور رشد کا نہیں، بلکہ گمراہی اور ضلالت کا ہے۔

واقعات بھی خلیفہ قادیان کی تائید کرتے ہیں کیونکہ دنیا کی کافر قومیں گمراہی میں عرصہ سے پھنسی ہوئی ہیں مسلمانوں کا بھی اب یہ حال ہو گیا ہے کہ یہ کہنا بجا ہے:

رہا دین باقی نہ اسلام باقی
اک اسلام کا رہ گیا نام باقی

کیا ان واقعات سے یہ نتیجہ نکالنا غلط ہے کہ قادیانی مسیح اپنے دعویٰ میں سچے نہیں تھے اس لئے ان کا کوئی کام پورا نہیں ہوا اور مخالفوں کو یہ کہنے کا حق حاصل ہوا

ہزار وعدوں میں اگر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۶۔ اپریل ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۷ ص ۴۔۵)

امن کا شہزادہ آیا اور دنیا کو بے امنی میں چھوڑ گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ تھا کہ میں امن کا شہزادہ ہوں اور دنیا میں امن وامان پھیلانے کے آیا ہوں۔ ہم اس آواز کو بڑی خوشی سے سنتے تھے اور کبھی کبھی بطور تفریح کہا بھی کرتے تھے کہ ہمارا ملک پنجاب کیسا خوش قسمت ہے کہ اس میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امن کا شہزادہ پیدا ہوا۔ مگر افسوس واقعات نے ہمیں یہ کہنے پر مجبور کیا:

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

قدرت الٰہی کا تصرف عجیب عجیب رنگ میں دکھاتا ہے۔ قادیان سے گاہے ماہے ایسی آوازیں اٹھتی ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی کی صریح تکذیب کرتی ہیں۔ آج ہم ایک مضمون الفضل سے نقل کرتے ہیں جو قادیان کے قابل لیکچرار اور اہل قلم کا لکھا ہوا ہے۔ ناظرین اس کو دل لگا کر پڑھیں گے تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ قادیانی مسیح موعود کے وعدے اسی قسم کے تھے جیسے عرب کی محبوبہ سعاد کے تھے جس کے حق میں اس کے محبّ صادق نے کہا ہے

اکرم بھا خلّۃ لو انّھا صدقت

موعودھا او لو ان النّصح مقبول

(کیسی اچھی محبوبہ ہے اگر وہ اپنا وعدہ سچا کرے یا ناصح کی نصیحت مان لیا کرے)

قابل نامہ نگار نہایت راستی سے واقعہ نگاری کرتا ہوا لکھتا ہے:

عام انسان خیال کرتے ہیں کہ دنیا میں یہ تغیرات ایک اتفاقی حادثہ ہیں اور یوں ہی خود بخود وقوع پذیر ہو رہے ہیں، مگر دنیا کے لاکھوں انسانوں کی یہ ہولناک تباہی اور اس کا تسلسل اتفاق پر محمول نہیں ہوسکتا اور ان سارے اہم حوادث کو کوئی سمجھ دار بلا علت قرار نہیں دے سکتا۔

اس جہان کا ایک خالق ہے اور اس کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوسکتا ہر چیز اس کے قبضہ واختیار میں ہے۔ اور ہر کام اس کے اذن سے ہو رہا ہے پس ناممکن ہے کہ یہ تباہیاں یہ بربادیاں اور یہ کشت وخون عبث ہو اور کسی خارق عادت انقلاب کا پیش خیمہ نہ ہو۔

ظاہر ہے کہ انسانوں کے اعمال میں خرابی پیدا ہو چکی ہے اور فسق و فجور ان کی رگ و پئے میں سرایت کر چکا ہے وہ اپنے جرائم کے خمیازہ کے طور پر مستحق عذاب ہیں اور عذاب الٰہی اپنے مختلف رنگوں میں انسانوں پر آ رہا ہے۔ یہ عذاب گناہوں کی سزا بھی ہیں اور سنت اللہ کے مطابق ظاہر ہونے والے مامور کے انذار سے لاپرواہی کا ثمرہ بھی، کیونکہ اگر نسل انسان خدا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعالی کی آواز پر کان دھرتی اور اپنے برے اعمال سے توبہ کرتی تو خدا تعالی بڑا حکیم اور کریم ہے وہ ان عذابوں کو ٹال دیتا اور زمین پر رفاہیت اور طمانیت کا دور آجاتا۔ لیکن معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے ظلم کا پیمانہ لبریز ہو چکا ہے اور اب قہری تجلی سے ہی انسان روبہ اصلاح ہوں گے۔

بہرحال یہ عذاب آسمانی نوشتہ ہیں اور خدائی پیش گوئیوں کا ظہور ہیں۔ کاش اب بھی آدم زاد اللہ تعالی کے فرستادہ کے شنوا ہوں اور راہ حق کی طرف رجوع کریں۔ (الفضل قادیان ۴۔ اپریل ۱۹۴۶ء)

مضمون ہذا کو حدیث نبوی کے ساتھ ملایا جائے تو قادیانی مباحث نہایت آسانی سے ختم ہو جاتے ہیں۔ حضور ﷺ نے امام مہدی کے متعلق فرمایا

یملأ الارض قسطاً و عدلاً کما ملئت جوراً

یعنی امام موعود دنیا کو اسی طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح دنیا اس کے آنے سے پہلے ظلم سے بھری ہوگی۔

ملاحظہ ہو قبل تشریف لانے کا ذکر ماضی کے صیغہ سے ہے اور بعد کا ذکر مضارع کے صیغہ سے۔ یہ دونوں صیغے دونوں زمانوں (قبل اور بعد) کا نقشہ دکھاتے ہیں۔ خدا جزائے خیر دے مولانا حالی مرحوم کو جنہوں نے بعثت نبوی کا قبل اور بعد بڑی عمدگی سے دکھایا ہے فرماتے ہیں:

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی

سوتی کے لفظ سے قبل نبوت کا ذکر ہے، اور جگا دی کے لفظ میں بعد نبوت کا اثر دکھایا ہے۔ واقعہ بھی یہی ہے۔ عرب کے ملک میں نبوت صادقہ نے جو اثر دکھایا وہ کسی سے مخفی نہیں:

وحوش اور بہائم کو انساں بنایا
گڈریوں کو عالم کا سلطان بنایا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ خطہ جو تھا اک ڈھوروں کا غلہ
گراں کر دیا اس کا عالم سے پلہ

اب ہم دیکھتے ہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعوی تھا کہ میں بروز محمد (ﷺ) ہوں چنانچہ آپ کا شعر ہے:

منم مسیح زماں منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

یعنی میں مسیح ہوں میں موسی ہوں میں محمد ہوں میں احمد ہوں (تریاق القلوب)۔

معتقدین نے کہا آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین مگر واقعات نے جن کے اظہار پر قادیانی اہل قلم بھی مجبور ہیں ثابت کر دیا کہ مرزا صاحب قادیانی کے دعاوی اسی طرح سچے ثابت ہوئے جس طرح متنبّی اپنی محبوبہ کی صداقت بتاتا ہے:

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها
و من عهدها ان لا يدوم لها عهد

چنانچہ الفضل کے قابل مضمون نگار کو خدا اس جرأت کا اجر عظیم دے۔ اس نے واقعات کی بنا پر اس حقیقت کو ثابت کر دیا کہ دنیا میں امن کا مدعی آیا مگر امن دنیا سے مفقود ہے لہذا اس کا دعوی محض ادعا کے سوا کچھ نہ تھا فاعتبروا یا اولی الابصار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۳۰ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۸ ص ۴، ۵)

مرزا کا آخری فیصلہ مباہلہ نہیں تھا

بجواب الفضل قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ والے اعلان نے مرزائیوں کو ایسا پریشان کر رکھا ہے کہ جواب دیتے ہوئے انہیں کچھ سوجھتی ہی نہیں۔ جو کچھ منہ میں آتا ہے کہہ دیتے ہیں، جو کچھ دل میں آتا ہے لکھ دیتے ہیں۔ یہ سمجھتے نہیں کہ ہماری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تحریر پر خدا کے ہاں سوال ہوگا اور ہماری تقریر پر پبلک بھی غور کرے گی۔

الفضل قادیان ...میں ایک صاحب نے پھر پرانی باسی کڑی کو ابال دیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلے کا اعلان، مباہلہ تھا جو لولوی ثناء اللہ نے منظور نہیں کیا اس لئے بات آئی گئی ہوگئی۔

یہ بیان سراسر غلط ہے جس کا ذکر ہم بارہا کر چکے ہیں۔ اور لدھیانہ کے انعامی مباحثہ میں بھی مفصل بیان کر کے اپنے حق میں فیصلہ لے چکے ہیں۔ آج ہم اس کا مختصر جواب دیتے ہیں۔

اخبار الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء میں مرزا غلام احمد صاحب کا قول منقول ہے کہ میں مولوی ثناء اللہ کے ساتھ مباہلہ اس وقت کروں گا جب میری کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہو جائے گی۔ وہ کتاب مولوی ثناء اللہ کے پاس بھیج کر یہ کہوں گا کہ اس کو خوب پڑھو۔ اگر اس کے پڑھنے سے تمہاری تسلی نہیں ہوئی تو پھر مباہلہ کر لیں گے۔

یہ کتاب حقیقۃ الوحی ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو شائع ہوئی تھی۔ اور آخری فیصلہ والا اعلان ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کا ہے جو ایک مہینہ قبل اشاعت کتاب حقیقۃ الوحی شائع ہوا تھا۔ پھر یہ مباہلہ موعودہ کیسے ہوا۔ کیا قادیان میں ماہ اپریل مئی کے بعد آتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پیغام صلح کا قادیانی جماعت کو ان لفظوں سے مخاطب کرنا:

اے عقل کے اندھو،

کسی قدر اپنے اندر صداقت رکھتا ہے۔

بس مقطع کلام صرف یہ ہے کہ آخری فیصلہ مباہلہ نہیں ہے، نہ دعوت مباہلہ ہے اور نہ مضمون مباہلہ۔ سارا اشتہار پڑھ جائیے اس میں مباہلہ کا لفظ تک نہیں ہے۔ کسی کو ملے تو ہمیں اطلاع دیں۔ پھر اس کو مباہلہ کہنا خود مرزا صاحب پر بھی افتراء کرنا نہیں تو اور کیا ہے۔ اس کے متعلق ہمارے پاس اور بہت سے دلائل ہیں۔

جماعت مرزائیہ بہر دو صنف میں اگر کچھ جرأت ہے تو ہمارے سامنے میدان مباحثہ میں آئے، مگر مباحثہ بالمشافہ تحریری ہوگا۔ اور فیصلہ کے لئے ہائی کورٹ کا کوئی جج یا کم از کم ڈسٹرکٹ جج منصف ہوگا۔

مباحثہ میں پیش ہونے والا اپنے خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) سے، اور اپنی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جماعت لاہور کے امیر سے مختار نامہ لاکر ہمارے حوالے کرے گا۔وہ دن ہمارے لئے روز عید ہوگا۔کیونکہ پہلی فتح کے بعد دوسری فتح کے بھی امیدوار ہیں:

یاں کے آنے کا مقرر قاصدا وہ دن کرے
جو تو مانگے گا وہی دونگا خدا وہ دن کرے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۷ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۹ ص ۵)

نزول مسیح کی حدیث اور قادیانی دست تصرف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی امت نے گویا حلف اٹھا رکھی ہے کہ قرآن ہو یا حدیث ہم اس کو بگاڑ کر اپنے مطلب کے مطابق بنائیں گے۔اس جماعت میں شخص پرستی کا مادہ اس قدر بڑھ گیا ہے کہ ان کو کچھ ہوتے ہوئے نہ خدا کا خوف مانع ہوتا ہے، نہ مخلوق سے ہچکچاہٹ ہوتی ہے۔جو جی میں آتا کہہ جاتے ہیں۔لطف یہ ہے کہ کہتے ہوئے کسی علمی قاعدے کو بھی ملحوظ نہیں رکھتے۔مثال کے طور پر آج ہم یہ مضمون الفضل ۵۔اپریل ۱۹۴۶ء صفحہ ۷ سے دکھاتے ہیں۔طالب علم اس کو علم نحو کی روشنی میں دیکھیں گے تو ان کو یقین ہوجائے گا کہ یہ مقولہ یطغی فی الروایات عاروھا بالکل صحیح ہے

الفضل مذکور میں گجراتی مضمون نگار حدیث کیف انتم اذ نزل فیکم ابن مریم و اما مکم منکم پر طبع آزمائی کرتا ہوا لکھتا ہے:

> مندرجہ بالا حدیث میں واو عاطفہ قرار دے کر ہم یہ مطلب بیان کرتے ہیں کہ اے مسلمو! تمہاری کیسی خوش قسمتی ہوگی جب کہ مسیح ابن مریم تم میں نازل ہوں گے اور وہ تمہارے امام و پیشوا ہوں گے مگر تم میں سے ہی ایک فرد اور خاتم الانبیاء ﷺ کی پیروی کے باعث یہ درجہ حاصل کرلیں گے۔

اس اقتباس میں مضمون نگار نے اپنا کمال علمی دو طرح دکھایا ہے۔ایک یہ کہ ترجمہ میں اما مکم کا مبتداء ھو محذوف ہونے کی طرف اشارہ کیا ہے اور لطف یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ یہاں کوئی دلیل نہیں دی کہ مبتداء محذوف ہے حالانکہ قاعدہ علمیہ ہے الحذف کا المیتة یعنی کسی لفظ کو محذوف ماننا مردہ خوری کے برابر ہے

یعنی جب تک حلال طیب ملے میت کھانا جائز نہیں، اسی طرح جب تک موجودہ عبارت کام دے محذوف ماننا جائز نہیں۔

میتہ خوری کی دلیل یہ ہے کہ فمن اضطر فی مخمصة غیر متجانف الاثم مجبوری کی حالت میں جب موجودہ عبارت کافی نہ ہو، کسی مناسب لفظ کو محذوف مان لینا جائز ہے۔

لیکن یہاں نہ ضروری ہے اور نہ ہی حاجت ہے ۔ بلکہ اما مکم مبتداء ہے احد منکم جار مجرو متعلق کائن ہو کر خبر دیتا ہے۔ یہاں کون سا استحالہ ہے جس کی وجہ سے ھو محذوف مان کر مردہ خوری کا ارتکاب کیا جاوے۔

دوسری غلطی راقم مضمون کی یہ ہے کہ اس نے علم نحو کے اس قانون کو نظر انداز کر دیا ہے کہ صحت عطف کے لئے ضروری ہے کہ معطوف ،معطوف علیہ کی جگہ رکھا جائے تو کلام صحیح ہو جائے۔ جیسے جاء زید وعمرو ، جاء عمرو زید بھی کہہ سکتے ہیں۔ یہاں حدیث مرقومہ بالا میں یہ قانون جاری نہیں ہوسکتا کیونکہ اگر اما مکم کو معطوف کیا جائے نزل پر اور اذا ظرف زمان کے نیچے تو کلام کا نظام یوں ہوگا اذا اما مکم منکم یہ کسی طرح صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ اذا ظرف زمان فعل پر آتا ہے اسم پر آئے گا تو اذا مفاجاتیہ ہو جائے گا جیسے خرجت فاذا لسبع

یہ تو ہے علم نحو کا قاعدہ۔ مگر قادیان میں ہر بات نئی ہے۔ قرآن نیا ہے، حدیث نئی ہے، فقہ نئی ہے، مذہب نیا ہے، رسول نیا ہے۔ غرض سب کچھ نیا ہے اور یہ شعران پر صادق آتا ہے

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۱۴ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۰ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانیوں کی دور بینی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزائی گروہ کو بہت لوگ جانتے ہیں مگر ان کے جاننے اور میرے جاننے میں وہی فرق ہے جو عرب کا مشہور شاعر متنبیؔ کہتا ہے:

اذا ما الناس جربهم لبيب
فانی قد اكلتهم و ذاقا

قادیانی امت کو میں دور بینی اور ہوشیاری میں یورپ کی بڑی مہذب قوم کے برابر بلکہ اس سے بڑھی ہوئی جانتا ہوں۔ یورپ کی مہذب قومیں جس طرح اپنے کام میں ہشیار ہیں، اسی طرح قادیانی بھی اپنے مقاصد میں بڑے ہوشیار ہیں۔ ان کی ہوشیاری کو سمجھنا ہر ایک کا کام نہیں۔ ان کا ظاہر اور باطن بالکل اس حدیث کے مطابق ہے جس کا مطلب مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے یوں ادا کیا ہے:

حالی رہ راست جو چلتے ہیں صدا
خطرہ انہیں نہ گرگ کا نہ شیروں کا
لیکن ان بھیڑیوں سے واجب ہے حذر
بھیڑوں کے لباس میں جو ہیں جلوہ گر

ہم اپنے دعوی کے ثبوت میں قادیانیوں کی ایک دور اندیشی پیش کرتے ہیں بڑے مرزا صاحب متوفی نے میرے حق میں دعا شائع کی تھی کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرے۔ جس کی بابت ان کو الہام ہوا کہ خدا نے یہ دعا قبول کر لی۔

لیکن جب قبولیت کا اثر ظاہر ہوا تو قادیانی بغلیں جھانکنے لگے اور سوچ بچار کر سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی سے اشتہار دلوا دیا کہ آپ اپنے عقائد اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے کذب پر موکد بعذاب حلف اٹھائیں ایک سال زندہ رہے تو دس ہزار روپیہ آپ کو انعام دیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس اشتہار کی ابتداء جنوری ۱۹۲۳ء میں حیدر آباد دکن میں ہوئی تھی۔ میں نے اسی وقت اس کا جواب دے دیا تھا کہ میں ایسی حلف اٹھانے کو طیار ہوں بشرطیکہ تم عبداللہ الہ دین اور خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) یہ لکھ دو کہ اگر میں بخیریت سال پورا کرلوں تو تم دونوں مجھ کو سچا سمجھ کر میرے ساتھ ہو جانا۔

اس کے متعلق بہت سی گفتگو ہوتی رہی جو سکندر آباد کی انجمن اہل حدیث نے رسالہ قادیانی حلف کی حقیقت میں شائع کر دی ہے۔

اس واقعہ پر آج ۲۳ سال گذر چکے ہیں مگر قادیانی گروہ کی ڈھاک کے تین پاتوں میں چوتھا نہیں لگا۔ کیسی صاف اور صحیح بات ہے کہ حلف کی وجہ سے جب سال کے اندر مروں تو جھوٹا ٹھہروں لیکن اگر سال کے بعد مروں تو یقیناً سچا ثابت ہوں گا۔ مگر آج تک قادیانی جماعت نے اس معقول شرط کو تسلیم نہیں کیا۔ کیوں نہیں کیا؟ سنیئے!

میں آج بفضلہٖ تعالیٰ قمری حساب سے پورے اسّی (۸۰) سال کا ہوں جس کی بابت معلقہ کے شاعر نے کہا ہے

و لقد سئمت من الزمان و من يعش
ثمانين حولاً لا ابا لك يسئم

(میں اسی سال کی تکلیفیں اٹھا چکا ہوں بیٹا جو اسی سال کا ہوتا ہے تکلیف ہی اٹھاتا ہے)

اس اشتہار بازی میں پچپن سے اسّی (۸۰) کو پہنچ گیا۔ آخر کب تک زندہ رہوں گا۔ مرزا غلام احمد صاحب کو الہام ہوا تھا کہ تیری عمر ۷۵ سے ۸۵ سال تک ہوگی لیکن ۶۹ سال کی عمر میں فوت ہو گئے (رسالہ نور الدین) میں اگر ایک سال اور بھی زندہ رہا تو سال بھر کوئی دوسرا شخص کھڑا ہو جائے گا کہ میں بیس ہزار دیتا ہوں تم حلف اٹھاؤ۔ آخر کبھی تو میری عمر پوری ہوگی جس سے اصل شکست جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرنے کی وجہ سے ان کو ہوئی تھی، دھل جائے گی۔

مزے کی بات یہ ہے کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین نے ایک نیا رسالہ شائع کیا ہے جس میں سال تک موت کے ساتھ یہ پخ بھی لگائی ہے کہ سال تک موت وارد ہوگی یا موت کے برابر تکلیف پہنچے گی۔

کیا خوب! ناظرین کو معلوم ہوگا کہ ایک دفعہ بریلوی عقیدہ کے کسی جوان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لڑکے نے مجھ پر قاتلانہ حملہ کیا، جو موت کے برابر تھا۔ پھر ۳۱ دسمبر کو ایک چکنے فرش پر گر پڑا جس سے میرا کولہا ٹوٹ گیا جو موت کے برابر تھا۔ پھر اپریل ۱۹۴۶ء میں میری کمر میں ایسا شدید درد ہوا کہ میں نے ایک دفعہ موت کی آرزو کی حالانکہ مجھے یاد تھا کہ حدیث شریف میں موت مانگنے سے منع آیا ہے۔ میں نے فوراً توبہ کی۔

اس قسم کے واقعات خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد)، ان کی والدہ اور ان کے تعلق داروں پر ہر ہفتے پیش آتے رہتے ہیں۔

مختصر یہ ہے کہ میں اپنے پرانے جواب کو جو حیدر آباد میں دے آیا تھا، دہراتا ہوں اور سیٹھ مذکور کے ... جھگڑے کو ہمیشہ کے لئے ختم کرتا ہوں کہ:

میں تکذیب مرزا پر حلف اٹھانے کو تیار ہوں ایک سال تک موت کی شرط بھی منظور کرتا ہوں بشرطیکہ سیٹھ عبداللہ اور میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی اخبار الفضل کے ذریعہ شائع کر دیں کہ سال گذر جانے پر ہم دونوں مولوی ثناء اللہ کو تکذیب مرزا میں حق پر جانیں گے۔

ادھر آ ستم گر ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

رسالہ قادیانی حلف کی حقیقت دکنی احباب خصوصاً ضرور ملاحظہ کریں جو انجمن اہل حدیث سکندر آباد دکن نے شائع کیا ہے۔

قادیانیوں کی دور بینی یا چالاکی:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دعا اپنے سے پہلے میری موت کے متعلق بالکل واضح ہے جس کے آخر میں یہ الفاظ ہیں

ر بنا افتح بیننا و بین قو منا با لحق

اس اشتہار کے سر پر یہ آیت مرقوم ہے

یستنبئو نك ا حق ھو ۔ قل ای و ر بی انه لحق

اور اخیر میں یہ آیت لکھی ہے

ا جیب دعوۃ الدا ع

میں سچ کہتا ہوں اگر میری موت مرزا غلام احمد صاحب سے پہلے ہو جاتی تو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی جماعت اس قدر شور مچاتی کہ اس پر یہ مصرع صادق آتا

کہ زمیں شد شش و آسما گشت ہشت

چونکہ فرمان خداوندی صحیح ثابت ہوا جس کے الفاظ ہیں لا یحیق مکر السیء الّا باھلہ ،اس لئے ان کی کمپنی نے یہی طے کیا کہ اس فیصلے کو تسلیم نہ کیا جائے۔کیوں نہ کیا جائے بحکم ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا (گمراہ لوگ اگر ہدایت کا راستہ دیکھتے ہیں تو اس کو اختیار نہیں کرتے)۔پس مرزا کے مریدو سن رکھو:

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

ابوالوفاء۔ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۲۱ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۱ ص ۴۔۵)

قادیانی مسیح کا ذکر قرآن مجید میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انجمن حمایت اسلام لاہور کے سالانہ جلسہ میں ایک دفعہ مولوی ڈپٹی نذیر احمد مرحوم دہلوی نے اپنی تقریر میں کہا تھا کہ ہر فریق قرآن مجید ہی کو پیش کرتا ہے۔ ذرا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پوچھئے تو وہ کہیں گے کہ نصف قرآن میرے ہی حق میں نازل ہوا ہے۔

اس وقت تو یہ بات آئی گئی ہوگئی، مگر بعد کے واقعات اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات دیکھنے سے معلوم ہوا کہ ڈپٹی صاحب مرحوم کا دعوی صحیح تھا ۔مرزا صاحب قادیانی اپنے زمانے میں جو کچھ کہنا چاہتے تھے کہہ گئے۔افسوس تو یہ ہے کہ ان کے اتباع ایسے صم بکم کیوں ہو رہے ہیں کہ ان کی ہر بات کو وحی آسمانی سے بھی مقدم سمجھتے ہیں۔

آج ہم اس کی ایک مثال پیش کرتے ہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اس مثال کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیش کرتے وقت ہمیں اس جماعت پر ترس آتا ہے اور ہم غمزدہ ہو جاتے ہیں کہ الٰہی ان کو کیا ہو گیا۔ کیوں تیرے کلام کو ایسا بگاڑتے ہیں کہ آریہ اور عیسائی بھی نہ بگاڑیں۔ کسی اخبار میں یہ مضمون نکلا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود وغیرہ نہ تھا، اگر وہ ایسے ہوتے تو ان کا ذکر قرآن مجید میں ضرور ہوتا۔ اس کا جواب اخبار الفضل ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء میں نکلا ہے جو دراصل مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا رقم فرمودہ ہے۔ اخبار الفضل قادیان کے الفاظ یہ ہیں:

قرآن کریم میں اجمالی اور تفصیلی طور پر امت محمدیہ کیلئے ایک عظیم الشان موعود اور مرسل کے آنے کی بشارت کا کئی مقامات پر ذکر ہے اور احادیث میں اسی موعود کو مسیح موعود قرار دے کر اس کے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں ایسی حالت میں یہ کہنا کہ مسیح موعود کا ذکر قرآن میں نہیں نہایت افسوس ناک ہے۔

مثال کے طور پر ایک آیت پیش کی جاتی ہے خدا تعالی فرماتا ہے:

هو الّذی بعث فی الامیین رسولاً منهم یتلوا علیهم آیاته و یزکیهم و یعلمهم الکتاب و الحکمة و ان کانوا من قبل لفی ضلال مبین و آخرین منهم لمّا یلحقوا بهم (سورہ جمعہ)

یعنی اللہ ہی ہے جس نے امی عربوں میں ان میں سے ہی رسول مبعوث فرمایا جو کہ ان پر آیات کی تلاوت کرتا ہے اور ان کا تزکیہ کرتا ہے اور انہیں کتاب سکھاتا ہے اور حکمت کی تعلیم دیتا ہے یہ لوگ قبل ازیں کھلی گمراہی میں تھے۔ آئندہ اللہ ہی آخرین میں اس رسول کو مبعوث کرے گا، یا یہی رسول آخرین کی تعلیم و تربیت کرے گا، اور آخرین ابھی تک صحابہ سے نہیں ملے آئندہ زمانہ میں ملیں گے۔

ان آیات میں دو جماعتوں سے رسول کریم ﷺ کی بعثت کا تعلق بتایا گیا ہے: ۱۔ امیین سے۔ ۲۔ آخرین سے۔

بالفاظ دیگر آنحضرت ﷺ کی دو بعثتوں کا بیان ہے۔ پہلی امیوں میں، دوسری آخرین میں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورہ واقعہ میں اسی لئے من الآ خر ین آیا ہے اور احادیث میں امام مہدی کی آمد کو آنحضرت ﷺ کی آمد قرار دیا گیا ہے۔(الفضل ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء ص ۱)

ڈاکٹر اقبال مرحوم نے ایک مجلس میں اپنے ہم نشینوں سے سوال کیا تھا کہ تمہارے خیال میں امام حسینؓ کے بعد ان جیسا مظلوم کون ہوا ہے؟ کسی نے کسی کا نام لیا اور کسی نے کسی کا۔ آپ نے فرمایا میرے نزدیک امام ممدوح کے بعد بڑا مظلوم قرآن مجید ہے جس پر ہر طرف سے حملے ہو رہے ہیں۔

ڈاکٹر موصوف کے اس کلام پر جب ہم نے غور کیا تو صحیح پایا۔ سب سے بڑا ظلم قرآن مجید پر بہائی اور مرزائی کر رہے ہیں ان دونوں گروہوں کا دعوی ہے کہ ہمارے نبی ورسول بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی موعود کل ہیں لیکن جب غور کریں تو ان کے حق میں یہ شعر صادق آتا ہے:

کل یدعی وصلاً للیلی
و لیلی لا تقر لھم بذاکا

(یعنی ہر عاشق لیلی کے وصل کا دعوی کرتا ہے لیکن لیلی کسی سے اقرار نہیں کرتی)۔

ناظرین غور فرمائیں کہ آیت موصوفہ کے متعلق قادیانی ہیرو اور ان کے اتباع جو دعوی کرتے ہیں وہ ذرا ہمارا نقض اجمالی سن کر جواب دیں۔

آیت موصوفہ میں یہ ذکر ہے کہ خدا نے اپنے نبی محمد رسول اللہ ﷺ کو عرب کے ان پڑھ لوگوں میں بھیجا۔ یقیناً وہ اس پر ایمان لا کر نجات پائیں گے۔ ایسے ہی پچھلے لوگوں میں بھی اسی کو بھیجا جو ابھی تک ان امیوں سے نہیں ملے۔ قادیانی دعوی ہے کہ اس آیت میں رسول اللہ ﷺ کی دو بعثتوں کا ذکر ہے یعنی دو دفعہ نبی ہو کر آنے کا ذکر ہے۔ پہلی بعثت تو امیوں میں ہوئی دوسری بعثت آخرین میں ہوگی۔ یہ دوسری بعثت مرزا صاحب کی شکل میں ہوئی ہے۔ مرزا صاحب نے تریاق القلوب میں لکھا ہے کہ جہاز اور تار نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کی تھی کہ آپ کے زمانہ میں ہم نہیں تھے اس لئے ہم سے آپ کے دین کی خدمت نہیں ہو سکی۔ اب اگر آپ تشریف لائیں تو ہم آپ کے دین کی خدمت کریں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تو نہیں آوں گا میری شکل میں مرزا قادیانی آئیں گے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے مرزا صاحب قادیانی اوران کے مریدوں کا دعوی۔

اب ہمارا نقض اجمالی سنیں اور علم کا دعوی ہے تو جواب دیں لمایلحقوا بھم ، آخرین کی صفت ہے معنی یہ ہیں کہ پچھلی نسلیں جو صحابہ سے ابھی تک نہیں ملیں ، ان میں بھی رسالت محمدی ہی کافی ہوگی ، جو بقول قادیانی مرزا صاحب کی معرفت پہنچے گی ۔ بہت خوب!

اب بتائیے کہ اس وقت موجودہ نسل کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا تھا کہ جو آج زندہ ہے سوسال تک ختم ہو جائیں گے ۔تو وفات سے دوسری صدی میں جولوگ پیدا ہوئے ان کے حق میں لما یلحقوا صادق آیا یا نہیں؟ آیا اگر یقیناً آیا تو بتائیے اس وقت مسیح موعود کون تھا پھر تیسری صدی کے شروع میں جو نسل پیدا ہوئی ان پر بھی لما یلحقوا صادق آتا ہے۔ ان میں کوئی مسیح موعود نہ آیا۔ اسی طرح چوتھی پانچویں چھٹی صدی میں علی ہذا القیاس تیرھویں صدی میں ، یہ کیا وعدہ ہے جو تیرہ سوسال تک پورا نہ ہوا حالانکہ ان صدیوں میں بقول مرزا صاحب گمراہی کا زمانہ بھی تھا جس کو فیج اعوج کہتے ہیں مگر مسیح موعود نہ آیا۔ اورلوگ انتظار ہی میں چلے گئے ہوں گے ۔

اگر آیا تو اس کا نام بتا دیجئے ۔ یہ بھی بتا دیجئے کہ کس ملک میں آیا اور کس شہر میں پیدا ہوا کس باپ کا بیٹا تھا۔

یہ تو ہے نقض اجمالی ، اب ذرا نقض تفصیلی بھی سنیئے !

ہم آپ کی دلیل کے اس مقدمے کو نہیں مانتے کہ بعث فی الامیین رسولاً میں دو بعثتیں ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ ایک ہی بعثت مراد ہے۔ اس کا ثبوت قرآن مجید کی اس آیت میں ہے

وما ارسلناك الّا كافةً للنّاس

اے پیغمبر ہم نے تجھ کو سارے انسانوں کے لئے بھیج دیا ہے۔

بس اے تیری رسالت ساری دنیا میں رہے گی اور تیرے بعد کوئی نیا نبی پیدا نہیں ہوگا چاہے قادیانی ہو یا ایرانی۔

قادیانی ممبرو! کچھ علمی طاقت ہے تو ہمارے ان دونوں نقضوں کو اٹھاؤ۔ ور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ ہم کہیں گے

گر ز عشقت خبرے ہست بگو اے واعظ
ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ مئی ۱۹۴۶ء مطابق ۲۸ جمادی الآخر ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۲ ص ۴-۶)

ہندوؤں کے متعلق مرزا صاحب کی پیش گوئی

اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ کمال تھا کہ مسلمانوں کو باتوں باتوں میں خوش کر کے اپنا مطلب سیدھا کر لیا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے ایک دفعہ لکھ دیا کہ میری برکت سے کوئی ہندو پڑھا لکھا نظر نہیں آئے گا۔

چاہیے تو یہ تھا کہ اس پیش گوئی کو مرزائی گروہ یا ان کے اخبار بھول کر بھی ذکر نہ کرتے مگر آخر وہ بھی اسی نبی کے امتی ہیں جو جھوٹی پیش گوئیوں کو سچی صورت میں دکھایا کرتے تھے۔ مثلاً آسمانی نکاح یا عبداللہ آتھم کی ۱۵ ماہ میں موت یا لیکھ رام کے متعلق پیش گوئیاں باوجود جھوٹی ہونے کے سچ کی صورت میں دکھائی جاتی رہیں اور اب بھی دکھائی جاتی ہیں۔ قادیانی اخبار کی جرأت دیکھئے ایسی غلط پیش گوئی کو جس کی غلطی پر زمین و آسمان گواہی دے رہے ہیں، سچائی کی شکل میں دکھاتا ہے اس کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

ازالہ اوہام اڈیشن دوم صفحہ ۱۶-۱۷ میں (مرزا قادیانی) تحریر فرماتے ہیں:

یقیناً سمجھنا چاہیے کہ دین اسلام کو سچے دل سے ایک دن وہی قبول کریں گے جو باعث سخت اور پرزور جگانے والی تحریکوں کے کتب دینیہ کی ورق گردانی میں لگ گئے ہیں، اور جوش کے ساتھ اس راہ کی طرف قدم اٹھا رہے ہیں، گو وہ مخالفانہ ہی سہی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوؤں کا وہ پہلا طریق ہمیں بہت مایوس کرنے والا تھا جو اپنے دلوں میں وہ اس طرز کو زیادہ پسند کے لائق سمجھتے تھے کہ مسلمانوں سے کوئی مذہبی بات چیت نہیں کرنی چاہیے اور ہاں میں ہاں ملا کر گزارہ کر لینا چاہیے۔
لیکن اب وہ مقابلہ میں آ کر اور میدان میں کھڑے ہو کر ہمارے تیز ہتھیاروں کے نیچے آ پڑے ہیں اور اس صید کی طرح ہو گئے ہیں جس کا ایک ہی ضرب سے کام تمام ہو سکتا ہے۔ ان کی آ ہوانہ سرکشی سے ڈرنا نہیں چاہیے، وہ دشمن ہیں وہ تو ہمارے شکار ہیں۔ عنقریب وہ زمانہ آنے والا ہے کہ تم نظر اٹھا کر دیکھو گے کہ کوئی ہندو دکھائی دے، مگر ان پڑھوں لکھوں میں سے ایک ہندو بھی تمہیں دکھائی نہ دے گا۔
سو تم ان کے جوشوں سے گھبرا کر نا امید مت ہو، کیونکہ وہ اندر ہی اندر اسلام کے قبول کرنے کے لئے تیاری کر رہے ہیں اور اسلام کی ڈیوڑھی کے قریب آ پہنچے ہیں۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو لوگ تمہیں مخالفانہ جوش سے بھرے ہوئے آج نظر آتے ہیں، تھوڑے ہی زمانہ کے بعد تم انہیں نہیں دیکھو گے
حال میں جو آریوں نے ہم لوگوں کی تحریک سے مناظرات کی طرف قدم اٹھایا ہے تو اس قدم کے اٹھانے میں گو کیسی ہی سختی کے ساتھ ان کا برتاؤ ہے اور گو گالیوں اور گندی باتوں سے بھری ہوئی کتابیں شائع کر رہے ہیں مگر وہ اپنے جوش سے درحقیقت اسلام کے لئے اپنی قوم کی طرف راہ کھول رہے ہیں اور ہماری تحریکات کا واقعی طور پر کوئی بدنتیجہ نہیں۔
ہاں یہ تحریکات کوتاہ نظروں کی نگاہ میں بدنما ہیں مگر کسی دن دیکھنا کہ یہ تحریکات کیوں کر بڑے بڑے سنگین دلوں کو اس طرف کھینچ لاتی ہیں۔
یہ رائے کوئی ظنی اور شکی رائے نہیں ہے بلکہ ایک یقینی اور قطعی امر ہے لیکن افسوس ان لوگوں پر جو خیر اور شر میں فرق نہیں کر سکے اور شتاب کاری کی راہ سے اعتراض کرنے کیلئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ (الفضل ۲۴ مئی ۱۹۴۶ء)

اس پیش گوئی کی تکذیب آسمان زمین سے ہو رہی ہے کیونکہ ہندوستان میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہندوؤں کی کثرت ان کے مندروں کا وجود بنارس اور اجودھیا میں بت خانوں کی رونق اور پجاریوں کی کثرت اس پیش گوئی کی صریح تکذیب کر رہی ہیں، مگر ہم ان دور دراز بلاد میں مرزائیہ اور اپنے ناظرین کو لے جانا نہیں چاہتے بلکہ قادیان ہی سے ان کو جواب دلوا دیتے ہیں۔

ناظرین! ہم نے آزمایا ہے بلکہ اچھی طرح آزمایا ہے کہ قادیانی نبی اور ان کے خلیفہ پر قدرت اپنا تصرف کرتی ہے کہ ان کو خبر تک نہیں رہتی کہ وہ اپنے خلاف کہہ جاتے ہیں اور لکھ دیتے ہیں۔ ہم ان کی نسبت یہ گمان نہیں کرتے کہ دروغ گورا حافظہ نباشد، کی مثال ان پر صادق آتی ہے، بلکہ یہ کہتے ہیں کہ قدرت اپنے تصرف سے کام لیتی ہے۔ چنانچہ خلیفہ محمود احمد نے اپنے خطبہ میں بڑی دل سوزی سے فرمایا ہے جو اخبار الفضل ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا ہے چنانچہ لکھا ہے:

> اس وقت بھی ہم دیکھتے ہیں جہاں ہندوؤں کی حکومت ہے باوجودیکہ وہ انگریزوں کے ماتحت ہی ہے پھر بھی وہاں مسلمانوں پر سخت مظالم ہوتے ہیں۔ سب ہندو ریاستوں میں تو نہیں مگر اکثر میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ ملکانوں کے ارتداد کے دنوں میں ہمارے دوستوں نے اس کا تجربہ کیا ہوگا۔ بھرت پور میں جبراً ایک مسجد میں غلہ اور بھوسہ ڈال دیا گیا...
>
> بعض علاقوں میں ہندو پولیس افسروں نے پاس کھڑے ہو کر شدھی کروائی اور جب ہمارے مبلغین گئے تو انہیں وہاں سے نکال دیا گیا...
>
> مگر آثار وقرائن سے یہی پایا جاتا ہے کہ ہندو اس کوشش میں ہیں کہ تبلیغ اسلام کو بند کر دیں۔ (الفضل ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء ص ۱)

ناظرین غور فرمائیں اس اقتباس میں ہندوؤں کا لفظ کتنی دفعہ آیا ہے جو ان کے وجود کا ہی نہیں بلکہ جبر وتشدد کا اظہار کرتا ہے۔ پھر یہ کیوں کر کہا جائے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئی ہندوؤں کو نابود ہونے کے متعلق صحیح ثابت ہوئی۔

باوجود ایسی صریح غلط پیش گوئی کے اس کو صحیح کہنے والوں کے حق میں یہ مصرع کس خوبی سے صادق آتا ہے: جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ان سے سیکھ جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ جون ۱۹۴۶ء مطابق ۶ رجب ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۳ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کے خواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سرسید احمد خان مرحوم نے اپنے ایک سیالکوٹی دوست کو خط لکھا تھا جس میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق یہ ذکر کیا تھا کہ ان کی تصانیف کسی طرح مفید نہیں ۔ باقی رہے ان کے الہامات، سو ان کی حقیقت یہ ہے کہ دن کے خیالات رات کو سوجھتے ہیں ۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس خط کا آئینہ کمالات اسلام میں ذکر کر کے بڑی خفگی کا اظہار کیا ہے ۔ ہم دیکھتے ہیں ان کے صاحبزادے میاں محمود احمد اسی لائن پر چل رہے ہیں چنانچہ وہ اپنے خواب سنا سنا کر مریدوں کو معتقد بناتے ہیں ۔ ایک دفعہ آپ نے بیان کیا تھا کہ میں نے خواب میں حضرت مسیح موعود کو دیکھا اور پوچھا ثناء اللہ کا انجام کیا ہوگا ۔ تو آپ نے بہت جھنجھلا کر کہا، کیا ہوگا، کیا ہوگا، وہی ہوگا جو میرے الہام میں درج ہے کہ طاعون سے مرے گا ۔

میں نے اسی زمانہ میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کو مشورہ دیا تھا کہ تمہیں یہ پوچھنا چاہیے تھا کہ اب اس کے مرنے سے ہمیں کیا فائدہ، جب کہ آپ نے اپنے اعلان آخری فیصلہ کے مطابق دنیا سے تشریف لے جا کر ہم کو ذلت کے جس عمیق گڑھے میں گرایا ہے اس سے نکلنے کی کیا صورت ہے؟

آپ کا یہ فرمانا کہ طاعون سے مرے گا یہ تو ہمیں کچھ مفید نہیں کیونکہ ایک تو وہ آپ کے پیچھے مرا جو سچے کی علامت تھی دوسرے اگر طاعون سے مرے گا تو وہ بحکم حدیث اس کے لئے شہادت کا باعث ہوگی ۔

خیر اصل بات یہ ہے کہ خواب میں اپنے والد سے پوچھ کر ان کو ناحق تکلیف دی، ورنہ یہ جواب ان کو کسی طرح مفید نہیں ہے آج کل بھی مرزا محمود نے خوابوں کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے کبھی کبھی آپ اپنے مریدوں کو سنایا کرتے ہیں چنانچہ آپ کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک خواب بطور نمونہ درج ذیل ہے:

میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں ایک مجمع میں بیٹھا ہوں جو اسی طرز کا ہے جس طرح اس وقت دوست بیٹھے ہیں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ میرے پاس بعض مبلغین بھی بیٹھے ہیں میں نے مجمع کو مخاطب کر کے تقریر کرنی شروع کر دی میں اپنی تقریر میں کہتا ہوں کہ آدی باسی لوگوں کی کتابوں میں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) اور میرے متعلق پیش گوئیاں ہیں ان کا پتہ لگانا چاہیے۔ تقریر کرنے کے بعد ایسا معلوم ہوا کہ مولوی عبدالرحیم صاحب شمال مشرقی کونے میں کھڑے ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ اس بات کو معلوم کرنے کے لئے تو آدمی بھیجنے پڑیں گے اور بہت سا روپیہ خرچ کرنا پڑے گا۔ اس طرح کے عذرات انہوں نے بیان کرنے شروع کر دیئے کہ یہ بات آسانی سے معلوم نہ ہو سکے گی بلکہ بہت کوشش کرنی پڑے گی اور بہت سا روپیہ صرف کرنا پڑے گا۔ اس پر میں نے ان کو یہ جواب دیا یہ کون سی بڑی بات ہے جو کام کرنا ہوتا ہے اس کے لئے اس بات کا خیال نہیں کیا جاتا کہ کتنا روپیہ خرچ ہوگا اور کتنے آدمی لگانے پڑیں گے۔ اسکے بعد میری آنکھ کھل گئی۔

آج سے پہلے آپ نے جو دیکھا تھا وہ بھی قابل ذکر ہے۔ روسی ڈکٹیٹر سٹالن کی بابت لکھا تھا کہ میں نے اس کو عورت کی شکل میں قریب المرگ دیکھا ہے۔

ایسے خوابوں کی بنا پر آپ کا چھوٹا بھائی پیغام صلح لاہور خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے حق میں لکھتا ہے:

میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان پروپیگنڈہ کے فن میں بڑے ماہر ہیں انہوں نے اپنے نظام کی بنیاد پروپیگنڈہ پر رکھی ہے وہ اپنی جماعت کے اندر اپنی گستاپو کے ذریعہ سے اپنے لوگوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے سے گریز نہیں کرتے دوسرے لوگوں کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے ہوئے ان سے کسی اخلاقی ضابطے کی توقع رکھنا عبث ہے ان کے پروپیگنڈہ کی تکنیک ابو مسلم خراسانی اور فرقہ باطنیہ کے داعیوں سے ملتی جلتی ہے، یا اس زمانہ میں گوبلز نے جرمنی میں اس فن کو کمال تک پہنچایا۔ اس طرز کا پروپیگنڈہ کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاسی لوگوں کا شیوہ قدیم ہے وہ اپنے خالص دنیوی مقاصد کے لئے ایسے اوچھے ہتھیاروں سے کام لیتے ہیں کیونکہ وہ اپنی سیاست کی بنیاد اخلاق پر نہیں رکھتے بلکہ ہتھکنڈوں پر رکھتے ہیں لیکن مذہبی لیڈر جو دنیا میں اخلاق اور روحانیت کے علم بردار ہوں انہیں ایسے طریقوں سے اجتناب کرنا چاہیے۔

الفضل ۱۷۔اپریل میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کی جلسہ سالانہ ۱۹۴۵ء کی تقریر شائع ہوتی ہے جس میں تمہید اس بات سے اٹھائی ہے کہ جس قسم کے اعتراضات آنحضرت ﷺ کے دشمن آپ پر کیا کرتے تھے، جو اعتراض ابوجہل کرتا تھا جو شخص ان اعتراضوں کو دہراتا ہے وہ مثیل ابوجہل ہے اور جس شخص پر یہ اعتراضات کئے جاتے ہیں وہ مثیل محمد ﷺ ہے۔ پس ہر زمانہ میں مومنوں اور کافروں سے مشابہت ہوتی چلی آئی ہے لیکن دنیا ہمیشہ اس بات کو بھول جاتی ہے اور جب کبھی نیا زمانہ آتا ہے تو نئے سرے سے لوگوں کو یہ سبق دینا پڑتا ہے اور اس اصول کو دنیا کے سامنے دہرانا پڑتا ہے...

پھر فرماتے ہیں کہ جب سے میں نے مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا ہے مولوی محمد علی صاحب نے ویسے اعتراض کرنے شروع کر دیئے ہیں جیسے مولوی ثناء اللہ صاحب کیا کرتے تھے۔ میں خواب یا الہام سناتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے اعلام کی بنا پر اعلان کرتا ہوں اور مولوی محمد علی صاحب نہ تو مقابل پر کوئی خواب یا الہام پیش کرتے ہیں اور نہ ہی وہ پیش کر سکتے ہیں... اس کے بعد فرماتے ہیں کہ مولوی صاحب اس کے قرب سے بہت دور ہیں۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے ان کو الہام نہیں کیا۔ یعنی سچائی کے مقابلہ میں ابتداء سے انکار ہوتا رہا ہے یہ سلسلہ ابتداء سے چلتا آیا ہے اور چلتا رہے گا۔

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) کے اس سارے بیان میں ایک مغالطہ ہے اور وہ مغالطہ صرف حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ کے خلاف اپنی جماعت میں پروپیگنڈہ کرنے کے لئے دیا گیا ہے خلیفہ صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے جب کوئی دریافت کرتا ہے کہ آپ نبی ہیں تو کہتے ہیں کہ میں نبی نہیں اور جب کوئی پوچھتا ہے کہ آپ مامور ہیں تو کہتے ہیں میں مامور نہیں ۔ جب میاں صاحب مامور نہیں تو ان کے الہامات کو دوسرے کی صداقت کو پرکھنے کے لئے بطور معیار اور حجت کے کیسے پیش کیا جا سکتا ہے اور آپ سے اختلاف رکھنے والوں کی مشابہت انبیاء اور مامورین کے دشمنوں سے کیسے ہوسکتی ہے؟

لیکن دن کی روشنی میں یہ مغالطہ دیا جا سکتا ہے اور کوئی میاں صاحب سے پوچھنے والا نہیں کہ آپ یہ مغالطے دے کر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے رفقاء اور دوستوں کو بدنام کیوں کرتے ہیں ؟ ان کے خلاف نفرت اور عداوت کے جذبات کیوں پھیلاتے ہیں۔

کیا حضرت صاحب کے عظیم المرتبت رفقاء کی مشابہت ابوجہل سے قائم کرنا شرمناک پروپیگنڈہ نہیں ،اور یہ بات ایک مذہبی لیڈر کے شایان شان ہے کہ وہ اپنے باپ کے رفقاء کے خلاف ایسا عامیانہ اور معاندانہ پروپیگنڈہ کرے ۔اور جن خوابوں کی بنا پر خلیفہ صاحب ایسا کرتے ہیں ان کے چیتھڑے تو اب فضائے آسمانی میں اڑ رہے ہیں ۔اب وہ موسیو سٹالن اور سٹالن اور مسٹر موریسن والے خواب کہاں گئے۔ ذرا انہیں دنیا کے سامنے اس تحدی سے پیش کر کے دیکھیں تو قدر و عافیت معلوم ہو جائے ۔

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں :معلوم ہوتا ہے خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) اس باپ کے بیٹے ہیں اور اس درجے میں ہیں کہ کسی خواب میں بھی نہیں پہنچے ایک خواب یہ ہے

رأیتنی فی المنام عین اللہ و تیقنت اننی ھو ...

ثم خلقت سماء الدنیا وقلت انا زینا السماء الدنیا بمصابیح

(آئینہ کمالات اسلام ۔ص۵۶۴ ۔ ۵۶۵)۔خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں خدا ہو گیا ہوں (مضمون ہذا کے آخر کی چند چند سطریں پڑھی نہیں جا سکیں ۔ بہاء)...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ جون ۱۹۴۹ء مطابق ۱۳ رجب ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۴ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں ایک نبوت کی بنیاد

لاہوری پارٹی خبردار

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم مسلمان تو پہلے ہی خبردار ہیں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ میں اپنے الہامات اور خواب بکثرت درج کر کے اپنے دعویٰ کی نبوت کی بنیاد رکھی تھی اسی زمانے میں ہوشیار علماء سمجھ گئے تھے کہ یہ بات دور تک پہنچے گی۔ آخر وہی ہوا جس کا ان کو خطرہ تھا۔ حال ہی میں مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان نے اپنے چند خواب بیان کئے ہیں جو قابل دید وشنید ہیں جن کے الفاظ یہ ہیں:

> تین چار دن ہوئے میں نے رؤیا میں دیکھا کہ میں اسی طرح کی ایک مجلس میں بیٹھا ہوں اور میں دوستوں کو مخاطب کر کے کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی اولیاء کا بھی علم دیا ہے۔ اور وحی انبیاء کا بھی علم دیا ہے۔ میں آپ کو وحی اولیاء کے متعلق بتا چکا ہوں اب وحی انبیاء کے متعلق بتاتا ہوں۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی۔ (الفضل قادیان ۵ جون ۱۹۴۶ء ص ۱)

گذشتہ تاریخ قادیان کو ملحوظ رکھا جائے تو نتیجہ صاف نکلتا ہے کہ قادیان میں ایک اور نبی پیدا ہونے والا ہے وہ کون ہوگا وہی جن کو یہ خواب آیا ہے۔ ان باپ بیٹے کے خوابوں اور الہاموں پر اتنا تعجب نہیں جتنا ان کے ماننے والوں پر ہے۔ خدا جانے وہ کس دوجان کے مالک ہیں کہ وہ ایسی رطب ویابس باتیں قبول کر لیتے ہیں۔ سردست ہم اتنا ہی پوچھتے ہیں قادیانی علماء اور پریس ہم کو جواب دیں کہ وحی اولیاء کا علم اور وحی انبیاء کا علم ان دونوں جملوں میں اضافت کیسی ہے اضافت الی الفاعل ہے یا اضافت الی المفعول، پھر اس کا نتیجہ کیا ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم یہ سمجھے ہیں اور صحیح سمجھے ہیں کہ خلیفہ قادیانی نے آئندہ کے لئے اپنی نبوت کی بنیاد رکھی ہے۔ ہمیں تو اس سے خوف نہیں کیونکہ ہم اصل (بڑے میاں) کو دیکھ چکے ہیں اس کی فرع بھی دیکھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں گے انشاء اللہ۔ ہاں ہمیں رحم آتا ہے قادیانی جماعت پر جو بے چارے ایسے پھنسے ہوئے ہیں کہ کوئی آواز قادیان سے اٹھے وہ اس کو ماننے کے لئے سب سے پہلے تیار ہو جاتے ہیں کیونکہ بقول اخبار پیغام صلح لاہور وہ اپنی عقل و دانش خلیفہ قادیان کے ہاتھ پر بیچ چکے ہیں اس لئے ان کا قول ہے:

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جون ۱۹۴۶ء مطابق ۲۰ رجب ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۴ ص ۴)

قادیانی غلط بیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قصیدہ بانت سعاد کے شاعر نے اپنی محبوبہ کے حق میں ایک شعر لکھا تھا

لکنها خلة قد سيط من دمها
وجع و دلع و اخلاف و تبديل

(سعاد ایسی محبوبہ ہے کہ اس کے خون میں کذب بیانی اور وعدہ خلافی شامل ہے)۔

ہم اپنے وسیع تجربے سے کہتے ہیں کہ قادیانی جماعت بھی اسی محبوبہ کی مانند ہے۔ جو بات کریں گے اس میں غلط بیانی، چال بازی، اور دھوکہ دہی ہوگی۔ مزا یہ کہ دانستہ کرتے ہیں۔ اگر نادانستہ کرنے کا عذر کریں، تو ہم ان کو معذور سمجھیں گے، مگر بے سمجھ۔ آج کی صحبت میں ہم اسی قسم کا ایک واقعہ پیش کرتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء میں لکھا گیا تھا کہ آخری فیصلے والا اشتہار مباہلہ نہیں ہے، کیونکہ مباہلہ وہ ہوتا ہے جس میں فریقین بالمقابل دعا کریں۔ یہ بھی لکھا گیا تھا کہ جو صاحب آخری فیصلہ والے اشتہار کو مباہلہ سمجھتے ہیں ان کو اس اشتہار میں لفظ مباہلہ نظر آئے تو ہمیں اطلاع دیں۔

اس کے جواب میں کوئی شخص محمد عبدالحق نامی لکھتا ہے۔ باوجود عبدحق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہلانے کے باطل پرستی کا ثبوت دینے کو میرا کلام نقل کرتا ہے جو یہ ہے:

مولوی (ثناءاللہ) صاحب لکھتے ہیں: فریقین اپنے کسی نزاع کا فیصلہ بذریعہ دعا خدا سے چاہیں اسلامی اصطلاح میں اس کا نام مباہلہ ہے۔

(الفضل قادیان ۱۷ جون ۱۹۴۶ء ص ۵)

یہاں تک تو نامہ نگار نے ٹھیک کہا اور یہی میرا قول ہے اور یہی میرا مطلب ہے کہ مباہلہ میں فریقین کی دعا ہونی چاہیے۔ اسی لئے قرآن میں نبتھل جمع کا صیغہ آیا ہے۔ اب ناظرین اس کا جواب سنیں جو عبدحق صاحب نے دیا ہے۔ لکھتے ہیں:

اسی اشتہار کی دوسری طرف حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کا اشتہار آخری فیصلہ شائع کیا ہے۔ اس اشتہار میں حضور (مرزا قادیانی) فرماتے ہیں،

محض دعا کے طور پر میں نے خدا سے فیصلہ چاہا ہے،

اور مولوی صاحب کہتے ہیں،

دعا کے طور پر جو فیصلہ چاہا جائے اسکو اسلامی اصطلاح میں مباہلہ کہتے ہیں،

قادیانی جماعت تو بہت خوش ہوگئی کہ ہمارا مضمون نگار بہت دور کی کوڑی لایا مگر وہ یہ تو بتائیں کہ میرا دعوی تو یہ تھا اور ہے کہ فریقین کی دعا کا نام مباہلہ ہے اور میرے جواب میں بتایا گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ والے اشتہار کا نام دعا رکھا ہے۔

قادیان والو! اپنے حق پسند نامہ نگار کی سنتے ہو۔ میرا دعوی یہ ہے کہ کپڑا تانے بانے کے مجموعہ کا نام ہے، آپ کے مجیب کا جواب ہے کہ کپڑا صرف تانا ہے۔ اگر تم لوگوں میں کوئی منطق جاننے والا ہے، تو سمجھے کہ میرا دعوی قضیہ موجبہ مرکبہ ہے اور جواب مجھے مطلقہ سے دیا جاتا ہے۔ بالفاظ دیگر یوں سمجھو،

میں کہتا ہوں کہ زوجین بیوی اور خاوند کا نام ہے، اور آپ کہتے ہیں کہ زوجین کا لفظ صرف بیوی یا خاوند پر صادق آجاتا ہے۔

پڑیں پتھر سمجھ ایسی پہ وہ سمجھے تو کیا سمجھے

حیرت ہے الفضل قادیان کا سٹاف کیوں ایسی تحریریں شائع کرتا ہے۔ کیا اس لئے کہ روزانہ اخبار پر کیا جائے صدق وصداقت سے کوئی مطلب نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا جواب اس سے بھی لطیف تر ہے۔ لکھتا ہے:

مولوی (ثناء اللہ) صاحب اپنے اسی اشتہار میں لکھتے ہیں، اصل نزاع جس کے باعث مسلمانوں میں سخت اختلاف ہو رہا ہے مرزا قادیانی کے دعویٰ مسیحیت موعودہ میں صدق و کذب ہے اس کا فیصلہ قدرتی اور انسانی دونوں طریق سے ہو چکا ہے لہذا اب بغرض فیصلہ کسی دوسرے مباہلے کی ضرورت نہیں (الفضل مذکور)

اس سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ آخری فیصلہ والا اشتہار مباہلہ ہے کیونکہ اس میں دعا مفرد کے صیغے سے ہے جمع کے صیغے سے نہیں ہے چنانچہ مرزا صاحب لکھتے ہیں، میں نے دعا سے فیصلہ چاہا ہے۔ اس لئے یہ تو قطعاً مباہلہ نہیں ہے دوسرا طریقہ کوئی اور پیش ہو جیسے ان دنوں احرار اور قادیانیوں کے مابین مباہلہ بازی کے اشتہار نکل رہے تھے تو اس کی بابت لکھا گیا تھا کہ کسی دوسرے مباہلہ کی حاجت نہیں یعنی فیصلہ کن صورت کی حاجت نہیں ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے خود مولوی غلام دستگیر کی دعا کو مباہلہ لکھا تھا، حالانکہ وہ فریقین کی دعا نہیں تھی بلکہ یک طرفہ دعا تھی۔ ٹھیک اسی طرح اگر ایک فیصلہ کن پہلے ہو چکی ہو، تو دوسری فیصلہ کن صورت بشکل مباہلہ ضروری نہیں ہے، یہی مطلب اس کلام کا ہے کہ دوسری مرتبہ فیصلہ کرنے کے لئے مباہلہ کی حاجت نہیں ہے کیونکہ پہلے فیصلہ ہو چکا ہے اور وہی کافی ہے جس کی بابت کسی اہل دل نے کہا ہے:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر   کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

ناظرین! آخری فیصلے کا اشتہار ایسا سخت پتھر ہے کہ قادیانیوں سے اس کا اٹھنا مشکل ہی نہیں محال ہے۔ اس لئے ہم پہلے بھی کئی دفعہ اور اب بھی ببانگ دہل لکھتے ہیں کہ اس مضمون پر ہم سے کھلے بندوں مباحثہ کر لیں۔ بٹالہ میں ہو یا امرتسر لاہور میں، مگر ہوگا تحریری، جیسا مرزا غلام احمد صاحب اور ڈپٹی آتھم عیسائی کے مابین مباحثہ ۱۸۹۳ء میں ہوا تھا۔ ہمت ہے تو آیئے اور کچھ جوہر دکھایئے:

ہم وہ نہیں کہ دور سے باتیں کیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا تو یہ ہے قول آئے ہیں آیئے
دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ جون ۱۹۴۶ء مطابق ۲۷ رجب ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۵ ص ۵۔۶)

قادیانی مسیح سچا یا خلیفہ قادیان سچا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی مسیح بلند آواز سے کہتے اور لکھتے رہے کہ

میرے آنے پر اسلام دنیا میں پھیل جائے گا۔میرے آنے سے مسلمان پکے متقی بن جائیں گے۔کفر کا نام مٹ جائے گا میں جس ہزار میں ہوں یہ سراپا ہدایت کا ہزار ہے (۔قادیانی لیکچر سیالکوٹ)

یہ آواز قریباً نصف صدی تک ہمارے کانوں میں گونجتی رہی ۔انجام اس کا یہ ہوا کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) دنیا کے حالات دیکھ کر یہ کہنے پر مجبور ہوئے کہ:

اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ جس قسم کی مذہب سے دوری اور منافرت پیدا ہو چکی ہے اس کی مثال پہلے زمانے میں نہیں ملتی۔

(خطبہ خلیفہ در الفضل ۲۲ جون ۱۹۴۶ء ص ۲)

واقعات خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) کی تصدیق کرتے ہیں اور بڑے میاں (مرزا غلام احمد) کی تکذیب۔مگر ہم کیوں اس میں دخل دیں اخبار الفضل بتا دے۔ہم تو اس بارے میں حدیث نبوی کے الفاظ نقل کر دیتے ہیں:

احد کما کاذب ۔(تم دونوں میں سے صرف ایک سچا ہے)۔

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۴ شعبان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۷ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آریہ اور مرزائیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۷ جون ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں آریوں سماجیوں کا عقیدہ لکھا ہے کہ ویدوں میں ہر قسم کا گن گیان ہے، پھر اس کی تردید کی ہے کہ:

وید دنیا کی نظروں سے آج بھی اسی طرح مستور ہیں جس طرح پہلے تھے۔ اور بظاہر کوئی صورت نظر نہیں آتی کہ وید منظر عام پر آسکیں، اور حق کے متلاشیوں کو اپنی صداقتوں سے فائدہ پہنچا سکیں..

خود ویدوں کے ماننے والوں کا ویدوں کی زیارت سے محروم رہنا اس کا ثبوت ہے۔ (الفضل ۲۷ جون ۱۹۴۶ء ص ۱)

ہم حیران ہیں کہ قادیانی جماعت پر ایسا نسیان کیوں غالب آ گیا ہے کہ اپنے نبی کی باتیں بھی بھول گئی ہے۔ ہم نے بارہا لکھا ہے کہ قادیانیوں کو چاہیے کہ اقوال مرزا ہم سے پوچھ لیا کریں۔ ہمیں بخل نہیں ہوگا اور وہ شرمندگی سے بچ جائیں گے۔ دیکھئے الفضل کس زور سے ویدوں کی گم نامی لکھتا ہے حالانکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی رسالہ پیغام صلح میں ویدوں کی تصدیق کرتے ہوئے ان کو الہامی مانتے ہیں (رسالہ پیغام صلح از مرزا قادیانی۔ص ۲۳)

کیا کسی کتاب کو الہامی ماننا اس کے بغیر دیکھے صحیح ہوسکتا ہے۔ خاص کر ایسے شخص کی طرف سے جو دنیا کی اصلاح کے لئے آیا ہو، یہ کیوں کر ہوسکتا ہے کہ وہ ایک ایسی کتاب کو الہامی مان لے جس کا وجود دنیا میں مفقود ہو اور اس کی تعلیم بھی غلط ہو

قادیان کے اہل قلم ممبرو:

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۸ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مسیح کے برخلاف قادیان سے آواز

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم کئی دفعہ لکھ چکے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی یہ وعدہ دیتے رہے کہ میری وجہ سے اسلام دنیا میں پھیل جائے گا، اور مسلمان پکے متقی بن جائیں گے۔ عیسی پرستی اور دیگر مذاہب کفریہ مٹ جائیں گے۔ یہاں تک کہ دنیا میں ایک ہی مذہب اسلام قائم ہو جائے گا۔ احمدیت کو یہاں تک عروج ہو گا کہ دوسرے مذہب ان کے سامنے کالعدم ہو جائیں گے مسلمان اعلی درجہ کے متقی بن جائیں گے۔

واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دعوی کئے ہوئے آج نصف صدی سے زیادہ عرصہ گزر گیا ہے۔ آپ کے دعوی مسیحیت کی ابتداء ۱۳۰۸ھ سے ہوئی۔ آج ۱۳۶۶ھ ہے۔ حساب لگا لیجئے کہ آپ کی بعثت کو ۵۸ سال ہوتے ہیں۔ ان ۵۸ سالوں میں دنیا کے لوگوں کا رجحان کدھر سے کدھر ہو گیا۔ خصوصاً مسلمانوں کا رخ کہاں سے کہاں کو ہو گیا۔ اس کا ثبوت مندرجہ مضمون سے ملتا ہے جسے ہم الفضل ۸ جولائی ۱۹۴۶ء صفحہ ۲۔۳ سے نقل کرتے ہیں۔ ناظرین بغور پڑھیں:

> اس مادیت کے دور میں مذہب کے خلاف وہ نئے نئے نظریئے تراشے گئے ہیں کہ الامان و الحفیظ۔ کوئی خدا کی خدائی پر قبضہ جماتا ہے، تو کوئی اس پر اپنے احسان جتا جتا کر اپنے خیال میں خدا کو شرمندہ و شرمسار کرنا چاہتا ہے۔
>
> بعض بانیان مذاہب کو تہذیب کا دشمن اور مذہب کو ترقی کے راستے میں روک سمجھتے ہیں۔
>
> اس مادیت نے اپنے وطن یورپ سے نکل کر آوارگی اختیار کی اور کل عالم پر چھا گئی۔ مسلمان بھی جو روحانیت اور مذہب کی فرمانروائی کا سب سے بڑا علم بردار تھا اس کا شکار ہوا، چنانچہ مذہب کو طاق نسیاں میں رکھ دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گیا اور پیٹ کے دھندے کو مذہب پر فوقیت دی گئی۔

آج دنیا کا ہر شخص اقتصادی بہتری و برتری کے حصول کی خاطر کشمکش حیات کے میدان میں سب سے پہلی قربانی اپنے مذہب کی پیش کرتا ہے کیونکہ اپنے متاع میں سب سے زیادہ حقیر چیز اسکو مذہب ہی نظر آتا ہے۔ چند مجبور و معذور شخصوں کو مذہب مذہب پکارنے کی اجازت اس لئے دی جاتی ہے کہ یہ ڈھونگ ان کے لئے ذریعہ معاش بن کر ان کی اقتصادی حالت کو درست کر سکے، دنیا بگڑ جائے بلا سے، بگڑ بھی گئی افسوس نہیں، کیونکہ دنیا کے تمام مذاہب بجز اسلام کے خاص قوموں کے لئے تھے اور وہ بھی محدود زمانوں کے لئے اس عرصہ کے بعد ان کا بگڑنا ضروری تھا۔ افسوس تو یہ ہے کہ مسلمان بھی بگڑ گیا کہ جو ایک عالمگیر مذہب کا پیرو تھا اور ایک ایسی شریعت کا حامل کہ جس کی قیامت تک حفاظت کا وعدہ خدا تعالیٰ نے خود فرمایا تھا، مسلمان کا بگڑ جانا اس لئے بھی زیادہ قابل افسوس ہے کہ اس میں اب ابھرنے کی خواہش اور امنگ بھی باقی نہیں رہی کیونکہ وہ اپنی زبان سے خود کہتا ہے کہ اب ہماری رہنمائی کے لئے خدا کا کوئی فرستادہ یا مامور نہیں آئے گا جو قسمت میں لکھا تھا وہ پورا ہو گیا اور ہم اس پر شاکر ہیں۔ مغربیت ہی اب ایک ایسی مشعل راہ ہے کہ جو صراط مستقیم کی طرف راہ نمائی کرتی ہے۔ چنانچہ آج کل کے غیر احمدی مسلمان کے لئے خدا ہے تو سیاست اور مذہب ہے تو سیاست۔

ہندوستان کا مسلمان تو سیاست سے بھی بے بہرہ اور غلبہ وحکومت سے بھی بے نصیب ہے۔ اس لئے اس کی نگاہ میں سیاسی آزادی مذہب سے مقدم ہے۔ اب کھلے بندوں یہ کہا جاتا ہے کہ غلام کا کوئی مذہب نہیں ہوتا، پہلے آزادی حاصل کی جائے اور پھر مذہب کی تبلیغ۔ مذہب غلامی کی حالت میں اپنی اصل حالت پر قائم نہیں رہتا۔،

یہی وجہ ہے کہ مسلمان مذہب کو حصول آزادی میں روک سمجھتے ہوئے اس سے بے تعلق ہوتے جا رہے ہیں۔ صرف اور صرف اس حد تک مذہب سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا رشتہ قائم رکھنے کو تیار ہیں جس حد تک وہ ان کے لئے سیاسی طور پر مفید ثابت ہوتا ہے۔

اسلام سے ہندوستان کی دیگر اقوام کے مقابلہ میں جداگانہ متحدہ قومیت کی بنیاد پڑتی ہے اور سیاسی طور پر دیگر اقوام کے مقابلے میں زیادہ سے زیادہ حقوق اس علیحدگی سے مل سکتے ہیں۔ ورنہ جہاں تک اسلام اور شریعت پر اعتقاد اور عمل کا سوال ہے، یہ امر ان کے نزدیک مطلقاً قابل التفات نہیں۔ ان کے نزدیک ایک غلام مسلمان نہیں کہلا سکتا کیونکہ اسلام آزاد کا مذہب ہے، نہ کہ غلام کا۔ تمام تر توجہات سیاسی فوائد کے حصول پر صرف کرنے کے لئے یہ ایک ایسا حربہ استعمال کیا جا رہا ہے کہ جو دہریت پھیلانے کا موجب بن رہا ہے۔ (الفضل قادیان مذکور)

شیخ الاسلام مولانا امرتسریؒ لکھتے ہیں: گیارھویں صدی عیسوی کی صلیبی جنگوں میں سے ایک لطیف واقعہ قابل ذکر ہے جو قادیانی مضمون سے تعلق رکھتا ہے۔

جب سلطان صلاح الدین مرحوم کے مقابلہ میں دول یورپ نے بالاتفاق شکست کھائی، تو پادریوں نے مشہور کیا کہ یہ فوجی گنہ گار لوگ بالغ تھے، اس لئے ان کو شکست ہوئی۔ اب ہم نابالغ بچوں کی فوج تیار کریں گے جو بے گناہ ہونے کی وجہ سے یروشلم فتح کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے دس دس بارہ بارہ سال کے بچے بھرتی کئے۔ جب ان نابالغوں کی فوج یروشلم فتح کرنے چلی تو حکم الہی سے ان کے جہاز غرق ہو گئے پھر تو پادری لوگ منہ تکتے ہوئے گویا یہ شعر پڑھنے لگے

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

یہی حال قادیانی وعدوں کا ہے جسے ناظرین اخبار الفضل کے مندرجہ بالا مضمون سے معلوم کر چکے ہیں۔ ہمارے مخاطب احمدی لوگ باتیں تو بہت کرنی جانتے ہیں، مگر تقوی وطہارت کے واسطے ایک ایک مرکزی نقطہ کافی ہے جس کی طرف قرآن مجید نے اس آیت میں اشارہ کیا ہے

ان تستفتحوا فقد جاء کم الفتح۔ (الانفال:۱۹)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(اگرتم فتح چاہتے ہوتو تمہارے پاس فتح آ گئی)

مولانا الطاف حسین حالی مرحوم نے اس کے متعلق یہ بند خوب لکھا ہے

وہ بجلی کا کڑکا تھا یا صوت ہادی
عرب کی زمیں جس نے ساری ہلا دی
نئی اک لگن سب کے دل میں لگا دی
اک آواز سے سوتی بستی جگا دی
پڑا غل یہ ہر طرف پیغام حق سے
کہ گونج اٹھے دشت و جبل نام حق سے

(نوٹ: عبدالحق آف مغل پورہ لاہور کا جواب آئندہ پرچے میں دیا جائے گا۔ ثناء اللہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۲۹ ص ۳۔۵)

مباحثہ منظور ہے

شرائط حسب ذیل ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آخری فیصلہ والا مضمون جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو شائع کیا تھا وہ مئی ۱۹۰۸ء میں پورا ہو گیا۔یعنی مرزا صاحب قادیانی نے جو دعا کی تھی وہ قبول ہوگئی۔ اس زمانہ کی قادیانی تحریریں اس مطلب کو واضح کر رہی ہیں مگر اس فیصلہ کے ظہور سے چونکہ قادیانی قلعہ درہم برہم ہوتا تھا، اس لئے قادیانی مشیروں نے بعد غور وفکر یہ بات بنائی کہ یہ مضمون دراصل مباہلہ ہے چونکہ مولوی ثناء اللہ نے اس کو منظور نہیں کیا تھا اسلئے مباہلہ وقوع پذیر نہیں ہوالہذا سند نہیں ہے۔

ہم نے اس کے متعلق بارہا تردیدی مضمون لکھے۔مباحثہ لدھیانہ میں بھی اس کی کافی تردید ہوئی۔مگر حسب ارشاد خداوندی ان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً جماعت مرزائیہ نے اپنی ضد نہیں چھوڑی۔آخرکار خاص اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مضمون پر کہ آخری فیصلہ والا مضمون کیا ہے، صرف دعا ہے یا مباہلہ ہے، ہم نے اہل حدیث مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۴۶ء میں مباحثہ کا چیلنج دیا تھا۔ جس کو عبدالحق نامی نے (جس کو ہم نہیں جانتے کہ مولوی ہیں، یا بابو ہیں، یا کیا ہیں) مغل پورہ لاہور سے اس چیلنج کی منظوری دی۔ جو الفضل قادیان مورخہ ۶ جولائی ۱۹۴۶ء میں شائع ہوئی ہے۔

موصوف نے اس میں بڑی دریا دلی سے مباحثہ کی منظوری دی ہے بلکہ یہ بھی لکھا ہے کہ ہم دفتر اہل حدیث امرتسر میں پہنچ جائیں گے۔ بلکہ شرائط کا طے کرنا بھی میرے سپرد کیا ہے۔ اس لئے میں حسب منشا موصوف کے ان کو اور ان کے احباب کو اطلاع دیتا ہوں کہ شروط مباحثہ حسب ذیل ہوں گی

اول ۔ مقدم اور ضروری بات یہ ہے کہ آپ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی نیابت میں پیش ہوں ۔ ان کی نیابت اخبار الفضل میں ایک ہفتہ پہلے شائع ہو جائے ۔ کیونکہ یہ مضمون دراصل ان کے والد ماجد کا ہے ۔ اس لئے وہ اس کے ذمہ دار ہیں ۔ اور نیز اس میں یہ فائدہ ہے کہ آئے دن کی نزاع ختم ہو جائے گی ۔

دوم ۔ گفتگو قلم بند ہوتی جائے گی ۔ بعد دستخط فریقین اور صدر مجلس کے فریق ثانی کو پرچہ دیا جائے گا ۔ اس کام کے لئے سارا وقت پندرہ منٹ سے زیادہ نہیں ہوگا ۔

سوم ۔ مجلس کا ایک صدر ہوگا جو وقت کی پابندی اور انتظام رکھے گا ۔

چہارم ۔ گفتگو بجائے دفتر اہل حدیث امرتسر کے ملحقہ مسجد میں ہوگی جہاں میں درس قرآن دیتا ہوں ۔

پنجم ۔ اس گفتگو میں میں مدعی ہونگا ۔ میرا دعوی ہوگا کہ یہ اشتہار دعا ہے، مباہلہ نہیں ۔

اس کے علاوہ اور بھی جو ضروری بات ہوگی وہ مجلس میں طے کر لی جائے گی ۔

آپ نے میرے جتنے حوالے پیش کئے ہیں ان سب کا جواب دینا میرے ذمہ ہوگا ۔ امید ہے فریق ثانی اس کو جلدی طے کر لے گا ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء مطابق ۲۶ شعبان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۰ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اخلاق مرزا

جناب کپتان حسن محمد سیالکوٹی لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح لاہور ۳ جولائی ۱۹۴۶ء صفحہ ا پر ایک مضمون ملفوظات حضرت مرزا صاحب، درج ہے۔ سجادہ نشینوں کی علوم قرآن سے محرومی۔

اس مضمون کا لب لباب یہ ہے کہ جو پیر صوفی سجادہ نشین عربی نہیں جانتے وہ ا۔ کاذب۔ ۲۔ نقص الدین۔ ۳۔ منافق۔ ۴۔ مکار۔ ۵ مسخرہ شیطان۔ ۶۔ مخذول۔ ۷، مردود ہیں۔ کیونکہ وہ اپنے معشوق (اللہ) کی زبان نہیں سیکھے لہذا قرآن مجید نہیں سمجھ سکتے (آئینہ کمات اسلام۔ ص ۲۹۸۔ ۲۹۹)

اب جناب کے معشوق (اللہ) نے آپ کو الہام انگریزی سنسکرت عبرانی وغیرہ زبانوں میں کئے (نزول المسیح۔ ص ۵۷)۔ آپ یہ زبانیں نہیں جانتے تھے۔ آپ کو بھی یہ لازم تھا کہ زبانیں سیکھتے، مگر آپ نے یہ زبانیں نہیں سیکھیں۔ لہذا بقول خود کاذب منافق مکار وغیرہ ہوئے۔ کیوں:

یار من ترکی و من ترکی نمی دانم

والا معاملہ ہے۔

دوسری عرض یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب عربی کافی اور خوب جانتے تھے مگر اس کے باوجود آپ نے حقیقۃ الوحی میں آیت يا عيسى انّى متو فيك و رافعك الىّ کا ترجمہ بڑے وثوق سے یہ کیا ہے:

اے عیسی میں تجھے مارنے والا ہوں، پھر بعد اس کے، نیک لوگوں لوگوں کی طرح اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔

و (عاطفہ) ترجمہ اتنا لمبا یعنی، پھر بعد اس کے، بالکل غلط ہے اور جان بوجھ کر کیا گیا ہے۔

و عاطفہ کا اردو ترجمہ صرف اور ہے اور کچھ نہیں۔ میرے خیال میں پیر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحبان ان پڑھ اتنے خطرناک نہیں ہیں اور نہ ہی اتنے گنہ گار جتنے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہیں۔ آپ نے عربی جانتے ہوئے واوکوف یاثم بنا دیا جو کہ دیانت کے خلاف ہے۔(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جولائی ۱۹۴۶ء جلد ۴۳ نمبر ۳۰ ص ۵)

وید، مرزا، اور آریہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۷ جون ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون نکلا تھا کہ اگر وید دنیا کی نظروں سے مخفی ہیں تو پھر آریہ سماجی ان کی اشاعت کیا کرتے ہیں۔،

اس کا جواب اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۲ جولائی ۱۹۴۶ء میں لکھا گیا تھا کہ وید اگر دنیا میں ناپید ہیں تو مرزا صاحب نے اپنی کتاب پیغام صلح میں ان کی تصدیق کیوں کی ہے۔ جو چیز دنیا میں اوجھل ہو، اس کا علم مرزا صاحب کو کیسے ہوا۔ اور خاص کر ان کے الہامی ہونے کی تصدیق انہوں نے کیوں کی۔ کیونکہ تصدیق علم کا وہ درجہ ہے جس کی بابت اہل منطق کا قول ہے العلم ان کان اذعاناً للنسبة فتصديق ۔مانا کہ مرزا صاحب علوم آلیہ منطق وغیرہ میں ماہر نہ تھے، لیکن قادیان کا تو دعوی ہے کہ آج مجھ میں بڑے بڑے علماء اور بڑے بڑے فضلاء موجود ہیں

ام تامرهم احلامهم بهذا ام هم قوم طاغون

کیا ان کی عقل ان کو یہی فتوی دیتی ہے یا وہ دانستہ جہالت کرتے ہیں

یوں تو ہم قادیانیوں کی روش کے قائل ہیں کہ وہ اپنے ناظرین کو خوب قابو میں رکھتے ہیں۔ چاہے ان کا جواب کیسا ہی اوٹ پٹانگ مریدوں پر کافی موثر ہوتا کیونکہ مریدوں کا قول ہے:

میں وہ نہیں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

انہوں نے تو پختہ ارادہ کر رکھا ہے کہ کچھ بھی ہو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہر بات کو سیدھا ہی کرتے جائیں گے۔ شیخ سعدی مرحوم نے کسی مکتب کے میاں جی کا قصہ لکھا ہے کہ وہ لڑکوں کی تختی کی اصلاح کیا کرتے تھے، مگر ایک لڑکے سے ان کو محبت تھی اس کی اصلاح نہیں کرتے تھے۔ ایک دن لڑکے نے کہا میاں جی! میری غلطیوں کی اصلاح کیوں نہیں کرتے۔ میاں جی نے کہا تمہارا کوئی حرف مجھے غلط نظر نہیں آتا۔

یہ محبت کا تقاضا ہے اس کو عربی میں مثال کے طور پر کہتے ہیں حبك الشیء یعمی و یصم۔ مولانا حالی نے ایک شعر میں اس کو یوں ادا کیا ہے

نہیں اس محبت سے کچھ تم کو بہرا
کہ جو تم کو اندھا کرے اور بہرا

لیکن اس قسم کی محبت اور عقیدت خدا کے ہاں کام نہیں آتی ورنہ یہ محبت تو بت پرستوں اور قبر پرستوں میں بھی پائی جاتی ہے، خود قادیانی مسیح کے حواری ہیں، ان میں تو سچائی کا ثبوت وہی ہونا چاہیے جو اصل حواریوں میں تھا لیکن ہم اس کے برعکس پاتے ہیں۔

ناظرین پرچہ اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۴۶ء کو سامنے رکھ لیں اور اخبار الفضل قادیان کا جواب بھی سامنے رکھ لیں۔ ہم نے لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ویدوں کی تصدیق کی ہے اور تصدیق بغیر علم کے نہیں ہوتی۔ الفضل ہم سے پوچھتا ہے کہ

تم خود انجیل اور توریت کی تصدیق کرتے ہو مگر اصل توریت اور انجیل کہاں ہیں۔ (الفضل قادیان ۱۸ جولائی)

اس کا جواب یہ ہے۔ سنیئے اور غور سے سنیئے۔

اصل توریت جس کی تصدیق قرآن مجید نے کی ہے اسکے متعلق الفاظ یہ ہیں

و کتبنا له فی الا لواح من کل شیء موعظة و تفصیلاً لکل شیء۔ (الاعراف:۱۴۵)

یعنی ہم نے موسیٰ کو الواح میں احکام لکھ دیئے تھے۔

اس کا ثبوت مروجہ بائیبل کے باب استثنا اور خروج میں ملتا ہے۔ آپ کونہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ملے تو دفتر اہل حدیث امرتسر میں آ کر دیکھ جائیے۔

قادیانی متکلمو! ہمارا سوال سنو۔قرآن مجید اہل کتاب کو للکار کر کہتا ہے

قل فأتوا بالتوراة فاتلوھا۔(پ۴۔ع۱۶)

(اگر تم سچے ہو، تو توراۃ لاؤ اور میرے سامنے پڑھو)

اگر توراۃ ایسی مفقود ہوتی جیسے تمہارے نزدیک وید ہیں، تو یہ کیوں کہا جاتا۔ اور اہل کتاب ایسا کیوں نہ کہتے کہ معدوم کتاب کا مطالبہ کیوں کرتے ہو حقیقت یہ ہے جو تورات اور انجیل موجود تھیں اور اب بھی ہیں مگر مروجہ تورات انجیل کے ضمن میں ہے الگ مستقل نہیں پھر قادیانیوں کا یہ کہنا کہ وید بھی اسی طرح معدوم ہیں جس طرح تورات انجیل تھی۔شاید قادیانی علم کلام صحیح ہو کیونکہ قادیان کا اصول ہے:

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

اس سے بھی بڑھ کر الفضل نے قدم مارا ہے جو مرزا صاحب قادیانی کے ایمان بالوید کی تشریح میں لکھتا ہے کہ مرزا صاحب نے ویدوں کو اس لئے الہامی مانا ہے کہ ویدوں کی ہندوؤں میں قبولیت ہے اور یہ ان کی سچائی کی نشانی ہے۔

اگر یہ صحیح ہے تو مرزا صاحب قادیانی نے اس میں سوامی دیانند کا اتباع کیا ہے جو ستیارتھ پرکاش کے چودھویں باب میں لکھتے ہیں:

جس دھرم کو کروڑوں آدمی مانتے ہیں اس کو جھوٹا کہنا خود جھوٹا بننا ہے۔

اچھا ہوا مرزا صاحب قادیانی اور سوامی جی دونوں اس اصول پر متفق ہو گئے اس پر پبلک کو یہ کہنے کا موقع دیا

قیس جنگل میں اکیلا ہے مجھے جانے دو
خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مختصر یہ کہ کسی کتاب کو صحیح ماننا اس کے علم پر مبنی ہے اور بغیر علم کے تصدیق کرنا بے خبروں اور جاہلوں کا کام ہے جو مرزا صاحب کی بابت ہم گمان نہیں کر سکتے کیوں کہ مرزا صاحب قادیانی اس شان کے آدمی ہیں جو آپ فرما گئے ہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۔اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۴ رمضان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۱ ص ۳۔۴)

براہین احمدیہ کی ابتداء اور انتہاء بحکم خدا ہے؟

جناب شفا مبارک پوری اعظمی لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی براہین احمدیہ جلد پنجم کے دیباچہ میں لکھتے ہیں:

پہلے پچاس حصہ لکھنے کا ارادہ تھا مگر پچاس سے پانچ پر اکتفا کیا گیا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۵۰ حصے لکھنے کا ارادہ مرزا صاحب کی اپنی مرضی و اختیار سے تھا اور اپنی مرضی و اختیار سے ۵۰ کی بجائے ۵ پر اکتفا کیا اور جو چاہا لکھا۔ غرض مرزا صاحب نے یہ سب کام بارادہ و با ختیار خود بلا الہام و بغیر غیبی القاء کے کیا مگر اس کے برخلاف آپ کی ایک اور تحریر سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین کی تصنیف اور انتہاء خدائے تعالیٰ کے قبضہ اختیار میں تھی مرزا صاحب کو بہ مرضی خود لکھنے اور ختم کرنے کا کوئی اختیار نہ تھا چنانچہ مرزا صاحب قادیانی، براہین ہی میں لکھتے ہیں:

مجھے معلوم نہیں کہ یہ کتاب کہاں اور کب ختم ہوگی اس کے ظاہر و باطن کا متولی خدا ہے جو باتیں مجھے سمجھاوے گا لکھوں گا جہاں ختم کر دے گا بند ہو جائے گی۔

ناظرین کرام! دونوں عبارتوں کو ملحوظ رکھ کر دو باتوں پر غور کریں

۱۔ یہ کہ مرزا صاحب نے براہین کو اپنی مرضی اور اختیار سے ختم کیا یا اذن خدا سے؟

ہماری تحقیق بنا بر تصریح مرزا قادیانی یہ ہے کہ انہوں نے براہین کو اپنی مرضی واختیار سے ۵۰ کی بجائے ۵ ہی پر ختم کر دیا۔

۲۔ مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں، اس کا ظاہر باطن متولی خدا ہے جو باتیں مجھے سمجھاوے گا لکھوں گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں براہین فن تصنیف اصول مناظرہ وعلم معقول ومنقول کی رو سے بہت سے نقائص وعیوب ہیں۔ (ملاحظہ ہورسالہ نا قابل مصنف مرزا مصنفہ حضرت مولانا ثناءاللہ)
لہذا ان نقائص وعیوب کو دیکھنے سے ثابت ہوتا ہے کہ براہین الہام الٰہی کا نتیجہ نہیں ہے اور نہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو قابل مصنف وسلطان القلم کہا جا سکتا ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

براہین احمدیہ کو مصنف کے دعوی کی روشنی میں دیکھا جائے تو ساری بحث ختم ہو جاتی ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب نے براہین کے دیباچہ میں لکھا ہے کہ اس کتاب کے مکمل شائع ہونے کے بعد تمام مذہبی جھگڑے ختم ہو جائیں گے۔

مذہبی جھگڑے آئے دن بڑھتے اور ترقی کرتے جا رہے ہیں۔ منطقی طریق پر قیاس استثنائی بنایا جائے تو مطلع بالکل صاف۔ ہے حماسہ میں ایک شعر قیاس استثنائی کی شکل میں یوں ہے

لو کنت من مازن لم تستبح ابلی
بنو لقیطة من زحل ابن شیبان

اونٹوں کا عدم سرقہ قبیلہ مازن سے ہونے کو مستلزم بتایا ہے لیکن سرقہ چونکہ ہو گیا، اس سے ثابت ہوا کہ شاعر مازن قبیلہ سے نہیں ہے ورنہ اونٹ نہ چرائے جاتے۔

ٹھیک اسی طرح براہین احمدیہ کے متعلق قیاس استثنائی یوں بنے گا:

لو تم و شاع لن تقع الجدال
لا کن الجدال مو جود فلم یتم الکتاب

جامعہ احمدیہ قادیان کے استادو اور پروفیسرو!

علم میزان میں کچھ دخل رکھتے ہو، تو ہمارے قیاس کا جواب دو۔ مگر یہ سمجھ لینا کہ سامنے کون ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹۔ اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۱۱ رمضان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۲ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا ایک مکتوب

(از اخبار الفضل مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۴۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ماہ جنوری ۱۹۰۳ء میں میں مرزا صاحب قادیانی کی دعوت پر چند احباب کے ساتھ قادیان گیا تھا۔اس کی وجہ یہ ہوئی تھی کہ مرزا صاحب نے کتاب اعجاز احمدی میں مجھ کو دعوت دی تھی کہ میں قادیان پہنچ کر ان کی ۱۵۰ پیش گوئیوں کو جھوٹا ثابت کروں تو وہ فی پیش گوئی سو روپیہ انعام مجھ کو دیں گے۔

میں نے جا کر اطلاع دی تو مرزا صاحب قادیانی نے مجھے لکھا کہ میں نے خدا سے وعدہ کیا ہوا ہے کہ مولویوں سے مباحثہ نہیں کرونگا۔ یہ خط قادیانی اخباروں نے متبرک سمجھ کر درج کیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

> اپنی کتاب انجام آتھم میں شائع کر چکا ہوں کہ میں خدا تعالی کے سامنے وعدہ کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے مباحثات ہرگز نہیں کرونگا۔

(الفضل ۳۰ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۳)

مرزا صاحب قادیانی کا کوئی مرید کتاب انجام آتھم سے یہ وعدہ دکھا دے تو میں لدھیانہ میں تین سو روپیہ وصول کیا ہوا، واپس دے دونگا۔ اگر نہ دکھائیں (ہرگز نہیں دکھا سکیں گے) تو الفضل کا اڈیٹر اتنا ہی لکھ دے کہ حضرت صاحب نے آمدہ مصیبت کو ٹالنے کیلئے یہ لکھ دیا تھا، ورنہ آپ کی عادت جھوٹ بولنے کی نہ تھی بلکہ سہو کلام تھا۔ اگر الفضل قادیان ایسا لکھ دے گا تو ہم بھی تسلیم کر کے یوں کہیں گے:

انت جمیل الو جه مستحسن الکذ ب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۳ ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان اور نیکی کا معیار

جناب محمد صادق حسین بانسڈیہہ ضلع بلیا لکھتے ہیں:

۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء کے الفضل میں قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) کا ۹ دسمبر ۱۹۳۸ء کا فرمودہ خطبہ نکلا تھا جس میں خلیفہ صاحب جماعت احمدیہ کے سالانہ جلسے کے لئے چندہ کی تحریک کرتے ہوئے یہ بھی بتلا گئے ہیں کہ اصلی نیکی کون سی ہے اور اس کا معیار کیا ہے۔ چنانچہ ارشاد ہے:

جو بات بے ساختگی میں ہو جائے وہی اصلی نیکی ہے۔

میں خلیفہ جی سے پوچھتا ہوں کہ، جو بات، سے ان کی مراد کیا ہے؟ یعنی، عام بات، یا، خاص بات۔

اگر عام بات یا عام فعل مراد ہے تو بتلائیں اگر خلیفہ جی کو دیکھ کر کسی شخص کے منہ سے بے ساختگی میں آپ ہی آپ گالی نکل جائے تو یہ اصلی نیکی ہوگی؟

یا کوئی شخص بے ساختگی میں آپ کو سجدہ کرنے کے لئے آپ کے پیروں پر گر جائے، تو یہ بھی اصلی نیکی ہوگی؟

اگر کسی کو بے ساختہ آپ ہی آپ پیشاب ہو جائے، تو کیا یہ بھی اصلی نیکی ہوگی؟

اگر آپ کی مراد، جو بات، سے کوئی خاص بات یا خاص فعل ہے یعنی اگر آپ کا مطلب یہ ہے کہ نیکی کی بات یا فعل جو بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہی اصلی نیکی ہے تو اس سے یہ بھی نکلتا ہے کہ بدی کی بات یا فعل جو بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہ اصلی بدی ہے کیونکہ جب آپ کہتے ہیں کہ، جو (نیکی کی) بات بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے، وہی اصلی نیکی ہے،۔ تو آپ کا مطلب یہی ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص نیکی کرتے کرتے اس درجہ پر پہنچ جاتا ہے کہ نیکی کرنا اس کی عادت سی ہو جاتی ہے۔ اور بلا ارادہ اس سے خود بخود نیکی سرزد ہونے لگتی ہے تو چونکہ یہ نیکی کرنے کی آخری اسٹیج ہے اسلئے یہی اصلی نیکی ہے۔ پس جس طرح کسی شخص

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے بلا ارادہ خود بخود نیکی سرزد ہونے لگتی ہے، تو اس شخص کو قابل تعریف اور اسکی اس نیکی کو اصلی نیکی اس بنا پر گردانتے ہیں کہ اس کی قلبی حالت، نیکی کرتے کرتے یا کسی وجہ سے ایسی ہوگئی ہے کہ اب نیکیاں اس سے خود بخود سرزد ہو رہی ہیں۔ اسی طرح یہ بھی درست ہوا کہ اگر کسی شخص سے بدی خود بخود بلا ارادہ بے ساختگی کے عام میں سرزد ہونے لگے تو وہ شخص اس وجہ سے قابل ملامت اور اس کی بدی اس بنا پر اصلی بدی ہے کہ بدی کرتے کرتے یا کسی وجہ سے اس کی قلبی حالت، ایسی ہوگئی ہے جو بدی کرنے کی آخری اسٹیج ہوگی۔ پس اگر آپ کا یہ کہنا درست ہے کہ، جو (نیکی کی) بات بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہی اصلی نیکی ہے، تو یہ بھی درست ہوا کہ، جو (بدی) کی بات بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہی اصلی بدی ہے۔

اب آیئے ذرا قاضی امیر حسین کے واقعہ کا ذکر کرتے ہیں بقول آپ کے:

> قاضی امیر حسین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے ایک مخلص صحابی تھے۔ احمدی ہونے سے پہلے وہ کٹر وہابی تھے (غلط ہے۔ انجمن اسلامیہ امرتسر کے مدرسہ میں مدرس تھے اور پکے حنفی تھے۔ ثناء اللہ)۔ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے زمانے میں جب حضور باہر تشریف لاتے تو دوست کھڑے ہو جاتے تھے۔ قاضی صاحب مرحوم کا خیال تھا کہ یہ جائز نہیں بلکہ شرک ہے...
>
> میری خلافت کا زمانہ آیا تو ایک دفعہ میں باہر آیا تو وہ معاً کھڑے ہو گئے۔ میں نے کہا قاضی صاحب یہ تو آپ کے نزدیک شرک ہے۔ اس پر وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے خیال تو میرا یہی ہے مگر کیا کروں۔ رکا نہیں جاتا۔ اس وقت بغیر رکے کھڑا ہو جاتا ہوں۔
>
> میں نے کہا بس یہی جواب ہے آپ کے تمام اعتراضات کا۔ جہاں بناوٹ سے کوئی کھڑا ہو تو یہ بے شک شرک ہے مگر جب آدمی بے تاب ہو کر کھڑا ہو جائے تو یہ شرک نہیں۔ (الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۴)

ہم ابھی پہلے بتلا آئے ہے کہ آپ کے خیال کے مطابق جو (بدی کی) بات بے ساختگی میں آپ ہی آپ ہو جائے وہی اصلی بدی ہے۔ پس اس اصول کے پیش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نظر اگر بناوٹ سے یا قصداً کھڑا ہونا شرک تھا جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے تو بیتاب ہو کر کھڑا ہو جانا یا دوسرے الفاظ میں اس شرک کا بے ساختگی میں آپ ہی آپ قاضی صاحب سے سرزد ہو جانا اصلی بدی یا شرک ہے یا نہیں؟ پھر آپ نے کیسے کہہ دیا کہ یہ شرک نہیں؟ مجھے تو معلوم ہوتا ہے کہ قاضی صاحب کی یہ عادت مرزا صاحب کے وقت ہی سے مجبوراً پڑ چکی ہوگی۔ اس لئے بقل اکبر الہ آبادی وہ مجبور تھے:

عادت جو پڑی ہے مدت کی وہ دور بھلا کب ہوتی ہے
رکھی ہے چنونی پاکٹ میں پتلون کے نیچے دھوتی ہے

سبحان اللہ! خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے نیکی و بدی کا کیسا اعلیٰ معیار بتلایا ہے کہ خود انہیں کا فیصلہ اس معیار پر جانچنے سے غلط ثابت ہو جاتا ہے

بہت شور سنے تھے سینے میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

مولانا ثناءاللہ لکھتے ہیں: راقم مضمون نے جو کچھ لکھا ہے بجائے خود صحیح ہے مگر قادیانیوں کا اصول کچھ اور ہے وہ اصول وہی ہے جو حافظ شیرازی نے بتایا ہے:

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

یعنی جو کچھ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کہہ دیں وہی صحیح ہے اس کے خلاف غلط۔ کیونکہ یہ مقولہ بالکل صحیح ہے:

پیر من خس است اعتقاد من بس است

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۱۸ رمضان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۳ ص ۶۔۷)

افریقہ میں اشاعت احمدیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر کے کسی گذشتہ پرچہ میں لکھا تھا کہ قادیانی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبلغ افریقہ وغیرہ ممالک بعیدہ میں جا کر مرزا غلام احمد صاحب کی اصلی باتیں چھپاتے ہیں۔اوپر اوپر کی باتیں کرتے ہیں۔

اس کے جواب میں الفضل قادیان ۱۰۔اگست ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون نکلا ہے کہ مولوی ثناء اللہ غلط کہتا ہے۔ہم سب اصل حالات بیان کرتے ہیں۔اس لئے ہم ان سے چند واقعات کی بابت دریافت کرتے ہیں ایمان سے (ان کا نوا مؤمنین) جواب دیں۔

۱۔مرزا غلام احمد صاحب نے جو انجام آتھم میں لکھا تھا میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا جو ایسا اور ایسا ہوگا گویا خدا آسمان سے اتر آئے گا وہ مصلح موعود ہوگا۔جب لڑکا پیدا ہوا تو اشتہار بھی دے دیا کہ مصلح موعود پیدا ہوگیا۔آخر وہ چند ماہ کی عمر پا کر مر گیا جس پر مولوی سعد اللہ مرحوم نے لکھا تھا:

بشیر آیا تھا کیا کم کر گیا تھا
تیرا اعزاز اور اکرام مرزا

کیا یہ واقعہ وہاں لوگوں کو بتایا کرتے ہو۔

۲۔مرزا غلام احمد صاحب نے کہا کہ فلاں عورت سے آسمان پر میرا نکاح ہو چکا ہے وہ ضرور میرے نکاح میں آئے گی۔نہ آئے تو میں جھوٹا ٹھیروں گا۔کیا وہ ان کے نکاح میں آگئی؟ کیا تم یہ بھی بتایا کرتے ہو۔

۳۔مرزا غلام احمد صاحب نے کہا تھا کہ اس عورت کا نکاح جس روز ہوگا روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اس کا خاوند مر جائے گا جس کی انتہائی مدت ۱۸۹۴ء تھی مگر وہ آج تک زندہ ہے۔کیا یہ واقعہ بھی لوگوں کو بتایا کرتے ہو؟

۴۔پنڈت لیکھ رام کی بابت جو پیش گوئی کی تھی وہ پوری طرح جھوٹی نکلی۔کیا یہ بھی بیان کرتے ہو؟

۵۔ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر کی بابت کو پیش گوئی کی تھی کہ ۱۵ ماہ کے عرصہ میں مر کر جہنم میں داخل ہوگا، کیا ایسا ہوا؟ یہ بھی وہاں بیان کرتے ہو؟

۶۔اسی طرح اور کئی ایک واقعات ہیں سب سے آخر وہ واقعہ ہے جو مرزا غلام احمد صاحب نے آخری فیصلہ کے عنوان سے شائع کیا تھا جس کا مضمون یہ دعا تھی کہ ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دونوں (مرزا قادیانی وثناء اللہ امرتسری) میں سے جو خدا کے نزدیک جھوٹا ہے وہ پہلے مرے ۔نتیجہ یہ ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مئی ۱۹۰۸ء میں وفات پا گئے اور سچا آج تک زندہ ہے اور یہ سطور لکھ رہا ہے۔

کیا افریقہ میں یہ واقعہ بھی پورا بیان کیا کرتے ہو۔اگر کرتے ہو تو وہ اشتہار یا رسالہ ہمیں بھیج دو۔اگر نہیں کرتے تو ہمیں اجازت دو کہ ہم تمہارے حق میں یہ آیت پڑھیں: تبدونہا و تخفون کثیراً

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۳۔اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۲۵ رمضان ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۴ص ۴۔۵)

قادیانی علم کلام

ہر چہ گیرد علتی علت شود　　　　کفر گیرد کاملے ملت شود

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب نے جو علم کلام ایجاد کیا، قادیانی مصنف سچ کہتے ہیں کہ وہ نہ تو اشاعرہ کے اصول پر ہے اور نہ ماتریدیہ کے ۔اسلئے مرزا صاحب قادیانی کی باتوں کو ان متکلمین کے اصولوں پر نہیں جانچنا چاہیے بلکہ ان کا علم کلام بالکل جدا تھا جو اس شعر کا مصداق ہے

نہ پیروی ء قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

وہ اس ایجاد میں یہاں تک ترقی کر گئے تھے کہ قرآنی نصوص کی بھی پرواہ نہیں کرتے تھے۔مثلاً حضرت مسیح جو قرآن مجید کی ہدایت کے ماتحت

وجیھاً فی الدنیا والآخرۃ ۔

اور کلمۃ القاھا الی مریم ،

اور رسولاً الی بنی اسرائیل

وغیرہ صفات سے موصوف ہیں ان کے حق میں مرزا صاحب نے یہ الفاظ لکھے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مسیح کھاؤ پیؤ، نہ عابد، نہ زاہد، بلکہ متکبر۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۳)

چونکہ یہ طریقہ شعر مذکورہ بالا کے مصرع دوم کے ماتحت آتا ہے اس لئے خلیفہ قادیان نے خطبہ جمعہ میں اپنے نبی والد گزرگوار کے تتبع میں یہ کہہ دیا:

جب بھی کوئی رسول اللہ ﷺ کی عزت پر حملہ کرے گا تو ہم سو دفعہ ان کے موسیٰ وعیسیٰ کی عزت پر حملہ کریں گے (الفضل ۱۴۔ اگست ۱۹۴۶ء ص ۳)

ناظرین! یہ ہے قادیانی علم کلام جس کا خلاصہ یہ ہے

محتسب خم شکست و من سر او

السّن بالسّن و الجروح قصاص

کوئی ان سے پوچھے کہ یہودیوں اور عیسائیوں کا موسیٰ عیسیٰ الگ الگ ہیں، تو جواب میں کہتے ہیں:

ہاں یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہودی جس موسیٰ کو پیش کرتے ہیں وہ قرآن کریم کا موسیٰ نہیں۔ کیونکہ اس نے تو خود رسول اللہ ﷺ کے آنے کی پیش گوئیاں کیں اور اپنے متبعین کو آپ پر ایمان لانے کی تاکید کی۔ اس طرح عیسائیوں کے عیسیٰ وہ عیسیٰ نہیں جنہیں قرآن کریم نے پیش کیا کیونکہ انہوں نے خود رسول کریم ﷺ کے آنے کی پیش گوئیاں کیں اور اپنے متبعین کو ماننے کی تاکید کی۔ (الفضل قادیان ۱۴۔ اگست ۱۹۴۶ء ص ۳)

حالانکہ قرآن مجید نے ان دونوں بزرگوں کی شخصیت کو محترم قرار دے کر مسلمانوں کو ان پر ایمان لانے کا حکم دیا ہے۔ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ کی پیدائش اور ان کے خاندان کا ذکر برابر ایک ہی طور سے آیا ہے مسیحؑ کی شخصیت واحدہ کو سامنے رکھ کر کیسے صاف لفظوں میں ارشاد ہے

ان هو الّا عبد انعمنا عليه (وہ ہمارا بندہ تھا ہم نے اس پر انعام کیا)

اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ قرآن مجید کے نزدیک ان حضرات کی شخصیت وہی ہے جو عیسائیوں اور یہودیوں کے نزدیک ہے۔ اگر نہ ہوتی تو یہ معارضہ بالمثل نہ کیا جاتا۔ علاوہ اس کے ان دونوں یعنی باپ بیٹے کا مسیح کے حق میں زبان درازی کرنا دوسری آیت کے صریح خلاف ہے جس میں ارشاد ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لا تسبّوا الذ ین ید عو ن من دو ن الله ۔ (الا نعا م:۱۰۸)

یعنی جن لوگوں کومشرک پکارتے ہیں تم مسلمان ان کو برا بھلا نہ کہا کرو۔ ورنہ وہ تمہارے سچے معبودکو برا بھلا کہیں گے۔کیسا صاف ارشاد ہے۔یہی مضمون اس حدث شریف کا ہےجس میں ذکر ہے کہ جوشخص دوسرے کے ماں باپ کو گالیاں دے وہ گویا اپنے ماں باپ کوگالیاں دیتا ہے۔

ایک پرانی مثال: طالب علمی کے زمانہ میں ہم سنا کرتے تھے کہ دو سگے بھائی کچھ منطق پڑھ گئے تھے۔اتفاقاً ایک روز ان کی باہم سخت کلامی ہوتے ہوتے گالی گلوچ تک نوبت پہنچ گئی۔ایک دوسرے کی ماں کوگالیاں دینے لگے۔کسی ثالث بالخیر نے کہا: ارے نادانو! تمہاری ماں تو ایک ہے۔

دونوں ذہین طالب علموں نے کہا یہاں حیثیت مقیدہ مختلف ہے۔اس حیثیت سے کہ اس کی ماں ہے، دوسرا کہے کہ اس حیثیت سے کہ اس کی ماں ہے۔ علم حکمت کا مسئلہ ہے لو لا ا لاعتبا را ت لبطلة الحکمة

قادیانی ممبرو! کیا مسیح موعوداور مصلح موعود کے لئے اتنا ہی علم کافی ہے یا اس سے زیادہ چاہیے۔کس قدر غضب ہے اپنی نفسانیت کے ماتحت بدزبانی کریں اور نام رکھیں غیرتِ اسلامی:

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔اگست ۱۹۴۶ء مطابق ۲ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۵ص ۵۔۶)

قادیانی لاہوری اورامرتسری التثلیث حق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

جماعت احمدیہ کی دو پارٹیاں مشہور ہیں،قادیانی اور لاہوری۔ان دونوں جماعتوں میں اخباری چھیڑ چھاڑ کے علاوہ بحث مباحثہ بلکہ مباہلہ کی دعوتیں بھی ہوتی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہتی ہیں۔ چنانچہ آخری مضمون اس خصوص میں مولوی محمد علی امیر جماعت لاہوری کے قلم سے نکلا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

میں جماعت قادیانی کے پیشوا سے مباحثہ کے لئے تیار ہوں۔

دونوں فریق اس بات پر متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب ملہم ربانی اور مسیح موعود تھے۔ اختلاف اس میں ہے کہ نبی تھے، یا نہیں۔

اس مضمون پر تحریری مذاکرہ کرتے ہوئے قریباً تیس سال گذر چکے ہیں۔ نہ مباحثہ ہوتا ہے، نہ فیصلہ۔ اس لئے ہم دونوں فریقوں کو بارہا مشورہ دے چکے ہیں کہ آپ سردست اپنا جھگڑا چھوڑ کر ہماری طرف متوجہ ہوں۔

یعنی دونوں برادر مل کر ہمارے سامنے آئیں اور مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ کے مضمون پر ہم سے بحث کریں۔ ہم اس بارے میں ایک مثال بھی دے چکے ہیں، اسے اب بھی پیش کرتے ہیں:

شیعہ سنی دونوں مباحثے پر تلے بیٹھے ہیں۔ مضمون بحث خلافت شیخین ہے۔ ایک آریہ یا عیسائی آکر کہے تم کس بات پر جھگڑ رہے ہو، پہلے ہمارے ساتھ نبوت محمدیہ پر تو بحث کرلو۔ خلافت تو نبوت کی فرع ہے۔

بتایئے اگر فریقین شیعہ سنی میں کچھ ایمانی غیرت ہو، تو اس غیر مسلم کی طرف توجہ کریں گے یا اپنا جھگڑا مقدم رکھیں گے۔

پس اس مثال کو ملحوظ رکھ کر دونوں فریق ہم سے گفتگو کریں۔ مضمون بحث یہ ہوگا کہ مرزا صاحب متوفی اپنی اس دعا کے مطابق کون تھے؟ صادق یا غیر؟

شرائط مباحثہ وہی ہوں گے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی مناظر کے مابین ۱۸۹۳ء میں تھیں۔

جماعت احمدیہ کی ہر دو اصناف غور کرکے ہمیں جواب دیں کہ یہ سوال معقول ہے یا غیر معقول۔ اگر ایک یا دونوں فریق خاموش رہے تو پبلک کو یہ کہنے کا موقع ملے گا

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۹ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۶ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی علماء سے ایک سوال

مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ سے لکھتے ہیں:
قرآن مجید میں ارشاد ہے

و ما علّمناہ الشّعر و ما ینبغی له ان ھو الا ذکر و قرآن مبین (یس:٦٩)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی (جن کو مرزا قادیانی بھی مجدد مانتے ہیں) اس کے ترجمہ میں ارقام فرماتے ہیں:

نیا موختیم ایں پیغمبر را شعر و لائق نیست او را نیست ایں مگر پند و قرآن آشکارا

اور شاہ رفیع الدین فرماتے ہیں:

اور نہیں سکھایا ہم نے اس نبی کو شعر اور نہیں لائق واسطے اس کے، نہیں وہ مگر نصیحت اور کتاب روشن۔ (فتح الرحمٰن)

اس آیت کا صریح مفاد یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ فن شعر گوئی نہیں سکھایا اور وہ اللہ کے نزدیک حضور ﷺ کے لئے مناسب بھی نہیں۔

یہی وجہ ہے کہ باوجود انتہائی فصاحت و بلاغت کے آپ سے کبھی ایک شعر کہنا بھی ثابت نہیں۔ بلکہ جب کبھی آپ نے کسی شاعر کا شعر پڑھنا بھی چاہا، تو اس طرح پڑھا گیا کہ اس کی شعریت ختم ہوگئی۔

ایک دوسرے موقع پر نبی ﷺ عباس بن مرداس کا ایک شعر پڑھنے لگے جو آپ سے غیر موزوں پڑھا گیا۔ پس حضرت ابوبکرؓ نے عرض کیا

بابی انت و امی یا رسول اللہ ما انت بشاعر و لا راویه و لا ینبغی لك (اے اللہ کے رسول آپ پر میرے ماں باپ قربان ہوں، نہ آپ خود شاعر ہیں، نہ شعر کے راوی، اور نہ آپ کے لئے یہ سزاوار ہے)۔ (درمنثور۔ص ۳۳۴)

ان حقائق کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی طبع

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مبارک کو شعر و شاعری سے بہت زیادہ بعد تھا اور حکمت الٰہی میں وہ حضور کے شایان شان بھی نہ تھا۔

اب ہم اس معیار پر مرزا صاحب قادیانی کو جانچیں تو بالکل فیل پاتے ہیں۔ آپ کا عربی فارسی اردو پنجابی شاعر ہونا آپ کے قصائد و تالیفات سے روشن اور ظاہر ہے۔ حالانکہ مرزا صاحب کا دعوی تھا کہ میں بروز اور عکس محمد، بلکہ عین محمد ہوں۔ مجھے منہاج نبوت پر پرکھو۔ (تریاق القلوب۔ ص۳، ۱۰۱)

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ مرزا صاحب قادیانی کو شعر و شاعری سے کوئی رغبت اور انس نہ ہوتا جیسا کہ حضور نبی ﷺ کو نہ تھا۔ مگر آہ! مرزا صاحب کی شاعری نے ان کو اس دعوی میں بھی ناحق پر ثابت کر دیا۔ ولنعم ما قیل

رسول قادیانی کی رسالت　　بطالت ہے جہالت ہے ضلالت

قادیانی دوست اس کے جواب میں اگر کچھ لکھیں تو مہربانی کر کے الفضل کا وہ پرچہ مجھے بھی ارسال فرمائیں تاکہ تفصیل سے گفتگو ہو کر مسئلہ صاف اور مبرھن ہو جائے۔ و اللہ یھدی من یشاء الی صراط مستقیم

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۶ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۷ ص ۳۔۴)

مرزا صاحب اور فلسفہ

کپتان ڈاکٹر محمد حسن پنشنر سیالکوٹی لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

نیا اور پرانا فلسفہ بالاتفاق اس بات کو محال ثابت کرتا ہے کہ کوئی انسان اپنے اس خاکی جسم کے ساتھ کرہ زمہریر تک پہنچ سکے۔

(ازالہ اوہام طبع اول۔ ص ۴۷ طبع دوم۔ ص ۲۰)

وہی مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

وہ پسر موعود (مبارک احمد) میری صلب میں متحرک ہوا اور اپنے بھائیوں کو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مخاطب کر کے اس نے کہا، میرے تمہارے درمیان ایک دن کا فاصلہ ہے۔ یعنی ایک سال کا۔ میں جلد آؤں گا۔ (انجام آتھم۔ص ۱۸۳)

یہی موعود لڑکا (مبارک احمد) دو دفعہ ماں کے پیٹ میں بولا اور بھائیوں مخاطب کر کے کہا کہ مجھ میں اور تم میں ایک دن کا فاصلہ ہے۔ اس جگہ ایک دن سے مراد دو برس تھے۔ (تریاق القلوب۔طبع اول۔ص ۴۰)

مرزا صاحب قادیانی نے فلسفہ کی آڑ لے کر حضرت عیسیٰ کو آسمان پر نہیں جانے دیا مگر اپنے لڑکے سے نہیں پوچھا میاں تم صلب میں اور ماں کے پیٹ میں کیسے بول رہے ہو کیونکہ یہاں بھی فلسفہ مانع ہے۔

مرزا صاحب حکیم تھے، طب کی کتب پڑھی ہوں گی۔ ان کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ آپ کا لڑکا اگر کوشش بھی کرتا تو بھی ماں کے پیٹ میں بول نہیں سکتا تھا کیونکہ بچہ کے اردگرد پانی سا مادہ ہوتا ہے جو بولنے میں مانع ہوتا ہے۔ جیسے کوئی پانی میں ڈبکی لگا کر بولنے کی کوشش کرے تو بول نہیں سکتا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتب میں ایسے بہت سے متضاد مضامین ہیں۔ اگلی دفعہ انشاء اللہ اس سے بھی عجیب تر متضاد بتایا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۶ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۷ ص ۴)

ابوالکلام اور مرزا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج تک علماء ہندوستان باری باری جماعت مرزائیہ کی زد میں آتے رہے ہیں کبھی منفرداً کبھی مجتمعاً۔ انفرادی صورت تو یہ تھی کہ نام لے لے کر ان کو شرف بخشا جاتا رہا۔ ان میں بفضلہٖ تعالیٰ میرا نمبر اول ہے۔ بقول

سر دوستاں سلامت کہ تو خنجر آزمائی

اجتماعی صورت یہ تھی کہ جب کبھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علماء پر خفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوتے تو ارشاد فرماتے:

او بد ذات فرقہ مولویاں۔(انجام آتھم)

مگر مولانا ابوالکلام آج تک اس شرف سے بے نصیب تھے۔آخران کو بھی خدا نے اس شرف کا کچھ حصہ دیا اب وہ یہ کہنے کے مستحق ہو گئے

مجھ سے میرا ذکر بہتر ہے کہ اس محفل میں ہے

مولانا موصوف کے حق میں خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کو ایک خواب آیا ہے جو ایسا ہی پر معنی ہے جیسے پر معنی ان کے والد ماجد کے الہام ہوا کرتے تھے۔ مثلاً

تخرج الصدور الی القبور بڑے بڑے لوگ سب قبروں میں چلے جائیں گے۔

یہ الہام ایسا صحیح ہے کہ اس کے ماتحت خود مرزا صاحب قادیانی بھی تشریف لے گئے۔اب سنئیے! خلیفہ صاحب کا خواب جو مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

ابوالکلام صاحب آزاد کے متعلق مجھے بتایا کہ قریب عرصہ میں ان کی ذات کے متعلق ایک عظیم الشان واقعہ ہونے والا ہے۔

میں نے اس رؤیا کی تعبیر یہ بتائی تھی کہ انسانی زندگی میں دو ہی واقعات عظیم الشان ہوتے ہیں، یا تو اس کا مر جانا اور یا جس کام میں وہ مشغول ہو اس میں اسے کسی عظیم الشان کا موقع مل جانا۔

پس میں نے کہا تھا کہ یا تو ان کی موت کی طرف اشارہ ہے یا آزاد ہو جانے اور کسی بڑے کام کا موقع پانے کی طرف۔(الفضل ۲۳ جون ۱۹۴۵ء)

ناظرین کیسا صحیح خواب ہے کہ کوئی بھی اس کو جھوٹا نہیں کر سکتا یا کر سکتا کہ ان کی ذات کے متعلق ایک عظیم الشان واقعہ ہونے والا ہے۔خاص کر اس کی تعبیر جو خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) نے کی ہے وہ بہت ہی لطف انگیز ہے۔

خدا جانے یہ لوگ اپنے نبی مرسل کرشن وغیرہ وغیرہ بالقابہ کے اقوال سے ایسے بے خبر کیوں ہو گئے ہیں جیسے برہمن، لحم البقر کے بھاؤ سے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، ازالہ اوہام میں حضرت مسیح کے الہامات اور پیش گوئیوں پر پھبتی اڑاتے ہوئے لکھتے ہیں کہ یہ بھی کوئی الہام ہے کہ زلزلے آئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے، موتیں ہوں گی۔ ایسا تو ہوتا ہی رہتا ہے۔

مسیح کے الہاموں کے حق میں ہوتے رہنا کا لفظ موزوں سمجھا گیا لیکن اگر کوئی خلیفہ قادیان کے رؤیا پر ایسا کہہ دے تو کیوں ناموزوں ہوگا۔ ہم پھر کہتے ہیں کہ مولانا ابوالکلام آزاد کے متعلق جو خواب خلیفہ قادیان نے سنایا ہے مندرجہ ذیل شعر اس سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے جو کسی مرید نے اپنے پیر کے حق میں کہا ہے

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۸ ص ۴)

قادیان میں اونٹوں کی مانگ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان ابھی کل کا واقعہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کتاب اعجاز احمدی میں لکھا تھا کہ مسیح کے آنے کا زمانہ وہ ہے جب اونٹ سواری کرنے سے چھوڑ دیئے جائیں گے۔ جو ابھی تک پورا نہیں ہوا کیونکہ اونٹ ابھی تک اپنے مواقع پر برابر چلتے ہیں۔

لطف یہ ہے کہ قادیانی اخبار الفضل ۵ ستمبر ۱۹۴۶ء میں مرزا صاحب کا صاحب زادہ خود اعلان کرتا ہے کہ:

جن احباب کے پاس عمدہ اونٹیناں یا اونٹ سواری کے کام کے قابل ہوں وہ مہربانی کرکے خاکسار کو بواپسی اطلاع دیں۔ ضرورت ہے۔

خاکسار مرزا بشیر احمد قادیان (الفضل قادیان ۵ ستمبر ۱۹۴۶ء ص ۲)

قادیانی ممبرو! بیٹا اپنے باپ مسیح موعود کے خلاف اعلان کرتا ہے اور تم خاموشی سے سنتے ہو:

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا۔ یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۸ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسیٰ مسیح خدا کا بیٹا مصلوب ہوا؟

یہ (ثنائی مضمون ردّ عیسائیت میں ہے۔ لیکن ۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء کے شمارے میں مولانا کا ایک مضمون رد قادیانیت پر ہے جس میں اس مضمون کا ذکر کیا گیا ہے، اس لئے نقل کیا جاتا ہے۔ بہاء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عام طور پر عیسائی اور دوسرے لوگ یہی بیان کرتے چلے آئے ہیں کہ حضرت مسیح، الوہیت میں خدا کے برابر ہیں۔ چنانچہ مقدس اتھاناسیس کا عقیدہ جو عیسائیوں کی نماز کی کتاب میں درج ہے اس میں یہ الفاظ ہیں:

باپ بیٹے اور روح قدس کی الوہیت ایک ہی ہے۔ جلال برابر عظمت ازلی یکساں جیسا باپ ہے ویسا ہی بیٹا۔ اور ویسا ہی روح قدس ہے۔
باپ غیر مخلوق بیٹا غیر مخلوق اور روح قدس غیر مخلوق۔

اس عقیدے کی بنا پر ہم نے کتاب اسلام اور مسیحیت، میں لکھا تھا کہ بقول مسیحان مسیح جب مصلوب ہوئے، اس وقت بھی چونکہ الوہیت سے متصف تھے اس لئے یہ کہنا بجا ہوگا کہ مسیحیوں کا خدا مصلوب ہو گیا۔

پادری برکت اللہ صاحب نے ہمارے اس کلام پر بڑی سختہ سے نکتہ چینی کی ہے۔ کہیں ہم کو مرزا صاحب قادیانی کا متبع بتایا ہے۔ کہیں ہم کو مرزا صاحب کی طرح جاہل بتایا ہے۔ کہیں ہم کو بے سمجھ کہہ کر جی خوش کیا ہے۔ اس ساری سخت کلامی کے جواب میں ہماری طرف سے یہ شعر نذر ہے:

ہاں تامل دم ناوک فگنی خوب نہیں
میری چھاتی ابھی تیروں سے چھنی خوب نہیں

پادری صاحب لکھتے ہیں:

اتھاناسیس کا عقیدہ ہو یا کسی اور کا یہ سب مسیحی بدعتی جماعتوں کے عقیدے ہیں۔ قرآن شریف نے انہی بدعتیوں کے عقائد مسیحیوں کی طرف لگا دیئے۔ انجیل ان عقاید بدعیہ کی شہادت نہیں دیتی۔ یہ کہہ کر کہ آپ کا صحیح مذہب یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بتاتے ہیں:

میں خدا قادر مطلق باپ پر ایمان رکھتا ہوں ...اور یسوع مسیح پر جو اس کا ابن وحید اور ہمارا خداوند ہے وہ مجسم ہوا، اور انسان بنا۔ مصلوب ہوا۔ مر گیا۔ تیسرے دن جی اٹھا۔ (رسیوں؟ کا عقیدہ اور نکایا کا عقیدہ) ان عقائد ناموں میں باپ اور بیٹے میں تفریق و تمیز کی گئی ہے۔، خدا قادرِ مطلق باپ، مسلوب نہیں ہوا، بلکہ یسوع مسیح جو اس کا ابنِ وحید ہے، مصلوب ہوا،، باپ بیٹا نہیں اور بیٹا باپ نہیں۔ دونوں اقانیم میں امتیاز کیا گیا ہے، اقانیم مخلوط نہیں کئے گئے اور نہ جوہرِ ذات کو تقسیم کیا گیا ہے۔ باپ کا روپ خدا ہے بیٹے کا روپ الگ ہے۔ پس صحیح مسیحی ایمان کے مطابق خدا باپ مصلوب نہیں ہوا۔ بلکہ ابن وحید یسوع مسیح جو انسان بنا وہ مصلوب ہوا۔

(اخوت۔ لاہور اپریل ۱۹۴۶ء)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

پادری صاحب کے اس بیان سے ہم بہت خوش ہوئے اور مکمل خوشی اس وقت ہوگی جب آپ تثلیثی لباس اتار کر فرقہ یونی ٹیرین (موحد مسیحی) میں جلوہ نما ہوں گے۔ مگر جناب جو صحیح مذہب آپ نے بتایا ہے وہ بھی تشریح طلب ہے۔ ہم اگر اسکی تشریح کریں آپ پھر معترض ہوں گے۔ اس لئے کہ آپ کے مندرجہ بالا کلام میں جو یہ الفاظ ہیں کہ ابنِ وحید مصلوب ہوا، اس کی تشریح کیا ہے۔ یعنی وہ ابنِ وحید اپنے اندر الوہیت کا کچھ حصہ رکھتا تھا یا نہیں۔ یا محض بشر تھا۔ اگر محض بشر تھا تو وہ بشر کفارہ کیسے ہوا۔ کیونکہ محض بشرہ کفارہ نہیں ہوسکتا۔ اگر الوہیت سے متصف تھا تو وہی سوال وارد ہوگا کہ عیسائیوں کا مسیح جو الوہیت سے موصوف تھا مصلوب ہوا۔ اگر واقعی یہی ہے تو اس میں کیا شک رہا کہ مسیحیوں کا خدا مصلوب ہوگیا۔

باقی رہا آپ کا یہ کہنا کہ قرآن کو غلطی لگی ہے ایسا نہیں ہے۔ دراصل آپ کو غلطی لگی ہے کیونکہ قرآن مجید نے مسیحی مذہب کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ ایک صحیح دوسرا غیر صحیح۔ غیر صحیح تو یہ بتایا ہے:

لقد کفر الذین قالوا انّ اللہ ھو المسیح ابن مریم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح یہ بتایا ہے

و قال المسیح یا بنی اسرائیل اعبدوا اللہ ربی و ربکم

(المائدۃ:۷۲)

پچھلی آیت میں پہلے عقیدے کو غلط بلکہ کفر قرار دیا جس کو آپ بدعی عقیدہ کہتے ہیں۔ اس میں قرآن مجید کی کیا غلطی ہے؟ حقیقت میں غلطی آپ کی ہے جو قرآن مجید کی تعلیم کو سمجھے نہیں۔ جس پر یہ کہنا بجا ہے:

چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطا است
سخن شناس نہ ای دلبرا خطا این است

ہم خوش ہیں کہ آپ نے مقدس اتھانا سیس بزرگوں کو بدعتی اور ان کے عقاید کو بدعت قرار دیا ہے۔ یہ دراصل آپ نے قرآن مجید کی خدمت کی ہے۔ اس پر ایک شعر آپ کی نذر کرتا ہوں:

شادم کہ از رقیباں دامن کشاں گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد رفتہ باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۸ ص ۳-۴)

قادیانی اور آتھم کا مناظرہ ۱۸۹۳ء

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس مناظرہ کا بیان سلسلہ وار اخبار الفضل قادیان میں چھپا ہے جس کے راوی شیخ نور احمد مالک ریاض ہند پریس امرتسر بتائے گئے ہیں۔

اس میں جو غلط بیانیاں کی گئی ہیں ہمیں ان کا کوئی گلہ نہیں ہے کیونکہ قادیانی مسلک میں یہی ہے کہ سب سے پہلے علماء اسلام کی خوب توہین کرلیا کرتے ہیں۔ حالی مرحوم کا یہ شعر انہی کے حق میں صادق آتا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوروں کی برائی ہی پہ ہے فخر وہاں
خوبی کوئی باقی نہیں جس امت میں

علماء کو کوسنا اور اپنی بڑائی کرنا اور یہ جتانا کہ اسلام اور دین کے خدمت گار صرف ہم ہی ہیں، انہی کا خاصہ ہے حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا صاحب اور ان کے حواریوں کی تصنیفات میں سے مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت کو الگ کر دیا جائے تو باقی کاغذوں کے چند پتنگ بھی نہیں بن سکتے۔

اخبار اہل حدیث امرتسر ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء میں ہم نے بہر دوصنف جماعت مرزائیہ کو دعوت مباحثہ دے کر عار دلائی کہ تم دونوں مرزا کی نبوت پر جھگڑتے ہو۔ ہمارا اختلاف تو ان کے اصل دعوی سے ہے کہ وہ اپنے دعوی الہام میں سچے نہیں ہیں۔ اس لئے تم دونوں جماعتوں کا فرض ہے کہ آخری فیصلہ والے اشتہار پر ہم سے مباحثہ کر لو جیسا کہ پہلے لدھیانہ میں ہو چکا ہے۔

اگر تم اس میں کامیاب ہو گئے تو ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کبھی اس مضمون کا ذکر نہیں کریں گے۔

آج تک دونوں پارٹیوں کے اخبار ایسے خاموش ہیں کان لم یسمعھا۔ گویا سنا ہی نہیں۔ اسی طرح آج ہم دوسرا نوٹس دیتے ہیں کہ

> کہ دونوں جماعتیں اس مضمون پر مباحثہ کر لیں کہ مرزا صاحب اور ان کی ذریت نے مسلمانوں سے جتنا روپیہ وصول کیا ہے اس کا قریباً سارا حصہ اپنی شخصیت منوانے پر خرچ کیا ہے۔ خالص اسلام کی خدمت نہیں کی۔ اس کا ثبوت ہمارے ذمہ ہوگا۔

خیر یہ تو جملہ معترضہ تھا، اصل مضمون یہ ہے کہ مرزا صاحب اور ڈپٹی آتھم کا مباحثہ جو ۱۸۹۳ء میں امرتسر میں ہوا تھا ہمارا دیکھا ہوا ہے۔ اس میں جو واقعات اور نتائج رونما ہوئے تھے ان پر نظر کر کے ہمیں گمان تھا کہ اتباع مرزا اس مباحثے کا کبھی نام بھی نہ لیں گے۔ مگر واہ رے جرأت! اس کو بھی بطور فخر بیان کیا جاتا ہے۔ مباحثہ دراصل الوہیت مسیح پر تھا جو بالکل آسان اور واضح ہے جس کو قرآن مجید نے معقولی دلائل کے ساتھ رد کیا ہوا ہے جس کے برابر کوئی نہیں کر سکتا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کے اس مباحثے کو مرزائی جماعت چاہے کتنا ہی آسمان پر چڑھائے اور علماء کی خدمت کو لوگوں کی نظروں سے گرائے اور انا و لا غیری کا نقارہ بجائے لیکن جن لوگوں کو ہندوستان کے علماء اسلام کی تاریخ معلوم ہے وہ کبھی ان کی خدمات بھول نہیں سکتے۔ سب سے پہلے عیسائی پادری فنڈر انگریز ہندوستان میں آیا۔ اور اس نے اپنی علمی استعداد کی وجہ سے علماء اور عوام میں کافی شہرت پیدا کر لی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب بائیبل کا اردو ترجمہ ابھی نہیں ہوا تھا اور علماء انگریزی سے ناواقف تھے۔ ایسی حالت میں مولوی رحمت اللہ کیرانوی ضلع مظفر نگر رحمۃ اللہ علیہ کھڑے ہو گئے۔ اور ڈاکٹر وزیر خان ان کے ساتھ ملے۔ جو انگریزی سے اردو میں ترجمہ کر کے مولوی صاحب کو بتاتے اور مولوی صاحب مناظرہ میں ان سے کام لیتے۔ کتاب اعجاز عیسوی اس زمانہ کی تصنیف موجود ہے۔ یہاں تک کہ پادری فنڈر ہندوستان سے نکل بھاگا۔ مولوی رحمت اللہ صاحب کے بعد حافظ ولی اللہ صاحب لاہوری خدا سے توفیق پا کر اس کام (ردعیسائیت) کے لئے تیار ہوئے۔ آپ نابینا تھے مگر حافظہ کمال تھا۔ سب کچھ زبان سے بولتے تھے۔ میاں عبدالعزیز صاحب بیرسٹر لاہور کے والد مولوی الٰہی بخش بڑے متقی پرہیزگار بزرگ تھے۔ وہ حافظ صاحب ہی کے شاگرد تھے۔ اسی طرح دہلی میں مولوی عبدالمجید صاحب مالک انصاری پریس اور ابونصر وغیرہ بھی عیسائیوں کے مدمقابل ہوئے۔ بایں ہمہ قادیانی تحریروں میں جب ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت مرزا صاحب سے پہلے اسلام کا کوئی خادم (بمقابلہ عیسائیت) نظر نہیں آتا تھا۔ جو کچھ خدمت کی ہے وہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے کی ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے اور ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے:

آنچہ مے شنوم بہ بیداریست یارب یا بخواب

خیر اب ہم اصل مضمون پر آتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کا یہ مناظرہ اور اس کیا نتیجہ کیا ہوا ہم اپنے لفظوں میں نہیں بلکہ مرزا صاحب قادیانی ہی کے الفاظ میں پیش کرتے ہیں۔

مرزا غلام احمد صاحب نے مباحثہ کے خاتمہ پر آتھم عیسائی مناظر کے حق میں ایک پیش گوئی کی تھی جس کے الفاظ یہ تھے:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آج رات میں نے جو تضرع اور عاجزی سے دعا کی تو خدا نے مجھے یہ نشان بشارت کے طور پر دیا کہ فریق انسان (مسیح) کو خدا بنا تا ہے وہ آج سے ۱۵ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا بشرطیکہ حق کی طرف رجوع نہ کرے۔

یہ تو مباحثہ کا نتیجہ ہوا۔اب مباحثہ کی اصل حقیقت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ میں سنیئے:

میں حیران تھا اس بحث کے لئے مجھے کیوں آنے کا اتفاق پڑا معمولی بحثیں تو اور لوگ بھی کرتے ہیں۔اب یہ حقیقت کھلی کہ اس نشان کیلئے وقت تھا،

یہ ہے مرزا صاحب قادیانی کا اعتراف کہ مباحثہ اپنی کیفیت میں معمولی تھا اور معمولی لوگ ایسا کیا کرتے ہیں ہاں مزیت اس میں یہ تھی کہ خدا نے مرزا صاحب کو الہام کیا تھا کہ آتھم جو مسیح کی الوہیت پر بحث کرتا ہے اگر وہ حق کی طرف رجوع نہ کرے یعنی توحید خالص کا قائل نہ ہو جائے تو ۱۵ مہینوں میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا۔

اس کا نتیجہ بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ہی کے الفاظ میں ہم پیش کرتے ہیں۔آپ لکھتے ہیں:

آتھم ۱۵ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت ہاویہ میں نہ پڑے تو میں ہر سزا اٹھانے کیلئے تیار ہوں مجھے ذلیل کیا جائے روسیاہ کیا جائے میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے مجھے پھانسی دیا جائے۔وغیرہ

پھر اسی مضمون کو حلفیہ بیان کیا ہے کہ

میں اللہ جل شانہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ وہ ضرور ایسا ہی کرے گا زمین آسمان ٹل جائیں مگر اس کی باتیں نہ ٹلیں گی (کتاب جنگ مقدس)

اب قابل غور بات یہ کہ آتھم عیسائی مناظر ۱۵ مہینوں میں مر گیا تھا؟ نہیں ہرگز نہیں۔ثبوت اس کا ہے یہ پیش گوئی آتھم کی موت کے لئے ۵ جون ۱۸۹۳ء کو مرزا صاحب قادیانی نے شائع کی جس کی میعاد ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء کو ختم ہوگئی۔اور آتھم کی موت ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک ہونی تھی اور وہ ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو مرا چنانچہ مرزا صاحب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انجام آتھم کے شروع میں لکھتے ہیں:

مسٹر عبد اللہ آتھم ۲۷ جولائی ۱۸۹۶ء کو بمقام فیروز پور فوت ہو گئے ہیں۔

یعنی آتھم کی میعاد مقررہ ۱۵ مہینے تھی اور وہ پندرہ ماہ کی میعاد پوری کر کے بائیس مہینے زائد زندہ رہ رہے۔ گویا انہوں نے اصل رقم سے سود زیادہ لیا۔ اس لئے اسکا نتیجہ جو مرزا صاحب قادیانی نے خود ہی بتایا تھا افسوس کہ وہ کسی عالم یا پادری کے اختیار میں نہ تھا، ورنہ ضرور عمل کیا جاتا وہ نتیجہ یہ ہے

آتھم ۱۵ ماہ کے عرصہ میں نہ مرے تو مجھے ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے، میرے گلے میں رسہ ڈال دیا جائے، مجھ کو پھانسی دیا جائے۔ وغیرہ

قادیانی اور لاہوری ممبرو! سچ بتانا اگر خلافت راشدہ کا زمانہ ہوتا تو مرزا صاحب قادیانی کی اس تجویز پر عمل ہوتا یا نہ۔ مگر آج جو اس پر عمل نہیں ہوا اس کی وجہ مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم نے اس شعر میں بتائی ہے

ہے سولی اور پھانسی کار سرکار
رعایا کا نہیں یہ کام مرزا

ناظرین! یہ ہے وہ تاریخی مناظرہ جو مرزا غلام احمد صاحب نے ساری عمر میں کیا تھا جس کی وجہ سے چھٹی ستمبر کو جو واقعات امرتسر میں پیش آئے اس زمانہ کے اشتہارات بصورت نظم ونثر ہماری کتاب الہامات مرزا میں ملاحظہ ہوں۔

اس سے عجیب تر:

ڈپٹی عبد اللہ آتھم نے میعاد مقررہ سے بائیس مہینے زیادہ پائے مگر امرتسری شیر پنجاب نے آج تک ۳۸ سال زیادہ پالئے اور ابھی خدا جانے کتنے باقی ہیں جس کے حق میں مرزا صاحب قادیانی نے پیش گوئی کی تھی کہ چونکہ وہ جھوٹا ہے مجھ سے پہلے مرے گا۔ نتیجہ کیا ہوا؟ یہی نا:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ ستمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۳۰ شوال ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۳۹ ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معیار صداقت اور مامورین

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے ایک مضمون پیغام صلح لاہور میں نکلا ہے جو واقعی اس قابل ہے کہ اس پر توجہ کی جائے۔ پیغام صلح کے مضمون نگار نے اگر یہ مضمون سرسری طور پر نہیں بلکہ تحقیقی طور پر لکھا ہے، تو ہمیں بھی اسی کو مرکز بحث بنانا چاہیے کہ مامورین کی شناخت کن دلائل سے ہونی چاہیے ۔قابل مضمون نگار نے بڑی خوبی سے اظہار کیا ہے کہ:

> مرزا صاحب نے اپنی ماموریت اور ملہمیت کا ثبوت یہ دیا ہے کہ مخالفوں کو دلائل سے مغلوب کیا اور آسمانی نشانوں سے غالب آئے۔

واقعی بات یہ ہے کہ اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ دونوں وصف تھے کہ اپنی ماموریت کے مخالفوں پر وہ غالب آئے ہیں اور آسمانی نشان دکھائے ہیں تو ہم خدالگتی کہیں گے آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین

لیکن اگر وہ دونوں باتوں میں ناکام (فیل) ثابت ہوں تو میں یہ کہنے کا حق رکھتا ہوں کہ پیغام صلح کا مضمون نگار اور اس کا سٹاف اور اس کی ساری جماعت مرزا صاحب قادیانی کو چھوڑ کر خالص اسلام کی خدمت کریں۔

مرزا غلام احمد صاحب کے دلائل قاہرہ کا نمونہ بصورت علم مناظرہ اور علم کلام ہم اپنی کتاب ناقابل مصنف مرزا میں دکھا چکے ہیں۔ باقی رہے ان کے آسمانی نشان، سوحسب بیان شہادۃ القرآن مصنفہ مرزا صاحب تین نشان بہت مشہور ہیں جن کو انہوں نے خود ہی تین قوموں پر تقسیم کیا ہوا ہے۔

۱۔نکاح آسمانی مسلمانوں کے لئے۔

۲۔ پنڈت لیکھ رام والی پیش گوئی ہندوؤں کے لئے۔

۳۔ڈپٹی عبداللہ آتھم والی پیش گوئی عیسائیوں کے لئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان تینوں آسمانی نشانوں کا جو حشر ہوا وہ کسی سے مخفی نہیں۔ سچ تو یہ ہے کہ اتباع مرزا اگر صداقت اور دیانت کی روشنی میں ان نشانوں کو دیکھتے تو آج قادیانی تحریک کا خاتمہ ہوگیا ہوتا۔ لیکن افسوس ہے کہ جس طرح ہاتھی کے دانت دکھانے کے اور، کھانے کے اور ہوتے ہیں اسی طرح مرزا صاحب کے اتباع میں بھی دو وصف ہیں جن کو ضد اور تعصب کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ دو وصف ایسے ہیں کہ انسان کو ہدایت کی طرف آنے میں بڑی رکاوٹ پیدا کرتے ہیں۔

ہم پہلے اس پیش گوئی کو لیتے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی نے مسلمانوں کے حصہ میں دی ہے۔ وہ ہے ایک محترمہ خاتون کا مرزا صاحب کے نکاح میں آنا۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ خاتون موصوفہ ابھی تک زندہ ہے، لیکن عرصہ ہوا مرزا صاحب چل بسے۔ اس کے متعلق اتباع مرزا نے جس قدر بور کے لڈو اور ہوائی قلعے بنائے ہیں وہ ساری پبلک کو معلوم ہیں۔ ان سب کا جواب ایک ہی ہے جو خود مرزا صاحب قادیانی نے بزبان رسالت محمدیہ ﷺ لکھا ہے ضمیمہ انجام آتھم میں آپ لکھتے ہیں کہ

> اس نکاح کی تصدیق رسول اللہ ﷺ نے بھی فرمائی ہوئی ہے جہاں ارشاد ہے مسیح موعود شادی کرے گا، اس شادی سے میری یہی شادی مراد ہے جس کا انعقاد مرزا احمد بیگ کی بیٹی (محترمہ محمدی بیگم) سے مقدر ہے اور اس سے اولاد پیدا ہونے کا بھی ذکر اس حدیث میں آیا ہے۔

اس پیش گوئی کا جو کچھ نتیجہ ہوا وہ سب جانتے ہیں نہ مرزا صاحب کی شادی ہوئی (اس خاتون سے) اور نہ اولاد اس سے پیدا ہوئی جس پر یہ شعر صادق آیا

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ کا انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

دوسری پیش گوئی عیسائیوں کے متعلق ہے یعنی ڈپٹی آتھم عیسائی مناظر کا ۱۵ ماہ میں (۶ جون ۱۸۹۳ء سے ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تک) مر کر جہنم میں پڑ جانا۔ سو اس کی تفصیل گذشتہ پرچہ اہل حدیث امرتسر میں ہو چکی ہے۔

تیسری پیش گوئی پنڈت لیکھ رام کے متعلق ہے جو ہندوؤں کی قسمت میں دی گئی ہے۔ خدا معلوم ہندو اس کو کس نظر سے دیکھتے ہیں۔ ہم نے اس کو بھی صریح بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصرح طور پر غلط پایا ہے جس کا مفصل ذکر ہمارے رسالہ: پنڈت لیکھ رام اور مرزا، میں درج ہے۔

ان تین پیش گوئیوں کا حشر تو وہ ہوا جو اوپر مذکور ہے، چوتھی پیش گوئی بھی ان کے ساتھ ملا لیجئے جس کا عنوان ہے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔

اس آخری فیصلے والے اشتہار میں جو کچھ مرقوم ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ میری تکذیب کی وجہ سے مجھ سے پہلے مرے گا۔

کیا ایسا ہوا؟ اس کا جواب الفضل اور پیغام صلح کو دینا چاہیے۔ بہتر ہو کہ وہ جواب دینے سے پہلے خلیفہ قادیان (محمود) اور امیر جماعت لاہور کو بھی دکھا دیا جائے۔

نوٹ؛ ہم نے اس پیش گوئی کے متعلق ۶ ستمبر ۱۹۴۶ء کے اہل حدیث میں فریقین (قادیانی اور لاہوری) کو نوٹس دیا تھا کہ وہ اس مضمون پر ہم سے بحث کر کے کوئی قطعی فیصلہ کرلیں۔ مگر ان کی طرف سے کوئی جواب آج تک اثبات میں نہیں آیا۔ ہمارا خیال ہے کہ آریہ لوگ نیوگ پر مباحثہ کر سکتے ہیں عیسائی تثلیث پر مباحثہ کر سکتے ہیں مگر جماعت مرزائیہ کا کوئی فرد چاہے کتنا ہی قابل ہو بلکہ قابل ترین ہو مضمون آخری فیصلہ پر مجھ سے مباحثہ نہیں کرسکتا

نہ خنجر اٹھے کا نہ تلوار ان سے
یہ بازو مرے آزمائے ہوئے ہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۷ ذی قعد ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۰ ص ۴۔۵)

قادیانی مسیح کا عمل

اور خلیفہ قادیانی کی تعلیم بحق موسیٰ و عیسیٰؑ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کرام خوب واقف ہوں گے کہ قادیانی علم کلام اور علم مناظرہ پرانے طریق پر مبنی نہیں ہے، بلکہ ان کا اصول ہی یہ ہے کہ جو جی میں آیا کہہ دیا بقول استاد:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

چنانچہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کا قول ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۰۔ اگست ۱۹۴۶ء میں نقل کیا ہے کہ

جب بھی کوئی رسول کریم ﷺ کی عزت پر حملہ کرے گا تو ہم سو دفعہ ان کے موسیٰ وعیسیٰ کی عزت پر حملہ کریں گے۔ (الفضل ۱۴۔ اگست ۱۹۴۶ء)

یہ قول نقل کر کے ہم نے اعتراض کیا تھا کہ ایسا کہنا تعلیم قرآن شریف کے خلاف ہے۔ مگر خلیفہ قادیان آخر اپنے باپ کا بیٹا اور ان کا جانشین ہے، پھر ان کی روش پر کیوں نہ چلے۔ مگر واقعہ یہ ہے کہ بیٹا باپ سے کم درجہ ہی رہا کیونکہ بیٹے نے عیسائیوں کی تلخ کلامی کے جواب میں لب کشائی کی اجازت دی ہے لیکن باپ نے تو مخالف کی طرف سے تلخ کلامی کے بغیر خود ہی تلخی کا استعمال پہلے ہی فرما دیا۔ چنانچہ آپ بلا کسی وجہ کے لکھتے ہیں کہ:

مسیح کا چال چلن کیا تھا؟ ایک کھاؤ پیؤ، شرابی، نہ زاہد، نہ عابد، نہ حق کا پرستار، خود بین، خدائی کا دعویٰ کرنے والا۔ (مکتوبات احمدیہ۔ ج ۳ ص ۲۳۔۲۴)

ناظرین کرام! اس سے بڑھ کر سنئیے۔ قادیانی مرزا جی کی ایسی بدکلامی (بحق مسیح) پر جب اعتراض ہوتا تھا تو آپ کہہ دیتے تھے کہ ہم عیسائیوں کے یسوع کو برا کہتے ہیں اور یسوع اسلامی نام نہیں ہے اس کا جواب خود انہی کے کلام سے حاصل ہوتا ہے جو یہ ہے کہ:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ (کشتی نوح۔ ص ۶۵)

غور فرمائیے یہ تین لفظ خاص اسلامی اصطلاح کے ہیں، حضرت، عیسیٰ، علیہ السلام، یہ تینوں لفظ صاف بتا رہے ہیں کہ قادیانی علم کلام میں جہاں کہیں بقول خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد)، حضرت مسیح کے حق میں بدگوئی کی جائے گی وہاں اسی اسلامی اصطلاح کا عیسیٰ علیہ السلام مراد ہوگا۔

ہمارے جواب میں الفضل کے کسی نامہ نے لکھا ہے کہ تم نے خود اہل حدیث کے بعض پرچوں میں عیسائیوں کے مسیح اور اسلامی مسیح کو جدا جدا بتایا ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کہتا ہوں کہ یہ ٹھیک ہے مگر وہ تفریق فریق ثانی کے تصور پر مبنی ہے جیسے کسی عارف باللہ کا شعر ہے

أ ربّ واحد ام الف ربٍ
ادین اذا تقاسمت الامور

اس کی تائید حضرت یوسفؑ کے کلام سے بھی ہوتی ہے جہاں فرمایا ہے:

أأ ر با ب متفر قون خیر ام اللہ الوا حد القھا ر (یوسف:۳۹)

اس قسم کی تفریق اور مقابلہ تصوری ہوتا ہے تصدیقی نہیں اس کا ثبوت یہ ہے کہ دونوں کلام شعر اور آیت استفہامی شکل میں ہیں جو جملہ انشائیہ ہے خبر یہ نہیں ہے مگر قادیانی مسیح اور خلیفہ قادیانی کے کلام میں خبر یہ جملے ہیں اور ان میں فرق سمجھنا ان لوگوں کی سمجھ سے بعید ہے جن کا قول اپنے مصنوع متبوعین کے حق میں یہ ہو

ما مریداں رو بسوئے کعبہ چوں آریم چوں
رو بسوئے خانہ خمار دارد پیر ما

علاوہ اس کے یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر کسی مسلمان سے ایسا فعل سرزد ہو گیا ہو کہ اس نے مسیح قرآنی اور مسیح انجیلی میں فرق کیا ہو تو مسیح موعود اور مصلح موعود کا فرض یہ ہونا چاہیے تھا کہ اس کی اصلاح کرتے نہ یہ کہ خود مرتکب ہوتے اور اس ارتکاب جرم کی سند یہ پیش کرتے

نہ تنہا من دریں مے خانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۴ ذی قعد ۱۳۶۵ھ جلد ۴۴ نمبر ۴۰ ص ۵)

مکالمہ احمدیہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اور لاہوری اخباروں میں کبھی کبھی مکالمے کے طور یا یوں کہیے کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھیڑ خانی کے طور پر یا با لفاظ دیگر تضیع اوقات کے لئے یا اپنے اپنے حلقہ اثر کو قابو میں رکھنے کے لئے مباہلہ اور مباحثہ کے مضامین نکلتے رہتے ہیں جن کی مثال ہماری نظر میں بنیوں کی لڑائی کی سی ہوتی ہے گذشتہ دنوں میں ہم نے کئی دفعہ دونوں جماعتوں کو مشورہ دیا تھا کہ آپس کی تو تو میں میں چھوڑ کر اور یہ بھی چھوڑ کر کہ مرزا صاحب نبی تھے یا مجدد تھے اور انہوں نے نبوت کی تعریف قائم رکھی یا بدل دی ان سب باتوں کو چھوڑ کر صرف آخری فیصلے پر ہم سے گفتگو کر لو۔

آج بھی ہم ایک مضمون الفضل سے نقل کرتے ہیں جو اس ہمارے اس دعوی کا ثبوت ہے کہ ان کی تو تو میں میں بنیوں کی سی ہے جو بالمقابل دکانوں پر بیٹھے ہوئے تو ایسا تو ایسا کہہ کر جی خوش کر لیتے ہیں ناظرین الفضل کا مضمون ملاحظہ فرمائیں ۔الفضل لکھتا ہے:

مولوی محمد علی صاحب کا عجیب طریق:

جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت غیر مبایعین نے کچھ عرصہ سے یہ طریق اختیار کر رکھا ہے کہ وہ حضرت امیر المومنین (مرزا محمود) کو مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دے دیتے ہیں اور جب جماعت کے کسی فرد کی طرف سے اس چیلنج کی حقیقت واضح کی جاتی ہے اور اس کا محض ڈھونگ ہونا ثابت کر دیا جاتا ہے یا حضرت امیر المومنین (مرزا محمود) کی طرف سے مناظرہ اور مباہلہ پر آمادگی ظاہر کر دی جاتی ہے تو پھر مولوی صاحب موصوف ایک عرصہ کے لئے خاموش ہو جاتے ہیں پھر جب ان کے چیلنج پر ایک لمبا عرصہ گذر جاتا ہے اور وہ سمجھ لیتے ہیں کہ ہماری طرف سے جو جواب اس چیلنج کا دیا جا چکا ہے اس کی یاد لوگوں کے دلوں سے محو ہو چکی ہو گی ،تو پھر مناظرہ اور مباہلہ کا چیلنج دے دیتے ہیں۔ ان کے اس طریق سے یہ حقیقت واضح ہے کہ مولوی صاحب موصوف تہ دل سے مناظرہ کرنا چاہتے ہیں اور نہ مباہلہ۔ ہاں وہ اپنے اس چیلنج سے اپنے رفقاء اور عام پبلک کو یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ وہ تو حضرت خلیفۃ المسیح سے مناظرہ کے علاوہ مباہلہ کے لئے بھی تیار ہیں مگر حضرت خلیفہ ثانی ان کے مقابلہ میں کسی بات کے لئے آمادہ نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب موصوف کا یہ طریق رہا ہے کہ وہ کسی اصولی بات پر فیصلہ کن مناظرہ اور مباہلہ کے لئے کبھی تیار نہیں ہوئے بلکہ وہ بعض جزوی امور پر یا ایسے امور پر جو ان کے خود تراشیدہ نتائج ہوتے ہیں اور جنہیں وہ دوسروں کے عقاید ظاہر کرتے ہیں مناظرہ اور مباہلہ کی دعوت دیتے ہیں وہ سمجھتے ہیں کہ میری ان خود تراشیدہ باتوں پر یا غیر اہم جزوی امور پر تو مناظرہ اور مباہلہ کرنے کے لئے دوسرا فریق تیار نہیں ہوگا اسلئے اپنے ہم نواؤں اور رفقاء اور عام لوگوں میں میری بات بنی رہے گی اور وہ سمجھیں گے کہ مولوی صاحب بڑے دل گردہ کے مالک ہیں کہ جماعت احمدیہ کے امام سے مناظرہ کے علاوہ مباہلہ کے لئے بھی تیار رہتے ہیں مگر اصل حقیقت یہ ہے کہ مناظرہ ومباہلہ کے ایسے چیلنج محض مولوی صاحب موصوف کا ایک ڈھنگ ہوتے ہیں جن کے ذریعہ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کے کمزور عقاید پر پردہ پڑا رہے گا۔ (الفضل قادیان یکم اکتوبر ۱۹۴۶ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں:

ہم اپنے ما فی الضمیر کو پھر ظاہر کرتے ہیں اور فریقین (قادیانی ولاہوری) کو نصیحت کرتے ہیں کہ اپنے وقت کی قدر و قیمت کا احساس کریں اور الا ھم فالا ھم کے اصول پر نظر رکھتے ہوئے مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلے پر ہم سے گفتگو کریں۔ جس کا نتیجہ اگر ان کے حق میں نکلے تو ہم ان کے ساتھ ہو جائیں گے۔ اگر ہمارے حق میں نکلے تو وہ ہمارے ساتھ ہو جائیں یہ مباحثہ علماء و شرفاء کی مجلس میں ہو گا جس طرح مرزا صاحب قادیانی اور ڈپٹی آتھم کے درمیان ہوا تھا۔ مزیت یہ ہوگی کہ فیصلے کے لئے ہائی کورٹ کا کوئی جج یا کم از کم سیشن جج مقرر کیا جائے گا

احمدی دوستو!

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۱ ذی قعد ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۱۴ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکالمہ احمدیہ بابت مباحثہ باہمی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ دراز سے مرزا محمود احمد قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری کے درمیان مباحثہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔ مندرجہ ذیل مضمون بھی اس تیاری کا ایک نمونہ ہے ناظرین غور سے پڑھیں چنانچہ الفضل میں لکھا ہے:

جناب مولوی محمد علی صاحب ایم اے۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کل ایک دوست نے مجھے آپ کا وہ اشتہار بھجوایا جس میں آپ نے ہمارے امام ہمام ((مرزا محمود احمد) خلیفہ قادیان) سے مباحثہ اور مباہلہ کرنے کی تیاری کا اعلان کیا ہے میں نے اس اشتہار کو ایک سے زیادہ مرتبہ پڑھا ہے مگر افسوس کہ ہر مرتبہ ہی وہ زیادہ افسوس ناک ثابت ہوا۔

میں جناب کو اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس کے قبضہ میں ہر جان ہے کہ آپ مجھے مطلع فرمائیں کہ آیا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کے مندرجہ ذیل اعلان آپ کی نظر سے نہیں گذرے۔

الف۔ میں نے مولوی ابو العطاء صاحب سے کہا تھا کہ میں مسئلہ نبوت میں مولوی محمد علی صاحب سے خود مباحثہ خود مباحثہ کرنے کو تیار ہوں آپ ان سے شرائط طے کرلیں۔ سو معقول شرائط جن میں کوئی لغویت اور کھیل کا پہلو نہ ہو جب بھی طے ہو جائیں تو مجھے مولوی صاحب سے ماحثہ کرنے میں کوئی عذر نہیں۔ الا ان یشاء اللہ ۔ الفضل قادیان ۲۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

ب۔ جہاں تک اختلافی مسائل کا تعلق ہے میں مولوی محمد علی صاحب سے تحریری بحث اول انکار مسیح موعود، دوم نبوت مسیح موعود، سوم مسئلہ خلافت کے متعلق کرسکتا ہوں۔ (فرقان بابت اپریل ۱۹۴۳ء)

ج۔ اگر صرف پانچ پرچوں کی بحث ہے تو مجھے پانچ پرچے منظور ہیں تین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مدعی کے دو مدعا علیہ کے۔ مرزا محمود۔ (فرقان جون ۱۹۴۳ء ص ۳)

جناب مولوی صاحب! یہ ہر سہ تحریرات ہمارے امام ہمام (مرزا محمود) کے دست مبارک کی ہیں اور سلسلہ کے اخبارات میں شائع ہو چکی ہیں آپ اللہ تعالیٰ سے ڈر کر بتلائیں کہ جب آپ ان کو پڑھ چکے ہیں تو پھر یہ اعلان کس طرح فرماتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ (مرزا محمود احمد) مجھے جواب نہیں دیتے۔ یا مسئلہ نبوت کے متعلق مجھ سے بحث پر آمادہ نہیں۔

(الفضل قادیان ۱۲۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء ص ۵)

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ اتنی تیاریوں کے باوجود مباحثہ کیوں نہیں ہوتا غالبًا دونوں فریق کسی مصلحت سے پیش نہیں ہوتے ہوں گے۔ وہ جانیں اور ان کا کام۔ لیکن ہم تو ہر وقت تیار ہیں اور اس تیاری کا اعلان ہم نے بارہا کیا ہے کہ دونوں فریق مل کر یا صرف قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) سامنے آکر آخری فیصلہ پر ہم سے گفتگو کر لیں۔ مباحثہ کا طریق اور شرائط وہی ہوں گی جو مرزا غلام احمد صاحب اور ڈپٹی عبداللہ آتھم عیسائی کے درمیان تھیں۔ یا مرزا محمود احمد نے (حال ہی میں) مولوی محمد علی صاحب (لاہور) کو لکھی ہیں۔ مباحثہ کا فیصلہ کرانا ہو ہائی کورٹ کا کوئی جج یا سیشن جج ہونا چاہیے۔

قادیانی اور لاہوری ممبرو! تم دونوں کے مباحثے کا نتیجہ مرزا غلام احمد صاحب کے حق میں نبوت کا ثبوت ہو گا یا نہ ہو گا، جو کہ فائدہ کے لحاظ سے اتنا مفید نہیں جتنا ہمارے ساتھ تمہارا مباحثہ۔ مرزا صاحب قادیانی یا تو سرے سے ہمیشہ کے لئے کاذب ثابت ہو جائیں گے یا ہمیشہ کے لئے مقبول ہوں گے۔ اس لئے مرزا محمود احمد اور مولوی محمد علی لاہوری کو چاہیے کہ اس اہم کام پر توجہ کریں جس طرح شیعہ سنی کا مباحثہ نبوت محمدیہ پر اتنا اثر نہیں ڈال سکتا جتنا آریہ اور مسلمان کا، اسی طرح تم دونوں کا مباحثہ چنداں ضروری نہیں۔

ضروری یہ ہے کہ تم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دامن کو آلودگی سے پاک کرو اور بقول سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی جو لاکھوں انسانوں کے لئے پتھر کی طرح رکاوٹ بن رہا ہے اس کا اٹھانا تمہارا اولین فرض ہے۔ اور اگر تم نے اس خاموشی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں وقت گذار دیا تو قیامت کو کیا جواب دو گے جس کا ذکر مرزا غالب مرحوم نے اس شعر میں کیا ہے

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۸ ذی قعد ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۳ ص ۴،۵)

ننگل شاہو میں مباحثہ

ہمارے قریب موضع ننگل شاہو میں مسئلہ حیات مسیح پر ۱۳۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء کو مباحثہ ہوا۔ مرزائی مناظر مولوی اللہ دتہ جالندھری اور مسلمانوں کی طرف سے حافظ شریف سیالکوٹی تھے۔ بحمد اللہ اس کا اثر یہ ہوا کہ جو لوگ اس بحث کے محرک تھے اور کچھ تذبذب سے تھے ان کے قلوب کو تسکین اور تشفی ہوگئی اور بعد اختتام مباحثہ انہوں نے قادیانی مناظر کے سامنے عقیدہ حیات مسیح پر استقامت کا اعلان کر دیا۔

راقم: غلام رسول مجاہد از گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۸ ذی قعد ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۳ ص ۸)

مسلمان ترقی کیوں کر کر سکتے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں مسلمانوں کی ترقی کا ذریعہ مرزا صاحب قادیانی کو نبی اور مسیح موعود ماننے اور ان کی رہنمائی میں قرآن پر عمل کرنے میں بتایا ہے۔

قرآن مجید پر عمل کرنا تو بے شک تریاق ہے لیکن مسیح موعود مرزا کی مداخلت سے غلبہ اور فتح کی بجائے شکست اور ذلت پانے کا یقین ہے کیونکہ مرزا صاحب کی ذاتی خصوصیات الہامات ربانی ہیں ان کا جو حال ہے وہ اس قابل نہیں کہ ان کو کسی ثبوت میں پیش کیا جائے۔ اسی لئے اتباع مرزا بھی جب کبھی گفتگو کے میدان میں آتے ہیں ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ضائع کر دیتے ہیں، الہامات مرزا پر بحث نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کر سکتے۔ ہم نے بارہا جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر جگایا ہے کہ وہ ہم سے آخری فیصلے پر گفتگو کر کے ان کی پیشانی کا وہ داغ دور کریں جو ۳۸ سال سے ان کے دامن صداقت پر لگ رہا ہے۔ کیا ایسے شخص کے اتباع سے کوئی قوم نجات اور ترقی پا سکتی ہے جس نے اپنی زبان اور قلم سے اپنا فیصلہ خود کر دیا ہو اور جس پر یہ شعر پورا صادق آتا ہو

ہزار وعدوں میں اگر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

امید ہے امت مرزائیہ آئندہ کو مسلمانوں کی ترقی کی کوئی اچھی تجویز پیش کرے گی، ورنہ یہ تو تجویز تو ایسی ہے جس پر یہ صادق آتا ہے

ایں زرِقلب بہر کس کہ دہی باز دہد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۶ ذی الحج ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۴ ص ۴)

احمدی مبلغ یاجوج ماجوج کی حمایت میں

جناب محمد صادق حسین بانسڈیہہ ضلع بلیا لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان لکھتا ہے:

سنگاپور سے ایک احمدی دوست نے حضرت امیر المومنین (مرزا محمود احمد) کی خدمت میں عیدالاضحیٰ کی تقریب کی کیفیت لکھتے ہوئے مکرم مولوی غلام حسین ایاز مبلغ سنگاپور کا جن مخلصانہ الفاظ میں ذکر کیا ہے ان سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ

> مولوی صاحب موصوف نے تبلیغ احمدیت کا حق کس خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے اور اس کے لئے نہایت استقلال اور پامردی سے ہر قسم کی تکالیف برداشت کی ہیں (الفضل ۲۳ نومبر ۱۹۴۵ء ص ۵)

احمدی نوجوان نے اپنی جماعت کے افراد کی تعداد بتلا کر جو بچوں کو ملا کر بھی انگلیوں پر گنی جا سکتی ہے عیداضحیٰ کی نماز کے حالات اور اس کے بعد کے واقعات کو سپرد قلم کیا ہے۔ اس کے بعد مولوی غلام حسین صاحب ایاز کی تبلیغی کوششوں کا ذکر کرتے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے مولوی صاحب کی ان کوششوں کا بھی ذکر کرتا ہے جن کی بنا پر الفضل کو لکھنا پڑا کہ، مبلغ صاحب نے، نہایت استقلال اور پامردی سے ہر قسم کی تکالیف برداشت کی ہیں۔ چنانچہ لکھنے والا لکھتا ہے:

پیارے آقا! مکرم مولوی صاحب کی صحت کے لئے دعا کی ضرورت ہے ...گذشتہ سالوں میں جاپان کی حکومت کے خلاف ہونے اور جاپانیوں اور آئی۔این۔اے (آزاد ہندفوج) کے خلاف پروپیگنڈہ کرنے کی وجہ سے مولوی صاحب پر بہت سختیاں کی گئیں اور خوراک کی خرابی کی وجہ سے صحت بہت گرگئی تھی۔

اب مبلغ صاحب کی پوزیشن صاف ہے جس کو میں الجبرا کے طریقہ پر ثابت کر کے دکھلانا چاہتا ہوں۔ ملاحظہ ہو:

مبلغ صاحب جاپانی حکومت کیخلاف تھے اور ان کے خلاف پروپیگنڈہ کرتے رہے۔

مبلغ صاحب۔ جاپان کے دشمن

جاپان کا دشمن برطانیہ، روس

مبلغ صاحب؛ برطانیہ روس

معلوم ہوا مبلغ صاحب نے روس و برطانیہ کی حمایت کی۔ روس و برطانیہ کون ہیں؟ مبلغ صاحب کے پیشوا مرزا صاحب کے نزدیک روس و برطانیہ یاجوج ماجوج ہیں۔ پس مبلغ صاحب نے یاجوج ماجوج کی حمایت میں بقول، الفضل، نہایت استقلال و پامردی سے ہر قسم کی تکالیف برداشت کی ہیں۔

واقعی میں بھی مانتا ہوں کہ مولوی صاحب نے، تبلیغ احمدیت کا حق، بڑی خوش اسلوبی سے ادا کیا ہے، ۔ کیونکہ یاجوج ماجوج کی حمایت کرنا ہی تو تبلیغ احمدیت کا حق ادا کرنا ہے۔

کیا خوب مولوی صاحب تو یاجوج ماجوج کی حمایت کریں اور تکلیفیں برداشت کریں اور قادیانی جماعت کا ترجمان، الفضل، خوش ہو کر ان کے حق میں یہ لکھے:

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالی مولوی صاحب موصوف کو اپنے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فضل سے صحت و عافیت کے ساتھ رکھے اور مزید خدمات دین بجالانے کی توفیق بخشے (حوالہ مذکور)

مرزائیو! جب تمہارے نزدیک یاجوج ماجوج کی حمایت کرنا بھی، خدمات دین بجالانا ہے، تو معلوم ہوا تمہارا، دین، کیا ہے اور تمہارے اس دین کا بانی کون ہے۔ کیا یہی تمہارا اسلام ہے جسکو زندہ کرنے کے لئے تمہارے نبی جی تشریف لائے تھے؟ خوب:

ناز ہے گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۶ ذی الحج ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۴ ص ۴-۵)

اللہ تعالیٰ کے نشانات مرزا کے حق میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل قادیان ۲۵۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس کی سرخی یہ ہے:

اللہ تعالیٰ کی نصرت اور رحمت کے نشانات حضرت مسیح موعود کی صداقت میں

ہم امید رکھتے تھے کہ اس اہم عنوان کے ماتحت بڑے اہم واقعات ہماری نظر سے گذریں گے لیکن مضمون نگار کا سارا مضمون پڑھ جانے کے بعد بے ساختہ ہمارے منہ سے نکلا

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

اصل بات یہ ہے کہ قادیانی اہل علم اس دعوی کے ثبوت میں پیش بھی کیا کر سکتے ہیں جب کہ ان کے اصل امام الزمان اس دعوی کو ثابت نہ کر سکے ساری عمر باتوں باتوں میں گذار دی انہوں نے جو نشان اپنی صداقت کا پیش کیا قدرت نے وہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نشان ان کی بطالت کا بنا دیا مثلاً ان کا آسمانی نکاح ھو آسمان پر ہو چکا تھا وہ ساری عمر اس شعر کا مصداق بنا رہا وہ ساری عمر اس شعر کا مصداق بنا رہا:

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا نصیب جدا مقدر جدا

آخر یہ کہتے ہوئے دنیا سے سدھار گئے:

من نہ کردم شما حذر بکنید

قابل مضمون نگار نے اپنے دعوی پر دلیل یہ پیش کی ہے کہ مرزا صاحب نے ایک بیٹے کے مصلح موعود ہونے کی پیش گوئی کی تھی جو بالکل سچی ثابت ہوئی کہ مصلح موعود ہم میں موجود ہے۔

قادیانی نبی اوران کے اتباع میں ہم نے یہ کمال دیکھا ہے کہ جو واقعہ فریق مخالف کی دلیل ہواس پر پہلے خود قبضہ کر لیتے ہیں تا کہ فریق مخالف اپنی حیاوشرم کی وجہ سے خاموش ہو جائے لیکن ہر ایک کے متعلق ایسا خیال کرنا کہ وہ خاموش ہو جائے گا غلط ہے کیونکہ بعض کا اصول یہ ہے: بدرا بدر باید رسانید

ہم دیکھتے ہیں کہ مصلح موعود کی پیش گوئی سب سے زیادہ (اصرح طور پر) غلط ثابت ہوئی مضمون نگار نے جس پیش گوئی کو اپنے ثبوت میں پیش کیا ہے اس کے الفاظ یہ ہیں:

تجھے (اے مرزا) بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا دیا جائے گا...
وہ سخت ذہین وفہم ہوگا دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔

یہ الفاظ دراصل مبارک احمد کے حق میں ہیں جس کی پیدائش پر مرزا صاحب نے پسر موعود پیدا ہونے کا اشتہار دیا تھا اور یہ الفاظ (سخت ذہین وفہیم ہوگا) اسی میں درج ہیں۔ وہ پیدا ہو کر تھوڑی سی مدت زندہ رہ کر عالم بقا کو سدھارتا ہوا مرزا صاحب کو داغ مفارقت دے گیا۔ (قادیانی اشتہار تبصرہ ماہ نومبر ۱۹۰۷ء)

اب سنئیے! مرزا صاحب کی صاف عبارت جو مرزا محمود کے مصلح موعود ہونے کی صریح نفی کرتی ہے اور تمام قادیانیوں کو چیلنج کرتی ہے کہ میرے موجود ہوتے ہوئے کون ہے جو مرزا محمود کو مصلح موعود کا مصداق قرار دے سکے سنئیے! اس کے الفاظ یہ ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر ایک اور الہام ہے جو فروری ۱۸۸۶ء میں شائع ہوا تھا اور وہ یہ ہے کہ خدا تین کو چار کرے گا اس وقت ان تین لڑکوں کا جو اب موجود ہیں محمود بشیر شریف کا نام انشان نہ تھا اور اس الہام کے معنی یہ تھے کہ تین لڑکے ہوں گے پھر ایک اور ہوگا جو تین کو چار کرے گا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۱۴۔۱۵)

وہ تین کو چار کرنے والا مصلح موعود ہونا تھا۔ یہ تینوں بیٹے جن کے نام مرزا صاحب نے خود بتا دیئے ہیں، مرزا صاحب کے موعود مصلح نہیں ہو سکتے۔ ہاں چوتھے لڑکے مبارک احمد کے متعلق مرزا صاحب کا الہام اور یقین یہاں تک تھا کہ آٹھ سال کی عمر میں اس کا نکاح بھی کر دیا۔ اس وقت مرزا صاحب کی جو قلبی حالت تھی اسے دیکھنا ہو تو ہماری کتاب تاریخ مرزا ملاحظہ کیجئے۔

ہم نے ایک رسالہ (مصلح موعود) اس کے متعلق شائع کیا ہوا ہے۔ ہمارا گمان بلکہ یقین تھا کہ اس رسالہ کو دیکھ کر قادیانی اہل قلم مصلح موعود کا نام تک نہیں لیں گے، مگر افسوس ہے کہ قادیانی اپنی عقیدت کی بنا پر جو مرزا صاحب سے ان کو حاصل ہے کسی سچی سے سچی دلیل کو بھی قبول نہیں کرتے اور یہ شعر پڑھ کر کنارہ کشی کر جاتے ہیں

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے میرا خدا پھر جا

قادیانی امت اگر ایسی نہ ہوتی تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے آخری فیصلہ والے اشتہار کو نظر انداز نہ کرتی مگر یہ لوگ ایسے کہاں کہ سچ کو مان لیں۔ آخری فیصلے والا مضمون بالکل صاف ہے جو اس رباعی میں ادا کیا ہے

گفت مرزا مر ثناء اللہ را
میرد اول ہر کہ ملعون خدا است
خود روانہ شد بسوئے نیستی
بود خود کذاب لیکن گفت راست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۰ ذی الحج ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۵ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی حدیث دانی ۔ا

جناب مولوی محمد عبداللہ ثانی صاحب لکھتے ہیں:

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون الفقیہ امرتسر کے جواب میں لکھا تھا جس پر ایک روایت کی صحت کا حال اصول حدیث کے مطابق بریلوی حضرات سے دریافت کیا، اور پوچھا تھا کہ روایت مذکورہ کی سند تحریر کریں۔ اگر سند کا حال معلوم نہ ہو تو اس روایت کی وقعت اس روایت سے بڑھ کر نہ ہوگی جو قادیانی بحوالہ فتح البیان وغیرہ بیان کرتے ہیں لو کان موسی و عیسی .. الخ

ہمارا مطلب بالکل واضح تھا کہ سند نہ ملے تو ایسی روایت قابل اعتناء نہیں جیسا کہ قادیانی روایت قابل اعتنا نہیں، اور یہ ہمارے بریلوی حضرات کے نزدیک مسلّم ہے کہ حدیث لو کان موسی و عیسی.. الخ صحیح نہیں۔ اس ہماری اصولی بحث میں ایک قادیانی ملا بھی آ گھسے۔ بقول شخصے

اے ذوق کوئے یار میں گر بھیڑ بھاڑ ہو
تو بھی گھسڑ گھسیڑ کہ گھسڑم گھساڑ ہو

حق تو یہ تھا کہ اگر قادیانی ملاں صاحب تشریف لائے تھے تو اپنی تشریف آوری کا حق ادا کرتے اور اپنی پیش کردہ روایت لو کان موسی و عیسی .. الخ کی سند پیش کرتے، مگر وہ کیسے کر سکتے تھے۔

ہم نے موضع ورک ضلع گورداسپور نزدیک پنیاڑ کے تکیہ میں مناظرہ کے وقت مولوی اللہ دتا جالندھری کے سامنے اس حدیث کی صحیح سند پیش کرنے پر مبلغ اسّی (۸۰) روپیہ نقد میز پر رکھے تھے مگر وہ بھی اس سے قاصر رہے۔ ملا فاضل صاحب بھی حدیث تو پیش نہیں کر سکے البتہ بحکم: ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے، لکھتے ہیں:

محض کسی حدیث کی سند معلوم نہ ہونے یا کسی محدث کے ضعیف لکھ دینے سے حدیث کی وقعت اور صحت میں شبہ نہیں ہوسکتا تاوقتیکہ وہ حدیث قرآن

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریم یا دیگر احادیث صحیحہ کے خلاف نہ ہو (الفضل ۲ ستمبر ۱۹۴۶ء ص ۴ کالم ۴)

اس کا مطلب تو یہ ہے کہ کوئی شخص یوں ہی کہہ دے انّ فلا ناً .. کذا ب حدیث بخاری میں موجود ہے۔

چونکہ یہ روایت قرآن و حدیث صحیح کے خلاف نہیں اس واسطے یہ بھی غور کی حاجت نہیں کہ اس روایت کے راوی کون ہیں اور وہ صالح با دیانت ہیں؟ کیونکہ سند کا صحیح یا غیر صحیح ہونا کسی روایت کی وقعت کو ضائع نہیں کرتا۔

ملا صاحب! کیا یہی حدیث دانی واصول حدیث سے واقفیت ہے جو مولوی فاضل کورس میں آپ نے پڑھی ہے اور کیا یہی وہ اصول ہیں جو آپ نے چودھویں صدی کے مسیح سے سیکھے ہیں (مرزا صاحب آنجہانی بھی ایسی بے اصول باتیں کہہ جایا کرتے تھے چنانچہ ایک جگہ فرماتے ہیں:

بعض دفعہ ایک الہام ہوتا ہے جو کسی پیش گوئی پر مشتمل ہوتا ہے ...تو بسا اوقات مثلاً ایک گھنٹہ کے بعد وہ منسوخ ہو جاتا ہے۔ الحکم ۳۰ نومبر ۱۹۰۷ ص ۱۳ کالم ا۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کی پیش گوئی، جو کسی خبر کا نام ہے، کبھی منسوخ ہو جاتی ہے حالانکہ مسلّمہ اصول ہے کہ نسخ خبروں میں نہیں ہوتا احکام میں ہوتا ہے مگر مرزا صاحب چونکہ انوکھے، بروزی نبی ہیں اس لئے ان کے اصول بھی اچھوتے ہونے چاہییں۔ عبداللہ ثانی) اگر آپ نے صحیح مسلم کے ابتدائی اوراق بھی دیکھے یا پڑھے ہوتے تو آپ حدیث میں سند کی وقعت ضرور یاد رکھتے۔ سنئیے اور غور سے سنئیے:

حدیث کے لئے سند کا ہونا نہائے ضروری ہے علماء حدیث نے یہاں تک لکھ دیا ہے ان الا سناد من الدین (مسلم مع نووی) اور یہ اصول قرآن و حدیث سے ماخوذ ہے قرآن پاک میں ارشاد ہے

یا ایھا الذین آمنوا ان جاء کم فاسق بنبا فتبینوا۔

ایمان والو! غیر معتمد کی خبر کی تحقیق کیا کرو۔

آیت میں فاسق کی قید اس اصول کو واضح کر رہی ہے۔ حدیث شریف میں ہے:

کفی بالمرء کذ با ان یحد ث بکل ما سمع (حدیث مسلم)

انسان کے جھوٹ کیلئے یہی کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات کو بیان کردے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں بھی اس امر کی وضاحت ہے کہ نقل کے لئے منقول عنہ تک کے سلسلہ کی جانچ پڑتال ضروری ہے۔ مزید وضاحت کے لئے فاضل صاحب، نخبہ اور شرح نخبہ و تدریب الراوی کا مطالعہ فرماویں، اگر کر سکتے ہوں۔ ورنہ مدرسہ محمدیہ گوجرانوالہ یا مدرسہ رحمانیہ دہلی یا دیوبند میں داخل ہو کر اصول حدیث کی ایک آدھ کتاب پڑھ لیں۔

یہ وہ اصولی ٹھوکر تھی جو قادیانی مولوی فاضل کو لگی اس کے بعد وہ سوالات معہ جوابات بھی سن لیجئے جو ملاجی نے تحریر فرمائے ہیں

اول۔ کیا آپ ہر ایک ایسے بیان کو کہ جس کی سند صحیح ہو درست تسلیم کرتے ہو؟ اگر نہیں تو کیوں؟ مثلاً یہ حدیث عائشہ جو بخاری و مسلم میں موجود ہے آپ اسے تسلیم کرتے ہیں: سحر رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الفضل ۲ ستمبر ۱۹۴۶ء ص ۴

جواب۔ ہاں صاحب۔ میں ہر ایسی روایت کو جو اصول محدثین کے مطابق صحیح سند سے ثابت ہو درست تسلیم کرتا ہوں۔

اور میں آپ کی پیش کردہ روایت کو بھی جیسا کہ صحیح بخاری و مسلم میں مروی ہے صحیح مانتا ہوں ہاں یہ بھی سن لیجئے کہ اس کو قرآن شریف کے خلاف کہنے والے کو ظالم یا بے وقوف جانتا ہوں میری دلیل مندرجہ ذیل قادیانی تحریر میں آپ کو مل جاوے گی ناظرین غور سے پڑھیں

حالانکہ قرآن اس کے خلاف یہ گواہی دیتا ہے

و قال الظالمون ان تتبعون الّا رجلاً مسحورا (الفرقان: ۸)،

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسحور کہنے والے ظالم ہیں۔ الفضل حوالہ مذکور

یہ قادیانی، یعنی، اس قدر لا یعنی ہے کہ ہر صحیح کو غلط اور غلط کو صحیح بتانے کے لئے خاصہ آلہ ہے۔ مولوی فاضل صاحب کا یہ لا یعنی فقرہ ظاہر کر رہا ہے کہ آپ الفاظ مذکور میں قرآنی آیت کا ترجمہ کر رہے ہیں۔ ہم قادیانی مولوی کو چیلنج کرتے ہیں کہ یہ ترجمہ اگر کسی معتبر مترجم قرآن مجید سے دکھا دیں تو مرزا جی کی فاتحہ کی شیرینی کے لئے پانچ پیسے انعام ہم سے حاصل کریں۔ (باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۷ ذی الحج ۱۳۶۵ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۶ ص ۵۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دنیا کو فتح کرنا قادیانیوں کا نصب العین ہے

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار الفضل مورخہ ۱۶ نومبر ۱۹۴۶ء میں خلیفہ قادیان کی تقریر جمعہ چھپی ہے جس میں انہوں نے صاف لفظوں میں اعلان کیا ہے کہ،

ہمارے ذمہ تمام دنیا کو فتح کرنے کا کام ہے۔،

ہمیں یہ فقرہ سن کر تعجب ہوا کہ قادیانی فوج ایک دفعہ تو دنیا فتح کر چکی ہے اب دوبارہ فتح کرنے کا کیا موقع ہے۔ کیا قادیانی دوستوں کو یاد نہیں کہ مفتی محمد صادق صاحب جب امریکہ کو فتح کر کے آیا، تو اس کا نام فاتح امریکہ رکھا گیا۔ خلیفہ قادیانی بنفس نفیس جب انگلستان فتح کر کے آیا تو اس کا نام کنکر آف انگلینڈ (فاتح انگلستان) مشہور کیا گیا۔ مرزا جی کو الہام تو ہوا تھا کہ زار روس کا عصا میرے ہاتھ میں دیا گیا ہے اب یہی تین بڑی سلطنتیں ہیں جو دنیا پر حاوی ہیں جن کو قادیانی جرنیل فتح کر چکے ہیں اب کون سی فتح باقی ہے جس کی خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) توقع دلاتا ہے۔ ہم تو آج تک یہی سنتے آئے تھے کہ ابوالحسن ملا دو پازہ مر چکا ہے مگر معلوم ہوا کہ ابھی مرا نہیں بلکہ اس شعر کا مصداق ہے:

نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گذاشت
گرچہ بسا گذشت کہ نوشیرواں نماند

قادیانی ممبرو! ہم اس بات کے تو قائل ہیں چاہے ہم سے قادیان کی جامع مسجد میں کہلوا لو کہ تمہیں بات بنانی خوب آتی ہے بات ایسی بناتے ہو کہ نقل اور اصل میں فرق نہیں رہتا۔ عرب کا شاعر زندہ ہوتا تو تمہاری داد دیتا جس نے کمال بلاغت سے اپنی محبوبہ کا ذکر کیا ہے

ارید لانسی ذکرها فکانّما
تمثل لی لیلی بکل سبیل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۴ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۷ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی حدیث دانی۔۲

جناب مولوی عبداللہ ثانی صاحب لکھتے ہیں:

سحر کے متعلق منکرین حدیث ہمیشہ اس حدیث کو قرآن کے معارض کہتے چلے آئے ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس مسئلہ ہر ذرا تفصیل سے بحث کریں۔

حقیقت یہ ہے کہ منکرین نبوت نے ہمیشہ بشریت اور نبوت میں منافاۃ ہی پیش کی وہ اپنا عقیدہ ہر زمانہ میں یہی پیش کرتے رہے کہ، جو بشر ہے وہ رسول نہیں ہو سکتا، اور جو رسول ہے وہ بشر نہیں ہونا چاہیے۔

اس کی فرع یہ ہے کہ رسول کو عوارض بشریہ لاحق نہیں ہو سکتے محض اس بنا پر انہوں نے چند باتیں رسول اللہ ﷺ کے متعلق پیش کیں جو سورۃ فرقان کی آیات میں ہیں

۱۔ وقالوا ما لھذا الرسول یاکل الطعام۔

(منکروں نے کہا کیسا رسول ہے جو کھانا کھاتا ہے)

۲۔ویمشی فی الاسواق۔ (اور بازاروں میں چلتا پھرتا ہے)

۳۔ لولا انزل علیه ملك فیکون معه نذیراً۔

(اس پر فرشتہ اترتا کہ اس کے ہمراہ نذیر ہوتا)۔

۴۔ او یلقی الیه کنز (یا اس پر خزانہ ڈالا جاتا)۔

۵۔ او تکون له جنة یاکل منها۔(یا اس کا باغ ہوتا جس سے کھاتا)۔

۶۔ وقال الظالمون ان تتبعون الا رجلاً مسحوراً

(الفرقان:۸) (اور ظالموں نے یہ بھی کہا کہ تم لوگ مسحور آدمی کی پیروی کر رہے ہو)

کفار کی یہ چھ بودی باتیں ذکر کرنے کے بعد خدا تعالیٰ فرماتا ہے

انظر کیف ضربوا لك الامثال فضلوا فلا یستطیعون سبیلاً۔ (الاسراء:۴۸) (اے نبی دیکھو یہ لوآپ کی شان میں کیا کیا مثالیں بیان کرتے ہیں پس وہ گمراہ ہوگئے اور راستے کی طاقت نہیں رکھتے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے مقام پر کفار کا یہ مقولہ اس طرح آیا ہے

و اذا ذکرت ربك فی القرآن وحده ولّوا علی ادبارهم نفوراً ۔نحن اعلم بما یستمعون به اذ یستمعون الیك و اذ هم نجوی اذ یقول الظالمون ان تتبعون الّا رجلاً مسحوراً

(الاسراء۔۴۶۔۴۷) (جب اے نبی آپ قرآن میں اکیلے خدا کا ذکر کرتے ہیں یہ لوگ پیٹھ دے کر بھاگ جاتے ہیں ۔ہم جانتے ہین کس لئے سنتے ہیں جب یہ آپ کی طرف کان لگاتے ہیں (نیز) جب وہ سرگوشی کرتے ہیں اور جب وہ ظالم کہہ دیتے ہیں بھائی تم لوگ مسحور آدمی کی پیروی کرتے ہو)

یہاں بھی وہی قول فرمایا

انظر کیف ضربوا لك الامثال ..الآیه

نتیجہ بالکل صاف ہے کہ منکر لوگ یہ کہتے ہیں کہ نبی عوارضات بشریہ سے ملوث نہ ہونا چاہیے اسی لئے انہوں نے اپنی فہرست میں کھانا کھانا اور بازاروں میں چلنا پھرنا بھی ذکر کیا۔

خدا تعالی نے ان کے جواب میں فرمایا اے نبی ! دیکھو یہ لوگ آپ کی نبوت پر کیسی بودی اور بے ہودہ باتیں پیش کرتے ہیں اور انہیں لغویات کے باعث حقانیت کے منکر ہوئے جارہے ہیں یہی وجہ ہے کہ ان کو صحیح راستہ دکھائی نہیں دیتا۔

اس تقریر سے تو یہ امر نمایاں ہوتا ہے کہ جیسے کھانا پینا عوارضات بشری سے ہے اور وہ نبوت کے منافی نہیں اسی طرح سحر کے اثر سے بیمار ہوجانا بھی نبی کی نبوت کے منافی نہیں ہے۔ نبی اگر بشر ہے (اور یقیناً ہے) تو اس کو بخار بھی ہوسکتا ہے زہر کا اثر بھی ہوسکتا ہے سحر کے اثر سے جو مرض وغیرہ پیدا ہو وہ نبی پر بھی پیدا ہوسکتی ہے اس کا ثبوت قرآن مجید میں اور جگہ بھی ملتا ہے۔حضرت موسیٰ نے جب جادوگروں کی سوٹیاں اور رسیاں دیکھیں تو ان کے سحر کے اثر سے موسی کو خیال ہوا کہ یہ دوڑتی ہیں (فاذا حبالهم و عصیهم یخیل الیه من سحرهم انها تسعی .(طه : ٦٦)) پھر حضرت موسیٰ جی میں ان سے ڈرے اللہ تعالی نے فرمایا اے موسی مت ڈرو۔

یہ ایک معمولی بات تھی کہ موسی پر بحیثیت بشر کوئی ایسا عارضہ ہو جو ہر بشر پر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوسکتا ہے۔مگر فرعون ظالم نے اس کو بھی نبوت کے منافی خیال کیا اور انہیں لوگوں کی طرح جنہوں نے انبیاء کو اس لئے نبی نہ سمجھا کہ وہ بشر ہیں اور صاف کہہ دیا

ان انتم الّا بشر مثلنا

اسی طرح فرعون ظالم نے بھی کہہ دیا

انّی لا ظنك یا موسی مسحوراً (بنی اسرائیل:۱۰۱)

(اے موسیٰ میں تجھ کو جادو کے اثر سے متاثر خیال کرتا ہوں (اسواسطے تم نبی نہیں ہو)۔

قادیانی نبی کے امتیو! بتاؤ اگر سید الرسل پر بھی بوجہ بشر ہونے کے سحر کے اثر سے وہی مرض تخیل ہوا جو موسیٰ پر ہوا تھا اور امام بخاری نے اپنی صحیح میں با سند صحیح بیان بھی کر دیا تو تمہیں اس کے مان لینے سے کون سا امر مانع ہے۔پس حدیث رسول ﷺ کو ماننا اور اس پر اعتقاد رکھنا اہل حدیث کا سب سے بڑا فرض ہے اسی واسطے میں اس روایت کو درست تسلیم کرتا ہوں۔(باقی)

(حاشیہ: ہم مرزا جی جیسے بے باک نہیں جو اسی حدیث کے متعلق لکھتے ہیں: آنکھ بند کر کے بخاری مسلم کو مانتے جانا یہ ہمارے مسلک کے خلاف ہے...معلوم ہوتا ہے کسی خبیث نے اپنی طرف سے اپنی باتیں ملا دی ہیں اخبار الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۷ء ص ۸ کالم ۱۔

اگر کوئی اس کے جواب میں کہہ دے کہ معلوم ہوتا کہ کسی .... نے اس حدیث کو سمجھا ہی نہیں اور سمجھنے سے پہلے اعتراض جڑ دیا ہے، تو شائد قابل ملامت نہ ہو)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ نومبر ۱۹۴۶ء مطابق ۴ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۷ ص ۵۔۶)

قادیانی حدیث دانی۔۳

جناب مولوی محمد عبداللہ صاحب ثانی لکھتے ہیں:

قادیانی کا سوال دوم۔

حدیث طلب العلم فریضة علي كل مسلم کو آپ صحیح مانتے ہیں یا نہیں، درآنحالیکہ امام بیہقی نے اس کے متن کو مشہور مگر اسناد کو ضعیف قرار دیا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے ۔(الفضل حوالہ مذکور)

قادیانی مولوی نے کنویں کے مینڈک کی مثل کی اچھی طرح تصدیق کی اور ثابت کردیا کہ آپ مشکوتی ملا تو ضرور ہیں مگر آپ کو یہ پتہ نہیں کہ کتاب مخرج سے باہر اصل سند کو دیکھیں تو شاید کچھ فائدہ پہنچ سکے۔

سنئیے جناب ! یہ حدیث سنن ابن ماجہ میں بھی موجود ہے اس کی شرح کا قتباس حاشیہ میں دیکھ لیتے تو وہاں آپ کا یہ شبہ رفع ہوجاتا۔ امام سیوطی فرماتے ہیں

انی ر أیت له خمسین طر یقاً و قد جمعتها فی جزء

(اس کے پچاس طرق میں نے دیکھے ہیں جو ایک کتاب میں جمع کردیئے ہیں)

حافظ جمال الدین کا قول منقول ہے

رو ی من طرق تبلغ ر تبة الحسن

یہ کئی طرق سے مروی ہے اور یہ حدیث حسن کے درجہ تک پہنچتی ہے۔

پس یہ حدیث آپ کی روایت کی طرح بے سند نہیں بلکہ بقول امام سیوطی اس کی ۵۰ سندیں ہیں۔

سوال سوم ۔ ایسا ہی حضرت امام احمد نے جس حدیث ابی الدرداء کے متن کو مشہور فیما بین الناس قرار دیا ہے کیا اس کی کوئی صحیح اسناد آپ پیش کر سکتے ہیں۔

جواب ۔ قادیانی فاضل کو امام احمدؒ کے اس قول سے نہ جانے کیا فائدہ معلوم ہوا کہ اس کو دلیل بنالیا حالانکہ امام کے قول لیس له اسنا د صحیح ، سے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ اس حدیث کی ایک نہیں کئی اسناد ہیں۔ یہ الگ امر کے موصوف کے نزدیک کوئی سند صحیح نہیں ہے۔ اور آنجناب کا یہ دعوی کہ کسی حدیث کی سند نہ معلوم ہونے سے حدیث کی وقعت ضائع نہیں ہوتی ، کیا اچھا ہو آپ بھی اپنی حدیث کی کوئی سند پیش کردیں تا کہ اس پر کلام ہو سکے۔

سوال چہارم : نیز مولوی ثناء اللہ سے مشورہ کر کے واضح کریں کہ

ا صحا بی کا لنجو م با یهم اقتد یتم اهتد یتم

کی بھی کوئی سند موجود ہے اور آپ اس حدیث کو صحیح جانتے ہیں (الفضل مذکور)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سنئے جناب ہم جو کچھ کہیں گے علی وجہ البصیرت کہیں گے۔ ہم اندھے مقلد نہیں کہ مرزا جی الہام شائع کریں ا لا ر ض و السماء معی کما ھو معك جو صریح عربیت کیخلاف بھی ہو، مگر آپ جیسے مولوی فاضل رٹ لگائے جائیں کہ خدا صرف نحو کا پابند نہیں ۔ ہمیں میدان تحقیق میں کسی بزرگ سے مشورہ کی ضرورت نہیں، میں اپنے علم کی بنا پر صاف کہتا ہوں کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ اس کی سند میں جعفر بن عبدالواحد راوی موجود ہے جو قادیانی مشین کی طرح حدیث خود بنالیا کرتا تھا۔

امام ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ

و من بلا یا ہ ... ا صحا بی کا لنجو م۔

اس کی آفتوں میں سے یہ حدیث بھی ہے ا صحا بی کا لنجو م

سوال پنجم ۔ بتائیے حدیث علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل کی نسبت علمائے اہل حدیث کا اعتقاد اور مذہب کیا ہے

جواب ۔ ان فقرات کو پڑھ کر تو معلوم ہوگیا کہ قادیانی مولوی فاضل بالکل کنویں کے مینڈک ہیں ۔ سنیئے جناب یہ حدیث موضوع ہے۔ تذکرۃ الموضوعات از علامہ طاہر فتنی حنفی میں نہایت ہی مختصر الفاظ مستور ہیں جو آپ کی تسکین کے لئے کافی ہیں: چنانچہ وہ لکھتے ہیں؛

قا ل شیخنا و الز ر کشی لا ا صل له و لا یعرف فی کتاب معتبر ہمارے استاد صاحب اور زرکشی نے فرمایا کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں اور کسی معتبر کتاب میں نہیں پائی گئی۔

امام شوکانی نے بھی موضوعات میں اس کو موضوع لکھا ہے

سوال ششم: یہ بھی بتائیے کہ حدیث لو لا ك لما خلقت ا لا فلا ك کی بھی علماء اہل حدیث کے نزدیک کچھ وقعت ہے یا نہیں اگر ہے تو اس کی سند پیش کیجئے (الفضل حوالہ مذکور)

جواب ۔ یہ حدیث موضوع ہے تذکرہ الموضوعات میں علامہ محمد بن طاہر بن علی فتنی حنفی لکھتے ہیں:

لو لا ك لما خلقت ا لافلا ك قا ل الصنعا نی مو ضوع ۔ حدیث

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لولاک، صنعانی فرماتے ہیں موضوع ہے

سوال ہفتم: محدثین نے لکھا ہے صلوا خلف کل برّ و فاجر حدیثی نشده مگر امرتسری مولوی فاضل ثناالله صاحب لکھتے ہیں نماز ہر نمازی کے پیچھے جائز ہے بحکم حدیث صلوا خلف برّ و فاجر..

کیا آپ یا مولوی ثناءالله صاحب احمدی امام کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار ہیں؟ (حوالہ مذکور)

جواب۔ گوش ہوش سے سنیئے۔ محدثین کا یہ قول بالکل صحیح ہے کہ صلوا خلف کل بر.. یہ حدیث ثابت نہیں۔ امام دارقطنی نے حضرت ابوہریرہ سے بطریق مکحول روایت کی ہے مگر وہ خود ہی فرماتے ہیں

مکحول لم یسمع من ابی هریره۔ مکحول کا سماع ابی ہریرہ سے ثابت نہیں۔

چونکہ روایت منقطع ہے اس لئے صحیح نہیں۔ اس کی مثال بالکل اسی طرح ہے کہ جیسے میں کہہ دوں کہ مرزا صاحب آنجہانی کی آنکھ میں ٹیڑھاپن تھا یعنی قدرے بھینگی تھی، تو آپ جیسے مولوی فاضل فوراً بول اٹھیں گے چونکہ عبدالله (ثانی) نے مرزا جی کو نہیں دیکھا اس لئے یہ روایت ناقابل اعتماد ہے۔

اب رہا آپ کا یہ سوال کہ بصورت تسلیم عبارت کیوں میں اور مولانا ثناءالله امرتسری مرزائیوں کے پیچھے نماز پڑھنے کو تیار نہیں۔ حاشا وکلا خدا ہمیں مفتری کی اقتداء سے بچائے۔

فاضل صاحب! عبارت ہذا میں صلو خلف کل فاجر آیا ہے، مفتر نہیں آیا۔ مفتری بے ایمان ہوتا ہے بحکم انما یفتری الکذب الذین لا یومنون بآیات الله۔ اس لئے ہم کسی بے ایمان کو امام بنانے کے لئے تیار نہیں۔ اس کلام کو برا نہ مانئے یہی سوال آپ کی جماعت کے مفتی صاحب سے بھی ہوا تھا

کیا وجہ ہے کہ احمدی کے پیچھے خواہ وہ کیسا ہی ہو نماز پڑھ لینی جائز ہے اور غیر احمدی کے پیچھے اگرچہ وہ پابند صوم وصلوۃ ہو نماز منع ہے

اس کا جواب جو مرزائی مفتی نے دیا وہ بالفاظہ درج ذیل ہے:

حدیث شریف میں آیا ہے صلّوا خلف کلّ برّ و فاجر اس واسطے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احمدی کے پیچھے جائز ہے صلّوا خلف کلّ کا فر نہیں آیا اس لئے غیر احمدی کے پیچھے جائز نہیں ۔(اخبار بدر ۶۔اپریل ۱۹۰۸ء ص ۹ کالم ۳)

بلکہ اس سے سخت فتویٰ اعلیٰ حضرت کا سنئیے :

جو غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھتا ہے اس کے پیچھے نماز نہ پڑھو۔

(دیکھو فتاویٰ احمدیہ ج ا ص ۲۲۔ پیغام صلح لاہور ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ ص ۱۱ کالم ۱)

امید ہے کہ قادیانی مولوی صاحب کا سینہ اب ٹھنڈا ہو گیا ہوگا، کیوں :

ہے یہ گنبد کی صدا جیسی کہے ویسی سنے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ دسمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۱ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۸۔ص ۴۔۶)

خلیفہ قادیان کا خواب غلط ہوا

کوئی نئ بات نہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) اپنے باپ کی روش پر چلتے ہوئے خوابوں کی اشاعت کر رہے ہیں ۔جس سے مقصد ان کا آئندہ زمانہ میں بشرط زندگی نبوت کی بنیاد رکھنا ہے۔مگر خدا کی شان ہے جو خواب دیکھتے ہیں وہ غلط ثابت ہوتا ہے ۔مثلاً سٹالن روسی ڈکیٹیٹر کو بوڑھیا بیمار کی شکل میں دیکھا جس کی بابت اظہار کیا کہ وہ مرنے والا ہے مگر وہ آج تک اچھا بھلا پھرتا ہے ۔ پیغام صلح لاہور نے پوچھا بھی تھا کہ سٹالن والا خواب کہاں گیا،مگر اخبار الفضل قادیان منہ میں گھنگھنیاں ڈال کر بیٹھ گیا۔

آج ہم ایک نئے خواب کا ذکر سناتے ہیں جو اس سے لطیف تر ہے۔ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ قادیان میں کوئی ایسا مدرسہ ہے جس میں تعلیم ہی ایسی ہوتی ہے جس کی بابت کہا گیا ہے :

جھوٹ کو سچ کر دکھانا کوئی ہم سے سیکھ جائے

عجیب عجیب قسم کی باتیں بتاتے ہیں پھر ان کی تاویلیں گھڑتے ہیں ۔ اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے ناظرین کی آنکھوں میں دھول ڈالتے ہیں۔ مندرجہ ذیل خواب بھی اسی قسم سے ایک ہے۔

کوئی پانچ سال کا عرصہ ہوا میں (مرزا محمود احمد) نے ایک رؤیا دیکھی تھی جس کی میں نے اسوقت تک پوشیدہ رکھا ہوا تھا (گو بعض مجالس میں میں نے اشارۃً ذکر کر دیا تھا) صرف عزیزم چودھری ظفر اللہ خاں صاحب کو میں نے وہ رؤیا سنائی تھی جس پر انہوں نے عزیزم چوہدری محمد انور صاحب کاہلوں کا ایک رؤیا سنایا تھا کہ یہ بھی اسی مضمون سے متعلق معلوم ہوتا ہے وہ رؤیا میں نے یہ دیکھی تھی کہ گویا میں دہلی میں ہوں اور انگریز حکومت چھوڑ کر پیچھے ہٹ گئے ہیں اور ہندوستانیوں نے حکومت پر قبضہ کر لیا ہے اور بڑی خوشی کے جلسے کر رہے ہیں کہ حکومت ہمارے ہاتھ میں آ گئی ہے اور ایک بہت بڑا چوک ہے اس میں کھڑے ہو کر بڑے زور شور سے لوگ تقریر کر رہے ہیں اور خطابات تجویز کر رہے ہیں کہ ہندوستان نے حکومت حاصل کی ہے فلاں کو یہ رتبہ دیا جائے غرض خطابات اور عہدے تجویز کر رہے ہیں میں نے ان کی خوشیوں کو دیکھ کر کھڑے ہو کر ان میں ایک تقریر کی اور کہا کہ یہ کام کرنے کا وقت ہے خوشیاں منانے کا وقت نہیں انگریز تو صرف عارضی طور طور پر پیچھے ہٹے ہیں ایسا نہ ہو کہ وہ پھر لوٹیں اور یہ سب خوشیاں بے کار ہو جائیں۔ اس لئے تقریریں نہ کرو خوشیاں نہ مناؤ تنظیم کرو اور تیاری کرو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کچھ لوگوں پر میری بات کا اثر ہوا ہے لیکن اکثروں پر نہیں ہوا اور وہ اس خوشی میں کہ ہم نے ملک پر قبضہ کر ہی لیا ہے نعرے مارتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس چلے گئے اور میدان خالی ہو گیا۔ تو میں نے دیکھا کہ سامنے سے انگریزی فوج مارچ کرتی ہوئی چلی آ رہی ہے اور میں نے کہا دیکھو وہی ہوا جس سے میں ڈرتا تھا اس وقت میرے دل میں یہ خیال آیا کہ اب جبکہ ملک آزاد ہو چکا ہے ملک کی آزادی کو قائم رکھنے کے لئے ہمیں کوشش کرنی چاہیے میں اپنے دل میں سوچتا ہون کہ کتنے آدمی اس موقع پر جمع کر سکتا ہوں اور میں نے خیال کیا کہ اگر ۱۵۰۰، آدمی جمع ہو جائیں تو ہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آزادی کو برقرار رکھ سکیں گے۔ اس پر میری آنکھ کھل گئی۔

(الفضل قادیان ۲۶ نومبر ۱۹۴۶ء ص اول)

انگریزوں کے چلے کے بعد دوبارہ انگریزی فوج کا سامنے آنا اور خلیفہ (مرزا محمود احمد) کا ۱۵۰۰ آدمیوں کو اس کے مقابلے کے لئے جمع کرنا بتا رہا ہے کہ یہ خواب جنگی شکست کے متعلق ہے جو آج تک انگریزوں کو نہیں ہوئی۔ یہ عارضی حکومت جو انگریزوں نے دی ہے یہ جنگی شکست نہیں ہے نہ اس کے لئے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے ۱۵۰۰ آدمی کام دے سکتے ہیں۔ دیکھیں خلیفہ کا سرکاری گزٹ الفضل اس کو کہاں چسپاں کرتا ہے۔

بظاہر تو یہ خواب سراسر غلط ہوا لیکن خلیفہ بھی آخراسی باپ کا بیٹا ہے جس نے خواب میں خلیفہ کو تسلی دی تھی جب اس نے پوچھا تھا کہ مولوی ثناء اللہ کا انجام کیا ہوگا۔ اس نے جھنجھلا کر کہا تھا کہ وہی ہوگا جو میرے الہام میں ہے کہ طاعون یا ہیضہ سے مرے گا۔ مگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) کو اس وقت یہ نہ سوجھی کہ وہ یہ پوچھتا کہ حضرت اب اس کے مرنے سے کیا فائدہ؟

تقدم زمانی تو بقول الفضل للمقتدم آپ کو حاصل ہو چکا۔ اب وہ طاعون سے مرے یا ہیضہ سے ہمیں کیا فائدہ؟ پھر وہ جو جواب دیتے اسے شائع کرتا تو کوئی عقدہ حل بھی ہوتا۔ اب تو بجز اس کے کیا حاصل جو مولانا ظفر خان جیسے مخالف بھی بطور مذاق کہہ گئے ہیں

خدا شرمائے اس ظالم ثناء اللہ کو جس نے
نہ چھوڑا قبر میں بھی قادیانیت کے بانی کو

مختصر یہ ہے کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے خواب جیسے کچھ ہیں وہ اپنے والد کے الہام کے مشابہ ہیں۔ کیوں نہ ہو الولد سر لابیه

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ دسمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۱۸ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۴۹ ص ۴۔۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان اورلاہور میں حلفیہ فیصلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے یہ ذکراذ کارقادیانی اور لاہوری اخباروں میں چل رہا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری جماعت کا امام سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندرآبادی کے مطالبہ پر حلف اٹھائے تو کئی ہزارروپیہ انعام لے جس کی تعداد ساٹھ ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ اخبار پیغام صلح مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۴٦ء میں مولوی محمد علی لاہوری کا اعلان نکلا ہے کہ میں مطلوبہ حلف اٹھانے کو تیار ہوں ہمارے جلسہ میں جواخیر دسمبر میں ہورہا ہے سیٹھ صاحب آجائیں اور ہم سے حلف لے لیں۔

ہمارا خیال یہ ہے کہ حلف کا یہ کام پھر کھٹائی میں پڑنے والا ہے۔نہ سیٹھ عبد اللہ الہ سکندرآبادی لاہورآئیں اور مولوی محمد علی لاہوری قادیان جائیں گے۔

اس لئے ہم ایک معقول تجویز پیش کرتے ہیں جو دونوں فریقوں میں سنت موکدہ کے حکم میں ہے وہ یہ ہے کہ دونوں فریق امرتسر کی عیدگاہ میں آکر یہ کام کریں جہاں مرزا صاحب متوفی نے ۱۸۹۳ء میں مباہلہ کیا تھا۔

امرتسر میں آج کل دفعہ ۱۴۴ نافذ ہے جس میں کسی قسم کے اجتماع کی اجازت نہیں اسلئے آنے سے پہلے صاحب ضلع سے اجازت لے لینی چاہیے غالبًا اجازت مل جائے گی کیونکہ یہ اجتماع مذہبی ہوگا اس اجتماع میں جو فریق ہم سے کوئی خدمت طلب کرے گا ہم اس کو پورا کریں گے۔انشاءاللہ

فریقین کے حلفیہ فیصلہ کے بعد ہم ان دونوں فریقوں کو متحد کرنے اور متفق کرنے کے لئے اپنی شخصیت پیش کریں گے اور کہیں گے کہ تم دونوں آپس میں جنگ کر چکے ہو ۔اب تمہارے اتفاق کی ایک صورت ہم بتاتے ہیں کہ ہمارے سامنے تم دونوں (مرزامحمود احمد،اورمحمد علی لاہوری) متحد ہوکرآجاؤ اور مرزا غلام احمد صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون پر ہم سے بحث کرلو کیونکہ تمہارا باہمی جھگڑا مثل تنازع شیعہ سنی کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ہمارے ساتھ تم لوگوں کا معاملہ کفر اور ایمان کا سا ہے۔یعنی ہم کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نے آخری فیصلے والے اشتہار میں جو دعا شائع کی تھی وہ بارگاہ الٰہی میں قبول ہو کر اپنا جلوہ دکھا چکی ہے۔پس آپ دونوں فریق اس دعا کی قبولیت کو تسلیم کریں یا انکار کی وجوہات بتائیں۔

نوٹ۔۱۹۱۲ء میں یہ مباحثہ لدھیانہ میں ہوا تھا۔جس میں ہم نے فریق ثانی سے حسب فیصلہ ثالثان تین سو روپیہ انعام پایا تھا۔

اس مباحثے سے پہلے ہم نے اعلان کیا تھا کہ فریق ثانی اپنے خلیفہ (حکیم نورالدین) کی اجازت لے کر سامنے آئے۔

فریق ثانی نے ہمارے اس مشورے کو بایں طریق مسترد کیا کہ ہم اپنے طور پر خلیفہ کی دعا لے کر آئیں گے تم ایسا کہنے والے کون ہو۔

مگر اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ فریق ثانی کے جو افراد اس مباحثہ میں شریک کار تھے وہ بھی فیصلے سے منحرف ہو گئے اور جہلاء فرقہ مرزائیہ نے یہ عذر کیا کہ انہوں نے خلیفہ (حکیم نورالدین) کی اجازت سے یہ کام نہیں کیا۔

گذشتہ سال بھی ایسا ہی واقعہ ہوا کہ مولوی محمد عمر حنفی نے کسی مرزائی سے شرطیہ مباہلہ کیا کہ اگر تم سال تک زندہ رہے تو سچے ہو کر انعام کے مستحق ہو گے۔جوں ہی قادیان میں یہ خبر پہنچی تو وہاں سے اعلان ہوا کہ ایسا کرنے کی اجازت اس احمدی نے خلیفہ سے نہیں لی۔اس لئے یہ فیصلہ ناطق نہیں ہوگا۔

لہذا یہ شرط ضروری ہے کہ سیٹھ عبداللہ اس مباحثے میں خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی اجازت مطبوعہ شائع کر کے ہمارے سامنے آئے اور جن علماء کو اپنا وکیل بنانا چاہے بنالے۔اگر وہ چاہیں تو ہم بٹالہ میں جو قادیان کے قریب ہے پہنچ جائیں گے۔

ہاں یہ شرط ضروری ہو گی کہ اس مناظرہ میں سیشن جج کے درجے کا کوئی شخص منصف ہونا چاہیے۔

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء مطابق ۲۵ محرم ۱۳۶۶ھ جلد ۴۳ نمبر ۵۰ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آخر وہی ہوا جو ہم نے لکھا تھا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ایک قصہ مشہور ہے کہ دو بنیا دکان دار جن کی دکانیں آمنے سامنے تھیں، کسی امر میں جھگڑ رہے تھے۔ جھگڑتے جھگڑتے لڑائی تک نوبت پہنچ گئی۔ دونوں اپنے ہاتھوں میں باٹ لئے ہوئے ایک دوسرے کو للکارتے ہوئے کہتے تھے، اتر تو سہی، آ تو سہی۔ مگر اپنی شریفانہ طبیعت کے ماتحت بازار میں اتر کر لڑتے نہیں تھے۔ ناظرین کا ہجوم تھا جو ان کی شرافت کی داد دیتا تھا۔

یہی مثال قادیانی اور لاہوری جماعتوں کی ہے۔ سالہا سال سے یہ جھگڑا چلا آ رہا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی تھے یا غیر نبی۔ اس اختلاف کا فیصلہ کبھی مناظرہ سے کبھی حلف سے کرنا چاہتے رہے، مگر وہ طے نہیں ہوتا۔

ہم نے اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۴۶ء میں اس کا ذکر کرتے ہوئے یہ بتایا تھا کہ یہ حلف وقوع پذیر نہیں ہوگی کیونکہ نہ لاہوری قادیان جائیں گے اور نہ ہی قادیانی لاہور میں آئیں گے، اس لئے یہ حلف امرتسر میں ہونی چاہیے جہاں مرزا صاحب قادیانی کا مباحثہ ہوا تھا۔

یہ بھی لکھا تھا کہ اس کے بعد دونوں فریق متفق ہو کر ہم سے مباحثہ کریں۔ ہمارا مضمون مباحثہ آخری فیصلہ ہوگا۔

ہم نے سمجھا تھا کہ گذشتہ جنگ یورپ سے ان دونوں جماعتوں نے یہ سبق حاصل کیا ہوگا کہ مشترک دشمن کے سامنے ایک ہو جانا چاہیے جیسے برطانیہ اور روس جرمن کے مقابلے میں متحد ہو کر فتح یاب ہو گئے تھے۔ مگر ان دونوں جماعتوں نے ہمارے اس نیک مشورہ کو قبول نہیں کیا۔ کیوں قبول نہیں کیا اس کا جواب قرآن مجید میں یوں ملتا ہے جحدوا بها واستيقنتها انفسهم۔

ہم اب بھی ان دونوں جماعتوں کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ آپ لوگ متفق ہو کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنا کوئی قابل مناظر مقرر کریں جسکو دونوں جماعتوں کے امیر اپنا وکیل بنا کر بھیجیں اور اس کا ساختہ پرداختہ منظور کریں ورنہ یادرکھیں میرا یہ تقاضا ختم نہیں ہوگا۔

قادیانی اور لاہوری ممبرو! دل کے کانوں سن رکھو

ستعلم لیلی ای دین تداینت
ایّ غریم فی التقاضی غریمها

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جنوری ۱۹۴۷ء مطابق ۹ صفر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۔ص ۶)

جلسہ سالانہ میں خلیفہ قادیان کی تقریر

اپنے باپ کے خلاف

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم بارہا اس بات کا اظہار کر چکے ہیں اور کرتے رہیں گے کہ قادیانی لوگ مرزا صاحب کی تعلیم یا تو بھول گئے ہیں یا جان بوجھ کر چھپاتے ہیں۔ یہ بھی ہم نے کئی دفعہ لکھا ہے کہ مرزا صاحب کے الفاظ بھول گئے ہوں تو ہم سے پوچھ لیا کرو، ہمیں بتانے میں بخل نہیں ہوگا۔مگر یہ لوگ ایسے کہاں کہ ہمارے کہنے پر عمل کریں۔آج ہم بتاتے ہیں کہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) جس نے ہم کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا تھا اور ہم نے اسے منظور کر لیا تھا اس شرط سے کہ بٹالہ کی جامع مسجد میں بیٹھ کر سادہ قرآن مجید لے کر ہمارے سامنے تفسیر لکھئے۔تفسیر ایسی ہوگی کہ عربیت کے مخالف نہ ہو۔اس کا جواب آیا تھا کہ میں عربی اتنی نہیں جانتا صرف بڑے حضرت صاحب کا کلام نقل کروں گا۔جس کے جواب میں میں نے لکھا تھا کہ ایسا کرنا نیوگ کے مشابہ ہے۔خیر یہ بات تو رفت گذشت ہوگئی آج ہم خلیفہ مذکور کی تقریر سے جو انہوں نے قادیان کے سالانہ جلسہ میں کی ہے ایک اقتباس سناتے ہیں اس کا شروع یوں ہے:

یہ دنیا اس قدر تیزی کے ساتھ ایک تباہی کے گڑھے کی طرف جارہی ہے کہ جہاں تک دنیا داروں کی عقل کا سوال ہے اس تباہی کے گڑھے سے اسے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بچانا بالکل ناممکن نظر آتا ہے انسان ترقی کی دوڑ میں اور اپنی ترقی کے شوق میں ایسی ایسی ایجادات کی طرف قدم بڑھاتا جاتا ہے کہ خود وہی اس بات کا اقرار کرنے پر مجبور ہو گیا ہے کہ جس چیز کو اپنی ترقی سمجھتا تھا اور جسے اپنی کامیابی خیال کرتا تھا وہ درحقیقت میری تباہی کا رستہ تھا اور میری ہلاکت کی تدبیریں تھیں۔ (الفضل قادیان ۲۷ دسمبر ۱۹۴۶ء ص ۱)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: بڑے مرزا صاحب قادیانی نے دنیا کی عمر سات ہزار سال بتائی ہوئی ہے اور اپنی بعثت ساتویں ہزار میں لکھی ہے اور یہ بھی تصریح کی ہے کہ چھٹا ہزار سخت گمراہی کا تھا یہ ساتواں ہزار جس میں ہم ہیں ہدایت کا ہے۔ (قادیانی لیکچر سیالکوٹ)

ناظرین کرام! فرمائیے بقول مرزا صاحب قادیانی دنیا کا ساتواں ہزار سراسر ہدایت کا ہے۔ پھر اس میں بقول خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) یہ گمراہیاں اور ظلم و ستم کی کاروائیاں کیوں ہیں۔ یہ وہی مثل ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا۔

مسیح موعود آکر چلے بھی گئے اور اپنے زمانہ کو ہدایت کا زمانہ بتا بھی گئے مگر بقول خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) دنیا تیزی کے ساتھ ایک تباہی کے گڑھے کی طرف جا رہی ہے۔ ہم سے کوئی پوچھے تو ہم خلیفہ قادیانی کی تصدیق کرتے ہیں۔ واقعی دنیا مذہب اخلاق اور معاشرت بلکہ تمدن میں بھی گمراہی اور تباہی میں دن بدن ترقی کر رہی ہے جس کا نقشہ مولانا حالی مرحوم نے یوں بتایا ہے

پوچھا جو کل انجام ترقیء بشر
یاروں سے کہا پیر مغاں نے ہنس کر
باقی نہ رہے گا کوئی انساں میں عیب
ہو جائیں گے چھل چھلا کے سب عیب ہنر

مگر خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کی تقریر کے ساتھ ہماری تصدیق نے مل کر ایسے کچھ پیچیدگی پیدا کر دی ہے جس کا افسوس سب جماعت مرزائیہ کو ہونا چاہیے کیونکہ اس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے لیکچر سیالکوٹ کی تکذیب ہوتی ہے اس لئے یہ بالکل اس کے مشابہ ہے جو منطق کی کتاب ملاحسن میں بطور چیستان کے مذکور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ کسی شخص کا یہ کہنا کہ: کلامی ھذا کاذب ۔اس کو صحیح کہتے بھی نہیں بنتی، اور غلط کہتے بھی نہیں بنتی۔

سچ تو یہ ہے کہ قادیانی مشن ایسا ہی کچھ گورکھ دھندا ہے جسکی بات یہ کہنا بجا ہے:

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے بات الٹی یار الٹا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جنوری ۱۹۴۷ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳٦٦ھ جلد ۴۴ نمبر ۲ ص ۴۔۵)

خلیفہ قادیان کی جلسہ میں آمد

جناب مولوی محمد رفیق خطیب جنڈیالہ گورو لکھتے ہیں:

میں بتاریخ ۲۵ دسمبر ۱۹۴٦ء کئی اصحاب کی بار بار تاکید کی وجہ سے قادیان ضلع گورداسپور تواریخ مقررہ میں جلسہ دیکھنے گیا اور بتاریخ ۲۵ دسمبر ۲ بجے شام سے ۲۷ دسمبر صبح چھ بجے تک رہا اور جماعت مرزائیہ کا رنگ ڈھنگ بھی دیکھتا رہا۔مگر مجھے مرزا محمود صاحب خلیفہ جماعت مرزائیہ کو دیکھنے کا بہت شوق تھا وہاں پر جو میرے میزبان تھے انہوں نے بتایا کہ ان کی سواری جب آئے گی آپ سے کہہ دیں گے۔ چنانچہ بوقت صبح بہت سی گھنٹیوں اور موٹر کے ہارن بجنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو میزبان نے مجھ سے کہا کہ اب ان کی سواری آرہی ہے۔

میں دوڑ کر گھر سے باہر آیا تو عجیب منظر تھا۔گلی جو اتنی چوڑی تھی کہ موٹر تانگہ کھلا نکل سکتا تھا اس میں ایک طوفان بدتمیزی برپا ہے بھاگ دوڑ ہو رہی ہے، اور گلی صاف ہو رہی ہے۔لوگ بھاگ بھاگ کر اس گلی کے کنارے پناہ تلاش کر رہے تھے۔ پھر تقریباً پندرہ سائکلیں آئیں، ان کے پیچھے موٹر سائیکل آئے۔ان کے پیچھے ایک کار آئی اس کے بعد مرزا محمود احمد صاحب کی سواری آئی۔آپ کار میں تشریف فرما تھے ۔کار چاروں طرف سے شیشوں سے بند تھی اور پھر بھی پبلک شور مچا رہی تھی السلاعلیکم اور حضرت مرزا محمود احمد صاحب کسی کو بھی جواب نہ دیتے تھے۔اس کے پیچھے پھر دو کاریں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں ان کے پیچھے گھوڑ سوار تھے اور ان کے پیچھے تقریباً پچیس نوجوان لاٹھیوں سے مسلح دوڑتے ہوئے جا رہے تھے مگر بہت ہی جوش میں دوڑ رہے تھے۔

پھر دوبارہ واپسی بھی اسی طرح ہوئی۔ میں نے اپنے میزبان سے پوچھا تو معلوم ہوا کہ جب بھی نکلتے ہیں یہی شان ہوتی ہے کیا کوئی بتلاسکتا ہے کہ یہ کیا وجہ ہے آخر یہ سواری اس طرح کیوں نکلتی ہے (اس کی اصل وجہ تو لاہوری جماعت کا پیغام صلح بتائے گا ہمارا خیال تو یہ ہے کہ آج سے پہلے کئی سو سال ایک شخص اسی طرح نکلا کرتا تھا جسکے متعلق قرآن مجید نے بتایا فخرج علی قومه فی زینته (القصص:٧٩) جسکا انجام بھی بتایا ہے فخسفنا به و بداره الارض (القصص:٨١) فاعتبروا یااولی الابصار۔مدیر) میں قادیان کے بازار میں جا رہا تھا کہ ایک بہت بڑا بورڈ دیکھا جس پر بطور اشتہار یہ عبارت لکھی تھی: بیس ہزار روپئہ انعام۔

(ارشاد نبوی ﷺ

یبعث لهذه الامة علی رأس کل مأة من یجددلها دینها
یعنی یقیناً اللہ تعالیٰ اس امت کیلئے ہر صدی کے سر پر مجدد دین بھیجے گا (
از کتاب حجج الکرامة مصنفہ نواب صدیق حسن)

١۔ پہلی صدی کے مجدد حضرت عمر بن عبد العزیز۔٢۔ دوسری صدی کے مجدد حضرت امام شافعی واحمد بن حنبل۔ تیسری صدی کے مجد ابو شرح و ابوالحسن اشعری، چوتھی صدی کے مجدد ابوعبید اللہ نیشا پوری۔ پانچویں صدی کے مجدد امام غزالی۔ چھٹی صدی کے مجدد سید عبدالقادر جیلانی، ساتویں صدی کے مجدد خواجہ معین الدین اجمیری، آٹھویں صدی کے مجدد حافظ ابن حجر عسقلانی و صالح ابن عمر۔نویں صدی کے مجدد سید محمد جون پوری (سید محمد جون پوری مجدد تھے تو قضیہ ہی ختم کیونکہ وہ مدعی مہدویت تھے چنانچہ ان کے اتباع فرقہ مہدویہ کے نام سے آج بھی حیدرآباد میں آباد ہیں مزا یہ ہے وہ بھی تحریک قادیانیہ کے اسی طرح مخالف ہیں جس طرح اور مسلمان۔اڈیٹر) دسویں صدی کے مجدد امام سیوطی۔ گیارھویں صدی کے مجدد الف ثانی سرہندی۔ بارھویں صدی کے مجدد شاہ ولی اللہ۔ تیرھویں صدی کے مجدد سید احمد رائے بریلوی۔ چودھویں صدی....؛

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نوٹ : بموجب ارشاد نبی جہاں ہر ایک صدی کے سر پر مذکورہ بالا مجددین میں سے کسی کا مجدد ہونا ثابت اور مشتہر ہے وہاں چودھویں صدی کے سر پر بھی مجدد کا آنا ضروری ہے اگر حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اس صدی کے مجدد نہیں تو کوئی دوسرا مدعی عبادین پیش کر کے بیس ہزار روپیہ انعام حاصل کریں

(مرزا صاحب چودھویں صدی کے مجدد نہیں ہو سکتے کیونکہ انہوں نے تیرھویں صدی کے اندر ہی بزمانہ تصنیف براہین احمدیہ مجددیت کا اظہار کیا تھا جو زمانہ مجددیت کا نہیں تھا۔ چودھویں صدی کے مجدد مولوی نذیر حسین صاحب اور مولوی رشید احمد صاحب اور مولوی احمد رضا کیوں نہ ہوں جو اپنے نام کے ساتھ مجدد مأۃ حاضرۃ لکھا کرتے تھے بہر حال مرزا غلام احمد اپنی پیش گوئیوں اور اپنی غلط تعلیمات کی وجہ سے نہ مجدد ہیں نہ مہدی ہیں اور نہ مسیح موعود بلکہ بقول مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم اس رباعی کے مصداق ہیں

چہ گویم، باز تو گر آئی چھا در قادیاں بنی
وبا بنی خزاں بنی غرض دار الزیاں بنی
یکے قطاع نسل یکے امام بھنگیاں بنی
مرزا غلام احمد کے چچا زاد بھائیوں کی طرف اشارہ ہے
مسیح ابن مریم بچہء چنگیز خان بنی)

از عبد اللہ الہ دین سکندر آباد

دوسرے نمبر پر یہ لکھا تھا:

امتی کا اقرار

لعنت ہے اس شخص پر جو آنخضرت ﷺ کے فیض سے علیحدہ ہو کر نبوت کا دعوی کرے مگر یہ نبوت آنخضرت کی نبوت ہے نہ کوئی نئی نبوت اور اس کا مقصد بھی یہی ہے کہ اسلام کی حقانیت دنیا پر ظاہر کی جاوے اور آنخضرت ﷺ کی سچائی دکھلائی جاوے (چشمہ معرفت ص ۳۲۵)

قیمتی حوالے: لا فتی الا علی لا سیف الا ذو الفقار

اس کے یہ معنی نہیں کہ علی کے سوا کوئی فتی ہی نہیں بلکہ یہ معنی ہیں کہ نہ اس

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جیسا کوئی فتی ہے اور نہ اس جیسی کوئی تلوار چنانچہ لا نبی بعدی کا بھی یہی مفہوم ہے

حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں

قولوا انه خاتم الانبیاء ولاتقولوا لا نبی بعده

یعنی کہو خاتم الانبیاء ہیں مگر یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں (تکملہ مجمع البحار۔ص ۸۵)

آپ فرماتے ہیں لو عاش ابراهیم لکان صدیقا نبیا (ابن ماجہ ج ا ص ۱۱۰) (یعنی ابراہیم زندہ ہوتے تو ضرور نبی ہوتے)۔

یا بنی آدم امایأتینکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی

(الاعراف: ۳۵) (اے آدم کی اولاد جب جبھی آویں تمہارے پاس میرے رسول بیان کرتے ہوئے تم پر میری آیتیں)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد صاحب حقیقۃ الوحی میں لکھتے ہیں کہ مجھ سے پہلے کسی نے نبی کا لقب نہیں پایا۔

اگر نبوت اور اتباع نبی ﷺ میں لازم ملزوم کی نسبت ہے تو کیا وجہ ہے کہ جو لوگ کامل متبع تھے وہ کیوں نبی نہ ہوئے۔ لازم وملزوم میں انفکاک کیوں جائز ہوا۔ اصل یہ ہے کہ یہ باتیں سب بناوٹی ہیں ہمارا مسلک تو یہ ہے کہ ان بحثوں میں کچھ فائدہ نہیں۔ منطقی قیاس میں صغری پر بہت کچھ مدار ہوتا ہے صغری اگر ثابت نہیں ہے تو کبری بھی مفید نہیں ہے۔ مرزا صاحب قادیانی اس قیاس میں بطور صغری (دلیل کا جزو اول) کے ہیں۔ اگر صغری ثابت نہیں ہے تو دلیل کسی طرح ثابت نہیں۔

اس لئے ہمارے ناظرین مرزا صاحب قادیانی کے حالات پر پوری توجہ دیں گے تو ان کو ثابت ہو جائے گا کہ ان کی کوئی الہامی بات بھی سچی نہیں ہوئی تو پھر وہ ہمارے ساتھ یہ کہنے پر متفق ہو گئے

ہزار وعدوں میں اگر ایک ہی وفا کرتے
قسم خدا کی نہ ہم تم کو بے وفا کہتے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جنوری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۳ ص ۴۔۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیانی اور لاہوری جماعتوں میں محالفہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دونوں جماعتیں اپنا یہ عقیدہ ظاہر کرتی ہیں کہ ہمارا نبی مرزا کوئی نئی شریعت نہیں لایا بلکہ شریعت اسلام ہی کے پابند تھے، لیکن اگر ان کا عمل دیکھا جائے تو دونوں کا شریعت اسلام کے خلاف ہے۔ آج ہم جس امر کا ذکر کرتے ہیں وہ سال ہا سال سے ان میں اختلافی چلا آرہا ہے، وہ ہے حلف کا معاملہ۔

سکندر آباد دکن کے ایک صاحب چورن فروشوں کی طرح ہمیشہ ایک انعامی اشتہار دیا کرتے ہیں۔ میرے متعلق بھی ان کا اشتہار ۲۳ سال سے جاری ہے۔ اسی طرح مولوی محمد علی صاحب لاہوری مرزائی کے متعلق بھی انعامی اشتہار چھپتا رہتا ہے مگر دل میں چونکہ یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ

لینے دینے کے سر پر خاک ڈالو پاک محبت اچھی ہے،

اس لئے حلف کا مضمون نیا نیا بنایا جاتا ہے۔ اس سال ماہ دسمبر کے آخری ایام میں جلسہ سالانہ کے موقع پر لاہوری امیر جماعت نے اپنا حلفی مضمون پڑھ دیا ۔قادیانیوں نے جواب دیا کہ یہ ہماری مطلوبہ حلف نہیں ہے۔

اسی طرح ہمارے مقابلے پر بھی یہی کہتے رہے ہیں۔ اس لئے آج ہم ذرا واضح لفظوں میں ان کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ قرآنی تعلیم سامنے رکھ کر حلف کا فیصلہ کریں میرے اور مولوی محمد علی لاہوری صاحب کے عقیدے میں بہت فرق ہے، مگر اس بات میں ہم دونوں متفق ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب نبی یا رسول نہیں تھے جیسا کسی شاعر نے اپنا اور دوسرے لوگوں کا عقیدہ یوں ظاہر کیا ہے

واعظِ شہر کہ مردم ملکش مے خوانند
قول ما نیز ہمیں ست کہ او مردم نیست

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح مولوی محمد علی صاحب لاہوری، مرزا غلام احمد صاحب کو مجدد یا ملہم مانیں، یہ ان کا عقیدہ ان کو مبارک رہے۔ ہم دونوں کا اسپر اتفاق ہے کہ مرزا صاحب قادیانی رسول نہیں تھے۔

اب آیئے قرآن مجید کی تعلیم دیکھئے۔ یہودیوں عیسائیوں اور عرب کے مشرکوں وغیرھم کو یک جا کر کے قرآن مجید کہتا ہے

یقول الّذین کفروا لست مر سلا ۔کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں ہے۔

یہ قول کل کفار کا مشترک ہے۔ ناظرین غور کریں یہ آیت کیسے صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ میرے اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے حلف کا مضمون صرف اتنا ہی ہونا چاہیے ما کان مرزا رسول او نبی ۔اس سے زیادہ لمبی چوڑی باتیں کرنا اور حلف کا مضمون نیا نیا تجویز کرنا نئی شریعت بنانے کے برابر ہے۔ پس سکندر آباد کا سیٹھ عبداللہ الہ دین سن لے کہ میں اس قسم کا حلف قادیان میں اٹھا چکا ہوں اور اشتہار میں شائع کر چکا ہوں، اور اب بھی ایسا حلف اٹھانے کو تیار ہوں مگر میں انعامی رقم ان سے نہیں مانگتا بلکہ وہی کہتا ہوں جو حضرت سلیمانؑ نے کہا تھا

ما اتانی اللہ خیر مما آتاکم

خدا نے جو مجھے دیا ہے وہ تمہارے دیئے سے اچھا ہے

اور مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو مشورہ دیتا ہوں کہ وہ ادھر اودھر کی لایعنی باتیں چھوڑ کر صرف یہی مضمون رکھیں

ما کان مرزا رسولاً ولا نبیا ۔

بلکہ مزید حوصلہ ہو تو یہ بھی کہہ دیں

رسول	قادیانی	کی	رسالت
جہالت	ہے	جہالت	ہے جہالت

سکندر آبادی دوست، عبداللہ الہ دین کے سامنے یہ آیت پیش کر کے پوچھیں کہ اس کا مضمون کیا ہے۔ منکرین رسالت کا قول صرف لست مر سلاً منقول ہے۔ تم جو ادھر ادھر کی باتیں بتاتے ہو قرآن مجید کے مقابلہ میں کیوں کر صحیح تسلیم ہو سکتی ہیں۔

پس آیئے دہلی، امرتسر یا لاہور میں مجھ سے حلف لیجئے اور آپ جو رقم لائیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گے اس پر میں ہاتھ رکھ کر واپس کر دوں گا۔

باقی رہی سال کی میعاد جس میں حلف اٹھانے والے کی موت حیات کا فیصلہ ہوگا، یہ بھی تمہاری ایجاد ہے۔ سچے ہو تو قرآن وحدیث سے اس کا ثبوت دو۔ اور اگر اسی پر ضد ہے جس کا اظہار تم سکندر آبادی ہم دونوں کے سامنے کر رہے ہو، تو پھر یہ لکھ دو کہ سال گذر کر ایک دن بھی زیادہ ہم زندہ رہے، تو آپ جھوٹے اور ہم سچے۔ پھر کونوا مع الصادقین آپ کو سچوں کا ساتھ دینا ہوگا۔

پس آپ اپنے اس اقرار پر اپنے خلیفہ (مرزا محمود احمد) کے دستخط لے کر شائع کر دیں اور اس میں کسی قسم کا اینچ پینچ نہ ہو۔ وہ پرچہ ہمارے پاس بھیج دیں۔

پس آپ جلدی کیجئے اور یہ میری دریا دلی اور استغناء قلبی ہے کہ میں روپے آپ سے نہیں مانگتا بلکہ آپ کو مانگتا ہوں۔

سیٹھ صاحب اور ان کے ملنے جلنے والے دوست اور رشتہ دار ہمیں بتائیں کہ یہ کیا انصاف ہے کہ بعد حلف سال کے اندر مریں تو یقیناً جھوٹے، اگر سال گزر جائے تو پھر بھی ہماری سچائی کا اعتراف نہ ہو۔ اور ہم کیوں نہ کہیں

نہیں وہ قول کا پکا ہمیشہ قول دے دے کر
جو اس نے ہاتھ میرے ہاتھ پر مارا تو کیا مارا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۴ ص ۳۔۴)

(مولوی محمد علی لاہوری کے موضوع بالا پر پیغام صلح لاہور میں وقتاً فوقتاً مضامین شائع ہوتے رہے ہیں۔ بطور نمونہ چند ایک ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ بہاء

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا پیش کردہ طریق فیصلہ

(مولوی محمد علی صاحب لاہوری لکھتے ہیں) سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب حیدرآباد دکن کی جماعت کے ایک معزز رکن ہیں۔ میرے قیام حیدرآباد میں سیٹھ صاحب نے مجھ سے نفرت کا اظہار تو یہاں تک کیا کہ انہوں نے اپنے محترم دوست خان صاحب عبدالکریم بابو خان صاحب کی اس دعوت میں شامل ہونا بھی پسند نہ کیا جو میرے حیدرآباد دکن کے معززین سے تعارف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیلئے میرے معزز میزبان نے کی تھی اور جس میں سیٹھ صاحب بھی مدعو تھے۔مگر عین اس وقت جب میں حیدر آباد سے روانہ ہورہا تھا،تو ایک خط مجھے بھیجا جو جماعت قادیان کے آرگن الفضل میں بھی چھپوا دیا گیا ہے جسکا ماحصل یہ تھا کہ جن عقائد کا اظہار میں نے حیدر آباد دکن میں کیا وہ حضرت مسیح موعود کے خلاف ہیں اور اس اختلاف کا فیصلہ یوں ہوسکتا ہے کہ میں ان الفاظ میں جوانہوں نے تجویز کئے ہیں موکد بعذاب حلف اٹھاؤں (طویل مضمون ہے پھر لکھا ہے ..)

جہاں تک مجھ سے حلف موکد بعذاب کا مطالبہ ہے میں اس کے لئے صرف ایک بات چاہتا ہوں یعنی یہ کہ سیٹھ صاحب نے جو خدا سے فیصلہ لینے کا طریق ظاہر کیا ہے اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے؟...

اس طریق فیصلہ کو منظور کرنے سے پیشتر ان دو باتوں کی ضرورت ہے

اول: یہ کہ وہ آیت قرآنی یا حدیث پیش کیجائے جس میں خدا سے فیصلہ لینے کا یہ طریق منظور ہو

دوم: یہ کہ خلیفہ صاحب قادیان ایک اعلان کریں کہ اگر میں اس طریق فیصلہ کو منظور کرلوں تو مجھ پر عذاب نہ آنے کی صورت میں وہ اور ان کی ساری جماعت اپنے عقائد باطلہ سے بیزاری کا اعلان کر کے میرے ہاتھ پر بیعت کریں گے۔

مجھے اس پر کوئی اعتراض نہ ہوگا کہ آج سے ساری جماعت قادیان اس حوالہ تلاش میں لگ جائے اور ایک ماہ تک یہ حوالہ نکال کر بھیج دے رہا گیارہ ہزار روپے کا سوال تو میں جناب سیٹھ صاحب صاحب کو اور ان کی نقل کرنے والوں کو یہ مشورہ دوں گا کہ میرے سچا ثابت ہونے کی صورت میں جب جناب خلیفہ صاحب اور ان کی جماعت کو اس قدر ندامت اٹھانی پڑے گی تو میری طرف سے یہ اجازت ہے کہ یہ روپیہ جناب خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کر دیا جائے البتہ اگر اس طریق فیصلہ کے لئے سیٹھ صاحب کوئی سند قرآن کریم یا حدیث کی پیش نہ کرسکیں تو میں یہ ضرور کہوں گا کہ یہ گیارہ ہزار روپیہ بطور تاوان احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کو تبلیغ کے لئے ادا کریں... (پیغام صلح لاہور ۱۴۔اپریل ۱۹۴۲ء ص ۴۔۶)

قادیانی علماء کی سراسیمگی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیٹھ عبداللہ الہ دین نے موکد بعذاب حلف سے خدا سے فیصلہ لینے کے لے جو طریق تجویز کیا تھا اس کے جواب میں حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے سیٹھ صاحب اور تمام قادیانی علماء سے یہ سوال کیا تھا کہ کیا اس کی کوئی سند خدا کے کلام میں یا اس کے رسول کی حدیث میں ہے؟ اس سوال کو آج دو ماہ سے زائد ہو گئے لیکن ادھر اودھر ہاتھ پیر مارنے کے سوائے کوئی ایسی سند قادیانی علماء یا خود سیٹھ صاحب آج تک پیش نہیں کر سکے جس سے یہ ثابت ہو کہ موکد بعذاب حلف سے ایک سال کے اندر جھوٹی حلف اٹھانے والے پر عذاب نازل ہو جاتا ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۲۴ جون ۱۹۴۲ء ص ۶)۔

سیٹھ الہ دین صاحب کا مطالبہ حلف

(مولوی محمد علی صاحب لاہوری لکھتے ہیں) بعض احباب نے مجھے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اپنا مطالبہ حلف اب تک بار بار دوہراتے رہتے ہیں۔

اس کا تو میرے پاس کوئی علاج نہیں۔ دوا فروشوں کے انعامی اشتہارات اسی طرح نکلتے رہتے ہیں، خواہ ان کی دوائی سے کوئی مرے یا جیئے۔

مجھے آج تیس سال یہ حلف اٹھائے گذر چکے کہ نہ حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل کیا، نہ میں نے تبدیل کیا۔

اور یہی قادیانی جماعت اور ہمارے درمیان باعث ما بہ النزاع ہے۔ ابھی اس قسم کی حلف گذشتہ سال قادیانی جماعت مانسہرہ کے مطالبہ پر اٹھائی اور اب پھر یہی حلف اٹھائی ہے اور میاں (محمود احمد) صاحب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ حلف اٹھائیں کہ ۱۹۰۱ء میں انہوں نے اپنا عقیدہ درباره حضرت مسیح موعود تبدیل کر لیا تھا اور سابقہ انکار نبوت کی تحریروں کو منسوخ قرار دے دیا تھا۔

سیٹھ صاحب کو چاہیے تو یہ تھا کہ وہ بیس ہزار مجھے دیتے تا کہ مجھے عدالت کے ذریعہ سے طلب کرنے کی ضرورت نہ رہتی اور اس وقت ان کا یہ روپیہ اعلائے کلمۃ اللہ میں لگ جاتا مگر سیٹھ لینے سے بنتے ہیں، دینے سے نہیں۔

سردست انہیں چاہیے کہ جس طرح بیس ہزار انہوں نے مجھے دینے کا وعدہ کیا تھا اگر میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے عقائد کی صحت پر حلف اٹھاؤں اب یہ اعلان کریں کہ اگر میاں (محمود احمد) صاحب اپنے عقیدہ کی صحت پر حلف اٹھائیں کہ حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ در بارہ نبوت تبدیل کر لیا تھا اور اپنی سابقہ تشریحات نبوت کو کہ اس سے مراد محض لغوی اور مجازی معنی ہیں جسے اصطلاح شریعت میں محدثیت کہا جاتا ہے غلط اور منسوخ قرار دیا تھا، اور خود میاں صاحب نے بھی اسی بنا پر اپنا عقیدہ ۱۹۰۱ء میں تبدیل کر لیا تھا اور ان کی جماعت کے لوگوں نے بھی تبدیل کر لیا تھا، اور حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کے انکار نبوت کے حوالوں کو منسوخ سمجھ لیا تھا تو وہ بیس ہزار روپیہ ان کو انعام دیں گے۔ خاکسار محمد علی ڈلہوزی۔ اگست ۱۹۴۵ء

(پیغام صلح لاہور ۱۵۔ اگست ۱۹۴۵ء ص ۳)۔

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد کا انعامی چیلنج

حضرت امیر مطلوبہ حلف اٹھانے کو تیار ہیں

سیٹھ عبداللہ الہ صاحب سکندر آباد خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کے غالی مرید ہیں اور خلیفہ صاحب کو خوش کرنے کے لئے حضرت امیر جماعت احمدیہ لاہور (مولوی محمد علی) کو اختلافی عقائد کے متعلق بڑے بڑے انعامی چیلنج دے کر حضرت ممدوح کے متعلق عام پبلک میں عموماً اور جماعت قادیان میں خصوصاً غلط فہمیاں پھیلاتے رہتے ہیں۔ ان کا یہ عامیانہ پروپیگنڈہ عرصہ دراز سے جاری ہے۔ الفضل مورخہ ۱۶۔ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں بھی ایک اشتہار:

مولوی محمد علی صاحب کو پچپن ہزار انعام،

کے عنوان سے شائع ہوا ہے۔ جو درج ذیل ہے

مولوی محمد علی صاحب کا یہ عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہو سکتا ہے اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔

ہم نے ان کو یہ چیلنج دیا کہ آپ اپنا عقیدہ ایک پبلک جلسہ میں حلفاً بیان کرو۔ ہم آپ کو اسی جلسہ میں نقد ۵ ہزار انعام دیں گے۔ اور آپ پر اس غلط عقیدہ اور جھوٹے حلف کی سزا میں خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک سال کے اندر کوئی عبرت ناک عذاب جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو نہ آیا تو مزید ۵۰ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر وہ سال ہا سال سے چیلنج کو ٹالتے ہی رہتے ہیں اگر کوئی صاحب ان کو اس پر آمادہ کریں تو ان کو بھی اس جلسہ میں نقد ۵ ہزار روپیہ دیا جائے گا۔

اس مذکورہ اشتہار کے پیش نظر ہمارے دوست شیخ انعام الحق صاحب حیدر آباد دکن نے سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کو دو مکتوب لکھے جن کی نقول درج ذیل ہیں:

مکتوب نمبرا: حیدر آباد دکن ۱۱ نومبر ۱۹۴۶ء بخدمت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب الہ دین بلڈنگ سکندر آباد دکن ۔ ..

آپ کا اعلان مطبوعہ الفضل قادیان ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء ص ۶ بعنوان مولوی محمد علی صاحب کو پچپن ہزار انعام، پیش نظر ہے۔

ہمارے امیر جماعت حضرت مولانا محمد علی صاحب نے میری درخواست پر ایسا حلف اٹھانا منظور فرما لیا ہے۔ چنانچہ حضرت ممدوح احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے آئندہ جلسہ سالانہ پر جو انشاء اللہ حسب معمول دسمبر ۱۹۴۶ء میں بمقام لاہور منعقد ہوگا ذیل کا حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں؛

میرا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مجدد اور مسیح موعود ہیں مگر نبی نہیں اور نہ ان کے انکار سے کوئی شخص کافر دائرہ اسلام سے خارج ہوسکتا ہے اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔

بشرطیکہ آپ مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ جناب خان بہادر عبدالکریم بابو خان صاحب سکندر آباد دکن کے پاس اس مضمون کی تحریر کے ساتھ جمع کرا دیں کہ وہ (یعنی عبدلکریم) حضرت مولانا محمد علی صاحب ایم اے امیر جماعت احمدیہ لاہور کے مذکورہ بالا حلف اٹھانے کے بعد پانچ پانچ ہزار روپیہ حضرت مولانا ممدوح اور اس خط کے راقم شیخ محمد انعام الحق کو فورا ادا کر دیں اور باقی پچاس ہزار روپیہ خان بہادر موصوف ایک سال گزرنے پر حضرت مولانا محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کو ادا کر دیں اگر اس عرصہ میں اللہ تعالی طرف سے کوئی عبرت ناک سزا جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو حضرت ممدوح پر نہ آئے۔

احمدیہ انجمن اشاعت اسلام لاہور کے سالانہ جلسے میں ہماری جماعت کے افراد کے علاوہ دیگر اصحاب بکثرت شریک ہوتے ہیں کافی اجتماع ہوتا ہے۔ آپ بھی اس موقع پر تشریف لائیں۔

حضرت مولانا محمد علی صاحب یہی حلف قادیان کے سالانہ جلسہ میں بھی اٹھانے کے لئے تیار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں بشرطیکہ آپ اپنے خلیفہ صاحب سے اس کی اجازت حاصل کرلیں اور خلیفہ (مرزا محمود) صاحب سے اس اجازت کا اعلان کرا دیں۔

از راہ کرم آپ اولین فرصت میں مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ جناب خان بہادر عبدالکریم بابو خان صاحب کے پاس مطلوبہ تحریر کے ساتھ جمع کرا دیں اور خان بہادر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مجھے مطلع کریں تاکہ میں حضرت مولانا ممدوح کی خدمت اقدس میں اطلاع عرض کرسکوں۔

اس عریضہ کا حتی الامکان جلدی جواب عنایت کریں امید ہے آپ بخیریت ہوں گے۔

نیاز کیش محمد انعام الحق مکان ۱۰۰۔اے کلاس محلّہ اعظم پورہ شرقی ملک پیٹھ حیدر آباد دکن

مکتوب نمبر۲: حیدر آباد دکن ۲۳ نومبر ۱۹۴۶ء

بخدمت جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین....

ایک عشرہ سے زائد عرصہ ہوا میں نے ایک نہایت ضروری خط تحریر خدمت کیا تھا (جس کی نقل لف ہذا ہے)۔خلاف توقع اس کا جواب اب تک موصول نہیں ہوا۔ بذریعہ رجسٹری رسید طلب یاددہانی عرض ہے از راہ کرم بواپسی جواب عنایت فرما کر ممنون فرمائیں۔ مزید تاخیر مناسب نہ ہوگی۔

میری درخواست پر ہمارے امیر جماعت مولانا محمد علی صاحب حلف اٹھانے کے لئے تیار ہیں۔ امید ہے آپ اپنے اعلان مطبوعہ الفضل ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء کا پورا لحاظ رکھتے ہوئے اولین فرصت میں مبلغ ساٹھ ہزار روپیہ اور مطلوبہ عالی جناب خان بہادر عبدالکریم بابو خان صاحب سکندر آباد دکن کے حوالے کرکے ان کی مصدقہ اطلاع سے مجھے ممنون فرمائیں گے

اب جب کہ حضرت مولانا محمد علی صاحب میری درخواست پر حلف کے لئے تیار ہو گئے ہیں آپ کی طرف سے کسی قسم کی گریز یا تامل کا اظہار ہرگز نہ ہونا چاہیے۔ نیاز مند محمد انعام الحق

سیٹھ عبداللہ الہ دین کے مذکورہ اشتہار اور اخویم شیخ انعام الحق کے دونوں خطوط حضرت امیر نے ذیل کی سطور مدیر پیغام صلح کو بھجوائی ہیں اور ہدایت فرمائی ہے کہ وہ حضرت ممدوح کی طرف سے مذکورہ اشتہار اور دونوں خطوط کی نقول کے اندراج کے آخر میں شائع کر دی جائیں وہ سطور درج ذیل ہیں:

میں ذیل کی حلف اپنے سالانہ جلسہ ۲۵ دسمبر ۱۹۴۶ء کو اٹھانے کے لئے تیار ہوں جس کا مطالبہ سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی کے اشتہار مندرجہ الفضل ۲۶ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں بدیں الفاظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا گیا ہے

میرا عقیدہ ہے کہ حضرت مرزا صاحب مجدد و مسیح ہیں مگر نبی نہیں اور نہ ان کے انکار سے کوئی کافر ہوسکتا ہے اور یہی عقیدہ حضرت مرزا صاحب کا تھا۔

اور یہی حلف میں قادیان کے سالانہ جلسہ پر بھی اٹھانے کے لئے تیار ہوں بشرطیکہ میاں محمود احمد صاحب ایسے حلف اٹھانے کے لئے مجھے دعوت دیں اور آدھ گھنٹہ وقت اس غرض کے لئے دیں کہ میں اس امر کی تشریح کردوں کہ ایسی حلف اٹھانے کی ضرورت کیوں پیش آئی ۔ محمد علی ۔

ہم سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے اشتہار شیخ انعام الحق صاحب کے خطوط اور سیٹھ صاحب کے چیلنج کے متعلق حضرت امیر کے نہایت واضح ارشاد کو پیش کر کے سیٹھ صاحب مذکور کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بزدلانہ خاموشی کو ترک کر کے میدان میں نکلیں تاکہ اس حلف سے دنیا پر واضح ہو جائے کہ کون سا فریق حق پر ہے اور کون باطل پر۔

اگر اس موقعہ پر سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے کسی قسم کی ایچا پیچی کر کے سامنے آنے سے گریز کیا تو اس سے یہ بات بالکل نمایاں ہو جائے گی کہ وہ آج تک مخلوق خدا کو غلط فہمی میں مبتلا کرنے کے لئے نہایت شرم ناک سوقیانہ اور جھوٹا پروپیگنڈہ کرتے رہے ہیں جو ایک شریف انسان کی شان سے بعید ہے۔ اور سیٹھ صاحب کے قلب اور دماغ میں دیانت اور شرافت کا شائبہ تک بھی موجود ہے تو وہ ضرور میدان میں نکل کر حلف کی شرائط کو پورا کریں گے ۔ (پیغام صلح لاہور ۴ دسمبر ۱۹۴۶ء ص ۳)

قادیانی اور لاہوریوں میں مباحثہ اور مباہلہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ سے یہ بحث دونوں فریقوں میں چلی آ رہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نبوت کا دعویٰ شروع سے کیا تھا یا ۱۹۰۱ء سے کیا۔ اور یہ کہ نبوت کی تعریف پہلے کیا تھی اور پیچھے کیا بتائی؟

خدا کی شان یہ گروہ اپنے خیال میں متکلمین کہلاتا ہے مگر یہ جھگڑا ان میں ختم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہونے پاتا۔ختم ہونا تو کجا شروع بھی نہیں ہوتا۔کبھی مباہلہ کا جھگڑا ہے، کبھی شرائط پر بحث چلی جاتی ہے۔کبھی حلف کا ذکر آجاتا ہے۔سکندر آبادی سوداگر چورن فروشوں کی طرح الگ اشتہار پر اشتہار دیئے جاتے ہیں، ان کا بھی فیصلہ نہیں ہوتا۔

لالہ لاجپت رائے نے تاریخ ہند میں جینیوں کے ذکر میں لکھا ہے کہ ان کے دوگروہوں میں اس مسئلہ پر اختلاف ہوا تھا کہ کچکول جس میں روٹیوں کے ٹکڑے ڈالتے ہیں اس میں پسا ہوا نمک ڈالنا جائز ہے یا نہیں۔عرصہ تک یہ جھگڑا ختم نہ ہونے پایا۔

ہم دیکھتے ہیں قادیانی مسیح کے ان حواریوں میں بھی ایسا ہی اختلاف ہے جو ختم نہیں ہونے پاتا۔ایک طرف دونوں جماعتوں کے امیر مولوی محمد علی اور مرزا محمود احمد مقابل ہیں۔دوسری طرف مولوی اللہ دتا اور بابو عمر الدین مقابل ہیں۔تیسری طرف اخبار پیغام صلح لاہور اور اخبار الفضل قادیان بھی ہاتھ جوڑی کر رہے ہیں۔ الغرض ہر روز ان کی طبع آزمائی اور زور تقریر و تحریر دیکھنے میں آتا ہے۔اسلامی فرقوں میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو یہ ہوسکتی ہے جو کسی زمانہ میں معتزلہ اور اہل سنت میں جھگڑا اٹھا تھا کہ حرام کو رزق اللہ کہہ سکتے ہیں یا نہیں۔مثلاً کوئی شخص زناکاری یا شراب فروشی کی آمد سے ہمیشہ پیٹ پالتا رہا ہو، اس کے حق میں کہا جاسکتا ہے یا نہیں کہ اسنے خدا کا رزق کھایا۔ بہت دنوں تک یہ بحث چلتی رہی آخر فریقین تھک کر بیٹھ گئے۔

ہمیں حیرت پر حیرت ہوتی ہے یہ حواریان مسیح موعود جو اپنے خیال میں کسی دوسرے فرقے کے عالموں کو علماء سوء کے سوا کسی مستحسن لفظ سے خطاب نہیں کیا کرتے یہ آپس میں کیا کہہ رہے ہیں۔ایک فریق دوسرے کو جھوٹا کہتا ہے۔دوسرا فریق اس کو اخلاقی جرائم کا مرتکب بتاتا ہے۔ہم الگ بیٹھے دیکھتے اور سنتے ہیں تو بے ساختہ ہمارے منہ سے نکل جاتا ہے: تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

تہی دستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

مزید لطف یہ کہ ان لوگوں کی مثال وہ ہے جو حدیث شریف میں آئی ہے ارشاد نبوی ہے کہ جب کسی جماعت میں بدکاریوں کی کثرت ہو جائے اور نیک لوگ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کو منع نہ کریں تو عذاب الٰہی آتا ہے جو ان دونوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس کی مثال حضور ﷺ نے فرمائی ایک جہاز میں کچھ لوگ نیچے رہتے ہیں، اور کچھ اوپر۔ پینے کا پانی اوپر کی منزل میں ہے، نیچے والے اوپر کی منزل میں پانی لینے جاتے ہیں تو وہ مزاحمت کرتے ہیں۔ آخر نیچے والوں نے کہا اچھا ہم نیچے کا تختہ توڑ کر دریا سے پانی لے لیں گے۔ حضور ﷺ نے فرمایا اوپر والے اگر نیچے والوں سے صلح صفائی نہ کریں گے اور ان کو نہ روکیں گے، تو پانی جہاز میں آکر دونوں کو ڈبو دے گا۔

یہ مثال ہم نے اس لئے دی ہے کہ ان دونوں گروہوں کو سمجھائیں کہ تم اپنی لڑائی ختم کرو یا تھوڑے دنوں کے لئے ملتوی کرو، اور ہمارے ساتھ فیصلہ کرلو کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے آخری فیصلہ والے اشتہار کے مطابق کیا تھے؟ اگر تم لوگ ایسے ہی لڑتے رہے، اور مخالف کی طرف توجہ نہ کی تو سمجھ لینا کہ تمہارا جہاز شبے ماند شبے دیگر نمے ماند، کا مصداق ہو جائے گا۔

پھر پچھتائے کیا ہووت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت

(اہلحدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۷ فروری ۱۹۴۷ء ۸۔ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۵۔ ۶ ص ۴)

(قادیانی خلیفہ کی تفسیر نویسی چیلنج کے جواب میں پیغام صلح لاہور میں بھی جوابی تحریریں شائع ہوتی رہی ہیں چند ایک یہاں نقل کی جاتی ہیں۔ بہاء

جناب میاں صاحب کا تفسیر نویسی پر چیلنج

(جناب مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں) جناب میاں محمود احمد صاحب کا ذیل کا چیلنج جو اخبار الفضل ۲۳۔ اپریل میں نکلا ہے اس کی طرف مجھے ایک دوست نے توجہ دلائی ہے:

میں جسے خدا تعالی نے اس پیش گوئی (مصلح موعود) کا مصداق قرار دیا ہے تمام علماء کو چیلنج دیتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لیں مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح ہوگی۔

اس سے پیشتر میں دو طرح پر جناب میاں (محمود احمد) صاحب کو چیلنج دے چکا ہوں اور بار بار اس کو دہرا چکا ہوں۔ ایک یہ کہ وہ مسئلہ تکفیر اہل قبلہ و ختم نبوت کے بعد اجرائے نبوت پر بحث کر

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لیں اوران کے اپنے مریدوں کواس بحث میں حکم ٹھہراؤں گا۔

اور دوسرا یہ کہ جس طرح پر ہماری جماعت کے ستر آدمی یہ حلف اٹھا چکے ہیں کہ انہوں نے ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود کے دعویٰ میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی ان کی جماعت کے لوگ بھی یاوہ خودبھی حلف اٹھائیں کہ ۱۹۰۱ء میں ایک غلطی کا ازالہ نکلنے پر ہم نے اس بات کومحسوس کیا تھا کہ حضرت مسیح موعوداپنے دعویٰ میں تبدیلی کررہے ہیں.....

میاں صاحب ان دونوں مقابلوں کی طرف توجہ نہیں کرتے اور نہ کوئی جواب دیتے ہیں۔

اس کی بجائے انہوں نے تفسیر نویسی کا یہ چیلنج دیا ہے جس کے متعلق پہلی بات تو یہ دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ کیا اللہ تعالیٰ نے انہیں واقعی وعدہ دیا ہے کہ اگر وہ قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں گے تو دوسرے سب لوگ ان کے مقابلہ میں مغلوب ہوں گے؟ یا یہ صرف ان کے اپنے نفس کی تعلیٰ ہے...

دوسری بات یہ دریافت طلب ہے کہ ان کی فتح صرف اس طرح ہوگی کہ ان کے مرید کہیں گے کہ ہمارے پیر کی تفسیر سب سے بہتر ہے یا کوئی غیراحمدی علماء جوان کے قول کے مطابق کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں اور جن سے ان کے خیال کے مطابق فہم قرآن ہی سلب کرلیا گیا ہے، یہ فیصلہ کریں گے۔ یا عیسائیوں اور یہودیوں سے یہ فیصلہ لیا جائے گا۔ آخرکون جج اس کا فیصلہ کرے گا کہ میاں صاحب کوفتح ہوئی یا ان کی مقابل تفسیر لکھنے والے کو...

تیسری بات یہ دریافت طلب ہے کہ لوگوں نے سارے قرآن کی تفسیریں بھی لکھی ہیں۔ میاں (محمود احمد) صاحب اگرخودایک مکمل تفسیر شائع کرکے یہ دعویٰ کرتے تو زیادہ موزوں تھا پھران کی تفسیر کا دوسری تفسیروں سے موازنہ کرنے کے لئے کوئی رستہ کھلتا...

ان تینوں باتوں کے بعد بھی ہیں جن کا جواب میاں (محمود احمد) صاحب سے ملنے کی مجھے امید نہیں ۔ان کے اس چیلنج کو کہ قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر وہ بھی لکھیں اور دوسرے لوگ بھی لکھیں ۔قبول کرتا ہوں اورسہولت کے لئے صرف ایک ہی آیت ان کے سامنے پیش کرتا ہوں

و مبشرا برسو ل یا تی من بعد ی اسمه ا حمد

اس آیت کا انتخاب میں نے اس لئے بھی کیا ہے کہ اس سے پیشتر جناب میاں (محمود احمد) صاحب دنیا کے علماء کو یہ چیلنج دے چکے ہیں کہ اس آیت کی تفسیر کا انہیں سب سے بڑھ کرعلم دیا گیا۔ (پیغام صلح لاہور ۳۱ مئی ۱۹۴۴ء ص ۳)۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت امیر کی دعوت مباحثہ ومباہلہ

خلیفہ صاحب قادیان خاموش کیوں ہیں

خلیفہ صاحب قادیان (مرزا محمود احمد) کی یہ دیرینہ عادت ہے کہ بلند بانگ دعاوی کرتے ہیں تعلّی کرتے ہیں اور دنیا کو مقابلہ میں آنے کا چیلنج دیتے ہیں۔لیکن جب کوئی مرد میدان ان کا چیلنج قبول کرتا ہے یا کسی مرد خدا کا آہنی قلم ان تار عنکبوت سے بنے ہوئے تعلیوں کے پردے کو چاک کرتا ہے ....تو میاں (محمود احمد) صاحب اپنے آپ کو بے نقاب دیکھ کر اتنے منفعل ہو جاتے ہیں کہ ان میں بولنے کی سکت نہیں رہتی۔اوران کی بھبکیاں نزلہ زکام اور کھانسی کے ٹھسکے میں بدل جاتی ہیں۔کیونکہ عموماً چیلنج کے جواب میں الفضل کے سرورق پر یہی شائع ہوتا ہے کہ حضور (مرزا محمود احمد) کو نزلہ زکام کھانسی کی شکایت ہے۔

میاں صاحب اتنا شور مچانے کے بعد اتنی بے نمکی پیدا کرتے ہیں کہ انسان کو تعجب ہوتا ہے کہ ایک مذہبی لیڈر اتنا بزدل بھی ہوسکتا ہے۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب نے دنیا کو تفسیر نویسی کا چیلنج دیا جسے حضرت امیر (مولوی محمد علی) نے قبول کیا۔لیکن میاں صاحب کو مقابلہ میں نکلنے کی جرأت نہ ہوئی۔محترم شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری نے قبول کیا لیکن میاں صاحب خاموش رہے۔ رسالہ البیان امرتسر میں ان کے چیلنج کو قبول کیا گیا،لیکن میاں (محمود احمد) صاحب نے ایسی چپ سادھی جو انسان صرف ایک دفعہ ہی سادھتا ہے۔

ہم میاں (محمود احمد) صاحب سے استفسار کرتے ہیں کہ جب آپ میں مقابلہ میں نکلنے کی ہمت نہیں تو آپ کس برتے پر چیلنج کیا کرتے ہیں۔اس سے تو بہتر ہے کہ آپ ایسے چیلنج نہ دیا کریں تاکہ آپ کا بھرم نہ کھلے۔

میاں صاحب صرف اپنے بھولے بھالے مریدوں پر اپنی علمی سطوت قائم رکھنے کے لئے یہ پاپڑ بیلتے ہیں لیکن درحقیقت ان میں جان نہیں ہوتی اور نہ میاں صاحب اس میدان کے مرد ہیں،ورنہ وہ چیلنج قبول کر کے ضرور میدان میں نکلیں۔

تفسیر نویسی کے چیلنج کی طرح میاں (محمود احمد) صاحب حضرت امیر (مولوی محمد علی) کو تعلّی آمیز اور غلیظ الفاظ میں مباہلہ کی دعوت دی۔حضرت امیر نے اس دعوت کا دنداں شکن جواب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دیا اور میاں (محمود احمد) صاحب کے تین جھوٹ پیش کر کے انہیں مباحثہ اور مباہلہ کی دعوت دی اور اس دعوت کو،

میاں محمود احمد صاحب جواب دیں،

کے عنوان سے پیغام صلح میں چوکھٹہ کے اندر بار بار شائع کیا۔لیکن میاں (محمود احمد) صاحب کو جواب دینے کی ہمت نہ ہوئی۔صرف الفضل نے مدعی سست گواہ چست کا مصداق بنتے ہوئے لکھا کہ پہلے ان الزامات کا ثبوت پیش کیجئے۔لیکن کوئی اس عقل کے دھنی سے پوچھے کہ ثبوت پیش کرنے کیلئے ہی تو دعوت مباحثہ دی جا رہی ہے۔اگر ان الزامات کا کوئی ثبوت نہیں ہے تو میاں (محمود احمد) صاحب کو اس چیلنج کے قبول کرنے میں خوف کیوں ہے؟ انہیں فوراً اس چیلنج کو قبول کرنا چاہیے۔آخر میاں صاحب اس چوکھٹے کا جواب کیوں نہیں دیتے کیا۔ پیغام صلح کا یہ چوکھٹہ انہیں نظر نہیں آتا؟ (پیغام صلح لاہور۔۱۳ستمبر۱۹۴۴ءص ۳)

میاں صاحب مجھ سے مباہلہ کر لیں

(خطبہ محمد علی فرمودہ ۹ مارچ ۱۹۴۵ء)

میں نے میاں (محمود احمد) صاحب کو بحث کے لئے بھی بار بار بلایا اور ساری شرطوں کو چھوڑ دیا مگر وہ نہ نکلے۔مگر اب میں ان کو ایک اور چیلنج دیتا ہوں۔ میں ان امور پر ان سے مباہلہ کرنے کے لئے بھی تیار ہوں کہ حضرت مرزا صاحب نے یہ کبھی نہیں کہا کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی غلط تشریح کر لیا کرتا تھا۔اور نہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے مریدوں میں بھی یہ چرچا ہوا کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کا اجتہاد در بارہ نبوت درست نہیں نکلا۔

وہ نکلیں اور میرے ساتھ مباہلہ کر لیں۔

مباہلہ سے پہلے مباحثہ بھی خود ہو جائے گا کیونکہ وہ پہلے اس بات کا ثبوت پیش کریں گے کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے فلاں فلاں جگہ یہ فرمایا ہے کہ میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا او حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے مریدوں نے فلاں وقت اکٹھے ہو کر یہ کہا کہ حضرت صاحب کا اجتہاد در بارہ نبوت درست نہیں نکلا اور بعد میں حلف اٹھائیں کہ

ا۔حضرت صاحب نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا اور اپنی سابقہ تحریروں کو منسوخ قرار

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دے دیا تھا۔

۲۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب فرمایا کرتے تھے کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے جو میں لفظ نبی کی تشریح کیا کرتا تھا وہ غلط تھی۔

۳۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کے مرید آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ حضرت صاحب کا اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں نکلا۔

اور میں (محمد علی لاہوری) حلف اٹھاؤں گا

۱۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل نہیں کیا، نہ اپنی پہلی کتابوں کو منسوخ قرار دیا۔

۲۔حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے کہیں نہیں فرمایا کہ ۱۹۰۱ء سے پہلے میں لفظ نبی کی غلط تشریح کیا کرتا تھا۔

۳۔حضرت صاحب کے مریدوں میں آپ کی زندگی میں کبھی یہ چرچا نہیں ہوا کہ حضرت صاحب کا اجتہاد دربارہ نبوت درست نہیں نکلا۔

یقیناً یا میاں صاحب ان باتوں میں جھوٹے ہیں یا میں جھوٹا ہوں یہ واقعات ہیں جن میں ایک فریق ضرور جھوٹ بول رہا ہے اس لئے اگر وہ صرف مباحثہ سے ان باتوں کو ثابت کرنا چاہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں اور اگر وہ ان میں مباہلہ کرنا چاہیں تو میں اس کے لئے بھی تیار ہوں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۱ مارچ ۱۹۴۵ء ص ۵)

کیا میاں محمود احمد مباہلہ کے لئے تیار ہیں

میں نے حلف اٹھائی وہ بھی حلف اٹھائیں

(مولوی محمد علی لاہوری لکھتے ہیں) دسمبر ۱۹۴۴ء کے سالانہ جلسہ قادیان پر میاں محمود احمد صاحب نے جمع شدہ مریدوں کو خوش کرنے کے لئے بڑے زور سے یہ دعوی کیا تھا کہ میں ان کے ساتھ اختلافی مسائل اور حضرت مسیح موعود کے دعوی نبوت اور تکفیر اہل قبلہ پر بحث کے لئے نہیں نکلتا حالانکہ وہ مجھے بار بار بلا چکے ہیں یہ دعوی چہ دلاور است دزدے کہ بکف چراغ دارد کا مصداق تھا مباحثہ کے لئے ہمیشہ میں انہیں بلاتا رہا۔ دعوتوں پر دعوتیں دیں۔ ایک ایک سال

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دس دس دفعہ بھی دعوت دی گئی مگر انہوں نے ہمیشہ گریز کیا اور اکثر اوقات خاموشی اختیار کی .... (پیغام صلح لاہور ۸۔ اگست ۱۹۴۵ء مطابق ۲۹ شعبان ۱۳۶۴ھ جلد ۳۳ نمبر ۳۲۔ ص ۱)

مولوی محمد علی کا اعلان

میں اس بات پر جماعت قادیان کے پیشوا (مرزا محمود) سے مباحثہ کے لئے بھی تیار ہوں۔ مباہلہ کے لئے بھی تیار ہوں:

کیا حضرت مسیح موعود نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ اپنی نبوت کے متعلق یا آنحضرتﷺ پر نبوت ختم ہونے کے متعلق تبدیل کیا تھا۔

۱۔ ہم اور جماعت قادیان دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب نے جب ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا تو نبی ہونے سے انکار کیا اور اپنا دعویٰ محدثیت قرار دیا۔ اور نبوت کو آنحضرتﷺ پر ختم قرار دیا اور آپ کے بعد دعویٰ نبوت کرنے والے کو مفتری اور کذاب قرار دیا۔

اختلاف ہم میں اور جماعت قادیان کے پیشوا میں صرف یہ ہے کہ ہم کہتے ہیں حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) ۱۸۹۱ء سے لے کر اپنی وفات تک اسی عقیدہ پر قائم رہے، اور جماعت قادیان کا پیشوا (مرزا محمود احمد) لکھتا ہے کہ آپ نے ۱۹۰۱ء میں اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا، خود نبوت کا دعویٰ کیا اور آنحضرتﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ کھلا قرار دیا۔

۲۔ ظاہر ہے کہ ۱۹۰۱ء میں تبدیلی عقیدہ کا ثبوت پیشوائے قادیان کے ذمہ ہے۔ اگر وہ اس دعویٰ کو ثابت نہ کر سکیں تو صاف ثابت ہوگا کہ قادیان والوں کا حضرت مرزا (غلام احمد) صاحب کی طرف دعویٰ نبوت منسوب کرنا محض افتراء ہے۔

۳۔ میں نے بارہا جناب میاں (محمود احمد قادیانی) صاحب کو اس بات پر مباحثہ کے لئے دعوت دی ہے اور یہاں تک بھی لکھ دیا کہ میں صرف ان کی جماعت کے پانچ یا سات اصحاب ثالث ٹھہراؤں گا مگر جناب میاں صاحب اس کا کوئی جواب نہیں دیتے۔

۴۔ میں نے بلکہ ہم میں سے ستر آدمیوں نے اس بات پر حلف اٹھائی کہ ہم نے ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت کی بیعت کی اور جس عقیدہ پر ہم نے بیعت کی تھی کہ نبوت آنحضرتﷺ پر ختم ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی عقیدہ پر آپ کی وفات تک قائم رہے اور ۱۹۰۱ء میں حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے اپنا عقیدہ در بارہ نبوت تبدیل نہیں کیا۔

۵۔آج تیس سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا ہم اس بات کا مطالبہ کر رہے ہیں کہ جماعت قادیان کے ستر آدمی یہ حلف اٹھائیں کہ انہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت صاحب کی بیعت آپ کے دعوی محدثیت پر ہی کی تھی اور اس وقت وہ نبوت جو آنخضرت ﷺ پر ختم سمجھتے تھے مگر ۱۹۰۱ء میں انہوں نے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا اور اس کے بعد نبوت کو آنخضرت ﷺ پر ختم نہیں سمجھتے تھے اور حضرت مرزا صاحب کو نبی ماننا شروع کر دیا تھا کیونکہ ۱۹۰۱ء میں انہیں علم ہو گیا تھا کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا ہے خود میاں صاحب (محمود احمد) سے ایسی حلف اٹھانے کا مطالبہ کیا مگر ساری جماعت قادیان تیس سال سے خاموش ہے خود میاں صاحب بھی خاموش ہیں

۶۔ پھر میں نے آخری حجت شرعی کی طرف رجوع کیا کہ میاں صاحب اس بات پر مجھ سے مباہلہ کر لیں کہ کیا ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنا عقیدہ اپنی نبوت کے متعلق اور آنخضرت ﷺ پر ختم نبوت کے متعلق تبدیل کر لیا تھا مگر میاں صاحب پھر بھی خاموش رہے۔

۷۔لیکن میاں صاحب کے مرید مجھ سے یہ سوال کرتے چلے جاتے ہیں کہ میں میاں صاحب سے مباہلہ کرنے کے تیار ہوں۔اور کس بات پر مباہلہ کے لئے تیار ہوں۔ تمام شکوک کو رفع کرنے کے لئے پھر اسی بات کا اعلان کرتا ہوں کہ

۸: میں اس بات پر کہ کیا ۱۹۰۱ء میں حضرت مسیح موعود نے اپنا عقیدہ تبدیل کر لیا تھا یعنی ۱۹۰۱ء سے پہلے آپ نبوت کو آنخضرت ﷺ پر ختم مانتے تھے اور آپ کے بعد دعوی نبوت کرنے والے کو مفتری اور کذاب اور ملعون قرار دیتے تھے اور اپنا دعوی صرف محدثیت کا سمجھتے تھے مگر ۱۹۰۱ء میں آپ نے یہ اعلان کیا کہ نبوت آنخضرت ﷺ کے بعد جاری ہے اور خود بھی دعوی نبوت کیا ۔میاں صاحب کے ساتھ مباحثہ کے لئے تیار ہوں اور اس کے لئے صرف ان کے مریدوں ہی کو ثالث بنانے کے لئے بھی تیار ہوں جن میں ایک سر ظفر اللہ خان بھی ہوں گے۔

۹۔ثالث بنانے سے یہ لازم نہ آئے گا کہ میاں (محمود احمد) صاحب اپنے مریدوں کے فیصلہ کو صحیح تسلیم کرتے ہوئے اپنے عقیدہ سے توبہ کریں مگر لوگوں کی غلط فہمی رفع ہو جائے گی لیکن اگر میاں صاحب اس میں اپنی خفت سمجھتے ہیں تو میں اس شرط کو بھی چھوڑتا ہوں اور بلا شرط ان

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ ایک مباحثہ کے لئے تیار ہوں جو خواہ مجمع عام میں ہو یا صرف بذریعہ تحریرات ہو۔ باقی شرائط وہ جو چاہیں رکھ لیں میری طرف سے صرف یہی شرط ہے کہ موضوع بحث صرف اس قدر ہوگا کہ کیا ۱۹۰۱ء میں حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے اپنا عقیدہ تبدیل کیا یا نہیں

۱۰۔ میاں صاحب چاہیں تو اسی موضوع پر میں مباہلہ کے لئے بھی تیار ہوں۔ یہ مباہلہ وہ چاہیں تو تنہاء مجھ سے کرلیں اور چاہیں تو دونوں طرف سے ایسے لوگوں کو بھی شامل کرلیں جنہوں نے ۱۹۰۱ء سے پہلے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور اگر وہ اب ۱۹۰۱ء کو تاریخ تبدیلی عقیدہ نہیں مانتے جیسا کہ ان کے بعض مریدوں کی تحریروں سے معلوم ہوتا ہے تو جو تاریخ اس تبدیلی کے لئے تجویز کریں میں اسی پر مباحثہ اور مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ میں اس تحریر کا جواب میاں صاحب کے اپنے قلم سے مانگتا ہوں۔ خاکسار محمد علی

(پیغام صلح لاہور ۲۱۔ اگست ۱۹۴۶ء ص ۲)

کیا یہ مطالبہ حلف ہے یا پانی بلونا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی جماعت میں یہ خاص وصف ہے کہ وہ علم مناظرہ میں گفتگو مرکز پر نہیں لاتی، ادھر اودھر کی باتوں میں وقت ضائع کرکے اپنے ناظرین کی آنکھوں میں دھول بلکہ اشک آور گیس ڈال کر انکی آنکھیں بند کر دیتی ہے۔

۱۹۲۳ء سے یہ جھگڑا چلا آرہا ہے کہ مجھ سے مطالبہ حلف کیا جا رہا ہے۔ بارہا اس کا جواب دیا گیا۔ لطف یہ کہ میں ان لفظوں میں حلف اٹھاؤں جو وہ تجویز کریں، نہ کہ خدا اور رسول کے فرمودہ الفاظ میں۔

ہم نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ جنوری ۱۹۴۷ء میں یہ آیت لکھی تھی یقول الذین کفروا لست مرسلاً اس سے ہمارا مقصد یہ تھا کہ منکرین رسالت کا یہ مقولہ ہے کہ اے پیغمبر تو رسول نہیں ہے۔ یہ ہیں دراصل انکاری الفاظ۔ حلف اگر آئے تو انہی لفظوں پر آنی چاہیے یعنی ما کان مرزا رسولاً ولا نبیاً۔ حلف کا لفظ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا کر یوں فقرہ بنے گا و اللہ ما کان مرزا رسولاً و لا نبیاً و لا ملھماً صادقاً۔ بس اس سے زیادہ اور کوئی لفظ حلف اٹھانے کا نہیں ہے کیونکہ اسی کے جواب میں پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو حلف یوں سکھایا گیا قل کفی باللہ شھیداً بینی و بینکم

مدیر الفضل کی سمجھ میں یہ بات نہیں آئی یا اس نے تجاہل سے کام لیا ہے لکھتا ہے کہ اس آیت میں کافروں کا قول نقل ہے حلف کے الفاظ نہیں ہیں۔ ان لوگوں کو علم معانی کے اس مسئلہ پر غور کرنا چاہیے کہ حلف تاکید حکم کے لئے ہوتا ہے بس حکم یہاں کیا ہے لست مرسلاً پر حلف لگا کر و اللہ لست مرسلاً کہنے سے حلف ہو گیا اور مجیب کو کہتے ہوئے یہ بھی نہیں سوجھی کہ اگر یہ مطالبہ حلف نہیں ہے تو آپ منکرین صداقت مرزا سے کیوں حلف طلب کرتے ہیں کیا آپ یا مرزا نئی شریعت کے بانی ہیں۔ کوئی دلیل پیش کرو جس سے یہ ثابت ہو کہ منکرین صداقت مرسلین سے مطالبہ حلف کرنا چاہیے کیونکہ حدیث شریف میں آیا ہے البیّنۃ علی المدعی آپ مدعی ہیں دلیل پیش کرو ورنہ مطالبہ حلف چھوڑ دو۔ اس جماعت کی کجروی کا ثبوت اس سے زیادہ کیا ہو گا کہ قادیانی نبی نے جو مضمون حلف کے ساتھ شائع کیا تھا جس کے الفاظ تھے قل ای و ربی انہ لحق (اشتہار آخری فیصلہ) اس کو تو مانتے نہیں اور مخالفوں سے مطالبہ حلف کرتے ہیں۔ بس دو ہی باتیں ہیں یا تو مرزا صاحب کے بیان کو جو آخری فیصلہ کی صورت میں شائع ہوا تھا تسلیم کریں جس سے تمام جھگڑے ختم ہو سکتے ہیں یا اپنے مطالبہ حلف کا ثبوت قرآن و حدیث سے دیں

گر ز عشقت خبرے ہست بگو اے واعظ
ورنہ خاموش کہ ایں شور وفغاں چیزے نیست

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔ ا

(مطالبہ حلف کے متعلق مولوی عبداللہ صاحب معمار نے ایک بسیط مضمون لکھا ہے جسکا ابتدائی حصہ ذیل کی سطور سے شروع ہوتا ہے ہمارے ناظرین عموماً اور سکندر آبادی (دکن) اور حیدر آبادی (دکن) خصوصاً اس سلسلہ کو پڑھ کر رسالہ کی صورت میں شائع کر دیں تو مفید ہوگا۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الحمدلله وحده والصلوة و السلام علی من لا نبی بعده

قادیانی تحریک کی خوبیوں میں سے ایک بڑی خوبی یا یوں کہیے کہ یہی ایک خوبی اس مذہب میں ہے کہ اپنے مشن کی جو سراسر اغلاط واباطیل کا مجموعہ ہے تبلیغ ایسے پر پیچ طریقوں سے کرتے ہیں کہ عوام تو عوام بعض خواص بھی بہک و بھٹک جائیں خود اس مذہب کے بانی جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اقرار ہے کہ میں نے ایسے طریقہ سے اپنی مسیحیت کی بنیاد رکھی تھی کہ علماء اسلام اس کی تہہ تک نہ پہنچ سکے، انہوں نے قبول کرلیا اور پیچ میں پھنس گئے (رسالہ اربعین نمبر۲ ص ۲۱)

مگر بحکم ان عبادی لیس لك علیهم سلطان۔ اکثر علماء جن میں مولانا ثناءاللہ صاحب امرتسری آج کل پیش پیش ہیں مرزا جی کے کسی داؤ میں نہ آئے۔ جب مرزا جی نے کوئی پیچ باندھا انہوں نے اسے تار تار کر کے بکھیر دیا جس سے دن بدن قادیانی رسوائی یا باصطلاح جماعت احمدیہ عزت افزائی الم نشرح ونمایاں ہوتی گئی حتی کہ تنگ آ کر مرزا جی نے مولانا صاحب کو خدا کی قسم دے کر مباحثہ کی دعوت دی کہ آپ قادیان آ کر میری پیش گوئیوں (جن پر آپ ہمیشہ اعتراضات کرتے رہتے ہیں) کی پڑتال کریں میں بھی حلفیہ وعدہ کرتا ہوں کہ میری ہر ایک پیش گوئی (جسے آپ غلط ثابت کر دیں گے) کے عوض ایک سو روپیہ فی پیش گوئی دوں گا مزید برآں یہ کہ ایک لاکھ روپیہ اپنے مریدوں سے بھی دلواؤں گا۔ (خلاصہ رسالہ اعجاز احمدی۔ ص ۲۳)

مرزا غلام احمد صاحب کا خیال تھا کہ مولوی ثناءاللہ صاحب شائد قادیان آنے سے جھجکیں مگر مولانا صاحب اس فدائے حق گروہ کے امام ہیں جن نے فرائض تو فرائض معمولی سنتوں کے قیام وترویج کی حمایت میں بھی گھر بار لٹا دیا جانوں تک کو قربان کر دیا۔ لہذا آپ اس دعوت کو فتح ونسرت کا پیام آسمانی سمجھ کر بصد مسرت و بصد شان دلیرانہ قادیان میں تشریف لے گئے اور جاتے ہی مرزا صاحب کو اطلاع دی کہ

ہم وہ نہیں کہ دون کی بیٹھے لیا کریں
ہم وہ نہیں کہ دور سے دعوے کیا کریں
اپنا تو یہ ہے قول کہ آئے ہیں آیئے
دعوی اگر کیا ہے تو کچھ کر دکھایئے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب کی آمد کی اس اطلاع سے جناب مرزا غلام احمد صاحب کے حواس مقدسہ پر جو اثر ہوا اسکا اندازہ ان اخلاقی فقرات سے لگا یئے جو مرزا صاحب قادیانی نے استعمال فرمائے کہ

آپ چوروں کی طرح آ گئے آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جائیں گے۔

اس مسیحانہ خوش آمدید کے بعد مباحثہ پر آمادگی بایں الفاظ ظاہر کی کہ:

میں اپنے رسالہ انجام آتھم میں خدا تعالی سے قطعی عہد کر چکا ہوں کہ ان لوگوں سے کوئی بحث نہیں کروں گا۔

(اہلحدیث امرتسر ۳۱ جنوری ۷ فروری ۱۹۴۷ء، ۸۔۱۵ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۵۔۶ ص ۱۴۔۱۵)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۲

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

اولاً تو یہی سیاہ نہیں بلکہ چٹّا جھوٹ ہے کہ انجام آتھم کے اندر مرزا غلام احمد صاحب کا خدا سے کوئی اس مضمون کا عہد مرقوم ہے۔ دوم گذارش ہے کہ بفرض محال کوئی ایسا عہد کیا جا چکا تھا تو پھر مرزا صاحب قادیانی اپنے اس عہد پر قائم کیوں نہ رہے کیوں انجام آتھم مرقومہ ۱۸۹۷ء کے بعد تقریباً ۵ سال بعد رسالہ اعجاز احمدی مطبوعہ ۱۹۰۲ء کے اندر مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری کو مباحثہ کی دعوت دی

کیوں کر مجھے باور ہو کہ ایفاء ہی کریں گے
کیا وعدہ کرکے انہیں کرکے مکرنا نہیں آتا

خیر یہ تو مرزا صاحب کی راست گوئی کا نمونہ تھا آگے ملاحظہ ہو مرزا صاحب نے اس پیالہ کو ٹالنے کی جس طرح کوشش کی اسکا مختصر نمونہ یہ ہے کہ آپ نے لکھا

زبانی مباحثہ تو میں کروں گا نہیں ہاں وہ طریقہ جو مباحثات سے بہت دور ہے وہ یہ ہے کہ... آپ زبانی بولنے کے ہرگز مجاز نہ ہوں گے صرف آپ مختصر ایک سطر یا دو سطر تحریر کر دیں کہ یہ میرا اعتراض ہے...

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے منہ بالکل بند رکھنا ہوگا جیسے صم بکم ...
تین گھنٹہ تک میں اسکا جواب دے سکتا ہوں ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ کو متنبہ کیا جاویگا (کہ مجھ مسیح موعود نبی اللہ ورسول اللہ جس کے بارے میں الہام ہو چکا ہے ماینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی یعنی میری زبان خدا کی زبان ہے اس پورے گھنٹہ بھر کی تقریر دل پذیر سے تمہاری) اگر ابھی تسلی نہیں ہوئی تو اور لکھ کر پیش کرو۔ آپ کا کام یہ نہیں ہوگا کہ (زبانی بآواز بلند) پڑھ کر سناویں ہم خود پڑھ لیں گے مگر چاہیے کہ وہ (آپ کا سوال بھی) دو تین سطر سے زیادہ نہ ہو۔ ایک ایک گھنٹہ کے بعد آپ اپنا شبہ (تحریراً) پیش کرتے جاویں گے میں وسوسہ دور کرتا جاؤں گا۔ خدا کی قسم ہے میں اس سے باہر نہیں جاؤنگا۔ آپ آج ہی ایک اعتراض دو تین سطر لکھ کر (ہمارے دولت خانہ میں) بھیج دیں
پھر (جب میں گھر میں بیٹھ کر اسپر اچھی طرح غور کر کے جواب بنالوں گا اور مشیران خوش تدبیر سے صلاح مشورہ لے چکوں گا تو جس دن مناسب سمجھوں گا) وقت مقرر کر کے مسجد میں مجمع عام کیا جاوے گا اور آپ کو بلایا جاوے گا اور عام مجمع میں آپ کے شیطانی وساوس دور کر دیئے جاویں گے۔

(ملخص مکتوب مرزا بنام مولانا ثناء اللہ منقول از الفضل قادیان ۲۹ جولائی ۱۹۴۶ء ص ۳)

قارئین کرام! یہ ہے قادیانی مسیح صاحب کے بلند بانگ اور ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ کی انعامی دعوت کا نمونہ اور یہ ہے اس کا حشر کہ قسم کھا کر دعوت مباحثہ دی اور قسم کھا کر ہی مباحثہ سے انکار کیا نعم ما قیل: ما مواعیدھا الا الاباطیل

ہمیں اس پر کسی مزید تنقیدی تبصرہ کی کوئی ضرورت نہیں یہ مکتوب بجائے خود بلند نظر اصحاب کیلئے قادیانی تصویر کے تمام خدوخال کا بے داغ آئینہ ہے یہاں پہنچ کے بے ساختہ ہماری زبان سے بہ تصرف قلیل وہ شعر نکلا جا رہا ہے جو میر قاسم علی احمدی اڈیٹر اخبار فاروق قادیان کا کثیر الاستعمال تھا یعنی

رہا ٹیڑھا مثال نیش کژدم۔ کبھی کج گام کو سیدھا نہ پایا

ادھر ہمارے محترم مولانا ثناء اللہ کی دریادلی ملاحظہ ہو کہ آپ نے مرزا صاحب قادیانی کی یہ تمام بے انصافی قبول کرتے ہوئے صرف اتنا لکھا کہ مجھے یہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سب منظور صرف اتنی درخواست ہے کہ مجھے کم از کم یہ اجازت تو مرحمت فرمایئے کہ میں دو تین سطر کا اعتراض آپ کے مجمع عام میں زبانی پڑھ کر سنایا کروں۔

خدا جانے مولانا صاحب کی صوت میں کون سا ایٹم بم پنہاں تھا کہ قادیانی حضرت قرآن پاک کی آیت یجعلون اصابعھم فی آذانھم من الصواعق حذر الموت کے مصداق بن کر اس آواز کے سننے سے یکسر انکاری ہو گئے۔

احمدی دوستو! تم لاکھ کان بند کرو فرمان خداوندی واللہ محیط بالکافرین یکاد البرق یخطف ابصارھم کا جلوہ چار دانگ عالم میں ضوء فگن ہو رہا ہے، اور ہوتا جائے گا۔

اس کے بعد کئی سال تک ادھر اودھر سے مضامین لکھے جاتے رہے یہاں تک کہ ۱۹۰۷ء میں پھر قادیان سے آواز اٹھی کہ ہمارے نبی اللہ کو اگر پرکھنا ہے تو مولوی ثناء اللہ قسم کھا کر پرکھ لے۔ (الحکم قادیان ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ء ص ۱۱)

مگر جب مولانا ثناء اللہ صاحب نے اخبار اہل حدیث ۲۹ مارچ ۱۹۰۷ء میں منظوری کا اعلان شائع کیا تو مرزا صاحب نے جھٹ اپنے فرار کا پروگرام مرتب فرما کر اخبار الحکم ۳۱ مارچ ۱۹۰۷ء و اخبار بدر ۴۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں لکھ دیا:

> خدا کے رسول چونکہ رحیم و کریم ہوتے ہیں حضرت اقدس (مرزا) نے پھر بھی اس پر رحم کر کے فرمایا کہ یہ مباہلہ (ثنائیہ) چند روز کے بعد ہو جب کہ ہماری کتاب حقیقۃ الوحی چھپ کر شائع ہو جائے ... یہ کتاب مولوی ثناء اللہ کو بھیج دی جاوے گی.. اس کتاب کے ساتھ ایک اشتہار بھی ہماری طرف سے شائع ہو گا کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ کے چیلنج مباہلہ کو منظور کر لیا ہے (یہ فقرہ بھی قادیانی راست بیانی کا گواہ ہے کہ مولوی صاحب کو قادیانی کذب پر حلف اٹھانے کی دعوت خود دی ہے مگر یہاں لکھتے ہیں کہ مولوی ثناء اللہ کا چیلنج مباہلہ منظور کر لیا ہے، حالانکہ نہ مولانا نے کوئی چیلنج دیا نہ مباہلہ کا لفظ بولا) اور ہم اول قسم کھاتے ہیں کہ وہ تمام الہامات جو اس کتاب میں درج ہیں وہ خدا کی طرف سے ہیں اور اگر یہ ہمارا افتراء ہے تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین ایسا ہی مولوی ثناء اللہ بھی اس اشتہار اور کتاب کے پڑھنے کے بعد بذریعہ اشتہار قسم کے ساتھ یہ لکھ دیں کہ میں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اس کتاب کو اول سے آخر تک بغور پڑھ لیا ہے اس میں جو الہامات ہیں وہ خدا کی طرف سے نہیں اور مرزا غلام احمد کا اپنا افتراء ہے اگر میں ایسا کہنے میں جھوٹا ہوں تو لعنت الله علی الکاذبین ان اشتہارات کے شائع ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ خود ہی فیصلہ کر دے گا اور صادق اور کاذب میں فرق کر کے دکھلا دے گا۔

حضرات! ملاحظہ فرمائیے کہ دعوت تو دی تھی کہ مولوی ثناء اللہ صاحب، مرزا جی کے کاذب ہونے پر قسم کھالیں، مگر ادھر سے آمادگی دیکھ کر اسے حقیقۃ الوحی کی اشاعت پر ٹال دیا۔ اور وہ بھی اس پر تزویر رنگ میں کہ یہ مباہلہ چندروز بعد ہو۔ یعنی اس کا نام مباہلہ رکھدیا جس میں دونوں فریقوں کا داخل وشامل ہونا لازم ہے۔

کہاں یک طرفہ حلف اور کہاں مباہلہ؟

اس کی تہ میں راز یہ ہے کہ قادیانی حضرت نے اسکا نام مباہلہ رکھ کر کتاب حقیقۃ الوحی کی اشاعت کے بعد تک اسلئے اسے ملتوی کیا کہ وہ اس کتاب کے صفحہ ۶۸ پر لکھ چکے تھے کہ:

میں کافی مقدار دیکھنے کے بعد مباہلہ کی رسم کو اپنی طرف سے ختم کر چکا ہوں

(اہلحدیث امرتسر ۱۴ فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۲ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

خلیفہ قادیان سے ایک سوال

جناب خلیفہ صاحب! الفضل ۱۷ ستمبر ۱۹۴۶ء میں آپ کی مجلس علم وعرفان کے تحت جو مضمون شائع ہوا ہے اس میں آپ نے فن لینڈ کے مسلمانوں کے سوال اور ہندو اخبارات کی تنقید کا جواب دیتے ہوئے فرمایا ہے کہ:

ہمارے مذہب میں تو اس سوال کا جواب موجود ہے ایک صحابی نے رسول کریم ﷺ سے دریافت کیا کہ مسیح موعود کے زمانہ میں جب چھ چھ ماہ کے دن رات ہوں گے تو روزہ کسطرح رکھا جائے اور نماز کس طرح ادا کی جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو آپ نے فرمایا اقدروا له قدره یعنی اس صورت میں وقت کا اندازہ کرلو۔ (الفضل مذکور۔ص ۲)

آپ کی اس عبارت سے جو آپ نے بحوالہ حدیث بیان کی ہے، صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کی علامات سے ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں دن رات چھ چھ ماہ کے ہوں گے اور نماز روزہ اندازے سے کیا جائے گا، حالانکہ آپ کے عقیدے کے مطابق مسیح موعود آ کر چلے بھی گئے، مگر ہم بڑے بڑے لوگوں سے سنتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب کے زمانہ میں دن رات صرف ۲۴ گھنٹے کے ہوتے تھے اور نماز روزہ وقت کے اندازے سے نہیں بلکہ سورج کے حساب سے ادا کئے جاتے تھے۔ امید ہے کہ آپ اس سوال کا تسلی بخش جواب عنایت فرمائیں گے۔

نوٹ: یہ سوال بذریعہ ڈاک خلیفہ قادیان کی خدمت میں لکھا گیا ہے۔

راقم: حافظ محمد ابراہیم کمیر پوری مقام بدوملہی ضلع سیالکوٹ

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۱ فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۸ ص ۴)

قادیانی حلف کی ابتداء و انتہاء۔۳

جناب منشی محمد عبداللہ صاحب معمار امرتسریؒ لکھتے ہیں:

برادران! یہ ہے آپ کے، صادق مسیح، کی مقدس کاروائیاں کہ ۶ جولائی ۱۹۰۶ء کو جب کہ آپ کتاب حقیقۃ الوحی کا صفحہ ۶۷۔۶۸ لکھ رہے تھے (یہ تاریخ کتاب مذکور کے ص ۶۸ پر مرقوم ہے) تو اپنی طرف سے رسم مباہلہ کو ختم، کرنے کا اعلان کر دیا مگر ۱۹۰۷ء میں مولوی ثناء اللہ کو دعوت حلف دی اور خود ہی اسکا نام مباہلہ رکھ کر، یہ مباہلہ، کرنے پر آمادہ وتیار ہو گئے اور حقیقۃ الوحی میں کئے ہوئے وعدہ کو مخفی ہوا کے برابر بھی وقعت نہ دی۔

اس پر مستزاد یہ کہ، یہ مباہلہ، پر آمادگی بھی بڑا دکھاوا اور محض دھوکا تھا کیونکہ مباہلہ کا انعقاد حقیقۃ الوحی کی اشاعت وقرأت کے بعد قرار دیا گیا تھا اور اس میں پہلے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی سے ، رسم مباہلہ ختم، کا اعلان موجود تھا۔ اب اگر مولوی ثناء اللہ صاحب بعد ملاحظہ کتاب مذکور مرزا صاحب قادیانی کو بلاتے کہ میں نے اس کتاب کو پڑھ لیا ہے، آپ مباہلہ کے لئے آیئے ،تو ادھر سے جواب گھڑا گھڑایا پاتے کہ دیکھو یہ مولوی ایسے اور ویسے ہیں ۔ان کو نظر نہ آیا کہ جس کتاب کے پڑھنے کا دعوی ہے اس کے صفحہ ۶۷ پر میں قطعی عہد لکھ چکا ہوں کہ رسم مباہلہ ختم : بس ہو چکی نماز مصلے اٹھایئے

حاصل یہ کہ ایک طرح سے مرزا جی نے بھول بھلیوں کے انداز کے ساتھ مولوی صاحب موصوف سے جان چھڑالی ۔مگر آخر وہ اور ان کے مشیر ومعاون جو اس کھیل میں تقریباً سب کے سب باکمال اداکار تھے، اس بات کو اچھی طرح محسوس کرتے تھے کہ حقیقت میں یہ سب چالیں کسی کام کی نہیں، الٹا دن بدن مزید رسوائی کا موجب ثابت ہوں گی اس لئے انہوں نے مولوی صاحب کو پھانسنے کے لئے ایک نیا دام بچھایا جو بفضل خدا بحکم: خدا شرے برانگیزد کہ در آں خیر ما باشد، احمدیت کے حق میں وبال جان اور بلائے بے درماں بن کر رہ گیا۔

وہ یہ ہے کہ مرزا جی صاحب نے مذکورہ بالا اعلان التوائے مباہلہ کے نو دس دن بعد ہی ایک مضمون تجویز کیا جسے ۱۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو تحریر کر کے اخبارات میں اشاعت کے لئے بھیج دیا، جو اخبار بدر قادیان مورخہ ۱۸۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۴ پر بعنوان مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، شائع کیا گیا۔

یہ اس ، مباہلہ ، کو ٹالنے کی ایک موثر و مکمل تجویز سمجھی گئی جیسا کہ اسکا نتیجہ یہ نکلا کہ جب ۱۵ مئی ۱۹۰۷ء کو حقیقۃ الوحی طبع ہوئی، تو مولانا ثناء اللہ صاحب نے مورخہ ۳ جون کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے نام پر ایک خط روانہ کیا جس میں لکھا کہ حسب وعدہ مندرجہ اخبار بدر ۴ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء کتاب حقیقۃ الوحی کا ایک نسخہ بھیج دیں تا کہ میں اسے پڑھنے کے بعد آپ کے مجوزہ مباہلہ کی تیاری کروں۔

اس کا جواب یہ ملا کہ،

> مشیت ایزدی نے (اب) آپ کو دوسری راہ سے پکڑا اور حجۃ اللہ (مرزا قادیانی) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا (مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ والی) کی تحریک کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اسواسطے مباہلہ کے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہوئے لہذا اب آپ کی طرف کتاب بھیجنے کی ضرورت نہ رہی۔

(اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء ص ۲)

معزز ناظرین! یہ درگت اس مباہلہ کی بناء گئی ہے جو بڑے طمطراق سے لمبی چوڑی ڈینگوں کے ساتھ مقرر کیا گیا تھا۔

مختصر یہ کہ یک طرفہ حلف کو مباہلہ کی بھول بھلیوں میں گم کر دیا اور مباہلہ کو قادیانی، مشیت الزدی، ایسے وعدہ خور دیوتا کی بھینٹ چڑھا دیا۔

اب آیئے ہم آپ کو اس نئے فیصلے کی زیارت کرائیں جو بنام آخری فیصلہ مشہور ہے اس میں مرزا صاحب نے بظاہر خدا تعالی کو مخاطب کر کے یہ دعا مانگی کہ:

بسم الله الر حمن الر حيم نحمده ونصلى على رسوله الكر يم

يستنبؤنك احق هو قل اى ور بى انه لحق

اے میرے مالک اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افتراء ہے تو مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں مجھے ہلاک کر دے اگر مولوی ثناء اللہ حق پر نہیں تو میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر طاعون ہیضہ وغیرہ امراض سے۔

اشتہار مرزا قادیانی مورخہ ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء

یہ دعا جیسی کچھ ہے عیاں راچہ بیان۔ صاف صاف ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب یا مرزا صاحب قادیانی دونوں میں سے جو کاذب ہے، طاعون یا ہیضہ وغیرہ سے پہلے مر جائے۔

جس دن مرزا غلام احمد صاحب نے اس دعا کا مسودہ تجویز کیا، اسی دن الہام بھی اتار لیا کہ اجيب دعوة الداع یعنی دعا قبول ہوگئی۔

اس قبولیت دعا پر اندرونی شہادت یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ابتداء میں ہی اس پر قرآن مجید کی آیت يستنبؤنك احق هو قل اى و ر بى انه لحق (یعنی سوال کریں گے تجھ سے کہ کیا یہ حق ہے کہہ ہاں خدا کی قسم یہ سچ ہے) تحریر کر کے اسے حق موکد بقسم لکھا ہے جسکا مطلب یہ ہے کہ یہ ضرور ہی سچ سچ واقع ہو کر رہنے والا فیصلہ ہے اور ہو کر رہے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ جب تک مرزا غلام احمد صاحب زندہ رہے احمدی اصحاب اسے فیصلہ کن قرار دیتے رہے، بلکہ شرطیں بھی لگائی گئیں کہ اگر مرزا صاحب پہلے مر جائیں تو ہم مرزائیت چھوڑ دیں گے (مفصل دیکھو رسالہ مرقع قادیانی بابت ماہ اگست ۱۹۰۷ص ۷) مگر جوں ہی کہ حسب فیصلہ خود مرزا صاحب قادیانی ہیضہ کی بیماری سے فوت ہوئے (ملاحظہ ہو رسالہ حیات ناصر صفحہ ۱۴ جو مرزا صاحب قادیانی کے خسر کا خود نوشت ہے) جس پر کہا گیا:

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر۔ کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

وہیں مرزائی جماعت نے پلٹا کھایا کہ یہ فیصلہ ہوا بھی نہیں، مولوی ثناء اللہ نے تو اسے مانا ہی نہیں، کبھی کہا ہوا کیا یہ دعا قبول نہ ہوئی۔ آنحضرتﷺ کی بھی کئی دعائیں قبول نہ ہوئی تھیں (مقولہ فرشتہ مرزا مولوی محمد احسن مندرجہ رسالہ ریویو نمبر ۱۷، ۱۹۰۷ء ص ۲۳۸) (حدیث میں ہے کہ مسیح ابن مریم کے ساتھ فرشتے اتریں گے مرزا صاحب نے کہا کہ ایک فرشتہ محمد احسن ہے۔ اسپر لطف یہ کہ میاں محمود احمد نے اس محمد احسن کو مرتد لکھا ہے، معمار) کبھی یہ کہا کہ چونکہ حضرت کی یہ دعا خدا قبول کر چکا تھا اسلئے وہ وعید کی پیشگوئی ہوگئی (جس میں عند المرزا التواء جائز ہے) چونکہ وعید کی پیش گوئی میں اصلی غرض اصلاح ہوتی ہے اسلئے وہ اسی رنگ میں پوری ہوئی خدا نے اسے (ثناء اللہ کو) ڈھیل دے دی، مگر الہام منسوخ نہیں ہوئے، وہ تو جب تک یہ مرتا نہیں اس کے ساتھ ہیں (مفہوم رسالہ صادقوں کی روشنی مصنفہ میاں محمود احمد۔ ص ۱۴۱)

کبھی یہ عذر بنایا کہ، حضرت اقدس طریق فیصلہ مندرجہ اشتہار ۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء پر حسب ایماء الٰہی قائم نہیں رہے۔ آپ نے شرط مندرجہ اشتہار ...یعنی اس امر سے کہ ثناء اللہ میری زندگی میں ہلاک ہوگا رجوع کر لیا تھا۔ قول منشی صادق حسین احمدی مختار اوٹاوہ مندرجہ اخبار بدر ۲۰ اگست ۱۹۰۸ء۔

غرضیکہ بے چارے عجیب مصیبت میں پھنسے ہوئے بوکھلائے اور گھبرائے ہوئے پھر رہے ہیں مگر دوکان چل چکی ہے، ہزاروں لاکھوں کے وارے نیارے ہو رہے ہیں، ماننے والے بھی بیسیوں اقسام کے صنعتی تجارتی ملازمتی ناطہ داری وغیرہ مفاد کے جکڑ بندوں میں جکڑ ہوئے ہیں، اس لئے توبہ کی توفیق نصیب نہیں ہوتی۔ سر اڑائے جاتے ہیں، لاکھ سمجھاؤ دلائل سے قائل کرو ان کی ایک ہی اڑ رہے ہے:

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل میرا پھر جا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہلحدیث ۲۱ فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۸ ص ۶)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۴

منشی محمد عبداللہ معمار سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

ادھر مولانا ثناء اللہ صاحب بھی قسم کھا کر پیچھے لگے ہوئے ہیں جب دیکھو آئے دن اخبار میں مرزائیوں کی دونوں پارٹوں کو للکارتے نظر آتے ہیں، مگر مرزائی اصحاب ۱۹۱۲ء کے بعد سے جب کہ لدھیانہ کے اندر فیصلہ ثالثی کی رو سے مبلغ تین صد روپیہ کے سنہری پونڈ مولانا ثناء اللہ صاحب کو بطور جرمانہ و ہرجانہ انعام دے بیٹھے ہیں اس بحث کی طرف رخ کرتے ہوئے کپکپائے جاتے ہیں۔

مگر تابکے، لوگ بھی تنگ کر رہے ہیں کہ آخر یہ ہوا کیا؟ میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان خود لکھتے ہیں کہ:

آج کل ہمارے بعض دوست گھبراتے ہیں محمد حسین بٹالوی، ثناء اللہ امرتسری عبدالحکیم (پٹیالوی) وغیرہ پر کیوں عذاب نازل نہیں ہوتا۔

(الفضل قادیان ۲۸ ستمبر ۱۹۱۴ء)

میاں محمود احمد صاحب بظاہر اس کا جواب بھی دیتے ہیں کہ ان کی زندگی سے احمدیت کو بڑا فائدہ ہو رہا ہے مگر اندرونی کیفیت یہ ہے کہ: کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی

میاں محمود صاحب اس قدر مضطرب و بے چین ہیں کہ کہیں خواب میں بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نظر آئیں تو آپ کا پہلا سوال ہی یہ ہوتا ہے کہ:

ثناء اللہ کا کیا انجام ہوگا۔ (الفضل ۱۰ مئی ۱۹۴۴ء ص ۶)

میاں محمود احمد صاحب پر کیا منحصر ہے خود قادیانی مسیح صاحب جو دعوی کرتے تھے کہ مجھے کن فیکون کی طاقت اور مارنے جلانے کے اختیارات عطا کئے گئے ہیں، مولانا ثناء اللہ صاحب کے ہاتھوں اس قدر نالاں تھے کہ ایک دفعہ ایک بڑے معزز احمدی سید عبدالجبار سابق شاہ سوات نے لکھا کہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت! میری بہن پر جن آتا ہے جن کا نام کیکا وَس ہے۔ وہ اپنے آپ کو احمدی بتلاتا ہے۔

مرزا صاحب نے لکھا کہ اس جن کو ہماری طرف سے کہنا کہ:

ایک عورت کے سر کیوں چڑھے ہو۔ اگر تم میں طاقت ہے تو مولوی ثناء اللہ یا محمد حسین بٹالوی کے سر چڑھو۔ (اخبار الفضل ۲۹۔ اکتوبر ۱۹۴۴ء ص ۵)

مختصر یہ کہ قادیانی حضرات اس آخری فیصلہ والے مضمون سے اس قدر تنگ آئے ہوئے ہیں کہ انہیں کسی کروٹ چین نہیں آتا گویا وہ زبان حال سے کہتے ہیں

کباب سیخ ہیں ہم کروٹیں ہر سو بدلتے ہیں
جو جل اٹھتا ہے یہ پہلو تو وہ پہلو بدلتے ہیں

گو منہ سے لاکھ باتیں بنائیں مگر حقیقت یہ ہے کہ حق و دیانت کے تقاضا کی رو سے وہ اپنے آپ کو علمی اور دلائل کی دنیا میں منہ دکھانے کے قابل نہیں سمجھتے۔ اس لئے وہ کئی سالوں سے لگاتار اس اثر کو مٹانے اور بین شکست کو چھپانے کیلئے نئی بھول بھلیاں تعمیر کر رہے ہیں۔ آئے دن اخبارات و اشتہارات میں جلی سرخیوں کے ساتھ اعلان کیا جاتا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب ہمارے حضرت کے کذب پر قسم کھائے ہم ان کو پانچ دس بیس بائیس ہزار روپیہ انعام دیں گے۔

ادھر ہمارے مکرم ومخدوم حضرت مولانا ثناء اللہ کو بھی لدہانہ کا انعام حاصل کرکے مرزائی مال کھانے کی گویا چاٹ لگ گئی کہ وہ ہر وقت تاک میں رہتے ہیں کہ جوں ہی شکار زد پر آئے ایک ہی حملہ میں دبوچ لیں۔

مگر قادیانی اصحاب بھی کچی گولیاں نہیں کھیلے ہوئے پورے چوکس کامل چوکنے رہتے ہیں۔ پھنسنے میں نہیں آتے۔ ادھر کا بھلاوا دے کر اودھر نکل جاتے ہیں، اور اودھر سے لگے چھپے ادھر آرخ دکھاتے ہیں۔ انعام بھی ڈبل ہے۔ کاش کہ یہ انعام مرزا محمود احمد صاحب کی جیب سے نکلتا تو بخدا لطف آجاتا، مگر افسوس تو یہ ہے کہ اس کام کیلئے انہوں نے ایک بھولے بھالے حیدر آبادی بزرگ کو آگے کر رکھا ہے۔

سیٹھ عبد اللہ الہ دین سکندر آبادی صاحب کئی سال سے مذکورہ بالا انعامی اشتہار شائع کر رہے ہیں مگر رنگ وہی بھول بھلیوں کا ہے یعنی لینے دینے کی نوبت ہی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ آئے۔

ابتداء اس نئے کھیل کی یوں ہوئی کہ ۱۹۲۳ء میں مولانا ثناء اللہ صاحب حیدر آبادیوں کی دعوت پر وہاں تشریف لے گئے مجالس وعظ میں قادیانی مشن کا تذکرہ ہوتا رہا، تو قادیانی افراد نے اپنی کمزوری اور مولانا ثناء اللہ صاحب کے فولادی دلائل سے چھٹکارا نہ پاسکنے کا احساس کرتے ہوئے سنت مرزا پر عمل کی ٹھانی اور پبلک کا رخ پھیرنے کیلئے یہ چال چلی کہ سیٹھ صاحب مذکور کے نام سے متذکرہ بالا اشتہار چھاپ کر تقسیم کیا کہ:

> مولوی ثناء اللہ صاحب مرزا صاحب قادیانی کے کاذب ہونے اور حضرت مسیح علیہ السلام کی حیات پر قسم کھائے اور مدت ایک سال کے اندر درصورت اپنے کاذب ہونے کے عذاب کی موت مانگے تو ہم ان کو مبلغ دس ہزار روپئہ دیں گے۔

مولوی صاحب نے وہیں سکندر آباد میں اس کا جواب دیا کہ چونکہ روپئہ لینے کی صورت میں خطرہ ہے کہ یہ جماعت پروپا گنڈہ کرے گی کہ مولوی صاحب نے روپئہ کے لالچ میں جھوٹی قسم کھائی ہے، اس لئے میں بغیر روپئہ لینے کے قسم کھانے پر آمادہ ہوں مگر اس طرح سے کہ اس حلف کا کوئی فائدہ بھی نکلے۔ یہ تو صریح ظلم ہے کہ حلف اٹھانے کے بعد اگر میں سال کے اندر مرجاؤں تو مجھے جھوٹا مشہور کرکے چار دانگ عالم میں ڈھول پیٹا جاوے اور سال گذار کر زندہ رہوں تو پھر بھی یہ لوگ مجھے صادق مان کر میرے ہاتھ پر مرزائیت سے توبہ نہ کریں۔ پس یہ حلف اسی صورت میں فیصلہ کن اور مفید ہوسکتی ہے کہ خلیفہ صاحب قادیان مع اپنی انجمن احمدیہ کے ممبروں کے ایک دستخطی تحریر مجھے لکھ دیں کہ:

> مولوی ثناء اللہ صاحب قسم کھا کر سال تک زندہ رہا تو ہم سب لوگ خلیفہ قادیان سے لے کر سیٹھ عبد اللہ تک مرزائیت کو چھوڑ کر سیدھے سادھے مسلمان ہوجائیں گے۔ مفہوم وملخص

مولوی صاحب کا یہ مطالبہ ایسا منصفانہ اور معقول تھا کہ کوئی شریف الطبع صحیح الدماغ انسان اس سے انکار نہیں کرسکتا تھا۔ چنانچہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب اور

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انکے دونوں ماموں جو ابھی قادیانی چالوں میں مشاق نہ تھے اس کو مان گئے اور فریقین کے درمیان معاہدات تحریر کئے گئے جو سکندر آباد کے احباب نے قادیانی حلف کی حقیقت، رسالہ کی شکل میں چھاپ دیئے وہ معاہدات درج ذیل ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ فروری ۱۹۴۷ء مطابق ۶ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۹ ص ۴۔۵)

مرزا قادیانی اور مولوی محمد علی لاہوری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب موصوف جماعت احمدیہ لاہور کے صدر ہیں آپ نے مسلمانوں سے ایک سوال کیا ہے کہ آپ لوگ مرزا صاحب کو کیوں برا کہتے ہیں وہ نماز پڑھتے تھے، روزہ رکھتے تھے۔ اسلام سے ان کو بڑی ہمدردی تھی وغیرہ (اخبار پیغام صلح ۲۸ فروری ۱۹۴۷ء ص ۴)

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: ممکن ہے دوسرے مسلمان اس سوال کا جواب کسی اور طرح سے دیں، میں اپنا جواب مختصر لفظوں میں دیتا ہوں کہ مرزا صاحب قادیانی میں یہ برائی تھی جس کی وجہ سے میں ان سے رنجیدہ ہوں وہ جو بات خدا کے نام سے بشکل الہام کہتے تھے وہ جھوٹی ثابت ہوتی تھی تفصیل کیلئے میری کتاب الہامات مرزا ملاحظہ ہو اس لئے موصوف آیت قرآنیہ کے ماتحت آ گئے یا کم از کم میں ان کو اس آیت کے ماتحت سمجھتا ہوں

انما یفتری الکذب الذین لا یؤمنون بآیات اللہ ۔

میرا یہ جواب اگر کسی کو تلخ محسوس ہو، تو اس میں میرا قصور نہیں کیونکہ آپ کے پوچھنے پر یہ جواب دیا گیا ہے

رکھیو غالب مجھے اس تلخ نوائی سے معاف
آج کچھ درد میرے دل میں سوا اٹھتا ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۰ ص ۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(پیغام ۲۶ مارچ ۱۹۴۷ء ص ۴ پر: مرزا صاحب کی برائی کے عنوان سے شائع ہوا:

۷ مارچ ۱۹۴۷ء کے اہل حدیث میں مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:

مرزا صاحب میں یہ برائی تھی... تو اس میں میرا قصور نہیں۔

مولوی صاحب کی تلخ نوائی کا شکریہ اگر وہ غور کریں تو جو آیت انہوں نے پیش کی ہے وہ حضرت مرزا صاحب کی بجائے خود ان کے مناسب حال ہے کیونکہ اس میں آیات اللہ پر ایمان نہ لانے والوں کو جھوٹے اور مفتری قرار دیا گیا ہے نہ کہ آیات اللہ پیش کرنے والوں کو۔ اس سے پہلی آیات میں ہے قالوا انما انت مفتر بل اکثرھم لا یعلمون کہتے ہیں کہ تو مفتری ہے بلکہ ان میں سے اکثر نہیں جانتے

پس وہ خود سوچ لیں کہ آیات اللہ کا منکذب کون ہے اور کون آیات اللہ پیش کرنے والے کو مفتری قرار دیتا ہے۔

حضرت مرزا صاحب میں مولوی صاحب کو یہ برائی نظر آئی ہے کہ ان کے الہامات جھوٹے ثابت ہوئے حالانکہ یہی الہامات ہیں جن سے سینکڑوں اور ہزاروں انسانوں کے ایمان اللہ تعالی کی ہستی پر تازہ ہو گئے اور خدا تعالی اپنے تازہ نشانوں کے ساتھ دنیا پر ظاہر گیا۔ مولوی صاحب کو یہ الہامات جھوٹے نظر آئیں تو اس میں مرزا صاحب کی برائی یا قصور نہیں یہ ان کی اپنی طبیعت کا خاصہ ہے۔ باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست۔ در باغ لالہ روئد و در شور بوم وخس)۔

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔ ۵

منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں:

معاہدہ من جانب احمد فریق

۱۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب اس چودھویں صدی کے مجدد ہیں اور مسیح موعود اور مہدی ہیں اور نبی ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۔ یہ عقیدہ احمدیوں کا ہے اس بارہ میں احمدیوں کے بڑے جناب مرزا محمود احمد صاحب ہے اور وہ مرزا صاحب کی صداقت کے بارہ میں منسلکہ حلف نامہ کے موافق قسم کے ساتھ دعا کرنا چاہیے۔

۳۔ اگر یہ خلیفہ قادیان اس موافق دعا کرنے کے لئے راضی نہ ہوئے تو مرزا صاحب کے دعوے جھوٹے سمجھے جاویں گے اور احمدیوں کی طرف سے عبداللہ الہ دین صاحب جی ایم ابراہیم صاحب اور الہ دین ابراہیم صاحب احمدیت سے توبہ کر کے غیر احمدی ہوجانے کیلئے قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

۴۔ اگر یہ خلیفہ قادیان اس طرح قسم کے ساتھ دعا کرنے کے لئے راضی ہوجائیں اور ان کے مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب بھی قبول کریں تو ایک سال تک نتیجہ کا انتظار کریں اگر مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان وفات پائیں اور مولوی ثناء اللہ صاحب حیات رہے تو مرزا صاحب کو جھوٹے سمجھ کر تینوں احمدی جن کے نام اوپر درج ہوئے ہیں احمدیت سے توبہ کر کے غیر احمدی ہوجانے کیلئے خدا کی قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

المرقوم ۱۷ جنوری ۱۹۲۳ء

دستخط عبداللہ الہ دین، دستخط جی ایم ابراہیم، دستخط الہ دین ابراہیم

معاہدہ من جانب محمدی فریق

۱۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب چودھویں صدی کے مجدد ہیں نہ مسیح موعود اور نہ مہدی اور نہ نبی ہیں۔

۲۔ یہ عقیدہ غیر احمدیوں کا ہے اور اس بارہ میں غیر احمدیوں کے بڑے، جماعت اہل حدیث کے جناب مولانا ثناء اللہ صاحب ہیں اور وہ مرزا صاحب کے جھوٹے ہونے کے بارہ میں منسلکہ حلف نامہ کے موافق قسم کے ساتھ دعا کرنا چاہیے۔

۳۔ اگرے مولانا ثناء اللہ صاحب اس موافق قسم کے دعا کرنے کو راضی نہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئے تو مرزا صاحب کے دعوے سچے سمجھے جائیں گے اور غیر احمدیوں کی طرف سے خاں صاحب احمد الہ دین غلام حسین الہ دین اور قاسم علی الہ دین غیر احمدیت سے توبہ کر کے احمدی ہو جانے کیلئے قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

۴۔ اگر یہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس طرح قسم کے ساتھ دعا کرنے پر راضی ہوں اور ان کے مخالف مرزا محمود احمد صاحب (خلیفہ قادیان) بھی راضی ہو جائیں تو ایک سال تک نتیجہ انتظار کریں اگر مولوی ثناء اللہ صاحب وفات پائیں اور مرزا محمود احمد صاحب حیات رہیں تو مرزا صاحب کو سچے سمجھ کر ہم تینوں غیر احمدی بھائی جن کے نام اوپر درج ہوئے ہیں غیر احمدیت سے توبہ کر کے احمدی ہو جانے کیلئے خدا کی قسم کے ساتھ اقرار کرتے ہیں۔

۵۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب ایسی قسم نہ کھائیں تو تینوں بھائی ایک سال میں جتنے چاہیں اتنے عالموں کو مرزا محمود احمد صاحب کے مقابلہ میں کھڑا کر دیں گے اور ان کو قسم کہلائیں گے اگر ہم تینوں بھائی کسی کو کھڑا نہ کر سکیں تو خدا کی قسم کے ساتھ احمدی ہو جانے کا اقرار کرتے ہیں۔

المرقوم ۱۷ جنوری ۱۹۲۳ء

دستخط خان صاحب احمد الہ دین،

دستخط غلام حسن الہ دین، دستخط قاسم علی الہ دین

مسلمہ و مرتب کردہ حلف نامہ فریقین

برائے مولوی ثناء اللہ صاحب جس پر مولوی صاحب نے دستخط کر دیئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم۔

میں ثناء اللہ اڈیٹر اہل حدیث خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد قادیانی کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبد اللہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الہ دین کا چیلنج انعامی دس ہزار روپیہ والا بھی بغور پڑھا مگر میں نہایت وثوق اور کامل ایمان ویقین سے یہ کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی و دلائل جو چودھویں صدی کے مجدد امام وقت مسیح موعود وامتی نبی ہونے کے ہیں وہ سراسر جھوٹ اور افتراء و دھوکہ وفریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسیٰؑ وفات نہیں پائے بلکہ وہ بجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھالئے گئے ہیں اور ہنوز اس جسم خاکی کے ساتھ آسمان پر موجود ہیں اور وہی آخر ہی زمانہ میں آسمان سے اتریں گے اور وہی مسیح موعود ہیں۔ اور مہدی علیہ السلام کا ابھی ظہور نہیں ہوا جب ہوگا تو وہ امام مہدی حسب ضرورت تلوار اور جہاد سے بھی کام لیں گے مرزا صاحب نہ مجدد وقت ہیں، نہ مہدی ہیں، نہ مسیح موعود ہیں، نہ امتی نبی ہیں بلکہ ان غلط دعاوی کے سبب میں میں ان کو مفتری اور دجال سمجھتا ہوں۔ اگر میرے یہ اعتقاد خدا تعالی کے نزدیک جھوٹے اور قرآن اور صحیح احادیث کے خلاف ہیں اور مرزا غلام احمد اپنے دعووں میں خدا تعالی کے نزدیک سچے ہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر خدا ذوالجلال خدا تو تمام روے زمین کا مالک واحد ہے اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں تو قہار و غالب ومنعم حقیقی ہے تو علیم وقدیر وسمیع وبصیر ہے اگر میں اپنے اس حلف میں محض ضد وہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں تو تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت وارد کر جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہوتا لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالی کی طرف سے مجھے یہ سزا ملی۔ آمین آمین

(اس پر مولانا نے ذیل کی عبارت اور بھی چڑھائی کہ) سال تمام ہو کر بھی میں زندہ رہا تو سچا سمجھا جاؤں گا خلیفہ قادیان اسکا اقرار کرے کہ بعد سال قادیانی مذہب سے تائب ہو کر بحکم خداوندی کونوا مع الصادقین میرے ساتھ قادیانی مذہب کی تردید کریں۔ مفصل یہ بات میں پبلک جلسہ میں اور اشتہار ۶ فروری ۱۹۲۳ء میں ظاہر کر چکا ہوں، دستخط بقلم خود ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حلف نامہ تحریر کردہ علمائے کرام حیدرآباد دکن جو ۶ مارچ ۱۹۲۳ء کو لکھا گیا

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم
ہم مقران خدا تعالی کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا بالاتفاق اظہار کرتے ہیں کہ احادیث صحیحہ میں جس عیسی بن مریم اور حضرت مہدی موعود کے آنے کا تذکرہ ہے اس کے لحاظ سے ہم حلفیہ لکھتے ہیں کہ وہ مرزا غلام احمد قادیانی نہیں ہے۔ اس بارہ میں مرزا غلام احمد کے جتنے دعوے ہیں وہ سراسر جھوٹ اور افتراء دھوکا اور فریب اور غلط تاویلات کی بنا پر ہیں اور وہ مسیح موعود اور مہدی موعود اور چودھویں صدی کے مجدد اور امام وقت امتی نبی ہرگز ہرگز نہیں ہیں۔ برخلاف اس کے حضرت عیسی وفات نہیں پائے بلکہ وہ آسمان پر اٹھالئے گے ہیں اور ہنوز زندہ موجود ہیں اور وہی قبل قیامت آسمان سے اتریں گے اگر مرزا غلام احمد قادیانی درحقیقت اپنے تمام دعووں میں خداتعالی کے نزدیک سچے ہیں تو اے قادر ذوالجلال خدا تمام زمین و آسمان کا مالک اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے اور تمام قدرتیں تجھی کو حاصل ہیں تو ہی قہار جبار اور غالب اور منعم حقیقی ہے اور تو ہی علیم وخبیر اور سمیع وبصیر ہے پس ہم سب تجھ ہی سے دعا کرتے ہیں کہ ہم سب پر مرزا غلام احمد قادیانی کی تکذیب اور ناحق مقابلہ کی وجہ سے ایک سال کے اندر ایسی موت وارد کر کہ جس میں انسانی ہاتھ کا دخل نہ ہو اور یہ کہ ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی ومحفوظ نہ رہے تا کہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ ہم ناحق پر تھے اور حق وراستی کا مقابلہ کر رہے تھے جس کی پاداش میں خداتعالی کی طرف سے ہم سب کو یہ سزا ملی ہے۔ اگر ہم میں سے کوئی ایک بھی باقی رہا تو ہم سب تیر پاس سچے، اور مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کے خلیفہ ثانی مرزا محمود احمد جو ہماری قسم کے مدمقابل ہیں جیسا کہ ہمارا دعوی ہے جھوٹے مفتری کافر دجال وخارج از اسلام ہیں۔ آمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مارچ ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳ ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۰ ص ۴-۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہائی اور مرزائی۔ا

خوب گذرے گی جب مل بیٹھیں گے فرزانے دو

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری پرانی تحقیق ہے کہ یہ دونوں گروہ (یعنی بہائی اور مرزائی) قرآن مجید کو گو زبانی طور الہامی مانتے ہیں، مگر دراصل قرآن مجید سے وہی برتاؤ کرتے ہیں جو اخوان یوسف نے کیا تھا، یعنی قرآن مجید کی ایسی تفسیر کرتے ہیں جو قرآن بھیجنے والے کے صریح خلاف ہوتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں گروہوں کو اپنے مطلب سے غرض ہے قرآن کی فہم و تفہیم سے مقصد نہیں۔ ہمیں سخت رنج ہوتا ہے جب ان لوگوں کی تحریریں دیکھتے ہیں کہ جھوٹے مدعیان کے دعووں کو ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں۔ قرآن شریف کی تفسیر ایسی کرتے ہیں جسکے لئے قرآن کی زبان عربی متحمل نہیں ہوتی۔ پھر ایسی تفسیر کا نام معارف اور نکات قرآنی رکھتے ہیں۔

زمانہ گذشتہ میں مسلمانوں میں کوئی بھی فرقہ ایسا نہیں ہوا ہوگا جس نے ایسے غلط دعاوی کئے ہوں جیسے انہوں نے کئے ہیں اور کر رہے ہیں۔ جو صاحب اسکے متعلق مکمل بصیرت حاصل کرنا چاہیں وہ قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) کی تفسیر اور ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری مرزائی کی تفسیریں دیکھیں یا انکی تردید میں ہمارے جواب کا انتظار کریں۔
لطف یہ ہے کہ دونوں مفسر ہمیں معاف فرمائیں اگر سچائی سے کام لیتے ہوئے ہم کہیں کہ اگر امام مالک کا زمانہ ہوتا تو ایسی تفسیریں لکھنے کی وجہ سے امام موصوف آپ کو سزا دلواتے کیونکہ ان کا قول ہے کہ عربی نہ جاننے والا شخص اگر قرآن مجید کی تفسیر کرے گا میں اس کو سزا دوں گا۔ (اتقان سیوطی)

یہ دونوں گروہ نبوت جدیدہ کے قائل ہیں مرزائی مرزا قادیانی کی نبوت اور بہائی شیخ بہاء اللہ کی رسالت کے معتقد ہیں۔ قادیانی قرآن مجید کو منسوخ نہیں کہتے بلکہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معمول مانتے ہیں اور بہائی قرآن مجید کو منسوخ اور اپنی کتاب اقدس کو اسکا ناسخ مانتے ہیں۔ آج جس مضمون پر ہم نے قلم اٹھایا ہے وہ مضمون خاتم النبیین کا ہے۔

بہائی رسالہ پیامبر بابت مارچ ۱۹۴۷ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں خاتم الرسل نہیں۔ تفصیل اس کی یوں ہے کہ رسول صاحب شریعت جدیدہ ہوتا ہے اور نبی اس کی شریعت کا مطیع ہوتا ہے۔

اے کاش کہ اڈیٹر صاحب ہمیں صرف اتنا بتادیتے کہ منطقی اصطلاح میں رسول اور نبی میں کون سی نسبت ہے۔ یعنی تساوی ہے یا تبائن عموم خصوص مطلق ہے یا عموم خصوص من وجہ، تاکہ اس نسبت پر ہم بھی غور کرلیتے۔ ہاں آپ کے مضمون سے بعد غور وخوض تباین معلوم ہوتا ہے کیونکہ آپ لکھتے ہیں:

پس رسول مطاع ہوتا ہے اور نبی مطیع۔ رسول اور نبی میں یہ فرق کس قدر نمایاں ہے۔ (پیامبر۔ مارچ ۱۹۴۷ء ص ۵)

اور متبائن کا قانون سب جانتے ہیں کہ

لا یجتمعان قط مثلاً الانسان لیس بحجر و الحجر لیس بانسان۔

حالانکہ بعض پیغمبروں کے حق میں یہ دونوں وصف ملتے ہیں حضرت اسماعیل کے حق میں ہے رسولاً نبیاً۔ اور حضرت ابراہیم کے صحیفے کا ثبوت قرآن مجید کی اس آیت سے ملتا ہے صحف ابراهیم و موسی

اور آپ نے بالفاظ قرآن مجید حضرت ابراہیم کو صدیقا نبیا خود تسلیم کیا بلکہ آنحضرت ﷺ کو بھی بحکم قرآن شریف رسول النبی تسلیم کیا ہے اس سے ثابت ہوا کہ رسول اور نبی میں تبائن کی نسبت نہیں ہے جو آپ کے کلام سے مفہوم ہوتی ہے۔ دوسری نسبت یعنی عموم خصوص مطلق سو وہ بھی نہیں ہے کیونکہ آپ نے رسول کو مطاع اور نبی کو مطیع کہا ہے گویا نبی بمنزلہ امتی کے ہے اور رسول بحیثیت شارع کے ہے۔ یا بالفاظ دیگر رسول بادشاہ ہے اور نبی اس کا وزیر ہے۔ جیسے حضرت ہارون تھے اس لئے حضرت موسی کوہ طور پر جاتے ہوئے حضرت ہارون کو اپنا خلیفہ مقرر کر گئے تھے جب واپس آئے تو قوم کی گمراہی کی وجہ سے حضرت ہارون پر عتاب فرمایا۔ پس بقول آپ کے رسول

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور نبی میں چونکہ مطیع اور مطاع کی نسبت ہے اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ رسول نبی نہیں اور نبی رسول نہیں ۔ حالانکہ دونوں کا مادہ اجتماعی قرآن مجید میں جمع نظر آتا ہے پھر بتایئے ان میں نسبت کیا ہوئی۔ ہم سے پوچھیں تو ہم نسبت تساوی کہیں گے اور جن لوگوں نے ان میں کوئی اور نست بتائی ہے اسکو ہم آپ کے مقابلے کیلئے پیش نہیں کریں گے اور جن دو مفہوموں میں نسبت تساوی ہوتی ہے ان میں سے ایک کا رفع ہونا دوسرے کے رفع کو مستلزم ہوتا ہے مثلاً کہا جائے کہ حجر ناطق ہے اس کا مفہوم صاف ہے کہ حجر انسان نہیں ہے پس آیت خاتم النبیین خاتم الرسول کی قوت میں ہے لا ریب۔

آگے چل کر بھائی مضمون نگار نے کمال علمی دکھایا ہے جس پر ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ باوجود اہل علم کہلانے کے مصادرہ علی المطلوب کی قباحت بھی نہیں جانتے یعنی متنازعہ امر کو دلیل میں پیش کر دیتے ہیں چنانچہ پیامبر کا نامہ نگار لکھتا ہے:

> سورہ اعراف اور قرآن کی دوسری سورتوں میں بار بار واضح طور پر اعلان فرمایا کہ رسول صاحب شریعت آتے رہیں گے ۔(پیامبر مذکور۔ص ۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں: ہم منتظر تھے اور اب بھی ہیں کہ ہمیں وہ آیت بتائی جائے جس سے بعد رسالت محمد یہ رسولوں کے آنے کا ثبوت ملتا ہو پس مضمون نگار ثبوت دیں یا اس کو مصادرہ علی المطلوب تسلیم کریں۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۴۷ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۳ ص ۳۔۴)

قادیانی مشن کی ابتداء اور انتہاء۔ ۶

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

> عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے تینوں بھائی صاحبان کے مابین یہ معاہدہ ہوا ہے کہ اگر علماء غیر احمدی میں سے چند علماء مندرجہ بالا حلف نامہ پر دستخط کر دیں گے تو اس کے مقابل مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قادیان دوسرے حلف نامہ پر جسکا مسودہ علیحدہ ہے دستخط کردیں گے اس حلف نامہ کا نتیجہ یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ اگر غیر احمدی علماء دستخط کنندہ کل علماء میعاد کے اندر فوت ہو جاویں گے تو عبداللہ الہ دین صاحب کے تینوں بھائی احمدی ہو جائیں گے اور اگر کل فوت نہ ہوں یا مرزا محمود احمد صاحب میعاد کے اندر فوت ہو جائیں تو عبداللہ الہ دین صاحب اور ان کے دونوں ماموں احمدیت سے توبہ کریں گے اور اگر دونوں فریق میں سے کوئی بھی فوت نہ ہو یا فریق غیر احمدی میں سے کل فوت ہوں اور ایک بھی بچا رہے تب بھی عبد اللہ الہ دین صاحب اور ان کے دونوں ماموں احمدیت سے تائب ہو جائیں۔ اس معاہدہ کی بنیاد پر ہم سب اس معاہدہ کے شرائط کے تحت اس حلف نامہ پر بخوشی دستخط کرتے ہیں لیکن اس حلف نامہ کے دستخط کا نفاذ اس تاریخ سے کیا جائے گا جس روز مرزا محمود احمد صاحب کا دستخط شدہ حلف نامہ غلام حسین الہ دین صاحب کے قبضہ میں آ جائے گا اور جس کی میعاد تاریخ ہذا سے زائد سے زائد ایک ماہ ہوگی۔ المرقوم ۲۶ مارچ ۱۸۲۲ء

دستخط۔ مولوی عبدالحی واعظ حیدر آبادی مولوی حکیم مقصود علی خان صاحب مہتمم شفا خانہ یونانی، مولوی خدا داد خان صاحب، مولوی مناظر احسن گیلانی پروفیسر جامعہ عثمانیہ، مولوی ابو الفداء نور محمد صاحب صدر مدرس مدرسہ دینیات سرکار عالی، مولوی تاج الدین شاہ قادری، مولوی سید عبدالرؤف دہلوی مولوی محمد عبدالغفور حیدر آبادی مولوی محمد عبدالقدیر قادری صدیقی پروفیسر کلیہ جامعہ عثمانیہ و شعبہ دینیات مولانا محمد عبدالرحمٰن حیدر آبادی، مولوی محمد عمر حیدر آبادی، سید محمد بادشاہ الحسینی القادری واعظ مکہ مسجد حیدر آباد، مولوی سید حسین رائے بریلوی، مولوی سید ابراہیم مددگار پروفیسر جامع عثمانیہ، مولوی سید مصطفیٰ قادری مولوی نظام الدین قادری، مولوی عبد اللطیف پروفیسر جامعہ عثمانیہ حیدر آباد دکن

حلف نامہ مسلّمہ و مرتب کردہ فریقین برائے حلف میاں محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان (جس پر اس نے دستخط نہ کئے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم الله الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔

میں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی خدا تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اس بات کا اظہار کرتا ہوں کہ میں نے مرزا غلام احمد صاحب کے تمام دعاوی و دلائل کو بغور دیکھا اور سنا اور سمجھا اور اکثر تصانیف ان کی میں نے مطالعہ کیں اور عبداللہ الہ دین صاحب کا چیلنج انعامی دس ہزار والا بھی بغور پڑھا۔ میں نہایت وثوق اور ایمان اور یقین سے کہتا ہوں کہ مرزا صاحب کے تمام دعاوی و دلائل جو چودھویں صدی کے مجدد و امام وقت مسیح موعود اور امتی نبی ہونے کے ہیں وہ سب درست اور صحیح ہیں اور حضرت عیسیٰ وفات پا گئے ہیں اور وبجسد عنصری زندہ آسمان پر اٹھائے نہیں گئے ہیں اور نہ اس جسم خاکی کے ساتھ وہ آسمان پر موجود ہیں اور نہ وہ آخری زمانہ میں آسمان سے اتریں گے میرا پکا ایمان ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ہی مسیح موعود اور مہدی مسعود و امتی نبی ہیں اور ان کے سب دعاوی و دلائل کتاب اللہ و صحیح احادیث کے ماتحت ہیں۔

اگر میرے یہ عقاید خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے اور قرآن شریف و صحیح احادیث کے خلاف ہیں اور درحقیقت مرزا غلام احمد صاحب اپنے تمام دعووں میں خدا تعالیٰ کے نزدیک جھوٹے ہیں تو میں دعا کرتا ہوں کہ اے قادر ذوالجلال خدا جو تو تمام روئے زمین کا مالک واحد اور ہر چیز کے ظاہر و باطن کا تجھے علم ہے تمام قدرتیں تجھی کو حاصل تو قہار و غالب و منعم حقیقی ہے تو علیم و سمیع و بصیر ہے اگر میں اپنے اس حلف میں محض ضد اور تعصب اور ہٹ دھرمی یا نافہمی سے کام لے رہا ہوں تو مجھ پر ایک سال کے اندر موت دے تاکہ لوگوں پر صاف ظاہر ہو جائے کہ میں ناحق پر تھا اور حق و راستی کا مقابلہ کر رہا تھا جس کی پاداش میں خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ سزا مجھے ملی۔ آمین آمین

معمار: افسوس ہے کہ میاں محمود احمد صاحب نے اس حلف نامہ پر دستخط نہ کئے اور ایک اور ہی حلف نامہ تحریر کر دیا جو یہ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کا تحریر کردہ حلف نامہ:

میں مرزا بشیرالدین محمود احمد امام جماعت احمدیہ اللہ تعالیٰ کو حاضر ناظر جان کر اور یہ یقین رکھتے ہوئے کہ تمام مخلوق کا نیک اور بد اسکے اختیار میں ہے اور وہ جسکو چاہے ترقی دے اور جسے چاہے زندہ کرے اور جسے چاہے مارے مؤکد بعذاب قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں مرزا غلام احمد صاحب کو مسیح موعود اور مہدی مسعود کہتا ہوں اور اس پر مجھے کامل یقین ہے میرے نزدیک وہ اپنے دعوی میں سچے راست باز تھے اور خدا تعالیٰ کی وحی کے مہبط تھے اور اس کے مامور اور مرسل تھے اگر میں اپنے اس بیان میں جھوٹا ہوں یا اخفاء سے کام لیتا ہوں تو اللہ کا غضب مجھ پر نازل ہو اور وہ کوئی عبرت ناک سزا مجھے دے۔ اے خدا تو اپنے بندوں پر رحم فرما اور ان پر حق کھول دے اور سچائی کے قبول کرنے کے لئے ان کے دلوں کو فراخ کر دے۔

دستخط خاکسار مرزا محمود احمد امام جماعت احمدیہ

قارئین کرام! ملاحظہ فرمائیں کہ خلیفہ قادیان نے جو الفاظ تحریر کئے ہیں وہ طے شدہ اور مسلّمہ فریقین معاہدہ کے مطابق نہیں ایک تو اس میں عذاب میعادی ایک سال ندارد، دوم یہ کہ بصورت مولوی ثناء اللہ صاحب کے میعاد ایک سال کے اندر نہ مرنے کے مرزائیت سے تائب ہو جانا وغیرہ۔

حالانکہ یہی امور سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کے چیلنج کی روح رواں اور انہی پر تمام نزاعوں کے خاتمہ کا انحصار رکھا گیا تھا اب سوال یہ کہ خلیفہ جی نے اس معاہدہ پر دستخط کیوں نہ کئے؟

اگر یہ معاہدہ خلاف شرع تھا یا اسکا مسودہ غیر معقول اور غلط و باطل شرائط پر مبنی تھا جو مذہبی اور دینی نزاع کے معاملات میں فیصلہ کن نہ ٹھہرایا جا سکتا تھا تو کیوں خلیفہ صاحب نے صاف الفاظ کے اندر اس کو واضح نہ کیا بلکہ گول مول ہی رہنے دیا اس کا جواب صاف ہے کہ خلیفی صاحب دراصل اس قسم کے انعامی چیلنجوں کو محض بھول بھلیاں اور دفع الوقتی جانتے ہوئے عمداً ان کی ترویج و تشہیر کو اپنے باطل مذہب کی اشاعت کے لئے موثر و مفید طریق سمجھتے ہیں پس وہ نہ تو اس کو اپنے مذہب کے صدق

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وکذب کا معیار مان سکتے ہیں اور نہ ہی اس کو واضح الفاظ میں غلط کہہ سکتے ہیں

خرابی میں پڑا ہے سینے والا جیب و داماں کا
جو یہ ٹانکا تو وہ ادھڑا جو وہ ٹانکا تو یہ ادھڑا

الحاصل خلیفہ صاحب نے طے شدہ معاہدہ کی پابندی نہیں کی اب ایمان و دیانت کا تقاضا تو یہی تھا کہ سیٹھ عبداللہ صاحب اور ان کے ماموں صاحبان جو خدا تعالی کی قسم کھا کر دستخط کر چکے تھے کہ اگر خلیفہ صاحب قادیانی (مرزا محمود احمد) نے اس معاہدہ کو تسلیم نہ کیا تو ہم مرزائی مذہب چھوڑ دیں گے اپنے اس وعدہ حلفیہ کو پورا کرتے مگر مرزائی اور دیانت داری ضدان مفترقان

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب نے نہ صرف قرآن مجید کی آیات مثل ان العهد كان عنه مسؤلا سے ہی کھلم کھلا بغاوت کر کے اپنے دستخطی اور مسلمہ حلفی معاہدہ کی پابندی نہ کی بلکہ اس معاہدہ سے واقف حال ہزار ہا بندگان خدا سے بھی حیا نہ کرتے ہوئے اپنی اس اشتہار بازی کو آج تک جاری کر رکھا ہے اس کے جواب میں ادھر سے مولانا ثناءاللہ صاحب بھی غافل نہیں بلکہ مسلسل جوابات دیتے رہے ہیں جن کی مختصر سی فہرست درج ذیل ہے

۱۹۲۱ء قادیان کے اسلامی جلسہ میں حلف اٹھائی جس کا ذکر خود قادیانی اخبار الفضل مورخہ ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں بایں الفاظ درج ہے کہ:

میں (ثناءاللہ) خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے ایمان میں حضرت عیسی علیہ السلام آسمان پر زندہ ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔

۱۹۲۲۔ اخبر اہل حدیث میں دو دفعہ بجواب اشتہار سیٹھ عبداللہ مضمون لکھا (رسالہ: حلف کی حقیقت۔ص ۵)

۱۹۲۳ء سکندر آباد میں متعدد بار ہزاروں کے بھرے جلسوں میں قسم کھائی نیز فریقین کے طے شدہ معاہدہ کے مطابق قسم کھائی اور اس پر دستخط کئے جیسا کہ او پر نقل کیا جا چکا ہے نیز ۶ فروری ۱۹۲۳ء کو اس مضمون کا ایک اشتہار بھی شائع کیا۔

۱۹۲۶ء۔ ۲۔ اپریل کو ایک اشتہار دیا جس کی سرخی ہی یہ تھی: خدا کی قسم

۱۹۳۴ء اخبار اہل حدیث ۲۶ جنوری میں مضمون لکھا نیز ۱۲ اپریل کو ایک مفصل ومدلل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اشتہار شائع کیا جو محمدیہ پاکٹ بک طبع دوم کے صفحہ ۶۳۸ تا ۶۴۴ پر ہم نے درج کر دیا ہوا ہے۔

۱۹۴۰، اخبار اہل حدیث امرتسر ۹ فروری میں مضمون لکھا۔ دیکھو رسالہ حلف کی حقیقت طبع دوم صفحہ ۲ ۔ ۸

نیز ۲۹ مارچ ۱۹۴۰ء کو اشتہار ، خدا کی قسم، شائع کیا۔ دیکھو: رسالہ حلف کی حقیقت صفحہ ۳۳ ۔ ۳۶

۱۹۴۴ء۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵۔۲۲ ستمبر ، و ۲۹ ستمبر پھر ۲۷۔ اکتوبر کو مضمون لکھا جسے سکندر آبادی جماعت نے بصورت اشتہار بھی شائع کیا۔

۱۹۴۵ء۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اکتوبر پھر ۲۰۔ اکتوبر میں مضمون لکھا۔

۱۹۴۶ء ۔ اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۱ جنوری یکم فروری یکم مارچ ۲۴ مئی میں متعدد مضامین لکھے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اب بھی تیار ہیں

اگر چہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب ہمیشہ سے ہی یہ روش اختیار کئے ہوئے ہیں جس کی رو سے فیصلہ کی نوبت ہی نہ آئے محض چورن فروشوں کی طرح لفاظی سے بھرے ہوئے اشتہارات کے ذریعہ نام مشہور کر رہے ہیں یہاں تک کہ قسم کھا ۱۹۲۳ء میں جو معاہدہ کیا تھا اس پر بھی قائم نہ رہے تاہم مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسری اب بھی اس پر آمادہ وہ تیار ہیں کہ ۱۹۲۳ء کے اسی طے شدہ معاہدہ پر از سر نو فیصلہ ہو جاوے کہ سیٹھ صاحب اس معاہدہ پر میاں محمود احمد صاحب کے دستخط کرا دیں اللہ اللہ خیر صلی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ مارچ ۱۹۴۷ء مطابق ۴ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۳ ص ۴ ۔ ۵)

بہائی اور مرزائی ۔ ۲

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

صوبہ یوپی کے صدر مقام الہ آباد کے نزدیک دونوں دریا (گنگا جمنا) مل جاتے ، ہیں پھر تھوڑی دور جا کر اپنی اپنی راہ لے لیتے ہیں۔ اسی طرح قادیانی اور بہائی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اجزاء رسالت میں متفق ہوکر آگے چل کر جدا ہوجاتے ہیں۔ بہائی مستقل رسالت کے قائل ہوگئے ہیں اور قادیانی طفیلی رسالت کے۔ یعنی بہائی کہتے ہیں کہ رسول صاحب شریعت مستقلہ ہوتا ہے اور نبی شریعت سابقہ کا تابع ہوتا ہے۔ چنانچہ بالفاظ بہائی مضمون نگار نبی اور رسول کی تعریف (جامع مانع حدود) ہم پہلے نقل کر چکے ہیں کہ رسول مطاع ہوتا ہے اور نبی مطیع ان دونوں تعریفوں کے علاوہ بہائی مضمون نگار نے رسول کریم ﷺ اور حضرت اسماعیلؑ وغیرہ کو نبی اور رسول دونوں کا مصداق تسلیم کیا ہے اس لئے ہم لکھ چکے ہیں کہ ان دونوں میں نسبت تساوی کی ہے قابل بہائی مضمون نگار اگر کوئی اور نسبت مقرر کریں گے تو ہم اس پر بھی غور کریں گے۔

آگے چل کر آپ لکھتے ہیں:

> قرآن مجید صاف صاف بتاتا ہے کہ خدا نے دو زمانے مقرر فرمائے ہیں ایک دور نبوت جو آدم سے چل کر حضرت خاتم النبیین پر ختم ہوا اور دوسرا دور خداوندی جسے قرآن مجید (اجل اللہ) الیوم الموعود، الیوم الآخر الطامة الکبری، القیامة، الساعة وغیرہ الفاظ سے ذکر فرمایا ہے تمام نبی نبوت کرتے تھے یعنی آنے والے یوم موعود کی خبر دیتے تھے اور سب امتوں کو اس دور آخر کیلئے تیار کرتے تھے اور سب رسول یہی کام کرتے تھے رسالت یعنی احکام الٰہی کا پہنچانا بھی ان کا فرض تھا جو ان کے ذریعے اپنے اپنے وقت پر خلق کو دیئے جاتے تھے پس رسول شریعت جدیدہ لاتے تھے اور یوم آخر کی بشارت بھی دیتے تھے۔
>
> اس لئے، رسول نبی، کہلاتے تھے اور رسول کے تابع جو نبی تھے وہ نئے احکام شریعت تو نہ لاتے تھے پرانی ہی شریعت کے مطیع ہوتے تھے ہاں یوم آخر کی خبر دیتے رہتے تھے اسلئے وہ صرف نبی رہ گئے اور صرف نبی کہلائے جب ان کے سلسلہ کا خاتمہ آنحضرت ﷺ کے ظہور سے ہوگیا کیونکہ یوم آخر کی بشارات دینے والوں میں آنحضرت ﷺ آخری وجود مبارک ہیں آپ کے بعد نبی کوئی نہیں بلکہ خود، ظہور یوم آخر ہے۔ (پیامبر دہلی مارچ ۱۹۴۷ء ص ۷)

ناظرین کرام: اس اقتباس کو غور سے پڑھیں تو ان دونوں مفہوموں یعنی نبی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور رسول میں کوئی صاف نسبت معلوم نہیں ہوتی ۔ ہاں اگر معلوم ہوتی ہے تو تباین کی ہوتی ہے کیونکہ رسول بشرط شیٔ کا درجہ ہے اور نبی بشرط لاشیٔ ۔

بشرط شیٔ سے مراد جدید شریعت ہے اور بشرط لاشیٔ سے مراد عدم شریعت جدیدہ ہے۔

یہ آپ کا اختلاف بیان بتا رہا ہے کہ آپ سوچ سمجھ کر نہیں لکھتے یہاں تک بھی آپ خیال نہیں رکھتے کہ ہمارا قول دعوی ہی دعوی ہے یا دلیل بھی اس کے اندر ہے۔ ہمیں حیرت ہوتی ہے کہ قادیانی اور بہائی دونوں اس وصف میں کیسے متحد ہیں کہ اپنے بیان دعوی کو بیان دلیل سمجھ لیتے ہیں بھلا غور کیجئے جتنا کلام ہم نے نقل کیا ہے یہ دعوی ہے یا دلیل ہے یا مصادرہ علی المطلوب ہے۔

ان دونوں فریقوں کی عادت مستمرہ ہے کہ بیان دعوی اور بیان دلیل میں فرق نہیں کرتے۔ دعوی کو ایسی شکل میں بیان کرتے ہیں گویا مبرھن ہے یا مسلّمہ خصم ہے حالانکہ دونوں میں سے ایک بھی نہیں ہوتا پس جب نبی اور رسول میں صحیح نسبت بتائیں گے تو ہم آگے چلیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۴ص ۳)

قادیانی مجدد کے دلائل صدق یا کذب

قد تبیّن الرّشد من الغیّ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح لاہور مورخہ ۵ فروری ۱۹۴۷ء میں مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے: مجدد وقت کی صداقت کے نشانات ۔،

مضمون کیا ہے، بالکل لفاظی اور زبان درازی، صداقت سے عاری ،قادیانی مجدد کی خدمت گذاری ۔ لے دے کے صرف اتنی بات بتائی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ثابت کیا ہے کہ عیسائی لوگ جس مسیح کو خدا بناتے ہیں وہ فوت ہو چکا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ واقعی یہ بڑا کام ہے جو قادیانی مسیح نے کیا مگر واقعات کی روشنی میں یہ کام اس شعر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا جو کسی مرید نے اپنے پیرو مرشد کے حق میں کہا ہوا ہے:

ایں کرامت ولی ما چہ عجب
گربہ شاشید گفت باراں شد

او سیدھے سادھے لوگو! او بیخبری میں پھنسے لوگو! مسیح کی موت کی شہادت تو عیسائیوں کی انجیل بھی دے رہی ہے جس میں لکھا ہے مسیح نے چلا کر جان دے دی، پھر تمہارے مجدد نے کیا تیر مارا جو انجیل کی تصدیق کر دی۔

اور سنو! تمہارے مجدد سے پہلے سر سید احمد خان مرحوم نے اپنی تفسیر میں وفات مسیح کا مسئلہ مفصل لکھا ہوا ہے۔ اسی سے تمہارے مجدد نے فائدہ حاصل کیا۔ تصدیق چاہتے ہو تو مولوی عبدالکریم سیالکوٹی کی کتاب دیکھو جس میں تسلیم کیا ہے کہ وفات مسیح کا مسئلہ سب سے پہلے سر سید نے لکھا ہے۔ تمہارے مجدد نے انہی کی کاسہ لیسی کی ہے۔ تم خواہ مخواہ اس کو کارنامہ مجدد بتاتے ہو۔ اگر اتنے سے کوئی مجدد ہو جاتا ہے تو سر سید احمد خان مجدد ہونے چاہییں۔

دوسرا کام یہ بتایا ہے کہ آریہ سماج ہمارے مجدد کے سامنے مغلوب ہو گئی کیونکہ آریہ سماج کا ایک پروفیسر آکر ہمارے جلسہ میں آنحضرت علیہ السلام کی شان میں تعریف آمیز تقریر کر گیا بس آریہ سماج مٹ گئی اور ہمارے مجدد کا الہام صحیح ہو گیا کہ آریہ سماج مٹ جائے گی۔

اس مضمون نگار (بھولے میاں) کو اتنی بھی خبر نہیں کہ بہت عرصہ ہوا آریہ سماج میں ایسے لوگ بھی ہو چکے ہیں جو مرزا صاحب قادیانی کی تحریک مجددیت سے پہلے اسلام کی مدح کر چکے ہیں۔ اعتبار نہ ہو تو لالہ لاجپت رائے کے والد مہتہ جی کی تحریریں دیکھئے اور ان کی باتیں سنئیے۔

لالہ لاجپت رائے ۱۹۰۹ء میں جب گرفتار کر کے مانڈلے بھیجے گئے تھے تو ان کے والد مہتہ جی نے اپنے دوست محمد عمر سے کہا تھا کہ میں نے آیت کریمہ لا الہ الّا انت سبحانک انی کنت من الظالمین ایک لاکھ دفعہ پڑھائی تھی تو میرا بیٹا چھوٹ کر آ گیا۔ کیا یہ بھی آپ کے مجدد کی برکت تھی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں اور ڈنکے کی چوٹ سے کہتا ہوں کہ تمہارے مجدد کی مایہ ناز کتاب براہین احمدیہ سے شیخ عبید اللہ نومسلم مرحوم کی کتاب تحفۃ الہند سو گنا بڑھ کر مفید اسلام ثابت ہوئی ہے۔

براہین احمدیہ میں تو سود خوار بنیئے کی بہی کی طرح جو سود در سود کے حساب سے بھری ہو اور کچھ بھی نہیں۔ ہماری بات کو محض مخالف رائے نہ سمجھئے بلکہ ہماری کتاب ناقابل مصنف مرزا سامنے رکھئے اگر ہمت ہو جواب دیجئے۔

ناظرین کرام! میں آپ کے ذریعہ ان لوگوں کے سامنے تین کتابیں پیش کر کے پوچھتا ہوں تو بتاؤ تمہارے مجدد اعظم نے ان کا کیا جواب دیا۔

عیسائیوں کی کتاب: عدم ضرورت قرآن، سوامی دیانند کی کتاب: ستیارتھ پرکاش، اور آریوں کی کتاب: رنگیلا رسول۔

یہ تینوں کتابیں اسلام کے حق میں کس قدر زہریلی ہیں تمہارے مجدد صاحب نے ان کا کوئی جواب دلوایا یا مفت لاکھوں کا چندہ جمع کر کے کھا گئے اور ڈکار بھی نہیں لیا۔ میرے الفاظ تلخ معلوم ہوں تو معاف فرمائیے گا کیونکہ واقعات اس سے بھی زیادہ تلخ ہیں۔ آپ کے مجدد صاحب نے مسلمانوں کی نہ صرف جیبوں پر ہاتھ مارا بلکہ ان کے عقاید صحیحہ کو بھی بدل دیا جس کا نمونہ یہ ہے آپ خود بھی آریوں کے سامنے زانوئے ادب طے کر کے قدامت دنیا کے قائل ہو گئے جس کی بنا پر مولوی اسحاق قادیانی نے ایک مستقل کتاب لکھ دی جس کا جواب ہم نے کتاب اصول آریہ میں دیا ہے۔

مختصر یہ ہے کہ آپ کے مجدد صاحب اسلام اور توحید و سنت کے حق میں چنگیز خان بادشاہ سے کم نہیں رہے جن کی بابت مولوی سعد اللہ مرحوم خوب کہہ گئے ہیں

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی
وبا بینی خزان بینی غرض دار الزیاں بینی
یکے قطاع نسل یکے امام بھنگیاں بینی
مسیح ابن مریم بچہء چنگیز خان بینی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۴ ص ۳۔۴)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ولایتی مرزائی کا چیلنج منظور

اخبارات میں میاں مشتاق احمد باجوہ احمدی امام لندن کا مسیحیوں کے نام چیلنج شائع ہوا ہے جو یوں ہے:

یسوع ہند میں آیا اور منزل بہ منزل کشمیر پہنچا قرآن مجید نے چودہ صدیاں پیشتر اعلان کر دیا تھا کہ یسوع مصلوب نہ ہوا تھا۔

امام صاحب نے یہ تحدی مسیحی جماعت سے کی کہ مجھ سے اس موضوع پر مناظرہ کرلو۔ اگرچہ محفل میں کئی انگریز پادری بھی تھے مگر کسی نے یہ چیلنج قبول نہ کیا۔ (اخبارات سول و پاکستان ۱۴ مارچ)

نہ لینا کوئی سودا مول بازار محبت کا
بلائیں زلف جاناں کی اگر لیتے تو ہم لیتے

مرزائیوں کو اپنی شکست کا احساس ہو گیا ہے چنانچہ انہوں نے ہندوستان میں اس دعوی کا نام لینا چھوڑ دیا ہے اور مولوی محمد عبداللہ صاحب وکیل سابق احمدی نے مقبرہ احمدیت نامی رسالہ لکھ کر ان کے چھکے چھڑا دیئے ہیں اب وہ مرغ بسمل کی مانند لندن میں جا کر آخری ہچکیاں لینے لگے ہیں انگلستان کے انگریز پادری بچارے نہ عربی سے واقف نہ اسلامیات و مرزائیات کے ماہر دنیائے اسلام کا کوئی فرد مرزائیوں کے اس عقیدہ کو نہیں مانتا کہ یسوع مسیح مصلوب تو ہوئے یہاں تک کہ صلیب دینے والوں نے انہیں مردہ سمجھ لیا مگر ان میں دم باقی تھا اور وہ یوں قبر سے نکل ائے

مرزائیوں کے اس مناظرہ کا مقام لاہور ہے جو پنجاب کا دارالخلافہ ہے جس صوبہ میں کہ مرزائیت کا صدر مقام ہے اور اسلام اور مرزائیت دونوں بخوبی کو جاننے والے غیر مرزائی مسلمان بھی وہاں رہتے ہیں۔

پس ہم ولایتی مرزائی امام کے اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں ہماری طرف سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پادری عبدالحق صاحب فاتح قادیان پیش ہوں گے۔
اگر لندنی مرزائی امام کو جرأت ہو تو اسے منظور کر کیلا ہو رآ جائیں ورنہ کسی دوسرے ذمہ دار قادیانی کو مقرر کیا جائے۔
چونکہ یہ موضوع بارہا زیر بحث آچکا ہے لہذا اس جھگڑے کو چکانے کے لئے فریقین کی تراضی سے تین ثالث مقرر کئے جائیں جو طرفین کے بیانات سننے کے بعد تحریری فیصلہ دیں اور فیصلہ پر ثالثوں کے علاوہ ہر دو مناظر صاحبان کے بھی دستخط ہوں۔ اور فیصلہ کو مناسب تعداد میں چھاپ کر تقسیم کیا جائے جس کا خرچ دونوں فریق مساوی طور پر برداشت کریں۔
جواب آنے پر شرائط مناظرہ کی باقی تفصیلات طے کر لی جائیں گی۔
ایم کے خان اڈیٹر المائدہ لاہور ۱۸ مارچ ۱۹۴۷ء

حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: فریقین جو خدمت ہم سے لینا چاہیں گے ہم حاضر ہیں لیکن کیا اڈیٹر صاحب المائدہ یہ یقین کرتے ہیں کہ مرزائیوں سے اس طرح جھگڑا مٹ جائے گا۔ نہیں۔ جھگڑا مٹانے کی صورت یہی ہے کہ فریق ثانی، خلیفہ کے قانونی دستخط شائع کر دے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۱۱ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۴ ص ۶)

بہائی اور مرزائی۔۳

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
یہ دونوں گروہ قرآن مجید کے ساتھ وہی برتاؤ کرتے ہیں جو برادران یوسف نے یوسف کے ساتھ کیا تھا خدا جانے ایسا کرنے میں وہ کیا فائدہ سوچتے ہیں اس سے تو بہتر یہ ہے کہ اپنی کتاب سے جو چاہیں ثابت کریں اپنے مقتداؤں کو رسول بنائیں یا خدا بنائیں ہم خاس موشی سے سنیں گے لیکن ہم سے یہ گوارا نہیں ہو سکتا کہ ہماری پاک کتاب پر ہاتھ صاف کریں اور ہم خاموش بیٹھے رہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بہائی رسالہ کا مضمون مندرجہ ذیل ملاحظہ ہو

خدا نے سب نبیوں سے عہدواثق لیا کہ تمہیں جو کتاب وحکمت ہمنے دی ہے
پھر تمہارے پاس رسول آئے گا جو تمہاری نبوتوں یعنی پیش گوئیوں کا مصداق
ہوگا جو اپنے ظہور سے تمہاری خبروں کو واقعہ بنا کر سچا کر دے گا تو اسپر ایمان
لانا اور اس کی مدد کرنا (از پیامبر مارچ ص ۷)

ناظرین کرام! ملاحظہ فرمائیں مضمون نگار نے اس میں کیا کچھ کمال دکھایا ہے مصدّق اور مصداق میں فرق نہیں سمجھا۔ اور غالباً وہ سمجھ نہیں سکتا قرآن مجید میں رسول کو مصدّق قرار دیا ہے مصداق نہیں قرار دیا کیا کسی سے یہ مخفی ہے کہ امت محمدیہ انبیاء سابقین کی مصدق تو ہے مگر مصداق نہیں ہے۔ اس فرق کو جو نہ سمجھے وہ جو چاہے کہے سچ ہے من جهل شيئاً عا داه

یہی حال قادیانیوں کا ہے۔ قادیانی نبی نے ازالہ اوہام میں لکھا ہے:

اسمه احمد کا مصداق میں ہوں

حالانکہ اپنا نام غلام احمد بتاتا ہے اور اسی کتاب میں لکھتا ہے کہ

مجھے بتایا گیا ہے کہ میرے سوا غلام احمد قادیانی دنیا میں کسی کا نام نہیں۔

کیا خوب! غلام اور قادیانی کی نسبت کو ملا کر جزء علم بنایا گیا پھر یہ دعوی کیا گیا کہ اس کا نام دنیا میں کوئی نہیں ہے کیا میں نہیں کہہ سکتا کہ میرے سوا مولوی ثناء اللہ امرتسری دنیا میں کوئی نہیں۔ اس قسم کی لچھیدار باتوں میں کون پھنستے ہیں الّا من سفه نفسه حقیقت میں ان لوگوں نے قرآن مجید کو ذریعہ کامیابی سمجھا ہوا ہے ورنہ دل میں تصدیق رکھنے والے ایسی باتیں نہیں کیا کرتے۔ پس آیت موصوف کے معنی سنیئے

خدا نے نبیوں سے وعدہ کیا تھا کہ میں جب تم کو کتاب اور حکمت دے چکوں، اسکے بعد تمہارے پاس کوئی رسول آئے جو تمہاری تعلیم اور کتاب کی تصدیق کرے تم سب مل کر اس کے دین کی اشاعت کرنا اس کی تفسیر قرآن مجید میں یوں فرمائی

اذ ارسلنا اليهم اثنين فكذ بو هما فعززنا بثالث فقا لوا انّا اليكم مر سلو ن (سورہ یٰس:۱۴)۔ (جب کافروں نے دو رسولوں کی تکذیب کی تو ہم نے تیسرا رسول بھیجا ان سب نے کہا ہم تمہاری طرف رسول ہو کر آئے ہیں)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے لتومنن کے معنی ۔ اتنا ہے کہ جب کسی رسول کی زندگی میں دوسرا رسول آجائے تو پہلا رسول اس کے ساتھ مل کر تبلیغ رسالت کرے تفرقہ اور جدائی کا کبھی خیال بھی نہ کرے چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا اگر بہائی نامہ نگار اور قادیانی نبی ان آیتوں کو دانستہ بگاڑیں تو ان کا بھیجنے والا خود سمجھ لے گا

لاتحسبن الله غافلاً عما یعمل الظا لمو ن ،

پس بہائی نامہ نگار کے مضمون کا دارمدار اتنے فقرے پر ہے کہ وہ بتائیں کہ رسول اور نبی میں منطق کی چار نسبتوں میں سے کون سی نسبت ہے۔ بہائی مضمون نگار کے مضمون سے کبھی عموم خصوص مطلق کی نسبت معلوم ہوتی ہے کبھی تبائن کی کبھی تساوی کی۔ اسواسطے پہلے وہ ان دونوں لفظوں میں نسبت بتائے اور قرآن مجید سے اس کا ثبوت دے ہم سے پوچھے تو ہم ان دونوں کی نسبت تساوی کہتے ہیں جس میں ایک کی نفی کرنے سے دوسرے کی نفی ہوجاتی ہے جیسے الحجر لیس بانسان والحجر لیس بناطق پس اگر آپ کچھ لکھیں تو پہلے نسبت بتائیں اور قرآن مجید سے مدلل کریں پھر جو چاہیں لکھیں اس بات کو دونوں فریق ذہن سے نکال دیں کہ دریا کنوئیں سے بڑا نہیں ہوتا فافہم ۔

گر زعشقت خبرے است بگوائے واعظ ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۵ ص ۳)

مرزا صاحب کا ارشاد دعا کے متعلق

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح لاہوری احمدی راوی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا:

دعا کی اہمیت یہ ہے کہ ایک سعید بندہ اور اس کے رب میں ایک تعلق جاذبہ ہے۔ یعنی پہلے خدا تعالی کی رحمانیت بندہ کو اپنی طرف کھینچتی ہے پھر بندہ کے صدق کی کششوں سے خدا تعالی اس سے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور دعا کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حالت میں وہ تعلق ایک خاص مقام پر پہنچ کر اپنے خواص عجیبہ پیدا کرتا ہے۔ سوجس وقت بندہ کسی سخت مشکل میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی طرف کامل یقین اور کامل امید اور کامل محبت اور کامل وفاداری اور کامل ہمت کے ساتھ جھکتا ہے، اور نہایت درجہ کا بیدار ہو کر غفلت کے پردوں کو چیرتا ہوا فنا کے میدانوں سے آگے سے آگے نکل جاتا ہے پھر آگے کیا دیکھتا ہے کہ بارگاہ الوہیت ہے اور اس کے ساتھ کوئی شریک نہیں جب اس کی روح اس آستانہ پر سر رکھ دیتی ہے اور قوت جذب جو اس کے اندر رکھی گئی ہے وہ خدا کی عنایات کو اپنی طرف کھینچتی ہے تب اللہ جل شانہ اس کام کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس دعا کا اثر ان تمام مبادی اسباب پر ڈالتا ہے جن سے ایسے اسباب پیدا ہوتے ہیں جو اس مطلب کے حاصل ہونے کیلئے ضروری ہیں۔ (پیغام صلح لاہور ۲۶ مارچ۔ ص ۱)

اہل حدیث: واقعی جو کچھ مرزا صاحب نے فرمایا صحیح ہے ایسی ہی دعا قبول ہوتی ہے جو دل اور زبان دونوں کے اتفاق سے کی گئی ہو اس سنہری مقولہ کی تائید میں ہم بھی مرزا صاحب متوفی کا ایک مقولہ پیش کرتے ہیں جو یہ ہے

۱۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء کو مرزا صاحب نے میرے متعلق آخری فیصلہ کا اعلان کیا تھا جس کا مختصر مضمون یہ تھا کہ ثناء اللہ نے مجھے بہت ستایا ہے اس لئے میں دعا کرتا ہوں کہ ہم دونوں میں سے جو اللہ کے نزدیک جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں مر جائے۔

اس کا نام انہوں نے آخری فیصلہ رکھا ہے اسکے بعد آپ کا ارشاد بدر ۲۵۔ اپریل ۱۹۰۷ء میں یوں شائع ہوا:

ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ایک دفعہ رات کو الہام ہوا اجیب دعوۃ الداع صوفیا کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے باقی سب اس کی شاخیں ہیں۔

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: کیا پیغام صلح کا قابل مضمون نگار مرزا صاحب کے ان دونوں سنہری فقروں کی تصدیق کرے گا کوئی وجہ نہیں کہ نہ کرے ورنہ کہا جائے گا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرو ن ببعض

احمدی جماعتوں کی دونوں قسموں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک وقت آئے گا جب یہ دونوں فقرے منقولہ از پیغام اور منقو لہ از بدر مرزا صاحب کے ہاتھ میں دے کر کہا جائے گا۔ اقرأ کتابك کفی بنفسك الیوم علیك حسیباً

آپ لوگ اس دن کیا جواب دیں گے ذرا سوچ لیجئے ایسا جواب ہو کہ خدا کو پسند آجائے اگر غلط جواب دیا میں تو چلاّ کر شکایت کروں گا جس کا ذکر اس شعر میں ہے

عجب مزا ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کیلئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱۔ اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۵ ص ۳۔۴)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء ۔ ۷

جناب منشی محمد عبداللہ معمار صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اب اس کے بعد بھی اگر انہوں نے فیصلہ نہ کیا تو یہ زبردست دلیل ہوگی مذہب احمدیہ کے جھوٹے ہونے کی ۔ احمدیہ جماعت کے لمبے چوڑرے مبالغہ آمیز دعاوی کو ملحوظ رکھ کر میاں محمود احمد صاحب اور ان کی پارٹی کے افراد کو ضرور ہی اس عہد شکنی کے سیاہ داغ کو صاف کرنا چاہیے ان کا مذہب و ایمان تو یہ ہے کہ جو انہوں نے شائع کرر کھا ہے کہ:

ہمارا ایمان ہے کہ اگر ایک ادنی سا احمدی بھی تمام دنیا کے مقابلہ پر...حضرت (مرزا) صاحب کی صداقت کے اظہار کی غرض سے میدان مباہلہ میں قدم رکھے گا تو خدا تعالی حضرت کی حقیت کی خاطر اپنے احمدی بندے کو سلامت رکھے گا اور اس کے مقابلہ میں ایک جہان کو ہلاک کر دے گا۔

(اعلام مولوی غلام رسول صحابی مرزا بجواب مولوی محمد علی لاہوری احمدی مندرجہ اخبار الفضل قادیان ۲۶ جنوری ۱۹۱۸ء ص ۶)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح خواجہ حسن نظامی صاحب دہلوی نے جب مرزا محمود احمد صاحب کو مقابلہ کی دعوت دیتے ہوئے یہ شرط پیش کی کہ درصورت مباہلہ کا اثر تمہارے خلاف ہونے کے تم کو احمدیت سے توبہ کرنی ہوگی تو میاں صاحب نے لکھا کہ:

اس امر میں کیا شک ہے کہ اگر حضرت مسیح موعود کے دعوی پر مباہلہ اور اثر مباہلہ کا ہمارے خلاف ظاہر ہو تو پھر حضرت مرزا صاحب کا دعوی خود بخود باطل ہو جاتا ہے... پس آپ کی شرط معقول ہے۔

(اخبار الفضل قادیان ۸ جنوری ۱۹۱۸ء)

مذکورہ بالا ہر دو حوالے ظاہر کر رہے ہیں کہ جماعت احمدیہ اور میاں محمود احمد صاحب کا سیٹھ عبداللہ الہ دین والے مسلّمہ اور طے شدہ دستخطی طریق فیصلہ سے منہ موڑ کر مولانا ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ سے جی چرانا خاص وجوہات کی بنا پر ہے

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

اگر یہ عذر کیا جاوے کہ یہ اعلانات صرف مباہلہ سے خاص ہیں اور سکندر آبادی حلف، مباہلہ نہیں ہے تو اس سے یہ صاف ثابت ہوگیا کہ ۱۹۰۷ء میں ثنائی حلف کا نام جو قادیان کے مسیح موعود اور نبی صاحب نے مباہلہ رکھا تھا وہ صریح جھوٹ تھا ماسوا اس کے اگر صرف مباہلہ ہی فیصلہ کن ہے اور یہ حلف یوں ہی ہے تو پھر میاں صاحب نے اس کی تبلیغ و تشہیر کی اجازت سیٹھ صاحب کو کیوں دے رکھی ہے کیوں مخلوق خدا کو دھوکہ دیا جاتا ہے

آپ ہی اپنے ذرا جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

ناظرین کرام! میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ سکندر آبادی اشتہار محض قادیانی بھول بھلیاں ہیں جن کے چکر میں لوگوں کے ایمان گھولائے جا رہے ہیں ورنہ میاں محمود احمد صاحب اس کو تسلیم کر کے اسپر دستخط کر دیتے مگر انہوں نے نہ صرف دستخط ہی نہ کئے بلکہ جب سیٹھ عبداللہ صاحب نے دستخطوں کے لئے درخواست کی تو میاں صاحب نے ان کو ایک مضمون بصورت مکتوب لکھ کر دیا وھو ہذا:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکرمی سیٹھ صاحب السلام علیکم

یہ حلف لکھ کر میں بھیجتا ہوں حلف (یہ اسی حلف کا ذکر ہے جو خلاف معاہدہ میاں صاحب نے اپنے خود ساختہ الفاظ میں لکھ کر سیٹھ صاحب کو دی تھی جسے ہم سابقاً درج کر آئے ہیں ۔معمار) سے صرف اس امر کا پتہ لگ سکتا ہے کہ کوئی شخص لوگوں کو دھوکا نہیں دیتا اور جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے اصل حقیقت کے انکشاف کے لئے مباہلہ ہوتا ہے (معلوم ہوا کہ یہ حلف مباہلہ نہیں ہے ۔معمار) پس آپ یہ میری حلف لوگوں کے سامنے رکھدیں اور ان سے کہہ دیں کہ اگر وہ پورا فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر مباہلہ کریں اور اس کے لئے ہم یہاں سے بھی آدمی بھیج سکتے ہیں اور وہاں کے لوگوں کو بھی اجازت دے سکتے ہیں جس طرح وہ چاہیں گے کر دیں گے اور اگر دہلی میں آ کر مباہلہ کرنا چاہیں تو میں خود وہاں جا کر ان لوگوں سے بشرطیکہ وہ اس حیثیت کے ہوں کہ اون کی ہلاکت حیدر آباد پر عام اثر کرنے والی ہو اور وہ اہل حدیث اور حنفی سب جماعتوں میں سے ہوں مباہلہ کرسکتا ہوں ۔خاکسار مرزا محمود احمد ۔

(دیکھو رسالہ: حلف کی حقیقت ۔ص ۱۸)

یہ سطور مظہر ہیں کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین کا انعامی اشتہار محض دکھاوا اور قطعاً غیر فیصلہ کن محض قادیانی دھوکا ہے ۔ بفرض محال سیٹھ صاحب کبھی پھنس بھی جائیں جیسا کہ ۱۹۲۳ء میں اسے منظور کر کے پھنس گئے تھے تو اپنے تمام حلفیہ وعدوں پر مثل سابق دھار مار کر ہرگز ترک مرزائیت نہ کریں گے ۔

خلیفہ قادیانی کی غلط روی:

حضرات غور فرمائیے کہ میاں محمود احمد صاحب باوجود اس طریق فیصلہ کو معیار نہ ماننے کے بھی اس کی اشاعت پر خوش ہیں بلکہ اس کی اجازت دے رکھی ہے ۔ چنانچہ چند ہی روز ہوئے کہ حیدر آباد کے ایک صاحب محمد مسعود علی صاحب نے خلیفہ جی سے چند سوال کئے جن کا جواب مرزا محمود احمد صاحب نے دیا جو الفضل ۲۱ ستمبر ۱۹۴۶ء صفحہ ۲ پر شائع ہوا ہے وہ یہ ہے

سوال ۱: کیا سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب یہ انعامی چیلنج جناب کے حکم کی تعمیل

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں دے رہے ہیں۔

جواب: نہیں

۲۔ اگر نمبر ایک کا جواب نفی میں ہے تو بتائیں کہ انہوں نے یہ انعامی چیلنج دینے کی اجازت جناب سے باقاعدہ حاصل کر لی ہے۔

جواب: ہاں

۔ اگر نمبر۲ کا جواب نفی ہے تو پھر بتائیں کہ آپ ان کے انعامی چیلنجوں کو شرعی اور اخلاقی اور قانونی حیثیت سے جائز سمجھتے ہیں اور پسند کرتے ہیں۔

جواب: جب مولوی صاحب بار بار مقابلہ کا چیلنج دے رہے ہیں تو انہیں چیلنج دینا بھی جائز ہے۔

مذکورہ بالا سوالات کے جوابات سے جہاں یہ ثابت ہو رہا ہے کہ خلیفہ قادیانی صاحب نے سکندر آبادی چیلنج کی اجازت محض اس لئے دے رکھی ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی علمی معقول اور مدلل تحریرات کی طرف سے لوگوں کا رخ پھیر کر انہیں بھول بھلیوں میں پھنسا یا جائے وہاں یہ بھی کھل گیا کہ اس گروہ کے چھوٹے بڑے سب اکاذیب ومغالطات کے مجموعے ہیں دیکھئے سائل پوچھتا ہے کہ اس انعامی چیلنج کی شرعی واخلاقی حیثیت کیا ہے اب میاں صاحب جس صورت میں اس کو مذہبی اور ایمانی معاملہ میں فیصلہ کن نہیں سمجھتے تو حق یہ تھا کہ وہ اسے صاف الفاظ میں ٹھکراتے نہ کہ جائز وپسندیدہ قرار دیتے دیکھئے جب خواجہ حسن نظامی صاحب نے ۱۹۱۷ء میں خلیفہ صاحب کو اسی قسم کا چیلنج دیا کہ:

اجمیر شریف میں آستانہ غریب نواز کی مسجد میں مرزا صاحب میرے ساتھ کھڑے ہوں میں صرف یہ کہوں گا کہ اے خدا ہم دونوں میں جو جھوٹا ہے اس کو اسی وقت ہلاک کر دے۔

تو میاں صاحب نے اس کے جواب میں علی الاعلان لکھا کہ:

یہ طریق فیصلہ کہاں سے ایجاد کیا گیا۔ اس قسم کا مقابلہ کسی ولی کسی بزرگ کسی نبی کے طریق عمل سے ثابت ہے؟ ... خواجہ صاحب نے جو طریق فیصلہ پیش کیا ہے وہ خلاف شریعت خلاف عقل اور یک طرفہ ہے اس لئے ایک مسلمان جسے خدا نے عقل سلیم دی ہو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ہرگز تسلیم نہیں کرسکتا (الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۱۷ء ص ۵۔۷۔ باقی)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۸۔۲۵۔ اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۔۳ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۶۔۱۷ ص ۴۔۵)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۸

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

اب خدارا خلیفہ صاحب خود ہی کہیں کہ عبداللہ الہ دین والا انعامی فیصلہ کس نبی کی سنت ہے۔ قرآن کے کس پارے، حدیث کی کس کتاب میں لکھا ہے کہ آپ نے اس پر جواز و پسندیدگی کا اظہار کردیا۔

نیز یہ بھی فرمایئے کہ جب آپ خود لکھ چکے ہیں کہ:

ہم قرآن میں یہی لکھا پاتے ہیں کہ عذاب کا لانا کسی انسان کے اختیار میں نہیں پس جب کسی انسان کے اختیار میں یہ بات ہی نہیں تو اپنی طرف سے اس کے متعلق قواعد بنانے (جیسے عبداللہ الہ دین صاحب نے، حلف موکد بعذاب وہ بھی میعادی ایک سال وغیرہ قواعد بنا رکھے ہیں۔ معمار) اور غیبی تصرفات کا دعوی کرنا کس طرح جائز ہوسکتا ہے ... ہمارے رسول کریم سے بڑھ کر کون ... ہوسکتا ہے.. کفار مطالبہ کرتے تھے کہ ہم پر فوراً عذاب آجاوے مگر آپ کو حکم ہوتا ہے کہ ان سے کہیں عذاب دینا میرے اختیار میں نہیں ... کیا کوئی انسان ہے جس کیلئے اللہ تعالی، رسول کریم ﷺ سے زیادہ غیرت دکھائے گا جو شخص یہ کہتا ہے کہ میرے لئے اللہ تعالی اس سے زیادہ غیرت دکھائے گا (اور ضرور ہی مولوی ثناء اللہ کو میری دی ہوئی قسم جو ہرگز ہرگز مباہلہ نہیں ہے کے مطابق سال کے اندر اندر فوت کردے گا۔ معمار) ... وہ تقدم علی الرسول کرتا ہے اور گستاخ ہے اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ (الفضل ۱۸ دسمبر ۱۹۱۷ ص ۶ ملخص بلفظہ)

تو اب جناب خلیفہ صاحب قادیانی خود ہی فیصلہ فرمائیں کہ سیٹھ عبداللہ صاحب کا یہ انعامی چیلنج موکد بعذاب حلف، ایک سال کے اندر اندر موت وغیرہ اس کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شائع کرنا اور بار بار دنیا میں پھیلانا اور اسے خود آپ کا جائز اور پسندیدہ لکھنا کس طرح شرعاً و اخلاقاً درست قرار دیا جاسکتا ہے۔ کیا سیٹھ صاحب یا خود آپ سال کے اندر مار دینے کا خدا سے ٹھیکہ لے چکے ہیں؟

بھلا جو چیز خدا کے صادق نبیوں کو نہ دی گئی وہ کسی جھوٹے پروپا گنڈس اور اس کے امام کو کب مل سکتی ہے پس خلیفہ صاحب قادیانی کے قول ہی سے ثابت ہو گیا سکندر آبادی انعامی چیلنج، تقدم علی الرسول، انتہائی گستاخی اور خروج از ایمان و اسلام، کی بنیادوں پر مبنی ہے اور اسے شرعاً و اخلاقاً جائز کہنے والا بھی اسی مد میں داخل و شامل ہے فللہ الحمد

ممکن ہے اس کے جواب میں کہا جائے، آنحضرت ﷺ نے بحکم خدا مباہلہ کی میعاد ایک سال مقرر کی تھی۔ جواباً عرض ہے کہ اول تو یہ ہے ہی غلط۔ حدیث میں صاف مرقوم ہے کہ حاضر الوقت مباہلہ کرنے واز لے اسی وقت ہلاک ہو جاتے ہیں اور انکی بقیہ قوم سبکی سب سال کے اندر اندر ہلاک ہو جاتی ہے چنانچہ خود مرزا صاحب قادیانی نے بھی یہی لکھا ہے:

> آنحضرت ﷺ نے انتہائی میعاد اثر مباہلہ کی ایک برس رکھی ہے ہاں یہ سچ ہے کہ آنجناب ﷺ نے خدا تعالی سے وحی پا کر اپنے مباہلہ کا اثر بہت جلد مباہلین پر وارد ہونے والا فرمایا ہے۔

(اشتہار ۲۰ شعبان ۱۳۱۴ھ مندرجہ تبلیغ رسالت جلد ۶ ص ۳)

گو مرزا صاحب کا یہ فقرہ، انتہائی میعاد ایک برس، بالکل جھوٹ ہے جو کسی حدیث میں نہیں ہے، حدیث میں یہ ہے کہ باقی قوم سال کے اندر تباہ ہو جاتی ہے تاہم مرزا جی کو اتنا تو مسلّم ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے مباہلہ کا اثر فوری بتایا تھا و ھو المطلو ب

دوسری گذارش یہ ہے کہ سیٹھ عبد اللہ صاحب والا فیصلہ تو خود میاں محمود احمد کے نزدیک بھی غیر از مباہلہ ہے پس ایسے چیلنج کو جو خود قادیانی تحریرات کی رو سے ہی سنت اللہ اور سنت حضور ﷺ کے خلاف ہے، شرعاً و اخلاقاً، جائز کس طرح قرار دیا جاسکتا ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مکرر یہ کہ جب سیٹھ عبداللہ صاحب والا فیصلہ خلیفہ قادیانی صاحب کے رو برو دستخطوں کے لئے پیش کیا گیا تو انہوں نے اسے قبول نہ کیا بلکہ یے لکھا کہ، حلف سے صرف اس امر کا پتہ لگ سکتا ہے کہ کوئی شخص لوگوں کو دھوکہ نہیں دیتا اور جو کچھ کہہ رہا ہے سچ کہہ رہا ہے اصل حقیقت کے انکشاف کے لئے مباہلہ ہوتا ہے

اس کا مطلب ظاہر ہے کہ اس قسم کی حلف معیار صدق و کذب نہیں حالانکہ سیٹھ صاحب کے چیلنج کا مفہوم ہی یہی ہے کہ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب قسم کھانے کے بعد سال کے اندر فوت ہوگئے تو یہ انکے عقاید کے غلط ہونے اور احمدیت کے صحیح ہونے کی دلیل ہوگی چنانچہ خود سیٹھ صاحب نے ۱۹۲۳ء میں اس مضمون کو معاہدے کی شکل میں تحریر کر کے اس پر دستخط بھی کر دیئے تھے جو خلیفہ صاحب کے نزدیک (جیسا کہ ہم سابقاً آپ کی تحریرات سے ثابت کر آئے ہیں) بھی غلط ہے پھر انہوں نے جائز کیوں قرار دیا:

تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۸۔۲۵۔اپریل ۱۹۴۷ء مطابق ۲۵ جمادی الاول۔۳ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۶۔۱۷ص ۷۔۸)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۹

جناب منشی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

قادیانی بھول بھلیاں

ناظرین! آپ اس رسالہ میں قادیانی اکابر کی کئی ایک دورنگیاں ملاحظہ فرما چکے ہیں بالخصوص خلیفہ قادیانی صاحب کی یہ روش کہ کہیں تو اس قسم کے فیصلوں کو، خلاف شریعت، اور خروج از اسلام، لکھا ہے اور کہیں شرعاً و اخلاقاً جائز، اب اور سنیں کہ ایک جگہ یہی خلیفہ صاحب، پسندیدہ، کی بجائے، بے معنی، اور، جائز، کی بجائے، ناجائز، ٹھہرا کر بھی اسے گول مول کر گئے ہیں۔ تفصیل اس کی یہ ہے کہ نومبر ۱۹۴۵ء کو سندھ کے علاقہ تھرپارکر کے ایک موضع گزی میں جماعت احناف اور جماعت احمدیہ کا مناظرہ ہوا جس میں یہ خاکسار بھی مدعو تھا۔ اختتام مناظرہ پر مرزائیوں نے پبلک کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رخ پھیرنے کے لئے اپنے مدمقابل مولوی محمد عمر صاحب حنفی ساکن شیخوپورہ کو حلف موکد بعذاب میعادہ ایک سالہ انعامی پانچ صد روپیہ کا چیلنج دیا۔ مولوی محمد عمر نے اسے منظور کرلیا تو مرزائیوں نے اسی چیلنج سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب والا میں تھوڑا سا تغیر کر کے پیش کردیا جسے مولوی محمد عمر صاحب نے بعینہ مان کر اس کے مطابق قسم کھالی اور مبلغ پانچ صد روپیہ وصول کرلیا۔ اس کے بعد جماعت مرزائیہ سندھ نے اس حلف نامہ کو قادیان بھیجا کہ اسے الفضل اخبار میں چھاپ دیا جائے۔ جب یہ حلف نامہ قادیان پہنچا تو اسے اخبار میں درج کرنے سے پہلے خلیفہ صاحب کے سامنے پیش کیا خلیفہ صاحب نے اس پر لکھا کہ:

> جماعت علماء اس پر غور کرے مجھے تو اس قسم کی قسمیں دینا نہایت بے معنی لگتا ہے۔

خلیفہ جی کے اس انداز تبصرہ اور حکم کے ماتحت سات قادیانی علماء کی کمیٹی نے اس پر یہ فیصلہ دیا کہ

> : سید احمد علی (احمدی مناظر سندھ) نے جن حوالجات کی بنا پر حلف دیا ہے اور جن حوالہ جات کو اپنے فعل کی تائید میں پیش کیا ہے ...مولوی صاحب نے ان کو سمجھنے میں غلطی کی ہے۔

اس فیصلہ کے بعد پھر دوبارہ یہ معاملہ مرزا محمود احمد صاحب کے روبرو پیش کیا گیا تو انہوں نے لکھا:

> میں تو ایسے مطالبہ حلف کو جائز نہیں سمجھتا۔ شرائط حلف تو درست ہیں (جو ان سات مولویوں نے تجویز کئے تھے جن کو میں نے بخوف طوالت نقل نہیں کیا۔ معمار) لیکن یہ امر بھی تو واضح ہے کہ شرائط کا وجود صرف بہت بڑا اہل شخص شخص ہی ثابت کر سکتا ہے اس لئے امام یا جماعت مسلّمہ اس کا فیصلہ کرنے کی اہل ہے نہ کہ ایک مبلغ۔،

منشی عبداللہ معمار لکھتے ہیں: میاں صاحب باوجود اس قسم کی حلفوں کو ،نہایت بے معنی ، اور ، نہ جائز، قرار دینے کے پھر دورخی اختیار کر گئے ہیں کہ اس کے بعد لکھ دیا ،امام یا مسلّمہ جماعت اس کا فیلہ کرنے کی اہل ہے۔ گویا یہی بے معنی اور ناجائز

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قسمیں اگر امام یا جماعت مسلّمہ کرے تو پھر یہ قابل قبول اور فیصلہ کن مانی جائیں گی۔

حالانکہ ہم سابقاً میاں صاحب کے صریح اور واضح اعلانات درج کر آئے ہیں جن میں سوائے مباہلہ کے اس قسم کی تمام حلفوں اور طریق فیصلوں کو خلاف شرع، تقدم علی الرسول، گستاخی، خروج از اسلام قرار دے کر خواجہ حسن نظامی کے مقابلہ پر باوجود خود امام وقت اور خلیفۃ المسیح القادیان ہونے کے اسے غیر فیصلہ کن لکھ چکے ہیں۔

بالغ نظر اصحاب جناب خلیفہ صاحب کی اس دورخی سہ رخی پر شائد یہ کہیں کہ

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

مگر ہمارے نزدیک یہ سہ رخی چھوڑ سو رخی بھی باعث تعجب نہیں بلکہ جناب خلیفہ صاحب معذور ہیں جناب ڈاکٹر شاہ نواز صاحب احمدی قادیان کے ماہوار رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء میں لکھتے ہیں:

حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کا (مرض) مراق گو موروثی نہ تھا مگر منتقل ہوا ہے میں بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو یہ مرض ورثہ میں نہیں ملی مگر جب خاندان میں اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی (مرزا محمود) نے فرمایا مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔ (ص ۱۱ ریویو مذکور)

ناظرین! مراق وہ نامراد مرض ہے کہ جسے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے خلیفہ اول حکیم نور الدین نے اپنی بیاض میں جنون کا ایک شعبہ لکھا۔ باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ مئی ۱۹۴۷ء مطابق ۱۷ جمادی الثانی ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۱۹ ص ۴۔۵)

قادیانی حلف کی ابتداء اور انتہاء۔۱۰

جناب مولوی محمد عبداللہ معمار امرتسری لکھتے ہیں:

سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کا انعامی چیلنج سراسر دھوکا اور محض نام آوری کا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذریعہ ہے جو خود خلیفہ قادیان اور جماعت احمدیہ کے نزدیک مذہب کے معاملہ معیار صدق وکذب نہیں بن سکتا بلکہ صریح خروج از اسلام کے مترادف ہے اور احمدی اصحاب نے جیسا کہ میں پہلے ثابت کر آیا ہوں حق کے بالمقابل والغوا فیه کی تازہ کرنے کے لئے اختیار کر رکھا ہے

اسی طرح خلیفہ قادیان کا اس بارے میں دورخی اختیار کرنا بھی یا تو ،مراق، کی برکت ہے جو عمداً وارادۃً اختیار کی گئی ہے کہ اگر کبھی یہ معاملہ طے ہو کر قسماقسمی ہو بھی گئی تو بصورت وفات ثنائی اسے یہ کہہ کر فیصلہ کن بنالیں گے کہ ہم نے سیٹھ صاحب کو اس کی اجازت دے رکھی تھی پس یہ ہماری مسلمہ تھی لوگو! مولوی ثناء اللہ کے عقاید غلط و باطل تھے دیکھ لو وہ ہمارے بالمقابل ہلاک ہو گیا حضرت مرزا صاحب نے جو فیصلہ شائع کیا تھا کہ ثناء اللہ مجھ سے پہلے مرے گا خدا کے فعل نے اس کی تفسیر کھول دی کہ اس کا بھی یہی مطلب تھا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی زندگی میں اس کے مقابلہ پر ثناء اللہ مر جائے گا۔لیکن اگر مولوی صاحب محفوظ وسلامت رہے تو بھی نقد جواب موجود ہے کہ ہم نے تو پہلے ہی اس قسم کے حلفوں کو غیر شرعی خلاف سنت انبیاء سخت درجے کی گستاخی اسلام سے نکل جانے کے برابر بے معنی ناجائز اور کیا کیا کچھ کہہ رکھا ہے۔پس مولوی ثناء اللہ صاحب کو اس قسم کی حلف اٹھا کر اسے فیصلہ کن ماننا ہی اس کی موت ہے۔ عام جماعت احمدیہ نے لوگوں کے طعنوں کی کوئی پرواہ نہ کرتے ہوئے سیٹھ عبداللہ کے مسلمہ اور دستخط شدہ معاہدہ کو بھی ٹھکرا دیا یا محض اس اس لئے کہ اسلام کا احترام قائم ہو جائے حضور علیہ السلام کی سنت پر تقدم نہ کیا جائے پس ہم اس احیاء اسلام کی وجہ سے زندہ ہیں اور حضرت کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا یہی مفہوم تھا کہ ثناء اللہ دینی لحاظ سے مر جائے گا مگر میرا سلسلہ دن بدن بڑھتا جائے گا وغیرہ وغیرہ

معزز ناظرین کرام! قادیان والوں کی انہی خارق عادت کارروائیوں کو زیر نظر رکھ کر حضرت مجدد زمان مولانا محمد ثناء اللہ صاحب ہمیشہ اس معاملہ میں یہ شرط پیش کیا کرتے ہیں کہ شریعت محمدیہ کے ماتحت ایک دفعہ چھوڑ لاکھوں دفعہ حلف مجھ سے لے لو کہ:

خدا کی قسم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی جھوٹے تھے۔

جیسا کہ بارہا مولوی صاحب نے یہ قسم کھائی ہے لیکن اگر مرزائی اصحاب

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے تجویز کردہ طریق پر فیصلہ کرنا چاہتے ہیں تو پھر خلیفہ قادیانی ایچ پیچ چھوڑ کر صاف دستخطی تحریر دے کہ اس قسم کے بعد ایک سال گذار کر مولانا ثناء اللہ صاحب زندہ رہے تو خلیفہ صاحب بمعہ سیٹھ عبداللہ و دیگر ممبران انجمن احمدیہ قادیان کے مرزا صاحب کو جھوٹا مان لیں گے:

بس اک نگاہ پہ ٹھہرا ہے فیصلہ دل کا

گو میں اس قسم کے حلفوں کا قائل نہیں تاہم میرے بلکہ کل اہل علم وعقل کے نزدیک مولانا ثناء اللہ صاحب کا یہ مطالبہ قادیانی پہلوتیوں کو ملحوظ رکھتے ہوئے بہت ضروری نہایت ہی معقول ہے

دیکھئے ۱۹۲۳ء (مقام حیدر آباد دکن) میں باوجود طے ہو جانے اور متفقہ طور پر تسلیم کئے جانے کے بھی یہ معاملہ حلف بے ڈکار ہضم کیا گیا اسی طرح حال ہی میں سندھ (متعلقہ مولوی محمد عمر حنفی) والے حلف جو اس رنگ کی تھی اور خود قادیانیوں کی مرتبہ و مجوزہ تھی منعقد کئے جانے اور روپئہ ادا کر دیئے جانے کے بعد عین اس وقت کہ کہ مقررہ میعاد ایک سال قریب الاختتام ہو چکی تھی مسترد و مردود کر دی گئی پس ہم بصد عزائم پختہ تہیہ کر چکے ہیں کہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب جتنی جی چاہے قسمیں لے لیویں مگر اس شرط کے ساتھ جو اوپر درج ہو چکی ہے۔ اگر انہیں منظور ہے تو شوق سے جہاں چاہیں قسم اٹھوالیویں ہم اس کام کیلئے مولانا موصوف کو سکندر آباد میں ہی لے آویں گے تاکہ والی حیدر آباد دکن کی موجودگی میں یہ معاملہ طے ہو کر اور بھی مستند اور معتبر ہو جاوے۔

مولانا ثناء اللہ صاحب سے گزارش:

بالآخر میں اپنے مخدوم ومکرم استاد حضرت مولانا ثناء اللہ صاحب کی خدمت میں عرض گذار ہوں کہ آپ خوب جانتے ہیں کہ قادیانیوں نے یہ حلف کا بکھیڑا محض اس لئے ڈال رکھا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مسلمہ اور خدا کے مقبولہ، مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ، جس کی رو سے آپ کی فتح اور مرزا جی کا کذب روز روشن کی طرح عیاں ہو چکا ہے کہ احمدیت پاش اثرات کو مٹایا جائے۔

پس آپ خدائے پاک کی اس بخشی ہوئی فتح ونصرت اور عطا فرمائے ہوئے انعام کی بصد ہزار شکر قدر فرمائیں کہ موجودہ حلف کے معاملے میں ایسی محتاط روش

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختیار کریں جو اس، الٰہی فیصلے ، کی ناسخ نہ بنائی جا سکے ۔ گو وہ ایک ایسا فیصلہ ہے جو مٹایا نہیں جا سکتا کیونکہ وہ تو واقع ہو ہی چکا ہے پھر بھی آپ متفظ؟؟ رہیں میرا خیال ہے کہ ایک شرط بھی لازمی ٹھہرائی جائے کہ خلیفہ قادیان اپنی تحریر میں یہ بھی تصریح کرے کہ اس حلف کو آخری فیصلہ پر اثر انداز نہ قرار دیا جائے گا بلکہ درصورتِ اختلاف کے سابقہ فیصلہ ہی مسلم رہے گا کیونکہ وہ بانی مذہب کا مسلمہ ہے جسے خدا قبول بھی کر چکا ہے و آخر دعوا نا ان الحمد للہ رب العالمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶، ۲۳، ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی ، ۲ و ۸ رجب ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ ص ۴۔۵)

عیسائی اور مرزائی مناظرہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح وغیرہ سے معلوم ہوا ہے کہ مرزائیوں اور عیسائیوں میں اس مضمون پر مباحثہ ہونے والا ہے کہ حضرت عیسیٰ مسیح صلیب کی موت سے بچ کر کشمیر میں آ گئے اور وہاں طبعی موت سے مر کر دفن ہوئے مرزائی اس کے مدعی ہوں گے اور عیسائی اس سے منکر]

مناظرہ اگر ہوا تو دلچسپ ہوگا مگر ہمیں خیال گذرتا ہے جسے ہم مرزائیوں کی ہمدردی کی نیت سے ظاہر کر دیتے ہیں۔

۱۸۹۳ء میں جو مباحثہ مرزا صاحب کا ڈپٹی آتھم عیسائی سے ہوا تھا اس کا انجام جو ہوا (اس میں مرزائیوں کو بہت شرمندگی اٹھانی پڑی تھی کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس کی موت کی پیش گوئی کی تھی) انصاف یہ ہے کہ

لہٰذا ہمیں خطرہ ہے کہ اس مباحثے میں بھی ان لوگوں کو شرمندگی حاصل نہ ہو۔ اس لئے ہم ان کو مشورہ دیتے ہیں کہ وہ عیسائیوں سے ایسا مباحثہ نہ کریں۔ ہمارے ساتھ مرزا صاحب کے آخری فیصلہ والے مضمون پر مباحثہ کر لیں جو بہت حد تک دونوں فریقوں میں فیصلہ کن ہے ۔ ہم پہلے بھی لکھ چکے ہیں کہ ہمارے اس مبا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حتیٰ میں دونوں فریق قادیانی لاہوری بلکہ تیسرا فریق شیخی لاہوری (یعنی شیخ غلام محمد اور اس کے اتباع) سامنے آئیں، اور فیصلے کیلئے ہائی کورٹ کا کوئی جج یا کم سے کم سیشن جج کی لیاقت کا کوئی منصف ہونا چاہیے جو سارے بیانات تحریری سن کر فیصلہ کرے۔ جو فیصلہ وہ کرے وہ منظور ہوگا۔ بہتر ہے کہ دونوں فریق بلکہ سارے احمدی مل کر اس پتھر کو راستے سے اٹھائیں جس کی بابت سیٹھ عبداللہ الہ دین سکندر آبادی نے بھی تسلیم کیا ہوا ہے کہ :
مولوی ثناء اللہ لاکھوں کیلئے سدراہ بن رہے ہیں۔ پس

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں۔ تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶، ۲۳، ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی، ۲ و ۸ رجب ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ ص ۸)

بطش قدیر بر انوار وکبیر

امت مرزائیہ کے دو گروہوں لاہوری اور قادیانی نے پارہ عم کی تفسیر اپنے اپنے مذاق کے مطابق لکھی ہے۔ تفسیر کیا ہے پوری تحریف قرآن ہے۔ لاہوری تفسیر کا نام انوار القرآن ہے اور قادیانی تفسیر کا نام تفسیر کبیر ہے۔ اس کا جواب بطش قدیر بر انوار وکبیر ہوگیا ہے ملکی فضا صاف ہونے پر شائع کیا جائے گا۔ ناظرین دیکھیں گے کہ یہ لوگ قرآن پر ایمان رکھتے یا استہزاء کرتے ہیں عا ملهم الله بماهم اهله

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶، ۲۳، ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء مطابق ۲۴ جمادی الثانی، ۲ و ۸ رجب ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۰، ۲۱، ۲۲ ص ۸)

امیر جماعت احمدی لاہوری متوجہ ہوں

ڈاکٹر محمد حسن سیالکوٹی لکھتے ہیں:

اخبار پیغام صلح مورخہ ۱۴ مئی ۱۹۴۷ء میں آپ نے ارشاد فرمایا ہے اگر سری نگر والی قبر یوز آسف کی کھود کر دیکھی جاوے تو کئی نشانات ظاہر ہوں گے جس سے ثبوت مل جاوے کہ یہ قبر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہے۔ جناب کا فرمان بسر وچشم منظور۔ بندہ بھی قبر کی کھدائی کا خرچہ کا حصہ دینے کو تیار ہے

جناب حدیث صحیح کو تو مانتے ہوں ضرور آپ نے مقام حدیث اور بعض

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتب حدیث تصنیف فرمائی ہیں لہذا سنئے حدیث صحیح ہے اللہ تعالی نے پیغمبروں کے جسموں کا کھانا زمین پر حرام کردیا ہے۔

اس حدیث کو ابو داؤد نسائی ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور امام ابن خزیمہ ابن حسان اور دار قطنی ... نے صحیح کہا۔

یوز آسف والی قبر کا مردہ ویسے کا ویسے صحیح سلامت ہوا اور مردے کے ہاتھ اور پاؤں پر زخموں کے نشان ظاہر ہوئے تو مردہ واقعی حضرت عیسی علیہ السلام ہیں ورنہ آپ لوگ بمعہ مسیح موعود جھوٹے۔

دوسری عرض ایک اور ہے قادیانی جماعت کہتی ہے کہ مرزا صاحب نبی رسول بلکہ نبیوں سے بڑھ کر تھے۔لہذا ان کی قبر بھی کھود کر دیکھی جاوے۔اگر ان کا جسم مبارک زمین نے نہ کھایا ہوگا،تو ہم لوگ اور آپ لوگ لاہوری مرزائی آپ کی نبوت کے فوراً قائل ہوجائیں گے اور آپ پر ایمان لے آئیں گے اور قرآن مجید کی آیت ما قتلوہ و ما صلبوہ کا وہی مطلب سمجھیں گے جو مرزا صاحب نے بتایا ہوا ہے یعنی حضرت عیسی سولی پر چڑھائے گئے تھے مگر مرے آکر کشمیر میں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۳۔۲۴۔۲۵ ص ۳)

علماء ربانی اور مرزا صاحب قادیانی

مولوی غلام رسول مجاہد گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب قادیانی نے مسیحیت موعودہ کا دعوی کیا اس کو پرکھنے اور جانچنے کے لئے منجملہ دیگر حقائق اور دلائل کے یہ حدیث بھی پیش ہوئی کہ حضور سرور کائنات ﷺ نے زبان حقیقت ترجمان سے حلفاً فرمایا ہے کہ مسیح موعود مقام روحا سے احرام باندھ کر فریضہ حج بجالائے گا (صحیح مسلم باب جواز التمتع فی الحج والقران۔ص ۴۰۸)

چونکہ مرزا جی اس اہم اور ضروری رکن سے یکسر محروم رہے یعنی حج کی توفیق آپ کو نہیں ملی لہذا دعوی مسیحیت میں صادق نہیں اس سلسلہ میں میں علمائے ربانی نے مرزا صاحب کی زندگی میں ہی محض مومنانہ فراست سے وجدانی طور پر جو پیش گوئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمائی وہ درج ذیل ہے:

مولانا قاضی محمد سلیمان صاحب مرحوم پٹیالوی:

آپ نے ۱۳۱۲ھ میں کتاب تائید الاسلام لکھی جس میں صاف پیش گوئی فرمائی

میں بآواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کو نصیب نہیں، میری اس پیش گوئی کو سب یاد رکھیں۔ (تائید الاسلام ص ۱۳۶)۔

یاد رہے کہ سن وفات مرزا ۱۳۲۶ھ ہے یعنی پیش گوئی مذکورۃ الصدر وفات مرزا سے چودہ سال قبل کی ہے۔

مولانا ابوالحسن صاحب مرحوم پنج گراہی سیالکوٹ:

آپ نے مرزا صاحب کی حیات میں کتاب بجلی آسمانی برسر دجال قادیانی، پنجابی نظم میں لکھی جسکا ذکر مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی میں موجود ہے اس میں صفحہ ۸۳ پر مندرجہ ذیل اشعار بطور پیش گوئی موجود ہیں

مرزا بالکل حج نہ کردا نہ ایہہ مکے جاوے
نہ ایہہ حکم ضروری لازم فرض العین اداوے
اللہ چاہے مرزا بالکل حج نہ کرسی
خبر مطابق اللہ چاہے ہو نصرانی مرسی
ہے ایہہ پیش گوئی میری نال الہام الٰہی
اللہ چاہے سچی ہوسی یاد رکھن مرزائی

علامہ فہیم مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی:

آپ نے مرزا صاحب کے حین حیات میں ہی لکھ دیا تھا:

وہ ہے عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کی جگہ جو قادیانی کو کبھی نصیب نہ ہوگی۔

(الخبر الصحیح عن قبر المسیح ص ۲۱)

ناظرین کرام! خدا را غور فرمائیں کہ باوجود اس کے کہ علماء حق کو مرزا صاحب کی طرح نبوت یا خوابی خدا ہونے کا قطعی کوئی دعویٰ نہیں ہے پھر بھی کتاب و سنت کی روشنی میں جو پیش گوئی بحق مرزا فرمائی وہ حرف بحرف پوری ہوئی کہ مرزا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صاحب آخری دم تک زیارت کعبہ سے محروم رہے

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نا مرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

بخلاف اس کے مرزا صاحب نے باوجود بڑے بڑے بلند دعاوی کے جو پیش گوئیاں کیں ان کا جوحشر ہوا وہ الہامات مرزا ، اور فاتح قادیان مولانا امرتسری دیکھنے والوں سے مخفی نہیں اللہ تعالی حضرات علماء حق کو جزائے خیر دے جن کی دور رس نگاہ اور مساعی جمیلہ سینکڑوں قلوب کی تسکین وتشفی کا باعث ہو رہی ہیں۔

جزاہ اللہ خیرا عنی و عن سائر المسلمین

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۱۸ جولائی ۱۹۴۷ء مطابق ۲۸ شعبان ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۳۔۲۴۔۲۵ ص ۳۔۴)

مذہب کی اشاعت

كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذباً

مولوی حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشی نظام آبادی لکھتے ہیں

مذہب نیکی دیانت داری راست گوئی اور ایثار کا نام ہے جس مذہب میں جھوٹ اور فریب دہی ہو وہ حقیقت میں لا مذہبی اور دھوکا بازی ہے لوگ اسلام کی تعلیم سے واقف ہو کر اور اس کی خوبیاں معلوم کر کے اس کی طرف کھنچ آتے ہیں اور اپنی زندگی امن سے گذارتے ہیں۔ بعض ہوشیار آدمی عوام الناس کو مذہب کے نام پر دھوکا دے کر دام تزویر میں پھنسا کر اپنا الو سیدھا کر لیتے ہیں۔ ایسے فریب باز اور غلط گو مبلغین کو معلوم ہونا چاہیے کہ کاٹھ کی ہنڈیا ایک ہی دفعہ کام آتی ہے بلکہ خود جل کر راکھ ہو جاتی ہے۔ میں نے اپنے سفروں میں دیکھا کہ بعض جماعتوں کے مبلغین عوام الناس کو اپنے اور ان کے مذاق کے مطابق جھوٹی یا ضعیف حدیثیں سنا کر بھولے بھالے مسلمانوں کو دام فریب میں لے آتے ہیں اور ان کو اپنا گرویدہ بنا لیتے ہیں۔ چنانچہ ان کی یہ مغالطہ دہی خود زبان حال سے ان کا کچا چٹھا ظاہر کر دیتی ہے۔ مثلاً ریویو آف ریلی جنز کے کسی رسالہ میں مفتی محمد صادق آف قادیان لکھتے ہیں:

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گذشتہ فروری میں جب مولوی محمد علی صاحب بمبئی گئے اور سیٹھ آدم صاحب کے مکان پر ملنے گئے تو اثناء گفتگو میں مولوی صاحب نے فرمایا، اس پر سیٹھ صاحب نے مولوی صاحب سے دریافت کیا کہ یہ جو مشہور حدیث ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا کہ ایک وقت آئے گا جب کہ میری امت کے لوگ یہود و نصاری کے مشابہ ہو جائیں گے اور ان کے بہت سے فرقے ہوں گے اس وقت ۷۳ فرقوں میں سے ایک فرقہ صحیح راستہ پر ہو کر ناجی ہوگا کیونکہ وہ مسیح ابن مریم کے مثیل کو ماننے والا ہوگا اور باقی سب فرقے ناری (جہنمی) ہوں گے کیا آپ اس حدیث کو مانتے ہیں یا نہیں مولوی صاحب نے اقرار کیا کہ بے شک یہ حدیث صحیح ہے۔ الخ

بے شک اس حدیث کا اکثر حصہ صحیح ہے لیکن وہ بھی ان الفاظ میں نہیں جس طرح کہ یہاں ذکر ہوا ہے اور یہ لفظ، کیونکہ وہ مسیح ابن مریم کے مثیل کو ماننے والا ہوگا اور باقی سب فرقے ناری جہنمی ہوں گے، بالکل کسی حدیث کا ترجمہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ کوئی حدیث ہے۔ ہم حیران ہیں کہ یہ لوگ جو اپنے آپ کو مذہبی مبلغ کہلاتے ہیں کس طرح مغالطہ دہی سے بھولے بھالے مسلمانوں کو مرزائی بنا لیتے ہیں۔ بمبئی کے ایک بھولے بھالے مسلمان کو اسی طرح دام تزویر میں پھنسایا گیا خدا کی پناہ! ہم مرزائی مبلغین سے پوچھتے ہیں کہ اگر کوئی صحیح حدیث ان الفاظ میں ان کی کسی کتاب میں موجود ہو جس میں یہ لکھا ہو: کیونکہ وہ مسیح ابن مریم کے مثیل کو ماننے والا فرقہ ہوگا، تو مہربانی فرما کر اسکا حوالہ دیں ورنہ خدا سے دریں اور حدیث کے اس شدید عتاب کو پیش نظر رکھیں کہ فرمایا حضور ﷺ نے من كذب عليّ متعمداً فليتبوّا مقعده من النار۔ اور عوام الناس کو غلط حدیثیں بنا کر سنانے سے بچیں۔ دعا ہے خدا تعالی ہمیں صراط مستقیم کی ہدایت فرمائے۔ والسلام

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ جولائی ۱۹۴۷ء مطابق ۶ رمضان ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۶۔۲۷۔۲۸ ص ۵)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیغام صلح کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآنی تعلیم ہے ان یرو سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلاً یعنی گمراہ لوگوں کی پہچان یہ ہے کہ سیدھی راہ اختیار نہیں کرتے۔ پیغام صلح لاہور مرزائی اخبار کو ہم نے مشورہ دیا تھا کہ عیسائیوں سے مناظرہ کرنے کی بابت تم نے جو تجویز کی ہے ایسا نہ کرو کیونکہ اس سے پہلے بڑے مرزا صاحب عیسائیوں سے مناظرہ کر کے شرمندہ ہو چکے ہیں۔ انہوں نے کہا تھا کہ عبداللہ آتھم پندرہ ماہ میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جاوے گا مگر واقعہ میں ایسا نہیں ہوا بلکہ میعاد گذار کر بہت مدت تک زندہ رہا۔

پیغام صلح اپنے غصہ کا اظہار کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ یہ شیطانی آواز ہے جو اہل حدیث نے اٹھائی ہے۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ شیطانی آواز وہ ہوتی ہے جو جھوٹ ہو۔ سچی آواز کو شیطانی کہنا بحکم قرآن مجید خود شیطانی آواز ہے۔

پیغام صلح ہمیں بتائے اور اپنی بات پر مولوی محمد علی صاحب لاہوری کے دستخط کرا دیوے یا ہماری بات کو کسی منصف کے پاس پیش کر کے پوچھ لے کہ مرزا صاحب نے نہیں کہا تھا اور ان کی کتاب جنگ مقدس میں نہیں لکھا کہ عبداللہ آتھم پندرہ مہینے میں بسزائے موت ہاویہ میں گرایا جائے گا، اگر لکھا ہے اور یقیناً لکھا ہے تو یہ شیطانی آواز ہے یا پیغام صلح کی۔ اس فیصلے کیلئے میں مولوی محمد علی صاحب کو منصف مانتا ہوں

ادھر آ پیارے ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اگست ۱۹۴۷ء مطابق ۱۳ رمضان ۱۳۶۶ھ جلد ۴۴ نمبر ۲۹۔۳۰۔۳۱ ص ۶)

(متفرقات میں منیجر کی طرف سے ایک اعلان شائع ہوا ہے کہ ۳۰ مئی ۱۹۴۷ء کے مشترکہ پرچے کے بعد ۱۸ جولائی کا پرچہ شائع ہوا تھا جس پر تین نمبر مرقوم ہیں۔ درمیان میں کوئی پرچہ شائع نہیں ہوا۔ بہاء)

☆☆☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ مرزا

مصنفہ: حضرت مولانا ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

دیباچہ: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۲۶۱ھ میں پیدا ہوئے (تریاق القلوب مصنفہ مرزا صاحب قادیانی۔ص ۶۸) اور ۱۳۲۶ھ مطابق ۱۹۰۸ء میں فوت ہوئے۔ جوانی میں آپ کچہری سیالکوٹ میں پندرہ روپے کے محرر مقرر ہوئے تھے (سیرۃ المھدی مصنفہ پسر مرزا صاحب)۔ بعد ازاں آپ نے تصنیف پر توجہ کی تو اس حالت میں آپ الہام کے مدعی ہوئے۔ یہاں تک کہ ۱۳۰۸ھ میں آپ نے اعلان کیا کہ احادیث شریفہ میں جس مسیح موعود اور مہدی کے آنے کی خبر آئی ہے وہ میں ہوں۔

چونکہ مسیح کے حق میں نبی اور رسول کا لقب بھی آئے ہیں، تو آپ نے اپنے حق میں نبی کا لقب بھی اختیار کر لیا۔

آپ نے اپنی مسیحیت موعودہ ثابت کرنے کے لئے دو طریق اختیار کئے ۔ایک نقلی دوسرا الہامی۔نقلی سے مراد یہ ہے کہ آیات اور احادیث سے اس طرح استدلال کیا کہ حضرت عیسیٰ چونکہ فوت ہو چکے ہیں وہ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ اس لئے جس مسیح موعود کے آنے کی خبر ہے وہ مثیل مسیح ہے جو میں ہوں۔ اور جو مسیح موعود کے ظہور کا مقام دمشق آیا ہے اس سے مراد قادیان ہے (ازالہ اوہام مصنفہ مرزا صاحب ۶۶ ۔ ۷۲)۔ الہامی طریق سے یہ مراد ہے کہ آپ نے اپنے دعوی کے اثبات میں کئی ایک الہام شائع کئے جن میں آئندہ زمانے سے متعلق خبریں تھیں جن کی بابت کہا گیا کہ یہ خبریں مجھے خدا نے بتائی ہیں جن کا ظہور میری سچائی کا ثبوت ہے۔ (آئینہ کمالات اسلام از مرزا صاحب۔ص ۲۸۸) (جو افسوس پوری نہ ہوئیں)۔اسی ضمن میں کئی ایک مسائل میں علماء اسلام سے انہوں نے اختلاف کیا۔علماء اسلام نے ان کے جواب میں بکثرت کتابیں لکھیں۔خاکسار نے بھی کئی ایک کتابیں ان کے جواب میں شائع کیں جن میں ان کے دونوں طریقوں پر کافی بحث کی گئی۔کتابوں کے علاوہ اپنے اخبار' اہل حدیث ' میں سالہا سال تک ان کا تعاقب کیا۔نتیجہ یہ ہوا کہ اعلان شائع کیا گیا جس کا نام ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

اس اشتہار میں انہوں نے خدا سے بڑی عاجزی اور الحاح سے دعا کی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے وہ پہلے مرے۔ اس کے بعد وہ جلدی ایک سال ایک ماہ کے بعد اپنی دعا سے فوت ہو کر سارا فیصلہ کر گئے۔ اس آسمانی فیصلہ پر بھی ان کے اتباع سے مذاکرہ ہوتا رہا۔ آخر انہوں نے اعلان کیا کہ مولوی ثناء اللہ کا دعویٰ اعلان مذکورہ سے ثابت نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ بفیصلہ ثالث جیت جائیں تو ہم ان کو مبلغ تین سو روپیہ انعام دیں گے۔ چنانچہ مباحثہ بمقام لودہیانہ ہوا جس کا انجام یہ ہوا کہ مبلغ تین سو روپیہ خاکسار نے ان سے وصول کر لیا۔ لہ الحمد

ہندوستانی تو مرزا صاحب کے حالات اور مقاصد سے خوب واقف ہیں مگر عرب اور دیگر بلاد اسلامیہ کے لوگ بوجہ نہ جاننے اردو زبان کے ان کے حالات اور خیالات سے واقف نہیں۔ مرزا صاحب نے یہ گر سمجھا تھا کہ بیرون ہند اردو جاننے والے نہیں ہیں انہوں نے اپنے متعلق عربی میں کتابیں شائع کیں جو عربی ممالک میں پہنچیں تو ان ممالک کے علماء نے حالات دریافت کئے، موصوف کے مفصل حالات اور مباحثات تو بہت طول چاہتے ہیں اس شائقین کے لئے آخری فیصلہ کے متعلق یہ رسالہ اردو اور عربی میں شائع کیا گیا۔ جو صاحب مفصل جوابات دیکھنا چاہیں وہ ہم سے مفصل کتب اردو متعلقہ حیات مسیح اور الہامات مرزا و حالات مرزا طلب فرمائیں۔ اللہ سے ڈرنے والے منصف مزاج محققین سے امید ہے کہ اس مختصر رسالہ کو بنظر غور و انصاف ملاحظہ فرمائیں گے۔

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم ۔

خادم دین۔ ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ۔ امرتسر۔ پنجاب۔ جنوری ۱۹۳۱ء

دعاوی مرزا

۱۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دعویٰ ہے:

میں مسیح موعود ہوں

۲۔ ازالہ اوہام صفحہ ۱۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شعر ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اینک منم کہ حسب بشارات آمدم
عیسی کجاست تا بہند پاب بمنبرم

۳۔ دافع البلاء صفحہ ۲۰ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

۴۔ اشتہار انعامی پانسو کے صفحہ ۲۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

آسمان سے کئی تخت اترے۔ سب سے اونچا تیرا تخت بچھایا گیا

۵۔ تریاق القلوب کے صفحہ ۱۶ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کہنا ہے:

خدا کے عظیم الشان نشان بارش کی طرح میرے پر اتر رہے ہیں اور غیب کی باتیں میرے پر کھل رہی ہیں۔ ہزارہا دعائیں اب تک قبول ہو چکی ہیں

۶۔ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۰۵ ' ۱۹۱ پر مرزا صاحب کہتے ہیں کہ خدا نے مجھے کہا:

لو لاك لما خلقت الافلاك

۷۔ حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۰۵ ' ۱۹۱ پر مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھے کہا:

انّما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون

۸۔ اربعین صفحہ ۳ ' ۳۴ پر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں خدا نے مجھے کہا

انت اسمى الاعلى

۹۔ خطبہ الہامیہ صفحہ ۲۰' ۲۳' ۳۵' وغیرہ پر مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے:

مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ

۱۰۔ خطبہ الہامیہ ہی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:

میں مغز ہوں جس کے ساتھ چھلکا نہیں اور روح ہوں جس کے ساتھ جسم نہیں اور سورج ہوں جس کو دشمنی اور کینے کا دھواں چھپا نہیں سکتا (ایضاً)

۱۱۔ خطبہ الہامیہ ہی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:

مجھے خدا کی طرف سے دنیا کو فنا کرنے اور پیدا کرنے کی طاقت دی گئی ہے ۔ میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہ ہوگا مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ خطبہ الہامیہ ہی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:

یہ میرا قدم ایک ایسے منار پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم ہوگئی۔

۱۳۔ خطبہ الہامیہ ہی میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا قول ہے:

جو میری جماعت میں داخل ہوا درحقیقت وہ میرے سردار خیر المرسلین ﷺ کے صحابہ میں داخل ہوگیا۔

۱۴۔ حدیث شریف میں آں حضرت ﷺ نے اپنے حق میں فرمایا کہ میں قصر نبوت کی آخری اینٹ ہوں۔ مرزا غلام احمد صاحب خطبہ الہامیہ میں اپنے حق میں لکھتے ہیں:

پس اے ناظرین میں وہی آخری اینٹ ہوں۔

۱۵۔ درثمین میں صفحہ ۲۸۶ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شعر ہے:

آنچہ داد است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

یہ دعاوی سب کے سب گو اعلیٰ مراتب کے ہیں لیکن ہیں تو انسانی درجہ کے۔

اب ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک مقولہ اور پیش کرتے ہیں جس سے ان کی شان انسانیت سے ارفع معلوم ہوتی ہے۔ فرمایا

'میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ہو بہو اللہ ہوں اور میں نے یقین کرلیا کہ میں وہی ہوں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۵۶۴)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے دعوے تو اور بھی ہیں ہمیں ان حوالہ جات سے یہ دکھانا مقصود ہے کہ مرزا صاحب نے ہمارے ساتھ فیصلہ کے لئے دعا شائع کی تھی اس کی قبولیت یقینی ہے کیونکہ مرزا صاحب ایسے رفیع الشان ہونے کے مدعی تھے کہ آپ کی دعا بھی معمولی کسی مریض یا حاجتمند کے لئے نہیں بلکہ حق اور باطل اہل حق اور اہل باطل میں فیصلہ کرانے کے لئے تھی۔ اس کا قبول ہونا ضروری ہے۔ پس مذکورہ حوالہ جات کو ملحوظ رکھ کر مرزا صاحب کا دعائیہ اشتہار ملاحظہ کیجئے جو نیچے درج ہے

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الکریم ۔ یستنبئونك احق ھو ۔ قل ای و ربی انه لحق

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب السلام علی من اتبع الھدی

مدت سے آپ کے پرچہ اہل حدیث میں میری تکذیب اور تفسیق کا سلسلہ جاری ہے۔ ہمیشہ مجھے آپ اپنے پرچہ میں مردود، دجال، مفسد کے نام سے منسوب کرتے ہیں۔ اور دنیا میں میری نسبت یہ شہرت دیتے ہیں کہ یہ شخص مفتری اور کذاب اور دجال ہے اور اس شخص کا دعوی مسیح موعود ہونے کا سراسر افتراء ہے۔ میں نے آپ سے بہت دکھ اٹھایا اور صبر کرتا رہا۔ مگر چونکہ میں دیکھتا ہوں کہ میں حق کے پھیلانے کے لئے مامور ہوں اور آپ بہت سے افتراء میرے پر کر کے دنیا کو میری طرف آنے سے روکتے ہیں اور مجھے گالیوں اور تہمتوں اور ان الفاظ سے یاد کرتے ہیں جن سے بڑھ کر کوئی سخت نہیں ہوسکتا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب اور مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام ہلاک ہو جاتا ہے۔ اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے اور اگر میں کذاب اور مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ اور مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ آپ سنت اللہ کے موافق مکذبین کی سزا سے نہیں بچیں گے۔ پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ محض خدا کے ہاتھوں سے ہے جیسے طاعون ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں ہی وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیش گوئی نہیں بلکہ محض دعا کے طور پر میں اپنے خدا سے فیصلہ چاہا ہے اور میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ اے میرے مالک بصیر و قدیر جو علیم و خبیر ہے جو میرے دل کے حالات سے واقف ہے اگر یہ دعوی مسیح موعود ہونے کا محض میرے نفس کا افترا ہے اور میں تیری نظر میں مفسد اور کذاب ہوں اور دن رات افتراء کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرا کام ہے تو اے میرے پیارے مالک میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی زندگی میں مجھے ہلاک کر اور میری موت سے ان کو اور ان کی جماعت کو خوش کر دے۔ آمین۔

مگر اے میرے کامل اور صادق خدا! اگر مولوی ثناء اللہ ان تہمتوں میں جو مجھ پر لگاتا ہے حق پر نہیں، تو میں عاجزی سے تیری جناب میں دعا کرتا ہوں کہ میری زندگی میں ہی ان کو نابود کر۔ مگر نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ طاعون و ہیضہ امراض مہلکہ سے بجز اس صورت کے کہ وہ کھلے طور پر میرے روبرو اور میری جماعت کے سامنے ان تمام گالیوں اور بدزبانیوں سے توبہ کرے جن کو وہ فرض منصبی سمجھ کر ہمیشہ مجھے دکھ دیتا ہے۔ آمین یا رب العالمین۔

میں ان کے ہاتھوں سے بہت ستایا گیا اور صبر کرتا رہا مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ ان کی بدزبانی حد سے گذر گئی وہ مجھے ان چوروں اور ڈاکوؤں سے بھی بدتر جانتے ہیں جن کا وجود دنیا کیلئے سخت نقصان رساں ہوتا ہے۔

انہوں نے اپنی تہمتوں اور بدزبانیوں میں آیت لا تقف ما ليس لك به علم پر بھی عمل نہیں کیا۔ اور تمام دنیا سے مجھے بدتر سمجھ لیا اور دور دور ملکوں تک میری نسبت یہ پھیلا دیا کہ یہ شخص درحقیقت مفسد اور ٹھگ اور دکاندار اور کذاب اور مفتری اور نہائت درجہ کا بدآدمی ہے۔ سو اگر ایسے کلمات حق کے طالبوں پر بد اثر نہ ڈالتے تو میں ان تہمتوں پر صبر کرتا۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ انہی تہمتوں کے ذریعہ سے میرے سلسلہ کو نابود کرنا چاہتا ہے اور اس عمارت کو منہدم کرنا چاہتا ہے جو تو نے میرے آقا اور میرے بھیجنے والے اپنے ہاتھ سے بنائی ہے۔ اس لئے اب میں تیرے ہی تقدس اور رحمت کا دامن پکڑ کر تیری جناب میں ملتجی ہوں کہ مجھ میں اور ثناء اللہ میں سچا فیصلہ فرما اور جو تیری نگاہ میں حقیقت میں مفسد اور کذاب ہے اس کو صادق کی زندگی میں ہی دنیا سے اٹھا لے یا کسی اور سخت آفت میں جو موت کے برابر ہو مبتلا کر۔ اے میرے مالک تو ایسا ہی کر۔

آمین ثم آمین۔ ربنا افتح بيننا و بين قومنا بالحق و انت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خیر الفاتحین ۔ آمین ۔
بالآخر مولوی صاحب سے التماس ہے کہ وہ میرے اس مضمون کو اپنے پرچہ میں چھاپ دیں اور جو چاہیں اس کے نیچے لکھ دیں اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے

الراقم: عبداللہ الصمد میرزا غلام احمد مسیح موعود عافاہ اللہ واید
مرقومہ یکم ربیع الاول ۱۳۲۵ھ مطابق ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء

ناظرین! اس اشتہار کو مکرر ملاحظہ فرمائیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس میں میرے ذمہ بھی کوئی کام رکھا ہے۔نہیں۔محض دعا کے ذریعہ خدا سے فیصلہ چاہا ہے۔چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں کہ

'محض دعا کے طور پر خدا سے فیصلہ چاہا ہے'

اس فقرہ کے بعد اخیر اشتہار میں صاف لکھا ہے کہ

اب فیصلہ خدا کے ہاتھ میں ہے

پس اس اشتہار کی اندرونی شہادت سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ اس دعا کے متعلق میرا کچھ کام نہیں۔نہ میرا اقرار قبولیت کے لئے شرط ہے۔نہ انکار باعث رد۔ بلکہ جو کچھ ہے وہ دعا مرزا صاحب قادیانی ہے اور بس۔

یہ تو ہے اشتہار کا نفس مضمون ۔اب ہم بتاتے ہیں کہ اس دعا کے قبول ہونے کا کیا قرینہ ہے۔

پہلا قرینہ ۔یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

'مجھے بار بار خدا نے مخاطب کرکے فرمایا کہ جب تو دعا کرے تو میں تیری سنوں' (ضمیمہ تریاق القلوب۔ص۴)۔

نیز فرمایا کہ خدا کی طرف سے مجھے الہام ہوا

'میں تیری ساری دعائیں قبول کرونگا مگر شرکاء (برادری) کے متعلق نہیں'

(تریاق القلوب۔ص ۳۸)۔

یہ تو ہے عام قرینہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرا قرینہ ۔ جو خاص اس دعا سے تعلق رکھتا ہے ۔ مرزا صاحب کے الفاظ ہیں:

' ثناء اللہ کے متعلق جو لکھا گیا ہے یہ دراصل ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا ہی کی طرف سے اس کی بنیاد رکھی گئی ہے ۔ ایک دفعہ ہماری توجہ اسکی طرف ہوئی اور رات کو الہام ہوا اجیب دعوة الداع صوفیاء کے نزدیک بڑی کرامت استجابت دعا ہی ہے ۔ باقی سب اس کی شاخیں '

(کلام مرزا ۔ دراخبار بدر قادیان ۲۵ ۔ اپریل ۱۹۰۷ء)

پس مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی اس دعا میں مرزا صاحب کی شخصیت اور مرتبت کے علاوہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا الہام اجیب دعوة الداع ملا لیا جائے تو ذرہ بھر اس میں شک نہیں رہتا کہ مرزا صاحب قادیانی کی یہ دعا اللہ کے نزدیک مقبول تھی ۔ چنانچہ وہ اس دعا کے مطابق ۱۳۲۶ھ ، ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرض ہیضہ سے انتقال کر گئے ۔

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله ر ب العا لمین

فقیر بارگاه صمدی ۔ محمد بهاء الدین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

تحریکِ ختمِ نبوّت

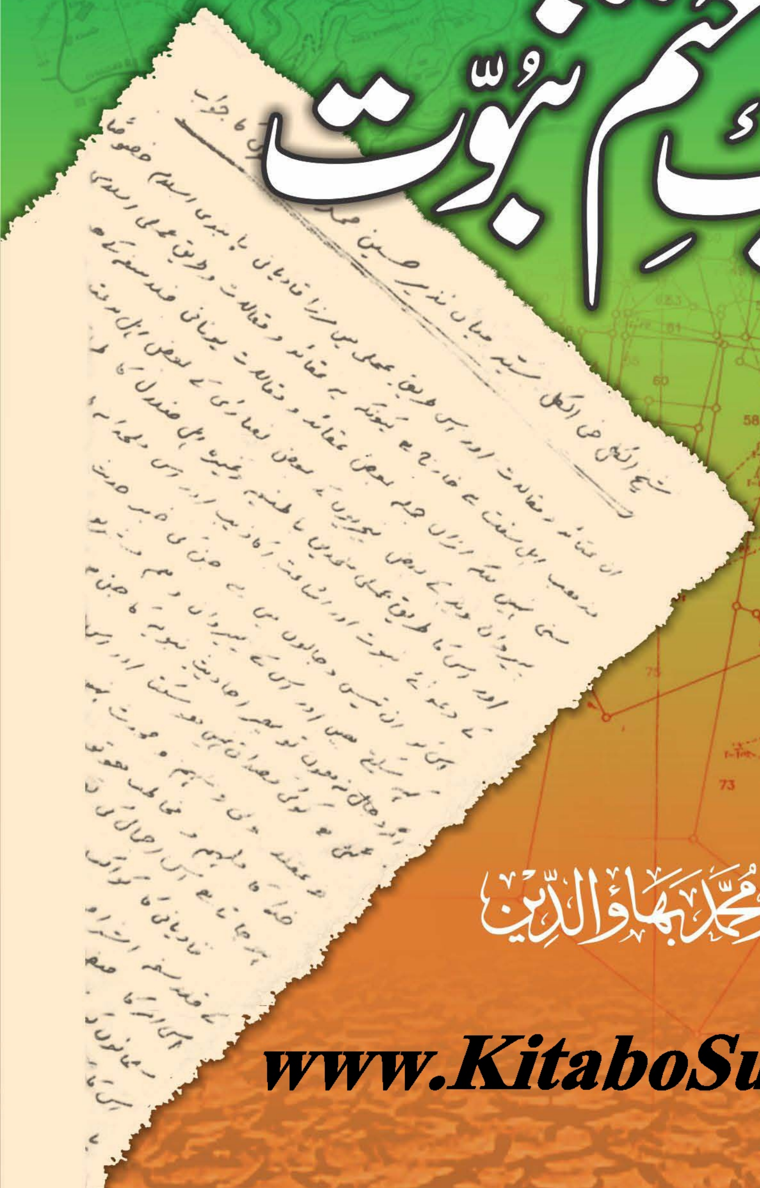

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

انہ من سلیما ن و انہ بسم اللہ الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ و چہارم (۵۴)

قادیانی مشن اخبار اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۵۔۱۹۲۶ء (۱۵)

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ و چہارم (۵۴) قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۵ـ۱۹۲۶ء (۱۵)
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۰۴
سال طباعت	۲۰۱۹ء
زیراہتمام	**احیاء التراث پبلی کیشنز**

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
فاتحۃ الکتاب	۸
تردید قادیانی بزبان قادیانی	۹
تردید قادیانی بزبان قادیانی	۱۳
انگریزی حکومت کے محافظ	۱۶
تردید قادیانی بزبان قادیانی	۱۸
تردید قادیانی بزبان قادیانی	۲۱
آج کل نبی کیوں نہیں آیا؟	۲۵
مراقی نبی اور اس کی امت	۲۷
مسیح کی آمد ثانی: احمد مجتبیٰ کی زبانی	۳۳
کافر گروہوں کے دو زبردست سرگروہ	۳۶
مرزا قادیانی اور ایک لڑکی لاہوری	۳۹
مجدد الف ثانی اور مرزا غلام احمد قادیانی	۴۰
برادرانہ مکاتبت	۴۱
انعام المنعم فی تفسیر آیت وآخرین منهم لمّا یلحقوا بهم	۴۴
قادیانی تبلیغی رپورٹوں کی حقیقت	۴۹
قادیان میں دروغ بافی	۵۳
کون ہے نادان؟ اڈیٹر اہل حدیث یا مرزا قادیان	۵۴

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معارف نمائی کے متعلق علماء دیو بند کا چیلنج منظور	۵۸
فاروق کو جواب	۶۳
مرزا جی کا الہامی نظارہ	۶۵
مسلمانوں پر عالم گیرانحطاط	۶۶
پشاور میں مرزائیوں کا ورود	۶۸
متفرقات مرزائیہ	۷۱
شذرات قادیان	۷۲
مسیح موعود کی آمد ثانی کے متعلق اقوال مرزا	۷۸
مباہلہ در بارہ صداقت مرزا	۷۹
قادیانی مذہب سے بچو	۸۱
وہابی اور احمدی	۸۳
منٹگمری میں مرزائی تحریک	۸۵
اختلاف بیانی مرزا قادیانی	۸۷
امت مرزائیہ کے سرداروں کے نام کھلی چٹھی	۸۸
پیر جماعت علی، علیپوری اور مرزا قادیانی	۹۱
مرزا کی تردید خود قادیانی اخباروں میں	۹۴
شیخ احمد سرہندی اور مرزا قادیانی	۹۵
قادیان میں تارگھر اور مرزا آنجہانی کی تکذیب	۹۷
امرت سر میں مرزائیت کا جال	۱۰۲
مرزا کا آخری فیصلہ اور امت مرزائیہ میں زلزلہ	۱۰۷
قادیانیوں کو آنریری خدمت کی پیش کش	۱۱۰
عون المعبود در تردید اوہام مرزا محمود۔	۱۱۱
بالشویک احمدی ہیں؟	۱۲۱
قادیانی منطق : تقدیر نوشتہ مرزا	۱۲۲
امرتسر کا مناظرہ آریہ ومرزائیہ	۱۲۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کی صداقت کا امتحان	۱۲۸
تصویر مرزا	۱۳۲
تردید کرشن قادیانی خود قادیانی کا ہن کی زبانی ۔ ۷	۱۳۵
عیسائی اور مرزائی مناظرہ	۱۳۸
تردید کرشن قادیانی خود قادیانی کا ہن کی زبانی	۱۳۹
میں کس کو سچا کہوں؟	۱۴۱
الہامات مرزائیہ کی نوعیت	۱۴۴
مرزائیوں کی شکست	۱۴۹
مرزائی بہائی اور کسر صلیب	۱۵۱
بنوڑ ریاست پٹیالہ میں مرزائیوں کی شکست	۱۵۶
العروۃ الوثقی در بیان بشارت احمد مجتبی	۱۵۶
ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری سے چند استفسارات	۱۶۱
قادیانی امت کی عجیب وغریب چالیں	۱۶۲
مرزا قادیانی اور جہاد اسلامی	۱۶۶
مرزا قادیانی کا پاؤں دوکشتیوں میں ۔ا	۱۶۸
پیدائش مرزا	۱۷۳
ایک احمدی کی دکھ بھری داستان ۔ا	۱۷۵
عمر مرزا	۱۷۷
خاتون محترم محمدی بیگم اور مسیح قادیان	۱۷۹
ختم نبوت اور مرزائی گریجوایٹ	۱۸۱
ایک محمدی اور مرزائی کا مکالمہ	۱۸۷
مرزا صاحب کی ناکامی	۱۸۹
مرزائے قادیان وتقسیم بنگالہ	۱۹۲
مرزائیوں سے مناظرہ بمقام جھنگ شورکوٹ	۱۹۴
تقدیس رسول	۱۹۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔۲	۱۹۹
خلافت	۲۰۱
ان شا نئك هوا لا بتر	۲۰۵
ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔۳	۲۱۲
نامہ نگار پیغام صلح پکا احمدی ہے	۲۱٦
مرزا قادیانی اور دعوی نبوت۔۱	۲۲۰
فیصلہ کی صورت ہمیں بھی منظور	۲۲۵
کیا قوم عیسی خیل، حضرت عیسی کی اولاد ہے؟	۲۲٦
مرزا قادیانی اور دعوی نبوت۔۲	۲۲۹
حاجیوں پر خفگی	۲۳۰
ابتر کون مرا؟ قادیانی نبی	۲۳۲
مسیح ناصری، صاحب شریعت نبی تھے	۲۳۳
ابتر کون مرا	۲۳۵
ہفوات مرزا	۲۳٦
کیا مرزا قادیانی مثیل آدم تھے	۲۳۹
مرزائیت کی شرمناک ناکامی	۲۴۲
تنقید شرح بخاری پارہ اول مسمی فضل الباری	۲۴٦
مرزا قادیانی کا پاؤں دوکشتیوں میں۔ ۲	۲۵۵
مراقی نبی	۲۵۸
مسیحیت مرزائی اور دنیا	۲٦۲
مولوی سعداللہ مرحوم اور مرزا قادیانی	۲٦۵
مرزا قادیانی نادان تھے؟	۲۷۰
مرزائی افتراء پردازی	۲۷۲
احمدیہ جماعت کا جلسہ سالانہ میں خیر مقدم	۲۷۸
حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں۔۱	۲۸۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی حضرات نوٹ کر لیں	۲۸۳
لاہوری احمدیوں کا جلسہ	۲۸۵
حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں۔۲	۲۸۷
روئے گل سیر ندیدم کہ بہار آخر شد۔(ابوالوفا حماد اثری)	۲۹۰
دیپ سے دیپ۔(محمد ظفر اقبال۔ایم اے)	۲۹۴
ختم نبوت انسائیکلو پیڈیا تاریخی کارنامہ ہے:(پروفیسر ساجد میر)	۲۹۷
محسن جماعت وملت کا یونیک کارنامہ۔(شیر خان جمیل احمد)	۲۹۸
بہاء الدین: تحریک ختم نبوت کا پروانہ(پروفیسر عبدالعظیم جانباز)	۲۹۹

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فاتحۃ الکتاب

الحمد للہ و الصلوۃ و السلام علی سید الانبیاء۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد ۵۴ (اور قادیانی مشن کی جلد ۱۵) قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۹۲۵ء اور ۱۹۲۶ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ مولانا عبدالغفار خیری دہلوی، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، مولانا ابوسعید محمد شریف قریشی ٹاہلیا نوالوی جہلمی، حافظ کامل الدین منشی فاضل ضلع شاہ پور، نجم الحسن بی اے فتح پوری، آغا حسن اکبرآبادی، منشی محمد حسین صابری بریلوی، سید محمد لطف اللہ رحمانی مونگیر، معونت حسین زیدی بھاگلپور، محمد حنیف خادم، ڈیرہ دون، حکیم محمد ابراہیم الہ آباد، منشی قائم الدین صدیقی، منٹگمری، مولوی دوست محمد پنجابی، مدراس، مرزا زوار احمد، میرٹھ، منشی محمد اسماعیل امرتسری، منشی عبدالکریم میرٹھی، شملہ، دوست محمد چنیوٹی مرحوم، جناب چراغ دین تاج، کلکتہ، جناب احمد حسن شور کوٹی، مولوی عبدالحق مرحوم آف راجہ جنگ کی نگارشات شامل ہیں۔

کتاب کے آخر میں ابوالوفاء حماد اثری، مولانا شیر خان جمیل احمد، چوہدری محمد ظفر اقبال، پروفیسر ساجد میر، پروفیسر عبدالعظیم جانباز کے کتاب اور صاحب کتاب بارے تاثرات بھی نقل کر دیئے گئے ہیں۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح، تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۲۴ء۔۱۹۲۶ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام

فقیر بارگاہ صمدی **محمد بهاء الدين** ۱۱ جنوری ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تر دید قادیانی بزبان قادیانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۶

مرزا غلام احمد قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۷۳۰ پر لکھتے ہیں:

پھر آخر (دجال) باب لد پر قتل کیا جائے گا۔ لد ان لوگوں کو کہتے ہیں جو بیجا جھگڑنے والے ہوں۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ جب دجال کے بے جا کمال تک پہنچ جائیں گے تب مسیح موعود ظہور کرے گا اور اس کے تمام جھگڑوں کا خاتمہ کر دے گا۔

تردید: ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۲۰ پر ہے:

پھر حضرت ابن مریم دجال کی تلاش میں لگیں گے اور لد کے دروازہ پر جو بیت المقدس کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے اس کو جا کر پکڑیں گے اور قتل کر ڈالیں گے۔

(ثنائی نوٹ۔ رسالہ الھدیٰ میں لکھتے ہیں۔ لد مخفف ہے لدھیانہ کا جو پنجاب میں امرتسر سے مشرق کی جانب ۶۰ میل پر ایک شہر ہے۔ وہاں عیسائیوں سے مباحثہ کر کے دجال عیسائیوں کو شکست دی ہے۔ پس یہی قتل دجال ہے)

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۷

ا۔ ملائکہ کے کاندھوں پر ہاتھ رکھے ہوئے سپید منارہ دمشق کے شرقی جانب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مسیح کے اترنے سے یہ مراد ہے کہ اس کی بات محض سماوی اسباب سے ملک شام میں پھیل جاوے گی، (حمامۃ البشری مترجم۔ص ۵۵ کا حاشیہ)۔

ب۔ اور البتہ بعض احادیث میں آیا ہے کہ مسیح موعود اور دجال ظاہر ہوگا بعض مشرقی بلاد میں یعنی ملک ہند میں پھر مسیح موعود یا اس کے خلفاء میں سے کوئی خلیفہ دمشق کی طرف سفر کرے گا۔ پس یہ ہیں معنی اس قول کے جو مسلم کی حدیث میں آیا ہے کہ عیسی اترے گا نزدیک منارہ دمشق کے کیونکہ نزیل وہ مسافر ہوتا ہے جو دوسرے ملک سے وارد ہو۔(حمامۃ البشری مترجم۔ص ۳۷)۔

ج۔ اور اگر بروزی معنوں کی رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہوسکتا تو پھر اس کے کیا معنی ہیں کہ

اهدنا الصّراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم .

سو یاد رکھنا چاہیے کہ ان معنوں کی رو سے مجھے نبوت اور رسالت سے انکار نہیں ہے۔ اسی لحاظ سے صحیح مسلم میں بھی مسیح موعود کا نام نبی رکھا گیا (ایک غلطی کا ازالہ مندرجہ حقیقۃ النبوۃ۔ حصہ اول۔ص ۲۶۳۔۲۶۴)

تردید۔ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۲۰ پر ہے:

یہ وہ حدیث ہے جو صحیح مسلم میں امام مسلم صاحب نے لکھی ہے جس کو ضعیف سمجھ کر رئیس المحدثین امام محمد اسماعیل بخاری نے چھوڑ دیا ہے۔

وہ دمشقی حدیث جو امام مسلم نے پیش کی ہے خود مسلم کی دوسری حدیث سے ساقط الاعتبار ٹھہرتی ہے اور صریح ثابت ہوتا ہے کہ نواس راوی نے اس حدیث کے بیان کرنے میں دھوکہ کھایا ہے۔(ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۷)۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۸

ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۷۳۰ پر ہے:

دجال خدا نہیں کہلائے گا بلکہ خدا تعالی کا قائل ہوگا بلکہ بعض انبیاء کا بھی۔

تردید۔ ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۱۸ پر ہے:

پھر دجال ایک اور قوم کی طرف جائے گا اور اپنی الوہیت کی طرف ان کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوت کرے گا۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۹

آیت مقدسہ : و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن به ....کا مطلب ازالہ اوہام حصہ اول کے صفحہ ۳۷۲ پر یوں لکھتے ہیں :

کوئی اہل کتاب میں سے ایسا نہیں ہے جو ہمارے اس بیان مذکورہ بالا پر جو ہم نے اہل کتاب کے خیالات کی نسبت ظاہر کیا ہے ایمان نہ رکھتا ہو۔ قبل اس کے جو وہ اس حقیقت پر ایمان لاوے جو مسیح اپنی موت سے مر گیا۔..

یعنی قرآن شریف کے الفاظ ہیں ان من اھل الکتا ب جس کے معنی ہیں ؛

تمام کے تمام اہل کتاب بغیر استثنا کے ....

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ ان من اھل الکتا ب الا لیؤمنن به قبل موته . یعنی تمام کے تمام اہل کتاب اپنی موت سے پہلے اسی بات پر ایمان رکھیں گے (کہ مسیح واقعی مصلوب ہوگیا) لیکن ان کا یہ ایمان صرف ان کی موت تک رہے گا۔ (ریویو آف ریلی جنز جولائی ۱۹۱۷ء ص ۲۶۹۔۲۷۰)

تردید ۔ ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۲۳۴ ، اسرار شریعت جلد ۳ صفحہ ۲۸۵ ، رسالہ جواب شبہات۔ صفحہ ۴۲ ، تفسیر خزینۃ العرفان جلد ۳ صفحہ ۵۵۱ پر ہے :

آیت ممدوحہ بالا کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اہل کتاب میں سے ہے وہ اپنی موت سے پہلے آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لے آویں گے۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۰

۱۔ ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۵۶۹ پر لکھتے ہیں :

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔ اللہ جل شانہ فرماتا ہے

و ما ارسلنا من رسو ل ا لا لیطاع با ذن الله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی ہر یک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو۔

ب۔ اخبار الحکم قادیان ۱۷۔ اگست ۱۸۹۹ء، اور کتاب ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۹۶ پر لکھا ہے:

اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں، یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں۔ یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا تعالی سے تعلق رکھتے ہیں۔

تردید: ضمیمہ براہین حصہ پنجم صفحہ ۱۳۸ پر ہے:

نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا ہو اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۱

عسل مصفی مؤلفہ حکیم خدا بخش، حصہ دوم صفحہ ۵۲۷۔۵۲۸، اور کتاب مسیح موعود مؤلفہ مولوی محمد علی لاہوری کے صفحہ ۲۹۸۔۲۹۹ پر مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ (اشتہار مورخہ ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء کے حوالے سے) یوں درج ہیں:

میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائک اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر بلکہ ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقاید میں داخل ہیں اور جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن اور حدیث کی رو سے مسلّم الثبوت ہیں اور سیدنا و مولانا محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔

میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد ﷺ پر ختم ہوگئی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردید ۔ا۔ دافع البلاء کے صفحہ ۸، ۱۰، ۱۱ اور حقیقت النبوۃ کے صفحہ ۲۱۲ پر ہے:

خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے (دافع البلاء ص ۸)

خدا تعالی قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔ (دافع البلاء۔ص ۱۰)

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (دافع البلاء ص ۱۱)۔

ب۔ ایک غلطی کا ازالہ۔ صفحہ ۱، اور حقیقۃ النبوۃ حصہ اول میں ہے:

چند روز ہوئے کہ ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتا ہے۔ اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ سے دیا گیا۔ حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے حق یہ ہے کہ خدا تعالی کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوتی ہے اس میں ایسے لفظ رسول اور مرسل اور نبی کے موجود ہیں، نہ ایک دفعہ بلکہ صدہا دفعہ۔

نیز رسالہ البلاغ مولفہ حکیم محمد حسین مریم عیسی احمدی کے صفحہ ۳ پر ہے:

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں، دوسری جائز ہے ۔ مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ جنوری ۱۹۲۵ء۔ ۶ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ ص ۷۔۸)

تردید قادیانی بزبان قادیانی

(یہ سلسلہ ۱۹ دسمبر ۱۹۲۴ء سے شروع ہے۔ اس سے غرض یہ ہے کہ قرآن مجید نے جو کلام اللہ اور غیر کلام اللہ کا امتیازی اصول بتایا ہے لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلافا کثیرا کہ جس کلام میں اختلاف تناقض ہو وہ کلام اللہ نہیں مرزا صاحب کے کلام اس اصول سے جانچے جائیں۔ چنانچہ اس سلسلہ کا نمبر ۳ آج درج ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر اپر باری دواب امرتسر لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر۱۲

کتاب ست بچن میں حاشیہ در حاشیہ صفحہ۵ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے:
ایک عمیق نظر کے بعد نہایت تسلی بخش طریق کے ساتھ کھل جائے گا کہ دراصل یہ لفظ (یوز آسف)...یسوع آسف ہے یعنی یسوع غم گین۔
آسف اندوہ اور غم کو کہتے ہیں۔ چونکہ حضرت مسیح نہایت غم گین ہو کر اپنے وطن سے نکلے تھے اس لئے اپنے نام کے ساتھ آسف ملا لیا۔...
یوسف جو حضرت یعقوب کا بیٹا تھا، اسکی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے کہ اس کی جدائی پر اندوہ اور غم کیا گیا جیسا کہ اللہ جلشانہ نے اس بات کی طرف اشارہ فرما کر کہا ہے، یا اسفی علی یوسف . پس اس سے صاف نکلتا ہے کہ یوسف پر اسف یعنی اندوہ کیا گیا اس لئے اس کا نام یوسف ہوا۔

تردید۔ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ۱۱۴، اور ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ کے صفحہ ۲۲۸ پر ہے:
ماسوا اس کے وہ (کشمیری) لوگ شاہزادہ نبی کا نام یوز آسف بیان کرتے ہیں۔ یہ لفظ صریح معلوم ہوتا ہے کہ یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے۔
آسف عبرانی زبان میں اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو قوم کو تلاش کرنے والا ہو، چونکہ حضرت عیسی اپنی اس قوم کو تلاش کرتے کرتے جو بعض فرقے یہودیوں میں سے گم تھے، کشمیر میں پہنچے تھے اس لئے انہوں نے اپنا نام یسوع آسف رکھا تھا۔ آسف کے معنی پر غور کریں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۱۳

راز حقیقت کے صفحہ۱۹ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:
حضرت عیسی جو یسوع اور جیزس یا یوز آسف کے نام بھی مشہور ہیں، یہ ان کا مزار ہے۔ اور بموجب شہادت کشمیر کے معمر لوگوں کے عرصہ انیس سو برس کے قریب سے یہ مزار سری نگر محلّہ خانیار میں ہے۔

تردید نمبر۱۳۔ رسالہ ریویو آف ریلی جنز اکتوبر ۱۹۰۲ کے صفحہ ۴۱۹ پر لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ مقام جہاں یسوع مسیح کی قبر ہے خطہ کشمیر ہے یعنی سری نگر۔ محلّہ خان یار میں ہے۔ اس بارے پرانی کتابیں دستیاب ہوئی ہیں جو اس قبر کا حال بیان کرتی ہیں۔ پورانے گنبد کے دیکھنے والے بھی شہادت دیتے ہیں کہ یہ یسوع مسیح کی قبر ہے۔ علاوہ ازیں سری نگر اور اسکے نواح میں کئی لاکھ آدمی ہر ایک فرقے کے بالاتفاق گواہی دیتے ہیں کہ صاحب قبر عرصہ انیس سو سال کا ہوا ہے کہ ملک شام کی طرف سے اس ملک میں آیا تھا۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۴

تحفہ گولڑویہ صفحہ ۳۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:
صحیح بخاری میں جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہلاتی ہے حضرت عیسیٰ کا حلیہ سرخ رنگ کا لکھا ہے جیسا کہ عام طور پر شامی لوگوں کا ہوتا ہے۔

تردید نمبر ۱۴: کتاب، مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۸۱ پر قادیانی نے لکھا ہے:
بدھ نے اپنی پیش گوئی اس آنے والے بدھ کا نام بگوامتیا اس لئے رکھا کہ بگوا سنسکرت زبان میں سفید کو کہتے ہیں اور حضرت مسیح چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے اس لئے وہ بگوا یعنی سفید فام تھے۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۵

مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۲۸ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے:
اور چونکہ وہ ملک (کشمیر) بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل اختیار کر لی ہوگی اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی بھی کر لی ہو۔ افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔

تردید نمبر ۱۵: تریاق القلوب کے صفحہ ۹۹ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں:
اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسیٰ کی کوئی آل نہیں تھی
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۶ جنوری ۱۹۲۵ء۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۱۱ ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انگریزی حکومت کے محافظ

مرزا قادیانی اور حافظ جماعت علی شاہ علی پوری

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ صاحب امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انگریزی گورنمنٹ کو جو ترقی اور استقلال حاصل ہے باوجودیکہ اس پر کئی طرح کے زلزلے آئے، ہندوستان میں ایجی ٹیشن ہوئے، یورپ میں جنگ عظیم ہوئی تاہم سب حکومتوں سے زیادہ انگریزی حکومت فائدہ میں رہی۔ اس کے سپاہی بھی بہ نسبت دوسری حکومتوں کے شائد کم مرے۔ اس کا سبب دریافت کرنے پر عرصہ سے اہل سیاست متوجہ تھے۔ آخر کار اس کا سبب ہمیں جو معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ اس حکومت کے ماتحت دو بزرگ بطور رعیت کے رہتے ہیں ان کی برکت سے یہ سب کچھ ہوا جس کی تفصیل یہ ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی تھا کہ حکومت انگریزی کو اس لئے ترقی ہے کہ میں اس کی رعیت میں ہوں۔ خدا نے مجھے کہہ رکھا ہے:

جدھر تیرا منہ، اودھر میرا منہ۔

بلکہ اپنے مریدوں کو حکم دیا کہ انگریزی حکومت کو اپنے اولی الامر میں سے سمجھو اور دل سے مطیع رہو۔

موجودہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے حال ہی میں لندن میں اعلان کیا ہے کہ میں انگریزی حکومت کی تائید کرتا رہوں گا۔ ایک سبب تو یہ ہے۔

دوسرا سبب انگریزی حکومت کی فتح کا حضرت جماعت علی شاہ صاحب علیپوری ہیں جنہوں نے خود اس امر کا اظہار فرمایا جس کی تفصیل یہ ہے۔

۲ جنوری ۱۹۲۵ء کو شاہ صاحب کا وعظ مسجد میاں محمد جان مرحوم امرتسر میں ہوا اس وعظ میں کیا فرمایا؟ بروایت اڈیٹر صاحب اخبار اتحاد الاسلام امرتسر اپنی کرامات کا کافی اظہار فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واضح رہے کہ صوفیا کرام فرمایا کرتے تھے الکرامات حیض الرجال یعنی اولیاء اللہ کی کرامات مثل حیض کے ہیں۔

جس طرح کنواری لڑکی حیض کو چھپاتی ہے اسی طرح اولیاء اللہ اپنی کرامات چھپاتے ہیں تاکہ نفس میں غرور پیدا نہ ہو۔ ممکن ہے شاہ صاحب کا یہ اصول نہ ہو بلکہ یہ اصول ہو

تا نہ گرید کودکِ حلوے فروش
ابر رحمت کے ہے آید بجوش

آپ نے فرمایا قرآن مجید کی برکت ہے کہ گذشتہ جنگ یورپ میں ہم نے جن لوگوں کو دم کر کے بھیجا، وہ سب زندہ رہے اس کی مثال میں سردار محمد جمعدار رہتک کا نام لیا جو کہتے ہیں کہ

کوت الامارۃ (عراق) میں ترکوں کی گولیاں بارش کی طرح آئیں مگر کسی کو نہ لگیں، سب زندہ محفوظ رہے۔

اسی طرح مختلف امراض کا ذکر کر کے فرمایا کہ

ایسے مریض میرے پاس لاؤ میں دم کروں گا

تعجب ہے ترکوں کی گولیاں تو شاہ صاحب کے مریدوں کو نہ لگیں مگر ان مریدوں کی گولیوں سے بیچارے ترکوں کی کیا حفاظت؟ شاہ صاحب کی اس کرامت کا فائدہ انگریزی حکومت کو ہوا یا اسلامی حکومت کو۔ اس کا جواب معقول پیرائے میں ہم سننا چاہتے ہیں۔ سردست تو ترک یہ شعر پڑھتے ہوں گے

گل پھینکے ہیں اوروں کی طرف بلکہ ثمر بھی
اے خانہ بر انداز چمن کچھ تو ادھر بھی

شاہ صاحب کے مرید کہا کرتے ہیں کہ ہمارے پیرومرشد خلافت کے حامی رہے ہیں، مگر شاہ صاحب نے جو راز افشا فرمایا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ خلافت کے حامی نہیں، بلکہ ان کے مقابلہ میں انگریزی حکومت کے حامی رہے۔

مگر افسوس ہے کہ گورنمنٹ نے آپ کی خدمات کی قدر نہ کی، نہ آپ کی قدر کی، نہ آپ کے سابق مرزا قادیانی کی کی۔ قدر کرتی تو اور کچھ نہیں تو سالانہ خطاب تو دیتی۔ مرزا صاحب بے چارے تو اسی تمنا میں چل بسے، حالانکہ ان کو الہام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی ہوا تھا لك خطا ب العزت لك خطا ب العزۃ تجھے عزت کا خطاب ملے گا۔
ہم کو اس افسوس میں ان دونوں صاحبوں سے دلی ہمدردی ہے۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۱۶ جنوری ۱۹۲۵ء۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۱۱ ص ۱۱)

تردید قادیانی بزبان قادیانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۶

کتاب: مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۱۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

حضرت مسیح ایک سو بیس برس کی عمر پا کر سری نگر کشمیر میں فوت ہو گئے اور سری نگر محلّہ خانیار میں ان کی قبر ہے۔

تردید۔ تذکرۃ الشہادتین اردو کے صفحہ ۲۷، اور ریویو آف ریلیجنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۴۲۹ پر مرزا صاحب قادیانی لکھا ہے:

(مسیح) خدا کے حکم سے دوسرے ملک کی طرف چلا گیا اور ساتھ ہی اس کی ماں گئی جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

آ وینا هما الى ربوة ذات قرار و معين

یعنی اس مصیبت کے بعد جو صلیب کی مصیبت تھی ہم نے مسیح اور اس کی ماں کو ایسے ملک میں پہنچا دیا جس کی زمین بہت اونچی تھی اور صاف پانی تھا اور بڑے آرام کی جگہ تھی اور احادیث میں آیا ہے کہ اس واقعہ کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی اور پھر فوت ہو کر اپنے خدا کو جا ملا۔

نوٹ۔ مرزا (غلام احمد) صاحب اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں مصلوب ہوئے تھے (راز حقیقت صفحہ ۳ کا حاشیہ۔ تحفۃ الندوہ صفحہ ۱۰۔ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۱۰۔ کتاب البریۃ صفحہ ۲۴۳ کا حاشیہ۔ ایام الصلح صفحہ ۱۴۵) اس عبارت کے الفاظ (اس واقعہ کے بعد عیسیٰ بن مریم نے ایک سو بیس برس کی عمر پائی) سے یہ بات نکلتی ہے کہ اس جگہ مرزا (غلام احمد) صاحب،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی کل عمر ۱۵۳ برس مانتے ہیں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۷

ازالہ اوہام میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اور ہر ایک شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس وقت جو ظہور مسیح موعود کا وقت ہے کسی نے بجز اس عاجز کے دعوی نہیں کیا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ بلکہ اس تیرہ سو برس میں کبھی کسی مسلمان کی طرف سے ایسا دعوی نہیں ہوا کہ میں مسیح موعود ہوں۔

تردید۔ لیکچر لاہور کے ٹائٹل پیج کے صفحہ ۲ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

آج پیسہ اخبار ۲۷۔ اگست ۱۹۰۴ء کے پڑھنے سے مجھے معلوم ہوا کہ حکیم مرزا محمود نامی ایرانی لاہور میں فروکش ہیں وہ بھی ایک مسیحیت کے مدعی کے حامی ہیں دعوی کرتے ہیں اور مجھ سے مقابلہ کے خواہش مند ہیں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۸

ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۴۷ کے حاشئے پر مرزا صاحب نے لکھا ہے:

سیر معراج اس جسم کثیف کے ساتھ نہیں تھا بلکہ وہ نہایت اعلی درجہ کا کشف تھا جس کو درحقیقت بیداری کہنا چاہیے۔

تردید: ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۹۳، ۲۹۴ پر مرزا صاحب نے لکھا ہے:

برخلاف اجماع صحابہ حضرت عائشہ صدیقہؓ جناب رسول اللہ ﷺ کے معراج کے دونوں ٹکڑوں کی نسبت یہی رائے ظاہر کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جسم کے ساتھ نہ بیت المقدس گئے، نہ آسمان پر، بلکہ وہ ایک رؤیائے صالحہ تھی۔ اب ظاہر ہے کہ عائشہ صدیقہ کا یہ قول بخاری اور مسلم کا کچھ خلل انداز نہیں ہوا اور نہ صحاح ستہ کو اس نے نکما اور بیکار کر دیا، تو پھر اس عاجز کے اس الہام سے صحاح ستہ کیونکر نکمی اور بے کار ہو جائیں گی۔ مسیح کا جسم کے ساتھ آسمان پر جانا کہاں ایسا ثابت ہے، جیسا ہمارے نبی ﷺ کا۔

نوٹ۔ پہلے قول میں معراج جسمانی کا انکار دوسرے میں اقرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۱۹

ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۳۰۷ کا حاشیہ :

...اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ان پرندوں (اس میں اشارہ ہے اس آیت کی طرف انی اخلق لکم من الطین کھیئۃ الطیر فیکو ن طیراً با ذن اللہ ۔ ثناء اللہ) کا پرواز کرنا قرآن شریف سے ہرگز ثابت نہیں ہوتا بلکہ ان کا ہلنا اور جنبش کرنا بھی بپایہ ثبوت نہیں پہونچتا اور نہ درحقیقت انکا زندہ ہو جانا ثابت ہوتا ہے

تردید۔ آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۶۸ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اور حضرت مسیح کی چڑیاں باوجودیکہ معجزہ کے طور پر ان کا پرواز قرآن کریم سے ثابت ہے مگر پھر بھی مٹی کی مٹی ہی تھیں اور کہیں خدا تعالی نے یہ نہ فرمایا کہ وہ زندہ بھی ہو گئیں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۲۰

اعجاز احمدی کے صفحہ ۷۱ میں سطر اول میں مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

لہ خسف القمر المنیر و انّ لی خسفان القمران المشر قا ن اتنکر؟ آنحضرت ﷺ کے لئے چاند کے خسوف کا نشان ہوا اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔ اب کیا تو انکار کرے گا۔

ب۔ نزول المسیح کے صفحہ ۱۲۸۔۱۲۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

یہ آیت یعنی و ان یروا آ یۃ یعر ضوا و یقو لوا سحر مستمر . یہ سورت القمر کی آیت ہے شق القمر کے معجزہ کے بیان میں اس وقت کا فروں نے شق القمر کے نشان کو ملاحظہ کر کے جو ایک قسم کا خسوف تھا یہی کہا کہ اس میں کیا انوکھی بات ہے۔

تردید: چشمہ معرفت ضمیمہ کے صفحہ ۴۱۔۴۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت ﷺ کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا۔ اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علم ہیئت ہے، یہ سراسر فضول باتیں ہیں کیونکہ قرآن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شریف تو فرماتا ہے:

اقتربت السّاعة و انشق القمر و ان یروا آیة یعرضوا و یقولوا سحر مستمر .

یعنی قیامت نزدیک آ گئی اور چاند پھٹ گیا اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ پکا جادوگر ہے جس کا آسمان تک اثر جا پہنچا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ جنوری ۱۹۲۵ء مطابق ۲۷ جمادی الثانی ۱۳۴۳ھ ص ۵۔۶)

تردید قادیانی بزبان قادیانی

جناب بابو حبیب اللہ کلرک ؒ دفتر نہراپر باری دواب امرتسر لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۲۱

ازالہ اوہام صفحہ ۳۷۸ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اناجیل اربعہ قرآن شریف کے اس قول پر کہ ما قتلوه و ما صلبوه صاف شہادت دے رہی ہیں کیونکہ قرآن کریم کا منشاء ما صلبوه سے یہ ہرگز نہیں ہے کہ مسیح صلیب پر چڑھایا نہیں گیا بلکہ منشا یہ ہے کہ جو صلیب پر چڑھانے کا اصل مدعا تھا یعنی قتل کرنا، اس سے خدا تعالی نے مسیح کو محفوظ رکھا، اور یہودیوں کی طرف سے اس فعل یعنی قتل عمد کا اقدام تو ہوا مگر قدرت اور حکمت الٰہی سے تکمیل نہ پا سکا۔

تردید: ازالہ اوہام صفحہ ۶۹ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

دمشق کا لفظ بطور استعارہ لیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والوں کی آنکھوں کے سامنے وہ زمانہ آ جائے جس میں لخت جگر رسول اللہ ﷺ، حضرت مسیح کی طرح کمال درجہ کے ظلم اور جور و جفا کی راہ دمشقی اشقیاء کے محاصرہ میں آ کر قتل کیے گئے۔

نوٹ۔ اس جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الفاظ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(لختِ جگر رسول ﷺ، حضرت مسیح کی طرح قتل کئے گئے)
سے یہ بات نہیں نکلتی کہ ان کے خیال میں حضرت مسیح بھی قتل کئے گئے ہیں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۲۲

ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۰۲ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

آیت فلما توفّیتنی سے پہلے یہ آیت ہے و اذ قال الله یا عیسی أأنت قلت للناس ... الخ.
اور ظاہر ہے کہ قال کا صیغہ ماضی ہے اور اس کے اول و اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے ...اس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا، نہ زمانہ استقبال کا۔

تردید۔ براہین حصہ پنجم (نصرۃ الحق) کے صفحہ ۴۰ پر ہے:

اس تمام آیت کے اول آخر آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰؑ کو کہے گا کہ کیا تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اپنا معبود ٹھہرانا،
تو وہ جواب دیں گے کہ جب تک میں اپنی قوم میں تھا تو میں ان کے حالات سے واقف تھا، یعنی بعد وفات مجھے ان کے حالات کی کچھ خبر نہیں۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۲۳

براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۴۰ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اس آیت میں صریح طور پر بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ عیسائیوں کے بگڑنے کی نسبت اپنی لاعلمی ظاہر کریں گے اور کہیں گے کہ مجھے تو اس وقت تک ان کے حالات کی نسبت علم تھا جب کہ میں ان میں تھا اور پھر جب مجھے وفات دی گئی تب سے میں ان کے حالات سے محض بے خبر ہوں۔ مجھے معلوم نہیں کہ میرے پیچھے کیا ہوا۔

تردید۔ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۵۴ پر مرزا غلام احمد نے لکھا ہے:

اور میرے پر کشفاً یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ زہرناک ہوا جو عیسائی قوم سے دنیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پھیل گئی حضرت عیسی کو اس کی خبر دی گئی تب ان کی روح روحانی نزول کے لئے حرکت میں آئی اور اس نے جوش میں آ کر اور اپنی امت کو ہلاکت کا مفسدہ پرداز پا کر زمین پر اپنا قائم مقام اور شبیہ چاہا جو اس کا ہم طبع ہو کر گویا وہی ہو۔ سو اس کو خدا تعالی نے وعدہ کے موافق ایک شبیہ عطا کیا۔

نیز: آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲٦۸ کے حاشئے پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

اور حضرت عیسی کے نام پر اس عاجز کے آنے کا سرّ یہ ہے کہ خدا تعالی نے اس عیسائی فتنہ کے وقت میں یہ فتنہ حضرت مسیح کو دکھایا یعنی ان کو آسمان پر اس فتنہ کی اطلاع دے دی کہ تیری قوم اور تیری امت نے اس طوفان کو برپا کیا ہے۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۲۴

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۲۲٦ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

اور جب تک عیسی ان میں رہے جیسا کہ آیت ما دمت فیھم کا منشاء ہے، وہ سب لوگ توحید پر قائم رہے۔ بعد وفات حضرت عیسیؑ کے ان لوگوں کی اولاد بگڑ گئی۔ یہ معلوم نہیں کہ کس پشت میں خرابی پیدا ہوئی۔ مورخ لکھتے ہیں کہ تیسری صدی تک دین عیسائی اپنی اصلیت پر تھا۔

تردید: کشتی نوح کے صفحہ ٦۰ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

پولس وہی ہے جس نے حضرت مسیح کو جب تک کہ وہ اس ملک میں رہے بہت دکھ دیا تھا اور جب وہ صلیب سے نجات پا کر کشمیر کی طرف چلے آئے تو اس نے ایک جھوٹی خواب کے ذریعہ حواریوں میں اپنے تئیں داخل کیا اور تثلیث کا مسئلہ کھڑا کیا...اور انجیلی عقیدہ میں تثلیث کو داخل کیا تا کہ ان تمام بدعتوں سے یونانی بت پرست خوش ہو جائیں۔

نیز: کتاب چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۵۴ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

انجیل پر ابھی تیس برس بھی نہیں گذرے تھے کہ بجائے خدا کی پرستش کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک عاجز انسان کی پرستش نے جگہ لے لی یعنی حضرت عیسیٰ خدا بنائے گئے

نوٹ: حضرت مسیح کو جب نبوت اور رسالت ملی اس وقت ان کی عمر ۳۰ سال تھی (طبقات الکبریٰ۔ ابن سعد ج ۱ ص ۲۶) مرزا صاحب قادیانی کی ان تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ عیسائی لوگ مسیح کی زندگی ہی میں بگڑ گئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مسیح کی عمر ۱۲۰ برس لکھی ہے۔ (راز حقیقت۔ ص ۲ کا حاشیہ)

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۲۵

مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۲۰، ۲۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

حضرت مسیح نہ تین دن تک صلیب پر رہے اور نہ تین دن کی بھوک پیاس اٹھائی اور نہ ان کی ہڈیاں توڑی گئیں۔ بلکہ قریباً دو گھنٹہ تک صلیب پر رہے۔ (مسیح ہندوستان میں۔ ص ۲۰)

اور یہ قریب قیاس نہیں کہ دونوں چور جو مسیح کے ساتھ صلیب پر کھینچے گئے تھے وہ زندہ رہے اور مسیح صرف دو گھنٹہ تک مر گیا۔ (مسیح ہندوستان میں۔ ص ۲۶)۔

تردید: ایام الصلح اردو کے صفحہ ۱۱۴ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

تاریخ سے ثابت ہوتا ہے کہ تین دن تک صلیب رکھ کر پھر بھی بعض آدمی زندہ رہ جاتے تھے پھر کیوں ایسا شخص جو صرف چند منٹ صلیب پر رہا اور ہڈیاں نہ توڑی گئیں وہ مر گیا؟

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۲۶

ایام الصلح اردو کے صفحہ ۱۳۷ کے حاشئے پر مرزا صاحب لکھتے ہیں:

یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جس قدر حضرت عیسیٰ کی طرف اعجوبے منسوب کئے گئے ہیں ان کی نظیر ہونا نہایت ضروری ہے کیونکہ ایک قوم نے ان کو خدا کر کے مان لیا ہے پھر اگر حضرت عیسیٰ کے کاموں اور ذات کی نظیر نہ ہو تو یہ خصوصیت جاہلوں کی نظر میں ان کی خدائی پر ایک دلیل ٹھہرتی ہے۔

تردید۔ مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۵۳ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

اور اس بات کو اسلام کے تمام فرقے مانتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ میں وہ دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باتیں ایسی جمع ہوئیں تھیں کہ کسی نبی میں دونوں جمع نہیں ہوئیں (بالکل جھوٹ بات ہے۔ثناء)۔ایک یہ کہ انہوں نے کامل عمر پائی یعنی ایک سو پچیس برس زندہ رہے (قرآن سے ثابت ہے کہ حضرت نوحؑ کی عمر ۹۰۰ برس سے زائد ہوئی۔ثناء)۔

اور دوم یہ کہ انہوں نے دنیا کے اکثر حصوں کی سیاحت کی ، اس لئے نبی سیاح کہلائے۔

نتیجہ وہی جو خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے ۔اور اپنی نسبت شکایت کی ہے کہ حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا۔

(دیکھو رسالہ ریویو آف ریلی جنز۔اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔۳۰ جنوری ۱۹۲۵ء مطابق ۴ رجب ۱۳۴۳ھ ص ۵۔۶)

ایک مرزائی تائب ہوا

ایک (محرم علی) شخص کا بیان ہے کہ وہ حنفی تھا۔پھر قادیانی ہوگیا۔چندہ دیتا رہا۔اس کے زیر اثر کئی قادیانی ہوئے، پھر اسے خواب آئی، ایک نعش دیکھی۔وغیرہ۔سمجھ نہ آئی۔پھر ایک دفعہ وہ دیوریا ضلع گورکھپور گیا جہاں اسے فاتح قادیان، الہامات مرزا، نکاح مرزا، عقائد مرزا، فیصلہ آسمانی وغیرہ کتابیں دیکھنے کا موقع ملا۔غور سے پڑھا۔تو اپنی غلطی کو محسوس کیا اور اپنے ساتھیوں کے ہمراہ قادیانیت چھوڑ کر اہل حدیث ہوگیا۔

راقم محرم علی شاہ۔ساکن شاہ پور ڈاکخانہ کسیا۔ضلع گورکھپور

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ فروری ۱۹۲۵ء ص ۶ و ۹)

آج کل نبی کیوں نہیں آیا؟

الفضل میں ایک سوال بڑی اہمیت سے پیش کیا گیا ہے جسکے الفاظ یہ ہیں:

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے

یا اهل الکتا ب قد جا ء کم رسو لنا یبین لکم علی فترة من الرسل ان تقو لوا ما جا ء نا من بشیر و لا نذیر فقد جا ء کم بشیر و نذیر . کہ اے اہل کتاب ہم نے تمہاری طرف ایک وقفہ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعد رسول بھیجا ہے اس لئے کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ تمہاری طرف کوئی نبی نہیں آیا ۔ چونکہ ہم نے رسول بھیج دیا ہے اس لئے اب تم یہ عذر پیش نہیں کر سکتے

سوال یہ ہوتا ہے کہ حضرت عیسی سے چھ سو سال بعد آنخضرت ﷺ مبعوث کئے گئے ۔ اگر اتنے عرصہ میں رسول نہ آنے کی وجہ سے قوم کا یہ عذر صحیح ہو سکتا ہے اور وہ کہہ سکتے ہیں کہ ہماری طرف کوئی رسول نہیں آیا، تو کیا آنخضرت ﷺ کے بعد اب جب کہ تیرہ سو سال گذر گئے ہیں، قوم کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ کہہ سکے کہ ہماری طرف کوئی رسول نہیں آیا ۔ اور کیا وجہ ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں کا عذر توڑنے کے لئے آنخضرت ﷺ کے بعد کوئی رسول نہ آئے ۔ (الفضل قادیان ۲۴ جنوری ۱۹۲۵ء ۔ ص ۲) ۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ کہتے ہیں :

آؤ اس کا جواب ہم خود مرزا غلام احمد سے پوچھیں ۔ وہ لکھتے ہیں :

نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے اور وہ ان میں نہیں پائی جاتی ۔ (حقیقۃ الوحی ۔ ص ۳۱۱) ۔

قادیانی دوستو! بتاؤ مرزا صاحب کے قول کے مطابق مرزا صاحب کے دعوی سے پیشتر جب کوئی نبی نہ ہوا، تو اتنی مدت کے لوگوں کا خدا کے ہاں کوئی عذر ہوگا یا نہیں؟ اور اگر گمراہی کے زمانہ میں کسی نبی کا آنا ضرور ہے تو مرزا صاحب سے پہلے تیرھویں صدی کے خاتمہ تک کوئی نبی کیوں نہ آیا؟ سوچ سمجھ کر اپنی کونسل میں پیش کر کے جواب دیں اور جواب شائع کرنے سے پہلے سوچ لینا کہ مقابل اہل حدیث ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء مطابق ۲۵ رجب ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۱۶ ص ۶ و ۱۲)

مباحثہ قادیان:

موضع اپل ضلع گوجرانوالہ میں خاتم النبیین اور پیش گوئی محمدی بیگم پر احمدیوں اور محمدیوں کے درمیان بحث ہوئی ۔ محمدیوں کی طرف سے محمد الدین، اور احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد ابراہیم مناظر تھے ۔ محمدیوں کو فتح ہوئی ۔ مرسلہ: خیرات اللہ ۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ فروری ۱۹۲۵ء ۔ ۲۵ رجب ۱۳۴۳ھ ص ۱۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراقی نبی اور اس کی امت

مراقی کیڑوں کو مارنے کی دوا

جناب محمد حنیف خادم، ڈیرہ دون سے لکھتے ہیں:

معزز ناظرین! ڈاکٹروں کی تحقیق ہے کہ طاعون ہیضہ وغیرہ امراض کے کیڑے ہیں جوانسان کی موت کے سبب ہیں۔ میری تحقیق ہے کہ مذاہب باطلہ کے بھی کیڑے ہیں

میں سچ عرض کرتا ہوں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کا اسم مبارک ثناء اللہ (جو جمالی رنگ میں ہے) ہم محمدی مسلمانوں کے لئے تو اسم بامسمی ہے مگر مرزائیوں کے حق میں آپ س سے سناء اللہ ہیں (یہ جلالی رنگ میں ہے)۔ حکیم مطلق خدا تعالی کی یہ عطا کی ہوئی عجیب وغریب لاثانی دوا، مرزائی کیڑوں کے زہریلے اثر کو دور کرنے اور مارنے کے لئے ایسی مفید اور اکسیر ثابت ہوئی ہے کہ فی الفور اپنا اثر دکھلاتی ہے۔ صرف نام کی ہیبت سے ان کی حالت میں تغیر عظیم پیدا ہو جاتا ہے چہروں پر ہوائیاں ارنے لگتی ہیں بدن کپکپانے لگتا ہے، گھبراہٹ و مردنی کے آثار نمایاں ہونے لگتے ہیں، منہ خشک ہو جاتا ہے، زبان سے بہکی بہکی باتیں نکلنے لگتی ہیں۔ بالآخر فحش کلامی اور بدزبانی پر اتر آتے ہیں۔

اگر ان کا آخری فیصلہ چا ہو تو سفوف ثنائی (آخری فیصلہ والی دعا، دوا) تھوڑی سی مقدار میں دے دو کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں ہلاک ہو گیا۔

پھر دیکھو کتنے کھل کر دست ہوتے ہیں چند سانس جن سے ان کی زندگی کا شبہ ہوتا ہے وہ محض برائے نام ہوتی ہے۔ اس دوا کے اکسیر اور سریع الاثر ہونے کا اس سے زیادہ اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ اس جماعت قادیانی کا پیر و مرشد مرزا غلام احمد قادیانی خود اسی دوا کے اثر سے ہلاک ہوا۔

خاکسار کو ایک مرزائی دوست نے اخبار الفضل کے چند پرانے پرچے دیکھنے کیلئے دیئے۔ اتفاق سے میری نظر اخبار الفضل ۴ جنوری ۱۹۲۳ء کے صفحہ ۹ پر پڑی جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مولوی عمر الدین شملوی کی تقریر (جو آپ نے جلسہ سالانہ احمدیہ میں کی تھی) درج تھی۔

مقرر بدزبان نے عالی جناب علامہ زمان فاتح قادیان مفسر کلام اللہ مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب کی شان والا میں بہت کچھ گستاخی آمیز کلمات کا استعمال کیا اور خوب دل کھول کر اپنی لیاقت علمی کا ثبوت دیا۔ (مرزائیوں کے مولوی عمرالدین شملوی نے ہمارے سردار کو ابلیس ثانی کے لقب سے پکارا ہے دیکھو الفضل ۴ جنوری ۱۹۲۳ء، مگر ہم اس کا بدلہ نہیں لیتے۔ درعفو لذتیست کہ در انتقام نیست۔ اہل حدیث: نامہ نگار کو ان منشی عمرالدین صاحب کی حقیقت حال معلوم ہوتی تو آپ ان کو اس تیز کلامی اور دشنام دہی میں معذور جانتے سنیئے لودیانہ کے مباحثہ میں جو مبلغ سہ صدی رقم بطور غنیمت فاتح کے ہاتھ آئی تھی اس میں پوری پچاس کی رقم ان عمرالدین صاحب کی تھی پھر یہ خفا کیوں نہ ہوں آپ کو اصل وجہ خفگی کا جاننا ضروری تھا؛

کہہ دیا بس کہ تری آہ میں تاثیر نہیں۔ یہ نہ دیکھا کہ کلیجہ میں ہے روزن کیسا)

آئینہ ثنائی مظہر اسرار الٰہی میں اسے اپنی شکل نظر آئی فاتح قادیان کی پوزیشن بیان کرنے کھڑا ہوا تھا کہ نام کی دہشت اس درجہ غالب ہوئی کہ بھول کر اپنی پوزیشن بیان کرنے لگا وہی حالت ہوئی جو عموماً سفوف ثنائی استعمال کرانے سے ان کی ہوا کرتی ہے۔ مبلغ مرزا اچھی طرح جانتا تھا کہ فاتح قادیان (مولانا ثناء اللہ) اپنی مہذبانہ روش کب چھوڑنے لگے۔ میری ان گالیوں کا جواب دینا تو درکنار توجہ بھی نہ کریں گے زیادہ سے زیادہ اگر کچھ بولیں گے تو امرتسر سے بیٹھے بیٹھے یہ جواب دے دیں گے بقول خادم: چلو ہم ہوں نہ ہوں لیکن پریشان ان کے کرنے کو۔ ہمارا ذکر تو اغیار کی محفل میں رہتا ہے۔

اب میں اس ذات شریف (منشی عمرالدین شملوی) کی علمی پوزیشن کا اظہار کرتا ہوں جس سے آپ کی ذاتی قابلیت وعلمیت کا بخوبی اندازہ ہوسکتا ہے۔

تھوڑا عرصہ ہوا آپ کی شادی ہمارے شہر ڈیرہ دون میں ایک مرزائی خاتون سے ہوئی قیام ایام شادی میں انجمن احمدیہ کی طرف سے آپ کی تقریر کرائی گئی بصورت اشتہار اعلان کیا گیا کہ فلاں تاریخ شب کے آٹھ بجے مولانا عمرالدین شملوی دلائل صداقت رسالت محمدیہ پر لیکچر دیں گے سب کو شریک ہونا چاہیے۔ چنانچہ وقت مقررہ پر جلسہ ہوا۔ محمدی مسلمانوں میں سے سوائے پانچ چھ اصحاب کے جو مرزائی احباب کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوستوں میں سے تھے اور کوئی شامل نہ ہوا کیونکہ سب جانتے تھے

ہے صدق اور رسالت نبوی سے کیا تعلق
آ کر پھنسیں اڑنگے میں پس مدعا یہی ہے

حاضرین کی تعداد ہاتھ پیروں کی انگلیوں کی مجموعی تعداد سے نصف یا کچھ زیادہ ہوگی سب کرسیوں پر بیٹھے تھے۔ مولوی صاحب نے تقریر شروع کی مگر افسوس تقریر کا کل حصہ جو مسلسل دو گھنٹہ تک جاری رہا دلائل صداقت رسالت مرزائیہ پر صرف ہوا۔ دلائل صداقت نبوت محمدیہ کا اگر کہیں کہیں ذکر آتا تو ضمناً نبوت مرزا کا اظہار بڑے زوردار الفاظ میں ضرور ہوتا لیکچر سن کر رنج و افسوس کے ساتھ کہنا پڑا

سمجھے تھے جسکو پھول وہ نکلے شرار سنگ

بعد اختتام تقریر بابو غلام نبی سکرٹری انجمن احمدیہ نے بیٹھے بیٹھے بغرض تبلیغ ناواقفوں کے پھانسنے کے لئے مختصر تقریر کی۔ مرزا صاحب کی قبل از دعوی زندگی کے متعلق بہت کچھ مدح سرائی کی۔ فرمایا ایسا عالی دماغ صاحب علم و فضل جسکی تعریف میں بڑے بڑے مشاہیر علماء اسلام رطب اللسان تھے اس سے ایسی غلطی نہیں ہوسکتی کہ جھوٹا دعوی نبوت کر دے۔

خاکسار محمد حنیف نے بابو صاحب سے سوال کیا کہ نبی کا صحیح الدماغ ہونا ضروری ہے یا نہیں؟

فرمایا ہاں صحیح الدماغ ہونا ضروری ہے۔

پھر سوال کیا کہ جو شخص جنون مراق جیسی مہلک بیماریوں میں مبتلا ہو اس کے قول و فعل کا اعتبار ہے یا نہیں؟

فرمایا یہ اعتراض پہلے بھی کسی نے کیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے۔

یہ کہہ کر کچھ دیر سکوت کیا تو مولوی عمر الدین جب کو اعتراض کی معقولیت اور سوال کی نزاکت محسوس ہوگئی تھی کرسی سے سنبھلے اور جھٹ سے بول اٹھے کہ مرزا صاحب نے ایسا کہیں نہیں فرمایا۔

خاکسار نے فوراً اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۱۹ء جیب سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نکال کر حوالہ پڑھ کر سنایا۔

فرمایا یہ قول دعویٰ سے پہلے کا ہے۔

خادم نے عرض کیا کہ مولوی صاحب! یہ قول دعویٰ سے بعد کا ہے جس کو مرزا صاحب قادیانی علامت مسیح قرار دیتے ہیں مہربانی فرما کر پوری عبارت پڑھ جایئے (مولوی صاحب نے اخبار میرے ہاتھ سے لے کر کل مضمون بلند آواز سے پڑھا) پڑھنے کے بعد حاضرین کو مخاطب کر کے دریافت کیا کہ یہ شخص محمد حنیف ڈرافٹسمین کون ہے؟

حاضرین نے جواب دیا کہ آپ کو اس سے کیا غرض۔ کسے باشد۔ آپ ان کے اعتراض کا جواب دیں۔

فرمایا اس کے سینکڑوں اقسام ہیں (بتایا ایک نہیں کیونکہ سمجھتے تھے کہ یہ لوگ سب ناواقف ہیں یہ کہہ کر ٹال دو، ڈاکٹری وطبی بحث کون کرے گا) اور کمال ہوشیاری سے پہلو بچا کر شان تکلمانہ سے یوں گویا ہوئے:

ایسا بڑا افلاسفر جس کے علم وفضل کے علماء تک قائل ہوں اس سے ایسی غلطی کا ہونا ناممکن ہے کہ جھوٹا دعویٰ کر دے،

خاکسار نے عرض کیا مرزا صاحب فلاسفر سے غلطی کا ہونا ممکن مانتے ہیں اور آپ ناممکن بتلاتے ہیں۔ مرزا صاحب اسلامی اصول کی فلاسفی میں لکھتے ہیں:

افلاطون جیسے فلاسفر نے ایسی فاش غلطی کھائی کہ مرغ کی قربانی چڑھائی۔،

میں کہتا ہوں کہ جیسی غلطی افلاطون جیسے فلاسفر سے ظاہر ہوئی، ایسی ہی غلطی مرزا صاحب قادیانی سے بھی سرزد ہوگئی کہ جھوٹا دعویٰ نبوت کر بیٹھے۔

میرے اس جواب پر مولانا شملوی کو شملہ سنبھالتے ہوئے (اور خاکسار کے چہرہ پر متعجبانہ نظر ڈالتے ہوئے) یوں گویا ہوئے: یہ تمہارا قیاس ہے۔

بہت اچھا جناب یہ تو ہمارا قیاس ہے۔ اب جناب کا عالمانہ قیاس سنئے کیسا معقول جواب دیتے ہیں کہ اعتراض کو جڑ سے اکھاڑ پھینک دیتے ہیں اور صحابی رسول اللہ پر بھی ہاتھ صاف کرتے ہوئے ذرہ نہیں جھجکتے۔ فرماتے ہیں کہ:

ابو ہریرہؓ مدینہ کی گلیوں میں پچھاڑیں کھا کر گرتے تھے (کیوں گرتے تھے؟ بھوک کی وجہ سے! اس کو ہضم کر گئے) تو لوگ آپ کو دیوانہ اور مجنون کہا کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال از آسمان جواب از ریسمان

مطلب صاف ہے (بزعم مولوی صاحب) کہ مرزا غلام احمد اگر مراقی ہے، تو یہ صحابی رسول اللہ بھی تو دیوانہ اور مجنون تھے،

برین عقل و دانش بباید گریست

مرزائیو! اگر تمہارے مایہ ناز قابل فخر علماء کے استدلال وقوت استنباط کا یہی حال ہے تو کیفیت بالا معلوم شد۔

اب دوسرے صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کا حال سنئے۔ برافروختہ ہوکر کرسی سے اٹھے۔ پیشانی پر تین بل (بشکل حرف ک ف ر) ڈالتے ہوئے اور اپنے خارج از اسلام ہونے کا ثبوت اس طرح دیتے ہوئے کرختی ہوئی آواز سے چلائے:

رسول اللہ کی نسبت بھی قرآن میں ساحر ومجنون آیا ہے (العیاذ باللہ)

کوئی ان عقل مندوں سے پوچھے کہ ان جوابات سے ہمارے سوال کو کیا تعلق؟ کہاں خود کو مراقی بتلانا اور کہاں لوگوں کا دیوانہ اور مجنون کہنا؟

ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

اس موقع پر مجھے اپنے آقا ومرشد علامہ ثناء اللہ امرتسری کا وہ بزرگانہ قول یاد آیا جو آپ نے الہامات مرزا میں لکھا ہے کہ:

> مرزائی چاہتے ہیں کہ سلسلہ رسالت اور خاندان نبوت پر بھی وہی الزام لگایا جاوے جو ہم پر لگایا جاتا ہے تاکہ یہ کہہ سکیں کہ ہم بھی تو آخر اسی سلسلہ کے ایک فرد ہیں۔رسول اللہ ﷺ پر الزام ہے تو ہم پر بھی ہے۔

ناظرین! میں سچ سچ خدا تعالی کو حاضر وناظر جان کر عرض کرتا ہوں کہ یہی جوابات جو اوپر مرقوم ہوئے ان کی طرف سے دیئے گئے۔شب کے بارہ بجے چکے تھے اور ہم مصر تھے مجبور ہوکر مولوی صاحب کو مراق کی یہ تعریف کرنی پڑی:

غیر مستقل مزاجی کا ہونا۔

اس تعریف کو سن کر ہم کھڑے ہوگئے کیونکہ اب کوئی جھگڑا نہیں رہا جب طبیعت میں استقلال نہیں تو اس کے قول وفعل کا بھی اعتبار نہیں۔

محترم ناظرین! یہ ہیں وہ لائق وفائق قابل مبلغ جماعت احمدیہ جو شیر اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علامہ ابوالوفاء ثناء اللہ امرتسری جیسے ماہر علم وفن مناظرہ کو... مقابلہ ومباہلہ کا چیلنج دیتے ہیں اور گیدڑ بھبکی دکھاتے ہیں۔ اور باوجود بار بار پے در پے شکست اٹھانے کے اسی ایک ہٹ پر اڑے ہوئے ہیں کہ اب کے مار کے دیکھ

آنکھ جس کی نہ زمانہ میں کسی سے جھپکی
آج اس شیر کو دکھلاتے ہیں گیدڑ بھبکی

لطیفہ: اگلے روز ایک مرزائی دوست مجھے بازار میں ملا۔ میں نے دوستانہ طریق سے دریافت کیا کہ بھائی سچ سچ ایماناً کہنا رات تمہارے مولوی صاحب نے میرے اعترض کا کوئی تسلی بخش جواب دیا؟ پست آواز سے بولے۔ یہ کوئی بات نہیں ایک بات کا جواب نہیں آیا تو کیا ہے۔ تمہارے ثناء اللہ سے بھی اکثر باتوں کا جواب نہیں آتا۔ دریافت کیا کہ ان اکثر باتوں میں سے ایک تو بتلایئے فرمایا سینکڑوں ہیں (سینکڑوں کا لفظ رات مولوی صاحب سے سن لیا تھا) پھر بولے:

ممکن ہے کاتب کی غلطی ہوگئی ہو۔ ایسی غلطیاں اکثر ہوجایا کرتی ہیں

خادم نے عرض کیا کہ ہاں بیشک یہ قرین قیاس ہے اس پر ہمارا بھی صاد ہے۔ اگر رات مولوی صاحب اس لفظ مراق میں کاتب کی غلطی مان لیتے تو گفتگو جلد ختم ہو جاتی۔

وہ غلطی کیا ہے؟ شائد تم بتلاتے ہوئے شرماؤ۔ مرزا صاحب کی شان مسیحیت ونبوت مانع آئے۔ اس لئے سنئے میں ہی بتلائے دیتا ہوں

کاتب مراق کی م کے اوپر نقطہ لگانا بھول گیا مراق نہ تھا، بلکہ فراق تھا۔

ہاں اب یہ سوال ہے کہ فراق کس کا اور فراق کی بیماری کیسی؟ اسکا جواب صاف معلوم اور ثابت ہے کہ فراق اسی منکوحہ آسمانی کا جس کے حسرت دیدار اور تمنائے شادی میں مرزا صاحب قادیانی اس دار فانی سے عالم جاودانی کو یہ کہتے ہوئے رخصت ہوئے

کبھی مرنے سے پہلے کاش تم کو دیکھ ہی لیتے
یہی حسرت لئے دنیا سے اب ہم ہائے جاتے ہیں

اور آج مزار مرزا سے بھی یہ آواز آرہی ہے کہ سننے والوں کو بھی رحم آتا ہے

لگا کر دل کسی سے ہائے مرزا
مصیبت مول لے لی حشر تک کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے اس جواب پر مرزائی دوست بہت بگڑا۔ برہم ہو کر کہنے لگا تم لوگوں نے (مولوی) ثناء اللہ سے مزاح اور استہزاء کرنا سیکھا ہے، اور خاک نہیں جانتے۔

میں نے کہا بھائی جان! اگر ہم نے مذاح اور دل لگی کرنا سیکھا ہے، تو تم نے اپنے سردار مرزا غلام احمد قادیانی سے جھوٹ بولنا اور دھوکہ دینا اور گالیاں دینا سیکھا ہے۔ چلو دونوں برابر ہو گئے۔

ناظرین! یہ ہے مراقی کیڑوں کی اکسیر دوا۔ جس کی بابت دعا ہے کہ خدا اس کو محفوظ رکھے اور دنیا کو اس سے فائدہ پہنچائے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۲۵ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۷ ص ۴۔۶)

مسیح کی آمد ثانی: احمد مجتبی کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری ذیل کا مکالمہ لکھتے ہیں:

عاشق احمد مدنی:

(ایک احمدی سے مخاطب ہو کر): جناب مرزا غلام احمد قادیانی کا دعوی کیا تھا؟

خادم کرشن قادیانی:

مرزا غلام احمد صاحب تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۹۵ پر لکھتے ہیں:

میرا دعوی یہ ہے کہ میں وہ مسیح موعود ہوں جس کے بارے میں خدا تعالی کی تمام پاک کتابوں میں پیش گوئیاں ہیں کہ وہ آخری زمانہ میں ظاہر ہو گا۔

عاشق احمد مدنی:

ہم لوگوں کا تو یہ مذہب ہے کہ وہی مسیح عیسی بن مریم جس پر انجیل نازل ہوئی تھی آخری زمانہ میں آسمان سے نازل ہو گا۔

خادم کرشن قادیانی:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح نے صلیبی واقعہ سے نجات پا کر ہندوستان کا سفر کیا اور نیپال ہوتے ہوئے آخر تبت پہنچے اور پھر کشمیر میں ایک مدت تک ٹھہرے اور وہ بنی اسرائیل جو کشمیر میں بابل کے تفرقہ کے وقت میں سکونت پذیر ہوئے تھے ان کو ہدایت کی اور آخر ایک سو بیس برس کی عمر میں سری نگر میں انتقال فرمایا اور محلّہ خان یار میں مدفون ہوئے اور عوام کی غلط بیانی سے یوز آسف نبی کے نام سے مشہور ہو گئے۔ (راز حقیقت۔ص ۹ کا حاشیہ)

عاشق احمد مدنی:

صحیح بخاری جلد اول صفحہ ۴۰ پر لکھا ہے کہ

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے البتہ عنقریب ہے کہ اترے گا تم میں اے مسلمانو! عیسیٰ بیٹا مریم کا۔

خادم کرشن قادیانی:

بعض احادیث میں عیسیٰ بن مریم کے نزول کا لفظ پایا جاتا ہے لیکن حدیث میں یہ نہیں پاؤ گے کہ اسکا نزول آسمان سے ہوگا (حمامة البشریٰ مترجم ص ۷۷)

درحدیث لفظ از آسمان نیست (انجام آتھم۔ ص ۱۲۹)

عاشق احمد مدنی:

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸، منتخب کنز العمال جلد ٦ صفحہ ٥٦ اور حجج الکرامة کے صفحہ ۴۲۳ پر لکھا ہے:

قال ابن عباس قال رسول الله ﷺ فعند ذلك ينزل اخی عيسى بن مريم من السماء على جبل افيق اماما هادیا حكما عادلا عليه برفس له مربوع الخلق اسلت سبطا الشعر بيده حربة يقتل الدجال فاذا قتل الدجال تضع الحرب اوزارها

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خادم کرشن قادیانی:

کنزالعمال نے یہ حدیث ابن عساکر سے لی ہے اور خود صاحب کنز العمال نے دیباچہ میں ابن عساکر کی حدیث کے متعلق لکھدیا ہے کہ جو حدیث بھی ان چاروں (عقیلی، ابن عدی، خطیب اور ابن عساکر) کی طرف منسوب ہوگی وہ ضعیف ہوگی۔ پس یہ حدیث بقول صاحب کنز العمال ضعیف ہے اور قابل حجت نہیں اور نیز اس کی سند بھی نہیں۔ (ریویو اکتوبر۱۹۲۳ء ص ۱۳،۱۴)

عجالہ نافعہ صفحہ ۷ کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن عساکر طبقہ رابعہ سے ہے۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ اکتوبر۱۹۲۳ء ص ۱۵،۱۶)

عاشق احمد مدنی:

۱۔خود مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۳۵ کے حاشیہ پر حدیث کی ایسی کتابوں کے نام درج کئے ہیں اور ان کی روایتوں سے استدلال کیا ہے جن کو عجالہ نافعہ کے صفحہ ۷ اور اسی رسالہ ریویو کے صفحہ ۱۶ پر طبقہ رابعہ میں شمار کیا گیا مثلاً ابن جریر ابوالشیخ، بغوی، ابن...عبد بن حمید، اور عبدالرزاق۔

۲۔ حدیث کی کتاب، تاریخ ابن عساکر، کے حوالے خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴۹ کے حاشیہ اور مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۵۴ پر دیئے ہیں اور پھر مزے کی بات یہ ہے کہ سند کسی روایت کی نہیں دی۔

۳۔مرزا غلام احمد قادیانی، حمامۃ البشریٰ، صفحہ ۸۸۔۸۹ پر لکھتے ہیں:

و فی حد یث ابن عباس قال سمعت رسو ل الله ﷺ یقول ینزل اخی عیسی بن مر یم علی جبل افیق اما ما هادیا حکماعادلا بیده حر بة لقتل الد جال وتضع الحر ب او زا ر ها (حما مة البشری. ص ۸۸).

روی ابن عباس قا ل قا ل رسو ل الله ینزل ا خی عیسی ابن مر یم علی جبل افیق اماما هادیا حکما عا دلا بیده حر بة یقتل به الد جال. (حما مة البشری. ص ۸۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: اب دیکھئے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب حمامۃ البشری کے صفحہ ۸۸۔۸۹ پر الفاظ من السماء نہیں ہیں۔

یہ ہے مرزا صاحب قادیانی کی ایمان داری۔

خود مرزا صاحب قادیانی اس روایت کو (جو کنز العمال میں ابن عساکر سے نقل کی گئی ہے) درج کرتے ہیں اور لفظ مخالف، من السماء، نقل نہیں کرتے تا کہ کتاب حمامۃ البشری میں جو دعوی کیا ہے کہ کسی حدیث میں سماء کا لفظ نہیں آیا اس کی تکذیب نہ ہو جائے۔ یہ ہے ہمارے مسیحا کی سچائی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ فروری ۱۹۲۵ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۷ ص ۶ و ۱۲)

کافر گروہوں کے دو زبردست سرگروہ

سوامی دیانند اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں

لاہوری احمدی اخبار پیغام صلح ۲۲۔۲۵ فروری ۱۹۲۵ء میں ایک مضمون نکلا ہے جس کی سرخی ہے

کافر سازوں کے دو زبردست گروہ:

علماء اسلام اور علماء نصرانیت

اس مضمون میں بزور قلم ثابت کیا ہے کہ علماء اسلام لوگوں کو کافر بناتے ہیں چنانچہ پیغام صلح کے الفاظ یہ ہیں:

> با وجود ان تمام خونی مناظر کے مسلمانوں میں ایک خاص طبقہ ہے جس کو علماء اسلام کے نام سے دنیا یاد کرتی ہے یہ فرقہ جس کا مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل سے کم نہیں اور جس کی سیاہی کا ایک ایک قطرہ شہیدوں کے خون سے زیادہ قیمت رکھتا ہے اور جن کی صحبت میں ایک لمحہ گذارنا ایک سال کی عبادت سے زیادہ مفید اور بابرکت ہے جو قرآن حکیم کی ایک ایک زبر اور زیر اور ضمہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جزم میں اپنا گھر بنائے ہوئے ہے اور جن کے حلقوم عین اور قاف کے تلفظ میں خشک ہو جاتے ہیں اور جن کو معارف و دقائق قرآن کے حل کرنے میں ید طولی حاصل ہے اور جن کو خدا معلوم کیا کیا کچھ نہیں آتا اور جاتا اس دنیا میں خدا کی رحمت وہدایت کے شمع بردار مقرر کئے گئے تھے اور ان کو حکم تھا کہ مسلمانوں کو حبل اللہ کے ذریعہ نہایت مضبوطی سے باندھے رکھنا اور کسی ایک کو بھی علیحدہ نہ ہونے دینا، مروت ومحبت مودت واخوت اور تمام ان الفاظ سے جو ت کے ساتھ ختم ہوتے ہیں (مگر جن کے معنی بھی ان چار الفاظ سے ملتے ہوں) ان اسلامی موتیوں کو ایک ہی رشتہ میں پروئے رکھنا کیونکہ ایک مسلمان کا کم ہو جانا اس عظیم الشان عمارت میں جس کی بنیاد خاتم النبیین و رحمۃ للعالمین کے تقدس مآب ہاتھوں سے رکھی گئی اور کی دیواریں بلند کرنے میں خود اس عظیم الشان انسان اور اس کے جاں نثار احباب کے خون نے سیمنٹ اور چونے کا کام دیا نقص واقعہ کا خطرہ ہے اور جب نقب زن چوری کے لئے آئے گا تو اسکو سیندھ لگانے میں آسانی ہوگی کیونکہ ایک اینٹ کے نکل جانے سے اس کا کام آسان ہو جائے گا اور وہ دوسری اینٹوں کو اپنے اوزار سے جلد علیحدہ کر سکے گا مگر واہ رے طبقہ علماء عمارت کی بنیادوں میں خود ڈائنامیٹ بھر دیا اور نقب زن کو ہاتھ بھی ہلانے کی تکلیف نہ دی۔

(پیغام صلح لاہور۔مورخہ ۲۲۔۲۵ فروری ۱۹۲۵ء ص ۲)

شیخ الاسلام ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

ہم سے پوچھو تو ہم بھی ایسے کافر گر لوگوں کو اور ان کی کافر گری صنعت کو سخت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور نہایت کراہت سے سنتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ایسے لوگوں کو ہدایت کرے۔مگر پیغام صلح کو دوسرے کی آنکھ کا تنکا نظر آیا لیکن اپنی آنکھ کا شہتیر نظر نہ آیا۔ ہماری تحقیق میں کافرگروں کے سرگروہ جیسے ہمارے دو ہیرو (سوامی دیانند جی اور مرزا قادیانی جی) ہیں ایسا کوئی نہیں ہم اپنی عادت کے موافق بے دلیل دعوی کرنا بھی کفر نہیں تو قریب کفر جانتے ہیں۔ پس ناظرین سنیں آریوں کے گرو سوامی دیانند لکھتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو ویدوں کونہیں مانتا وہ دہریہ (سخت ترین کافر) ہے (ستیارتھ پرکاش باب ۱۰)

اسی طرح مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں جو مجھے مسیح موعود نہیں مانتا وہ کافر ہے۔ چنانچہ آپ کے الفاظ شریفہ یہ ہیں:

کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا، دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارے میں خدا اور رسول نے تاکید کی ہے اور پہلے نبیوں کی کتابوں میں بھی تاکید پائی جاتی ہے۔ پس اس لئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے اگر غور کیا جائے تو دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۱۷۹)

اسی کتاب کے دوسرے مقام پر قادیانی کافر گر نے صاف لفظوں میں فیصلہ کر دکھایا ہے کوئی نہ مانے تو اس کا اختیار ہے مگر حضرت قادیانی نے تو اس کے صاف کرنے میں کسر نہیں رکھی۔ صاف صاف بلکہ صاف ترین الفاظ میں ارشاد ہے:

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۶۲)

مطلب صاف ہے کہ وہ پکا کافر ہے۔

احمدی دوستو! بتاؤ ساری دنیا کے مسلمان جو ان بڑے حضرت کو نہیں مانتے (باستثناء افغانستان، اسلئے کہ وہ ڈنڈا چلاتا ہے) سب کافر ہیں یا نہیں؟ تاویل بلکہ تحریف کا دروازہ تو خود حضرت صاحب نے کھول رکھا ہے جن کی اصطلاح میں شہر دمشق سے مراد قصبہ قادیان ہے وہ تاویل کیوں نہ کریں گے مگر دنیا میں اردو زبان سمجھنے والے بہت ہیں جو ان حوالہ جات کے صحیح معنی سمجھ سکتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے دعاوی کے منکر کو کافر کہتے ہیں

اردو ہے جس کا نام ہمیں جانتے ہیں داغ
ہندوستان میں دھوم ہماری زباں کی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث لاہور ۱۳ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۹ ص ۲۔۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور ایک لڑکی لاہوری

خدا کی شان ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے متعلق دلائل نقلیہ عقلیہ کے علاوہ واقعات یومیہ بھی ایسے پیدا ہوتے ہیں کہ ان کی تردید اور تغلیط کرنے کو کافی ہوں۔ چنانچہ آج کل لاہور میں ایک ایسا واقعہ پیدا ہوا ہے کہ مرزا صاحب کے غلط ادعا کی کافی تردید کرتا ہے جس کی تفصیل یہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب کہا کرتے تھے کہ حضرت عیسیٰ مسیح اگر زندہ ہیں تو آسمان پر زندہ ہیں، تو پاخانہ کہاں پھرتے ہوں گے۔

یہ ایک ایسا مغالطہ انہوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ عموماً ان کے مریدوں کے منہ پر چڑھا ہوا ہے۔ علماء نے اسکے کئی جوابات دیئے مگر آج کل لاہور میں ایک واقعہ ایسا وقوع پذیر ہے کہ مرزا صاحب کے اس دعوی کی کافی تردید کرتا ہے وہ یہ ہے کہ

ایک لڑکی جسکے والد کا نام نانک بخش (مسلمان) محلّہ چابک سواراں میں رہتا ہے۔ وہ لڑکی جوان بالغہ ہے۔ روزانہ غذا کھاتی ہے مگر پائخانہ اسے گیارہ مہینوں سے نہیں آیا۔ بہت سے علاج بھی کرا چکے ہیں حتی کہ مرزا صاحب قادیانی کے مرید ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب کا علاج بھی کرایا گیا ہے، مگر پائخانہ نہیں آیا۔

اب سوال یہ ہے کہ اس لڑکی کا پائخانہ کہاں جاتا ہے؟ جب تک مرزائی امت اس واقعہ کا جواب نہ دے اسکا حق نہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے پائخانہ کی تلاش میں وقت ضائع کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۹ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مجدد الف ثانی اور مرزا غلام احمد قادیانی

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۹۰، کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۹۹۔۱۰۰ کتاب ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۵۶ پر یوں درج ہیں:

ایک اور نادانی (ان مخالفوں کی) یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کیلئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے بلکہ جس نبوت کا دعوی کرنا قرآن شریف کی رو سے منع معلوم ہوتا ہے ایسا کوئی دعوی نہیں کیا گیا۔ صرف یہ دعوی ہے کہ ایک پہلو سے میں امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں آنحضرت ﷺ کے فیوض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالی سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد کو مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

اقول: مکتوبات امام ربانی دفتر دوم حصہ ہفتم مطبوعہ ۱۳۳۲ھ مطبع روز بازار امرتسر مکتوب ۵۱ صفحہ ۲ پر لکھا ہے۔

بداں اے برادر محبّ کہ بہ تحقیق کلام حق سبحانہ وتعالی با بشر گاہے رو برو بود و ایں نوع از کلام مر آحاد انبیاء است و گاہے ایں نعمت عظمی بعضے را از کمّل متابعان ایشاں نیز بہ تبعیت و وراثت میسر گردد و این قسم از کلام با یکے از ایشان ہرگاہ بکثرت واقع گردد انکس محدث نامیدہ مے شود چنانچہ امیر المومنین عمرؓ

نوٹ: مرزا غلام احمد صاحب کی نسبت ایک دفعہ اہل حدیث امرتسر میں لکھا گیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی، فن روایت میں معتبر نہیں۔ اس پر مرزائی پریس بہت خفا ہوا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب وہ خفا ہونے والے لوگ مرزا غلام احمد صاحب کی راست گوئی ملاحظہ کریں۔ آپ بحوالہ مجدد صاحب لکھتے ہیں: وہ نبی کہلاتا ہے،

حالانکہ اصل عبارت میں ہے: آنکس محدث نامیدہ مے شود،

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے (چنانچہ امیر المومنین عمرؓ) نقل نہیں کئے کیونکہ مجدد صاحب کی یہ تمثیل بتا رہی ہے کہ ان کی مراد نبوت نہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مراد نبوت ہے: ببیں تفاوت راہ از کجاست تا بکجا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۱۹ ص ۳)

برادرانہ مکاتبت

میرے ایک پھوپھی زاد بھائی کلکتہ میں چمڑہ کی تجارت کرتے ہیں۔ کچھ مدت سے مرزائی مذہب قادیانی میں شامل ہو گئے ہیں۔ میں نے اپنا فرض منصبی ادا کرتے ہوئے ان سے قادیانی مشن کے متعلق خط وکتابت جاری رکھی ہوئی ہے۔ مگر تاحال وہ اپنی ضد سے باز نہیں آئے، حتی کہ اب کی دفعہ انہوں نے قادیان کے سالانہ جلسہ پر آنے کیلئے مجھ کو ایک خط میں مرزائیت کی دعوت دیتے ہوئے لکھا تھا جس کا اقتباس ناظرین اہل حدیث کی دل چسپی کے لئے درج ذیل ہے۔

میں ۲۱ دسمبر کو کلکتہ سے روانہ ہو کر ۲۷ دسمبر کو قادیان دارالامان پہنچ جاؤں گا۔ آپ بھی تاریخ مقررہ پر قادیان آویں یہاں کی فضا کا مطالعہ کریں اور اپنے شبہات کو دور کریں۔ لوگ دور دراز سے حضرت مسیح کے خلیفہ کے سلسلہ کا نظارہ دیکھنے کو آتے ہیں، آپ قریب رہ کر کیوں محروم ہو۔ جواب ملاقات کی صورت میں ہو تو خوب ہے۔ دوست محمد احمدی

جواب میں مندرجہ ذیل خط لکھا گیا:

میں چونکہ خلیفہ قادیان کے والد بزرگوار مرزا صاحب کی تالیفات سے بہت سے نظارے دیکھ لئے اس لئے مجھ کو آپ کے دارالامان میں آنے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ضرورت باقی نہیں ہے۔ اعتبار نہ ہو تو سن لو

ا۔ میرے وقت کی فتح آنحضرتﷺ کی فتح سے اعظم اور کبر اور اظہر ہے۔
(سیرۃ الابدال۔ص ۱۹۳)

۲۔ آنحضرتﷺ کے لئے صرف چاند کو کسوف ہوا (شق القمر) میرے لئے چاند اور سورج دونوں کو (قصیدہ اعجازیہ۔ص ۷۱)

۳۔ کربلا ایست سیر ہر آنم۔ صد حسین است در گریبانم (نزول المسیح۔ص ۹۹)

۴۔ آنچہ داد ند ہر نبی را جام۔ داد آن جام را مرا بہ تمام۔ (ص ۹۹ نزول المسیح)

۵۔ لوگ آنحضرتﷺ کی حدیثیں زید اور عمرو سے ڈھونڈتے ہیں میں بلا انتظار آپ کے منہ سے سنتا ہوں۔ (دافع الوساوس۔ص ۲۵)

۶۔ میں نے کئی دفعہ آنحضرتﷺ کو اس عالم بیداری میں دیکھا، باتیں کیں، سوال پوچھے۔ (جنگ مقدس۔ص ۱۲۹)

۷۔ ایک دن میں رات کی نماز کے فرض اور سنتیں ادا کر چکا تھا۔ جاگ رہا تھا۔ نہ نیند میں تھا، نہ غنودگی میں، بیدار تھا۔ اس حالت میں میں دروازہ پر دستک کی آواز سنی۔ جب میں نے اس کی طرف نظر کی تو دیکھا کہ دستک دینے والے جلدی جلدی میری طرف آرہے ہیں۔ جب وہ قریب آ گئے تو میں نے پہچان لیا کہ پنج تن پاک ہیں۔ یعنی حضرت علی مع دونوں بیٹوں کے اور رسول اللہﷺ کے۔ (دافع الوساوس۔ص ۵۴۹)

۸۔ حضرت عیسی کی والدہ اپنے منسوب یوسف نجار کے ساتھ گھر سے باہر چکر لگایا کرتی تھی۔ (ایام الصلح۔ص ۶۵)

۹۔ یوسف (نجار) کی ایک بیوی موجود تھی اور شریعت موسوی میں ایک بیوی کی موجودگی میں دوسری بیوی جائز نہ تھی لیکن قوم کے بزرگ مجبور ہوئے کہ عین حمل میں مریم کا نکاح یوسف سے کر دیں اور بعد اس نکاح کے جتنی اولاد مریم کی یوسف سے ہوئی وہ حضرت عیسی کے سگے بھائی اور بہن تھے۔

(خلاصہ مضمون کشتی نوح۔ص ۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: حوالہ ۸ و ۹ کو پڑھتے ہوئے سورہ مریم پارہ ۱۶ نکال لیویں
اور بھی اس قسم کی بلکہ ان سے بھی بڑھ چڑھ کر مرزا جی کی لن ترانیاں ہیں جو بخوف طوالت نظر انداز کر دی گئی ہیں۔ اس قسم کے نظارے آپ کو اور مسیح کے حواریوں کو مبارک ہوں، میں ان سے باز آیا

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ
گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ

اس خط میں مذکور سے یہ مطالبہ بھی کیا گیا تھا کہ خلیفہ جی حوالہ جات مذکورہ بالا کو جلسہ عام میں پڑھ کر سناویں، مگر چند روز بعد جواب ملا کہ:

تمہارے اعتراضات تعصب پر مبنی ہیں، کلکتہ جا کر جواب لکھوں گا۔

امید ہے قادیانی الفضل اور لاہوری پیغام صلح ان حوالجات پر کما حقہ روشنی ڈالیں گے۔

مرزا جی کے مریدو! تم ایسے شخص کو مسیح موعود تسلیم کر رہے ہو جو معاذ اللہ، رسول اکرم ﷺ پر اپنی فضیلت ظاہر کر رہا ہے جو حضرت مریم جیسی پاک عورت کو جسکی پاک دامنی کی قرآن کریم گواہی دے رہا ہے نعوذ باللہ زانیہ ثابت کر رہا ہے جسکو سو حسین کو اپنے گریبان میں ڈالنے کا دعوی ہے مگر و الله یعصمك من الناس کا خداوندی وعدہ ہوتے ہوئے حج کو نہیں جاسکا۔

مرزا جی کو مجدد ماننے والے پیغامیو! تم نے اپنے سالانہ جلسہ پر (ازالہ کفر) کے نام سے ایک ٹریکٹ شائع کیا ہے جس میں مرزا جی کو بایزید بسطامی جیسے بزرگوں کے زمرہ میں شامل کرنیکی کوشش کی ہے۔ مگر یاد رکھو

بت کریں آرزو خدائی کی شان ہے تیری کبریائی کی

ان لوگوں نے تو شریعت کے نام پر اپنی جانیں قربان کر دیں مگر آپ کے مسیح نے گورداسپور کے حاکم سے ڈر کر اپنا الہام شائع کرنا بند کر دیا تھا۔

از چنیوٹ: مرسلہ: الٰہی بخش خریدار اخبار اہل حدیث ۶۰۵۵۔
بقلم خود محمد اسماعیل تاجر کتب

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مارچ ۱۹۲۵ء مطابق ۲۴ شعبان ۱۳۴۳ھ ج ۲۲ نمبر ۲۰ ص ۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انعام المنعم فی تفسیر آیت و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم

بہائی، مہدوی اور مرزائی کی گفتگو

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

بہائی

آنحضرت ﷺ اہل ایران کی طرف اشارہ فرماتے ہیں کہ:

جس طرح سلمان فارسی نے آنحضرت ﷺ پر ایمان لانے میں پیش قدمی اور سبقت کی ہے اسی طرح حضرت موعود کے ظہور فرمانے کے وقت بھی ایران کے باشندے ان پر ایمان لانے میں دوسری سب اقوام اور امتوں سے پہلے پیش قدمی کے ساتھ سبقت کریں گے (المعیار الصحیح ص ۱۳۷)

حضرت شیخ محی الدین ابن عربی نے اس بات کی تصریح کی ہے کہ خاتم الاولیاء حضرت عیسیٰ ہیں اور وہ عجم (ایران) کے ملک سے ظاہر ہوگا اور حضرت مہدی، نبی اکرم ﷺ کی اولاد میں سے ظہور فرمائیں گے اور اس بنا پر (کہ وہ آنحضرت ﷺ کی اولاد میں سے ہیں) وہ عرب (اور بنی ہاشم کی نسل میں سے) ہیں۔ (المعیار الصحیح۔ص ۱۳۸)

مہدوی

سید محمد جونپوری نے سورہ جمعہ کی آیت و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم کو خاص اپنے فرقہ مہدویہ پر حمل کیا ہے (ہدیہ مہدویہ۔ص ۱۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی

جب ہم قرآن مجید کی طرف توجہ کرتے ہیں و آخرین منھم کے نیچے یہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ یہ مسیح موعود کی جماعت سے مراد ہے۔
پس اگران احادیث کوقرآن مجید کی اس آیت کی تفسیر کے ساتھ ملایا جائے تو یہ بات بہ بداہت ثابت ہوتی ہے کہ آنیوالا مسیح موعود فارسی الاصل ہوگا۔

(حیات النبی۔ص ۵ حصہ اول)

احادیث میں ایک فارسی الاصل مصلح کے مبعوث ہونے کی خبر تھی اور وہ مسیح موعود ہونے والا تھا۔ (حیات النبی حصہ اول۔ص ۶)۔

اقول:

آیت قرآنی: سورہ جمعہ میں خدا تعالی فرماتا ہے:

اللہ وہ ہے جس نے مبعوث کیا ان پڑھوں میں سے ایک نبی ان میں سے جو ان پر اللہ کی آیتوں کو پڑھتا ہے اور ان کو (اثر صحبت سے) پاک کرتا ہے اور ان کو کتاب وحکمت سکھاتا ہے۔ اور تحقیق وہ لوگ اس سے پہلے ظاہر گمراہی میں تھے (و آخرین منھم لما یلحقوا بھم) اور دوسرے لوگوں کو بھی جو ابھی ان کے ساتھ نہیں ملے اور اللہ غالب ہے حکمت والا ہے۔ یہ اللہ کا فضل ہے اللہ فضل دیتا ہے اس کو جسے چاہتا ہے اور اللہ بڑے فضل والا ہے

احادیث نبویہ

صحیح بخاری جلد۲ صفحہ ۷۲۷۔ تفسیر ابن جریر جلد ۲۸ صفحہ ۵۸ پر لکھا ہے:
ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ہم حضرت ﷺ کے پاس بیٹھے تھے تو آپ پر سورہ جمعہ کی یہ آیت اتاری گئی و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم۔
میں نے کہا یا حضرت وہ لوگ کون ہیں جو ابھی ہم کو نہیں ملے۔ حضرت ﷺ نے اس کا جواب نہ دیا۔ یہاں تک کہ میں نے تین بار پوچھا اور ہم میں سلمان فارسی تھے۔ حضرت ﷺ نے سلمان پر ہاتھ رکھا پھر فرمایا
لو کان الایمان عند الثریا لناله رجال (او رجل) من

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھؤلاء ۔اگر ایمان ثریا کے نزدیک ہوتا تو اس کو بہت سے مرد یا ایک مرد فارسیوں میں سے پا لیتے۔

صحیح مسلم جلد۲ صفحہ۳۱۲ پر لکھا ہے:

عن ابی ھر یرۃ قا ل کنا جلو ساً عند النبی ﷺ اذا نز لت علیه سورۃ الجمعة فلما قرأ (و آ خر ین منھم لمّا یلحقوا بھم) قا ل من ھؤلا ء یا رسو ل الله ﷺ فلم یزا جعه النبی ﷺ حتی سا له مرۃ او مر تین او ثلا ثاً قا ل و فینا سلما ن الفارسی قا ل فو ضع النبی ﷺ یدہ علی سلما ن ثم قا ل لو کا ن ا لا یما ن عند الثر یا لنا له ر جا ل من ھؤلاء .

یعنی آنحضرت ﷺ نے سلمان فارسی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ لوگ اس آیت سے مراد ہیں۔

سنن ترمذی جلد ثانی کتاب التفسیر صفحہ ۴۰۷ پر لکھا ہے:

عن ابی ھر یرۃ قا ل کنا عند رسو ل الله ﷺ حین انز لت سورۃ الجمعة فتلا ھا فلما بلغ و آ خر ین منھم لمایلحقوا بھم قا ل له ر جل یا رسو ل الله من ھو لا ء الذین لم یلحقوا منا فلم یکلمه قا ل و سلما ن فینا قا ل فو ضع یدہ علی سلمان و قا ل و الذی نفسی بیدہ لو کان ا لا یما ن با لثر یا لتنا و له ر جال من ھؤلا ء ۔یعنی سلمان اور اس کے ملک ایران والے ایسے ذہین ہیں کہ دین اگر آسمان پر بھی جا پہنچا ہوتا تو یہ اسے لے آتے۔

تفسیر درمنثور جلد۶ صفحہ ۲۱۵ پر لکھا ہے:

سعید بن منصور و بخاری ومسلم وترمذی ونسائی وابن جریر وابن المنذر وابونعیم وبیہقی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہا کہ ہم نبی ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے جب سورہ جمعہ نازل ہوئی۔ پس آپ نے اسے پڑھا۔ جب آپ آیت وآ خر ین منھم لمایلحقوا بھم پر پہنچے تو ایک آدمی نے آپ سے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ یہ کون لوگ ہیں جو ہمارے ساتھ نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملے ہیں۔ پس آپ نے اپنا دست مبارک سلمان فارسیؓ کے سر پر رکھا اور فرمایا: مجھے اس خدا کی قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہوتا تو اس کو فارس میں سے کتنے لوگ پا لیتے۔

آیت و آخرین منھم لمّا یلحقوا بھم،

اورحدیث لو کان الایمان عند الثریا لنالہ رجال من ھؤلاء میں اہل فارس کی باریک بینی اور استعداد ایمانی بیان فرمائی ہے۔ اس آیت اور اس حدیث سے یہ مطلب ہرگز نہیں نکلتا کہ مسیح موعود، فارسی الاصل ہوگا اور اہل عجم میں سے پیدا ہوگا۔ حضرت ﷺ اور صحابہ نے کہیں نہیں فرمایا کہ مسیح، قاتل دجال اہل فارس میں سے ہوگا۔

مرزا حسین علی بہاء اللہ کی نسبت ہم نہایت وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ آپ اپنے دعویٰ مسیحیت میں سچے نہ تھے۔ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی نے لکھ دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ بن مریم آسمان کی طرف جسم عنصری کے ساتھ اٹھائے گئے تھے اور آپ آسمان میں زندہ ہیں۔ (فتوحات مکیہ ج ۳)

حضرت امام مہدی کے زمانہ میں حضرت مسیح نازل ہوں گے اور دجال کو قتل کریں گے۔ (فتوحات مکیہ۔ ج ۳)۔

مرزا غلام احمد کی نسبت شیخ یعقوب علی تراب اڈیٹر الحکم لکھتا ہے کہ:

آپ فارسی الاصل ہیں اور یہ کہ آپ حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے ہیں
(حیات النبی۔ ج ا ص ۹)۔

میں کہتا ہوں کہ مرزا غلام احمد، فارسی الاصل ہرگز نہ تھے اور نہ ہی حضرت ابراہیمؑ کی نسل سے تھے بلکہ آپ مغلوں میں سے تھے اور خاندان مغلیہ سے تعلق رکھتے تھے

حیات النبی جلد ا صفحہ ۱۸ پر لکھا ہے:

آپ مغلوں کی مشہور قوم برلاس کی یادگار ہیں۔ چنانچہ آپ نے اپنی متعدد کتب میں اس کا متعدد مرتبہ ذکر کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں (اور جیسا کہ بیان کیا گیا ہے ہماری قوم برلاس ہے۔ کتاب البریہ۔ ص ۱۳۴) اور یہ برلاس ایک مشہور اور معزز قوم مغل کی ہے جس میں تیمور جیسے نامور فاتح اور صاحب ہمت و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استقلال کشور کشا گذرے ہیں۔ اس قوم کا مورث اعلی قراچار نامی تھا۔

سر لیبل گریفن نے تاریخ رؤساء پنجاب میں لکھا ہے:

شہنشاہ بابر کے عہد حکومت کے آخری سال یعنی ۱۵۳۰ء میں ایک مغل مسمی ہادی بیگ باشندہ سمرقند اپنے وطن کو چھوڑ کر پنجاب میں آیا تھا۔

(حیات النبی۔ ج ا ص ۱۷)

برلاس ایک مشہور قوم مغل ہے جس میں تیمور جیسے نامور فاتح اور عالی انسان گذرے ہیں چھٹی صدی ہجری کے قریب قراچار نامی اس قوم کا مورث اعلی تھا (براہین احمدیہ طبع ۱۹۰۶ء بدر پریس لاہور۔ ص ۵۴)

مرزا قادیانی، مرزا ہادی بیگ مغل کی اولاد میں سے تھے۔ اور مرزا ہادی حاجی برلاس کے لڑکے تھے حاس جی برلاس کے باپ کا نام برقال بن قراچار تھا۔ اس حساب سے بھی مرزا صاحب کا خاندان مغلیہ معلوم ہوتا ہے (لہذا دعوی ترابی مثل تراب)

ابن عساکر میں ابو ہریرہؓ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ نوح کے تین بیٹے تھے سام حام یافث۔ سام کی اولاد عرب فارس روم ہیں یافث کی اولاد یاجوج ماجوج ترک اور صقالی لوگ ہیں اور حام کی اولاد بربری قبطی اور سوڈانی ہیں۔ (کنز العمال۔ ج ۶ ص ۱۲۹)۔

حاکم نے اپنی تاریخ میں ابن عمرؓ کی روایت سے کہا ہے کہ اہل فارس حضرت اسحاقؑ کی اولاد میں سے ہیں (یعنی بنی اسرائیل ہیں)۔ (کنز العمال۔ ج ۶ ص ۲۱۵)۔

حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے دو بیٹے تھے حضرت اسحاق اور حضرت اسماعیل۔ حضرت یعقوب بن حضرت اسحاق کی اولاد بنی اسرائیل کہلاتی ہے اور حضرت اسماعیل کی اولاد بنی اسماعیل کہلاتی ہے بنی اسرائیل ہوں یا بنی اسماعیل، ان ہر دو قوموں کے جد حضرت ابراہیم ہیں اور حضرت ابراہیم حضرت نوح کے بیٹے سام کی اولاد ہیں۔

(تاریخ الاسلام باب اول فصل دوم ص ۱۰)

احمدیہ جنتری ۱۳۳۹ھ صفحہ ۲ پر (براہین احمدیہ کتاب البریہ تاریخ فرشتہ اور تاریخ ہند کے عمیق مطالعہ کے بعد) لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا شجرہ نسب یوں تھا:

مرزا غلام احمد بن غلام مرتضی بن عطا محمد بن گل محمد بن ہادی بیگ بن حاجی برلاس بن برقال بن قراچار بن بورنجیر قاان بن النقوا بن جوثیہ بہادا بن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یلہ دوز خان بن تیمور تاش بن قیان بن ایلخان بن تنگیز خان بن آغوز خان بن قرا خان بن مغل خان بن البخا خان بن کیوک خان بن مالاپ باثو لی بن البخا خان بن ترک بن یافث بن حضرت نوح۔ (اڈیٹر: اس جنتری کے ص ۳ پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب سمرقندی الاصل ہیں برلاس مشہور قوم مغل کے مورث اعلیٰ مرزا ھادی بیگ نے دسویں صدی ہجری کے قریب خراسان سے نکل کر پنجاب کی راہ لی) (اور اوپر نسب نامہ میں درمیان میں کئی نام رہ گئے ہیں۔)

اگر مرزا نبی اسماعیل یا بنی اسرائیل (یعنی فارسی الاصل ہونے کے سبب اولاد اسحاق) میں سے ہوتے تو ابراہیم کے ذریعہ ان کا نسب سام بن نوح تک پہنچتا مگر آپ کا نسب قراچار اور مغل خان کے ذریعہ ترک بن یافث بن نوح تک پہنچتا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب فارسی الاصل نہ تھے اور نہ حضرت ابراہیم کی اولاد سے تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۔اپریل ۱۹۲۵ء جلد ۲۲ نمبر ۲۲۔ص ۲۔۴)

قادیانی تبلیغی رپورٹوں کی حقیقت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج تک تو ہم قیاسی اور استدلالی طور پر جانتے تھے کہ بحکم قرآن شریف فتبینوا قادیانی رپورٹیں قابل اعتبار نہیں ہیں، مگر آج کل جو ہم کو علم ہوا ہے وہ رویت سے ہے اس لئے اس علم کو پہلے استدلال علم پر فوقیت ہے۔

چند روز کا عرصہ ہوا جب ہم (میں، مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی اور دو تین قادیانی مبلغ مولوی اللہ دتا جالندھری اور عبدالرحیم نیر وغیرہ) قصور سے سوار ہوئے تو سٹیشن ہی پر مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی اور مولوی غلام رسول مرزائی مبلغ سے بطور تفریح کچھ باتیں ہوئیں جن میں مدار گفتگو یہ فقرہ تھا۔ المرء يقيس على نفسه ،

مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے کہا کہ قیاس کا صلہ علی صحیح نہیں۔

اتنے میں مولوی اللہ دتہ نے لغت کی ایک کتاب سے دکھایا کہ قیاس کا صلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب بھی ہے اور علی بھی۔

مولانا ابراہیم سیالکوٹی نے کہا، یہ کتاب مستند نہیں۔

اسی اثنا میں کسی گفتگو میں اللہ دتا نے ابوجہل (بکسر الجیم) کہہ دیا تو فاضل سیالکوٹی نے اس پر بھی ٹوکا۔ چنانچہ مذکور نے ابوجہل (بفتح الجیم) تسلیم کیا۔ مگر میں نے اس ساری گفتگو میں حصہ نہ لیا جس کی دو وجہیں تھیں:

ایک تو اسٹیشن پر اپنے بیگانوں کا ہجوم تھا جس سے مجھے شماتت ہمسایہ کا خیال تھا۔

دوم میں نہیں چاہتا تھا کہ ناشکرے لوگوں کی لفظی اغلاط پر ان کو اطلاع دی جائے۔ مگر قادیانی مبلغوں نے اپنی کارگزاری دکھانے کو یوں لکھا:

مولوی ثناء اللہ صاحب تو دم بخود ہو گئے۔ (الفضل ۴ جون ۱۹۲۵ء ص ۶)

یہ حال ہے حواریان مسیح قادیانی کا کہ معمولی بات بھی سچ لکھنا نہیں جانتے۔ ہاں یہ بھی نہ کہہ سکے کہ ابوجہل کہہ کر میں نے جہالت کا ثبوت دیا تھا اور مولانا سیالکوٹی کے ٹوکنے پر میں نے تصحیح کی تھی۔ اس لئے میں اپنے احباب کو عموماً اور مولانا سیالکوٹی کو خصوصاً بزور التماس کرتا ہوں کہ کسی ناشکرے گروہ یا شخص کی غلطی نہ بتایا کریں تاکہ ہمیشہ اس کیلئے موجب ذلت بنی رہے۔

ڈیرہ بابا نانک میں قادیانیوں سے مولانا ابراہیم سیالکوٹی کا مباحثہ ہوا۔ سب مسلمان خوش ہوئے۔ اس کے متعلق بھی قادیانی مبلغ مذکور اپنے افسروں کو خوش کرنے کیلئے لکھتا ہے کہ، ہم نے یہ کیا، وہ کیا۔ سیالکوٹی نے دعوی کیا تھا کہ مصدر اپنے سب مشتقات کے معنی میں آتا ہے۔ یہ نہ دکھا سکے۔

ہم حیران ہیں کہ فاضل سیالکوٹی کو اس دعوی کی حاجت کیا تھی کیونکہ مباحثہ اس وقت حدیث یدفن معی فی قبری (یعنی حضرت عیسی میرے (آنحضرت ﷺ کے) ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے) پر تھا جس میں یہ دکھانا تھا کہ قبری سے مراد یہاں مقبرہ ہے، بمعنی مصدر بمعنی ظرف مکان ہے یہی بیان مولانا موصوف نے ہم کو زبانی بتایا تھا چنانچہ انہوں نے دکھا بھی دیا۔

ہم پوچھتے ہیں کہ اس بحث کو طول دینے کی حاجت ہی کیا۔ قبر بمعنی مقبرہ تو سارے ہی مراد لیتے ہیں ورنہ یہ مثال کیا معنی رکھتی ہے کہ، زید کی قبر گر گئی، عمر کی قبر پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گنبد بنا، وغیرہ ۔ کیا قبر جو مصدر ہے ان مثالوں میں قبر کے معنی مصدری ہیں؟ نہیں بلکہ عرف عام میں قبر سے مراد ہی ظرف مکان ہے یعنی جائے دفن، نہ دفن کرنا ۔لیکن مرزائی مبلغ اپنی صداقت کا ثبوت دینے کو لکھتا ہے کہ:

قبر بمعنی مقبرہ کے لئے لغت کا حوالہ طلب کیا گیا تو مولوی ابراہیم نے کوئی جواب نہ دیا۔(الفضل قادیان ۔۴ جون ۱۹۲۵ء)

ناظرین! قادیانی امت کی کارگزاری کی رپورٹیں اسی قسم کی ہوتی ہیں۔

مولوی ظفر علی خان کو سنگسار:

لاہوری مرزائی اخبار پیغام صلح پوچھتا ہے کہ:

چونکہ حزب الاحناف نے مولوی ظفر علی خان مالک اخبار زمین دار پر فتوی کفر لگایا ہے جس کی وجہ سے وہ مرتد ہوئے ہیں ۔ الہذا ان کی سزا سنکسار ہے۔پس وہ کب سنگسار ہوں گے۔

جواب: یہ ہے کہ جب وہ کابل میں جائیں اور وہاں کی شرعی عدالت فتوی ہذا کو صحیح قرار دے تو سنگسار ہو سکتے ہیں ۔ کیا اچھا ہو کہ لاہوری جماعت کے امیر مولوی ظفر علی خان کو کابل پہنچا آئیں مگر:

پہنچ کر کے وہیں کے نہ ہو رہنا
کوئی جا کر کے کہدو نامہ بر سے

پیغام صلح کی غلط بیانی

لاہور کے مباحثہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کی بدزبانی کا ذکر آنے پر میں نے کہا کہ انہوں نے صاف لکھا ہے:

او بدذات فرقہ مولویاں ۔(انجام آتھم ۔ص ۲۱)

اس پر لاہوری پیغام مرزا صاحب کی اس شیریں کلامی کا ثبوت دیتا ہے:

لاہور میں ایک جلسہ ہوا جس میں مولوی حبیب الرحمٰن صاحب ناظم مدرسۃ العلوم دیوبند نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ:

یہ مولوی اور پیر کلی طور پر یہود ہیں ۔انسان کی شکل میں شیطان ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ لکھ کر پیغام صلح لاہور کہتا ہے:

اب مولوی ثناء اللہ صاحب بتائیں کہ ان شیطان سیرت مولویوں کو بد ذات فرقہ نہ کہا جائے تو کیا کہا جاوے۔ (پیغام صلح ۳ جون ۱۹۲۵ء)

اس کا جواب تو ہم اس وقت دیں گے جب ہم معلوم کرلیں گے کہ واقعہ بھی ایسا ہی ہوا ہے جیسا پیغام صلح نے لکھا ہے۔ ہاں اس سے پہلے ہم بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ:

جسکا ایک جھوٹ ثابت ہوجائے اسکا کسی بات میں اعتبار نہیں (چشمہ معرفت)

چونکہ مولوی حبیب الرحمان صاحب ناظم مدرسہ دیو بند لاہور تشریف نہیں لائے تھے، نہ کسی جلسہ میں شریک ہوئے تو حسب فتوی مرزا صاحب:

اڈیٹر پیغام صلح کے اس جھوٹ کی وجہ سے ہم آئندہ کو اسے غیر معتبر سمجھیں یا کیا۔

چودھویں صدی کے مولوی

قادیانی اخبار الفضل نے یہ عنوان (چودھویں صدی کے مولوی) مقرر کر کے اس کے ماتحت مولویوں کی سچی جھوٹی کیفیت لکھتا ہے۔ اسلئے ہم اس سے دریافت کرتے ہیں کہ اس عنوان کے تحت مولوی محمد احسن امروہی، اور مولوی محمد علی لاہوری وغیرہ کا ذکر بھی ہوگا یا نہیں جنہوں نے خاندان نبوت قادیانیہ کو یہ اور وہ کیا۔ امید ہے اس کا جواب ہاں میں ہوگا۔ اور اس کی مرضی سے حسب ضرورت اہل حدیث امرتسر میں اس کا ذکر کیا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۲۶ ذی قعد ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۳۳ ص ۲-۳)

مباحثہ مرزائیاں

ہمارے گاؤں چک ۹۱ شمالی ضلع سرگودھا میں مرزائیوں نے ہمیں دق کیا ہم نے سنا کہ مولانا ثناء اللہ سرگودھا تشریف لائے ہیں ہم بغرض استمداد حاضر ہوئے۔ آپ نے از راہ مہربانی مولوی محمد امین صاحب کو ہمارے ساتھ بھیجا۔ مولوی صاحب موصوف نے وعظ اور مرزائی مولوی غلام احمد سے خوب مباحثہ کیا۔ ہم لوگوں کو اس مباحثہ سے بہت فائدہ ہوا۔ چوہدری روشن دین نمبردار۔ اللہ دیا قریشی چودھری اللہ دین وغیرہ) (اہل حدیث امرتسر ۱۹ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۲۶ ذی قعد ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۳۳ ص ۱۳)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں دروغ بافی

کون ہے نادان؟ اڈیٹر اہلحدیث یا مرزا قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہماری تحقیق یہ ہے کہ ولایت میں کوئی مشین کتنی ہی تیز چلنے والی ہو، اتنا کپڑا نہیں بن سکتی جتنا قادیانی مشین میں دروغ بنا جاتا ہے۔ پرانی مثالیں اس بارہ میں ہم ذکر نہیں کرتے، تازہ مثال دیتے ہیں۔

ناظرین کو معلوم ہوگا کہ عرصہ کئی سال سے قادیان میں ایک جلسہ اسلامیہ ہوا کرتا ہے جس کا مضمون قادیانی عقاید کی اصلاح ہوتا ہے حسب معمول امسال بھی ۶ تا ۸ جون کو ہوا۔ جلسہ مذکورہ کی روداد ہمیشہ قادیانی مرزائی اخباروں میں دروغ بافی کی صنعت میں نکلا کرتی ہے۔ مگر اس دفعہ جو اس روداد میں دروغ بافی کا کمال دکھایا ہے وہ پہلے کبھی نظر نہ آیا تھا۔ مختلف علماء کرام کی تقریروں پر ریویو کرنے کے بعد مجمل رائے کا اظہار یوں کیا ہے:

> حاضرین جلسہ کی تعداد بہت کم تھی دوسرے مولوی ثناء اللہ صاحب بھی نہ آئے۔ ان دونوں کمیوں کی وجہ سے ہمیں بھی نقصان ہوا ہے۔ جلسہ کی اس حالت کو دیکھ کر غالباً دیو بندیوں نے کہہ دیا اب ہمارے آنے کی بھی ضرورت نہیں رہی کیونکہ جب کوئی پوچھتا نہیں آمدورفت کا کرایہ تک وصول نہیں ہوتا تو آنے کا کیا فائدہ۔
>
> معلوم ہوا ہے اب کے جو تھوڑے بہت لوگ آئے انہیں نہ تو رات کاٹنے کے لئے مناسب جگہ ملی، نہ پیٹ بھر کے کھانا نصیب ہوا۔ ایک وقت تو یہ نظارہ دیکھا گیا کہ سٹیج کے میز پر کتابوں کی بجائے روٹیاں چنی گئیں۔ پھر چھین جھپٹ کر جو کسی کی قسمت میں تھی، اس نے حاصل کر لی۔

(الفضل قادیان ۱۳ جون ۱۹۲۵ء ص ۷)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں شک نہیں کہ ابتداء تاریخ جلسہ اسلامیہ قادیان سے میں کسی جلسہ میں غیر حاضر نہ ہوا۔ اس دفعہ کچھ خانگی ضرورت کی وجہ سے شریک نہ ہو سکا گو اپنی طرف سے میں نے واعظ بھیجے، تاہم مجھے اس عدم شرکت کا بہت افسوس ہے۔ لیکن اس اقتباس میں علماء دیو بند کی طرف جو منسوب کیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے۔ انہوں نے یہ کہا تھا کہ قادیان کو ہم فتح کر چکے ہیں اس لئے اب قادیان میں ہمارے آنے کی ضرورت نہ ہوگی۔ یہ نہیں کہ ہمیں پوچھتا کوئی نہیں۔ وغیرہ

ہاں یوں تو ہر دروغ بے فروغ یعنی بے اصل ہوتا ہے مگر اس دروغ کے لئے ایک فروغ ہوسکتا ہے بلکہ ضرور ہے کہ وہی ہو۔ وہ یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے ایک جگہ لکھا ہے کہ میرے مرید کتوں کی طرح ایک دوسرے کو کاٹتے اور کھانے پینے کی چیزوں پر لڑتے ہیں (اشتہار ملحقہ شہادۃ القرآن) ممکن ہے اس مسیحی شہادت کی بنا پر مرزائی رپورٹ نویس کو اپنا عکس نظر آیا ہو اور اس نے پنا چہرہ اس آئینہ میں دیکھا ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ جون ۱۹۲۵ء مطابق ۴ ذی الحج ۱۳۴۳ھ۔ جلد ۲۲ نمبر ۳۴ ص ۳۔۴)

کون ہے نادان؟

اڈیٹر اہل حدیث یا مرزا قادیان

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قرآن مجید میں ایک جگہ فطری علم کا ذکر یوں آیا ہے

بل الانسان علی نفسہ بصیرۃ و لو القی معاذیرہ

(انسان اپنے حال کو خوب جانتا ہے چاہے اوپر سے کتنی حجتیں کرے)

مرزائی مذہب کی حقیقت صرف یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی باکمال بزرگ تھے، وحی الٰہی کے مخاطب تھے، مامور من اللہ تھے، نبی یا مجدد تھے، مسیح موعود تھے اور مہدی مسعود۔ دیگر علماء کی طرح قال اقول یعنی محض لفظی علم نہ رکھتے تھے بلکہ تعلیم الٰہی کے متعلم تھے۔ چنانچہ اپنے حق میں ان کا یہ مصرعہ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

امّیاں را امید ہی فہم و ذکا

یہ سب دعاوی مرزا غلام احمد صاحب کے اپنے الفاظ میں ہیں۔ چنانچہ حضرت موصوف کا ایک ہی شعر اس مضمون بتانے کو کافی ہے:

انبیاء گر چہ بودہ اند بسے
من بعرفاں نہ کمتر ز کسے

بلکہ آپ نے اس پر بھی ترقی کی ہے، چنانچہ فرمایا ہے:

آنچہ داد ست ہر نبی را جام
داد آن جام را مرا بتمام

اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دیگر علماء کی طرح لفظی بحثوں میں لا کر کبھی صیغہ شناسی کرانا اور کبھی نحوی ترکیب میں پھنسانا مخالفوں کی طرف سے غیر موزوں اور موافقوں کی جانب سے موجب ہتک ہے

اسی بنا پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خود لکھا ہے کہ:

ہمارا صدق و کذب جانچنے کیلئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔ (دافع الوساوس۔ص ۲۸۸)

کیسا صاف اور صریح محک (معیار صداقت ہے)۔ معلوم ہوتا ہے کہ جناب مرزا صاحب موصوف اپنی حیثیت کو خوب جانتے تھے کہ واقعی لفظی تحقیقات اور مباحثات سے میری حقیقت نہیں کھل سکتی تا وقتیکہ کوئی خاص امتیاز قرب الٰہی کا مجھ میں نہ ہو، وہ یہی ہے کہ میں علم غیب پا کر پیش گوئی کروں اور بالکل مثل فلق الصبح سچی ثابت ہو۔

ناظرین اس بیان مرزا غلام احمد قادیانی کو خوب ذہن نشین کریں اور اصل قصہ سنیں جس پر یہ نوٹ لکھا گیا۔

علم مناظرہ میں ایک قاعدہ لکھا ہے کہ مدعی جب دلیل پیش کر چکے تو مخالف (منکر) کو تین اختیار حاصل ہوتے ہیں۔

۱۔ نقض کرے۔ ۲۔ منع کرے۔ ۳۔ یا معارضہ کرے۔

نقض اور منع تو پیش کردہ دلیل ہی پر اعتراض ہوتے ہیں مگر معارضہ میں اس دلیل کو چھوا نہیں جاتا بلکہ اس کے بالمقابل مدعی کے دعوی کو غلط ثابت کرنے کے لئے

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

دلیل قائم کی جاتی ہے۔ چنانچہ معارضہ کی تعریف یہ ہے:

اقامة الدليل على خلاف ما اقام عليه الخصم

مدعی نے جس دعوی پر دلیل قائم کی ہے اسکے برخلاف دلیل قائم کر دینا اور مدعی کی دلیل کو بالکل کچھ نہ کہنا۔

ایسی صورت میں مدعی کا فرض ہوتا ہے کہ وہ اپنی دلیل کو زد سے محفوظ رکھنے کے لئے اس معارضہ والی دلیل کا جواب دے۔ وہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ مخالف نے میری دلیل کا جواب نہیں دیا بلکہ وہ یہ سمجھے کہ معارضہ میں جو دلیل قائم ہوئی ہے در حقیقت میری دلیل ہی کو نقصان پہنچانے کیلئے قائم ہوئی ہے۔

مرزائیوں سے جب کبھی صداقت مرزا پر مباحثہ ہوا، اور انہوں نے ادھر ادھر کی باتیں صداقت مرزا میں پیش کیں، تو ہم نے بطور معارضہ کے مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئیاں ان کے ابطال دعوی کے لئے پیش کیں۔ کیونکہ ایسا کرنے کا از روئے علم مناظرہ ہمیں اختیار ہے۔ چنانچہ لاہور کے مباحثہ ۳ جون ۱۹۲۵ء کو بھی ہماری طرف سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی پیش گوئی (متعلقہ نکاح) پیش ہوئی۔ جس کے جواب میں مرزائیوں کی وہی حالت ہوئی، جو ہونی چاہیے تھی۔ جس پر ہمیں ہی نہیں ہزاروں کی تعداد میں حاضرین کو بھی رحم آ رہا تھا۔

خیر یہ ایک وقتی نظارہ تھا دیکھا اور ختم ہوا۔ لیکن اخبار پیغام صلح لاہور، اس مباحثہ کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے اور ماشاء اللہ کیا اچھا لکھتا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

امرتسری مکذب کی بحث:

بریلوی مولویوں کی اکھاڑہ بندی کے سلسلہ میں لاہور کے اہل حدیثوں نے بھی جماعت احمدیہ کے بالمقابل اکھاڑہ جمایا اور امرتسر کے مولوی ثناء اللہ کو اپنی فضیلت کا ذبہ کی نمائش کے لئے بلایا۔ گذشتہ اتوار اور بدھ کو باغ بیرون موچی دروازہ میں لاہوری جماعت محمودیہ سے اس کی بحث ہوئی اور یہ دیکھنا موجب تعجب نہیں کہ امرتسری معاند نے فریق مقابل کے دلائل کا جواب دینے کی بجائے اپنی عادت مستمرہ کے مطابق ایسی راہ اختیار کی جس سے پبلک کو آسانی کے ساتھ مغالطہ میں ڈالا جا سکتا ہے۔ پیش گوئیوں کو کسی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صدق وکذب کا معیار قرار دینا ان نادانوں ہی کا کام ہے جو امرتسری مکذب کی طرح علم وفضل کو بغض وتعصب کی قربان گاہ پر نثار کر چکے ہیں۔
(پیغام صلح لاہور ۷ جون ۱۹۲۵ء ص ۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عبارت میں ہم کو صرف وہی فقرہ زیر نظر ہے، یعنی پیش گوئیوں کو صدق وکذب کا معیار قرار دینا نادانوں کا کام ہے۔ اس فقرہ کے ساتھ حضرت مرزا صاحب قادیانی کا منصفانہ اعتراف معروض ہے جو اوپر مذکور ہوا کہ:

ہمارا صدق وکذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی ہی معیار ہیں۔ وغیرہ

پس ان دونوں عبارتوں کو سامنے رکھ کر ہم اپنا سوال مندرجہ عنوان ناظرین کے سامنے رکھتے ہیں کہ: کون نادان ہے؟

اڈیٹر اہل حدیث یا اڈیٹر پیغام، یا مرزا صاحب قادیان۔

اصل یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی میں اور تو کوئی کمال نہ تھا یہی ایک کمال تھا کہ وہ امور غیبیہ کا اظہار کرتے تھے۔ لیکن امور غیبیہ کی صداقت کا ثبوت دینا سوئی کے ناکے میں سے اونٹ کے گزرنے سے مشکل تر ہے۔ جس کا امت مرزائیہ خصوصاً پیغامی پارٹی کو بھی احساس ہے اس لئے جب کبھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے امور غیبیہ (پیش گوئیوں) کا ذکر آتا ہے تو امت مرزائیہ ایسے بھاگتی ہے کہ کانهم حمر مستنفره فرت من قسورة۔ جس پر یہ شعر پڑھنا موزوں ہے:

بے خودی بے سبب نہیں غالب
کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

بے انصافانہ روش

لاہوری مباحثہ مذکور میں قادیانی مناظر منشی عمر الدین پر سوال ہوا تھا کہ تم جو کہتے ہو کہ مرزا صاحب قادیانی نے باتباع آنحضرت ﷺ جملہ کمالات محمدیہ حاصل کر لئے تھے، کمالات محمدیہ میں ایک کمال خاتم النبیین بھی ہے۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب کو خاتم النبیین کا وصف بھی حاصل تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسکا جواب انہوں نے یہ دیا کہ ہاں مرزا غلام احمد کو خاتم النبیین کا وصف بھی حاصل تھا یہ تقریر ان کی پیغامی پارٹی کے ممبر سن رہے تھے۔ جو پیغامی پارٹی کے نزدیک کفر ہے۔ مگر افسوس ہے کہ اس کفر پر تو پیغام صلح نے اظہار نفرت نہ کیا لیکن مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئیوں پر بحث کرنا نادانی قرار دیا۔ پیغامیو!

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ جولائی ۱۹۲۵ء مطابق ۱۸ ذی الحج ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۳۶ ص ۱-۲)

معارف نمائی کے متعلق علماء دیو بند کا چیلنج منظور

(خلیفہ قادیان کی طرف سے)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ جلسہ اسلامیہ قادیان میں کسی دیو بندی عالم نے جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے ذکر میں کہا تھا کہ

ہم کو معلوم نہیں کہ وہ معارف قرآنیہ کیا ہیں جو مرزا صاحب قادیانی نے قرآن مجید سے استنباط کئے ہیں۔

انہوں نے لکھا:

مرزا صاحب کے معارف علم کلام جدید لاثانی دلائل نئے انوکھے اچھوتے مسائل کی دھوم تھی غل تھا مگر جب پوچھا گیا کہ وہ معارف کیا ہیں تو جواب ندارد۔ کم سے کم کس قدر معارف قرآنیہ ہونے چاہییں کتنے دلائل اور علوم مختصہ ہوں جن سے انسان مسیح موعود مہدی مسعود ہو سکے (تم احمدی) ان کی صرف فہرست بنا دو تو پھر خدا چاہے ہم (دیو بندی) بتا دیں گے کہ یہ معارف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالکل مسروقہ ہیں ۔(الفضل قادیان ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)۔

اس کے جواب میں خلیفہ قادیان (محمود احمد) کا ایک مضمون الفضل قادیان ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء میں شائع ہوا ہے ۔اس میں دیو بندیوں کو مخاطب کر کے خلیفہ قادیان نے بہت سی باتیں لکھی ہیں ۔ پھر ان کا روئے سخن پھیرنے کو لکھا ہے:

مگر مولوی صاحبان کو یاد رکھنا چاہیے کہ وہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن کریم میں وہ معارف ہیں جو پہلی کتب میں نہیں ہیں ۔ پس حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے پرکھنے کے لئے پہلے ہمیں جدت و کثرت کا معیار قائم کر لینا چاہیے اور اس کا بہترین ذریعہ یہی ہے کہ غیر احمدی علماء مل کر قرآن کریم کے وہ معارف بیان کریں جو پہلی کسی کتاب میں نہیں ملتے اور جن کے بغیر روحانی تکمیل ناممکن تھی ۔

پھر میں ان کے مقابلہ میں کم از کم دوگنے معارف بیان کرونگا جو مسیح موعود نے لکھے ہیں اور ان مولویوں کو تو کیا سوجھنے تھے پہلے مفسرین و مصنفین نے بھی نہیں لکھے ۔

اگر میں کم از کم دوگنے ایسے معارف نہ لکھ سکوں تو بے شک مولوی صاحبان اعتراض کریں ۔

طریق فیصلہ یہ ہوگا مولوی صاحبان معارف قرآنیہ کی ایک کتاب ایک سال تک لکھ کر شائع کریں اور اس کے بعد میں اس پر جرح کروں گا، جس کے لئے مجھے چھ ماہ کی مدت ملے گی ۔

اس مدت میں جس قدر باتیں ان کی میرے نزدیک پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں ان کو میں پیش کروں گا ۔

اگر ثالث فیصلہ دیں کہ وہ باتیں واقع میں پہلی کتب میں پائی جاتی ہیں تو اس حصہ کو کاٹ کر صرف وہ حصہ کتاب کا تسلیم کیا جائے گا جس میں ایسے معارف قرآنیہ ہوں جو پہلی کتب میں نہیں پائے جاتے ۔

اس کے بعد میں چھ ماہ کے عرصہ میں ایسے معارف قرآنیہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی کتب سے یا آپ کے مقرر کردہ اصول کی بنا پر لکھونگا جو پہلے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کسی مصنف اسلامی نے نہیں لکھے۔

اور مولوی صاحب کو چھ ماہ کی مدت دی جائے گی کہ وہ اس پر جرح کر لیں اور جس قدر حصہ ان کی جرح کا منصف تسلیم کر لیں اس کو کاٹ کر باقی کتاب کا مقابلہ ان کی کتاب سے کیا جائے گا۔

اور دیکھا جائے گا کہ آیا میرے بیان کردہ معارف قرآنیہ جو حضرت مسیح موعود کی تحریرات سے نقل کئے گئے ہوں گے اور جو پہلی کسی کتاب میں موجود نہ ہوں گے ان علماء کے ان معارف قرآنیہ سے کم از کم دوگنے ہیں یا نہیں جوانہوں نے قرآن کریم سے ماخوذ کئے ہوں اور وہ پہلی کسی کتاب میں موجود نہ ہوں۔

اگر میں ایسے دوگنے معارف دکھانے قادر نہ ہوں تو مولوی صاحبان جو چاہیں کہیں۔

لیکن اگر مولوی صاحبان اس مقابلہ سے گریز کریں یا شکست کھائیں تو دنیا کو معلوم ہو جائے گا کہ حضرت مسیح موعود کا دعویٰ من جانب اللہ تھا۔

(الفضل قادیان ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قبل از فیصلہ متعلقہ چیلنج اول جدید چیلنج دینے کا خلیفہ قادیان کو حق تھا یا نہیں اس کا فیصلہ تو ہم اہل الرائے پر چھوڑتے ہیں، ہاں ہم اتنا ضرور کہیں گے کہ چیلنج منظور کر کے کم از کم کاغذی میعاد اڑھائی سال اور فیصلہ منصف کو شامل کر لیں تو تین سال لکھیں گے جس پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا

کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

مگر چونکہ چیلنج علماء دیوبند کو ہے اس لئے اصل جواب کا حق انہی کو حاصل ہے۔ ہاں اہل حدیث بطور مشورہ عرض کرتا ہے کہ طویل مدت پر کہیں یہ قول صادق نہ آئے کہ

تا تریاق از عراق آوردہ شود مار گزیدہ مردہ شود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کی نکتہ سنجی

خلیفہ کا کمال علم جانچنے کو ان کا یہ فقرہ ملاحظہ فرمائیں:
پہلے ہمیں جدت و کثرت کا معیار قائم کر لینا چاہیے۔
کثرت کا معیار تو بتایا کہ جتنے معارف غیر احمدی علماء بتائینگے، اس سے دو گنے میں خلیفہ بتاؤں گا مگر جدت کا معیار نہ بتایا۔ وہ غالباً ہمارے لئے چھوڑ دیا۔ پس ناظرین سنیں۔

علماء دیو بند مانیں یا نہ مانیں ہم بلا خوف تر دید کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ایسے نکتے اور معارف قرآن سے نکالے ہیں جو ان سے پہلے واقعی کسی نے نہیں نکالے تھے۔ شوق ہو تو کان لگا کر سنئیے

و اذا العشار عطلت

یہ پیش گوئی ہے۔ اس امر کی کہ جس وقت ریل جاری ہوگی تو اونٹ بے کار ہو جائیں گے اس وقت مسیح موعود آئیں گے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد قادیانی تشریف لائے۔

انا انزلناه فی لیلة القدر

لیلۃ القدر سے مراد گمراہی کا زمانہ ہے۔ یہ پیش گوئی ہے اس امر کی کہ جب سخت گمراہی ہوگی تو مسیح موعود آئیں گے۔ چنانچہ یہ زمانہ سخت گمراہی کا ہے لہذا مرزا غلام احمد صاحب بمنصب مسیح موعود آگئے چنانچہ الہام الٰہی ہے انا انزلناه قریباْ من القادیان۔ اگر میں (مرزا قادیانی) مسیح موعود نہیں تو پھر دکھاؤ کون ہے۔

سخت بے انصافی ہے جو یہ کہا جائے کہ قادیانی نے نکتہ آفرینی نہیں کی۔ کیا مولانا مرتضیٰ حسن دیو بندی ان معارف کا کوئی ثبوت کسی سابق مفسر کے کلام سے دکھا سکتے ہیں (فرقہ باطنیہ کی ہم نہ سنیں گے) اس لئے ایسے معارف پر مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی امت بطور فخر کہہ سکتے ہیں

نہ پیروی قیس نہ فرہاد کریں گے
ہم طرز جنوں اور ہی ایجاد کریں گے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا طریق فیصلہ

خلیفہ قادیان نے علماء دیوبند کے سامنے دو طریق فیصلہ لکھے ہیں۔ ایک کا ذکر ہوا جس میں کم سے کم تین سال لگیں گے۔ نیز اس میں مرزا غلام احمد آنجہانی کی نکتہ سنجی کا مقابلہ تھا۔ دوسرا طریق فیصلہ وہ ہے جس میں خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) خود پیش ہوتے ہیں۔ اس کے الفاظ یہ ہیں

> اگر مولوی صاحب (دیوبندی) اس طریق فیصلہ کو ناپسند کریں، تو دوسرا طریق یہ ہے کہ میں جو حضرت مسیح موعود کا ادنی خادم ہوں میرے مقابلہ پر مولوی صاحبان آئیں اور قرآن کریم کے تین رکوع کسی جگہ سے قرعہ ڈال کر انتخاب کرلیں اور وہ تین دن تک اس ٹکڑے کی ایسی تفسیر لکھیں جس میں چند ایسے نکات ضرور ہوں جو پہلی کتب میں موجود نہ ہوں۔ اور میں بھی اسی ٹکڑے کی اسی عرصہ میں تفسیر لکھونگا اور حضرت مسیح موعود کی تعلیم کی روشنی میں اس کی تشریح بیان کرونگا۔ اور کم سے کم چند ایسے معارف بیان کروں گا جو اس سے پہلے کسی مفسر یا مصنف نے نہ لکھے ہوں گے اور پھر دنیا خود دیکھ لے گی۔ (خاکسار محمود احمد)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

عرصہ دراز ہوا مرزا صاحب آنجہانی نے پیر مہر علی صاحب گولڑہ کے ذیل میں خاکسار کو بھی بالمقابل تفسیر نویسی کی دعوت دی تھی۔ جو اس زمانہ میں منظور کر کے پیر صاحب موصوف مع جماعت علماء تاریخ مقررہ پر لاہور پہنچ گئے، مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تشریف نہ لائے۔

اس زمانہ میں بھی خاکسار (ثناء اللہ) نے مرزا صاحب قادیانی کی دعوت قبول کی تھی۔ اب تو مطلع بالکل ہی صاف ہے۔ گو ہماری اس میں ہتک ہے کہ ہم ایک ایسے شخص کے سامنے بیٹھیں جو نہ علوم ظاہری کے عالم ہیں، نہ کسی باطنی درجہ کے مدعی ہیں۔ تاہم چونکہ مثل سابقہ فیصلوں کے اس مرتبہ بھی ہم کو فیصلہ کرنا منظور ہے۔ لہذا ہم اس چیلنج کی منظوری دیتے ہیں کہ بلا تکلف ہم کو یہ صورت منظور ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس آپ اسی میدان میں تشریف لایئے جس میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے امرتسر میں (صوفی عبدالحق غزنوی سے) مباہلہ کیا تھا۔ میں آپ کی طرف سے تقرر تاریخ اور جواب باصواب کا منتظر ہوں۔

میں ہوں مرزا صاحب قادیانی نبی کا پرانا باوفا۔ ابوالوفا ثناء اللہ امرتسری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔ اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۳۰ محرم ۱۳۴۴ھ جلد ۲۲ نمبر ۴۲ ص ۱۔۳)

فاروق کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

میرے عنایت فرما منشی قاسم علی لودھیانوی سہ صدی دوست نے اپنے اخبار فاروق قادیان میں مجھ سے چند سوال کئے ہیں جن کو مرزائی مبحث کے لئے آسان فیصلہ کن سمجھا ہے اور مجھے بڑی دل سوزی سے مشورہ دیا ہے کہ میں یہ راہ اختیار کروں کیونکہ اس راہ کی منزل نزدیک ہے گویا ایک گولی سے دو شکار مرتے ہیں۔ یہ بھی کہا ہے کہ میں چونکہ تمہارا (خاکسار ابوالوفاء کا) دیرینہ خدمت گذار ہوں اس لئے میں جانتا ہوں کہ تم جواب نہ دو گے۔ وغیرہ

میں (ابوالوفاء) آپ کی دیرینہ خدمت گذاری کا معترف ہوں بلکہ اسی خدمت گزاری کی وجہ سے میں ایک مشورہ دینے کی جرأت کرسکتا ہوں کہ آپ خدمت گزاری کی بجائے باج گذار لکھا کریں تو واقعہ بھی صحیح ہو جائے اور ایک تاریخی مضمون بھی یاد آجائے جو اپریل ۱۹۱۲ء کو لودھیانہ میں ہوا تھا۔

ہاں صاحب آپ کے سوالات کے طرز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ محض میری آسانی کے لئے یہ سوال کرتے ہیں۔ مثلاً آپ فرماتے ہیں کہ اگر میں (ابوالوفا) حضرت عیسیٰ کی حیات ثابت کردوں تو مباحث مرزائیہ کا فیصلہ ہوسکتا ہے۔ اس کے جواب میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں چونکہ آپ نے اس مضمون میں گولی کا ذکر کیا ہے اس لئے میں جواب دینے سے پہلے آپ سے سوال کرتا ہوں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ اگر فرنچ جرنیل کی جگہ ہوں اور غازی عبدالکریم کو یہ مشورہ دیں کہ تم میرے قلعہ پر مشرق کی جانب سے حملہ کرو تو جلدی کامیاب ہو سکتے ہو تو کیا وہ اس مشورہ کو مانے گا یا ماننے پر مجبور ہو گا؟ اور اگر وہ اپنی مصلحت اور فوجی بصیرت سے آپ کا مشورہ نہ مانے تو آپ اس کو کسی طرح کی ملامت کر سکتے ہیں۔

ہر ایک دانا یہی کہے گا کہ جنگ میں ہر فریق اپنی مصلحت خود جاتا ہے جو مخالف کی بتائی ہوئی سمت سے آئے گا وہ دھوکہ کھائے گا اس کو سمجھنا چاہیے

دشمنان کہن دوستان نو کردن
بدست دیو بود عقل را گرو کردن

تفصیل سے سنو۔

اگر مسئلہ حیاۃ مسیح کو بطور عقیدے کے دیکھنا اور جانچنا ہو تو ہم اس سے فارغ ہو چکے ہیں۔ تفسیر ثنائی میں مفصل لکھا گیا۔ کتاب شہادۃ القرآن کی دو جلدوں میں کافی بحث ہو چکی ہے، ایسی کہ مزید کی گنجائش نہیں۔

ہمیں مباحثہ مرزائیہ میں حیاۃ مسیح ثابت کر دینے سے وہ لطف حاصل نہیں ہوتا جو مرزا غلام احمد قادیانی کی تنقید شخصیت میں ہوتا ہے کیونکہ حیات مسیح کے ثابت کرنے سے ہم درحقیقت سرسید احمد خان مرحوم پر فتح پاتے ہیں جو اس مسئلہ حیاۃ مسیح کے موجد تھے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا دم خم ابھی باقی رہتا ہے کیونکہ ان کا دعوی مولویانہ قال اقول کے رنگ میں نہ تھا بلکہ وہ اپنا رتبہ ان لفظوں میں بتاتے تھے

انبیا گرچہ بودہ اند بسے من بعرفاں نہ کمترم کسے

اس دعوی مرزا کی تنقیح ان کی حیثیت کے مطابق ہونی چاہیے۔ اس کا طریق یہی ہے کہ ان کے اخبار غیبیہ کی تحقیق کی جائے۔ کس قدر بے انصافی ہے کہ ایسے مہاتما بزرگ ایسے مدعی کے دعوی کی تحقیق ملانہ طریقہ سے کی جائے جس کا دعوی ہے کہ میں

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۷ صفر ۱۳۴۴ھ جلد ۲۲ نمبر ۴۳۔ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا جی کا الہامی نظارہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے ایک مضمون اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۱ جولائی ۱۹۲۵ء میں نکلا تھا جس میں نامہ نگار نے مرزا جی کی نسبت کئی ایک الزام لگائے تھے جن میں سے صرف ایک بار پیغام صلح لاہور نے آنکھ کھولی ہے۔ جو یہ ہے کہ مرزا جی کہتے ہیں:

جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں احمدیوں پر قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھیں۔

اس مضمون کا حوالہ نامہ نگار (محمد شریف قریشی) نے تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۸ سے دیا ہے۔ فاضل اڈیٹر پیغام صلح اس پر بہت بگڑتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۸ پر یہ حوالہ موجود نہیں یہاں تک لکھا ہے:

مسیح موعود (مرزا) کی کسی کتاب سے اس کا ثبوت دے۔ (۱۸ محرم ۱۳۴۴ھ)

ہم حیران ہیں کہ اڈیٹر پیغام صلح نامہ نگار کے سارے الزاموں میں سے کس الزام پر اتنے بگڑے ہیں۔ یہ حوالہ تو کوئی ایسا نہیں تھا کہ کسی ادنی سے ادنی مرزائی کو بھی اس کے پوچھنے کی ضرورت ہوتی۔ سنئیے یہ حوالہ دو جزوں سے مرکب ہے:

اول۔ جو شخص مجھے (مرزا قادیانی) نہیں مانتا وہ مسلمان نہیں اس کا ثبوت حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۳ پر یہ عبارت ہے:

جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا ورسول کو بھی نہیں مانتا۔

کہیے یہ کون ہوا۔ مومن یا کافر؟

سنئیے مرزا غلام احمد اس کو کھلے لفظوں میں کافر کہتے ہیں ملاحظہ ہو حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۹۔ مزید کے لئے کتاب الفصل مصنفہ خلیفہ قادیان (مرزا محمود) ملاحظہ ہو۔

رہا دوسرا جزو یعنی مکفر مکذب متردد کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ آپ کو حوالوں کی تلاش ہوا کرے تو اخبار میں شائع کر کے شرمندہ ہونے کی بجائے ہم آپ کو مشورہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیتے ہیں کہ منشی عمر دین احمدی قادیانی ملازم شملہ سے دریافت کرلیا کریں۔ سنیئے یہ عبارت پورے لفظوں میں یوں ہے۔

احمد یو! یادرکھو خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ (اربعین نمبر۳)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ ہمارے نامہ نگار پر جو تقاضا تھا ہم نے پورا کردیا۔ اب ایک آسان سا تقاضا پیغام صلح سے کرتے ہیں امید ہے وہ بھی اس کو آسانی سے پورا کردیں گے۔

پیغام صلح نے کسی پرچہ میں لکھا تھا کہ حضرت مسیح موعود کی خدمات اور تصنیفات کے مداح سر سید احمد خان بھی تھے۔ مہربانی کرکے اڈیٹر پیغام صلح بتادیں کہ سرسید احمد نے یہ رائے کہاں ظاہر کی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸۔ اگست ۱۹۲۵ء مطابق ۷ صفر ۱۳۴۴ھ جلد ۲۲ نمبر ۴۳۔ ص ۴۔۵)

مسلمانوں پر عالم گیر انحطاط

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان مرزا صاحب قادیانی کا کذب دعوی ایسا عالمگیر مسلم ہے کہ خود ان کے مرید اور امتی بھی کسی نہ کسی لفظ میں ان کے دعوے کی تردید ہی کرجاتے ہیں حقیقت میں یہ بھی خدا کی طرف سے ایک معنی سے تائید اسلام ہے۔ قادیانی اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

ایک وقت وہ تھا جب کہ مسلمان صفحہ دنیا پر اپنی وہ شان و شوکت اور ایسا رعب رکھتے تھے کہ کوئی قوم چاہے کتنی بڑی کیوں نہ ہو، وہ بھی ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی تھی۔ ہر رنگ اور ہر طریق میں چاہے وہ ملک سے تعلق رکھتا ہو، چاہے سیاست سے، چاہے دین سے وابستہ ہو، چاہے اخلاق سے، اس میں ان کی برتری اور فوقیت پائی جاتی تھی۔ ہر بات میں ان کا قدم روز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصعد اور ترقی میں تھا۔ وہ علم و ہنر میں ایسے بڑھے ہوئے تھے کہ اس زمانہ میں وہ قومیں جو بام ترقی پر پہنچی ہوئی ہیں وہ بھی اس سے فائدہ اٹھا رہی ہیں ان کا جاہ جلال ایسا تھا کہ ان سے قیصر وکسری جیسی بڑی بڑی سلطنتیں لرزاں وترساں تھیں۔ ان کے تقوی وطہارت کی یہ حالت تھی کہ دشمن بھی ان کی پاک بازی کے معترف تھے اور مسلم کا لفظ اس بات کے لئے کافی ہوتا تھا کہ جو مسلم کہلائے اس پر ہر طرح اعتماد اور اعتبار بھی کیا جائے۔ لیکن بخلاف اس کے آج یہ زمانہ اور یہ وقت ہے کہ کوئی جگہ اور کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں مسلمان بستے ہوں اور وہ ذلت وادبار کا نشانہ نہ بنے ہوئے ہوں کوئی خطہ ارض ایسا نہیں جہاں مسلمانوں کی آبادی ہو اور وہ رسوائی اور فضیحت کے گڑھے میں سکون پذیر نہ ہوں ہوں زندگی کے ہر پہلو میں ان کا قدم پیچھے کی طرف پڑ رہا ہے وہ ہر لحہ اور ہر سیکنڈ تنزل اور انحطاط کی طرف جا رہے ہیں اور یہ ایک صاف اور واضح حقیقت ہے جس سے کوئی صاحب عقل و دانش انکار نہیں کرسکتا بلکہ خود مسلمان کہلانے والے بھی اس کا نہایت صفائی سے اعتراف اور اقرار کررہے ہیں (الفضل قادیان ٦۔اگست ص ٦)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین اس صحیح کیفیت کو جو اڈیٹر الفضل نے دل سوزی سے لکھی ہے یاد رکھیں اور حضرت مرزا صاحب کا کلام سنیں۔ حضرت موصوف فرماتے ہیں:

هوالذی ارسل رسوله بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کا ملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق واقطار میں پھیل جائے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ٤٩٨۔٤٩٩)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عبارت سے دو باتیں صاف ثابت ہوتی ہیں:

ا۔ایک تو حضرت عیسی مسیح دوبارہ خود تشریف لائیں گے جیسا کہ اہل اسلام کا عام طور پر عقیدہ ہے۔٢۔ دوم یہ کہ ان کے آنے سے ہر سو اسلام ہی کا طوطی بولے گا کیا دینی حیثیت سے کیا دنیاوی حیثیت سے۔

امر اول کو تو اس وقت ہم چھوڑتے ہیں۔امر ثانی کو پیش کر کے ناظرین سے عموماً اور قادیانی امت سے خصوصاً پوچھتے ہیں کہ مسیح موعود بشکل مرزا صاحب آ گئے مگر نتیجہ برعکس ایسا کیوں پیدا ہوا جو آپ کے الفاظ سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا کے ہر حصہ میں مسلمان ہر طرح تنزل پذیر ہیں حالانکہ مسیح موعود کے زمانہ میں ان کو بام عروج اور معراج کمال پر ہونا چاہیے تھا۔

افسوس ! تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ ستمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۴ صفر ۱۳۴۴ھ ص ۴۔۵)

پشاور میں مرزائیوں کا ورود

کیا آگ لینے آئے تھے کیا آئے کیا چلے

یہاں پشاور میں قادیانی گروہ باہر سے آیا اور اپنے پروگرام میں اصحاب ذیل کے نام سے اشتہار جاری کرایا۔تاریخ ۳۰ ستمبر و یکم و ۲۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء۔اول روز مولوی عمرالدین منشی قاسم علی وغیرہ جس پر خصوصیت سے خاص خاص لوگ حافظ جمال احمد وغیرہ صداقت مسیح سننے گئے اور خیال کیا کہ شائد کوئی دلیل ہو۔

اشتہار میں درج تھا سوال جواب کا موقع دیا جائے گا۔ چنانچہ اسی بنا پر مولوی شاہ محمد پشاوری جو ما شاء اللہ لائق اور قابل عالم ہیں ، اول روز بعد اختتام جلسہ بلکہ بعد مغرب مسجد احمدیہ میں تن تنہا پہنچ گئے اور جا کر کہا کہ آپ کے اشتہار کے مطابق میں اپنا اطمینان کرنے آیا ہوں ۔بس یہ کہنا تھا کہ فوراً یہ جواب ملا : ابھی ہم کو فرصت نہیں ۔

مولوی صاحب نے فرمایا کہ: آپ نے نوٹ میں کیوں لکھا۔تو جواب ندارد

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد یکے بعد دیگرے اس جگہ سے اٹھ کر سب چل دیئے اور مولوی صاحب اکیلے رہ گئے اور دریافت کیا: صاحب مجھے کیا جواب ہے۔،تو چلتے ہوئے یہی کہا کہ، جی ہاں اس وقت تو موقع نہیں۔

مولوی صاحب مجبور ہو کر چلے آئے اور بوجہ پٹھان ہونے کے بہت پیچ و تاب کھاتے رہے اور یہ سوچ لیا کہ کل انشاء اللہ عین جلسہ میں پوچھوں گا۔ چنانچہ اگلے روز حافظ جمال احمد کی تقریر میں مولوی صاحب مذکور پہنچے اور کمترین بھی موجود تھا۔

حافظ جمال احمد تمہیدی طور پر یہ کہہ رہے تھے کہ کسی ایک نبی یا رسول کا انکار سارے رسولوں کا انکار بلکہ اللہ کا انکار لازم آتا ہے اور دلیل میں کہہ رہے تھے کذ بت ثمو د المرسلین، کذّبت عا د المر سلین وغیرہ سے ثابت ہے ثمود نے حضرت صالح کی تکذیب کی اور عاد نے حضرت ہود کی تکذیب کی ہے اور اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ مرسلین کی تکذیب کی۔

اور قریب تھا کہ اصل مقصد پر آ جاتے کہ مرزا نبی کی تکذیب سب کی تکذیب ہے مگر مولوی صاحب کچھ تو کل شام سے بھرے ہوئے تھے اور کچھ اسوقت مضمون کے نتیجہ پر نظر ڈال کر ایک دم مشتعل ہو گئے اور بے اختیارانہ بھری مجلس میں کسی کی کچھ پرواہ نہ کی اور بآواز بلند پکار دیا کہ

مولانا آپ سب کو کافر بنا رہے ہیں اور مرزا کے نبی ہونے کا ثبوت نہیں آپ کو لازم ہے کہ قرآن سے صاف طور پر یہ دکھلا دو کہ مرزا غلام احمد پنجابی نبی ہے۔،

بس یہ کہنا تھا کہ ایک دم چاروں طرف سے شور ہو گیا۔ کچھ تو مولوی صاحب کو روکتے تھے کہ ابھی خاموش رہو اور کچھ لوگ ان روکنے والوں کو کہتے تھے کہ مولوی صاحب کیوں رکیں مولوی صاحب ٹھیک کہتے ہیں۔ اور اسی شور میں مولوی صاحب بڑھتے بڑھتے خاص واعظ حافظ جمال احمد صاحب کے پاس تک پہنچ گئے۔ اب مولوی صاحب کو (مولوی عطاء اللہ شاہ کی طرح) بلائے ناگہانی دیکھ کر قادیانیوں کے حواس جاتے رہے اور ہزار نرمی برتتے ہیں مگر موﺅی صاحب ہیں کہ بس بگڑے ہوئے ہیں۔

بالآخر لوگوں نے ایک فلاٹ لا کر رکھ دی اور اس پر مولوی صاحب کو کھڑا کر دیا اور مولوی صاحب نے اپنا کل کا واقعہ کہہ سنایا اور وجہ دریافت کی کی مرزا کے نبی ہونے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا ثبوت قرآن سے کیوں نہیں دیتے اور بغیر ثبوت عام مسلمانوں کو کافر بنا دیا کیا معنی؟

اس پر جلسہ کی رونق تو جاتی ہی رہی تھی بالآخر قادیانی لوگ یہ کہہ رہے تھے کہ اچھا صاحب ہم جاتے ہیں نہ ہم بیان کریں نہ بحث کریں، اور ادھر لوگوں نے وہ فرش وغیرہ اٹھانا شروع کر دیا آخرکار قادیانی لوگ چل دیئے اور پکار گئے کہ آج شام کو مسجد احمدیہ میں جلسہ ہوگا۔

خیر یہاں سے سب لوگ باتیں کرتے ہوئے اپنے ٹھکانے پر واپس ہوئے۔ اس کے بعد مولوی صاحب موصوف پشاوری کا میرے ساتھ یہ مشورہ ہوا کہ ان کو ایک چیلنج دینا چاہیے۔ چنانچہ میں نے ایک پرچہ اپنی طرف سے اور مولوی صاحب کی طرف سے اس مضمون کا لکھا کہ اگر آپ کے پاس کوئی دلیل صاف طور پر قرآن حدیث سے ایسی ہو کہ مرزا غلام احمد قادیانی پنجابی نبی تھے تو پیش کیجئے اور شرط یہ ہے کہ تاویل کچھ نہ ہو۔ اگر آپ نے یہ ثابت کر دیا تو آپ کے سارے معیار اور نبوت کی ساری ضروریات جو آپ نے تجویز کر رکھی ہیں سب تسلیم کر لی جائیں گی بس آپ متن سے ثابت کر دیں۔

یہ ہماری تحریر ان کے دوران بیان میں پہنچائی گئی انہوں نے اختتام پر دیکھا تو لوگوں کو دکھلائی اور کہنے لگے دیکھئے ان کی شرارت اور بدنیتی ثابت ہے۔ وہ کیا، وہ یہ کہ میں نے القاب اور آداب نہیں لکھا معمولی مولوی صاحبان نو واردان پشاور لکھ دیا تھا۔ بس، اسکے بعد کہنے لگے کہ اخیر میں دستخط کیوں نہیں۔ حامل پرچہ نے کہا کہ شروع میں دونوں مولویوں کے نام موجود ہیں۔ کہا نہیں اخیر میں دستخط کرا کر لاؤ۔ ہم نے اخیر میں بھی دستخط کر دیئے اور دل میں سوچ لیا کہ خاتمہ پر جو یہ لوگ بحث کیا کرتے ہیں کہ دیکھو عام قاعدہ ہے کہ سرکار بھی کارڈ لفافوں پر شروع میں مہر لگایا کرتی ہے اور اسٹامپ پر بھی شروع میں مہر ہوا کرتی ہے۔ یہ پہلے ہم سوچے ہوئے تھے کہ موقع پر دیکھا جائے گا بالآخر وہ دستخط شدہ تحریر پھر ان ے پاس پہنچائی گئی تو جواب ملا کہ اچھا سوچ کر جواب دیں گے اور نتیجہ یہ ہوا کہ اگلے روز مردان کو کوچ ہو گیا۔

ہاں ان سب باتوں کے بعد یہ خوشی ہوئی کہ مولوی شاہ محمد کی کوشش سے ایک قادیانی انہی تاریخوں میں قادیانیت سے تائب ہوا۔ اور ایک اور تازہ قادیانی کل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(۴۔اکتوبر ۱۹۲۵ء کو) ایک خلافت کے مولوی عطاء اللہ امرتسری صاحب کے جلسہ میں تائب ہوا۔ الحمدللہ تعالی۔ فقط والسلام۔ کبیر...

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳۔اکتوبر ۱۹۲۵ء مطابق ۴ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۲ نمبر ۵۱ ص ۳)

متفرقات مرزائیہ

ملتان میں مرزائیوں سے مباحثہ

مرزائی حسب عادت ملتان میں اشاعت کذب کرنے آئے تو اہل حدیث کی طرف سے مولوی عبدالعزیز صاحب ملتانی نے ان سے مناظرہ کر کے مرزائی عمارت کی اینٹ سے بجادی۔ الحمدللہ

مرزائیت سے توبہ

میں اکیسویں پشت میں حضرت شیخ جیلانی رحمۃ اللہ علیہ سے ملتا ہوں۔ بحسن ظن کچھ مدت تک مرزائی مذہب میں رہا۔ اب حقیقت مجھ پر کھل گئی تو میں تائب ہوتا ہوں۔ آئندہ مجھے کوئی شخص مرزائی نہ سمجھے۔

صاحبزادہ چراغ الدین ولد سید بہاء الدین شہر پشاور محلّہ موچی پورہ

قادیان سے خارج البلد

خبر آئی ہے کہ قادیانی خلیفہ (مرزا محمود احمد) نے ۲۸۔ اشخاص کو بوجہ مخالفت سلسلہ کے خارج کر دیا۔ تفصیل کا انتظار ہے۔ اللہ اعلم

مدراس میں مرزائی مبلغ

یاجوج ماجوج کی طرح مرزائی مبلغ ہر جگہ پھرتے ہیں۔ گذشتہ ایام میں مدراس میں بھی آئے۔ جلسہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مدح سرائی خوب کی۔ اثناء تقریر میں یہ بھی کہا کہ مولوی ثناء اللہ نے اپنی تفسیر ثنائی میں وفات مسیح کا مسئلہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لکھا ہے ۔ بہت لمبی چوری تقریر کی ۔

اتفاق حسنہ سے ان دنوں مولانا سید سلیمان صاحب ندوی مدراس میں تھے انہوں نے خوب ان کا رد کیا۔ جزاہ اللہ۔ خاکسار والا جاہ ابوالصمصام از مدراس

اڈیٹر اخبار اہل حدیث لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی اور مرزائیوں کے مذہب کے بطلان پر میرے نزدیک یہی بڑی دلیل ہے کہ مرزا صاحب خود اور مرزائی واقعات بتانے میں جھوٹ سے کام لیتے ہیں ۔ وفات مسیح پر مرزا صاحب قادیانی نے جتنی آیات کتاب ازالہ اوہام میں پیش کی ہیں، تفسیر ثنائی جلد دوم میں ان سب کا جواب دے کر میں نے حیات مسیح کا ثبوت دیا ہے تاہم کہتے ہیں کہ تفسیر ثنائی میں وفات مسیح کا ثبوت ہے ۔ کس قدر سفید جھوٹ ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱ ص ۱۴)

شذرات قادیان

بریلی میں قادیانی جلسہ

مولوی ظفر علی خان صاحب پر فتوی کفر ہونے کے بعد سے بریلی کا مطلع مکدر ہو رہا ہے ۔ کسی صاحب نے ایک نظم بعنوان: خواب عبرت، چھپوا کر شائع کی جس میں صراحتاً تو کسی کا نام نہیں مگر اشارۃً جناب مولوی احمد رضا خان صاحب مرحوم کے متعلق ایک خواب جو کہ پیلی بھیت کے مشہور درویش حضرت شاہ محمد شیر میاں صاحب مرحوم کے کسی مرید کا بتایا جاتا ہے منظوم کیا گیا ہے ۔ مولوی صاحب مرحوم کو خواب بین نے دوزخ میں بہت بری حالت میں دیکھا ۔ اس حالت کو بیان کرتے ہوئے شاعر نے مولوی صاحب اوران کے خاندان پر خوب سبّ وشتم کی ہے ۔

اس کے جواب میں مرحوم مولوی صاحب کے مریدوں کی طرف سے کئی ایک نظمیں نکلی ہیں جن میں شاعر کو اوراس کے ساتھ اکابر دیو بند کو خوب بازاری گالیاں دی ہیں ۔

اس موقعہ سے فائدہ اٹھانے کیلئے اہل قادیان کا ایک جلسہ منشی غلام جبار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب مرزائی کے مکان پر ہوا جس میں قریباً پچاس آدمی تھے۔

شاید چھ سات مرزائیوں کے سوا باقی سب مسلمان تھے۔ جلسہ مذکور میں تقریر کرنے والے ایک صاحب پچاس ساٹھ برس کی درمیانی عمر کے مسمی غلام احمد سابق مہاشہ ہیرالال تھے۔ مقرر نے اپنی تقریر میں بریلی کے مذکورہ بالا اختلاف کا ذکر کر کے اس سے بہت فائدہ اٹھایا اور مسلمانوں کو اس کی طرف توجہ دلا کر اپنے مذہب کی شان دکھائی۔ کاش ہم مسلمان اغیار کی ان چالوں کو سمجھیں اور آپس میں فضول بحثوں سے دوسروں کو فائدہ اٹھانے کا موقع نہ دیں۔

مقرر کی تقریر

مقرر نے بیان کیا کہ وہ پہلے ہندو تھا اس کا باپ سورج پرستی کیا کرتا تھا، ایک دفعہ جب کہ اس کی عمر چھ برس کی تھی باپ اپنے ساتھ لے گیا اور سورج کی پوجا کرنی اسے بتائی۔ مگر اس نے اپنے باپ سے کہا کہ میں اس کی پوجا نہیں کرتا کیونکہ یہ صبح کو نکلتا ہے اور شام کو ڈوب جاتا ہے میں تو اس کے بنانے والے کی پوجا کروں گا۔ پھر جبکہ اس کی عمر چھ اور سات برس کے درمیان تھی تو اسے خیال ہوا کہ دیکھنا چاہیے کہ مسلمان کس کو پوجتے ہیں۔ چنانچہ وہ ایک مسجد کے پاس شام کو جا کر کھڑا ہو گیا۔ دیکھا کہ بہت سے لوگ قطار باندھ کر ہاتھ باندھے کھڑے ہیں اور ایک ان کے آگے کھڑا ہے آگے والے نے جب پڑھا الحمد للہ رب العالمین تو یہ فقرہ سن کر فوراً اس کے دل میں خیال آیا کہ اس رب العالمین کی عبادت کرنی چاہیے۔

اسی طریقے سے مقرر نے اپنی سوانح عمری دس برس کی بتا کر آخر کار ایک حنفی مولوی کے ہاتھ پر اپنا مسلمان ہونا بیان کیا پھر مسلمانوں کے اختلاف سے بیزار ہو کر قادیان میں پناہ لینے کا ذکر کیا۔

ناظرین! مقرر کی عمر (چھ سات برس) کو مدنظر رکھ کر اسکے اس وقت کے خیالات پر غور فرمائیں گے تو تعصب سے نہیں بلکہ انصاف سے کہنا پڑے گا کہ یہ قادیان کا اثر ہے اور اسی سے مقرر کی باقی تقریر کا اندازہ بھی ہو سکے گا اس نے اپنے بیان میں صداقت سے کتنا کام لیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرقہ ملعونہ قادیانیہ

مقرر نے بریلی میں ایک اشتہار جماعت رضائے مصطفٰی کا شائع کردہ پڑھا تھا جس میں الفاظ فرقہ ملعونہ قادیانیہ، بھی کہیں لکھے ہوئے تھے۔ اثناء تقریر میں ان الفاظ پر بہت غصہ کا اظہار کیا، حالانکہ مقرر صاحب اگر اپنی جماعت کی تحریروں کی سختی ملاحظہ فرماویں تو جماعت رضائے مصطفٰی اور جماعت قادیانیہ کی تحریروں کو ایک ہی حالت میں پاویں گے۔ تاہم مقرر نے بڑے جوش میں آکر کہا:

کیا خدا پر، رسول پر، فرشتوں پر ایمان رکھنے والا بھی کوئی ملعون ہوا ہے؟

اس کے جواب میں مقرر صاحب اور انکی پارٹی کو یاد دلانے کے لئے اتنا ہی بتا دینا کافی ہے کہ وہ جناب بہاء اللہ صاحب ایرانی مدعی مسیحیت کی الواحات پڑھیں اور دیکھیں کہ ان کا ایمان خدا پر، رسولوں پر، اور فرشتوں پر کیسا ہے۔ اور پھر ۱۹۲۴ء اور ۱۹۲۵ء کے قادیانی اخبارات میں سے اہل بہاء کے متعلق الفاظ دیکھیں تو بریلی کے مذکورہ بالا الفاظ سے بہت وزنی الفاظ ان کو مل جاویں اور ان کی حیرانی مرزائیوں کی ملعونیت کے متعلق رفع ہو جائے گی۔

نعمت اللہ کی سنگ ساری: مقرر مذکور نے اپنے مذہب کی صداقت پر کابل کے مرزائی کشتوں کا بھی ذکر بڑے جوش وخروش سے کیا آخر یہ بات ہے کہ احمدی لوگ پتھروں سے کچلے جانے سے بھی نہیں ڈرتے؟

اسکا جواب یہ ہے کہ یہ تو سنگسار ہونیوالوں کی اپنی غلطی ہے کیونکہ مرزا صاحب کی سنت تو ایسے موقع پر معافی مانگ لینے کی ہے چنانچہ انہوں نے گورداسپور کی عدالت میں اس کا نمونہ اپنی امت کیلئے قائم کر دیا تھا کہ حکومت کے احکام کے سامنے گردن جھکا کر اپنی جان کو ہلاکت اور مصیبت سے بچالینا چاہیے (خلیفہ قادیان کا فتوی ہے کہ جب حکومت مذہب کے لئے گھروں سے نکالے یا تکلیفیں پہنچائے تو اس ملک سے ہجرت کر جانا فرض ہے (ترک موالات اور احکام اسلام۔ ص ۴۸) اس سے بھی کابل میں مرزائی مرنے والوں کی سخت غلطی معلوم ہوتی ہے کہ انہیں قادیانی حکم کا بھی پتہ نہیں اور خواہ مخواہ مرتے ہیں حالانکہ قادیان کو واپس آجانا چاہیے۔ منہ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اس کے انہوں نے حج بیت اللہ کو اسی جان کے خوف سے ترک کیا تھا۔ تو اب مرزائی کابل میں جو مارے جاتے ہیں وہ خود اپنے پیشوا کی سنت کے خلاف ہوکر ظاہر ہے کہ حرام موت مرتے ہیں۔ ہاں اگر مرزا صاحب اپنی زندگی میں ایسی مثالیں قائم نہ کرتے تو مرزائیوں کا شور وغل معقول ہوسکتا تھا لیکن جب ان کا جری اللہ ہلاکت اور مصیبت سے ڈرتا رہا تو مریدوں کا سنگسار ہونا یا قید ہونا پیشوا کی صداقت کی دلیل نہیں ہوسکتا۔

ایک لاکھ دس ہزار روپیہ

قادیانی خلیفہ صاحب کی دعاؤں کے بدلے میں قوم نے ایک لاکھ دس ہزار روپیہ جمع کر دیا۔ (الفضل قادیان ۱۶ جولائی ۱۹۲۵ء)

خلیفہ صاحب فرماتے ہیں کہ اس روپیہ کی تعداد مجھے خواب میں پہلے ہی معلوم ہوگئی تھی اور میں نے اپنے دوستوں سے ذکر کر دیا تھا اسی کے مطابق ایک لاکھ دس ہزار روپیہ آ گیا۔ خوب ہوا روپے کا روپیہ آ گیا نبوت کی نبوت پوری ہوگئی۔ مرزا صاحب آنجہانی بھی جب نبوت یا پیش گوئی کیا کرتے تھے تو لوگوں کو بتا دیا کرتے تھے بعض وقت تو لالہ شرم پت اور بشن داس بھی گواہ بنائے جاتے تھے (مگر ان کی شہادت مسموع نہیں ہوئی۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اگر کسی کو تحقیق کرنے کی ضرورت ہو تو گواہوں کو مرگھٹ میں تلاش کرتا پھرے نہیں تو قادیانی مسیح کو مان لے۔

گنا چوری نبی

اسی قسم کے ایک نئے نبی مدعی مہدویت مرزائی جماعت میں سے مولوی عبد اللطیف نامی گنا چور ضلع جالندھر سے بھی ظاہر ہوئے ہیں تین سال سے دعوی کر رہے ہیں آپ نے ایک کتاب پانچ سو صفحہ کی بنام چشمہ نبوت شائع کی ہے اس میں اپنی صداقت اور معجزات کا ذکر مرزا صاحب کی پیش گوئیوں اور دلائل صداقت کی طرز پر کیا ہے اور جگہ جگہ اس بات کا التزام رکھا ہے کہ اپنی پیش گوئیوں کو مرزا صاحب کی پیش گوئیوں سے مقابلہ کر کے ان پر اپنی فوقیت ثابت کی ہے اور جماعت مرزائیہ پر ظاہر کیا ہے کہ جب مرزا صاحب کو تم نبی مانتے ہو تو ان سے بڑھیا پیش گوئیوں کی وجہ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب میری نبوت ثابت ہے تو مجھ کو بھی مانو۔نہیں مانتے تو مرزا صاحب کو بھی چھوڑو۔ بات بہت معقول ہے۔

مسیح کے ساتھ مہدی

ساری خدائی ایک طرف اور میرزائی ایک طرف۔مسلمان اعتقاد رکھتے ہیں کہ آئندہ زمانہ میں مسیح ابن مریم نزول فرمائیں گے اور انکے ساتھ مہدی بھی ہوں گے یعنی مسیح اور مہدی دو ہیں رقیب اعظم قادیان یعنی بہائی کہتے ہیں کہ بے شک مہدی اور مسیح دو شخص ہیں خود مرزائی جماعت کا گنا چوری فرقہ اعتقاد رکھتا ہے آنجہانی مرزا صاحب مسیح موعود تھے اور گنا چوری امام مہدی آخر الزمان ہے مگر قادیان اور لاہور کے چند پیرو ساری دنیا سے الگ ہو کر اب تک یہی کہے جاتے ہیں کہ مہدی مسیح جو کچھ تھے وہ جناب مرزا صاحب ہی تھے اور بس۔ ظاہر ہے کہ ان چند نفوس کا خیال دنیا بھر کے علماء کے بالمقابل کیا حقیقت رکھتا ہے۔

اہل بہاء سے حساب بے باق

اگر قادیان اور لاہور کے پیشوا کتاب چشمہ نبوت کو بنظر انصاف پڑھیں اور تعصب سے کام نہ لیں تو مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئیوں مندرجہ نزول المسیح اور حقیقۃ الوحی سے گنا چوری پیش گوئیوں کو کسی طرح کم نہ پائیں گے اور جب اسی قسم کے سچے الہام مرزائیوں کے نزدیک مدعی ماموریت کی صداقت کی دلیل ہیں تو گنا چوری صاحب کی صداقت ثابت ہے پس ان کو امام مہدی مان لینے سے نہ صرف جماعت کا شیرازہ (جو لاہوری اور قادیانی وغیرہ پارٹیوں میں بکھرا ہوا ہے) بندھ جائے گا بلکہ جماعت کے پرانے دشمنوں یعنی اہل بہاء سے بھی حساب صاف ہو جائے گا کیونکہ وہ لوگ جب احادیث سے مہدی اور مسیح کو دو ثابت کر دیتے ہیں تو جماعت مرزائیہ کو بجز منہ چڑانے اور کوئی جواب نہیں آتا لیکن گنا چوری مہدی کو مان لینے سے اہل بہاء کو کم از کم اس مسئلہ میں مرزائیوں کو مقابلہ کرنیکی جرأت نہ ہوگی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن آسمان پر

مرزائیوں کا اعتقاد ہے کہ احادیث کی پیش گوئیوں کے مطابق قرآن آسمان پر چلا گیا اہل بہاء بھی یہی عقیدہ رکھتے ہیں مگر مسلمانوں کا اعتقاد ہے کہ اس قسم کی پیش گوئیاں قرب قیامت یعنی دنیا کے فنا ہونے کے قریب پوری ہوں گی چنانچہ لکھا ہے کہ

قائم نمیشود قیامت تا آنکہ مرفوع شود قرآن ازاں جا کہ آمدہ است ۔ (حجج الکرامۃ۔ ص ٤٦٠)

بہائی اور مرزائی عقائد میں فرق اور مساوات

بہائی اور مرزائی عقائد میں فرق تو صرف اسی قدر ہے کہ بہائی قرآن کو آسمان پر پہنچا کر اس کی جگہ دوسری کتابیں آنے کا عقیدہ رکھتے ہیں لیکن مرزائی قرآن مجید ہی کے واپس آجانے کے معتقد ہیں صرف چند احکام (جہاد وغیرہ کے متعلق) کو منسوخ سمجھتے ہیں بہر حال اس پر دونوں کا اتفاق ہے کہ وہ قرآن جو آنحضرتﷺ پر آیا تھا آسمان پر چلا گیا ظاہر ہے کہ اس کی جگہ دوسری کتابیں آنے کا عقیدہ رکھنے والے یا اسی میں کمی بیشی کر کے اتارنے والے مسلمانوں کے نزدیک برابر ہیں ۔

بہائی مطالبہ کر سکتے ہیں

اہل بہاء کا یہ مطالبہ مرزائیوں سے نہایت معقول سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ کون سی حدیث ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ قرآن آسمان ن پر جانے کے بعد واپس آئے گا ۔مرزا صاحب قادیانی کی تحریروں سے تو صرف اسی قدر پتہ چلتا ہے کہ رفع قرآن والی حدیثوں کے ساتھ لو کان الایمان معلقا عند الثریا لنا لہ رجل من فارس والی حدیثوں کو ملا کر اپنا مطلب پورا کیا گیا ہے (ازالہ اوہام، وحقیقۃ الوحی)

اگر ایمان اور قرآن مجید دو علیحدہ علیحدہ چیزیں ہیں تو صاف ظاہر ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے کہیں کی اینٹ اور کہیں کا روڑا کے مصداق صرف قادیان کا کنبہ جوڑنے کی فکر کی ہے اور بس ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دشمنان اسلام

مرزائی کہتے ہیں کہ اہل بہاء اسلام کے دشمن ہیں۔ اگر یہ سچ ہے تو اس میں بھی ذرہ شبہ نہیں کہ مرزائی بھی اسلام کے دشمن ہیں۔ جس طرح بہائی نئی شریعت اور نئے نبیوں کے (جن کو وہ اپنی اصطلاح میں مظاہر اللہ کہتے ہیں) آنے کے قائل ہیں اسی طرح مرزائی بھی نئے نبیوں اور قرآن مجید کے نئے نئے معنی کرنے میں ان کے ساتھ ہیں بلکہ مرزائیوں نے تو قرآن مجید کو بازیچہ اطفال بنا رکھا ہے اور اس پر فخر یہ ہے کہ ہم جو معارف بیان کر سکتے ہیں دنیا کا کوئی عالم نہیں کر سکتا۔

لیکن اگر قادیانی معارف کی حقیقت پر نظر کی جاوے تو وہ بالکل ایسے ہیں جیسا کہ ایک شخص کا دعوی تھا کہ صفت ایمان کے اصل معنی مجھ کو معلوم ہیں جنہیں کوئی نہیں جانتا یعنی آ منت بالله کے معنی ہیں اللہ میاں کے ہاں ایک بلّا تھا، وغیرہ اسی قسم کے قادیانی معارف ہیں جن کا یہ نمونہ ہے کہ اخبار الفضل ۲۲ مارچ ۱۹۲۳ء میں خلیفہ صاحب قادیان نے فرمایا تھا کہ فتنہ ارتداد (قوم ملکانہ) کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ اور وہ یوں ہے کہ سورہ کہف کے گیارھویں رکوع میں بتایا گیا ہے کہ ذوالقرنین ایک بادشاہ تھا اور اس ذوالقرنین سے مراد مسیح موعود ہے۔ قرآن مجید کے سارے رکوع کا مطلب بتاتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عین حمئة سے مراد عیسائی لوگ و وجد عند ھا قو ماً سے مراد ہندو لوگ مطلع الشمس وجد ھا تطلع .... (مضمون نگار کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۶ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۱۸ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱ ص ۳۔۴)

مسیح موعود کی آمد ثانی کے متعلق اقوال مرزا

حکیم محمد ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا، الہ آباد لکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ھوالذی ارسل رسو له بالھدی و دین الحق لیظھره علی الدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلہ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے بعض ظاہری الفاظ صادق آسکیں کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں بلکہ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا۔ (ازالہ اوہام۔ص ۲۰۰)

خدا تعانی نے میرے پر کھول دیا ہے کہ دمشق میں کوئی مثیل مسیح پیدا نہیں ہوا بلکہ میرے نزدیک ممکن ہے کہ کسی آئندہ زمانہ میں خاص کر دمشق میں بھی کوئی مثیل مسیح پیدا ہو جائے۔ (ازالہ اوہام)

اس عاجز کی طرف سے بھی یہ دعوی نہیں ہے کہ مسیحیت کا میرے وجود پر ہی خاتمہ ہے اور آئندہ کوئی مسیح نہیں آوے گا بلکہ میں تو مانتا ہوں اور بار بار کہتا ہوں کہ ایک کیا دس ہزار سے بھی زیادہ مسیح آسکتے ہیں اور ممکن ہے کہ ظاہر جلال کے ساتھ بھی آوے اور ممکن ہے کہ اول دمشق میں بھی نازل ہو۔

نوٹ: یہ عالم گیر غلبہ اسلام مرزا صاحب کے زمانہ میں نہیں ہوا اور مرزا صاحب مانتے ہیں کہ باسیاست مسیح آویں گے تو مرزا صاحب جیسے بے سیاست کو کوئی کیوں مانے جو دو دو پیسے مریدوں سے چندہ مانگے۔ لہذا مرزا صاحب کاذب مسیح تھے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۳ جمادی الاول ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳ ص ۶۔۷)

مباہلہ در بارہ صداقت مرزا

(نامہ نگار معاہدہ کے خود ذمہ دار ہیں۔ اڈیٹر اخبار اہل حدیث امرتسر)

احوال یہ ہے کہ ایک عہدنامہ مندرجہ ذیل فریقین کے درمیان ہوا ہے۔ برائے مہربانی اس کو اپنے اخبار میں شائع فرما کر مشکور فرمائیں۔ نقل عہدنامہ حسب ذیل ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ میں عبدالحمید اہل سنت بقائمی ہوش وحواس رو برو گواہوں کے یہ اقرار کرتا ہوں کہ میں نے مرزا صاحب کی کتابوں کا اچھی طرح مطالعہ کیا ہے اور مجھ کو وہ جھوٹا اور کافر ثابت ہوا ہے اگر میں جھوٹ کہتا ہوں تو خدا تعالی مجھ پر عرصہ ایک سال میں ایسا عذاب نازل کرے جو کہ واقع میں ہی عذاب ہو معمولی بیماری یا تکلیف شرط مباہلہ میں داخل نہ ہوگی۔

گواہ شد: عنایت حسین بقلم خود۔

گواہ شد: محمد عبدالمجید منشی۔

گواہ شد: محمد بشیر بقلم خود۔

گواہ شد: حسین بخش بقلم خود

۲۔ میں غلام حسین احمد بقائمی ہوش وحواس رو برو گواہوں کے اقرار کرتا ہوں کہ اگر عبدالحمید پر جو کہ مباہلہ کرتا ہے عرصہ ایک سال میں کوئی عذاب نہ آیا تو میں مرزا صاحب کی بیعت کو ترک کر دوں گا اور مرزا صاحب کو جھوٹا اور کافر سمجھوں گا۔

بقلم خود غلام حسین احمدی مورخہ ۱۵۔ اگست ۱۹۲۵ء

گواہ شد: عنایت حسین بقلم خود۔

گواہ شد محمد عبدالمجید منشی۔

گواہ شد محمد بشیر بقلم خود۔

گواہ شد حسین بخش بقلم خود، انڈین ٹیکنیکل سیکشن رائل ایرفورس ڈرگ روڈ شہر کراچی۔

راقم محمد علی کراچی

مدیر اہل حدیث کا نوٹ:

سال کے اندر کوئی فریق مبتلائے مصیبت ہو، باقی احباب اطلاع دیں اور سال بخیریت گزرنے پر بھی مطلع فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۰ نومبر ۱۹۲۵ء مطابق ۳ جمادی الاول ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳ ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی مذہب سے بچو

(منقول از پیغام صلح لاہور)

مرزائی امت کی لاہوری پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں اس عنوان سے ایک مضمون نکلا ہے۔ ناظرین بغور ملاحظہ کریں (مدیر اہل حدیث امرتسر)۔

جناب دلاور حسین صاحب فاروقی لکھتے ہیں:

میاں محمود احمد صاحب قادیانی کا خیال ہے کہ امن کے باپ مرزا غلام احمد قادیانی نبی تھے خداوند عظیم اپنے کلام واجب التکریم میں ارشاد فرماتا ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (ترجمہ: اب ہم (اے محمد ﷺ) آپ کے دین کو کامل کر چکے اور ہم نے آپ پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور ہم نے آپ ہی کیلئے دین اسلام کو پسند فرمایا) حضرت رسول اکرم ﷺ نے ہم کو اس دین اسلام کی حقیقت سے یہ اطلاع دی

الاسلام ان تشھد ان لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ و تقیم الصلوۃ وتؤتیء الزکوۃ وتصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا (بخاری مسلم) (ترجمہ: اسلام یہ ہے کہ گواہی دے تو اس پر کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اور یہ محمد بھیجے ہوئے اللہ کے ہیں اور پڑھا کر نماز اور دیتا رہ زکوۃ اور رمضان کے روزے رکھا کر اور تجھ کو راہ داری کا مقدور ہو تو اللہ کے گھر کا حج کر) اللہ تعالیٰ اس شخص کے حق میں جو دین اسلام کے سوا اور کسی دین کی تلاش میں بھٹکتا پھرتا ہے۔ فرماتا ہے:

من یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ و ھو فی الآخرۃ من الخاسرین ۔ (جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہو تو خدا کے پاس اس کا وہ دین مقبول نہیں اور وہ آخرت میں گھاٹے میں ہوگا)۔

اوپر کی دونوں آیتوں اور حدیث سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول مقبول کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دین مکمل ہو گیا اس میں کوئی نقص بھی باقی نہیں رہا۔اس کے پانچ رکن ہیں ان میں افراط وتفریط درست نہیں ۔ افراط وتفریط کی گنجائش ہوتی تو اسلام ناقص رہتا اور اللہ اکملت لکم د ینکم نہ فرماتا خود مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے چند اعتقادات شائع کئے ہیں ہم ان کو یہاں درج کرتے ہیں تاکہ لوگ گمراہ نہ ہوں ۔

ا ۔قرآن کریم نے شریعت کی تمام حاجتوں کو مکمل کر دیا ہے جو شخص قرآن شریف میں سے کچھ کم وبیش کرے وہ شیطان اور بدکرداروں میں ہے ۔

(مواہب الرحمان۔۱۹۰۳ء)

۲ ۔لہذا میں اظہار الحق عام وخاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت و رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ محمد مصطفیٰ ﷺ پر ختم ہوگئی ۔

(قادیانی اشتہار۔ ۲۔اکتوبر ۱۸۹۱ء)۔۳ ۔ اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا نیا ہو یا پرانا ۔ (نشان آسمانی ۱۸۹۳ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ سب کچھ کہا ہے مگر یہ بھی کہا ہے

قل یا ایھا لناس انی رسو ل اللہ الیکم جمیعا (معیار الاخیار)۔

یہ آیت قرآنی ہے اس میں خداوند تعالی نے آنحضرت ﷺ کو حکم فرمایا ہے کہ آپ کہہ دیجئے کہ لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوکر آیا ہوں ۔

یہی آیت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے الہام میں لکھ کر اپنی رسالت کا اعلان کیا ہے اس صریح آیت کے الہامی لفظوں میں اگر دعوی رسالت نہیں ہے تو ہم نہیں جان سکتے کہ دعوی رسالت کن لفظوں میں کیا جا سکتا ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۲۴ جمادی الاول ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۶ ص ۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہابی اور احمدی

نجد کے اہل توحید (وہابیوں) کا ذکر آج کل زبان زد عام خلائق ہے۔ گو ان کے مخالف بھی آواز اٹھتی ہے مگر دونوں (موافق و مخالف) اس پر متفق ہیں کہ وہ نشہ توحید میں بڑے سرشار ہیں۔ اس لئے خلیفہ قادیان کو بھی خیال آیا کہ نجدی تو ایک معمولی عالم شیخ محمد عبدالوہاب کے پیرو ہو کر اتنے موحد بن گئے اور ہم مسیح موعود اور مہدی مسعود کے اتباع بن کر ان سے کم؟

اس لئے خلیفہ قادیان اپنے معمولی لڑکپن کی سی بڑی لمبی تقریر نجدیوں کے متعلق کی، جو الفضل کے کئی صفحوں میں درج ہوئی جس میں ہمارے مطلب کی بات جو ہے وہ نقل ہے۔ آپ کہتے ہیں:

> وہابیوں نے بے شک شرک کو مٹایا مگر ہم یہ کہنے سے بھی باز نہیں رہ سکتے کہ اس شرک کو مٹاتے مٹاتے انہوں نے شعائر اللہ کی بے حرمتی بھی کی اور حضرت عیسیٰ کے ایک بت کو بھی قائم رکھا، جسے آخر ہم نے توڑا۔
>
> پس وہابیوں سے بڑھ کو ہم شرک کے دشمن ہیں۔ ہم نے نہ صرف حضرت عیسیٰ کے بت کو، جسے وہابیوں نے بھی چھوڑ دیا تھا، توڑا بلکہ اس کے سوا اور بھی بت توڑے۔ اور اور بھی کئی قسموں کے شرکوں کو مٹایا۔ مگر ان بتوں کو توڑتے اور ان شرکوں کو مٹاتے ہوئے ہم نے شعائر اللہ کی بے حرمتی نہیں کی اور کسی رنگ میں جبر بھی نہیں کیا، اور نہ ہی جبر کرنا ہم جائز سمجھتے ہیں۔ پھر ہم نے ان کی طرح یہ بھی نہیں کیا کہ شعائر اللہ کے اندر جو عظمت ہے اس کا انکار کر دیں اور یہ کہہ دیں کہ یہ شرک ہے کیونکہ شعائر اللہ کو ہی اگر شرک کہیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ خدا نے (نعوذ باللہ) شرک کو پھیلایا اور ایسا شائد وہابی بھی نہ کہیں گو عملاً ان کے فعل کا یہی نتیجہ نکلتا ہے۔ پس ہم تو وہابیوں سے بڑھ کر شرک کے دشمن ہیں۔ (الفضل قادیان ۵ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۱۰)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مطلب یہ کہ حضرت عیسیٰؑ کو زندہ ماننا شرک ہے، جو وہابی بلکہ سارے مسلمان مانتے ہیں۔ اس لئے آج ہم اس شرک کی تحقیق کر کے بتاتے ہیں کہ اس شرک کے قائل وہابی یا بالفاظ دیگر کل مسلمان ہی نہیں، بڑے بڑے مدعیان نبوت اور مسیح اور مہدی بھی اس شرک کے قائل تھے۔ پس غور سے سنئے:

آپ کے باپ جناب مرزا غلام احمد براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:

هو الذى ارسل رسو له با لهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله ۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے۔ اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے، تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا۔ لیکن اس عاجز پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ خاکسار اپنی غربت انکسار اور توکل اور ایثار اور انوار کی رو سے مسیح کی پہلی زندگی کا نمونہ ہے۔ اور اس عاجز کی فطرت اور مسیح کی فطرت باہم نہایت متشابہ واقع ہوئی ہے۔ گویا ایک ہی جوہر کے دو ٹکرے یا ایک ہی درخت کے دو پھل ہیں اور بحدے اتحاد ہے کہ نظر کشفی میں نہایت ہی باریک امتیاز ہے۔

(براہین احمدیہ۔ ص ۴۹۸)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! اس عبارت پر غور کریں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کیسے صاف لفظوں میں حضرت عیسیٰؑ کی دوبارہ آمد کا اعلان کرتے ہیں اور کمالات روحانیہ اور مراتب باطنیہ میں یہاں تک ترقی یاب ہیں کہ حضرت مسیح کے ساتھ آپکو کمال مشابہت حاصل ہے، یہاں تک کہ عالم کشف میں دونوں میں تمیز مشکل ہے۔ حالانکہ آپ کا عقیدہ اس وقت حیات مسیح کا ہے جس کو خلیفہ صاحب از قسم بت پرستی شرک قرار دیتے ہیں۔ اور یہ تو سب کو معلوم ہے کہ شرک کی قباحت قرآن مجید میں اس درجہ آئی ہے کہ مشرک کو مرتبہ روحانی اور قرب خداوندی میں حصہ کیا، اس کے سارے کئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرائے اعمال سب ضائع ہو جاتے ہیں۔ غور سے پڑھو:

لو اشر کوا لحبط عنهم ما کا نوا یعملو ن

انبیاء بھی اگر شرک کرتے تو ان کے اعمال بھی ضائع ہو جاتے

لاہوری پارٹی کے امیر مولوی محمد علی صاحب بھی اس عقیدہ کو شرک کہا کرتے ہیں۔ اس لئے ساری مرزائی امت اس امر کا فیصلہ کرے:

۱۔ مرزا صاحب قادیانی زمانہ تالیف براہین احمدیہ میں مشرک مطرود خدا تھے۔

۲۔ یا ہمارا خیال کہ حیاۃ عیسیٰ کا عقیدہ شرک ہے، غلط ہے۔

من نگوئم کہ ایں مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

رہا مسئلہ شعائر اللہ کا، جو خلیفہ صاحب نے قبہ پسندوں سے سن کر یقین کیا ہے، اس کی کوئی مثال نہیں دی کہ شعائر اللہ میں سے کون سا نشان وہابیوں نے مٹایا ہے۔ اس لئے اس کا جواب سر دست اتنا ہی ہے:

ہے یہ وہ لفظ کہ شرمندہء معنی نہ ہوا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۷ ص ۳۔۴)

منٹگمری میں مرزائی تحریک

جناب منشی قائم الدین صدیقی نقشہ نویس، منٹگمری لکھتے ہیں:

گذشتہ مارچ کو مرزائیوں کا جلسہ منٹگمری میں ہوا تھا۔ چونکہ اس موقع پر ان کی طرف سے کوئی باقاعدہ اشتہار نہ نکلا، بلکہ عین وقت پر جلسہ کا اعلان کیا گیا جس میں عیسائیوں اور آریوں کو دعوت دی، جس کا انتظام آریوں کی طرف سے یہ ہوا کہ انہوں نے اپنا مناظر دھرم بھکشو بلا لیا۔ جب میدان مناظرہ گرم ہونے لگا تو حکام ضلع کی طرف سے ممانعت کا حکم پہنچنے کے باعث مناظرہ بند کر دیا گیا۔

اس لئے مرزائیوں نے اس پہلو کو چھوڑ کر مسلمانوں پر بہت حملے کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بعض ناواقفوں کو مذبذب کر دیا۔ جوں ہی مرزائیوں کے وفد کی آمد کی اطلاع شہر میں گشت لگانے لگی، تو بہت سے احباب کو ضرورت محسوس ہوئی کہ اس موقع پر ان کے دجل کی تردید کا انتظام کرنا چاہیے۔

چنانچہ بعد از مشورہ جناب سردار اہل حدیث (مولانا ثناءاللہ) کی خدمت میں عرض کی گئی۔ آپ نے کمال مہربانی سے جناب مولوی عبدالرحیم شاہ صاحب کو منٹگمری تشریف لے جانے کے لئے ارشاد فرمایا۔ چنانچہ شاہ صاحب ۱۱ ستمبر کی دوپہر کو تشریف لائے۔

۱۲۔۱۳ ستمبر کے لئے مرزائیوں کی طرف سے جلسہ کا اشتہار نکلا ہوا تھا۔ آپ کی تشریف آوری پر سب کو حوصلہ ہو گیا۔ اب تجویز ہوئی کہ مرزائیوں سے مناظرہ کے لئے وقت دریافت کیا جائے۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ مناظرہ کے لئے حکام ضلع نے اجازت نہیں دی۔ بلکہ مشتہرہ تواریخ پر یعنی ۱۲۔۱۳ کو جلسہ بھی نہ ہوگا۔ چونکہ شاہ صاحب تشریف لا چکے تھے اس لئے منٹگمری کا ہر فرد بشر شاہ صاحب کی زبان سے ان کے دجل کی تردید کا خواہاں تھا، اس لئے ۱۱۔۱۲ ستمبر کی درمیانی رات کو جلسہ منعقد کر کے مولانا صاحب کی تقریر کرائی گئی جو مختصر طور پر ذیل میں درج کی جاتی ہے۔

جناب نے سٹیج پر کھڑے ہو کر بعد از تلاوت قرآن مجید پہلے ختم نبوت پر قرآن وحدیث سے روشنی ڈالی بعد ازاں نکاح مرزا یعنی محمدی بیگم کا قصہ مع خطوط وغیرہ کے پورے طور پر تشریح کر کے حاضرین کو محظوظ کیا۔

بعد ازاں قادیان میں طاعون اور ان کے رسول کے تخت گاہ کے خوب بخیئے ادھیڑے اور قضا وقدر کے مسئلہ کی خوب پڑتال کی۔ حاضرین کی تعداد بے اندازہ تھی مرزائی بھی شامل تھے۔ بار بار جزاک اللہ جزاک اللہ کی صدائیں گونج رہی تھیں۔

الغرض حاضرین جلسہ شاہ صاحب کی تقریر سے نہایت محظوظ ہوئے۔ بہت سے لوگوں نے آکر مولانا صاحب کا شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم تو یہ خیال کرتے تھے کہ ہمارا کوئی مولوی ان کے مقابلہ کا نہیں، لیکن اب ہم کو یقین ہو گیا اور ان کے ڈھول کا پول بخوبی ظاہر ہو گیا۔ الحمدللہ

دوسرے دن صبح کو چند مرزائی آئے اور کہا کہ مناظرہ کی اجازت ہم کو نہیں ملی ہاں فریقین کے چند احباب بیٹھ کر تبادلہ خیالات کر لیں۔ شاہ صاحب نے فرمایا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چونکہ فریقین کا مقصود عوام الناس کی تبلیغ ہے اس لئے جلسہ عام میں اگر گفتگو کے لئے آپ تیار ہوں تو مجھے عذر نہیں۔ لیکن افسوس یہ بات انہوں نے نہیں مانی۔ آخر ۱۳ ستمبر کی دوپہر تک شاہ صاحب انتظار کر کے واپس تشریف لے گئے کیونکہ اس وقت تک ان کے جلسہ کا کوئی اشتہار نہ نکلا تھا۔

لیکن شاہ صاحب کے جانے کے بعد ۱۴، ۱۵ کی شام کو مرزائیوں کا جلسہ ہوا جس میں مناظرہ کی بدستور ممانعت تھی حاضرین کی تعداد بہت کم تھی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۷ ص ۴)

اختلاف بیانی مرزا قادیانی

جناب حکیم محمد ابراہیم سکرٹری جماعت دین خدا، الہ آباد سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یہ تو سچ ہے کہ مسیح اپنے وطن گلیل میں جا کر فوت ہو گیا۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم۔ ص ۱۹۷)

اس کے خلاف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

جو شخص سری نگر محلہ خان یار میں مدفون ہے اس کو ناحق آسمان پر اٹھایا گیا، کس قدر ظلم ہے۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۵)

اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

ممکن نہیں کہ نبیوں کی پیش گوئیاں ٹل جائیں۔ (کشتی نوح۔ ص ۵)

اس کے مخالف، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ایک بادشاہ کے وقت میں چار سو نبیوں نے اس کی فتح کے بارہ میں پیش گوئی کی اور وہ جھوٹی نکلی۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم۔ ص ۲۵۸)

بعض لوگ انگد کی جنم ساکھی کے اس بیان پر تعجب کریں گے کہ یہ چولہ گرو نانک کا آسمان سے نازل ہوا ہے اور خدا نے اس کو اپنے ہاتھ سے لکھا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر خدا تعالیٰ کی بے انتہا قدرتوں پر نظر کر کے کچھ تعجب کی بات نہیں کیونکہ اس کی قدرتوں کی کسی نے حد بست نہیں کی۔ کون کہہ سکتا ہے کہ خدا کی قدرتیں صرف اتنی ہی ہیں اس سے آگے نہیں۔ ایسے کمزور اور تاریک ایمان تو ان لوگوں کے ہیں جو آج کل نیچری ہیں یا برہمو سماج کے نام سے موسوم ہیں (ست بچن۔ ص ۳۷)

اس کے مخالف مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

مسیح کے اترنے کے بارے میں اب تک بڑے جوش سے بیان کیا جاتا ہے کہ وہ عمدہ اور شاہانہ پوشاک قیمتی پارچہ جات کی پہنے ہوئے فرشتوں کے ساتھ آسمان سے اتر ینگے۔ یہ پارچہ جات از قسم پشمینہ یا ابریشم ہونگے جیسے چوڑیا، گلبدن، اطلس، کم خواب، زربفت، زری، لاہی، یا معمولی سوتی کپڑے جیسے نین سکھ، تن زیب، چکن، گلشن، ململ، جالی، خاصہ، ڈوریا، چارخانہ، اور کس نے آسمان میں بنے اور کس نے سیئے ہونگے اور ابتک کسی نے مسلمانوں یا عیسائیوں میں سے اسکا کچھ پتہ نہیں بتایا۔ (توضیح مرام ص ۶)

نوٹ: مرزا غلام احمد قادیانی عمر بھر تاریکی کے گڑھے میں پڑے رہے اسی وجہ سے ہمیشہ متخالف بولتے اور لوگوں کو بہکاتے رہے۔ امت میں اس کا اثر ہونا لازمی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

امت مرزائیہ کے سرداروں کے نام کھلی چٹھی

جناب مولوی دوست محمد پنجابی، مدراس سے لکھتے ہیں:

بخدمت جناب مولوی محمد علی صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہوری،

و جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفہ جماعت قادیانی

مندرجہ ذیل سوالات چار پانچ برسوں سے کئی ایک احمدیوں سے دریافت کیئے گئے ہیں مگر آج تک کسی کو بھی ان کے جواب کا حوصلہ نہ ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حافظ روشن علی قادیانی کی تشریف آوری مدراس میں ان سے بھی بذریعہ اخبار روزانہ، آزاد ہند، دریافت کئے گئے تھے مگر اب تک جواب سے محروم رہا ہوں امید ہے کہ آپ صاحبان حوصلہ سے کام لے کر جواب دے کر مشکور فرمائیں گے۔

صاحبان! اگر آپ ہمارے سوالات کے جوابات اصول مندرجہ ذیل کے ماتحت عنایت فرمائیں گے، تو بہت سے ایسے احمدی بھی آپ کے ممنون ہوں گے جن کو اب تک مجددیت مسیحیت ومہدویت کی حقیقت معلوم نہیں۔

(خلیفہ صاحب نے اپنی تقریر میں فرمایا تھا: بہت کم لوگ ہیں جنھوں نے (مرزا کی) مہدویت اور مسیحیت کو دعوی کو سمجھ کر مانا ہو۔ الفضل قادیان ۱۱۔ اگست ۱۹۲۱ء)

چونکہ آنے والے بزرگوں کی خبر قرآن وحدیث میں ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہر سوال کے جواب میں صرف آیت، اور اگر آیت نہ ہو تو صحیح حدیث مع لفظی ترجمہ کے تحریر فرمائیں۔

صحیح حدیث سے مراد وہ حدیث ہے جو اصول محدثین کے مطابق صحیح ہو، نہ کہ اپنے خیال کے مطابق۔

نیز اپنی طرف سے ترجمہ میں اضافہ اور تاویل نہ فرمائیں تاکہ ایک طالب حق کو خود غور کرنے اور حقیقت تک پہنچنے میں روکاوٹ نہ ہو۔

سوال نمبر ۱

ہر صدی کے سرے پر مجدد کے آنے کی کیا وجہ ہے۔ اور بحیثیت ایک خاص عہدہ حاصل کرنے کے اس کے فرائض کیا ہیں۔ اور اگر نص صریح اور شریعت اسلام کیخلاف لوگ چل رہے ہوں، تو اس وقت کا مجدد ان کو حکم خدا ورسول کی تبلیغ کرے گا یا نہیں۔ اور خود اس کے لئے نمونہ بنے گا یا نہیں۔

اور مجدد صدی کے کس سرے پر دعوی کرتا ہے اور اس دعوی کا اظہار مجددیت قرآن وحدیث کے رو سے ضروری ہے یا نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال نمبر۲

مسیح موعود کیوں آئیں گے اور ان کے فرائض کیا ہیں اور کون کون سا مخصوص کام وہ سرانجام دیں گے اور کیا مندرجہ ذیل نشان بھی مسیح کے ہیں:

۱۔ کیا مسیح حاکم ہوں گے۔
۲۔ ان کے پاس مال دولت کثرت سے ہوگا جسے لوگ قبول نہ کریں گے۔
۳۔ ان کے زمانہ میں کینہ وبغض جاتا رہے گا۔
۴۔ اونٹنیاں بے کار ہو جائیں گی اور ان پر سواری نہ کی جائے گی۔
۵۔ اور کیا مسیح جب نازل ہوں گے تو مسلمانوں کا امیر انہی میں سے ہوگا۔،
۶۔ مسیح نماز میں اس امیر کی اقتداء فرمائیں گے۔
۷۔ مسیح نکاح بھی کریں گے۔
۸۔ مسیح بیت اللہ بھی جائیں گے یا نہیں۔
۹۔ کیا مسیح بعد نزول ۴۵ برس دنیا میں زندہ رہیں گے۔
۱۰۔ کیا کسی صحیح حدیث میں ہے کہ مسیح سے مراد مثیل مسیح ہے۔

سوال نمبر۳

مہدی سے مراد کوئی ایک شخص ہے یا جو بھی ہدایت یافتہ ہو وہ مہدی کہلا سکتا ہے اور ان کے فرائض کیا ہیں؟

۱۔ مہدی، محمد رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت میں سے ہوں گے۔
۲۔ اور ان کا نام محمد ہوگا۔
۳۔ اور ان کے باپ، نبی ﷺ کے باپ کے ہم نام ہوں گے۔
۴۔ اور کیا درمیان حجر اسود اور مقام ابراہیم کے لوگ ان سے بیعت کرینگے
۵۔ اور کیا مہدی مدینہ طیبہ کی طرف بھی سفر کریں گے۔
۶۔ اور کیا وہی زمین کو داد اور عدل سے بھر دیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال نمبر۴

دجال کیوں آئے گا اور کیا کیا کام کرے گا اور کیا دجال کو عیسی باب لد پر پاویں گے اور وہیں قتل کریں گے۔
باب لد کس ملک میں ہے۔اور کیا دجال اپنے سفید گدھے پر سوار ہوگا۔
خر دجال پر مسلمان بھی سوار ہوں گے یا نہیں۔ہاں مسیح مہدی بھی سوار ہوں گے یا نہیں؟

سوال نمبر۵

رسول اللہﷺ کو جو بات اللہ تعالی کی طرف سے ارشاد فرمائی گئی ہو، اس کے برعکس کوئی بات کوئی شخص کہے کہ مجھے خداوند کریم نے کہی ہے تو ایسا شخص سچا ہے یا جھوٹا۔اور ایسا مفتری اور جھوٹا شخص قوم کا رہبر ہوسکتا ہے یا نہیں؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق یکم جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۷ ص ۸)

پیر جماعت علی، علیپوری اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مرید کتنا ہی کچھ زور ماریں، اور مرزا صاحب قادیانی کو جملہ خلائق موجودہ سے افضل کہیں، لیکن ہم بھی اپنے اعتقاد کے پابند ہیں۔ ہمارے نزدیک یہ دونوں (علی پوری اور قادیانی) اس درجہ مشابہت تامہ رکھتے ہیں کہ ان میں تمیز کرنا ایک محال کام ہے۔اس کی پوری تفصیل تو تطویل چاہتی ہے جو کسی اور وقت پر ہم رکھتے ہیں، سردست ایک دو امور میں مشابہت بتاتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی کے مریدوں نے ایک نظم پڑھی جس میں ایک شعر تھا

کل اولیاء سے افضل بعض انبیاء سے بہتر
یہ مصطفیٰ (مرزا) ہمارا یہ دل ربا ہمارا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح پیر جماعت علی شاہ کے مریدوں نے ایک نظم پڑھی جو پیر صاحب نے بڑی خوشی سے سنی۔ جس میں ایک شعر یہ ہے

اولیاء ہونے کو دنیا میں بہت ہیں اولیاء
ان کی صورت ان کی سیرت ان کی عادت کا کہاں

عرصہ ہوا پیر صاحب کے مریدوں نے ایک کتاب شائع کی تھی جس کا نام ہے برکات علی پور۔ اس میں آنحضرت ﷺ کے درود میں پیر جماعت علی شاہ صاحب کو شریک کر کے یوں لکھا گیا تھا

اللهم صل علی محمد و علی جماعت علی صا حب

ہم حیران تھے کہ درود میں پیر صاحب جماعت علی سے مرزا قادیانی پیچھے رہ گئے جب کہ ہمارا دعوی دونوں بزرگوں میں مساوات کا ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ ہمارے شبہ کا ازالہ ہوگیا کیونکہ قادیانی اخبار الفضل نے صاف صاف لفظوں میں یہ تجویز پیش کی ہے کہ:

درود میں حضرت مرزا صاحب کو شامل کرو۔

چنانچہ اخبار الفضل قادیان کے اصل الفاظ یہ ہیں:

مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو بھی درود میں شامل کرو۔ میں نے بتایا ہے کہ درود رسول کریم ﷺ کے احسانوں کو یاد کرنا اور اپنی احسان مندی جتانا اور خدا سے اس کا عوض دینے کی درخواست کرنا ہے۔

آنحضرت ﷺ کے بعد ہم پر حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کے بھی بے شمار احسانات ہیں، اس لئے درود میں ان کو بھی شامل کرنا چاہیے...

ہم مختلف اوقات میں آنحضرت ﷺ پر درود پڑھیں اور اس درود میں آپ کے خلیفہ مسیح اور مہدی کو بھی شامل کریں اور ان پر بھی درود پڑھیں تا ان کے احسانوں کا بھی اقرار ہو اور شکریہ ادا ہو سکے۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ! ہمارے دعوی پر جوغبار آنے کا خطرہ تھا، یعنی یہ کہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور مرزا صاحب قادیانی میں مشابہت تامہ ہے، وہ دور ہوگیا۔ ہاں اس بات کا جواب ہمارے پاس نہیں جو ہمارے دعوی کے برخلاف ہے۔ وہ یہ کہ پیر صاحب میں ایک بات ایسی مزیت ہے کہ مرزا صاحب قادیانی میں اس کی مثال ہمیں نہیں ملی۔کوئی صاحب مرزا صاحب قادیانی کی کسی تحریر میں ہم کو وہ مثال بتادیں گے تو ہم شکر گزار ہوں گے۔ وہ یہ ہے کہ پیر صاحب کے مریدوں نے ایک نظم میں یہ شعر بھی لکھا جو پیر صاحب کے جلسہ میں پڑھا گیا اور ان کے سننے میں آیا۔ وہ شعر یوں ہے

تو وہ مسیح زمان ہے کہ قم اگر کہدے
رہے نہ گور میں مردے کو عذر بے جانی

یعنی پیر جماعت علی صاحب، اگر قبرستان میں مردوں کو اٹھ کھڑے ہونے کا حکم دیں تو وہ اپنی بے جانی کا عذر نہیں کرسکتے۔ کیونکہ آپ حضرت پیر صاحب کے حکم دینے سے ان میں جان پڑ جائے گی۔

اسی مضمون کی تائید میں ایک اور شعر بھی ہے جو یہ ہے۔ مرید، پیر جماعت علی صاحب کو مخاطب کر کے کہتے ہیں

دل کے بھید ل سے تو واقف راز سینہ تجھ پہ وا
عرض مطلب یاں مرا محتاج گویائی نہیں

خدا کی صفات میں دو صفات ہیں جن پر سارا مدار کا رہے ایک قدرت دوسرے علم۔ پہلے شعر میں قدرت کا ثبوت پیر صاحب میں بتایا ہے کہ مردوں کو حکم دیں تو وہ کھڑے ہو جائیں۔ دوسرے شعر میں علم غیب کا ثبوت دیا گیا بس اب کیا ہے متصوفانہ اصول یہ ہے۔

خودی جب گئی خود خدا ہوگیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ دسمبر ۱۹۲۵ء مطابق ۸ جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۸ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کی تردید خود قادیانی اخباروں میں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انسان کیسا ہی جھوٹ کا عادی ہو پھر بھی جب وہ خالی الذہن ہوتا ہے تو سچ ہی اس کے منہ سے نکل جاتا ہے۔ یہی حال قادیانی اخبار فاروق کا ہے جو ہمارے سہ صدی دوست منشی قاسم صاحب کا قادیان سے جاری ہے، جو لدھیانہ کے مناظرہ میں پیش ہوکر حق سے مغلوب ہوئے تھے۔ آپ نے زمانہ حال کے مسلمانوں کے حسب حال ایک نظم شائع کی ہے جو درج ذیل ہے:

یا الٰہی رحم کر اب حال پر اسلام کے
رہ گئے مومن زمانہ میں فقط اک نام کے
تارک صوم و صلوٰۃ و پردہ و قرآن ہیں
نا خلف کیسے ہوئے اس دور میں اسلام کے
حامیان دین نے مسلم کو کافر کر دیا
کافرستاں بن گئے جو ملک تھے اسلام کے
ہیں مسلماں نام کے لیکن یہودی کام کے
آشنائے کفر ہیں ، نا آشنا اسلام کے
مصطفیٰ کامل سا لیڈر جب ملے احرار کو
مل کے باہم کیوں نہ ناچیں مرد و زن اسلام کے
تو ہوا ہم سے خفا جب ہم ہوئے تجھ سے جدا
ہے یہی اس کی جزا دن آ گئے آلام کے
یا الٰہی پھر وہی باد بہاری چل پڑے
جس سے ہوں پھر سے ہرے سوکھے شجر اسلام کے

(اخبار فاروق۔ قادیان ۲۰ دسمبر ۱۹۲۵ء ص ۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بے شک یہ حالت بلکہ اس سے بھی بدتر کیفیت مسلمانوں کی آج کل ہے اس کو ملحوظ رکھئے اور مرزا صاحب مسیح قادیان کا فرمان سنئے۔ آپ اپنی مستند اور مشہور کتاب براہین احمدیہ میں لکھتے ہیں:

> هو الذى ارسل رسوله بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله۔ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸)۔

یہ عبارت بہ آواز بلند پکار رہی ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں تمام دنیا میں اسلام ہی اسلام چمکتا ہوگا لیکن مرزا صاحب باوجود مسیح موعود بلکہ مہدی معہود بھی ہو کر آئے اور تشریف بھی لے گئے مگر مسلمانوں کی حالت وہی رہی جو اس نظم سے عیاں ہے تو کیا ہم یہ سمجھنے اور کہنے میں حق بجانب نہیں کہ

شیر قالین دگر ست و شیر نیستاں دگر ست

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جنوری ۱۹۲۶ء۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۰ ص ۳۔۴)

شیخ احمد سرہندی اور مرزا قادیانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرکؒ امرتسری لکھتے ہیں:

حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۰، پر، کتاب حقیقۃ النبوۃ اول صفحہ ۹۹۔۱۰۰۔ اور کتاب ضمیمۃ النبوت فی الاسلام صفحہ ۱۶۵ پر درج ہے:

> پھر ایک نادانی یہ ہے کہ جاہل لوگوں کو بھڑکانے کے لئے کہتے ہیں کہ اس شخص نے نبوت کا دعوی کیا ہے حالانکہ یہ ان کا سراسر افتراء ہے بلکہ جس نبوت کا دعوی کرنا قرآن شریف کی رو سے منع ہوتا ہے ایسا کوئی دعوی نہیں کیا صرف یہ دعوی ہے کہ ایک پہلو سے امتی ہوں اور ایک پہلو سے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت ﷺ کے فیض نبوت کی وجہ سے نبی ہوں اور نبی سے مراد صرف اس قدر ہے کہ خدا تعالی سے بکثرت شرف مکالمہ ومخاطبہ پاتا ہوں ۔ بات یہ ہے کہ جیسا کہ مجدد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ :اگر چہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہینگے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

اقول: مکتوبات امام ربانی طبع ۱۳۳۴ھ روز بازار امرتسر دفتر دوم حصہ ہفتم مکتوب ۵۱ پر اصلی عبارت یوں ہے:

الحمد لله سلا م على عباده الذين اصطفى اعلم ايها ا لا خ الصديق ان كلا مه سبحا نه مع البشر قد يكو ن شفا ها و ذلك لا فراد من ا لا نبياء و قديكو ن ذلك لبعض الكمل من متابيعهم با لتبعية و الورا ثة ايضاً و اذا كثر هذاالقسم من الكلا م مع وا حد منهم سمى محد ثا كما كا ن امير المؤمنين عمر ؓ ۔ ترجمہ: بداں اے برادر محبّ کہ بہ تحقیق کلام حق سبحانہ وتعالی با بشر گاہے رو با رو بود وایں نوع از کلام مرآحاد انبیاء است وگاہے ایں نعمت عظمی بعضے را از کمل متابعان ایشاں نیز بہ تبعیت و وراثت میسر مے گردد و ایں قسم از کلام با یکے ازیشان ہرگاہ بکثرت واقع گردد آں کس محدّث نامیدہ مے شود چنانچہ امیر المومنین عمرؓ (محدث ایں امت بودہ)

نوٹ: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ۔ حالانکہ شیخ احمد مجدد نے محدث لکھا ہے ۔مرزا کی خیانت ملاحظہ ہو کہ الفاظ کماکان امیر المو منین عمر ؓ بھی آپ نے نقل نہیں کئے اور محدث کی بجائے نبی لکھ دیا۔ بات یہ ہے کہ حضرت عمر نبی یا رسول نہ تھے البتہ محدث ضرور تھے ۔ بخاری میں مناقب حضرت عمر میں یہ حدیث ہے کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لوگ گزرے ہیں کہ خدا ان سے ہم کلام ہوتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں، سو اگر ایسے لوگ اس امت میں ہے تو وہ عمرؓ ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۹۱۴،۔ حمامۃ البشری۔ص ۸۱)

یہ بھی حدیث ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمرؓ ہوتا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۲۳۵۔حمامۃ البشری۔ص ۸۱،۸۲)

جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں۔

(ازالہ اوہام۔ص ۹۱۴۔ براہین احمدیہ۔ص ۵۴۶ حاشیہ)

حضرت عمرؓ محدث تھے۔ (حمامۃ البشری۔ص ۸۱)

مرزا غلام احمد کا یہ لکھنا کہ نبی محدث ہے اور محدث نبی ہے (توضیح مرام۔ص ۹۔۱۰)۔ اور میاں محمود احمد کا یہ لکھنا کہ محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے (القول الفصل۔ص ۲۵) سراسر غلط ہے کیونکہ مندرجہ بالا تحریروں سے یہ بات معلوم ہوتی ہے:

(الف)۔ محدث وہ شخص ہوتا ہے جس سے خدا تعالیٰ کثرت سے ہم کلام ہوتا ہے۔

(ب)۔ محدث نبی نہیں ہوتا۔ (ج)۔ بنی اسرائیل میں محدث ہوئے ہیں۔

(د)۔ امت محمدیہ میں بھی محدث لوگ ہونے والے ہیں۔ (ھ)۔ حضرت عمرؓ محدث تھے۔ (و)۔ حضرت عمرؓ نبی نہ تھے۔

ناظرین مرزا صاحب قادیانی کی خیانت اور بطالت ملاحظہ کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جنوری ۱۹۲۶ء۔ ۲۲ جمادی الثانی ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۰ ص ۴)

قادیان میں تار گھر اور مرزا آنجہانی کی تکذیب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

خدا کی شان جو کوئی قابل ذکر واقعہ دنیا میں ہوتا ہے، وہ مرزا غلام احمد کی تکذیب کرتا ہے۔ یہ دعویٰ ہمارا آج ہی کا نہیں بلکہ بہت دفعہ ہم شائع کر چکے ہیں اور ثبوت بھی دے چکے ہیں۔ آج ایک جدید واقعہ قابل ذکر ہے جس کو قادیان میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

موجب خوشی اور قادیانی امت میں باعث مسرت سمجھا گیا ہے۔مگر یہ سب ظاہر بینی ہے۔ باریک بینی سے دیکھیں گے تو افسوس کریں گے۔

اس کی تفصیل یہ ہے کہ قادیان میں ڈاکخانہ تو تھا،مگر تارگھر نہ تھا۔اس لئے جماعت مرکزیہ قادیانیہ کواس کی بڑی تکلیف تھی تار دینا ہوتا تو اا میل کے فاصلہ پر بٹالہ آ کر تار دیتے، جوابی تار بھی بٹالہ میں آتا جو دیر بعد پہنچتا۔

ان موجودہ لوگوں کی تکلیف کا اندازہ کرنے سے مرزا صاحب آنجہانی کے زمانہ کی تکلیف کا اندازہ بھی ہوسکتا ہے کیونکہ انہیں بھی وہی ضرورتیں تھیں جوان کو ہیں۔ اسی ماہ جنوری میں قادیان میں تارگھر بنا تو خلیفہ قادیان نے بڑی مسرت کا تار اپنے مریدوں کو دیا جس کے الفاظ یہ ہے:

خدا تعالی کا شکر اور احسان ہے کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مرکز قادیان میں تار برقی آ جانے کے سبب قادیان کا تعلق بیرونی دنیا کے ساتھ قائم ہوگیا ہے تار کا یہاں آنا بھی حضرت مسیح موعود کی ان پیش گوئیوں کا پورا ہونا ہے جو آپ نے قادیان کی ترقی اور معموری کے لئے فرمائیں۔

میں اس موقع سے فائدہ اٹھاتا ہوا تمام ان شخصوں کو جو احمدی کہلاتے ہیں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ اسلام کو دنیا میں پھیلانے اور اس مقصد وحید کو بہت جلدی پورا کرنے کیلئے اپنی تمام تر کوششوں اور ہمتوں کو صرف کرنے میں مشغول ہو جائیں کہ جس کے لئے خدا تعالی نے حضرت احمد کو دنیا میں مبعوث فرمایا۔ خلیفۃ المسیح۔ (الفضل قادیان ۱۲ جنوری ۱۹۲۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ ہے اس تار کا مضمون جو خلیفہ قادیان نے بطور یادگار مسرت اطراف و اکناف میں بھیجا جس میں اپنے مسیح موعود کی پیش گوئی کی صداقت بتائی۔خلیفہ صاحب نے تو زبانی صداقت مرزا کا دعوی کیا،مگر ہم حسب عادت خود مرزا صاحب کے الفاظ پیش کر کے ناظرین عموماًاور مرزائی احباب کے سامنے خصوصاً پیش کرتے ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ریل اور تار وغیرہ نے آنخضرت ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ یہ زمانہ اشاعت اسلام کیلئے بہت موزوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے حضور دنیا میں تشریف لا ویں تو ہم (ریل اور تار وغیرہ) حضور کی اشاعت اسلام میں خدمت کریں۔ حضورؐ نے جواب دیا کہ میں خودتو نہیں آ تا، البتہ اپنا بروز (عکس) بنا کر مرزا صاحب کو بھیجتا ہوں۔ پس مرزا صاحب ان کی درخواست پر بروز محمد ہو کر دنیا میں آئے، چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کے اس بارے میں اپنے الفاظ یہ ہیں:

حسب منطوق آیت و آخرین لما یلحقوا بهم

اور نیز حسب منطوق آیت

قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعاً

آنحضرت ﷺ کے دوسرے بعث کی ضرورت ہوئی اور ان تمام خادموں نے جو ریل اور تار اور اگن بوٹ اور مطابع اور احسن انتظام ڈاک اور باہمی زبانوں کا علم اور خاص کر ملک ہند میں اردو نے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ایک زبان مشترک ہوگئی تھی، آنحضرت ﷺ کی خدمت میں بزبان حال درخواست کی کہ یا رسول اللہ ﷺ ہم تمام خدام حاضر ہیں اور فرض اشاعت پورا کرنے کے لئے بدل و جان سرگرم ہیں۔ آپ تشریف لائیے اور اس اپنے فرض کو پورا کیجئے کیونکہ آپ کا دعوی ہے کہ میں کافہ ناس کے لئے آیا ہوں۔ اور اب یہ وہ وقت ہے کہ آپ ان تمام قوموں کو جو زمین پر رہتی ہیں قرآنی تبلیغ کر سکتے ہیں اور اشاعت کو کمال تک پہنچا سکتے ہیں اور اتمام حجت کے لئے تمام لوگوں میں دلائل حقانیت قرآن پھیلا سکتے ہیں۔

تب آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے جواب دیا کہ دیکھو میں بروز کے طور پر آتا ہوں، مگر میں ملک ہند میں آؤنگا کیونکہ جوش مذاہب و اجتماع ادیان اور مقابلہ جمیع ملل ونحل اور امن و آزادی اسی جگہ ہے۔ اور نیز آدم اسی جگہ نازل ہوا تھا۔ پس ختم دور زمانہ کے وقت بھی وہ جو آدم کے رنگ میں آتا ہے اسی ملک میں اس کو آنا چاہیے، تا آخر اور اول کا ایک ہی جگہ اجتماع ہو کر دائرہ پورا ہو جائے۔

اور چونکہ آنحضرت ﷺ کا حسب آیت وآخرین منهم دوبارہ تشریف لانا بجز صورت بروز غیر ممکن تھا، اس لئے آنحضرت ﷺ کی روحانیت نے ایک ایسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص کو اپنے لئے منتخب کیا جو خلق اور خو اور ہمت اور ہمدردی خلائق میں اس کے مشابہ تھا، اور مجازی طور پر اپنا نام احمد اور محمد اسکو عطا کیا، تا یہ سمجھا جائے کہ گویا اس کا ظہور بعینہ آنحضرت ﷺ کا ظہور تھا۔

لیکن یہ امر کہ یہ دوسرا بعث کس زمانہ میں چاہیے تھا، اس کا یہ جواب ہے کہ چونکہ خدائے تعالی کے کاموں میں تناسب واقع ہے اور وضع شئی فی محلّہ اس کی عادت ہے جیسا کہ اسم حکیم کے مفہوم کا مقتضا ہونا چاہیے اور نیز وہ بوجہ واحد ہونے کے وحدت کو پسند کرتا ہے، اس لئے اس نے یہی چاہا کہ جیسا کہ تکمیل ہدایت قرآن خلقت آدم کی طرح چھٹے دن کی گئی یعنی بروز جمعہ، ایسا ہی تکمیل اشاعت کا زمانہ بھی وہی ہو جو چھٹے دن سے مشابہ ہو۔

لہذا اس نے اس بعث دوم کے لئے ہزار ششم کو پسند فرمایا اور وسائل اشاعت بھی اسی ہزار ششم میں وسیع کئے گئے اور ہر ایک اشاعت کی راہ کھولی گئی ۔ ہر ایک ملک کی طرف سفر آسان کئے گئے ۔ جا بجا مطبع ہو گئے۔ ڈاکخانہ کا احسن انتظام ہوگیا۔ اکثر لوگ ایک دوسرے کی زبان سے واقف ہو گئے۔ اور یہ امور ہزار پنجم میں نہ تھے بلکہ اس ساٹھ سال سے پہلے جو اس عاجز کی گذشتہ عمر کے دن ہیں، ان تمام اشاعت کے وسیلوں سے ملک خالی پڑا ہوا تھا اور جو کچھ ان میں سے موجود تھا وہ ناتمام اور کم قدر اور شاذ و نادر کے حکم میں تھا۔

یہ وہ ثبوت ہیں جو میرے مسیح موعود اور مہدی معہود ہونے پر کھلے کھلے دلالت کرتے ہیں کچھ شک نہیں کہ ایک شخص بشرطیکہ متقی ہو جس وقت ان تمام دلائل میں غور کرے گا تو اس پر روز روشن کی طرح کھل جائے گا کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔ (تحفہ گولڑویہ۔ص ۱۰۱۔۱۰۲)

قادیانی ممبرو! بقول مرزا غلام احمد صاحب تقوی الہی کو دل میں لاکر سوچو کہ درخواست کنندوں میں ریل تار بھی جب شامل تھے، تو کیا وجہ ہے کہ کم بخت مرزا صاحب قادیانی کی ساری زندگی میں خدمت کرنے کو قادیان میں حضور ممدوح کی خدمت میں نہ پہنچے ۔ کس منہ سے سرور کائنات کے حضور درخواست کرنے گئے تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کے جواب میں حضورﷺ نے ہندوستان میں تشریف لانا منظور فرمایا تھا۔

واللہ! ایسا واقعہ اگر حضرت سلیمانؑ کی زندگی میں ہوتا تو ہدہد کی طرح اس کے کھمبے و نبے توڑ کر فنا کر دیتے۔

ناظرین! قادیانی مرزا جی کی بھول بھلیاں دیکھئے اور ماننے والوں کی سادگی پر شاباش کہیے کہ ریل اور تار گھر جس کا مرزا صاحب کی زندگی میں قادیان میں بکمال عروج ہونا ضرور تھا تاکہ حسب درخواست خود یہ بد بخت وعدہ شکن مرزا صاحب قادیانی کے ماتحت خدمت اسلام کرتے لیکن اس زمانہ میں قادیان نہ پہنچے۔ اس پر ہمیں ایک واقعہ یاد آ گیا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے چچا زاد بھائی مرزا نظام الدین قادیانی تھے۔ وہ ایک دفعہ مجھے امرتسر میں ملے، جس زمانہ قادیان میں طاعون بشدت حملہ آور تھا۔

میں نے پوچھا کہیے مرزا جی! قادیان میں طاعون کا کیا حال ہے؟

بولے مولوی صاحب! کیا عرض کروں، جس روز ہمارے بھائی مرزا غلام احمد نے پیش گوئی کی تھی کہ قادیان میں طاعون نہ ہوگا، ہم تو اسی روز بس ڈر گئے تھے کہ اب مرے۔ کیونکہ خدا کو اس سے ضد ہے۔ یہ جو کہا کرتا ہے خدا اس کا الٹ کیا کرتا ہے۔ چنانچہ طاعون ایسا ہوا کہ ہمارے چھوٹے سے قصبہ قادیان میں چار سو آدمی مر گئے۔

یہ بیان مرزا نظام الدین کا سن کر مجھے حیرت ہوئی کہ ان لوگوں کا عقیدہ بجق برادر خود کیسا برعکس ہے۔ مگر واقعات مابعد سے میرے دل پر ان کے اس قول نے گہرا اثر کیا۔ دیکھئے معمولی معمولی قصبوں بلکہ دیہاتوں میں بھی ریلوے سٹیشن اور تار گھر بنے ہوئے ہیں، مگر قادیان میں باوجود اچھا قصبہ ہونے کے مرزا صاحب کی زندگی میں بلکہ آج تک بھی ریل آئی، نہ تار پہنچا۔

کیوں؟ اس لئے کہ خدا کو منظور تھا کہ مرزا جی کی تکذیب کرے۔

کس قدر غضب بلکہ غیظ و تاسف کا مقام ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی آمد تو ہو ریل اور تار کی درخواست پر مگر یہ دونوں کم بخت ان کی زندگی کے خاتمہ تک بھی قادیان میں قدم نہ رکھیں۔ یہاں تک کہ ان کے لاہور میں انتقال ہونے کے وقت بھی یہ بد بخت (تار) بٹالہ میں بیٹھا رہے اور قادیان تک جناب متوفی کی خبر جلدی نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہنچائے۔ اور یہ بدنصیب ریل ان کی نعش مبارک کو قادیان لے جاتے ہوئے بٹالہ میں اتار دے۔ ہت ترے بدنصیب انجن میں آگ جلے۔

اس طرفہ پرطرہ یہ کہ ریل کی چالاکی دیکھئے کہ ادھر تو حضور سرور کائنات ﷺ کی خدمت میں درخواست کنندوں میں شریک ہوکر مرزا قادیانی کو بروز محمدی میں آنے کی تکلیف دیتی ہے۔ ادھر مرزا صاحب قادیانی کے دشمن دجال کا گدھا بن کر اس کی خدمت کرتی ہے (ازالہ اوہام۔ص ۷۳۹)۔ ایسی بے وفا، ایسی بدعہد (ریل) کو خدا کیا سزا دے۔

غالبًا اسی شرمندگی میں یہ مرزا صاحب قادیانی کی زیارت کو قادیان میں نہیں جاسکی۔ بلکہ خود مرزا صاحب قادیانی کو بوقت ضرورت اس خر دجال پر سوار ہونا پڑا جس پر کسی ظریف کو یہ کہنا پڑا

یہ کیسا ہے خر دجال کہ عیسیٰ بعز و شان
بصد منت بصد خواہش کرا یہ دے کے چڑھتا ہے

ناظرین! مرزا غلام احمد میں جو کمال تھا وہ تو تھا ہی، مگر ہم تو انکے مریدوں کے باکمال ہونے کے قائل ہیں جنہوں نے قسم کھا رکھی ہے کہ مرزا جی کی بات کیسی بھی عقل ونقل کے خلاف ہو ہم لوگ اسے مانتے ہی جائیں گے بلکہ اس بات کا اعلان کر رکھا ہے

پھرے زمانہ پھرے آسمان ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جائے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ جنوری ۱۹۲۶ء مطابق ۱۴ رجب ۱۳۴۴ھ ص ۱-۳)

امرتسر میں مرزائیت کا جال

اور علماء امرتسر کی بروقت بیداری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امرتسر شہر میں ایک ایسا وقوعہ ہو چکا ہے جو مرزائی مذہب کی تاریخ میں ایک اہم واقعہ ہے۔ یعنی ۱۸۹۳ء میں جو مرزا غلام احمد کا مباحثہ پادری آتھم سے ہوا تھا جس میں مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی نے اپنے مباحثہ کو معمولی مباحثہ قرار دے کر ایک روحانی پیش گوئی کی تھی کہ آتھم پندرہ ماہ کے عرصہ میں بسزائے موت دوزخ میں ڈالا جائے گا۔ لیکن اس پیش گوئی کے خاتمہ پر امرتسر کی پبلک نے دیکھا کہ پادری آتھم میعاد گزرنے کے بعد امرتسر میں بڑے جلوس سے پھرے اور اس جلوس میں عیسائی یہ کہتے جاتے تھے ؛

ایسی مرزا کی گت بنائیں گے
سارے الہام بھول جائیں گے
خاتمہ ہووے گا نبوت کا
پھر فرشتے کبھی نہ آئیں گے

یہ اور اس قسم کے کئی واقعات اہالی شہر امرتسر نے دیکھے ہیں مگر پھر بھی جب کبھی وقت آتا ہے تو سب کچھ بھول جاتے ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

امرتسر میں مرزائیوں نے آج کل ایک نئی سکیم بنائی ہے۔ شہر کے بعض نوجوانوں کو اسلام کی ہمدردی پر ابھارا کہ ایک انجمن اشاعت اسلام کی بنائی جائے جس میں مناظرہ کرنا سیکھیں اور مخالفوں سے مناظرہ کیا کریں۔ پہلے تو اس کا مقصد اتنا ہی بتایا۔ چنانچہ ایک دفعہ مجھ سے بھی تقریر کرائی۔ مگر آخر جب ہشیار مرزائیوں نے اپنا رنگ جما لیا تو ایک اشتہار جلسہ کا شائع ہوا جس کی سرخی اور عبارت یہ تھی:

عظیم الشان مذہبی اجلاس۔

زیر صدارت مولوی محمد اسماعیل غزنوی (بن مولوی عبدالواحد غزنوی)

اسلام کے وہ بہادر جرنیل جنہوں نے آریہ مذہب کی بنیادوں کو کھوکھلا کر دیا ہے امرتسر تشریف لانے والے ہیں اور اسلامیہ سکول کے احاطہ میں مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۲۶ء بروز ہفتہ ساڑھے چھ بجے شب کو اپنے پاکیزہ خیالات کا اظہار فرمائیں گے۔

متلاشیان حق سے درخواست ہے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں اور شامل جلسہ ہوں۔ حسب ذیل غازی خاص طور پر قابل ذکر ہیں:

مولانا عصمت اللہ صاحب لاہور۔

مولانا عبدالحق صاحب برہم چاری۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا اللہ دتا صاحب جالندھری۔
مولانا روشن علی صاحب۔
المشتہر، حکیم احمد حسن جنرل سکرٹری انجمن اشاعت اسلام امرتسر

یہ جلسہ حسب اعلان مولوی اسماعیل غزنوی کی صدارت میں کئی روز تک ہوا اور مرزائی مبلغوں نے تقریریں کیں۔ تقریروں کے بعد مولوی اسماعیل غزنوی نے اپنی صدارت کی حیثیت سے آریوں سے مناظرہ کا اعلان بھی کر دیا۔ چنانچہ اس کا اثر اہل اسلام امرتسر پر یہ ہوا کہ بعض ناواقف مسلمان مرزائیوں کو آریوں کی تردید کرنے کی وجہ سے اسلام کے بہترین خدمت گار سمجھنے لگے۔ اس پر علماء کو فکر ہوئی تو مجلس علماء میں غور وفکر کے تجویز ہوئی کہ جدید انجمن اشاعت اسلام کے ان ممبران کو جو مرزائی عقائد کے نہیں ہیں سمجھایا جائے۔ چنانچہ بعض ارکان نے خلافت کمیٹی کے دفتر میں ان کو سمجھایا کہ مناظرہ آریہ میں مرزائیوں کے پیش کرنے میں نقصان ہوگا۔ یعنی سادہ لوح مسلمانوں کو ان کی طرف رغبت ہوگی اور انکے زہریلے اثر سے متاثر ہوں گے۔

نوٹ۔ واضح رہے کہ یہ سب کاروائی اس جلسہ کی تقریروں کے بعد ہوئی چونکہ ان ارکان پر مرزائیوں کا اثر ہو چکا تھا انہوں نے اس تجویز کو نہ مانا۔

یہ ہے اصل حقیقت۔ اب سنئے مرزائی اخبار پیغام صلح لاہور کا بیان:

> نہایت خوشی کا مقام ہے کہ مسلمانان امرتسر نے سمجھ لیا ہے کہ تبلیغ و حفاظت اسلام کے مقابلہ میں ہر کلمہ گو کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے اور فروعی اختلافات میں الجھ کر تضیع اوقات کرنا اور حریفوں کو ہنسنے کا موقع دینا ٹھیک نہیں۔ احمدی ہوں یا غیر احمدی، شیعہ ہوں یا سنی، دیوبندی ہوں یا بریلوی، سب کو اپنا بھائی سمجھ کر شریک کار بنالینا چاہیے۔ چنانچہ اسی غرض کیلئے امرتسر میں ایک انجمن بنام انجمن اشاعت الاسلام امرتسر قائم ہوئی ہے جس میں ہر طبقے اور ہر خیال کا مسلمان شامل ہے۔ اس انجمن کے قیام کا سہرا مولانا مولوی محمد اسماعیل صاحب غزنوی کے سر پر ہے، انجمن مذکور نے مورخہ ۱۶، ۱۷، ۱۸ جنوری ۱۹۲۶ء کو مدرسۃ المسلمین امرتسر کے وسیع میدان میں ایک جلسہ کیا جس میں مولانا مولوی عبدالحق صاحب ودیارتھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولانا مولوی عصمت اللہ صاحب اور میر قاسم علی صاحب کی تقریریں ہوئیں۔ ہر جلسہ میں پانچ پانچ چھ چھ ہزار آدمیوں کا مجمع ہوتا رہا۔

جملہ تقریروں کا حاضرین پر نہایت اچھا اثر ہوا مگر متعصب مولویوں کے سینے جلے اور انہوں نے ایک خفیہ جلسہ کر کے اراکین جلسہ کو اس بات پر آمادہ کرنا چاہا کہ جلسہ میں احمدیوں کی تقریریں نہ ہونے دیں۔ ان کی تقریروں سے مسلمان متاثر ہو رہے ہیں۔ اراکین جلسہ اور تمام مسلمانوں نے مولویوں کی اس زہریلی تجویز کو نہایت نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔

کاش یہ مولوی لوگ بے راہ روی کو چھوڑ کر حقیقۃ الحال پر نگاہ ڈالتے، تو ایسا وطیرہ اختیار نہ کرتے۔ مسلمانوں کا موجودہ تشتت اور موجود افتراق انہی ناخدا ترس مولویوں کی ریشہ دوانیوں کا نتیجہ ہے۔

(پیغام صلح لاہور ۲۰،۲۴ جنوری۔ص ۸)۔

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: جلسہ کی کیفیت اور کمیت کے متعلق ایک مراسلہ انجمن مذکور کے ایک ممبر کا درج ذیل ہے:

پیغام صلح کی غلط رپورٹ

مولانا فاضل اڈیٹر اہل حدیث السلام علیکم۔

آپ جو اپنے اخبار کو ہر بار اہل حدیث میں لکھا کرتے ہیں کہ مرزائی اخبار جھوٹ لکھیں تو تعجب نہیں بلکہ انکا سچ لکھنا تعجب ہے۔ ہم نے اس کا کئی دفعہ تجربہ کر کے بالکل صحیح پایا۔ تازہ واقعہ وہ رپورٹ ہے جو گزشتہ ہفتہ امرتسر کے ایک جلسہ متعلق پیغام صلح مورخہ ۲۴ جنوری میں چھپی ہے۔

اس کو نقل کرنے سے پہلے یہ عرض کر دینا ضروری ہے کہ یہ جلسہ انجمن اشاعت الاسلام کا تھا (جس کا میں بھی ممبر ہوں)۔ اس میں مرزائیوں کو آریوں کی تردید کیلئے بلایا گیا تھا۔ چنانچہ تقریریں ہوئیں ان تقریروں کی بابت میں عرض کروں مجھے سن کر خوشی بھی ہوئی اور افسوس بھی ہوا۔

خوشی یہ ہوئی کہ آریوں کی طرز تقریر کا (جو محض غلط روایات اور سبّ وشتم سے بھری ہوتی ہے) ترکی بہ ترکی جواب تھا۔ رنج اس کا ہوا کہ آریوں کے جواب میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سناتن دھرم ہندوؤں کے مسلمات سے پبلک کو خوش کیا گیا جو ایک باریک بین ناقد کی نگاہ میں مفید نہیں۔
خیر یہ تو ہوا جو ہوا مگر پیغام صلح کی کذب بیانی ملاحظہ ہو کہ پانچ پانچ ہزار کا مجمع بتاتا ہے حالانکہ جس جگہ جلسہ ہوا وہ بمشکل اتنی ہے کہ آٹھ نو سو بمشکل ایک ہزار بیٹھ سکے، میں معمار مستری ہوں زمین کی پیمائش کرنا میرا کام ہے۔ اڈیٹر پیغام آ کر اس میدان میں ڈیڑھ ہزار آدمی کی ہی گنجائش بتا دے تو حسب حیثیت انعام لے۔ یہ بھی جھوٹ لکھا کہ احمدیوں کے بیانوں سے متعصب علماء کے سینے جل گئے اور انہوں نے اراکین جلسہ پر زور ڈالا کہ احمدیوں کی تقریریں نہ ہونے دیں وغیرہ۔ جہاں تک مجھے علم ہے اس وقت نہ علماء شہر نے کسی کو روکا نہ کسی نے اس تجویز کو نفرت کی نگاہ سے دیکھا۔ یہ بالکل جھوٹ ہے، باقی اندرونی کوئی مشورہ علماء کا ہو تو آپ (مولانا اڈیٹر اہل حدیث) اصلی حقیقت پر روشنی ڈالیں۔ خاکسار محمد عبداللہ مستری امرتسری۔

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: اصل حقیقت ہم بیان کر چکے ہیں کہ بعض سادہ لوح مسلمانوں کی گمراہی کے خطرہ سے مجلس علماء نے ان نو جوانوں جو جن میں مولوی اسماعیل غزنوی بھی ہیں، ضرور سمجھایا (اور سمجھانے والوں میں مولوی داؤد صاحب غزنوی بن مولانا عبدالجبار صاحب مرحوم غزنوی بھی تھے) کہ آریوں کے مباحثہ کے بعد مرزائیت کا اثر شہر میں پھیلنے کا خطرہ ہے اس لئے تم لوگ یہ کام نہ کرو۔ جو انہوں نے نہ مانا لیکن تقریریں کرانے میں کسی نے مخالفت کی نہ شہر کے تمام مسلمانوں نے علماء کی تجویز کو نفرت کی نگاہ سے رد کیا۔ یہ پیغام صلح کا حسب اتباع سنت مرزا معمولی جھوٹ ناقابل التفات اور قابل معافی ہے۔ ہاں اس کے بعد مجلس علماء (انجمن تبلیغ الاسلام) نے بھی متعدد جلسے کر کے آریوں کے متعلق تقریریں کیں۔ اسی اثنا میں مولانا ابراہیم سیالکوٹی ۲۹ جنوری کو امرتسر میں رونق افروز ہوئے تو انجمن تبلیغ نے آپ کی بھی دو تقریریں کرائیں جن میں مولانا موصوف نے آریوں کا ذکر بھی کیا اور مرزائیوں کے حالات سے بھی لوگوں کو آگاہ کیا۔ ان تقریریوں کو سن کر اکثر ناواقف مسلمان حقیقت مرزائیہ کو سمجھ گئے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ فروری ۱۹۲۶ء۔ ۲۱ رجب ۱۳۴۴ھ ص ۶ و ۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا کا آخری فیصلہ اور امت مرزائیہ میں زلزلہ

و ان یروا کلّ آیۃٍ لا یؤمنوا بھا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

انسان جب ضد پر آجاتا ہے تو اس کے سامنے کیسا ہی حق اور سچ آجائے وہ نہیں مانتا۔ اس کی مثال امت مرزائیہ میں خوب ملتی ہے۔ مرزا غلام احمد صاحب نے پادری عبداللہ آتھم کے حق میں پیش گوئی کی کہ وہ پندرہ ماہ میں مرجائے گا۔ وہ نہ مرا تو بھی امت مرزائیہ کو ہدایت نہ ہوئی۔ مرزا سلطان محمد ساکن پٹی نہ مرے، نہ حسب الہام مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ان کی بیوی مرزا صاحب کے نکاح میں آئی۔ اس وقت بھی امت مرزائیہ کو سمجھ نہ آئی۔ اخیر میں میری بابت آخری فیصلہ کا اشتہار دیا جس کی سرخی یوں تھی:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

اس اشتہار میں مرزا صاحب قادیانی نے دعا شائع کی:

خداوندا! ہم دونوں (مرزا غلام احمد اور ثناء اللہ امرتسری) میں سے جو جھوٹا ہے اس کو پہلے موت دے۔

آخر وہ مجھ سے پہلے چل بسے، جسے سترہ سال ہوتے ہیں۔ اس سے امت مرزائیہ کو ہدایت نہ ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے از خود مباحثہ کی بنیاد رکھی تو مباحثہ بمقام لودھیانہ اپریل ۱۹۱۲ء میں ہوا جس میں سرپنچ مسلمہ ثالث نے مجھے ڈگری دلائی اور میں نے ڈگری میں تین سو روپیہ مرزائیوں سے بطور مال غنیمت وصول کیا۔ اس پر امت مرزائیہ کو ہدایت نہ ہوئی۔

اس کے بعد مولوی محمد علی ایم اے لاہوری نے ایک رسالہ آیت اللہ لکھا جس میں مرزا صاحب کی مذکورہ دعا کو مباہلہ بنانے کی کوشش کی تھی جس کا جواب میری طرف سے آفت اللہ کے نام سے دیا گیا تھا جو کتاب فاتح قادیان کے ساتھ ملحق ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۔اس میں کافی تردید کی گئی ۔اس تردید سے بھی مرزائی امت خاموش نہ ہوئی تو اب قادیان سے ایک اشتہار نکلا جس پر اللہ دتا جالندھری نے لکھا ہے۔اس اشتہار میں بھی مولوی محمد علی صاحب کی طرح مغالطات سے کام لیا گیا۔یعنی بعض تحریرات فریقین (میری اور مرزا غلام احمد صاحب) کی نقل کی ہیں جو باہمی مباہلہ کے متعلق ہیں ۔ یہ تحریر نقل کر کے مولوی محمد علی کی طرح ناظرین کو دھوکہ دینا چاہا ہے کہ مرزا صاحب کی آخری فیصلہ کی تحریر دراصل ان سابقہ تحریروں سے تعلق رکھتی ہے اس لئے یہ دعا مباہلہ تھا۔

مقصد اس سے یہ ہے کہ چونکہ مولوی ثناء اللہ نے مقابلہ میں دعا نہیں کی نہ مقابلہ میں دعا کرنا منظور کیا تھا اس لئے یہ مباہلہ وقوع پذیر نہ ہوا لہذا یہ حجت نہیں ۔ یہ ہے ان دونوں پارٹیوں کی اس بلا کو ٹالنے کے متعلق کوشش ۔

ناظرین سنئے ان کی اس ساری کوششوں کو میں ساحرین فرعون کی رسیوں کی طرح جانتا ہوں اور انکے لئے ایک ہی عصائے موسیٰ پیش کرتا ہوں جو انشاء اللہ ان سب کو نگل جائے گا۔

میرے عصا (جواب) کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ دعا ان تحریروں سے بالکل جدا اور مستقل ہے۔ نہ ان مباہلہ والی تحریروں سے اس کو تعلق ہے نہ یہ مباہلہ سے نہ دعوۃ مباہلہ۔ بلکہ مستقل فیصلہ کن دعا ہے جیسی حضرت نوحؑ نے دعا کی

ربّ انی مغلوب فانتصر (اے خدا میں مغلوب ہوں میری مدد کر)

ثبوت اس کا سنئیے : مرزا صاحب قادیانی کی دعوت مباہلہ پر میں نے لکھا تھا کہ میں مباہلہ کرنے کو تیار ہوں بشرطیکہ آپ مباہلہ پر عذاب کی تعین کر دیں۔ایسا نہ ہو کہ مجھے نزلہ زکام ہو جائے تو آپ حسب عادت اسی کو مباہلہ کا عذاب بنا لیں۔اس کے جواب میں بحیثیت پیشکار مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے مفتی صادق نے مجھے ایک خط لکھا جو اخبار بدر ۱۳ جون ۱۹۰۷ء کے صفحہ ۲ کالم اول پر چھپا جس میں سے ضروری فقرہ یہ ہے:

چونکہ آپ (ثناء اللہ امرتسری) نے اپنے واسطے تعیین عذاب کی خواہش ظاہر کی اور بغیر اس کے مباہلہ سے انکار کر کے اپنے لئے فرار کی ایک راہ نکالی اس واسطے مشیت ایزدی نے آپ کو ایک دوسری راہ سے پکڑا اور حضرت حجۃ اللہ (

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی) کے قلب میں آپ کے واسطے ایک دعا کی تحریک پیدا کر کے فیصلہ کا ایک اور طریق اختیار کیا اس واسطے مباہلہ کے ساتھ جو اور شروط تھے وہ سب کے سب بوجہ نہ قرار پانے مباہلہ کے منسوخ ہو گئے۔ محمد صادق ۔ (اخبار بدر۔قادیان ۔۱۳ جون ۱۹۰۷ء)

ناظرین کرام! کیسا صاف اظہار ہے کہ مباہلہ کا قضیہ ختم کر کے خدا نے مرزا غلام احمد صاحب کے دل میں فیصلہ کی نئی تحریک پیدا کی ۔ یعنی دعا جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے آخری فیصلہ کی صورت میں شائع کی تھی اب وہی فیصلہ کی صورت ہے۔ اس صاف اور صریح اقرار مرزا کے بعد کسی مرزائی کا اس دعا کو مباہلہ سے تعلق پیدا کرنا یا اسکو دعا مباہلہ کہہ کر بلا ٹالنا خود کو ایک بڑی بلا میں پھنسانا ہے یا نہیں؟

مرزائیو! الیس منکم رجل رشید (کیا تم میں کوئی بھی بھلا آدمی نہیں)

کیا دیانت امانت صداقت تم کو یہی حکم دیتی ہیں کہ تم ایک ایسی کھلی صداقت کو بھی نہ مانو جو تمہارے نبی اور ملہم مجدد بالقابہ نے کھول بتا دی ہے اور جسکو آخری فیصلہ کے نام سے موسوم کیا ہے۔

ایمان سے سچ کہنا اگر واقع برعکس ہوتا یعنی ثناء اللہ، مرزا غلام احمد قادیانی سے پہلے مرتا تو تم زمین پر سے کتنا اونچا چلتے ۔ اب جو واقع وہی ہوا جو مرزا صاحب قادیانی نے دعا کی تھی کہ جھوٹا پہلے مرے گا تو تم انکار کر گئے

فلمّا جاء ھم ما عرفوا کفروا به

عذر لنگ ۔ یہ تو فیصلہ ہو گیا کہ یہ دعا نہ مباہلہ تھی نہ مباہلہ کی دعوت بلکہ مستقل فیصلہ کن دعا تھی ۔ اب مرزائیوں کا یہ دھوکہ باقی رہا کہ مولوی ثناء اللہ نے اس کو منظور نہ کیا تھا بلکہ لکھا تھا کہ جھوٹوں کی عمر دراز ہوتی ہے۔ وغیرہ

کوئی ان عقل مندوں اور دینداروں سے پوچھے کہ تمہارے نزدیک مرزا صاحب ملہم اور مامور الٰہی بلکہ ایسے نبی تھے کہ ان کے انکار سے مسلمان آدمی کافر ہو جاتا انہی مرزا صاحب نے خدا کے منشاء کے مطابق خدا سے فیصلہ کرنے کی دعا مانگی جس کی قبولیت کا خدا نے وعدہ فرمایا تھا چنانچہ اخبار بدر قادیان ۲۵ ، اپریل ۱۹۰۷ء میں صاف لکھا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں نے ثناء اللہ کے فیصلہ کے لئے دعا کی تو مجھے الہام ہوا۔

اجیب دعوة الداع یعنی میں (خدا) نے تیری دعا قبول کرلی۔

بھلا بتایئے ایک ایسے شخص ماموراِلٰہی رسالت پناہی کی دعا اورخدا کی جانب سے اس کی قبولیت کا وعدہ ہو، اس کے برخلاف میرا عذر کیا اثر رکھ سکتا ہے

علاوہ اس کے قابل غور بات یہ ہے کہ میں نے جو کچھ لکھا وہ ۲۶۔ اپریل ۱۹۰۷ء کے اہل حدیث امرتسر میں لکھا تھا مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ۱۳ جون کے اخبار بدر کی منقولہ بالا عبارت میں پھر اسی دعا کو کیوں بحال رکھا۔ یعنی لکھا کہ خدا نے یہ تحریک دعا فیصلہ کے لئے کی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ میرے لکھنے یا انکار کرنے کا اس میں کوئی اثر نہ تھا۔

مرزائی دوستو! اللہ سے ڈر کر سوچو کہ خدا کے سامنے اس فیصلہ الٰہی کا کیا جواب دو گے

عجب مزہ ہو کہ محشر میں ہم کریں شکوہ
وہ منتوں سے کہیں چپ رہو خدا کے لئے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۲۸ رجب ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۵ ص ۳۔۴)

قادیانیوں کو آنریری خدمت کی پیش کش

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۲۲ جنوری ۱۹۲۶ء اہل حدیث امرتسر میں امرتسری مناظرہ مرزائیہ آریہ کی بابت لکھا گیا تھا کہ دو روز صداقت قرآن پر اور دو روز صداقت وید پر اور دو روز صدات مرزا پر بحث ہونی چاہیے۔ قادیانی اخبار فاروق اس پر بہت سٹ پٹایا۔ کیونکہ ان کی پالیسی تو یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی مسیحیت لوگوں سے منواتے جائیں مگر مرزا صاحب قادیانی کی شخصیت پر کھنے کا موقع نہ دیں۔ اس پر ہمارا سہ صدی دوست اڈیٹر فاروق بہت کچھ گھبرایا اور اسی گھبراہٹ میں بہت سی ادھر ادھر کی کہنے کے بعد لکھتا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب۔آپ کا مشورہ منظور بشرطیکہ صداقت قرآن پر آپ مناظرہ کریں۔اور کریں بھی ہماری موجودگی میں۔(فاروق ۶ فروری ۱۹۲۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: بہت خوب۔منظور۔ بلکہ اس کے علاوہ دوصورتیں اور بھی آپ کی خاطر ہمیں منظور ہیں۔چونکہ ہم اعلان کر چکے ہیں کہ آریوں مرزائیوں کے مباحثہ میں ہم فریقین کی خدمت کریں گے اس لئے صداقت مرزا کی بحث میں آریوں کے سامنے تم میں سے کوئی کھڑا نہ ہو سکے تو وہ خدمت (صداقت مرزا پر بحث) بھی ہم ہی کریں گے۔

آریہ سماج امرتسر میں اگر صداقت مرزا پر بحث نہ ہوتو اس خدمت کے لئے بھی ہم حاضر ہیں کہ آپ صداقت سے مرزا کی چھان بین کریں گے اور لطف یہ ہے کہ لودھیانہ کی رقم کی طرح انعامی رقم سہ صد نہیں لیں گے بلکہ محض آنریری خدمت کریں گے۔احمدی دوستو کیا تم ہماری یہ دوتجویزیں یا ان میں سے کوئی مانو گے ؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۴۴ھ ص ۷)

عون المعبود در تردید اوہام مرزا محمود

(بابو حبیب اللہ صاحب کا عنوان بالا پر مضمون پہلی بار ۱۳ فروری ۱۹۲۵ء کے اخبار اہل حدیث میں عون المعبود در تردید اوھام مرزا محمود۔شائع ہوا۔پھر ۲۹ مئی ۱۹۲۵ء کے شمارے میں،عون المعبود در تردید خیالات میاں محمود۔شائع ہوا۔اور بعد ازاں ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء کے شمارہ ہذا میں شائع ہوا۔ان میں سے تیسرا مضمون مکمل صورت میں معلوم ہوتا ہے اس لئے اسے معمول کے فونٹ میں نقل کیا جارہا ہے تاہم دیگر مضامین باریک فونٹ میں اس سے پہلے درج کئے جاتے ہیں:

عون المعبود در تردید اوھام مرزا محمود

جناب بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری لکھتے ہیں::مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان اپنی کتاب القول الفصل صفحہ ۲۵ میں لکھتے ہیں:

ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیا محدث اور مجدد؟ ہاں ہم بے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے لیکن محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے لیکن جب کوئی آنحضرت ﷺ کا دعوی پوچھے تو ہم کبھی نہیں کہہ سکتے کہ بس آپ کا دعوی تو صرف مجدد اور محدث ہونے کا تھا۔ نہیں ایسے موقعہ پر ہم کہیں گے کہ آپ کا دعوی نبی ہونے کا تھا بلکہ خاتم النبیین ہونے کا تھا۔ اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کے درجہ کے متعلق سوال ہو تو ہم مجبور ہوں گے کہ بتائیں کہ آپ کا آخری درجہ نبی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آنحضرت ﷺ کا ظلی نبی ہونا تھا۔

۲۔ کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۲۸ پر مرزا محمود احمد لکھتے ہیں:

> ۱۹۰۱ء سے پہلے (مرزا) تو کہتے ہیں کہ نبی سے مراد صرف محدث ہے۔ اور ۱۹۰۱ء کو اعلان کرتے ہیں کہ وہ تو نبی ہی کہلا سکتا ہے محدث تو وہ ہو نہیں ہوسکتا کیونکہ محدث کے معنی اظہار غیب کر کے کے نہیں ہیں اور یہ اختلاف اسی وجہ سے ہوا کہ آپ پہلے تو نبی کی اور تعریف کرتے تھے اور چونکہ اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتے تھے اس لئے آپ کا خیال تھا کہ نبی سے نیچے اتر کر جو درجہ ہے وہ محدث کا ہے میں وہی ہوں گا اور اس درجہ کا نام محدث ہی ہوگا۔ لیکن آپ کو جب معلوم ہوا کہ وہ درجہ نبوت کا درجہ ہے اور جس تعریف کو آپ محدثیت کی تعریف خیال کرتے تھے وہ درحقیقت نبوت کی تعریف تھی تو آپ نے اپنے محدث ہونے سے انکار کر دیا اور نبی ہونے کا اعلان کر دیا۔
>
> حاشیہ صفحہ ۱۲۸ پر ہے:
>
> محدث ہونے سے انکار کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اس سے بڑے درجہ کے پانے کا دعوی کیا ہے۔ ورنہ ہر نبی محدث بھی ہے۔ حتی کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے۔

اقول: جناب مرزا محمود احمد قادیانی کا یہ لکھنا کہ: ہر نبی محدث بھی ہے، اور یہ کہ: ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے، صحیح نہیں ہے، بلکہ سراسر غلط ہے۔ اس لئے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ سے لفظاً یا اشارتاً، احادیث صحیحہ نبویہ اور اقوال صحابہ سے یہ ہر دو امور ثابت نہیں اور اس پر لطف کی بات یہ ہے کہ خود جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی اپنی کسی کتاب یا رسالہ یا اخبار میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ: ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے۔

محدث کی تعریف: صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۵۲۱، فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۷۵، عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۶۱۴ ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۱۰۳ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۱۷۳ پر ہے:

> عن ابی ھر یرۃ قا ل قا ل النبی ﷺ قد کا ن فیمن قبلکم من بنی اسرا ئیل

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رجا ل يكلمو ن من غير ان يكو نوا انبياء فا ن يك فى امتى منهم ا حد فعمر ،
(ابو ہریرہ کہتے ہیں نبی ﷺ نے فرمایا تم سے اگلی امتوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے مرد ہوتے تھے جن کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ ہوتے تھے پس ضرور ہوں گے ایسے (محدث) لوگ میری امت میں اور عمر ان میں سے ایک ہے (نیز دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۔ حمامۃ البشری صفحہ ۸۱)

۲: صحیح بخاری جلد ا صفحہ ۴۹۳ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۲۹۲ وغیرہ میں لکھا ہے:

عن ابى هر يرة عن النبى ﷺ قا ل انه قد كا ن فيما مضى قبلكم من ا لا مم محد ثو ن و انه ان كان فى امتى هذه منهم فا نه عمر بن الخطا ب ۔ (ابو ہریرہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا البتہ تم سے اگلی امتوں میں محدث لوگ ہوتے تھے پس میری امت میں بھی ضرور ایسے لوگ ہوں گے اور ان میں سے ایک عمر بن خطاب ہے۔

(نیز دیکھو فتح اسلام صفحہ ۹ کا حاشیہ۔ ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۶ حمامۃ البشری صفحہ ۸۱)۔

نوٹ نمبر ا۔ محدث اس کو کہتے ہیں جس کو خدا کی طرف سے الہام ہو اور تحقیق اللہ کی حمد کے ساتھ وہ چیز واقع ہوتی ہے جس کی امید آنحضرت ﷺ حضرت عمر فاروق کے حق میں رکھی اور واقع مقرر ہوئی ہے یہ بات بے شمار لوگوں کے واسطے حضرت عمر کے سوا۔

نوٹ نمبر ۲۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶، ازالہ اوہام صفحہ ۹۱۴ تحفہ بغداد صفحہ ۲۰۔۲۱، برکات الدعا صفحہ ۱۳، ۱۴ اور مجدد الف ثانی نے مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۵۱ حصہ ۷ صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ:

ا۔ جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں۔ ب۔ بنی اسرائیل میں بہت سے محدث ہو چکے ہیں۔ ج۔ اس امت محمدیہ میں بھی محدث ہوں گے۔۔ د۔ حضرت عمر محدث تھے (دیکھو حمامۃ البشری۔ ص ۸۱)

ہ۔ محدث لوگ نبی نہیں ہوتے۔

و۔ حضرت عمر نبی نہ تھے جیسا کہ ترمذی شریف ج ۲ ص ۲۰۹، وغیرہ میں ہے:

روایت ہے حضرت عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی نبی تو البتہ ہوتا عمر بن خطاب۔ (نیز دیکھو ازالہ اوہام۔ ص ۲۳۵۔۲۳۶)

نتیجہ۔ ان مندرجہ بالا تحریروں کی رو سے میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ میاں محمود احمد کا یہ کہنا کہ ہر نبی محدث بھی ہے، اور یہ کہنا کہ، ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے، سراسر غلط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح منشی عمر الدین احمدی شملوی کا لکھنا:

ان ہر دو اقتباسات (یعنی القول المتحسن فی فخر الحسن ص ۲۲۴ کے حاشئے اور مکتوبات امام ربانی ج اول مکتوب نمبر ۲۵۱) سے یہ نتیجہ بدیہی طور پر نکل آیا کہ حضرت عمر بھی نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور لا نبی بعدی،

حضرت عمر کی نبوت کے اثبات کیلئے آیا ہے نہ کہ اس کی نفی کے لئے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیا کرام نے لو کان بعدی نبی کی بنا پر حضرت عمر کو انبیاء میں شمار کیا ہے اور صدیق اکبر چونکہ عمر سے افضل ہیں اس لئے وہ بھی انبیاء میں شامل کئے گئے (رسالہ ختم نبوت کی حقیقت ص ۲۰۳۔۲۰۴)

صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ہر دو امور: ۱۔ یہ کہ حضرت عمر بھی نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔۲۔ کہ صدیق اکبر بھی انبیاء میں شامل کئے گئے ہیں،، دلائل شرعیہ یعنی کتاب اللہ احادیث نبویہ اقوال صحابہ اور قیاس مجتہد سے ثابت نہیں ہیں۔ صرف اتنا لکھ دینا کہ خاندان نقش بندیہ خصوصاً اور تمام صوفیا کرام عموماً حضرت عمر کو نبوت محمدی کے کمالات کے جامع مانتے ہیں (کتاب ختم نبوت کی حقیقت ص ۲۰۳) کافی نہیں ہے۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔فروری ۱۹۲۵ء ص ۷۔۸)

عون المعبود در تردید خیالات میاں محمود

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان اپنی کتاب القول الفصل کے صفحہ ۲۵ پر لکھتے ہیں: ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیا محدث اور مجدد؟ ہاں بے شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے لیکن محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے۔ لیکن جب کوئی آنحضرت ﷺ کا دعوی پوچھے تو ہم کبھی نہیں کہہ سکتے کہ بس آپ کا دعوی تو صرف مجدد اور محدث ہونے کا تھا نہیں ایسے موقع پر ہم کہیں گے کہ آپ کا دعووی نبی ہونے کا تھا بلکہ خاتم النبیین ہونے کا تھا اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کے درجہ کے متعلق سوال ہو تو ہم مجبور ہوں گے کہ بتائیں کہ آپ کا آخری درجہ نبی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر آنحضرت ﷺ کا ظلی نبی ہونا تھا۔

ب۔ کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۲۸ پر مرزا محمود احمد لکھتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۰۱ء سے پہلے تو (مرزا قادیانی) کہتے ہیں کہ نبی سے مراد صرف محدث ہے اور ۱۹۰۱ء کو اعلان کرتے ہیں کہ وہ تو نبی ہی کہلا سکتا ہے محدث تو وہ ہو نہیں سکتا کیونکہ محدث کے معنی اظہار غیب کرنے کے نہیں ہیں۔ اور یہ اختلاف اسی وجہ سے ہوا کہ آپ پہلے تو نبی کی اور تعریف کرتے تھے اور چونکہ اپنے آپ کو نبی نہیں سمجھتے تھے اس لئے آپ کا خیال تھا کہ نبی سے نیچے اتر کر جو درجہ ہے وہ محدث کا ہے میں وہی ہوں گا اور اس درجہ کا نام محدث ہی ہوگا لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ درجہ نبوت کا درجہ ہے اور تعریف کو آپ محدثیت کی تعریف خیال کرتے تھے وہ درحقیقت نبوت کی تعریف تھی تو آپ نے اپنے محدث ہونے سے انکار کر دیا اور نبی ہونے کا اعلان کیا۔

اسی کتاب حقیقۃ النبوۃ کے حصہ اول کے صفحہ ۱۲۸ کے حاشیہ پر لکھتے ہیں

محدث ہونے سے انکار کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اس سے بڑا درجہ پانے کا دعویٰ کیا ورنہ ہر نبی محدث بھی ہے حتیٰ کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے

مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ توضیح مرام صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں:

سو جان لے اللہ تعالیٰ تجھے ہدایت دے کہ نبی محدث ہے اور محدث نبی ہے اس اعتبار سے کہ انواع نبوت میں سے ایک نوع اسے حاصل ہے

اقول: میاں محمود احمد قادیانی کا یہ فرمانا کہ: محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے۔

اور: ہر نبی محدث بھی ہے حتیٰ کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے۔

سراسر غلط ہے اور ان کا ایسا کہنا صحیح نہیں کیونکہ :ا۔ قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ کہ آنحضرت محدث اور مجدد تھے۔

ب۔ کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہو کہ میں محدث اور مجدد ہوں۔ (ج)۔ قرآن مجید میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہر نبی محدث بھی ہے۔ (د)۔ کسی صحیح حدیث میں یہ نہیں آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ ہر نبی محدث بھی ہے

محدث کی تعریف:

کتاب فیض الباری شرح صحیح بخاری پارہ ۱۴ صفحہ ۸ پر لکھا ہے

عن ابی هريرة عن النبی ﷺ قال انه قد كان فيما مضى قبلكم من الامم محدثون و انه ان كان فی امتی هذه منهم فانه عمر بن الخطاب . حضرت ابو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا البتہ تم سے اگلے جو لوگ ہو چکے ہیں ان میں محدث ہوتے تھے اور میری جماعت میں سے ضرور ایسے لوگ ہوں گے اور ان سے ایک عمر بن خطاب ہیں۔

یعنی محدث اس کو کہتے جس کو خدا کی طرف سے الہام ہو

فیض الباری پارہ۱۴صفحہ۱۷۳پر لکھا ہے:

عن ابی هر يرة قا ل قا ل النبی ﷺ قد کا ن فیمن قبلکم من بنی اسرا ئیل رجال یکلمو ن من غیر ان یکو نوا انبیاء فا ن یك فی امتی منهم ا حد فعمر .

حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے البتہ تم سے پہلے نبی اسرائیل میں ایسے مرد ہوتے تھے جن سے کلام ہوتا تھا حالانکہ وہ پیغمبر نہ ہوتے تھے سو ایسا مرد میری امت میں سے عمر ہے

(اس روایت کو مرزا غلام احمد قادیانی نے حمامۃ البشری کے صفحہ۸۱ پر نقل کیا ہے)

نوٹ: ان دونوں روایتوں کے ملانے سے یہ باتیں معلوم ہوئیں

۱۔محدث اس کو کہتے ہیں جس کو خدا کی طرف سے الہام ہو۔،۲۔ محدث پیغمبر نہیں ہوتا۔،۳۔ بنی اسرائیل میں بہت سے محدث ہو چکے ہیں۔،۴۔اس امت میں حضرت عمر محدث ہیں۔

مشکوۃ مترجم جلد۴ باب مناقب عمر فصل۲ صفحہ۴۷۵ پر ہے

عن عقبة بن عا مر قا ل قال النبی لوکا ن بعدی نبی لکان عمر بن الخطا ب

(عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ کہا فرمایا نبی ﷺ نے کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی نبی تو البتہ عمر ہوتا۔ روایت کی یہ ترمذی نے)

نوٹ۔ اس حدیث سے اتنا معلوم ہوا کہ حضرت عمر نبی رسول پیغمبر نہ تھے اس حدیث کو مرزا غلام احمد قادیانی نے حمامۃ البشری صفحہ۸۲ پر نقل کیا ہے۔

رسول کی تعریف:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ اخبار الحکم ۱۷ اگست ۱۸۹۹ء اور کتاب ضمیمۃ النبوت فی الاسلام صفحہ ۱۹۶ پر یوں درج ہیں:

اسلام کی اصطلاح میں نبی اور رسول کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ وہ کامل شریعت لاتے ہیں یا بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کرتے ہیں یا نبی سابق کی امت نہیں کہلاتے اور براہراست بغیر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

استفادہ کسی نبی کے خدا تعالی سے تعلق رکھتے ہیں۔

نوٹ : حضرت محمد ﷺ خدا کے نبی رسول اور پیغمبر تھے اور آپ :ا۔آپ کامل شریعت لائے ۔۲۔آپ نے بعض احکام شریعت سابقہ کو منسوخ کیا۔۳۔ آپ کسی نبی سابق کی امت نہیں کہلائے۔۴۔آپ براہ راست بغیر استفادہ کسی نبی کے خدا سے تعلق رکھتے تھے۔

حضرت عمر میں یہ باتیں موجود نہ تھیں ۔آپ نبی رسول پیغمبر نہ تھے۔ ہاں محدث ضرور تھے۔ محدث کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے مگر وہ نبی نہیں ہوتا۔

اب ان باتوں کو یاد رکھو کہ :ا۔حضرت عمر محدث تھے۔، ۲۔حضرت نبی و رسول و پیغمبر نہ تھے۔ ۳۔محدث کو خدا کی طرف سے الہام ہوتا ہے۔۴۔محدث نبی و رسول ہرگز نہیں ہوتا۔

میاں محمود احمد کا آنحضرت ﷺ کی نسبت یہ لکھنا کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے، سراسر غلط ہے ۔(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹ مئی ۱۹۲۵ء مطابق ۵ ذی قعد ۱۳۴۳ھ جلد ۲۲ نمبر ۳۰)

(اب تیسرا مضمون ملاحظہ فرمائیں جس کا عنوان شروع میں دیا گیا تھا۔ بہاء)

ا۔مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اپنی کتاب القول الفصل کے صفحہ ۲۵ پر لکھتے ہیں:

ہم حضرت مسیح موعود (مرزا قادیان) کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیا محدث اور مجدد؟ ہاں ہم بے شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے۔لیکن محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے لیکن جب کوئی آنحضرت ﷺ کا دعوی پوچھے تو ہم کبھی نہیں کہہ سکتے کہ بس آپ کا دعوی صرف مجدد اور محدث ہونے کا تھا۔نہیں ایسے موقع پر ہمیں کہیں گے کہ آپ کا دعوی نبی ہونے کا تھا۔ بلکہ خاتم النبیین ہونے کا تھا۔اسی طرح اگر حضرت مسیح موعود کے دعاوی اور آپ کے درجہ کے متعلق سوال ہوتو ہم مجبور ہوں گے کہ بتائیں کہ آپ کا آخری درجہ نبی بلکہ اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ آنحضرت ﷺ کا ظلی نبی ہونا تھا۔۔

۲۔کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۲۸ پر مرزا محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں:

۱۹۰۱ء سے پہلے (مرزا غلام احمد) تو کہتے ہیں کہ نبی سے مراد صرف محدث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور ۱۹۰۱ء کو اعلان کرتے ہیں کہ وہ تو نبی ہی کہلا سکتا ہے محدث تو وہ ہو نہیں سکتا۔

کیونکہ محدث کے معنی اظہار غیب کرنے کے نہیں ہیں۔ اور یہ اختلاف اسی وجہ سے ہوا کہ آپ پہلے تو نبی کی تعریف اور کرتے تھے اور چونکہ خود کو نبی نہیں سمجھتے تھے اس لئے آپ کا خیال تھا کہ نبی سے نیچے اتر کر جو درجہ ہے وہ محدث کا ہے میں وہی ہوں گا اور اس درجہ کا نام محدث ہی ہوگا۔ لیکن جب آپ کو معلوم ہوا کہ وہ درجہ نبوت کا درجہ ہے

اور جس تعریف کو آپ محدثیت کی تعریف خیال کرتے تھے وہ درحقیقت نبوت کی تعریف تھی تو آپ نے اپنے محدث ہونے سے انکار کر دیا اور نبی ہونے کا اعلان کیا۔

اور حاشیہ صفحہ ۱۲۸ پر مرزا محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے:

محدث ہونے سے انکار کے یہ معنی ہیں کہ آپ نے اس سے بڑے درجہ کے پانے کا دعوی کیا ہے۔، ورنہ ہر نبی محدث بھی ہے۔حتی کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے۔

اقول: جناب مرزا محمود احمد کا یہ لکھنا کہ: ہر نبی محدث بھی ہے، اور یہ کہ، ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے، صحیح نہیں ہے بلکہ سرا سر غلط ہے اس لئے کہ قرآن مجید کی آیات مقدسہ سے لفظاً یا اشارتاً احادیث صحیحہ نبویہ اور اقوال صحابہ سے یہ ہر دو امور ثابت نہیں ہیں اور اس پر لطف کی بات یہ ہے کہ خود جناب مرزا غلام احمد نے بھی اپنی کتاب یا رسالہ یا اخبار میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ، ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے

محدث کی تعریف:

۱۔ صحیح بخاری جلد ۱ صفحہ ۵۲۱ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۷۵ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۶۱۴ ارشاد الساری جلد ۶ صفحہ ۱۰۳ فیض الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۱۷۳ پر ہے:

عن ابی ھریرۃ قال قال النبی ﷺ قد کان فی من قبلکم من بنی اسرائیل رجال یکلمون من غیر ان یکونوا انبیاء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فا ن يك فی امتی منهم ا حد فعمر (ترجمہ: حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ البتہ تم سے اگلی امتوں میں ایسے مرد ہوتے تھے جن کو خدا تعالی طرف سے الہام ہوتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ ہوتے تھے پس ضرور ہوں گے ایسے (محدث) لوگ میری امت میں اور عمرؓ ان میں سے ایک ہے۔ (نیز دیکھو ازالہ اوہام ص۹۱۴ حمامۃ البشری ص۸۱)

۲۔صحیح بخاری جلد اول صفحہ۴۹۳ فتح الباری پارہ ۱۴صفحہ ۲۹۲ عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۴۶۷ ۔ارشاد الساری ج ۵ صفحہ۴۳۰ فیض الباری پارہ۱۴صفحہ ۸ پر لکھا ہے:

عن ابی هر يرة عن النبی ﷺ قا ل انه قد كان فی ما مضی قبلكم من ا لا مم محد ثو ن وانه ان كا ن فی امتی منهم فا نه عمر بن الخطا ب ۔(ترجمہ: ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ فرمایا کہ البتہ تم سے اگلی امتوں میں محدث لوگ ہوتے تھے پس میری امت میں بھی ضرور ایسے لوگ ہوں گے اوران میں سے ایک عمرؓ بن خطاب ہے)۔

(نیز دیکھو فتح اسلام ص۹ حاشیہ، ازالہ اوہام۔ص ۲۳۶ حمامۃ البشری۔ص۸۱)

نوٹ نمبرا:

محدث اس کو کہتے ہیں جس کو خدا کی طرف سے الہام ہو اور تحقیق واللہ کی حمد کے ساتھ وہ چیز واقع ہوتی ہے جس کی امید آنحضرت ﷺ نے حضرت عمرؓ کے حق میں رکھی۔اور واقع مقرر ہوئی ہے۔ یہ بات بے شمار لوگوں کے واسطے حضرت عمر کے سوا۔

(فیض الباری پارہ۱۴ص ۸)

نوٹ نمبر۲:

جناب مرزا صاحب نے براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶، ازالہ اوہام صفحہ۹۱۴ تحفہ بغداد صفحہ۲۰۔۲۱ برکات الدعاء صفحہ۱۳۔۱۴

اور حضرت مجدد الف ثانی نے مکتوبات دفتر دوم مکتوب ۵۱ حصہ ۷ صفحہ۲ پر لکھا ہے کہ:

جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں

ب۔ بنی اسرائیل میں بہت سے محدث ہو چکے ہیں۔

ج۔اس امت میں بھی محدث لوگ ہوں گے۔

د: حضرت عمرؓ محدث تھے (حمامۃ البشری۔ص۸۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ھ۔محدث لوگ نبی نہیں ہوتے۔

و۔حضرت عمرؓ نبی نہیں تھے جیسا کہ ترمذی جلد۲صفحہ ۲۰۹ مشکوۃ مترجم جلد۴ صفحہ ۳۷۵ مرقاۃ جلد۵ صفحہ ۵۳۹ اشعۃ اللمعات جلد۴ صفحہ ۶۵۸ مظاہر حق جلد۴ صفحہ ۶۷۳ جائزۃ الشعوذی جلد۲ صفحہ ۴۹۶ کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۴۶۔۱۴۷ پر لکھا ہے:

روایت ہے حضرت عقبہؓ بن عامر سے کہ کہا فرمایا نبیﷺ نے کہ اگر ہوتا بعد میرے کوئی نبی تو البتہ ہوتا عمرؓ۔

نیز دیکھو ازالہ اوہام صفحہ ۲۳۵۔۲۳۶

نتیجہ: ان مندرجہ بالا تحریروں کی رو سے میں یہ کہنے کی جرأت کرتا ہوں کہ میاں محمود احمد صاحب قادیانی کا یہ کہنا کہ، ہر نبی محدث بھی ہے، اور یہ کہنا، ہمارے آنحضرتﷺ بھی محدث تھے، سراسر غلط ہے۔

اسی طرح منشی عمر الدین احمدی شملوی کا یہ لکھنا کہ:

ان ہر دو اقتباسات سے یہ نتیجہ بدیہی طور پر نکل آیا کہ حضرت عمر بھی نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے اور لا نبی بعدی، حضرت عمر کی نبوت کے اثبات کے لئے آیا ہے نہ اس کی نفی کے لئے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفیا کرام نے لو کان بعدی نبی کی بنا پر حضرت عمر کو انبیاء میں شمار کیا ہے اور صدیق اکبرؓ چونکہ عمرؓ سے افضل ہیں اس لئے وہ بھی انبیاء میں شامل کئے گئے ہیں (رسالہ ختم نبوت کی حقیقت۔ص۲۰۳،۲۰۴)

صحیح نہیں ہے کیونکہ یہ ہر دو امور

۱۔ اول یہ کہ حضرت عمرؓ بھی نبوت محمدیہ کی چادر اوڑھے ہوئے تھے۔

۲۔ دوم یہ کہ صدیق اکبرؓ بھی انبیاء میں شامل کئے گئے ہیں،

دلائل شرعیہ یعنی کتاب اللہ احادیث صحیحہ نبویہ اقوال صحابہ اور قیاس مجتہد سے ثابت نہیں ہیں صرف اتنا لکھ دینا

خاندان نقش بند خصوصاً اور تمام تمام صوفیاء عموماً حضرت عمرؓ کو نبوت محمدی کے کمالات کے جامع مانتے ہیں۔ (کتاب ختم نبوت کی حقیقت۔ص۲۰۳)

کافی نہیں۔ (ہفت روزہ اہل حدیث ۱۹ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۴۴ھ ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالشویک احمدی ہیں؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

دنیا کو معلوم ہے کہ روس کے ملک میں ایک جماعت پیدا ہوگئی تھی جس کا نام بالشویک ہے انہوں نے زارروس کا تختہ الٹ دیا بلکہ خاندان زار کا ایک ایک بچہ بھی مروا دیا اور ملک میں طرز حکومت بالکل نرالا جاری کیا جس کی بابت مختلف روایات ہیں اسی طرز حکومت کیوجہ سے آج دنیا بھر کی حکومتیں بالشویکوں کی ریشہ دوانیوں سے خائف ہیں۔ بالشویک لڑتے نہیں مگر خفیہ خفیہ ریشہ دوانیاں کرتے اور اپنی تبلیغ کرتے رہتے ہیں اسی تبلیغ سے اپنا کام کر جاتے ہیں۔

روسی بالشویک تو سیاسی اغراض کو تبلیغ واشاعت کے ذریعہ سے پورا کرتے ہیں مگر ہماری پنجابی احمدی جماعت اپنے مذہبی خیالات بعینہ بالشویکوں کی طرح پھیلاتی ہے یعنی مرزا صاحب آنجہانی کی شخصیت پر بحث کرنے کرنے سے جی چراتے ہیں لیکن خفیہ خفیہ اپنے منصوبے لوگوں تک پہنچاتے ہیں اس مشابہت کی وجہ ہم نے تلاش کی تو ہمیں پتہ چلا کہ بالشویک دراصل احمدی ہیں اس لئے ان دونوں کا طرز عمل ملتا ہے۔

اس کا ثبوت کہ بالشویک احمدی ہیں یہ ہے کہ قادیان کے رسالہ ریویو آف ریلی جنز بابت ۱۹۱۷ء میں مرزا آنجہانی کی پیش گوئیوں میں ایک پیش گوئی یوں لکھی ہے:

> زارروس کا عصا آپ (مرزا قادیانی) کے ہاتھ میں دیا جائے گا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روس کے ملک میں احمدیت کثرت سے پھیلے گی حتی کہ حکومت بھی احمدی ہو جائے گی۔ (ریویو آف ریلی جنز بابت ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۳۴۴)

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: ناظرین! اس اقتباس میں دو لفظ قابل غور ہیں

۱۔ زارروس کا عصا مرزا صاحب کے ہاتھ،

۲۔ روس میں احمدیوں کی حکومت۔

کیا اس سے صاف ثابت نہیں کہ بالشویک جنہوں نے زار کا عصا چھینا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور جن کی آج روس میں حکومت ہے یہی وہ لوگ ہیں جن کی بات اس پیش گوئی میں کہا گیا ہے کہ احمدیوں کی وہاں حکومت ہوگی۔

ہم پولیٹکل مدبر نہیں بلکہ ہماری نگاہ سب سے اول مذہبی امور پر پڑتی ہے تاہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ انگریزی گورنمنٹ جو بالشویکی تحریک کو ہر ممکن ذریعہ سے روکنے کی تدابیر کرتی ہے جو اس کا فرض ہے کیا وہ اس امر سے بھی آگاہ ہے کہ اس کے ملک کے اندر جو بالشویک یا بالشویکیوں کے ہم درد اور ہم مذہب ہیں ان کی کیا روک ہے۔ اس سے زیادہ ہمیں بحث نہیں

رموز مملکت خویش خسرواں دانند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۷ ص ۱۔۲)

قادیانی منطق:
تقدیر نوشتہ مرزا

کہتے ہیں کہ اورنگ زیب نے حافظوں اور قاریوں کے لئے کچھ وظائف مقرر کر رکھے تھے۔ حافظوں کی شامت کہ نا عاقبت اندیش اہل کار نے ایک جائز وقف کو اسراف سمجھ کر بیت المال میں ملحق کر کے وقف خوروں کو محروم کروا دیا۔ حافظ جن کے روزینے بند کر دیئے گئے تھے ہمہ تن کوشش کرنے لگے۔ اور آخر کار ایک جماعت وفد کی صورت میں حضرت اورنگ زیب کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ جب پہنچے تو پہلے پہل اسی مسجد میں جا ٹھہرے جہاں حضور خود نماز ادا کیا کرتے تھے اور نماز بھی خود ہی پڑھایا کرتے تھے۔

اتفاق ایسا ہوا کہ وہی نماز کا موقع تھا۔ اورنگ زیب نے جب قرأت شروع کی تو پیچھے سے ایک حافظ صاحب نے فوراً ٹوک دیا۔ مگر دراصل حافظ صاحب محض تعلّی فرما رہے تھے ورنہ بادشاہ قرأت صحیح پڑھ رہے تھے۔

قصہ کوتاہ نماز ختم ہونے کے بعد مباحثہ چل پڑا کلام مجید کے جتنے نسخے دیکھے گئے، لفظ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح نکلا جس طرح اورنگ زیب نے پڑھا تھا۔ مگر حافظ جی کب ماننے والے تھے۔ فرمانے لگے اگرچہ کلام مجید کے تمام نسخوں میں (مثلاً) زبر موجود ہے مگر فی الحقیقت یہاں زیر ہی ہے۔ شک ہو تو اوپر کو نظر اٹھا کر دیکھو عرش معلیٰ پر زیر ہی ہے۔

یہ ایک روایت ہے صحیح ہو یا غیر صحیح، مگر مطلب یہ ہے کہ اگر ہم بھی مرزا غلام احمد صاحب کے ساتھ ساتھ عرش معلیٰ تک کی سیر کرآتے یا کم از کم مسل (تریاق القلوب والی) پر دستخط کرانے کے وقت موجود ہوتے تو آپ کی عرشی نبوت کے بہت سے سربستہ راز کھول دیتے اور خواجہ حسن نظامی صاحب جس طرح گائے پسندی یا گائے پروری کے متعلق حساب لگایا ہے کہ ہمیشہ گائے مادہ ہی جنتی رہے گی سب کی سب گائیں ددھال ہی ہوا کریں گی۔ چارہ اتنا ہی کھایا کریں گی، دودھ گھی کا نرخ یوں ہی گراں رہے گا، گھاس چارہ کا نرخ ارزاں ہی رہے گا بے دودھ گائے کوئی نہ ہوگی اور مرشد جی کو سجدہ کے وقت اتنے اتنے روحانی مناصب اور اسرار کھل جایا کرتے ہیں مسجود مرشد کا درجہ خداوند تعالی کے عرش پر خداوند تعالی کے مساوی یا نہ ہوتا ہے اور فرضی حیثیت کے تغیر تبدل اور فرضی تکیف سے حقیقت الشیء بھی مغیر متکیف ہو جایا کرتی ہے تو آئندہ مرزا صاحب کی نبوت کے تسلیم کرنے میں بہت کچھ امداد مل جاتی اور ہم مرزا صاحب کی نبوت کے حساب گن سکتے۔ مگر افسوس کہ ہم لوگ نہ تو عرشی نبوت دیکھ سکے اور نہ ہماری ظاہری آنکھوں میں روحانی بصیرت جلوہ گر ہوسکی۔ جس کے باعث مرزا غلام احمد صاحب جیسے اولوالعزم پیغمبر کی شان میں وہی بطالت اندوز غبار محسوس کرتے ہیں جو اکاذیب واباطیل کے مجسموں میں محسوس کرتے رہے ہیں۔ خیر یہ تو چند ایک تمہیدی فقرے ہیں۔ اصل مطلب یہ ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود اپنے منصب درجہ اور شان والا میں جسے وہ خود اچھی طرح سمجھتے ہوں گے فرماتے ہیں اور کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

منم مسیح زماں و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

اسی طرح آپ کے خلفاء بھی اپنے آپ کو خلیفۃ المسیح کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ منارۃ المسیح، علیٰ ہذا القیاس مرزا غلام احمد صاحب، مسیح موعود ہونے کے دعویدار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ان کے خوشہ چین عقیدت مندوں کے خیالات بھی جناب کی نسبت یہی ہیں۔
اس وقت تازہ ترین اضطراب یہ ہے کہ شاہزادہ مبشر فضل عمر یعنی اپنی جماعت کے واجب الاطاعت پیشوا خلیفۃ المسیح ثانی بشیر الدین محمود صاحب اطال اللہ عمرہ نے جو تحفہ شریف بنام تحفہ ویلز، شاہزادہ ویلز کی خدمت میں بطور ہدیہ، تحفہ، تبلیغ پیش کیا ہے اس کے پندرھویں صفحہ پر انجیل متی کے حوالہ سے یہ آیات بینات درج فرماتے ہیں:

مسیح ناصری فرماتے ہیں:

کوئی تمہیں گمراہ نہ کرے کیونکہ بہتیرے میرے بعد آویں گے کہ میں مسیح ہوں اور بہتوں کو گمراہ کریں گے۔

اس میں شک نہیں کہ ہمارے پیغمبر ختم الانبیاء ﷺ نے بھی ایک دو نہیں بلکہ پورے اڑھائی درجن مسیحوں کی پیش گوئی کی ہے کلھم یز عمو ن انه نبی اللهمگر اس کو جانے دیجئے تیرہ سو سال سے پیشتر کا مقولہ ہے جو بہت کچھ تجریح وتنقید کا محتاج ہے تضعیف وتاویل تنسیخ اور مجاز کا امکان ہوسکتا ہے مگر اس تازہ تازہ الہام واستدلال کو کسی طرح بھی مسترد نہیں کیا جاسکتا ہے اور جناب کے مسیحی دعوے کی بنا پر آپ کو مسیح موعود کہنا ہی پڑتا ہے۔

لطیفہ: مجھ سے ایک دفعہ ایک احمدی المشرب دوست مزے مزے لے لے کر بار بار فرمارہے تھے کہ ہمارے امام خلیفہ مسیح ثانی نے جب تحفہ پیش کیا اور .. بعد جب شاہزادہ ویلز صاحب اس کا مطالعہ ... تھے تو بار بار اسکا مطالعہ فرماتے... صاحب کے چہرہ سے ایسا .... بیش قیمت غنیمت اسے..

میں نے کہا غالباً صفحہ ۱۵ تحفہ ویلز پر جو انجیل متی کے فقرے درج ہیں انہیں ضرور بار بار پڑھتے ہوں گے اور ہندوستان کے مجسم عقل نبی کے جانشین کے استدلالات کو جانچ رہے ہوں اور دل میں کہتے ہوں گے کہ ہندوستان کی یہی قومیں حکومت طلبی حقوق طلبی کررہی ہیں جن کے بڑے بڑے پیشوا بلکہ روحانی پیشوا بھی اپنے مالہ ماعلیہ سے بالکل ناآشنا ہی ہیں

ہمیں تو اس انجیلی استدلال سے یہ سمجھ آتا ہے:

۱۔ یسوع مسیح ناصری کے بعد اس کے نام پر یعنی مسیح کہلا کر بہتیرے آویں گے (اڑھائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درجن۔صدق الرسول ﷺ)۲۔سب اپنے آپ کو مسیح کہلائیں گے۔ ۳۔ وہ سب کے سب گمراہ ہوں گے۔۴۔وہ سب کے سب لوگوں کو گمراہ کریں گے۔ ۵۔مرزا غلام احمد بھی مسیح موعود (جس کا وعدہ مسیح ناصری کر گئے اور محمد ﷺ نے بھی فرمایا کلھم یز عم انه نبی الله)

دلیل اور نتیجہ صاف ہے کہ مسیح کے بعد گمراہ کرنے والے آئیں گے اور وہ سب کے سب مسیحیت کے دعویدار ہوں گے غلام احمد صاحب بھی مسیحیت کے دعویدار ہیں لہذا (نتیجہ) مرزا صاحب قادیانی بھی مضل مبین اور گمراہ کرنے والے ہیں۔

میں نے اسی دلیل سے یعنی انجیل متی والے حوالہ سے یہ فیصلہ اور نتیجہ لکھا ہے اور یہ مضمون لکھتے وقت میں نے اپنے ذاتی خیالات کو دخل نہیں دیا ہے دیکھئے احمدیہ جماعت اس نتیجہ اور فیصلہ کو صحیح سمجھتی ہے یا واجب التردید

میرے خیال میں تو:

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں۔

راقم: نامہ نگار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ فروری ۱۹۲۶ء مطابق ۱۲ شعبان ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۷ ص ۲۔۳)

امرتسر کا مناظرہ آریہ و مرزائیہ

جس مناظرہ کی بڑی دھوم تھی جس کے نیچے مرزائیت کا جال بچھا ہوا تھا، وہ تو صاحب ضلع کے حکم سے ممنوع قرار دیا گیا کیونکہ اس کا مضمون ایسا تھا جس سے ہندو مسلم قوموں میں فساد کا اندیشہ تھا۔یعنی ایک طرف سرور کائنات فخر موجودات ﷺ کی ذات ستودہ صفات کو دوسری جانب ہندوؤں کے بزرگوں کو مورد طعن و تشنیع بنایا جاتا۔ اس مناظرہ کی نوعیت پر معزز معاصر زمیندار سخت خفگی کے لہجہ میں لکھتا ہے:

> ہم متعجب ہیں کہ کون غیرت مند رسول پاک ﷺ کی مقدس شخصیت کو اس طرح زیر بحث لانے اور اسے کفار کے رشیوں منیوں کے مقابلے میں مساوی حیثیت سے پیش کرنے پر رضا مند ہوسکتا ہے۔۲۳ فروری ۱۹۲۶ء۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

واقعی آپ جتنا تعجب کریں بجا ہے مگر آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا کرنے والے وہ مسلمان ہیں جو اپنی کارکردگی کے مقابلہ میں کسی کی ہستی نہیں جانتے یعنی یہ شرائط طے کرنے میں دو صاحب مکھیا تھے ایک مولوی اسماعیل بن مولوی عبدالواحد صاحب غزنوی دوم مولوی عصمت اللہ مرزائی۔ ہم نے بلکہ امرتسر کے کل علماء اور اعیان نے اس مبحث کو نہایت ناپسندیدگی سے سنا۔ اسی انجمن کی ایک مجلس میں مولوی عبداللہ صاحب قصوری سکرٹری جمیعۃ دعوۃ وتبلیغ لاہور بھی اتفاقیہ شریک تھے انہوں نے بھی اس پر اظہار رنج کیا فرمایا کہ یاد رکھو مقدمہ رنگیلا رسول میں آریوں کی طرف سے جتنا کچھ بھی غلط سلط مواد جمع ہو چکا ہے وہ تم لوگوں کو سننا پڑے گا جس کے سننے کے لئے کوئی مسلمان تیار نہ ہوگا۔

اسی طرح جب جواب میں ہندوؤں کے رشیوں کے عیب نکالے جاتے آریہ تو دل میں خوش ہوتے مگر ہندوؤں کے دل کو سخت چوٹ لگتی جس سے فساد کا اندیشہ نہیں بلکہ یقین کامل تھا۔ اسی راز کو صاحب ڈپٹی کمشنر نے سمجھ کر مباحثہ بند کر دیا۔

ہمیں حیرت ہے کہ مرزائی جماعت کو جب مرزا جی کی شخصیت پر بحث کرنے کو کہا جاتا ہے تو وہ اس سے جی چراتے ہیں اور اسلامی اشاعت کے پردے میں مرزا کی شخصیت منواتے ہیں اس لئے کہ مرزا صاحب پر اعتراض سننے کی وہ طاقت نہیں رکھتے۔ لیکن مسلمانوں کو ایسا ضعیف العقیدہ جانتے ہیں کہ وہ آنحضرت ﷺ کی ذات ستودہ صفات پر ناجائز حملے سن لیں گے۔

مرزائی اور عیسائی

مرزائی اخبار بڑی ڈینگیں مارا کرتے ہیں کہ ہمارے مقابلہ میں کوئی آریہ یا عیسائی نہیں ٹھہر سکتا۔ ہم اس دعوی کو باور کر سکتے اگر وہ اس سے صرف اسلام کی حقانیت پر استدلال کرتے۔ لیکن انکی بے ڈھنگی یہاں تک ترقی کر گئی ہے کہ وہ ان مباحث اسلامیہ سے صداقت مرزا منوانے لگ گئے اس لئے خدائی غیرت نے مخالفوں میں ایک حرکت پیدا کی ہے۔ چنانچہ امرتسر کے آریوں نے مناظرہ مذکورہ کی شروط میں یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھی پیش کیا کہ دو روز صداقت مرزا پر بحث ہوگی ۔ مرزائی مناظر نے یہ کہہ کر ٹال دیا کہ ہم انجمن اشاعت الاسلام کی طرف سے آئے ہیں انجمن احمدیہ کی جانب سے نہیں آئے ۔مگر اب عیسائیوں کو کیا جواب دیں گے جنہوں نے اعلان کر دیا ہے کہ :

مسیحیوں سے ہم پھر عرض کرتے ہیں کہ احمدیوں کے ساتھ صرف نبوت مرزا ہی پر بحث ہونی چاہیے ۔ہم حیران ہیں کہ اب جو پادری سلطان محمد خان اور پادری عبدالحق کی شکل دیکھ کر احمدی بھاگتے ہیں تو اسکا پادری صاحبان کا معجزہ کہیں یا مرزا صاحب کا ۔ (نور افشاں ۱۲ فروری ۱۹۲۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

سابقاً ہم اعلان کر چکے ہیں کہ مرزائیوں اور آریوں کی بحث میں ہم سب مقدور بھر فریقین کی خدمت کرنے کو حاضر ہیں ۔اس لئے اس خدمت کی پہلی قسط یہ پیش کرتے ہیں کہ پادری صاحب کا یہ کہنا کہ احمدیوں سے صرف نبوت مرزا پر بحث ہونی چاہیے عام طور پر صحیح نہیں ۔ایک فریق احمدی ایسا بھی ہے جو اعلان کر چکا ہے کہ آج کل مدعی نبوت دجال ہے اور مرزا صاحب قادیانی نے دعویٰ نبوت نہیں کیا۔اس لئے آپ اس عنوان مبحث کی ترمیم یوں کیجئے کہ:

احمدیوں سے صرف ادعاء مرزا پر بحث ہوگی ۔

تا کہ جو فریق ان کو مسیح موعود نبی مانتا ہے ان سے نبوت پر اور جو انکو مسیح موعود غیر نبی مانتا ہے ان سے اسی پر ہو۔

ہاں ایک صورت سے آپ کا مبحث بھی صحیح ہوسکتا ہے کہ جو فریق مرزا کو نبی کہتا ہے اس سے تو نبوت کا ثبوت مانگا جائے اور جو منکر نبوت ہے اس کے سامنے مرزا جی کا دعویٰ نبوت پیش کیا جائے کہ دیکھو انہوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے ۔اس لحاظ سے آپ کا مبحث صحیح ہو جائے گا کہ احمدیوں سے نبوت مرزا پر بحث ہو۔

بہرحال ہم نے اپنے وعدہ کے موافق اپنی خدمت کی پہلی قسط پیش کر دی آئندہ آپ مختار۔ ہم اپنے وعدے کے موافق تا زیست دونوں فریقوں کو منصفانہ مشورہ دینے اور خدمت کرنے کو حاضر ہیں ۔لطف یہ ہے کہ مشورہ دے کر ہم یہ بھی کہہ دیا کریں گے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

من نگوئم کہ ایں مکن آن کن
مصلحت بین و کار آسان کن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مارچ ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۸ ص ۳۔۴)

خلیفہ قادیان کی صداقت کا امتحان

جناب مرزا زوار احمد، میرٹھ خیر نگر دروازہ سے لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر ۲۷ نومبر ۱۹۲۵ء میں عنوان بالا سے مرزا بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان کی صداقت کی بابت میرا اعلان شائع ہوا ہے جس سے ناظرین اہل حدیث بخوبی واقف ہوں گے۔ اس میں، میں نے خلیفہ صاحب کے دعویٰ:

خدا مجھ سے ہم کلام ہوتا ہے۔،

کی نسبت کچھ استفسار کیا ہے۔ جس میں منجملہ دیگر امور کے یہ بھی تحریر تھا کہ اگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب اپنے مقابلہ صداقت پر میرے دعویٰ کو غلط ثابت کر دیں تو میں خلیفہ صاحب کی صداقت کو مانتے ہوئے مبلغ دوسو روپیہ بطور انعام صاحب ممدوح کی خدمت میں پیش کرونگا۔

لیکن سال ۱۹۲۶ء شروع ہو جانے پر (بعد ختم میعاد) بھی خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب میرے اعلان کے خلاف اور اپنے دعیٰ کی صداقت پر بجز خاموشی کے کوئی ثبوت پیش نہ کر سکے۔ اگر خلیفہ صاحب ممدوح کے دعویٰ میں بجز دروغ بیانی کے ذرہ بھی صداقت ہوتی تو خلیفہ جی پبلک کو اپنی سچائی دکھلانے میں پس و پیش نہ کرتے۔

خلیفہ صاحب کی خاموشی نے نہ صرف عام پبلک پر احمدیت کے خلاف اثر کیا بلکہ قادیانی جماعت کے بعض انصاف پسند افراد کو بھی شک و شبہ میں مبتلا کر دیا جیسا کہ میرے ایک دوست نے جو بوجہ ناواقفیت احمدیت کے جال میں پھنس کر قادیان کے دروازہ تک پہنچ چکے تھے مجھ سے بیان کیا:

اس امر میں خلیفہ صاحب نے بحیثیت مدعی ہونے کے خاموشی اختیار کر کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جہاں تمہارے دعوی کی صداقت کا اقرار کیا ہے وہاں یہ بھی ظاہر کر دیا کہ مرزائی نبوت صرف ایک دھوکہ کی ٹٹی ہے۔

بیشک عقل مند حضرات دیگ کا ایک چاول دیکھ کر تمام دیگ کا حال معلوم کر لیتے ہیں اب میں خلیفہ صاحب کی نسبت حسب ذیل اظہار خیال کرتا ہوں۔

الف۔ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کی خاموشی ظاہر کرتی ہے کہ حضرت ممدوح صدق گوئی کے ماہر ہونے کے علاوہ غالباً دروغ بیانی سے بھی کافی دلچسپی رکھتے ہیں لیکن تعجب ہے کہ جس خدا سے ہم کلام ہونے کا خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب دعوی کرتے ہیں وہ میرے سال آئندہ کے حالات بھی خلیفہ صاحب کو نہ بتلا سکا۔ خیر ممکن ہے کہ نئے نبی صاحب کا خدا بھی نیا ہو۔

ب۔ اگر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب اپنے دعوی میں ذرہ بھی سچے ہیں تو مہربانی فرما کر کم از کم مرزا غلام احمد نبی قادیان کے لاکھوں الہامات میں سے صرف چند الہامات کا مطلب اور معنی ہی اپنے خدا سے دریافت کر کے شائع کرنے کی تکلیف گوارا فرمائیں گے کیونکہ ان الہامات کا مطلب خود بے چارے نبی صاحب جو سابقہ نبیوں سے افضل ہونے کے مدعی تھے سخت کوشش کے بعد بھی تا زندگی نہ سمجھ سکے۔ الہامات بحث طلب درج ذیل ہیں۔

۱۔ ربّنا عاج۔ ہمارا رب عاجی ہے۔ عاجی کے معنی ابھی معلوم نہیں ہوئے۔

(بشری جلد ا ص ۴۳)

۲۔ هو شعنا ... الخ ، یہ الہام شائد عبرانی ہے جس کے معنی نہیں کھلے۔

(بشری۔ جلد ا۔ ص ۴۳)۔

۳۔ وہ تین کو چار کرنے والہ ہوگا۔ (اس کے معنی بھی مرزا صاحب نہیں سمجھے)

(بشری۔ جلد ۲ ص ۵)

۴۔ تین ستمبر ۱۸۹۸ء۔ غثم غثم غثم (اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ گیارہ سے کیا مراد ہے گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا ہے (بشری۔ ج ۲ ص ۹۶)

۵۔ پیٹ پھٹ گیا (دن کے وقت الہام ہے معلوم نہیں اس کا کیا مطلب ہے اور کس کے متعلق ہے۔ (بشری۔ جلد ۲۔ ص ۱۱۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ کمترین کا بیڑہ غرق ہو گیا۔ (بشریٰ۔جلد۲۔ص ۱۲۱)

۷۔ بہتر ہو گا اور شادی کر لیں۔ (بشریٰ۔جلد۲۔ص ۱۲۴) (شاید یہ الہام مرزا صاحب کو محمدی بیگم جیسی ضدی خاتون کی طرف سے نا امید ہونے کے بعد ہوا ہو گا۔راقم)

۸۔ دو چار ماہ۔ (بشریٰ۔ج ۲۔ص ۱۱۵) (راقم بھی اس الہام میں مرزا صاحب کے ساتھ اظہار افسوس کرتا ہے کہ بے چارے نبی صاحب، دو چار ماہ، ہی کرتے کرتے دنیا سے چل بسے۔دل کی حسرت دل ہی میں رہی۔اور بالآخر آسمان کا بندھا ہوا نکاح ٹوٹ ہی گیا) وغیرہ وغیرہ۔

منقول از کوکب ہند

خلیفہ صاحب ممدوح کا فرض ہے کہ جہاں وہ قوم کا ہزاروں روپیہ برباد کر کے یورپ تشریف لے گئے اور مرزا غلام احمد صاحب کی ایک فرضی پیش گوئی کو پورا کرنے کا اظہار کیا (حالانکہ یہ صرف ممالک یورپ کی مفت سیر کرنے کے لئے بہانہ تھا) وہاں اپنے خدا سے (یعنی جس خدا سے ہم کلام ہونے کا آپ کو دعویٰ ہے) حضرت مرزا غلام احمد کے مذکورہ بالا جملہ الہامات کا صحیح مطلب دریافت کر کے شائع کرا دیں۔اور صحیح الفاظ میں حق پدری کے ساتھ فرض جانشینی بھی ادا کریں۔

اگر خلیفہ صاحب نے اپنے پدر بزرگوار (جو بقول آپ کے نبی برحق ہیں) کی نبوت و مسیحیت و کرشنیت کو دروغ گوئی اور کذب کے ان غلیظ اور بدنما داغوں سے پاک صاف کر دیا تو علاوہ ترقی عزت و جماعت کے مرزا صاحب کی روح بھی آپ کو لاکھوں دعائیں دے گی۔اگر آپ باوجود خدا سے ہم کلام ہونے کے اب بھی اس کار خیر و فرض خاص کو انجام نہ دے سکیں،تو مجھے اجازت دیں کہ میں الہامات کا صحیح مطلب بیان کر کے بغیر کسی معاوضہ کے مرزا صاحب کی ایک ضروری خدمت بجا لاؤں۔امید ہے کہ قادیانی احباب اس معاملہ میں میری رائے سے اتفاق کریں گے۔

خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب ایک اور دعویٰ بڑے زور شور سے کرتے ہیں:

آؤ ہم اور تم سخت سے سخت مریضوں اور اہم کاموں کے واسطے دعا کریں۔
خدا فریق مخالف کے مقابلہ پر نسبتاً میری دعا قبول کرے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم نے جہاں تک خلیفہ صاحب کے اس دعوی پر غور کیا ایک نا قابل تر دید کھینچ تان معمہ پایا۔خلیفہ صاحب نے سنت مرزائی پر عمل کرتے ہوئے اس دعوی میں بھی شوق تاویل کو مدنظر رکھ کر اپنے بچاؤ کیلئے مختلف پہلو محفوظ کر رہے ہیں تاکہ بصورت مقابلہ خلیفہ صاحب تاویل کی آڑ میں پناہ لے سکیں ۔ یہ دعوی بھی مرزا صاحب قادیانی کے اس دعوی کے برابر ہے کہ:

میری امت (یعنی قادیانی کے چیلے) وباء طاعون سے محفوظ رہیں گے۔،

حالانکہ ہر مرتبہ مرزا صاحب کے کچھ نہ کچھ مرید طاعون کی بھینٹ چڑھ ہی جاتے ہیں۔کاش کہ خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب ،تاویل، کا برقع اتار کر میدان میں آئیں اور اپنی صداقت دکھلائیں۔

اگر خلیفہ کے خیال مبارک میں جھوٹے دعوے کر کے پلاؤ قورمے اڑانا ہی دلیل صداقت ہے تو ذرہ مہربانی فرما کر اپنے ہمسایہ،عبداللطیف گنا چوری ، سے ہی فیصلہ کر لیجئے کیونکہ وہ بھی آپ کے پدر بزرگوار کی طرح نبی و مہدی ہونے کے مدعی ہیں۔اور آپ سے ہزار درجہ بڑھے ہوئے دعوی کر رہے ہیں (ملاحظہ ہو چشمہ نبوت نبی گنا چوری)

قادیانی نبی کے دو معجزے واقعی سچے ہیں جن کی صداقت کا ہم بھی دل سے اقرار کرتے ہیں۔

پہلا معجزہ

جو شخص قادیانی کرشن کے جال میں پھنس جاتا ہے پھر وہ دروغ گوئی اور طوفان گری میں کامل ہو جاتا ہے مثلاً ملاحظہ ہو خادم حسین احمدی کی تصنیف موسومہ بہ تحقیق واقعات کربلا۔جس میں فاضل مصنف نے شروع سے آخر تک جھوٹ وفریب سے کام لے کر مرزا صاحب کی پیروی کرتے ہوئے مسلمانوں کی دو قدیم جماعتوں کو آپس میں لڑانے کی زبردست کوشش کی ہے وغیرہ۔ تاکہ قادیان کی نئی امت دور سے تماشہ دیکھے اوران کی کمزوری ونفاق سے فائدہ اٹھائے۔کاش مسلمان قادیانی احباب کی ان فریب آمیز چالوں سے ہوشیار رہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا معجزہ

کرشن قادیانی کے پجاری فن کفرگری میں اس قدر ماہر ہوتے ہیں کہ دنیا کی کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کرسکتی جس کا ثبوت یہ ہے کہ ابتداء امت قادیان سے آج تک کروڑوں مسلمانوں کو درالکفر سے تمغے دیئے جاچکے ہیں

ایسے ہی با اثر معجزات کو دیکھتے ہوئے خلیفہ صاحب فرماتے ہیں:

مرزا صاحب کو بھی درود میں شامل کیا جائے۔ (ملاحظہ ہوالفضل ۱۱ دسمبر ۱۹۲۵ء)

لیکن ہماری رائے میں تو نہ صرف مرزا صاحب کو درود میں شامل کیا جائے بلکہ کلمہ اور نماز میں بھی شامل کرلیا جائے تو بہت مناسب ہو۔ نیز بشرط گنجائش خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب کو بھی مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ اس عزت سے محروم نہ رکھنا چاہے تاکہ صاحب ممدوح کے بعد جلد ہی خاکسار کا نمبر آئے۔ والسلام

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ مارچ ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ شعبان ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۱۸۔ ص ۴۔۵)

تصویر مرزا

دیکھنا صاحب سنبھلنا ہوش سے تدبیر سے
مستمند و گر نہ پڑنا قعر میں تزویر کے

مولانا ابو سعید محمد شریف قریشی ٹاہلیاں والہ جہلم سے لکھتے ہیں:

ارباب بصیرت اس امر پر متفق نظر آتے ہیں کہ نبوت وہبی ہے کسبی نہیں جس کی بابت اللہ قرآن میں ارشاد فرماتا ہے الله اعلم حيث يجعل رسالته۔

مراتب کسبیہ میں منصب انتہائی ولایت ہے جو کمال اتباع شریعت کے طفیل حاصل ہوتا ہے۔یعنی امتی اگر احکام شریعت کا کمال تتبع کرے، تو جس بالا سے بالاترین مرتبہ پر وہ فائز المرام ہوسکتا ہے اصطلاح عامہ میں اس کا نام ولی اللہ ہے۔ گو یہ مرتبہ بھی خدا کے خاص فضل و کرم کے بغیر حاصل نہیں ہوتا لیکن نبوت الٰہی کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واسطے منتخب ہونے کے لئے کسی قسم کے عمل وکسب کی ضرورت نہیں۔

الحاصل یہ کہ جو نبی ہوتا ہے وہ شکم مادر ہی سے اس منصب پر ممتاز کرنے کے لئے منتخب کرلیا جاتا ہے۔طفولیت سے تا عمر طبعی بالکل ہی گناہ (منہیات شرعیہ) سے باز رکھا جاتا ہے اور ملکہ عصمت اس میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔اگر بوجہ ضعف بشریت سہو ونسیان ہو بھی جائے تو اس کی اصلاح کردی جاتی ہے جس سے نبی الٰہی غلطی پر مستمر نہیں رہ سکتا۔ یہ وہی شئے ہے جو نبی اور غیر نبی میں ما بہ الامتیاز ہے۔ بدیں وجہ نبی کو معصوم ماننا یقیناً لازمی ہے۔

ہاں اگر ولی اللہ سے گناہ سرزد نہ ہو تو یہ اس کی کمال احتیاط اور کوشش کا نتیجہ ہے نبی کوشش کرکے معصوم نہیں بن سکتا۔

جب سے مرزا غلام احمد نے نبوت کا دعوی کیا ہے نبی اور امتی میں فرق کرنا کارے دار کا مصداق ہوگیا ہے کیونکہ آپ نے ہر اصطلاح کو بگاڑ کر مبہم اور متشابہ بنا دیا ہے قادیانی لٹریچر کے واقف، مرزائی تحریرات سے آشنا اس تقریر میں میرے ہم صفیر ہیں۔مثلاً مرزا غلام احمد فرماتے ہیں کہ میں نبی بھی ہوں اور امتی بھی ہوں،

آنچہ دادہ است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

لیکن جب آپ کی زندگی پر نظر ڈالی جاتی ہے تو نبوت سے پہلی زندگی میں مشرکانہ عقائد کے معتقد نظر آتے ہیں۔آج بھی مرزائیوں کے نزدیک حیات مسیح کا قائل و معتقد مشرک ہے لیکن ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ مرزا صاحب باوجود چالیس سال تک اس شرک میں مبتلا رہنے کے پھر نبی اور رسول کیسے بن گئے جب کہ آپ سے پیشتر کوئی رسول قبل از بعثت اعتقادی مشرک نہیں گزرا۔ جتنے رسول گزرے ہیں خلاف شریعت عمل واعتقاد کے قائل وفاعل نہیں تھے۔کیا مرزائی کوئی بروزی وظلی نبی پیش کرسکتے ہیں جو قبل نبوت (بعثت) مرزا جی کی طرح مشرک اور شرک کا حامی رہا ہو۔

مرزائیو! خدا لگتی کہنا۔ جناب مرزا صاحب قادیانی سے پیشتر خدا نے کسی مشرک کو خلعت نبوت بخشا؟ اگر نہیں بخشا اور واقعی نہیں بخشا تو آج کیا ضرورت پیش آگئی کہ رئیس قادیان جیسے شخص کے نام قرعہ نکلا جو اس قدر بھی نہیں سوچ سکتا کہ جب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبوت من کل الوجوہ مسدود ہے تو محض بکثرت خوابوں کی بنا پر کوئی شخص ادعائے نبوت میں برحق کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

پھر اگر نبوت کا چالیسواں جزو (مبشرات) باقی ہے تو بتاؤ سید الانبیاء آنحضرت ﷺ کمل طور پر خاتم النبیین ہیں یا مرزا جی کی طرح بروزی رنگ میں خاتم النبیین ہیں؟ اگر بروزی خاتم النبیین ہیں تو نبوت من کل الاجزاء کس پر ختم ہوگی۔

آنحضرت ﷺ کی کامل پیروی سے مرزا صاحب کے بعد بھی کوئی نبی ہو سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہو سکتا تو کیوں؟ مرزا صاحب قادیانی کے بعد نبی نہ بننے کے لئے کون سا عذر مانع ہے؟

امر دوم۔ جب مرزا صاحب قادیانی بہ پیرایہ دیگر انبیاء حقانی ایک نبی ہیں تو ملکہ عصمت خدا نے آپ کو کیوں نہ بخشا۔ جس کے حامل نہ ہونے کی یہ روشن دلیل ہے کہ مرزا صاحب تا دم آخر بعض عظیم الشان اغلاط پر مستمر رہے جن پر قائم رہنا ایک نبی کی شان سے بہت دور ہے۔ مرزائیو! سچ بتانا جو شخص خود عظیم الشان اغلاط میں مبتلا ہو، اس کی خدا اصلاح بھی نہ کرے تم اس کو نبی کیوں مانتے ہو۔ غلطیاں نکلنی تو درکنار جس کے بیسیوں جھوٹ (کذبات صریحہ) آفتاب نصف النہار کی طرح چمک رہے ہوں اسے تم مجدد اعظم مسیح الزمان بروزی طور پر آنحضرت (سیدنا و مولانا محمد ﷺ) کیوں مانتے ہو؟ اور کیوں خدا سے ڈر کر پیغمبر عربی کا دامن نہیں تھام لیتے۔

میرے دوستو! ظلی اور بروزی کا لفظ محض ایک دھوکہ اور فریب ہے۔ خبردار یہ زہر ہے اس سے بچو۔ یہ کلوروفارم ہے جس کو سونگھ لینے کے بعد متاع ایمان کو لٹا پاؤ گے۔ بروزی نبی کے حواریوں کے چنگل میں نہ آنا دولت اسلام کھو بیٹھو گے جس طرح تثلیث کا اقرار کر لینے کے بعد توحید پر سے ایمان چلا جاتا ہے اسی طرح مرزائی نبوت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت و نبوت کو قلب مسلم سے نکال دیتی ہے۔ یقین جانو کہ بعد آنحضرت ﷺ کوئی شخص از سر نو خلعت نبوت سے مشرف و ممتاز نہ کیا جائے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۴ رمضان ۱۳۴۴ھ۔ ۱۹۲۶ء (۱۹۔ مارچ ۱۹۲۶ء ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردید کرشن قادیانی خود قادیانی کاہن کی زبانی۔ ۷

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر۳۰

ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۴۲۴ پر آیت وانہ لعلم للساعۃ کی تفسیر یوں کرتے ہیں:

حق بات یہ ہے کہ انه کا ضمیر قرآن شریف کی طرف پھرتا ہے اور آیت کے معنی یہ ہیں کہ قرآن شریف مردوں کے جی اٹھنے کے لئے نشان ہے۔

تردید۳۰۔

حضرت مسیح کے متعلق قرآن شریف میں آیا ہے کہ انه لعلم للسا عة اس پر فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ حضرت مسیح حضرت رسول کریم ﷺ کے آنے کی خوش خبری دینے والا ایک پیش خیمہ تھا۔ ساعت سے مراد ہے ایک عظیم الشان امر آئندہ آنے والا یعنی مسیح کا ظہور اس بات کا نشان تھا کہ یہ اسرائیلیوں کا آخری نبی ہے اور اب خاتم النبیین اس کے بعد آئے گا۔

(اخبار الحکم قادیان ۱۰ فروری ۱۹۰۱ء ص۱۱)

تحریر مرزا قادیانی نمبر۳۱

ازالہ اوہام حصہ اول صفحہ ۲۴۸ پر ہے:

تمام فرقے نصاریٰ کے اس قول پر متفق نظر آتے ہیں کہ تین دن تک حضرت عیسیٰ مرے رہے اور پھر قبر میں سے آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور چاروں انجیلوں سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے اور خود حضرت عیسیٰ انجیلوں میں اپنی تین دن کی موت کا اقرار بھی کرتے ہیں اور ماسوا ان دلائل متذکرہ بالا کے یہود اور نصاریٰ کا بالاتفاق ان کی موت پر اجماع ہے اور تاریخی ثبوت بتواتر ان کے مرنے پر شاہد ہے اور پہلی کتابوں میں بھی بطور پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گوئی ان کے مرنے کی خبر دی گئی تھی۔

تردید۳۱۔

اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ قریب چھ گھنٹے صلیب پر رہنے کے بعد یسوع جب اتارا گیا تو وہ مرا ہوا تھا، تب بھی نہایت اغلب بات یہ ہے کہ وہ صرف ایک موت کی سی بیہوشی تھی اور جب شفا دینے والی مرہمیں اور نہایت ہی خوشبودار دوائیاں مل کر اسے غار کی ٹھنڈی جگہ میں رکھا گیا تو یسوع کی بیہوشی دور ہوئی (تحفہ گولڑویہ ص ۲۱۱۔۲۱۲ بحوالہ نیو لائف آف جیسس ج ا ص ۴۱۰)۔

یعنی مرا نہیں تھا۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۳۲

ازالہ اوہام حصہ۲ صفحہ ۶۲۴۔۶۲۵ میں ہے:

روایت ہے جابر سے کہ کہا سنا میں نے پیغمبر خدا ﷺ سے جو وہ قسم کھا کر فرماتے تھے کہ کوئی ایسی مخلوق نہیں کہ اس سے سو برس گذرے اور وہ زندہ رہے۔ اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ جو شخص زمین کی مخلوقات میں سے ہو وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہے گا اور ارض کی قید سے مطلب یہ ہے کہ تا آسمان کی مخلوقات اس سے باہر نکالی جائے لیکن ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آسمان کی مخلوقات میں سے نہیں ہیں بلکہ وہ زمین کی مخلوقات اور ما علی الارض میں داخل ہیں۔ حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ اگر کوئی جسم خاکی زمین پر رہے تو فوت ہو جائے گا اور اگر آسمان پر چلا جائے گا تو فوت نہیں ہوگا کیونکہ جسم خاکی کا آسمان پر جانا تو خود بموجب نص قرآن کریم ممتنع ہے بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو زمین پر پیدا ہوا اور خاک میں سے نکلا وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔

تردید۳۲۔

لبید کے فضائل میں سے ایک یہ بھی تھا جو اس نے آنحضرت ﷺ کا زمانہ پایا بلکہ ترقیات اسلام کا زمانہ خوب دیکھا اور ۴۱ھ میں ایک سو ستاون برس کی عمر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پا کر فوت ہوا۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ حصہ ۵ ص ۹)

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۳۳

ازالہ اوہام حصہ ۲ صفحہ ۶۲۳ پر ہے:

مشکوۃ میں حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے:

و عنه قال قال رسول الله ﷺ اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین ا اقلهم من یجوز ذلك ۔ رواہ الترمذی و ابن ما جه .

یعنی اکثر عمریں میری امت کی ساٹھ سے ستر برس تک ہوں گی اور ایسے لوگ کم تر ہوں گے جو ان سے تجاوز کریں یہ ظاہر ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم اس امت کے شمار میں ہی آ گئے ہیں پھر اتنا فرق کیونکر ممکن ہے۔

تردید ۳۳

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۹۲ پر ہے:

جو شخص امتی کی حقیقت پر نظر غور ڈالے گا وہ بہ بداہت سمجھ لے گا کہ حضرت عیسی کو امتی قرار دینا ایک کفر ہے کیونکہ امتی اس کو کہتے ہیں جو بغیر اتباع آنحضرت ﷺ اور بغیر اتباع قرآن شریف محض ناقص اور گمراہ اور بے دین ہو اور پھر آنحضرت ﷺ کی پیروی اور قرآن شریف کی پیروی سے اس کو ایمان اور کمال نصیب ہو۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا خیال حضرت عیسیٰؑ کی نسبت کرنا کفر ہے۔ حضرت عیسی امتی ہرگز نہیں ہیں۔

مزید تردید ۳۳

ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۳۳ پر ہے:

قرآن شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ ہر ایک نبی آنحضرت ﷺ کی امت میں داخل ہے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے لتو منن به و لتنصر نه پس اس طرح تمام انبیاء آنحضرت ﷺ کی امت ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۴ رمضان ۱۳۴۴ھ۔ ۱۹۲۶ء (۱۹ مارچ ۱۹۲۶ء ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائی اور مرزائی مناظرہ

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے یارانے دو

ہمارے پنجابی نبی کی امت مرزائیہ نے بہت دیر تک جال پھیلا رکھا کہ اسلام کا نام لے کر احمدیت اور مرزا صاحب کی مسیحیت منواتے رہے آخر کار یہ راز کھل گیا۔عیسائی اور آریہ ہوشیار ہو گئے چنانچہ حال ہی میں عیسائیوں نے ایک نیا اعلان کیا ہے جو درج ذیل ہے:

ہم بارہا کہہ چکے ہیں اور اب پھر کہتے ہیں کہ احمدی حضرات سے ہماری بحث صرف مرزا صاحب کی مسیحیت پر ہو گی باقی کوئی مضمون نہیں ہو گا جس پر ہم آپ سے بحث کریں گے۔ ہاں اگر احمدیت مسیحیت مرزا کے سوا کچھ اور چیز ہے تو صاف اعلان کر دیں پھر ہم اس مضمون کا پیچھا چھوڑ دیں گے ورنہ قادیان شریف کے در و دیوار پر ہر جگہ جلی قلم سے لکھ رکھئے کہ مسیحی اور احمدی اور مسیحیت مرزا۔اور بس۔

یا د رکھئے کہ آپ کے بالمقابل ہم مسیحی ہیں اور آپ ہمارے مقابلہ میں مسیح موعود کے پیرو۔ پھر یہ غلطی کبھی نہ کریں کہ آپ ہمیں مرزا جی کی مجددیت یا نری نبوت منوائیں۔اگر ہمارے سامنے آنا ہو تو مرزا جی کی مسیحیت ثابت کرنے کو آؤ ورنہ ہمارا دور ہی سے سلام ہے۔کس قدر کھلی اور موٹی بات ہے کہ اگر مرزا جی وہی مسیح موعود ثابت ہو جائیں جو آنے والا ہے تو پھر باقی باتوں کا تمام جھگڑا چک جائے گا۔اگر یہ نہیں تو پھر آپ کو رخصت ہے ہم اپنے مسلم برادران سے باقی مضامین پر خود برادرانہ تبادلہ خیالات کر لیں گے۔ نہ ہم آپ کو مسلمانوں کا نمائندہ جانتے ہیں اور نہ ہی مسلمان آپ کو اپنا وکیل تسلیم کرتے ہیں آپ تو ان تمام کلمہ گو یوں کو جو مرزا جی کی نبوت کا انکار کرتے ہیں کافر بنا چکے ہیں پھر آپ کو عام کلمہ گو مسلمانوں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمائندگی یا وکالت کا کیا حق۔(نورافشان لاہور ۲۔اپریل ۱۹۲۶ء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔اپریل ۱۹۲۶ء مطابق ۲ شوال ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۲۴ ص ۴)

تردید کرشن قادیانی خود قادیانی کاہن کی زبانی

(گزشتہ چالیس نمبروں میں بتایا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی تحریرات باہمی اسقدر مخالف ہوتی ہیں کہ درجہ الہام تو درجہ تحقیق سے بھی گری ہوئی۔آج نمبر ۴۱ ملاحظہ ہو۔مدیر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسریؒ لکھتے ہیں:

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۴۱

ازالہ اوہام صفحہ ۶۶۵۔۶۶۶ پر ہے:

اس بات کے ثابت ہونے کے بعد کہ درحقیقت حضرت مسیح ابن مریم نبی فوت ہوگیا ہے ہر ایک مسلمان کو یہ ماننا پڑے گا کہ فوت شدہ ہرگز دنیا میں دوبارہ نہیں آ سکتا کیونکہ قرآن اور حدیث دونوں بالاتفاق اس بات پر شاہد ہیں کہ جو شخص مرگیا پھر دنیا میں ہرگز نہیں آئے گا اور قرآن کریم انهم لا يرجعو ن کہہ کر ہمیشہ کے لئے اس دنیا سے ان کو رخصت کرتا ہے اور قصہ عزیر وغیرہ جو قرآن کریم میں ہے اس بات کے مخالف نہیں کیونکہ لغت میں موت بمعنی نوم اور غشی بھی آتا ہے۔دیکھو قاموس۔

نوٹ۔قرآن کریم سورہ بقرہ پارہ ۳ میں اللہ تعالیٰ حضرت عزیر کے متعلق فرماتا ہے

فاماته الله مأة عامٍ ثم بعثه

یعنی اللہ نے ان کو سو برس تک وفات دے دی، پھر ان کو زندہ کیا۔

مگر مرزا صاحب قادیانی کی اس تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ بقول مرزا صاحب، حضرت عزیر واقعی نہ مرے تھے بلکہ اس جگہ موت سے مراد نوم یا غشی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردید۴۱

اخبار بدر کے ضمیمہ مورخہ ۶ مئی ۱۹۰۶ء پر مولوی حکیم نورالدین کے الفاظ یوں درج ہیں:

حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب سے میں ایک دفعہ اس آیت کے معنی دریافت کئے تو آپ نے فرمایا میں نے جناب الٰہی میں توجہ کی تو مجھ پر یہی کھلا کہ وہ شخص (جو آیت میں مذکور ہے) واقعی مرگیا تھا ..الخ

جب کہ اس جگہ آیت فا ما ته الله مأة عام میں یہ تسلیم کرلیا گیا ہے کہ وہ شخص واقعی مرگیا تھا تو آیت ثم بعثه میں واقعی طور پر زندہ جی اٹھنے کا ذکر ہوسکتا ہے نہ کہ روحانی طور پر۔

تحریر مرزا قادیانی نمبر۴۲

اخبار بدر قادیان ۳۔اپریل ۱۹۰۳ء کے صفحہ ۸۲ کالم ۲ میں لکھا ہے:

جناب مرزا صاحب نے آیت فلا تقر بوا هذه الشجر ة میں لفظ شجر کے متعلق فرمایا معلوم ہوتا ہے کہ (یہ شجر) انگور کا ہوگا۔

تردید۴۲

تفسیر القرآن جلد ا صفحہ ۷۲ پر لکھا ہے:

ہمارے حضرت اقدس (مرزا غلام احمد) نے ایک روز سیر کو جاتے وقت سرسری طور پر فرمایا تھا کہ اس سے مراد شرک کا درخت ہے کیونکہ یہاں فتكو نا من الظا لمين قرینہ ہے اور ظالم مشرک کو بھی کہتے ہیں۔مگر ان معنوں پر حضرت اقدس نے کوئی رسوخ اور پختگی نہیں فرمائی بلکہ سرسری طور پر یہ بات فرمائی تھی۔

نوٹ۔مولوی نورالدین فرماتے ہیں ہمارے خیال میں الشجرة سے مراد جھگڑے بھی ہوسکتے ہیں۔(تفسیر القرآن۔ج ا۔ص ۷۲)

مولوی نورالدین نے یہ بھی فرمایا ہے کہ میں ایکبار قرآن مجید پڑھتا تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب اس آیت پر پہنچا تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ شجرۃ سے مرد تمبا کو بھی ہو سکتا ہے۔

(دیکھو الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۱۲ء ص ۴ کالم ۳)

تحریر مرزا قادیانی نمبر ۴۳

کتاب اتمام الحجۃ صفحہ ۲۰ کے حاشیہ پر ہے: عیسی بیت اللحم میں پیدا ہوئے

تردید ۴۳

کتاب منظور الٰہی کے صفحہ ۲۴۹ پر مرزا صاحب کے الفاظ یوں نقل ہیں:

میرا یہ دعوی ہے کہ مسیح ابن مریم اسرائیلی نبی جو آج سے قریباً سو سال پیشتر ناصرہ کی بستی میں پیدا ہوا تھا وہ اپنی طبعی موت سے مر گیا اور مسیح موعود جس کا خدا نے وعدہ کیا تھا، وہ میں ہوں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶۔ اپریل ۱۹۲۶ء مطابق ۲ شوال ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۲۴ ص ۴۔۵)

میں کس کو سچا کہوں؟

جناب مولوی محمد شریف قریشیؒ، ٹاہلیا نوالہ جہلم سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد رئیس قادیان سے ہر مذہبی آدمی عموماً اور ناظرین اخبار اہل حدیث خصوصاً نا آشنا نہیں۔ اور اس سے بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ مرزائیوں کی دو بڑی پارٹیوں (قادیانی اور لاہوری) کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ ایک پارٹی مرزا جی کو خدا کا برگزیدہ رسول اور نبی مانتی ہے اور جو مرزا جی کا ہم صفیر نہ ہوا سے اتنا برا جانتی ہے جتنا عیسائی منکرین تثلیث فی التوحید اور توحید فی التثلیث کو۔ دوسری پارٹی مرزا صاحب کو غیر معصوم اور معمولی مجدد کا لقب دیتی ہے گویا کہ ان میں مرزا جی کے نفس دعوی ہی میں اختلاف ہے باوجودیکہ مرزا جی کی عمر ساٹھ سال سے متجاوز ہوئی اور ایک بسیط عرصہ تک اپنے حواروں میں رہے لیکن تا حال متحقق نہیں ہو سکا کہ مرزا جی کیا تھے اور ان کا دعوی مختصر لفظوں میں کیا تھا۔ نبی اللہ بہ پیرایہ دیگر انبیاء تھے یا نہیں؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے خیال میں جب تک صحیح طور پر قادیانی مرزاجی کا عہدہ (دعوی) نہ معلوم کرلیا جائے مرزائیوں کے شایان نہیں کہ وہ اپنے اپنے وہم کے مطابق بذات خود مرزاجی کا کوئی منصب قرار دے لیں اور قبل تحقیق دعوی مرزا تبلیغ مرزائیت کو نکلیں بلکہ مسلمانوں کو دام تزویر میں پھنسانے سے پہلے ان کا یہی فرض اولین ہے کہ وہ مرزاجی کی نسبت یہ پتہ لگائیں کہ آپ نے دعوی کیا کیا۔ موجودہ افتراق وانشقاق کی موجودگی میں تبلیغ سعی لا حاصل ہے۔

برادران اسلام! چونکہ آج تک یہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے مزعومہ عقائد چھوڑ کر مرزاجی کے حقیقی دعوی کی تحقیق کرنے پر تیار نہیں ہوئیں اس لئے امر متنازعہ کے متعلق تصریحات مرزا غلام احمد پیش کر کے بتا دینا چاہتا ہوں کہ قادیانی پارٹی حقیقی طور پر مرزاجی کی فرمان بردار اور مبلغ مرزائیت ہے لاہوری پارٹی کے دور اندیش ممبروں نے مرزاجی کا مرتبہ بہت گھٹا دیا ہے اور یہ بات اچھی بھی نہیں جب کہ مرزاجی کا عام اعلان بھی ہے کہ:

> میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جہاں تمام بلندیاں ختم ہو جاتی ہیں میرے ساتھ کسی کو قیاس نہ کرو۔ (خطبہ الہامیہ)۔

مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک نبی کون ہوتا ہے اور خود کون سے نبیوں میں سے تھے؟ مرزا صاحب قادیانی نے بعد آنحضرت ﷺ جدید شریعت کی بنیاد ڈالی یا نہیں؟ یہ سب مصنفات مرزا میں مذکور ہے ان امور کی نسبت تصریحات مرزا مشتے نمونہ ازخروارے، ملاحظہ ہوں۔:

> خدا تعالی جس کے ساتھ ایسا مکالمہ کرے جو بلحاظ کمیت و کیفیت دوسروں سے بڑھ کر ہو اور اس میں پیش گوئیاں بھی بکثرت ہوں اسے نبی کہتے ہیں اور یہ تعریف ہم پر صادق آتی ہے۔ پس ہم نبی ہیں۔ (خطبہ الہامیہ)

یہ تو ہوا دعوی نبوت۔ اب باقی یہ امر دریافت طلب ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے کہیں صاحب شریعت نبی ہونے کا دعوی بھی کیا ہے یا نہیں؟ جس کا مدعی بعد ہجرت آنحضرت ﷺ تیرہ سو سال تک باتفاق جملہ مسلمانان عالم کافر و خارج از اسلام گنا جاتا رہا ہے۔ سنئے مرزا غلام احمد صاحب، نبی صاحب شریعت کی تعریف میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں:

جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا۔ (اربعین نمبر۴ ص ۶)

یہ مرحلہ ہو جانے کے بعد دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے کوئی امر بھی ایسا بیان کیا ہے جس سے پایا جاوے کہ آنحضرت ﷺ کی شریعت کے علاوہ اپنی طرف سے بھی کوئی حکم دیا ہے تاکہ انہیں صاحب شریعت نبی کہا جا سکے۔ لیجئے مرزا جی فرماتے ہیں:

طاعونی مردے کو غسل دینے کی ضرورت نہیں اور طاعونی مردے سے ایک سو گز کے فاصلہ پر دور کھڑے ہو جنازہ پڑھو۔ (الحکم ۱۰۔اپریل ۱۹۰۷ء)

بنا بریں جب بقول مرزا صاحب وہ شخص نبی کہلانے کا حق دار ہے جس کی وحی میں امر و نہی مذکور ہوں تو نہ معلوم مولوی محمد علی لاہوری کو مرزا جی سے کیا عناد ہے کہ باوجود ان دو احکام صریحہ کے ہوتے ہوئے بھی مرزا جی کو صاحب شریعت نبی کا سرٹیفکیٹ دینے میں متامل ہیں حالانکہ بچارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پکار پکار کر کہہ رہے ہیں کہ:

میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی ہے اور ایسا ہی میری وحی میں اب تک امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔

(قادیانی اربعین نمبر۴۔ص ۶)

مرزا صاحب قادیانی کی ان تصریحات نے فیصلہ کر دیا ہے کہ مرزا صاحب کا دعویٰ من کل الوجوہ کامل طور پر نبی اللہ ہونے کا تھا اور اس منصب پر وہ اربعین نمبر۴ کے لکھنے سے ۲۳ سال پیشتر فائز المرام ہو چکے تھے ساتھ ہی یہ بھی متحقق ہو گیا ہے کہ مولوی محمد علی صاحب لاہوری شان مرزا میں تحریف ہی نہیں کرتا بلکہ مرزا جی کے مسلّمات کو بھی نہیں مانتا۔

مثال کے طور پر دیکھو مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ:

بنی اسرائیل میں کئی ایسے نبی ہوئے جن پر کتاب نازل نہیں ہوئی۔

(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ بحوالہ مرقع قادیانی اپریل ۱۹۰۸ء ص ۱۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور ہر نبی کے لئے حامل کتاب ہونے کی شرط بیان کرتے ہیں۔ تقریر ۷ فروری جہلم۔

مرزائیو! بتاؤ ہم مولوی محمد علی کو برحق جانیں یا مرزا قادیانی کو سچا سمجھیں؟ جب تک جواب نہ دو گے عقیدہ مندرجہ بالا کے رد سے احدھما کاذب کا فتوی دیں گے۔

میرے مسلمان بھائیو! لاہوری اور قادیانی کی بظاہر تو تفریق ہے مگر درحقیقت یہ سارا ڈھانچہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت گھٹانے کیلئے بنایا جارہا ہے۔ مرزائیوں کو تم نے کبھی دیکھا نہیں وہ مرزا کی بگڑی بنانے کے لئے جھٹ آنحضرت ﷺ پر اعتراض کردیتے ہیں۔ آریوں کو حضور ﷺ کی شان میں گستاخی کا موقع دینے میں بڑی حد تک مرزا جی کا ہاتھ ہے جسے آپ نہیں سمجھتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰۔ اپریل ۱۹۲۶ء۔ ۱۶ شوال ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۲۶ ص ۶۔۷)

الہامات مرزائیہ کی نوعیت

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۔ الحکم ۱۳ جولائی ۱۹۰۶ صفحہ ۱، ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۰۶ ٹائٹل پیج صفحہ ب پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فرمان بایں الفاظ درج ہے:

> ۳ جولائی ۱۹۰۶ء۔ فرمایا آج مجھے ایک الہام ہوا، اس کے الفاظ یاد نہیں رہے۔ اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔ مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے۔ لیکن خطرناک ہے اور وہ یہ ہے: ایک دم میں رخصت ہوا۔
>
> یہ عبارت ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔

۲۔ البشری جلد ۲ صفحہ ۱۱۸۔۱۹۹، اور ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۶ ٹائٹل پیج صفحہ ج پر مرزا غلام احمد قادیانی کا فرمان درج ہے:

> امین الملک جے سنگھ بہادر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دن کے وقت کا الہام ۔ پیٹ پھٹ گیا (معلوم نہیں یہ کس کے متعلق الہام ہے)

۳۔ الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء ص ۱، ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۰۶ء ٹائٹل پیج صفحہ ب پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء۔ خواب میں دیکھا کہ کچھ لکھ رہا ہوں۔ اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے۔ علم الدرمان ۲۲۳۔

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔ اس سے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا مراد ہے ...رسیدہ بود بلائے ولے بخیر گذشت۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ ہم سب میں سے یہ کس کے حق میں ہے۔

۴۔ البشری جلد ۲ صفحہ ۱۲۴۔ ریویو آف ریلی جنز قادیان مارچ ۱۹۰۷ ٹائٹل پیج کے صفحہ ب پر لکھا ہے: بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں۔

فرمایا (مرزا صاحب قادیانی نے): معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔

۵۔ ریویو آف ریلی جنز مارچ ۱۹۰۷ ٹائٹل پیج صفحہ ج پر ہے:

انکی لاش کفن میں لپیٹ کر لائے ہیں۔

معلوم نہیں کہ یہ کن لوگوں کی طرف یا کس کی طرف اشارہ ہے۔

۶۔ بشری جلد ۲ صفحہ ۱۲۹، ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۷ء ٹائٹل پیج صفحہ د پر ہے:

الذین اعتدوا منکم فی السبت ۔ یہ تو مخالف کی طرف اشارہ ہے۔ ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے۔

۷۔ بشری جلد ۲ صفحہ ۸۲، اور بدر قادیان ۵ جون ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۵۴ پر ہے:

۲۷ مئی ۱۹۰۳۔ بلا نازل یا حادث یا...

(تشریح: فرمایا (مرزا صاحب نے) کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کہ کس طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔

۸۔ بدر ۱۲ جون ۱۹۰۳ صفحہ ۱۶۲ اور بشری جلد ۲ صفحہ ۸۲ پر ہے:

۴ جون ۱۹۰۳۔ رات کے ۲ یا ۳ بجے۔ سلیم حامدا متبسرا (ترجمہ: سلامتی والا حمد کرنے والا۔ بشارت دیا گیا)۔

(تشریح) کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ بشری جلد۲ صفحہ۸۴ پر ہے: فیئر مین (Fair Man)(ترجمہ: معقول آدمی)

۱۰۔ بشری جلد۲ صفحہ۹۱ پر ہے: دخت کرام .... شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔

۱۱۔ بشری جلد۲ صفحہ۹۴ پر ہے:

ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵۔ خاکسار پیپر منٹ (کشف نمبر ۵۰)

۱۲۔ بشری جلد۲ صفحہ۱۰۱ پر ہے:

۱۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء۔ رہا گوسفندان عالی جناب

۱۳۔ ریویو آف ریلیجنز مئی ۱۹۰۷ء ٹائٹل پیج صفحہ ب پر ہے:

احمد غزنوی (نہ معلوم کیا اشارہ ہے)

۱۴۔ بشری جلد ا۔ صفحہ ۴۳ پر ہے۔

ایلی ایلی لما سبقتنی۔ کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ

(ترجمہ) اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

۱۵۔ بشری جلد ا صفحہ ۴۳ پر ہے:

ھو شعنا نعسا (یہ الہام شائد عبرانی میں ہے جس کے معنی نہیں کھلے) اس کے معنی نجات کے ہیں۔

۱۶۔ بشری جلد اول صفحہ ۵۱ پر ہے:

پریشن۔ عمر براطوس۔ یا پلاطوس

نوٹ۔ آخری لفظ برّ طوس ہے یا پلاطوس ہے۔ باعث سرعت الہام دریافت نہیں۔ اور نمبر دو میں عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔ (از مکتوبات احمدیہ ج اول ص ۶۸۔ تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء)

۱۷۔ بشری جلد اول صفحہ ۵۶ پر ہے:

آریوں کا بادشاہ آیا۔ (پرانا الہام ہے الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۸ ص ۷)

ہے کرشن جی رودر گوپال۔ (پرانا الہام ہے بدر ۲۹ اکتوبر و ۸ نومبر ۱۹۰۳ء ص ۳۲۲)

۱۸۔ بدر ۷ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۱، بشری جلد اول صفحہ ۵۶ پر ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خدا قادیان میں نازل ہوگا۔

۱۹۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۰ پر ہے:

غثم غثم غثم ۔ له دفع اليه ما له دفعه (ترجمہ) (دیا گیا اس کو مال اس کا اچانک)

۲۰۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۹۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۵۶ پر ہے:

آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔

۲۱۔ بشریٰ جلد دوم دوم صفحہ ۶۵۔۶۶ پر ہے:

بعد۔ ۱۱۔ انشاء اللہ

اس کی تعلیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا۔

۲۲۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۶۷ پر ہے:

ينادى مناد من السماء (ترجمہ) آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا (بدر۔ ج ۱ نمبر ۸ کالم ۲)

۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء جمعہ قبل عصر (نوٹ: حضرت اقدس نے فرمایا اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا)

۲۳۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۶۷ پر ہے:

انّی انا الصا عقه ۔ میں ہی صاعقہ ہوں۔ (نوٹ)۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے۔

۲۴۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۳ پر ہے:۔

۱۵ نومبر ۱۹۰۵ء۔ زندگیوں کا خاتمہ۔ (بدر قادیان۔ جلد ا نمبر ۳۶ ص ۲)۔

۱۹ نومبر ۱۹۰۵ء کمبل میں لپیٹ کر صبح قبر میں رکھ دو۔ (الحکم جلد ۹ نمبر ۴۱ ص ۱ کالم ۳)

۲۵۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۹۔۱۲۰۔ ۲۴ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۴ھ۔ بروز پیر۔ موت تیرہ ماہ حال کو۔

(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے (بدر ج ۲ ص ۳ نمبر ۳۹)

۲۶۔ ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۰۸ء صفحہ ۴۰، بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۳۸ پر ہے:

واللہ واللہ سدھا ہویا اولاً

(نوٹ از مسیح موعود) یہ پنجابی فقرہ ہے جسکا مطلب ہے کہ کج رو آدمی درست ہو گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۷۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۸ پر ہے:
لائف آف پین (Life of Pain)۔ ترجمہ تکلیف کی زندگی
۲۸۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے:
۷ مئی ۱۹۰۶ء کلیسا کی طاقت کا نسخہ۔ (بدر ج ۲ نمبر ۱۹ ص ۲)
۲۹۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۷ پر ہے:
ایک دانہ کس کس نے کھایا۔
۳۰۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۰ پر ہے: دو شہتیر ٹوٹ گئے
۳۱۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۷ پر ہے: لنگر اٹھا دو
۳۲۔ الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۷ صفحہ ا۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۳۶ پر ہے:
لاہور میں ایک بے شرم رہتا ہے۔
۳۳۔ الحکم ۳۰ ستمبر ۱۹۰۷ء صفحہ ا پر ہے
انت منی بمنزلة هارون ۔ انت منی بمنزلة عرشی
۳۴۔ الحکم ج ۹ نمبر ۳۲ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۵ء صفحہ ۳ پر ہے:
ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا: آتش فشان
پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا: مصالح العرب ، میسیر العرب
پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اس پر لکھا ہوا تھا: بامراد
پھر ایک کاغذ دکھائی دیا اسپر لکھا ہوا تھا: ردّ بلا
۷ ستمبر ۱۹۰۵ قبل ظہر: و اما بنعمت ربك فحدث
۸ ستمبر ۱۹۰۵ء اذا جاء افواج وسم من سما۔ کفن میں لپیٹا ہوا
۹ ستمبر ۱۹۰۵ء۔ ان المنايا لا تطيش سهامها۔ فرمایا معلوم نہیں یہ الہامات کس کے متعلق ہیں۔
۳۵۔ بدر ۶ مارچ ۱۹۰۳ صفحہ ۵۰ پر ہے:
فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں پھر حافظہ پر بھروسہ کر کے نہ لکھا۔ آخر وہ ایسا بھولا کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا۔
۳۶۔ الحکم ۳۰ مئی ۱۹۰۸ء صفحہ ا پر لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب مرزا صاحب کو جو وحی ۹ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوئی اس میں ایک یہ بھی تھی ۔ سرنگ ۔
۳۷۔ بدر ۷ نومبر ۱۹۰۲ء ۔ صفحہ ۱۶ پر ہے :
مورخہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو حضرت اقدس کو الہام ہوا کہ نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا ۔ آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے؟
۳۸۔ بشریٰ جلد اول صفحہ ۵۵ پر ہے :
یہوداہ اسکر یوطی (یہ تیس سال پرانا الہام ہے بدر ج ۶ نمبر ۴ ص ۳ ۔ ۲۴ جنوری ۱۹۰۷ء)
۳۹۔ ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۸ء ٹائٹل پیج ص ب ،اور بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۴۰ پر ہے: کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے ۔ (بدر جلد ۷ نمبر ۱۳ ص ۲)
۴۰۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۰۵ ۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۴ پر ہے :
انما امر ك اذا ار دت شيئاً ان تقو ل له كن فيكو ن (ترجمہ) تحقیق تیرا ہی حکم ہے کہ جب تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے ۔
(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ مئی ۱۹۲۶ء مطابق ۲۳ شوال ۱۳۴۴ھ ص ۹ ۔ ۱۰)

مرزائیوں کی شکست

موضع گلہ مہاراں ضلع سیالکوٹ مسمی فضل دین کمہار ساکن مگو لے اور خدا بخش ساکن مگو لے جو لاہوری احمدی ہیں نے جماعت اہل حدیث سے اقرار کیا کہ ہم ۲۵ جنوری ۱۹۲۶ء کو اپنے مولوی منگوا کر صداقت مرزا پر بحث کرائیں گے اگر نہ کرائیں، یا ہمارے علماء نہ آئیں یا ہم صداقت مرزا ثابت نہ کر سکیں تو ہم اہل حدیث ہو جائینگے ۔

اہل حدیث کی طرف سے مولوی شاہ محمد ساکن قلعہ میہاں سنگھ تاریخ مقررہ سے پہلے موضع مذکور آ گئے ۔ اور ۲۵ کی صبح کو مرزائیوں کو بلا بھیجا تو جماعت لاہوری میں مرہم عیسے ایک دو دفعہ کے عذر کے بعد آ گئے لیکن خلاف اقرار شرائط پیش کرنے لگے مولوی شاہ محمد ان کو بالکل لاجواب کر دیا ۔

مرہم عیسے نے جوش میں کہہ دیا اگر آپ صحیح یا ضعیف حدیث سے بھی عیسی کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمان پر جانا ثابت کر دیں تو ہم (مرزائی) ایک روپیہ دیں گے۔ شاہ محمد نے کہا رقم جمع کراؤ۔ سب ایک دوسرے کا منہ دیکھنے لگے کوئی ہاں نہ کرتا تھا۔ دن گذر گیا رقم جمع اور جمع نہ کرا سکے۔ دوسرے دن خط و کتابت میں طے ہوا کہ مرزائی جماعت ۵۰ روپیہ دے گی خواہ غالب ہوں خواہ مغلوب۔ شاہ محمد نے کہا رقم کسی امین کے پاس جمع کراؤ۔ اس پر بھی سٹ پٹائے۔ آخر ناچار معافی مانگنے لگے۔

شاہ محمد نے کہا جب تک تمہارا مرہم عیسی معافی نہ مانگے روپیہ نہیں چھوڑا جائے گا۔ آخر تمام لاہوری جماعت نے مع ان کے مولوی کے معافی مانگی اور بحث شروع ہوئی۔ شاہ محمد نے بخاری اور مسلم اور کتاب الاسماء والصفات کی احادیث صحیحہ سے نزول عیسے ثابت کر دکھایا جس کے جواب میں مرزائی سے سوائے بے سند روایت لو کان موسی و عیسی حیین کے کچھ بن نہ پڑا۔ مولوی شاہ محمد نے اس کی سند پوچھی تو مرہم عیسے نے کہا یہ حدیث فقہ اکبر میں ہے۔ شاہ محمد نے کہا فقہ اکبر تو حدیث کی کتاب ہی نہیں اس میں سے کیا دکھاؤ گے ۔ اس پر مولوی مرہم عیسی بہت پریشان ہوئے۔ اور قطعاً کوئی جواب نہ دے سکے۔

اس کے بعد جب صداقت مرزا کی بحث کا وقت آیا تو مرزائیوں پر بہت مصیبت پڑی ادھر ادھر کی باتوں میں ٹالتے رہے لیکن پنجے میں آئے ہوئے تھے خوب پھنسے۔ آخر حافظ حبیب اللہ اہل حدیث قرآن شریف پڑھ کر لوگوں کو چپ کرایا اور خدا کے ایفائے وعدہ کی آیت پڑھ کر محمدی بیگم کے نکاح کا وعدہ یاد کرایا جس سے مرزائی کیمپ میں ہل چل مچ گئی اور اہل حدیث کو نمایاں فتح ہوئی۔

ذیل میں بعض معززین کی تصدیق لکھی جاتی ہے کہ مولوی مرہم عیسی جواب دینے سے قاصر رہے اور اہل حدیث غالب رہے۔

لعل دین مدرس گلہ مہاراں۔

صدر دین ساکن گلہ مہاران۔

اندر سنگھ ساکن کھوکھر والی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۲۶ء مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۱ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی بہائی اور کسرِ صلیب

جناب منشی محمد حسین صابری، عقب کوتوالی بریلی سے لکھتے ہیں:

ایران کے بہائی مذہب نے قادیان میں ظاہر ہو کر قادیانی مباحث میں ایک جدت پیدا کر دی ہے اور اہل قادیان کو ان کے مقابلے پر کچھ کرتے دھرتے بن نہیں پڑتی۔

کبھی یہ کہتے ہیں کہ جناب بہاء اللہ نے مسیح موعود ہونے کا دعوی ہی نہیں کیا حالانکہ یہی دعوی بحق بہاء اللہ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کے دستخطوں سے رجسٹری ہو چکا ہے۔ کبھی کہتے ہیں کہ بہاء اللہ نے مدعی الوہیت ہونے کا دعوی کیا ہے حالانکہ یہی اعتراض آنجہانی قادیانی پر بھی ہو چکا ہے۔

پھر جب کچھ بن نہیں پڑتا تو کہتے ہیں کہ ہماری مہدی نے کسر صلیب کی ہے۔ بہائیوں کے مہدی نے کیا کیا ہے۔ یعنی انہوں نے نہ تو کسر صلیب کیا اور نہ اسلام کی کوئی خدمت کی اور یہ سب کام ہم (اہل قادیان) نے کئے ہیں۔

اہل قادیان کا ایسا کہنا واقعات کے خلاف ہے۔ خود یہ حضرات کسر صلیب کے یہ معنی بیان کرتے ہیں کہ دلائل سے صلیبی مذہب کی تردید کر دینا۔ اگر یہ صحیح ہے تو قادیان سے زیادہ احسن طریق پر ایرانیوں نے صلیبی مذہب کی تردید کر دی ہے جو ان کی مطبوعہ کتب میں موجود ہے۔ اگر اہل قادیان اس حقیقت کو چھپا کر اپنے رقیبوں کو ناحق بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں تو آئندہ واقعات کی روشنی میں آنے کے بعد منصف مزاج لوگ قادیان پر اظہار نفرت کرنے پر مجبور ہوں گے۔

ذیل میں چند عبارات قادیانی اور بہائی اصل کتب سے مقابلتاً پیش کرتا ہوں۔ امید ہے کہ قارئین کرام بنظر انصاف ملاحظہ فرمائیں گے اور دیکھیں گے کہ غیر مسلم عقاید کی تردید کرنے میں ان دونوں فرقوں کے پیشواؤں نے جو طرز اختیار کیا ہے اس میں سے کس کا طریق تبلیغ بہتر اور قرآن مجید کے حکم کے موافق ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تثلیث: قادیانی تحریر

یہ تینوں مجسم خدا عیسائیوں کے زعم میں ہمیشہ کے لئے مجسم اور ہمیشہ کے لئے علیحدہ علیحدہ وجود رکھتے ہیں اور پھر بھی یہ تینوں مل کر ایک خدا ہے لیکن اگر کوئی بتلا سکتا ہے تو ہمیں بتلا دے کہ باوجود اس دائمی تجسم اور تغیر کے یہ تینوں ایک کیونکر ہیں بھلا ہمیں کوئی ڈاکٹر مارٹن کلارک اور پادری عماد الدین اور پادری ٹھاکر داس کو باوجود ان کے علیحدہ علیحدہ جسم کے ایک کر کے تو دکھلا دے۔ ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ اگر تینوں کو کوٹ کر بھی بعض کا بعض کا گوشت بعض کے ساتھ ملا دیا جاوے پھر بھی جن کو خدا نے تین بنایا تھا ہر گز ایک نہیں ہو سکتے۔ پھر ایسے تین مجسم جن میں بموجب عقیدہ عیسائیاں تحلیل اور تفریق جائز نہیں کیونکر ایک ہو سکتے ہیں

یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ عیسائیوں کے یہ تین خدا بطور تین ممبر کمیٹی کے ہیں اور بزعم ان کے تینوں کی اتفاق رائے سے ہر ایک حکم نافذ ہوتا ہے یا کثرت رائے پر فیصلہ ہو جاتا ہے گویا خدا کا کارخانہ بھی جمہوری سلطنت ہے اور گویا ان کے گاڈ صاحب کو بھی شخصی سلطنت کی لیاقت نہیں تمام مدار کو نسل پر ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۳۶)

تثلیث: بہائی تحریر

لیکن انسان کامل بطور صاف آئینہ کے ہے حقیقت کا آفتاب اس میں تمام صفتوں اور کمالات کے ساتھ ظاہر اور آشکارا ہوتا ہے۔ لہذا مسیح کی حقیقت ایک صاف اور شفاف آئینہ کی طرح ہو کر نہایت لطیف اور پاکیزہ تھی۔ اس لئے ذات خداوندی کی حقیقت کے آفتاب نے اس آئینہ میں تجلی فرمائی۔ اس کی نورانیت اور حرارت اس میں پیدا ہو گئی لیکن آفتاب اپنی اعلی بزرگی اور آسمان سے نیچے اتر کر اس آئینہ میں داخل نہیں ہو گیا بلکہ اپنی بلندی پر برقرار ہے لیکن آئینہ میں اپنی صورت اور کمال کے ساتھ جلوہ گر اور آشکارا ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب اگر کہا جائے کہ آفتاب دو آئینوں مسیح اور روح القدس میں نظر آتے ہیں یعنی تین آفتاب نظر آتے ہیں ایک آسمان میں اور دو زمین پر تو یہ ٹھیک ہے اور اگر کہیں کہ آفتاب تو صرف ایک ہے جس کا کوئی شریک اور مثیل نہیں جب بھی درست ہے۔ خلاصہ یہ کہ مسیح کی حقیقت صاف آئینہ ہے اور حقیقت کا آفتاب یعنی ذات احدیت کمالات اور صفات نا متناہیہ کے ساتھ اس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہوا۔ نہ یہ کہ آفتاب ذات ربانیہ اجزا اور تعدد رکھتی ہے بلکہ آفتاب تو ایک ہی ہے جو آئینہ میں ظاہر ہے جیسا کہ مسیح فرماتے ہیں الاب فی الابن باپ بیٹے میں ہے یعنی وہ آفتاب اس آئینہ میں ظاہر اور روشن ہے روح القدس فیض الٰہی کا نام ہے کہ جو حقیقت میں مسیح سے ظاہر اور آشکارا ہوا۔ نبوت مسیح کے دل کا مقام ہے اور روح القدس مسیح کی روح کا مقام۔ پس پوری طرح ثابت ہو گیا کہ ذات الوہیت محض ایک ہے اور شبیہ و مثیل اور نظیر نہیں رکھتی اور یہی تثلیث کا مطلب ہے ورنہ دین خدا کی بنیاد غیر معقول مسائل پر ہو گی کہ جن کو کبھی عقل قبول نہیں کر سکتی اس پر اعتقاد کے لئے کیونکر مجبور ہو سکتے ہیں۔ (ترجمہ مفاوضات عبدالبہاء فارسی۔ ص ۸۳۔)

کفارہ: قادیانی تحریر

اور پھر ایک اور بات بھی غور کرو کہ خدا کا قدیم سے قانون قدرت ہے کہ وہ توبہ اور استغفار سے گناہ معاف کرتا ہے، اور نیک لوگوں کی شفاعت کے طور پر دعا بھی قبول کرتا ہے۔ مگر یہ ہم نے خدا کے قانون قدرت میں کبھی نہیں دیکھا کہ زید اپنے سر پر پتھر مارے اور اس سے بکر کی دردِ سر جاتی رہے۔ پھر ہمیں معلوم نہیں ہوتا کہ مسیح کی خودکشی سے دوسروں کی اندرونی بیماری کا دور ہونا کس قانون پر مبنی ہے۔ اور وہ کون سا فلسفہ ہے جس سے ہم معلوم کر سکیں کہ مسیح کا خون کسی دوسرے کی اندرونی ناپاکی کو دور کر سکتا ہے۔ بلکہ مشاہدہ اس کے برخلاف گواہی دیتا ہے۔ کیونکہ جب تک مسیح نے خودکشی کا ارادہ نہیں کیا تھا تب تک عیسائیوں میں نیک چلنی اور خدا پرستی کا مادہ تھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر صلیب کے بعد تو جیسے ایک بند ٹوٹ کر ہر طرف دریا کا پانی پھیل جاتا ہے یہی عیسائیوں کے نفسانی جوش کا حال ہوا۔

(چشمہ مسیحی۔ص۱۳۔۱۴۔قادیانی خزائن جلد۲۰ص ۳۴۷)

کفارہ: بہائی تحریر

عام مسیحی لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ آدم نے ممنوعہ درخت کھا کر جرم و گناہ کیا۔اس گناہ کی شامت اور بدبختی مسلسل آدم کی نسل میں باقی رہ گئی۔پس حضرت آدم مخلوق کی موت کا باعث ہوئے۔یہ بیان صاف طور پر باطل ہے۔اس لئے کہ مطلب اس بیان کا یہ ہوا کہ ساری مخلوق حتی کہ انبیا و رسول بغیر قصور اور گناہ کے محض اس لئے کہ آدم کی نسل تھے بےقصور و بے گناہ مسیح کی قربانی کے دن تک دوزخ کے اندر سخت عذاب میں گرفتار رہے۔اور یہ خدا تعالی کے انصاف سے بہت دور ہے۔اگر آدم گنہ گار تھا تو حضرت ابراہیم کا کیا گناہ۔اسحاق اور یوسف کا کیا قصور۔موسی کی کیا خطا۔

(ترجمہ مفاوضات عبدالبہاء فارسی۔ص ۸۵)

عصمت انبیاء: قادیانی تحریر

اب اس اشتہار کی تحریر سے یہ غرض ہے کہ ہم نے بڑے لمبے تجربہ سے آزما لیا ہے کہ یہ لوگ بار بار ملزم اور لاجواب ہوکر پھر بھی نیش زنی سے باز نہیں آتے۔اور اس شخص کو تمام عیبوں سے مبرا سمجھتے ہیں جس نے خود اقرار کیا کہ میں نیک نہیں۔اور جس نے شراب خوری اور قمار بازی اور کھلے طور پر دوسروں کی عورتوں کو دیکھنا جائز رکھ کر، بلکہ آپ ایک بدکار کنجری سے اپنے سر پر حرام کی کمائی کا تیل ڈلوا کر اور اس کو موقع دے کر کہ وہ اس کے بدن سے بدن لگا وے، اپنی تمام امت کو اجازت دے دی کہ ان باتوں میں سے کوئی بات بھی حرام نہیں۔سو ایسے شخص کو تو انہوں نے خدا بنا لیا۔مگر خدا کے مقدس نبیوں کو جن کی زندگی محض خدا کیلئے تھی اور جو تقوی کی باریک راہوں کو سکھا گئے برا کہنا اور گالیاں دینا شروع کر دینا۔(انجام آتھم۔ص ۳۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عصمت انبیاء: بہائی تحریر

انجیل میں فرمایا ہے کہ ایک شخص نے حضرت مسیح کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کی اے استاد نیکو کار۔ حضرت نے فرمایا کہ تو مجھ کو کیوں نیک کہتا ہے، نیکو کار تو ایک ہی ہے اور وہ خدا ہے۔ اب اس کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت عیسی معاذ اللہ گناہ گار تھے۔ بلکہ اس سے مراد اس شخص مخاطب کو خضوع وخشوع خجلت وشرمساری کی تعلیم دینا تھی۔ یہ مبارک نفوس روشنی ہیں ۔ روشنی اندھیرے کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔ زندگی ہیں، زندگی موت کے ساتھ اکٹھی نہیں ہوسکتی۔ ہدایت ہیں، اور ہدایت گمراہی کے ساتھ جمع نہیں ہوتی۔فرمان برداری کی اصل ہیں، فرمان برداری گناہ کے ساتھ اکٹھی نہیں ہوتی۔ (ترجمہ مفاوضات عبدالبہا، فارسی۔ص ۱۱۹)

قادیانی صاحبان بے جا فخر میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ ہمارے مسیح موعود کسر صلیب میں یگانہ روزگار تھے۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے کہ آنجناب نے جو طرز کلام غیر مسلموں سے اختیار کیا، وہ قرآن مجید کے مبارک حکم

ادع الی سبیل ربك بالحکمة والموعظة الحسنة وجادلهم بالتی هی احسن یعنی اپنے رب کے راستہ کی طرف حکمت اور اچھی نصیحتوں کے ساتھ دعوت کرو اور ان کے ساتھ احسن طریق سے بحث کرو،

کے بالکل خلاف ہے۔ غیر مسلم پر مرزا صاحب قادیانی کی تحریر پڑھ کر اچھا اثر نہیں ہو سکتا بلکہ وہ انتقامی جوش میں آکر اسلام کے برخلاف جو کچھ کہہ سکتا ہے کہہ دیتا ہے چنانچہ حضرت مرزا صاحب کی برکت سے تکذیب براہین احمدیہ جیسی کئی کتب اسلام کے خلاف ہندوستان میں موجود ہو گئیں۔

برخلاف اس کے بہائی تحریر میں یہ عیب نہیں۔ ایک عیسائی اس کو پڑھ کر رنجیدہ نہیں ہو گا اور نہ انتقامی جوش اس میں پیدا ہو گا۔ بلکہ منصف مزاج اسے قبول کرنے پر مجبور ہو جائے گا۔ والسلام۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۲۶ء مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۱ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنوڑ ریاست پٹیالہ میں مرزائیوں کی شکست

جناب علی احمد سکرٹری انجمن اصلاح مرزائیہ راجپورہ، پٹیالہ لکھتے ہیں:

حسب خواہش محمد حسین مرزائی بنوڑی مناظرہ مابین اہل سنت وفرقہ مرزائیہ ۲۴ شوال ۱۳۴۴ھ بروز جمعہ مقرر ہوا۔ جناب مولوی حافظ نور محمد خان مدرس مدرسہ محمدیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ قصبہ بنوڑ میں تشریف فرما ہوئے اور بمشکل تمام مرزائیوں سے شرائط مناظرہ ومسئلہ مجوث عنہا (صداقت مرزا) طے کیا۔

احمدی مناظر حافظ جلال (جمال؟) احمد تھے اور ہم لوگوں کی طرف سے مولانا نور محمد مناظر منتخب ہوئے۔

۱۰ بجے سے ۱۲ بجے تک مناظرہ رہا لیکن احمدی مناظر نے اصل مسئلہ سے گریز کرتے ہوئے حیات مسیح وامکان نبوت کی بحث شروع کر کے اپنی شکست کا بین ثبوت پیش کیا۔ اور مرزا صاحب قادیانی کے فیصلہ حیات مسیح (جو براہین احمدیہ۔ ص ۴۹۸۔۴۹۹ میں درج ہے) سے لاجواب رہا۔

بالآخر بعد نماز جمعہ ۳ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک دوبارہ گفتگو ہوئی۔ اس میں بھی الہامات مرزا وتوہین انبیاء کی بے ہودہ تاویل کر کے سخت عاجز ہوا۔ الحمد للہ اسی وقت ایک بیوہ عورت جو ایک عرصہ سے قادیانی جال میں محبوس تھی مع اپنے پانچ (بالغ ونابالغ) لڑکوں کے مرزائیت سے توبہ کر کے مشرف باسلام ہوئی اس کا مجمع میں خاص اثر ہوا۔ (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ جون ۱۹۲۶ء مطابق ۲۲ ذی قعد ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۱ ص ۶)

العروۃ الوثقی دربیان بشارت احمد مجتبی

نمبر ۱۔ آیت قرآنی: سورۃ صافات میں ہے:

و مبشراً برسو ل یأ تی من بعدی اسمه ا حمد فلمّا جا ء هم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بالبیینات قا لوا ھذا سحر مبین ۔اور میں بشارت دینے والا ہوں ساتھ ایک رسول کے کہ وہ میرے بعد تشریف لائے گا کہ اس کا اسم (صفاتی) احمد ہے۔پس جب وہ احمد کھلی دلیلوں کے ساتھ ان کے پاس آیا تو انہوں نے کہا یہ تو جادو ہے ظاہر۔

عقیدہ میاں محمود قادیانی

ا۔القول الفصل کے صفحہ ۲۷ پر مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرتﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے، وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں۔اسی کی طرف یہ اشارہ ہے

و مبشراً بر سو ل یأ تی من بعدی اسمه ا حمد

مگر ہمارے نبیﷺ فقط احمد نہیں بلکہ محمد بھی ہیں۔یعنی جامع جلال و جمال ہیں۔لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔(ازالہ اوہام جلد ۲ صفحہ ۶۷۳)

۲۔ کتاب انوار خلافت کے صفحہ ۱۸، اور الفضل ۳۰ دسمبر ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۴ پر مرزا محمود احمد نے لکھا ہے:

میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریمﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے۔لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۵ میں مرزا محمود احمد قادیانی نے لکھا ہے:

میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں اور یہی ثابت کرنا میرے ذمہ ہے .... جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔

اقول: جناب مرزا محمود احمد قادیانی فرماتے ہیں کہ

آنحضرت ﷺ کا نام درحقیقت احمد نہ تھا۔ (القول الفصل۔ص ۲۹)۔

یعنی یہ کہ،

ماں باپ نے آپ کا نام احمد نہیں رکھا۔ (الفضل ۱۸۔اپریل ۱۹۱۴ء۔ص ۶۔)

مگر مرزا قادیانی کی نسبت لکھتے ہیں کہ: آپکا نام احمد تھا (القول الفصل ص ۲۹)

یعنی: حضرت مسیح موعود ہی کا اسم ذات احمد ہے۔ (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)۔

یعنی یہ کہ: آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا (انوار خلافت۔ص ۳۳)

مگر حق بات یہی ہے کہ جناب مرزا قادیانی کا نام ان کے والدین نے غلام احمد رکھا ہے، جیسا کہ مندرجہ ذیل دلائل سے ثابت ہوتا ہے۔

دلیل نمبر ۱۔ براہین احمدیہ طبع ۱۹۰۶ بدر پریس لاہور صفحہ ۶۲ پر لکھا ہے:

مرزا غلام مرتضی نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

دلیل نمبر ۲۔ یعقوب علی تراب نے حیاۃ النبی جلد ۱ صفحہ ۵۰۔۵۱ میں لکھا ہے:

مرزا صاحب جمعہ کے دن بوقت صبح پیدا ہوئے تھے ... مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا۔

دلیل نمبر ۳۔ تحفہ شاہزادہ ویلز صفحہ ۲۹ پر ہے:

اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد رکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل نمبر۴۔اخبار پیغام صلح ۲۹ شوال و۳ ذی قعد ۱۳۴۳اصفحہ ۹ کالم ۳ میں ہے:

۱۸۳۹ء، ۱۲۵۵ھ وہ مبارک سال ہے جب آپ کی پیدائش ہوئی۔حضرت محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ مسیح موعود توام پیدا ہوگا اور ایسا ہی ہوا۔ آپ کے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جو تھوڑے روز زندہ رہ کر فوت ہوگئی آپ کے والد نے ایک نہایت مبارک فال مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

دلیل نمبر۵۔الفضل ۶ستمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۶ پر ہے:

والدین نے اس کا نام غلام احمد رکھا۔

دلیل نمبر۶۔ الفضل ۱۵۔۱۹مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۷ پر ہے:

مسیح موعود کا نام تھا غلام احمد یہی نام ان کا ان کے والدین نے رکھا۔

دلیل نمبر۷۔الفضل ۲۷نومبر یکم دسمبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۹ پر ہے:

مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا ہے۔

جواب: واضح ہو کہ میاں محمود احمد کا یہ خیال کہ اس آیت میں ایک رسول جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ صفحہ ۵)، سراسر غلط ہے کیونکہ حق بات یہ ہے کہ اس آیت میں ایک ایسے رسول کا ذکر خیر ہے جس کا اسم صفاتی احمد ہو۔حضرت مسیح نے الفاظ و مبشراً بر سو ل یأ تی من بعدي اسمه ا حمد کہہ کر اس بات کی طرف اشارہ کردیا کہ آنے والے رسول کا اسم صفاتی احمد۔

الفاظ اسمه احمد کا صحیح مطلب یہ ہے کہ اس کا اسم صفاتی احمد ہے، کیونکہ قرآن مجید میں اسم کے معنی اسم صفاتی کے بھی آئے ہیں۔ دیکھو الفضل ۱۵۔۱۹ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۸۔ چنانچہ سورہ حشر میں فرمایا:

له ا لاسماء الحسنى واسطے اللہ کے نام ہیں اچھے۔

اس جگہ جو اسماء باری مثلاً عالم الغیب و الشهادة، رحمٰن، رحیم، ملک، قدوس، سلام،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مومن، مہیمن، عزیز، جبار، متکبر، خالق، باری، ومصور آئے ہیں یہ سب اسماء صفاتی ہیں۔

اب حدیث سے ثابت کرتا ہوں کہ آنحضرت ﷺ کا اسم صفاتی احمد ہے۔

حدیث نمبرا۔

بخاری جلد ا صفحہ ۵۰۱ صحیح مسلم جلد ۲ صفحہ ۲۶۱ ...وغیرہ میں ہے:

حضرت جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ میرے پانچ نام ہیں۔ میں محمد ہوں اور میں احمد ہوں اور میں ماحی ہوں کہ خدا میرے سبب سے کفر دور کرتا ہے۔ اور میں حاشر ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر جمع ہوئے اور میں عاقب ہوں۔ (یعنی خاتم النبیین یعنی آخری نبی جس کے بعد کوئی نبی نہ پیدا ہووے اور کسی شخص کو خلعت نبوت سے سرفراز نہ کیا جائے)۔

نوٹ۔ جناب عبدالمطلب نے آپ کا اسم مبارک محمد رکھا۔ (دیکھو تاریخ الخمیس ج اص ۲۳۱۔ روض الانف۔ ج اص ۱۰۵)۔ پس حضور پرنور کا اسم صفاتی احمد تھا جیسے کہ اسماء ماحی حاشر و عاقب آپکے صفاتی نام تھے۔

حدیث نمبر۲۔

مسند احمد جلد ۴ صفحہ ۱۲۷۔۱۲۸۔ فتح الباری پارہ ۱۴ صفحہ ۳۲۵ وغیرہ میں ہے:

حضرت عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ اس نے نقل کی نبی ﷺ سے کہ آپ نے فرمایا تحقیق میں اللہ کے نزدیک لکھا ہوا ہوں ختم کرنے والا نبیوں کا اس حال میں کہ حضرت آدم البتہ پڑے ہوئے تھے اپنی گوندھی ہوئی مٹی میں۔ اور اب میں خبر دوں تم کو ساتھ اول امر اپنے کہ کہ وہ دعا حضرت ابراہیم کی ہے (وبشارۃ عیسی) اور خوشخبری دینا حضرت عیسی کا۔ اور خواب دیکھنا میری ماں کا ہے کہ دیکھا انہوں نے جب جنا مجھ کو۔ اور تحقیق ظاہر ہوا میری ماں کے واسطے ایک نور کہ روشن ہوئے اس کے لئے اس نور سے محل ملک شام کے۔ باقی آئندہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸ جون ۱۹۲۶ء جلد ۳۲ نمبر ۳۳ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ڈاکٹر بشارت احمد لاہوری سے چند استفسارات

حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی، ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

آپ کا مضمون، امتی نبی نہیں ہوسکتا، ۱۶ جون سے اخبار پیغام صلح لاہور میں چھپ رہا ہے۔ اس میں آپ نے سارا زور اس پر لگایا ہے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے اپنی ذات پر نبوت کا لفظ مجازاً استعمال کیا ہے۔ پس اس کے متعلق چند باتیں دریافت طلب ہیں۔ امید ہے آپ جواب سے ممنون فرمائیں گے۔

۱۔ کیا قرآن شریف اور حدیث صحیح میں اس کا ثبوت ملتا ہے کہ ایک شخص منصب نبوت پر تو متعہد نہیں لیکن خدا تعالی اور اس کے رسول نے اسے نبی کر کے پکارا ہو؟

۲۔ جس قسم کی نبوت آپ مرزا صاحب قادیانی کے لئے تجویز کرتے ہیں، اس کی اطاعت واتباع کا کیا حکم ہے۔ آیا اس کی اتباع واجب یا نہیں؟

۳۔ ایسے نبی کے انکار سے کوئی شخص کافر ہوتا ہے یا نہیں؟

۴۔ اگر اس کی اتباع واجب ہے، اور اس کا انکار کفر ہے، تو جن لوگوں نے مرزا صاحب قادیانی کو نہیں مانا، وہ کافر ہیں یا نہیں؟

۵۔ اگر اس کی اطاعت و اتباع واجب نہیں، نہ اس کا انکار کفر ہے، تو جو لوگ مرزا صاحب کو واجب الاطاعت اور ان کے انکار کو کفر جانتے ہیں، وہ کون ہوئے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۲۸ ذی الحج ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۶ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی امت کی عجیب وغریب چالیں

پنجابی نبی کی کہانی اسکی اپنی زبانی

جناب محمد اسماعیل صاحب امرتسری لکھتے ہیں:

جن صاحبان نے تھوڑا بہت بھی قادیانی لٹریچر کو پڑھا ہے ان کو اچھی طرح معلوم ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مجدد، مہدی، نبی آخرالزمان، موسیٰ، عیسیٰ، محمد، احمد، کرشن اوتار، بدھ مہاراج، نانک اوتار، بلکہ جہاں تک میرا علم ہے اور ان کی تحریر میرے مدنظر ہے، آپ خدائے ذوالجلال کے پاس بیٹھے ہوئے آپ میں اور ذات باری تعالیٰ میں تمیز نہ کر سکے۔ اور کہہ مارا کہ:

میں حقیقت میں خدا تھا۔

چنانچہ انکے ایک دیرینہ شعر سے انکے چند دعاوی کا حال کھلتا ہے

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبیٰ باشد

مرزائی دوستو! ذرہ غور کرو اور خدا کا خوف کرو جسکے روبرو تم نے بعد الموت حاضر ہونا ہے۔ مندرجہ بالا مرزا قادیانی کے دعاوی اور شعر میرے خود ساختہ نہیں ہیں بلکہ مستند کتابوں کے حوالہ جات ہیں، بلکہ ہر مرزائی کے زبان زد ہیں۔ یہاں تک کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھ مارتے ہیں:

تمام انبیاء کی قوتیں مجھ کو عطا کی گئیں۔

اے حق کے متلاشیو! ذرہ غور کرو۔ ریویو آف ریلیجنز انگریزی ماہ مئی ۱۹۲۶ء قادیانی امت کا رسالہ میرے سامنے پڑا ہے۔ صفحہ ۱۱ کے دوسرے پیرے میں لکھا ہے:

چونکہ کرشن اوتار کا وعید آریہ ورت میں ہے پس مرزا صاحب بھی وہی ہیں۔

اے ناظرین اہل حدیث! کیا مرزا صاحب قادیانی تناسخ کے قائل نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ جب تک تناسخ کے قائل نہ بنیں اوتار کے کیا معنی؟

حضرت آدم سے لے کر حضرت رسول کریم ﷺ تک تمام انبیاء کی روحیں مرزا صاحب قادیانی کے جسم خاکی میں حلول کر آئیں۔ ماشاء اللہ مرزا صاحب قادیانی کا جسم کیا ہے، روحوں کو کوٹھری، علیین کہیں یا سجین۔

تناسخ دیوتا کہیں تو بجا ہے۔ کہیں تو رسول پاک کے غلام اور ادنی امتی ہونے کے دعویدار اور ان کی رحمت سے فیض یافتہ کہیں برابری کا دعوی بلکہ اس سے بھی تجاوز۔ سبحان اللہ سچائی کا نمونہ یہی ہے۔

کرشن مہاراج گرو نانک کے اوصاف حمیدہ سے پر۔ مگر کرشن کی طرح مرزا صاحب قادیانی نے درخت پر چڑھ کر مرلی نہیں بجائی۔ شاید محمدی بیگم کے عاشقانہ نشہ میں آ کر مرلی بجانا بھول گئے ہوں۔

اے پٹی کے گوالو! اگر تم مرزا صاحب کو اپنی گائے وغیرہ کا چارج دے دیتے تو شائد کرشن مہاراج کا دعوی کرنے کی رہی سہی کسر پوری ہو جاتی۔ اور مجنون کی طرح وہ بھی پٹی کے جنگل میں ہراسان و پریشان پھرتے۔

آہ! مرزا صاحب ہندو بھی بنے۔ گرو کے سکھ بھی بنے۔ مگر افسوس جال میں شکار ایک بھی نہ پھنسا۔ تناسخ کے قائل ہو کر مسلمانوں سے بھی الگ ہوئے۔ اگر اہل ہنود اس دام تزویر میں پھنس جاتے تو شائد محمدی بیگم جیسے کئی شکار مل جاتے۔

ہائے بڑھاپے تیرا ستیا ناس۔ اسلام سے روگردان ہو کر کرشن بنے، نانک بنے، گوتم بنے، لیکن واہ رہی آسمانی منکوحہ تو نے بھی داغ مفارقت سے پنجابی نبی کے دل کو پریشان کر دیا۔ جب ہندوؤں میں دال نہ گلی تو مثیل مسیح بن کر عیسائیوں کو للکارا (واللہ اعلم۔ کوئی ادھر بھی ہو) عیسی بنے۔ دعوی بایں الفاظ کیا:

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔ اس سے بہتر غلام احمد ہے

صاحبو! ان کی تصانیف سے انکا ظلی نبی ہونے کا دعوی بھی معلوم ہوتا ہے۔ کیا سایہ بھی اصل مجسم کی مانند قوی یا محرک ہو سکتا ہے۔ یہ قادیانی فلاسفی تو شاید ہو کہ سایہ اور نمونہ اصل چیز سے زیادہ قوی الحس ہو۔ سائنس تو اس کے برعکس ہی کہے گا۔

کسی جگہ غیر تشریعی نبی کی صورت میں آ گئے ہیں لیکن بموجب محولہ بالا شعر با

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرع نبی سے بہتر بیان کرتے ہیں بلکہ ذکر سے بھی منع کرتے ہیں۔ کیوں نہ ہو جب تک عیسی کو نعوذ باللہ زانی اس کی نانی دادیوں کو زانیہ اور بازاری عورتیں قرار دیتے ہیں (دیکھو انجام آتھم) تب تک لوگ کیسے اولو العزم اور برگزیدہ نبی سے منکر ہوں اور مرزا صاحب کو بجائے عیسی سمجھ لیں۔ کیا عیسی کی ہتک اور ان کی شان میں گستاخی جو مرزا نے کی ہے، نار جہنم کے مستحق نہ بنیں گے ھذا بھتا ن عظیم۔ آپ مثیل مسیح بھی بن بیٹھے ہیں۔ دروغ گورا حافظہ نہ باشد۔

اے مرزا! جب آپ مثیل مسیح ہیں تو بقول آنجناب مسیح کی نانیاں دادیاں کسبی و بازاری عورتیں تھیں اور مریم صدیقہ معاذ اللہ ..... چکر لگایا کرتی تھی۔ تو کیا مسلمانوں کو آپ سے یہ پوچھنے کا حق نہیں کہ آپ کی حیثیت بسبب مثیل ہونے کے کس طرح کی ہے؟ اور چکر لگانے میں مماثلت کیسی ہے؟ اور نانیوں اور دادیوں میں مماثلت کس طرح ہوگی؟ اگر ان وصفوں سے انکار کرتے ہیں تو مثیل مسیح کیسے؟

جس طرح سے آریہ سماج غیر مذاہب میں تبلیغ کرنے کے لئے اس کے از خود تراشیدہ نقائص اور ان کے بزرگوں کو گالیاں دے کر اپنا دھرم پر چار خیال کرتی ہے، اسی طرح مرزائی بتقلید مرزا، نبیوں کو گالیاں دے کر اپنے نبی کو سچا ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

دوستو! چاند پر تھوکنے سے اپنے منہ پر پڑتا ہے۔ کیا ہی یہ کھلا جھوٹ ہے۔ مرزا غلام مرتضی تو بیٹے کا نام غلام احمد رکھیں، اور مرزا صاحب خود بھی شعر منقولہ بالا میں غلام احمد تحریر فرمائیں، لیکن بقول پنجابی مثل

گرو جناں دے ٹپنے چیلے جان شڑپ

امت مرزا، مرزا کو احمد نبی کے نام سے یاد کریں لعنة الله علی الکا ذبین۔

مدعی اور اس کے والدین غلام احمد نام بتاویں، لیکن ان کی اولاد اور امت محض جھوٹ اور تاویل سے جھوٹ کو سچ کر دکھانے کے لئے سعی بلیغ سے کام لیتی ہے۔ مرزائی امت کیوں بہتان بنا بنا کر مرزا جی کی روح کو دربار الٰہی میں مورد عتاب بنا رہی ہے۔

کئی دن آتھم بھی جیتا رہا۔ شیر پنجاب بھی بفضل خدا اب تک (۱۹۲۶ء میں)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندہ ہے۔ محمدی بیگم بھی بچے جن رہی ہے اور عمدہ زندگی بسر کر رہی ہے۔ خدا ہی کو منظور تھا کہ مرزا قادیانی کے اقوال کا کذب ثابت کیا جائے۔

مرزا نظام الدین راوی ہے کہ جو بات مرزا غلام احمد سے پوچھنی مطلوب ہوتی تھی اس کا الٹ پوچھا کرتے تھے، کیونکہ وہ جو بات کہتے تھے خدا کی طرف سے اس کا الٹ ہوتا تھا کیونکہ مشیت ایزدی نے مرزا کو کاذب کرنا تھا۔

اے قادیانی امت! ایک بزرگ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے کئی سال پہلے یوں پیش گوئی کرتے ہیں

دو کس بنام احمد گمراہ کنند بے حد
سازند از دل خود تفسیر فی القرانہ

گمراہی کے گڑھوں سے باہر نکلو اور عقل سلیم سے کام لو۔

مرزائی دوستو! قادیانی ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۳ پر دوسرے پیرے کی آٹھویں اور نویں اور دسویں سطر میں مرزا صاحب کے ثبوت میں یوں رقم طراز ہیں (ترجمہ انگریزی) سری کرشن بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں:

جب کبھی بدی کا غلبہ ہو جاتا ہے اور نیکی کا زوال ہو جاتا ہے میں پیدا ہوتا ہوں۔ پھر پیدا ہوتا ہوں، پھر پیدا ہوتا ہوں، پھر پیدا ہوتا ہوں۔

اے دنیا کے انصاف پسندو! قادیانی چالوں کو ملاحظہ کرو۔ تناسخ آواگون کو یہ لوگ تسلیم کرتے ہیں لیکن اسلام کی آڑ میں شکار کھیلتے ہوئے اسلام کو کھوکھلا کر رہے ہیں تناسخی ثبوت پیش کر رہے ہیں۔

آرین دوستو! ملکا نوکی نسبت یہ آپ کے نزدیک بالکل آرہے ہیں کیوں نہیں، ان کو اپنی آغوش میں قبول کر لیتے۔ آپ سے یہ ہر لحاظ میں ملتے جلتے ہیں۔

سوامی دیانند جی مہاراج ستیارتھ پرکاش میں اسلام کے اولوالعزم انبیاء اور اسکے بزرگوں اور صدیقوں کو مغلظ گالیوں سے یاد کرتے ہوئے آواگون کے سپرد ہوئے ہیں۔ اسی طرح مرزا صاحب قادیانی بھی براہین احمدیہ وغیرہ کتب میں علماء وقت بزرگان دین باشرع نبیوں کو ہتک آمیز اور مغلظ کلام سے یاد کرتے ہوئے تناسخ کے چکر میں پھر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بقول خود مرزا صاحب مناسب وقتوں میں مختلف شکلوں میں ظاہر ہوں گے ، پیدا ہوں گے، پھر پیدا ہوں گے، پھر پیدا ہوں گے کیوں کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ، کرشن اوتار ہیں۔لیکن ہم تو اس وقت کرشن مانیں گے جب کہ مرلی بجاتے ہوئے برہنہ عورتوں کے کپڑے لے کر درخت پر روپوش ہو جائیں گے، جیسا کہ اہل ہنود کی تصاویر اور عقاید سے ظاہر ہے۔

کیا خلیفہ کرشن آنجہانی بھی اپنے پیرو مرشد کے اس فعل پر عامل ہو کر دنیا میں حقیقی پیرو مرشد کے فرمان بردار ثابت ہوں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ جولائی ۱۹۲٦ء مطابق ۲۸ ذی الحج ۱۳۴۴ھ جلد ۲۳ نمبر ۳٦ ص ۳۔۵)

مرزا قادیانی اور جہاد اسلامی

مولانا محمد عبد الغفار خیری دہلویؒ لکھتے ہیں:

یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جہاد اسلامی کو بزعم خود منسوخ کر دیا۔ چنانچہ آپ کی امت کی دونوں قادیانی اور لاہوری پارٹیاں اس عقیدہ پر قائم اور عامل ہیں۔ مجھ کو اس وقت اس کے متعلق بحث یا تردید کرنی نہیں ہے، صرف یہ دکھانا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے ایسا کیوں کیا؟

مرزا صاحب کی کتاب نور الحق صفحہ ۳۱ سے خود ان کی تحریر پیش کرتا ہوں جس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں۔ واقعہ یہ ہے کہ اس تحریر کی رو سے وہ گورنمنٹ انگریزی کو شبہ اور شک سے نکال رہے ہیں کہ حکومت ان کو مخالف نہ سمجھے۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

فلو كنت عدوا لهذه الدولة لفعلت افعا لاً خلاف ذلك و ما ار سلت هذه الكتب و هذه ا لا شتها رات الى ديار العر ب و بلاد اسلا ميه و ما قد متــ قد مى ـ لهذه النصا ئح فا نظروا يا اولى ا لا بصار لم فعلت هذه الا فعا ل و لم ارسلت هذه الكتب التى فيها منع شد يد من الجها د لهذه الدو لة فى ديار العرب و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فی غیر ھا من البلاد ا کنت ا ر جو انعا ماً (مرزا صاحب کا دعویٰ اعجازی عربی لکھنے کا تھا جس کا مقابلہ علماء نہیں کر سکتے ۔ سو اس کی صورت یہ ہے کہ آپ ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں جو عربی زبان میں ان معانی میں مستعمل نہیں ہوتے ۔ ان میں سے ایک لفظ انعام ہے کہ ہندی زبان میں اس کا ترجمہ جس معنی میں ہے عربی میں نہیں ۔ عربی میں اس معنی کے لئے لفظ صلہ اور جائزہ ہے ۔ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی)من سکا ن تلك البلا د او کنت اعلم انهم یر ضو ن عنی بسما ع تلك الکلما ت و یز یدو ن فی ا لا خوة و ا لا تحاد ۔ فا ن لم یکن لی غرض من هذه الا غرا ض بل کا نت النتیجة البد یهة سخط القو م و غضبهم علیّ و طعنهم با لا لسنة الحداد ، فبعده ای شیء حملنی علی ذلك ا کا نت لنفسی فا ئدة ا خر ی فی ارسا ل تلك الکتب الی دیا ر لیست دا خلة تحت الحکو مة البر یطا نیه بل هی مما لك ا لا سلا م و لهم خیا لا ت دو ن ذلك کما لا یخفی علی الخوا ص و العوا م ۔

یعنی پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کاروائی کے مخالف ہوتے اور یہ کتابیں اور یہ اشتہار بلاد عرب اور تمام بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتوں کے لئے آگے قدم نہ اٹھاتا ۔

پس اے آنکھ والو تم سوچو کہ میں نے یہ کام کیوں کئے اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت ممانعت لکھی ہے ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں ۔

کیا میں ان تحریروں سے ان لوگوں سے انعام کی توقع کی رکھتا تھا ۔ یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی اور برادری میں ترقی کریں گے ۔

سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض نہ تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی تیز زبانی کے ساتھ طعن تھے ۔ سو اسکے بعد کس غرض سے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا ۔ کیا میرے لئے ان کتابوں کی ایسے ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے بلکہ وہ اسلامی ممالک تھے اور ان کے خیال بھی اور تھے کچھ اور فائدہ تھا ۔

(نور الحق ۔ طبع مصطفائی پریس لاہور ۱۳۱۱ھ)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اب یہ تحریر صاف الفاظ میں بتا رہی ہے کہ منسوخی جہاد کا خیال کیوں پیدا ہوا ۔اگر چہ آگے چل کر اس کو اظہار حق سے تعبیر کیا ہے ۔

بعض مسلمان سمجھتے ہیں کہ یہ لوگ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں ان کو چاہیے کہ مرزا صاحب قادیانی اور ان کے حواریوں کی کتب مثلاً خواجہ کمال الدین کی انڈیا ان دی بیلنس غور سے پڑھیں اور دیکھیں کہ مرزا صاحب قادیانی کی تحریک احمدیت کی اصلی غرض اور غایت کیا ہے ۔

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۶ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۵ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۷ ص ۵)

مرزا قادیانی کا پاؤں دو کشتیوں میں ۔ا

(انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا ۔ منظور الہی ۔ صفحہ ۳۲۹)

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسریؒ لکھتے ہیں:

واضح ہو کہ اس قادیانی جماعت کے دو گروہ ہیں ۔ ایک وہ جو مرزا محمود احمد صاحب کے ہم خیال اور پیرو ہیں اور جن کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی حقیقی نبی ہیں اور ان کا منکر دائرہ اسلام سے خارج ہے ۔ دوسرا فریق مولوی محمد علی لاہوری کا ہم خیال ہے جن کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا صاحب حقیقی نبی نہیں ، محدث اور غیر نبی ہیں اور ان کا منکر دائرہ اسلام سے خارج نہیں (رسالہ قول فیصل ۔ص ۱) ۔

جہاں تک میں نے لاہوری احمدیوں اور قادیانی احمدیوں کی تحریریں پڑھی ہیں ، میں کہہ سکتا ہوں کہ خود جناب مرزا صاحب ہی اس اختلاف (نبوت مرزا) کے بانی ہیں ۔ مرزا صاحب کی کتابوں میں دعوی نبوت سے انکار ، محدثیت کا اقرار ، دعوی رسالت پر اصرار بلکہ نبوت غیر تشریعی و تشریعی ہر دو کا اقرار بھی موجود ہے ۔ غرض کہ جناب مرزا صاحب قادیانی نے خود ہی دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہے ۔

ذیل میں لاہوری احمدیوں اور قادیانی احمدیوں کے عقاید مرزا غلام احمد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تحریروں کے ساتھ درج کئے ہیں:

لاہوری احمدی:

۱۔الف۔ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۲۳ پر ہے:

ما کان محمد ابا احد من رجالکم و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین۔

یعنی محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کا باپ نہیں مگر وہ رسول اللہ ہے اور ختم کرنے والا نبیوں کا۔ یہ آیت بھی صاف دلالت کر رہی ہے کہ بعد ہمارے نبی ﷺ کے کوئی رسول دنیا میں نہیں آئے گا۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم۔ص ۶۱۴)

ب۔خدا وعدہ کر چکا ہے کہ بعد آنحضرت ﷺ کے کوئی رسول نہیں بھیجا جائے گا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۵۸۶)

۲۔رسالہ البلاغ کے صفحہ ۳، بدر ۱۷۔اپریل ۱۹۰۳ء صفحہ ۱۰۲، اخبار پیغام صلح ۲۴ ستمبر ۱۸۲۴ء صفحہ ۵۔ پیغام صلح ۲۲ ربیع الاول ۱۳۴۰ھ ص ۱۴، پیغام صلح ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۵، پیغام صلح ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۳ پر ہے:

حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے۔ مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔ (اخبار الحکم مورخہ ۱۰۔اپریل ۱۹۰۳ء)۔

۳۔ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۳۱ پر ہے:

اور امام مجدد سرہندی شیخ احمد نے اپنے ایک مکتوب میں جس میں بعض نصیحتیں اپنے مرید محمد صدیق کی طرف لکھی ہیں، فرمایا:

جان لے اے صدیق کہ اللہ تعالیٰ کا کلام بشر کیساتھ کبھی بہت قرب سے ہوتا ہے اور یہ افراد انبیاء میں سے ہوتے ہیں اور بعض وقت ان کے پیروؤں میں سے مکملوں کے ساتھ ہوتا ہے اور جب اس قسم کا کلام ان میں سے ایک کے ساتھ کثرت سے ہو تو اس کا نام محدث رکھا جاتا ہے۔

(تحفہ بغداد۔حاشیہ ص ۲۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۴۷ پر ہے :

پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنا فی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور امتی ہونے کا مفہوم اور پیروی کے معنی اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا بلکہ ان کی محویت کے آئینہ میں آنحضرت ﷺ کا وجود منعکس ہو گیا۔ اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت، نبوت محمدیہ سے الگ نہیں۔ بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔

(الوصیت ص ۱۱۔ اخبار الحکم مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء ص ۹، ریویو آف ریلیجنز جنوری ۱۹۰۶ء ص ۲۸)۔

۵۔الف۔ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۱۸ پر ہے :

سوال۔ رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعویٰ کیا ہے۔

اما الجواب: نبوت کا دعویٰ نہیں بلکہ محدثیت کا دعویٰ ہے جو خدائے تعالیٰ کے حکم پر کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۲۱)

ب۔ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۴۹ پر ہے :

میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث اور اللہ کا کلیم ہوں تاکہ دین مصطفیٰ کی تجدید کروں اور خدا نے مجھے صدی کے سر پر بھیجا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۸۳)۔

ج۔ ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام کے صفحہ ۵۹ پر ہے :

اے بھائی معلوم رہے میں نے نبوت کا دعویٰ نہیں کیا اور نہ میں نے انہیں کہا ہے کہ میں نبی ہوں۔ لیکن ان لوگوں نے جلدی کی اور میرے قول کے سمجھنے میں غلطی کی .... اور یہ مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ میں ادعاء نبوت کروں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام سے خارج ہو جاؤں اور قوم کافرین سے کر مل جاؤں۔

(حمامۃ البشریٰ۔ص ۷۹)

قادیانی احمدی

۱۔ رسالہ قول فیصل کے صفحہ ۴۰ اور کتاب حق الیقین کے صفحہ ۱۰۲ کے حاشیہ پر ہے:

علماء کو ختم نبوت کا مفہوم سمجھنے میں غلطی ہوئی ہے۔ قرآن کریم میں خاتم النبیین جو آیا ہے اور جس پر الف لام بھی پڑے ہیں۔ اس سے بھی صاف معلوم ہوتا ہے کہ شریعت لانے والی نبوت سب ختم ہو چکی ہے پس اب اگر نئی شریعت کا مدعی ہو وہ کافر ہے۔ (اخبار الحکم قادیان ۷ فروری ۱۹۰۳ء ص ۱۴)۔

۲۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ تجلیات الٰہیہ کے صفحہ ۲۵ پر یوں لکھتے ہیں:

اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں۔ شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہو سکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔

۳۔ کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول طبع ۱۹۱۵ء قادیان کے صفحہ ۹۹۔۱۰۰ پر ہے:

مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا جاوے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۰)

۴۔ حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۲۳۳۔۲۳۴ پر ہے:

غرض اس حصہ کثیرہ وحی الٰہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے میں ایک فرد مخصوص ہوں اور جس قدر مجھ سے پہلے اولیاء اور ابدال اور اقطاب اس امت سے گذر چکے ہیں ان کو یہ حصہ کثیر اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اس وجہ سے نبی نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور وہ شرط ان میں پائی نہیں جاتی ۔(حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۹۱)۔

۵۔ رسالہ القول الفصل کے صفحہ ۲۷ پر ہے:

حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں ہیں چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں اور اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجلال ہیں۔ لیکن اس آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔

(ازالہ اوہام حصہ دوم۔ص ۶۷۳)

نوٹ: ازالہ اوہام ۱۳۰۸ھ یا ۱۸۹۱ء میں لکھی گئی تھی اس مقام پر جناب مرزا صاحب نے بشارت اسمه احمد کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے جس کے دوسرے معنی یہ ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی ۱۳۰۸ھ میں یعنی ازالہ اوہام میں مدعی رسالت ونبوت تھے کیونکہ مسیح نے فرمایا تھا

و مبشراً بر سو ل یأ تی من بعدی اسمه ا حمد۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جماعت احمدیہ کی دونوں جماعتوں میں نبوت مرزا کے متعلق جو اختلاف ہے اس کے بانی خود جناب مرزا صاحب قادیانی ہی ہیں اور مرزا صاحب نے خود ہی دو کشتیوں میں پاؤں میں رکھا ہے۔ دراصل وہی بات ہے جو جناب مرزا صاحب نے اپنی نسبت لکھی ہے کہ:

حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔

(دیکھو رسالہ ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۔ ۲۳ جولائی۔ ۱۹۲۶ء مطابق ۱۲ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۸ ۔ ص ۱۰۔۱۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیدائش مرزا

(یہی مضمون مختصراً احتساب قادیانیت کی جلد۳ صفحہ ۱۶۱ پر، پیدائش مرزا قادیانی اور مرزائی مولویوں کی پریشانی، کے عنوان سے درج ہے۔ بہاء)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

۱۔اخبار الحق ج ۵ نمبر ۵۔۶ مورخہ ۲۰۔۲۷ فروری ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۴ کالم ۲ میں ہے:

صحیح امر یہی ہے کہ آپ کی پیدائش ۱۸۳۸ء یا ۱۸۳۹ء میں ہوئی آپ توام پیدا ہوئے تھے۔

۲۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۱۵ نومبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۴۳۹ پر ہے:

قاضی عبداللہ صاحب فرماتے ہیں کہ یوز آسف (یسوع مسیح) دوبارہ دنیا میں آئے اور ۷۸ سال ہندوستان میں رہ کر پھر خداوند کے پاس چلے گئے وہ (مرزا قادیانی) کے وجود میں ظاہر ہوئے اور مئی ۱۹۰۸ء تک زندہ رہے یہاں تک کہ خدا نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔

نوٹ: اس تحریر سے مرزا غلام احمد قادیانی کا سن پیدائش ۱۸۳۰ء معلوم ہوتا ہے اور یہ تحریر قاضی عبداللہ احمدی کی ہے۔

۳۔ ریویو آف ریلیجنز جلد ۲۴ نمبر ۵ مئی ۱۹۲۵ء صفحہ ۱۸۵ پر ہے:

حضرت مرزا غلام احمد صوبہ پنجاب کے ایک قصبہ قادیان نامی میں ۱۸۳۲ء کو پیدا ہوئے۔

۴۔اخبار بدر قادیان ۲۷۔اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۶ کالم ۳ میں ہے:

میرے خیال میں خاتم المصلحین کاسر الصلیب ۱۸۳۴ء میں پیدا ہوئے۔

۵۔بدر ۱۱ جون ۱۹۰۸ء صفحہ ۴، ریویو آف ریلیجنز جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۲۷۱، بدر ۲۰۔ اگست ۱۹۰۸ء صفحہ ۹۔ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۱۶ء صفحہ ۳۲۲، ۳۲۶۔ ریویو آف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ریلی جنز ستمبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۳۳۳، سیرۃ المہدی جلد اول صفحہ ۱۹۶، ۱۹۷، ۲۴۰، ۲۵۶۔ تشحیذ الاذہان دسمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۶۔ ریویو آف ریلی جنز مارچ ۱۹۲۴ء صفحہ ۷۔۸ پر لکھا ہے:

آپ کی پیدائش ۱۸۳۶ء یا ۱۸۳۷ء میں ضلع گورداسپور پنجاب کے ایک گاؤں میں ہوئی۔

۶۔ جناب مرزا صاحب کے الفاظ کتاب البریہ صفحہ ۱۴۶ حاشیہ، ریویو آف ریلی جنز جون ۱۹۰۶ء صفحہ ۲۱۹، بدر جلد ۳۔ ۸۔ اگست ۱۹۰۴ء صفحہ ۵۔ الحکم ج ۱۵ نمبر ۱۹۔ ۲۰ مورخہ ۲۱۔ ۲۸ مئی ۱۹۱۱ء صفحہ ۴ اور حیات النبی جلد ۱ صفحہ ۴۹ پر یوں ہیں:

میری پیدائش ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں سکھوں کے آخری وقت میں ہوئی ہے

۷۔ جناب مرزا کے الفاظ تحفہ گولڑویہ کے صفحہ ۱۵۴ کے حاشیہ، رسالہ حقیقت نماز کے صفحہ ۱۷۳ کے حاشیہ اور ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۲۴ء صفحہ ۳۳، ۳۶ پر یوں ہیں:

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب ۶ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔

(نوٹ چھٹا ہزار ۱۲۷۰ ہجری میں پورا ہوا دیکھو تشحیذ الاذہان مارچ ۱۹۰۸ء ص ۵۶۔ ۸۷۔ ۹۱۔ الحکم ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶)۔

مرزا صاحب قادیانی کی اس تحریر کی رو سے آپ کا سن پیدائش ۱۲۵۹ھ یعنی ۱۸۴۳ء بنتا ہے۔ اور اس پر مزے کی بات یہ ہے کہ ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۲ء صفحہ ۱۵۴ پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی ۱۲۶۰ھ یعنی ۱۸۴۴ء میں پیدا ہوئے تھے۔

۸۔ حکیم خدا بخش احمدی، عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۵۲۲ پر لکھتے ہیں:

ہم کہہ سکتے ہیں کہ اسی وقت یعنی ۱۲۸۸ھ میں حضرت مرزا کی عمر عین شباب کی تھی یعنی ۲۱ برس۔

نوٹ: اس تحریر کی رو سے مرزا صاحب قادیانی کا سن پیدائش ۱۲۶۷ھ یعنی ۱۸۵۰ء بنتا ہے (مولانا ابراہیم میر سیالکوٹی حاشیہ میں لکھتے ہیں: یہ اختلاف بیانیاں دروغ گورا حافظہ نباشد کی بنا پر نہ سمجھنی چاہییں کیونکہ شائد ان کی وجہ عالم بروز، تناسخ، جس کے مرزا صاحب قائل ہیں، کے بہت سے انتقالات کے بعد آنا ہو اور ہر سنہ ایک جدا انتقال کے ہو)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۳۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔۱

ہمارے ہاں ایک پوسٹ ماسٹر صاحب رہتے ہیں ان کی اور خاکسار کی گفتگو اتفاق سے چند باتوں میں ہوئی جو درج ذیل ہے

پوسٹ ماسٹر: منشی صاحب! کیا آپ پاک پٹن کے میلہ پر جائیں گے جو عنقریب آنے والا ہے۔

میں۔نہیں جناب میں کبھی میلوں تماشوں میں نہیں گیا کیا آپ جائیں گے؟ کیا اس روز ڈاک خانہ میں رخصت ہو جائے گی۔

پوسٹ ماسٹر: نہیں رخصت تو نہیں ہو گی لیکن میں ضرور رخصت لے کر اس جگہ جاؤں گا اور باوا صاحب کی قبر کی زیارت کرونگا اس جگہ جانا ضروری ہے کیونکہ مقدس جگہ ہے۔

میں۔احمدی تو سوائے قادیان کی زیارت کے اور کسی جگہ نہیں جایا کرتے آپ کس طرح باوا فرید صاحب کی زیارت کو جائیں گے؟

پوسٹ ماسٹر۔احمدی جماعت نے تو جہالت اختیار کر لی ہے مرزا صاحب نے تو بزرگان دین کو زندہ کہا ہے ان کی قبروں کی زیارت کرنا کار ثواب ہے۔

میں۔بابو صاحب! آپ کی ان باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ آپ میں اور قادیانی جماعت میں زمین آسمان کا فرق ہے وہ تو کہتے ہیں کہ نبی ولی سب فوت ہو گئے ہیں جو کوئی بھی زمین میں پیدا ہوا کوئی سو سال سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔

پوسٹ ماسٹر: میں سچ کہتا ہوں ...سیرت لوگ رہتے ہیں جن کا بیان کرنا میں نہیں چاہتا (آپ کسی کو نہ کہیں کہ بابو یہ بات کہتا ہے) ان لوگوں سے خلیفہ وقت بھی بے زار ہے لیکن کیا کرے ڈرتا چوں نہیں کرتا۔اگر ذرہ بھی ان کا مخالف ہو تو فوراً ہی اس گھسیٹ کر تخت خلافت سے نیچے پھینک دیں۔میں سچ کہتا ہوں کہ خلیفہ اور جماعت قادیان میں روحانیت کا نام ونشان تک نہیں پایا جاتا صرف روپئہ بٹورنے کے لئے جال پھیلا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھا ہے۔
میں ۔ آپ کو معلوم ہے کہ پچھلے دنوں الفضل کے تمام اڈیٹر و پبلشر فرقہ بہائیہ میں جا کر داخل ہو گئے ہیں۔
پوسٹ ماسٹر: میں سچ کہتا ہوں کہ میں اس قدر بیزار ہوں کہ میں قادیان کا نام لینا بھی پسند نہیں کرتا کیونکہ خلیفہ صاحب جو ہیں وہ... کی فوج کے ماتحت کام کر رہے ہیں ان کو اسلام کی کوئی ضرورت نہیں ہے بس جس طرح ان کو... کا جرنیل حکم دیتا ہے اس طرح کام شروع کر دیتے ہیں اور جو خلیفہ صاحب کے مرید ہیں وہ یہ نہیں سوچتے کہ یہ کام اسلام اسلام کے خلاف ہے۔ بس جس طرح خلیفہ نے حکم دے دیا اسی طرح کرنا شروع کر دیا۔ بھائی! یہ آدمی کہاں ہیں یہ تو کاٹھ کے الو ہیں اور خلیفہ صاحب بیچارے اپنے عہدہ کے ڈر سے چوں نہیں کرتے میں، پھر آپ کو معلوم ہو گا کہ اس ... کی جماعت کا سردار کون ہے جو یہ کام خلیفہ سے کرا رہا ہے اور خلیفہ صاحب چوں نہیں کرتے۔
پوسٹ ماسٹر: سچ پوچھو تو میں تم کو بتا دیتا ہوں لیکن میرا نام نہ لینا وہ مفتی محمد صادق ہے جس کا اثر خلیفہ صاحب پر اس قدر ہے کہ خلیفہ تو ایسے ہیں جیسے کوئی بت ہو اور اس کے اندر ایک شخص بیٹھا ہو اور کل کے ذریعے سے اس تصویر کو چلا کر کام لیوے خلیفہ صاحب تو بت ہیں اور مفتی صادق اندر بیٹھ کر کل کے ذریعہ کام کر رہے ہیں میں کہتا ہوں کہ شیطان تو شیطان تھا لیکن یہ ... ہے۔ میں نے آپ کو پہلے بھی بتایا ہے کہ خلیفہ صاحب خود تنگ ہیں لیکن کیا کریں اگر ذرہ چوں چرا کریں تو کھیل کے بگڑ جانے کا خطرہ ہے اور خلافت سے بھی دست بردار ہونا پڑے گا۔
میں: جب آپ کو معلوم ہے کہ یہ... جماعت ہے تو پھر آپ نے کیوں بیعت کر رکھی ہے۔
پوسٹ ماسٹر: میں نے پہلے جو بیعت کی ہے غلطی پر تھا لاہوری پارٹی نے جو کچھ کیا ٹھیک کیا (یعنی قادیانی پارٹی کی) بیعت سے انکار کر دیا اور اس ...کی فوج کو خیر باد کہا۔ میں بھی اب ان کو خیر باد کہنے کو تیار ہوں کیونکہ ایسی خلافت کی بیعت ضروری نہیں خلافت کے ساتھ سیاست کا ہونا ضروری ہے کہ خلیفہ وقت امن بھی پھیلا سکے لیکن قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت میں امن نام کو نہیں مرزا صاحب نے جو کام کیا تھا ان کی جماعت نے اسکے اوپر بھی پانی پھیر دیا اسی واسطے تو کامیابی نہیں ہوتی۔

جب یہاں تک گفتگو پہنچی تو کام والے آ گئے اور بابو صاحب کام میں لگ گئے اور میں اپنے گھر کو چلا آیا۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ لفظ بابو صاحب کے بالکل درست ہیں۔ اس میں میں نے ہرگز ایک لفظ بھی اپنی طرف سے شامل نہیں کیا۔

راقم: اخبار اہل حدیث کا خریدار نمبر ۳۸۴۳ ۷

(ان دنوں مولانا ثناء اللہ حج کے لئے حجاز گئے تھے اور ان کی غیر حاضری میں مولانا ابراہیم میر اخبار اہل حدیث کی ادارت فرما رہے تھے۔ انہوں نے نوٹ لکھا ہے: جس جس جگہ....نشان دیا گیا ہے اس جگہ اصل عبارت کے لفظ ثقیل تھے میں نے کاٹ ڈالے ہیں)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ محرم ۱۳۴۵ جلد ۲۳ نمبر ۳۹ ص ۷۔۸)

عمر مرزا

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

۱۔ مولوی عمر الدین صاحب احمدی شملوی کے الفاظ رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ستمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۳۴۴ پر یوں درج ہیں:

الف: دسمبر ۱۹۰۰ میں آپ کی عمر ۷۵ سال کے قریب تھی لہذا وفات کے وقت مئی ۱۹۰۸ء میں آپ کی عمر ۸۲، ۸۳ سال ہوئی۔

ب۔ اب جبکہ شروع ۱۸۹۳ء میں حضرت مسیح موعود کی عمر ۶۳ برس ہو چکی تھی تو ۱۹۰۸ء میں ۷۹ برس ہوئی اور اگر ۷۹ برس شمسی کو قمری سالوں میں تبدیل کریں تو ۸۱، ۸۲ برس حیات طیبہ ہوتی ہے اور درحقیقت یہی ٹھیک بھی ہے (ص ۳۴۲)

۲۔ ریویو آف ریلیجنز ستمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۳۴۱ پر ہے
حکمت الٰہی نے حضرت مسیح موعود کو ۸۰ سال کی عمر عنایت فرمائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۱۸ء صفحہ ۳۴۲ پر ہے:

مولوی ثناء اللہ نے اپنے مرقع نمبر ۹ ص ۱۲ پر حساب لگا کر حضرت مسیح موعود کی عمر ۷۵ برس شمسی لکھی ہے اور ۷۵ برس شمسی ۷۷، ۷۸ برس قمری کے برابر ہوتے ہیں۔

ب: ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۱۶ء کے صفحہ ۴۳۹ پر ہے:

قاضی (عبداللہ) صاحب فرماتے ہیں کہ یوز آسف (یسوع مسیح) دوبارہ دنیا میں آئے اور ۷۸ سال ہندوستان میں رہ کر پھر خداوند تعالی کے پاس چلے گئے وہ مرزا غلام احمد کے وجود میں ظاہر ہوئے اور مئی ۱۹۰۸ تک زندہ رہے یہاں تک کہ خدا نے ان کو اپنے پاس بلا لیا۔

۴۔ ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۲۴ء صفحہ ۲۳ پر ہے:

۱۲۹۰ھ میں آپ کی عمر چالیس سال تھی اور ۱۳۲۶ھ میں آپ نے وفات پائی تو اس لحاظ سے آپ کی عمر ۷۶ سال ہوئی۔

۵۔ تشحیذ الاذہان جون جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ ۸۴ پر لکھا ہے:

جب حضرت اقدس نے وفات پائی تو آپ اس وقت ۷۴ سال کے تھے۔

۶۔ مولوی نورالدین صاحب بھیروی اپنی کتاب نورالدین کے صفحہ ۱۷۱ کی سطر ۱۹ میں جناب مرزا قادیانی کا ۱۹۰۸ء میں ۶۹ سال کی عمر پانا لکھتے ہیں۔

۷۔ ریویو آف ریلی جنز مئی ۱۹۲۲ صفحہ ۱۵۴ پر ہے:

مکاشفات یوحنا ۱۲۔ ا میں ہے ایک عورت سورج اوڑھے ہوئے چاند اس کے پاؤں تلے اور سر پر بارہ ستاروں کا تاج اور وہ ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک چھوڑی گئی۔ یہ اسلام کی حالت ہے سورج نبی کریم بارہ ستارے بارہ مجدد اور چاند مسیح موعود اور ۱۲۶۰ ہجری پیدائش مسیح موعود کا سال

اس حساب سے مرزا صاحب قادیانی کی کل عمر ۶۶ سال قمری بنتی ہے۔

۸۔ کتاب عسل مصفی حصہ دوم صفحہ ۵۲۲ پر ہے:

اس وقت یعنی ۱۲۸۸ھ میں حضرت مرزا صاحب کی عمر عین شباب کی تھی یعنی ۲۱ برس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ :اس تحریر کی رو سے مرزا صاحب قادیانی کی کل عمر ۶۹ سال بنتی ہے۔

(یہ اختلاف بیانیاں شاید اس وجہ سے ہوں کہ مرزا صاحب کی پیدائش مسئلہ بروز (تناسخ) کے ماتحت مختلف انتقالات کے بعد ہوئی ۔ پس ہر پیدائش سے نئی گنتی شروع کر کے ہر وفات کا سنہ جدا ہونا چاہیے ۔ میر۔ (ان دنوں مولانا امرتسری حج پر گئے ہوئے تھے ۔ اور اخبار کے معاملات ابراہیم میر چلا رہے تھے ۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۰ ص ۹۔۱۰)

خاتون محترم محمدی بیگم اور مسیح قادیان

جناب مرزا زوار احمد، میرٹھ سے لکھتے ہیں:

میں نے حضرت مرزا غلام احمد صاحب کی اکثر تصانیف اور حضرت ممدوح کی جماعت کے اخبار ورسالے سینکڑوں کی تعداد میں نہایت شوق و دلچسپی کے ساتھ محض اس غرض سے دیکھے کہ اگر واقعی مرزا صاحب قادیانی سچے مہدی و مسیح ہیں تو میں حضرت ممدوح کی غلامی کو اپنے لئے باعث عزت وافتخار سمجھوں۔

لیکن مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ باوجود اس قدر سعی وجستجو کے بھی میں مرزا صاحب قادیانی میں رتی بھر صداقت اور جوہر ایمانی نہ پا سکا۔ اور میرا اخیر فیصلہ یہ ہے کہ یہ کل کھیل حضرت ممدوح نے محض اغراض دنیاوی ونفسانی کے لئے کھیلا تھا۔ چنانچہ آج بھی حضرت ممدوح کے جانشین خلیفۃ المسیح یہی کھیل کھیل رہے ہیں جس کا ثبوت یہ ہے کہ میں نے خلیفہ صاحب کی بابت اہل حدیث مورخہ ۲۷ نومبر ۱۹۲۵ء اور ۵ مارچ ۱۹۲۶ء میں دو مضامین ،خلیفہ صاحب اور قادیان کی صداقت کا امتحان ، کے عنوان سے شائع کرائے تاکہ میرے دل میں جو شبہات مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے جانشین کے متعلق پیدا ہو گئے ہیں وہ دور ہو جائیں ۔لیکن آج تک نہ تو خلیفہ صاحب ہی میرے سوالات کا کوئی جواب دے سکے اور نہ غازیان قادیان ہی کچھ لب کشائی کر سکے۔ اس سے زیادہ میرے دعوی کی دلیل اور کیا ہو سکتی ہے، نیز ہر وہ شخص جو دل میں انصاف اور دماغ میں عقل رکھتا ہوگا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

کے حالات زندگی پڑھنے کے بعد اسی فیصلہ پر پہنچے گا لیکن تعجب ہے کہ باوجود اس قدر صاف اور کھلے ہوئے واقعات کے ہوتے ہوئے بھی ہزاروں حضرات ایک شخص کی اغراض دنیاوی کے شکار ہو جاتے ہیں اور اپنی دولت ایمانی ایک ایسے شخص پر جو اپنی زندگی میں نہایت صاف الفاظ میں سینکڑوں بلکہ ہزاروں مرتبہ جھوٹ بول چکا ہو قربان کر دیتے ہیں ان حضرات کے متعلق کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا کیونکہ اللہ تعالی خود اپنے کلام پاک میں ایسے لوگوں کے متعلق فرماتا ہے

او لئك الذين طبع الله على قلو بهم و سمعهم وابصارهم و اولئك هم الغافلو ن (النحل:۱۰۸)

یعنی یہی وہ لوگ ہیں کہ مہر کر دی اللہ تعالی نے ان کے دلوں اور کانوں اور آنکھوں پر اور یہی غافل ہیں)

کاش کہ قادیانی جماعت کے انصاف پسند حضرات تعصب کی عینک اتار کر حضرت مرزا صاحب قادیانی کی لائف پر غور کریں اور اسلام کو تباہ و کمزور کرنے کی بجائے اسلام کی سچی خدمت انجام دے سکیں۔

میں وہ کل حالات جو مجھ کو حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی لائف پر غور کرنے کے بعد معلوم ہوئے ہیں سلسلہ وار قلم بند کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں اپنے مضمون کا عنوان اس خاتون محترم کے نام نامی سے شروع کرتا ہوں جس کی وجہ سے بہت سے خدا کے نیک بندے قعر گمراہی اور عذاب دوزخ سے بچ گئے۔ میرے نزدیک تو خاتون معظّمہ نے اپنی قوت ایمانی سے حضرت مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو میدان صداقت میں ایسی شکست فاش دی کہ کہ حضرت ممدوح کی روح آج بھی اس نیک خاتون کے نام سے کانپ رہی ہے۔ پس ظاہر ہوا کہ جب آنخضرتﷺ کی ایک ادنی کنیز نے جناب مرزا صاحب مدعی نبوت مہدویت کی نبوت و مسیحیت کی ایک ٹانگ توڑ دی ہو وہ کس قدر قابل یقین اور مبنی بر صداقت ہوسکتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۲۶ محرم ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۰ ص ۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ختم نبوت اور مرزائی گریجوایٹ

منشی عبدالکریم میرٹھیؒ، کوہ ڈگشائی شملہ سے لکھتے ہیں:

ہمارا بہت عرصہ سے خیال ہے کہ تعلیم یافتہ اصحاب نہایت آزاد خیال ہوتے ہیں جب تک کسی بات کی خوبی اور دلیل معلوم نہ ہو وہ ہرگز تسلیم نہیں کرتے۔ مگر افسوس کہ قادیانی مشن کی کارگزاریوں پر نظر کر کے ہمیں ماننا پڑتا ہے کہ آج دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو اچھی خاصی تعلیم حتی کہ گریجوایٹ (بی۔اے) ہونے کے باوجود بلاسوچے سمجھے کسی بات کو مان لیتے ہیں اور بغیر آزمائے کسی ریاکار کے جال میں پھنس جاتے ہیں نہ صرف خود پھنسے بلکہ عوام کو بھی پھنسانا چاہتے ہیں۔

اس وقت ہمارے سامنے

مسئلہ ختم نبوت پر ایک مباحثہ کی روداد

موجود ہے جس میں ایک (بی۔اے) مرزائی نے عوام کو بہت کچھ مغالطے دیئے ہیں یا وہ خود مذہبی تعلیم میں بالکل کورے ہیں۔

بہرصورت مسئلہ ختم نبوت پر مسلمانوں کی طرف سے یہ آیات پیش کی جاتی ہیں جو اپنا مطلب آپ بتانے میں کسی تفسیر یا حاشیہ کی محتاج نہیں

ما کا ن محمد ابا ا حد من ر جا لکم ولکن رسو ل الله وخاتم النبیین یعنی آنحضرت کسی مرد کے باپ نہیں مگر وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے سلسلہ کو ختم کرنے والے ہیں۔

مطلب بالکل صاف ہے کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی اور نبی نہیں آئے گا یا یہ کہ آپ ﷺ نبیوں کے سلسلہ پر مثل مہر کے ہیں جس طرح خط لکھ کر بند کر دیا جاتا ہے اور اس پر مہر لگا دی جاتی ہے پھر اس میں ایک حرف تک نہیں بڑھا سکتے اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی تشریف آوری سے نبیوں کا سلسلہ ختم ہو گیا اور بس۔

اگر کوئی شیطان وسوسہ ڈالے کہ حضرت عیسیٰؑ کے تشریف لانے سے یہ مہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹوٹ جائے گی یا نبوت کا سلسلہ پھر جاری ہو جائے گا، سو اس کا جواب بھی نہایت صاف اور آسان ہے کہ حضرت عیسیٰؑ ابن مریم تشریف لائیں گے جو پہلے ہی نبی ہیں کسی اور شخص کو نبوت کا خلعت نہیں ملے گا۔

ہاں اگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی مانیں تو آیت مذکور کی صریح تکذیب لازم آتی ہے۔

دوسری آیت جو اسلامی مناظر نے پیش کی یہ ہے

قل یا ایھا الناس انی رسو ل اللہ الیکم جمیعا. یعنی ارشاد خداوندی ہے کہ اے رسول ﷺ لوگوں کو کہہ دو کہ میں تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا ہوں

مطلب صاف ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جس قدر انسان ہوں گے، آپ ان سب کی طرف رسول ہیں۔ سب کو آپ کے فرمان مبارک کے سامنے بحیثیت ایک امتی سر جھکانے کا حکم ہے۔ نہ یہ کہ وہ خود ہی رسول بن بیٹھیں جس طرح مرزا قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کر کے ارشادات خداوندی کی تکذیب کی۔

ناظرین! ہر دو آیات سے یہ بات بخوبی روز روشن کی طرح ثابت ہو گئی کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اور حضور ﷺ سب لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے ہیں۔ آپ کے بعد جو شخص بھی آئے گا وہ ایک امتی کی حیثیت سے زیادہ نہیں ہو سکتا۔ مگر افسوس کہ ہمارا گریجوایٹ دوست ان آیات سے دیدہ دانستہ اعراض کرنا چاہتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد نبوت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔ ناظرین ملاحظہ فرمائیں پہلی آیت جو مرزائی گریجوایٹ نے پیش کی یہ ہے

ومن یطع اللہ و الرسول فاولئك مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین و الصدیقین و الشھداء و الصا لحین (یعنی جو شخص اللہ اور رسول کی اطاعت کرے وہ ان لوگوں کے ساتھ ہو گا جن پر اللہ تعالیٰ (آخرت میں بڑے بڑے) انعامات فرمائے گا یعنی نبی صدیق شہید اور صالحین کی جماعت کے ساتھ ہو)

آیت کا مطلب نہایت واضح اور صاف ہے مگر قبل اس کے کہ ہم اس کا مطلب اور واضح کریں، مناسب ہے کہ اس کے شان نزول پر نگاہ ڈالیں۔

ایک شخص ثوبان نامی آنحضرت ﷺ سے نہایت محبت رکھتا تھا۔ ایک دفعہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہایت بے قراری میں بھاگا ہوا آیا۔آپ نے دریافت کیا ثوبان کیا حال ہے؟ اچھے ہو۔عرض کیا حضور اچھا ہوں کوئی بیماری نہیں، فقط میں نے آج حضور کی زیارت نہیں کی تھی اسلئے گھبراہٹ ہوئی اور مجھے قیامت یاد آئی تو اور بھی زیادہ رنج ہوا اس لئے کہ حضور جنت میں بلند مرتبہ انبیاء کے ساتھ ہوں گے وہاں ہماری رسائی کیسے ہوگی کہ ہم دیدار پرانوار سے مشرف ہوں۔اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ناظرین انصاف! کس قدر واضح اور صاف مطلب ہے کہ جو لوگ آنحضرت ﷺ سے محبت کریں یعنی حضور ﷺ کی سنت کو ملحوظ رکھ کر اس پر عمل کریں اللہ پاک ان کو اپنی منعم علیہ جماعت کی طرح منزل مقصود پر پہنچائے گا جہاں ان لوگوں کا گذر نہیں ہو سکتا جنہوں نے آپ ﷺ کی سنت سے لاپرواہی کی، کیونکہ حضور ﷺ کی محبت کی علامت ہی یہ ہے کہ آپ کی سنت پر نظر رہے، ایک قدم ادھر اودھر نہ ہو۔ پھر ضرور انشاء اللہ اسی عالم قدس میں پہنچ جائیں گے جہاں اللہ پاک کی منعم علیہ جماعت ہے اور یقیناً ان کی محبت کا فخر ہوگا۔کفار ومشرکین سے دوری ہوگی کیونکہ ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا۔

اس کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ سب کے درجے برابر ہونگے سب کے سب نبی ہی ہو جائیں گے یا صدیق یا صالحین یا شہید۔خدا کے واسطے ایک لمحہ کے لئے توجہ فرمائیں آیت کا مطلب روز روشن کی طرح صاف ہے مگر پنجابی نبی کی امت خواہ مخواہ اس سے یہ نتیجہ نکالتی ہے کہ حضور نبی کریم کی تابعداری سے ایک امتی نبی ہوسکتا ہے

دوسری آیت جو ہمارے مرزائی گریجوایٹ نے پیش کی یہ ہے

اهدنا الصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم

یعنی اے اللہ ہمیں سیدھی راہ پر پہنچا (وہ راہ نہیں جس کو ہم ناقص العقل سیدھی سمجھیں یا ہمارے بھائی اچھی جانیں بلکہ) ان بزرگوں کی راہ پر (پہنچا) جن پر تو نے (بوجہ ان کی دینداری کے بڑے بڑے) انعام کئے۔

مطلب صاف ہے کہ اے خدا ہمیں ان خدمتوں کی توفیق رفیق عنایت فرما جن سے تو راضی ہوجائے اور ہم اسی عالم قدس میں پہنچ جائیں جہاں تو نے اپنے پیارے بندوں (نبی، صدیق، شہید، صالحین) پر انعامات فرما کر ان کے درجات کے موافق اعلیٰ اعلیٰ مقامات مرحمت فرمائے اور ہمیں ان بے ایمانوں کی راہ سے بچا جن پر ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بے ایمانی کے سبب سے غضب کیا گیا یا جو گمراہ ہیں کیونکہ ان کی راہ سیدھے غم کدہ جہنم میں جاتی ہے۔ آمین

آیت کا مطلب نہایت ہی واضح اور صاف ہے کہ جنت میں پہنچنے کی درخواست ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارا مرزائی بی اے دوست اس سے یہی نتیجہ نکالنا چاہتا ہے کہ نبوت جاری ہے ختم نہیں۔ منعم علیہ جماعت میں نبی بھی شامل ہیں اگر خداوند کریم نے ہم کو نبوت کی نعمت عطا نہ کرنی ہوتی تو یہ دعا کس واسطے سکھائی۔ سکھائی ہے تو قبول بھی ہوگی۔ قبول ہوئی تو نبوت حاصل۔

سبحان اللہ! کیا زبردست اور معقول دلیل ہے

بریں عقل و دانش بباید گریست

اے جناب! سنئے۔ مرزا صاحب قادیانی کی طرف سے نگاہ ہٹا کر چند لمحوں کے لئے دل کے کانوں سے متوجہ کر خوب غور سے سنئے۔ خداوند کریم نے ہم کو یہ دعا اس واسطے سکھائی ہے کہ اس کو اخلاص کے ساتھ پڑھ کر اسی عالم قدس میں پہنچ جائیں جہاں اس کے برگزیدہ (منعم علیہ) بندے موجود ہیں۔ یہ نہیں کہ دنیا میں ہی آپ کے مرزا قادیانی کی طرح نبی بن بیٹھیں کیونکہ اس طرح بہت سی دقتوں کا سامنا ہوگا۔

مثال کے طور پر سنیں کہ اگر آپ کا اور آپ کے مرزا جی کا فرمودہ صحیح تسلیم کر لیں تو اس کا نتیجہ یہی نکلے گا کہ جو مسلمان اس دعا کو تلاوت کرتے ہیں اگر ان کی یہ دعا مقبول ہو جائے، تو مرزا جی کی طرح وہ بھی نبی ہو سکتے ہیں۔ پھر عام مسلمانوں اور مرزا جی کے درمیان کیا فرق رہا۔ بلکہ اس دعا کے ذریعہ ایک مسلمان بڑے سے بڑے جلیل القدر اور اولوالعزم نبی کا ہم پلہ ہو سکتا ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ جب مرزا صاحب قادیانی بقول خود نبی رسول کرشن وغیرہ سب کچھ بن چکے تھے، تو اس دعا کو بار بار کیوں پڑھا کرتے تھے، یا اس کو چھوڑ بیٹھے تھے؟

دوسری بات یہ کہ آپ لوگ (مرد عورت) جو اس آیت کو پڑھتے ہیں کیا مرد عورتیں سب نبی ہو سکتے ہیں؟

اگر ہو سکتے ہیں تو ان عورتوں میں (جن کو نبوت کی ڈگری مل جائے) اور مرزا جی میں کیا فرق رہا۔ اگر فرمائیں کہ عورتیں نبی نہیں ہو سکتیں تو حضرت مرزا جی ملہم کے الہام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یا مریم اسکن انت و زوجک الجنة (اربعین) ملاحظہ فرمائیں۔ مرزا جی بھی ایک وقت مریم بھی تھے۔ نہ صرف مریم ہی بنے بلکہ عورت ہونے کی حالت میں انہیں حیض بھی آتا تھا۔ پس ثابت ہوا کہ کم از کم مرزائی عورتیں مرزائی لٹریچر کی اصطلاح میں نبی ہوسکتی ہیں۔ اگر نہیں ہوسکتیں اور یقیناً نہیں ہوسکتیں، تو انہیں یہ دعا پڑھنے کی تکلیف نہ دیں آپ لوگ تو پڑھتے رہیں بقول خود امیدوار ہیں ایک روز مرزا جی کے برابر مسند نبوت جما کر نبوت کا اعلان کر دینا۔ سبحان اللہ

تیسری بات بات یہ کہ آنحضرت ﷺ جو سید الانبیاء ہیں وہ اس آیت کو کیوں تلاوت فرمایا کرتے تھے۔ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر کے ہوتے ہوئے کیا خدائی کے لئے؟ نعوذ باللہ۔

قادیانی مرزا جی جو بقول خود نبی بن چکے تھے وہ بھی اس دعا کو پڑھا کرتے تھے۔ شائد اس کی وجہ سے مرزا غلام احمد صاحب ایک دفعہ خواب میں ہو بہو اللہ بن گئے تھے (آئینہ کمالات اسلام)

چوتھی بات یہ کہ صحابہ کرام جو آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہے جنہوں نے حضور انور پر جانیں قربان کیں، جنہوں نے مرزا جی سے بدرجہا زیادہ اس دعا کو پڑھا، مگر ان میں کوئی نبی نہیں ہوا۔ شائد مرزائی کہہ اٹھیں کہ ان کی دعا قبول نہیں ہوئی۔ افسوس:

بریں عقل و دانش صد ہزار افسوس

فاروق اعظم حضرت عمرؓ بن خطاب اور اسد اللہ الغالب حضرت علیؓ بن ابی طالب جیسے جاں نثاروں کو دربار نبوی سے لا نبی بعدی کی پیاری آواز آتی ہے اور مرزا جی قادیانی کو فوراً سے پیشتر نبوت کا ڈپلوما مل جائے۔ جل جلالہ۔

بابو صاحب! آپ کو معلوم ہے کہ عام لوگ سرکاری دفاتر میں بلا اجازت داخل نہیں ہوسکتے، مگر وہاں جو ملازم ہیں حتیٰ کہ دفتری چپڑاسی اور دیگر اردلی بلا روک ٹوک اسی طرح چلے جاتے ہیں جس طرح ایک بڑا جرنیل۔ نہ صرف یہ بلکہ اسی دفتر میں اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہوتے ہیں۔ پس کیا آپ سب کو جرنیل ہی سمجھ لیں گے یا سب کے سب آپ کو چپڑاسی دفتری ہی نظر آئیں گے؟ ایسا ہوا تو شائد آپ کو بریلی کے ... میں جانے کی تکلیف دی جائے گی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جب سب کے سب ایک ہی دفتر میں کام کرنے کی وجہ سے ایک درجہ کے نہیں ہو سکتے ،اور یقیناً نہیں ہو سکتے تو بہشت میں جتنے مسلمان داخل ہوں گے جہاں کہ اللہ تعالی عزوجل کی منعم علیہ جماعت بھی ہوگی تو وہ سب کے سب نبی کیسے ہو جائیں گے؟

دوسری مثال سنئے ۔ ایک بڑے ہال میں گورنر صاحب ان کے سکرٹری اور کونسل کے ممبران تشریف رکھتے ہیں۔کیا آپ سب کو گورنر ہی سمجھیں گے؟ اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو انبیاء کرام کی معیت سے سب کو نبوت کی ڈگری کیسے مل جائے گی؟

تیسری مثال سنئے: ایک باغ میں باغ کا مالک مع احباب موجود ہے۔اسی باغ میں اسکے مزدور اور باغبان کام کرتے ہیں ۔کیا وہ سب کے سب ایک ہی باغ میں موجود ہونے کیوجہ سے مالک باغ یا باغبان ہو جائینگے؟ اگر نہیں تو جنت میں منعم علیہ جماعت کی معیت کی وجہ سے سب نبی کیسے ہو سکتے ہیں؟ اگر سب نبی ہوتے تو صدیق شہید اور صالحین کی تفریق کا کیا مطلب ہے معیت کی وجہ سے سب نبی ہی کیوں نہ ہوں؟

بابو صاحب !اگر آپ ذرہ بھی سمجھ سے کام لیں تو آپ کو ان آیات مقدسہ سے ہی روز روشن کی طرح معلوم ہو جائے گا کہ صراط مستقیم پر چلنے اللہ اور رسول یعنی قرآن کریم اور حدیث پر عمل کرنے سے ایک مسلمان صدیق شہید اور صالح کے درجے حاصل کرسکتا ہے مگر نبوت کا درجہ ایسا نہیں جو انسان کو اس کے اعمال کے عوض مل سکے اگر یہ ہوتا تو صحابہ کرام ضرور اس درجہ تک پہنچ جاتے۔

دل چاہتا ہے کہ آپ کو بہت سی مثالیں سنا کر اس مسئلہ کو اور واضح کیا جائے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوسکتا مگر چونکہ یقین کامل ہے کہ بہت صاف اور سیدھے طریقے سے یہ بات ثابت کر چکا ہوں اس لئے زیادہ لکھنا غیر ضروری معلوم ہوتا ہے اے سلیم الطبع اور حق کے متلاشی کیلئے بہت کچھ ہے۔

خدا تعالی سب کو صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے اور آخرت میں ان لوگوں کی محبت کا فخر نصیب ہو جن پر اس نے بڑے بڑے انعامات فرمائے۔آمین ثم آمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۳ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۱ ص ۹۔۱۱)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ایک محمدی اور مرزائی کا مکالمہ

جناب منشی عبدالکریم میرٹھیؒ، کوہ ڈگشائی شملہ سے ایک مکالمہ لکھتے ہیں:

محمدی: (مرزائی سے مخاطب ہو کر) قرآن کریم میں لفظ حمد کا اطلاق خداوند تعالی کے سوا کسی اور پر بھی ہوا ہے۔

مرزائی: خود آیت الحمد لله رب العالمین بتا رہی ہے کہ سب قسم کی حمد صرف اللہ سبحانہ کی پاک ذات کے لئے ہے۔

محمدی: میں نے کل قرآن مجید الحمد سے لے کر والناس تک بغور پڑھا کہیں بھی یہ لفظ اللہ تعالی کے سوا کسی دوسرے کی جانب منسوب نہیں کیا گیا تو اب آپ بتاویں کہ مرزا قادیانی کے ان فقروں کے کیا معنی ہوئے جن کو وہ الہام کے نام سے مشہور کرتا ہے۔

۱۔ یحمدك الله و یمشی الیك یعنی اللہ تعالی تیری (مرزا قادیانی) حمد کرتا ہے اور تیری طرف چلا آتا ہے (براہین احمدیہ ص ۵۰۴۔ اربعین ۳ ص ۸۔۱۰، ۲۴۔ اور البشری۔ ج اول۔ ص ۲۷)

۲۔ یحمدك الله من عرشه یعنی اللہ عرش پر تیری (مرزا) حمد کرتا ہے (اربعین ۲ ص ۶)

مرزائی: (حیران ہو کر اور کچھ سوچ کر) خدا تعالی نے یہ بھی تو قرآن میں فرمایا ہے عسی ان یبعثك ربك مقاما محمودا۔ یعنی اللہ پاک اپنے رسول کو فرماتا ہے کہ میں تم کو مقام محمود پر کھڑا کروں گا۔

محمدی: سبحان اللہ! سوال از آسمان جواب از ریسمان۔ ابھی تو آپ نے اقرار کیا تھا کہ اس لفظ حمد کا اطلاق ماسوا اللہ پر نہیں ہے اور جب اس سے قادیانی پر زد پڑتی دیکھی تو ومن ینقلب علی عقبیه کے مصداق بن گئے۔ مقاما محمودا جو مرکب وصفی ہے اس کو اصل سوال سے کیا تعلق۔ مقاما محمودا سے یہ تو نہیں پایا جاتا کہ خداوند تعالی اس کی حمد کرتا ہے بلکہ یہ تو ایک جگہ کا نام ہے۔

اگر آپ اس کا یہی مطلب سمجھتے ہیں کہ جب تک کوئی اس مقام حمد (تعریف) کی تعریف نہ کرے وہ محمود نہیں ہو سکتا تو کم از کم مشہور تفسیر جامع البیان صفحہ ۲۴۹ ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملاحظہ فرمائیں مسطور ہے یحمدہ فیہ الاولون والآخرون یعنی اولین اور آخرین اس مقام یعنی مقام شفاعت کی حمد (تعریف) کریں گے (علم معانی کا قاعدہ ہے کہ اسناد مجازی کبھی ظرف کی طرف ہوتی ہے۔ پس اسی قاعدہ کی رو سے اس مقام کو محمود کہا گیا ہے کہ اس میں خدا کی حمد کی جائے گی۔ ابراہیم میر) نہ کہ اللہ عزوجل اس کی حمد کرے گا۔

پس جب آپ نے اس کلیہ قاعدہ کو مان لیا اور ہم نے بھی قرآن شریف کی آیات کو دیکھ لیا جن سے روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ اللہ عزوجل اپنے بندوں کی حمد نہیں کرتا تو مذکورہ بالا نا شدنی فقروں کو کیوں کر الہام ربانی کہا جائے۔ بلکہ یہ تو مہمل لغو اور ناقص فقرے پاگلوں کی بڑ اور تعلیم شیطانی معلوم ہوتے ہیں۔ کل دنیا کو خدا تعالیٰ سکھاوے الحمد للہ رب العالمین اور خود معاذ اللہ اس قاعدہ کلیہ کو توڑ کر مرزا قادیانی کی حمد کرنے لگے تعالی اللہ عمایشرکون ۔ اس لحاظ سے تو معاذ اللہ مرزا قادیانی خدا تعالیٰ سے بھی برتر بلکہ اس کا بھی معبود ہوا۔

آنحضرت ﷺ جو رحمۃ للعالمین اور سید المرسلین اور مراتب اور مناقب میں کل بنی نوع انسان سے بڑھ کر ہیں ان کو بھی تو اللہ تعالیٰ نے کہیں قرآن شریف میں یحمدك اللہ علی العرش نہیں فرمایا بلکہ یوں فرمایا ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی پھر قادیانی کس کھیت کا بتھوا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کی حمد کرنے لگے۔

مرزائی (لاجواب ہوجاتا ہے اور نرم آواز سے کہتا ہے) اس وقت کو سمجھ میں نہیں آتا کسی اور وقت قرآن شریف سے دیکھ کر جواب دوں گا۔

راوی: کیا تم اور کیا تمہارا پنجابی نبی ۔ افسوس ہے بے سمجھ فدائیوں پر جو ایسے مفتری کے پیچھے لگے ہیں جس نے خداوند تعالیٰ پر بہتان لگایا سچ ہے

خیالات نادان خلوت نشین
بہم بر کند عاقبت کفر و دین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔ اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۱۰ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۲ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی ناکامی

اور الفضل کی عینک میاں محمود کی آنکھ پر

جناب دوست محمد صاحب چنیوٹ سے لکھتے ہیں:

تعصب بھی انسان کو اندھا کر دیتا ہے قادیانی جماعت کا آرگن الفضل قرآن شریف پر حملہ کرتا ہوا اپنی ۵ مارچ ۱۹۲۶ء کی اشاعت میں زیر عنوان:

کیا کسی نبی کی ضرورت نہیں۔

تحریر کرتا ہے:

اب ہم ان لوگوں سے دریافت کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کی موجودگی کی وجہ سے کسی نبی کے آنے کی ضرورت نہیں، وہ بتائیں کہ حجاز میں قرآن کریم کا کوئی نسخہ موجود ہے یا نہیں اور اہل حجاز قرآن کریم کو جانتے ہیں یا نہیں؟ اگر وہاں قرآن کریم بھی موجود ہے اور ان لوگوں کی مادری زبان بھی عربی ہے جس کے ذریعہ قرآن کریم کا سمجھنا ان لوگوں کے لئے دوسروں کی نسبت زیادہ آسان ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ وہ لوگ اس قدر فسق اور معاصی میں گرفتار ہیں۔

اہل حجاز کی یہ حالت ثبوت ہے اس امر کا کہ ایسے تاریک زمانہ میں قرآن کریم سے اسوقت تک کوئی فائدہ نہیں اٹھاسکتا جب تک کہ قرآن کا سکھلانے والا خدا تعالیٰ کی طرف سے مبعوث ہوکر اپنے قول اور فعل سے اس کی تفسیر نہ بیان کرے پس وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں سخت غلطی اور دھوکہ میں ہیں اور حالات زمانہ ان کے اس خیال کی پرزور تردید کر رہے ہیں۔

اس سے معلوم ہوا کہ بقول الفضل، اس زمانہ میں نبی ہی آکر فسق و فجور کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دور کر سکتا ہے لیکن اگر کوئی شخص الفضل کے سامنے اس کی عبارت کو بہ ادنیٰ تصرف عطائے تو بلقائے تو یوں پیش کر دے:

اب ہم ان لوگوں سے دریافت کرتے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کی موجودگی میں مسیح ابن مریم کے آنے کی ضرورت نہیں، وہ بتائیں کہ قادیان میں مرزا صاحب رہے یا نہیں؟ اور قادیانی جماعت مرزا صاحب سے استفادہ حاصل کرتی رہی یا نہیں؟ اگر قادیان میں مرزا صاحب نے اپنی عمر کاٹ دی اور اپنے مریدوں کی اصلاح میں کوشاں بھی رہے نیز مرزا صاحب کی زبان بھی پنجابی ہی تھی جس کے ذریعہ مرزا صاحب کا کلام سمجھنے میں آسانی بھی تھی تو پھر قادیانی اصحاب کب اپنے اخلاق کو درست کریں گے۔ اصحاب قادیان کی یہ اخلاقی حالت ثبوت ہے اس امر کا کہ مرزائیوں کے ایسے تاویلات کے زمانہ میں بھی مرزا صاحب کچھ مفید نہیں ثابت ہوئے اور مرزائیوں کی اصلاح اسوقت تک نہیں ہوسکتی کہ جب تک حضرت مسیح ابن مریم دوبارہ نزول فرما کر اپنی موجودگی اور قول وفعل سے قرآن کریم و احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ کی بلا تاویل سچائی پیش نہ کر دیں۔ وہ لوگ جو یہ کہتے ہیں کہ قرآن و حدیث کے کھلے کھلے الفاظ بھی تاویل کے محتاج ہیں سخت غلطی اور دھوکہ سے نہیں نکل سکتے حالانکہ حالات زمانہ ان کے اس وہم وگمان کی پرزور تردید کر رہے ہیں اور تاویل کے باوجود بھی مرزا صاحب ناکام واپس گئے ہیں۔''

اس حقیقت کے کھل جانے کے بعد بھی اگر احمدیوں کو سمجھ نہ آئی ہو، تو الفضل کے استدلال کی روشنی میں میاں محمود صاحب خلیفہ ثانی قادیانی کی شہادت سن لیں کہ جس عینک سے دیکھ کر الفضل قرآن کریم پر حملہ کرتا ہے اگر وہی چشمہ میاں محمود صاحب کی آنکھ پر چڑھا دیا جائے تو مرزا صاحب قادیانی آئے اور گئے مگر جماعت احمدیہ کی اصلاح نہ ہوسکی لوسنو! و شہد شاھد من اھلھا خلیفہ جی فرماتے ہیں:

میں نے پہلے بھی سمجھایا تھا اور اب بھی سمجھاتا ہوں کہ اپنے اخلاق کو درست کرو بات بات میں جھگڑے نہ پیدا کرو ابھی معلوم ہوتا ہے کہ نفس غالب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے اور خدا کا خانہ کم ہے۔
پھر اب وہ وقت کب آئے گا جب اپنے اخلاق کو درست کریں گے اپنے اخلاق کو درست کرنا ایمان کی ترقی کا پہلا قدم ہے ، دوسرے قدم اس کے بعد ہیں ۔ اخلاق کی درستی سے ایمان کا کوئی کم درجہ نہیں ۔ بیشک ایمان کے مدارج ہیں اور ایمان گھٹتے گھٹتے اتنا تھوڑا ہو جاتا ہے کہ اس کو کفر کے نام سے موسوم کرتے ہیں کیونکہ کفر میں بھی ایمان کا ایک جزو ہوتا ہے خالی کفر دنیا میں نہیں ہے ۔ اگر ایسے کافر ہوتے کہ جن میں ایمان کا کوئی حصہ بھی نہ ہوتا تو دنیا پر آسمان سے یک لخت بجلی گرتی اور اس کو تباہ کر دیتی بدترین کافر بھی ایمان کا ایک حصہ رکھتا ہے ابوجہل، نمرود، شداد، فرعون بڑے کافر تھے مگر ان میں بھی ایمان کا ایک حصہ تھا۔ لیکن صرف ایمان کا ایک حصہ نجات نہیں دلاسکتا بلکہ نجات کیلئے ایک خاص مقدار ایمان کی ضرورت ہے۔ پس جماعت کیلئے ضروری ہے کہ اخلاق میں ترقی کرے کہ اس سے اقل مقدار نجات کیلئے ایمان کی ہو ہی نہیں سکتی ۔ (الفضل قادیان ۱۴ جولائی ۱۹۲۱ء ص ۸)

جب ابوجہل فرعون وغیرہ میں بھی بقول خلیفہ جی ایمان تھا اور بوجہ اخلاق نادرست ہونیکے احمدیوں نے ایمان کی ترقی میں پہلا قدم نہیں اٹھایا تو سچ سچ بتلاوے اڈیٹر الفضل بشرطیکہ وہ بھی (اصحاب قادیان میں سے نہ ہو) کہ جس نبی کے آنے اور چلے جانے کے بعد بلکہ خلیفہ اول کے بھی بعد خلیفہ ثانی بھی ایسی شہادت دے کہ ایمان کا پہلا قدم بھی اس کی قوم نہیں اٹھایا اس قوم کو اگر قرآن حکیم کی خوبیاں نظر نہ آویں تو شپرہ چشم کا قصور ہے یا چشمہ آفتاب کا۔

غیروں پہ معترض تھے لیکن جب آنکھ کھولی
اپنے ہی دل کو ہم نے گنج عیوب پایا

امید ہے کہ احمدی حضرات اس مختصر گذارشات پر فرمائیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷۔ اگست ۱۹۲۶ء مطابق ۱۷ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائے قادیان و تقسیم بنگالہ

جناب چراغ دین صاحب تاج، کلکتہ سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنی کتاب حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۲۹۶ نشان ۱۲۸ پر یہ الہام لکھتے ہیں:

۱۱ فروری ۱۹۰۶ء کو بنگالہ کی نسبت ایک پیش گوئی کی گئی تھی جس کے الفاظ یہ ہیں: پہلے بنگالہ کی نسبت جو حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دلجوئی ہوگی۔

یہ پیش گوئی خود مرزا صاحب قادیانی نے ۲۲۔ اگست ۱۹۰۶ء میں ہی پوری کر دی جس کے الفاظ یہ ہیں:

۱۔ گورنمنٹ نے تقسیم بنگالہ کی نسبت حکم نافذ کیا تھا یہ بنگالیوں کی دل شکنی کا باعث ہوا گویا ان کے گھروں میں ماتم پڑ گیا تھا۔

(۲) خاص کر لفٹننٹ گورنر کو انہوں نے اپنے لئے ملک الموت سمجھا اور سر فلر کے انتظام سے جاں بلب تھے۔

۳۔ مجھے مذکورہ بالا الہام ہوا۔ یعنی یہ کہ پہلے بنگالہ کی نسبت جو کچھ حکم جاری کیا گیا تھا اب ان کی دل جوئی ہوگی۔

۴۔ سو یہ پیش گوئی اس طرح پوری ہوئی کہ بنگالہ کا لفٹننٹ گورنر فلر جس کے ہاتھ سے بنگالی لوگ تنگ آ گئے تھے ایک دفعہ مستعفی ہو گیا وہ کاغذات شائع نہیں کئے گئے تھے جسکی وجہ سے استعفا دیا گیا۔

۵۔ مگر فلر صاحب کے استعفا پر جس قدر خوشی کا اظہار بنگالیوں نے کیا ہے وہ ان کی اخباروں سے ظاہر ہے۔

۶۔ بنگالیوں نے فلر کی علیحدگی پر اپنی دل جوئی محسوس کی دوسرا ثبوت دل جوئی کا امرت بازار پتریکا جو کہ مشہور بنگالیوں کا انگریزی اخبار ہے اس نے دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔یعنی لیفٹنٹ گورنر فلر کا جانشین خاص دل جوئی کی پالیسی اختیار کریگا۔
۸۔اب دیکھو کس صفائی سے یہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔

اب احمدی صاحبان غور کریں کہ یہ پیش گوئی مرزا صاحب نے چھ ماہ میں پوری کر دی یعنی ۱۱ فروری کی پیش گوئی کی اور ۲۲۔ اگست کو پوری کر دی۔

اب سنئے خواجہ کمال الدین (خواجہ نے جس وقت یہ کتاب بنگال کی دل جوئی لکھی تھےء اس وقت وہ مرزا صاحب کو مرسل ربابی و مرسل یزدانی مانتے تھے مگر اب نہیں) بی اے ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ پنجاب نے اپنی کتاب، بنگال کی دل جوئی، میں یہ پیش گوئی ۱۹۱۲ء میں جب کہ دہلی دربار ہوا، پوری کی۔ جس کے اصل الفاظ یہ ہیں:

> بنگال کی دل جوئی جس میں اس زبردست پیش گوئی کا ذکر ہے جو اس زمانہ کے مامور عالی جناب حضرت مرزا غلام احمد صاحب نے حکم تقسیم پر فروری ۱۹۰۶ء میں شائع کی تھی اور جس پیش گوئی کو ہز میجسٹی ملک معظم نے اپنی زبان مبارک سے ۱۲ دسمبر ۱۹۱۲ء کے اعلان میں پورا کیا (ص ۱) کہ ایک سرکاری دستاویز پر مختلف پیرایوں میں اس دلجوئی کا ذکر بار بار کیا جاتا ہے اس سے ثابت ہوگیا کہ یہ پیش گوئی پوری ہوگئی۔

اب اصل بات غور طلب یہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب بقول خواجہ صاحب مرسل ربانی و مرسل یزدانی تو اس پیش گوئی کو چھ ماہ بعد ہی پوری کر جاویں اور ان کے مرید یعنی خواجہ صاحب چھ برس بعد پوری کر کے دکھاویں۔

کیا خواجہ صاحب نے حقیقۃ الوحی نہ دیکھی تھی جو برخلاف مرزا صاحب کے ۱۹۱۲ء میں پوری کر دکھائی۔ خواجہ کمال الدین کی کتاب، بنگال کی دل جوئی، میں تو لارڈ کرزن صاحب نے بنگالہ کے متعلق وہ حکم نافذ فرمایا کہ جس سے بنگال کے دو ٹکڑے ہوگئے۔ خود مرزا صاحب کی کتاب حقیقۃ الوحی میں فلر لفٹنٹ گورنر کو انہوں نے اپنے لئے ملک الموت سمجھا (یعنی بنگالیوں نے) اس میں بھی اختلاف ہوگیا کہ مرزا صاحب فلر صاحب پر تقسیم بنگالہ تھوپ دیں اور خواجہ کمال الدین صاحب لارڈ کرزن پر تھوپیں عجیب معاملہ ہے۔

اس پیشگوئی کی نسبت میں نے کلکتہ کے ایک احمدی بنام محمد صدیق ووھاون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرف ڈنڈ کا سے دریافت کیا کہ مرزا صاحب حقیقۃ الوحی میں چھ ماہ بعد تقسیم بنگالہ والی پیش گوئی پوری کرتے ہیں اور خواجہ کمال الدین صاحب اسی پیش گوئی کو ۱۹۱۲ء میں یعنی چھ برس بعد پورا کر دکھاتے ہیں، حالانکہ پوری ہوئی ہی نہیں۔

تو اس نے کہا کہ مرزا صاحب جو یہ پیش گوئی چھ ماہ میں پوری کرتے ہیں یہ انہوں نے ایسی ہی منڈھ (منڈھ دینا پنجابی لفظ ہے جسکے معنی جھوٹ تھوپ دینا ہے) دی ہے اصل پیش گوئی ۱۹۱۲ء میں ہوری ہوئی جیسا کہ خواجہ صاحب نے لکھا ہے۔

میں نے کہا کہ مرزا صاحب ایسے منڈھ دیتے، تو اس نے کہا: ہاں۔

اس کا گواہ مولا بخش مگوں باوا کا چھوٹا بھائی۔ دوسرے میں نے لکھوا کر رکھ لیا ہوا ہے جو صاحب دیکھنا چاہیں دکھا سکتا ہوں۔

اب مرزائی صاحبان کو چاہیے کہ اس پیش گوئی کو جو کہ ہر دو طرح پوری کی گئی ہے ذرہ غور کر کے ملاحظہ کریں اور خدا سے ڈریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۴ ص ۱۱)

مرزائیوں سے مناظرہ بمقام جھنگ شورکوٹ

جناب احمد حسن صاحب شورکوٹی لکھتے ہیں:

مدت ہوئی کہ جماعت مرزائیہ شورکوٹ قادیان سے مبلغ بلا کر لوگوں کو مرتد بنانے کی کوشش میں کامیاب ہو رہی تھی اور آئندہ اپنی رو کو تیزی سے چلانے کا خیال باطل باندھے ہوئی تھی۔ نوبت بایں جا رسید کہ بتاریخ ہائے ۹ تا ۱۱ جولائی ۱۹۲۶ء موضوعات ذیل پر مناظرہ مقرر ہوا۔ اول: حیات مسیح، دوم صداقت مرزا، سوم ختم نبوت، چہارم الہامات و پیش گوئیاں مرزا کی۔

مرزائیوں کی طرف سے مولوی غلام احمد مولوی فاضل اور حافظ جمال مناظر تھے۔ مسلمانوں کی طرف سے مولوی ابوالحریز عبدالعزیز ملتانی مقرر ہوئے۔ موضوع ایک اور تین کے مدعی ملک عبدالعزیز اور دو اور چار کے مدعی مناظر مرزائی تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ کہ جس فصاحت و بلاغت سے مولانا مولوی عبدالعزیز نے دعوی کو ثابت کیا اور مخالفین کے اعتراضات کے ایسے دنداں شکن جواب دیئے کہ جس سے سب حاضرین بشمول شیعہ ہنود ملک صاحب کی قابلیت کے مقر بن رہے ہیں ۔اور خود مرزائی مناظر بھی دل میں مولانا صاحب کی قابلیت کا ایسا قائل اور زیر رعب ہوا کہ بوقت مناظرہ نمبر۳ مولوی جمال احمد مرزائی کی زبان لڑکھڑا گئی اور سوائے اوقات گزاری کے اس نے کوئی قابل قدر خدمت مرزائیت کی نہ کی۔اس مناظرہ کی تاریخ صفحہ شورکوٹ پر بے نظیر رہے گی اور آئندہ کے مخالف دین کے مفسدانہ ارادوں سے مسلمان محفوظ رہیں گے۔انشاءاللہ

اس مناظرہ میں مولوی عبدالعزیز صاحب کی قابلیت کا بفضل خدا یہ بھی بین ثبوت ہے کہ مندرجہ ذیل اشخاص مناظرہ سے مستفیض ہو کر مذہب مرزائیت سے تائب ہوئے۔

اللہ بخش درزی شورکوٹ محمد عنایت کھوکھر چاہ ٹبی والہ اور اللہ بخش کھوکھر چاہ لٹیا نوالہ۔ پہلوان اور شرف الدین مرزائیت سے تائب ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۴ صفر ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۴ ص ۱۲)

تقدیس رسول

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی ازالہ اوہام صفحہ ۴۰۰۔۴۰۱ پر فرماتے ہیں:

الف: اگر ہمارے بھائی جلدی سے جوش میں نہ آجاویں تو میرا تو یہی مذہب ہے جس کو دلیل کے ساتھ پیش کرسکتا ہوں کہ تمام نبیوں کی فراست اور فہم آپ (ﷺ) کی فراست کے برابر نہیں مگر پھر بھی بعض پیش گوئیوں کی نسبت آنحضرت ﷺ نے خود اقرار کیا ہے کہ میں نے ان کی اصل حقیقت سمجھنے میں غلطی کھائی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں پہلے اس سے چند دفعہ لکھ چکا ہوں کہ آنحضرتﷺ نے صاف طور پر فرما دیا تھا کہ میری وفات کے بعد میری بیبیوں میں سے پہلے وہ مجھے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔

چنانچہ آنحضرتﷺ کے رو برو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے۔ چونکہ آنحضرتﷺ کو بھی اس پیش گوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی اس لئے منع نہ کیا کہ یہ خیال تمہارا غلط ہے آخر اس غلطی کو پیش گوئی کے ظہور کے وقت نے نکالا۔؛

ب۔ جب آنحضرتﷺ کی بیبیوں نے آپ کے رو برو ہاتھ ناپنے شروع کئے تھے تو آپ نے اس غلطی پر متنبہ نہیں کیا یہاں تک کہ آپ فوت ہو گئے اور بظاہر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی یہی رائے تھی کہ درحقیقت جس بیوی کے لمبے ہاتھ ہیں وہی سب سے پہلے فوت ہوگی اس وجہ سے باوجود یکہ آپ کے رو برو ہاتھ ناپے گئے مگر آپ نے منع نہ فرمایا کہ یہ حکمت تو خلاف منشاء پیش گوئی ہے۔ (ص ۶۸۹۔ ازالہ اوہام)

ج: ابن مریم با یک چشم کا لفظ بھی اسی پاک منہ سے نکلا ہے جس لمبے ہاتھ کا لفظ نکلا تھا بلکہ لمبے ہاتھ کے حقیقی اور ظاہری معنی مراد ہونے پر تو تصدیق نبوی بھی ہو چکی تھی کیونکہ آنحضرتﷺ کے رو برو ہی سرکنڈے سے ناپے گئے تھے اور سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے تھے اور یہی قرار پایا تھا کہ سب سے پہلے سودہ فوت ہوگی کیونکہ آنحضرتﷺ نے ہاتھوں کو ناپنے دیکھ کر بھی منع نہیں فرمایا تھا جس سے اجماعی طور پر سودہ کی وفات تمام بیبیوں سے پہلے یقین کی گئی لیکن آخر کار ظاہری معنی صحیح نہ نکلے جس سے ثابت ہوا کہ اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرتﷺ کو بھی معلوم نہ تھی۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۷۳۵)

اقول: جناب مرزا صاحب قادیانی کی ان تحریروں کا خلاصہ یہ نکلا کہ نعوذ باللہ (بقول مرزا قادیانی)، اس پیش گوئی کی حقیقت آنحضرتﷺ کو بھی معلوم نہیں تھی۔ (ص ۷۳۵)

حالانکہ مرزا صاحب کا ایسا لکھنا سراسر جھوٹ اور غلط ہے اور حدیث میں یہ الفاظ کہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے روبرو ہی بیبیوں نے باہم ہاتھ ناپنے شروع کر دیئے لفظ روبرو تین جگہ پر مرزا صاحب نے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے حالانکہ حدیث میں یہ نہیں اصل میں بات یہ ہے کہ اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرت ﷺ کو معلوم تھی مگر بیبیوں نے رسول اللہ ﷺ یہ بات سن کر اس کے معنی یہ سمجھے کہ گویا اس سے مراد جسمانی طور پر لمبے ہاتھ ہیں اور اس غلط فہمی سے ایک دوسرے کے ہاتھوں کو ناپنا شروع کر دیا۔ پس دراصل یہ غلطی ازواج مطہرات کی تھی، نہ کہ آنحضرت ﷺ کی۔ اور قادیانی دجال نے گستاخی اور بے باکی سے یہ کہنے کی جرأت کی کہ:

آنحضرت ﷺ کو بھی اس پیش گوئی کی اصل حقیقت سے خبر نہ تھی۔

(ص ۴۰۰۔ ازالہ اوہام)

مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور۔ ریویو آف ریلیجنز مارچ ۱۹۰۷ء صفحہ ۱۱۱۔۱۱۲ اور کتاب جمع قرآن صفحہ ۴۔۵ پر ارشاد فرماتے ہیں:

ایک دفعہ آنحضرت ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات کو مخاطب کر کے فرمایا

اسرعکن لحو قا بی اطو لکن یدا (اطو لکن یداً کے معنی لمبے ہاتھ بصیغہ جمع کرنے غلط ہیں ید واحد کا صیغہ ہے اگر ظاہری ہاتھ مراد ہوتے تو دونوں ہاتھوں کی لمبائی کا ذکر ہوتا نہ کہ ایک ہاتھ کا۔ ید (ہاتھ) سے کبھی سخاوت مراد لی جاتی ہے لہذا ظاہری ہاتھ کی لمبائی مراد نہیں بلکہ دست سخاوت کی لمبائی مراد ہے کیونکہ یہاں ید بصیغہ جمع نہیں ہے پس قادیانیوں کا ترجمہ بصیغہ جمع غلط ہے۔

ھذاما افاد نا به شیخنا و بر کتنا مولا ناعبید الله غلا م حسن السیالکوٹیؒ.

ابراہیم میر سیالکوٹی) جس کے ظاہری معنی یہ ہیں کہ تم میں سے مجھ سے وفات پا کر وہی پہلے ملے گی جس کے ہاتھ لمبے ہیں چنانچہ وہ حدیث جو صحیح مسلم میں بروایت حضرت عائشہ ام المومنین درج ہے ذیل میں نقل کی جاتی ہے

عن عا ئشة ام المومنین قا لت قال رسو ل الله ﷺ اسرعکن لحو قا بی اطو لکن یدا فکن یتطا ولن ایتهن اطول یدا قا لت فکا نت اطولنا یدا زینب لا نها کا نت تعمل بید ها وتصدق (حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تم میں سے مجھ کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلدی وہ ملے گی جسکے ہاتھ لمبے ہیں۔ عائشہ نے فرمایا یہ بات سن کر تمام ازواج مطہرات اپنے اپنے ہاتھ اس بات کے دریافت کرنے کے لئے ناپنے لگیں کہ کس کے ہاتھ سب سے لمبے ہیں۔ پھر آخر کار زینب کے ہاتھ اس کی سخاوت کی وجہ سے اس حدیث کی منشاء کے مطابق سب سے لمبے ثابت ہوئے)

ان مقدس بیبیوں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سن کر اس کے یہ معنی سمجھے کہ گویا اس سے مراد جسمانی طور پر لمبے ہاتھ ہیں اور اس غلط فہمی سے ایک دوسرے سے ہاتھوں کو ناپنا شروع کر دیا۔

اور اس کے صحیح معنی بھی کھلے طور پر لکھے ہوئے موجود ہیں چنانچہ امام نووی نے اس حدیث کے یہ معنی لکھے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ حضرت رسول کریم ﷺ کی بیویوں نے یہی سمجھا تھا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد فی الحقیقۃ لفظی طور پر لمبے ہاتھ ہی ہیں اور اس لئے انہوں نے اپنے ہاتھوں کی لمبائی کو ناپنا شروع کر دیا۔ ناپنے سے معلوم ہوا کہ آنحضرت ﷺ کی بیوی حضرت سودہ کے ہاتھ سب سے لمبے تھے اور حضرت زینب صدقہ وخیرات میں سب سے کھلا ہاتھ رکھتی تھیں اور وہی سب سے پہلے فوت ہوئیں اس وقت ان کو معلوم ہو گیا کہ اس حدیث کے اصل معنی یہ تھے کہ لمبے ہاتھوں سے مراد سخاوت اور خیرات اور صدقہ میں سب سے سبقت اور فوقیت تھی اہل لغت ایسے فقرات کے یہی معنی کرتے ہیں چنانچہ جب کہتے ہیں کہ فلاں طویل الباع ، یافلاں طو یل الید ، تو اس سے یہی مراد ہوتی ہے کہ فلاں شخص بہت بڑا سخی اور فیاض ہے۔

(دیکھو نووی حاشیہ صحیح مسلم)

ایسا ہی حضرت امام بخاری اور مشہور و معروف صاحب فتح الباری بھی اس امر پر متفق ہیں کہ اس حدیث کے معنی ازواج مطہرات نے پہلے یہی سمجھے تھے لیکن بعد میں ان پر منکشف ہو گیا کہ اس کے معنی وہ نہیں جو انہوں نے سمجھے ہوئے تھے بلکہ سخاوت اور فیاضی میں سبقت مراد ہے۔

(دیکھو صحیح بخاری باب صدقات)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نتیجہ یہ نکلا کہ دراصل یہ اجتہادی غلطی آنحضرتﷺ کی نہ تھی بلکہ آپکی ازواج مطہرات کی تھی جنہوں نے یہی معنی سمجھے کہ گویا اس سے مراد جسمانی طور پر لمبے ہاتھ ہیں۔مرزاصاحب قادیانی کا یہ لکھنا کہ:

اس پیش گوئی کی اصل حقیقت آنحضرتﷺ کو بھی معلوم نہ تھی۔

(ازالہ اوہام. ص ۴۳۵)

سراسر جھوٹ اور غلط ہے اور مزے کی بات یہ ہے کہ حدیث میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ آنحضرتﷺ کے روبرو ازواج مطہرات نے اپنے ہاتھ ناپے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء۔مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ص ۷۔۸)

ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔۲

اس سلسلہ کا مضمون ۳۰ جولائی ۱۹۲۶ءکو پرچہ اہل حدیث امرتسر میں چھپ چکا ہے جس میں ایک احمدی کی سرگزشت شائع کی گئی ہے جسکو حلفیہ قسم کھا کر شائع کیا گیا تھا۔جس میں اپنی طرف سے ایک حرف بھی نہیں ملایا گیا۔ لیکن جماعت احمدیہ کہاں جن کو خدا کی قسم پر یقین آئے کیونکہ ان کو تو لالہ شرم پت کی شہادت درکار رہے لیکن خدا کی قسم ان کے نزدیک معمولی بات ہے لالہ شرم پت کی شہادتوں کے عوض اس کے بیٹے کو دو کنال زمین خلیفہ صاحب نے عطا کر دی ہے کہ یہ جھوٹی سچی شہادتیں دینے کو تیار ہو جائے یہ بھی ایک قادیانی پارٹی کا بائیں ہاتھ کا کھیل ہے۔

ہمارے ۳۰ جولائی کے مضمون کا جواب دیتے ہوئے الفضل لکھتا ہے:

حال میں سلسلہ کے کمینہ دشمن اخبار اہل حدیث (۳۰ جولائی ۱۹۲۶ء) نے ایک احمدی کی دکھ بھری داستان ، کے عنوان سے کسی گم نام شخص کی طرف سے کسی بے نام ونشان پوٹ ماسٹر کے ساتھ مکالمہ درج کیا ہے۔مکالمہ کا ایک ایک لفظ بتا رہا ہے اگر یہ مصنوعی اور خود ساختہ نہیں تو ایسے شخص کا ضرور ہے جسے احمدیت کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔(الفضل ۱۳ قادیان۔اگست ۱۹۲۶ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ناظرین ذرا جماعت مرزائیہ کی تہذیب دیکھئے، لکھتے ہیں کہ سلسلہ کا کمینہ دشمن اخبار اہل حدیث۔

میں پوچھتا ہوں کہ اخبار اہل حدیث کون سی بات میں کمینہ ہے۔ اگر اس بات سے کمینہ ہے کہ قادیانی کمپنی کی تجارت کو فروغ حاصل نہیں ہونے دیتا؟ بدیں وجہ کمینہ ہے کہ اس کے اڈیٹر جناب مولوی ثناء اللہ امرتسری ہیں جو جماعت مرزائیہ کے خوب بخئیے ادھیڑتے ہیں اور سہ صدی دوست ہیں اور آپ کے نبی کی موت کے باعث ہوئے ہیں

میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کے اختیار میں بات نہیں دل جلوں کی ایسی حالت ہوتی ہے جب اور کچھ نہیں تو گالیوں پر اتر آتا ہے

آگے تحریر ہے کہ: ’’مضمون کسی گم نام شخص کی طرف سے ہے۔‘‘

عرض ہے کہ جو مضمون اخبار اہل حدیث میں نکل رہا ہے کسی گم نام شخص کی طرف سے نہیں ہے۔ میرا نمبر خریداری اخبار اہل حدیث ۳۸۴۷ ہے۔

اگر آپ نے میرا نام دریافت کرنا ہو تو دفتر اخبار اہل حدیث امرتسر سے دریافت کر لیں۔ نیز جو مضمون درج اخبار ہو رہا ہے آپ کے مرید کی زبان سے حرف بحرف ہے اس میں، میں ایک حرف کی بھی ملاوٹ نہیں کرتا آپ ہرگز نہ سٹ پٹائیں۔

آگے تحریر ہے:

’’اگر یہ مضمون مصنوعی اور خود ساختہ نہیں ہے تو ایسے شخص کا ضرور ہے جسے احمدیت کے ساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہے۔‘‘

چنانچہ اس کا جواب خود پوسٹ ماسٹر مذکور دے گا جو سلسلہ وار درج کیا جائیگا

آگے اخبار الفضل لکھتا ہے:

’’گویا نامہ نگار اہل حدیث کے نزدیک بھی پاک پٹن کا میلہ تماشہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔ اور جو شخص اہل حدیث کے نامہ نگار جتنا بھی میلوں تماشوں سے اجتناب نہیں کر سکتا وہ کس منہ سے احمدی کہلا سکتا ہے‘‘ (الفضل مذکور۔ص۳)

اب اس مضمون سے عیاں ہے کہ الفضل کی ضمیر میں یہ بات سمائی ہوئی ہے کہ احمدی ہر فرد لا ثانی ہے اور اور اہل حدیث کے اچھے اچھے کارکنوں سے بھی افضل ہے شرک وبدعت سے اجتناب کرتا ہے۔ ناظرین یہ منہ اور مسور کی دال۔ کیوں جناب

’’ محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ‘‘

www.KitaboSunnat.com

جن کا گرو بدعت اور شرک میں مبتلا ہو ان کے مریدوں کی کیا حالت ہو۔آپ کے گرو نبی بنے اوتار بنے بلکہ یہاں تک کہ خدائی کا دعویٰ بھی کر مارا بدعت وشرک کا دیکھنا ہوتو سیرۃ المہدی تصنیف بشیر احمد ابن کرشن قادیانی دیکھو صاف عیاں ہے کہ مرزا صاحب چالیسویں ساتویں کے قائل تھے،منگل کے دن کو ہندوؤں کی طرح برا جانتے تھے، بلکہ لڑکی کو منگل کے دن پیدا ہونے سے روک رکھا۔

اہل حدیث جماعت کے شرک و بدعت مٹانے کا ثبوت دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے تمام دنیا ہی جانتی ہے ہماری بدنامی کا باعث ہی یہ بن رہا ہے کہ ہم لوگ پبلک کو شرک و بدعت سے روکتے ہیں۔اے تعصب والو ذرہ آنکھیں کھول کر دیکھو کہ اہل حدیث جماعت تم کو ایک دھاگے میں پرونا چاہتی ہے اور اس راستہ پر چلانا چاہتی ہے جس پر سلف صالحین کا دارو مدار تھا۔

باقی دارد۔ اخبار اہل حدیث کا خریدار نمبر ۷۸۴۳

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء۔مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ص ۸۔۹)

خلافت

مولانا محمد عبدالغفار الخیریؒ دہلی سے لکھتے ہیں:

گذشتہ ایام میں آل انڈیا خلافت کمیٹی کا ایک خاص جلسہ دہلی میں ہوا تھا مولانا محمد علی صاحب نے دوران تقریر میں فرمایا کہ، ایک ایسی خلافت قائم کی جائے جسے مسلمانوں کے کسی فرقہ کو حتی کہ قادیانی پارٹی کو بھی ماننے میں عذر نہ ہو۔

یہ حصہ تقریر میری ناقص سمجھ سے بالاتر تھا قادیانی پارٹی کا خلیفہ قادیان میں اور لاہوری پارٹی کا امیر لاہور میں موجود ہے حیرانی ہے کہ دودو کو کس طرح مانا جائے گا افسوس آج مسلمانوں کو اسلام سے اتنا بعد ہوگیا ہے کہ وہ خلافت کے مفہوم کو سمجھنے سے بھی عاری ہیں ہم یہاں حضرت مولانا عبدالجبار صاحب خیری ایم اے امام جماعت اسلامیہ برلن (جرمنی) کے خط سے ایک اقتباس اس موضوع پر ہدیہ ناظرین کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جو بالکل صحیح ہے۔ وھو ہذا

اسلام کا منشاء اصلی یہ ہے کہ بموجب کتاب اللہ وسنت رسول اللہ ﷺ احکام اور امور کی تنفیذ کی جائے اور یہ بات جب تک نہیں ہوسکتی جب تک جماعت نہ ہو اور جماعت بھی زبردست تاکہ دین اللہ کو لیظہرہ علی الدین کلہ کر دے (یہ جماعت ایک خلیفہ کے تابع ہو) موجودہ مسلمان ملوک اور امراء وغیرہ مثلاً ملک مصر و ملک افغانستان و ملک فارس و ملک (بظاہر رئیس) ترک وغیرہ کا حال معلوم ہی ہے اب مسلمانوں میں سلطان ابن سعود کے سوا کون ایسا امیر ہے کہ دین اللہ کے قیام کی تدبیر کرتا ہے اور اسی دین اللہ یعنی شریعت ربانی کے قیام کے لئے خلافت لازمی ہے۔

جب خلافت کی یہ شان ہے تو خود بخود سوال پیدا ہوتا ہے کہ ہم ہندوستان کے غلام خلافت کا سرانجام کس طرح کر سکتے ہیں اور خلیفہ ہمارے او پرا حکام امور اورحدود کتاب وسنت کا نفاذ کس طرح کر سکے گا؟ یہ ظاہر ہے کہ جب تک ہم ہجرت کر کے خلیفہ کی حدود میں نہ چلے جائیں ہمارے لئے خلیفہ (نعوذ باللہ) شاہ شطرنج سے زیادہ نہیں

قادیانی اور لاہوریوں کی روحانیت ان کے خلیفہ اور امیر کے ماتحت، اور دیگر فرقوں کی ان کے علماء کے تحت میں، اس شعبہ میں تو ہندی مسلمان خلیفہ کو ماننے سے رہے۔ اب رہی سیاست وہ سب کی حکومت انگریزی کے قانون کے ماتحت۔ اور قادیانی و لاہوری پارٹیوں میں قوانین انگریزی کی پابندی یعنی حکومت کی وفاداری اور استحکام پر عہد لیا جاتا ہے (جب احمدیوں کا ماٹو لائلٹی، اور مولانا محمد علی کا اصول نان کواپریشن ہے تو مولانا محمد علی صاحب کی مجوزہ خلافت کی شکل وصورت کیا ہوگی۔ ابراہیم میر سیالکوٹی) خلافت کے ماتحت یہی دونوں امور ہیں انہیء دونوں پر کتاب وسنت کے موافق عمل کرنے اور کرانے کا نام خلافت ہے۔

اس تقریر کے بعد ایک قادیانی مقرر نے فرمایا کہ امت کا اختلاف رحمت ہے (اختلاف امتی رحمۃ کی روایت بے اصل بے سند ہے۔ ابراہیم میر سیالکوٹی) اور اس پر ایک لمبی تقریر فرمائی۔ ہم حیران تھے کہ یا اللہ یہ تقریر مولانا محمد علی صاحب کی تائید میں ہے یا تردید میں ہے یا کسی نئی تجویز کی تحریک میں۔ جناب رسول اللہ ﷺ کی یہ کیفیت کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قبائل کے تمام اختلاف مٹا کر صراط مستقیم پر جادہ پیما کر دیا اور سنادیا کہ،

اب جب کہ تمہارے پاس کھلے کھلے احکام اور ہدایت آ گئی ہے جس میں نہ اینچ پینچ ہے، نہ ضرورت کھینچ تان، تو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنھوں نے اس پر بھی تفرقہ بازی اور اختلاف رکھا (آل عمران)

اپنی امت کو اس اختلاف کی بھڑکتی آگ سے بچانے کے لئے جسکا لازمی نتیجہ فرقہ بندی اور انتشار ہے صاف الفاظ میں ارشاد ہوا کہ،

اگر ایک خلیفہ کی موجودگی میں دوسرا مدعی خلافت ہو تو دوسرے کو قتل کر دو۔ فارق جماعت کی سزا بھی قتل رکھی گئی۔ (دیکھو مشکوۃ کتاب الامارۃ)

وہ مذہب جس میں اختلاف رکھنا رحمت سمجھا جائے اور پیر کو خلیفہ مانا جائے کتاب وسنت کو حکم قرار نہ دیا جائے کوئی معیار صداقت صراط مستقیم نہ ہو، کیا اس قابل ہے کہ اس کو قبول کیا جائے یا اس کو اسلام سے تعبیر کیا جائے جس کے معنی گردن نہادن کے ہیں۔

اللہ تعالی تو اپنے ایمان والے عمل صالح کرنے والے بندوں کو وراثت ارضی کی خوش خبری اور خلافت کا وعدہ دے، اور یہاں خلافت سازی کا کارخانہ جاری کیا جائے جذبات کا شرع اسلامی کو نعوذ باللہ تابع کرنے کی کوشش کی جائے ایک شخص جو کتاب اور احادیث صحیحہ کے ماتحت ہر کام کرنے کو تیار ہو اور ہر دو کو فیصلہ کے لئے پیش کرے اس کی مخالفت کی جائے جس کے انتظام حجاز میں کوئی نقص نہ نکال سکے جو بدو جیسی خون خوار قوم کو جو ترکوں کی حکومت کو ناک چنے چبوا دے نظام میں رکھنے پر اللہ تعالی طرف سے قدرت دیا گیا ہو، اس کو بیک بینی و دوگوش حجاز مقدس سے نکالنے کی کوشش کی جائے۔ این چہ بوالعجبی است

اگر خلافت کے معنی احکام خدا و رسول ﷺ کا نظام کا نفاذ نہیں ہے.... سلطان ابن سعود ... نفاذ کیا ہے یا خلاف ورزی؟ اگر نفاذ کیا ہے تو تعاونوا علی البر و التقوی پر ہم عمل کیوں نہیں کرتے۔

کتاب اللہ اور سنت مطہرہ پر عمل کرنے اور کرانے والا نعوذ باللہ اثم اور عدوان کے تحت میں آتا ہے اور جو شخص اللہ تعالی اور رسول اللہ ﷺ کی رضا مندی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوشنودی کو چھوڑ کر جذبات متفرق و مختلف کا خیال کرے وہی آج کل اس قابل ہے کہ اس کی اعانت اور مدد کی جائے۔ مگر ہمارے عقیدے میں ایسے شخص کا گدھا دریا میں گر جایا کرتا ہے اور کامیاب وہی ہوتے ہیں جو صراطِ مستقیم پر بلا خوف لومۃ لائم پوری تیزی اور انہماک سے رہ نورد ہوتے ہیں اور ادھر اودھر نظر ڈال کر اپنے خیالات کو منتشر نہیں کرتے پڑھو اور غور سے پڑھو فا ذا عز مت فتو کل علی اللہ ان اللہ یحب المتو کلین

عزیزو! کیا اسلام جذبات کی پیروی کا نام ہے یا اسلام کا مقصد یہ تھا کہ جذبات کو ایک نظام کے ماتحت کر دے حقیقت میں اگر ہم مسلمان ہیں تو ہمارے وہ عقائد ہونے چاہییں جن کی تعلیم و تلقین اللہ عزوجل اور جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمائی آج کل عجیب ہنگامہ بپا ہے ادھر آواز نکلتی ہے کہ سرزمین حجاز میں شریعت مطہرہ کے بموجب نفاذ امور ہونا چاہیے اور جب احکام شریعت کا نفاذ ہوتا ہے تو کہا جاتا ہے کہ جذبات کا خیال رکھنا چاہیے یہ ذہنیت اور اس کی منطق سمجھنے کی ہم لاکھ کوشش کرتے ہیں مگر سمجھ میں نہیں آتی۔

ایک طرف ہم دیکھتے ہیں کہ ترکوں نے کسی جگہ بھی احکام شریعت کا نفاذ نہ کیا تھا مگر وہ خلیفہ سمجھے جاتے تھے دوسری طرف سلطان ابن سعود ہیں کہ ہر کام میں قرآن و حدیث پیش نظر ہے ہر جگہ احکام خدا و رسول پر عمل ہے اور ان سے مطالبہ ہے کہ خلافت راشدہ کا نمونہ پر ہم حکومت چاہتے ہیں۔

تار شائع ہو رہے ہیں اخبارات میں مضامین نکل رہے ہیں مگر کسی نے آج تک یہ نہ بتایا کہ سلطان ابن سعود کی حکومت کا نظام کیا ہے اور خلافت راشدہ کا نظام کیا ہے کیا صرف خلیفہ کا لقب اختیار کر لینے سے مثل ...خلافت قائم ہو جاتی ہے اور لوگوں کے ... یا بادشاہ یا ملک کہنے سے اس کی پابندی... احکام شرعی سب ملیا میٹ ہو جاتے ہین اس سے ...کہ صاف الفاظ میں کہہ دیا جائے کہ حجاز بلکہ تمام جہان پر حنفی حکومت قائم ہوسکتی اور مانی جاسکتی ہے اور کوئی نہیں، تو سب کو صبر آجائے کسی کو بدنام کرنا یا اس پر الزام اور بہتان لگانا شرافت نہیں ہے ...ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جب تک مسلمانان ہند غیر مسلم حکومت سے ہجرت کر کے نہ چلے جائیں ان کو خلافت کے معاملہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں زبان ہلانے کا کوئی حق نہیں ہے اپنی آزادی حاصل نہیں دوسروں کی آزادی میں دخل دینا ہمارا ہی کام ہے کیا ہم ہند میں غیر مسلم کی رعایا رہ کر خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کر سکتے ہیں؟ اس کا جواب وہ دیں جو خلافت کو سمجھتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ستمبر ۱۹۲۶ء۔مطابق ۲ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ ص ۹۔۱۰)

ان شانئك هوا لا بتر

سعد اللہ لدھیانوی ابتر مرے، یا مرزا قادیانی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! آپ لوگ خوب جانتے ہوں گے کہ جناب مرزا صاحب قادیانی کے الہام کی مثال کیا ہے۔مولانا محمود حسن دیوبندیؒ فرمایا کرتے تھے کہ ہمارے ہاں ایک بنیا شربت بیچا کرتا تھا۔ایام بیماری میں وہ ہر قسم کا شربت (نیلوفر،بنفشہ،شفا وغیرہ) ایک ہی بوتل سے دے دیا کرتا تھا کسی شخص نے پوچھا لالہ! یہ کیا بات ہے؟ بولا:

میاں! شفا پرمیشور کے ہاتھ میں ہے، شربت تو بہانہ ہے۔

یہی کیفیت ہمارے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور مرزا صاحب کے الہاموں کی ہے۔ آپ ماشاءاللہ کمال بلاغت سے ایک ایسا گول مول الہام شائع کر دیتے تھے جس سے ہر قسم کے مطالب نکل آتے۔

نمبر اول: سنئے آپ کا الہام ہے تخرج الصدور الی القبور (حقیقۃ الوحی)(یعنی بڑے بڑے آدمی سب قبروں میں چلے جائیں گے)

اس الہام کی وسعت اور پہنائی دیکھئے، اسی لئے جب کبھی کوئی مخالف مرتا مرزا صاحب اس الہام کی سند پیش کر کے اسکا الہام کا مورد بنا لیتے۔

اسی قسم کا دوسرا نمبر یہ الہام ہے جو مضمون ہذا کی سرخی میں درج ہے

لودھیانہ میں ایک صاحب بڑے قابل ذی علم نومسلم مولوی سعد اللہ صاحب تھے جو بڑے موحد، دین دار، ذی لیاقت، فارسی اردو کے شاعر تھے۔مرزا جی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے حق میں ان کے بہت سے قصائد ہیں۔ منجملہ ان کے ایک نظم مرحوم کی اس وقت کی ہے جب مرزا صاحب قادیانی کی پیش گوئی متعلقہ موت آتھم ختم ہوئی اور پادری آتھم نہ مرے۔ اس روز تاریخ چھٹی ستمبر تھی جسکے تین شعر بطور نمونہ درج ذیل ہیں:

غضب تھی تجھ پہ ستم گر چھٹی ستمبر کی
نہ دیکھی تو نے نکل کر چھٹی ستمبر کی
ہے قادیانی جھوٹا مرا نہیں آتھم
یہ گونج اٹھا امرتسر چھٹی ستمبر کی
یہ لودھیانہ میں مرزائیوں کی حالت تھی
کہ جینا ہو گیا دو بھر چھٹی ستمبر کی

دوسرا نمونہ۔ اسی تقریب پر مرحوم نے ایک اور نظم لکھی تھی جس کا نمونہ یہ ہے

ارے او خود غرض خود کام مرزا
ارے منحوس نا فرجام مرزا
غلامی چھوڑ کر احمد بنا تو
رسول حق باستحکام مرزا
مسیح و مہدی معہود بن کر
بچھائے تو نے کیا کیا دام مرزا
ہوا بحث نصاریٰ میں بآخر
مسیحائی کا یہ انجام مرزا
مہینے پندرہ بڑھ چڑھ کے گذرے
ہے آتھم زندہ اے ظلام مرزا

اس لئے مرزا صاحب قادیانی کی شکایت بجا ہے جو آپ فرماتے ہیں:

منشی سعد اللہ لودھیانوی نے نظم و نثر میں اس قدر مجھے گالیاں دی کہ میں خیال کرتا ہوں کہ پنجاب کے تمام بدگو دشمنوں میں سے اول درجہ کا وہ گندہ زبان مخالف تھا۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی)

گو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بھی ان کے حق میں کمی نہ کرتے تھے چونکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وہ ایک شریف خاندان کے نومسلم تھے جس کے باعث وہ صد عزت کے مستحق تھے مگر مرزا صاحب قادیانی ان کو بطور حقارت ہندوزادہ لکھا کرتے تھے خیر اس کے متعلق تو آخر کار یہی کہنا پڑتا ہے کہ

حریفاں بادہا خوردند ورفتند

مختصر یہ کہ مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم، مرزا غلام احمد صاحب کے خاص تعلق دار لوگوں میں سے تھے، اسلئے مرزا صاحب قادیانی کی بھی نظر عنایت ان پر خاص تھی۔ چنانچہ جب وہ فوت ہوئے تو ان کی نسبت مرزا صاحب قادیانی نے مندرجہ ذیل الہام شائع کیا جس کا مطلب یہ ہے کہ

اے مرزا تیرا (سعد اللہ) دشمن پیچھا کٹا ہے۔

اس پر کہا گیا کہ مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم کا تو بیٹا محمود زندہ ہے، پھر وہ ابتر کیوں ہوئے؟

مرزا غلام احمد صاحب نے جواب دیا کہ، موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلے گی۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۷)

اب جو قضاء الٰہی سے محمود بھی مرحوم ہو گیا تو قادیان میں گھی کے چراغ جلے اور قادیانی اخبارات میں بڑے مضمون موٹی موٹی سرخیوں سے شائع ہوئے (اخبار الفضل ۷ ستمبر وغیرہ ملاحظہ ہو) اور ہو رہے ہیں۔ اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ہم اس الہام کی پوری تحقیق کریں تاکہ ناظرین کو اصل حقیقت کا علم ہو۔

اصل الفاظ اس پیش گوئی کے اصل میں مولوی عبدالرحمٰن محی الدین مرحوم ساکن لکھوکی ضلع فیروز پور پنجاب کے لئے ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی نے اس کا ذکر یوں کیا ہے:

دوسرا الہام محی الدین صاحب کا یہ بھی تھا کہ

ان شانئك هوا لا بتر

یعنی تیرا ابد گو تباہ کیا جائے گا اور لاولد مرنے کی طرف اشارہ تھا۔

سو الحمد للہ کہ میں (مرزا قادیانی) اب تک زندہ ہوں میاں محی الدین صاحب صاحب قریباً دس برس ہوئے ہیں کہ فوت ہو گئے۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۳۵۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد مرزا غلام احمد صاحب نے اس پیش گوئی پر ایسا قبضہ کیا کہ جب کوئی مخالف مرتا، اس کو اس پیش گوئی کی ذیل میں لے آتے۔ چنانچہ حضرت شیخ الکل مولانا سید محمد نذیر حسین دہلویؒ کے حق میں لکھا کہ:

نذیر حسین دہلوی جو ان سب (مخالفوں) کا سرغنہ تھا دعوت مباہلہ (مندرجہ رسالہ انجام آتھم) میں اول المدعوین ہے اپنے لائق بیٹے (مولوی شریف حسین مرحوم) کی موت دیکھ کر ابتر ہونے کی حالت میں دنیا سے گذر گیا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص۲۲)

اس اقتباس سے معلوم ہوا کہ حضرت ممدوح بھی مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی ان شانئك هوا لا بتر کا نشانہ بنے ہیں۔

ابھی بس نہیں، بلکہ اور بھی چند اصحاب نشانہ ہیں۔ چنانچہ اس اقتباس کے ساتھ ہی مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یوں ہیں:

رشید احمد جس کا نام دعوت مباہلہ کے صفحہ ۶۹ میں درج ہے مباہلہ کی دعوت اور بد دعا کے بعد اندھا ہو گیا اور پھر سانپ کے کاٹنے سے مر گیا۔ اور مولوی عبدالعزیز لودھیانوی اور مولوی محمد لودھیانوی، مولوی رسل بابا امرتسری مولوی غلام دستگیر فوت ہو گئے۔

مولوی اصغر علی بھی اس وقت تک باز نہ آیا جب تک خدا تعالیٰ کے قہر سے ایک آنکھ ان کی نکل گئی۔

چونکہ سعد اللہ اپنی بدزبانی میں سب سے زیادہ بڑھ گیا تھا اس لئے نہ صرف اسکو نامرادی کی موت پیش آئی بلکہ ہر ایک ذلت سے اس کو حصہ ملا۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص۲۳)

یہ تو ہوئی فہرست مقتولان جو مرزا صاحب قادیانی کی ایک نگاہ ناز سے شہید ہو کر مرزا صاحب قادیانی کو مخاطب کر رہے ہیں

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانہ میں
تڑپے ہے مرغ قبلہ نما آشیانہ میں

لیکن ابھی امر تنقیح طلب باقی ہے، وہ یہ کہ ابتر کون ہوتا ہے۔ خاص کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب قادیانی کے نزدیک ابتر کے مسلمہ معنی کیا ہیں۔ اسکے متعلق مرزا صاحب کے الفاظ قابل دید وشنید ہیں۔ فرماتے ہیں

ابتر کا لفظ بے فرزند ہونے کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ ہر ایک بدنصیب اور نامراد جو ناکام اور زیاں کار ہے اس کو بھی ابتر کہتے ہیں۔

علاوہ اسکے یہ ضروری نہیں کہ انسان ایسی حالت میں مرے جب کہ کوئی اس کی اولاد نہ ہو بلکہ اگر بعد میں اس کی اولاد کا سلسلہ منقطع ہوجائے اور پوتے سے آگے نہ چلے تب بھی وہ ابتر کہلاتا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۱)

اہل حدیث: ابتر کے معنی بتانے میں مرزا صاحب قادیانی کے تین قول ہوئے

۱۔ جو شخص اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو وہ ابتر ہے۔

۲۔ جس شخص کی اولاد پوتے سے آگے نہ چلے، وہ ابتر ہے۔

۳۔ خاص مولوی سعد اللہ کے ذکر میں لکھا ہے کہ موجودہ لڑکے سے آئندہ نسل نہیں چلے گی (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ ص ۷)

نتیجہ صاف ہے کہ سب سے اول حضرت میاں صاحب دہلوی مرحوم ہر حال میں ابتر نہ ہوئے کیونکہ آپ کا مقصد تعلیم حدیث وتفسیر تھا جو خوب حاصل ہوا، اولاد آپ کی اتنی رہی کہ آج پوتوں کی اولاد در اولاد ہے۔ اعتبار نہ ہو تو دہلی پھاٹک حبش خان میں پہنچ کر مولوی عبدالغفار صاحب خیری سے ملئے وہ دونوں طرح (دلیل اور مشاہدہ) سے آپ کی تسلی کر دیں گے۔

اسی طرح مولوی عبدالرحمٰن محی الدین مرحوم نے بھی بفضلہ تعالی کامیاب انتقال کیا۔ تمام عمر ارشاد تلقین میں گزار کر سفر حج میں مدینہ شریف کے راستہ میں فوت ہوئے جس پر یہ کہنا بے جا نہ ہوگا

سب نکل جائیں گی اے قاتل ہماری حسرتیں
جب کہ سر اپنا ترے زیر قدم رکھ دیں گے ہم

ایسے مرنے والے کو نامراد کہنا، نامرادوں کے سوا کس کا کام ہے۔

اولاد کے لحاظ سے بھی مرحوم ابتر نہیں۔ آپ کی نرینہ اولاد بھی لائق وفائق عالم اور اولاد کی اولاد بھی موجود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علی ہذا القیاس مولانا رشید احمد گنگوہی مرحوم بھی کامیاب اور بامراد صاحب اولاد دنیا سے رخصت ہوئے۔

اسی طرح مولوی سعد اللہ لدھیانوی تمام عمر روزی حلال کما کر گذارہ کرتے اور توحید وسنت کی اشاعت فرماتے رہے۔ مرتے وقت صاحب اولاد دنیا سے رخصت ہوئے۔رحمهم الله

اسی طرح اور علماء مخالفین مرزا بھی ہر طرح بامراد صاحب اولاد ہونے کی حالت میں دنیا سے گئے۔ان میں سے خاص قابل ذکر مولانا ابوسعید محمد حسین مرحوم بٹالوی، مولانا عبدالجبار غزنوی، مولانا غلام رسول (رسل بابا) امرتسری ہیں جنہوں نے اپنے مقصد تعلیم وتدریس واشاعت دین میں بامراد اور صاحب اولاد در اولاد ہونے کی حالت میں دنیا سے انتقال کیا رحمهم الله ۔ پھر نہیں معلوم ان بزرگوں کو مرزا صاحب ابتر کیوں کہتے ہیں کیا یہ سچ ہے:

گل است سعدی در چشم دشمناں خارست

ناکامی ونامرادی:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے ابتر کے معنی میں ایک شق ناکامی بھی لکھی ہے۔ ہمارا دعوی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی جس قدر نامراد اور ناکام دنیا سے گئے ہیں کوئی شخص بھی نہ گیا ہوگا۔

احمدی دوستو! خفا نہ ہونا ٹھنڈے دل سے ہمارا ثبوت سننا۔ سنئے

کامیاب وہ ہوتا ہے جو اپنا مقصد حاصل کر لے۔ایک چپڑاسی کا مقصد دو چار آنہ روزانہ کمانا ہے، مگر ایک فوجی افسر کا مقصد بوقت جنگ دشمن پر فتح پانا اور اپنا سکہ جمانا ہے۔اگر یہ افسر اس کام میں کامیاب نہ ہوا، تو کہا جائے گا کہ وہ ناکام یعنی ابتر رہا گو وہ شکست خوردہ بھی نہ ہو۔ یہی مطلب مرزا صاحب کا ہے۔

مولوی سعد اللہ مرحوم کوئی اہم مقصد زندگی اپنے ذہن میں نہ رکھتے تھے، بلکہ معمولی ایک مسلمان کی طرح توحید وسنت پر مرجانا ان کا اصل مقصد تھا۔ چنانچہ ان کا خاتمہ بھی ایسا ہی ہوا۔ برخلاف اس کے جناب مرزا صاحب قادیانی کون تھے اور آپ کی زندگی کا مقصد کیا تھا، وہ درج ذیل ہے۔مرزا صاحب فرماتے ہیں:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یاد رکھنا چاہیے کہ جب مجھ کو تمام دنیا کی اصلاح کیلئے ایک خدمت سپرد کی گئی ہے اسوجہ سے کہ ہمارا مخدوم اور آقا تمام دنیا کے لئے آیا تھا تو اس عظیم الشان خدمت کے لحاظ سے مجھے وہ قوتیں اور طاقتیں بھی دی گئی ہیں جو اس بوجھ کے اٹھانے کے لئے ضروری تھیں ۔(حقیقۃ الوحی ۔ص ۱۵۱)

ناظرین ! اب یہ امر آپ صاحبوں کی رائے پر متروک ہے کہ مرزا صاحب تمام دنیا کی اصلاح کر کے رخصت ہوئے یا قبل از وقت ہی تشریف لے گئے۔

اصلاح کا لفظ بھی کئی معنی رکھتا تھا اسلئے مرزا صاحب کا شکر گذار ہونا چاہیے کہ انہوں نے اس کے معنی خود ہی بتا کر ہمیں رہین منت بنایا۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں کہ

مسیح موعود (میرے) کے زمانے میں تمام مذاہب اور ادیان مٹ کر صرف ایک اسلامی وحدت اور اسلامی قومیت رہ جائے گی۔

اس دعووی پر بطور دلیل ایک آیت بھی لکھی جو یہ ہے

هوالذى ارسل رسو له بالهدى و دين الحق ليظهره على الدين كله و لو كره الكا فرون

احمدی دوستو! اللہ سے ڈر کر مرزا صاحب قادیانی کے اس مقصد کے لحاظ سے ہمارے سوالات کے جواب دو۔

۱۔ کیا تمام دنیا کے مفہوم میں یورپ افریقہ ایشیاء اور امریکہ شامل ہیں یا نہیں

۲۔ اگر شامل ہیں (اور یقیناً شامل ہیں) تو کیا مرزا صاحب کی اصلاحی تبلیغ ان ممالک میں پہنچی ہے؟ ۳۔ پہنچی ہے تو اس کا نتیجہ کیا ہوا؟

۴۔ کیا ان سب ممالک سے عموماً اور ہندوستان سے خصوصاً کفر و شرک سب اٹھ گئے

۵۔ سارے ہندوستان سے قطع نظر خاص قادیان میں بھی کوئی قوم غیر مسلم آباد ہے جن کو ہندو یا سکھ کہا جاتا ہے۔

۶۔ تمام ممالک کی عموماً اور ہندوستان پنجاب کی خصوصاً اصلاح ہو کر وحدت اسلامی قائم ہو گئی۔

۷۔ ممالک اسلامیہ میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً مسلمانوں کی سیاسی اقتصادی مذہبی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراخلاقی حالت مرزا صاحب کے دعوی کے قبل سے بعد کی حالت کچھ اچھی ہے۔

۸۔ کیا یہ غلط ہے کہ مرزا صاحب کے دعوی سے پہلے تمام دنیا میں عموماً اور پنجاب میں خصوصاً جتنی آبادی عیسائیوں کی تھی اس سے بدرجہا اب زیادہ ہے۔

ان سوالات کے جوابات سے معلوم ہو جائے گا کہ مرزا صاحب کامیاب مرے ہیں یا ناکام اورابتر۔

احمدی دوستو! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ فاتح قادیان سفر حج سے آ گیا ہے

سنبھل کے رکھیو قدم دشت خار میں مجنون
کہ اس نواح میں سودا برہنہ پا بھی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۶ ص ۱۔۴)

ایک احمدی کی دکھ بھری داستان۔۳

اب ہم وہ مضمون درج کرتے ہیں جو ۱۳۔ اگست ۱۹۲۶ء کا اخبار الفضل آنے پر پوسٹ ماسٹر صاحب کے ساتھ گفتگو ہوئی۔

صبح کے نو بجے کا وقت تھا میں اور پوسٹ ماسٹر صاحب کھڑے باتیں کر رہے تھے کہ پوسٹ مین آیا۔ اس نے ایک پرچہ اخبار اہل حدیث کا میرے ہاتھ میں دیا، اورایک پرچہ الفضل کا پوسٹ ماسٹر صاحب کے ہاتھ میں دیا۔ پوسٹ ماسٹر صاحب پرچہ الفضل کا لے کر دفتر میں تشریف لے گئے کوئی نصف گھنٹہ کے بعد میرے پاس تشریف لائے اوراس طرح گویا ہوئے۔

پوسٹ ماسٹر: کیوں منشی صاحب آپ نے مضمون اخبار میں شائع کر دیا ہے؟

میں۔ ہاں میں نے شائع کیا ہے۔

پوسٹ ماسٹر: اگر آپ نے مضمون شائع کرنا شروع کر دیا تو ذرہ مہربانی کر کے خیال رکھنا کہ نیکی کا بدلہ بدی سے نہ دینا پڑے کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ اگر قادیانی پارٹی کو میرا پتہ چل جاوے کہ فلاں آدمی ہے تو فوراً میرے ملازمت سے علیحدہ کرانے کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوشش کریں گے کیونکہ ان کے ممبر جو محکموں میں ملازم ہیں اگر ذرہ بھی کوئی احمدی ان کے خلاف منہ کھولے فوراً اسکو ملازمت سے علیحدہ کرادیتے ہیں بلکہ میں کہتا ہوں کہ ان کا اس قدر انتظام ہے کہ اگر ان کو پتہ چل جاوے تو قتل تک کرنے سے دریغ نہیں کرتے انتظام اس قدر اعلیٰ ہے کہ قاتل کا پتہ تک نہیں چلتا۔

میں۔ الفضل تو لکھتا ہے کہ ایسے شخص احمدی نہیں ہو سکتے جو قبروں میلوں میں جائیں کیا آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے؟

پوسٹ ماسٹر: مرزا صاحب تو اولیاء کی قبروں کو بہشت سے مشابہت دیتے تھے لیکن مرزائی جماعت اس قدر گمراہ ہوئی ہے کہ باوا صاحب کے برخلاف مضمون لکھ مارا اور اولیاء کی ہتک کرنی شروع کر دی اتنی بات کہہ کر بابو صاحب دفتر میں گئے اور ایک کتاب ست بچن اٹھا کر لائے اور کہا کہ اس کا یہ حوالہ ضرور شائع کریں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ

> اولیاء کی وقبروں پر رحمت نازل ہوتی ہے اور وہ زمین مبارک ہوتی ہے جس میں اولیاء دفن ہوں اس واسطے نانک باوا صاحب کی قبر پر جا کر چھلہ کرتے رہے کیونکہ اولیاء کی قبروں سے فیض حاصل ہوتا ہے ست بچن ص ۵۹

پھر اگر اتنی بات ہے کہ اولیاء کی قبروں پر جانا گناہ ہے تو مرزائی جماعت کیوں قادیان جا کر مرزا صاحب صاحب و خلیفہ نور الدین صاحب کی قبروں کی زیارت کرتی ہے اور حجاز کی قبروں کو شعائر اللہ کہتی ہے اور سال کے بعد کیوں قادیان میں میلہ کرتی ہے ان باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ مرزائی جماعت کرتی کچھ ہے اور کہتی کچھ ہے بدیں وجہ میں ان سے نفرت کرنے لگ گیا ہوں۔

میں: آپ کو معلوم ہے کہ گذشتہ پرچہ میں مفتی محمد صادق نے تمہارے مضمون کی تردید کی تھی اور لکھا تھا کہ میں خلیفہ صاحب کو اپنا حاکم جانتا ہوں اس پرچہ میں بھی مفتی محمد صادق کی بابت تحریر ہے کہ ان کو خلیفہ صاحب کے ساتھ بڑا اخلاص اور محبت ہے۔

پوسٹ ماسٹر: میں حلفیہ سچ کہتا ہوں کہ مفتی محمد صادق نے اپنا اثر جماعت پر کافی جمالیا ہے کسی کو کہتا ہے کہ تم کو فلاں خوبصورت عورت دلا دوں گا۔ کسی کو کہتا ہے کہ تمہارے لڑکے کو امریکہ میں بھیج کر ڈاکٹر کرا دوں گا۔ اس طرح نصف جماعت سے زیادہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

افراد میں اپنا اثر جمایا ہوا ہے۔ خلیفہ صاحب بچارے بولتے نہیں ہیں۔ اگر کوئی چوں چرا کی تو جس طرح محمد احسن امروہی جماعت سے علیحدہ ہو گئے تھے اور ان کا اثر جماعت پر پورا پڑا تھا اسی طرح ان کے جانے سے جماعت منتشر ہو جائے گی پہلے یہ عیسائی بھی رہ چکا ہے اسی طرح وہاں عیسائی مشن میں بھی اس نے جال بچھائے رکھا ہے بڑا اچھٹا ہوا... ہے۔

میں : الفضل لکھتا ہے کہ جو پوسٹ ماسٹر ہے وہ کبھی بھی احمدی نہیں ہے نہ کبھی قادیان آیا ہے۔

پوسٹ ماسٹر: میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ قادیان میں جتنی شرارتیں گھڑی جاتی ہیں کوئی انگریزی مشین بھی اتنا کام نہیں کرسکتی مرزا صاحب نے بھی جو کام کیا تھا اسپر بھی انہوں نے (مرزائیہ) پانی پھیر دیا ہے شریعت کو مقدم نہیں رکھا جاتا بلکہ اپنے ضمیر کو مقدم رکھا جاتا ہے جو بات منہ سے نکل گئی خواہ وہ جھوٹی ہو اس کو سچا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے وہاں غریبوں کی وقعت نہیں ہے چاہے ان میں کتنا اخلاص کیوں نہ ہو وہاں تو اس شخص کو منہ لگایا جاتا ہے جسکے پاس ٹکے ہوں مجھ کو کہا جاتا ہے کہ احمدی نہیں میں نے مرزا صاحب کے دست مبارک پر بیعت کی ہے اور میں پکا احمدی ہوں میرے نام اخبار الفضل بھی جاری ہے لیکن سوائے بدر اخبار کے میں دوسرے اخباروں کی وقعت نہیں کرتا یوں ہی بکواس کرتے رہتے ہیں۔

میں : جب آپ کے نزدیک الفضل اچھا اخبار نہیں تو آپ نے الفضل کیوں جاری کرایا ہوا ہے؟

پوسٹ ماسٹر: میں نے جو الفضل جاری کرایا ہے مجبوری امر ہے کیونکہ اگر میں اس کو جاری نہ کراؤں تو احمدی افراد مجھ کو تنگ کرتے ہیں۔

میں : کیا آپ خلیفہ صاحب کو خلافت کا حقدار جانتے ہیں؟ کیونکہ خلافت کے ساتھ سیاست کا ہونا ضروری ہے۔ گذشتہ پرچوں میں آپ کے خلیفہ صاحب نے لکھا ہے کہ ہماری سیاست انگریزوں کی سیاست سے بھی زبردست ہے کیا آپ اس بات کو حق بجانب سمجھتے ہیں۔

پوسٹ ماسٹر : بے شک حدیث شریف میں حکم ہے جس نے وقت کے امام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اطاعت نہ کی اور اس کا حکم نہ مانا جاہلیت کی موت مرا۔
مگر خلیفہ صاحب وہ امام کہاں جن کے ہاتھ میں ایک مجسٹریٹ کی بھی طاقت نہیں ہے اگر ایک ٹٹی بھی گرانی پڑے تو ڈپٹی کمشنر بہادر کے چرن چومنے پڑتے ہیں۔ بے شک ان کے مرید کہتے ہیں کہ ہمارا خلیفہ مثیل حضرت عمر بن خطاب وابوبکر ہیں لیکن میں ان مریدوں سے دریافت کرنا چاہتا ہوں کہ جو کام سلف صالحین نے کرکے دکھائے وہ ان میں کہاں؟ ہاں خلیفہ صاحب یہ ضرور کرتے کہ قوم کا پیسہ ولایت میں ڈلہوزی کی سیروں میں برباد کیا جاتا ہے۔ بتائیں کہ خلیفہ صاحب نے دوسری قوموں کے کتنے افراد اپنے ساتھ ملائے ہاں یہ ضرور ہے کہ مسلمانوں کو ضرور گمراہ کیا ان پر کفر کا فتویٰ لگایا حالانکہ حضرت مرزا صاحب تریاق القلوب میں فرماتے ہیں کہ کوئی میرے انکار سے کافر یا دجال نہیں ہوسکتا۔
جب یہاں تک گفتگو کا سلسلہ پہنچا تو بابو صاحب نے بندہ کو ہدایت کی کہ یہ سب باتیں بے شک اخبار میں شائع کردیں لیکن احتیاط رکھیں کہ میرا نام نہ معلوم ہووے کیونکہ میں نے آپ کو پہلے کہا ہے کہ وہاں قتل تک سے دریغ نہیں کرتے۔
باقی آئندہ۔ خریدار اہل حدیث نمبر ۷۸۴۳

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۶ ص ۴۔۵)

مرزائی مناظرہ

مورخہ ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰ اگست کو موضع کہتر والی چک ۳۱۲ میں مناظرین مولوی عبدالغفور مولوی فاضل و مولوی عبدالکریم ٹیچر قادیانی کے ساتھ مباحثہ ہوا۔ اور اسلامی مناظر مولوی محمد حسین فاضل منشی دیوبندی موضع ٹھٹھ چک ۳۱۰ چھگ مرزعہ تھے۔ مناظرہ تین مسائل پر مبنی تھا۔ ۱۔ وفات مسیح۔ مدعی مولوی عبدالغفور فاضل۔ ۲۔ امکان نبوت مدعی عبدالکریم ٹیچر قادیانی۔ ۳۔ صداقت مسیح موعود مرزا صاحب مدعی مولوی عبدالغفور فاضل تینوں مسائل کے دندان شکن جواب دیئے گئے اور اسلام کی فتح ہوئی اور مرزائیوں کو کافی شکست نصیب ہوئی اخیر میں مرزائیوں نے کہا کہ مولوی صاحب اگر سچے ہیں اور مرزا صاحب جھوٹے ہیں تو قسم کھا کر تمام جلسہ میں اقرار کریں۔ مولوی صاحب نے قسم کھا کر کہا کہ مرزا صاحب جھوٹے ہیں۔ سید نثار علی چک ۳۱۳

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۶ ص ۱۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نامہ نگار پیغام صلح پکا احمدی ہے

(مضمون ہذا زیر نظر شمارے کے صفحہ ۸ سے شروع ہوتا ہے جو موجود نہیں۔ اس لئے مضمون نامکمل ہے۔ اخبار کے صفحہ ۹ سے عبارت یوں چلتی ہے۔ بہا):

اور جناب مرزا صاحب نے خود ہی دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہے اور میں نے اپنے اس دعوی پر پانچ دلائل پیش کئے تھے۔ ان دلیلوں میں سے ایک دلیل میں نے یہ بھی پیش کی تھی کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اپنے رسالہ تجلیات الٰہیہ کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے کہ

> اب بجز محمدی نبوت کے سب نبوتیں بند ہیں شریعت والا نبی کوئی نہیں آ سکتا اور بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے مگر وہی جو پہلے امتی ہو۔ پس اس بنا پر میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی۔

اور ساتھ (رسالہ البلاغ صفحہ ۳، اخبار پیغام صلح ۲۴ ستمبر ۱۹۲۴ء صفحہ ۵۔ پیغام صلح ۲۵ نومبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۵ پیغام صلح ۲۳ دسمبر ۱۹۲۵ء صفحہ ۳ کے حوالہ سے) مرزا غلام احمد صاحب کا یہ کلام بھی درج کیا گیا تھا کہ:

> محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہے۔
>
> (اخبار الحکم قادیان ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء)

اس پر مولوی اللہ دتا صاحب احمدی جالندھری نے اخبار الفضل ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۹ پر ایک مضمون شائع کیا اور اس پر یہ عنوان قائم کیا

پیغام صلح اور نامہ نگار اہل حدیث ایک ہی کشتی میں

احمدی صاحب لکھتے ہیں کہ:

میں نے الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء کا پرچہ ابتداء سے آخر تک دیکھا، مگر عبارت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

بالا ندارد۔

اور بدر ۱۷۔ اپریل ۱۹۰۳ء میں یہ عبارت مل گئی لیکن اس کے نقل کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کاٹے گئے ،

پڑھ کر بہت حیرانی ہوئی کہ اس قدر دیدہ دلیری۔

اصل عبارت حسب ذیل ہے:

محی الدین ابن عربی نے لکھا ہے کہ نبوت تشریعی جائز نہیں دوسری جائز ہے مگر میرا اپنا مذہب یہ ہے کہ ہر قسم کی نبوت کا دروازہ بند ہیے۔ صرف آنحضرتﷺ کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے

(بدر قادیان ۱۷۔اپریل ۱۹۰۳ء)

کیا اس عبارت کو پڑھ کر ہر سلیم الفطرت انسان اڈیٹر پیغام صلح اور نامہ نگار اہل حدیث کی اس غیر شریفانہ حرکت پر اظہار افسوس کئے بغیر رہ سکتا ہے؟ مخلوق خدا کو مغالطہ دینا اور وہ بھی خیانت کے ذریعہ نہایت ہی گھناؤنا فعل ہے۔ کیا ڈائری میں سے (صرف آنحضرتﷺ کے انعکاس سے جو نبوت ہو وہ جائز ہے) فقرہ استثنائیہ کو حذف کر کے استدلال کرنا لا تقربوا الصلوۃ والے استدلال سے کم ہے۔ (الفضل قادیان ۳ ستمبر ۱۹۲۶ء ص۹)

بابو حبیب اللہ صاحبؒ جواباً لکھتے ہیں:

۱۔ میں نے خود پرچہ الحکم مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۰۳ء کو نہ دیکھا تھا، بلکہ اخبار پیغام صلح کے بعض پرچوں سے یہ عبارت نقل کی تھی۔ مگر اب مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری نے یہ بتلایا ہے اخبار الحکم ۱۰۔ اپریل ۱۹۰۳ء میں یہ عبارت نہیں ہاں البتہ اخبار بدر ۱۷۔ اپریل میں یہ عبارت ہے، وغیرہ، تو اس میں میرا کیا قصور ہے۔ قصور ہے تو نامہ نگار پیغام صلح کا جس سے میں نے نقل کی ہے۔

۲۔ میں خیال کرتا ہوں کہ نامہ پیغام صلح پکا احمدی ہے کیونکہ اس نے اپنے پیرو مرشد مرزا غلام احمد قادیانی کی سنت پر قدم مارا ہے۔ مرزا صاحب قادیانی نے بھی مخلوق خدا کو مغالطہ دیا ہے۔ اور اس نے بھی خیانت کے ذریعہ مغالطہ دیا ہے جو نہایت ہی گھناؤنا فعل ہے اور قرآن مجید میں آیا ہے کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و ما کا ن لنبی ان یغلّ یعنی کسی نبی کے واسطے خیانت کرنا جائز نہیں ہے

مرزا غلام احمد صاحب نے مدعی نبوت ہو کر خیانت کے ذریعہ سے مخلوق خدا کو مغالطہ دیا ہے۔ پس ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب سچے نبی نہ تھے۔ میرے دعوی کا ثبوت ملاحظہ ہو۔

الف: حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۰ پر ہے:

مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگر چہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ ومخاطبہ الہیہ سے مخصوص ہیں اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ ومخاطبہ سے مشرف کیا ئے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں وہ نبی کہلاتا ہے۔

نوٹ: مکتوبات امام ربانی جلد دوم حصہ ۷ مکتوب ۵۱ صفحہ ۲ پر ہے:

بدان اے برادر محبّ کہ بہ تحقیق کلام حق سجانہ وتعالی با بشر بگا ہے روبارو بود وایں نوع از کلام مرآحاد انبیاء است علیھم الصلوات والتسلیمات وگاہے ایں نعمت عظمی بعضے را از کمل متابعان ایشان نیز بہ تبعیت ووراثت میسر مے گردد وایں قسم از کلام با یکے از ایشان ہرگاہی بکثرت واقع گردد آن کس محدث نامیدہ میشود چنانچہ امیر المومنین عمرؓ

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے تین طور پر خیانت کی ہے:

۱۔ مکتوبات میں لفظ محدث ہے مگر حقیقۃ الوحی کے اس مقام میں مرزا صاحب قادیانی نے لفظ محدث کی بجائے نبی لکھا ہے۔ اور محدث اس شخص کو کہتے ہیں جس سے خدا کلام کرے مگر وہ نبی نہ ہو۔ اس امت میں حضرت عمر محدث تو تھے مگر نبی نہ تھے (ازالہ اوہام ص ۹۱۴ بحوالہ صحیح بخاری ج ۱ ص ۵۲۱)

۲۔ مکتوبات میں لکھا ہے: جیسا کہ امیر المومنین عمرؓ تھے۔

یہ الفاظ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے نقل نہیں کئے

۳۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ الفاظ لکھے ہیں:

بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔

حالانکہ مکتوبات امام ربانی کے مکتوب ۵۱ میں یہ الفاظ نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ب۔ حمامۃ البشری صفحہ ۸۸۔۸۹ پر جناب مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

و فی حد یث ابن عباس قا ل سمعت رسو ل الله ﷺ یقو ل ینزل ا خی ریسی ابن مر یم علی جبل افیق اما ما ھا دیا حکما عاد لا بیدہ حر بۃ یقتل الد جال وتضع الحر ب او زا ر ھا

عن ابن عباس قا ل قا ل رسو ل الله ینزل ا خی عیسی بن مریم علی جبل افیق اما ما ھاد یا حکما عا د لا بیدہ حر بۃ یقتل بہ الد جا ل

نوٹ: کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸، اور منتخب کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۵۶ پر ہے

قا ل ابن عباس قا ل رسو ل الله فعند ذلك ینزل ا خی عیسی بن مر یم من السماء علی جبل افیق اما ما ھا د یا حکما عا د لا علیه بر نس له مر بوع الخلق ا صلت سبط الشعر بیدہ حر بۃ یقتل الد جا ل فا ذا قتل الد جا ل تضع الحر ب او زا ر ھا.

(نیز د یکھو حجج الکرا مۃ ص ۴۲۳)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے الفا ظ من السماء نقل نہیں کئے اور علیه بر نس له مر بوع الخلق ا سلت سبط الشعر کے الفا ظ بھی نقل نہیں کئے۔ اگر کوئی احمدی کہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے حمامۃ البشری میں کتاب کنز العمال وغیرہ کا حوالہ نہیں دیا ہے، اس احمدی پر لازم ہے کہ پھر حدیث کی کسی ایسی کتاب کا نام (مع جلد وصفحہ کے) پیش کرے جس سے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے یہ روایت نقل کی ہے۔

ج: تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۴ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

فی الواقع صاحب قبر حضرت عیسیٰ ہی ہیں جو یوز آسف کے نام سے مشہور ہوئے یوز کا لفظ یسوع کا بگڑا ہوا یا اس کا مخفف ہے اور آسف حضرت مسیح کا نام تھا جیسا کہ انجیل سے ظاہر ہوتا ہے جس کے معنی ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا یا اکٹھے کرنے والا (یہ معنی لفظ آسف کے لغت کی کس کتاب میں ہیں حبیب اللہ) اور یہ بھی معلوم ہوا کہ کشمیر کے بعض باشندے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس قبر کا نام عیسی صاحب کی قبر بھی کہتے ہیں اور ان کی پرانی تاریخوں میں لکھا ہے کہ یہ ایک نبی شہزادہ ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا جس کو قریباً انیس سو برس آئے ہوئے گذر گئے اور ساتھ اس کے بعض شاگرد تھے اور وہ کوہ سلیمان پر عبادت کرتا رہا اور اس کی عبادت گاہ پر ایک کتبہ تھا جس کے یہ لفظ تھے کہ یہ ایک شاہزادہ نبی ہے جو بلاد شام کی طرف سے آیا تھا نام اس کا یوز ہے۔

نوٹ: واضح ہو کہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں میں یہ ہرگز نہیں لکھا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف ملک شام کی طرف سے آیا تھا یہ مرزا صاحب قادیانی کا جھوٹ ہے۔ میں علماء احمدیہ کو چیلنج دیتا ہوں کہ وہ اہل کشمیر کی پرانی تاریخوں سے یہ الفاظ نکال کر دکھلائیں کہ شہزادہ یوز آسف بلاد شام کی طرف سے آیا تھا۔ اگر کسی احمدی عالم میں ہمت ہے تو میرے اس مطالبہ کو پورا کرے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مخلوق خدا کو مغالطہ دیا اور وہ بھی خیانت اور کذب بیانی کے ذریعہ جو نہایت ہی گھناؤنا فعل ہے۔ پس مرزا صاحب قادیانی نبی نہ تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۷ ص ۸۔۱۰)

مرزا قادیانی اور دعوی نبوت۔ ۱

جناب مولوی عبدالحق آف راجہ جنگ، لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی جن کو نبیوں کی صف میں کھڑا کرنے کی کوشش دن رات قادیان میں شروع ہے، فی الحقیقت اس اعلی اور مقدس صف میں کبھی بھی کھڑے نہیں ہو سکتے۔ واقعات کی روشنی میں جب دیکھا جاتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی منہاج نبوت پر پورا اترتے ہیں یا نہیں تو خود جناب کی تحریر و تقریر سے گواہیاں ملتی ہیں کہ جناب مرزا صاحب قادیانی مرسل من اللہ نہ تھے بلکہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب مرزا صاحب نے دغا فریب اور زمینی ذرائع سے کام لے کر نبوت کا دعویٰ کیا جس کا ثبوت ناظرین کی دل چسپی کے لئے درج کیا جاتا ہے۔

ایک وقت وہ بھی تھا کہ قادیانی خاندان کے ۸۵ گاؤں ملکیت کے تھے اور پان صد سے کم بیش مہمان ہمیشہ شب و روز دسترخوان پر روٹی کھاتے تھے۔ سو کے قریب علماء صلحائے حافظ قرآن کے پاس رہتے تھے جن کے کافی وظیفے مقرر تھے۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۹۸)

پھر وہ زمانہ آیا کہ سکھوں کے آنے سے قادیانی خاندان کے پاس ۸۵ گاؤں کے بجائے صرف ایک قادیان ہی رہ گیا بلکہ یہاں تک حالت خراب ہوئی کہ قادیان پر بھی سکھ قابض ہو گئے اور قادیانی خاندان مذکور پر بنی اسرائیل کی سی تباہی آئی علماء نہ صلحا، روٹی سے بھی بیزار مارا مارا پھرا کئے۔ خاندان مذکور کی قسمت جاگی مہاراجہ رنجیت سنگھ کی سلطنت ہوئی تو ۵ گاؤں سمیت قادیان پھر دست یاب ہوئے رنجیت سنگھ بچارا تو چلتا بنا گورنمنٹ برطانیہ کا راج ہوا تو قادیانی خاندان کے ممبران کو گورنر جنرل کے دربار میں کرسی ملنے لگی اور نواح میں رئیس تسلیم کئے گئے۔

خاندان مذکور نے سرکار انگریزی کو پچاس گھوڑے اور پچاس سوار امداد کے طریقہ پر دیئے اور آئندہ گورنمنٹ کے ساتھ امداد کا وعدہ بھی کیا لیکن یاجوج ماجوج یعنی گورنمنٹ برطانیہ کا پہلا نزلہ خاندان مذکور پر یہ گرا کہ اس کی تمام جاگیر ضبط ہوگئی۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۱۱۰۔۱۱۱)

جب جاگیر ضبط ہوگئی، کنبہ کا گذارہ ہونا مشکل ہوگیا تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے والد صاحب نے مرزا غلام احمد صاحب کو ملازم کرا دیا جس کا پتہ مندرجہ ذیل حوالہ سے چلتا ہے:

ہمارے دادا کا منشاء تھا کہ آپ کہیں ملازم ہو جائیں اسلئے آپ شہر سیالکوٹ میں ڈپٹی کمشنر کی کچہری میں قلیل تنخواہ پر ملازم ہوگئے۔ (سیرۃ المہدی۔ص ۳۰)

بعض کا خیال ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب محرر تھے۔ اس سے ہم کو بحث نہیں۔ لیکن آپ کسی قلیل سی ملازمت پر نوکر ہوئے جہاں تنخواہ بالکل کم تھی اور کنبہ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گذارہ ہونا مشکل تھا۔ بدیں وجہ مرزا غلام احمد صاحب نے ملازمت ترک کر دی اور کوئی وسیلہ آمدنی کا تلاش کرنے کے در پئے ہوئے۔ آپ عالم تو تھے ہی آپ نے بہت سی کتابیں مذہبی جمع کیں

(بعض مرزائی دوستوں سے سنا گیا ہے کہ مرزا صاحب عالم نہ تھے بلکہ امی تھے خدا جانے یہ مرزائی بھی کس بلا کے ہیں۔ بیٹا تو شہادت دیتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی تعلیم بڑے غور و پرداخت سے کی گئی لیکن امت اس سے انکار کرتی ہے یہ معاملہ مدعی سست گواہ چست والا بنتا ہے مرزا بشیر احمد سیرۃ المہدی کے صفحہ ۱۰۱ پر لکھتے ہیں:

(مرزا غلام احمد صاحب فرماتے تھے) بچپن کے زمانہ میں میری تعلیم اس طرح پر ہوئی کہ جب میں چھ سات سال کا تھا تو ایک فارسی خوان معلم میرے لئے نوکر رکھا گیا جنہوں نے قرآن شریف اور چند فارسی کتابیں مجھے پڑھائیں اور اس بزرگ کا نام فضل الٰہی تھا اور جب میری عمر قریباً دس برس کی ہوئی تو ایک عربی خواں مولوی صاحب میری تربیت کے لئے مقرر کئے گئے جن کا نام فضل احمد تھا میں خیال کرتا ہوں چونکہ میری تعلیم خدا تعالیٰ کے فضل کی ایک ابتدائی تخم ریزی تھی اس لئے استادوں کے نام کا پہلا لفظ بھی فضل ہی تھا۔ مولوی صاحب جو ایک دیندار اور بزرگوار آدمی تھے وہ بہت توجہ اور محنت سے پڑھاتے تھے اور میں صرف کی بعض کتابیں پڑھیں اور کچھ قواعد نحو ان سے پڑھے اور بعد اس کے جب میں سترہ یا اٹھارہ سال کا ہوا تو ایک اور مولوی صاحب سے چند سال پڑھنے کا اتفاق ہوا ان کا نام گل علی شاہ تھا ان کو بھی میرے والد صاحب نے نوکر رکھ کر قادیان میں پڑھائی کے لئے مقرر کیا تھا، اور ان آخر الذکر مولوی صاحب سے میں نے نحو اور منطق اور حکمت وغیرہ علوم مروجہ کو جہاں تک خدا تعالیٰ نے چاہا حاصل کیا۔۔۔۔ اور ان دنوں مجھ کو کتابوں کے دیکھنے کی طرف اس قدر توجہ تھی گویا میں دنیا ہی میں نہ تھا)

اور نبوت کا سانچہ گھڑنا شروع کر دیا جسکا پتہ مفصلہ ذیل تحریر سے چلتا ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ بیان کیا مجھ سے جھنڈا سنگھ ساکن کالہوان نے کہ میں بڑے مرزا صاحب کے پاس بہت آیا جایا کرتا تھا ایک دفعہ مجھے بڑے مرزا صاحب نے کہا کہ جاؤ غلام احمد کو بلا لاؤ۔ ایک انگریز حاکم میرا واقف ضلع میں آیا ہے اس کی منشا ہو تو کسی اچھے عہدہ پر نوکر کرا دوں۔

جھنڈا سنگھ کہتا تھا کہ میں مرزا صاحب کے پاس گیا تو دیکھا چاروں طرف کتابوں کے ڈھیر لگا کر اسکے اندر (مرزا غلام احمد) بیٹھے ہوئے ہیں (اب کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی بتا سکتا ہے کہ مرزا صاحب کتابوں کے ڈھیر میں کیا کر رہے تھے؟ اس میں ظلی نبوت کا سانچہ گھڑ رہے تھے۔) اور کچھ مطالعہ کر رہے ہیں۔ میں نے بڑے مرزا صاحب کا پیغام پہنچایا۔ مرزا (غلام احمد) صاحب نے جواب دیا کہ میں نوکر ہو گیا ہوں۔ بڑے مرزا صاحب نے جواب دیا:

واقعی اگر نوکر ہو گئے ہو تو خیر۔

مرزا (غلام احمد) صاحب نے کہا:

ہاں نوکر ہو گیا ہوں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ کاہواں قادیان سے جنوب کی طرف دو میل ہے اور نوکر ہونے سے مراد خدائی نوکری ہے (سیرۃ المہدی۔ص ۳۷)

اس مندرجہ بالا مضمون سے پتہ چلتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب ایک عرصہ تک ظلی نبوت کا مواد جمع کرتے رہے۔ اس وقت موقع ایسا تھا ایک طرف آریہ سماج کی تحریک سوامی دیانند کے ذریعہ پھیل رہی تھی اور دوسری طرف مسیحی مشنریاں پورے زور شور سے کام کر رہی تھیں اور ہزاروں مسلمان عیسائی ہو چکے تھے، مرزا غلام احمد صاحب نے اس موقع کو غنیمت جانا۔ لگے آریہ سماج اور مسیحی مشنریوں کے برخلاف کام کرنے۔ مسلمانوں نے سمجھا کہ یہ اسلام کے خیر خواہ ہیں ادھر مرزا صاحب قادیانی نے وقت سے فائدہ اٹھا کر مسلمانوں میں اپنا رسوخ پیدا کر لیا اور اپنی ظلی نبوت کو مخفی رکھا۔ مسلمانوں اور دیگر اقوام کی لڑائیوں سے فائدہ اٹھانا چاہا۔

چونکہ مرزا صاحب قادیانی خود کو مسلمانوں کا طرف دار بتاتے تھے، اس لئے فطرۃً مسلمانوں کو ان کی طرف رغبت ہوئی۔ مرزا صاحب قادیانی نے بنام تائید اسلام چندہ کی اپیلیں کیں اور مسلمان چندہ دینے لگ گئے۔ مرزا صاحب قادیانی نے براہین احمدیہ کی تیسری جلد تک تو اپنا رویہ درست رکھا۔ لیکن جب چوتھی جلد شائع کی تو کچھ ارشادات اپنی نبوت کے بھی شائع کئے جس سے علماء دین کے طبقہ میں جوش محسوس ہوا۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب عقل مند تھے، آپ ظلی نبوت کے میدان میں پاؤں پھونک پھونک کر رکھتے تھے۔ آپ کو معلوم تھا کہ ابھی بھانڈا پھوٹ گیا تو دکان داری نہیں چلے گی۔ آپ نے جھٹ اعلان کر دیا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس عاجز نے سنا ہے کہ اس شہر دہلی کے بعض اکابر علماء میری نسبت یہ الزام مشہور کرتے ہیں کہ یہ شخص نبوت کا مدعی ہے ملائکہ کا منکر بہشت دوزخ سے کا انکاری اور ایسا ہی وجود جبریل اور لیلۃ القدر اور معجزات اور معراج نبوی سے بالکل منکر ہے لہذا میں اظہار اللحق عام وخاص اور تمام بزرگوں کی خدمت میں گذارش کرتا ہوں کہ یہ الزام سراسر افتراء ہے میں نہ نبوت کا مدعی ہوں اور نہ معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر وغیرہ سے منکر ہوں بلکہ میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں جیسا کہ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن وحدیث کے رو سے مسلم الثبوت ہیں اور سیدنا ومولانا حضرت محمد ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں میرا یقین ہے کہ وحی رسالت حضرت آدم صفی اللہ سے شروع ہوئی اور جناب رسول اللہ ﷺ پر ختم ہوگئی ہے۔ (قادیانی اشتہار ۲۔ اکتوبر ۱۸۹۱ء)

اس اعلان کے ذریعہ عام پبلک اور علماء دین کو مرزا صاحب قادیانی نے تسکین دے دی لیکن اپنا کام بدستور کرتے رہے۔ جب کبھی ذرہ بھی مرزا غلام احمد صاحب کی طرف سے شبہ پیدا ہوا، فوراً علماء دین نے تنبیہ کی۔ فورا مرزا صاحب مسلمان ہونے پر قسمیں کھاتے تھے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جو الہامات بھی شائع کئے تائید اسلام کے نام سے شائع کئے۔ علماء دین ان سے متعرض نہ ہوئے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا اس تدبیر سے کام بن گیا کیونکہ اس طرح علماء دین بھی پیچ میں پھانس لئے گئے تھے۔ چنانچہ مرزا صاحب قادیانی خود تسلیم کرتے ہیں:

اگر علماء کو خبر ہوتی کہ ان الہامات سے تو اس شخص کا مسیح ہونا ثابت ہوتا ہے تو وہ کبھی بھی ان کو قبول نہ کرتے۔ یہ خدا کی قدرت ہے کہ انہوں نے قبول کرلیا اور اس پیچ میں پھنس گئے۔ (اربعین نمبر ۲ ص ۲۱) باقی..

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۶ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۷ ص ۱۰۔۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فیصلہ کی صورت ہمیں بھی منظور

(خاص کر اہل حدیث پر عتاب)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

امت مرزائیہ کی دو پارٹیوں میں عرصہ سے اختلاف چلا آیا ہے۔ باطنی وجہ کا علم خدا کو ہے، ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ نبوت مرزا قادیانی میں اختلاف ہے۔ اس اختلاف کے فیصلہ کی جو صورت خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے پیش کی ہے ہم اس کی تائید کرتے ہیں وہ یہ ہے کہ:

> مولوی محمد علی صاحب کے اختلاف ہونے سے پہلے کی جتنی تحریریں نبوت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہیں وہ سب شائع کر دی جائیں میں (خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد) ان کے متعلق اعلان کر دوں گا کہ میرا بھی عقیدہ یہی ہے جو ان تحریروں میں ہے۔ (اخبار فاروق ۱۳ ستمبر ۱۹۲۶ء ص ۲)

اہل حدیث: مطلب اس کا یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، مولوی نور الدین صاحب بھیروی، خود مولوی محمد علی لاہوری وغیرہ ارکان سلسلہ عالیہ احمدیہ کی سب تحریریں اصلی الفاظ میں بغیر شرح یا تاویل کے شائع کی جائیں۔ پھر جو ان کا مفہوم ذہن میں آئے وہی عقیدہ صحیح ہو۔

بہت ٹھیک! ہمارا بھی اس پر صاد ہے۔ اسی لئے ہم بھی یہی طریق صلح مرزائی جماعت خصوصاً قادیانی پارٹی کے سامنے پیش کرتے ہیں جس کی دو شقیں ہیں:

اول: وہ احادیث جو حضرت مسیح موعود کے متعلق آئی ہیں اصل الفاظ میں مع صحیح ترجمہ کے شائع کر دیں جو ان کا مفہوم ہوگا اسی پر دونوں فریق ہم اور وہ متفق ہوں گے۔

دوم۔ اگر یہ منظور نہ ہو تو مرزا صاحب قادیانی کی دو تین متحدیانہ پیش گوئیوں کے اصلی الفاظ شائع کر دیئے جائیں جن کی کوئی شرح یا تفسیر نہ کی جائے جو ان کا مفہوم عام فہم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہو بس اس پر ہم دونوں فریق (احمدی اور محمدی) متفق ہو جائیں۔

ہم امید رکھتے ہیں کہ جس طرح ہم نے بڑی فراخ دلی سے قادیانی تحریک صلح کی تائید کی ہے، قادیانی جماعت ہماری تحریک کی تائید کرے گی۔

احمدی دوستو! آگے بڑھو اور سنو!

جنگ کردی آشتی کن زانکہ نزد عاقلاں
ایں مثل مشہور اول جنگ آخر آشتی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۸ ص ۳)

کیا قوم عیسی خیل، حضرت عیسی کی اولاد ہے؟

(اقوال مرزا کی دو رنگی)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

اپنی کتاب تحفہ گولڑ ویہ طبع ۱۹۱۴ء کے صفحہ ۲۱۳، ۲۱۴ پر مرزا قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت عیسی کے صلیب کی موت سے بچنے کے متعلق ایک پیش گوئی یسعیاہ باب ۵۳ میں اس طرح پر ہے

اور اس کے بقائے عمر کی جو بات ہے سو کون سفر کر کے جائے گا کیونکہ علیحدہ کیا گیا ہے قبائل کی زمین سے اور کی گئی شریروں کے درمیان اس کی قبر پر وہ دولت مندوں کے ساتھ ہوا اپنے مرنے میں جب کہ تو گناہ کے بدلے میں ان کی جان کو دے گا (تو وہ بچ جائے گا) اور صاحب اولاد ہو گا اس کی عمر لمبی کی جائے گی وہ اپنی جان کی نہایت سخت تکلیف دے گا (یعنی صلیب پر بے ہوشی) پر وہ پوری عمر پائے گا۔

ب۔ کتاب، مسیح ہندوستان میں، کے صفحہ ۶۸ پر مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

سو جیسا کہ اس ملک کی پرانی تاریخیں بتلاتی ہیں یہ بات بالکل قرین قیاس ہے کہ حضرت مسیح نے نیپال اور بنارس وغیرہ مقامات کی سیر کی ہو گی اور پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جموں سے یا راولپنڈی کی راہ سے کشمیر کی طرف گئے ہوں گے چونکہ مسیح ایک سرد ملک کے آدمی تھے اس لئے یہ یقینی امر ہے کہ ان ملکوں میں غالباً وہ صرف جاڑے تک ہی ٹھہرے ہوں گے اور اخیر مارچ یا اپریل کے ابتداء میں کشمیر کی طرف کوچ کیا ہوگا اور چونکہ وہ بلاد شام سے بالکل مشابہ ہے۔ اس لئے یہ بھی یقینی ہے کہ اس ملک میں سکونت مستقل کر لی ہوگی۔ اور ساتھ اس کے یہ بھی خیال ہے کہ کچھ حصہ اپنی عمر کا افغانستان میں بھی رہے ہوں گے۔ اور کچھ بعید نہیں کہ وہاں شادی کی ہو افغانوں میں ایک قوم عیسیٰ خیل کہلاتی ہے، کیا تعجب ہے کہ وہ حضرت عیسیٰ کی ہی اولاد ہوں۔

۲۔ اخبار الحکم ۱۷ دسمبر ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۵ میں ہے:

بموجب یونس والی پیش گوئی کے (متی) مسیح زندہ صلیب سے اترا۔ زندہ قبر میں رہا زندہ قبر سے نکل کر کھوئی بھیڑوں کی کابل و کشمیر میں ہدایت کرتا ہوا کشمیر میں فوت ہوا اور بسبب اس بڑے لمبے سفر کے مسیح یعنی بڑا سیاح بھی کہلایا چنانچہ سرحد پشاور پر عیسیٰ خیل و عیسیٰ اقوام اسی کی اولاد سے معلوم ہوتی ہیں۔

۳۔ حکیم خدا بخش احمدی اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۴۵۱۔۴۵۲ پر یوں لکھتے ہیں

توریت میں پیش گوئی کی گئی تھی کہ یسوع صلیب پر نہیں مرے گا جس کی تصدیق یسیعاہ باب ۵۳، آیت ۷۔۸ سے یوں ہوتی ہے

مسیح صاحب اولاد ہوگا جسکی تصدیق توریت سے یوں ہوتی ہے:

جب کہ تو گناہ کے بدلے میں اس کی جان کو دے گا (تو وہ بچ جائے گا) اور صاحب اولاد ہوگا۔

مسیح اس واقعہ صلیب کے بعد ۸۷ برس اور زندہ رہا اور صاحب اولاد بھی ہوا چنانچہ افغانستان میں اب تک عیسیٰ خیل قوم موجود ہے۔

اس کی تردید:

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے الفاظ مندرجہ الحکم ۱۰ اپریل ۱۹۰۵ء صفحہ ۴۔۵ اور کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منظور الٰہی صفحہ ۱۶۶ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیح نے شادی نہ کی تھی۔

۲۔ تریاق القلوب صفحہ ۹۹ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد صاحب لکھتے ہیں:

اور ظاہر ہے کہ دنیوی رشتوں کے لحاظ سے حضرت عیسی کی کوئی آل نہیں تھی

۳۔ آئینہ کمالات اسلام کے صفحہ ۲۸۳ کے حاشیئے اور تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۱۴ کے حاشیہ پر ہے:

انجیل کے بعض اشارات سے پایا جاتا ہے کہ حضرت مسیح بھی جورو کرنے کی فکر میں تھے مگر تھوڑی سی عمر پا کر اٹھائے گئے ورنہ یقین تھا کہ اپنے باپ داؤد کے نقش قدم پر چلتے۔

۴۔ مولوی محمد احسن احمدی امروہی، اعلام الناس حصہ اول کے صفحہ ۵۹ پر لکھتے ہیں:

مسیح نے نکاح نہیں کیا تھا اور نہ اس کی اولاد ہوئی۔

۵۔ تشحیذ الاذہان نومبر ۱۹۲۱ء کے صفحہ ۴ پر مولوی جلال الدین احمدی یوں لکھتے ہیں:

مسیح کا شادی نہ کرنا دلالت کرتا ہے کہ آپ کی تعلیم ناقص تھی۔

۶۔ اخبار الحق جلد ۳ نمبر ۱۵ مورخہ ۱۲ اپریل ۱۹۱۲ء کے صفحہ ۱۱ کے کالم نمبر ۲ میں ہے:

مسیح نے ایک بھی بیوی نہیں کی۔

۷۔ الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۱۷ء ص ۵ کالم ۳ میں ہے:

حضرت عیسی بلا باپ تھے صاحب اولاد ہونا معلوم نہیں، غالباً نہ تھے

۸۔ اخبار بدر ۲۰ جولائی ۱۹۱۱ء صفحہ ۴ کے کالم ۲ میں ہے:

یسوع فرقہ صوفیا بنام اسیر میں داخل تھا جو شادی نہ کرتے تھے۔

(انجیل فتح بر صلیب، ص ۳۱)

۹۔ اخبار الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۲۵ء صفحہ ۶ کالم اول میں ہے:

سیدنا مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کی تحقیق یہی ہے کہ حضرت عیسی کی کوئی ظاہری اولاد نہ تھی۔

نتیجہ یہ نکلا حضرت عیسی نے نہ شادی کی اور نہ آپ کی اولاد ہوئی اس پر بھی (بقول مرزا قادیانی) قوم عیسی خیل حضرت موصوف کی اولاد ہے۔ چہ خوش

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۸ ص ۳-۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور دعوی نبوت۔۲

جناب مولوی عبدالحق ؒ آف راجہ جنگ لکھتے ہیں:

جب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے بہت سے مسلمانوں کو طمع اور لالچ میں پھانس لیا۔ جن کا ذکر مرزا صاحب قادیانی کے لڑکے مرزا بشیر احمد نے سیرۃ المہدی میں اس طرح کیا ہے:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے تھے کہ ہماری جماعت میں تین قسم کے آدمی ہیں۔ ایک تو وہ ہیں جن کو دنیوی شان وشوکت کا خیال ہے کہ محکمے ہوں دفاتر ہوں بڑی بڑی عمارتیں ہوں وغیرہ ۔ دوسرے وہ ہیں جو کسی بڑے آدمی مثلاً نوردین صاحب کے اثر کے نیچے آکر جماعت میں داخل ہو گئے ہیں اور انہی کے ساتھ وابستہ ہیں ۔ تیسری قسم کے وہ لوگ ہیں جن کو خاص میری ذات سے تعلق ہے (سیرۃ المہدی۔ص ۱۱)

جب مرزا صاحب مذکور نے اس طرح لوگوں کو پھانس لیا جس طرح اوپر ذکر ہو چکا ہے تو فوراً فتح اسلام میں دعوی نبوت کر دیا۔

بعض مرزائی افراد کے ساتھ جن صداقت مرزا پر گفتگو ہوتی ہے تو جھٹ کہہ دیتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے ہمراہ تائید آسمانی تھی۔

احقر عرض کرتا ہے کہ ان واقعات سے تو صاف اخذ ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نے دغا جعل سے کام لیا۔ اور اپنی دکانداری چلانے کا اسباب پیشتر جمع کر رکھا تھا جس کا ثبوت نزول المسیح میں بھی ملتا ہے:

جو کام یادعوی ابھی بارہ برس کے بعد ظہور میں آنا ہے پہلے ہی اس کی بنیاد قائم کی جائے۔ پھر تعجب پر تعجب یہ کہ خدا تعالی ایسے ظالم مفتری کو اتنی لمبی مہلت بھی دے دے جس سے آج تک بارہ برس بھی گذر چکے ہوں اور مفتری ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اپنے افتراء میں بے باک ہو جس نے پہلے ہی سے اتادہ کیا ہو جو بارہ برس کے بعد ایسا دعویٰ کروں گا اور اس دعویٰ کی بنا دبارہ برس پہلے ہی یہ رکھی ہو کہ میں ضرور مثیل مسیح ہوں۔ (نزول المسیح۔ص ۷۶)

اب بھی میرا کوئی دوست یہ کہہ سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کی نبوت وہ نبوت ہے جو سلف انبیاء کو خدا تعالیٰ کی طرف سے دستیاب ہوئی تھی بلکہ یہ تو نبوت اپنے کسب سے حاصل کی گئی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۲۳ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۸ ص ۴)

حاجیوں پر خفگی

(خاص کر اہل حدیث پر عتاب)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی اخبارات ساری دنیا پر اظہار رائے کرتے ہیں۔ ان کے خلیفہ اور مبلغ جہاں جاتے ہیں ان کو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کے نشان ملتے ہیں۔ مثلاً خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) دمشق میں گئے تو منارہ دمشق دیکھ کر اپنے مسیح (مرزا غلام احمد) کی صداقت پائی۔ لیکن جب کوئی مخالف مرزا صاحب کی تکذیب کے آثار پائے اور اظہار کرے تو اس پر خفا ہوتے ہیں حالانکہ یہ اصول مقررہ ہے

وفی کل شیء له آیة ۔ تدل علی انه کاذب

اخبار اہل حدیث امرتسر میں سفر حجاز کا ایک مراسلہ درج ہوا تھا جس میں ذکر تھا کہ حجاز میں اونٹ بکثرت ہیں، اور یہ بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اپنے دعویٰ مسیحیت میں جھوٹے تھے کیونکہ انہوں نے لکھا تھا کہ مکہ مدینہ میں ریل کا جاری ہونا میری نشانی ہے حالانکہ یہاں ریل کا نشان بھی نہیں۔

اس پر قادیانی اخبار بہت خفا ہوا ہے لکھتا ہے کہ یہ لوگ حج کرنے گئے تھے یا عیب جوئی کرنے۔ کوئی لکھتا ہے یہاں سڑکیں ٹھیک نہیں۔ کوئی لکھتا ہے صفائی نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غرض کوئی کچھ کہتا ہے، کوئی کچھ۔

مولوی ثناء اللہ صاحب مکہ معظّمہ میں گئے تو قادیان کی یاد آئی اور کہا کہ یہاں ریل نہیں بنی یہ مرزا صاحب کے جھوٹا ہونے کا ثبوت ہے مگر چند ہی دنوں کے بعد حالات نے ایسا پلٹا کھایا کہ اسی مولوی ثناء اللہ نے اسی زبان سے حجاز ریلوے بنانے کی تائید کی۔ گویا خود اپنے کاذب ہونے پر مہرِ صداقت ثبت کی۔ دیکھا یہ ہے حق کا نفوذ کہ بدترین دشمن وہ کام کر رہا ہے جو سلسلہ احمدیہ کی صداقت کا نشان ہے خدا نے چاہا کہ انہی ہاتھوں سے اذا العشار عطلت کی پیش گوئی کو جدہ سے مکہ اور مکہ سے مدینہ تک پورا کرائے جو اس کے خلاف کوشش کرتے رہے۔ (الفضل قادیان۔ ۲۱ ستمبر ۱۹۲۶ء ص۴ کالم ۲)

اس الہامی جماعت، ہاں مسیح موعود کے حواریوں، ہاں ہاں مہدی مسعود کے مریدوں، واللہ قادیانی کرشن جی کے چیلوں کے ہاتھ کی صفائی دیکھو کہ بغیر داد دیئے ہم نہیں رہ سکتے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تو لکھتے ہیں کہ مکہ مدینہ کے درمیان ریل کا بن جانا میری نشانی ہے، جس کا مطلب صاف ہے کہ میری (مرزا قادیانی کی) زندگی میں حجاز ریلوے کا بن جانا ضروری ہے۔ چنانچہ مرزا صاحب کے اپنے الفاظ یہ ہیں:

عرب اور عجم کے اڈیٹران اخبار اور جرائد والے بھی اپنے پرچوں میں بول اٹھے کہ مدینہ اور مکہ کے درمیان جو ریل طیار ہو رہی ہے یہی اس پیش گوئی کا ظہور ہے جو قرآن وحدیث میں ان لفظوں سے کی گئی تھی جو مسیح موعود کے وقت کا یہ نشان ہے۔ (اعجاز احمدی۔ ص۲)

ناظرین! یہ کتاب ۱۹۰۲ء کی طبع ہے۔ آپ اس الہامی کذب بیانی کو دیکھئے کہ ۱۹۰۲ء میں لکھتے ہیں کہ۔

مکہ اور مدینہ کے درمیان جو ریل تیار ہو رہی ہے۔

حالانکہ مکہ مدینہ کے درمیان آج تک سروے (پیمائش) بھی شائد نہ ہوئی ہو۔

لطف یہ ہے کہ فاضل اڈیٹر یہ بھی نہیں سمجھے کہ میں نے جو ریلوے بننے کی تائید کی (میں کیا ساری اسلامی دنیا کرتی ہے) یہ تو اسی لئے ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کی روشن تردید ہو سکے کیونکہ ۱۹۲۶ء میں جو ریل بنے گی یہ ان مرزا صاحب قادیانی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیحیت کی صداقت پر نشانی نہ ہوگی جو ۱۹۰۸ء میں دنیا چھوڑ گئے۔

ہاں اس وقت بنتی تو وہ کہہ سکتے کہ یہ میرا نشان ہے۔

یوں تو آج ۱۹۲۶ء میں نہیں تو اس کے بعد بھی کبھی نہ کبھی بنے گی چاہے سو برس تک بنے، تو کیا اتنی مدت دراز کے بعد کی بنی ہوئی ریل بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو، جو عرصہ دراز سے مرچکے ہیں، نشان صداقت ہوگی؟ حالانکہ وہ خود ریل کا بننا اپنے زمانہ کے ساتھ بصیغہ حال مخصوص کرتے ہیں۔

احمدی دوستو! اب بھی تمہیں یقین آیا کہ نہیں کہ سفر حجاز میں مجھے مرزا صاحب قادیانی کی یاد کیوں آتی تھی۔ محض اس لئے کہ ہمارے ملک پنجاب میں حضرت آدم سے لے کر آج تک ایک ہی شخص صاحب وحی و نبوت ہوا۔ افسوس وہ بھی جھوٹا۔ آہ:

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی
جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز ہوئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۹ ص ۵)

ابتر کون مرا؟ قادیانی نبی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء میں ہم نے بجواب الفضل قادیان ایک مضمون مفصل لکھا تھا جس میں ثابت کیا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعوی اور مقصد بعثت کے لحاظ سے نامراد مرے، جس کو دوسرے لفظوں میں ابتر کہتے ہیں۔

اس امر کے فیصلہ کے لئے ہم نے الفضل پر آٹھ سوال کئے تھے جن کے جوابات سے یہ عقدہ حل ہوجاتا کہ مرزا صاحب قادیانی بامراد گئے یا نامراد۔

بہتر ہے کہ قادیانی اخبار بجائے اور باتیں بنانے کے ہمارے سوالات کے جوابات دیں۔ ورنہ ہمارا حق ہوگا کہ ہم یہ شعر پڑھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی بھی کام مسیحا (مرزا) ترا پورا نہ ہوا
نا مرادی میں ہوا ہے ترا آنا جانا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔اکتوبر ۱۹۲۶ء مطابق ۳۰ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۹ ص ۶)

مسیح ناصری، صاحب شریعت نبی تھے

(تہافت وتخالف)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۔اخبار الحکم: کی جلد ۸ نمبر ۵ مورخہ ۱۰ فروری ۱۹۰۴ء صفحہ ۳ کالم ۴ میں لکھا ہے:

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام صاحب شریعت نہ تھے۔

اقول: واضح ہو کہ قرآن کریم میں الفاظ، تشریعی نبی، یا، غیر تشریعی نبی، نہیں آئے ہیں اور نہ کسی حدیث صحیح نبوی میں الفاظ، تشریعی نبی، یا، غیر تشریعی، نبی آئے ہیں اور نہ کسی صحابی کی روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں۔

ہاں قرآن مجید میں الحمد کی الف لے کر والناس کے سین تک الفاظ رسول، و نبی آئے ہیں بغیر کسی قید کے۔

اس طرح ظلی بروزی مجازی حقیقی غیر حقیقی مستقل امتی نبی جزوی ناقص وغیرہ الفاظ نہ تو قرآن کریم میں آئے ہیں اور نہ کسی حدیث صحیح نبوی میں۔ البتہ جناب مرزا صاحب نے یہ اصطلاحات ایجاد کی ہیں (دیکھو محمود احمد کی کتاب حقیقۃ النبوۃ حصہ اول۔ص ۱۵۸)

۲۔مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور اپنے رسالہ نعمت اللہ خان کی سنگساری، اور اسلامی رائے عامہ سے اپیل، یعنی ضمیمہ اخبار پیغام صلح مورخہ ۸ ربیع الاول ۱۳۴۳ھ کے صفحہ ۲ پر لکھتے ہیں:

اصل بات یہ ہے کہ نبوت غیر تشریعی کی اصطلاح صوفیوں کی اصطلاح ہے، اصطلاح شریعت نہیں قرآن کریم یا حدیث میں کہیں نبوت کی دو قسمیں نہیں بتائی گئیں جن میں سے ایک نبوت تشریعی ہو اور ایک نبوت غیر تشریعی۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صوفیوں نے صرف ولایت یا محدثیت کو ہی نبوت غیر تشریعی کہا ہے۔

۳۔ مسیح حقیقی نبی: رسالہ سراج منیر کے صفحہ۳۔۴ پر ہے:

ہمارے ظالم مخالف ختم نبوت کے دروازوں کو پورے طور پر بند نہیں سمجھتے بلکہ ان کے نزدیک مسیح اسرائیلی نبی کے واپس آنے کے لئے ابھی ایک کھڑکی کھلی ہے پس جب قرآن کے بعد ایک حقیقی نبی آ گیا اور وحی نبوت کا سلسلہ شروع ہوا تو کہو کہ ختم نبوت کیوں کر اور کیا ہوا۔

نوٹ: مرزا صاحب کی اصطلاح میں حقیقی نبوت و رسالت سے مراد صاحب شریعت نبی ہے (دیکھو سراج منیر ص۲۔۳) اخبار الحکم ۱۷۔ اگست ۱۸۹۹ء ضمیمہ النبوۃ فی الاسلام صفحہ ۱۹۶، حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۵۹، سراج منیر کے صفحہ۴ پر جناب مرزا صاحب نے حضرت عیسی مسیح اسرائیلی نبی کو حقیقی نبی لکھا ہے پس نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانی اصطلاح میں حضرت مسیح ناصری صاحب شریعت رسول تھے۔

۴۔ جناب مرزا قادیانی کے الفاظ اخبار الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸ء صفحہ۱۳ پر یوں ہیں:

اب فرمایئے کہ آنحضرت ﷺ کے بعد جب ایک اسرائیلی نبی آ گیا تو پھر آنحضرت ﷺ کس طرح خاتم النبیین رہے؟ اس اعتقاد سے تو خاتم النبیین حضرت عیسی ہوئے نہ آنحضرت ﷺ۔ حاشا وکلا۔ عیسی تو خود براہ راست خدا کے نبی تھے۔ کیا ان کی پہلی شریعت اور نبوت منسوخ ہو جائے گی۔

۵۔ منشی عمر الدین صاحب احمدی جالندھری شملوی کے الفاظ اخبار بدر ۲۳۔ اکتوبر ۱۹۱۳ء کے صفحہ۴ پر یوں ہیں:

ایک حدیث جس کے حضرت سلمان فارسی راوی ہیں اس طرح پر ہے کہ فترۃ بین عیسی و محمد ﷺ و ست مأۃ سنۃ (بخاری کتاب المناقب) حضرت عیسی اور حضرت محمد ﷺ کے درمیان فترۃ کا زمانہ (جس میں کوئی نبی نہیں ہوتا) چھ سو برس ہے

اس حدیث پر حافظ الحدیث ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں کہ اس امت میں کوئی ایسا پیغمبر نہیں آیا جو نئی شریعت یا نئی کتاب لایا ہو ایسا پیغمبر ہو سکتا ہے جو حضرت عیسی ہی کی شریعت کی طرف بلاتا ہو۔ (ص۴ کالم۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ کتاب ختم نبوت کی حقیقت صفحہ ۱۱۵ پر مولوی عمر الدین صاحب احمدی لکھتے ہیں:

جس طرح حضرت عیسی (جن کی نبوت تشریعی ہے) کے امتی ہو کر آ جانے سے ختم نبوت میں کوئی فرق نہیں پڑتا اسی طرح آنحضرت ﷺ کے امتی یا غلام احمد کا بجائے عیسی کے مسیح موعود ہو کر نبی کا خطاب پا جانا ختم نبوت کے منافی نہیں ہے۔

۷۔ درحقیقت تو حضرت عیسی تشریعی نبی ہیں۔ (ختم نبوت کی حقیقت۔ ص ۱۱۷)

اخبار پیغام صلح مورخہ یکم دسمبر ۱۹۲۰ء کے صفحہ ۵ کے کالم نمبر ۳ میں ہے

(حضرت) الیاس والیسع رسول اند و کتاب شان نیست و جملہ بر شریعت موسی بودند (حضرت) مسیح علیہ السلام صاحب کتاب و شریعت است

(التاویل المحکم. ص ۷۵)

نتیجہ یہ نکلا کہ خود جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور ان کے مریدوں کی تحریروں سے ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح صاحب شریعت رسول تھے۔

اس کی تردید:

اخبار الحکم ۱۷ جنوری ۱۹۰۳ء، اور کتاب منظور الٰہی صفحہ ۲۹۲ پر مرقوم ہے

حضرت مسیح اپنی کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ تورات کو پورا کرنے آئے تھے۔ (قول مرزا)

مرزائی مریدو! لوجدوا فیہ ا ختلا فاً کثیراً کے ماتحت بتاؤ کہ مرزا صاحب قادیانی کے اقوال کیا تھے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء مطابق ۳۰ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۴۹ ص ۶۔۷)

ابتر کون مرا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم تو یقیناً جانتے ہیں کہ مرزا صاحب اپنے ہر دعوی میں غیر صادق تھے لیکن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی صاحبان ان کے الہامات پیش کر کے ان کی سچائی کا ثبوت دیا کرتے ہیں، اس لئے ہمیں ان کا جواب لکھنا پڑتا ہے چنانچہ گذشتہ پرچوں میں ناظرین نے ملاحظہ کیا ہوگا کہ مولوی سعداللہ مرحوم لودیانہ میں فوت ہوئے تو مرزا صاحب نے ان کو ابتر لکھا حالانکہ ان کا لڑکا موجود تھا اب جولڑ کا مذکور اچھی عمر پا کر فوت ہوا تو پھر انہوں نے اس کو ابتر کہا جس کا جواب اہل حدیث کے گذشتہ پرچوں میں لکھا گیا۔

اب ایک جدید انکشاف ہوا کہ مولوی سعد اللہ لدھیانوی مرحوم کا نواسہ زندہ ہے اور اس کا نام عبدالکبیر ہے یہ صاحب موضع کوم کلاں ضلع لودھیانہ (پنجاب) میں ہیں انہوں نے اس موضع (ابتر) پر ایک مفصل مضمون لکھا ہے جو آئندہ کبھی درج ہوگا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۵۰ ص ۲)

ہفوات مرزا

مولوی عبدالعزیزؒ صاحب ساکن قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ لکھتے ہیں:

جب میں مرزا غلام احمد قادیانی کی کتابیں مطالعہ کرتا ہوں تو مجھے سخت حیرت ہوتی ہے کہ خدایا یہ کتابیں اس شخص کی تصنیف ہیں جو اپنے آپ کو مرسل، مجدد، مہدی مسیح موعود جانتا ہے۔ اور کتابیں یہ جن میں تاویلات باطلہ سے کام لیا گیا ہے۔ اور اپنے ہوا کے مطابق قرآن واحادیث کے معانی گھڑے گئے ہیں۔ پھر ایسے معانی کو نکات اور حقائق سے تعبیر کیا جاتا ہے حالانکہ قرآن واحادیث کے الفاظ کو آپ کے معانی مخترعہ سے کوئی تعلق نہیں۔ چنانچہ نمونہ کے طور پر کچھ عرض کیا جاتا ہے

اعجاز المسیح میں جو تفسیر سورہ فاتحہ ہے آپ مالك يو م الدين کی تفسیر اس طرح فرماتے ہیں

وسمّی یو م الدین یو م هذا المسکین لا نّه زمان یحی فیه الدین ۔(یعنی یوم الدین اس مسکین کے دن کا نام رکھا گیا ہے کیونکہ یہ وقت ہے کہ اس میں دین زندہ کیا جارہا ہے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ تحریف ہے کہ تفسیر خدائے پاک تو یو م الدین قیامت کے دن کو کہے اور یہ اپنے ظہور کا وقت بیان کریں دیکھو اللہ تعالی فرماتا ہے

وان الفجار لفی جحیم یصلو نہا یو م الدین ہذا نز لھم یو م الدین ثم ما ادرک ما یو م الدین یوم لا تملک نفس لنفس شیئا وا لا مر یو مئذ للہ

اور لیلۃ القدر جو قرآن میں وارد ہے اس کو آپ ایام جاہلیت قرار دیتے ہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ تم لیلۃ القدر کو عشرہ اخیرہ رمضان میں تلاش کرو۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب کی تحریف معتبر ہے یا آنحضرت ﷺ کی تفسیر۔

اور سورہ زلزال کی تحریف ازالہ اوہام میں دیکھو اس میں بھی آپ نے کمال کر دکھایا ہے ایسا سورہ کورت کی تفسیر کی گئی ہے جس میں ڈاک خانے چھاپہ خانے اور تار اور ریل کے ظہور کو بیان کیا گیا ہے۔

الغرض جس جس آیت کی تفسیر آپ نے اپنی کتابوں میں کی وہاں ہی سخت تحریف سے کام لیا گیا ہے۔

اگر آپ کی تمام تحریفات لکھوں تو ایک ضخیم کتاب تیار ہوسکتی ہے میرا ارادہ تو ہے کہ آپ کی تمام کتب مصنفہ سے تحریفات آیات قرآنیہ چھانٹ کر ایک کتاب تیار کروں بشرطیکہ کوئی مسلمان صاحب ثروت اس کے چھپوانے کا ذمہ اٹھائے اور مجھے اطلاع کہ میں کام شروع کروں (آپ کو اطلاع ہو کہ اس مضمون کا رسالہ نکات مرزا دفتر اہل حدیث سے شائع ہو چکا ہے جس میں مرزا قادیانی اور مولوی عبداللہ چکڑالوی دونوں کے معارف قرآنیہ جمع کئے گئے ہیں۔ مینیجر اخبار اہل حدیث امرتسر)

اور حدیث لینزلن عیسی بن مر یم حکما عدلاً جو متفق علیہ ہے اس سے مراد اپنے آپ کو لیا ہے اور فرمایا کہ عیسی بن مریم نہیں آئے گا، اس حدیث میں میں مراد ہوں۔،

بھلا ان سے کوئی پوچھے کہ پیغمبر ﷺ نے جب یہ حدیث صحابہ میں بیان کی ہو گی کیا اس وقت ان کا فہم آپ کے ظہور کی طرف گیا تھا یا عیسی بن مریم کی طرف۔ ایسے الفاظ جو اپنے معانی کو واضح نہیں کرتے بلکہ ایک سخت غلطی میں سامعین کو ڈالتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں آنحضرتﷺ نے کیوں فرمائے صاف صاف کیوں نہ فرمایا کہ مرزا غلام احمد سکنہ قادیان ضلع گورداسپور میں ظاہر ہوگا اوراس میں عیسی بن مریم جیسے خصائل ہوں گے

کیا حدیث نواسؓ بن سمعان کی جو صحیح مسلم میں ہے اس تحریف کو باطل کرنے کے لئے کافی نہیں جس میں آنحضرتﷺ کا فرمان بسند صحیح وارد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بن مریم کو وحی ہوگی کہ میرے بندوں کو کوہ طور میں لے جاؤ کیونکہ میں ایک پیدائش ایسی ظاہر کرنے والا ہوں جس کا تم سے مقابلہ نہ ہوسکے گا۔ چنانچہ اپنے یاروں سمیت کوہ طور میں جا چھپیں گے۔ پھر یاجوج ماجوج کو اللہ تعالی ظاہر کرے گا۔اس کے کچھ مدت بعد عیسی بن مریم نبی اللہ اپنے یاروں سمیت دعا کریں گے کہ خدایا ان کو دور کر ہم سخت تنگ آ گئے ہیں چنانچہ اللہ تعالی ان کو ہلاک کرے گا پھر حضرت عیسیٰؑ بن مریم یاروں سمیت باہر نکلیں گے۔

اس حدیث یہ بھی ثابت ہوا کہ عیسیٰؑ بن مریم کے نزول کے بعد یاجوج ماجوج کا خروج ہوگا اور مرزا صاحب کی وہ تحریف بھی باطل ہوئی جو آپ نے یاجوج ماجوج سے انگریز اور روس مراد لئے ہیں اس لئے کہ اگر مرزا صاحب کو (نعوذ باللہ) عیسی بن مریم مان لیں تو یہ لازم آتا ہے کہ یاجوج ماجوج کا خروج پہلے اور آپ کا نزول بعد میں ہو۔کیونکہ روس اور انگریز آپ کے دعوی سے پہلے دنیا میں موجود تھے اور اب بھی موجود ہیں لیکن آپ مسیح قادیانی ان کو چھوڑ کر عالم عقبی کو چلے گئے۔اس حدیث سے تو مرزا کا دعوی خاک میں مل گیا صرف یہی حدیث مرزا کے دعوی کی تردید میں کافی ہے اس حدیث سے تو مرزا قادیانی کے دعوی پر پانی پھر گیا۔

باقی رہا یہ امر کہ مرزائی مرزا کی تقلید سے باز نہیں آتے سو یہ ان کی قسمت

بآب زمزم و کوثر سفید نتواں کرد
گلیم بخت کسے را کہ بافتند سیاہ

الغرض مرزا غلام احمد قادیانی نے قرآن وحدیث کے معانی من گھڑت کئے ہیں الفاظ کو کوئی تعلق ان معانی سے نہیں اللہ پاک مرزائیوں کو مرزائیت سے توبہ نصیب کرے اور ان کو کتاب وسنت کے صحیح معنی کی توفیق دے اور ان کی آخرت کو درست بنائے ایسا نہ ہو کہ اسی اعتقاد باطل پر ان کو موت آئے مجھے ان کی حالت زار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پر نہایت رحم آتا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ تمام مرزائی مرزائیت سے توبہ کر کے سیدھی راہ پر آ جائیں اور کتاب وسنت پر عمل کریں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔ اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۷ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۵۰ ص ۲۔۳)

شہاب ثاقب برمسیح کاذب

(فہرست مضامین کے مطابق عنوان بالا پر یہ مضمون اہل حدیث امرتسر ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۷۔۸ پر ہے لیکن وہ صفحات موجود نہیں ہیں۔ بہاء

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۲۔ اکتوبر ۱۹۲۶ مطابق ۱۴ ربیع الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۳ نمبر ۵۱ ص ۷۔۸)

کیا مرزا قادیانی مثیل آدم تھے

جناب مولوی عبدالرحیم حامد صاحب عمرپوری، الہ آباد سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا شعر ہے

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا کلام اگر محض شاعری تک بندی تک موقوف رہے، تو کوئی حرج نہیں۔ شاعر تو زمین اور آسمان کے قلابے ملایا ہی کرتے ہیں اور شاعری میں سب کچھ جائز ہے۔ مگر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ایک الہامی انسان تھے۔ آپ میں بہت بڑا کمال یہ تھا کہ جو بات زبان سے نکل جاتی تھی اس کو صحیح ثابت کرنے کے لئے خواہ بیسیوں جھوٹے واقعات گڑھنے پڑیں اخیر دم تک ایڑی چوٹی کا زور لگا کر سچا ثابت کر دیتے تھے۔

مندرجہ بالا شعر میں مرزا غلام احمد صاحب نے آدم بننے کا دعویٰ کیا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کے دل میں خیال پیدا ہوا ہوگا کہ میری تحریر کو دیکھ کر مجھ کو لوگ جھوٹا کہیں گے کہ اس نے آدم، موسیٰ، یعقوب، ابراہیم وغیرہ بننے کا دعویٰ کیا مگر کوئی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشابہت نہ تھی۔ اس لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوا ۔ پس مرزا صاحب قادیانی کے الہامی جملے سنئے اور ان کے دعوی کے مطابق پا کر داد دیجئے ۔مرزا صاحب فرماتے ہیں:

کیونکہ دنیا میں کوئی روحانی انسان موجود نہ تھا جس سے یہ آدم روحانی (مرزا غلام احمد قادیانی) تولد پاتا اس لئے خدا نے خود روحانی باپ بن کر اس آدم (مرزا قادیانی) کو پیدا کیا اور ظاہری پیدائش کے رو سے بھی اسی طرح نر اور مادہ پیدا کیا جس طرح کہ پہلا آدم پیدا کیا تھا۔ یعنی اس نے مجھے بھی جو آخری آدم ہوں جوڑا پیدا کیا، جیسا کہ الہام یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة میں اس کی طرف لطیف اشارہ ہے۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۷۶)

ناظرین حیران ہوں گے کہ آیت قرآنی یا آدم اسکن انت و زوجك الجنة کے معنی تو یہ ہیں کہ خدا نے آدم سے کہا کہ تم اور تمہاری زوجہ دونوں جنت میں رہو۔ کیا مرزا غلام احمد صاحب اور ان کی اہلیہ کو بھی خدا نے جنت میں رہنے کا حکم دیا تھا؟ نہیں یہ بات نہیں، بلکہ جنت سے مراد کچھ اور ہے مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

حضرت آدم کی پیدائش زوج کے طور پر تھی یعنی ایک مرد اور ایک عورت ساتھ تھی۔ اسی طرح پر میری پیدائش ہوئی یعنی جیسا کہ میں ابھی لکھ چکا ہوں میرے ساتھ ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا نام جنت تھا اور پہلے وہ لڑکی پیٹ میں سے نکلی تھی اور بعد اس کے میں نکلا۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۷۹ مطبوعہ ۱۹۲۲ء)

وہ لطیف اشارہ جس کا ذکر اوپر ہوا ہے اس کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب مزید تفصیل بیان کرتے ہیں۔

اب یہ یاد رہے کہ اس بندہ حضرت احدیت کی پیدائش جسمانی اس پیشگوئی کے مطابق بھی ہوئی یعنی میں توام پیدا ہوا اور میرے ساتھ ایک لڑکی تھی جس کا نام جنت تھا اور یہ الہام کہ یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة جو آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ کے صفحہ ۴۹۶ میں درج ہے ۔ اس میں جو جنت کا لفظ ہے، اس میں لطیف اشارہ ہے کہ وہ لڑکی میرے ساتھ پیدا ہوئی جس کا نام جنت ہے۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۷۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علماء کرام اس لطیف اشارہ میں صرفی نحوی غلطیاں نہ نکالیں کیونکہ یہ آیت تین دفعہ خدا کی طرف سے نازل ہو چکی ہے (پہلے تو حضرت آدمؑ پر نازل ہوئی پھر قرآن میں نازل ہوئی اس کے بعد مرزا صاحب کی شان میں نازل ہوئی) بلکہ اس مشابہت پر غور کریں کہ جس طرح آدم اول کو جنت ملی اسی طرح آدم آخر (مرزا صاحب قادیانی) کو بھی جنت ملی۔ یہ دوسری بات ہے کہ آدم اول کے مسکن کا نام جنت تھا، اور آدم آخر کی عورت کا نام جنت ہوا۔ جنسی مشابہت نہ ہوئی لفظی مشابہت تو ہو گئی۔ یہ کیا کم معجزہ ہے؟

بعض اصحاب شکی مزاج ہوتے ہیں ان کا شبہ رفع کرنے کے لئے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

> اور میرا توام پیدا ہونا اور اول لڑکی اور بعد میں میرا اسی حمل سے پیدا ہونا تمام گاؤں کے بزرگ سال لوگوں کو معلوم ہے اور جنانے والی دائی کی ڈاکٹری شہادت میرے پاس موجود ہے۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۸۵)

اب بھی جس کو شبہ ہو وہ قادیان جا کر دریافت کر سکتا ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی توام پیدا ہوئے تھے یا نہیں؟ اس کے بعد مرزا صاحب مخالفوں کا یک دم منہ بند کر دینے کے لئے فرماتے ہیں:

> خدا نے جیسا کہ ابتداء میں جوڑا پیدا کیا مجھے بھی اس لئے جوڑا پیدا کیا کہ تا اولیت کو آخریت کے ساتھ مشابہت تام پیدا ہو جائے۔
>
> (تریاق القلوب۔ص ۳۸۰)

اب ناظرین یہ سننے کے منتظر ہوں گے کہ جس طرح حضرت آدمؑ کے ساتھ جو عورت پیدا ہوئی وہ آدمؑ کے نکاح میں آئی اور خدا نے

یا آدم اسکن انت وزوجك الجنة

کہہ کر میاں بیوی کو جنت میں رہنے کا حکم دیا، اسی طرح وہ عورت جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ساتھ پیدا ہوئی، مرزا صاحب قادیانی کے نکاح میں آئی ہو گی اور پھر اولویت کو آخریت کے ساتھ مشابہت تام ہو گئی ہو گی۔

مگر سخت افسوس کے ساتھ عرض ہے کہ خدا تعالیٰ نے مرزا صاحب قادیانی کی یہ آرزو پوری نہ ہونے دی اور وہ لڑکی جو مرزا صاحب کے ساتھ پیدا ہوئی تھی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف سات ماہ زندہ رہ کرفوت ہوگئی۔(تریاق القلوب۔ص ۳۷۸)

افسوس خدا نے جس طرح حضرت آدم کوتوام پیدا کیا اسی طرح مرزا صاحب قادیانی کوبھی۔جس طرح حضرت آدم کوخداتعالی نے یاآدم اسکن کہا،ویسے ہی مرزا صاحب قادیانی کو۔غرضیکہ ہر بات میں مشابہت ہوتی رہی۔مگر مشابہت کی آخری کڑی ٹوٹ گئی و زوجك الجنة یعنی جنت بی بی زوجیت میں نہ آئی (زوجیت کیسی،وہ توہمشیرہ تھی۔اوربحکم واخوا تکم مرزا صاحب پرحرام قطعی تھی پھر زوجك الجنة پرخوشی کیسی۔مدیراہل حدیث امرتسر)اورداغ مفارقت دے گئی۔انا لله و انا الیه راجعو ن۔آہ!

قسمت کی دیکھو خوبی کہاں ٹوٹی جا کمند
دو تین ہاتھ جب کہ لب بام رہ گیا

خیر پورے مثیل آدم نہ سہی،ادھورے ہی سہی
گندم اگر بہم نرسد بھس غنیمت است

(ہفت روزہ اہل حدیث ۵ نومبر ۱۹۲۶ءمطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ جلد۲۴نمبر۱ ص ۶۔۷)

مرزائیت کی شرم ناک ناکامی

(مانڈلے اپر برہما میں مرزائیت کی شرمناک ناکامی)

جناب عبداللہ خان صاحب،مانڈلے سے لکھتے ہیں:

مرزائیوں کی بدقسمتی کہیے یا خوش قسمتی کہ ان کے ایک تبلیغی وفد مشتمل بر سہ نفر نے ۳۔اکتوبر ۱۹۲۶ءکو مانڈلے میں شرف نزول بخشا،جس میں پروفیسر عبدالرحیم صاحب قابل ذکر ہیں۔

وفد کے آنے کے بہت پیشتر سے مانڈلے کے دو تین مرزائیوں نے اپنے تبلیغی وفد کا پروگرام انگریزی اور برہمی میں مع تصویر پروفیسر عبدالرحیم چکنے اورعمدہ کاغذ پر شائع کیا۔جس میں لیکچروں کے چند ایسے عنوانات قائم کئے جو بادی النظر میں نہایت ہی معقول اور پسندیدہ،نا قابل اعتراض معلوم ہوتے تھے۔مثلاً

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اسلام زندہ مذہب ہے،
اسلام عالمگیر مذہب ہے،
تقابل اسلام اور سائینس
حیات بعد المماۃ، وغیرہ

انہی چند نمائشی عنوانات کے ذریعہ چند تعلیم یافتہ اشخاص کو مرزائیوں نے اپنا ہم خیال بنا کر کسی کو صدر اور کسی کو مترجم تجویز کیا۔ چونکہ یہ نو خیز یورپی تعلیم کے دلدادہ مرزائی مکروفریب سے ناواقف تھے، اس لئے بسا اوقات ان کی مدح سرائی کیا کرتے تھے اور علماء اہل حق کو تنگ خیال جھگڑالو وغیرہ الفاظ سے یاد کیا کرتے تھے۔ غرضیکہ یکم اکتوبر ۱۹۲۶ء کو بعد نماز مغرب ملا محمد یوسف صاحب رئیس مانڈلے کی زیر صدارت پہلا جلسہ مرزائیوں کا قرار پایا۔

حسن اتفاق دیکھئے کہ یکم اکتوبر کو جمعہ کا دن تھا مولوی محمد بشیر خان صاحب خطیب سورتی جامع مسجد مانڈلے نے بعد نماز جمعہ مرزا کے لغو عقائد پر کافی روشنی ڈالتے ہوئے مسلمانوں کو مرزائی جلسہ کی شرکت سے منع کیا اور ساتھ ہی اس کے تکذیب نبوت مرزا کے اشتہارات اردو اور گجراتی زبانوں میں تقسیم کرائے گئے جس کا خاطر خواہ اثر مسلمانوں پر پڑا۔ اور مرزائی جلسہ نہایت ہی بے رونقی اور بے کسی کے عالم میں ہوتا رہا جس کی شہادت خود مرزائی بھی دے سکتے ہیں۔

اول روز کی بے رونقی اور کس مپرسی پر نظر کرتے ہوئے مرزائیوں نے کروٹ بدلی اور دوسرے روز کے جلسے میں تقریر کے ساتھ عوام کو اپنی طرف متوجہ کرنے کے لئے بائیسکوپ بھی دکھانا شروع کر دیا۔ جس میں منجملہ دیگر اشیاء کے مرزا صاحب نئے نبی کی تصویر اور حضرت عیسی کی قبر کشمیر میں خصوصیت کے ساتھ دکھائیں اور حضرت عیسیٰؑ کو مردہ بتاتے ہوئے اور بہت سے غلط اور اسلامی روایات کے یکسر خلاف باتیں بیاں کیں جن سے ان کا مکروفریب صدر پر اور ان کے چند موید ین پر عیاں ہو گیا۔

تیسرا جلسہ کسی برہمی کی صدارت میں برہما نیشنل اسکول میں ہوا جس میں چند برہمیوں کے سوائے چند تماشبین مسلمانوں نے بھی غالباً شرکت کی تھی جو محض تماشہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی غرض سے گئے تھے۔

۴۔ اکتوبر کو چوتھا جلسہ آخری تھا۔ اس آخری جلسہ کیلئے حق پرست مسلمانوں نے ملا محمد یوسف صدر جلسہ سے درخواست کی۔ اس آخری جلسہ کے آخر میں اہل حق علماء کو بھی کچھ بیان کرنے کا موقع دیا جائے تاکہ حق و باطل میں کامل امتیاز ہو سکے۔

اس پر صدر صاحب نے حزم و احتیاط کو پیش رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ آج کے لیکچر کا یہ عنوان ہے، اسلام زندہ مذہب ہے، اس میں کوئی قابل اعتراض باتیں بیان نہیں کی جائیں۔ اور غلام احمد صاحب لیکچرار سے تاکیداً کہہ دوں گا کہ آج کی تقریر میں ایک حرف بھی قابل گرفت زبان زد نہ ہونے پائے۔

غرضیکہ ہر چند صدر صاحب سے اس آخری جلسہ میں تردیدی تقریر کرنے کی اجازت طلب کی گئی، مگر آپ نے نقص امن کا عذر پیش کر کے انکار فرمادیا۔ جس پر مجبوراً بغرض تکذیب نبوت مرزا بالمقابل مستقل جلسہ کا انتظام کیا گیا اور فوراً بذریعہ نوٹس مسلمانوں کو اطلاع دی گئی کہ فلاں فلاں مقام پر فلاں فلاں اوقات میں ۴۔ اور ۵۔ اکتوبر کو تردیدی جلسہ ہوگا۔ چنانچہ بحمدہ ۴۔ اکتوبر کا تردیدی جلسہ نہایت شاندار کامیابی کے ساتھ ختم ہوا۔

اس روز مرزائی جلسہ کی حالت قابل دید تھی کہ مرزائی جلسہ کے وسیع ہال کی تمام کرسیاں خالی پڑی تھیں۔ مشکل سے حاضرین کی تعداد آٹھ دس تک پہنچ سکتی تھی۔ ادھر مسلمانوں کے جلسہ کی یہ کیفیت تھی کہ جلسہ گاہ کے علاوہ سڑک پر اس کثرت سے مسلمانوں کا ہجوم تھا کہ افسر حلقہ اس ہجوم کو دیکھ کر اور سڑک رک جانے پر بار بار خطیب صاحب سورتی مسجد سے جلسہ ختم کر دینے کی فہمائش کرتا تھا۔ چنانچہ ۴۔ اکتوبر کا جلسہ نہایت ہی شاندار کامیابی کے ساتھ ختم ہوا اور ۵۔ اکتوبر کے جلسہ کا اعلان کیا گیا۔

۵۔ اکتوبر کے جلسہ کے لئے پہلے سے کہیں زائد اہتمام و انتظام کیا گیا تھا پھر بھی آغاز جلسہ کے قبل ہی ہال کھچا کھچ بھر گیا تھا۔ جلسہ کی ابتداء تلاوت کلام پاک سے ہوئی۔ بعدہ مولوی محمد بشیر خان صاحب خطیب سورتی مسجد نے صدارت کی تحریک کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ حضرات! چونکہ آج سے قبل اس ہال کے تینوں مرزائی جلسے زیر صدارت ملا محمد یوسف صاحب ہوئے ہیں، لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا تردیدی جلسہ بھی ملا صاحب موصوف ہی کی صدارت میں انجام پائے تاکہ صاحب موصوف باطل پرست مرزائیوں اورحق پرست مسلمانوں میں بیّن فرق معلوم کرسکیں۔

غرضیکہ مولوی محمد بشیر خاں صاحب خطیب سورتی مسجد کی تحریک اور مولوی فتح محمد صاحب کی تائید سے ملا صاحب موصوف نے مسند صدارت کو زینت بخشی۔ آپ نے اپنی صدارتی تقریر کے دوران ارشاد فرمایا کہ

حضرات! مجھے ہرگز معلوم نہ تھا کہ یہ لوگ اس قسم کی غلط بیانی سے کام لیں گے ورنہ میں ہرگز مرزائی جلسہ کی صدارت کو قبول نہ کرتا۔ مجھے بتایا گیا تھا کہ ان کے لیکچروں کے یہ عنوان ہیں جن سے کسی مسلمان کو اختلاف نہیں اور واقعی لیکچروں کی سرخیاں تھیں بھی ایسی ہی۔ اسی بنا پر میں نے مرزائی جلسہ کی صدارت کا وعدہ کرلیا۔ مگر جب کہ پروفیسر عبدالرحیم کی تقریر شروع ہوئے اور اثنائے تقریر میں اکثر غلط اور بے بنیاد واقعات بیان کرنے لگے، تب مجھے سخت افسوس ہوا۔ اور میں نے ہر چند چاہا کہ پروفیسر عبدالرحیم صاحب کو ان کی اس غلط بیانی سے باز رکھوں۔ مگر دوران تقریر میں ان کو روک نہ سکا۔ اب جب کہ مجھے ان کی حقیقت معلوم ہوگئی ہے آئندہ انشاء اللہ احتیاط سے کام کرونگا۔

اسکے بعد مولوی محمد بشیر خان صاحب نے انعقاد جلسہ کی غرض وغایت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر مرزائی حضرات اپنی غلط بیانی سے احتراز کرتے تو ہرگز ہم اس مخالفانہ روش کو اختیار نہ کرتے۔ پھر آپ نے مرزا صاحب کے لغو اور ان گنت دعاوی کو بیان کر کے مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کو غلط ثابت کیا۔

بعدہ مقامی و غیر مقامی علماء نے تکذیب نبوت مرزا پر خوب تقریریں کیں۔ مثلاً مولوی غلام علی شاہ صاحب، مولوی فتح محمد صاحب، مولوی ابراہیم صاحب۔

ان حضرات کی تقریروں سے روز روشن کی طرح مرزا غلام احمد صاحب کا کذب عیاں ہوگیا اور بحمدہ حق کی فتح دو مرزائیوں کے تائب ہونے کی شکل میں رونما ہوئی۔ خدا تعالیٰ تمام گم شدگان راہ مستقیم کو ہدایت فرمائے۔ آمین۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵ نومبر ۱۹۲۶ مطابق ۲۸ ربیع الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ا ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنقید شرح بخاری پارہ اول مسمی فضل الباری

مولفہ مولوی محمد علی ایم اے لاہوری

جناب ماسٹر شیخ غلام حیدرؒ مقیم سرگودھا لکھتے ہیں:

مولوی محمد علی صاحب ایم اے لاہوری خاص اپنے مشرب کے عقائد کے ماتحت اسلام کی جو خدمت کر رہے، وہ علماء اہل سنت کے واسطے ایک زندہ سبق ہے۔ بالفعل صرف پہلا پارہ طبع ہوا ہے اور ہر دو ماہ کے بعد ایک پارہ شائع ہونے کی توقع دلائی گئی ہے۔

اس سے پہلے وہ قرآن شریف کا انگریزی ترجمہ مع تفسیر نیز اردو ترجمہ مع تفسیر شائع کرا چکے ہیں۔ انگریزی ترجمہ کے متعلق کسی اہل سنت انگریزی خوان نے چونکہ اتنی مدت تک کچھ نہ لکھا، اس واسطے مجبوراً بوڑھی عمر میں خاکسار (غلام حیدر) نے اس فرض کفایہ کو کتابی صورت (کشف الاسرار) میں ادا کیا۔ اور الحمد للہ کہ خاص اس ملک میں اور غیر ممالک میں بھی جہاں اردو خوان اصحاب موجود ہیں، اس کتاب سے اہل سنت کے عقاید کو صحیح روشنی میں دیکھ کر اکثر نے بلا طلب شکریہ ادا کیا۔

عرصہ چھ سال سے مولوی محمد علی صاحب یا ان کی جماعت کے کسی فرد کو کشف الاسرار کے دلائل توڑنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اب چونکہ مولوی محمد علی صاحب کی تفسیر القرآن مع اردو ترجمہ بھی شائع ہو چکے، بخاری شریف کے ترجمہ وشرح کی طرف علماء دیوبند واہل حدیث کی توجہ منعطف کرا کر تھوڑا سا نمونہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمہ وشرح بخاری شریف پارہ اول کا ہدیہ ناظرین کرتا ہوں، تا کہ ثابت ہو کہ جس طرح قرآن شریف کے انگریزی ترجمہ وتفسیر میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری نے اکثر مقامات پر اہل سنت کے عقاید کے صریح خلاف لکھا ہے، اسی طرح بخاری شریف سے بھی سلوک کریں گے۔ اور اگر علماء اہل سنت نے مولوی محمد علی صاحب کے اردو ترجمہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قرآن و بخاری کی تنقید سے بھی پہلوتہی کی، تو وہ جانیں اور ان کا خداورسول ۔ خاکسار (ماسٹر غلام حیدر) اب ۷۴ سال کی عمر میں اس محنت کے قابل نہیں ۔

الف: صفحہ ۱۴۱ ذیل حدیث

عن نبی ﷺ قال یدخل اھل الجنة الجنة و اھل النار النار ثم یقول اللہ اخرجوا من کان فی قلبه مثقال حبة من خردل من ایمان فیخرجون منھا قد اسودوا فیلقون فی نھر الحیا او الحیاة شك مالك فینبتون کما تنبت الحبة فی جانب السیل الم تر انھا تخرج صفراء ملتویّة ۔

یعنی فرمایا نبی ﷺ نے بہشت والے بہشت میں داخل ہوں گے اور دوزخ والے دوزخ میں پھر اللہ تعالی کہے گا اسے نکال دو جسکے دل میں ایک رائی کے دانہ کے برابر ایمان ہو ۔ سو وہ اس سے نکالے جائیں گے ۔ یہ مالک کو شک ہے اور وہ اگیں گے جس طرح دانہ ندی کے کنارے اگتا ہے کیا تو نہیں دیکھتا کہ زرد لپٹا ہوا نکلتا ہے ۔

قال: (یعنی مولوی محمد علی لاہوری کہتے ہیں) مشرک کو نہ بخشنے سے مراد یہی ہے کہ وہ سزا پالے گا مگر سزا کے بعد پھر اسے نہ صرف اس سزا سے نکال دیا جائے گا بلکہ وہ ایک نئی زندگی حاصل کرے گا ۔ یہی مراد نہر حیات میں ڈالے جانے سے ہے ۔ یہ امید سوائے اسلام کے کسی دوسرے مذہب نے نہیں دی کہ آخر کار سب ہی ایک نئی زندگی پالیں گے ۔ اور یوں سزا کا فلسفہ بھی بتا دیا کہ وہ دکھ دینے کے لئے نہیں بلکہ بیماریوں سے پاک کرنے کے لئے ہے اس کی تائید قرآن شریف اور بہت احادیث سے ہوتی ہے چنانچہ ابن تیمیہ نے بہت سے صحابہ کے اقوال اس بارے میں نقل کئے ہیں کہ نار پر آخر فنا آئے گی اور حضرت عمرؓ کا قول بھی یہی ہے اور حضرت ابوبکرؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا سیاتی علی جھنم زمان لا یبقی فیھا احد یعنی جہنم پر ایک ایسا زمانہ آئے گا اس میں کوئی شخص باقی نہ رہے گا ۔

اقول: (یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں) مولوی محمد علی صاحب لاہوری شرح حدیث میں تحریف لفظی کر رہے ہیں ۔ حدیث میں مشرک کا کوئی لفظ وارد نہیں، نہ دوزخ سے اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے نکالے جانے کا ذکر ہے۔ بلکہ جن کے دل میں رائی جتنا بھی ایمان ہوگا ان کا ذکر ہے۔اور یہ عین انصاف ہے کہ وہ ہمیشہ دوزخ میں نہ رہیں۔

سزا کا فلسفہ دوزخ میں پاک کرنے کا بالکل غلط ہے، بلکہ وہ بموجب قرآن مجید جزاء و فاقا گناہوں کی مستوجب سزا ہے جس کے واسطے

و ما ظلمنا هم و لكن كا نوا هم الظا لمين

(ہم نے ظلم نہیں کیا ان پر، بلکہ وہ خود ظالم ہیں)

و لا يخفف عنهم العذا ب (یعنی ان سے عذاب کم نہیں کیا جائے گا)

و ز دنا هم سعيرا ۔(اور زیادہ کریں گے ہم ان کو عذاب)

و العذا ب ا لآ خرة ا خزى (اور عذاب آخرت کا زیادہ ذلیل کرنے والا ہے)

وغیرہا نصوص موجود ہیں۔

۲۔مشرک کی عدم مغفرت پر بشرطیکہ وہ شرک سے بے توبہ فوت ہو، علاوہ کثیر الآیات یہ دو آیات نصوص مبین موجود ہیں

ان الله لايغفر ان يشر ك به۔(بے شک اللہ نہیں بخشتا کہ اس سے شرک کیا جائے)

انه من يشرك با لله فقد حر م الله عليه الجنة (جس نے اللہ کے ساتھ شرک کیا پس اللہ ضرور اس پر جنت کو حرام کردے گا)

اسی طرح کافر کے عدم خروج من النار پر بھی نصوص موجود ہیں

و ما هم بخا ر جين من النار (وہ آگ سے نکل نہیں سکیں گے)

فاليو م لا يخر جو ن منها و لا هم يستعتبو ن

(یعنی قیامت میں وہ دوزخ سے نکالے نہیں جائیں گے اور نہ ان کی توبہ قبول کی جائے گی)

ان کے علاوہ بھی نصوص قرآنی موجود ہیں۔مگر مولوی محمد علی صاحب جیسے دماغ والوں کو ذہن نشین کرنے کے واسطے قرآن کریم نے کافر و مشرک کے عدم دخول جنت کے واسطے ابلغ طور پر اس طرح بھی فرمادیا

لا تفتح لهم ابواب السماء و لايد خلو ن الجنة حتى يلج الجمل فى سم الخياط (یعنی ان کے واسطے آسمان کے دروازے ہرگز نہ کھولے جائیں گے اور نہ وہ بہشت میں داخل ہوں گے جب تک کہ اونٹ سوئی کے ناکے سے گذر نہ جائے)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔نہر حیات کوئی استعارہ نہیں بلکہ حقیقت ثابتہ ہے۔اوراس میں صرف انہی کا تزکیہ ہوگا جن کا بخاری کی محولہ حدیث میں ذکر ہے نہ مشرک کا۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کا دیباچہ میں تو دعوی ہے کہ احادیث کو قرآن سے حتی الوسع تطبیق دینے کی سعی کی جائے گی،مگر عقیدہ بھی قید سے سخت تر چیز ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے غیر ثقہ روایات واقوال الرجال کی پناہ لی اور آیات محکمات و احادیث صحیحہ مرفوعہ کو بالکل نظر انداز کر دیا۔

۴۔مولوی محمد علی صاحب نے ایک اور عجیب نکتہ یہ بیان فرماتے ہیں کہ مشرک و کافر تک آخر میں جنت میں داخل ہونے کی امید کسی مذہب نے پیش نہیں کی۔ بہت خوب ۔اس عقیدہ سے مولوی محمد علی صاحب نے پولوسی کفارہ کی جگہ باحسن طور پر کر دی مگر اس عقیدہ سے مصلحت نزول کتب سماوی وتبلیغ رسالت وتخلیق ہر دو عالم باطل ہو جاتی ہے اور اللہ تعالی پر کذب کا الزام عائد ہوتا ہے۔

۵۔مولوی محمد علی صاحب لاہوری کو واضح ہو کہ ایسے عقیدہ سے اسلام نے ہرگز جھوٹی امید نجات کی نہیں دلائی بلکہ سخت سے سخت مشرک و کافر تک کو بھی توبہ سے لاتقنطوا کا مژدہ بوساطت رحمۃ للعالمین ﷺ سنا دیا ہے۔مگر مذکورہ اقسام کے واسطے بصورت عدم توبہ نبی ﷺ اور مومنین کو طلب مغفرت وشمول جنازہ سے تاکیداً منع کر دیا ہے۔اور منکر اقوام کو ہلاک کر کے ایک منصفانہ اصول کا پتہ بتلا دیا ہے کہ آئندہ آخرت میں اللہ تعالی کی کیا سنت ہوگی حدود کے اجراء کے واسطے قرآن شریف ولا تا خذ کم بھما ر أفة فی دین اللہ یعنی اللہ کی حدود جاری کرنے کے وقت تمہارے دلوں میں رحم نہ آوے ۔اور کفار کے مقابلہ میں ا غلظ علیھم (یعنی اے نبی ان پر سختی کر) اور صحابہ کی شان اشداء علی الکفار (یعنی اصحاب نبی ﷺ کافروں سے سخت برتاؤ کرتے ہیں) فرماتا ہے۔جس طرح اللہ کی دنیاوی سنت کے واسطے فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمدللہ رب العالمین یعنی ظالموں کی جڑ کاٹی گئی اور سب حمد اللہ رب العالمین کو سزاوار ہے) قرآن میں موجود ہے۔ اسی طرح آخرت میں بھی اسی سنت پر نص و قضی بینھم و قیل الحمد للہ رب العالمین گواہ ہے۔یعنی قیامت کے دن انصاف سے فیصلہ ہو چکنے کے بعد ملائک کہیں گے سب حمد رب العالمین کو سزاوار ہے جس نے پورا انصاف کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہود کے واسطے شرک ما دون جرم یعنی کتمان حق باخذ رشوت پر قرآن تو لا يكلمهم الله يو م القيا مة ولا يز كيهم (یعنی اللہ قیامت کے دن ان سے کلام نہیں کرے گا اور نہ ان کا تزکیہ کرے گا)، فرماتا ہے۔ مگر مولوی محمد علی صاحب کی قرآن فہمی اور حدیث فہمی دیکھئے کہ مشرک کو بھی تزکیہ کے واسطے نہر حیات میں غوطہ دلا رہے ہیں۔

۶۔ مولوی محمد علی صاحب نے اس بارہ میں جو اقوال رجال وضعیف روایات پیش کئے ہیں وہ نصوص قرآنی پر حکم نہیں ہوسکتے۔ اور صحیح مسلک یہی ہے کہ اس قسم کی احادیث ضعیفہ واقوال الرجال کو اصل محکمات کے ماتحت تطبیق دینا چاہیے تاکہ اختلاف کا دروازہ نہ کھل جائے اور اسلام میں بے ہودہ عقائد داخل نہ ہو جائیں۔

بے شک ابن تیمیہ، وخواجہ محی الدین عربی اور ایک آدھ اور نے بھی فنا فی النار کے مسئلہ کی طرف میلان ظاہر کیا ہے، مگر علماء اہل سنت نے ان سے اتفاق نہیں کیا۔ بلکہ امام شوکانی، ابن جوزی، مجدد الف ثانی وغیرھم نے اس کی تردید میں کتب تالیف کی ہیں۔ تفاسیر فتح البیان، مواہب الرحمٰن، درمنثور میں بھی خالدين فيها ما دا مت السماوا ت و ا لار ض ا لاما شاء ر بك کے ذیل میں کسی قدر تردید موجود ہے۔ غایت سے غایت لا يبقى فيها احد سے مراد خاص اسی طبقہ کا خالی ہونا ہے جس کی احادیث مرفوعہ میں تشریح موجود ہے۔

ب: **قال**: صفحہ ۳۸ زیر حدیث نمبر ۷۷ نوٹ نمبر میں مولوی محمد علی صاحب لاہوری ثم قا ل ما من شيء لما كن ار يته ا لا ر أيته في مقا مي هذا حتى الجنة والنار کے ذیل میں اس طرح فرماتے ہیں:

> یعنی فرمایا کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو دکھلائی گئی تھی مجھ کو مگر میں نے دیکھ لیا اس کو بیچ اپنی اس جگہ کے حتی کہ بہشت اور دوزخ بھی۔
>
> پس اگر سب چیزوں کو اس مقام پر کھڑے ہوئے دیکھ سکتے تھے تو یہ کیوں زور دیا جاتا ہے کہ معراج جب تک اس جسم کے ساتھ نہ ہوا ہو آپ آسمان پر کیوں کر جاسکتے اور بہشت ودوزخ دیکھ سکتے تھے۔

اقول: (یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں) یہ مدنی واقع اصل معراج جسمانی کے بعد کا ہے جو مکی زندگی میں ہوا جس میں پانچ نمازوں کا حکم ہوا احادیث سے جناب ﷺ کا چند بار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نماز میں بلا سواری براق و بے معیت جبریل کشفی معراج بھی ثابت ہے جو آپ کے کمال روحانیت کی دلیل ہے مگر مولوی صاحب کو جسمانی معراج سے صاف انکار ہے جس پر سورہ اسری سورہ نجم کی آیات و احادیث مرفوعہ شاہد ہیں اگر مولوی صاحب اس مسئلہ کو قبول کر لیں تو رفع ونزول مسیح بھی ساتھ ماننا پڑتا ہے جو ان کے عقیدہ کے خلاف ہے خواجہ کمال الدین صاحب باہر جا کر آپ کو حنفی بتاتے ہیں مگر معراج جسمانی ونزول مسیح وبعض دیگر عقاید میں امام ابوحنیفہ سے بالکل الگ ہیں

ج۔ قال: صفحہ ۳۹ حدیث نمبر ۷۹ میں صحابہ کا نبی ﷺ کے پاس مدینہ شریف میں باری باری آنے کا ذکر ینزل یو ما اور انزل یو ما کے الفاظ سے مذکور ہے یعنی ایک دن فلاں صحابی آتا ایک دن میں آتا۔ اس پر مولوی محمد علی صاحب لاہوری نوٹ نمبر ا یوں فرماتے ہیں:

فلاں فلاں صحابی کے مدینہ آنے پر لفظ نزول بولا گیا ہے حالانکہ وہ آسمان سے نہیں اترا کرتے تھے۔

اقول: (یعنی ماسٹر غلام حیدر لکھتے ہیں) اگر یہ علمی اصول صحیح ہے کہ مختلف المعنی الفاظ کا صحیح ترجمہ اور مفہوم بموجب قرائن قرار دیا جاتا ہے تو مولوی محمد علی صاحب کا اس لفظ نزول کو حدیث میں سفر یا آنے کے معنی قرار پانے سے اپنے عقیدہ پر استدلال کرنا بالکل غور ہے مسیح کے رفع ونزول کے ساتھ قرائن کثیرہ احادیث صحیحہ میں موجود ہیں ان سے حقیقت کھل جاتی ہے مگر اہل سنت کے ہاں مسیح موعود کے آسمانی رفع ونزول کی احادیث بھی موجود ہیں اور مسیح موعود کی شخصیت کے قرائن وعلامات مخصوصہ ایسے زبردست ہیں کہ وہ کسی غیر مدعی پر ہرگز چسپاں نہیں ہوسکتے جس طرح وہ پہلے مدعیان مسیحیت پر چسپاں نہیں ہوئے (کشف الاسرار میں ہر سہ مذکورہ مسائل کو زیادہ مدلل بیان کیا گیا ہے شائقین اس کی طرف رجوع کریں)

جناب رسول اللہ ﷺ نے مسیح موعود کے متعلق مسیح ابن مریم کے الفاظ بطور استعارہ کے نہیں فرمائے بلکہ اسی طرح فرمائے جس طرح قرآن مجید نے متعدد دفعہ فرمائے۔ جب قرآنی مسیح ابن مریم غیر موجود نہیں ہوسکتا، تو احادیث والا مسیح موعود بھی غیر موجود نہیں ہوسکتا۔ زیادہ حیرت وتعجب تو اس پر ہے کہ قادیانی مسیح احادیث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والے مسیح ابن مریم کی حقیقت کو تسلیم کرنے کے باوجود تاویلات کرنے سے باز نہیں رہ سکتے اور علم معانی کی رو سے حقیقت کے امکان کے بعد تاویل باطل ہوتی ہے۔ علاوہ ازیں اسم علم کی تاویل ناجائز ہے مگر علمی و منصوص اصول کی بنا پر اس جماعت سے قطعی فیصلہ کرنا بڑا مشکل ہے کیونکہ اس کے اپنے اصول بالکل جداگانہ ہیں مثلاً اگر متنازعہ فیہ امر میں اس جماعت کے سامنے یہ منصوص اصول پیش کیا جاتا ہے

فان تنا زعتم فی شیء فردوه الی الله و الرسو ل ان کنتم تومنو ن بالله و الیوم الآخر (پس اگر تمہارا کسی امر پر آپس میں تنازعہ ہو پڑے تو اللہ اور اس کے رسول کی طرف رجوع کرو اگر تم کو اللہ اور آخرت پر ایمان ہے)

تو بوجہ عدم ملکہ تطبیق اپنے مزعومہ عقیدہ کے خلاف پا کر جھٹ یوں کہہ دیتے ہیں کہ یہ حدیث قرآن کے خلاف ہے۔ یہ نہیں سمجھتے کہ اگر حدیث صحیح سے فیصلہ غیر ممکن ہوتا تو قرآن ہم کو اس اصول منصوصہ کی ہرگز رہنمائی نہ کرتا۔ قرآن کو تو صحیح حدیث پر اعتبار ہے، مگر اس جماعت کو اعتبار نہیں، اور اس کی اطلاع ہم کو قرآن شریف پہلے ہی آیت ذیل میں دے چکا ہے

و اذا دعوا الی الله ورسو له لیحکم بینهم اذافر یق منهم معرضون (یعنی جب ان کو فیصلہ کے واسطے قرآن و رسول کی طرف دعوت دی جاتی ہے تو ان میں سے ایک ایسی جماعت بھی ہے جو منہ پھیر لیتی ہے (اور نہیں مانتی)

جب اہل علم مومنین علمی و منصوص اصول کے پابندر ہے ہیں اور ہونا بھی چاہیے (کیونکہ سبیل المومنین یہی ہے) تو قادیانی مسیح کی امت کا ان اصول حقہ صریح سے صریح اعتراض دیکھ کر خاکسار کو ان کے اپنے خاص اصول و عقائد کی ان کے امام کی تحریرات سے مزید تحقیق کرنے کی طرف خاص توجہ ہوئی اور اثناء تحقیق میں ان میں حق و باطل ہر دو موجود پائے پس حق کو تو قبول کر لیا اور باطل کو رد کر دیا۔ پس بنظر افادہ مسلمین ان کے اباطیل سے قدرے نمونہ پیش کیا جاتا ہے جس میں کافی ثبوت صحیح بخاری پارہ ۱۴ والی حدیث کا ملتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے تیس کذابوں دجالوں کا آنا ضروری ہے جو نبوت کا جھوٹا دعوی کریں گے اور انجیل متی باب ۲۴ والی حضرت مسیح کی متفقہ پیش گوئی سے حدیث مذکورہ کی مزید تصدیق بھی حاصل ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی کہ بہت سے جھوٹے نبی اور جھوٹے مسیح اٹھ کھڑے ہوں گے اور بعض اہل دانش بھی بوجہ ان کی عجیب چالبازیوں کے ان کے مطیع ہو جائیں گے۔

اصول اول: کذب وافترا

جب مرزا صاحب قادیانی کو قبل نزول مسیح مسئلہ ظہور مہدی کا کسی خاص وجہ سے ناگوار اور خلاف مرضی معلوم ہوا تو بطور تصدیق ازالہ اوہام صفحہ ۵۱۸ پر یوں فرمایا (بطور خلاصہ) مہدی والی کسی حدیث کو صحیحین (بخاری ومسلم) نے بوجہ عدم صحت بالکل درج نہیں کیا حالانکہ ان ہر دو کتب میں اخیر زمانہ کا پورا نقشہ موجود ہے۔

بہت خوب! مگر جب خود مہدی بننے پر جم گئے تو بطور تصدیق اسی بخاری کی طرف سے اپنی جھوٹی بنائی ہوئی ایک حدیث شہادۃ القرآن صفحہ ۴۰ میں پیش کر دی (بطور خلاصہ) کہ

مہدی کے ظہور کے وقت آسمان سے یہ آواز آئے گی

هذا خليفة الله المهدى

اور بخاری کو اصح الکتب بعد کتاب اللہ فرما کر اس حدیث موضوعہ خود کی طرف خاص توجہ دلائی۔

اقول: اب اگر بخاری میں یہ حدیث موجود ہے تو خاکسار کاذب ومفتری، ورنہ وہ کاذب ومفتری، بلکہ ڈبل کاذب ومفتری۔

اصول دوم۔ تحریف لفظی وخیانت:

جب آپ کو مجدد بننا مدنظر تھا، تو براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۶ وازالہ اوہام صفحہ ۹۱۴ وتحفہ بغداد صفحہ ۲۰۔۲۱ میں یوں لکھ دیا (بطور خلاصہ)

مجدد سرہندی اپنے مکتوبات میں لکھتے ہیں کہ جس شخص کو کثرت مکالمہ ومخاطبہ کا شرف حاصل ہو اور بہت سے امور غیبیہ اس پر کھولے جائیں وہ مجدد ہوتا ہے،

اقول: بہت خوب! مگر جب آپ نے نبی بننے کا دل میں فیصلہ کر لیا تو مجدد سرہندی کے اپنے محولہ رقعات میں تحریف لفظی وخیانت کر کے بجائے مجدد کے لفظ نبی پیش کر دیا اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مثال حضرت عمر (جومحولہ رقعات میں بعد لفظ مجدد کے تھی) اس حوالہ میں بالکل اڑادی۔
ایک ہی بوتل سے دوقسم کا عرق حسب موقعہ نکال کر دے دینا ان کا ضروری اصول تھا

اصول سوم: دجل ومکر

اپنے مریدوں کو قابو رکھنے کے لئے اور دوسرے مسلمانوں کو اپنے جال میں پھنسانے کے واسطے آپ کبھی کبھی حسب نمونہ ذیل اشعار بھی فرمایا کرتے تھے

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفیٰ ما را امام و پیشوا
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر او شد اختتام
معجزات انبیائے سابقین
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان ودل ایمان ما ست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاء ست

اقول: اپنے پیشوا مصطفیٰ خیرالرسل خیرالانام ﷺ کے ادب ومنزلت اور وقعت کا جوعملی ثبوت آپ نے پیش کیا وہ اعجاز احمدی صفحہ ۷۱ میں اسطرح ہے

اس کے واسطے ایک قمر کا خسف واقع ہوا، مگر میرے لئے دو کا یعنی چاند اور سورج کا۔

اس سے زیادہ وقعت ازالہ اوہام حصہ ۲ ص ۶۹۱ میں اس طرح مذکور ہے (بطور خلاصہ)

اگر آنحضرت ﷺ کو بوجہ عدم موجودگی نمونہ پوری حقیقت ابن مریم دجال یاجوج ماجوج، دابۃ الارض کی بذریعہ وحی منکشف نہ ہوئی ہوتو کچھ تعجب نہیں

نبوت کے خاتمہ کا آپ کو ایسا یقین حاصل تھا کہ کوئی قسم کی نبوت ایسی نہ رہی جس کا دعویٰ کرکے آپ فوت نہ ہوئے ہوں ظلی نبوت کا، بروزی نبوت کا، غیرتشریعی کا تشریعی کا۔

باقی آپ کا یقین انبیائے سابقین کے معجزات مذکورہ قرآن مجید کی نسبت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بطور نمونہ معجزات قرآنی باذن اللہ حضرت مسیح کا حال ازالہ اوہام وغیرہ میں موجود ہے جہاں ان معجزات کے متعلق حقارت کا کوئی لفظ بھی آپ کے حافظہ ولغت سے باہر نہیں رہ گیا۔ یعنی قابل نفرت، مکروہ، عمل الترب، مسمریزم وغیرھا۔

خدا ناحق ضد سے محفوظ رکھے جو آگا پیچھا بالکل دیکھنے نہیں دیتی۔ آپ کو اتنا بھی معلوم نہ تھا کہ کم ازکم میں لفظ مسمریزم کا استعمال تو نہ کروں کیونکہ وہ اٹھارویں صدی عیسوی کی ایجاد ہے، (دیکھو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا زیر لفظ مسمریزم)

اب اگر مذکورہ اصول جناب مرزا غلام احمد کو حدیث سابقہ محولہ بخاری پارہ ۱۴ و پیش گوئی مذکورہ محولہ انجیل متی باب ۲۴ ہر دو سے تطبیق دی جائے تو بلا ریب ایک باانصاف محقق اس نتیجہ پر پہنچنے میں تامل نہیں کرے گا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حدیث مذکورہ و پیش گوئی انجیلی کے عین وصحیح مصداق ہیں۔ مگر افسوس کہ ان کی جماعت اسلام کے نام سے مسلمانوں کے عقائد کس ڈھب سے بگاڑ رہی ہے اللہ تعالی زمانہ کے گمراہ کن فتنوں سے ہم کو عقائد اہل سنت ماانا علیه وا صحابی پر قائم رکھے اور گمراہوں کو توبہ وہدایت بخشے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲ ص ۵۔۸)

مرزا قادیانی کا پاؤں دو کشتیوں میں۔ ۲

(سلسلہ کے لئے دیکھو اہل حدیث مجریہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۶ء)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا فرمان ہے:

انسان دو کشتیوں میں کبھی پاؤں نہیں رکھ سکتا (کتاب منظور الہ۔ی ص ۳۲۹)

اخبار گوہر بار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۱۰۔۱۱۔۱۲ پر ایک مضمون بہ عنوان بالا شائع کیا گیا تھا اسی کے سلسلہ میں کچھ اور دل چسپ باتیں ناظرین اخبار کے لئے لکھی جاتی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کشتی نمبرا

۱۔ حقیقۃ الوحی صفحہ ۹۷ کے حاشیہ پر ہے:

اللہ جل شانہ نے آنحضرتﷺ کو صاحب خاتم بنایا یعنی آپ کو افاضہ کمال کے لئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔ اسی وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ٹھہرا۔ یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپکی توجہ روحانی نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی یہی معنی اس حدیث کے ہیں کہ

علماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل

یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہوں گے۔

اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت موسی کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا، بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں حضرت موسیٰؑ کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ دخل نہ تھا۔

۲۔ تذکرۃ الشہادتین کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

آخر انجام یہ ہوا کہ حضرت عیسیٰؑ کو صلیب پر چڑھا دیئے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچالیا اور ان کی وہ دعا منظور کر لی جو انہوں نے درد دل سے باغ میں کی تھی۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہو گیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں، اور مجھے نہیں چھوڑتے، تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا، اور دعا کی

یاالٰہی اگر تو یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے

اس جگہ عربی انجیل میں یہ عبارت لکھی ہے

فبکی بدموع جا ر یۃ و عبرا ت متحد رۃ فسمع لتقواہ

یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہو گئے اور وہ آنسو پانی کی طرح بہنے لگے اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ہوا، تب اس کے تقوی کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی۔

۳۔ براہین احمدیہ صفحہ ۵۵۶ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

پھر بعد اس کے (خدا نے) فرمایا ہوشعنا نعسا یہ دونوں فقرے شائد عبرانی کے ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ پھر بعد اس کے دو فقرے انگریزی ہیں جن کے الفاظ کی صحت ابھی تک معلوم نہیں اور وہ یہ ہیں

آئی لو یو

آئی شل گو یولا رج پارٹی آف اسلام

چونکہ اس وقت یعنی آج کے دن اس جگہ کوئی انگریزی خوان نہیں اور نہ اس کے پورے پورے معنی کھلے ہیں اس لئے بغیر معنوں کے لکھا گیا۔

۴۔ ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اسکا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کے رو سے بکلی ممتنع ہے۔

کشتی نمبر ۲

۱۔ الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵ کالم ۳ میں مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ یوں ہیں:

حضرت موسی کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

نوٹ: قرآن مجید کی کسی آیت سے یا کسی حدیث صحیح مرفوع یا موقوف سے یہ بات ثابت نہیں ہے (حبیب اللہ)

۲۔ کتاب تبلیغ رسالت جلد اول صفحہ ۱۳۲۔۱۳۳ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ یوں درج ہیں:

حضرت مسیح نے ابتلاء کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔ تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان غم سے ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی وہ ساری رات رو رو کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعا کرتے کہ وہ بلا کا پیالہ کہ جوان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے۔ پر باوجود اس قدر گریہ وزاری کے پھر بھی دعا منظور نہ ہوئی کیونکہ ابتلاء کے وقت کی دعا منظور نہیں ہوا کرتی۔

۳۔ چشمہ معرفت کے صفحہ ۲۰۹ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اور یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو، اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے۔ اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے۔،

۴۔ ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۱۳۸ پر مرزا صاحب قادیانی نے یوں لکھا ہے:

نبی کے معنی صرف یہ ہیں کہ خدا سے بذریعہ وحی خبر پانے والا اور شرف مکالمہ اور مخاطبہ الہیہ سے مشرف ہو۔ شریعت کا لانا اس کے لئے ضروری نہیں اور نہ یہ ضروری ہے کہ صاحب شریعت رسول کا متبع نہ ہو۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہے دراصل بات وہی ہے جو جناب مرزا صاحب نے اپنی نسبت خود ہی لکھی ہے کہ:

حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔ (دیکھو ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲ ص ۹۔۱۰)

مراقی نبی

جناب مولوی عبدالحق صاحب منٹگمری (حال ساہیوال) سے لکھتے ہیں:

حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے ..(اور ریویو آف ریلی جنز میں لکھا ہے)

یونانی میں مراق اس پردہ کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء الطین سے جدا کرتا ہے اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ پرانے سوءِہضم کی وجہ سے اس پردہ میں تشنج سا ہوجاتا ہے۔ بدہضمی اوراسہال شروع ہوجاتے ہیں اورسب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے۔ اورمرگی اورہسٹیریا والوں کی طرح مریض کواپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا۔ یہ تو امرواقعی ہے کہ حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کو بدہضمی واسہال اوردوران سر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔

(ریویوآف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

عرصہ دراز گذر گیا ہے کہ مسلمانوں اورمرزائی پارٹی میں اس بات پر بحث ہوتی چلی آئی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کومراق تھا اورمرزا قادیانی کواپنے خیالات پر قابو نہ تھا جس طرح مرگی یاہسٹیریا والے کواپنے خیالات پر قابو نہیں رہتا۔ بدیں وجہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سچے نبی نہیں ہوسکتے کیونکہ نبی کا صحیح الدماغ ہونا ضروری ہے ۔تو جو شخص جنون مراق جیسی بیماریوں میں مبتلا ہو وہ نبی نہیں ہوسکتا۔

لیکن مرزائی جماعت مراق کے متعلق تاویلیں کر کر کے اپنا وقت ٹالنے کی کوشش کرتی رہی لیکن جوسچائی ہو،وہ کبھی بھی چھپائے سے چھپ نہیں سکتی۔آخر خدا نے مرزائی جماعت کے ہاتھ سے ریویوآف ریلی جنز بابت اگست ۱۹۲۶ء میں تصدیق کرا دی جس میں چار باتوں کی صفائی ہوگئی جومندرجہ ذیل ہیں:

۱۔مرز غلام احمد صاحب قادیانی کومراق تھا۔

۲۔مراق میں سوءِہضم واسہال ہوتے ہیں۔

۳۔ایسے مریض کواپنے خیالات پر قابو نہیں ہوتا۔

۴۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کواسہال وسوءِہضم وغیرہ کی علامت تھی۔

اب مندرجہ بالا مضمون کے دیکھتے ہوئے معلوم ہوتا ہے کہ اہل حدیث جماعت وقادیانی جماعت میں اتفاق ہوگیا ہے کہ واقعی مرزا غلام احمد صاحب کواپنے خیالات پر قابو نہ تھا۔ضرورت اس بات کی ہے کہ عملی صورت سے دیکھا جائے کہ واقعی مرزا غلام احمد صاحب کا اپنے خیالات وجذبات پر قابو تھا؟

لیکن مرزا صاحب قادیانی کی تحریر وتقریر اس بات کو ثابت کرتی ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی ہرگز اپنے جذبات پر قادر نہ تھے اورآپ کی تصنیف میں ہزاروں نقص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پائے جاتے ہیں جو مرزا غلام احمد صاحب کی مخبوط الحواسی پر دلالت کرتے ہیں جو نمونہ کے طور پر مندرجہ ذیل ہیں۔

مرزا صاحب قادیانی اپنے نشانوں کے متعلق فرماتے ہیں

دوسرے نشان جو اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ سے ظاہر کئے صد ہا نشان ہیں جس کے ایک نہ دو، بلکہ تمام دنیا گواہ ہے (تریاق القلوب۔ص ۹)

تریاق القلوب کی اشاعت یکم اگست ۱۸۹۹ء ہے۔ کچھ مدت کے بعد شمار کر کے لکھتے ہیں:

میری تصدیق کے لئے خدا نے دس ہزار سے بھی زیادہ نشان دکھلائے۔

(تحفۃ الندوۃ۔ص ۴۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء)

گویا دو سال ۳ ماہ میں نو ہزار نشانات کا ظہور ہوا۔ جو فی ماہ ۳۳۳ اور فی یوم ۱۱ نشان ہوئے۔

آپ آگے فرماتے ہیں:

مجھے قسم خدا کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اب تک دو لاکھ سے بھی زیادہ میرے ہاتھ سے نشان ظاہر ہو چکے ہیں۔

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۳۴۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء)

گویا کامل ایک سال میں ایک لاکھ نوے ہزار نشان ظاہر ہوئے جو بحساب فی ماہ تقریباً سولہ ہزار، اور فی یوم ۵۲۸ نشان ٹھہرتے ہیں۔

میں نے پیشتر بھی عرض کر دی ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو دماغ کا خلل تھا۔ بدیں وجہ آپ اس کتاب تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۴۱ میں فرماتے ہیں:

جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں

لیکن ۱۹۰۳ء کے بعد آپ کے الہام کا اس طرح صفایا ہوا، چنانچہ آپ ساڑھے چار سال بعد مئی ۱۹۰۷ء میں لکھتے ہیں:

میرے نشان تین لاکھ تک پہنچے ہیں (حقیقۃ الوحی ص ۶۸۔ حاشیہ حقیقۃ الوحی۔ص ۴۹)

گویا اتنی میعاد میں سات لاکھ نشانوں کا صفایا ہوا (یعنی کمی ہوگئی۔ حیرانی ہے کہ مرزا صاحب کو بروز محمدی ہونے کی وجہ سے الہام ہوا تھا و للآ خر ة خير لك من ا لاو لی یعنی تیری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پچھلی حالت تیری پہلی حالت سے زیادہ اچھی ہوگی ۔، اس کے بعد الہامات و فیوضات الہیہ میں کمی کیوں ہونے لگی؟ یہ تو اس کے برعکس ہوگیا۔ مدیر) قادیانی جماعت تو اس کا یہی جواب دے گی کہ اسی کو صحیح الدماغ کہا جاتا ہے۔

بات یہاں تک ہی ختم نہیں اب مراق وراثت میں میاں محمود کو بھی بخشش ہوا ہے۔ ریویو آف ریلی جنز بابت اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۱ پر لکھا ہے:

میں یہ بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا صاحب) کو یہ مرض ورثہ میں نہیں ملی مگر جب خاندان میں اس کی ابتداء ہو چکی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہے۔ چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح (میاں محمود احمد) نے فرمایا تھا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔،

پنجابیوں کی ایک مثال ہے کہ

ماں پر دھی، پتا پر گھوڑا، بہت نہیں تو تھوڑا تھوڑا

(یعنی بیٹی ماں پر ہوتی ہے اور گھوڑا اپنے باپ پر ہوتا ہے پوری مناسبت نہ ہوگی تو کچھ تو ضرور ہوگی۔ مدیر)

اب خلیفہ صاحب کو بھی کچھ کچھ مراق ہونا شروع ہوگیا ہے۔ جب تک مثیل کو مثیل نہ ملے بروز اور ظلیت پوری نہیں ہوسکتی۔ احقر مندرجہ ذیل سطور میں خلیفہ صاحب کا مراق بھی درج کرتا ہے۔ امید ہے کہ ناظرین داد دیں گے

مرزا غلام احمد صاحب، ازالہ اوہام طبع اول صفحہ ۲۰۰ پر فرماتے ہیں:

ممکن اور بالکل ممکن ہے کہ کسی زمانہ میں کوئی ایسا مسیح بھی آجائے جس پر حدیثوں کے محض ظاہری الفاظ بھی صادق آسکیں۔ کیونکہ یہ عاجز اس دنیا کی حکومت اور بادشاہت کے ساتھ نہیں، بلکہ درویشی اور غربت کے لباس میں آیا ہے۔

گویا اس مندرجہ بالا مضمون میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے کہا ہے کہ میں غریب نبی آیا ہوں، اور سیاست سے مجھے کوئی تعلق نہیں، شائد کوئی اور مسیح بھی آجائے جو سیاست کے رنگ میں ہو۔

اور خلیفہ محمود احمد بھی الفضل مورخہ ۶ جولائی صفحہ ۶ پر فرماتے ہیں:

یہ سچ ہے ہم سیاست سے تعلق نہیں رکھتے اور نہ ہی ہم ایسی کتابیں پڑھتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں جن میں سیاسی امور پر بحث کی گئی ہو۔

مگر مریض کو کبھی نہ کبھی آخر مرض دورہ کرتا ہے جب خلیفہ صاحب کو مراق کی بیماری نے دورہ کیا، تو الفضل ۳ جولائی ۱۹۲۶ء میں اس طرح تحریر فرمایا:

ہماری سیاست ۔ پھر بعض نادان ایسے ہیں جو کہتے ہیں کہ ہمارے اندر سیاست تو ہے نہیں، تو پھر ہم کیوں کسی کی بات مانیں۔

مگر یہ بات غلط ہے ہمارے اندر سیاست ہے....

جو شخص یہ نہیں مانتا کہ خلیفہ کی سیاست ہے وہ خلیفہ کی بیعت ہی کیا کرتا ہے اس کی کوئی بیعت نہیں۔

اور اصل بات تو یہ ہے کہ ہماری سیاست گورنمنٹ کی سیاست سے بھی زیادہ ہے۔ خلیفہ کے لئے سیاست وہی عقیدہ ہے جس کے لئے میں گیارہ سال سے غیر مبایعین سے جھگڑ رہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں کہ ہم میں سیاست ہے نہیں، جب سیاست نہیں تو خلیفہ بھی نہیں، کیونکہ خلیفہ بغیر سیاست کے نہیں ہو سکتا۔ مگر میں کہتا ہوں کہ ہم میں سیاست ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲ ص ۱۰۔۱۱)

مسیحیت مرزائی اور دنیا

مولانا محمد عبدالغفار الخیری دہلویؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی آنجہانی کا دعویٰ تھا کہ وہ مسیح موعود، مہدی مسعود اور خبر نہیں کیا کیا تھے۔ ان کی قادیانی اور لاہوری پارٹیاں مرزائی نبوت اور مسیحیت کے ثابت کرنے میں ایڑی چوٹی کا زور لگا رہی ہیں لیکن زمانہ ان کے بطلان پر کمر بستہ نظر آتا ہے۔

جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت عیسیٰؑ آ کر کسر صلیب کریں گے، خنزیر کو قتل کریں گے، جزیہ کی ضرورت نہ رہے گی، مال کی کسی کو احتیاج یا پرواہ نہ رہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گی ،اور تمام دنیا و مافیہا سے ایک سجدہ بھی بہتر سمجھا جائے گا (کیونکہ سب خدا پرست مومن پکے دین دار ہو جائیں گے ان کے نزدیک جتنی قدر ایک سجدہ کی ہوگی تمام دنیا کی دولت عزت وجاہت شہرت وغیرہ کی اس کے عشر عشیر بھی نہ ہوگی)

یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مشکوۃ باب نزول عیسی میں بھی موجود ہے ۔کیا دونوں پارٹیوں میں سے کوئی بہادر بن کر امور مندرجہ بالا میں سے کسی ایک کو ثابت کر دکھانے کی کوشش کرے گا ۔ دیدہ باید

کسر صلیب کی کیفیت تو یہ ہے کہ ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگ عیسائی ہو رہے ہیں، جن کے مقابلہ میں نو مسلموں کی تعداد کچھ بھی نہیں ۔

قتل خنزیر کی کیفیت ملاحظہ کرنی ہو، تو کم از کم ریلوے اسٹیشنوں پر جا کر ریفرشمنٹ رومز میں ولایتی بکرے پر چھری کا نٹے کی قواعد کی بہار دیکھئے ۔عیسائیوں کو نہیں مسلمانوں کو جن کے مذہب میں خنزیر اک دم حرام ہے (شائد قادیانی اصطلاح میں قتلسے مراد یہ ہو کہ کثرت سے خنزیر کھایا جائے گا اور جائز ہو جائے گا اللھم انی اعوذ بك من الشروع والسّیّات)

تیسری بات ہے مال کا معاملہ ۔ تو آج کل اس مال کی خاطر جو کچھ دغا، فریب، دھوکا، جھوٹ، کشت وخون ہو رہا ہے اس کی کیفیت بازاروں اور عدالتوں میں ملاحظہ طلب ہے۔ طرح طرح کی تحریکوں اور پروپاگنڈوں میں دیکھئے ایک دوسرے کی مخالفت میں ڈھونڈھیئے ۔

قصہ مختصر جہاں دیکھو، مارا مار پیسے کی، اور لطف یہ کہ روز افزوں ہے (دیگر لوگوں کو کیا دیکھو گے خود قادیانی اور لاہوری پارٹیوں کے اندوختوں کو دیکھئے کہ اشاعت اسلام کے بہانہ سے کیا کیا جائدادیں بن رہی ہیں، سیر وسیاحت ہو رہی ہے، گل چھرے اڑ رہے ہیں، خواجہ کمال الدین صاحب اب جماعت سے الگ کیا کچھ جمع کر رہے ہیں ۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

اب چوتھی نشانی پر غور کرنا ہے تو شدھی کی بلا اور قبوں کا فتنہ اہل بصیرت کے لئے کیا کم ہے کہ ہم کو وفد خلافت اور بعض اخبارات کی تصریحات اور ابن سعود کی ذات کی مخالفت مصریوں کی حرم محترم میں بلد حرام اور شہر حرام میں مسلمانوں موحدوں مسلمانوں پر نشانہ بازی رواداری اور جذبات کی پیروی کی اشاعت اور حضرت اکبر الہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آبادی مرحوم کے شعر

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جا کر کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

کی تشریح کرنے کی ضرورت محسوس ہو۔

دنیا آج کل فتنہ وفساد کا گہوارہ بن رہی ہے۔ کہیں جنگ ہے، تو کہیں بغاوت یا بحالت مجبوری مخالفت کی گرم بازاری ہے۔ ہند میں ہندو مسلم نفاق کچھ کم شر انگیز نہ تھا کہ اب قرائن پتہ دے رہے ہیں کہ مستقبل قریب میں خود مدعیان میں باہمی وہ چھڑنے والی ہے (خدا نہ کرے کہ ہو اللهم انا نعوذ بك من الفتن ما ظهر منها وما بطن مدیر اہل حدیث) کہ زمانہ حال کے ہندو مسلم فسادات ومناقشات اس کے مقابلہ میں قابل ذکر بھی نہ ہوں گے اور شائد جذبات دنیا کے مقابلہ میں ایک سجدہ توحیدی مشکل ہو جائے اور لوگ کہنے لگیں کہ وہ وقت جس کے متعلق صادق مصدوق مخبر صادق علیہ السلام نے خبر دی تھی کہ، مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کو لئے ہوئے پہاڑوں کی چوٹیوں پر ان کو چرانے کے لئے چراگاہوں کی تلاش میں اس وجہ سے پھرے گا کہ اس کا ایمان فتنوں سے محفوظ رہے (بخاری) (مطلب یہی ہے)۔

یہ حالات دن بدن زیادہ ہی ہوتے جاتے ہیں۔ مرزا غلام احمد صاحب کے دعوی مسیحیت سے لے کر آج تک کوئی بتائے یہ حالت رو بترقی ہے یا بتنزل۔ آنکھوں دیکھے مکھی نہیں نگلی جاتی۔ ان فسادات اور فتنوں کی موجودگی میں مرزا صاحب قادیانی کو مسیح موعود وہی تسلیم کرے گا جو احکام شرعیہ سے جاہل ہو یا من سفه نفسه کہ آنکھوں پر غلاف ہو اور قلب پر زنگ ہو۔

کاش مسلمان ٹھنڈے دل سے غور کریں تو ان کو معلوم ہوگا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے خدمت اسلامی کا نہیں بلکہ تخریب اسلام کا بیڑہ اٹھایا ہے۔ مسلمان پہلے ہی کیا کم منتشر تھے کہ مرزا صاحب کمی کو پورا کرنے آئے اور کیا خدمت انجام دی۔ ہندوستان میں تو غیر مسلموں میں کچھ دکھائی نہیں دیتا، بجز اس کے کہ جاہل دین سے ناواقف اور انگریزی دان مسلمانوں کو گھیر گھار کر اپنے مذہب میں شریک کر لیں مگر یہ ان کو معلوم ہونا چاہیے تھا کہ ان کو لاہوری یا قادیانی احمدی بنا لینے سے کسر صلیب نہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتی۔ مرزا صاحب کسر صلیب کرتے نہیں، بلکہ صلیب کی جڑ مضبوط کرنے کی کوشش کرتے ہوئے اس جہان سے تشریف لے گئے جس کے لئے جہاد کے اڑانے کی پر زور کوشش کرتے رہے اور اپنے دائرہ یا سلسلہ میں شامل کرنے کی شرطوں میں یہ شرط بھی قرار دی گئی کہ صلیبی حکومت رحمت ہے (مطلب یہ ہے کہ ایک طرف تو کسر صلیب کا دعویٰ ہے اور دوسری طرف صلیب کی اشاعت کرنے والوں کے خوش آمدانہ گیت گائے جاتے ہیں۔ مدیر)

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۲ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۵ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲ ص ۱۱)

مولوی سعد اللہ مرحوم اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد حسینؒ صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

قادیانی اخبار الفضل نے مولوی سعد اللہ مرحوم کے پسر کے فوت ہو جانے پر بہت خوشی منائی تھی، کیونکہ اس کے خیال میں ان کے مسیح موعود صاحب (مرزا قادیانی) کی پیش گوئی پوری ہوگئی۔

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۷ ستمبر ۱۹۲۶ء میں اس پیش گوئی کی عالمانہ تنقید کر کے ثابت کیا کہ یہ پیش گوئی مبہم اور مہمل ہے مگر اخبار الفضل قادیان ۲۴ ستمبر ۱۹۲۶ء میں پھر اسی پیش گوئی کے لئے صاف اور صریح ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس لئے بہت مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پبلک کے سامنے مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کے اصل الفاظ اسی امر کے متعلق از ابتداء تا انتہاء رکھ دیئے جائیں، تاکہ ارباب انصاف غور کر لیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے سے الہامات کو نبیوں کے الہامات کے برابر کیوں کر درجہ دیا جا سکتا ہے۔

واضح ہو کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کو اپنے الہامات کے سچا ثابت کرنے کے لئے خود لوگوں سے لڑنا پڑتا تھا۔ چنانچہ جو لوگ مرزا صاحب قادیانی کی تحریروں سے واقف ہیں، ان پر یہ امر پوشیدہ نہیں ہے۔ لیکن سلسلہ نبوت میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ صادق نبی اپنی پیش گوئیوں کے منوانے کے لئے دست بدامن ہوتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھریں جیسا کہ جناب آنجہانی مرزا صاحب کی ساری عمر اسی کام میں گذری۔

میں یہاں انہی حوالوں کو نقل کر دینا کافی سمجھتا ہوں جو اڈیٹر صاحب الفضل نے اپنے دو پرچوں میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریروں سے نقل کئے ہیں کیونکہ میرا مدعا جس پر میں قادیانی اصحاب اور دیگر انصاف پسندوں کو توجہ دلانا چاہتا ہوں انہی سے بفضلہٖ ثابت ہے۔

سب سے پہلی تحریر جس میں مرزا غلام احمد صاحب نے مولوی سعد اللہ مرحوم کیلئے الہام ان شا نئك هو الا بتر شائع کیا ہے وہ اشتہار تین ہزاری کے صفحہ ۱۲ پر ان الفاظ سے ہے: (یہ اشتہار ۵۔ اکتوبر ۱۸۹۴ء کو شائع ہوا)

> آخر اے مردار! دیکھ تیرا کیا انجام ہوگا۔ اے عدو اللہ! تو مجھ سے نہیں بلکہ خدا سے لڑتا ہے۔ بخدا مجھے اسی وقت ۲۹ ستمبر ۱۸۹۴ء کو تیری نسبت الہام ہوا ہے انّ شانئک ھوالا بتر۔

اس الہام کے شائع کرنے کے ساتھ جناب آنجہانی مرزا صاحب نے کہیں یہ ظاہر نہیں کیا کہ اس الہام کا مطلب یہ ہے کہ سعد اللہ مقطوع النسل ہوگا۔ صرف ایک الہامی عبارت ہے جس کے قادیانی اصول کے مطابق کئی ایک معنی پیدا کئے جا سکتے تھے۔ اس لئے جناب مرزا صاحب آنجہانی رسالہ انجام آتھم (جو اس الہام کے قریب دو سال بعد شائع ہوا) صفحہ ۵۹ کے حاشیہ پر بھی اس سے زیادہ تحریر نہ کر سکے وہ یہ ہے

> سو یہ الہام اس کے اشتہار اور رسالہ پڑھنے کے وقت ہوا کہ ان شا نئك هو ا لا بتر سو اگر اس ہندوزادہ (سعد اللہ نو مسلم تھے) بد فطرت کی نسبت ایسا وقوع میں نہ آیا اور نا مراد اور ذلیل اور رسوا نہ مرا تو سمجھو کہ یہ خدا کی طرف سے نہیں۔

اس تحریر میں بھی الہام زیر بحث کے معنی مقطوع النسل ہونا نہیں کئے گئے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کو خود بھی یقین نہ تھا کہ ان معنی سے میرا یہ الہام پورا ہوگا، بلکہ محض شک و شبہ کی حالت میں تھے، کیونکہ مولوی سعد اللہ صاحب لدھیانوی مرحوم کا لڑکا موجود تھا۔ اس کے ہوتے ہوئے جیسے مرحوم مولوی سعد اللہ صاحب کو آئندہ اولاد ہونے کی امید ہوگی جناب آنجہانی مرزا صاحب کو بھی خدشہ لگا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا کہ اگر کہیں اولاد آئندہ ہوگئی تو پھر ذرہ مشکل ہوگی۔ اور یوں مہمل چھوڑ نے میں بات بنانے کے لئے بہت وسعت ہے۔ چنانچہ یہی ہوا۔

جناب اڈیٹر صاحب اہل حدیث امرتسر نے اپنے پرچہ میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے بتائے ہوئے ابتر کے کئی ایک معنی تحریر فرمائے تھے۔ بوقت ضرورت جس سے کام نکلتا اسی کو ابتر کے معنی پیش کر کے جناب مرزا آنجہانی اپنی پیش گوئی کو صحیح ثابت کر دیتے ان معنوں کے علاوہ مرزا صاحب کے نزدیک وہ شخص بھی ابتر ہوتا ہے جو تنگ دست ہو یا مال و دولت نہ رکھتا ہو۔ چنانچہ آنجہانی مرزا صاحب قادیانی کے الفاظ یوں ہیں:

چونکہ عربی زبان میں ابتر معدِم کو بھی کہتے ہیں یعنی ایسے مفلس کو جو سب اندوختہ کھو بیٹھے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۲۴)

ان معنی سے تو مرزا صاحب قادیانی کے مخالف علماء میں سے بہت کم باقی ہوں گے جنہیں ابتر نہ کہا جائے (بلکہ ان معنی سے مرزا صاحب خود بھی ابتر تھے۔ ناداری کے جال میں آپ نے اپنا باغ پانچ ہزار پر بیوی کے پاس گروی رکھا تھا۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) کیونکہ بہت سے علماء تو آنحضرت ﷺ کے ارشاد الفقر فقری کے مطابق دنیاوی مال و زر کو پاس ہی رکھنا اچھا نہ سمجھتے ہوں گے اور ہمیشہ مفلسی کی زندگی بسر کرنے کو بہتر خیال کرتے ہوں گے اس لئے جناب آنجہانی مرزا صاحب کے اصول کے مطابق ابتر ہوئے۔ اور چونکہ جناب آنجہانی کو اپنے والد کے مرنے کے بعد اپنی حالت پر خیال کر کے اتنی بھی امید نہ تھی کہ دس روپے آئیں گے تاہم کئی لاکھ روپیہ آ گیا اور مزے کی زندگی بسر ہونے لگی اس لئے تین چار لاکھ کی حیثیت والے کے بالمقابل ایک حجرہ نشین درویش کی کیا وقعت ہوسکتی ہے اسے ابتر کہو یا جو بھی نام رکھو اسے سننا پڑے گا چنانچہ اس طرح پر بھی مرحوم مولوی سعد اللہ صاحب لدھیانوی کو جناب آنجہانی نے ابتر کہتے ہوئے ذرہ شرم نہیں کی۔

جناب آنجہانی مرزا صاحب اپنے مال و دولت کے گھمنڈ میں صرف یہی نہیں کہ غریب اور مفلس علماء کو حقارت کی نظر سے دیکھا کرتے تھے اور انہیں ذلیل و نامراد سمجھا کرتے تھے بلکہ اپنے باپ بچارے مرحوم کو بھی نامرادی کا لقب دینے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تامل نہیں کیا بلکہ بلا دریغ نامراد کہہ دیا۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

ہمارے بزرگوں کے دیہات مدت سے ہمارے قبضہ سے نکل چکے تھے اور ان کا واپس آنا ایک خیال خام تھا اسی نامرادی کی وجہ سے حضرت والد صاحب مرحوم ایک نہایت عمیق گرداب غم اور حزن اور اضطراب میں زندگی بسر کرتے تھے۔ (سیرت مسیح موعود، محمود احمد۔ ص ۵)

اس قسم کے ابتر یا نامراد لوگ تو دنیا میں کثرت سے موجود ہیں بلکہ مجموعی حیثیت سے مسلمانان عالم مع مرزائی صاحبان کے اس سے باہر نہیں۔ اور دیگر اقوام آریہ اور عیسائی جن کو نیست و نابود کرنے کے لئے جناب آنجہانی آئے تھے بحیثیت مال و دولت کی فراوانی کے بامراد ہیں اور مرزائی صاحبان جو رات دن چندہ چندہ پکارتے رہتے ہیں ان قوموں (آریہ اور عیسائی) کے بالمقابل بے شک نامراد کہے جا سکتے ہیں لیکن میں نہیں کہتا کہ تنگ دست ہونا یا فاقہ کش ہونا بھی نامرادی ہے۔

الغرض مرزا غلام احمد صاحب کے نزدیک ابتر کے کئی ایک معنی تھے اس لئے انہوں نے اصل الہام کے وقت بلکہ اس کے بعد بھی عرصہ دراز تک اس کے معنی مقطوع النسل نہیں کئے اسی ڈر کی وجہ سے کہ سلسلہ نسل باقی رہنا ان کے نزدیک بھی محتمل تھا لیکن الہام سے تیرہ برس بعد جب مولوی سعد اللہ صاحب کا انتقال ہو گیا تو مرزا غلام احمد صاحب بھی اپنی جگہ سے ذرہ آگے سرکے، اور پھر یہ معلوم کر کے کہ مولوی سعد اللہ مرحوم کا لڑکا نا قابل اولاد ہے تو ضرور دال میں کالا (حقیقۃ الوحی ص ۳۶۴ حاشیہ) دیکھ کر آپ نے آخر کار ایک یہ معنی بھی کر دیئے کہ، ابتر کی پیش گوئی کا ثبوت ظاہر ہے اور قطع نسل کی علامات موجود (حقیقۃ الوحی ص ۳۶۴) (مرزائی صاحبان کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے عبارت مندرجہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۳۶۴ مولوی سعد اللہ کی زندگی میں لکھی تھی۔ یہ بات قابل پذیرائی نہیں کیونکہ مولوی سعد اللہ کا انتقال فروری ۱۹۰۷ء میں ہوا اور حقیقۃ الوحی مئی ۱۹۰۷ء میں طبع ہوئی۔ محمد حسین صابری)

پس ایسی پیش گوئی کو اڈیٹر الفضل کا صاف اور واضح لکھنا بالکل بے جا اور بے انصافی ہے۔ مختصر یہ کہ اصل الہام کے وقت بلکہ تیرہ برس بعد تک بھی ابتر کے معنی مقطوع النسل نہیں کئے گئے تیرہ برس کے بعد یہ معلوم کر کے کہ لڑکا نامرد ہے اور قرین قیاس ہے کہ اب اس کی اولاد نہ ہو گی ابتر کے معنی مقطوع النسل کر دیئے گئے۔ ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئیوں کو مولوی عبداللطیف گنا چوری مدعی مہدویت، پس گوئیاں، کہا کرتے ہیں جو بالکل درست ہے اور جس سے ہمیں بھی انکار نہیں کہ مرزا صاحب قادیانی جیسے جیسے واقعات پیش آتے جاتے تھے انکے ساتھ ساتھ اپنے علم لدنی کو بھی آگے آگے بڑھایا کرتے تھے۔ یہی مرزا غلام احمد صاحب کی نبوت کا اصل اصول تھا جسے میں ایک مثال سے نہیں بلکہ بیسیوں مثالوں سے ثابت کرسکتا ہوں۔

ابھی ایک بات اور غور طلب ہے کہ اگر مولوی سعد اللہ مرحوم کے لڑکا در لڑکا بھی ہو جاتا تو کیا مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مرزائی جھوٹا سمجھ لیتے؟ یا کم از کم اسی پیش گوئی کو غلط جان لیتے؟ اس کا جواب صاف ہے کہ نہیں۔ اس لئے کہ کتنی ایک عظیم الشان پیش گوئیاں مرزا صاحب قادیانی نے کی تھیں جو سراسر غلط ہوئیں کہ جن کو سلجھانے کے لئے مرزا صاحب قادیانی کا لٹریچر موجود ہے، جسے شبہ ہو دیکھ لے۔ بلکہ مرزا غلام احمد صاحب کی ساری عمر کی کمائی ہی یہ ہے کہ وہ اپنی الجھی ہوئی پیش گوئیوں کو سلجھاتے رہے۔ پس اگر مولوی سعد اللہ صاحب مرحوم کے لڑکے کے بھی اولاد ہو جاتی اور پھر مرزا غلام احمد صاحب پر اعتراض ہوتا تو جناب مرزا صاحب اور مرزائی صاحبان معترضین کو بایں دم خم ڈانٹتے کہ

> اول با شرم انسان بننا چاہیے۔ پھر سیدھے دل سے میرے الہام کے الفاظ میں غور کرنا چاہیے۔ اگر میں نے کسی اشتہار میں کوئی حکم اجتہادی طور پر لکھا ہو اور اپنا خیال ظاہر کیا ہو تو وہ حجت نہیں ہوسکتا۔ (تریاق القلوب۔ ص ۲۷ حاشیہ)

ایسے وسیع اور گول مول اصولوں کے ہوتے ہوئے مرزائی صاحبان کب ہار مان سکتے ہیں اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کوئی پیش گوئی ان کے نزدیک کیوں کر جھوٹی ہوسکتی ہے۔

الغرض مرزا غلام احمد صاحب نے ناواقفوں اور کم سمجھ لوگوں کے لئے کئی ایک زمانہ ساز مختلف اصول تیار کئے تھے جیسا موقع ہوتا ویسا ہی اصول نکال کر بات بنانے کی کوشش کیا کرتے تھے لیکن انبیاء کا سلسلہ ایسی پیچیدگیوں سے پاک ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چیلنج:

مرزائی صاحبان کی ایسی ویسی بہت سی بے انصافیوں کو دیکھ کر کچھ عرصہ سے میں شیخ بہاء اللہ صاحب ایرانی مدعی مسیحیت کو ان کے مدعی مسیحیت کے بالمقابل کھڑا دیکھتا ہوں۔ پس ادنی مرزائی سے کر خلیفہ وقت تک کو عام چیلنج دیتا ہوں کہ اگر ایسی مہمل اور مبہم پیش گوئیوں ہی کی وجہ سے آپ لوگوں نے مرزا صاحب کو مسیح موعود مانا ہوا ہے تو آیئے مرزا صاحب کی سب سے بڑھیا پیش گوئی پیش کیجئے اگر میں اس کے مقابلہ پر اس سے اعلی درجہ کی پیش گوئی شیخ بہاء اللہ کی پیش نہ کرسکوں تو جھوٹا۔ ورنہ آپ کی پیش گوئی کے گھٹیا ہونے کی صورت میں آپ کا منہ نہ ہوگا کہ آپ کہہ سکیں کہ مرزا صاحب قادیانی کے نشانات عظیم الشان ہیں

بس ہو رہے گا عشق و ہوس میں بھی امتیاز
آیا ہے اب مزاج مرا امتحان پر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳ ص ۹۔۱۰)

مرزا قادیانی نادان تھے؟

(ہاں! محمود احمد خلیفہ قادیان کی زبانی)

جناب بابو حبیب صاحب اللہ کلرکؒ دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

نواب سید صدیق حسن خان مرحوم نے اپنی کتاب حجج الکرامۃ میں لکھا ہے:

قسطلانی در مواہب لدنیہ و زرقانی در شرح وے در بیان خصائص امت رسول خدا ﷺ نوشتہ اند کہ ہر کسے کہ در آید در زمان ایں امت از انبیاء علیہم السلام بعد رسول خدا ﷺ مثل عیسی پس وے حکم نخواہد کرد در عالم مگر بانچہ مشروع کردہ است آنرا محمد ﷺ دریں امت زیرا کہ عیسی در وقت نزول خود بالاتفاق منجملہ ایں امت باشد باوجود بقائے او بر نبوت خویش (ص ۴۲۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی کتاب ازالہ اوہام حصہ دوم میں نواب صاحب موصوف کا ردّ کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

(مولوی صدیق حسن خان) صفحہ ۴۲۵ (کتاب حجج الکرامۃ) میں فرماتے ہیں کہ اس بات پر تمام سلف وخلف کا اتفاق ہو چکا ہے کہ عیسیٰ جب نازل ہوگا تو امت محمدیہ میں داخل کیا جائے گا اور فرماتے ہیں کہ قسطلانی نے بھی مواہب لدنیہ میں یہی لکھا ہے۔ اور عجیب تر یہ کہ وہ امتی بھی ہوگا اور پھر نبی بھی لیکن افسوس کہ مولوی صاحب مرحوم کو یہ سمجھ نہ آیا کہ صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع ہونا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ جل شانہ فرماتا ہے و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع اور تابع ہو ہاں محدث جو مرسلین میں سے ہے امتی بھی ہوتا ہے اور ناقص طور پر نبی بھی۔ (ص ۵۶۱)

اقول: اس جگہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہوجانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے۔،

اس کی تردید میں، میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتا البتہ مرزا محمود احمد خلیفہ قادیان کی ایک تحریر ذیل میں درج کرتا ہوں۔ میاں محمود احمد اپنی کتاب حقیقۃ النبوت میں لکھتے ہیں:

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع ہوسکتا ہے اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ

وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن اللہ

اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے جب اللہ تعالیٰ خود دوسری جگہ فرماتا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے کہ

انا انز لنا التو راۃ فیھا ھدی و نور یحکم بھا النبیو ن

(یعنی ہم نے تو ریت اتاری جس میں ہدایت ونور ہے اس کے ذریعہ سے بہت سے انبیاء یہودیوں کے فیصلے کرتے رہے)۔

اب بتاؤ کہ اگر ایک نبی دوسرے نبی کے ماتحت کام نہیں کر سکتا تو بہت سے انبیاء تو ریت کے ذریعہ فیصلے کیوں کر کرتے رہے ان کا تو ریت پر عمل پیرا ہونا بتا تا ہے کہ موسیٰ کی شریعت کے وہ پیرو تھے گو یہ ایک اور بات ہے کہ انہوں نے حضرت موسیٰ کے ذریعہ نبوت حاصل نہیں کی پس یہ بات قرآن کریم سے ثابت ہے کہ بہت سے نبی حضرت موسیٰ کے ماتحت ان کی امت کی اصلاح پر مقرر تھے ...اس آیت کے تو یہ معنی ہیں کہ ہر نبی لوگوں کا مطاع ہوتا ہے لوگوں کا فرض ہے کہ اسکی اطاعت کریں۔ یہ تو مطلب نہیں کہ وہ کسی کا مطیع نہ ہو۔،

نتیجہ یہ نکلا کہ بقول میاں محمود احمد کے وہ شخص نادان ہے جو یہ کہتا ہے کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور یہ بات مرزا غلام احمد صاحب نے کہی ہے۔ پس مرزا غلام احمد صاحب کون ہوئے؟ جواب بذمہ خلیفہ قادیان۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۹ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۴ ص ۹)

مرزائی افتراء پردازی

جناب مولوی عبدالحقؒ آف راجہ جنگ، سے لکھتے ہیں:

شہر منٹگمری (حال ساہیوال) میں مورخہ ۵۔۶۔۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو انجمن تبلیغ الاسلام کا پہلا سالانہ جلسہ تھا جس میں چیدہ چیدہ عالم مدعو کئے گئے تھے اس جلسہ میں مرزائی جماعت کے چند اشخاص جاسوسی کے طور پر شامل جلسہ ہوئے تھے چونکہ مولانا مولوی محمد ابراہیم میر سیالکوٹی کا مضمون ختم نبوت پر تھا اور مولانا مولوی ابوالوفا ثناء اللہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

سردار اہل حدیث فاتح قادیان کا ایک مضمون معیار نبوت پر تھا۔

دوران تقریر مولانا صاحبان اپنی نرم روش سے مرزائیوں کے سوالوں کے جوابات بھی دیتے جاتے تھے مگر مرزائی جماعت کے افراد کا قلم ایسا افتراپرداز ثابت ہوا ہے کہ ایک سچی بات کو بھی کذب کے قالب میں ڈھال کر دکھلانا انہی کا کام ہے۔

احقر کی نظر سے جب مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء کا اخبار الفضل قادیان گذرا تو مندرجہ ذیل مضمون پڑھ کر حیرت کی کوئی حد نہ رہی جس میں مسمی غلام سرور نے کذب بیانی میں پوری اتباع کی ہے۔ الفضل کا مضمون یہ ہے:

۴۔۵۔۶ نومبر کو غیر احمدیوں کا منٹگمری میں جلسہ تھا۔ ۶ نومبر کو پہلے مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے خاتم النبیین پر وعظ کیا۔ وعظ میں آپ نے اس بات پر زور دیا کہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی سے ثابت ہوتا ہے سیاسی ضرورتیں پوری کرنے کا کافی سے زیادہ مصالحہ قرآن شریف میں موجود ہے اس لئے ضرورت نہیں کہ آئندہ کوئی نبی آئے اس موقعہ پر اس نے عام دعوت دی کہ اگر کوئی ضرورت باقی محسوس کرتا ہے، تو اجازت ہے کہ بیان کرے۔

خاکسار نے کھڑے ہو کر کہا کہ سیاست کے علاوہ روحانیت کی بھی ضرورت ہے۔ کوئی ایسا آدمی مسلمانوں میں ہونا چاہیے جو باعمل ہو، اس پر صحیح الہام کا سلسلہ جاری ہو۔

اس پر انہوں نے عبداللہ صاحب غزنوی کا نام لیا۔

میں نے کہا کہ وہ حضرت مسیح موعود سے پہلے تھے (بلکہ ہم زمانہ تھے۔ مرزا صاحب قادیانی کبھی امرتسر میں آتے تو مرحوم سے ملتے تھے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) اب موجودہ مسلمانوں میں سے کسی کا نام لو۔

مولوی ابراہیم کی بجائے مولوی ثناء اللہ کھڑے ہو گئے اور انہوں نے مولوی الٰہی بخش اکونٹنٹ لاہور، عبدالحکیم پٹیالہ، مولوی عبدالرحمٰن لکھو کے والے کا نام لیا۔

ان سب کا حشر جو ہوا واضح کر دیا گیا، اور کہا گیا کہ یہ تینوں فوت شدہ ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندہ میں سے کسی کا نام لو۔ تو کوئی نام نہ لے سکا۔ گویا موجودہ مسلمانوں میں سے ایک بھی ایسا مسلمان نہیں ہے جس کو الہام الٰہی کا شرف حاصل ہو۔ وہابی فرقہ کا جلسہ تھا سب علماء نے متفق طور پر اس بات کو تسلیم کیا۔

۲۔ مولوی ثناء اللہ حضرت (مرزا) صاحب کی دعا کا اشتہار چھپا کر ساتھ لایا ہوا تھا۔ اس کو کہا گیا کہ جو تحریر آپ نے اس دعا کے نیچے لکھی تھی اس کو ظاہر کرو۔ لیکن وہ باوجود سخت اصرار کے ظاہر نہ کرتا تھا۔

۳۔ دوسری تقریر مولوی ثناء اللہ نے معیار نبوت پر کی معیار کے معنی آپ نے ترازو بیان کئے اور عبداللہ آتھم، محمدی بیگم کے نکاح والی پیش گوئیوں کے ایک حصہ کو چھپا کر بیان کیا۔ اخیر میں کہنے لگا کہ مرزا صاحب کی دعا کے مطابق فیصلہ ہوا۔ میں زندہ ہوں آپ گذر گئے۔

اس موقعہ پر احمدیوں کو خطاب کر کے کہنے لگا کہ قیامت کو کیا جواب دو گے۔ بولو، اگر کوئی بولنا چاہتا ہے۔

خاکسار کھڑا ہو گیا اور کہا، جواب دیں گے جو صحابہ دیں گے کہ نبی کریم ﷺ فوت ہو گئے اور مسیلمہ کذاب موجود تھا۔ اب بھی حضرت مسیح موعود فوت ہو گئے، مسیلمہ کذاب موجود ہے۔ (الفضل قادیان ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء)

مندرجہ بالا الفضل کے مضمون میں جتنی کذب بیانی مسمی مذکور بالا نے کی وہ تین سوالوں میں تقسیم ہے جن کا جواب دینا ہمارا اخلاقی فرض ہے جو سلسلہ وار حسب ذیل ہے۔

اول: پہلا مضمون مولانا ابراہیم سیالکوٹی کا ختم نبوت پر تھا۔ مولانا نے بڑی لیاقت سے حدیث و قرآن سے بیان فرمایا جس میں خاتم النبیین والی آیت بھی تھی۔ مولانا نے تقریر کرتے ہوئے ہر پہلو سے باوضاحت یہ ثابت کر دیا کہ اسلام پورا مکمل ہو چکا ہے اس لئے اب کسی نبی کے آنے کی کوئی ضرورت باقی نہیں رہی۔ جس کے سننے سے سامعین کو بھی کافی تسلی ہوئی۔ پھر مولانا ابراہیم نے علانیہ کہا کہ اگر کسی کو کوئی بات ختم نبوت کے متعلق دریافت کرنی ہو تو دریافت کر لیوے، اجازت ہے۔ اس پر مسمی غلام سرور کھڑا ہوا اور اس طرح گویا ہوا:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی: اسلام بے شک مکمل ہو گیا ہے مگر کوئی ایسا شخص بھی اسلام میں موجود ہونا ضروری ہے جسکو خدا کی طرف سے الہام کا شرف حاصل ہو کیونکہ الہام کے سوائے اسلام کے دوسرے مذاہب میں کوئی فضیلت نہیں ہے۔ مگر سوائے مرزا صاحب کے یہ شرف کسی کو نہ ملا۔ اگر تمہارے اندر کوئی ایسا شخص موجود ہے جسکو خدا کی طرف سے الہام کا شرف حاصل ہو تو دکھاؤ۔

مولوی ابراہیم صاحب: جناب مولانا مولوی عبداللہ غزنویؒ کو الہام ہوتا تھا۔

مرزائی: عبداللہ صاحب کو الہام ہو گا مگر انہوں نے دعوی نہ کیا کہ ہم کو الہام ہوتا ہے۔

مولوی ابراہیم صاحب: جو الہام امتی کو ہو، اس کے واسطے ضروری نہیں ہے کہ وہ دعوی بھی کرے۔ نبی اپنے الہام کو اسلئے لوگوں کے سامنے پیش کرتے رہے کہ ان کو خدا کی طرف سے حکم تھا کیونکہ انبیاء لوگوں کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوتے ہیں۔

جب گفتگو یہاں تک پہنچی تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کھڑے ہو کر مندرجہ ذیل اشخاص کے نام پیش کیئے:

منشی الٰہی بخش اکاؤنٹنٹ۔ ڈاکٹر عبدالحکیم پٹیالوی۔ مولوی عبدالرحمٰن لکھو کے والے۔

مرزائی: یہ شخص تو فوت ہو چکے ہیں اس لئے یہ شخص ثبوت میں پیش نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی تمہارے اندر زندہ شخص موجود ہو تو دکھاؤ۔

مولوی ابراہیم صاحب۔ اگر یہی بات ہے تو مرزا غلام احمد صاحب بھی فوت ہو چکے ہیں، اس لئے ان کی بھی کوئی صداقت نہیں۔

یہاں تک گفتگو پہنچی تھی کہ خدا نے زندہ ثبوت موجود کر دیا۔ قاضی سلیمان صاحب سابق جج ریاست پٹیالہ بھی تشریف لے آئے، تو مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا کہ یہ حضرت قاضی سلیمان صاحب ہیں۔ انہوں نے پیش گوئی کی تھی کہ مرزا صاحب قادیانی حج نہ کریں گے۔ سو مرزا صاحب قادیانی نے حج نہ کیا جسکی تصدیق بذات خود قاضی صاحب نے کر دی۔

اس کے بعد حضرات مرزائیوں سے بارہا جواب طلب کیا گیا مگر ان پر اس قدر سکتہ طاری ہوا کہ زبان تک نہ ہلائی۔

پس میاں غلام سرور نے جو کذب بیانی کی ہے کہ وہابی فرقہ کا جلسہ تھا سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علماء نے متفق طور پر اس بات کو تسلیم کیا۔ بھلا ذرہ ان علماء کا نام تو بتائیں کہ جنہوں نے تسلیم کیا۔

میں علانیہ کہتا ہوں کہ اگر مسمی مذکور یا منٹگمری کی مرزائی جماعت یہ ثابت کر دے کہ واقعی فلاں علماء یا سامعین نے اس بات کو تسلیم کیا تو میں ان کو مبلغ ۵۰ روپیہ انعام کے طور پر دینے کو تیار ہوں۔

اگر یہاں تک گفتگو ہی نہیں پہنچی تو دل میں ذرہ نادم ہولیں۔

دوم: دعا کے اشتہار کی یہ بات ہے کہ ۶ نومبر ۱۹۲۶ء کو مولوی ثناء اللہ کی زیر صدرت ایک اجلاس ہوا۔ جب جلسہ ختم ہو گیا تو مسمی غلام سرور اور مولانا صاحب میں چند باتیں ہوئیں جن کی کوئی حیثیت نہ تھی لیکن مرزائی ایسے استاد ہیں کہ بات کا بتنگڑ بنا کر دکھلاتے ہیں۔ گفتگو مندرجہ ذیل ہے:

مرزائی: آپ مرزا صاحب کو نبی کیوں تسلیم نہیں کرتے۔

مولوی ثناء اللہ: میں اس لئے مرزا صاحب قادیانی کو نبی تسلیم نہیں کرتا کہ مرزا صاحب مذکور نے ایک دعا کی تھی کہ میں (مرزا قادیانی) و مولوی ثناء اللہ دونوں میں جو کاذب ہو وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو۔

سو میری زندگی میں مرزا صاحب قادیانی فوت ہو گئے میں زندہ ہوں۔

مرزائی: یہ دعا نہ تھی بلکہ مباہلہ تھا آپ نے اس کو قبول نہ کیا اس لئے فوت نہ ہوئے۔

مولوی ثناء اللہ: اس مضمون میں مباہلہ کا لفظ دکھاؤ۔ اس میں دعا کا لفظ ہے مباہلہ نہیں ہے۔

مرزائی: اگر مباہلہ نہ تھا تو آپ نے کیوں مباہلہ لکھا۔ اس لئے آپ فوت نہ ہوئے کہ آپ نے انکار کر دیا۔ اگر کچھ لکھ دیتے ضرور فوت ہو جاتے۔

مولوی ثناء اللہ: اس مضمون کو ایک معمولی تعلیم یافتہ شخص بھی پڑھ کر نتیجہ اخذ کر سکتا ہے کہ میرے لکھنے نہ لکھنے سے اس دعا کو کوئی واسطہ نہ تھا، کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا ہے کہ فیصلہ اب خدا کے ہاتھ میں ہے تمہارا جو دل چاہے لکھ دو۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ چاہے ثناء اللہ کچھ لکھ دے، فیصلہ ضرور ہو جائے گا۔

مرزائی: اچھا آپ ذرہ اپنے مضمون کو پڑھ دیویں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی ثناء اللہ: اچھا وہ بھی پڑھ دیں گے۔ ذرہ بتلاؤ کہ اس مضمون کا یہ مطلب ہے یا کچھ اور ہے؟

مرزائی: نہیں جناب اس مضمون کا خواہ کچھ مطلب ہو آپ اپنا مضمون سناؤ جو دعا کے مقابلہ میں لکھا تھا۔

مولوی ثناء اللہ: بھائی جب تک تم الف بے نہ پڑھ لو، تم کو عین غین کس طرح پڑھا دیویں۔ پہلے الف بے پڑھ لو۔

جب یہاں تک گفتگو ہوئی تو مرزائی نیم مردہ سے چلتی بنے اور کوئی جواب نہ دیا۔

سوم: مورخہ ۷ نومبر ۱۹۲۶ء کو مولوی ثناء اللہ صاحب سردار اہل حدیث کی تقریر معیار نبوت پر تھی۔ مولوی صاحب نے فصیح زبان سے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ معیار نبوت کا مطلب یہ ہے کہ نبی کا صدق اور کذب تولنے کی تکڑی۔ جو نبی صادق ہوتا ہے وہ برحق نبی ہوتا ہے اور جو کاذب ہو، وہ کبھی نبیوں کی صف میں کھڑا نہیں ہوسکتا۔ پھر آپ نے مرزا صاحب کی صداقت پر بحث کرتے ہوئے فرمایا کہ مرزا صاحب کبھی نبیوں کی صف میں کھڑے نہیں ہوسکتے کیونکہ محمدی بیگم والی پیش گوئی وعبداللہ آتھم والی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔ پھر میری ذات کے واسطے دعا کی کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں جو جھوٹا ہو، وہ سچے کی زندگی میں فوت ہو جائے۔ سو مرزا صاحب قادیانی اپنی دعا کے مطابق چل بسے اور خاکسار موجود ہے۔

ان واقعات سے معلوم ہو گیا کہ مرزا غلام احمد صاحب صادق نبی نہ تھے بلکہ کاذب تھے۔ دوران تقریر مرزائیوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ قیامت کو جب خدا کے سامنے پیش کئے جاؤ گے، تو کیا جواب دو گے۔ اور یہ بھی فرمایا کہ اگر کسی مرزائی کو بولنے کی خواہش ہو تو بولے۔ تب مسمی غلام سرور کھڑا ہو کر اس طرح بولا

مرزائی: ہم بھی وہ جواب دیں گے جو رسول ﷺ کے صحابہ دیں گے۔

مولوی صاحب: صحابہ کیا جواب دیں گے۔

مرزائی: کیونکہ رسول ﷺ نے دعا کی تھی کہ اللہ میری زندگی میں مسیلمہ کو مار۔ لیکن آپ کی زندگی میں مسیلمہ کذاب فوت نہ ہوا۔ یہ جواب ہم دیں گے۔

مولوی صاحب: دوستو! کیسی غضب کی بات ہے کہ جب کبھی مرزا صاحب قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا کذب ان کو دکھلا یا جاوے، تو کہتے ہیں کہ یہ تو رسول اللہ ﷺ میں بھی تھا۔

اچھا بھائی اگر رسول اللہ ﷺ نے کوئی ایسی دعا کی تھی کہ اے خدا مسیلمہ کذاب کو میری زندگی میں مار، اور وہ آپ کی زندگی میں فوت نہ ہوا، تو یہ حدیث دکھانے پر میں تم کو مبلغ پانچ صد روپیہ انعام دوں گا۔

جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ بات فرمائی تو مرزائی خاموش ہو گیا اور زبان تک نہ ہلا سکا۔

پھر مولوی صاحب نے فرمایا کہ کوئی ضعیف حدیث ہی دکھلا دو۔ مگر مرزائی حضرات ایسے پختہ نکلے کہ اپنے گرو کی سنت کو تھامے خاموش رہے۔

یہ ہیں تمام واقعات جو بندہ نے تفصیل وار درج کر دیئے ہیں مگر مرزائیوں کی شرارت دیکھو کہ جو بات اپنے مطلب کی تھی وہ تو الفضل میں شائع کر دی (مگر کذب کی پڑی میں لپیٹ کر) اور جو سچے واقعات تھے ان کو پس پشت رکھا کیونکہ وہ کمر کو توڑنے والے تھے۔ بندہ زیادہ تحریر نہیں کرتا مضمون طول پکڑ رہا ہے، اس لئے دوبارہ مرزائی جماعت کو چیلنج دیتا ہوں کہ اگر وہ ان اپنی کذبات کو ثابت کر دیں تو مبلغ ۵۰ روپیہ کے حق دار ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۱ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۷ ص ۵۔ ۷)

احمدیہ جماعت کا جلسہ سالانہ میں خیر مقدم

(از انجمن اہل حدیث پنجاب)

آپ لوگ جس شوق سے دور دراز مقامات سے جلسہ میں تشریف لائے ہیں اور جس تن دہی سے آپ لوگ کام کرتے ہیں، اس کے لحاظ سے ہم آپ لوگوں کا خیر مقدم کرتے ہیں۔ اس کے بعد مرزا صاحب قادیانی کی بابت چند باتیں آپ اصحاب کے سامنے لاتے ہیں کہ آپ لوگ نہایت ٹھنڈے دل سے ان پر غور کریں گے

۱۔ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا تھا کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کی بابت دانیال نبی نے کہا ہوا ہے کہ آخری زمانہ مسیح موعود کا ۱۳۳۵ھ ہوگا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۰)

کیا مرزا صاحب قادیانی کی وفات اس کے مطابق ہوئی۔

یاد رکھو کہ مرزا غلام احمد صاحب کی وفات ۱۳۲۶ھ میں یعنی اس مقررہ وقت سے ۹ سال پہلے ہوئی۔

۲۔مرزا صاحب قادیانی نے ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی کی بابت لکھا تھا کہ:

مجھے خدا نے بتایا ہے کہ وہ مجھ سے پہلے مرے گا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۳۲)

کیا وہ مرزا صاحب سے پہلے مرا یا مرزا صاحب اس سے پہلے مرے۔

۳۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے لکھا تھا کہ:

بنت احمد بیگ کا مجھ سے نکاح ہونا اٹل امر ہے کیونکہ الہام میں یہ لفظ ہے لا تبدیل لکلمات اللہ . (تبلیغ رسالت۔ج ۳ ص ۱۱۵)

کیا یہ الہام پورا ہوا؟ کیا اس عورت سے مرزا صاحب قادیانی کا نکاح ہوا(اور کیا اس الہامی پیشگوئی کے بعد کسی بھی عورت سے مرزا صاحب قادیانی کا نکاح ہوا؟ بہاء)

۴۔حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے انجام آتھم میں لکھا تھا کہ:

مرزا سلطان محمد داماد مرزا احمد بیگ مجھ سے پہلے نہ مرے تو میں جھوٹا۔

(انجام آتھم۔ص ۳۱)

کیا مرزا سلطان محمد پہلے مرا، یا مرزا غلام احمد قادیانی پہلے وفات پا گئے۔

۵۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مولوی ثناء اللہ کے مقابلہ میں ۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء کو دعا شائع کی تھی جس کا مضمون تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے خدا کے نزدیک جو جھوٹا ہو وہ پہلے مرے۔

کیا یہ دعا قبول ہوئی؟

۶۔بدر مورخہ ۲۵۔اپریل ۱۹۰۷ء میں اس دعا کی قبولیت کا الہام اجیب دعوۃ الداع بھی آپ لوگوں نے دیکھا؟ کیا پھر یہ دعا جس کی قبولیت کا وعدہ خدا کی جانب سے ہو چکا تھا قبول نہ ہوئی ہوگی؟ ضرور ہوئی۔

احمدی دوستو! موت اور موت کے بعد کے حالات کو سامنے رکھ کر ہماری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش کردہ باتوں پر الگ الگ بیٹھ کر غور کرو، اور دل میں سوچو کہ جس شخص کے نام پر تم فدا ہو، اس کی یہ باتیں (جو بطور نمونہ ہم نے پیش کی ہیں) سچی ہوئیں؟

دوستو! یہ مت دیکھو کہ کہنے والا کون ہے۔ بلکہ یہ دیکھو کہ آپ کو سمجھا تا کیا ہے۔

مرد باید بگیرد اندر گوش
در نبشت ست پند بر دیوار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۸ ص ۴۔۵)

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں۔ا

جناب منشی حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

قادیانی عقیدہ

مرزا غلام احمد قادیانی راز حقیقت کے صفحہ ۲۰ پر لکھتے ہیں:

جو سری نگر میں محلّہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسی علیہ السلام کی قبر ہے۔

دلیل نمبرا

کشتی نوح صفحہ ۱۶ و ۶۹ کا حاشیہ۔ ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۴۳۶، ۴۹۱، الحکم ۲۴ ستمبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۸ الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۲ء صفحہ ۵، اعجاز احمدی صفحہ ۱۹، تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۲۷، ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴۲۹، الحکم ۱۷۔۲۴ دسمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۴، حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶ حاشیہ وصفحہ ۲۳۲ ضمیمہ براہین پنجم صفحہ ۲۲۹ پر ہے:

خدا کا کلام قرآن شریف گواہی دیتا ہے کہ عیسی مرگیا اور اس کی قبر سری نگر کشمیر میں ہے جیسا کہ اللہ فرماتا ہے وآوینا هما الی ربوۃ ذات قرار و معین یعنی ہم نے عیسی اور اس کی ماں کو یہودیوں کے ہاتھ سے بچا کر ایک ایسے پہاڑ پر پہنچا دیا جو آرام اور خوش حالی کی جگہ تھی اور مصفی پانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے چشمے اس میں جاری تھے سو وہی کشمیر ہے۔

(مرزا صاحب اس کے خلاف دوسری جگہ لکھتے ہیں: اسی وجہ سے حضرت مریم کی قبر زمین شام میں کسی کو معلوم نہیں۔ ،اور کہتے ہیں کہ وہ بھی حضرت عیسیٰ کی طرح مفقود ہے۔حقیقۃ الوحی کا حاشیہ ص ۱۰۱۔

پھراس کی بھی تردید کرتے ہیں۔فرماتے ہیں: حضرت مسیح کی قبر شہر قدس (یروشلم) کے بڑے گرجے کے اندر موجود ہے۔(اتمام الحجۃ۔ صفحہ ۱۹۔۲۰،۲۱)

سچ ہے لوکان من عند غیر الله لو جدوا فیه اختلافا کثیرا)

اقول: و جعلنا ابن مریم و امه آیة و آوینا هما الی ربوة ذات قرار و معین (مومنون)۔یعنی اور ہم نے حضرت مسیح بن مریم اور اس کی والدہ کو نشان قدرت بنایا اور ہم نے دونوں کو پناہ دی ایک بلند زمین اور رہنے کی جگہ اور جاری پانی کی طرف۔

نوٹ: حضرت عیسیٰؑ جب ماں (مریم) سے پیدا ہوئے تھے،اس وقت کے بادشاہ نے نجومیوں سے سنا کہ بنی اسرائیل کا بادشاہ پیدا ہوا ہے۔وہ دشمن ہوا،ان کی تلاش میں چل پڑا۔ان کو بشارت ہوئی کہ اس کے ملک سے نکل جاؤ۔نکل کر مصر کے ملک میں گئے۔ایک گاؤں کے زمین دار نے حضرت مریم کو اپنی بیٹی بنا کر رکھا۔جب حضرت عیسیٰؑ جوان ہوئے اس وطن کا بادشاہ مر چکا تھا تب پھر آئے اپنے وطن کو وہ گاؤں تھا ٹیلے پر اور پانی وہاں کا خوب تھا۔ (تفسیر ترجمان القرآن جلد ۹ صفحہ ۸۴۵)

۲۔اصل میں بات یہ ہے کہ بیت لحم میں حضرت مسیح پیدا ہوئے تھے (مولوی غلام رسول راجیکی کا رسالہ التنقید۔ص ۴۲۔۴۳)

> اور بیت لحم اور اس کے علاقہ میں یہودیوں کے بادشاہ ہیروڈیس نے اطفال کے قتل کا حکم دیا تھا اور حضرت مریم اپنے بیٹے کو لے کر مصر کو بھاگ گئی تھی۔
>
> (الحکم قادیان ۱۰ دسمبر ۱۹۰۵ء ص ۶)
>
> ہیروڈیس کی وفات کے بعد حضرت مریم اور حضرت مسیح ملک مصر سے اپنے وطن کو واپس آئے اس وقت ارفلاؤس کی حکومت تھی گلیل کے علاقہ میں ایک شہر کا نام ناصرہ تھا جو دراصل ایک پہاڑی پر بسا تھا۔(لوقا ۴:۲۹)
>
> اس جگہ کو مریم نے مصر سے واپس آکر اپنا جائے قرار بنایا تھا ناصرہ بستی ء کا نام ناصرہ اسی لئے ہوا کہ یہ لفظ تنصر سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھوٹا پودا چنانچہ یسیعاہ ۱۱:۱ میں بعینہ یہ لفظ عبرانی میں موجود ہے۔ چونکہ مسیح اوراس کی والدہ مقدسہ مریم ایک مدت اس بستی (ناصرہ) میں رہے تھے اس لئے مسیح بھی مسیح ناصری کہلایا۔(یوحنا۔۱:۴۵)۔

(ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۱۶ء ص ۲۹۲۔۲۹۳)

۳۔ ریویو آف ریلی جنز جون ۱۹۰۵ء صفحہ ۲۲۳ پر لکھا ہے:

جب مسیح کی پیدائش ہوئی تو ہیرودیس بادشاہ نے ایک منذر خواب دیکھی جس کی بنا پر اس نے بنی اسرائیل کے تمام نوزائیدہ بچوں کے مارڈالنے کا حکم دیا اور ہزاروں معصوم لڑکے ہلاک کر دیئے گئے۔ مگر مسیح اس ہلاکت سے محض فوق عادت طریق پر محفوظ رہا۔ اور خداوند کا فرشتہ یوسف نجار پر ظاہر ہوا اور کہا تو مریم اوراس کے بیٹے کو لے کر زمین مصر کی طرفف بھاگ جا۔ چنانچہ وہ اس خوفناک حکم کے اجراء کے زمانہ میں باوجوکڑے پہروں کے اور سخت نگرانیوں کے محض تائید ایزدی سے صحیح سلامت بچہ اوراس کی والدہ کو لے کر مصر جا پہنچا اور ہیرودیس کی وفات تک وہاں رہا۔

۴۔ کتاب حجج الکرامۃ کے صفحہ ۲۹ پر ہے:

مریم عیسی را اول بمصر بردو بعد دوازدہ سال بشام آوردو در قریہ ناصرہ نزول کردہ بہا سمیت النصاری چوں عیسی دریں جا سی سالہ شد او را وحی آمدن گرفت

۵۔ امام ابوجعفر محمد ابن جریر طبری کی تاریخ الامم والملوک جلد ۲ صفحہ ۲۰۔۲۱ تاریخ کامل ابن اثیر جلد ۱ صفحہ ۱۳۵۔۱۳۶، تاریخ ابن خلدون جلد ۲ صفحہ ۱۴۶، تاریخ ابوالفداء جلد اول صفحہ ۳۵ کتاب اخبار الدول صفحہ ۴۷ میں بھی حضرت مریم اور حضرت عیسی کا بادشاہ (ہیرودیس) کے ظلم سے نجات پانے کے لئے مصر کی طرف تشریف لے جانا اور پھر مدت کے بعد اپنے وطن کی طرف واپس آنا اور ناصرہ نامی گاؤں میں رہائش اختیار کرنا لکھا ہے۔

کسی اسلامی تاریخ میں یہ نہیں لکھا ہے کہ حضرت مسیح صلیب پر چڑھائے گئے، اور ان کے زخموں کا مرہم عیسی سے علاج کیا گیا، اور واقعہ صلیب کے بعد وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایران افغانستان پنجاب وکشمیر میں آئے۔اور نہ ہی کسی اسلامی تاریخ میں یہ لکھا ہے کہ حضرت مسیح کی قبر شہر سری نگر کے محلّہ خان یار میں ہے باقی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۸ ص ۵۔۶)

قادیانی حضرات نوٹ کرلیں

جناب منشی محمد حسین صاحب صابریؒ، بریلی سے لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۹ نومبر ۱۹۲۶ء میں میرا چیلنج قادیان کے متعلق شائع ہوا۔اسکے جواب میں اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۶ نومبر ۱۹۲۶ء میں میرا مذہب دریافت کیا گیا ہے۔

پچھلے سال قادیان کے ایک مولوی فاضل صاحب مسمی عبدالغفور یہاں تشریف لائے تھے،جن کے ساتھ حافظ مختار احمد صاحب (مرزائی) شاہجہان پوری بھی تھے۔ ان اصحاب نے اپنے مذہب کی تحقیق کرنے کے لئے عام دعوت دی۔ میں نے ان کی دعوت کے مطابق ایک سوال لکھ کر ان کی خدمت میں بھیجا۔جسکے جواب میں ان حضرات نے اڈیٹر الفضل کی طرح مجھ سے میرا مذہب دریافت کیا۔اور میں نے بتا دیا، حالانکہ مجھ کو کچھ ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ میرا سوال اصولی تھا۔

نیز قادیان والے کوئی قاضی یا مفتی نہیں ہیں کہ میں ان سے ڈر کر ان کے حضور میں اپنے عقائد کا اظہار کروں۔تاہم اب پھر اڈیٹر صاحب الفضل اور ان کی تمام جماعت کو بتاتا ہوں کہ

میں خدا کے فضل سے مسلمان حنفی المذہب (مرزا قادیانی بھی حنفی المذہب تھے جب ہی تو آپ ان کے حالات سے خوب واقف ہیں۔ مدیر) ہوں بعد آنحضرت ﷺ کے ہر نبوت ورسالت کے مدعی کو دجال جانتا ہوں۔

اڈیٹر صاحب الفضل کو میرے مذہب کے متعلق اگر کوئی شبہ ہے،تو ان پر لازم ہے کہ وہ ثبوت پیش کریں۔ ورنہ واضح رہے میں قادیان کی ایسی بھبکیوں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنے والا نہیں اور میں اپنے مطالبات کا تقاضا اس وقت تک کرتا رہوں گا جب تک قادیان والے ان کا معقول جواب نہ دے دیں یا مرزا صاحب قادیانی کی اصطلاح کے مطابق اپنے آپ کو مردہ ثابت نہ کر دیں۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت کے دلائل میرے نزدیک شاعرانہ تخیلات سے بلند نہیں ہیں۔ چونکہ قادیانی حضرات ان کی مضبوطی پر ضد اور اصرار کرتے ہیں، اس لئے میں باآواز بلند کہتا ہوں کہ ایسے مضبوط دلائل کی بنا پر سب سے پہلے شیخ بہاء اللہ حقدار ہیں کہ انہیں مسیح موعود مانا جائے۔

اڈیٹر صاحب الفضل اس سے نہ ڈرائیں کہ ان کی کتاب اقدس کو ماننا پڑتا ہے۔ جب ایک مسلمان اپنے عقاید سے ہٹ کر وفات مسیح کا قائل ہوگا اور خاتم النبیین ﷺ کے بعد کسی اور کا آنا ممکن جان لے گا تو اس کے لئے تیسری یہ بات بھی مشکل نہ ہوگی کہ بعد قرآن مجید کسی اور کتاب کا قائل ہو جائے۔

بہائیوں (بابیوں) کے لٹریچر سے ظاہر ہے کہ وہ پیش گوئیوں کو بھی نشان صداقت سمجھتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس بہائی مبلغ نے جس نے مرزا (غلام احمد) صاحب پر اپنے مذہب کی تبلیغ کی تھی، آنجہانی کے سامنے پیش گوئیوں کا ذکر کیا۔ جسکا جواب نہ آنجہانی نے اور نہ ان کے کسی خلیفہ نے آج تک دیا۔

بفرض محال اگر بہائی پیش گوئیوں کے نہ بھی قائل ہوں، تو مجھے کچھ نقصان نہیں۔ کیونکہ میں مدعی ہوں کہ قادیانی مسیح کے مقابلہ ایرانی مسیح کو پیش کروں۔ پس اڈیٹر صاحب براہ مہربانی مغالطہ آمیزی کر کے راہ فرار نہ اختیار کریں۔

میں عرصہ سے اہل حدیث میں قادیان کے متعلق مضامین (اپنی بساط کے موافق) لکھ رہا ہوں، کوئی نیا مضمون نگار نہیں ہوں (صاف کہیے: نئے لوگوں کی کیجئے آزمائش۔ ضرورت کیا ہمارے امتحان کی۔ مدیر اہل حدیث) اس نئی طرز کے اختیار کرنے سے حضرات قادیان بالخصوص بریلوی اور شاہ جہان پوری مرزائی مجھ پر سراسر جھوٹے الزام لگا کر بدنام کرتے ہیں (جھوٹے الزاموں کی آپ کو فکر کیا: کس روز تہمتیں نہ تراشا کئے عدو۔ کس دن ہمارے سر پہ نہ آرے چلا کئے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر) لیکن میرے سوالات کا کوئی معقول جواب مرزا صاحب کے مسلمات سے نہیں دیتے حالانکہ انکو ایمان اور انصاف سے کام لینا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۸ ص ۶)

لاہوری احمدیوں کا جلسہ

(اسلام خطرے میں؟)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آہ! کیا دل خوش کن وعدے تھے جو مرزا غلام احمد قادیانی نے مسلمانوں سے کئے تھے، جن کے بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں ملتے۔ اور وہی الفاظ جو موصوف کی زبان سے نکلے تھے۔ کتاب چشمہ معرفت میں لکھتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرت ﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہو لے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے

هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحقّ لیظهره علی الدّین کله

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یعنی خداوہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کردے یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنخضرتﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی پیش گوئی میں کچھ تخلف ہو اس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئے گا۔

(چشمہ معرفت۔ص۸۲)

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود (مرزا غلام احمد) آئے اور چلے بھی گئے، مگر لاہوری جلسہ کے پروگرام میں ایک عنوان مضمون دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی کہ:

اسلام خطرے میں ہے۔،

یہ اس جماعت کی طرف سے ہے جو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیح موعود مان کر ان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہے۔لیکن اسے معلوم نہیں کہ اسلام کا خطرے میں ہونا، ان کے مسیح موعود کے دعوی کی تردید ہے۔مسیح موعود بھی آیا جسکے زمانہ میں اسلام کو وہ ترقی ہونی تھی کہ سوائے اسلام کے کوئی دوسرا دین اور دھرم نظر نہ آتا، مگر لاہوری احمدی جلسہ میں کہا جاتا ہے کہ اسلام خطرے میں ہے۔

ان دونوں آوازوں میں سے کون سی آواز سچی سمجھیں۔واقعات پر نظر ڈالیں تو عنوان مذکور صحیح معلوم ہوتا ہے اور مرزا صاحب کا وعدہ محبوبہ سعاد کے وعدہ کی طرح ہے جس کی بابت اس کا عاشق کہہ گیا ہے

و ما مواعید ھا الا الا باطیل

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۹ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں نہیں۔۲

(اس مضمون کا نمبر اول اہل حدیث ۲۴ دسمبر ۱۹۲۶ء میں درج ہو چکا ہے جس میں قابل مضمون نگار نے مرزائی تحریرات متخالفہ کا ذکر کیا۔ آج اسی کا نمبر دوم درج ہے۔ ناظرین بغور دیکھیں اور مرزائی ہفوات کی داد دیں۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

دلیل نمبر۲

الف: اخبار بدر قادیان ۷ نومبر ۱۹۰۷ء صفحہ ۳ پر مرزا غلام احمد صاحب کے الفاظ یوں درج ہیں:

پرانی کتابیں جو کشمیر میں دوسری جگہوں میں موجود ہیں اور ایک عربی کتاب گیارہ سو برس کی جو کسی فاضل شیعہ کی تصنیف ہے اس میں یوز آسف کو شاہزادہ نبی لکھا ہے اور اس کی قبر کشمیر میں بتلائی ہے اور اس کا وقت بھی وہی لکھا ہے جو کہ حضرت عیسی کا وقت تھا۔

ب: رسالہ راز حقیقت کے صفحہ ۱۲ کے حاشیہ پر ہے:

حال میں مسلمانوں کی تالیف بھی چند پرانی کتابیں دست یاب ہوئی ہیں جن میں صریح یہ بیان موجود ہے کہ یوز آسف ایک پیغمبر تھا جو کسی ملک سے آیا تھا اور شاہزادہ تھا اور کشمیر میں اس نے انتقال کیا اور بیان کیا گیا ہے کہ وہ نبی چھ سو برس پہلے ہمارے نبی ﷺ سے گذرا ہے۔

ج: عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۵۷۴ پر لکھا ہے:

ہم تو اسلامی کتابوں میں بھی اس کا ثبوت پاتے ہیں کہ حضرت عیسی ضرور ملک کشمیر میں تشریف لائے اور وہیں فوت ہو گئے اور وہیں ان کا مدفن ہوا

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ میں جو شیخ بن جعفر بن علی کی تصنیف ہے اور اہل تشیع کے نزدیک ایک مستند کتاب مانی جاتی ہے یوں لکھا ہے..الخ

نوٹ:

کتاب اکمال الدین کا حوالہ رازِ حقیقت کے صفحہ ۱۸، رسالہ التنقید کے صفحہ ۲۵، ۲۶، ۲۷، رسالہ کشف الاسرار کے صفحہ ۱۴، مباحثہ سار چور کے صفحہ ۴۲ پر بھی دیا گیا ہے

بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک فرماتے ہیں:

۱۔ واضح ہو کہ شیخ سعید ابو جعفر محمد بن علی بن الحسین بن موسیٰ بن بابویہ القمی کی کتاب اکمال الدین و اتمام النعمة فی اثبات الغیب و کشف الحیرة (مطبوعہ طہران) اور کتاب: شاہزادہ یوز آسف و حکیم بلوہر، مولفہ مرزا صفدر علی صاحب سرجن فوج سرکار نظام مطبوعہ ۱۸۹۶ء مطبع مفید عام آگرہ (جس کا حوالہ رازِ حقیقت کے صفحہ ۲۰ پر دیا گیا ہے) اور کتاب یوز آسف و بلوہر (مترجمہ مولوی سید عبدالغنی عظیم آبادی) میں حضرت شاہزادہ یوسف آسف کے حالات درج ہیں اور جو کچھ کتاب اکمال الدین کے صفحہ ۳۱۷ تا ۳۵۹ اور ان دو موخر الذکر کتابوں میں لکھا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

> شاہزادہ یوز آسف کا باپ ملک ہندوستان کے کسی علاقہ سولابط نامی میں حکومت کرتا تھا شاہزادہ یوز آسف کے پاس جزیرہ سراندیپ (لنکا) سے حکیم بلوہر نامی ایک عالم آیا اس کے بعد شاہزادہ یوسف نے محلات شاہی اور لباس شاہانہ ترک کر دیا اور یادالٰہی میں مشغول ہوا اور خدا کے بندوں کو توحید الٰہی کی طرف دعوت دیتا رہا مختلف ملکوں کی سیاحت کے بعد ملک کشمیر میں آیا وہاں رہا اور آخرکار وہیں فوت ہو کر دفن ہوا۔

ان کتابوں میں یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف کا زمانہ اور مسیح کا زمانہ ایک ہی ہے، اور نہ کہیں یہ لکھا ہے کہ یوز آسف شاہزادہ ملک شام کی طرف سے آیا تھا۔اور ان کتابوں میں یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف ہمارے نبی کریم ﷺ چھ سو برس پہلے گزرا ہے۔اور نہ یہ باتیں کشمیر کی پرانی تاریخوں میں لکھی ہیں۔

۲۔ ریویو آف ریلی جنز ستمبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۸ پر لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائی اور مسلمان اس بات پر اتفاق رکھتے ہیں کہ یوز آسف نام ایک نبی جسکا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ ہے دور دراز سفر کر کے کشمیر میں پہنچا اور وہ نہ صرف نبی بلکہ شاہزادہ بھی کہلاتا تھا اور جس ملک میں یسوع مسیح رہتا تھا اسی ملک کا وہ باشندہ تھا اور اس کی تعلیم بہت سی باتوں میں مسیح کی تعلیم سے ملتی تھی۔

نوٹ:

عیسائی اور مسلمان ہرگز ان باتوں پر اتفاق نہیں رکھتے ہیں کہ یوز آسف شاہزادہ کا زمانہ وہی زمانہ ہے جو مسیح کا زمانہ تھا اور نہ یہ بات مانتے ہیں کہ شاہزادہ یوز آسف اسی ملک (شام) کا باشندہ تھا جس میں یسوع مسیح رہتا تھا کیونکہ میں اوپر تین معتبر کتابوں کی رو سے ثابت کر آیا ہوں کہ شاہزادہ یوز آسف ملک ہندوستان کے کسی علاقہ سولابط نامی کا باشندہ تھا اس کا باپ وہاں کا حکمران تھا حضرت مسیح کا کوئی باپ نہ تھا۔ مرزا صاحب کی کتاب چشمہ مسیحی کے صفحہ ۲ پر لکھا ہے کہ یوز آسف کی قدیم کتاب کی نسبت اکثر محقق انگریزوں کے بھی یہ خیالات ہیں کہ وہ حضرت عیسیٰؑ سے بھی پہلے شائع ہوچکی ہے (نیز دیکھو الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۶ء ص ۴) سید صادق حسین صاحب احمدی مختار عدالت اٹاوہ کتاب کشف الاسرار کے صفحہ ۲ پر (بحوالہ کتاب یوز آسف اور بلوہر پر ایک مورخانہ نظر) لکھا ہے کہ پھون جب یوز آسف پر ایمان لایا ہے تو اس وقت تین سو برس بدھ (ساکیامنی یا گوتم رشی بدھ سنہ عیسوی سے قریب ۵۵۰ برس پہلے پیدا ہوا تھا دیکھو لتھبرج کی مختصر تاریخ ہند مطبوعہ ۱۸۷۹ء سرکاری مطبع لاہور ص ۳۰) کو ہوچکے تھے یوز آسف کے زمانہ کے دو سو برس بعد یہ کتاب لکھی گئی ہے اور چونکہ بدھ حضرت عیسی سے قریباً پانچ سو برس پہلے گذرا ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ کتاب غالبًا حضرت عیسی کے زمانہ سے کچھ ہی پہلے لکھی گئی تھی (نیز دیکھو کتاب یوز آسف و بلوہر ص ۳) اس سے ثابت ہوتا ہے کہ شاہزادہ یوز آسف حضرت مسیح سے دو صدیاں پہلے ہوا ہے۔

۳۔ مرزا صاحب کا یہ لکھنا کہ یوز آسف یسوع آسف کا بگڑا ہوا ہے اور آسف کے معنی ہیں یہودیوں کے متفرق فرقوں کو تلاش کرنے والا (تحفہ گولڑویہ ص ۱۴ براہین پنجم ص ۲۲۸) صحیح نہیں ہے۔ کیونکہ یسوع کے معنی ہیں نجات یافتہ (دیکھو اخبار الصادق ج ۱ نمبر ۲ ص ۷۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار الحق ۲۵۔اکتوبر ۱۹۱۲ء، بدر ۱۴ دسمبر ۱۹۱۱ء ص ۴)

اور کتاب لسان العرب جلد ۱۰ نمبر ۳۴۶۔ قاموس جلد ۳ صفحہ ۱۲۱ مجمع البحار جلد ا صفحہ ۳۱۔۳۲۔ منتہی الارب جلد ا صفحہ ۳۶ مصباح المنیر جلد ا صفحہ ۹، ۱۰، مفردات القرآن صفحہ ۱۵ صراح صفحہ ۳۴۰ جلد ۲۔ منتخب اللغات صفحہ ۶۲۔ غیاث اللغات صفحہ ۲۹ پر لفظ آسف کے معنی افسوس۔ اندوہ، غم، غمگین، اندوہ گین، لکھے ہیں۔ لیکن ان لغت کی کتابوں میں آسف کے معنی، گم شدہ لوگوں کو تلاش کرنے والا، نہیں لکھے ہیں۔

اور مزے کی بات یہ ہے کہ خود مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب انجام آتھم صفحہ ۸۳ حمامۃ البشری مترجم صفحہ ۹۹ اور حاشیہ متعلق ست بچن صفحہ ۱۶۴ پر بھی آسف کے معنی اندوہ اور غم لکھے ہیں۔ باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء مطابق ۲۵ جمادی الثانی ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۹ ص ۵۔۶)

....

روئے گل سیر ندیدم کہ بہار آخر شد

(تحریر: ابوالوفاء محمد حماد اثری فاضل جامعہ اسلامیہ ڈلن بنگلہ بورے والا ریسرچ سکالر دار التخصص والتحقیق سرگودھا)

بورے والا میرے ننھیال کا مسکن ہے۔ میرا بچپن اکثر یہیں پہ گزرا ہے۔ پھر جامعہ اسلامیہ ڈلن بنگلہ میں علوم دینیہ کے حصول کے لئے گیا تو بورے والا کی تہذیب اور رسوم و رواج کو بڑی نزدیکی سے دیکھنے کا موقع ملا۔ یہاں پر بزرگ شخصیات سے ملاقاتیں بھی رہتی تھیں۔ بابا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ کی زیارت سے اسی شہر میں مستفید ہوئے۔ آپ ایک دفعہ جامعہ کی کانفرنس میں تشریف لائے، تب پہلی دفعہ ان کا بیان سننے کا اتفاق ہوا۔ انتہائی نستعلیق لہجہ اور شگفتگی سے بھرپور مزاح، دور موجود کے مولوی کی طرح پھکڑ پن سے پاک گفتگو، بہت ساری باتیں چٹکلوں میں سمجھا گئے۔ ایک دفعہ میں اور میرا دوست ادریس سرگودھا جا رہے تھے، تو کوئی کرنل صاحب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہمارے رفیق سفر ہوئے۔ ان کو مولویوں سے چڑ تھی۔ کہتے تھے کہ یہ لوگ محبت کی بجائے نفرت کے بیوپاری ہوتے ہیں۔ بات سمجھانے کی بجائے الجھانے میں دل چسپی رکھتے ہیں۔ تو ادریس نے خاموشی سے ان کو باباجی کا ایک بیان سنانا شروع کر دیا۔ آخر وہ یہ بیان اپنے موبائل میں ساتھ لے گئے یعنی تھوڑی ہی دیر میں ان کا ذہن بدل گیا۔ اب اسے چراغ تلے اندھیرا کہیے کہ بورے والا ہی میں باباجی کے حفید مکرم عزیزم سہیل گورداسپوری سے ہماری کوئی ملاقات نہ تھی، حالانکہ وہ ہمارے جامعہ کے مہتمم مولانا بلال ثاقب حفظہ اللہ کیساتھ کئی دفعہ تشریف لاتے رہے تھے مگر...

سہیل بھائی تحریک تحفظ ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث کے عظیم مصنف پروفیسر سلیمان اظہر المعروف ڈاکٹر بہاء الدین کے نور دیدے ہیں۔ پروفیسر سلیمان اظہر کو بجا طور پر محسن ملت کہا جا سکتا ہے۔ آپ تاریخ تحفظ تحریک ختم نبوت پر تقریبا ۶۰ جلدیں لکھ چکے ہیں جن میں سے ۴۵ چھپ چکی ہیں اور چھیالیسویں پریس میں ہے۔ اسی طرح تاریخ اہل حدیث کی ۱۶ جلدیں لکھی جا چکی ہیں۔

جامعہ سلفیہ فیصل آباد میں شعبہ انگریزی کے استاد رہ چکے ہیں۔ حافظ عبدالحمید ازہر مولانا حافظ عبدالرشید اظہر رحمهما الله ان کے شاگردوں میں شامل ہیں۔ جامعہ سلفیہ کی لائبریری میں بہت سارا مواد بلکہ اکثر مواد جمع کرنے کا سہرا بھی آپ کے سر جاتا ہے۔ پھر آپ نے طلباء کے لئے نمایاں کردار ادا کیا ہے اور اب ملک عزیز سے ناراض ہوکر کہیں دور بستیاں بسا چکے ہیں۔ مولائے کریم آپ کی مساعی جمیلہ کو قبول فرمائے۔ ملک عزیز میں آپ کی کتب کو چھپوانے کا اہتمام عزیزم سہیل اظہر گورداسپوری کر رہے ہیں۔

سہیل اظہر گورداسپوری سے ہمارا تعارف فیس بک کے ذریعہ ہوا۔ جب پچھلی دفعہ بورے والا گیا تو کسی دوست کے کمنٹ کے ذیل میں لکھا کہ میں اس وقت بورے والا میں ہوں۔ اور پھر میں وہاں سے نکل آیا۔ عارف والا کے قریب پہنچا تھا کہ ایک کال آئی:

سہیل گورداسپوری بول رہا ہوں، آپ اس وقت بورے والا میں ہیں۔

میں نے عرض کیا: اب بورے والا سے نکل آیا ہوں اور عارف والا پہنچ رہا ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دراصل انہوں نے میرا کمنٹ دیکھا تو حبیبم عمار سعیدی حفظہ اللہ سے میرا نمبر لے کر خود رابطہ کیا تھا۔ انہوں نے تفصیل بتائی تو کانوں کو کوے اڑ گئے۔ خیال نہ تھا کہ سہیل بھائی اتنی محبت سے نوازیں گے۔

خیر مسافر عارف والا پہنچ چکا تھا واپسی بوجوہ ممکن نہ تھی، سو ان سے معذرت کی اور اگلی بار ملاقات کا وعدہ کر لیا۔

اس دفعہ جب بورے والا گیا تو یار من وسیم رائے کے ساتھ شہر کا پروگرام طے کیا۔ ہفتہ کے روز بعد از نماز ظہر میں اور وسیم ان کے ہاں حاضر ہوئے۔ ان کی بیٹھک میں چائے کا دور چلا۔ باہم گفت وشنید ہوئی۔ بابا جی رحمہ اللہ کا ذکر چھڑا۔ سہیل اظہر گورداسپوری ان کی یادوں کے جھروکوں میں کھو سے گئے۔ حضرت کے خاندانی احوال، بورے والا میں ان کی آمد، ان کے تبلیغ کرنے کے نرالے اسالیب، اچھوتے لطائف، خوبصورت مکالمے، مسکراہٹیں بکھیرتے چٹکلے، خودداری کے واقعات، بہت کچھ ڈسکس ہوا۔ بابا جی مرحوم بازار میں کسی کو مسئلہ بتانے کے قائل نہ تھے۔ جو کوئی پوچھتا تو اسے کہتے کہ آپ نے مسئلہ پوچھنا ہے، تو مسجد میں تشریف لائیں میں سبزی لینے بازار آیا ہوں۔

وہابیوں میں خشکی کوٹ کوٹ کر بھری ہوتی ہے۔ یہ دوسرے لوگوں سے تو کیا، خود اپنے ہم مسلک اور ہم مشرب علماء سے مل بیٹھنا پسند نہیں کرتے۔ بابا جی مگر ایک جدا شخصیت تھے۔ سہیل نے ان کی واقعات کی زنبیل کھولی۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری سے بابا جی کے تعلقات کی نوعیت بتلائی۔ ایک دفعہ حضرت عطاء المومن مرحوم بورے والا میں جمعہ کا خطبہ دینے تشریف لائے تو بابا جی نے سہیل کو ساتھ لیا اور ملنے چلے گئے۔ نماز کا وقت تھا اور شاہ جی ابھی نماز پڑھا کر مصلے پر ہی موجود تھے۔ سامنے نمازی بیٹھے تھے ان کو خبر ملی کہ بابا جی تشریف لائے ہیں تو اسی طرح مجمع کو چیرتے ہوئے جلدی سے باہر آ گئے آپ کو گلے لگا لیا۔ ماتھے کو بوسہ دیا۔ اور داڑھی کو چوم لیا۔ کہا: بزرگوار آپ نے کیوں تکلیف فرمائی میں آپ ہی کی طرف آ رہا تھا۔ بابا جی نے مزاحاً فرمایا شاہ جی تسیں اپنے مریدوں میں بیٹھے ہم فقیروں کو بھول ہی نہ جاتے، سو اسی لئے خود حاضر ہوئے۔ اسی طرح بریلوی عالم مولانا سردار علی صاحب سے بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہت اچھے مراسم تھے۔مولانا اللہ وسایا صاحب کے متعلق بتایا کہ جب کبھی اس علاقے میں آئے تو باباجی سے ملے بغیر نہیں جاتے تھے۔

حس مزاح نرالی پائی تھی۔استاد محترم مولانا محمد حسین ظاہری بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ مولانا معین الدین لکھوی رحمہ اللہ سے ملاقات کو گئے۔آپ ذرا اپنے مریدین میں مصروف تھے۔کچھ خواتین تعویذ لینے آئی تھیں۔باباجی کو تھوڑی دیر رکنا پڑا ۔خواتین کے جانے کے بعد لکھوی مرحوم خود چل کر اپنے مہمان کو لینے آئے ۔باباجی کہنے لگے: معین الدین ! آپ کے ساتھ ملاقات کا آسان راستہ تلاش کرلیا ہے۔اب کے جب آونگا تو صنف نازک جیسا نقاب ساتھ لے کرآونگا۔

بورے والا سے تھے ،تو فرمایا کرتے تھے میرے شہر کا نام لینے میں بھی نیکی ہے کیونکہ قرآن میں آیا ہے قوماً بورا ۔عربی زبان سمجھنے والے اس لطیف مزاح سے حظ اٹھا سکتے ہیں۔میں فی الحال اس کی تفسیر کر کے اس کا ذائقہ پھیکا کرنے کے موڈ میں نہیں ہوں۔

لاہور راوی روڈ کا علاقہ ایک وقت میں سیلاب زدہ ہوا کرتا تھا۔جب مرکز کی جگہ خریدنے کا پروگرام ہوا تو ساتھ میں باباجی بھی تھے۔میاں فضل حق سے فرمانے لگے وہاں جانا ہے تو کشتیاں بھی خرید لیجئے۔

بہرحال باباجی کے مقالات جمع کئے جارہے ہیں۔وہ آئیں گے تو پڑھ لیجئے گا بہت کچھ نیا ملے گا۔ سہیل بھائی سے گفتگو ہوتی رہی اور لمبا وقت لے گئی۔دل چاہتا تھا کہ باتیں سنتا جاوں، بیٹھا رہوں، محفل ختم نہ ہو،مگر ایک ملاقات مزید کرناتھی، پھراس کے بعد سرگودھا بھی پہنچنا تھا،اس لئے اجازت طلب کی۔

انہوں نے تحریک ختم نبوت کا ایک سیٹ میرے اور ایک سیٹ وسیم کے حوالے کیا،اور کہا کہ آپ سے مل کر بہت خوشی ہوئی۔میں سوچ رہا تھا کہ یہ کیسے شریف آدمی ہیں، تحفہ بھی دیتے ہیں، اور ہم سے مل کر خوش بھی ہوئے جاتے ہیں۔اب ان لوگوں کو کون سمجھائے کہ بھیا وڈے (بڑے) لوگ ہم ایسوں سے مل کر خوشی کا اظہار نہیں کرتے، بلکہ الٹا جتلاتے ہیں کہ میں نے آپ کو ٹائم دیا۔لیکن وہ عبداللہ گورداسپوری کا خون ہیں، عاجزی اور وسعت ظرفی کے پیکر نہ ہوں گے تو کیا ہوں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گے۔ بہر حال اتنی ڈھیر محبتیں سمیٹ کر واپس لوٹا ہوں کہ نہال ہوا جاتا ہوں اور اوپر سے سہیل بھائی کا میسج آیا ہوا ہے کہ آپ نے مجھے وقت دیا آپ کا بہت بہت شکریہ۔ دسو یار! ہے کوئی گل کرنے والی

حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد
روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد

....

دیپ سے دیپ

(تحریر: چوہدری محمد ظفر اقبال ایم اے)

(مولانا ابوالوفاء حماد الاثری حفظہ اللہ نے عزیزم سہیل سے ملاقات اور ہدیہ کتب کے حصول کے بعد اپنے تاثرات اہل علم سے شیئر فرمائے تو بورے والا کے چوہدری محمد ظفر اقبال ایم اے کے قلم سے ذیل کی تحریر منظر عام پر آئی)

پیارے ابوالوفاء حماد الاثری!

السلام علیکم۔ دل کی عمیق گہرائیوں سے نکلی ہوئی دعاوں کا نذرانہ عقیدت مندانہ پیش خدمت ہے۔ آپ کی تحریر (بعنوان: روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد) جس میں آپ نے استادمحرم ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کے والدمحترم بابا جی عبداللہ گورداسپوری اوران کے بیٹے سہیل احمد کے حسن اخلاق، بابا جی کے بیانات، اور ڈاکٹر صاحب کی دینی خدمات، کا ذکر اتنے پیار سے کیا کہ میرے قلب حزین کو شاد کیا۔ آپ کی اس عنایت بے غایت پر تہ دل سے ممنون و متشکر ہوں۔ آپ نے محبت والفت کے موتی و مرجان سجل جذبوں کی لڑی میں پروئے ہیں۔ چاہت و پیار کی یہ تنظیم بہت سندر اور سہانی لگی۔ اس تحریر میں آپ نے جو دلی مروت و التفات کا اظہار کیا ہے بلا شبہ یہ اظہار سچی محبتوں کی رچنا ہے۔ صدق تو یہ ہے کہ انہی جذبوں کے اظہار سے آپ نے میرے ساحت دل تک راستہ بنا لیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آپ نے ڈاکٹر سلیمان صاحب اور ان کی فیملی سے دلی وابستگی کا اظہار جس انداز سے کیا ہے آپکے ان گلریز، عطر بیز، جذبوں کی میں تہہ دل سے قدر کرتا ہوں۔ آشا ہے کہ مستقبل میں بھی انبساط و شادمانی کے موقعوں پر آپ کا راہ و ربط یوں ہی برقرار رہے گا اور ایسا ربط ہی دلوں کو قریب تر کرتا ہے۔

حماد الاثری صاحب! میں اپنی عمر کی ۵۷ بہاریں دیکھ چکا ہوں۔ مجھے فخر ہے میں ڈاکٹر محمد سلیمان اظہر صاحب کا شاگرد ہوں۔ ان کی صلاحیتوں کا معترف ہوں۔ آپ کی تحریر پڑھ کر مجھے بخوبی احساس ہوا کہ آپ کو لفظوں کے استعمال اور انتخاب کا سلیقہ آتا ہے مگر میرے پاس ایسے خوبصورت اور خوش نما الفاظ کہاں کہ میں اپنے اس محسن خاندان کے بارے کچھ لکھنے کی جسارت کر سکوں۔

تصور کی آنکھ سے دیکھیں تو کل کی بات نظر آتی ہے۔ حساب کے ترازو میں تولیں تو سال، مہینے، ہفتے، دن اور لمحات کی تعداد لاکھوں تک پہنچ جاتی ہے۔ وقت اس تیزی و خاموشی سے گزر رہا ہے کہ کسی کا انتظار نہیں کرتا۔ انسانی وجود کی کشتیاں اس تیز دھارے کی رو میں ہیں، اور دیکھتے ہی دیکھتے ماضی کی اتھاہ سمندری عمیق گہرائیوں میں اتر جاتی ہیں۔ انسانی زندگی میں کتنے ہی دل کش اور پر وقار چہرے نظروں میں آتے ہیں اور پھر اوجھل ہو جاتے ہیں۔ آنکھیں ان کی دید سے محروم، اور کان ان کی شنید سے قاصر ہو جاتے ہیں۔ فاصلوں کی دیواریں درمیان میں حائل ہو جاتی ہیں۔ یہ فاصلے بھی بڑے ظالم ہوتے ہیں، دوستوں کے پھول سے بدن ان فاصلوں کی دھوپ میں کملا جاتے ہیں۔ احباب کے چاند سے چہرے انہی فاصلوں کی گرد میں گہنا جاتے ہیں۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ حالات کے روز ناچے انہیں معاشرتی مجبوریوں کا نام دیتے ہیں۔ انسان بھی کتنا مجبور ہے، کبھی حضوری کے لئے مجبور، کبھی دوری کے لئے، کبھی ملنے کے لئے مجبور، اور کبھی بچھڑنے کے لئے، اس کی مجبوریاں دیکھ کر آنکھیں اشک بہاتی ہیں، دل خون روتا ہے، نہ یہ مستقبل میں جھانک سکے، نہ ماضی کی طرف لوٹ سکے۔

حال کا قیدی، وقت کا اسیر، کبھی غبار کارواں کی طرح فضاؤں میں بکھر جاتا ہے، کبھی خشک پتوں کی طرح ہوا میں اڑ جاتا ہے۔ میرے بھی کچھ ایسے ہی حالات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں ۔۱۹۸۵ء کے بعد ابھی تک اپنے محسن اور محترم استاد سے ملاقات نہیں ہوئی۔کبھی خطوط،کبھی فون کے ذریعہ رابطہ ہو جاتا تھا، پھر کئی برس بظاہر رابطہ ٹوٹ گیا،مگر روحانی رابطے برقرار رہے۔اب فیس بک نے سلسلے پھر سے بحال کئے۔

ڈاکٹر صاحب کی کمال مہربانی محبت اور شفقت ہے کہ انہوں نے میرے اور اپنے درمیان نہ تو معاشرتی رکاوٹیں آنے دیں، نہ وقت کے فاصلوں کو طویل ہونے دیا۔وہ خود غم دیدہ دردکشیدہ اورالم چشیدہ ہونے کے باوجود مجھے نہیں بھولے۔اور میری تشنہ دید آنکھوں کومحبت نامے عنبر شامے رنگ وفا میں ڈوبے ہوئے محبت کے سنگ ارسال کرتے رہے۔ بلا شبہ میں تو ڈاکٹر صاحب کی محبتوں کا اسیر ہوں۔آپ کی مسرت وراحت میرے لئے باعث سکون وقرار ہے۔اوضاع زمانہ بدل جائے، محبتوں شفقتوں اور چاہتوں کی یہ ریت نہ بدلے گی۔شورش آفاق میں آپ کی شفقت ہمہ وقت میرے پے سایہ فگن رہی ہے۔آپ کی مسکان میرے لئے یم زندگی ہے،اور آپ کی آزردگی میرے لئے غم زندگی ہے۔

ڈاکٹر صاحب کوشائد پروردگار نے تنہائی اور پرسکون گھر اس لئے دیا تھا کہ تحریک تحفظ ختم نبوت پر باون ہزار صفحات لکھ سکیں،تاریخ اہل حدیث پر کئی جلدیں لکھ کر ایک نئی تاریخ رقم کریں۔آپ کی تحریریں داخلی وخارجی دنیا کی کشمکش کا حسین ودل آراء آئینہ بھی ہے۔ان میں دکھائی دینے والے اور دکھائی نہ دینے والے دونوں طرح کے منظر دیکھے جاسکتے ہیں۔

آپ نے سچے جذبوں کی خوش بو میں سے کومل اور کامل احساسات کوفنی دانائی،فکری اور تحقیقی توانائی کے ساتھ یوں لفظوں میں منتقل کیا ہے کہ جذبات و خیالات ایک نئی کائنات کی تشکیل کرتے دکھائی دیتے ہیں۔

حمادالاثری صاحب! آپ کی تحریر نے مجھے چند حروف لکھنے کی قوت وحوصلہ دیا۔میری دعائیں تاحین حیات آپ کے سنگ رہیں گی۔ان شاء اللہ۔اور دعا کیجئے اللہ رب العزت میرے استادمحترم کوصحت کاملہ دے کہ وہ تحریک ختم نبوت کا بقیہ کام مکمل کرسکیں۔

خدائے رحیم وکریم اپنی رحمت وعنایات ہم سب پر سایہ فگن کردے ہمیں راہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نجات اور صراط شفاعت پر ثابت گام رکھے اور توسل حبیب زہد و تقوی کی بوند بوند ہمارے من کو سیراب کر دے۔ محمد ظفر اقبال

ختم نبوت انسائیکلو پیڈیا تاریخی کارنامہ ہے

(سینیٹر پروفیسر ساجد میر امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان)

مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کے سربراہ سینٹر پروفیسر ساجد نے کہا ہے کہ برطانیہ میں مقیم ممتاز مذہبی سکالر ڈاکٹر بہاء الدین نے ۷۶ جلدوں پر مشتمل ختم نبوت انسائکلو پیڈیا مرتب کر کے تاریخی کارنامہ سرانجام دیا ہے جو تاریخ میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

تفصیلات کے مطابق ۱۲ دسمبر ۲۰۱۸ء کو مرکز اہل حدیث راوی روڈ لاہور میں ڈاکٹر بہاء الدین حفظہ اللہ کی طرف سے موصول ہونے والی تحریک ختم نبوت کی کتاب پر تبصرہ کرتے ہوئے پروفیسر ساجد میر کا کہنا تھا کہ پروفیسر محمد سلیمان اظہر (ڈاکٹر بہاء الدین) کو اللہ تعالی نے یہ سعادت بخشی ہے کہ انہوں نے ختم نبوت اور رد قادیانیت کے حوالے سے ایک بے مثال انسائکلو پیڈیا مرتب کر کے ثابت کیا ہے کہ وہ نمونہ سلف ہیں۔

پروفیسر ساجد میر نے کہا کہ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ ختم نبوت کے اس انسائیکلو پیڈیا کو ایم اے۔ ایم فل۔ اور پی ایچ ڈی کی سطح پر نصاب کا حصہ بنائے۔ ہم ڈاکٹر بہاء الدین کی خدمات کے اعتراف میں جلد ایک پروگرام رکھیں گے جس میں ڈاکٹر صاحب کی خدمات پر روشنی ڈالی جائے گی۔

ڈاکٹر بہاء الدین کی طرف سے کتابوں کا سیٹ اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن رانا محمد شفیق خان پسروری نے پیش کیا۔ اس موقع پر سینئر نائب ناظم اعلی مولانا محمد نعیم بٹ صاحب کو بھی سیٹ پیش کیا گیا۔

اس انسائکلو پیڈیا میں برصغیر کے مختلف مکاتب فکر کے اکابرین کی خدمات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا تذکرہ ہے جنھوں نے مرزا غلام احمد قادیانی کی حیات اور موت کے بعد بھی اس کی جھوٹی نبوت کا رد کیا، اور پھر تحریک ختم نبوت اور رد قادیانیت میں تقریری اور تحریری خدمات پیش کیں۔

دل چسپ امر یہ ہے کہ رد قادیانیت میں ہندو، مسیحی، بہائی اور سکھ مذاہب کی طرف سے لکھے گئے مضامین بھی اس انسائیکلوپیڈیا میں شامل ہیں۔

ڈاکٹر بہاء الدین کا کہنا ہے کہ انہوں نے اب تک ۱۹۱۸ء تک کا مواد ۴۶ جلدوں میں مرتب کیا ہے جب کہ دیگر مواد موجودہ دور تک ۳۰ جلدوں پر مشتمل ہے، اور طباعت کے مراحل میں۔ ڈاکٹر صاحب نے اعلان کیا ہے کہ یہ انسائیکلوپیڈیا پاکستان کی منتخب لائبریریوں، اہم علمی اداروں اور نامور اہل علم کو مفت تقسیم کیا جا رہا ہے۔

....

محسن جماعت وملت کا یونیک کارنامہ

اللہ تعالی محسن جماعت وملت ڈاکٹر بہاء الدین محمد سلیمان اظہر صاحب کو صحت و تندرستی اور ذہنی سکون عطا فرمائے تاکہ وہ یکسوئی کے ساتھ تاریخ اہل حدیث اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے پروجیکٹس کو پایہ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ آمین

میرے علم کے مطابق اس دور میں ایسی کوئی مثال ہمیں نظر نہیں آتی کہ ایک شخص اپنی ذاتی تالیفات کو ذاتی پیسوں سے چھپوا کر اس فراخ دلی سے اہل علم و ذوق کی خدمت میں ہدیتاً تقسیم کرتا ہو۔ پہلی بات مواد کو تلاش کرنا، پھر اس کی تنقیح و تہذیب کے بعد اس کو کمپوز کرنا، اس کو اپنی ذاتی رقم سے شائع کرنا، پھر دور دراز مقامات پر بسے ہوئے قدر دان احباب کے دروازوں تک خود چل کر پچاسوں جلدوں پر مشتمل کتاب پہنچانا، اس دور کا ایک یونیک unique کام ہے اور ڈاکٹر صاحب یہ نوبل کام محض رضائے الٰہی اور شفاعت نبی ﷺ کی طلب میں کر رہے ہیں۔

میں ڈاکٹر صاحب سے ان کی آل واولاد سے زیادہ قریب ہوں، اور ان کا راز دار بھی، مجھے ان کے احوال کا بخوبی علم ہے۔ وہ یہی کہتے رہتے ہیں، ان اجری إلا علی اللہ، میں اس موقع پر ڈاکٹر صاحب کے بیٹے جناب سہیل اظہر صاحب، ان کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھانجے ڈاکٹر حسن رشید صاحب ،ان کے بھتیجے مولانا حافظ سعد لقمان صاحب گورداسپوری کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ پاکستان میں مشقت اٹھا کر گھر گھر پہنچ کر اس کتاب کو پہنچا رہے ہیں تاکہ فائدہ عام ہو۔ فجزاھم اللہ خیرا۔

(مولانا) شیر خان جمیل احمد عمری

ڈاکٹر بہاء الدین
تحریکِ ختمِ نبوت کا پروانہ

ڈاکٹر بہاء الدین اور تحریکِ ختمِ نبوت انسائیکلوپیڈیا

(تحریر: پروفیسر عبد العظیم جانباز سیالکوٹ)

عقیدہ ختم نبوت ایک بدیہی عقیدہ ہے جس پر کسی بھی دلیل کی ضرورت نہیں ہر سلیم الفطرت انسان اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ حضور خاتم النبیین ﷺ اللہ کے آخری رسول اور نبی ہیں۔ آپ کے بعد کسی نبی نے نہیں آنا، اگر کوئی نبوت کا دعوی کرے تو وہ دجال اور کذاب تو ہوسکتا ہے، لیکن نبی نہیں ہوسکتا۔ ایک سو سے زائد آیات قرآنیہ اور سینکڑوں احادیث مبارکہ عقیدہ ختم نبوت کے لئے دلیل ہیں۔ اس کے باوجود ہر دور میں کچھ خبیث الفطرت عقل وشعور سے عاری لوگوں نے اس عقیدہ پر نقب لگانے کی کوشش کی، تو شمع نبوت کے پروانوں نے اس فتنہ کا بھرپور مقابلہ کرتے ہوئے انجام بد سے دوچار کیا۔

انیسویں صدی کے اختتام اور بیسویں صدی کے آغاز میں برصغیر پاک و ہند میں انگریز نے اسلام کے بنیادی عقیدہ ختم نبوت پر نقب لگانے کے لئے مرزا غلام احمد قادیانی کو کھڑا کیا، تو اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے اس دور کے مقتدر علماء وطلبہ، اور ہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طبقہ سے تعلق رکھنے والے شمع نبوت کے پروانے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے اپنا سب کچھ لٹانے کا عزم لے کر میدان میں برسر پیکار رہوئے۔ قید و بند کی صعوبتیں، بیڑیاں، اور ہتھکڑیاں بھی ان کو اپنے مشن سے پیچھے نہ ہٹا سکیں۔ تقسیم ہند سے قبل اور بعد میں بھی تحریک تحفظ ختم نبوت میں کسی قسم کی لچک پیدا نہیں ہوئی بلکہ پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد اس تحریک میں اور تیزی پیدا ہوئی۔ خصوصاً ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں مرزا قادیانی اور اس کے پیروکاروں کو آئینی طور پر دائرہ اسلام سے خارج قرار دینے کے مطالبہ پر بے شمار پروانوں نے اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے۔ اس وقت بظاہر تحریک کی ناکامی کے باوجود تحریک کامیابی کی طرف رواں دواں رہی۔

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ شہدائے ختم نبوت کے خون کی برکت، علماء کی مسلسل محنت اور قربانیوں کے نتیجے میں بالآخر ۱۹۷۴ء میں قادیانی لوگ پاکستان کی قومی اسمبلی میں طویل بحث ومباحثے کے بعد بالاتفاق غیر مسلم اقلیت قرار پائے اور یوں الحمدللہ عقیدہ ختم نبوت کو آئینی و دستوری تحفظ نصیب ہوا۔

اس کے بعد ۱۹۸۴ء میں جنرل ضیاء الحق مرحوم کے دور میں ایک صدارتی آرڈیننس کے ذریعہ قادیانیوں کو اسلامی شعائر کے استعمال سے روک دیا گیا۔ یہ ایک بہت بڑا معرکہ تھا جس میں اللہ تعالی نے اہل اسلام کو کامیابی عطا فرمائی۔ تاہم قادیانیوں نے آج تک اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم نہیں کیا۔ انہوں نے ہمیشہ اپنی جماعت کو مستحکم اور مضبوط کرنے کی کوشش کی اور مختلف ناپاک تدبیروں سے عام سادہ لوح مسلمانوں کو مرتد بنانے کے لئے اپنے دجل وفریب کے جال پھیلائے۔ آج بھی کئی مسلمان جو ان کی اصل حقیقت سے آگاہ نہیں ان کے ڈالے ہوئے ارتدادی جالوں کا شکار ہو جاتے ہیں۔ خصوصاً موجودہ دور میں جب سے سوشل میڈیا کا استعمال عام ہوتا جا رہا ہے یہ صورت حال مزید گھمبیر ہوتی جا رہی ہے۔ روز افزوں مقدس شخصیات کی اہانت کا سلسلہ بڑھتا جا رہا ہے اور دشمنان اسلام کی سرگرمیاں تیز ہو رہی ہیں یقیناً یہ صورت حال اکابر علماء کے لئے بالخصوص اور ختم نبوت کے پروانوں کے لئے بالعموم انتہائی خوف ناک اور تشویشناک ہے۔ عام مسلمانوں کے ایمان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حفاظت اور قادیانیوں کے اصل اور مکروہ چہرے سے پردہ اٹھانا اہل اسلام کی ذمہ داری ہے۔

انسان کی زندگی، اس کی تہذیب، اس کے تمدن، اس کی ثقافت، اس کی شرافت، اس کی معاشرت، یعنی اس کی تمام تر زندگی اس کے عقائد کا منہ بولتا ہوا ثبوت ہے۔ جو خداوند متعال پر یقین رکھتا ہے وہ بھی، اور جو نہیں رکھتا وہ بھی، یعنی جس نے گنگا کے جل میں دیکھا، یا پچلی کے تھل میں دیکھا، جس نے اسے چمکتے سورج میں پایا، جس نے اسے دمکتے چاند میں دیکھا، جس نے اسے کھلتی ہوئی کلی میں تلاش کیا، جس نے اسے مقید ہوتی ہوئی خوشبو میں ڈھونڈا، ڈھونڈتا ہر کوئی اسی مالک الملک، احد، واحد، یکتا بے مثل و بے نظیر کو ہے۔ لیکن یہ عقیدہ ہے کہ اگر ہم اس کی معرفت حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں لا سے سفر شروع کر کے اله سے ہوتے ہوئے الله تک پہنچنا ہے۔ جو شخص یہ عقیدہ رکھتا ہے وہ اپنے آپ کو خداوند بزرگ و برتر کا، اللہ رب العزت کا بندہ سمجھتے ہوئے اپنے اوپر واجب قرار دیتا ہے کہ وہ اللہ کی، فقط ذات ہی کو نہیں مانے، بلکہ اس کی بات کو بھی مانے۔ دنیائے آدم و عالم میں یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے اور اس سے انکار ممکن نہیں کہ جن لوگوں نے اللہ کی ذات اور بات کو ماننے کی کچھ بھی سعی کی، ان کے درجات دنیا میں ظاہراً اور یقیناً آخرت میں باطناً بہت بلند کر دیئے گئے ہیں۔ ہمارے سامنے بیسیوں ایسی مثالیں ہیں جن پر غور کر کے ہم دیکھ سکتے ہیں۔ علماء فقہاء محدثین ایسے گزرے ہیں جنہوں نے اللہ رب العزت کی توحید پر قلم فرسائی کی ہے۔ جہاں اللہ رب العزت کی توحید کا اقرار ہے، اسی سے متصل اللہ کے فرمان ذی شان کے مطابق یعنی اللہ کی ذات کو ماننا لا اله ا لا الله ہے اور اس کی بات ماننا محمد رسو ل الله کا اقرار ہے۔

انسان کی ہدایت کا سلسلہ جو اس نے سیدنا آدم سے شروع کیا اور حضرت ختم مرتبت احمد مجتبی محمد مصطفی ﷺ پر ختم کر دیا، اب عقیدہ توحید کا قائل اگر عقیدہ ختم نبوت عقیدہ رسالت پر ایمان نہیں رکھتا تو اس کا عقیدہ کامل نہیں ناقص ہے۔ اگر انسان حضرات انبیاء کی ذوات با صفات کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہوا حضرت رسالت مآب پر آئے اور وہاں رکے نہیں، یعنی عقیدہ ختم نبوت کا قائل نہ ہو، تو اس کے عقیدہ توحید کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی فائدہ نہیں۔ اس کا دوسرے انبیاء اوران پر نازل ہونے والے صحف پر یقین اور ایمان کا قطعاً ذرہ برابر بھی فائدہ نہیں۔ نہ یہاں، نہ وہاں۔ ہاں یہاں وہ اس طرح کی گھٹیا حرکت کر کے عقیدہ ختم نبوت سے انکار کر کے یا اس کو کسی طرح سے بھی اس سیدو ری اختیار کر کے اپنا نام تو شائد بنا لے، لیکن یہ دو دن کی روشنی ہے اور پھر اندھیری رات والا کام ہو جائے گا۔

خداوند ذوالجلال نے اپنے انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ ان تمام انبیاء کا جو سید و سردار ہے، وہ اللہ کا محبوب ہے۔ یعنی حضور پاک ﷺ کے فرمان مبارک کے مطابق لا نبی بعدی کے بعد اس سلسلہ کا قطعاً بالکل نہ سوچ میں، نہ سمجھ میں، نہ عقل میں، نہ شعور میں، نہ فہم میں، نہ قلم میں، نہ کتاب میں، کسی صورت میں ایک لفظ تو کیا سوچا بھی نہیں جا سکتا کہ اس عقیدے سے انحراف کیا جائے۔ عقیدہ ختم نبوت دراصل عقیدہ توحید کی بقاء و بنیاد ہے۔ دراصل اسلام کی بنیاد، اسلام کی بقا، اسلام کا احیا، اسلام کے استحکام، اسلام کی تبلیغ، اسلام کو منزلت تک پہنچانا، اسلام کو سر بلند کرنا، اور اسلام کو سر بلند کرتے ہوئے اپنے آپ کی سر بلندی، اگر ہم چاہتے ہیں تو بحیثیت مسلمانوں کے عالم بحیثیت وارثان جانشین رسالت یعنی انبیاء کی تعلیم کو پھیلانے والے ہم جو جانشین ہیں، یعنی ہمارے جو علماء وفقہاء مفسرین محدثین ہیں۔ یہ ضروری ہے کہ ہم بااعلان اور ہر طرح سے یعنی قلم سے بھی، قدم سے، زبان سے بھی، بیان سے بھی، جہاں موقع ملے اس بات کا پرچار کریں گے کہ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کی جڑ ہے۔ عقیدہ ختم نبوت ہمارے ایمان کا ضامن ہے۔ اس عقیدے سے انحراف کرتے ہوئے اگر ہم چلیں گے تو پھر نہ ہم عقیدہ توحید تک پہنچیں گے، اور نہ عقیدہ رسالت ہمیں کوئی فائدہ دے گا۔ ہماری نمازیں، ہمارے عقائد اور ہماری عبادات ہمیں کچھ بھی فائدہ دینے والے نہیں ہیں۔

آیئے ذرا غور کرتے ہیں کہ یہ عقیدہ ختم نبوت دراصل ہے کیا؟ اللہ نے انسان کے لئے جو اسباب مہیا کئے ہیں، انبیاء کی شکل میں اور خصوصاً احمد مصطفیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صورت میں، یہ ہم سے تقاضا کیا کرتے ہیں۔ عقیدہ ہم سے تقاضا کیا کرتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اب یہاں تک تو ہم پہنچ چکے کہ یہ ایک بدیہی عقیدہ ہے۔ ایک نظریہ حیات ہے۔ عقیدہ ختم نبوت اسلام کی بنیاد ہے۔ آج تک بہت سارے لوگوں نے اس پر قلم فرسائی کی۔ جن لوگوں نے انحراف کیا ان کے جواب میں بھی بہت سارے دلائل اور براہین سے کام لیا گیا۔ اور جن لوگوں نے ختم نبوت کا پرچار کیا انہوں نے بھی اپنی طرف سے کمال کرنے کی کوشش کی۔ انہی شخصیات میں سے ایک ایسی شخصیت کہ جس نے اپنی زندگی کا لمحہ لمحہ اس کام کے لئے وقف کر دیا۔ جس نے اپنی جوانی اس کام میں لگا دی۔ جس نے اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے اس مشن کا بیڑہ اٹھایا، جس نے اپنی مالی، بدنی، ذہنی اور روحانی کیفیات کو یکجا کیا اور کتاب کی شکل میں یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ عقیدہ ختم نبوت اگر انسان رکھتا ہو، تو دین و دنیا میں ممتاز اور سرفراز ہو جاتا ہے۔ ایسا ہی ایک نام ڈاکٹر بہاء الدین کا ہے کہ جنہوں نے دین کے بہاؤ میں، دین کی تبلیغ میں، دین کی معرفت کے بہاؤ میں بہتے ہوئے اس قدر خوبصورتی اختیار کر لی ہے کہ کتنی ہی کتابیں ہیں جو آپ کے نام سے ہیں، کتنی ہی قلم فرسائیاں ہیں، کتنے ہی الفاظ ہیں، جو آپ کے قلم کے ایک ایک نقطے سے نکلے ہیں۔ آپ ایک عالی قدر، ایک زیرک، ایک انتہائی شریف النفس انسان ہیں جنہوں نے حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ پر متعدد کتابیں لکھتے ہوئے آج ہمارے سامنے اتنا بڑا ذخیرہ جمع کر دیا ہے کہ آنے والی نسلیں بھی اگر اس عقیدے پر مزید قلم فرسائی کرنا چاہیں، رہنمائی حاصل کرنا چاہیں، تو بغیر کسی حیل و حجت کسی مسئلہ کے وہ کر سکتے ہیں۔

بڑے خوش نصیب اور لائق مبارک باد ہیں وہ لوگ جو اس اہم ترین میدان میں کام کر رہے ہیں، اور علمائے کرام کی کاوشوں کو منصۂ شہود پر لا رہے ہیں۔ خصوصاً عصر حاضر میں اس سلسلے کی سب سے بڑی قد آور علمی شخصیت ڈاکٹر بہاء الدین کی ہے جنہوں نے دیار غیر میں بیٹھ کر ۷۵ جلدوں پر مشتمل تحریک ختم نبوت کے حوالے سے ایک انسائیکلو پیڈیا مرتب کر کے ایک ایسا تاریخی کارنامہ انجام دیا ہے جو تاریخ میں یقیناً سنہرے حروف میں لکھا جائے گا۔

تحریک ختم نبوت ایک مقدس تحریک ہے جو عالم اسلام کے درمیان امن و محبت اور اتحاد و یکجہتی کا باعث بن سکتی ہے۔ ڈاکٹر بہاء الدین کا کہنا ہے کہ سنی شیعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سمیت جس جس نے بھی تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کیا ہے وہ اس کتاب کی زینت بنا دیا گیا ہے اور ان میں سے ایک ایک فرد ہماری آنکھوں کا تارا ہے۔ڈاکٹر صاحب ختم نبوت کی تاریخ بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:

مرزا قادیانی نے مسیح ہونے کا دعوی اپنے رسالہ میں ۳۱ جنوری ۱۸۹۱ء کو کیا تھا، جسے امرتسر میں طباعت کے دوران اہل حدیث کے ایک فرزند مولانا محمد حسین بٹالوی مرحوم نے دیکھ لیا اور بذریعہ خط مرزا سے پوچھا کہ کیا وہ مسیح موعود ہونے کا دعوی کر رہا ہے؟ جس کے اعتراف میں مرزا قادیانی نے صرف ہاں میں جواب دیا۔اور یوں علمائے حق کی طرف سے تحریک تحفظ ختم نبوت کا آغاز ہوا۔

تحریک ختم نبوت اور تاریخ اہل حدیث ڈاکٹر بہاء الدین صاحب کی عظیم علمی کاوش ہے۔اس پر وہ بجا طور پر مبارک باد کے مستحق ہیں۔دعا ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا سایہ صحت وسلامتی سے تا دیر قائم رہے اور ان کی اس علمی کاوش کو اللہ رب العزت اپنی بارگاہ میں قبول ومنظور فرماتے ہوئے ان کے لئے صدقہ جاریہ بنا دیں۔ان کی کتابوں قارئین کرام استفادہ کرسکیں اور یہ نسل درنسل عقیدہ ہمارا چلتا رہے۔اور ہم میں کم ازکم اتنی معرفت اللہ رب العزت پیدا کردے کہ ہم اس عقیدے پر اپنی تمام مساعی جمیلہ کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنے اپنے حصے کا دیا ضرور روشن کرجائیں۔

☆☆☆☆☆

و الصلوة و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔ و الحمد لله رب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین۔ ۱۱ جنوری ۲۰۱۹ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

تحریکِ ختمِ نبوّت

ڈاکٹر محمد بہاؤالدین

www.KitaboSunnat.com

احیاء التراث پبلی کیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

انه من سلیما ن و انه بسم الله الرحمن الر حیم

تحریک ختم نبوت

حصہ پنجاہ و پنجم (۵۵)

قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۶ـ۱۹۲۷ء (۱۶)

نکاح مرزا

مراق مرزا

ڈاکٹر محمد بہاء الدین

احیاء التراث پبلی کیشنز

www.KitaboSunnat.com

نام کتاب	تحریک ختم نبوت حصہ پنجاہ و پنجم (۵۵)
	قادیانی مشن اہل حدیث امرتسر ۱۹۲۶۔۱۹۲۷ء (۱۶)
	نکاح مرزا۔
	مراق مرزا
مولف	ڈاکٹر محمد بہاء الدین حفظہ اللہ
صفحات	۳۲۲
ویب سائٹ اڈیشن	مئی ۲۰۲۰ء
زیر اہتمام	احیاء التراث پبلی کیشنز

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فہرست عناوین

عنوان	صفحہ نمبر
جبار مرزا صاحب کا ہدیہ مودت	۸
فاتحۃ الکتاب	۹
مرزا قادیانی کا مولوی ثناء اللہ کیساتھ آخری فیصلہ	۱۰
احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔ ۲	۱۶
خلیفہ قادیانی کی ملکی واقفیت	۱۹
بہائیت اور مرزائیت میں بہت تھوڑا فرق ہے	۲۲
احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔۳	۲۴
میں مرزائیوں سے مباہلہ کیوں کروں؟	۲۸
اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح	۳۰
مرزا صاحب حنفی تھے؟	۳۵
وحدت قومی کے متعلق ایک احمدی کا خط بنا بر جواب	۳۷
مرزا قادیانی با ایمان تھے؟ خود ان کی زبانی	۳۹
حلف کا تقاضا کیوں ہے؟	۴۱
مسٹر نوٹووچ روسی سیاح کا افسانہ	۴۳
مرزا صاحب نبی تھے جیسے کوّا	۴۸
خواجہ کمال الدین سے ایک سوال	۴۹
مرزا قادیانی ۳۵ رنگوں میں	۵۰

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تردید مرزا قادیانی، مرزائی علماء کی زبانی	۵۳
قادیانی بکری	۵۸
راز کھل گیا	۶۲
مرزا قادیانی کون ہیں؟	۶۸
انجمن احمدیہ لاہور۔ بلی کے بھاگوں چھنکا ٹوٹا	۷۱
مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں	۷۵
قادیان میں اسلامی جلسہ	۷۸
اخلاق مرزا	۷۹
مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں	۸۵
تنقید تقلید	۸۸
فساد کی ذمہ واری مرزا قادیانی پر ہے	۹۲
وحی مرزا کی نوعیت	۹۴
کیا مرزا جی صاحب کتاب نبی تھے	۹۷
مرزائی خنزیر بھاگ نکلا۔ پکڑا نہ گیا	۱۰۱
کفر مرزا: بزبان مرزا	۱۰۳
دعوی نبوت مرزا	۱۰۸
مرزا قادیانی اور اقرار معراج جسمانی	۱۱۱
وحی مرزا کی نوعیت ۔۲	۱۱۳
کیا بہاء اللہ نے خدا ہونے کا دعویٰ نہیں کیا؟	۱۱۶
مرزا صاحب کی نبوت کا پول	۱۱۹
خدا کی قدرت کے نشان اور میرزائے قادیان	۱۲۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الدر المکنون فی تفسیر آیة بالآخرة هم یوقنون	۱۲۸
خاتم النبیین پر سوال	۱۳۳
لاہوری احمدی توجہ کریں	۱۳۴
کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا	۱۳۶
بہاء اللہ کا دعویٰ الوہیت	۱۳۹
کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا	۱۴۵
مرزائی کس طرح تبلیغ اسلام کرتے ہیں	۱۴۷
بہاء اللہ کے دعویٰ پر ایک نظر	۱۴۸
مسیح قادیان سے اسلام کو نقصان	۱۵۱
قادیانی تحریک سے فائدہ ضرور ہوا	۱۵۵
قادیانی قلعہ کی بنیادیں کھوکھلی ہو گئیں	۱۵۷
مرزائی سوال اور اس کا جواب	۱۵۸
قادیان میں فساد کا بم پھٹا	۱۶۰
قادیان میں طاعون	۱۶۱
کھلی چٹھی بنام منشی عمر الدین احمدی	۱۶۴
میاں محمود احمد قادیانی کے عقائد۔ ا۔	۱۶۵
میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی کے عقائد۔ ۲	۱۶۹
محتسب را درون خانہ چہ کار	۱۷۰
کھلی چٹھی کا جواب آ گیا	۱۷۳
مرزا غلام احمد اور میاں محمود احمد	۱۷۵
کھلی چٹھی بخدمت منشی عمر الدین جالندھری	۱۷۷

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدیت اور اسلام	۱۸۰
حدیث کے منکر: حنفی اور مرزائی	۱۶۸
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی	۱۷۰
شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی	۱۷۳
خلیفہ قادیان کی غلط بیانی	۱۷۹
مرزا قادیانی کی سیرت پر لیکچر	۱۸۷
دجال کون ہے ؟	۱۸۹
اسلام اور احمدیت	۱۹۲
خلیفہ قادیان کی غلط بیانی کا جواب الجواب	۱۹۸
خلیفہ قادیانی اور وزیر ہند	۲۰۵
احمدی مشن افترا پردازی نہیں ہے	۲۰۶
آخری فیصلہ	۲۲۴
لاہوری جماعت احمدیہ سے چند مطالبات	۲۲۷
مرزا قادیانی کی خدمت گزاری	۲۲۹
ایک غلطی کا ازالہ	۲۳۲
محمد علی کے ترجمہ قرآن کی نسبت المنار کی رائے	۲۳۷
قادیانی کو اختیار کن فیکون بلکہ احیا اور افنا	۲۳۹
خنازیر زندہ ہیں، بلکہ غراتے ہیں	۲۴۵
شکار اور شکاری	۲۴۶
خلیفہ قادیانی کی غلط بیانیاں	۲۵۱

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح کی آمد ثانی اور مرزا قادیانی	۲۵۲
مباحثہ مرزائیاں	۲۵۶
شیر پنجاب اور قادیان	۲۵۸
بہاء اللہ ایرانی کا دعویٰ نبوت	۲۵۹
دجال کا گدھا قادیان میں	۲۶۳
مسیح موعود کی علامت حج ہے	۲۶۵
قادیانی چیلنج منظور	۲۶۶
مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں	۲۶۷
برما سے ایک اطلاعی خط	۲۷۳
مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں	۲۷۵
مرزا صاحب کا علم کلام	۲۷۸
خلیفہ قادیان اور قادیانی خرِ دجال کو لینے آئے	۲۸۲
<u>نکاح مرزا</u>	<u>۲۸۴</u>
پہلے مجھے دیکھئے	۲۸۴
الہامی پیش گوئی بابت نکاح دختر مرزا احمد بیگ	۲۸۶
عجیب دور اندیشی	۲۹۹
نکاح کا الہام تھا اور نکاح نہیں ہوا: محمد علی لاہوری	۳۰۶
<u>مراق مرزا۔ بابو حبیب اللہ کلرک</u>	<u>۳۰۸</u>

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جبار مرزا صاحب کا ھدیہ مودت

پاکستان کے نامور اہل علم وفضل، عالی جناب عبدالجبار مرزا بالقابہ
نے پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد سے بالفاظ ذیل ہدیہ مودت ارسال فرمایا ہے:

اللہ پاک آپ پر بہت زیادہ اور حسب سابق کرم فرماتے رہیں۔
آپ نے ہم سب، بلکہ کائنات کے آخری نبی، حضرت محمد ﷺ کے دین اور ان کی ناموس کے لئے جو کام کر دیا ہے، وہ بہت اعلی وارفع ہے۔
ہم سب تحریک ختم نبوت کے اس کام کے سامنے بے فائدہ اور گھاٹے کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالی نے توفیق دی آپ دنیا و آخرت سارا کچھ کما گئے۔
اللہ پاک آپ کو سلامت رکھیں۔

فاتحۃ الکتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمد لله و الصلوۃ و السلام علی سید الا نبیاء ۔ اما بعد

سلسلہ تحریک ختم نبوت کی جلد ۵۵ (اور قادیانی مشن کی جلد ۱۶) جلد قارئین کی نذر کی جارہی ہے جس میں ۱۹۲۶ء اور ۱۹۲۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر کے شماروں میں شائع ہونے والی شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسری کی تحریروں کے علاوہ مولوی عبدالرحیم حامد عمرپوری الہ آباد، ماسٹر شیخ غلام حیدر سرگودھا، مولانا عبدالغفار خیری دہلوی، بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری، منشی محمد حسین صابری بریلوی، جناب غلام احمد خان سوداگر ہنگو، مولوی نور محمد خان سہارن پوری، ڈاکٹر محمد حسین ایم ڈی بٹالہ، حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشی نظام آبادی، پروفیسر ابومسعود قمر بنارسی، جناب ایم اے لطیف برما، مولوی نور محمد میانوی جہلمی، جناب مخلص خان کابلی سرائے نورنگ بنوں، مولانا محمد عثمان فارقلیط دہلوی، مولوی محمد محی الدین صدیقی کینٹ کوبن ضلع ٹانگو برما، فیض اللہ کلرک، مولانا عبدالغفار خیری دہلی، کی نگارشات بھی نقل ہوئی ہیں۔

نیز حضرت شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ کا رسالہ: نکاح مرزا، احتساب قادیانیت کی آٹھویں جلد سے نقل کر دیا گیا ہے۔ اور دفتر اہل حدیث امرتسر کے زیر اہتمام چھپنے والے منشی حبیب اللہ امرتسری کے مختصر رسالے: مراق مرزا، کو بھی شامل اشاعت کر دیا گیا ہے۔

کمپوزنگ کے ساتھ ساتھ تصحیح تخریج، تسہیل اور تنقید وغیرہ کا انحصار بھی چونکہ فرد واحد پر رہا ہے، اسلئے قارئین سے درخواست ہے کہ غلطیوں سے درگذر فرمائیں اور تاریخ تحفظ ختم نبوت کے ۱۹۲۶ء۔۱۹۲۷ء کے کارکنوں کی نگارشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اس فقیر کے لئے دعائے خیر بھی فرماتے رہیں۔ ممنون ہونگا۔

والسلام مع الاکرام۔ فقیر بارگاہ صمدی محمد بہاء الدین ۔ ۱۳ جنوری ۲۰۱۹ء

....

ویب سائٹ پر اپ لوڈ کرنے کی غرض سے مطبوعہ جلد ہذا پر نظر ثانی کی گئی ہے، اور کمپوزنگ کی چند غلطیاں بھی درست کر دی گئی ہیں۔ ناظرین و قارئین سے دعائے خیر کی درخواست ہے۔ محمد بہاء الدین ۔ ۱۷ مئی ۲۰۲۰ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انه من سليما ن و انه بسم الله الرحمن الر حيم

مرزا قادیانی کا مولوی ثناء اللہ کیساتھ آخری فیصلہ

جناب منشی محمد حسین صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

مولوی اللہ دتا جالندھری نے ۲۱ دسمبر ۱۹۲۶ء کے الفضل میں قادیان کے آخری فیصلہ والے اشتہار کا کچھ ذکر کیا اس لئے مجھے بھی خیال ہوا کہ میں اپنے ہم وطن (جالندھری) کا ہم نوا ہو کر اپنے خیالات کا اظہار اشتہار مذکور کے متعلق کروں۔

حقیقت یہ ہے کہ حضرت مولوی ثناء اللہ صاحب، مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے تلے بیٹھے تھے جیسا کہ مرزا صاحب خود بھی تسلیم کرتے ہیں کہ:

> مولوی ثناء اللہ امرتسری کی دستخطی تحریر میں نے دیکھی ہے جس میں وہ یہ درخواست کرتا ہے کہ میں اس طور کے فیصلہ کے لئے بدل خواہش مند ہوں کہ فریقین یعنی میں اور وہ یہ دعا کریں کہ جو شخص ہم دونوں میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی ہی مر جائے۔ (اعجاز احمدی۔ ص ۱۴)

لیکن قدرت کو چونکہ کچھ اور کرنا منظور تھا اس لئے مباہلہ نہ ہوا، اور مباہلہ ہوتا بھی تو اس کا نتیجہ زیادہ سے زیادہ مولوی عبدالحق غزنویؒ کے مباہلہ کی طرح ہوتا جس میں مرزائی صاحبان خواہ مخواہ کہتے ہیں کہ ہمارے مسیح موعود کامیاب ہوئے۔ حالانکہ سراسر کامیابی مولوی عبدالحق ؒ صاحب غزنوی کو ہوئی تھی۔

چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی ذات گرامی سے قدرت کو بہت بڑا کام لینا منظور تھا ایسا کہ تاریخ قادیان میں اس سے زیادہ اور کوئی معاملہ نہ ہوتا اس لئے وقت مقررہ پر خود مرزا صاحب قادیانی کے ہاتھوں سے قدرت کو جو کچھ لکھوانا تھا لکھوالیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ حضرت مرزا صاحب قادیانی نے پردہ فرمانے سے پیشتر اپنے قلم خاص سے ایک دستاویز لکھی جو مخالفین کے لئے بطور سند اور مریدین کے لئے بطور وصیت ثابت ہوئی۔ جس کا نام بھی بہت ہی موزوں تھا، یعنی آخری فیصلہ۔

بعض مرزائی کہتے ہیں کہ اشتہار مذکور کی سرخی مرزا صاحب قادیانی نے نہیں لکھی تھی بلکہ کسی مرید نے لکھی تھی۔

کسی نے لکھی ہو، بہرحال قدرت نے جس سے چاہا لکھوالیا اور اس پر مرزا صاحب قادیانی کے دستخط کروا کر ثابت کر دیا کہ یہ ساری مرزا غلام احمد کی تحریر ہے۔

فی الحقیقت یہ سارا کام قدرت کا تھا اور اسی کی طرف سے بخیر وخوبی انجام کو پہنچا اور خدائے تعالی نے اس آخری فیصلہ کی قبولیت کا الہام بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر نازل کر دیا تا کہ اتمام حجت ہو جائے۔

تحریر مذکور بلند آواز سے کہہ رہی ہے کہ اے میرے مخالف مسلمانو! اگر اس فیصلہ کے مطابق میری موت پہلے ہوگئی تو میرے غیر صادق ہونے پر صاف اور روشن دلیل ہو کر یہ تحریر تمہارے لئے بطور سند ہوگی۔ اور اے میرے مریدو! تمہارے لئے یہ میری وصیت ہے کہ اگر میں اس مقابلہ میں مغلوب رہا تو میری جماعت کو چاہیے جو ایک لاکھ سے اب زیادہ ہے کہ سب مجھ سے بےزار ہو کر الگ ہو جائیں کیونکہ جب خدا نے مجھے جھوٹا قرار دے کر ہلاک کیا تو میں جھوٹے ہونے کی حالت میں کسی پیشوائی اور امامت کو نہیں چاہتا بلکہ اس حالت میں ایک یہودی سے بھی بدتر ہونگا اور ہر ایک کے لئے جائے عار وننگ ۔(اعجاز احمدی ص ۱۶)

ممکن تھا کہ ایسی ضروری تحریر لوگوں کی نظروں سے کبھی پوشیدہ ہو جاتی کہ خدائے قادر مطلق نے قادیان کے ایک نامور شخص منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق کے دل میں تحریک کی جس کا مخفی منشاء یہ تھا کہ یہ تحریر اب تاریخ قادیان میں جلی حروف سے لکھی جائے۔ چنانچہ وہ صاحب بمقام لودہانہ قلمی جہاد یا قدرت کی طرف سے قدرت کی منشاء کے مطابق جدوجہد کرنے آئے۔ حق تو یہ ہے کہ انہوں نے خوب ہی کوشش کی کہ اس ساری دعا کے مختلف پہلوؤں پر مکمل بحث ہو کر آئندہ چون وچرا کا دروازہ بھی بند ہو جائے۔

اگر چہ انہیں اس بات کی ذرہ امید نہ تھی کہ میں اس لسانی اور قلمی جہاد میں کبھی مغلوب ہوسکوں گا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تاہم بغرض احتیاط مبلغ تین سو روپیہ جو درصورت شکست فاش مدعی کو دینا طے ہو چکا تھا وہ ساتھ ہی لیتے آئے۔ اورخوب دل کھول کر عدالتی جرح وقدح کی۔ بالآخر اپنے شکست خوردہ ہونا قبول کر کے مبلغات مذکور مدعی کے آگے رکھ دیئے ۔تاریخ قادیان کا اور کوئی واقعہ نظر انداز ہو جائے تو ہوسکتا ہے لیکن یہ جب تک مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نام باقی ہے، باقی رہے گا۔

حضرت مولوی ثناءاللہ صاحب نے جو تین سو روپئے قادیان والوں سے حاصل کئے،اگر چہ یہ ایک قلیل رقم ہے مگران کی وقعت ان تین لاکھ روپئوں سے بھی کہیں زیادہ ہے جو جناب مرزا صاحب قادیانی نے ساری عمر میں اپنے مریدوں سے پیدا کئے۔کیونکہ مریدوں سے روپیہ حاصل کرنا نہ آج کل مشکل ہے کہ بہت سے لوگ پیدا کر رہے ہیں نہ پیشتر کبھی مشکل تھا کہ اس کی مثالیں موجود ہیں،لیکن مولوی صاحب کو جو روپیہ ملا اس کی خصوصیت یہ تھی کہ وہ صادق کو غیر صادق کی طرف سے گورنمنٹ ایڈووکیٹ نے نہایت اعلی درجہ کا قانونی فیصلہ کر کے دلایا تھا۔

ہمارے قادیانی دوست اگر انصاف سے ذرہ برابر بہرہ یاب ہوتے،تو اپنے پیشوا کے فیصلہ کو سچا قرار دیتے۔مگر خدا تعالی کی شان ہے کہ وہی تکذیب کرتے ہیں اور نت نئے عذر تراشتے رہتے ہیں ۔

سب سے پیارا عذر اس فیصلہ کے متعلق مرزائی صاحبان کا مجھ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو وہ مولوی صاحب کو مخاطب کر کے کہا کرتے ہیں کہ مرزا کے جھوٹا ہونے کی قسم کھاؤ پھر دیکھو کیا حال ہوتا ہے۔اس کی مثال بالکل ایسی ہے جیسے ایک شخص پٹ کر مارنے والے کو کہا کرتا ہے کہ اب تو ہاتھ اٹھاؤ، دیکھو کیا حال کرتا ہوں۔

مولوی صاحب،مرزا کے کاذب ہونے پر کئی دفعہ قسم کھا چکے ہیں مگر اہل قادیان ہمیشہ اسے بھول جاتے ہیں شاید یہ اس قسم ہی کی وجہ تھی کہ جس نعمت عظمی (زیارت حرمین) سے مرزا صاحب محروم رہے تھے وہ مولوی ثناءاللہ صاحب امرتسری کو حاصل ہوگئی۔

جناب مرزا غلام احمد صاحب نے اعجاز احمدی میں علماء کرام کے لئے دس لعنتوں کا طوق تجویز کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تھا۔شائدوہ لعنتیں آنجہانی کے پاس ہی رہ گئیں کیونکہ مرزاصاحب قادیانی نے دعوی تو یہ کیا تھا کہ میں شریعت کی کامل پابندی کرنے کی وجہ سے نبی بناہوں مگر حال یہ تھا کہ باوجوداستطاعت اورارادہ کے حج کے فرض سے بھی سبک دوش نہ ہوسکے۔مرزاصاحب قادیانی نے حج کرنے کاارادہ کیا تھا جیسا کہ سیرۃ المہدی صفحہ ۳۸ سے معلوم ہوتا ہے مگراپنی ان لعنتوں میں دبے ہوئے ہونے کی وجہ سے محروم اور خائب وخاسر رہ گئے اور مرزا صاحب قادیانی کے مخالف علماء کامیاب اور بامراد حج جیسی نعمت سے مالامال ہوگئے۔

اس وقت قادیانی اورغیر قادیانی مرزائی صاحبان کی عام طور پراس آخری فیصلہ والے اشتہار کے متعلق یہ رائے ہے کہ مرزاصاحب آنجہانی کی یہ دعابطورمباہلہ تھی چونکہ مولوی صاحب نے اسے قبول نہیں کیا اس لئے مباہلہ بھی نہیں ہوا،اورنہ اس کا کچھ اثر سمجھنا چاہیے۔لیکن ایک دوسری رائے خاص مرزامحموداحمد خلیفہ قادیان کی ہے کہ یہ دعابطورمباہلہ تو نہ تھی البتہ اس کا فیصلہ مولوی ثناءاللہ صاحب کے معیار کے مطابق ہوااور مولوی صاحب کازندہ رہنامرزا غلام احمد صاحب کے صادق ہونیکی دلیل ہے۔

اول کے متعلق یہ دیکھنا چاہیے کہ عام مرزائی صاحبان کہاں تک حق پر ہیں اوروہ ایسا کہنے میں اپنے پیشوا کی تردید کررہے ہیں یااسے تائید کہا جاسکتا ہے۔جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اعجازاحمدی صفحہ ۱۴ پرتحریرفرماتے ہیں کہ :

> ہم موت کے مباہلہ میں اپنی طرف سے کوئی چیلنج نہیں کرسکتے کیونکہ حکومت کامعاہدہ ایسے چیلنج سے ہمیں مانع ہے۔

گویا ۱۹۰۲ء(تاریخ اشاعت اعجازاحمدی) سے پہلے مرزاغلام احمد قادیانی گورنمنٹ سے عہد کرچکے تھے کہ:میں آئندہ کسی کے ساتھ موت کامباہلہ نہ کرونگا،۔پس ظاہر ہے کہ اگر یہ دعامباہلہ تھی تو مرزاصاحب نے حکومت کاعہد توڑااورقانونی مجرم ثابت ہوئے۔

علاوہ اس کے قرآن مجید میں مومن کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ

و الذین ھم لا ما نا تھم و عھد ھم راعو ن۔

جس کا مطلب خودمرزاقادیانی نے یوں تحریرفرمایا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو عہد اور امانتیں مخلوق کی اس کی گردن پر ہیں ان سب کو ایسے طور سے تقوی کی رعایت سے بجالائے کہ وہ بھی ایک سچی قربانی ہو جائے۔(براہین احمدیہ جلد پنجم صفحہ۲۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کے نزدیک مومن کے بہت سے کاموں میں سے یہ پانچواں کام ہے، لیکن عام مرزائیوں نے اپنے پیشوا کو عہد شکن بنا کر اس پانچویں کام میں گویا مومن کے درجہ پرائمری میں بھی فیل کر دیا، تو اب نبوت و رسالت تو بہت بلند مقام ہے جو شخص خود اپنے معتقدین کے ہاتھوں مومن کے درجہ میں بھی فیل ہے اسے نبی اور رسول کہنا ایک عجیب بات ہے۔

دوسرا عذر خاص الخاص ہے جو خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) کے قلم سے دعوۃ الامیر کے صفحہ ۲۷ پر بدیں الفاظ مرقوم ہے:

ان (مولوی ثناء اللہ) کے اس اعلان کا (کہ یہ ہرگز کوئی معیار نہیں اور میں اس طریق فیصلہ کو منظور نہیں کرتا) نتیجہ یہ ہوا کہ خدا تعالی نے ان کو اپنے بنائے معیار کے مطابق پکڑا اور ان کو بھی مہلت دی۔

گویا مرزا صاحب قادیانی کا معیار خدا کی نظر میں کچھ چیز نہ تھا اس لئے قادیانی خدا نے اسے پرے پھینک کر مولوی ثناء اللہ صاحب کے معیار کو پسند کر لیا۔ قادیانی خلیفہ صاحب کے اس عذر کو مرزا غلام احمد صاحب نے اشتہار زیر بحث میں بدیں الفاظ خود بخود توڑ دیا ہے:

میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت اور حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام اور ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تا خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔ (قادیانی اشتہار آخری فیصلہ۔۱۵۔اپریل ۱۹۰۷ء)

خلیفہ صاحب (مرزا محمود احمد) لاکھ تاویل کریں مگر مرزا صاحب موصوف ایک نہ چلنے دیں گے کیونکہ انہوں نے اپنی نبوت کو اسی معیار پر تو چلایا تھا کہ جھوٹا سچے سے پہلے مرا کرتا ہے اس کے برخلاف کیونکر کسی کی سن سکتے ہیں اگر نہیں تو ان کی نبوت کا کہیں ٹھکانا نہیں رہتا کیونکہ آنجہانی اپنے بعض مخالفوں کے مرجانے کے بعد اپنے کو دیکھ کر اپنے صادق ہونے کی دلیل بتایا کرتے تھے (مولوی غلام دستگیر قصوری مولوی اسماعیل علی گڈھی وغیرہ مرحومین کے حق میں بھی لکھا کرتے تھے کہ انہوں نے کہا تھا کہ ہم میں سے جھوٹا پہلے مرے گا لہذا ان کا مرنا میرے سچا ہونے کی دلیل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ انہوں نے یہ کہیں نہیں کہا، مگر خود جو ایسا کہا تو انکے مرید اس کو بھی مٹا رہے ہیں ۔ثناء اللہ امرتسری)،

اب اگر پہلے مرنا بھی نشان صداقت ہو جائے تو قادیانی نبوت ایک چیستاں بلکہ معمہ ہو جائے گی کہ جس کا سمجھنا مرزا صاحب قادیانی کے ملفوظات سے تو امر محال ہوگا۔ البتہ خلیفہ صاحب کی صحبت سے کچھ پتہ لگ جائے تو لگ جائے۔ علاوہ اس کے یہ تو آنجہانی کا مقام تھا کہ وہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر کے بعد فوراً شائع کرتے کہ اب فیصلہ مولوی صاحب کے لکھنے کے مطابق ہوگا، میرا لکھنا کچھ چیز نہیں رہا۔ عرصہ دراز کے بعد بیت الفکر میں بیٹھ کر ایک تاویل نکال لینا ہرگز قابل قبول نہیں ہوسکتی جب کہ خود مرزا جی کا لٹریچر سارے کا سارا اس کے برخلاف گواہی دے رہا ہے۔

آخر میں خلیفہ صاحب کے مبایعین سے یہ پوچھنا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ شیخ بہاء اللہ عرب و شام میں عرصہ سے مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے ان کی زندگی ہی میں ان کے بعد مرزا غلام احمد صاحب نے دعوی کر دیا، پھر ۱۸۹۲ میں شیخ بہاء اللہ فوت ہو گئے اور مرزا غلام احمد صاحب کئی سال زندہ رہے تو اب ان کے مقابلہ پر مرزا غلام احمد صاحب کو مسیلمہ سمجھنے میں کون سی وجہ مانع ہے؟ ذرہ سوچ سمجھ کر خلیفہ (مرزا محمود احمد) صاحب سے پوچھ کر جواب عنایت ہو۔

میں ایسے سوالات کرنے میں مجبور ہوں کیونکہ جہاں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ذکر ہوتا ہے وہاں شیخ بہاء اللہ ضرور مجھے یاد آجاتے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۲۔ص ۹۔۱۰۔۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔۲

(ہمارے قابل مضمون نگار غلام احمد خان سوداگر ہنگو کسی زمانہ میں قادیان گئے تھے اس زمانہ میں جو کچھ آپ نے دیکھا اس کا ذکر اس مضمون میں ہے۔سلسلہ کیلئے گزشتہ پرچہ ملاحظہ ہو۔مدیر اہل حدیث امرتسر۔
جس پرچے کی طرف مولانا ثناء اللہ صاحب نے اشارہ کیا ہے وہ مجھے نہیں ملا،اس لئے یہ مضمون ناقص رہا ہے۔بہاء)

جناب غلام احمد خان سوداگر ہنگو لکھتے ہیں:

(مولوی محمد علی ایم اے لاہوری کے لئے قابل توجہ ہے کیونکہ وہ اس وقت موجود تھے)۔

کوٹھڑی مذکورہ میں جو چار در چار،سولہ فٹ مربع تھی،حسب ذیل اشخاص بیٹھے تھے۔مرزا غلام احمد۔مولوی محمد احسن امروہی،حکیم نورالدین،مولوی محمد علی ایم اے،عطاءاللہ خان میرا ساتھی حال ڈپٹی بنوں۔

مرزا غلام احمد قادیانی فرمانے لگے کہ مجھے جو الہام بصورت رؤیائے صادقہ ہوا تھا گویا میرے ساتھ ایک سانپ لڑ رہا ہے جس سے میں بہت تکلیف میں ہوں،میں گردن سے پکڑے ہوئے اس کے سر کو پتھر سے رگڑ رہا ہوں آخر کار اس کو قتل کر کے میری رہائی ہوئی۔اس وقت مجھے علم نہ تھا کہ درحقیقت یہ کیا واقعہ ہونے والا ہے لیکن آج وہ الہام مجھ پر منکشف ہوا وہ یہ کہ آج مجھے ایک چٹھی منجانب عبدالمجید مقام جموں سے موصول ہوئی جس میں مجھے اس بنا پر کہ میں نے اس کی ماں کو فاحشہ اور زانیہ اور اس کو ولدالزنا کہا ہے فوجداری کی دھمکی دی ہے۔پھر دریافت کیا کہ کیا میری تقریر کو چھاپا گیا ہے؟ جواب اثبات میں دیا گیا پھر پوچھا کہ کیا میری اجازت سے؟ ایک دو نامعلوم اڈیٹروں نے عرض کیا ہاں حضور کی اجازت سے۔پھر حضرت نے فرمایا کہ اگر میں ایسے چشم دید وغیرہ گواہ گذار دوں کہ وہ شہادت کے لئے کافی ہوں تو پھر۔اس پر محمد علی صاحب نے عرض کیا حضور پھر بھی جرم ہے۔اگر ایک شخص واقعی زانی اور شرابی ہو،اس کی نسبت اشتہار لگانا،یا اعلان کر کے اخباروں میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چھاپنا جرم ہے۔اسی طرح سے چند قانونی دلائل بیان کرنے کے بعد خاموش ہوگئے۔

اس پر مرزا صاحب قادیانی نے تھوڑی دیر تک متفکر رہ کر ارشاد کیا کہ بس وہ سانپ یہی ہے جس کے استغاثہ سے کچھ کلفت اٹھانے کے بعد آخر کار مجھے فتح ہوگی۔(کسی کی ماں کو زانیہ کہنے ست دنیاوی عدالت میں تو چھوٹ گئی مگر جہاں سارے منکروں کو اولاد زانیات کہا ہے خدائی عدالت میں اس جرم سے کیسے چھوٹیں گے ۔آئینہ کمالات اسلام۔ص ۵۴۸۔ احمدی دوستو!ہر ایک منکر کی پاک دامن ماں قیامت کے روز اپنے پر افک کا دعوی کردے گی تو مرزا صاحب کو،فی مدعیہ ۸۰ درے اگر لگا دیئے گئے تو ساری دنیا کی مدعیات کے بدلے میں کتنے درے لگیں گے۔ہمارے پاس تو اتنا عدد کوئی نہیں تم ہی حساب کرکے بتاؤ،ثناء اللہ امرتسری)اسی کو کہتے ہیں : خود کوزہ، وخود کوزہ گر،خود گل کوزہ

اس کے بعد خلیفہ صاحب نے عرض کیا،حضرت پٹھان کچھ عرض کرنا چاہتا ہے۔فرمایا:بابو کیا پوچھنا ہے۔

اب مرزا صاحب قادیانی سے حسب ذیل مکالمہ شروع ہوا:

حضرت ہمارے ملک میں ملا مولوی آپ کو ایسے برے الفاظ میں یاد کرتے ہیں جس کا دہرانا مناسب نہیں، بلکہ میں تو اس کو بہتان سمجھتا ہوں۔اس لئے آپ سے بالمشافہ پوچھنے آیا ہوں۔نہ مباحثانہ رنگ میں بلکہ شاگردانہ حیثیت سے کیونکہ میں بے علم اوران پڑھ ہوں۔

پھر تو کشادہ روئی سے (مرزا صاحب نے)فرمایا کہ: اچھا جو پوچھنا ہے پوچھو

سوال:جناب وہ لوگ آپ پر تہمت لگاتے ہیں کہ آپ نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔کیا یہ سچ ہے؟

جواب:نہیں میں نے از خود کوئی دعوی نہیں کیا، بلکہ خدا نے مجھے نبی سے مخاطب فرمایا ہے۔اور رسول خدا نے میری نسبت پیش گوئی کی ہے۔میرا دعوی خود ساختہ نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال: آپ کس قسم کے نبی ہیں؟

جواب۔ جیسے موسیٰ وعیسیٰ۔

سوال: میں نے ملاں لوگوں سے سنا ہے: و لو کا ن نبی بعدی لکا ن عمر

کیا یہ حدیث صحیح ہے یا موضوع؟

جواب۔ ہاں صحیح ہے، موضوع نہیں۔

سوال: جب اس حدیث میں نبوت کی نفی ہے بشرط امکان اگر کسی کا نبی ہونا ممکن ہوتا تو اس حالت میں عمرؓ ہی ہوتے، تو پھر آپ کیسے نبی ہوئے؟

جواب: میں ایک اور حدیث سے مستثنیٰ ہو چکا ہوں جیسا کہ آپ لوگوں میں مشہور ہے کہ عیسیٰ آسمان سے اتریں گے۔ اگر ایسا ہو بھی جائے تو پھر بھی اسے نبی ہی تو کہیں گے۔ لیکن یہ غلط ہے اور درحقیقت وہ میں ہی ہوں اور اس قسم کی مستثنیات قرآن میں بھی ہیں۔ (باقی آئندہ)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ رجب ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۲۔ ص ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیانی کی ملکی واقفیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ تو بجائے خود تھا ہی کہ میں جو بات کہوں وہی صحیح سمجھی جائے، کیونکہ میں مجدد ہوں، مسیح موعود ہوں، حکم ہوں، کرشن مہاراج ہوں، وغیرہ وغیرہ ہوں۔ وہ تو جو کچھ کہتے، صحیح تھا یا کچھ تھا، مگر ان کے بیٹے کو خدا جانے کس نے یہ حق دیا کہ وہ مذہبی مسائل سے گذر کر واقعات میں بھی تجدید کرنے لگے ہیں۔ آپ ملک حجاز میں شریفی بغاوت کے متعلق واقعات بتاتے ہیں جو غور سے سننے کے قابل ہیں۔

جب حجازیوں کو معلوم ہوا کہ اٹلی کی حکومت مکہ و مدینہ پر قبضہ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اور اٹلی والے لوگ اس قسم کے ہیں کہ جب وہ حملہ کرنا چاہیں تو وہ کسی کے روکے رکا نہیں کرتے، اس لئے انہوں نے ترکوں کو لکھا کہ اگر آپ حجاز کی حفاظت اور اٹلی سے مقابلہ کی تاب رکھتے ہیں تو آپ طیار رہو جائیں ورنہ ہمیں اسلام کی عزت اور حفاظت کے لئے علیحدہ کر دیں تا ہم خود حفاظت کا بندوبست کر لیں۔

ترکوں نے جواب دیا کہ ہمارے پاس فوجیں نہیں ہیں۔

تو عرب ان سے علیحدہ ہو گئے اور انگریزوں سے مدد لی۔

میرے نزدیک انہوں نے ارض حجاز کی حفاظت کے لئے دور اندیشی سے کام لیا۔ مگر ادھر کے مسلمان اس کے مخالف ہو گئے۔ اسوجہ سے کہ وہ انگریزوں سے کیوں مل گئے۔

(الفضل قادیان۔ ۱۱ جنوری ۱۹۲۷ء ص ۵)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! اس خبر کی کسی وزیر سلطنت یا کسی اخبار نویس کو اگر اطلاع نہیں تو بھی یہ خبر قادیانی اصول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے غلط نہیں ہوسکتی کیونکہ الہام خانہ سے نکلی ہے۔ کہاں اٹلی کہاں اس کا حملہ، اور کہاں ترکوں کا جواب۔ یہ سب باتیں خواب میں ہو رہی ہیں۔

عجیب مشابہت:

شیخ سعدی مرحوم نے لکھا ہے کہ خلیفہ ہارون رشید کو ایک دفعہ مصر پر غصہ آیا تو اس نے اس پر ایک شخص امیر مقرر کیا جس کے پاس زمین داروں نے درخواست کی کہ اس دفعہ بارش نہیں آپ ہمیں خراج معاف کریں۔

امیر خیریت سے ایسے باخبر تھے، فرمایا تم نے روئی کیوں بوئی تھی، اون کیوں نہ بوئی تاکہ تمہیں پانی کی ضرورت ہی نہ ہوتی۔

جناب خلیفہ قادیانی بھی اس امیر مصر سے کم واقف نہیں۔ ہاں غدار شریف کے فعل بد کی تحسین برمحل ہے۔

دوسرا فقرہ بھی ملاحظہ ہو، خلیفہ صاحب قادیان فرماتے ہیں:

ہاں انگریزوں کا عربوں سے معاہدہ تھا کہ وہ تمام عرب آزاد کر دیں گے اس معاہدہ کی بنا پر جنگ کے ختم ہونے پر آزادی کا مطالبہ کیا مگر جنگ کے ختم ہونے کے بعد خود یورپ کی حکومتوں میں ملکوں کی تقسیم کے متعلق اختلاف تھا اس لئے انگریز آزادی کا فیصلہ نہ کر سکے۔ اور عرب کو آزادی نہ ملی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ شریف حسین نے غلطی سے چیلنج دے دیا کہ اگر آزاد نہ کرو گے تو میں خلافت کا دعوی کر دوں گا اور تمام مسلمانوں کو تمہارے خلاف کھڑا کر دوں گا۔ انگریز جانتے تھے کہ مسلمان تائید تو کیا کریں گے اس کے خلافت کے دعوی کے ساتھ ہی خود اس کے مخالف ہو جائیں گے۔ ادھر شریف حسین ابھی عرب کو انگریزوں کے پنجے سے نکالنے اور آزاد کرانے ہی کی کوشش کر رہا تھا کہ ابن سعود خلاف کھڑا ہو گیا۔ (حوالہ مذکور)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

یہ خبر بھی فارن آفس (بیرونی دفتر) میں نہ ہوگی مگر الہامی ضرور ہے۔خلیفہ صاحب کو یہ بھی خبر نہیں کہ شریف مکہ نے خلیفہ کہلانا شروع کر دیا تھا جب ہی تو مولوی عبدالباری مرحوم جیسے ذی علم نے لکھا تھا کہ میں ان کو جامع اوصاف خلیفہ جانتا ہوں۔مگر یہ فقرہ بڑا زبردست ہے کہ:

آزاد نہ کرو گے تو میں خلافت کا دعوی کر دوں گا اور تمام مسلمانوں کو تمہارے خلاف کھڑا کر دوں گا۔

اس فقرہ کا محکی عنہ اور ثبوت دنیا کے کسی دفتر میں تو نہ ہوگا ہاں اس مسل مکمل میں شائد ہو جو حضرت مرزا صاحب قادیانی نے دنیا کے واقعات خود لکھ کر خدا تعالی سے دستخط کرائے تھے اور خدا نے سرخ سیاہی سے دستخط کرتے ہوئے قلم چھڑکا تھا جس کے قطرات مرزا صاحب قادیانی کے کپڑوں پر پڑے تھے (تریاق القلوب)

خدا کی شان ان مرزائی لوگوں یا احمد یہ جماعت کے ممبروں کے حال پر رحم آتا ہے کہ ان کو کیا ہو گیا یہ کیوں اچھے بھلے پڑھے لکھے ہو کر ایسی پیر پرستی میں پھنسے ہیں کہ دین و دنیا کی انہیں بوجھ نہیں رہی۔سچ ہے

وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نکتہ عشق کا\
کہ کتاب عقل کی طاق پر جاں دھری تھی واں ہی دھری رہی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴ فروری ۱۹۲۷ء مطابق یکم شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۴ ص ۴-۵)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بہائیت اور مرزائیت میں بہت تھوڑا فرق ہے

(بلکہ نہیں ہے)

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اشاعت اسلام کے نام سے جو مذہب رائج کرنا چاہا ہے وہ فی الحقیقت بہائی اصولوں پر مبنی ہے آنجناب اور ان کے بعد اب کے جانشینوں کی طرف سے اس دعوے کے ثبوت میں اس قدر دلائل کے انبار جمع ہو گئے ہیں کہ آج اہل قادیان اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتے اور نہ ہی وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ بہائی مذہب والوں نے قرآن مجید کی فلاں آیت کا مطلب اپنا مطلب نکالنے کے لئے غلط بتایا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا کہیں تو پھر انہیں اپنے پیشواؤں کی تحریریں دیکھ کر شرمندہ ہونا پڑے گا۔

گذشتہ ایام میں بہائی اور مرزائی مباحثہ کے لئے فریقین میں خط و کتابت ہوئی تھی قادیان والوں کا عذر تھا کہ ہمارے پاس بہائی مذہب کی بنیادی کتب نہیں ہیں۔ لیکن میرے نزدیک قادیان والوں کو اس بات کا بھی خوف تھا کہ ہم بہائیوں کے ساتھ اصولاً کون سا اختلاف رکھتے ہیں جس پر بحث کر سکیں گے چنانچہ آج اس مضمون میں چند عقائد جو مسلمہ فریقین ہیں ذیل میں درج کرتا ہوں جس سے میرے دعوی کا کافی ثبوت ملے گا (نوٹ: جو عقیدہ کسی ایک فریق کا یا متفقہ ہر دو فریق کا مشہور ہے، اس کا حوالہ نہیں دیا گیا۔ محمد حسین صابری)

اول: مسیح ابن مریم فوت ہو گئے بجسد عنصری آسمان پر نہیں گئے۔

دوم۔ آنے والا مسیح کے نام پر کوئی اور شخص ہے جو اسی امت میں سے ہوگا۔

(بہائی رسالہ المعیار المسیح۔ ص ۱۷۹۔۱۸۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوم: قرآن مجید آسمان پر اٹھالیا گیا۔

چہارم: ایک ایسا وقت آئے گا جب کہ آنحضرتﷺ کا نوردنیا کوروشن کرنے سے رک جائے گا۔

(الفضل ۲۷ اگست ۱۹۱۴ء ص ۸، از مرزا بشیر الدین محمود صاحب، درس قرآن کے نوٹ)

پنجم: قرآن مجید قرآن مجید میں جو آیات قیامت کے متعلق ہیں ان سے مراد مسیح موعود کا زمانہ ہے یہاں تک کہ یوم یأتی ربك فی ظلل من الغمام سے یہ مراد ہے کہ خدا انسانی مظہر (غلام احمد یا بہاء اللہ) کے ذریعہ سے اپنا چہرہ دکھائے گا۔ (ایضاً و حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۴)

ششم: بالآخرة هم يوقنون سے مراد آخری وحی ہے جو بعد قرآن مجید مسیح موعود پر نازل ہوئی۔

(پارہ اول مع تفسیر شائع کردہ انجمن ترقی اسلام قادیان۔ زیر نگرانی مرزا محمود احمد صفحہ ۱۲۔۱۳ حاشیہ)

تھوڑا سا اختلاف

اختلاف صرف اس قدر ہے کہ ایک گروہ کہتا ہے کہ آخری وحی کا نزول ایران اور شام میں ہوا۔ لیکن دوسرا گروہ اس بات کا مدعی ہے کہ خدا نے آخری وحی قادیان ضلع گورداسپور میں نازل فرمائی۔

اگر تعصب اندھی تقلید زبان کی پچ دنیاوی لالچ درمیان میں حائل نہ ہو تو اس تھوڑے سے اختلاف کو رفع کر لینا کچھ بھی مشکل نہیں ہے۔ اس کے بعد پھر عکہ (جہاں بہائی مرکز ہے) اور قادیان کے کارکن مل کر کام کرتے ہوئے ایک دوسرے سے کہیں گے

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جان شدی
تا کس نگوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔فروری ۱۹۲۷ء مطابق یکم شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۴ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمد کے دو غلام اور ان کا آپس میں کلام۔۳

(مدعی سست گواہ چست)

(ہمارے قابل نامہ نگار غلام احمد خان صاحب سوداگر ہنگو کسی زمانہ قادیان گئے تھے وہاں جو کچھ ان کی مرزا صاحب قادیانی کے ساتھ اوران کے حواریوں کے ساتھ گفتگو اس کا سلسلہ گذشتہ نمبروں میں درج ہوتا آیا ہے آج بھی اسی کا تتمہ ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

اب ایک اور چیستان جو قابل سماعت ہے، گذارش کرتا ہوں:

مرزا صاحب قادیانی کے اندر گھسنے کے بعد ناصر نواب نامی ایک شخص نے مجھ کو ہاتھ سے پکڑ کر بٹھالیا، جو بعد میں معلوم ہوا کہ مرزا صاحب کے خسر ہیں۔ فرمایا حضرت (مرزا قادیانی) کو فرصت نہ تھی، میں آپ کو بارہ اشخاص کے نام بتاتا ہوں۔ چار یار کبار چاروں نبی تھے۔ چار مذاہب والے چاروں نبی تھے۔ جنید بغدادی، عبدالقادر جیلانی، معین الدین اجمیری، مجدد الف ثانی سرہندی۔ چار یہ ہوئے۔ جملہ ہوئے بارہ۔ علی ہذا القیاس ہزاروں سے متجاوز اس امت میں انبیاء گذر چکے ہیں۔

میں نے کہا کہ جب انہوں نے خود دعوی نہیں کیا پھر آپ کس بنا پر یہ بھاری بھاری جاگیریں ان کے نام لکھ رہے ہیں۔، جواب میں کہا آفتاب نبوت کے سامنے تاروں کا جو ہر نمود ناممکن ہے اور اسی طرح آئمہ اربعہ وغیرہ کے ازمنہ میں اسلام اور علم کا زور تھا۔ اعلان نبوت کی ضرورت نہ تھی۔

میں نے کہا اچھا معین الدین کے لئے تو ازبس ضروری تھا کہ وہ اپنی نبوت کا اعلان کرتے کیونکہ وہ کفرستان اور بت پرستوں کے درمیان میں تھے۔

اس کے جواب میں کہا: اس کی مرضی۔

خیر یہ گفتگو بھی ختم ہوئی۔

اسکے بعد خلیفہ (حکیم نورالدین) کے پاس دوبارہ حاضر ہوئے۔ انہوں نے جھٹ مثنوی شریف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کھول کر میرے سامنے رکھ دی۔ میں نے کہا کہ پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بے علم اوران پڑھ ہوں۔

اس پر خلیفہ صاحب فرمانے لگے کہ خاصان خدا اکثر ایسی باتیں کہہ جاتے ہیں جو ظاہر بینوں کے نزدیک قابل اعتراض ہوتی ہیں لیکن درحقیقت وہ قابل گرفت نہیں ہوتیں۔ دیکھو جلال الدین رومی نے اپنی مثنوی میں کیا کیا دعوی کیئے ہیں کہ

آدم میرے سامنے طفل مکتب ہے، موسیٰ وعیسیٰ میرے نوکر چاکر ہیں، جبریل میرا دربان ہے،

اور باوجود ایسے الفاظ اہانت کے آپ کے علماء اس کو مولائے رومی کے معزز خطاب سے یاد کرتے ہیں۔ مگر حضرت مرزا صاحب قادیانی باوجود غلامی احمد ﷺ خود کو اگر ظلی اور غیر تشریعی نبی کہیں، تو کافر۔

میں نے کہا مولوی صاحب مثنوی کے یہ الفاظ رسول خدا کی تعریف میں ہوں گے۔ خلیفہ صاحب نے جھٹ کتاب مثنوی کو پیش کیا۔ مگر میں نے بوجہ شرم کے جو اپنے آپ کو ان پڑھ ظاہر کیا تھا ہاتھ تک نہیں لگایا۔ گو ابھی تک مجھے اس کا افسوس ہے۔ پھر خلیفہ صاحب نے ارشاد کیا کہ کوئی نبی کذاب ۲۳ سال تک (جو ہمارے نبی کی میعاد نبوت تھی) زندہ نہیں رہ سکتا۔

اس پر میں نے عرض کیا کہ فرعون باوجود دعوی خدائی کے اس سے بھی زیادہ عرصہ تک زندہ رہا تھا۔

خلیفہ (حکیم نورالدین) نے فرمایا کہ خدائی کا دعوی اس قدر موجب خلل وفساد نہیں جس قدر نبوت کا ذبہ، کیونکہ یہ تو اظہر من الشمس ہے کہ ایک غلیظ ہگنے والا انسان خدا نہیں ہوسکتا، لیکن انسان نبی بن سکتا ہے۔ اس لئے ایک جھوٹے مدعی سے فساد فی الدین کا زیادہ احتمال ہے، اور خدا ایسے شخص کو مہلت نہیں دیتا کہ وہ دین اسلام میں ایسا علانیہ فتور ڈالا کرے۔

چونکہ اس خانہ ساز دلیل کا کوئی معقول اور تاریخی جواب میرے پاس نہ تھا، اس لئے خاموش ہوا۔ اور کچھ دیر بعد واپس روانہ ہو کر لاہور پہنچا۔

مجھے اس بات کے ظاہر کرنے میں ذرہ بھی تامل نہیں کہ مرزائی کارخانہ جیل کے افسر اعلی درحقیقت نورالدین تھے۔ میرے ساتھ جو تلبیس خلیفہ مذکور کی بارگاہ سے عمل میں آئی اگر دستگیر حقیقی کی دست گیری نہ ہوتی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو ضرور کچھ عرصہ تک متفکر رہتا۔ اب تائید غیبی کا شگوفہ بھی قابل نظارہ ہے۔

لاہور میں سیدھا بیگم شاہی مسجد میں جا کر مولوی غلام قادر صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا، اور واقعات مندرجہ صدر کو حرف بحرف بیان کر کے عرض کیا کہ ذکر مثنوی اور میعاد نبوت نے مجھ کو لاجواب کر دیا تھا، چنانچہ اس کا خاطر خواہ جواب میری طرف سے پیش نہ ہو سکا۔

مولوی صاحب ممدوح نے فرمایا کہ اللہ جل شانہ قرآن شریف میں فرماتا ہے ان الشیاطین لیوحون الی اولیاء ھم لیجادلوکم (الانعام:۱۲۱)

اس آیت کی رو سے شیطانی وحی ثابت ہے۔ پس مرزا صاحب کو جو وحی ہوتی ہے وہ درحقیقت شیطانی وحی ہے۔ تم نے برا کیا جو اس کے پاس گئے۔

پھر وہاں سے مولوی عبداللہ چکڑالوی کے پاس گیا۔ اس نے بھی تقریباً اسی قسم کا جواب دیا، مگر کسی نے قابل اطمینان ردّ پیش کر کے میری تسکین قلب نہیں کی۔ اب حیران تھا کہ کیا کروں۔ آخر کار کشمیری بازار میں الٰہی بخش صاحب کتب فروش کی دوکان پر جا کر مثنوی شریف کو طلب کیا۔ خدا شاہد ہے کہ مجھے صفحہ کا پتہ یاد نہ تھا لیکن کھولتے ہی اسی صفحہ پر نظر پڑی جس میں یہ مذکور مندرج تھا کہ

آدم میرے سامنے طفل مکتب ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

جو دراصل ویسا ہی تھا جیسا نورالدین خلیفہ قادیانی کو جواب دیا تھا۔ لیکن اس نے خلاف صدق و دیانت مجھ کو ڈانٹا کہ بتاؤ کہاں لکھا ہے کیونکہ اس نے میری زبانی مجھ کو ان پڑھ ہی جانا تھا۔ اس ذلیلانہ خاموشی پر مجھے آج تک افسوس ہے اور تاحیات رہے گا۔

اب دوسرا واقعہ بھی لائق یادداشت ہے۔ جب ہر طرف سے مایوسی ہوئی تو ناگاہ میرے ہاتھ میں ایک رسالہ آیا جس کا نام ہے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سیاحت نامہ حافظ عبدالرحمٰن امرتسری۔

جسکو بطور تفریح طبع پڑھ رہا تھا۔ رفتہ رفتہ بہاء اللہ ایرانی مدعی نبوت کے حالات پر نظر پڑی۔ لکھا تھا کہ دوران سیاحت مقام عکہ واقع شام میں پہنچا، جہاں بہاء اللہ کا مزار ہے۔ وہاں پر عباس آفندی، اس کے نواسے، سے ملاقات ہوئی، جس نے مجھے ایک کتاب فارسی زبان کی عنایت کی جسکا نام غالباً ،کتاب مقدس، ہے اور کہا کہ یہ الہامی کتاب ہے جو بہاء اللہ پر نازل ہوئی تھی۔

غرض اس رسالہ میں ابتداء سے انتہاء تک مجمل حالات کے بعد تحریر ہے کہ بہاء اللہ ۲۹ سال تک دعوی نبوت پر قائم رہا اور آخرکار اپنی موت مر کر عکہ میں دفن ہوا ہے جس کے مزار پر سال بہ سال عقیدت مند آتے جاتے ہیں۔

ناظرین کرام! دیکھی خدا کی دستگیری

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۴۔ فروری ۱۹۲۷ء مطابق یکم شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۴ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں مرزائیوں سے مباہلہ کیوں کروں؟

ما ذا بعد الحق ا لا الضلا ل

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

بعض اوقات مرزائی اخبارات میں مجھے مباہلہ کی دعوت دی جاتی ہے اور لکھا جاتا ہے :

جتنی بار مولوی ثناء اللہ صاحب کو سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مباہلہ کی دعوت دی گئی ہے، اتنی دفعہ کسی اور مخالف سلسلہ کو اس طریق فیصلہ کی طرف بلانے کی ضرورت پیش نہیں آئی ....لیکن دنیا جانتی ہے کہ آج تک کبھی انہوں نے اس طریق کو منظور کر کے اس پر عمل پیرا ہونے کی جرأت نہیں کی۔

(الفضل قادیان ۷ جنوری ۱۹۲۷ء)

یہ بیان بالکل صحیح ہے کہ مجھ کو مباہلہ کی طرف بلایا گیا۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی زندگی میں بھی بلایا اور اب بھی بلایا جاتا ہے۔ مگر میرا مباہلہ مرزا صاحب قادیانی سے نہیں ہوا، اور اب تو حاجت ہی نہیں رہی۔

اس کی وجہ کیا ہوئی؟

جناب متوفی (مرزا غلام احمد) کی عادت شریفہ تھی کہ جوں ہی مخالف کو کوئی معمولی تکلیف ہوئی، تو انہوں نے اس کو نشان قرار دیا۔ اس لئے ان کی زندگی میں ان سے پوچھتا رہا کہ مباہلہ کا اثر کیا ہوگا، مجھے پہلے بتا دیجئے۔

یہ بتانے سے وہ ہمیشہ پہلو تہی کرتے رہے۔ آخر کار انہوں نے یہ لکھا کہ یہ تمہاری کٹ حجتیں ہیں۔ اب میں خدائی تحریک سے تمہارے فیصلہ کیلئے خدا سے دعا کرتا ہوں کہ:

جو ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے جھوٹا ہے وہ سچے کی زندگی میں پہلے مر جائے ۔

(اخبار بدر قادیان ۱۳ جون ۱۹۰۷ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب کے اس اقرار سے پہلی سب دعوتیں اور مباہلہ کے متعلق گفتگوئیں بند ہوگئیں۔

بجائے مباہلہ کے یک طرفہ دعا موسومہ:

مولوی ثناء اللہ صاحب کے ساتھ آخری فیصلہ

شائع ہوگئی۔ چنانچہ اس کی قبولیت ہوکر واقعہ بھی ہوگیا، جس پر لوگوں نے یہ شعر پڑھا

لکھا تھا کاذب مرے گا پیشتر
کذب میں پکا تھا پہلے مر گیا

یہ تو تھا آسمانی فیصلہ۔ اس پر تم مرزائیوں نے منکرانہ شور کیا، تو لودھیانہ میں انعامی مباحثہ ہوا۔ جس میں فیصلہ میرے حق میں ہوا، اور میں نے مبلغ تین سو روپیہ تم سے وصول کیا، جس پر تاریخی مصرعہ یہ کہا گیا:

مال موذی نصیب غازی

ان سب آسمانی اور زمینی فیصلوں کے بعد بھی مباہلہ کی دعوت دینا کتنی جہالت ہے اور ان فیصلوں کو قبول نہ کرنا کتنی حماقت ہے۔

احمدیو! الیس منکم رجل رشید ۔ مقدمات میں ماتحت عدالت کی اپیل ججی میں ہوسکتی ہے۔ آخر بڑھتے بڑھتے ہائی کورٹ تک یا کبھی ولایت کی پریوی کونسل تک بھی ہوتی ہے۔ لیکن پریوی کونسل کے فیصلہ کے بعد بھی کوئی شخص اپنا مقدمہ نئے سرے سے شروع کرے، تو کون اس کو عقل مند کہے گا۔

نئے لوگوں کی کیجئے آزمائش
ضرورت کیا ہمارے امتحان کی

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۵ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اعلاء الحق الصریح بتکذیب مثیل المسیح

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

مرزا صاحب کے دعاوی

ا۔ازالہ اوہام حصہ دوم صفحہ ۲۸۲ پر مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

وہ مسیح موعود جس کے آنے کا قرآن کریم میں وعدہ دیا گیا ہے یہ عاجز ہی ہے۔

۲۔ تبلیغ رسالت دوم صفحہ ۲۱ بحوالہ اشتہار ۲۔اکتوبر ۱۸۹۱ء مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

مسیح ابن مریم ہونے کا دعویٰ نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں فقط مثیل مسیح ہونے کا دعویٰ ہے۔

۳۔ کشتی نوح کے صفحہ ۴۹ پر مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں:

اس امت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ میں آجائے اسی غرض سے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے

اور مولوی سرور شاہ قادیانی کہتے ہیں:

ہم نے مسیح موعود کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔آپ میں وہ تمام باتیں تھیں جو مسیح ناصری میں پائی جاتی تھیں۔

اقول: حق بات یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں وہ تمام باتیں نہ تھیں جو حضرت عیسیٰؑ میں پائی جاتی تھیں ۔اور نہ جناب مرزا قادیانی کو حضرت عیسیٰؑ سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے۔جیسا کہ ذیل سے ظاہر ہوگا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۱: مسیح ناصری بغیر باپ کے پیدا ہوئے،(ازالہ اوہام ۔ص۳۷۷، ۶۶۹)۔

مرزا غلام احمد کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا۔(کشف الغطاء۔ص۲)

۲۔حضرت مسیح نے مہد میں کلام کیا۔(تریاق القلوب۔ ص۴۱)۔

مرزا غلام احمد قادیانی میں یہ بات نہ تھی۔

۳۔مسیح نے شادی نہیں کی آپ کی کوئی بیوی نہ تھی۔(ریویو۔مارچ ۱۹۰۲ء ص۱۲۴)

جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے دو شادیاں کیں۔

۴۔حضرت مسیح کی کوئی اولاد نہ تھی۔(تریاق القلوب۔ ص۹۹ کا حاشیہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کی اولاد میں سلطان احمد، فضل احمد، محمود احمد وغیرہ تھے۔

۵۔مسیح صاحب شریعت رسول تھے۔(تحفہ گولڑویہ۔ ص۲۲ کا حاشیہ)

۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی غیر تشریعی نبی تھے۔(حقیقۃ النبوۃ۔ ص۱۔۴)

۶۔مسیح نے براہ راست فیضان پایا۔(الحکم ۱۴ جولائی ۱۹۰۸۔ضمیمہ براہین ۵ ص۱۸۲)

حقیقۃ النبوۃ صفحہ ۱۳۷ و ۵ پر لکھا ہے کہ مرزا قادیانی نے حضرت احمد مجتبیٰ ﷺ کی اتباع سے سب کچھ حاصل کیا ہے

۷۔ازالہ اوہام کے صفحہ ۳۱۰۔۳۱۱ پر مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے:

ہدایت اور توحید اور دینی استقامتوں کی کامل طور پر دلوں میں قائم کرنے کے بارے میں ان کی کاروائیوں کا نمبر ایسا کم درجہ کا رہا، کہ قریب قریب ناکام رہے۔

مرزا غلام احمد صاحب اس وقت دنیا سے تشریف لے گئے کہ چار لاکھ سے زیادہ کی خدا پرست جماعت قائم کر دی تھی۔(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۸ء ص۳)

۸۔ کیا ہے حضرت مسیح ناصری کے شاگردوں میں سے کوئی ایسا شاگرد نہیں، جسے مسیح کے جیتے جی ایسا نصیب ہوا۔ (ریویو آف ریلی جنز۔مئی 1915ء ص۲۲۱ حاشیہ)

ہمارے خداوند مسیح قادیانی کے شاگرد ایسے ہیں کہ اپنی جان و مال مسیح موعود پر قربان کرتے ہیں۔

(ریویو آف ریلی جنز۔مئی 1915ء ص۲۱۱ حاشیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے تھے مگر آپ صلیب پر مرے نہ تھے۔ بلکہ بے ہوش ہو گئے تھے اور مرہم عیسی سے آپ کا علاج کیا گیا۔(مسیح ہندوستان میں ۔ص ۴۹،۵۵،۵۶، راز حقیقت ۔ص ۳ حاشیہ، کتاب البریہ ۔ص ۲۴۳ وغیرہ)۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے ساتھ ایسے واقعات پیش نہیں آئے۔

۱۰۔ حضرت موسی کے بعد بائیسویں صدی میں آنحضرت ﷺ ہوئے اور حضرت عیسی آں حضرت ﷺ سے چھ صدیاں پہلے ہوئے۔ پس اس حساب سے حضرت موسیٰ کے بعد سولہویں صدی میں حضرت مسیح ہوئے۔(دیکھو ازالہ اوہام ۔ص ۲۷۸، راز حقیقت ص ۱۵)،

آنحضرت ﷺ درحقیقت مثیل موسیٰ ہیں۔(ایام الصلح ۔ص ۵۶،۵۹)۔

مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ ﷺ کے بعد چودھویں صدی میں اپنے دعاوی کا اظہار کیا۔ یعنی بقول احمدی مولوی کے ۱۳۰۸ھ میں مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔

۱۱۔ ابن مریم باذن الہی الیسع نبی کی طرح اس عمل الترب میں کمال رکھتے تھے ۔ (ازالہ اوہام ۔ص ۳۰۹)

ازالہ اوہام صفحہ ۳۰۹ کے حاشیہ پر مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے:

اگر یہ عاجز اس عمل کو مکروہ اور قابل نفرت نہ سمجھتا، تو خدائے تعالی کے فضل وتوفیق سے امید قوی رکھتا تھا کہ ان اعجوبہ نمائیوں میں حضرت ابن مریم سے کم نہ رہتا۔

۱۲۔ کشتی نوح کے صفحہ ۸۵ پر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کا سبب تو یہ تھا کہ عیسی شراب پیا کرتے تھے شاید کسی بیماری کی وجہ سے پرانی عادت کی وجہ سے ۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن شراب خوری سے بری تھا۔

۱۳۔ عیسائیوں نے بہت سے یسوع کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔ (ضمیمہ انجام آتھم ۔ص ۶ حاشیہ)۔

یسوع مسیح عیسی بن مریم ایک ہی ہے۔(توضیح مرام ۔ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری تائید میں خدا نے وہ نشان ظاہر فرمائے ہیں کہ آج کی تاریخ سے جو ۱۶ جولائی ہے اگر میں ان کو فرداً فرداً شمار کروں تو میں خدا تعالیٰ قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں کہ وہ تین لاکھ سے بھی زیادہ ہیں۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۶۷)

۱۴۔ بقول مرزا غلام احمد قادیانی، حضرت مسیح نے صلیب سے نجات پانے کے بعد یروشلم سے تا گلیل اور وہاں سے نصیبین (عراق) ایران، فغانستان، پنجاب، تبت، نیپال، کشمیر کا سفر کیا اور آخر سری نگر کے محلہ خانیار میں وفات پائی اور وہیں دفن کئے گئے (مسیح ہندوستان میں۔ص ۶۵۔۶۸۔راز حقیقت۔ص ۹۔تریاق القلوب۔ص ۵۲)

مرزا قادیان میں ۱۸۳۹ء میں پیدا ہوئے۔آپ نے بٹالہ، گورداسپور، امرتسر، جہلم، سیالکوٹ، ہوشیار پور، جالندھر، لودھیانہ، پٹیالہ، دہلی، علی گڈھ کا سفر کیا ۔یا یوں کہو کہ صوبہ پنجاب اور صوبہ یوپی سے باہر کبھی نہیں گئے۔

۱۵۔کنز العمال جلد ۲ ص ۷۱ پر ہے کہ دیلمی اور ابن النجار نے حضرت جابرؓ سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰؑ سفر کرتے تھے۔جب شام پڑ جاتی تو جنگل کا ساگ پات کھا لیتے تھے۔چشموں کا پانی پیتے اور مٹی کا تکیہ بناتے۔ پھر کہتے کہ نہ تو میرا گھر ہے جس کے خراب ہونے کا اندیشہ ہو، اور نہ کوئی اولاد ہے جسکے مرنے کا ڈر ہو۔

(عسل مصفی اول۔ص ۱۹۱)

یہ باتیں مرزا غلام احمد قادیانی میں نہیں پائی گئیں۔

۱۶۔یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جب حضرت مسیح یہودیوں میں پیدا ہوئے تو وہ تیس سال کی عمر میں ان قوموں کی تبلیغ کے لئے مامور ہوئے تھے ۔ (عسل مصفی حصہ اول۔ص ۵۷۰)۔

پھر جب میری عمر چالیس سال تک پہنچی تو خدا تعالیٰ نے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا اور یہ عجیب اتفاق ہوا کہ میری عمر کے چالیس برس ہونے پر صدی کا سر بھی آ پہنچا، تب خدا تعالیٰ نے الہام کے ذریعہ سے میرے اوپر ظاہر کیا کہ تو اس صدی کا مجدد اور صلیبی فتنوں کا چارہ گر ہے۔اور یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ تو ہی مسیح موعود ہے ۔(تریاق القلوب۔ ص ۶۸)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔اخبار الحکم ۳۰،اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸ پر ہے:

حضرت مسیح ناصری صرف نبی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لئے اور ایک محدود وقت کیلئے آئے تھے۔

اخبار الحکم قادیان ۳۰۔اپریل ۱۹۰۲ء صفحہ ۸ پر ہے کہ:

مرزا صاحب قادیانی کل دنیا اور ہمیشہ کے لئے آئے ہیں۔

۱۸۔حضرت عیسیٰ چونکہ بلاد شام کے رہنے والے تھے اس لئے وہ بگوا یعنی سفید رنگ تھے۔

(مسیح ہندوستان میں۔ص ۸۱)۔

ازالہ اوہام صفحہ ۱۵۷ پر ہے مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے میرا رنگ گندمی ہے۔

مرزا اپنی نسبت شکایت کرتے ہیں کہ حافظہ اچھا نہیں، یاد نہیں رہا۔

(ریویو آف ریلی جنز۔اپریل ۱۹۰۳ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

۱۹۔سیدنا حضرت مسیح ابن مریم نے کبھی ایسے الفاظ اپنی نسبت استعمال نہیں کیے

۲۰۔سیدنا حضرت عیسیٰ نے ایسا کبھی نہیں فرمایا۔

جناب مرزا نے فرمایا مجھے مراق ہے ۔(ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد حضرت مسیح کے مثیل نہ تھے اور آپ کو کسی پہلو سے حضرت عیسی سے تشبیہ نہ دی گئی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۸ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۵ ص ۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب حنفی تھے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قاعدہ کی بات ہے کہ جو آدمی نیک شہرت رکھتا ہو اسے سارے اپنی طرف یا اپنے کو اس کی طرف منسوب کرنا فخر جانتے ہیں اور جو بدنام ہو اس کو سارے ہی دھتکارتے ہیں۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی چونکہ عام رائے اسلام میں بدنام ہیں، اس لئے کوئی بھی ان کو اپنی طرف منسوب کرنا پسند نہیں کرتا۔ مگر کیا وہ واقع میں کسی طرف منسوب نہ تھے؟ ضرور تھے۔

ہم نے ایک دفعہ لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب حنفی المذہب تھے۔ ہمارا مدعا اس سے (معاذ اللہ) حنفی مذہب پر طعن کرنا نہ تھا، بلکہ صحیح واقعہ بتانا مقصود تھا۔

اب تازہ پرچہ الفقیہ (۱۴ جنوری ۱۹۲۷ء) میں اس کے ایک نامہ نگار نے ہم سے سوال کیا ہے کہ اس کا ثبوت دو کہ مرزا غلام احمد قادیانی قبل نبوت حنفی تھے، حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی کی سوانح عمری مصنفہ پسر مرزا میں ملتا ہے کہ انہوں نے ایک دفعہ اپنے ایک مرید سے آمین بالجہر، رفع یدین چھڑا دیا۔ چنانچہ کتاب مذکور کے الفاظ یہ ہیں:

> میاں عبداللہ سنوری کہتے ہیں، میں نے آپ (مرزا قادیانی) کے پیچھے نماز پڑھی تو نماز کے بعد آپ نے مجھ سے مسکرا کر فرمایا میاں عبداللہ صاحب اب تو سنت پر بہت عمل ہو چکا ہے۔ اور اشارہ رفع یدین کی طرف تھا۔ میاں عبداللہ کہتے ہیں کہ اس دن سے میں نے رفع یدین کرنا ترک دیا بلکہ آمین بالجہر کہنا بھی چھوڑ دیا۔ اور میاں عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت (مرزا غلام احمد) صاحب کو کبھی رفع یدین کرتے یا آمین بالجہر کہتے نہیں سنا اور نہ کبھی بسم اللہ بالجہر پڑھتے سنا ہے۔
>
> (سیرۃ المہدی۔ ص ۱۴۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

یہ میاں عبداللہ اس زمانہ سے مرزا صاحب قادیانی کا خادم خاص ہے، جب کہ مرزا صاحب قادیانی ابھی ابتدائی حالت میں زاویہ خمول میں تھے۔

اور سنئیے۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی حنفیت کا دوسرا ثبوت ہے۔

میاں عبداللہ سنوری نے بیان کیا کہ ایک دفعہ یہ ذکر تھا کہ یہ جو چہلم کی رسم ہے یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا تقسیم کرتے ہیں۔ غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں۔

اس پر حضرت (مرزا قادیانی) نے فرمایا کہ چالیسویں دن غربا میں کھانا تقسیم کرنے میں یہ حکمت ہے کہ یہ مردے کی روح کے رخصت ہونے کا دن ہے۔ (سیرۃ المہدی۔ ص ۱۶۸)

احمد یو! یہ قول مرزا غلام احمد کا گو زمانہ مسیحیت کا نہیں ہے، لیکن زمانہ مجددیت کا تو ہے۔ پھر کیا مجدد کیلئے اتنا ہی علم ہوتا ہے یا اس سے زیادہ کی بھی ضرورت ہے۔ ایمان سے کہنا یہی اتباع سنت ہے جس کی بابت تمہارے خلیفہ اول کی شہادت درج ذیل ہے:

حکیم نورالدین صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

حضرت مرزا صاحب اہل سنت والجماعت خاص کر حنفی المذہب تھے اسی طائفہ ظاہرین میں سے تھے۔ نورالدین۔ (۲۹۔ اگست ۱۹۱۲ء مندرجہ اخبار پیغام صلح لاہور ۲۷ جنوری ۱۹۲۶ء)

ہمارے خیال میں اس سے زیادہ ثبوت کی کیا حاجت ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے اول سے آخر تک دیکھنے والے دو راسخ الاعتقاد مرید بتاتے ہیں کہ مرزا غلام احمد صاحب حنفی تھے۔ ہم نہیں سمجھتے کہ مرزا صاحب قادیانی اگر حنفی ہوں تو حنفی مذہب پر کیا اعتراض۔

حنفیہ کرام خدا معلوم کیوں ان کے حنفی ہونے سے چڑتے ہیں میں سچ کہتا ہوں کہ اگر مرزا صاحب قادیانی کے اہل حدیث ہونے کا ثبوت ہوتا اور کوئی شخص ان کی وجہ سے اہل حدیث پر اعتراض کرتا تو اہل حدیث کہہ دیتے کہ اس سے اہل حدیث مذہب کر کوئی اعتراض نہیں۔

اس کی مثال میں بہت سے واقعات پیش کئے جاسکتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص اسلام سے نکلا۔ فلاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شخص ملائکہ سے نکلا۔ پھر ہمارے حنفی دوست مرزا صاحب قادیانی کی حنفیت سے کیوں اتنی نفرت کرتے ہیں ۔ہمارے خیال میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۶ ص ۵۔۶)

وحدت قومی کے متعلق ایک احمدی کا خط بنا بر جواب

مولانا مکرمی: السلام علیکم ورحمۃ اللہ

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۶ء ص ۴ کالم سوم میں عنوان:

لاہوری احمدیوں کا جلسہ،

کے نیچے آپ نے: اسلام خطرہ میں؟ کے عنوان کے تحت میں مرزا صاحب قادیانی کی کتاب چشمہ معرفت سے نوٹ ذیل نقل کیا تھا:

مسیح موعود کے آنے سے تمام دنیا میں وحدت قومی اسلامی پیدا ہو جائے گی کوئی غیر مسلم نہیں رہے گا۔،

اس کے بعد آپ کا یہ نوٹ درج ہے:

ہم دیکھتے ہیں کہ مسیح موعود (مرزا قادیانی) آئے اور چلے بھی گئے مگر لاہوری جلسہ کے پروگرام میں ایک عنوان مضمون دیکھ کر ہمیں حیرت ہوئی ہے کہ (اسلام خطرہ میں ہے)۔ یہ اس جماعت کی طرف سے ہے جو مرزا صاحب کو مسیح موعود مان کر ان کی طرف اپنے آپ کو منسوب کرتی ہے لیکن اسے معلوم نہیں کہ اسلام کا خطرہ میں ہونا ان کے مسیح موعود کے دعوی کی تردید ہے۔ وغیرہ

آپ کے مذکورہ نوٹ کو پڑھ کر ایک احمدی نے خاکسار کو ایک مراسلہ واسطے جواب کے ارسال کیا ہے جس کو بجنسہ نقل کر کے خدمت شریف میں بنا بر جواب بھیجتا ہوں اور امید وار ہوں کہ آپ اس کا جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باصواب آئندہ پرچہ اہل حدیث میں درج فرما کر خاکسار کو اس کے مطالبہ سے سبکدوش فرمائیں گے

خاکسار۔ ماسٹر غلام حیدر مقیم سرگودھا

نقل خط (اصل ملفوف):

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

جناب من ماسٹر صاحب۔ السلام علیکم

جناب کا عنایت کردہ پرچہ اہل حدیث غور سے پڑھا۔ مضمون پڑھ کر سخت افسوس ہوا کہ ہمارے علماء کس طرح اپنی آنکھیں بند کر کے اعتراض کر دیتے ہیں کچھ نہیں سوچتے کہ اس کا اثر کہاں جا کر پڑیگا (ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ) آنحضرتﷺ تمام جہان اور تمام زمانوں کیلئے تا قیامت مبعوث ہوئے پھر کیا وجہ کہ اسلام کا غلبہ سوائے ملک عرب (حسب مفہوم آنجناب) آنحضرتﷺ کی زندگی میں نہ ہوا بعد میں بھی تمام جہان کا دعوی ہی دعوی رہا خصوصاً یہ زمانہ تو ہماری آنکھوں کے سامنے ہے عیسائیوں اور ہندوؤں کا زور کوئی پوشیدہ امر نہیں خدا جانے کس قدر نفوس اسلام سے مرتد ہو گئے ہیں کیا اس وعدہ کو بھی محبوبہ کی طرح محسوب کریں وعدہ محبوبہ تو خدا نے منسوخ کیا مسیح الزمان خود لکھ گیا یمحوا اللہ مایشاء و یثبت ۔ پر غور کرو۔

دستخط۔ محمد صدیق نقل نویس سرگودھا

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں: انسان اگر حق پسند ہو تو اس کے لئے ایک ہی بات کافی ہے ناحق پسند ہو تو دفتر بلکہ دفتر ہا بھی کام نہیں دیتے

وما تغنی الآیات والنذر عن قوم لا یؤمنون (یونس:۱۰۱)

واضح رہے کہ اس آیت کی تفسیر کے متعلق گفتگو نہیں بلکہ گفتگو یہ ہے کہ مرزا ..

(اخبار اہل حدیث کے شمارہ ہذا کا صفحہ ۷ میرے پاس موجود نہیں، لہذا یہ مضمون نامکمل ہے۔ بہاء)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۸۔ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۶ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی باایمان تھے؟ خود ان کی زبانی

جناب مولانا نور محمد خان مدرسہ محمدیہ راجپورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

پہلی وجہ:

جناب مرزا صاحب قادیانی اس شخص کے متعلق جو امام حسین یا آئمہ مطہرین کی تحقیر و توہین کرتا ہے، اپنے اشتہار تبلیغ الحق مورخہ ۱۸۔اکتوبر ۱۹۰۵ء مطبوعہ ضیاء الاسلام قادیان میں فرماتے ہیں (جس کو منشی قاسم علی احمدی نے اپنی کتاب دین الحق یا ہمارا مذہب کے صفحہ ۸۹ پر نقل کیا ہے) وھو ہذا:

یہ امر نہایت درجہ شقاوت اور بے ایمانی میں داخل ہے کہ حسین کی تکفیر کی جائے اور جو شخص حسینؓ یا کسی اور بزرگ کی جو آئمہ مطہرین میں سے ہے تحقیر کرتا ہے یا کوئی کلمہ استخفاف کا ان کی نسبت اپنی زبان پر لاتا ہے وہ اپنے ایمان کو ضائع کرتا ہے کیونکہ اللہ جل شانہ اس شخص کا دشمن ہو جاتا ہے جو اس کے برگزیدوں اور پیاروں کا دشمن ہے (دین الحق از قاسم علی۔ص ۸۹)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اے قوم شیعہ اس پر اصرار مت کرو کہ حسین تمہارا منجی ہے کیونکہ میں سچ کہتا ہوں کہ آج تم میں ایک (مرزا غلام احمد قادیانی) ہے کہ اس حسینؓ سے بڑھ کر ہے۔ (دافع البلاء۔ص ۱۳)

کربلائیست سیر ہر آنم

صد حسین است در گریبانم

(نزول المسیح۔ص ۹۹)

و قالوا علی الحسنین فضّل نفسہ

اقول نعم و اللہ ربی سیظھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی انہوں نے کہا کہ اس شخص (مرزا قادیانی) نے امام حسن اور حسین سے اپنے تئیں اچھا سمجھا میں کہتا ہوں کہ ہاں میرا خدا عنقریب ظاہر کردے گا)

شتان ما بینی و بین حسینکم
فانی اؤید کل آن و انصرو

(یعنی اور مجھ میں اور تمہارے حسین میں بہت فرق ہے، مجھے تو ہر ایک وقت خدا کی تائید اور مدد مل رہی ہے)

و اما حسین فاذکروا دشت کربلا
الی هذه الایام تبکون فانظروا

(حسین پر تم دشت کربلا کو یاد کرلو۔ اب تک تم روتے ہو۔ پس سوچ لو)

و انی قتیل الحب لکن حسینکم
قتیل العدی فالفرق اجلی و اظهر

اور میں خدا کا کشتہ ہوں لیکن تمہارے حسین دشمنوں کا کشتہ ہے۔ پس فرق کھلا کھلا ظاہر ہے (اعجاز احمدی)

مرزائی دوستو! کیا یہ امام حسین کی ہتک نہیں۔ پھر کیا مرزا غلام احمد قادیانی کے ایمان میں تم کو شبہ ہے۔

دوسری وجہ:

اور جناب مرزا صاحب قادیانی دعوی نبوت کے متعلق فرماتے ہیں:

الف: حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ (دین الحق از قاسم علی)

ب. و ما کان لی ان ادعی النبوة واخرج من الاسلام و الحق بکا فرین۔

(حمامة البشری۔ص ۷۹۔ از دین الحق۔ص ۴۷)

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی دوسری عبارات دیکھئے:

ا۔ ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔ (البدر۔ ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ (اخبار عام لاہور ۱۹۰۸ء)

سچا ہے خدا جس نے قادیان میں رسول بھیجا۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: میں مرزا صاحب کو کسی لقب سے ملقب نہیں کرتا لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا
تیرے قول و فعل میں ہوتا ہے بعد المشرقین
گو زبان و قلب میں کچھ فاصلہ اتنا نہیں

اور حضرات ناظرین سے پوچھتا ہوں کہ آپ ہی انصاف سے فرمائیں کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے قول کے رو سے کون اور کیسے تھے ۔

تمہیں کرتے ہیں قائل یا خطا میری بتاتے ہیں
مجھے بھی دیکھنی ہے منصفی انصاف والوں کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ فروری ۱۹۲۷ء مطابق ۲۲ شعبان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۷ ص ۸)

....

حلف کا تقاضا کیوں ہے؟

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

قادیانی امت میں یہ تو کمال ہے کہ اپنے ناظرین تک صرف اپنی بات پہنچاتے ہیں، مخالف کی طرف سے جواب کبھی نہیں پہنچاتے تاکہ بٹیریں تھیلے سے نکل نہ جائیں۔

قادیانی اخبارات اور امت مرزائیہ مجھ سے متقاضی رہتی ہے کہ میں ان کے لفظوں میں قسم کھاؤں جس کے ساتھ عذاب کیلئے ایک سال کی مدت بھی مقرر ہو۔

میں نے ان کے جواب میں بارہا حلف اٹھائے حتی کہ قادیان کے جلسہ اسلامیہ میں بھی علی الاعلان حلف اٹھا چکا ہوں قادیانی اخبار ۴۔ اپریل ۱۹۲۱ء میں صفحہ ۹ پر ملتا ہے۔ اسکے بعد اخبار اہل حدیث ۲۔ اپریل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۲۶ء میں ایک مضمون لکھا جسکا عنوان یہ ہے :

خدا کی قسم

باوجود اس کے آئے دن مجھ سے تقاضا حلف کا ہوتا رہتا ہے اس پر لطف یہ ہے کہ وہ چاہتے ہیں کہ میں ان کے پیش کردہ الفاظ میں قسم کھاؤں جن کو میں ناجائز سمجھتا ہوں اس لئے میں آج کل قادیانی اخبارات سے اور امت مرزائیہ بہر دو نوع سے ایک سوال کرنا چاہتا ہوں اس کا جواب پہنچنے پر حلف کا فیصلہ آسان ہوگا۔

سوال یہ ہے:

ہماری نزاع کی صورت یہ ہے کہ مرزا صاحب مدعی مسیحیت موعودہ تھے اور میں ان کا منکر۔ اس صورت میں تم لوگ مجھ سے مطالبہ حلف کس اصول سے کرتے ہو۔ آیا منکر کی حیثیت میں مجھ پر حلف ڈالتے ہو، یا کسی امر کے قائل کی حیثیت سے؟ جون سی صورت بھی اختیار کرو اس کی دلیل قرآن یا حدیث سے پیش کرنی ہوگی۔ پھر میں دیکھونگا کہ اگر تمہاری دلیل سے مجھ پر حلف واجب ہوئی تو میں اس وجوب کو ادا کرونگا۔ ان شاء اللہ۔

پس آئندہ حلف مانگنے سے پہلے تم لوگوں کا فرض ہے کہ میری حیثیت مجھ سے بیان کرو اور قرآن و حدیث سے اس پر دلیل لاؤ کیونکہ ہمارا اصول ہے :

آنچہ نہ قال ست نہ قال الرسول
فضل بود فضل مخواں اے فضول

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱ مارچ ۱۹۲۷ء ۔مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۹ ص ۲۔۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسٹر نوٹو وچ روسی سیاح کا افسانہ

(کتاب: یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

جناب مرزا غلام احمد قادیانی کی بہت سی تصنیفات کا ملاحظہ کیا گیا اور ان سے معلوم ہوا کہ حضرت عیسی کے متعلق انکا عقیدہ یہ تھا کہ:

ا۔ حضرت عیسی ابن مریم ۳۳ برس کی عمر میں صلیب پر چڑھائے گئے

(راز حقیقت۔ص ۳ حاشیہ۔ کتاب البریہ۔ص ۲۴۳ کا حاشیہ)۔

۲۔ حضرت عیسی صلیب پر فوت نہیں ہوئے مگر غشی کی حالت ان پر طاری ہوگئی تھی بعد میں دو تین روز تک ہوش میں آ گئے اور مرہم عیسی کے استعمال سے ان کے زخم بھی اچھے ہو گئے۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۶۔۳۷)

۳۔ حضرت عیسی اس واقعہ کے بعد بیت المقدس سے مشرق کی طرف شہر نصیبین میں تشریف لائے۔ وہاں سے مشرقی ممالک ایران، افغانستان، پنجاب، بنارس، نیپال، تبت، کشمیر کا آپ نے سفر کیا۔

(کتاب، مسیح ہندوستان میں۔ص ۸۵ تا ۶۸۔ست بچن حاشیہ متعلقہ ص ۱۶۴ ص ب)

۴۔ جوسری نگر میں محلّہ خانیار میں یوز آسف کے نام سے قبر موجود ہے وہ درحقیقت بلا شک وشبہ حضرت عیسی کی قبر ہے (راز حقیقت۔ص ۲۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ نمبر ا۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے ایام الصلح صفحہ ۱۱۸ کے حاشئے، راز حقیقت، ست بچن حاشیہ متعلقہ صفحہ ۱۶۴ صفحہ ب، نور القرآن صفحہ ۳۷ کے حاشیہ پر جو کچھ لکھا ہے اس کا خلاصہ مطلب یہ ہے:

حال میں جو ایک روسی انگریز نے بدھ مذہب کی کتابوں کے حوالہ سے حضرت عیسی کا اس ملک (ہندوستان) میں آنا ثابت کیا ہے وہ کتاب میں دیکھی ہے اور میرے پاس ہے وہ کتاب بھی اس رائے کی مؤید ہے۔

نوٹ نمبر ۲۔ حکیم خدا بخش صاحب احمدی نے عسل مصفی اول صفحہ ۱۹۲، ۱۹۳، ۵۸۵ پر اور مولوی غلام رسول راجیکی نے رسالہ التنقید کے صفحہ ۲۵ پر لکھا ہے:

ناٹووچ روسی سیاح اپنی کتاب میں جو مسیح کی نامعلوم زندگی کی نسبت لکھی ہے اس میں وہ بھی تسلیم کرتا ہے کہ ۲۶ سال کی عمر میں حضرت مسیح نیپال میں تھے اور تبت وکشمیر و ہندوستان میں آئے تھے۔

اقول:

ا۔ قرآن مجید احادیث نبویہ، اقوال صحابہ وتابعین، اسلامی تفسیروں و اسلامی تاریخوں میں کہیں بھی مرہم عیسی کا ذکر نہیں ہے، اور نہ ہی ان میں یہ ذکر ہے کہ حضرت مسیح نے واقعہ صلیب کے بعد ہند وکشمیر کا سفر کیا اور سری نگر میں فوت ہو کر دفن ہوئے۔

۲۔ کتاب اکمال الدین واتمام النعمۃ فی اثبات الغیب وکشف الخیرہ، اور کتاب۔ شہزادہ یوز آسف وحکیم بلوہر ، کے حوالوں سے اخبار گوہر بار اہل حدیث امرتسر کے پچھلے پرچوں میں اس امر کو بیان کیا گیا ہے کہ کشمیر میں شہزادہ یوز آسف کی وفات ہوئی تھی اور وہی یہاں دفن ہوئے تھے۔ مگر یوز آسف ملک ہند کے علاقہ سولابط کے کسی حکمران کے لڑکے تھے اور حضرت مسیح سے بہت پہلے ہوئے ہیں۔ شہزادہ یوز آسف کی قبر کو حضرت مسیح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن مریم کی قبر قرار دینا دیانت کے خلاف ہے۔

۳۔واضح ہو کہ مسٹر نکوس نوٹو وچ روسی سیاح نے بودھ حضرات کے مٹھ واقع مقام لیہ دارالحکومت لداخ سے دریافت کر کے فرانسیسی اور انگریزی زبان میں ایک کتاب، دی ان نون لائف آف جیسس کرائسٹ (The Unknown life of Jesus Christ)لکھی تھی اسکا ترجمہ بزبان اردو لالہ جے چند سابق منتری آریہ پرتی ندھی سبھا پنجاب نے کیا چنانچہ اس کا نام، یسوع مسیح کی نامعلوم زندگی کے حالات، ہے، اور یہ کتاب بزبان اردو ۱۸۹۹ء میں مطبع ست دھرم پر چارک جالندھر میں طبع کی گئی ہے اس کتاب کے ۶۶ صفحے ہیں پہلے ۳۵ صفحہ میں مترجم کی طرف سے دیباچہ ہے۔اور صفحہ ۳۵ سے ۶۶ تک حضرت یسوع کے حالات درج ہیں اس کتاب میں ۱۴ فصلیں ہیں اب میں اس کتاب کی چودہ فصلوں (ص ۳۵ تا ۶۶) کا خلاصہ ذیل میں درج کرتا ہوں۔

عیسی بچپن سے ہی گمراہوں کو توبہ کے ذریعہ گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی ترغیب دے کر ایک خدا کا اپدیش کرنے لگا (فصل ۴ ص ۴۰)

جب عیسی تیرہ برس کی عمر کو پہنچا کہ جس عمر میں اسرائیلی لوگ شادی کیا کرتے تھے تو دولتمند اور امیر لوگ عیسی کے والدین کی جائے سکونت میں آکر جمع ہونے لگے تاکہ نوجوان کو اپنا داماد بناویں۔یہ وہ وقت تھا جب کہ عیسی چپ چاپ والدین کا گھر چھوڑ کر یروشلم سے نکل گیا اور سوداگروں کے ساتھ سندھ کی طرف روانہ ہوا تاکہ وہ تعلیم کلام الہی میں کمالیت حاصل کرے اور بدھ دیوٴں کے قوانین کا مطالعہ کرے۔ (فصل ۴ ص ۴۰۔۴۱)

نوجوان عیسی جس کو خدا نے برکت دی تھی چودہ برس کی عمر میں سندھ کے اس پار آیا اور ایشور کی پیاری زمین میں آریوں کے درمیان رہنے لگا۔

اس عجوبہ بچہ کی شہرت سارے شمالی سندھ میں پھیل گئی اور جب وہ پنجاب اور راجپوتانہ میں گذرا تو وہ جین دیو کے پیروٴوں نے اس سے درخواست کی کہ وہ ان کے پاس رہے لیکن وہ جین کے گمراہ پجاریوں کے پاس نہ رہا اور جگن ناتھ واقعہ ملک اڑیسہ کو چلا گیا جہاں ویاس کرشن کے، پھول، (سوختہ استخوان) مدفون تھے یہاں کے برہمنوں نے اس کا بہت اور شکار کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

انھوں نے عیسی کو وید پڑھائے اوران کا مطلب سمجھایا اور دعا کے ذریعہ شفا بخشنا،لوگوں کو ویدوں اور شاستروں کا پڑھانا اور سمجھانا، اور آدمیوں میں سے بھوت پریت نکال کران کو تندرست کرنا سکھلایا۔جگن ناتھ راج گڈھ بنارس اور دیگر متبرک شہروں میں عیسی ۶ برس رہا۔ (فصل پنجم۔ص۴۱)

عیسی ویدوں اور پرانوں کے الہامی ہونے سے انکاری تھا(فصل ۵ص۴۲)

عیسی رات کو ہی جگن ناتھ سے نکل گیا اور گوتم کے پیرووں کے کوہستانی ملک میں جہاں کہ ساکی منی بدھ دیو پیدا ہوئے جابسا اوران لوگوں کے درمیان رہنے لگا۔(فصل ۶ص۴۴)

پالی زبان میں کمالیت حاصل کر کے منصف مزاج سوتروں کے متبرک خرطوم کو پڑھنے لگا۔ چھ برس کے بعد عیسی نے جس کو بدھ دیوا پنے شاستروں کے پھیلانے کے لئے منتخب کر رکھا تھا ان متبرک خرطوموں کی تشریح کرنے میں کامل مہارت حاصل کر لی تھی۔

اس وقت عیسی نیپال اور ہمالہ کے پہاڑوں کو چھوڑ کر راجپوتانہ میں آنکلا اور مختلف قوموں کو اس بات کا اپدیش کرتا ہوا کہ انسان کمالیت حاصل کرنے کی قابلیت رکھتا ہے مغرب کی طرف چلا گیا۔
(فصل ۶ص۴۵)

عیسی کے اپدیشوں کی شہرت گردونواح کے ملکوں میں پھیل گئی اور جب وہ ملک فارس میں داخل ہوا تو پوجاریوں نے ڈر کر لوگوں کو اس اپدیش سننے سے منع کر دیا۔ (فصل ۸ص۴۸۔۴۹)

عیسی کو خالق نے گمراہوں کو سچے خدا کا راستہ بتانے کے لئے پیدا کیا تھا ۲۹ برس کی عمر میں ملک اسرائیل میں واپس آیا۔ (فصل ۹ص۵۱)

عیسی اس طرح ۳ سال تک قوم اسرائیل کو ہر قصبہ اور شہر میں سڑکوں پر اور میدانوں میں ہدایت کرتا رہا ۔(فصل ۱۳ص۶۱)

نوٹ۔فصل ۱۴صفحہ ۶۵ پر لکھا ہے کہ عیسی پلاطوس حاکم کے وقت میں پھانسی دیا گیا اور صلیب پر ہی مر گیا اور پھر گاڑا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اقول: جو کچھ مسٹر نکوس نوٹو وچ روسی سیاح کی کتاب کے حوالہ سے اوپر لکھا گیا ہے اس کا خلاصہ مطلب الفضل ۱۰ نومبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۸ پر یوں ہے:

۱۔ مسیح کا ہندوستان کے ملک سندھ میں چودہ سال کی عمر میں آنا اور پھر سیاحت ہند۔

۲۔ مسیح کا ہندوستان سے ایران جانا۔

۳۔ مسیح کا ۲۹ سال کی عمر میں شام میں پہنچنا اور تین سال تک تبلیغ کرنا۔

۴۔ تینتیس سالہ عمر میں صلیب دیا جانا اور پھر خاتمہ۔

بھلا مسٹر نوٹو وچ کی کتاب سے جناب مرزا صاحب قادیانی کو کیا فائدہ ملا۔ حالانکہ مرزا صاحب کا تو یہ مذہب ہے کہ حضرت مسیح ۳۳ سال کی عمر میں صلیب پر (ملک شام) میں کھینچے گئے،۔ مگر آپ صلیب پر مرے نہ تھے۔ مرہم عیسی سے آپ کا علاج کیا گیا تھا۔ صلیبی واقعہ کے بعد حضرت مسیح نے عراق، ایران، افغانستان، ہند، کشمیر کا سفر کیا اور آخر کار ۱۲۰ برس کی عمر میں سری نگر شہر میں فوت ہوا۔

افسوس صد افسوس مرزا غلام احمد صاحب کی حالت پر کہ انہوں نے تحقیق سے کام نہ لیا اور خدا کے بندوں کو سخت مغالطہ دیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۱۔ مارچ ۱۹۲۷ء۔ مطابق ۶ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۱۹ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب نبی تھے جیسے کوّا

ہر کہ شک آرد کافر گردد

اخبار الفضل قادیان ۲۵ فروری ۱۹۲۷ء میں خلیفہ قادیان (محمود احمد) کا مکالمہ لکھا ہے جو چند نو جوان گورداسپوری سائلوں سے ہوا۔ اس کا بہت سا حصہ تو ہم شیعہ اخبارات کے لئے سر دست چھوڑتے ہیں، اس میں سے ایک سوال مع جواب اپنے ناظرین تک پہنچاتے ہیں۔ سائلوں نے کہا :

سوال: ہم مرزا صاحب قادیانی کو ریفارمر ماننے کیلئے تیار ہیں۔

جواب خلیفہ: حضرت مرزا صاحب قادیانی، خدا تعالی طرف سے مبعوث ہوئے اور عربی زبان میں مبعوث ہونے والے شخص کو نبی ورسول کہتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

بہت خوب! اب سنیئے ہم آپ کے بے دلیل دعوی کو قرآن مجید کی آیت سے مدلل کرتے ہیں۔ غور سے سنیئے :

فبعث الله غراباً يبحث فى الارض ليريه كيف يوارى سوءة اخيه .

(المائدة : ۳۱)

حضرت آدمؑ کے ایک بیٹے نے دوسرے کو جب قتل کیا تو اس کے چھپانے کے لئے پریشان تھا۔ خدا تعالی نے ایک کوا مبعوث کیا (بھیجا) جو زمین کھود رہا تھا تا کہ اس کو سمجھائے کہ بھائی کی لاش کو کس طرح چھپائے۔

قادیانی علماء بتادیں کہ اللہ تعالی نے جس کوّے کو مبعوث کیا وہ قادیان کی اصطلاح میں نبی اور رسول ہوا یا نہیں؟ نہیں ہوا تو خلیفہ کا قاعدہ کلیہ ٹوٹا۔ اگر کوا بھی نبی اور رسول ہوا، تو اس میں اور مرزا صاحب قادیانی میں کیا فرق ہے ؟ ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۱ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خواجہ کمال الدین سے ایک سوال

خواجہ صاحب! آپ نے اپنے رسالہ اشاعت الاسلام مارچ ۱۹۲۷ء میں ایک بسیط مضمون اتحاد اسلام پر شائع کیا ہے جس کی ہم داد دیتے ہیں۔ خدا آپ کو اس میں کامیاب کرے۔ مگر رسالے کے صفحہ ۱۷ پر آپ نے کچھ لکھا ہے اس کے متعلق ایک سوال ہے اس کے جواب کا انتظار ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

میری تبلیغ قرآن وحدیث ہے۔ اسی کا نام میں نے احمدیت سمجھا ہے۔ یہی لاہوری احمدیوں کا مسلک ہے، ہاں شرکت نماز کا سوال ضرور بیچ میں آجاتا ہے اس کی بنا صرف یہی ہے کہ ہم کسی اہل قبلہ کے مکفر کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے۔ ہم بعض کے پیچھے اس لئے نماز نہیں پڑھتے کہ وہ احمدی نہیں بلکہ اس لئے کہ وہ مکفر اہل قبلہ ہے۔ ہم قادیان کے احمدیوں کے پیچھے بھی نماز نہیں پڑھتے کیونکہ وہ اہل قبلہ کے مکفر ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ چونکہ قرآن کی تبلیغ کرتے ہیں اس لئے آپ پر مخفی نہ ہوگا کہ قرآن مجید میں انسانوں کی تین قسمیں آئی ہیں: مومن، فاسق اور کافر۔

مومن اور فاسق کے پیچھے تو نماز پڑھنے کے لئے صاف ارشاد ہے

صلّوا خلف کل برّ و فا جر (ہر ایک نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لیا کرو)

آپ (خواجہ) باوجود مریدی مرزا قادیانی کے چونکہ اپنی تقریروں میں صاف صاف کہا کرتے ہیں کہ میں حنفی ہوں اور مرزا قادیانی بھی حنفی تھے، اس لئے آپ کے سامنے تو اس امر پر طول دینا ضروری نہیں کیونکہ امام ابو حنیفہ ؒ نے اہل سنت کی علامت ہی یہ قرار دی ہے کہ وہ ہر نیک وبد کے پیچھے نماز پڑھ لے ۔(شرح فقہ اکبر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوال یہ ہے کہ آپ جو قادیانیوں کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع جانتے ہیں تو وہ آپکے نزدیک ان تینوں مراتب میں سے کس مرتبے میں ہوئے؟

اگر یہ مومن ہیں یا فاسق بھی ہوں تو آپ ان کے پیچھے نماز کیوں نہیں پڑھتے ہیں؟

اور اگر آپ انکو بوجہ تکفیر کے کافر جانتے ہیں تو آپ نے جس دروازہ کو بند کرنے کیلئے آواز اٹھائی تھی خود بھی اسی میں داخل ہوگئے، یعنی آپ نے بھی اہل قبلہ کو کافر کہا۔

پھر کیا دیگر مکفرین آپ کو یہ نہ کہیں گے :

ایں گناہیست کہ درشہر شما نیز کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۱ ص ۴)

....

مرزا قادیانی ۳۵ رنگوں میں

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مختلف رنگ گنواتے ہوئے لکھتے ہیں:

۱۔ مؤلف ومصنف:

جو فساد دین کی بے خبری سے پھیلا ہے اس کی اصلاح اشاعت علم دین ہی پر موقوف ہے سو اسی مطلب کو کامل طور پر پورا کرنے کے لئے میں نے کتاب براہین احمدیہ کو تالیف کیا ہے۔

(براہین احمدیہ حصہ اول۔ صفحہ و)

۲۔ محدث یعنی جزوی نبی:

ماسوا اس کے اس میں کچھ شک نہیں کہ یہ عاجز خدائے تعالی کی طرف سے اس امت کیلئے محدث ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرآیا ہے اور محدث بھی ایک معنی سے نبی ہی ہوتا ہے۔ گو اس کے لئے نبوت تامہ نہیں، مگر تاہم جزوی طور پر وہ ایک نبی ہی ہے کیونکہ وہ خدا تعالی سے ہم کلام ہونے کا ایک شرف رکھتا ہے امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جاتے ہیں ۔ (توضیح مرام۔ص ۱۷۔۱۸)

۳۔امام الزمان:

میں اس وقت سے بے دھڑک کہتا ہوں کہ خدا تعالی کے فضل اور عنایت سے امام الزمان میں ہوں۔

(ضرورت الامام۔ص ۲۴)۔

۴،مجدد وقت:

اور بخدائے لایزال میں اللہ تعالی کی طرف سے مجدد بن کر آیا ہوں جب کہ شیطانوں نے لوگوں کو گمراہ کردیا۔ (حمامۃ البشری۔ص ۱۱۱)

۵۔مسیح موعود:

مسیح موعود جس نے اپنے تئیں ظاہر کیا وہ یہی عاجز ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۶۸۶)

۶۔مثیل مسیح:

اور مجھے مسیح ابن مریم ہونے کا دعوی نہیں اور نہ میں تناسخ کا قائل ہوں بلکہ مجھے تو فقط مثیل مسیح ہونے کا دعوی ہے۔ (تبلیغ رسالت۔ج ۲۔ص ۲۱)

۷۔ملہم:

پھر جب میری عمر چالیس برس تک پہنچی تو خدا تعالی نے الہام اور کلام سے مجھے مشرف کیا۔

(تریاق القلوب۔ص ۶۸)

۸۔امام مہدی:

بذریعہ وحی الہی میرے پر بتصریح کھولا گیا کہ وہ مسیح جو اس امت کے لئے ابتداء سے موعود تھا اور وہ آخری مہدی جو تنزل اسلام کے وقت اور گمراہی کے پھیلنے کے زمانہ میں براہ راست خدا سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہدایت پانے والا اور اس آسمانی مائدہ کو نئے سرے انسانوں کے آگے پیش کرنے والا تقدیر الٰہی پر مقرر کیا گیا تھا جس کی بشارت آج سے تیرہ سو برس پہلے رسول کریم ﷺ نے دی تھی وہ میں ہی ہوں ۔ (تذکرۃ الشہادتین ۔ص۲۔۳)

۹۔حارث موعود:

یہ پیشگوئی جو ابوداؤد کی صحیح میں درج ہے کہ ایک شخص حارث نام یعنی حراث ماورائے نہر سے یعنی سمرقند کی طرف سے نکلے گا جو آل رسول کو تقویت دے گا جس کی امداد اور نصرت ہر ایک مومن پر واجب ہوگی ۔الہامی طور پر مجھ پر ظاہر کیا گیا ہے کہ یہ پیش گوئی اور مسیح کے آنے کی پیش گوئی جو مسلمانوں کا امام اور مسلمانوں میں سے ہوگا، دراصل یہ دونوں پیش گوئیاں متحد المضمون ہیں اور دونوں کا مصداق یہی عاجز ہے ۔(ازالہ اوہام حصہ اول ۔ص۷۹ حاشیہ)

۱۰۔رجل فارسی:

یہی وہ زمانہ ہے جو مسیح موعود کا زمانہ ہے اور یہ فارسی الاصل وہی ہے جس کا نام مسیح موعود ہے۔ (ایام الصلح ۔ص۷۰۔۷۱)

ہاں میرے پاس فارسی ہونے کیلئے بجز الہام الٰہی اور کچھ ثبوت نہیں ۔(تحفہ گولڑویہ ۔ص۲۹)

۱۱۔کرشن:

میں ان گناہوں کے دور کرنے کے لئے جن سے زمین پر ہوگئی ہے جیسا کہ مسیح ابن مریم کے رنگ میں ہوں، ایسا ہی راجہ کرشن کے رنگ میں بھی ہوں جو ہندو مذہب کے تمام اوتاروں میں سے ایک بڑا اوتار تھا۔ یا یوں کہنا چاہیے کہ روحانی حقیقت کی رو سے میں وہی ہوں ۔ یہ میرے خیال اور قیاس سے نہیں ہے بلکہ وہ خدا جو زمین و آسمان کا خدا ہے اس نے یہ میرے پر ظاہر کیا ہے اور نہ ایک دفعہ بلکہ کئی دفعہ مجھے بتلایا ہے کہ تو ہندوؤں کے لئے کرشن اور مسلمانوں اور عیسائیوں کے لئے مسیح موعود ہے۔ (لیکچر سیالکوٹ ۔ص۳۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲، بروزی طور پر خاتم الانبیاء:

میں بموجب آیت و آخرین منهم لما یلحقوا بهم بروزی طور پر وہی خاتم الانبیاء ہوں اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا۔

(ایک غلطی کا ازالہ۔ضمیمہ النبوت فی الاسلام۔ص ۱۰۸)۔باقی دارد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء مطابق ۲۰ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۱ ص ۴۔۵)

....

تردید مرزا قادیانی، مرزائی علماء کی زبانی

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

صاحب نبوۃ تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے وہ کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ فرماتا ہے و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله . (ازالہ اوہام.ص ۵۶۹).

میاں محمود احمد قادیانی فرماتے ہیں؛

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ قرآن میں فرماتا ہے

و ما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله ....

اور اس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے خلاف استدلال کرتے ہیں لیکن بسبب قلت ہے۔

(حقیقۃ النبوت۔ص ۱۵۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

بات یہ ہے کہ ہمارے نبی ﷺ تمام انبیاء کے نام اپنے اندر جمع رکھتے ہیں...تمام انبیاء کی شانیں آنحضرت ﷺ کی ذات میں شامل تھیں۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۴۳)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان فرماتے ہیں:

چونکہ آنحضرت ﷺ کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے اسلئے لوگ مسیح وغیرہ کے منتظر تھے اور اب بھی ہیں۔مگر آپ کے منتظر نہیں حالانکہ آنحضرت ﷺ سب انبیاء کے موعود ہیں۔

(الفضل ۱۶ جون ۱۹۱۷ء ص ۵)

۳۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

حضرت موسیٰؑ کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔(الحکم قادیان ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص..)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان فرماتے ہیں:

اور سوائے آنحضرت ﷺ کے کوئی نبی اس شان کا نہیں گذرا کہ اس کی اتباع میں ہی انسان نبی بن جائے۔(القول الفصل۔ص ۱۴)

۴۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

بدخیال لوگوں کو واضح ہو کہ ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔ (آئینہ کمالات اسلام۔ ص ۲۸۸)

اخبار پیغام صلح لاہورے جون ۱۹۲۵ء صفحہ ۳ پر ہے:

پیشگوئیوں کو کسی کے صدق وکذب کا معیار قرار دینا ان نادانوں ہی کا کام ہے جو امرتسری مکذب کی طرح علم وفضل کو بغض وتعصب کی قربان گاہ پر نثار کر چکے ہیں۔

۵۔مرزا غلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

و الذین یؤ منو ن بما انزل الیك و ما انز ل من قبلك و بالآ خرة هم یو قنو ن

طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخرالزمان پر جو کچھ اتارا گیا ہے اس پر ایمان لاوے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس پیغمبر سے پہلے جو کتابیں اور صحیفے سابقہ انبیاء اور رسولوں پر نازل ہوئے ان کو بھی مانے۔
اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزا و سزا مانتا ہو۔

(الحکم قادیان ۱۰۔۱۷ فروری ۱۹۰۴ء ص ۹۔ تفسیر خزینۃ العرفان۔ ج اول ص ۷۸)۔

مولوی غلام رسول احمدی لکھتے ہیں:

اب غور کر کے دیکھ لیں کہ آیت و الذین یو منو ن بما انز ل الیك میں زمانہ حال اور ماضی اور مستقبل کی وحی کا ذکر ہے کہ نہیں۔ الیك میں آنحضرت ﷺ کی وحی جو زمانہ حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قبلك سے پہلے انبیاء کی وحی جو زمانہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور بـا لآ خـر ة سے مسیح موعود کی وحی ہے جو زمانہ مستقبل کے ساتھ رکھتی ہے اور یہ وہم کہ بـا لآ خــر ة سے مراد قیامت ہے بلحاظ سیاق کلام کے درست نہیں۔ (رسالہ مباحثہ لاہور۔ص ۲۵)۔

۶۔ مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

پس آیت ممدوحہ بالا (و ان من اھل الکتا ب ا لا لیو منن بہ قبل مو تہ)
کا صحیح ترجمہ یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اہل کتاب میں سے ہے وہ اپنی موت سے پہلے آنحضرت ﷺ پر یا حضرت عیسیٰؑ پر ایمان لے آویں گے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ۔ ج ۵۔ ص ۲۳۴)۔

حکیم خدا بخش احمدی عسل مصفی میں لکھتے ہیں:

جو لوگ کہتے ہیں کہ ہر اہل کتاب اپنی موت سے پہلے مسیح پر ایمان لاتا ہے یہ مشاہدہ کی رو سے سراسر غلط ہے کیونکہ کوئی یہودی اپنی موت سے پہلے یا موت کے وقت مسیح پر ایمان لاتے ہوئے نہیں سنا۔

(حصہ اول۔ص ۴۱۹)۔

ایسا ہی یہ معنی کہ ہر اہل کتاب حضرت محمد ﷺ پر ایمان لاتا ہے ثبوت طلب ہیں۔ یہ معنی بھی ایسے ہی دور از قیاس ہیں جیسے پہلے نمبر میں دکھلائے گئے ہیں ۔(حصہ اول۔ص ۴۲۰۔۴۲۱)۔

۷۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

حضرت مسیح جیسے اپنی کوئی شریعت لے کر نہ آئے تھے بلکہ توریت کو پورا کرنے آئے تھے اسی طرح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پرمحمدی سلسلہ کا مسیح اپنی کوئی شریعت لے کر نہیں آیا بلکہ قرآن شریف کے احیاء کے لئے آیا ہے ۔
(کتاب منظور الٰہی ۔ ص ۲۹۲)

مولوی عمر الدین احمدی لکھتے ہیں:

در حقیقت تو حضرت عیسیٰ تشریعی نبی ہیں اور انہوں نے جو کچھ پایا ہے براہ راست جناب الٰہی سے پایا ہے ۔(ختم نبوت کی حقیقت۔ص ۱۱۵۔۱۱۶)۔

۸۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

انجیل کی نسبت کہیں کتاب کا لفظ قرآن میں نہیں بولا گیا۔اس پر ایک دوست نے یہ آیت پیش کی حضرت مسیح کے بارہ میں ہے انی عبد الله آتانی الکتاب ۔تو جواب دیا کہ مراد فہم کتاب ہے ۔(منظور الٰہی۔ص ۳۵۲)

مرزا بشیر احمد قادیانی فرماتے ہیں:

کتاب سے اس جگہ (الانعام۔رکوع ۱۰) وہ کلام الٰہی مراد ہے جو ہر نبی کو دیا جاتا ہے خواہ وہ شریعت لاوے یا نہ لاوے ...اسی واسطے قرآن شریف میں انجیل کو باوجود اس کے کہ وہ شریعت کی کتاب نہیں، کتاب کہا گیا ہے۔(تبلیغ ہدایت۔ص ۱۹۸)۔

۹۔مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں:

خدائے تعالیٰ نے یہودیوں کی نسبت قرآن میں بیان فرمایا

افکلما جاء کم رسول بما لا تھوی انفسکم .. الخ .

یعنی اے بنی اسرائیل کیا تمہاری یہ عادت ہوگئی ہے کہ ہر ایک رسول جو تمہارے پاس آئے تو تم نے بعض کی ان میں سے تکذیب کی اور بعض کو قتل کر ڈالا۔(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۴)

حضرت یحیٰ وزکریا قتل کئے گئے ۔(حمامۃ البشریٰ۔ص ۵۶ کا حاشیہ)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی حکیم نورالدین قادیانی لکھتے ہیں:

یقتلون النبیین سے مراد رسول اللہ ﷺ کے قتل کے ارادے اور منصوبے ہیں اس لئے اس کو مضارع کے صیغے سے بیان کیا ہے ورنہ قرآن شریف سے ثابت نہیں ہوتا کہ کوئی نبی قتل کیا گیا ہو۔

(تفسیر القرآن پارہ اول۔ص ۹۶) ..

کوئی نبی قتل نہیں کیا گیا (تفسیر القرآن پارہ اول۔ص ۱۱۶)،

۱۰۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

حضرت یونسؑ مچھلی کے پیٹ میں مرا نہیں تھا اور اگر زیادہ سے زیادہ کچھ ہوا تھا تو صرف بے ہوشی اور غشی تھی۔اور خدا کی پاک کتابیں یہ گواہی دیتی ہیں کہ یونسؑ خدا کے فضل سے مچھلی کے پیٹ میں زندہ رہا اور زندہ رہا۔ (مسیح ہندوستان میں۔ص ۱۴)۔

مولوی محمد علی صاحب لاہوری کہتے ہیں:

قرآن میں کسی بھی جگہ مذکور نہیں کہ یونس کو مچھلی نے نگل لیا تھا کیونکہ لفظ التقم جو یہاں مذکور ہے بالضرور لقمہ کے نگل جانے کا مفہوم نہیں ہوتا صرف منہ میں اخذ کرنے کا...اس بارے میں ایک حدیث نبوی بھی موجود ہے کہ مچھلی نے حضرت یونسؑ کی صرف ایڑی کو منہ میں لیا تھا

(یہ حدیث کس کتاب میں ہے؟ حبیب اللہ)

(ترجمہ قرآن بزبان انگریزی صفحہ ۸۷۶ نوٹ نمبر ۲۱۲۳)۔

(ہفت روزہ اہل حدیث یکم اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۲۷ رمضان ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۲ ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیانی بکری

جناب مولوی عبدالرحیم عمر آبادی الہ آباد سے لکھتے ہیں:

میں نہ تو مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو نبی مانتا ہوں اور نہ رسول، مگر اتنا ضرور مانتا ہوں کہ وہ ایک ملہم تھے ان کے الہامات کبھی صحیح ہوتے اور کبھی غلط۔ مرزا صاحب قادیانی کا خود مقرر کردہ اصول ہے کہ بعض وقت بدکاروں اور فاحشہ عورتوں کو بھی ایسے الہامات ہوتے ہیں جو صحیح ہوتے ہیں (تحفہ گولڑویہ)۔

مگر مرزا صاحب قادیانی کے الہامات ایسے پیچ در پیچ ہوتے تھے کہ بعض الہامات آج تک حل نہ ہوئے کہ کس کے متعلق تھے اور اس کا کیا مطلب تھا۔ بعض الہام انگریزی میں اور بعض ایسی زبان میں الہام ہوا جس کا مرزا صاحب قادیانی کو بھی اعتراف کرنا پڑا کہ نمعلوم یہ کس زبان میں ہے۔

منجملہ ان سب الہامات کے ایک الہام مرزا غلام احمد صاحب کا شا تا ن تذبحا ن (یعنی دو بکریاں ذبح کی جائیں گی) تذکرہ شہادتین صفحہ ۷۰ پر مرقوم ہے۔ آج تک اس الہام کے متعلق مختلف تاویلیں کی گئیں ۔کبھی تو مرزائیوں کی طرف سے یہ کہا گیا کہ وہ بکریاں عبداللطیف اور عبدالرحمٰن ہیں جو کابل میں مارے گئے۔ اور جب نعمت اللہ کابل میں سنگ سار کیے گئے، تو یہی پیش گوئی نعمت اللہ پر بھی چسپاں کر دی گئی مگر سچ پوچھئے تو کوئی تاویل اور کوئی توجیہ صحیح ثابت نہیں ہوئی۔

خاکسار ایک روز سوامی شردھانند کے قتل کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب کی پیش گوئی تلاش کر رہا تھا تو یہی پیش گوئی شا تا ن تذ بحا ن نظر آ گئی۔ اس پر غور کیا تو قتل شردھا نندکو شا تان تذ بحا ن سے خوب موافق پایا۔

چونکہ شا تا ن تذ بحا ن میں دو بکریوں کے ذبح ہونے کا ذکر ہے، پس یہاں بھی دو ہی شخص ایک ساتھ قتل ہوئے۔ کہا جاتا ہے کہ قاتل کے پاس اور بھی گولیاں تھیں، وہ تیسرے شخص کو بھی مارنا چاہتا تھا مگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مار نہ سکا جب کہ مشیت ایزدی یہی تھی کہ دو ہی بکریاں ذبح ہو کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی صداقت پر مہر لگا دیں تو پھر تیسرا کیسے مارا جا سکتا ہے۔

جن قادیانی دوستوں نے شاتان تذبحان کو عبداللطیف یا نعمت اللہ وغیرہ کے اوپر چسپاں کیا ہے، انہوں نے غلطی کھائی ہے۔

وجہ اول یہ کہ عبداللطیف اور نعمت اللہ کے زمانہ میں اس قدر بعد ہے کہ ان دونوں کی موت پر شاتان تذبحان صادق نہیں آ سکتا۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ نعمت اللہ کو ذبح نہیں کیا گیا بلکہ سنگ سار کیا گیا۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ چونکہ مرزا غلام احمد صاحب کو مثیل مسیح ہونے کا دعوی تھا، اس لئے جب مسیح کی اصطلاحات کا مطالعہ کرتے ہیں تو وہ بکری مخالفوں کے لئے استعمال کرتے ہیں اور بھیڑ کا لفظ موافقوں کے لیے۔ (دیکھو انجیل متی ۲۵: ۳۳۔۴۳)

اس تشبیہی اصول پر معلوم ہوا کہ مرزا صاحب قادیانی کے جانبازوں کو بکری کا خطاب دینا محض لغو ہے، کیونکہ یہ لفظ کافروں اور مخالفوں کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

پس اس سے نتیجہ نکلا کہ سوامی شردھانند جی کا قتل مرزا غلام احمد صاحب کے شاتان تذبحان والے الہام کے تحت میں تھا، اور وہ الہام پورا ہو گیا کیونکہ سوامی شردھانند کے ساتھ ایک اور شخص مقتول ہوا، اور اخبارات کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ گولی حلق ہی میں لگی تھی، جو محل ذبح ہے۔

ہاں مریدین مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی سے استدلال کرتے ہیں جو قتل لیکھ رام کے متعلق ہے اور وہ پیش گوئی یہ ہے

> ۲۔ اپریل ۱۸۹۳ء کو میں نے دیکھا کہ ایک شخص قوی ہیکل مہیب شکل گویا اس کے چہرہ سے خون ٹپکتا ہے گویا وہ انسان نہیں بلکہ ملائکہ شداد غلاظ میں سے ہے وہ میرے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔ اور اس کی ہیبت دلوں پر طاری تھی اور میں اس کو دیکھتا تھا کہ ایک خونی شخص کے رنگ میں اس نے مجھ سے پوچھا کہ لیکھ رام اور ایک اور شخص کا نام لیا اور کہا کہ وہ کہاں ہے اب تک مجھے معلوم نہیں کہ وہ شخص

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون ہے اس فرشتہ خونی نے اس کا نام تو لیا مگر مجھے یاد نہ رہا۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۸۴)

مرزا غلام احمد صاحب کی اس پیش گوئی سے سوامی شردھانند کی موت ثابت کرنا دراصل لیکھ رام کی موت کے الہام کو بھی مشتبہ بنانا ہے کیونکہ اس پیش گوئی میں ذکر ہے کہ لیکھ رام اور دوسرا شخص کسی فرشتہ کے ہاتھ سے مارے جائیں گے اور فرشتہ ایک ہی شخص ہوگا۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ لیکھ رام چھری سے مارا گیا اور شردھانند گولی سے۔ لیکھ رام اکیلا مارا گیا اور شردھانند کے ساتھ ایک اور آدمی مارا گیا۔

چونکہ شردھانند اور لیکھ رام ہر دو کی موت مختلف ہے اور زمانہ بھی ایک نہیں ہے اس لئے قادیانیوں کا مرزا غلام احمد کی ٦ سالہ پیش گوئی کو سوامی شردھانند کی موت کے مطابق بنانا دوراز قیاس ہے، بلکہ شاتان تذبحان کے مطابق یہ پیش گوئی صحیح ہوئی اور بالکل صحیح ہوئی۔ امید ہے کہ مرزائی اصحاب میری اس توجیہ کو نظر قبولیت سے دیکھ کر میری ہم نوائی کریں گے۔

نوٹ: بعض قادیانی اصحاب شاید یہ کہیں گے کہ جب تم یہ بات مانتے ہو کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو الہام ہوتا تھا اور ان کے الہامات سچے بھی ہوتے تھے، تو پھر ان کو نبی کیوں نہیں مان لیتے۔

اس کے متعلق گذارش ہے کہ ہم بایں وجہ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی نہیں مانتے کہ پیش گوئیاں پوری ہونا نبی ہونے کی دلیل نہیں ہے کیونکہ مرزا غلام احمد صاحب خود لکھتے ہیں:

یاد رہے کہ وہ کاہن جو عرب میں آنحضرت ﷺ کے ظہور سے پہلے بکثرت تھے ان لوگوں کو بکثرت شیطانی الہام ہوتے تھے۔ اور بعض وقت وہ پیش گوئیاں بھی کرتے تھے۔ اور تعجب یہ ان کی بعض پیشگوئیاں سچی بھی ہوتی تھیں چنانچہ اسلامی کتابیں ان قصوں سے بھری پڑی ہیں (ضرورۃ الامام۔ص ۱۷)

پس اس بنا پر تو مرزا غلام احمد نبی تھے اور نہ وہ کاہن عرب نبی ہو سکتے ہیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

معاف کیجئے، ہمیں آپ سے اس بارے میں قدرے اختلاف ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ جتنے واقعات بھی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں ہوں وہ سب اس پیش گوئی کے ماتحت ہیں۔

شا تا ن کی حقیقت تو دو بکریاں ہے۔حقیقت جب مراد نہیں تو مجاز جملہ جہان کو شامل ہے۔گذشتہ ایام میں انگورہ میں جن لوگوں کو پھانسی ہوئی تھی وہ بھی اس الہام کے ماتحت ہوئی تھی حتی کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور حکیم نورالدین صاحب بھیروی جوفوت ہو گئے، وہ بھی اس کے ماتحت ہوئے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث ۸۔اپریل ۱۹۲۷ء جلد ۲۴ نمبر ۲۳ ص ۲۔۳)

مرزائیت سے توبہ

منکہ مسمی محمد شریف ولد بدر دین قوم شیخ ساکن موضع دھرم کوٹ بگے ضلع گورداسپور عرصہ ۹ سال تک قادیانی جماعت میں رہا ہوں اور.. ماہوار چندہ بھی دیتا ہوں۔آخر مرزا صاحب قادیانی کے اشتہار موسومہ مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ، سے مجھے ہدایت ہوئی اور میں نے سمجھ لیا کہ مرزا صاحب اپنے اس اشتہار کی رو سے جھوٹے ہیں۔لہذا میں نے آج ۳۱ مارچ کو دفتر اہل حدیث امرتسر پہنچ کر بمعیت شیخ عبدالحمید مرزائیت سے توبہ کی ہے خدا میرے پچھلے گناہ معاف کرے اور آئندہ دین پر قائم رکھے ۔گواہ: عبدالحمید مینیجر کارخانہ حاجی شیخ غلام قادر۔نشان انگوٹھا محمد شریف

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۵ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۳ ص ۱۵)

اٹھوال مباحثہ:

اٹھوال میں مولوی غلام علی مرزائی اور حافظ گوہر دین اہل حدیث کا مباحثہ ہوا۔مرزائی کو شکست ہوئی۔

(کرم الدین از موضع ورک ضلع گورداسپور)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵۔اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۴۔ص ۱۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رازکھل گیا

مرزا قادیانی اور بہاءاللہ ایرانی
خوب گذرے گی جومل بیٹھیں گے دیوانے دو

(ایک شخص بہاءاللہ ایران میں ہوا، جس کا دعوی تھا کہ میں مسیح موعود ہوں ۔اس نے اپنی دعوت بڑی بلند آہنگی سے ملک میں پہنچائی ۔آخر میں اس کا دعوی یہاں تک ترقی کر گیا کہ میں نبی ہوں، میری کتاب قرآن کی ناسخ ہے ۔ایرانی حکومت نے ہر چند اس کی دعوت کو دبایا مگر وہ پھیلتی گئی ۔آخر کار وہ عکہ علاقہ ترکی میں قید کی حالت میں مرگیا۔ ادھر پنجاب میں مرزا غلام احمد نے مسیحیت موعودہ کا دعوی کیا، تو بہاءاللہ کے مریدوں نے مرزا غلام احمد کی رفتار کا اندازہ کر کے کہنا شروع کیا کہ ان کی تقریر و تحریر ہمارے ایرانی مسیح کی نقل ہے۔یعنی جو کچھ ایرانی نے دعوی کیا تھا، قادیانی نے اس کی کاپی کی ہے ۔اس پر عرصہ تک ان دونوں پارٹیوں میں چلتی رہی ۔آج کے مضمون کا رخ ایک خاص طرف ہے وہ یہ کہ مرزا غلام احمد صاحب نے چند اصول لکھے ہیں جن سے نتیجہ نکلتا ہے کہ شیخ بہاءاللہ سچا تھا اور مرزا صاحب قادیانی جھوٹے ۔یہ ایک مقابلہ کی گفتگو ہے، ورنہ ہمارے نزدیک چونکہ مرزائی پیش کردہ اصول ہی صحیح نہیں اس کا نتیجہ کہاں صحیح ہوسکتا ہے؟ مرزائی اصول ہے کہ سچا مدعی سابقہ نبیوں کے مقرر کردہ وقت پر ظاہر ہوتا ہے اور جھوٹے اسکے بعد ہوتے رہتے ہیں لیکن سچا سب سے پہلا ہوتا ہے مندرجہ ذیل مضمون میں مرزا غلام احمد صاحب کی تحریروں سے اس بات کا ثبوت دیا گیا ہے اور اسی سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ تم دونوں (مرزا قادیانی اور بہاءاللہ ایرانی) میں سے ایرانی سچا ثابت ہوتا ہے، مگر ہمارے نزدیک دونوں ان تیس میں سے ہیں جن کی بابت حدیث میں پیش گوئی آئی ۔اللہ اعلم ۔اب مضمون پڑھیں اور نامہ نگار کی محنت کی داد دیں ۔ثناءاللہ امرتسری)۔

جناب ڈاکٹر محمد حسین صاحب، ایم ڈی، بٹالہ لکھتے ہیں:

محترم برادر محمد حسین صاحب صابری اہل حدیث مورخہ ۲۱ جنوری ۱۹۲۷ء صفحہ ۱۱ میں ایک لاجواب مطالبہ کا بدیں الفاظ ذکر فرماتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخر میں خلیفہ صاحب کے مبایعین سے یہ پوچھنا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ شیخ بہاء اللہ عرب و شام میں عرصہ سے مسیح موعود ہونے کے مدعی تھے۔ان کی زندگی ہی میں ان کے بعد مرزا صاحب نے دعوی کر دیا۔ پھر ۱۸۹۲ء میں شیخ بہاء اللہ فوت ہو گئے اور مرزا صاحب کئی سال زندہ رہے۔تو اب ان کے مقابلہ میں مرزا صاحب کو مسیلمہ سمجھنے میں کون سی وجہ مانع ہے؟ ذرہ سوچ سمجھ کر اور خلیفہ صاحب سے پوچھ کر جواب عنایت ہو۔

چونکہ اس سوال کا جواب مرزائی جماعت خصوصاً میاں محمود احمد قادیانی سے طلب کیا گیا ہے، لہذا ہم جواب دیتے وقت اس بات کا خاص طور پر خیال رکھیں گے کہ جواب حتی الامکان مرزائی لٹریچر یا موجودہ خلیفہ کے الفاظ میں ہو۔

مگر قبل اس کے کہ ہم مذکورہ بالا سوال کا جواب دیں، ضروری معلوم ہوتا ہے کہ بالفاظ مرزا قادیانی اس امر کو پایہ ثبوت تک پہنچائیں کہ شیخ بہاء اللہ کے مقابلہ پر واقعی مرزا غلام احمد صاحب، مسیلمہ تھے۔اور نہ صرف یہی بلکہ اسی مضمون کی دوسری شق میں ہم قادیانی نبوت کی حقیقت پر بھی روشنی ڈالیں گے۔ وباللہ التوفیق

اس سوال کے جواب کے لئے کہ واقعی مدعی قادیان، بہائے ایران کے مقابلہ میں مسیلمہ تھے، اولاً ہم مرزا غلام احمد صاحب کی کتاب چشمہ معرفت کا حاشیہ پیش کرتے ہیں جس میں آپ نے صادق ملہوں کی پہچان کے معیار لکھتے ہوئے فرمایا کہ سچا مدعی اپنی بعثت کے وقت جو اس کے لئے سابق انبیاء کی کتب نے مقرر فرمایا ہے سب سے پہلے اس کا ظہور ہوتا ہے۔ چنانچہ لکھتے ہیں:

منجملہ ان لوازم خاصہ کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس کا ظہور (یعنی سچے مدعی کا ظہور) سب مدعیوں سے پہلے ہوتا ہے (چشمہ معرفت۔ص ۳۰۱)

اب میں دکھاتا ہوں کہ ظہور مسیح موعود کا کون سا زمانہ ہے، کیونکہ جب تک یہ معلوم نہ ہو ہر ایک مدعی کہہ سکتا ہے کہ چونکہ میں نبیوں کے مقرر کردہ وقت میں ظاہر ہوا ہوں لہذا میں صادق ہوں۔اور اب کسی مدعی کو قدم رکھنے کی گنجائش نہیں۔جیسا کہ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری سچائی پر ایک یہ دلیل ہے کہ میں نبیوں کے مقرر کردہ ہزار میں ظاہر ہوا ہوں اور اگر اور کوئی دلیل نہ بھی ہوتی تو یہی ایک دلیل روشن تھی جو طالب حق کے لئے کافی تھی۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ ج ۳ نمبر ۱۱ ص ۳۶۸)

پھر تحفہ گولڑویہ حاشیہ صفحہ ۹۵ پر لکھتے ہیں:

کسی مدعی کو قدم رکھنے کی گنجائش نہیں کیونکہ مسیح موعود کے ظہور اور پیدائش کا وقت گذر گیا۔

لہذا ضروری معلوم ہوتا کہ زمانہ ظہور موعود کی وہ تعیین بیان کردی جائے جس پر تمام نبیوں کا اتفاق تھا چنانچہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہتے ہیں:

نبیوں کا اس پر اتفاق تھا کہ مسیح موعود ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا اور چھٹے ہزار کے اخیر میں پیدا ہوگا۔ (ریویو آف ریلی جنز مذکور۔ ص ۳۶۸)

دوسری جگہ ساتویں ہزار کے سر کی تعیین بدیں الفاظ کرتے ہیں

الف ششم یعنی چھٹا ہزار ۱۲۷۰ھ مطابق ۱۸۵۳ء ختم ہوا تھا۔

(اخبار الحکم قادیان ۶ جنوری ۱۹۰۸ء ص ۶ کالم ۳)

ریویو آف ریلی جنز کی عبارت محولہ بالا سے ظاہر ہے کہ مسیح موعود کی پیدائش ۱۲۷۰ھ مطابق ۱۸۵۳ء سے پہلے ضروری ہے۔ اور ۱۸۵۳ء میں مسیح کا دعوی ظاہر ہونا ضروریات حقہ سے ہے۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب قادیانی ۱۸۵۳ء میں بعثت موعود کی پیش گوئی تمام نبیوں سے مرقوم ہے اور یہی وقت ظہور موعود کا ہے۔ اس کے بعد جو شخص دعوی کرے گا وہ سچا نہیں۔

اس بات کو یاد رکھنا چاہیے کہ بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تمام نبیوں کا اس بات پر اتفاق تھا کہ ۱۸۵۳ء میں مسیح موعود کا دعوی موجود ہو کیونکہ یہ اس کے ظہور کا وقت ہے اور ٹھیک اسی وقت شیخ بہاء اللہ ظہور فرماتھے۔ چنانچہ الحکم ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۰۴ء کے صفحہ ۴ میں ایک احمدی گجراتی کے الفاظ ہمارے بیان کی یوں تصدیق کرتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہاءاللہ جس نے مسیح موعود ہونے کا دعوی ۱۲۶۹ھ میں کیا تھا وہ ۱۳۰۹ تک زندہ رہا۔ بلفظہ بقدر الحاجۃ

پس بقول مرزا صاحب قادیانی نبیوں کے ٹھیک مقررہ وقت پر شیخ بہاء اللہ ظاہر ہو گئے اور کسی موعود کا اپنے وقت پر ظاہر ہو جانا ہی اس کے صدق کی کافی دلیل ہے۔ جناب مرزا غلام احمد قادیانی کہتے ہیں

چونکہ میں چھٹے ہزار کے آخر میں پیدا ہوا لہذا یہ میری صداقت کی دلیل ہے

حالانکہ یہ صریح غلط ہے کیونکہ جناب مرزا قادیانی لکھتے ہیں

چھٹے ہزار میں پیدا ہوگا اور ۱۸۵۳ء یعنی ساتویں ہزار کے سر پر ظاہر ہوگا۔

یوں تو چھٹے ہزار میں آدھا جہان پیدا ہوا ہوگا۔ ایسی فضول پیدائش کس کام کی۔ پیدائش وہ اہم ہے جو ساتویں ہزار کے شروع سے اتنا عرصہ پہلے ہو کہ ۱۸۵۳ء میں اس انسان کی عمر پیغام الٰہی کی حامل ہو سکے۔ اور مرزا غلام احمد صاحب قادیانی میں یہ وصف موجود نہیں جیسا کہ ان کا بیان ہے

میری پیدائش اس وقت ہوئی جب چھ ہزار میں سے گیارہ برس رہتے تھے۔ (تحفہ گولڑویہ حاشیہ۔ ص ۱۵۴)

یا بالفاظ دیگر یوں کہو کہ ۱۸۵۳ء میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی ۱۱ برس کے بچے تھے اور اس وقت موصوف کا کوئی دعوی نہیں تھا۔ مگر ان کا اپنا قول یہ ہے کہ ۱۸۵۳ء میں مدعی مسیحیت کا ظہور ضروری ہے کیونکہ جملہ انبیاء کا اسی پر اتفاق ہے۔

اس قدر بتا دینے کے بعد ہم چشمہ معرفت کے معیار کو لیتے ہیں جس میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

منجملہ ان لوازم خاصہ کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس کا ظہور سب مدعیوں سے پہلے ہو۔

(چشمہ معرفت حاشیہ ص ۳۰۱)

موعود زمانہ کی تعیین بالفاظ مرزا قادیانی ہو چکی ہے کہ ۱۸۵۳ء ہے۔ ٹھیک اسی وقت میں شیخ بہاء اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایرانی کا دعوی مسیحیت موجود تھا۔ پس بقول مرزائے غلام احمد قادیانی، بہائے ایرانی سچا موعود ہوا۔ کیونکہ اپنے وقت میں پہلا مدعی ہے اور مرزا صاحب قادیانی بعد میں مدعی بنے۔ بعد میں مدعی بننے والوں کے حق میں آپ جو لکھتے ہیں وہ بھی ملاحظہ ہو۔ لکھا ہے

منجملہ ان لوازم خاصہ کے ایک یہ بھی ہے کہ اس زمانہ میں اس کا ظہار سب مدعیوں سے پہلے ہوتا ہے جیسا کہ ہمارے نبی وجب مبعوث نہ تھے تب جھوٹے نبیوں کا نام ونشان نہ تھا اور جب ان کا نور زمین پر خوب روشن ہو گیا تب مسیلمہ کذاب اسود عنسی اور ابن صبا وغیرہ جھوٹے نبی ظاہر ہوئے تا خدا دکھائے کہ وہ کس طرح سچے کی حمایت کرتا ہے۔

یہ ہم بتا چکے ہیں کہ ۱۸۵۳ء میں شیخ بہاء اللہ نے دعوی کیا۔ جب ان کا نور زمین پر خوب روشن ہو گیا یعنی ۱۸۹۱ء کا وقت آ گیا تب مثیل مسیلمہ وغیرھا جناب مرزا غلام احمد وغیرہ جھوٹے نبی ظاہر ہوئے تا خدا دکھا وے کہ وہ کس طرح سچے کی حمایت کرتا ہے۔

یہ ہے ثبوت شیخ بہاء اللہ کے مقابلے میں مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مسیلمہ ہونے کا جو اسی مسیلمہ کا مسلمہ ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا ایک الہام ہے:

راز کھل گیا۔ (البشری۔ جلد ۲۔ ص ۱۲۹)۔

سو الحمد للہ کہ اس راز کے کھلنے کا وقت آ گیا۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا ایک الہام ہے:

اے عبد الحکیم خدا تعالی تجھے ہر ایک ضرر سے بچاوے۔ (البشری۔ ج ۲ ص ۱۲۰)

مرتب البشری نے اس الہام پر نوٹ لکھا ہے کہ

عبد الحکیم حضرت مسیح موعود کا الہامی نام رکھا گیا ہے۔

جس کی تصدیق مکاشفات صفحہ ۵۵ سے یوں ہوتی ہے:

میرے دل میں ڈالا گیا کہ میرا نام عبد الحکیم رکھا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے وہ الہامی نام جس میں ایک راز ہے اور وہ یہ ہے کہ عبدالحکیم اور مسیلمہ کے اعداد حسب ذیل ہیں

مسیلمہ : م ۴۰ ۔س ۶۰ ۔ی ۱۰ ۔ل ۳۰ ۔م ۴۰ ۔ہ ۵ ۔کل ۱۸۵

عبدالحکیم: ع ۷۰ ۔ب ۲ ۔د ۴ ۔ا ۱ ۔ل ۳۰ ۔ح ۸ ۔ک ۲۰ ۔ی ۱۰ ۔م ۴۰ ۔ کل ۱۸۵

یہ ہے وہ راز جو آج آ کر کھلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کا الہامی نام عبدالحکیم کیوں رکھا گیا۔ پھر مرزا صاحب قادیانی کا الہام کنندہ اسے بے ثبوت ہی نہیں رہنے دیتا۔ اول تو ہم واقعات کی روشنی میں احمدی تحریرات سے بہائے ایران کا تقدم زمانی دکھا کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو مسیلمہ ثابت کر چکے ہیں۔ پھر عبدالحکیم نام نے دوٹوک فیصلہ کر دیا۔ اس سے اوپر کا الہام یوں ہے:

کاذب کا خدا دشمن ہے وہ اس کو جہنم میں لے جائے گا۔

اس الہام میں صریح طور پر بتایا گیا ہے کہ تو کاذب ہے، کیسا کاذب؟ عبدالحکیم کا نام راز میں بتا کر فیصلہ کر دیا کہ مسیلمہ کذاب..

(مضمون نامکمل ہے کیونکہ شمارہ زیر نظر سے اس کی آخری سطور دست یاب نہیں ہوسکیں۔ بہاء)..

(ہفت روزہ اہل حدیث ۱۵۔ اپریل ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲ شوال ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۴۔ ص ۴۔۶)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کون ہیں؟

یسوع کی طرف سے ایلچی یا ان سے بڑھ کر

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

تصویر کا ایک رخ: فضلیت کا دعوی

۱۔مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

عیسائی مشنریوں نے عیسی بن مریم کو خدا بنایا اور ہمارے سید و مولا حقیقی شفیع کو گالیاں دیں اور بد زبانی کی کتابوں سے زمین کو نجس کر دیا۔اس لئے اس مسیح کے مقابل پر جس کا نام خدا رکھا گیا خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے اور خدا نے اس دوسرے مسیح کا نام غلام احمد رکھا تا یہ اشارہ ہو کہ عیسائیوں کا مسیح کیسا خدا ہے جو احمد کی ادنی غلام سے بھی مقابلہ نہیں کر سکتا۔یعنی کیا مسیح ہے جو اپنے قرب اور شفاعت کے مرتبہ میں احمد کے غلام سے بھی کم تر ہے۔ (دافع البلاء۔ص ۱۳۔۱۴)

۲۔ اور سنیئے۔دافع البلاء صفحہ ۲۰ میں مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا بتلاتا ہے کہ دیکھو میں اس (یعنی مسیح) کا ثانی پیدا کرونگا جو اس سے بھی بہتر ہے جو غلام احمد ہے یعنی احمد کا غلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

زندگی بخش جام احمد ہے
کیا پیارا یہ نام احمد ہے
لاکھ ہوں انبیاء مگر بخدا
سب سے بڑھ کر مقام احمد ہے
باغ احمد سے ہم نے پھل کھایا
میرا بستان کلام احمد ہے
ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

۳۔اور سنیئے ۔ریویو آف ریلی جنز جلد اول نمبر ۶ کے صفحہ ۲۵۷ پر ہے:

خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھ کر ہے۔

نوٹ: ان مندرجہ بالا مقامات میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو حضرت مسیح سے افضل قرار دیا ہے۔

تصویر کا دوسرا رخ: مسیح کا ایلچی

جناب مرزا غلام احمد قادیانی ارشاد فرماتے ہیں:

یسوع مسیح کی طرف سے ایک سچے سفیر کی حیثیت میں کھڑا ہوں۔ (تحفہ قیصریہ۔ص۲۲)

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اس وقت ہم یہ عاجزانہ التماس کسی مذہبی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک کامل انسان کی حفظ عزت کے لئے پیش کرتے ہیں اور یسوع کی طرف سے رسول ہو کر کہ جس طرح کشفی عالم میں اس کی زبان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سنا حضور قیصرہ ہند میں پہنچا دیتے ہیں۔(تحفہ قیصریہ۔ص ۲۲ تبلیغ رسالت۔ص ۶ ص ۱۱۹)

اور جگہ مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس جگہ اس قدر لکھنے کی میں نے اس لئے جرأت کی ہے کہ حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر بادب التماس کروں۔(تحفہ قیصریہ۔ص ۲۳)

پھر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

یسوع مسیح کا پیغام ہے جو میں پہنچاتا ہوں۔(تحفہ قیصریہ۔ص ۲۴)

پھر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اگر حضور ملکہ قیصرہ ہند وانگلستان توجہ کریں تو میرا خدا قادر ہے کہ ان کی تسلی کے لئے بھی کوئی نشان دکھاوے جو بشارت اور خوشی کا نشان ہو، بشرطیکہ نشان دیکھنے کے بعد میرے پیغام کو قبول کرلیں اور میری سفارت جو یسوع مسیح کی طرف سے ہے اس کے موافق ملک میں عمل درآمد کرایا جائے۔

(تحفہ قیصریہ۔ص ۲۴)

نیز مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں؛

اس وقت ہم یسوع مسیح کی عزت کے لئے ہر ایک خطرہ کو قبول کرتے ہیں اور محض اس کی طرف سے رسالت لے کر بحیثیت ایک سفیر کے اپنے عادل بادشاہ کے حضور میں کھڑے ہیں (تحفہ قیصریہ ص ۲۵)

نوٹ ان چھ مقامات میں جناب مرزا قادیانی نے اپنے آپ کو یسوع کی طرف سے ایلچی کی حیثیت میں پیش کیا ہے اور واضح ہو کہ سینٹ پال یعنی پولوس (جس کی وفات ۶۷ء میں ہوئی تھی اس) نے بھی اپنے آپ کو رسول مسیح کی حیثیت میں پیش کیا تھا۔(کشتی نوح صفحہ ۶۰ کا حاشیہ)۔لیکن پولوس تو اپنے دعوی رسالت پر رہا، مگر مرزا غلام احمد صاحب ترقی کر کے حضرت عیسیٰؑ سے بڑھنے کے مدعی ہو گئے۔ اسلئے کہا گیا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یار ما امسال دعوی رسالت کردہ است
سال دیگر گر خدا خواہد خدا خواہد شدن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۲۲۔اپریل ۱۹۲۷ءمطابق ۱۹شوال ۱۳۴۵ھ جلد۲۴نمبر۲۶ص۳۔۴)

مرزائیت سے توبہ:

ہمارے گاؤں میں میاں امام دین مرزائی تھا اب اس نے مرزائیت سے توبہ کر کے حنفی مذہب اختیار کر لیا ہے عام اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے ۔راقم: میاں جی محمد ثناء اللہ امام مسجد موضع ادھووالی ضلع گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۹۔اپریل ۱۹۲۷ءمطابق ۲۶ شوال ۱۳۴۵ھ جلد۲۴ نمبر ۲۶ ص ۱۵)

....

انجمن احمدیہ لاہور

بلی کے بھاگوں چھنکا ٹوٹا

مرزا غلام احمد قادیانی کے خیالات و مقالات سے مسلمانوں کو جو نفرت ہے وہ عیاں ہے کیونکہ وہ سارے کے سارے متعلیانہ متکبرانہ ہیں۔مثلاً آپ کا یہ کہنا کہ :

انبیاءگرچہ بودہ اند بسے۔من بعرفاں نہ کمترم زکسے

(یعنی حضرات انبیاء اگرچہ بہت ہوئے ہیں مگر میں (مرزا) بھی کسی سے کم نہیں)

بلکہ اس پر ترقی کر کے آپ نے یہ فرمایا:

آنچہ دادہ ست ہر نبی را جام۔داد آں جام را مرا بہ تمام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یعنی خدانے ہر نبی کو جو کچھ دیا ہے اس کا مجموعہ مجھ کو دیا ہے)

جس کا مطلب صاف ہے جو کسی شاعر نے آنحضرت ﷺ کے حق میں کہا ہے

آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسی طرح درثمین میں مرزا غلام احمد کا یہ قول بھی مسلمانوں کے لئے موجب نفرت ہے

کربلائیست سیر ہر آنم ۔ صد حسین سے در گریبانم

اس لئے مسلمان مرزا قادیانی اور مرزائیوں سے سخت نفرت کرتے ہیں یہاں تک کہ مرزائیوں کی کسی تحریک کو وہ خالص اسلامی تحریک نہیں سمجھتے نہ اس سے خوش ہیں۔

لیکن آج کل جو ہندوؤں اور آریوں کی بے معنی شورش ہو رہی ہے اس میں مرزائی جماعت دخل دے کر مسلمانوں سے اپنی نفرت دور کرنے کی کوشش کر رہی ہے جو ان کے نقطہ نگاہ سے بہت دانش مندی کا کام ہے چنانچہ اس کوشش کی ایک مثال مندرجہ ذیل اشتہار ہے جو لاہوری جماعت مرزائیہ نے شائع کیا ہے۔ ہم اپنے ناظرین تک اس پہنچاتے ہیں اور جو کچھ وہ مخفی کر گئے ہیں وہ اضافہ کر دیتے ہیں تا کہ تصویر کے دونوں رخ سامنے آجائیں

احمدیہ جماعت لاہور کے عقائد

ا۔ ہم اللہ تعالی کی توحید اور محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت پر ایمان لاتے ہیں

۲۔ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ آپ کی بعثت کے ساتھ اللہ تعالی نے دین کو کامل کر دیا۔ اور اس لئے آنجناب کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں مجدد آئیں گے جن کا کام خدمت اسلام اور تائید دین ہے۔

۳۔ ہم اس بات پر ایمان لاتے ہیں کہ قرآن کریم خدا کا کلام ہے جو حضرت محمد ﷺ پر نازل ہوا اور اس کا کوئی حکم منسوخ نہیں۔ نہ قیامت تک منسوخ ہو گا اور وہ قیامت تک واجب العمل ہے۔

۴۔ ہم حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو چودھویں صدی کا مجدد مانتے ہیں۔ نبی نہیں مانتے

(اس میں ایک لفظ چھوڑ گئے، یعنی مسیح موعود مانتے ہیں۔ جس کا صاف مطلب ہے کہ آنحضرت ﷺ نے جو فرمایا ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و اللہ لینزل فیکم ابن مریم رسو ل اللہ خدا کی قسم ابن مریم رسول اللہ تم میں اتریں گے۔اس حدیث سے مرزا صاحب مراد ہیں چنانچہ مولوی محمد علی نے ایک کتاب خاص اس نام کی لکھی ہے جس نام ہے مسیح موعود۔اس میں مرزا صاحب کے مسیح موعود ہونے کا ثبوت دیا ہے۔پس ناظرین سمجھ لیں کہ اس خاص عہدہ کا چھپانا کس مطلب سے ہے۔ثناء اللہ)

۵۔ہم مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے اولیاء سے کلام کرتا ہے اور ایسے لوگ اصطلاح شریعت میں محدث کہلاتے ہیں اسی پر اولیاء کی اصطلاح میں ظلی نبوت کا لفظ استعمال ہوتا۔ورنہ جیسے ظل اللہ ، اللہ نہیں،ظلی نبی بھی نبی نہیں۔

۶ ہم ہر اس شخص کو جو لا الہ الا اللہ محمد رسو ل اللہ پر ایمان لاتا ہے مسلمان سمجھتے ہیں۔

۷۔ ہم تمام صحابہ کرام اور تمام بزرگان دین کی عزت کرتے ہیں اور کسی صحابی یا امام یا محدث یا مجدد کی تحقیر کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

۸۔مسلمانوں کی تکفیر کو ہم سب سے بڑھ کر قابل نفرت فعل سمجھتے ہیں۔اور جو لوگ کسی مسلمان کی یا کسی مسلمان جماعت کی تکفیر کریں ان سے اظہار نفرت کے طور پر ہم ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے خواہ ایسے مکفر احمدی ہوں یا دوسرے لوگ اور جو لوگ تکفیر کے فتووں سے متنفر ہیں ان کے پیچھے ہم نماز پڑھ لیتے ہیں خواہ وہ احمدی ہوں یا دوسرے مسلمان (مرزا صاحب کا فتوی ہے کہ جو مجھے نہیں مانتا اس کے پیچھے نماز مت پڑھو۔ملاحظہ ہو فتاوی احمدیہ اور اربعین نمبر ۴۔یعنی محض مرزا کے انکار پر یہ نتیجہ ہے کہ وہ شخص امامت کے لائق نہیں۔چنانچہ گزشتہ دسمبر کے جلسہ میں لاہوری جماعت میں یہ مسئلہ اقتداء بالمنکر پیش ہوا تو جواز پاس نہیں ہوسکا۔سچ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کی تصریحات ایسی صاف ہیں کہ ان کے معنی اس کے سوا ہو ہی نہیں سکتے کہ منکرین مرزا کے پیچھے نماز جائز نہیں چنانچہ مولوی محمد علی اور ان کے اتباع کا بھی آج تک یہی عمل ہے۔یہ محض بناوٹ ہے کہ ہم خاص مکفرین کے پیچھے نہیں پڑھتے۔گو بحیثیت تعلیم اسلام یہ عذر بھی صحیح نہیں۔ثناء اللہ امرتسری)

۹۔ حدیثوں میں جو نزول مسیح کا ذکر ہے اسے ہم درست مانتے ہیں مگر چونکہ قرآن کریم حضرت مسیح کی وفات کا ذکر صاف الفاظ میں فرماتا ہے اس لئے اس سے مراد ہم ایک مجدد کا مثیل مسیح ہو کر ظاہر ہونا مراد لیتے ہیں

(یہ لفظ بھی مغالطہ ہے۔مثیل مسیح کا دعوی مرزا صاحب کی طرف سے براہین احمدیہ کے زمانہ تک تھا جب وہ مسیح موعود کے آنے کے قائل تھے اور خود کو مثیل مسیح کہتے تھے ملاحظہ ہو براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸۔۴۹۹۔مگر اس کے بعد جب ترقی کی تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ازالہ اوہام اور اس کے سوا باقی کتابوں میں صاف تحریر ہے کہ میں مسیح موعود ہوں جس کی بابت حدیثوں میں وعدہ کیا آیا ہے کہ وہ دمشق میں نازل ہوں گے اور دمشق سے مراد قادیان ہے۔ثناءاللہ امرتسری)

۱۰۔ دین اسلام ہمارے نزدیک نہ پہلے جبر سے پھیلا نہ آئندہ کوئی ایسا مہدی ظاہر ہوگا جو اسلام کو بزور شمشیر پھیلائے (بزور شمشیر اسلام پھیلانے والا تو ہم بھی نہیں مانتے ہاں حضرت مہدی صاحب سیاست اور باحکومت ضرور ہوں گے جس کو مرزا صاحب اپنی معمولی اخلاقی اصطلاح میں ،خونی مہدی، کے نام سے موسوم کرتے ہیں چونکہ خود مہدی بنے تھے اور صاحب سیاست تو تھے نہیں اس لئے اس بہانہ سے لوگوں کو حضرت مہدی سے نفرت دلاتے تھے کہ ہم کسی کسی خونی مہدی کو جو بزور شمشیر اسلام پھیلائے گا نہیں مانتے ،۔اے جناب اگر آپ کسی باسیاست مہدی کو ماننے سے انکاری ہیں تو ہم بھی کسی محض اشتہاری مہدی کے ماننے کو تیار نہیں۔ثناءاللہ) **بلکہ مہدی وہی ہے جو خدائے تعالی سے ہدایت پا کر دین اسلام کی صداقت کو قائم کرتا ہے ۔**

(محمد علی پریذیڈنٹ احمدیہ انجمن اشاعت اسلام احمدیہ بلڈنگس لاہور۔

شیخ الاسلام مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہم مرزا صاحب کو دعوی مسیحیت اور ادعائے مہدویت میں جھوٹا جانتے ہیں ان کی کوئی تحدی آمیز پیش گوئی سچی ثابت نہیں ہوئی۔انہوں نے اسلام کی خدمت کرنے کی بجائے اپنے اعمال سے دشمنوں کی نگاہ میں اسلام کو ذلیل اور مسلمانوں کو شرمندہ کیا۔آخر کار وہ اپنی دعا مشتہرہ ۱۵،اپریل ۱۹۰۷ء کے مطابق صادق کی زندگی میں کاذب کی موت مرگئے۔اس لئے ہم ایسے شخص کو مہدی اور مثیل مسیح ماننے کیلئے بالکل تیار نہیں اور ماننے والے ہمارے نزدیک خدا کے ہاں معذور نہیں

سیعلم الذین ظلموا ایّ منقلبٍ ینقلبو ن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۳ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۷ ص ۹۔۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں

(۲۵ مارچ ۱۹۲۷ء کے اخبار اہلحدیث امرتسر میں اس سرخی کے نیچے مرزا کے ۱۲ رنگ لکھے گئے تھے آج تیرھویں دعویٰ سے درج ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۳۔ خاتم الاولیاء: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

اور میں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سید آنحضرت ﷺ نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور میں خاتم الاولیاء ہوں میرے بعد کوئی ولی نہیں ہوگا مگر وہ جو مجھ سے ہوگا اور میرے عہد پر ہوگا۔ (خطبہ الہامیہ۔ ص ۳۵)

۱۴۔ خاتم الخلفاء: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

پس آخر جو خاتم الخلفاء اور بموجب اس پیش گوئی کے جو شیخ نے اپنی کتاب عنقاء عرب، میں لکھی ہے وہ خاتم الخلفاء اور خاتم الاولیاء عجم میں پیدا ہونے والا ہے نہ عرب میں۔ (تریاق القلوب۔ ص ۱۵۹)

۱۵۔ چینی الاصل: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

شیخ محی الدین عربی اپنی کتاب فصوص میں مہدی خاتم الاولیاء کی ایک علامت لکھتے ہیں کہ اس کا خاندان چینی حدود میں سے ہوگا اور اس کی پیدائش میں یہ ندرت ہوگی کہ اس کے ساتھ ایک لڑکی بطور توام پیدا ہوگی یعنی اس طرح پر خدا اناث کا مادہ اس سے الگ کر دے گا سو اسی کشف کے مطابق اس عاجز کی ولادت ہوئی اور اسی کشف کے مطابق میرے بزرگ چینی حدود سے پنجاب میں آئے۔ (تحفہ گولڑویہ ص ۳۹۔۴۰ کا حاشیہ)

۱۶۔ معجون مرکب۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الف: قریباً ۱۸ برس سے ایک یہ پیش گوئی ہے الحمد للہ الذی جعل لکم الصھر و النسب ۔ ترجمہ۔ وہ خدا سچا خدا ہے جس نے تمہاری دامادی کا تعلق ایک شریف قوم سے جو سید تھے کیا اور خود تمہارے نسب کو شریف بنایا جو فارسی خاندان اور سادات سے معجون مرکب ہے۔

(تریاق القلوب۔ ص ۶۴)

ب۔ مجھے دو بروز عطا ہوئے ہیں بروز عیسیٰ و بروز محمد۔

غرض میرا وجود ان دونوں نبیوں کے وجود سے بروزی طور پر ایک معجون مرکب ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز ج ۵ نمبر ۵)

۱۷۔ یسوع کا ایلچی: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

حضرت یسوع مسیح کی سچی محبت اور سچی عظمت جو میرے دل میں ہے اور نیز وہ باتیں جو میں نے یسوع مسیح کی زبان سے سنیں اور وہ پیغام جو اس نے مجھے دیا، ان تمام امور نے مجھے تحریک کی کہ میں جناب ملکہ معظّمہ کے حضور میں یسوع کی طرف سے ایلچی ہو کر باادب التماس کروں

(تحفہ قیصریہ۔ ص ۲۳، تبلیغ رسالت ج ۶ ص ۱۲)

۱۸۔ مسیح سے بہتر: دافع البلاء میں مرزا قادیانی نے فرمایا ہے:

ابن	مریم	کے	ذکر	کو	چھوڑو
اس	سے	بہتر	غلام	احمد	ہے

۱۹۔ رسول: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا۔ (ایضاً ص ۱۱)

۲۰۔ مظہر خدا۔ مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

میرا آنا خدا کے کامل جلال کے ظہور کا وقت ہے۔ اور میرے وقت میں فرشتوں اور شیاطین کا آخری جنگ ہے اور خدا اس وقت وہ نشان دکھائے گا جو اس نے کبھی دکھائے نہیں گویا خدا زمین پر خود اتر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آئے گا جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے یو م یأ تی ر بك فی ظلل من الغمام
یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا۔یعنی انسانی مظہر کے ذریعہ سے اپنا جلال ظاہر کرے گا اور
اپنا چہرہ دکھلائے گا۔(حقیقۃ الوحی ص ۱۵۴)

۲۱۔ حجر اسود۔مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

و انی و اللہ فی ھذا ا لا مر کعبة الحتا ج کما ان مکه کعبة الحجا ج و انی انا
الحجر ا لاسود الذی و ضع له القبو ل فی الارض و الناس یمسه یتبر کون
(ضمیمہ حقیقۃ الوحی۔الاستفتاء۔ص ۴۱)

۲۲۔ذوالقرنین: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے میرا نام ذولقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالی کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جر ی
اللہ فی حلل ا لا نبیاء جسکے یہ معنی ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں، یہ چاہتی
ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے صفات بھی ہوں۔ (نصرۃ الحق۔ص ۹۰)

۲۳۔آدم: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے میرا نام عیسی ہی نہیں رکھا بلکہ ابتداء سے انتہا تک جس قدر انبیاء کے نام تھے وہ سب
میرے نام رکھ دیئے چنانچہ براہین احمدیہ حصص سابقہ میں میرا نام آدم رکھا۔(نصرۃ الحق۔ص ۸۵)

۲۴۔نوح: مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا نے میرا نام نوح بھی رکھا ہے۔(نصرۃ الحق۔ص ۹۶)

۲۵۔ابراہیم۔مرزا غلام احمد قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام ابراہیم بھی رکھا گیا ہے ۔

(ایضاً ۔ص ۸۷)۔باقی دارد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۶ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۳ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۷ ص ۱۰۔۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں اسلامی جلسہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین کو غالباً معلوم ہوگا کہ مرزا قادیانی کے دارالحکومت قادیان میں ایک انجمن اسلامیہ ہے جو سالانہ جلسہ کیا کرتی ہے جس میں علماء سنت شریک ہوا کرتے ہیں۔ اس دفعہ خلاف معمول علماء دیوبند غالباً مدرسہ کی ضرورت کی وجہ سے نہ آسکے۔ مولانا عبدالشکور لکھنوی نے ان کی قائم مقامی کی۔ اور علماء پنجاب بھی بکثرت شریک تھے۔

جلسہ ۳۔۴۔۵ مئی کو ہوتا رہا۔ حاضرین کی تعداد بہت زیادہ تھی۔

۶ کس مرزائی تائب ہوئے۔ مرزائی کیمپ میں بڑی کھلبلی رہی۔ موقع بے موقع خلل اندازی کرتے تھے چونکہ صاحب ضلع گورداسپور کے حکم سے جلسہ ہذا میں ۲۵ جوان پولیس سب انسپکٹر اور انسپکٹر پولیس ایک ڈپٹی کلکٹر (مجسٹریٹ) شریک جلسہ رہتے تھے اس لئے امن رہتا ہے اور رہا۔ جلسہ کے اختتام پر چیلنج بازی بھی ہوئی۔

ہمارا چیلنج بخدمت میاں محمود خلیفہ قادیان

آپ کو معلوم ہوگا کہ حکیم نورالدین کے زمانہ خلافت میں منشی قاسم علی اڈیٹر فاروق اور ان کے ساتھ کئی احمدیوں نے مجھ سے انعامی مباحثہ کیا تھا، مضمون بحث مرزا کا میرے ساتھ آخری فیصلہ تھا جس میں بفضلہٖ تعالیٰ حق کی فتح ہوئی یعنی تین سو روپیہ میں نے وصول کیا۔

اس پر بھی آپ کی جماعت خاموش نہ ہوئی۔ اس لئے میں نے قادیان کے جلسہ میں چیلنج دیا تھا کہ احمدی لوگ چاہیں تو اسی مبحث پر دوبارہ بحث کرلیں درصورت فتح پانے کے میں انعام میں صرف پانچ روپئے دونگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باقی شروط وہی ہوں گی جو مباحثہ لدھیانہ میں تھیں فرق صرف اتنا ہوگا کہ اس میں فریق ثانی قاسم علی تھے اور اس مباحثہ میں فریق ثانی آپ ہونگے۔

جلسہ میں آپ کے فرستادوں نے یہ چیلنج منظور کیا تھا۔ امید ہے آپ بھی اپنے والد کی طرح سیدھے اور صاف طریق سے بدستخط خود جواب دیں گے، میں کسی اور کے جواب کو لیس کل خطاب یستحق الجواب قابل جواب نہیں سمجھونگا۔ ابوالوفاء ثناء اللہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۸ ص ۷)

....

اخلاق مرزا

جناب مولوی نور محمد خانؒ مدرس راجپورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

مرزا صاحب (بقول خود) نہ صرف حضور نبی کریم ﷺ کے کمالات کے مظہر و بروز تھے بلکہ تفصیلی طور پر تمام انبیاء کے کمالات کو اس طور سے جذب کئے ہوئے تھے کہ بعض اولوالعزم انبیاء سے بڑھ کر حضور ﷺ کے برابر اور پہلو بہ پہلو کھڑے تھے اور امت مرزائیہ کے نزدیک تو کوئی دین و دنیا کی ایسی صفت باقی نہیں تھی جو مرزا صاحب کی خادمہ نہ ہو گویا مرزا صاحب آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری ، کے پورے پورے مصداق تھے ۔ خیر یہ تو اپنا اپنا حسن ظن ہے کہ کوئی اپنے پیر بزرگ کو امام نبی رسول کہے یا خدا کے درجہ کو پہنچا دیوے مگر دیکھنا یہ ہے کہ حقیقت میں بھی ان اوصاف سے موصوف ہے یا یاروں کا محض حسن ظن ہی حسن ظن ہے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بقول خود چاہے کوئی ہوں لیکن اخلاقی حالت آپ کی ایسی ردی وگری ہوئی تھی کہ آپ کو ایک مہذب انسان کہنا اگر مشکل نہیں تو آسان بھی نہیں۔ ناظرین ذیل کے الفاظ سے جس سے مرزا صاحب قادیانی نے اپنے حریفوں کی تواضع فرمائی ہے آپ کے اخلاق کا اندازہ کر سکتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(یہ الفاظ کتاب عشرہ کاملہ بحوالہ عصائے موسیٰ سے نقل کئے گئے ہیں اسی سے یہ بھی ملخص ہے۔ منہ)

(میں نے عصائے موسیٰ سے ساری متعلقہ عبارت ذیل میں نقل کر دی ہے۔ منشی الٰہی صاحب نے مرزا صاحب کی شیریں کلامی کے نمونوں کی فہرست حروف تہجی اعتبار سے مرتب کی تھی۔ ملاحظہ فرمائیں۔ بہاء)

اس جگہ مرزا کی خوش اخلاقی وشیریں کلامی کا جو انہوں نے اپنے کتب واشتہارات میں ظاہر فرمائی ہے اور جس کا بالاستیعاب ذکر تو مشکل وطول ہے لیکن بطور نمونہ چند الفاظ وکلمات وفقرات اظہار حقیقت کے لئے بترتیب حروف تہجی بادل نخواستہ لکھتا ہوں اور ان کے نقل کرنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ وبخشش مانگتا ہوں۔

❁ الف: اے بدذات فرقہ مولویاں تمنے جس بے ایمانی کا پیالہ پیا، وہی عوام کا الانعام کو بھی پلایا؛ اندھیرے کے کیڑو؛ ایمان وانصاف سے دور بھاگنے والا؛ اندھے؛ نیم دہریہ؛ ابولہب؛ اسلام کے دشمن؛ اسلام کی عار مولویو؛ اے جنگل کے وحشی؛ اے نابکار؛ ایمانی روشنی مسلوب ہوئے؛ احمق مخالف؛ اے پلید دجال؛ اسلام کے بدنام کرنے والے؛ اے بدبخت مفتریو؛ اعمیٰ؛ اشرار؛ اول الکافرین؛ اوباش؛ اے بدذات خبیث دشمن اللہ اور رسول کے؛ ان بے وقوفوں کے بھاگنے کی جگہ نہ رہے گی اور صفائی سے ناک کٹ جائے گی

❁ ب۔ بے ایمان اندھے مولوی؛ بلید طبع ؛ بدذات جھوٹا؛ بدگوہری ظاہر نہ کرتے؛ بے حیائی سے بات بڑھانا؛ بددیانت بے حیا انسان؛ بدذات فتنہ انگیز؛ بدقسمت منکر؛ بدچلن؛ بخیل؛ بداندیش؛ بدظن؛ بدبخت قوم؛ بدگفتار؛ بدباطن نکتہ چیں؛ باطنی جذام؛ بخل کی سرشت والے؛ بیوقوف جاہل؛ بے ہودہ۔

❁ ت۔ تمام دنیا سے بدتر؛ تنگ ظرف؛ ترک حیا؛ تقویٰ ودیانت کے طریق کو بکلی چھوڑ دیا؛ ترک تقویٰ کی شامت سے ذلت پہنچ گئی ؛ تکفیر ولعنت کی جھاگ منہ سے نکالنے کے لئے۔

❁ ث۔ ثعلب (لومڑی جیسے) ایّھا الشّیخ الضّال و الدّجال البطال۔

❁ ج ۔ جھوٹ کی نجاست کھائی؛ جھوٹ کو گوہ کھایا؛ جاہل وحشی؛ جادہ صدق وثواب سے منحرف و دور؛ جعل ساز ؛ جیتے ہی مرجاتا۔

❁ چ۔ چوہڑے؛ چمار۔

❁ ح۔ حمار؛ حمقاء؛ حق وراستی سے منحرف؛ حق پوش۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

❁ خ۔خبیث طبع مولوی جو یہودیت کا خمیر اپنے اندر رکھتے ہیں؛خنزیر سے زیادہ پلید؛ خطا کی ذلت انہی کے منہ پر؛ خالی گدھے؛ خائن؛ خباثت پیشہ؛خاسرین خالیۃ من نور الرحمٰن؛ خام خیال؛خفاش؛خوش شدہ آید کہ حق و دین را باطل کنید۔

❁ د۔دل کے مجذوم۔دھوکہ دہ۔دیانت امانت راستی سے خالی۔دجال۔دروغ گو۔ڈوموں کی طرح مسخرہ ۔دشمن سچائی۔دشمن قرآن۔دلی تاریکی۔دروغ شما تا کنار ہائے بغداد منتشر خواہد شد

❁ ذ۔ ذلت کی موت۔ذلت کے ساتھ پردہ دری۔ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو سوروں اور بندروں کی طرح کر دیں گے۔

❁ ر۔رئیس الدجالین۔ریش سفید کو منافقانہ سیاہی کے ساتھ قبر میں لے جائیں گے۔روسیاہ ۔روباہ باز۔ رئیس المتصلفین ۔ راس المعتدین۔ راس الغاوین ۔

❁ ز۔زہرناک مادے والے۔زندیق۔

❁ س۔ سچائی چھوڑنے کی لعنت انہیں پر برسی۔سفلی ملا بے بصر۔سیاہ دل منکر۔سخت بے حیا ہوگا جو اس فوق العادت سلسلہ سے انکار کرے۔سیاہ دل فرقہ کس قدر شیطانی افتراؤں سے کام لے رہا ہے۔سادہ لوح،سادہ لوح،سفلہ،سفہاء،

سلطان المتکبّرین الّذی اضاع دینہ بالکبر والتّوھین ۔ سگ بچگان۔

❁ ش۔شرم وحیا سے دور۔شرارت وخباثت۔شیطانی کاروائی والے۔ شریف از سفلہ نمی ترسد بلکہ از سفلگی او مے ترسد۔شریر مکار۔ شیخی سے بھرا ہوا۔ شیخ نجدی۔

❁ ص ۔صم عمی ۔صدر القناۃ نیوش صدرک ضربہ ۔و یریک رمانی بحار دماء۔

❁ ض۔ضال ۔ ضررھم اکثر من ابلیس اللّعین

❁ ط۔ طالع منحوس۔ طبتم نفساً بالغاء الحقّ و الدّین

❁ ظ۔ظالم۔ظلمانی حالت۔

❁ ع۔علماء السوء۔ عداوت اسلام، عجیب دیندار، عدو العقل النھی،عقارب،عقب الکلب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

غ۔غول الاغوی۔غدار سرشت۔غالی۔غافل

ف۔ فیمت یاعبدالشّیطان الموسوم بہ۔فریبی۔فن عربی سے بے بہرہ،فرعونی رنگ۔

ق۔قبر میں پاؤں لٹکائے ہوئے۔ قست قلو بھم کما ھی عادۃ النو کی ۔ قد سبق الکلّ فی الکذب و المین۔

ک۔کتے۔کینہ ور۔ کمینہ۔کہماء(مادرزاد اندھے)۔کج دل قوم۔کوتاہ نظر۔کھوپڑی میں کیڑا۔ کیڑوں کی طرح خود ہی مرجاویں گے۔

گ۔گدھا۔گندے اور پلید فتوی والے۔گندی کاروائی والے۔گندی عادت۔گندے اخلاق۔ گندہ دہانی۔گندے خیال والے ذلت سے غرق ہوجاتا۔گندی روحو۔

ل۔لاف وگذاف والے۔لعنت کی موت۔

م۔مولویت کو بدنام کرنے والو۔ مولویوں کا منہ کالا کرنے کے لئے۔منافق۔مفتری۔مورد غضب۔مفسد۔مرے ہوئے کیڑے۔مخذول۔مہجور۔مجنون درندہ۔مغرور۔منکر۔محجوب مولوی۔مکس طینت مولوی کی بک بک۔مردار خور مولویو۔

ن۔نجاست نہ کھاؤ۔نااہل مولوی۔ناک کٹ جائیگی۔ناپاک طبع لوگوں نے۔نابینا علماء۔نمک حرام۔مفسانی۔ناپاک نفس۔نابکار قوم ابھی تک حیا وشرم کی طرف رخ نہیں کرتی۔نفرتی وناپاک شیوہ۔ نادان متعصب۔نالائق۔نفس امارہ کے قبضہ میں۔نااہل حریف۔نجاست سے بھرے ہوئے۔نادانی میں ڈوبے ہوئے۔نجاست خوری کا شوق۔

و۔وحشی طبع۔وحشیانہ عقاید والے۔

ھ۔ ہامان۔ہالکین۔ہندوزادہ۔

ی۔یک چشم مولوی۔یہودیانہ تحریف۔یہودی سیرت۔ یا ایّھا الشّیخ الضّال والمفتری البطّال ۔یہود کے علماء۔یہودی صفت۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کی کتب وغیرہ تو ان کلمات سے لبالب ہیں لیکن بہت ہی اختصار کر کے ضمیمہ رسالہ انجام آتھم اور دوسرے اوراق سے جو الفاظ سرسری دیکھنے سے نظر سے گذرے، ان میں سے بھی بہت سے چھوڑ کر یہ لئے ہیں (عصائے موسیٰ مولفہ منشی الٰہی بخش لاہوری کی عبارت ختم ہوئی ۔بہاء)

اس کے علاوہ مولوی ثناء اللہ اور مرزا صاحب میں جس قسم کا تعلق تھا اسکا علم مرزا کو تھا یا مولانا کو۔ لیکن ناظرین ذیل کے واقعہ سے تعلق کا احساس کر سکتے ہیں کہ مرزا صاحب نے ایک ان ٹل پیش گوئی مولوی صاحب کے متعلق کی تھی کہ وہ ہرگز ہرگز قادیان نہیں آوے گا مگر مولوی صاحب کو بھی مرزا جی سے کچھ ایسا عشق تھا کہ فرماتے تھے

مر کے چھٹ جائے تو چھٹ جائے تمہارا کوچہ
یہی گھر ہے یہی در ہے یہی مسکن میرا

بایں ہمہ ممکن ہے کہ خود مولوی صاحب واحباب نے کوشش نہ جانے کی ہو مگر معذور تھے کیونکہ

کوئے دلدار میں کچھ ایسی کشش ہے ناصح
لاکھ چاہیں نہ وہاں جائیں مگر جاتے ہیں

چنانچہ مولوی صاحب قادیان تشریف لے گئے اور بڑی شدو مد سے تمنائے ملاقات کا اظہار کیا لیکن مولوی صاحب یہ کہتے ہوئے

پردہ اٹھا کے مجھ سے ملاقات بھی نہ کی
رخصت کے پان بھیج دیئے بات بھی نہ کی

مع ان ذیل کے تحائف کے جو بذریعہ حکیم محمد صدیق صاحب جالندھری و محمد ابراہیم امرتسری کے مرزا صاحب نے مولوی صاحب کو خصوصیت کے ساتھ عنایت فرمایا تھا (معاذاللہ) خبیث سور، کتا، گوہ خوار، بدذات ۔ہم اس کو کبھی بولنے نہ دیں گے۔ گدھے کی طرح لگام دے کر بٹھائیں گے۔ اور گندگی اس کے منہ میں ڈالیں گے۔ لعنت ہی لیکر جائے گا۔ اس کو کہو کہ قادیان سے لعنت لے کر چلا جاوے وغیرہ وغیرہ (الہامات مرزا) واپس تشریف لائے اور اب تک یہ کہتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گالی سے کون خوش ہو مگر حسن اتفاق
جو ان کی آرزو تھی مرا مدعا ہوا
لگتی ہیں تیرے منہ سے بھلی گالیاں مجھے
قربان میں تیرے پھر مجھے کہہ لے اسی طرح

ناظرین مرزا غلام احمد کے رسالہ ضرورۃ الامام کی اس عبارت کو بھی ملاحظہ فرمائیں

یہ نہایت قابل شرم بات ہے کہ ایک شخص خدا کا دوست کہلا کر پھر اخلاق رذیلہ میں گرفتار ہو اور درشت بات ذرہ بھی متحمل نہ ہو سکے اور جو امام زمان کہلا کر ایسی کچی طبیعت کا آدمی ہو کہ ادنی بات میں منہ میں جھاگ آتا ہے آنکھیں نیلی پیلی ہوتی ہیں وہ کسی طرح امام زمان نہیں ہوسکتا لہذا اس پر آیت انك لعلی خلق عظیم کا پورے طور صادق آجانا ضروری ہے

احمدی دوستو! ایمان سے بتلاؤ کیا مرزا صاحب پر آیت انك لعلی خلق عظیم پورے طور پر صادق آتی ہے ؟ اور کیا نبی کے ایسے ہی اخلاق ہوتے ہیں؟ مانا کہ مرزا صاحب مدا فعتاً اور جواباً اس اخلاق رذیلہ کے مرتکب ہوئے مگر مرزا صاحب کی اخلاقی و مسیحی شان کے یہ بھی خلاف تھا کہ ایسی بدتہذیبی سے مدافعت کرتے در آں حالیکہ وہ نہ صرف مسیح بلکہ نبی اور خلق عظیم کے کامل بروز تھے این چہ بوالعجبی است ۔

مرزائیو!

آپ ہی اپنے ذرہ جور و ستم کو دیکھو
ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہو گی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۸ ص ۷۔۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب ۳۵ رنگوں میں

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

نمبر ۲۶۔ یوسف۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام یوسف بھی رکھا گیا ہے۔(نصرۃ الحق۔ص ۸۸)

نمبر ۲۷۔ موسیٰ۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں میرا نام موسیٰ رکھا گیا۔(نصرۃ الحق۔ص ۸۸)

نمبر ۲۸۔ داؤد۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

خدا نے براہین حصص سابقہ میں میرا نام داؤد بھی رکھا۔(نصرۃ الحق۔ص ۸۹)

نمبر ۲۹۔ سلیمان۔ مرزا صاحب کا کہنا ہے(حوالہ مذکور):

براہین احمدیہ کے حصص سابقہ میں خدا تعالیٰ نے میرا نام سلیمان بھی رکھا۔

نمبر ۳۰۔ تمام انبیاء کا مظہر۔ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

کل دنیا میں جو نبی گذرے ہیں ان کی مثالیں اور ان کے واقعات میرے ساتھ اور میرے اندر موجود ہیں...

اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں ان کے نمونے ظاہر کیئے جائیں ۔ (حوالہ مذکور ص ۹۰۔)

نوٹ: میاں محمود احمد خلیفہ قادیان فرماتے ہیں: آنحضرتﷺ کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے۔ (الفضل ۱۶ جون ۱۹۱۷ ص ۵)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت یحیٰ کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا مگر مسیح موعود (مرزا) کو جن کیلئے حضرت یحیٰ ایک دلیل کے طور پر ہیں تمام گزشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں۔ (الفضل ۱۶ جون ۱۹۰۷ء)

نمبر۳۱۔ مریم: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اس تمام امت میں وہ میں ہی ہوں میرا ہی نام خدا نے براہین احمدیہ میں پہلے مریم رکھا۔ اور بعد اس کے میری ہی نسبت یہ کہا کہ ہم نے اس مریم میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور پھر روح پھونکنے کے بعد مجھے ہی عیسیٰ قرار دیا۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ۳۳۸ حاشیہ)

نمبر۳۲۔ محمد و احمد ظلی طور پر: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

آنحضرت ﷺ کے نام کا میں مظہر اتم ہوں یعنی ظلی طور پر محمد اور احمد ہوں

نمبر۳۳۔ بشارت اسمہ احمد کا مصداق:

حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے۔

(القول الفصل ص ۲۷ بحوالہ ازالہ اوہام ص ۶۷۳)

نمبر۳۴۔ تشریعی نبی: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب شریعت ہو گیا پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۷)۔

نوٹ۔ اسی اربعین نمبر ۴ صفحہ ۶ کی رو سے الفضل ۲۷۔ اپریل و ۴ مئی ۱۹۱۴ء صفحہ ۵، الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء صفحہ ۴، تشحیذ الاذہان ج ۱۰ نمبر ۲ صفحہ ۲۳ و ۵۵، اور النبوت فی القرآن مصنفہ قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری کے صفحہ ۴۷ کے حاشیہ پر میں مرزا غلام احمد قادیانی کو صاحب شریعت نبی لکھا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نمبر ۳۵۔دعوی خالقیت: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

افسوس بعض نادانوں نے عبودیت کے اس تعلق کو جو ربوبیت کے ساتھ ہے جس سے ظلی طور پر صفات الٰہیہ بندہ میں پیدا ہوتی ہیں، نہ سمجھ کر میری اس وحی من اللہ پر اعتراض کیا ہے کہ

انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون

یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہو جا، تو وہ ہو جاتی ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا یہ میری طرف سے نہیں ہے۔(نصرۃ الحق۔ص ۹۵)

نوٹ :اب میں صرف دو باتیں اور لکھ کر اس مضمون کو ختم کرتا ہوں۔

اول یہ کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے فرمایا:

مجھے مراق ہے (ریویو آف ریلی جنز اگست ۱۹۲۶ء ص ۲)۔

دوسرا یہ کہ جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی نسبت لکھا ہے:

کہ حافظہ اچھا نہیں یاد نہیں رہا۔

(ریویو آف ریلی جنز اپریل ۱۹۰۳ء ص ۱۵۳ کا حاشیہ)

ثنائی نوٹ: قصہ مختصر مرزا صاحب کے حق میں ان کے معتقدین کہتے ہیں:

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشیں ہو
لقب جن کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

مگر مخالفوں کا عندیہ یہ ہے:

جفا جو ، سنگ دل ، بے رحم ، ظالم
لقب جنکے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۰ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۸ ص ۸۔۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تنقید تقلید

(مولانا ثناء اللہ امرتسری مرحوم اور مولانا مرتضی حسن چاند پوری مرحوم کی مختلف مسائل پر ردوقدح چلتی رہتی تھی، اور اہل حدیث امرتسر اور العدل گوجرانوالہ میں طرفین کے مضامین نکلتے رہتے تھے۔ ذیل کا مضمون براہ راست ردقادیانیت سے متعلق نہیں ہے، لیکن چونکہ مولانا چاند پوری نے مرزا غلام احمد کو دعوی نبوت سے قبل غیر مقلد قرار دے کر، اس کے کارناموں کو اہل حدیث کے کھاتے میں ڈالنے کی کوشش کی تھی، اس پر مولانا ثناء اللہ نے جواب میں ذیل کی تحریر رقم فرمائی۔ بہاء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

گذشتہ نمبروں میں بتایا گیا ہے کہ یہ سلسلہ مولانا مرتضی حسن دیوبندی کے جواب میں جاری ہوا ہے آج ہم اس بات کا اظہار بادل نخواستہ کرتے ہیں کہ موصوف آج کل اہل حدیث پر بہت خفا ہیں اس لئے جہاں جہاں آپ تقریر کرتے ہیں یہ فقرے ضرور ارشاد فرماتے ہیں: سب سے پہلے شیطان غیر مقلد تھا۔ چنانچہ مئو اور دربھنگہ وغیرہ مقامات سے یہی اطلاعیں آئی ہیں ہم حیران ہیں کہ مولانا مرتضی کو ایسے فتنہ کے زمانہ میں یہ کیا سوجھی ہے کہ غصے میں ایسی باتیں بھی کہہ جاتے ہیں جو نہ اصول پر منطبق ہوں نہ معقول پر۔

گذشتہ نمبروں میں تمہیدی نوٹ کے بعد ممدوح کی عبارت پوری مع جوابات درج کی گئی ہے۔ آج بقیہ مضمون درج ہے ناظرین بغور ملاحظہ کریں۔ (ثناء اللہ)

مرزا صاحب (قادیانی) بھی کیا شروع میں غیر مقلد ہی نہ تھے (جو شخص شیطان کو غیر مقلد کہے اس سے کیا تعجب ہے کہ اپنے جملہ مخالفین قادیانی ہوں یا آریہ سب کو غیر مقلد کہہ دے لکل ان یصطلح۔ ورنہ حقیت اصلیہ تو یہ ہے کہ مرزا صاحب کا اپنا صریح قول ہے کہ: میں ہمیشہ ان خشک وہابیوں سے متنفر رہا ہوں۔ البدر ۲۰ شعبان ۱۳۲۰ھ

اور سنیئے:

مرزا صاحب کی زندگی کے حالات ان کے بیٹے (نمبر دوم) نے لکھے ہیں۔ قبل از دعوی مسیحیت کا ذکر لکھتے ہیں:

بیان کیا مجھ سے میاں عبداللہ صاحب سنوری نے کہ جو چہلم کی رسم ہے یعنی مردے کے مرنے سے چالیسویں دن کھانا کھلا کر تقسیم کرتے ہیں غیر مقلد اس کے بہت مخالف ہیں اس پر حضرت (مرزا) صاحب نے فرمایا چالیسویں دن غرباء میں کھانا تقسیم کرنے میں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ حکمت ہے الخ۔ سیرۃ المہدی ص ۱۶۵

کہیے غیر مقلد ایسے ہوتے ہیں۔ حکیم نورالدین جو مرزا صاحب کے احب مخلصین اور خاص رازداروں میں اندر باہر کے واقف تھے وہ خود کہتے ہیں اور لکھتے ہیں کہ: مرزا صاحب حنفی مذہب تھے۔ ملاحظہ ہو اخبار پیغام صلح ۳ جنوری ۱۹۲۵ء

معلوم نہیں ایسی عبارات صریحی کے ہوتے ہوئے بھی مولانا مرتضی (چاندپوری) جو قادیانی لٹریچر کے بڑے واقف ہیں مرزا صاحب کے مذہب سے کیوں ناواقف ہیں۔ مدیر اہل حدیث)

امام مجدد محدث ظلی نبی بروزی تشریعی کا دعوی کیا لوگوں نے انکار کیا مقابلہ کیا۔ تو مسلمانوں ہی کی شکایت کرتے ہیں کہ ان مولویوں کا یہی دھندا ہے جو بے دین گمراہ کرنے والا پیدا ہوتا ہے اسے کافر کہتے ہیں۔ مشرک بنا کر مسلمانوں کو کافر ہونے سے روکتے ہیں۔ چپ چاپ سب مسلمانوں کو مرزا صاحب کی نبوت کیوں نہیں ماننے دیتے۔ مرزا صاحب کو کافر و مرتد کیوں کہتے ہیں۔ آخر وہ کلمہ گو تو ہیں (معلوم نہیں یہ سوال کس پر وارد ہے۔ اہل حدیث پر یا جملہ مکفرین مرزا پر؟) کیا کوئی مرزائی بتا سکتا ہے کہ مرزا صاحب نے بجز مسلمانوں کے کافر اور مرتد بنانے کے کس قدر آریہ عیسائیوں غیر مسلموں کو کلمہ گو بنایا ہاں نامردے ہاتھی کی طرح اپنے ہی لشکر کو تباہ کیا۔ اس جملہ معترضہ کے بعد حضرات مقلدین کیا آپ فرما سکتے ہیں کہ آپ نے شروع میں غیر مقلدیت کی صدا غیر مسلموں میں بلند فرمائی تھی اور مقلدین آپ سے لڑنے کو کیسے مستعد ہو گئے۔ یا اب آپ کی ہمت غیر مسلموں کی طرف متوجہ ہے اور مقلدین کو آپ نے چھوڑ دیا نہیں نہیں بلکہ رات دن تقلید ہی کی جڑ کاٹنے میں مشغول ہیں (اور انہی کو مشرک کہا جاتا ہے۔ پھر اگر مقلدین کی طرف سے بھی زیادتیاں ہوئیں گو ہم ان کو بھی پسند نہیں کرتے مگر ذمہ دار اول غیر مقلدین حضرات ہی ہوں گے)

یہ تو ابتدائے عشق تھی انتہاء کو سنیے سال ہا سال کے بعد مقدمہ بازی فوجداری جھگڑے نزاع مناظرے بند ہوئے تھے مگر ابن سعود کے حرمین شریفین پر قابض ہوتے ہی نہ معلوم کیا بہار کے دن آ گئے کہ غیر مقلدین صاحبان جامہ میں نہیں سماتے حالانکہ نجدی اپنے آپ کو مقلد کہتے ہیں جو غیر مقلدین کے نزدیک دوسرے مقلدین کی طرح ایک ہی کشتی میں سوار ہیں۔ پھر یہ نجدیوں پر کیوں عاشق ہیں (جناب من! آپ نے جلدی میں غور نہیں فرمایا کہ ہم اہل حدیث جلالۃ الملک ابن سعود پر کیوں عاشق ہیں۔ غور سے سنئے

ترکوں کے زمانہ میں حضرت میاں صاحب (مولانا سید نذیر حسین صاحب قدس سرہ) حج کو گئے تو مخالفوں کی شکایت پر عدالت میں ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلبی ہوئی۔ گو چند سوالات کے جوابات دینے کے بعد بعزت واحترام رہائی ہوگئی۔ شریف (ناشریف) کے زمانہ میں حضرت مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی شیخ الحدیث نور اللہ مرقدہ کو جو تکلیف ہوئی وہ تو کسی واقف یا ناواقف سے مخفی نہیں کہ مرحوم کو قید فرنگ میں بھجوا دیا گیا۔ رحمہ اللہ،

آج ابن مسعود کی حکومت ہے کہ کوئی مخالف سے مخالف بھی حج کو جائے تو کسی کی مجال نہیں کہ اس کی طرف آنکھ اٹھا کر دیکھے یہ معنی ہیں من دخله کان آمنا

مولانا بشیر احمد صاحب دیوبندی نے گذشتہ سفر حج میں مجھ سے بیان کیا کہ آج سے چھ برس پہلے میں حج کرنے آیا تھا تو مجال نہ تھی کہ کوئی شخص قافلہ سے جدا ہو سکے۔ اس دفعہ یہ حال ہے کہ اندھیری راتوں میں میں اونٹ سے اتر کر نماز عشا پڑھی قافلہ برابر چلتا رہا میں پیچھے سے پہنچ کر قافلہ سے جا ملا نہ مجھے کسی نے کچھ کہا نہ میں کسی سے ڈرا۔ ذلك فضل الله

مولانا! اب تو آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ اہل حدیث ابن سعود کے کیوں عاشق ہیں غالباً اس وجہ سے تو دیوبندی جماعت بھی عاشق ہوگی یہی وجہ ہے کہ مولانا خلیل احمد سہارن پوری ہندوستان چھوڑ کر مدینہ شریف میں جا رہے ہیں اور تحریر فرماتے ہیں کہ اس حکومت میں اہل حدیث شر پر خیر غالب ہے۔ ثناء اللہ) **اگر وہ غیر مقلد بھی ہیں تو ہندوستان پر کیا اثر۔ یہاں اس فتنہ خوابیدہ کو کیوں جگایا۔ گوجرانوالہ میں مناظری کی تحریک کس طرف سے ہوئی** (میرے مکرم دوست پر بڑھاپے کے اثر سے ذہول ہو گیا ورنہ اگر یاد ہوتا تو یہ سوال کبھی نہ کرتے یا ان کو خیال ہوگا کہیں پرانے کاغذات کس کے پاس ہوں گے۔ خیر جو کچھ بھی ہو آپ کے سوال کا جواب یہ ہے کہ گوجرانوالہ میں مباحثہ کی بنیاد آپ کی حنفی جماعت نے رکھی ثبوت سنئے

مولانا عبدالعزیز صاحب خطیب جامعہ حنفیہ کی کوشش سے انجمن اہل سنت گوجرانوالہ قائم ہوئی جس کے پہلے سالانہ جلسہ کے خطوط جو بیرون جات بھیجے گئے ان میں ایک یہ فقرہ بھی تھا: اس جلسہ میں جناب (مکتوب الیہ) کی شمولیت اس وجہ سے بھی ضروری ہے کہ امسال یہاں اہل حدیث کی آل انڈیا کانفرنس کا جلسہ ۱۵۔۱۶ مارچ کو ہونا قرار پایا ہے یہ فرقہ خصوصاً اور عمداً اہل سنت والجماعت کے عقاید حقہ کے خلاف زہر پھیلانا اپنا فرض سمجھتا ہے راقم خواجہ غلام رسول وغیرہ

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ اہل حدیث کانفرنس کا ڈر محض مشہور مثال، آب ندیدہ موزہ کشیدہ، کی تصدیق ہے ورنہ کانفرنس مذکور کی طرف سے کوئی کاروائی خلاف نہیں ہوئی۔

اب سنئے حنفی جلسہ کی کیفیت: جس جلسہ کے خط سے ہم نے اقتباس نقل کیا ہے اس کے ایام میں یک شنبہ کے روز بعض مضامین اختلافی بھی نظر آتے ہیں مثلاً پروگرام میں درج ہے

فاتحہ خلف الامام حضرت قبلہ سید انور شاہ صاحب

اسی پروگرام کے نیچے ایک نوٹ ہے جسکے الفاظ یہ ہیں

یک شنبہ کے اجلاس کے مضامین پر اگر کوئی تبادلہ خیالات کرنا چاہیں تو ایک روز قبل اطلاع دیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولا مرتضی کی اصطلاح میں یہ الفاظ اگر مباحثہ مناظرہ کے مترادف (ہم معنی) نہیں تو اور بات ہے۔ عام طور پر تو ایسے الفاظ کے معنی مناظرہ کی دعوت ہی سمجھی جاتی ہے۔

ہاں اس چیلنج کا انجام کیا ہوا۔ ناظرین اس کی سننے منتظر ہوں

میں ان دنوں جلسہ وزیر آباد میں گیا تھا اہل حدیث گوجرانوالہ نے وزیر آباد پہنچ کر مجھے مجبور کیا کہ میں جلسہ حنفیہ میں شریک ہوں چنانچہ مجبوراً میں بھرا ہیان ۳ بجے سے کچھ پہلے پہنچ گیا مگر فاتحہ خلف الامام بیان کرنے والوں کو موجود نہ پایا۔ جواب ملا کہ استراحت فرما رہے ہیں آخر خاتمہ وقت پر ہم یہ کہتے ہوئے چلے آئے: تھی خبر گرم کہ غالب کے اڑیں گے پرزے۔ دیکھنے آئے تھے افسوس تماشا نہ ہوا۔) **میرٹھ میں مقلدین کو کس نے کیا کیا کہا** (میرٹھ کا قصہ بھی سن لیجئے جو حرف بحرف صحیح ہوگا۔ مولوی محمد صاحب دہلوی نے جلسہ اہل حدیث میں بیان کیا کہ بعض مسائل فقہ حنفیہ میں امام ابوحنیفہ صاحب کی طرف منسوب کئے گئے ہیں ن حالانکہ وہ ان کے بتائے ہوئے نہیں نہ ان کی شان کے لائق ہیں۔ مثلاً کسی عورت کو اجرت پر نوکر رکھے اور اس سے زنا بھی کرے، تو لکھا ہے کہ یہ اجرت امام صاحب کے نزدیک حلال ہے۔ فرمایا میں کہتا ہوں کہ ایسے مسائلہ امام صاحب کے نہیں ہیں۔

اس پر حنفیہ پبلک میرٹھ نے شور مچایا اور مباحثہ کا اعلان کر دیا لاچار اہل حدیث نے ایک روز بڑھا کر جلسہ کیا جس میں مولانا ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے شرح وقایہ کے حواشی مولفہ مولوی عبدالحی صاحب مرحوم پڑھ کر سنائے کہ یہ مسئلہ امام ابوحنیفہ صاحب کی طرف منسوب کرنا غلط ہے۔ مولانا عبدالحی مرحوم نے اس پر بہت ناراضگی کا اظہار کیا ہوا ہے۔ وہ حواشی پڑھ کر سنا دیئے گئے۔ اس پر حنفی علماء اور طلبا نے کچھ چوں چراں کی تو مولانا مبارک حسین صاحب (حنفی دیوبندی) نے بلند آواز سے کہا کہ اہل حدیث نے جو دعوی کیا تھا اس کا ثبوت دے دیا گیا اب جھگڑا فضول ہے۔ بتایئے اس میں کس کی زیادتی ہے؟ معلوم نہیں مولا مرتضی کو دیوبند میں کیا کیا بتایا گیا ہوگا۔ ثناء اللہ) **بنگالہ میں مناظرہ کا علم کس نے بلند کیا۔** (بنگالہ میں کئی ایک مناظرے ہوئے ہیں معلوم نہیں آپ کی کیا مراد ہے اگر سب سے آخری مناظرہ مراد ہے جس میں علماء دیوبند اور خاکسار بھی مدعو تھا، نہ آپ گئے، نہ میں گیا۔ اس لئے میں نہیں کہہ سکتا کہ ابتداء کس کی طرف سے ہوئی۔ ہاں فریق اہل حدیث کا بیان تھا کہ ہم کو فرقہ حنفیہ نے تنگ کر رکھا ہے۔ مساجد میں نماز پڑھنے وعظ و تقریر کرنے سے مانع ہوتے ہیں اس لئے ہم نے مجبور ہو کر مباحثہ کا ارادہ کیا ہے واللہ اعلم) **حضرت شیخ الحدیث قبلہ سید انور شاہ مدظلہ اور یہ عاجز نہیں گیا تو غیر مقلدین نے کیا کیا لکھا؟** (مجھے نہیں معلوم کیا کہا۔ یہی کہا ہوگا کہ وقت مقرر کر کے سامنے نہیں آئے۔ ممکن ہے یہ بھی کہا ہو: خود سوئے مانديد وحيا را بہانہ ساخت۔ جو بالکل معمولی بات ہے۔ ثناء اللہ) **گوجرانوالہ کا مناظرہ روکنا صرف ہمارا ہی کام تھا** (میں تسلیم کرتا ہوں کہ واقعی آپ نے مناظرہ روکا۔ اس کی وجہ کیا ہوئی واللہ اعلم۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ ہاں مولانا عبدالعزیز خطیب مسجد حنفیہ اور بانی جلسہ اہل سنت گوجرانوالہ کا بیان، خدام الدین، لاہور کے گذشتہ جلسہ میں اپنے خاص احباب سے یہ ہے کہ ہم نے سمجھا تھا کہ اہل حدیث مناظرہ کو نہ آئیں گے مگر جب ہم نے دیکھا کہ مولوی ثناء اللہ موجود ہے تو ہمارے حواس باختہ ہو گئے اس لئے ہم نے وہ مضمون ہی ملتوی کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دیا۔شائد اسی لئے لوگ کہتے جارہے تھے: کنج گرفت و ترس خدا را بہانہ ساخت

بمنت گذارش: ہمارے احباب کرام حنفیہ عظام کو مسئلہ فاتحہ خلف الامام پر بہت ناز ہے جہاں درس شروع کراتے ہیں تو یہی آواز آتی ہے باب ما جاء فی القرأة خلف الامام ۔کیا اچھا ہو کہ جلسہ اہل سنت گوجرانوالہ کے موقعہ پر عام یا خاص نشست میں اس مسئلہ پر تحریری تبادلہ خیالات ہو جائے۔اس مجلس میں کیا ہوگا؟

خطا ثابت کریں گے ہم کسی کی،اور چھیڑیں گے۔سنا ہے ان کو غصے میں لپٹ جانے کی عادت ہے) ورنہ وہیں جنگ شروع ہو چکی تھی جس کی مولوی ثناءاللہ نے بھی تحسین کی اور قادیان میں خود مجھ سے ذکر کیا:(گو مجھے یہ واقعہ یاد نہیں تاہم میں آپ کی دور اندیشی کی تحسین کرتا ہوں۔ثناءاللہ)) باقی دارد۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۹)

....

فساد کی ذمہ واری مرزا قادیانی پر ہے

گہہ بت شکنی گاہ بمسجد زنی آتش
از مذہب تو گبر و مسلمان گلہ دارد

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ناظرین! ہمارا یہ عنوان دیکھ کر جلدی میں تعجب نہ کریں بلکہ ہمارا پیش کردہ ثبوت ملاحظہ کر کے رائے قائم کریں۔

بہت کم لوگوں کو خبر ہے کہ حضرت مرزا صاحب کو نبوت مجددیت کے علاوہ خدائی حکومت کے چیف سکرٹری کا عہدہ بھی تھا چنانچہ آپ ایک جگہ تحریر کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک میرے مخلص دوست عبداللہ نام پٹواری غوث گڈھ علاقہ پٹیالہ کے دیکھتے ہوئے اور ان کی نظر کے سامنے یہ نشان الٰہی ظاہر ہوا کہ اول مجھ کو کشفی طور پر دکھلایا گیا کہ میں نے بہت سے احکام قضا و قدر کے اہل دنیا کی نیکی بدی کے متعلق اور نیز اپنے اور اپنے دوستوں کیلئے لکھے ہیں اور پھر تمثل کے طور پر میں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا اور وہ کاغذ جناب باری کے آگے رکھ دیا کہ وہ اس پر دستخط کر دیں مطلب یہ تھا کہ سب باتیں جن کے ہونے کے لئے میں نے ارادہ کیا ہے ہو جائیں۔سو خدا تعالیٰ نے سرخی کی سیاہی سے دستخط کر دیئے اور قلم کی نوک پر جو سرخی زیادہ تھی اس کو جھاڑا اور معاً جھاڑنے کے ساتھ ہی اس سرخی کے قطرے میرے کپڑوں پر اور عبداللہ کے کپڑوں پر پڑے میں نے بچشم خود ان قطروں کو بھی دیکھا۔ (تریاق القلوب۔ص ۳۴)

ناظرین غور کریں کہ مرزا صاحب نے اہل دنیا کے لئے جو احکام قضا و قدر لکھے تھے کیا ممکن ہے کہ ہندوستان کے فسادات عموماً اور لاہور کے خصوصاً ان میں نہ ہوں اتنے بڑے بڑے واقعات خصوصاً اپنے ملک کے اگر چھوڑ گئے تو لکھا ہی کیا۔یقین ہے کہ مرزا صاحب کے مجوزہ احکام قضا و قدر میں یہ سب کچھ ہوگا۔ مقام غور ہے باپ تو اس قسم کے فسادات پیدا کرتا ہے بیٹا (محمود احمد) ان فسادات پر تبصرہ کرتا ہوا افسوس۔ بعد از نقصان رسیدوں کے حق میں ہمدردی کا اظہار کرتا ہے۔

حضرت ناصح نے مے پی کر یہ کیسی چال چلی
محتسب سے جا ملے رندوں کے مخبر بن گئے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ذی قعد ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۲۹ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وحی مرزا کی نوعیت

آنچہ داده است ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بتمام

جناب بابو حبیب اللہ ؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

یہ شعر مرزا غلام احمد کا اپنا ہے۔اس میں اپنی نبوت کی نوعیت بتاتے ہیں کہ سارے نبیوں کے مجموعہ کے کمالات مجھے ملے ہیں۔پس وہ نوعیت وحی سنئے۔

ا۔ کتاب براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۶ پر مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

هو شعنا نعسا ۔ یہ الہام شائد عبرانی ہے جس کے معنی نہیں کھلے،

قارئین اب ذیل کی قادیانی عبارات ملاحظہ فرمائیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ ہر ایک نبی کو ہم اس کی قوم کی زبان میں اس کی طرف بھیجتے ہیں۔

(ملفوظات احمد۔ص۴۲)

یہ بالکل غیر معقول اور بے ہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی ہو اور الہام اس کو کسی اور زبان میں ہو جسکو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے کیا فائدہ جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے (چشمہ معرفت۔ص۲۰۹)

بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں ہوتے ہیں جن سے مجھے کچھ بھی واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ میں جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔

(نزول المسیح۔ص۵۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اخبار الفضل قادیان میں لکھا ہے:

حضرت اقدس (مرزا قادیانی) کو عربی، فارسی، اردو انگریزی پنجابی عبرانی سنسکرت میں الہام ہوتے تھے۔ (الفضل ۲۹ فروری ۱۹۲۴ء ص ۱۰)

اخبار بدر قادیان میں لکھا ہے:

عبرانی ایک مردہ زبان ہے۔ (بدر ۲۶ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۱۲)

اخبار فاروق قادیان میں لکھا ہے:

سنسکرت ایک مردہ زبان ہے۔ (فاروق ۶ مئی ۱۹۲۶ء ص ۶)

ناظرین! ان حوالجات معارضہ کے ہوتے ہوئے کسی نوٹ کی حاجت ہے

۲۔ کتاب البشری جلد دوم صفحہ ۱۱۷ پر ہے: ایک دم میں رخصت ہوا

(حضرت مسیح موعود نے) فرمایا کہ: آج کی رات ایک (مندرجہ بالا) الہام ہوا اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا۔ (اخبار بدر جلد ۲ نمبر ۱۳ ص ۲)

۳۔ کتاب البشری جلد دوم صفحہ ۱۱۸۔۱۱۹ پر ہے:

امین الملک جے سنگھ بہادر.... پیٹ پھٹ گیا (دن کے وقت کا الہام ہے معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے)

۴۔ الحکم ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۶ء صفحہ ۱۔ اور ریویو آف ریلی جنز نومبر ۱۹۰۶ء کے ٹائٹل صفحہ الف و ب پر ہے: مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

خواب میں دیکھا کہ کچھ لکھ رہا ہوں اور لکھتے لکھتے یہ الفاظ دیکھے :

علم الدرمان ۲۲۳۔

علم عربی لفظ ہے اور درمان فارسی ہے۔ اس سے آگے ۲۲۳ کا ہندسہ ہے معلوم نہیں کہ اس سے کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراد ہے۔

۵۔کتاب البشری جلد اول کے صفحہ۴۳ پر ہے

ایلی ایلی لما سبقتنی کرمہائے تو مارا کرد گستاخ ۔

اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔، تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

بیٹے کی ڈگری باپ پر:

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان نے ۵ جنوری ۱۹۱۷ء کو ارشاد فرمایا کہ:

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا: کرم ہائے تو مارا گستاخ کرد

کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمان بردار بناتے ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳)

۶۔کتاب البشری جلد ۲ صفحہ ۱۲۹ پر ہے: الذین اعتدوا منکم فی السبت (نوٹ مسیح موعود) ساتھ کا فقرہ بھول گیا ہے۔ واللہ اعلم۔

ترجمہ: وہ لوگ جنہوں نے سبت کے معاملہ میں زیادتی کی

(جہاں مرزا صاحب بھول جانے کا، یا شبہ کا، یا معنی سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں، غور کرنے کی بات ہے کہ اس کے بعد کیا سلسلہ وحی والہام، اور خدا سے سوال جواب کا سلسلہ منقطع ہو گیا تھا۔ کیا مرزا صاحب موقع دیگر پر بھول جانے والے لفظ کے بارے میں نہیں پوچھ سکتے تھے، یا معنی میں سے اشتباہ نہیں کھلوا سکتے تھے۔ بہاء)

۷۔کتاب البشری جلد دوم صفحہ ۶۵ پر ہے: بعد۔۱۱۔انشاء اللہ

۸۔البشری جلد اول صفحہ ۱۸۔ اور جلد دوم صفحہ ۱۲۸ پر ہے

لائف آف پین۔ تکلیف کی زندگی

۹۔البشری جلد اول صفحہ ۴۸ پر ہے: شخصے پائے من بوسید من گفتم کہ سنگ اسود منم

۱۰۔البشری جلد اول صفحہ ۵۱ پر ہے: پریشن، عمر براطوس۔ یا پلاطوس۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ: مرزا صاحب قادیانی خود (اپنے ایک مرید کو) فرماتے ہیں:

آخری لفظ پڑطوس یا پلاطوس ہے بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور نمبر دو میں عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کیا ہیں اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں ۔ (از مکتوبات احمدیہ جلد اول۔ ص ٦٨)

١١۔ البشریٰ جلد اول صفحہ ٥٦ پر ہے:

آریوں کا بادشاہ آیا (پرانا الہام ہے۔ الحکم ٦ مارچ ١٩٠٨ء ص ٧) باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ٢٠ مئی ١٩٢٧ء مطابق ١٧ ذی قعدہ ١٣٤٥ھ جلد ٢٤ نمبر ٢٩ ص ٤۔ ٥)

....

کیا مرزا جی صاحب کتاب نبی تھے

بابو حبیب اللہ کلرک امرتسریؒ، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی کتاب حقیقۃ الوحی سے آیت ذیل مع قادیانی ترجمہ نقل کرتے ہیں:

و اذا خذ الله میثاق النبیین لما آتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به و لتنصرنه قال أأقررتم و اخذ تم علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشهدوا و انا معکم من الشاهدین

اور یاد کرو جب خدا نے رسولوں سے عہد لیا کہ جب میں تمہیں کتاب اور حکمت دونگا اور پھر تمہارے پاس آخری زمانہ میں میرا رسول آئے گا جو تمہاری کتابوں کی تصدیق کرے گا تمہیں اس پر ایمان لانا ہوگا اور اس کی مدد کرنی ہوگی اور کہا کیا تم نے اقرار کر لیا۔ اس عہد پر استوار ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے اقرار کر لیا تب خدا نے فرمایا کہ اب اپنے اقرار کے گواہ رہو اور میں بھی تمہارے ساتھ اس بات کا گواہ ہوں۔ (حقیقۃ الوحی۔ ص ١٣٠، ١٣١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ نمبرا۔اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بقول مرزا صاحب قادیانی تمام رسولوں کو خدا نے کتابیں دیں۔

۲۔ کتاب ضمیمہ براہین احمدیہ جلد ۵ کے صفحہ ۱۹۲ پر لکھا ہے :

میں اپنے مخالفوں کو یقیناً کہتا ہوں کہ حضرت عیسی امتی ہرگز نہیں،(ازالہ اوہام میں مرزا غلام احمد قادیانی لکھ چکے ہیں کہ حضرت عیسی اس امت کے شمار میں آ گئے ہیں) گو وہ بلکہ تمام انبیاء آنحضرت ﷺ کی سچائی پر ایمان رکھتے تھے مگر وہ ان ہدایتوں کے پیرو تھے جو ان پر نازل ہوئی تھیں۔اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی۔ یہ ہرگز نہیں تھا کہ آنحضرت ﷺ کی روحانی تعلیم سے وہ نبی بنے تھے تا وہ امتی کہلاتے ان کو خدا تعالی نے الگ کتابیں دی تھیں اور ان کو ہدایت تھی کہ ان پر عمل کریں اور کراویں جیسا کہ قرآن اس پر گواہ ہے۔

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالی نے تمام انبیاء کو کتابیں دیں اور براہ راست خدا نے ان پر تجلی فرمائی تھی۔

جناب مرزا کا دعوی:

کتاب حقیقۃ النبوۃ کے صفحہ ۲۱۳ پر ہے:

ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں۔(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء ص ۲)

قاضی یوسف احمدی اپنی کتاب النبوۃ فی القرآن مطبع فاروق قادیان صفحہ ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷ پر لکھتے ہیں:

جن نبیوں کے پاس کتاب الشریعت تھی وہ شریعت والی کتاب کہلائے گی مگر جن کے پاس صرف مبشرات اور منذرات کا مجموعہ ہو تو اگر چہ وہ کتاب بھی ہے مگر کتاب الشریعت نہیں۔پس جن نبیوں کے پاس کتاب الشریعت تھی وہ شارع نبی اور رسول ہوں گے وہ بھی صاحب کتاب ہیں اور جن کے پاس صرف مجموعہ الہامات و وحی ہے مگر اس میں شریعت نہیں تو صاحب کتاب وہ بھی ہیں مگر صاحب شریعت نہیں۔اور جہاں مراد صاحب کتاب سے صاحب الشریعت نبی اور رسول ہو تو وہاں ایسی کتابوں والے صاحب کتاب نہ کہلائیں گے اگر چہ درحقیقت صاحب کتاب ہوں۔مگر جب وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب کتاب بمعنی صاحب الشریعت نہیں تو وہاں اس کو صاحب کتاب کہنا محض مغالطہ کا باعث ہو گا مگر جہاں صاحب کتاب نبی اور رسول سے مراد صرف صاحب مجموعہ الہامات و وحی اللہ ہو تو وہاں ان کی کتاب کو کتاب نہ کہنا یا ان کو صاحب کتاب نہ کہنا امر حق پر پردہ ڈالنا ہے۔ پس جہاں جہاں کسی نبی یا رسول کی کتاب کا ہم انکار کرتے ہیں یا حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب کا انکار کیا ہے وہاں صرف اسی کتاب کا انکار ہے جس میں شریعت جدیدہ ہو اور ان معنوں میں از روئے قرآن صاحب شریعت ہمارے سامنے صرف حضرت موسیٰ اور حضرت محمد ﷺ دو ہی رسول ہیں جو صاحب کتاب یعنی صاحب الشریعت کہلا سکتے ہیں۔ اور اس کے ماسوا باقی جس قدر رسول اور نبی امت موسویہ میں ہو گذرے ہیں اور یا حضرت احمد (مرزا قادیانی) امت محمدیہ میں، یہ سب کتاب الشریعت والے نبی نہ تھے مگر جہاں صرف ان کے مجموعہ الہامات و وحی سے کتاب مراد ہو گی تو وہاں ہم کسی نبی اور رسول کو بلا کتاب نبی اور رسول نہیں کہتے نہ حضرت مسیح ناصری کو اور نہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کو یہ سب صاحب کتاب تھے یعنی صاحب کتاب المبشرات و المنذرات

سوال۔ اگر سوال ہو کہ کیا حضرت مسیح موعود بھی صاحب کتاب نبی ہیں:

جواب۔ تو سائل سے دریافت کر لیا جائے کہ کتاب سے اس کی کیا مراد ہے آیا شریعت جدیدہ مراد لیتا ہے۔ پس اگر اس کا مطلب یہی ہے تو صاف الفاظ میں حضرت مسیح موعود کا یہ مصرعہ قصیدہ الہامیہ میں سے سنا دو کہ: من نیستم رسول و نیاوردہ ام کتاب

اور حضرت مسیح موعود کی وہ تشریح جو ایک غلطی کا ازالہ میں آپ نے اس مصرع کی کی ہے ان الفاظ میں بتا دو کہ اسکے معنی صرف اس قدر ہیں کہ میں صاحب شریعت نہیں ہوں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۲۹۴)۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ میں نبی اور رسول ہوں مگر بغیر کسی جدید شریعت کے۔ (ص ۲۶۴)۔ اور بس۔

۲۔ ہاں اگر اس سوال میں کہ کیا حضرت مسیح موعود کتاب لائے ہیں، سائل کی مراد شریعت جدیدہ نہ ہو بلکہ مبشرات اور منذرات کا مجموعہ ہو تو کہہ دو کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) بے شک صاحب کتاب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نبی ہیں اور کتاب البشری پیش کردو۔ کیا حضرت سلیمانؑ کا دوسطروں کا خط کتاب کہلائے گا اور اس قدر الہامات کثیرہ کا مجموعہ کتاب نہ کہلائے گی۔ بلکہ خود خدا نے اس کو کتاب سے موسوم کیا ہے جیسا کہ الہامات ذیل سے واضح ہے:

یا یحیی خذ الکتاب بقوۃ ، (بشری جلد اول۔ص۵۱)۔

کتا ب سجلناہ من عند نا ۔(بشری جلد دوم۔ص ۱۷)

ان کنتم فی ریب مما اید نا عبد نا فا توا بکتا ب من مثلہ .

(بشری. جلددو م. ص ۳۸).

یہ میری کتاب ہے اس کو ہاتھ نہ لگاوے مگر وہی جو میرے خاص خدمت گار ہیں۔

(بشری۔ جلد دوم۔ص۱۱۲)

حم۔ تلک آ یات الکتا ب المبین ۔ (بشری جلد دوم۔ص۱۲۹)

نتیجہ یہ نکلا کہ قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری کی تحقیقات کی رو سے جناب مرزا غلام احمد بے شک صاحب کتاب ہی ہیں اور اس پر لطف یہ ہے کہ اربعین نمبر۴ صفحہ ۶ کی عبارت نقل کرنے کے بعد بطور نتیجہ کے قاضی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے:

دیکھو حضرت مسیح موعود نے تجدید کے طور پر نزول احکام شریعت کو ممکن مانا ہے پھر اپنی وحی میں ان کو تسلیم کیا ہے اور اس طرح سے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی بھی مانا ہے۔

(النبوۃ فی القرآن۔ص۴۷ کا حاشیہ)۔

ابتدائے عشق ہے روتا ہے کیا
آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷مئی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۴ ذی قعدہ ۱۳۴۵ھ ص۳۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی خنزیر بھاگ نکلا۔ پکڑا نہ گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے عام طور پر لکھا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود کی بابت جو حدیثوں میں آیا ہے کہ خنزیروں کو قتل کریں گے ان خنزیروں سے مراد پادری لوگ ہیں۔ میرے دم تحریر سے یہ لوگ قتل ہو رہے ہیں۔

ان پادریوں میں ایک جوان پادری عبدالحق ہیں جو بطور فخر کہا کرتے ہیں کہ میں اتنا بڑا خنزیر زندہ ہوں تو مرزا صاحب قادیانی کا دعوی کیسے سچا ہوسکتا ہے۔

۱۸ مئی کو قلعہ میہاں سنگھ ضلع گوجرانوالہ میں جو ہمارا عیسائیوں سے مباحثہ تھا ایک وقت دونوں پادری صاحبان ہمارے ڈیرہ پر آئے۔ اثناء گفتگو میں یہ ذکر بھی چل پڑا پادری عبدالحق تو چونکہ عام طور پر یہ کہا کرتے ہیں کہ میں اتنا موٹا خنزیر زندہ ہوں اور احمدیوں کو للکارتا ہوں۔ مجھے مارنے کی بجائے مجھ سے کیوں بھاگتے ہیں۔ مجلس مذکور میں ایسی باتیں خوش طبعی سے ہو رہی تھیں۔ ایک احمدی بھی چپکے بیٹھے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اس مباحثہ کے بعد ہم سے بھی مناظرہ کرلو۔ عبدالحق نے منظور کیا۔ بہت سی گفتگو کے بعد قرار پایا کہ ۲۰ مئی ۱۹۲۷ء کو مباحثہ گوجرانوالہ میں بتفصیل ذیل ہوگا:

۲ بجے دوپہر سے ۴ بجے تک مسیحیت حضرت عیسی پر۔ مدعی پادری، معترض احمدی

۵ بجے سے ۷ بجے تک مسیحیت مرزا قادیانی پر۔ مدعی احمدی، معترض پادری

ہم مباحثہ سے فارغ ہو کر ۴ بجے گوجرانوالہ پہنچے۔ خیال تھا کہ پہلی نشست میں نہیں تو دوسری نشست میں شریک ہوں گے۔ آتے ہی ایک اشتہار مرزائیوں کی طرف سے دیکھا جس میں اسلام اور عیسائی مذہب پر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباحثہ لکھا تھا۔ وقت ۵ بجے ۔ہم نے کہا یہ تو قرارداد کیخلاف ہے کیونکہ قراردار میں مباحثہ دونوں مسیحوں (مسیح ناصری اور مسیح قادیانی) پر تھا اور اشتہار میں اسلام اور عیسائیت پر ہے ۔

آخر ہم نے کہا چلو تو سہی جو ہو گا دیکھیں گے۔

ہم جلسہ گاہ میں پہنچے تو مرزائی جماعت کو تو موجود پایا، بلکہ انتظام انہی کا تھا مگر پادری صاحبان خصوصاً پادری عبدالحق کو نہ دیکھا۔ انتظار کر کے جب ان کے آنے سے بالکل مایوسی ہوئی تو ساڑھے ۶ بجے ہم چلے آئے۔

ہم نے سمجھا کہ پادری عبدالحق کہتے تھے کہ مجھے ۲۱ مئی کو میرٹھ ضرور پہنچنا ہے شائد وہ بمبئی میل پر میرٹھ جائیں گے۔ لیکن ہمارے تعجب کی کوئی حد نہ رہی جب ہم خود بمبئی میل پر سوار ہوئے، لیکن نہ اسٹیشن پر، نہ گاڑی میں ان کو دیکھا۔

ہمارا خیال ہے کہ پادری عبدالحق نے جب اشتہار دیکھا ہو گا کہ اسلام اور عیسائیت پر مباحثہ ہے ،تو انہوں نے اس کو بدعہدی سمجھ کر شرکت جلسہ سے انکار کر دیا ہو گا۔ لیکن یہ بھی ہمارا گمان ہے کہ اگر وہ آجاتے اور جلسہ میں قرارداد سناتے ،تو پبلک ان کی تائید میں ہوتی اور مباحثہ ہوتا تو مقررہ مضمون ہی پر ہوتا۔ لیکن وہ ایسے گم ہوئے کہ امید نہ تھی۔

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ مرزائی جماعت کو ہم اس پر مبارک باد کہیں یا افسوس کریں کیونکہ ان کا شکار ہاتھ سے نکل گیا۔ یہ تو افسوس کا مقام ہے۔

مبارک یہ ہے کہ وہ میدان میں پہنچ گئے مگر مخالف نہ پہنچا۔ ہمیں امید رکھنی چاہیے کہ پادری عبدالحق صاحب اس عدم شرکت کی کوئی وجہ معقول بتائیں گے اور آئندہ کسی تاریخ پر اس کی تلافی بھی کریں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۱ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفرِ مرزا: بزبانِ مرزا

جناب مولانا ابوالنور نور محمدؒ مدرس مدرسہ راج پورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود پاک دامن ماہ کنعاں کا

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں

ا. و ما کان لی ان ادعی النبوة وا خر ج من ا لاسلا م والحق بقو م کا فرین. (حمامۃ البشریٰ۔ص ۷۹) یعنی مجھ کو کیا ہوا ہے کہ میں دعوی نبوت کا کر کے خارج از اسلام اور کافروں میں شامل ہوں۔

۲۔ اور سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ختم المرسلین کے بعد کسی دوسرے مدعی نبوت اور رسالت کو کاذب اور کافر جانتا ہوں۔ (قول مرزا قادیانی از دین الحق مصنفہ منشی قاسم علی احمدی)

۳۔ غرض ہمارا مذہب یہی ہے کہ جو شخص حقیقی طور پر نبوت کا دعوی کرے اور آنحضرت ﷺ کے دامن فیوض سے اپنے تئیں الگ اور اس پاک سرچشمہ سے جدا ہو کر آپ ہی براہ راست نبی اللہ بننا چاہے تو وہ ملحد بے دین ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۲۷ منقولہ از دین الحق)

نوٹ: الغرض مرزا صاحب قادیانی (و مرزائی امت) کا خود اقرار ہے کہ میں نبوت تشریعیہ و شریعت جدیدہ کے مدعی کو کافر و کاذب جانتا ہوں اور اگر میں بھی نبوت تشریعیہ و شریعت جدیدہ کا مدعی ہوں گا تو بے شک کافر و کاذب ہوں گا۔ اس لئے ناظرین مرزا غلام احمد صاحب کی ذیل کی تحریر غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

ا۔ اور اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا نہ ہر ایک مفتری، تو اول تو یہ دعوی بے دلیل ہے۔ خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی۔ ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

شریعت کیا چیز ہے۔جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر و نہی بیان کئے اور اپنی امت کے لئے قانون مقرر کیا، وہی صاحب الشریعت ہوگیا۔ پس اس تعریف کی رو سے ہی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ مثلاً یہ الہام

قل للمو منین یغضوا من ابصا ر ھم و یحفظوا فرو جھم ذلك ازکی لھم

یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی۔ (اربعین ۴۔حاشیہ ص ۶)

۲۔چونکہ میری تعلیم میں امر بھی ہے اور نہی بھی، اور شریعت کے ضروری احکام کی تجدید ہے، اس لئے خدا تعالی نے میری تعلیم کو اور اس وحی کو جو میرے پر ہوئی فلک یعنی کشتی کے نام سے موسوم کیا

(حاشیہ ص ۶۔اربعین نمبر ۴)

مرزا قادیانی مرزائیوں کی نظر میں کون ہیں

ظہیر الدین اروپی مع اپنے گروہ کے مرزا صاحب کو نبی مستقل رسول حقیقی صاحب الشریعت و کتاب مانتے ہیں بلکہ کلمہ طیبہ کے ساتھ لا الہ ا لا اللہ ا حمد جر ی اللہ کے قائل اور قادیانی مسجد اقصی اور قادیان کو قبلہ عبادت جانتے ہیں اور دوسرے پر ترجیح دیتے ہیں (المبارک وغیرہ)

اور مرزا محمود احمد صاحب خلیفہ قادیان مع اپنے گروہ کے اگرچہ دبی زبان وظلی و بروزی کی آڑ میں مرزا صاحب قادیانی کو نبی تشریعی ہی مانتے ہیں، مگر قدرت اپنے دست تصرف سے کھلم کھلا دل کی بات ظاہر کرا دیتی ہے۔سنو!

ا۔اور تیسری یہی بات بھی موجود ہے کہ اللہ تعالی نے آپ کا نام نبی رکھا پس شریعت اسلام نبی کے جو معنی کرتی ہے اس کے معنی سے حضرت صاحب ہرگز مجازی نبی نہیں ہیں بلکہ حقیقی نبی ہیں۔

(حقیقۃ النبوۃ۔ص ۱۷۴۔از عقائد محمودیہ۔ ص ۲۵)

۲۔تو اس صورت میں کیا اس بات میں کوئی شک رہ جاتا ہے کہ قادیان میں اللہ تعالی نے پھر محمد صلعم کو اتارا تا اپنے وعدہ کو پورا کرے۔ (کلمۃ الفصل۔ ص ۱۰۵۔عقائد محمودیہ۔ص ۱۴)

www.KitaboSunnat.com

۳۔پس مسیح موعود خود محمد رسول اللہ ہے جو اشاعت اسلام کے لئے دوبارہ دنیا میں تشریف لائے۔
(کلمۃ الفصل۔ص ۱۵۸۔عقائد محمودیہ۔ص ۱۶)

۴۔محکم کیا ہے حضرت مسیح موعود نبی ہیں بلحاظ نفس نبوت۔یقیناً ایسے جیسے ہمارے آقا سیدنا محمد مصطفیٰ
۔ (الفضل قادیان ۴۔۶۔اپریل ۱۹۱۴ء ص ۸)

۵۔خدا تعالیٰ نے صاف لفظوں میں آپ کا نام نبی اور رسول رکھا اور کہیں بروزی وظلی نبی نہ کہا۔ پس ہم خدا کے حکم کو مقدم کریں گے اور آپکی تحریریں جن میں انکساری اور فروتنی کا غلبہ ہے اور جو نبیوں کی شان ہے اس کو ان الہامات کے ماتحت کریں گے (الحکم قادیان ۲۱۔اپریل ۱۹۱۴ء ہینڈ بل ص ۳)

۶۔نیز مسیح موعود کو احمد نبی اللہ نہ تسلیم کرنا اور آپ کو امتی قرار دینا یا امتی گروہ سمجھنا گویا آنحضرت ﷺ کو جو سید المرسلین اور خاتم النبیین ہیں امتی قرار دینا اور امتیوں میں داخل کرنا جو کفر عظیم اور کفر بعد کفر ہے۔ (الفضل ۲۹ جون ۱۹۱۵ء ص ۷، زیر عنوان احمد نبی اللہ)

۷۔ہم جیسے خدا تعالیٰ کی دوسری وحیوں میں حضرت اسماعیل حضرت عیسی حضرت ادریس کو نبی پڑھتے ہیں، ایسے ہی خدا کی آخری وحی میں مسیح موعود کو بھی یا نبی اللہ کے خطاب سے مخاطب دیکھتے ہیں۔اور اس نبی کے ساتھ کوئی لغوی یا ظلی یا جزوی ء کا لفظ نہیں پڑھتے کہ اپنے آپ کو خود بخود ایک مجرم فرض کر کے اپنی بریت کرنے لگ جائیں۔ بلکہ جیسے اور نبیوں کی نبوت کا ثبوت ہم دیتے ہیں ایسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر کیونکہ ہم چشم دید گواہ ہیں مسیح موعود کی نبوت کا ثبوت دے سکتے ہیں۔ (الفضل ۲۶ نومبر ۱۹۱۳ء۔ص ۸۔ ہینڈ بل۔ص ۲)

ناظرین! ایک اور طرح سے مرزا صاحب کے دعوی نبوت تشریعیہ کا ثبوت سنئے۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

یہ نکتہ یاد رکھنے کے لائق ہے کہ اپنے دعوی کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف ان نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالیٰ کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں لیکن صاحب شریعت کے ماسوا جس قدر ملہم اور محدث ہیں گو وہ کیسی ہی جناب الہی میں اعلی شان رکھتے ہیں اور خلعت مکالمہ الہیہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے سرفراز ہوں ان کے انکار سے کوئی کافر نہیں بن جاتا۔ (تریاق القلوب حاشیہ ص ۱۳۰)

منکر نبوت مرزا کافر ہے:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

۱۔ کفر دو قسم پر ہے۔ ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا۔ دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جس کے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے، کافر ہے۔

اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۷۹)

۲۔ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے ۔(انجام آتھم۔ص ۶۲)

۳۔ بہر حال جب کہ خدا تعالی نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

(نہج المصلی جلد اول۔ص ۳۰۸ منقول از تشحیذ الاذہان۔ج ۶ ص ۱۳۵)

۴۔ اور مجھ کو باوجود صدہا نشانوں کے مفتری ٹھہراتا ہے تو وہ مومن کیوں کر ہو سکتا ہے

(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۶۴)

خلیفہ ثانی قادیانی کا بیان

۱: جو حضرت صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔(تشحیذ الاذہان۔ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰)

۲۔ آپ (مرزا قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔ (تشحیذ الاذہان۔ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۲۰ بابت اپریل ۱۹۱۱ء)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین اللہ تعالی کی درگاہ سے بعید کئے جاتے ہیں آپ کے (یعنی مرزا قادیانی) کے منکرین کا بھی یہی حال ہے۔ (تشحیذ الاذہان۔ ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۱)

نوٹ: الحاصل نبی اور امت دونوں کا صاف اقرار ہے کہ مرزا صاحب کی نبوت میں الہاماً و وحیاً ظلی و بروزی کی کوئی قید نہیں ہے اس وجہ سے آپ نبی حقیقی و تشریعی ہیں جیسے حضرت عیسی وموسی وغیرھما ہیں۔ اور نہ آپ امتی ہیں بلکہ آپ کو امتی کہنا کفر ہے۔

علی ہذا القیاس چونکہ مرزا جی کی وحی میں اوامر ونواہی وضروری احکام کی تجدید موجود ہے، اور نیز بقول مرزا صاحب انبیاء تشریعیہ وحقیقی ہی کے منکرین کافر ہوتے ہیں اور خود مرزا صاحب قادیانی اور آپ کی امت نے تمام اہل اسلام کی جو منکر نبوت مرزا ہیں تکفیر وتفسیق کی ہے اس لئے مرزا صاحب قادیانی بقول خود نبوت تشریعیہ اور صاحب الشریعت کے مدعی ہوئے۔

مرزائیو! اب تم ہی انصاف سے بتلاؤ کہ مرزا غلام احمد اپنے اس فرمان وما کان لی ان ادعی النبوۃ وا خرج عن الاسلا م و الحق بقوم کا فر ین ۔ کے رو سے کون ہوئے؟ کیونکہ:

ہم اگر عرض کریں گے تو شکایت ہوگی

مگر احمدی دوستو، اس قدر ضرور عرض کروں گا کہ

الجھا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۱ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دعوی نبوت مرزا

جناب حکیم عبدالرحمٰن خلیل قریشیؒ ،نظام آباد ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

تھوڑے دن ہوئے کہ وزیرآباد میں مرزائی جماعت کی لاہوری پارٹی کے رکن مولوی صدر دین صاحب تشریف لائے۔آپ نے رات کو لیکچر دیا اوراس میں رسول اللہ ﷺ کے واقعات وحالات زندگی بیان فرما کر مسلمانوں کی باہمی اتفاق واتحاد کی نصیحت فرمائی۔آپ نے لیکچر کے اخیر میں اپنے عقیدہ کا اظہار کرتے ہوئے یوں فرمایا:

ہم محمد رسول اللہ ﷺ کو آخرالزمان نبی مانتے ہیں اور یہ ایک حدیث بھی پڑھ کر اپنے دعوی کی توثیق کی انا محمد وانا ا حمد و انا الما حی الذی یمحوا اللہ بی الکفر و انا الحا شر الذی یحشر الناس علی قد می و انا العا قب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی (متفق علیہ) آپ چونکہ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے اگر کوئی شخص آپ کے بعد نبوت کا دعوی کرتا ہے تو ہم اسے کافر قرار دیتے ہیں ۔،

سامعین میں سے چند حضرات نے پوچھا: پھر مرزا نے نبوت کا دعوی کیوں کیا؟

آپ نے پھر اپنے پہلے الفاظ کو دہرایا کہ،اگر کوئی شخص آنحضور خاتم الانبیاء کے بعد نبوت یا رسالت کا دعوی کرتا ہے تو وہ کافر ہے۔

اور مرزا صاحب کو تو ہم مجدد مانتے ہیں جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں ہر صدی کے بعد ایک مجدد دین ہوا کرے گا جو دین کی تمام بگڑی ہوئی باتوں کو ازسرنو درست کرے گا۔وغیرہ

مولوی صدر دین صاحب لاہوری کے الفاظ کو سامنے رکھ کر ہم ان سے چند سوالات عرض کرنے کرنے کی جرأت کرتے ہیں امید ہے کہ آنجناب تسلی بخش جواب سے سرفراز فرمائیں گے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

آپ کے ارشاد کے خلاف مرزا صاحب قادیانی نے دعویٰ نبوت کیا اور بڑے زور شور سے کیا:

۱۔اس کے نام محمد و احمد سے مسمی ہو کر میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی ہوں بھیجا گیا بھی اور خدا سے غیب کی خبریں پانے والا بھی۔ (ملاحظہ فرمائیں حقیقۃ النبوۃ۔ص ۲۶۵)

۲۔اور اس زمانہ میں خدا نے چاہا کہ جس قدر نیک اور راست باز مقدس نبی گذر چکے ہیں ایک ہی شخص کے وجود میں انکے نمونے ظاہر کئے جائیں۔سو وہ میں ہوں۔اسی طرح خدا نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت یہ وحی مقدس کہ جری اللہ فی حلل الانبیاء جس کے معنی ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرایوں میں۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم ص ۹۰)

۳۔نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں کیونکہ کثرت وحی اور کثرت امور غیبیہ اس میں شرط ہے،وہ ان میں پائی نہیں جاتی۔

(حقیقۃ الوحی۔ص ۳۹۱)

۴۔خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا۔کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔

(دافع البلاء۔ص ۱۵)

۵۔تذکرۃ الشہادتین فارسی صفحہ ۴۶ و رسالہ ریویو آف ریلیجنز نومبر دسمبر ۱۹۰۳ء ص ۴۴۱ میں مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

ایک وحی میں خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے یوں فرمایا

یاا حمد جعلت مرسلاً یعنی اے احمد تو مرسل بنایا گیا۔

یہ ایسے دعاوی ہیں جن میں مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنے آپ کو نبی،مرسل رسول وغیرہ ہونے کا علی الاعلان دعوی کیا۔یہ ان بے شمار اعلانات نبوت اور دعاوی رسالت میں سے چند بطور مشتے نمونہ از خروارے پیش کئے جاتے ہیں۔

یا تو مولوی صدرالدین صاحب موصوف،مرزا صاحب کے ان دعاوی سے بے خبر ہیں اور محض حسن ظنی رکھتے ہوئے آنجہانی کو مجدد اور مصلح اعظم کا خطاب دے رہے ہیں اور یا یہی آپ کا تجاہل،عارفانہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مولوی صاحب نے مرزا قادیانی کی مجددیت کا ایک اور ثبوت بھی پیش کیا وہ یہ کہ انہوں نے مخالفین اسلام کے مقابلہ میں بے شمار کتابیں اور رسائل لکھے۔

جناب من! اگر مجددیت کیلئے یہی شرف ہے تو پھر آپ ہی انصاف فرمایئے کہ کیا جناب سردار اہل حدیث (مولانا ثناءاللہ) کی تصنیفات مخالفین اسلام کے مقابلہ میں کچھ کم ہیں۔ بلکہ اس معاملہ میں جو حقیقی اور ٹھوس خدمت اسلام سردار اہل حدیث نے کی ہے، اس کی مثال ہندوستان بھر میں کم ہے۔، تو کیا اندریں حالات آپ نے کبھی ایسا دعوی کیا؟ یا ان کے نیازمندوں میں سے کسی نے ان کو مجدد کہا؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ ایسے خادم اسلام ہیں جیسے دوسرے علماء کرام۔

پس مرزا صاحب قادیانی نے نبوت کا دعوی کیا اور بڑے زور سے کیا۔ اس کے ثبوت کے لئے ہم نے مرزا صاحب قادیانی کے چند ملفوظات لکھ دیئے۔ اب آپ ہی فرمایئے کہ مرزا صاحب نے نبوت کا دعوی کیا یا نہ؟ اور آپ ہی کے مقرر کردہ اصول کے مطابق وہ کیا ہوئے؟ ہم تو وہ لفظ کہنے کی جرأت نہیں کرتے، آپ ہی فرما دیجئے

آپ کی طرف سے تسلی بخش جواب آنے پر ہم آپ سے ایک ایسی بات عرض کرنا چاہتے ہیں جو ہم دونوں کے حق میں مفید ہے اور جس میں حقیقی اور سچی خدمت اسلام مرموز ہے۔ تعصب ضد اور تنگ نظری اور ہٹ دھرمی کو ایک طرف رکھ کر محض سائل کو سمجھانے کے لئے اور یہ مغالطہ دور کرنے کے لئے اس حقیقت پر سے پردہ اٹھایئے۔ جواب مجھ تک بھی پہنچنا چاہیے ۔

منتظر:

عبدالرحمٰن خلیل قریشی منشی فاضل وحکیم حاذق از نظام آباد ضلع گوجرانوالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۱ ۵-۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی اور اقرار معراج جسمانی

گل و گل چین کا گلہ بلبل خوش لہجہ نہ کر
تو گرفتار ہوئی اپنی صدا کے باعث

مولانا ابوالنور نور محمد خانؒ مدرس مدرسہ راج پورہ ریاست پٹیالہ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنی وا پنی امت کی تمام عمر کی کمائیوں کو کاغذ وسیاہی کی نذر کر کے دفتر کے دفتر سیاہ کر ڈالے۔لیکن کچھ عجیب بات ہے کہ مقلب القلوب اپنی قدرت سے خود مرزا صاحب قادیانی سے بھی ان مسائل حقہ کی حقانیت وصداقت کا اقرار کرا دیتا ہے۔یعنی مرزا صاحب کے خیالات کی تردید خود مرزا صاحب کی زبان وقلم سے کرادی ہے۔گویا تردید مرزا میں مرزا صاحب قادیانی کو آلہ بنایا۔خوب

مثلاً آنحضرتﷺ کے معراج جسمانی کے متعلق مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے جہاں بڑے بڑے محالات ومشکلات کے پہاڑ کھڑے کئے ، وہاں خود ہی ان تمام محالات کو آلہ قدرت سے پاش پاش کر دیا اور کہا کہ ہاں:

خداتعالیٰ کی قدرت سے بعید نہیں کہ انسان مع جسم عنصری آسمان پر چڑھ جائے

(چشمہ معرفت۔ج۲ص۲۱۹)

اور جہاں معراج جسمانی کو خلاف نص قرآنی او ترقی فی السماء و لن نؤمن لر قیك ازالہ اوہام جلد۲ میں لکھا وہاں یہ بھی تحریر کیا کہ:

۱۔باوجودیکہ کہ آنحضرتﷺ کے معراج جسمی کے بارہ میں کہ وہ جسم سمیت شب معراج میں آسمان کی طرف اٹھائے گئے تھے تقریباً تمام صحابہ کا یہی اعتقاد تھا۔(ثم قال بعد سطور) لیکن پھر بھی حضرت عائشہ اس بات کو تسلیم نہیں کرتیں اور کہتی ہیں کہ رؤیائے صالحہ تھی ۔(ازالہ اوہام)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اور مولوی صاحب کو معلوم ہوگا کہ خلاف اجماع صحابہ حضرت عائشہ جناب رسول اللہ کے معراج کے دونوں ٹکڑوں کی نسبت یہی رائے ظاہر کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جسم کے ساتھ نہ بیت المقدس میں گئے نہ آسمان پر بلکہ وہ ایک رؤیائے صالحہ تھی۔(ازالہ اوہام۔کلاں، جلد ا ص ۱۲۱)

۳۔ بلکہ خود آنحضرت ﷺ اپنا چشم دید ماجرا بیان فرماتے ہیں کہ مجھے دوزخ دکھلایا گیا تو میں نے اکثر اس میں عورتیں دیکھیں۔(ازالہ اوہام۔ج ا ص ۱۴۶)

احمدی دوستو! سچ بتلاؤ کہ اب بھی تم کو حضور ﷺ کے معراج جسمانی میں شک ہے؟ ہونا تو نہ چاہیے کیونکہ اب تو تمہارا پیرو مرشد صاف معراج جسمانی کا اقرار کر رہا ہے۔

ناظرین کرام! میری حیرت کی کوئی حد نہیں رہتی جب ایک طرف میں مرزا صاحب کے اتنے لمبے لمبے وچوڑے دعاوی کو دیکھتا ہوں اور دوسری طرف آپ کی تحقیقات کا یہ عالم ہوتا ہے کہ حضرت عائشہ کے اس قول ما فقدت جسد رسول اللہ ﷺ کو اپنے خیال کا سنگ بنیاد رکھ لیا لیکن نہ تو مرزا جی کو اور نہ آپ کی امت کو اس امر کی توفیق نصیب ہوئی کہ دیکھتے آیا یہ قول حضرت عائشہ تک متصل اور صحیح بھی ہے یا نہیں

مرزائی دوستو! مرزا قادیانی تو قبل از وقت تشریف لے گئے اس لئے آپ لوگوں کی خدمت میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا مذہب واس قول کی عدم صحت پیش کی جاتی ہے۔سنو

و حدیثها هذا لیس بالثا بت عنها لما فی متنه من الحلة النادحة و فی سنده من انقطاع و را وٍ مجهولٍ وقال ابن دحیة فی التنو یر انه حد یث مو ضوع علیها وقال فی معراجه الصغیر قا ل امام الشا فعیة ابوالعباس بن سر یج هذا حد یث لا یصح وانها و ضع رداً للحد یث الصحیح و قا ل التفتازا نی فی الجوا ب علی تقدیر الصحة ای ما فقد جسد عن الرو ح بل کا ن مع رو حه و کا ن المعرا ج للجسد والرو ح جمیعا . (زرقانی شرح مواہب جلد ۶ ص ۴ مقصد خامس)

(یعنی یہ حدیث حضرت عائشہؓ سے ثابت نہیں کیونکہ یہ محلول المتن والسند ہے اور اس کی سند منقطع و ایک راوی مجہول ہے اور ابن وحیہ نے تنویر میں کہا ہے کہ یہ حدیث موضوع ہے اور معراج صغیر میں کہا ہے کہ امام الشافعیہ ابوالعباس بن سریج یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ معراج جسمانی کی تردید میں وضع کی گئی ہے اور علامہ تفتازانی بتقدیر صحت حدیث عائشہ یہ فرماتے ہیں کہ مطلب یہ ہے کہ آپ کا جسم مبارک روح سے الگ نہیں ہوا بلکہ جسم روح کے ساتھ رہا اور جسم اور روح دونوں کے ساتھ معراج ہوئی)

اور حضرت عائشہؓ کا مذہب سنو

بل الذی یدل علیه صحیح قولها انه لجسده الشریف لانکارها رویة ربه لرویة عین و لو کانت عندها مناماً لم تنکره (زرقانی شرح مواہب۔ج۶ص۴)

(یعنی عائشہ کا قول صحیح و مذہب یہ ہے کہ حضور ﷺ کو معراج جسمانی ہوئی کیونکہ وہ رؤیت بصری کی منکر تھیں اور اگر ان کا مذہب معراج روحانی کا ہوتا تو رؤیت بصری سے انکار نہ کرتیں)

احمدی دوستو! کہو کچھ خیال میں آیا کہ نہیں۔سوچو اور سمجھو۔اس لئے میں تم سے غیر متوقع انصاف کا امیدوار ہوں۔

تمہیں کرتے ہیں قائل یاخطا میری بتاتے ہیں
مجھے بھی دیکھنی ہے منصفی انصاف والوں کی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر۱۰جون ۱۹۲۷ءمطابق۹ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد۲۴نمبر۳۲ ص۸۔۹)

....

وحی مرزا کی نوعیت۔۲

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

۱۳۔بشریٰ جلد دوم صفحہ۷۴پر مرزا صاحب قادیانی کا کہنا ہے:

نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا (آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں۔اور یہ بھی پختہ یاد نہیں کہ یہ الہام کس کے متعلق ہے)۔(بدر۳۰اکتوبر۱۹۰۲ءص۱۸۔جلد۱نمبر۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔بشریٰ جلد دوم صفحہ ۷۶ پر مرزا قادیانی کا الہام ہے:

ینادی مناد من السماء۔ترجمہ آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا

(اخبار بدر۔قادیان ۱۲۔دسمبر ۱۹۰۲ء)

نوٹ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب مبشر فقرہ تھا یاد نہیں۔

۱۵۔بشریٰ جلد دوم صفحہ ۷۶ پر قادیانی الہام ہے۔

دسمبر ۱۹۰۲ء، انی انا الصاعقة ۔ ترجمہ۔میں ہی صاعقہ ہوں۔

نوٹ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے، (بدر قادیان۔ج انمبر ۱۱ص ۸۶)

۱۶۔بشریٰ جلد دوم صفحہ ۷۹ پر قادیانی الہام ہے:

اصلی و اصوم و اسهر و انام و اجعل لك انوار القدوم و اعطيتك ما يدوم ان الله مع الذين اتقوا .

ترجمہ: میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا، جاگتا ہوں، اور سوتا ہوں، اور تیرے لئے آپنے آنے کے نور عطا کرونگا اور وہ چیز تجھے دونگا جو تیرے ساتھ ہمیشہ رہے گی۔خدا ان کے ساتھ ہے جو تقوی اختیار کرتے ہیں۔

۱۷۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۸۲ پر ہے:

۲۷ مئی ۱۹۰۳ء۔بلا نازل یا حادث یا

(تشریح: فرمایا یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں مگر معلوم نہیں کس کی طرف اشارہ ہے یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا)۔

۱۸۔بشریٰ جلد دوم کے صفحہ ۸۲ پر ہے:

۴ جون ۱۹۰۳ء۔رات کے ۲ یا ۳ بجے۔سلیم۔حامد۔ متبشراً ۔

ترجمہ۔سلامتی والا حمد کرنے والا بشارت دیا گیا۔تشریح۔کچھ حصہ الہام کا یاد نہیں رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۹۔ بشریٰ جلد دوم دوم صفحہ ۸۴ پر ہے:

یکم ستمبر۔ فیرمین Fair Man ۔ترجمہ معقول آدمی

۲۰۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۱ پر ہے۔

۸ تا ۱۶ مئی ۱۹۰۴ء ۔دخت کرام۔ شوخ وشنگ لڑکا پیدا ہوگا۔

۲۱۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۹۴ پر ہے:

ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء۔ خاکسار پیرمنٹ۔ کشف نمبر ۱۵۰۔

(الحکم قادیان ج ۹ نمبر ۷ ص ۱۲)

۲۲۔ بشریٰ دوم جلد صفحہ ۱۰۱ پر ہے:

۵۔ اکتوبر ۱۹۰۵ء ۔رہا گوسفندان عالی جناب

۲۳۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۰۷ پر ہے:

ایک دانہ کس کس نے کھایا

۲۴۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۱۴ پر ہے:

۷ مئی ۱۹۰۶ء۔ کلیسا کی طاقت کا نسخہ۔ (اخبار بدر قادیان۔ ج ۲ نمبر ۱۹ ص ۲)

۲۵۔ بشریٰ جلد دوم صفحہ ۱۲۶ پر ہے:

۱۳ مارچ ۱۹۰۷ء۔ لاہور میں ایک بے شرم ہے۔

۲۶۔ حقیقۃ الوحی ص ۱۰۵۔ اور براہین احمدیہ جلد ۵ ص ۹۵ پر ہے:

انما امرك اذا اردت شيئا ان تقول له كن فيكون .

ترجمہ۔ تحقیق تیرا ہی حکم ہے جو تو کسی شئے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے ہو جا پس وہ ہو جاتی ہے

۔(اخبار بدر۔ قادیان۔ ج ۴ نمبر ۷ ص ۲)

۲۷۔ اخبار بدر ۶ مارچ ۱۹۰۳ء صفحہ ۵ پر ہے:

فرمایا صبح کو ایک الہام ہوا تھا میرا ارادہ ہوا کہ لکھ لوں پھر حافظہ پر بھروسہ کر کے نہ لکھا آخر وہ ایسا بھولا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہ ہر چند یاد کیا مطلق یاد نہ آیا۔

۲۸۔اخبار بدر ۲۵ جولائی ۱۹۰۴ء صفحہ ۴ پر ہے:

ایسوسی ایشن

۲۹۔بشری جلد دوم صفحہ ۱۴۰ پر ہے:

کبھی معدے کے خلل سے بھی ورم ہو جاتی ہے۔(بدر۔ج ۷ نمبر ۱۳ ص ۲)

۳۰۔بشری جلد دوم صفحہ ۵۶ پر ہے:

آسمان سے کئی تخت اترے مگر تیرا تخت سب سے اونچا بچھایا گیا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۱۶ ذی الحج ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۳ ص ۵۔۶)

....

کیا بہاء اللہ نے خدا ہونے کا دعوی نہیں کیا؟

حافظ سلیم احمد، احمدی اٹاوی نے لکھا ہے:

۲۹۔اپریل کے اہل حدیث میں ایک مضمون شیخ بہاء اللہ اور مرزا نبی اللہ، کے عنوان سے شائع ہوا ہے جس میں راقم مضمون ہداہ اللہ لکھتے ہیں کسی شخص کا حق نہیں کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے ۔

اس کے متعلق چند اقوال خود بہاء اللہ اور اس کی جماعت کے نقل کئے جاتے ہیں ملاحظہ ہوں:

بہاء اللہ اپنی کتاب مبین صفحہ ۲۸۶ میں لکھتے ہیں:

لا الہ ا لا انا المسجو ن الفرید

(کہ کوئی خدا نہیں مگر میں اکیلا (بہاء اللہ) جو قید میں ہوں)

پھر بہاء اللہ کہتے ہیں:

و ما دو نی قد خلق با مری . (الوا ح مبا ر که. ص ۲۱۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں بہاء اللہ تمام مخلوقات کے خالق بن رہے ہیں۔ شاید کوئی کہہ دے کہ یہ خدا فرما رہا ہے لیکن صفحہ ۲۱۶ پر اس سے پہلے یہ جملہ ہے:

و ردّ علینا من الذین خلقوا با مر من عند نا

(کہ ہم پر مصائب ان کی طرف سے بھی وارد ہوئے ہیں جو ہمارے حکم سے پیدا کئے گئے ہیں)

بہاء اللہ اپنی کتاب اقدس کے صفحہ ۲۲۵ پر لکھتے ہیں:

الذین ینطق فی السجن ا لاعظم انه لخا لق ا لا شیاء و موجدها حمل البلا یا لا حیاء العا لم و انه لهوا لاسم ا لا عظم الذی کا ن مکنوناً فی از ل ا لآ زا ل

(کہ وہ جو عکہ کے بڑے قید خانہ میں بولتا ہے وہی تمام چیزوں کا پیدا کرنے والا ہے اور وہی ان کا ایجاد کرنے والا ہے اس نے مصائب کو دنیا کے زندہ کرنے کے لئے اپنے اوپر اٹھایا ہے اور وہ اسم اعظم ہے جو ہمیشہ ہمیش سے مخفی تھا)

بہاء اللہ اپنے ایک مرید کو خطاب کرتے ہوئے لکھتے ہیں

یا اکبر یذ کرک مالك القدر فی حین احا طه ا لاحزان من الذین کفروا بالر حما ن (اے اکبر تجھ کو قضا و قدر کا مالک ایسے وقت میں یاد کرتا ہے جبکہ اس کو غموں نے گھیرا ہوا ہے)

کتاب مبین کے صفحہ ۳۳۳ میں ہے:

هذا کتاب نزل بالحق من لدن عزیز حکیم ینطق با نی انا المسجو ن فی هذا السجن العظیم (یہ کتاب اتاری گئی ہے عزیز حکیم کی طرف سے جو کہتا ہے کہ میں عکہ کے قید خانے میں قید ہوں)

بہاء اللہ اپنی کتاب اقتداء کے صفحہ ۳۶ پر لکھتا ہے:

کذ لك نطق القلم اذ کا ن مالك القدم فی سجنه ا لا عظم بما اکتسبت ایدی الظا لمین

(قلم اعلیٰ نے اسی طرح نطق فرمایا جس وقت مخلوق کا قودیمی مالک ظالموں کی شرارت سے قید خانہ میں پڑا ہوا تھا)

کتاب اقدس کے صفحہ ۲۴۰ پر بہاء اللہ لکھتا ہے:

والکتا ب الذی یقول قد جاء منز لی

(کتاب بیان پکار کر کہہ رہی ہے کہ میرا اتارنے والا آ گیا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہاءاللہ اپنے مرید کو کہتا ہے:

يا عيسى افرح بما يذكرك مالك العرش والثرى

(اے عیسی خوش ہو کہ تجھ کو قید خانہ میں مالک العرش والثری یاد کرتا ہے)

پھر بہاءاللہ اپنی کتاب مبین کے صفحہ ۳۲۰ میں لکھتے ہیں:

كذلك يامرك الرحمن اذ كان بايدى الظالمين مسجوناً

(یعنی بہاءاللہ (جو ظالموں کے ہاتھ میں قید ہوا ہے تم کو یوں حکم دیتا ہے)

اس عبارت میں بہاءاللہ نے اپنے رحمٰن ہونے کا ادعا کیا ہے اور بتایا ہے کہ رحمٰن قید میں ہے۔ پھر لکھتا ہے:

كذلك امرك ربك اذ كان مسجونا فى اخرب البلاد.

(دیکھو مبین ص ۳۴۵)۔ (تمہارے رب نے سب سے خراب شہر (عکہ) میں قید ہونے کی حالت میں تم کو یہ حکم دیا ہے)

پھر بہاءاللہ ایک جگہ اپنے ایک مرید کو حکم دیتا ہوا لکھتا ہے

قل لك الحمد يا مبدع الاكوان بما ذكرتنى فى السجن اذ كنت بين ايدى الفجار (كتاب مبين ص ۳۴۷.) (کہ تو یہ کہو کہ اے کائنات کے پیدا کرنے والے رب رحمٰن تیری حمد ہو کہ تو نے مجھ کو ایسے حال میں یاد کیا جب کہ تو ظالموں کی قید میں تھا)

اسی کتاب مبین کے صفحہ ۱۹۰ پر بہاءاللہ لکھتا ہے:

اقتدوا بربكم الاعلى الابهى انه فى الشدة والبلاء

(کہ تم اپنے برتر صاحب الجمال رب کی اقتداء کرو جو مصیبت اور بڑی تکلیف میں ہے)

اسی کتاب مبین کے صفحہ ۲۹۷ پر ہے:

اقتدوا بربكم الرحمن انه فى البلية الكبرى يدعو الناس بالحق (کہ تم اپنے رحمٰن رب کی پیروی کرو جو بڑی مصیبت کی حالت میں لوگوں کو اپنے سچے راستے کی طرف بلاتا ہے)

ایک اور حوالہ ملاحظہ ہو۔ اقتداء کے صفحہ ۱۱۴ پر بہاءاللہ اپنی نسبت لکھتا ہے:

اذا يراه احد فى الظاهر يجده على هيكل الانسان بين ايدى اهل الطغيان

و اذا يتفكر الانسان فى الباطن يراه مهيمنا على من فى السماوات

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والارضین (کہ بہاء اللہ کو دیکھنے والا شخص ظاہر میں تو اس کو انسانی شکل میں دیکھتا ہے لیکن جب کوئی شخص اس کے باطن پر غور کرتا ہے تو اس کو آسمان و زمین کی کل مخلوق کا نگہبان و محافظ پاتا ہے)

ایک بہائی شاعر دیوان نوش صفحہ ۹۳ پر کہتا ہے

رخ سوئے تو آوردم اے مالک جاں ابہی
زاں روکہ در عالم معبودی و سلطانی

بہاء اللہ کی قبر پر سجدہ کیا جاتا ہے چنانچہ بهجة الصدور صفحہ ۲۵۸ پر مرزا حیدر علی اصفہانی بہائی لکھتا ہے:

زائرین زیارت وطواف وتقبیل وسجدہ عتبہ مقدسہ اش نمودہ ونمایندہ اند۔

(کہ بہاء اللہ کے مقدس آستانہ پر زیارت کرنے والے لوگ سجدہ کرتے اور بوسہ دیتے اور طواف کرتے تھے اور اب بھی ایسا ہی کیا جاتا ہے)

بہائیوں کا خلیفہ عبدالبہاء جب سفر یورپ سے واپس آیا تو سب سے پہلے جو کام کیا وہ یہ تھا

جبین مبین را بر تراب آستان مقدس سودند۔ (بدائع الآثار جلد ۲ ص ۳۷۳)

(کہ عبدالبہاء نے علی محمد باب کی قبر پر جا کر ماتھا رگڑا)۔ باقی پھر۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴ جون ۱۹۲۷ء مطابق ۲۳ ذی الحجہ ۱۳۴۵ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۴ ص ۷۔۸)

....

مرزا صاحب کی نبوت کا پول

جناب محمد فیض اللہ کلرک ار۔ بی۔ ریلوے لاہور لکھتے ہیں:

یہ مان لیا ہم نے کہ عیسی سے سوا ہو
جب جانیں کہ درد دل عاشق کی دوا ہو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قارئین کرام! مرزا غلام احمد قادیانی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ آپ کے دعوی نبوت سے متاثر ہو کر ہمارے بہت سے اسلامی بھائی گمراہ ہوگئے ہیں اور ایک نئے فرقہ کی شکل میں الگ ہو کر دوسرے مسلمانوں سے برسر پیکار ہیں اور اسلام میں مزید تفریق کا باعث بن رہے ہیں۔

اس نئے تفرقہ کو مٹانے کے لئے بہت سے بزرگان دین نے مرزا صاحب قادیانی کی نبوت کے مختلف پہلوؤں پر اپنے اپنے انداز میں بحث کی ہے اور ان بھائیوں کو راہ راست کی طرف مدعو کیا ہے۔

راقم بھی اسی نیت سے قادیانی نبوت کی بطالت کا ایک نہایت آسان ثبوت پیش کرتا ہے اگر احمدی دوستوں کی آنکھوں پر تعصب کا غلبہ نہیں ہے تو امید ہے وہ اپنی غلطی پر متنبہ ہو جائیں گے۔ پس سنیئے:

کسی نبی کا مبعوث ہونا محض نبوت ہی تسلیم کرانے کے لئے نہیں ہوتا بلکہ قوم کے نقائص دور کر کے صلاح کرنا ہوتا ہے چنانچہ مرزا صاحب قادیانی کو بھی یہ تسلیم ہے اور اسی لئے انہوں نے بھی اپنا مشن اصلاح قوم ہی بتایا ہے۔

آپ اس مشن کو ذہن میں رکھ کر ہدایت یافتہ قادیانی امت اور دوسرے مسلمانوں کا مقابلہ کر کے دیکھ لیں کہ اول الذکر جماعت نے مرزا صاحب کے اتباع میں کون سی ہدایت پائی ہے اور دوسرے مسلمانوں پر کس قدر فوقیت اور خوبیاں حاصل کی ہیں پھر فیصلہ آسان ہے۔

کیا سوائے اقرار و انکار نبوت کے اور کوئی فرق بھی نظر آتا ہے؟ بالکل نہیں۔ دونوں جماعتیں جماعتی اور انفرادی حیثیت سے ایک ہی لیول پر ہیں جو کمزوریاں ایک فریق (مسلمان) میں ہیں، وہی دوسری (قایانی) میں بھی بعینہ موجود ہیں۔ اتنے بڑے دعوی اور اس کارگذاری کو دیکھ کر تو بیساختہ منہ سے نکل جاتا ہے۔

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرہ خون نہ نکلا

پس اس (اصلاح قوم کے) نقطہ نگاہ سے تو ہم مرزا صاحب کو اپنے دعوی میں بالکل فیل پاتے ہیں اور جب اپنے دعوی کردہ مشن ہی میں فیل ہیں تو پھر نبی کیسے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی دوستو! اگر مرزا صاحب واقعی سچے نبی تھے تو بتاؤ ان کے اتباع میں آپ نے کون سے مزیت حاصل کی جس سے دوسرے مسلمان محروم ہیں۔ کیا وہی معاملہ تو نہیں کہ:

تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر یکم جولائی ۱۹۲۷ء جلد ۲۴ نمبر ۳۵ ص ۵)

....

خدا کی قدرت کے نشان اور میرزائے قادیان

جناب بابو حبیب اللہؒ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

جب کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات (یعنی رفع جسمانی) وممات (یعنی رفع روحانی) کے مسئلہ پر علماء احمدیہ سے تحریراً یا تقریراً تبادلہ خیالات کا موقع ملتا ہے تو احمدی جماعت کی طرف سے ایک یہ بھی اعتراض پیش ہوا کرتا ہے کہ،

قانون قدرت بھی آسمان پر جانے سے قطعی مانع ہے۔، اور یہ کہ، آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے، (عسل مصفی۔ص ۵۰۵ طبع ۱۹۱۴ء وزیر ہند امرتسر)

اس پر عرض یہ ہے کہ جیسے حضرت عیسیٰ کا بلا باپ پیدا ہونا امور نادرہ سے ہے (الحق ۶۔۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۳)، ایسے ہی حضرت مسیح کا رفع جسمانی بھی امور نادرہ میں سے ہے واقعات نادرہ کا قانون قدرت کے برخلاف ہونا ان کے وجود اور وقوع کی نفی کی دلیل نہیں واقعات نادرہ بھی کسی قانون کے نیچے ہی آتے ہیں جیسے مسیح کا بلا باپ پیدا ہونا باوجود واقعات نادرہ سے ہونے کے کسی قانون کے ماتحت ہی ہوا ہے نہ خلاف قانون قدرت (الحق۔ ۶۔۱۳ نومبر ۱۹۱۴ء ص ۲)۔

جناب مرزا صاحب قادیانی نے حضرت مسیح کی پیدائش کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ خدا کی سنت دو طرح پر ہوتی ہے ایک کثرت جیسے عموماً عورت سے دودھ نکلتا ہے مگر بعض اوقات نر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے بھی نکلا کرتا ہے ایسے واقعات دنیا میں ہوئے یہ قلیل الوقوع واقعات خارق عادت کہے جاتے ہیں (الحکم ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵)

میاں محمود احمد خلیفہ قادیان ارشاد فرماتے ہیں:

عام قاعدے کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ اس میں کوئی استثنا نہیں ہم لوگ ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ انسان کی پانچ انگلیاں ہوتی ہیں لیکن کئی لوگ ایسے بھی پیدا ہوتے ہیں جن کی چھ انگلیاں ہوتی ہیں یا سات۔ اس کے یہ معنی نہیں کہ ہم جھوٹ بولتے ہیں قرآن کریم میں انسان کے لئے اللہ تعالی فرماتا ہے۔ ہر ایک انسان کو ہم نے دو آنکھیں دی ہیں۔ جیسا کہ بیان فرماتا ہے الم نجعل له عينين و لسانا و شفتين و هديناه النجدين لیکن ہم دیکھتے ہیں بیسیوں آدمی اس قسم کے پیدا ہوتے ہیں جن کی ایک آنکھ ہوتی ہے کئی ایسی کمزور خلق کے بچے پیدا ہوتے ہیں جن کی زبان ہی نہیں ہوتی کئی ایسے پیدا ہوتے ہیں جن کے ہونٹ ہی الگ الگ نہیں ہوتے اور پیدا ہوتے ہی مر جاتے ہیں

چاروں قواعد جو یہاں بیان کئے گئے ان چاروں کے استثنا ہم کو دنیا میں نظر آتے ہیں تو جب قانون بیان کیا جاتا ہے تو اس کے یہ معنی نہیں ہوتے کہ استثنا نہیں جب تک کہ اللہ خود نہ بیان کر دے کہ اس میں استثناء نہیں ہے سنت کے خلاف قرار دیں انسان کو اختیار نہیں بلکہ خود خدا بتلاتا ہے کون سی بات سنت کے خلاف ہے اسی طرح اللہ تعالی فرماتا ہے

انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج نبتليه فجعلناه سميعا بصيرا (۷۶:۲)

حالانکہ کئی انسان ایسے پیدا ہوتے ہیں جو بہرے ہوتے ہیں اور گونگے ہوتے ہیں پس اگر خدا کی سنت سے ایک استثناء ثابت ہو جائے تو عام الفاظ سے اس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ (ریویو آف ریلیجنز۔ ج ۲۲ نمبر ۷ ص ۱۲۔۱۳)

یہ امر بھی یاد رکھنا چاہیے کہ کسی خاص حکم کے مقابل میں عام حکم سے استدلال نہیں ہو سکتا دیکھو اللہ فرماتا ہے

انا خلقنا كم من ذكر و انثى ، ۔ خلقكم من نفس وا حدة و خلق منها زو جها و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بث منهما رجالا کثیرا و نساء ا۔

اس قبیل کی اور بہت سی آیات ہیں جن سے پایا جاتا ہے کہ حضرت آدم اور حوا کے بعد جملہ انسان زوجین سے پیدا ہوتے ہیں حالانکہ حضرت عیسی کی نسبت یہ عقیدہ چلا آتا ہے جس کو حضرت مرزا صاحب بھی تسلیم کرتے ہیں کہ وہ بے پدر ہیں اور ان کے لئے بے باپ پیدا ہونے پر جن آیات سے استدلال کیا جاتا ہے وہ خاص ہیں اور ان کے مقابل میں ان عام آیات سے استدلال نہیں ہوسکتا یہ ایک عام اصول قرار دیا گیا ہے کہ مامن عام الاخص منہ البعض ترجمہ: کوئی عام نہیں جو مخصوص البعض نہیں ہوتا ہے۔

(میر مدثر شاہ احمدی کی کتاب ختم نبوت ص ۲۰)

واقعات نادرہ:

ا۔ کتاب سرمہ چشم آریہ صفحہ ۳۹۔۴۰ پر جناب مرزا صاحب لکھتے ہیں:

کچھ تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مظفر گڈھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا جب اس کا شہر میں چرچا پھیلا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر مظفر گڈھ کو بھی اطلاع ہوئی تو انہوں نے ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دوہا گیا تو شائد قریب ڈیڑھ سیر دودھ اس نے دیا اور پھر وہ بکرا بحکم ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا اور وہ شعر یوں ہے

مظفر گڈھ جہاں ہے مکالف صاحب عالی
یہاں تک فضل باری ہے کہ بکرا دودھ دیتا ہے

اس کے بعد تین معتبر ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بچشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے بلکہ ایک نے ان میں سے کہا کہ امیر علی نام ایک سید کا لڑکا ہمارے گاؤں میں اپنے باپ کے دودھ سے ہی پرورش پاتا ہے کیوں کہ اس کی ماں مرگئی تھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔اخبار بدر ۱۲ مئی ۱۹۱۰ء صفحہ ۶ پر بحوالہ اخبار مشیر دکن حیدر آباد لکھا ہے:

صوبہ جات متحدہ امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی میں ولیم جیمس سیدین نامی نے لغت طب ہیئت فلسفہ اور ریاضی کی تکمیل کی ہے ایسی عمر میں کہ جب وہ صرف دس اور ایک گیارہ سال کا ہے اس نو عمر عالم کی مختصر سوانح عمری دل چسپی سے خالی نہ ہوگی دو سال کی عمر میں ہجے کر کے صحیح عبارت پڑھنے لگا تھا تین سال میں مضمون نگاری کرتا تھا چوتھے سال میں اس نے ایک قصیدہ لکھا پانچویں سال میں اس نے ایک ایسا آلہ ایجاد کیا جس سے مہینہ کی تاریخ صرف ہفتہ کے دن سے معلوم ہو جا سکے۔ چھٹے برس ماہر علم تشریح ہو گیا ساتویں برس علم ریاضی کی تکمیل کی آٹھویں سال فرانسیسی جرمنی یونانی لاطینی اور انگریزی زبانوں میں اچھی طرح باتیں کرنے لگا نویں سال علم الافلاک میں ماہر ہو گیا گیارھویں سال یعنی ۱۹۰۹ء میں علم ہندسہ کے اندر بعض نئی باتیں ایجاد کیں۔

۳۔اخبار الفضل ۲۵ اپریل ۱۹۲۵ء صفحہ ۵ پر لکھا ہے:

اخبار سیاست مورخہ ۱۷۔اپریل ۱۹۲۵ء میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی ہے

امرت سر میں ہاتھی دروازہ کے باہر چند روز سے ایک عجیب الخلقت انسان (میں نے خود اس تین ٹانگوں والے ہندو بچہ کو شہر لاہور بازار انارکلی کے قریب ماہ نومبر موسم سرما ۱۹۲۵ء میں دیکھا۔حبیب اللہ) کی نمائش کی جا رہی ہے جس کی خلاف معمول تین ٹانگیں ہیں نصف حصہ جسم میں اندری ہے اور نصف حصہ میں عورت کی شرم گاہ ہے یعنی یہ مخلوق زنانہ اور مردانہ علامات کا مجموعہ ہے باقی ماندہ اعضائے انسانی بدستور حسب معمول ہیں۔

۴۔اخبار فاروق مورخہ ۶۔۱۳ جنوری ۱۹۲۶ء صفحہ ۲ پر لکھا ہے:

لنڈن کے مانچسٹر گارڈین میں ایک عجیب وغریب بچہ کے حالات چھپے ہیں یہ ۱۹۲۲ء میں کرسمس کی رات کو مسٹر جوزف کا ہن سکنہ ۴۸ ہائی سٹریٹ گیٹ لندن کے ہاں پیدا ہوا تھا یہ پیدائش کے وقت سے ہی بوڑھا معلوم ہوتا تھا اس کے چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی تھیں یہ پیدائش کے دن سے لے کر اب تک کبھی رویا ہی نہیں اب اس نے دانت بھی نہیں نکالے ایک معمر آدمی کی طرح ہر وقت بستر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں خاموش پڑا رہتا ہے اس کا جسم برف کی طرح ٹھنڈا رہتا ہے۔

۵۔ الحکم ۱۴ مارچ ۱۹۱۸ء صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے:

حضرت خبیب بن عدی کی باتوں کا عقبہ بن حارث کی بیوی پر خاص اثر ہوا کہتی تھی کہ میں نے خبیب سے بہتر کسی قیدی کو نہ دیکھا میں نے ان کے ہاتھ میں انگور کا خوشہ دیکھا حالانکہ اس زمانہ میں انگور کی فصل بھی نہ تھی اس کے علاوہ بندھے ہوئے تھے اس لئے وہ یقیناً خدا کا دیا ہوا رزق تھا جو خزانہ غیب سے ان کو ملتا تھا۔

۶۔ بدر ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء صفحہ ۵ پر لکھا ہے:

ذیل میں ہم ایک مضمون عجیب الخلقت اشیاء پر سراج الاخبار سے نقل کرتے ہیں جو کہ معجزات کی فلسفی پر ایک گونہ روشنی ڈالتا ہے معجزات بھی قانون قدرت میں داخل ہیں مثلاً کسی شخص کا بے باپ پیدا ہو جانا جیسا کہ حضرت عیسی کا کوئی خلاف قانون الٰہی بات نہیں ہے ہاں یہ ایک معجزہ ہے تاکہ بنی اسرائیل اوران کی اولاد کے واسطے مقام عبرت ہو کہ ان کا آخری نبی ان میں سے کسی مرد کا نطفہ نہ ہوا کیونکہ وہ اب اس لائق نہ تھے اور نبوت کا دور بنی اسماعیل میں تبدیل ہونے والا تھا

میرے اللہ کی قدرت سے تعجب کیا ہے
مچھلیاں دشت میں پیدا ہوں ہرن دریا میں

۱۸۸۵ء کو قصبہ تلیس علاقہ راج گڈھ میں مسمی نذر قلی کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جسکا ایک ہاتھ مثل سانپ کے تھا

۱۹۰۵ء کو امرتسر میں ایک ایسا بکرا آیا جس کے دو خصیوں کے درمیان ایک پستان تھا جس میں سے دودھ نکلتا تھا۔

۱۹۰۵ء میں مدراس میں کہیں سے ایک سفید کوا آیا جس کو مبارک سمجھ کر اس کی پرستش شروع ہوئی۔

۱۹۰۶ء کو مغربی افریقہ میں ایک لڑکا دیکھا جس کی دو فٹ لمبی دم تھی یہ آدمیوں کی طرح نہیں بلکہ جانوروں کی طرح چلتا تھا اور یہ نئی بات ہے کہ وہ گوشت نہیں کھاتا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۴ اگست ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک میونسپل کمشنر جالندھر کی بھینس کے ایک بچہ پیدا ہوا جو از خود پیدا نہیں ہوا بلکہ سلوتری ڈاکٹروں کی مدد سے پیٹ چاک کر کے نکالا گیا جس کے دو سر اور ایک دھڑ دو پونچھ اور چھ لاتیں تھیں اور ہر دو سروں اور ہر دو پونچھوں میں کوئی تفاوت نہ تھا بالکل یکساں تھے۔

اوٹکمنڈ میں ایک لڑکے کے دو دل ہیں ڈاکٹر اس کا معائنہ کر چکے ہیں اور اسے نہایت عجیب بات بتاتے ہیں لڑکے کو اس سے ذرہ تکلیف نہیں۔

۱۹۰۷ء کو شہر اوٹاوہ میں ایک عورت کے ہاں ایک عجیب قسم کا بچہ پیدا ہوا جس کے تمام دانت تھے اور آنکھیں ماتھے پر تھیں بچہ ایک ہفتی تک زندہ رہا کثرت سے لوگوں نے دیکھا اس کی آواز بیل کے مشابہ تھی۔

۱۹۰۸ء ہاڑ پور ضلع ڈیرہ اسماعیل خان میں ایک کمہار کے گھر دو لڑکیاں پیدا ہوئیں جن کی پشت آپس میں ملی ہوئی تھی دو سر اور چار آنکھیں مگر ٹانگیں دو تھیں۔ لڑکیاں پیدا ہوتے ہی بولنے لگیں مگر ان کی زبان کچھ سمجھ میں نہیں آتی تھی۔ صرف کلمہ سمجھ میں پڑتا تھا لوگ جوق در جوق انہیں دیکھنے کے لئے آئے تو لڑکیوں نے انبوہ کو دیکھ کر رونا شروع کیا اور ٹھنڈی آہیں بھر کر کچھ کہتی تھیں مگر ایک حرف بھی سمجھ میں نہ آتا تھا اور ایک دن زندہ رہ کر مر گئی جس کی لاش غائب ہو گئی۔

۱۹۰۸ء کو نواب معین الدین خان بہادر جاگیر دار حیدر آباد دکن نے حضور نظام الملک کو ایک مرغ نذر گذرانا جس کی تین ٹانگیں تھیں۔

۱۹۰۹ء کو حیدر آباد کے کوتوال نے حضور سرکار نظام کے سامنے ایک لڑکی پیش کی جس کے دو منہ چار ہاتھ چار پاؤں اور چار آنکھیں تھیں۔

۱۹۱۰ء میں دہلی کے ایک مسلمان سوداگر کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جس کی جائے براز، ندارد تھی ڈاکٹروں نے شگاف دیا مگر کامیابی نہ ہوئی۔

ضلع حصار کے موضع گنگا تھانہ ڈلوالی کے ایک چڑی مار نے ایک کوا پکڑا جس کی چار ٹانگیں تھیں اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاروں ہی پنجے تھے۔
موضع کرم آباد تحصیل وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ میں ایک زمین دار کے ہاں ایک بکری نے چھ بچے دیئے۔
کالیفورنیا سے ایک شخص بریگیڈ روڈ میسور لکڑی لایا جس کا سر انسانی تھا اور حرکت کرسکتا تھا۔

نیو یارک امریکہ میں ایک شخص کے پاس ایک مرغی ہے جس کے منہ میں دانت ہیں اور اس کی بناوٹ بھی کسی قدر عجیب ہے اس کی چونچ چپٹی بلکہ بیٹھی ہوئی ہے اور اس کے نیچے منہ کا سوراخ مثل دہن کے ہے جس کے اندر دو مسلسل لڑیاں دانتوں کی ہیں مرغی کی زبان بھی ہے دیگر چوپائے جانوروں کی طرح دانہ وغیرہ چبا کر کھاتی ہے اور پھر نگل جاتی ہے اس کی بدولت اس کے مالک نے نمائش سے خوب روپئہ کمایا ہے۔
۱۹۱۱ء کو الہ آباد میں ایک وکیل کی بکری نے ایسا بچہ دیا کہ جس کا سر انسان کی مانند اور دھڑ بکرے جیسا تھا۔ یہ بچہ تھوڑی دیر زندہ رہ کر مر گیا۔ (بدر قادیان ۲۳ مئی ۱۹۱۲ء ص ۵۔۶)

نتیجہ ان مندرجہ بالا تحریروں کو دیکھ کر میں وہی کہتا ہوں جو جناب مرزا غلام احمد نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدا تعالی قدرتوں اور قوانین کا احاطہ اور اندازہ نہیں کیا جا سکتا اچھی طرح یاد رکھو کہ کبھی قانون قدرت پر بھروسہ نہ کرلو امام فخر الدین کا یہ قول بہت معقول ہے کہ جو شخص خدا تعالی کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنے کا ارادہ کرے گا وہ بیوقوف ہے (کتاب منظور الہی۔ص ۷۶)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۲ ص ۴۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

الدر المکنون فی تفسیر آیة
بالآخرة هم یوقنون

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

(قادیانیوں نے جہاں اور جدتیں کی ہیں، ایک جدت یہ بھی کی ہے کہ قادیانی مذہب کی بنیاد کا پہلا پتھر قرآن کی تحریف ہے۔ ان کی ایک ایک تحریف یہ ہے کہ قرآن مجید سے نبوت مرزا کا ثبوت دینے کو آیت بالآخرة کے معنی کرتے ہیں پچھلی وحی۔ یعنی مرزا قادیانی کی وحی پر ایمان لاویں۔ اسکے جواب میں مندرجہ ذیل مضمون قابل دید ہے۔ ثناء اللہ امرتسری)

سورہ بقرہ رکوع اول میں اللہ تعالی فرماتا ہے

و الذین یومنون بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و بالآخرة هم یوقنون ۔ اولئك علی هدی من ربهم و اولئك هم المفلحون ۔(اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں اس پر جو تجھ پر اتارا گیا اور اس پر جو تجھ سے پہلے اتارا گیا اور قیامت یعنی جزاوسزا کے دن پر یقین رکھتے ہیں، یہ لوگ اس ہدایت پر ہیں جو ان کے رب کی طرف سے ہے اور یہی لوگ کامیاب ہونے والے ہیں)

عاشق احمد مدنی: (احمدی کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے) یہ آیت قطعی فیصلہ کرتی ہے کہ کوئی جدید نبی بعد خاتم النبیین کے پیدا نہ ہوگا کیونکہ صاف صاف فرمادیا ہے کہ اے محمد ﷺ جو اس وحی پر جو تم پر اتری، اس پر ایمان لانے والے سیدھے راستے پر ہیں اور وہی لوگ آخرت میں من مانی مراد پائیں گے اگر کوئی جدید نبی بعد آنحضرت ﷺ کے پیدا ہونا ہوتا تو من قبلك کی قید نہ لگائی جاتی۔ پھر یوں فرمایا جاتا:

بما انزل الیك و ما انزل من قبلك و من بعدك

(یعنی جو لوگ تیری وحی پر اور تجھ سے پہلے وحی پر اور تجھ سے بعد کی وحی پر ایمان لائیں گے وہی لوگ فلاح پانے والے اور سیدھے راستے پر ہیں)

مگر ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ الحمد سے و الناس تک دیکھ جاؤ من بعدك کہیں نہیں پاؤ گے سب جگہ من قبلك ہی لکھا ہے۔(مولوی پیر بخش کے الفاظ مندرجہ رسالہ تائید الاسلام بابت ستمبر ۱۹۲۱ء ص ۱۰)

www.KitaboSunnat.com

جواب از خادم کرشن قدنی: (اپنے مخالف کی بات نہایت غور سے سننے کے بعد) ظاہر ہے کہ ما انزل من قبلك کے بعد خدا نے و بالآخرۃ کے فقرہ کو لا کر بتا دیا کہ جس طرح قبل والی وحی کے ساتھ ایمان لانا ضروری ہے، اسی طرح آخری وحی کے ساتھ ایمان اور ایقان لانا ضروری ہے۔

اب غور کر کے دیکھ لیں کہ آیت والذین یومنون بما انزل الیك میں آنحضرت ﷺ کی وحی جو زمانہ حال کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور قبلك سے پہلے انبیاء کی وحی جو زمانہ ماضی کے ساتھ تعلق رکھتی ہے اور بالآخرۃ سے مسیح موعود (مرزا) کی وحی جو زمانہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اور یہ وہم (خیال) کہ بالآخرۃ سے مراد قیامت ہے بلحاظ سیاق کلام درست کے درست نہیں،

(مولوی غلام رسول راجے کی کا رسالہ مباحثہ لاہور۔ ص ۲۹، ۳۰۔ قرآن کریم مع ترجمہ اردو فوائد تفسیریہ پارہ اول صفحہ ۱۲۔ ۱۳۔ مولوی فضل الدین احمدی کا رسالہ جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ ص ۵۹۔ ۶۲۔ ریویو آف ریلی جنز، اپریل ۱۹۱۵ء ص ۱۶۰)۔

اقول:

الف: قرآن کی تفسیر یوں ہوتی ہے کہ پہلے قرآن کو قرآن ہی سے بیان کرے۔ اسلئے کہ جو بات ایک جگہ قرآن میں مجمل آئی ہے وہ دوسری جگہ تفسیر سے بیان کی گئی ہے

۲۔ اسی طرح جو تفسیر قرآن کی رسول اللہ ﷺ سے ثابت ہو چکی ہے وہ ہر چیز پر مقدم ہے بلکہ وہی تفسیر ساری امت پر حجت ہے اس کے خلاف ہرگز کہنا یا کرنا نہ چاہیے اسی کی پیروی سب پر واجب ہے۔

ب۔ تفسیر صحیح:

و الذین یو منون بما انزل الیك : اور جو یقین کرتے ہیں ساتھ اس کے جو کچھ اترا ہے تجھ پر۔ مراد سارا قرآن شریعت اسلام ہے۔

مطلب قرآن کے اترنے کا یہ ہے کہ جبریل نے آسمان میں اللہ کا کلام سنا اس کو جوں کا توں لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اس کو اوپر سے نیچے اتار لائے ۔ و ما انزل من قبلك اور جو اترا تجھ سے پہلے یعنی اور رسولوں پر جیسے صحف ابراہیم، حضرت داؤد پر زبور، حضرت موسی پر توریت، حضرت عیسی پر انجیل وغیرھا، کہ ان سب پر ایمان لانا اجمالاً فرض عین اور قرآن پر تفصیلاً فرض کفایہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے وبالآخرۃ ھم یوقنون۔اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں یعنی جتنے کام اس دن ہوں گے جیسے بعث نشر وحشر وغیرہ کسی میں ان کو کچھ شک نہیں ہے،سب کو سچے دل سے تصدیق کرتے ہیں ابن کثیر نے کہا ہے کہ مراد آخرت سے اس جگہ بعث وقیامت وجنت ونار وحساب ومیزان ہے وہ دن بعد دنیا کے آوے گا اس لئے اس کو آخرت ویوم آخر بولتے ہیں۔(تفسیر ترجمان القرآن جلد اول صفحہ ۳۸۔۳۹)

آیات قرآنی :

سورہ نمل پارہ ۱۹ رکوع ۱۶ میں ہے ۔

طٰس ۔ تلك آيات القرآن و كتا ب مبين ۔ هدى و بشرى للمومنين۔ الذين يقيمو ن الصلوة و يؤ تو ن الز كوة و هم بالآ خرة هم يو قنو ن ۔ ان الذين لا يؤمنون بالآخرة زيّنّا لهم اعما لهم فهم يعمهون ۔ اولئك الذين لهم سو ء العذاب و هم فى الآخرة هم ا لاخسرون ۔ (النمل :۱۔۵)

(ترجمہ: یہ آیتیں ہیں قرآن مجید کی اور کتاب روشن کی ۔ ہدایت ہے اور خوش خبری ایمان والوں کے واسطے ۔ جو لوگ قائم رکھتے ہیں نماز کو اور دیتے ہیں زکوۃ اور وہ ساتھ آخرت کے یقین رکھتے ہیں۔تحقیق جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ساتھ آخرت کے،زینت دی ہم نے واسطے ان کے عملوں ان کے کو پس وہ بھٹکتے ہیں ۔ یہ لوگ وہ ہیں کہ واسطے ان کے ہے برا عذاب اور وہ بیچ آخرت کے وہ ہیں ٹوٹا پانے والے۔)

۲۔سورہ انفطار پارہ ۳۰ ع ۷ میں اللہ فرماتا ہے:

انّ ا لا برار لفى نعيم ۔ و ان الفجّار لفى جحيم يصلو نها يوم الدّين وما هم عنها بغا ئبين و ما ادر ك ما يو م الدين ثم ما ادرك ما يو م الدين يو م لا تملك نفس لنفس شيئاً والا مر يومئذ لله

(ترجمہ۔تحقیق نیک لوگ البتہ بیچ نعمت کے ہیں اور تحقیق بدکار لوگ البتہ دوزخ میں ہیں۔داخل ہوں گے دوزخ میں جزا کے دن،جس دن نہیں اختیار پاوے گا کوئی بھی کسی جی کا کچھ اور حکم اس دن کے واسطے خدا کے ہیں)۔

نوٹ:قرآن میں لفظ آخرت کا پچاس سے زیادہ دفعہ استعمال ہوا ہے اور اسی طرح دار الآ خرۃ اور یوم ا لآخرۃ اور یوم الدین بھی کئی دفعہ فرقان حمید میں آئے ہیں اور ہر جگہ اس سے قیامت روز حشر جزا و

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سزا کا دن، ہی مراد ہے۔

حدیث رسول ربانی:

مسند احمد طبع مصر جلد ۵ صفحہ ۳۵۵ میں ہے :

عن بریدہ قال قال رسول اللہ ﷺ انی کنت نهیتکم عن زیارة القبور فزوروها فانها تذکرة الآخرة .

(ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو زیارت قبور سے منع کرتا تھا مگر اب تم کو اس بات کی اجازت ہے کی قبور کی زیارت کرو کیونکہ قبور آخرۃ کو یاد دلاتی ہیں) ۔

اس حدیث میں آخرت سے مراد جزاوسزا کا دن یعنی قیامت کا دن ہی مراد ہے۔

تفسیر از ابن عباس:

جامع البیان یعنی تفسیر ابن جریر جلد ۱ صفحہ ۸۱ اور تفسیر درمنثور جلد ۱ صفحہ ۲۷ میں ہے

عن ابن عباس وبالآخرة هم یوقنون ، ای بالبعث و القیامة و الجنة و النار و الحساب و المیزان ،

یعنی حضرت عبداللہؓ ابن عباس فرماتے ہیں کہ اس سے مراد بعث وقیامت وجنت ودوزخ وحساب ومیزان ہے۔

تفسیر از مرزا قادیانی:

الحکم قادیان ۱۰۔۱۷۔اکتوبر ۱۹۰۴ صفحہ ۹ کالم ۲ میں مرزا قادیانی کے الفاظ یوں ہیں:

والذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك .

ترجمہ طالب نجات وہ ہے جو خاتم النبیین پیغمبر آخر الزمان پر جو کچھ اتارا گیا ہے اس پر ایمان لاوے اور اس پیغمبر سے پہلے جو کتابیں اور صحیفے سابقہ انبیاء اور رسولوں پر نازل ہوئے ان کو بھی مانے و بالآخرة هم یوقنون اور طالب نجات وہ ہے جو پچھلی آنے والی گھڑی یعنی قیامت پر یقین رکھے اور جزاوسزا مانتا ہو۔ (نیز دیکھو تفسیر خزینۃ العرفان۔ج ۱ ص ۷۸)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

تفسیر از مولوی نورالدین قادیانی:

ضمیمہ اخبار بدر ۴ فروری ۱۹۰۹ء صفحہ ۳ پر لکھا ہے:

پھر ان متقیوں کے لئے ہدایت ہے جو اس سے زیادہ ترقی کر کے اس وحی کو مانتے ہیں جو تیری طرف نازل ہوا اور جو تجھ سے پہلے نازل ہوتی رہی۔ اور آخر کی گھڑی پر بھی وہ یقین کرتے ہیں۔

فرقہ بابیہ کی تفسیر:

فرقہ بابیہ کی کتاب بحر العرفان صفحہ ۱۴۱ پر لکھا ہے:

برائے منکرین ظہور اعظم ہمیں یک آیت کافی است کہ والذ ین یومنون بما انز ل الیك و ما انز ل من قبلك و با لآخرۃ ھم یوقنو ن

یعنی کسانیکہ ایمان آوردہ اند بآنچہ فرو فرستادہ شد قبل از تو و آنچہ نازل شود بعد از تو یعنی در آخر زمان موقن شوند۔ درحق چنیں اشخاص مے فرماید اولـئك عـلـی ھـدی من ر بھم و اولیك ھم المـفـلـحـون وایں آیت را چوں بحساب ابجد بیرون آرے میشود ہزار و بست سی و پنج یا سنہ تولد حضرت باب۔ (از اخبار پیغام صلح لاہور ۵ مئی ۱۹۲۰ء)

نتیجہ: مرزائی مولوی کا یہ لکھنا کہ :

یہ وہم کہ با لآ خرۃ سے مراد قیامت ہے، بلحاظ سیاق کلام کے درست نہیں (اور یہ کہ) بـا لآ خـرۃ سے مراد مسیح موعود (مرزا) کی وحی ہے جو زمانہ مستقبل کے ساتھ تعلق رکھتی ہے ،،

سراسر غلط ہے اور مسلمانوں کو سیدھی راہ سے بھٹکانا ہے ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۸ ص ۵،۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خاتم النبیین پر سوال

گذارش ہے کہ مسئلہ ختم نبوت کی بابت ایک سوال ارسال خدمت کرتا ہوں تا کہ اخبار اہل حدیث میں جواب درج فرما کر جلدی شائع فرمادیں بندہ مشکور وممنون ہوگا۔مزید تاکید ہے۔

اہل حدیث حضرات و دیگر مسلمان کہتے ہیں کہ اللہ تعالی نے حضورﷺ کو خاتم النبیین بنا کر عالم میں مبعوث فرمایا ہے اور اتممت علیکم نعمتی کے الفاظ سے بھی ارشاد فرمایا ہے گویا کہ حضور پرنور سلسلہ نبوت کے ختم کرنے والے آخری نبی ہیں آپ کے بعد کوئی نیا نبی نہیں ہوا اور نہ ہوگا۔

مگر احمدی لوگوں کا عقیدہ ہے کہ یہاں پر خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر کے ہیں۔یعنی آپ کے زیر نبوت تابعداری کر کے نبی بن سکتا ہے۔دیگر صدق المرسلین یعنی نبیوں کی تصدیق کرنے والے ہیں اور اتممت علیکم نعمتی سے کمالات کا کامل بلکہ اکمل ہونا مراد ہے مگر تکمیل شریعت کے باوجود نبی آسکتے ہیں جیسے آتینا موسی الکتاب تماما یعنی ہم نے موسی کو کتاب پوری دی

لیکن پھر بھی و قفینا من بعدہ بالرسل

دیگر کانت بنو اسرائیل تسوسھم الانبیاء کلما ھلك نبی خلفه نبی

الغرض تکمیل شریعت نبی کے آنے کے لئے مانع نہیں ہے بلکہ یہ امکان نبوت کی دلیل ہے کیونکہ پہلے انٹرنس کا کورس تھا اب ایم اے کا ہوگیا تو اب پہلے کی نسبت زیادہ آسان ہے ایم اے پاس کرنا اگر مشکل ہے تو وہ پاس شدہ زیادہ وقعت رکھے گا۔

دیگر مرزائی لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ نبوت نعمت ہے۔نعوذ باللہ آپﷺ رحمۃ للعالمین نہیں بلکہ لوگوں کے لئے منحوس ہیں کہ انعام کو بند کر دیا

لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا۔(ابن ماجہ جلد اول صفحہ ۱۱۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حدیث مذکور سے بھی امکان نبوت ثابت ہے چنانچہ

قولوا انه خاتم الانبیاء لا تقولوا لا نبی بعده۔(تکملہ مجمع البحار۔ص ۸۵)

مولانا اڈیٹر (ثناءاللہ) صاحب مدظلہ کو فرصت نہ ہو، تو منشی حبیب اللہ صاحب مہربانی فرما کر مدلل جواب از روئے قرآن کریم واحادیث رسول ﷺ تحریر فرمائیں مذکورہ بالا حدیثوں کا صحیح مفہوم و ضعف وغیرہ لکھیں تاکہ تسلی ہو ۔

راقم: عبدالعزیز اہل حدیث خریدار اہل حدیث نمبر ۳۹۲۷۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۲ جولائی ۱۹۲۷ء مطابق ۲۲ محرم ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۳۸ ص ۷)

....

لاہوری احمدی توجہ کریں

مولانا محمد عبدالغفار الخیریؒ، دہلوی لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مجریہ ۷ جنوری ۱۹۲۷ء سے معلوم ہوا کہ لاہوری احمدی پارٹی نے اپنے جلسہ حال میں غیر احمدیوں کے پیچھے احمدیوں کے نماز پڑھنے کے مسئلہ کو پیش کیا جس میں کثرت رائے خلاف ہونے کی وجہ سے کامیابی نہ ہوئی۔

کامیابی ہو یا نہ ہو، یہ تو ان کے گھر کی باتیں ہیں، محتسب را درون خانہ چہ کار۔ سوال یہ ہے کہ جو پارٹی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تو نہیں کہتی، مگر مسیح موعود ضرور مانتی ہے اور ان کو صاحب الہام سمجھتی ہے، کیا اس کو یہ حق حاصل ہے کہ مرزا صاحب کا کھلا ہوا اعلان ہونے پر بھی کہ :

خدا نے مجھے اطلاع دی ہے، تمہارے پر حرام قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔ (مولانا ثناءاللہ کہتے ہیں: یہ حوالہ کسی نے پیش کیا تھا۔ دوسرے نے جواب دیا کہ اس قول کو ہم قرآن وحدیث کے برابر نہیں سمجھتے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے پیرو اس کو نظر ثانی کے لئے متبعین کی جماعت میں پیش کریں مرزا صاحب کے الفاظ مندرجہ بالا جو اربعین نمبر۳ صفحہ ۳۴ کے حاشیہ پر موجود ہیں قابل غور ہیں۔آپ فرماتے ہیں :
خدا نے مجھے اطلاع دی ہے۔

یہ الفاظ بتا رہے ہیں کہ ان سے آگے کے الفاظ وحی کئے گئے ہیں اور اگر کھینچ تان کی جاوے تو الہام میں تو شک نہیں رہتا۔

آگے چلئے تو لوگوں میں کل تین جماعتیں ہوسکتی ہیں: مکفر یا مکذب یا متردد۔ان ہر سہ کے پیچھے مرزا صاحب کے خدا کے حکم سے احمدی اصحاب کو کسی حالت میں نماز پڑھنی جائز نہیں۔نہیں معلوم مرزا صاحب قادیانی کے الہامات اور وحی کس قسم کی ہیں کہ خاطی انسان کی مجالس میں ان کی ترمیم و تنسیخ پر بحثیں ہوتی ہیں۔

احمدی لاہوری پارٹی بتائے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے الہامات کو منجانب خدا سمجھتی ہے یا منجانب...

اگر منجانب خدا سمجھتی ہے تو کیا نص صریح اجماع سے قابل تنسیخ ہوجاتی یا ٹھہر سکتی ہے۔

اور اگر من جانب خدا نہیں سمجھتی ،تو جو شخص خدا کی طرف منسوب کر کے کوئی حکم دے وہ اس قابل ہو سکتا ہے کہ اسکو مسیح موعود مانا جاوے اور وہ مجتہد قرار پاوے اور اس کی تاویلات کو صحیح مانا جاوے۔

اگر مرزا صاحب کے الہام یا وحی مندرجہ بالا کو صحیح مانتے ہو تو حق نہیں کہ اس کی تنسیخ تم سب ملکر کر سکو ۔اور اگر غلط مانتے ہو تو لازم آئے گا کہ مرزا صاحب اللہ پر بہتان باندھا کرتے تھے۔لہذا میں اس وقت کہونگا اور تم کو ماننا پڑے گا کہ : قیاس کن زگلستان او بہار او

سچ ہے حبك الشيء يعمى و يصم مرزا صاحب قادیانی سے عقیدت نے غافل کر دیا، مجتہد قیاس میں غلطی کر جائے تو قابل معافی سمجھو یا نہ سمجھو مگر الہام اور وحی میں غلطی چہ معنی ۔ یہ تو دیدہ دلیری اور معمولی سے معمولی خدا ترس انسان کے امکان سے بھی باہر ہے۔اصل تو یہ ہے کہ اصلی عقیدت تو لاہوری احمدیوں کو بھی مرزا صاحب سے نہیں مرزا غلام احمد کے سینکڑوں الہاموں اور وحیوں کی تکذیب رات دن کر رہے ہیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۵۔اگست ۱۹۲۷ء مطابق ۶ صفر ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۰ ص ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا

(اس مضمون کا تھوڑا سا حصہ ۱۲۔اگست ۱۹۲۷ء میں درج ہوا مگر وہ غلطی سے غیر مرتب ہو گیا اسلئے اسے کالعدم سمجھا جائے۔

مدیر اہل حدیث امرتسر)

(۱۲۔اگست ۱۹۲۷ءمطابق ۱۳صفر ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۱ کے صفحہ ۵ تا ۷ پر یہ مضمون ہے۔ مجھے جو شمارہ دست یاب ہوا ہے اس میں سے صفحہ ۷ غائب ہے اس لئے مضمون نامکمل ہے۔ بہاء)

بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں: قرآن مجید میں ہے

و اذ قال عیسی ابن مریم یا بنی اسرا ئیل انی رسو ل الله الیکم مصدقاً لما بین یدی من التورٰۃ و مبشراً برسول یا تی من بعدی اسمه ا حمد فلما جاء ھم با لبیبا ت قا لوا ھذاسحر مبین

عقیدہ قادیانی:

جناب مرزا محمود احمد اسمه ا حمد کے متعلق لکھتے ہیں:

میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں ... جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے، دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم خود حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم یہ ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔ (الفضل قادیان ۳،۵ دسمبر ۱۹۱۶ء۔ ص ۵)۔

اس آیت میں ایک ہی شخص احمد نام کی خبر دی گئی ہے نہ دو کی۔ جب اس پیشگوئی کا ایک مستحق مل گیا تو انتظار ختم ہو گیا اور پیش گوئی پوری ہو گئی۔ اسی طرح میں اگر یہ ثابت کر دوں کہ حضرت مسیح موعود اس کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ احمد نام والے رسول آپ ہی ہیں دوسرا کوئی اس میں شامل نہیں۔ کیونکہ احمد نام کے ایک ہی رسول کی اس جگہ خبر دی گئی ہے نہ ایک سے زیادہ کی ... ہم تو ظلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طور پر حضرت مسیح موعود کو اسمہ احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے بلکہ ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں۔(الفضل قادیان ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۶)

میرا دعوی ہے کہ حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں اور آپ کا نام احمد تھا۔

(القول الفصل۔ص ۷)

حضرت مسیح موعود نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیش گوئی کا میں ہی ہوں۔ (القول الفصل۔ص ۲۷)۔

اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود ہی ہو سکتے ہیں نہ اور کوئی۔

(انوار خلافت۔ص ۳۳)

حضرت مسیح موعود کا نام احمد تھا، آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا۔(انوار خلافت۔ص ۳۳)

اقول: میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کے عقیدہ بالا کا خلاصہ یہ ہے:

ا۔اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے۔

ب۔اس آیت میں ایک ہی شخص احمد نام کی خبر دی گئی ہے، نہ دو کی۔

ج۔مرزا صاحب قادیانی کا نام احمد تھا۔

د۔مرزا صاحب قادیانی ہی وہ رسول ہیں جن کا اسم ذات احمد ہے۔

ھ۔ مرزا صاحب قادیانی اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں۔

و۔مرزا صاحب قادیانی اس کے حقیقی مصداق ہیں۔

اس کے جواب میں عرض ہے کہ

ا:اس آیت میں ایک رسول جس کا صفاتی نام احمد ہو، ذکر ہے دو کا نہیں۔اور وہ رسول جس کا صفاتی نام احمد ہے حضرت محمد ﷺ ہی ہیں، پس اس بشارت عیسوی اسمہ احمد کے اصل و حقیقی مصداق آنحضرت ﷺ ہی ہیں اور جو شخص یہ کہتا ہے کہ اس بشارت کے اصل و حقیقی مصداق مرزا صاحب ہیں وہ گمراہ اور کافر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔میاں محمود کا یہ لکھنا کہ آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا، سراسر غلط ہے بلکہ حق بات یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا اسم ذاتی غلام احمد تھا جیسا کہ ذیل کی تحریروں سے ظاہر ہے:

ا: مرزا غلام مرتضی نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

(براہین احمدیہ طبع بدر پریس لاہور ۱۹۰۶ء ص ۶۲)

۲۔حیاۃ النبی جلد اول صفحہ ۵۱ پر ہے:

مرزا صاحب کا نام غلام احمد رکھا گیا

۳۔تحفہ شاہزادہ ویلز صفحہ ۲۹ پر ہے:

اور آپ کا نام آپ کے ماں باپ نے غلام احمد رکھا۔

۴۔پیغام صلح لاہور ۲۹ شوال ۔۳ ذی قعد ۱۳۴۳ صفحہ ۹ پر ہے:

آپ کے والد ماجد نے ایک نہایت مبارک فال کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

۵۔ الفضل ۶ ستمبر ۱۹۱۴ء صفحہ ۶ پر ہے:

والدین نے اسکا نام غلام احمد رکھا۔

۶۔الفضل ۱۵۔۱۹ مئی ۱۹۱۷ء صفحہ ۸ پر ہے:

مسیح موعود کا نام غلام احمد۔یہی نام ان کا ان کے والدین نے رکھا۔

۷۔الفضل ۲۷ نومبر یکم دسمبر ۱۹۱۷ء صفحہ ۹ پر ہے :

حضرت مسیح موعود کے والدین نے آپ کا نام غلام احمد رکھا۔

۸۔الحکم ۳۰، اپریل ۱۹۰۲ صفحہ ۸، پر مرزا نے فرمایا:

ہم جو کچھ کر رہے ہیں آنحضرتﷺ کی عزت کیلئے کر رہے ہیں ہم تو اسلام کے مزدور ہیں۔میرا نام جو غلام احمد رکھا میرے والدین کو کیا خبر تھی کہ اس میں کیا راز ہے۔

۹۔الحکم ۱۷ مئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۲ پر ہے:

اور خود اللہ تعالی نے ماں باپ کے ذریعہ سے غلام احمد نام رکھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔الحکم ۷ امئی ۱۹۰۲ء صفحہ ۱۳ پر ہے:

اور اللہ تعالی نے نام اس کا بذریعہ والدین کے غلام احمد رکھوایا ہے۔باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث ۲۶۔اگست ۱۹۲۷ء مطابق ۲۷ صفر ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۳ ص ۳۔۴)

....

بہاء اللہ کا دعوی الوہیت

دفاع از بہاء اللہ

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری بریلوی لکھتے ہیں:

قادیانی حضرات کی پالیسی جو مذہبی مناظرات کے متعلق انہوں نے اختیار کر رکھی ہے اس کی مثال اگر کہیں مل سکتی ہے، تو وہ غیر مسلم (آریہ وعیسائی) میں ملتی ہے جہاں تحقیق حق کا کچھ کام نہیں۔یعنی خالی موقع محل دیکھ کر شور وغل مچاتے ہوئے اپنا مطلب نکالنے کی سعی کرنا۔

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا۔لیکن اپنی ذاتی صداقت کو پوشیدہ رکھنے کے لئے اہل اسلام کے مقابلہ پر مسئلہ وفات مسیح تجویز کیا۔جس سے مطلب یہ تھا کہ ذاتی صداقت پر تو مخالف کو بحث کرنے کا موقع ملے یا نہ ملے،عوام کالانعام قادیان کو خوش کرنے کے لئے پہلے حیات وممات کے مسئلہ پر خوب قال اقول ہوجایا کرے،اور مریدین کو کہنے کا موقع مل جائے کہ ہمارے مولوی صاحب نے خوب قرآن وحدیث پڑھا اور حقائق ومعارف بیان فرمائے۔

اسی طرح جب کبھی غیر مسلم اقوام سے مناظرہ ہونے کو ہوتا ہے،تو قادیان سے شرط پیش ہوتی ہے کہ پہلی بحث آنحضرت ﷺ کی صداقت پر ہوگی ۔اگر کوئی غیر مسلم چاہے کہ پہلے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی نبوت پر بحث ہو،تو قادیانی حضرات ہرگز اس پہلو پر نہ آئیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ ۱۹۲۴ء میں بمقام سیالکوٹ عیسائیوں نے قادیانی حضرات کی بے جا تعلیوں کو چیلنج کیا کہ احمدی صاحبان ہمارے ساتھ مرزا صاحب قادیانی کی نبوت پر بحث کرلیں۔ مگر قادیانی حضرات کی طرف سے (باوجود اصرار و تکرار کے) یہی جواب ملا کہ ہم تو پہلے آنحضرت ﷺ کی صداقت پر بحث کرینگے۔ مسیحی صاحبان نے یہاں تک لکھا کہ،

اگر مرزا صاحب کی مسیحیت پر کسی کو اعتراض کرنے کا حق حاصل ہے، تو وہ صرف مسیحیوں کو ہے، کیونکہ مسیحی صرف ہم ہی کہلاتے ہیں، اور مرزا صاحب نے مسیح ہونے کا دعوی کیا ہے۔ پس ہمیں حق ہے کہ ہم اس مسیح کو آزمائیں اور دیکھیں کہ کیا یہ فی الحقیقت وہی ہے جس کے لئے ہم چشم براہ ہیں۔

(مسیحی اشتہار، احمدیوں کا مباحثہ سے انکار اور مسیحیت کی عظیم الشان فتح ص ۲ کالم ۲)

اس معقول اور مدلل مطالبہ کے جواب میں بھی قادیانیوں نے یہی جواب دیا کہ،

نبوت مسیح موعود پر بحث کرنا موجودہ حالت میں ہم آپ سے مناسب نہیں سمجھتے۔ (ایضاً)

مطلب یہ کہ بہرحال مرزا غلام احمد صاحب کی ذات کو پوشیدہ رکھا جائے گا اور چونکہ آنحضرت ﷺ کی ذات ستودہ صفات صادق و مصدق ہے اس پر بحث کرنا بلکہ انبیاء علیہم السلام سے آنحضور کو افضل ثابت کر دینا آسان ہے اور پھر بعد اس کے، احمدیوں کی فتح، اور حضرت مسیح موعود کی صداقت کے خالی اشتہارات اور اخبارات شائع کرنا تو قادیان کی روزمرہ کی پریکٹس ہے جو عوام مریدان قادیان کی خوش عقیدگی کو زیادہ کرنے کے لئے کافی ہوتی ہے۔

اہل اسلام اور غیر مسلم اقوام کے ساتھ تو قادیان والوں نے مذکورہ بالا طریقوں سے پیش آ کر مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کو پوشیدہ رکھا لیکن جب اپنے پرانے، بہائی مذہب والوں کے ساتھ بذریعہ تحریرات گفتگو کرنا پڑی، تو ان کو پیچھے ہٹانے کے لئے ایک نرالا طریقہ اختیار کیا کہ بہاء اللہ نے تو خدا ہونے کا دعوی کیا ہے۔ اس لئے اس کی کوئی بات قبول نہیں۔

گویا جس طرح ہر قوم سے مرزا غلام احمد صاحب کو بچانے کے لئے مختلف سدیں بنائی تھیں، اسی طرح بہائیوں کے مقابلے پر بھی محض اپنے عوام مریدوں کو قابو رکھنے کے لئے بہاء اللہ کے دعوی الوہیت کی سد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیار کر لی۔ اور یہ جان لیا کہ ہمارے مریدوں کو کہاں فرصت ہے کہ وہ غیروں کی تحریریں پڑھیں گے اس یہی حکمت عملی کافی ہے۔

لیکن کیا یہ حقیقت ہے کہ بہاء اللہ ایرانی نے دعوی الوہیت کیا ہے؟

میں کہتا ہوں کہ ہرگز نہیں۔

بالخصوص کسی ایسے شخص کا کیا حق ہے کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے جس کا ایمان مرزا صاحب قادیانی کی ۸۰۔۹۰ کتب پر ہو اور جس کا یہ بھی ایمان ہو کہ يوم يأتى ربك فى ظلل من الغمام (یعنی اس دن بادلوں میں تیرا خدا آئے گا) میں خدا سے مراد، مرزا صاحب قادیانی ہیں (حقیقۃ الوحی طبع دوم۔ص ۱۵۴)

میں نے بہائیوں اور مرزائیوں کی لگا تار تحریرات پڑھ کر گزشتہ سال پانچ سوالات بذریعہ اشتہار موسومہ: پنجہ صابری، قادیانی علماء کی خدمت میں پیش کئے تھے اور جن علماء کو میں جانتا ہوں خصوصیت کے ساتھ ان کی خدمت میں وہ اشتہار بھیج دیا تھا بلکہ سب سے اول جناب بشیر الدین محمود احمد امام قادیان کی خدمت میں بذریعہ رجسٹری روانہ کیا تھا۔ جس کو صاحب موصوف نے بتاریخ ۱۸ستمبر ۱۹۲۶ء بمقام ڈلہوزی وصول فرمایا۔ لیکن افسوس کہ آج تک اس کا جواب نہیں ملا اور نہ آئندہ ملنے کی امید ہے اسی اشتہار میں چوتھا سوال یہ تھا کہ

ایک شخص توحید کا قائل ہے۔ اور اللہ تعالی کی جناب میں اکثر گڑ گڑا تا ہے۔ اس کے بعض کلمات سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ یہ دعوی خدائی ہے۔ وہ اپنے ایسے کلمات کی مدلل تاویل کر کے دعوی خدائی سے صاف منکر ہے۔ بلکہ جو لوگ اس پر دعوی خدائی کا الزام لگاتے ہیں ان کی خود تردید کرتا ہے۔ کیا ایسے شخص کو حقیقت میں مدعی الوہیت کہا جائے گا۔

(اس سوال کا جواب دیتے وقت مرزا صاحب کی تحریریں اس طور پر زیر نظر رکھنی چاہییں کیونکہ یہی ٹھوکر کا مقام ہے)۔ (از اشتہار پنجہ صابری۔ص۲)

اس سوال سے میرا یہی مقصد تھا کہ قادیانی حضرات اصولاً اہل بہاء سے فیصلہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اور ایک غیر جانبدار کے مذکورہ بالا سوال کا اصولی جواب دے کر اپنے اس اعتراض کو کہ بہاء اللہ نے خدائی کا دعوی کیا ہے بہت وزن دار ثابت کریں۔ مگر افسوس کہ ان سے یہ نہ ہو سکا بلکہ الٹا خواہ مخواہ مجھ کو بہائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مشہور کرتے رہے جو ان کی انتہائی کمزوری کی دلیل ہے۔

اس کے بعد میں نے مولوی اللہ دتا جالندھری کے ایک مضمون مندرجہ اخبار الفضل کے جواب میں ایک مضمون ۲۹۔ اپریل ۱۹۲۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں دیا جس میں ایک فقرہ یہ بھی تھا:

جب تک مرزا صاحب کی ۸۰ کتابیں دنیا میں موجود ہیں اور ان میں جو کچھ لکھا گیا ہے وہ درست ہے تو ان پر اعتقاد رکھنے والے کسی شخص کا حق نہیں ہے کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے یا ان کا مدعی الوہیت ہونا ثابت کر سکے۔ (اخبار مذکور۔ص ۹)

صرف اسی فقرہ کا جواب دینے کے لئے ایک صاحب حافظ سلیم احمد صاحب احمدی اٹاوی آگے بڑھے۔ چنانچہ انہوں نے اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۲۴ جون ۱۹۲۷ء میرے مذکورہ بالا الفاظ میں سے صرف ایک جملہ،

کسی شخص کا حق نہیں کہ وہ بہاء اللہ کو مدعی الوہیت کہے،

لے کر اور اسے میرا دعوی بنا کر جواب دینا شروع کر دیا۔

خیر ایسی باتیں تو حضرات قادیان کے نزدیک معمولی سمجھی جاتی ہیں جس کے لئے مجھے افسوس نہ کرنا چاہیے۔ مجھے افسوس ہے تو صرف اس بات کا کہ نامہ نگار مذکور نے اپنے قلم سے بجز نقل نویسی کے کچھ نہیں کیا۔ اور انہوں نے خود کبھی تکلیف گوارا نہ فرمائی ہو گی کہ ایک آدھ بہاء اللہ کی لوح سالم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیتے۔ بلکہ جو کچھ مولوی فضل الدین صاحب قادیانی نے بہاء اللہ کے دعوی الوہیت کے متعلق لکھا ہے اسی کو حرف بحرف ان کی کتاب سے لے کر اخبار اہل حدیث امرتسر میں نقل کر دیا اور نام اور حوالے بہاء اللہ کی کتابوں کے تحریر کر دیئے جو میرے نزدیک دیانت داری کا کام نہیں کیونکہ جس کتاب سے کوئی عبارت لی جاوے اسی کا حوالہ دینا ضروری ہے تاکہ سرقہ ثابت نہ ہو۔

خیر نامہ نگار مذکور سے جو کچھ ہو سکا اس کی کیفیت مختصر یہی ہے کہ انہوں نے محض ایک نقل نویسی کر کے بہائی کتب کے صفحات وغیرہ کا حوالہ دے کر ناظرین اہل حدیث امرتسر پر اپنے آپ کو یہ ثابت کرنا چاہا کہ گویا انہوں نے بہاء اللہ کی کتب خود دیکھی ہیں اور ان کو پڑھنے کے بعد بطور نتیجہ مضمون تحریر فرمایا ہے، حالانکہ ایسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں ہے۔اس لئے میں باد ب حافظ سلیم احمد صاحب احمدی اٹاوی کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اگر انہیں باوجودمرزاصاحب قادیانی کی مریدی کے بہاء اللہ کا دعوی الوہیت ثابت کرنے کا شوق ہے، تو اصول طے کرنے کے لئے پہلے میرے سوال نمبر ۴ کا جو اوپر درج ہو چکا ہے، جواب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تحریرات کی روشنی میں تحریر فرماویں تا کہ یہ بحث آسانی کے ساتھ طے ہو جائے۔ورنہ بے انصافی کے ساتھ بے اصولی باتیں کرنا کچھ مفید نہیں ہوا کرتیں۔

ہاں میں قادیانی صاحبان کی خدمت میں اتنا اور گذارش کر دیتا ہوں کہ بہاء اللہ نے بھی اسی مقام کا دعوی کیا ہے جس کا دعوی جناب مرزا صاحب قادیانی کو تھا (بلکہ یوں کہیے کہ مرزا صاحب قادیانی نے وہی دعوی کیا ہے جو بہاء اللہ نے کیا ۔ اڈیٹر اہل حدیث) یعنی مسیح موعود بلکہ موعود کل ملل وادیان۔اور مرزا صاحب قادیانی کی اصطلاح میں مسیح موعود کو جیسا ہونا چاہیے تھا بہاء اللہ صاحب ٹھیک ویسے ہی تھے۔چنانچہ مرزا صاحب قادیانی، مسیح موعود کے متعلق فرماتے ہیں کہ

(آخری زمانے میں) خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اس کا نبی ہوگا۔ (چشمہ معرفت۔ص ۳۱۸)

قرآن مجید میں جو نفخ صور کا لفظ ہے، اس سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں یعنی قرنا جن کے دلوں میں وہ اپنی آواز پھونکتا ہے یہی محاورہ پہلی کتابوں میں بھی آیا ہے کہ خدا کے نبیوں کو خدا کا قرنا قرار دیا گیا ہے یعنی جس طرح قرنا بجانے والا قرنا میں اپنی آواز پھونکتا ہے اسی طرح خدا ان کے دلوں میں آواز پھونکتا ہے۔(ایضاً ص ۷۸)

نفخ صور کے یہ معنی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی سے پہلے بہاء اللہ کی کتب میں مذکور ہیں۔چنانچہ انہوں نے اپنی کتاب ایقان میں اس کو تشریح کے ساتھ لکھا ہے اسی لئے ان کی الواحات میں جہاں جہاں اس قسم کے الفاظ ہیں کہ،

میں مخلوق کا خالق ہوں، یا،

عکہ کے جیل کانہ میں بولنے والا تمام اشیاء کا خالق ہے، یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

،میں قضاوقدر کا مالک ہوں،

وغیرہ ان کو قرنا میں آواز پھونکنے والے کی آواز سمجھنا چاہیے، نہ کہ قرنا کی۔

اتنی سی غلطی قادیان والوں کو لگ رہی ہے کہ وہ قرنا اور قرنا میں پھونکنے والے میں تمیز نہیں کرتے، یا دانستہ تعصب اور ہٹ دھرمی سے غلط الزام کے مرتکب ہو رہے ہیں کیونکہ بہاء اللہ نے خود لکھا ہے کہ

ان الروح ما نطق عن الھوی بل بما غرد روح القدس فی صدرہ الممر والاصفیء ۔(یعنی بے شک روح (بہاء اللہ) نے خواہش نفسانی سے کلام نہیں کیا بلکہ بدیں سبب کہ روح القدس اس کے بلوریں صاف اور شفاف سینہ میں گونجا ہے۔(بہائی اخبار کوکب ہند مورخہ ۱۷ جون ۱۹۲۵ء ص ۱۴)

علاوہ اسکے بہاء اللہ نے اپنے آپ کو بندہ ہی کہا ہے خدا نہیں کہا چنانچہ لکھا ہے کہ

ایں عبد (بہاء اللہ) از اہل علم نبودہ و مدرسہ نرفتہ و بر حسب ظاہر در بیت یکے از رجال دولت متولد شدہ و باو منسوب ۔(الواحات مبارکہ۔ص ۲۸۱)۔

(یعنی یہ بندہ (بہاء اللہ) علم والوں سے نہیں تھا اور نہ مدرسہ میں گیا اور ظاہری طور پر ایک دولت مند کے گھر پیدا ہو کر اس کی طرف منسوب ہوا)۔

میری مفصل تحریر اس موضوع (بہاء کے دعوی الوہیت) پر میرے چوتھے سوال کا جواب ملنے پر قادیانی حضرات کی خدمت میں پیش ہو سکے گی جو جگہ جگہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی مسلمات اور تحریرات سے مزین ہو گی انشاء اللہ العزیز۔

پس قادیانی حضرات پنجہ صابری کا، بالخصوص میرے سوال نمبر ۴ کا، جواب جلد از جلد عنایت فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۵ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

کیا مرزا صاحب کا اسم علم احمد تھا

(اخبار اہل حدیث ۲۶۔اگست ۱۹۲۷ء سے آگے)

(اس کے متعلق لکھا گیا تھا کہ اسکا ایک ٹکرا ۱۲۔اگست کے اہلحدیث میں غلطی سے درج ہوا۔اس ۱۲۔اگست والے ٹکڑے کی جگہ آج کا مضمون ہے۔لہذا اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے۔مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

میاں محمود احمد کے الفاظ، انوار خلافت کے صفحہ ۱۸ پر یہ ہیں:

آیت یاتی من بعدی اسمہ احمد ۔میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا لفظ جو قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود کے متعلق ہی ہے۔

نیز مرزا صاحب قادیانی، ایام الصلح کے صفحہ ۱۵۱۔۱۵۲ پر لکھتے ہیں:

جس طرح بعض صفات کے لحاظ سے امام موعود کا نام احمد اور محمد رکھا گیا اسی طرح بعض دوسری صفات کے لحاظ سے عیسی اور مسیح ابن مریم رکھا گیا۔

اقول:

میاں محمود احمد کی ان تحریروں کی تردید کرنے سے پہلے میں چند باتیں ذیل میں درج کرتا ہوں ۔

اول: اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے۔

(الفضل قادیان ۲۔۵ دسمبر ۱۹۰۶ء ص ۵)۔

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ مرزا غلام احمد نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو، ذکر ہے۔

دوم: یہ کہ جناب محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں:

میرے نزدیک وہ رسول جس کا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود ہی ہیں۔ (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء)

حالانکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ میرا اسم ذات احمد ہے۔

سوم۔ یہ کہ مرزا محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں :

آپ کا نام آپ کے والدین نے احمد رکھا ہے۔ (انوار خلافت۔ص ۳۳)

حالانکہ خود جناب مرزا صاحب قادیانی نے یہ کہیں نہیں لکھا ہے کہ میرے والدین نے میرا نام احمد رکھا ہے۔

حق بات یہ ہے کہ میاں محمود احمد صاحب نے یہ تینوں باتیں مرزا غلام احمد کی وفات کے بعد کہی ہیں۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

یوں تو قادیانی لٹریچر کی ہر ایک بات نا قابل فہم ہے مگر مضمون ہذا یعنی مرزا کا اسم علم احمد ہونا عجیب ترین پہیلی ہے اس لئے کہ مرزا قادیانی ازالہ اوہام میں خود لکھتے ہیں کہ

قرآن میں میرا ذکر یوں ہے کہ سورۃ والعصر کے تیرہ سو عدد ہیں اور میرے نام غلام احمد قادیانی کے بھی تیرہ سو ہیں۔

یہ بیان آپ کا محل دلیل ہے جو قطعی ہوتی پھر نہیں معلوم اس تصریح کے ہوتے ہوئے بھی امت مرزائیہ منشی حبیب اللہ اور اہل حدیث کو ایسے مضامین پر قلم اٹھانے کی کیوں تکلیف دیتی ہے۔

ہاں یاد آیا کہ صرف یہی ایک مضمون محل افسوس نہیں بلکہ مرزائیوں کی ساری روش ہی محل افسوس ہے کیا مرزا صاحب نے اپنی نزاع اور اپنے منصب کے متعلق صاف اور صریح لفظوں میں نہیں لکھا تھا کہ ہم دونوں (مرزا قادیانی اور ثناء اللہ) میں سے جو جھوٹا ہے پہلے مرے گا۔ پھر کیا امت مرزائیہ نے مرزا صاحب کے اس ارشاد ہدایت بنیاد کو مان لیا؟ نہیں۔ کیوں؟

و ان یروا سبیل الرّشد لا یتّخذو ہ سبیلا

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء۔۱۲ ربیع الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۴۵ ص ۶۔۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائی کس طرح تبلیغ اسلام کرتے ہیں

(۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں لکھا تھا کہ مرزائی مبلغ بڑے دانا زمانہ شناس ہیں۔ وہ اس شور و شر کے زمانہ میں مسلمانوں کے پیش پیش ہوکر اپنے مذہب اور عقیدے کی اشاعت سے غافل نہیں ہوتے بلکہ موقع کی تاک میں رہتے ہیں۔ اس کی تصدیق میں مولوی محمود ابومسعود بنارسی کا مراسلہ درج کیا جاتا ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

بگرامی خدمت مولانا ابوالوفا صاحب دام مجدکم۔ سلام علیکم:

مرزائیوں کے متعلق ۲۳ ستمبر ۱۹۲۷ء کے پرچہ میں جو کچھ جناب نے تحریر فرمایا ہے وہ بالکل صحیح ہے۔ چنانچہ یہاں مولوی خلیل داس صاحب و پنڈت رام چندر جی آئے۔ دونوں کے قریب قریب ایک ماہ تک مذہبی لیکچر ہوتے رہے۔ آریوں نے اسلام کے خلاف لیکچر دیا جس سے مسلمانوں میں جوش پیدا ہوا۔ خلیل داس کے خوب لیکچر ہوئے۔ خلیل داس کے چلے جانے کے بعد لکھنو سے دھرم بھکشو صاحب آئے اور انہوں نے اسلام کے خلاف دریدہ ذہنی شروع کی اسی وقت سے یہاں کی فضا خراب ہونے لگی۔ یہاں صدر میں چند پنجابی قادیانی رہتے ہیں ان کو موقع ملا اور قادیان سے مبلغ بلائے۔ چنانچہ میر قاسم علی صاحب آئے۔ عوام قادیانی کے نام سے بھڑک گئے مگر ان چند قادیانیوں نے دوڑ دھوپ کر کے مخصوص مسلمانوں کو تیار کیا کہ مطلق اسلام کی تبلیغ میں میر صاحب سے لیکچر کرائے جائیں۔ چنانچہ بمشکل چند لیکچر ہوئے۔

لیکچر کے متعلق کیا عرض کروں، بعض جلسوں کی مجھے صدارت کرنی پڑی اور میں نے کس طرح سنبھالا۔ لیکچروں میں گو کھلے لفظوں میں تو اپنے فرقہ کی تبلیغ نہ کر سکے مگر عوام کو اس سے باخبر کر دیا کرتے تھے کہ قادیانی جماعت بھی کوئی جماعت ہے، اوران کے خلیفۃ المسیح بھی ہیں۔ پرائیویٹ وقتوں میں اپنے مذہب کی کھلم کھلا تبلیغ کرتے تھے۔ چنانچہ انکے مذہب کے مداح چند تعلیم یافتہ حضرات نظر آئے اور میں نے سمجھا کہ لوگ پھنسے۔ میں نے بھی ان لوگوں سے ملنا اور اصلاح کرنا شروع کیا۔ پڑھے لکھے حضرات کو تو قادیانی مذہب کی پوری حقیقت بتلا دیتا مگر عوام کو لدھیانہ کا واقعہ بتلا دیتا اور کہہ دیتا کہ اتنا ہی جا کر پوچھو کہ مولانا امرتسری کو تین سو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روپئے انعام میں کیوں دیئے۔ بحمد اللہ اس کا اثر اچھا رہا اور کوئی ان کے جال میں نہ پھنس سکا۔ اگر ۴ ستمبر سے یہاں فساد نہ شروع ہو جاتا تو یہ لوگ عرصہ رہتے اور ممکن تھا کہ کچھ لوگ بعد کو پھنس جاتے مگر اس فساد نے ان مبلغین کو یہاں سے روانہ ہو جانے پر مجبور کر دیا جس سے یہ وبا یہاں سے دور ہوئی اور مسلمان گمراہی سے بچ گئے۔ چنانچہ ان لوگوں کے جانے کے بعد ایک روز مسلم لائبریری میں چند مرزائیوں سے میری بحث ہوگئی اور حیات مسیح معجزہ مسیح و مرزا صاحب کے متعلق کافی بحث ہوئی اور خاص اس مضمون پر غیر مرزائی کو یہ لوگ کافر سمجھتے ہیں ۔ بحمد اللہ اس بحث سے بقیہ مسلمانوں کو اطمینان ہو گیا اور سب کا ایمان محفوظ رہا۔ یہ حضرات ایسے ہیں اور آج کل بڑی پالیسی سے کام لے رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ان سے بہت ہوشیار رہنا چاہیے اور ہرگز ان سے کام نہ لینا چاہیے ۔

ابو مسعود قمر بنارسی از ناگپور۔ صدر بازار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۷ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۵۰ ص ۸۔۹)

....

بہاء اللہ کے دعوی پر ایک نظر

(اس میں شک نہیں کہ ہمارے عقیدے کے مطابق شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا صاحب قادیانی ایک ہی رتبہ کے بزرگ ہیں۔ لا نفرق بینھما ۔ تاہم ان میں سے کسی کی تائید یا تردید میں مضامین اہل حدیث میں اس غرض سے درج ہوتے ہیں کہ ناظرین کو ان دونوں مذاہب کے بارے میں معلومات پہنچ جائیں۔

قادیانی امت بہت زور دیتی ہے کہ شیخ بہاء اللہ نے خدائی کا دعوی کیا ہے۔ امت بہائیہ اس سے منکر ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل مضمون شیخ بہاء اللہ سے دفاع الوہیت کے متعلق ہے۔ آئندہ ہفتہ ایک ایسا مضمون درج ہوگا جس کی سرخی ہوگی: بہاء اللہ ایرانی از روئے لٹریچر قادیانی۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جناب ایم اے لطیف صاحب برما سے لکھتے ہیں:

حضرت مولانا المکرّم السلام علیکم

آپ کا موقر پرچہ اہل حدیث مجریہ ۹ ستمبر ۱۹۲۷ء بندہ کی نظر سے اتفاقاً گذرا۔احمدیوں کی طرف سے حضرت بہاء اللہ پر دعوی الوہیت کا اتہام بہت دنوں سے لگایا جارہا ہے، اس بارے میں بہائیوں نے مستقل رسالجات مثلاً البلاغ المبین وغیرہ لکھ کر اطراف ہند میں شائع کردیئے ہیں۔اوران کے الاشراق و اخبار کوکب ہند میں متعدد مرتبہ تردید بھی ہوچکی ہے۔

مگر افسوس ہے کہ احمدی دوستوں نے بہائیوں کے جوابات کی طرف پوری توجہ نہیں کی۔اگرچہ یہ بھی معلوم ہے کہ بہت سے سمجھدار احمدیوں نے ان جوابات کو پڑھ کر اپنے اعتراضات واپس بھی لے لئے ہیں لیکن ان کی حیثیت انفرادی ہے۔

صابری صاحب بریلوی کا جواب اس بارے میں بہت معقول و مدلل ہے اور امید ہے کہ احمدی صاحبان کے لئے وہ شمع ہدایت ہوگا۔لیکن یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ احمدی حضرات میزان عدل کا استعمال کرنا نہ سیکھ لیویں۔میں خاص کر حافظ سلیم احمد صاحب احمدی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ وہ بہائیوں پر اعتراض کرنے سے پہلے احمدی لٹریچر کو اچھی طرح پڑھیں۔اس وقت مرزا قادیانی کے ایک اشتہار کا خلاصہ درج کرتا ہوں جو انہوں نے ڈاکٹر ڈوئی کے مقابل شائع فرمایا تھا۔اور ریویو جلد ۶ نمبر ۴۔اپریل ۱۹۰۷ء میں درج ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

> انسان خدا تو نہیں ہوسکتا مگر بڑے بڑے تعلقات اس سے پیدا کرلیتا ہے جب وہ بالکل خدا کے لئے ہوجاتا ہے اور اپنے تئیں صاف کرتا کرتا ایک مصفا آئینہ بن جاتا ہے تو اس آئینہ میں عکسی طور پر خدا کا چہرہ نمودار ہوتا ہے اس صورت میں وہ بشری اور خدائی صفات میں ایک مشترک چیز بن جاتا ہے اور کبھی اس سے صفات الہیہ صادر ہوتی ہیں کیونکہ اسکے آئینہ وجود میں خدا کا چہرہ منعکس ہے اور کبھی اس سے بشری صفات صادر ہوتی ہیں کیونکہ وہ بشر ہے۔،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پھر آگے چل کر اپنا اور مسیح ابن مریم کا مقابلہ کرتے ہوئے یوں لکھا ہے:

میرے آئینہ میں اس کا چہرہ اس سے زیادہ وسیع طور پر منعکس ہوا ہے جو اس (حضرت عیسی) کے آئینہ میں ہوا تھا۔

حضرت (مرزا) صاحب کی یہ عبارت کسی مزید تشریح کی محتاج نہیں۔ اس کی روشنی میں حافظ سلیم احمد صاحب اپنے اعتراضات پر غور فرمائیں اور ذوق سلیم کا استعمال کریں۔ بہائیوں کا عقیدہ اس بارے میں یہ ہے

حضرت حسین علی نوری پر تجلی بہاء الٰہی فرمان ربانی

و ما کان لبشر ان یکلمه الله الا و حیا او من وراء حجاب (الشوری)

کے طریق پر تھی۔ یعنی آئینہ ہیکل انسانی میں تجلی الٰہی کا ظہور تھا،

اسی لئے کلام الٰہی سے کہیں ربوبیت کا اظہار ہوتا ہے کہیں رسالت کا مقام کا پتہ چلتا ہے اور کسی جگہ عبودیت کبری کی تشریح ہوتی ہے چنانچہ بہائی الواح ومکتوب میں دیگر احبا کو بھی علیکم بہاء اللہ فرمایا گیا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ اس سے جسم ظاہری مراد نہیں ہو سکتی بلکہ وہی تجلی الٰہی مراد ہے جو کوہ طور پر جلوہ فگن ہوئی تھی جس نے اننی انا اللہ کا دعوی کیا تھا

روا باشد انا الحق از درختے

چرا نبود روا از نیک بختے

کتاب ایقان میں مشرح طور پر یہ بیانات درج ہیں۔ مثلاً صفحہ ۸۰ پر یوں فرمایا ہے:

جواہر قدس نورانی را از عوالم روح روحانی بہیاکل غیر انسانی درمیان خلق ظاہر فرمودتا حکایت نمایند ازاں ذات ازلیہ وساذج قدمیہ وایں مرایائے قدسیہ ومطالع ہویّہ بتمامہم ازاں شمس وجود وجوہر مقصود حکایت مے نمایند مثلاً علم ایشاں از علم او۔ الخ۔ (یعنی پیغمبران الٰہی اسکی خلق کے اندر وہ آئینے ہیں جو کامل ومکمل طور پر ذات الٰہی کی تجلی کی جلوہ گاہ ہیں یعنی ان کا علم خدائی علم ہے ان کی سلطنت وقدرت وجمال خدائی سلطنت وقدرت وجمال ہوتا ہے)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پس چاہیے کہ احمدی صاحبان اس بیان مبارک کو پڑھ کر حافظ سلیم احمد صاحب کو یوں مخاطب کریں

شادم کہ از رقیباں دامن کشان گذشتی
گو مشت خاک ما ہم برباد گشتہ باشد

اپنے مضمون کے اخیر میں بازاری طریق پر چند ناگفتنی باتیں صاحب مضمون نے درج فرمائی ہیں۔ہم اس بارہ میں جنابہ نصرت جہاں بیگم یا امۃ الحفیظ پر کوئی حملہ نہیں کریں گے کیونکہ یہ ہمارے مسلک کے خلاف ہے ایسی حالت میں ہماراوظیفہ صبر ہےاورصبر ہی رہے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۱۔اکتوبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۴ نمبر ۵۱)

....

مسیح قادیان سے اسلام کو نقصان

مولوی نور محمد خانؒ صاحب مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور سے لکھتے ہیں:

دنیا میں انبیاء علماء صلحاء کی بعثت صرف اس غرض سے ہوتی ہے کہ جولوگ اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے سرگشتہ وگمراہ ہوگئے ہیں ان کو ہدایت یاب اور منزل فلاح تک پہنچاویں اور جو دنیاوی تنعّمات میں ایسے مشغول ہیں کہ اپنے منعم حقیقی سے بالکل غافل ہوگئے ہیں ان کو بیدار و متنبہ کریں اور اشاعت حق میں اپنی جان و مال قربان کردیویں تاکہ اسلام کا بول بالا ہوکفر نیست ونابود توحید کی اشاعت شرک کا قلع قمع اور دنیاوی افتراقات اٹھ جاویں اورلوگ حلقہ بگوش اسلام ہوجاویں۔

مگر موجودہ زمانہ میں ایک ایسے رسول (قادیانی مرزاجی) تشریف لائے جن کا زبانی دعوی حقیقتاً بہت ہی پرزور تھا کہ میں دنیا میں اشاعت اسلام وکسر صلیب واستیصال کفر کے لئے تشریف لایا ہوں چنانچہ مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله

یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیش گوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دین اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا اور جب حضرت مسیح دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام جمیع آفاق اور اقطار میں پھیل جائے گا ۔ (براہین احمدیہ۔ص ۴۹۸۔۴۹۹)

یہ علامتیں حضرت مسیح علیہ السلام کی ہیں لیکن جب مرزا صاحب قادیانی خود اس عہدہ کے انچارج ہو کر تشریف لائے تو بلاکم وکاست اس کی یہ تشریح فرمائی:

چونکہ آنحضرتﷺ کی نبوت کا زمانہ قیامت تک ممتد ہے اور آپ خاتم الانبیاء ہیں اس لئے خدا نے یہ نہ چاہا کہ وحدت اقوامی آنحضرتﷺ کی زندگی میں ہی کمال تک پہنچ جائے کیونکہ یہ صورت آپ کے زمانہ کے خاتمہ پر دلالت کرتی تھی یعنی شبہ گذرتا تھا کہ آپ کا زمانہ وہیں ختم ہو گیا کیونکہ جو آخری کام آپ کا تھا وہ اسی زمانہ میں انجام تک پہنچ گیا اس لئے خدا نے تکمیل اس فعل کی جو تمام قومیں ایک قوم کی طرح بن جائیں اور ایک ہی مذہب پر ہو جائیں زمانہ محمدی کے آخری حصہ میں ڈال دی جو قرب قیامت کا زمانہ ہے اور اس کی تکمیل کے لئے اسی امت میں سے ایک نائب مقرر کیا جو مسیح موعود کے نام سے موسوم ہے اور اسی کا نام خاتم الخلفاء ہے پس زمانہ محمدی کے سر پر آنحضرتﷺ ہیں اور اس کے آخر میں مسیح موعود ہے اور ضرور تھا کہ یہ سلسلہ دنیا کا منقطع نہ ہو جب تک کہ وہ پیدا نہ ہولے کیونکہ وحدت اقوامی کی خدمت اسی نائب النبوت کے عہد سے وابستہ کی گئی ہے اور اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے اور وہ یہ ہے هو الذی ارسل رسو له بالهدی و دین الحق لیظهره علی الدین کله یعنی خدا وہ خدا ہے جس نے اپنے رسول کو ایک کامل ہدایت اور سچے دین کے ساتھ بھیجا تا اسکو ہر ایک قسم کے دین پر غالب کر دے یعنی ایک عالم گیر غلبہ اس کو عطا کرے اور چونکہ وہ عالمگیر غلبہ آنحضرتﷺ کے زمانہ میں ظہور میں نہیں آیا اور ممکن نہیں کہ خدا کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پیش گوئی میں کچھ تخلف ہواس لئے اس آیت کی نسبت ان سب متقدمین کا اتفاق ہے جو ہم سے پہلے گذر چکے ہیں کہ یہ عالمگیر غلبہ مسیح موعود کے وقت میں ظہور میں آئیگا۔(چشمہ معرفت۔ص ۸۲)

مگر آہ! افسوس! مسیح موعوداور رسول (مرزاجی) دنیا میں آیا اور چلا گیا پھر بھی اسلام خطرے میں ہے اور صدہا مصائب میں مبتلا ہےاور اسلام میں بہت سے گمراہ فرقے پیدا ہو گئے ہیں۔اور تمام عالم میں تثلیث و تکفیر وفسق وفجور کا بازارگرم ہے۔غرض ہر حیثیت سے بجائے ترقی اسلام تنزل وانحطاط ہے۔

ورنہ مرزائیو! ایمان سے بتلاؤ کیا تمام آفاق میں اسلام پھیل گیا اور عالمگیر غلبہ کاملہ ہوگیا؟ تمام قومی افتراقات مٹ گئے اور مختلف الخیال قومیں متحد باسلام ہوگئیں؟ کیا یورپ مسلمان ہوگیا؟ امریکہ و تمام بلاد مغربی میں اشاعت اسلام موجود ہے؟ اور ہندوستان کی تمام قومیں اسلام کی قائل ہوگئیں۔اور تمہارے اس دار الامان قادیان تخت گاہ رسول میں ہندو سکھ آریہ وغیرہ مسلمان ہو گئے۔نہیں نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مرزاجی کیسے مسیح موعود۔،دوستو!

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

ہاں یہ ضرور ہوا کہ قادیانی مرزاجی نے تمام دنیا کے مسلمانوں اور کلمہ گویان اور خادمان شریعت محمدی ﷺ کو کافر وخارج از اسلام قرار دیا کیونکہ مرزاجی کا نہ ماننے والا کافر ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

۱۔ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہیہ خدا کا فرستادہ خدا کا ماموراور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہت اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔ (انجام آتھم۔ص ۶۲)

۲۔کفر دو قسم پر ہے ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے انکار کرتا ہے اور آنحضرت ﷺ کو خدا کا رسول نہیں مانتا دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود (مرزا) کو نہیں مانتا اور اس کو باوجود اتمام حجت کے جھوٹا جانتا ہے جسکے ماننے اور سچا جاننے کے بارہ میں خدااور رسول کے فرمان ہیں،وہ کافر ہے اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ دونوں قسم کے کفر ایک ہی قسم میں داخل ہیں۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۷۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ بہر حال جب کہ خدا تعالی نے مجھ پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے اور خدا کے نزدیک قابل مواخذہ ہے۔

(منقول از تشحیذ الاذیان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۵)

۴۔ پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے کہ تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب اور متردد کے پیچھے نماز پڑھو۔ بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔

(تحفہ گولڑویہ۔ ص ۱۸)

میاں محمود خلیفہ قادیان کے نزدیک بھی منکر نبوت مرزا کافر ہے

۱۔ جو حضرت (مرزا غلام احمد قادیانی) صاحب کو نہیں مانتا اور کافر بھی نہیں کہتا وہ بھی کافر ہے۔

(تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰)

۲۔ ہمارا ایمان ہے کہ جیسے اور انبیاء کے منکرین اللہ تعالی کی درگاہ سے بعید کئے جاتے ہیں آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکرین کا بھی یہی حال ہے۔ (تشحیذ الاذہان۔ ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۳۱)

۳۔ آپ (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اس شخص کو بھی جو آپ کو سچا جانتا ہے مگر مزید اطمینان کے لئے ابھی بیعت میں توقف کرتا ہے کافر ٹھہرایا ہے۔

(تشحیذ الاذہان ج ۶ نمبر ۴ ص ۱۴۰ بابت اپریل ۱۹۱۱ء)

جب قادیانی مرزا جی نے اپنے مٹھی بھر سر گروہ کے سوا تمام دنیا کے مسلمانوں کی تکفیر و تفسیق کی اور اسلام کے اندر تین فرقے اور زائد کر گئے کہ کوئی لاہوری ہے، کوئی اروپی، کوئی قادیانی۔ تو کیا اسی کا نام اشاعت و نفع اسلام ہے اور نفع مسلمین۔ اور اسی کو وحدت قومی و ملی کہتے ہیں۔ خوب

وہ اور شور عشق مرے جی میں بھر گئے
کیسے مسیح تھے کہ جو بیمار کر گئے

الغرض نتیجہ یہ نکلا کہ مرزا غلام احمد صاحب کے وجود بے جود سے جس قدر اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچا اس سے دنیا لا جواب ہے، ورنہ مرزا کے مسیح اور نبی ماننے والے بتائیں کہ ان کے ذریعہ سے اسلام

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہاں پھیلا اور کیا نفع ہوا۔ مرزائیو!

اللہ رے ایسے حسن پہ یہ بے نیازیاں
بندہ نواز آپ کسی کے خدا نہیں

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲ ص ۹۔۱۰)

....

قادیانی تحریک سے فائدہ ضرور ہوا

ہمارے نامہ نگار مولوی نور محمد خان مذکور نے تو مرزا صاحب کے وجود کو بالکل بے جود اور بے فائدہ قرار دیا ہے مگر بحکم : عیب مے جملہ گفتی ہنرش نیز بگو
تصویر کا دوسرا رخ دکھاتے ہیں جس سے مرزا صاحب غلام احمد قادیانی کی تشریف آوری کا فائدہ معلوم ہو سکے۔

بڑا فائدہ مرزا صاحب قادیانی کے آنے سے یہ ہوا ہے کہ جو رتبہ کسی انسان کو بعد پیغمبر علیہ السلام کسی طرح نہیں مل سکتا تھا، وہ مرزا جی کے مرید بننے سے بآسانی مل جاتا ہے یعنی منصب نبوت و رسالت۔
آج تک مسلمان بھی یہی کہتے تھے کہ نبوۃ ختم ہو چکی ہے۔ اب کوئی شخص نبی نہیں ہو گا۔ بلکہ نہ ہو سکے گا۔ لیکن مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اس سد سکندری کو ایسا توڑا ہے ہے کہ اب ان کے خاص ملنے والے کھلے لفظوں میں اعلان نبوت کرتے ہیں ذرہ مندرجہ ذیل اشتہار پڑھیں

اعلان: اے اللہ تعالی کے ماننے والو! اور رسولوں کے ماننے والو۔ اے تمام آدم علیہ السلام کی اولاد میں اللہ تعالی کے حکم کے ماتحت خبر دیتا ہوں کہ میں اللہ کی طرف سے مامور ہو گیا ہوں۔ دنیا کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واسطے رسول اور نبی ماموَر من اللہ ہوں۔ میں اللہ تعالی کا ویسا ہی رسول ہوں جیسے کہ ابراہیم جیسے موسی جیسے عیسی جیسے محمد ﷺ جیسے مسیح علیہ السلام مرزا صاحب،

میری آمد تمام انبیاء کی آمد ہے۔ میں تمام انبیاء کا مظہر ہوں۔ میرے ساتھ وہ خدا جو تمام انبیاء کے ساتھ کلام کیا ہے کلام کرتا ہے۔ اس نے آرڈر دیا ہے کہ میری رضا کی خاطر خبر دو کہ اگر اللہ کی محبت کرتے ہو تو میری بات مان لو۔ میری تابعداری کرو اللہ تعالی تمہارے ساتھ محبت کرے گا۔ میں نے صرف اللہ تعالی کی رضا کے واسطے خبر دیا اور جو مانے گا وہ اللہ تعالی کے فضل کا وارث بنے گا باقی اللہ تعالی انعام جس کو وہی پسند کرتا ہے۔

اعلان کرنے والے اللہ تعالی کے رسول احمد نور کا بلی احمدی، اللہ تعالی کے تمام نبیوں کے ماننے والے میں ایمان کا درخت ہوں جیسا کہ تمام انبیاء اور جیسے کہ ابراہیم علیہ السلام اور جیسے موسی علیہ السلام جیسے کہ محمد ﷺ اور جیسا کہ مسیح علیہ السلام الغرض تمام انبیاء ایمان کے درخت ہیں سب کے ماننے سے ایمان کا پھل ملتا ہے اور جنت ملتی ہے میں بھی اسی طرح ایمان کا درخت ہوں میرا انکار اسی طرح زہر قاتل ہے جیسا کہ تمام انبیاء کا انکار زہر قاتل ہے۔

احمد نور کا بلی احمدی۔ اللہ کا رسول۔ مقام قادیان پنجاب

مدیر اہل حدیث امرتسر لکھتے ہیں:

جو لوگ قادیانی تحریکات کی برکات بتایا کرتے ہیں ان کو چاہیے کہ یہ بڑی برکت بھی ان برکات میں شامل کیا کریں بلکہ اس کو اول نمبر پر رکھیں کیوں

ہر گناہے کہ کنی در شب آدینہ (جمعہ) بکن
تا کہ از صدر نشینان جہنم باشی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۱ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۵ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲۔ ص ۱۰)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

قادیانی قلعہ کی بنیادیں کھوکھلی ہوگئیں

قادیان میں نفاق وشقاق

حمایت حق میں اہل حدیث کی مسلسل کوششیں آخر رنگ لائے بغیر نہ رہ سکیں ضربات المومنین سے آج امت مرزائیہ جس قدر نالاں وگریاں ہے اس کا نقشہ ہم امام قادیان ہی کے الفاظ میں دکھاتے ہیں۔ چنانچہ میاں بشیرالدین خلیفہ قادیان اپنے خطبہ جمعہ مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۷ء میں فرماتے ہیں کہ ہماری جماعت میں:

> کچھ تو منافق ہیں جو احمدی کہلاتے ہیں مگر ایسی باتیں پھیلانے میں لگے رہتے ہیں جن سے جماعت میں تفرقہ پیدا ہو (اور) جماعت کی قدر و وقعت دوسروں کی نظروں میں گر جائے۔
>
> (الفضل ۲۱۔اکتوبر ۱۹۲۷ء ص ۶)

ایسا کیوں ہے؟ یہ بات جس امر کا نتیجہ ہے وہ ظاہر ہے کہ حقیقتاً ان کے قلوب تاویلات قادیان سے مطمئن نہیں ہیں۔ اور بے چارے اندر ہی اندر گھلے چلے جا رہے ہیں اور کسی کے اس شعر کا ورد کرتے ہیں

بنے کیوں کر کہ ہے سب کار الٹا
ہم الٹے ، بات الٹی، یار الٹا

اس کے بعد خلیفہ قادیان (مرزا محمود احمد) نے مرزا غلام احمد آنجہانی کی صداقت کا ثبوت ران کی مہلت زندگی سے دیا کہ جھوٹے کو اتنی مہلت نہیں ملتی۔

میں کہتا ہوں مہلت کا راگ ایک ڈھکوسلا اور کذب صریح ہے۔ سنئے! آپ کے پیشوا (مرزا غلام احمد قادیانی): اولاً

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۱۲سال مہلت پانا دلیل صداقت بتاتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۵۴۔شہادۃ القرآن صفحہ ۷۱)

پھر ۱۶برس کی مہلت کو نشان صدق قرار دیا (ملاحظہ ہو ضیاء الحق۔ص ۴۴)

بعد میں ۱۸سال مدت کو معیار ٹھہرایا(ملاحظہ ہو ایام الصلح اردو۔ص ۳۷)

ازیں بعد ۲۰برس پر آٹھہرے۔(دیکھو انجام آتھم ص ۴۹)

پھر ۲۵سال تک پہنچ جاتے ہیں۔(ایام صلح اردو۔ص ۳۷)

پھر تیس برس سے زیادہ کو مدت مہلت قرار دیتے ہیں۔(انجام آتھم۔ص ۵۰)

اور کبھی تیس برس کے قریب مدت کو معیار ٹھہرایا ہے۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۲۰۶)

کیا یہ اس بات کا ثبوت نہیں کہ جوں جوں عمر بڑھتی گئی معیار مہلت بڑھتا گیا آخرکار بمقابلہ شیر پنجاب (مولانا ثناءاللہ امرتسری) جھوٹا سچے کی زندگی میں مر کر سب ختم کر گیا۔

اور یہ بھی تو سوچو کہ کیا ایک شخص ۲۳سال تک انتظار کرے کہ مدت ختم ہو اور میں ایمان لاؤں۔

احمدی دوستو! کیا معیار مہلت کی بتدریج ترقی اور اختلاف لوجدوا فیہ اختلافا کثیرا کا مصداق نہیں۔ نامہ نگار از بٹالہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۹جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵نمبر ۴ص ۲۔۳)

....

مرزائی سوال اور اس کا جواب

فدوی کی ایک احمدی کے ساتھ گفتگو ہوئی ہے،اس بارہ میں کہ وہ تصدیق نبوت مرزا کرتا تھا اور بندہ اس کی تکذیب میں گویا تھا۔جو کہ دراثنائے بحث اس نے کہا کہ تو مجھ کو عیسائی تصور کر میں بجائے عیسائی آپ کے ساتھ زیادت مرتبہ حضرت عیسی بر مرتبہ حضرت محمد رسول اللہ کے ثبوت میں مدعی ہوں۔،کیونکہ قرآن پاک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور احادیث نبویہ میں معجزات حضرت عیسی، معجزات حضرت محمد ﷺ پر زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے مرتبہ عیسیٰؑ کا حضرت محمد ﷺ کے مرتبہ سے زیادہ ہے۔

لہذا ملتمس ہوں کہ اہل حدیث کے پرچہ میں اس کے متعلق قرآن اور حدیث سے درافشانی فرمائیں۔

از جانب: حاجی عبدالقیوم خریدار اہل حدیث۔ نمبر ۸۱۸۵

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس احمدی نے غلط کہا۔ معجزات مسیحیہ کا شمار کر کے بتاوے کہ قرآن وحدیث میں کس طرح آنحضرت ﷺ کے معجزات سے زیادہ ہیں وہ پہلے اپنے دعوی کا ثبوت پیش کرے

ہاں اس احمدی کے اس قول کے مطابق (کہ جس کے معجزات زیادہ ہوں وہ افضل ہے) مرزا صاحب قادیانی کل انبیاء سے افضل ہوں گے۔ غالبًا اسی فائدہ کے لئے اس احمدی نے آپ کو یہ دھوکہ دیا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں کہ:

میرے دس لاکھ سے بھی زیادہ نشان ہیں۔ (تذکرۃ الشہادتین۔ ص ۴۱)

اسی لئے مسلمانوں اور عیسائیوں کو للکارتے ہیں کہ حضرت مسیح کے معجزات میرے مقابلہ میں لاکر شمار کرو۔

واضح رہے کہ مرزا صاحب کے دس لاکھ معجزات ۱۹۰۳ء تک تھے اور آپ کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا تھا ان پانچ سالوں کے معجزات ابھی ملانے ہوں گے بتاؤ اتنے معجزات کسی نبی کے ہوئے ہیں بلکہ سارے نبیوں کو ملا کر بھی نہ ہوئے ہوں گے۔ پھر اس میں کیا شک رہا کہ مرزا صاحب قادیانی سارے نبیوں سے افضل اور اعلی ہوئے اسی لئے مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں

نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۵ نومبر ۱۹۲۷ء مطابق ۲۹ جمادی الاول ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۴ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قادیان میں فساد کا بم پھٹا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

وہ فساد جس کا عرصہ سے اندیشہ تھا آخر کار ظہور پذیر ہو گیا۔ مدت سے ہم سنتے تھے کہ قادیان میں مواد پک رہا ہے جس کا ذکر ہم نے شیخ یعقوب علی تراب سے بھی اشارۃً کیا تھا جب وہ دفتر اہل حدیث امرتسر میں آئے تھے۔

افسوس کہ قادیان جیسے مقام میں جس کو دارالامن والامان کہا جاتا ہے ایسے مقدمات ہوں۔ مزید افسوس یہ ہے کہ یہ فساد کسی ہندو یا آریہ یا سکھ یا کسی محمدی مسلمان سے نہیں بلکہ خاص احمدی افراد اور احمدی خلیفہ کی باہمی جنگ ہے جس کا نتیجہ یہاں تک پہنچا ہے کہ خلیفہ قادیان پر دفعہ ۱۰۷ کے تحت مقدمہ چلایا گیا ہے جس میں آخری سزا نیک چلنی کی ضمانت ہے۔ اس کے بالمقابل خلیفہ قادیان نے ان لوگوں کو اپنی جماعت سے خارج کر دیا ہے جنھوں نے یہ کارروائی کی ہے۔

ہمارے خیال میں خارج کرنے کی کارروائی ایک طرح رسمی تو ہے مگر اس کی ضرورت نہ تھی کیونکہ جو لوگ اس درجہ اپنے خلیفہ سے بے زار ہیں کہ اس کی ضمانت کرانے کے درپئے ہیں وہ اس کے ماتحت رہنا کب پسند کریں گے بلکہ وہ اس جماعت سے پہلے نکل چکے ہوں گے بعد ازاں انہوں نے کارروائی کی ہو گی۔

وجہ فساد کیا ہوئی۔ اگر گوئم زبان سوزد۔ اس کی پوری تفصیل منشی عمر الدین احمدی گورنمنٹ سرونٹ (شملہ۔ دہلی) کو معلوم ہے جن کے پاس اس خصوص میں کافی مواد تحریری موجود ہے اور وہ پوری دیانت داری سے اس بارہ میں غیر جانبدارانہ رائے رکھتے ہیں۔ مقدمہ بٹالہ میں ۷ دسمبر کو ہے جس کی کارروائی آئندہ پرچہ میں درج ہو گی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نوٹ۔ جوالزام خلیفہ (مرزا محمود احمد) پر لگائے گئے ہیں وہ اگر غلط ہیں، تو ہمیں خلیفہ قادیان سے ہمدردی ہے، لہذا ہم بحکم شریعت دعا کرتے ہیں کہ خدا حق و باطل میں فیصلہ فرمائے۔ آمین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۶ ص ۶)

....

قادیان میں طاعون

جناب مولوی نور محمد مبلغ و مناظر مدرسہ مظاہر علوم سہارن پور لکھتے ہیں:

چونکہ مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی صداقت کی بنیاد اپنی پیش گوئیوں پر رکھی ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

ہمارا صدق یا کذب جانچنے کے لئے ہماری پیش گوئی سے بڑھ کر اور کوئی محک امتحان نہیں ہوسکتا۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۲۸۸)

اس لئے مرزا قادیانی کی اس عظیم الشان پیش گوئی کی (جو حفاظت قادیان کیلئے کی گئی تھی اور جس پر آپ نے اپنی سچائی کا بہت کچھ مدار رکھا تھا اور دنیا کے ہر چھوٹے بڑے کو بہت ہی پرزور الفاظ میں للکارا کہ کون ہے جو ہمارے قصبہ قادیان کی طرح اپنے شہروں وقصبوں کا طاعون سے حفاظت کا ذمہ دار ہوتا ہے) ہم جانچ اور پڑتال کرتے ہیں کہ کیا واقعی قادیان طاعون سے محفوظ رہا؟ مگر افسوس:

خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا، جو سنا افسانہ تھا

قادیانی الہام دربارہ حفاظت قادیان

مرزا صاحب قادیانی پر جو حفاظت قادیان سے متعلق وحی نازل ہوئی تھی اس کے اصل الفاظ ان کے رسالہ دافع البلاء صفحہ ۵ سے نقل کئے جاتے ہیں:

۱۔خدا کی وہ پاک وحی جو میرے پر نازل ہوئی اس کی یہ عبارت ہے

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم انه آوی القریۃ یعنی خدا نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ ارادہ فرمایا ہے کہ اس بلائے طاعون کو ہرگز دور نہیں کرے گا جب تک لوگ ان خیالات کو دور نہ کر لیں جو ان کے دلوں میں ہیں۔ یعنی جب تک وہ خدا کے مامور اور رسول کو نہ مان لیں تب تک طاعون دور نہیں ہوگی۔ اور وہ قادر خدا قادیان کو طاعون کی تباہی سے محفوظ رکھے گا تا تم سمجھو کہ قادیان اسی لئے محفوظ رکھی گئی کہ وہ خدا کا رسول اور فرستادہ قادیان میں تھا۔ اب دیکھو تین برس سے ثابت ہو رہا ہے کہ وہ دونوں پہلو پورے ہوگئے۔ یعنی ایک طرف تمام پنجاب میں طاعون پھیل گئی اور دوسری طرف باوجود اس کے کہ قادیان کے چاروں طرف دو دو میل کے فاصلہ پر طاعون کا زور ہو رہا ہے مگر قادیان طاعون سے پاک ہے بلکہ آج تک جو شخص طاعون زدہ باہر سے قادیان میں آیا وہ بھی اچھا ہو گیا کیا اس سے بڑھ کر کوئی اور ثبوت ہوگا۔

۲۔ تیسری بات جو اس وحی سے ثابت ہوئی وہ یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ بہرحال جب تک طاعون دنیا میں رہے، گو ستر برس تک رہے، قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔ (دافع البلاء۔ ص ۱۰)

۳۔ خدا ایسا نہیں کہ قادیان کے لوگوں کو عذاب دے حالانکہ تو ان میں رہتا ہے۔ وہ اس گاؤں کو طاعون کی دست برد سے اور اس کی تباہی سے بچالے گا۔ اگر تیرا پاس مجھے نہ ہوتا، اور تیرا اکرام مدنظر نہ ہوتا، تو میں اس گاؤں کو ہلاک کر دیتا۔ (دافع البلاء۔ ص ۷)

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے مذکورہ بالا الہامات اپنے معنی (حفاظت قادیان) میں ایسے صاف وصریح ہیں جو کسی شرح وحاشیہ وتاویل کے محتاج نہیں۔ مگر مرزا صاحب قادیانی کی دور اندیش ذہنیت کب اس بات کو گوارا کر سکتی تھی کہ کوئی صاف عبارت وظاہر مطلب ان کی ملمع کاری وتاویل نگاری سے محفوظ رہ جائے۔ اس لئے آپ نے اس پر بھی اس قدر حواشی چڑھائے کہ بقول مولانا ثناء اللہ صاحب، داڑھی سے مونچھیں بڑی۔ اور یہ سب کچھ محض اس لئے کہ

بات وہ کہیے کہ جس بات کے ہوں سو پہلو
کوئی پہلو تو رہے بات بدلنے کے لئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لیکن جس پر بھی قدرت نے مرزا غلام احمد اور ان کے مریدوں سے اس بات کو ظاہر کرا دیا کہ ہاں بے شک قادیان میں طاعون بڑے تزک واحتشام سے آیا۔ ملاحظہ کیجئے

قادیان میں طاعون اور مرزا جی کا اقرار

تکبر، غرور، نخوت، خودستائی وخودنمائی وخودنمائی وغیرہ ایسی بری چیزیں ہیں جو بڑے سے بڑے انسان کو دنیا وآخرت میں رسوا وذلیل کر دیتی ہیں۔ جس کی ظاہر مثال مرزا صاحب قادیانی کی ذات ہے جن میں مذکورہ بالا اشیاء ایک نمایاں حیثیت میں پائی جاتی ہیں۔ بالخصوص حفاظت قادیان کی بابت تو قادیانی مرزا جی نے اپنی شیخیوں اور تعلیوں کی حد کردی۔ الا مان والحفیظ۔

لیکن جب قادیان میں طاعون ان کی شیخیوں وتعلیوں کو خاک آلود کرتا ہوا آ دھمکا، تو نہایت دبی زبان سے ایک اقراری اعلان شائع کرتے ہیں

اور پھر طاعون کے دنوں میں جب کہ قادیان میں طاعون زور پر تھا تو میرا لڑکا شریف احمد بیمار رہا۔

(حاشیہ حقیقۃ الوحی۔ص ۸۴)

ناظرین! مذکورہ بالا عبارت سے مرزا صاحب قادیانی کی صداقت کا پہلو خوب روشن ہو جاتا ہے کہ باوجود مرزا جی کے مکفرین ومنکرین کی کثرت کے پھر بھی طاعون وقت مقررہ مرزا پر نہیں آیا، اور نہ ہمیشہ رہا۔

اور کیا مرزا جی کے وجود سے پہلے دنیا میں طاعون نہیں آیا تھا؟ اور کیا مرزائی امت طاعون سے محفوظ رہتی ہے اور رہی؟ ہرگز نہیں۔

اس لئے مرزائیو! اس پیش گوئی کے کاذب ہونے پر مرزا صاحب قادیانی کی اس پیش گوئی کا نتیجہ سنیئے۔ خود مرزا صاحب لکھتے ہیں:

میں سچ سچ کہتا ہو کہ اگر اس پیش گوئی (حفاظت قادیان) کے مطابق کہ دراصل بیس یا بائیس برس سے شہرت پا رہی ہے ظہور میں نہ آیا تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔ (کشتی نوح۔ص ۴)

بے شک ہمارا بھی صاد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تکبر عزازیل را خوار کرد۔ بزندان لعنت گرفتار کرد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۹ دسمبر ۱۹۲۷ء مطابق ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۶ ص ۶۔۷)

....

کھلی چٹھی بنام منشی عمر الدین احمدی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ (یعنی منشی عمر الدین صاحب) اگر چہ پختہ احمدی بلکہ فنا فی المرزا ہیں مگر میرا خیال آپ کی نسبت ابھی تک یہی ہے کہ آپ دیانۃً راست گو ہیں۔ اسی بنا پر قادیانی فساد کے متعلق آپ کو صحیح بیان دینے کی فرمائش کی تھی، جو آپ نے کسی مصلحت سے نہ دیا۔ جس سے میرے حسن ظن کو کسی قدر صدمہ پہنچا۔ تاہم اس کے متعلق میں نے اپنے دل میں آپ کی طرف سے کچھ تاویل کر لی۔

آج یہ دوسرا سوال آپ سے کرتا ہوں۔ اب آپ کو اختیار ہے کہ میرے بقیہ حسن ظن کو بالکل زائل کر دیں، یا زائل کو بحال کر دیں۔

آپ سچ سچ فرمائیں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد صاحب نے آپ کو کبھی اس مضمون کا خط لکھا تھا کہ

گو ہماری جماعت پچاس ہزار ہے لیکن تم لوگ چھ لاکھ ہی کہا کرو۔

بہتر یہ ہے کہ جس خط سے ایسا سمجھا گیا ہے اس کے پورے الفاظ نقل کر کے پبلک کو مشکور فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۴۶ھ ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میاں محمود احمد قادیانی کے عقائد۔۱

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

جماعت احمدیہ (قادیانی پارٹی) کے موجودہ خلیفہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب ہیں۔آپ ۱۸۸۹ء میں پیدا ہوئے تھے اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۴ء کو خلیفہ قرار پائے میاں محمود احمد صاحب نے اپنی ایک تقریر میں یہ دعوی کیا ہے کہ

میں خدا کا بنایا ہوا خلیفہ ہوں۔آیت استخلاف کے ماتحت میری خلافت ہے۔میری بیعت سب احمدیوں پر واجب ہے۔میری بیعت نہ کرنے والا فاسق بلکہ ابلیس ہے میرے بعد کا خلیفہ بھی خدا بنائیگا
(الفضل ۱۴۔ اپریل ۱۹۱۴ء ص ۵)

ماہ ستمبر ۱۹۱۷ء میں شملہ میں تشریف لے جا کر جناب میاں محمود احمد نے ارشاد فرمایا:

جس طرح مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا انکار تمام انبیاء کا انکار ہے، اسی طرح میرا انکار انبیاء بنی اسرائیل کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔
میرا انکار رسول اللہ کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔
میرا انکار شاہ نعمت اللہ ولی کا انکار ہے جنہوں نے میری خبر دی۔
میرا انکار مسیح موعود (مرزا غلام احمد) کا انکار ہے جنہوں نے میرا نام محمود رکھا اور مجھے موعود بیٹا ٹھہرا کر میری تعیین کی۔ (الفضل قادیان ۲۲ ستمبر ۱۹۱۷ء ص ۲)

اب ناظرین اخبار اہل حدیث کی دل چسپی کے لئے میاں محمود احمد قادیانی کے عقاید ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

عقیدہ نمبرا :

میرا یہ عقیدہ ہے کہ یہ آیت (ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد) مسیح موعود کے متعلق ہے اور احمد آپ ہی ہیں۔لیکن اس کے خلاف کہا جاتا ہے کہ احمد نام رسول کریم ﷺ کا ہے اور آپ ﷺ کے سوا کسی اور شخص کو احمد کہنا آپ کی ہتک ہے لیکن میں جہاں تک غور کرتا ہوں میرا یقین بڑھتا جاتا ہے اور میں ایمان رکھتا ہوں کہ احمد کا جو لفظ قرآن کریم میں آیا ہے وہ حضرت مسیح موعود (مرزا) کے متعلق ہی ہے ۔(انوار خلافت۔ص ۱۸)

اور سنئے: اس آیت میں جس رسول احمد نام والے کی خبر دی گئی ہے وہ آنحضرت ﷺ نہیں ہو سکتے ۔ (ایضاً۔ص ۲۳)

اور دیکھئے: اس پیش گوئی کے مصداق حضرت مسیح موعود (مرزا) ہی ہوسکتے ہیں نہ اور کوئی۔

(ایضاً۔ص ۳۳)

اور سنئے:

جب اس آیت میں ایک رسول کا جس کا اسم ذات احمد ہو ذکر ہے دو کا نہیں اور اس شخص کی تعیین ہم حضرت مسیح موعود پر کرتے ہیں، تو اس سے خود نتیجہ نکل آیا کہ دوسرا اس کا مصداق نہیں اور جب ہم ثابت کر دیں کہ حضرت مسیح موعود (مرزا) اس پیش گوئی کے مصداق ہیں تو یہ بھی ثابت ہو گیا کہ دوسرا کوئی شخص اس کا مصداق نہیں۔ (الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)

اور دیکھئے: میرے نزدیک وہ رسول جسکا اسم ذات احمد ہے حضرت مسیح موعود (مرزا) ہی ہیں۔

(الفضل قادیان ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۵)

اور سنئے:

ہم تو ظلی طور پر آپ کو اسمہ احمد والی پیش گوئی کا مصداق نہیں مانتے بلکہ ہمارے نزدیک آپ اس کے حقیقی مصداق ہیں(الفضل ۲۔۵ دسمبر ۱۹۱۶ء ص ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور دیکھئے:

حضرت مسیح موعود اس پیش گوئی کے اصل مصداق ہیں۔(الفضل ایضاً ص ۷)

عقیدہ نمبر۲:

و اللہ متم نورہ و لو کرہ الکافرون ، اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو پورا کر کے چھوڑے گا گو کفار ناپسند ہی کریں۔

یہ آیت بھی احمد رسول (مرزا) کی ایک علامت ہے اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت مسیح موعود کے متعلق ہے کیونکہ اس میں بتایا گیا ہے کہ احمد کا وقت اتمام نور کا وقت ہے اور گو قرآن کریم سے ہمیں یہ تو معلوم ہوتا ہے کہ رسول کریم ﷺ کے ہاتھ پر شریعت کامل کر دی گئی مگر اتمام نور آپ کے وقت میں معلوم نہیں ہوتا بلکہ احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود کے وقت میں ہوگا اور رسول کریم ﷺ کے وقت میں اس کی بنیاد ڈالی گئی تھی...اتمام نور، مسیح موعود (مرزا) ہی کے وقت میں ہونا مقرر تھا(انوار خلافت۔ص ۴۲)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: آریوں کی شدھی تحریک اور مسلمانوں خاص کر ملکانوں کا ارتداد اسی اتمام نور کی برکات ہیں)

عقیدہ نمبر۳:

ایک متواتر حدیث جو صحاح میں پائی جاتی ہے بلکہ بخاری کی حدیث ہمیں بتلاتی ہے کہ تین یا چھ سال تک اپنی وحی کے معنی کرنے میں آنحضرت ﷺ کو تردد رہا ہے۔ (رسالہ حقیقۃ الامر۔ص ۱۲)

عقیدہ نمبر۴:

چونکہ آنحضرت ﷺ کو گذشتہ انبیاء کے نام نہیں دیئے گئے تھے، اس لئے لوگ مسیح وغیرہ کے تو منتظر رہے اور اب بھی ہیں مگر آپ (ﷺ) کے منتظر نہیں۔ حالانکہ آنحضرت ﷺ سب انبیاء کے موعود ہیں

اور سنئے:

حضرت یحیی کو صرف ایک نبی کا نام دیا گیا مگر حضرت مسیح موعود کو جن کے لئے حضرت یحیی ایک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دلیل کے طور پر ہیں تمام گذشتہ انبیاء کے نام دیئے گئے ہیں۔(الفضل قادیان ۱۶جون ۱۹۱۷ء ص ۵و۶)

عقیدہ نمبر ۵:

ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں (یعنی غیر مریدین مسلمانوں) کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالی کے ایک نبی کے منکر ہیں۔

(انوار خلافت۔ص ۹۰)

اور سنئے:

ہم چونکہ حضرت مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں اور غیر احمدی آپ کو نبی نہیں مانتے۔اس لئے قرآن کریم کی تعلیم کے مطابق کہ کسی ایک نبی کا انکار بھی کفر ہے۔غیر احمدی کافر ہیں۔ (الفضل قادیان ۲۶۔۲۹جون ۱۹۲۲ء ص ۶)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں: اسی طرح جھوٹے مدعی کو سچا جاننے والا کون؟)

میں نے حضرت مسیح موعود کے متعلق یہ خیال پھیلایا ہے کہ آپ فی الواقع نبی ہیں۔دوم یہ کہ آپ ہی آیت اسمه احمد کی پیش گوئی مذکورہ قرآن مجید (سورہ صف) کے مصداق ہیں۔

سوم یہ کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا، وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقاید ہیں (آئینہ صداقت ص ۳۵)

(مولانا ثناء اللہ امرتسری کہتے ہیں: مرزا صاحب کے تکفیری عقائد کے یہ معنی ہوئے:

ناوک نے تیرے صید نہ چھوڑا زمانے میں۔ تڑ پے ہے مرغ قبلہ نما آشیانے میں)

عقیدہ نمبر ۶:

ہم رسول اللہ کی یہ شان بیان کرتے ہیں کہ آپ کی غلامی میں نبی آئیں گے تو اس کے یہ معنی ہوئے کہ دوسرے تمام نبی بادشاہ کی مانند ہیں اور آنحضرت ﷺ شہنشاہ۔کیونکہ آپ کے فیض سے نبی ہو سکتے ہیں یہی تو آپ کی عزت ہے جو خدا تعالی نے خاتم النبیین میں بیان فرمائی ہے آپ انبیاء کی مہر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ہیں جس پر آپ کی مہر لگی وہی نبی ہوگا۔ (انوار خلافت)

(حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری کہتے ہیں:

پھر کیا وجہ ہے کہ زمانہ رسالت محمدیہ کے بعد مرزا صاحب کی بعثت تک ایک مسلمان بھی درجہ نبوت پر فائز نہیں ہوا (حقیقۃ الوحی مصنفہ مرزا)

کیا اتنے عرصہ میں کوئی ایک شخص بھی کامل متبع نہیں ہوا؟ ہوئے تو مرزا صاحب ہی ہوئے۔ شائد اسی لئے کہا گیا ہے:

کامل اس فرقہ زہاد سے اٹھا نہ کوئی۔ جو ہوئے کچھ تو یہی رند قدح باز ہوئے)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ رجب ۱۳۴۶ھ ص ۵۔۶)

....

میاں محمود احمد خلیفہ قادیانی کے عقائد۔۲

جناب بابو حبیب اللہ صاحب رح کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

عقیدہ نمبر ۷:

ہم حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نبی کے سوا اور کیا کہہ سکتے ہیں؟ کیا محدث اور مجدد! ہاں ہم بے شک یہ بھی کہہ سکتے ہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود محدث اور مجدد بھی تھے، لیکن محدث اور مجدد تو آنحضرت ﷺ بھی تھے۔ (القول الفصل۔ص ۲۵)

محدث ہونے سے انکار کے یہ معنی ہیں کہ آپ (مرزا قادیانی) نے اس سے بڑا درجہ پانے کا دعوی کیا ، ورنہ ہر نبی محدث ہے۔ حتی کہ ہمارے آنحضرت ﷺ بھی محدث تھے (حقیقۃ النبوت: ص ۱۲۸ کا حاشیہ)

نوٹ من جانب راقم نمبر ۱:

قرآن مجید میں یا کسی صحیح حدیث میں آنحضرت ﷺ کے لئے لفظ محدث نہیں آیا ہے۔

نوٹ نمبر ۲:

صحیح بخاری میں مناقب حضرت عمرؓ میں یہ حدیث لکھی ہے :

www.KitaboSunnat.com

تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ایسے لوگ گذرے ہیں کہ خدا تعالی ان سے ہم کلام ہوتا تھا بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں سوایسے لوگ اس امت میں ہیں تو عمرؓ ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۹۱۴)

نوٹ نمبر ۳:

اور حضرت مجدد الف ثانی اپنے مکتوبات کی جلد ثانی صفحہ ۹۹ میں ایک مکتوب بنام محمد صدیق لکھتے ہیں: جس کی عبارت یہ ہے:

اے دوست تمہیں معلوم ہو کہ اللہ جل شانہ کا بشر کیساتھ کلام کرنا کبھی روبرو اور ہم کلامی کے رنگ میں ہوتا ہے اور ایسے افراد جو خدا تعالی سے ہم کلام ہوتے ہیں وہ خواص انبیاء میں سے ہیں۔ اور کبھی یہ ہم کلامی کا مرتبہ بعضے ایسے کامل لوگوں کو ملتا ہے کہ نبی تو نہیں مگر نبیوں کے متبع ہیں اور جو شخص کثرت سے شرف ہم کلامی کا پاتا ہے اس کو محدث بولتے ہیں ۔ (ازالہ اوہام۔ص ۹۱۵)۔

نوٹ نمبر ۴: محدث نبی نہیں ہوتا (حقیقۃ النبوۃ۔ص ۲۳۷)

(ہفت روزہ اہلحدیث امرتسر ۲۰ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۲۶ رجب ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۲ ص ۸)

....

محتسب را درون خانہ چہ کار

(خلیفہ قادیان کے متعلق قادیان کے بعض مریدوں کو جو شکایت ہے بماتحت حکم قرآن آج تک ہم نے اس کا اظہار نہیں تھا، مگر اب وہ مطبوعہ اشتہارات میں آچکی ہے جو بغرض اشاعت ہمارے پاس بھیجی گئی ہیں، اس لئے ان کو شائع کیا جاتا ہے۔ تاہم ہمارا یقین ہے کہ العلم عند اللہ ۔ قادیان سے آمدہ اشتہار درج ذیل ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

عبدالکریم احمدی جالندھری مولوی فاضل کارخانہ مشین سیویاں، قادیان لکھتے ہیں:

دل تو نہیں چاہتا کہ موجودہ تنازعہ کے متعلق کچھ لکھا جائے۔ مگر اس وجہ سے کہ الفضل نے متعدد اشاعتوں میں خاکسار اور خاکسار کے متعلقین کی نسبت بعض امور کا ذکر کیا ہے جس سے مجھے یہ خیال ہوا کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی احباب ضرور فریق ثانی کا (ہمارا) بھی بیان سننے کے خواہش مند ہوں گے کہ وہ دونوں بیانات سے کسی صحیح نتیجہ پر پہنچ جائیں کیونکہ خدا کے فضل وکرم سے ہر ایک نے احمدیت کو دلائل سے مانا ہے نہ کسی جبر اور لالچ سے۔ اس لئے ہر ایک احمدی سچے اور حقیقی دلائل کی طرف توجہ کرے گا۔ خواہ ان دلائل کو بیان کرنے والا کوئی ہو۔ پس اس امر کو مدنظر رکھتے ہوئے میں اصل امر کا ذکر کرونگا جو ان سب حالات کا باعث ہے۔ اس بات کو ہر ایک دوست تسلیم کرے گا کہ پیری مریدی کے تعلقات بہت نازک ہوتے ہیں جہاں انسان اپنے پیر و مرشد کی خاطر ہر قسم کی تکالیف میں راحت محسوس کرتا ہے اور حسن عقیدت میں دن بدن ترقی کرتا ہے وہاں بعض اوقات بعض امور حسن عقیدت میں کمی کا بھی باعث ہو جاتے ہیں۔ قریباً عرصہ ڈیڑھ سال کا ہوا کہ ہم کو بعض واقعات معلوم ہونے پر جناب میاں (محمود) صاحب سے عقیدت کم ہوگئی اور ہمیں ضرورت پیش آئی کہ کسی طریق سے ہم اپنی تسلی ضرور کریں تاکہ عقیدت بدستور قائم رہے اور کسی قسم کی کمی واقع نہ ہو۔ کیونکہ ہم دیکھتے تھے کہ اگر ہم اپنی تسلی نہ کریں گے تو یقیناً تمام عقیدت جاتی رہے گی۔ آخر ہم اس نتیجہ پر پہنچے کہ جناب کی خدمت میں یہ درخواست کریں اگر جناب (خلیفہ صاحب قادیان) اس امر پر مؤکد بعذاب حلف اٹھائیں کہ:

جو امور جناب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں وہ غلط ہیں،

تو ہماری تسلی ہوسکتی ہے۔ مگر ہماری یہ درخواست منظور نہ ہوئی اور مدت تک ہماری یہی حالت رہی کہ ہم روزانہ سوچتے رہے کہ کس طرح تسلی کی جاوے۔ مگر سوائے حلف کے اور کوئی طریقہ نظر نہ آیا۔ بالآخر ہم سے بابو عبد الحمید احمدی کلرک آب و ہوا شملہ نے ماہ ستمبر ۱۹۲۷ء میں جب کہ جناب میاں صاحب شملہ ہی میں تشریف رکھتے تھے، جناب سے اپنی تسلی چاہی اور متعدد خطوط ارسال کئے۔ ان میں بعض سوالات یہ تھے

۱۔ کیا خلیفہ زانی یا لوطی ہوسکتا ہے اور کیا اس کی بیعت جائز ہے ؟

۲۔ اگر خلیفہ کی ذات پر ایسے اعتراضات ہوں تو ان کو کیسے دور کیا جائے۔

۳۔ کیا حضرت مرزا صاحب نے اس کے متعلق کوئی طریق فیصلہ بیان فرمایا ہے۔

جناب (خلیفہ صاحب) کسی طریق سے ضرور تسلی فرمائیں،

جب جواب میں دیری ہوئی تو انہوں نے طریق فیصلہ مباہلہ قرار دے کر پھر متعدد خطوط لکھے۔ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مباہلہ کی تائید انکو حضرت مسیح موعود کے مندرجہ صریح حوالہ سے بھی ہوگئی جس کو میں درج کرتا ہوں تا کہ معلوم ہو کہ یہ طریق خود تراشیدہ نہ تھا، کسی غرض کے لئے یہ پیش نہ کیا گیا تھا بلکہ محض حسن نیت پر مبنی اور صفائی قلوب کیلئے تھا اور مقصود معاملہ کا صاف کرنا تھا۔ اس حوالہ کی عبارت بھی بالکل واضح ہے۔ لکھا ہے:

واضح رہے کہ دوصورتوں میں مباہلہ جائز ہے۔ اول کافر کے ساتھ، دوم اس ظالم کے ساتھ جو ایک بے جا تہمت کسی پر لگا کر اس کو ذلیل کرنا چاہتا ہے مثلاً ایک مستورہ کو کہتا ہے کہ میں یقیناً جانتا ہوں کہ یہ عورت زانیہ ہے۔ سو اس حالت میں بھی مباہلہ جائز ہے کیونکہ اس جگہ کوئی اجتہادی اختلاف نہیں ہے بلکہ ایک شخص اپنے یقین اور رویت پر بنا رکھ کر ایک مومن بھائی کو ذلت پہنچانی چاہتا ہے اور یقین پر بنا رکھ کر دوسرے کو مفتری اور زانی وغیرہ قرار دیتے ہیں۔

(اخبار الحکم قادیان ۲۴ مارچ ۱۹۰۲ء)

اس حوالہ کو ملاحظہ کرنے کے بعد یقیناً ہر ایک بھائی اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ بابو صاحب ہی نہیں بلکہ ہر ایک شخص ایسے حالات میں جب کہ تسلی کی ضرورت ہو اور کسی طریق فیصلہ کی تلاش بھی ہو اور حضرت مسیح موعود کی یہ عبارت بھی مل جائے تو وہ ضرور اس طریق فیصلہ کیلئے لکھے گا اور ایسا کرنا اس کا فرض ہوگا۔ مگر جناب میاں (محمود) صاحب نے اپنے مکتوب مورخہ ۲، اکتوبر ۱۹۲۷ء میں بدیں الفاظ اس طریق سے انکار فرما دیا :

جو امور کہ معاملات سے تعلق رکھتے ہوں ان میں مباہلہ ہرگز نہیں ہوسکتا اور ایسا مباہلہ شریعت کے بالکل برخلاف ہوگا۔

اب ہماری حیرانی کی کوئی حد نہ رہی کہ نہ مؤکد بعذاب قسم سے فیصلہ ہوسکتا ہے (خواجہ کمال الدین لاہوری احمدی نے بھی خلیفہ قادیان کو دفع الزامات پر حلف اٹھانے کا خط لکھا تھا۔ انکو بھی جواب نہ دیا گیا۔ ثناء اللہ) نہ مباہلہ ہوسکتا ہے، تو اور طریق کیا اختیار کیا جائے؟ اور ادھر حضرت مسیح موعود کی تحریر کو بار بار پڑھیں تو اس کی کوئی تاویل نہ ہو سکے۔ ابھی معاملہ یہیں تک پہنچا تھا کہ صورت حالات یکدم بدل گئی۔

اس جگہ میں یہ ذکر کر دینا بھی ضروری خیال کرتا ہوں کہ ہر ایک صاحب کو اپنے نفس پر قیاس کر کے دوسرے پر فتویٰ لگانا چاہیے۔ اگر اس طریق سے ہر ایک صاحب غور فرمائیں گے تو یقیناً ہمیں اس امر میں حق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بجانب خیال کریں گے اوراس امر کی تصدیق کریں گے کہ ہر ایک احمدی کا ان حالات میں تسلی چاہنا فرض ہے

آخر میں میں یہ بھی عرض کر دیتا ہوں کہ الفضل میں اب یہ شائع کیا گیا ہے کہ : خلیفہ ہونے کے متعلق مباہلہ کر لیا جائے۔

سو اس کے متعلق ہم سب کی یہ عرض ہے کہ ہمارے لئے ما بہ النزاع خلافت کا سوال نہیں ہے۔ بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں کہ ان الزامات کے خلاف مباہلہ ہو جو جناب کی طرف منسوب کئے جاتے ہیں۔ یہ تو صاف بات ہے کہ جس ہستی کو ایک قوم نے خلیفہ بنایا ہو وہ خلیفہ تو ہے، اس میں نہ کوئی شک ہے اور نہ اس پر مباہلہ کی ضرورت ہے۔ پس اگر ہماری تسلی ہو سکتی ہے تو اس طریق سے جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے بیان فرمایا ہے اور ہمیں معلوم نہیں کہ کیوں حضور کی تحریر کے ہوتے ہوئے اس صاف اور سادہ طریق کو اختیار نہیں کیا جاتا۔ امید ہے کہ اب بہت جلد اس طریق کو اختیار کیا جائے گا تا کہ لوگ شبہات سے نجات پائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جنوری ۱۹۲۸ء مطابق ۳ شعبان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۳ ص ۲۔۳)

....

کھلی چٹھی کا جواب آ گیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جنوری (۱۹۲۸ء) میں ایک کھلی چٹھی بنام منشی عمر دین قادیانی ملازم گورنمنٹ دہلی شملہ درج ہوئی ہے جس میں موصوف سے سوال تھا کہ آپ سچ بتا دیں کہ خلیفہ قادیان نے آپ کو لکھا تھا کہ :

گو ہماری جماعت پچاس ہزار ہے مگر آپ تبلیغ میں یہی کہا کریں کہ چھ لاکھ ہے۔

اس کا جواب منشی صاحب نے دیا ہے :

مجھے کبھی کوئی ایسا حکم تحریراً یا تقریراً حضرت خلیفۃ المسیح کی طرف سے نہیں ملا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتنہ قادیان کی بابت بھی آپ سے سوال ہوا تھا جس کے متعلق لکھتے ہیں:

میں نے اس فتنہ کی حقیقت معلوم کرنے کی کوشش کی تو اصل حقیقت یہ معلوم ہوئی کہ الزام لگانے والوں کے پاس کوئی ثبوت نہیں بلکہ بعض بیانات سے حضرت میاں صاحب (خلیفہ قادیان) کی بریت ثابت ہوتی ہے۔

عنقریب تمام واقعات مع دلائل آپ کے سامنے آجائیں گے اور دنیا کہہ اٹھے گی کہ میاں صاحب ،یوسف ہیں۔

عمر دین احمدی کلرک ڈی۔بی۔آئی۔ایم آفس دہلی

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آپ نے اس سوالوں کا جواب تو دے دیا۔صحیح دیا یا غلط،اس کا علم خدا کو ہے۔مگر ابھی ایک دوسوال باقی ہیں۔اس کی بابت بھی جواب دے دیں۔

۱۔کیا آپ کے پاس کسی لڑکی کا خط ہے یا آپ نے دیکھا ہے جس میں اس نے اپنا حال وخیال متعلقہ برتاؤ خلیفہ قادیان لکھا ہے۔

۲۔کیا کوئی خط ایسا بھی آپ کے پاس ہے یا آپ نے دیکھا ہے کہ کسی لڑکی نے کسی سہیلی کو لکھا ہے کہ بوقت... کہتے تھے حمل کا اندیشہ نہیں۔

حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ جواب دیں،مثبت ہو منفی،مگر حلف مؤکد بعذاب کے ساتھ ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء ۔۱۷ شعبان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۵ ص ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا غلام احمد اور میاں محمود احمد

اس مضمون میں فاضل مضمون نگار نے باپ بیٹے کے جھگڑے اور ان دونوں کے اختلافی اقوال پر روشنی ڈالی ہے، مدیر اہل حدیث امرتسر جناب بابو حبیب اللہ صاحب رحمہ اللہ کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

❁ مرزا غلام احمد براہین احمدیہ کے صفحہ ۵۵۵-۵۵۶ پر لکھتے ہیں:

کرم ہائے تو ما را کرد گستاخ

تیری بخششوں نے ہمیں گستاخ کر دیا

❁ مرزا محمود احمد قادیانی لکھتے ہیں:

نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرم ہائے تو ما را کرد گستاخ۔ کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمانبردار بناتے ہیں۔

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳ کالم ۳)

❁ مرزا غلام احمد نے ازالہ اوہام صفحہ ۵۶۲ پر لکھا ہے:

صاحب نبوت تامہ ہرگز امتی نہیں ہوسکتا اور جو شخص کامل طور پر رسول اللہ کہلاتا ہے اس کا کامل طور پر دوسرے نبی کا مطیع اور امتی ہو جانا نصوص قرآنیہ اور حدیثیہ کی رو سے بکلی ممتنع ہے اللہ فرماتا ہے

و ما ار سلنا من رسو ل ا لا لیطاع با ذن اللہ

یعنی ہر ایک رسول مطاع اور امام بنانے کے لئے بھیجا جاتا ہے اس غرض سے نہیں بھیجا جاتا کہ کسی دوسرے کا مطیع و تابعدار رہو۔

❁ مرزا محمود احمد نے حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۵۵ پر لکھا ہے:

بعض نادان کہہ دیا کرتے ہیں کہ نبی دوسرے نبی کا متبع نہیں ہوسکتا اور اس کی دلیل یہ دیتے ہیں کہ اللہ تعالی فرماتا ہے۔ و ما ار سلنا من رسو ل ا لا لیطاع با ذن اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اوراس آیت سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے حالات پر استدلال کرتے ہیں لیکن یہ سب بسبب قلت تدبر ہے۔

❁ مرزاغلام احمد نے آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۳۹ پر لکھا ہے:

انبیاء اس لئے آتے ہیں کہ ایک دین سے دوسرے دین میں داخل کریں اور ایک قبلہ سے دوسرا قبلہ مقرر کرادیں اور بعض احکام کو منسوخ کریں اور بعض نئے احکام بجالائیں۔

❁ مرزا محمود احمد حقیقۃ النبوۃ حصہ اول صفحہ ۱۳۳ پر لکھتے ہیں:

نادان مسلمانوں کا خیال تھا کہ نبی کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ کوئی نئی شریعت لائے یا پہلے احکام میں سے کچھ منسوخ کرے یا بلا واسطہ نبوت پائے لیکن اللہ تعالی نے مسیح موعود (مرزا) کے ذریعہ اس غلطی کو دور کردیا۔

❁ مرزاغلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

حضرت موسی کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے۔

(الحکم ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵ کالم ۳)

❁ مرزا محمود احمد قادیانی کا کہنا ہے:

آنحضرت ﷺ سے پہلے کوئی امتی نبی نہیں آسکتا تھا اس لئے کہ آپ سے پہلے جس قدر انبیاء گذرے ہیں ان میں وہ قوت قدسیہ نہ تھی جس سے وہ کسی شخص کو نبوت کے درجے تک پہنچا سکے۔ اور صرف ہمارے آنحضرت ﷺ ہی ایسے انسان کامل گذرے ہیں جو نہ صرف کامل تھے بلکہ مکمل تھے یعنی دوسروں کو کامل بنا سکتے تھے (حقیقۃ النبوۃ ص ۴۰) (پس مرزا صاحب جھوٹے ٹھہرے جو امت موسی میں ہزاروں امتی نبی ہونے کے قائل ہیں)

❁ مرزاغلام احمد قادیانی کا کہنا ہے:

مسیح موعود جو آنے والا ہے اس کی علامت یہ لکھی ہے کہ وہ نبی اللہ ہوگا یعنی خدا سے وحی پانے والا۔ لیکن اس جگہ نبوت تامہ کاملہ مرادنہیں کیونکہ نبوت تامہ کاملہ پر مہر لگ چکی ہے بلکہ وہ نبوت مراد ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جومحدثیت کے مفہوم تک محدود ہے جومشکوۃ نبوت محمدیہ سے نور حاصل کرتی ہے۔

(ازالہ اوہام۔ص ۷۱)

مرزا محمود احمد قادیانی کہتے ہیں:

دوسری دلیل حضرت مسیح موعود کے نبی ہونے پر یہ ہے کہ آپ کو آنحضرت ﷺ نے نبی کے نام سے یاد فرمایا ہے۔اور نواس رضی اللہ عنہ بن سمعان کی حدیث میں نبی اللہ کر کے آپ کو پکارا گیا ہے۔حقیقۃ النبوۃ ص ۱۸۹۔ (یعنی باپ محدث کہتا ہے اور بیٹا نبی کہتا ہے)۔(اخبار محمدی یکم دسمبر ۱۹۲۸ء۔ص ۴)۔

(تقریباً یہی مضمون اہل حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۲۸ صفحہ ۳۔۴ پر بھی ہے۔یہ اضافات ہیں:

مرزا غلام احمد: ایلی ایلی لما سبقتنی کرماہائے تو ما را گستاخ کرد۔ترجمہ اے میرے خدا اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔البشری ج ا ص ۴۳۔محمود احمد: نادان ہے وہ شخص جس نے کہا کرم ہائے تو ما را گستاخ کرد کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے بلکہ اور زیادہ شکر گزار اور فرمان بردار بناتے ہیں الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ء ص ۱۳)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء مطابق ۱۷ شعبان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۵ ص ۳)

....

کھلی چٹھی بخدمت منشی عمر الدین جالندھری

جناب منشی محمد حسین صابری، بریلی، یوپی سے لکھتے ہیں

بعد ماوجب۔آپ نے اخبار الفضل مجریہ ۱۰ فروری ۱۹۲۸ء صفحہ ۶ میں تحریر فرمایا ہے کہ:

آپ سوچئے کہ آپ جیسے احمدیت کے مٹانے میں زور لگانے والوں کے ہوتے ہوئے کیوں یہ جماعت (قادیان) بڑھ رہی ہے۔کیا آپ کسی مفتری علی اللہ کی مثال اس کے مقابلہ میں دے سکتے ہیں۔

آپ کی اس عبارت کے آخری جملہ کے متعلق عرض ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جماعت کا بڑھنا ان کے صادق ہونے کی دلیل نہیں کیونکہ اس سے بہت زیادہ سوامی دیانند اپنی قوم میں کامیاب ہوگئے۔ جس طرح وہ ویدوں کے پرچار کے نام پر اپنی قوم ہنود میں کامیابی حاصل کر گئے۔ جناب مرزا صاحب تو باوجود قرآن و اسلام کی اشاعت کا دعوی کرنے کے اپنی قوم مسلمان میں ان کے برابر کامیابی حاصل نہیں کر سکے۔ مسلمانوں کے علاوہ کسی دوسری قوم نے تو جناب مرزا صاحب قادیانی کو پوچھا بھی نہیں، کامیابی کا تو کیا ذکر ہے۔ حالانکہ آپ کا دعوی مسیح کی بعثت ثانی کا عیسائیوں کے لئے اور کرشن اوتار کا ہندوؤں کے لئے بھی تھا۔

چونکہ آپ لوگ عذر کیا کرتے ہیں کہ سوامی دیانند ویدوں کے بعد الہام کا منکر ہے اسلئے اس کی کامیابی کوئی چیز نہیں (دیکھو مباحثہ امرتسر ۱۹۱۶ء شائع کردہ انجمن احمدیہ۔ ص ۳۴) تو آپ لوگوں کے اس عذر کو قطع کرنے کیلئے میں ایک ایسے شخص کو پیش کرتا ہوں جس کا عقیدہ ہے کہ وحی اور الہام کا سلسلہ جیسا ازل سے ہے ویسا ہی ابد تک رہے گا۔

اسی مطلب کے لئے میں نے قریب ڈیڑھ سال ہوا ایک اشتہار بنام، پنجہ صابری، شائع کیا تھا۔ چونکہ مجھے آپ سے ہم وطنی کا تعلق ہے، اس لئے اس کی ایک کاپی آپ کی خدمت میں بمقام شملہ ٹوٹی کنڈی کے پتہ پر انہی دنوں میں مع ایک مختصر عریضہ کے بھیج دی تھی۔ لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔ یہ بھی ممکن ہے کہ میرا لفافہ ہی ڈاک میں تلف ہوگیا ہو یا کسی اور وجہ سے آپ تک نہ پہنچا ہو۔

اب میں بذریعہ عریضہ ہذا عرض کرتا ہوں کہ میں آپ کے سامنے جن کو پیش کرنا چاہتا ہوں وہ مرزا صاحب سے بڑھ کر کامیاب مدعی مسیحیت بلکہ مدعی موعود کل ملل وادیان ہیں اور وہ مرزا صاحب کے ہم عصر بھی تھے اور مرزا صاحب ان کے دعوی مسیحیت کو جانتے تھے۔ ان کی جماعت اپنی کامیابی کا اظہار آپ جیسوں کو مخاطب کر کے یوں کیا کرتی ہے :

در ظل ایں لوائے الٰہی ز ہر فریق
حتی ز قادیان تو از مرد و زن رسید

میں اس خدمت کے لئے حاضر ہوں صرف آپکی منظوری کی ضرورت ہے۔ پنجہ صابری کی ایک کاپی آپ کی طلب پر بھیجی جاسکتی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ اسی اخبار میں آپ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ:

مجھے اللہ تعالی سچا اور پکا احمدی بنائے اور اگر فنا فی المرزا کا درجہ عطا کرے تو میں نے اپنی زندگی کا مقصد پالیا کیونکہ مرزا صاحب فنا فی المحمد ﷺ ہیں۔

اس عبارت کے بھی آخری جملے کے متعلق مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ جناب مرزا صاحب کو فنا فی المحمد کا درجہ کیونکر ملا؟ کیا اتباع محمد ﷺ کی وجہ سے یا بغیر اتباع کے؟ اگر بغیر اتباع مل گیا ہے تو مرزا صاحب قادیانی کی گواہی پیش کیجئے۔ اگر اتباع محمد ﷺ سے ملا ہے تو بتائیے کہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک رکن حج کا تارک بھی کامل متبع محمد ہو سکتا ہے؟ اور فنا فی المحمد کے درجہ تک پہنچ جایا کرتا ہے؟ کیا جناب مرزا صاحب کی طرف سے آپ کوئی معقول عذر ترک حج کے متعلق پیش کر سکتے ہیں؟ جو ایسا ہو کہ خود انہی (مرزا صاحب قادیانی) کے بیان سے اس کی تردید نہ ہوتی ہو۔ اگر آپ کے پاس ایسا کوئی معقول عذر نہیں ہے، تو آپ کے فنا فی المرزا کے ذریعہ سے فنا فی المحمد کے درجے کی خواہش پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ:

ترسم نرسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو میروی بترکستان است

میں نے یہ چند سطور آپ کی خدمت میں آپ کو محقق، غیر متعصب، بے لالچ اور اپنی زبان کی پچ نہ کرنے والا گمان کر کے لکھی ہیں۔ امید ہے کہ آپ بھی جلد از جلد علم و انصاف، دیانت اور امانت کے ساتھ جواب دے کر مشکور فرمائیں گے۔ و السلام علی من اتبع الھدی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ مارچ ۱۹۲۸ء مطابق ۹ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۱۸ ص ۴)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدیت اور اسلام

مولوی عصمت اللہ کو جواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

جماعت مرزائیہ (بہر دو نوع) کو پروپیگنڈہ کرنے میں بڑا کمال ہے۔ حقیقت میں جو قوم یا جو شخص دنیا میں اپنے غلط خیالات کی اشاعت کرنا چاہے، اس کیلیئے پروپیگنڈے سے بہتر کوئی صورت نہیں۔ پروپیگنڈہ کیا ہے۔ اپنی بات کو شہرت دینے میں غلط یا صحیح الفاظ میں تمیز نہ کرنا بلکہ اس اصول پر کاربند رہنا کہ :

کہتے جاؤ جہان سننے والوں سے خالی نہیں

اس اصول سے احمدیہ جماعت (قادیانی ہو یا لاہوری) مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی احمدیت پھیلاتی ہے۔ آج ہم اس کی ایک مثال سناتے ہیں جن میں اعلی درجہ کا پروپیگنڈہ کیا گیا ہے۔

مولوی عصمت اللہ مبلغ احمدیہ لاہور نے ایک مضمون اپنی پارٹی کے اخبار پیغام صلح میں دیا ہے جو اس طرح ہے

ناعاقبت اندیش مسلم علماء احمدیت پر اعتراض کرنے کو اپنا فخر خیال کرتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ احمدیت درحقیقت سچے اور ٹھیٹھ اسلام ہی کا دوسرا نام ہے۔ اس پر اعتراض کرنا اسلام پر اعتراض کرنا ہے۔ مسلم علماء تو شائد اس نتیجہ پر تعصب کی وجہ سے جلدی نہ پہنچ سکیں مگر آریوں نے اس نکتہ کو سمجھ لیا ہے۔ وہ انہی مولویوں کے اعتراضات کو لیکر اسلام کے منہ آتے ہیں۔ مولوی تو پھولے نہیں سماتے کہ ہم نے احمدیت پر دل کھول کر اعتراضات کر دیئے مگر آریہ خوش ہو جاتے ہیں کہ ہم نے اسلام پر اعتراضات کرنے سیکھ لئے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ اسلام اور احمدیت دو جداگانہ چیزیں نہیں۔ اس لئے مولویوں کی جدت طبع کے نتائج سے فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔ مگر افسوس کہ مولوی نہیں سمجھتے کہ ہمارے یہ اعتراضات احمدیت کو نقصان پہنچانے کے بجائے آریہ سماج کو تقویت دے رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کاش مولوی اس حقیقت کو سمجھتے اور احمدیت کو مورد اعتراضات شنیعہ نہ بناتے۔

(پیغام صلح لاہور ۶ مارچ ص ۲)۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہم اس منطق کو نہیں سمجھے اور نہ سمجھ سکتے ہیں کہ احمدیت اور اسلام ایک کیسے ہوئے۔کیا ایسے ایک ہیں جس کو منطقی اصطلاح میں متساوی، یا مترادف کہتے ہیں جیسے اسد اور لیث (شیر) اگر یہ مراد ہے، تو ہر احمدی مسلم اور ہر مسلم احمدی ہوگا۔

تو کیا اس تعریف کے مطابق اڈیٹر اہل حدیث بھی بوجہ مسلم ہونے کے احمدی بھی ہے؟ سوچ کر کہنا۔ اور اگر کچھ اور مراد ہے تو وہ کیا ہے؟

آیئے ہم انصاف کی بات بتائیں۔تمہارے مسلّمات پر بھی صحیح یہ ہے کہ اسلام اور احمدیت عام و خاص مطلق ہیں۔احمدیت میں اسلام کے سوا ایک اور چیز ملی ہوئی ہے یعنی مرزا غلام احمد سے عقیدت (نبوت۔ اصلی کی ہو جیسے قادیانی گروہ میں، یا ظلی کی جیسے لاہوری جماعت میں) پس احمدیت مرکب ہے اسلام اور اس عقیدت سے جو مرزا غلام احمد کے ساتھ ہے۔پس اس مرکب (احمدیت) کی تحقیق کرنے کو دو چیزوں کی تحقیق کرنی لازم ہے۔ یعنی اسلام کی اور مرزا قادیانی کے دعوی کی۔

غیر مسلم تو دونوں جزوں کی تحقیق کرے گا، مسلم معترض چونکہ اسلام کا قائل ہے، وہ اسلام کی تحقیق کیوں کرنے لگا، وہ تو دوسرے حصہ کی کرے گا۔یعنی مرزا صاحب کے دعوی کی۔اور یہ اس کا حق ہے کیونکہ مرکب میں جو جزو اس کو مسلم ہے اس کی تحقیق وہ کیوں کرے۔ہاں جو جزو غیر مسلّم ہے اس کی تحقیق کرنا اس کا حق ہی نہیں بلکہ فرض ہے۔

مسلم کے اسی ادائے فرض پر مولوی عصمت اللہ ناراض ہیں تو وہ خود ہی بتا دیں کہ ان کا ایسا کرنا انصاف ہے یا ظلم۔

ہم یہ بھی نہیں سمجھتے کہ مسلم محققین کی تحقیق متعلق احمدیت سے آریوں کو اسلام کی تکذیب کرنے میں کیا قوت ملتی ہے اور کیوں کر ملتی ہے مثلاً مسلم محقق احمدیت کو اس طرح تحقیق کرتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا تھا کہ :

مرزا سلطان محمد میری زندگی میں نہ مرے تو میں جھوٹا۔(انجام آتھم۔ص ۱۳)۔

مرزا سلطان محمد ساکن پٹی میری زندگی میں نہ مرے تو میں ہر ایک بد سے بدتر ہونگا۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ص ۵۵)

حالانکہ مرزا سلطان محمد صاحب آج تک (۱۹۲۸ء) بفضلہٖ تعالیٰ زندہ ہیں، تو کیا اس سے احمدیت کو نقصان پہنچا، یا اسلام کو۔

ہاں چونکہ احمدیہ جماعت (مرزائیہ) کے نزدیک اسلام اور احمدیت ایک ہی ہے اس لئے وہ ایسا کہیں کہ احمدیت کے نقصان سے اسلام کو نقصان ہوتا ہے، تو ان کو چاہیے کہ یا تو احمدیت کو ایسے اعتراضوں سے پاک کریں یا اس کو چھوڑ کر ٹھیٹھ اسلام قبول کریں۔

ہم سے پوچھو تو احمدیت، اسلام سے بالکل ایک الگ مفہوم ہے جو دو امروں کا مجموعہ ہے۔ خدا پر بہتان اور مخلوق کو دشنام۔ ثبوت کے لئے ہمارا رسالہ الہامات مرزا، اور دوربیں فارمر دیکھو۔ سچ ہے اور بالکل سچ ہے :

میرے محبوب کے دو ہی نشان ہیں
کمر پتلی صراحی دار گردن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲۱ ص ۲)

مرزائی مباحثہ

ہمارے گاؤں موضع گھرینڈا ضلع امرتسر والوں کو مولوی عباس وغیرہ مرزائی ساکن بھڈ یار مرزائی ہونے کی ترغیب دیتے تھے۔ آخر کار بحث کا دن ۳ فروری ۱۹۲۸ء بروز اتوار مقرر ہوا۔ مضمون زیر بحث صداقت مرزا تھا۔ ہماری طرف سے مولوی محمد امین امرتسری تھے۔ اور فریق مخالف کی طرف سے مولوی قمر الدین صاحب احمدی تھے۔

مولوی محمد امین نے معیار صداقت پیش کر کے مرزا صاحب کا نکاح محمدی بیگم پیش کیا۔ دوسرے مولوی صاحب نے اس کا کوئی جواب نہ دیا۔ ادھر ادھر کی باتیں کرتا رہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمدللہ اثر بہت اچھا ہوا کامیابی ہوئی۔متذبذب عقائد درست ہوئے۔اللہ آپ کو اور مولوی صاحب کو سلامت رکھے ۔

المشتہر مولوی فتح محمد امام مسجد، چودھری پھلا ۔روڑا۔ محمد دین۔سراج دین

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ مارچ ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ رمضان ۱۳۴۶ھ جلد ۲۵ نمبر ۲۱ ص ۳)

....

حدیث کے منکر: حنفی اور مرزائی

(نامہ نگار اپنی رائے کے مختار ہیں)

جناب مولوی نور محمدؒ ممیانوی جہلمی لکھتے ہیں:

ناظرین اخبار اس عنوان بالا کو ترچھی نگاہ سے دیکھیں گے کیونکہ ان ہر دو فریق میں کون سی ایسی مطابقت ہے جس سے یہ مضمون لکھا گیا۔

میرے معزز بھائیو! آپ سے یہ امر پوشیدہ نہیں کہ مروجہ کتب فقہ کے خلاف اگر کوئی حدیث پیش کی جائے، تو رسمی حنفی اس حدیث کو ہرگز تسلیم نہیں کرتے اور جواباً کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام صاحب نے نہیں لیا ،اس لئے ہم اس پر عمل پیرا نہیں ہو سکتے کیونکہ ہم مقلد ہیں۔پھر کیسے خلاف مذہب حدیث کو واجب العمل قرار دیویں خواہ وہ حدیث صحیح غیر منسوخ غیر معارض ہی کیوں نہ ہو۔لیکن حنفیہ کبھی اس پر عمل نہ کریں گے اور صریح طور پر یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہمارے امام نے اس کو نہیں پکڑا لھذا ہم اس کے ماننے پر تیار نہیں۔

اسی طرح مرزائی دوستوں کا شیوہ وطریقہ ہے کہ جب تک مرزا صاحب کسی حدث کو صحیح نہ کہدیں، مرزائی جماعت اس وقت تک اس حدیث کو ہرگز نہیں مانتی۔اور مرزا کے قول کو رٹتے جائیں گے اور حدیث کا صاف انکار کردیں گے۔کیونکہ ان کے امام کے نزدیک وہ حدیث قابل عمل نہیں ہے خواہ صحیح بخاری وصحیح مسلم کو ہزار ہا بار پیش کریں مگر وہ بالکل تسلیم نہیں کرتے۔

سو ان ہر دو جماعت میں ایک ہی طریق پر عمل ہو رہا ہے۔صرف فرق اتنا ہے کہ حنفیہ امام ابوحنیفہؒ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کومجتہد قرار دیتے ہیں اور واقعی ہیں بھی۔اور مرزائی مرزا صاحب کو نبی مانتے ہیں۔اعتقاداً تو ان میں سے بہت سا فرق ہے لیکن تقلیدی صورت میں ہر دو برابر ہیں ان ہر دو جماعت کے اقوال وافعال صاف ظاہر ہیں کہ آپس میں ان کا تقلیدی برادرانہ گہرا تعلق ہے جو کسی پر مخفی نہیں۔

میرے حنفی بھائیو! آپ مہربانی فرما کر اس جماعت سے اپنا تعلق برادرانہ عملاً ہٹالیں کیونکہ آپ کا یہ طریقہ کار شریعت محمدیہ میں مذموم ہے۔امید ہے کہ آپ سوچ کر جواب دینے کی کوشش فرمائیں۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اپریل ۱۹۲۸ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۴۶ھ نمبر ۲۳ جلد ۲۵ ص ۸)

الفضل جواب دے

پیغام صلح میں لکھا ہے، میاں (محمود) صاحب یا آپ کی جماعت کے افراد حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو فی الحقیقت نبی تسلیم نہیں کرتے اور نہ ہی آپ کے نہ ماننے والوں کو دل سے کافر جانتے ہیں۔مگر بعض وجوہ سے جن کا نام مصلحت وقتی ہے ایسا اعتقاد ظاہر کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔(پیغام صلح ۲۲ فروری ص ۶)

اگر یہ سچ ہے، تو یہ نفاق ہے یا ایمان؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳۔اپریل ۱۹۲۸ء مطابق ۲۱ شوال ۱۳۴۶ھ نمبر ۲۳ جلد ۲۵ ص ۸)

....

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:

ہماری تحقیق یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ جنہوں نے مسیح موعود وغیرہ کا دعوی کیا تھا ہمارے پنجابی نبی مرزا صاحب قادیانی کے لئے استاذ نہیں، تو نقاش ضرور ہیں۔اس کا ثبوت دونوں صاحبوں کی تصانیف سے ملتا ہے۔

مجمل بیان اس کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کے جو دعاوی ان کی تصنیفات میں ملتے ہیں کہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

الحمد سے لے کر و الناس تک میرے (مرزا قادیانی) کے حق میں پیش گوئیاں ہیں (ثبوت کے لئے دیکھو ہمارا رسالہ نکات مرزا) اس قسم کے دعاوی دراصل مرزا صاحب قادیانی نے شیخ بہاء اللہ ایرانی سے حاصل کئے ہیں۔ شیخ بہاء اللہ ایرانی کا دعوی مرزا صاحب قادیانی سے بہت وسیع تھا۔ انہوں نے تو نہ آؤ دیکھا نہ تاؤ، نہ سیاق دیکھا نہ سباق، جو دل میں آیا لکھ مارا۔ ہم اس جگہ ان کے دعاوی کی چند مثالیں بتا کر اصل سوال کا جواب دیں گے۔ شیخ بہاء اللہ اپنے حق میں لکھتے ہیں:

هذا يو م لو ادركه محمد رسو ل الله لقا ل قد عر فنا ك يا مقصود المرسلين و لـو ادر كـه الـخليل ليضع و جهه على التراب خا ضعاً لله ر بك و يقول قد اطـمأن قلبى يا اله من فى ملكو ت السما وا ت و ا لا ر ضين و لواد ركه الكليم ليقو ل لك الهمد بما ار يتنى جما لك و جعلنى من الزا ئر ين

(مجموعہ الواح مبارکہ ص ۹۴) یعنی اگر آج کا دن (شیخ بہاء اللہ کا زمانہ) حضرت محمد رسول اللہ ﷺ پاتے تو (بہاء اللہ کو مخاطب کر کے) کہتے اے مرسلین کے مقصود ہم نے آپ کو پہچان لیا اور اگر اس زمانہ کو حضرت ابراہیم پاتے تو اپنا ماتھا زمین پر رکھ کر اللہ کے سامنے عاجزی سے کہتے کہ اے آسمانوں اور زمینوں کے مالک میرا دل تسلی پا گیا۔ اگر اس زمانہ کو حضرت موسی کلیم پاتے تو کہتے اے اللہ تیری تعریف ہے کیونکہ تو نے مجھے اپنا جمال دکھایا اور مجھ کو زیارت کرائی

ایک جگہ فرماتے ہیں:

قـل يـا اهل الفر قا ن قد اتى الموعود الذى وعد تم به فى الكتاب اتقوا الله و لا تتبـعـوا كـل مشـر ك اثيـم انــه قـد ظـهـر عـلـى شـا ن لا ينكره ا لا من غشة احجاب ا لاو ها م و كا ن من المدحضين (ص ۴ و ۲۳۵) اے قرآن والو! موعود نبی تمہارے پاس آ گیا جس کے آنے کی بابت تم کو کتاب میں وعدہ دیا گیا تھا۔ تم اللہ سے ڈرو اور کسی مشرک اور بدکار کی پیروی نہ کرو۔ تحقیق وہ موعود (بہاء اللہ) اپنی شان میں ایسا ظاہر ہوا ہے کہ سوائے وہم پرستوں کے اور مغلوب العقل لوگوں کے کسی نے انکار نہیں کیا

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس دعوی میں بھی ہمارے پنجابی نبی (مرزا ادیانی) ایرانی مدعی سے کم نہیں رہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا:

و يـقـبـلـنـى و يصدق دعوتى ا لا ذرية البغا يا الذين ختم الله على قلو بهم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فھم لا یقبلو ن (مجھ(مرزا قادیانی) کوسب لوگ مانتے ہیں مگر بدکارعورتوں کی اولاد(ولدالحرام)نہیں مانتی جن کے دلوں پراللہ نے مہرلگارکھی ہے

الواح مبارکہ صفحہ۱۲پرسورہ و الشمس و ضحھا و القمر ا ذا تلا ھا ۔ساری اپنے حق میں لگائی ہے۔ شمس بھی آپ ہیں،قمربھی آپ ہیں،نہاربھی آپ ہیں،لیل بھی آپ ہیں۔غرض یہ شعرآپ کے حق میں ہے

حسین ہو مہ جبیں ہو دل نشین ہو
لقب جس کے ہیں اتنے وہ تمہیں ہو

عجیب نظریہ:

مرزا قادیانی نے جونبوت ظلیہ اور بروزیہ کی اصطلاح قائم کی ہے وہ بھی دراصل شیخ بہاء اللہ ایرانی سے اخذ کی ہے۔مرزاغلام احمد قادیانی نے کئی ایک جگہ لکھا ہے کہ میں ابراہیم ہوں،میں نوح ہوں،میں موسی ہوں،میں عیسی ہوں۔یہاں تک کہ میں محمد (ﷺ) ہوں۔چنانچہ آپ کاایک اردوشعردرثمین میں یوں ہے :

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

یہ بھی آپ کاایک فارسی شعرتریاق القلوب میں ہے :

منم مسیح زمان و منم کلیم خدا
منم محمد و احمد کہ مجتبی باشد

شیخ بہاء اللہ نے ایک نظریہ(اصول)ازخودمقررکیاہے کہ خدائی امر(نبوت رسالت وغیرہ)دراصل ایک ہے۔اور نبی جتنے آئے ہیں سب اسی ایک ہی امر کے مظہر ہیں۔اول اورآخرنبوت اورنبی ایک ہی ہیں۔بس اول میں بھی محمد،آخرمیں بھی محمد۔چنانچہ کہتے ہیں:

و ما امر نا ا لا وا حدۃ .(سورہ قمر) .وچوں امرواحدشدالبتہ مظاہرامرہم واحد...وہم چنیں آئمہ دین وسراجہائے یقین فرمودند اوّلنا محمد و آ خر نا محمد و اوسطنا محمد بارے معلوم ومحقق آنجناب بودہ کہ جمیع انبیاء ہیاکل امراللہ ہستند کہ درقمایص مختلفہ ظاہرشدند واگر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنظر لطیف ملاحظہ فرمائی ہمہ را در یک رضوان ساکن بینی و در یک ہوا طائر و بر یک بساط جالس و بر یک کلام ناطق و بر یک امر آمر اینست اتحاد آن جواہر وجود و شموس غیر محدود و معدود پس اگر یکے از ایں مظاہر قدسیہ بفرماید من رجوع کل انبیاء ہستم صادق است ۔(ایقان فارسی اردو۔ص ۱۵۴)

اس کی مثال یہ ہے کہ انگریزی حکومت میں عہدہ وائسرائے ایک ہی ہے جس کی ابتداء اور انتہاء مساوی ہے۔جیسا پہلا وائسرائے تھا پچھلا بھی ویسا ہی ہے۔بلکہ فرق یہ ہے کہ انبیاء اور دیگر باکمال لوگوں میں سے اگر کوئی یہ کہے کہ میں مجموعہ کمالات رکھتا ہوں تو شیخ بہاء اللہ کے نزدیک وہ صحیح کہتا ہے اسی اصول سے شیخ بہاء اللہ اپنا نام محمد رکھ کر یوں الہام لکھتا ہے : یا محمد بشر نی نفسك بما نزل علیك کتاب قدس کریم ۔(الواح مبارکہ ص ۳۰۱) اے محمد (بہاء اللہ) جو پاک کتاب تیری طرف اتری ہے اس کے ساتھ دل میں خوش ہو ۔

اسی اصول سے مرزا صاحب قادیانی نے اپنا نام بروزی یا ظلی محمد رکھا اور مجموعہ کمالات کا اپنے واسطے اعادہ کیا۔چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے

آنچہ دادہ ست ہر نبی را جام
داد آں جام را مرا بہ تمام

غرض شیخ بہاء اللہ نے جو لائن اختیار کی تھی مرزا صاحب نے اس پر گاڑی چلائی اور جو نیو کھودی تھی مرزا صاحب قادیانی نے اس پر عالیشان عمارت بنائی یہاں تک کہ سیاسی اصول بھی جو مرزا صاحب نے اختیار کیا تھا جس کا خلاصہ ہے کہ :

اگر شہ روز را گوید شب است ایں
بباید گفت اینک ماہ و پروین

یہ بھی ایرانی شیخ سے حاصل کیا ہے لیکن ہم اس کی تفصیل میں جانا نہیں چاہتے۔مختصر یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ نے بہت سی آیات کو اپنے اوپر چسپاں کیا ہے ان کی دیکھا دیکھی ہمارے پنجابی نبی (مرزا) نے بھی قرآن مجید کو اپنے پر لگایا۔باقی آئندہ

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰۔اپریل ۱۹۲۸ء جلد ۲۵ نمبر ۲۴ ص ۱۔۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزائیت سے توبہ

عبدالعزیز احمدی کے دولڑکوں، عبدالحق، الطاف حسین نے مسجد اہل حدیث میں مرزائیت سے توبہ کی۔

محمد عبد الرزاق ساکن اوٹکور ضلع محبوب نگر دکن

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۸ جون ۱۹۲۸ء مطابق ۱۹ ذی الحج ۱۳۴۶ھ ص ۱۵)

....

شیخ بہاء اللہ ایرانی اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے اخبار اہل حدیث ۲۰۔اپریل ۱۹۲۸ء میں زیرعنوان بالا یہ ثابت کیا تھا کہ ان ہر دو بزرگوں (قادیانی اور ایرانی) کے دلائل اور دعاوی میں مطابقت ہے۔اور یہ ایک ایسا امر ہے کہ خود اہل بہاء بھی بطور فخر اس کو پیش کیا کرتے ہیں۔ چنانچہ بہائی رسالہ کوکب ہند جلد ۲ نمبر ۱۷ صفحہ ۸ پر خود اڈیٹر کوکب ہند نے قادیانی خلیفہ صاحب کے ساتھ دمشقی علماء کے مناظرہ کا حال لکھتے ہوئے لکھا تھا:

دمشقیوں نے صاف کہدیا کہ احمدیوں کا سرمایہ علمی واستدلالی بابیوں (بابی اور بہائی ایک ہی فرقہ کا نام ہے۔مدیر اہل حدیث امرتسر) کا سرقہ ہے...

عجیب توارد ہے کہ ہندوستان کے علماء نے بھی یہی رائے قائم فرمائی جیسا کہ ناظرین کوکب ہند کو معلوم ہے اور عرب وشام کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں اور انہوں نے پہلی ہی ملاقات میں بھانپ لیا کہ قادیان کا دعوی اور استدلال بابیوں سے مستعار لیا گیا ہے۔،

اسی امر کو ثابت کرنے کے لئے مولانا اڈیٹر صاحب اہل حدیث نے مضمون مذکور تحریر فرمایا جو ابھی (۲۰۔اپریل) تک ابتدائی مراحل ہی میں تھا کہ بہائی رسالہ کوکب ہند دہلی کے اڈیٹر صاحب اسے ناپسندیدگی کی نگاہ سے دیکھنے لگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بہائی اڈیٹر نے مضمون مذکور پر پہلا اعتراض یہ کیا ہے کہ:

اہل حدیث نے جناب بہاء اللہ کو نبی کیوں لکھا جب کہ اہل بہاء ان کو نبی نہیں مانتے۔

حالانکہ جناب بہاء اللہ کی تحریریں اور ان کے فرزند اعظم عبدالبہاء عباس آفندی کی تشریحات پڑھنے سے یہ امر صاف روشن ہے کہ اگرچہ جناب بہاء اللہ نے نبوت کے نام سے دعویٰ نہیں کیا لیکن وہ جس مقام کا بھی دعویٰ کرتے تھے وہ مقام نبوت ہی تھا، نام چاہے کچھ ہو۔ چنانچہ لکھا ہے کہ

قل اتظنو ن انه اراد شيئا لنفسه لا و رب العا لمين (کتاب مبین ص ۲۶۹)

(کہدے کیا تم گمان کرتے ہو کہ بہاء اللہ نے اپنے نفس کے لئے کچھ چاہا ہے۔ نہیں رب العالمین کی قسم ایسا نہیں)۔

(کوکب ہند ج ا نمبر ۷ ص ۴)

جناب بہاء اللہ کی مندرجہ بالا تحریر میں قل صیغہ مخاطب سے صاف ظاہر ہے کہ ان کو مقام نبوت کا دعویٰ تھا۔ چنانچہ عبدالبہاء عباس آفندی نبوت کی اقسام کا تذکرہ کرتے ہوئے واضح الفاظ میں فرماتے ہیں:

آں مظاہر نبوت کلیہ کہ بالاستقلال اشراق نمودہ اند مانند حضرت ابراہیم و حضرت موسیٰ حضرت مسیح و حضرت محمد و حضرت اعلیٰ (باب) و جمال مبارک (بہاء اللہ)۔ (مفاوضات عبدالبہاء۔ ص ۱۱۴)

جب خود بہاء اللہ کے فرزند رشید عبدالبہاء جناب بہاء اللہ کو صاف طور پر نبی صاحب شریعت کہتے ہیں تو اب اگر حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے نبی لکھ دیا تو اڈیٹر کوکب ہند کا یہ کہنا کہ، اہل بہا حضرت بہاء اللہ کو نبی نہیں مانتے، نہ معلوم کہاں تک درست ہے۔ اور اڈیٹر صاحب کوکب ہند کے نزدیک مفاوضات کی عبارت مذکورہ کا کیا مطلب ہے۔

پھر اڈیٹر کوکب ہند کو اس پر بھی اعتراض ہے کہ جو اہل حدیث مذکور میں لکھا گیا تھا کہ

والشمس و ضحا ها والقمر اذا تلا ها ، بہاء اللہ نے ساری اپنے حق میں لگائی ہے۔

اس پر لکھتے ہیں:

ہم نہیں سمجھ سکتے کہ فاضل مدیر (اہل حدیث) نے یہ خلاصہ کن آیات مبارکہ کا درج فرمایا ہے۔

(کوکب ہند مذکور۔ ص ۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ الواحات مبارکہ صفحہ ۱۲ پر یوں مرقوم ہے:

(والقمر اذا تلاھا) والقمر رتبة الولاية الذى تلا شمس النبوة اى يظهر بعده ليقوم على امر النبى بين العباد و انا لو فذكر مقامات القمر لترى الكتاب ذا حجم عظيم

(کہ القمر ولایت کے اس مرتبہ کا نام ہے جو نبوت کے سورج سے روشن ہوا یعنی نبی کے امر پر بندوں کے درمیان اس کے بعد ظاہر ہوتا ہے اور اگر ہم القمر کے مقامات کا ذکر کریں تو تو دیکھے کتاب کو بڑے حجم والی)

اس عبارت میں القمر کو ولایت کا مرتبہ کہا گیا ہے اور بہاء اللہ نے اپنا دعوی ولایت اللہ ہی کے نام سے پیش کیا ہے جس کا صاف مطلب یہی ہے کہ القمر سے مراد جناب بہاء اللہ ہیں چنانچہ اس طرح ولایت کا دعوی کیا ہے

خبردار جو تم کو لفظ نبی کا ذکر اس بناء الاعظم سے روک دے یا ولایت کا خیال اس ولایت اللہ کے پہچاننے سے مانع ہو جو تمام عوالم پر محیط ہے۔ (بحوالہ اقدس از جواب لیکچر جناب قادیانی ص ۱)

یہی اہل بہا کا عقیدہ ہے کہ دورہ ءنبوت آنحضرت ﷺ پر ختم ہو گیا اب مظہریت اور ولایت کا زمانہ ہے جسکے مدعی جناب بہاء اللہ ہیں (مناظرات الدینیہ ص ۸۸)

پھر اڈیٹر کوکب ہند فرماتے ہیں:

اسی طرح آیات ذیل کے سمجھنے میں مولانا (اڈیٹر اہل حدیث) نے غلطی کی ہے یا محمد بشر فى نفسك بما نزل عليك كتاب قدس كريم .

(اے محمد! جو پاک کتاب تیری طرف اتری ہے اس سے اپنے دل میں خوش ہو)۔

جناب مولانا اس آیت مبارکہ کا یہ مطلب سمجھے ہیں کہ حضرت بہاء الله عز اسمه الاعلى نے اس آیت مبارکہ میں اپنے آپ کو بروزی طور پر محمد قرار دیا ہے حالانکہ یہ درست نہیں (کوکب ہند مذکور)

اس جگہ مجھ کو اڈیٹر کوکب ہند پر بہت ہی افسوس ہے کہ انہوں نے جناب مولانا (اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) کی نیک نیتی اور حسن ظنی کی ذرہ قدر نہ کی، کیونکہ اس عبارت کا مطلب بقول اڈیٹر کوکب ہند مولانا نہیں سمجھے اور نہ اڈیٹر کوکب ہند سمجھ سکے۔ یہ اسی قسم کی عبارت ہے جس کو قادیانی صاحبان بہاء اللہ کے دعوی الوہیت کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثبوت میں پیش کیا کرتے ہیں اور یوں نتیجہ نکالا کرتے ہیں:

بہاء اللہ نے خود اپنے مرید محمد نام ایک شخص کو اپنے گھر واقع بغداد کے حج کرنے کا حکم دیتے ہوئے یا الٰہی کے ساتھ جو دعا مانگنے کی ہدایت کی ہے اس میں یا الٰہی سے سوائے بہاء اللہ کے کوئی دوسرا خدا مراد نہیں ہوسکتا (بہائی مذہب کی حقیقت۔ص ۴۵)

لیکن حضرت مولانا ثناء اللہ نے ایسا کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ آنجناب کی تحقیق میں چونکہ بہاء اللہ مدعی الوہیت نہیں تھے (دیکھو اہل حدیث ۴ نومبر ۱۹۲۷ء ص ۸ کالم ۱ کا نوٹ از مدیر) اس لئے آپ نے یہی سمجھا کہ عبارت زیر بحث میں بہاء اللہ نے اپنا نام محمد رکھا ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جب بہاء اللہ رجعت اور بروز کے قائل تھے جب ہی تو وہ اپنے آپ کو مسیح کی آمد ثانی کہتے ہیں اسی کو مدنظر رکھ کر جناب مولانا نے عبارت زیر بحث سے مذکورہ بالا نتیجہ نکالا جو ان کی حسن نیت کا بین ثبوت ہے ورنہ اسی عبارت کا قادیانی مفہوم لکھ کر اعتراض کر دینا تو بہت ہی آسان تھا

اس کے بعد جناب اڈیٹر کوکب ہند فرماتے ہیں:

حضرت بہاء اللہ کا دعوی وہ دعوی ہے جو کسی صادق یا غیر صادق نے آج تک نہیں کیا۔ کسی صادق نے تو اس لئے نہیں کیا کہ وہ سچائی اور بصیرت کے مقام پر یہ جانتے تھے کہ اس مقام یکتا کا مالک صرف وہ موعود مطلق بہاء اللہ ہے جس کے ذکر کو قرآن نے نباء عظیم اور جس کے ظہور کو ظہور رب العالمین کہا گیا ہے۔ اور کسی کاذب نے اس لئے نہیں کیا کہ اس کے ذہن کے لئے اس مقام تک رسائی اور تصور بھی ناممکن ہے اس لئے قادیانی دعوے کو اس دعوی کے بالمقابل رکھنا سورج کے سامنے ایک جگنو کو پیش کرنا ہے۔ (ص ۲۸)

یہ اڈیٹر کوکب ہند کا اپنا اعتقاد ہے ہر شخص اپنے پیشوا کو بڑا اور دوسروں کے پیشوا کو کمتر درجہ سمجھا کرتا ہے جس سے کسی غیر جانبدار کو بحث نہیں ہوتی نفس دعوی (موعود کل ملل و ادیان) مساوی ہیں ایک غیر جانبدار کی نظر اسی پر جاسکتی ہے، ورنہ ذہن کی رسائی کی اگر پوچھو تو جناب مرزا صاحب قادیانی نے ایسے بلند بانگ دعاوی کئے ہیں کہ اس سے اونچا ہونے کی کسی میں مجال ہی نہیں فرماتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آسمان سے کئی تخت اترے مگر سب سے اونچا تیرا (مرزا غلام احمد کا) تخت بچھایا گیا ۔

(قادیانی اربعین نمبر ۳۔ص ۴۵)

یہ میرا قدم ایک ایسے بلند منارہ پر ہے جس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔

(خطبہ الہامیہ۔ص ۳۵)

پس اس اونچائی اور نچائی، بلندی اور پستی سے غیروں کو کچھ سروکار نہیں۔ آپ دونوں گروہ (بہائی اور قادیانی) باہمی فیصلہ کرلیں۔

اس کے بعد اڈیٹر کوکب ہند نے لکھا ہے:

پھر آیت مبارکہ و ما امرنا الا واحدۃ کی توضیح پر اعتراض کرتے ہوئے (مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے) لکھا ہے کہ خدائی امر (نبوت و رسالت وغیرہ) دراصل ایک ہے، اور جتنے بھی آئے ہیں سب اسی ایک ہی امر کے مظہر ہیں اور بقول جناب مدیر (اہل حدیث) حضرت جمال مبارک (بہاء اللہ) نے یہ نظریہ (اصول) از خود مقرر کیا ہے غالباً مولانا یہ عبارت لکھتے وقت بخاری کی یہ مشہور حدیث بھول گئے کہ فخر الرسل سیدنا خاتم التحیۃ والثناء نے فرمایا

الا نبیاء اخوۃ علا تیۃ امہا تھم شتی و دینھم واحدۃ ،

کوکب ہند کے اڈیٹر صاحب نے غور نہیں کیا تمام نبیوں کا دین ایک ہونا اور بات ہے، اور یہ درست ہے۔ لیکن نبی ایک نہیں ہوتے۔ عیسی کو موسی اور آنحضرت ﷺ کو ابراہیم نہیں کہا جا سکتا۔ لیکن ایقان کی عبارت جو خبار اہل حدیث ۲۰۔اپریل میں درج ہوئی ہے اس سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ عیسی کو موسی اور ابراہیم کو نوح کہہ و تو کچھ ہرج نہیں۔ بلکہ ایک ہی نبی اپنے سب نام رکھ لے تو رکھ سکتا ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں صاحب ایقان کے اصل الفاظ یوں ہیں:

پس اگر یکے از ایں مظاہر قدسیہ بفرماید من رجوع کل انبیاء ہستم صادق است۔

(ایقان۔ص ۱۵۴)

یعنی نبیوں میں سے ایک نبی اگر فرمائے کہ میں کل انبیاء کی رجعت ہوں تو وہ سچا ہے اس اصول کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری کی حدیث سے (جو اڈیٹر کوکب نے پیش کی ہے) کچھ بھی لگاؤ نہیں۔ پس یہ ایک نیا اصول ہے جو جناب بہاء اللہ کا مقرر کردہ ہے اور جس پر اہل حدیث کا اعتراض ہے اور جسے دیکھ کر قادیان کے نقل نویسوں نے بھی یوں لکھنا شروع کر دیا ہے

> آیت اذا الرسل اقتت سے ثابت ہے کہ آنے والا مسیح نبی ہوگا کیونکہ آیت میں مسیح موعود کی پیش گوئی کی گئی ہے اور اس زمانہ کی نسبت ان الفاظ میں خبر دی گئی ہے کہ جب رسول وقت مقررہ پر لائے جائیں گے یعنی ایک ہی وقت میں سب رسولوں کو جمع کر دیا جائے گا اور مسیح موعود کے وجود میں وہ ظاہر ہوں اس آیت کو بھی خود حضرت مسیح موعود (مرزا) نے اپنے پر چسپاں کیا ہے۔
>
> (حقیقۃ النبوۃ۔ص ۱۱۸)

حالانکہ ایسے عقائد کا اسلام میں کہیں ذکر نہیں

لطف یہ ہے کہ قیامت کے متعلق جو آیات قرآن مجید میں ہیں ان کو بہائی اپنے پیشواؤں پر، اور مرزائی ان کی دیکھا دیکھی مرزا صاحب پر چسپاں کرتے ہیں۔ چونکہ پہلے یہ کام بہاء اللہ نے کیا، ان کے بعد جناب مرزا صاحب نے بھی اسی راستہ پر قدم مارا، اس لئے علماء نے یک زبان ہو کر کہہ دیا کہ مرزائی مذہب بہائی مذہب کی نقل ہے اسی کو ثابت کرنے کے لئے حضرت مولانا (ثناءاللہ) مضمون زیر بحث لکھ رہے ہیں جس کی بقیہ اقساط کا ناظرین کو انتظار کرنا چاہیے۔

التماس ضروری:

حافظ سلیم احمد صاحب احمدی اوٹاوی نے میرے مقابلہ پر بہاء اللہ ایرانی کو مدعی الوہیت ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ ان کے اہل حدیث میں بہت سے مضمون نکلے۔ لیکن میرے پرچے ان کی نسبت کم ہوئے۔ وجہ یہ تھی میں اپنے مضامین میں کوشش کرتا رہا کہ حافظ سلیم صاحب جناب مرزا صاحب قادیانی کے مسلمہ اصولوں کے اندر اندر رہیں۔ کیونکہ میرا خیال ہے کہ جب مرزائی صاحبان مرزا صاحب کے اصولوں کو لے کر بہاء اللہ کے مقابلہ پر کھڑے ہوں گے تو بجز بہائی مذہب کے راستہ کے ان کے لئے کوئی دوسری راہ نہ ہوگی ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی لوٹ پھیر میں آخر کار اڈیٹر صاحب کی طرف سے الارم ہوگیا کہ اب فریقین ایک ایک پرچہ مکمل لکھ کراس بحث کوختم کر دیں۔ میرا پرچہ ۱۳ جنوری ۱۹۲۸ء کو آخری نکلا۔ ادس کے بعد آج تک حافظ سلیم احمد صاحب خاموش ہیں۔ اس لئے بذریعہ سطور ہذا گذارش ہے کہ وہ خود یا ان کی طرف سے کوئی اور صاحب اپنے ایک پرچہ کا حق لے کر میرے آخری پرچہ کا حق مجھ کو دلوادیں۔ ورنہ یہ بات تو اچھی نہیں کہ

یکے پیش خصم آمدن مرد دار
دوم جان بدر بردن از کار زار

مولانا ثناءاللہ امرتسری ادارتی نوٹ میں لکھتے ہیں:

حافظ سلیم احمد صاحب کا مضمون انہی دنوں آیا تھا جسے انہوں نے جلدی واپس طلب کر لیا تھا۔ جو بھیجا گیا۔ پھر نہیں آیا۔ اسلیئے میدان آپ کے ہاتھ رہا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۵ جون ۱۹۲۸ء مطابق ۲۶ ذی الحج ۱۳۴۶ھ نمبر ۳۲ جلد ۲۵ ص ۵۔۷)

....

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی

(الفضل مورخہ ۱۹ جون ۱۹۲۸ء میں)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

ہمارا اعتقاد ہے جسے ہم بارہا ثابت کر چکے ہیں اور اب بھی ثابت کرنے پر مستعد ہیں کہ قادیانی عمارت کی بنیاد جھوٹ اور افتراء علی اللہ پر ہے۔ اسلیئے اس میں جتنا بھی جھوٹ اور افتراء ثابت ہو جائے وہ بحکم

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا مے رود دیوار کج

اسی بنیادی کذب وافتراء کا نتیجہ ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہماری یہ تحریر کوئی صاحب بد کلامی یا تیزی پر محمول نہ کریں۔آج ہم جس کذب بیانی کے اظہار کرنے کو یہ نوٹ لکھتے ہیں ہم سچ کہتے ہیں کہ قادیانی تحریرات میں بڑے میاں (غلام احمد قادیانی) سے لے کر چھوٹے بھیوں تک جتنا کچھ جھوٹ اور افتراء ہم نے دیکھا ہے اس پر کبھی اتنا رنج نہیں ہوا جتنا اس کذب بیانی پر ہوا جس کا ذکر ہم آج کرنے کو ہیں۔

یہ بھی ہم سچ کہتے ہیں کہ ہمارے دل میں اتنا خوف پیدا ہوا کہ دل ڈرنے لگا کہ آسمان نہ گر پڑے، زمین نہ پھٹ جائے۔

جو صاحب اس خیال کو ہماری ضعیف الاعتقادی یا مبالغہ آفرینی کہیں وہ ذرہ صبر کر کے ہمارے منقولہ کذبات قادیانی پڑھ لیں۔

ناظرین کو یہ تو معلوم ہوگا کہ مرزا صاحب آنجہانی نے ایک پیش گوئی کی تھی کہ ایک لڑکی بنت مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کا مجھ سے آسمان پر نکاح ہو چکا ہے۔لہذا وہ میرے نکاح میں آئے گی اور ضرور آئے گی۔ گو اس کے لئے آپ نے مدت بھی مقرر کر دی تھی اور وہ مدت گذر بھی گئی۔تاہم بحکم

جب تک سانس تب تک آس

زندگی میں دامن امید ہاتھ سے نہ دیا تھا، بلکہ ہمیشہ یہی کہتے رہے :

کبھی تو ہر جی پوچھیں گے کون کھڑے دربار

لیکن جب مرزا صاحب قادیانی (امیدوار نکاح) کا اس دنیا سے انتقال ہوا تو سوال پر سوال وارد ہوا کہ اب وہ آسمانی نکاح کہاں گیا؟ اس کا جواب ایک تو حکیم نور الدین اول خلیفہ قادیان نے دیا تھا کہ

مرزا جی کی نسل سے کسی لڑکے کا اس آسمانی منکوحہ کی نسل سے کسی لڑکی کے ساتھ آئندہ چل کر نکاح بھی ہو گیا تو پیش گوئی سچی رہے گی ۔

یعنی یہ نکاح مرزا صاحب آنجہانی کی ذات خاص اور منکوحہ کی شخصیت کا نہیں تھا بلکہ نسل کا نسل سے ہے۔ بہت خوب۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا جواب آج خلیفہ ثانی (مرزا محمود احمد) دیتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں خلیفہ قادیان، امام جماعت قادیان، ہاں قمرالانبیاء، ہاں مصلح اعظم نے چار جھوٹ بولے ہیں۔ جھوٹ بھی کیا خدا پر، انبیاء پر، خاص کر سیدالانبیاء پر افترا کر کے منکرین اسلام کو اسلام اور نبی علیہ السلام کی تکذیب کرنے کی جرأت دلائی۔

ناظرین بغور سنیں خلیفہ قادیان میاں محمود احمد پر سوال ہوا کہ

الہام دربارہ نکاح محمدی بیگم جو آسمان پر پڑھا گیا وہ پورا نہیں ہوا۔

جواب: ایسے آسمان پر نکاح پڑھے ہوئے کئی پورے نہیں ہوئے۔ حضرت نوح نے بھی آسمان سے ہی خبر پا کر کہا تھا کہ میرا بیٹا بچ رہے گا مگر وہ پوری نہ ہوئی۔ (الفضل قادیان ۱۹ جون ص ۵)۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ حکایت مشہور ہے کسی کبڑی کو کسی شخص نے پوچھا کہ بڑی بی تم چاہتی ہو کہ ساری عورتیں تمہاری طرح کبڑی ہو جائیں یا تم اچھی ہو جاؤ۔ بڑی بی نے نہایت صفائی سے اپنے مافی الضمیر کا اظہار کیا کہ:

سب کبڑی ہو جائیں تو میں ان کو دیکھوں۔

یہی حال قادیانی کبار کا ہے جب کبھی ان کے ہیرو (نبی) پر ان کی زندگی میں اعتراض ہوتا تھا کہ فلاں بات پوری نہیں ہوئی، تو وہ فوراً کہہ دیتے کہ

چار سو نبیوں کی پیش گوئیاں پوری نہیں ہوئیں۔ (ازالہ اوہام۔ ص ۶۲۹)

آج خلیفہ قادیان بھی اپنے باپ کے نقش قدم پر چلتا ہوا کہتا ہے کہ میرے باپ کی کہی ہوئی بات اگر پوری نہیں ہوئی تو کیا ہوا۔ حضرت نوح کی بات بھی تو پوری نہیں ہوئی۔ اس کی بات پوری نہ ہونے سے اس کی نبوت پر اعتراض نہ آیا، تو ہمارے نبی کی نبوت پر اعتراض کیوں؟

نہ تنہا من دریں میخانہ مستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

ہم کہتے ہیں قرآن میں خدا نے نوحؑ کا قصہ بیان فرمایا ہے۔ اس میں تو یہ مضمون منقولہ خلیفہ قادیان ملتا نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صرف اتنا ہے کہ حضرت نوح ؑ نے پانی دیکھ کر عرض کی

ان ابنی من اھلی وان وعدك الحق

اے خدا میرا بیٹا میرے اہل میں ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے

اس دعا سے معلوم ہوا کہ حضرت نوح ؑ کو جو بتایا گیا تھا کہ تجھے اور تیرے اہل کو ہم بچا لیں گے، حضرت نوح ؑ نے بیٹے کو اہل موعود لہ سمجھا۔ مگر اس سمجھ کا کسی دوسرے کے سامنے اظہار یا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ صرف خدا کے سامنے اپنے فہم کو پیش کیا۔ جس کا جواب ملا

انّہ لیس من اھلك۔ انه عمل غیر صالح

اے نوح تو اہل سے مراد نسلی اہل سمجھا ہے ہماری مراد نسلی نہیں بلکہ تابعدار ہیں اس لحاظ سے وہ تیرا بیٹا تیرے اہل سے نہیں (اسکی دلیل یہ بتائی کہ) وہ اچھے کام کرنے والا نہیں بلکہ بدکار ہے

بس بات ختم ہوگئی حضرت نوح ؑ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ: میرا بیٹا بچ جائے گا۔

خلیفہ قادیان یا علماء قادیان ہم کو اس مضمون کی کوئی آیت بتا دیں تو لودھیانہ کی رقم تین سو میں سے ایک سو روپئہ ہم سے انعام لیں۔

اللہ اللہ! کس دلیری اور جرأت سے کہتے ہیں، پوری نہ ہوئی۔ الی اللہ المشتکی

<u>دوسری غلط بیانی:</u>

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے آسمانی نکاح کے ٹل جانے پر دوسری شہادت کاذبہ یہ پیش کی ہے۔

حضرت موسیٰ ؑ نے بھی آسمان سے ہی خبر پا کر یہ کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے مگر وہ داخل نہ ہو سکے۔ (ص ۵)

مولانا امرتسری ؒ لکھتے ہیں: یہ بھی جھوٹ بلکہ افتراء اور توہین انبیاء ہے۔ حضرت موسیٰ ؑ کا یہ اعلان کہیں نہیں، بلکہ یوں ہے

یا قوم ا دخلوا ا لا ر ض المقدسة التی کتب الله لکم

اے میرے بھائیو! اس زمین میں داخل ہو جاؤ جو خدا نے تمہارے لئے مقدر کی ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر جب بنی اسرائیل نے اس حکم کی تعمیل کرنے سے انکار کیا تو ارشاد ہوا

فا نها محر مة عليهم ار بعين سنة يتيهو ن فى الا رض فلا تأس على القو م الفاسقين

(کہ اس زمین کا داخلہ ان پر چالیس سال تک حرام ہے اس جنگل میں حیران پریشان گھومتے رہیں گے۔ پس اے موسیٰ تو ان بدعمل لوگوں کے حال پر افسوس نہ کر)

اس مدت کے بعد بنی اسرائیل داخل ہوئے۔ بتایئے اس سے حضرت موسیٰ کی غلط گوئی ثابت ہوئی یا قادیانی کذب بیانی۔

خلیفہ صاحب قادیان یہ حوالہ دکھائیں تو یک صد چہرہ دار انعام پائیں۔

قادیانی ممبرو!

تمہیں تقصیر اس بت کی جو ہے میری خطا لگتی
ارے لوگو! ذرہ انصاف سے کہیو خدا لگتی

تیسری شہادت کا ذبہ:

آسمانی نکاح مرزا کی تنسیخ پر خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد نے تیسری شہادت کا ذبہ یہ دی ہے رسول کریم ﷺ کو بھی آسمان سے ہی خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ ﷺ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا۔ مگر وہ فنا نہ ہوا۔ (ص۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ میں لکھتے ہیں: اس موقع پر تو ہم اس حدیث کے بیان کرنے پر مجبور ہیں جس میں ارشاد ہے

من كذ ب عليّ متعمداً فليتبوا مقعده من النار

ارشاد ہے: جو کوئی مجھ پر جھوٹ باندھے وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔

دن کی روشنی میں ڈاکہ مارنا آسان ہے، مگر ہندوستان جیسے ملک میں جہاں خدا کے فضل سے احادیث رسول کے جاننے والے، بلکہ یاد رکھنے والے بے شمار ہیں، کسی جھوٹی حدیث کو پیش کرکے دھوکہ دے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جانا ڈاکہ زنی سے زیادہ مشکل ہے۔

احمدی دوستو! ہم تمہارے خلیفہ کا گلہ تو کیا کریں جن کا مبلغ علم وفضل ہمیں معلوم ہے۔آخر وہ وہی تو ہیں، جن کو بھرے جلسہ امرتسر میں مولوی عطاء اللہ نے ایک حدیث پوچھی تھی، جو ان کے مضمون میں درج تھی۔تو وہ علماء قادیان کی طرف دیکھنے لگ گئے تھے۔اس لئے ان کی علمی نابالغی کو ہم کیا کہیں۔کہنا تو آپ لوگوں سے ہے جنہوں نے علم پڑھنے پر کچھ وقت لگایا،اور سمجھنا چاہیں تو سمجھ بھی سکتے ہیں۔بتائیے یہ حدیث کس کتاب میں ہے جس میں حضورﷺ نے ارشاد فرمایا ہو کہ مسیلمہ میری زندگی میں فنا ہو جائے گا۔

بتاؤ تو لودھیانہ کی رقم تین سو میں سے یک صد چہرہ دار انعام لے سکتے ہو

نہ دکھا سکو تو ایمان کا تقاضا ہونا چاہیے کہ صاف صاف لفظوں میں اعلان کرو کہ میاں محمود احمد (امام جماعت احمدیہ قادیانیہ) نے جھوٹ بولا اور پیغمبر اسلام علیہ السلام پر افتراء کیا اور دشمنان اسلام کو تکذیب اسلام پر جرأت دلائی۔

چوتھی شہادت کاذبہ:

اس شہادت میں تو جی کھول کر جھوٹ بولا گیا ہے خلیفہ صاحب کہتے ہیں:

قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی۔مگر وہ کنجیاں آپ (ﷺ) کی زندگی میں نہ ملیں۔ (ص۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں:اس کے متعلق روایت کے مشرحہ الفاظ ہم نقل کئے دیتے ہیں:

قال رسول اللہ ﷺ قد مات کسری فلا کسری بعدہ و اذ هلك قیصر فلا قیصر بعدہ والذء نفسی بیدہ لتمفقنّ کنوز هما فی سبیل اللہ (یعنی حضورﷺ نے فرمایا ہے کہ تم مسلمان ان کسری اور قیصر کے خزانوں کو اللہ کی راہ میں خرچ کروں گے)۔

ایک حدیث کے الفاظ یہ ہیں:

سمعت رسول اللہ ﷺ یقول لتفتحنّ عصا بة من المسلمین کنز آل کسری
(صحیح مسلم ج۲ص ۳۹۶)(یعنی حضورﷺ نے فرمایا مسلمانوں کی ایک جماعت آل کسری کے خزانے کو فتح کرے گی)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی دوستو! بتاؤ اس حدیث میں کیا غلطی ہے۔ کیا خلافت ثانیہ کے زمانہ میں مسلمانوں نے دونوں کے خزانے نہیں توڑے۔ پھر تم جو مرزا صاحب آنجہانی کی ایک غلط پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے خدا کے سچے نبیوں کے واقعات ایسے بتاتے ہو جن کی وجہ سے مخالفین اسلام ان سچے پیغمبروں کو بھی تختہ مشق بنائیں، تو تم ہی کہو کہ اس ظلم عظیم کا گناہ کس کی گردن پر ہوگا۔ پس

ذرہ انصاف تو کیجئے نکالا کس نے شر پہلے

قادیانی ممبرو! لودھیانہ کی رقم کل تین سو تھی جو پہلے تین سوالوں میں ختم ہوگئی۔ اس چوتھے جواب کے لئے ہم اپنے پاس سے یک صد چہرہ دار دیں گے۔ پس ہمت کرو میدان میں آؤ۔ اپنے خلیفہ کی لاج رکھ لو۔ دنیا کیا کہے گی کہ خلیفہ قادیانی کے مریدان کو سچا ثابت نہ کر سکے۔

ان سب شہادتوں کے بعد خلیفہ قادیان مرزا محمود احمد نے ان سے بھی عجیب تر بات لکھی ہے جس کے الفاظ یہ ہیں

صحیح بات یہ ہے کہ آسمان کی باتیں تو سچی ہوتی ہیں مگر بہت لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کو روحانی آنکھیں عطا نہیں ہوتیں وہ جب تعصب کے غبار کی عینک لگا کر دیکھنا چاہتے ہیں تو بجز غبار کے ان کی آنکھوں کے سامنے اور کچھ نہیں آتا۔ (ص ۶)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں کہ تعصب بہت برا فعل ہے۔ مگر افسوس ہے کہ خلیفہ صاحب یا تو تعصب کے معنی نہیں جانتے، یا اس فعل بد کو دوسروں کیلئے برا اور قادیانی گروہ کے لئے جائز بلکہ مستحسن جانتے ہیں۔

سنئے! تعصب کے معنی ہیں اپنی ہی بات کو چاہے غلط ہو مضبوط کرتے جانا۔ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ وصف قادیانی نبی اور ان کی امت میں سب سے بڑھ کر ہے۔ اگر نہ ہوتا تو آسمانی نکاح جیسی جھوٹی پیش گوئی کو سچا ثابت کرنے کے لئے کوشش کرتے کرتے قبر شریف میں نہ چلے جاتے۔

سنئیے آپ کے والد صاحب (مرزا غلام احمد) فرماتے ہیں:

میں نہیں کہتا کہ یہ کام (نکاح کا) ختم ہوگیا بلکہ یہ کام ابھی باقی ہے اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر مبرم ہے (یقینی اور قطعی) ہے۔ اس کا وقت آئے گا قسم خدا کی جس نے حضرت محمد رسول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ کو بھیجا ہے یہ بالکل سچ ہے تم دیکھ لوگے اور میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے (رسالہ انجام آتھم)

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں کہ بتایئے خلیفہ صاحب! اس سے بھی زیادہ کوئی کلام واضح ہوگا۔ کیسی صفائی سے فرماتے ہیں اور حلفیہ فرماتے ہیں وقوعہ نکاح کو تقدیر مبرم (قطعی) قرار دیتے ہیں باوجود اس کے وقوعہ نہیں ہوتا تاہم قادیانی خلیفہ مرزا جی کے ایک جھوٹ کو سچ ثابت کرنے کے لئے حضرات انبیاء بلکہ خود خدا پر افتراء کرنے سے باز نہیں آتے۔

احمدی دوستو! آؤ ہم اس مشکل سوال کا جواب تم کو بتائیں۔ مشہور شاعر متنبّی کا شعر پڑھ دیا کرو تمہاری طرف سے مخالفوں کو منہ توڑ جواب دیا ہے۔ پس وہ شعر سنو

اذا غدرت حسناء اوفت بعهدها

ومن عهدها الا يدوم لها عهد

(محبوبہ جب وعدہ خلافی کرے تو اس کو وعدہ خلافی نہ جانا کرو بلکہ وہ بھی وعدہ وفائی ہے کیونکہ اس کے وعدے میں یہ بھی داخل ہے کہ میں وعدہ پورا نہ کروں گی)

جتنی پیش گوئیاں مرزا جی کی جھوٹی ہوئیں وہ سب اس شعر کے ماتحت جھوٹی نہیں بلکہ بحکم

انت جميل الوجه مستحسن الكذب

صحیح اور مستحسن ہیں۔ اللہ اعلم

ناظرین ہم نے جو شروع مضمون میں اظہار غیظ وغضب کیا تھا کیا مضمون ہذا دیکھ کر بھی آپ لوگ ہمارے غیظ وغضب میں شریک نہ ہوں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۲۴ محرم ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۳۶ ص ۱۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی سیرت پر لیکچر

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری، بریلی سے لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے گدی نشین میاں محمود احمد ہمیشہ اس بات کی کوشش فرمایا کرتے تھے کہ مسلمان اور مرزائی آپس میں اتحاد نہ کریں۔ چنانچہ ایک دفعہ تو صاف آپ نے لکھ دیا کہ

میں تو اس وقت چاہتا تھا کہ...احمدی اور غیر احمدی آپس میں مل نہ سکیں۔

(الفضل قادیان ۲۷ستمبر۱۹۱۴ء ص ۷)۔

مگر اب پینتیس چھتیس برس کی مسلسل مخالفت اور مسلمانوں سے لڑنے کے بعد آپ اپنی پرانی اور موروثی خواہش کے برخلاف ہو کر مسلمانوں اور مرزائیوں کا اتحاد کرانا چاہتے ہیں بلکہ اس اتحاد کے پیشرو بننا چاہتے ہیں

بدلتا ہے رنگ آسماں کیسے کیسے

آپ نے تحریک فرمائی تھی کہ ۱۷ جون گذشتہ کو آنحضرت ﷺ کی سیرت پر تمام ہندوستان میں جگہ جگہ لیکچر ہونا چاہیے۔ چنانچہ قادیانی اخبارات سے معلوم ہوا کہ تاریخ مقررہ پر بہت سے مقامات پر لیکچر ہوئے اور سیرت رسول بیان کی گئی۔

مرزا صاحب نے جو مسلم قوم پر سبّ وشتم فرمائی تھی بلکہ خود خلیفہ صاحب نے جو ترک موالات با مسلماناں کی تعلیم اپنے مریدوں کو دے رکھی ہے، اس پر خیال کرتے ہوئے خلیفہ صاحب کی موجودہ پالیسی بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اور خلیفہ صاحب کو صبح کا بھولا ہوا شام کو واپس آیا سمجھ کر مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ بھی مرزائیوں سے ملنے جلنے کے لئے بڑھیں۔ شائد وہ وقت بھی خدا کبھی لے آئے کہ خلیفہ صاحب مسلمانوں کو کافر کہنا اور ان کو مرزائی بیٹی دینا حرام سمجھنا، اور ان کی میت کا جنازہ پڑھنا حرام جاننا چھوڑ کر اپنے ایسے تمام فتوے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

منسوخ کر دیں۔

قادیان کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے سب سے پہلے میں یہ تجویز پیش کرتا ہوں کہ جس طرح ۱۷ جون گذشتہ کو آنحضرت ﷺ کی سیرت پر جگہ جگہ لیکچر ہو چکے اسی طرح اب ایک تاریخ میں، جناب مرزا صاحب کی سیرت پر بھی لیکچر ہونا چاہیے۔

اور ہر شخص مرزائی ہو یا غیر مرزائی اپنے خیال کے مطابق اس میں حصہ لے۔ اس مبارک کام کیلئے آئندہ چھٹی ستمبر کی بہت موزوں ہوگی کیونکہ اس تاریخ میں ہندوستان کی تینوں بڑی قوموں (مسلمان ہندو عیسائی) کا تعلق ہے۔ مسلمانوں کا تو یہ تعلق ہے کہ یہ تاریخ ماہ مبارک ربیع الاول میں واقع ہے۔ اور ہندوؤں کے لئے اس لئے موزوں ہے کہ اس کی شب کرشنا جنم اشٹمی ہوگی اور خود مرزا صاحب کو بھی کرشن اوتار ہونے کا دعوی تھا۔ باقی رہے عیسائی، سوان کو تو یہ تاریخ حضرت مرزا صاحب قادیانی کے دم قدم کی برکت سے ہمیشہ یاد ہے اور یاد رہے گی۔ اس لئے موزوں تاریخ تو یہی ہے آئندہ کوئی تاریخ بھی مقرر ہو جائے تو بہتر ہے بہر حال سیرت مرزا پر لیکچر ضرور ہونا چاہیے۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ ادارتی نوٹ میں فرماتے ہیں؛

فاضل مضمون نگار کی تجویز بجائے خود مدلل ہے تاہم ہمارے نزدیک آپ کی تجویز کی دلیل یہ واضح ہے کہ جناب مرزا صاحب اپنی بروزی بعثت کے لحاظ سے محمد ثانی کہلاتے تھے اس لئے بہت ضروری ہے کہ محمد اول ﷺ کی سیرت کے بعد محمد ثانی (مرزا) کی سیرت بھی بتائی جائے تاکہ ناظرین اور سامعین کو دونوں میں مطابقت کا علم ہو سکے۔ خلیفہ قادیان میاں محمود احمد تو ہمیشہ کہا کرتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ تک پہنچنے کا ذریعہ محمد ثانی (مرزا) ہی ہیں اس وجہ سے بھی فاضل نامہ نگار کی تجویز قادیانی دربار میں قابل قبول ہی نہیں واجب التائید ہے۔ کیا دربار قادیانی سے اس تجویز کی منظوری ہوگی؟ اس کا فیصلہ آئندہ زمانہ کرے گا۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۲ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۳۷ ص ۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دجال کون ہے؟

مولانا محمد عبدالغفار خیریؒ، دہلی سے لکھتے ہیں: مرزا غلام احمد قادیانی نے تحفہ گولڑویہ کے حاشیہ پر ایک حدیث لکھی ہے جس کا ترجمہ یوں کیا گیا ہے :

یعنی آخری زمانہ میں ایک گروہ دجال نکلے گا وہ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے یعنی اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سامال خرچ کریں گے بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے اوران کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔اور دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔خدا کہے گا کہ تم میرے علم کے ساتھ مغرور ہوگئے اور کیا تم میرے کلمات میں تحریف کرنے لگے۔

اس حدیث میں بقول مرزا صاحب، دجال کی پہچان حسب ذیل بیان کی گئی ہے :

۱۔دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔

۲۔ اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سامال خرچ کریں گے۔

۳۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔

۴۔زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔

ہم کو اس سے بحث نہیں کہ حدیث شریف میں لفظ دجال (بالدال) ہے یا رجال (بالراء)۔ ہمارا مقصد ہر صورت میں حاصل ہے۔ہم کو دیکھنا یہ ہے کہ آج کل یہ صفات کس گروہ میں ہیں تاکہ مسلمان معلوم کرسکیں۔ہم حسب ذیل اقتباس اخبار زمین دار لاہور مجریہ ۲۳ مئی ۱۹۲۸ء سے پیش کئے دیتے ہیں۔فکاہات کے کالم میں ہے کہ

میاں بشیر الدین محمود خلیفہ قادیان ہر اس کلمہ گو کو جو حضور ختمی مرتبت ﷺ کو خاتم الانبیاء ماننے کی وجہ سے ان کے والد کی نبوت اوران کی خلافت کا قائل نہ ہو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں۔

اس کی دلیل میں زمین دار نے قادیانی مستند کتب سے تین حوالے بھی دیئے ہیں جن کو ہم اس وقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نظرانداز کرتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ قادیانی گروہ ہو یا لاہوری۔ یہ دونوں ہم مسلمانوں کے پیچھے نہ نماز پڑھتے ہیں نہ جنازے کی نماز میں شرکت کرتے ہیں ۔

خیر آیئے آگے موضوع پر چلئے

۱۔ دنیا کے طالبوں کو دین کے ساتھ فریب دیں گے۔،

باوجود اس کے کہ ہم سب مسلمانوں کو کافر سمجھتے ہیں پھر بھی دین کے ساتھ فریب کی صورت بالفاظ زمین دار مذکور یہ ہے کہ:

باوجود اس عقیدے کے مرزا بشیرالدین محمود نے تمام غیر احمدیوں کو دعوت دی ہے کہ ان کی طرف سے ۱۷ جون کو جو جلسے ہونے والے ہیں ان میں وہ حضور آقائے دو جہان کی سیرت پر تقریریں کریں گے اور یہ معلوم کر کے ہماری حیرت کی کچھ انتہاء نہ رہی کہ چھ سو سے زیادہ مسلمانوں نے (جو خلیفہ قادیان کے عقیدہ کے مطابق دائرہ اسلام سے خارج ہیں) اس دعوت پر لبیک کہی ہے جس کی وجہ یہ ہے قادیانی نہایت زور شور سے پروپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ ان جلسوں کے انعقاد کی اصلی غرض شارع اسلام ﷺ کی سیرت کو اصلی اور حقیقی رنگ میں دنیا کے سامنے پیش کرنا اور حضور ﷺ کی ذات قدسی صفات پر اعتراض کرنے والوں کے اعتراضات کا جواب دینا ہے۔ لیکن ہم اپنے مسلمان بھائیوں کو بتا دینا چاہتے ہیں کہ ان جلسوں کی اصلی وجہ اور ہی ہے اور یہ ہمرنگ زمین جال کسی اور ہی غرض سے بچھایا گیا ہے۔

حال ہی میں قادیان میں ایک جلسہ ہوا جس میں خلیفہ قادیان اور قادیانی جماعت کے تمام اکابر اور زعماء شریک ہوئے اور یہ قرار پایا کہ جو روپیہ قادیانی جماعت سے وصول ہوتا ہے وہ بصد مشکل خلیفہ صاحب کے ذاتی اخراجات کے لئے کافی ہوتا ہے۔ اس لئے دوسری ضروریات کے لئے غیر احمدی مسلمانوں سے کم از کم ۲۵ لاکھ روپیہ وصول کیا جائے اور اس کے لئے ہر بات کو جائز سمجھا جائے۔ جلسہ میں ہر شخص نے ایک خاص رقم غیر احمدی مسلمانوں سے جمع کر کے خلیفہ صاحب کی خدمت میں پیش کرنے کا وعدہ کیا۔ اور یہ فیصلہ ہوا کہ فراہمی زر کے لئے تبلیغ اسلام کی آڑ لی جائے اور یہ جلسے اسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا پیش خیمہ ہیں، ۔

۲۔ اپنے مذہب کی اشاعت میں بہت سا مال خرچ کریں گے۔،

قادیانی اور لاہوری دونوں گروہ یورپ میں کام کر رہے ہیں۔ چائے دعوتیں ڈنر اور مختلف اخراجات اس قدر ہیں کہ ان میں سے کوئی جماعت از خود برداشت نہیں کر سکتی۔ قادیانی گروہ ہم مسلمانوں سے ۲۵ لاکھ روپیہ بقول زمین دار وصول کرنے کی فکر میں ہے۔ اور لاہوری گروہ کبھی مسجد کے نام سے، کبھی جرمنی وغیرہ میں ترجمہ قرآن کے نام سے، کبھی تبلیغ کے نام سے غیر احمدی مسلمانوں سے وصولی چندہ کر رہی ہے جو اپنے مذہب کی اشاعت میں صرف کرتے ہیں اور ہمیشہ لاکھوں کا سوال ہے۔

۳۔ بھیڑوں کا لباس پہن کر آئیں گے دل بھیڑیوں کے ہوں گے۔،

یہ دونوں گروہ عام مسلمانوں کے پیچھے نہ نماز پڑھیں، نہ جنازوں کی نماز میں شرکت کریں، مگر اتحاد اتحاد کی رٹ لگاتے رہتے ہیں۔ علماء کو عامیوں کے سامنے برا کہتے رہتے ہیں اور بہت کچھ ہمدردی کا اظہار کرتے رہتے ہیں۔ اپنے آپ کو حنفی بھی کہہ دیتے ہیں تا کہ مسلمانوں کی منافرت دور ہو کر ان کا رسوخ ہو جائے۔ پھر ایمان اور جیب ان کے رحم پر۔

۴۔ زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں گی۔،

ہر جگہ اپنے کاموں کو سراہنا۔ اپنی مظلومیت کا اظہار، خدمت اسلامی کے دعوی بیان کرنے، ان گروہوں کا خاص شیوہ ہے۔ ایسی نرم زبان سے باتیں کریں کہ بموجب ارشاد باری و ان یقولوا تسمع لقولهم آدمی سنا ہی کرے۔

اگر ہمارا استدلال غلط ہے تو ہم اپنی غلطی کے اعتراف کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ بہر حال ناظرین کا کام ہے کہ وہ اس کی صحت وعدم صحت کو جانچ کر فیصلہ کریں کہ دجال کون ہے؟

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۷ جولائی ۱۹۲۸ء مطابق ۹ صفر جلد ۲۵ نمبر ۳۸ ص ۵۔۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسلام اور احمدیت

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

اس عنوان سے امت مرزائیہ کی لاہوری جماعت کے آرگن پیغام صلح میں کئی نمبر شائع ہوئے ہیں۔ ہم خوش ہیں کہ قابل مضمون نگار نے ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگا کر مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا وجود اسلام کے حق میں مفید ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔آپ کے سارے نمبروں کا خلاصہ یہ ہے کہ:

مرزا صاحب قادیانی نے کوئی نیا اسلام پیش نہیں کیا بلکہ وہی اسلام پیش کیا ہے جو قرون اولی میں تھا جن لوگوں نے رسومات کو داخل اسلام سمجھ رکھا ہے ان کو وہ خالص اسلام نیا معلوم ہوا۔

چونکہ یہاں پہنچ کر مضمون نگار کو جماعت اہل حدیث کا تصور آنا ضروری تھا کہ اس دعوی کے اصل مدعی تو اہل حدیث ہیں جو ثبوت بھی بین دیتے ہیں کہ کسی قول کو یا فعل کو جو بعد میں کھایا کیا گیا ہے داخل اسلام نہیں مانتے، اس لئے بطور دفع دخل مقدر قابل اڈیٹر نے ان کا ذکر ان لفظوں میں کیا ہے کہ :

گروہ اہل حدیث نے ان باتوں (رسومات بدعیہ) سے کنارہ کشی اختیار کی لیکن ان سطحی باتوں کو چھوڑ نے کے علاوہ اسلام کی حقیقت کو سمجھنے اور قرآن کے مغز کو تلاش کرنے کی انہوں نے بھی کوشش نہ کی ۔وہی ناسخ ومنسوخ کے جھگڑے،عیسی کا دوبارہ نزول، اور تبلیغ دین کے لئے تلوار کی ضرورت ان کے دماغوں پر بھی مسلط رہی۔ (پیغام صلح لاہور۔۲۳ جون ۱۹۲۸ء)

اس اقتباس سے معلوم ہوتا ہے کہ اخبار پیغام صلح کے نزدیک یہ تو حقیقت مسلمہ ہے کہ اہل حدیث گروہ رسمی اسلام کو چھوڑ کر اصل اسلام پر ہے ہاں ان میں (بقول پیغام) چند عیب ہیں۔

۱۔قرآن کا مغز تلاش نہیں کرتے ۔۲۔ناسخ ومنسوخ کے جھگڑے میں مشغول ہیں۔

۳۔نزول عیسی کے متعلق جھگڑا کرتے ہیں۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

۴۔اشاعت اسلام میں تلوار کی ضرورت جانتے ہیں۔

پس ان الزامات کے جواب دینا ہمارا فرض ہے۔اس کے بعد جو ہم پوچھیں گے اس کا جواب دینا پیغام اور دیگر امت مرزائیہ کا فرض ہوگا۔

نمبر۱

مغز قرآن توحید ہے کون نہیں جانتا کہ جماعت اہل حدیث بفضلہٖ تعالیٰ اسلامی فرقوں میں کہاں تک توحید کی محافظ ہے جہاں تک راستی کا تعلق ہے دیگر فرقے جماعت اہل حدیث سے مخالفت اسی بنا پر کرتے ہیں۔

نمبر۲

ناسخ ومنسوخ کا جھگڑا اگر آیت ما ننسخ من آية او ننسها کی حدتک زیر بحث رہے تو کیا اعتراض؟ آخر یہ آیت قرآن مجید میں ہے۔اس کی تفسیر کسی نہ کسی صورت میں کرنی ہوگی۔رہی تعداد منسوخات،سو قدیم الایام سے اس میں اختلاف چلا آیا ہے۔آخری رائے شاہ ولی اللہ کی ہے کہ پانچ آیتیں منسوخ ہیں۔ان میں بھی کوئی صاحب تطبیق دے لے تو شاہ صاحب خوش ہیں۔ہم نہیں سمجھتے کہ یہ علمی بحث کہاں تک قابل عتاب ہے۔

نمبر۳

نزول عیسی کی بحث پر تو اتنا وقت خرچ نہیں ہوتا نہ کوئی طویل الذیل بحث ہے۔ہاں مصنوعی عیسی کی تائید کرنے والوں کی تردید میں بے شک وقت لگا ہے،اور آج تک لگ رہا ہے۔سو یہ ایک عارضی کام ہے جیسے شیوع طاعون میں حکومت کو اس کے دفع کرنے کی طرف توجہ ہو جاتی ہے اگر مصنوعی عیسی کی تائید کرنے والے سوال ختم کردیں تو بے چارے اہل حدیث بھی اور کام میں لگ جائیں۔

نمبر۴

پیغام صلح لاہور کو اپنے معاصرین کا گلہ ہے کہ وہ احمدیت پر جھوٹے اعتراض کرتے ہیں۔بے شک کسی فرد یا فرقہ پر افتراء کرنا بدترین فعل ہے۔کیا پیغام صلح،اہل حدیث کی کسی تحریر سے ثابت کرسکتا ہے کہ وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اشاعت اسلام کے لئے تلوار کی ضرورت کہتے ہیں۔ ہرگز نہیں۔ ہاں وہ چونکہ قرآن اور حدیث دونوں کو مانتے ہیں، اس لئے ان کا عقیدہ ہے

الجهاد ماضٍ الی یوم القیامة جہاد قیامت تک جاری رہے گا۔

ہاں اہل حدیث لوگ اس حدیث کو بھی ظاہر کرتے اور مانتے ہیں جس میں ارشاد ہے:

ذروة سنامه الجهاد ۔اسلام کی بلندی جہاد میں ہے۔

ہاں اہلحدیث لوگ، قرآن کی اس آیت پر بھی ایمان رکھتے ہیں جس میں ارشاد ہے:

فلیقاتل فی سبیل الله الذین یشترون الحیوة الدنیا بالآخرة .

جولوگ دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتے ہیں وہ اللہ کی راہ میں جہاد کیا کریں۔

مگر وہ اس جہاد کے لئے ضروری جانتے ہیں کہ کسی امام وقت (امیر) کے ماتحت ہو، جیسا کہ ارشاد ہے:

الامام جنة یقاتل من ورائه (امیر وقت کے حکم کے ماتحت جہاد کیا جائے)

چونکہ مسئلہ جہاد کے متعلق آیات اور احادیث بکثرت وارد ہیں اس لئے جو آج کل کا ریفارمر اس مقدس فعل کو منسوخ قرار دیتا ہے، اہل حدیث اس کو خودغرض اور خوش آمدی جانتے ہیں۔ بس یہی ان پر خفگی کی وجہ ہے جس کے جواب میں اہل حدیث کہتے ہیں:

مکش بہ تیغ ستم والہان سنت را
نہ کردہ اند بجز پاس حق گناہ دگر

مقطع کلام:

کہتے ہیں زلیخا جو عشق یوسف میں متوالی ہو رہی تھی، وہ جب کبھی شہروں کا ذکر کرتی تو چند شہروں کا نام لے کر حضرت یوسفؑ کے کنعان کا نام لینے کو کہتی تھی، کنعان سب سے اچھا ہے۔

یہی کیفیت امت مرزائیہ کی ہے۔ دنیا کی بات ہو، یا دین کی، اس سب میں ان کا یہی مقصود ہوتا ہے کہ، مرزا غلام احمد مسیح موعود اور مہدی مسعود تھے۔

پیغام صلح نے صاف لفظوں میں لکھا ہے کہ مرزا صاحب مسیح موعود بھی ہیں اور مہدی مسعود بھی۔ ان دو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عہدوں کی وجہ یہ بتائی ہے کہ مرزا صاحب قادیانی عیسائیوں کی اصلاح کی حیثیت سے مسیح ہیں اور مسلمانوں کی اندرونی اصلاح کی حیثیت میں مہدی ہیں۔ مسیح موعود ہونے کی حیثیت سے مرزا صاحب کا جو فرض تھا پیغام صلح ان لفظوں میں بیان کرتا ہے :

حضرت مسیح موعود (مرزا) قادیانی کی بعثت کی اغراض میں سے ایک بہت بڑی غرض اس دجالیت (عیسویت) کا قلع قمع کرنا تھا جو صلیبی (عیسائی) مذہب نے اس زمانہ میں پھیلا رکھی ہے حدیث میں مسیح موعود کے جو کام بیان کئے گئے ہیں ان میں صاف طور پر جو کام بیان کئے گئے ہیں ان میں صاف طور پر یکسر الصلیب کا لفظ موجود ہے جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا کام صلیبی مذہب کو توڑنا اور مسیحی قوموں کو اسلام کے نور کی طرف لانا ہے پس اس لحاظ سے کہ آپ کے مشن کا بہت بڑا تعلق مسیحی قوم سے تھا آپ کا نام مسیح ابن مریم رکھ دیا گیا۔

(پیغام صلح لاہور ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء ص ۱-۲)۔

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں۔ اور بجائے تثلیث کے توحید کو پھیلاؤں۔ اور آنحضرت ﷺ کی جلالت وعظمت اور شان دنیا پر ظاہر کر دوں۔

بس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔ بس دنیا مجھ سے کیوں دشمنی کرتی ہے۔ وہ میرے انجام کو کیوں نہیں دیکھتی۔ اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا، تو پھر میں سچا ہوں۔ اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔ (اخبار بدر قادیان - ۱۹ جولائی ۱۹۰۶ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

مضمون بالکل صاف ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ مرزا صاحب جو بحیثیت مسیح موعود دنیا میں آئے اور آخر کار کام کر کے تشریف لے گئے۔ کیا (بقول ان کے) عیسویت کا دجالی فتنہ صلیب اور عیسی پرستی دنیا سے اٹھ گئی؟

اس سوال کا جواب دینے کے لئے ہم پیغام صلح کے شکر گذار ہیں کہ اس نے ہمیں اس تکلیف سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سبک دوش کر دیا۔ پس دجالی عیسوی فتنہ کے مٹنے یا ترقی پانے کے متعلق خود اسی کا قول ہم پیش کرتے ہیں فاضل اڈیٹر پیغام صلح لاہور لکھتے ہیں :

آج سے ڈیڑھ سو سال پہلے ہندوستان میں عیسائیوں کی تعداد چند ہزار سے زیادہ نہ تھی آج پچاس لاکھ کے قریب ہے (پیغام صلح ٦ مارچ ١٩٢٨ء ص ٥)

جانے دیجئے یورپ کو، جانے دیجئے افریقہ کو، جانے دیجئے ایشیا کے دوسرے ملکوں کو، خود ہندوستان ہاں وہ ملک جہاں خصوصیت سے مسیح موعود آئے تھے اس کی یہ حالت ہے کہ دہ سالہ مردم شماری میں کوئی قوم فی سینکڑہ پانچ، کوئی دس فی صدی ترقی کرتی ہے عیسائی فیصدی سو ترقی کرتے ہیں (بقول پیغام صلح) دجالی مذہب کی اشاعت کا یہ حال ہے کہ :

١٩٢٧ء میں عیسائیوں نے ١٩ لاکھ ٨ ہزار نسخے ہندوستان کی مختلف زبانوں میں بائیبل کے شائع کئے ۔(پیغام صلح لاہور ١٣ مارچ ١٩٢٨ء)

ناظرین! خدارا انصاف کریں۔ یہ زندگی کی علامت ہے یا موت کی؟

یہ تو ہے مرزا صاحب کی مسیحیت موعودہ کا نتیجہ۔ رہی مہدویت معہودہ، سو اس کی بابت کیا کہنا ہے کہ اسلامی دنیا خصوصاً ہندوستان کے مسلمانوں شہری اور دیہاتیوں کو دیکھئے کہ ان میں اسلامی احکام کی پابندی کیا کلمہ شریف تک پڑھنا نہیں آتا۔ شرک، کفر، بدعت، قبر پرستی، پیر پرستی، درخت پرستی، تعزیہ پرستی، غرض ہر قسم کی پرستی، اور ہر قسم کی جہالت نے انہیں گھیر رکھا ہے بلکہ سچ تو یہ ہے کہ تباہ کر رکھا ہے۔ عیسائیوں کی وہ ترقی اور مسلمانوں کی یہ حالت۔ اس پر بھی ہمیں کہا جائے کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود آئے اور چلے گئے تو ہمارے منہ سے یہی نکلے گا : تیلی بھی کیا اور روکھا کھایا

احمدی دوستو! واللہ تمہارے حال پر رحم آتا ہے تم کن بھول بھلیوں میں پڑے ہو۔ تم لوگ تو اچھے بھلے پڑھے لکھے ہو۔ تمہیں یہ کیوں نہیں سوجھتا کہ سیدھے ہو کر اسلامی خدمت کرو۔ ایک ایسے شخص کا توسط چھوڑو جو اتنا بڑا دعوی لے کر آیا اور بری طرح تفرقہ ڈال کر اپنے مقصد میں فیل ہو کر چلا گیا۔

واللہ باللہ! سچ کہتا ہوں کہ یورپ کا پہلوان زبسکو پٹیالہ میں پنجابی پہلوان گاماں سے میں جیسا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاف ناکام رہا تھا،تمہارا مسیح موعود، ہاں مہدی معہود، ہاں کرشن گوپال،اس سے بھی زیادہ چاروں شانے چت پڑا۔مگر تم ہو کہ اس کے پیچھے ڈھول پیٹتے ہوئے اس کو فتح مند ظاہر کر رہے ہو۔کچھ تو خدا کا خوف اور مخلوق سے شرم کرو الیس منکم ر جل رشید ۔

پیارے احمدی دوستو! میں کن لفظوں میں اپنا اخلاص تمہیں بتاؤں ۔واللہ سچ کہتا ہوں مرزا صاحب قادیانی اگر کم سے کم اتنا ہی کر جاتے کہ مسلمانوں کو عقائد صحیحہ سکھا کر سلف صالحین کے نمونہ پر جمع کر جاتے،تو میں ان کے اتنے کام پر ان کو مہدی مان لیتا۔مگر میں کن لفظوں میں بیان کروں بحیثیت عقائد صحیحہ کے وہ ہندوستان کے آخری مصلح مولانا اسماعیل قدس سرہ کے برابر کیا،ان کے عشر عشیر کو بھی نہیں پہنچے۔حالانکہ شہید مرحوم نہ مسیح موعود تھے،نہ مہدی، نہ نبی نہ نبی کے بیٹے ۔ برخلاف اس کے تمہارے مسیح موعود وہ شخصیت رکھتے تھے کہ آج ان کے دارالحکومت سے آواز اٹھتی ہے کہ انبیاء عظام،حضرت مسیح (مرزا قادیانی) کے خادموں میں پیدا ہوں گے ۔(اخبار الفضل کا خاتم النبیین نمبر ۱۲ جون ۔ص ۱۵)

اللہ اکبر! یہ تعلّی اور یہ تکبر اور یہ درجہ کہ مرزا صاحب کی پیروی کرنے سے ان کے مرید انبیاء عظام بن جائیں گے۔بتایئے اس کو اسلام کا عقیدہ کہیں یا جنون مرزا اس کا نام رکھیں ۔مرزائی دوستو ! تمہیں کہو کہ یہ انداز گفتگو کیا ہے

قادیانی جواب:

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں جو ایک مضمون بعنوان خلیفہ قادیانی کی غلط بیانی ،درج ہوا تھا جس میں خلیفہ مذکور کی چار غلطیاں دکھا کر فی غلطی کے جواب پر ایک سو روپیہ دینے کا وعدہ کیا تھا، اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل ۲۰ جولائی میں ایک مضمون نکلا ہے جس میں انعامی رقم کا مطالبہ کیا ہے ۔ہم آئندہ بتا دیں گے کہ مجیب نے ہمارے اعتراضات کو اٹھایا ہے یا پختہ کیا ہے۔اس کے بعد انعام کا فیصلہ ہو سکے گا۔ فا نتظر

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۔۳۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۱۶ صفر ۱۳۴۷ھ ص ۱۔۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیفہ قادیان کی غلط بیانی کا جواب الجواب

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء کے اخبار اہل حدیث امرتسر میں ایک مضمون شائع ہوا جس میں خلیفہ قادیان میاں محمود کے چار غلط دعاوی کی تردید کی گئی تھی اور چاروں کے ثبوت دینے پر چار سو روپیہ انعام کا اعلان تھا۔

اس کے جواب میں قادیانی اخبار الفضل میں ایک مضمون نکلا ہے جو ہماری تردید نہیں بلکہ تائید ہے بایں ہمہ انعام کا تقاضا کیا گیا (حیرت انگیز جلدی یہ کی کہ کوئی کاغذ چار سو روپیہ کا ویلو کر کے بھیج دیا۔ سچ ہے خلق الانسان من عجل)۔

کیا کسی جواب کی صحت کا فیصلہ راقم مضمون کی رائے سے ہوتا ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ کسی مسلمہ منصف کی رائے سے۔ اس لئے حسب قاعدہ ان کو چاہیے تھا کہ انعام کا تقاضا کرنے سے پہلے تقرر ثالث کا سوال کرتے۔

مگر وہ کیوں کرتے وہ جانتے ہیں کہ ثالث کا فیصلہ ان کے حق میں نہ ہوگا۔ بھلا کون دانا مان لے گا کہ اہل حدیث کی گرفت سے قادیانی کسی طرح نکل سکتے ہیں اب مختصر بتاتے ہیں کہ ہمارے مواخذہ سے قادیانی کیمپ میں کہاں تک بے چینی پیدا ہوئی ہے اور اس بے چینی میں وہ بجائے تردید کرنے کے کہاں تک تائید کر گئے ہیں۔

ناظرین! انصاف سے دیکھئے اور سنیے:

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) پر اعتراض ہوا تھا کہ مرزا غلام احمد صاحب نے کہا تھا کہ ایک عورت سے میرا نکاح آسمان پر ہوا۔ وہ کیوں پورا نہ ہوا؟

اس کے جواب میں خلیفہ (مرزا محمود) نے کہا کہ:

حضرت نوحؑ نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا میرا بیٹا بچ رہے۔ مگر وہ پوری نہ ہوئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا ہم نے مطالبہ کیا تھا کہ خلیفہ قادیانی ہم کو اس مضمون کی کوئی آیت بتا دے تو ایک سو روپیہ انعام لے۔اس کے جواب میں مجیب نے چند آیات لکھ کر نتیجہ بتایا ہے کہ ان آیات سے ظاہر ہے کہ :

۱۔حضرت نوح کو دشمنوں کی غرقابی کا وعدہ دے گیا تھا (بے شک)

۲۔اپنے ساتھیوں کی نجات کی بشارت دی گئی (بے شک)

۳۔ساتھیوں میں تمام مومن اور اہل میں سے بجز من سبق عليه القول شامل ہیں (بیشک)

ان تین جملوں سے خود ساختہ نتیجہ نکالا ہے کہ:

کیا حضرت نوح ؑ نے ان پیشگوئیوں کو محض راز سربستہ کی طرح رکھا تھا یا ان کا اعلان بھی کیا تھا۔ قرآن مجید فرماتا ہے کہ ان بشارات کے بعد انہوں نے اپنی قوم سے کہا۔تم جان لوگے کس پر عذاب آئے گا جو اسے رسوا کرے گا۔ (الفضل قادیان ۲۰ جولائی ۱۹۲۸ء)۔

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ فرماتے ہیں:

یہ کلام بتا رہا ہے کہ مجیب نے بڑی بے چینی میں جواب دیا ہے۔اسے مطلق احساس نہیں کہ میں تردید کر رہا ہوں یا تائید۔

کیوں صاحب! یہ فقرے جن کا حضرت نوح ؑ نے اعلان کیا ہے ان میں کوئی ایسا لفظ ہے جس کے وہ معنی ہوں جو خلیفہ قادیان کا دعوی ہے کہ : میرا بیٹا بچ رہے گا،، ہے تو،اس پر نشان لگائیے۔

سنئے ! ہم دعوی سے کہتے ہیں کہ حضرت نوح ؑ نے بیٹے کی نجات کا اعلان نہیں کیا۔کیونکہ اگر کیا ہوتا تو چونکہ وہ منشاء الہی کے خلاف تھا،فوراً اسی وقت حضرت نوح ؑ کو اس غلطی پر متنبہ کر کے دوسرا اعلان کر دیا جاتا ، جیسا کہ حضرت نوح کو اس وقت متنبہ کیا گیا جب انہوں نے کہا تھا :

میرا بیٹا میرے اہل سے ہے،۔

فوراً الہی جواب ملا: ليس من ا هلك (وہ تیرے اہل سے نہیں)۔

اگر حضرت نوح ؑ اس خبر کا اعلان کر دیتے کہ میرا بیٹا نجات پائے گا،تو قطعاً اس کی تردید خدا کی طرف سے کرائی جاتی۔ہمارا مطالبہ خلیفہ کے ادعائے الفاظ سے ہے جو مجیب کی خاطر مکرر سہ کر رہم سامنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

رکھتے ہیں کہ :

حضرت نوح نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا کہ میرا بیٹا بچ رہے گا۔

انعام لینے کا شوق ہے تو یہ الفاظ دکھاؤ۔

دوسری غلط بیانی :

خلیفہ قادیانی (مرزا محمود احمد) نے دوسرا غلط دعوی یہ کیا تھا کہ :

حضرت موسی نے بھی آسمان ہی سے خبر پا کر یہ کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے۔مگر وہ داخل نہ ہو سکے۔

اس دعوی کا ثبوت دیتے وقت تو مجیب کی بے چینی پر ہمیں بھی رحم آتا ہے مجیب کی ساری کوشش کا ملخص یہ ہے کہ :

ارض شام دینے کا وعدہ تھا اسی لئے اس کو ارض المواعید کہتے ہیں

حالانکہ سوال ارض شام کے وعدہ سے نہیں تھا بلکہ خلیفہ قادیان کے الفاظ سے تھا جو جملہ خبریہ کی صورت میں ہیں کہ :تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے ۔

اس جملہ خبریہ کا ثبوت مطلوب ہے۔اگر انعام کا شوق ہے تو دکھاؤ۔

ورنہ خاموش کہ ایں شور و فغاں چیزے نیست

تیسرا دعوی:

خلیفہ قادیان نے تیسرا دعوی سراپا افتراء یہ کیا تھا کہ :

رسول کریم ﷺ کو بھی آسمان سے خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا۔مگر وہ فنا نہیں ہوا۔

جس دل میں نبوت محمدیہ ﷺ کا کمزور سا اعتقاد بھی ہے وہ بھی یہ دعوی سن کر کانپ جائے گا اور یقین کرلے گا کہ جس شخص نے یہ دعوی کیا اور جن لوگوں نے اس سراپا بہتان کو شائع کیا اور جو اس کی تائید کرتے ہیں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

ان لوگوں کے دلوں میں نبوت محمدیہ کا وقار جیسا چاہیے نہیں ہے۔ بلکہ فی قلوبھم مرض فزادہ اللہ مرضاً ۔

غور کیجئے یہ فقرہ مخالفین اسلام کو کتنی جرأت دلاتا ہے۔ وہ تکذیب نبوت محمدیہ میں کہاں تک دلیر ہوکر کہہ سکتے ہیں کہ :

جس شخص کی کہی ہوئی بات سچی نہ ہو وہ نبی کیسے ہوسکتا ہے۔

اس لئے ہم نے اس دعوی مکذوبہ کا ثبوت پوچھا تھا جس کے جواب میں مجیب نے اپنی پریشانی کا پورا ثبوت دیا۔

صحیح بخاری باب علامات النبوت سے روایت نقل کرتا ہے جس میں یہ لفظ ہیں :

فاولتھما کذابین یخرجان بعدی فکان احدھما العنسی والآخرۃ مسیلمۃ الکذاب

(یعنی حضورﷺ نے فرمایا مجھے خواب میں میں جن کی ہلاکت بتائی گئی وہ دو کس ہیں جو میرے بعد ظہور کریں گے۔

ابن عباس (راوی حدیث) کہتے ہیں اپنے بعد جن دو کے ظہور اور ہلاکت کی خبر دی تھی ایک ان میں سے اسود عنسی ہوا دوسرا مسیلمہ کذاب۔

ناظرین! مجیب کی جرأت دیکھئے کہ اس روایت کو جس میں بعد کا لفظ بھی ہے اپنے ثبوت میں پیش کرتا ہے۔

پھر لطف یہ ہے کہ یخرجان بعدی کا ترجمہ کرتا ہے :

میرے برخلاف کھڑے ہوں گے۔

باوجود ترجمہ کی غلطی کے صیغہ مستقبل ہی رہا مسیلمہ کا دعوی آنحضرت ﷺ کی زندگی میں تھا، مگر خروج جس کے معنی ہیں مقابلہ پر آنا یہ آنحضرت ﷺ کے بعد خلافت صدیقیہ میں ہوا تھا اور اسی خلافت میں وہ مارا گیا ۔ بس جیسا اس کا خروج (بمعنی مقابلہ) بعد آنحضرت ﷺ کے ہوا اس کی موت بھی بعد ہوئی۔ اور یہی فرمایا تھا۔

مقام حیرت ہے کہ امت مرزائیہ کے دلوں میں مرزا کی بے جا محبت یا بالفاظ دیگر پیغمبر اسلام سے بے پرواہی کیوں ایسی پیدا ہوگئی ہے کہ کھلے منہ اور جلی قلم سے ایسے مضامین لکھتے ہیں جو مخالفین اسلام کو تکذیب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کا موقع دیں۔اس طرفہ پرطرہ یہ کہ اشاعت اسلام کرنے کا دعوی ہے :

کیئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا نخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

چوتھی غلط بیانی:

قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی، مگر وہ کنجیاں آپ (ﷺ) کی زندگی میں نہ ملیں۔

اس دعوی کا ثبوت مانگا گیا تھا جس میں قیصر وکسری کے خزانوں کی کنجیاں ملنے کا ذکر ہو اور نہ ملی ہوں۔ہم نے اس کی تشریح میں دو روایات لکھی تھیں جن میں حضورﷺ نے قیصر وکسری کے خزانوں کا فاتح مسلمانوں کی ایک جماعت کو قرار دے کر فرمایا تھا کہ تم ان کو فتح کرو گے اور تم ہی خرچ کرو گے۔ اس کے جواب میں کیا چاہیے تھا؟ تقاضاء ایمان تو یہ تھا کہ خلیفہ کو مرید مجبور کرتے کہ آپ اپنی غلطی کا اعلان کریں تا کہ مخالفین اسلام کو طعن کرنے کا موقع نہ ملے لیکن ایسا تو وہ کرے جس کو محمدی اسلام سے محبت ہو۔جس کو قادیانی نبوت وخلافت سے دل بستگی ہو وہ ایسا کیونکر کرے۔اس کا تو قول ہے :

پھرے زمانہ پھرے آسماں ہوا پھر جائے
بتوں سے ہم نہ پھریں ہم سے گو خدا پھر جا ئے

اس لئے انہوں نے اس غلطی کو بھی صحیح کرنے کی کوشش کی۔اور اس کوشش میں مندرجہ ذیل روایت لکھی ہے جس میں آنحضرتﷺ اپنے ایک خواب کا ذکر سنانے کو فرماتے ہیں

بینما انا نائم اتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضِعت فی یدی

(بخاری. باب نصرت بالرعب)

اس حدیث میں قیصر وکسری کا نام نہیں اور خلیفہ قادیان نے خاص کر قیصر وکسری کا نام لیا تھا۔

مجیب کا مطلب اگر یہ ہے کہ قیصر وکسری کی کنجیوں کو یہ روایت شامل ہے، بیشک ہم مانتے ہیں کہ اس روایت کا سب کو شمول ہے اور قیصر وکسری کا اس میں دخول ہے لیکن ہم نے جو دو روایتیں نقل کی تھیں جن کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لفظ اور مفہوم یہ تھا کہ: تم مسلمان قیصر و کسری کے خزانے فتح کرو گے،

یہ دو روایتیں بالتصریح فتح کی تفصیل مسلمانوں کو فاعل اور زمانہ مستقبل بتا رہی ہیں تو پھر آج کسی غیر محتاط شخص کا دلیری سے یہ کہنا کہ :

قیصر و کسری کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر آسمان سے ملی تھی مگر آنحضرت کی زندگی میں نہ ملیں۔

کیسے صحیح ہوسکتا ہے جبکہ خود متکلم (ﷺ) بتا رہے ہیں کہ یہ کنجیاں دراصل مسلمانوں کو ملیں گی چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ پھر اس واقعہ کو تمہارے اصل واقعہ (نکاح آسمانی) کے ساتھ کیا تعلق؟ اسی لئے قادیانی مجیب نے ہماری پیش کردہ دونوں روایتوں کو چھوا بھی نہیں۔

سنو! تمہارا واقعہ تو صاف ہے اس میں نہ کسی خلیفہ کی خلافت جائز ہے، نہ کسی نائب کی نیابت، نہ مرزا صاحب کی مرضی۔ سنئے وہ واقعہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی زندگی میں سب کے سامنے مسماۃ مذکورہ کا خود بدولت مرزا صاحب کے ساتھ نکاح ہو جائے۔ چنانچہ آپ نے اس پیش گوئی (متعلقہ نکاح آسمانی) کے جو اجزاء بتائے ہیں وہ یہ ہیں :

۱۔ مرزا احمد بیگ تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو ۔

۲۔ پھر داماد اس (منکوحہ آسمانی کا خاوند مرزا سلطان محمد) کا اڑھائی سال کے اندر فوت ہو (مرزا سلطان محمد کے نکاح کی تاریخ ۷۔ اپریل ۱۸۹۲ء ہے۔ اس نکاح سے اڑھائی سال تک مرزا سلطان محمد کو اکتوبر ۱۸۹۴ء تک مرجانا چاہیے تھا۔ مگر وہ آج تک، ۱۹۲۸ء، زندہ ہے۔ ثناء اللہ امرتسری)

۳۔ پھر یہ کہ مرزا احمد بیگ تا روز شادی دختر فوت نہ ہو۔

۴۔ پھر یہ کہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ پھر یہ کہ عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) بھی ان تمام واقعات کے پورا ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ پھر یہ کہ اس عاجز (مرزا غلام احمد قادیانی) سے نکاح ہو جائے۔

اور ظاہر ہے کہ یہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(شہادۃ القرآن، از مرزا قادیانی۔ص ۸۱)

احمدی دوستو! ہمیں تمہارے حال پر رحم آتا ہے خدا جانے تم کس بلا میں پھنسے ہو اور کس گناہ کی تم کو یہ سزا ملی ہے۔ تم سوچتے نہیں کہ کوئی وکیل اپنے موکل کے بیان اور اقرار کے خلاف نہیں کہہ سکتا۔ مگر تم ہو کہ تمہیں نہ کسی قانونی عدالت کی پرواہ ہے نہ قانون شریعت تم کو خلاف کہنے سے روک سکتا ہے۔

للہ فی اللہ تم کسی غیر کے حال پر نہیں اپنے حال پر تو رحم کرو۔ سب مخلوق کو دھوکہ دے سکتے ہو، چرب لسانی سے مخالف کی زبان بند کر سکتے ہو، مگر خدا کو دھوکہ نہیں دے سکتے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ تم اس بگڑی ہوئی بات کو بنانے کی کوشش کرتے ہو جو ایسی بگڑی ہے کہ بنانے سے نہ بن سکے

تروح الی العطار تبغی شبابھا
ولن یصلح العطار ما افسد الدھر

ناظرین! غور کیجئے اس مقدس جماعت قادیانی کی یہ ساری کوشش (انبیاء پر بہتان، خدا پر افتراء وغیرہ) محض اس لئے ہے کہ مرزا صاحب کی غلط پیش گوئی کسی طرح صحیح ہو سکے الی اللہ المشتکی

حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی ہر ایک پیش گوئی خصوصاً نکاح آسمانی والی پیش گوئی امت مرزائیہ کے لئے سوہان روح بن رہی ہے۔ اس لئے ناظرین سے ہم درخواست کریں گے کہ ان لوگوں کو عشق مرزا میں مجنون سمجھ کر ایسی بہتان طرازیوں اور افترا پردازیوں میں معذور سمجھا کریں

یا عاذل العاشقین دع فئة
اضلھا اللہ کیف ترشدھا

آخری فیصلہ۔ ہم نے ازالہ اوہام سے ایک حوالہ دیا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی نے لکھا ہے چار سو نبیوں کی پیش گوئیاں جھوٹی ہوئیں۔ اس کے جواب میں مجیب نے لکھا ہے:

اگر مولوی صاحب (یہ حوالہ) نکال دیں تو ہم انہیں راست باز تسلیم کر لیں گے

اگرچہ راست بازی کا سرٹیفیکیٹ ان لوگوں یا اس شخص سے لینا مفید ہوتا ہے جو خود بھی راست باز ہوں۔ اور جو خود ہی غلط گو ہوں ان کا سرٹیفیکیٹ کیا اور ان کی سند کیا۔ بلکہ وہ تو اس مصرعہ کے مصداق ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پہلے خود حضرت اقدس تو مسلمان ہولیں

تاہم قطع نزاع کے لئے ہم فیصلہ کرانے کو تیار ہیں۔ قادیانی صدر انجمن احمدیہ کے صدر اور ناظم اعلی اس بارے میں ہمارے ساتھ تقرر منصف منظور کریں۔ مسلمہ منصف ہماری تحریر مندرجہ اہل حدیث ۱۳ جولائی کو مرزا صاحب کی کتاب ازالہ اوہام کے خلاف پائیں تو اپنی غلطی کے قائل ہو جائیں گے۔ ہماری طرف سے دو اصحاب کے نام پیش ہیں جو دونوں معزز اور غیر جانبدار دیانتدار ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر سیف الدین کچلو امرتسر۔

۲۔ چودھری فضل الدین ڈپٹی کلکٹر پنشنر امرت سر ۔

احمدیو! مرد میدان بن کر باہر آؤ۔ انعامی مضمون کا فیصلہ بھی منصفوں سے کرالو :

تا سیاہ روئے شود ہر کہ در وغش باشد

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۱۔۴)

....

خلیفہ قادیانی اور وزیر ہند

اہل حدیث میں ایک نوٹ لکھا گیا تھا کہ قادیانی خلیفہ نے اپنے سفر یورپ میں ۸۰ ہزار روپیہ قومی چندہ کا خرچ کیا محض اسلئے کہ وزیر ہند کے پاس درخواست کی کہ کونسلوں اور اسمبلی میں ہماری نمائندگی جدا ہو جائے۔ اس کے جواب میں وزیر ہند نے کہا جب تک تم محمدی ذیل میں اپنا نام لکھواتے ہو، یہ نہ ہوگا۔ اس کے جواب میں الفضل قادیان مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۲۸ء میں نوٹ نکلا ہے کہ یہ جھوٹ ہے۔

ہمارے پاس اس دعوی کا ثبوت سرکاری ہے مگر ہم اسے پیش کرنا نہیں چاہتے۔ البتہ فیصلہ کی صورت آسان یہ ہے کہ : خلیفہ قادیان مؤکد بعذاب حلف اٹھا کر کہے کہ میں نے لندن کے سرکاری حلقوں میں یہ تحریک نہیں کی اگر وہ حلف اٹھا کر کہدے تو ہم اپنے بیان کو غیر ثابت مان لیں گے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰ ۔اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

احمدی مشن افترا پردازی نہیں ہے

(مولوی عبداللہ تیماپوری رئیس جماعت ثالثہ احمدیہ کے قلم سے)

بخدمت مولوی ثناء اللہ صاحب۔

ازطرف محمد عبداللہ تیماپور حال وارڈ مکور علاقہ میسور

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔

آپ کا اخبار اہل حدیث مورخہ ۲۴ محرم الحرام ۱۳۴۷ھ دیکھا بعنوان: غلط بیانی خلیفہ قادیان، کے تحت میں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ قادیانی عمارت کی بنیاد جھوٹ اور افتراء علی اللہ پر ہے۔ پھر آگے تحریر ہے کہ اس تحریر کو کوئی صاحب بدکلامی یا تیزی پر محمول نہ کریں

کیا آپ کے نزدیک کسی شخص کی اجتہادی غلطی کو افتراء علی اللہ اور کذب کے ساتھ مشابہت دینا بدکلامی نہیں ہے (قائل اگر اجتہاد کو الہام کہے اور غلط نکلے تو اسکو افتراء کہنا درست ہے اور اجتہاد کہنا غلط۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) ۔یوں تو اکثر امامان دین سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوا ہی کرتی ہیں میاں (محمود احمد) صاحب (قادیانی) کے جواب میں نوح کا بیٹا بچ رہے گا۔ اور حضرت موسیٰ کا ارض مقدس کا داخلہ، اور مسیلمہ کذاب کا قصہ بر بنائے ان بزرگوں کے بیان کے استنباط کیا گیا ہے جس کو آنجناب صریحاً کذب کے ساتھ تعبیر کرتے ہیں۔ یہ زیادتی ہے (ایسی سختی سے محض اس لئے جواب دیا ہے کہ دشمنان اسلام کو تکذیب کی سند نہ مل جائے۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر)

آخر مضمون میں اطلاعاً لکھا ہے کہ اس مضمون کو دوبارہ اشتہار کی صورت میں بھی چھاپنا ہے اس کے قبل احمدی احباب کو ایک ہفتہ کی مہلت کے ساتھ نوٹس دیا گیا ہے کہ وہ اسکا جواب دیں، اس لئے یہ عرض ہے۔

سوال یہ ہے کہ محمدی بیگم کی نسبت حضرت (مرزا) صاحب کا الہام دربارہ نکاح پورا ہوا یا نہیں؟

اس کے جواب میں آپ نے دو جواب نقل کئے ہیں۔ ایک مولوی نورالدین صاحب کا دوسرا میاں محمود صاحب کا۔ اب یہ تیسرا جواب بھی اس اشتہار کے ساتھ شامل کر دیں تو حق ظاہر ہو رہے گا جو یہ ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

محمدی بیگم کی نسبت جو پیش گوئی تھی وہ مشروط تھی (بالکل غلط ہے۔احمدی ایک دوسرے کی تقلید میں مشروط کہے جاتے ہیں حالانکہ جس کو شرط کہتے ہیں وہ شرط ہی نہیں۔اڈیٹر اہل حدیث) پہلی شرط پوری ہونے پر پیش گوئی کا پورا ہونا ظاہر ہے۔

رہا دوبارہ بیوہ بن کر نشان پورا ہونے کی خوش خبری کا الہام،

یہ سراسر قرآن مجید کے احکام کے خلاف ہے،اس لئے وہ پورا نہ ہوا۔

چنانچہ قرآن پاک میں ہے ایک مطلقہ عورت جو عدت کے دنوں میں ہو، اس سے علانیہ نکاح کا اظہار نہ کیا جائے۔اس کے خلاف ایک خاوند والی عورت کی نسبت یہ اعلان کرنا کہ وہ میرے نکاح میں آئے گی کیوں کر جائز ہوسکتا ہے۔

رہا یہ شبہ کہ پھر خدا نے مرزا صاحب کو ایسا الہام کیوں کیا،اس کا جواب یہ ہے۔جن الہامات کا تعلق نفس انسانی سے ہوتا ہے، وہ اس کی ذات کے لئے مبشرات ہوتے ہیں۔مبشرات کے دو پہلو ہوتے ہیں۔ ایک ظاہر کرنے کے قابل ہوتے ہیں دوسرے صیغہ راز میں رکھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ان کو صیغہ راز ہی میں رکھنا چاہیے۔مرزا صاحب سے اس امر میں ضرور اجتہادی غلطی ہوئی۔یہ کوئی ان کی کسر شان نہیں ہے جب کہ وہ خود ہی اس امر کے قائل ہیں کہ مجھ سے بھی اجتہادی غلطیاں ہوتی ہیں اور ہوئی بھی ہیں ایسی اجتہادی غلطیوں سے مجددوں کی ماموریت پر کوئی برا اثر نہیں پڑ سکتا (اچھا اجتہادی غلطی سے صیغہ راز کو انہوں نے ظاہر کردیا مان لو غلطی ہوئی مگر اس سے حقیقت کیوں بدل گئی یعنی نکاح کیوں نہ ہوا حالانکہ اس نکاح کو اپنے لئے نشان صدق بتا چکے تھے۔اڈیٹر اہل حدیث) ہمارا اپنا فرض ہے کہ ہر ایک مامور من اللہ کے الہاموں کو بذریعہ مرافعہ قرآن سے مطابقت کرلیں۔اگر موافق ہے، مان لیں وگرنہ خیر سلا۔

کسی مامور کا الہام قرآن پاک کو منسوخ نہیں کرسکتا۔ممکن ہے کہ مامور سے اجتہادی غلطی ہو(مامور اور ملہم جس کلام کو کلام خدا کہہ کر بیان کرے ہم اسے اس کا اجتہاد کہیں تو اس کا نام تصدیق یا ہے یا تکذیب۔اذا قلتم فاعدلوا و لو کان ذا قربی ۔اڈیٹر اہل حدیث) اللہ پاک کو یہ خوب معلوم تھا حضرت اقدس مسیح موعود (مرزا) کو حقیقی نبی مان کر غلو کیا جائے گا اس لئے اللہ پاک کی اس میں یہی مصلحت تھی کہ ان سے اجتہادی غلطیاں صادر ہوں تا کہ ان کے مرید اپنے مرتبہ کی حد سے باہر قدم نہ رکھیں۔ایسی اجتہادی غلطیوں پر ان کی خدمت اسلام کی بہت ساری

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خوبیوں پر پانی پھیرنا اور مفتری علی اللہ قرار دینا سراسر ظلم ہے (ان کی اسلامی خدمت کا لب لباب اتنا ہی تھا کہ اسلام ایسا پاک مذہب ہے جس کے اتباع سے میرے جیسے با کمال افراد پیدا ہو سکتے ہیں ۔ چونکہ اپنے کمال کو اسلام کی صداقت میں پیش کرتے تھے اس لئے دشمنان اسلام کو موقع تھا کہ وہ آپ (مرزا) کے کمالات کو اسلام کی تکذیب میں پیش کریں لہذا علماء اسلام کو ضرورت ہوئی کہ مرزا صاحب کی خدمات کی جانچ کر کے ان کو مفتری قرار دیا جائے تا کہ ان کی وجہ سے اسلام پر حملہ نہ ہو۔ اڈیٹر اہل حدیث)

اللہ پاک نے حضرت اقدس کو مسیح موعود کے خطاب سے سرفراز فرما کے مبعوث کیا تو وفات عیسیٰ کا اظہار ان سے بخوبی کرایا (حضرت عیسیٰ کی وفات سے درحقیقت عیسائی مذہب کی تائید ہوتی ہے کیونکہ عیسائی مذہب کا مدار مسیح کی موت پر ہے ان کی زندگی ماننے سے عیسائی مذہب کا بنیادی اصول، کفارہ، جڑ سے اکھڑتا ہے۔ آپ خیال کریں کہ مسیح کی موت کا اظہار اسلام کی خدمت ہے یا عیسائیت کی۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) ہر دو امور کا مرافعہ کرنے پر قرآن پاک سے ان کی صداقت ظاہر ہوئی۔ اللہ پاک اس امت مرحومہ میں پہلے کے انبیاء کی طرح خلیفہ بنائے گا اور حدیث میں وارد ہے العلماء امتی کا نبیاء بنی اسرا ئیل (ھکذا کان مر قو ماً ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) جب کہ قرآن اور احادیث دونوں اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ آنے والے مسیح و مہدی اسی امت سے ہوں گے پھر اس کے وقت پر آ بھی گئے تو اس کا انکار کرنا صریحاً نابینائی ہے۔

اس میں شک نہیں حضرت میاں محمود احمد صاحب نے مرزا صاحب کے مرتبہ کی نسبت بہت غلو کیا ہے حالانکہ خود مرزا صاحب کا الہام ہے:

تیرے بعد ایک مامور تجھ سے افضل آنے والا ہے۔ جب کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کو نبی قرار دیں تو جوان سے بڑھ کر آنے والے کو (جو آ گیا ہے ۔ یعنی ذات عبداللہ تیماپوری۔ اڈیٹر اہل حدیث) کیا مرتبہ دینا ہوگا۔ اور اس کے انکار سے منکروں پر کیا فتوی لگایا جائے۔

یہ عاجز بذریعہ الہام (کہیں آپ کا الہام بھی اجتہادی غلطی تو نہیں سمجھ کر کہیے گا کہیں بعد میں رائے تبدیل نہ کرنی پڑے ۔ اڈیٹر اہل حدیث امرتسر) اس امر کی گواہی دیتا کہ بے شک مرزا غلام احمد مجدد تھے اور خدا کی طرف سے خدمت اسلام کے لئے مامور تھے ان کا انکار انسان کو ولایت کے مرتبہ سے گراتا ہے مگر دائرہ اسلام سے خارج نہیں کراتا۔ والسلام

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۰ ص ۴۔ ۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آخری فیصلہ

(مرزا غلام احمد قادیانی اور مولانا مرتضی حسن کی طرف سے خاکسار کے ساتھ)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہمارے پنجابی نبی نے (اخبار) اہل حدیث کے تعاقبات سے تنگ آکر ایک اعلان شائع کیا تھا۔ جس میں لکھا تھا کہ

ثناءاللہ نے مجھے بہت تنگ کیا ہے۔ میرے قلعہ کو گرانا چاہتا ہے، لہذا میں اس کے ساتھ آخری فیصلہ کرنے کو دعا کرتا ہوں کہ اے میرے بھیجنے والے خدا مجھ میں اور ثناءاللہ میں سچا فیصلہ فرما۔ جس کی صورت یہ ہے کہ ہم میں سے جو جھوٹا ہے اس کو سچے کی زندگی میں موت سے اٹھالے۔

اس کا نتیجہ جو ہوا، دنیا نے دیکھ لیا کہ آج دنیا کا ہر باشندہ مرزا صاحب کے حق میں صاف گوئی سے کہہ رہا ہے کہ

خدا نے خاص نظر عنایت سے مرزا صاحب کی یہ دعا قبول فرمالی۔

اس کے بعد جناب علامہ ابن شیر خدا مولا مرتضی نے مسئلہ تقلید اخبار العدل گوجرانوالہ پنجاب میں شروع کر کے اس کا آخری فیصلہ العدل مورخہ ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء میں شائع فرمایا۔ موصوف نے اس آخری فیصلہ میں مضمون کی پچھلی اقساط پر ریویو کر کے ناظرین کو اخبار العدل کے قائم رکھنے پر توجہ دلائی ہے جس کی ہم بھی تائید کرتے ہیں۔ کیونکہ اگر العدل جاری نہ ہوا ہوتا تو اہل حدیث اور احناف وغیرھم تقلید کے متعلق ایسے معلومات کیسے حاصل کرتے جو آج تک ان کو حاصل نہ ہوئے۔

ہم دل سے شکر گزار ہیں مولانا مرتضی حسن اور عدلی پارٹی کے جنہوں نے مسئلہ تقلید کی نسبت فریقین کی غلط فہمی دور فرمادی۔ وہ کس طرح ؟ یوں کہ:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آج تک تو فریقین مسئلہ تقلید میں اس بنا پر لڑ رہے تھے کہ اس کے معنی علماء اصول کی اصطلاح کے موافق وہ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ و رسول کے سوا کسی امام کی بات کو واجب القبول جاننا تقلید ہے مگر علماء دیوبندی نے فرمایا تم دونوں غلطی پر ہو بقول: چوں ندانند حقیقت رہ افسانہ روند

تم لوگ ادھر اودھر کو بھٹک رہے ہو۔ تقلید کے معنی ہیں: اللہ و رسول کی اطاعت۔

اور عدم تقلید ہے ان دونوں کی یا ان میں سے کسی ایک کی خلاف ورزی۔ چنانچہ اسی تعریف کی بنا پر جناب موصوف نے فرمایا کہ

شیطان غیر مقلدین میں سب سے پہلا غیر مقلد ہے۔ (العدل ۷ مارچ ۱۹۲۷ء ص ۸)

اسی نتیجہ میں آپ نے یہ بھی صاف فرمایا تھا کہ

نام کے حنفی (کسی ظاہر بین کو یہ خیال گذرے کہ مولانا دیوبندی اس قول میں نام کے حنفیوں کو غیر مقلد کہہ کر حنفیوں سے الگ کرتے ہیں اور العدل ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء میں اخبار العدل کی تائید کے لئے لکھتے ہیں:

جو واقعی حنفی ہیں یا نام کے دونوں جماعتوں کو العدل کی ترقی کی فکر کرنی چاہیے ص ۵ کالم ۲۔

سو یہ ایک معمولی لغزش ہے جو عمر کے لحاظ سے قابل معافی ہے۔ اڈیٹر اہل حدیث) گور پرست، تعزیہ پرست، کنکر شاہ، روڑے شاہ، بر بادشاہ وغیرہ کے ماننے والے، ہم ان کو بھی غیر مقلد ہی جانتے ہیں

(العدل مذکور)

ان دونوں عبارتوں پر نظر غائر کرنے سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ علامہ دیوبندی نے مسئلہ تقلید کو یوں صاف کیا کہ

جو کوئی اللہ و رسول کا تابع ہے وہ مقلد ہے اور جو برخلاف چلتا ہے وہ غیر مقلد ہے۔

دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے کہ آپ کے نزدیک مطیع الرسول مقلد ہے اور غیر مطیع غیر مقلد ہے۔

مولانا مرتضی کے اتباع بھی اسی تان کے ماتحت راگ گانے لگے ہیں۔ چنانچہ ایک صاحب لکھتے ہیں

سب سے پہلے تقلید ملائکہ نے کی اور بلا حیلہ و حجت حق تعالی کے حکم کو تسلیم کیا

(العدل ۲۹ جولائی ۱۹۲۸ء ص ۸)

پس فرشتے بوجہ اطاعت حکم خدا مقلد ہوئے یعنی مطیع۔ اس کے مقابلہ میں غیر مقلد کون ہوئے؟ اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کی بابت بھی یہی صاحب فرماتے ہیں

درحقیقت غیر مقلدین کا وجود آئمہ اربعہ اوران کے مقلدین سے کئی ہزار سال پہلے سے ہے ۔

(العدل مذکور)

بہت خوب! الحمدللہ مولانا مرتضی حسن کے طفیل مسئلہ تقلید صاف ہو گیا کہ:

تقلید عدم تقلید کو آئمہ اربعہ سے تعلق نہیں بلکہ خدا کی ذات اور رسول کی رسالت سے تعلق ہے۔

نزاع لفظی:

آج تک مقلدین اور غیر مقلدین ناحق لڑتے رہے غیر مقلدین کا دماغ یہ کہتے کہتے پچی ہو گیا کہ آئمہ اربعہ تو آنحضرت ﷺ کے بعد ہوئے پھر ان کا اتباع دین اسلام میں کیوں داخل سمجھا جائے ۔اس کے جواب میں بے چارے مقلدین کو دماغ سوزی کرنی پڑی جس کا لب لباب یہ ہے کہ، ہم مقلدین بے علم یا کم علم ہیں۔،

اس لئے ہم کو مثل اندھے کے کسی مجتہد کا سہارا لینا چاہیے وغیرہ

مولانا مرتضی حسن اور اخبار العدل نے ان دونوں فرقوں کو بتایا کہ تم ناحق لڑتے ہو۔تقلید کوئی بری چیز نہیں اس کے معنی وہی ہیں جن کو تم اہل حدیث، اتباع سنت، کہتے ہو۔اس میں نظر صرف قرآن وحدیث پر ہے کسی امام پر نہیں۔

رہا لفظ تقلید یا مقلد غیر مقلد، صبر کرو گے تو مولانا دیو بندی کی طفیل یہ لفظ بھی اٹھ جائے گا سردست یہی کافی سمجھو کہ :

تقلیدی مذہب میں کسی امام یا مجتہد کا تصور داخل نہیں بلکہ محض خدا اور سول کی اطاعت کا دوسرا نام تقلید ہے اور بس

پس مولانا دیو بندی کا آخری فیصلہ سنو اور باہمی نزاع ترک کرو۔

ہاں اس کا اثر یہ ہونا چاہیے کہ آئندہ کو جس مسئلہ کی تحقیق کرو، اس میں بطور دلیل اللہ ورسول ہی کے ارشادات کو پیش کیا کرو۔کسی عالم یا مجتہد کا قول سند نہ مانا کرو۔درحقیقت یہ تحقیق مولانا ذولفقار علی مرحوم (والد مولانا محمود حسن

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرحوم دیوبندی) کے اس شعر پر مبنی ہے

العلم ما کان فیہ قال حدثنا
وما سوی ذاک وسواس الشیاطین

(علم دینی وہی ہے جس میں حدیث کی سند کا ذکر ہو اس کے سوا شیطانی وسواس ہیں)

یہ شعر درحقیقت حضرت استاذ الہند شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے شعر سے ماخوذ ہے

علمے کہ ماخوذ ز مشکوۃ نبی ست
و اللہ کہ سیرابی ازاں تشنہ لبی ست

(جو علم نبی کے مشکوۃ سے حاصل نہ ہو اسکا حاصل کرنا بے فائدہ ہے)

مولانا مرتضی! میں نے آپ کا مطلب بیان کرنے میں بڑی صفائی سے کام لیا ہے۔ امید ہے آپ بھی میری صفائی کی داد دیں گے۔ یار زندہ صحبت باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۱ ص ۱۔۳)

....

لاہوری جماعت احمدیہ سے چند مطالبات

جناب مخلص خان کابلی مجلس اتحاد۔ سرائے نورنگ بنوں لکھتے ہیں:

میں نے تقریباً جماعت لاہور اور قادیانی کتب کا تین سال متواتر مطالعہ کیا ہے جس سے مجھے یہی معلوم ہوا کہ دونوں جماعتوں کا مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی کے متعلق ایک ہی خیال ہے۔ اگر جماعت قادیانیہ مرزا صاحب کو نبی تسلیم کرتی ہے تو لاہوری جماعت بھی ویسا ہی عقیدہ مرزا صاحب کی نبوت کے متعلق رکھتی ہے۔ چنانچہ کچھ عرصہ ہوا کہ پیغام صلح لاہور میں مرزا صاحب کے اس شعر کو مرزا صاحب کی نبوت میں پیش

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا تھا جس کو اہل حدیث امرتسر نے پیغام صلح سے نقل کیا تھا

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو۔اس سے بہتر غلام احمد ہے

ظاہر ہے کہ ابن مریم، خدا کا ایک نبی تھا اور جب مرزا صاحب ابن مریم سے اپنے کو بہتر کہتے ہیں تو ثابت ہوا کہ نہ صرف نبی ہی، بلکہ حضرت عیسی سے افضل نبی کہتے تھے۔کیا جماعت لاہور مرزا صاحب کے اس شعر سے منکر ہے؟ اگر نہیں تو پھر مرزا کی نبوت کے باب میں کیا جواب ہے۔

۲۔لاہوری جماعت ادھر اپنے آپ کو یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتی ہے کہ ہم مرزا صاحب کو مجدد مانتے ہیں اور ادھر کہتی ہے کہ ہم کو مسلمانوں سے علیحدہ کہا جائے۔

۳۔لاہوری جماعت مرزا صاحب کو علاوہ مجدد کے مسیح موعود بھی مانتی ہے۔ہمارا سوال یہ ہے کہ جو مرزا صاحب کو مسیح موعود نہیں مانتا، اسے آپ کیا خیال کرتے ہیں؟ کیا مسیح موعود کو نہ ماننے والے پر کفر کا اطلاق آ سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیوں نہیں؟

راقم الحروف دونوں جماعتوں کی کتب کے پڑھنے سے اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ ان کا آپس میں عقائد کے متعلق کوئی اختلاف نہیں ہے۔اگر ہے تو کوئی ذاتی یا انتظامی اختلاف ہے۔ورنہ عام مسلمانوں کو جس طرح قادیانی جماعت کافر خیال کرتی ہے ویسے ہی یہ لاہوری جماعت بھی عام مسلمانوں کو مسلمان نہیں جانتی۔اسی لئے ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتی۔

مگر فرق یہ ہے کہ قادیانی جماعت اپنے خیال کو ظاہر کرتی رہتی ہے اور یہ لوگ اپنے خیال کو سینہ میں چھپائے ہوئے ہیں صرف مسلمانوں کی ہمدردی حاصل کرنے کے لئے۔

اگر میں اس خیال میں جھوٹا ہوں تو کیا پیغام صلح یا امیر صاحب اس پر روشنی ڈالیں گے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۷۔اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۳۰ صفر ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۱ ص ۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا قادیانی کی خدمت گذاری

اخبار اہل حدیث امرتسر ۳۔اگست میں ایک مضمون اسلام اور احمدیت شائع ہوا ہے اس میں مرزا صاحب قادیانی کی ایک پرانی تحریر نقل کی ہے کہ :

میں اس غرض سے آیا ہوں کہ عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور تثلیث کی بجائے توحید کو پھیلاؤں اور آنحضرت ﷺ کی عظمت وشان دنیا پر ظاہر کروں

اس کے بعد بتایا تھا کہ مرزا صاحب قادیانی آئے اور چلے گئے مگر عیسی پرستی کا ستون تا حال نہیں گرا ، بلکہ دن بدن مضبوط ہوتا جا رہا ہے۔اور اس کا ثبوت بھی مرزائیوں کی تحریرات سے دیا تھا۔

اس پر معاصر زمین دار لاہور ۱۴۔اگست کے فکاہات میں ایک نوٹ دیکھنے میں آیا جس میں معاصر موصوف نے مرزا صاحب کی خدمات کا اہل حدیث کی روایت کی بنا پر انکار کیا۔اس لئے ہم آج معاصر موصوف کی تسلی کے لئے مرزا صاحب کی وہ خدمات بتاتے ہیں جو انہوں نے عیسائیت کی بیخ کنی کے لئے کی ہیں ان خدمات کی خاص کر معاصر زمین دار ہی قدر کر سکتا ہے دوسرا کوئی کیا کرے گا۔

حضرت مرزا صاحب قادیانی فرماتے ہیں اور صحیح فرماتے ہیں:

میری عمر کا اکثر حصہ اس سلطنت انگریزی کی تائید اور حمایت میں گذرا ہے اور میں نے ممانعت جہاد اور انگریزی اطاعت کے بارے میں اس قدر کتابیں لکھی ہیں اور اشتہار شائع کئے ہیں کہ اگر وہ رسائل اور کتابیں اکٹھی کی جائیں تو پچاس الماریاں ان سے بھر سکتی ہیں۔میں نے ایسی کتابوں کو تمام ممالک عرب اور مصر اور شام اور کابل اور روم تک پہنچا دیا ہے۔میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اس سلطنت کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ان کے دلوں سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معدوم ہو جائیں ۔(تریاق القلوب ۔ص ۱۵)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ فرماتے ہیں :

یہ تو ہے والد ماجد حضرت مرزا صاحب کلاں (غلام احمد) کی خدمات کا ذکر اب سنئے مرزا خرد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان کے اظہار عقیدہ کا ذکر۔

۱۹۲۲ء میں شہزادہ ویلز کی آمد پر میاں محمود احمد نے ایک رسالہ لکھا جس کا نام ہے، تحفہ شہزادہ ویلز۔ اس میں مرزا صاحب کلاں کی پیش گوئی متعلقہ زلزلہ عظیمہ ذکر کی ہے اور اس زلزلہ سے مراد جنگ عظیم بتائی ہے ۔اس کے بعد لکھا ہے :

یہ سب کچھ مطابق پیش گوئی (مرزا غلام احمد) سولہ سال کے اندر ہوا۔اور پھر اے شہزادے! کس طرح اللہ تعالی نے عین مایوسی اور نا امیدی کے وقت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کی دعا کوسن کر برطانیہ کی فتح کا سامان پیدا کر دیا۔اور زار روس کے متعلق جو کہا گیا تھا وہ کس طرح حرف بحرف پورا ہوا (ص ۸۳)

واضح رہے کہ مرزا قادیانی کا انتقال ۱۹۰۸ء میں ہوا ہے اور جنگ عظیم ۱۹۱۴ء میں شروع ہو کر ۱۹۱۸ء میں ختم ہوئی ۔یعنی مرزا غلام احمد صاحب کی موت کے بعد دس سال ۔مگر انگریزوں کی فتح مرزا صاحب کی دعا سے ہوئی کیونکہ مرزا صاحب مرنے کے بعد بھی انگریزوں کی فتح کے لئے دعا کرتے رہے اور اب بھی کرتے ہوں گے۔کیوں؟ عیسائیت کا بت گرانے کو۔

غالباً معاصر زمین دار کو یہ خیال پیدا ہوگا کہ انگریزی حکومت تو خود عیسائی حکومت ہے چنانچہ بادشاہ انگلستان جب تخت نشین ہوتا ہے تو عیسائی فرقہ تثلیث، پروٹسٹنٹ کی حفاظت کا عہد کرتا ہے۔ پھر اس میں کیا شک رہا کہ انگریزی حکومت کی تائید اور خدمت کرنا گویا عیسی پرستی کو مضبوط کرنا ہے۔اس کا جواب یہ ہے

کار پاکاں را قیاس از خود مگیر
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شیر

مرزا صاحب قادیانی نے جو انگریزی حکومت کی اتنی خدمت کی وہ اس نیت سے کی تھی کہ گورنمنٹ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میرے احسان میں دب کر مسلمان ہو جائے تا کہ عیسائیت کا بت خود بخود گر جائے۔ ہاں یہ انگریزوں کی سخت دلی ہے کہ وہ مرزا غلام احمد صاحب کے احسان کے اتنے ممنون نہیں ہوئے کہ حسب منشاء ان کے مسلمان ہو جائیں۔ کیوں؟

تہیدستان قسمت را چہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیواں تشنہ مے آرد سکندر را

احمدی دوستو! ایک بات تو للہ سچ بتاؤ، خدا کے لئے سچ بتاؤ کہ پچاس الماریاں تو مرزا صاحب نے گورنمنٹ کی خدمت سے بھریں، خالص اسلام کی خدمت کے لئے پچاس بھریں یا زیادہ؟ جواب دیتے ہوئے سوچ لینا کہ پوچھنے والا کون ہے

ستعلم لیلی ایّ دینٍ تداینت
و ایّ غریمٍ فی التقاضی غریمها

(اور حاشیہ میں لکھا ہے:
الماریوں کا شمار بتایا مگر ان کا طول عرض نہیں بتایا۔ لیکن عام طور پر عمارتی اصطلاح میں الماری ۵ فٹ لمبی اور تین فٹ چوڑی سمجھی جاتی ہے حالانکہ مرزا صاحب قادیانی کی تصنیفات مع اشتہارات اور ضروری اخبارات کے ہماری ایک ہی الماری میں رکھی ہوئی ہیں۔ جس کی بہت سی جگہ ابھی خالی ہے۔ معلوم نہیں گورنمنٹ کی خدمت کی تصنیفات سے ۵۰۔ الماریاں کس طرح بھر سکتی ہیں۔
ہاں مرزائی طریق پر اس کلام کی تصحیح ہوسکتی ہے کہ جس جس کتاب میں گورنمنٹ کی خدمت ہو، اس کتاب کے سارے مطبوعہ نسخے اگر الماریوں میں رکھے جائیں، تو ۵۰۔ الماریاں بھر جائیں۔ مثلاً اسی کتاب تریاق القلوب کے سارے نسخے اگر ہزار ہوں، تو سب کو ایک جگہ رکھا جائے۔ اسی طرح کتاب، آئینہ کمالات اسلام، اسکے بھی سارے نسخے یکجا رکھے جائیں، تو بے شک پچاس نہیں سو الماریاں بھر جائیں۔ کیا معاصر زمین دار ہماری تاویل کی تصدیق کرے گا۔ دیدہ باید۔ ثناء اللہ امرتسری)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۴۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۸ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۲ ص ۱۔۲)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ایک غلطی کا ازالہ

(اس مضمون میں اس امر کی تحقیق کی گئی ہے کہ حدیث لو کا ن موسی حیاً، میں عیسی کا لفظ صحیح نہیں ہے۔ مدیر اہل حدیث امرتسر)

جناب منشی حبیب اللہ صاحب ؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

الف: سید مصطفیٰ البہائی: اپنی کتاب المعیار الصحیح لمعرفة ظهور الهمدی و المسیح (مطبوعہ ۱۳۲۸ھ مطابق ۱۹۱۰ء مطبع انوار محمدی کلکتہ) کے صفحہ ۹۱ پر لکھتا ہے:

حضرت رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں

لو کا ن عیسی حیاً لما وسعه خلا فی ۔ترجمہ: اگر عیسی مسیح جیتے رہتے اور میرے زمانہ (بعثت) میں موجود ہوتے تو ان کو ضرور میری شریعت اور دین کی پیروی کرنی پڑتی

ب: مرزا غلام احمد صاحب قادیانی، اپنی کتاب اتمام الحجۃ صفحہ ۶ حمامۃ البشری صفحہ ۱۲۷ حاشیہ، اربعین نمبر ۲ صفحہ ۲۷ تحفہ گولڑویہ صفحہ ۱۹۵ اور کتاب ایام الصلح کے صفحہ ۴۲ پر لکھتے ہیں:

اور آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ اگر موسی اور عیسی زندہ ہوتے تو میری پیروی کرتے۔

ج: حکیم خدا بخش احمدی اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول کے صفحہ ۲۶۸۔۲۶۹ پر (تفسیر ابن کثیر۔ تفسیر ترجمان القرآن۔ فصل الخطاب۔ الیواقیت والجواہر، مدارج السالکین، زرقانی شرح مواہب، رسالہ بشارات احمدیہ و رسالہ براہین محمد یہ کے حوالہ سے) یہ الفاظ لکھتے ہیں:

لو کا ن موسی و عیسی حیین لما وسعهما ا لا اتباعی

(ترجمہ) (اگر حضرت موسی اور عیسی زندہ ہوتے تو ان کو بجز ہماری اطاعت کے اور کچھ چارہ نہ ہوتا)۔

نیز دیکھو رسالہ ریویو بابت مارچ ۱۹۲۲ء ص ۷۸ تا ۸۳)

د: مباحثہ میانی: مطبوعہ ۱۹۲۴ء مطبع وزیر ہند امرتسر کے صفحہ ۵۳ پر مولوی جلال الدین احمدی سیکھوانی کے الفاظ یوں درج ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فقہ اکبر مطبوعہ مصر اڈیشن اول صفحہ ۱۰۰ پر حدیث لکھی ہوئی ہے

و یقتدی به لیظهر متا بعته لنبینا ﷺ کما اشار الی هذا المعنی ﷺ لو کان عیسی حیاً لما وسعه ا لا اتباعی .

یعنی مسیح موعود، مہدی کی اقتداء کریں گے تا یہ ظاہر کریں کہ آپ آنحضرت ﷺ کے پیرو ہیں جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے اپنی حدیث میں اس مدعا کی طرف اشارہ فرمایا ہے کہ اگر عیسی زندہ ہوتا تو اسے میری پیروی کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔

اقول:

۱۔ واضح ہو کہ حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب میں کوئی ایسی صحیح مرفوع متصل روایت نہیں ہے جس میں الفاظ لو کا ن عیسی حیا لما وسعه ا لا اتباعی ہوں اور نہ کسی صحیح روایت مرفوع متصل میں الفاظ لو کا ن مو سی و عیسی حیین لما وسعهما ا لا اتباعی ہیں جن کتابوں کے نام حکیم خدا بخش صاحب احمدی نے عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۲۶۸ تا ۲۷۰ پر لکھے ہیں وہ کتابیں حدیث کی کتابیں نہیں ہیں اور نہ ان کتابوں میں ان الفاظ کے متعلق حدیث کی کسی کتاب کا حوالہ دیا گیا ہے۔

مجھے مرزا صاحب قادیانی پر تعجب ہوتا ہے کہ حیات وممات مسیح کی بحث کرتے ہوئے اپنے مخالفوں کو کہا کرتے ہیں کہ، کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں کہ عیسی آسمان سے نازل ہوگا (حقیقۃ الوحی۔ص ۴۵ کا حاشیہ) گویا حدیث کے ساتھ، صحیح مرفوع متصل، کی قید لگاتے ہیں اور خود ایسے الفاظ پیش کرتے ہیں جو کسی حدیث صحیح مرفوع متصل سے ثابت نہیں۔

۲۔ مسند احمد شریف جلد ۳ صفحہ ۳۸۷ ، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۰ ، مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ ۲۰۶۔۲۰۷ ، اشعۃ اللمعات جلد اول صفحہ ۱۵۵ اور مظاہر حق جلد اول صفحہ ۸۹ پر ہے

عن جا بر عن النبی ﷺ حین اتا ہ عمر فقا ل انا نسمع احادیث من یهود تعجبنا افتری ان نکتب بعضها فقا ل اتهوّکو ن انتم کما تهو کت الیهود و النصاری لقد جئتکم بها بیضاء نقیة ولو کان مو سی حیا ما وسعه ا لا اتباعی .

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یعنی روایت ہے حضرت جابرؓ سے انہوں نے نقل کی حضرت رسول خدا ﷺ سے اس وقت کہ آئے آپ کے پاس حضرت عمرؓ پس کہا تحقیق ہم سنتے ہیں حدیثیں یہود کی اچھی لگتی ہیں ہم کو پس کیا دیکھتے ہو کہ لکھیں بعضی ان میں سے۔ پس فرمایا رسول خدا ﷺ نے کیا حیران ہو تم جیسے ہیں یہود اور نصاری۔ تحقیق میں لایا ہوں تمہارے پاس شریعت روشن صاف اور اگر موسیٰؑ زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کے سوا چارہ نہ ہوتا،

(اس کو امام بیہقی نے بھی کتاب شعب الایمان میں روایت کیا)۔

۳۔ سنن دارمی صفحہ ۶۲، مشکوۃ المصابیح صفحہ ۳۲، مرقاۃ المفاتیح جلد اول صفحہ ۲۱۴۔۲۱۵۔ اشعۃ اللمعات جلد اصفحہ ۱۶۱، اور مظاہر حق جلد اول صفحہ ۹۴ پر ہے:

حضرت جابر سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب حضرت رسول اکرم ﷺ کے پاس تورات کا ایک نسخہ لے کر آئے اور عرض کی یا رسول اللہ یہ تورات کا نسخہ ہے پس آنحضرت ﷺ چپ رہے حضرت عمرؓ تورات پڑھنے لگے اور رسول خدا ﷺ کا چہرہ انور متغیر ہوا۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے کہا اے عمرؓ رونے والیاں تجھے روویں۔ کیا تو آنحضرت ﷺ کے چہرہ مبارک کو نہیں دیکھتا۔ حضرت عمر ؓ نے آنحضرت ﷺ کی طرف دیکھا اور عرض کیا میں اللہ کی پناہ پکڑتا ہوں اللہ کے غصے سے اور اللہ کے رسول کے غصے سے۔ راضی ہوئے ہم ساتھ اللہ کے جو رب ہے اور ساتھ اسلام کے جو دین ہے اور ساتھ حضرت محمد ﷺ کے کہ نبی ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جس کے ہاتھ میں (حضرت) محمد کی جان ہے اگر تمہارے واسطے موسی ظاہر ہو جاویں پس تم اس کی پیروی کرنے لگ جاؤ تو گمراہ ہو جاؤ سیدھے راستے سے (ولو کان موسی حیا و ادرك نبوتی لا تبعنی) اور اگر حضرت موسی زندہ ہوتا اور میری نبوت کو پاتا تو ضرور میری اتباع کرتا۔

۴۔ سید بدرالدین محمود عینی کی کتاب عمدہ القاری شرح صحیح بخاری کی جلد ۱۱ کے صفحہ ۵۰۷ پر ہے

اخرج احمد و ابن شيبة و البزاز من حديث جابر ان عمرؓ اتى بكتاب اصابه من بعض اهل الكتاب فقرأ عليه فغضب فقال لقد جئتكم بها بيضاء نقية لا تسألوهم عن شيء فيخبرونكم بحق فتكذبوا به او بباطل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فتصدقوا به و الذی نفسی بیده لو ان موسی کا ن حیا ما وسعه ا لا ان یتبعنی

۵۔ دلائل النبوت جلداول صفحہ۸اور خصائص الکبری جلد۲صفحہ۱۸۷پر ہے

عن عمر بن الخطا ب قال اتیت النبی ﷺ و معی کتا ب اصبته من بعض اهل الکتاب فقال و الذی نفس محمد بیده لو ان موسی کا ن حیا ما وسعه الا ان یتبعنی

۶۔تفسیر ابن کثیر جلد۲صفحہ۲۴۶ اور ترجمان القرآن جلد۲صفحہ۴۶۱پر ہے

ابویعلی موصلی حضرت جابر سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت رسول خدا ﷺ نے فرمایا کہ اہل کتاب سے کچھ مت پوچھو۔وہ تم کو کیا خاک ہدایت دیں گے جب کہ وہ خود گمراہ ہوگئے۔تم یا تو باطل کی تصدیق کروگے یا سچ کو جھٹلاؤگے واللہ حال یہ ہے کہ اگر موسی تمہارے درمیان زندہ ہوتے تو ان کو میری پیروی کرنے کے سوا کچھ چارہ نہ ہوتا

نوٹ نمبر۱۔حدیث کی کتابوں مثلاً مسند احمد،بیہقی،دلائل النبوۃ،ابو یعلی موصلی،ابن ابی شیبہ،بزاز، دارمی اور مشکوۃ،مرقاۃ،اشعۃ اللمعات، مظاہر حق،خصائص الکبری اور عمدۃ القاری میں حدیث شریف کے الفاظ لو کا ن موسی حیا ما وسعه ا لا اتباعی آئے ہیں۔

نوٹ نمبر۲: حدیث کی کسی مسند یا مخرج کتاب میں الفاظ لو کان عیسی حیا لما وسعه ا لا اتباعی نہیں آئے۔بہائی عالم اور مرزائی مولوی نے تحقیق سے کام نہیں لیا۔

نوٹ نمبر۳۔جن کتابوں میں الفاظ لو کا ن موسی و عیسی حیین لما وسعهما ا لا اتباعی آئے ہیں ان کتابوں میں حدیث کی مسند کتابوں کا حوالہ نہیں دیا گیا اس لئے ہم ان الفاظ کو صحیح نہیں مان سکتے

نوٹ نمبر۴: الیوا قیت و الجوا هر فی بیا ن عقا ید الاکا بر طبع میمنیہ مصر جلد دوم صفحہ۱۹۔۲۰پر لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

و قال فی الباب العاشر من الفتوحات فی قوله ﷺ انا سید ولد آدم و لا فخر انما کان ﷺ سیدولد آدم لان جمیع الانبیاء نوّاب له ﷺ من لدن آدم الی آخر الرسل و هو عیسی کما ابان عن ذالك حدیث لوکان موسی و عیسی حیین ما وسعهما الا اتباعی و صدق رسول الله ﷺ فی ذلك فانه لوکان موجوداً بجسمه من لدن آدم الی زمان وجوده لکان جمیع بنی آدم تحت شریعته حسّاً و لهذا لم یبعث نبی الی الناس عامة الا و هو خاصةً فجمیع شرائع الانبیاء هی بالحقیقة شرعه ﷺ۔

حکیم خدا بخش احمدی کی خیانت ملاحظہ ہو آپ نے اپنی کتاب عسل مصفی حصہ اول صفحہ ۲۶۹ پر یہ عبارت درج کرتے ہوئے شروع کے الفاظ و قال فی الباب العاشر من الفتوحات نقل نہیں کئے تا کہ پول نہ کھل جائے اب ہم دیکھتے ہیں کہ فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ جلد اول صفحہ ۱۳۵ پر شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ یوں لکھتے ہیں

اعلم ایدك الله انه قد ورد فی الخبر ان النبی ﷺ قال انا سید ولد آدم و لا فخر و فی صحیح مسلم انا سید الناس یوم القیامة فثبت له السیادة و الشرف علی ابناء جنسه ... فکانت الانبیاء فی العالم نوّابه ﷺ من آدم الی آخر الرسل و هو عیسی علیه السلام و قد ابان ﷺ عن هذا المقام بامور منها قوله ﷺ والله لوکان موسی حیا ما وسعه الا ان یتبعنی و قوله فی نزول عیسی ابن مریم فی آخر الزمان انه یؤمنا ای یحکم فینا بسنة نبینا ﷺ و یکسر الصلیب و یقتل الخنزیر و لوکان محمد بعث فی زمان آدم لکانت الانبیاء و جمیع الناس تحت حکم شریعته الی یوم القیامة حسّاً

اب دیکھئے کہ فتوحات مکیہ کے باب ۱۰ میں حدیث شریف کے الفاظ یوں آئے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لو كان موسى حيا ما وسعه الا ان يتبعني

اور حدیث کی کتابوں میں بھی یہی الفاظ آئے ہیں کہ

لو كان موسى حيا ما وسعه الا اتباعي ۔

(اہل حدیث امرتسر ۳۱۔ اگست ۱۹۲۸ء مطابق ۱۵ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۳ ص ۵۔۷)

....

محمد علی کے ترجمہ قرآن کی نسبت المنار کی رائے

جناب مولانا محمد عثمان فارقلیط دہلوی دفتر جمعیۃ علماء ہند دہلی سے لکھتے ہیں:

کل المنار (مصر) کا تازہ پرچہ ولائتی ڈاک سے موصول ہوا جس میں مولوی محمد علی امیر جماعت احمدیہ لاہور کے ترجمۃ القرآن انگریزی پر مدیر المنار نے ایک سائل کے جواب میں اپنے خیالات کا اظہار فرمایا ہے اور مختصر الفاظ میں اس کی حقیقت ایسی واضح کی ہے کہ جسے پڑھ کر لاہوری احمدی اپنے بلند بانگ مگر بے معنی شور وشر پر ضرور نادم ہوں گے اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ ایک انگریزی دان ہندی کی تفسیر اہل زبان اور عربی ادب وانشاء کے اساطین کے نزدیک کیا وقعت رکھتی ہے۔

ہمیں تفسیر کی صحت وعدم صحت سے فی الحال بحث نہیں ہے بلکہ اس وقت جماعت احمدیہ کے ذمہ دار اراکین کی اس بانگ بے ہنگام کا انکشاف مقصود ہے جو وہ ہندوستان میں انگریزی تفسیر کے متعلق شائع فرماتے رہتے ہیں اور تحسین وآفرین کے نمائشی پھول برسا کر اپنی علالت ذوق اور علمی بے مائیگی کا ثبوت بہم پہنچاتے رہتے ہیں

تفسیر مذکور کی نسبت یہ کہنا کہ اس کو دنیا میں جیسی مرجعیت اور مقبولیت حاصل ہوئی ہے وہ کسی دوسری تفسیر کو آج تک نصیب نہیں ہوئی ہے، انتہاء درجہ کی ناواقفیت اور عدم احتیاط کی غیر ذمہ دارانہ حرکت ہے جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی ہوش منداور بالغ نظر تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں۔اس سے مطلب ہندوستان کے عام مسلمانوں میں اعتبار اور اعتماد پیدا کرنا اور اپنے تقدم وترقی کی جانب تیز پا اقدام اور اپنی نظر فریب خدمات کی تشہیر ہے۔بہر حال ہم المنار کے اس حصہ کا ترجمہ درج ذیل کرتے ہیں تا کہ دیار اسلامیہ میں جو وقعت وعزت اس تفسیر کو حاصل ہے وہ معلوم ہو جائے۔

سوال: مولوی محمد علی ہندی نے جو انگریزی تفسیر لکھ کر شائع کی ہے اس پر اعتماد وعمل کرنا جائز ہے یا نہیں؟ اس تفسیر کا ترجمہ انگریزی سے ملاوی زبان میں حاجی عثمان جوکروامینوٹو نے کیا ہے جس کی وجہ سے علماء جاوہ میں سخت نزاع پیدا ہو گیا ہے اور اکثر علماء نے اس تفسیر پر نہایت مدلل اور معقول اعتراض کئے ہیں لیکن جاوی قرآن کے مترجم حاجی عثمان کہتے ہیں کہ مجھے اس تفسیر میں کوئی غلطی معلوم نہیں ہوتی۔پس آپ کا فرض ہے کہ اس کے متعلق اپنی رائے کا اظہار کریں

جواب: یہ بات مشہور ہے کہ مولوی محمد علی جو اس تفسیر کے مصنف ہیں قادیانی عقائد کے مبلغ ہیں اور اس میں بھی شک نہیں کہ تفسیر مذکور میں بعض آیات میں مضحکہ خیز معنوی تحریف کی گئی ہے۔وہ آیات جن کا تعلق حضرت مسیح علیہ السلام سے ہے یا وہ آیات جن کو زبردستی مرزا غلام احمد قادیانی مدعی مسیح موعود پر چسپاں کیا گیا ہے، ہمارے دعوی کا کھلا ثبوت ہیں۔انہی وجوہات کی بنا پر جامع ازھر کے شیوخ اور بیروت کے مفتی نے اس انگریزی ترجمہ کی مصر اور شام میں داخلہ کی ممانعت کر دی ہے تا کہ لوگ تحریف وتسویل سے گمراہ نہ ہوں اور ان کے سلفی عقاید پر زد نہ پڑے۔قادیانی بے شک دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ وہ مسیح الدجال کے حق میں وحی اور رسالت کے مجوز ہیں ان کو قرآن کریم کی معنوی تحریف میں وہ ملکہ حاصل ہے جن کے مقابلہ میں باطنی عقاید کے پیرو اور فارس کے زندیق کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔انکے نزدیک سورہ فاتحہ میں استمرار وحی الی آخر الزمان منجملہ نکات ومعارف قرآن سے ہے۔قادیانی مدعی کے فاسد عقاید اور جاہلانہ غلط نویسی کی تردید ہم نے اس کی زندگی میں بھی کی ہے اور اس کی موت کے بعد بھی ہم اس امر سے غافل نہیں ہیں اور انشاء اللہ ہم باطل کا مقابلہ حق وانصاف کے ساتھ تا مقدور کرتے رہیں گے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میری تحقیق میں اس ترجمہ پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہیے اور نہ فہم کا کوئی خاکہ اور عمل وسعی کا کوئی نقشہ اس کج اور ناہموار سطح پر تیار ہوسکتا ہے۔ رہا یہ امر کہ یہ تفسیر غیر اقوام میں اشاعت اسلام کے سلسلہ میں بہت مفید ہے، سو حقیقت میں یہ وہی کہہ سکتا ہے جس کو مطالب قرآن پر عبور نہ ہو اور نہ وہ لغت عرب اور اسالیب قرآن پر کوئی ادنی سی بھی واقفیت رکھتا ہو۔ سلف کی تفسیر سے واقف انسان کبھی اس لغو گوئی کا مرتکب نہیں ہوسکتا۔ (المنار۔ صفر ۱۳۴۷ھ ص ۲۸ مطبوعہ مصر)

مندرجہ بالا تحریر کسی حاشیہ کی محتاج نہیں اور نہ اپنے اظہار و بیان میں کسی اضافہ کی حاجت مند۔ امید ہے کہ مولانا محمد علی اسے پڑھ کر اپنی، لاثانی تفسیر۔ پر نظر ثانی کی تکلیف ضرور گوارا فرمائیں گے ورنہ ان کی یہ حرکتیں مسلمانوں کی روحانی اذیت کا موجب بنی رہیں گی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ ستمبر ۱۹۲۸ء ۔ج ۲۵ نمبر ۴۴ ص ۱۰۔۱۱)

....

قادیانی کو اختیار کن فیکون بلکہ احیا اور افنا

معزز معاصر زمین دار کی طرف سے ادائے قرضہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں: معاصر زمین دار لاہور نے کسی پرچہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کے دو دعوی لکھے تھے:

۱۔ مجھے کن فیکون کے اختیارات ملے ہیں۔ ۲۔ میں سب انبیاء سے افضل ہوں۔

اس پر قادیانی پریس زمین دار پر ٹوٹ پڑا کہ تم ایسے ہو، ویسے ہو۔ جھوٹ کہتے ہو۔ مفتری ہو۔ چند شیریں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کلمات کا نمونہ درج ذیل ہے۔اخبار فاروق قادیان لکھتا ہے

رئیس الاشرار زمین دار کا سگ دیوانہ

۲۲۔اگست ۱۹۲۸ء کے زمین دار کو ایک دوست نے مجھے دکھا کر کہا کہ اس کی مزخرفات کو دیکھو جو اس نے اپنے ناظرین کے ناشتہ کے لئے تو دہ سرگیں کی طرح زمیندار کے کھیت کے ایک کنارے جمع کیا ہے۔

میں نے جب اس کو پڑھا تو معلوم ہوا کہ یہ ایک کیڑا ہے جو لاہور کی تنگ و تاریک گلیوں کی عفونت سے پیدا ہوا اور زمین دار کی بدرو میں گر کر رینگنے لگا ہے۔اس برساتی کیڑے کی کچلیوں نے طبعاً وہی زہر اگلا ہے جو اس قسم کے حشرات الارض کی فطرت کے اندر موجود ہوتا ہے۔

تعجب ہے کہ اس سنڈاس کے کرم کو جو گندگی سے باہر نکلتے ہی مر جاتا ہے جس کی فرحت و آسائش وہ ڈھیر ہی میں مقدر ہے کیوں اس ڈھیر سے باہر نکلنے کی تمنا ہوتی ہے۔

حیرت پر حیرت ہے کہ جس کا آقائے نامدار حرص و آز کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہو جس کا حضرت مولانا (ظفر علی) خاک ذلت واد بار میں ہزاروں سرتوں اور نامرادیوں کو سینہ میں لے کر اپنی سفلی زندگی کے دن گزار رہا ہو،اس کے نمک خوار کو دوسروں سے دست و گریبان ہونا کیسے سوجھتا ہے۔

اور تعجب پر تعجب آتا ہے کہ ہار کھایا ہوا تباہ حال نامراد بزدل دہقان کیوں آئے دن پاکھنڈ مچاتا اور اپنی ہنسی کراتا ہے اور کیوں غصہ اور جوش میں آ کر کاغذی گھوڑے کی ٹاپ سے اپنے فاتح حریف کو روندتا اور سرکنڈے کے تیروں سے ہیجڑے کی بہادری....کا ثبوت دیتا اور اس پر ناز کرتا ہے۔

ہنوز باقی۔ (اخبار فاروق ۲۷۔اگست ۱۹۲۸ء)۔

مولانا ثناءاللہ امرتسری لکھتے ہیں: سچ تو یہ ہے کہ ان کلمات لذیدہ پر اہل حدیث کو رشک ہے۔کیوں:

جاتا ہے یار تیغ بکف غیر کی طرف
اے کشتۂ ستم تیری غیرت کو کیا ہوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

معاصر زمین دار لاہور نے لکھا تھا

۱۔مرزا صاحب نے محض اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کے لئے بعض اولوالعزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے۔

۲۔اپنی شان رسول اللہﷺ کی شان سے بڑھا کر دکھانا چاہتے ہیں۔مثالے طور پر آپ (مرزا قادیانی) کا یہ ادعا پیش کردینا کافی ہوگا کہ خدا نے مجھے کن فیکو ن کے اختیارات دے دئے ۔

قادیان کا الفضل اس پر خفگی کے لہجہ میں دو کالم لکھ کر کہتا ہے :

اڈیٹر صاحب زمین دار نے اس عبارت میں تین خوفناک جھوٹ بولے ہیں

اول: حضرت مسیح موعود کا دعوی تھا کہ خدا نے مجھے کن فیکون کے اختیارات دے دئے۔

دوم۔حضرت مسیح موعود اپنی شان رسول اللہﷺ بڑھا کر دکھانا چاہتے تھے۔

سوم۔مرزا صاحب نے محض اپنی نبوت کی داغ بیل ڈالنے کیلئے بعض اولوالعزم انبیاء کا مضحکہ اڑایا ہے۔

ہم (احمدی) زمین دار کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ان باتوں کا ثبوت دے۔ورنہ آئندہ کے لئے اس قسم کی دروغ بافیوں سے اجتناب کرے۔حضرت مسیح موعود نے کہیں نہیں فرمایا کہ خدا نے مجھے کن فیکون کے اختیارات دے دئے ۔(الفضل قادیان ۱۷۔اگست ۱۹۲۸ء)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

زمین میں اس کا جواب ہماری نظر سے نہیں گذرا تو خیال آیا کہ بوجہ تعلق معاصرانہ اور بوجہ وحدت اسلامیہ اہل حدیث ہی زمین دار کی طرف سے یہ قرض ادا کردے تو دوگنا ثواب ہے۔ایک ذمہ دار برادر کی حمایت، دوم قرض خواہ ظالم کی منہ بندی۔اور اصل بات بھی یہ ہے کہ اہل حدیث اسی لائق ہے کہ یہ دونوں کام کرے

بلائیں زلف جاناں کی اگر لیں گے تو ہم لیں گے
بلا یہ کون لے گا جان پر لیں گے تو ہم لیں گے

پس سنئے !کن فیکو ن کے اختیار والا الہام مرزا صاحب قادیانی کو ۲۰ فروری ۱۹۰۵ء کو ہوا تھا جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روز پیپرمنٹ کا الہام ہوا تھا جس کے الفاظ یہ ہیں

انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون.

(ریویو آف ریلی جنز مارچ ۱۹۰۵ء)

(یعنی اے مرزا تیرا اختیار یہ ہے کہ جب تو کسی کام کو ہو جا کہے، تو ہو جاتا ہے)

اس الہام پر مخالفوں کی طرف سے جب اعتراض ہوئے کہ مرزا صاحب نے خدائی کا دعویٰ کر دیا تو آپ ان معترضین پر خفا ہوئے اور اس خفگی میں آپ نے اس الہام کے معنی کی ایسی عمدہ تشریح فرمائی جس سے مضمون بالکل صاف ہو گیا۔ اور آئندہ کو شبہات سب دور ہو گئے چنانچہ آپ کے الفاظ یہ ہیں:

افسوس بعض نادانوں نے عبودیت کے ساتھ اس تعلق کو جو ربوبیت کے ساتھ ہے جس سے ظلی طور پر صفات الٰہیہ بندہ میں پیدا ہوتی ہیں نہ سمجھ کر میری اس وحی من اللہ پر اعتراض کیا کہ

انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون۔

یعنی تیری یہ بات ہے کہ جب تو ایک بات کو کہے کہ ہو جا تو وہ ہو جاتی ہے، یہ خدا تعالیٰ کا کلام ہے جو میرے پر نازل ہوا یہ میری طرف سے نہیں ہے۔ (براہین احمدیہ جلد پنجم۔ ص ۹۵)

اس تشریح سے دو امر ثابت ہوئے۔ ایک یہ کہ اس الہام کے مخاطب خاص مرزا صاحب قادیانی ہیں، نہ کہ اللہ جل شانہ۔

دوم اس الہام کے معنی میں حقیقی اختیار مراد نہیں بلکہ ظلی مراد ہے۔

یاد رہے کہ مرزا صاحب کی نبوت بھی ظلی ہے۔ یعنی نبوت محمدیہ کا ظل آپ پر پڑا ہے، اس لئے آپ ظلی نبی ہیں۔ اور ظلی نبی ہونے کا نتیجہ یہ ہے کہ آپ کا منکر بھی اصل نبیوں کے منکر کی طرح کافر ہے۔

اس سے ہماری مراد یہ ہے کہ مرزا صاحب کے نزدیک ظلی کا درجہ اصل درجہ سے کم نہیں۔ پس جس طرح مرزا صاحب ظلی نبی ہیں، اسی طرح آپ مالک مختار کن فیکون بھی ظلی ہیں جو ان کی اصطلاح میں اصل کے برابر ہے۔

علاوہ اس کے زمیندار کا دعویٰ صرف اتنا تھا کہ مرزا نے کن فیکون کا اختیار اپنے لئے ظاہر کیا تھا۔ ظلی ہو یا اصلی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کا اسنے ذکر نہیں کیا پس زمین دار کا دعوی ثابت ہوا۔

مزید تشریح مرزا صاحب کی اور عبارت سے بھی ہوتی ہے۔آپ خطبہ الہامیہ میں ایک بہت بڑا دعوی کرتے ہیں جس کے متعلق آپ کے اصل الفاظ عربی اور اردو یہ ہیں:

و اعطیت صفة ا لا فناء و ا لا حیاء من الر ب الفعّا ل

(مجھ کو فانی کرنے اور زندہ کرنے کی صفت دی گئی ہے)(ص ۲۳)

بس یہ ہے (بقول الفضل) زمین دار کا پہلا دعوی جو مرزا صاحب قادیانی کے صاف صاف الفاظ سے ثابت ہے۔،دوسرا دعوی مرزا کی افضلیت کا ہے۔خطبہ الہامیہ میں ہے :ان قـد مـی هـذه عـلـی منارة ختم علیها کل رفعة (یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے)(ص ۳۵)۔

ظاہر ہے کہ یہ منارہ اینٹوں اور چونہ کا مراد نہیں کیونکہ مرزا صاحب قادیانی دہلی میں قطب کی لاٹ پر نہ رہتے تھے بلکہ آپ کی روحانی بلندی ہے چنانچہ آپ کا ایک شعر ہے جو درثمین سے نقل کیا جاتا ہے:

آنچہ دادہ ست ہر نبی را جام

داد آن جام را مرا بتمام

یعنی اور نبیوں کو جو معرفت الہیہ کی ایک ایک پیالی ملی ان سب کا مجموعہ بڑا پیالہ مجھ کو ملا ہے۔

مزید ثبوت یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی کا الہام ہے

لو لا ك لما خلقت ا لا فلا ك

اے مرزا تو اگر نہ ہوتا تو میں (خدا) آسمان پیدا نہ کرتا۔

اس کی مزید تشریح مرزا صاحب قادیانی کے اس الہام سے ہوتی ہے

اتا نی ما لم یؤ ت ا حداً من العا لمین (حقیقۃ الوحی۔ ص ۱۰۷)۔

(خدا نے مجھے وہ چیز دی ہے جو جہان کے لوگوں میں سے کسی کو نہیں دی)۔

گویا یہ شعر آپ کے حق میں ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

تیسرا دعوی تو بالکل مشہور ہے کہ مرزا صاحب قادیانی حضرت عیسی کے حق میں ادھار کھائے بیٹھے تھے۔ یسوع کا نام لے کر لکھا کہ :

آپ کی تین دادیاں اور تین نانیاں بدکار تھیں ۔ (ضمیمہ انجام آتھم)۔

جب اعتراض ہوا کہ یہ ایک رسول کی ہتک ہے، تو آپ نے اس کا جواب دیا کہ میں نے یسوع کو کہا ہے، یسوع قرآن مجید میں کوئی نبی نہیں۔

مگر خدا کی شان خدا نے مرزا صاحب کے اس جواب کی قلعی اتروانے کو ان کے قلم پر تصرف کیا تو مرزا صاحب قادیانی نے لکھ مارا : حضرت عیسی علیہ السلام شراب پیتے تھے (کشتی نوح)

اس عبارت کی کوئی تاویل نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں تین لفظ لکھے ہیں حضرت، عیسی ۔ علیہ السلام ۔ ان تینوں کا صدق اس اولوالعزم رسول پر ہوتا ہے جس کی شان میں ارشاد ہے و جیھاً فی الدنیا و الآخرۃ ومن المقربین ۔

احمدی دوستو! بتاؤ اور ایمان سے سچ بتاؤ کہ مرزا غلام احمد صاحب کے ان حوالوں میں سے کسی حوالہ میں تم کو شک ہے۔

آہ! تم لوگ اہل حدیث کے ہوتے ہوئے اصلیت نہیں چھپا سکتے ۔ سنئے اہل حدیث جناب مرزا صاحب قادیانی کا ایک آنریری (مفت کا) مبلغ ہے۔ کلمات مرزا کے اصل معنی میں تبلیغ اور اشاعت کرتا ہے۔

آخر میں سنو، مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں:

میں کبھی آدم کبھی موسی کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بے شمار

الحمد اللہ ہمارے ایک مقروض برادر (زمین دار) کا قرضہ ادا ہوا ورنہ خطرہ تھا کہ قادیانی بنیئے سال ہا سال تک سود

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درسود مانگتے رہتے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۵ ص ۱-۳)

....

خنازیر زندہ ہیں، بلکہ غراتے ہیں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کہا کرتے تھے کہ میں مسیح موعود بحکم حدیث شریف خنزیروں کو قتل کرنے آیا ہوں۔ اور خنازیر سے پادری لوگ مراد بتاتے تھے۔ اور بتاتے تھے کہ مسیح موعود کے سانس سے خنزیر مرنے کا جو ذکر ہے اس سے مراد یہ ہے کہ میرے مضامین سے پادری لوگ مردہ ہو جائیں گے۔

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ (بقول مرزا قادیانی) خنزیر ابھی مرے نہیں بلکہ غراتے ہیں جس کی تفصیل یہ ہے:

۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء کے عیسائی اخبار نور افشاں لاہور میں پادری عبدالحق نے مرزائیوں کو عجیب دلیری سے چیلنج کیا ہے کہ ہمارے ساتھ باقاعدہ مباحثہ کرلو۔ لکھا ہے کہ :

> آپ جس مسیحی عقیدہ کو کمزور سمجھیں اور جس پر گفتگو کر کے بآسانی کامیابی حاصل کر لینا ممکن سمجھیں اسی کو چن لیں اس میں ہم مدعی ہوں گے اور آپ معترض۔
>
> اسی طرح ہمیں بھی یہ حق حاصل ہوگا کہ قادیانی مسلمات میں سے جس کو چاہیں بحث کے لئے منتخب کریں۔ اور ہماری پوزیشن بعینہ وہی ہوگی جو آپ کی۔ ۲۔ دعوی اور اس کے دلائل فریقین اپنی مسلمہ کتب سماویہ سے پیش کریں گے اس کے علاوہ معقول دلائل تائیدی رنگ میں بیان کر سکیں گے۔
>
> (نور افشان۔ ۱۰۔ اگست ۱۹۲۸ء ص ۵)۔

مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں۔ آج (۸ ستمبر) تک اس چیلنج کی منظوری یا تردید قادیانی اخباروں میں نہیں دیکھی۔ دیکھئے کیا جواب دیتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہم اپنی ناچیز خدمت پیش کرتے ہیں کہ مباحثہ اگر امرتسر میں تو ہم دونوں فریقوں کی خدمت کریں گے۔

پادری عبدالحق کی دلیری پر ہمیں جس قدر حیرت ہے، قادیانیوں کی خاموشی پر اس سے زیادہ حیرت ہے۔

خموشی معنیٰ دارد کہ در گفتن نمے آید ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۹ ربیع الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۵ نمبر ۴۵ ص ۳۔۴)

....

شکار اور شکاری

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناءاللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

مرزا غلام احمد قادیانی بحیثیت مسیح موعود عیسائیوں کو عموماً اور پادریوں کو خصوصاً اپنا شکار کہا کرتے تھے ان کا دعویٰ تھا کہ میں انہی کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ اسی بنا پر اہل حدیث امرتسر ۳۔ اگست ۱۹۲۸ء میں لکھا گیا تھا کہ مرزا قادیانی نے دعویٰ کیا تھا کہ میں عیسائیت کا ستون توڑنے آیا ہوں ۔ اگر نہ توڑوں تو میں جھوٹا۔ حالانکہ ہندوستان اور پنجاب میں عیسائیت دگنی ترقی کر رہی ہے تو مرزا غلام احمد قادیانی بقول خود اپنے دعویٰ میں جھوٹے ہوئے۔

اس کا جواب مرزائی امت کی لاہوری پارٹی کے آرگن اخبار پیغام صلح نے دیا تھا جس کا جواب عیسائی اخبار نور افشان نے دیا ہے۔ ہم ناظرین کی معلومات کے لئے دونوں نقل کرتے ہیں تا کہ معلوم کر سکیں کہ مرزا جن شکاروں کو مارنے آئے تھے وہ ابھی مرے نہیں بلکہ شکاری کو گھورتے ہیں۔

پیغام صلح میں لکھا ہے:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حضرت مسیح موعود کا کام

۳۔اگست ۱۹۲۸ء کے اہل حدیث میں مولوی ثناءاللہ صاحب نے ہمارے اس مضمون کا جواب دینے کی کوشش کی ہے جو اسلام اور احمدیت کے عنوان سے پیغام صلح کی متعدد اشاعتوں میں درج ہو چکا ہے۔سب سے بڑا اعتراض مولوی ثناءاللہ کا یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کے وجود سے عیسائیت کا قلع قمع اور مسلمانوں کی اصلاح ہونے کے بجائے الٹا عیسائیت ترقی کر رہی ہے اور مسلمان گر رہے ہیں۔

ہم اس کا جواب متعدد مرتبہ دے چکے ہیں کہ کسی مامور کے سپرد جو کام کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو جائے بلکہ مامور کے آنے کا منشاء صرف ایسی جماعت تیار کرنا ہوتا ہے جو اس کام کو متحد کوشش کے ساتھ سرانجام دے۔خود آنحضرت ﷺ کو دیکھئے دنیا جہان کی طرف آپ نبی ہو کر آئے لیکن آپ کی زندگی میں عرب کے سوا باقی ممالک اسلام کے نور سے منور نہیں ہوئے۔آپ کی وفات کے بعد صحابہ کی کوششوں سے اور مساعی جمیلہ نے اس نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔حضرت مسیح موعود بھی اپنے پیچھے ایک جماعت تیار کر کے چھوڑ گئے جو آپ کے بتائے ہوئے اصولوں سے کام لے کر دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے اور خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کر رہی ہے۔

مولوی ثناءاللہ کو عیسائیت کی جو ترقی نظر آ رہی ہے وہ محض چند روزہ سراب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جہاں تک اصل عیسوی معتقدات کا تعلق ہے محقق عیسائی ان سے کنارہ کش ہو چکے ہیں اور کلیسائے انگلستان سے ایسی آوازیں آئے دن پیدا ہوتی ہیں جن میں کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ تردید ہوتی ہے۔یہ لہر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اور دجالیت دنیا میں ہر جگہ نمک کی طرح پگھل رہی ہے اور اس کی جگہ اسلام دنیائے مسیحیت میں پھیلتا جا رہا ہے جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک کھلا نشان ہے یہ ایک دن کا کام نہیں ایک سال کا کام نہیں بلکہ سالہا سال کا کام ہے اور خدا نے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہا تو وہ دن آنے والا ہے جب مسیحیت کی بجائے اسلام دنیا پر غالب ہوگا۔

(پیغام صلح لاہور ۔۱۰۔اگست ۱۹۲۸ء)

اخبار نورافشاں لاہور لکھتا ہے:

کاسرالصلیب کی مبرہن ناکامی: اے بسا آرزو کہ خاک شدہ

احمدیوں نے کیا جواب دیا؟

اخبار اہل حدیث کے جواب میں اخبار پیغام صلح ۱۰۔اگست بعنوان حضرت مسیح موعود کا کام لکھتا ہے:

ہم اس کا جواب متعدد مرتبہ دے چکے ہیں کہ کسی مامور کے سپرد جو کام کیا جاتا ہے ضروری نہیں کہ وہ اس کی زندگی ہی میں پورا ہو جائے بلکہ مامور کے آنے کا منشاء صرف ایسی جماعت تیار کرنا ہوتا ہے جو اس کام کو متحد کوشش کے ساتھ سرانجام دے۔خود آنحضرت ﷺ کو دیکھئے دنیا جہان کی طرف آپ نبی ہو کر آئے لیکن آپ کی زندگی میں عرب کے سوا باقی ممالک اسلام کے نور سے منور نہیں ہوئے آپ کی وفات کے بعد صحابہ کی کوششوں سے اور مساعی جمیلہ نے اس نور کو دنیا کے کناروں تک پہنچایا۔حضرت مسیح موعود بھی اپنے پیچھے ایک جماعت تیار کر کے چھوڑ گئے جو آپ کے بتائے ہوئے اصولوں سے کام لے کر دنیا میں تبلیغ اسلام کا کام کر رہی ہے اور خدا کے فضل سے نہایت کامیابی کے ساتھ کر رہی ہے۔

ہم اس کے جواب میں یہ کہتے ہیں کہ اگرچہ آپ نے لاکھ مرتبہ بھی اس کا جواب دیا ہو مگر آپ کا جواب سرے ہی سے غلط ہے۔اگر آپ مرزا صاحب کے دعوی پر ایک سرسری نگاہ بھی ڈال لیتے تو ایسا بے معنی اور غلط جواب نہ دیتے۔مرزا صاحب کا یہ دعوی ہرگز نہیں ہے کہ عیسی پرستی کے ستون کو میری امت توڑے گی اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلائے گی بلکہ ان کا دعوی یہ ہے کہ :

میرا کام جس کے لئے میں اس میدان میں کھڑا ہوں یہی ہے کہ میں عیسی پرستی کے ستون کو توڑ دوں اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلاؤں۔پس اگر مجھ سے کروڑ نشان بھی ظاہر ہوں اور یہ علت

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

غائی ظہور میں نہ آئے تو میں جھوٹا ہوں۔اگر میں نے اسلام کی حمایت میں وہ کام کر دکھایا جو مسیح موعود اور مہدی معہود کو کرنا چاہیے تھا تو پھر میں سچا ہوں اور اگر کچھ نہ ہوا اور میں مر گیا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں۔

اب فرمائیے کہ ان فقرات میں امت کا ذکر کہاں ہے؟ یہاں تو مرزا یہ دعوی کر رہے ہیں کہ :
یہ کام (عیسی پرستی کے ستون کو توڑنا اور بجائے تثلیث کے توحید پھیلانا) میری زندگی ہی میں انجام پذیر ہوگا اگر نہ ہوا تو پھر سب گواہ رہیں کہ میں جھوٹا ہوں

چونکہ یہ کام ان کی زندگی میں ہرگز ہرگز پورا نہیں ہوا جس کے معترف آپ خود بھی ہیں اس لئے اب آپ ہی خدا لگتی کہیں اور ساتھ ہی سب احمدی بھی مل کر شہادت دیں کہ آیا وہ اپنے قول کے مطابق جھوٹے ہیں یا نہیں؟ ہم نے شہادت دے دی کہ واقعی وہ اپنے دعوی میں جھوٹے نکلے اب آپ بھی شہادت دے دیں۔ یہاں آپ کی من مانی تاویلوں سے کام نہیں چلے گا ہم تو مرزا صاحب کے الفاظ ہی کو دیکھیں گے اور ان کے مطابق فیصلہ کریں گے فیصلہ یہی ہے کہ مرزا اپنے اس قسم کے تمام دعووں میں جھوٹے نکلے

پھر آپ کس عبارت سے اور سچا کھوں کو اندھا بنانے کی غرض سے لکھتے ہیں:

مولوی ثناء اللہ صاحب کو عیسائیت کی جو ترقی (ترقی کا ثبوت تو آپ کے اخبار اور آپ ہی کی تحریر سے دیا گیا تھا اب اس کو آپ مولوی ثناء اللہ صاحب سے کس منطق کی رو سے منسوب کرتے ہیں؟) نظر آ رہی ہے وہ محض چند روزہ سراب کی حیثیت رکھتی ہے کیونکہ جہاں تک اصل عیسوی معتقدات کا تعلق ہے محقق عیسائی ان سے کنارہ کش ہو چکے ہیں اور کلیسائے انگلستان سے ایسی آوازیں آئے دن پیدا ہوتی ہیں جن میں کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ تردید ہوتی ہے۔ یہ لہر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے اور دجالیت دنیا میں ہر جگہ نمک کی طرح پگھل رہی ہے اور اس کی جگہ اسلام دنیائے مسیحیت میں پھیلتا جا رہا ہے جو حضرت مسیح موعود کی صداقت کا ایک کھلا نشان ہے یہ ایک دن کا کام نہیں ایک سال کا کام نہیں بلکہ سالہا سال کا کام ہے اور خدا نے چاہا تو وہ دن آنے والا ہے جب مسیحیت کی بجائے اسلام دنیا پر غالب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔

ہم اس کے جواب میں کہتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نے اس امر کا کہیں بھی دعوی نہیں کیا کہ میری موجودگی اور میرے مرنے کے بعد جو ترقی مسیحیت کی ہوگی وہ محض چندروزہ سراب کی سی ہوگی۔ جب کہ آپ اس بات کے خود مقر ہیں کہ مسیحیت کی ترقی (آپ کے قول کے مطابق سراب ہی سہی) ہو رہی ہے تو پھر اس میں آپ تنزل کس منطقی قاعدے سے ثابت کر سکتے ہیں؟ کیا ترقی کو کبھی تنزل کہا جا سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس صاف ظاہر ہے کہ مرزا قادیانی اور ان کا بھیجنے والا اللہ دونوں مسیحیت کی ترقی روکنے کے بارے میں شکست فاش کھا گئے اور ناکام نکلے بلکہ (بقول مولانا ثناءاللہ امرتسری) چاروں شانے چت گر گئے۔ بولو مسیح یسوع ناصری کی جے۔ پھر آپ کا یہ فرمانا کہ:

جہاں تک اصل عیسوی معتقدات کا تعلق ہے محقق عیسائی ان سے کنارہ کش ہو چکے ہیں اور کلیسائے انگلستان سے ایسی آوازیں آئے دن پیدا ہوتی ہیں جن میں کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ تردید ہوتی ہے۔ یہ لہر دنیا میں پھیلتی جاتی ہے۔

محض ایک طفلانہ تسلی ہے یا عالم بیداری کا خواب یا محض ایک تاویل رکیکہ وبعیدہ کیونکہ تمام دنیا جانتی ہے کہ کلیسائے انگلستان آج تک کفارہ اور الوہیت مسیح کی علانیہ مقر ہے آپ یورپ کے دہریوں کے اقوال مسیحیوں کے گلے نہ منڈھا کریں اور نیز آپ ان مسلم رپورٹوں پر بھی ہرگز اعتبار نہ کرلیا کریں جو انگلستان یا برلن سے موصول ہوا کرتی ہیں۔ یہ تو صرف ہندوستان کے مسلمانوں کو سبز باغ دکھا کر چندہ بٹورنے اور خود عیش وعشرت کرنے کے حیلے ہیں۔ مسلم اور آریہ اور مسیحی اخبارات میں اس پر کافی سے زیادہ روشنی ڈالی جا چکی ہے۔ انگلستانی اور برلنی مبلغان اسلام ہی نے سارا بھانڈا پھوڑ دیا ہے اور بالکل صاف طور سے بتا دیا ہے کہ انگلستان اور برلن میں احمدیوں کی طرف سے کوئی کام نہیں ہو رہا ہے صرف دھوکہ ہی دھوکہ ہے۔ یہ تصویر انگلستان وبرلن میں اسلام یا احمدیت کے پھیلنے کی ہے برعکس اس کے مسیحیت ہر ملک ہر جزیرہ میں اور ہر ایک جگہ روز بروز اپنا محکم قدم جماتی چلی جاتی ہے (عیاں راچہ بیاں) حتی کہ ایک وقت آجائے گا کہ تمام دنیا میں صرف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی کا جھنڈا لہرائے گا۔ (نور افشاں لاہور ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ، مرزا کی زبان حال سے لکھتے ہیں:

سنو جی! میں بحیثیت مسیح موعود تم دونوں (قائلوں اور منکروں) کو سچ کہتا ہوں میرے دعوی اور کلام میں کسی تاویل کی ضرورت نہیں نہ میں کسی اپنے پیرو کو تاویل کی اجازت دیتا ہوں۔ میرے الفاظ صاف ہیں۔ پس تم دونوں فریق کان کول کر سنو اور کوئی فریق محض میری خاطر تاویل یا تحریف نہ کرے میں خدا کے پاس ایسی تاویلوں اور تحریفوں سے بے زار ہونگا۔ پس سنو!

میرے آنے کے دو مقصد ہیں مسلمانوں کے لئے یہ وہ اصل تقوی اور طہارت پر قائم ہو جائیں وہ ایسے سچے مسلمان ہوں جو مسلمان کے مفہوم میں اللہ تعالی نے چاہا ہے۔ اور عیسائیوں کے لئے کسر صلیب ہو اور ان کا مصنوعی خدا (یسوع مسیح) نظر نہ آوے دنیا اس کو بھول جائے اور خدائے واحد کی عبادت ہو۔ (الحکم ادیان ۱۷ جولائی ۱۹۰۵ء ص ۱۰ کالم ۴۔)

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ ستمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۳ ربیع الثانی ۱۳۴۷ھ ص ۵۔۷)

....

خلیفہ قادیانی کی غلط بیانیاں

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں؛

اخبار اہل حدیث امرتسر مورخہ ۱۳ جولائی ۱۹۲۸ء میں ہم نے اس عنوان کے تحت بتایا تھا کہ خلیفہ قادیان نے چار غلط بیانیاں کی ہیں وہ غلط بیانیاں کچھ معمولی نہیں بلکہ خدا پر، انبیاء پر افتراء ہیں۔ مثلاً

۱۔ حضرت نوح نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا میرا بیٹا بچ رہے گا، مگر وہ پوری نہ ہوئی۔

۲۔ حضرت موسی نے آسمان سے خبر پا کر کہا تھا کہ تم کنعان میں داخل ہو جاؤ گے مگر داخل نہ ہوئے۔

۳۔ رسول کریم کو بھی آسمان سے خبر ملی تھی کہ مسیلمہ کذاب آپ کی زندگی میں فنا ہو جائے گا، مگر وہ فنا نہ ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

۴۔قیصر وکسریٰ کے خزانوں کی کنجیاں دیئے جانے کی خبر بھی آسمان ہی سے ملی تھی مگر وہ کنجیاں آپ کی زندگی میں نہ ملیں۔(الفضل قادیان ۱۹ جون ۱۹۲۸ء)۔

ان الزامات کے جواب میں الفضل قادیان میں مضمون نکلا جس کا جواب اہل حدیث مورخہ ۱۰۔ اگست میں دیا گیا۔اس پر الفضل پھر بولا۔ناظرین جانتے ہوں گے کہ جھوٹ کو سچ کر دکھانے کی کوشش کرنا تو قادیانی مشن کے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے مرزا صاحب ساری عمر اپنی تردید سنتے رہے بدیہی سے بدیہی اعتراضات آپ پر ہوئے مگر وہ خاموش نہ ہوئے اس لئے ہم اپنا آخری جواب محفوظ رکھتے ہیں اور الفضل کو کہتے ہیں کہ وہ خلیفہ کو کہے کہ وہ اگر کسی منصف کا تقرر مانتا ہے تو یہ اقرار شائع کرے کہ اگر میری بیان کردہ چاروں باتیں منصف نے غلط قرار دے دیں تو میں اقرار کرونگا کہ میں نے خدا اور رسول پر افتراء کیا۔اس کے بعد ہم تقرر منصف پر گفتگو کرینگے اور اپنا جواب الجواب لکھ کر مطبوعہ پرچے منصفوں کے پاس بھیج دیں گے ان شاء الله۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۲۸ء۔۱۸ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ ص ۷)

....

مسیح کی آمد ثانی اور مرزا قادیانی

جناب منشی محمد حسین صابری عقب کوتوالی بریلی سے لکھتے ہیں:

جب سے جناب مرزا صاحب قادیانی نے خروج کیا ہے اور مسئلہ ختم نبوت کے متعلق قرآن پاک میں اور حدیث شریف میں من مانی تاویل بلکہ تحریف کرنا شروع کی ہے تب سے مرزائی مولویوں کے ہاتھوں سے عجیب عجیب حرکات سرزد ہو رہی ہیں بلکہ بعض وقت تو ان کے ہاتھ سے ایسی ایسی تحریریں نکل جاتی ہیں کہ پڑھ کر ہنسی آتی ہے۔آج ناظرین کو منشی عمرالدین جالندھری مرزائی کی ایک تحریر سے (سارے مضمون کا جواب الفضل کے چھوٹے برادر پیغام صلح میں فوراً نکل گیا اس لئے اس پر توجہ کی ضرورت نہیں۔ثناء اللہ) جو انہوں نے اخبار الفضل میں شائع

www.KitaboSunnat.com

کرائی ہے ایک لطیفہ اخذ کر کے سناتا ہوں آپ مسلمانوں کی موجودہ حالت میں بارگاہ رسالت میں فریاد کرنے کا ذکر کر کے لکھتے ہیں :

اس فریاد کو سن کر حضرت نبی اکرم ﷺ کے فیض سے درجہ کمال کو پانے والا تو کوئی ایسا نہیں جو اس بیڑے کو بحیثیت وارث محمد ﷺ پار کر کے اپنے روحانی باپ رسول اللہ ﷺ کی عزت کو قائم کر دے مگر اس وقت ایک خدا کا نبی جو بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو اکٹھا کرنے کے لئے بھیجا گیا تھا وہ آئے گا اور وہی اپنے کمال ذاتی سے امت محمدیہ کی پریشان حال فریاد کناں بھیڑوں کو بھیڑیوں سے بچائے گا اگرچہ وہ اپنے اس احسان کو نہ جتلائے لیکن دجال زبان حال سے کہہ اٹھے گا کہ اے مسلمانو! الحق فی آل عیسی دیکھو تمہیں جس نے بچایا وہ عیسی ہی ہے۔ آج نور احمد تمہارے لئے چارہ گر نہ ہوا نہ وہ علماء تمہارے کام آئے جن کے متعلق تم اپنے نبی کی فضیلت جتانے کے لئے کہا کرتے تھے کہ امت محمدیہ کے علماء ہی بنی اسرائیل کے نبیوں جیسے ہیں اور نہ تمہارے اولیاء عظام ہی تمہارے کام آئے۔ اگر کام آیا تو خدا کا خداوند یسوع مسیح ہی کام آیا۔

مگر احمدیہ جماعت جو ظاہرین علی الحق ہے صاف کہہ دے گی کہ الحق فی آل محمد، آل محمد ہی حق پر ہے وہ کسی ایسے شخص کے فیضان کے محتاج نہیں جو فیضان محمدی سے پرورش پانے والا نہیں۔ ایک مسیح ناصری کیا، محمد رسول اللہ ﷺ وہ کامل نبی ہے جس کے فیضان سے لاکھوں مسیح پیدا ہوئے اور ہوتے رہیں گے (ان لاکھوں میں سے آپ کتنوں کو مانتے ہیں۔ ثناء اللہ) جس کا زمانہ شاہد ہے۔

(الفضل ۲۵ ستمبر ۱۹۲۸ء ص ۷)

کیسا مزیدار لطیفہ ہے کہ حضرت عیسی کے آ جانے پر بھی منشی عمرالدین جیسے پکے مرزائی ان کو نہیں مانیں گے بلکہ مقابلہ پر سینہ ٹھوکینگے۔ معلوم ہوتا ہے کہ علم و عقل سے اس وقت بھی کچھ کام نہ کیا جائے گا۔ مرزا غلام احمد صاحب آنجہانی کا تو بنیادی مسئلہ ہی یہ ہے کہ حضرت عیسی فوت ہو گئے تو پھر جب وہ آسمان سے آ جائیں گے تو مقابلہ کے نکلنے والا کوئی شرم دار احمدی تو ہو نہیں سکتا۔ البتہ تنخواہ دار مرزائی مولوی صاحبان اس وقت بھی تنخواہوں کے مارے چاہے شور مچاتے پھریں کہ الحق فی آل محمد، مگر پھر ان تنخواہ داروں کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کون سنے گا۔

اصل یہ ہے کہ حضرت عیسی جب دوبارہ آئیں گے تو مرزائیوں کے آقاؤں (انگریزوں) کی قوم (عیسائی) دجال کے منہ سے بھی اگر کہیں نکل گیا کہ الحق فی آل عیسی تو خود حضرت عیسی ہی ان کو منہ توڑ دے دیں گے کہ نہیں الحق فی آل محمد۔ چنانچہ احادیث میں اس کا قرینہ موجود ہے جہاں لکھا ہے کہ حضرت عیسی سے حضرت امام مہدی کہیں گے کہ آپ نماز کی امامت کرائیے۔ حضرت عیسی جواب دیں گے کہ نہیں آپ ہی آپس میں ایک دوسرے کے سردار ہو اور یہ بزرگی، سرداری کی خدا نے اسی امت کو دی ہے گویا صاف اقرار کریں گے کہ الحق فی آل محمد۔

منشی عمرالدین نے مذکورہ بالا تحریر میں آگے چل کر فرمایا ہے کہ یہ مضمون میں نے ارادۃً نہیں لکھا بلکہ زندہ نبی کی صحبت میں میری قلم سے نکل گیا اور فرماتے ہیں کہ: مجھے دنیا کا دکھ منظور ہے پر محمد رسول اللہ ﷺ پر مسیح کا احسان منظور نہیں۔

ہاں صاحب محبت ہو تو ایسی ہی ہو۔ مگر اس بے جا محبت کا نتیجہ آپ کے حق میں یہ ہوا ہے کہ آپ اپنے محبوب سے بھی مخالفت کرنے لگ گئے اس لئے ایسی محبت سے خدا ہر مومن کو بچائے۔ ہماری تو دعا یہ ہے کہ دنیا میں چاہے کچھ بھی ہوتا پھرے پر محمد رسول اللہ ﷺ کی ہم سے بھول کر بھی مخالفت نہ ہو۔ آمین ثم آمین

لیکن آپ تسلی رکھئے کیونکہ حضرت عیسی دوبارہ آکر آنحضرت ﷺ کے اتباع کا دم بھریں گے اس لئے ان کا احسان کچھ نہ ہوگا بلکہ ان کا اس حیثیت سے آنا تمام دنیا کی عیسائی قوموں کے لئے ہدایت کا باعث ہو جائے گا اور عیسائی خود بخود خیال کریں گے کہ دیکھو جس کو ہم اپنا خداوند بنائے بیٹھے تھے وہ تو محمد ﷺ کا متبع ہے۔ برعکس اس کے موضع قادیان کا ایک غیر معلوم شخص لاکھ دفعہ آپ کی غلامی کا دعوی کرے تو عیسائیوں پر اس کا کیا اثر ہوگا۔ زیادہ سے زیادہ ان کی توجہ ہوئی تو یہ کہیں گے کہ:

ایک بے وقوف محمدی مسیح، (حقیقۃ الوحی تتمہ ص ۷۳) (فا فھم و لا تعجل)

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:

آج کل فرقہ وارانہ ماوشما کثرت سے مروج ہے مثلاً قادیانی کوئی کام کرتے ہیں تو اپنی شیخی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بھگارتے ہیں۔لاہوری مرزائی کچھ کرتے ہیں تو اپنی پتنگ اڑاتے ہیں۔ان لوگوں نے اسی طرح انبیاء کرام کو سمجھا ہے کہ محمدی کارگذاری الگ ہے تو عیسائی خدمات الگ۔عیسائی فخر کریں گے تو ہم یوں کہیں گے۔ ان لوگوں کو خبر نہیں کہ حضرات انبیاء کرام کے نفس تمہاری طرح موٹے نہیں ہوتے ان کو تو حکم ہے

لما آتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن به و لتنصر نه .

ارشاد خداوندی ہے:

اے رسولوں! تمہاری موجودگی میں کوئی اور رسول آجائے تو تم اس کو مان کر اس کے ہمراہ ہو جانا۔ ،

ایسے ماوشما کے خیالات ان تنگ دلوں کے ہیں جو اپنی کاروائی دکھا کر چندے جمع کر کے پیٹ پالتے ہیں حضرات انبیاء کرام سب ایک جماعت ہیں۔فرمان نبوی غور سے پڑھو الا نبیاء اخوة علاتیة ... الحدیث

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۸ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ ص ۷۔۸)

قادیان سے قادیانی مذہب کے خلاف اخبار

قادیان سے اخبار پیغام حق نکلنا شروع ہوا ہے اس کی نسبت مرزائیوں نے مشہور کیا تھا کہ یہ اخبار احمدی ہے اس کے جواب میں اخبار کے بانیوں کی طرف سے اعلان ہوا ہے کہ یہ اخبار مرزا قادیانی کے دعاوی کی تردید کے لئے جاری کیا گیا ہے۔

پیغام حق ۲۴۔اکتوبر ۱۹۲۸ء

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۲ ص ۱۱)

آریوں اور مرزائیوں کا مباحثہ

اس ہفتہ امرتسر میں آریوں اور قادیانیوں کا مباحثہ ہوا مباحثہ وید اور قرآن پر تھا مگر احمدی مباحث نے بطور شہادت مرزا صاحب کے کمالات کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت لیکھ رام کو مرزا صاحب کی پیش گوئی کا نشانہ بتایا۔اس کے جواب میں آریہ مناظر نے کہا تمہارے مرزا صاحب ایسے ہی سچے الہامی تھے تو انکی دعا اور الہام کے موافق مولوی ثناءاللہ جو اسی شہر میں رہتے ہیں نہیں مرے حالانکہ مرزا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صاحب بیس سال ہوئے مرگئے۔اس کے جواب میں احمدی مناظر نے کہا مباحثہ قرآن اور وید پر ہے مرزا صاحب کا ذکر کیوں لاتے ہو ۔ آریہ مناظر نے کہا تم نے خود ذکر کیا

یہ ہے احمدیت کا اصلی قلعہ جو ریت کی دیوار سے بھی زیادہ کمزور ہے باقی مباحثہ میں وہی گفتگو تھی جو ہوا کرتی ہے

(ہفت روزہ اہل حدیث ۹ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۵ جمادی الاول ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۲ ص ۱۱)

....

مباحثہ مرزائیاں

موضع ماڑی بوچیاں ضلع گورداسپور میں بحث ہوئی جس کی تفصیل یہ ہے کہ موضع مذکور میں کچھ عرصہ سے فتح محمد خان نمبر دار مرزائی ہوگیا اور ذی اثر ہونے کی وجہ سے اپنا اثر اپنے ہم نشینوں پر مخفی طور پر ڈالتا تھا۔ کبھی کبھی اپنے دیوان خانہ ہی میں قادیانی علماء کو بلا کر وعظ بھی کرواتا۔ چند روز کہ میاں محمود خلیفہ قادیانی بھی ظاہری زیبائش کے ساتھ بڑے کروفر سے موٹر پر سوا ہو کر معہ چند ہمراہیوں کے شکار کھیلنے کے بہانے سے اپنا اثر لوگوں پر ڈالنے کے لئے نمبر دار مذکور کے مکان پر آ ٹھہرے (نمبرداران کی تعریف اور آمد کا نقارہ جا بجا پھیرتا تھا) شام کو خلیفہ واپس چلا گیا۔

خدائے تعالی نے اپنی رحمت کاملہ سے مولوی محمد امین امرتسری کو دوسرے روز ہمارے گاؤں بھیج دیا انہوں نے شام کو وعظ کیا جس میں حضرت مریم کی پاک دامنی قرآن شریف سے بیان کی، اور بتایا کہ مرزا صاحب کی کتابوں (کشتی نوح، ایام الصلح وغیرہ) میں اس کے خلاف تحریر ہے۔اس پر نمبر دار صاحب بول اٹھے کہ آپ کا حوالہ درست نہیں ہم سے مناظرہ کر لیجئے۔مولوی صاحب نے مناظرہ منظور کیا مورخہ ۷ نومبر ۱۹۲۸ء کو ۱۲ بجے سے ۲ بجے تک مناظرہ کیا جاوے جو وقت پر نہ پہنچے وہ جھوٹا ہوگا۔آخر قادیانی علماء ۷ نومبر کو ۲ بجے پہنچے بموجب شرائط نامہ چونکہ وہ جھوٹے تھے اس لئے اسلامی مناظر نے کہا پہلے آپ اپنے جھوٹے ہونے کا اقرار

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیجئے۔ خاموش ہوئے لوگوں نے کہا جھوٹے ہوئے۔ پھر دو گھنٹے وقت شیخ یعقوب علی تراب اور دوسرے لوگوں کے کہنے سے دیا گیا۔

اسلامی مناظر نے اپنا دعوی کشتی نوح صفحہ ۱۶ سے ثبوت دیا کہ :

بوجہ حمل کے نکاح کر لیا گو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ برخلاف تعلیم تورات عین حمل میں کیونکر نکاح کیا گیا..الخ۔

اس حمل کی تشریح ایام الصلح صفحہ ۶۵ سے بیان کی گئی:

افاغنہ مثل یہود فرقے میان نسبت و نکاح نہ کردہ دختران از ملاقات و مخالطت با منسوب خود مضائقت نہ گیرند کاختلاط مریم صدیقہ با منسوب خودش یوسف و بمعیت وے خارج بیت گردش نمودن شہادۃ حقہ برایں رسم است

(یعنی افغان یہودیوں کی مانند نکاح اور منگنی میں فرق نہیں کرتے یکساں جانتے ہیں لڑکیوں کو جن سے ان کی منگنی ہوتی ہے ملاقات اور مخالطت (مجامعت) سے پرہیز نہیں کرتے جیسا کہ مریم صدیقہ جس (یسف) سے ان کی منگنی ہوئی تھی منگنی کی حالت میں اس (یوسف) سے گھر سے باہر جا کر چکر لگایا کرتی اور مجامعت بھی نعوذ باللہ)

اس کو مفصل بیان کیا کہ مرزا صاحب قادیانی کی ان عبارتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مریم صدیقہ کو حمل یوسف کا بحالت منگنی ہو گیا تھا۔

اس کی تردید میں مواہب الرحمٰن کا حوالہ (خلق عیسی من غرا ب بالقدرة المجردة) پیش کیا جس کو دعوی سے کوئی تعلق نہیں۔ پھر دعوی کا اعادہ کیا گیا۔ مزید توضیح کے لئے تین دادیاں، (ضمیمہ انجام آتھم ص ۷) اسلامی مناظر نے پڑھنا شروع کیا تو جھٹ مولوی ظہور حسین صدر احمدیاں بول اٹھے کہ اسلامی مناظر موضوع سے باہر جا رہا ہے اور شور ڈالنا شروع کیا۔

اسلامی مناظر نے کہا میں موضوع کے اندر ہوں اس کی تشریح سناتا ہوں۔ بھلا سنے کون؟ وہ تو پہلے ہی وقت گذار کر آئے تھے کہ ہم سے یہ پیالہ ٹل جائے۔ اب ان کو بھاگنے کا بہانہ مل گیا۔ اسلامی صدر نے روکا بھی آخر کار لوگوں نے کہا ہم سمجھ گئے مرزائی جھوٹے ہیں۔ لا جواب ہو گئے ہیں۔ مسلمانوں نے اللہ اکبر کہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

اسلامی نمایاں فتح ہوئی مذہب عقائد درست ہوئے ہمارے لئے مولوی محمد امین نے سد سکندری کا کام دیا۔ جزا هم الله۔

دستخط حاضرین جلسہ۔ چراغ دین ولد مودے شاہ سکرٹری انجمن اسلامیہ ماڑی۔ منصب داد خان سفید پوش۔ نبی بخش۔ دولو خان۔ نعمت خان۔ سردار خان۔ دولت خان۔ دولے خان۔ فتح محمد، غلام ولد فوجا۔ برکت علی۔ مہندے خان۔ چراغ خان۔ سلطان خان۔ غلام احمد حصہ داران جوہڑ علی بخش، دئیوہا قاضی۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۴ ص ۶)

....

شیر پنجاب اور قادیان

شیر پنجاب کے لقب پر قادیانی اخبار الفضل لکھتا ہے اور کیا خوب لکھتا ہے:

پنجاب میں شیر پنجاب کا خطاب عرصہ سے متنازعہ فیہ چلا آ رہا ہے جس پر کبھی ہندو قبضہ جما کر لالہ لاجپت رائے کو واحد مستحق قرار دیتے ہیں کبھی مسلمانوں میں سے مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے مدعی نظر آتے ہیں اور کبھی سکھ اس پر اپنا دیرینہ حق جتاتے ہیں۔ ان کا ایک اخبار بھی اسی نام سے شائع ہوتا ہے۔ لیکن اس وقت ان میں سے کسی نے اتنی جرأت نہ دکھائی تھی کہ اپنے، نام کے شیر، کو، حقیقی شیر، کی شکل وصورت میں تبدیل کر دیں اس کی چار ٹانگیں بنالیں اور پیچھے دم بھی لگادیں۔

(الفضل قادیان ۱۳ نومبر ۱۹۲۸ء ص ۴)

شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسری لکھتے ہیں:

خاکسار کی نسبت جو مدعی نے لکھا ہے یہ تو قادیانی الہام کی طرح غلط ہے۔ البتہ جب سے قادیانی شکار کو مارا ہے لوگ شیر پنجاب کہنے لگ گئے۔ خیر زبان خلق کو نقارہ خدا لوگ کہتے ہیں۔

رہا اس لقب میں تنازعہ ہونا، سو یہ بھی غلط۔ آج ہم دیکھتے ہیں ایک لفظ (خان بہادر، رائے بہادر وغیرہ)

www.KitaboSunnat.com

سے بیسیوں اشخاص ملقب ہوتے ہیں حتی کہ مسیح اور مہدی کے ملقب بھی بہت ہیں۔ ہاں دم اور چار ٹانگیں لگانے کی بابت ہم کیا کہیں جب کہ ہم دیکھتے ہیں کہ پنجاب میں ایسے لوگ بھی گذرے ہیں جو کہتے تھے کہ میں مہدی ہوں مسیح ہوں شیر ہوں ہوں الا اننی اسد و انك ثعلب (کرامات الصادقین۔ص ۵۴) انہوں نے چار ٹانگیں اور دم نہ لگوائیں، حالانکہ وہ مریدوں کے چندے سے چاندی سونے کی دم اور ٹانگیں بھی لگوا سکتے تھے آج کوئی شیر پنجاب دم اور چار پیر نہ لگائے تو کیا اعتراض۔ احمدیو!

ایں گناہیست کہ در شہر شما نیز کنند

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۴ ص ۴)

....

بہاءاللہ ایرانی کا دعوی نبوت

مرزائیوں اور بہائیوں کا مشترکہ شوروغل

جناب منشی محمد حسین صاحب صابری بریلی سے لکھتے ہیں:

مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری مرزائی نے اخبار الفضل مورخہ ۹ نومبر ۱۹۲۸ء میں ایک مضمون بعنوان، بانی بہائیت اور دعوے نبوت، لکھا ہے آپ ہمیشہ تصویر کا ایک رخ جو اپنے مفید مطلب ہو دکھایا کرتے ہیں، جناب مرزا صاحب کی طرح کیا مجال کہ مخالف کی اصلی بات صحیح صحیح بتا دیں۔

حضرت مولانا اڈیٹر اہل حدیث نے اخبار کی گذشتہ جلد میں ایک سلسلہ مضمون شروع کیا تھا جو مشترک طور پر ایرانی اور قادیانی مدعیان مسیحیت کے مذاہب کی تنقید تھی۔

اسی سلسلہ میں شیخ بہاءاللہ کی ایک تحریر کا ترجمہ کرتے ہوئے بہاءاللہ نبی لکھ دیا تھا جو اس مقام کے لئے نہایت موزوں تھا اس پر بہائی رسالہ، کوکب ہند، دہلی کے اڈیٹر صاحب خفا ہوگئے۔ اور بلا سوچے سمجھے لکھ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئے کہ ہمارے پیشوا (بہاء اللہ) نبی نہیں تھے۔ اور نہ ہم اہل بہاء انہیں نبی مانتے ہیں۔

اس کو دیکھ کر ایک مضمون میں نے لکھا کہ جس میں مدعی (بہاء اللہ) کے فرزند اعظم عبد البہا عباس آفندی کی خاص تحریر سے ثابت کر دیا کہ خود اہل بہاء کا سب سے بڑا بزرگ ہی بہاء اللہ کو نہ صرف نبی صاحب شریعت تسلیم کرتا ہے بلکہ لفظ نبی کو بھی ان کی طرف منسوب کرتا ہے تو پھر کسی اور بہائی کا کیا حق ہے کہ لفظ نبی سے انکار کرے چنانچہ اس تحریر کو دیکھ کر بہائی رسالہ مذکور آج تک خاموش ہے اور یقین ہے کہ اس حوالہ کی تردید کرنے کی کبھی اسے جرأت نہ ہوگی۔

یہ تو اصل واقعہ تھا مگر مرزائی مولوی مذکور نے اپنی ملازمت کے فرائض ادا کرنے کے لئے بجائے اس کے کہ اڈیٹر کوکب ہند سے مطالبہ کرتے کہ وہ اہل حدیث کی صریح دلیل کی یا تو تردید کرے یا اپنی غلطی کا اعتراف کر کے ایمان داری کا ثبوت دے الٹا اہل حدیث کے منہ آنے لگے اور بہت خوشی میں بغلیں بجانے لگے کہ:

> ہم نے بارہا (اہل حدیث کو) سمجھایا کہ بہائی لٹریچر میں اس بات کا قطعاً کوئی ثبوت نہیں کہ وہ (بہاء اللہ) نبوت کے مدعی تھے ...افسوس آپ (اہل حدیث) نے احمدی محققین کی تحقیق سے بھی فائدہ نہ اٹھایا۔ (الفضل مذکور۔ص ۹)

احمدی کیسے محقق ہیں؟ اس کو سارا ملک جانتا ہے کہ تصویر کا اپنے مفید مطلب رخ دکھایا کرتے ہیں۔

اور پھر اڈیٹر صاحب اہل حدیث جس قدر ان محققین سے واقف ہیں اور کون ہوسکتا ہے۔ لیکن اصل بات تو یہ ہے کہ اگر کوئی مرزائی کہے کہ، بہائی لٹریچر میں بہاء اللہ کے دعوی نبوت کا قطعاً ثبوت نہیں، تو وہ کسی طرح قابل یقین نہیں ہوسکتا،

اول اس لئے کہ مرزائی صاحبان کے دل میں چونکہ بہائیت کی طرف سے رقابت کا رنج ہے اس لئے اس کے متعلق ان کی کوئی بات قابل یقین نہیں ہوگی۔

دوم اس لئے کہ جب یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ بہاء اللہ مقام نبوت ہی کے مدعی تھے تو مرزا صاحب آنجہانی کا دعوی خود بخود پادر ہوا ہو جاتا ہے تو بھلا کوئی مرزائی بہاء اللہ کے مقام نبوت کے ادعا کا کیونکر اقرار کرسکتا ہے اور پھر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سوم اس لئے بھی کہ مرزائی صاحبان ہمیشہ سے انکار کر رہے ہیں کہ ہمارے پاس، بہائی کتب، موجود نہیں تو پھر وہ کس منہ سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ فلاں بات کا بہائی لٹریچر میں قطعاً ثبوت نہیں۔

چنانچہ انہی وجوہات سے اہل حدیث نے مرزائیوں کے شوروغل کی پرواہ نہ کی اور اپنی تحقیق پر ثابت قدم رہا تا آنکہ جناب عبدالبہاء کی صریح تحریر پیش کر کے اہل بہاء کے ساتھ اہل قادیان پر بھی حجت پوری کر دی

اب میں یہ بتاتا ہوں کہ جناب بہاء اللہ نے کیا دعویٰ کیا ان کی کتب مجموعہ الواحات، کتاب الشیخ وغیرہ دیکھ کر صاف پتہ چلتا ہے کہ اگرچہ اپنے نام کے ساتھ بہاء اللہ نے لفظ نبی نہیں لکھا

(جناب بہاء اللہ کی تحریرات میں گو اپنے نام کے ساتھ انہوں نے لفظ نبی نہیں لکھا تاہم اپنے لئے کہیں مقام نبوت سے کبھی انکار نہیں کیا صاحب الفرائد جو ایک بہائی عالم ہیں انہوں نے بے شک اپنی کتاب میں بہاء اللہ کے متعلق اس لفظ سے انکار کیا ہے جسے اڈیٹر کوکب ہند نے اتنی ترقی دی کہ وہ مقام نبوت سے بھی منکر ہو گئے مگر ہمیں کیا فکر ہے ہمارے ساتھ بہائیوں کا سب سے بڑا پیشوا عبدالبہاء عباس آفندی متفق ہے۔ منہ)

تاہم آپ کو وہ گذشتہ نبیوں ہی کے زمرے میں شمار کرتے تھے چنانچہ ایک جگہ لکھا ہے

اگر یہی (تجدید دین) میرا جرم ہے تو اس میں حضرت محمد رسول اللہ نے مجھ سے پہلے سبقت کی ہے اور ان سے پہلے روح اللہ نے اور ان سے پہلے کلیم اللہ نے اور اگر اعلاء کلمۃ اللہ اور اظہار امر الٰہی میرا گناہ ہے تو میں سب سے اول گنہگار ہوں اس گناہ کو آسمانوں اور زمینوں کی بادشاہت سے بھی نہیں بھول سکتا۔ (ترجمہ از کتاب الشیخ۔ ص ۳۹)

ظاہر ہے کہ یہ دعویٰ صریحاً صاحب شریعت نبی ہونے کا ہے چنانچہ اسی وجہ سے جناب عبدالبہاء عباس آفندی نے جو اہل بہا کے نزدیک مہبط الہام الٰہی، مفسر و مبین کتاب اقدس ہیں ایک سوال کے جواب میں کہ، انبیاء کی کتنی قسمیں ہیں، یوں جواب دیا ہے:

انبیاء دو قسم کے ہیں ایک بالاستقلال و متبوع دوسرے غیر مستقل اور تابع۔ انبیاء مستقلہ صاحب شریعت اور دور جدید کے موسس ہوتے ہیں ان کے ظہور سے دنیا ایک نیا چولہ بدلتی ہے اور ایک نئے دین کی بنیاد پڑتی ہے اور ایک نئی کتاب نازل ہوتی ہے....دوسری قسم کے نبی تابع اور مروج

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہیں کیونکہ فرع ہیں مستقل نہیں ۔.... مظاہر نبوت کلیہ جو بالاستقلال اس دنیا میں ظاہر ہوئے ان میں سے حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، حضرت مسیح، حضرت محمد، حضرت اعلیٰ (یعنی باب) اور حضرت جمال مبارک (یعنی بہاء اللہ) ہیں۔ (ترجمہ مفاوضات عبدالبہاء۔ ص ۱۱۴۔ کوکب ہند جلد ۳ نمبر ۱۵ ص ۲)

ایسی صاف اور واضح عبارتوں کے ہوتے ہوئے کسی مرزائی کا خوشی سے بغلیں بجانا کہ بہاء اللہ کا دعویٰ نبوت نہ تھا یا کسی بہائی کا انکار کرنا کہ بہائی لٹریچر میں جناب بہاء اللہ کو نبی نہیں کہا گیا، کیا حقیقت رکھتا ہے۔ اور اہل حدیث کو اس کی کیا پرواہ ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ اہل حدیث ان دونوں مذاہب (مرزائی اور بہائی) کے درمیان ایک بحیثیت ایک جج کے کام کر رہا تھا اور نہایت انصاف کے ساتھ غیر جانبدارانہ نظر سے اصل حقیقت کو نہ صرف مذکورہ بالا دونوں مذاہب کے سامنے بلکہ تمام ملک کے آگے پیش کر رہا تھا کہ وکلاء بہائیہ نے کوتہ اندیشی سے شور مچا دیا جو خود ان کے حق میں بھی مضر ہوا، اور جس سے اہلحدیث کی تحقیق میں ذرہ فرق نہیں آیا اسی لئے اہل حدیث نے لکھ دیا کہ جاؤ اگر تم خود ہی بہاء اللہ کو نبوت و رسالت سے کوئی بلند مرتبہ دینا چاہتے ہو تو دیتے پھر و کسی کو کیا ضرورت کہ تمہارے معاملہ میں پڑے۔ یہ تھی اصلیت جسے مرزائی مولوی نے اپنے مطلب کے مطابق بنا کر ظاہر کیا۔

اب میں ناظرین کو مرزائی مولوی صاحب کی صریح ایمان داری کا نمونہ دکھاتا ہوں آپ بہائیوں کی کتاب الفرائد کی عبارت کا ایک فقرہ لکھتے ہیں اول تو اس کا سیاق و سباق درج نہیں اور جو کچھ لکھا ہے اس کے ترجمہ میں بھی اپنے دین و ایمان کا پورا ثبوت دیتے ہیں لکھتے ہیں:

مقام او مقام نیابت و خلافت و امامت نیست بل ظہور کل الٰہی است ۔ (ص ۲۸۲)

ان (بہاء اللہ) کا مقام خلافت امامت یا نبوت کا مقام نہیں بلکہ وہ تو اللہ تعالیٰ کے ظہور کلی کے مقام پر ہیں یعنی پورے طور پر خدا ہیں۔ الفضل مذکور

ناظرین غور فرماویں کہ ترجمے ج میں الفاظ، نبوت، اور، پورے طور پر خدا، اصل عبارت کے کون سے لفظ کا ترجمہ ہے۔

یہ ہے مرزائیوں کی تحقیق کا ادنیٰ نمونہ جو انہیں اپنے نبی صاحب سے ورثہ میں ملا ہے جس کے ذریعہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے وہ تمام دنیا پر فتح حاصل کیا کرتے ہیں۔افسوس صد افسوس

میں دعوی سے کہتا ہوں اور تمام مرزائیوں کو چیلنج دیتا ہوں کہ صاحب الفرائد نے بہاء اللہ کے متعلق صرف لفظ نبی سے انکار کیا ہے مقام نبوت سے ہرگز انکار نہیں کیا اگر کسی مرزائی میں طاقت ہے تو وہ میرے مقابلہ پر نکل کر مجھ سے ثبوت لے لے ۔

مدیر اہل حدیث لکھتے ہیں: اس مسئلہ کا فیصلہ ایک طرح سے بالکل آسان ہے ہمارے قابل نامہ نگار صابری صاحب تو جو معلومات پیش کریں گے وہ تو بروقت ضرور مفید ہوں گی ہم ایک اصولی بات پیش کرتے ہیں جس سے نبوت بہاء اللہ پر کافی روشنی پڑسکتی ہے وہ یہ ہے کہ شیخ بہاء اللہ کتاب اقدس وغیرہ میں بارہا خدا کی طرف سے بصیغہ قل اپنا مخاطب ہونا ظاہر کرتا ہے اور قل صیغہ مخاطب بتا رہا ہے کہ متکلم خدا ہے اور مخاطب بہاء اللہ۔ یہ متکلم اور مخاطب کی نسبت خدا اور رسول میں ہوتی ہے۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۹ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۴ ص ۴-۶)

....

دجال کا گدھا قادیان میں

اور بڑی شان وشوکت سے اس کا استقبال

جناب مرزا غلام احمد قادیانی ایک عجیب دل و دماغ کے بزرگ تھے۔آپ جو بات منہ سے نکالتے یا قلم سے لکھتے تھے اس کو منوانے کی ازحد کوشش فرماتے تھے بلکہ کئی ایک سادہ لوحوں سے منوا بھی لیتے تھے۔آپ نے جب مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو اعتراضات کی بھرمار ہوئی کہ مسیح موعود کے وقت دجال ہوگا جو بہت بڑے گدھے پر سوار ہوا کرے گا، وہ کون ہے اس کے جواب میں مرزا صاحب نے نہایت صفائی سے فرمایا، میاں یہ سوال تو کچھ مشکل نہیں۔ دجال پادری لوگ ہیں اور خر دجال ریل ہے جو بہت لمبی ہے (ازالہ اوہام)

اس پر کسی ظریف طبع شاعر کو کیا سوجھی جو ایک شعر کہہ دیا :

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

یہ کیسا ہے خرِ دجال کہ عیسی بعز و شاں
بصد منت بصد خواہش کرایہ دے کے چڑھتا ہے

آج ہم خوش خبری سنتے ہیں کہ یہ دجال کا گدھا جو آج تک مسیح موعود کو اٹھائے پھرتا تھا یہاں تک کہ موصوف کی نعش مبارک کو لاہور سے بٹالہ تک بھی یہی (خر دجال) لے گیا اور ظالم نے بڑی بے وفائی سے بٹالہ کے اسٹیشن پر ممدوح کو اتار پھینکا تھا۔ آج وہی گدھا قادیان میں بھی جا پہنچا جس کی خوشی میں قادیان کی انجمن نے شیرینی بانٹی اور صاحبزادگان مع حوارییں اس کی زیارت کرنے کو طویلہ خر (اسٹیشن) تک گئے چنانچہ اس خر دجال کے دخول قادیان اور اسکی زیارت اور تقسیم شیرینی کی کیفیت الفضل قادیان بڑی خوشی سے لکھتا ہے :

ہفتہ زیر رپورٹ اس وجہ سے قادیان کی تاریخ میں یادگار رہے گا کہ ۱۴ نومبر ریل کی پٹڑی قادیان کی حد تک پہنچ گئی اس دن سکولوں اور تمام دفاتر میں تعطیل کی گئی اور لوگ جوق در جوق ریلوے لائن دیکھنے کے لئے جاتے رہے.... ۱۶ نومبر کو ریلوے لائن قادیان کے اسٹیشن تک عین اس وقت پہنچی جب کہ جمعہ کی نماز ہو رہی تھی۔ نماز کے بعد مرد عورتیں اور بچے سٹیشن پر جمع ہونے شروع ہوئے اور قریباً دو اڑھائی ہزار کا مجمع ہو گیا۔ ریلوے کے مزدوروں اور ملازمین کے کام ختم کرنے پر ان میں مٹھائی تقسیم کی گئی جس کا انتظام مقامی چندے سے کیا گیا تھا اور جب گاڑی بٹالہ کی طرف واپس روانہ ہوئی تو اس کے نیچے گولے رکھ کر چلائے گئے۔ حضرت میاں بشیر احمد صاحب اور حضرت میاں شریف احمد صاحب (صاحبزادگان مسیح موعود) بذات خود تشریف رکھتے اور بہت دلچسپی لیتے رہے۔

(الفضل ۱۶۔۲۰ نومبر ۱۹۲۸ء ص ۱)۔

اہل حدیث اپنے ناظرین کی طرف سے جماعت مرزائیہ قادیانیہ کو خر دجال کے دخول اور زیارت پر مبارکباد دیتا ہے

اے ذوق کسی ہم دم دیرینہ کا ملنا
اچھا ہے ملاقات مسیحا و خضر سے

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۳۰ نومبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۶ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۵ ص ۳۔۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مسیح موعود کی علامت حج ہے

اخبار پیغام صلح (لاہور) میں ایک سوال چھپا ہے سوال کا ملخص یہ ہے کہ
مرزا صاحب قادیانی نے باوجود وسعت اور مال کے فریضہ حج ادا نہ کیا لہذا وہ مسیح موعود نہیں ہو سکتے
مجیب نے مرزا صاحب کی کتاب ایام صلح سے اخذ کر کے جواب دیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ:
مرزا صاحب قادیانی بیمار رہتے تھے آپ کی بیماری کی یہ حالت تھی کہ ابھی اچھے ہیں تو گھڑی میں سخت بیمار۔ نیز آپ کو دشمنوں سے قتل جان کا اندیشہ تھا ۔ (پیغام صلح ۲۳۔ نومبر ۱۹۲۸ء ص ۳)
شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ لکھتے ہیں:
ہم اس عذر کو مانتے ہیں کہ واقعی مرزا صاحب حج کو نہیں جا سکتے تھے بلکہ ہم یہ بھی مانتے ہیں کہ خدا ہی نے ان کو معذور رکھا تھا کیوں؟ تا کہ وہ حسب فرمان نبوی، مسیح موعود، نہ ہوسکیں۔ سنئے ارشاد نبوی ہے

و الذی نفسی بیدہ لیھلن ابن مریم من فج الروحاء

(صحیح مسلم) یعنی حضور ﷺ فرماتے ہیں قسم ہے اللہ کی ابن مریم فج الروحاء سے حج کا احرام باندھیں گے
فج الروحاء کی بابت شرح نووی میں لکھا ہے کہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام ہے
اس حدیث کے مطابق ہمارا یقین ہے کہ خدا نے ان کو حج سے معذور کر دیا تا کہ دین دار طبقے میں باتباع حدیث ان کی مسیحیت موعودہ کا دعوی غلط ہو۔

ایک بزرگ کی پیش گوئی

ہماری جماعت اہل حدیث کے ایک بزرگ عالم قاضی محمد سلیمان صاحب پٹیالوی نے بھی اسی حدیث سے استنباط کر کے پیش گوئی کر دی تھی کہ مرزا صاحب کو حج نصیب نہ ہوگا۔ (اصل عبارت قاضی صاحب:
میں نہایت جزم کے ساتھ باواز بلند کہتا ہوں کہ حج بیت اللہ مرزا صاحب کے نصیب میں نہیں۔ میری اس پیش گوئی کو سب صاحب یاد رکھیں تائید الاسلام طبع دوم۔ ص ۱۱۶)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا احمدی دوست مرزا صاحب کی پیش گوئیوں میں ایسی سچی پیش گوئی دکھا سکتے ہیں جس میں ان کی صنعت وحرفت کو دخل نہ ہو۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ نمبر ۶ جلد ۲۶ ص ۴)

....

قادیانی چیلنج منظور

اخبار الفضل قادیان مورخہ ۲۳ نومبر ۱۹۲۸ء میں چیلنج دیا گیا کہ ہم مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے اشتہار آخری فیصلہ کے مضمون پر امرتسر میں بحث کر لیں۔

شیخ الاسلام حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری ؒ لکھتے ہیں:

ہم اس چیلنج کو منظور کرتے ہیں..

پہلے مباحثہ میں جو شروط تھیں وہ تو بحال رہیں گی، تقرر منصف بھی بدستور ہوگا، غرض سب بحال۔

مزید شرط ہماری طرف سے دو ہوں گی۔

۱۔ خلیفہ قادیان میاں محمود کے حکم سے یہ مباحثہ ہوگا۔ وہ خود کریں یا ان کی اجازت سے کوئی وکیل کرے۔ کیونکہ آخری فیصلہ لکھنے والے باپ کے قائم مقام وہی ہیں۔

۲۔ انعامی رقم قادیانیوں کی طرف سے پہلے تین سو تھی، اب پانچ سو ہونی چاہیے۔

لدھیانہ کی طرح امرتسر کی مجلس مباحثہ میں بھی پچاس پچاس آدمی شریک ہوں۔ ایسے وسیع اور آرام دہ مکان کا انتظام اگر قادیانی نہ کرسکیں تو ہم کر دیں گے۔ انشاء اللہ

قادیانیو! تم اس کام میں لاہوی قادیانی کی تمیز اٹھا کر سب اکٹھے ہو کر مقابلے پر آجاؤ۔ سب کام چھوڑ کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جلدی کرو سر پر رمضان آتا ہے۔ دیر نہ کرو۔ ہاں اتنا یاد رکھو

انا صخرة الوادی اذا ما زوحمت

و اذا نطقت فاننی الجوزاء

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ۔ ص ۴۔۵)

....

مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں

جناب بابو حبیب اللہ صاحب کلرک امرتسری لکھتے ہیں:

کشتی نمبر۱: مرزا صاحب مدعی رسالت:

جناب میاں بشیر الدین محمود احمد (جو جماعت قادیانیہ کے موجودہ خلیفہ ہیں) اپنی کتاب القول الفصل کے صفحہ ۲۷ پر لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے اپنے آپ کو احمد لکھا ہے اور لکھا ہے کہ اصل مصداق اس پیشگوئی (مسیح کی بشارت ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد) کا میں ہی ہوں کیونکہ یہاں صرف احمد کی پیش گوئی ہے اور آنحضرت ﷺ احمد اور محمد دونوں تھے چنانچہ آپ ازالہ اوہام میں لکھتے ہیں:

اس آنے والے کا نام جو احمد رکھا گیا ہے وہ بھی اس کے مثیل ہونے کی طرف اشارہ ہے کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔ اور احمد اور عیسی اپنے جمالی معنوں کی رو سے ایک ہی ہیں اسی کی طرف یہ اشارہ ہے

و مبشرا برسول یأتی من بعدی اسمه احمد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مگر ہمارے نبی ﷺ فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال و جمال، لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیش گوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا (ازالہ اوہام۔ص ۶۷۳)

نوٹ: کتاب ازالہ اوہام ۱۹۰۸ء یعنی ۱۸۹۱ء میں لکھی گئی تھی اس کتاب کے صفحہ ۶۷۳ میں جناب مرزا صاحب قادیانی کا حضرت عیسی کی بشارت کو اپنے اوپر چسپاں کرنا اور اپنے آپ کو اس کا مصداق قرار دینا، ثابت کر رہا ہے کہ مرزا صاحب نے ۱۳۰۸ھ یعنی ۱۸۹۱ء میں کتاب ازالہ اوہام کے صفحہ ۶۷۳ پر رسالت کا دعوی کیا تھا کیونکہ حضرت مسیح نے الفاظ و مبشرا بر سو ل یا تی من بعدی اسمہ ا حمد کہہ کر اپنے بعد ایک نبی ورسول کے آنے کی خبر دی تھی۔

لاہوری کشتی نمبر ۲

مرزا صاحب کا دعوی نبوت ورسالت سے انکار

ایک لاہوری مرزائی نے لکھا ہے کہ حضرت مرزا صاحب انقطاع نبوت اور مسدودی نبوت پر اپنے ایمان کو بنی؟ کیا ہے اور صاف صاف لکھا ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا بلکہ جو نبوت کا دعوی کرے وہ کافر اور بے دین ہے حضرت مرزا صاحب نے نبوت و رسالت کا دعوی ہرگز نہیں کیا (میر مدثر شاہ پشاوری کی کتاب ختم نبوت۔ص ۶۷)

اسی لاہوری مرزائی نے اپنی اسی کتاب کے صفحہ ۶، ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۶۷ تا ۸۰ پر جو اقوال جناب مرزا صاحب قادیانی کے ان کی کتابوں سے لکھے ہیں ان کو مختصراً ذیل میں لکھتا ہوں:

۱۔سوال: رسالہ فتح اسلام میں نبوت کا دعوی کیا ہے۔

جواب: نبوت کا دعوی نہیں کیا بلکہ محدثیت کا دعوی ہے جو خدا تعالی کے حکم سے کیا گیا ہے۔ (ازالہ اوہام۔ص ۴۲۱)

۲۔مسیح کیوں کر آ سکتا تھا وہ رسول تھا اور خاتم النبیین کی دیوار...اس کو آنے سے روکتی ہے، سو اس کا ہم رنگ آ گیا وہ رسول نہیں مگر رسولوں کے مشابہ اور مثل ہے (ازالہ اوہام۔ص ۵۲۲)

۳۔حسب تصریح قرآن کریم رسول اس کو کہتے ہیں جس نے احکام وعقائد دین جبریل کے ذریعے سے حاصل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کئے ہوں لیکن وحی نبوت پر تو تیرہ سو برس سے مہر لگ گئی ہے (ازالہ اوہام۔ص ۵۳۴)

۴۔ ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ اگر خدا تعالی صادق الوعد ہے تو جو آیت خاتم النبیین میں وعدہ دیا گیا ہے اور جو حدیثوں میں بتصریح بیان کیا گیا ہے کہ اب جبریل بعد وفات رسول اللہ ﷺ ہمیشہ کیلئے وحی نبوت لانے سے منع کیا گیا ہے یہ تمام باتیں سچ اور صحیح ہیں تو پھر کوئی شخص بحیثیت رسالت ہمارے نبی ﷺ کے بعد ہرگز نہیں آ سکتا۔

(ازالہ اوہام۔ص ۵۷۸)

۵۔ لست بنبی و لکن محد ث اللہ و کلیم اللہ لا جدد دین المصطفی۔

(ترجمہ: میں نبی نہیں ہوں بلکہ اللہ کی طرف سے محدث ہوں اور کلیم اللہ ہوں تا کہ دین مصطفیٰ کی تجدید دین کروں (آئینہ کمالات اسلام ۔ص ۴۹)

۶: مجھے دعوی نبوت وخروج از امت اور نہ میں منکر معجزات اور ملائکہ اور لیلۃ القدر سے انکاری ہوں اور آنحضرت ﷺ کے خاتم النبیین ہونے کا قائل اور یقین کامل سے جانتا ہوں اور اس بات پر محکم ایمان رکھتا ہوں کہ ہمارے نبی ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور آنجناب کے بعد اس امت کے لئے کوئی نبی نہیں آئے گا ہاں محدث آئیں گے جو اللہ جل شانہ سے ہم کلام ہوتے ہیں اور نبوت تامہ کے بعض صفات ظلی طور پر اپنے اندر رکھتے ہیں اور بلحاظ بعض وجوہ شان نبوت کے رنگ سے رنگین کئے جاتے ہیں اور ان میں سے میں ایک ہوں (نشان آسمانی۔ص ۲۹)

۷۔ اور ان لوگوں نے مجھ پر افتراء کیا ہے جو یہ کہتے ہیں کہ یہ شخص نبی ہونے کا دعوی کرتا ہے

(حمامۃ البشری۔ص ۸)

۸۔ میرا نبوت کا کوئی دعوی نہیں یہ آپ کی غلطی ہے یا آپ کسی خیال سے کہہ رہے ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ جو الہام کا دعوی کرے وہ نبی بھی ہو جائے میں تو محمدی اور کامل طور پر اللہ اور رسول کا متبع ہوں اور ان نشانوں کا نام معجزہ رکھنا نہیں چاہتا بلکہ ہمارے مذہب کی رو سے ان نشانوں کا نام کرامت ہے جو اللہ و رسول کی پیروی سے دیئے جاتے ہیں۔(جنگ مقدس۔ص ۶۷)

۹۔ افتراء کے طور پر ہم پر یہ تہمت لگاتے ہیں کہ ہم نے نبوت کا دعوی کیا ہے۔

(کتاب البریہ۔ص ۱۸۲ کا حاشیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰۔اور قرآن کی رو سے آنحضرتﷺ کے بعد کسی نبی کا آنا ممنوع ہے (ایام الصلح۔ص ۱۶۴)

۱۱۔(مولوی غلام دستگیر) پر واضح رہے کہ ہم (مرزا) نبوت کے مدعی پر لعنت بھیجتے ہیں اور لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے قائل ہیں اور آنحضرتﷺ کے ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور وحی نبوت نہیں بلکہ وحی ولایت جو زیر سایہ نبوت محمدیہ اور باتباع آنجنابﷺ اولیاء اللہ کو ملتی ہے اس کے قائل ہیں...غرض جب کہ نبوت کا دعوی اس طرف بھی نہیں صرف ولایت اور مجددیت کا دعوی ہے۔(مجموعہ اشتہارات۔حصہ ۳۔ص ۲۲۳)

ناظرین !ان سب حوالہ جات سے صاف ظاہر ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب دعوی نبوت کو غلط اور اپنے حق میں بہتان کہتے ہیں۔

قادیانی کشتی نمبر ۳

مرزا،نبوت ورسالت کے مدعی

مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفہ قادیان لکھتے ہیں:

حضرت مسیح موعود (مرزا) نبی تھے۔(حقیقۃ النبوت۔ص ۲۰۵)۔

اور اس پر دلیل یہ پیش کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود نے خود اپنے آپ کو نبی کے لفظ سے پکارا ہے اگر آپ نبی نہ ہوتے تو کیوں اپنے آپ کو نبی اور رسول کر کے پکارتے (حقیقۃ النبوت۔ص ۲۰۹)

۱۔صریح طور نبی کا خطاب مجھے دیا گیا۔(حقیقۃ الوحی۔ص ۱۵۰)

۲۔نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔ (حقیقۃ الوحی۔ص ۹۱)

۳۔میں مسیح موعود ہوں اور وہی ہوں جس کا نام سرور انبیاء نے نبی اللہ رکھا ہے۔(نزول المسیح۔ص ۴۸)

۴۔خدا نے نہ چاہا کہ اپنے رسول کو بغیر گواہی چھوڑ دے (دافع البلاء۔ص ۸)

قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا کیونکہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے۔(ایضا۔ص ۶۰)

سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا (ایضاً۔ص ۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵۔میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔

(آخری خط حضرت اقدس مندرجہ اخبار عام ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء)

۶۔ہمارا دعوی ہے کہ ہم رسول اور نبی ہیں ،۔(بدر ۵ مارچ ۱۹۰۸ء)

۷اس جگہ صور کے لفظ سے مراد مسیح موعود ہے کیونکہ خدا کے نبی اس کی صور ہوتے ہیں۔

(چشمہ معرفت۔ص ۷۷)

۸۔ایک صاحب پر ایک مخالف کی طرف سے یہ اعتراض پیش ہوا کہ جس سے تم نے بیعت کی ہے وہ نبی اور رسول ہونے کا دعوی کرتا ہے اور اس کا جواب محض انکار کے الفاظ میں دیا گیا حالانکہ ایسا جواب صحیح نہیں ہے۔ (ایک غلطی کا ازالہ۔ص ۱)

۹۔ و ما کنا معذبین حتی نبعث رسو لا

پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۵)

۱۰۔یہ آیت (یعنی وآخرین منھم لما یلحقوا بھم) آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت پیشگوئی ہے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۷)

۱۱۔ ایسا ہی خدا تعالی نے اور اس کے پاک رسول نے بھی مسیح موعود کا نام نبی اور رسول کیا ہے۔

(نزول المسیح۔ص ۴۸)

۱۲۔میرا نام مریم اور عیسی رکھنے سے یہ ظاہر کیا گیا کہ میں امتی بھی ہوں اور نبی بھی ۔

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵۔ص ۱۸۹)

۱۳:میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے (تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۶۸)

ناظرین! مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی تیسری کشتی ملاحظہ کریں کیسی تصریح سے نبوت کا دعوی کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کشتی نمبر۴۔مرزا،تشریعی نبوت کے مدعی

ا۔اگر کہو کہ صاحب الشریعت افتراء کر کے ہلاک ہوتا ہے نہ ہر ایک مفتری،تو اول تو یہ دعوی بے دلیل ہے خدا نے افتراء کے ساتھ شریعت کی کوئی قید نہیں لگائی ماسوا اس کے یہ بھی تو سمجھو کہ شریعت کیا چیز ہے جس نے اپنی وحی کے ذریعہ سے چند امر اور نہی بیان کئے اور اپنی امت کیلئے ایک قانون مقرر کیا وہی صاحب الشریعت ہو گیا۔پس اس تعریف کی رو سے بھی ہمارے مخالف ملزم ہیں کیونکہ میری وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی۔مثلاً یہ الہام: قل للمؤمنين يغضوا من ابصار هم و يحفظوا فرو جهم ذ لك ازكى -

یہ براہین احمدیہ میں درج ہے اور اس میں امر بھی ہے اور نہی بھی اور اس پر ۲۳ برس کی مدت بھی گذر گئی اور ایسا ہی اب تک میری وحی میں امر بھی ہوتے ہیں اور نہی بھی۔(قادیانی اربعین نمبر۴۔ص۶۔۷)

نوٹ:جناب مرزا صاحب کی وحی میں امر بھی ہیں اور نہی بھی پس مرزا صاحب،اربعین میں (جو ۱۹۰۰ء میں لکھی گئی تھی)صاحب شریعت ہونے کے مدعی تھے۔

۲۔قاضی محمد یوسف احمدی پشاوری لکھتا ہے:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اربعین نمبر صفحہ ۶۰ پر فرماتے ہیں

ہمارا ایمان ہے کہ آنحضرت ﷺ خاتم الانبیاء ہیں اور قرآن ربانی کتابوں کی خاتم ہے تاہم خدا تعالی نے اپنے نفس پر یہ حرام نہیں کیا کہ تجدید کے طور پر کسی اور مامور کے ذریعہ سے یہ احکام صادر کرے کہ جھوٹ نہ بولو جھوٹی گواہی نہ دو،زنا نہ کرو،خون نہ کرو اور ظاہر ہے کہ ایسا بیان کرنا شریعت ہے جو مسیح موعود کا بھی کام ہے۔پھر وہ دلیل تمہاری کیسی گاؤ کورد ہو گئی کہ اگر کوئی شریعت لاوے اور مفتری ہو تو وہ مدعی نبوت ۲۳ برس تک زندہ نہیں رہ سکتا۔

دیکھو حضرت مسیح موعود نے تجدید کے طور پر نزول احکام شریعت کو ممکن مانا ہے پھر اپنی وحی میں ان کو تسلیم کیا ہے اور اس طرح سے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی بھی مانا ہے۔(النبوۃ فی القرآن۔ص۴۷ کا حاشیہ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ حضرت احمد علیہ السلام (یعنی مرزا صاحب) انہی معنوں میں صاحب شریعت نبی اور رسول ہیں جن میں جمیع انبیاء بنی اسرائیل حضرت موسیٰ کے بعد صاحب شریعت نبی ہوئے پس وہ صاحب شریعت نبی ہیں اس کی تشریح وہی ہے جو حضرت احمد علیہ السلام نے اربعین میں کر دی ہے۔

فقط۔۱۴ جولائی ۱۹۲۴ء خاکسار قاضی محمد یوسف احمدی۔

(از پیغام صلح لاہور ۲۶ ذی الحج ۱۳۴۲ھ ص ۳)۔

۴۔سو غور کر کے دیکھنا چاہیے کہ اگر شریعت سے مراد اوامر و نواہی ہیں بغیر اس کے کہ وہ پہلی شریعت کے ناسخ ہوں تو ان معنوں کی رو سے ہمارے حضرت مسیح موعود بھی صاحب شریعت نبی تھے چنانچہ اربعین میں آپ فرماتے ہیں (اربعین نمبر ۴ ص ۶ والی عبارت درج ہے) الفضل ۱۹ جولائی ۱۹۱۴ء ص ۴۔

باقی دارد (ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۷ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۴۷ھ۔ص ۹۔۱۰)

....

برما سے ایک اطلاعی خط

مولانا ابو عبد الجبار محمد محی الدین صدیقی خطیب مسجد توحید و ناظم انجمن عامل بالقرآن والحدیث کینٹ کوبن ضلع ٹانگو ملک برما سے لکھتے ہیں:

برادران اسلام ناظرین اہل حدیث السلام علیکم:

ملک برما ایک زرخیز قطعہ ہے اور اس میں ہر قسم کے اقوام و مذاہب کے لوگ پائے جاتے ہیں اور ہر ایک قوم و مذہب والے اپنے اپنے قوم و مذہب کی ترقی اور تبلیغ میں مشغول ہیں۔حتی کہ قادیانی بہائی وغیرہ تبلیغ میں کوشاں نظر آتے ہیں۔مگر یہاں کے برادران اہل حدیث خاموشی کی نیند میں پڑے ہوئے ہیں۔

ناظرین چند برسوں سے رنگون اور اس کی اطراف میں قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ثابت کرتے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوئے دھوکہ بازی سے قادیانی احمدیت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ یہ مرض ہمارے گاؤں کینٹ کوبن میں چند ماہ قبل سے وارد ہوا۔اوراس وقت خاکسار جنگل میں تھا۔عبدالرحیم احمدی قادیانی کنٹریکٹر ندی کے پل بنانے کوآیا،تو وہ حاجی عبدالجلیل زمین دار موضع مذکور کے مکان میں آتا جاتا رہا۔ایک روز اتفاقاً خاکسار جنگل سے آیا ہوا تھا ،اس روز وہ بھی آیا،تو اپنی چالاکی سے باتیں کرنے لگا۔میں نے اس کی چوری چالاکی کی بات کوسمجھ کرامتحاناًاس سے پوچھا کہ

مرزاغلام احمد کے آسمانی نکاح محمدی بیگم کا حال آپ کوکچھ معلوم ہے۔

اس پروہ غضب ناک ہوکر کہنے لگا کیا مسیح موعودکو براکتے ہو۔

میں نے پھر کہا کہ: آپ کے نبی کوحیض آتا تھا۔وغیرہ۔

اس نے مجھ کولاحول پڑھنے کوکہا۔

اس کے بعد جولوگ وہاں تھے پوچھنے لگے مولوی صاحب یہ کیا بات ہے؟ اس وقت میں نے کھڑے ہوکر جوکچھ معلوم تھاان لوگوں کوسنایا۔

پھراس شخص قادیانی نے مجھ کودیوانہ وغیرہ کہنے کے بعداپنا راستہ لیا۔اس روز سے لوگوں کومعلوم ہوا یہ قادیانی ہے۔

خیر میں نے جہاں تک ہوسکا اخبار اہل حدیث،رسالہ شہادات مرزا،اورالہامات مرزاوغیرہ پڑھ کر سنائے۔ ہر جمعہ کومسجد میں توحیدکا وعظ بھی سنایا کرتا ہوں

آخرکاراس سے ہم سے بذریعہ حاجی عبدالجلیل خط وکتابت ہوئی وہ لاجواب ہوکرآئینہ کمالات وغیرہ سے انکارکربیٹھا۔

تب خاکسار نے مناظرہ کے لئے بلایا تو حیلہ بہانہ کرکے کبھی ٹانگوکبھی رنگون جاتا رہتا ہے۔

ایک اورشخص مسمی نورمحمد مولوی بن کرآیا وہ بھی سامنے نہیں آتا،اورلوگوں کوحدیث وقرآن کے الٹے ترجمے سنا کر گمراہ کرتا ہے۔ایک روز بذریعہ حاجی صاحب موصوف خط کے ذریعہ سے ۱۹۔اکتوبر ۱۹۲۸ءکومباحثہ کے لئے بلایا،وہ نہیں آیا۔آخری فیصلہ ہمراہ مولانا سرداراہل حدیث لوگوں کوسنایا۔لوگ اصل بات سمجھ گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبدالرحیم قادیانی نے دھوکہ سے چندہ وصول کر کے اپنی انجمن کو لکھ مارا کہ ہم نے ۱۵ آدمیوں کو قادیانی بنا دیا ہے حالانکہ یہاں پر کوئی بھی قادیانی نہیں۔ یہاں لوگ جانتے ہی نہیں کہ قادیانی کیا چیز ہیں ۔ یہاں اللہ کے فضل سے کوئی بھی قادیانی نہیں ہوا۔ ہاں ایک فائدہ یہ ہوا کہ مقلد لوگ اہل حدیث کو اور مولانا شیر پنجاب (ثناءاللہ امرتسری) کو سراہنے لگے اور دعائیں دینے کو تیار ہو گئے اور خاکسار کو بھی عزت سے دیکھنے لگے اور طریقہ سلف صالحین سمجھنے لگے۔ جس طرح رنگون وغیرہ میں قبرستان وغیرہ قادیانیوں کے واسطے بند کر دیا اسی طرح یہاں بھی ہوگا انشاءاللہ۔ باقی آئندہ۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق یکم رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۷ ص ۳۔۴)

....

مرزا صاحب کا پاؤں چار کشتیوں میں

(گذشتہ پرچہ ہل حدیث میں درج ہوا ہے کہ جناب مرزا لام احمد صاحب قادیانی ایک، دو، تین کشتیوں پر نہیں، بلکہ چار کشتیوں پر سوار تھے، یعنی چار مختلف قسم کے ان کے دعاوی تھے۔ ان میں سے چوتھی کشتی مضمون تھا، تشریعی نبوت، یعنی با شرع نبی۔ اس قسم کی نبوت کا ادعا امت مرزائیہ بھی کفر کہتی ہے۔ قابل مضمون نگار نے اس دعوی کے متعلق کئی ایک حوالے نقل کئے ہیں جن میں سے چار پرچہ اہل حدیث مورخہ ۷ دسمبر میں درج ہو چکے آج اس سے آگے پڑھیئے۔ مدیر اخبار اہل حدیث امرتسر)

جناب بابو حبیب اللہ صاحبؒ کلرک دفتر نہر امرتسر لکھتے ہیں:

۵۔ ہاں یہ سچ ہے کہ آپ کوئی نئی ہدایت یا نئی شریعت نہ لائے تھے لیکن مطلق ہدایت اور شریعت کا اگر سوال ہو تو آپ یقیناً ہدایت بھی لائے اور شریعت بھی لائے شریعت کے متعلق اگر سوال ہو تو دیکھو حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں (یہاں اربعین جلد ۴ صفحہ ۶ والی عبارت درج ہے جو اہل حدیث ۷ دسمبر کے ص ۱۱ کالم ۲ میں درج ہو چکی)

(اخبار الفضل ۲۷۔ اپریل و ۴ مئی ۱۹۱۶ء ص ۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ مولوی سعدی احمدی لاہوری کتاب اربعین کی مندرجہ بالا عبارت درج کرنے کے بعد لکھتا ہے:

اس حوالہ میں مسیح موعود نے اپنے آپ کو صاحب شریعت نبی کر کے پیش کیا ہے لیکن آپ نے صاحب شریعت جدید نبی ہونے سے انکار کیا ہے اور مانا ہے کہ قرآن کے بعد قیامت تک کوئی نئی شریعت نازل نہیں ہوگی۔ (دیکھو چشمہ معرفت۔ ص ۷۲)۔ (رسالہ تشحیذ الاذہان جلد ۱۰ نمبر ۲ ص ۲۳ و ۵۵)

۷۔ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

پس یاد رکھو کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے اوپر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہیے کہ تمہارا وہی امام ہو جو تم میں سے ہو۔

(اربعین نمبر ۳۔ ص ۳۴ کا حاشیہ)

نوٹ: مرزا صاحب کی اس وحی میں نیا امر اور نہی ہے یعنی مخالفوں کے پیچھے نماز نہ پڑھو بلکہ مرید مرزا کے پیچھے پڑھو۔ پس مرزا قادیانی، صاحب الشریعت نبی ہونے کے مدعی بھی تھے۔

۸۔ الف: جناب مرزا صاحب قادیانی لکھتے ہیں:

اس بات کو قریباً نو برس کا عرصہ گذر گیا کہ جب میں دہلی گیا تھا اور میاں نذیر حسین غیر مقلد کو دعوت دین اسلام کی گئی تھی۔ (اربعین نمبر ۴ ص ۱۳ کا حاشیہ)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی اپنے مخالف و منکر کو دین اسلام سے خارج یعنی کافر سمجھتے تھے۔

ب: اگر میاں شمس الدین کہیں کہ پھر ان کے مناسب حال کون سی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت مناسب حال ہے کہ

ما دعاء الكا فر ين ا لافى ضلال (دافع البلاء۔ ص ۱۱)

دیکھئے مرزا صاحب قادیانی اپنے منکر و مخالف کو کافر سمجھتے ہیں۔

ج: حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۱۶۳، ۱۶۷ پر بھی مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے منکر و مخالف کو کافر قرار دیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

د۔تریاق القلوب کے صفحہ ۱۳۰ کے حاشیہ پر ہے:

اپنے دعوی کے انکار کرنے والے کو کافر کہنا یہ صرف نبیوں کی شان ہے جو خدا تعالی کی طرف سے شریعت اور احکام جدیدہ لاتے ہیں۔

ان سب تحریروں کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب قادیانی، صاحب شریعت نبی ہونے کے مدعی تھے۔

نتیجہ یہ نکلا کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب کے دعاوی میں سخت اختلاف ہے کہیں دعوی رسالت ہے کہیں رسالت و نبوت سے انکار ہے۔ کہیں تشریعی نبوت سے انکار ہے اور کہیں صاحبِ شریعت نبی ہونے پر اصرار ہے حالانکہ خود مرزا صاحب نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ:

کسی عقل منداور صاف دل انسان کے کلام میں ہرگز تناقض نہیں ہوتا۔ (ست بچن۔ص۔۳۰)

ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے یا انسان پاگل کہلاتا ہے یا منافق ۔ (ست بچن۔ص ۳۱)

اسی طرح ایک احمدی عالم لکھتا ہے:

یہ تمام اہل اسلام اور قانون دان دنیا پر روشن ہے کہ مدعی جس کے دعوی میں اضطراب اور تناقض ہو وہ عدالت شرعی اور قانونی میں کبھی بھی قابل سماعت و قبولیت نہیں ہو سکتا۔

(پیغام صلح لاہور ۳۔اکتوبر ۱۹۲۰ء ص ۴)

جناب مرزا صاحب قادیانی نے فرمایا ہے کہ مجھے مراق ہے۔ (اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵)

اس مرض میں مریض کو اپنے جذبات و خیالات پر قابو نہیں رہتا۔

(ریویو آف ریلی جنز۔ جلد ۲۵ نمبر ۸ ص ۶)

پس ثابت ہوا کہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے دعووں میں سچے نہ تھے۔ صدق اللہ

لو کان من عند غیر اللہ لو جدوا فیہ اختلا فا کثیراً۔

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۱۴ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق یکم رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۷ ص ۴۔۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مرزا صاحب کا علم کلام

(آریوں اور عیسائیوں سے مرزائی مناظر بحث نہیں کر سکتے)

مولوی ادریس خان بدایونی کے امرتسر آنے پر جو آریوں سے مباحثات کی تحریک ہوئی جس کا ذکر گزشتہ پرچہ اہل حدیث میں ہوا تھا اس پر احمدی (مرزائی) بھی اس میں حصہ لینے کو امرتسر میں آئے۔ چنانچہ ۱۵ دسمبر کو بوقت شب مولوی شب عصمت اللہ کا بمعیت مولوی عبدالحق احمدی مباحثہ پنڈت دھرم بھکشو آریہ سے ہوا ۔یہ وہ وقت تھا کہ ہم دینا نگر میں تھے۔ ۱۶ نومبر کو عام شہادتوں سے جو سنا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ مضمون مباحثہ تھا وید اور قرآن ۔احمدی مناظر نے وید میں تحریف ہونے کا دعوی کیا۔اس کے ثبوت میں سام وید کے مختلف نسخے دکھائے جن میں منتروں میں کمی بیشی تھی۔ آریہ مناظر نے اس کا جواب دیتے ہوئے یہ بھی کہا کہ تم احمدی لوگ وید پر اعتراض نہیں کر سکتے کیونکہ تمہارے پیرومرشد مرزا صاحب نے ویدوں کو الہامی مانا ہوا ہے۔اس دعوی کے ثبوت میں کتاب پیغام صلح کا حوالہ دیا۔احمدی مناظر نے کہا کہ مرزا صاحب نے یہ بھی لکھا ہے کہ وید میں ودیا (علم معرفت) نہیں ہے۔

آج کے اس مضمون میں ہم اس امر پر روشنی ڈالنا چاہتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی نے ویدوں کے متعلق کیا رائے دی ہے اور کیا عقیدہ ظاہر فرمایا ہے۔

مرزا صاحب قادیانی کا انتقال ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو ہوا۔ بعد انتقال ان کے کاغذات میں کچھ مسودہ ملا جس کو کتاب پیغام صلح کی صورت میں بحکم خلیفہ نورالدین خواجہ کمال الدین نے مرتب کر کے ۲۱ جون ۱۹۰۸ء کو شائع کیا۔اس کتاب پیغام صلح میں مندرجہ ذیل مرزا صاحب کے اعترافات ہمیں ملتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

ا۔ہم وید کو بھی خدا کی طرف سے مانتے ہیں اور اس کے رشیوں کو بزرگ اور مقدس سمجھتے ہیں۔

(پیغام صلح۔ص ۲۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔وید انسان کا افتراء نہیں۔(پیغام صلح۔ص۲۳)

۳۔ہم باوجود ان تمام مشکلات کے خدا سے ڈر کر وید کو خدا کا کلام جانتے ہیں اور جو کچھ اس کی تعلیم میں غلطیاں ہیں وہ وید کے بھاشکاروں (مترجموں اور شارحوں) کی غلطیاں سمجھتے ہیں۔

(پیغام صلح۔ص ۲۵)۔

یہ حوالہ جات تو تسلیم وید کے متعلق ہیں۔ان کے علاوہ کمال تو یہ کیا کہ کرشن جی کو نبی بلکہ خدا کا اوتار بھی مان لیا۔چنانچہ آپ فرماتے ہیں:

۴۔اس میں شک نہیں کہ سری کرشن اپنے وقت کا نبی اور اوتار تھا اور خدا اس سے ہمکلام ہوتا تھا۔

(پیغام صلح۔ص۱۱)

ناظرین ان کھلے اعترافات کے ہوتے ہوئے کسی احمدی (مرزائی) کو حق پہنچتا ہے کہ وہ آریوں ہندوؤں کے ساتھ وید کی حقیقت یا حقیت پر بحث کرے؟

واضح رہے کہ یہ کتاب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی آخری تحریر ہے اس کے خلاف اگر کوئی تحریر ہوگی تو وہ اس آخری تحریر سے منسوخ یا مرجوح سمجھی جائے گی اس کے بعد کی ہو نہیں سکتی کیونکہ یہ کتاب بعد انتقال چھپی ہے۔

نتیجہ:مرزا صاحب نے کرشن جی کو نبی اور اوتار مان لیا۔اوتار اس کو کہتے ہیں جس میں خدا نے نزول جلال خاص کیا ہو۔اس کی زبان پر خدا بولتا ہو۔یہی اعتقاد عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ بن مریم کے حق میں ہے اس لئے کرشن جی اوتار مان کر مرزا صاحب نے مسیح کی اوتاریت یا بالفاظ دیگر الوہیت کا راستہ صاف کر دیا۔

احمدی دوستو!ایمان سے سچ سچ بتاؤ یہی وہ علم کلام ہے جس کی بنیاد بڑی مضبوط چٹان پر پنجابی مسیح موعود نے رکھی تھی جس پر تم فخر کیا کرتے ہو کہ ہمارے مسیح نے تمام کافروں کے منہ بند کر دیئے قلم توڑ دیئے۔ واقعی آپ سے کسی مسلمان مناظر بلکہ امام الکلام کو یہ جرأت نہ ہوئی تھی کہ وہ کسی مخلوق خدا کو خدا کا اوتار مانے یہ خصوصیت صرف مرزا صاحب قادیانی کو حاصل ہے۔سچ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوا تھا کبھی سر قلم قاصدوں کا
یہ تیرے زمانے میں دستور نکلا

بس اب تم لوگ ناحق دردسری نہ کیا کرو۔ آریوں اور عیسائیوں سے مباحثہ چھوڑ دو۔ ناحق ایک ایسی کتاب پر جدال وقتال کرتے ہو جسے بحکم اپنے مسیح موعود کے تم خود بھی مانتے ہو چنانچہ خواجہ کمال الدین لاہوری مرتب کتاب پیغام صلح، دیباچے میں لکھتے ہیں :

احمدی مسلمان تو ہر وقت اپنے مرشد و مولا کی اس آخری وصیت کو اپنے لئے ایک واجب التعمیل فرمان سمجھتے ہیں۔ (دیباچہ۔ ص۲)

اللہ اکبر! یہ ہیں وہ مسیح موعود جو دنیا میں شرک وکفر کو مٹا کر توحید اسلامی پھیلانے آئے تھے جو تلوار سے نہیں بلکہ دلیل اور حجت سے اسلام کو کفر پر غالب کرنے کے مدعی تھے۔ انہی کو ہم دیکھتے ہیں کہ عقاید غیر اسلامیہ کو کھلے لفظوں میں تسلیم کرتے ہیں اس پر بھی دعوی ہے کہ ہم اسلام پر قربان ہیں۔ آہ!

کئے لاکھوں ستم اس پیار میں بھی آپ نے ہم پر
خدا ناخواستہ گر خشمگیں ہوتے تو کیا کرتے

اس اعتقاد پر یہ دعوی کیسا زیبا ہے کہ :

حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) نے مسئلہ توحید ایسے رنگ میں اور اس وضاحت سے بیان کیا ہے کہ دوسری امتوں کے انبیاء نے اس طرح بیان نہیں کیا (خطبہ میاں محمود احمد۔ در الفضل ۲۵ فروری ۱۹۲۶ء)

مولانا ثناء اللہ امرتسری فرماتے ہیں: ایک معنی سے تو ہم بھی اس دعوی کی تصدیق کرتے ہیں کہ واقعی اس قسم کی توحید کسی نے بیان نہیں کی کہ مخلوق خدا کو خدا کا اوتار مانا ہو بلکہ ایسا ماننے والوں کو کافر کہا ہے۔ غور سے پڑھئے۔

لقد کفر الذین قالوا ان اللہ ھو المسیح ابن مریم

(جو لوگ کہتے ہیں کہ مسیح اللہ ہی ہے وہ کافر ہیں)

مقطع کلام یہ ہے کہ احمدیوں کو عیسائیوں اور ہندو آریوں سے الوہیت مسیح اور صداقت وید پر بحث

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کا کوئی حق نہیں۔ ہاں یہ حق ہے کہ آریوں سے یوں کہیں کہ ویدوں میں نیوگ کی تعلیم نہیں۔ یہ نہ کہیں کہ ویدوں میں چونکہ نیوگ کی تعلیم ہے اس لئے وید کلام الٰہی نہیں چنانچہ مرزا صاحب قادیانی خود فرماتے ہیں:

ایسا ہی جو نیوگ کی تعلیم وید کی طرف منسوب کی جاتی ہے یہ بھی وہ امر ہے جو انسانی غیرت اور شرافت اس کو قبول نہیں کرتی لیکن جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے ہم قبول نہیں کر سکتے کہ درحقیقت یہ وید ہی کی تعلیم ہے (اس ہی کے لفظ کو ہم نہیں سمجھ سکتے ۔ثناء اللہ امرتسری) بلکہ ہماری نیک نیتی بڑے زور سے ہمیں اس بات کی طرف مائل کرتی ہے کہ ایسی تعلیمیں کسی نفسانی غرض سے بعد میں وید کی طرف منسوب کی گئی ہیں۔ (کتاب پیغام صلح۔ص ۲۴)

بس اب احمدیوں کی حیثیت نیوگ کے بارے میں بالکل وہی ہوئی جو ہندوؤں کی آریوں کے سامنے ہے۔ اور بت پرستی کے متعلق احمدیوں کی حیثیت وہ ہوگی جو آریوں کی سناتن ہندوؤں کے سامنے ہے۔ یعنی ہندوؤں آریوں اور احمدیوں کا مباحثہ کسی ویدک مضمون پر فروعی ہوگا اصولی نہ ہوگا

احمدی دوستو! مصاحبت اور یگانگت تم کو مبارک ہو

میرے پہلو سے گیا پالا ستم گر سے پڑا
مل گئی اے دل تجھے کفران نعمت کی سزا

مباحثہ آریہ میں احمدی مناظر کے سامنے آریہ نے کہا کہ تم لوگ وید میں تحریف کہتے ہو قرآن میں بھی ایسی تحریف ہوئی ہے۔ مثال کے طور اس نے یہ آیت و ما او تیتم من العلم ا لا قليلا پیش کی، اور کہا اس آیت کی بابت صحیح بخاری میں بجائے او تیتم کے او توا آیا ہے۔

اس کے جواب میں مولوی عصمت اللہ احمدی مناظر نے کہا اگر یہ بخاری میں دکھا دو، تو میں پانچ سو روپیہ انعام دوں گا اور اسلام چھوڑ دونگا۔

چنانچہ بخاری منگائی گئی اور آریہ مناظر نے یہ روایت دکھا دی۔ اس موقع پر غیر مسلموں نے تالی بجائی اور مجلس میں شور بپا ہو گیا اور لوگوں کے کھڑے ہو جانے سے نقض امن کا خطرہ ہوا۔ اسی پر جلسہ برخاست ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حالانکہ یہ روایت صحیح بخاری میں بروایت اعمش تابعی کتاب العلم میں ہے اور اس کا جواب بھی آسان ہے کہ جن لوگوں نے ما اوتوا پڑھا تھا وہ اپنے فہم سے پڑھا تھا کیونکہ سیاق آیت میں یسئلو نک غائب کا صیغہ ہے اس لئے انہوں نے دوسرا صیغہ بھی غائب سمجھا۔ لیکن آنحضرت ﷺ کے دہان مبارک سے او تیتم نکلا تھا اس لئے وہی قرآن میں لکھا گیا اور وہی حافظوں کے سینوں میں محفوظ ہوا۔ اس قسم کی قرأت شاذہ قرآن نہیں ہوتیں اس لئے کہ قرآن کی تعریف میں داخل ہے ما نقل بین الدفتین با لتوا تر (جو متواتر روایت سے پہنچا ہو) مگر احمدی مناظر کی اس بے خبری اور جلد بازی سے شہر میں الٹا اثر ہوا جس کا ہمیں بھی افسوس ہے۔

مختصر یہ ہے کہ اس مباحثہ میں جو انکشاف ہوا اس سے معلوم ہوا کہ احمدی جماعت کا حق نہیں کہ وہ آریوں سے صداقت وید پر بحث کرے بلکہ وہ آریوں کو مخاطب کر کے کہے

کون کہتا ہے کہ تم ہم میں جدائی ہو گی
یہ ہوائی کسی دشمن نے اڑائی ہوگی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء۔ مطابق ۱۵ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۹ ص ۱۔۳)

....

خلیفہ قادیان اور قادیانی خرِ دجال کو لینے آئے

(ایک مطبوعہ اشتہار از انجمن اہل حدیث امرتسر)

مرزا صاحب قادیانی نے مسیح موعود ہونے کا دعوی کیا تو ریل کو خرِ دجال اور اس کے جاری کرنے والوں کو دجال قرار دیا۔ (ازالہ اوہام)

آج تک تو یہ خر دجال یعنی (ریل) دجال کا گدھا قادیان میں نہ گیا۔ اب گورنمنٹ نے امرتسر سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بوٹاری تک جاری کرنے کا حکم دیا جس کا ایک ٹکڑا قادیان تک ۱۹ دسمبر ۱۹۲۸ء کو جاری ہوگا۔ اس لئے خلیفہ صاحب قادیان اور قادیانی اس خردجال کا استقبال کرنے کو امرتسر اسٹیشن پر آئے ہیں۔

ہم پبلک کو توجہ دلاتے ہیں کہ وہ خلیفہ قادیان کا استقبال کریں اور اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ وہ خرِ دجال پر بیٹھ کر اپنے گھر قادیان تک کس طرح جاتے ہیں۔

المشتہر : ناظم انجمن اہل حدیث امرتسر

۱۹۔ دسمبر کو ٹھیک ۳ بج کر ۴۰ منٹ پر خرِ دجال قادیان کو گیا جسکو قادیانیوں نے پھولوں کے ہاروں سے خوب سجایا ہوا تھا، اور خلیفہ قادیان اور مریدان باصفا اس پر سوار تھے۔ بڑی نمائش اور شان سے جا رہے تھے اور دیکھنے والے بزبان حال کہہ رہے تھے:

مرا دجال لیکن ہے ابھی اس کا گدھا باقی

(ہفت روزہ اہل حدیث امرتسر ۲۸ دسمبر ۱۹۲۸ء مطابق ۱۵ رجب ۱۳۴۷ھ جلد ۲۶ نمبر ۹ ص ۳)

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

نکاح مرزا

پہلے مجھے دیکھئے

مرزا غلام احمد قادیانی نے مہدویت مسیحیت بلکہ نبوت کے دعوے کئے جس پر علماء اسلام سے ان کی بحثیں ہوتی رہیں ان سب بحثوں کو جن میں قال اقول کی گردانیں ہوتی تھیں مرزا قادیانی نے قطع مسافت کرنے اور ختم کرنے کو یوں فرمایا کہ مجھے میری روحانیات سے جانچو۔یعنی میں جو کسی غیبی امر کی نسبت پیشگوئی کروں اسکو دیکھو ۔اگر وہ سچی ہے تو میں سچا ہوں جھوٹی ہے تو میں جھوتا ہوں چنانچہ لکھتے ہیں:

بعض عظیم الشان نشان اس عاجز کی طرف سے معرض امتحان میں ہیں جیسا کہ منشی عبد اللہ آتھم صاحب امرتسری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۵ جون ۱۸۹۳ء سے ۱۵ مہینہ دن تک اور پنڈت لیکھرام پشاوری کی نسبت پیش گوئی جس کی میعاد ۱۸۹۳ء سے چھ سال تک ہے اور پھر مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری کے داماد کی موت کی نسبت پیش گوئی جو پٹی ضلع لاہور کا باشندہ ہے جس کی میعاد آج کی تاریخ سے جو اکیس ستمبر ۱۸۹۳ء ہے قریباً گیارہ مہینے باقی رہ گئے ہیں یہ تمام امور جو انسانی طاقتوں سے بالکل بالاتر ہیں ایک صادق یا کاذب کی شناخت کے لئے کافی ہیں کیونکہ احیاء اور اماتت دونوں خدا تعالی کے اختیار میں ہیں اور جب تک کوئی شخص نہایت درجہ کا مقبول نہ ہو خدا تعالی اس کی خاطر کسی اس کے دشمن کو اس کی دعا سے ہلاک نہیں کر سکتا خصوصا ایسے موقع پر کہ وہ شخص اپنے تئیں منجانب اللہ قرار دیوے اور اپنی اس کرامت کو اپنے صادق ہونے کی دلیل ٹھہراوے۔

سو پیشین گوئیاں کوئی معمولی بات نہیں۔کوئی ایسی بات نہیں جو انسان کے اختیار میں ہوں۔سو اگر کوئی طالب حق ہے تو ان پیشین گوئیوں کے وقتوں کا انتظار کرے ۔ یہ تینوں پیشین گوئیاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہندوستان اور پنجاب کی تینوں بڑی قوموں پر حاوی ہیں یعنی ایک مسلمانوں سے تعلق رکھتی ہے اور ایک ہندوؤں سے اور ایک عیسائیوں سے۔ اور ان میں سے وہ پیش گوئی جو مسلمانوں کی قوم سے تعلق رکھتی ہے بہت ہی عظیم الشان ہے کیونکہ اس کے اجزاء یہ ہیں۔

۱۔ کہ مرزا احمد بیگ ہوشیار پوری تین سال کی میعاد کے اندر فوت ہو۔

۲۔ اور پھر داماد اس کا جو اس کی دختر کلاں کا شوہر ہے اڑھائی سال کے اندر فوت ہو۔

۳۔ اور پھر یہ کہ احمد بیگ تا روز شادی دختر کلاں فوت نہ ہو۔

۴۔ اور پھر یہ کہ وہ دختر بھی تا نکاح اور تا ایام بیوہ ہونے کے اور نکاح ثانی کے فوت نہ ہو۔

۵۔ اور پھر یہ کہ یہ عاجز بھی ان تمام واقعات کے پورے ہونے تک فوت نہ ہو۔

۶۔ اور پھر یہ کہ اس عاجز سے نکاح ہو جاوے۔

اور ظاہر ہے کہ تمام واقعات انسان کے اختیار میں نہیں۔،

(شہادۃ القرآن۔ص ۷۹۔۸۰ قادیانی خزائن ج ۶ ص ۳۷۵۔۳۷۶)

اس عبارت میں مرزا قادیانی نے بڑی صفائی سے دو باتوں کا اظہار کیا ہے ایک یہ کہ میری یہ تین پیش گوئیاں قابل غور ہیں۔ دوم یہ کہ ان میں سے مرزا احمد بیگ اور اس کے داماد کی موت اور اس کی لڑکی کے نکاح والی پیش گوئی مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے ہم نے ان تینوں پیش گوئیوں بلکہ عموماً ان کی ساری پیش گوئیوں کی پڑتال رسالہ الہامات مرزا میں کی ہوئی ہے مگر بغرض اختصار خاص اس پیش گوئی کو جو (بقول مرزا) مسلمانوں سے خاص تعلق رکھتی ہے الگ رسالہ کی صورت میں شائع کرنا مفید سمجھا اس لئے یہ چھوٹا سا رسالہ ناظرین کی خدمت میں پیش ہوتا ہے امید ہے باانصاف ناظرین اسے بغور دیکھیں گے

ابوالوفا ثناء اللہ کفاہ اللہ ملقب فاتح قادیان امرتسر ذی الحجہ ۱۳۳۹ھ اگست ۱۹۲۱ء

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

الہامی پیش گوئی

بابت نکاح دختر مرزا احمد بیگ

سب سے پہلے بطور اشتہار جو مرزا قادیانی نے اس نکاح کے متعلق اعلان کیا تھا وہ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کا اشتہار ہے جس کے ضروری فقرے درج ذیل ہیں:

اس خدائے قادر وحکیم مطلق نے مجھے فرمایا کہ اس شخص کی دختر کلاں کے نکاح کیلئے سلسلہ جنبانی کر اوران کو کہہ دے کہ تمام سلوک اور مروت تم سے اسی شرط سے کیا جاوے گا (کیا ہی عجیب موقع تھا بیل کنویں میں خصی نہ کریں گے تو کہاں کریں گے۔ثناء اللہ) اور یہ نکاح تمہارے لئے موجب برکت اور ایک رحمت کا نشان ہوگا اوران تمام برکتوں اور رحمتوں سے حصہ پاؤ گے جو اشتہار ۲۰ فروی ۱۸۸۶ء میں درج ہے لیکن اگر نکاح سے انحراف کیا تو اس لڑکی کا انجام نہایت ہی برا ہوگا اور جس کسی دوسرے شخص سے بیاہی جائے گی وہ روز نکاح سے اڑھائی سال تک اور ایسا ہی والد اس دختر کا تین سال تک فوت ہو جائے گا اوران کے گھر پر تفرقہ اور تنگی اور مصیبت پڑے گی اور درمیانی زمانہ میں بھی اس دختر کے لئے کئی کراہیت اور غم کے امر پیش آئیں گے۔

پھران دنوں میں جو زیادہ تصریح اور تفصیل کے لئے بار بار توجہ کی گئی تو معلوم ہوا کہ خدا تعالی نے یہ مقرر کر رکھا ہے کہ وہ مکتوب الیہ کی دختر کلاں کو جس کی نسبت درخواست کی گئی تھی ہر ایک روک دور کرنے کے بعد انجام کار اسی عاجز کے نکاح میں لا وے گا اور بے دینوں کو مسلمان بناوے گا اور گمراہوں میں ہدایت پھیلا دے گا چنانچہ عربی الہام اس بارہ میں یہ ہے

كذ وا بآ ياتنا وكا نوا بها يستهزؤن فسيكفيكهم الله و يرد ها اليك لاتبديل لكلما ت الله ان ربك فعال لما يريد انت معنى و انا معك عسى ان يبعثك ربك مقا ما محمو دا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

(ترجمہ) یعنی انہوں نے ہمارے نشانوں کو جھٹلایا اور وہ پہلے سے ہنسی کر رہے تھے سو خدا تعالی ان سب کے تدارک کے لئے جو اس کام کو روک رہے ہیں تمہارا مدد گار ہوگا اور انجام کار اس کی اس لڑکی کو تمہاری طرف واپس لائے گا۔ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے تیرا رب وہ قادر ہے کہ جو کچھ چاہے وہ ہو جاتا ہے تو میرے ساتھ اور میں تیرے ساتھ ہوں اور عنقریب وہ مقام تجھے ملے گا جس میں تیری تعریف کی جائے گی)

یعنی گو اول میں احمق اور نادان لوگ بد باطنی اور بدظنی کی راہ سے بد گوئی کرتے ہیں اور نالائق باتیں منہ پر لاتے ہیں لیکن آخر کار خدا تعالی کی مدد دیکھ کر شرمندہ ہوں گے اور سچائی کے کھلنے سے چاروں طرف تعریف ہوگی۔ خاکسار غلام احمد از قادیان ضلع گورداسپور ۔ ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء

(مجموعہ قادیانی اشتہارات۔ ج۲ص ۱۵۷۔۱۵۸)

اس اشتہار کی عبارت اپنا مدعا بتانے میں صاف اور واضح ہے جس کی تفصیل خود مرزا غلام احمد قادیانی اپنے رسالہ شہادۃ القرآن میں کر چکے ہیں جس کی عبارت ہم دیباچہ میں نقل کر آئے ہیں۔

اس اشتہار سے دو امر ثابت ہیں ایک داماد مرزا احمد بیگ کا روز نکاح سے اڑھائی سال کے اندر اندر مرجانا ۔ دوم مسمات (محمدی بیگم) کا مرزا قادیانی سے نکاح ہونا چنانچہ اس مضمون کو مرزا قادیانی نے ایک اور مقام پر خود ہی لکھا ہے

فدعوت ربی بالتضرع و الا بتهال و مددت اليه ايدی السوال فالهمنی ربی و قال سأريهم آياته من انفسهم و اخبرنی و قال انني ساجعل بنتا من بناتهم آية لهم فسماها و قال انها سيجعل ثيبة و يموت بعلها و ابوها الی ثلث سنة من يوم النكاح ثم نردها اليك بعد موتهما و لا يكون احدهما من العاصمين (کرامات الصادقین۔ ص ۱۰۔ خزائن ج ۷ص ۱۶۲)

ترجمہ: میں (مرزا) نے بڑی عاجزی سے خدا سے دعا کی تو اس نے مجھے الہام کیا کہ میں ان (تیرے خاندان کے) لوگوں کو ان میں سے ایک نشانی دکھاؤں گا خدا تعالی نے ایک لڑکی (محمدی) کا نام لے کر فرمایا کہ وہ بیوہ کی جائے گی اس کا خاوند اور باپ یوم نکاح سے تین سال تک فوت ہو جائینگے پھر ہم اس لڑکی کو تیری طرف لائیں گے اور کوئی اس کو روک نہ سکے گا۔

www.KitaboSunnat.com

یہ عبارت بھی اپنا مدعا بتانے میں صاف ہے کہ یوم نکاح سے تین سال کے عرصہ کے اندر اندر مرزا احمد بیگ اور اس کا داماد مر جائیں گے اور مسمات منکوحہ اس کے بعد مرزا قادیانی کے نکاح میں آئے گی۔

شہادۃ القرآن کی منقولہ بالا عبارت بتا رہی ہے کہ مرزا سلطان محمد داماد احمد بیگ کی مدت حیات اگست ۱۸۹۴ء تک ختم تھی اس کے بعد اس کو دنیا میں رہنے کی اجازت نہ تھی حالانکہ وہ آج (جولائی ۱۹۲۱ء) تک بھی زندہ ہے اور اس مدت میں وہ فرانس کی جاں گداز جنگ میں بھی گیا مگر قادیانی کی دعا سے گولی کھا کر بھی زندہ بچ گیا۔ سچ ہے

مانگا کریں گے اب سے دعا ہجر یار کی
آخر تو دشمنی ہے اثر کو دعا کے ساتھ

مرزا قادیانی کا اپنے چچازاد بھائیوں سے ایک دیوار کے متعلق مقدمہ تھا جس میں انہوں نے مرزا قادیانی پر چند سوال کئے جن کے جواب میں مرزا قادیانی نے عدالت ہی میں حلفیہ بیان دیا۔ فرماتے ہیں:

احمد بیگ کی دختر کی نسبت جو پیش گوئی ہے وہ اشتہار میں درج ہے اور ایک مشہور امر ہے۔ مرزا امام الدین کی ہمشیرہ زادی ہے۔ جو خط بنام مرزا احمد بیگ کلمہ فضل رحمانی میں ہے وہ میرا ہے اور سچ ہے وہ عورت میرے ساتھ بیاہی نہیں گئی مگر میرے ساتھ اس کا بیاہ ضرور ہوگا جیسا کہ پیش گوئی میں درج ہے وہ سلطان محمد سے بیاہی گئی جیسا کہ پیش گوئی میں تھا میں سچ کہتا ہوں کہ اسی عدالت میں جہاں ان باتوں پر جو میری طرف سے نہیں ہیں بلکہ خدا کی طرف سے ہیں ہنسی کی گئی ہے ایک وقت آتا ہے کہ عجیب اثر پڑے گا اور سب کے ندامت سے سر نیچے ہوں گے۔ پیش گوئی کے الفاظ سے صاف معلوم ہوتا ہے اور یہی پیش گوئی تھی کہ وہ دوسرے کے ساتھ بیاہی جاوے گی اس لڑکی کے باپ کے مرنے اور خاوند کے مرنے کی پیش گوئی شرطی تھی اور شرط توبہ اور رجوع الی اللہ کی تھی۔ لڑکی کے باپ نے توبہ نہ کی اس لئے وہ بیاہ کے چند مہینوں کے اندر مر گیا اور پیش گوئی کی دوسری جزء پوری ہوگئی۔ اس کا خوف اس کے خاندان پر پڑا اور خصوصا شوہر پر پڑا جو پیش گوئی کا ایک جزء تھا۔ انہوں نے توبہ کی۔ (مرزا قادیانی! یہ فقرہ کیسا غلط دھوکہ ہے۔ توبہ تو کی رشتہ داروں نے اور مہلت دی گئی سلطان محمد کو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ثناءاللہ) چنانچہ اسکے رشتہ داروں اور عزیزوں کے خط بھی آئے۔ اس لئے خدا تعالی نے اس کو مہلت دی۔ عورت اب تک زندہ ہے۔ میرے نکاح میں وہ عورت ضرور آئے گی۔ امید کیسی، یقین کامل ہے۔ یہ خدا کی باتیں ہیں ٹلتی نہیں ہو کر رہیں گی۔

(اخبار الحکم قادیان مورخہ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۱ء کتاب منظور الہی۔ ص ۲۴۵)

یہ حوالہ بھی اپنا مدعا بتانے کو کافی ہے کہ نکاح ضرور ہوگا اسی کی تائید میں مرزا غلام احمد قادیانی ایک اور مقام پر فرماتے ہیں:

خدا تعالی نے پیش گوئی کے طور پر اس عاجز پر ظاہر فرمایا کہ مرزا احمد بیگ ولد مرزا گاماں بیگ ہوشیار پوری کی دختر کلاں انجام کار تمہارے نکاح میں آئے گی اور وہ لوگ بہت عداوت کریں گے اور بہت مانع آئیں گے اور کوشش کریں گے کہ ایسا نہ ہو لیکن آخر کار ایسا ہی ہوگا اور فرمایا کہ خدا تعالی ہر طرح سے اس کو تمہاری طرف لائے گا، باکرہ ہونے کی حالت میں یا بیوہ کر کے اور ہر ایک روک کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اس کام کو ضرور پورا کرے گا کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔

(ازالہ اوہام۔ ص ۳۹۶۔ قادیانی خزائن ج ۳ ص ۳۰۵)

یہ عبارت بھی اپنا مطلب بتانے میں کسی شرح یا حاشیہ کی محتاج نہیں تاہم اس کی تشریح مرزا قادیانی خود فرماتے ہیں۔

جب مسماۃ مذکورہ کی شادی ہوگئی اور معترضین نے اعتراض کئے، تو آپ نے جواب دیا:

وحی الہی میں یہ نہیں تھا کہ دوسری جگہ بیاہی نہیں جائے گی بلکہ یہ تھا کہ ضرور ہے کہ اول دوسری جگہ بیاہی جائے۔ سو یہ ایک پیش گوئی کا حصہ تھا کہ دوسری جگہ بیاہی جانے سے پورا ہوا۔ الہام الہی کے یہ لفظ ہیں فسیکفیکھم اللہ یر د ھا الیك

یعنی خدا تیرے ان مخالفوں کا مقابلہ کرے گا اور وہ جو دوسری جگہ بیاہی جائے گی خدا پھر اس کو تیری طرف لائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاننا چاہیے کہ ردّ کے معنی عربی زبان میں یہ ہیں کہ ایک چیز ایک جگہ ہے اور وہاں سے چلی جائے اور پھر واپس لائے جائے۔پس چونکہ محمدی ہمارے اقارب میں سے بلکہ قریب خاندان میں سے تھی یعنی میری چچازاد ہمشیرہ کی لڑکی تھی اور دوسری طرف قریب رشتہ میں ماموں زاد بھائی کی لڑکی تھی یعنی احمد بیگ کی پس اس صورت میں رد کے معنی اس پر مطابق آئے کہ پہلے وہ ہمارے پاس تھی اور پھر وہ چلی گئی اور قصبہ پٹی میں بیاہی گئی اور وعدہ یہ ہے کہ پھر وہ نکاح کے تعلق سے واپس آئے گی سوایسا ہی ہوگا۔ (الحکم قادیان ۳۰ جون ۱۹۰۵ء۔ص ۲ کالم ۲)

یہ عبارت سب حوالہ جات کی شرح بلکہ شرح الشرح ہے اس عبارت میں مرزا غلام احمد قادیانی کے عزم واستقلال کا کمال ثبوت ملتا ہے کہ باوجودیکہ منکوحہ دوسری جگہ بیاہی گئی تھی تاہم مرزا قادیانی امید لگائے بیٹھے ہیں۔کیا سچ ہے

سنبھلنے دے ذرہ اے نا امیدی کیا قیامت ہے
کہ دامان خیال یار چھوٹا جائے ہے مجھ سے

ناظرین! کیا ان عبارات کو دیکھ کر اس نکاح کے یقینی ہونے میں کسی قسم کا شبہ رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔تاہم مرزا قادیانی نے اس نکاح کو رجسٹری بھی کرایا اور رجسٹری بھی کسی انگریزی محکمہ میں نہیں بلکہ محکمہ محمدیہ میں اس کی تصدیق کرائی تاکہ کسی مسلمان کو اس کی بابت چون وچرا کرنے کی گنجائش نہ رہے پس رجسٹری کی عبارت سنئے:

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ہی ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد لہ یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا۔
اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان کے ہو گا اور اولاد سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص۵۳ حاشیہ۔قادیانی خزائن ج۱۱ حاشیہ ص۳۳۷)

اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ مرزا قادیانی کا یہ آسمانی نکاح مدینہ طیبہ کی عدالت عالیہ میں رجسٹری ہو چکا ہے اس لئے ممکن نہیں کہ ظہور پذیر نہ ہو۔ بہت خوب مگر کیا ہوا؟ اس کا جواب بڑا دلفگار ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ

جدا ہوں یار سے ہم اور نہ ہوں رقیب جدا
ہے اپنا اپنا مقدر جدا نصیب جدا

اب ہم بتاتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے ان الہامی دھمکیوں پر کفایت نہیں کی تھی بلکہ اس کیلئے بہت سی دنیاوی کوششیں بھی کی تھیں مسمات مذکورہ کے والد اس کے رشتہ داروں، تعلق داروں کو خطوط لکھے۔ طمع اور دھمکیاں دیں۔غرض جو کچھ بھی ایسی مشکل میں مبتلا انسان کیا کرتا ہے مرزا قادیانی نے بھی کیا۔ چنانچہ آپ کی کوشش کے چند خطوط ہم بھی نقل کرتے ہیں

پہلا خط:

مشفقی مرزا علی شیر بیگ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ۔ اللہ تعالی خوب جانتا ہے کہ مجھ کو آپ سے کسی طرح سے فرق نہ تھا اور میں آپ کو ایک غریب طبع اور نیک خیال آدمی اور اسلام پر قائم سمجھتا ہوں۔لیکن اب جو آپ کو ایک خبر سناتا ہوں آپ کو اس سے بہت رنج پہنچے گا مگر میں محض للہ ان لوگوں سے تعلق چھوڑنا چاہتا ہوں جو مجھے ناچیز بتاتے ہیں اور دین کی پرواہ نہیں رکھتے۔

آپ کو معلوم ہے کہ مرزا احمد بیگ کی لڑکی کے بارے میں ان لوگوں کے ساتھ کس قدر میری عداوت ہو رہی ہے۔ اب میں نے سنا ہے کہ عید کے دوسری یا تیسری تاریخ کو اس لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور آپ کے گھر کے لوگ اس مشورہ میں ساتھ ہیں۔ آپ سمجھ سکتے ہیں کہ اس نکاح کے شریک میرے سخت دشمن ہیں۔ بلکہ میرے کیا دین اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ عیسائیوں کو ہنسانا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہتے ہیں۔ ہندوؤں کو خوش کرنا چاہتے ہیں اور اللہ و رسول کے دین کی کچھ پرواہ نہیں رکھتے۔ اور اپنی طرف سے میری نسبت ان لوگوں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ اس کو خوار کیا جائے، ذلیل کیا جائے، روسیاہ کیا جائے۔ یہ اپنی طرف سے ایک تلوار چلانے لگے ہیں۔ اب مجھ کو بچالینا اللہ تعالی کا کام ہے اگر میں اس کا ہونگا تو مجھے ضرور بچائے گا۔

اگر آپ کے گھر کے لوگ سخت مقابلہ کر کے اپنے بھائی کو سمجھاتے تو کیوں نہ سمجھتا۔ کیا میں چوہڑا، یا چمار تھا جو مجھ کو لڑکی دینا عار یا ننگ تھی۔ بلکہ وہ تو اب تک ہاں سے ہاں ملاتے رہے، اور اپنے بھائی کے لئے مجھے چھوڑ دیا۔ اور اب اس لڑکی کے نکاح کے لئے سب ایک ہو گئے۔

یوں تو مجھے کسی کی لڑکی سے کیا غرض، کہیں جائے مگر یہ تو آزمایا گیا کہ جن کو میں خویش سمجھتا تھا اور ان کی لڑکی کے لئے چاہتا تھا کہ اس کی اولاد ہو اور وہ میری وارث ہو، وہی میرے خون کے پیاسے، وہی میری عزت کے پیاسے ہیں اور چاہتے ہیں کہ خوار ہو اور اس کا روسیاہ ہو۔ خدا بے نیاز ہے جس کو چاہے سیاہ کرے مگر اب وہ مجھے آگ میں ڈالنا چاہتے ہیں۔ میں نے خط لکھے کہ پورانہ (پرانا) رشتہ مت توڑو۔ خدا تعالی سے خوف کرو، کسی نے جواب نہ دیا۔ بلکہ میں نے سنا ہے کہ آپ کی بیوی نے جوش میں آکر کہا کہ ہمارا کیا رشتہ ہے صرف عزت بی بی نام کیلئے فضل احمد کے گھر میں ہے۔ بے شک وہ طلاق دے دیوے، ہم راضی ہیں۔ اور ہم نہیں جانتے کہ یہ شخص کیا بلا ہے۔ ہم اپنے بھائی کے خلاف مرضی نہیں کرینگے۔ یہ شخص کہیں مرتا بھی نہیں۔ پھر میں نے رجسٹری کرا کر آپکی بیوی صاحبہ کے نام خط بھیجا۔ مگر کوئی جواب نہ آیا اور بار بار کہا کہ اس سے کیا ہمارا رشتہ باقی رہ گیا ہے۔ جو چاہے کرے۔ ہم اس کے لئے اپنے خویشوں سے اپنے بھائیوں سے جدا نہیں ہو سکتے۔ مرتا مرتا رہ گیا ابھی مرا بھی ہوتا۔ یہ باتیں آپ کی بیوی صاحب کی مجھے پہونچی ہیں۔ بے شک میں ناچیز ہوں، ذلیل ہوں اور خوار ہوں مگر خدا تعالی کے ہاتھ میں میری عزت ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ اب جب میں ایسا ذلیل ہوں تو میرے بیٹے سے تعلق رکھنے کی کیا حاجت ہے۔ لہذا میں نے ان کی خدمت میں خط لکھ دیا ہے کہ اگر آپ اس ارادہ سے باز نہ آویں اور اپنے بھائی کو اس نکاح سے روک

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نہ دیں پھر جیسا کہ آپ کی خود منشا ہے میرا بیٹا فضل احمد بھی آپ کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھ نہیں سکتا۔ بلکہ ایک طرف جب (محمدی) کا کسی شخص سے نکاح ہوگا تو دوسری طرف فضل احمد آپ کی لڑکی کو طلاق دے دے گا۔ اگر نہیں دے گا تو میں اس کو عاق اور لاوارث کرونگا۔ اور اگر میرے لئے احمد بیگ سے مقابلہ کروگے اور یہ ارادہ اس کا بند کرا دوگے تو میں بدل و جان حاضر ہوں۔ اور فضل احمد کو جو، اب میرے قبضہ میں ہے، ہر طرح سے درست کر کے آپ کی لڑکی کی آبادی کے لئے کوشش کرونگا اور میرا مال ان کا مال ہوگا۔ لہذا آپ کو بھی لکھتا ہوں کہ آپ اس وقت کو سنبھال لیں اور احمد بیگ کو پورے زور سے خط لکھیں کہ باز آ جائیں اور اپنے گھر کے لوگوں کو تاکید کریں کہ وہ بھائی کو لڑائی کر کے روک دیوے۔ ورنہ مجھے خدا کی قسم ہے کہ اب ہمیشہ کے لئے یہ تمام رشتہ ناطے توڑ دونگا۔ اگر فضل احمد میرا فرزند اور وارث بننا چاہتا ہے تو اسی حالت میں آپ کی لڑکی کو گھر میں رکھے گا۔ اور جب آپ کی بیوی کی خوشی ثابت ہو۔ ورنہ جہاں میں رخصت ہوا، ایسا ہی سب ناطے رشتے بھی ٹوٹ گئے۔

یہ باتیں خطوں کی معرفت مجھے معلوم ہوئی ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کہاں تک درست ہیں۔ **واللہ اعلم**۔ راقم خاکسار غلام احمد از لودھیانہ اقبال گنج۔ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

دوسرا خط:

مرزا صاحب بنام والدہ عزت بی بی

...والدہ عزت بی بی کو معلوم ہو کہ مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ چند روز تک (محمدی) مرزا احمد بیگ کی لڑکی کا نکاح ہونے والا ہے اور میں خدا تعالی کی قسم کھا چکا ہوں کہ اس نکاح سے سارے رشتہ ناطے توڑ دونگا اور کوئی تعلق نہیں رہے گا اسلئے نصیحت کی راہ سے لکھتا ہوں کہ اپنے بھائی مرزا احمد بیگ کو سمجھا کر یہ ارادہ موقوف کراؤ۔ اور جس طرح تم سمجھا سکتے ہو اس کو سمجھا دو۔ اور اگر ایسا نہیں ہوگا تو آج میں نے مولوی نور دین صاحب اور فضل احمد کو خط لکھ دیا ہے کہ اگر تم اس ارادہ سے باز نہ آؤ تو فضل احمد،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عزت بی بی کے لئے طلاق نامہ لکھ کر بھیج دے۔اور اگر فضل احمد طلاق نامہ لکھنے میں عذر کرے تو اسکو عاق کیا جائے اور اپنے بعد اس کو وارث نہ سمجھا جائے۔اور ایک پیسہ وراثت کا اس کو نہ ملے سو میں امید رکھتا ہوں کہ شرطی طور پر اس کی طرف سے طلاق نامہ لکھا آجائیگا جس کا یہ مضمون ہوگا کہ اگر مرزا احمد بیگ، محمدی کے غیر کے ساتھ نکاح کرنے سے باز نہ آوے تو پھر اسی روز سے جو محمدی کا کسی اور سے نکاح ہو جائے عزت بی بی کو تین طلاق ہیں۔

سو اس طرح پر لکھنے سے اس طرف تو محمدی کا کسی دوسرے سے نکاح ہوگا اور اس طرف عزت بی بی پر فضل احمد کی طلاق پڑ جائے گی۔سو یہ شرطی طلاق ہے اور مجھے اللہ تعالی کی قسم ہے کہ اب بجز قبول کرنے کے کوئی راہ نہیں۔اور اگر فضل احمد نے نہ مانا تو میں فی الفور اس کو عاق کر دونگا۔اور پھر وہ میری وراثت سے ایک دانہ نہیں پا سکتا۔اور اگر آپ اس وقت اپنے بھائی کو سمجھا لو تو آپ کے لئے بہتر ہوگا۔

مجھے افسوس ہے کہ میں نے عزت بی بی کی بہتری کے لئے ہر طرح سے کوشش کرنا چاہا تھا اور میری کوشش سے سب نیک بات ہو جاتی مگر آدمی پر تقدیر غالب ہے۔یاد رہے کہ میں نے کوئی کچی بات نہیں لکھی۔مجھے قسم ہے اللہ تعالی کی کہ میں ایسا ہی کرونگا۔اور خدا تعالی میرے ساتھ ہے۔جس دن نکاح ہوگا اس دن عزت بی بی کا نکاح باقی نہیں رہے گا۔

راقم مرزا غلام احمد از لودیانہ ۴ مئی ۱۸۹۱ء

تیسرا خط

مرزا غلام احمد قادیانی نے اپنی بہو سے لکھوا کر بھیجا جو یہ ہے

عزت بی بی بطرف والدہ

اس وقت میری بربادی اور تباہی کی طرف خیال کرو۔مرزا صاحب کسی طرح مجھ سے فرق نہیں کرتے۔اگر تم اپنے بھائی، میرے ماموں کو، سمجھاؤ تو سمجھا سکتی ہو۔اگر نہیں تو پھر طلاق ہوگی اور ہزار طرح کی رسوائی ہوگی۔اگر منظور نہیں تو خیر جلدی مجھے اس جگہ سے لے جاؤ۔پھر میرا اس جگہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ٹھہرنا مناسب نہیں۔

(نوٹ از مرزا صاحب) جیسا کہ عزت بی بی نے تاکید سے کہا ہے اگر نکاح رک نہیں سکتا پھر بلاتوقف عزت بی بی کے لئے کوئی قادیان سے آدمی بھیج دو تا کہ اس کو لے جائے۔

چوتھا خط:

مشفقی مکرمی اخویم مرزا احمد بیگ

...قادیان میں جب واقعہ ہائلہ محمود فرزند مکرم کی خبر سنی تو بہت درد اور رنج اور غم ہوا۔ بوجہ اس کے کہ یہ عاجز بیمار تھا اور خط نہیں لکھ سکتا تھا اس لئے عزا پرسی سے مجبور رہا۔ صدمہ وفات فرزندان حقیقت میں ایک ایسا صدمہ ہے کہ شائد اس کے برابر دنیا میں اور کوئی صدمہ نہ ہوگا۔ خصوصاً بچوں کی ماؤں کیلئے تو سخت مصیبت ہوتی ہے۔ خداوند تعالی آپ کو صبر بخشے اور اس کا بدل صاحبِ عمر عطا فرماوے اور عزیزی مرزا محمد بیگ کو عمر دراز بخشے کہ وہ ہر چیز پر قادر ہے جو چاہتا ہے کرتا ہے کوئی بات اسکے آگے انہونی نہیں۔

آپ کے دل میں اس عاجز کی نسبت کچھ غبار ہے لیکن خداوند علیم جانتا ہے کہ اس عاجز کا دل بکلی صاف ہے اور خدائے قادر مطلق سے آپ کے لئے خیر و برکت چاہتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ میں کس طریق اور کن لفظوں میں بیان کروں تا میرے دل کی محبت اور خلوص اور ہمدردی جو آپ کی نسبت مجھ کو ہے آپ پر ظاہر ہو جائے۔ مسلمانوں کے ہر نزاع کا اخیری فیصلہ قسم پر ہوتا ہے جب ایک مسلمان خدا تعالی کی قسم کھا جاتا ہے تو دوسرا مسلمان اس کی نسبت فی الفور دل صاف کر لیتا ہے۔ سو مجھے خدا تعالی قادر مطلق کی قسم ہے کہ میں اس بات میں بالکل سچا ہوں کہ مجھے خدا تعالی کی طرف سے الہام ہوا تھا کہ آپ کی دختر کلاں کا رشتہ اسی عاجز سے ہوگا۔ اگر دوسری جگہ ہوگا تو خدا تعالی تنبیہیں وارد ہوں گی اور آخر اسی جگہ ہوگا۔ کیونکہ آپ میرے عزیز اور پیارے تھے اسلئے میں نے عین خیر خواہی سے آپ کو جتلایا کہ دوسری جگہ اس رشتہ کا کرنا ہرگز مبارک نہ ہوگا۔ میں نہایت ظالم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

طبع ہوتا جو آپ پر ظاہر نہ کرتا۔ میں اب بھی عاجزی اور ادب سے آپ کی خدمت میں ملتمس ہوں کہ اس رشتہ سے آپ انحراف نہ فرمائیں کہ یہ آپ کی لڑکی کیلئے نہایت درجہ موجب برکت ہوگا اور خدا تعالی ان برکتوں کا دروازہ کھول دے گا جو آپ کے خیال میں نہیں۔کوئی غم اور فکر کی بات نہیں ہو گی جیسا کہ یہ اس کا حکم ہے جس کے ہاتھ میں زمین آسمان کی کنجی ہے تو پھر کیوں اس میں خرابی ہوگی ۔اور شائد آپ کو معلوم ہوگا یا نہیں کہ یہ پیش گوئی اس عاجز کی ہزار ہا لوگوں میں مشہور ہو چکی ہے اور میرے خیال میں شاید دس لاکھ سے زیادہ آدمی ہوگا کہ جو اس پیشگوئی پر اطلاع رکھتا ہے اور ایک جہان کی اس کی طرف نظر لگی ہوئی ہے اور ہزاروں پادری شرارت سے نہیں بلکہ حماقت سے منتظر ہیں کہ یہ پیش گوئی جھوٹی نکلے تو ہمارا پلہ بھاری ہو لیکن یقیناً خدا تعالی ان کو رسوا کرے گا اور اپنے دین کی مدد کرے گا۔

میں نے لاہور میں جا کر معلوم کیا کہ ہزاروں مسلمان مساجد میں نماز کے بعد اس پیش گوئی کے ظہور کے لئے بصدق دل دعا کرتے ہیں۔سو یہ ان کی ہم دردی اور محبت ایمانی کا تقاضا ہے اور یہ عاجز جیسے لا الہ الّا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ پر ایمان لایا ہے ویسے ہی خدا تعالی کے ان الہامات پر جو تواتر سے اس عاجز پر ہوئے ایمان لاتا ہے اور آپ سے ملتمس ہے کہ آپ اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کے پورا ہونے کے لئے معاون بنیں تا کہ خدا تعالی کی برکتیں آپ پر نازل ہوں ۔خدا تعالی سے کوئی بندہ لڑائی نہیں کر سکتا اور جو امر آسمان پر ٹھہر چکا ہے زمین پر وہ ہرگز بدل نہیں سکتا۔خدا تعالی آپ کو دین اور دنیا کی برکتیں عطا کرے اور اب آپ کے دل میں وہ بات ڈالے جس کا اس نے آسمان پر سے مجھے الہام کیا ہے۔آپ کے سب غم دور ہوں اور دین اور دنیا دونوں آپ کو خدا تعالی عطا فرماوے اگر میرے اس خط میں کوئی نملائم لفظ ہو تو معاف فرمائیں۔

والسلام خاکسار غلام احمد۔۱۷ جولائی ۱۸۹۰ء بروز جمعہ

یہ خطوط سب سے پہلے رسالہ کلمہ فضل رحمانی میں درج ہوئے تھے جس کی بابت مرزا قادیانی نے

www.KitaboSunnat.com

عدالت میں حلفیہ بیان کے ذریعہ سے اقرار کیا کہ جو خط کلمہ فضل رحمانی میں درج ہے وہ میرا ہے
اس کے علاوہ ان خطوط کی تصدیق ایک اور مقام پر بھی فرمائی لوگوں نے خطوط لکھنے پر طعنہ دیا تو آپ نے فرمایا:

یہ کہنا کہ پیش گوئی کے بعد احمد بیگ کی لڑکی کے نکاح کے لئے کوشش کی گئی اور طمع دی گئی اور خط لکھے گئے یہ عجیب اعتراض ہے سچ ہے انسان شدت تعصب کی وجہ سے اندھا ہو جاتا ہے کوئی مولوی اس بات سے بے خبر نہیں ہوگا کہ اگر وحی الٰہی کوئی بات بطور پیش گوئی ظاہر فرماوے اور ممکن ہو کہ انسان بغیر کسی فتنہ اور ناجائز طریق سے اس کو پورا کر سکے تو اپنے ہاتھ سے اس پیش گوئی کا پورا کرنا نہ صرف جائز بلکہ مسنون ہے۔ (حقیقت الوحی۔ص ۱۹۱۔قادیانی خزائن ج ۲۲ ص ۱۹۸)

بہر حال یہ خطوط مصدقہ ہیں اور ہم سے کوئی پوچھے تو ہم بھی مرزا غلام احمد قادیانی کو ایسا کرنے میں معذور جانتے ہیں۔ آہ!

کیوں ہوتے ہیں مانع میرے احباب و اعزہ
کیا کوچہ دلدار میں جایا نہیں کرتے

مرزا قادیانی کا عام دستور تھا کہ جب کوئی مخالف پیش گوئی کی زد سے بچ رہتا تو اس کی بابت یہ عذر بتاتے کہ یہ دل سے ڈر گیا، خوف زدہ ہوگیا، بچ گیا۔ مگر یہاں اپنے رقیب (مرزا سلطان محمد شوہر منکوحہ آسمانی) کے حق میں یہ بھی نہیں کہہ سکے کیونکہ اس نے مقابلہ میں ایسا استقلال دکھایا کہ دشمن کو بھی اس کا لوہا ماننا پڑا۔ چنانچہ مرزا قادیانی خود لکھتے ہیں:

احمد بیگ کے داماد (سلطان محمد) کا یہ قصور تھا کہ اس نے تخویف کا اشتہار دیکھ کر اس کی پرواہ نہ کی خط پر خط بھیجے گئے ان سے کچھ نہ ڈرا پیغام بھیج کر سمجھایا گیا کسی نے اس طرف ذرا التفات نہ کی۔

(اشتہار انعامی چار ہزار۔ص ۲۰۔مجموعہ اشتہارات قادیانی۔ج ۲ ص ۹۵)

واہ رے شیر بہادر سلطان محمد تیرے کیا کہنے تو نے ایمان داروں کی صفت لم یخش الا الله (مومن اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتا) کو پورا کر دکھایا۔ اسی ہمت کی برکت ہے کہ تمام مسلمانوں کی دعائیں تیرے شامل

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حال رہیں اور تو اپنے سخت ترین دشمن پر غالب آیا جزاک اللہ و بارک اللہ علیک و علی عیالک

اب ہم ایک حوالہ اس مضمون کا نقل کرتے ہیں کہ سلطان محمد ڈرتا بھی تو اس کو مفید نہ ہوتا کیونکہ اس کی تقدیر مبرم (موت قطعی) تھی کیونکہ جرم اس کا نکاح تھا لہذا معمولی ڈریا توبہ کسی کام نہ آتی جب تک نکاح نہ چھوڑتا اس لئے مرزا قادیانی اس کی بابت بہت معقول فرماتے ہیں:

میں بار بار کہتا ہوں کہ نفس پیش گوئی داماد احمد بیگ کی تقدیر مبرم (قطعی) ہے اس کی انتظار کرو اور اگر میں جھوٹا ہوں تو یہ پیش گوئی پوری نہ ہوگی اور میری موت آجائے گی

(انجام آتھم ص ۳۱۔قادیانی خزائن۔ج ۱۱ص ۳۱)

ناظرین اب بھی آپ کو مرزا قادیانی کے اس کلام کی تصدیق کرنے میں کچھ تامل ہوگا۔مناسب نہیں۔اب ہم ایک آخری فیصلہ سناتے ہیں جو مرزا سلطان محمد (رقیب خاص) کے نہ مرنے کی صورت میں مرزا قادیانی نے اپنے حق میں کیا ہوا ہے رسالہ ضمیمہ انجام آتھم میں اس پیش گوئی پر بحث کرتے ہوئے اس کے دو جزء قرار دیئے ہیں ایک مرزا احمد بیگ والد منکوحہ کی موت دوسرا سلطان محمد کی موت۔اس دوسرے جز کی بابت فرماتے ہیں:

یادرکھو کہ اس پیش گوئی کی دوسری جزء پوری نہ ہوئی، تو میں ہر ایک بد سے بدتر ٹھہروں گا۔
اے احمقو! یہ انسان کا افتراء نہیں یہ کسی خبیث مفتری کا کاروبار نہیں یقیناً سمجھو کہ یہ خدا کا سچا وعدہ ہے وہی خدا جس کی باتیں نہیں ٹلتیں۔ (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۴۔قادیانی خزائن ج ۱۱ص ۳۳۸)

بالکل ٹھیک ہے خدا اس کی باتیں کبھی نہیں ٹلتیں اور جو ٹل جائیں وہ خدا کی نہیں آمنا و صدقنا فاکتبنا مع الشاھدین ۔

اب ہم مرزا غلام احمد قادیانی کا آخری نوٹس ان کے مریدوں کو سنا کر ایک سوال کریں گے۔مرزا قادیانی فرماتے ہیں:

چاہیے تھا کہ ہمارے نادان مخالف (اس پیش گوئی کے) انجام کے منتظر رہتے اور پہلے ہی سے اپنی بدگوئی ظاہر نہ کرتے۔بھلا جس وقت یہ سب باتیں پوری ہو جائیں گی تو کیا اس دن یہ احمق مخالف

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

جیتے ہی رہ جائیں گے۔اور کیا اس دن یہ تمام لڑنے والے سچائی کی تلوار سے ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جائیں گے۔ان بیوقوں کو کوئی بھاگنے کی جگہ نہیں رہے گی اور نہایت صفائی سے ناک کٹ جائے گی اور ذلت کے سیاہ داغ ان کے منحوس چہروں کو بندروں اور سوروں کی طرح کر دیں گے

(ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳)

مرزائی دوستو! سنتے ہو مرزا جی کیا کہتے ہیں؟ آپ کا مطلب یہ ہے نہ کہ اس پیش گوئی کے خاتمہ پر ایسا ہوگا۔کس کے حق میں ہوگا؟ واقعہ جس کے خلاف ہوگا پھر کیا ہوا؟ بس تم سمجھ لو۔ اگر گوئیم زبان سوزد

جو آرزو ہے اس کا نتیجہ ہے انفعال
اب آرزو یہ ہے کہ کبھی آرزو نہ ہو

عجیب دوراندیشی

مرزا قادیانی بلا کے پرکالے اور غضب کے دوراندیش تھے دیکھا کہ ادھر بڑھاپا غالب آرہا ہے اور ادھر موانع نکاح کم نہیں ہوتے بڑا مانع سلطان محمد شوہر منکوحہ کی زندگی ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتی۔ اس لئے اپنے کمال دوراندیشی سے ارشاد فرمایا اور کیا ہی معقول فرمایا

یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اس وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ

ایتها المرأة توبی توبی فان البلاء علی عقبك

پس جب ان لوگوں نے اس شرط کو پورا کیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا ۔

(تتمہ حقیقۃ الوحی۔ص ۱۳۳۔خزائن ج ۲۲ ص ۵۷۰)

اس عبارت میں جناب مرزا غلام احمد قادیانی نے بالکل اس شاعر کے مشورے پر عمل کیا ہے جس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اپنے معشوق سے درخواست کی تھی کہ

مجھ کو محروم نہ کر وصل سے او شوخ مزاج
بات وہ کہہ کہ نکلتے رہیں پہلو دونوں

مرزا قادیانی نے اس پر خوب عمل کیا۔ فسخ اور التواء دونوں کو ہاتھ میں رکھا حالانکہ فسخ تو قطع چاہتا ہے اور التوا میں تعلق ثابت رہتا ہے۔ دونوں پہلو ہاتھ میں رکھنے میں یہ حکمت تھی کہ اگر احد الفریقین کی موت تک ملاپ نہ ہوا تو فسخ کہہ دیں گے اور اگر ملاپ ہو گیا تو کہہ دیں کہ التواء تھا۔

مرزا قادیانی!

ہم بھی قائل تیری نیرنگی کے ہیں یاد رہے
او زمانے کی طرح رنگ بدلنے والے

ہاں اس نکاح کی کارروائی کو شرطی کہنا بھی عجیب منطق ہے حالانکہ حوالہ جات سابقہ کے علاوہ ایک حوالہ خاص مرزا قادیانی کے صریح الفاظ میں ہم نقل کرتے ہیں جو اس نکاح کو تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ثابت کرتا ہے۔ چنانچہ مرزا قادیانی اسی نکاح کی بابت فرماتے ہیں

ثم ما قلت لکم ان القضیت علکی هذا القدر تمت و النتیجة الآ خرة هی التی ظهـر ت وحقیقة انباء علیها ختمت بل ا لا مر قا ئم علی حا له و لا یر ده ا حد بـاحتیا ط له و القدر قدر مبرم من عند الر ب العظیم و سیأتی وقته بفضل الـلـه الـکـر یم فو الذی بعث لنا محمد المصطفی و جعله خیر الرسل و خیر الوری ان هذا حق فسو ف تری وانی اجعل هذا النبا معیار الصدقی و کذبی وماقلت ا لا ببعد ما انبئت من ر بی

(انجام آتھم ص ۲۲۳۔ قادیانی خزائن ج ۱۱ ص ۲۲۳)

میں تم سے یہ نہیں کہتا کہ یہ کام (نکاح) ختم ہو گیا بلکہ یہ کام ابھی باقی ہے اس کو کوئی بھی کسی حیلہ سے رد نہیں کر سکتا اور یہ تقدیر مبرم (یقینی اور قطعی) ہے اس کا وقت آئے گا قسم خدا کی جس نے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا ہے یہ بالکل سچ ہے تم دیکھ لوگے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

میں اس خبر کو اپنے سچ یا جھوٹ کا معیار بناتا ہوں اور میں نے جو کہا ہے یہ خدا سے خبر پا کر کہا ہے

بعض مرزائی اس پیش گوئی اور اس جیسی اور پیش گوئیوں کے غلط ہونے پر حضرت یونسؑ کا واقعہ پیش کیا کرتے ہیں حالانکہ نہ حضرت یونسؑ نے کوئی پیش گوئی فرمائی تھی نہ وہ غلط ہوئی بلکہ جیسا کہ حضرات انبیاء کرام کا دستور ہے کہ کفر پر عذاب کی دھمکی سنائی تھی لیکن جب وہ لوگ ایمان لے آئے تو عذاب ٹل گیا۔ اللہ اللہ خیر سلا۔ غور سے سنئے

الا قوم یونس لما آمنوا کشفنا عنهم العذاب فی الحیاة الدنیا و متعنا هم الی حین .(یونس: ۹۸) .

(یعنی یونس کی قوم ایمان لے آئی تو ہم نے اس سے عذاب ہٹا دیا یعنی واقع نہ ہونے دیا)

یہ حضرت یونسؑ کا واقعہ اس کو مرزا غلام احمد قادیانی کی پیش گوئی خصوصا مبرم اور قطعی پیش گوئی بابت آسمانی نکاح سے کیا تعلق؟

(حضرت یونس والے واقعہ کا مرزا صاحب قادیانی تذکرۃ الشہادتین میں ذکر کیا ہے۔ جہاں لکھا ہے:

تذکرۃ الشہادتین۔ اکتوبر ۱۹۰۳ء...ص ۴۳۔ رہا احمد بیگ کا داماد پس ہر شخص کو معلوم ہے کہ یہ پیش گوئی دو شخصوں کی نسبت تھی۔ ایک احمد بیگ کی بیگ دوسری اس کے داماد کی نسبت۔ سو ایک حصہ اس پیش گوئی کا میعاد کے اندر ہی پورا ہو گیا یعنی احمد بیگ میعاد کے اندر مر گیا اور اس طرح پر ایک ٹانگ پیش گوئی کی پوری ہو گئی اب دوسری ٹانگ جو باقی ہے اس کی نسبت جو اعتراض ہے۔ افسوس کہ وہ دیانت کے ساتھ پیش نہیں کیا جاتا اور آج تک کسی معترض کے منہ سے میں نے یہ نہیں سنا کہ وہ طرح پر اعتراض کرے کہ اگرچہ اس پیشگوئی کا ایک حصہ پورا ہو چکا ہے اور ہم بصدق دل اعتراف کرتے ہیں کہ وہ پورا ہوا مگر دوسرا حصہ اب تک پورا نہیں ہوا۔ بلکہ یہودیوں کی طرح پورا ہونے والا حصہ بالکل مخفی رکھ کر اعتراض کرتے ہیں۔ کیا ایسا شیوہ ایمان اور حیا اور راست بازی کے مطابق ہے اب قطع نظر ان کی خائنانہ طرز گفتگو کے جواب یہ ہے کہ یہ پیش گوئی بھی آتھم کی پیش گوئی کی طرح مشروط بشرط ہے یعنی یہ لکھا گیا تھا کہ اس شرط سے وہ میعاد کے اندر پوری ہوگی کہ ان دونوں میں سے کوئی شخص خوف اور خشیت ظاہر نہ کرے سو احمد بیگ کو یہ خوفناک علامت پیش نہ آئی اور وہ پیش گوئی کو خلاف واقعہ سمجھتا رہا مگر احمد بیگ کے داماد اور اس کے عزیزوں کو یہ خوفناک حالت پیش آ گئی کیونکہ احمد بیگ کی موت نے ان کے دلوں پر ایک لرزہ ڈال دیا جیسا کہ انسانی فطرت میں داخل ہے کہ سخت سے سخت انسان نمونہ دیکھنے کے بعد ضرور ہراساں ہو جاتا ہے سو ضرور تھا کہ اس کو بھی مہلت دی جاتی۔ سو یہ تمام اعتراضات جہالت اور نابینائی اور تعصب کی وجہ سے ہیں نہ دیانت اور حق طلبی کی وجہ سے۔ جس شخص کے ہاتھ سے اب تک دس لاکھ سے زیادہ نشان ظاہر ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں کیا اگر ایک یا دو پیش گوئیاں اس کی کسی جاہل اور بدفہم اور غبی کی سمجھ میں نہ آئیں تو اس سے یہ نتیجہ نکال سکتے ہیں کہ وہ تمام پیش گوئیاں صحیح نہیں۔ میں یہ بات حتمی وعدہ سے لکھتا ہوں کہ اگر کوئی مخالف خواہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عیسائی ہوخواہ بگفتن مسلمان، میری پیش گوئیوں کے مقابل پر اس شخص کی پیش گوئیوں کو جس کا آسمان سے اترنا خیال کرتے ہیں صفائی اور یقین اور بداہت کے مرتبہ پر زیادہ ثابت کر سکے تو میں اس کو نقد ایک ہزار روپیہ دینے کو تیار ہوں۔ مگر ثابت کرنے کا یہ طریق نہیں ہوگا کہ وہ قرآن شریف کو پیش کرے کہ قرآن کریم نے حضرت عیسی کو نبی مان لیا ہے اور یا اس کو نبی قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ اس طرح پر تو بھی زور سے دعوی کرتا ہوں کہ قرآن شریف میری سچائی کا بھی گواہ ہے، تمام قرآن شریف میں کہیں یسوع کا لفظ نہیں ہے مگر میری نسبت منکم کا لفظ موجود ہے اور دوسری علامات موجود ہیں۔ بلکہ اس جگہ میرا صرف یہ مطلب ہے کہ قرآن شریف سے قطع نظر کر کے محض میری پیش گوئیوں اور یسوع کی پیش گوئیوں پر عدالتوں کی عام تحقیق کے رنگ میں نظر ڈالی جائے اور دیکھا جائے کہ ان دونوں میں سے کون سی پیش گوئیاں یا اکثر حصہ ان کا بحکم عقل کمال صفائی سے پورا ہو گیا اور کون سا اس درجہ پر نہیں۔ یعنی یہ تحقیقات اور مقابلہ ایسے طور ست ہونا چاہیے کہ اگر کوئی شخص قرآن سے منکر ہو تو وہ بھی رائے ظاہر کر سکے کہ ثبوت کا پہلو کس طرف ہے

ماسوا اس کے مجھے افسوس آتا ہے کہ ہمارے مخالف مسلمان تو کہلاتے ہیں لیکن اسلام کے اصول سے بے خبر ہیں اسلام میں مسلّم امر ہے کہ جو پیش گوئی وعید کے متعلق ہو اس کی نسبت ضروری نہیں کہ خدا اس کو پورا کرے۔ یعنی جس پیش گوئی کا یہ مضمون ہو کہ کسی شخص یا گروہ پر کوئی بلا پڑے گی اس میں یہ بھی ممکن ہے کہ خدا تعالی اس بلا کو ٹال دے جیسا کہ یونس کی پیش گوئی کو جو چالیس دن تک محدود تھی ٹال دیا۔ لیکن جس پیش گوئی میں وعدہ ہو یعنی کسی انعام اکرام کی نسبت پیش گوئی ہو وہ کسی طرح ٹل نہیں سکتی۔ خدا تعالی نے یہ فرمایا ہے ان اللہ لا یخلف المیعاد مگر کسی جگہ یہ نہیں فرمایا ان اللہ لا یخلف الوعید پس اس میں راز یہی ہے کہ وعید کی پیش گوئی خوف اور دعا اور صدقہ خیرات سے ٹل سکتی ہے تمام پیغمبروں کا اس پر اتفاق ہے کہ صدقہ اور دعا اور خوف اور خشوع سے وہ بلا جو خدا کے علم میں ہے جو کسی شخص پر آئے گی وہ رد ہو سکتی ہے۔ اب سوچ لو کہ ہر ایک بلا جو خدا کے علم میں ہے اگر کسی نبی یا ولی کو اس کی اطلاع دی جائے تو اسکا نام اس وقت پیش گوئی ہوگا جب وہ نبی یا ولی دوسروں کو اس بلا سے اطلاع دے اور یہ ثابت شدہ بات ہے کہ بلا ٹل سکتی ہے۔ پس ضرورةً یہ نتیجہ نکلا کہ ایسی پیش گوئی کے ظہور میں تاخیر ہو سکتی ہے جو کسی بلا کی پیش خبری کرے۔ ص ۴۵ ۔ تذکرۃ الشہادتین)

اور مرزا صاحب حضرت یونسؑ والے واقعہ کا ذکر تتمہ حقیقۃ الوحی میں بھی کیا ہے چنانچہ فرمایا: اور یہ امر کہ الہام میں یہ بھی تھا کہ اس عورت کا نکاح آسمان پر میرے ساتھ پڑھا گیا ہے، یہ درست ہے۔ مگر جیسا کہ ہم بیان کر چکے ہیں اس نکاح کے ظہور کے لئے جو آسمان پر پڑھا گیا، خدا کی طرف سے ایک شرط بھی تھی جو اسی وقت شائع کی گئی تھی اور وہ یہ کہ ایتھا المرأۃ توبی توبی فانّ البلاء علی عقبک ۔ پس جب ان لوگوں نے شرط کو پورا کر دیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا تاخیر میں پڑ گیا۔ کیا آپ کو خبر نہیں کہ یمحو اللہ ما یشاء و یثبت نکاح آسمان پر پڑھا گیا یا عرش پر مگر آخر وہ سب کارروائی شرطی تھی۔ شیطانی وساوس سے الگ ہو کر اس کو سوچنا چاہیے کیا یونس کی پیش گوئی نکاح پڑھنے سے کچھ کم تھی جس میں بتلایا گیا تھا کہ آسمان پر یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ چالیس دن تک اس قوم پر عذاب نازل ہوگا مگر عذاب نازل نہ ہوا حالانکہ اس میں کسی شرط کی تصریح نہ تھی۔ پس وہ خدا جس نے اپنا ایسا ناطق فیصلہ منسوخ کر دیا کیا اس پر مشکل تھا کہ اس نکاح کو بھی منسوخ یا کسی اور وقت پر ڈال دے (تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۱۳۲۔۱۳۳۔ قادیانی خزائن۔ ج ۲۲ ص ۵۷۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خیر یہ تھا مرزا غلام احمد قادیانی کی عبارت کا جواب ہماری طرف سے۔مگر مرزائی امت تو اپنا یہ حق نہیں جانتی کہ مرزا کے کسی قول کو جانچیں۔ان کا تو اصول ہی یہ ہے

میں وہ نہیں ہوں کہ تجھ بت سے دل مرا پھر جا
پھروں میں تجھ سے تو مجھ سے مرا خدا پھر جا

اسلئے مرزا قادیانی کی اس گول مول عبارت سے مرزائی امت دو گروہ ہو گئی ایک فریق کہتا ہے نکاح فسخ ہو گیا ان کے سرگروہ مفتی محمد صادق ہیں جنہوں نے ایک رسالہ آئینہ صداقت لکھا ہے اس میں وہ فسخ کی صورت کو اختیار کئے ہیں (ص۲۴) دوسرے گروہ کے سرگروہ مولوی حکیم نورالدین صاحب اول خلیفہ قادیان ہیں جن کے علم و فضل پر مرزا قادیانی اور مرزائی صاحبان کو بہت ناز تھا اور جس کی تصدیق ہم بھی کرتے ہیں ۔ واقعی حکیم صاحب ان علم داروں میں تھے جو اپنے زور علم سے آدمی کو گدھا اور گدھے کو الو بنا دیا کرتے تھے ۔ہمارے اس دعوی کی جو تصدیق نہ کرے وہ حکیم صاحب کا جواب سن لے۔حکیم صاحب نے پہلے تو وہ آیات لکھی ہیں جن میں بنی اسرائیل کو مخاطب کر کے کہا گیا ہے کہ تم نے یہ کیا تم نے وہ کیا حالانکہ ان کے پرانے بزرگوں نے کیا تھا اس کے بعد حکیم صاحب لکھتے ہیں:

اب میں تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد مخاطب کے جانشین اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی۔

کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات (لڑکیوں کی لڑکیوں) کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں۔میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا۔پھر یہی وجہ بیان کی و الحمد للہ رب العالمین ۔ (ریویو آف ریلی جنز قادیان باب ۱۹۰۸ ص ۴۷۹)

(حکیم نورالدین صاحب کی مکمل عبارت یوں ہے:

ایک لڑکی کے متعلق کہ اس سے آپ کی شادی ہوگی،اور ایک عورت سے زلازل کے پہلے ایک لڑکا ہوگا،اور پانچویں اولاد کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بشارت پر جو اعتراض ہیں ان کا للہ و باللہ قرآنی جواب یہ ہے کہ کتب سماویہ کا طرز ہے کہ مخاطب سے گاہے خود مخاطب ہی مراد ہوتا ہے اور گاہے وہ اور اس کا جانشین (جانشین تو حکیم صاحب تھے، تو کیا حکیم صاحب بھی اس پیش گوئی میں شامل تھے۔ حکیم صاحب کی تو مرزا صاحب کے بعد محمدی بیگم یا کسی بھی دیگر خاتون سے شادی نہ ہوئی۔ بہاء) اور اس کی اولاد بلکہ اس کا مثیل مراد ہوتا ہے مثلاً اللہ تعالیٰ زمانہ نبوی میں فرماتا ہے اقیموا الصّلوة و آتو الزّكوة ۔اس حکم الٰہی میں خود مخاطب اور انکے مابعد کے لوگ شامل ہیں جو ان مخاطبین کی مثل ہیں (اس کے بعد قرآنی تمثیلات دے کر لکھتے ہیں) اب تمام اہل اسلام کو جو قرآن کریم پر ایمان لائے اور لاتے ہیں ان آیات کا یاد دلانا مفید سمجھ کر لکھتا ہوں کہ جب مخاطبت میں مخاطب کی اولاد، مخاطب کے جانشین، اور اس کے مماثل داخل ہو سکتے ہیں تو احمد بیگ کی لڑکی، یا اس لڑکی کی لڑکی کیا داخل نہیں ہو سکتی؟ اور کیا آپ کے علم فرائض میں بنات البنات کو حکم بنات نہیں مل سکتا؟ اور کیا مرزا کی اولاد مرزا کی عصبہ نہیں؟ میں نے بارہا عزیز میاں محمود کو کہا کہ اگر حضرت کی وفات ہو جائے اور یہ لڑکی نکاح میں نہ آئے تو میری عقیدت میں تزلزل نہیں آ سکتا۔ پھر یہی وجہ بیان کی والحمدللہ رب العالمین (ریویو آف ریلی جنز جلد ۷ نمبر ۷ ص ۲۷۶۔۲۷۹)

حکیم صاحب کی اس حکیمانہ عبارت کا مطلب ہم یوں سمجھاتے ہیں

یعنی مرزا قادیانی کا لڑکا در لڑکا در لڑکا اور منکوحہ آسمانی کی لڑکی در لڑکی در لڑکی کا جب کبھی کسی درجہ میں نکاح ہو گیا، یہ پیش گوئی صادق ہو جائے گی۔

حکیم صاحب کی تقریر کا خلاصہ یہ ہے کہ نکاح ثابت ہے صرف طرفین نکاح بدل گئے ہیں یعنی مرزا اور منکوحہ آسمانی کی ذات خاص مراد نہیں بلکہ ان دونوں کی اولاد میں سے کوئی جوڑی بھی ہو پیش گوئی پوری ہو جائے گی۔

اس حکیمانہ کلام کے جواب میں کچھ لکھنے کی حاجت نہیں ماشاء اللہ ایسے حکیم ایسے عالم ایسے فلسفی کا کلام قابل تردید ہو سکتا ہے؟ لیکن نہایت ادب سے عرض ہے کہ مرزا قادیانی بذات خود اس نکاح کو مسیح موعود کی علامت بتا رہے ہیں انکی عبارت ملاحظہ ہو

اس پیش گوئی کی تصدیق کے لئے جناب رسول اللہ ﷺ نے بھی پہلے ہی ایک پیش گوئی فرمائی ہے کہ یتزوج و یولد له یعنی وہ مسیح موعود بیوی کرے گا اور نیز وہ صاحب اولاد ہوگا اب ظاہر ہے کہ تزوج اور اولاد کا ذکر عام طور پر مقصود نہیں کیونکہ عام طور پر ہر ایک شادی کرتا ہے اور اولاد بھی ہوتی ہے اس میں کچھ خوبی نہیں بلکہ تزوج سے مراد وہ خاص تزوج ہے جو بطور نشان کے ہوگا اور اولاد

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے مراد وہ خاص اولاد ہے جس کی نسبت اس عاجز کی پیش گوئی موجود ہے گویا اس جگہ رسول اللہ ﷺ ان سیاہ دل منکروں کو ان کے شبہات کا جواب دے رہے ہیں اور فرما رہے ہیں کہ یہ باتیں ضرور پوری ہوں گی (ضمیمہ انجام آتھم ص ۵۳ حاشیہ۔قادیانی خزائن ج ۱۱ حاشیہ ص ۳۳۷)

پس چونکہ یہ نکاح مرزا غلام احمد قادیانی کا نہیں ہوا لہذا اس اقرار کے موافق خود بدولت تو کسی طرح مسیح موعود نہیں ہیں بقول حکیم صاحب آئندہ کسی کا ہوا تو دیکھا جائے گا سر دست مرزا قادیانی ناکام تشریف لے گئے۔آہ! سچ ہے

ہمہ شوق آمد بودی ہمہ حرماں رفتی

اخیر میں ہم مرزا غلام احمد قادیانی کا ایک اور حوالہ نقل کرتے ہیں جو سارے نزاع کے لئے فیصلہ کن ہے آپ اس پیش گوئی کی بابت مکرر تفصیل سے لکھتے ہیں

میری اس پیش گوئی میں نہ ایک بلکہ چھ دعوی ہیں۔

اول نکاح کے وقت تک میرا زندہ رہنا۔

دوم۔نکاح کے وقت تک اس لڑکی کے باپ کا یقیناً زندہ رہنا۔

سوم۔پھر نکاح کے بعد اس لڑکی کے باپ کا جلدی سے مرنا جو تین برس تک نہیں پہنچے گا،

چہارم۔اس کے خاوند کا اڑھائی برس کے عرصہ میں مرجانا۔

پنجم۔اس وقت تک کہ میں اس سے نکاح کروں اس لڑکی کا زندہ رہنا ۔

ششم۔پھر آخر یہ کہ بیوہ ہونے کی تمام رسموں کو توڑ کر باوجود سخت مخالفت اس کے اقارب کے میرے نکاح میں آجانا۔

اب آپ ایمانا کہیں کہ کیا یہ باتیں انسان کے اختیار میں ہیں۔اور ذرہ اپنے دل کو تھام کر سوچ لیں کہ کیا ایسی پیش گوئی سچی ہو جانے کی حالت میں انسان کا فعل ہو سکتی ہے۔

(آئینہ کمالات اسلام۔ص ۳۲۵۔خزائن ج ۵ ص ایضا)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آہ! یہ تفصیل اور آخر کار نا کامی قبر میں بھی حسرت دکھاتی ہوگی افسوس مرزا غلام احمد قادیانی کی اس نا کامی پر آج ان کے مخالفوں کو بھی رحم آتا ہے اور وہ زبان حال بلکہ قال سے کہہ رہے ہیں

کوئی بھی کام مسیحا تیرا پورا نہ ہوا
نامرادی میں ہوا ہے تیرا آنا جانا

نکاح کا الہام تھا اور نکاح نہیں ہوا

(مولوی محمد علی ایم اے لاہور کا قول)

شهد شاهد من اهلها

اور کوئی کہتا تو خدا جانے وہ منکر اور مکذب اور کیا نہیں بنتا، مگر اپنے گھر کا بھیدی جو چاہے کہے۔مولوی محمد علی صاحب لاہوری مرزائی جماعت کی ایک شاخ کے امیر ہیں آپ اس پیش گوئی کی نسبت کو رائے رکھتے ہیں قابل دید وشنید ہے۔فرماتے ہیں:

یہ سچ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے کہا تھا کہ نکاح ہوگا اور یہ بھی سچ ہے کہ نہیں ہوا۔

باوجود اس اقرار کے آپ اس کے متعلق مخالفین کو یوں سمجھاتے ہیں:

میں کہتا ہوں کہ ایک ہی بات کو لے کر باقی سب باتوں کو چھوڑ دینا ٹھیک نہیں۔کسی امر کا فیصلہ مجموعی طور پر کرنا چاہیے۔جب تک سب کو نہ لیا جائے ہم نتیجہ پر نہیں پہنچ سکتے صرف ایک پیش گوئی لیکر بیٹھ جانا اور باقی پیش گوئیوں کو چھوڑ دینا جن کی صداقت پر ہزاروں گواہیاں موجود ہیں یہ طریق انصاف اور راہ ثواب نہیں صحیح نتیجہ پر پہنچنے کے لئے یہ دیکھنا چاہیے کہ تمام پیش گوئیاں پوری ہوئیں یا نہیں۔

(اخبار پیغام صلح لاہور ۲۱ جنوری ۱۹۱۲ء ص ۵ کالم ۳)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کوئی شخص جسکو ذرہ بھی علم شریعت یا علم منطق میں واقفی ہوگی جو اتنا بھی جانتا ہوگا کہ موجبہ کلیہ کی نقیض سالبی جزئیہ ہوتا ہے وہ بھی جان لے گا کہ مولوی محمد علی صاحب اگر دل سے ایسا کہتے ہیں تو وہ عالم نہیں اگر عالم ہیں تو یہ لکھنا ان کا دل سے نہیں بلکہ محض زبان ہیے ان ھی الا کلمة ھو قا ئلھا سنئے صاحب ہم علی الاعلان کہتے ہیں کہ جملہ متحدیانہ پیش گوئیاں مرزا غلام احمد قادیانی کی غلط ہوئیں جن کا ثبوت ہمارے رسالہ الہامات مرزا میں ملتا ہے لیکن اس پیش گوئی کو ہم اس لئے لیتے ہیں کہ خود صاحب الہام مرزا غلام احمد قادیانی اس پیشگوئی کو مسلمانوں کے لئے مخصوص کرتے ہیں اور لکھتے ہیں

اس پیش گوئی کو میں اپنے صدق یا کذب کا معیار بناتا ہوں (انجام آتھم ص ۲۲۳)

بس بحکم یؤخذ المرء باقرارہ آدمی اپنے اقرار سے پکڑا جاتا ہے

ہمارا حق ہے کہ ہم اس پیش گوئی کو خوب جانچیں اور آپ کا فرض ہے کہ اس کا جواب دیں اور درصورت جواب نہ بن سکنے کے قادیانی کو دعوی الہام وغیرہ میں کاذب کہنے میں ہمارے ہم نوا ہوں جسکی ہمیں امید ہے کیونکہ اتنا بھی جو آپ نے مانا ہے ہمارے (مخالفین ہی کے) اعتراضوں کا اثر ہے تو پھر آئندہ مزید اثر کی امید کیوں نہ ہو۔ آہ

کہتا ہے کون نالہ بلبل ہے بے اثر
پردے میں گل کے لاکھ جگر پاش ہو گئے

....

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراق مرزا

مصنفہ: بابو حبیب اللہ کلرک امرتسری

دیباچہ:

رقم فرمودہ: شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امرتسریؒ

قرآن میں صاف الفاظ میں ذکر ہے کہ کافر لوگ آنحضرتﷺ کے حق میں مسحور و مجنون وغیرہ کے الفاظ بولتے تھے۔ جن کو اللہ نے بڑی سختی سے رد فرمایا۔ چنانچہ ارشاد ہے

ن۔ والقلم وما يسطرون۔ ما انت بنعمة ربك بمجنون۔ وان لك لاجراً غير ممنون۔ وانك لعلى خلق عظيم (القلم: ١۔٤)

قسم ہے قلم کی اور جو کچھ قلم کے ساتھ لکھتے ہیں۔ تو اے نبی (ﷺ) اللہ کے فضل سے مجنون نہیں۔ تیرے لئے غیر منقطع اجر ہے اور تو خلق عظیم پر ہے۔

اس آیت نے مجنون اور نبی میں فرق بتا دیا ہے۔ وہ یہ کہ مجنون کی حرکات منظّم اور باقاعدہ نہیں ہوتیں۔ ایک وقت اگر کسی پر خفا ہوتا ہے، تو فوراً خوشی کا اظہار کرنے لگ جاتا ہے۔ ایک وقت گالیاں دیتا ہے تو معاً قرآن پڑھنے لگ جاتا ہے۔ اس لئے اس کی حرکات اور افعال کسی نتیجہ کا موجب نہیں ہوتے۔ نبیﷺ کے حق میں فرمایا گیا۔ 'تیرے لئے بہت بڑا اجر ہے' یہ اسی طرف اشارہ ہے کہ تیری حرکات اور افعال منظّم ہیں۔ اس لئے تو بہت بڑے بدلے کا مستحق ہے۔ ثابت ہوا کہ جنون اور نبوت میں بڑا اتبائن اور تخالف ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مراق

ابتدا میں معمولی تغیر کا نام ہے لیکن ترقی کر کے اس کا نام مالیخولیا مراقی ہو جاتا ہے۔ (طب اکبر)۔

اس امر پر قادیانی جماعت کو بھی اتفاق ہے کہ 'مرض مراق میں مریض کو بدہضمی اور تخیل (بدحواسی) ہو جاتی ہے'۔

چنانچہ رسالہ ریویو میں ایک معتبر احمدی ڈاکٹر شاہ نواز خان اسسٹنٹ سرجن کی رائے یوں چھپی تھی۔

'یونانی میں مراق اس پردے کا نام ہے جو احشاء الصدر کو احشاء البطین سے جدا کرتا ہے۔ اور معدے کے نیچے واقع ہوتا ہے اور فعل تنفس میں کام آتا ہے۔ پرانے سوئے ہضم کی وجہ سے اس پردے میں تشنج سا ہو جاتا ہے۔ بدہضمی اور اسہال بھی اس مرض میں پائے جاتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات پر قابو نہیں رہتا۔'

(ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت اگست ۱۹۲۶ء ص ۶ جلد ۲۵ نمبر ۸)

مراق کی یہ تشریح از روئے طب قدیم ہے۔ ڈاکٹر صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ

مراق کا دوسرا نام عربی میں جمود ہے اور انگریزی میں اس علامت کو کیٹا لاپسی catalapsy کہتے ہیں۔ یہ بعض علامات کو مجموعی طور پر پکارنے کے لئے بولا جاتا ہے۔ اور اس میں بڑی علامات متعین پائی جاتی ہیں۔ یعنی بازو اچانک سن ہو جاتا ہے اور جہاں رکھا ہو وہیں پڑا رہتا ہے۔ یعنی اس میں اپنے ارادہ سے حرکت دینے کی طاقت نہیں رہتی۔ بازو بعض دفعہ تشنج ہو کر سخت ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ نرم رہتا ہے۔ دل کی حرکت کمزور ہو جاتی ہے۔ نبض سست ہو جاتی ہے۔ سانس مدھم پڑھ جاتا ہے اور سخت ضعف ہو جاتا ہے۔ بالعموم اس کا حملہ اچانک ہو جاتا ہے۔ مگر بعض دفعہ سر درد اور متلی وغیرہ پہلے ہو جاتی ہے۔' (ریویو آف یلی جنز مذکور۔ ص ۸)

مرض مراق کی تشریح کے بعد یہی ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں

'یہ امر واقعہ ہے کہ حضرت (مرزا) صاحب کو بدہضمی اسہال اور دردسر کی عموماً شکایت رہتی تھی۔' (

حوالہ مذکور ص ۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بس مطلع صاف ہے۔مرزا غلام احمد کا دعوی تھا کہ میں: 'بروز اور عکس محمد ہوں '(تریاق القلوب۔ص ۱۰۱)۔

اس کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیے تھا کہ مرزا صاحب ان جملہ عوارض سے پاک ہوتے جن سے پیغمبر خدا ﷺ پاک صاف تھے۔کیونکہ جو عوارض اور امراض صورت محمد یہ علے صاحبہا الصلوۃ والتحیہ میں خدا کی طرف سے نبوت کے مطلقاً متضاد قرار دئے گئے ہیں وہ صورت مرزائیہ میں نبوت سے متحد کیسے ہو سکتے ہیں؟

پس شکل اول کا کبرے تو مدلل اور فریقین میں مسلّم ہے۔اب صغرے کا ثبوت باقی ہے۔یعنی ' مرزا صاحب مراقی تھے'۔اس کا ثبوت اخبار اہل حدیث امرتسر میں بار بار دیا گیا ہے۔رسالہ ہذا میں عزیزی مولوی حبیب اللہ سلمہ اللہ امرتسری نے جو حوالجات جمع کئے ہیں۔ناظرین سے امید ہے کہ ان کو غور سے پڑھیں گے اور نبوت مرزائیہ کی حقیقت سے آگاہ ہوں گے۔ابوالوفاء ثناءاللہ کفاہ اللہ۔امرتسر شوال ۱۳۴۷ھ

....

جناب منشی حبیب اللہ صاحب لکھتے ہیں

مرزا غلام احمد قادیانی کا مراقی اعتراف: مرزا غلام احمد صاحب فرماتے ہیں:

'دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح آسمان پر سے جب اترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہن رکھی ہونگی۔تو اسی طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں۔ایک اوپر کے دھڑ کی اور ایک نیچے کے دھڑ کی۔یعنی مراق اور کثرت بول۔ '(دیکھو اخبار بدر قادیان ۷ جون ۱۹۰۶ء ص ۵۔ملفوظات۔ ج ۸۔ص ۴۴۵)

خانگی شہادت: جناب مرزا بشیر احمد صاحب (پسر دوم مرزا قادیانی) لکھتے ہیں ۔

'بیان کیا مجھ سے حضرت والدہ صاحبہ نے کہ حضرت مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو پہلی دفعہ دوران سر اور ہسٹیریا کا دورہ بشیر اول کی وفات کے چند دن بعد ہوا تھا۔رات کو سوئے ہوئے آپ کو اتھو آیا، اور پھر اس کے بعد طبیعت خراب ہوگئی۔مگر یہ دورہ خفیف تھا۔پھر اس کے کچھ عرصہ بعد آپ ایک دفعہ نماز کیلئے باہر گئے اور جاتے ہوئے فرما گئے کہ آج طبیعت کچھ خراب ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ تھوڑی دیر بعد شیخ حامد علی نے دروازہ کھٹکھٹایا کہ جلدی پانی کی ایک گاگر گرم کردو۔

والدہ صاحبہ نے فرمایا کہ میں سمجھ گئی کہ حضرت صاحب کی طبیعت خراب ہوگئی ہے ہوگی۔ چنانچہ میں نے کسی ملازم عورت کو کہا کہ اس سے پوچھو کہ میاں صاحب کی طبیعت کا کیا حال ہے؟ شیخ حامد علی نے کہا کچھ خراب ہوگئی ہے۔ میں پردہ کرا کے مسجد چلی گئی۔تو آپ لیٹے ہوئے تھے۔ جب میں پاس گئی تو فرمایا کہ 'میری طبیعت خراب ہوگئی تھی مگر اب افاقہ ہے'۔ میں نماز پڑھا رہا تھا کہ میں نے دیکھا کہ کوئی کالی چیز میرے سامنے سے اٹھی اور آسمان تک چلی گئی ہے۔ پھر میں چیخ مار کر زمین پر گر گیا اور غشی کی سی حالت ہوگئی'۔

والدہ صاحبہ فرماتی ہیں اس کے بعد آپ کو باقاعدہ دورے پڑنے شروع ہوگئے۔ خاکسار نے پوچھا دورہ میں کیا ہوتا تھا؟ والدہ صاحبہ نے کہا ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جاتے تھے اور بدن کے پٹھے کھچ جاتے تھے۔ خصوصاً گردن کے پٹھے اور سر میں چکر ہوتا تھا۔ اور اس وقت آپ اپنے بدن کو سہار نہیں سکتے تھے۔ شروع شروع میں یہ دورے بہت سخت ہوتے تھے۔ پھر اس کے بعد کچھ تو دوروں کی ایسی سختی نہیں رہی اور کچھ طبیعت عادی ہوگئی۔ خاکسار نے پوچھا اس سے پہلے تو سر کی کوئی تکلیف نہیں تھی؟ والدہ صاحبہ نے فرمایا پہلے معمولی سر کے دورے ہوا کرتے تھے۔

خاکسار نے پوچھا کیا پہلے حضرت صاحب خود نماز پڑھاتے تھے؟ والدہ صاحبہ نے کہا کہ ہاں مگر دوروں کے بعد چھوڑ دی'۔ (سیرۃ المھدی حصہ اول روایت نمبر ۱۹)

رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ماہ اپریل ۱۹۲۵ء کے صفحہ ۴۵ پر ہے

'حضرت اقدس (مرزا صاحب) نے فرمایا مجھے مراق کی بیماری ہے'۔

کتاب منظور الٰہی میں مرزا صاحب قادیانی کا یہ قول نقل کیا گیا ہے ۔

'میرا تو یہ حال ہے کہ باوجود اس کے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ مبتلا رہتا ہوں تاہم آجکل کی مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کر کے بڑی بڑی دیر تک بیٹھا اس کام کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرتا رہتا ہوں۔ حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی ہے اور دوران سر کا دورہ زیادہ ہو جاتا ہے۔ تاہم میں اس بات کی پرواہ نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں'۔

(ملفوظات جلد۲ ص ۳۷۶۔)

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۶ پر ہے۔

حضرت مرزا صاحب نے اپنی بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ مجھ کو مراق ہے۔

رسالہ ریویو آف ریلیجنز بابت ماہ اگست کے صفحہ ۱۰ پر ہے

'مراق کا مرض حضرت (مرزا) صاحب میں موروثی نہ تھا بلکہ خارجی اثرات کے ماتحت پیدا ہوا۔ اور اس کا باعث سخت دماغی محنت، تفکرات، غم اور سوء ہضم تھا۔ جس کا نتیجہ دماغی ضعف تھا اور جس کا اظہار مراق اور دیگر ضعف کی علامات مثلاً دوران سر کے ذریعہ ہوتا تھا'۔

رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ مئی ۱۹۲۷ء کے صفحہ ۲۶ پر ہے

حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دوران سر، دردسر، کمی خواب، تشنج دل اور بدہضمی اسہال، کثرت پیشاب اور مراق وغیرہ کا ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔

مرزا صاحب کو مراق کیوں ہوا؟

'مرض مراق حضرت صاحب کو ورثہ میں نہیں ملا۔ پس حضرت صاحب کی زندگی کے حالات کے مطالعہ سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان میں مراقی علامات کے دو بڑے سبب تھے۔ اول کثرت دماغی محنت تفکرات قوم کا غم اور اس کی اصلاح کی فکر۔ دوسرے غذا کی بے قاعدگی کی وجہ سے سوء ہضم اور اسہال کی شکایت'۔

(رسالہ ریویو قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء صفحہ ۹)

مرزا صاحب کی بیوی کو مراق : یک نہ شد دو شد ۔

خوب گذرے گی جو مل بیٹھیں گے دیوانے دو

مرزا غلام احمد صاحب قادیانی خود لکھتے ہیں کہ:

'میری بیوی کو مراق کی بیماری ہے۔ کبھی کبھی وہ میرے ساتھ ہوتی ہے، کیونکہ طبی اصول کے مطابق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے لئے چہل قدمی مفید ہے۔"

(اخبار الحکم مورخہ ۱۰۔اگست ۱۹۰۱ء ص ۱۴۔ کتاب منظور الہی ص ۲۴۴)

مرزا غلام احمد کے بیٹے خلیفہ قادیان کو مراق

یک نہ شد دو شد بلکہ سہ شد ۔ ایں خانہ ہمہ آفتاب ست

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی (میاں محمود احمد قادیانی) نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔"

(ریویو آف ریلی جنز قادیان اگست ۱۹۲۶ء ص ۱۱)

نبی اور مراقی میں فرق عظیم: نبی میں اجتماع توجہ بالا رادہ ہوتا ہے۔ جذبات پر قابو ہوتا ہے۔

(ریویو آف ریلی جنز قادیان مئی ۱۹۲۷ء۔ ص ۳۰۔۳۱)

مریض مراق: اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس مرض (مراق) میں تخیل بڑھ جاتا ہے اور مرگی اور ہسٹیریا والوں کی طرح مریض کو اپنے جذبات اور خیالات پر قابو نہیں رہتا ۔ (ریویو آف ریلی جنز۔ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶)

مراق ایک برا مرض ہے: (ایک احمدی کا خیال)۔

'پیسہ اخبار کے کسی پچھلے پرچے میں قاضی عبدالعزیز نے اس امر کا اعلان کیا ہے کہ میں خلیفہ وقت ہوں۔ جب میں نے اس شخص کا یہ مضمون دیکھا تو ہنس کر ٹال دیا تھا کہ ایسے مراقی اور کمزور طبع آدمی کی بے ربط اور بے سروپا باتوں کا کیا نوٹس لیا جائے' (منشی احمد حسین صاحب احمدی فرید آبادی کے الفاظ مندرجہ اخبار بدر مورخہ ۶۔ دسمبر ۱۹۰۶ء ۔ص ۴)

لاہوری شہادت: بدقسمتی سے ہمارے قادیانی بھائی اس حد تک مرض بحث مباحثہ میں مبتلا ہو چکے ہیں کہ میں کہونگا کہ [monomonia] مونومونیا تک حد پہنچ چکی ہے۔ یہ وہ عارضہ ہے جسے غالباً مراق کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اور اس کا خاصہ ہے کہ جب ایک بات نے دل و دماغ پر قبضہ جما لیا تو باقی تمام دنیا و جہان کی چیزیں اسی رنگ میں رنگین نظر آتی ہیں۔" (پیغام صلح لاہور مورخہ ۱۴۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء ص ۴)

پشاوری شہادت: قاضی یوسف قادیانی لاہوری احمدیوں کو مخاطب کر کے لکھتے ہیں:

بگوش ہوش بشنو اے مراقی

بہ میخانہ نخواہی جام ساقی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(اخبار الفضل قادیان ۔۲۰۔ اپریل ۱۹۲۸ء ص ۷)

مراقی شخص نبی یا ملہم نہیں ہوسکتا : ڈاکٹر شاہ نواز خان احمدی اسسٹنٹ سرجن لکھتے ہیں

'ایک مدعی الہام کے متعلق اگر ثابت ہو جائے کہ اس کو ہسٹیریا، مالیخولیا، مرگی کا مرض تھا تو اس کے دعوے کی تردید کیلئے پھر کسی اور ضرب کی ضرورت نہیں رہتی۔ کیونکہ یہ ایدی چوٹ ہے جو کہ اس کی صداقت کی عمارت کو بیخ و بن سے اکھیڑ دیتی ہے ۔

(' رسالہ ریویو آف ریلی جنز قادیان بابت ماہ اگست ۱۹۲۶ء ص ۶۔۷)

مرزا غلام احمد قادیانی کو اپنے خیالات پر قابو نہیں تھا :

مثال نمبرا ۔ مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں

' ایلی ایلی لما سبقتنی ایلی اوس '۔ اے میرے خدا۔ اے میرے خدا۔ تو نے مجھ کو کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایلی اوس بباعث سرعت ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے. والله اعلم بالصواب ' (براہین احمدیہ ص ۵۱۳ حاشیہ)۔

'پھر بعد اس کے خدا نے فرمایا ' ھو شعنا نعسا ' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی اس عاجز پر نہیں کھلے' (براہین احمدیہ ص ۵۵۶ حاشیہ) ۔

' بعض الہامات مجھے ان زبانوں میں بھی ہوتے ہیں جن سے مجھے واقفیت نہیں جیسے انگریزی یا سنسکرت یا عبرانی وغیرہ۔ جیسا کہ براہین احمدیہ میں کچھ نمونہ ان کا لکھا گیا ہے۔' (نزول مسیح ۔ص ۵۷)

اس کے متضاد :

یہ بالکل غیر معقول اور بیہودہ امر ہے کہ انسان کی اصل زبان تو کوئی اور ہو، اور الہام کسی اور زبان میں ہو جس کو وہ سمجھ بھی نہیں سکتا۔ کیونکہ اس میں تکلیف مالا یطاق ہے اور ایسے الہام سے فائدہ کیا ہوا جو انسانی سمجھ سے بالاتر ہے' (چشمہ معرفت مصنفہ مرزا صاحب ص ۲۰۹)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تضاد کا نتیجہ:

’ظاہر ہے کہ ایک دل سے دو متناقض باتیں نکل نہیں سکتیں کیونکہ ایسے طریق سے انسان پاگل لگتا ہے یا منافق ‘

(ست بچن مصنفہ مرزا غلام احمد صاحب ص ۳۱)

’ہر ایک کو سوچنا چاہیے کہ اس شخص کی حالت ایک مخبوط الحواس انسان کی حالت ہے کہ ایک کھلا کھلا تناقض اپنے کلام میں رکھتا ہے‘ (حقیقت الوحی ص ۱۸۴)

مثال نمبر ۲:

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر

آیت فلمّا توفّیتنی سے پہلے یہ آیت ہے واذ قال الله یا عیسی اانت قلت للناس ... الخ اورظاہر ہے کہ صیغہ ماضی کا ہےاوراس کے اول میں اذ موجود ہے جو خاص واسطے ماضی کے آتا ہے۔جس سے یہ ثابت ہوتا ہے یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا نہ کہ استقبال کا‘ (ازالہ اوہام ص ۷۴۷۔۷۴۸)

یہ سوال حضرت مسیح سے عالم برزخ میں ان کی وفات کے بعد کیا گیا تھا نہ کہ قیامت میں کیا جائے گا(ازالہ اوہام ص ۷۴۷۔۷۴۸)یعنی واقعہ ماضی ہے۔

اس کے متضاد:

اس تمام آیت (اذ قال الله) کے اول وآخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسی علیہ السلام کو کہے گا کہ تو نے ہی لوگوں کو کہا تھا کہ..الخ [(نصرۃ الحق ص ۴۰۔خزائن ج ۲۱ ص ۵۱) ۔یعنی واقعہ مستقبل کا ہے۔

دوسرا تضاد

’جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی وہ خوب جانتا ہے کہ ماضی مضارع کے معنوں پر بھی آجاتی ہے ۔بلکہ ایسے مقامات میں جب کہ آنے والہ واقعہ متکلم کی نگاہ میں یقین الوقوع ہو مضارع کو ماضی کے صیغہ پر

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لاتے ہیں۔جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ۔

و نفخ فی الصور فاذا هم من الاجداث الی ربهم ینسلون ۔

اور جیسا کہ فرماتا ہے

’ واذ قال الله یا عیسی ابن مریم ءانت قلت للناس اتخذونی و امی الهین من دون الله ۔ قال الله هذا یوم ینفع الصادقین صدقهم ‘(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ۵ص۶ خزائن ج۲۱ص ۱۵۹)

مثال نمبر۳

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر

’ آخر انجام یہ ہوا کہ حضرت عیسی علیہ السلام کو صلیب پر چڑھائے جانے کے بعد خدا نے مرنے سے بچالیا۔اوران کی وہ دعا منظور کرلی جوانہوں نے درد دل سے باغ میں کی تھی۔جیسا کہ لکھا ہے کہ جب مسیح کو یقین ہوگیا کہ یہ خبیث یہودی میری جان کے دشمن ہیں اور مجھے نہیں چھوڑتے تب وہ ایک باغ میں رات کے وقت جا کر زار زار رویا اور دعا کی کہ یاالٰہی اگر یہ پیالہ مجھ سے ٹال دے تو تجھ سے بعید نہیں تو جو چاہتا ہے کرتا ہے۔اس جگہ عربی انجیل میں عبارت لکھی ہے

’ نبکی بدموع جاریة و عبرات متحدرة فسمع لتقواه۔‘(یعنی یسوع مسیح اس قدر رویا کہ دعا کرتے کرتے اس کے منہ پر آنسو رواں ہوگئے اور وہ آنسو پانی کی طرح اس کے رخساروں پر بہنے لگے۔اور وہ سخت رویا اور سخت دردناک ہوا۔تب اس کے تقوے کی وجہ سے اس کی دعا سنی گئی)(تذکرۃ الشہادتین ص۲۶،۲۷)

اس کے خلاف:

’حضرت مسیح علیہ السلام نے ابتلا کی رات میں جس قدر تضرعات کئے وہ انجیل سے ظاہر ہیں۔تمام رات حضرت مسیح جاگتے رہے اور جیسے کسی کی جان ٹوٹتی ہے غم واندوہ سے ایسی حالت ان پر طاری تھی۔وہ ساری رات رورو کر دعا کرتے رہے کہ وہ بلا کا پیالہ جوان کے لئے مقدر تھا ٹل جائے۔

باوجود اس گریہ وزاری کے دعا پھر بھی منظور نہ ہوئی کیونکہ ابتلاء کے وقت دعا منظور نہیں ہوا کرتی ‘

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

(تبلیغ رسالت ج اص ۱۳۲۔۱۳۳۔مجموعہ اشتہارات ج اص ۱۷۵ حاشیہ)

مثال نمبر۴

مرزا صاحب قادیانی کی تحریر

'اللہ جل شانہ نے آنحضرتﷺ کو صاحب خاتم بنایا۔یعنی آپ کو افاضہ کمال کیلئے مہر دی جو کسی اور نبی کو ہرگز نہیں دی گئی۔اس وجہ سے آپ کا نام خاتم النبیین ہے۔یعنی آپ کی پیروی کمالات نبوت بخشتی ہے اور آپ کی روحانی توجہ نبی تراش ہے اور یہ قوت قدسیہ کسی اور نبی کو نہیں ملی۔یعنی معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ 'علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل' یعنی میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کی طرح ہونگے۔اور بنی اسرائیل میں اگرچہ بہت نبی آئے مگر ان کی نبوت حضرت موسی کی پیروی کا نتیجہ نہ تھا بلکہ وہ نبوتیں براہ راست خدا کی ایک موہبت تھیں۔حضرت موسی کی پیروی کا اس میں ایک ذرہ دخل نہ تھا۔اس وجہ سے میری طرح ان کا یہ نام نہ ہوا کہ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی۔بلکہ وہ انبیاء مستقل نبی کہلائے۔اور براہ راست ان کو منصب نبوت ملا' (حقیقت الوحی۔ص ۹۷ حاشیہ)

اس کی نقیض

مرزا صاحب قادیانی کا قول ہے:

'حضرت موسی علیہ السلام کی اتباع سے ان کی امت میں ہزاروں نبی ہوئے' (الحکم مورخہ ۲۴۔نومبر ۱۹۰۲ءص ۵ کالم ۶)

نتیجہ:

قول اول میں حضرت موسی کے اتباع سے نبی بننے سے انکار ہے۔قول دوم میں اقرار۔ ضدان مفترقان ای تفرق

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شرعی نصاب شہادت دو ہے۔صرف ایک معاملہ میں چار گواہوں کی ضرورت ہے کیونکہ اس کی سزا بہت سخت ہے اور بدنامی بھی بہت زیادہ۔یعنی جرم زنا۔ہم نے شرعی نصاب کی اعلی حد کر کے مرزا صاحب کی مراقیت پر چار گواہ پیش کئے ہیں۔لہذا ہمارا دعوی ثابت ہونے میں کس کو مجال سخن نہیں۔

قرآن شریف میں مجنونوں اور مراقیوں کا جیسے محل نبوت ہونے سے انکار کیا ہے۔مختلف القول اشخاص کے حق میں بھی یہی فیصلہ ہے کہ مورد الہام اور محل نزول وحی اور مخاطب الہی نہیں ہو سکتے۔چنانچہ ارشاد ہے

'لو كان من عند غير الله لوجدوا فيه اختلافا كثيرا۔(پارہ ۵ رکوع ۸)

نتیجہ۔ان سارے حوالہ جات کا یہ ہے کہ مرزا صاحب قادیانی نہ نبی تھے، نہ رسول، نہ مجدد، نہ مسیح، نہ ملہم، نہ محدث۔ہاں کچھ تھے تو مراقی۔جس کا انہیں خود اعتراف ہے

مرزا صاحب قادیانی کی وحی پر مراق کا اثر

'منقول از اخبار اہلحدیث امرتسر مورخہ ۲۲۔فروری ۱۹۲۹]

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب ہے۔یہ سرزمین زرخیز ہونے کے علاوہ ایسی ہے کہ اس کے مختلف ضلعوں میں اس زمانہ میں بعض لوگ نبوت و رسالت کے مدعی گذرے ہیں ان مدعیان میں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نمبر سب سے بڑھا ہوا تھا۔آپ نے مسیح موعود مہدی موعود نبی رسول مجدد کرشن اوتار وغیرہ ہونے کے دعوے کئے۔آپ نے ۱۸۸۰ء سے ۱۹۰۸ء تک کے عرصہ میں تیس سے زیادہ دعاوی کئے۔آپ کا یہ بھی دعوی تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید محمد منظور الہی صاحب احمدی نے آپ کی وحی کو اکٹھا کیا اور 'البشرے' نامی کتاب میں اس کو شائع کیا۔اس میں کچھ وحی ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۔ 'ایلی ایلی لما سبقتنی ۔ ایلی اوس' (اے میرے خدا۔اے میرے خدا۔تونے مجھے کیوں چھوڑ دیا) آخری فقرہ اس الہام کا یعنی 'ایلی اوس' بباعث ورود مشتبہ رہا ہے اور نہ اس کے کچھ معنی کھلے۔ واللہ اعلم بالصواب۔ (براہین احمدیہ ص۵۱۳۔ البشرے۔ج اص ۳۶)

۲۔' ربنا عاج ' (ہمارا رب عاجی ہے)۔اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔ (براہین احمدیہ۔ص ۵۵۵۔۵۵۶۔ البشرے ج اص۴۳)

۳۔' کرمہائے تو مارا کرد گستاخ ' (تیری بخششوں نے ہمیں گستاخ کر دیا) ۔(دیکھو حاشیہ ص۱۴ پر)(براہین احمدیہ ص ۵۵۵ اور ۵۵۶۔ البشرے ج اص۴۳) مرزا صاحب قادیانی کے بیٹے جناب میاں محمود احمد صاحب فرماتے ہیں۔

'نادان ہے وہ شخص جس نے کہا : کرم ہائے تو مارا کرد گستاخ'
کیونکہ خدا کے فضل انسان کو گستاخ نہیں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے'

(الفضل ۲۳ جنوری ۱۹۱۷ئ ص ۱۳)۔

احمدیو! باپ نادان یا بیٹا؟ سچ کہتے ہوئے جھجکنا نہیں۔

۴۔ پھر بعد اس کے (خدا نے) فرمایا 'ھو شعنا نعسا' یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے (براہین احمدیہ ص۵۵۶)

۵۔'شخصے پائے من بوسید۔من گفتم کہ سنگ اسود منم' (البشرے۔ج اص ۴۸۔تذکرہ ص ۳۶)

۶۔' پریشن۔عمر براطوس۔ یا پلاطوس' (نوٹ) آخری لفظ پراطوس ہے یا پلاطوس۔ بباعث سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔اور نمبر۲ میں عمر عربی لفظ ہے اس جگہ براطوس اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں کہ کس زبان کے یہ لفظ ہیں (از مکتوبات احمدیہ ج اص ۶۸ تاریخ نزول الہام ہفتہ مختتمہ ۱۲ دسمبر ۱۸۸۳ء)

۷۔' آریوں کا بادشاہ آیا' (الحکم ۶۔مارچ ۱۹۰۸ء])

' ہے کرشن جی رودر گوپال' (پرانا الہام ہے۔البدر ۲۹۔اکتوبر ۱۸ نومبر ۱۹۰۳ء کشف نمبر ۵۴ البشرے ج اص ۵۶)

۸۔'خدا قادیان میں نازل ہوگا' (پرانا الہام ہے۔البدر ۷۔۳ نومبر ۱۹۰۲ء۔الحکم مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۱)(البشرے ج اص ۵۴)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹۔ 'بعد ۱۱ انشاء اللہ' اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتے یا کیا۔ یہی ہندسہ ۱۱ کا دکھایا گیا۔ (البشرے ج ۱ ص ۶۵ اور ۶۶)

۱۰۔ 'نتیجہ خلاف مراد ہوا یا نکلا' ۔آخر کا لفظ ٹھیک یاد نہیں اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔' (البشرے ج ۲ ص ۷۴۔۷۵)

۱۱۔' ینادی مناد من السماء '

(آسمان سے ایک پکارنے والے نے پکارا)۔(البدر ۱۲۔ دسمبر ۱۹۰۲ء جمعہ قبل از عصر) نوٹ حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کے ساتھ ایک اور عجیب اور مبشر فقرہ تھا وہ یاد نہیں رہا' (البشرے ج ۲ ص ۷۶)

۱۲۔' انی انا الصاعقة ' (میں ہی صاعقہ ہوں)۔ نوٹ۔ یہ اللہ تعالیٰ کا نیا نام ہے' (البشرے ج ۲ ص ۷۶)

۱۳۔ ' انی مع الرسول اقوم و اصلی و اصوم '

میں اپنے رسول کے ساتھ کھڑا ہونگا اور نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا۔ (البشرے ج ۲ ص ۷۸۔۷۹)

۱۴۔' اصلی و اصوم اسهر و انام'

میں نماز پڑھونگا اور روزہ رکھونگا۔ جاگتا ہوں اور سوتا ہوں) (البشرے ج ۲ ص ۷۹۔ تذکرہ ص ۴۶۰)

نوٹ۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی شان میں آیا ہے ' لا تاخذه سنة ولا نوم 'اور مرزا صاحب کے الہام میں خدا کہتا ہے' میں سوؤنگا چہ عجب۔

۱۵۔ ۲۷۔ مئی ۱۹۰۳ء بلا نازل یا حادث یا۔۔۔'

(تشریح) فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے مگر معلوم نہیں کہ کس کی طرف اشارہ ہے۔ یاد نہیں رہا کہ یا کے آگے کیا تھا۔' (البدر) (البشرے ج ۲ ص ۸۲۔ تذکرہ ص ۴۷۳)

۱۶۔ ۱۹۔۲۰ فروری ۱۹۰۵ء میں' انما امرك اذا اردت شيئاً ان تقول له كن فيكون'

ترجمہ۔ تحقیق تیرا ہی یہ حکم ہے جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے ہوجا پس وہ ہوجاتی ہے۔' (البدر) (البشرے ج ۲ ص ۹۴۔ حقیقت الوحی ص ۱۰۵۔ نصرۃ الحق ص ۹۵)۔ تذکرہ ۵۲۷)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۷۔ ہفتہ مختتمہ ۲۴ فروری ۱۹۰۵ء 'خاکسار پیپرمنٹ' (کشف نمبر ۱۵۰) (الحکم) (البشرے۔ج ۲ص ۹۴۔تذکرہ۔ص ۵۲۷)

۱۸۔ایک عربی الہام تھا۔الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔حاصل مطلب یہ ہے 'مکذبوں کونشان دکھایا جائے گا'
(الحکم) (البشرے ج۲ص ۹۴)

۱۹۔'دلنگرا ٹھادو' (بدر) (البشرے ج۲ ص ۹۷۔تذکرہ ص ۵۵۰)

۲۰۔ ۱۲۔ستمبر ۱۹۰۵ء 'دوشہتیر ٹوٹ گئے' (البشرے ج۲ ص ۱۰۰۔تذکرہ ص ۵۶۶)

۲۱۔ 'ایک دانہ کس کس نے کھایا' [البشرے ج۲ ص ۱۰۷۔تذکرہ ص ۵۹۵)

۲۲۔ ۷۔مئی ۱۹۰۶ء 'کلیسا کی طاقت کا نسخہ' (البشرے ج۲ ص ۱۱۴۔تذکرہ ص ۶۱۵)

۲۳۔'ایک دم میں دم رخصت ہوا'

(نوٹ از حضرت مسیح موعود) فرمایا کہ رات مجھے (مندرجہ بالا) الہام ہوا۔اس کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے اور جس قدر یاد رہا وہ یقینی ہے۔مگر معلوم نہیں کہ کس کے حق میں ہے لیکن خطرناک ہے یہ الہام ایک موزوں عبارت میں ہے مگر ایک لفظ درمیان سے بھول گیا'۔(البدر) (البشرے ج۲ص ۱۱۷۔تذکرہ ۶۷۲)

۲۴۔'پیٹ پھٹ گیا'۔دن کے وقت کا الہام ہے۔معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے'۔ (البشرے ج۲ ص ۱۱۹، تذکرہ۔ص ۶۷۲)

۲۵۔'خدا اس کو پنج بار ہلاکت سے بچائے گا۔'نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے۔
(البشرے ج۲۔ ص ۱۱۹۔تذکرہ ۶۷۴)

۲۶۔ ۱۴۔ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵۔شعبان ۱۳۲۴ھ بروز پیر 'موت تیرہ ماہ حال کو'
(نوٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس کے متعلق ہے (البشرے ج۲ص ۱۲۰۔تذکرہ ص ۶۷۵)

۲۷۔'وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا'۔(حقیقت الوحی ص ۱۰۵۔البشرے ج۲ص ۱۲۳۔تذکرہ ۶۶۲)

۲۸۔'بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں'۔معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام ہے۔(البشرے ج۲ص ۱۲۵۔تذکرہ ۶۹۷)

۲۹۔لاہور میں ایک بے شرم ہے'۔(البشرے۔ج۲ص ۱۲۶) لاہوری مرزائیو یہ کون ہے؟

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۰۔ بلغت قدم الرسول (میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں)۔(البشرے ج۲ص ۱۲۷)

۳۱۔'ایسوسی ایشن'۔(بدر ج ۶ نمبر ۳۰۔ص۴)(البشرے ج۲ ص۱۳۲۔تذکرہ ۷۲۴)

۳۲۔آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔' (البشرے ج۲ص ۱۳۹۔تذکرہ۔ص ۷۵۱)

واقعات اور اقوال مرزا غلام احمد صاحب پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر ہم چھوڑتے ہیں کہ مرزا صاحب قادیانی کون تھے؟

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر
بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

☆☆☆☆☆

و الصلوۃ و السلام علی خیر خلقه محمد و علی آله و صحبه اجمعین۔
و الحمد لله ر ب العالمین

فقیر بارگاہ صمدی ۔ محمد بهاء الدین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "